CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

ایڈیٹر:
ہتیشی علاو لپوری

چندہ
سالانہ چار روپے دلگر/ ششماہی کچھ
سہ ماہی عمر/ ودلیش سے چھ روپے
برہما:- پانچ روپے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار:- ۲- ماگھ سمت ۱۹۹۵ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء	نمبر ۳

اِفتخارِ آریہ سماج

(از مہاشہ کرشن چندر خورشید علی پوری)

جونہی گرج کے میں نے لگائی صدائے اوم — گونجی سمک سے لیکے فلک تک ندائے اوم

میری شہادتوں کا نتیجہ ہے دیکھئے! — کہ آج بندھ رہی ہے دھر میں ہوائے اوم

ایشور کی بانی "وید" کو میں نے کیا ہے عام — لب پر ہری جنوں کے ہے دیکھو نوائے اوم

بھارت سے بھاگ نکلیں سیاہ کاریاں تمام — چمکی میرے وسیلہ سے جبکہ ضیائے اوم

تبلیغ دیکھئے میری ترویج دیکھئے! — ہر فرد کے دہن میں ہے حمد و ثنائے اوم

پرمیشور نے چاہا تو دو دن میں دیکھنا
اغیار کے دروں کے سروں پر لوائے اوم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

چوتھا پرپاٹھک پہلا کھنڈ

پراکال میں ایک راجہ اجان شرتی نام سے پوترایَن شردھا سے دینے والا۔ بہت داتا۔ بہت ان پکانے والا تھا۔ اس نے اپنے راجیہ میں سب اور دھرم شالائیں بنائیں۔ اس کارن سے کہ سب اور سے آنے جانے والے باشندی میرا ہی ان کھائیں گے پُتر کے پُتر کو پوتر اور پوتر کے پُتر کو پوترایَن کہتے ہیں۔ تو اس سمقان کا نام اوستھ ہے۔ یہ ایک اتہاس کہا جاتا ہے۔ کہ ایک بار ایک رات وہاں ہنس آئے۔ دیو سوروپ پانی بن آ اترے۔ تب اس پرکار ایک ہنس نے دوسرے ہنس سے کہا۔ "ہو۔ ہو۔ ہے بھدر نین۔ بھدر نین۔ دیکھ جان شرتی پوترایَن کی دن سمان جیوتی پھیل رہی ہے۔ اس کی کیرتی کا وشال گورو اودے ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ نہ سمبندھ کرنا۔ اسے نہ چھونا۔ کہیں وہ تجھے دگدھ نہ کر دے۔ اس کی نندا نہ کرنا۔ نندا سے تو بھسم ہو جائے گا۔"

اس ہنس سے دوسرے ہنس نے دوٹ کر کہا۔ "ارے کس کی؟ یہ ایسے کو ایک سادھارن جن کو گاڑی والے رکیو نامک رشی کی بھانتی کہتا ہے۔ بنا رہا ہے۔ اسے پوچھا جو ہنسگیوا رکیو ہے وہ کیسا؟"

دوسرے ہنس نے اُتر میں کہا۔ "جیسے جیتنے ہوئے پاسے کو جُوئے کے پردھان انگ کو نیچے کے انگ مل جاتے ہیں۔ اسی میں گنے جاتے ہیں۔ ایسے ہی اس رکیو کو جو کچھ پرجائیں بھلا کرتی ہیں۔ وہ سب پراپت ہوتا ہے۔ وہ سارے شبھوں کا سمقان ہے۔ یہ جان شرتی وہ جانتا ہے۔ وہ یہ رکیو جانتا ہے۔ وہ ایکو ہی نے کہا بتا دیا۔"

ان ہنسوں کا سمواد جان شرتی کے پوترایَن نے سُن لیا۔ وہ سویرے جاگتے ہی سارتھی کو بولا۔ "ارے پیارے! آج رات کو یہاں وارتا سنی ہے۔ راتیا دی۔ تو رکیو کا پتہ لگا۔ وہ کیا ہے؟ یہ جانیں۔"

وہ سارتھی کھوج کر یہ سمجھا۔ کہ تبھی اسے نہیں جان سکا۔ اور لوٹ آیا۔ راجہ نے

رگ وید · اوم · یجر وید

وید امرت

سام وید · اتھرو وید

رگ وید اردو بھاشیہ

ओं सख्येत इन्द्र वाजिनो मा भेम शवसस्पते त्वामभि प्रणो नुमो जेतारम पराजितम ॥ २ ॥

(رگ وید انوواک ۱۔ منڈل ۱۔ سوکت ۱۱۔ منتر ۲)

(اوم) سکھیے اِندر واجنو مابھیم شوسس پتے
توام بھی پرانے نمو جیتارم پراجتم ٭ (۲)

پدارتھ ہے بل دینے والے (پتے) پالن (اِندر) ودیا سکیش پرتیکش شترؤں جیتنے والے۔ جس کا پرابھو سکے۔ (توا) (دواچند) انتم اپنے شریر کے کو جانتے ہوئے اچھی پرکار آپ کرتے ہیں۔ جس سب پرجا اور سوامی (رتے) دہبار سکیش ہم لوگ منتر بھاؤ دُشٹوں سے بچے نہ کریں ٭

(سوسلیتہ) انت سینا بل کے کرنے ہارے۔ (ابھی جیتارم) کو جتانے اور (اپراجتم) کوئی بھی نہ کر اس آپ کو دوبا بل سے آتم بل دھو دائے ہم لوگ (پرنونمہ) کی بار بار ستتی سے (اندر) ہے سیناؤں کے آپ جگد ایشور کے ساتھ (سکھیے) کرکے شترؤں کبھی (مابھیم)

اس منتر میں شلیش النکار ہے۔

وید کاویہ امرت

(ओ३म्) अहं भुवं वसुनः पूर्व्यस्पति
रहं धनानि संजयामि शश्वतः। मां
हवन्ते पितरं न जन्तवोऽहं दाशुषे वि
भजामि भोजनम् ॥ (رگوید ۱۰-۴۸-۱)

مجھے بلاتے پرانی سب اپنا پتا ہی مان
جیت سدا ہی دھن سوئم رہوں اتم دھنوان
داتا جن میں بانٹتا بھوجن و دودھ پرکار
بُدھ سبھی ہیں وجے بھی دلواتا سکھ سار
سرو پرتھم دھنوان ہوں اندر سمہا وان
مجھ سم انیہ نہ ہو سکے کوئی کبھی بھگوان

بھاوارتھ۔ جو منش پرمیشور کی آگیا کو پالتے اور اپنے دھرم انوشٹھان سے پرمانما شور ویر آدمی منشیوں میں منتر بھاو اسفات پرپت رکھتے ہیں۔ وہ بل والے ہو کر کسی منش سے پراجے و بچے کو پراپت کبھی نہیں ہوتے ٭

نے انوشٹھان کرتے ہوئے ایک سمقان میں گاڑی سے نیچے چھایا میں بیٹھے ہوئے اور داد کو کھجلاتے ہوئے کو دیکھا۔ تب وہ اس

پھر اسے کہا۔ "ارے یہاں برہم گیانی براہمن کی کھوج ہوا کرتی ہے۔ وہاں اس کو بل۔ وہ تجھے اسی سمقان میں ملے گا۔" گشت

چُنے ہوئے پھول

— دوستی میں شک پیدا ہونا زہر کا کام دیتا ہے۔

— عقل کا تعلق روح سے وہی ہے۔ جو صحت کا جسم سے ہے ٭

— اگر تم نیک بننا چاہتے ہو۔ تو سب سے پہلے اپنے آپ کو بُرا سمجھو ٭

— راستی انسان کی طاقت ہے ٭

— زندگی تفریح نہیں جنگ ہے ٭

— بے وقوفی سب سے زیادہ لاعلاج بیماری ہے ٭

— شریف وہ ہے جو نیک کام کرے ٭

— سستی تمام بُری عادتوں کی جڑ ہے

— عقلمند ہمیشہ آئندہ کا خیال رکھتا ہے ٭

— ایک اچھا آدمی دوسرے کے نفیحت سے بہتر ہے ٭

— دل تلوار سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے ٭

— خیرات دینے سے آدمی غریب نہیں ہوتا ٭

— بلا تکلیف اُٹھائے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ٭

— وہ آدمی ابھی پیدا نہیں ہوا۔ جو ہر ایک شخص کو خوش کر سکے ٭

— تم اپنی مدد کرو۔ خدا تمہاری کرے گا ٭

— جلد کے زخم اچھے ہو جاتے ہیں مگر دل کے زخم اچھے نہیں ہوتے

— کامیابی کا راز اپنی قوتوں کو کام میں لانے اور اپنی کوتاہیوں کو سمجھنے میں ہے

— کامیابی ناکامی سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا انسان کو ناکامی سے ہمت نہ ہارنی چاہیے

— کائنات ایک عظیم الشان بھول ہے۔ مگر بے اصولی نہیں ہے ٭ (ڈگلس)

— میں نے اپنا وقت برباد کیا۔ اور اب وقت کے نشیب و فراز مجھے لوح سے مٹا رہے ہیں ٭ (شیکسپیئر)

— اگر انسان چاہے۔ تو اپنی ناکامی سے کامیابی حاصل کر سکتا ہے ٭

— غور کرنے سے آدمی کو ترقی اور کامیابی کی راہیں نظر آتی ہیں ٭

(شیکسپیئر)

پرکاش لاہور

سمت ۱۹۹۵ ۲-ماگھ ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء

(ہفتہ وار)

حیدر آباد کا دھرم یدھ

آریہ سماج نے حیدرآباد دکن میں جس دھرم یدھ کی گھوشنا کی ہے۔ اس کی پہلی منزل ختم ہوئی۔ گو چہ ریاست کے آریہ سماجوں نے اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے پہلے ہی ستیاگرہ شروع کر رکھا ہے۔ لیکن اس کے لئے آریہ سماج کی بحیثیت مجموعی کوئی ذمہ داری نہیں۔ یہ ذمہ داری اس وقت سے شروع ہوئی۔ جب ہندوستان بھر کے پرتی ندھیوں نے شولاپور میں اکٹھے ہو کر حیدرآباد کے آریوں کو ستیاگرہ کرنے کی اجازت دی۔ اور خود بھی اس میں شامل ہونے اور ہر ممکن امداد دینے کی ہنگامی۔ آریہ سماج حیدرآباد اب ذمہ داری سے سبکدوش ہوا۔ اب ساری آریہ سماج کی ذمہ داری ہے سپھلتا کا شریہ بھی سارے سماج کو ملے گا اور اسپھلتا کا کلنک بھی سب کو۔ آریہ سماج کے ورودھیوں نے اس کے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ وہ بیک وقت گرم اور سرد دونو قسم کی ہوائیں چھوڑ رہے ہیں۔ کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ نظام سرکار ریاست کے باشندوں کو حقوق دینے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کئی اصلاحات کے متعلق رپورٹ کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ اور اس کمیٹی کی رپورٹ جلد شائع ہونے والی ہے۔ چنانچہ حیدرآباد کے اسلامی روزنامہ "پیام" کے ایک تازہ پرچہ میں اس قدر گھبراہٹ اور عجلت "کھول ہو" کے عنوان سے ایک مضمون پر کاشت ہوا ہے جس میں ہم پڑھتے ہیں۔ کہ:-

"با آواز دہل اعلان کیا گیا۔ کہ آریہ کانگریس کی جانب سے عنقریب حکومت حیدرآباد کو ایک الٹی میٹم دیا جاوے گا۔ یہ الٹی میٹم کوئی ایسی نئی چیز نہیں جس سے حکومت حیدرآباد ناآشنا ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ جانتے ہوئے کہ حکومت حیدرآباد نہ صرف دستوری اصلاحات کی ایک سکیم تیار کر چکی ہے۔ بلکہ اپنی رعایا کے مذہبی مسائل کو سلجھانے کے لئے بھی ایک مستقل کمیشن کے تقرر کا سوال اس کے پیش نظر ہے۔ جو شور و شر شروع کیا جا رہا ہے۔ اور یہ جو آتشبازی شولاپور اور ناگ پور میں چھوڑی گئی ہے۔ آخر اس کا اندرونی مقصد اور منشا کیا ہے؟ جہاں تک ہم کو معلوم ہے حیدرآباد کی مجوزہ اصلاحات میں حکومت سرکار عالی نے سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھا ہے۔ کہ آئندہ دستوری تشکیل میں ہر فرقہ اور طبقہ کی نمائندگی مناسب اور موثر ہو۔ اور ہندوستان کے طریقہ نمائندگی کی خرابیوں کا اندازہ کر کے اس نمائندگی کو کافی اور موثر بنانے کا ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا ہے۔ تاکہ رعایا کا ہر طبقہ ... حقیقی نیابت کی وہ مشکل جو برطانوی ہندوستان میں اختیار کی گئی ہے۔ ریاست حیدرآباد کے جدید دستور میں غالباً ترک کر دی جائیگی۔ جس وقت اس دستور کی تفصیلات رعایا کے سامنے آجائیں گی۔ تو اس کو معلوم ہو گا کہ اصلاحات کی یہ پہلی قسط کس حد تک اس کی ضروریات و توقعات کو پورا کرتی ہے۔ اور کس حد تک ان بدگمانیوں کو رفع کر سکتی ہے۔ جو باہر کے فرقہ پرست ادارے غیر ذمہ دارانہ طریق پر پھیلا رہے ہیں"۔

(۲)

اگر نظام سرکار رعایا کو اس کے پولیٹیکل حقوق دینے کو تیار ہے۔ اور اس کی مختلف جماعتوں کے مذہبی حقوق محفوظ کرنے کو۔ تو پھر جھگڑا کس بات کا؟ آریہ سماج خواہ مخواہ مصیبت سہیڑنا نہیں چاہتا۔ ستیاگرہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ یہ نہایت مشکل کام ہے۔ اور وہی جماعت اسے شروع کر سکتی ہے۔ جو خود تباہ ہونے کو تیار ہو۔ اس کے لئے نہ صرف ہزاروں لاکھوں روپیہ درکار ہے۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں اشخاص جیل جانے کو بھی تیار ہونے چاہئیں۔ اگر نظام سرکار آریہ سماج کو یقین دلا دے۔ کہ وہ تمام جماعتوں کے مذہبی حقوق محفوظ کرنے کو تیار ہے۔ ہندو مسلم کی تمیز اڑانے کو تیار ہے۔ اور ہر ایک جماعت کے ساتھ مساوات کا سلوک کرنے کو تیار ہے۔ تو آریہ سماج اپنا ستیاگرہ ملتوی کر سکتا ہے۔ مختلف جماعتوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے دربار کو کیا کرنا چاہیے۔ اس کے متعلق رپورٹ کرنے کو اگر نظام سرکار کوئی تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنا چاہے۔ تو آریہ سماج اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ بشرطیکہ اس کمیشن کی تشکیل میں مختلف جماعتوں کی نمائندگی ہو۔ یہ دنیا بھر کو معلوم ہے۔ کہ نظام سرکار سے رعایا کے تمام طبقوں کو شکایت ہے۔ نہ ہوتی۔ تو یہ دوستیہ دیکھنے میں نہ آتا۔ کہ ایک طرف سٹیٹ کانگرس اپنے پولیٹیکل ادھیکاروں کے لئے ستیاگرہ کر رہی ہے۔ دوسری طرف ہندو سول لبرٹیز یونین شہری حقوق کے لئے۔ اور تیسری طرف آریہ سماج آریہ ہندوؤں کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے۔ مہاتما گاندھی کے آدیش انوسار سٹیٹ کانگرس نے ستیاگرہ ملتوی کر دیا ہے۔ جس پر نظام سرکار نے ان تمام زیر سماعت و دوسرے قیدیوں کی رہائی کا حکم دے دیا۔ جو ریاست میں باہر سے آئے ہوئے تھے۔ دلیسہ بھی اب کانگرس کی خوب تعریف کی جا رہی ہے۔ آریہ سماج اور ہندو سبھا کی کوششوں کو غلط ٹھیرانے کیلئے کانگرس کی خوشامد کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں روزنامہ "پیام" کے ذیل کے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"باوجود اس حقیقت سے آشنا ہونے کے کہ کانگرس کے نام سے جو لوگ اس تحریک کو حیدرآباد میں اٹھا رہے تھے۔ ان کی جماعت میں ایسے لوگ بھی شامل تھے۔ جو قطعاً فرقہ پرست تھے۔ اور کانگرس کی قوم پرستی کا نقاب اپنے چہروں پر ڈال رہے تھے۔ ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ اس جماعت میں بعض سچے وطن پرست بھی تھے۔ جو فرقہ پرستی کی گندگی سے اپنا دامن بچا کر آئینی اور دستوری حقوق کا مطالبہ کرنا چاہتے تھے۔ ان کی غلطیوں کی وجہ سے ان کی عزت ہماری نظر میں کم نہیں ہو سکتی۔ اور ہم صادقانہ جذبات کے ماتحت یہ بات کہنا چاہتے ہیں۔ کہ فرقہ پرستی کے اس محاذ کے خلاف جو بنایا جا رہا ہے اب کام کرنے کا وقت آیا ہے۔ اور ان کی قوم پرستی کا اس سے بڑا امتحان کوئی نہیں ہو سکتا۔ سوال اس وقت ہندو اور مسلم عوام کا نہیں۔ ملک کے دستوری اور آئینی حقوق کا ہے۔ اس مشترک مفاد کا ہے۔ جس میں ہندو اور مسلمان دونو شریک ہیں۔ کانگرسی عقیدہ رکھنے والوں کے لئے سب سے بڑا عقیدہ عدم تشدد ہے۔ اگر آریہ سماج یا مہاسبھا کی تنگ نظری مذہبی تعصبات کو مشتعل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اور خارجی اثرات کے ذریعہ سے ان جماعتوں نے ملک کی دیرینہ روایات پر تسلط حاصل کر لیا۔ تو سب سے بڑی شکست عدم تشدد کے عقیدہ کی ہو گی اور اس کے بعد پچاس برس تک بھی حیدرآباد کی سرزمین پر نیشنلزم سرسبز نہ ہو سکے گی۔ کانگرسی لوگوں کا اس محاذ پر فرقہ پرستی کے مقابلہ پر آ جانا اس بات کی دلیل ہو گا۔ کہ ان کے سیاسی عقائد کے متعلق جو بدگمانیاں پیدا ہو رہی تھیں وہ بے بنیاد تھیں۔ اور یہ کہ وہ ملک کے مسائل کو نہ صرف فرقہ پرستی کی نظر سے دیکھنے پر آمادہ ہیں۔ بلکہ مشترکہ مفاد کو فرقہ پرستی کی زد سے بچانے کی ہمت بھی رکھتے ہیں۔ آریہ سماج اور کانگرس کے درمیان کوئی چیز مشترک نہیں۔ سوائے اس کے کہ عہدوں کو قبول کر لینے کے بعد کانگرس میں بعض بھیس بدلے ہوئے فرقہ پرست داخل ہو گئے ہیں۔ کانگرس کے ممتاز لیڈر ایک نہیں ہزار بار یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ وہ مہاسبھا یا آریہ سماج کی تفرقہ اندازی کو رد کرنے کی کوشش کریں گے۔ حیدرآباد کے قوم پرستوں کے لئے یہ ایک امتحان کا وقت ہے۔ اگر کانگرسی ہندو اور مسلمانوں نے اس فتنہ انگیز فرقہ پرستی کے خلاف کوئی متحدہ محاذ بنا لیا۔ تو وہ ہمیشہ کے لئے قوم پرستی اور نیشنلزم کا ایک ایسا سنگ بنیاد سرزمین دکن پر نصب کر دیں گے۔ جو بڑے سے بڑے انقلاب کے مقابلہ میں بھی اپنی جگہ سے ہلایا نہ جا سکیگا"۔

(۳)

دیکھا آپ نے کہ حیدرآباد کے اس مسلم اخبار نے کس طرح کانگرس کو آریہ سماج کے خلاف اکسایا ہے۔ اس کے الفاظ کا کوئی مطلب ہے تو یہ کہ کانگرس آریہ سماج کے خلاف ریاست کی مدد کرے۔ لیکن یہ نہ ہو گا۔ کانگرس کسی ریاست کی اور خاص کر حیدرآباد جیسی ریاست کی جس کی رعایا کو شہریت کے ابتدائی حقوق بھی حاصل نہیں مدد دے کر بدنام ہونا کسی طرح بھی گوارا نہ کرے گی۔ اگر سوا نگرس کی ہمدردی ٹراونکور میسور راجکوٹ۔ جام نگر اور سندھ ... جیسی ریاستوں کی پرجا کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ حیدرآباد کی پرجا کو اپنی ہمدردی کا پاتر نہ سمجھے۔ بے شک اس نے ستیاگرہ معطل کر دیا ہے۔ لیکن مصلحتاً۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ حیدرآباد میں ستیاگرہ کی ضرورت نہیں رہی۔ کانگرس کو یہ پسند نہیں۔ کہ اس کے ستیاگرہ کے متعلق نظام سرکار مسلم رعایا میں غلط فہمی پھیلا سکے۔ اس لئے اس نے ستیاگرہ ملتوی کر دیا ہے۔ اگر آج آریہ سماج اور ہندو سبھا اپنا اپنا ستیاگرہ بند کر دیں۔ تو کانگرس از سرنو ستیاگرہ شروع کر دے گی۔ کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ ریاست کی پرجا پولیٹیکل حقوق سے قطعاً محروم ہے۔ ہاں اگر کانگرس اور نظام سرکار کے درمیان کوئی معاہدہ ہو جاتا جس کی رو سے نظام سرکار اسی طرح رعایا کو ذمہ دار حکومت دینا قبول کر لیتی جس طرح راجکوٹ کے ٹھاکر نے کیا ہے۔ تو کوئی بات بھی ہوتی۔ لیکن اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس وقت تک تو ہمیں صرف وعدوں کا فریب دیا جا رہا ہے۔ جب اصلاحات ہمارے سامنے آئیں گی تب ہم رائے قائم کرنے کے قابل ہوں گے۔ کانگرس صرف موہوم اُمید پر ستیاگرہ کیسے ترک کر سکتی ہے؟ اور پھر ریاست کی پولیس کا کانگرس کے ساتھ کیا سلوک ہے؟ ذرا اس مقدمہ کی کارروائی کو پڑھو۔ جو کانگرس کے آخری ستیاگرہی جتھہ کے خلاف چل رہا ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ریاست کی پولیس کانگرسیوں پر بھی ویسے ہی بے بُنیاد الزام لگانے کو تیار ہے۔ جیسے کہ وہ آریہ سماجیوں اور ہندوؤں پر لگاتی ہے۔ پولیس کے ایک افسر نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ "کانگرس کے ستیاگرہیوں کا جتھہ دار دیدہ دانستہ ایک ایسی جگہ پر آ کر کھڑا ہوا۔ اور لیکچر دینے لگا۔ جو مسجد کے قریب ہے۔ یہ سارے کا سارا محلّہ مسلمان ہے۔ یہ جگہ اس نے اس لئے منتخب کی۔ کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہو جائے"۔ ذرا سوچو کہ اگر کانگرسیوں پر بھی اس قسم کے بے بُنیاد الزامات لگائے جا سکتے ہیں۔ تو ان کی حالت ہندو اور آریہ سماجیوں سے بہتر کیسے ہے؟ غرض یہ کہ کانگرس کے ستیاگرہ بند کرنے کے بعد ریاست کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ کانگرس سے کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ تو آریوں اور ہندوؤں سے لڑنا آسان ہو جائے۔ لیکن ریاست کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کانگرس سے اس کا سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہوگا۔ تو ہندو اور آریوں کا اس سے اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ جتنا کہ رعایا کے دوسرے طبقوں کو۔ کانگرس کے مطالبات کا منظور ہونا آریہ سماج کے مطالبات کا منظور ہونا ہے۔ بلاشبہ آریہ سماج نے اپنے مطالبات کو مذہبی حدود تک محدود رکھا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ رعایا کو اس کے پولیٹیکل حقوق دلانے کے حق میں نہیں ہے۔ کانگرس بھی اسی کا ہی کام کر رہی ہے۔ جتنا کام وہ کرے گی۔ اتنا آریہ سماج کا بوجھ ہلکا ہوگا۔

(۴)

میں نے کہا۔ کہ آریہ سماج کے ورودھی ایک ہی دم سے گرم اور سرد دونو قسم کی ہوائیں چھوڑ رہے ہیں۔ ایک طرف خوشامد کر رہے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ حیدرآباد دربار تو خود ہی اپنی رعایا کو اس کے حقوق دینے کے لئے بے تاب ہو رہا ہے۔ دوسری طرف آریہ سماج کو دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ تاکہ وہ ڈٹ جائے۔ اور حقوق کی جو جنگ وہ چھیڑنے والا ہے۔ اس سے باز رہے۔ "پیام" میں ہم پڑھتے ہیں۔ کہ:۔

"آریہ سماج اور مہاسبھا کی جو حیثیت ہے اور جاہی وقار ان کو حاصل ہے۔ اس کا دوسری سیاسی جماعتوں اور اداروں کے مقابلہ میں بارہا امتحان کیا

ساردو دلیک سبھا کی آگیا

۲۲-جنوری کو "حیدرآباد دوس" منائیں

آریہ سجنوں کی سوچنا کے لئے نویدن ہے۔ کہ سارودیشک آریہ سمیلن شولاپور نے ۲۷-دسمبر ۱۹۳۸ء کو پرستاو پاس کیا تھا۔ کہ بھارت ورش اور باہر کی سب سماجیں ۲۲-جنوری ۱۹۳۹ء کو "حیدرآباد دوس" منا دیں۔ جس میں جنتا کو بلا کر میٹنگ کر کے حیدرآباد سمبندھی واقعات کو بتلا کر مندرجہ ذیل پرستاو پاس کریں:

(۱) یہ سارودیشک سبھا آریہ سمیلن شولاپور کے سوبکرت پرستاؤ نمبر ۴-۵ کا سمرتھن کرتے ہوئے حیدرآباد کی نظام گورنمنٹ کو آدیش دیتا ہے۔ کہ پرستاؤ نمبر ۴ میں انکت آریہ سماج کی مانگوں کو شیگھر سویکار کریں۔ اور آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو وشواس دلاتا ہے۔ کہ پرستاؤ نمبر ۴ میں انکت مانگوں کے شیگھر پورا نہ ہونے پر یہاں کی ساری جنتا پرستاؤ نمبر ۵ میں ورنت اُپائے میں تن من دھن سب پرکار سے سہیوگ دینے کے لئے تیار رہے۔

(ب) نئے آریہ سماجوں کی ستھاپنا۔ نئے آریہ مندروں اور ہون کنڈوں کے نرمان یا پرانے مندروں کی مرمت کرنے کے لئے محرم وبھاگ (صیغہ امور مذہبی) افکا کسی انیہ وبھاگ کی آگیا لینے کی آوشیکتا نہیں رہنی چاہیئے۔

(۲) یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ ستیاگرہ اندولن کو سنگھٹت کرنے کا انتم ادھیکار سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو ہوگا۔ اس پرستاو کی نقل مندرجہ ذیل صاحبان میں بھیجی جاوے:۔ (۱) نظام گورنمنٹ حیدرآباد (۲) آنریبل ریذیڈنٹ حیدرآباد سکندرآباد د۔ن۔ (۳) پولٹیکل اینڈ فارن ممبر گورنمنٹ آف انڈیا دہلی۔ (۴) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور۔ (۵) اخبارات میں۔ (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

جا چکا ہے۔ اور ہر امتحان میں یہ بات واضح ہوتی رہی ہے۔ کہ ان فرقہ پرست اداروں کی آواز جس قدر بلند ہے اثر اتنا نہیں ہے۔ دستوریت اور عمومیت سب سے بہتر کسوٹی ہے۔ جس پر اداروں اور جماعتوں کے اقتداروں کو جانچا جا سکتا ہے۔ اور اس کسوٹی پر آئین جدید کے ماتحت ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج دونو ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ اور ان کی ناکامی کو ہم ملک کی خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔ اگر آریہ سماج کا وقار ملک میں اس قدر مستحکم ہے۔ کہ وہ ایک اشارہ پر بائیس ہزار رضا کار جمع کر سکتی ہے۔ اور حکومتوں کو چیلنج دے کر خلاف ورزی قانون کر سکتی ہے۔ تو کیا بات ہے۔ کہ جدید دستوری اصلاحات کے نفاذ کے بعد مہاسبھا اکثریت نے اس کا ذرا بھی ساتھ نہ دیا۔ اور کسی ایک صوبہ میں بھی مہاسبھائی اور آریہ سماجی متحد ہو کر کوئی آئینی اقتدار حاصل نہ کر سکے"۔

اسی پرچہ میں ہم ایک اور جگہ پڑھتے ہیں:۔

"شولاپور اور ناگپور میں جو تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ان سب کے اندر اب بھی ہم نقصان سے زیادہ حیدرآباد کا فائدہ دیکھتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی خدانخواستہ تصادم ہوا۔ تو پھوڑے سے دانہ الگ ہو جائے گا۔ اگر کوئی مفسدہ خدانخواستہ پیدا ہونے والا ہے۔ تب بھی حیدرآبادی مسلمانوں اور ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ہم وطن فرقہ پرستوں کے ساتھ رواداری برتیں۔ اور رفاہ عامہ کی خاطر ان کی سخت بات کو بھی گوارا کریں۔ البتہ جو چیز گوارا نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہیں ہو سکتی۔ وہ باہر کی مداخلت ہے۔ جس کے لئے مذہب کا نام لے کر تیاریاں کی جا رہی ہیں"۔

نظام سرکار نے مختلف قسم کے آرڈیننس جاری کر کے اپنے تئیں محفوظ کر لیا ہے۔ لیکن اُسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ آرڈیننس رعایا کی ناراضگی کے سیلاب میں اس طرح بہہ جاویں گے جس طرح خس و خاشاک۔ آریہ سماج کو نہ نظام سے کوئی خصومت ہے نہ مسلمانوں سے۔ اگر وہ خاندانِ مغلیہ کی آخری نشانی ہے تو رہے۔ کوئی اس نشانی کو چھیننا نہیں چاہتا۔ نہ آریہ سماج نے کبھی یہ کہا۔ کہ وہ نظام کو تخت سے اُتارنا چاہتا ہے۔ ہاں اسے یہ گوارا نہیں۔ کہ مسلمان نظام ریاست میں نہ رہیں۔ وہ تو صرف اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا چاہتا ہے۔ جو مطالبات اس نے کئے ہیں ان میں ایک بھی ایسا نہیں۔ جسے کوئی معقول پسند ناجائز کہہ سکے۔ چنانچہ نظام سرکار میں سے دو فرمان بھی نکلی ہے۔ "اوم کے جھنڈے پر کسی قسم کی پابندی نہ ہوگی۔ اور کہ جیل میں کسی قیدی کو تبدیلیٔ مذہب کی اجازت نہ ہوگی۔ گویا اب تک جیلوں میں جو اسلام کی تبلیغ جاری رہی ہے۔ وہ بند کر دی جائے گی۔ اس لئے ان بے بنیاد خطرات کے لئے کون سا موقعہ و محل ہے کہ ریاست میں فسادات ہوں گے؟ فرقہ پرست مسلمانوں کی دھمکیاں بھی بے معنی ہیں۔ کہ ہم مغل بادشاہت کی آخری نشانی کا بال تک بیکا نہ ہونے دیں گے۔ کیا اس کے معنے ہم یہ سمجھیں۔ کہ اگر ہم نظام سے اپنے واجب حقوق بھی طلب کریں گے۔ تو مسلمان اس میں مزاحمت کریں گے۔ اگر یہ بات ہو تو انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ کیسی خطرناک ذمہ داری اپنے اوپر لے رہے ہیں۔ اگر حیدرآباد کی آریہ ہندو رعایا اپنے حقوق ریاست سے نہیں لے سکتی۔ تو جموں اور کشمیر کی مسلم رعایا کو حقوق

مانگنے کی کیا حق ہے؟ اور اگر وہ ہماری حق طلبی کے خلاف نہیں بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ نظام کی ذات کو کوئی آنچ نہ آئے۔ تو ہم پہلے ہی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان کی ذات سے ہمیں ویسی ہی عقیدت ہے جیسی مسلمانوں کو۔ ہم ریاست کے آریہ اور ہندو ان کے سایہ میں رہنا چاہتے ہیں۔ انہیں ہٹانا نہیں چاہتے۔ نہ ہی ہمارا جھگڑا ریاست کے مسلمانوں سے ہے۔ ہمارا مقابلہ تو اس حیدرآبادی سرکار سے ہے۔ جس نے ہمارے حقوق غصب کر رکھے ہیں۔

(۵)

اپنے آریہ بھائیوں سے مجھے یہ کہنا ہے۔ کہ جوش کی منزل گذر گئی۔ اب کام کا وقت آیا ہے۔ ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جوش کے لحاظ سے ہم کسی سے پیچھے نہیں ہماری آریہ کانگرس نہایت کامیاب رہی۔ اب ٹھنڈے دل سے ان فیصلوں کو عمل میں لانا ہے۔ جو کانگرس میں ہوئے ہیں۔ اور یہ بلاشبہ مشکل کام ہے۔ جوش کی حالت میں جو وعدے کئے جاتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہ پورے ہوں۔ بہت سے لوگ جوش کی حالت میں بہت کچھ کہنے اور کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن پُر سکون حالت میں ان کا جوش سوڈا واٹر کی بھاپ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔ اس لئے میں ان آریہ بھائیوں سے جو آریہ سماج کی شہرت اور بدنامی میں اپنی شہرت اور بدنامی سمجھتے ہیں۔ مخاطب ہونا اور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج نے جو بھاری ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ اسے نبھانے کیلئے انہیں تن من اور دھن سہاہا کرنے کو تیار ہونا چاہیئے۔ اور اگر ہم اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ پربھو ہماری سہائتا کریں گے۔

(کرشن)

لالہ جوتی پرشاد کا سورگباش!

آریہ جگت میں یہ خبر بڑے دُکھ کے ساتھ سنی جائیگی کہ آریہ سماج دہلی کے سابق منتری لالہ جوتی پرشاد جی پانی پتی کا سورگباش ہو گیا ہے۔ لالہ جوتی پرشاد جی آریہ سماج کے بڑے پُرانے مخلص سمجھ دار اور خاموش کام کرنے والے سیوک تھے۔ لالہ پُرگ دھیان جی آریہ پانی پت کے پریوار کے نزدیکی سمبندھی ہونے کے کارن آپ کی پرورش آریہ سماجی سنسکاروں میں ہوئی تھی یہی وجہ تھی۔ کہ انہوں نے جب سے ہوش سنبھالا۔ آریہ سماج کی سیوا کا کام آرمبھ کر دیا۔ آپ عرصہ تک پانی پت آریہ سماج اور اُپ سبھا کرنال کے منتری رہے۔ اس کے بعد تقریباً آپ دس سال سے دہلی چلے گئے تھے۔ جہاں آپ تھوڑے ہی عرصہ میں آریہ سماج کے منتری بن گئے۔ اور اس حیثیت سے سماج کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ برسوں تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سدسیہ رہے۔ اور پچھلے سال سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھی ممبر چُنے گئے تھے۔ آپ کی عمر چالیس سال سے زائد نہ تھی لیکن اس پر بھی آپ کا سماج سیوا کا ریکارڈ بہت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندو یونیورسٹی کو نظام کا دان

صحیح ہے یا غلط اخبارون میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ نظام نے ہندو یونیورسٹی بنارس کو ایک لاکھ روپیہ دان دیا ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دان اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ "محکمہ دھرم ارتھ کی اندھا گردی" پر پردہ ڈالا جا سکے۔ اور اُن کنزر چندوں کا جو سید وں۔ ملاؤں اور حاجیوں پر سکئے جاتے ہیں لاکھوں کے تصرف بیجا پر اعتراض کر رہے ہیں منہ بند کیا جا سکے۔ اس دان کے بعد مالویہ جی سے نظام سرکار کا یہ توقع رکھنا۔ کہ وہ سناتن دھرمیوں کو ستیاگرہ کی تحریک سے الگ رہنے کا اُپدیش کرینگے بے جا نہ ہوگا۔ اور غالباً مالویہ جی بھی احسان فراموشی کا ثبوت نہ دیں گے۔

مہاتما جی کا مشورہ

مہاتما جی نے "ہریجن" میں ایک پنجابی لڑکی کا وہ خط نقل کیا ہے۔ جس میں اس نے مہاتما جی سے شکایت کی ہے۔ کہ لاہور میں لڑکے لڑکیوں کو تنگ کرتے ہیں۔ ان کے لئے بازار میں سے اکیلے گذرنا ناممکن بنا دیتے ہیں۔ ان کے سامنے فحش گانے گاتے ہیں۔ اور انہیں ہر طرح سے تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مہاتما جی سے پوچھا ہے۔ کہ عدم تشدد کے اصول پر کاربند رہ کر لڑکیاں کس طرح اپنی حفاظت کر سکتی ہیں؟ اس کے جواب میں مہاتما جی نے دو باتیں لکھی ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں سادہ لباس میں باہر نکلنا چاہیئے۔ تا کہ ان کے چمکیلے بھڑکیلے لباس لڑکوں کے لئے باعث کشش و شرارت نہ بنیں۔ دوسری یہ کہ رائے عامہ کو اس لعنت کے خلاف منظم کر کے اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور عدم تشدد پر کاربند رہنا چاہیئے۔

ہمیں مہاتما جی کے مشورہ کے پہلے حصہ سے تو اتفاق ہے۔ لیکن دوسرے حصہ سے نہیں۔ کیونکہ "غنڈہ شاہی" کا مقابلہ عدم تشدد سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے تو انہیں راجپوتی سپرٹ سے کام لینا ہوگا۔

لوہڑی اور مکر سنکرانتی

اس دفعہ لوہڑی ۱۳۔جنوری کو اور مکر سنکرانتی ۱۴۔جنوری کو ہے۔ ہندو جگت یہ تہوار حسب معمول نہایت سمارو دھوم دھام سے منائے گا ہی۔ اس کے لئے ہمیں کچھ نویدن کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں صرف یہ کہنا ہے۔ کہ لوہڑی پر لڑکوں اور لڑکیوں کے مانگنے کے بُرے رواج کو ختم کرنے کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت ہے اس بات کی کہ یہ تہوار اپنے واستوک روپ میں منائے جائیں ہم نے یہ ودھی کسی دوسری جگہ پر کاشت کر دی ہے۔ آریہ بھائیوں اور سماجوں کو اس کے انوسار یہ تہوار منانے چاہئیں۔

آریہ سماج خلاف قانون جماعت؟

پچھلے دنوں لاہور کے ایک مسلم روزنامہ نے نظام سرکار کو مشورہ دیا تھا۔ کہ آریوں کو جرائم پیشہ قرار دیا جائے۔ اب یہ کہ آریہ سماج کو ہی خلاف قانون جماعت قرار دے دیا جائے۔ اخبار "ز میندار" نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ محلہ بیلا پورہ حیدرآباد کے ہندو مسلمانوں نے ایک محضر نظام سرکار کی خدمت میں بھیجا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس پر سیٹھ رام نارائن۔ سیٹھ رتن لال۔ سیٹھ دیبی لال۔ سیٹھ بھورالال وغیرہ اور کچھ مسلم مولویوں اور مولانوں کے دستخط ہیں۔ بہت سے ہندو مسلمانوں کے دستخط ایسے ہیں جو پڑھنا نہیں جانتے۔ اس محضر میں لکھا ہے۔ کہ ہم ہندو مسلم موجودہ آریہ سماجی تحریک کو جو ریاست میں آغاز کی گئی ہے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جو غلط پروپیگنڈا ریاست اور اس کے باہر ہندو طبقہ کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ اس پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ یہ محض ایک انتہائی متعصب فرقہ کی ناکام سرگرمیاں ہیں۔ ہم کو اس سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ ہم ہندو مسلم نہایت امن و امان کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم کو ہر طرح کی مذہبی شہری اور سیاسی آزادی حاصل ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے۔ اور آزادی سے اپنے مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں۔ اپنے غیر متزلزل اور وفادارانہ جذبات جو ریاست اور نظام کی ذات سے ہیں۔ نہایت مسرت اور صفائی سے پیش کرتے ہوئے اپنی حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ریاست کو بدامنی اور فساد سے بچانے کے لئے آریہ سماج کو بعض دیگر ریاستوں کی طرح خلاف قانون قرار دے دے۔

تعجب نہیں اگر اس قسم کا محضر پیش کیا گیا ہو۔ کیونکہ کالی بھیڑیں ہر جگہ موجود ہیں۔ یہ ہندو جن کے اس حقیقی یا فرضی محضر پر حقیقی یا فرضی دستخط ہیں بلا شبہ قومی غدار ہیں۔ رہا سوال آریہ سماج کو خلاف قانون قرار دینے کا۔ اگر ریاست ایسا کرے۔ تو آریہ سماج سے بڑھکر کوئی خوش نہ ہوگا۔ اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ ریاست میں بیک وقت سب جگہ سول نافرمانی شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ آریہ سماج ساری ریاست پر چھایا ہوا ہے۔ ایک کروڑ بائیس لاکھ ہندو اسے اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ اور آریہ اور ہندو میں کسی قسم کی تمیز نہیں۔

حیدرآباد دوس منائیے

آرین کانگرس شولا پور نے ۲۲۔جنوری "حیدرآباد ڈے" مقرر کیا ہے۔ اور مہاتما نارائن سوامی جی نے آریہ جگت سے پُرزور اپیل کی ہے۔ کہ یہ دوس پورے اُتساہ اور سماروہ سے منایا جائے۔ تاکہ پانچ چھ سو آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے ستیاگرہ کرنے کا جو نشچے شولا پور میں جمع ہو کر کیا ہے۔ اس کی تائید ان کی سماجوں کی اور سے بھی ہو جائے۔ اور ضرورت پڑنے پر جن اور دھن کی جتنی مانگ پرتنیدھی سبھا سے ہو وہ دے سکے۔

ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیں آرین کانگرس کے اس پرستاؤ کو کاریہ روپ میں لاتے ہوئے اپور ّو اُتساہ کا ثبوت دیں گی۔

نظام گورنمنٹ کا نیا فرمان

سٹیٹ ایگزیکٹو کونسل کی سفارش پر نظام صاحب کی منظوری سے حیدرآباد پبلک سیفٹی ریگولیشن" میں ترمیم کا فرمان جاری کیا گیا ہے۔ جو تمام ریاست میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس ریگولیشن کی ترمیم شدہ صورت میں کوئی شخص جو دوسرے شخص کو کسی قسم کا پروپیگنڈا کرنے کیلئے اُکساتا ہے یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ والنٹیر بھرتی کرتا ہے۔ چندہ جمع کرتا ہے۔ یا کسی قانون یا حکم کے خلاف منافرت پھیلانے یا اس کی خلاف ورزی کرنے کے ارادہ سے تیاریاں کرتا ہے یا بالواسطہ یا بلاواسطہ ایسے کاموں میں اعانت کرتا ہے۔ تو وہ مستوجب سزا ہوگا۔ جو ایک سال قید سخت یا جرمانہ تک ہو سکتی ہے یا دونو سزائیں بھی دی جا سکیں گی۔ یہ فرمان بتاتا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ "سختی سے تحریک کو دبانے پر تلی ہوئی ہے۔

سمجھوتہ کی اُمیدیں

جہاں ایک طرف نظام سرکار سختی سے تحریک کو دبانے کے لئے نئے نئے فرمان جاری کر رہی ہے۔ وہاں دوسری طرف ایسی خبریں بھی آ رہی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ "وہ پبلک کے مطالبات کو منظور کر رہی ہے"۔ "اس کے جھک جانے کی توقع ہے"۔ "وہ سمجھوتہ پر آمادگی کا اظہار کرنے والی ہے"۔ اس قسم کی خبریں وہ صحیح ہوں یا غلط تحریک کو کمزور کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ اگر ان میں ذرا بھی صداقت ہو۔ اور حقیقت میں وہ سمجھوتہ کرنا چاہتی ہو۔ تو وہ کبھی سختی سے کام نہ لے۔ اور سخت قوانین کا نفاذ نہ کرے۔ اس لئے ہم آریہ جگت سے اپیل کریں گے۔ کہ وہ اس قسم کی خبروں سے یہ نتیجہ نکال کر کہ فی الواقعی نظام سرکار سمجھوتہ کرنے والی ہے اپنی تحریک کو سرد نہ پڑنے دیں۔ بلکہ اسے اور بھی گرم کریں۔ تا کہ اگر یہ خبریں غلط بھی ہوں تو صحیح بن سکیں۔

ریاست نالاگڑھ میں پرچار کی ممانعت

ہمیں ایک آریہ بھائی نے اطلاع دی ہے۔ کہ ریاست نالاگڑھ میں ویدک دھرم پرچار کی اجازت نہیں ہے۔ اگر یہ شکایت درست ہے۔ تو آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ اسی شکایت کو دُور کرانے کی کوشش کرے۔ نالاگڑھ نریش سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ آریہ سماج جیسی مذہبی۔ سوشل۔ شکشک اور دھارمک جماعت کے پرچار پر لگائی ہوئی پابندیوں کو خود بخود دُور کر دیں۔ اگر وہ اس پرارتھنا پر دھیان نہ دیں۔ تو سوچا جائے۔ کہ اس ادھیکار پراپتی کے لئے کون سا قدم اُٹھایا جائے؟ ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پرادیشک سبھا پنجاب اور سارودیشک سبھا دہلی کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے ان کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس سمبندھ میں ضروری کارروائی کریں۔

"شوراتری انک" کو اپنائیے

شوراتری نزدیک آ رہی ہے۔ ہم اس اوسر پر گت ورش کی طرح اپنا وششٹ شوراتری انک پرکاشت کریں گے۔ ایک آنہ جیسی کم قیمت پر ایک سہ رنگی تصویر والا شاندار انک بھینٹ کیا جاوے گا۔ دھارمک اخباروں کے لئے یہ بہت کٹھن ہے۔ لیکن جو اُتساہ ہمیں پرچار کو سہایتا دیتے و اُن کو سپھل بنانے کے لئے ہے۔ اس کے پیش نظر ہم چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ خاص نمبر منگوا کر مفت بانٹیں۔ مضمون نگار مضمونوں سے شعراء نظموں سے مشتہرین اشتہاروں سے اور آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نوک جھونک

۲۸ دسمبر اور ۲۹ دسمبر کو دیال باغ میں ایک عجیب ڈرامہ کھیلا گیا۔ بقول "پیارا دیال باغ" دہلی اسے سُن کر تمام ست سنگی بھائی ماتم کر اُٹھیں گے۔ اور زار زار رونے لگیں گے۔ کیونکہ رادھا سوامی مت کے اصولوں پر ہی کلہاڑا چلا دیا گیا کہ ریزولیوشن کے ذریعہ ست گورو بننے لگے +

منتظمان دیال باغ نے مہتہ گورچرنداس صاحب کو صورتِ حالات کی نزاکت کا واسطہ دے کر گدی پر بیٹھنے کے لئے رضامند کرنے کی شبانہ روز کوشش کی۔ لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ خدا کے لئے مجھے کیوں اس خار دار راہ پر گھسیٹتے ہو۔ مجھ میں دھار وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ میں نے تو ڈیڑھ سال تک تمہاری سبھا کی صدارت بھی نہ جانے کس طرح دل پر پتھر رکھ کر کی۔ اور اب مجبوراً استیفے دے دیا ہے......"

بالآخر مہتہ گورسرنداس صاحب کو مجبور کیا گیا۔ (حالانکہ وہ "بیم پرچارک" ہیں اس عہدہ کو قبول کرنے سے اپنی معذوری ظاہر کر چکے تھے) کہ وہ سبھا کے صدر بن جائیں۔ نیز مہتہ گورچرنداس صاحب سے کہا گیا۔ کہ آپ مانیں یا نہ مانیں۔ ہم سب ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ کہ آپ ہی ہمارے ست گورو ہیں"

انہوں نے بہتیرا کہا۔ کہ ہرگز نہیں۔ میں اس پدوی کا اہل نہیں ہوں۔ لیکن ایک بزرگ نے کھڑے ہو کر کہا — "میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ آپ ہی ہمارے ست گورو ہیں" — یہ کہہ کر انہوں نے چرنوں میں پیار دے اے پڑا پڑھنا شروع کر دیا۔ اس پر یہ ڈرامہ ختم ہو گیا۔ اور ایک مہتہ پریزیڈنٹ بن گیا۔ اور دوسرا مہتہ ست گورو +

اس ڈرامہ کا ریویو "پیارا دیال باغ" نے اس طرح کیا ہے:۔

ست سنگی بھائیو! آنکھیں کھولو۔ دیکھو یہ کیا ڈرامہ رچایا جا رہا ہے۔ دیکھو یہ کیا شرارت کی جا رہی ہے۔ دیکھو تمام دُنیا تمہارا مذاق اُڑا رہی ہے۔ رادھا سوامی ست سنگی دیال باغ بدنام ہو رہا ہے۔ کبھی کوئی پریذیڈنٹ

سدرشن چکر

ریڈیو پروگرام

ہمیں اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ محکمہ ریڈیو کا مشن کیا ہے؟ تعلیم کی اشاعت۔ عوام کو تفریح کا سامان مہیا کرنا؟ دیہاتیوں کو ترقی کا سبق دینا؟ یا کہ اسلام کی تبلیغ کرنا اور لوگوں کو عشق کا سبق پڑھانا۔ اگر ریڈیو کے پروگراموں پر نظر ڈالی جائے۔ تو ہمارے اس خیال کی بخوبی تائید ہو سکتی ہے +

مثال کے طور پر ہم ۶۔ جنوری کے دہلی اور لاہور کے پروگراموں کو لیتے ہیں۔ دہلی کا صبح کا پروگرام ۸ بجے شروع ہوتا ہے۔ لیکن کس طرح؟ تلاوت قرآن شریف کے ساتھ۔ پھر ساڑھے آٹھ بجے نعت رسول کی باری آتی ہے۔ ۵ منٹ بعد بیبے خاں قوال اور ان کے ساتھی گاتے ہیں "کیا اسی شان سے نقشہ محمد کا"۔ پھر انگریزی و دیسی خبروں کے بعد شنکرا بائی گاتی ہے "نہ قوسین جون سے گو ہم اہوئے مصطفےٰ را"

یہ تو ہوا دہلی کا پروگرام۔ اب لاہور کا پروگرام بھی دیکھئے۔ چھ بجے کارروائی شروع ہوتی ہے۔ ۲۵ منٹ تک قرآن شریف کی تلاوت اور ترجمہ سُنایا جاتا ہے۔ پھر علی بخش قصور والے گاتے ہیں "نہیں دو جہاں میں مثالِ محمدؐ"۔ اسی طرح — "رسولِ عربی نے موہ لی دُنیا ساری" "قبلہ ہے کعبہ نگر ہے مدینہ مرا" — "نمازی غازی جنت کے متوالے" وغیرہ قسم کی نظمیں اور قوالیاں پڑھی جاتی ہیں +

ان سے ذرا فرصت ملتی ہے۔ تو عشق کا سبق پڑھانے کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ کیا کیا گانے گائے جاتے ہیں۔ ان کا نمونہ ذرا دیکھئے — "زخموں سے کلیجے کو بھر دے" — "مجھ سے وہ پُوچھے ہیں۔ درد کہاں ہوتا ہے" — "مزا عشق کا کچھ وہی جانتے ہیں" — "لاگے تورے نین" — "ہوتا ہے کون ہمنوا عشق کے سوز و ساز میں" — "بعد میرے عشق کا مفہوم کیا ہو کیا نہ ہو"+

اسی طرح لاہور کے پروگرام میں کبھی "الف لیلےٰ" کے قصے سنائے جاتے ہیں۔ کبھی "ہیر رانجھا" کی کہانی دہرائی جاتی ہے۔ دونو سٹیشنوں کے پروگراموں میں صرف دو کام کی چیزیں ہیں۔ دہلی کے پروگرام میں "دنیا کا امن" پر تقریر۔ اور لاہور کے پروگرام میں "سائنس اور حیاتِ قومی" پر انگریزی میں تقریر۔ باقی سارے کا سارا پروگرام تبلیغ اسلام اور درس عشق کے لئے مخصوص ہے +

ان دو مقاصد کے علاوہ تیسرا مقصد محکمہ ریڈیو کا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ محکمہ ریڈیو گانے اور ناچنے والیوں کو ریڈیو سنگر و ستار بنا کر جہاں انہیں شہرت سے لاد دیں۔ وہاں ان کی جیبیں بھی گرم کر دیں۔ اس محکمہ کے پروگرام ڈائریکٹروں کے لطف و کرم سے کئی رنڈیاں اپنا پیشہ چھوڑ کر "معزز ترین" القاب "ریڈیو سنگر" سے مزین ہو کر کوٹھیاں بنا چکی ہیں یا بنوانے کی فکر میں ہیں +

ریڈیو صرف بڑے گھروں کے لئے مخصوص ہے۔ غریبوں کے پاس کھانے ہی کو نہیں۔ تو ریڈیو کہاں سے لگوائیں اور سنیں گے؟ بڑے گھروں اور "ماڈرن فیملیز" کے لڑکے اور لڑکیاں اپنے فیشن پرست اور آزاد ماحول کی وجہ سے پہلے ہی "دھرم کرم" سے لاپرواہ ہوتے ہیں۔ اس پر ریڈیو کے ذریعہ طریق عشق کا پرچار۔ انہیں گراوٹ کی طرف لے جانے میں آسانیاں پیدا کر دیتا ہے +

اگر اس کا کچھ اور "خوشگوار" اثر ان پڑتا ہے۔ تو یہ کہ تلاوت قرآن۔ شانِ رسول۔ مکہ و کعبہ کے عشق سے بہت حد تک متاثر ہوتے ہیں مسلمانوں کے لئے یہ چیز جوش دلانے کا باعث ہوتی ہے۔ اور ہندو کے لئے گراوٹ کا راستہ کھولنے کا + — کیا اس اندھیر گردی اور

اسلامی دُنیا کی سیر

کیا جواب دیں گے؟

"مولوی محمد علی صاحب جب اپنے رفقاء و احباب کے ساتھ قادیان کی متبرک اور پُر انوار بستی سے اعراض کر کے لاہور میں آ ڈٹے۔ تو انہوں نے ایک اور شاخ کی امارت کو ہاتھ میں لیا۔ اور اپنے طور پر ایک بڑا ہی میدان مار بیٹھے۔ مگر اب حیران تھے۔ کہ اگر کوئی پُوچھ بیٹھا۔ کہ "بندۂ خدا تم قادیان کی بستی سے کیوں چلے آئے۔ وہاں پر تو تمہارے مقدس امام نے جنم لیا۔ وہاں پر تو تم نے اپنی زندگی کے دن گذارے۔ آخر ہوا کیا جو تم وہاں سے چلے آئے؟" — تو اس کا کیا جواب دیں گے؟"

("فاروق" مورخہ ۷۔ جنوری ۱۹۳۹ء)

قادیانی حضرات سے!

"قادیانی حضرات غلط رو۔ و غرض پرست ارباب اقتدار کی پیروی میں ہیں۔ لاکھ بار ہمیں باغی کہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ایسی بغاوت بڑے ہی دل گردہ کا کام ہے یہ کام وہی جانباز کر سکتے ہیں۔ جو کہ حق و صداقت کے عاشق اور غلو و باطل کے دشمن ہوں"۔

("پیغام صلح" ۴۔ جنوری ۱۹۳۹ء)

بیداری یا خواب!

مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا۔ کہ میں مسیح موعود ہو کر اس لئے آیا ہوں۔ کہ اہلِ دُنیا کے ذہن سے مسیح کی الوہیت بھلا دوں۔ اور کوئی نہ جان سکے۔ کہ مسیح خود خدا ہیں یا خدائی میں دخل رکھتے ہیں" — آپ نے یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ "اگر یہ کام مجھ سے نہ ہو سکے تو میں جھوٹا ٹھیروں گا" — (اخبار "بدر" ۲۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء) — اہلِ قادیان کی خدمت میں ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ حکم خدا اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى اکیلے و دکیلے ہو کر "الماہیہ" سے منقولہ مضمون پڑھیں۔ اور سوچیں۔ کہ مرزا صاحب دنیا میں تشریف

"الطافات کے لاانتہا ہی سلسلہ" کو روکنے کی کوئی کوشش آریہ سماج کی طرف سے ہو گی؟

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد کا دھرم یُدّھ
اب تک کیا ہؤا؟ اور آئندہ کیا ہوگا؟
(از شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج)

ابتدا و انتہا سادھارن رہتی سے جب پنڈت چند بھانو ستھانت بھوشن کو ریاست سے نکالا گیا تھا۔ اس وقت سے لکھا پڑھی کی کاروائی شروع ہوئی بعد میں پنڈت رام چندر دہلوی کو نکالا گیا۔ اس کے بعد ساروو دلیشک سبھا کے پردھان اور منتری بھی افسران ریاست حیدرآباد سے ملے۔ اور اپنی پوزیشن واضح کی۔ اور دہلی میں وزیر اعظم ریاست حیدرآباد سے مسٹر ابینے کی پردھانتا میں ایک ڈیپوٹیشن بھی ملا تھا۔ افسروں نے زبانی طور پر وشواس دلایا۔ کہ سب ٹھیک ہو جاوے گا۔ لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کیا گیا۔ اسی اثنا میں نظام راجیہ میں کئی آریہ سماجیوں کو قتل کر دیا گیا۔ اور حالات دن بدن بدتر ہونے لگے۔ آخر میں ۹- اکتوبر کو ساردو دلیشک سبھا کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو کر شری نارائن سوامی جی کو اختیارات دیئے گئے۔ کہ وہ مناسب کاروائی کریں۔ وہ ابھی سوچ رہے تھے۔ کہ کیا قدم اُٹھائیں حیدرآباد سے تار ملا۔ کہ ۲۴ آریہ سماجی پکڑے گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے تار دیا۔ جو مجھے ۲۴۔ اکتوبر کو دیانگر میں ملا۔ اس تار میں مجھے دہلی بلایا گیا تھا۔ میں ۲۶۔ اکتوبر کو چل کر ۲۷۔ اکتوبر کو دہلی پہنچا۔ شری نارائن سوامی جی دہلی میں ہی تھے۔ وہاں جاکر پتہ لگا۔ کہ ریاست حیدرآباد کے حالات خراب ہو رہے ہیں۔ اس لئے وہاں چلنا ہوگا۔ میں شری نارائن سوامی جی اور مہاشہ شو چندر ۲۸۔ اکتوبر کی صبح کو فرنٹیر میل سے چل کر ۳۰۔ اکتوبر کی صبح کو مدراس میل سے شولاپور پہنچے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا دفتر ہمارے جانے سے پہلے شولاپور آگیا تھا۔ اُکت پرتی ندھی سبھا کے منتری شری بنسی لال جی ہمیں سٹیشن پر ملے۔ اور ہم دفتر میں جاکر ٹھہرے۔ ساروو دلیشک سبھا میں پہلے ایک پرستاد کے ذریعہ شولاپور میں کانفرنس کرنے کا نشچے ہو چکا تھا۔ اسی لئے ہم کانگرس کے لئے زمین وغیرہ دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔ ۵۔ نومبر کو ہم سب سٹھ بان لچھمن داس کناڈے کے مکان واقع منگل پیٹھ میں پہنچ گئے۔ اور تلجاپور روڈ پر آرین کانگرس کے لئے زمین مل گئی۔ زمین کے مالکوں نے یہ زمین بنا کرایہ کے دے دی۔ وہاں حیدرآباد کے علاقہ نزدیک ہونے سے آریہ سماج کی خبریں آسانی سے پہنچ جاتی تھیں۔ اور ہم آرین کانگرس کی تیاری کے لئے سب سامان ٹھیک کر رہے تھے۔

عوام کی ہمدردی

عام طور سے لوگوں کی سہانو بھوتی آریہ سماج کے ساتھ ہے۔ کیونکہ شولاپور ریاست حیدرآباد کے علاقہ کے قریب ہونے سے وہاں کے حالات یہاں کی نسبت ان کو زیادہ معلوم ہیں۔ زمین مفت دینا بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان کی ہمدردی آریہ سماج کے ساتھ ہے۔ سٹھ بان کناڈے نے اپنا سب کام چھوڑ کر آرین کانگرس کے لئے دن رات کام کیا۔ ان کے بڑے بھائی ہر موقع پر ہماری امداد کے لئے تیار رہتے تھے میونسپل کمیٹی نے یہ خبر سن کر کہ یہاں ہم آرین کانگرس کر رہے ہیں دو ہزار روپیہ کی امداد دینے کا ریزولیوشن پاس کیا۔ روشنی اور پانی کا پربندھ اس نے مفت کیا۔ میونسپل کمیٹی کا سارا سٹاف ہمیں جب کبھی ضرورت ہوئی ہمارے کام کے لئے تیار تھا۔ پردھان میونسپل کمیٹی ایگزیکٹو آفیسر۔ انجینیر ہر ایک طرح سے ہماری امداد کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ واٹر ورکس کے انجینیر نے بڑی تن دہی سے محنت کر کے پانی کا پربندھ ٹھیک کیا۔ اس لئے پانی کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ پاس نہر تھی۔ اس نہر والوں نے اُن دنوں میں نہر کو بند نہیں کیا۔ تاکہ آئے ہوئے لوگوں کو پانی کی تکلیف نہ ہو۔ بابا صاحب داود جی نے اپنا باغیچہ ۱۵ دن کے لئے ہمارے سپرد کر دیا۔ اس میں جو ہال ہے وہ میٹنگوں کے لئے خالی کر دیا۔ شہر والوں نے اور سٹھ بان کناڈے برادرز نے بھی بڑی مدد کی۔ اسی طرح سیٹھ لکشمی نارائن نے سارا باردانہ مفت دیا۔ انہوں نے باردانہ کی گانٹھیں نئی منگوا کر سیدھی سٹیشن سے آریہ نگر ..... میں پہنچا دیں۔ اسی طرح سیٹھ بہاری لال امداد دیتے رہے۔ مول چند ڈڈوانے۔ رادھا کرشن وغیرہ اپنی شکتی بھر ہماری امداد کرتے رہے۔ شری بہت راجواڑے۔ پردے اور سب سجن جن کا نام ہم نہیں جانتے ان سب نے ہماری امداد کی۔ اس لئے ہم ان کے مشکور ہیں۔ اگر ہمارے یہ مددگار نہ ہوتے۔ تو ہمارے لئے بڑی مشکل ہوتی۔ کیونکہ ہم سے نہ تو وہاں کی زبان سمجھی جاتی ہے۔ وہ مرہٹی پراانت ہے۔ کچھ کرناٹکی اور تلنگو بھاشائیں بولتے ہیں۔ اس لئے غیر زبان ہونے سے نہ وہ ہماری بات سمجھتے ہیں۔ نہ ہم ان کی سمجھتے ہیں۔ شولاپور آریہ سماج کا گڑھ ہے۔ کسی وقت پنڈت راجچند دہلوی نے سماج قائم کیا تھا۔ وہ بھی اب نہ تھا۔ اس لئے ہمارے لئے سب طرف دقتیں ہی دقتیں تھیں۔ شہر والوں نے اپنی سہانو بھوتی سے ہمیں یہ محسوس نہیں ہونے دیا۔ کہ ہم کسی غیر جگہ میں آئے ہوئے ہیں۔ جس وقت ہم شولاپور پہنچے تھے ہمارے واقف صرف پنڈت بنسی لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام سٹیٹ تھے۔ لیکن وہ بھی وہاں کے لئے بیگانہ تھے۔ ان کا بھی وہاں کوئی واقف نہ تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ لوگوں نے ہم سے کس قدر سہانو بھوتی پرگٹ کی۔

آرین کانگرس بہت کامیاب ہوئی۔ شولاپور والے لوگ ہی کہتے ہیں۔ کہ ہمیں یہ خیال نہ تھا۔ کہ ایسی کامیاب کانگرس ہوگی۔ ۲۰۰×۳۰۰ فٹ پنڈال تھا۔ جو کبھی کبھی بھرا رہتا تھا۔ حاضری کا اندازہ ۲۵ سے ۳۰ ہزار کے درمیان تھا۔ کیمپ بنانے اور پنڈال بنانے کا کام ہمارے والنٹیروں نے اپنے ہاتھ سے کیا۔ اگر مزدوروں سے کروایا جاتا۔ تو بہت خرچ ہوتا۔ وہ روٹی کھاتے تھے۔ اور دن رات کام کرتے تھے۔ پنڈت بیکھراج جی انجینیر اجمیر سے پہنچے ہوئے تھے۔ اس لئے ان سب والنٹیروں کی مہربانی سے ہمیں کسی کام میں کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اور سب کام مفت میں ہؤا۔ شائد یہ پہلی مثال ہے۔ کہ والنٹیروں نے مزدوروں کا کام بھی کیا۔ کانفرنس میں لگ بھگ چھ سو ڈیلی گیٹ شامل ہوئے۔ آریہ سماج کے کاریہ کرتا سب پرانتوں سے پہنچے ہوئے تھے۔ پنجاب سے مہاشہ رتن چند دیارتی سہت) پروفیسر شو دیال جی ایم۔ اے۔ لال چرنجیت لال جی بان پرستھی۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ میرپور اور لدھیانہ وغیرہ سماجوں کے پرتی ندھی موجود تھے۔ یو۔ پی سے شری مدن موہن سیٹھ سابق پردھان یو۔ پی پرتی ندھی سبھا۔ مہاشہ کالی چرن میرٹھ۔ مہاشہ شری رام آگرہ۔ بابو پورن چند وکیل آگرہ۔ ماسٹر اوما شنکر۔ پروفیسر مہیندر پرتاپ دہرہ دون وغیرہ گئے ہوئے تھے۔ بہار سے سوامی رامانند۔ پنڈت دیو برت بابو بر جیندر۔ سنگھ آدی پرتی ندھی سبھا کے کاریہ کرتا سب تھے۔ راجستھان سے کنور چاند کرن شاردا۔ اور پنڈت جیالال آدی شامل ہوئے۔ سی۔ پی سے بابو گھنشام سنگھ جی گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی۔ شری لکشمن اپّا پنالال دیاس شری کرشن منتری سبھا۔ اور اکولہ امراوتی۔ ناگپور اور بلگام وغیرہ ستھانوں کے بہت سے آریہ پہنچ گئے ہوئے تھے۔ گجرات پرانت سے بڑودہ کے آنند پریہ۔ بمبئی سے ڈاکٹر کلیان داس ڈلیبائی۔ پنڈت ستیہ ورت سناتک۔ پنڈت وجے شنکر آدی انیک ساتھیوں کے ساتھ پہنچے ہوئے تھے۔ مدراس سے مہاشہ اندرسین۔ کیشو دیو گیانی۔ مدن موہن ودیا دھر منتری آریہ سماج مدراس آدی سجن شامل ہوئے۔ کرناٹک پرانت کے بنگلور۔ منگلور۔ میسور۔ ہبلی بلگام وغیرہ سماجوں کے پرتی ندھی بھاری سنکھیا میں شامل ہوئے تھے۔ مہاراشٹر سے کولہاپور۔ پونہ۔ ییولا۔ احمد نگر۔ بھوگول۔ ناسک آدی سماجوں کے پرتی ندھی شامل ہوئے۔ نظام راجیہ کی سب آریہ سماجوں کے آریہ سجن بھاری سنکھیا میں شامل ہوئے۔ پولیس نے راستوں پر پہرے لگائے۔ آنے جانے میں دقتیں ڈالیں۔ پھر بھی وہاں ہزاروں کی تعداد میں نظام راجیہ کے آریہ سماجی اپنی ہمت سے پہنچ گئے۔

ہر ایک صوبہ نے روپیہ سے امداد دی۔ اور ہمیں آشا ہے۔ کہ آئندہ بھی سہائتا ملتی رہے گی۔

اگلا پروگرام اگلا پروگرام صاف ہے کسی سے چھپا ہؤا نہیں۔ آریہ سماج نے اپنے مطالبات پیش کر دئے ہیں۔ مانگیں اتنی معقول ہیں۔ کہ کوئی بھی حق پسند آدمی انہیں ناجائز قرار نہیں دے سکتا اور ہر ایک دھارمک سبھا کو اپنے دھارمک کرتیہ کرنے کا ادھیکار سب سے پہلی بات ہے۔ آریہ سماج بھی نظام سرکار سے اپنے دھارمک ادھیکار چاہتا ہے۔ اگر نظام سرکار اپنے خرچ سے مسجدیں بنواتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس راجیہ میں ہم اپنے روپیہ سے بھی اپنے مندر نہ بنوا سکیں۔ جب نظام سرکار مسلمانوں کو مسجدوں میں جانے اور نماز پڑھنے کی ترغیب دیتی ہے۔ تو ہمیں بھی کیوں سندھیا اتیادی دھارمک فرائض کی ادائیگی کی پوری پوری آزادی نہ ہونی چاہیئے۔ جب عثمانیہ یونیورسٹی تعلیم پھیلانے کے لئے کھولی گئی ہے۔ تو ہمیں ہندی پاٹھ شالہ قائم کرنے کا کیوں حق نہ ہو۔ شاریرک ویایام کے لئے سب زور دیتے ہیں۔ تو ہم اکھاڑے کیوں نہ بنائیں۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ ہر ایک حق پسند ہمارے ان مطالبات کی تائید کرے گا۔ نظام سرکار کو بھی مان لینا چاہیئے۔ اگر نظام سرکار نہ مانے تو ہمیں دکھ اُٹھا کر بھی منوانے کی کوشش کرنی ہوگی۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج اور اُس کی سمسیائیں

(لیکھک: شریمتی چھبیل بہاری لال جی سکینہ بی۔اے۔ ایل۔بی)

آریہ سماج کو بھارت میں ستھاپت ہوئے لگ بھگ ساٹھ ورش ہونے کو آئے۔ ان ساٹھ ورشوں کے اندر آریہ سماج نے کتنی اُنتی کی؟ ویدک سدھانتوں کے پرچار میں اُسے کتنی سپھلتا ملی؟ نوین بھارت کے نرمان میں اس کا کتنا ہاتھ ہے؟ اور آج کل ہماری واستوک اوستھا کیا ہے؟ ہم اپنی دشا کیسے سُدھار سکتے ہیں۔ یہ پرشن ہیں۔ جن کا اُتر دینا پرتیک آریہ کے لئے انواریہ سا ہو جاتا ہے۔ ان جٹل سمسیاؤں پر وچار کرنا۔ اور کچھ اُچت تتھا صحیح نتیجوں پر پہنچنا ہی اس لیکھ کا مکھیہ اُدیش ہے۔

آریہ سماج کا جنم سنہ ۱۸۸۵ء میں بمبئی نگر میں ہوا تھا۔ اس کے جنم داتا تھا ایک ماترپری ورتک مہرشی دیانند سرسوتی نے۔ ویدک آدرشوں ویدک سبھیتا تتھا ویدک سنسکرتی کو سنسار میں پنر جیوت کرنے تتھا اس کا پنر اُدھار کرنے کے لئے ہی آریہ سماج کی ستھاپنا کی تھی۔ ان کا وشواس تھا۔ کہ سنسار سے اوِدیا۔ اگیان۔ اندھ وشواس تتھا ادھرم کا وناش ویدوں کے پرچار سے ہی ہو سکتا ہے۔ اُنہوں نے اپنا سمست جیون ہی ویدک دھرم پر نچھاور کر دیا۔ دن رات سوتے جاگتے۔ اُٹھتے بیٹھتے انہیں یہی چنتا لگی رہتی تھی۔ انتر ویدنا انہیں اکثر ویتھت کیا کرتی تھی۔ اپنے آدرشوں کے لئے انہوں نے کتنے شاریرک کشٹ نہیں جھیلے؟ کتنی مانسک یاتنائیں انہیں نہیں سہنی پڑیں؟ کتنا اُگر تپ انہیں نہیں کرنا پڑا؟ کیوں؟ ـــ ویدک دھرم کا وکاس۔ اُس کا پرسار۔ تتھا اس کی رکھشا کے لئے ان کی یہ آکانکشا تھی۔ کہ آریہ سماج ویدک دھرم کے آدرشوں کا بھرتی بھانتی پرکاش کا پرچار کرے۔ یہی اُن کے جیون کا ایک ماتر اُدیش تھا۔ انہوں نے اپنی بھاوناؤں کو واستوک سوروپ دے کر آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ انہوں نے اس کو سنگٹھت کیا۔ اُن کے جیون کال میں ہی آریہ سماج سنگٹھت ہو کر اپنا کاریہ سُچارو روپ سے کرنے لگ گیا تھا۔

مہرشی دیانند کے دیہہ اوسان کے بعد سماج کے سنچالکوں نے اس کا یہ کُشلتا۔ اور اس اُتساہ کے ساتھ کاریہ کیا۔ کہ الپ سمیہ میں ہی آریہ سماج سمست آریہ جگت کی بھاون اکانکشاؤں کا کیندر بن گیا۔ وہ بھارت میں ہی نہیں ورن سمست سنسار میں ایک کرانتی کاری دھارمک سنستھا سمجھی جانے لگی۔ اس نے بھارت ورش کے دھارمک تتھا سامااجک کھشیتر میں کرانتی کی تیبر بھاونا بھر دی۔ سمو چا دیش اس ویگ ورتا پربل دھارا کے پرواہ سے اندولت ہو اُٹھا۔ بھارتیہ سماج میں نیا جیون۔ نئی سپھورتی۔ نیا اُتساہ تتھا نئی اُمنگ دکھائی پڑنے لگی۔ سامااجک کوریتیوں کے وِرُدھ تو انہوں نے گویا جہاد ہی کر دیا۔ اور سڑی ہوئی سامااجک ویوستھا کو جڑ سے اُکھاڑ کر اس کے ستھان پر ایک نوین اُنت سماج کی رچنا کی۔ بھارت اس سمیہ تمام رُوڑھی واد کے شکنجے میں بُری طرح کسا ہوا تھا۔ وہ گہری نیند میں اچیت سویا ہوا تھا۔ مہرشی دیانند نے آریہ سماج کے دوارا اس کو ان بیڑیوں سے مُکت کیا۔ اُن میں جیون اور شکتی کا سنچار کیا۔ نت کالین سامااجک ویوستھا میں کرانتی کاری سُدھار کرنے تتھا اس کو نوین بھاوناؤں۔ نئے آدرشوں۔ نئے اصولوں پر سنگٹھت کرنے کے لئے اُدیم ساہس۔ آدمیہ اُتساہ تتھا اکھنڈ تپسیا کی آوشیکتا ہوا کرتی ہے۔ سوبھاگیہ وش اس سمیہ آریہ سماج میں ایسے نسوارتھ سیوکوں کی کمی نہیں تھی۔ ان مہا پُرشوں نے اپنا سمست جیون ہی آریہ سماج کے لئے سمرپت کر دیا تھا۔ انہوں نے کتنا بلیدان کیا؟ کیا کیا تیاگ کئے؟ کتنے کشٹ سہے؟ کتنے وِرودھوں کا سامنا کیا؟ اس کا آج کل ہم صحیح اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

سامااجک بہشکار۔ آرتھک سنکٹ۔ تت کالین سرکار کی کرور درشٹی۔ بھنی وِرودھیوں کے گھرت آکشیپ۔ انیہ متاولمبیوں کا تیبر وِرودھ سہن کرنے کے لئے بھیشم کی درِڑھتا۔ بھیم کی شکتی۔ پرہلاد کا وشواس تتھا بُدھ کی پوترتا چاہیے۔ ایک اور کرانتی کا بیج اس کی شکتی۔ دوسری اور بھِنی کامی شکتیوں کا سمت پرہتن۔ دکو وِرودھی شکتیوں کا کتنا اپوروسنگھرش تھا۔ گھور تپسیا۔ آتم اُت سرگ کی بھاونا۔ اُچیہ آدرشوں کے لئے بلیدان آریہ سماج کا پچھلا ساٹھ سالہ اتہاس اسی آدرش کا ایک سنہری ادھیائے ہے۔ جتنی اُنتی۔ جتنا اندولن۔ جتنا جیون آج بھارت میں ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس میں آریہ سماج کا مکھیہ ہاتھ رہا ہے۔ اتنا ہی نہیں ورن سارے سنسار کو وہ ویدک دھرم کا اپورو سندیش پہنچا رہا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ آریہ سماج نے نہ صرف بھارت کی بلکہ سمست سنسار کی ایک بھاری کمی کو پورا کیا ہے۔

پرنتو آج ـــ آج ہماری کیا حالت ہے؟ ہم کہاں ہیں؟ یہ ایک سمسیا ہے۔ جہاں آریہ سماج کے اُتساہی یووک نسوارتھ بھاوناؤں سے پریرت ہو کر سماج کے کاریہ کرم کو آگے بڑھایا کرتے تھے۔ وہاں آج کچھ گنے چُنے منشیوں کا ایک سنکچت سماج رہ گیا ہے۔ جس سماج کے سدسیہ بننے کے لئے انیہ متاولمبی ترسا کرتے تھے۔ وہاں آج اس کے سدسیہ ہی اُپیکشت ہیں۔ چاروں طرف آنترک کلہہ وِوند بُدّھ اشانتی دکھلائی پڑتی ہے۔ شانتی اور اُتساہ نام ماتر کو بھی نہیں۔ سچیہ اُتساہ تتھا نسوارتھ کاریہ کرتاؤں کا ایک دم ابھاو تو انیت ہی کھٹکتا ہے۔ کیا کارن ہے۔ کہ آریہ سماج آج وِگرہ کلہہ تتھا اشانتی کا گھر بنا ہوا ہے؟ اس کا مُول کارن یہ ہے۔ کہ اس میں سوارتھ واد کے سب دوش آ گئے ہیں۔ راج نیتی کی چالیں۔ دل بندی۔ نیتا بننے کی دُھن تتھا انیہ دُرگن موجود ہیں۔ سماج کا واتاورن انیت ہی دُوشت ہو گیا ہے۔ پرستھتی بہت ہی نراشا جنک ہوتی جا رہی ہے۔ ستیہ دھرم۔ ایشور وشواس تتھا انیہ سدگنوں کی اب اتنی آوشیکتا محسوس نہیں ہوتی۔ یہ تو آج کل ساپتاہک ادھیویشنوں کی ایک سادھارن سی بات رہ گئی ہے۔ آستا تتھا جیون کا تو سماج میں ایک دم ابھاو ہے۔ کیوں؟ ـــ اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا اندولن اب کچھ رُک سا گیا ہے۔ اس کا اپنا نہ تو کوئی کاریہ کرم ہے۔ نہ کوئی سندیش۔ نہ کوئی جیون۔ سنسار نرنیتا کا بھکاری ہے۔ موکنا ہے مرنا ہے۔ کیا ہم نے کبھی اپنی دُردشا پر بھی وچار کیا ہے؟ پرنتیک اُنتی شیل سنستھا آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ پرنتو آریہ سماج پیچھے ہٹ رہا ہے۔

تو کیا آریہ سماج کا کرتویہ پورا ہو چکا ہے؟ کیا سنسار کو آریہ سماج تتھا اس کے آدرشوں کی آوشیکتا نہیں ہے؟ میرا وچار ہے۔ کہ یہی تو سمیہ ہے۔ جب کہ سارے سنسار کو ویدک سندیش کی انیت آوشیکتا ہے۔ آج پاشچاتیہ سبھیتا کا دور دورہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ پشچمی سبھیتا اپنے اُدیش میں اسپھل رہی۔ سنسار اس سے مُکت ہونا چاہتا ہے۔ چھٹکارہ چاہتا ہے۔ اس کے ستھان پر ویدک سبھیتا کا ادوِتھ ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ ہی سنسار میں شانتی ستھاپت کر سکے گی۔ ستیہ کی دُھجا لہرا دے گی۔ اور دھرم کا سکہ جما دے گی۔ اس سمیہ سنسار کو شانتی ملے گی۔ اور وہ اُنتھان کے پرشست پتھ پر بڑی تیزی سے دوڑتا ہوا چلا جاوے گا۔ پرنتو اس کے لئے بھی وچاروں میں نوینتا۔ سادھنوں میں اُچت تتھا موکلتا چاہیے۔ آریہ سماج کے وِدوان پُرش گمبھیر وچار پرامرش کے بعد سماج کی بکھری ہوئی شکتی کو سنگٹھت کر کے دیش کے سامنے نوین کریاتمک کاریہ کرم رکھیں۔ پھر دیکھئے یووک سموداے سویم پیچھے بھاگتا ہوا چلا آوے گا۔ کیا کارن ہے۔ کہ یووک سماج آج آریہ سماج سے اتنا تٹستھ رہے۔ یووک چاہتا ہے۔ ٹھوس کاریہ۔ اپورو اُتساہ تتھا اندولن کی پرگتی۔ یہ ہی جیون کی نشانی ہے۔ جس کا آریہ سماج میں بالکل ابھاو ہے۔

آریہ سماج کی پرگتی رُکنے کا ایک کارن یہ بھی ہے۔ کہ ہم لوگ واستوکتا سے کوسوں دُور جا پڑے ہیں۔ پرنتیک اُنتی شیل سنستھا کے لئے یہ آوشیک ہے۔ کہ وہ دیش کی نابض مان۔ اس کی نبض کا اچھی طرح ادھیین کرے اور اپنی آدرش پورتی کے لئے سمیہ انوکول سادھن اختیار کرے۔ جو سماجیں ایسا نہیں کرتیں۔ وہ سمیہ سے بہت پیچھے پڑ جاتی ہیں۔ اور اپنے کو پرگتی گامی سنستھاؤں کی شرینی میں پاتی ہیں۔

انت میں ایک بات اور وہ یہ کہ ہم میں سے پرتیک آریہ سماجی کو ستیہ۔ وچن تتھا کرم سے سنیہ ہی کو گرہن کرنا چاہیے۔ سنیہ آریہ سماج کی آدھار شلا ہے۔ اس کی ندرے نہیں۔ آریہ سماج کے آدرش کو اپنے جیون کا ایک انگ بنانا چاہیے۔ کیا ہم واستو میں آریہ سماج کے دس نیموں کو عملی پرکار سے سچّے من سے ان کا پالن ایمانداری سے کر سکتے ہیں؟ کدا نہیں۔

ہمارا جیون اتیمت ہو گیا ہے۔ آریہ سماج کے اصولوں سے بالکل دُور۔ اور بناوٹی پن تو ہم میں رہ ہی نہیں گیا ہے۔ جیون کی کمی ہے۔ پرنتیک سنستھا کی پریکشا اس کے ایک سدسیہ سے لی جا سکتی ہے۔ اور جب تک ہم سویم اپنی نگاہ میں چرتر بل دوارا نہ اُٹھ سکیں ہمیں کوئی ادھیکار نہیں ہے۔ کہ اُن آدرشوں کا سندیش دیں۔ جن کو ہم سویم پالن نہیں کرتے۔ سماج میں دو چار منشیوں نے

× سے بھی پیارا سمجھتا ہے۔ اگر وہ ہمیں بل بخشیں ساہس تو ہم سدا یہ ہی تیار رہیں جس سے دوارا ہم آریہ سماج کی اور اس کے دوارا سنسار کی سیوا کر سکیں۔ جن [illegible] ...

... اُٹھائے اور اپمان سہیں جن کی رکھشا کے لئے انہوں نے اپنے پرانوں تک کی بازی لگادی۔ اُن کا ہم سنسار میں پرچار کریں۔ اور اُن پر ہم اپنا تن من اور دھن نچھاور کریں۔ الپور کریں۔ مہرشی دیانند کا لگایا ہوا یہ کلپ ورکش دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ اور اپنی ششیتل چھایا سے سنسار کے سمست مانو سماج کو سکھ تتھا شانتی پردان کرتا رہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

درن آشرم دھرم کی مہانتا

موجودہ طریق تعلیم کی بنیاد غلط ہے!

(امریکہ کے مشہور ماہر تعلیم مسٹر فریک سی بین کروفٹ کے قلم سے)

"مسٹر بین کروفٹ امریکہ کے ایک مشہور ماہرِ تعلیم ہیں - جو حال ہی میں امریکن طلباء کے نمائندہ کی حیثیت سے ہندوستان آئے تھے - انہوں نے ہندوستان کی تعلیمی حالت کا ایک ماہرِ فن کی طرح جائزہ لیا ہے - ہمیں امید ہے - کہ موصوف کے خیالات بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھے جائیں گے"

(ایڈیٹر)

ایک وقت تھا - جب ہندوستان کی سماجی زندگی کے گہوارے آشرم ہوا کرتے تھے - آشرم کو ایک بے ضابطہ تعلیمی نوآبادی تصور کرنا چاہئے - اس کا منتظم ایک ادھیڑ عمر کا آدمی ہوا کرتا تھا - جو گورو کہلاتا تھا - یہ مقدس لفظ اُسے صرف آشرم کا کرتا دھرتا ہونے کی وجہ سے ہی نہیں ملتا تھا - بلکہ حقیقت میں وہ اپنی روحانیت اور اخلاقی بلندی کی وجہ سے احترام کا مستحق ہوتا تھا - اپنی عمر کے اس زمانے کو جو قدیم ہندو سوسائٹی کے رواج کے مطابق حصول تعلیم کے لئے مقرر کیا جاتا تھا طلباء آشرموں میں بسر کرتے تھے - جو شہروں کی لبستیوں سے دُور سُکھی جنگلوں میں واقع ہوتے تھے - قدیم ہندوؤں کی زندگی کے جس روحانی کیف اور سماجی بلندی کا جلوہ تاریخ کے صفحات پر دکھائی دیتا ہے وہ ان ہی آشرموں کی پیداوار تھی - آشرموں کو ہم ہندوستان کی یونیورسٹیاں کہہ سکتے ہیں - ان میں ہر طالب علم براہ راست اپنے گورو سے وابستہ ہوتا تھا - اور گورو خود کو اپنے چیلے کے کیرکٹر کا محافظ تصور کرتا تھا ❊

موجودہ یونیورسٹی کی نامکمل زندگی

ہندوستان کی موجودہ یونیورسٹیاں آشرموں سے بالکل برعکس ہیں - آشرموں میں چال چلن کی درستی پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا تھا - اور گورو اپنی ذات ... کو انسانیت کا ایک اعلےٰ نمونہ بنا کر چیلوں کے سامنے اس طرح پیش کرتے تھے - کہ ان میں بھی صفات حسنہ پیدا ہو جاتی تھیں - یوں نوخیز نسل کی مجلسی زندگی کی وہ بنیاد جس پر ان کے مستقبل کی شاندار عمارت کھڑی ہونی تھی آشرم میں رکھ دی جاتی تھی ❊

اس کے برخلاف ہندوستان کی موجودہ یونیورسٹیوں کے ماحول میں ایسے عناصر ہی نہیں ہوتے - جو طلباء کو چال چلن کی درستی پر مجبور کریں - تا میں سے وہ اپنے اندر اعلےٰ اوصاف پیدا کرنے پر مائل ہوں - چنانچہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ماحول کا طلباء کی زندگیوں سے کوئی حقیقی تعلق ہی پیدا نہیں ہوتا - جتنا زمانہ وہ کالجوں میں بسر کرتے ہیں - ملک کی حقیقی فضا اور ہندوستان کے نشیب و فراز سے اس عرصہ میں بالکل نابلد رہتے ہیں - اور ان کے ذہنوں میں زندگی کا صحیح شعور پیدا نہیں ہوتا - اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ وہ فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں - تو اپنی دانست میں خود کو مکمل انسان سمجھتے ہیں - مگر دراصل حقائق اور ٹھوس واقعات سے بالکل بیگانہ ہوتے ہیں - اور زندگی کی مہم میں ناکام رہ جاتے ہیں ❊

بنیادی خرابی

میں بہ حیثیت امریکن کسی ایسی صورت کو اپنے تصور میں لانے سے بالکل قاصر ہوں - کہ ایک امریکن سکول ہے - جس میں امریکن بچے تعلیم پاتے ہیں - مگر وہاں امریکن زبان کی بجائے جاوا کی زبان سکھائی جاتی ہے - جاوا کی تہذیب و تمدن کا پرچار ہوتا ہے - جاوا کے مشہور جاوا کی مذہبی روایات - جاوا کے سیاسی خیالات اور جاوا کے ناول (جو اسی زبان میں لکھے گئے ہیں) پھیلائے گئے ہیں ❊

میں نے اُوپر کہا - کہ میں کسی ایسی صورت کا تصور تک نہیں کر سکتا - مگر ہندوستانی یونیورسٹیوں میں اسی وقت ہو بہو یہی صورت ہے - ہندوستانی بچوں کو جنہیں یہیں رہنا اور یہیں مرنا ہے - ہندوستانی زبان میں ہندوستانی زندگی بسر کرنا نہیں سکھایا جاتا ہے - بلکہ انہیں انگریزی سیکھنی پڑتی ہے - انگریزی معاشرت کا درس لینا ہوتا ہے - ہر مضمون وہ انگریزی میں تیار کرتے ہیں - ہر وقت اُن کے مطالعہ میں انگریزی زبان کے ناول رہتے ہیں - جن میں اس انگریزی معاشرت کا ذکر ہوتا ہے - جس سے ان کا کبھی سابقہ نہیں پڑتا - طریق تعلیم کی اور جتنی خرابیاں ہیں وہ سب اسی وجہ سے ہیں ❊

چند بڑے بڑے نقائص

اعلیٰ تعلیم کے بعض بڑے بڑے نقائص کو روشنی میں لانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - سب سے پہلی چیز یہ ہے - کہ طلباء کی ذہنیت اپنے ماحول سے منحرف ہو جاتی ہے - گاؤں اور قصبوں کے رہنے والے غریب ماں باپ اپنی بساط سے زیادہ خرچ برداشت کر کے لڑکوں کو شہروں کے بڑے بڑے کالجوں میں پڑھنے بھیجتے ہیں -

مگر فارغ التحصیل ہونے کے بعد یہ پڑھے لکھے اپ - ٹو - ڈیٹ فیشن ایبل نوجوان گاؤں کو واپس جانے اور وہاں کی دیہاتی زندگی بسر کرنے سے انکار کر دیتے ہیں - اگر یہ لوگ اپنے اپنے گاؤں میں جائیں - اسی دیہاتی فضا میں رہ کر کام کریں - جس میں ان کا بچپن گزرا ہے - اور اپنی قابلیت ماحول کو بہتر بنانے پر صرف کریں - تو ہندوستان کی دیہاتی زندگی کی کایا پلٹ جائے - ان کے شہروں میں رہ جانے سے دیہات اپنی بہترین دولت سے محروم ہو جاتے ہیں ❊

شاید سمجھا جائے - کہ گاؤں کے تعلیمیافتہ نوجوان شہروں میں اس لئے رہ جاتے ہیں - کہ وہاں انہیں اچھی نوکریاں مل جاتی ہیں - اور روپیہ کما کر گاؤں کو بھیجتے رہتے ہیں - مگر یہ سب کچھ حقیقت سے دُور ہے - اسّی فیصدی نوجوان تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد بے روزگاری کی حالت میں مارے مارے پھرتے ہیں - بیس فیصدی نوجوانوں کو نوکری ملتی ہے - مگر تنخواہ اتنی قلیل ہوتی ہے - کہ گاؤں کو روپیہ بھیجنا تو کجا وہ اپنی فیشن ایبل زندگی کے اخراجات بھی پورے نہیں کر سکتے ❊

تعلیم یافتہ کا مستقبل

کاروبار کی یہ حالت ہے - کہ ترقی کے سارے راستے بند ہیں - تجارت غیر ملکی ایجنٹوں کے ہاتھوں میں ہے یا اس پر وہ دولت مند ہندوستانی قابض ہیں - جن کا مفاد بے روزگار نوجوانوں سے زیادہ غیر ملکی سرمایہ داروں سے وابستہ ہے - آبادی فاقہ کش - تنگ دست اور مفلس ہے - چونکہ اس کی قوت خرید بہت کم ہے - اس لئے ہندوستانی پیشوں کو پھلنا پھولنا نصیب نہیں ہوتا - لے دے کر ایک سرکاری ملازمت رہ جاتی ہے وہ بھی محدود ہے - ہر سال یونیورسٹیوں سے جتنے نوجوان فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں - وہ سب گنجائش کم ہونے کی وجہ سے دفتروں میں کھپ نہیں سکتے - جن چند خوش نصیبوں کو سرکاری نوکری میسر آتی ہے - ان کا معیار زندگی اتنا اُونچا ہوتا ہے - کہ تنخواہ سے صرف اپنا اور اپنے اہلِ عیال کا پیٹ ہی بمشکل تمام بھر سکتے ہیں

کالج کی طالب علمی کا زمانہ بھی کچھ خوشگوار نہیں ہوتا - طریق تعلیم طلباء کو صرف کولہو کے بیل کی طرح محدود عقل کا انسان بناتا ہے - علم کا ہر شعبہ غیر حقیقی ہے - ہر جگہ طوطے کی طرح رٹائی سے کام لیا جاتا ہے - طالب علم کی ذہنیت پر خشک اور غیر دلچسپ کتابوں کا ایک بھاری بوجھ ہوتا ہے - بعض اوقات تو کتابوں کی قیمت اتنی ہوتی ہے - کہ وہ طالب علم کے لئے ناقابلِ برداشت ہو جاتی ہے - اُستاد خود کتابیں رٹ کر آتے ہیں - اور انہیں شاگردوں کے آگے دہرا دیتے ہیں - وہ خود اس بے کار تعلیم کی پیداوار ہیں ❊

اس تمام جد و جہد کا مقصد سال یا دو سال کے بعد ایک امتحان پاس کر لینا ہوتا ہے - جو بذاتِ خود بالکل مہمل ہے ❊

اتنے میں کہ لڑکا پاس ہو کر نکلے خاندان والے یہ فیصلہ کر لیتے ہیں - کہ اب اس کی شادی کا وقت آ گیا ہے - اکثر اوقات تو دورانِ تعلیم ہی میں ایک لڑکی اس کی دُم کے ساتھ باندھ دی جاتی ہے - اور وہ شادی ہو جانے کے بعد پھر پڑھنے لگتا ہے - شادی بیاہ سے اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا - کیونکہ اس کے غیر تعلیم یافتہ بڑے بوڑھے اس بات پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے - کہ جب تک وہ برسرِ روزگار نہ ہو جائے شادی اس کے پایۂ ترقی کے لئے ایک بھاری بیڑی ثابت ہوگی ❊

وہ شہر سے دُور بیٹھے ہوتے ہیں - جہاں صدہا نوجوان بے کار پھر رہے ہیں - انہیں حالات کا صحیح اندازہ نہیں - وہ تو اپنی سمجھ کے مطابق اپنے بچے کا گھر آباد کرنے کی فکر میں ہیں - ان کے بڑے بوڑھوں سے یہی ہوتا آیا ہے - کہ جب بچہ پوری طرح جوان ہو جاتا ہے - تو اس کا دواہ کر دیا جاتا ہے - مگر ان بڑے بوڑھوں کو جو اس تصور کے بانی مبانی تھے کبھی خواب میں بھی یہ گمان نہ گزرا ہوگا - کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا - جب ہندوستانی نوجوان اعلےٰ ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد بے کار پھرا کریں گے ❊

دراصل نئی روشنی اور نئی تعلیم نے نوجوانوں کی ترقی کی صلاحیتوں پر مُہریں لگا دی ہیں - اور آگے بڑھنے کے اور ترقی کرنے کے تمام راستے بند کر دئے ہیں ❊

دیکھنا یہ ہے - کہ یہ حالت کب تک رہے گی - اور کب تک ہزاروں روپیہ اعلےٰ تعلیم پر صرف کرنے کے بعد حاصل کی ہوئی ڈگریاں فضول ثابت ہوں گی ❊

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

آشیرواد

(لیکھکہ: شریمتی سوم وتی)

"ابھی تم ناسمجھ ہو رانی" — کرن نے کسم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"کیسے پریہ تم"؟ — کسم بولی ……

"کیسے؟ — کیونکہ تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ سنسار کا سبھی بیوپار ایک ہی پرکار سے نہیں چلتا۔ دیکھو تمہارا اتنا بڑا سماج۔ اس کے ایسے کٹھن بندھن۔ اور ان سب سے ادھک اپنے کہے جانے والے سب لوگ۔ کیا وہ ان باتوں کو سہن کر سکیں گے"؟

کرن کمار کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ بالکانے روندھے گلے سے کہا "کنتو پھر؟ …

"پھر کیا؟ ہمیں تھوڑا سا سہس کرنا ہوگا؟ جہاں ہردہ اور مستشک کا سنگھرش ہوتا ہے۔ وہاں بدھی کو نیچا دیکھنا پڑتا ہے کسم۔ اجیون جیلی نے کی کٹھن تپسیاں گنتے گنتے اتنا سمے نکل گیا۔ تو کیا اب بھی ہم چڑیا گھر کے بندی کی طرح اپنے آہار کو سامنے پا کر بھی جیبھ نکالتے اور چٹپٹاتے رہ جائیں گے؟ — نہیں یہ نہیں ہو سکتا"۔

"کرن! تم سچ مچ کرن ہو۔ تم نے میرے گھور تمسا ورتی جیون میں ایک بار پھر آشا رشمی کا پرکاش بھر دیا ہے۔ نہیں میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی"۔

آکادھ جیون ساگر کے دو راہی اس پرکار ایک سونے سپنا پٹ پر باتیں کر رہے تھے۔ دنیا کے بندھنوں کو وسمرت کئے ہوئے — جن کو لاہل سے دور۔ سہسا یووک کی درشٹی یووتی کی کلائی پر بندھی ہوئی رسٹ واچ پر پڑی — "اوہ! بارہ بج گئے۔ پھر آکاش کی اور دیکھا۔ چندر دیو ناسچیت سا کرنے ہوئے ٹھیک سر پر چڑھ آئے تھے۔ کرن سے دیگر ہو کر کہا — "اب چلنا چاہئے کسم"۔

"کنتو ابھی تو چاچی ممیا سے لوٹی نہیں ہونگی۔ چلتے ہیں۔ ابھی اُدوگنا کیا؟"

"ہاں۔ سمے کافی ہو چکا ہے"۔

"کیوں؟ ساہس دھارن کرنے کا وہ لمبا دیاکھیان کیا دوسروں کو سنانے بھر کے لئے ہی ہے — ایسا بھی کیا بھئے ہے؟

"بھئے نہیں کسم"۔

"پھر ……؟

پھر کیا؟ ذرا گھڑی دیکھو۔ جب تک ہردہ میں سماج کی شرنکھلاؤں کو توڑنے کا بل اور ساہس نہ ہو شنشتا چار کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ہماری کومل منوورتیوں پر آکرمن ہونے کا بھئے ہے — ایسی نادانی سے کیا لابھ؟

کسم کی سمجھ میں کچھ آگیا۔ اور وہ "اچھا" کہہ کر ۔ میں سٹیرنگ پر جا بیٹھی۔ بات کی بات میں راستے ہی میں کسم شہر کی چوڑی گلی گلیوں کو پار کرتی ہوئی ہوسٹل کے چوراہے پر جا پہنچی۔ موٹر رک گئی۔ اس سمے دونوں ہی کو ایسا جان پڑا۔ جیسے ان کے ہردہ کا سپندن شریر میں سہسا رک گیا ہے۔ دونوں نے ایکدوسرے کو ایک گہری درشٹی ڈال کر دیکھا۔ اور بنا ایک بھی شبد کہے دونوں پرتھک ہو گئے۔ وہ سوچتی جا رہی تھی — "کرن کے بنا جیون سونا ہو کر ٹھگتا لگتا" اور وہ سوچ رہا تھا — "کسم جیون کے کتنا نکٹ ورتی ہو گئی ہے؟ میں اس کے بنا نہ رہ سکوں گا"۔

کمرے میں پیر رکھتے ہی کسم کا سروانگ کانپ اٹھا — اس نے دیکھا — "چاچی کے ہاتھ میں کرن کا فوٹو ہے۔ جیسے وہ بڑے منو یوگ سے ایکگرہ درشٹی سے دیکھ رہی ہے"۔ اسے ایسا لگا۔ جیسے اس کی چاچی سمجھ گئی ہے۔ اس کی ایک مانسک بندھی کو سمجھنا چاہتی ہے۔ انہیں کرن کے چتر سے موہ سا ہو گیا ہے کنتو پیروں کی آہٹ سے کمد نے پیچھے پھر کر دیکھا — ترنت ہی کسم دسنکھ دیکھا۔ بھاوبھری ورتی میں کشن بھر بھی وِلمب نہ کرتے ہوئے اس نے کہا — "کیوں ہمارا منہ کالا کرنے پر تلی ہو۔ باپ سے کہہ کیوں نہیں دیتیں کہ …… ؟"

"بس چپ رہو چاچی۔ آگے ایک بھی شبد نہ کہنا ……" — کہتی ہوئی کسم کپڑے بدلنے چلی گئی۔ اور کمد چوٹ کھائی ناگن کی بھانتی بل کھا کر کمرے سے باہر ہو گئی۔

(۲)

آئے دن کی اداسی اور کھنتا نے کچھ ہی سمے میں کسم کے پریوار والوں کو اس کی پرکستی سمجھا دی۔ اب اس کے اوپر ان کی آنکھ رہنے لگی۔ سندگدھ ہردہ کے انومان بڑھ بڑھ کر اس کے ہردہ میں شنکا کرنے لگے۔ یہ ویوہار اتنا بڑھا۔ کہ بالکا کو اپنا جیون بھار سوروپ جان پڑنے لگا۔ ایک دن سبھی آپتیوں سے چھٹکارہ پانے کی اچھا سے چاچی نے کسم کی شادی کا پرستاو اس کے پتا کے سامنے رکھ ہی دیا۔ کسم کے پتا سومیش بابو کے اوپر ان کی ورابھی کمد کا کچھ کم پربھاو تھوڑے ہی تھا؟ اور آج سے ہی؟ اور کمد کا سہاگ سیندور مٹتے ہی سومیش بابو نے اس کی کون بات نہ مانی تھی؟ چاچی کو بھی اسی کا بل تھا۔ وہ اپنی اسی شکتی سے دوارا پتا کی درشٹی سے پتری کو گرا کر سوتنتی کا اُتر ادھکاری اپنے پتر آمیش کو بنانے کی لالسا کو کسی بھی پرکار چھوڑ نہ سکتی تھی۔

اس دن تیسرے پہر سب چائے پینے کو بیٹھے۔ کسم اپنی پیالی میں شکر گھولتی جاتی تھی۔ کنتو کسی وچار میں تلّین۔ اسی سمے چاچی کا سنکیت پا کر اس کے پتا نے کہا "کیوں کسم طبیعت کیا کچھ خراب رہتی ہے؟ میں دیکھتا ہوں۔ تمہارا سواستھ گرتا جا رہا ہے۔ نہ ہو اس ورش پریکشا میں نہ بیٹھو"۔

کسم نے پتا کا وچار جاننے کی چیشٹا کرتے ہوئے ان کی اور دیکھ کر کہا — طبیعت کچھ ویسی تو خراب نہیں ہے پتاجی۔ میرا بی۔ اے کا سال ہے۔ پریکشا تو دینی ہی ہوگی۔ مگر ……"

مگر — ان باتوں میں جھوٹ بولنے سے کیا لابھ؟ میں تو کئی دنوں سے تمہاری ہی عجیب سی دشا دیکھتی آرہی ہوں" — چاچی نے وِش وَمن کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ بات تو نہیں ہے چاچی۔ ابھی دو ایک دن سے ہی کچھ ایسا ہو گیا ہے"۔

بالکا وہیفت ہو اٹھی۔ چاچی نے پھر بات پر گہرا رنگ چڑھاتے ہوئے کہا — جس دن سے شام کا گھومنا چھوٹا ہے۔ اسی دن سے تو یہ حال ہے۔ کب تک چھپا سکو گی بھلا"؟ — پھر سومیش بابو کی اور دیکھ کر بولی — "سیانی لڑکی گھر میں رکھ کر پتہ نہیں کیسے تمہیں نیند آتی ہے۔ آج کل کے لڑکے لڑکیوں میں تو حیا نام کو بھی نہیں رہی۔ نہ معلوم اپنا پردرشن کرنے میں انہیں کیا آنند آتا ہے؟ — اور پھر ایک بھید بھری درشٹی پتا پتری کے مکھ پر ڈال کر وہ چائے کے ایک گھونٹ کے ساتھ اپنی وشیلی بانی کو پیالی میں گھولنے کا نیتن کرنے لگی۔

کسم کا دھیریہ جاتا رہا۔ اس نے کڑک کر کہا — "بس کرو۔ بہت بات نہ بڑھاؤ چاچی — کیسا پردرشن؟ شاید سنسار اپنے ہی ماپ دنڈ سے اوروں کو ناپتا ہے"؟

"ہاں یہی تو …… اب کہو تو تمہاری ماپ بھی سامنے رکھ دوں" — کمد نے جھلا کر کہا۔

ترنت بجلی کی کڑک جیسے سور میں کسم تیور درشٹی سے چاچی کو گھور کر بولی — "پھر رکھتی کیوں نہیں؟ میں نے پاپ کیا ہے۔ پاپ نہیں۔ اور جو کیا ہے اسے تو چھپانے کی آوشیکتا نہیں جان پڑتی۔ کرن بابو کو لے کر یہ کٹو اکتیاں نہ کہو۔ مجھے اس وشے میں ایک بھی شبد کہنے کی اچھا نہیں۔ اور یدی کبھی آوشیکتا جان پڑی۔ تو پتاجی سے آپ کہہ لوں گی" — اتنا کہنے کے ساتھ ہی وہ چائے کی پیالی میز پر پٹک کر کھڑی ہو گئی۔ تبھی جھپٹ پڑی کو کمد نے سومیش کے سامنے کرن کا چتر لا کر میز پر ڈال دیا۔

کسم کمرے سے باہر جا چکی تھی۔ سومیش بابو نے ایک مرم بھری درشٹی کمد کے اوپر ڈالتے ہوئے کہا — "کشن بھر میں ہی یہ کیا ہو گیا"؟ پرنتو کمد یہ سوچ رہی تھی — "کون سا دن ہے یا وہ"؟

(۳)

اسی دن رات کو —

کمد نے سومیش بابو کے کھوڑا اور نکٹ کھسکتے ہوئے کہا — "میں نے سنا ہے۔ کہ وہ بہت ہی سادھارن گھر کا لڑکا ہے۔ گھر پر اس کے دھرا ہی کیا ہوگا؟ نہ معلوم کس پرکار کالج کی پڑھائی تک پہنچا ہے"؟

"ہاں۔ ہاں۔ اور کیا"؟ — کسم کے پتا نے سگرٹ کا کش کھینچتے ہوئے کہا۔

"پرنتو۔ آپ کی لڑکی تو اسی پر …… اپنا پیسہ کھوٹا ہو۔ تو پرکھنے کا کیا دوش؟ ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہے۔ نہ جانے کیسا منہ کالا کرائے گی"؟

"چھی چھی۔ ایسی باتیں منہ سے نہ نکالو۔ آخر وہ ہماری لڑکی ہی تو ہے۔ پھر اس کا بھی دوش ہے۔ سوچتا ہوں کوتوال صاحب تو اپنے ہی آدمی ہیں۔ ذرا کہنے بھر کی دیر ہے۔ بچّے کی عقل ٹھکانے آجائے گی"۔

"پہلے اسے ہی سمجھاؤ نہ۔ اس بیچارے کا کیا قصور"؟

اس پر سومیش بابو بولے — "دیکھو تمہیں انوبھو نہیں ہے۔ بات بڑھانے سے کیا لابھ؟ سیانی لڑکی ہے۔ نہ معلوم کل کو کیا سوچے۔ ہماری موتی جیسی آب ہے"۔

"اچھا۔ تو جو تمہیں دکھائی دے کرو۔ مجھے کسی کے جھگڑے سے کیا مطلب"؟

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ورتمان گرہستھ کی ایک جھلک

(لیکھکہ: کماری شکنتلا بی - اے ہندی پربھاکر)

یہ ہمارے بھارت کا سوبھاگیہ ہے - کہ یہاں شکھشا دن پرتی دن انتی کے شکھر پر اگرسر ہو رہی ہے - تتھا پی ہمارا ساہتیہ بھنڈار گرہستھی کی پستکوں سے ابھی بھی رکت (خالی) پڑا ہے - استری اور پُرش کا کاریہ کھشیتر الگ الگ ہے - لیکن اُن کو شکھشا دی جاتی ہے ایک سمان ہی - اس کا پرنام یہ ہے - کہ دونو ہی اپنے اپنے کرتویوں سے انبھگیہ ہیں - لڑکیوں کی دَشا یہ ہے - کہ گرہستھ آشرم میں قدم رکھتے ہی آشچریہ چکت ہو جاتی ہیں - پر نیک بات انہیں نوین رنگ درشانی ہوئی درشٹی گوچر ہوتی ہے - اُدھر پُرش جب بی - اے یا ایم - اے پاس کر کے نوکری ڈھونڈتے ہیں - تو ان کے ہاتھ پلے کچھ نہیں پڑتا - ایک اور گرہستھ کا بھار اور دوسری اور دھن کی کمی کا ہونا کتنا دکھدائیک ہوتا ہے - اس بات کو ان کا ہردہ ہی جان سکتا ہے - پرنام یہ ہے - کہ جو گرہستھ آشرم کبھی سورگ تُلیہ سمجھا جاتا تھا - آج بھوت لیلا چوں کے ڈیرے کے سمان بھینکر پرتیت ہو رہا ہے - ایک اور پتی اپنے بھاگیہ کو دھکارتا ہے تو دوسری اور پتنی اپنے بھاگیہ کو کوستی ہے - ایسے سمیہ میں دونو کے لئے جیون ایک بھاری سمسیا بن جاتا ہے - اس کو سمجھنے اور سلجھانے کے لئے دونو کی ہی بُدھی اسمرتھ رہتی ہے - اگر استری کو ہی گرہ سمبندھی اُچیہ شکھشا ملی ہوتی - تو وہ ہی کسی پرکار سب کا نرواہ کر دیتی - پرنتو وہ تو سوئم بھی نئی روشنی میں پلی ہوئی ہے - وہ کیا جانے کہ چولھے میں آگ کیسے جلاتے ہیں ؟ روٹی بنانا تو وہ سیکھی ہی نہیں - دھرم کرم سے بھی دونو کو کوئی سروکار نہیں - جو کچھ بھی ہو فیشن کے ہی غلام بنتے ہیں سب دھرم کرم آ گیا - باقی سب باتیں جائیں چولھے میں +

ولیتی بھوشا آپ - ٹو - ڈیٹ چاہئے - پُرشوں کو سوٹ بوٹ ہیٹ اور نکٹائی اوشیہ ہو - چاہے گھر میں کھانے کو آٹا نہ ہو - استریوں کے لئے بھی مہین ریشمی وستر چاہئیں - بازوؤں اور چھاتی کو ڈھکنے کی اوشیکتا نہیں - پاؤڈر اور لپ سٹک کے بنا تو ایک دن بھی نرواہ نہیں ہو سکتا - اس کے بنا سوسائٹی میں کیسے مُوو (move) کر سکتی ہے ؟ استری اور پُرش دونو کے سوبھاوؤں میں اتنا پری ورتن ہو گیا ہے - کہ نمرتا - مدھرتا تتھا سرلتا کا تو نام ہی جاتا رہا ہے - پتی پتنی دیپ نا کسی نوکر کو آواز دیتے ہیں - تو "تُو" کے پیچھے " کے بنا تو بات ہی نہیں کرتے - میم صاحبہ بھی نوکر سے بولتی ہیں - تو مانو کھانے کو دوڑتی ہیں - ہاتھ پیر ہلانے کا یہ حال ہے کہ یدی ایک دن نوکر بیمار ہو جائے - تو ہوٹل سے کھانا منگایا جاتا ہے - روز کے کھانے کے لئے بھی کُک - بیرا - ڈبل روٹی و بسکٹ چاہئے - پتی دیوتا کو تو ساتھ میں آٹھ آنے روزانہ سگریٹ کے لئے بھی چاہئیں - جب پتی اور پتنی دونو ہی اتنے خرچیلے ہوں - اور آمدنی کچھ بھی نہ ہو - تو ایسے گرہستھ کا کیا حال ہو سکتا ہے ؟ جو دو چار زیور ہوں بک جاتے ہیں - ایسے گرہستھیوں کی کچھ جھلک دیکھنی ہو - تو ان کے رسوئی گھر کی اور درشٹی ڈالیئے - نوکروں نے مہینوں سے چولھے پر چوکا نہیں دیا - اس کی مٹی اُتر رہی ہے - پاس ہی راکھ کے بڑے بڑے ڈھیر لگ رہے ہیں - راکھ پانی پڑنے سے بہہ رہی ہے - جھاجوں کے چھلکے چاروں اور بکھرے پڑے ہیں - موری کا یہ حال ہے - کہ ورشوں سے کبھی دُھلی ہی نہیں - دو دو انچ کے کیڑے چل رہے ہیں - کیچڑ جم رہی ہے - دُرگندھ کے مارے وہاں کھڑا نہیں ہوا جاتا - برتنوں کو دیکھو تو دُور ہی سے جی متلاتا ہے - پتیلوں پر کالکھ جم رہی ہے - تھالی اور کٹوریاں میلی اور چکنائی کے کارن ہاتھ سے چپکی پڑتی ہیں - جہاں نہاں مکھیاں بھنبھنا رہی ہیں - دودھ کو چھاننے اور آٹے کو ڈھکنے کا جھاڑن ایسا میلا ہے - کہ اس کا اتنا بوجھ نہیں - جتنی اس کے اوپر میل ہے - مرچ مصالحے سب اُدھڑے پڑے ہیں ان میں آدھے سے ادھک کوڑا مٹی ہے - دال چاول اور آٹے میں چوہوں نے اپنا بسیرا بنا رکھا ہے - وہ مزے سے آتے ہیں - جاتے ہیں - کھاتے ہیں اور پیتے ہیں - گرہنی جی نے تو کبھی رسوئی کا دروازہ بھی نہیں جھانکا - کیونکہ دھوئیں کے لگنے سے رنگ کالا ہو جانے کا ڈر ہے - اُن کے لئے تو ان کے بیٹھنے کا کمرہ کچھ صاف ہو یہی بہت ہے +

گھر میں ساس بہو اور انیہ سمبندھیوں میں سدا لڑائی جھگڑے پڑے رہتے ہیں - نہ بہو کو ساس ایک آنکھ بھاتی ہے - اور نہ ساس کو بہو - ایک اور ساس اپنے پتر کو بہو کے وِرُدھ بھڑکاتی ہے - تو دوسری اور بہو اپنے پتی کو - پتی بے چارے کی دونو طرف سے کھینچتی ہے - کس کی سُنے اور کس کی نہ سُنے - کبھی نند بھاوج کی لڑائی ہوتی ہے - تو کبھی دیور بھابھی کی - یہی اسی پرکار یہ بیماری پرتی دن کلیش اگنی پرجولت رہتی ہے +

اب رہی بچوں کی بات - اُن کی دَشا تو اور نیہ ہے - جو ماتائیں شکھشتا ہونے کی ڈینگ مارتی ہیں - ان میں تو بچوں کے اُٹھانے کی بھی شکتی نہیں - جو کچھ بھی کرنا ہو - ارتھات نہلانا کھلانا سب کچھ آیا یا نوکر ہی کرے - اس کا پرنام یہ ہوتا ہے - کہ بچوں کا سواستھ بگڑ جاتا ہے - وہ نوکروں سے گالیاں دینا اور لڑنا سیکھ جاتے ہیں - یہ بُرے سوبھاو تمام عمر اُن کا پیچھا نہیں چھوڑتے - جو تا ئیں اَن پڑھ ہیں - وہ بھی بچوں کی دیکھ بھال کچھ نہیں کرتیں - اس سے بھارت میں بچوں کی مرتیو سنکھیا دن پرتی دن بڑھتی جا رہی ہے - کئی ماتاؤں کو معلوم ہی نہیں - کہ بچوں کا پالن پوشن کس پرکار کرنا چاہئے - اور ان کی شکھشا کیسی ہو ؟ وہ تو ان کو گلی ہی میں ڈالئے گلیوں میں ادھر اُدھر پھرتی رہتی ہیں - جہاں دیکھا گندی سیلی جگہ پر خود بیٹھ گئیں - اور بچے کو بھی بٹھا دیا - جدھر کو منہ اُٹھا یا اُدھر کو ہی چل دیں - نہ گرمی کا دھیان ہے نہ سردی کا - یدی بچہ بیمار ہو جائے تو دوائی کیا دیتی ہیں - وئیدوں اور سیانوں کو بلا لیا - یا ہائے توبہ مچا دی - اتنا بھی معلوم نہیں - کہ جس گھر میں چھوت کی بیماری ہو وہاں نہیں جانا چاہئے - جب وہ وہاں جائیں گی - تو بچے پر روگ کیٹانو آکرمن کریں گے ہی - پرنام یہ ہوتا ہے - کہ بچوں کو کوئی نہ کوئی بیماری لگی ہی رہتی ہے +

جب گھر میں کوئی مرتیو ہو جاتی ہے - تو سب سے پہلے وہاں سینکڑوں استریاں آ موجود ہوتی ہیں - مانو کوئی تماشا ہو رہا ہے - دُکھیوں کے ساتھ سہانوبھوتی پرکٹ کرنا یا اُن کو سانتونا دینا تو دُور رہا - وہ اپنے ہی جھگڑے لے بیٹھتی ہیں - دُکھ تو ان کو ہے جن پر وجرپات پڑا ہے - اوروں کیلئے تو وہ کلب گھر یا کچہری ہے - جہاں سب کے لڑائی جھگڑوں تتھا وواہ سگائیوں کا فیصلہ ہوتا ہے - کئی کئی مہینوں تک بلکہ پرورش تک یہ استریاں نیچے زمین پر بیٹھی ماتم کیا کرتی ہیں - جو اس پرکار نہیں بیٹھتی - اس کو دوسری استریاں طعنے دیتی ہیں - دھنیہ ... ان کی بُدھی کو +

اب تک وواہ کی بھی منگ لیاں ... دیکھیں - ابھی وواہ کا نام ہی لیا جاتا ہے ... دونو اور سے ہزاروں روپوں کی چیزوں ... لین دین ہونے لگتا ہے - یدی دُرْبھاگیہ ... کہیں سمبندھ نہ ہو سکا - تو سب روپیہ نشٹ ... ہی ہوا - وواہ کے سمیہ ناچنے گانے والی ... مراثی ہی ہزاروں روپیہ لُوٹ لے جاتے ... ہیں - پھیرے ارتھات بھانور ہونے ... لِپٹ جات ہزاروں روپیہ مانگنے والی ... بنٹ جاتا ہے - برات میں کئی کئی سو ... آدمی کئی دن تک خوب مال اُڑاتے ہیں ... اور کھا پی کر اُلٹا اُسی کو بدنام کرتے ہیں ... اور مُورکھ بناتے ہیں - کیا سینکڑوں کی ... کی بجائے بیس - پچیس سے کام نہیں چل ... پھر دو دن کی سجاوٹ کے لئے سامان ... پر بجلیاں لگا کر ویرتھ روپیہ نشٹ کیا ... ہے - سینکڑوں روپیہ کی آتش بازی پھو... دی جاتی ہے - جس سے لابھ کے سَتھان ... ہانی ہی اُٹھانی پڑتی ہے - پھر استریاں ... گندے گیت گاتی ہوئی وواہ کی مٹھائی ... تتھا بازاروں میں باٹتی پھرتی ہیں - ان ... کو سُن کر بھلے لوگ دانتوں تلے اُنگلی دبا... ہیں +

کتنے ہی گھروں میں استریاں ور کے ... بہت ہی بُرا مخول کرتی ہیں - وہ پان میں کو... کڑوی چیز ڈال کر اُسے دے دیتی ہیں ... کوئی کوئی تو ناریل کھا کر منہ پر تھوک د... ہیں - اس سے بھی بُری بات یہ ہے ... ایک بنا بُنی چارپائی پر بچھونا بچھا دیا جاتا ... چارپائی کے نیچے ایک گڑھا کھدا رہتا ... جب ور اُس چارپائی پر بیٹھتا ہے - تو ... چارہ دھڑام سے نیچے جا گرتا ہے - تب ... سب استریاں ہنستی اور ڈھول بجاتی ہیں ... بھلا اس میں کہاں کی سبھیتا ہے +

اتی پراچین کال سے ہی بھارت ور... تیوہاروں کے لئے پرسدھ ہے - ہمار... پُرکھا بڑی سبھیتا اور شردھا سے تیوہار... کو منایا کرتے تھے - پر تو سمیہ کے پھیر... ان کا دُراُپیوگ ہونے لگا ہے - پہلے ... تیوہار کوئی نہ کوئی مہتو اوشیہ رکھتا تھا - ... آج کل استریاں ماتا مسانوں کو پوجنے ... لئے تیل کی میٹھی روٹیوں کا چڑھاوا ... کر مٹھوں پر جاتی ہیں - وہاں دنیا بھر کے ... اکٹھے ہوئے رہتے ہیں - کئی چھلی اپنی ... پرکار کے ویش بنا کر استریوں کو ٹھگنے ... لئے بیٹھے رہتے ہیں + (بقیہ ص ۱۶ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آرین کانگرس کی سپھلتا

(لیکھک :- شری مہاتما نارائن سوامی جی)

[illegible]ڈیرے اور کمرے تھا ٹٹروں سے بنائے [illegible]ئے وشال آریہ نگر میں سارودیشک آریہ [illegible]مبلن شری لوک ناٹیک ایم . ایس اینے [illegible]م- ایل- اے (سنٹرل) کے سبھا پتتو میں [illegible]۲۶-۲- تھا ۲۷ - دسمبر کو بڑے جاردہ سپھلتا [illegible]شانتی کے ساتھ سماپت ہوا - چھ سو آریہ [illegible]اجوں کے پرتی ندھی سمیلن میں شریک ہوئے . [illegible]یشن کا کوئی پرانت نہیں تھا - جہاں کے پرتی [illegible]ی سمیلن میں اور ہوسنا سبھا میں درشک سمیلن [illegible]سملت نہ ہوئے ہوں +

پنڈال جو تین سو فٹ لمبا اور دو سو [illegible]ٹ چوڑا بنایا گیا تھا - ۲۵ اور ۲۶ - دسمبر کو ٹھساٹھس [illegible]ا بھرا تھا - بدیہ اپنی پرولیش آتھ آنہ سے [illegible] کر ۲۵ روپے تک کے ٹکٹوں دوارا تھا - [illegible]- دسمبر کو پنڈال کچھ خالی تھا - پرنتو کسی سمیہ [illegible] اپستھتی ۲۵ ہزار سے کم نہیں تھی - سمیلن [illegible] بڑی گمبھیرتا کے ساتھ انیک وشیوں [illegible]ر کھیہ ر بتی سے حیدرآباد کے وشے پر وچار [illegible] گیا - وہ درشیہ بڑا کرونا جنک تھا جب [illegible] حیدرآبادی سجنوں نے پولیس کے اتیاچاروں [illegible] آتم کتھا سنائی تھی - سمیلن نے وچار کے [illegible] آریہ سماج کی مانگوں اور اُن کی پورتی کے [illegible] پرستاو نمبر ۴ - اور ۵ سویکرت کئے [illegible] سماچار پتروں میں پرکاشت ہو چکے ہیں . [illegible]یلن نے ان پرستاوؤں کو سویکار کر کے [illegible]یہ سماج کی مانگوں پر اپنی مہر لگا دی - اور [illegible] کی پورتی ہونے کے لئے وشئے نردھارنی [illegible] کے بتلائے ہوئے مارگ (ستیہ آگرہ) [illegible] بھی سویکار کر کے اس کی اُپیوگیتا اور [illegible]دارتیا کو مان لیا - سمیلن نے اسپشٹ [illegible] بدوں میں اس بات کی اُچیت ریتی سے گھوشنا [illegible] دی ہے - کہ اس ستیہ گرہ سنگرام کا اُدیشیہ [illegible] نظام کے پرتیاک راجیہ کو سماپت کرنا [illegible] نہ ان کی گورنمنٹ کو درہم برہم کرنا ہے . [illegible] نہ ستیہ اور اہنسا کے پوتر سدھانتوں کو [illegible] نا ہے - کنتو اُدیشیہ کیول اتنا ہے - کہ [illegible] دھارمک سوتنترتا میں بادھائیں نظام کی [illegible] گورنمنٹ نے اُپستھت کر رکھی ہیں - انہیں [illegible] دور کر دیا جاوے - جب سمیہ بھی نظام کی [illegible] گورنمنٹ نے نشچے کر لیا - کہ اب وہ دھارمک [illegible] بین جگ کے اُدھکار دیئے [illegible] داتا درن میں [illegible] رہ کر ہیں [illegible] شتابدی کے پرکاش سے [illegible]

وایو منڈل میں شواس لینا چاہتی ہے - تبھی یہ سبھی پرتی بندھ دور ہو جاویں گے - اور اس کے راجیہ کی مسلم پرجا بھی دھارمک سوتنترتا کے اُجول تالیہ منڈل میں آ جاویگی - اسی سمیہ آریہ نرناری بھی دھارمک سوتنترتا کا اُپ بھوگ کرنے لگے گی - اور ستیہ گرہ سنگرام سماپت ہو جاوے گا - اسی واتاورن کے لانے کے لئے اوشیک ہے - کہ اس پرتی بندھ سے پربھاوت پرتیک استری پرش تیاگ اور تپسیا کا جیون دھنیت کرنا پرارمبھ کر کے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہو جاویں - سمیلن نے جہاں آریہ سماجوں کی مانگ پر اپنی مہر لگا دی ہے . وہاں اس نے مورخہ ۲۲- جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو سمست دیش میں حیدرآباد دوس منانے کا آدیش دے کر چاہا ہے - کہ سمست آریہ سماجیں اور دیش بھی ان پر اپنی مہر لگا دیں - اسی اُدیش سے حیدرآباد دوس منانے کے لئے اوشیک ہدائیتیں جاری کی جا رہی ہیں +

مکر سنکرانت پرو پدھتی

مکر سنکرانت کے دن پرانتہ سامانیہ پرو پدھتی میں پردرشت ودھان انوسار گرہ کے پری مارجن شُدھی تتھا لیپن آدی کے پشچات نوین سودیشی وستر پری دھارن پورو ک پربوار سامانیہ ہون کریں - جس کے سامگری میں تل اور شکر دکھانڈ کا بڑی مان پرچر ہونا چاہیئے - اور آہوتیوں کی ماترا سو سامرتھ انوسار بڑھا دینی چاہیئے - نمن لکھت ہیمنت اور ششر رتوؤں کے ورنن پرک رچاؤں سے وشیش آہوتیاں دی جائیں :-

وشیش آہوتیوں کے منتر

ओ३म् सहश्च सहस्यश्च हैमन्तिकावृतु ॥ स्वाहा ॥ अग्नेरन्तःश्लेषोऽसि कल्पेताम् स्वाहा ॥ द्यावापृथिवी कल्पन्ताम् ॥ स्वाहा ॥ आप ओषधयः कल्पन्ताम् ॥ स्वाहा ॥ अग्नयः पृथङ् मम ज्यैष्ठ्याय सव्रताः ॥ स्वाहा ॥ ये अग्नयः समनसो ऽन्तरा द्यावापृथिवी इमे हैमन्तिकावृतू अभिकल्पमाना इन्द्रमिव देवा अभिसंविशन्तु तया देवतयाऽङ्गिरस्वद् ध्रुवे सीदतम् ॥ स्वाहा

(यजु० अ० १४ मं० २७)

ओ३म् तपश्च तपस्यश्च शैशिरावृतु ॥ स्वाहा ॥ द्यावापृथिवी कल्पन्ताम् ॥ स्वाहा ॥ आप ओषधयः कल्पन्ताम् ॥ स्वाहा ॥ अग्नयः पृथङ् मम ज्यैष्ठ्याय सव्रताः ॥ स्वाहा ॥ ये अग्नयः समनसोऽन्तरा द्यावा पृथिवी इमे हैमन्तिकावृतु अभिकल्पमाना इन्द्रमिव देवा अभिसंविशन्तु तया देवतयाऽङ्गिरस्वद् ध्रुवे सीदतम् ॥ स्वाहा ॥

(यजु० अ० १५ मं० ५७)

آہوتیاں دینے کے بعد تل کے لڈو ہوم یگیہ میں سماگت پرشوں کو اُت شیشی کے روپ میں سمرپت کئے جاویں - اور سو ودنا انوسار کمبل سہت دین دُکھیوں کو دان دیا جائے +

سماجک اُتسو

اپراہنہ میں سب آریہ سماجک پرش کسی پرشست کھشیتر میں اکتر ہو کر ڈنڈ بیٹھک اور رسہ کھینچنا وغیرہ کے ویایاموں کا پردرشن کر کے اُتسو کے آنند کو بڑھاویں +

مکر سنکرانتی (لوہڑی) پرو

اس ورش یہ مکر سنکرانتی ۲ پرد - ۳۰ - پوش سمت ۱۹۹۵ بکرمی تدانوسار ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو بروز شکروار منایا جاوے گا - یہ ایک پراچین آریہ پرو ہے - جسے پرتیک ہندو بڑے اُلّاس اور سماروہ سے پرتی ورش مناتا ہے - پرنتو اس کا جو روپ اب دیکھنے میں آتا ہے - وہ اتی لھرشٹ اور بگڑا ہوا ہے - آریہ سماج کو اسے واستوک روپ میں پھر سے پرچلت کرنے کی اوشیکتا ہے - اس دن برہد یگیہ ہونا چاہیئے اور پرو پدھتی کے انوسار وشیش آہوتیاں دی جانی چاہئیں +

(ایڈیٹر)

آریہ سدھانتوں کو ستیہ سدھ کرنے کے لئے

ایک آریہ وکیل نے دس تولہ سنکھیا ہضم کر لیا

ہندو مہا سبھا احمد آباد چھاؤنی کے وارشک اُتسو پر ۵ - دسمبر کو شری کیخو شرو وکیل نے چیلنج دیا - کہ یدی کوئی آریہ دھرم کے سدھانتوں کو اسویکار کرتا ہے - تو وہ میرے پاس آوے - اور دس تولہ سنکھیا (Arsenic) کھا کر دکھلائے - ورنہ میں آریہ سدھانتوں کی ستیتا پر سنکھیا کھا کر بتلاؤنگا . آپ کے چیلنج کو سویکار کرنے کا ساہس کسی کو نہ ہوا - اور آپ نے ہی وشال اُپستھتی کے سمکش دس تولے سنکھیا کا آہار کر کے [illegible] یا دوسرے شبدوں میں آریہ سدھانتوں کی ستیتا پورن روپ سے ثابت کر دی - اور یہی نہیں بلکہ وِش آہار میں سنسار بھر کا ریکارڈ توڑا ہے - تت پشچات آپ کا اوجسوی بھاشن ہوا . جس کی لوگوں نے مکت کنٹھ سے پرشنسا کی -- پارسی وِدوان پرش ایم دیویان وشال سنکھیا میں تھیں - تدانوسار پنڈت نرکم لال جی آریہ اُپدیشک کا ویاکھیان ہوا +

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں +

درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co,
Karachi

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادبیات

محبّت کیا ہے؟

محبت تسکین روح کا نام ہے۔ یہ ایک راز ہے فطرت کا — احسن راز — اس کا عقدہ کشائی کرنا امرِ محال ہے۔ اگر محبت نہ ہوتی۔ تو کائناتِ ارضی کی بے کیفی اور بے لطفی کا کون اندازہ لگا سکتا تھا؟

محبت ایک کسک ہے — درد، میٹھا میٹھا — جو آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اور دل کی رگوں میں محسوس کیا جاتا ہے۔ محبت پاک دلوں کی خلوتوں میں پیدا ہوتی ہے۔ رحم وشفقت کی آغوش میں پرورش پاتی ہے۔ اور شجاعت کے گہوارے میں آرام کرتی ہے۔

ایوانِ قدس کے راستہ پر ایک شخص پابہ زنجیر لے جایا جا رہا تھا۔ وہ اظہارِ محبّت کا مجرم تھا۔ حوروں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا — "میں مجرمِ محبت ہوں"۔

ایک حور بول اٹھی — "دیوانے! اظہارِ محبّت محبت نہیں"۔ تب دوسری بولی:۔ "ہم نے ایک روز بلبل سے پوچھا تھا۔ محبت کیسے کہتے ہیں۔ وہ شاخِ گل سے گری۔ تڑپی اور تڑپ کر مر گئی"۔

محبّت — ہلکی میٹھی۔ بے چاری۔ مسرت آمیز محبّت۔ کرب انگیز محبّت۔ ایک جنون۔ دل۔ دماغ اور جگر کی لذّت۔ آخری تکلیف۔

زندگی اور محبّت

تمہارے دل سے محبت کے نقوش مٹ گئے ہیں۔ سچی الفت اور وعدے بھی فنا ہو گئے۔ اگر دل میں بے جا خواہشوں کی طرح وہ غیر فانی راحت بھی باقی رہتی۔ تو میں آنسو نہ بہاتا۔ میں آنسو نہ بہاتا۔ یہی کافی ہے۔ کہ میں اس کا تصور کروں۔

وہ تمہاری حسین، آنکھیں معصومیت سے مجھے گھور رہی ہیں — اور یقیناً خواب ختم ہو گیا۔ اور محبّت کا ساز بن گیا — کیا تم بالکل بدل گئے۔ پہلے سے نہیں رہے۔ سال بھر سونے کے بعد جنگلی پھول پھر کھل گئے ہیں۔ اور تمام چیزیں دوبارہ زندہ ہو گئی ہیں۔ آسمان اور زمین پر دوبارہ رونق آگئی ہے۔ لیکن یہ دونو چیزیں اپنی ایک حالت پر ہیں۔ یہ زندگی اور محبّت۔

استری جگت

سپین کی عورتیں

(از مس ایلن ولکنسن۔ ممبر پارلیمنٹ)

مئی کی سخت گرمیوں میں رات کے ساڑھے دس بجے جب کہ میڈرڈ پر چاند ایک بڑے لیمپ کی طرح چمک رہا تھا۔ سپین کی مشہور جماعت پاپولر فرنٹ کا زبردست جلسہ ہونے والا تھا۔ جلسہ گاہ کی تمام نشستیں بڑی تیزی سے بھرنے لگیں۔ مجمع میں ہر قسم کے لوگ تھے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ لیکن نوجوان کہیں نظر نہ آتے تھے۔ کہ اتنے میں ایک تیز بگل کی بہت طویل آواز سنائی دی۔ اور نوجوان عورتیں باضابطہ مارچ کرتی ہوئیں میدان میں آگئیں۔ یہ نیلے کوٹوں کی یونیفارم اور ٹریڈ یونین کے بِلے نہیں لگائے تھیں۔ بلکہ مختلف رنگوں کی قمیضیں پہنے تھیں۔ فاشسٹی بھی۔ اشتمالی بھی۔ اور جمہوریت پسندوں کی بھی۔

میں نے گذشتہ ۵ برسوں میں یورپ کے قریب قریب تمام بڑے شہروں میں نوجوانوں کو اس قسم کے جلوسوں میں مارچ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن اس جلوس کا سا نقشہ کہیں نظر نہ آیا۔ سر بلند، کندھے پیچھے کو تنے ہوئے۔ اس کے اس انداز سے ان کا مردوں کی صفوں سے زیادہ رعب پڑتا تھا۔

یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سپین کا واقعہ ہے۔ جہاں لڑکیوں کی تعلیم عام نہیں ہے۔ اور جو لڑکیاں پڑھی ہوئی بھی ہیں انہیں عام کتابیں پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ میڈرڈ سے چند ہی میل کے فاصلہ پر جو گاؤں واقع ہیں۔ وہاں عورتوں کے متعلق ایامِ جاہلیت کی روایات جاری ہیں۔ لیکن سنہ ۱۹۳۰ء میں جب سے مہاتما گاندھی جی نے ہندوستان میں عورتوں کو پردے سے نکال کر جیل بھیجنا شروع کیا۔ سپین کی عورتوں کی حالت میں بڑی تیزی سے تبدیلی ہو رہی ہے اب وہاں کی لڑکیاں ہتھیار باندھنے لگی ہیں۔

سنہ ۱۹۳۴ء کی ہلچل کے بعد میں اسٹوریا گئی تھی۔ اس وقت دو لڑکیوں کے نام ہر شخص کی زبان پر تھے۔ ایمی سوسی اور ایڈا الافوسنٹے۔ جب کالج کی ہار گئے۔ اور ان میں سے بہت سے قید کر لئے گئے۔ تو انہوں نے اپنے بچے کھچے آدمیوں کو مجتمع کیا۔ اس وقت سوسی نے وہ ہمت دکھلائی۔ کہ مخالف افسروں نے یہ پیشکش کی۔ کہ اگر تم اطاعت قبول کر لو۔ تو تمہاری جان بخش دی جائے گی۔ اور تمہارے ساتھ عزت و احترام کا برتاؤ کیا جائے گا۔ لیکن اس نے مشین گن سے جواب دیا۔ اور خود گولی کھا کر ہلاک ہو گئی۔

جب ماترس گاؤں کے سب مرد اویڈو کی مدد کو چلے گئے۔ تو ایک لڑکی نے جس کو "لا لبر بربا" کا خطاب دیا گیا ہے عورتوں کا ایک دستہ تیار کیا تھا۔ تاکہ گاؤں کی حفاظت کی جائے۔ اس نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ

"بوڑھی عورتیں تو گولی چلانا جانتی تھیں۔ لیکن ہم لڑکیوں کو نہیں آتا تھا۔ اب ہم نے بھی سیکھ لیا ہے"۔

میں نے مس مارگریٹ نیلکن سے جو اشترا کی ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ اور جنہوں نے میرے برابر ہی امن کی خاطر کام کیا ہے۔ ایک مرتبہ کہا۔ کہ:۔

"یہ تو نہایت خوفناک بات ہے۔ کہ اگر عورتیں بھی قتل وخون ریزی شروع کر دیں۔ تو پھر یہ طوفان آخر کہاں رکے گا"۔

انہوں نے جواب دیا۔ آپ کو سپین کی خانہ جنگی کا اندازہ نہیں ہے۔ یہاں تو رحم کا ذکر ہی نہیں ہے۔ عورتوں کو اُن کے خاوندوں کے سامنے طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں۔ تاکہ خاوند راز قبول دیں۔ جنگ کے زمانہ میں یہ سب جائز سمجھا جاتا ہے"۔

سپین کے انارکسٹوں کو سپین کی کسی پارٹی سے اتنی تقویت حاصل نہیں ہوتی۔ جتنی عورتوں سے۔ اس لئے انہیں ہتھیار چلانا اور جاسوسی کرنا دونو سکھایا جاتا ہے۔

اکثر انارکسٹ عورت جاسوسوں نے بارسیلونا اور جنوب میں حیرت انگیز کام انجام دیئے۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں تو وہی اُن کی آنکھیں اور کان تھیں۔

افسروں کی میز پر کھانا چننے والی خادمہ ججوں کے کپڑے دھونے والی دھوبن۔ جھاڑو دینے والی وہ بھولی بھالی دیہاتی لڑکی جو چپ چاپ جھاڑو دیتی جاتی ہے۔ اور افسروں کی گفتگو کا ایک ایک لفظ سنتی جاتی ہے سب انارکسٹوں کی جاسوس ہوتی تھیں۔ جو لفظ ان کی زبان سے نکلتا تھا۔ وہ انارکسٹوں کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ اور ... کے مطابق وہ حکم نافذ کرتے تھے۔

سنہ ۱۹۳۴ء کی طرح اس مرتبہ بھی ... جنگجو عورتیں ٹی ٹواں اور کوارٹروس کی ... کے علاقوں سے آئی تھیں۔ وہاں کی عور... امن کے زمانہ میں بھی بڑی خوفناک ... مجھے اس علاقہ میں اسبیلا پلنسیا ...

(باقی آئندہ)

مختصر افسانہ

گداگر

مجھے ایک بوڑھے شریف آدمی کی کہا... یاد ہے۔ جو شام کے وقت اپنے ہاتھ میں ... ایک سونے کے دستے والی بید لے کر ... بالیمود ہاؤس کے سامنے کھلے کھیتوں ... تنگ ڈنڈیوں پر ٹہلا کرتا تھا۔ جہاں اُسے ... عموماً ایک گداگر سے واسطہ پڑتا۔ جس کی ... ایک ٹانگ لکڑی کی تھی۔ شریف آدمی ... روز اس گداگر کو کچھ نہ کچھ خیرات دے ... دیا کرتا تھا۔ لیکن اسی طریقے سے گدا... کی ملاقاتوں میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا ...

ایک دن جب کہ وہ معمول سے زیادہ ... تکلیف دہ ہو رہا تھا۔ ایک خوش پوش ... آدمی وہاں پہنچا۔ اور فقیر کی یہ گستاخی دیکھ ... کر بوڑھے معزز آدمی سے کہنے لگا — "جناب اگر آپ مجھے ایک منٹ کے ... اپنی بید عنایت کریں۔ تو میں اس کمینے ... اس طرزِ عمل کی اچھی سزا دوں"۔

معزز آدمی نے ہنس کر مسکراتے ہوئے اپنی بید اس کے حوالے کر دی اور جوں ہی اس خوش پوش نوجوان نے ... بید زور سے گداگر کے کندھے پر لگانے ... اُٹھائی۔ اس نے اپنی چوبی ٹانگ باندھ ... کر بھاگنا شروع کر دیا۔ اس کمے سزا دینے والے نے بھی اس کے تعاقب میں تا... کی۔ وہ دونو ایک دوسرے کے پیچھے ... سے دوڑتے رہے۔ اس معزز آدمی کی ... کی کوئی حد نہ رہی۔ جب اس نے دیکھا ... وہ دونو ایک موڑ پر مڑ کر نظروں سے ... غائب ہو گئے۔

(انگریزی سے ترجمہ)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راشٹر بھاشا ہندی اَور بنگلا!

(از شری رابندر ناتھ جی ٹیگور)

بنگالی جنتا کا ہندی بھاشا کے پرتی پریم جاگرت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے - کہ ہندی ساہتیہ کی پراچین اور ادھونک سندر کرتیوں سے لوگوں کا پریچے بڑھے - بنگالیوں کا خیال ہے - کہ ہندی میں اُچیہ ساہتیہ نہیں ہے - اس لئے ہندی بھاشا کے پرتی بھی ان کا آدر بھاؤ نہیں ہے - یہ کیول اگیان اور ان اَدھیک شُدھ بھاشا ابھیمان کے کارن ہے - اگر بنگالی جنتا کا یہ بھرم دُور ہو جاوے - تو پھر بنگال میں ہندی راشٹر بھاشا کا پرچار بہت آسانی اور تیزی سے ہو سکے گا +

کنتو ہندی ساہتیہ کو جاننے کے لئے پرتیک ویکتی کو ہندی بھاشا سیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی - جب پرکار ہندی میں بنگال کی اُتکرشٹ کرتیوں کا انوواد ہوا ہے - اسی پرکار بنگلا میں بھی ہندی کی اچھی پستکوں کا انوواد ہو سکتا ہے +

میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے - کہ سب لوگ ساہتیہ کے رسا سوادن کے لئے ہی ہندی سیکھیں گے - ہندی کا تو راشٹر بھاشا کے روپ میں ہی پرچار کرنا اُچت ہے - کنتو ہندی ساہتیہ کے پریچے سے بنگالی جنتا کے من پر بہت پربھاو پڑے گا - اور ہندی کو راشٹر بھاشا کے روپ میں سیکھنے کے لئے لوگوں کا اُتساہ سو بھاوک روپ سے بڑھیگا - اُداہرن کیلئے شری کشتی موہن سین کا کاریہ لیجئے - وہ لگ بھگ ۳۵ ورش سے سنت ساہتیہ کی کھوج میں لگ رہے ہیں - ان کی دادو بانی بنگالی میں پرکاشت ہو چکی ہے - مجھے بھی سنت ساہتیہ ہی کے کارن ہندی کے پرتی پریم ہوا +

میں شانتی نکیتن میں ہندی بھون کی استھاپنا ہندی ساہتیہ کی کھوج میں کا ایک جیون کیندر بنانا چاہتا ہوں - اُداہرن استھا راجستھانی ساہتیہ کو بھارت کی جنتا کے سامنے لانے کی میں ہندی بھون دوارا پورن کوشش کروں گا - چنانچہ ہندی بھون کے استھاپن کے بعد بنگال میں ہندی کے پرتی آدر بڑھ رہا ہے - اور مجھے

روشنی کہنے پر بجلی کے بلب روشن ہو گئے

ہوا کہنے پر پنکھا چلنے لگا مہنسراج وائرلیس کی حیرت انگیز ایجادات

(کراچی ۵ جنوری) آریہ سماج کیماڑی کا واڑشک اُتسو ۳۱- دسمبر سے ۲- جنوری تک سمپورن دھوم دھام سے منایا گیا - حاضری ہزاروں کی تعداد میں ہوتی تھی - جلسہ کے دوران میں مہاشہ مہنسراج وائرلیس کے تین لیکچر ہوئے - جن میں انہوں نے اپنی زندگی کے دلچسپ حالات بیان کئے - اور اپنی نئی نئی ایجادوں کے تجربات کئے - آپ کی تقریروں کی مختصر سی رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

مہاشہ ہنسراج جی نے اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی نئی نئی ایجادیں دکھلائیں - ایک آلہ ایسا دکھلایا - جس کے ساتھ بجلی کے پنکھے کا کنکشن کر دیا گیا - اور آواز دے کر کہا ”Fan“ اور پنکھا چلنا شروع ہو گیا - سٹیج پر بیٹھے ہوئے ایک دو اور سجنوں نے بھی اُٹھ کر ایسا کہا - اور پنکھا چل پڑا - اس کے بعد اسی آلہ کے ساتھ ایک الیکٹرک بلب کا کنکشن کر دیا - اور جب آلہ سے دُور ہٹ کر کہا ”Light“ تو ہنڈل میں رکھا ہوا لیمپ جل پڑا - یہ تجربہ بھی پبلک کے آدمیوں نے کیا - ہنسراج جی نے کہا - کہ ”اس آلہ پر ان کی کل لاگت بارہ آنے آئی ہے - اگر یہی چیز کسی دوسرے ملک کے ہاتھ میں آ جائے - تو وہ اس سے لاکھوں روپیہ کما سکتا ہے - لیکن ہم غلام ہیں ترقی نہیں کر سکتے“ اس کے بعد انہوں نے ایک اور آلہ دکھلایا - جس میں ایک چھوٹی گھڑی لگی ہوئی تھی - اس گھڑی میں ایک بیٹری کا ”Exhausted Cell“ رکھا گیا - وہ چارج ہو گیا - جس پر ہنسراج جی نے کہا - کہ اس کی لاگت گھڑی کے سوائے ایک روپیہ دس آنے ہے - اور Cell کو چارج کرنے میں ایک پیسہ بھی خرچ نہیں آتا - میں نے گورنمنٹ کو لکھا تھا - کہ مجھے اجازت دی جائے - کہ میں پرانے Cell چارج کروں - لیکن جواب ملا ہے - کہ اپنے Cell بنا کر ایسا کر سکتے ہو - دوسری کسی کمپنی کے نہیں - میں یہ بھی کوشش کر رہا ہوں - اس کے بعد ایک الیکٹرک ہیٹر دکھایا -

(لقیہ صفحہ ۱۹ پر)

ادھیاپک

ماہرین تعلیم نے اُستاد کا مفہوم کیا لیا ہے :-

(۱) کامیاب زندگی اور بہترین دماغ کا پیدا کرنا استاد کا فرض ہے +

(۲) آئندہ نسلوں کی ترقی اور تنزل کی باگ ڈور اساتذہ کے ہاتھ میں ہے +

(۳) بچوں پر قابو پانے سے پہلے اپنے پر قابو پاؤ +

(۴) معلم اقوال - اعمال - افعال میں بہترین نمونہ ہو +

(۵) تعلیم کا مقصد کتابوں کا رٹوانا نہیں - بلکہ بنی نوع انسان کو کامیاب زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھانا ہے +

(۶) معلم کی پہچان اس کے علم سے نہیں - بلکہ اس کے اعمال سے ہوتی ہے +

(۷) معلم کا اصلی نصب العین بچوں کی کامل تربیت ہے - جو تعلیم کا ادنےٰ سا جزو ہے +

بودھ کال میں وِشیلی گیس کا پریوگ

(لیکھک: شری چرنجی دھیان گُپت گرہندی بھوشن)

یہ بھارت ہزاروں بار اُنتی کے شکھر پر ارُوڑھ ہو کر پتن کو پراپت ہوا ہے - رامائن اور مہابھارت آدی گرنتھ ہمارے وکاس اور پتن کے اتہاس ہیں - اس کے اننتر ایک اور شکتی آتی ہے - اور اپنے وکاس اور ہراس کا درشیہ اُپستھت کرتی ہے - وہ ہے بودھ کال کا اُتھان اور پتن - بھگوان بُدھ نے وشو کو اپنے اہنسا برت سے انوپرانت کر لیا تھا + اس سے آج بھی ان کا سکہ سنسار پر جما ہوا ہے - بھگوان بُدھ نے اہنسا کے پوتر سدھانت کے پرچار دوارا سارے راشٹر کی منوورتی کو ہی بدل کر دیا - بڑے بڑے راجہ مہاراجہ تک اہنسا ورتی بھکشو بن گئے تھے +

سمراٹ اشوک کے پتر تتھا کنیا بھکشو اور بھکشونی بن گئے* - ہزاروں ورشوں تک بودھوں نے بھارت میں راجیہ کیا - نالندا - سارناتھ اور ٹیکسلا جیسے وشو وِدّیالیہ کھول کر وشو کی جہالت دور کی - اودیا کے اندھکار کو دور کر ودیا کا پرکاش پھیلایا - لیکن انت میں اسی کوک کنس جالوری طرح اپنے ناش کی چِتا تیار کر اور اسی کی طرح دیپک راگ گا کر جلتا بنا - اس اہنسا ورتی بودھوں نے کلنگ دلیش کی چڑھائی کے سمے لاکھوں نر دوش نر ناریوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا یہ دیکشیوں کے دم گھٹ کر مر جانے کے لئے آج یوروپ والوں نے جیسی وِشاکت گیس تیار کی ہے - ویسی ہی وِشاکت گیس بودھ کال میں بھی تیار ہوتی تھی اور آج کل کی ہی طرح نہتھے نر ناریوں تتھا پشو پکشیوں پر اس کا پریوگ بھی ہوا تھا - یہ کوئی گورب کی بات نہیں - کہ ہمارے پراچین کال میں ہمارے یہاں بھی ایسی گیس تیار کی جاتی تھی - بلکہ یہ تو راشٹر کے ناش کے سادھن تھے - پنڈت چانکیہ جو سمراٹ چندر گپت کے پردھان سچو تھے انہوں نے بھی اپنے کوٹلیہ ارتھ شاستر میں بہت سے آیا یوں کا ورنن کیا ہے - جن کے دوارا شترووں کو بڑی آسانی سے مارا جا سکتا ہے ** +

زندگی

بگولے کی زد میں آیا ہوا کاغذ فضا میں اُڑتا ہوا آسمان کی طرف جا رہا تھا - پکارا ”آہا! بلندی ہی زندگی ہے“ فضا میں سکون ہوا اور کاغذ اُڑتا اُڑتا زمین پر آ رہا - قزاق نے کروٹ لیتے ہوئے پوچھا ”پستی اور بلندی کی کشمکش کو کیا کہئے؟“ چاند نے اپنے زرد چہرے کی شکنیں درست کرتے ہوئے کہا ”زندگی بار بار گھٹ کر بڑھ جانے اور بڑھ کر گھٹ جانے کا نام ہے“ بھنورے نے اپنے ہونٹ گلاب کی پنکھڑیوں سے پیوست کر دئیے - اور گنگنایا ”زندگی ایک ابدی تشنگی کا نام ہے“ بلبل نے درخت کی شاخ پر سے چہکتے ہوئے کہا ”نہیں نہیں بالکل نہیں - زندگی ایک مسلسل دُکھ ہے“ دل نے کہا ”چند دھڑکنوں کا نام زندگی ہے - اور میری آخری دھڑکن کا نام موت ہے“ یتیم نے آہ سرد بھری اور بولا ”زندگی آنسوؤں کی نہ تھمنے والی جھڑی کا نام ہے“ +

* سمراٹ چندر گپت کے راجیہ کال میں وِش کنیاؤں کی سرشٹی کی گئی تھی - جن سے سہواس کرنے والوں کو جیون سے ہاتھ دھونا پڑتا تھا - ایسی وِش کنیاؤں کے تیار کرنے کے یوگ کوٹلیہ ارتھ شاستر میں پڑھنے کو ملتے ہیں - ادھونک وِشیلی گیس کی طرح کا دھوآں تیار کرنے کا یوگ بھی کوٹلیہ ارتھ شاستر میں لکھا ہوا ہے - میں ان یوگوں کو یہاں اُدھرت کرنا اُچت نہیں سمجھتا - جو سجن دیکھنا چاہیں - وہ کوٹلیہ ارتھ شاستر آدی نشک چیز دِش ادھیکرن پڑھ کر دیکھ سکتے ہیں - انہیں پتہ چل جاویگا - کہ شترووں کو آسانی سے نشٹ کرنے کے کیسے کیسے یوگوں کا ادھشکار کوٹلیہ نے کیا ہے - انہی جین ناشک اُپایوں کے پریوگ دوارا شترووں کو نشٹ کرتے ہوئے سمراٹ بھی نشٹ ہو گئے - کوٹلیہ نے لکھا ہے کہ ان دشمنوں کا دھوآں کرنے سے تتکال ہی پرانی کی مرتیو ہو سکتی ہے - کہنے کا تاتپریہ کیول اتنا ہے - کہ

** پراچین بھارت میں بھی وگیان چرم پر تھی - انہوں نے زہریلی گیسوں کا بھی ادھشکار کیا تھا + (”جاگرتی“)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد میں آریوں پر ہونے والے اتیاچار
آریہ سماجوں کا پروٹسٹ

راجسبھا ڈونگہ

(۱) حیدرآباد آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُپ پردھان مہاشہ شیام لال کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔
(۲) راجیہ کی اور سے آریوں پر جو بھی بندھن لگائے گئے ہیں ان کی گھور نندا کرتی ہے۔
(خیرایتی لال منتری)

آریہ سماج دوراہا منڈی

(ک) کا عام جلسہ بڑی ناراضگی اور رنج کا اظہار کرتا ہے کہ نظام حیدرآباد سرکار کا آریہ سماج کے پرچار میں ناجائز رکاوٹیں ڈال کر ان کے شہری حقوق اور مذہبی آزادی کو کچل کر دُنیا بھر کے آریہ ہندوؤں کے دلوں کو بھاری ٹھیس لگا رہی ہے۔ (منتری)

آریہ سماج بٹالہ

آریہ سماج مندر شہری چوک میں ۱۳-۱۱-۳۸ رات کو ۸ بجے آریہ ہندوؤں سکھوں کا جلسہ عام ہوا۔ جس میں کئی اصحاب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد سروسمتی سے پرستاؤ سویکار ہوئے۔
(ستیہ پال منتری)

آریہ سماج جلال پور جٹاں

(مورخہ ۱۱-دسمبر ۱۹۳۸ء)

آج آریہ سماج جلال پور جٹاں میں سفتہ واری ست سنگ کے بعد ہندو جنتا کا جلسہ حیدرآباد ریاست کے نظام کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ منتری آریہ سماج نے حیدرآباد میں کئے گئے مظالم پر روشنی ڈالی۔ پر نظام گورنمنٹ کے خلاف مذمت کے ریزولیوشن حسب ہدایت آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پاس کئے۔ چندہ کے لئے اپیل کی گئی۔ اپیل کا جواب جنتا نے حوصلہ افزا دیا۔ اور مبلغ ایک سو پچیس روپیہ کے قریب جمع ہو گیا۔ جو کہ جلد شولاپور آریہ کانگرس کو روانہ کیا جاوے گا۔ (منتری)

آریہ سماج لائل پور

۱۱-۱۲-۳۸ کو آریہ سماج مندر گورو کل وبھاگ میں لائل پور کے تینوں سماجوں کی طرف سے حیدرآباد دوس منایا گیا۔ جس میں پنڈت مہر چند جی ایڈیٹر آریہ ویر۔ پنڈت لیکھرام جی۔ اور ڈونشی سبھا پردھان پادری برتا نند جی مہاراج۔ ماسٹر کشن چند جی بی۔اے ماسٹر بھگت رام جی بی۔اے اور درگا داس جی بی۔اے پلیڈر اور شریمان پردھان ماسٹر گوردتا رام جی بان پرستھی کے ویاکھیان ہوئے۔ سبھا کے نیچے تینوں پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے۔ شریمان سیٹھ دیوان چند جی نے ایک سو ایک روپیہ۔ شریمان سیٹھ رام نارائن جی نے ایک سو ایک روپیہ اس فنڈ میں دان

دیا۔ اس کے علاوہ بھی دھن اکٹھا کیا گیا۔
اُتسو میں بہت اُتساہ نظر آتا تھا۔ اور آریہ بھائی اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے سب کچھ بلیدان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔
(گوروداس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چک جھمرہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۳۸ کے عام اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:-
آریہ سماج چک جھمرہ کا یہ عام اجلاس بڑی ناراضگی اور رنج کا اظہار کرتا ہے کہ نظام سرکار آریہ سماج کے پرچار میں نامناسب رکاوٹیں ڈال کر اور ان کے شہری حقوق اور مذہبی آزادی کو کچل کر دُنیا بھر کے آریہ ہندوؤں کے دلوں کو بھاری ٹھیس لگا رہی ہے۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جموں

۱۱-دسمبر ۱۹۳۸ء کو جموں (ریاست کشمیر) کے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تین ریزولیوشن سبھا کے آدیشانوسار پاس ہوئے۔
(تلسی رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج شملہ

حیدرآباد (دکن) میں جو ہندوؤں اور خاص کر آریوں پر اتیاچار ہو رہے ہیں۔ ان کے سمبندھ میں آج ایک سبھا شری لالہ کشوری لال جی رئیس کے پردھانتو میں ہوئی۔ جس میں تین پرستاو سویکار ہوئے۔ (منتری)

گوروکل مہا ودیالیہ راولپنڈی

۱۱-دسمبر اتوار کو سب کاریہ کرتاؤں تھا برہمچاریوں نے مل کر حیدرآباد

ڈابر اشوکارسٹ
Regd.
سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنیوالی مشہور آیورویدک دوا
اس کے استعمال سے حیض کی خرابیاں و سیلان الرحم وغیرہ مستورات کے جملہ امراض جلد دفع ہوتے ہیں۔ حمل قرار پاتا ہے اور بیوقت ضائع ہونے کا خدشہ نہیں رہتا۔

ڈابر دراکشارسٹ
Regd.
جسم میں چستی پیدا کرنے بھوک بڑھانے اور کمزوری دفع کرنیوالا
اس کے استعمال سے جسم چست و قوی ہو جاتا ہے اجابت خلاصہ ہوتی اور غذا جلد ہضم ہو کر اشتہا میں ترقی ہوتی ہے۔
ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ
صیغہ نمبر ۸۰ (اسّی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

دوس منایا۔ جس میں تین وکتاؤں نے بھاشن دیئے۔ اس کے بعد تین پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج میرپور

کا یہ جنرل اجلاس بڑی ناراضگی اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ کہ نظام حیدرآباد سرکار آریہ سماج کے پرچار میں نامناسب رکاوٹیں ڈال کر ان کے شہری حقوق اور مذہبی آزادی کو کچل کر دُنیا بھر کے آریہ ہندوؤں کے دلوں کو بھاری ٹھیس لگا رہی ہے۔ اتیادی۔
(دتبر تھ رام منتری)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیشانوسار حیدرآباد دوس ۱۱-دسمبر ۱۹۳۸ء کی رات کو سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ حاضری امید سے زیادہ تھی۔ دیویوں اور پرشوں سے سماج کا ہال بھرا ہوا تھا۔ کئی مہانوبھاؤں کے نظام حیدرآباد (دکن) میں آریہ ہندوؤں پر کئے گئے اتیاچاروں پر اور ان کی مذہبی آزادی کو دبانے کے سمبندھ میں بھاشن ہوئے۔ تقریباً پانچسو روپیہ چندہ دیا گیا۔ جس میں سے مبلغ دو سو پچاس روپیہ سبھا ہذا کو بھیج دیا گیا۔ اور بقایا اگلے ہفتہ ضرور بھیجدیا جاوے گا۔ اس کے ساتھ ہی جنتا نے وشواس دلایا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں تن من دھن سے سہایتا کرنے کے لئے ہر سمیہ تیار ہے۔ اور کئی پرستاؤ سروسمتی سے پاس کئے گئے۔ جن کی نقلیں حسب ہدایت سبھا مذکور حکام متعلقہ وغیرہ کو بھیجدی گئیں۔
(بلاتی داس منتری)

آریہ سماج مانسہرہ

کے ہفتہ واری اجلاس منعقدہ ۱۱-۱۲-۳۸ میں حیدرآباد دوس منایا گیا۔ جس میں سروسمتی سے تین ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (منتری)

آریہ سماج جھنگ

آریہ سماج جھنگ شہر کا عام پبلک جلسہ بڑی ناراضگی اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ کہ نظام حیدرآباد سرکار آریہ سماج کے پرچار میں نامناسب رکاوٹیں ڈال کر اور اُن کے شہری حقوق اور مذہبی آزادی کو کچل کر دُنیا بھر کے آریہ ہندوؤں کے دلوں کو بھاری ٹھیس لگا رہی ہے۔ اتیادی۔ (منتری)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر

ریاست حیدرآباد (دکن) میں ہندو جنتا پر گھور اتیاچاروں کے خلاف پُرزور آواز اُٹھانے کے لئے ۱۱-دسمبر ۱۹۳۸ء کو آریہ سماج م

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آشیرواد بقیہ صفحہ ۱۲

کہتی ہوئی ورتمان گرہنی اُداسین بھاؤ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ سوبھیتی ایک رہسیہ بھری درشٹی سے اُسے دیکھتے ہی رہ گئے +

کُسم ابھی سوئی نہ تھی۔ اس نے یہ سب کچھ برابر والے کمرے سے سُنا۔ اور کسی چنتا ساگر میں ڈوبنے اُترانے لگی۔ بہت کچھ دہاڑنے پر بھاوی دُرگھٹنا کا نگن چتر اس کی سوتی درشٹی کے سامنے ناچ اُٹھا ـــ

"ہیں۔ اُن کا کیا ہوگا؟ اور ...... اور میرا؟"

اس رہسیہ اس اتنے بڑے سنسار میں اُسے اپنا کوئی بھی نہ دیکھ پڑا۔ کُسم کو اپنی ماں کی یاد ہو آئی۔ یدی وہ آج ہوتی۔ تو کم از کم اس کی گود میں پڑ کر وہ جی بھر کر رو تو لیتی۔ سہسا کُسم کی ہچکی بندھ گئی۔ سسکنے کی آواز سنکر چاچی نے کمرے میں پرویش کرتے ہوئے کہا۔

"روتی کیوں ہو؟ جو من میں ہو کرڈالو نہ۔ پڑھی لکھی ہو سبھی کچھ کر سکو گی۔ بھاگیہ تو میرے پھوٹے تھے۔ جو دوسروں کی گرہستی میں پھنسنا پڑا ـــ کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے:۔

"اپنا سو اپنا غیر سو غیر ہی ہے"۔

کُسم کے مرم ستھل میں جیسے کسی نے برچھی گھونپ دی ہو۔ کھشن بھر میں کانتا کا سنتان چدرو وہ میں ہری نت ہو گیا۔ اور ایک بار سر سے پاؤں تک چاچی کو بھلی پرکار دیکھ کر بولی:۔

"ذرا چچا اب میں جو کر سکوں گی کروں گی۔ آپ لوگ پھر میری چنتا نہ کریں"۔

پھر تیزی کے ساتھ اپنے ڈریسنگ روم میں پرویش کر اُس نے جھٹ سے دروازہ بند کر لیا۔ دُرد منیہ شاسن سے دبی ہوئی آتما بھی کبھی تڑپ ہی اُٹھتی ہے۔ مگر اس میں جیون ہو تب نہ۔ کُمُد آج پرتھم بار پراست سی ہو کر لوٹ گئی +

اُدنٹ کو اپنی اُونچائی پر تبھی تک گرب رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ پہاڑ تلے ہو کر نہیں نکلتا۔ آج پہلی بار ہی کُمُد کو کُسم کا ایک ایسا روپ دیکھ پڑا۔ جس کی کسی نے کلپنا بھی نہیں کی تھی +

(۳)

کُسم نے دھیرے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا ـــ "کیا سوچ رہے ہو؟"

کچھ نہیں ...... کنتو تمہیں کس نے آنے دیا یہاں تک؟ وہ اُدوگنی سا ہو کر بول اُٹھا۔

"کس نے؟ ـــ کس کی بات کہہ رہے ہو؟ میرے من نے۔ اور کس نے؟ ...... جانتے نہیں مرتا کیا نہ کرتا؟" اس کی آنکھیں چھلچھلا

رہی تھیں۔

"اچھا بیٹھو۔ بڑی گھبرائی رہی ہو۔" کرن نے بڑی دیگرتا سے کُسم کو بیٹھنے کے لئے بادھیہ کیا۔ اُسے ایسا لگا۔ مانو کوئی کھوئی ہوئی ندھی پاکر بھی وہ اس کے پھر کھو جانے کی آشنکا سے کانپ رہا ہو۔ بولا ـــ "کُسم یہ سب سوپن ہے یا سلنیہ؟"

"سنئیہ! اچھا اُٹھو۔ دیر نہ کرو سمیہ بہت تھوڑا ہے" ـــ پھر پل پور وک ہاتھ پکڑ کر یدونی نے پوروک کو کھڑا کر لیا۔ وہ بیچ بیچ کچھ بے ہوشی کی سی دشا میں کار میں آ بیٹھا۔ کچھ ہی کھشن میں کار کلکٹر صاحب کے بنگلے کے سامنے آکر رُک گئی +

کُسم کی سہیلی پر مدا اپنے نہیں کب سے پرتیکھشا میں تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ کی سیندور دانی میں سے تھوڑا سا سیندور لے کر کرن کمار کی ہتھیلی پر دھرتے ہوئے کہا ـــ "یہ تو سب تمہیں ہی کرنا ہوگا۔ لو میری سکھی کی مانگ بھر کر ماتھے پر ایک گول ننھی سی بندی لگا دو۔ لیں اتنے سے ہی کام چل جائے گا۔ اور دیکھو کل اسی سمیہ تم دونو کا یہاں کچھ بنا کھائے پیئے آنا آوشیک ہے۔ بھولنا مت"۔

اور پھر وہ تینوں بنگلے کی سیڑھیوں پر اسی پرکار چڑھنے لگے۔ جیسے ایک ایک نشر نکھلا کو توڑنے جا رہے ہیں۔ کٹھنائیوں کے سنگھرش میں آکر ہی کداچت کسی کے ساہس اور شکتی کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا جا سکتا ہے +

اُدھر سومیش بابو کی چنتا کا کوئی پارا وار نہ تھا۔ جب سے کُمُد کے منہ سے کُسم کے اچانک ہی چلے جانے کی بات انہوں نے سُنی۔ ہردہ میں سہسا بچھو دنش کی پیڑا کا انوبھو کر وہ ویاکل سے ہو رہے تھے۔ جب سے گرہنی کا سورگباش ہوا۔ انہوں نے کُسم کے استیو میں اپنے ویکتیو کو کھو ڈالنے کی چیشٹا کرنی چاہی تھی۔ پرنتو نہ جانے بیچ میں کیا ہو گیا۔ کنتو دھیرے دھیرے ان کے پوُرو سنکلپ پر کسی کے پربھاو کی چھایا نے بھی کچھ نہ کچھ اُلٹ پھیر سا کر ڈالا۔ اور ان کے نو تُرست سنسار میں کُسم کا استیو بہت ہلکا کر دیا۔ آج اس کے ابھاو میں انہیں ایسا لگا۔ جیسے اپنے ہردہ کے کسی قیمتی ستھل کو سویم ہی اپنے ہاتھوں سے انہوں نے نکال کر پھینک دیا ہو۔ وہ کوٹھی کے دالان میں جلدی جلدی قدم اُٹھا کر ٹہلنے لگے۔ ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا۔ سڑک پر کسی بھی گاڑی اتھوا کار کی سہسا آہٹ پا کر اُن کا ہردہ دھک دھک کر اُٹھتا۔ کہاں ڈھونڈیں؟ کس سے کہیں؟ کچھ بھی نرنے کرنا کٹھن ہو گیا۔ کُمُد نے انیک پرکار سے لیپا پوتی کر کے انہیں بہلانے کی کوشش کی۔ پرنتو بربھنڈ اور ہتاش ہو کر اب آگے کچھ کہنے سُننے کا ساہس اس میں بھی نہ

رہا۔ وہ دالان کے دوسرے بھاگ میں بیٹھی بیٹھی نہ معلوم کیا کیا سوچنے لگی۔ کُسم کے بھوشیہ کی اُبھوشن تھا قیمتی ساڑھیوں کا۔ اب لگانے میں اتنی دلچسپ ہو گئی۔ کرداستو کتا کا گیان ہی نہ رہا۔ سڑکوں کی بتیاں جل گئیں۔ دُوجی کا چاند بادلوں کے جھینے پٹ سے مُسکرا اُٹھا۔ تبھی کار کا ہارن سُن کر وہ سہسا چونک اُٹھے۔ سہا کے تیز جھونکے کے سمان پلک مارتے نہ مارتے کُسم اور کرن کو انہوں نے اپنے پیروں سے لپٹتے ہوئے دیکھا۔ کُسم نے آدر کنٹھ سے بنا کے نبت ہردہ کو شیتل کرنے کا یتن کرتے ہوئے کہا ـــ "کھشما کیجئے پتا جی۔ بڑی دیر ہو گئی۔ کنتو اتنے میں ہی میں نے جیون کی سب سے بڑی سمسیا کو حل کر ڈالنا ہی اُچت سمجھا۔ ننہیہ کے طعنے آہنوں سے من بہت اُوب گیا تھا۔ پہلے تو گنگا تٹ پر اپنے جیون کا ہی انت کر دینے کی اِچھا سے گھر سے گئی تھی۔ کنتو جیون موہ نہ چھوٹ سکا۔ پتا جی گنگا کا وکٹ ناد اور اتھاہ جل دیکھ کر بھے سے ہردہ کانپ اُٹھا۔ پھر دوسرا اُپائے ہی نو تھا لیں .... اب آشیرواد دیجئے پتا جی۔ کہ ہم دونو ان کی چرنوں کی سیوا کر کے اپنے جیون کو سارتھک کر سکیں" +

سومیش بابو نے کسی چالو نیتر کے سمان نہ جانے کب اور کیسے اپنے دونو ہاتھ ان دونو کے سر پر رکھ دئے۔ تبھی دو بُوند آنسو ان کے شُشک کپولوں پر ڈھلک کر شبھ کامنا کا پرچہ بھی دے گئے۔ کُمُد چمپے کے ورکھش کی آڑ سے یہ سب دیکھ کر ہاتھ مل رہی تھی +

ورتمان گرہستھی کی ایک جھلک

بقیہ صفحہ ۹

ان کو دیکھنے سے ہی پرتیت ہوتا ہے۔ مانو ساکھشات پشاچ بیٹھے ہیں۔ بھلے گھر کی استریاں ان کے پیر چھو کر اپنے کو کرتارتھ سمجھتی ہیں۔ کیبنٹ تو مرتھ مسانی پر چڑھائی جاتی ہے۔ پرنتو کھانے میں سکتے +

کارتک کی پورنما آدی پربوں کو استریاں ندیوں اتھوا نہروں پر دگمبر دشا میں سنان کرتی ہیں۔ ہری کچھ اوڑھنی بھی ہیں۔ تو ایسی پتلی چادر جو نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ پُرشوں کے سامنے یہ کتنی نرلجتا کی بات ہے۔ جس دیش کی استریاں کبھی پرپُرشوں کو اُنگلی بھی دکھانا پاپ سمجھتی تھیں۔ آج وہ ہی سب کے سامنے سنان کرنے میں نرلجتا نہیں سمجھتیں +

پراچین بھارت جہاں اپنے سدگنوں کیلئے مان پاتا تھا۔ وہاں استھی سنسکار بھی ان کا پھان

گُن تھا۔ استریاں اسے اپنا مکھ دھرم مانا کرتی تھیں۔ اچھی سی اچھی جو بھی سیوا ان پڑتی تھی کی جاتی تھی۔ راماین اور مہابھارت استھی سنسکار کے اداہرنوں سے بھرے پڑے ہیں۔ پرنتو سمیہ کے پھیر سے ادھونک کال میں اس دھرم کو ہم بالکل بھول گئے ہیں۔ یدی کوئی بھولا بھٹکا اتیتھی کسی کے گھر آ بھی جائے۔ تو اُسے رہنے کے لئے ستھان دینے میں بھی ہچکچاتے ہیں۔ اور اسے یہ بڑا بھاری بوجھ سمجھنے لگتے ہیں۔ رہنے کو اُسے ستھان دے دیا۔ تو پھر کھانا دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہانہ کچھ دے کر اپنے سر سے بلا ٹالی جاتی ہے۔ اتیتھی بیچارہ بھی جیسے تیسے سمیہ کاٹ کر اپنی راہ لیتا ہے۔ ایسے ہی انیک پرورتی دلیش میں درشٹی گوچر ہو رہے ہیں۔ اس سے ہماری سبھیتا اونتی کے گرت میں گری جا رہی ہے +

ان پنکتیوں میں یدی کوئی کٹھور شبد لکھنے کی دھرشٹتا مجھ سے ہوئی ہو۔ تو کھشما مانگتی ہوں +

ہنس راج وائرلیس بقیہ صفحہ ۱۴

اور کہا۔ کہ میرے اس پر کل نبی آسنے خرچ آئے ہیں۔ اگر تمام رات اس سے کام لیا جائے۔ تو دو پیسے ماہوار خرچ آتے ہیں +

اس کے بعد ایک اور آلہ دکھایا جس میں کوئی بیٹری وغیرہ نہیں تھی۔ اس کو دھوپ میں رکھ دینے سے وہ الیکٹرک کو جذب کر لیتا ہے اور اس کے ساتھ بلب یا پنکھا لگا دینے سے کسی وقت رات ہو یا دن کام لیا جا سکتا ہے۔ یہ آلہ تین گھنٹہ دھوپ میں رکھ دینے سے رات کو تین چار گھنٹہ روشنی دے سکتا ہے۔ اس کا تجربہ دوسرے دن دوپہر کو دکھایا گیا۔ اور بھی ہاتھ کی بہت سی بنی ہوئی چیزوں کو دکھایا۔ جن میں کئی ہاتھ کی بنی ہوئی تصویریں اور بٹر بال تھیں۔ اس کے بعد ہنس راج جی نے کہا۔ کہ میں نے ایک چھوٹی موٹر تیار کی ہے جس کی بناوٹ ایسی تھی۔ کہ اس میں لگے Lense کے ذریعہ جب دھوپ لگتی۔ تو موٹر چل پڑتی تھی۔ مزید بتلایا کہ میں نے ایک چھوٹا پہیہ تیار کیا ہے۔ جس میں سے ریکارڈوں کی طرح "Keep Away" کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کو سائیکل کے پہیئے کے ساتھ لگا دیا ہے۔ اور ایک تار ہینڈل سے لگا دی ہے۔ جب میں شہر میں جاتا ہوں۔ اور تار کو کھینچتا ہوں۔ تو وہ پہیہ سائیکل کے پہیہ کے ساتھ رگڑ کھاتا ہے اور اس میں سے "Keep Away" کی آواز

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۲۳۔ دسمبر کو شردھانند دوس منایا گیا۔ جس میں مہاشہ ہنس راج جی وئید نے سوامی شردھانند جی کے جیون چرتر پر تقریر کی۔ اور ڈاکٹر ہنس راج جی مسافر نے ایک نظم پڑھی ٭

(۲) مورخہ ۳۱۔ دسمبر کو ایک جنم کے مسلمان مسمّی مہتا کو اس کی درخواست پر شُدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام موہن لال رکھا گیا ٭

(۳) آریہ سماج چک جھمرہ کا وارشک چناؤ مورخہ ۳۱۔ دسمبر کو ہوا۔ جس میں ۱۹۳۹ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:۔

پردھان شری بابو بشنبھر رام جی۔ اُپ پردھان:۔ مہاشہ بوڑی رام جی و مہاشہ رلا رام جی وئید۔ منتری ڈاکٹر ہنس راج جی مسافر۔ اُپ منتری۔ مہاشہ خوشحال چند جی۔ خزانچی مہاشہ پرتھوی راج جی۔ لائبریرین مہاشہ دیال چند جی۔ ایڈیٹر مہاشہ ہری چند جی ٭

ہنس راج (ڈاکٹر) منتری

گوروکل اندرپرستھ

گوروکل اندرپرستھ میں موسم خوشگوار ہے۔ ہسپتال میں کوئی روگی نہیں ہے۔ سب برہمچاری خوب صحت حاصل کر رہے ہیں۔ نوماہی امتحان ۱۶۔ جنوری ۱۹۳۹ء سے شروع ہیں۔ سب برہمچاری امتحان کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ ادھیاپک خوب محنت کروا رہے ہیں ٭ شردھانند سپتاہ کے اُپلکش میں ۵ دن ودیالیہ بند رہا۔ برہمچاریوں نے چاروں وید کا اکھنڈ یگیہ کیا۔ یگیہ کی پورن آہوتی ۲۳۔ دسمبر کو ساڑھے چار بجے دی گئی۔ اس کے بعد شری گاندھی دھرمارتھ ہسپتال کے انچارج شری ڈاکٹر سکھدیو کی زیر صدارت شردھانند بلیدان دوس منایا گیا ٭ (مکھیہ ادھشٹاتا)

شوک سماچار

لالہ نانک چند صاحب مہاجن پردھان آریہ سماج چوبرجی کوارٹرز لاہور حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۲۹-۱۲-۳۸ کی صبح کو پرلوک سدھار گئے ٭

آپ سچے دانی اور آریہ دھرمی تھے۔ آریہ سماج چوبرجی کو ان کی مرتیو سے ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے ٭

(بھگت رام دانی پریزیڈنٹ)

آریہ سماج نئی دہلی کا نشچیہ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی انترنگ سبھا نے اپنے ۵-۱۲-۳۸ کے ادھیویشن میں حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے لئے تت کال دو سو پچاس روپے دیئے۔ و ہر ایک سبھاسد سے اس کی ماہواری آمدنی کا دس فیصدی وصول کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ دھن جمع کرنے کیلئے منڈلیاں بنا دی گئی ہیں۔ جو اپنے اپنے حلقے میں حیدرآباد فنڈ کے لئے دھن جمع کریں گی ٭

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جلالپور جٹاں کے سماچار

سماج ہذا کے کچھ سبھاسدوں نے ایک وید پرچار فنڈ بنایا ہوا ہے۔ ماہ دسمبر میں اس سماج کا کام حسب ذیل ہے:۔

(۱) لالہ کرم چند زرگر ٭ لالہ نند لال چڈہ۔ لالہ سینا رام منگل۔ اور لالہ دیال شاہ باہری کے گھر ہون کرایا گیا ٭

(۲) ہر سنیچر وار کو اسلام گڑھ جو جلال پور جٹاں سے نصف میل پر ہے ہون بھجن اور ویدا پدیش کیا جاتا ہے ٭

(۳) اس منڈل کے پرچار سے جلال پور جٹاں میں جیون ہسپتال کوٹھی لالہ نند لال چڈہ۔ ماسٹر دیوی داس جی۔ اور ڈاکٹر دیو بداس جی۔ لالہ کندن لال اور لالہ برہما نند جی کے گھر روزانہ ہون ہوتا ہے ٭

(۴) اس منڈل کے کاریہ کرتا تمام سنسکار سنسکار ودھی انوسار کرا سکتے ہیں۔ جس آریہ پرش کو ضرورت ہو۔ وواہ آدی سنسکار کرانا ہو تو منتری آریہ سماج جلال پور جٹاں کو اطلاع دیویں۔ اس ماہ میں ماسٹر دیو دیال جی نے ایک وواہ سنسکار جلال پور جٹاں میں کرایا ہے۔ اور لالہ نند لال نے موضع ہیلاں میں ایک مونڈن سنسکار کرایا ہے ٭

(۵) اس منڈل کے کاریہ کرتا شرہان سیڈ ماسٹر لالہ دیوی داس جی۔ ماسٹر دیوی دیال جی بان پرستھی۔ سوامی آتما نند جی۔ اور لالہ نند لال جی شرما منتری آریہ سماج ہیں ٭

(۶) یہ منڈل جلال پور جٹاں کے ارد گرد مواضعات کنگی۔ عالم گڑھ۔ بھیرو شاہ میں بھی جا کر پرچار کاریہ کرتے ہیں ٭ (منتری)

آدرش ویدک وواہ

شری بھگت ملکھی رام جی گوپال نواں محلہ نواسی مالک "پنجاب گوپال سٹورس" دربار ٹھیکیدار کی سپتری کماری کملا کماری کا وواہ ۱۲-۱۲-۳۸ کو ملتان نواسی لالہ بابو رام جی سود رئیس کے جیشٹھ پتر لالہ دیو راج جی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ آچاریہ کا پد برہمچاری اکھلانند جی نے گرہن کیا۔ اس آدرش وواہ کا پربھاو جنتا پر بہت اچھا پڑا۔ پرسدھ بھجنوپدیشک پنڈت شیام جی شرما آگرہ و پنڈت سہدیو شرما و جگیشور شرما کے سمیہ انوسار ویاکھیان و بھجن ہوتے رہے ٭

ور پکش کی طرف سے مختلف آریہ سنستھاؤں کو ۳۵ روپیہ اور کنیا پکش کی طرف سے مبلغ تیس روپے دان دیئے گئے ٭

(منتری آریہ سماج جھمری تلیا (ہزاری باغ)

گوروکل کورو کھشیتر کے سماچار

(۱) موسم نہایت ہی عمدہ ہے۔ اکثر سب ہی ودیارتھیوں کی صحت عمدہ ہے ٭

(۲) ودیا سبھا کی طرف سے گوروکل کے انسپکٹر شری لالہ ہردیال جی ایم۔ اے نے ۳۔ دسمبر کو گوروکل کا معائنہ کیا۔ اور حسب ذیل رائے دی ہے:۔

"مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ گوروکل دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ جہاں برہمچاریوں کی تعداد میں ترقی ہوئی ہے۔ وہاں ان کی صحت میں بھی کافی بہتری ہوئی ہے" ٭

(۳) سالانہ جلسہ ممبوتہ ۲۴-۲۵-۲۶۔ مارچ کو ہوگا۔ سالانہ امتحان مارچ کے دوسرے ہفتہ سے شروع ہوں گے ٭

(۴) کراچی کے لالہ راملبھورداس جی۔ کالو رام جی۔ ہربلاس جی۔ پرہلاد رائے جی بھیوانی نے جو گوروکل میں ایک مکان بنانے کیلئے روپیہ دیا تھا وہ مکان بن کر تیار ہو گیا ہے ٭

(برہمچاری ...)

کر اغوا کر کے لے گئے ہیں ٭

— سندھ اسمبلی میں ہندو عورتوں کا حق وراثت کا بل پیش کیا جا رہا ہے ٭

مختصر خبریں

— ویر ساورکر پردھان ہندو مہاسبھا نے ۲۲ کو حیدرآباد دوس منانے کی اپیل کی ہے ٭

— ہندو مسلم مصالحت کے سلسلہ میں ... خان مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں گے ٭

— آسام وزارت پر پھر عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جا رہی ہے ٭

— حیدرآباد کے دو ہندو وکیلوں کو ہندو... کر لینے کا نوٹس دیا گیا ہے ٭

— لدھیانہ سماج کی اور سے لالہ بھوجو رام جی نے پونے تین سو روپیہ حیدرآباد فنڈ میں ... بھیجے ہیں ٭

— خیال کیا جاتا ہے کہ نیشنل لیگ کے سما... لارڈ لنلتھگو مستعفی ہو جائیں گے ٭

— موسم بہار میں عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا ... ہے ٭

— مہاتما گاندھی نے رن پور ریاست کے ... کے قتل کی مذمت کی ہے ٭

— ریاست بھوپال نے کئی اخبارات کے ... سے پابندیاں اُٹھالی ہیں ٭

— پنڈت جواہر لال کو چین آنے کی دعوت ... ہے ٭

— منتری آریہ سماج گلبرگہ (نظام سٹیٹ) ... اپیل پر ہائی کورٹ نے بارہ سال قید کی سزا ... میں بدل دی ہے ٭

— فرقہ وارانہ مفاہمت کے متعلق مہا... کی سکیم کی مخالفت مسلمانوں نے پہلے سے ... کر دی ہے ٭

— ریاست حیدرآباد میں والنٹیروں ... اور پروپیگنڈا کی ممانعت کر دی گئی ہے ...

— آسام گورنمنٹ نے رانی گڈولی کی ... کا فیصلہ کر دیا ہے ٭

— نظام گورنمنٹ کانگرس سے سمجھوتہ ... کے متعلق سوچ رہی ہے ٭

— پنجاب اسمبلی میں مارکٹنگ بل زیر غور ...

— ہندو مہاسبھا کی طرف سے ریاست ... میں ستیاگرہ کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں ... صوبہ میں بھرتی کا پروگرام بنا لیا گیا ہے ٭

— علاقہ سرحدی کے ہم خیال اسلام سے ... کر دیئے گئے ٭

— "اسٹریٹ ٹیلیگراف" دہلی نے مہاراجہ رنجیت ... کے متعلق توہین آمیز مضمون کے لئے معذ... کر دی ہے ٭

— جاپان میں نئی وزارت قائم ہو گئی ...

— سرحدی قبائل تین مسلمانوں اور ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تازہ ترین خبریں

یونیورسٹی کو ایک لاکھ!

(حیدرآباد ۹- جنوری) نظام حیدرآباد بنارس یونیورسٹی کے لئے ایک لاکھ روپیہ عطیہ منظور کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہے کہ نظام کی خواہش ہے۔ کہ اس روپیہ سے یونیورسٹی میں ہندوستانی تمدن کے نام پر چیئر قائم کی جائے۔ متعلقہ پروفیسر ہندو اتحاد کی تقویت اور ہندوستانی تمدن کی ترقی کے لئے کام کرے گا ؎

سندھ گورنمنٹ اور واردھا اسکیم

(کراچی ۱۰- جنوری) آج سندھ اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے ایک سوال کے جواب میں خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ابتدائی سکولوں میں واردھا سکیم کے نفاذ کا سوال گورنمنٹ کے زیر غور ہے ؎

یو۔پی میں سول نافرمانی

(اناؤ ۱۰- جنوری) یو۔پی لیگ کی ایک غیر معمولی میٹنگ میں اس امر کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ ممبرز سپیکر نائف و شوکمار دیوتی کا رکنان کے خلاف زیر دفعہ ضابطہ فوجداری کے مقدمات واپس نہ لئے۔ تو یو۔پی میں وزیر اعظم کے مکان کے سامنے مظاہرے کئے جائیں۔ اور سول نافرمانی شروع کر دی جائے ؎

بیرون ریاست کے قیدی

(حیدرآباد ۱۰- جنوری) نظام سرکار کے محکمہ اطلاعات نے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے:-

چونکہ بیرون ریاست سے اس جماعت کے ساتھ ہمدردی کے طور پر جو اپنے آپ کو حیدرآباد سٹیٹ کانگریس نام دیتی ہے غیر مشروط طور پر بیرون ریاست سے جتنے جتھے بند کر دئے گئے ہیں۔ اس لئے نظام کی سرکار نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بیرون ریاست کے قیدیوں مذکور جماعت قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں احکام جاری کر دئے گئے ہیں ؎

سرحد میں داخلہ کی ممانعت

(بنوں ۱۰- جنوری) ڈپٹی کمشنر بنوں کے دستخطوں سے اردو اور پشتو زبان میں رعایا عامہ کی آگاہی کے لئے ہینڈ بل تقسیم کئے گئے ہیں۔ کہ صوبائی حکومت کی منظوری سے صوبہ سرحد میں فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کی رو سے مداخیل قبیلہ کے سوائے باقی تمام احمدزئی قبائل کو گورنمنٹ اور سرکاری علاقہ کے عوام کی طرف منتقمانہ رویہ رکھنے کی پاداش میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ ان میں سے جو قبائلی علاقہ میں آباد ہیں۔ وہ سرکاری علاقہ میں داخل نہیں ہو سکتے ؎

تین مسلمان قیدی فرار

(کراچی ۱۰- جنوری) گذشتہ روز کراچی سنٹرل جیل سے تین مسلمان قیدی جو لمبی میعاد کی قید بھگت رہے تھے اچانک فرار ہو گئے ؎

فیڈریشن کا نفاذ

(نئی دہلی ۹- جنوری) بعض اخبارات نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ فیڈریشن کے سلسلہ میں بہت امید افزا سیاسی حالات پیدا ہونے کی توقع ہے۔ آج کے بعض اخبارات میں نئی دہلی کا ایک پیغام شائع ہوا ہے۔ کہ مسٹر ستیہ مورتی نے فیڈرل سکیم میں اصلاح کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ غالباً برطانوی گورنمنٹ انہیں منظور کر لے گی ؎

بہار میں نازک سیاسی صورت حالات

(پٹنہ ۱۰- جنوری) سوامی سہجا نند سرسوتی پریذیڈنٹ آل انڈیا کسان سبھا ڈاکٹر راجندر ناتھ سے ملنے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ دیورا کے کسانوں کے ستیہ گرہ کے سلسلہ میں پیدا شدہ صورت حالات پر بحث کی جائے۔ کیونکہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی گیا اس ستیا گرہ کی حمایت کر رہی ہے۔ اس لئے کانگریس گورنمنٹ کے ریذ بخشت اراضی پر قبضہ کے متعلق اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں بڑی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اگر کسانوں اور کانگریس کے درمیان اس معاملہ پر کوئی مصالحت نہ ہوئی۔ تو نہایت ہی نازک صورت حالات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ؎

کانگریس کی صدارت کا معاملہ

(بمبئی ۱۰- جنوری) اب جبکہ کل سے باردولی میں کانگریس کا اجلاس شروع ہونا ہے۔ اس امر کے متعلق افواہیں گرم ہیں۔ کہ کانگریس ہائی کمانڈ کانگریس کی صدارت کیلئے کس کے نام کی سفارش کرے گی۔ اس امر کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کہ ورکنگ کمیٹی کے بیشتر ممبر مولانا ابوالکلام آزاد کے حق میں ہیں ؎

قرآن کا قلمی نسخہ سکاٹ لینڈ میں

(لنڈن بذریعہ ڈاک) نیشنل لائبریری اور سکاٹ لینڈ کو قرآن کا ایک قلمی نسخہ پیش کیا گیا ہے۔ جو انیسویں صدی کا لکھا ہوا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کی شمال مغربی سرحد میں لکھا گیا ہے ؎

بنوں کے مظلوموں کی امداد

(کوہاٹ ۹- جنوری) صوبائی حکومت نے بنوں کے حملہ کے مصیبت زدگان کے لئے جو پچیس ہزار روپیہ کی رقم امداد کے طور پر منظور کی تھی۔ وہ ۵۰۵ مستحق اشخاص میں تقسیم کر دی گئی ہے ؎

حصار کے قحط زدگان کیلئے اپیل

(حصار ۹- جنوری) ۷- جنوری کو کانگریس قحط کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں کمیٹی کے اڑھائی ماہ کے ریلیف کے کام پر تبصرہ کیا گیا۔ اور حسابات کی پڑتال کی گئی۔ اب ریلیف کے کام کو جاری رکھنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی جا رہی ہے ؎

ضلع کانگڑہ میں قحط

(کانگڑہ ۹- جنوری) عرصہ چار ماہ سے ضلع کانگڑہ میں کوئی بارش نہیں ہوئی۔ چنانچہ بارانی رقبہ بلا کاشت کے پڑا ہوا ہے۔ گھاس اور چارہ کی کمی کو زمیندار بری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ قحط کے آثار نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں ؎

ریاست حیدرآباد کا دھرم یدھ

بقیہ صفحہ ۷

ہم نہ نظام سٹیٹ کو کچھ کہتے ہیں۔ اور نہ اس میں اسلام کے پرچار کی بابت۔ ہم اپنی دھارمک باتیں اپنے گھروں میں اپنے مندروں میں اور اپنی جگہوں پر کرنا چاہتے ہیں۔ ریاست میں اس کی اجازت کا نہ دیا جانا۔ ہم سراسر بے انصافی مانتے ہیں۔ اس لئے ہم کسی سے رعائت نہیں مانگتے۔ ہم اپنے جنم سدھ ادھیکاروں کے لئے کہہ رہے ہیں ؎

کامیابی کی اُمید مجھے کامیابی میں کوئی سندیہ نہیں۔ جب نظام راجیہ میں لگ بھگ ۲۰ سو آریہ سماجیں ہیں۔ اور وہ سب دکھ سہنے کو تیار ہیں۔ اور سارا آریہ جگت اس دھرم یدھ میں ہمارے ساتھ ہے۔ ہم کسی کو مارنا نہیں چاہتے۔ کسی کو لوٹنا نہیں چاہتے۔ کسی سے لڑنا نہیں چاہتے۔ ہون اور سندھیا کرنے کے لئے ہم اتنے دکھ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ لگ بھگ آٹھ سو آریہ سماجی جیلوں میں سڑ رہے ہیں۔ اور ہزاروں آدمی اس سنکٹ کو سہنے کے لئے تیار ہیں۔ تو پھر نا اُمیدی کی کیا بات ہے۔ اس لئے ہمیں تو سب طرف سے کامیابی کی اُمید نظر آتی ہیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ تکلیفیں زیادہ ہوں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے حقوق ہمیں نہ ملیں ؎

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کیلئے اَن وغیرہ اور گرم بستروں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے دان دیتے سمے اس طرف ضرور دھیان دیں۔ یہ سنستھا آپ کے دان سے ہی چل رہی ہے ؎ منتری: کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

بیروزگاروں کیلئے روزگار

عرق کافور بنانا

ریکٹی فائیڈ سپرٹ ابلو پیپک نمبر ۹۰ ڈیڑھ پونڈ۔ کافور ۵ اونس۔ پیپرمنٹ آئیل چار اونس۔ پہلے کافور کے ٹکڑے کر کے سپرٹ کی بوتل میں ڈال کر خوب ... ڈاٹ لگا کر دھوپ میں رکھ دو۔ اور بار بار ہلاؤ۔ جب کافور خوب اچھی طرح حل ہو جائے۔ تب پیپرمنٹ کا تیل بھی ملا دو۔ سب سے بڑھیا عرق کافور تیار ہو گیا۔

بازاری عرق کافور میں پیپرمنٹ آئیل نہیں ہوتا۔ اس لئے فائدہ کم کرتا ہے۔ یہ عرق ہیضہ۔ دست۔ قے وغیرہ کے لئے بہت اچھی دوا ہے۔

بال امرت بنانا

ہائپو فاسفیٹ آف سوڈا ایک ڈرام۔ ہائپو فاسفیٹ آف لائم ایک ڈرام۔ دانہ دار چینی کا گاڑھا شربت ڈیڑھ پونڈ۔ بابڑنگ کا عرق ۳/۴ اونس۔ رنگ شربت حسب پسند اور حسب ضرورت۔ سب چیزوں کو ملا کر بوتلوں میں بھر لو۔

مرہم

ولایت سے آ کر ہزاروں روپے کی یہاں بکتی ہے۔ آپ گھر پر تیار کر لیں نسخہ یہ ہے:—

سفید موم ایک اونس۔ وسلین ایک اونس۔ برگنڈی رتیج ۱/۴ اونس۔ بورک الیسڈ ۱/۴ اونس۔ زیتون کا تیل نصف اونس۔ تارپین کا تیل نصف اونس۔ یوکلپٹس آئیل ۱/۴ اونس۔ کاربالک الیسڈ ۱/۴ اونس۔ ایلڈر ۱/۲ اونس۔ سب کو ملا کر ایک برتن میں نرم آنچ پر پکنے کے لئے رکھ دو۔ اور دس منٹ تک آہستہ آہستہ لکڑی سے ہلاتے رہو۔ پھر برتن کو اُتار کر یکدم ٹھنڈے پانی میں رکھ دو۔ مرہم جم جائیگا۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ داد و خارش کے لئے اکسیر ہے۔ جلن دار کھجلی۔ اگزیما۔ اور بواسیر میں لگانے سے یہ حیرت انگیز فائدہ کرتی ہے۔

نمک سلیمانی

نمک سانبھر۔ نمک سیاہ۔ نمک لاہوری۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ سونف۔ اجوائین دیسی۔ زیرہ سفید تمام چیزوں کو ہم وزن لے کر کوٹ کر کپڑے سے چھان لیں۔ پھر اس دوائی کا چالیسواں حصہ جوہر پودینہ یعنی پیپرمنٹ السینس ...

دو دیش کی بات

دُنیا کا فوجی بجٹ

اب یہ کوئی تازہ خبر نہیں ہے۔ کہ دُنیا اس وقت ۱۹۱۴ء سے کہیں زیادہ رقم اسلحہ اور سامان جنگ پر خرچ کر رہی ہے۔ اب ہم اس طرح کی اطلاعات کے عادی ہو چکے ہیں۔ پھر بھی ہم سے بہت کم لوگ اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ بندوقوں توپوں بم بار ہوائی جہازوں اور بحری جنگی جہازوں پر کثیر رقم کا صرفہ سال بسال اور روز بروز کتنا بڑھتا جا رہا ہے۔ دُنیا کا وہ غریب طبقہ جو روٹیوں کا محتاج ہے یقیناً اس اعداد و شمار کو دیکھ کر لرزہ براندام ہو جائیگا۔

مسٹر فرانسس ویلیمس نے دُنیا کے بجٹوں کا مطالعہ کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ امریکہ برطانیہ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی۔ جاپان اور رُوس نے مجموعی حیثیت سے تقریباً ۲۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر فوج اور اسلحہ پر ۱۹۱۴ء میں خرچ کئے تھے۔ اس وقت ان کا مجموعی بجٹ ۱۱،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر سے زیادہ ہے۔ جنگی سامان پر سب سے زیادہ خرچ جرمنی میں ہوا ہے۔ جہاں ۱۹۱۴ء کے ۴۷۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر بڑھ کر ۱۹۳۶ء میں ۴،۷۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر ہو گئے ہیں۔ یہ اضافہ تقریباً ہزار فیصدی ہے۔ اس کے بعد روس کا نمبر ہے ۱۹۱۴ء میں روس کا فوجی بجٹ ۴۵۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر تھا۔ ۱۹۳۶ء میں بڑھ کر ۳،۹۵۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر ہو گیا۔ تیسرے درجہ پر گذشتہ سال میں سب سے زیادہ فوجی بجٹ امریکہ کا تھا۔ جہاں جنگ عظیم کی ابتداء کے سال میں اسلحہ پر ۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کی رقم خرچ کی گئی تھی۔ لیکن ۱۹۳۶ء میں ۱،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کا بجٹ کیا گیا۔ فرانس نے ۱۹۱۴ء میں سامان جنگ پر ۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر صرف کیا۔ اور ۱۹۳۷ء میں ۹۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر خرچ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ برطانیہ کا اسلحہ کے لئے موجودہ بجٹ ۸۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر ہے۔ ۱۹۱۴ء میں ۳۸۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر تھا۔ اٹلی نے فوجی بجٹ کو ۸۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر ۱۹۱۴ء سے ۷۵۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر (۱۹۳۶ء) کر لیا ہے۔

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

جیون پراش

بڑھیا! لذیذ! ٹانک

طاقت اور تندرستی بڑھانے کے لئے اس کا استعمال بچے۔ جوان۔ بوڑھے مرد عورت سبھی کو کرنا چاہیئے۔

قیمت:۔ چار روپے فی سیر (للعہ)

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے

اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ آنکھوں میں سُرخی۔ جالا۔ پھولا۔ کھجلی وغیرہ روگ چند یوم کے لگانے سے دُور ہو جاتے ہیں۔

قیمت:۔ تین روپے فی تولہ (سے)

چندر پربھا

پیشاب کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ جگر کی کمزوری اور خون کی کمی۔ بواسیر آدی روگوں میں استعمال کی جاتی ہے۔

قیمت:۔ دس آنے (۱۰؍) تولہ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور (پنجاب)

کیا آپ جانتے ہیں

— براعظم ایشیا رقبہ میں سب ... سے بڑا ہے۔

— دُنیا میں سب سے زیادہ آبادی ... چین ہے۔

— دُنیا میں سب سے اونچا پہاڑ ... ہے۔ جو سطح سمندر سے ۲۹۰۰۲ فٹ ... ہے۔

— دُنیا میں سب سے زیادہ نشیب ... جھیل مردار فلسطین میں ہے۔ جو سطح ... سے ۱۳۰۰ فٹ نیچی ہے۔

— دُنیا میں سب سے زیادہ اونچا ... پامیر ہے۔ جو کہ بام دُنیا کے نام سے ... آفاق ہے۔

— دُنیا میں سب سے گہری جھیل ... ہے۔

— دُنیا میں رقبہ میں سب سے زیادہ ... کاسپین ہے۔

— دُنیا میں سب سے بڑا گلیشیر ... کوہ قراقرم میں ہے۔ جس کا طول تقریباً ... میل ہے۔ اس کا پانی دریائے سندھ ... ہے۔

— دُنیا میں سب سے زیادہ سرد ... ورخویانسک سائبیریا میں ہے۔

— دُنیا میں سب سے زیادہ گرم ... خلات بلوچستان میں ہے۔

— دُنیا میں سب سے زیادہ تر ... چراپونجی آسام میں ہے۔ جہاں کی ... بارش تقریباً سات سو انچ ہے۔

— دُنیا میں سب سے زیادہ زر ... پرہم دریائے سندھ کا میدان ہے ...

— دُنیا میں سب سے زیادہ ... میں پیدا ہوتا ہے۔

— دُنیا میں کشمیر کا وہ اعلیٰ خوش ... ہے۔ جو نمونۂ جنت کے نام سے ... ہے۔

— دُنیا بھر کے بڑے بڑے مذاہب ... بودھ۔ عیسائی۔ یہودی۔ پارسی۔ اور ... تمام براعظموں میں سب جگہ پھیلے ...

— دُنیا میں سب سے بڑا مجمع ... ہند مشرقی ہے۔

جاپان نے ایک ہی جست میں اپنے ... کو ۹۵،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر سے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی ستیہ رکھشا

غسلِ آفتابی کے فوائد

... کا یورپ اور امریکہ کی نیچرازم کی تحریک
... کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس کے پیرو عربانی اور
ننگی کو اپنی تہذیب کی انتہائی بلندی خیال کرتے
ہمارا مقصد صرف یہ دکھانا ہے کہ کس طرح ...
پہنچنے سے بدن کو دھوپ دینے سے تندرستی ہی
... اور امراض کا دفعیہ ہو سکتا ہے ✤

غسل آفتابی کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس سے
... جدت پرستوں نے ہی دنیا کو روشناس
ہے۔ قدیم مصری۔ یونانی اور رومی بھی باقاعدہ
پر جسموں کو دھوپ دیا کرتے تھے۔ اطبائے
میں سے اکثر نے اپنی کتابوں میں اس موضوع
پر مفصل بحثیں کی ہیں۔ کہ سورج کی شعاعیں
نشوونما کے لئے کتنی مفید ہوتی ہیں؟ علمائے
... نے الیتہ انسانیت پر ... انسان ...
ہے کہ ایک عرصے تک تحقیق و تفتیش کرنے
بعد آفتابی شعاعوں کے خواص اور ان کے
... کی تفصیلات اپنے پُرمعلوم مقالوں میں
... کر دی ہیں ✤

تقریباً ... کی۔ دستہ صبح کی دھوپ زیادہ
... اثرات لئے ہوتی ہے۔ جسم کو ہوا اور
... دینے سے اندرونی اور ظاہری حرارت
... قائم رکھنے کی ضرورت پڑتی
۔ دوسرے لفظوں میں جسم کو کچھ عرصہ کام

کرنا پڑتا ہے۔ اس کام کی تکمیل میں زیادہ غذا
استعمال میں آتی ہے۔ اور زیادہ مقدار میں ہضم
ہوتی اور جزو بدن بنتی ہے۔ اور سارے عمل کا نتیجہ
یہ ہوتا ہے۔ کہ اعصاب نشوونما حاصل کرتے
ہیں ✤

اعصابی نشوونما کے اثرات صرف صحت مند
اعصاب پر ہی نہیں پڑتے۔ بلکہ مرض زدہ اعصاب
بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور جسم کی ساخت
و ریخت اور تعمیر کا عمل زیادہ تیزی کے ساتھ
ہونے لگتا ہے۔ لیکن ایک نقطہ ذہن نشین
رکھنا چاہیئے۔ جس طرح ہر شخص اتنا ہی کام کر
سکتا ہے جتنی اس میں طاقت ہوتی ہے۔ اسی طرح
کمزور جسم کے آدمی زیادہ دیر تک سورج کی
شعاعوں کی شدت برداشت نہیں کر سکتے۔ ہر
چند ایک کمزور انسان کو ایک طاقتور انسان
کی بہ نسبت دھوپ کی نفع بخش خاصیتوں سے
زیادہ فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر

اسے بتدریج جدت کا خوگر بنانا چاہیئے۔ اور
یہی صورت اس لئے مفید بھی ہوگی ✤

جسم سے زہریلے مادوں کے اخراج میں
جلد بہت کام کرتی ہے۔ جلد پر چمک ہو تو
سمجھنا چاہیئے کہ جسم اندرونی طور پر بھی صحت
مند ہے۔ سورج کی دھوپ اور تازہ ہوا جلد
کو زندگی بخشنے کے معاملے میں سو مجرب اور
زود اثر دواؤں اور سینکڑوں نفیس غذاؤں
سے بڑھ کر ہے۔ غسل آفتابی سے امراض اور
ان کے جراثیم فنا ہو جاتے ہیں۔ جب ہم سورج
کی شعاعوں کو جلد کے اندر جذب کرتے ہیں۔ تو
آلاتِ انہضام اس سے براہِ راست اثر لیتے
ہیں۔ اور غذا کو ہضم کر کے جزو بدن بنانے والی
قوتوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ اس سے خون بھی صاف
ہوتا ہے۔ اور صحت کی عام حالت خوشگوار ہوتی
ہے ✤

اگر بچوں کو ابتدا ہی سے دھوپ لینے کا عادی

بنایا جائے۔ تو دق جیسے امراض کا جو پیدا ہونے
ہو کر لاعلاج ہو جاتے ہیں کلی طور پر خاتمہ کیا جا
سکتا ہے۔ بعض صورتوں میں تو یہ بھی دیکھا گیا
ہے۔ کہ دھوپ لینے اور تازہ ہوا میں رہنے سے
وہ افراد کلی طور پر صحت یاب ہو گئے۔ جنہیں
دق شروع ہو چکی تھی ✤

مزاج کی ترشی کا علاج بھی غسل آفتابی سے
ہی ہو سکتا ہے۔ آج کل بچوں کے مزاج میں
عام طور پر ترشی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح بچپن
سے وہ نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے شکار بھی بنے
رہتے ہیں۔ اگر ابتدائے عمر سے انہیں دھوپ
لینے کی عادت ڈالی جائے۔ تو ان امراض سے
مدافعت کی جا سکتی ہے ✤

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سورج کی شعاعیں انسان
میں مدافعت امراض کی قوت پیدا کرتی ہیں۔ اور
ان امراض کو جسم میں پیدا نہیں ہونے دیتیں۔
جو گندی اشیاء کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ان سے
خون کے سیال حصے میں کیلشیم اور فاسفورس کی
مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی جگہ دکھ سے
ہو کر جہاں سے لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہو۔
ان کی چال ڈھال کو غائر نظر سے دیکھا جائے۔
تو معلوم ہوگا کہ آج کل بیشتر آدمی کمر جھکا کر چلتے
ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی ریڑھ کی ہڈی کمزور

SANSKRIT SELF TAUGHT

سنسکرت سوئم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ
شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی۔ پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھا کئی سکول انسپکٹروں نے
اس کی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اردو جاننے والا
بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین
حصوں میں مکمل ہوتی ہے۔ ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن
نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت
سوا روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی۔ لاہور

رشی بودھ انسو پر شاندار بھینٹ

ہفتہ وار پرکاش لاہور کا باتصویر شوراتری نمبر

بلند پایہ مضامین قیمت صرف ایک آنہ شاندار تحفہ

... شوراتری نمبر نے دھوم مچا دی۔ اور شوراتری کے بعد بھی آرڈر آتے رہے۔ لیکن بہت سی
... کو مایوس ہونا پڑا۔ لیکن اس بار تو ہم یہ نمبر پہلے سے زیادہ ضخیم۔ زیادہ ٹائٹس۔ زیادہ
... اور بہت زیادہ تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ آریہ سماجیں کم از کم قیمت پر زیادہ سے
... تعداد میں منگا کر مفت بانٹ سکیں ✤

شاعروں و مضامین نگاروں سے
... ہے۔ کہ اپنی اپنی رچنائیں جلد بھیج
... تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی
... سکے ✤

مشتہرین کیلئے نادر موقعہ
ہے۔ اس خاص نمبر میں اشتہار دے کر لابھ اٹھاویں
شرح اجرت:- ایک صفحہ پچیس ۲۵ روپیہ۔ نصف
صفحہ تیرہ ۱۳ روپیہ۔ ایک کالم سات روپیہ ½ کالم
چار روپیہ ✤

... سماجیں و ایجنٹ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھیجدیں۔ قیمت
... منی آرڈر سے ارسال کریں ✤
مینیجر "پرکاش" لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سبتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر ... ہسپتال روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

No. L. 435. — پرکاش سے خاطر میں تو سیاہ درس سمجھ ہے — Phone No. 2367

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

ایڈیٹر۔
ہنتشی علاوپوری

چندہ
سالانہ چندہ چار روپے۔ ششماہی عہ
سہ ماہی عہ۔ ودیشی سے چھ روپے
ہمیشہ سے ۵ روپیے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵ | ۱۸ پوہ سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱

وَیدک دھرم کیواسطے

(از مہاشہ وید شادیوالوی - لاہور)

خواب سے اُٹھ شیر نر وَیدک دھرم کیواسطے
دھجیاں باطل پرستی کی اُڑا دے دہر میں
راہِ مشکل میں بہادے خوں پسینے کی جگہ
مشکلاتِ دہر خود مشکل کُشا ہو جائیں گی
منزلِ مقصود خود چُومیگی پاؤں کو ترے

ہمتّوں کے کام کر وَیدک دھرم کیواسطے
حَوصلے سے بے خطر وَیدک دھرم کیواسطے
وقف کر دے دل، جگر وَیدک دھرم کیواسطے
ہوگا جب سینہ سپر وَیدک دھرم کیواسطے
مدّعا پہ رکھ نظر وَیدک دھرم کیواسطے

زندہ رہنا ہے تو رہ دَر خدمتِ خلقِ خدا
وَید مرنا ہے تو مر وَیدک دھرم کیواسطے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

یہ پورو وکت کرم اُپاسنا گھور نامک رشی انگی رس نے دیوکی پُتر شری کرشن کو بتائی۔ اور اُسے کہی۔ شری کرشن اسے سمجھ کر ترپت ہی ہو گیا۔ وہ گھور بولا— کرشن منش انت سمے میں یہ تین دھارن کرے۔ اپنے کو اُپاسک کہے۔ میرے آتما تو اکھنڈ ہے۔ اوناشی ہے۔ جیون پرشنسنت ہے۔ اس پر یہ دو رچائیں ہیں۔ سروپرکار سناتن شکتی کی اندھکار سے اُدپا اُتم جیوتی کو ہم دیکھتے ہیں۔ دیوں کے دیو سوریہ کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور اُتم جیوتی کو پراپت ہوتے ہیں۔

اٹھارھواں کھنڈ ۱۸

من کو برہم جان کر اُپاسنا کیا ہے یہ ادھیاتم اُپاسنا ہے۔ اب ادھی دیوت کہتے ہیں۔ آکاش برہم ہے ایسا جان کر اپاسنا کرے۔ یہ دونو ادھیاتم اور ادھی دیوت اُپاسنائیں رشیوں نے کہی ہیں۔ من میں برہم کی اُپاسنا کی جاتی ہے۔ اس کارن اُسے برہم کہا گیا ہے۔ وہ یہ من چار پاد والا برہم ہے۔ بانی برہم ہے۔ پران پاد ہے۔ نیتر پاد ہیں۔ اور شروتر پاد ہیں۔ یہ ادھیاتم ہے۔ اب ادھی دیوت میں آکاش کے چار پاد کہتے ہیں۔ اگنی پاد ہے۔ وایو پاد ہے۔ آدتیہ پاد ہے۔ اور دشائیں پاد ہیں۔ ایسے دونو ادھیاتم اور ادھی دیوت اُپاسنا بھید کہے ہوئے ہیں۔ بانی ہی من روپ برہم کا چوتھا پاد ہے۔ جس کی برتیاں بانی ہیں۔ سارے دیہہ کے بیان ہیں۔ نیتر میں تھا شروتر میں بھد رت ہوتی ہیں۔ اس کارن اس کے یہ پاد سمان ہیں۔ وہ بانی اگنی روپ جیوتی سے پرکاشمان ہوتا ہے۔ تھا دیپت رہتی ہے۔ بانی میں آتما کا پرکاش کام کرتا ہے۔ اس سے یہ ادیش ہے۔ جو اُپاسک ایسا جانتا ہے۔ وہ پرکاشمان رہتا ہے۔ اور دیپت رہتا ہے کیرتی سے، کیش سے تھا برہم تیج سے۔

یہاں ہی برہما کا چوتھا پاد ہے۔ وہ چوتھا پاد وایو روپ جیوتی سے چمکتا اور تپتا ہے۔ اس میں ادھیاتم اور ادھی دیوت کو ایک کر کے درشایا ہے۔ اس کا تات پریہ یہ ہے۔ کہ بھیتر باہر برہم کی ایک بھاؤنا ہونی چاہیئے۔ سب نیموں تھا کالوں میں برہما ستا ہی سمجھنی چاہیئے۔

رگ وید — اوم — یجر وید
ویدامرت
سام وید — اتھرووید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओं) परित्वा गिर्वणो गिर इमा भवन्तु विश्वतः वृद्धा युमनु वृद्धयो जुष्टा भवन्तु जुष्टयः ॥ (मं० १२॥)

(رگ وید انوواک ۱ منڈل ۱ سوکت ۱۰ منتر ۱۲)

(اوم) پری توا گروُنو گر اِما بھونتوُ وِشوتہ بردھا یُمنو بردھیُو جُشٹھا بھونتو جُشٹیا (۱۲)

پدارتھ: ہے (گروُنہ) ویدوں تھا ویدوں کی بانیوں سے ستوتی کو پراپت ہونے یوگیہ پرمیشور (وشوتہ) اس سنسار میں (۱۱۵) جو ویدوکت ودوان پُرشوں کی کہی ہوئی (گرہ) ستوتی ہیں۔ وہ (پری) سب پرکار سے سب کی ستتیوں سے سیون کرنے یوگیہ آپ ہیں۔ ان کو (بھونتو) پرکاش کرنے ہاری ہوں۔ اور اسی پرکار (بردھا) بدھی کو پراپت ہونے یوگیہ (جُشٹھا) پریتی کی دینے والی ستتیاں (جشٹیا) جن سے سیون کرتے ہیں۔ وہ (بردھایم) جو کہ نرنتر سب کاریوں میں اپنی اُنتی کو آپ ہی بڑھانے والے آپ کا (انوبھونتو) انوبھو کریں۔

بھاوارتھ۔ ہے پرمیشور جو جو اُتم پرشنسا ہے۔ سو سو آپ کی ہے۔ تھا جو جو سکھ اور آنند کی بردھی ہوتی ہے۔ سو سو آپ ہی کو سیون کر کے وشیش بدھی کو پراپت ہوتی ہے۔ اس کارن جو منش ایشور تھا سرشٹی کے گنوں کا انوبھو کرتے ہیں۔ وہ ہی پرسن اور ودیا کی بردھی کو پراپت ہو کر سنسار میں پُوجیہ ہوتے ہیں۔

اس منتر میں سائن آچاریہ نے (پری بھونتو) اس پرکار ارتھ کیا ہے۔ کہ سب جگہ سے پراپت ہوں۔ یہ ویاکرن آدی شاستروں سے اشدھ ہے۔ کیونکہ (بھوُ بھوو ادگیانے) دیاکرن کے اس سوتر سے بھی پوروک بھو دھاتو کا ارتھ تسکار ارتھات اپمان کرنا ہوتا ہے۔ آمبرشت باسی سائن آچاریہ آدی تھا یوروپ دیشی کھنڈ باسی صاحبوں نے اس دسویں سوکت کے ارتھ کا انرتھ کیا ہے۔ (دسواں سوکت اور ہیسواں ورگ سماپت)

وید کاویہ امرت

(ओ३म्) नमः सायं नमः प्रातर्नमो रात्र्या नमो दिवा। भवाय च शर्वाय चोभाभ्यामकरं नमः॥

(اتھرووید ۱۱-۲-۱۶)

بھانتہی کروں میں نمہ، ارُ سائینگ نمسکار
دن راتری میں بھی رہوں، میں کرتا نمسکار
برہم اور شو شکتیاں، سرشٹی رچیں سنہار
بار بار دو کر جوڑ کر۔ اُن کو کروں نمسکار

چنے ہوئے پھول

— ہمارا خیال اچھا ہو یا بُرا۔ مادہ اور جسم کا جامہ پہنا رہتا ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ایک حقیقت بن کر جلوہ گر ہوتا ہے۔

— محض محبت مسرت کی بنیاد ہے۔

— ہم وہ ہیں جو اپنے آپ کو بناتے ہیں۔ ہم وہ نہیں جو حالات ہمیں بناتے ہیں۔

— دقعت محبت سے پیدا ہوتی ہے۔

— غصہ حماقت میں شروع ہوتا ہے۔ اور ندامت میں ختم۔

— علمی حقیقت خیالی حقیقت سے بہتر ہے۔

— خاموشی زندگی میں اضافہ کرتی ہے۔

— مسکراہٹ اظہار تشکر کا ایک لطیف ذریعہ ہے۔

— محبت کا راز مسکراہٹ میں پوشیدہ ہے۔

— انسان کے خصائل کا عکس اس کے قلم کی جنبش میں پنہاں ہے۔

— شکر گذاری شرافت کی جان ہے۔

— تقریر کھو جاتی ہے۔ تحریر نہیں کھوتی۔

— عزم استقلال کی کنجی ہے۔

— پہلا گناہ انسان کو دلیر بناتا ہے۔

— ایک مستقل ارادہ ہر چیز پر غالب آ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ زمانے کی چال کو بھی پلٹ سکتا ہے۔

— ہمارا کمزور ارادہ ہم کو ضعیف بنا دیتا ہے۔ ورنہ قوی آرزو کا پیدا ہونا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہمارے اندر اس کے حصول کی کافی قدرت ہے۔

— ہمارے سینوں میں ایک خدا ہے۔ اور وہ ہے ہمارا ضمیر۔

— اپنے کاروبار کے ہر پہلو پر غور و خوض کرو۔

— ہمیشہ آگے ہی قدم بڑھاتے رہو۔

— ہر کام کو مستعدی سے کرو۔

— اپنا فرض ہمیشہ بروقت ادا کرو۔

— شراب خوری سے بچو۔

— اپنا وقت اچھے طریقہ سے صرف کرو۔

— محض اتفاق یا قسمت کا آسرا نہ کرو۔

— کبھی ہمت نہ ہارو۔

— ہر شخص سے حسن و اخلاق سے پیش آؤ۔

— اپنے شناساؤں کے حلقہ کو فضول نہ بڑھاؤ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۸ پوہ سمت ۱۹۹۵ **پرکاش** لاہور یکم جنوری ۱۹۳۹ء
(ہفتہ وار)

نیا ورش

اس پرچہ کے ساتھ "پرکاش" اپنے ۳۵ ویں ورش میں قدم رکھتا ہے - وہ ۳۴ ورشوں سے آریہ سماج کی سیوا کر رہا ہے - سیوا کے لئے یہ کوئی چھوٹا عرصہ نہیں - اس عرصہ میں اس نے کئی اُتار چڑھاؤ دیکھے - کبھی اس کی حالت اچھی ہوتی - تو کبھی خراب - اس کا جنم چند نوجوانوں یا یُوں کہو کہ طالب علموں کے ہاتھوں ہوا تھا - جن کے پاس اپنی ضروریات کے لئے بھی کافی روپیہ نہ تھا - لیکن وہ اس سے نہ جھجکے - محض اس جوش سے جو انہیں آریہ سماج کے لئے تھا - جن لوگوں نے "پرکاش" کو جاری کیا - اُن کی حالت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے - کہ وہ لاہور سے باہر نواں کوٹ کے پاس ایک کٹیا میں رہا کرتے تھے - ان کے پاس اتنے بھی پیسے نہ تھے - کہ "پرکاش" کے دفتر کے لئے کوئی مکان کرایہ پر لے سکیں - نہ ہی چپڑاسی رکھا جا سکا - اس لئے وہ سب کام خود ہی کرتے تھے - "پرکاش" کا جنم ایک ایسے وقت میں ہوا جب آریہ سماج خانہ جنگی میں مصروف تھا - بدقسمتی سے یا خوش قسمتی سے اسے اس میں نمایاں حصہ لینا پڑا - اور وہ جھگڑے میں سے اُسے نکال لے گیا - "پرکاش" کی مالی حالت کبھی بھی بہت اچھی نہیں - اس کی زندگی میں ایسا وقت بھی آیا جب اس کی ساپتاہی آمدنی صرف اڑھائی آنے تھی - لیکن اس کی زندگی میں ایک ایسا وقت بھی آیا - جو شاندار کہا جا سکتا ہے - اس کے ابتدائی سالوں میں اردو کا کوئی روزانہ اخبار نہ نکلتا تھا - اس لئے میدان اس کے ہاتھ میں تھا - اور اس وقت کے حالات کے لحاظ سے اس کی اشاعت بھی اچھی تھی - لالہ دینا ناتھ سوم کپاشی کے ہاتھ میں "ہندوستان" نے بڑی ترقی کی - اس کی اشاعت ہزاروں تک پہنچی - "پرکاش" اس کی اشاعت کو پہنچ سکتا تھا نہ پہنچا - کیونکہ یہ آریہ سماج کا اخبار تھا - اور "ہندوستان" ایک پولیٹکل پرچہ تھا - لیکن یہ کہا جا سکتا ہے - کہ اس کی اشاعت "ہندوستان" سے اُتر کر دوسرے درجہ پر تھی - اس کے جیون میں ایسا سمیہ بھی آیا - جب کہ میرے دوستوں کو اس کی امداد کرنی پڑی - اور ایسا بھی جب کہ اس نے میرے گذارہ کے لئے کچھ دیا - لیکن جو دیا وہ زیادہ نہ تھا - ۳۴ برس کا عرصہ کسی پرچہ کی زندگی میں کوئی لمبا عرصہ نہیں - ایک طرح سے اُسے جوانی کی حالت میں سمجھنا چاہئے - لیکن وہ بوڑھا معلوم ہوتا ہے - اس کی وجہ یہ کہ جس سماج کا وہ اخبار ہے وہ خود بوڑھا ہو رہا ہے - "پرکاش" کی جوانی ڈھل رہی ہے - اس کی حالت کمزور ہو رہی ہے - اور آج اس کی وہ اشاعت نہیں جو چند سال پہلے تھی - زندگی میں اُتار چڑھاؤ ہوتے ہی رہتے ہیں - "پرکاش" کی حالت میں ہوا تو کیا؟ افسوس ہے تو اس بات کا کہ بعض اوقات مجھے یہ گمان ہونے لگتا ہے - کہ "پرکاش" پر جو زوال آیا ہے - وہ لا زوال ہے - اس کی حالت شاید نہ سدھرے - اور سدھر سکتی بھی ہے - تو ایک ہی طریق سے کہ آریہ سماج پھر ترقی کی شاہراہ پر چلنے لگے - لوگوں کو اس سے دلچسپی ہو - اخبارات کی اشاعت اس بات کا نشان ہے - کہ جس تحریک سے ان اخبارات کا تعلق ہے - وہ لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہے یا نہیں - تحریک میں دلچسپی ہو تو لوگ اخبار پڑھتے بھی ہیں - نہ ہو تو کوئی پوچھتا نہیں - آریہ سماج کی اخباروں کی حالت میں بھی مجھے یہی نظر آ رہا ہے - "پرکاش" کے ناظرین کو شاید یہ معلوم نہ ہو - کہ یہ کئی ورشوں سے گھاٹے پر چل رہا ہے - یہ زندہ ہے تو آریہ پُرشوں کی کرپا سے نہیں - بلکہ "پرتاپ" کی بدولت - "پرتاپ" سے چونکہ مجھے معقول آمدنی ہوتی ہے - اس لئے میں اس کا خسارہ آسانی سے برداشت کر لیتا ہوں - اور اس وقت تک برداشت کرتا رہوں گا - جب تک کہ میری آرتھک دشا اس کی اجازت دیگی - یہ دین اوستھا کیوں ہے؟ اس لئے کہ لوگوں کو آریہ سماج سے دلچسپی کم ہو رہی ہے - دوسروں کا

آریہ سماج کا ایک ورش

آریہ سماج کا نیا ورش یکم بیساکھ سے آرنبھ ہوتا ہے - میں نے اس کا ورش "پرکاش" کے ورش کے ساتھ باندھ دیا ہے - "پرکاش" کا نیا ورش لکھتے ہوئے مجھے خیال آیا - کہ آریہ سماج کا ایک ورش بھی لکھ دوں - درحقیقت آریہ سماج اور "پرکاش" کا سمبندھ بھی گہرا ہے - اور میں لکھ بھی چکا ہوں - کہ آریہ سماج شتھل ہو رہا ہو - تو "پرکاش" ترقی کیسے کرے؟ جب ماتا کے ستن میں دودھ کی کمی ہو - تو بچہ بلشٹھ کیسے ہو؟ آریہ سماج کے پچھلے ورش میں کوئی بات اُلیکھ کے یوگیہ نہیں ہاں اتنا کہا جا سکتا ہے - کہ اس ورش کے دو حصے ہیں - ایک جنوری سے مئی تک - دوسرا جون سے دسمبر تک - ایک ۵ ماہ کا اور دوسرا ۷ ماہ کا - دونوں کی اوستھا میں بڑا بھید ہے - پہلے حصے میں خوب سنگھرش رہا - اور دوسرے میں شانتی - سنگھرش اسی بات پر تھا کہ اُپدیشکوں کو آریہ سماج کے اندرونی جھگڑوں میں حصہ لینا چاہئے یا نہیں؟ یہ سنگھرش ایک دو ماہ نہیں رہا - بلکہ پورے تین ورش - تین ورش کی لمبی جدوجہد کے بعد آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے بہو پکش سے نشچے کیا - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشکوں کو نرواچن دوارا سبھا میں نہ جانا چاہئے اور نہ ہی انہیں سماج کے پالیٹکس میں کوئی حصہ لینا چاہئے - اس کے ساتھ یہ گھر یلو یدھ سماپت ہوا - سات ماہ سے شانتی ہے - اور شانتی بھنگ کا کوئی کارن اُپستھت نہیں ہوا - پرتی ندھی سبھا نے اپنے جنرل اجلاس میں یہ رپورٹ کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی تھی - کہ اس اصول کے ماتحت کہ اُپدیشک نرواچن دوارا سبھا میں نہ آیا کریں - اور نہ ہی وہ کنولینگ آدی میں بھاگ لیا کریں - ان کی یوگیتا اور انوبھو سے کیسے لابھ اُٹھایا جاوے - اس کمیٹی کی ایک بیٹھک ہو چکی ہے - اور ایسا فارمولا سوچ لیا گیا ہے - اس پر غالباً اتفاق ہو جائے گا - اس طرح اُپدیشکوں کی یوگیتا اور انوبھو سے فائدہ اُٹھایا جا سکے گا - اور اس کے ساتھ ہی آریہ سماج ان خرابیوں سے بھی محفوظ رہے گا - جو ان کے جھگڑوں میں پڑنے سے پیدا ہوتی ہیں - خانہ جنگی نے پچھلے تین ورشوں میں آریہ سماج کو سخت نقصان پہنچایا ہے - اب اسے ختم سمجھنا چاہئے -

اس ورش میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس کی طرف میں آریہ پُرشوں کا دھیان وشیش روپ سے دلا سکوں - سماج اپنی مندگتی کے ساتھ چل رہا - زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے - کہ اس میں کوئی پری ورتن نہیں ہوا - نہ بہتری کی طرف نہ بدتری کی - حسب معمول آریہ سماجوں کے جلسے ہو رہے ہیں - اور اُستی اُتسوں کے بھی - لیکن یہ جلسے آریہ سماج کے کام کو جاری تو رکھتے ہیں نیا جوش پیدا کرنے کا کارن نہیں بنتے - اس کی وجہ یہ ہے کہ جلسے کئے جاتے ہیں تو یہ سمجھ کر یہ ایک فرض ہے - جو ادا کرنا لازمی ہے - اس سے زیادہ نہیں - پہلے دنوں میں وارشک اُتسو دیکھ آتے تھے تو ایک ایک آریہ کے گھر میں خوشی کے سامان پیدا ہو جاتے تھے - آج وہ حالت نہیں اس کے اتیرکت آریہ پُرش اِدگرد کے آریہ سماجوں کے جلسوں میں جانا اپنا کرتویہ سمجھتے تھے - آج تو ہر ایک سماج کا اپنا جلسہ ہو رہا ہے - دوسری جگہ کون جائے - پہلے چند ایک جلسے ہوتے تھے - اب سینکڑوں ہوتے ہیں - باوجود اس کے یہ تسلیم کرنا چاہئے - کہ جلسوں میں جان نہیں

کیا کہنا - خود آریہ سماجی اپنے اخباروں کا مطالعہ نہیں کرتے - اور مطالعہ نہ کریں تو انہیں معلوم کیسے ہو - کہ آریہ سماج میں کیا ہو رہا ہے؟ اس کے غم و خوشی میں کیسے شامل ہوں؟ آج میں یہ سطور لکھ رہا ہوں - "پرکاش" کے پریمیوں سے سہایتا کی اپیل کرنے کے لئے نہیں - کیونکہ میں دیکھ چکا ہوں - کہ اس کا چنداں اثر نہیں ہوتا - بلکہ کیول آریہ سماج کی دشا درشانے کے لئے - اخبارات وہ نشان ہیں - جو کسی سوسائیٹی کی ترقی یا تنزل کا پتہ دیتے ہیں - وہ بیرومیٹر ہیں جس سے کسی سوسائیٹی کی حرارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے - آریہ سماجی پتروں کی اوستھا سے کوئی رائے قائم کرنی ہو تو کہنا پڑے گا - کہ آریہ سماج اس وقت آگے کو بڑھ نہیں رہا - بلکہ پیچھے کو ہٹ رہا ہے - بہر حال میں خوش ہوں اور اس کے پریمی بھی خوش ہوں - کہ "پرکاش" نے آریہ سماج کی سیوا کرتے ہوئے اپنے جیون کا ایک اور ورش سماپت کر لیا ہے - اس کی مالی حالت اچھی نہیں - لیکن یہ سنتوش ہے - کہ آریہ سماج کو اس کی ضرورت ہے - اور وہ اس کی خدمت کر رہا ہے - اسی سنکلپ کے ساتھ وہ نئے ورش کا آرنبھ کرتا ہے - پرماتما اس کے اس سنکلپ کو پورا کریں -

(کرشن)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسٹر اینے کا ایڈریس

مسٹر اینے کا انتخاب نہایت کامیاب رہا۔ خیالات کے لحاظ سے وہ آریہ سماجی نہیں۔ باوجود اس کے آریہ سماج نے انہیں آرین کانگریس کی صدارت پیش کی۔ انہوں نے قبول فرمائی جس کے لئے آریہ سماجی اُن کے ممنون ہیں۔ اس واقعہ نے ثابت کر دیا۔ کہ جہاں تک آریہ جاتی کے ادھیکاروں کا تعلق ہے۔ آریہ سماجی اور غیر آریہ سماجی میں کوئی تمیز نہیں۔ ایک آریہ سماجی کانگریس کی صدارت ایک غیر آریہ سماجی بھی کر سکتا ہے۔ اور اپنے فرض کو نہایت خوبی سے نبھا سکتا ہے۔ آخر آرین کانگریس کس لئے کی گئی؟ اس سوال کے تصفیہ کے لئے نہیں۔ کہ پوجا سا کار کی ہونی چاہیئے یا نرا کار کی؟ وید کن پستکوں کا نام ہے؟ یا کہ شرادھ زندوں کا ہونا چاہیئے یا مردوں کا؟ بلکہ اس لئے کہ ریاست حیدرآباد میں جو آریہ ہندوؤں کو ان کے مذہبی اور مجلسی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ان کا کیا انتظام کیا جائے؟ بیشک آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں کچھ سدھانت بھید ہے۔ لیکن وہ اس اتفاق کے مقابلہ میں بہت کم جو ان کے سدھانتوں میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ سدھانت بھید ہو تب بھی کیا؟ دونو کے مذہبی۔ مجلسی۔ معاشی اور سیاسی حقوق ایک سے ہیں۔ اور وقت آ گیا ہے جب کہ وہ سدھانت بھید کے باوجود مشترکہ باتوں میں ایک ہو کر کھڑے ہوں۔ ان کی سنسکرتی کو مٹانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ان کی زبان کو ملیامیٹ کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ درحقیقت ان کی ہستی ہی خطرہ میں ہے۔ اگر وہ آپس میں ہی لڑتے جھگڑتے رہے۔ تو نتیجہ معلوم۔ اس لئے وہ شوق سے شاسترارتھ کریں ان سدھانتوں پر جن پر اختلاف ہے۔ لیکن مشترکہ دشمن کے سامنے متحد ہو کر کھڑے ہو جائیں۔ کیا انہیں وہ الفاظ بھول گئے۔ کہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہم سو اور پانچ ہیں۔ لیکن دشمن کے مقابلہ میں ایک سو پانچ۔

آرین کانگریس نے یہ نیک مثال قائم کر دی۔ آریہ سماج نے اس کی صدارت ایک سناتن دھرمی نیتا کو پیش کی۔ جنہوں نے اس کے سدھانتوں کی ویاکھیا اس خوبی سے کی۔ کہ آریہ سماجی بھی کیا کرے گا؟ مسٹر اینے نے بتایا۔ کہ آریہ سماج نے دنیا کو ایک گم شدہ خزانہ کا نشان دیا۔ اور وہ ہے "وید"۔ آریہ سماج نے وید کو وہ درجہ دیا۔ جو ابتدائے آفرینش سے اس کا حق چلا آ رہا ہے۔ اور جسے آریہ جاتی نے بھلا دیا تھا۔ رشی دیانند کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ انہوں نے ویدک اصول اس پرکار سے کئے۔ جو دوسرے مذاہب کے ودوانوں کو معقول نظر آئیں۔ ساتھ ہی انہوں نے سوسائٹی میں اصلاح کی روح پھونکی۔ اور ویدک دھرم کا دروازہ منش ماتر کے لئے کھول دیا۔ صدیوں سے اس کا دروازہ دوسرے مذاہب والوں پر بند تھا۔ اب دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ویدک دھرم میں پرویش کر سکتے ہیں۔ لیکن رشی نے جو کچھ بھی کیا فرقہ پرستی کے جذبہ سے متحرک ہو کر نہیں۔ بلکہ اس بھاو سے کہ سب منش ایک ہیں۔ اور وید پر سب کا مساوی حق ہے۔ آریہ سماج کی شاخیں ہندوستان سے باہر بھی ہیں۔ ہر جگہ اس نے عالمگیر اخوت کے اصول پر کام کیا ہے۔ پرماتما سب کے پتا ہیں۔ اور دنیا کے لوگ ایک دوسرے کے بھائی۔ یہ اصول ہے جس پر آریہ سماج چل رہا ہے۔

جس اُدّیش سے آرین کانگریس کی گئی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ شمال میں جموں و کشمیر کی ریاست ہے۔ اور جنوب میں حیدرآباد کی۔ جموں و کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے لیکن ہندو راجہ ہے۔ حیدرآباد میں ہندو ۸۹ فیصدی ہیں۔ لیکن حاکم مسلمان ہے۔ میں اسے ہمیشہ ہندو مسلم اتحاد کا نشان سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن افسوس کہ کچھ عرصہ سے ان دونوں ریاستوں میں مسلمان فرقہ پرستی کے جذبات سے متحرک ہو رہے ہیں۔ مسٹر اینے نے کیسا خوبصورت خیال پیش کیا۔ کہ کشمیر اور حیدرآباد ہندو مسلم اتحاد کی یادگار ہیں۔ یہ ایک خواب ہے جو ہر دیش بھگت ملک بھر میں پورا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن افسوس کہ شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ کشمیر اور حیدرآباد میں بھی ٹوٹ رہا ہے۔ انہوں نے درست کہا ہے۔ کہ ہندوستانی ریاستیں جاہلیت کے وسطی زمانہ کی یادگار ہیں۔ جب کہ حکمران رعایا کے لئے سب کچھ تھے۔ اور جو بھی سیاہ و سفید کر دیں کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ لیکن وہ وقت گیا۔ اب تو والیانِ ریاست کو اختیارات پرجا کے حوالے کرنے پڑیں گے۔ اور نظام حیدرآباد جیسے بڑے نواب کو بھی جھکنا پڑے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست کے آریہ ہندوؤں پر کیا کیا مذہبی پابندیاں ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ تہیں کوئی نئی بات نہ بتا سکتے تھے۔ ہاں پرانی باتوں کو نہایت خوبی سے پیش کیا۔ ریاست کی آبادی کے متعلق مختلف اعداد و شمار شائع ہوتے رہتے ہیں۔ سو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہندو ۸۹ فیصدی ہیں۔ مسلمان دس فیصدی اور ایک فیصدی عیسائی۔ لیکن باوجود اس کے حکومت دس فیصدی مسلمانوں کی ہے۔ ریاست کی ۸۰۲ گزیٹڈ ملازمتوں میں سے ۵۴۵ مسلمانوں کے پاس ہیں۔ اور ۱۸۳ ہندوؤں کے۔ اور جوڈیشل سروس میں تو عملی طور پر مسلمانوں کا اجارہ ہے۔ گویا عہدے سب کی سب مسلمانوں کے پاس ہیں۔

تعلیم کے لحاظ سے بھی ہندو نہایت پسماندہ ہیں۔ اور ریاست حیدرآباد کو یہ ناقابل رشک فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے ہندوؤں کو تعلیم کے لحاظ سے ایسی پست حالت میں رکھا ہوا ہے۔ ہندو ایک ہزار میں صرف ۳۳ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور مسلمان ایک سو تین۔ ہندوؤں کو مذہبی خیالات کے اظہار کی ممانعت ہے۔ لیکن مسلم واعظ کھلے بندوں منافرت پھیلاتے پھرتے ہیں۔ جب سے مسلمانوں نے "پاکستان" کی تحریک شروع کی ہے۔ وہ کہنے لگے ہیں۔ کہ وہ ایک علیحدہ قوم ہیں۔ ان کا مذہب۔ زبان۔ معاشرت جُداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے وہ ملکی معاملات میں ہندوؤں کو سہیوگ کیوں دیں۔ یہی سپرٹ اب حیدرآباد میں آ رہی ہے۔ دس فیصدی مسلمان اپنے تئیں ۹۰ فیصدی آبادی پر حکمران سمجھتے ہیں۔ اور ان کا عمل ایک ایک قدم پر اس بات کا ثبوت مہیا کر رہا ہے۔ آریہ سماج ہندو سبھا اور سٹیٹ کانگریس سب اسی بات پر متفق ہیں۔ کہ ریاست میں ذمہ وار حکومت قائم ہونی چاہیئے۔ اور سب کو تحریر و تقریر اور جماعت بندی کی اجازت۔ آرین کانگریس اسی مقصد سے کی گئی ہے۔

(کرشن)

ستیاگرہ کا فیصلہ

آخر آرین کانگریس شولاپور نے حیدرآباد ریاست کی آریہ ہندو رعایا کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے سول نافرمانی کا فیصلہ کر دیا۔ مہاتما نارائن سوامی جی پہلے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ اور سیاہ و سفید کے تمام اختیارات اُن کو دے دئے گئے ہیں۔

اپنے آریہ بھائیوں سے مجھے کہنا ہے۔ کہ ہندوستان بھر کی سماجوں کے پرتی ندھیوں نے شولاپور میں اکٹھے ہو کر سول نافرمانی کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمارا دھرم ہے کہ ہم اس فیصلہ کو پروان چڑھائیں۔ اور ہر قسم کی مالی و جسمانی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کا امتحان ہو رہا ہے۔ اگر وہ پورا اُترا تو بھارت ہی نہیں دنیا بھر میں اسکی فتح کا ڈنکہ بج جائے گا۔ اور اگر پرماتما نہ کریں ہم نے پیٹھ دکھائی۔ تو ہم ڈوبیں گے ہی آریہ سماج کو بھی ساتھ لے ڈوبیں گے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا وقت گیا۔ اب تو زمانہ معرکوں کا ہے۔ نیشنل کانگریس نے کئی میدان سر کر کے اُن سوسائٹیوں کے لئے زندہ رہنا ناممکن بنا دیا ہے۔ جو بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں۔ اس نے قربانی کا معیار بہت بلند کر دیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج زندہ رہ سکتا ہے تو ایک ہی صورت میں کہ وہ اپنے پکشوں کی پراپتی کے لئے اسی تپ اور تیاگ کا ثبوت دے۔ جو کانگریس سوراجیہ پراپتی کیلئے کر رہی ہے۔

(کرشن)

رہی۔ اس لئے ضرورت ہے پروگرام کے بدلنے کی۔ نیا کاریہ کرم بنانے کی۔ اس کیلئے ضرورت ہے ایسے پرشوں کی جن کے لئے آریہ سماج فرصت کا مشغلہ نہ ہو۔ بلکہ جنہیں دن رات سوتے جاگتے چلتے پھرتے اور اُٹھتے بیٹھتے اسی کی چنتا ہو۔ ایسے پرشوں کی دن بدن کمی ہو رہی ہے۔ یہی آریہ سماج کی شتھلتا کا کارن ہے۔ ورنہ اس کے سدھانت اُتّم اٹل اور سنہیہ ہیں۔ اور اس کا پروگرام سندر۔

پنجاب سے اس کا وشیش سمبندھ نہیں۔ لنتو آریہ جگت سے ہے۔ آریہ سماج نے اپنی زندگی میں پہلی بار ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ شروع کیا ہے۔ آریہ سماج کے دھارمک ادھیکار وہاں خطرہ میں ہیں ان کی رکھشا کے لئے جو بھی اُپائے ہو سکتے تھے کئے گئے۔ لیکن نظام کے دربار میں کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اس لئے ستیاگرہ شروع کیا گیا ہے۔ یہ وہاں کے آریہ پرشوں نے اپنی ذمہ واری پر شروع کیا ہے۔ آرین کانگریس اس لئے کی گئی ہے۔ کہ سارے آریہ جگت کی سہانوبھوتی اسے مل جائے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ لیکن معمولی کاموں کا سمیہ رہا بھی نہیں۔ اب تو بڑے بڑے کام ہو رہے ہیں۔ اور آریہ سماج کو بھی بڑے بڑے کاموں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

(کرشن)

راجکوٹ میں کانگرس کی فتح

ذمہ دار حکومت کے قیام کے لئے

ریاست راجکوٹ میں جو ستیاگرہ تین ماہ سے ہو رہا تھا۔ وہ سردار پٹیل اور ٹھاکر صاحب میں سمجھوتہ ہو جانے پر بند کر دیا گیا۔ کیونکہ ٹھاکر صاحب نے ذمہ دار حکومت دینا منظور کر لیا ہے۔ کانسٹی ٹیوشن مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جس میں پرجا پریشد کے ممبروں کی اکثریت ہوگی۔ اس سمجھوتہ کی رو سے تمام سخت گیرانہ قوانین کو واپس لے لیا جاوے گا۔ ٹھاکر صاحب نے اپنے ذاتی اخراجات میں بھاری تخفیف منظور کر لی ہے۔ زیر سماعت مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔ اور تمام پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔

کانگرس کی یہ شاندار فتح ہے۔ جسے دیکھ کر ہمیں یقین ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو بھی حیدرآباد میں بلاشبہ کامیابی نصیب ہوگی۔

ریاستوں میں ذمہ دار حکومت

جوں جوں ریاستوں میں ذمہ دار حکومتوں کے قیام کی تحریک زور پکڑتی جاتی ہے۔ توں توں ریاستوں کی پرجا میں بیداری بھی آ رہی ہے۔ ٹراونکور اور راجکوٹ کی مثالوں سے سبق لے کر بعض سمجھدار والیانِ ریاست اپنی دانشمندی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ریاست اوندھ اور ریاست کولہاپور کے فرمانرواؤں نے ذمہ دار حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

ہمیں امید ہے۔ کہ دوسری ریاستوں کے فرمانروا بھی اس قسم کا اعلان جلد کر دیں گے۔

آریہ سماج کوئٹہ کا ریزولیوشن

آریہ سماج کوئٹہ نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ "پرکاش" سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنا رشی انک ہندی میں بھی نکالے۔ اور ساتھ ہی الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر وہ اس کے اس مطالبہ کو منظور نہ کرے۔ تو رشی نمبر کا اردو ایڈیشن بھی نہ منگوایا جائے۔

"پرکاش" کو ہندی میں رشی نمبر نکالنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سوال تو صرف مانگ کا ہے۔ اگر کم از کم مانگ اتنی بھی ہو۔ کہ خرچ پورا ہو سکے۔ تو رشی نمبر ہندی میں بھی نکل سکتا ہے۔ اس ورش ہم آریہ سماج کوئٹہ کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہوگا جب آریہ سماجیں اور "پرکاش" کے پریمی زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہندی ایڈیشن منگوائیں۔

شوراتری نمبر

گت ورش "پرکاش" نے اپنا شوراتری نمبر جس شان سے شائع کیا تھا۔ اس کا اندازہ اس کی مسلسل مانگ سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا۔ کہ شوراتری کے بعد بھی آرڈر آتے رہے۔ اس ورش بھی "پرکاش" اپنا شوراتری نمبر نہایت شان سے شائع کریگا۔ قیمت صرف ایک آنہ ہوگی۔ ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ اور ضخامت بھی بڑھائی جائیگی۔

جہاں لیکھکوں، کویوں اور افسانہ نگاروں کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی رچنائیں شیگھر بھیج دیں۔ وہاں آریہ سماجوں کو زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر بھی بھیج دینا چاہیئے۔

سندھ گورنمنٹ اور چھوت چھات

سندھ گورنمنٹ اپنے اس فیصلے کیلئے جس کے ذریعہ اس نے اپنے صوبہ میں چھوت چھات کے خلاف مہم شروع کرنے کا عزم کیا ہے مبارکباد کی مستحق ہے۔ گورنمنٹ نے ماتحت افسروں کے نام اس امر کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ تمام پبلک کنوؤں اور تالابوں وغیرہ پر نوٹس لگا دئیے جائیں۔ کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت سب اقوام اور فرقوں پر کھلے ہیں۔ جن لوکل بورڈوں کے خلاف شکایات موصول ہوں گی۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جاوے گی۔ جہاں تک عام شہری حقوق کا تعلق ہے گورنمنٹ ہر ممکن طریقہ سے چھوت چھات کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ گورنمنٹ نے ہری جن سیوک سنگھ اور دوسری دھارمک سوسائٹیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اسے اس کام میں سہیوگ دیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ سندھ گورنمنٹ بہت جلد چھوت چھات کو اپنے صوبہ میں ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کا فیصلہ

حیدرآباد سٹیٹ کانگرس نے عارضی طور پر ستیاگرہ بند کر دیا ہے۔ اس سمبندھ میں سٹیٹ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کی طرف سے جو بیان شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے یہ فیصلہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہرلال کے مشورہ سے کیا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ کانگرس کو فرقہ وارانہ جماعت کہا جاتا تھا۔ اور اس کی سرگرمیوں کو آریہ ڈیفنس لیگ اور ہندو سول لبرٹیز یونین کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایسی حالت میں مہردو لیڈران نے ستیاگرہ کا ملتوی کیا جانا ہی مناسب سمجھا۔ چنانچہ ان کے اس مشورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ستیاگرہ بند کر دیا گیا۔ سٹیٹ کانگرس کی طرف سے اس وقت تک تقریباً چار سو ستیاگرہیوں کو قید کی سزائیں ہو چکی ہیں۔ اور ۲۵ پچیس سو اشخاص جیل جانے کو تیار ہیں۔

سٹیٹ کانگرس کے ستیاگرہ کے التوا سے نظام گورنمنٹ کو صورتِ حالات کا جائزہ لینے اور آریہ سماج کی طاقت کا اندازہ لگانے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ایک نہ ایک دن وہ جھکنے پر ضرور مجبور ہوگی۔

دائرہ عیسائیت سے ہر ہٹلر کا اخراج

روم کی ایک تازہ اطلاع کے مطابق ہٹلر کے خلاف عنقریب کفر کا فتوےٰ صادر ہونے والا ہے۔ اور "ہیک جنبشِ لب ... پوپ اسے عیسائیت کے دائرہ سے جلد خارج کر دے گا۔ کیتھولک پادری کہہ رہے ہیں۔ کہ "باوجود اس امر کے کہ ہر ہٹلر کیتھولک ہے وہ کیتھولک مذہب کی جڑوں میں کلہاڑا چلا رہا ہے۔ وہ چرچ کی بہت سی جائیداد پر قابض ہو چکا ہے۔ اور باقی کو بھی ضبط کیا چاہتا ہے"۔ ان کی نظروں میں اس کا یہ فعل ایک ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ علاوہ ازیں انہیں یہ بھی شکایت ہے۔ کہ ہٹلر جرمن نوجوانوں کو جو تعلیم دلا رہا ہے۔ اس سے ان کے دلوں میں کیتھولک مذہب کے خلاف زہر بھرا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جرمنوں میں مادہ پرستی بڑھ رہی ہے۔ اور وہ عیسائیت کے خلاف ہوتے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہٹلر کا دائرہ عیسائیت سے خارج کر دینا ناگزیر اور جائز ہے"۔

شاید پادریوں کا یہ خیال اسی لئے مضبوط ہو رہا ہے۔ کہ اس نے پچھلے دنوں سوڈیٹن لینڈ کے انتخاب میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "میں تمام مذاہب کے خلاف ہوں۔ کیونکہ وہ جرمن قوم کے اتحاد کے لئے سدِ راہ ثابت ہو رہے ہیں"۔

دائرہ عیسائیت سے اخراج کے بعد اسے عیسائیت کی جڑوں کو کاٹنے میں اور بھی آسانی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جائے گا۔

تحقیقات کا مطالبہ

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے اُپ پردھان پنڈت بنسی لال کی بیدر جیل میں اور چار دوسرے آریہ سماجیوں کی گنجوٹی جیل میں اچانک موت واقع ہو جانے سے آریہ جگت میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ اور ان کی موت کے متعلق نہایت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور کئی آریہ سماجوں نے پرستاؤں کے ذریعہ نظام گورنمنٹ سے آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں ان کے اس مطالبہ کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو شہید دیو پرکاش دھرم پرکاش اور مہادیو کی مرتیو کے متعلق آزادانہ تحقیقات کرائے جانے کے لئے کئے گئے مطالبات کا ہوا تھا۔ پھر بھی ہم نظام گورنمنٹ سے کہیں گے۔ کہ اسے اس مطالبہ کو منظور کر لینا چاہیئے۔ تاکہ ان پانچ اموات کے متعلق جو صحیح یا غلط شبہات آریہ جگت میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کا خاتمہ ہو جائے۔ اور اگر وہ درست نکلیں تو جیل کے قصوروار ملازموں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔

فیڈریشن کے خلاف جنگ

وائسرائے نے اعلان کر دیا کہ برطانوی گورنمنٹ فیڈریشن سکیم میں کوئی تبدیلی کرنا نہیں چاہتی۔ ایسی حالت میں کانگرس کے پاس اس کے سوا کیا چارہ ہے۔ کہ اس کے خلاف جنگ کرے۔ مسٹر ستیہ مورتی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ "اگر ہندوستان کے لوگ ہم آہنگ ہو کر مطالبہ کریں۔ تو برطانوی گورنمنٹ کے لئے اسے رد کرنا ممکن نہیں۔ بارہ ماہ کے اندر اندر سوراجیہ حاصل کرنا غیر ممکن نہیں۔ اگر ہم موجودہ موقعہ سے فائدہ اٹھا دیں"۔

ان کی سکیم یہ ہے۔ کہ پنجاب اور بنگال میں کانگرس کولیشن منسٹریاں قائم کی جائیں۔ اس صورت میں کانگرس سارے ملک کے نام پر برطانیہ سے فیڈریشن واپس لینے کا مطالبہ کرے گی۔ لیکن موجودہ صورت حالات میں پنجاب اور بنگال میں جلد کولیشن منسٹریوں کے قیام کا کوئی امکان نہیں۔

مسٹر ستیہ مورتی نے مخالفت کی یہ سکیم بتائی ہے۔ کہ "فیڈریشن کے نفاذ کے بعد تمام کانگرسی حکومتیں تعاون کرنے سے انکار کر دیں۔ فیڈریشن کے متعلق مرکزی حکومت کا کوئی حکم نہ مانیں۔ اس پر گورنر کانگرس وزارتوں کو موقوف کر دیں گے۔ بعد میں جو بھی نئی وزارت قائم ہو۔ اسے اکثریت سے توڑ دیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے واضعین نے اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا ہے۔ اور گورنروں کو یہ اختیار ہے۔ کہ آئین کو معطل م

نوک جھونک

پچھلے چند دنوں میں "دیال باغ" کی حکومت میں بہت کچھ اُلٹ پھیر ہوا ہے۔ رائے صاحب مہتہ گورچنداس نے دیال باغ کی صدارت سے استعفےٰ دے کر تمام جھگڑوں سے نجات حاصل کر لی ہے۔ اور "بچہ سقہ" اور برنالہ پارٹی کو لڑنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اب آپ لاہور میں بیٹھے اس "لڑائی" کا نہایت دلچسپی کے ساتھ تماشا دیکھ رہے ہیں +

مہتہ گورچنداس کے استعفےٰ پر ہمیں ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی۔ کیونکہ بقول "دلیش" "کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگو تیلی" صاحب جی مہاراج کا جانشین ہو ایک ایسا آدمی جس نے تمام عمر رادھا سوامی مت کی ایک کتاب بھی نہ پڑھی ہو۔ جو صاحب جی مہاراج کی وفات کے وقت نہ معلوم کون سی سڑک کا معائنہ کر رہا تھا۔ اور جو روحانیت کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہے۔ ایسے شخص کو صاحب جی مہاراج کا جانشین قرار دینا حقیقت میں صاحب جی مہاراج کی توہین کرنا تھا" +

اب دیال باغ کے کچھ سرکردہ اراکین اس کوشش میں ہیں۔ کہ وہ کسی اپنے آدمی کو اُٹھا کر خالی گدی پر بٹھا دیں۔ ادھر ان کی یہ ایماندارانہ کوششیں ہیں۔ اور اُدھر برنالہ پارٹی کے لالہ گوردا س رام کی روحانیت کا "پرنالہ" ہے۔ کہ سردیوں میں بھی برسات کی طرح زور شور سے بہنے لگ گیا ہے۔ برنالہ میں بہنا شروع ہوا تھا۔ لیکن ایک ہی سال بعد دہلی میں جا کر بہنے لگا۔ لیکن وہاں سے ہٹ کر اب آگرہ میں بہنا شروع ہو گیا ہے +

کہنے کو تو کہا جاتا ہے۔ کہ چاہے کچھ ہو جائے۔ پرنالہ تو وہیں رہے گا۔ لیکن اگر رادھا سوامی مت کی روحانیت کا یہ "پرنالہ" اس اصول پر پورا نہ اترا۔ تو اصول کو غلط قرار دینا مناسب نہ ہو گا۔ اور نہ ہی پرنالہ" کو ناقص سمجھنا ہی ہو گا۔ کیونکہ بقول "دلیش" یہ "پرنالہ" دیالباغ میں ہی بہنا شروع ہوا تھا۔ آخر میں وہیں جا رہے گا +

روحانیت کے اس پرنالہ کی برنالہ سے دہلی میں۔ دہلی سے آگرہ میں جا کر بہنے اور

سدرشن چکر

سندھ کی مٹی میں ہی کچھ عجیب خاصیت ہے۔ کہ کہیں "ادم منڈلی" وجود میں آتی ہے۔ اور کہیں "کنوارہ الیوسی ایشن"۔ غریب دادا لیکھراج کے پیچھے تو سارا سندھ ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے۔ کہ اس نے کئی بستے گھروں کو اُجاڑ دیا ہے۔ لیکن کیا "کنوارہ الیوسی ایشن" کے خلاف وہ معزز شہری جہاد نہ کریں گے۔ جن کے گھروں میں جوان لڑکیاں بیٹھی ہیں؟

"کنوارہ الیوسی ایشن" کی صدارت راشٹرپتی سبھاش بابو کو پیش کی گئی ہے۔ اس لئے کہ وہ خود کنوارے ہیں۔ آج اگر کسی منچلے کنوارے "بزرگ" کے دماغ میں "کنوارہ الیوسی ایشن" قائم کرنے کا خیال آیا ہے۔ تو کل کسی کو "رنڈوہ الیوسی ایشن" کے قیام کا خیال آئیگا۔ اور اس کی صدارت پنڈت جواہر لال کو پیش کی جاوے گی +

اگر یہ دونوں الیوسی ایشنیں قائم ہو جائیں تو کیا ہو؟ سندھ کے کنوارے "کنواروں کی فوج" میں بھرتی ہو جائیں۔ اور رنڈوے "رنڈووں کی فوج" میں۔ باقی رہ گئے شادی شدہ! ان کے خلاف ان کی بیویاں بغاوت کر کے "ادم منڈلی" کی شرن جا پکڑیں گی — رہ جائیں گے وہ بدنصیب جو نہ کنواروں میں ہوں گے اور نہ رنڈووں میں۔ تب ان کا کیا بنے گا؟

اب ان رنڈووں کو ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ جو دوسری شادی کے خواب دیکھ رہے ہوں۔ انہیں کنوارے رشتہ کا تو خیال ہی دل میں نہ لانا چاہیئے۔ کیونکہ "مرمت" ہو جانے کا ڈر ہے۔ جیسا کہ موضع "بگہ" ضلع امرتسر میں ایک لڑکی نے کہاروں سے اُٹھ کر بوڑھے دولہا کی اُسی جوتی سے مرمت کی۔ جو اس نے دُلہن کو بھیجی تھی — یہ ہے "خاص" جوتے کا "بہترین" استعمال +

ریاست پونچھ کے ایک دیہاتی پہاڑیے نے اپنی اُدھیڑ عمر بیوی کو راولپنڈی میں دو سو (۲۰۰) روپیہ میں فروخت کر دیا۔ جونہی سودا ہو رہا تھا۔ تو ایک مسلمان نے اس سے کہا۔ کہ "یہ کیا کر رہے ہو؟ بیوی کو بیچنا ٹھیک نہیں"! — اُس نے کہا۔ "میں بیوی کو کیا کروں۔ میرے پاس ہی کھانے کو کچھ نہیں۔ تو میں بیوی کو کہاں سے کھلاؤں"؟

آپ کہیں گے۔ کہ یہ مفلسی و بے کاری کی انتہا ہے۔ جو ایک شخص اپنی جان سے عزیز رفیقہ حیات تک کو بیچنے کے لئے مجبور ہو گیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بھی غلط نہیں۔ کہ ایک مسلم عورت کی اپنے گھر میں وہ پوزیشن ہی نہیں۔ جس کے پیش نظر وہ "جان سے عزیز رفیقہ حیات" کہی جا سکے۔ وہ تو خاوند کی ملکیت محض ہے۔ جسے وہ بیچے یا یوں ہی در در کی ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دے +

آج کل مسلم اخباروں میں ایک ولایتی کبوتر کا تذکرہ عام ہے۔ اس کبوتر کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ روزانہ نماز پڑھتا ہے۔ مسلم اخبارات اسے "اسلام کی صداقت" کا ایک نشان بتلا رہے ہیں۔ اول تو اس کا نماز پڑھنا اور آمین بولنا ہی قابلِ یقین نہیں۔ اگر ایک لمحہ کے لئے صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے۔ تو بھی یہ اسلام کی نہیں "ہندو دھرم کی صداقت" کا ایک نشان ہے +

سوال ہو سکتا ہے۔ کہ "کیسے"؟ — ہمارا جواب ہے کہ "یہ کبوتر مسئلہ تناسخ کی صداقت" کا زندہ نشان ہے۔ اس کا کبوتروں سے نفرت اور انسانوں سے محبت کرنا و نماز پڑھنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ پچھلے جنم میں ضرور انسان تھا۔ اور وہ مر کر اب کبوتر کے جامہ میں ظاہر ہوا ہے۔ کیا مسلمان اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں؟ اگر وہ اسے "تناسخ کی صداقت" کا ایک نشان ماننے کو تیار نہیں۔ تو اس کے نماز پڑھنے کی دوسری معقول وجہ بیان کریں؟

آخرکار دیال باغ میں ہی بہنے لگنے کی پیشگوئی میں راز یہ ہے۔ کہ کبھی نہ کبھی ضرور لالہ گورداس رام ہی دیال باغ کی گدی پر بیٹھیں گے کیونکہ

بزعم خود وہی صاحب جی مہاراج کے حقیقی جانشین ہیں +

Review ریویو

نئی کتابیں

عرب میں سات سال (ہندی)

لیکھک:- پنڈت رُچی رام جی آہلو والیک انوادک شری پنڈت برہمانند جی بی۔اے پرکاشک۔ سرل ساہتیہ سدن۔ نئی دہلی۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۲۲۴ صفحات کاغذ و چھپائی اچھی۔ قیمت سوا روپیہ +

یہ پستک پنڈت رُچی رام جی کی عرب یاترا سمبندھی اُردو پستک کا ہی ہندی انواد ہے "پرکاش" کے پریمی پنڈت جی کے لیکھ پڑھ ہی چکے ہیں۔ اس لئے ان کا وشیش پریچہ دینے کی آوشیکتا نہیں۔ پرستت پستک میں ان کا عرب اور دوسرے اسلامی ممالک کی سات سالہ پیدل یاترا اور پرچار کا ورتانت سرل اور روچک بھاشا میں دیا گیا ہے۔ مشنری سپرٹ رکھنے والے پرتیک آریہ کو یہ پستک اوشیہ پڑھنی چاہیئے +

ہٹلر اعظم (اُردو)

لیکھک پروفیسر چندر شیکھر شاستری

پرکاشک:- ایشیائی لٹریچر کمپنی (مسجد کھجور) دہلی۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۳۸۶ صفحات۔ لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ۔ قیمت اڑھائی روپیہ (۲۸)

زیر ریویو کتاب اٹھائیس کتابوں کی مدد سے لکھی گئی ہے۔ اور ۳۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ جن میں جرمنی کی قدیم تاریخ پر ایک نظر۔ ہٹلر کا بچپن۔ ہٹلر وی آنا میں۔ ہٹلر میونک میں۔ جنگ عظیم۔ جنگ عظیم کے زمانہ میں پروپیگنڈا۔ جرمنی میں سیاسی انقلاب۔ ورسائی کا صلح نامہ۔ صلح نامہ کے بعد ہٹلر کی سیاسی زندگی کا آغاز۔ نیشنل جرمن مزدور پارٹی۔ ہٹلر کے ۲۵ بنیادی اصول۔ ابتدائی زمانہ کی جدوجہد۔ طوفانی فوجوں کا عروج۔ پروپیگنڈا اور تنظیم۔ جنگ یوروپ کے بعد یوروپ کے بارہ میں جرمنی کی خارجہ پالیسی۔ روس کے مقابلہ میں فرانس اور جرمنی کا مطالبہ۔ ہٹلر کی ہمہ گیر تحریک۔ کالا جھنڈا۔ نیشنل سوشلسٹوں کا طریق کار۔ ہٹلر کی آئینی جدوجہد۔ ہٹلر کی فتح۔ ہٹلر کی نئی حکومت۔ ہٹلر اور یوروپ کی حکومتیں۔

سچ بات تو یہ ہے - کہ جدھر من کو لگانا چاہو گے اُدھر ہی لگ جاوے گا - ہم سے تو ہمارے مسلمان بھائی ہی اچھے ہیں - انہوں نے اس بات کو ہم سے اچھی طرح سمجھا ہے۔

ایک بار میں پٹالہ میں تھا جو ایک قصبہ ہے انبالہ کے پاس۔ وہاں نہانے کے لئے بڑے بڑے حوض ہوتے ہیں - مجھے وہ لڑکا بھولتا ہی نہیں - اس کا نام تھا عزیز - وہ ایف - اے میں پڑھتا تھا - بڑا شریف لڑکا تھا - میں وہاں گیا - وہ سنان کر رہا تھا - مجھ سے بولا "آپ کب نہاویں گے؟" میں نے کہا "پہلے تم نہاؤ"۔

اس نے سنان کیا - وہ کپڑوں کا شوقین تھا - ہاتھ پیچھے میں گیا - بالوں کی مالا سکے میں ڈالی - اور کپڑے پہن لئے - پھر سیڑھیوں پر بیٹھ کر پیر دھونے لگا - میں نے پوچھا "ابھی تو سنان کیا ہے - تم اب پیر کیوں دھوتے ہو؟"

وہ بولا - "سوامی جی! سنان تو اچھا ہونے ہر دن میں دو بار کر لیتے ہیں - مگر اب تو بی دھو کر وضو کرونگا - نماز پڑھوں گا"۔

جب وہ پڑھ چکا تو میں نے پوچھا - "کہو تم نماز پڑھتے ہو تو کیا تمہارا من ادھر اُدھر جاتا ہے؟"

وہ بولا - "سوامی جی! دل ایک سا رہتا ہے - بہت سے ایسے بھی نیک آدمی ہوتے ہیں جن کا من ادھر اُدھر نہیں جاتا ہے - لیکن ہم اس لئے نماز نہیں پڑھتے - ہم تو یہ سمجھتے ہیں - کہ یہ بندو کو بد ... نے یاد نہیں کیا - تو ہم ایک گناہ عظیم کے گنہگار ہو گئے - جیسے بیمار ایک دن بھی کوئی آدمی روٹی نہ کھاوے - تو وہ کمزور ہو جاتا ہے - یاد کر لیتے ہیں - تو سمجھتے ہیں - کہ آج ہم یاد نہ کرنے کے گناہ سے گنہگار نہیں"۔

"یہ ٹھیک ہے - میں پوچھتا ہوں"۔ کہ باپ کی آگیا کو ماننا کہاں تک ہے؟ کوئی کہے - کہ یہ نیک چیز ہے - باپ کی آگیا کے انوسار چلنا ہے - رام کے زمانے میں جب رام سے پوچھا گیا - کہ کیا تم اپنے پتا کی آگیا مانو گے؟ تو انہوں نے اُتر دیا - کہ کیا ایسے بھی پُتر دنیا میں ہیں - جو پتا کی آگیا نہیں مانتے؟ پتا اور ماتا کی آگیا نہ پالن کرنے سے اپرادھی ہو جاویں گے - اناہر ہو جاویں گے - پرنتو پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے گناہ دور ہو جاتا ہے - اسی لئے تو ویدوں میں کہا ہے۔

अनुव्रतः पितुः पुत्रो मात्रा भवतु संमनाः ॥

یہ تو ویسا ہے - دل نہیں لگتا ہے - ایسا جو آپ بولتے ہیں - تو دل کو آپ نے لگایا نہیں - میرے بھائی الیٹر نے دل کو بہت اچھا بنایا

(ادھیاتم شُدھا)

من کو کیسے وش میں کریں؟

(لیکھک: شری سوامی سروداننداجی مہاراج)

ہے - یہ دل مشکل سے مشکل بات میں بھی لگ جاوے - اور آسان سے آسان بات میں بھی نہیں لگے - تو یہ بنایا ہی اس قسم کا گیا ہے - اس کو تو لگانے والا چاہیئے - یہ تو اپنے دل کی بات ہے - دل کو لگا لو لگ جاویگا - شریر کے ابھیاس سے ابھیست ہو کر یہ جیو جیتا ہے - اور مرتا ہے - جج کے سامنے دو مُدعی اور مدعاعلیہ ہیں - جج نہ مدعی ہے نہ مدعاعلیہ - پرنتو آج کل بدی پالنٹو ڈوبیہ اپنا مقدمہ جیتنے کے لئے دے دیویں تو وہ لے لیتا ہے - اس طرح وہ جج نہیں رہتا بلکہ مدعی بن جاتا ہے - لیکن در حقیقت نہ جج وادی (مدعی) ہے نہ پرتی وادی (مدعاعلیہ) وہ نمنتی ہے اسی پرکار آتما شریر سے تٹستھ ہے - شریر کے بیچ میں جیو اور آتما ابھیاس میں آ کر کہ میں مرتا ہوں - میں جیتا ہوں - میں دکھی ہوں - ایسا مانتا ہے - مگر ابھیاس دوش آتما سے ہٹا دئے جاویں - تو وہ سروکتا نراکار نرنجن بن جاتا ہے - اس میں کوئی شک نہیں ہے - یہ اُپنشد کا ایک مہان ستیہ ہے۔

دوسری بات یہ ایشور گیان سوروپ ہے - اس کا گیان اننت اور شاشوت ہے - پرماتما سروگیہ ہے - اس میں کوئی فرق نہیں - گیان کی مہما سنسار میں بہت اُونچی ہے - پرماتما سروتر ویاپک ہے - کہا ہے -

अणोरणीयान् महतो महीयानात्मास्य जन्तोर्निहितो गुहायाम्

اس کا کیسے پتہ لگے گا؟ ایکانت میں زلش کام ہو کر اس کا وچار کریں گے - اور اپنے اپنے انتہ کرن کی پردگی کو صحیح کریں گے - تب تمہارے دُکھ اور موہ دور ہو جاویں گے - اور تب تم جانو گے - کہ تم اس کے ساتھ ہو - اور وہ تمہارے ساتھ ہے - اس میں اور تم میں فرق کچھ بھی نہیں رہے گا - اس واسطے پرماتما گیان سوروپ ہے - اس کا گیان سروتر پھیلا ہوا ہے - یہ گیان ایک رس رہنے والا ہے - نہ یہ کم ہو سکتا ہے نہ بگڑ سکتا ہے + آگے کہا ہے - کہ پرماتما اننت ہے - اس لئے اس کا گیان بھی "आनन्तं हितम" آدی انسانت سے رہت ہے - اور کہا ہے - "सत्यं, ज्ञानं, अनन्तं" یہ برہم کا وشیشن ہے - پرماتما ستیہ سوروپ ہے گیان سوروپ ہے - اننت سوروپ ہے - وہ کیسا ہے؟ "निहितं गुहायां" پرماتما गुहा یعنی انتہ کرن میں نہت ہے - چھپا ہوا ہے - تو جو اپنے انتہ کرن کی گوہا میں جب پرورت ہو جاتا ہے - تو اس کو جاننے لگ جاتا ہے - پھر اس کی سمپورن کامنائیں پورن ہو گئیں - وہ تو ایسے مادے کی چیز ہے - جس کو جاننے سے سب کچھ جان لیا - منن کرنے سے سب کچھ پراپت ہو گیا - برہم جب اس کے ساتھ ملا - تو اس کی ساری کامنائیں پورن ہو گئیں - اسی پر فارسی کے ایک عالم نے بھی کہا ہے -

"گذشت از سرِ مطلب"

مختصر افسانہ

مساوات

کسی بڑی مچھلی نے ایک ننھی مچھلی کو اپنے منہ میں پکڑ لیا - اور اُس کو نگلنا چاہا - مگر ننھی مچھلی نے آہ وزاری شروع کر دی - وہ بولی - "یہ ناانصافی ہے مجھے بھی زندہ رہنے کا حق حاصل ہے قانون کی رُو سے - چھوٹی بڑی سب مچھلیاں برابر ہیں"۔

بڑی مچھلی کہنے لگی - "اس سے کیا بحث - کہ ہم برابر ہیں یا نہیں؟ اگر تمہاری مرضی یہ نہیں - کہ میں تمہیں کھاؤں - تو آؤ تم مجھے کھا لو - اگر کھا سکو - ڈرتی کیوں ہو - آؤ شروع کرو - میں تمہاری طرح آہ وزاری نہیں کروں گی"۔

ننھی مچھلی نے اپنا منہ پھیلایا - اور بڑی کو ہڑپ کرنے کی کوشش کی - لیکن جب ناکام رہی - تو آہ بھر کر بولی - "اب تم ہی مجھے کھا لو"۔

(روسی سے ترجمہ) (قدوسی رام پوری)

جب میں نے مطلب کو ہی چھوڑ دیا - تو سارے مطلب پورے ہو گئے - اس طریقے سے جب بھرتی ... رہت ہم نے اپنی آتما کو بنا لیا - تو ہم نے سب چیزوں کو جان لیا - پھر ہمارے لئے کسی چیز کا ماننا باقی نہیں رہ جاتا ہے - مگر یہ ہے مشکل بات - ہم چاہیں تو اس کو سُگم سے سُگم اور کٹھن سے کٹھن بنا سکتے ہیں - دیکھو سُگم سے سُگم کیسے ہے؟ میں سامنے آپ کو آسانی سے دیکھ سکتا ہوں - مگر پیچھے کیا ہے؟ اس چیز کو میرے لئے اس سمے دیکھنا دُرگم ہے - پرنتو اس چیز کو میرے لئے دیکھنا کیسے سُگم ہو سکتا ہے - جب میں پیچھے لوٹ جاؤں - اپنا منہ پیچھے پھیر لوں - تو اس چیز کو دیکھنا میرے لئے سُگم ہو گیا - اس طرح جب میرے انتہ کرن میں ہی الجھن پڑی ہوئی ہے - اس اُلجھن کو بدی میں جان لوں اور سُلجھا لوں - تو میرے لئے سب سُگم ہو سکتا ہے - پرنتو یدی نہ سُلجھا سکوں - تو یہ اُلجھن میرے لئے کٹھن ہے - لیکن اب سوال یہ ہے - کہ یہ اُلجھن سُلجھے کیسے؟ دیکھو -

اس کا اُپائے ہر ایک انسان کے انتہ کرن میں ہے - منش کبھی کبھی وچار کیا کرتا ہے - پرنتو سب جگہ نہیں کر پاتا ہے - لیکن جب علیحدہ کسی ایکانت جگہ میں بیٹھ جاتا ہے - تو سوبھاو سے ہی اس کے ہردے میں یہ وچار پیدا ہونے لگتے ہیں - کہ سنسار کو کس نے بنایا؟ اس کو بنانے والا کون ہے؟ اور کہاں ہے؟ ہمارا سنسار کے بیچ میں آنے کا پریوجن کیا ہے؟ سنسار میں دُکھ ہوتا ہے - کیا یہ کبھی ختم بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ جب کسی کے دل میں یہ باتیں جم جاتی ہیں - تو وہ سوچتا ہے - کہ مجھے اس سنسار کو چھوڑ دینا چاہیے - یہاں دُکھ و تکلیف ہے - اور تب وہ اپنی آتما کو مرتیو یعنی موت کے ارپن کر دیتا ہے - کوئی ریل کے نیچے لیٹ کر مر جاتا ہے - اور کوئی کسی اور طرح +

گوروکل کا ایک برہمچاری سکھدیو کا بھائی جو سناتک ہونے والا تھا - وہ ریل کے انجن کے آگے لیٹ گیا - اور مر گیا - وہ کیوں مرا؟ اس کے دل پر یہی بھاو آ کر کام کرنے لگ پڑا - اس نے سوچا - کہ گھر میں بھی سنسار میں دُکھ ہے - سنسار میں رہنا اُچت نہیں - تو اس طرح بھاؤ آ گئے تھے - اس لئے اس اُلجھن کو دور کرنے کے لئے جتن کرنا چاہیئے - یہ بھی عقلمند آدمی ہی کر سکتا ہے - وہ ہی من لگا سکتا ہے اور جب آدمی میں یہ بھاو آتے ہیں - اور جس سمے وہ بھاو دردھتا پُوروک بڑھ جاتے ہیں - دل میں جم جاتے ہیں - تو اس سمے وہ کامیابی حاصل کر لیتا ہے - پرنتو جس کے بھاؤ آتے ہیں - اور بجھ جاتے ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دوسرے خیال کے لوگ یہ کہتے تھے۔ کہ:۔

"جاپان چین سے کچھ سوارتھ نہیں چاہتا۔ وہ چین کی مالی اور سیاسی دونو حالتوں میں پورن سوتنتر تا چاہتا ہے۔ اپنے نربل بھائی کو مدد دے کر اپنے پیروں کھڑا ہونا سکھانا چاہتا ہے۔ اور اپنی طرح مضبوط اور طاقت ور بنانا چاہتا ہے۔ اس کی ساری پیداوار چین میں کھپانا چاہتا ہے۔ اس سے ایک پیسے کا بھی نفع نہیں چاہتا"

دکھشن چین کو فتح کر لینے کے بعد پیکن کے ایک سمیلن میں جاپان کے راجکمار نے کہا تھا۔ کہ:۔

"ہم چین کو پاشچاتیہ سام راجیہ وادی شکتیوں سے مکت کرانا چاہتے تھے۔ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ چین کسی طرح آرتھک سہایتا اور فوجی شکھشا کے لئے پشچم والوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔ ہم لوگ چین کو اُنت شیل دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے پڑوسی کو طاقت ور بنانا چاہتے ہیں۔ ہم چین سے اپنا کوئی سوارتھ پورن کرنا نہیں چاہتے"

اس میں شک نہیں۔ کہ ودیشیوں نے چین کو ہڑپ کر جانے کے بہت سے راستے اختیار کئے تھے۔ اور اگر اُس وقت جاپان آہوتی بن کر آگ میں نہ کُودا ہوتا۔ تو کچھ دنوں کے بعد ممکن تھا۔ کہ چین ودیشیوں کے ہاتھ میں چلا جاتا۔ اور اپنی آزادی کھو بیٹھتا۔ ابھی تو چین اپنے پڑوسی (جاپان) دھرم کے بھائی کے آدھین ہوا ہے۔ جاپان انیہ ودیشیوں کی نسبت چین کو زیادہ اُنتی شیل بنا سکتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ جاپان کا چین کے ساتھ کوئی سوارتھ نہیں ہے۔ یہ صرف کہنے کی بات ہے۔ کیونکہ چین کو پاکر اب کوئی بھی کچا مال دوسرے دیش سے نہ لے گا۔ چین کے قبضہ سے جاپان سستے میں کام کرا کے دنیا کے بیوپاریوں کو اور بھی شکست دے گا۔ جاپان کے راجکمار کے بھاشن پر یہ ایک ہی سوال ہو سکتا ہے۔ کہ کو رہا کہ جاپان کتنے دنوں سے اپنانے کو نہ ہے۔ اس نے اپنا کر اس نے کتنا اُنتی شیل بنا دیا۔ یہ ممکن ہے۔ کہ جاپان چینیوں کے دُرگُن اور دُرو ویسن چھڑانے میں کامیاب ہو جائے۔ کیونکہ جاپان مہذب اور ہر ایک کام میں ہوشیار ہے۔

جاپان اور سیام

یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ کہ جاپان اور سیام کی دوستی ہے۔ کنٹین فتح کرنے کے بعد جاپانی جنرل سیام گیا تھا۔ جس کا سیام کی طرف سے بڑا سواگت کیا گیا تھا۔ اس نے اپنے لیکچر میں کہا تھا کہ:۔

سیام اس وقت اچھی طرح آگے بڑھ رہا

چین جاپان یدھ اور ہندوستان کا بھوشیہ

(لیکھک: شری پنڈت کنھیا لال جی مشر سنگھا پور)

(گذشتہ سے آگے)

ہے۔ فوجی تعلیم۔ اور ہوائی تعلیم اچھی ترقی پر ہے۔ اس وقت سیام پچاس فیصدی مال جاپان کا لے رہا ہے۔ باقی پچاس فیصدی دوسرے راشٹروں سے لیتا ہے۔ وقت نزدیک ہے۔ کہ سیام جاپان سے اور زیادہ مال لے گا۔ اگر اسی طرح سیام روز بروز ترقی کرتا رہا۔ تو کچھ دنوں میں سیام بھی ایک شکتی شالی راجیہ بن جائے گا"

جاپان کے پورو کی طرف فرنچ انڈو چائینا ہے۔ جس کا پرانا نام انام ہے۔ یہ پہلے سیام کا ہی راجیہ تھا۔ جسے فرنچوں نے لے رکھا ہے۔ یہ بات سیام کو کھٹک رہی ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ جب سیام اپنی پوری طاقت پکڑ لے گا۔ تب فرنچوں کو انام میں ایک دن بھی نہ ٹکنے دیگا۔ خاکنائے سیام کے نیچے تک سیام کا راجیہ ہے۔ اور یہی خاکنائے سیام اور ملایا کو ملاتا ہے۔ اور سیام کی کھاڑی کو بنگال کی کھاڑی سے جُدا کرتا ہے۔ ملایا کی لمبائی خاکنائے سے تمام سو میل ہے۔ سیام سرکار کا نیر سے پرستاؤ ہے۔ کہ خاکنائے توڑ کر نہر بنا دی جائے۔ جس سے بینکوک جانے کا راستہ نزدیک ہو جاوے۔ جب سے سیام جاپان سمبن ہوا ہے۔ تب سے جاپان نے سیام کو سمجھایا ہے۔ کہ خاکنائے توڑنے سے کولمبو سے چھوٹنے والے جہاز جو چین جاپان فلپائن اور امریکہ جانے والے ہیں۔ وہ ملایا کے پورٹ کی طرف سات میل چل کر سنگاپور نہ جاویں گے۔ بلکہ وہ سارے جہاز کولمبو سے بینکوک آجاویں گے۔ اس حالت میں بینکوک کا کاروبار بڑھ جاوے گا۔ اور سنگاپور کی طرح بینکوک بھی فرضی بندرگاہ ہو جاوے گی۔ اور بینکوک کی وجہ سے سیام کا بیوپار خوب بڑھ جاوے گا۔ اور سنگاپور پورٹ بے کار ہو جاویگی۔ کیونکہ سنگاپور کا سارا بیوپار جہازوں پر منحصر ہے۔ اور جہاز لمبا راستہ نہ طے کر کے بینکوک جاویں گے۔ اس حالت میں سنگاپور اُجڑ جاوے گا۔ خاکنائے کے پاس پینانگ بندرگاہ ملایا کی ہے۔ اس کا بیوپار سیام کے ساتھ ہے۔ کیونکہ یوروپ اور ہندوستان کا سارا مال پینانگ میں ہی اُترتا چڑھتا ہے۔ خاکنائے ٹوٹ جانے سے سیام کا سارا مال پینانگ نہ جاکر نہر کے راستہ سے بینکوک چلا آیا کرے گا۔ اس حالت میں پینانگ پورٹ بھی اُجڑ جائیگا۔ صرف ملایا کا مال لگن ہے۔ پینانگ میں اُتر سکے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خاکنائے کے ٹوٹنے سے دونوں پورٹ بالکل ہی بے کار ثابت ہوں گے۔

تب کیا کریگا

جب جاپان چین پر پوری فتح پالے گا۔ تب وہ شیتنی شالی سوویٹ سرکاروں کی طرف رُخ کرے گا۔ جاپانی لوگ اُن کٹھن اور بڑی پہاڑیوں کو پار کر کے چین سے سوویٹ چاہنے والوں کے ساتھ لڑائی کر کے اُن کو روس کی طرف دھکیل دیں گے۔ ابھی حال ہی کی بات ہے۔ کہ فرانس کی پارلیمنٹ نے گھبرا کر فرنچ انڈو چائینا کے گورنر کو تار بھیجا ہے۔ کہ

"دروازہ پر جاپان آچکا ہے ہوشیار ہو" ادھر انگلینڈ کی پارٹی میں بھی گھبراہٹ کے ساتھ سوال وجواب ہوئے ہیں۔ وہاں یہ کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"اب جاپان اپنا دماغ لگا۔ اور چینی قلیوں سے سستا مال تیار کر اب اور بھی دنیا کے راشٹروں کے بیوپاریوں کو برباد کر دیگا"۔ مطلب یہ ہے کہ جاپان نے جو چین پر فتح پائی ہے۔ اس سے سارے راشٹر گھبرا گئے ہیں۔

بھارت ورش کا بھوشیہ

جس طرح یہ دنیا کے سارے راشٹر جاپان کی فتح پر متفکر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح بھارت ورش کو بھی اپنے متعلق خیال کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات نہایت گمبھیر ہے۔ لیکن اس پر ہر ایک بھارت باسی کو منن کرنا چاہئے۔ میں ایک دھارمک پرچارک ہوں۔ لیکن پھر بھی موجودہ حالات کو دیکھنے سے اور ان کو بھی دھرم کا ایک انگ سمجھ کر مجھے یہ لیکھ لکھنا پڑا۔

چین کا اُنتری اور دکھشنی بھاگ جاپان کے ہاتھ آچکا ہے۔ انتر منگولیا جاپان کا دوست ہے۔ سوویٹ علاقے بھی جاپان ضرور چھین لے گا۔ سیام جاپان کا دوست ہے۔ سیام جاپان کی مدد سے انام بھی فرنچوں سے واپس لے لیگا۔ اس طرف تبت بھی جاپان کا دوست ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ سب حاصل کر کے جاپان کیا بھارت باسیوں کو سکھ کی نیند سونے دے گا۔ کبھی نہیں۔ جبھی بھارت ورش کی ماسٹر جہا سبھا نے نہ صرف جاپان کے خلاف پرستاؤ ہی پاس کئے ہیں۔ بلکہ روپے اور ڈاکٹروں کی مدد جاپان کے خلاف چین کو دی ہے۔

اندازاً یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ برٹش سرکار نے بھارت ورش کی حفاظت کے لئے سنگاپور میں ہوائی جہازوں کا ایک بڑا اسٹیشن قائم کیا ہے۔ اور بہت سی فوج جمع کر رکھی ہے۔ لیکن خاکنائے ٹوٹ جانے کے بعد سنگاپور سیام کی سرحد سے سات سو میل دور رہ جائیگا۔ ایسی حالت میں جاپان بھی کوئی نیا سٹیشن اس نئی نہر کے دونو کناروں پر سیام کی زمین پر بنا سکتا ہے۔ اور پھر اس نئی نہر سے جاپانی فوجیں با آسانی رنگون اور کلکتہ میں خطرہ پیدا کر سکتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ مولمین ایک بندرگاہ ہے۔ بینکوک سے بمشکل ایک ہفتہ کا راستہ طے کر کے مسافر پیدل مولمین پہنچ سکتا ہے۔ مولمین سے دو تین دن کا راستہ طے کرنے سے پھر سیام کی سرحد مل جاتی ہے۔ ایسی حالت میں جاپان اس راستہ سے بھی خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے۔ کہ ابھی بھی چین یونین پرانت تک انگریزوں نے ٹرین نکال رکھی ہے۔ اس وقت جاپان یونین پرانت میں کبھی کبھی بم برساتا ہے۔ اگر یونین پرانت بھی جاپان کو مل گیا۔ تو وہ اس راستہ سے بھی ابھی یہاں خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے۔ کہ یونین پرانت آسام سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس راستہ سے آسام پر بھی حملہ کر سکتا ہے۔

ناظرین سانپ جب ایک بار آدمی کو کاٹ لیتا ہے۔ تو اس کے خون کے ذائقہ کا اس کو چسکا لگ جاتا ہے۔ پھر وہ بے شمار انسانوں کو کاٹ کر اُن کو موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے۔ ٹھیک یہی حالت آج کل یوروپ میں ہٹلر کی ہے۔ آسٹریا اور چیکوسلواکیہ ہٹلر کو آسانی سے مل چکے ہیں۔ اب جلد ہی ایک نہ ایک دن ہٹلر اور بھی ایسی کالونیز کا مالک بن بیٹھے گا۔ مسٹر چیمبرلین برٹش سرکار کی طرف سے کب تک ٹال ویر کرتے رہیں گے۔ ایک نہ ایک دن ضرور برٹش سرکار کو ہٹلر کے ساتھ جنگ کرنی ہوگی۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ جاپان اسی تاک میں لگا ہوا ہے۔ کہ جہاں جنگ یوروپ چھڑا۔ وہاں وہ اُوپر بتلائے ہوئے راستوں سے ہندوستان کو خطرہ پہنچا سکتا ہے۔ اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کو کنٹین کی طرح برباد کر سکتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آرین کانگرس شولاپور کا اجلاس

آرین لیگ ہندو مہاسبھا اور سٹیٹ کانگرس ریاست حیدرآباد میں ملکر ستیاگرہ کریں گی

"شری ٹبٹ اپنے کا صدارتی ایڈریس"

"جاگیردارانہ نظام وسطی زمانے کی یادگار ہے۔ اور زندگی کے جدید حالات اور مہذب گورنمنٹ کے نظریہ کے منافی ہے۔ لیکن اب بھی یہ نظام ریاستوں میں پرورش پا رہا ہے۔ مجھے یہ اچھی طرح سے معلوم ہے۔ کہ بہت سی ہندوستانی ریاستوں کے لوگوں سے پاسا عتنائی کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کی حکومتیں اس بات کا احساس نہیں کرتیں۔ کہ رعایا کے تئیں ان پر کون سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں"۔

ان خیالات کا اظہار شری ٹبٹ ایم۔ ایل۔ اے صدر آل انڈیا آرین کانگرس نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کیا۔ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ شروع میں شری ٹبٹ اپنے نے ان خدمات کا ذکر کیا۔ جو آریہ سماج نے ہندو قوم کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے سرانجام دی ہیں۔ آپ نے آریہ سماج کی تحریک کے دو پہلو بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ ایک سدھارک جماعت ہے۔ اور اپنے بانی اور پہلے گورو کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا یہ پرچار کرتا ہے۔ کہ مذہبی مسئلہ کو عقل و دلیل کی روشنی میں حل کرنا چاہیئے۔ مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں اسی اصول کو مدنظر رکھا ہے۔ آریہ سماج کی تحریک کا دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ اس کی تعلیم میں ویدوں کو ممتاز ترین پوزیشن حاصل ہے۔ اور وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ وید ہی مستند ترین الہامی کتابیں ہیں۔ جن کے اصولوں کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

دھرم پرچار کی سپرٹ

آریہ سماج نے ہندوؤں میں دھرم پرچار کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ جس کا ثبوت اس کی خدمات سے مل سکتا ہے جو وہ جاہل۔ غریب اور پسماندہ لوگوں کے اُدھار کیلئے سرانجام دے رہی ہے۔ آریہ سماج نے پھر سے ہندوؤں کو یہ پیغام دیا ہے۔ کہ انہیں دیگر مذاہب کے پیروؤں کو ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لانا چاہیئے۔ آریہ سماج کی تحریک بین الاقوامی بن چکی ہے۔ اور ہر جگہ اس کی بدولت ویدک دھرم اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کے تعلقات زیادہ خوشگوار ہو گئے ہیں۔ آریہ سماج نے تمام مہذب دُنیا میں عالمگیر اخوت اور ویدک دھرم کے اصولوں کی تلقین کی ہے۔ وہ اس بات کا پرچار کرتا رہا ہے۔ کہ تمام مذاہب کے بُنیادی اصُولوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

آریہ سماج حیدرآباد میں

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کی تحریک کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ریاست میں ہندوؤں کی آبادی تقریباً ۸۸ فیصدی ہے۔ کشمیر کے بعد ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست یہی ہے۔ کچھ عرصہ بیشتر میں بھاری مسلم آبادی رکھنے والی ریاست کشمیر کے ہندو راجہ اور مساوی طور پر بھاری ہندو آبادی والی ریاست حیدرآباد کے مسلمان حکمران کو مستقل ہندو مسلم اتحاد کے مظہر سمجھا کرتا تھا۔ لیکن جو لوگ تہ دل سے ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں۔ وہ اس بات پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ریاست حیدرآباد کے حکام کی غلط پالیسی کی وجہ سے سرکاری محکمہ جات اور عام لوگوں کی زندگی میں سخت فرقہ دارانہ سپرٹ پیدا ہو گئی ہے۔ ریاست کے مسلمان اس بات کو قطعی طور پر جزو ایمان سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ وہ حکمران جماعت ہیں۔ اور کہ ریاست کا مذہب اسلام ہے۔

لیجسلیچر جیسی واحد نمائندہ باڈی کی تشکیل سرکاری محکمہ جات میں بھرتی۔ اور محکمہ دینی کا قیام (جو مسلمانوں کی تمام مذہبی اور خیراتی سنستھاؤں کا خیال رکھتی ہے۔ اور تعلیمی پالیسی کو مرتب کرتی ہے) ایسے معاملات ہیں۔ جن سے مسلمانوں میں ایسی سپرٹ پیدا ہوئی ہے۔ شری ٹبٹ اپنے نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست میں مسلمانوں کی آبادی دس فیصدی سے کچھ زیادہ ہے۔ لیکن وہ ریاست کے نظم و نسق میں نمایاں پارٹ ادا کرتے ہیں۔ ریاست میں کل ۸۰۲ گزیٹڈ آسامیاں ہیں۔ جن میں سے ۵۴۵ پر مسلمان قابض ہیں۔ اور صرف ۱۸۳ ہندوؤں کے پاس ہیں۔ محکمہ عدالت تو عملی طور پر مسلمانوں کا اجارہ ہے۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے۔ ہندوؤں کی ایک ہزار آبادی میں صرف ٣٢٣ پڑھے لکھے ہیں۔ لیکن ایک ہزار مسلم آبادی میں ۱۰۳۶۵ پڑھے لکھے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ریاست کی تعلیمی پالیسی کیا ہے۔

فرقہ پرستی کی فضا

یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ حیدرآباد کی فضا انتہائی فرقہ پرستی سے اٹی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ سے یہ نعرہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ مسلمان ہندوستان کے محض آبائی شہری نہیں۔ جو اسلام کے پیرو ہیں۔ بلکہ وہ بذات خود ایک قوم ہیں۔ اور ان کی رائے میں ہندوستان دو مختلف قوموں یعنی ہندو قوم اور مسلم قوم پر مشتمل ہے۔ ہندوستان کے متعلق ان کی آئندہ پالیسی یہ نہیں۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی والے صوبوں اور ریاستوں کی فیڈریشن قائم کی جائے۔ بلکہ دو اقوام ہندوؤں اور مسلمانوں کی فیڈریشنیں۔ جب برطانوی ہند کے سرکردہ مسلمان لیڈر علانیہ ان خیالات کا پرچار کر رہے ہیں۔ تو حیدرآباد جیسی ریاست کے مسلمانوں میں یہ احساس روز بروز بڑھ رہا ہے۔ کہ انہیں باقی آبادی سے الگ رہنا چاہیئے۔ اور اپنے فوائد اور حقوق کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ جن سے وہ آج تک بہرہ ور ہیں۔ اور جن سے اکثریت والی قوم محروم ہے۔ ہر شخص کو جو ریاست حیدرآباد کے مسائل کو حل کرنے کی دلی خواہش رکھتا ہے۔ مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔

> ## ہندوؤں کے جائز مطالبات
>
> ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کے مطالبات کیا ہیں؟ — دھارمک رسموں۔ اُپدیشکوں۔ پرچارکوں۔ اور آریہ سماج کے اخبارات پر سے پابندیاں ہٹا دی جائیں۔ اکھاڑے قائم کرنے کے متعلق قوانین اور پرائیوٹ سکول کھولنے کے متعلق سرکلر منسوخ کئے جائیں۔ فرقہ دارانہ فساد کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے غیر جانبدار ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ ضبطی سے پہلے کتابوں کی پڑتال کی جائے۔ آریہ ہندوؤں کو اپنے تہوار منانے کی پوری آزادی دی جائے۔ سرکاری ملازمتوں میں آریہ سماجیوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ انہیں اپنے مکان اور آریہ سماج مندروں پر اپنے جھنڈے لہرانے کی آزادی دی جائے۔
>
> (مسٹر اپنے)

اس کے بعد آپ نے بالتفصیل بتایا۔ کہ ریاست کے ہندوؤں کے مذہبی اور شہری حقوق پر کون سی پابندیاں عائد ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ریاست میں اظہار رائے کی جو بھی کوشش کی جاتی ہے۔ اُسے دبا دیا جاتا ہے۔ لیکن اسلام کے مبلغوں کو پروپیگنڈا کرنے کی کھلی اجازت ہے۔ ان پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ ہندوؤں اور آریوں نے کئی بار ریاست کے افسروں سے درخواست کی۔ کہ ان کی شکایات دُور کی جائیں۔ لیکن افسروں نے پرواہ نہ کی۔ اور مسلمانوں کے دلوں پر مضرت رساں اثر پڑا۔ ہندوؤں پر سختیاں کی جا رہی ہیں۔ اور ان کے ساتھ ذلت آمیز اور ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔

آریہ سماجیوں کے مطالبات

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے گذشتہ اپریل میں دہلی میں ساری صورتِ حالات کا جائزہ لیا۔ اور اپنے مطالبات مرتب کئے۔ ان میں سے بعض حسب ذیل تھے:۔

"آریہ سماج کی دھارمک سرگرمیوں۔ دھرم پرچار کا کام کرنے والے اُپدیشکوں اور آریہ سماج کے اخبارات کی اشاعت پر سے پابندیاں اُٹھا دی جائیں۔ ان قوانین کو منسوخ کر دیا جائے۔ جن کی رو سے اکھاڑے جاری کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ پرائیویٹ سکولوں کے کھولنے کی ممانعت کرنے کے متعلق سرکلر منسوخ کر دیا جائے۔ فرقہ دارانہ فسادات کے مقدمات کی تحقیقات کوئی غیر جانبدار ٹریبونل کرے۔ کتابوں کو ضبط کرنے سے پیشتر ان کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ ہندوؤں اور آریوں کو اپنے تہوار منانے کی مکمل آزادی ہونی چاہیئے جب وہ مسلمانوں کے تہواروں کے ساتھ آئیں۔ ریاست کی جیلوں میں کسی ہندو کو مسلمان نہ بنایا جائے۔ سرکاری محکمہ جات میں آریوں کو تنگ نہ کیا جائے۔ مکان اور آریہ سماج مندروں پر جھنڈے لہرانے کی کامل آزادی ہونی چاہیئے۔

ہندو سبھا۔ آرین لیگ اور کانگرس

آزادی سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدر آباد میں ہندوؤں سے شدید بے انصافی
۸۹ فیصدی ہوتے ہوئے صرف دس فیصدی حقوق
استقبالیہ کمیٹی کے پردھان شری پنڈت دتاتریہ پرشاد کا ایڈریس

آل انڈیا آرین کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین پنڈت دتاتریہ پرشاد نے اپنے ایڈریس کے دوران میں بتلایا۔ کہ ریاست حیدر آباد کے آریوں اور ہندوؤں کی آزادی پر جہاں تک دھارمک رسومات کو منانے کا تعلق ہے کون سی پابندیاں عائد ہیں؟ آپ نے ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں کا سواگت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ آرین کانگریس کن حالات میں شولاپور میں بلائی گئی ہے۔ پہلے اسے حیدر آباد میں بلانے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن چونکہ ریاستی حکام نے اجازت نہ دی۔ اس لئے اسے شولاپور میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تاکہ ریاست کے لوگ قریب ہونے کی وجہ سے شرکت کر سکیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ:۔

پچاس سال پیشتر پنڈت کیشو رام جی (جو حیدر آباد ہائی کورٹ کے جج تھے) اور پنڈت گوکل پرشاد کی کوششوں سے پہلے پہل ریاست کے ایک قصبہ دھرور میں آریہ سماج قائم کیا گیا۔ لیکن اس وقت تمام ریاست حیدر آباد میں ڈیڑھ سو آریہ سماجیں ہیں۔ یہ سب پنڈت ونائیک راؤ پرسھن حیدر آباد آریہ پرتی ندھی سبھا۔ پنڈت شیام لال وائس پریذیڈنٹ (جو چند سال پیشتر جیل بیدر میں سورگباش ہو گئے) پنڈت بنسی لال سیکرٹری اور پنڈت نریندر نوجوان آریہ لیڈر (جنہیں حال میں جلا وطن کر دیا گیا ہے) کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

کو مسلمان بنانے کے لئے تبلیغ کی تحریک جاری ہے۔ ریاست میں اچھوتوں کی تعداد ۲۴ لاکھ کے قریب ہے۔ اگر ان میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو اسے تمام سہولتیں دی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کی زبان ان کی قدیم تواریخ اور دھارمک لٹریچر سے سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔ اس طرح ہندو تمدن پر کاری ضرب لگ رہی ہے۔ ریاست کی کل آبادی میں ہندو ۸۹ فیصدی کے قریب ہیں لیکن ریاستی محکمہ جات میں انہیں صرف دس فیصدی نمائندگی حاصل ہے۔

آریہ اپدیشکوں پر پابندیاں چار سرکردہ آریہ اپدیشکوں یعنی پنڈت رام چندر دہلوی۔ پنڈت شو چندر۔ پنڈت چندر بھانو۔ اور پنڈت ویاس دیو شاستری کو جنہوں نے ان شکایات کو دور کرانے کی کوشش کی ریاست سے نکال دیے گئے۔ اور چند دیگر جن میں پنڈت وید پرکاش اور پنڈت دھرم پرکاش بھی تھے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

آخر میں چیرمین نے مقامی حکام نیز رائے بہادر مولے سابق صدر میونسپل کمیٹی شولاپور۔ مسٹر کناڈی صدر شولاپور میونسپل کمیٹی۔ اور سرکردہ مقامی لیڈر مسٹر کتالے کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے آرین کانگریس کو کامیاب بنانے کے لئے قابل قدر امداد کی۔

آریوں اور ہندوؤں پر پابندیاں

چیرمین نے نظام گورنمنٹ کی طرف سے آریوں اور ہندوؤں پر عائد کردہ پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاستوں میں جہاں کہیں دھارمک جلسے کرنے کی ممانعت ہے آریوں کو ہون کنڈ بنانے اور اوم کا جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جب کبھی ہندو اور مسلم تہوار ایک ہی تاریخ پر آ جاتے ہیں۔ تو ہندوؤں کو تہوار منانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ گورنمنٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہوا ہے جس کی رو سے ان محلوں میں کسی مندر کی مرمت کرنا ممنوع ہے جہاں مسلمان بھاری تعداد میں بستے ہوں۔ اسی طرح مسجد کے قریب رہنے والے ہندوؤں کو کسی دیوتا کی تصویر رکھنے کی اجازت نہیں۔ تاکہ مسجد سے وہ نظر آ سکے۔ برخلاف اس کے ہندوؤں

کمزوری کے لئے
پشٹینا رجسٹرڈ (Regd.)
مقوی باہ گولیاں

اس کے استعمال سے نامردی۔ ضعف باہ۔ تھوڑی محنت سے تھک جانا۔ اور جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت وغیرہ امراض متعلق کمزوری دور ہوتے ہیں۔

یہ گولیاں طاقت دینے والی دواؤں میں سے مشہور دوائی فاسفورس اشٹکبنا۔ ڈامیانہ وغیرہ ملا کر بنی ہے۔

دماغ۔ ریڑھ۔ رگ۔ گوشت۔ خون اور دھات کو قوت پہنچانے کا خاص دعوے رکھتی ہیں۔

ڈابر جنتری
۱۹۳۹ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت ہی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں معزز قدردان ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

ہر جگہ ملتی ہے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ ۔ کلکتہ

آرین کانگریس کا اجلاس
۲۷۔ دسمبر کی کاروائی

صبح برودھان جی کا جلوس نکالا گیا۔ اور شام کو چار بجے بعد از دوپہر مسٹر اینے کی زیر صدارت آرین کانگریس کے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ آج کے اجلاس میں تقریباً دس ہزار ڈیلیگیٹ و وزیٹر شریک ہوئے۔ مختلف صوبوں کے نمائندوں نے بردھان جی کا سواگت کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ کی نمائندگی میں حیدر آباد کے آریوں کی مشکلات کا حل ڈھونڈا جائیگا۔ سرکردہ اصحاب میں ویر ساورکر۔ بھائی پرمانند۔ شری مہاتما نارائن سوامی۔ سوامی سردھانند جی۔ مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپتا۔ مسٹر دید برت (بہار)۔ پروفیسر سدھاکر۔ لالہ نارائن دت۔ مسٹر اسپی چندر دہلی۔ لالہ خوشحال چند (پنجاب) شامل تھے۔ سرکردہ مقامی اصحاب میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:۔

سیٹھ رن چھوڑ داس۔ سیٹھ مانک چند۔ راؤ بہادر مولے سیٹھ لکشمی نارائن۔ مسٹر وشوا ناتھ۔ مسٹر ماجوائے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ جگت گورو شنکر آچاریہ۔ سی سوامی چنتامنی۔ راجہ نریندر ناتھ۔ آچاریہ رام دیو۔ ڈاکٹر ستیہ پال۔ مسٹر ہربلاس ساردا کے پیغامات موصول ہوئے جن میں کانگریس کی کامیابی کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔

جیل میں چار آریہ سماجیوں کی موت

(حیدر آباد دکن، ۲۱۔ دسمبر) اطلاع ملی ہے۔ کہ مور کھنڈی کے چار آریہ سماجیوں کی گنجوٹی جیل میں اچانک موت واقع ہو گئی ہے۔ ان میں سے دو ۱۲۔ دسمبر کو اور دو ۱۵۔ دسمبر کو جان بحق ہوئے۔

تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ ۸۳۴ آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمات چل رہے ہیں۔ اور ۴۱۶ کو مختلف المعیاد قید کی سزائیں ہو چکی ہیں۔ آرین لیگ کے سترہ ۱۷ جتھے اسوقت تک حیدر آباد شہر میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ ریاست حیدر آباد کے مختلف شہروں میں پنڈت شیام لال و اُن چار آریہ سماجیوں کی مرتیو پر ہڑتال کی گئی۔ اور ان کی موت کے متعلق آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

پنجاب کی کئی آریہ سماجوں نے بھی اس قسم کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آرین کانگرس شولاپور نے ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کا فیصلہ کر دیا۔

مہاتما نارائن سوامی پہلے ڈکٹیٹر مقرر کر دئے گئے!

(شولاپور ۲۷- دسمبر) آج شام کو آرین کانگرس کے کھلے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:-

"چونکہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں انٹرنیشنل آرین لیگ اور آریہ پرتی ندھی سبھا (ریاست حیدرآباد) کو پے در پے درخواستیں کرنے کے باوجود حیدرآباد کے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کی شکایات کا ازالہ کرانے میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اب اس سوال نے سہمگیر شکل اختیار کر لی ہے۔ اس لئے آل انڈیا آرین کانگرس محسوس کرتی ہے۔ کہ ان شکایات کے ازالہ کے لئے اب اور کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ ریاست حیدرآباد میں پُرامن ستیاگرہ شروع کر دیا جائے"۔

ستیاگرہ کمیٹی کا تقرر

آرین کانگرس ستیاگرہ کی تحریک کو منظم کرنے اور اُسے چلانے کیلئے مہاتما نارائن سوامی کی صدارت میں ستیاگرہ کمیٹی کا تقرر کرتی ہے۔ مہاتما نارائن سوامی ستیاگرہ کمیٹی کے پہلے ڈکٹیٹر ہوں گے۔ یہ کانگرس ہندوستان بھر کے آریوں اور ہندوؤں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اس تحریک کی دل و جان سے حمایت کریں۔ یہ کانگرس مہاتما نارائن سوامی کو ستیاگرہ کمیٹی کے ممبروں کی تعداد مقرر کرنے اور انہیں نامزد کرنے کا اختیار دیتی ہے۔

آریوں کے مطالبات

آرین کانگرس قرار دیتی ہے۔ کہ تحریک کی فوری کامیابی کے لئے فی الحال اسے مندرجہ ذیل دو مطالبات تک محدود رکھا جائے:-

(۱) غیر آریوں کے مذہبی جذبات کے مناسب احترام کی پابندی کے ساتھ ریاست میں ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ تمدن کی نشر و اشاعت کی مکمل آزادی دی جاوے۔

(۲) سنئے آریہ سماج مندروں اور ہون کنڈوں کی تعمیر کے لئے دربار سے اجازت لینے کا قانون منسوخ کر دیا جائے۔ اس طرح آریہ سماج کے جلسوں اور جلوسوں کے سلسلہ میں اجازت لینے کی جو پابندی عاید ہے۔ اُسے ہٹا دیا جائے۔ اس قانون کو بھی منسوخ کر دیا جائے جس کی رو سے پرانے آریہ سماج مندروں کی مرمت کے لئے اجازت لینی پڑتی ہے۔ یہ کانگرس اختیار دیتی ہے۔ کہ ستیاگرہ کو بند کرنے کا خاص اختیار سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو حاصل ہوگا۔

ابتدائی حقوق

ہندوستان اور ہندوستان کے باہر کے ممالک کے جملہ آریہ سماجی ریاست حیدرآباد کے آریوں کی مجلسی مذہبی اور تمدنی آزادی کے سوال میں بھاری دلچسپی لے رہے ہیں۔ چونکہ ریاست میں ہندوؤں پر عموماً اور آریہ سماجیوں پر خصوصاً کھلم کھلا سختی ہو رہی ہے۔ انسان کے شہری حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے یہ کانگرس حیدرآباد کے آریوں اور ہندوؤں کے لئے مندرجہ ذیل ابتدائی حقوق کا مطالبہ کرتی ہے:-

(۱) مذہبی رسومات اور تہواروں کو منانے کی مکمل آزادی ہو۔

(۲) مذہبی پرچار۔ کتھاؤں۔ لیکچروں۔ جلوس نکالنے اور نگر کیرتن کرنے کی اجازت ہو۔ آریہ سماجوں کی قائمی۔ سماج مندروں۔ یگیہ شالاؤں۔ ہون کنڈوں کی تعمیر اور مرمت کی آزادی ہو۔ ویدک دھرم اور تمدن کے متعلق لٹریچر کی اشاعت پر عائد شدہ پابندیاں ہٹا لی جائیں۔ اور ہندوؤں کو اپنے جھنڈے لہرانے کی اجازت دی جائے۔

(۳) دربار نہ تو اسلام کی تبلیغ میں حصہ لے۔ اور نہ ہی اس کی حوصلہ افزائی کرے۔ سرکاری ملازموں کو تبلیغ میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی جائے۔ سکولوں اور جیلوں میں ہندوؤں کو مسلمان نہ بنایا جائے۔ ہندو یتیموں کو مسلم یتیم خانوں کے سپرد نہ کیا جائے۔

(۴) محکمہ دینیات کو اُڑا دیا جائے۔ یا کم از کم ہندوؤں اور آریوں کے معاملات پر سے اس کی نگرانی ہٹا دی جائے۔

(۵) ریاست میں آریہ مشنریوں کے داخلہ پر سے پابندیاں ہٹا دی جائیں۔

(۶) ہندو اخبارات کے ساتھ بمقابلہ متعصب مسلم اخبارات کے جو امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اُسے ختم کر دیا جائے۔

(۷) مسلمانوں کے مقابلہ میں آریوں اور ہندوؤں سے پولیس جو غیر منصفانہ سلوک روا رکھتی ہے اس کا انسداد کیا جائے۔

(۸) کم از کم سیکنڈری درجہ تک ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا بندوبست ہندی زبان میں کیا جاوے۔

(۹) ہندوؤں اور آریوں کو پرائیویٹ اکھاڑے سکول۔ کالج۔ لائبریریاں اور ریڈنگ روم قائم کرنے کی پوری آزادی دی جائے۔

ستیہ اور عدم تشدد

یہ کانگرس قرار دیتی ہے۔ کہ ہندوؤں اور آریوں کی پولیٹکس کا تقاضا ہے۔ کہ وہ اپنی تحریک میں ستیہ اور عدم تشدد کے اصولوں کی پورے طور پر پابندیاں کریں۔ یہ کانگرس ستیاگرہی والنٹیروں کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ جب تک وہ ستیہ اور عدم تشدد کے اصولوں کی پورے طور پر پابندی نہ کریں گے۔ تحریک میں ان کی شمولیت اس کے لئے مضر ثابت ہوگی۔ اس لئے ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ انتہائی طور کی اشتعال انگیزی پر بھی پُرامن رہیں۔

تحریک فرقہ دارانہ نہیں!

بعض حلقوں میں پیدا شدہ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ریاست حیدرآباد میں آریوں کا ستیہ گرہ فرقہ دارانہ تحریک ہے۔ یہ کانگرس اعلان کرتی ہے۔ کہ یہ تحریک نہ سیاسی ہے نہ فرقہ دارانہ۔ بلکہ صرف مذہبی اور تمدنی آزادی کے حصول کے لئے جدوجہد کی جا رہی ہے۔

آرین کانگرس شولاپور کے ریزولیوشن

(آریہ نگر ۲۷- دسمبر) آج مزید کئی ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد انڈین آرین کانگرس کا اجلاس ختم ہو گیا۔ ایک ریزولیوشن میں اس امید کا اظہار کیا گیا۔ کہ کانگرس حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کی جدوجہد کی حمایت کرے گی۔ کیونکہ انڈین نیشنل کانگرس نے کراچی کے ریزولیوشن میں تمام شہریوں کو جن میں ہندوستان کی ریاستوں کے باشندے بھی شامل ہیں بنیادی حقوق کی گارنٹی دی ہے۔

(۲) دوسرے ریزولیوشنوں میں امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ تمام ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوشنیں مثلاً ہندو مہاسبھا۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی۔ سٹیٹ پیپلز کانفرنس۔ ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی۔ لبرل فیڈریشن۔ سول لبرٹیز یونین۔ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی وغیرہ جماعتیں جو مذہبی اور تمدنی آزادی کی علمبردار ہیں۔ اور تمام انصاف پسند اشخاص جو انصاف اور مساوات کے حامی ہیں اس جنگ میں آریہ سماجیوں کی حمایت کریں گے۔

(۳) تیسرے ریزولیوشن میں سارودیشک سبھا کو اختیار دیا گیا۔ کہ چونکہ نظام گورنمنٹ آریہ سماجیوں کو ان کے ابتدائی مذہبی حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس لئے وہ گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق کے تحفظ کے لئے اپیل کرے۔

(۴) چوتھے ریزولیوشن میں قرار دیا گیا۔ کہ ۲۲- جنوری کو آریہ سماجی ہندوستان بھر میں حیدرآباد ڈے منائیں۔

آخری ریزولیوشن میں مہاتما ہنس راج۔ پنڈت سنتیام لال اور دیگر زیر سماعت قیدیوں کی موت پر اظہار افسوس کیا گیا۔

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک نہایت موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت ایک بار کیلئے عہ۔ دو بار کیلئے ۸عہ۔ تین بار کیلئے ۱۲عہ۔ اور اس سے مزید ہر بار کیلئے صرف ۸ ر فی بار۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co, Karachi

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہزار (۱۰۰۰) برس کی عمر

(لیکھک :- پنڈت وشوانا تھ جی پروہت آریہ سماج لائلپور)

شری بھان ماسٹر نتھو لال کا ایک مضمون اخبار پرکاش میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے शतं ते अयुतं اس اتھرووید کے منتر پر بھاشیہ ایک پنڈت جے دیو جی کا اور ایک پنڈت ساتولیکر کا دے کر اُن کے بھید کو بتلاتے ہوئے ایک بات پر جہاں کہ وہ متفق ہیں۔ یعنی انسان کی ہزار برس کی عمر کا ہونا پیش کر کے وِدوانوں سے پوچھا ہے کہ ان میں سے کون سا ارتھ سچا ہے؟ اور کیا انسان کی ہزار برس کی عمر ہو سکتی ہے۔ جب کہ دوسرے وید منتروں میں نتو یا سو برس سے ادھک یعنی رشی دیانند جی کے نشچے انوسار چار سو برس سے زیادہ عمر نہیں ہو سکتی؟

وِدوان اس پر بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ میں صرف اتنا ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مہرشی کناد کے سدّھانت انوسار

बुद्धिपूर्वा वाक्यकृतिर्वेदे

وید واکیوں کی رچنا وِدھی پوروک ہے۔ اس لئے وید منتروں کے بھِنّ بھِنّ ارتھ جو شبد ارتھ کے انوکول اور وِدھی پوروک ہوں نردوش ہو سکتے ہیں۔ وید دھاتا بھگوان نے سویم اپنے وید کے ایک ایک منتر کے انیک ارتھ ابھیشٹ ہیں۔ جیسا کہ चत्वारि शृंगा منتر کے ارتھ میں مہرشی یاسک نے پرکٹ کیا ہے۔ جگت جننی نے سنسار کے پرتیک پدارتھ میں یہ شکتی پیدا کر رکھی ہے کہ وہ انیک کاریوں میں پریکت ہو۔ گلاب کا پھول جہاں خوشبو دے کر ہمارے دل و دماغ تر و تازہ کرتا ہے۔ وہاں آنکھوں کو بھی سہاونا دکھائی دیتا ہے۔ اگر عطار اس سے عطر کشید کرتا ہے۔ تو ایک حکیم اسے بطور دوائی کے بہت سی بیماریوں میں استعمال کرتا ہے۔ آج کل سائنسدان تو نہ معلوم ایک چیز سے کس قدر لابھ اُٹھاتے ہیں۔ کول گیس کو ہی لے لیجئے۔ اس سے ہزاروں چیزیں نکالی گئی ہیں۔ پس ایسے ہی وید کے ایک ایک منتر سے انیک پرکار کے اُپدیش گرہن ہو سکتے ہیں۔ مہرشی نے سویم کئی منتروں کے ادھی بھوتک اور ادھیاتمک ارتھ الگ الگ دکھاتے ہیں۔ اس لئے وِدوانوں کے الگ الگ کئے ہی ارتھ جو وِدھی پوروک ہوں دوشت نہیں ہو سکتے۔

اُوپر کے منتر کے یہیں تو شری بھان پنڈت لیکھرام جی کے ارتھ زیادہ سنگت معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی

اے سنسار تیرے سو برسوں کو دس ہزار برسوں سے بڑھا کر۔ اس کے بعد دو تین اور چار کو کرتے ہیں۔ یعنی

100 × 10000 = 1000000 اس کے بعد ۲-۳-۴ لگا کر = 4320000000 یعنی اس سنسار کی عمر چار ارب بتیس کروڑ برس ہے۔

آج کل کے بھاشیہ کاروں کی عجیب حالت ہے۔ جیسے دھنیوں کو آپس میں حسد کینہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی یہ کمزوریاں وِدوانوں میں بھی دیکھی گئی ہیں۔ اگر ایک وِدوان وید منتر سے کوئی بات ثابت کرتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ اس کی داد دیں۔ بعض وِدوان اس کے ارتھوں کو غلط بتلا کر اس کے پیش کے سامنے دیوار کھڑی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک بار مجھے کسی شخص نے پوچھا کہ میں رامائن اور مہابھارت خریدنا چاہتا ہوں۔ یہ گرنتھ پنڈت آریہ منی کی ٹیکا کے خریدوں۔ یا پنڈت راجا رام کی ٹیکا کے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ رامائن پنڈت آریہ منی کا خریدو۔ اور مہابھارت پنڈت راجہ رام کا۔ اس نے وجہ پوچھی۔ تو میں نے بتلایا۔ کہ رامائن کی ٹیکا میں پنڈت آریہ منی جی نے بڑی وِدوتا سے اسپات کو ثابت کیا ہے۔ کہ رام مانس نہیں کھاتے تھے۔ اور مانس وِدھائیک شلوکوں کو اپنے رامائن سے الگ کر دیا ہے۔ لیکن پنڈت راجہ رام جی نے نہ صرف ایسے شلوک لکھے ہی ہیں۔ بلکہ اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مانس وِدھائیک شلوک ملاوٹی نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے پنڈت آریہ منی نے شاید اس کا بدلا لینا چاہا ہے۔ پنڈت راجہ رام نے مہابھارت کی ٹیکا میں جہاں یہ پرشن نہ پرکاریہ کیا ہے۔ کہ دروپدی کے ۵ پتی کے وِدھائیک شلوکوں کو اپنے گرنتھ سے الگ کر دیا ہے۔ وہاں ایک وِدوتا پورن لیکھ دے کر یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ دروپدی کا ایک ہی پتی ارجن تھا لیکن پنڈت آریہ منی نے اپنے مہابھارت میں ایسے شلوکوں سے اپنے گرنتھ کی شوبھا سمجھی ہے۔ جن میں دروپدی کے ۵ پتی کا ودھان ہے۔

اُوپر کے اتھرووید کے منتر کا ارتھ شری بھان پنڈت لیکھرام جی نے وِدوتا پوروک اور شاستروں کے سرشٹی سدّھانت کی پشٹی کرنے والا بتلایا ہے۔ لیکن ہمارے آج کل کے پنڈتوں کو یہ جچتا ہی نہیں۔

ویدوں میں सहस्रायुः سہسرایو شبد آیا ہے۔ لیکن اس کا ارتھ ہزار برس کی آیو نہیں۔ جیسا کہ:-

जरदष्टिः कृतवीर्यो विहायाः
सहस्रायुः सुकृतश्चरेयम् ॥

(اتھرووید ۱۷-۱-۲۷)

ارتھ :- "بڑھا ہو کر بھی پراکرمی تیز رفتار اور سہسرایو بہت عمر والا ہو کر دھرم یکت اتم کرموں کو کروں"۔

اتھرووید کے اسی منتر میں "سہسرایو" شبد آیا ہے۔ سہسر کا ارتھ "بہت" ہے۔ اس میں برس کے لئے کوئی شبد موجود نہیں لیکن ہزار برس انسان کی عمر ماننے والے اس

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آریہ پربوں کی سوچی

سارودیشک سبھا آریہ سماجوں کی سوچنا کے لئے پرتی ورش سوکرت آریہ پربوں کی سوچی پرکاشت کیا کرتی ہے۔ اس ورش کی سوچی نمن پرکار ہے :-

انگریزی تتھی	دیسی تتھی	نام پرب	پرب سنکھیا
۲۲-۳-۳۹	چیت سُدی	نو سنوتسر وُاتسو	۱
۲۶-۳-۳۹	چیت سُدی ۵	آریہ سماج ستھاپنا دِوس	۲
۲۸-۳-۳۹	چیت سُدی ۹	رام نومی	۳
۱۷-۸-۳۹	شراون سُدی ۳	ہری ترِتیا (تیج)	۴
۲۹-۸-۳۹	شراون سُدی ۱۵	شراونی اُپاکرم	۵
۶-۹-۳۹	بھادر پد بدی ۸	کرشنا شٹمی	۶
۲۲-۱۰-۳۹	آشون سدی ۱۰	وِجے دشمی	۷
۱۱-۱۱-۳۹	کارتک بدی ۳۰	دیانند نروان دوس (دیپاولی)	۸
-۱۲-۳۹	پوش ۹	شردھانند دوس	۹
۱۴-۱-۳۹	ماگھ کرشن ۶	مکر سکرانت	۱۰
۲۵-۱-۳۹	ماگھ سُدی ۵	بسنت پنچمی	۱۱
۱۱-۲-۳۹	پھاگن بدی ۸	سیتا اشٹمی	۱۲
۱۷-۲-۳۹	پھاگن بدی ۱۳	دیانند جنم دوس	۱۳
۲۲-۲-۳۹	پھاگن سُدی ۳	لیکھرام ویر ترِتیا	۱۴
۵-۳-۳۹	پھاگن سدی ۱۵	بسنت نوسیشٹی (ہولی)	۱۵

نوٹ :- شردھانند دوس کی نشچت انگریزی تتھی کی سوچنا اُچت سمیہ پر دی جاتی ہے۔

(منتری، سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا - دہلی)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مختصر افسانہ

وقت کی شاہراہ پر!

جب سے کہ انسانی زندگی کی پہلی صبح ہوئی۔ اور موہوم افسانوں کی فضا کہر بن کر چھپی لوگ حیرت زدہ ہو کر اجنبی اور غیر مانوس ساحلوں پر سفر کرتے رہے۔

آندھی اور طوفان کے دیوتاؤں نے جب بگل جنگ بجایا۔ تو لوگ جنگ کرنے کیلئے آگے بڑھے۔

لیکن یہ میدانِ جنگ غیر محدود ہے۔ اور وقت ہمیشہ دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔

ان ہولناک کاموں کی مسلسل رفتار پر زمین کا دل لرزتا ہے۔

آدھی رات کو دنیا کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ زندگی تلخ اور موت خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جو لوگ شاہراہ وقت پر چلنے کے لئے جوش و خروش میں باہر نکل آئے۔

وہ موت کی سرحدوں سے آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اور جو گھر میں بیٹھے رہے ان کے لئے سخت زندگی کی قید و بند میں سڑ جانا مقدر ہے۔

اس بے رُخ دنیا میں کون ایسا ہے جو ایک بے معنی امن کے فرسٹ میں آ جائے۔ اور اس حفاظت کو حفاظت سمجھے جس سے بند پانی کی بدبو آتی ہو۔ اور بھوتوں کی ایک ایسی دنیا میں رہنا پسند کرے جو ہولناک بھی ہو اور بدمزہ بھی۔

(۲)

ابتدا میں انسان نے اپنے آپ کو ہستی کے چوراہے پر کھڑا ہوا پایا۔ اور اس کے پاس خود انسانی ذہن کے سوا کوئی زادِ سفر نہ تھا۔ وہ خود اپنی شاہراہ پر ایک خواب دیکھ رہا تھا۔

اس کے بعد وہ اپنے سفر کا نقشہ تیار کرنے بیٹھا۔ تو اس نے آسمان پر نظر اٹھائی۔ لیکن اس کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس نے اپنے لئے ایک ایسا پل تعمیر کیا۔ جو سیلاب میں بہہ جائے۔

پھر وہ تھک کر دھندلے لیمپوں کی بجھتی ہوئی روشنی میں سو گیا۔ یہاں تک کہ ایک خواب پریشان نے اسے چونکا دیا۔ اور جب وہ اٹھا۔ تو موت کی تلخ گھڑی اس کے سامنے تھی۔

اس فوری بے داری نے اس کو اس طرح دبا دیا۔ کہ وہ چونک کر اچھل پڑا۔ اور بھولی ہوئی صدیوں سے آگے چھلانگ مار کر ایک لامتناہی آفاق کی طرف چلنے لگا۔

کامیابی کے غرور کی زنجیریں ٹوٹ کر اس کے پیروں سے گر پڑیں۔ اور وقت کی شاہراہ پر اسے نئی فتوحات کی منزلیں نظر آنے لگیں۔

یہاں تک کہ اس کی تمام پہلی تعمیرات خود اپنے کھنڈروں میں دفن ہو گئیں۔ اور وہ پرانے رسم و رواج کی سنگین دیواروں کو توڑتا ہے۔ پہاڑوں کو عبور کرتا ہے اور دروازوں کو کھول لیتا ہے۔ اس اثنا میں آسمان ابدیت کی صداؤں سے گونجتا رہتا ہے۔

استری جگت

جرمنی میں عورتوں کا درجہ

آج یورپ اور دوسرے مغربی ممالک نے بھی عورتوں کو آزادی دے رکھی ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ مغربی تہذیب کے اندر عورتوں کا درجہ مساوی ہے۔ لیکن ان کی یہ آزادی بے حیائی کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ پرانے زمانے کی عورت عصمت کی دیوی اور اپنے شوہر پر جان قربان کرنے والی ہوتی تھی۔ لیکن نئی روشنی کی مغربی عورت موجودہ تہذیب کے اندر ایسی نہیں ہے۔

عورتوں کی اس بڑھتی ہوئی آزادی کو روکنے کے لئے جرمنی کی نازی گورنمنٹ نے عملی قدم اُٹھایا ہے۔ موجودہ روشنی کے دلدادہ اور شیدائیوں نے اس کو برا منایا۔ اور اسے عورتوں کی آزادی پر ناجائز حملہ خیال کیا۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو جرمنی کی نازی حکومت کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس نے موقعہ کی نزاکت کا صحیح جائزہ لیا ہے۔ اس امر کے تسلیم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ جرمنی میں عورتوں کی جائز آزادی چھین لی گئی ہے۔ اور اُن کو قدرتی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ زمانہ حال کی بڑھتی ہوئی آزادی کے ساتھ عورتوں کی عصمت اور حیا خطرے میں پڑ گئی تھی۔ صرف اس بلا کو دُور کرنا ہی مقصود تھا۔

آج کل جرمنی میں عورتوں کی حالت کیا ہے۔ وہ اس مضمون میں بتلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ غلط فہمی دُور ہو سکے۔ اور دوسری قومیں بھی اپنا بھلا کر سکیں:۔

(۱) جرمنی میں تعلیم نسواں کی ترقی کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے۔ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی تعلیم بھی ضروری خیال کی جاتی ہے۔ ہر ایک لڑکے اور لڑکی کے لئے پرائمری تعلیم لازمی اور مفت ہے۔ ہائی سکولوں اور کالجوں میں لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کی خاطر انہیں زیادہ سے زیادہ وظائف دئے جاتے ہیں۔

(۲) عورتوں کی پوشاک کو قومی پوشاک بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ایسی پوشاک زیادہ مقبول ہو رہی ہے۔ جس سے برہنگی دُور ہو جائے۔ اور جس سے بے حیائی نہ جھلکتی ہو۔ پردہ کا رواج قطعاً نہیں ہے۔

(۳) تمام ایسے محکموں میں جہاں مردوں کو عورتوں کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے خاص احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ نازی حکومت کا خیال ہے۔ کہ ہر وقت مردوں اور عورتوں کا اکٹھا رہنا درست نہیں۔ کیونکہ اس سے قوم کا کیریکٹر بگڑتا ہے۔ لہٰذا ایسے تمام محکموں سے یا تو عورتوں کو علیحدہ کر دیا گیا ہے یا ان کے لئے الگ انتظام کر دیا گیا ہے۔

(۴) جرمنی میں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ کہ عورت سے کوئی سخت کام نہ لیا جائے۔ کیونکہ عورت قدرتی طور پر نازک اور کمزور واقع ہوئی ہے۔ زیادہ سخت کام سے اس کی صحت پر ناخوشگوار اثر پڑتا ہے۔

صنعت و حرفت کے محکموں میں اس امر کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔ کہ فلاں فلاں کام عورت سے نہ لیا جاوے۔ مثلاً سڑکوں کی مرمت پر مزدور عورتوں کو نہیں لگایا جاتا۔ ایسا کام جس کا تعلق مٹی اور پتھر وغیرہ سے ہو عورتوں کو نہیں دیا جاتا۔ اینٹ بنانے کے بھٹوں پر یا کسی ایسی جگہ پر جہاں تیز آنچ کے نزدیک کام کرنا پڑتا ہو عورتوں کو اجازت نہیں دی جاتی۔ لوہے اور کوئلے کی کانوں میں عورتوں سے مزدوری کا کام نہیں لیا جاتا۔ فیکٹریوں میں بھی انہیں ہلکی مشقت دی جاتی ہے۔ جرمن لیبر کا محکمہ نسواں جو خاص عورتوں کی ترقی اور بہبودی کے لئے کام کر رہا ہے۔ عورتوں کو بھاری مشقت سے نجات دلانے کے لئے بہت کام کر رہا ہے۔ کام کرنے والی عورتوں کو تفریح طبع کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ اس محکمہ کے ماتحت ۱۹۳۵ء میں ۳۳ لاکھ عورتوں نے جسمانی کھیل اور ورزشوں میں حصہ لیا۔ (باقی آئندہ)

ادبیات

"وہ!"

وہ کب کے آئے بھی اور گئے بھی نظر میں اب تک سما رہے ہیں۔ یہ چل رہے ہیں۔ وہ پھر رہے ہیں۔ وہ جا رہے ہیں۔

کون کہتا ہے وہ چلے گئے۔ آ دیکھ [illegible] آنکھوں سے دیکھو۔ وہ تو اب بھی میرے ساتھ چمن کی روش روش پر [illegible] گل کھلاتے ہوئے خراماں ہیں۔ دیکھو میری محبت کی آنکھوں سے۔ کبھی وہ کس قدر متبسم [illegible] ہیں۔

سبزہ پامال ہو کر دعائیں دے رہا ہے۔ شاخیں گل تعظیم کے لئے جھکی جا رہی ہیں۔

کون کہتا ہے۔ وہ گئے ہیں — وہ نہیں گئے۔ وہ کبھی نہیں جائیں گے۔ وہ کبھی مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔

تصوراتِ محبت کی قسم وہ دیکھو وہ کیا آہستہ آہستہ گنگنا رہے ہیں۔ باغ کی فضائیں ان کی تجلیوں سے لبریز ہیں۔ نسیم چمن کی ہر موج ان کے گیسوئے مشک آفریں سے بسی ہوئی ہے۔

ان گہیز رے کے پھولوں میں وہ کیا نظر آیا ہے؟ دیکھو — میری آنکھوں سے دیکھو — ہاں یہی آنکھیں جن کو ان کے سوا کچھ نظر نہیں آتا — دیکھو دیکھو سہ

وہی قیامت ہے قدِ بالا وہی ہے صورت وہی سراپا
نظر کو جنبش نگاہ کو لرزش کھڑے ہیں اور مسکرا رہے ہیں

اے کہنے والو! نہ کہو۔ کہ وہ گئے — کیا تمہاری قوتِ بینائی سلب ہو گئی ہے؟ کیا تمہاری آنکھیں کور ہو چکیں ہیں — کیا تم نہیں دیکھتے؟ — وہ اب بھی میرے ہمراہ چل رہے ہیں — آہ! خدا کے لئے دل کی آنکھوں سے دیکھو سہ

تمام دوشیزگی و عصمت۔ تمام پاکیزگی و رحمت
گزر رہے ہیں وہ جس طرف سے فرشتے آنکھیں بچھا رہے ہیں

— دیکھو! — کوئی مجھ سے نہ کہے کہ وہ مر گئے۔ کیونکہ شاعر کا دل نازک ہوتا ہے — اگر یہ شیشۂ دل ٹوٹ گیا۔ تو وہ ضرور چلے جائیں گے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادھیک سوچنا

سرو سجنوں کو ودت ہو کہ "ستیارتھ پرکاش" ... پٹنگ کا پرتھم بھاگ آریہ سماج ... مندر ... بلی کی اور سے پرکاشت ہوا ہے ....

... ستیارتھ بھاگوں کا مہنت لیکھ پرکاشک ... سے اس سبھا نے واپس لے لیا ہے کیونکہ ... نیا دی کی درشٹی سے پرتھم بھاگ کا پرکاشن سنتوش جنک نہیں ہوا ہے۔ شیش بھاگوں کے پرکاشن کی سوچنا یہ سبھا یتھا سمے جنتا کو دے دے گی +

جب تک ستیارتھ شیش بھاگوں کے سمبندھ میں اشتہارات میں چھپ رہا ہے۔ اس کے سمبندھ میں جنتا بھرم نہ کرے +

منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔ دہلی

گؤشالہ گوروکل مٹنڈو

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کی ایک مانیہ شاکھا گوروکل مٹنڈو میں برہمچاریوں کی دودھ کی آوشیکتا کو پورا کرنے کے لئے ایک گؤشالہ ستھاپت ہے۔ جس کے دیہ کا بھار پرانت کے کسانوں پر ہی نربھر رہتا ہے +

پچھلے ورش تھا اس ورش روہتک تتھا حصار کے ضلعوں میں ورشا بالکل نہ ہونے سے پشوؤں کے لئے چارہ بالکل نہیں ہوا۔ اس لئے گؤ بھینسیں بھوکی مر رہی ہیں۔ سب لوگ پالن میں اسمرتھ ہونے کے کارن انہیں اناتھ بنا کر چھوڑ رہے ہیں۔ اس دیہنیہ تتھا میں درشا کا گوروکل کی گؤشالہ پر بھی پربھاو پڑے بنا نہیں رہا۔ اب گؤشالہ میں کیول ایک ماس کا چارہ شیش ہے۔ اس لئے کاریہ کرتا نہایت چنتت ہیں۔ اس پرانت کی گؤ۔ بیل۔ بھینسیں پنجاب بھر میں پرسدھ ہیں۔ ہندو مانتر گؤوں کی پوجا تتھا رکھشا کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ گؤشالہ کے اس ورش کے ویہ کے لئے چار سو روپے کی اتی شیگھر آوشیکتا ہے۔ گؤ رکھشا کے پریمیوں کیلئے یہ دھن راشی ادھک نہیں۔ اتہ تمام گؤرکھشا بھکت دانی مہانو بھاوؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنے کرتویہ کے سمبندھ میں گؤشالہ کی سہایتا کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں +

(نرنجن دیو کاریہ ادھشٹاتا۔ گوروکل مٹنڈو۔ ضلع روہتک)

آریہ نگر کے سمبندھ میں

دیکھو ہردوار کے کنبھ کے میلہ پر ۱۳ اپریل

وہ کیا کہتے ہیں

سنہ ۱۹۳۸ء کو رشی دیانند کے بھگتوں نے آریہ بان پرستھ آشرم جوالا پور کی یگیہ شالا میں شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی کی زیر صدارت بھگت سندر داس جی سیوک اور ان کے دیگر سہکاریوں کے پرستاؤ پر آریہ بان پرستھ آشرم جوالا پور کے نزدیک برلب سڑک کنکھل۔ جوالا پور اور نہر گنگ کے کنارے ایک آریہ نگر بسانے کی تجویز کی تھی۔

چنانچہ اس کے لئے بہت بڑی اور سندر آباد اراضی خرید کر لی گئی ہے۔ اور ایک قابل انجینئر سے اس زمین پر بنائے جانے والے مکانات وغیرہ کا نقشہ بھی تیار کرا لیا ہے۔ اس آریہ نگر کو جلد از جلد تیار و آباد کرنے کی دھن میں بھگت سندر لال جی سیوک نے دہلی میں تین سپتاہ کر آریہ پرشوں میں پرچار کیا۔ اور اس نگر کے لئے بہت بڑا اتساہ پیدا کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ اسی وقت چند آریہ پرشوں نے اس نگر میں اپنے مکانات بنوانے کے لئے درخواستیں بھی بھگت جی کو دے دیں۔ ایک مکان کے لئے زمین کی چوڑائی ۳۶ فٹ و لمبائی ۵۰ فٹ ہے۔ جس کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ اور بھی سجنوں کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ کوئی صاحب جو کوئی بات متعلقہ تیاری مکان و خرید زمین دریافت کرنا چاہیں تو بھگت سندر داس جی سیوک سے پتہ مندرجہ بالا پر بذریعہ ڈاک خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

(سوامی دیوانند سنیاسی ویدک آشرم رشی کیش)

عملی اچھوت ادھار

یہ ایک مانا ہوا سدھانت ہے۔ کہ پروپیگنڈا اور پرچار سے ہی منش کے خیالات کو پلٹا دیا جا سکتا ہے۔ ورشی دیانند کا قول تھا۔ کہ دنیا کے خیالات کو پلٹا دے دینا ہی آریہ سماج کا مکھیہ کرتویہ ہے۔ مگر افسوس کہ اچھوت ادھار کے متعلق آریہ اخباروں میں ٹھوس مضمون نہیں نکلتے۔ حالانکہ یہ اتنا اہم مضمون ہے۔ کہ چھوا چھوت ہی تو ہے جو ہندو دھرم کو اُنّت نہیں ہونے دیتی۔ کیا ہی اچھا ہو اگر آریہ سماج کا یہ ایک اصول بن جاوے۔ کہ جو بھی آریہ سماج کا ممبر بنے۔ اس پر یہ لازم ہو۔ کہ وہ کسی اچھوت لڑکے کو گھر میں ملازم رکھے۔ لیکن شرطیکہ وہ ملازم رکھنے کا عادی ہو۔ خصوصاً آریہ سماج کے ادھیکاریوں پر تو یہ شرط ضرور لاگو ہو۔ مگر یہاں تو دیکھنے میں یہ آتا ہے۔ کہ آریوں کے گھروں میں بھی جنم کے برہمنوں کے لڑکے ہی بطور ملازم پسند کئے جاتے ہیں۔ جس سے دو نقصان ہوتے ہیں۔ ایک تو برہمن ورن کی مٹی پلید ہوتی ہے۔ دوسرے آریہ سماج اُنّتی نہیں کر سکتا۔ کیا آپ مسلسل اس ٹھوس پروگرام کی طرف دھیان دے کر مضمون لکھنے کی تکلیف فرما دیں گے۔ تاکہ آریہ جنتا پر اچھا اثر پڑ سکے۔ ایسا کرنے سے مقصد چھوت چھات کی گانٹھیں ڈھیلی کرنے کا ہے +

(بہاری لال سنگھ بلہ شملہ)

جرمن حب الوطنی کے دس اصول

زمانہ جنگ سنہ ۱۹۱۲ء میں سر جارج پرگھیل نے جرمنی کے ان دس احکام کا ترجمہ کر کے انگریزی اخبارات میں چھپوا لئے تھے +

(۱) تمام مصارف میں اپنے ہم وطنوں کے فوائد کا خیال ضرور مد نظر رکھو +

(۲) یہ امر کبھی بھی فراموش نہ کرو۔ کہ اگر تم کسی غیر ملک کی کوئی چیز خرید کرو گے۔ تو جس قدر رقم تمہاری جیب سے نکل جاوے گی۔ تمہارا ملک اس مناسبت سے مفلس ہو جائیگا +

(۳) تمہارے روپیہ سے بجز اہل جرمنی اور کسی کو فائدہ نہ پہنچنا چاہیئے +

(۴) غیر ممالک کی اشیائے خوردنی سے اپنے دسترخوان کو ہرگز زینت نہ دو +

(۵) غیر ملک کی بنی ہوئی کلوں کو استعمال کر کے جرمن فیکٹریوں کی ہرگز توہین نہ کرو +

(۶) لکھنے کے لئے جرمنی کا بنا ہوا کاغذ۔ جرمن قلم اور جرمن جاذب استعمال کرو +

(۷) جرمنی کا آٹا۔ جرمنی کے پھل اور جرمنی ہی کی شراب تمہارے جسم کو اصلی طاقت دے سکتی ہے +

(۸) اگر تمہیں جرمنی کا قہوہ پسند نہ ہو۔ تو جرمنی نو آبادیوں کا قہوہ استعمال کرو +

(۹) صرف جرمنی کپڑے لباس کے لئے استعمال کرو۔ اور صرف جرمنی کی بنی ہوئی ٹوپیاں پہنو +

(۱۰) تم یقین رکھو۔ کہ جرمنی کے باشندوں کے لئے جرمنی کی ہی بنی ہوئی چیزیں قابل فخر ہیں +

امداد کیلئے اپیل

دھرم پریمی آریہ بھائیوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ اس سال اس علاقہ میں بارش کے بالکل نہ ہونے کی وجہ سے بہت بھاری قحط پڑا ہوا ہے۔ مویشیوں کے لئے گھاس ملنا بالکل مشکل ہو رہا ہے۔ سب چیزوں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ سارے علاقہ میں ہاہا کار مچی ہوئی ہے۔ گوروکل کی گؤشالہ میں تقریباً ۱۰۵ جانور ہیں۔ علاقہ میں چارہ کا بندوبست نہ ہو سکنے کی وجہ سے تقریباً ۶۵ جانور دودھ نہ دینے والے نو گنگا کے کھادر میں گھاس والے مقام پر بھیج دیئے گئے ہیں۔ تقریباً چالیس جانور دودھ دینے والوں کو برہمچاریوں کے دودھ کے لئے یہاں رکھ لیا گیا ہے۔ ان کے لئے چارہ کی بہت قلت ہے۔ چری اندھیسر کی قیمت پچھلے سالوں کی نسبت چوگنی ہو گئی ہے۔ دھرم کے پریمی اور آریہ بھائیوں کو اس مشکل کے وقت میں اس گؤشالہ کی امداد کر کے یش اور پنیہ کے بھاگی بننا چاہیئے۔ کم از کم مدد بھی شکریہ کے ساتھ قبول ہوگی +

(مینیجر گوروکل کورو کشیتر)

آریہ سماج مندر اگوکی

ویدک دھرم کے پرچار کے لئے آریہ مندر کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماجوں کو تعمیر مندر کے چندہ کا یہ کیلئے امداد دینا اس سے زیادہ پنیہ کا کام کوئی نہیں ہے۔ کئی دن سے ضلع سیالکوٹ کے اندر اگوکی کے آریہ سماج کے مندر کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ اس سماج نے شدھی کا قابل قدر کام کیا ہے۔ اور اب موزوں جگہ پر اراضی خرید کر مندر آریہ سماج بنوانے کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ تاکہ گردونواح کی سماجوں میں پرچار کرنے کیلئے ایک مستقل سنٹر بنا سکے۔ دھن کی نہایت تنگی ہے۔ لیکن ممبران آریہ سماج نہایت مستقل مزاجی سے م

ریاست حیدرآباد کی سالانہ آمدنی کا ۲۴ فیصدی حصہ نظام کے ذاتی خزانہ میں

ان کی پرائیویٹ جائداد سے سالانہ آمدنی ۲½ کروڑ روپیہ ہے

ریاست حیدرآباد کے متعلق دلچسپ حالات

ریاست حیدرآباد ان دنوں ہندوستان بھر کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اس کے بعض حالات ناظرین "پرکاش" کی واقفیت کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

یہ ریاست نہ صرف دکن بلکہ سارے ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ اس کا رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۱۴۴۳۶۱۴۸ ہے۔ جن میں ۱۱۹۲۸۸۴۶ ہندو ہیں۔ اور صرف ۱۴۰۶۱۷۲ مسلمان۔ مسلمانوں کو چھوڑ کر باقی سب فرقوں کی اور کچھ مسلمانوں کی بھی مادری زبان مراٹھی، تیلگو یا کنڑی ہے۔ لیکن سرکاری زبان اُردو ہے۔ اور اسی میں دفتر کا کام ہوتا ہے۔ ساری ریاست سترہ اضلاع میں منقسم ہے۔ جن میں گلبرگہ۔ اورنگ آباد۔ ورنگل۔ بیدر۔ حیدرآباد وغیرہ بڑے بڑے اضلاع ہیں۔ ریاست میں سات بڑے بڑے شہر۔ ۱۱۸ قصبے اور ۲۱۷۰۸ گاؤں ہیں۔ شہروں میں سولہ لاکھ لوگ رہتے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس طرح تقریباً نوّے فیصدی آبادی دیہات میں رہتی ہے۔

موجودہ نظام کے متعلق

موجودہ نظام ۲۸۔ اگست ۱۹۱۱ء کو بیٹھے تھے۔ اس کے بعد ریاست میں روز بروز اسلامی رنگ چڑھتا گیا۔ ان کے والد مرحوم بہت فراخدل تھے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے بیٹے سے ناراض رہا کرتے تھے۔

موجودہ نظام نے علی گڑھ یونیورسٹی میں بھی تعلیم پائی۔ ۱۹۲۱ء میں سر علی امام ریاست کے وزیر اعظم تھے۔ تب انہوں نے رعایا کو کچھ حقوق دلانے کا یتن کیا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ وہ ۵ سال کے لئے مقرر ہوئے تھے۔ لیکن تین سال کے بعد ہی وزارت عظمےٰ سے استعفےٰ دے دیا۔

سالانہ آمدنی

۱۹۳۴-۳۵ء میں ریاست کی آمدنی سات کروڑ ۴۲ لاکھ تھی۔ اور خرچ چھ کروڑ اکیس لاکھ۔ آمدنی میں سے ایک کروڑ چھ لاکھ روپیہ ...... تعلیم پر اور لگ بھگ تیرہ لاکھ روپیہ محکمہ دیہات پر خرچ ہوتا ہے۔ نظام راجیہ میں ۴۶ء۱ لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں بڑودہ۔ ٹراونکور میسور وغیرہ ریاستوں میں پڑھے لکھوں کی تعداد دس سے لے کر پندرہ فیصدی تک ہے۔

نظام صاحب دُنیا کے امیر ترین شخص ہیں۔ ان کی ذاتی آمدنی اڑھائی کروڑ روپیہ سالانہ یعنی بیس لاکھ روپیہ سے زیادہ ماہوار یا ساٹھ ہزار روپیہ روزانہ ہے۔ ریاست کے علاوہ ان کی ایک جاگیر بھی ہے۔ جس کا رقبہ ۱۱۰۰۷ مربع میل ہے۔ اور اسے صَرف خاص کہا جاتا ہے۔ اس جاگیر سے نظام صاحب دو کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی ہے۔ جو ان کے ذاتی اخراجات کے لئے وقف ہوتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ریاست کی آمدنی میں سے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ لیتے ہیں۔ اس اڑھائی کروڑ کے علاوہ سولہ لاکھ روپیہ ہر سال شہزادی کو دیا جاتا ہے۔ اس طرح ساری ریاست کا ۵۸۶۵ رقبہ دربار کے پاس ہے۔ اور ۴۱۶۵ رقبہ نظام صاحب کی ذاتی جائیداد ہے۔ اور کل آمدنی کا ۲۴ فیصدی نظام صاحب کے ذاتی خزانہ میں چلا جاتا ہے۔ اور باقی ۷۶ فیصدی ان کی ڈیڑھ کروڑ رعایا کی تعلیم اور رہائش کے کام پر خرچ ہوتا ہے۔ نظام کا اپنا سکّہ ہے۔ اور وہاں "حالی" نام کا روپیہ چلتا ہے۔ اور جو انگریزی روپیہ کے ساڑھے تیرہ آنے کے برابر ہے۔ نظام راجیہ کی اپنی ریل اور پوسٹل سسٹم ہے۔ نظام صاحب نے ایک خاص بیش قیمت ریلوے بھی بنائی ہے۔ جس کا پلیٹ فارم شاہی محلوں کے قریب ہے۔ اس پر جو گاڑی چلتی ہے۔ اس میں صرف شاہی خاندان کے افراد ہی سفر کر سکتے ہیں۔

اخبارات

ریاست میں اردو کے چند سرکاری اور نیم سرکاری اخبارات کو چھوڑ کر ہندوؤں کا مراٹھی، ہندی، تیلگو وغیرہ میں ایک بھی کنٹرا لاشاعت اخبار

مسٹر اینے پردھان آرین کانگرس کا شاندار جلوس

تیس ہزار کی شرکت، اپوروسماروہ و اُتساہ

(آریہ نگر شولا پور ۲۵۔ دسمبر) مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے پردھان آل انڈیا آرین کانگرس آج صبح یہاں پہنچے۔ جب آپ گاڑی سے اُترے تو آپ کا شاندار سواگت کیا گیا۔ آپ کا سواگت کرنے کے لئے آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی و پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی۔ مسٹر دنا نرسیہ پرشاد پردھان سواگت کارنی سبھا۔ لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے۔ مہاتما نارائن سوامی جی پردھان ورکنگ کمیٹی۔ پروفیسر سدھاکر منتری سارودیشک سبھا لالہ خوشحال چند جی خورسند پردھان آریہ پرادیشک سبھا کے علاوہ کئی سرکردہ مقامی اصحاب بھی موجود تھے۔ پردھان جی کو ایک آراستہ موٹر میں سوار کیا گیا۔ جس میں پھولوں کا ایک بڑا چھجہ لگا ہوا تھا۔ انہیں جلوس کی شکل میں آریہ نگر تک لے جایا گیا۔ جلوس نصف میل لمبا تھا۔ اور اس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد لگ بھگ تیس ہزار تھی۔ تین سَو والنٹیر انتظام و سیوا کیلئے ساتھ تھے۔ اور وہ اوم کے جھنڈے اُٹھائے ہوئے تھے۔ مکانوں اور دوکانوں کی چھتوں پر عورتیں اور مرد کھڑے تھے۔ جو جلوس پر پھولوں کی ورشا کر رہے تھے۔ جب جلوس آریہ نگر میں پہنچا۔ تو وہاں پردھان جی نے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔

صنعتیں۔ بیرون ریاست کے قوم پرست اخبارات کو ریاست کی حدود میں لانے یا پڑھنے کی ممانعت ہے۔ ریاست میں حکام کی اجازت کے بغیر نہ کوئی نیا مندر تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ پرانے مندروں کی مرمت کرائی جا سکتی ہے۔ اجازت کے بغیر کوئی دھارمک جلسہ نگر کیرتن وغیرہ نہیں کیا جا سکتا۔ نہ کوئی اکھاڑہ کھولا جا سکتا ہے۔ نہ کوئی نمائش منعقد کی جا سکتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی سبھا سوسائٹی قائم کی جا سکتی ہے۔

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

بڑھیا! لذیذ! ٹانک

طاقت اور تندرستی بڑھانے کے لئے اس کا استعمال بچے جوان بوڑھے مرد عورت سبھی کو کرنا چاہیے۔

قیمت:- چار روپے (للعہ) فی سیر۔

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے

اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ آنکھوں میں سرخی جالا پھولا کھجلی وغیرہ روگ چند یوم کے لگانے سے دُور ہو جاتے ہیں۔

قیمت:- تین روپے فی تولہ (سے)

چندر پربھا

پیشاب کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے جریان و جگر کی کمزوری و خون کی کمی یا اسیر آدی روگوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ قیمت:- دس آنے (۱۰/) تولہ۔

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور۔ یو۔ پی

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور (پنجاب)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج لپسرو کا اُتسو

لپسرو کا آریہ سماج کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱-۱۲-۳۸ لغایت ۴-۱۲-۳۸ کو بڑی شاندار کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ اُتسو کی کاروائی شروع تھا مورخہ ۲۸-۱۱-۳۸ لغایت ۱-۱۲-۳۸ آرنبھ کی گئی۔ جس کے لئے سبھا نے بھجنیک پنڈت بھگت رام جی۔ اور اُپدیشک پنڈت دلیپ جی شاستری بھیجے ہوئے تھے۔ نگر کیرتن کا جلوس ۲-۱۲-۳۸ کو نکالا گیا +

سبھا کی طرف سے مہاشہ شانتی پرکاش جی۔ مہاشہ سمر سنگھ جی۔ شریمتی شکیل کماری۔ پنڈت بدریہ برت جی۔ اور صوفی گیان بندر دیو جی اُپدیشک صاحبان نے نہایت کامیابی کے ساتھ نصیحت آمیز ویاکھیان دئے۔ آخر میں رات کے سمے مورخہ ۴-۱۲-۳۸ جو دو لیکچر مہاشہ کرشن جی اور صوفی گیان بندر دیو جی نے دئے۔ اُس وقت اس قدر ہجوم تھا۔ کہ تمام لوگوں کا خیال تھا۔ کہ ایسا کامیاب جلسہ آریہ سماج لپسرو میں اس سے پیشتر کبھی نہیں ہوا۔ استری سماج کا جلسہ بھی مورخہ ۳-۱۲-۳۸ کو منایا گیا۔ اور شریمتی شکیل کماری جی کے عالمانہ لیکچر کا استری جاتی پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا +

(منتری آریہ سماج لپسرو)

وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں کارتک ماس کی رپورٹ

اس ماہ گیارہ جگہوں میں پرچار ہوا۔ کوٹ چھٹہ۔ جام پور۔ داجل۔ نواں شہر۔ لنڈی سیداں۔ ڈیرہ غازیخاں۔ چورٹہ گدائی۔ وڈور۔ جھوک اُترا وغیرہ +

(۲) ۱۶۴ میل سفر ہوا۔ سائیکل پر ۱۵۳ میل۔ پیدل ۱۱ میل +

(۳) ۳۵ لیکچر ہوئے۔ پرشوں میں ۲۶۔ استری پرشوں میں مشترکہ ۹ +

(۴) تین سنسکار ویدک ریتی سے کرائے گئے۔ نام کرن ۲۔ مونڈن ایک +

(۵) نواں شہر۔ چورٹہ۔ وڈور میں کچھ برادری اور پنچایت کے جھگڑے رفع کرائے۔ نواں شہر جھوک اُترا۔ جتم میں پورانکوں نے ویدک تہذیب پر گندے حملے کئے۔ ان کا اُتر دیا گیا۔ اور لوگوں کو سمجھا کر بات جتلا کر ویدک دھرم کا گورو بڑھایا۔ وڈور میں دہا نتیوں سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اس لئے وڈور میں دھیان وِدّھیا کا احساس کرایا +

(۶) کئی ایک سماجوں میں دینک ست سنگ کی پرتھا جاری ہو گئی ہے۔ دوسرا پرچارک بھی منگوایا جا رہا ہے۔ چونکہ بجٹ پر ڈیفیسٹ ہے۔ دانی اصحاب کو سبھا کی دھن سے امداد کرنی چاہئے + (گنیش دت منتری)

آریہ سماج مہت پور کا وارشک اُتسو

آریہ سماج مہت پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر کا ۲۵ واں وارشک اُتسو ۳۰-۳۱ دسمبر و یکم جنوری ۱۹۳۹ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۳۰ دسمبر کو ہوگا + (منتری)

آریہ سماج سانگلہ ہل کا سالانہ چناؤ

سروسمتی سے آریہ سماج سانگلہ ہل کے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے۔ پردھان لالہ کندن لال جی۔ اُپ پردھان لالہ حکم چند جی۔ منتری مہاشہ سوہن لال جی بھاٹیہ۔ اُپ منتری مہاشہ کرشن لال جی۔ خزانچی لالہ لکھی رام جی بھاٹیہ۔ لائبریرین مہاشہ گیان چند جی +

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ مہاودیالیہ گرکل کا داخلہ

آریہ مہاودیالیہ گرکل میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ جلسہ کے موقعہ پر جو مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء ہو رہا ہے ہوگا +

اس سنستھا میں مندرجہ ذیل سہولتیں ودیارتھیوں کو ہیں:-

(۱) کاشی کی سنسکرت پریکشا میں شاستری وغیرہ کی پڑھائی کا پربندھ +

(۲) انگریزی میں میٹرک تک کی پریکشا اور پڑھائی کا پربندھ +

(۳) آیوروید کی وِشارد آدی پریکشاؤں کا پربندھ +

(۴) دھرم شکشا میں مہرشی دیانند کرت سمپورن گرنتھ وید بھاشیہ سہت۔ پانچ درشن۔ شت پتھ۔ براہمن۔ یجر پراتیشاکھیہ وسوریہ سدھانت وغیرہ کی پڑھائی +

یہاں ناگری بھاشا کا درجہ چار شرینی پاس یا اس کی یوگیتا والا ودیارتھی داخل ہو سکتا ہے۔ عمر دس سال سے کم نہ ہونی چاہئے۔ اس سے زیادہ چاہے جتنی ہووے۔ پرنتو وواہ نہ ہوا ہو۔ پڑھائی۔ آشرم۔ اور بھوجن فیس پرتھما تک چار روپے ماہوار۔ اور مدھما تتھا شاستری تک ۵ روپے ماہوار ہے۔ کپڑے۔ کتابیں۔ اور گھی سنرکھشک کے ذمہ ہے۔ آریہ بھائیوں کے بالکوں کے لئے یہ گورکل بہت لابھدائیک ہے۔ جو بھائی اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہے۔ وہ دفتر سے نیماولی اور پرویشن فارم منگوا لیوے۔ اور ۱۵ فروری تک بھر کر بھیج دیوے +

(رگھوویر سنگھ شاستری مکھیہ ادھشٹاتا)

سوچنا

امین آباد گنج لکھنؤ میں ایک آریہ وواہ کاریالیہ کھولا گیا ہے۔ جہاں وواہ کے یوگیہ آریہ وروں اور کنیاؤں کا وِستِرت پریچیہ مفت ملا کرے گا + (مہرپرشاد مینیجر)

مہاتما ہنس راج کا ماتم

(۱) آریہ سماج حمیاسہ نے اپنی ایک میٹنگ میں مہاتما ہنسراج جی کی شوک جنک مرتیو پر سہانوبھوتی و شوک کا ایک پرستاو پاس کیا ہے + (منتری)

(۲) آریہ سماج لکھنؤ نے بھی اپنی ایک شوک سبھا بُلا کر مہاتما ہنسراج کی مرتیو پر ایک شوک پرستاو پاس کیا ہے + (منتری)

گورکل برنداون کا وارشک اُتسو

گورکل وشوودیالیہ برنداون کا ۳۴ واں وارشک مہوتسو اس ورش ۲۹ دسمبر ۱۹۳۸ء سے یکم جنوری ۱۹۳۹ء تک ہوگا +

یہ سنیکت پرانت کی سب سے بڑی دھارمک شکشا سنستھا ہے۔ اور گورکل کا مہوتسو سرودیشی بھگت شکشا پریمیوں کے لئے بڑے دن کی چھٹیوں کا سروتم شکشا پرد منورنجک مہا میلہ ہے۔ نیتاؤں کے درشن تتھا بھانتی بھانتی کے کھیل۔ ویایاموں کے ابھیاس اور ٹورنامنٹ دیکھنے کو ملیں گے۔

(جیت رام سنگھ مکھیہ ادھشٹاتا)

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

گورکل کانگڑی میں نئے بالکوں کا داخلہ

نئے بالکوں کا انتخاب گورکل کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر ہوگا۔ جو اصحاب اپنے بالکوں کو گورکل میں داخل کرانے کے خواہشمند ہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں جلد ہی بھیجکر منظوری حاصل کر لینی چاہئیں +

گورکل کے قواعد اور داخلہ کا فارم دفتر گورکل کانگڑی سے منگوائیے +

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

ٹورنامنٹ میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی کامیابی

مورخہ ۱۱-۱۲-۳۸ سے ۱۵-۱۲-۳۸ تک ڈسٹرکٹ ہائی سکول ٹورنامنٹ پڑاؤ گراؤنڈ میں ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں چودہ ہائی سکولوں نے حصہ لیا۔ اس سکول نے ۹ کپ حاصل کئے۔ جن میں سے آٹھ کپ مندرجہ ذیل کھیلوں میں اول رہ کر حاصل کئے:

(۱) کرکٹ سینئر (۲) کرکٹ جونیئر (۳) فٹ بال جونیئر (۴) فٹ بال سینئر (۵) ہاکی جونیئر (۶) رگر رچ (۷) کبڈی جونیئر (۸) والی بال جونیئر (۹) اور والی بال سینئر نے دوئم رہ کر کپ حاصل کئے +

یہ ایسی کامیابی ہے جو کسی سکول کو شاذ و نادر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ کھیلوں میں یہ کامیابی اور بھی زیادہ بن جاتی ہے۔ جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سکول کے یونیورسٹی کے نتائج نہایت اعلے نکلتے رہتے ہیں۔ جو کہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس سکول میں صرف دماغی ترقی کا ہی خیال نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ جسمانی ترقی کا بھی خاطرخواہ رکھا جاتا ہے + (نامہ نگار)

دھنیہ واد

مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" لاہور نے عزیز دیویندر کے شبھ وواہ کے اُتسو پر مبلغ پچاس روپیہ اس سماج کو دان ارپن کیا ہے۔ جس کے لئے ہم مہاشہ جی کا اتی دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اور آشا کرتے ہیں۔ کہ اسی طرح اور دانی سجن بھی ادھوری آریہ سماجوں کی تعمیر میں دھن کی سہائتا کر کے یش اور پُنیہ کے بھاگی بنیں گے +

اس سماج کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام ہو چکی ہے۔ دھن کے ابھاو سے مندر کی تعمیر رُکی ہوئی ہے۔ دانی سجنوں سے ونئے پوروک پرارتھنا ہے۔ کہ شرو دان کرتے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کنیا گوروکل دہرہ دون کا وارشک اُتسو

(کانووکیشن کی مفصّل کارروائی)

(دہرہ دون ۲۶-دسمبر) کنیا گوروکل دہرہ دون کا گیارھواں سالانہ کنووکیشن آج صبح زیر صدارت شریمتی کستورہ بائی گاندھی منعقد ہوا۔ پنڈال مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ پہلے سال کی گریجویٹ لڑکیاں نیز اس سال کی گریجویٹ لڑکیوں اور اُستانیوں کا جلوس بینڈ کے ساتھ پاٹھ شالہ کا چکر لگا کر پنڈال میں داخل ہوا۔

مندرجہ ذیل دس نئی گریجویٹوں کو شریمتی کستورا بائی نے ڈگریاں دیں :-

کماری سوبھاوتی۔ کماری ودّیاوتی۔ کملا۔ کماری سشیل وتی آف فجی۔ کماری سنیہ لتا آف برہما۔ کماری شانتی دیوی۔ کماری اوشا۔ کماری سمترا۔ کماری رام کلی۔ اور کماری سوشیلا۔

مندرجہ ذیل لڑکیوں کو ہائی سکول کی سندات دی گئیں :-

برہم چارنی چنچل کماری۔ کماری چندروتی۔ کماری سوشیلا۔ کماری سبھدا دیوی۔ کماری ساوتری۔ کماری پُشپاوتی۔ کماری ارناوتی۔ کماری پربھات شوبھا۔ کماری لکشمی دیوی۔

اس کے بعد شریمتی راملبوری دیوی نے نہایت فاضلانہ کنووکیشن ایڈریس پڑھا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ :-

"اس موقعہ پر کسی کنووکیشن ایڈریس کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ مسز گاندھی کی موجودگی میں جن کا جیون بتا رہا ہے کہ زندگی کس طرح گذارنی چاہیئے کسی ایڈریس کی ضرورت نہیں رہتی۔ ان کا نمونۂ زندگی بذاتِ خود ایک خاموش ایڈریس ہے"۔

آپ نے مزید فرمایا۔ کہ :-

"آپ کا یہ پوتر مندر گوروکل وہ سب کچھ جو اس امکان میں تھا پڑھا چکا ہے۔ اب تک آپ اپنی اُستانیوں سے جو کچھ سیکھتی رہی ہیں۔ یہاں سے باہر جا کر اس کا استعمال اپنی زندگی میں کرو۔ بھارت ورش میں دھرم کا ٹھٹھا اُڑانے والوں کی کمی نہیں۔ یہ لوگ اپنی چھوٹی بدھی کو ہی بہت بڑا درجہ دیتے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ان کی بدھی چیونٹی سے بھی چھوٹی ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے دھرموں کے بانی نہ چھوٹے تھے۔ اور نہ ایسی تھے"۔ آپ نے لڑکیوں کو ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت کی۔ اور بتایا۔ کہ "ہاتھ سے کام کرنے کو سکول اور کالج میں بُرا سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ دیگر ممالک میں ودیارتھی اپنے ہاتھ سے مکان تک بناتے ہیں۔ میں نے ودیارتھیوں کے ہاتھوں کے بنے ہوئے مکان خود دولایت اور آسٹریلیا میں دیکھے ہیں"۔

کنووکیشن ایڈریس
مہاتما گاندھی کا پیغام

پڑھا جانے کے بعد مہاتما گاندھی جی کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا گیا :-

کنیاؤں کی شکشا میں ڈیرہ دون کنیا گوروکل یقیناً نمایاں حصّہ لیتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اس شکشا میں بھاری بھی ورتی کر دیا جائے"۔

کاکا جی کالیلکر نے فرمایا۔ کہ

"اب کی بار ہماری پوجیہ ماتا جی یہاں آئی ہیں۔ اور آچاریہ رام دیو جی کی خواہش پر میں مہاتما گاندھی جی کا سندیش لے کر آیا ہوں۔ پوجیہ بہن اپنا سندیش ایک ہی سطر میں دیتی ہیں۔ کھادی۔ دیدر نارائن کی سیوا سب جاتیوں میں اتحاد۔ ہری جنوں کا اُدّھار گاندھی جی کے سندیش ہمارے سامنے مجسّمہ روپ میں ہیں۔ اور جہاں تک میں جانتا ہوں ان کو اس سنستھا میں سنمان ملا ہی ہوا ہے۔ اس لئے گاندھی جی نے ان باتوں کو دہرانا چھوڑ دیا ہے۔ اور اس راشٹریہ سنستھا کو ایک ہی پیغام بھیج دیا ہے۔ وہ راشٹریہ شکشا کے متعلق نیا نظریہ ہے۔ جس سے ہماری دیہاتی جنتا اور ملک کا بھلا ہوگا۔ جب کسی نئے وچار کا اوتار ہوتا ہے۔ تب اس کے سمجھنے میں لوگوں

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آریہ کانگرس کے حالات

بائیس۲۲ ہزار آریہ سماجی ستیاگرہ کیلئے تیار

۲۲-جنوری کو "حیدر آباد ڈے" منایا جائے

(شولاپور ۲۸-دسمبر) گذشتہ رات آریہ کانگرس کے آخری اجلاس میں اپنی افتتاحی تقریر کے دوران میں حیدر آباد ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی نے اعلان کیا کہ "ہندوستان کے مختلف صوبوں کے بائیس۲۲ ہزار والنٹیروں نے اپنے آپ کو ستیاگرہ کیلئے پیش کیا ہے۔ ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ ہم اپنے منتہائے مقصود تک نہ پہنچ جائیں"۔

آریہ کانگرس کی ۲۷-دسمبر کی کارروائی

(شولاپور ۲۸-دسمبر) آج رات کو اپنی افتتاحی تقریر میں مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے نے کہا۔ کہ :-

"ہماری جنگ خالصتاً مذہبی جنگ ہے۔ اور ہم اپنی دماغی بھوک کو مٹانا چاہتے ہیں۔ ہماری جنگ نہ اسلام کے خلاف ہے۔ نہ مسلمانوں کے اور نہ نظام کے۔ یہ جنگ اس سسٹم کے خلاف ہے۔ جس نے ہمیں ابتدائی حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ آخر میں آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ تمام ہندو اس تحریک میں آریہ سماج کا ساتھ دیں گے اور مہاتما نارائن سوامی جی کی رہنمائی میں اُسے کامیابی نصیب ہوگی"۔

مسٹر گھنشیام سنگھ گپت کی تقریر :-

مسٹر گھنشیام سنگھ گپت پردھان سارودیشک سبھا نے اپنی تقریر میں اس امر کی وضاحت کی۔ کہ من کرم اور بانی سے کس طرح ستیہ اور عدم تشدّد کے اصولوں کی پیروی ہو سکتی ہے؟ سمست آریہ جگت نے جس اُتساہ اور سہاردہ کا اظہار کیا ہے۔ اسے دیکھ کر وشواس ہوتا ہے۔ کہ ہمیں اس یُدّھ میں اوشیہ کامیابی نصیب ہوگی۔

مہاتما نارائن سوامی کی تقریر :-

مہاتما نارائن سوامی نے آخیر میں فرمایا۔ کہ "میری نظروں میں ہندوؤں اور غیر ہندوؤں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے مجھے ہندوستان کے مختلف حصّوں سے روپے اور آدمیوں کی شکل میں بھاری امداد کا یقین دلایا گیا ہے"۔ آخر میں آپ نے ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے آریہ کانگرس کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔

مختصر خبریں :-

— ۲۸-دسمبر کو حیدر آباد میں چھ ستیاگرہیوں کو ایک ایک سال کی سزا دی گئی۔

— پٹنہ سے حیدر آباد ستیہ گرہ فنڈ میں ایک ہزار روپیہ اور پانسو والنٹیر دئے گئے۔

— آریہ سماج کراچی نے پانسو روپے حیدر آباد ستیاگرہ فنڈ میں بھیجے ہیں۔

— یکم جنوری کو شوسندر ڈے منایا جائیگا۔

— نظام گورنمنٹ کی کتاب "حیدر آباد میں آریہ سماج" کا جواب سارودیشک سبھا تیار کر رہی ہے۔

— ڈی پر لیبڈ کلاسز کے سیکرٹری نے ایک سو ہری جن ستیاگرہیوں کی پیشکش کی ہے۔

— عثمانیہ یونیورسٹی کے نکالے ہوئے طلباء کو ناگپور یونیورسٹی نے تمام سہولتیں دینا منظور کر لیا ہے۔

— آریہ سماج علاد پور نے ۲۵ روپیہ حیدر آباد فنڈ میں بھیجے ہیں۔

— ضلع لائل پور کے ایک سو ہری جن ستیاگرہ کے لئے تیار ہیں۔

— مرضع پوس ضلع بہڑ کے دو آریہ بھجنوں کو ہون کنڈ بنانے پر چالیس و بیس روپیہ ان کی سزا دی گئی ہے۔ م

— بمبئی میں [illegible] کر دیا گیا ہے۔ م

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کیلئے اُن وغیرہ اور گرم بستروں کی اشد ضرورت ہے دانی مہاشیوں سے نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے دان دیتے سمیہ اس طرف ضرور دھیان دیں۔ یہ سنستھا آپکے دان سے ہی چل رہی ہے۔

نویدک :- منتری :- کیندری آناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چینی جاپان یدھ بقیہ صفحہ ۸

سنہ ۱۹۳۷ء میں پریس رپورٹ چھپی تھی۔ جس میں لکھا تھا:۔
"ترکی فوجی افسر بمیعٔ مدت کی شرط پر افغانستان بلائے گئے ہیں۔ جن کا کام افغان فوج کو پھر سنگھٹت کرنا ہوگا۔ جس کے مطابق ترکی۔ ایران۔ افغانستان بروقت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد ہوگی"۔
جب اس طرح جاپان بھارت ورش کے پورب کے حصوں میں خطرہ پہنچائیگا۔ ایسی حالت میں افغانستان جاپان سے دوستی کے ناطے پنجاب اور سرحد صوبہ پر چڑھ سکتا ہے۔ اور ایران کراچی اور بمبئی آ سکتا ہے۔ اس وقت برٹش سرکار کے لئے بڑا خطرہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو ایک طرف یورپ کے جنگ کی سنبھال رکھنی پڑے گی۔ اور دوسری طرف اس کے لئے ہندوستان کی حفاظت کا سوال ہوگا۔ ہندوستان میں فوجی تعلیم کا ابھاو ہے اس لئے بھارت واسی پنگو کی طرح رہیں گے۔ بھارت ورش کے مسلمانوں کے لئے یہ موقعہ امتحان کا ہو سکتا ہے۔ یہ بات جاننے کیلئے کہ وہ اپنی ماتری بھومی پر قربان ہوں گے۔ یا اپنے مذہبی بھائیوں کا ساتھ دیں گے۔

سے انکار کر دیا تھا۔ اور پھر اس سال بھی انکار کر دینا ٹھیک نہیں۔ اس پرکار ان کے آدیش پر مجھے کنیا گوروکل دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس کے لئے میں آچاریہ رام دیوی جی کو دھنیواد دیتی ہوں۔ کنیا گوروکل کی چھاتراؤں کو ولیی شکشا دی جاتی ہے جیسی دینی چاہیئے۔ یہاں کی لڑکیوں میں سادگی۔ کھادی اور سنیم کی ادھک ماترا کو دیکھ کر سنتوش ہوا۔ اس کے لئے سنستھا کے سنچالکوں کو دھنیواد دیتی ہوں۔ ایک برس ہوا۔ میری ساوتری نرملا بہن میری سیکھنے یہاں آ گئی ہیں۔ نرملا بہن کے ساتھ آچاریہ رام دیوی تھا ودیاوتی بہن کا جو سلوک رہا ہے۔ اور جس پریم سے آپ نے اُسے یہاں رکھا ہے۔ اس طرح شاید میں اُسے سنبو گاؤں میں بھی نہ رکھ سکتی۔ اُس کا جب دھیان آتا ہے۔ میں سر جھکا دیتی ہوں۔ میری بچیو! استری جاتی کے لئے تپ نہایت ضروری ہے۔ اس بات کا دھیان رکھو۔ کہ اپنا پرانا آدرش یہی ہے۔ اپنی اس پرانی بات کو یاد رکھنے کی آشا کے ساتھ نئی گرہ بچ بچوں کو آشیرواد دیتی ہوں۔

شری بیتا اپنے صدارتی ایڈریس

بقیہ صفحہ ۹

مذہبی آزادی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ ریاست کی پولٹیکل طاقت عوام کے نمائندوں کے ہاتھوں میں نہ ہو۔ اس وقت آریہ لیگ۔ ہندو مہاسبھا اور سٹیٹ کانگرس دکن کے قلعہ پر مطلق العنانی پر حملہ کر رہی ہے۔ انہیں متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ اگر وہ مل جائیں۔ اور ایک ہی کمانڈ کے ماتحت حملہ کریں۔ تو یقیناً کامیاب ہو جائیں۔ میری تجویز یہ ہے۔ کہ ان تینوں کو اپنے نمائندے بھیجنے چاہئیں۔ جو کہ متحدہ کونسل آف ایکشن مقرر کریں۔ اور یہ کونسل ساری مہم کی رہنمائی۔ اور کنٹرول کرے۔

رعایا کو اختیارات دئے جائیں

شری بیتا اپنے نے مزید کہا۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ والیان ریاست نظم و نسق کے اختیارات رعایا کو سونپ دیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہی فی الواقع ان کے جائز وارث ہیں۔ راجہ صاحب والئے اوندھ نے بڑی خوبی سے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور دیگر والیان ریاست کو بھی بلا تامل ایسا کرنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہز اگزالٹڈ ہائی نیس نظام کو بھی یہ حقیقت تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور اپنی رعایا کو اختیارات دینے پڑیں گے۔ لوگ گذشتہ تین صدیوں سے انتہائی وفاداری سے شاہی خاندان کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے قربانیاں کر رہے ہیں۔
کانگرس ورکنگ کمیٹی نے حال ہی میں جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ وہ میری رائے میں ان تمام لوگوں کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ جو حیدرآباد اور دیگر مختلف ریاستوں کی بھاری جدوجہد میں بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ امپیریل گورنمنٹ نے درست طور پر یہ تنبیہ کر دی ہے۔ کہ ریاستی رعایا کی خواہشات کو دبانے کے لئے امپیریل طاقت کا استعمال نہ کیا جائے۔ اور کسی رعایا اور راعی کے مابین شہری حقوق اور اندرونی اصلاحات کی خاطر جنگ میں پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ راعی کی امداد نہ کرے۔

دیش کے موجودہ حالات میں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے آپ کو راشٹر کے لئے سمرپن کر دیں۔ امید ہے۔ کہ گریجویٹ مینز یہاں اس مانگ کو پورا کرنے میں کوئی کمی نہ رکھیں گی"۔

حیدرآباد جیل میں پنڈت شیام لال کا دیہانت

(شولاپور ۲۰۔ دسمبر) ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کی تحریک کے سرکردہ لیڈر اور آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے وائس پریذیڈنٹ پنڈت شیام لال وکیل ہائی کورٹ آج اچانک بیدر جیل میں سورگباشی ہو گئے۔ آپ کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا۔ اور آپ زیر سماعت قیدی کی حیثیت سے جیل میں مقید تھے۔ ارتھی کا جلوس آریہ نگر سے شروع ہو کر شمشان بھومی میں ختم ہوا۔ جہاں آپ کا پورن ویدک ریتی سے داہ سنسکار کیا گیا۔ شہر کے تمام سرکردہ اصحاب جلوس میں شامل ہوئے۔ ان کے ماتم میں شولاپور میں ہڑتال کی گئی۔ اور شام کو ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے صدر مسٹر راجواڑے پردھان شولاپور ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی تھے۔ ان کی اچانک مرتیو پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ حیدرآباد سٹیٹ کانگرس نے بھی اس قسم کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

کنیا گوروکل دہرہ دون کا وارشک اتسو

بقیہ صفحہ ۱۷

کو دیر لگتی ہے۔ اور بہت سی خامیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ واردھا سکیم کے بارے میں بھی یہی ہوا ہے۔ واردھا سکیم کا یہ مطلب نہیں کہ ساہتیہ شکھشا شبد دلاس کی شکھشا کے ساتھ ساتھ کچھ ہنر کی بھی شکھشا دی جائے۔ واردھا سکیم کا اتنا ہی مقصد ہوتا۔ تو اس میں ایک بھی موکلتا نہ ہوتی۔
اب گاندھی جی کہتے ہیں۔ کہ بھاشا کا مہتو تو رہے گا ہی۔ مگر شکھشا کا مول (جڑ) شبد بھاشا یا لٹریچر کو نہ رکھ کر یہ نہ ہنر ہی ودیوگ کو ہی بنانا چاہیئے۔ جو بات آریہ راجہ بھرتری ہری نے ایک سوتر میں کہی وہی آج مہاتما گاندھی جی کا ریہ انت کرنے جا رہے ہیں۔ گاندھی جی کہتے ہیں۔ کہ بدھی کا وکاس شبدوں دوارا نہیں۔ بلکہ کریا دوارا ہوتا ہے۔ کرم کی یہ گیان شکتی گاندھی جی نے پہچان لی ہے۔ وہ ملک کے شاستریوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس شکتی کو پہچانو۔ اور کرم کے دوارا ہی بدھی کا وکاس کرو۔ شری کرشن۔ دیانند اور گاندھی جی ان تینوں سنسکرتی سیوکوں کا یہ سندیش میری ساشٹریہ سنستھاؤں میں نہیں ہوگا"۔

شریمتی کستوربائی گاندھی نے فرمایا۔ کہ:۔

"آچاریہ رام دیوی جی کا میرے پاس پتر آیا تھا۔ اس میں کنووکیشن پر آنے کیلئے مجھے مدعو کیا گیا تھا۔ میں دہرہ دون آنے کے لئے تیار نہ تھی۔ پرنتو مہاتما جی نے مجھے کہا۔ کہ اس سال تو تجھے دہرہ دون جانا ہی ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ پچھلے سال بھی اسی طرح جانے

ہزار برس کی عمر

بقیہ صفحہ ۱۲

اسقدر ہزار برس کی عمر والا کریں گے۔ جو ویدک دوسرے منتروں کے خلاف ہوگا۔ اس لئے وید کا سدھانت یہی ہے۔ کہ انسان کی عمر سو برس یا سو برس سے زیادہ یعنی ہزار برس کے اندر ہی ہو سکتی ہے۔ شری پنڈت ساتولیکر جی نے خود بھی اپنی پستک "تانی آلیشی" میں انسان کی آیو سو برس یا اس سے کچھ زیادہ ہی سدھ کی ہے۔ اس لئے اگر دونو پنڈتوں کا بھاؤ یہ ہے۔ کہ انسان کی عمر ہزار برس کی ہو سکتی ہے۔ تو یہ ویدک دھرم کے خلاف ہوگا۔
مہابھارت درشن میں بھی ہزار برس کی انسانی عمر کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ جیسا کہ
[illegible]
[illegible] (۶-۷-۳۷)
اسکا:۔ "ہزار برس کی عمر کا ہونا انسانوں میں ناممکن ہے"۔
منوسمرتی میں ست جگ یعنی اچھے سمے کا ذکر کرتے ہوئے [illegible]
اس وقت انسان کی عمر چار سو برس کی ہو جاتی ہے۔ یہ انسان کی زیادہ سے زیادہ عمر ہو سکتی ہے۔
منوسمرتی وغیرہ میں انیک ستھانوں پر کسی بہت اچھے کرم کا پھل بتلاتے ہوئے سو برس کی عمر کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ:۔
सर्वलक्षणहीनोऽपि यः
सदाचारवान्नरः । श्रद्दधानो
ऽनसूयश्च शतं वर्षाणि जीवति
"سب لکشن سے رہت بھی جو شخص سدا چاری شردھالو اور نندا نہ کرنے والا ہو۔ وہ سو برس تک جیتا ہے"۔
اس سے وید شاستر سمت انسانی عمر

(بقیہ کالم ایک میں)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

موم بتی بنانا

—— گذشتہ سے آگے ——

دیسی موم کو سفید کرنا یعنی بلیچنگ آف بیزوکس

Bleching of Bees Wax

موم جو شہد کی مکھیوں کے چھتّہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس میں عام طور پر مردہ مکھیاں۔ ان کے انڈے بچّے۔ اور مٹی وغیرہ ملی ہوتی ہے۔ پہلے اس کو صاف کرتے ہیں۔ کہ جس کا طریقہ میں ابتدا میں لکھ چکا ہوں۔ پھر صاف شدہ موم کو ۵ فیصدی پانی سے کر تلچے یا مٹی کے برتن میں گرم کرتے ہیں۔ بعد میں موم کو پانی میں ڈال کر پگھلا لیتے ہیں۔ جب موم اور پانی خوب گرم ہو جاتے ہیں۔ تب اس میں تھوڑا سا تیزاب گندھک چھڑکتے ہیں۔ ۵ا اونس تیزاب گندھک ایک ہنڈرویٹ موم کے لئے کافی ہے۔ جب تیزاب ڈالا جاتا ہے۔ تو یہ موم اُبلتی ہے۔ اس لئے برتن بڑا استعمال کرنا چاہیئے کہ جس کا کافی حصّہ خالی رہے۔ تیزاب کا عمل جب بخوبی موم پر ہو جائے تب اس کو سرد ہونے دیں۔ اور ایک رات یہ اسی طرح پڑا رہے۔ دوسری صبح میل وغیرہ نیچے تہ نشین ہوتی ہے۔ اور صاف موم اُوپر آ جاتی ہے۔ صاف موم کو علیحدہ کر کے خشک کر لیں۔ اس طریقہ سے موم بالکل صاف ہو جاتی ہے۔

موم کو سفید کرنیکا عمل

کسی چینی یا روغنی برتن میں موم ڈال کر واٹر باتھ پر گرم کریں۔ پھر اس میں ایک فیصدی وزن کے حساب سے نائیٹرک ایسڈ یعنی تیزاب شورہ ڈالیں۔ اور ساتھ ہی تھوڑا پانی بھی ڈالیں۔ اور اس کو اتنا گرم کریں۔ کہ شورہ کا تمام تیزاب گیس بن کر اُڑ جائے۔ پھر اس کو ٹھنڈا ہونے دیں۔ سرد ہونے پر تمام موم سفید ہو جائے گی۔ اس کو علیحدہ کریں۔

بڑے آدمی کیسے بنتے ہیں؟　　(گذشتہ سے آگے)

ٹالسٹائی

اس وقت تک وہ سرمایہ داروں سے بہت محبت رکھتا تھا۔ مگر اس کو غریب کسانوں سے محبت ہو گئی۔ اور جنگ کریمیا نے اس کے ادبی نام و نمود کی بنیاد قایم کر دی۔ جب اس کے تین شاہکار شائع ہوئے۔ اس وقت اہل رُوس نے سمجھ لیا۔ کہ یہ سرزمین کتنی خوش نصیب ہے۔ کہ اس کی خاک سے ایسا زبردست علم و ادب کا علمبردار پیدا ہوا ہے۔

۱۸۵۷ء میں ٹالسٹائی اس غرض سے جرمنی گیا۔ کہ وہاں جا کر سوشل زندگی کے متعلق تعلیم حاصل کرے۔ اور اہل رُوس کو غلامی سے نجات دلائے۔

۱۸۶۱ء کا وہ خوش نصیب زمانہ تھا۔ جب کہ اس نے امیر زمینداروں کے پنجۂ استبداد سے غریب مظلوم اور بے گناہ کسانوں کو چھڑا لیا۔ یہی وجہ تھی جس سے وہ دولت مندوں کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا۔ مگر رعایا کا معاون اور مددگار بنا رہا۔ اس نے اپنی زندگی کا زیادہ حصّہ تعلیم کی اشاعت میں صرف کیا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ تعلیم ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے انسان ترقی کر سکتا ہے۔ اور انسان انسان بن سکتا ہے۔ اس لئے تعلیم لازمی ہونی چاہیئے۔ یہی نہیں بلکہ لڑکوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔

۱۸۶۲ء میں جب کہ اس کی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ اس نے ایک رُوسی حکیم کی لڑکی سے شادی کر لی۔ اور اس وقت سے سوشل زندگی میں زیادہ حصّہ لینے لگا۔ اس وقت تک وہ عیش و نشاط اور مصیبت و آلام کافی اُٹھا چکا تھا۔ مگر اس نے کبھی راحت کی زندگی کو ترجیح نہیں دی۔ کیونکہ یہ چیز انسان کے بلند عزائم میں مخل ہوتی ہے۔

چالیس سال کی عمر میں اس نے "جنگ و امن" نامی کتاب لکھی۔ اس کی علمی لیاقت اس قدر بڑھ گئی تھی۔ کہ اس وقت کے تمام اہلِ قلم نے اس کا لوہا مان لیا۔ یہ ہر چیز کا صحیح منظر پیش کرنے میں کمال رکھتا تھا۔

۱۸۷۳ء میں روس کے ایک صوبہ میں قحط پڑا۔ ٹالسٹائی وہاں خود گیا۔ اور تمام واقعات کو ماسکو گزٹ میں ہو بہو تحریر کیا۔ اس سے عام پبلک میں بے چینی پھیل گئی۔ اس وقت تک گورنمنٹ نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی تھی۔ اس وقت روس میں جبر و استبداد کا دور دورہ تھا۔ جو لوگ گورنمنٹ کا حکم نہیں مانتے تھے۔ وہ جلاوطن کر دئے جاتے تھے۔ اور پھانسی کے تختہ پر چڑھا دئے جاتے تھے۔ مزدوروں سے دوگنا کام لیا جاتا تھا۔ ٹالسٹائی ہمیشہ بے کسوں۔ غریبوں اور مزدوروں کی مدد کرتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج روس میں آزادی کا پرچم لہرا رہا ہے۔

آخر اکتوبر ۱۹۱۰ء کو جب وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ ٹان سے راٹو کا۔ ذکر کر رہا تھا۔ جس وقت اس کی گاڑی اسٹاپو دو کے گاؤں سے گزر رہی تھی۔ بیماری نے حملہ کیا۔ گاؤں والوں نے اسے فوراً گاڑی سے اُتار لیا۔ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایسے نامور شخص کی موت بالکل خلاف امید تھی۔ سارا روس ٹوٹ پڑا۔ اور شام ہوتے ہوتے روس کا یہ جگمگاتا ہوا چراغ گل ہو گیا۔

گھر کا ڈاکٹر

کچھ آزمودہ نسخے

— اگر کسی کو تیجا یا چوتھا یعنی جاڑا لگ کر بخار چڑھتا ہو اور پھر اُتر جاتا ہو۔ اور پھر دوسرے تیسرے یا چوتھے دن چڑھتا ہو۔ تو کڑوے نیم کی چھال لا کر کاڑھا بنائے۔ کاڑھا پک جانے پر اُتار کر چھان لو۔ بعد میں اس میں دھنیا و سونٹھ پیس کر ملا دو۔ اور پی جاؤ۔ اس طرح صبح و شام کاڑھا پینے سے بخار ضرور اُتر جاتا ہے۔

نوٹ:- نیم کی چھال۔ دھنیا۔ و سونٹھ سب جگہ ملتے ہیں۔ ان تینوں کا نسخہ کونین سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ کاڑھا دن اور غریبوں کو نسخہ سے سات دن پینا چاہیئے۔ اس سے کئی بیمار صحت یاب ہوئے ہیں۔

— اگر آپ کو مسّے تکلیف دیتے ہوں۔ تو کڑوے نیم کے بیجوں کو تل کے تیل میں تل کر اسی تیل میں پیس لو۔ جس سے مرہم سی بن جائے گی۔ اس مرہم کو مسّوں پر لگانے سے مسّے یا کا نخ گل کر گر جاتی ہے۔

— کڑوے نیم کے اکیس پتوں کو مونگ کی گھی سے ہوئی دال میں ملا کر کانسے کے گھی میں تل لو۔ تل جانے پر اسے نکال کر پھینک دو۔ اور گھی رکھ لو۔ اکیس دن تک ایسا گھی کھانے سے بواسیر کے مسّے گر جاتے ہیں۔ بڑی اچھی غریبی دوا ہے۔ اس سے یقیناً اس بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ پرہیز صرف اتنا ہی ہے کہ نمک کم کھائیں۔ اگر نہ کھائیں۔ تو اچھا ہے۔ اگر آپ کو پیچش کی بیماری ہو۔ تو چھوٹی ہرڑ اور سونف کو گھی میں بھون کر پیس لو۔ اور مصری ملا کر ایک تولہ روز کھاؤ۔

SANSKRIT
SELF TAUGHT

سنسکرت سوئیم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ
شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی پرنسپل سناتن دھرم نیشنل کالج تقاضائی سکول انسپکٹروں نے اس کی زور دار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اُردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین حصّوں میں مکمل ہوتی ہے۔ ہر ایک حصّے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصّے کی قیمت سوا روپیہ (عہ) تینوں حصّے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف۔

ملنے کا پتہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سواستھ رکشا

متعدی بیماریاں

حفظِ صحت کی اُن آسان باتوں میں سے جو بغیر کسی زائد خرچ کے عمل میں آسکتی ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ تدبیر او احتیاط کے ساتھ متعدی یعنی چھوت دار بیماریوں کو روکا جائے۔

ہم یہاں اُن احتیاطوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جن میں خرچ نہ ہو۔ اور چھوت سے بچاؤ ہو جائے۔

بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ گھر میں ایک آدمی کو زکام ہوا۔ اور رفتہ رفتہ گھر کے سب ہی بیمار ہو گئے۔ یا ایک بچّے کی آنکھیں دکھنی آئیں۔ اور آہستہ آہستہ دوسرے بچّے بھی اس مرض میں گرفتار ہو گئے۔

اہلِ تحقیق نے بہت سی امراض کی بابت ثابت کیا ہے۔ کہ وہ خاص خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان جراثیم کے پھیلنے سے وہ پھیلتے اور دوسروں کو لاحق ہوتے ہیں۔ مثلاً زکام کے جراثیم ناک کی رطوبت میں موجود ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کے جراثیم آنکھوں کے کیچڑ میں ہوتے ہیں۔ چیچک کے جراثیم اس کے آبلوں کے چھلکوں میں ہوتے ہیں۔

جب ہماری کسی غفلت یا بے احتیاطی سے ایک مریض کے جراثیم کسی دوسرے شخص کے جسم میں جا پہنچتے ہیں۔ تو اسی قسم کا مرض اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بہت سی صورتوں میں یہ جراثیم ایک مریض سے دوسرے مریض میں تولیہ کے استعمال سے پہنچتے ہیں۔ مثلاً زکام والے مریض نے منہ دھویا اور تولیہ سے پونچھا۔ اب اسی تولیہ سے دوسرے آدمی نے اپنا منہ پونچھا۔ اس صورت میں گمان غالب ہے۔ کہ اُس کو بھی زکام ہو جائے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ منہ پونچھتے وقت تولیہ کو ناک کی کچھ رطوبت لگ جائے۔ اور وہ دوسرے شخص پر جا اثر کرے۔ اسی طرح آنکھ کے مریض کے کیچڑ کا کوئی ذرّہ تولیہ کے ذریعہ دوسرے شخص کی آنکھ میں پہنچکر بھی مرض با آسانی پیدا کر سکتا ہے۔

لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ چیچک اور خسرہ میں جب تک مرض کا زور رہتا ہے۔ صرف اسی وقت تک .... ہی کی چھوت کا بھی زور رہتا ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ مرض کی شدت میں چھوت کا اس قدر خطرہ نہیں ہوتا۔ جتنا

صحت پا چکنے کے بعد۔ خسرہ اور چیچک کے مریض میں جب بند ریج دانے اور آبلے خشک ہو کر بالکل مرجھا جاتے ہیں۔ اور مریض غسلِ صحت کر چکتا ہے۔ تو سب سے زیادہ خطرناک وقت چھوت چھوت کا یہی ہوتا ہے۔ خسرہ کے مرجھائے ہوئے دانوں کی بھوسی اور چیچک کے خشک شدہ آبلوں کے چھلکے کچھ نہ کچھ روزانہ جھڑتے ہیں۔ اور ہوا میں اُڑتے پھرتے ہیں۔ اسی بھوسی اور چھلکوں میں ان موذی امراض کے زندہ جراثیم بھرے ہوتے ہیں۔ اور وہ جہاں اُڑکر جسمِ انسانی میں پہنچے۔ فوراً اسی طرح پھولنے پھلنے لگتے ہیں۔ جس طرح برسات میں کوئی اُگنے والا دانہ زمین میں دبتے ہی نشو و نما پانے لگ جاتا ہے۔ یہ بھوسی اور چھلکے مریض کے لباس اور بستر میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے مریض کے بستر پر کسی تندرست بچّے کا لیٹنا نہایت خطرناک ہے۔

ان سب خطرات کی روک تھام کے لئے صرف اتنی احتیاط کافی ہے۔ کہ کوئی تندرست آدمی کسی مریض کا تولیہ ہرگز استعمال نہ کرے۔ اور نہ ہی اس کے بستر پر بیٹھے۔

بچّوں کی آنکھیں صاف کرنے کے لئے اور آنکھیں دُکھنے کی حالت میں منہ صاف کرنے کے لئے بھی تولیہ استعمال نہ کیا جائے۔ ورنہ یہ ممکن ہے۔ کہ آنکھیں اچھی ہو جانے کے بعد چھوت کا کوئی ذرّہ آنکھ میں چلا جائے اور مرض پھر عود کر آئے۔ بہتر یہ ہے۔ کہ آنکھیں صاف کرنے کے لئے دُھلے ہوئے صاف کپڑے کی دھجیاں استعمال کی جائیں۔ اور پھر ہر ایک مستعمل دھجی پھینکتے جائیں۔ اور اس کی بجائے نئی استعمال کی جائے۔

اس طرح صاف کرنے سے آنکھ کی آلائش کا کوئی ذرّہ دوبارہ آنکھ میں نہیں جا سکتا۔ نیز آنکھوں کو صاف کرنے کے بعد ان دھجیوں کو جلا دینا چاہئے۔ تاکہ جو جراثیم آنکھ کی آلائش کے ساتھ دھجیوں میں چلے گئے ہیں۔ وہ جل کر ہلاک ہو جائیں۔

اسی طرح جو بستر ایک مریض کے کام میں آ چکا ہے۔ وہ دوسرے مریض کے استعمال میں آنے سے وہی مرض پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے بستروں سے کام لینے میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

دی وہاڑی الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس:۔ کرشنا بلڈنگ سرکلر روڈ۔ لائل پور

منظور شدہ سرمایہ (۲۰۰۰۰۰) دو لاکھ روپیہ
جاری شدہ سرمایہ (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھ روپیہ
فروخت شدہ سرمایہ (۶۰۰۰۰) ساٹھ ہزار روپیہ
قیمت فی حصہ (۱۰ روپے) دس روپیہ
ادا شدہ سرمایہ ۵۲۴۳۵ روپیہ

وہاڑی ضلع ملتان کے اندر پاکپٹن لودھراں لائن پر ایک مشہور تجارتی منڈی ہے۔ جس میں سوداگران و امراء کی کثیر آبادی کے علاوہ کارخانجات بھی بہت ہیں۔ گورنمنٹ کے لائسنس ملنے سے پہلے ہی مینیجنگ ایجنٹس جو الیکٹرک کمپنیوں کے مشہور اور ماہرین تجربہ کار ہیں۔ ساٹھ ہزار کے حصّہ جات فروخت کر چکے ہیں۔ چند حصّے باقی ہیں۔ قیمت بھی معمولی ہے۔ منافع کی کافی سے زیادہ توقع ہے۔ آج کل کے زمانہ میں بجلی بھی انسانی زندگی کا ایک ضروری جزو ہے۔ اور مختلف بجلی کمپنیوں کے اعداد و شمار اس بات کو ہمارے سامنے اچھی طرح واضح کر دیتے ہیں۔ کہ بجلی کمپنی کے حصّوں کی قیمت بہت جلد بڑھ رہی ہے۔ برائے ملاحظہ چند ایک نام ذیل میں دئے جاتے ہیں۔ جن کے اعداد و شمار ہمارے سامنے دن کی طرح روشن کر دیتے ہیں۔

نام کمپنی	اصلی قیمت	ڈیویڈنڈز	مارکیٹ میں قیمت
دی لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ	۱۰۰	۲۰ فیصدی	۴۶۰|-|-
" گوجرانوالہ " " " "	۷۰	۱۲ "	۱۸۰|-|-
" راولپنڈی " " " "	۱۰	۱۲ "	۲۶|۲|-
" جالندھر " " " "	۵۰	۹ "	۱۸۹|-|-
" پشاور " " " "	۱۰۰	۱۰ "	۲۱۵|-|-

کمپنی ہذا کی ڈائرکٹریٹ مضبوط ہے۔ کافی سے زیادہ حصّہ جات بک چکے ہیں۔ اور درخواستیں دھڑا دھڑ آ رہی ہیں۔ آپ موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ چالیس ہزار کے مزید حصّہ جات فروخت ہونے پر فروختگی بند کر دی جائیگی۔ مزید تفصیلات و متعلقہ کاغذات کیلئے:۔

ماسٹر پریم پرکاش اینڈ کمپنی
مینیجنگ ایجنٹس
دی وہاڑی الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ کرشنا بلڈنگ سرکلر روڈ لائل پور

CC0, Gurukul Kangri Collection

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

پرکاش

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر: ہیتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ چار روپے (للعہ)
ششماہی ۲ - سہ ماہی ۱
برہما ۵ روپے
ودیشی: چھ روپے

قیمت: فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲	۲۵ - پوہ سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۸ - جنوری ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

دیانند کی فتح

جوانانِ وطن آپس میں اکجاں ہوتے جاتے ہیں
لئے عزمِ مصمم مردِ میداں ہوتے جاتے ہیں

بڑھے جاتے ہیں آگے آگے شاہراہِ ترقی پر
جو مشکل سی بھی مشکل کام آساں ہوتے جاتے ہیں

پیامِ وید اقدس کیوں نہ پہنچے گوشے گوشے میں
جو دشمن تھے وہی جب قافلہ راں ہوتے جاتے ہیں

نفاقِ باہمی فرقہ پرستی ہے پڑی مدّھم
دیانند کی فتح ہی کے یہ ساماں ہوتے جاتے ہیں

نہ دیکر آریے اے وید! موقعہ جگ ہنسائی کا
رشی کی لاج رکھ جانے پہ قرباں ہوتے جاتے ہیں

(از [illegible])

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

اُنیسواں کھنڈ ۱۹ سُوریہ ہی برہم ہے۔ یہ حیرشیوں کا آدیش ہے۔ سُوریہ میں پرمیشور کی ستا کو سمجھنے کا آدیش ہے۔ اس کا وشیش ویاکھیان یہ ہے۔ کہ سرشٹی کی رچنا سے پہلے یہ وشو اویکت ہی تھا۔ اس کے پشچات پرمیشور سنکلپ سے ویکت ہو گیا۔ اور وہ کاریہ رُوپ ہونے لگا۔ تت پشچات وہ انڈا کار ہو گیا۔ تدنتر وہ انڈہ برسوں کی اودھی میں پڑا رہا۔ اس سے کوئی دوسرا پدارتھ نہ نکلا۔ پھر وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ وہ دو انڈے بال کپال چاندی سونا ہو گئے۔ وہ جو چاندی کا کپال تھا وہ یہ پرتھوی ہے۔ پرتھوی چاندی سدرش ہے۔ شانت وشیش بھاگ پرتھوی بن گیا۔ جو سُورن تیج سے کپال تھا۔ وہ دیولوک سُوریہ لوک ہے۔ جو اس انڈے میں داؤ تھا۔ کٹھن پربت تھا وہ پربت بنے۔ جو اس میں گربھ تھا ڈھیلا وپتلا بھاگ تھا وہ میگھ آدی کہر ہوا۔ جو اس میں ناڑیاں دت دھاریاں تھیں۔ وہ ندیاں بن گئیں۔ اور جو اس کی وستی کا معصیہ کا پانی تھا۔ وہ سمندر ہو گیا۔ "دی" سے یہ نانا وکار اُتپن ہو گئے۔ اور جو اس سے اُتپن ہوا۔ وہ یہ دیپہ مان سُوریہ ہے۔ اس سُوریہ کے اُتپن ہونے پر उत्सव: دھنیرن شبد اور ناد ہونے لگے۔ ساری پرانی اُٹھے۔ اور ان کے سارے منورتھ اُٹھے۔ سارے کام ہونے لگ گئے۔ اس کارن سے اس سوریہ کے اُدے ہونے پر اور است ہونے پر دھنیرن شبد اور ناد ہونے لگ جاتے ہیں۔ سوریہ ہی ساری جاگرتی کا کارن ہے۔ اور جو اس کو ایسا جاننا ہوا آدتیہ کو برہم جان کر اپنے اُپاسنا ہے۔ اس اُپاسک کو شیگھر ہی جو سرشٹی ناد ہیں۔ وہ بھی بھانتی پراپت ہوتے ہیں۔ اور سب پرکار سے سُکھی کرتے ہیں۔ آدتیہ اُپاسنا کا رہسیہ یہ ہے۔ کہ اس سوریہ میں جو تیج ہے اسے بھگوان کی ستا کا وکاس جان کر تیج سے کا دھیان کرنا۔ اس اُپاسنا میں نانا شُبھ پرگٹ ہوتے ہیں۔ (تیسرا پرپاٹھک سماپت)

(مسلسل)

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओं) इद्रं विश्वा अवीवृधन्त्समुद्रव्य चसं गिरः रथीतमं रथीनां वाजानां सत्पतिम्पतिम (१)

(رگ وید منڈل ۱- ورگ ۲- سوکت ۱۱- منترا)

(اوم) اندرم وشوا اوی ورودھنت سمودرویہ چہ
سم گرہ رتھی تمم رتھی نام واجانام ست پتم پتم

پدارتھ:- ہماری یہ (وشوا) سب (گرہ) ستوتیاں (سمودرویہ چہ سم) جو آکاش میں اپنی ویاپکتا سے پری پُورن الیشور وجو کا آدی پُورن سامگری سے شترووں کو جیتنے والے منش (رتھی نام) جو بڑے بڑے یُدھوں میں وجے کرنے کرانے والے (رتھی تمم) جس میں پرتھوی آدی رتھ ارتھات سب کر پداؤں کے سادھن تتھا جس کے یدھ کے سادھن بڑے بڑے رتھ ہیں۔ (واجانام) میں جے اور پدیے ہیں۔ ان کے بیچ وناش رہت پرکرتی پالن کرنے والا پرشوں کی رکھشا نتیہ (پتم) اور پرجا کے کی رکھشا کرنے (اندرم) بجے پرمیشور کے وجے والے کے (ادی ورودھنت) نتیہ بڑھاتی اچھی پرکار سے پراپت ہوتے (ست پتم) جو آدی دردیوں کا الیشور دستیہ کرنے ہارا جو جہاں جگت سوا کی دیسجنوں والے۔ اور کے دینے والے شترووں کے دھرماتما منش گناوادوں کو رہیں۔

وید کا ویہ امرت

ओ३म् । नमः शम्भवाय च मयोभवाय च नमः शङ्कराय च मयस्कराय च नमः शिवाय च शिवतराय च ॥

(یجروید ۱۶ - ۴۱)

مکتی اور سنسار سُکھ داتا کو نمسکار
پرمانند شانتی کر کو ہووے نمسکار
پرم سو منگل رُوپ اُس شوتر کو نمسکار
شو کلیان سو رُوپ اُس کو ہو نمہ سو بار

بھاوارتھ:- اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ سب وید بانی پرمیشور یہ جگت سب میں رہنے سب جگہ رمن کرنے ستیہ سوبھاو تتھا دھرماتما۔

چنے ہوئے پھول

— محبّت گنہگاروں کی اصلاح کرتی ہے (کبیر داس)

— محبت دیکھنے سے پہلے محسوس کی جاتی ہے۔ (فلچر)

— محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (جہانتی ...)

— محبت میں خاموشی بھی گویائی کا اثر پیدا کر سکتی ہے۔ (کا ٹگر یو)

— محبت نے سب کو اندھا کر رکھا ہے (بھرو پرشستی)

— محبت جتنی جتنی چھپائی جاتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ (دلیو نسی)

— کسی نے آج تک اتنی ہمت نہیں کی کہ محبت کے افسانے کو مکمل طور پر بیان کر سکے۔ (انچ - جی - دیلیز)

— محبت کی زبان آنکھ میں ہوتی ہے۔ (فلیچر)

— محبت قوت کو بھی شکست دے سکتی ہے۔ (ڈیلیس)

— محبت عورت کی زندگی کی تاریخ ہے۔ اور مرد کی زندگی کا افسانہ۔ (میڈم ڈی سا ئیل)

— مجھے سزا دینے یا مجرم ٹھیرانے کا حق صرف مجھ کو ہے۔ کیونکہ یہ صرف اسی کا ہے۔ جو مجھ سے محبت فہیم کرتا ہے۔ (ٹیگور)

— پریم کا دیوتا حاکم ہے۔ کبھی محکوم نہیں بن سکتا۔

— دوستی روحوں کی شادی کا نام ہے۔ (والٹیر)

— محبت ہمدردی کی جڑ ہے۔ (رشمی)

— خاندان کی محبت وطن کی محبت ہے۔ (رشمی)

— محبت انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ (جانکیہ)

— محبت جنت کا راستہ ہے۔ (سلطان فارح)

مہتجوں کو جنم دینے والے پرمیشور اور دھرم دبل سے دُشٹ منشیوں کو جیتتا تتھا دھرماتما دھنیتن پُرشوں کی رکھشا کرنے والے منش کا پرکاش کرنی ہیں۔ اس پرکار پرمیشور وید بانی سے سب کو آگیا دیتا ہے۔

(رشی دیانند رت رگ وید بھاشیہ سے)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

Suleman Umar & Co, Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نظام گورنمنٹ کے وزیر اعظم کو پندرہ ۱۵ دن کا نوٹس دیدیا گیا

ہمارے مطالبات منظور کرو ورنہ ستیاگرہ شروع کردیا جائیگا

(دہلی ۴- جنوری) ریاست حیدرآباد (دکن) میں آریوں کی تحریک ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی نے جنہیں اس تحریک کے سلسلے میں مکمل اختیارات تفویض کئے گئے ہیں سر اکبر حیدری وزیر اعظم نظام ساحب کو آریہ سماجیوں کے مطالبات بھیج دیئے ہیں۔ نیز پندرہ ۱۵ دن کا نوٹس دے دیا ہے۔ کہ اگر اس عرصہ میں ان مطالبات کو منظور نہ کیا گیا۔ تو باقاعدہ طور پر ستیاگرہ کا آغاز کردیا جائیگا۔ اور جتھے بھیجے جانے شروع کردیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں واضح رہے۔ کہ آرین کانگرس شولاپور کے اختتام پر مہاتما نارائن سوامی جی نے بمبئی میں مہاتما گاندھی جی سے جب وہ باردولی جارہے تھے۔ ملاقات کی تھی۔ اور ان کے سامنے آریوں کا پکش رکھا تھا۔ ساروڈیشک سبھا کے پردھان منتری۔ بابو گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی۔ مسٹر اپنے صدر آرین کانگرس شولاپور نے بھی اس سلسلہ میں مہاتما جی سے ملاقات کی تھی۔ ان کے ساتھ لالہ دلیپ چند دھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے (پنجاب) اور پنڈت بنسی لال سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ بھی تھے۔ اور ان اصحاب نے مہاتما جی کو بتلایا تھا۔ کہ آریوں کے کیا مطالبات ہیں۔ اور وہ کیوں ستیاگرہ کرنا چاہتے ہیں؟

اپنے گاندھی ملاقات

(وارندھا گنج ۲۹- دسمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ایم۔ ایس۔ اپنے ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل) پریذیڈنٹ آرین کانگرس و آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ انہوں نے مہاتما جی کے سامنے شولاپور کانگرس کے مقاصد رکھے۔ اور کہا۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماجی دھارمک آزادی کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ فرقہ وارانہ منافرت یا تعصب کے زیر اثر کوئی کام نہیں کر رہے +

تحقیقات کا مطالبہ منظور

(حیدرآباد (دکن) ۴- جنوری) گنجوٹی (پاٹیگاہ اسٹیٹ) جیل میں چار زیر سماعت قیدیوں کی اموات کے متعلق جو بیہودہ ہوئی بیان کی جاتی ہیں گورنمنٹ ریاست حیدرآباد نے ان اموات کی تحقیقات کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ تحقیقات مسٹر امیر علی خان فرسٹ تعلقہ دار عثمان آباد۔ اور مسٹر آر۔ ایس آئنگر ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل ڈسٹرکٹ پولیس کریں گے +

...نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ کسی ہندو قیدی کو دائرہ اسلام میں نہ لایا جائے۔ گورنمنٹ کو اس بات کا کوئی علم نہیں۔ نہ کسی ہندو قیدی کو مسلمان بنایا گیا۔ نہ ہی دوسرے مذاہب کے قیدیوں میں تبلیغ اسلام کی اجازت ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ پچھلے تین سال میں چار قیدیوں نے اسلام قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ڈائرکٹر جیلخانجات نے ان سے خود ملاقات کی۔ اور جب انہیں اطمینان ہوگیا۔ کہ ان کی خواہش رضاکارانہ ہے۔ تو انہیں اجازت دے دی گئی۔ اب گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ کوئی شخص جب تک وہ جیل میں ہو مذہب تبدیل نہیں کرسکیگا۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ مندروں و دیگر عبادتگاہوں پر مسلمہ مذہبی جھنڈوں کے لہرانے کے متعلق کوئی پابندی نہیں لگائے گی۔ گورنمنٹ کے نوٹس میں صرف ایک ہی واقعہ لایا گیا ہے جس میں کہ آریہ سماج کا جھنڈا اُتارا گیا۔ اور وہ کلیانی آریہ سماج مندر کا ہے۔ گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کی۔ اور متعلقہ افسروں کی کارروائی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ دربار ریاست میں اصلاحات جاری کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے +

مجھے آدمیوں کی ضرورت ہے روپیہ کی نہیں ڈاکٹر ساورکر کا اعلان

نوجوانوں نے خون سے لکھ کر درخواستیں دیں

(ناگپور ۲۹- دسمبر) ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کے ستیاگرہ کی تحریک کے متعلق ریزولیوشن پیش ہونے سے پہلے مسٹر وی ڈی ساورکر پردھان ہندو مہاسبھا نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ــــ "ہندوؤں کے وقار کا انحصار اس بات پر ہے۔ کہ آپ لوگ ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی ستیاگرہ تحریک میں کس طرح حصہ لیتے ہیں۔ مجھے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ روپیہ نہیں دوں گا" ریزولیوشن کے محرک مسٹر امرت پربھو جی نے کہا۔ کہ ــــ "یہ ہندوؤں کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اور ناگپور سے ہندو مہاسبھا کو بنیادی حقوق کا اعلان کر دینا چاہیئے" ریزولیوشن پر ووٹ لیتے ہوئے مسٹر ساورکر نے کہا کہ ــــ "مجھے مہاراشٹر سے دو ہزار نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اس ستیاگرہ میں حصہ لے سکیں" ریزولیوشن کے پاس ہونے پر تین سو روپیہ جمع ہوگیا۔ اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نے اپنا نام ستیاگرہ کیلئے پیش کیا۔ دو نوجوانوں نے خون سے لکھ کر درخواستیں دیں +

حوالات میں ستیاگرہیوں پر سختی

(حیدرآباد (دکن) ۲۸- دسمبر) حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے بارہویں جتھہ کے ممبروں پر جیل میں پولیس کے مبینہ مظالم کی تحقیقات کے لئے پرسوں صبح جب ہان جی انکوائری کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو ڈاکٹر نیڈو نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ "میں نے جتھہ کے ممبروں کا بھی معائنہ کیا تھا۔ ان میں سے چار کے جسم پر دو زخم تھے۔ مسٹر ایم نرسنگھ راؤ ایم۔ ایل سی نے کہا۔ کہ ــــ جتھہ کے ممبر رہائی کے بعد میرے پاس آئے۔ اور پولیس کی طرف سے کی گئی بدسلوکی کی شکایت کی۔ میں مسٹر محمد صدیقی کے ساتھ پولیس سٹیشن پر گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر سٹی پولیس کو تمام سرگذشت سنائی۔ مسٹر محمد صدیقی سابق سب ایڈیٹر بمبئی کرانیکل نے اپنی شہادت کے دوران میں مسٹر نرسنگھ راؤ کے بیان کی تصدیق کی +

ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں تبدیلی مذہب کی ممانعت

(حیدرآباد یکم جنوری) نظام گورنمنٹ نے اعلان جاری کیا ہے کہ انٹرنیشنل آرین لیگ...

پنجاب اسمبلی کا سپیشل سیشن

(لاہور ۴- جنوری) پنجاب اسمبلی کا سپیشل سیشن ۹- جنوری کو شروع ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اجلاس اسمبلی کے پہلے ہی دن زبردست ہنگامہ کی توقع کی جاتی ہے۔ مارکٹنگ بل کو زیر غور لائے جانے کے علاوہ گورنمنٹ کی طرف سے دو نئے بل پیش کئے جائیں گے۔ جو غیر متنازعہ نوعیت کے بیان کئے جاتے ہیں +

اندرپال کی رہائی

(لاہور ۴- جنوری) آج اچانک اندرپال اسیر مقدمہ سازش لاہور کو غیر مشروط طور پر رہا کیا گیا ہے۔ وہ ابھی تک بیمار ہے۔ اُسے بخار بھی آتا ہے۔ اور ٹانگ پر فالج کا حملہ ہے +

جاپانی قونصل کا اغوا

(ٹوکیو ۴- جنوری) معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۹- دسمبر کو منگولیا میں جاپانی قونصل خانہ کے چانسلر مسٹر شاکوسومی کو ان کے ڈرائیور کے ساتھ منگولیا چینی کی سرحد پر چینی فوج نے اغوا کر لیا ہے +

فیڈریشن کے نفاذ کی امید نہیں

(لنڈن ۴- جنوری) لارڈ سٹن پریذیڈنٹ لبرل پارٹی آرگنائزیشن نے لنڈن میں جیا گرجیکل البرٹ ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ــــ "یہ بات موجب حیرت نہ ہوگی۔ اگر کافی عرصے تک فیڈریشن کا نفاذ نہ ہوسکے۔ کیونکہ بہت سے طبقوں کی طرف سے سکیم کی مخالفت کی جارہی ہے" +

"ورنیکلر" کا استعمال ختم

(کانپور ۴- جنوری) یو۔ پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سرکاری ریکارڈ اور خط و کتابت میں لفظ ورنیکلر استعمال نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ اس لفظ کے لغوی معنے ہیں "غلاموں کی زبان" +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راشٹرپتی بوس کی صحت

(واردھا ۳-جنوری) راشٹرپتی سبھاش بوس کا ٹمپریچر آج نارمل ہو گیا۔ گلے اور ناک میں ابھی کچھ تکلیف ہے۔ ڈاکٹر کی رائے ہے۔ کہ ان میں جو مواد اکٹھا ہو گیا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ خارج ہو جائے گا۔ اور آپریشن کی ضرورت نہیں رہیگی۔

مسٹر جناح کو چیلنج

(کلکتہ ۳-جنوری) پنڈت جواہر لال نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ کہ:۔

"یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ کانگریسی حکومتیں مسلمانوں پر ظلم کر رہی ہیں۔ مسٹر جناح کہتے ہیں۔ کہ مجھے پتہ نہیں۔ کہ میرے صوبوں میں کیا ہو رہا ہے۔ میں ان سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ مہربانی کر کے مجھے بتائیں۔ کہ وہ کون سے مظالم ہیں۔ جو یو۔ پی میں کانگریسی حکومت مسلمانوں پر روا رکھ رہی ہے"۔

وزارت سندھ کے خلاف تحریک عدم اعتماد

(کراچی ۳-جنوری) کل صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس کے دوران میں پتہ لگ جائیگا۔ کہ وزارتی پارٹی کی طاقت کتنی ہے۔ اور اپوزیشن کی کتنی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اجلاس شروع ہونے کے فوراً بعد اپوزیشن کی طرف سے وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی جائیگی۔

جاپان میں زبردست ڈیڈ لاک

(ٹوکیو ۳-جنوری) جاپان میں وزارتی اُلجھن پیدا ہو گئی ہے۔ جس کے مدِ نظر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ وزیر اعظم شہزادہ کونوئے آئندہ ہفتہ تک مستعفی ہو جائے گا۔

قبائلی ڈاکوؤں نے گاؤں لوٹ لیا

(ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۳-جنوری) ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں واقع موضع کاٹھ گڑھ میں ستر کے قریب قبائلی ڈاکو گاؤں میں داخل ہو گئے اور مکانوں کو آگ لگانی شروع کر دی۔ بعد میں انہوں نے گاؤں کو لوٹا۔ اور دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔

عثمانیہ یونیورسٹی سے نکالے ہوئے طلباء

(حیدر آباد ۳-جنوری) عثمانیہ یونیورسٹی کے حکام اور ہڑتالی طلباء کے درمیان سمجھوتہ کی کوششیں جو ایک سرکردہ سرکاری افسر نے شروع کی تھیں قطعاً ناکام رہنے پر ۱۲ طلباء کل شام کرناگ پور روانہ ہو گئے ہیں۔

سرکردہ اصحاب خود صفائی کرینگے

(لاہور ۳-جنوری) لاہور کے لوگوں میں صحت و صفائی کی ضرورت کی اہمیت اور شہریت کا احساس پیدا کرنے کی غرض سے اتوار ۱۵ جنوری کو سنٹرل ریٹ پیئرز ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک دلچسپ مہم کا آغاز کیا جائیگا۔ والنٹیروں کا ایک جتھہ مشتمل بر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو لیڈر پنجاب کانگرس اسمبلی پارٹی، ڈاکٹر ستیہ پال صدر پنجاب کانگرس، لالہ دونی چند بیرسٹر لاہور۔ ڈاکٹر نہال چند سیکری پروفیسر عبد المجید خاں اور دیگر اصحاب ٹوکریاں جھاڑو۔ کھرپے وغیرہ صفائی کے سامان سے لیس ہو کر جلوس کی شکل میں مارچ کریں گے۔

شورش وزیرستان

(کوہاٹ ۲-جنوری) امسال غیر معمولی طور پر شدید برف باری ہونے کے باوجود وزیرستان میں قبائلیوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ قبائلی لشکر نے اگلے روز برٹش فوج کے ایک دستہ پر حملہ کر دیا۔ جس سے فوج کو روشنی کے گولے چلانے پڑے۔ حکومت نے خطرہ کے پیش نظر دانا سڑک ٹریفک کے لئے تا حکم ثانی بند کر دی ہے۔ دانا کیمپ کے باہر قبائلیوں نے گولیاں چلائیں۔

ریاست اوندھ میں ذمہ دار حکومت

(اوندھ ۳-جنوری) راجہ صاحب اوندھ نے جنہوں نے ریاست میں مجوزہ اصلاحات کے سلسلہ میں شیو گاؤں میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی تھی۔ اصلاحات کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان اصلاحات کے متعلق موجودہ سٹیٹ اسمبلی کے اجلاس میں ۲۱-جنوری کو اعلان کر دیا جائیگا۔

دہلی میں شیو مندر اکھنڈ ستیاگرہ

(دہلی ۳-جنوری) شیو مندر رکھشا کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق کل رات سے شیو مندر اکھنڈ ستیاگرہ شروع ہو گیا ہے۔ اور شیو مندر میں پوجا کرنے کے لئے کل رات سے گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد والنٹیر بھیجے جانے شروع ہوئے۔ رات کے ساڑھے ۱۲ بجے تک گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ آج پھر صبح سے والنٹیر بھیجنے شروع کئے گئے۔ اور اس وقت تک تیرہ چودہ ستیاگرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔

چینی غداروں کی عام گرفتاری

(لنڈن ۳-جنوری) جنرل چیانگ کائی شیک نے چینی غداروں کی عام گرفتاری کے احکام جاری کر دئے ہیں۔ جو لوگ چین میں جاپان کی ڈمی حکومتوں کے قیام میں مدد دے رہے ہیں۔ انہیں گرفتار کر لیا جائیگا۔

ہٹلر کے نام مسولینی کا پیغام

(برلن ۳-جنوری) نئے سال کے سلسلہ میں ہر ہٹلر اور مسولینی میں تبادلۂ خیالات ہوا ہے۔ مسولینی کا پیغام مندرجہ ذیل ہے:۔

"۱۹۳۸ء میں اٹلی اور جرمنی باہمی تعاون کے امتحان میں کامیاب رہے ہیں۔ اور اس تعاون نے ہمارے مخالفوں پر یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ دو انقلابی طاقتیں ساتھ ساتھ چل سکتی ہیں۔ اور آئندہ بھی ساتھ ساتھ چلیںگی"۔

جاپان کا نئے سال کا فوجی بجٹ

(لنڈن ۲-جنوری) ٹوکیو سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نئے سال کے بجٹ میں چین میں لڑنے والی فوجوں کے لئے ۳۵۳ ملین سٹرلنگ کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ یہ رقم گذشتہ سال کے بجٹ سے تقریباً ۵۹ ملین سٹرلنگ زیادہ ہے۔

عیسائی کانگرس میں شامل ہو جائیں

(مدراس ۳-جنوری) ڈاکٹر ایچ۔ سی مکر جی پریزیڈنٹ آل انڈیا کرسچین کانفرنس نے آج یہاں ایک تقریر کے دوران میں کہا۔

"اگر ہندوستانی عیسائی اس ملک کی قومی زندگی میں حصہ دار بننے کے آرزومند ہیں۔ تو ان کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ کسی آل انڈیا پولیٹیکل جماعت میں شامل ہو جائیں۔ میری حقیر رائے میں کانگرس کے سوائے اس ملک میں اور کوئی آل انڈیا پولیٹیکل جماعت نہیں ہے"۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی شان میں گستاخی

(لاہور ۳-جنوری) جنرل سیکرٹری گورو سنگھ سبھا لاہور تحریر کرتے ہیں۔ کہ:۔

"بمبئی کے انگریزی اخبار "السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" کی اشاعت ۱۸-دسمبر ۱۹۳۸ء میں ایک انگریز مسٹر الف۔ جی مارگن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ اور ان کی مہارانیوں کے خلاف نہایت بیہودہ الزام لگائے گئے ہیں۔ اس مضمون کی اشاعت نے پنجاب میں ایک ناراضگی کی لہر پیدا کر دی ہے"۔

خط وکتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نحاس پاشا ہندوستان میں

(قاہرہ یکم جنوری) مصری وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا فروری کے دوسرے ہفتہ میں ہندوستان پہنچیں گے۔

افغانستان کیلئے جرمنی سے اسلحہ

(مردان یکم جنوری) حکومت افغانستان نے جرمنی سے بہت سا اسلحہ خریدا ہے۔ جو رفتہ رفتہ یورپ سے افغانستان پہنچایا جائیگا۔ اس سلسلہ میں تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پشاور ریلوے سٹیشن پر اس وقت تک ۵ گاڑیاں پہنچ چکی ہیں۔

ہٹلر کی جنگی تیاریاں

(لنڈن یکم۔ جنوری) ہٹلر عنقریب برطانیہ

از ہائیکورٹ ریاست کپورتھلہ

رام گوپال ولد پیارے لال لیپران ٹھٹھول ذات کھتری سکنہ پھگواڑہ مدعیان اپیلانٹان

بنام

ہنس راج۔ مدن لال۔ جگن ناتھ۔ کیول کرشن لیپران ٹھٹھول ذات کھتری سکنہ پھگواڑہ مدعا علیہم۔ رسپانڈنٹان

اپیل بنا راضی فیصلہ عدالت رسل دستی مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۸ء جس کی رو سے اپیل اپیلانٹ کا منظور فرمائی جاکر فیصلہ عدالت ماتحت جس کی رو سے ڈگری دخلیابی مکان مرہونہ بالعوض مبلغ .../ میں فرمائی گئی۔ اور منسوخی حکم دی۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم رسپانڈنٹان مندرجہ عنوان بالا کو بذریعہ سمن طلب کیا گیا تھا اور وہ حاضر نہیں ہوئے۔ اس لئے اشتہار ہذا زیر آرڈر ... دال ... ضابطہ دیوانی بنام رسپانڈنٹان جاری کیا جاتا ہے۔ کہ رسپانڈنٹان مذکور مورخہ ۱۸-جنوری ۱۹۳۹ء مطابق ۵ ماگھ سمت ۱۹۹۵ بکرمی بروز بدھوار حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی وجوابدہی مقدمہ ہذا کریں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۳۰-دسمبر ۱۹۳۸ء بدستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط

سیشنز جج ہائی کورٹ کپورتھلہ

مہر عدالت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Di...

سمت ۱۹۹۵ - ۲۵ پوہ پرکاش لاہور (ہفتہ وار) ۸ جنوری ۱۹۳۹ء

اب کیا؟

آریین کانگریس سماپت ہوئی - لیکن حیدرآباد کا نڈ سماپت نہیں ہوا - وہ تو آرنبھ ہوا ہے - مظاہروں کا وقت گیا - اب حقیقی کام کا وقت آیا ہے - جو لوگ بطور تماشائی آریین کانگریس میں شامل ہوئے تھے - وہ تو اب گھروں میں آرام سے بیٹھیں گے - لیکن جن لوگوں کو آریہ سماج سے عشق ہے - وہ اپنی ذمہ واری کو نبھانے کے لئے میدان میں اُتریں گے - آریین کانگریس نہایت کامیاب رہی اس کی مجھے خوشی ہے - لیکن اس سے ہماری ذمہ واری بھی بڑھ گئی ہے - ہم نے ساری دُنیا کو اپنا ساکھشی بنا کر یہ اعلان کیا ہے - کہ ہم حیدرآباد میں اپنے مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہیں - اور اپنے حقوق لے کر رہیں گے - اگر ہم اپنے حقوق نہ لے پائے یا اس کام کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہوئی وہ دے نہ سکے - تو دُنیا کو کیا منہ دکھائیں گے - اس لئے ایک ایک آریہ کو سمجھنا چاہیئے - کہ اس کی ذمہ داری آج سے شروع ہوتی ہے - ہو سکتا ہے - کہ قربانی پیش کرنے کی ضرورت نہ پڑے - اور نظام سرکار سے معقول اور باعزت سمجھوتہ ہو جائے - لیکن سمجھوتہ کی امید پر ہم آرام سے نہیں بیٹھ سکتے - اور جو لوگ آرام سے بیٹھے ہیں - انہیں کچھ ملتا بھی نہیں - نظام سرکار نے اس وقت تک ہمارے عرض و معروض کی طرف دھیان نہیں دیا - ہمارے مطالبات ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیئے تو کیوں؟ اس لئے کہ وہ دیکھ رہی تھی - کہ ہم کوئی کیاری قدم اُٹھانے کے لئے تیار نہیں - آریین کانگریس کی کامیابی نے اسے یہ جتا دیا ہے - کہ اب ہم واقعی سرگرم ہیں - اور اپنے ادھیکار لے کر رہیں گے - چنانچہ اس کا پہلا اثر یہ ہوا ہے - کہ اس کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے - جس میں سارودیشک سبھا کی دو شکایتوں کا جواب دیا گیا ہے - ایک شکایت یہ تھی - کہ حیدرآباد کی جیلوں میں ہندو قیدیوں کو مسلمان بنایا جاتا ہے - اس کے متعلق نظام سرکار کہتی ہے - کہ چار قیدیوں نے برضا و رغبت خود اسلام قبول کرنا چاہا - سپرنٹنڈنٹ جیل نے ان سے گفتگو کی - اور جب اُسے یقین ہو گیا - کہ یہ شخص دل سے اسلام کے قائل ہو چکے ہیں - تب انہیں اجازت دی گئی - لیکن آئندہ کے لئے یہ حکم دیا جاتا ہے - کہ کسی بھی حالت میں کوئی قیدی مذہب تبدیل کرنے کا مجاز نہ ہوگا - دوسری شکایت یہ تھی - کہ آریہ سماجیوں کو اپنے مندروں پر اوم کا جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں - اور جب لہرایا جاتا ہے - تو پولیس اُتار دیتی ہے - نظام سرکار نے تسلیم کیا ہے - کہ بیشک آریہ مندر گلبانی پر سے اوم کا جھنڈا اُتارا گیا - لیکن آئندہ کے لئے حکم دے دیا گیا ہے - کہ کسی مقدّس اور مذہبی سنتھان پر سے جھنڈا نہ اُتارا جائے - اور ہر ایک جماعت کو اپنے اپنے ہاں جھنڈا لہرانے کی اجازت ہو گی - گویا نظام سرکار نے کاغذ پر تو ہمارے یہ دو مطالبات پورے کر دیئے - اب دیکھیں - کہ اس کا عمل اس کی تائید کرتا ہے یا نہیں - اگر عمل قول کے مطابق ہو - تو اس حد تک ہماری شکایات دور ہو جائیں گی - اس طرح نظام سرکار کو موقعہ دیا جائے گا - کہ ہمارے باقی مطالبات بھی منظور کرے - اور اگر اس نے آریوں کے لئے مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا - تو ہماری طرف سے ستیاگرہ بند کر دیا جائیگا - لیکن جیسا کہ میں نے کہا - ہمیں اس آشا میں کہ نظام سرکار ہمارے مطالبات منظور کرے گی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ نہ جانا چاہیئے - بلکہ پہلے سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے - دو چیزوں کی ضرورت ہے - دھن اور والنٹیئر - جیسا کہ پرکاش کے پاٹھکوں کو معلوم ہے - یہ وگرام یہ ہے - کہ پہلے حیدرآباد کے آریہ ستیاگرہ کریں - تیئے انو ہیچ باہر کے لوگوں کو ستیہ گرہ میں شامل نہ کیا جائے - لیکن اگر ضرورت محسوس ہوئی - تو باہر کے ستیاگرہیوں کو بھی بلایا جائے گا - اس لئے ہماری فہرست مکمل ہونی چاہیئے - تاکہ جس وقت بھی بلاوا آئے ہم اپنے والنٹیئر بھیج سکیں - اگر اس وقت تک پوری سرگرمی سے جنگ شروع نہیں ہوئی - تو اس کے یہ معنی نہیں - کہ ہم آرام سے بیٹھے رہیں - بلکہ ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے - کہ ہمیں تیاری کے لئے وقت ملا ہے - اور ہمیں پہلے سے بھی زیادہ محنت کرنی چاہیئے - ہر ایک جگہ والنٹیئروں کی فہرست کھلی جانی چاہیئے - اس کی ایک نقل مقامی سماج کے پاس رہے - ایک پرانتیہ سبھا کے اور تیسری سارودیشک سبھا کے دفتر میں - دھن کی فوری ضرورت ہے - مجھے معلوم نہیں - کہ آریین کانگریس پر کیا خرچ آیا ہے؟ لیکن یہ میں جانتا ہوں - کہ ستیاگرہ کو کامیابی تک پہنچانے کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہو گی - اور آریہ سماج کو یہ رقم پوری کرنی ہو گی - اس لئے جن آریہ پُرشوں نے اس سمے تک اُس کام کے لئے کچھ نہیں دیا - وہ فوراً دے دیں - تاکہ سب کے سب ایک سطح پر آ جائیں - اور اس کے بعد پھر بوقت ضرورت دوسری بار وصولی کی جائے - ہر ایک شخص دوسری اور تیسری بار دینے کو تیار ہو سکتا ہے - بشرطیکہ اسے معلوم ہو - کہ سوسائٹی کے تمام ممبر اپنی اپنی حیثیت کے مطابق بوجھ بانٹ رہے ہیں - آریہ سماج کسی ایک پرانت تک محدود نہیں - بلکہ تمام صوبوں میں پھیلا ہوا ہے - اگر تمام صوبے اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کریں - تو کوئی وجہ نہیں - کہ ضرورت کے مطابق دھن سنگرہ نہ ہو - یہ کام درحقیقت مختلف پرانتوں کی پرتی ندھی سبھاؤں کا ہے - میں نہیں کہہ سکتا - کہ انہوں نے اپنے اس کرتویہ کا کہاں تک پالن کیا ہے؟ صرف یہ کہہ سکتا ہوں - کہ جنہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے - وہ ودھائی کے پاتر ہیں - جنہوں نے نہیں کیا - انہیں جلد کرنا چاہیئے - تاکہ وہ ودھائی کے پاتر بن سکیں ⁂

(۲)

مجھے معلوم نہیں - کہ میرے آریہ بھائیوں نے آریین کانگریس کی اہمیت کو اچھی طرح محسوس کیا ہے یا نہیں - لیکن دوسروں نے کیا ہے - سارودیشک سبھا نے انگریزی میں ایک پمفلٹ شائع کیا تھا - جس کا عنوان تھا "حیدرآباد میں آریہ سماج کا کیس" اس پمفلٹ نے ملک بھر میں بڑا بھاری اثر پیدا کیا ہے - کئی اخبارات نے اس کے آدھار پر لکھا ہے - کہ ہمیں معلوم نہ تھا - کہ ریاست حیدرآباد میں اس قدر اندھیر گردی ہے - انہوں نے حیرت کا اظہار کیا ہے - کہ اس روشنی کے زمانے میں بھی لوگوں کو مذہبی آزادی سے محروم کیا جا سکتا ہے - نظام سرکار نے محسوس کیا - کہ اس پمفلٹ کا جواب دینے کی ضرورت ہے - ورنہ ملک کا فتوےٰ اس کے خلاف ہوگا - چنانچہ اس نے پہلے انگریزی میں اور پھر اُردو میں ایک پمفلٹ شائع کیا - جو سبھا کے پمفلٹ کا جواب ہے - اس میں جہاں سبھا کے چودہ مطالبات کا جواب دیا گیا ہے - وہاں یہ بتایا گیا ہے - کہ حکومت کو آریہ سماج کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی - اس پمفلٹ کے ساتھ ایک مختصر سا نوٹ بھی بھیجا گیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ :-

"آریہ سماجی ادارہ کی ان کارگذاریوں پر جو حیدرآباد میں جاری ہیں دلچسپ طریقہ سے روشنی ڈالی گئی ہے - اس میں آریہ سماجیوں کی تقریروں - تحریروں - گیتوں اور بھجنوں کے ایسے حوالے درج ہیں - جن سے بوضاحت اندازہ میں اس اصلی نفسیاتی جذبہ کا ... پتہ چلتا ہے - جو اس تحریک کے پس پُشت کام کر رہا ہے - گو بظاہر یہ تحریک مذہبی نوعیت کی معلوم ہوتی ہے - لیکن در حقیقت اس میں انتہائی تشدّد آمیز سیاسی اور فرقہ داری رجحانات پیدا ہو گئے ہیں - دہلی کی آریہ سارودیشک سبھا نے جو چودہ مطالبات کئے ہیں - انہیں سلسلہ وار درج کیا گیا ہے - اور ہر مطالبہ کے مقابل اصلی صورت حالات درج کرنے کے لئے علیحٰدہ نوٹ دیئے گئے ہیں"

میں نے اس پمفلٹ کو دو بار پڑھا ہے - اور اس غور سے پڑھا ہے جس کا یہ مستحق ہے - لیکن مجھے اس میں سارودیشک سبھا کی شکایات کا جواب نہیں ملا - اس وکیل کی طرح جو اپنے کیس کو کمزور سمجھتا ہے فریق مخالف پر حملے شروع کر دیتا ہے - حیدرآباد کی سرکار عالی نے آریہ سماج کے خلاف offensive لیا ہے - اور آریہ سماجی اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کی تقریروں اور بھجنوں کے کچھ بے جوڑ ٹکڑے دے کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے - کہ آریہ سماج ریاست میں شورش پیدا کرنا چاہتا ہے - وہ ایک مذہبی جماعت نہیں - اس کے رجحانات سیاسی اور فرقہ وارانہ ہیں - لیکن سرکار عالی کو معلوم ہونا چاہیئے - کہ دعوےٰ بلا ثبوت کوئی قیمت نہیں رکھتا - جو حوالے اس نے آریہ اُپدیشکوں کی تقریروں کے

دئے ہیں۔ جب تک ان کی تصدیق نہ ہو جائے۔ وہ ایک کوڑی کے نہیں۔ ریاست کے جواب کے متعلق میں پھر لکھوں گا۔ اس وقت تو صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ ریاست کو بھی سبھا کے پمفلٹ کا جواب دینے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ وہ جواب ہیں Offensive نہیں رہی بلکہ Defensive ہو گئی ہے۔ اس نے آریہ سماج پر ایسے الزام لگائے ہیں۔ اور ایسے الفاظ میں لگائے ہیں۔ کہ پنجاب کے اخبارات کے لئے انہیں نقل کرنا بھی مشکل ہے۔ بہر حال یہ غنیمت ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد نے رائے عامہ کا اس قدر احترام تو کیا۔ کہ سبھا کے پمفلٹ کا جواب دیا۔

(۳)

ادھر ۲۵- دسمبر کو شولاپور میں آسیں کانگریس ہوئی۔ اور ادھر پٹنہ میں مسلم لیگ۔ مسلم لیگ نے حیدر آباد کے معاملہ سے زیادہ دلچسپی نہیں دکھلائی۔ لیکن لیگ کے پنڈال میں ایک جلسہ ہوا۔ جس کے صدر لپنادر کے سردار اورنگ زیب خاں تھے۔ اس میں بہت سے فرقہ پرست مسلمانوں کی تقریریں ہوئیں اور ایک پرستاو سویکار کیا گیا۔ جس میں نظام راجیہ کو عہد مغلیہ کی آخری نشانی قرار دیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ آریہ اور ہندو اس آخری نشانی کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمانوں کے جان و مال اس کی حفاظت کے لئے حاضر ہیں۔ اگر ہندوؤں نے حیدر آباد کا رخ کیا۔ تو مسلمان کشمیر کا کر دیں گے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ کانگریسی صوبوں میں کوئی ایسا اقدام کریں۔ جس سے خانہ جنگی شروع ہو جائے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ یہ دھمکیاں کس لئے؟ یہ غلط ہے۔ کہ آریہ سماج اور ہندو سبھا نظام سرکار کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے تو کہہ دیا ہے۔ کہ ہم نظام کے ساہیر تلے اپنے مذہبی حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ ہم دوسری جماعتوں کے جذبات کا احترام کریں گے۔ اور اپنے حقوق کا ایسی طرح استعمال نہ کریں گے۔ جس سے کسی دوسرے کو شکایت ہو۔ پھر بھی وہ یہ نہیں کہتے۔ کہ ان کو کوئی خاص حقوق دئے جائیں۔ بلکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مساوی درجہ چاہتے ہیں۔ جو حقوق مسلمانوں کو حاصل ہیں وہ انہیں دئے جائیں۔ نہ زیادہ نہ کم۔ پھر نو کروڑ مسلمانوں کو ریاست پر دھاوا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ نظام سرکار کو مشورہ دیں۔ کہ آریوں کی

شکایات دور کر دی جائیں۔ اور ان کے مطالبات پورے کر دئے جائیں۔ نہ آریوں کو ستیہ گرہ کی ضرورت رہے گی نہ مسلمانوں کو اس کے سد باب کی۔ مسلمانوں کو یاد کرنا چاہیئے۔ کہ ۱۹۳۱ء میں جب ان کے بھائیوں نے ریاست جموں و کشمیر میں شورش کی تھی۔ ستیہ گرہ بھی کیا تھا۔ اور دُراگراہ بھی تو وہ اس وقت اس ایجی ٹیشن کو جائز ٹھیراتے تھے۔ کہتے یہ تھے۔ کہ ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس اکثریت کو پاؤں تلے روندنے والا کون ہے؟ میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا حیدر آباد میں ہندو ۸۹ فیصدی نہیں؟ کیا ان کے مقابلہ میں مسلمان دس فیصدی نہیں؟ اگر ہیں۔ تو حیدر آباد کی ہندو اکثریت کو پاؤں تلے روندنے والا کون ہے؟

”ہر چہ بر خود لپسندی۔ بر دیگراں لپسند“ کا سنہری اصول مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر ریاست کشمیر مسلم اکثریت کی وجہ سے ایک مسلم ریاست ہے۔ تو یقیناً حیدر آباد بھی ہندو اکثریت کی وجہ سے ایک ہندو ریاست ہے۔ اگر مسلمانوں کو ریاست کشمیر میں تمام حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حیدر آباد کے ہندوؤں کو وہ حقوق حاصل نہ ہوں؟ جب کوئی ہندو ریاست زیر بحث ہو۔ تو مسلم فرقہ پرست کہتے ہیں۔ کہ مطلق العنانی کا وقت گیا۔ حکومت کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب وہ رعایا کے جذبات کا احترام کر کے ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن جب کبھی مسلم ریاست کا سوال ہو۔ تو یہی جمہوری حکومت کے دلدادہ دہائی مچا دیتے ہیں۔ کہ ہندو فلاں مسلم ریاست کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ریاستیں کم و بیش سب ایک سی ہیں۔ چاہے وہ ہندو ہوں چاہے مسلمان۔ ان میں اس وقت تک شخصی حکومت ہے۔ اور ان میں شخصی حکومت زیادہ تر اس لئے ہے۔ کہ رعایا اُسے برداشت کرتی رہی ہے۔ اب رعایا میں جاگرتی آ گئی ہے۔ اب وہ ان سختیوں کو برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ جنہیں وہ اس وقت تک سہتی رہی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنے حقوق منوانے کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو بھی تیار ہے۔ اس لئے ہندو و مسلم کی تمیز کو مٹا کر سب ریاستوں سے یہ مطالبہ ہونا چاہیئے کہ وہ رعایا کو ذمہ دار حکومت دیں۔ اور اگر ریاستوں کے متعلق عدم مداخلت کی پالیسی برتنا چاہتے ہوں۔ تو وہ عدم مداخلت مکمل ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ دوسروں سے تو وہ عدم مداخلت کا مطالبہ کریں۔ اور خود مداخلت کرتے پھریں۔ ریاستوں کا جھلا

اسی میں ہے۔ کہ وہ رعایا کو اس کے ادھیکار دے دیں۔ ورنہ حقوق کی جنگ دن بدن تیز ہوتی جائے گی۔ دینے تو انہیں پڑیں گے۔ اپنی رضامندی سے دیں یا جبر سے۔ اچھا ہو گا۔ اگر وہ رضامندی سے دے دیں۔

(کرشن)

کانگرسی حکومت کی برکتیں

لوگ یوں ہی کانگرسی حکومتوں کے راگ نہیں الاپتے۔ درحقیقت وہ پبلک مفاد کے ایسے کام بھی کر رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے عوام اس کو دل سے دعائیں دیتے ہیں۔ ابھی بمبئی کی کانگرسی وزارت کے ضبط شدہ جائیدادوں کی واپسی کے اعلان کو دیر نہیں ہوئی۔ کہ یو۔ پی کی کانگرسی وزارت نے بھی اس قسم کا اعلان کر دیا۔ اور ساتھ ہی لفایا لگان کی معافی کا بھی۔

بنگال اور پنجاب ہی دو ایسے بدقسمت صوبے ہیں۔ جن کے باشندوں کو کانگرسی حکومت کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن امید کرنی چاہیئے۔ کہ جلد ہی یہاں بھی ایسی صورت پیدا ہو جائیگی۔

تہذیب کے ٹھیکیداروں کے کارنامے

جرمنی اور اٹلی کو دنیا کے مہذب ترین ممالک ہونے کا فخر ہے۔ لیکن جو سلوک جرمنی میں یہودیوں اور اسے سینیا میں حبشیوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اسے دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ انہیں انسانیت کا ذرا بھی پاس ہے۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ اطالوی حکام نے دو سو حبشیوں کو زندہ جلا دیا۔ اور بہت سے پادری اور حبشی سرداروں کو تیل کے اُبلتے ہوئے کڑاہوں میں پھینک کر بھون ڈالا ہے۔ اور کئی گرجا گھر جلا دئے ہیں۔

یہ ہیں تہذیب کے ٹھیکیداروں کے کارنامے!

شو مندر ستیہ گرہ کی رفتار

شو مندر کا جھگڑا ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ ہندوؤں کی طرف سے جو ستیہ گرہ اس سلسلہ میں ہو رہا ہے۔ اس کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی ہے۔ یکم جنوری کو پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں شو مندر ڈے منایا گیا۔ اور اس دن سے اکھنڈ ستیہ گرہ جاری کر دیا گیا۔ ہر روز درجن ڈیڑھ درجن ستیہ گرہی گرفتار ہو جاتے ہیں۔ نہ معلوم یہ قضیہ کب ختم ہو گا؟

چین اور جاپان کی جنگ

چین اور جاپان کی جنگ بدستور جاری ہے۔ صلح کی ہر کوشش ناکام رہی ہے۔ سابق چینی وزیر اعظم نے بھی جنرل چیانگ کائی شیک کو صلح کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن ٹھکرا دیا گیا۔ اور ساتھ ہی اسے اس مشورہ کی سزا کے طور پر اپنی پارٹی سے نکال دیا گیا۔ یہ دیکھ کر کہ چینی عوام حوصلہ ہار بیٹھے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر اپنے وطن سے غداری کر کے جاپان کی حمایت کر رہے ہیں۔ چینی غداروں کی عام گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ادھر جاپان بھی جنگ پر زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے نئے سال کے بجٹ میں چین میں لڑنے والی اپنی فوجوں کے لئے ۳۵۳ ملین سٹرلنگ کی رقم مخصوص کی ہے۔ یہ رقم گذشتہ سال کے بجٹ سے تقریباً ۵۹ ملین سٹرلنگ زیادہ ہے۔

دیکھیں یہ جنگ کب ختم ہوتی ہے۔ اور چین کا کیا انجام ہوتا ہے؟

پھر شورش

چین اور جاپان کی لڑائی کی طرح سرحد کی شورش بھی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ کئی کروڑ کے خرچ پر بھی گورنمنٹ اسے فرو نہیں کر سکی۔ اب قبائلی ڈاکوؤں نے کچھ دیر دم لینے کے بعد پھر سر اٹھایا ہے۔ اور باوجود برف باری کے لوٹ مار کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ یکم جنوری کو قبائلی لشکر نے برٹش فوج کے ایک دستہ پر حملہ کر دیا۔ اور وانا کیمپ کے باہر گولیاں چلائیں۔ فقیر ایپی اور خلیفہ پھر لشکر کو منظم بنانے میں مصروف ہیں۔ بنوں کے نواحی دیہات پر ڈاکوؤں کے حملہ کا بھاری خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ دانا چھاؤنی کو جانے والا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ حکومت سرحد کو ہندو رعایا کی حفاظت کے لئے خاص تدابیر کرنی چاہئیں۔ کیونکہ ہندو ہی ان درندوں کے دست ستم کا شکار ہوتے ہیں۔

شو راتری آ رہی ہے!

بھارت کے بھاگیہ کی راتری پھر آ رہی ہے۔ اس رات نے مول شنکر کے ہردے میں گیان کی جوت جلا کر اسے دیانند بنا دیا۔ اور مول شنکر نے دیانند بن کر بھارت کی کایا پلٹ

× ... کاشی اس بار شو راتری اسے ایسا پرکاش دے جائے گی ... دیکھو آریہ سماج ... پرکاش کو دیکھو ... وہ پھر آ رہی ہے اور اپنے ساتھ پرکاش لا رہی ہے ... اسے اپنے ہردے میں استھان دے +

سہہ شکھشا کی مانگ!

گت سپتاہ دہلی میں آل انڈیا ومنز کانفرنس کا جو اجلاس مسز مارگریٹ کزنز کے سبھاپتتو میں ہوا۔ اس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سہہ شکھشا کی مانگ کی گئی۔ اور اس پر زور دیتے ہوئے کہا گیا۔ کہ لڑکیوں کو لڑکوں کے برابر آزادی ملنی چاہیے۔ تاکہ وہ سماج کے ذمہ دار اور اپیوگی انگ بن سکیں۔

ہمیں استری اور پرش کے اُنتی کرنے اور سمان روپ میں سماج کا اپیوگی انگ بننے پر اعتراض نہیں۔ لیکن اس کے لئے سہہ شکھشا کی ضرورت کے ہم قائل نہیں۔ یہ مقصد سہہ شکھشا کے بنا بھی پورا ہو سکتا ہے۔ ہمارے اس خیال کی تائید اب تک کے تجربہ سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ سہہ شکھشا کی مانگ چاہے وہ استریوں کی طرف سے ہو چاہے پرشوں کی طرف سے۔ ہر صورت میں ایک خطرناک تحریک کی محرک ہے۔ استریوں کی طرف سے اس خطرناک تحریک کو تقویت ملنا اور بھی افسوسناک ہے۔

ہندو مہا سبھا کے اجلاس میں ستیاگرہ کی حمایت

اس ورش آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا اجلاس دسمبر کے آخری ہفتہ میں ناگپور میں ہوا۔ اس میں ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی طرف سے مذہبی حقوق کے لئے کئے جانے والے ستیاگرہ کی حمایت کی گئی۔ اور اس مطلب کا ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔ ریزولیوشن کے پیش ہونے سے پہلے مسٹر ساورکر نے ایک پرجوش تقریر کی۔ اور اعلان کیا۔ کہ:۔

"ستیاگرہ کے لئے مجھے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ روپیہ میں دوں گا"

ان کی تقریر سے متاثر ہو کر نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنے آپ کو ستیاگرہ کیلئے پیش کیا۔ اور بعض نے تو اپنے خون سے لکھ کر درخواستیں دیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ عام ہندو جنتا میں ریاست حیدرآباد میں ہو رہے ہندوؤں کے دھرم یدھ کے لئے کس قدر ہمدردی وسمان ہے۔ جس کے پیش نظر آریہ سماج کی کامیابی یقینی ہے۔

قبائلی ڈاکوؤں کے کارنامے

صوبہ سرحد میں ہندوؤں کے اغوا کی وارداتیں ابھی بند نہیں ہوئیں۔ ابھی ۳۰۔ دسمبر کو بنوں ٹانک روڈ پر موضع خیروخیل کے نزدیک ایک بجے دوپہر قبائلی ڈاکوؤں نے ۲ دو لاریوں کو روک کر مسافروں کو لوٹ لیا۔ اور صرف ہندو مسافر دولت رام کو اغوا کر کے لے گئے۔

اسی طرح ایک دوسری اطلاع ہے۔ کہ آٹھ مزید ہندوؤں کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اس قسم کی خبریں آئے دن سننے کو ملتی ہیں۔ عجیبت یہ ہے۔ کہ صرف ہندو ہی ان قبائلی درندوں کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو اغوا نہیں کرتے۔ اس امر کی تصدیق اغوا کے ہر واقعہ سے ہوتی ہے۔ نہ معلوم مہاتما گاندھی نے کیونکر کہا تھا۔ کہ:۔

قبائلی ڈاکو کسی فرقہ وارانہ خیال سے لوٹ مار نہیں کرتے"

رشی کا بویا ہوا بیج

کہے جانے والے اچھوتوں کو جب ابتدائی دنوں میں آریہ سماج نے اپنے ساتھ ملایا۔ تو اس کی بہت مخالفت کی گئی۔ اس مخالفت کے پیش نظر کسی کو اس تحریک کی کامیابی کا خواب وخیال بھی نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن آج یہ تحریک امید سے بڑھ کر ترقی یافتہ صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ جب کہ پنڈت مدن موہن مالویہ تک اس کے حامی ہیں۔ کیا یہ آریہ سماج کی فتح نہیں۔ کہ آج اخبار "لیڈر" کا ایک گجراتی براہمن ایڈیٹر مسٹر مہا چیرم ناگر ایک ہری جن گریجویٹ لڑکی مس تاتا سے شادی کرنے جا رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسی کئی مثالیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ رشی دیانند کے پرانت کا براہمن ہے۔ یہ دیکھ کر کہ رشی کا بویا ہوا بیج آج پھل لا رہا ہے۔ ہمیں کس قدر خوشی ہوتی ہے۔

کامیابی کا پیش خیمہ

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے نظام سرکار سے مطالبہ کیا تھا کہ جیلوں میں تبلیغ اسلام کی اجازت نہ دی جائے۔ ہمیں سنتوش ہے۔ کہ یہ مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے۔ اور نظام سرکار نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ "آئندہ کسی قیدی کو تبدیلی مذہب کی اجازت نہ ہوگی"

نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ مندروں اور دیگر عبادت گاہوں پر مذہبی جھنڈوں کے لہرانے پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ دور کر دی جائینگی۔ اور کہ دربار ریاست میں اصلاحات جاری کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ ان تین خبروں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ نظام سرکار آریہ کانگرس کی کامیابی سے ضرور متاثر ہوئی ہے۔ اور اس کے رویہ میں مندرجہ بالا تبدیلی اسی وجہ سے آئی ہے۔ یہ تبدیلی یقیناً آریہ سماج کی فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

آچاریہ مہاویر پرشاد کا دیہانت

گت ۱۲۔ دسمبر کو وکھیات ہندی ساہتیہ سیوی آچاریہ مہاویر پرشاد جی دوویدی کا دیہانت ۷۵ ورش کی آیو میں بریلی میں ہو گیا۔ آج سے پچاس ورش پورو جب مہاویر پندرہ روپیہ ماسک پر تار گھر میں نوکری کر رہا تھا۔ تو کسے معلوم تھا۔ کہ وہ کسی دن ہندی ساہتیہ کے سنگھاسن پر بیٹھ کر راجیہ کرے گا۔ اس نے کیا اور چالیس پینتالیس ورش تک خوب کیا۔ آج ہندی ساہتیہ میں جو نوینتا دکھائی دیتی ہے۔ وہ آپ ہی کا پنیہ پرتاپ ہے۔ ہمارے ہندی ساہتیہ کو ادھونک بنانے میں زیادہ تر آپ ہی کا ہاتھ ہے۔ ورتمان گدیہ اور پدیہ دونو کی شیلی میں جو نوینتا اور سوندریہ ہے۔ وہ آپ ہی کی کرپا سے ہے۔ آپ کے ندھن سے ہندی ساہتیہ کا ایک مہان سیوک اُٹھ گیا ہے۔ اور ایک ایسا استھان رکت (خالی) ہو گیا ہے۔ جس کی پورتی اسمبھو نہیں تو کٹھن اوشیہ ہے۔

گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو

حسب معمول اس ورش بھی گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوگا۔ اس کے لئے تتھیاں ۷۔۸۔۹ اور ۱۰۔ اپریل نیت ہوئی ہیں۔ سمبندھت ادھیکاریوں کی اور سے اُتسو کو سپھل بنانے کی ابھی سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ پروگرام کو منورنجک اور آکرشک بنانے کے لئے نئی نئی یوجنائیں سوچی جا رہی ہیں۔ اس اوسر پر نئے بالکوں کا داخلہ بھی ہوگا۔ جو آریہ بھائی اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ ابھی سے پراسپیکٹس اور نیماولی منگا کر دیکھ لیں۔ اور پراسپیکٹس پڑھ کر سیکرٹری کیلئے بھر کر بھیج دیں۔

ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ اس ورش بھی اُتسو سب پرکار سے سپھل رہے گا۔

ریاست حیدرآباد کا محکمہ دھرم ارتھ

نظام سرکار نے ایک محکمہ دھرم ارتھ کھول رکھا ہے۔ ۱۹۲۶ء میں اس محکمہ کا خرچ ۶۰۰۰۰ روپیہ تھا۔ لیکن ۱۹۳۶ء میں یہی رقم بڑھ کر ۱۹۰۰۰۰ روپیہ ہو گئی۔ ۱۹۳۷ء میں جو رقمیں خرچ کی گئیں ان کی تفصیل اس طرح ہے:۔

۳۸۹۰۷۵ روپیہ قاضیوں پر۔

۲۳۰۰۰ روپیہ حج کے یاتریوں پر۔

۲۵۹۹۵ روپیہ محرم پر۔ ۳۸۸۵۹ روپیہ معمولی اداروں پر۔ ۲۷۷۴۰ روپیہ عیدوں پر۔ اور ۳۱۶۳۷۴ روپیہ مسلمانوں کو عام دان۔ اس کے علاوہ فلسطین کی ایک مسجد کے لئے ۱۰۰۰۰ روپیہ۔ ترکی ہلال احمر انجمن کو ۵۰۰۰ روپیہ۔ اور جامع مسجد دہلی کو ۱۰۰۰۰ روپیہ بھی دیا گیا۔ اور تو اور پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی اس محکمہ میں خرچ کیا گیا۔ ایسی حالت میں ریاست کی ۸۹ فیصدی ہندو رعایا ناانصافی کی شکایت نہ کرے۔ تو اور کیا کرے۔ یہ صرف محکمہ دھرم ارتھ میں ہی بے انصافی نہیں ہو رہا۔ بلکہ سبھی محکموں میں ہندوؤں سے شدید بے انصافی کی جا رہی ہے۔

مہاتما گاندھی کا مشورہ

عثمانیہ یونیورسٹی نے جن سات آٹھ سو ہندو طلباء کو محض اس وجہ سے نکال دیا تھا۔ کہ انہوں نے پرارتھنا کے وقت بندے ماترم گیت گائے جانے کی ممانعت کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال کر دی تھی۔ انہوں نے مہاتما گاندھی سے اپنے مستقبل کے متعلق مشورہ کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ:۔

"ایسی انسٹیٹیوشنوں میں جہاں پرارتھنا پر پابندیاں ہوں تعلیم حاصل کرنے سے ان پڑھ رہنا اچھا ہے"

چنانچہ اس مشورہ پر عمل کرنے ہوئے ان طلباء نے اپنے کالجوں وسکولوں میں تب تک واپس جانے سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک کہ یہ پابندی دور نہیں کر دی جاتی۔ دوسری طرف ناگپور یونیورسٹی کے چانسلر نے انہیں تمام سہولتیں دے کر داخل کرنا منظور کر لیا ہے۔

ہم خوش ہیں۔ کہ مہاتما جی نے طلباء کی صحیح رہنمائی کر کے انہیں ستیہ پر ڈٹے رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر وہ ریاست حیدرآباد کے آریوں کی بھی اس دھرم یدھ میں اسی طرح صحیح رہنمائی کرتے۔

خط وکتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ریویوز Reviews

نئی کتابیں

ہُون یگیہ پر دیپکا (ہندی)

لیکھک دیپکا شک:۔ مہاشہ نتھن لال جی آریہ جگادھری ضلع انبالہ۔ چھپائی و کاغذ سادھارن۔ سائز $\frac{20\times30}{16}$ صفحات ۲۳۶۔ قیمت معہ محصول ڈاک دس آنے۔

اس پُستک میں ہون سمبندھی تمام ضروری باتوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ پُستک میں دی گئی واقفیت قابل قدر ہے۔ لیکھک کا پریتن سراہنیہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے کافی لابھ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

"عورتوں کی آزادی اور ہندو" (اردو)

(لیکھک لالہ ہرگو لال۔ پبلشر مہاشہ بابو رام حریانہ براستہ کمیریاں ضلع ہوشیارپور سائز $\frac{20\times30}{16}$ ضخامت ۸۰ صفحات۔ قیمت آٹھ آنے۔

کتاب زیر ریویو میں عورتوں کی آزادی پر تنقیدی نقطہ نگاہ سے تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ پنڈت رامچندر جی دہلوی دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"بہ حیثیت ایک اُپدیشک میں نے اس کتاب کو دو ایک جگہ پر خفیف سا قابلِ اعتراض پایا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے۔ کہ مصنف کا فلسفی دل اور چبھتا ہوا طرزِ نگارش دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتے۔ ایک جگہ اگر مصنف موصوف نے قوم کے جذباتِ غیرت کو جوش دلانے کے لئے آتش فشانی سے کام لیا ہے۔ تو دوسری جگہ اہلِ قوم کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کی فاشیاں بھی پیش کی ہیں۔ کتاب میں عورتوں کی آزادی کے حامیوں پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ان کے خیالات کس قدر متزلزل بنیادوں پر استادہ ہیں۔ اور آزادیٔ نسواں کے حامیوں کے خیالات کو نہایت مستحکم کرنے کی کوشش کی گئی ہے"

"دھرم گیان" (ہندی)

لیکھک مہاشہ سنس راج۔ ٹیچر آریہ ہائی سکول بھیرہ م م

سدرشن چکر

صوبہ سرحد کے کچھ مہنتوں نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر "مندر شدھار بل" پاس کر دیا گیا۔ تو وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ خوب! کیا مسلمان ہو جانے پر "مندر شدھار بل" پاس ہونے سے رہ جائیگا۔ یا کہ مسلمان کھوئی ہوئی جائیدادیں واپس دلا دیں گے؟ یقیناً یہ دونو باتیں نہ ہو سکیں گی۔ تو کیا مسلمان انہیں اپنے پاس سے جائیدادیں دے دیں گے؟

بعض "عقلمند" بے کاروں نے اپنی بے کاری کا سہل علاج سوچ لیا ہے۔ اور انہوں نے مسجدوں مندروں اور گوردواروں میں جانا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ وہاں انہیں "کچھ نہ کچھ" مل جاتا ہے۔ چنانچہ فرید کوٹ کی تازہ اطلاع ہے۔ کہ گورو پرب کے روز سرکاری گوردوارہ میں راجہ صاحب نے ۵۱ اور کنور صاحب نے گیارہ روپے چڑھائے۔ لیکن نہ جانے کب کوئی "ضرورت مند" تمام کے تمام ۶۲ روپے جیب میں ڈال کر چلتا بنا؟

اس طرح امرت سر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ایک سکھ نوجوان نے گوردوارہ سے کسی کا جوتا چرا لیا۔ لیکن موقعہ پر پکڑ لیا گیا۔ سب انسپکٹر پولیس کے پوچھنے پر اس نے بتایا۔ کہ اس نے یہ فعل چوری کی نیت سے نہیں کیا۔ بلکہ بیکاری اور بھوک سے تنگ آ کر کیا ہے۔ لیکن بھوک کے لئے اُسے "کڑاہ پرشاد" چرانا چاہئے تھا نہ کہ جوتا۔ جسے "کھا کر" بھی اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔

لیجئے اب سادھو اور مہنت بھی سنگھٹت ہونے لگے۔ اس مطلب کے لئے بنارس میں ہندوستان بھر کے مہنت جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ مل کر کوئی قواعد و ضوابط وضع کریں۔ سنگھٹت ہو کر یہ کیا کریں گے؟ یہ کہنا تو مشکل ہے۔ ہاں "مندر شدھار بلوں" کے ہوتے کے پیچھے تو ہاتھ دھو کر پڑیں گے ہی۔ کچھ نہ بن پائیگا۔ تو مسلمان ہو جانے کی دھمکی کا "متحدہ محاذ" پیش کر دیں گے۔

مقامی پولیس نے ایک عادی "جیب کترے" کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اس نے ایک مسافر کی جیب تلاش کر چند روپے نکال لئے۔ لیکن مسافر کو اپنی جیب ہلکی ہو جانے کا علم ہوا۔ تو اس کے تعاقب میں بھاگا۔ اور اسے پکڑ لیا۔ جیب تراش تھا چالاک"۔ روپے نہ اس کی جیب میں ڈالے نہ اپنی میں بلکہ نگل لئے۔ لیکن انہوں نے حلق سے نیچے اُترنے سے انکار کر۔ اب ہسپتال میں وہ روپے نکالے جائیں گے۔ اور جیل میں اس کی "چالاکی"۔

ہانسی کی ایک خبر ہے۔ کہ وہاں کے ایک مالی نے اپنی بہو کو فروخت کر دیا۔ برادری والوں نے اس کے اس فعل پر بہت بُرا منایا۔ چنانچہ برادری نے اس فعل کی سزا تجویز کرنے کیلئے ایک میٹنگ کی۔ اور طے ہوا۔ کہ اسے بیس روپیہ جرمانہ کیا جائے! ــــ یہ جرمانہ ہوا یا کمیشن؟ برادری کی "دانشمندی" کی داد دیجئے!!

علاقہ چھچھ ضلع کیمبل پور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک لڑکی نے جرأت دکھا کر بڈھے سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ دولہا کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ تھی۔ جس کا علم شادی سے قبل لڑکی کو ہو گیا۔ اس نے اپنی ماں سے صاف کہہ دیا۔ کہ وہ بڈھے بابا سے شادی نہیں کرے گی۔ لڑکی کو بہتیرا ڈرایا۔ دھمکایا اور سمجھایا گیا۔ لیکن اس نے کہا۔ کہ میں آگ میں جل مروں گی۔ اگر مجھے زیادہ تنگ کیا گیا .... اس طرح "بوڑھے بابا" دولہا بننے سے بال بال بچ گئے۔ اور ساتھ ہی "ترمت" سے بھی ــ جلو جان بچی لاکھوں پائے۔

دیہاتیوں کو نہ جانے شہر والوں کی مکاریوں میں پھنسنے کی کیسے ترغیب ہو جاتی ہے۔ وہ آئے دن نوٹ دگنے کرواتے کرواتے جیب کے نوٹ بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ اس طرح ٹھگ تو اپنے نوٹ دگنے کر لیتے ہیں۔ لیکن ان سادہ لوح دیہاتیوں کو ہوش نہیں آتی۔ چنانچہ گھڑیاں سے ایک دیہاتی کے لاہوری ٹھگوں کے ہاتھوں اس طرح لٹ جانے کی خبر ملی ہے۔ وہ اپنے ایک ہزار کے نوٹ گنوا بیٹھا ہے۔ اسے لالچ کی سزا کہی جائے یا بھولے پن کی!!

اسلامی دنیا کی سیر

عرب میں پردہ

"عرب عورتوں میں اظہار حسن کا بعینہٖ وہی دستور تھا۔ جو آج کل یوروپین عورتوں میں رائج ہے۔ یعنی یہ کہ وہ گردن۔ کندھوں اور سینے کا۔ بعض حصہ کھلا چھوڑ دیتی تھیں"

(ریویو آف ریلیجنز دسمبر ۱۹۳۸ء)

"یہ کیا؟"

"قادیانی امام حکم دیتا ہے۔ کہ کوئی قادیانی غیر قادیانی کو لڑکی نہ دے۔ مگر وہ دیتے ہیں۔ خطبوں میں شکایت کرتا ہے۔ کوئی سُنتا ہی نہیں۔ مریدین بغاوت کر کے قادیان ہی میں دندناتے پھرتے ہیں۔ مگر کوئی ان کو سزا نہیں دے سکتا"

("اہلِ حدیث" امرت سر ۳۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

لعنت ہے ایسی ہجرت پر!

"سال کے تین سو ساٹھ دنوں میں انہیں دو دن بھی تبلیغ کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ اور جب بھی انہیں دین کی خدمت کے لئے بلایا جاتا ہے۔ تو اس کے جواب میں ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔ مجھے ناظر دعوت تبلیغ کی طرف سے ہمیشہ یہ شکایت پہنچتی ہے کہ جب بھی لوگوں کو تبلیغ کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو ایک جماعت جی چرانے لگ جاتی ہے"

(روزنامہ "الفضل" قادیان دارالامان ۲۴ دسمبر ۱۹۳۸ء)

مسلمانوں کی شرمناک بے عملی

"اس وقت مسلمان ایک شرمناک بے عملی اور ایک ذلت آفرین باعملی میں مبتلا ہیں۔ اگر کسی بنے ہوئے کام کو مٹانا یا بگاڑنا ہو۔ تو وہ بہت ہی زیادہ سرگرم اور باعمل بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر کسی بگڑے ہوئے کام کو بنانا یا کسی تعمیری تحریک کو مکمل کرنا ہو۔ تو ان سے زیادہ اور کوئی شخص بے عمل نہیں ہوتا"

("پیغام صلح" ۳۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

...پ سب جانتے ہیں۔ کہ اجمیر کے ویدک ...رالیہ نے جیسا رشی بھاشیہ چھاپا ہے۔ اسی ...ر مول وید چھاپے ہیں۔ مول وید کے ...قم پرشٹھ پر

"वैदिक यन्त्रालयस्य पण्डितैः संशोधिता"

...ا ئدرت ہوا ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ ...ن مول ویدوں کا اُتردائتو ویدک ینترالیہ ستھ ...ڈتوں پر ہے +

...ہیں ویدک ینترالیہ ستھ پنڈتوں دوارا ...نشودھت مول وید کی سمالوچنا اپنے "ویدک ...م" نامی ماسک پتر میں کی تھی۔ اور انت ...ں لکھا تھا۔ کہ یہ رشی دیوتا چھند وِشیک ...ل مال پنڈتوں کی کی ہوئی ہے۔ میں نے ...یا اس لئے لکھا تھا۔ کیونکہ مول رگ وید ...۔ ایسا ہی لکھا ہوا ملتا ہے +

میری سمالوچنا پرکاشت ہوتے ہی پنڈت ...م دت جی نے ان لیکھوں کے وِرودھی لیکھ ...کاشت کرنا پرارمبھ کیا۔ اور لکھا۔ کہ:۔

"پنڈت ساتولیکر سوامی جی کے وِرُدھ لکھتا ...ہے"۔

...۔ تو ویدک ینترالیہ ستھ پنڈتوں" کا ارتھ سوامی ...جیسا ہو نہیں سکتا۔ میری سمالوچنا رگ وید ...کے دسوں منڈلوں پر ہے۔ پرنتو سوامی جی ...بھاشیہ کیول سات منڈلوں پر ہے۔ دسوں ...ڈلوں پر نہیں ہے +

پرنتو آریہ سماج میں کسی کا وِرودھ کرنا ...۔ تو سوامی جی کا وِرودھی" کہنے سے سہج میں ...و جاتا ہے۔ اس لئے میرے لیکھ جو مول ...گ وید پر لکھے گئے تھے۔ وہ پنڈت برہم ...ت جی نے سوامی جی بھاشیہ پر لگا کر زور ...سے ٹیکا کی۔ میں نے لکھا تھا۔ کہ "ان گرنتھوں ...ں دیوتا یہ ہی ہیں"۔ اس کا ارتھ پنڈت برہم ...ت نے کیا۔ کہ:۔

"ان گرنتھوں (رِسُفات سوامی جی بھاشیہ) ...یں دیوتا یہی ہیں +

اس طرح بیچ میں سے شبد رکھ کر واکیوں ...ا ارتھ کیا جائے۔ تو کسی واکیہ کا جو مرضی ...چاہے ارتھ ہو سکیگا۔ پنڈت برہم دت جی ...کے سب لیکھ بدی کوئی دیکھے۔ تو سب کے ...سب ایسے ہی ہیں +

پنڈت برہم دت جی ایسا کیوں کرتے ہیں۔ ...اس میں کوئی آشچریہ کی بات نہیں ہے۔ ...اس کے بیچ میں ایک بڑا بھاری ہیتو ہے۔ ...ور جس کی سِدھتا کے لئے یہ سب کچھ ...ہو رہا ہے۔ یہ ہیتو کیا ہے؟ یہ دیکھنے کیلئے ...شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جیتنی ...مہوتسو کے پرسنگ کا سمرن کرنا چاہئے۔

پنڈت برہم دت جی کیا کرنا چاہتے ہیں؟

(لیکھک:۔ شری پنڈت شری پاد دامودر ساتولیکر سوادھیائے منڈل اوندھ)

اس سمیہ وید سمیلن کے سبھا پتیتو کے لئے مجھے بلایا گیا تھا۔ اور میری ادھیکشتا میں پنڈتوں کی خانگی سبھائیں گوندودت بھون میں پانچ چھ بار ہوئی تھیں +

ان سبھاؤں میں پنڈت برہم دت جی کھلے دل سے نہیں آتے تھے۔ میں نے ایک بار دو گھنٹے کاروائی ستھگت بھی کی تھی۔ اور جب اُن کو بلا کر لایا گیا۔ تب میں نے کاروائی شروع کی تھی۔ ایک بار پنڈت برہم دت جی نے ساری بار اپنے آشرم میں مجھے نمنترت کیا تھا۔ پنڈت برہم دت جی اور میں ایک ہی ٹانگے میں بیٹھ کر چلے تھے۔ اس سمیہ ہم دونو میں جو بات چیت ہوئی۔ وہ اس طرح تھی:۔

میں نے پوچھا — "پنڈت برہم دت جی آپ وید سمیلن کی ان سبھاؤں میں کیوں نہیں آتے۔ اور کیوں نہیں اپنی شُبھ سمتی پردان کرتے ہیں؟ آپ کے من میں سندیہہ کس لئے ہیں؟"

پنڈت برہم دت جی نے کہا — "پنڈت ساتولیکر جی! میرا دل بڑا دُکھی ہے۔ ان لالے اور بنیوں نے آریہ سماج کو گھیر رکھا ہے۔ یہ اپنے من کی بات ہی کرتے ہیں۔ اور ہم پنڈتوں کو ٹول (TOOL) بنا کر ہم سے جو اُن کے من میں ہوتا ہے کرواتے ہیں۔ جو ان کے من میں بات ہوگی۔ وہی آگے بنے گی۔ آپ ان کے ٹول (TOOL) بن چکے ہیں۔ پرنتو میں ان کا ٹول (TOOL) بننا نہیں چاہتا۔

میں:۔ "کیا آچاریہ رام دیو جی جو اتنی محنت کر رہے ہیں وہ ویرتھ ہی ہے؟"

پنڈت برہم دت جی — "دیکھ کیوں ہے؟ ان کے منوگت وہ سِدھ کریں گے۔ اُن کا تو اس میں لابھ ہی ہے۔ پرنتو وہ جو چاہتے ہیں وہ ہی ہم سے کروائیں گے۔ یہ میں نہیں چاہتا۔ کہ میں ان کے ہاتھ کا ٹول (TOOL) بنوں" +

میں — "جو ہو۔ پنڈت برہم دت جی اس سمیلن کا سبھا پتی میں ہوں۔ اور میں آپ کی رائے چاہتا ہوں۔ اور میں یتن کروں گا۔ کہ آپ کی رائے ریکارڈ (Record) پر رہے۔ آپ کی رائے ریکارڈ پر رہے گی۔ تو اتنا پنڈتوں کے لئے پریاپت ہے۔ ادھک ہم کیوں سوچیں۔ سمتی دینا ہی ہمارا کاریہ ہے۔ اپنی سمتی آپ دیجئے" +

پنڈت برہم دت جی — "آپ لالاؤں کے ٹول (TOOL) بن چکے ہیں۔ اتہ آپ کے کاریہ سے تو میری بالکل سہانو بھوتی نہیں ہے۔ اور آپ کی بھی سننے والا یہاں کوئی نہیں ہے"۔

میں — "میرے کاریہ کے ساتھ آپ کی سہانو بھوتی نہ ہو۔ پرنتو آپ ویدوں کے تو سیوک ہیں ہی نہ۔ پھر ویدوں کے وشیہ پر "ویدک دھرم" میں لیکھ کیوں نہیں لکھتے؟"

پنڈت برہم دت جی — "ویدک دھرم" ماسک کے ساتھ بھی میری سہانو بھوتی نہیں ہے۔ اس کا کارن ابھی میں نے درشایا ہی ہے"۔

میں — "آپ کی سہانو بھوتی نہ ہو۔ اور کون ہے جس کے ساتھ آپ کی سہانو بھوتی نہیں ہے؟"

پنڈت برہم دت جی — "دوسرا آپ جیسا ہی ہے۔ پنڈت جے دیو شرما"۔

میں — "انہوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔ میں نے تو کچھ نہ کچھ وچاروں کی سوتنترتا پرگٹ کرنے کے کارن نیون ادھک بگاڑا ہو گا۔ پرنتو پنڈت جے دیو شرما نے کیا بگاڑا ہے؟"

پنڈت برہم دت جی — "اجی کیا بگاڑا؟ بہت کچھ بگاڑا ہے"۔

میں — "پھر آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

پنڈت برہم دت جی — "میں تو سب سے پہلے ان لالوں اور بنیوں کی پارٹی سے آریہ سماج کو نکال کر پنڈتوں کے ہاتھوں میں آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو ستھاپت کروں گا۔ اپنے ہاتھوں میں آریہ سماج کی نیاتک تھا اس کے اخبار اور اس کا دھن آگیا۔ تو پھر شاستروں کے انوسار انتی کر کے دکھا دیں گے۔ آج کل ان بابوؤں نے تو شاستروں کو بند ہی کر رکھا ہے۔ جب تک پنڈتوں کے ہاتھوں میں سبھا نہیں آوے گی۔ تب تک ہمیں تو ان کے ٹول ہی بننا پڑیگا۔ اور میں تو اس میں اپنی اپرتشٹھا مانتا ہوں" +

ٹانگے میں بیٹھے بیٹھے ایسی باتیں ہو رہی تھیں۔ اتنے میں ان کا آشرم آگیا۔ اور ہم آشرم میں پہنچ گئے۔ اس بات سے آگے کیا بننے والا ہے۔ اس کا اس سمیہ — دُور درشی پنڈت...

مجھے کچھ پتہ نہیں لگا تھا۔ پرنتو اب ان شبدوں کا ارتھ سمجھ میں آنے لگا ہے +

پنڈت برہم دت نے سنکیت پرانت کی شری آریہ پرتی ندھی سبھا پر ادھیکار جمایا ہے۔ "آریہ متر" اخبار ان کے ہاتھ میں آچکا ہے۔ اس طرح ایک ادھیکار کا ستھان اُن کو مل گیا ہے۔ وہاں کے اُپدیشک آدی تھا گورو کل آدی پر اُن کا ادھیکار ہوگیا ہے۔ اتہ شیش میدان بھی ان کے لئے خالی ہونا چاہئے۔ ان کے مارگ میں سمبھوت کنٹک یہ کاریہ میرا ہے۔ اتہ مجھ کو ہٹانا ان کا پہلا کاریہ ہے۔ اس مجھ کانٹے کو ہٹانے کے لئے مجھے سوامی جی کا وِرودھی بتانے سے ہی ان کا اِشٹ کاریہ سہج میں ہو سکتا ہے۔ اس لئے جو لیکھ میں نے مول رگ وید کی آلوچنا کے لئے لکھے تھے۔ انہیں سوامی جی بھاشیہ پر لگا کر وہ اپنا کاریہ بنانا چاہتے ہیں۔ پرنتو ستیہ تو کسی نہ کسی طرح شُدھ روپ میں باہر آوے گا ہی۔ اور اس سمیہ پرگٹ ہو ہی جاوے گا۔ کہ سوامی جی کا کاریہ کون کر رہا ہے اور کون بگاڑ رہا ہے؟

اُکت سمواد کے شیش کاریہ کی پورتی کرنے کے لئے پنڈت برہم دت جی کے سہکاری شری آچاریہ وشو بندھو جی کی تھوڑے ہی دنوں کے پورو ایک گھوشنا پرگٹ ہو چکی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"میں (آچاریہ وشو شروا) اُدگھوشت کرتا ہوں۔ کہ بیدی میں براہمن ہوں گا۔ تو پنڈت جے دیو شرما جی کے آریہ ساہتیہ منڈل کے کاریہ کو تتر بتر کروں گا"۔

دیکھئے ادھر پنڈت برہم دت جی اوندھ کے سوادھیائے منڈل کے پیچھے پڑے ہیں۔ اور اُدھر آچاریہ وشو شروا جی (پنڈت برہم دت جی کے ساتھی) اجمیر کے آریہ ساہتیہ منڈل کو تتر بتر کرنے کی گھوشنا کرتے ہیں۔ جنتا تو بالکل سیدھی سادی ہے۔ یہ ویدک سدھانتوں کو جان نہیں سکتی۔ جنتا کچھ جانتی ہے۔ تو وہ ان کی سہایتا سے ہی جانتی ہے۔ پرنتو یہ لوگ چلے ہوئے کاریہ کو تتر بتر کرنے میں لگے ہیں۔ "یہ سوامی جی کا وِرودھی ہے"۔ ان کا کہنا کسی کے کاریہ کے ناش کرنے کے لئے پریاپت ہے۔ یہ اسی شستر کا آشریہ لے رہے ہیں۔ پرنتو ان کا آنترک آشیہ کچھ اور ہی ہے جو پورو اُکت سمواد سے سپشٹ ہے۔ پاٹھک ساودھانی سے ان کی کاروائی سے اپنے آپ کو بچا دیں۔ اور پر میشور...

آرین کانگرس پر اپورو اُتساہ وسماروہ

۲۶ اور ۲۷۔ دسمبر کی مفصّل کارروائی

(آریہ نگر شولاپور ۲۷۔ دسمبر) کل آرین کانگرس کی کارروائی پورے چار بجے بعداز دوپہر بڑے پنڈال میں شروع ہوئی۔ شری سوامی سروداننہ جی مہاراج دکئی سنیاسی مہاتماؤں کے علاوہ ہر ایک صوبے کے سرکردہ اور وچارشیل آریہ بھائی رونق افروز تھے۔

چند بھجنیکوں کے چند بھجنوں کے بعد شری یُت ادھیکش پنڈت دتاتریہ پرشاد وکیل ہائی کورٹ گلبرگہ نے اپنا منوہر ایڈریس ہندی بھاشا میں بڑی خوبی اور جوش کے ساتھ پڑھا۔ پنڈال میں بہت چہل پہل تھی۔ سواگت کارنی سبھا کے ممبروں کے علاوہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اور درشک مہاشے اپنے استھان پر براجمان تھے۔ جب حیدرآباد کے آریوں پر انیاچاروں کا ذکر آیا۔ تو حاضرین کے منہ سے بے اختیار دربار کے کرمچاریوں پر شرم شرم کے نعرے بلند ہوئے۔ اسی دوران میں شری یُت ساورکر پردھان سے بھاشن کے سماپت ہونے پر شری نارائن سوامی جی نے مسٹر انے کا نام پردھان پد کے لئے تجویز کیا۔ اور بڑی عمدگی سے ان کی قابلیت اور دھرم پریم کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ہر ایک صوبہ کے بڑے اور پرسدھ آرین نے شری سوامی جی کے پرستاو کا سمرتھن کیا۔ شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان آریہ سارودیشک سبھا نے کہا۔ کہ لوک نائیک اپنے پرانت کے نیتا ہیں۔ جو کہ کسی طرح سے غیر ملکی نہیں کہے جاسکتے۔ شری وجے شنکر جی نے بمبئی کی طرف سے۔ ڈاکٹر کلیان رائے نے بمبئی پرانت کی پرتی ندھی سبھا کی طرف سے انومودن کیا۔ شری دیش بندھو گپتا نے پنجاب کی طرف سے۔ شری چاندکرن شاردا نے راجپوتانہ و مالوہ کی طرف سے۔ شری پنالال جی نے بنگال کی طرف سے۔ اور شری پروفیسر سدھاکر جی نے دہلی پرانت کی طرف سے۔ اور شری ادگلے جی نے مرہٹی بھاشا میں بمبئی پرانت کی طرف سے سمرتھن کیا۔ تت پشچات سروسمتی سے شری انے جی پردھان چنے گئے۔ بعد ازاں لیڈروں کی طرف سے جو سندیش تار اور پتروں دوارا آئے تھے۔ وہ شری دیش بندھو جی گپتا نے پڑھ کر سنائے۔ یہ سب سندیش بڑے حوصلہ افزا اور پوری کامیابی کے لئے پرارتھنا کے تھے۔ جب مسٹر انے اپنا ایڈریس پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو مہاراشٹر کے ایک بھائی نے ان سے درخواست کی۔ کہ وہ اپنا بھاشن مرہٹی میں دیں۔ بھاشن انگریزی میں لکھا تھا۔ لیکن انہوں نے لوگوں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مرہٹی بھاشا میں اپنا بھاشن بڑی عمدگی اور فصاحت کے ساتھ پڑھا۔ جو لوگوں نے بڑی شردھا اور پریم کے ساتھ سنا۔ سارے پنڈال میں خاموشی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ اور لوگوں کی توجہ ان کے ایک ایک شبد پر لگی ہوئی تھی۔ موقعہ موقعہ پر تالیوں سے اُن کے بھاشن کا سواگت کیا گیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ آرین کانگرس کے پردھان کا سارا ایڈریس مرہٹی میں دیا گیا۔ انگریزی بھاشن آج چھپ کر تیار ہو جائیگا۔ اور حاضرین میں تقسیم کیا جائے گا۔ شری انے نے اپنے خیالات اور جذبات کا بڑے جوش مگر متانت سے پُر الفاظ میں کیا +

ایڈریس کی سماپتی پر شری نارائن سوامی جی نے کارروائی کی سماپتی کا اعلان کیا۔ لیکن لوگوں کی بڑی زبردست خواہش پر شری سوامی سروداننہ جی مہاراج نے بڑے پنڈال میں ایک عالمانہ ویاکھیان ویدک دھرم پر دیا۔ جو لوگوں نے بڑے دت چت ہو کر سنا۔ ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ رات کی کارروائی ۹ بجے کے قریب سماپت ہوئی۔ صبح کو بھجن منڈلیاں اپنے مدھر راگوں سے سارے آریہ نگر کو آنندت کرتی ہیں۔ آج صبح ہون یگیہ کے پشچات بڑے پنڈال میں دھرم اُپدیش ہوتے رہے۔ سبجیکٹس کمیٹی کا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا +

کھلے اجلاس کی کارروائی

آج آریہ کانگرس کا پہلا کھلا اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر شری یُت لوک نائیک مادھو راؤ انے جی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ وسیع پنڈال کھچا کھچ بھرا تھا۔ حاضرین کی تعداد کا اندازہ پندرہ ہزار کے قریب لگایا گیا ہے۔ استریوں کی تعداد بھی خاصی تھی۔ شری بت اسکلے نے پہلے پرارتھنا کرائی۔ اور دو ایک نظموں کے بعد باقاعدہ کارروائی آرنبھ ہوئی۔ پہلے تین شوک پرستاؤ صدر جلسہ نے پیش کئے۔ جو حاضرین نے کھڑے ہو کر سویکار کئے۔ حیدرآباد کے شہیدوں کے علاوہ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے اور مہاتما ہنس راج کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا +

چوتھا پرستاؤ جس میں ریاست حیدرآباد کے آریوں کے دھارمک مطالبات پر زور دیا گیا بابو پورن چند جی نے پیش کیا۔ اور شری یُت دتاتریہ پرشاد نے تائید کرتے ہوئے وہ دردناک واقعات سنائے جن کو سن کر حاضرین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور نظام حیدرآباد کے کرمچاریوں پر ظلم و ستم کی داستان کو معلوم کر کے بار بار شرم اور ندمت کے نعرے کسے گئے۔ اسی پرستاؤ پر بیرسٹر ساورکر نے بڑی عالمانہ اور محققانہ تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندو سنگٹھن کے جاری کرنے والے شری سوامی دیانند جی نے فرقہ پرستی اور قوم پرستی میں فرق بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ ورت ایک ہی دیش ہے۔ اور اس میں ملکی اور غیر ملکی کی تمیز کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ سب آریہ ایک ہیں۔ خواہ وہ حیدرآباد ریاست کی حدود کے اندر رہتے ہوں۔ یا اس سے باہر۔ آپ سب کا گورو دیانند ہے۔ اگر اس کی نہ سنوگے۔ تو اور کس کی سنوگے؟ شری راج گورو اور شری دیش بندھو گپتا جی نے تائید کی۔ سرو سمتی سے یہ پرستاو سویکار ہوا +

اس کے بعد ستیہ آگرہ سمبندھی اہم پرستاؤ شری آنند پریہ جی نے پیش کیا۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ شری بھائی پرمانند جی۔ اور شریمتی اسکلے کماری جی اور کئی دیگر بھائیوں نے اس کا انومودن کیا۔ شری پنڈت بنسی لال جی کی تقریر ایسی دکھ اور درد کی کہانی تھی۔ کہ حیدرآباد کے حکام پر بار بار شرم شرم کے نعرے اُٹھے۔ اس وقت سارے پنڈال میں جوش کا سمندر لہریں مار رہا تھا۔ پرستاؤ بڑے جوش سے پاس ہوا۔ ساتواں پرستاؤ ستیہ اور اہنسا پورک اس ستیہ آگرہ کو جاری رکھنے کے متعلق شری مہاتما نارائن سوامی جی نے پیش کیا۔ اور شری یُت جیالال جی اجمیر نواسی نے بڑے زوردار الفاظ میں تائید کی +

آٹھویں ریزولیوشن میں اس بات کو واضح کیا گیا۔ کہ ہمارا جھگڑا ملکی راجنیتک اور فرقہ وارانہ نہیں۔ بلکہ کیول دھارمک حقوق کی دادرسی کے لئے ہے۔ ریزولیوشن سویکار ہوا۔ یہ اجلاس ۴ بجے سے ۹ بجے تک بڑی کامیابی سے ہوا۔ اور جوش و خروش کے ساتھ سماپت ہوا +

سبجیکٹس کمیٹی کی دوسری بیٹھک آٹھ بجے بابا صاحب کے باغ میں شری یُت انے کی صدارت میں ہوئی۔ یہ باغ ایک پُرفضا جگہ ہے۔ اور نہر کے کنارے واقع ہے۔ جو جو پرستاؤ یہاں پاس ہوئے وہ کھلی بیٹھک میں پیش کئے گئے +

دوسرا کھلا اجلاس

کانگرس کا دوسرا کھلا اجلاس چار بجے بعد دوپہر زیر صدارت شری یُت لوک نائیک انے جی ہوا۔ حیدرآباد سمبندھی اور دیگر پرستاؤ سویکار ہوئے۔ حاضری بہت تھی۔ اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ کارروائی نہایت ضبط اور انتظام کے ساتھ ہوئی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تینوں دن موسم بہت اچھا رہا۔ نہ سردی تھی اور نہ گرمی۔ لاہور کے اکتوبر کا موسم تھا۔ بلکہ دن کو گرم کپڑوں میں گرمی محسوس ہوتی تھی۔ آج کی کارروائی میں پہلا پرستاؤ تھا۔ جس کو شری ونائیک راؤ بیرسٹر نے پیش کیا۔ اور پنڈت اودھا شنکر جی نے اور پنڈت وشنو سروپ جی نے انومودن کیا۔ اور سروسمتی سے پاس ہوا۔ یہ پرستاؤ نظام راجیہ کی پولیس اور دیگر محکموں پر ہندوؤں اور آریوں کے عدم اعتماد کو ظاہر کرتا ہے +

دوسرے ریزولیوشن میں ان تمام سختیوں کے متعلق کھلی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کو شری مہیندر پرتاپ اور دیو ندر ناتھ شاستری اور شری بت ادگلے اور شری گنگا پرشاد اُپادھیائے نے سمرتھن کیا +

ایک اور ریزولیوشن میں نظام راجیہ میں شہیدوں کو ان کی شہادت پر مبارکباد دی گئی۔ اس کو شری یُت شرما پونہ نواسی نے پیش کیا۔ اور گمری جی نے مرہٹی میں انومودن کیا + ص

... مہاتما نارائن سوامی جی کے سر ہے۔ جن کے اَن تھک پریشرم اور اُتّم پربندھ سے اتنا کاریہ سپھلتا سے پورن ہوا +

سائنس کی ایک حیرت انگیز ایجاد

ٹیلی ویژن کیا ہے؟

(از مسٹر رام اوتار سنہا)

آج سے پچاس سال پہلے جب ٹیلیفون ایجاد ہوا تھا۔ تو کسی نے یہ کہا تھا۔ کہ وہ زمانہ دور نہیں۔ جب سینکڑوں میل کے فاصلہ پر بیٹھے ہوئے ہم ان واقعات کو بھی دیکھ سکیں گے۔ جو اس وقت کسی دوسرے ملک میں ظہور پذیر ہو رہے ہوں گے۔ ممکن ہے یہ جملہ مذاق کے طور پر کہا گیا ہو۔ لیکن آج سائنس نے اس بات کو سچ بنا دیا ہے۔

ٹیلی ویژن کے ذریعے ہم گھر بیٹھے ہوئے دور دراز کے واقعات ٹھیک اسی وقت دیکھ سکتے ہیں۔ جس وقت وہ واقعات کسی مقام پر ہو رہے ہوں۔

ٹیلی ویژن سیٹ اور معمولی ریڈیو سیٹ میں کوئی خاص قسم کا تشکیلی فرق نہیں ہوتا۔ اس میں صرف اتنا ہی فرق ہے۔ کہ لاؤڈ سپیکر کے علاوہ ایک شیشے کا پردہ بھی ہوتا ہے۔ جس پر تصویر کا عکس پڑتا ہے۔

یہ تو آج ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ ریڈیو میں الفاظ کی لہروں کو مائیکروفون کے ذریعہ برقی لہروں میں بدل دیا جاتا ہے۔ یہ لہریں ایتھر یعنی فضائی خلا میں پوری طاقت کے ساتھ پھینک دی جاتی ہیں۔ ان لہروں کی رفتار فی سیکنڈ ۱۸۶۰۰۰ میل ہوتی ہے۔ یہ لہریں جب دور کے کسی ایریل سے ٹکراتی ہیں۔ تو وہاں کے ریڈیو سیٹ میں وہ برقی لہریں جو ریڈیو کی لہروں میں منتقل کرائی گئی تھیں الگ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد ان کو ٹیلیفون کے ذریعہ الفاظ کی لہروں میں بدل دیا جاتا ہے۔

ٹیلی ویژن کا طریقہ بھی یہی ہے۔ جس طرح الفاظ کی لہروں کو بھیجنے کے لئے ریڈیو سیٹ کا سہارا لیا گیا ہے۔ اسی طرح عکسی تصاویر بھیجنے کے لئے بھی ریڈیو کی لہروں سے امداد لینی پڑتی ہے۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے۔ کہ ریڈیو کی لہروں میں صرف برقی لہروں کو ہی جذب کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ پہلے مائیکروفون پر بولتے ہیں۔ پھر آپ کے الفاظ میں پیدا شدہ برقی لہریں ریڈیو کی لہروں سے براڈکاسٹ کی جاتی ہیں۔ ٹیلی ویژن میں الفاظ کی جگہ شعاعوں کو برقی لہروں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں ریڈیو کی لہروں میں منتقل کر کے کھلی فضا میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

۱۸۷۳ء میں سیلی نیم دھات کا پتہ چلا۔ اس دھات کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اگر برقی لہریں اس کے اندر سے گذر رہی ہوں۔ اور ان پر ایسی شعاعیں ڈالی جائیں۔ جو کم و بیش برقی رہیں۔ تو یہ برقی لہریں بھی شعاعوں کے اتار چڑھاؤ کے مطابق کم و بیش ہوتی رہیں گی۔

اس سیلی نیم کی امداد سے سائنس والوں نے تار کے ذریعہ عکسی تصاویر براڈکاسٹ کی تھیں۔ ان دنوں ریڈیو کی لہروں کے متعلق کسی کو علم نہیں تھا۔ لیکن جب مسٹر ہرٹز نے اپنے تجربہ گاہ میں ریڈیو کی لہریں پیدا کیں۔ جو ایک مقام سے دوسرے مقام پر بغیر کسی تار کی امداد کے منتقل کی گئیں۔ تو یہ امید بھی کی جانے لگی۔ کہ مستقبل قریب میں ریڈیو کے ذریعہ تصویریں بھی براڈکاسٹ کی جا سکیں گی۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی مرتبہ کامیابی حاصل کرنے کا فخر سکاٹ لینڈ کے ایک سائنسدان مسٹر بیرڈ کو ہوا۔ صحت کی خرابی کے باعث آپ کو کام چھوڑ کر گھر بیٹھنا پڑا تھا۔ اس درمیانی عرصہ میں آپ ٹیلی ویژن کے متعلق تحقیقات کرتے رہے۔ چنانچہ ۲۵- جنوری ۱۹۲۶ء کو رائل انسٹی ٹیوٹ (شاہی ادارہ) کے ممبروں کے سامنے آپ نے ٹیلی ویژن کی کامیاب نمائش کی۔ اس نمائش میں ایک کٹھ پتلی ٹیلی وائز کی گئی تھی۔ ٹیلی ویژن کا یہ سب سے پہلا آلہ لنڈن کے میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔

میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ سیلی نیم کے تعاون سے شعاعوں کے اتار چڑھاؤ کو برقی لہروں کے اتار چڑھاؤ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ فوٹو الیکٹرک سیل اور ریڈیو بلب کی ایجاد ہونے کے باعث اس کام میں اور بھی آسانی ہو گئی۔ کیونکہ شعاعوں کو برقی لہروں میں تبدیل کرنے کے لئے سیلی نیم کی بہ نسبت الیکٹرک سیل اور ریڈیو بلب زیادہ مفید ثابت ہوئے ہیں۔ فوٹو الیکٹرک سیل میں یہ خصوصیت ہوتی ہے۔ کہ جتنی تیز روشنی اس پر پڑے گی۔ اتنی ہی تیز برقی لہریں اس سے خارج ہوں گی۔

ٹیلی ویژن کو تین خاص حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:-

(۱) تصاویر یا مناظر شعاعوں کو برقی لہروں میں تبدیل کرنا۔

(۲) ان برقی لہروں کو ریڈیو کی لہروں میں جذب کر کے فضا میں منتشر کرنا۔

(۳) مقامات مناظرت پر ان برقی لہروں کو ریڈیو کی لہروں سے علیحدہ کر کے انہیں پھر شعاعوں میں تبدیل کر دینا۔

معمولی اخباروں میں طبع شدہ تصویروں کو دیکھ کر ہم جان سکتے ہیں۔ کہ ہر تصویر سیاہ نقطوں کی امداد سے بنائی جاتی ہے۔ یہ نقطے جس قدر چھوٹے ہوں گے۔ تصویر اسی قدر خوبصورت معلوم ہوگی۔ اسی طرح تصویروں کو ٹیلی وائز کرتے ہیں۔ ہر تصویر کو چھوٹے چھوٹے لاکھوں نقطوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اور روشنی کی ایک تیز شعاع تیزی کے ساتھ تصویر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑا دی جاتی ہے۔ اب چونکہ تصویر کے تمام نقطے یکساں سیاہ نہیں ہوتے۔ اس طرح مختلف نقطوں سے روشنی بھی مختلف طریق پر نکلے گی۔ یعنی سفید جگہ سے زیادہ اور سیاہ جگہ سے کم۔ یہی شعاعیں جب فوٹو الیکٹرک سیل پر پڑتی ہیں۔ تو تصویر کے شیڈ کے مطابق سیل کی برقی لہروں میں بھی بتدریج اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔ ہمیں دور بیٹھے ہوئے ناظرین کے سامنے انہیں برقی لہروں کو شعاعوں میں تبدیل کرنا ہے۔ لیکن اس حالت میں تو پردے پر تصویر کے نقطے ہی بن سکیں گے۔ پھر پوری تصویر کیوں کر دکھائی دے گی؟

اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہم آپ کی توجہ آنکھوں کی ایک خصوصیت کی جانب مبذول کریں گے۔ اگر آپ کسی چیز کو غور سے دیکھیں۔ اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ تو فوراً ہی اس چیز کا نقشہ آپ کی آنکھوں سے غائب نہیں ہو جاتا۔ بجلی جب آسمان پر چمکتی ہے۔ تو آپ اسے اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں۔ حالانکہ اس کے چمکنے میں جتنا وقت لگتا ہے۔ اس سے زیادہ وقت آپ دیکھنے میں صرف کرتے ہیں۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ کسی منظر کے غائب ہونے کے بعد $\frac{1}{10}$ سیکنڈ تک اس کا نقشہ ہماری آنکھوں میں قائم رہتا ہے۔ آپ سینما میں متحرک عکوسات دیکھتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں پردہ پر کوئی تصویر حرکت کرتی ہوئی نہیں ہوتی۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ پردے پر تصاویر تیزی کے ساتھ یکے بعد دیگرے آتی رہتی ہیں۔ اگر تصویروں میں $\frac{1}{10}$ سیکنڈ کا فرق ہو۔ تو ایک تصویر مٹنے نہ پائے گی۔ کہ دوسری اس کی جگہ آ موجود ہو گی۔ اور اس طرح وہ آپ کو ایک ہی تصویر معلوم ہوگی۔

ٹیلی ویژن میں بھی یہی بات ہے۔ ریسیونگ سیٹ پر تصویر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے یکے بعد دیگرے بنتے جاتے ہیں۔ یہ ٹکڑے بالکل اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ٹیلی وائز کیا جاتا ہے۔ پوری تصویر ایک ہی مرتبہ پردے پر نہیں آ جاتی۔ بلکہ تصویر کا صرف ایک ہی ٹکڑا ایک مرتبہ ٹیلی وائز ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اس تصویر کے ٹکڑے کا نقشہ ہماری آنکھوں میں قائم رہتا ہے۔ اس لئے ہم دوسرے ٹکڑے کی آمد میں کوئی وقفہ یا تفریق محسوس نہیں کرتے۔ واضح طور پر یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر تصویر کے شروع سے آخر تک تمام ٹکڑے $\frac{1}{10}$ سیکنڈ کے اندر ہی یکے بعد دیگرے بن جائیں تو شروع والا ٹکڑا ہماری آنکھوں میں آخر والے ٹکڑے کے بننے وقت تک موجود رہے گا۔ اور ہم ایسا محسوس کریں گے جیسے پوری تصویر ہم نے ایک ہی بار دیکھ لی ہے۔

آنکھوں کی اس خصوصیت کو "استقرار نگاہ" کہا جاتا ہے۔ اور تصویروں کے دو ٹکڑوں کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے۔ اسے انگریزی زبان میں "سکیننگ" کہا جاتا ہے۔

فرض کیجئے اگر اداکار چل پھر رہا ہے۔ تو پہلی سکیننگ کے بعد جب دوسری سکیننگ شروع ہوگی۔ تو ہمارے سامنے جو تصویر آئے گی۔ وہ پہلی سے ضرور ہی کچھ مختلف ہوگی۔ اور تیسری دوسری سے۔ اگر ان تصویروں کے درمیان $\frac{1}{10}$ سیکنڈ سے زیادہ کی تفریق نہیں ہوگی۔ تو ہمیں ہر سکیننگ کی تصویر ایک دوسرے سے مخلوط معلوم ہوگی۔ اور ہم اداکار کو چلتے پھرتے دیکھیں گے۔

سکیننگ کے کئی طریقے رائج ہیں۔ ان میں سے نیا اور جدید طریقہ ایک امریکن سائنسدان کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ پہلے تصویر پر معمولی روشنی پڑتی ہے۔ پھر اس کی ایک تصویر لینس کی امداد سے ایک ایسے پردے پر بنتی ہے۔ جس میں بہت سے فوٹو الیکٹرک سیل لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اب برقی لہروں کی ایک باریک شعاع کو مقناطیس کی امداد سے اس تصویر پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک نہایت تیز رفتاری سے دوڑاتے ہیں۔ تاکہ پوری تصویر کو اسکرین کرنے میں کم وقت لگے۔ عمدہ عکس حاصل کرنے کے لئے تصویر کو فی سیکنڈ پچیس مرتبہ اسکرین کرنا پڑتا ہے۔ اس آلہ کا نام "آئیکونوسکوپ" ہے۔ اس آلہ میں یہ خوبی ہے۔ کہ اداکار یا منظر کو معمولی روشنی میں بھی ٹیلی وائز کر سکتے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

ایک نصیحت آموز دلچسپ افسانہ

غریب کی آبرو

(از آسی رام نگری)

اعلےٰ تعلیم پاکر روشن خیال اور سمجھ دار ہونے کے ساتھ ہی نیک بھی بن جانا ضروری نہیں ہے۔ اور پھر کسی نوجوان عورت کی طرف مرد کی نگاہ کا اُٹھ جانا تعجب کی بات نہیں۔ چاہے وہ کتنا بھی نیک سیرت اور چاہتا بھی ہو۔ کہ اس کی طرف نہ دیکھے۔ لیکن فطرتاً اُنہ خود اس کی آنکھیں اس کی طرف اُٹھ ہی جائیں گی۔

گاؤں کی سادی فضا میں پلی ہوئی بھولی بھالی رودھیا نے شہر کے کسی نوجوان سے کبھی بات چیت نہ کی تھی۔ آج پہلا ہی موقعہ تھا جب دودھ دینے کے لئے جاکر اسے رمیش بابو سے پیسے مانگنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز سے ہچکچاتے ہوئے کہا "بھیا! دودھ کا دام بابو نے مانگا ہے!"

کالج کی اعلےٰ تعلیم پائے ہوئے دھنی باپ کا بگڑا ہوا بیٹا رمیش اس کے چہرے پر آنکھیں گاڑ کر بولا "اس وقت تو نوٹ ہے دوسرے دن آکر لے جانا۔"

بھولی رودھیا کا دل رمیش بابو کی ان آنکھوں کو دیکھ کر کانپ گیا۔ وہ لاج سے سمٹی۔ ایک نامعلوم قوت سے کانپتی ہوئی وہاں سے دودھ کا خالی لوٹا لئے چلی آئی۔ اس نے طے کر لیا۔ کہ جب تک رمیش بابو گاؤں سے پھر کالج نہ چلے جائیں گے۔ وہ ان کے گھر دودھ دینے نہ جائے گی۔

(۱)

اندھا ضعیف باپ۔ کمزور بوڑھی ماں دونو کچھ کام کر نہ سکتے تھے۔ وہ لاچار تھے۔ ایسی حالت میں اگر رودھیا خود گاؤں گاؤں گھوم کر۔ کوٹ پیس کر دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کچھ نہ لائے۔ تو پاپی پیٹ کیسے ملنے۔ بھائی بھاوج ہیں۔ لیکن سب اپنے عیش و آرام میں مست ہیں۔ بوڑھے ماں باپ کی ذرا پرواہ نہ کرتے تھے۔ الگ رہتے تھے۔

رودھیا کے ماں باپ دل میں سوچتے۔ اگر رودھیا بیاہی جائے گی۔ اس کے سسرال والے اس کا گونہ کر لے جائیں گے۔ تو ہماری کیا حالت ہوگی؟ پیٹ کی نوکا کس گھاٹ لگے گی؟ پرانہ کال رودھیا کی ماں نے کہا "بیٹی جا رمیش بابو کو دودھ دے آ"۔

رودھیا چپ چاپ کھڑی رہ گئی۔ ماں نے پھر پوچھا "کھڑی کیوں ہے۔ جاتی کیوں نہیں؟"

رودھیا نے ہمت کر کے دُلار سے کہا۔ "ماں۔ میں وہاں نہ جاؤں گی۔ رمیش بابو اپنے دوستوں کے ساتھ دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ مجھے لاج لگتی ہے۔ ذرا تم ہی چلی جاؤ۔ دودھ بھی دیتی آؤ۔ اور دام بھی مانگتی آنا۔"

زمانے کا رنگ دیکھتے دیکھتے بال سفید کر لینے والی رودھیا کی ماں نے اس کی اتنی ہی بات سے سب کچھ سمجھ لیا۔ اور ہاتھ میں دودھ کا لوٹا لے کر لاٹھی ٹیکتی ہوئی رمیش بابو کی کوٹھی کی طرف چلی۔

پھاٹک پر پہنچتے ہی دیکھا۔ کہ رمیش بابو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ ہنسی مذاق کا بازار گرم ہے۔ بوڑھیا کو دیکھتے ہی رمیش نے کہا "آج تمہارے ہاں سے دودھ کیوں نہیں آیا بڑھیا!" — "ماں جی پوچھ رہی تھیں۔ دیر کیوں لگی"؟

بڑھیا نے صاف دیکھا "ماں پوچھ رہی تھیں" — کہتے وقت رمیش کا مُنہ چور کی طرح ہو گیا تھا۔

بڑھیا نے رمیش سے کہا "بیٹا۔ یہ کیا لائی ہوں؟ ذرا دیر ہو گئی۔ اب تو بیٹا ہولی کو بھی دس ہی دن رہ گئے۔ دُودھ کا دام ملنا چاہیئے"۔

رمیش نے کہا "کسی دوسرے دن آنا"۔ پھر کچھ ہنستے ہوئے کہا "تم تو بہت بوڑھی ہو گئیں۔ تم سے زیادہ دُور تو نہ چلا جاتا ہوگا؟" اتنا کہہ کر اُنہوں نے اپنے دوستوں کی طرف ذومعنی نگاہوں سے دیکھا۔

بڑھیا نے کہا "کیا کہوں بیٹا۔ بھاگیہ کا لکھا بُھگت رہی ہوں"۔

پھر وہ اندر گئی۔ دُودھ دیا اور چلی گئی۔

(۲)

رودھیا کی ماں نے تکلیف سے کھانستے ہوئے کہا "رودھیا بیٹی۔ جا رمیش بابو کے گھر دودھ دیتی آ۔ اور کہہ دینا۔ کہ آج کھانے کے لئے اناج خریدنا ہے — جا بیٹی۔ ہولی کل ہی ہے۔ لاج کی کوئی بات نہیں ہے۔ زمیندار اور باپ برابر ہوتے ہیں"۔

رودھیا دودھ کا لوٹا اُٹھا کر رمیش بابو کے مکان کی طرف چل پڑی۔ اور سوچنے لگی۔ اگر رمیش بابو گھر پر نہ ہوں۔ تو بڑا اچھا ہو۔ وہ مجھے اپنی بڑی بڑی لال آنکھوں سے اس طرح گھورتے ہیں۔ کہ میں لاج سے مر جاتی ہوں۔ ابھی چوتھے دن رمیش بابو کے چھوٹے بھائی ستیش کو دھوا نے کھیل ہی کھیل میں ذرا سی ہتی بدن میں لگا دی تھی۔ تو رمیش بابو نے اسے پیٹتے پیٹتے ادھ مرا کر دیا تھا۔ اگر میں بھی دھنوان ہوتی۔ اگر میرے باپ کے بھی محل ہوتے۔ گھوڑے اور نوکر چاکر ہوتے۔ اور تب وہ میری طرف اس طرح گھورتے۔ تو میں ان کی کھال کھنچوا لیتی۔ پرنتو ہائے! میں تو ایک غریب کسان کی بیٹی ہوں" — سیوا کرنے پر بھی لات جوتے کھانے والی"۔

رودھیا نے یکایک چونک کر جو دیکھا۔ تو وہ اسی خیال میں رمیش بابو کی کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچ گئی ہے۔ سامنے رمیش بابو اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ کھڑے اُسے گھور رہے ہیں۔

وہ جلدی جلدی بغل سے نکل کر گھر میں چلی گئی۔ دودھ دوسرے برتن میں ڈال کر اس نے رمیش بابو کی ماں سے کہا "ماں جی! آج میری ماں نے دودھ کا دام مانگا ہے۔ گھر میں اناج کا ایک دانہ بھی نہیں ہے"۔

رمیش کی ماں نے کہا "میرے پاس تو نوٹ ہے۔ باہر رمیش ہوگا۔ اس سے مانگ لو دے دیگا"۔

رودھیا اُٹھی۔ اور قصاب کے کھونٹے پر بندھی ہوئی گائے کی طرح کانپتی ہوئی چلی۔ باہر آکر دیکھا۔ کہ رمیش بابو اُسی جگہ کھڑے ہیں۔ وہ سہم گئی۔ پیر اُٹھاتے پر بھی آگے نہ بڑھتے تھے۔ جیسے بندھ گئے ہوں۔ پرنتو غریبی کے پاپ اور پیٹ نے مجبور کیا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر کہا "بھیا۔ دودھ کا دام ملنا چاہیئے"۔

رمیش بابو نے کہا "ہاں۔ ہاں۔ کل دوپہر کو آکر لے جانا۔ کل ضرور دے دُوں گا"۔

رودھیا زیادہ ضد کر کے مانگنے کی ہمت نہ کر سکی۔ اور چلی آئی۔ چلتے چلتے سُنا۔ کہ رمیش بابو اپنے دوستوں سے کہہ رہے ہیں "کیوں مرلی منوہر! کل ہولی ہے نہ یار؟ کل شام کو بھنگ بنے گی۔ اور ...."

رودھیا کا دل کانپ گیا۔ اُف! — اس "اور" کے ساتھ ہی اس نے دیکھا۔ کہ رمیش کی ناچتی ہوئی آنکھوں کے کونے میں شرارت اور کمینہ پن کی اپار ندی اُمنڈ رہی تھی۔

(۳)

پھاگن کا مست مہینہ۔ بسنت کی رِتو۔ ہولی کا دِن۔ بھنگ کی بہار۔ ان چاروں نے مل کر گاؤں کے بوڑھے جوان۔ ادھیڑ۔ لڑکے سبھی میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ لڑکے دف بجا کر کود کود کر ناچ گا رہے ہیں۔ نوجوان عورتیں اپنے شوہروں کو خوش کرنے کے لئے طرح طرح کے بناؤ سنگار میں لگی ہیں۔ نوجوان شباب کے نشے میں چور۔ بھنگ پی کر مست ادھر اُدھر گھوم کر نوجوان عورتوں کو رنگ سے شرابور کر رہے ہیں۔

رودھیا بھی اسی رنگین دُنیا کی ایک بجلی کلی ہے۔ شباب کے نشہ سے مخمور اور روپ کی دولت سے بھرپور سفید دھوتی پہنے۔ سیندور کا ٹیکہ لگائے۔ سہیلیوں کے ساتھ گھوم گھوم کر ناطے رشتے کی بھاوجوں سے رنگ کھیل رہی ہے۔ ساری دھوتی رنگ سے بھیگ گئی ہے۔ لیکن غریب کے پاس دوسری دھوتی بھی تو نہیں ہے۔ کہ اسے بدل ڈالے۔

کھیل کود میں پتہ نہ چلا۔ کہ کس طرح اتنی جلدی شام ہو گئی۔ سب سہیلیاں اپنے اپنے گھر کھانے پینے گئیں۔ تب رودھیا کا خیال اپنی جھونپڑی کی طرف گیا۔ سوچنے لگی وہ کیا کھائے گی؟ گھر میں تو اناج کا ایک دانہ بھی نہیں ہے۔ اس خیال کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے رمیش کی ان شرارتی آنکھوں کی تصویر پھر گئی۔ وہ کانپ اُٹھی۔ اپنے اُلٹے سیدھے کپڑوں کو درست کر کے گھر کی طرف چلی۔ اور گھر پہنچ کر دروازے ہی پر سے اپنی ماں کو پکارا "ماں۔ اری ماں!"

گھر کے اندر سے ایک کمزور آواز آئی — "کیا بیٹی"؟

رودھیا نے اپنی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی کے اندر جا کر دیکھا — اس کی بوڑھی ماں بانس کی ٹوٹی ہوئی کھاٹ پر بیٹھی ہے۔

رودھیا ہانپتی ہوئی جا کر اپنی ماں کی گود میں گر پڑی۔ بوڑھی ماں پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس نے رودھیا سے کہا — "رودھیا۔ گھر میں تو اناج کا ایک دانہ بھی نہیں ہے۔ بیٹی گذارہ کیسے ہوگا؟ آج ہی رمیش بابو نے تجھے بلایا تھا نہ — تو جا میری بیٹی روپیہ مانگتی آ۔ آج۔ ایک برس بعد ہولی کا تہوار آیا ہے۔ کیا آج بھی اُپواس ہی ہوگا؟

آہ! کیسا درد بھرا ہوا تھا ان الفاظ میں۔ رادھا فوراً اپنی ماں کی گود سے نکل کر بیٹھ گئی۔

(بقیہ صـ۱۶ـ پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج اور گرام پرچار

(لیکھک :- مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ پنجاب میں گرام پرچار کے متعلق اندولن شروع ہوا تھا۔ لیکن چند ہی روز میں سوڈا واٹر کے اُبال کی مانند ختم ہو گیا۔ میں نے گذشتہ تین ماہ کے پنجاب کے دورہ میں محسوس کیا ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں میں اصلی معنوں میں آریہ سماج کا پرچار اور پرچار رسم ہو گیا ہے۔ آریہ سماج کے لوگ اپنے جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے اُتسو پر رونق بڑھانے کو ہی اپنا لکشیہ سمجھتے ہیں۔ اگر پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کے جلسہ کی رونق کو جا کر دیکھو۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج خوب ترقی کر رہا ہے۔ لیکن جلسہ کے بعد اگر سماج کے ہفتہ واری ست سنگ کو دیکھو۔ تو حیرت زدہ ہو جاؤ۔ ایک درجن ممبر بھی ہفتہ واری ست سنگ میں حصہ لینا اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ جس طرح ہندوؤں کے میلوں میں خوب چہل پہل دکھائی دیتی ہے۔ لیکن میلے کے بعد ہندو جاتی کی حالت نیم مردہ ہو جاتی ہے۔ یہی حالت ٹھیک آریہ سماج کی ہو رہی ہے۔ آریہ سماجوں کو کسی اُپدیشک کا بلانا اور پرچار کرانا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ جب انہوں نے سمجھا۔ کہ اُپدیشک جا کر ڈیرہ لگاتے ہیں۔ تو مجبوراً بھکاریوں کو پرچار کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی دلی خواہش نہیں ہوتی۔ کارن یہ بتاتا ہے۔ کہ شہروں کی زندگی جدوجہد کی ہے۔ لوگ مادہ پرستی اور عیش پرستی کی طرف زیادہ جھک رہے ہیں۔ ہر ایک فرقہ اور مذہب کے لوگ میدان میں نکل پڑے ہیں۔ جن سنستھاؤں کو کھول کر آریہ سماج نے ہر دل عزیزی حاصل کی تھی۔ انہیں اب دوسری سوسائٹیاں بھی کھول رہی ہیں۔ اس لئے آریہ سماج میں کوئی خاص بات کشش کی نہیں رہی۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج اب گرام پرچار کی طرف اپنی توجہ لگائے۔ یورپ اور امریکہ میں گاؤں کے لوگ زیادہ شردھالو اور سادہ ہوتے ہیں۔ یہی حال بھارت ورش کا ہے۔ دراصل یہاں (گرام) کے لوگ سوسائیٹی کی ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتے ہیں۔ ان کے خیالات غیر متزلزل ہوتے ہیں۔ جو خیالات ان کے دلوں میں بم یا دیں۔ وہ نکالے نہیں جا سکتے۔ جب پروفیسر رام دیو نے ہندی ندھی سبھا کے پردھان پد کا چارج لیا۔ تو انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ ہم گرام پرچار سے انقلاب پیدا کر دیں گے۔ اور لوگوں کی آشائیں بھی اس طرف لگ گئیں۔ مگر وہ کوئی توجہ اس کام کی طرف نہ دے سکے۔ میں اب یو۔ پی کا دورہ کر رہا ہوں۔ میں نے یہاں کانگرس کی طرف سے گرام پرچار کا سسٹم دیکھا۔ اُسے بہت دلچسپ پایا۔ کانگرس گورنمنٹ نے صوبے کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک حصہ میں نو نو ضلعے شامل ہیں۔ ایک سنٹر (مرکز) میں ایک ٹریننگ کالج یا اسکول کھول دیا ہے۔ جہاں چند نوجوان انٹرینس اور کالج پاس نوکر رکھے جاتے ہیں۔ پہلے چار ماہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ کہ دیہات میں کس طرح پرچار ہوتا ہے۔

میں نے پہلا ٹریننگ سکول اٹاوہ میں دیکھا۔ جہاں تقریباً ۴۵ طلباء کو تربیت دی جا رہی ہے۔ میں نے ان لڑکوں میں لیکچر بھی دیا۔ انہیں وظیفہ دے کر پڑھایا جا رہا ہے۔ جب وہ تربیت حاصل کر لیں گے۔ تب انہیں ۳۵ روپے ماہوار پر گرام پرچار کے کاریہ پر لگایا جاوے گا۔

ان کا کام گراموں میں جا کر سودیشی کا پرچار۔ گھروں میں صفائی کا۔ مقدمہ بازی سے پرہیز کا۔ فضول اخراجات کا۔ اور بد رسومات کے ہٹانے کا اور نشوں سے پرہیز کا پرچار کرنا ہو گا۔ اس طرح سے دیہاتی لوگوں کی حالت کے سدھار کا یہ مہان کاریہ کانگرس گورنمنٹ یو۔ پی کے صوبہ میں کر رہی ہے۔

آریہ سماج کا کام تھا۔ کہ ان لوگوں میں دھارمک خیالات۔ سداچار۔ ایمانداری۔ اور پرمیشر پریم کی تلقین کرتی۔ کیا پنجاب کے آریہ سماجی یو۔ پی کانگرس گورنمنٹ سے شکھشا گرہن کر سکتے ہیں؟ گرام پرچار کے لئے بڑے قابل تنخواہ دار آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جو بھجن گانا۔ اور موٹی موٹی باتوں پر لوگوں کے ساتھ میل جول رکھ کر انہیں سندھیا پڑھانا۔ اور ویدک دھرم کے معمولی موٹے موٹے اصولوں کا پرچار کر سکتے ہوں۔ زیادہ سے زیادہ بیس روپے ماہوار والے اُپدیشک اس کاریہ کو بڑی خوش اسلوبی سے چلا سکتے ہیں۔ کسی دوسری نوکری کے مقابلہ میں یہ بیس روپے دراصل تیس روپے سے بھی زیادہ ہیں۔ کیونکہ انہیں مکان کا کرایہ دینا پڑتا ہے نہ روٹی کا خرچ۔ بھوجن سے دیہات میں ستکار ہوتا رہتا ہے۔

کاش کہ آریہ پرتی ندھی سبھا گرام پرچار کی طرف دھیان دے۔ تو ٹھوس کام کے کرنے والے آریہ سماجی بنیں گے۔ اور پھر یہی لوگ شہروں کی رونق کو بھی دوبالا کریں گے اور آریہ سماج کا کام بھی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔

اپیل

پنڈت رام بھجدت جی چودھری پنجاب کے سچے ہندو دیش بھگت۔ پنڈت جی کے ششیہ: پنڈت مہاشہ قومی سدھار سبھا پنجاب و دینا نگر کی طرف سے چودھری جی کی یاد میں جو بھون دینا نگر میں بنوا رہے ہیں۔ اور اس سبھا کے پردھان مہاشہ ستیہ پال جی بھکشو نے بھون کی تعمیر کے لئے جو پرانوں تک کی بازی لگا رکھی ہے۔ یہ اُن کی ہندو اور گورو بھگتی کی پرکاشٹا ہے۔ مجھے ہندو سبھا پنجاب کے پردھان ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ سے یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ مہاشہ جاتی آریہ ہندو سبھا کی پورن بھگت ہے۔ اور مہاشہ ستیہ پال جی بھکشو پنجاب کی تمام دلت جاتیوں کے مکھیہ کاریہ کرتا ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ پنڈت رام بھجدت جی کے انویم بلیدان اور مہاشہ لوگوں کی ہندو بھگتی و مہاشہ ستیہ پال جی کی جاتی سیوا کی قدر کرتے ہوئے ان کے کاریہ کے لئے ہر ہندو دانہ دھنی کی پوری پوری سہائتا دے کر ان کے اُتساہ کو بڑھا دیں۔ میری یہ ہاردک اچھا ہے۔

(وی۔ ڈی ساورکر)

ضروری اطلاع

(۱) جن مہانو بھاؤں کا چندہ ماہ جنوری میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیں بھیجی گئی ہیں۔ ان پریمیوں کو اپنا اپنا چندہ ۲۰۔ جنوری تک دفتر میں منی آرڈر کے ذریعہ بھیج کر وی۔ پی کے تین آنے کے ناجائز خرچ سے بچنا چاہئے۔

(۲) ماہ دسمبر میں جن کا چندہ مقررہ تاریخ

رشی بودھ اُتسو پر شاندار بھینٹ

ہفتہ وار "پرکاش لاہور" کا باتصویر "شوراتری نمبر"

بلند پایہ مضامین

قیمت صرف ایک آنہ خصوصاً ایک پیسہ

شاندار تحفہ

گت ورش "شوراتری نمبر" نے دھوم مچا دی۔ اور شوراتری کے بعد بھی آرڈر آتے رہے۔ لیکن بہت سی آریہ سماجوں کو مایوس ہونا پڑا۔ لیکن اس بار تو ہم یہ نمبر پہلے سے زیادہ ضخیم۔ زیادہ ٹھوس زیادہ شاندار اور بہت زیادہ تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ آریہ سماجیں کم از کم قیمت پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ سکیں۔

شاعروں و مضامین نگاروں سے تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔ درخواست ہے۔ کہ اپنی اپنی رچنائیں جلد بھیج دیں

مشتہرین کے لئے نادر موقعہ ہے۔ اس خاص نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اُٹھا دیں۔ شرح اُجرت :- ایک صفحہ پچیس روپیہ۔ ½ صفحہ ۱۳ روپیہ۔ ایک کالم۔ سات روپیہ۔ ½ کالم چار روپیہ۔

آریہ سماجیں وایجنٹ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھیجدیں
قیمت پیشگی منی آرڈر سے ارسال کریں

منیجر "پرکاش" لاہور

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویایام شالہ کیلئے اپیل

یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ودیارتھی جیون کے لئے کسرت کتنی ضروری چیز ہے۔ برہمچاریوں کے لئے گوروکل کانگڑی میں ایک ویایام شالہ بنی ہوئی ہے۔ جس میں برہمچاری بلاناغہ مختلف قسم کی کسرتیں کرکے اپنی ابھیاس کرتے رہتے ہیں +

موجودہ ویایام شالہ کو ایک شاندار ویایام شالہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس کے لئے دان ویر سیٹھ جگل کشور جی برلا نے ایک تجربہ کار ویایام کے ماہر شکشک اپنے خرچ پر گوروکل بھیج دئے ہیں۔ جس کے لئے وہ مبلغ پچاس روپے ماہوار دے رہے ہیں +

اس کے علاوہ ایک مشہور پہلوان بڑودہ سے تعلیم پائے ہوئے بیٹیز سے ہی گوروکل میں رکھے ہوئے ہیں۔ جو کشتی گتکا وغیرہ سکھاتے ہیں۔ شاندار ویایام شالہ بنوانے کے لئے ہمیں دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہ مانگ کچھ بڑی نہیں ہے۔ ایک ہی داتا سجن گوروکل کی اس ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔ یا چار دانی پانچ پانچ سو روپیہ دے کر اس پنیہ کے بھاگی بن سکتے ہیں +

جو مہانو بھاؤ گوروکل کی یہ امداد کریں گے۔ ان کی نیک کیرتی ہمیشہ کے لئے گوروکل وشو ودیالیہ میں قایم رہے گی +

(ستیہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی)

ضلع ملتان و منٹگمری کی آریہ سماجوں کیلئے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرچار کی سہولیت کے لئے منڈل بنائے ہوئے ہیں۔ جن میں ایک آپدیشک اور ایک بھجنیک مہاشہ دونوں مل کر سماجوں میں پرچار کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس منڈل میں سبھا کی طرف سے یکم نومبر ۱۹۳۹ء سے پنڈت رام سروپ جی کو نیت کیا گیا ہے۔ پنڈت جی ملتان اور منٹگمری کی سماجوں میں پرچار کریں گے اس میں انہوں نے لودھراں۔ کروڑ لعل عیسیٰ۔ دنیا پور اور کسیم سر۔ منٹگمری آدی ستھانوں میں چار چار پانچ پانچ یوم ٹھہر کر پرچار کیا ہے۔ انیہ سماجوں کو بھی چاہئے۔ کہ جہاں پرچار کی ضرورت ہو۔ وہ پنڈت جی کو آریہ سماج منٹگمری کے پتہ پر لکھیں۔ پنڈت جی کے پاس دیہات میں پرچار کے لئے میجک لینٹرن بھی ہے۔ اس لئے جن سماجوں نے دیہات میں پرچار کرانا ہو وہ میجک لینٹرن ...

وہ کیا کہتے ہیں؟

شری چونی بائی ٹیکچند نانگیہ چھاترورتی

ڈیرہ غازی خان نواسی شریمان بھائی ٹیک چند جی نانگیہ نے پچیس ۲۵ ہزار روپیہ گوروکل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوا ہے۔ کہ اس چھاترورتی پر غریب اور ہونہار بالک گوروکل کانگڑی میں داخل کئے جاویں +

(۱) آدھی چھاترورتی لینے والے سجن ہی پرارتھنا پتر بھیجیں +

(۲) بالک اور اس کے سنرکھشک کے یوگیہ اور مستحق ثابت ہونے تک چھاترورتی جاری رکھی جاوے گی۔ ورنہ بند کر دی جاوے گی +

(۳) سنرکھشک کو اپنی درخواست کے ساتھ چھاترورتی کا مستحق ہونے کے لئے اپنی کمزور مالی حالت کا ثبوت وہاں کی آریہ سماج کے پردھان کا بھیجنا ضروری ہے +

(۴) جواب کے لئے ڈاک خرچ درخواست کے ساتھ بھیجنا ضروری ہے +

(۵) درخواستیں پنڈت ٹیک چند جی نانگیہ بلاک جے ڈیرہ غازی خاں کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں +

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل کوروکشیتر کی ترقی

میں ۱۶۔ دسمبر کو گوروکل میں گیا۔ سب محکموں کا اچھی طرح سے معائنہ کیا۔ گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا شری پنڈت سوم دت جی جس لگن اور محنت سے گوروکل میں کام کر رہے ہیں۔ اس سے یہ گوروکل دن بدن زیادہ سے زیادہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ پچھلے چار سالوں میں ہی برہمچاریوں کی تعداد کا دوگنا ہو جانا اس بات کا صاف پرمان ہے۔ میں نے برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی پائی۔ گوروکل کے سبھی برہمچاریوں کا وزن بڑھ رہا ہے۔ اس سال گؤشالہ نے بہت ترقی کی ہے۔ گوروکل کو اس طرح ترقی ہوتے دیکھ کر سب گوروکل پریمیوں کو ضرور خوشی ہوگی +

(ایشور پال منتری ودیا ادھیکار سبھا پنجاب)

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

بڑھیا! لذیذ! ٹانک!!

طاقت اور تندرستی بڑھانے کے لئے اس کا استعمال بچے۔ جوان۔ بوڑھے مرد عورت سبھی کو کرنا چاہئے +

قیمت چار روپے فی سیر (للعہ)

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے

اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ آنکھوں میں جالا۔ پھولا۔ کھجلی وغیرہ روگ چند یوم کے لگانے سے دور ہو جاتے ہیں +

قیمت تین روپے فی تولہ (سے)

چندر پربھا

پیشاب کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ جگر کی کمزوری اور خون کی کمی وغیرہ آدی روگوں میں استعمال کی جاتی ہے +

قیمت دس آنے تولہ (۱۰/) +

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور (یو-پی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور (پنجاب)

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سنسکاروں کے موقعہ پر سارا جک بھائی دان نکالتے وقت دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کو دان دینا بھول جاتے ہیں۔ یہ سنستھا شدھی و انوا کے کیسوں کے بچانے کا کام دل و جان سے کر رہی ہے۔ اور اس کے ورکرز جان جوکھوں میں بعض اوقات ڈال کر کیس برآمد کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں و عیسائیوں کی سخت مخالفت کے باوجود ہزاروں نر ناریوں کو ویدک دھرم میں پرویش کرتے ہیں +

اس سنستھا نے ہردوار کنبھ کے موقعہ پر پچاس ہندو عورتوں و لڑکیوں کو مسلمان غنڈوں کے پنجہ سے جو سادھوؤں کے بھیس میں تھے چھڑا کر وارثان کے سپرد کیا تھا۔ جو پنجاب کشمیر۔ فرنٹیئر۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ سنٹرل انڈیا میں شدھی کا کام کر رہی ہے۔ آپکے دان کی مستحق ہے۔ لہذا سب آریہ اور ہندو بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ خاص خاص خوشی کے موقعہ پر مشن کو ہرگز نہ بھولیں۔ اس کو یاد رکھیں۔ اور اپنے دان کا پاتر سمجھ کر بھلا لگتی اس کے واسطے بھی دان نکالا کریں +

(دیوی چند پردھان آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور)

ضروری اطلاع

یہ بات مجھے معلوم ہوئی ہے۔ کہ کچھ لوگ کئی آریہ سماجوں میں جا کر ستولا پور ستیا گرہ کے نام سے بے جا طریق پر دھن سنگرہ کر رہے ہیں۔ اس لئے سمست آریہ اور آریہ سماجوں سے سہانبھوتی رکھنے والے استری پرشوں کی جانکاری کے لئے اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سمیلن کی اور سے جو سجن دھن سنگرہ کرتے ہیں۔ انہیں پرمان پترا و سمیلن کی رسید بک بھی دی گئی ہے۔ اور انہیں کو دھن سنگرہ کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے۔ جن کے پاس پرمان پتر نہ ہوں۔ انہیں دھن نہیں دینا چاہئے۔ اور ایسے آدمی جہاں بھی دھن مانگنے جاویں۔ تو فوراً ان کی یہاں سوچنا دی جاوے +

(نارائن سوامی)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاویں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رُوسی سے ترجمہ

ادبیات

ماں

جنگ کی ستم آفرینیوں کی یاد ۔ اور اُس کے ہر ایک صبر لیسمل کا تصوّر ۔۔۔ دالبتہ کر دیتا ہے میرا وابستہ ہمدردی ۔۔۔ مرے ہوئے نوجوان دوست اور پیاری بیوی سے زیادہ اہم ہستی کے ساتھ ۔۔۔ بیوہ کا غم غلط ہو سکتا ہے ۔۔۔ صدق دل دوست کو فراموش کر سکتا ہے ۔۔۔ مگر آہ! ایک تار باقی رہ جاتا ہے ۔۔۔ جس میں غم کا راگ کبھی مُردہ نہیں ہوتا ۔۔۔ ماتمی لباسوں اور حسرت ریز جنازوں ۔۔۔ پر بہائے ہوئے اَن گنت آنسوؤں میں صرف ایک آنسو ایسا ہے جو سب سے زیادہ پاک و متبرک ہے ۔۔۔ وہ آنسو جو مغموم ماں کی آنکھ سے ٹپکا ۔۔۔ آہ! اس کا دل اپنے مردہ بچّے کی یاد سے! کبھی غافل نہ ہوگا ۔۔۔ جیسے کہ گرا ہوا بید کا درخت پھر کبھی سر نہ اُٹھائے گا +

(نکر لیسوف)

طلوع

ایوانِ قُدرت پر ٹھنڈی روشنی نمودار ہوئی ۔۔۔ نسیم سحری نئی تازگی سے اٹھکیلیاں کرنے لگی ۔۔۔ قُدرت کی نیند کھُلی اور بیقرار ہوگئی ۔۔۔ سُورج نمودار ہوا ۔۔۔ رات کا آخری خواب پرواز کر گیا ۔۔۔ رات بیدار ہوئی ۔۔۔ آنکھیں ملتی ہوئی ۔۔۔ اور مُسکرا دی +

(میکوف)

آزادی

کل دو پہر میں نے قفس کا دروازہ کھولا ۔۔۔ اور قیدی کو رہا کر دیا ۔۔۔ جنگل کی گود پھر نغمہ سے بھر دی ۔۔۔ اور حنیہ کی گود اس کی کھوئی آزادی سے! ۔۔۔ وہ بہت اُونچی اُڑی ۔۔۔ دن کی روشنی میں آنکھوں سے اوجھل ہوگئی ۔۔۔ اُڑتے وقت گیت گاتی گئی ۔۔۔ گاتی گئی ۔۔۔ گویا مجھے دُعائیں دے رہی تھی +

(طوما لسکی)

کیوں؟

تیرے پریم میں مغموم ہوں ۔۔۔ اس لئے ۔

استری جگت

جرمنی میں عورتوں کا درجہ

(گذشتہ سے آگے)

(۵) جرمنی میں طالب علم لڑکیوں کی سوسائٹی ہے۔ جس کے ممبروں کی تعداد کئی لاکھ بتلائی جاتی ہے ۔ اس سوسائٹی کی ممبر لڑکیاں کام کرنے والی عورتوں کی جگہ ہر سال میں پندرہ سے اکیس روز تک مفت کام کرتی ہیں ۔ اس طرح سے ہر مزدور عورت کو تنخواہ کے ساتھ رُخصت مل سکتی ہے۔

اس کے علاوہ ہر حاملہ عورت کو بچہ کی پیدائش سے چھ ہفتہ پہلے اور چھ ہفتہ بعد تک کام چھوڑ کر اپنے گھر جانے کی اجازت ہوتی ہے ۔ سرکاری قانون کے مطابق نہ اُسے ملازمت سے جواب ملتا ہے ۔ اور نہ ہی تنخواہ کاٹی جاتی ہے۔ مزدور عورتوں کے بچّوں کی دیکھ بھال اور پرورش کے لئے کارخانہ دار سہولتیں بہم پہنچانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں +

(۶) صنعت و حرفت کے زنانہ محکمہ جات ملک کی سرکردہ سوشیل عورت کارکنوں کے سپرد کر دئے جاتے ہیں ۔ تاکہ وہ عورتوں کی ضروریات اور خواہشات کو اچھی طرح جان سکیں اور انہیں پُورا کر سکیں +

(۷) عورتوں کی دماغی اور جسمانی قابلیت کو فروغ دینے کے لئے بہت سی درسگاہیں جاری کی گئی ہیں ۔ جن پر ہر سال زر کثیر صرف کیا جاتا ہے +

(۸) کورٹ شپ کے طریقے کو بُرا خیال کیا جاتا ہے ۔ لیکن لڑکی کو اپنے خاوند کے انتخاب کا پُورا پُورا حق حاصل ہے ۔ ماں باپ کی مرضی کو اس میں کوئی دخل نہیں +

بچت کے طریقے

۱ ۔ مقدمہ بازی سے بچو۔ تو اس میں جیتتا ہے وہ بھی کھوتا ہے ۔ ہارنے والے نے تو کھویا ہی ہے ۔ صلح کر کے وہ پیسہ بانٹ کھاؤ جو عدالت بازی میں کھو دو گے ۔ اپنے بھائی کو کچھ آتم تیاگ کر کے راضی کر لو +

۲ ۔ نشہ خوری سے بچو ۔ اس میں پیسے جاتے ہیں۔ دماغ بگڑتا ہے ۔ عمر گھٹتی ہے ۔ غریبی بڑھتی ہے۔ نشہ کے بدلے کچھ دیر تک زبردستی ہنسو، کھیلو اور دن بھر کی تھکاوٹ مٹاؤ +

۳ ۔ موٹا کھاؤ ۔ موٹا پہنو ۔ کھانا کپڑا آپ پیدا کرو ۔ کھانے و پہننے کے لئے باہر کے ملکوں کے محتاج نہ ہو ۔ دوسرے کا پیدا کردہ کھانا کپڑا استعمال کرنا بھی محتاجی ہے +

۴ ۔ بلنے پر بھی ٹھونس کر مت کھاؤ ۔ آٹھ گھنٹے ڈٹ کر محنت کرو ۔ آٹھ گھنٹے سوؤ ۔ باقی آٹھ گھنٹے پوری صفائی سے رہنے کھانے پینے کھیل کود ۔ بھجن بندگی پڑھنے سیوا کرنے گانے بجانے وغیرہ میں لگاؤ۔ اس طرح تندرستی ٹھیک رہے گی ۔ بیماری میں دھن برباد نہ ہو گا +

۵ ۔ بیمار ہونے پر فاقہ پرہیز ۔ مٹی کا لیپ ۔ ٹکور ۔ مالش ۔ دھوپ ۔ پانی اور آس پاس سے ملنے والی آسان دواؤں سے جہاں تک ہو سکے علاج کرو +

(۹) آج کل جرمنی میں یہ خیال بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے ۔ کہ گھر کے کام کاج اور انتظام کے لئے عورت ہی بہتر ذریعہ ہے ۔ اس میں کسی کو شک ہی کیا ہو سکتا ہے ۔ عورت ہی گھر کی مالکہ ہے ۔ اس کے بغیر خانہ داری کا انتظام درہم برہم ہو کر خاندان کی تباہی کا باعث ہوتا ہے +

کوئی شخص اب بھی یہ کہہ سکتا ہے ۔ کہ اہلِ جرمنی اپنی دیویوں کو ۔۔۔ عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ۔ اور وہ ان کی جائز آزادی کو سلب کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر نظرِ غور سے دیکھا جائے ۔ تو نازیوں کے ارادے بہت نیک ہیں ۔ اور وطن کی بہتری کے لئے ہیں ۔ نئی روشنی عورت کی بربادی کا ایک سبب ہے ۔ اگر آزادی کے یہ معنی ہیں ۔ جو اہلِ مغرب لیتے ہیں ۔ تو عورت امورِ خانہ داری اور اس کے انتظام سے بے پرواہ ہو کر ایک دن نسلِ انسانی کی بربادی کا موجب بنیں گی ۔ خانہ داری کے بہتر انتظام سے ہی گھر کے بڑے آدمیوں کی صحت برقرار رہتی ہے ۔ اور بچّوں کی پرورش اور تعلیم اچھّے طریقہ سے ہوتی ہے ۔ اگر بچپن میں مناسب تربیت نہ ملے ۔ تو بڑا ہو کر انسان اپنی قوم اور ملک کے لئے بہتر ثابت نہیں ہوتا ۔ مناسب خوراک اور مناسب پرورش نہ ہونے سے بچوں کی صحت بگڑ جاتی ہے ۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے لاغر اور کمزور رہ کر ملک و قوم کے لئے ایک بوجھ ثابت ہوتے ہیں ۔ جو لوگ عورتوں کو خانگی

مختصر افسانہ

"معصوم کھلونے"

سنسان جنگل ۔۔۔ دہشت خیز تاریکیوں اور پُر خطر گھاٹیوں کے درمیان ایک چھوٹی سی کٹیا ہے ۔۔۔ جس میں فطرت کے تین کھلونے خاک پر پڑے مچل رہے ہیں! ۔۔۔ بھوک سے بے تاب ہو رہے ہیں ۔۔۔ کھانے کے لئے ضد کر رہے ہیں ۔۔۔ تڑپ رہے ہیں ۔۔۔ بلک رہے ہیں ۔۔۔ اور بچھڑ رہے ہیں +

بوڑھا باپ انہیں دلاسا دینے کی کوشش کر رہا ہے ۔۔۔ تمام جنگل میں ایک ہولناک خاموشی ۔۔۔ اور ایک ہیبت ناک سکون طاری ہے ۔۔۔ ساری کٹیا تاریک ہے ۔۔۔ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہیں دیتا +

بوڑھے باپ کا دامنِ صبر چاک ہو رہا ہے ۔۔۔ پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے ۔۔۔ اور آنسوؤں کے انمول قطرے ۔۔۔ اس کی ضعیف آنکھوں سے ۔۔۔ ڈھلک ڈھلک کر زمین میں جذب ہو رہے ہیں +

معاً بوڑھے کے سینہ میں ایک ٹیس اُٹھتی ہے ۔۔۔ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے ۔۔۔ اور گر کر گرا رہ جاتا ہے ۔۔۔ اور تینوں معصوم کھلونے گریہ زاری میں مصروف ہو جاتے ہیں +

"پرکاش" کے اشتہارات کے لئے

ضرورت

ایک موزوں اخبار ہے ۔ شرح اُجرت ایک بار کے لئے عہ ۔ دو بار کیلئے عہ ۔ تین بار کے لئے ۸ ۔ اور اس سے مزید ہر بار کے لئے صرف آٹھ آنے فی ہر بار ہو ۔

امور سے بالکل ہٹا کر مرد بنا دینا چاہتے ہیں ۔ وہ قوم کی اس اہم ضرورت کو نہیں سمجھتے ہیں نے اکثر بڑے گھرانوں میں دیکھا ہے ۔ کہ بچوں کی دیکھ بھال ناخواندہ اور غیر مہذب نوکروں کے حوالہ کر دی جاتی ہے ۔ کیا ایسے بچّے بڑے ہو کر کسی اچھی تہذیب کے مالک ہو سکتے ہیں +

اس مضمون میں جرمنی کی عورتوں کی جو حالت بیان کی گئی ہے ۔ اس کا مقابلہ اپنے ملک کی عورتوں کی حالت سے کیا جائے ۔ تو زمین و آسمان کا فرق معلوم ہو گا ۔ یہ درست ہے ۔ کہ غلامی کی کڑی زنجیروں میں جکڑی ہوئی قوم کر ہی کیا سکتی ×

× ہے ۔ مگر اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ۔ کہ ماں کی گود میں آزادی کا ملا ہوا اُپدیش اور دیش بھگتی کا نشہ کبھی دل سے اُترتا ہی نہیں ۔ اگر ہماری ماتائیں سیتا ۔ ساوتری ۔ گارگی اور پدمنی کے نقشِ قدم پر چلنا سیکھیں تو قوم کی کایا پلٹ ہو سکتی ہے ۔ جب دیش کی بہنیں اپنے بھائیوں اور ماتائیں اور ماتائیں اپنے بچّوں کو آزادی پر قربان ہونے کا اُپدیش دینے لگیں ۔ تو ملک خود بخود آزاد ہو جائے گا +

ٹیلی ویژن کیا ہے؟

بقیہ صفحہ ۱۱

ریڈیو کی تیز ترین روشنی کی حاجت نہیں ہوتی - ٹیلی ویژن کی تاریخ میں آئیکونوسکوپ کی ایجاد بہت اہمیت رکھتی ہے - اس کی امداد سے سٹوڈیو کے باہر کی چیزیں ٹینس میچ - جلسے - تماشے وغیرہ بھی ٹیلی وائز کئے جا سکتے ہیں - آئیکونوسکوپ آلہ کا استعمال ایک معمولی فوٹو کیمرہ کی طرح کیا جاتا ہے - اور نہایت آسانی کے ساتھ اسے ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جایا جا سکتا ہے +

(۲) ٹیلی وائز کرنے کے بعد برقی لہروں کے اُتار چڑھاؤ کو وائرلیس بلب کی امداد سے ریڈیو کی لہروں میں کھینچ - اسی طرح جذب کر دیتے ہیں - جس طرح کسی براڈکاسٹنگ سٹیشن پر آواز کی لہروں سے پیدا شدہ برقی لہروں کو جذب کیا جاتا ہے - فرق صرف اتنا ہے - کہ ٹیلی ویژن میں ریڈیو کی ایسی لہریں استعمال کی جاتی ہیں - جن کی طاقت بہت کم ہوتی ہے - ورنہ دونو کے عملی طریق میں کوئی خاص تفریق نہیں ہوتی +

(۳) رسیونگ سٹیشن پر برقی لہروں کو ریڈیو کی لہروں سے الگ کر دیتے ہیں - اب ان برقی لہروں کے اُتار چڑھاؤ کو شعاعوں کے شیڈ میں بدلنا ہے - یعنی شیڈ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو صحیح ترتیب کے ساتھ پردے پر دکھانا ہے - شعاعوں کو برقی لہروں میں تبدیل کرنے کے لئے فوٹو الیکٹرک سیل بھی استعمال کیا گیا ہے - لیکن یہ سیل اُلٹا کام نہیں کرتا - برقی لہروں کے اُتار چڑھاؤ سے اس کی روشنی کم و بیش نہیں ہوتی - چنانچہ اس اُلٹے کام کے لئے بھی کسی دیگر آلہ کی امداد لینی پڑے گی - اس کام کے لئے سب سے پہلے "نیان" نام کی گیس سے تیار شدہ لیمپ کے ایک جال کا استعمال کیا گیا - برقی لہروں کے اُتار چڑھاؤ کے ساتھ ایک ایک کر کے یہ لیمپ بھی اپنی روشنی کم و بیش کرتے رہتے ہیں - اور پورے جال کو دیکھنے سے بھیجی ہوئی تصویر کا دھندلا سا نقشہ معلوم ہوتا ہے - یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں - کہ اچھے قسم کے ٹیلی ویژن کے لئے نیان لیمپ بیکار ہیں - بہت دنوں کی انتھک کوشش کے بعد امریکہ کے ایک سائنسدان نے اس مشکل ترین مسئلہ کو بھی حل کر لیا - برقی لہروں کے اُتار چڑھاؤ کو بجلی کے مقناطیس پر منعکس کیا جاتا ہے - اس اُتار چڑھاؤ کے مطابق اس مقناطیس کی بھی طاقت کم و بیش ہوتی رہتی ہے - اس مقناطیس کے درمیان سے ہو کر برقی لہروں کی ایک باریک سمت ایک پردے پر پڑتی ہے - جس پر ایک قسم کا مسالہ لگا ہوا ہوتا ہے - جہاں جہاں یہ کرن پڑتی ہے مسالہ چمکنے لگتا ہے - مقناطیس کی طاقت کے ساتھ برقی لہروں کی لہر بھی تیز اور دھیمی ہوتی رہتی ہے - اس طرح بھیجی ہوئی تصویر کا عکس پردے پر پڑتا ہے +

ٹیلی ویژن کے لئے ایسی ریڈیو لہریں استعمال میں لائی جاتی ہیں - جن کی طاقت ڈیڑھ سات میٹر ہوتی ہے - اتنی چھوٹی لہروں کا استعمال کرنے سے آسمان کی بجلی کی چمک - بارش یا طوفان کے باعث ٹیلی ویژن میں کسی قسم کا رخنہ نہیں پڑتا - لیکن ان لہروں میں ایک زبردست عیب بھی ہے - یعنی یہ لہریں پہاڑ وغیرہ کے اندر سے ہو کر نہیں گذر سکتیں - اگر بڑی مشکل سے گھوم کر آگے بڑھتی بھی ہیں - تو ان کی طاقت بہت کم ہو جاتی ہے - یہ لہریں صرف ان ہی مقامات تک پہنچائی جا سکتی ہیں - جو دوربین کے حلقہ مناظرت میں آ سکیں - یعنی دونو جگہوں کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہو - اس کا مطلب یہ ہوا - کہ براڈکاسٹنگ سٹیشن اونچے مقامات پر تعمیر کئے جانے چاہئیں - تاکہ دُور تک وہ نظر آ سکیں - اور ٹیلی ویژن کی لہریں وہاں تک بغیر کسی مداخلت کے پہنچ جائیں - پانچ سو فٹ کی بلندی سے ٹیلی ویژن کی لہریں تیس میل کے فاصلے تک بھیجی جا سکتی ہیں - پیرس کا مشہور مینار "ایفل" اب ٹیلی ویژن کے لئے استعمال میں لایا جا رہا ہے +

اس طرح ہم دیکھتے ہیں - کہ معمولی ریڈیو کی طرح دُور تک ٹیلی ویژن کا پروگرام براڈکاسٹ نہیں کیا جا سکتا - اس مقصد کے لئے جگہ جگہ ٹیلی ویژن براڈکاسٹنگ سٹیشن بنانے پڑیں گے - ٹیلی ویژن کی اس کمی کو دُور کرنے کے لئے سائنسدان جان توڑ کوشش کر رہے ہیں - آئے دن اطلاعات آتی رہتی ہیں - کہ ٹیلی ویژن کا حلقہ مناظرت بڑھ رہا ہے - گذشتہ ماہ کا ذکر ہے - کہ ٹیلی ویژن کی امداد سے انگلستان میں دو سو میل کے فاصلے پر مناظر دکھلائے گئے +

ٹیلی ویژن کے لئے جرمنی میں فلم سے بھی امداد لیتے ہیں - باہر کے مناظر یا واقعات یا مناظر پہلے سنیما کے فلم پر فوٹو کیمرہ سے منعکس کرائے جاتے ہیں - پھر ریڈیو میں اس فلم کو معمولی قاعدے سے ٹیلی وائز کرتے ہیں - اس سلسلہ میں ہنرمندوں نے اتنی کامیابی حاصل کر لی ہے - کہ فلم پر فوٹو لیا جانا - اس کا ٹیلی وائز ہونا - اور رسیونگ سٹیشن پر تصویر نظر آنا یہ سب کچھ دس سکینڈ میں ہو جاتا ہے +

بیان کیا جاتا ہے - کہ اس ترکیب سے خرچ میں بڑی کمی ہوتی ہے - اور مناظر فوراً براڈکاسٹ ہو جاتے ہیں - دو چار سکینڈ کی تاخیر کوئی تاخیر نہیں +

غریب کی آبرو

بقیہ صفحہ ۱۲

اور کہا - "کہو تو جمنا کاکی کے یہاں سے تھوڑا آٹا مانگ لاؤں - پھر دوسرے دن پیسے کر دے دوں گی "

بوڑھی ماں نے کہا - "بیٹی - آج کے دن کوئی اُدھار نہ دے گا - بھلا آج اپنی کوٹھی کوئی باہر جانے دے گا ؟ - جاؤ چلی جاؤ - اور دوڑ کر لیتی آؤ"

رودھیا کا ہنستا ہوا چہرا اُداس ہو گیا - ہونٹ سوکھ گئے اور وہ ایک لمبی سانس کھینچ کر دروازے کی طرف بڑھی - باہر آ کر اس نے سنا - اس کی ماں کہہ رہی ہے - "ہے بھگوان اس سنسار سے جلدی اُٹھا لو"

(۵)

رمیش بابو کی کوٹھی کے بڑے پھاٹک کے اندر گھسنے ہی رودھیا نے دیکھا - اوپر کے بڑے کمرے میں رمیش بابو ان ہی جیسے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ٹکٹکی لگائے سامنے کی طرف دیکھ رہے ہیں - جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہوں - رودھیا کو دیکھ کر رمیش بابو نے اپنے دوستوں کو کچھ اشارہ کیا - وہ اُٹھ کر دوسرے کمرہ میں چلے گئے - بے چاری بکری رودھیا کانپتی سکڑتی ڈرتی ہوئی رمیش کے سامنے کھڑی ہو گئی - اور کہا - "بھیا ماں نے روپیہ مانگا ہے - گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے"

رمیش نے سمجھ لیا - گھر میں ایک دانہ نہیں ہے - ماں نے مانگ لانے پر مجبور کیا ہے - جب ہی یہ اس وقت یہاں آئی ہے - اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بہت سے روپے کھنکھناتے ہوئے نکالے اور کہا "لے" - اور مسکراتے ہوئے کہا - "ڈرتی کیوں ہے ؟ یہاں آ کر بیٹھ اور بتا کہ کتنا ہوتا ہے"

رودھیا نے کہا - "بھیا - میرے حساب سے تین روپیہ ہوتا ہے - دے دو - میں جاؤں - دیر ہو جائے گی - تو بازار بند ہو جائے گا"

رمیش نے مسکراتے ہوئے میٹھی آواز سے کہا - "تو نے نہ - میں کب کہتا کہ یہاں بیٹھی رہ"

کانچ کی چوڑی کھاتے ہوئے رمیش کا اندر اور آنکھیں گاؤں کی سادہ فضا میں پلی ہوئی بھولی رودھیا پسینہ سے بھیگ گئی - رنگین مجرا کا نپتی ہوئی آگے بڑھی - تھوڑی دیر تک دونو چپ رہے - رودھیا زخم خوردہ ہرنی کی طرح دل میں تڑپ رہی تھی - تھرتھراتی زبان بولی - "بھیا دے دو - جاؤں"

رمیش کے چہرے کا رنگ ہر لمحہ بدل رہا تھا - اتنے میں باہر سے کمرے کا دروازہ بند ہو گیا - اور ساتھ ہی کھلی ہوئی کھڑکی کے باغ میں ایک دھماکا سا ہوا +

(۶)

کائنات پر رات سی تاریکی چھا چکی تھی - رمیش نے نوکر کو آواز دی - "رامو - رامو" - رامو دوڑتا ہوا آیا - رمیش نے اس کی مٹھی گرم کی اور کہا - "رودھیا کو ڈولی میں لٹا کر اس کے گھر پہنچا آ - اور کہہ دینا کہ بابو جی کے کوٹھے کے زینے سے پھسل کر گر گئی"

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کے لئے اَنّ وغیرہ اور گرم بستروں کی اشد ضرورت ہے - دانی مہاشیوں سے نویدن ہے - کہ وہ کرپا کر کے دان دیتے سمے اس طرف ضرور دھیان دیں - یہ سنستھا آپ کے دان سے ہی چل رہی ہے ⁕ منتری : - کیندری اناتھالیہ راوی روڈ - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج لودھراں کے سماچار

آریہ سماج کی طرف سے چوک بازار میں پرچار بتاریخ ۱۸ - ۱۲ - ۳۸ تا ہفتہ ۱۹ - ۱۲ - ۳۸ کو دورہ کے لئے شری پنڈت دھرم دت جی اپدیشک گوروکل بیٹ سوہنی ضلع مظفر گڑھ سے یہاں پدھارے - اور چوک بازار میں اپنے بھجنوں دوارا پرچار کا رآدی وشیوں پر پرچار کیا - جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا ✦ (منتری)

آریہ سماج کمپالہ کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا برٹش ایسٹ افریقہ) آج کے ساپتاہک ادھیویشن میں مہاتما ہنس راج جی کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا - آپ کی مرتیو سے آریہ سماج کو ایک ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے - آپ کی ۵۲ سال کی سماج سیوا - جاتی کے لئے پُرشارتھ تیاگ وقربانی کا ایک اُچیہ آدرش ہے - پرماتما آپ کی آتما کو سدگتی پردان کریں - اور پریوار دسمبندھیوں کو اس دُکھ میں شانتی پردان کریں ✦ (رام کرن منتری)

آریہ سماج احمد پور کے سماچار

$\frac{12}{38}$ ۱۱ کو حیدرآباد ڈے منایا گیا - اور سبھا کی آگیا الوسار ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل کانگریس کمیٹی الہ آباد اور شولاپور ریزولیوشن پاس کر کے بھیجے - اور شولاپور کو چندہ تیس روپے اور پندرہ روپے حصار کے قحط فنڈ میں بھیجے گئے - دو والنٹیروں نے وار نہ بند ہو سہادی ہے - جب سبھا کا حکم یا اشارہ ہو گا اپنی آہوتی دینے کے لئے ہر سمیہ تیار ہیں - ان کے نام یہ ہیں :-

(۱) پنڈت پیارے لال داجلی ویدک مشنری معرفت منتری ودیا رتن وشید آریہ سماج احمد پور ✦

(۲) ویدھرم ویر محمد پوری معرفت منتری آریہ سماج ہذا ✦

مہاتما ہنس راج جی کے سورگ باس ہونے کا شوک پرستاو پاس کیا گیا ✦

(ودیا رتن منتری آریہ سماج احمد پور)

ساڈھورہ میں ویدک دھرم کا پرچار

آریہ سماج ساڈھورہ میں مورخہ ۱۹ - ۱۲ - ۳۸ کو مولانا دیریندر کمار (فاضل دیوبند) اپدیشک

پرتی ندھی سبھا پنجاب تشریف لائے - اور متواتر تین روز تک ان کا عالمانہ پرچار ہوا - اور ۲۰ - ۱۲ - ۳۸ کو لالہ ادم پرکاش جی کے ہاں نام کرن سنسکار کرایا گیا - اس شبھ موقعہ پر مبلغ ۵ روپے آریہ سماج کو دان دیا گیا - اور حاضرین میں لڈو تقسیم کئے گئے لڑکے کا نام آریہ ویر رکھا گیا ✦ (منتری)

آریہ سماج شرق پور کے سماچار

۱۱ - دسمبر کو حیدرآباد ڈے منایا گیا - اور فہرست چندہ کھولی گئی - مبلغ دس روپے شولاپور شری سوامی جی کی سیوا میں بھیجے گئے ✦ ایک حیدرآباد سمبندھی ریزولیوشن پاس کیا گیا - جس کی نقل :-

(۱) جناب نواب صاحب آف حیدرآباد ✦

(۲) سیکرٹری ہز ایکسیلنسی وائسرے گورنر جنرل آف انڈیا ✦

(۳) سیکرٹری صاحب نیشنل کانگریس الہ آباد ✦

(۴) سپرنٹنڈنٹ صاحب بھا منڈل ریاست حیدرآباد ✦

(۵) پریذیڈنٹ صاحب شولاپور آرین کانگریس -

(۶) شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ✦

(۷) اخبارات ——— میں بھیجی گئی ✦

(لال چند منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج علاولپور کے سماچار

مورخہ ۲۳ - ۱۲ - ۳۸ کو آریہ سماج مندر علاولپور ضلع جالندھر میں ہندوؤں کی طرف سے رات کو آٹھ بجے ایک خاص جلسہ سوامی شردھانند بلیدان ڈے اور حیدرآباد ڈے منانے کے لئے منعقد کیا گیا - بعد ازاں آریہ سماج کے سبھا سدوں نے سوامی شردھانند کے جیون چرتر اور ان کی جاتی ودھرم کی نشکام سیوا پر روشنی ڈالی - اس کے م

SANSKRIT

SELF TAUGHT

سنسکرت سوئیم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی - پرنسپل سندھ نیشنل کالج تنفا کئی سکول انسپکٹروں نے اسکی زوردار سفارش کی ہے اس کے پڑھنے سے اُردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے کتاب تین ۳ حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے - ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (۱۴)

تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف

ملنے کا پتہ: - راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی - لاہور

شردھانند دوس کی دھوم

آریہ سماج لودھراں آریہ سماج لودھراں نے ۲۳ - ۱۲ - ۳۸ کو شردھانند دوس منایا - صبح کو پربھات پھیری کی گئی اور رات کو مندر میں جلسہ ہوا ✦ (رام نارائن منتری)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی میں شردھانند دوس بڑے اُتساہ سے منایا گیا - ساڑھے ۷ بجے سے ۹ بجے تک برہد یگیہ ہوا - پنڈت منیشور دیو - پنڈت ہرپال و پنڈت مادھو پرشاد جی کے ویاکھیان ہوئے - رات کو پنڈت بھگت رام جی کی صدارت میں جلسہ ہوا ✦

(بلاقی داس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لائل پور شردھانند دوس ۲۳ - دسمبر کو مندر میں منایا گیا - پنڈت شودت پنڈت سوم دیو - ماسٹر گوبند رام و لالہ درگا دت دکیل کے ویاکھیان ہوئے ✦ (منتری)

آریہ سماج بٹالہ آریہ سماج ادھری چوک بٹالہ نے ۲۳ - دسمبر کو شردھانند دوس منایا - پنڈت پورن دیو - پنڈت جگت رام - پنڈت نند لال ودیا شہ رلدو رام جی اور ماسٹر شیام لال جی کے ویاکھیان ہوئے ✦

(ستیہ پال منتری)

ویدک سنگھ بریلی نے ۲۳ - دسمبر کو شردھانند دوس منایا - مہاشہ دلی چند جھنجھک اور پروفیسر ودیا ساگر - پنڈت شو رام - بابو امدھو لال - منشی بالکند نے شہر کے بڑے بڑے حصوں میں پرچار کیا - پربھات پھیری ہوئی - رات کو جلسہ ہوا - جس میں ڈاکٹر شیام سروپ کی زیر صدارت پنڈت ستیہ پال - سردار سنت سنگھ - پنڈت برہم دتی و شانتیہ بھا مادیوی کے ویاکھیان ہوئے

(منتری ویدک سنگھ بریلی)

بعد حیدرآباد ریاست میں جو ہندوؤں پر گھور اتیا چار ہو رہے ہیں - اور دھرم پرچار کے راستہ میں جو روڑے اٹکائے جا رہے ہیں مختلف اخبارات سے ان کے اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے - اور سرو سمتی سے نشچت ہوا کہ ایک خاص پنڈ دانا شروع

پنڈت شیام لال کا بیدر جیل میں دیہانت

آریہ سماجیوں کا غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ

گوروکل کانگڑی

کل واسیوں کی یہ سبھا آریہ سماج کے اُتساہی ایوم نربھیک کاریہ کرتا۔ تھا آریہ پرتی ندھی سبھا نظام ساجیہ اُپ پردھان شری شیام لال جی کے جیل میں ہونے اکسمک دیہہ اوسان پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ تھا جیل میں ان کے پرتی کئے گئے امانوشک دیوہار کی گھورنندا کرتی ہے۔ انت میں پرماتما دیوانگت آتما کو سدگتی پردان کرنے کی پرارتھنا کرتی ہوئی ان کے سمست پریوار سے سمویدنا پرگٹ کرتی ہے۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج بٹالہ

آریہ سماج بٹالہ کا یہ اجلاس ریاست حیدرآباد کے جیلوں میں اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام ساجیہ پنڈت شیام لال جی آدی پانچ آریہ ویروں کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہؤا ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ شہیدوں کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ نیز نظام ریاست سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ آریوں سے اپنی مسلم رعایا سا سلوک کرے۔

(ب) یہ اجلاس نظام حیدرآباد سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ایک غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیٹی بنا کر جیل میں مرے آریہ ویروں کے متعلق جو شبہات آریہ ہندوؤں کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں کی تحقیقات کراوے۔ کہ ان کی مرتیو کن کارنوں سے ہوئی ہے۔

(۳) اس پرستاؤ کی نقل وائسرائے ہند۔ نظام حیدرآباد۔ سارودیشک سبھا دہلی و اخبارات کو بھیجی جاوے۔ (ستیہ پال منتری)

آریہ سماج لائلپور

لائلپور کی آریہ سماجوں کا یہ سمات جلسہ پنڈت شیام لال جی اور دوسرے چار آریہ سماجیوں کا حیدرآباد ریاست کے جیلوں میں دیہانت کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور نظام حیدرآباد سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس واقعہ کی تحقیقات ایک غیر جانبدارانہ کمیٹی سے کروائی جاوے۔ اور قصوروار آفیسروں اور اُن کے ماتحتوں کو قرار واقعی سزا دی جاوے۔ (منتری آریہ سماج لائلپور)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور

دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کے اَدھیاپکوں اور ودیارتھیوں کی یہ سبھا ریاست حیدرآباد کے سرگرم کارکن پنڈت شیام لال جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی رنجدہ موت اور اظہار افسوس کرتی ہے۔ نیز سبھا پنڈت جی کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ سورگیہ آتما ...

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں پر اتیاچار

آریہ سماجوں کا پروٹسٹ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی

نے اپنی جنرل میٹنگ منعقدہ ۱۱-۱۲-۳۸ میں "حیدرآباد دوس" منایا اور آریہ سماجیوں پر ریاست حیدرآباد میں ہونے والے اتیاچاروں کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج نئی دہلی

۱۱- دسمبر کو دوپہر کے وقت آریہ سماج پہاڑ گنج۔ آریہ سماج بیرڈ روڈ۔ آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی طرف سے دو بجے سے سات بجے تک لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار کی صدارت میں "حیدرآباد دوس" منایا گیا۔ سیٹھ زینبی بہادر نے آٹھ روپے ماہوار اور پنڈت دینا ناتھ نے اڑھائی روپیہ ماہوار تحریک کے جاری رہنے تک دینے کا وعدہ کیا۔ اس طرح اور بھی کافی چندہ ہؤا۔ (لوک ناتھ منتری آریہ سماج نئی دہلی)

آریہ سماج کھلوال

۱۱- دسمبر کو آریہ سماج مندر میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش انوسار حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ (پورن چند منتری)

آریہ سماج کالیکی

۱۱-۱۲-۳۸ کو آریہ سماج مندر کالیکی میں "حیدرآباد دوس" منایا گیا۔ اور پروٹسٹ پرستاؤ پاس کئے گئے۔

آریہ سماج گورودت بھون لاہور

آریہ سماج گورودت بھون لاہور نے ۱۱-۱۲-۳۸ کو حیدرآباد دوس منایا۔ (کرشن لال منتری)

آریہ سماج لودھراں

سبھا کے آدیش انوسار ۱۱-۱۲-۳۸ کو "حیدرآباد دوس" منایا گیا۔ (رام نارائن منتری)

آریہ سماج کربالہ

سبھا کے آدیش انوسار آریہ سماج کربالہ نے ۱۱-۱۲-۳۸ کو "حیدرآباد دوس" منایا۔ (رگھبیر چند منتری)

آریہ سماج منٹگمری

آریہ سماج مندر منٹگمری میں ۱۱-۱۲-۳۸ کو "حیدرآباد دوس" منایا گیا۔ (سالگ رام منتری)

آریہ سماج جگادھری

آریہ سماج بازار چوک جگادھری کی طرف سے مورخہ ۱۱-۱۲-۳۸ کو "حیدرآباد دوس" منایا گیا۔ جس میں آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی اور کانگریسی وچار والے شامل ہوئے۔ اور پروٹسٹ پرستاؤ پاس کئے گئے۔ (منتری)

آریہ سماج پھلور

مورخہ ۱۱-۱۲-۳۸ کو آریہ سماج پھلور کو حیدرآباد دوس منایا گیا۔ جس میں ریاست حیدرآباد میں آریوں پر ہونے والے اتیاچاروں کے ورودھ پرستاؤ سویکار ہوئے۔ (منتری آریہ سماج پھلور)

ڈابر اشوکا رسٹ

REGD.

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنیوالی مشہور آیورویدک دوا

اس کے استعمال سے حیض کی خرابیاں و سیلان الرحم وغیرہ مستورات کے جملہ امراض جلد دفع ہوتے ہیں۔ حمل قرار پاتا ہے۔ اور بے وقت ضائع ہونے کا خدشہ نہیں رہتا۔

ڈابر دراکشا رسٹ

REGD.

جسم میں چستی پیدا کرنے بھوک بڑھانے اور کمزوری دفع کرنے والا

اس کے استعمال سے جسم چست و قوی ہو جاتا ہے۔ اجابت خلاصہ ہوتی اور غذا جلد ہضم ہو کر اشتہا میں ترقی ہوتی ہے۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خرید کیجئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لمٹڈ)

صیغہ نمبر اسی (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

بیکاروں کیلئے روزگار

فرنیچر پالش

عمدہ قسم کی لاکھ ایک چھٹانک - سندرس نصف چھٹانک - میتھی لیٹڈ سپرٹ ایک بوتل - ہر دو چیزوں کو سپرٹ کی بوتل میں ڈال کر بوتل کا منہ بند کر دیں - کچھ دن دھوپ میں رکھ دیں - اور کچھ دیر بعد ہلاتے رہیں - حل ہو جانے پر کام میں لادیں +

شیشے پر لکھنے کی ترکیب

سہاگہ ایک تولہ - لاکھ دو تولہ ایک بند برتن میں ڈال کر گرم کرو - جب حل ہو جائیں تو اتار لو - اور ٹھنڈا کر رکھو - اور گوند کے گھول کر چھان لو - حسب ضرورت ملا کر نیل یا کاجل وغیرہ رنگ بھی شامل کر دیں - اور خوب گھوٹ کر پتلی روشنائی بنا لیں - اس سے کانچ یعنی شیشے پر باریک سے باریک تحریر ہو سکتی ہے +

بوتل اور چمنی صاف کرنیوالے برش

بازاروں میں اس کا بہت خرچ ہے - موٹے تار کو دوہرا کر کے اینٹھ لیتے ہیں - اور درمیان میں بالوں یا موٹے سوت کے لچھے کے ٹکڑوں کو پھنسا دیتے ہیں - پھر قینچی سے برابر کاٹ کر ٹھیک کر لیتے ہیں - یہ کتنا اچھا اور سستا روزگار ہے +

شورہ کے کھلونے

شورہ اور قلمی پھٹکری سفید برابر وزن لے کر انہیں پگھلا کر سانچوں میں بھرنے سے بنائے جاتے ہیں - سنہرا رنگ کرنے کیلئے مرگانگ کو گوند میں حل کر کے لگا دینا چاہیے - سلکھڑی پتھر کے بنے ہوئے آگرہ سے ملتے ہیں +

کالا نمک تیار کرنا

بازار میں کالا نمک کی بہت کھپت ہے - اور عام بازاری نمک سانبھر وغیرہ سے اس کی قیمت دگنی ہے - اس کے بنانے کی ترکیب عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہے - آپ اچھی مقدار میں بنا کر فروخت کر سکتے ہیں - بنانے کی ترکیب بہت آسان ہے:- معمولی سانبھر نمک کو پانی میں ڈال کر گھول

دی وہاڑی الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس:- کرشنا بلڈنگ - سرکلر روڈ - لائل پور

منظور شدہ سرمایہ (۲۰۰۰۰۰) دو لاکھ روپیہ
جاری شدہ سرمایہ (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھ روپیہ
فروخت شدہ سرمایہ (۶۰۰۰۰) ساٹھ ہزار روپیہ
ادا شدہ سرمایہ ۵۲۴۳۵ روپیہ
قیمت فی حصہ (۱۰ روپے) دس روپیہ

وہاڑی ضلع ملتان کے اندر پاکپتن لودھراں لائن پر ایک مشہور تجارتی منڈی ہے - جس میں سوداگران و امراء کی کثیر آبادی کے علاوہ کارخانجات بھی بہت ہیں - گورنمنٹ کے لائسنس ملنے سے پہلے ہی مینیجنگ ایجنٹس جو الیکٹرک کمپنیوں کے مشہور اور ماہرین تجربہ کار ہیں ساٹھ ہزار کے حصہ جات فروخت کر چکے ہیں - چند حصے بقایا ہیں - قیمت بھی معمولی ہے - منافع کی کافی سے زیادہ توقع ہے - آج کل کے زمانہ میں بجلی بھی انسانی زندگی کا ایک ضروری جزو ہے - اور مختلف بجلی کمپنیوں کے اعداد و شمار اس بات کو ہمارے سامنے اچھی طرح واضح کر دیتے ہیں - کہ بجلی کمپنی کے حصوں کی قیمت بہت جلد بڑھ رہی ہے - برائے ملاحظہ چند ایک نام ذیل میں دئے جاتے ہیں - جن کے اعداد و شمار ہمارے سامنے دن کی طرح روشن کر دیتے ہیں +

نام کمپنی	اصلی قیمت	ڈیویڈنڈز	مارکیٹ میں قیمت
دی لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ	۱۰۰	۲۰ فیصدی	۴۶۰|-|-
" گوجرانوالہ " " " "	۷۰	۱۲ "	۱۸۰|-|-
" راولپنڈی " " " "	۱۰	۱۲ "	۲۶|۲|-
" جالندھر " " " "	۵۰	۹ "	۱۸۹|-|-
" پشاور	۱۰۰	۱۰ "	۲۱۵|-|-

کمپنی ہذا کی ڈائرکٹریٹ مضبوط ہے - کافی سے زیادہ حصہ جات بک چکے ہیں - اور درخواستیں دھڑا دھڑ آ رہی ہیں - آپ موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں - چالیس ہزار کے مزید حصہ جات فروخت ہونے پر فروختگی بند کر دی جائیگی -

مزید تفصیلات و متعلقہ کاغذات کیلئے

ماسٹر پریم پرکاش اینڈ کمپنی

مینیجنگ ایجنٹس

دی وہاڑی الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ کرشنا بلڈنگ سرکلر روڈ - لائل پور

سواستھ رکھشا

دانتوں کی حفاظت

از قلم ڈائریکٹر پبلک ڈینٹل ہیلتھ سروس دہلی

ہمیشہ یاد رکھو!

(۱) کھانے سے پہلے اور بعد - سونے سے پہلے اور جاگنے پر دانتوں کو صاف کرنا +
(۲) صفائی کرنے کے بعد صبح و شام مسوڑھوں کا مساج کرانا +
(۳) کھانے کے بعد گاجر - مولی - کھیرا - ککڑی وغیرہ ریشے دار کچی سبزی کھانا +
(۴) حتی المقدور سیب - سنترہ - آڑو امرود وغیرہ پھل کھانا +
(۵) کیڑے لگے دانتوں کو جلد از جلد بھروانا
(۶) مسوڑھوں کے امراض (مثلاً درد ہونا - خون نکلنا - پیپ بہنا - پھوڑا ہونا) کا علاج بہت ہی جلد کرانا +
(۷) تیزاب ... اور پارے والی ادویات استعمال کرنے کے بعد نمکین پانی کے غرارے کرنا +
(۸) مناسب کسرت اور کھان پان کے اصولوں کا خیال رکھ کر ہاضمے کو درست رکھنا - اور جسمانی طاقت بڑھانا +
(۹) جریان تیز پیٹ و معانے کے امراض کا علاج ابتدائی حالت میں کرانا +
(۱۰) ہر سال کسی ڈینٹسٹ سے دانتوں کا معائنہ کرانا - اور اس کی رائے کے مطابق چلنا +
(۱۱) دانتوں اور مسوڑھوں کے ہر مرض کا علاج کوالی فائیڈ (قابل) ڈینٹسٹ ہی سے کرانا +

چھوڑ دو!

(۱) ریت - مٹی - کوئلہ - راکھ وغیرہ سے دانت صاف کرنا +
(۲) شراب - پان - تمباکو - بیڑی - سگرٹ - سگار - حقے کا استعمال کرنا +
(۳) ہمیشہ ایک ہی طرف کے دانتوں سے کھانا +
(۴) پنسل - ہولڈر - قلم - انگلی یا ہونٹ کا چبانا +
(۵) پن - دانت کریدنی - بغیر صاف کی ہوئی سینک یا تنکے سے دانت کریدنا - اور چاقو چھرے وغیرہ سے دانتوں کا تخت حبل اتارنا
(۶) بیکار و ... سود دانتوں کا ... رکھنا +

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دلچسپ معلومات

— چار سو ساٹھ سال قبل از مسیح تھالز نے معلوم کیا تھا۔ کہ دو چیزوں کے رگڑنے سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن دو ہزار سال تک بجلی سے فائدہ نہ اُٹھایا گیا ⁛

— گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں ۴۵ قوموں میں جو نصف کرہ ارض پر بسی ہوئی تھیں انقلاب رونما ہوئے ⁛

— ایک آدمی ایک دن میں ۳۵ پونڈ ہوا کھاتا ہے ⁛

— پارلیمنٹ چیمبر میں گیارہ سو (۱۱۰۰) کمرے ہیں ⁛

— ویل مچھلی کا چمڑا کئی جگہوں پر دو فٹ تک موٹا ہوتا ہے ⁛

— ایک تولہ کوئلہ کی ایک ٹن راکھ ہوتی ہے ⁛

— ڈوب کر خودکشی کرنے کے واقعات عام طور پر شام کے وقت ہوتے ہیں ⁛

— شکاگو کے ایک فیلڈ میوزیم میں ایک روٹی پڑی ہے۔ جسے تین سو سال ہوئے ایک مصری نے پکایا تھا ⁛

— چین کا سب سے بڑا پیٹو (کھانے والا) کادن یو ہے۔ وہ تین پونڈ گوشت اور آٹھ پونڈ چاول روز کھاتا ہے ⁛

— ریاستہائے متحدہ امریکہ کا سابق پریذیڈنٹ جیمز گارفیلڈ ایک ہی وقت میں ایک ہاتھ سے یونانی اور دوسرے سے لاطینی لکھ سکتا تھا ⁛

— لنڈن کے ایک اخبار کی ایک روز کی اشاعت میں ۲۵۵ ٹن کاغذ خرچ آتا ہے اس سے اس کی اشاعت کا آپ اندازہ لگائیں ⁛

مفت حاصل کریں!

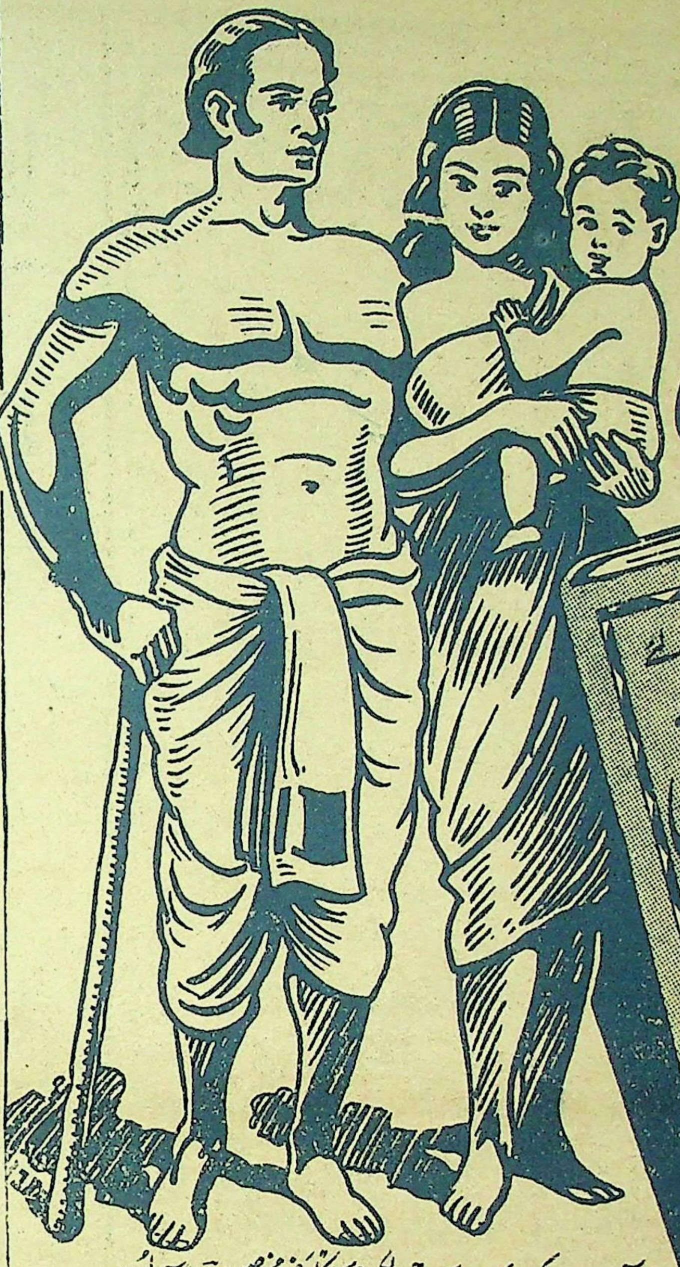

صرف شادی شدہ اصحاب کو بھیجا جاتا ہے

آپ صرف کوپن بھیج دیجئے جس میں لکھ دیجئے کہ "امراض مخصوصہ مرداں" آپ اردو میں چاہتے ہیں یا ہندی انگریزی میں۔ آپ کے پاس مشہور و معروف وید صاحب کی قلم سے نکلی ہوئی یہ دلچسپ کتاب پہنچ جاوے گی۔ اس کتاب میں مردانہ قوا کی تشریح کی ہے اور اُن تمام تکلیفات کا حل پیش کیا گیا ہے جو عام طور پر ایک شادی شدہ انسان کے راستے میں حائل ہوتی ہیں۔

صرف شادی شدہ حضرات ہی درخواست کریں

کوپن بذریعہ ڈاک بھیجئے

(۲۹)

بخدمت منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

براہ نوازش کتاب امراض مخصوصہ مرداں کی ایک جلد بواپسی ڈاک مفت ارسال فرما دیں میں انگریزی۔ ہندی۔ بنگالی۔ اردو ایڈیشن چاہتا ہوں

نام ____________________

پتہ ____________________

پتہ - امرت دھارا - لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس، سرکلر روڈ متصل سنیلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd., L. No 435..

Telephone No 2367

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر: ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ :- چار روپے (للعہ)
ششماہی :- عہ (دو روپے)
سہ ماہی :- عمہ (سوا روپیہ)
بیرونی :- ۵ روپے
[illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۵ | اتوار :- ۹ ماگھ سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۴

بسنت کا ترانہ

ازجناب منشی تلوک چند محروم بی اے

(۱)

پھر گلشنِ عالم میں
پیغامِ بسنت آیا
پھر گونجتے ہیں نغمے | مسرور فضاؤں میں
اک کیف کا عالم ہے | صحرا کی ہواؤں میں
رعنائی و دلکش ہے | پھولوں کی اداؤں میں
بینائی الفت ہے | بلبل کی نواؤں میں
بلبل کی نواؤں نے
ہر ذرے کو تڑپایا

(۲)

رخصت ہوئی دنیا سے
افسردگیٔ سرما!
پھر تازگی و تیزی | سورج کی چمک میں ہے
اک شانِ دل آویزی | شبنم کی دمک میں ہے
پھر ولولہ انگیزی | پھولوں کی مہک میں ہے
اندازِ جنوں خیزی | بلبل کی چہک میں ہے
پھر گلشنِ عالم میں
ہنگامہ ہوا برپا!

(۳)

ہنگامہ ہوا برپا!
فطرت میں مچی ہل چل!
تخ بستہ جو دریا تھے | پھر ہو گئے وہ جاری
پھر سبزۂ خوابیدہ | ہے مائلِ بیداری
پھولی ہوئی سرسوں سے | کھیتوں میں ہے زرکاری
شبنم کی گہر پاشی | سورج کی ضیا باری
ہر شاخِ چمن رقصاں
ہر برگِ شجر بے کل!

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

چوتھا پرپاٹھک دوسرا کھنڈ

سارتھی نے جس سمے راجہ کو ریکو کا پتہ دیا۔ اُسی سمے جان شرتی پوترائن چھ سو گوئیں۔ منی مالا اور گھوڑوں کا رتھ۔ یہ سب لے کر منی وِشن اور نہ چلا۔ منی کے سمیپ جا کر اس سے دونے پُھوک بولا۔ ہے ریکو! یہ چھ سو گوئیں۔ یہ ہار اور یہ اشونتری رتھ ہے۔ انہیں گرہن کیجئے۔ اور بھگون مجھے اس دیوتا کی اُپاسنا سکھاؤ۔ جس دیوتا کو آپ ارادھتے ہیں۔

تب یہ سن کر ریکو اس کے اُتر میں بولا۔ "شودر۔ ہے کرنی! ہار کے ساتھ آتا۔ اور گوئیں لے ساتھ آتا تیرا ہی ہو۔ یہ سب وستوئیں تیری ہی رہیں۔"

تب پھر بھی جان شرتی پوترائن ایک سہسر گوئیں۔ ہار۔ اشونتری رتھ تھا تیری یہ سب لے کر منی کی اور چلا۔ اور جان شرتی نے کہا۔ ریکو! یہ سہسر گوئیں۔ یہ ہار۔ یہ اشونتری رتھ۔ یہ بھاریا اور یہ گرام جس میں تو وِدیمان ہے گرہن کر۔ تت پشچات ہی بھگون مجھ کو اُپدیش دیجئے۔ ریکو اس استری کے مکھ کو بہیم سے پوچھتا ہوا جان شرتی کو بولا۔ ہے کرنی! یہ وستوئیں تو لایا ہے۔ پرنتو میرے ساتھ تو اس ہی مکھ سے اپنی پتری کے سمبندھ میں وارتالاپ کر رہے ہو گے۔"

یہ کہہ کر ریکو نے سب وستوئیں لے لیں۔ وہ یہ گرام جو راجہ نے اسے دئیے مہاورش ہوں میں ریکو ادین پرسِدھ ہوئے۔ وہاں وہ رہا۔ اور اس جان شرتی کو اس نے اُپدیش دیا +

تیسرا کھنڈ

وایو ہی سے کرنے والی ہے۔ جب یہ اگنی بجھ جاتی ہے۔ تو وایو ہی میں پراپت ہوتی ہے۔ جب سوریہ است ہو جاتا ہے۔ وایو میں ہی لین ہوتا ہے۔ جب چندرماں است ہو جاتا ہے۔ تو وایو میں ہی لے ہو جاتا ہے۔ سارے تحول پدارتھ وایو میں ہی ختم ہونے کے کارن کے ہو چلتے ہیں۔ جب پانی سوکھتا ہے تو وایو کو ہی پراپت ہوتا ہے۔ وایو ہی ان سب پدارتھوں کو شُدھ کرتا ہے۔ وایو ہی سب کا پران ہوتا ہے۔ یہ ادھی دیوت درشن ہے۔ اب ادھیاتمک درشن کہا جاتا ہے۔ پران آتما ہی سوئمگ ہے۔ منشیہ جب سوتا ہے۔ تو پران ہی پران میں ہوتا ہے۔ اس سمیہ پران میں آنکھ

(رگ وید ۔۔۔ اوم ۔۔۔ یجر وید)

ویدامرت

(سام وید ۔۔۔ اتھرو وید)

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओउम्) पूर्वीरिन्द्रस्य न विदस्यन्त्यूतयः यदि वाजस्य गोमतः स्तोतृभ्यो मंहते मघम् ॥

(رگ وید انوواک ۱۔ منڈل ۱ سوکت ۱۱ منتر ۳)

(اوم) پوروی اندرسیہ راتیو نہ وِدسیہ نتیوتیہ یدی واجسیہ گومتہ ستوتریبھیو منہتے مگھم + (۳)

پدارتھ: (پوروی) جو پرمیشور! سچا اور سینا کا سوامی (ستوتریبھیو) جو جگدیشور دسر شٹی کے گنوں کی ستتی کرنے والے دھرماتما دِوان منش ہیں۔ ان کے لئے (واجسیہ) جس میں سب سکھ پراپت ہوتے ہیں اس یوگیہ تھا (گومتہ) جس میں پرتھوی گو آدی پشو اور بانی آدی اندریاں وستان ہیں۔ اس کے سمبندھی (مگھم) آدی دھن کو جو اس (اندرسیہ) سینا کے سوامی سناتن پرمیشور تھا (اوتیہ) رکھشا نہیں (وِدسیتی) ہوتیں۔ کنتو نتیہ رہتی ہیں +

بھاوارتھ: شلیش النکار دراجہ کی اس اور رکھشا نشچے ہیں۔ ویسے یہ جانکہ بیچ میں کا نرنتر وستار الیشور نہ ہوتا۔ تو اُنہیں ہوتا۔ پدارتھوں کو منشیوں کے لئے

(رتنہ) دان کی ہیں۔ وہ کبھی (نہ) ناش کو پراپت ہوتی بدھی کو پراپت

اس منتر میں بھی ہے۔ جیسے الیشور سنسار میں دان نہانے بکت ہوتی اشیہ منشیوں کو بھی وِدّیا اور دھن کرنا چاہئے۔ جو یہ بھگت کیئے تھا جو الیشور سب اُنہیں کر کے سب نہیں دیتا۔ تو

(اوم)

وید کا ویدامرت

[illegible]

(رگ وید ۱۰۔۱۳۲۔۲۔۵)

ہے پیارے سُن وچن مم کہوں تجھے ستیہ روپ
شرادھا کے جو لگیہ ہیں سُن نتیہ وید سوروپ
وودھ جیاچر وشو کو دیکھے اُرے شواس
اس میرے کے واکیہ کو سُنے سہت وشواس
میری کرپا سے پائے وہ اُتّم بھوجیہ سو اُن
شوگ رہ کھا سکے بچا سکے سبھی اُن
یہ جو مانیں مجھے نہ اُن بنے وش روپ
اُن کے لئے وہی نشٹ ہوں کھووے دُکھ نروپ

منش وِگ سکیں ہی سکتے ہیں اس لئے سب کا دین کا انہیں کرنے والا۔ اور سب سکھوں کا دینے والا الیشور ہی ہے۔ اسیہ کوئی نہیں۔ یہ بات سب کو ماننی چاہئے + (رشی دیانند کرت رگوید بھاشیہ سے)

پران میں شرد تر۔ پران ہی میں من لے ہوتا ہے۔ پران آتما ہی ان سب اندریوں کو ہی سنورن کرتے ہیں۔ وہ ہی یہ دو سنورگ ہیں۔ یہ ستھان ہیں۔ وایو ہی دیوتوں میں سے ستھان ہے۔ اور پران اندریوں میں کے ستھان ہے + (مسلسل)

اب دیر کیوں؟

"شوماتری نمبر" کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ تیاریاں ابھی سے جاری ہیں۔ اس مرتبہ یہ نمبر نرالی طرح دھج سے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جانے والا ہے۔ پھر اشتہار بھیجنے اور کو نہ ایسی بھیجنے میں دیر کیوں؟

(منیجر)

چُنے ہوئے پھول

(۱)

"پشوؤں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ذہیت کی چوٹ کی پرواہ مت کرو۔ بدی تم ہنستے ہنستے جیل چلے جاؤ گے۔ سولی پر چڑھ جاؤ گے۔ موت کو گلے لگاؤ گے۔ تو تم مرو گے نہیں۔ دسن امر ہو جاؤ گے۔ اور سنسار کے شہیدوں میں تمہاری گنتی اننت کال تک ہوتی رہے گی"

(سریندر ناتھ بینرجی)

(۲)

"جیورین نے بد ہوا پی تجھے اپرادھی قرار دیا ہے۔ تنہائی اپنے کو سروتا تھا! یہ ادھی سمجھتا ہوں۔ جس شکتی کے دوارا دشو براہمانڈ نرنتر ہوتا ہے۔ ہم اس کو دیکھتا ہے وہ بہت ہی اُونچی پر سفت سے۔ میں پوترتا ہی کی سندھی کے لئے ہیں نے چیشٹا کی ہے۔ سمجھ ہے میرے کشٹ نے سے اس کی سندھی کے لئے میرے دلیش واسی آگے بڑھیں۔ اور بتائیں ہی پرماتما کو منظور ہو"

(لوکمانیہ تلک)

(۳)

"جو لوگ نسوارتھ بھاؤ سے جگت یا دھرم کے لئے اپنے پرانوں کی بلی چڑھا دیتے ہیں۔ وہ دھنیہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے لئے کچھ نہ کر کے دوسروں کے لئے اپنے پران جوکھم میں ڈالے ہیں۔ جو بھی منش اپنے لئے کچھ چاہتے ہیں انہیں پرایہ کچھ نہیں ملتا۔ پرنتو جو لوگ اپنے لئے کچھ بھی اچھا نہ کر کے دوسروں کے لئے پران دیتے ہیں۔ انہیں سارے سنسار کی کھیاتی ملتی ہے۔ اور یہ کھیاتی سمست سے پیاری سرود پری ہے۔ دھنیہ ہے وہ منش! جس جاتی یا دھرم کے لئے پران دینے کا اوسر ملتا ہے۔ وہی دیوتا الیشور کا سب سے پیارا منش ہے"

(راگیات)

(۴)

"اسپرشیتا کا آدھار جنم اور جاتی کو نہ مان کر دیکھی کے واسیہ آچرن کو ماننا چاہئے"

(ڈاکٹر بھگوان داس)

(۵)

"میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ یدی مجھے اس جنم میں موکھش نہ ملے۔ تو میری اکانکشا ہے۔ کہ اگلے جنم میں بھنگی کے گھر میرا جنم ہو"

(مہاتما گاندھی)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خون سے لکھی ہوئی چٹھی

[حیدر]آباد ۱۸- جنوری) پنڈت جواہر لال نہرو [کو] ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ [خ]ون سے لکھی ہوئی ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ [جس] میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک والیٔ ریاست [نے] اس کا روپیہ دینا ہے۔ لیکن کئی دفعہ یاددہانی [کرا]نے کے باوجود اس نے روپیہ ادا نہیں کیا۔ [پنڈ]ت جی سے مداخلت کی درخواست کی گئی ہے +

[سن]دھ میں مسلم لیگ کا حشر

(کراچی ۱۷- جنوری) سندھ میں مسلم لیگ کو [ذل]ت اٹھانی پڑی ہے۔ اس نے سندھ کے [ہند]و پرستوں کے گھروں میں صف ماتم بچھادی [اس] تحریک پر ووٹنگ ہوا۔ تو تحریک کے [حق] میں صرف سات ہاتھ اٹھے۔ اور اب [حال]ت یہ ہوگئی ہے۔ کہ اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی [کا] صرف ایک ممبر رہ گیا ہے +

[ج]ہیز کی قربان گاہ پر بلیدان

(اجین ۱۷- جنوری) اجین میں ایک ۱۵ سترہ [س]الہ لڑکی نے جہیز کی قربان گاہ پر اپنی زندگی [بھ]ینٹ کر دی ہے۔ لڑکی نے جو کالج کے ایک [مر]حوم پرنسپل کی بیٹی ہے۔ یہ دیکھ کر کہ اس [ک]ے سرپرست جہیز کے متعلق دولہا کے [وا]لدین کے مطالبات پورے نہیں کر سکتے۔ [اپ]نے کپڑوں میں مٹی کا تیل چھڑک کر آگ [لگا] لی۔ جس سے اس کی موت ہو گئی +

جاپان کے ارادے

(جنیوا ۱۷- جنوری) ڈاکٹر ولنگٹن کو چینی [ڈ]یلیگیٹ نے لیگ کونسل کی پبلک میٹنگ [میں اپ]یل کی۔ کہ ہوائی جہازوں اور پٹرول پر [پا]بندی لگا دی جائے +

ڈاکٹر کو نے کہا۔ کہ جاپان پہلے سارے ایشیا کو اور پھر تمام دنیا کو زیر نگیں کرنا چاہتا ہے +

لنڈن میں فلسطین کانفرنس

(بیروت ۱۶- جنوری) فلسطین کے مفتی اعظم [او]ر جلاوطن عرب لیڈروں کے تبادلہ خیالات [ک]ے نتیجہ کے طور پر سابق عرب ہائر کمیٹی کے [س]اتھ ممبر لنڈن کی فلسطین کانفرنس میں شرکت [کے لئ]ے منتخب کئے گئے ہیں +

دو سکھ لڑکیاں فلم لائن میں

(کلکتہ ۱۶- جنوری) دو خوبصورت سکھ لڑکیاں جن کا گلا بھی بہت سریلا ہے۔ فلم ایکٹرس بننے کلکتہ پہنچ گئی ہیں۔ ان کو ایسا کرنے سے روکا گیا مگر وہ نہ مانیں +

ریاست حیدر آباد میں ستیاگرہ کی تیاریاں

ستیاگرہ کمیٹی بن گئی - مہاتما نارائن سوامی کا اعلان

(شولاپور ۱۸- جنوری) مہاتما نارائن سوامی جی نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ میں نے اپنے پہلے کمیونک میں ان ریزولیوشنوں کا اعلان کیا تھا۔ جو آل انڈیا آریہ کانگرس نے اپنے اجلاس شولاپور میں پاس کئے تھے۔ ان ریزولیوشنوں کی ایک نقل نظام سرکار کے پاس باضابطہ طور پر بھیج دی گئی تھی۔ اور واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ فوری سمجھوتہ کی ہماری زبردست خواہش ہے۔ اور ہم بنیادی دھارمک حقوق سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہتے۔ چونکہ ذمہ دار حلقوں سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لئے ستیاگرہ تحریک کا ڈکٹیٹر ہونے کی حیثیت سے میرے لئے ضروری ہو گیا ہے۔ کہ آریہ کانگرس کے ریزولیوشن نمبر ۵ کو فوراً عملی شکل دوں +

۲۲- جنوری کو حیدر آباد دوس منایا جائے

اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ ۲۲- جنوری کو تمام ہندوستان میں "حیدر آباد دوس" منایا جائے۔ اس کے بعد ہم سارودیشک سبھا کی طرف سے ستیاگرہ شروع کر دیں گے۔ فی الحال ہماری سرگرمیوں کا مرکز شولاپور اور دارش میں رہے گا +

ستیاگرہ کمیٹی کے ممبروں کے نام

مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ستیاگرہ کمیٹی بنا دی گئی ہے:-

(۱) سوامی سوتنترانند جی (۲) کنور چاند کرن جی شاردا (اجمیر) (۳) پنڈت وید برت (پٹنہ) + (۴) مسٹر ردماشنکر ایڈووکیٹ (فتح پور) + (۵) بھدفیسر شو دیال جی (لاہور) + (۶) لالہ جیجیت لال جی بان پرستھی (کشمیر) + (۷) مہاشہ کرشن جی (لاہور) + (۸) لالہ خوشحال چند جی خورسند (لاہور) (۹) پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور + (۱۰) ڈاکٹر خان چند دیو (لاہور) (۱۱) سوامی ودیا نند (لاہور) + (۱۲) مہاشہ سری رام (آگرہ) + (۱۳) مسٹر آنند پریہ (بڑودہ) + (۱۴) لالہ نارائن دت (دہلی) + (۱۵) پنڈت بنسی لال (نظام ریاست) + (۱۶) پنڈت رامچندر دہلوی + (۱۷) پنڈت شودیالو (میرٹھ) (۱۸) مہاتما نارائن سوامی +

"سوامی سوتنترانند کنوینر ہیں۔ میں باضابطہ طور پر آریہ ڈیفنس لیگ کو منظور کرتا ہوں۔ اور آئندہ اس کی تمام سرگرمیاں آریہ کانگرس کے ریزولیوشن کے مطابق سمجھی جاویں گی۔ ہماری کامیابی کی پیمائش آدمیوں یا روپیہ سے نہیں ہوگی۔ بلکہ ستیہ، اہنسا اور ستیاگرہ کے زیادہ سے زیادہ آتم سادھن سے ہوگی۔ وہ جن کے قواعد کی پوری پابندی کریں گے"۔

ریاست حیدر آباد کا ایک لاکھ روپیہ واپس کیا جائے

(راولپنڈی ۱۸- جنوری) کل رات آریہ سماج مندر میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ریاست حیدر آباد میں آریوں پر ہونے والے اتیاچاروں اور دھرم یدھ کے سمبندھ میں لالہ خوشحال چند جی کا لیکچر ہوا۔ اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ "شری مالویہ جی سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ جن حالات میں نظام نے ایک لاکھ کی رقم یونیورسٹی کو دی ہے۔ وہ نہایت افسوسناک ہیں۔ اس لئے وہ رقم واپس کر دی جائے"۔

کئی اصحاب نے تجویز کی۔ کہ مالویہ جی سے یہ رقم ستیاگرہ فنڈ میں دے دینے کی درخواست کی جائے۔ (لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جب کہ یہ رقم ایک خاص مقصد کے لئے نظام سرکار نے دی ہے۔ ایڈیٹر)

آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے ستیاگرہ فنڈ میں امداد

ایک ہفتہ کے قریب ہوا۔ حیدر آباد اندولن کی سہایتا میں آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے لالہ بھگوان رام جی نمبردار نے اکٹھا کر کے پونے تین سو روپیہ آریہ سارودیشک سبھا دہلی کو روانہ کیا تھا۔ اب دوسری قسط کے طور پر لالہ بھگوان رام جی نمبردار نے ۷۵ پچھتر روپیہ اور اکٹھا کر کے روانہ کر کے ساڑھے تین سو روپیہ آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے پورا کر دیا ہے۔ اور دھن بھی اکٹھا ہونے پر روانہ کیا جاوے گا +

مختصر خبریں

— ۲۲- جنوری کو ستیاگرہ کے لئے جو پہلا جتھا جائے گا۔ اس میں تیس ۳۰ اصحاب ہونگے +

— اٹلی نے سپین میں جنرل فرانکو کی مدد کا اعلان کر دیا ہے۔ اور فرانس حکومت سپین کی مدد کے لئے تیار ہے +

— فیڈریشن کے متعلق مہاتما جی عدم تعاون ستیاگرہ کا پروگرام پیش کریں گے +

— بہار اسمبلی نے "پبلک سیفٹی ایکٹ" منسوخ کر دیا ہے +

— پشاور کے مسلم لیگئے آریہ سماجیوں کے ستیاگرہ کے مقابلہ میں ڈیفنس والنٹیر کو رینانے لگے ہیں +

— "گورنر مجھے خود آکر کھانا کھلائے"۔ ایک مارواڑی نے رانچی میں اس مطالبہ کے پیش نظر ۵ سال سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے +

— جرمنی کی نو آبادیات کی واپسی کے خلاف تحریک چلانے کیلئے سردار پٹیل مشرقی افریقہ جا رہے ہیں +

— ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے نیا فارمولا تیار ہوگا۔ سر آغا خاں مہاتما جی سے دوبارہ ملاقات کریں گے +

— یو۔ پی اسمبلی کے پچاس ممبروں نے "بدری ناتھ بل" پیش کرنے کی درخواست کی ہے +

— بہار میں قیدیوں کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے +

— شیعہ لڑکے کی "سنی" لڑکی سے شادی کرانے پر منٹگو کے نمبردار کو تین ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے +

— قانون انتقال اراضی میں تبدیلی کا بل سرحد اسمبلی میں پیش ہوگا +

— پنجاب اسمبلی کے خاص سیشن میں دو تین دن کی توسیع کر دی جائے گی۔ تاکہ مارکٹنگ بل پاس ہو سکے +

— پنجاب میں ایک سو گریجویٹوں کو دیہات سدھار کی ٹریننگ دی جاوے گی۔ اور اس پر ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا جاوے گا +

— مہاراجہ کپورتھلہ نے ریاست میں ذمہ دار اسمبلی قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے +

— تری پوری کانگرس کی سب کمیٹی کے پردھان شری بٹ کرشن دیو کو قتل کر دیا گیا +

— "جانوروں کی قربانی کے متعلق قانون نہیں بنایا جانا چاہئے"۔ یہ وزیر اعظم مدراس کی رائے ہے +

۲۲ جنوری سے ستیاگرہ شروع کیا جا

(نئی دہلی ۱۸ - جنوری) پروفیسر سدھا کر سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ نے
"تھیبا آباد ڈے" منانے کے سلسلہ میں جو ۲۲ - جنوری کو منایا جاوے گا - ایک بیان
ہے - جس میں ہندوستان بھر کے آریہ سماجیوں اور دیگر ہندوؤں سے اپیل کی
اس دن کو مناسب شان سے منائیں - جلوس نکالیں - پبلک جلسے منعقد کریں - او
میں آریہ ہندوؤں کے مطالبات کی حمائیت میں ریزولیوشن پاس کریں - چونکہ آریوں کی
کو رفع کرانے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں - اس لئے اسی دن ستیاگرہ

تمام محاذوں سے جنگ

(بمبئی ۱۷ - جنوری) مسٹر سبھاش چندر بوس صدر انڈین نیشنل کانگرس نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا - کہ

"اگر برطانوی گورنمنٹ نے مجوزہ فیڈرل سکیم کو ہندوستان پر زبردستی تھوپنے کی کوشش کی - تو تمام محاذوں سے جنگ شروع کر دی جائے گی"

دو اغوا شدہ ہندوؤں کی رہائی

(بنوں ۱۷ - جنوری) دادی کھیسورہ (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں دریائے سندھ کے کنارے پر واقع موضع ستگھائی سے دو اغوا شدہ ہندوؤں کی رہائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے - یہ ہندو پرسوں اغوا کئے گئے تھے

"یوم آزادی"

(لاہور ۱۷ - جنوری) سنہ ۱۹۳۰ء سے ہم ۲۶ - جنوری کو "یوم آزادی" خاص شان سے ہر سال مناتے چلے آرہے ہیں - اس لئے اب بھی خاص شان سے منایا جانا چاہیئے -

صبح ۸ بجے ہر شہر اور ہر گاؤں میں قومی جھنڈا لہرایا جائے گا - بعد دوپہر حالات کے مطابق جلوس نکالنے چاہئیں - اور شام کو ساڑھے چھ بجے ہر جگہ پبلک جلسے منعقد کئے جائیں - جن میں حلف نامہ یوم آزادی پڑھا جائے - اور عوام تک کانگرس کا پیغام پہنچایا جائے - دکانوں اور مکانوں پر بھی قومی جھنڈے لہرائے جائیں

رشوت ستانی کا انسداد

(پشاور ۱۷ - جنوری) عنقریب ہی کانگرس منسٹری سرکاری محکموں میں رشوت ستانی کے انسداد - اور صوبہ میں بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام اور جیلوں میں اصلاحات کرنے کیلئے سب کمیٹیاں مقرر کرنے والی ہے

سینئر افسروں کا سکول

(نئی دہلی ۱۷ - جنوری) معلوم ہوا ہے - کہ محکمہ فوج نے بلگام کے سینئر افسروں کے سکول کو سنہ ۱۹۳۹ء سے بند کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے

ناخواندگی کو دور کرنیکا پرن

(لکھنؤ ۱۷ - جنوری) وزیر تعلیم نے ناخواندگی کو دور کرنے کیلئے جو حلف نامہ شائع کیا ہے - اس پر مسز ہیری ہیگ گورنر یو پی نے بھی دستخط

کر دیئے ہیں - اس حلف نامہ کی رُو سے یا تو گورنر کو کسی ان پڑھ آدمی کو خود پڑھانا پڑیگا - یا اس کا خرچ دو روپے افسر اشاعت تعلیم کو ادا کرنا پڑے گا

جانوروں کی قربانی کی رسم

(مدراس ۱۶ - جنوری) آج وزیر اعظم مدراس نے ایک تقریب کے دوران میں کہا - کہ - "بعض خرابیاں ایسی ہوتی ہیں - جن کے انسداد کے لئے قانون کی مدد ضروری ہوتی ہے - لیکن جہاں تک مندروں میں جانوروں کی قربانی کی رسم بد کا تعلق ہے - اس کا انسداد پروپیگنڈا کے ذریعہ اس رسم کے خلاف رائے عامہ پیدا کر کے کیا جانا چاہیئے"

مندر شدھار بل کی حمائیت

(پشاور ۱۷ - جنوری) تقریباً دو ہزار سناتن دھرمیوں کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا - اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا - جس میں صوبہ سرحد کے مندر شدھار بل جو ڈاکٹر سی - سی گھوش ایم - ایل - اے کانگرسی نے اسمبلی میں پیش کر رکھا ہے پرزور حمایت کی گئی - حاضرین جلسہ نے مندر شدھار بل کے حق میں نعرے لگائے

اڑیسہ کی ایک ریاست میں اصلاحات کا اعلان

(کٹک ۱۷ - جنوری) ہنڈولے کی والیہ ریاست نے آئینی اصلاحات جاری کرنے کا اعلان کیا ہے - ریاست کے نظم و نسق پر لوگوں کے کنٹرول کے لئے ایک نمائندہ اسمبلی قائم کی جائے گی

کانگرس کی صدارت اور مہاتما گاندھی

(الہ آباد ۱۷ - جنوری) کانگرس کے آئندہ صدر کے لئے گاندھی جی سے دریافت کیا گیا - تو انہوں نے کہا - کہ میں مولانا ابوالکلام آزاد کے حق میں ہوں - پنڈت جواہر لال نہرو بھی اس معاملہ میں مہاتما گاندھی جی کے ہم خیال ہیں

اٹلی کے مطالبات کی

(جنیوا ۱۶ - جنوری) چیمبرلین مسولینی
کے متعلق فرانس کے پولیٹیکل حلقوں
ہے - کہ اگرچہ اس ملاقات سے
برطانیہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا
سے نقصان پہنچنے کا بھی کوئی امکان
یقین کیا جاتا ہے - کہ ہر ہٹلر ۳۰
ایک تقریر کریگا - جس میں برطانیہ
مطالبات کی پرزور الفاظ میں
جاوے گی

چین کی نئی صورت حا

(لندن ۱۶ - جنوری) آج ٹوکیو
برطانوی سفیر نے جاپان کی وزار
کو برطانوی حکومت کا ایک احتجاج
پیش کیا - اس نوٹ میں برطانیہ
متعلق جاپان کی نئی پالیسی کی
کی ہے - اور لکھا ہے - کہ چین کی
حالات جس کے لئے جاپان ذمہ دا
برطانیہ کے لئے ناقابل قبول

پنجاب کے مختلف مقامات پر زلز

(لاہور ۱۷ - جنوری) پنجاب کے
کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے - کہ
کے تین بجے گجرات - جہلم - گوجرانوالہ
اور بھیرہ میں زلزلہ کے شدید
کئے گئے

"پرتاپ" کا پریس پاس

(لاہور ۱۶ - جنوری) سیکرٹری
اسمبلی کی طرف سے ایڈیٹر روزانہ
ذیل کا نوٹس موصول ہوا ہے :-
"پنجاب اسمبلی کی ۱۲ - جنوری
کارروائی کے متعلق "پرتاپ" ۱۵ - جنوری
ہو چکے ہیں جو لیڈنگ آرٹیکل شائع
اس کے بارے میں آپ کو اطلاع
کہ ڈپٹی سپیکر نے ذیل کی ہدایات

نیا سال - نئی بلڈنگ

برانچ تلک ہوزری انارکلی لاہور

کی طرف سے

اپنے معزز سرپرستوں کی خدمت میں ایک نہایت خوشنما

کیلنڈر سنہ ۱۹۳۹ء

پیش کیا جائے گا

برانچ تلک ہوزری - انارکلی - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۵ ۹ ماگھ

پرکاش لاہور

۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء

(ہفتہ وار)

وہی پُرانا سوال

آج برسوں کے بعد وہی پُرانا سوال دہرانے لگا ہوں - آریہ سماج میں پرچار کی کمی ہے - اس لئے زیادہ اُپدیشک ہونے چاہئیں - لیکن زیادہ اُپدیشک کیسے ہوں - جب تک زیادہ روپیہ نہ ہو - اُپدیشک اور روپیہ لازم و ملزوم ہیں - وید پرچار اور وید پرچار فنڈ ایک دوسرے سے وابستہ ہیں - اُپدیشک ہوں - تو روپیہ آئے - اور روپیہ آئے تو اُپدیشک ہوں - یہ علت و معلول کا لا متناہی سلسلہ نہ معلوم آریہ سماج میں کب سے آ رہا ہے - ہنس وِرش تو مجھے بھی اس وشے پر لکھتے ہو گئے ہیں - کسی وقت کسی نے مجھے "پیشہ ور گداگر" کا خطاب دیا تھا - اور میں تھا بھی - لیکن میری یہ گداگری اپنی ذات کے لئے نہ تھی - بلکہ آریہ سماج کے لئے - اور آریہ سماج میں بھی میں زیادہ تر وید پرچار فنڈ کیلئے مانگتا رہا ہوں - انسٹی ٹیوشنوں کے لئے بھی میں نے دھن مانگا ہے - لیکن وید پرچار مجھے زیادہ پیارا رہا ہے - میری کوششیں زیادہ تر اسی پر لگتی رہی ہیں - جب میں نے پہلے پہل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا چارج لیا - تو ورش بھر میں اس فنڈ کے لئے دو چار ہزار روپیہ آیا کرتا تھا - زیادہ سے زیادہ آٹھ ہزار تک پہنچا - میرے وقت میں اس کی آمدنی چالیس ہزار سے بھی اوپر چلی گئی تھی - آریہ سماجوں کے جلسوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی - لیکن باوجود اس کے میں وید پرچار کے لئے کوئی مستقل فنڈ نہ بنا سکا - اور مجھے اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے - کہ جو کچھ میں جمع کرتا تھا - وہ بمشکل بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے کافی ہوتا تھا - اور اگر میں نے کچھ جمع کیا بھی تو وہ قایم نہ رہ سکا - آج یہ حالت ہے - کہ وید پرچار فنڈ میں عملی طور پر کچھ نہیں - اگر آریہ سماج کی اردھ شتابدی پر کچھ دھن اکٹھا نہ ہوا ہوتا - تو نا معلوم کیا بنتا؟ اس وقت جو کچھ ہمارے پاس ہے - اس وقت کا بچا بچایا - لیکن یہ بھی محفوظ نہیں - کیونکہ ہمارا خرچ زیادہ ہے اور آمدنی کم - اس لئے یا تو ہم اپنے پاؤں سکیڑیں - اُپدیشک کم کریں - یا ودیالہ کے لئے تیار ہوں - اور اُپدیشک کم کرنے کی صورت میں یہ مشکل ہے - کہ دھن کے اور بھی کم آنے کا اندیشہ ہے + اس لئے جیسا کہ اس سے پہلے میں کئی بار لکھ چکا ہوں - آریہ سماج میں اونیتنک ویگ لانے کی ضرورت ہے - اس سمے آریہ سماج میں نہ تو اونیتنک اُپدیشک نظر آتے ہیں - اور نہ اونیتنک کرمچاری - اس کا ہر ایک کام ادھورا سا ہو رہا ہے - لیکن دھن ابھاؤ سے یہ کام بہت دیر تک چل نہیں سکتا - اور آریہ سماج کی سرگرمیاں اس قدر وسیع ہو چکی ہیں - کہ ہمارے لئے پاؤں سکیڑنا بھی آسان نہیں - اس لئے مشکل کا صحیح حل یہ ہے - کہ ونیتنک کرمچاریوں کا ہاتھ بٹانے کیلئے اونیتنک کرمچاری میدان میں اُتریں - کوئی وقت تھا جب کہ آریہ سماج کا تقریباً سارا کام اونیتنک طور پر ہوا کرتا تھا - کیا وہ سمیہ پھر سے لایا نہیں جا سکتا؟ پورن رُوپ سے نہیں - تو ادھورا ہی سہی - اس کے لائے بغیر کام نہ چلے گا +

لیکن آج میں نے دوسرے اُدیش سے قلم اُٹھایا ہے - میں آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرنا چاہتا ہوں - کہ وہ وید پرچار فنڈ کے متعلق اپنے کرتویہ کا پالن کریں - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے گت برہد ادھیویشن میں جو بجٹ سویکار کیا ہے اس کا پورا ہونا اوشیک ہے - ہر ایک آریہ سماج دیکھ لے - کہ اس کے ذمہ کیا رقم لگائی گئی ہے - اور وہ پوری کر دے - جن آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو ہو چکے ہیں - اور انہوں نے اس وقت تک وید پرچار فنڈ کے لئے اپنا حصہ نہیں بھیجا - انہیں فوراً بھیج دینا چاہیئے - اور جن آریہ سماجوں کے اس وقت تک وارشک اُتسو نہیں ہوئے - انہیں چاہیئے - کہ وہ جلد از جلد تاریخیں مقرر کر دیں - انہیں سمجھنا چاہیئے - کہ آریہ سماج میں وید پرچار فنڈ کا وہی درجہ ہے - جو منش کے شریر میں پیٹ کا - اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ پیٹ کو اس کا حصہ دئے بغیر وہ شریر کے باقی انگوں کو سوستھ رکھ سکتا ہے - تو یہ اس کی بھول ہے - وہ تبھی سوستھ رہ سکتے ہیں جب پیٹ کو کھانے کو ملے - اگر کوئی آریہ سماج یہ سمجھے - کہ وید پرچار فنڈ کو اس کا حصہ دئے بغیر وہ زندہ رہ سکتا ہے یا اس کے انسٹی ٹیوشن زندہ رہ سکتے ہیں - تو یہ اس کی غلطی ہے - اگر وید پرچار فنڈ نہ رہے - تو اُپدیشک نہیں رہ سکتے - اور اُپدیشک نہ ہوں - تو آریہ سماجوں کے جلسے نہیں ہو سکتے - اور جلسے نہ ہوں - تو ان کے انسٹی ٹیوشنوں کے لئے دھن نہیں آ سکتا - فیس فور اُپدیشک زیادہ نہیں - اور جو ہیں بھی بہت مہنگے - اُن سے ایک جلسہ بھگت جائے تو بھگت جائے - ہمیشہ وہ کام نہیں چلا سکتے - اس لئے آریہ سماجوں کی زندگی وید پرچار فنڈ سے وابستہ ہے - اگر وہ اس فنڈ میں کچھ دیتی ہیں - تو اس میں ان کا بھی بھلا ہے - بے شک ان کے دینے سے بعض دوسری جگہوں میں بھی پرچار ہوتا ہے - اور اس لحاظ سے وہ دھنیہ واد کی پاتر ہیں - لیکن وید پرچار فنڈ کی سہایتا کرنے میں ان کا اپنا سوارتھ بھی ہے - اور پرمارتھ بھی - کیونکہ اگر سبھا کے اُپدیشک آریہ سماج کا سندیش جنتا تک پہنچا دیں - تو اس سے بڑھ کر سیوا کیا ہو سکتا ہے؟ اس لئے جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے - کہ وید پرچار فنڈ کو مضبوط کریں - مجھے بتایا گیا ہے - کہ اس ورش اس سمیہ تک اس فنڈ میں بہت کمی ہے - اسے پورا کرنا آریہ سماجوں کا کام ہے - ورش میں صرف تین ماہ رہ گئے ہیں - ان تینوں مہینوں میں نہ صرف کمی پوری ہونی چاہیئے - بلکہ وید پرچار فنڈ کو کچھ آگے لے جانے کی کوشش بھی +

اس سلسلہ میں میں آریہ سماجوں کا دھیان دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں - کیونکہ اس کا وید پرچار کے ساتھ گہرا سمبندھ ہے - وید پرچار اگر تما ہے تو اُپدیشک ودیالیہ اس کا شریر - یہ کہنا مبالغہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس سنستھا نے وید پرچار کی سب سے زیادہ سیوا کی ہے - یہاں سے تعلیم حاصل کر کے جو بھی ودیارتھی نکلے ہیں انہوں نے آریہ سماج کی سیوا کو براہ راست اپنے جیون کا اُدیشیہ بنایا ہے - اس ودیالیہ کے اُپدیشکوں نے پنجاب سے باہر بھی قابلِ قدر کام کیا ہے - اس سمیہ حیدر آباد ریاست میں آریہ سماج کا جس قدر پرچار ہے - اس میں اس ودیالیہ کے ودیارتھیوں کا بھاری ہاتھ ہے - اس لئے اس ودیالیہ کی مدد ہونی چاہیئے - اس کی ضروریات پوری ہونی چاہئیں - اس کی ضروریات کم ہیں - پھر بھی پوری نہیں ہوتیں جب سے سوامی سوتنترانند جی نے اس کے آچاریہ پد کا تیاگ کیا ہے تب سے اس کی حالت ایک اناتھ کی سی ہو رہی ہے - انہیں اس سے جُدا ہوئے چار سال ہونے کو آئے ہیں - اس عرصہ میں اس کی آمدنی سال بہ سال گھٹتی آ رہی ہے - جب تک وہ اس کے آچاریہ تھے تب تک ہم بے فکر تھے - لیکن اب چنتا نے ہمیں گھیر رکھا ہے - سود کا در بہت گر چکا ہے - ودیالیہ کا ستھر کوش اگرچہ ایک لاکھ سے اُوپر ہے - لیکن اس کا سود اس کی ضروریات کے لئے کافی نہیں - اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کچھ دھن جمع کرنا ضروری ہے - یہ وید پرچار فنڈ کی طرح کوئی بھاری رقم نہیں - پھر بھی ہے تو - میں آریہ سماجوں اور آریہ پُرشوں سے کہوں گا - کہ وہ دان کرتے ہوئے اس اُپیوگی سنستھا کا بھی دھیان رکھا کریں - اور اپنے دان میں ضرور کچھ نہ کچھ اس کا حصہ رکھا کریں - یاد رہے کہ اگر اس سنستھا کو کچھ ضعف پہنچ گیا - تو وید پرچار کو بھی پہنچے گا - یہ ایک مسلمہ امر ہے - کہ آپ کو اچھے اُپدیشک نہیں مل سکتے - جب تک آپ انہیں تیار نہ کریں - برسوں کی کوشش کے بعد یہ ودیالیہ قایم کیا گیا - اس کا تجربہ بھی کامیاب رہا - ہم نے دیکھا - کہ اس کے بنائے ہوئے اُپدیشک آریہ سماج کے لئے اُپیوگی ثابت ہو رہے ہیں - جہاں کہیں وہ جاتے ہیں - آریہ سماج کی ہی سیوا کرتے ہیں - اگر دھن ابھاؤ سے یہ ودیالیہ بند ہو گیا - تو پھر اس قسم کی کوئی اور سنستھا قایم نہ ہو سکے گی - اور اس پر جو دھن ویہ ہوا اور پریشرم لگا ہے - وہ سارے کا سارا ویرتھ جائیگا - اس لئے میں آریہ سماجوں اور آریہ پُرشوں سے کہوں گا - کہ ودیالیہ کو ہر سمیہ یاد رکھا کریں - ان کے ہاں کوئی سنسکار ہو - تو دان دیتے ہوئے اسے نہ بھُلائیں - اسی طرح دَیسے بھی جب کبھی انہیں دان کا موقعہ ملے - اس کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور نکالیں - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جو اُپدیشک اس ودیالیہ سے پڑھ کر نکلے ہیں - ان سے کہنا چاہتا ہوں - کہ وہ اپنی ماتری سنستھا کے لئے وشیش رُوپ سے جواب دہ ہیں - اسے کوئی ہانی پہنچی یا اس میں کوئی شتھلتا آئی - تو ان سے اس کا جواب مانگا جائے گا - اس لئے انہیں چاہیئے - کہ وہ اس کے لئے دھن اکٹھا کریں - انہیں آریہ سماجوں میں جانے کا اوسر بھی پراپت ہوتا ہے - اس

۲۲ جنوری کو یاد رکھو!

آرین کانگرس شولاپور کے فیصلہ کے مطابق ہندوستان بھر کی آریہ سماجیں ۲۲- جنوری کو "حیدرآباد ڈے" منائیں گی۔ ہندو مہا سبھا ناگپور کا بھی فیصلہ ہے۔ کہ ۲۲- جنوری کو "نظام نشید (ھ) دوس" منایا جائے۔ اس کے صدر مسٹر ساورکر نے ستیہ آگرہ کے لئے جو اپیل شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ہمارا اور آریہ سماج کا کاز مشترکہ ہے۔ اس لئے روپیہ یا والنٹیر ہمارے پاس آئیں یا آریہ سماج کے۔ گویا حیدرآباد میں آریہ سماج اور ہندو سبھا ایک ہی اُدیش کے لئے لڑ رہے ہیں۔ لیکن میں اس سے آگے جاتا اور کہتا ہوں۔ کہ حیدرآباد کی جنگ نہ صرف آریوں کی ہے۔ اور نہ صرف ہندوؤں کی۔ بلکہ ہر اس ہندوستانی کی جو ریاستوں میں ذمہ دارانہ حکومت کا قیام چاہتا ہے۔ جس کی یہ خواہش ہے۔ کہ ریاستوں کی پرجا کو وہی ادھیکار پراپت ہوں۔ جو برطانوی ہند کی پرجا کو ہیں۔ انہیں بھی تحریر و تقریر اور مل بیٹھنے کی آزادی ہو۔ اور وہ بھی آزاد شہری کی طرح جی سکیں۔ انڈین نیشنل کانگرس نے بے شک کسی مصلحت سے فی الحال ستیہ آگرہ بند کر دیا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ریاست حیدرآباد کے خلاف اس کی شکایات دُور ہو گئیں یا کہ اس نے ستیاگرہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا ہے۔ کل ہی ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ اسے انہیں ستیہ آگرہ جاری کرنا پڑے اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک ایک کانگرسی ہمارے ساتھ ہے۔ چاہے ڈسپلن کے خیال سے وہ اس کا کھلم کھلا اظہار نہ بھی کرے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کانگرسیوں کے لئے جو مذہب کے لحاظ سے آریہ سماجی ہیں۔ ریاست حیدرآباد کے خلاف آریہ سماجی ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کی ممانعت نہیں ہو سکتی ہے۔ بے شک کانگرس بطور جماعت اس وقت شامل نہیں۔ لیکن کسی کانگرسی کے ذاتی حیثیت میں ستیاگرہ میں شامل ہونے پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ ۲۲- جنوری کو پنجاب بھر میں ریاست حیدرآباد کی غلط اور غیر جانبدارانہ پالیسی کے خلاف جو مظاہرے ہوں گے۔ ان میں آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی۔ سکھ۔ ہندو سبھائی اور کانگرسی سب شامل ہوں گے۔ میں تو یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ قوم پرست مسلمانوں کو بھی ان مظاہروں میں شامل ہونے میں عذر نہ ہونا چاہیئے۔ اگر جموں و کشمیر کے ہندو و سکھ ذمہ دار حکومت کے قیام کے مطالبہ میں اپنے مسلم بھائیوں کا ساتھ دیتے ہوئے جیل جا سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ نہیں۔ کہ ہمارے مسلم دوست ریاست حیدرآباد سے ان ہی حقوق کے مطالبہ میں ہمارا ساتھ نہ دیں۔ ہماری شکایت ہے۔ کہ ہمیں ریاست میں اپنے دھرم پرچار کی اجازت نہیں۔ کیا ہمارے مسلم دوستوں کو شکایت نہ ہوگی۔ اگر کوئی ہندو ریاست اپنے ہاں اسلام کا پرچار بند کر دے۔ اور جہاں کہیں انہیں درست یا غلط شکایت ہے۔ کیا وہ اس کا اظہار نہیں کرتے؟ زمانہ بدل گیا۔ لیکن ہماری ریاستیں بدلنے کو تیار نہیں۔ پرجا کو شہریت تو کیا انسانیت کے حقوق بھی حاصل نہیں۔

"شوراتری انک"

(۱)

شوراتری — بھارت کے بھاگیہ کی راتری — پھر آ رہی ہے — ایک نُوتن سندیش لے کر۔ اندھیرے میں اُجالا کرنے کو — شوراتری کے سواگت کو تیار ہو جائیے۔ اس کا پیغام خود سننے اور دوسروں تک پہنچانے کی ابھی سے تیاری کیجئے۔ شوراتری کا پیغام کیا ہے؟ اس کا جواب آپ کو "پرکاش" کے "شوراتری انک" میں ملے گا۔

(۲)

اس ورش شوراتری انک گت ورش کے انک سے زیادہ ضخیم۔ زیادہ شاندار اور زیادہ اُپیوگی ہوگا۔ اس انک میں شوراتری کا نوین اور کرانتی کاری سندیش ہوگا۔ اسے منش ماتر تک پہنچانا ہر ایک آریہ کا کرتویہ ہے۔ آریہ سماجوں کا تو ایک مات اُدیشیہ ہے ہی یہی! اس اُدیشیہ کی پورتی کے لئے کسی بھاری قربانی کی ضرورت نہیں۔ سو سو پچاس پچاس کا پیاں منگوا کر آپ ہزاروں تک شوراتری کا پیغام۔ رشی دیانند کا پیغام۔ آریہ سماج کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔

(۳)

شوراتری ۱۷- فروری کو ہے۔ شوراتری انک دو چار روز پہلے چھپ جائیگا۔ اور اتنا ہی چھپوایا جائیگا جتنی اسکی مانگ ہوگی۔ اس لئے اگر آریہ سماجوں کو مایوس ہونا نہیں چاہئیں تو فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر بھیج دیں۔ قیمت ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے بھیج دیں۔ قیمت پیشگی آنے پر محصول ڈاک کی رعایت ہوگی۔

اب وقت نہیں اس لئے فوراً آرڈر بھیج دیں۔

(۴)

شاعروں اور مضمون نگاروں سے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی رچنائیں شیگھر اتی شیگھر بھیج کر کرتاکرتیہ کریں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔ دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اس لئے دیر کرنے کا اب وقت نہیں۔

مشتہرین حضرات کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

آخر اس نے ان حقوق کے حصول کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور ان ہی ہتھیاروں سے کام لینے لگی ہے۔ جو کبھی کہیں بھی بے اثر ثابت نہیں ہوئے۔ اس جنگ میں ہماری ہمدردی ریاستی پرجا کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اس لئے جہاں آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے ست سنگ میں وہ ریزولیوشن پیش اور پاس کریں۔ جو آرین کانگرس شولاپور نے انہیں بھیجا ہے۔ وہاں عام شہریوں کی طرف سے ایک علیحدہ جلسہ بھی ہونا چاہیئے۔ جس میں ہندو آریہ سماجی اور سناتن دھرمی سکھ اور وہ اصحاب جنہیں حیدرآباد کی آریہ جنتا کی جد و جہد سے ہمدردی ہے شامل ہوں۔ ۲۲- جنوری کا مظاہرہ ایک کامیاب مظاہرہ ہونا چاہیئے۔ جس حد تک یہ مظاہرے کامیاب ہوں گے۔ اسی حد تک ستیاگرہ کامیاب ہوگا۔ ریاست کے مطلق العنان حاکموں کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کی رعایا کا مطالبہ [illegible] معقول ہے کہ ہندوستان کا [illegible] علاقہ بھی اس کے ساتھ اپنے اتفاق (اظہار) [illegible] کر رہا ہے۔

(درشن)

بسنت کا سندیش

(۱)

بسنت کی آمد تبدیلیٔ موسم کی اطلاع ہی نہیں دیتی۔ ایک شرّوک پیغام بھی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ ایسا پیغام جسے ہندو قوم کے بچے بچے کو سنانے کی ضرورت ہے۔ بسنت کا سندیش جیون کا سندیش ہے۔ شہادت کا پیغام ہے۔ قربانی کی آواز ہے۔

(۲)

آج ہندو نوجوان اُداسین ہو رہے ہیں۔ دھرم کرم سے دُور ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے نہ دھرم میں کوئی کشش ہے۔ اور نہ دھرم کے کاریوں سے انہیں کوئی دلچسپی۔ کوئی ان کے بزرگوں کا اپمان کرے۔ کوئی گؤ ماتا کی گردن پر چھری چلائے کوئی ویدوں کی نندا کرے۔ ان کی رگوں کا خون نہیں (کھولتا)۔ ان کی بہو بیٹیوں اور بہنوں کے ستیتو پر حملہ ہو۔ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کہنے کو وہ رام کی اولاد ہیں۔ شِوا اور پرتاپ کا خون ان کی رگوں میں بہہ رہا ہے۔ حقیقت کو انہوں نے سمجھا ہے۔ بسنت منائی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کا نتیجہ کیا ہے؟ وہ ... رہے ہیں۔ لمبی تان کر سو رہے ہیں۔

(۳)

اور اگر وہ کبھی جاگتے بھی ہیں۔ تو آپس میں لڑنے جھگڑنے کے لئے۔ پتنگ اُڑانے کے لئے۔ اچھا کھانے اور پہننے کے لئے کھیل کود کے لئے۔ ان کاموں سے فراغت ملتی ہے تو پھر سو جاتے ہیں۔ ان کا جاگنا دوسروں کو جاگنے کا سندیش نہیں دیتا۔ ان کی ہنسی دوسروں کو ہنساتی نہیں۔ لیکن یہ ہو کیسے؟ وہ جاگتے ہوئے بھی مردہ ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے بھی روتے ہیں۔ اگر دُنیا ان کے استیتو کو انوبھو نہیں کرتی۔ اگر وہ اپنی ستّا کو ایک شکتی نہیں سمجھتے۔ اگر وہ اپنا کرتویہ نہیں پہچانتے۔

(۴)

ان کا کرتویہ کیا ہے؟ کیا یہ بتانے کی بھی ضرورت ہے کرتویہ خود بخود پکار رہا ہے۔ سننے والا بھی کوئی ہو — گؤ ماتا کے دُکھ کی کہانی۔ اس کی موک بھاشا میں سنو۔ سرحدی ہندو گؤ ... کرن کرندن رکھشا کی دوہائی دے رہا ہے۔ ہندو دیویوں کا ستیتو دُرگا اور کرن کو پکار رہا ہے۔ ریاست حیدرآباد میں آریتو سسکیاں لے رہا ہے۔ گوپال اب کہاں سے آئیگا۔ رکھشک کون بنے گا۔ دُرگا اور کرن کا رُوپ کون دھارن کریگا آریتو کی رکھشا کا کون بیڑا اُٹھائیگا؟ — تم نوجوانو! صرف تم!

(۵)

تمہارا کرتویہ کیا ہے؟ بسنت تمہیں کرتویہ پتھ کا سنکیت دینے آئی ہے۔ اس کا سندیش جیون کا سندیش ہے۔ شہادت کا پیغام ہے۔ قربانی کی آواز ہے۔ نوجوانو! اس آواز کو سنو! دیکھو۔ شہید ویر ہمکاش کا تیاگ تمہیں آواہن دے رہا ہے۔ شہید دھرم پرکاش کا بلیدان تمہیں بلا رہا ہے۔ ... مہادیو کی آہوتی تمہیں آمنترت کر رہی ہے۔ شہت آتما شیام لال کی قربانی تمہیں کچھ سُنا رہی ہے۔ سنو! اس آواز کو — یہ حقیقت کی آواز ہے۔ بسنت کی آواز ہے۔ تمہیں میدان عمل میں بلا رہی ہے سنو گے کیا؟

سناتن دھرمیوں میں دو گروہ

اگرچہ سناتن دھرمیوں میں باقاعدہ طور پر دو پارٹیاں نہیں۔ لیکن خیالات کے لحاظ سے دو گروہ ضرور ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے۔ جو سوشل سدھار کی ہر تحریک کی مخالفت کے لئے تیار رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو اصولوں کے لحاظ سے لکیر کا فقیر تو ہے۔ لیکن عمل کے میدان میں آریہ سماج کے پیچھے پیچھے چلنے والا ہے۔ چنانچہ مندر سدھار بل کی مخالفت بھی ہو رہی ہے۔ اور حمایت بھی۔ مخالفت کرنے والوں میں کچھ تو مندروں کے گدی دار مہنت شامل ہیں۔ اور کچھ ان مندروں کی جائیدادوں سے ہونے والی آمدنی سے کسی نہ کسی صورت میں فائدہ اُٹھانے والے۔ ورنہ سمجھدار طبقہ اس کی حمایت کر رہا ہے۔ سناتن دھرم بھتی ندھی سبھا نے تو سرحد گورنمنٹ سے مندر سدھار بل کے جلد از جلد پاس کرنے کی اپیل کی ہے۔ سناتنی دھرمیوں کی ایک نمائندہ جماعت کا اس بل کی حمایت کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ ہوا کا رُخ کدھر ہے؟

محکمہ تعلیم بہار کا قابل تقلید فیصلہ

صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں طلباء کو ایک غیر زبان کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ شکھشا کے مادھیم (Medium of Instruction) کے لئے انگریزی کا انتخاب ایک ایسی غلطی ہے جسے موجودہ تعلیم کی بنیادی غلطی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن بھلا ہو کانگرس کا جس کی مہربانی سے اس غلطی کی تلافی کی کوشش شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ محکمہ تعلیم بہار نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ میں میٹرکولیشن امتحان دیسی زبانوں میں لئے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ اب ۱۹۳۹ء میں جو ...... امتحان ہوگا۔ وہ اردو اور ہندی میں ہی ہوگا۔ کیا ہی اچھا ہو اگر دوسرے صوبے بھی اس سلسلہ میں بہار کی تقلید کریں۔ ہم محکمہ بہار کو اس کے اس نیک فیصلے کے لئے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بے روزگاری کا صحیح علاج

صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم خان عطا اللہ خان ایک ایسی سکیم پر غور کر رہے ہیں۔ جس سے صوبہ کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بیکاری کا بہت حد تک سدباب ہو جائیگا۔ وہ سکیم ہے سرکاری زمینوں کا ہمسائے نام ٹھیکہ پر تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو کالونیز بسانے کے لئے دیا جانا۔ اس قسم کی تجویز پنجاب اور سندھ کی حکومتوں کے بھی زیر غور ہے۔ بے شک نوجوانوں کو کاشتکاری میں لگانا اس مرض کا صحیح علاج ہے۔ کیونکہ ہندوستان کا زیادہ تر دارومدار کاشتکاری پر ہی ہے۔ لیکن جب تک زمینیں کافی نہ ہوں تب تک یہ سکیم کسی بھی صوبے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کم زمینوں کی صورت میں صرف "خاص خاص" نوجوان ہی فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ پڑھے لکھے نوجوانوں کو دستکاری کی طرف راغب کیا جائے۔

گاندھی جی کی سکیم

مہاتما گاندھی نے اقلیتوں کے تحفظ کے لئے جو سکیم مرتب کی ہے۔ اس پر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر نے کچھ روشنی ڈالی ہے۔ اس سکیم میں سات باتیں ہیں:-

(۱) اقلیتوں کے رواجات مذہب تمدن اور روایات کے متعلق کانگرس کی غیر جانبداری کا یقین دلایا گیا ہے۔

(۲) لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

(۳) کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگرس کے سابقہ ریزولیوشن کا اعادہ کیا گیا ہے۔

(۴) سروسز میں مسلمانوں کا حصہ مقرر کر دیا جائیگا۔

(۵) کانگرسی صوبوں میں مسلم وزیر آبادی کے تناسب کے مطابق لئے جاویں گے۔

(۶) "بندے ماترم" کے ساتھ ایک اور قومی گیت مقرر کیا جاوے گا۔

(۷) واردھا سکیم کے متعلق کانگرس کی پوزیشن واضح کی گئی ہے"۔

یہ سکیم کیا ہے مسلم حقوق کا بل ہے۔ یہ سکیم بتاتی ہے کہ کانگرس مسلمانوں کو ساتھ رکھنے کیلئے ان کے مطالبات کو کسی نہ کسی صورت میں منظور کرے گی۔ جونہی ان کے چند مطالبات منظور کرلئے جائیں گے۔ وہ اور مطالبات پیش کر دیں گے۔ اور کانگرس مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے ہندوؤں سے شدید بے انصافی کی غلطی کا اعادہ کرتی چلی جاوے گی۔ کانگرس کی یہ پالیسی ہندوؤں کو تباہ کر کے چھوڑے گی۔

اگنی پریکھشا

ایک طرف آریہ سماج نے مہاتما نارائن سوامی جی کے ذریعہ وزیر اعظم ریاست حیدرآباد کو الٹی میٹم دیا ہے۔ اور دوسری طرف ہندو مہا سبھا کی طرف سے بیرسٹر ساورکر نے اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوؤں کو ان کے شہری اور مذہبی حقوق دے دئے جائیں۔ ورنہ وہ ستیاگرہ شروع کر دیں گے۔ کئی دن ہوئے یہ نوٹس دئے گئے تھے۔ لیکن ابھی تک نظام سرکار کی طرف سے کوئی ایسا اعلان نہیں ہوا۔ جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ سمجھوتہ کے لئے تیار ہے۔ اور اسے اپنی ۸۹ فیصدی ہندو رعایا کے جائز مطالبات منظور کرنے میں کوئی عار نہیں۔ اس لئے لازمی طور پر دھرم یدھ ہوگا۔ تمام ہندوؤں کو عموماً اور آریہ سماجیوں کو خصوصاً ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ تاکہ وہ اس اگنی پریکھشا میں جو نظام سرکار ان کی لینا چاہتی ہے پورے اُتر سکیں۔

جنگ کا بگل

پروفیسر سدھاکر سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ

"چونکہ آریوں کی شکایات کو رفع کرانے کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ اس لئے ۲۲- جنوری سے ستیاگرہ شروع کر دیا جائیگا"۔ گویا جنگ کا بگل بج گیا۔ آریوں کو چاہئے۔ کہ جہاں وہ دھن جمع کریں وہاں والنٹیروں کی بھرتی بھی۔ اس یدھ میں دونو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ آریہ سماج کو اس یدھ میں ضرور سپھلتا ملے گی۔

"یوم آزادی" اور کسی کی یاد

کانگرس کی طرف سے ۲۶- جنوری کو "یوم آزادی" منائے جانے کی اپیل کی گئی ہے۔ یوم آزادی منانے کا مقصد اس کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے۔ کہ وہ غلام ہیں۔ اور کہ انہیں اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہونا چاہئے۔ ہر قوم پرست ہندوستانی کی یہ آرزو ہے۔ کہ ہندوستان جلد از جلد آزاد ہو جائے۔ اب تک ہندوستان آزادی کے جس قدر قریب پہنچا ہے۔ اس کے لئے کانگرس کی جدوجہد اور وطن پرستوں کی قربانیاں بے شک ناقابل فراموش ہیں۔ لیکن "یوم آزادی" مناتے ہوئے ملک کو آزادی کے سب سے پہلے پیغمبر رشی دیانند کے پوتر نام کو نہ بھولنا چاہئے۔ کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی ہندوستان کو آزادی کا پاٹھ پڑھایا۔ اور سودیشی کو اس کی کنجی قرار دیا۔

غلط فیصلہ

۱۲- جنوری کو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں جو واک آؤٹ ہوا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مہاشہ کرشن جی نے ۱۵- جنوری کے "پرتاپ" میں لکھا۔ کہ:-

"دیوان چمن لال کے ایک فقرہ کو چھوڑ کر جس پر انہوں نے ڈپٹی سپیکر پر یونینسٹ پارٹی کا طرفدار اور زرخرید ہونے کا الزام لگایا۔ باقی ساری کارروائی میں میں اپوزیشن کو حق بجانب سمجھتا ہوں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ڈپٹی سپیکر اپنے عہدہ کے قطعاً" نااہل ثابت ہوئے ہیں۔ وہ ماڈرس کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ صحیح فیصلہ دینے کے بھی قابل نہیں"۔

۱۶- جنوری کو اجلاس کے شروع میں ہی وزیر اعظم نے ان الفاظ پر اعتراض کیا۔ اور ڈپٹی سپیکر نے فیصلہ دیا۔ کہ

"جب تک "پرتاپ" کا ایڈیٹر اس مضمون کے لئے مکمل اور غیر مشروط معافی نہ مانگے۔ تب تک اس کے نمائندگان کو پریس گیلری میں بیٹھنا نہ ملے گا"۔

چنانچہ "پرتاپ" کا پاس منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جن الفاظ کو قابل اعتراض سمجھا گیا ہے۔ ان میں ڈپٹی سپیکر کی قابلیت کے متعلق اظہار رائے کیا گیا ہے۔ ان کی نیت پر حملہ نہیں کیا گیا۔ کسی شخص کو اس کے عہدہ کا نااہل کہنا یا سمجھنا جرم نہیں۔ اس لئے ڈپٹی سپیکر کا یہ فیصلہ غلط ہے۔ ہم اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو اخبارات کی آزادی کیا رہ جائے گی؟

یو۔ پی میں ناخواندگی کیخلاف مہم

یو۔ پی گورنمنٹ نے ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے جو مہم شروع کی ہے اس کے سمبندھ میں براشٹ بھر میں کافی جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۶- جنوری کو تمام بڑے بڑے شہروں میں "یوم خواندگی" منایا گیا۔ گورنر یو۔ پی نے بھی "ناخواندگی" پر دستخط کئے ہیں۔ جس کی رو سے یا تو انہیں ایک ناخواندہ کو خود پڑھانا ہوگا۔ یا اس کا خرچ دو روپے اخراجات کو ادا کرنا پڑے گا۔

یہ مہم جس مقصد کے لئے شروع کی گئی ہے وہ بلاشبہ پورا ہوگا۔ اسے جاری کر کے یو۔ پی گورنمنٹ نے دوسرے صوبوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے۔ جس کے لئے وہ ہمارے مبارکباد کی مستحق ہے۔

شوراتری نمبر کے لئے آریہ سماجوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر ارسال کریں۔ (مینیجر)

ریویو Reviews

آریہ سندیش (ہندی) آگرہ

سمپادک:- پنڈت شو شنکر شرما۔ سائز ۲۰×۳۰/۴ صفحات ۱۶-چندہ سالانہ تین روپے

"آریہ سندیش" "آریہ متر" کے بھوت پوُرو سمپادک پنڈت شو شنکر شرما کے سمپادکتو اور سوامی پرمانند جی کے سنرکھشن میں ابھی نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس کا پہلا انک ہمارے سامنے ہے۔ لیکھ اور کویتائیں سبھی اُتم ہیں۔ کچھ منتر پوُرن سماچار بھی ہیں۔ حیدرآباد آندولن کے سمبندھ میں بھی پریاپت سامگری موجود ہے۔ ہمیں سماچار پتر کی سپھلتا کی آشا ہی نہیں پوُرن وشواس ہے۔ پرماتما کرے آریہ سندیش پھولے اور پھلے +

"دیش دوت" الہ آباد

سمپادک:- شری ناتھ سنگھ۔ سائز ۲۰×۳۰/۴ صفحات ۲۸-وارشک چندہ پونے چار روپے۔ فی پرچہ ایک آنہ +

انڈین پبلیشنگ لمیٹڈ الہ آباد کا یہ سچتر ساپتاہک پتر سرسوتی "سمپادک شری ناتھ سنگھ جی کے سمپادکتو میں گت پانچ چھ ماس سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ پتر راشٹریتا اور استری جاتی کے جاگرتی آندولن کا سہایک ہے۔ اس میں نہ کیول بھارتیہ راج نیتک پرستھتی پر اچھا پرکاش ڈالا جاتا ہے۔ اپتو انتر راشٹریہ ہلچلوں کا دگ درشن بھی کرایا جاتا ہے۔ اُچیہ کوٹی کے لیکھ۔ سُلکت کویتائیں کہانیاں اور سماچار سبھی پڑھنے یوگیہ ہوتے ہیں۔ سامیک گھٹناؤں سے سمبندھ رکھنے والے چتر بھی یتھا سمبھو دئے جاتے ہیں۔ پتر سب پرکار سے اُنت ہونے سے پٹھنیہ ہے +

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۹ء

"پرکاش" کے پاٹھکوں کے لئے ڈابر نام نیا نہیں۔ اس کے جنم کال سے ڈابر کمپنی کلکتہ کا اشتہار اس میں چھپ رہا ہے۔ اور یہ کمپنی ۵۶ سال سے دلیسی مجرب اور تیر بہدف اور مقابلتاً کم خرچ دواؤں سے ہندوستان کی خدمت کر رہی ہے۔

اس فرم کی طرف سے ہر سال ایک جنتری شائع ہوتی ہے۔ جس میں نہ صرف مشہور سنوں کی تاریخیں۔ تعطیلیں درج ہوتی ہیں۔ بلکہ کلکتہ کے متعلق نہایت مفید اور ضروری واقفیت بھی بہم پہنچائی جاتی ہے۔ کچھ ایک عنوان یہ ہیں:-

دھرم شالائیں۔ مسافر خانے۔ مسجدیں۔ مندر اور قابل دید مقامات وغیرہ۔ صحت کے متعلق کئی مفید ہدایات و کمپنی کی پیٹنٹ دواؤں کی فہرست بھی دی گئی ہے +

سدرشن چکر

بنگلہ کا ایک مسلم فقیر جو بابا بھیچی کے نام سے مشہور تھا ۱۳-جنوری کو ۱۰۵ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اور مرتے وقت کہہ گیا۔ کہ اس کی آخری رسوم ہندو طریقہ سے ادا کی جائیں + اپنی زندگی میں تو بوڑھا فقیر ہندو نہ بن سکا۔ لیکن مرتے وقت کافر ہو گیا۔ کاش مرنے سے پہلے اس کے ارادے کا علم قادیان کے "شعبہ تبلیغ" کو ہو جاتا!

سادھوؤں اور پیروں کی طرح کبھی کبھی حکیم اور ڈاکٹر بھی خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ موضع باڑہ تحصیل سرہند سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک شادی شدہ مسلم لڑکی کسی زنانہ مرض میں مُبتلا تھی۔ جس کا علاج ایک نیم حکیم کر رہا تھا۔ حکیم صاحب کی مہربانی سے لڑکی بیماری سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نکاح کی بیڑیوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کو بھی تیار ہو گئی۔ لیکن کسی طرح گاؤں والوں کو اس کا علم ہو گیا۔ اور انہوں نے حکیم صاحب کی "خاطر تواضع" کر کے گاؤں سے باہر بھیجدیا +

علاقہ نروانہ (ریاست پٹیالہ) سے ایک عورت کے بھوک سے تنگ آ کر تین بچوں سمیت خودکشی کر لینے کی اطلاع موصول ہوئی ہے +

کہا جاتا ہے۔ کہ اس غریب عورت کو تین یوم تک نہ کھانے کو کچھ نصیب ہوا تھا۔ اور نہ مزدوری کا کوئی کام ہی۔ تنگ آ کر چوتھے روز اس نے اپنے بچوں سمیت گاؤں سے باہر ایک کنوئیں میں گر کر جان گنوا دی۔ آہ غریب ہندوستان کی فاقہ مست اولاد!

فرنٹیئر اسمبلی میں بھی شریعت بل کی قسم کا ایک بل پیش ہونے والا ہے۔ اسے پیش کرنیوالے ہیں۔ مسٹر پیر بخش خان اور اس کا عنوان ہے "فسخ نکاح بل"۔۔۔ ہندو اس لئے پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ کہ یہ ہندوؤں کے وراثہ قانون میں بیجا مداخلت کرتا ہے۔ اور مسلمان اس لئے کہ یہ اسلامی شریعت کے سراسر خلاف ہے!!

ہم حیران ہیں محرک کی عقل پر!۔۔ کہ جب سنٹرل اسمبلی میں مسٹر کاظمی نے یہ بل پیش کر ہی رکھا ہے۔ اور وہ تقریباً تقریباً پاس بھی ہو گیا ہے۔ (اگرچہ ترمیم کیا جا کر) تو انہیں اس "اسلامی خدمت کا بار" اٹھانے سے کیا حاصل؟

۱۵-جنوری کی پونہ کی ایک خبر ہے۔ کہ بھنڈارکر اورنیٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے حال ہی میں مہابھارت کے ایک پرانے قلمی نسخہ حاصل کیا ہے۔ جو پنجابی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ مہابھارت کا قدیم ترین نسخہ ہے۔ اور پام کے پتوں پر لکھا ہوا ہے +

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آٹھ سو سال پہلے تو پنجابی زبان ہی عالم وجود میں نہ آئی تھی۔ تو یہ مہابھارت پنجابی زبان میں کیسے لکھی گئی؟ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو سنسکرت کو پنجابی نام دے دیا گیا ہے۔ یا ستر اسی سال کی پرانی چیز کو آٹھ سو سال کی پرانی مشہور کر دیا گیا ہے۔ ریسرچ کا یہ کمال صرف خالصہ ہی کی تعریف کے لائق ہے +

پچھلے ہفتہ سنٹرل اسمبلی کے ایک بنگالی ممبر نے پولیس کو ٹیلیفون کیا۔ کہ اسے ہندو بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر تفتیش کی۔ تو پتہ چلا۔ کہ آنحضرت کا سر پھر گیا ہے۔ اس لئے اس سے پستول بھی چھین لیا گیا۔ کیا عجب اگر وہ کچھ ہندو ممبروں کا خون کر دیتا۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ ایک مسلمان حواس کھو بیٹھنے پر بھی فرقہ پرستی کی بدترین ذہنیت کو نہیں کھوتا +

کوہ مری کے ایک کرشن بھگت کے متعلق اخباروں میں چھپا ہے۔ کہ دفتر سے اس کی غیر حاضری میں بھگوان کرشن نے کام کیا

اسلامی دنیا کی سیر

مذہب ثنائی اسلام کیلئے مار آستین

"بریلوی۔ نیچری۔ چکڑالوی۔ اہل قرآن اور مرزائی وغیرہ مذاہب گو اسلام کے خوبصورت چہرہ پر بدنما داغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر مذہب ثنائی ان سب سے زیادہ مہلک خطرناک اور مار آستین ہے۔ کیونکہ بریلوی اپنی فرضی۔ من گھڑت اور مشرکانہ رسوم سے عام پہچانے جاتے ہیں۔ نیچری اور اہل قرآن کھلم کھلا انکار حدیث کے باعث اپنی بے دینی اور الحاد کا ثبوت دے رہے ہیں۔ مرزائی اپنے اس اصول کی وجہ سے مشہور ہیں کہ "جو شخص مرزا پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں" +

(تنظیم اہل حدیث" روپڑ ۱۳-جنوری ۱۹۳۹ء)

نمازوں کا مقصد

"ہم کسی سستی۔ کاہلی یا تن آسانی کیلئے نمازیں جمع نہیں کرتے۔ بلکہ ہم دینی جہاد میں مشغول ہیں۔ اور اس میں ایک کتاب لکھنے میں دن رات مشغول رہتے ہیں۔ اس کے متعلق اعلان بھی کر چکے ہیں۔ اور ہمیں آج کل اطمینان قلب حاصل نہیں۔ اس لئے ہم نمازیں جمع کر لیتے ہیں۔ جب یہ حالت نہ رہے گی۔ تو ہم حسب معمول نمازیں جداگانہ پڑھا کریں گے"

("پیغام صلح" ۹-جنوری ۱۹۳۹ء)

قادیانی احمدی

"دُنیا کی حکومتوں اور انجمنوں کے نظام میں تبدیلی کہاں پیدا کریں گے۔ سب سے پہلے رقیب اور حریف انجمن احمدیہ لاہور میں تو پیدا کر لیں۔ جو ہر روز ان کے سینے پر مونگ دلتی ہے۔ جو بات کوئی نہیں کہتا وہ کہتی ہے +

ان کا آرگن "پیغام صلح" خلیفہ صاحب قادیاں کو سرکاری سانڈ" کہتا ہے۔ اور ان کا امیر ہر قسم کی برائیاں خلیفہ پر لگاتا ہے" +

("اہل حدیث امرتسر" مورخہ ۱۳-جنوری ۱۹۳۹ء)

...کرشن جو بالا رنگ میں پیش کیا گیا ہے — اس واقعہ کو پڑھ کر تو شبہ ہوتا ہے کہ اس کا دماغ ٹھکانے نہیں۔ جب اس کا افسر اور کلرک کہتے ہیں کہ وہ دفتر میں موجود تھا۔ تو اس کی غیر حاضری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دفتر...... میں کام کرتے کرتے بھگتی کا دورہ پڑ گیا ہو گا۔ اور اس خیال میں کہ ابھی تک گھر ہی میں بیٹھا ہے۔ اپنے افسر کے پاس معافی مانگنے چلا گیا ہو گا۔ اگر فی الواقعی کرشن بھگوان آ کر بھگتوں کی سہائتا کرتے ہیں۔ تو شو مندر دہلی کے بھگتوں پر کیوں انہیں دیا نہیں آتی؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شولاپور میں کیا دیکھا؟

لیکھک: شری پنڈت مہیندر پرتاپ جی شاستری ایم-اے، ادیال دہرہ دون

شولاپور آریہ کانگرس میں سملت ہونے کے لئے چلتے سمے کئی پرکار کی باتیں سنائی دیتی تھیں۔ کچھ ایک سجنوں کا کہنا تھا۔ کہ کانگرس کرنے سے کیا لابھ ہے؟۔ سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا ہی نشچے کر دیتی۔ اور کاریہ آرنبھ ہو جاتا۔ کئی سجنوں کا کہنا تھا۔ کہ سمیلن کرنے میں ولمب ہو گیا۔ دِرودھیوں کو اناپاس ہی دو تین مہینے کا سمیہ مل گیا۔ کئی کہتے تھے۔ کہ کانگرس میں کم از کم ہر تی ندھیوں کو جانا چاہئے۔ درشک تو بالکل نہ جانے چاہئیں۔ اتنا دھن اور سمیہ خرچ کرنے سے کیا لابھ؟ اس سے تو بہتر یہی ہے۔ کہ جانے والوں کو مارگ وَیہ ستیاگرہ کوش میں دے دینا چاہئے۔ کچھ سجنوں کا کہنا تھا۔ کہ کانگرس سپھل نہ ہو گی۔ دکھشن میں آریہ سماج کا پرچار ہی نہیں۔ یدی اُتر بھارت میں ہوتی۔ تو سپھل ہو سکتی تھی۔ کچھ ایسے سجن بھی تھے۔ جو کہتے تھے۔ کہ کانگرس میں سوائے پرستاووں کے کچھ ہونا ہی نہیں۔ دو تین دن کی دھوم دھام ہو جاوے گی۔ اور پرنام کچھ نہ نکلے گا۔ پرنتو یہاں آکر اور کانگرس میں سملت ہو کر ہم نے جو کچھ دیکھا اور سُنا اس کے آدھار پر ہم نسنکوچ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُوپر لکھی سبھی شنکائیں ایکدم نرمول سدھ ہوئیں۔ اور یہ کیول ہماری ہی نہیں اپی تو سبھی کی سمتی ہے۔ کانگرس کو اتنی اچھی طرح چلنا تھا۔ اور ایسی سپھلتا جس کی کم سے کم ہم کو آشا نہیں تھی ✦

پہلی بات جسے وچار کر پرسنتا ہوتی تھی وہ یہ تھی۔ کہ شولاپور میں جہاں کبھی پہلے آریہ سماج کا نام بھی نہ سُنا جاتا ہو۔ تین چار دن آریہ سماج ویدک دھرم اور سوامی دیانند کی دُھوم رہی۔ یہ نہیں کہ یہ باتیں ان آریہ سماجیوں تک ہی سیمت ہوں۔ جو ادھر اُدھر سے کانگرس میں سملت ہونے کے لئے پہنچے تھے۔ اپی تو ہندو ماتر کے ہردے آریہ سماج کے پرتی سہانبھوتی کا انوبھو اور اس۔۔۔ سمیہ میں سہیوگ دے رہے تھے۔ ان میں یہ بھاو انکت ہو گیا تھا۔ کہ آریہ سماج ہندو جاتی اور آریہ سنسکرتی کے لئے لڑ رہا ہے۔ یدی شولاپور کے ہندوؤں میں یہ بھاو نہ پڑا ہوتا۔ تو کانگرس کا اتنی سپھلتا کبھی نہ ملی ہوتی۔ وہاں میونسپلٹی اور سرکاری کرمچاریوں نے سہایتا کی۔ لیکن اس سہایتا کا سمبندھ کانگرس کے پربندھ آنے جانے اُٹھنے بیٹھنے اور رہنے تک ہی سیمت ہے۔ پرنتو جنتا کی سہایتا اس سے کہیں آگے تک پہنچی ہوئی تھی۔ جنتا نے اپنا کاریہ سمجھ کر اس میں سمپت ہوتی تھی۔ یہ اپی پنڈال میں ہر دیشی ٹکٹوں دوارا تھا۔ پھر بھی شروتاؤں کی سنکھیا دس پندرہ ہزار سے کم نہ رہا کرتی تھی۔ یہی نہیں کہ یہ جنتا ایک اُداسین درشک کی طرح نہ پاتی ہو۔ اپتو اس نے کانگرس

کے اُدلیش کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑ رکھا تھا۔ اس پرکار اس کانگرس کے دوارا آریہ سماج نے شولاپور تتھا دکھشن کے انیہ استھانوں میں اپنا اچھا پرچار دیا ہے۔ اور اس سے آریہ سماج کو وہاں پرچار کاریہ کرنے کا سُوسر اوسر ملا ہے ✦

ہوئے سہسروں نرناریوں کا ایک میل لمبا جلوس شولاپور کے لئے ہی نہیں۔ اپتو باہر سے آنیوالوں کے لئے بھی ایک ادبھُت چیز تھی۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شولاپور کی جنتا پر اس کا ایک چرستھائی پربھاؤ پڑے بنا نہ رہے گا۔ جلوس میں ایک

ہندوستانی سے خطاب

دُنیا کی رُت بدل گئی تجھکو خبر نہیں ✦ ہر قوم اب سنبھل گئی تجھ کو خبر نہیں

بڑھ کر کہاں نکل گئی۔ تجھ کو خبر نہیں

یہ بیسویں صدی ہے لیکن سو رہا ہے تُو!

سوداگری میں طاق نہ صنعت کا تجھکو شوق ✦ تعلیم کا مذاق نہ حکمت سے تجھکو ذوق

مُدت سے غلامی کا گردن میں تیری طوق

لیکن اس امتیاز پہ خوش ہو رہا ہے تُو!

کچھ لُطف تجھکو ملتا ہے عناد سے ✦ کچھ دشمنی سی ہو گئی ہے اتحاد سے

دُنیا میں تجھکو کام ہے اپنے مفاد سے

یہ کانٹے اپنے حق میں تو خود بو رہا ہے تو!

اوراق منتشر ہوں تو پھر گل کہاں بنے ✦ بیگانہ ہوں جو نخل تو کیا گلستاں بنے

اینٹیں جُدا جُدا ہوں تو کیوں کر مکاں بنے

تفریق سے تو اپنا بھرم کھو رہا ہے تُو!

تجھکو نہ پاس وضع نہ رسم کہن سے اُنس ✦ کہسار سے لگاؤ نہ اپنے چمن سے اُنس

اہلِ وطن عزیز نہ تجھکو اپنے وطن سے اُنس

دل سے نقوش حُبِ وطن دھو رہا ہے تُو!

مغرب پرستیوں نے تری کھو دیا تجھے ✦ اپنا سمجھ کے اس نے پھر بھی لیا تجھے

اس ذہنیت ہی نے تری رسوا کیا تجھے

برگشتگیِ بخت کو کیوں رو رہا ہے تُو؟

نگر کیرتن اتھوا سبھا یتی ہودیہ کا جلوس ایک وشیش بات تھی۔ اُدم آدمی آریہ سماج کے جھنڈوں سے بھرا ہوا رشی دیانند اور ویدک دھرم کی جے۔ آدی کے نعروں سے نگر کو گونجاتے

وشیش بات اور ایک پرکار سے سارے ہی سمیلن کی وشیش بات حیدرآباد کے آریوں کا اُتساہ تھا۔ وہاں کی بیبیاں آریہ سماجیں اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔ اور سماج

بھائی بڑے اُتساہ کے ساتھ بچوں کو گلے میں اور بجے بولتے چلتے تھے۔ ان کو دیکھنے سے پتہ لگتا تھا۔ کہ ان کے ہردیوں میں جوش ہے۔ اور وہ کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں ✦

حیدرآباد کے آریہ بھائیوں کا تو ہم پر بڑا گہرا پربھاو پڑا۔ ان میں آریہ سماج کے لئے ادبھُت پریم ہے۔ شاید اتنا جتنا کہ اُتر بھارت کے بیمار مجلک آریوں میں بھی نہ رہا ہو۔ وہ آریہ سماج کے پرچار کے لئے بہاں بن سے جیتا کر رہے ہیں۔ ریاست میں دیئے جانے والے کشٹ جیل وغیرہ کے ناقابل برداشت دُکھ۔ اور پھانسوں تک کی بلی بھی ان کے لئے سامانیہ باتیں ہیں۔ وہاں کی ایک ایک گھٹنا رومانچکاری ہے۔ پرنتو اس کو آنکھوں سے دیکھنے والے اور اس میں بھاگ لینے والے وہ ویر اپنے اُدیش مارگ سے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ انیک دیویوں کے درشن کئے جن کے پتی پتر یا بھائی بہنوں اور دوستوں کے لئے جیل میں ڈالی دیئے گئے ہیں۔ پرنتو ان کے چہروں پر کوئی شکن نہیں۔ اُداسی کی ریکھا نہیں۔ وہ اسی اُتساہ اور پریم کے ساتھ بھجن پھیری میں گیت گاتی اور بولتی تھیں۔ اپنے پُتر پنڈت شیام لال کا یہ اس لئے نہ کرنے والی دیوی کہ پُتر کو آریہ سماج کی دھن ہے۔ نہ جانے اسے کیا کیا کشٹ سہنے پڑیں گے۔ نہ جانے کب آتتائیوں دوارا اُسے اپنے پران چھوڑنے پڑیں گے ہم نے یہیں دیکھی بھائی کی لاش کو سامنے دیکھ کر بھی دُکھی نہ ہونے والے دھیریہ کو نہ چھوڑنے والے ویر پنڈت بنسی لال بھی ہم نے یہیں دیکھے۔ اپنے بھاوی جیون کی چنتا سے رہت آریہ سماج کے دیوانے مسکراتے ہوئے چہرے والے سہسروں نوجوان ہم نے یہیں دیکھے۔ یہ ان ویروں کا ہی ساہس ہے۔ جو کٹھناؤں سے ایسے وشیلے وایو منڈل میں بھی اپنے مارگ پر ڈٹے رہتے ہیں۔ اور آج بڑی سے بڑی آپتی کو ساہس کے ساتھ آمنترت کیا ہے ✦

سمیلن کی آتما حیدرآباد کی سمسیا تھی۔ یہ سب پردرشن اسی کے نرواہ کے لئے ہو رہا تھا۔ یہ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ اس کا نرواہ بہت اچھی طرح ہوا۔ حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کا پرستاؤ اُتساہ کے ساتھ سویکرت ہوا۔ ستیاگرہ کرنے والے ویروں نے اپنے اپنے نام لکھائے اور دھن دینے والوں نے دھن دیا۔ اور کئیوں نے دینے کا سنکلپ کیا۔ ہمیں تو نشچے ہے۔ کہ ہم اس شُبھ کاریہ میں دھن اور جن کی کمی محسوس نہ کریں گے۔ بلکہ دونوں چیزیں اوسشکتا سے ادھک ملیں گی۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آتم رکھشا کا پرشن

(لیکھک: مہاتما گاندھی جی مہاراج)

پنجاب کے ایک کالج کی لڑکی کا ایک انتہت ہردہ سپرشی پتر تقریباً دو مہینے سے میری فائل میں پڑا ہوا ہے۔ اس لڑکی کے پرشن کا جواب جو ابھی تک نہیں دیا۔ اس میں سمے کے ابھاؤ کا تو کیول ایک بہانہ تھا۔ کسی نہ کسی طرح اس کام سے میں اپنے کو بچا رہا تھا۔ حالانکہ میں جانتا تھا۔ کہ اس پرشن کا کیا جواب دینا چاہیئے۔ اسی دوران میں مجھے ایک اور پتر ملا۔ یہ پتر ایک ایسی بہن کا لکھا ہوا ہے۔ جو بہت انوبھو رکھتی ہیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ کالج کی اس لڑکی کو جو یہ بہت اور واستوک کٹھنائی ہے۔ اس کا مقابلہ کرانا میرا کرتویہ ہے۔ اور اس کی میں اور لڑھک دنوں تک اپیکشا نہیں کر سکتا۔ پتر اس نے شدھ ہندوستانی میں لکھا ہے۔ جس کا ایک بھاگ میں نیچے اُدھرت کر رہا ہوں:-

"لڑکیوں اور دلیک استریوں کے سامنے ان کی اچھا کے ورُدھ اکیلے ادھر آ جایا کرتے ہیں۔ جب کہ انہیں اکیلی جانے کی ہمت کرنی پڑتی ہے۔ یا تو انہیں ایک ہی شہر میں ایک جگہ جانا ہوتا ہے یا ایک شہر سے دوسرے شہر کو۔ اور جب وہ اس طرح اکیلی ہوتی ہیں۔ تب گندی منوورتی والے لوگ انہیں تنگ کیا کرتے ہیں۔ وہ اس وقت انُچت اور اشلیل بھاشا تک کا پریوگ کرتے ہیں۔ اور اگر بھئے انہیں روکتا نہیں ہے۔ تو اس سے بھی آگے بڑھنے میں انہیں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی۔

میں یہ جاننا چاہتی ہوں۔ کہ ایسے موقعوں پر اہنسا کیا کام دے سکتی ہے؟ ہنسا کا اپیوگ تو ہے ہی۔ اگر کسی لڑکی یا استری میں کافی ہمت ہو تو اس کے پاس جو بھی سادھن ہوں گے انہیں وہ کام میں لائے گی۔ اور ایک بار بدمعاشوں کو سبق سکھا دے گی۔ وہ کم از کم ہنگامہ تو مچا سکتی ہے۔ جس سے لوگوں کا دھیان آکرشت ہو جائے۔ اور غنڈے وہاں سے بھاگ جائیں۔ لیکن میں یہ جانتی ہوں۔ کہ اس کے پرینام سوروپ وپتی صرف ٹل جائیگی۔ یہ کوئی استھائی علاج نہیں ہے۔ اشِشٹ ویوہار کرنے والے لوگوں کا یدی آپ کو پتہ ہے۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ انہیں اگر سمجھایا جائے۔ تو وہ آپ کی پریم اور نمرتا کی بات سنیں گے۔ لیکن اس منش کے لئے آپ کیا کہیں گے۔ جو سائیکل پر چڑھا ہوا کسی لڑکی یا استری کو دیکھ کر جس کے ساتھ میں کوئی مرد ساتھی نہیں ہے گندی بھاشا کا پریوگ کرتا ہے۔ اُسے دلیل دے کر سمجھانے کا آپ کو موقع نہیں۔ آپ کو اس سے پھر سے ملنے کی سمبھاونا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اُسے پہچانتے بھی نہیں۔ آپ اس کا پتہ بھی نہیں جانتے۔ ایسی پرستھتیوں میں وہ بیچاری لڑکی یا استری کیا کرے؟ میں اپنا ہی اُداہرن دے کر آپ کو اپنا انوبھو بتاتی ہوں۔ ۲۶۔ اکتوبر کی رات کی بات ہے۔ کہ میں اپنی ایک سہیلی کیساتھ ساڑھے سات بجے کے قریب ایک خاص کام سے جا رہی تھی۔ اس وقت کسی مرد ساتھی کو ساتھ لے جانا ناممکن تھا۔ اور کام اتنا ضروری تھا کہ ٹالا نہیں جا سکتا تھا۔ راستے میں ایک سکھ یودک سائیکل پر جا رہا تھا۔ وہ کچھ گنگناتا جاتا تھا۔ جب تک کہ ہم نہ سُن سکیں اس نے گنگنانا جاری رکھا۔ ہمیں معلوم تھا۔ کہ وہ ہمیں لکش کر کے ہی گنگنا رہا ہے۔ ہمیں اس کی یہ حرکت ناگوار معلوم ہوئی۔ سڑک پر کوئی چہل پہل نہیں تھی۔ ہمارے چند قدم جانے سے پہلے وہ لوٹ پڑا۔ ہم اُسے فوراً پہچان گئیں۔ حالانکہ وہ اب بھی ہم سے فاصلے پر تھا۔ اس نے ہماری طرف سائیکل گھمائی۔ ایشور جانے اس کا ارادہ اُترنے کا تھا۔ یا یوں ہی ہمارے پاس سے صرف گذرنے کا۔ ہمیں ایسا پرتیت ہوا۔ کہ ہم خطرے میں ہیں۔ ہمیں اپنی شاریرک بہادری میں وشواس نہیں تھا۔ میں ایک اوسط لڑکی کے مقابلے میں شریر سے کمزور ہوں۔ لیکن میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی کتاب تھی۔ یکایک کسی طرح میرے اندر ہمت آ گئی۔ سائیکل کی طرف میں نے اس کتاب کو زور سے مارا۔ اور چلا کر کہا "چھلبازی کرنے کی تو پھر ہمت کرے گا؟"

وہ مشکل سے اپنے کو سنبھال سکا۔ اور سائیکل کی رفتار بڑھا کر رفو چکر ہو گیا۔ اب اگر میں نے اس کی سائیکل کی طرف کتاب زور سے نہ ماری ہوتی۔ تو وہ انت تک اپنی گندی بھاشا سے اسی طرح ہمیں تنگ کرتا جاتا۔ یہ تو ایک سادھارن سی گھٹنا ہے۔ پرنتو میں چاہتی ہوں۔ کہ آپ لاہور آتے۔ اور ہم بہت بھاگی لڑکیوں کی مصیبت کی داستان خود اپنے کانوں سنتے۔ آپ نشچے ہی اس سمسیا کا ٹھیک ٹھیک حل ڈھونڈ سکتے ہیں۔

سب سے پہلے آپ مجھے یہ بتلائیے۔ کہ اُوپر جن پرستھتیوں کا میں نے ورنن کیا ہے۔ ان میں لڑکیاں اہنسا کے ستھانت کا پریوگ کس طرح کر سکتی ہیں؟ دوسری استریوں کا اپمان کرنے کی جن یووکوں کو بہت بُری عادت پڑ گئی ہے۔ ان کو سدھارنے کا کیا اپائے ہے؟ آپ یہ اُپائے نہ سمجھائیگا۔ کہ ہم کو اس نئی پیڑھی کے آنے تک کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اور تب تک ہم اس اپمان کو چپ چاپ برداشت کرتی رہیں۔ جن پیڑھیوں نے کہ بچپن سے ہی استریوں کے ساتھ بھدر اُچت ویوہار کرنے کی شکھشا پائی ہوگی۔ سرکار کی یا تو اس سامایک بُرائی کا مقابلہ کرنے کی اِچھا نہیں۔ یا ایسا کرنے میں وہ اسمرتھ ہے۔ اور ہمارے بڑے بڑے نیتاؤں کے پاس ایسے پرشنوں کے لئے سمے نہیں۔ کچھ، جب یہ سُنتے ہیں کہ کسی لڑکی نے اشِشٹتا سے پیش آنے والے نویووک کی اچھی طرح سے مرمت کر دی ہے۔ تو کہتے ہیں "شاباش ایسا ہی سب لڑکیوں کو کرنا چاہیئے"۔

کبھی کبھی کسی نیتا کو ہم ودیارتھیوں کے ایسے دُرویوہار کے خلاف زوردار بھاشن کرتے ہوئے پاتی ہیں۔ لیکن ایسا کوئی نظر نہیں آتا۔ جو اس گمبھیر سمسیا کا حل نکالنے میں نرنتر پریتن شیل ہو۔ آپ کو یہ جان کر کشٹ ہوگا۔ کہ دیوالی اور ایسے ہی دوسرے تہواروں پر اخباروں میں اس قسم کی چیتاونی کی نوٹسیں نکلا کرتی ہیں کہ روشنی دیکھنے تک کے لئے عورتوں کو گھروں سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے۔ اسی ایک بات سے آپ جان سکتے ہیں۔ کہ دُنیا کے اس حصے میں ہم کن مصیبتوں میں پھنسی ہوئی ہیں۔ ایسی ایسی نوٹسوں کو جو لکھتے ہیں۔ نہ تو وہ ہی کچھ شرم کھاتے ہیں۔ اور نہ پڑھنے والے ہی۔ کہ ایسی چیتاونیاں کیا انہیں نکالنی چاہئیں؟"

ایک دوسری پنجابی لڑکی کو میں نے یہ پتر پڑھنے کے لئے دیا تھا۔ اس نے بھی اپنے کالج جیون کے نجی انوبھو کے آدھار پر اس گھٹنا کا سمرتھن کیا۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ میری سنواددادتا نے جو کچھ لکھا ہے۔ بہت سی لڑکیوں کا انوبھو ویسا ہی ہوتا ہے۔

ایک اور انوبھوی مہلا نے لکھنؤ کی اپنی ودیارتھنی مترون کے انوبھو لکھے ہیں۔ سنیما تھیٹروں میں ان کی پچھلی لائن میں بیٹھے ہوئے لڑکے انہیں دق کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایسی بھاشا کا پریوگ کرتے ہیں۔ جسے میں اشلیل کے سوا اور کوئی نام نہیں دے سکتا۔ ان لڑکیوں کے ساتھ کئے جانے والے بھدے مذاق بھی پتر لیکھکا نے مجھے لکھے ہیں۔ لیکن میں انہیں یہاں اُدھرت نہیں کر سکتا۔

اگر صرف تات کالک نجی رکھشا کا سوال ہو۔ تو اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ اس لڑکی نے جو اپنے آپ کو شاریرک درشٹی سے کمزور بتاتی ہے۔ جو علاج — سائیکل کے سوار پر اپنی کتاب مار کر — کیا وہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ بہت پرانا علاج ہے۔ میں تو پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ یدی کوئی وکتی کسی کرنے پر اُتارو ہونا چاہتا ہو۔ تو اس کے راستے میں شاریرک کمزوری بھی رکاوٹ نہیں ڈالتی۔ بھلے ہی اس کے مقابلے میں کوئی شاریرک درشٹی سے بہت بلوان ورودھی بھی کیوں نہ ہو۔ ہم یہ بھلی بھانتی جانتے ہیں۔ کہ آج کل تو جسمانی طاقت استعمال کرنے کے اتنے علاج اور طریقے ایجاد ہو چکے ہیں۔ کہ ایک چھوٹی لیکن سمجھدار لڑکی کسی کی ہتیا اور ورناش تک کر سکتی ہے۔ جس پرستھتی کا ذکر پتر لیکھکا نے کیا ہے ویسی پرستھتی میں لڑکیوں کو آتم رکھشا کے طریقے سکھانے کا رواج آج کل بڑھ رہا ہے۔ لیکن وہ لڑکی یہ بھی خوب سمجھتی ہے۔ کہ بھلے ہی وہ اس کھشن آتم رکھشا کے ہتھیار کے ......

...... طور پر اپنے ہاتھ کی کتاب مار کر بچ گئی۔ لیکن اس بڑھتی ہوئی برائی کا یہ کوئی اصلی علاج نہیں ہے۔ بھدے، اشلیل مذاق کے کارن بہت گھبرانے یا ڈر جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ان کی اور سے آنکھ موند لینا بھی ٹھیک نہیں۔ ایسے سب معاملے اخباروں میں چھپ دینے چاہئیں۔ ٹھیک ٹھیک معلوم ہونے پر شرارتیوں کے نام بھی اخباروں میں چھپ جانے چاہئیں۔ اس برائی کا بھانڈا پھوڑنے میں کسی کا جھوٹا لحاظ نہیں کرنا چاہیئے۔ سارو جنک برائی کے لئے پبلک لوک مت جیسا کوئی اچھا علاج نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ان معاملوں کو جنتا بہت اُداسینتا سے دیکھتی ہے۔ لیکن صرف جنتا کو ہی کیوں دوش دیا جائے؟ اُن کے سامنے ایسی گستاخی کے معاملے بھی تو آنے چاہئیں۔ چوری کے معاملوں تک کے لئے انہیں پتہ لگا کر چھاپا جاتا ہے۔ تب کہیں جا کر چوری کی وارداتیں کم ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب تک ایسے معاملے بھی دبائے جاتے رہیں گے۔ اس برائی کا علاج نہیں ہو سکتا۔ پاپ اور برائی بھی اپنے شکار کے لئے اندھکار چاہتے ہیں۔ لیکن جب ان پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

لیکن مجھے یہ بھی ڈر ہے۔ کہ آج کل کی لڑکی کو بھی تو انیکوں کی درشٹی میں آ کر شکار بننا پریہ ہے۔ وہ اتی ساہس کو پسند کرتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پتر لیکھکا نے جس ساہس کا ذکر کیا ہے۔ وہ اسادھارن ہے

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہرشی دیانند نے "ستیارتھ پرکاش" میں ستھان ستھان پر راشٹریتا کے سناتن نیموں کا جس سپشٹتا کے ساتھ ورنن کیا ہے۔ وہ سنسار کے پرتیک راشٹر پریمی سجن کے منن کرنے کی وستو ہے۔ آچاریہ دیانند لکھتے ہیں۔ کہ:-

"کوئی کتنا بھی کرے۔ پرنتو جو سودیشی راجیہ ہوتا ہے۔ وہ سروپری اُتّم ہوتا ہے"
("ستیارتھ پرکاش" سملاس ۸)

"ماتا پتا کے سمان کرپا نیائے اور دیا کے ساتھ بھی کیا گیا ودیشیوں کا راجیہ پُورن سُکھدائک نہیں ہوتا"
("ستیارتھ پرکاش" سملاس ۸)

بھگوان دیانند نے ودیشی سامراجیہ شاہی اور وشیشکر ہندوستان کے وِدیہ مان ودیشی شاسن کو لکشیہ میں رکھ کر "ستیارتھ پرکاش" کے دسویں سملاس میں لکھا ہے۔ کہ:-

"پردیشی سودیشی میں ویوہار (بیوپار) یا راجیہ کریں۔ تو سوائے داردریہ (مفلسی) اور دکھ کے۔ دوسرا کچھ بھی نہیں ہو سکتا"

"آریہ سماج کا کسی ودیشی وششٹ کی کسی راج نیتک سنستھا سے ساموہک روپ سے کوئی سمبندھ نہیں"

یہ ستیہ ہے کنتو اس سنستھا کے کاریوں پر درشٹی رکھنا۔ اور اس کے کاریوں میں کوئی کاریہ بھی آریہ سماج کے انوکول ہو۔ تو سہیوگ دینے کا سدپرامرش آریہ جنتا کو دینا آریہ سماج کا کرتویہ ہے اس کے اتیرکت آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے وِشُدھ راشٹریہ تتھا انترراشٹریہ راج نیتک سدھانتوں کا پرچار کیا جانا بھی انیہ سدھانتوں کی بھانتی سروتھا یکتی یکت تتھا نیائے سنگت ہے۔ سنسار کے پرتیک دیش کے آریہ سماجی اپنے اپنے راشٹر کے اُتھان میں پورا پورا بھاگ لیں۔ یہ بھگوان دیانند کا ابھیشٹ ہے۔ پرنتو ساتھ ہی ویدک راشٹریتا کو پاشچاتیہ دیشوں کے ورتمان کالک دُوشت نیشنل ازم سے بچائے رکھنا چاہیئے۔ پاشچاتیہ دیشوں کا راشٹر پریم سنکچت تتھا سوارتھ پراولمبت ہے۔ اور وشو بندھتو کا ورودھی ہے۔ پرنتو ویدک راشٹریتا اُدارتا اور پروپکار پراولمبت ہے۔ وشو بندھتو کی پنیت بھاونا سے اوت پروت ہے۔ پاشچاتیہ دیشوں میں وشو بندھتو کی بھاونا کو جنم دینے کے لئے وہاں کے وشو بندھتو کے پجاریوں کو وہاں کی راشٹریتا کے ورُدھ جہاں بھاری اندولن کرنا پڑتا ہے۔ وہاں ویدک راشٹریتا کے پریمیوں کے لئے یہ سب کچھ اوشیک نہیں۔ کارن یہ ہے۔ کہ ویدک راشٹریتا کا تو وِکست روپ ہی وشو بندھتو ہے۔ آریہ سماج کا سامیہ واد کے ساتھ گھنشٹ سمبندھ ہے۔ ورتمان جاتی بھید تتھا جنم مولک ورن ویوستھا ہندوستان کے لئے مرن ویوستھا

ویدک کرانتی کی پکار
اُٹھو اور آگے بڑھو!

(لیکھک: شری پنڈت شودیالو جی)

ہے۔ جیسا کہ رشی دیانند نے لکھا ہے۔ ہم ان وچاروں کے ہندوا سے جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ پرنتو ایسا رکھنا اُن کی بھول ہے۔ آریہ سماج ذات پات کے اویدک بندھنوں کو مٹانا چاہتا ہے۔ اور ذات پات توڑک اندولن اس کا پرمان ہے +

پاشچاتیہ سامیہ واد کی لہروں کے ساتھ ساتھ انیشور واد تتھا ناستکتا آدی کا ویگ بڑھ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی دھارمک بھاوناؤں کا بھی وردھ بڑھ رہا ہے۔ آریہ سماج اسے سہن نہیں کر سکتا۔ دھرم کے مولک سدھانتوں کا ورودھ کر کے سنسار میں کوئی بھی (ism) جیوت نہیں رہ سکتا۔ ادھیاتمکتا (Spiritualism) کا ناش کر کے کوئی بھی واد سماج کے لئے سکھ اور شانتی نہیں دے سکتا + سماج کی ویوستھا ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک منش (استری پرش) سکھ سے جیون بتا سکے۔ اسفات وستر بھوجن تتھا نواس کی سمسیائیں پرتیک کی سندرتا کے ساتھ حل کی گئی ہوں۔ سماج روگوں سے مکت ہو۔ اور ادھی بھوتک تتھا ادھی دیوک آپتیوں سے سماج کو بچانے کا پورا پورا پریتن کیا گیا ہو۔ سماج کا پرتیک جن اپنی اپنی شکتیوں کا وکاس کرنے میں سمرتھ ہو اور سچا سکھ تتھا شانتی پراپت کر سکے +

اہنسا پنچ یموں میں سے ایک یم ہے۔ جس کا سادھن کرنا پرتیک بھگتی شیل منش کا کرتویہ ہے۔ پرتیک ورن تتھا آشرم کے منش کو انیہ یموں کے ساتھ ساتھ اہنسا یم کا سادھن کرنا بھی اوشیک ہے۔ برہم چریہ تتھا وانپرستھ آشرم میں آہنسا یم کے سادھن پر اور بھی بل دیئے کی اوشیکتا ہے۔ گرہستھ آشرم میں اگرچہ دش تتھا پرستھی وش کی گئی ہنساؤں کے پراشچت کیلئے "بلی وشو دیو یگیہ" کا ودھان کیا گیا ہے۔ کنتو یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی سنسکرتی تتھا راشٹر کی رکھشا کے لئے کشاتر ورگ کے لئے اور آپتی کال میں پرتیک ورگ کے لئے شستروں کا پریوگ کرنا بھی اوشیک ہے + شبدکے ساتھ بیٹھا یوگیہ پرتی پُورک برتنا" یہ آریہ سماج کا ایک نیم ہے۔ کسی بھی جاتی سمپردایہ یا ورگ کے پرتی گھرنا کرنا ویدک دھرم کی درشٹی میں پاپ ہے۔ مانو سماج کو وشو بندھتو کے سوتر میں باندھنے والا دھرم کسی بھی جاتی کے پرتی گھرنا کا پرچار نہیں کر سکتا۔ وشُدھ راشٹریتا کے وکاس کے لئے یہ اوشیک ہے کہ بھارت ورش کے سمست سمپردایوں تتھا جاتیوں میں سدبھاؤ تتھا میتری ستھاپت ہو۔ اور بھارت ورش کے رہنے والے سب سمپردایوں کے لوگوں میں شُدھ راشٹریہ وچاروں کا سنچار ہو +

ہندی بھاشا کو بھارت کی راشٹر بھاشا کے سنگھاسن پر آروڑھ کرنے کا اندولن اُچت اور نیائے سنگت ہے۔ ہندی بولنے اور سمجھنے والوں کی سنکھیا بھارت میں سب سے ادھک ہے۔ کاٹھیاواڑ کی دَو مہتی وِبھوتیوں نے گجراتی ماتری بھاشا ہوتے ہوئے بھی ہندی کو اپنایا۔ اتنا ہی نہیں۔ ہندی بھاشا کو راشٹر بھاشا بنانے کا مہان اندولن دیش میں چلایا۔ اور اپنی ادھک سے ادھک شکتی اس پنیہ کاریہ میں لگائی ہے +

دلت تتھا پتت جاتیوں کا اُدھار کرنا آریہ سماج کا پرمکھ کرتویہ ہے۔ آریہ سماج اپنے جنم کال سے اس کاریہ میں لگا ہوا ہے۔ ہری جن سیوا یگیہ میں آریہ سماج نرنتر اپنے کاریہ کرتاؤں کی بلی چڑھاتا چلا آ رہا ہے۔ اور جس دن تک چھوت چھات اور اونچ نیچ کا ناش نہ ہوگا۔ اور دلت و پتت جاتیوں کو ہر پرکار کی اُنتی کرنے کی پوری سودھائیں پراپت نہ ہوں گی آریہ سماج شانت نہ ہوگا۔ اور ان کے سمست ادھیکاروں کی رکھشا کے کاریوں میں بھی آگے بڑھ کر ہاتھ بٹائیگا

ویدک سنسکرتی کے ساتھ گؤ کا اٹوٹ سمبندھ ہے۔ پنا گؤ کے ویدک یگیہ یاگ ہی نشپھل اور ادھورے ہیں۔ جہاں جہاں "گھرِ تم تیو رم جیوتن" کا ودھان ہے وہاں گؤ کا گھرت ہی ابھیشٹ ہے۔ ویدک یگیوں کی پرمکھ دکشنا تو گؤ ہی ہے گؤ آریہ گرہستھ کا انوارئیہ انگ ہے۔ اور کرشک ورگ کا تو گؤ پران ہی ٹھہری۔ گؤ کی رکھشا اور سیوا کرنا پرتیک بھارتیہ سنسکرتی کے اُپاسک کا کرتویہ ہے +

آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند نے ماتری شکتی کے گورب تتھا مان کی رکھشا تتھا ورِدھی کے لئے جو پریتن کیا ہے۔ وہ کسی سے چھپا نہیں ماتری شکتی کے سمان ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے آریہ سماج نے جو کچھ پریتن کیا ہے وہ بھی سب پر ودت ہے۔ ماتری شکتی کی مہا ادھگت اور اپار ہے +

آریہ کمار سبھا تتھا آریہ کمار پریشد آدی کے روپ میں آریہ سماج نے بھارتیہ یودکوں میں یودک اندولن کو جنم دیا ہے۔ اور آج یہ اندولن نانا سنستھاؤں اور سبھاؤں کے روپ میں دیش بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ اور پھیل رہا ہے۔ پاشچاتیہ سنسکرتی شکشا تتھا راج نیتک وادوں (ism) کے جھپیڑوں نے بھارتیہ یودکوں کو بھٹکا دیا ہے۔ اور آریہ سماج کے انترگت یودکوں کا سنگٹھن شنتقل پڑتا جا رہا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

بسنت اور پتنگ

(۱)

بسنت کے تہوار پر پتنگ اُڑانے کا رواج ہے۔ اس دن چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہاتھوں میں پتنگ لے کر خوب اُچھل کود مچاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے پتنگ بازی میں آگے نکل جانے کا پریتن کرتے ہیں۔ "آگے نکل جانے" کا گن منش میں سوابھاوک ہے۔ پرنتو اس شبھ اُدیشیہ کے لئے جو سادھن برتے جاتے ہیں۔ یہی بات وچارنیہ ہے۔ جب ایک لڑکا کسی دوسرے کی پتنگ بہت اونچی دیکھ کر ایرشا کرتا ہے۔ اور اپنی ایوگیتا کے کارن آگے نہیں نکل سکتا۔ تو اس کی پتنگ کا دھاگا کاٹ لیتا ہے۔ تاکہ وہ بھی نیچے آگرے۔ اس پرکار وہ اپنے ہردے کو پرسن کر لیتا ہے۔ کہ واہ جی واہ! اس کی پتنگ اونچی کہاں ہے؟ وہ دیکھو بھومی پر پڑی ہے۔ دوبش بھاؤ کو وہ اس پرکار پورا کر لیتا ہے۔ اور ہردے میں سنتوش +

(۲)

ٹھیک یہی بات سوارتھی لوگ جاتی سیوکوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اپنے کھنڈ سوارتھ پورتی کے لئے جنتا میں بھرم پھیلاتے ہیں۔ اور مانیہ سچے سیوکوں پر جھوٹے دوش لگا دیتے ہیں۔ اس پرکار وہ سمجھتے ہیں۔ کہ پتنگ گر پڑی۔ پرنتو یہ واستو میں وہ گرتی نہیں +

کاش کہ بسنت کا تہوار ہمیں سیدھا مارگ دکھانے میں سہائتا دے۔ تاکہ کسی کے آگے نکل جانے کا اُتم اُپائے یوگیتا پراپت کرنا سمجھیں نہ کہ اُن سجنوں کو گرانا اور بدنام کرنا۔ جو کہ جاتی سیوا کا برت دھارن کر چکے ہیں +

(گنیش دت آریہ سیوک)

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مینا

ایک دلچسپ نصیحت آمیز کہانی

(لیکھکا: شریمتی شورانی دیوی)

پنڈت رُدر ناتھ کے گھر میں کسی دیوی کا شاپ ہے کہ بہوئیں آنے کے دو چار سال بعد ہی سورگ کی بیتی ہیں۔ شاید کوئی مرد نہیں ہوا جس کی تین بیویاں نہ ہوئی ہوں۔ رُدر ناتھ کے پتا کی چار بیاہ ہوئے۔ رُدر ناتھ کے تین بھائی تھے۔ تینوں کی تین تین شادیاں ہوئیں۔ رُدر ناتھ کے دو دو لڑکوں کی بھی دو دو شادیاں ہو چکی ہیں۔ بہوئیں ہیں۔ سال چھ مہینے میں انہیں بخار لگ جاتا ہے۔ جھاڑ پھونک ہوتی ہے۔ پھر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا انت ہو گیا۔ پھر اس کے دوسرے ہی مہینے بیٹے کی شادی کی بات چیت ہونے لگتی ہے۔ مجھے لے انہیں گھروں میں بھی یہی حال ہے۔ اس لئے سے سادھارن دیوستھا سمجھنا چاہیے۔ رہی نیچ جاتی کی استریاں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ بڑے گھروں کی عورتیں پردہ نشین ہیں۔ کسی پنچھی جیل سے اتنی جلد تنگ ہو کر وداع ہو جاتی ہیں۔ بے چاری نیچ جاتی کی عورتوں کو تو بیماری بھی نہیں پوچھتے۔ جن کی یہاں دیکھ بھال ہے ان کو بیماریاں بھی پوچھتی ہیں۔

رُدر ناتھ کا بڑا لڑکا چندر ناتھ جب پندرھویں سال میں تھا۔ تو اس کا پہلا وواہ ہوا۔ ایک مہینہ بھر یہاں رہ کر بہو وداع ہو گئی۔ سال بھر کے بعد پھر آئی۔ اور مر کر ہی گئی۔ چھ مہینے کے اندر چندر ناتھ کا دوسرا وواہ ہو گیا۔ لڑکی کا مائیکہ گنگا کنارے تھا۔ روز نہانے جاتی۔ جل بھی گنگا جی سے لاتی تھی۔ یہاں بند کوٹھڑی میں رہنا پڑا۔ نہ کسی سے بھینٹ نہ ملاقات۔ نہ کہیں آنا نہ جانا۔ تو اُسے بڑا بُرا معلوم ہوا۔ بہو کسی سے بول نہیں سکتی۔ جو کچھ کہنا ہو اپنی ساس سے کہے۔ نہ بولے کسی سے۔ یہی قید دوسرے گھروں میں ہے۔ بے چاری کسی سے دو بات بولنے کے لئے ترستی رہتی تھی۔ جب کبھی کہارن یا پسنہارن کو دیکھ پاتی۔ تو اس کا جی چاہتا کہ اس سے باتیں کیا کرے۔ اس کی باتیں ہی نہ ختم ہوتیں۔ اُدھر مینا دیوی (ساس) کا نادر شاہی حکم تھا۔ کہ کسی سے مت بولو۔ یہ نشیدھ اُسے پاؤں کی بیڑی کی طرح کھٹکتا۔ اور وہ کسی نہ کسی اُپائے سے اُسے توڑنے کی چیشٹا کرتی رہتی تھی۔

ایک دن مینا کی نظر پڑ گئی۔ گلاب گھر چھڑکنے والی چمارن سے ہنس ہنس کر اس طرح باتیں کر رہی تھی۔ مانو جیون کا اس سے بڑا سُکھ دوسرا نہیں ہے۔

مینا دیوی آگ بگولہ ہو گئی۔ آنکھیں نکال کر بولی "میں نے تجھے سمجھا دیا۔ کہ ان نیچ عورتوں سے بات چیت نہ کیا کر۔ لیکن تجھے کچھ سمجھ ہی نہیں۔ اسی سے میں کہتی تھی۔ کہ نیچ کل کی لڑکی مت لاؤ۔ وہ اُلٹیں گھروں کا ... منے والی ہیں۔ میری کون سُنتا ہے۔ دیکھ۔ تو پھول پھلے۔ بہو رانی کا چمارن اور کہاروں سے میل ہے۔ آج تو میں چھوڑ دیتی ہوں۔ لیکن آگے کسی سے باتیں کرتے دیکھا۔ تو پھر مائیکے ہی کا پانی پلا دوں گی۔ میں نے اپنے کل کی ناک نہیں کٹوانی ہے"۔

بہو نے تیبر ہو کر ہی کہا "تو کیا رات دن گھر ہی پڑے پڑے مروں؟"

اتنا سننا تھا۔ کہ مینا کے سر جیسے بھوت سوار ہو گیا۔ کلٹا۔ کلچھنی۔ بے حیا۔ سادر جو منہ میں آیا بکتی رہی۔ اتنے پر بھی سنتوش نہ ہوا۔ پنڈت جی سے لگایا۔ اور چندر ناتھ کو بھی بُری طرح ڈانٹا کہ بے چارہ رونے لگا۔

(۲)

رات کو چندر ناتھ جب گھر میں سونے گیا۔ تو گلاب سے بولا "یہ تمہارا کیا سبھاؤ ہے جی۔ کہ تمہیں کتنا ہی کوئی سمجھا دے اپنے من ہی کی کرتی ہو۔ یہ بھی کوئی قاعدہ ہے۔ کہ بڑے گھر کی بہوئیں نیچ عورتوں سے بات چیت کریں۔ میں نے تو تمہارے جیسی استری نہیں دیکھی"۔

گلاب بھی بھری بیٹھی تھی۔ بولی "ہاں۔ بات تو ایسی ہی ہے۔ عورتیں نہ کبھی ہوتیں۔ تو جانتے۔ کہ ان سے کیسے ویوہار کرنا چاہیے"۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ ہم لوگوں کا تو سر پھر گیا ہے۔ جو کتوں کی طرح بھونکا کرتے ہیں۔ اماں بوڑھی ہو گئی ہے۔ لیکن ان کی بولی آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ تمہارے پیچھے مجھے بھی باتیں سننی پڑیں"۔

"تو آخر کس سے بولوں"۔

"کسی سے بولنے کی ضرورت نہیں"۔

"اور جو میں کہوں تم بھی کسی سے نہ بولو تب؟"

"مجھ سے تم ایسا نہیں کہہ سکتیں"۔

پیچھے سے مینا دیوی آ کر کوٹھے کے دوار پر کھڑی ہو گئی۔ اور بولی "اس بے شرم کے منہ کیوں لگتا ہے بیٹا۔ سے جانے دے اسی باپ کے گھر بھیج آ۔ جانے میرے سنگ مڑھ گیا ہے۔ باتوں میں تو اسے کوئی جیت ہی نہیں سکتا۔ نہ جانے اس کے ماں باپ کیسے ہیں جن کی ایسی لڑکی ہے۔ تمہارے پتا نے آج کھانا نہیں کھایا۔ اسی سوچ میں پڑے رہے۔ کہ نہ جانے آبرو کیسے بچے گی۔ اس کلموہی نے سارے گھر کا ناک میں دم کر دیا ہے۔ نہ جانے کب اس کا پرسا اُٹھے گا"۔

گلاب نے کوئی جواب نہ دیا۔ من میں بار بار جوالا سی اُٹھتی تھی۔ لیکن منہ تک آتے آتے پانی ہو جاتی تھی۔ یہاں وہ اکیلی ہے۔ یہ لوگ چاہے اسے مار بھی ڈالیں۔ تو وہ کیا کر سکتی ہے۔ کیا اسی لئے بھگوان نے اس کا جنم دیا تھا؟

(۳)

ایک دن گاؤں میں ایک برات آئی۔ گلاب کا جی نہ مانا۔ کھڑکی پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگی۔ چندر ناتھ کے متر کھڑکی کے نیچے ہی کھڑے تھے۔ سنجوگ سے ان کی نگاہ اس پر پڑ گئی۔ دل میں شرمائے تو نہیں۔ چندر ناتھ سے بولے "دیکھو۔ تمہاری شریمتی جی کھڑکی کے سامنے کھڑی ہیں"۔

چندر ناتھ نے آنکھ اُٹھائی۔ تو گلاب کو کھڑکی میں دیکھا۔ اب کیا تھا؟ اتنا بھبکر اپرادھ؟ کُلین گھر کی بہو اور کھڑکی کے سامنے کھڑی ہو۔ جھلائے ہوئے گھر میں آئے اور گلاب سے بولے "کیوں جی تم ہماری ناک کٹوا کر ہی دم لو گی؟ اب تم اتنی بے شرم ہو گئیں۔ کہ سارے محلے سے آنکھیں لڑاتی پھرتی ہو۔ ایسا جی چاہتا ہے۔ کہ یا تو آپ زہر کھا کر سو رہوں یا تیرا ہی گلا گھونٹ دوں۔ میں تو تجھ سے ہار گیا۔ نہ تو مرے گی۔ نہ میرا پیچھا چھوٹے گا"۔

گلاب کو کاٹو تو لہو نہیں۔ اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ کوئی صفائی نہ تھی۔ اپرادھنی بھاؤ سے بولی "اگر میں نے اتنا بڑا اپرادھ کیا ہے تو مجھ ہی کو کیوں نہ مار ڈالو"۔

"تم جیسی بے حیا سے موت بھی ڈرتی ہے"۔

سہسا چندر ناتھ کا چھوٹا بھائی رگھو ناتھ آ کر بولا "بھیا! تم نے آج بھابھی کی کرتوت سُنی۔ اس نے تو ہماری ناک کاٹ لی۔ آج پنڈت راما شنکر نے انہیں کھڑکی پر کھڑے دیکھا۔ وہ سب کے سامنے کہتے پھرتے ہیں۔ مارے شرم کے میرا سر نیچا ہو گیا۔ اور کیا کہوں"؟

گلاب کے منہ سے نکلا "اب تمہاری باری ہے۔ جو سزا چاہو تم بھی دے لو۔ میں تو گھر بھر کی لاتیں کھانے آئی ہی ہوں"۔

چندر ناتھ نے کہا "سزا وہ نہیں دے گا۔ میں دوں گا۔ جتنا ہی میں دھیریہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی تو اور بڑھتی جاتی ہے"۔ یہ کہنے کے ساتھ ہی اس نے پاؤں سے جوتا نکالا۔ اور گلاب کی پیٹھ پر تڑا تڑ پانچ چار جوتے جما دیئے۔ بولا "پھر جائے گی کھڑکی پر؟ تجھ کو شرم نہیں ہے ہم لوگوں کو ہے۔ میرے گھر میں تیری بے شرمی نہیں چلنے پائے گی"۔ ہو گیا دماغ ٹھیک کہ اور جوتا دوں؟

(۴)

کئی مہینے بیت گئے۔ گلاب گرہ دوتی ہے۔ رات دن کوٹھڑی میں بیٹھے بیٹھے اُسے سنگرہنی ہو گئی ہے۔ گلاب سا منہ سوکھ کر پیلا ہو گیا ہے۔ کھانا اچھا نہیں لگتا۔ دوا کوئی دینا نہیں۔ جب سے مار پڑی ہے۔ کسی نے اس کا منہ نہیں دیکھا۔ نہ وہ کسی سے بولی۔ ایک مار نے اُسے ہمیشہ کے لئے ٹھیک کر دیا۔ دن بھر کھاٹ پر پڑی رہتی ہے۔ اس سے اُٹھا نہیں جاتا۔ پرنتو مینا دیوی اسے بھی اس کی بے شرمی سمجھتی ہے۔ ایک دن بولی "چھوٹے بڑے کا لحاظ تو اسے ہے ہی نہیں۔ کوئی جائے۔ کوئی آئے۔ بس لمبی تانے پڑی رہتی ہے۔ مانو اس کا نوکھا بچہ ہونے والا ہے۔ اور کسی کو تو لڑکے ہوئے ہی نہیں"۔

چندر ناتھ نے اب گلاب سے کچھ کہنا چھوڑ دیا ہے۔ اس کی اور سے اب وہ نراش ہو گیا ہے۔ ایسی ننگی کو کوئی کہاں تک سمجھائے۔ جسے نہ مار کا ڈر ہے نہ گالی کی لاج۔ وہ جو چاہے وہی کر سکتی ہے۔ بس اگر ہارا تو اسی استری سے۔

آج گلاب کے پیٹ میں درد ہے۔ مگر کسی سے کچھ کہہ نہیں سکتی۔ کھاٹ پر پڑی کراہ رہی ہے۔ کبھی اُٹھ بیٹھتی ہے۔ کبھی لیٹ جاتی ہے۔ کبھی کھڑی ہو جاتی ہے۔ ہر بار آسن بدلنے سے اُسے کچھ وشرام سا انوبھو ہوتا ہے۔ پر دو ایک ہی سیکنڈ میں پھر ولیسی ہی۔ پیڑا ہونے لگتی ہے۔ منہ سے بار بار یہی ویدنا سے بھرا ہوا شبد نکلتا ہے "ہائے بھگوان! اب نہیں سہا جاتا"۔ گھر کا کوئی آدمی اس کے پاس نہیں پھٹکتا۔ کیول مہری اس کا تڑپنا دیکھ رہی ہے۔ کنتو مینا دیوی کے بھے سے اس کو بھی کچھ بولنے کا ساہس نہیں پڑتا۔ آخر جب اس سے نہ رہا گیا۔ تو گلاب کے پاس جا کر بولی "کیسا جی ہے بہو جی؟"

گلاب نے کرونا نیتروں سے اُسے دیکھ کر کہا "تم یہاں سے چلی جاؤ ماتا۔ بڑی اماں جی دیکھ لیں گی۔ تو میری بھی دُرگت کریں گی۔ اور تمہاری بھی دشمن ہو جائیں گی"۔

مہری دیاوان تھی۔ بولی "تو اپنی نوکری ہی لیں گی یا کسی کی جان ماریں گی۔ مجھ سے تو یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ تم تو تڑپتی رہو۔ اور میں کھڑی دیکھا کروں۔ ہم لوگ کہنے کو نیچ ذات ہیں۔ لیکن ہمارے یہاں کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ کہ کسی بھلے آدمی کی لڑکی لا کر اس کی یوں زندگی برباد کریں۔ ایسا اندھیر تو میں نے کہیں نہیں دیکھا۔

بقیہ صفحہ ۱۶ پر

وہ کون تھے؟

سورگیہ پنڈت شیام لال جی

(لیکھک:- شری کرشن حیدرآبادی)

مہتما شری شیام لال جی کا جنم ۱۹۰۳ء کے دسمبر ماس میں حیدرآباد کے ضلع بیدر کے ایک گرام بھالکی میں ہوا تھا۔ آپ کے پتا کا نام شری بھولا ناتھ تھا۔ آپ کے ایک بڑے بھائی اور دو بڑی بہنیں دایک چھوٹی بہن تھی۔ ان میں سے ایک بڑی بہن کے اتیرکت سب جیوت ہیں۔ آپ کا جنم ایک پکے پورانک گھرانے میں ہوا تھا۔ شیام لال بچپن میں ایک پکے مورتی پوجک تھے۔ اور جب تک بھالکی میں رہے پرتی دن ہنومان۔ بھالکیشور۔ کھرکیشور۔ دھرمیشور۔ اور مانک پربھو کی گدی کے درشن کیا کرتے تھے۔ ان ہی دنوں سورگیہ گوکل پرشاد جی و شری بنسی لال جی آریہ سماجی وچار کے ہو گئے تھے۔ ان ہی کی سنگت میں رہ کر وہ ویدک دھرمی پستکوں کے ادھین سے آپ کے وچاروں میں بھی پریورتن ہو گیا۔ اور آریہ سماج کی طرف جھکنے لگے۔ انت میں انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ مورتی پوجا ویرتھ اور ڈھکوسلا ہے۔ اور ان کا یہ وشواس ہو گیا۔ کہ

اوم نام سب سے بڑا
اس سے بڑا نہ کوئے

اس کو جو سمرن کرے
شدھ آتما ہوئے

شیام لال جی کا سواستھ بچپن سے ہی خراب تھا۔ اور بالیہ کال سے ہی ان پر مرتیو کا آکرمن ہوتا رہا۔ کبھی روگ نے بھیانک روپ دھارن کیا۔ کبھی سانپ کے روپ میں تو کبھی جل پرواہ بن کر ان پر اس نے ستانا چاہا۔ اتہ ان کے سمپورن جیون میں کوئی آٹھ نو بار مرتیو نے اپنا جال پھینکا کنتو ہر بار اسے نراش ہونا پڑا۔ ستیہ ہے رہ جاکو راکھے سائیاں۔ مار سکے نہ کوئے بال نہ بینکا کر سکے۔ جو جگ بیری ہوئے گھر کی کچھ نردھنتا اور کچھ اسودھا کے کارن شیام لال جی کی شکھشا کا اچت پربندھ نہ ہو سکا۔ اتہ کبھی ادگیر کبھی گلبرگہ۔ کبھی کلیانی اور کبھی حیدرآباد میں رہ کر آپ نے ۱۹۲۵ء میں وکالت کی پریکھشا پاس کی۔ وکالت کے لئے آپ ادگیر کا استھان پسند کیا۔ ۱۹۱۶ء میں شیام لال جی کے پتا کا دیہانت ہو گیا۔

شیام لال جی کو ان کی چھوٹی بہن کے وواہ کال ہی سے چرم روگ نے گھیر لیا۔ اور ۱۹۲۵ء میں تو اس نے اور بھی زور پکڑا۔ اتہ انہوں نے اس سمیہ سے نیمت روپ سے علاج آرمبھ کر دیا۔ اسی علاج کے سلسلہ میں شیام لال جی اتر بھارت میں

لاہور۔ بریلی۔ گگولنری آدی استھانوں پر گئے۔ اور بھائی جی کا سمپورن جیون اسی علاج اور پتھیہ میں ویتیت ہوا۔ کبھی کبھی روگ اتنا بھینکر روپ دھارن کر لیتا تھا۔ کہ سب آپ کے جیون سے نراش ہو جاتے تھے۔ پرنتو پرماتما نے ایسی ایسی کٹھن گھڑیوں کو بھی ان پر سے ٹال دیا۔

جہاں آپ نے ادگیر میں وکالت آرمبھ کی۔ وہاں دھرم پرچار بھی ان کے جیون کا لکشیہ بن گیا۔ اور جس پرکار ادگیر جانے کے بعد سے آپ پر بیماریوں کا آکرمن ہوتا گیا۔ اسی پرکار حکام اور مسلمانوں نے بھی شیام لال جی پر حملے آرمبھ کر دئے۔ پولیس نے شیام لال جی کو بیسیوں ...... مقدموں میں پھانسا۔ غنڈوں نے اکیلے شیام لال جی پر استھان پر آکرمن کیا۔ کنتو ہر سنکٹ آپ کے لئے نوتن اتساہ کا سندیش لایا۔ آپ کو رات دن دھرم پرچار اور دھرم سیوا کی دھن لگی رہتی تھی۔ دھرم پرچار میں آپ نے نہ تو اپنی وکالت کا دھیان رکھا۔ اور نہ ہی سواستھ کا۔ آپ کے پرچار کاریہ میں کوئی وگھن روڑا نہ اٹکا سکا۔ بہدھا ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ $10\frac{2}{}$ اور $10\frac{3}{}$ ڈگری جور میں بھی انہوں نے ویاکھیان دئے ہیں۔ اور ایک بار آپ نے اس سمیہ ویاکھیان دیا۔ جب کہ آپ کی آنکھوں کا آپریشن ہوا تھا۔ آپ نے کئی بار ایسے ایسے استھانوں پر پرچار کیا۔ جہاں پر آپ کا جیون خطرے میں تھا۔ آپ کے اتھاہ دھرم پریم کو دیکھ کر آپ کے ایک ابھی یوگ کا فیصلہ لکھتے ہوئے ہائیکورٹ کے نیایادھیش مسٹر اصغر یار جنگ نے لکھا ہے۔ کہ:-

"اس شخص کو (Religion mania) ارتھات خلل مذہبی معلوم ہوتا ہے۔ (اس ویکتی کو مذہبی دیوانہ پن ہے)"

نظام راجیہ کے بچے بچے کو یہ بھلی پرکار ودت ہے۔ کہ ادگیر آریہ سماج کے جنم داتا شیام لال جی ہی ہیں۔ تتھا ادگیر کے اردگرد کے لگ بھگ سبھی مکھیہ آریہ سماجوں کی استھاپنا آپ ہی نے کی ہوئی ہے۔

جب نظام راجیہ میں آریہ سماجوں کی سنکھیا بیس پچیس ہو گئی۔ تو ایک شرومنی

سبھا استھاپت کی گئی۔ جس کے پردھان شری بنسی لال جی اور منتری شری شیام لال جی چنے گئے۔ کنتو ایک دو ورشوں کے بعد ہی نظام پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی استھاپنا ۱۹۳۱ء میں ہوئی۔ اور آپ نے ۱۹۳۳ء و ۱۹۳۴ء میں اس سبھا کے منتری پد کو سشوبھت کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۵ء میں آپ نے پردھان پد کو گرہن کیا۔ اجمیر اردھ شتابدی سے لوٹنے کے بعد ایک ورش بعد شری شیام لال جی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔

ان ہی دنوں پنڈت رام چندر جی دہلوی پر نظام راجیہ میں داخلہ کا پرتی بندھ لگایا گیا۔ اور ان ہی دنوں سے آریہ سماجیوں پر اتیاچاروں کی ماترائیں ادھک سے ادھک بڑھنے لگیں۔

شیام لال جی نے آریہ سنگٹھن کو بڑھانے کے لئے اکھل بھارتیہ آریہ سمیلن کو منانے کی آگیا چاہی۔ کنتو نظام سرکار نے آگیا دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر کیول نظام پرانتیہ آریہ سمیلن کا پربندھ کیا گیا۔ پرنتو اس میں بھی اسپھلتا ہوئی۔ اور نظام سرکار نے صاف انکار کر دیا۔

۱۹۳۴ء میں چٹ گوپا میں آریہ سماج کے پرچار پر پرتی بندھ لگایا گیا تھا۔ اتہ اس کے لئے آپ کے بڑے بھائی شری بنسی لال جی نے ستیاگرہ کیا۔ اور سرکاری آگیا کو ٹھکرا دیا۔

اس ستیاگرہ میں شیام لال جی نے بھاگ لیا تھا۔ کنتو پولیس کا اتنا ساہس نہ ہو سکا۔ کہ کسی کو گرفتار کر لے۔ ایک بار پولیس نے شیام لال جی پر ایک کیس کھڑا کر دیا۔ اور گرفتاری کی پوری پوری تیاری کر لی تھی۔ اسی سمیہ آریہ ویام شالہ ادگیر کا اتسو شری سورگیہ وامن نائک جی کی ادھیکشتا میں ہونے والا تھا۔ ادھر آریہ سماجی شیام لال جی کو ادگیر لانے پر اڑے ہوئے تھے۔ ادھر پولیس انہیں گرفتار کرنے بیٹھی تھی۔ لیکن پولیس کو اتنا ساہس نہ ہو سکا۔ کہ ان پر ہاتھ ڈال سکے۔

۱۹۳۵ء میں شیام لال جی پر غنڈوں مانک نگر کی یاترا پر گھاتک حملہ کیا کنتو شری بابو پرشاد نے اپنے ہاتھوں پر لے کر انہیں بچا لیا۔

نظام راجیہ کی مہربان پولیس نے ... شیام لال جی۔ شری بنسی لال جی۔ شری پنڈت نریندر جی اور شری دتا تری پرشاد جی پر ہی چار ابھی یوگ کھڑے کر دئے۔ پچھلے تین ورشوں سے شیام لال جی کو روگوں نے پھر آن گھیرا۔ چرم روگ کے ساتھ ساتھ جگشو روگ بھی آرمبھ ہو گیا تھا اتہ اس کے علاج کے لئے آپ حیدرآباد بنگلور۔ گلبرگہ۔ اور بمبئی گئے۔ انت میں ... کے پرسدھ وید شری تری امباکر راؤ نے آپ کا علاج کیا۔ اور انہیں کیول دودھ اور کیلے کھا کر رہنے کو کہا۔ اتہ شیام لال جی نے یہی کھا کر دو ورش کاٹے۔

ابھی علاج چل ہی رہا تھا۔ کہ ادگیر میں دسہرا کے پرو پر مسلمانوں نے ہندوؤں پر آکرمن کر دیا۔ پرنتو سوروپ ایک مسلمان مارا گیا۔ ایسے سمیہ کو نظام کی پولیس کیسے ہاتھ سے کھوتی؟ جھٹ شیام لال جی کو سولہ انیہ آدمیوں کے ساتھ گرفتار کر کے بیدر کے جیل تھانہ میں بھیج دیا۔

جب سے آپ کو جیل خانہ میں ڈالا گیا ان پر کئی پرکار کے اتیاچار کئے گئے۔ ان کے کھانے کا پربندھ باہر سے کیا گیا تھا۔ پرنتو کھانا لے جانے والے ایک کیس میں پھانس کر جرمانہ کیا گیا۔ اس کے بعد ایک ہوٹل میں پربندھ کیا گیا۔ کنتو اس پر بھی پولیس نے دباؤ ڈالا۔ اور اس پرکار شیام لال جی کا دودھ بند ہو گیا۔ اور کئی دن بھوکے رہنا پڑا۔ اس کے بعد شری ونائیک راؤ جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نے کھانے کا پربندھ کر دیا۔ اور ایک ویکتی کو اس کاریہ پر نیکت کیا۔ کنتو جیل کے ادھیکاریوں و پولیس نے اس ویکتی کو بھی مارنا و گالیاں دینا آرمبھ کر دیا۔ اور اسے بیدر سے بھگا دیا۔ اتہ پھر دودھ آنا بند ہو گیا۔ اس کے بعد شری دتا تری پرشاد جی ۱۶-دسمبر کو بیدر گئے۔ اور انہیں سوچنا ملی۔ کہ شیام لال جی بیدر جیل میں شہید ہو گئے ہیں۔ اس پرکار شیام لال جی اپنے بڑھتے ہوئے روگ اور اس پر خوراک کی بد انتظامی کی وجہ سے کال کے گراس بن گئے۔ اور آریہ سماج ان کی سیواؤں سے محروم ہو گیا۔

شیام لال جی کے جیون کی بڑی کٹھنائی سے مہتما نکے ... شولاپور سے آئے

نویدن

آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۳۸ء لکھی جا رہی ہے۔ مشن کی تمام برانچوں کے سیکرٹری صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ جو جو کام ان کی برانچ نے دوران سال میں کیا ہو۔ بمعہ اسمائے موجودہ عہدیداران دفتر مشن میں ۲۱-جنوری سنہ ۱۹۳۹ء تک ارسال کر کے مشکور کریں۔ تا کہ وقت پر رپورٹ میں درج ہو سکے۔ اُپدیشک صاحبان مشن سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے کام کی مختصر رپورٹ جلد ارسال کریں۔ خاص طور پر وہ لکھیں۔ کہ کتنی شدھی کی ہے؟ کتنی استریوں کو بچایا ہے؟ کتنی سماجیں قایم کی ہیں؟ کتنے مقامات کا دورہ کیا ہے؟ شدھی کے کام کے راستہ میں کیا کیا روکاوٹیں آئی ہیں؟ اور مشن اُن کو کیسے دُور کر سکتا ہے؟

(دیوی چند پردھان)

انگد کے گراہک بنیں

سرد ستجنوں کو ودت ہوگا۔ کہ حیدرآباد دکن، پر آریہ سماج کا ستیاگرہ آرنبھ ہو چکا ہے۔ اور آریہ کانگرس شولاپور میں بھی ستیاگرہ کا نشچے ہو چکا ہے۔ اب یہ بہت اکھل بھارتیہ ہونے والا ہے۔ تت سمبندھی سرد سرکار کے سماچاروں کو پڑھنے کے لئے شولاپور سے نکلنے والے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے سپتاہک پتر "انگد" کے گراہک بنئے۔ یہ پتر ویدک سندیش کا ہی دوسرا نام ہے۔ اس میں نظام سمبندھی سماچاروں اور سماچار پتروں کے لیکھوں کے اتیرکت ویدک سدھانت سمبندھی پرمانک لیکھ رہتے ہیں۔ مولیہ کیول تین روپے آٹھ آنے وارشک ہے۔ (منیجر)

ضروری اطلاع

گوروکل یونیورسٹی نے حسب ذیل ڈگریاں گورنمنٹ آف انڈیا سے تعزیرات ہند ٹریڈ مارک ایکٹ ۱۹۳۲ء دفعہ آئی-اے-سی کی رُو سے رجسٹری کرالی ہیں۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کوئی اصحاب یا سنستھائیں یہ نام یا ان ڈگریوں سے ملتے جلتے نام نہ رکھیں۔ ورنہ ان پر باضابطہ قانونی کارروائی ہو سکے گی۔

(۱) سدھانت النکار (۲) ودیا واچسپتی۔ (۳) ویدالنکار (۴) ودیا النکار (۵) آیوروید النکار (۶) وید واچسپتی (۷) نیائے واچسپتی۔ (۸) مہمانسا واچسپتی (۹) ویدانت واچسپتی۔ (۱۰) سانکھیہ درشن (۱۱) دیاکرن واچسپتی (۱۲) درشن واچسپتی (۱۳) آیورویدبھوشن

(سنبہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی۔ سہارنپور)

وہ کیا کہتے ہیں؟

"دیانندپوری" کی آواز

میری بہاتھا پر بھگت سندر داس جی نے نہایت اور پریم پتر بھیجا۔ جسکو پڑھ کر میری خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ "آریہ بان پرستھ آشرم" جوالا پور کے نزدیک بر لب سڑک کنکھل جوالا پور۔ نہر گنگ کے قریب دیانندپوری آباد کرنیکی جو تجویز ہوئی ہے۔ یہ خبر ہر آریہ نر ناری کے لئے خوشی پیدا کرنے والی ہے۔ اس نگر کا نام "دیانندپوری" ہی رکھا جاوے۔ کیونکہ آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی مہاراج کے پوتر نام کو ہندوؤں کے سب سے بڑے تیرتھ استھان ہردوار میں خصوصاً اور آس پاس کے دیگر دھرم استھانوں میں عموماً روشن کرنے کے لئے "دیانندپوری" نام رکھنا بہت ہی شوبھا دیتا ہے۔

آج ہندوستان اور ممالک غیرہ میں سینکڑوں نگر مہان پُرشوں کے نام سے سینکڑوں ورشوں سے آباد چلے آ رہے ہیں۔ اور ان کے پوتر نام کو جیوت بنا رہے ہیں۔ اس لئے آریہ ویرو آؤ ہم بھی اپنے مہرشی کے نام کو امر بنا دیں۔

میری رائے میں اس نگر کا نام "دیانندپوری" ہی رکھا جاوے۔ میرا مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج و شری بھگت سندر داس جی سے خصوصاً اور دیگر کاریہ کرتا آریہ پُرشوں سے عموماً نویدن ہے۔ کہ کرپا کر کے میری اس رائے کو سویکار کریں۔

دوسرے آریہ بھائیوں کو چاہئے۔ کہ وہ بھی پُوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج اور بھگت سندر داس جی سیوک کو "دیانندپوری" نام رکھنے کی پرارتھنا کریں۔

پرماتما وہ دن جلد لاویں۔ جب ہم ریلوے سٹیشن ہردوار پر اُتریں۔ تو قلی۔ ٹانگہ والا۔ موٹر والا یہ پکارتا سنائی دے۔ "چلو دیانندپوری کو"۔

آریہ ویرو! تن من اور دھن لگا کر جلد دُنیا پر ثابت کر دکھا دو۔ کہ "دیانندپوری" آباد ہے۔

(دیا مکند منتری۔ آریہ سماج نابھہ)

شردھانند گوروکل سمارک ندھی

گوروکل کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کیلئے ادھیکاریوں نے ایک سکیم چلائی ہے۔ اس کا نام شہید کے نام پر شردھانند سمارک ندھی رکھا گیا ہے۔ اس میں کم سے کم دس روپیہ سالانہ یا دو سو روپیہ ایک ساتھ دان دینے والے اصحاب اس کے ممبر بنائے جاتے ہیں۔ اب تک تقریباً پانچ سو ممبر بن چکے ہیں۔ ان کو گوروکل کی طرف سے مطالعہ کے لئے ایک نہایت عمدہ پستک ہر سال بھینٹ کی جاتی ہے۔ ہمارا مقصد اس سکیم کو اچھے پیمانہ پر چلانے کا ہے۔ اگر دس ہزار ممبر اس کے بن جاویں۔ تو گوروکل ہمیشہ کیلئے مالی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ اور منتظمان گوروکل اِدھر سے بے فکر ہو کر گوروکل کی اندرونی اور بیرونی بہبودی میں لگ جاویں گے۔

دس ہزار دانی ایسے نکل آویں۔ تو یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور اس طرح گوروکل کی امداد کر جہاں وہ اس شہید کے پرتی اپنی سچی شردھانجلی سمرپت کریں گے۔ وہاں اس کے لگائے ہوئے پودے کی جڑوں کو بھی ہمیشہ کے لئے مضبوط کرنے میں سہائیک ہوں گے۔

مجھے آشا ہے۔ کہ رشی کے بھگت۔ شہید کے پیارے اور گوروکل کے پریمی اپنے پیارے گوروکل کے لئے تیاگ اور پریم کا ثبوت دیں گے۔ اور گوروکل کے کاریالیہ سے فارم منگوا کر جلد بھر کر بھجوا دیں گے۔

(سنبہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور)

ضرورت

"پرکاش" کے اشتہارات کیلئے ایک موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کیلئے ۲؍۔ دو بار کے لئے ۳؍۔ تین بار کیلئے ۳؍ اور اس سے زیادہ بار کے لئے صرف آٹھ آنے (۸؍) مزید ہر بار۔

(منیجر)

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

بڑھیا الذیذ ٹانک!! طاقت اور تندرستی بڑھانے کے لئے اس کا استعمال بچے۔ جوان۔ بوڑھے مرد عورت سبھی کو کرنا چاہیئے۔ قیمت:- چار روپے (للعہ) فی سیر

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ آنکھوں میں جالا پھولا کھجلی وغیرہ روگ چند یوم کے لگانے سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت تین (۳) روپے فی تولہ۔

چندر پربھا

پیشاب کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ جگر کی کمزوری اور خون کی کمی اور بواسیر آدی روگوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ قیمت دس آنے (۱۰؍) فی تولہ۔

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو-پی)

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مختصر افسانہ

نصف روزہ خدا!

ایک دفعہ حضرت مسیح اور پطرس اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ پطرس خیالات کی دُنیا میں کھوئے ہوئے تھے۔ اچانک کہنے لگے ــ "واہ! خدا ہونا بھی کیسی خوش قسمتی ہے؟ کاش! میں آدھے دن کے لئے خُدا ہو جاؤں۔ پھر مجھے تمام عمر پطرس رہنا منظور ہے۔ میں صرف آدھے دن کے لئے خُدا ہونے کا آرزومند ہوں"+

حضرت مسیح مسکرائے اور بولے ــ "اچھا پطرس تمہاری خواہش پوری ہوگی۔ سورج غروب ہونے تک تم خُدا ہو"۔

چلتے چلتے دونو ایک گاؤں کے قریب پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک لڑکی راج ہنسوں کے گروہ کو لائی۔ ان کو چراگاہ کی جانب ہانک دیا۔ اور گھر جانے لگی۔

پطرس (جو اب خُدا تھے) حیران ہو کر لڑکی سے کہنے لگے ــ "اری پگلی! ان کی نگرانی کون کرے گا۔ اور آج تو دعوت کا دن ہے"۔

لڑکی نے کہا ــ "خُدا ہے دو جہان ــ" اور بھاگ گئی +

حضرت مسیح نے فرمایا ــ "پطرس! تم نے لڑکی کی بات سُنی؟ مجھے تمہیں گاؤں کی دعوت میں لے جانے میں از حد خوشی ہوتی۔ لیکن شاید ایسا کرنے سے ان راج ہنسوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔ تم سورج غروب ہونے تک خُدا ہو۔ یہیں ٹھیرو۔ اور ان کی نگرانی کرو"۔

پطرس بے چارے بہت پشیمان تھے۔ مجبوراً وہیں ٹھیر کر چوکیداری کرنی پڑی۔ اس کے بعد انہوں نے دوبارہ کبھی خُدا ہونے کی خواہش نہ کی +

"پرکاش" کا "شور اتری نمبر" کے لئے جلد از جلد اپنی اپنی رچنائیں بھیجنے کی کرپا کریں۔ ابھی سے تیاریاں شروع ہیں + (منیجر)

(استری جگت)

(گذشتہ سے آگے)

سپین کی عورتیں

(از مس ایلن ولکنسن۔ ممبر پارلیمنٹ)

ٹی ٹواں وہ علاقہ ہے جہاں سانڈوں سے لڑنے والے رہتے ہیں۔ یہاں کی عورتیں ہتھیاروں سے خوب آشنا ہیں۔ اور طوائفوں کو ہتھیار باندھنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ ہی وہ میدانِ جنگ میں لڑنے جا سکتی ہیں۔

سپین کے مشہور ناول نگار راموں سینڈر ستے جو نامور گرسٹ ناول "سُرخ اتوار" کی مصنفہ ہیں۔ مجھے بتایا۔ کہ سپینی لڑکیوں کو اس جنگ جوئی کے باوجود اس بات پر آمادہ نہیں کر سکے۔ کہ وہ گلے کے ہار اور ہاتھوں کی چوڑیاں اُتار دیں۔ وہ اپنی وردی کے نیچے نرم ریشمی بلاوز پہنے رہتی ہیں۔ اور اپنے عورت پن کو نہیں چھوڑتیں +

ہر شخص کا خیال ہے۔ کہ سپین کے کارخانوں کی مزدور لڑکیاں بہترین سپاہی ثابت ہوتی ہیں اور کسان لڑکیاں اپنے گھروں کی مدافعت میں، جو چیز بھی ان کے ہاتھ پڑے۔ اُسے لے کر بھپری ہوئی شیرنیوں کی طرح لڑتی ہیں۔ لیکن یہ کسانوں کی لڑکیاں اپنا گاؤں چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتیں۔ کپڑے اور کاغذ کی ملوں کی لڑکیاں ہر قسم کی سختی کی عادی ہوتی ہیں۔ وہ گرد و غبار، شور و غل۔ اور بھیڑ بھاڑ سب برداشت کرتی ہیں۔ اور جنگ کی گرما گرمی میں بھی بہت ٹھنڈی اور پُر سکون رہتی ہیں +

خانہ جنگی کی نوعیت قومی جنگ کے مقابلہ میں بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس میں نہایت ہی بے رحمی کے مظاہرے ہوتے ہیں۔ اور جنگ کے تمام ضابطے بالائے طاق رکھ دئے جاتے ہیں۔ عورتوں سے بھی وہی برتاؤ کیا جاتا ہے۔ جو برسرِ پیکار مردوں سے ہوتا ہے۔ خواہ وہ جنگ میں عملی حصہ لیں یا نہ لیں۔ ان کے گھروں پر حملہ کیا جاتا ہے۔ اگر بندوق ان کے ہاتھ لگ جاتی ہے۔ تو وہ بھی جنگ میں کود پڑتی ہیں۔ اور اپنے مردوں کے دوش بدوش لڑتی ہیں +

جن سپینی مردوں سے مجھے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ــ "عورتیں چونکہ جنگ میں حصہ لئے بغیر نہیں رہتیں اس لئے مناسب یہی ہے۔ کہ نوجوان اور مضبوط عورتوں کو باضابطہ جنگ کی تربیت دی جائے۔ اور انہیں وردی پہنائی جائے۔ البتہ بوڑھی عورتوں کو دُشمن کے رحم پر چھوڑ دینا چاہئے"۔

عورتیں اپنی جنس کے ان ناموں سے خوب واقف ہیں۔ جو سپینی تاریخ میں برقرار رہیں گے۔ مثلاً لا پیسیونیریا۔ جن سے میں کارٹس میں ملی تھی۔ وہ سپینی پارلیمنٹ کی ممبر تھیں۔ وہ لمبی اور دُبلی پتلی۔ چہرہ سفید لیکن اُترا ہوا۔ جس سے تکان کے آثار نمایاں تھے۔ بال گھنے اور سیاہ ہیں کہیں بھورے بھی تھے +

جب میں ان سے پہلے پہل ملی۔ تو اگرچہ اُن کے آس پاس لوگ باتیں کر رہے تھے۔ لیکن وہ چُپ چاپ چائے پی رہی تھیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کچھ کھوئی ہوئی ہیں۔ پھر اسی شب میں نے انہیں تقریر کرتے سنا۔ اُن کی آواز سارے ہال میں گونج رہی تھی۔ وہ محض سیاسی ایکٹرس ہی نہیں ہیں۔ بلکہ بڑا سلجھا ہوا دماغ رکھتی ہیں۔ اور تنظیم کا انہیں زبردست ملکہ ہے +

موجودہ جنگ میں انہوں نے خود حصہ نہیں لیا۔ لیکن وہ اس علاقہ میں گئیں جہاں فاشسٹوں اور اشتراکیوں کے درمیان جنگ جاری تھی +

---

۴ چغلیاں کھا رہی ہیں ــ ارمان بھری آنکھیں دھوکا دے رہی ہیں +

ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک نہایت موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کے لئے ۱ر۔ دو بار کے لئے ۲ر۔ تین بار کے لئے ۳ر۔ اور اس سے زیادہ مزید ہر بار کے لئے صرف آٹھ آنے (۸ر) فی ہر بار + (منیجر)

ادبیات

حقیقت

اس پر کبھی یقین نہ کرنا ــ اگر میں ہجوم غم میں گنگناتا سُنا جاؤں۔ کہ ــ میری محبت ختم ہو چکی ہے ــ جب سمندر کی لہریں ساحل کو چوم کر واپس جا رہی ہوں ــ تو اس خیال کو ہرگز دل میں جگہ نہ دینا۔ کہ سمندر بے وفا ہے ــ وہ پھر آئے گا۔ اور ساحل سے اُسی طرح محبت کرے گا ــ سابقہ محبت کے نقوش کی یاد سے معمور میں اب بھی تیری یاد سے غافل نہیں ــ میں پھر ایک دفعہ اپنی آزادی تیرے حوالہ کر دونگا ــ جس طرح لہریں اپنے محبوب ساحل کی قدم بوسی کے لئے بہت دُور جا کر پھر واپس مڑ آتی ہیں + (ٹالسٹائی)

توبہ!

مجھے تجھ سے محبت تھی ــ اور اس کی راکھ میں اب تک شرر موجود ہیں ــ اے میری جاں سوزِ محبت کے ــ یہ اقرارِ محبت ہے ــ مگر آزردہ مت ہونا ــ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں پھر تجھے غم میں نہ ڈالوں گا ــ مجھے تجھ سے محبت تھی ــ مجھے اقرار ہے اس کا ــ جنون انگیز الفت تھی ــ مگر اب صدقِ دل سے دُعاگو ہوں ــ کوئی تجھ سے کرے نہ اُلفت پھر ویسی کبھی جس طرح میں نے کی +

راہبہ

نہیں۔ نہیں۔ میں یقین نہیں کر سکتا ــ چھوڑ دو ــ بھول جاؤ ــ روحانی راحت۔ ترکِ دُنیا اور دعاؤں کے ذکر کو ــ میں نہیں میں یقین نہیں کر سکتا۔ کہ یہ لطیف جسم ــ یہ سینہ ــ یہ گردن ــ یہ اعضا جن میں زندگی سانس لے رہی ہے ــ کسی خانقاہ کے اندھیرے غار میں قید ہو جائیں گے ــ نہیں خود اس پر یقین نہیں ــ تمہارے الفاظ ــ تمہاری نگاہیں

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کیلئے اُون وغیرہ اور گرم لبستروں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے دان دیتے سمے اس طرف ضرور دھیان دیں۔ یہ سنستھا آپ کے دان سے ہی چل رہی ہے +

منتری۔ کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

ویدک کرانتی کی پکار

بقیہ صفحہ ۱۱

نہ ہو جائے کھید کی بات ہے۔ اونشیکتا تو اس بات کی ہے۔ کہ آریہ سماج ادھک سے ادھک نو یووکوں کو تیزی ودھ ویدک کرانتی اتہاس سامایک راج نیتک تتھا دھارمک کرانتیوں کا اُپاسک بنائے +

آریہ سماج کے پروَرتک رشی دیانند نے دلیسی راجیوں کے سُدھار کے لئے اپنے جیون کال میں ان تھک پریشرم کیا ہے۔ اور نرمان کے پُورو میرٹھ سے وداع ہوتے ہوئے بھگوان دیانند نے اپنے جیون کا شیش بھاگ دیسی راجیوں کے سُدھار میں لگانے کا ہی نشچیہ کیا تھا۔ کھید ہے۔ کہ آچاریہ دیانند اپنی یہ اچھا پورن نہ کر سکے۔ آچاریہ دیانند کے سامنے ساجاتشوپتی تتھا بکرم آدتیہ آدی کا آدرش رہتا تھا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ بھارتیہ ساجاگتی اشوپتی تتھا بکرم آدتیہ جیسے ہوں +

آج سنسار میں مہا نیتر واد تتھا منیں واد کا شور مچ رہا ہے۔ اور جسے دیکھو وہ ادھر کو ہی بھاگا جا رہا ہے۔ یہ نیتر واد انتو گتوا وسُندھرا میں گھور اشانتی اُتپن کرنے کا کارن بننے والا ہے۔ اور بن ہی چلا ہے۔ ویدک سبھیتا مہا نیتر واد کا ورودھ کرتی ہے۔ اور اس کے ستھان پر جن بل دوارا چلائے جانے والے لگھو نیتر واد کو ویوہار میں لانے کا آدیش دیتی ہے +

ویدک سبھیتا نگروں کی بہتات کا بھی گھور ورودھ کرتی ہے۔ گرامیہ جیون ہی سندر گومیہ تتھا ہمارا کرتک جیون ہے۔ ویدک سبھیتا کا وکاس گراموں تتھا ارنیوں میں ہی ہوا ہے۔ اور آج دن بھی ویدک کرانتی کے اُپاسکوں کو شہر تتھا نگر چھوڑ کر گرام تتھا ارنیوں میں بسنا ہوگا۔ کرانتی کی پونہ اگنی کا ادبودھن تو ارنیوں تتھا گراموں میں ہی ہونا ہے۔ انت میں کرانتی کے اُپاسکوں سے نویدن کروں گا۔ کہ وہ ارنیوں تتھا گراموں میں پہنچ جائیں۔ اور بانپرستھ رشی منی سادھو سنت۔ بان پرستی۔ سنیاسی۔ یوگی۔ جتی۔ بھگت اور بھکشوؤں کی بھانتی جیون جیوتی جگانے میں سنلگن ہوں +

انت میں میرا ان ودوانوں سے جو وشو توکھی کرانتی کے سوتر دھار آچاریہ دیانند کے شِشیہ تتھا انویائی اور پرتی بھاجن میں نویدن ہے کہ آپ اپنے جیون میں کرانتک روپ سے کرانتی کاری بنئے۔ اور سنسار میں ویدک کرانتی کے پاون مارگ کا وستار کیجئے +

ہتیا

بقیہ صفحہ ۱۲

بہو نہ بھئی قیدی ہو گئی۔ بڑے گھروں کی بڑی بڑی باتیں ہوتی ہیں۔ یہ پردہ ہے۔ کہ جان مارنا؟"

گلاب نے ہاتھ جوڑ کر کہا "ماتا تمہارے پیروں پڑتی ہوں یہاں سے چلی جاؤ۔ نہیں تو میری جان کی کُشل نہیں ہے۔"

مینا کے سترک کانوں میں ان سب باتوں کی آہٹ پڑ گئی۔ دبے پاؤں آ کر بہو کی کوٹھڑی کے دوار پر کھڑی ہو گئی۔ اور کان لگا کر سننے لگی۔ آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ مہری کو ڈانٹ کر بولی "اچھا۔ اب رہنے دے۔ آئی ہے کہیں سے بہو کی سگی بن کر۔ ہم لوگ نائی کہار نہیں ہیں۔ کہ ہماری بہو بھی گلی گلی ناچتی پھرے۔ چلی ہے اپنی برادری کا بکھان کرنے۔ تو کیوں آئی یہاں۔ تو کون ہوتی ہے میری بہو سے بولنے والی؟"

مہری نے دیکھا۔ کہ بہو جی کی مالکن کا کرودھ بڑھ رہا ہے۔ تو چپکے سے کھسک گئی۔ مینا گلاب کے سر ہو گئی "اب کیا پوچھتا ہے؟ اب تو دُکھڑا رونے کو مہری مل گئی۔"

گلاب نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا "اماں جی۔ میں آپ کے چرن چھو کر کہتی ہوں۔ کہ میں نے مہری سے کچھ نہیں کہا۔ میں تو اس سے بار بار کہتی رہی۔ کہ یہاں سے چلی جا۔ آپ اس کو بُلا کر پوچھ لیجئے۔ کہ میں نے اُسے کیا کہا؟"

مینا نے اُسے کرودھ میں جو کچھ منہ میں آیا کہا۔ پرنتو گلاب کو کچھ سنائی نہ دیا۔ اس کے پیٹ میں پھر درد ہونے لگا تھا +

(۵)

باہر سے چندر ناتھ آئے۔ مینا نے اُسے آڑے ہاتھوں لیا "اب یا تو تو ہی اس گھر میں رہ یا میں ہی رہوں۔ تیری بہو کے ہاتھ اس گھر میں اب میرا نرواہ نہ ہوگا۔ اب مہری کو بُلا کر اس سے دُکھڑا رویا جاتا ہے۔ ہم چمار ہیں۔ ڈوم ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی گئے بیتے۔ بہوؤں کی جیسی دُردشا ہمارے گھر میں ہوتی ہے۔ ویسی اور کہیں نہیں ہوتی۔ کچھ کہو تو لڑنے کو تیار۔ اس چنڈالن نے پُرکھوں کے منہ میں کالکھ لگا دی ہے۔"

چندر ناتھ بولا "تو اپنے باپ کو کیوں نہیں کوستی۔ کہ چمار کے گھر پٹک دیا۔ اب سے بھلا ہے چلی جائے کسی کُٹنی کے گھر۔"

اسی کرودھ میں بھرا ہوا۔ وہ گلاب کی کوٹھڑی کے دروازے تک آیا۔ تو دیکھا۔ کہ گلاب اچیت پڑی ہے۔ اور ششدر رہ گیا۔ اُلٹے پاؤں دوڑا ہوا ماں کے پاس آیا۔ اور ماں سے یہ حال کہا۔

اب مینا کو شاید کچھ کھید ہوا۔ اس نے سمجھا تھا۔ کہ بہو مکر کئے پڑی ہے۔

دوڑی ہوئی اوپر گئی۔ اور بچّے کو اُٹھا لیا۔ اور چندر ناتھ کو پکار کر بولی — "جا کر اپنے باپ کو کہہ دے۔ دائی بلوا دیں۔ بھگوان نے اُن کو پوتا دیا ہے۔" پنڈت جی دائی کو بُلانے کے لئے آدمی بھیج کر گھر میں آ بیٹھے۔ اور پترا کھول کر دیکھنے لگے۔ "بچہ کیسے لگن میں پیدا ہوا ہے؟"

تھوڑی دیر بعد دائی آ گئی۔ اور بہو کو دیکھ کر مینا سے بولی — "کیا بہو کے پاس کوئی تھا نہیں؟ مجھے اور پہلے کیوں نہ بُلا لیا؟ بہو کے تو دانت بیٹھ گئے ہیں۔ جی ڈوب گیا ہے۔ بچّے کی ناف تو میں کاٹ دوں گی۔ لیکن بہو میرے بس کی نہیں ہے۔ کسی لیڈی ڈاکٹر کو بلوائیے۔ نہیں پیچھے مجھے دوش دو گی۔ کہ پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

مینا ناک سکوڑ کر بولی "میرے گھر کبھی نہ میم (لیڈی ڈاکٹر) آئی ہے۔ اور نہ آوے گی۔ اور بہو کو ہوا ہی کیا ہے۔ کہ میم بُلواؤں؟ کوئی نئی بات تھوڑے ہی ہوئی ہے۔"

محلّے کی دو چار بڑی بوڑھیاں یہ خبر سنتے ہی آ پہنچی تھیں۔ اور پرسُوتی گرہ کے دوار پر کھڑی تھیں۔ ان کی بھی یہی صلاح ہوئی۔ کہ میم سیم کے بُلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سبھی کے دس دس بیس بیس بچّے ہو چکے ہیں۔ لیکن آج تک میم کسی کے گھر نہیں آئی۔ اس پُرانی پرتھا کو کیسے توڑا جائے؟

مینا نے اُسے کڑی آنکھوں سے دیکھا — "تم تو دائی ابھی گھبرا رہی ہو۔ جیسے آج پہلی بار زچہ بچّہ دیکھا ہے۔ کچھ نہیں تو سینکڑوں ہی بچّے جنائے ہوں گے۔ میم کس کے گھر آتی ہے؟ ہم کرسٹان تھوڑے ہی ہیں۔ کہ میم کو گھر بُلا لیں۔"

دائی نے دیکھا۔ کہ یہاں اس کی کوئی نہیں سُنتا۔ تو باہر نکل آئی۔ اور آنگن میں آ کر پنڈت جی سے بولی (جو ابھی تک بیٹھے مگن وچار رہے تھے) — "مالک! بہو جی بہت بے حال ہیں۔ مجھے تو ان کا بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ناڑی کا کہیں پتہ نہیں۔ آنکھیں اوپر کو ٹنگ گئی ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ کسی میم کو بُلا کر دکھا دو۔ لیکن میری کوئی نہیں سُنتا۔ میں تم سے بھی جتائے دیتی ہوں۔ اب میرا دوش نہیں ہے۔"

پنڈت جی بولے "کیسی باتیں کرتی ہو دائی۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ بچّے کے ہونے میں دائی آتی ہے۔ میم نہیں آتی۔ نہ آج تم نئے سرے سے آئی ہو۔ نہ میرے گھر میں کوئی انوکھا بچہ ہوا ہے۔"

دائی نے بہت سمجھایا۔ لیکن پنڈت جی میم بُلانے پر کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ آخر اس نے کہا "اگر آپ بہو کو مارنے پر ہی تُلے ہوئے ہیں۔ تو دوسری بات ہے۔ لیکن اب ان کے بچنے کی کوئی آشا نہیں ہے۔ روپے پیسے اسی دن کیلئے ہوتے ہیں۔ لیکن آدمی ایک بار چلا جاتا ہے تو پھر نہیں آتا۔"

اب پنڈت جی کو بھی کچھ شنکا ہوئی۔ مینا کو پکار کر پوچھا "اب بہو کا جی کیسا ہے؟"

"میم کے نام ہی سے مینا کی ایرشا پرجولت ہو رہی تھی۔ اس کے بھی تو بچّے ہوئے ہیں۔ اسے بھی تو اسی طرح پیڑا ہوئی ہے۔ وہ بھی تو پرسوت جور میں مہینوں پڑی رہی۔ جب اس کی بار میم نہ آئی۔ تو اب کیسے آ سکتی ہے۔ گلاب ایسی کہاں کی دُلاری ہے۔ کہ اس کے لئے میم آوے۔ جینا ہوگا جیئے گی۔ مرنا ہوگا مرے گی۔ سنسار میں عورتوں کا گھاٹا نہیں ہے۔ بولی "جی اچھا ہے اور کیا؟ نخرا کئے پڑی ہے۔ تم عورتوں کا حال کیا نہیں جانتے؟"

پنڈت جی نے کہا "دائی تو ڈاکٹر بُلانے کو کہتی ہے۔ لیکن میں نے کہہ دیا۔ کہ میں ڈاکٹر بُلا کر اپنے گھر کی بے عزّتی نہ کرواؤں گا۔ میم آوے گی۔ تو سب سے پہلے شراب مانگے گی۔ میرے جیتے جی یہ ادھرم نہیں ہوگا۔"

رات کے دس بج گئے۔ گلاب کی اُلٹی سانس چل رہی ہے۔ اور سب عورتیں بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہیں +

یکایک اس نے ایک ہچکی لی۔ اور اپنی جیون لیلا سماپت کر دی۔ بے چاری کو بچّے کا منہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا +

مینا چھاتی پیٹنے لگی — "ہائے بھگوان! میری کیوں دُردشا کر رہے ہو۔ کتنے ارمان سے بیٹے کا وواہ کیا تھا۔ مگر کوئی حوصلہ پورا نہ ہوا۔"

لاش کپڑے سے ڈھک کر باہر لائی گئی۔ گھر میں رونا پیٹنا مچ گیا +

ایک بڑھیا نے مینا کو سمجھایا "دیدی اب کیوں روتی ہو۔ سلامت رہے بیٹا۔ پھر بہو آ جاوے گی۔" +

مفت لیجئے!

صرف پانچ آنے کے ٹکٹ محصول ڈاک وغیرہ کے لئے بھیج کر شری ہتیشی علاو لپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی مشہور تصنیف "گیتا کا گیان" اور "اُپنشد گیان" اردو یا ہندی میں منگوا لیجئے۔ اب اور دو نئی تصانیف "ہتیشی رامائن" اور "سندھیا گیان" بھی تیار ہو رہی ہیں +

سمپادک "پرکاش" لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج نابھہ کے سماچار

(۱) آگامی ورش کے کاریہ کو چلانے کے لیے وارشک چناؤ نمن پرکار سے ہوا ہے :-
شری یان پنڈت شمبھوناتھ جی سپرنٹنڈنٹ دفتر ریونیو ۔ مینیجر صاحب بہادر نیشنل آف ایجنسی نابھہ پردھان ۔ شری لالہ رامجی داس جی معروف پاٹل والا ۔ وکیل نابھہ اُپ پردھان ۔ بالمکند کلرک جنرل پوسٹ آفس نابھہ منتری ۔ مہاشہ دیوان چند جی کمپونڈر سینٹ مین ہسپتال نابھہ خزانچی ۔ مہاشہ سوروپ لال جی ناظر دفتر ریونیو اسسٹنٹ صاحب نابھہ ۔ لیپڈ کا دھکیش ۔

مینیجر صاحبان سب کمیٹی آریہ کنیا پاٹھشالہ
(۱) شری یان پنڈت شمبھوناتھ جی پردھان ۔
(۲) شری یان لالہ رام جی داس جی اُپ پردھان
(۳) شری یان لالہ ہیرا لال جی اُپ پردھان ۔
(۴) شری یان لالہ بالمکند جی منتری (۵) شری مہاشہ کندن لال جی بی ۔ اے (۶) شری پنڈت بھوپال دیو جی ٹیچر سٹیٹ ہائی سکول نابھہ ۔
(۷) شری یان مہاشہ رگھبیر دیال جی پرائیویٹ ٹیچر ممبران انترنگ سبھا ۔

سروسمتی سے شری یان برہم چاری سوم کیرتی جی ودیالنکار سناتک گوروکل کانگڑی آریہ سماج کے پروہت مقرر ہوئے ۔

پرچار کاریہ پوجیہ سوامی جینی جی ویدک مشنری سنام کی گاڑی سے پرچار ارتھ پدھارے ۔ بتاریخ ۱۲ - نومبر کو شری یان اور ۱۴ - نومبر تک آریہ سماج مندر میں تین دن بہت ہی پربھاوشالی اُپدیش ہوئے ۔

مہاشہ کرشن جی کو ودھائی آریہ سماج نابھہ نے اپنے ایک ست سنگ میں ایک ریزولیوشن میں مہاشہ کرشن جی کے سپتر مہاشہ ویریندر جی کے شبھ وواہ پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا ۔ اور مہاشہ کرشن جی و دیگر سب سمبندھیوں کو ودھائی کا ایک پرستاؤ سویکار کیا گیا ۔

شوک پرستاؤ آریہ سماج نابھہ نے اپنے ہفتہ واری ست سنگ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ پوجیہ مہاتما ہنسراج جی کی مرتیو پر بہت ہی رنج و غم کا اظہار کیا ۔

اور ایک دوسرے ریزولیوشن میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے ہیڈ ماسٹر لالہ رام لال جی کی دھرم پتنی کی بے وقت مرتیو کا اتی شوک پرگٹ کیا گیا ۔

(بالمکند منتری آریہ سماج نابھہ)

ڈی ۔ اے ۔ وی ہائی سکول منٹگمری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ڈی ۔ اے ۔ وی ہائی سکول منٹگمری کی طرف سے جو طلباء امسال پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہوئے ۔ ان میں سے دو طلباء دھرم پال اور سربخش سنگھ نے ڈسٹرکٹ بورڈ اور زمیندارہ کے دو وظائف حاصل کئے ہیں ۔ ایک طالب علم پرکاش چند بھگت نے یونیورسٹی سکالرشپ حاصل کیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی اس طالب علم کو سنسکرت کے امتحان میں اوّل رہنے کے کارن رائے بہادر بیلی رام ۔ رام چند وکٹوریہ جوبلی میڈل یونیورسٹی کے کونووکیشن کے موقعہ پر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے دیا گیا ۔

(سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

(۱) ضلع بھر میں حیدرآباد ڈے اُتساہ سے منایا گیا ۔ اکثر سماجوں نے یتھا شکتی دھن بھیج دیا ہے ۔ ستیاگرہ کے لیے والنٹیروں کے نام لکھائے گئے ۔ اکیلے داجل سماج نے ۴۳ سویم سیوکوں کے نام بھیجے گئے ۔ سبھا کی طرف سے شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کو تار دے دیا گیا ہے ۔ اور روپے روانہ کر دئیے گئے ہیں ۔
(۲) وید پرچار کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے شری سیٹھ کالو رام جی نے جہاں پچھلے دنوں مبلغ پچاس روپے امداد دی ۔ وہاں دیہات میں پرچار کی خاطر اپنا قیمتی سمیہ بھی دان دیا ۔ وہ سال بھر میں دو ماہ آنریری سیوا کر دیا کریں گے ۔
(۳) ماہ مگھر سمت ۱۹۹۵ میں مندرجہ ذیل کام ہوا :-
سات جگہوں میں پرچار ہوا :-
جام پور ۔ داجل ۔ نوشہرہ ۔ نواں شہر ۔ لنڈی سیداں ۔ ہڑنڈ ۔ خان پور ۔
۴۸ لیکچر ہوئے ۔ پرشن میں ۴۵ استریوں میں تین ۔
سات سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے ۔ نام کرن ۲ ۔ مرتک ۱ ۔ پرتر لیشٹ ۱ ۔ پرہد یگیہ ۱ ۔
ایک گرام میں ایک ہیرہ اور اس کے

لڑکے کے دھرم چھوڑنے کا بھے تھا ۔ اُسے بچایا ۔ لنڈی سیداں میں ہندی کا پرچار کیا ۔ اور ہون منتر یاد کرائے ۔ لنڈی سیداں اور ہڑنڈ میں مخالفوں نے الزام لگائے انہیں جواب دے کر لوگوں کی تسلی کرائی گئی ۔

(گنیش دت ۔ منتری)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج پانی پت کا یہ عام جلسہ شری لالہ جیوتی پرشاد جی ۔ جو کہ عرصہ دراز تک آریہ سماج پانی پت کے منتری رہے ۔ اور مرتیو پرینت آریہ سماج کی سیوا میں تت پر رہے کے اچانک دیہاوسان پر ہارد ک شوک پرگٹ کرتا ہے ۔ اور ان کی بیوہ استری و انیہ سمبندھیوں سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے ۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے ۔ کہ سورگیہ کو سدگتی ۔ اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں ۔

(دلیپ سنگھ منتری آریہ سماج پانی پت)

آریہ سماج دوراہا کے سماچار

چناؤ شری لالہ لچھمن رائے جی پردھان ۔ بابو میلا رام جی اُپ پردھان ۔ ڈاکٹر جنک پرشاد جی نردلہ منتری ۔ شری لالہ بنسی لال جی کوشادھیکشی ۔ ماسٹر امر چند جی لیکھا دھکیش ۔ بابو مکھیا رام جی پربندھک پاٹھشالہ ۔ لالہ دلیپنی رام جی اُپ پربندھک پاٹھشالہ ۔ شری لالہ شادی رام جی کپلا ۔ بابو شادی رام جی ورما ۔ اور لالہ پریم ناتھ جی سبھا سد انترنگ سبھا ۔

گوروکل کوروکشیتر کے سماچار

موسم اچھا ہے ۔ برہم چاری سب تندرست ہیں ۔ سالانہ جلسہ ۲۳ سے ۲۶ - مارچ تک ہونا قرار پایا ہے ۔ برہم چاریوں کا داخلہ شروع ہو گیا ہے ۔ (پربندھ کرتا)

آریہ سماج جامپور کے سماچار

شری پنڈت ... جی ... سبھا ایک ...

ادھشٹاتا کنیا گوروکل دہرہ دون سات دن کا لیکچر ہوا ۔ ساتھ ہی بھا[...] اُپدیش بھی ۔ جام پور سماج مبلغ [...] کنیا گوروکل کو پہلے بھیج چکی ہے ۔ اب [...] روپیہ اور سہایتا دی ہے ۔ کل مبلغ [...] روپے امداد ہو گئی ۔
(۲) بھاتہ کال کی کتھا آج کل صبح ساڑھے [...] آرمبھ ہو جاتی ہے ۔ پہلے یہ کاریہ منتری [...] دلیپ جی کرتے رہے ۔ بعد ازاں مہاشہ [...] دت جی بھاٹیہ نے کیا ۔ اب سیٹھ کا[...] ویدک ورنہ میں سے ایک منتر روز کی [...] دیتے ہیں ۔
(۳) پنڈت گوردت جی ودیالنکار آتم دیو جی بھجنوپدیشک پرچارارتھ پ[...] دو دن لگاتار صبح و شام پرچار ہو[...]
(۴) آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے جو و[...] کا جہان کاریہ اپنے ذمہ لیا ہوا ہے ۔ ا[...] حصہ (Share) مبلغ دس روپے [...] سماج جام پور نے خریدا ہے ۔
(۵) مندرجہ ذیل فنڈوں کو امداد بھیجی گئی
(ا) حیدرآباد ستیاگرہ ساروو دیشک س[...] مبلغ ۲۵ روپے ۔
(ب) چار آنہ ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا کو مبلغ بیس روپے ۔
(۶) ۵ - مگھر کا سالانہ سود جو مبلغ تیس ر[...] آیا ہے ۔ وہ غریبوں اناتھوں اور ودھوا[...] تقسیم ہو چکا ہے ۔ یہ سود مبلغ ایک ہزار [...] کا ہے ۔ جو سیوک (گنیش دت) نے پوجیہ [...] جی کی یادگاری دن منانے کے لیے د[...] ہے ۔ (گنیش دت منتری)

آریہ سماج بٹالہ کے سماچار

۳ - دسمبر سے ۱۱ - ۱۲ - ۳۸ تک [...] سوامی الیشور انند جی روزانہ اُپنشد در[...] کتھا کرتے رہے ۔ جنتا پر اچھا پربھاو [...] ہے ۔ (ستیہ پال منتری)

گوروکل جہلم کے سماچار

(۱) آج کل موسم خوشگوار ہو رہا ہے ۔ آشرم واسیوں کی صحت اچھی ہے ۔
(۲) اس ورش ملٹری شکشا کا خاص پر[...] کیا گیا ہے ۔ روز مرہ کی پڑھائی کی طرح [...] بھی پورا زور دیا جاتا ہے ۔ لاٹھی ۔ گتکا ۔ تلوار ۔ بھالا اور برچھی کا خوب ابھیاس کر[...] رہا ہے ۔ برہم چاریوں کی نو ماسک پریکشا [...] ۲ - جنوری سے آرمبھ ہو گی ۔ داخل ہونے کی ا[...]

...ہو گیا ہے (۵) کل میں تمام خوشحال نیتا گھروں کے لیے وسمتھان کی کمی سے آ رہا ہے ۔ کہ دانی مہانو بھاو اس اور مقتدیان دیں گے ۔ کل کی طرف سے شر[...]

Haridwar. Digitized by eGangotri

رکھشا کا پرشن

لقبیہ صفحہ ۱۰

کل کسی لڑکی ورشا یا دھوپ کے بچاؤ کے یہ سے نہیں - بلکہ لوگوں کا دھیان اپنی کھینچنے کے لئے طرح طرح کے بھڑکیلے پہنتی ہیں - وہ اپنے کو رنگ کر قدرت مات کرنا - اور اسادھارن سُندر دیکھنا ہیں - ایسی لڑکیوں کے لئے کوئی اہنسا تک نہیں ہے - میں "ہری جن" میں بہت بار لکھ دوں - کہ ہمارے ہردہ میں اہنسا کی بھاونا کاس کے لئے بھی کچھ نشچت نیم ہوتے ہیں - کی بھاونا بہت مہان پرتین سے - وچار جیون کے طریقے میں پرکرتی اُنہیں کر دیتا - بیدی میری پتر لکھکر اور اس طرح کے وچار رکھنے والی لڑکیاں اُوپر بنائے گئے طریقے سے اپنے جیونوں کو بالکل ہی بدل ہیں - تو انہیں جلدی ہی یہ انوبھو ہونے لگیگا - ان کے سمپرک میں آنے والے نوجوان ان کا ادر کرنا تھا ان کی اُپستھتی میں کھدر وجیت پیار کرنا سیکھنے لگے ہیں - لیکن یدی ان کو دم ہونے لگے - کہ اُن کی لاج اور دھرم پر حملہ ہونے کا خطرہ ہے - تو ان میں اس پتر شکتی آ گئے آتم سمرپن کرنے کی بجائے مر جانے تک ساہس ہونا چاہیے - کہا جاتا ہے - کہ کبھی کسی لڑکی کو اس طرح باندھ کر یا منہ میں کپڑا ٹھونس کر وِوش کر دیا جاتا ہے - کہ وہ آسانی سے مر بھی نہیں سکتی - جیسی کہ میں نے صلاح دی ہے - لیکن پھر بھی میں زوردار شبدوں میں یہ کہتا ہوں - کہ جس لڑکی میں مقابلہ کا درڑھ سنکلپ ہے - وہ اُسے اسہائے بنانے کو لئے باندھے گئے سب بندھنوں کو توڑ سکتی ہے - درڑھ سنکلپ اُسے مرنے کی شکتی دے سکتا ہے +

لیکن یہ ساہس اور یہ دلیری انہیں کے لئے ممکن ہے جنہوں نے اس کا ابھیاس کر لیا ہے - جن کا اہنسا پر درڑھ وشواس نہیں ہے - انہیں رکھشا کے سادھارن طریقے سیکھ کر کائر یودکوں کے اشلیل ویوہار سے اپنا بچاؤ کرنا چاہیے +

پرنتو سب سے بڑا سوال تو یہ ہے - کہ یہ دُکھ سادھارن سمشا ہی کیوں چھوڑ دیں ؟ جس سے بھلی لڑکیوں کو ہمیشہ اُن سے ستائے جانے کا ڈر لگتا رہے ؟ مجھے یہ جان کر دُکھ ہوتا ہے - کہ ادھک تر نوجوانوں میں بہادری کا ذرا بھی بھاو نہیں رہا - لیکن ان میں ایک ورگ کے ناطے نام دیو ہونے کی

ستیہ گرہ حیدرآباد میں آریوں پر ہونیوالے اتیاچاروں کیخلاف آریہ سماجیوں کا پروٹسٹ

(آج مورخہ ۱۱- دسمبر ۱۹۳۸ء کو یوم حیدرآباد دکن)

آریہ سماج پنڈدادنخاں پنڈ دادنخاں کی ہندو جنتا کی طرف سے زیر صدارت شری مہنت سرستی داس جی (بیراگی) سماج مندر میں منایا گیا - حیدرآباد فنڈ کے لئے دھن اکٹھا ہو رہا ہے - جلدی سبھا کے دفتر میں روانہ کیا جاوے گا - اور والنٹیر بننے کے لئے اُتساہ پیدا ہو رہا ہے - وقت آنے پر لسٹ سبھا کو بھیجی جاوے گی + (منتری)

آریہ سماج پانی پت مورخہ ۱۱-۱۲-۳۸ کو آریہ سماج مندر میں اہلیان شہر کا جلسہ بوقت شب ۸ بجے زیر صدارت بابو لیلو رچندر صاحب جین بی - اے - ایل - ایل - بی - سی (لنڈن) منعقد ہوا - جس میں جنتا کو حیدرآباد دکن کے حالات سے آگاہ کیا گیا - نیز تین ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوئے + (منتری)

علاولپور میں آریہ یووک سماج کی ستھاپنا

آج مورخہ ۷-۱-۳۹ کو آریہ سماج مندر میں زیر صدارت لالہ امرناتھ جی میونسپل کمشنر آریہ یووکوں نے اکٹھے ہو کر آریہ یووک سماج کا چناؤ کیا - چناؤ سے پہلے شری ڈاکٹر کرشن کمار جی و مہاشہ گوربرشاد جی اور پنڈت شودت جی نے اُپدیش دیا - اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اُتساہ دلایا +

چناؤ

پریذیڈنٹ :- مہاشہ پرکاش چندر جی -

وائس " :- مہاشہ لچھمنداس جی +

جنرل سیکرٹری :- " پیارے لال جی اگروال

جائنٹ " :- " سنیہ پال جی اگروال

اسسٹنٹ " :- " سنیہ پال جی شرما

خزانچی :- لالہ کدارناتھ جی چوپڑہ

سہائک خزانچی :- مہاشہ کرشن دیو جی چوپڑہ

ساپتاہک ستسنگ سنیچروار کو ہوا کریگا

(منتری آریہ یووک سماج علاولپور)

ڈالا پیدا ہونی چاہیئے - انہیں اپنے ساتھیوں میں ہونے والی ہر ایک ایسی واردات کی جانچ کرنی چاہیئے - انہیں ہر ایک استری کا اپنی ماں اور بہن کی طرح آدر کرنا سیکھنا چاہیئے - یدی وہ شِشٹاچار نہیں سیکھتے تو ان کی ساری لکھائی پڑھائی فضول ہے +

کیا یہ پروفیسروں اور سکول ماسٹروں کا فرض نہیں ہے - کہ وہ لوگوں کے سامنے جیسے اپنی پڑھائی کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں - اسی طرح ان کے شِشٹاچار اور سداچار کے لئے بھی ان کو پوری تسلی دیں +

("ہری جن سیوک")

آریہ کمار سبھا کی قائمی

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کباڑی بازار کے آدھین آریہ کمار سبھا کی ستھاپنا کی گئی ہے - جس کی ہفتہ وار میٹنگ ہر سنیچروار کی شام کو ہوتی ہے - سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے ہیں :-

پردھان :- بابو سائیں داس جی رتی - اُپ پردھان :- مہاشہ سرداری لال جی - منتری مہاشہ رام ناتھ جی ماہی - اُپ منتری مہاشہ بینی پرشاد جی - خزانچی :- مہاشہ بیکنٹھ ناتھ جی - م

م اسے دیکھ کر بھی یہ سنتا ہوا سہاوک تھا + کانگرس کیمپ میں کٹھہرنے اور بھوجن آدی کا پربندھ گورن بانیں ہیں - لیکن ان کی اور بھی سنچالکوں نے پرا پت دھیان دیا تھا - جس سے یاتریوں کو کوئی کشٹ نہیں ہوا - سب لوگ پربندھ کی سراہنا کرتے تھے - اور سنتشٹ تھے +

اس کا شریہ ایک اور تو حیدرآباد اور شولاپور کے لوگوں کو ہے - جنہوں نے کانگرس کرنے والوں کو پورا سہیوگ دیا - اور دوسری اور پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کو ہے - جنہوں نے اپنی دکشتا - کاریہ کشلتا اور سنگٹھنا سے وہاں بھی ایسے سادھن اُپستھت کر دئیے - جیسے کہ ایسے آدمی اپنے استھانوں پر بھی نہیں پراپت کر سکتے - سوامی جی کے پربندھ کے بارے میں کچھ بھی کہنا دیر تھا ہے - متھرا کی جنم شتابدی ان کے اس گُن کی جولنت پری چیکا ہے +

اس پرکار شولاپور کی کانگرس سب درشٹیوں سے سپھل رہی - اس کے کرنے کا اُدیش یہ پورن ہوا ہے یا نہیں اس میں شک - سندیہ نہیں - اس کا اس کیول آنترک روپ شریر اور آتما دونوں سنتوش پردتھے +

شولاپور میں کیا دیکھا

لقبیہ صفحہ ۹

ستیا گرہیوں کے بارے میں تو ہمیں اُتر اور دکھشن میں ایک سپردھا کا بھان ہوا - دکھشنی بھائی چاہتے ہیں - کہ سرپنچ سیوک دکھشن سے ہی دئیے جاویں +

شری جیت اپنے نے کہا - کہ مہاراشٹر کو چاہیئے کہ وہ ستیا گرہی اپنے ہی میں سے دے - حیدرآباد کے بھائیوں میں بھی یہی اُتساہ دیکھا - پرنتو اُتر کے بھائی بھی اس یگیہ میں آہوتی ڈالکر اپنے جنم کو سپھل کرنے کو لالایت ہیں - دیکھیں کس کس کو سوبھاگیہ ملتا ہے - شری نارائن سوامی جی نے گھوشنا کی ہے - کہ ان کے پاس بائیس ہزار نام آ چکے ہیں - جب ویروں کا یہ حال ہے - تو روپیہ تو تُچھ چیز ہے - انیک سجنوں نے جب تک ستیا گرہ چلے - تب تک ماسک سہائتا دینے کا سنکلپ کیا - ایک نے تو پانسو روپیہ ماسک کا وچن دیا ہے - دس بیس پچاس کے تو کئی ہوں گے - اس پرکار ان دونوں کی سہائتا اُتساہ وردھک ہے - پھر بھی ادھک دھن کی سیما نہیں - نہ جانے کس کی کتنی آوشیکتا ہو - اس لئے پرتیک بھائی کو ادھک سے ادھک سہائتا دینے و تیاگ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے - آریہ سماج کے لئے یہ سوادسر اس کے سوبھاگیہ سے آیا ہے - یدی آریہ سماج نے تیاگ اُتساہ اور لگن سے کاریہ کیا - تو اس کے جیون میں نوین سپھرتی آوے گی - اور اس کی دشمنان کا بین شتھلتا دور ہو گی - دکھشن میں جہاں آریہ سماج کا نام نہیں کے برابر ہے - آریہ سماج کا سندیش پہنچانے کا یہ سورن اوسر ہے - ہمارے وچار میں تو حیدرآباد کی سمسیا مکھیہ نہیں - بلکہ وہ تو اس بڑی سمسیا کا کہ "دکھشن میں ویدک دھرم اور ویدک سنسکرتی کا پرچار اُدھار آریہ سماج دوارا کیسے ہو" کا ایک اُنتریہ نمت بن رہی ہے +

ہماری درشٹی حیدرآباد تک ہی سیمت نہیں اُسے تو ہم گورن سمجھتے ہیں - ہم تو اس بات کا سوپن دیکھ رہے ہیں - کہ اس گھٹنا کے دوارا دکھشن بھارت میں آریہ سماج کا پودا پھلے اور پھولے گا لیکن اس کے لئے تیاگ اور کشٹ سہشنتا کی کھاد اور پانی چاہیئے - دیکھیں آریہ لوگ اُسے کس ماننا میں دیتے ہیں +

شولاپور میں ایک اور بات دیکھی - یہ بات کسی سے چھپی نہیں - کہ کئی سمانوں کے آریہ سماجی بھائیوں میں آپس میں منومالنیہ ہے - وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کاریہ نہیں کر سکتے - لیکن شولاپور میں دیکھا اور سنا - کہ حیدرآباد کی سمسیا کے سامنے وہ پارسپرک منومالنیہ کو بھلا دیں گے

CCO

دوسرے دیش کی بات

روس کی خونی داستان

۱۹۲۳ء کی انشرا کی حکومت نے جن لوگوں کو بندوق کی باڑھ کے نیچے رکھا ہے ان کا طبقہ وار تعداد حسب ذیل ہے:- استقف اور پیشوا - ۳۱ - اہل خدمات کلیسا ۱۵۶۰ - جج وکلاء اور مجسٹریٹ ۵۸۵۳۴ - اساتذہ اور طلباء ۱۲۳۲۷ - غیر معافی عہدہ داران ۶۹۰۰۰ - طبقہ اعلیٰ کے لوگ ۶۵۸۹۰ - فوجی عہدہ دار ۴۰ - ۵۶۳ - مزدور اور دستکاری پیشہ لوگ ۱۹۶۰۰۰ - سپاہی اور ملاح ۳۲۸۰۰۰ - کسان ۸۹۰۰۰۔

یہ ۱۹۲۳ء تک کے اعداد و شمار ہیں۔ لیکن قتل و خونریزی تا حال جاری ہے۔ اس لئے یقینی طور پر اسی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہوگا۔ آج کل سٹالین ٹراٹسکی کے حامیوں کو خاص طور پر قتل کروا رہا ہے۔ اور ہر روز اخبارات میں اس کی تفصیلات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ سٹالین اور ٹراٹسکی کے اختلافات دو ہیں:-

(۱) ٹراٹسکی کو لینن نے اپنا جانشین تجویز کیا تھا

اپنے دیش کی بات

ہندوستان کیوں مفلس ہے؟

ہندوستان کی مفلسی کی ایک بڑی وجہ ہندوستان میں ودیشی چیزوں کا استعمال ہے۔ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جب ہندوستان کا مال دنیا کے کونے کونے میں نہایت عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا آج وہی ہندوستان اپنی ضروریات زندگی کے لئے دوسرے ممالک کی طرف دیکھتا ہے۔ اور آج کروڑوں روپیہ کا نہیں۔ اربوں روپیہ کا مال دوسرے ممالک سے آ کر ہندوستان کے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے۔ کس کس چیز کی شکل میں ہندوستان سے باہر کتنا روپیہ جاتا ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کے نقشہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اگر یہ کل رقم ہندوستان میں رہے۔ تو اس سے ہندوستانیوں کے کتنے کام چل سکیں۔ اور اس رقم سے کتنے ہندوستانیوں کو پیٹ بھر کھانا مل سکتا ہے:-

سوتی اونی اور ریشمی کپڑے ۸۵۸۹۸۵۸۳ روپیہ (۲) مختلف اقسام کی مشینری و پرزے ۱۴۷۸۱۰۹۶۷ روپیہ (۳) موٹر گاڑیاں اور ان کے پرزے ۳۳۷۰۷۰۶۵ روپیہ (۴) چھری کانٹے پیچ وغیرہ ۵۷۷۸۴۷۷ روپیہ۔ (۵) ادویات و دیگر کیمیکلز - ۳۳۱۷۱۲۰۴۳ روپیہ (۶) سامان بجلی - ۳۶۱۲۸۵۳۰ روپیہ (۷) لوہا و سامان لوہا ۹۶۶۸۸۵۵۱۸ روپیہ - (۸) مختلف اقسام کے رنگ - ۴۰۹۳۳۰۸ روپیہ (۹) کاغذ و لکھنے کا سامان۔ ۳۵۶۸۵۲۸۱۶ روپیہ (۱۰) ربڑ کا سامان - ۲۱۱۳۱۲۶۸ روپیہ (۱۱) چینی و شیشے کا سامان۔ گلاس و برتن ۶۸۵۶۸۵۴۱۷ روپیہ (۱۲) چمڑا و چمڑے کا سامان - ۵۱۱۰۰۱۹ روپیہ (۱۳) فرنیچر و لکڑی کا سامان ۵۰۶۵۳۳۴۴۴ روپیہ (۱۴) بندوق و گولی بارود - ۶۶۰۹۲۸ روپیہ (۱۵) صابن و آرائشی سامان ۲۶۸۵۶۳۲ روپیہ (۱۶) جوتے ۲۱۱۹۳۰۹ روپیہ (۱۷) کھلونے - ۶۸۹۳۵۲ روپیہ (۱۸) بسکٹ و دیگر مٹھائیاں ۳۲۰۲۱۸۱۰ روپیہ (۱۹) شراب مختلف قسموں کی ۲۰۲۱۸۱۰۳ روپیہ (۲۰) مصالحے - ۴۹۹۴۱۸۷۷۵ روپیہ (۲۱) پھل و فروٹ۔ ڈبوں میں تازہ و کریسٹلز ۱۶۹۳۵۱ روپیہ (۲۲) تمباکو و سگریٹ - ۸۰۸۲۷۳۴ روپیہ (۲۳) آٹا سوجی - میدہ - ڈبوں کے آٹے وغیرہ ۷۲۰۱۱۱۸ روپیہ (۲۴) شکر کھانڈ مختلف قسموں کی - ۹۱۱۲۰۲۳ روپیہ (۲۵) چائے ۱۸۵۵۷۵ روپیہ (۲۶) آشیائے خوردنی ۵۳۵۴۹۸۹۷ روپیہ (۲۷) مختلف قسم کی چیزیں جو ہندوستان میں مختلف اشیاء بنانے کے کام میں آتی ہیں۔ (۲۸) ڈاک خانے کا سامان - ٹیلیفون و تار...

گھریلو باتیں!

داغ دھبے - جس جگہ کوئی چکناہٹ کا داغ ہو وہاں پٹرول لگا کر دھوپ میں رکھ دینے سے وہ داغ بالکل دور ہو جاتے ہیں۔

سیاہی کا نشان - جس جگہ سیاہی پڑ گئی ہو۔ اس جگہ ہموں کا رس یا املی کا ست پانی میں گھول کر لگائیں۔ دھبہ اڑ جائیگا۔ اگر کوئی نشان رہ بھی جائے۔ تو وہ خود بخود کچھ عرصہ بعد جاتا رہے گا۔

گہنے کی صفائی - پھٹکری اور نمک کو باریک پیس کر پانی میں گھول کر کسی گہنے پر لگاویں۔ اسے دیکھی ہوئی آگ پر گرم کریں۔ پھر نکال کر پانی میں ڈال دیں کی کٹھائی سے مل کر دھو ڈالیں۔ گہنا بہت صاف ہو جاویگا۔

بالوں کو دھونیکی ترکیب - ایک اونس سوہاگہ اور ایک اونس کافور لیکر دونوں کو خوب باریک کریں۔ اور شیشی میں بند رکھیں۔ حسب ضرورت تھوڑا سا اسے کر ابلتے ہوئے پانی میں ملائیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ اس سے کئی بار بالوں کو بھگو کر صاف کریں۔ اس سے بال کالے۔ ملائم...

رشی بودھ اتسو پر شاندار جیبنٹ

ہفتہ وار

"پرکاش لاہور" کا "باتصویر شوراتری نمبر"

محصول ڈاک ایک پیسہ (قیمت صرف ایک آنہ)

گذشتہ برس "شوراتری نمبر" نے دھوم مچا دی۔ اور شوراتری کے بعد بھی آرڈر آتے رہے۔ لیکن بہت سی آریہ سماجوں کو مایوس ہونا پڑا۔ لیکن اس بار تو ہم یہ نمبر پہلے سے زیادہ ضخیم۔ زیادہ ٹھوس۔ زیادہ شاندار اور بہت زیادہ تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ آریہ سماجیں کم از کم قیمت پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ سکیں۔

شاعروں و مضمون نگاروں سے گزارش ہے۔ کہ اپنی اپنی رچنائیں جلد بھیج دیں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔

مشتہرین کے لئے نادر موقعہ اس خاص نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھاویں۔ نرخ اجرت۔ ایک صفحہ - پچیس ۲۵ روپیہ۔ نصف صفحہ - تیرہ ۱۳ روپیہ - ایک کالم سات روپیہ۔ نصف کالم چار روپیہ۔

آریہ سماجیں و ایجنٹ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھیج دیں۔ قیمت پیشگی منی آرڈر سے ارسال کریں۔

مینیجر "پرکاش" - لاہور

SANSKRIT

SELF TAUGHT

سنسکرت سوئم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی - پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھا کئی سکول انسپکٹروں نے اس کی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین ۳ حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (عہ) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز - انارکلی - لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri.

سواستھ رکھشا

بیماریوں کے اسباب اور اُن سے بچنے کے طریقے

دُنیا کی ساری مصیبتیں ایک طرف ہیں - اور بیماری ایک طرف - زندگی کا مزا تندرستی کے ساتھ ہے - اور تندرست یا بیمار رہنا بہت کچھ اپنے ہاتھ ہے - ہماری زندگی کا دارومدار زیادہ تر ہوا - پانی - روشنی - گرمی - سردی - اور خوراک پر ہے - اور ان کی کمی بیشی یا خرابی سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - لیکن ان باتوں کا ہر ایک انسان پر ایک سا اثر نہیں ہوتا - مثلاً - بلغمی مزاج والے کو بلغمی بیماریاں - صفراوی مزاج والے کو پت - اور انتڑیوں کی بیماریاں اور سوداوی مزاج والے کو دماغی بیماریاں - زیادہ ہوتی ہیں - دوسرے ہر ایک کی طبیعت جُدا ہوتی ہے ✦

مثلاً - بعض آدمیوں کو خاص خاص باتیں موافق نہیں آتی ہیں - اور جب وہ کوئی ایسی بات کرتے ہیں - جو ان کی طبیعت کے موافق نہیں ہوتی - تو بیمار پڑ جاتے ہیں ✦

تیسرے ماں باپ کے مزاج اور ان کی بیماریوں کا اثر بعض دفعہ کئی کئی پُشت تک اولاد میں پہنچتا ہے ✦

چوتھے بیماریوں کا تعلق عمر پر بھی ایک حد تک منحصر ہے - عمر کے تین حصے کئے جا سکتے ہیں - اوّل وہ جس میں بدن بڑھتا ہے - یہ زمانہ پیدائش سے بیس برس کی عمر تک رہتا ہے - اس کے بعد جوانی کی عمر ہوتی ہے - جو بیس سے چالیس برس تک رہتی ہے - چالیس برس کے بعد بڑھاپا شروع ہو جاتا ہے - بچپن اور بڑھاپے میں بیماریوں کا زور رہتا ہے - اور جوانی میں بیماری کم ستاتی ہے ✦

روشنی جہاں روشنی نہیں ہوتی بیماری آموجود ہوتی ہے - اس کی زیادتی آنکھوں کے لئے مضر ہے - لیکن اس کی کمی سے جسمانی نشوونما رُک جاتی ہے - ہاتھ - پاؤں اور بدن کمزور ہو جاتا ہے - رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے - اور خون خراب ہو جانے سے طرح طرح کی خون کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ✦

گرمی زیادہ گرمی اور تیز دھوپ سے دماغ پر بڑا اثر پڑتا ہے - بے ہوشی ہو کر چکر - متلی اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے - اس لئے لازم ہے - کہ گرمی کے موسم میں دوپہر کو دھوپ میں نہ پھریں - اور جب دھوپ میں نکلیں - تو چھتری لے کر نکلیں ✦

اگر گرمی سے سر چکرانے لگے - اور طبیعت گھبرائے - تو فوراً سایہ دار جگہ میں جائیں - اور سر گردن اور سینہ کھول کر اس پر ٹھنڈا پانی ڈالیں - گردن اور پیٹھ کو بھی گرمی سے بچانا چاہیئے - گرمی کے دنوں میں دستوں کی بیماری اکثر ہو جایا کرتی ہے - زیادہ گرمی اور لُو میں بچے زیادہ مرتے ہیں - اس لئے گرمی سے ان کو بچائے رکھنا چاہیئے ✦

سردی موسم سرما میں زیادہ اثر کرتی ہے - سردی لگ جانے سے نزلہ - زکام - کھانسی - نمونیا - اور گنٹھیا وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ✦

جب سردی لگتی ہے - تو بدن کا جو حصہ کمزور ہوتا ہے - اس پر زیادہ اثر کرتی ہے - مثلاً - پھیپھڑے کمزور ہوتے ہیں - اور اُن پر سردی کا حملہ ہوتا ہے - تو نمونیا ہو جاتا ہے - گلا کمزور ہوتا ہے - اس پر سردی کا اگر حملہ ہو - تو نزلہ - کھانسی وغیرہ ہو جاتی ہے ✦

سردی مندرجہ ذیل حالتوں میں اثر کرتی ہے:-

(۱) سوتے میں بستر اور اوڑھنا کافی گرم نہ ہونے سے - یا سوتے ہوئے بدن پر سے کپڑا ہٹ جانے سے ✦

(۲) پسلیوں میں ہوا لگ جانے سے ✦

(۳) بدن کا جو حصہ کھلا نہ رہتا ہو - اُسے دفعتاً یکایک کھول دینے سے ✦

(۴) ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے کان میں ہوا آتی رہتی ہے - اس لئے سردی کے دنوں میں اکثر ہوا لگ جاتی ہے ✦

سردی کے دنوں میں جگہ سیلی رکھنا یا سیلی ہوئی جگہ میں رہنا بہت بُری بات ہے - اور ایسی صورت میں بیماری سے پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہو جاتا ہے ✦

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے - کہ ابھی جاڑا اچھی طرح ختم نہیں ہونے پاتا - اور موسم گلابی ہی ہوتا ہے - کہ جاڑوں کے کپڑے اُتار کر گرمیوں کے ٹھنڈے سوتی کپڑے پہن لیتے ہیں - اس طرح سردی لگ جایا کرتی ہے - گلابی موسم میں نزلہ - کھانسی اور نمونیا وغیرہ زیادہ ہونے کا یہی سبب ہے - سردی کے موسم میں پاؤں کو سردی اور سیلانی سے بچائے رکھنے کی بڑی ضرورت ہے - سردی میں بدن پر بھیگا کپڑا رکھنا کسی نہ کسی بیماری کو دعوت دینا ہے ✦

سردی کے موسم میں اگر کوئی بارش سے بھیگ جائے - تو اُسے چاہیئے - کہ وہ فوراً بدن پر سے گیلے کپڑے اُتار کر سوکھے کپڑے پہنے - اور لحاف یا کمبل میں دبک کر گرم جگہ میں بیٹھے ✦

ایسی حالت میں گرم گرم دودھ - چائے یا پانی نوش کرنا فائدہ مند ہے - اگر ایسا اتفاق ہو جائے - کہ سخت سردی میں باہر نکلنا پڑ جائے - تو تیز قدم چلنا چاہیئے - اس سے خون کی گردش سارے بدن میں اچھی طرح ہو جاتی ہے - اور بدن کے کسی خاص حصے پر سردی اثر نہیں کرنے پاتی - تیز قدم نہ چل کر سُست قدم چلنے سے اکثر ہوا لگ جانے کا اندیشہ ہے ✦

ڈابر اشوکا رسٹ

REGD.

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنیوالی مشہور آیورویدک دوا

اس کے استعمال سے حیض کی خرابیاں سیلان الرحم وغیرہ مستورات کے جملہ امراض جلد دفع ہوتے ہیں - حمل قرار پاتا ہے - اور بے وقت ضائع ہونے کا خدشہ نہیں رہتا ✦

ڈابر دراکھشا رسٹ

REGD.

جسم میں چستی پیدا کرنے بھوک بڑھانے اور کمزوری دفع کرنیوالا

اس کے استعمال سے جسم چست و قوی ہو جاتا ہے اجابت خلاصہ ہوتی - اور غذا جلد ہضم ہو اشتہا میں ترقی ہوتی ہے ✦

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صبغہ نمبر ۸۰ (اسی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد - گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ✦

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

SuLeman Umar & Co.,

Karachi

(ادم)

رام رسائن

رات کو گرم دودھ میں چند قطرے ڈالکر پیو - خوش ذائقہ - خوشبودار خوش رنگ اور خوشی مسرت مضبوطی اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے والی ہے

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ :-

رامچند نندا بدھ راڑہ - سرگودھا

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دلیان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا ✦

CC0. Gurukul

Regd. L. No 435.

Telephone No 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر
ہنتینتی علاولپوری

قیمت :- فی پرچہ ایک آنہ

چندہ
سالانہ - چار روپیہ
ششماہی - دو روپیہ
سہ ماہی - ... روپیہ
... ۵ روپے
... روپے

نمبر ۵	اتوار - ۱۶ - ماگھ سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۲۹ - جنوری سنہ ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

پیغامِ عمل

(از جگدیش لال جی شرما شاد - نادونوی)

ہندوؤ! اب قالبِ بیجاں میں جاں پیدا کرو
اور دستِ ناتواں میں کچھ تواں پیدا کرو

یا تو میدانِ عمل میں آؤ - یا اپنے لئے
اور کوئی اب زمین و آسماں پیدا کرو

زلزلے آئیں زمیں پہ نعرۂ فریاد سے
کانپ اُٹھے چرخ وہ شور و فغاں پیدا کرو

عارضی خوشیوں کے دلدادہ بنے پھرتے ہو کیوں
کیا مزہ ہے گر نشاطِ جاوداں پیدا کرو

تختۂ مشقِ ستم کب تک رہو گے غیر کے
بے زبانو! اب خدارا تم زباں پیدا کرو

کس لئے شرمندۂ احسانِ کیفِ مئے ہو تم
بادۂ حبِ وطن کی مستیاں پیدا کرو

جس کے اک اک پھول پہ سو جنتیں قرباں ہوں
خارزارِ ہند میں وہ گلستاں پیدا کرو

تلخ گھڑیوں میں گذرتی زندگی سے فائدہ؟
جان دے کر بھی حیاتِ شادماں پیدا کرو

Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

پرپاٹھک تیسرا کھنڈ تیسرا

ایک بار شونک کا پیٹے کو اور ابھی پرتاری کاکش سینی کو جب بھرتیہ بھوجن پر دس رہے تھے تو ایک برہم چاری نے کہا "بھکشا دو"۔ اس کو اُنہوں نے بھوجن نہیں دیا۔ برہم چاری بولا "بھگون کا اُپاسک ایک ہی سکھ سُروپ دیو ہے۔ وہ ہی مہان پربھو چاروں کو اگنی۔ سُوریہ۔ چندر۔ جل کو بانی چکشو۔ شروتر تتھا من کو کھاتا ہے۔ بھگون بس یہی یہ سب نے ہوتے ہیں۔ آشچریہ ہے! اے کا پیٹے! اے ابھی پرتاری سرد تر دِ دیہ مان اس سرد پالک کو تم نہیں جانتے۔ یہی کارن ہے۔ جس کے لئے یہ ان پکایا گیا ہے۔ اس کو یہ نہیں دیا گیا"+

برہم چاری کے اس کتھن کو شونک کا پیٹے منن کرتا ہوا اس کے پاس آیا۔ اور بولا "ہے برہم چاری! اس دیو کو ہم جانتے ہیں۔ وہ دیوں کا اِشور ہے۔ پرجاؤں کا اُتپادک ہے۔ اکھگن دنت ہے۔ اکھنڈ نیم سے ساری سرشٹی کا بھکشن کرتا ہے۔ سروگیہ ہے۔ اس کی مہا مہا کو اُپاسک وسنن کرتے ہیں۔ وہ بھگوان نہ کھاتا ہوا بھی جو ان نہیں ہے، اسے وبکشن کرتا ہے۔ پرکرتی کو نے کرتا ہے۔ نشچے سے ہے برہم چاری ہم اسی برہم کو اُپاسنے ہیں" — یہ کہہ کر اُسے بھکشا دی+

انہوں نے اس کو ان دیا۔ یہ ان پانچ وائیو آدی دیوتیہ۔ پانچ پران آدی۔ پانچ مل کر دس ہوئے۔ وہ کرت ہے۔ جوآ کھیلنے کا پانسہ ہے۔ انہی سب ما یا کھیل رہی ہے۔ اس کا سن ساری دشاؤں میں ان ہی دش کرت ہے۔ دس پرکار کا ہے وہ یہ مہان شکتی ان کھانے والا ہے۔ وہ سنگھار کرنے والا ہے۔ اس مہان آتم ستا سے یہ سارا وشو بانا ہوا ہے۔ جو بھگت ایسے جانتا ہے۔ اس کا یہ سب جانا ہوا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ان کا بھوگتا ہو جاتا ہے+

"شورانتری نمبر" کیلئے آرڈر بھیجئے

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओं) पुराम्भिर्दुयवा कविरमितौजा अजायत इन्द्रो विश्वस्य कर्मणो धर्त्ता वज्री पुरुष्टुतः (४)

(رگ وید منڈل ۱- انوواک ۱- سوکت ۱۱- منتر ۴)

(اوم) پُرامبھندُر یوا کوِر منتوجا اجائیت اِندرو وِشوسیہ کرمنو دھرتا وجرو پرشٹتہ (۴)+

پدارتھ جو یہ (امی تو جاہ) اننت بل وجل والا (وجری) جس کے سب پدارتھوں کو پراپت کرنے والے شاستر سمہ وکرن ہیں۔ اور (پرام) ملے ہوئے شتروؤں کے نگروں ویدارتھوں کا (منندوہ) اپنے پرتاپ وتاپ سے ناش وا الگ الگ کرنے (یُوا) اپنے گنوں سے پدارتھوں کا میل کرنے وکرانے تتھا (کوی) راج نیتی ودیا وورشیہ پدارتھوں کا اپنی کرنوں سے پرکاش کرنے والا (پرشٹتہ) وروان دگنوں سے ستُتی کرنے یوگیہ (اندرہ) سیناپتی اور سُوریہ لوک (وشوسیہ) سب جگت کے (کرمنہ) کاریوں کو (دھرتا) اپنے بل اور آکرشن گن سے دھارن کرنے والا (اجائیت) اُتپن ہوتا۔ اور ہوا ہے۔ وہ سدا جگت کے ویوہاروں کی سدّھی کا ہیتو ہے+

بھاوارتھ اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ جیسے اِیشور کا رچا اور دھارن کیا ہوا یہ سوریہ لوک اپنی وبر ردپی کرنوں سے سب موستی مان پدارتھوں کا الگ الگ کرنے تتھا بہت سے گنوں کا ہیتو اور اپنے آکرشن رُوپ گن سے پرتھوی آدی لوکوں کو دھارن

وید کا ویہ امرت

(ओ३म्) अहमेव स्वयमिदं वदामि जुष्टं देवेभिरुत मानुषेभिः। यं कामये तंतमुग्रं कृणोमि तं ब्रह्माणं तमृषिं तं सुमेधाम्॥

(رگ وید ۱۰-۱۲۵-۵)

سوئیم کہوں پر یہ شبد ہیں۔ دیو اُرو منج سو اِشٹ ہیں ہی جسے چاہوں کردوں۔ میدھاوی برہم نِشٹھ رشی بنا دُوں کسی کو۔ تیجسوی کوئی انیہ برہم بھی کسی کو کردوں۔ سو کھشتر یہ کوئی انیہ مجھ پرماتما کی دیا۔ درشٹی کے ہی پرتاپ منج دیوتا بن سکے۔ برہما بھی شو پرتاپ

چُنے ہوئے پھول

— جب کوئی آدمی مرتا ہے۔ تو لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ دوسروں کے لئے کیا چھوڑا۔ اور مرنے والے سے دیو دُوت پوچھتے ہیں۔ کہ تُو اپنے لئے کیا لایا؟

— اچھے خیالات روشنی کی طرح تمام دُنیا میں پھیل جاتے ہیں+

— اپنی گراوٹ کو معلوم کرنا۔ اور اپنے نقائص کو دیکھنا بہت بڑا آرٹ ہے+

— کسی شخص کے بے وقوف ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے کو سب سے ہوشیار سمجھتا ہے+

— جو آدمی کانٹے بوئے۔ اُسے ننگے پاؤں کبھی نہ چلنا چاہیئے+

— کام اس طرح کرو۔ گویا ہو برس ابھی اور زندہ رہوگے۔ مگر ایشور بھگتی اس طرح کرو۔ گویا کل ہی مر جاؤ گے+

— بُری عادتوں کو چھوڑنا اچھا ہے۔ لیکن کوشش یہ کرو۔ کہ وہ پیدا ہی نہ ہوں+

— رات کو رنجیدہ ہو کر سونے کی بجائے بھوکا سونا اچھا ہے+

— کم بولنے والوں کی صلاح دوسروں سے اچھی ہوتی ہے+

— جسم کے کمزور آدمی کے لئے دنیا میں جگہ ہے۔ لیکن دل کے کمزور آدمی کیلئے کوئی جگہ نہیں+

— اگر تم کوئی ایسے ساتھی سے جُدا ہوئے ہو۔ جو تم کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ تو اس کو تھوڑا سا قرض دے دو+

— بیکاری مصیبت کی ماں ہے۔ اور محنت آدمی کی+

— بیوقوف کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے۔ کہ وہ چپ رہے+

— بے صبر آدمی ہمیشہ دکھ کی زندگی گذارتا ہے+

— صحیح معنوں میں زیادہ زندہ وہی شخص رہتا ہے۔ جو اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے+

— جیسے موتی سیپ میں سے نکلتے ہیں۔ ایسے ہی دیانتداری غریب لوگوں میں پائی جاتی ہے+

— نیک آدمی زیادہ کبھی نہیں کیا کرتے+

— گناہ سے نفرت کرو۔ لیکن گنہگار سے نہیں

کرنے والا ہے۔ ویسے ہی سیناپتی کو اُچت ہے۔ کہ شترو دَل کے بل کا چھیدن سام دام اور دنڈ سے شتروؤں کو بھنّ بھنّ کر کے بہت اتم گنوں کو گرہن کرتا ہوا بھومی میں اپنے

تازہ ترین خبریں

دوسرا جتھا گرفتار

(حیدرآباد دکن ۲۵-جنوری) شولا پور سے آریہ سماج کے دس ممبروں کا جتھا اگلے روز ستیاگرہ کرنے کے لئے یہاں آیا۔ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ مجسٹریٹ نے حکم دیا۔ کہ ان سے پچیس ۲۵ پچیس روپیہ کی دو ضمانتیں لی جائیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ جس پر پولیس نے انہیں جیل میں بھیج دیا۔

مسٹری جن لیڈر کا اعلان

(مدراس ۲۵-جنوری) مشہور مسٹری جن لیڈر راؤ بہادر ایم۔سی راجہ ایم-ایل-اے نے سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی بلڈنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں ہمیشہ ہی روحانی تبدیلی اور فرقہ وارانہ اجتماعی ہجرت میں تمیز رکھتا ہوں۔ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں اجتماعی ہجرت کو کسی صورت میں بھی روحانی تبدیلی مذہب نہیں کہا جا سکتا۔ یہ محض سیاسی طور پر ناجائز فائدہ اٹھانا ہے۔ اب ہماری کچھ برادریوں اور سرکردہ اصحاب نے اپنے کندھوں پر ناخوشگوار بوجھ لیا ہے۔ اور اپنے فرقہ کو دوسرے فرقہ کے ہاتھ میں فروخت کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ ہم کوئی بھیڑ بکریاں نہیں۔ کہ ان کی مانند بکتے پھریں۔ ہم انسان ہیں۔ ہمارے اندر ضمیر ہے۔ اور ہم کو جاننا چاہیئے۔ کہ درست کیا ہے۔ اور نادرست کیا؟ وہ کون سی مشکلات ہیں۔ جن کا سامنا کر کے ہمیں اپنے آبائی مذہب میں رہنا ہے کم از کم مجھے تو کوئی مشکلات نظر نہیں آئیں۔

جے پور دربار جھکنے لگا

(نئی دہلی ۲۵-جنوری) یہ افواہ بڑے زوروں سے جاری ہے۔ کہ سیٹھ جمنا لال بجاج کے معاملہ میں انجام کار جے پور دربار کو جھکنا پڑ گیا ہے۔ اور عنقریب اس کا اعلان روز روشن میں آ جائے گا۔ ان حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ جیسا کہ پہلے قیاس آرائی کی جا رہی ہے۔ سنٹرل گورنمنٹ نے اس معاملہ میں مداخلت کی ہے۔

راجکوٹ میں پھر ستیاگرہ

(باردولی ۲۵-جنوری) سردار پٹیل نے ایک بیان کے دوران میں اعلان کیا ہے۔ کہ راجکوٹ میں جا بجا پر لینبدستے پھر ستیاگرہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ راجکوٹ دربار نے وعدہ خلافی کی ہے۔ اور اس اقرار نامہ کی شرائط کو پورا نہیں کیا۔ جو ٹھاکر صاحب اور سردار پٹیل کے درمیان طے پائی تھیں۔

حیدرآباد کے ۹ ہندو گرفتار

(حیدرآباد دکن ۲۵-جنوری) مقامی حکام نے آج صبح مزید ۹ ہندو گرفتار کر لئے۔ ان کی گرفتاری کوٹلہ اکبر جاہ میں عمل میں آئی۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں اس شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی جانب سے ستیاگرہ کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

یوم آزادی پر الہ آباد یونیورسٹی بند

(الہ آباد ۲۵-جنوری) وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی نے حکم دیا ہے۔ کہ ۲۶-جنوری کو یوم آزادی کی تقریب پر یونیورسٹی بند رکھی جائے۔

ضبط شدہ اراضیات کی واپسی

(باردولی ۲۵-جنوری) ۲۹-جنوری کو سول نافرمانی کے دنوں کی ضبط شدہ اراضیات کی واپسی کا یوم منایا جائیگا۔ موضع دارد میں خاص طور پر تقاریب منانے کیلئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

اطالوی اور فرانسیسی فوجیں

(قاہرہ ۲۵-جنوری) پچھلے چند دنوں سے ابے سینیا اور جبوتی کے گرد و نواح میں زبردست فوجی نقل و حرکت جاری ہے۔ جس سے خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ سمالی لینڈ میں عنقریب جنگ شروع ہونے والی ہے۔ جبوتی میں رہنے والے سینکڑوں عرب اور ہندوستانی جنگ کے خطرہ کے پیش نظر برطانوی علاقوں اور یمن کو ہجرت کر گئے ہیں۔ فرانسیسی گورنمنٹ بھی جبوتی کی حفاظت کرنے کیلئے زبردست تیاریاں کر رہی ہے۔

لارڈ لنلتھگو کا بیان

(بمبئی ۲۵-جنوری) بمبئی چیمبر آف کامرس کے ایک وفد نے والسرائے لارڈ لنلتھگو سے ملاقات کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس بات کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ کہ کہ آل انڈیا فیڈریشن جلد از جلد نافذ کر دی جائے۔

قدیم ترین کھنڈرات کی برآمدگی

(حصار ۲۵-جنوری) سرسہ ملتان روڈ پر یہاں سے تقریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر موضع اگروہہ میں گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ آثار قدیمہ کی طرف سے کھدائی کئے جانے پر پرانے زمانے کے کھنڈرات برآمد ہوئے۔

جنگ کے لئے تیار رہو!

(لنڈن ۲۴-جنوری) گذشتہ ایام وزیر اعظم نے اپنی ایک براڈ کاسٹ تقریر میں ملک کی حفاظت کرنے والے والنٹیروں کیلئے اپیل کی۔ اور کہا۔ کہ اس سکیم سے ہم اپنے آپ کو جنگ کیلئے تیار کر سکیں گے۔

جرمن اخبارات اور پوپ

(لنڈن ۲۴-جنوری) جرمنی کے ایک اخبار نے پوپ کے خلاف زبردست پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اور اس پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ وہ اینٹی جرمن پروپیگنڈا میں شدومد سے حصہ لے رہا ہے۔ نہ صرف کیتھولک عقیدہ کے جرمنوں کو وہ بھڑکا رہا ہے۔ بلکہ اس بات کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ روم برلن کے اتحاد کو تباہ کر دیا جاوے۔

نوبل پرائیز کسکو دیا جائے؟

(سٹاک ہالم ۲۴-جنوری) سویڈیش الٹراگ کے بارہ ممبروں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ۱۹۳۸ء کے لئے "نوبل پرائیز" مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کو دیا جائے انہوں نے اپنی یہ تجویز ناروے پارلیمنٹ کے پاس بھیجدی ہے۔

فرانس اور انگلینڈ کے درمیان سرنگ

(پیرس ۲۵-جنوری) روز بروز بگڑتے ہوئے بین الاقوامی حالات میں فرانس اپنی حفاظت کیلئے طرح طرح کی تدبیریں سوچ رہا ہے۔ ایک فرانسیسی مدبر ایم۔ مارکل بیدوشر نے جو صوبہ واز گز کا ممبر ہے یہ تجویز کی ہے۔ کہ فرانس اور انگلینڈ کے درمیان آب دوز سرنگ بنا کر دونو ممالک کو ایک دوسرے سے ملا دیا جائے۔

فرانس کے متعلق اٹلی کی پالیسی

(لنڈن ۲۵-جنوری) کتالونیہ فتح ہونے کے بعد مسولینی پھر اپنے مطالبات فرانس کے سامنے پیش کر دے گا۔ اس وقت وہ صرف جرمنی کی بندرگاہ پر مساوی حقوق جیبوتی یا نہر

رشی بودھ اتسو پر شاندار بھینٹ

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا باتصویر "شوراتری نمبر"

قیمت صرف ایک آنہ محصولڈاک ایک پیسہ

گت ورش "شوراتری نمبر" نے دھوم مچا دی اور شوراتری کے بعد بھی آرڈر آتے رہے۔ لیکن بہت سی آریہ سماجوں کو مایوس ہونا پڑا۔ لیکن اس بار تو ہم یہ نمبر پہلے سے زیادہ ضخیم۔ زیادہ ٹھوس زیادہ شاندار اور بہت زیادہ تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ آریہ سماجیں کم از کم قیمت پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگا کر مفت بانٹ سکیں۔

شاعروں و مضمون نگاروں سے

نویدن ہے کہ اپنی اپنی رچنائیں جلد بھیج دیں تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جائے۔

مشتہرین کیلئے نادر موقعہ

اس خاص نمبر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھاویں شرح اجرت:- ایک صفحہ ۲۵ روپیہ۔ نصف صفحہ ۱۳ روپیہ ایک کالم سات روپیہ۔ نصف کالم چار روپیہ

آریہ سماجیں ایجنٹ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھجدیں۔ قیمت پیشگی منی آرڈر سے ارسال کریں۔

مینیجر:- "پرکاش" لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت چندر گپت کا دہلی سے اخراج

پنڈت چندر گپت جی ودیالنکار ، پبلسٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو شومندر دہلی کے سلسلہ میں سزائے قید بھگت کر رہا ہوئے ہیں۔ ایک سال کے لئے صوبہ دہلی سے باہر نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے +

سیٹھ جمنالال بجاج کے داخلہ پر پابندی

(جے پور ۲۳- جنوری) معلوم ہوا ہے کہ حکام جے پور اس معاملہ پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ کہ سیٹھ جمنالال بجاج کے ریاست میں داخلہ پر سے پابندی ہٹالی جائے +

یونینسٹ پارٹی میں پھوٹ

(لاہور ۲۶- جنوری) نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے تمام پارلیمنٹری سیکرٹریوں اور پرائیویٹ سیکرٹریوں سے استعفے لے لئے ہیں۔ یہ بھی افواہ ہے۔ کہ وزرا سے بھی استعفے لے لئے جاویں گے۔ سمجھا یہ جاتا ہے۔ کہ نہ صرف وزارت بلکہ پارلیمنٹری سیکرٹریوں میں بھی اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ وزارت میں جو تبدیلی اہم سمجھی جاتی ہے۔ وہ سر سندر سنگھ مجیٹھیہ کی ہے +

کانگرس پریذیڈنٹ کا انتخاب

(باردولی ۲۴- جنوری) آچاریہ کرپلانی جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اگر مسٹر سبھاش چندر بوس کانگرس کی صدارت کی امیدواری سے دست بردار نہ ہوئے۔ اور مقابلہ تک نوبت پہنچی۔ تو انتخاب بذریعہ بیلیٹ ہوگا +

شہید گنج کا قضیہ!

(لاہور ۲۴- جنوری) معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کا ایک گروپ شہید گنج کی واپسی کے لئے پھر سے تحریک کا آغاز کیا چاہتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک وزیر اعظم نے اس کے متعلق سکھوں اور مسلم لیگیوں میں باعزت سمجھوتہ نہیں کرایا۔ اس سلسلہ میں مسلم نوجوانوں کا ایک وفد مسٹر جناح صدر مسلم لیگ سے مشورہ لینے جا رہا ہے +

سرکاری ملازموں کیلئے کھدر کی وردیاں

(لکھنؤ ۲۴- جنوری) آج یو-پی اسمبلی میں پھر وندیر موتی لال کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جگل کشور پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا ۔

ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ شروع ہو گیا

پہلے جتھے کی گرفتاری - چار کو ایک ایک سال اور چار کو سات سات ماہ کی سزا

ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی کے آدیش انوسار ۲۲- جنوری سے ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ پہلا جتھہ جو اٹھائیس ۲۸ ستیاگرہیوں پر مشتمل تھا ۲۴- جنوری کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں سے چار کو مجمع خلاف قانون کا ممبر ہونے اور پبلک سیفٹی ریگولیشن کی خلاف ورزی کرنے کی پاداش میں ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور چار کو سات سات ماہ قید کی۔ باقی بیس سے ضمانت لے کر مقدمہ ملتوی کر دیا گیا +

"حیدرآباد دوس" پر متعدد مقامات پر ہندو مسلم فساد

مسلمانوں کا نہتے اور پُر امن جلوس پر حملہ بیسیوں ہندو زخمی

مہاتما نارائن سوامی کے آدیش انوسار آل انڈیا آریہ کانگرس شولا پور کے پرستاؤ پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان بھر میں حیدرآباد دوس جوش و اُتساہ سے منایا گیا۔ ہڑتال کی گئی۔ جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ کئی مقامات سے ہندو مسلم فسادات کی اطلاعات ملی ہیں۔ دہلی لکھنؤ اور بریلی وغیرہ میں لاٹھیوں سے مسلح مسلمانوں نے جلوس کے آخری حصہ پر بغیر کسی اشتعال دلائے جانے کے حملہ کر دیا۔ ان فسادات میں بیسیوں ہندو اور کچھ مسلمانوں کو بھی چوٹیں آئی ہیں۔ بریلی میں تو دوبارہ ۲۴- جنوری کو فساد ہو گیا۔ اب تک وہاں تین ہلاک اور ۶۶ زخمی ہو چکے ہیں — دہلی کے زخمیوں کی تعداد چالیس ۴۰ ہے +

آخری جتھہ کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ

(حیدرآباد دکن ۲۴- جنوری) کل چیف سٹی مجسٹریٹ نے سٹیٹ کانگرس کے آخری جتھہ کے سولہ ممبروں کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ اس جتھے کا لیڈر کاشی ناتھ راؤ ویدی تھا۔ جو سلیفار مز کمیٹی کا غیر سرکاری ممبر تھا۔ ان کو ایک سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ رام چندر راؤ اور گوپال راؤ آرگنائزنگ سیکرٹریوں کو اٹھارہ اٹھارہ ماہ قید اور دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ چھ دیگر ملزمان کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ آٹھ بری کر دیئے گئے +

سنٹرل ہندو ہائی سکول بند

(بنارس ۲۳- جنوری) پنڈت مدن موہن جی مالویہ وائس چانسلر ہندو یونیورسٹی نے سنٹرل ہندو ہائی سکول غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ کیونکہ طلباء نے موجودہ ہیڈ ماسٹر کے خلاف ہڑتال کھولنے سے انکار کر دیا تھا +

ریاست امب ترقی کی طرف

(ہری پور ہزارہ ۲۳- جنوری) معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب عمر فرید خاں والئے ریاست امب نے یہ سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ کوئی افسر کسی سے بیگار نہ لے۔ قاضی محمد اسحاق وزیر تعلیم نے بھی ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ریاست بھر میں لازمی پرائمری تعلیم رائج کی جاوے +

ہندوستان میں نازی پروپیگنڈا

(لنڈن ۲۳- جنوری) ہندوستان میں نازی پروپیگنڈا کے متعلق کام کو چلانے کی زبردست کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اخبارات کو مفت آرٹیکل اور خبریں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور وہ ہر روز شائع کی جاتی ہیں۔ اب یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ہٹلر کی کتاب "مین کیمف" کو ہندوستان کی اٹھارہ ۱۸ بڑی بڑی زبانوں میں شائع کیا جائے۔ اور اسے صرف آٹھ آنے فی جلد کے حساب سے فروخت کیا جائے +

ریاست نندگاؤں میں پولیس نے گولی چلا دی

(ناگپور ۲۳- جنوری) کی اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ سنیچروار کو موضع بدساتوالہ (ریاست نندگاؤں) جنگل ستیاگرہ کرنے والے لوگوں پر ریاستی پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے ایک بیس سالہ گونڈ نوجوان ہلاک اور چھ دیگر زخمی ہو گئے +

سوا آٹھ لاکھ چینی ہلاک ہو گئے

(ٹوکیو ۲۳- جنوری) پارلیمنٹ میں چین کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے جاپانی وزیر جنگ نے کہا - کہ اس وقت تک جاپان چین میں جاپانی سلطنت سے دو گنے رقبہ پر قبضہ کر چکا ہے۔ جب سے چین اور جاپان میں جنگ شروع ہوئی ہے - آٹھ لاکھ تیس ہزار چینی ہلاک اور تقریباً گیارہ لاکھ سنتر ہزار زخمی ہوئے ہیں +

چین میں جاپانیوں کی فتوحات

(ٹوکیو ۲۳- جنوری) جاپانی افواج نے چینی کی گوریلا فوج کے خلاف مہم کے دوران میں ووٹنگ پر قبضہ کر لیا ہے - جو چینیوں کا مضبوط گڑھ سمجھا جاتا تھا - ایک اور چینی شہر ینہن پر قبضہ کر لیا ہے - جو جنگی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے +

سرحد کی فوجیں تیار

(مردان ۲۲- جنوری) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ تمام صوبہ سرحد میں مقیم افواج کو ہر وقت کوچ کے لئے تیار رہنے کے احکام دے دیئے گئے ہیں +

سرحد میں بیکاری کیخلاف سکیم

(ایبٹ آباد ۲۳- جنوری) قاضی عطاء اللہ جان خاں وزیر تعلیم صوبہ سرحد نے صوبہ کے تمام اضلاع کے کلکٹروں کو لکھا ہے - کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں پیمائش کر کے رپورٹ کریں - خیال کیا جاتا ہے - کہ حکومت سرحد زمینوں پر نو آبادیات قائم کرنے کی سکیم پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے - حکومت یہ زمین بجائے ٹھیکہ داران کے تعلیم یافتہ بے کاروں میں تقسیم کر دے گی +

آنریری عدالتیں ختم

(ملتان ۲۳- جنوری) بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست بہاول پور میں آئندہ یکم فروری سے آنریری مجسٹریٹوں کی تمام آسامیاں اڑا دی جاویں گی +

مارکٹنگ بل کیخلاف پروٹسٹ

(مانسہرہ ۲۴- جنوری) مسٹر سائیں داس ایڈیٹر "امرت" بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ فرنٹیئر مارکٹنگ بل کے خلاف جسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا ہے صوبہ بھر میں ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے +

CC0. Guruk

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور

سمبت ۱۹۹۵ ۱۶۔ ماگھ — ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء

بسنت

یوں تو ہر ایک موسم تبدیلی یا انقلاب کا پیغام لاتا ہے۔ لیکن بسنت کو خاص طور پر انقلاب کا مظہر مانا جاتا ہے۔ اور یہ ہے بھی۔ بسنت بہار کا دوسرا نام ہے۔ بسنت کے ساتھ خزاں ختم ہوتی ہے۔ اور بہار شروع ہوتی ہے۔ پتّوں پر نئی تر و تازگی آتی ہے۔ مردہ دلوں میں اُمید ہلورے لینے لگتی ہے۔ آس پاس کی جگہ لیتی ہے۔ خزاں اور بہار کے درمیان بڑا بھاری فرق ہے۔ اس لئے اس رتو کے پری ورتن میں انقلاب سمجھا جائے۔ تو بے جا نہیں۔

جس طرح موسموں میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اور خزاں کے بعد بہار آتی رہتی ہے۔ اسی طرح افراد اور اقوام کی حالت بھی تبدیلی کے زیر اثر ہے۔ "پرکاش" کا وششٹ سمبندھ آریہ سماج سے ہے۔ اس لئے ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ وہ اس وقت خزاں کی حالت میں ہے یا بہار کی۔ ماننا پڑے گا۔ کہ اس وقت آریہ سماج پر بہار کی بجائے خزاں کا دَور دَورہ ہے۔ اس نے بہار دیکھی ہے۔ اور ایسی بہار جس پر دوسرے رشک کرتے تھے۔ آج وہ حالت نہیں۔ اگر مکمل طور پر اس پر خزاں چھا نہیں گئی۔ تو اس کا اثر ضرور ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے بڑے بڑے رُکن بھی اُداسین ہو رہے ہیں۔ اور ہری چگ اس سے جدا ہے۔

دُنیا میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ہر اس سوسائٹی میں رہتے ہیں۔ جس پر بہار ہو۔ اگر آج آریہ سماج زوروں پر ہے۔ تو وہ اس کے ساتھ ہیں۔ اور اگر کل کانگرس کا زور ہوا۔ تو اس کے۔ اس لئے آریہ سماج کی رکھشا کا بھار پہلے سے زیادہ ان کندھوں پر آن پڑا ہے۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ اس سے ہی نہ صرف اس دیش بلکہ ساری دُنیا کا کلیان ہو گا۔ وہ اس کے سدّھانتوں کو ستیہ مانتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جس دھرم کا بھگتی بادن وہ کرتا ہے اس سے ہی منش ماتر کو شانتی مل سکتی ہے۔

آریہ سماج کی اس سمیہ اوستھا کیا ہے؟ آنے والی نسلیں دھرم سے وِمکھ ہو رہی ہیں۔ درحقیقت بھوگ کے اتنے سامان پیدا ہو چکے ہیں۔ کہ نوجوانوں کا کسی سنجیدہ کام کی طرف دھیان نہیں جاتا۔ پہلے بھوگ کے اتنے سامان نہ تھے۔ اس لئے وہ مذہبی سوسائٹیوں میں بھی شامل ہو جاتے تھے۔ لیکن اب تو تفریح طبع کے اتنے سامان ہیں۔ کہ ان سے ہی انہیں فرصت نہیں ملتی۔ اور اگر کچھ ایسے نوجوان ہیں جنہیں تفریح سے زیادہ لگاؤ نہیں۔ تو وہ پالیٹکس کی طرف مائل ہیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ نوجوانوں کے لئے مذہب کے مقابلہ میں پالیٹکس زیادہ کشش رکھتا ہے۔ مذہب شانتی کا پرتی ندھی سمجھا جاتا ہے۔ اور پالیٹکس جوش کا۔ نوجوانوں کو شانتی سے کیا تعلق؟ اگر کوئی چیز شانت ہو تو وہ اسے بھی اپنے طرزِ عمل سے اشانت بنا دیں! اور پھر پالیٹکس میں دلچسپی کا نت نیا سامان پیدا ہوتا رہتا ہے۔ پہاڑ پر کوئی شخص میلوں دُور چلا جائے۔ تو اس کا جی نہیں اُکتاتا۔ کیونکہ اس کے سامنے نئے نئے نظارے آتے رہتے ہیں۔ شہروں میں کوئی شخص اتنی سیر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایک ہی قسم کی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اسی طرح دھرم خاص لوگوں کے لئے کشش رکھتا ہے۔ اور پالیٹکس عام کے۔ نوجوان اپنی ہمدردی کی وجہ سے پالیٹکس کی طرف زیادہ راغب ہیں۔ جن دنوں آریہ سماج زوروں پر تھا۔ نوجوان بھی اس میں شامل ہونا باعث فخر سمجھتے تھے۔ ان دنوں آریہ سماج میں ہونا بھی فیشن میں داخل تھا۔ لیکن اب یہ بات نہیں رہی۔ جو نوجوان ساتوک یا راجسک بھاؤ کے ہیں۔ وہ کانگرس کی سیوا کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کسی وقت نوجوان آریہ سماج میں آیا کرتے تھے۔ اس کے بعد کانگرس میں چلے گئے۔ اور اب سینما ان کی کشش کا باعث بن رہا ہے۔ کہہ نہیں سکتے۔ کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟

میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت نوجوانوں کا دھیان آریہ سماج کی طرف سے ہٹ رہا ہے۔ اور نوجوان ہی ہیں۔ جن سے کسی سوسائٹی کو کام کرنے والے مل سکتے ہیں۔ آنے والی نسل اُن سے ہی تیار ہوتی ہے۔ وہ جوش اور سرگرمی کا کیندر ہیں۔ جس سوسائٹی میں نوجوان کم ہوں۔ وہاں آپ کو جوش نظر نہ آئے گا۔ اور جہاں نوجوان نہ ہوں۔ وہاں کام کرنے والوں کی نئی نسل تیار کیسے ہو؟

اس لئے آریہ سماج کی ورتمان اوستھا پر سنجیدگی سے وچار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے بسنت سے بہتر موقعہ کون سا ہو سکتا ہے؟ اگر اس وقت آریہ سماج کی گتی مند ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ تیز نہیں ہو سکتی۔ ہم نے قوموں کو گرتے اور اُبھرتے دیکھا ہے۔ اور آریہ سماج کی ایسی اوستھا نہیں۔ کہ وہ اُٹھ نہ سکے۔ اس کے لئے اپنی پہلی جگہ حاصل کرنا آسان ہے۔ ہمارے سامنے جرمنی اور اٹلی کی مثال ہے۔ ۱۹۱۴ء میں جنگ شروع ہوا۔ اس وقت یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ جرمنی دُنیا بھر میں سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اور اپنی طاقت کے بھروسے ہی اس نے فرانس اور برطانیہ سے جنگ چھیڑ لی۔ اس جنگ میں اسے شکست ہوئی۔ اور اتحادیوں نے اس سے ایسی شرائط منوائیں۔ کہ سمجھا یہ گیا۔ کہ جرمنی اب صدیوں تک نہ اُٹھ سکے گا۔ اتحادیوں نے جو بھی شرط پیش کی اس خواہش سے کی۔ کہ جرمنی کسی طرح پھر اُٹھنے نہ پائے۔ ۱۹۲۰ء میں معاہدہ ورسیلز ہوا۔ اور ۱۹۳۸ء میں ہم جرمنی کو نہ صرف اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھتے ہیں۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ طاقت ور پاتے ہیں۔ اس کا ڈکٹیٹر ہٹلر دُنیا بھر کے لئے ہوّا بنا ہوا ہے۔ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور کسی کو اس کے سامنے دم مارنے کی مجال نہیں۔ کبھی یہ خبر اُڑتی ہے۔ کہ وہ رومانیہ پر دھاوا کرنے والا ہے۔ اور کبھی یہ کہ ہالینڈ پر چڑھائی کر رہا ہے۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ فرانس کے ساتھ بھڑے گا۔ اور کبھی اس کی نظر روس پر بتائی جاتی ہے۔ غرض یہ کہ اس کی طاقت کا لوہا مانا جاتا ہے۔ اٹھارہ برس کے قلیل عرصہ میں یہ حیرت انگیز انقلاب کیسے آیا؟ کس طرح اس قوم نے جسے دُشمنوں نے مُردہ بنا کر چھوڑا تھا۔ از سرِ نو طاقت حاصل کر لی؟ اس لئے کہ اس نے اپنی پستی کو محسوس کیا۔ اور اسے دُور کرنے اور از سرِ نو عروج حاصل کرنے کا عزم مصمم کر لیا۔ اتفاق سے اسے لیڈر بھی ایسا مل گیا۔ جو خاص شخصیت کا مالک تھا۔ اور اس نے جرمنی کو پستی سے اُٹھا کر بلندی پر لا بٹھایا۔ یہی حالت اٹلی کی ہو چکی ہے۔ جنگ یورپ میں اٹلی نے اتحادیوں کا ساتھ دیا۔ اس وقت اس کی کوئی حیثیت نہ سمجھی جاتی تھی۔ جب اٹلی جنگ میں شریک ہوا۔ تو آسٹریا نے اس کا مذاق اُڑایا۔ اور پہلے ہی ہلّہ میں جرمن فوجوں نے اطالوی فوجوں کو بھون کر رکھ دیا۔ اسی اٹلی کا آج چار بڑی طاقتوں میں شمار ہو رہا ہے۔ اس کا یہ انقلاب صرف ایک شخص کی کوششوں کا رہین منّت ہے۔ جنگِ یورپ کے بعد مسولینی کو غیرت آئی۔ اور وہ میدانِ عمل میں اُترا۔ اس نے اٹلی کو کچھ سے کچھ بنا دیا۔ آج اس کا یہ حوصلہ ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کو بھی آنکھیں دکھاتا ہے۔

لیکن یورپ کو جانے دو۔ اپنے ملک کی حالت کو دیکھو۔ یہاں کی ۲ دو بڑی قوموں سکھ اور مسلمان کی حالت میں اُتار چڑھاؤ آئے ہیں۔ سکھ گوروؤں نے ہندو دھرم کے لئے شاندار قربانیاں کیں۔ ان کے ششیوں نے ان کی نیک مثال کی پیروی کرتے ہوئے دیش اور دھرم کے لئے سیس دئے۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سکھوں کی تاریخ قربانیوں کے لحاظ سے بے مثال ہے۔ باوجود اس کے سکھوں پر زوال آیا۔ اور ایک وقت ایسا آیا جب وہ کسی شمار و قطار میں نہ تھے۔ لیکن وہ اُٹھے اور ایسے اُٹھے.......... کہ آج باوجود اپنے اندرونی اختلافات کے ایک زندہ قوم سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی طاقت کا لوہا ان کے مخالف بھی مانتے ہیں۔ مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ کسی وقت وہ ہندوستان کے حاکم تھے۔ لیکن پھر ایسے گرے۔ کہ کوئی انہیں پوچھتا تک نہ تھا۔ لیکن اب پھر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ سکھوں میں کسی بڑے لیڈر کا جنم ہوا نہ مسلمانوں میں۔ باوجود اس کے انہوں نے ترقی کی ہے۔ تو اپنی جتھہ بندی کے زور سے۔ ان کی حالت میں خزاں جا سکتی ہے اور بہار آ سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آریہ سماج کی حالت میں نہ آئے۔ بے شک اس وقت ہمارا کوئی ایسا لیڈر نہیں جسے ہم دُنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ لیکن ہم اپنی جتھہ بندی کا زور تو دکھا سکتے ہیں۔ بسنت رتو کا آواہن کرتے ہوئے ہمیں اپنی اوستھا پر وچار کرنا چاہیئے۔ اور ایسا یتن کرنا چاہیئے۔ کہ خزاں کا دَور ختم ہو۔ اور بہار کا دَور شروع ہو۔ اسی اوستھا میں ہم بسنت منانے کا حق رکھتے ہیں۔

(کرشن)

حیدرآباد ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی نے اعلان کیا تھا۔ کہ ستیاگرہ ۲۴ - جنوری کو شروع ہوگا۔ اور ۲۲ - جنوری کو ہی ہندوستان بھر میں حیدرآباد دوس منایا جائے۔ چنانچہ ان کے دونو احکام کی تعمیل ہوگئی ہے۔ ۲۲ - جنوری کو ہندوستان بھر میں حیدرآباد دوس منایا گیا۔ چونکہ ہندو سبھا نے بھی یہ اعلان کیا تھا۔ کہ ۲۲ - جنوری کو "نظام نشیدھ ڈے" منایا جائے۔ اس لئے جہاں کہیں بھی جلسے ہوئے آریہ اور ہندوؤں کے مشترکہ۔ ان میں سکھ بھائی بھی شامل ہوئے۔ ہندوستان بھر میں یہ ڈے منایا گیا۔ بمبئی - پونہ - مدراس - کلکتہ - لکھنؤ - بریلی - دہلی اور لاہور جیسے بڑے بڑے مقامات کے جلسوں کی رپورٹیں آ چکی ہیں۔ دہلی - بریلی اور لکھنؤ میں فرقہ پرست مسلمانوں نے فساد کیا۔ نہتے اور پُرامن جلوس پر بغیر کسی اشتعال کے حملہ کر دیا۔ دہلی میں جلوس دلیوان ہال سے شروع ہوا۔ اور فتح پوری مسجد کے پاس سے ایک دفعہ بغیر کسی رکاوٹ کے گذر گیا۔ جب اسی راستے واپس آ رہا تھا۔ اور جلوس کا بہت سا حصہ گذر چکا تھا۔ تو مسلمانوں کے ایک گروہ نے جن کے ہاتھ میں لاٹھیاں تھیں اس پر حملہ کر دیا۔ جس کے بعد دو بدو لڑائی ہوگئی۔ اور فریقین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔ جلوس نہایت شاندار تھا۔ ہزاروں لوگ اس میں شامل تھے۔ اس کے بعد گاندھی گراؤنڈ میں ہزاروں کی حاضری میں جلسہ ہوا۔ پنڈت رام چندر دہلوی اس کے صدر تھے۔ اس میں وہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جو آل انڈیا آرین کانگرس نے شولاپور میں پاس کیا تھا۔ دہلی میں فساد آدھ گھنٹہ کے بعد دب گیا۔ جلسہ بھی امن و امان سے ہو گیا۔ اور شہر کی حالت بھی پُرسکون ہو گئی۔ لیکن بریلی کی حالت مختلف ہے۔ پہلے فساد کے بعد باوجود پولیس کے انتظامات کے اِکّے دُکّے حملے ہوتے رہے۔ ایک آدھ دفعہ لڑائی بھی ہوئی۔ دہلی میں زخمی تو بہت ہوئے۔ لیکن کوئی موت نہ ہوئی۔ بریلی میں کچھ موتیں بھی ہوئیں۔ بریلی اور دہلی کے فسادات میں ایک بات مشترکہ ہے۔ دونو جگہ مسلمانوں نے جلوس کے آخری حصہ پر حملہ کیا۔ اس میں دانشمندی بھی ہے۔ اگر جلوس کے اگلے حصہ پر حملہ کیا جائے گا۔ تو باقی کا سارا جلوس مقابلہ کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لکھنؤ میں بھی مسلمانوں کی طرف سے فساد کا اندیشہ تھا۔ لیکن وہ رک گیا۔ دہلی میں ایک اور قابل ذکر واقعہ ہوا۔ اور وہ یہ کہ پنڈت چندر گپت ویدالنکار ایڈیٹر

حیدرآباد کانڈ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایک برس کیلئے صوبہ دہلی سے نکال دیا گیا ہے۔ لاہور کا جلسہ مختلف جماعتوں کی طرف سے ڈی - اے - وی مڈل سکول کے احاطہ میں ہوا۔ راجہ نریندر ناتھ اس کے صدر تھے۔ انہوں نے ایک پُرمغز تقریر کی۔ آریہ سماج کو ہندو قوم کا ہراول اقرار دیا۔ اور اس کی خدمات کے لئے اسے خراج تحسین ادا کیا۔ ریاست حیدرآباد کی موجودہ حالت پر دلچسپ تنقید کی۔ اور بتایا۔ کہ جہاں ریاست جموں و کشمیر میں مسلمانوں کو پوری پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ وہاں حیدرآباد میں ہندوؤں کو وہ چیز میسّر نہیں۔

۲۰ - جنوری سے حیدرآباد میں ستیاگرہ شروع ہو گیا ہے۔ اٹھائیس (۲۸) والنٹیروں نے ستیاگرہ کیا۔ جو گرفتار کر لئے گئے۔ اس گرفتاری پر شہر میں ہڑتال بھی ہوئی۔ ۲۴ - جنوری کو آٹھ ستیاگرہیوں کو خلاف قانون جماعت کا ممبر ہونے کے جرم میں سزائیں دی گئیں۔ چار کو ایک ایک سال قید سخت اور باقیوں کو سات سات ماہ قید سخت۔ باقی بیس (۲۰) کو مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور ان کی ضمانت ہوگئی۔ اس طرح سارودیشک سبھا کے آدیش میں ستیاگرہ آرمبھ ہو گیا ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک نظام سرکار ریاست کے آریوں کو ان کے مذہبی حقوق نہیں دیتی۔

پنجاب بھر میں ۲۲ - جنوری کا دن منایا گیا۔ تقریریں ہوئیں۔ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ والنٹیر بھرتی کئے گئے اور روپیہ جمع کیا گیا۔ جیسا کہ مہاتما نارائن سوامی جی نے اعلان کیا ہے۔ ابھی ادھر سے والنٹیر بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے جلد جمع ہو کر ستیاگرہ کمیٹی کے پاس پہنچنا چاہیئے۔ آریہ سماج نے ہندوستان کی سب سے بڑی اور امیر ریاست سے مقابلہ کیا ہے۔ نظام کو دنیا بھر میں سب سے زیادہ دولتمند نہیں۔ تو دولتمند ترین اشخاص میں سے ایک بتایا جاتا ہے۔ ریاست کے وسائل بڑے وسیع ہیں۔ اس کے مقابلہ کے لئے ہمارے پاس بھی کافی روپیہ ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج ریاست حیدرآباد میں کیوں ستیاگرہ کر رہا ہے؟ یہ بتلانے کے لئے سارودیشک سبھا نے انگریزی اور ہندی میں ایک پُستک پرکاشت کی ہے۔ اس کا جواب ریاست حیدرآباد کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اب اس کا جواب سارودیشک سبھا کی طرف سے لکھا جا رہا ہے۔ مسٹر اینے نے آرین کانگرس شولاپور کی ... کرتے ہوئے جو تقریر کی تھی۔ وہ انگریز... مرہٹی میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ... ہے۔ جن لوگوں کو کبھی کسی پبلک ایج... سے واسطہ پڑا ہے۔ وہ جانتے ہیں ... کتنا مہنگا سودا ہے۔ اس لئے آریہ ... کو اپنی جیب کا منہ کھولنے کے لئے ... رہنا چاہیئے۔ ایک ایک آریہ سماجی ... شکتی اس کے لئے دان دینا چاہیئے ... جس نے اس وقت تک نہیں دیا۔ اس ... شرم محسوس کرنی چاہیئے۔ آریہ سماج ... زندگی اور موت کا سوال پیش ہو۔ اور ... اس کے لئے چند روپیے بھی دینے کو ... تیار نہ ہوں۔ اس سے بڑھ کر نیچ جنگ ... کیا ہو سکتی ہے؟ مجھے آشا ہے۔ کہ سب ... نر ناری خود بخود اپنے دان کا حصہ آر... ستیاگرہ سمتی کے نام شولاپور بھیج دیں ... ایک ایک آریہ پُرش کو محسوس کرنا چا... کہ اگر اس کی فرض ناشناسی کی وجہ سے ... آریہ سماج کو اس جنگ میں شکست ہ... تو اس کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔ آریہ ... تو پھر بھی زندہ رہے گا۔ لیکن وہ شخص ... کو اپنا منہ نہ دکھا سکے گا۔ اور اس کا ... کبھی اسے لعنت دیتا رہے گا۔

(کرشن)

حیدرآباد دوس پر فساد

آخر فرقہ پرست مسلم اخباروں کی اش... انگیزی رنگ لائی۔ اور حیدرآباد دوس ... کئی مقامات پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ د... بریلی۔ لکھنؤ وغیرہ سے فسادات کی جو رپورٹیں ... آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کس طر... شرارتی مسلمانوں نے ہندوؤں کے پُرامن ... جلوس پر حملے کر کے بیسیوں ہندوؤں کو ... زخمی کر دیا۔ ایسے موقعوں پر ہندو ... خاموش رہ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بھی ... دیا۔ لیکن زیادہ نقصان ہندوؤں کا ہ... ہندو زیادہ زخمی ہوئے یا مسلمان ... سوال کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو سو... ہے۔ کہ کیوں مسلمان ... برداشت نہیں ... سکتے۔ کہ ہندو جگت ...... نظام ریاست ... کی مظلوم ہندو رعایا کے ساتھ اس کی مصیبت ... میں پُرامن طور پر ہمدردی کا اظہار کر...

"پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

کچھ "شورانتری نمبر" کے متعلق

ایک انک اور اس کے بعد "شورانتری نمبر" نہایت شان و شوکت سے پرکاشت ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ ایک سہ رنگی دلکش تصویر کے علاوہ آٹھ صفحے اور بڑھائے جائیں گے۔ لیکن قیمت صرف ایک آنہ ہوگی۔ رشی بودھ اُتسو پر بانٹنے کے لئے یہ بہترین پرساد ہے۔ آریہ سماجوں کو بھاری تعداد میں منگوا کر یہ نمبر بانٹنا چاہیئے۔

"شورانتری نمبر" کے وشیش لیکھ

اس نمبر میں درجنوں دوسرے بلند پایہ مضامین کہانیوں اور نظموں کے علاوہ کئی وشیش لیکھ بھی ہوں گے۔ مثال کے طور پر شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان آریہ سارودیشک سبھا و سپیکر سی پی اسمبلی کا نوین سندیش۔ حیدرآباد کانڈ کے متعلق مہاتما نارائن سوامی جی کا کرانتی کاری لیکھ اور "رشی دیانند کے پریوار کا پتہ" سمبندھی ایک کھوج پورن لیکھ آپکو اس نمبر میں ملیگا۔ اس کے علاوہ آپکو بیسیوں دوسری خوبیاں آپکو اس نمبر میں ملیں گی۔

آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیج دیں

CCO. Guruk...

ان کا کیا بنے گا؟

دوسری یونیورسٹیوں کے متعلق تو ابھی کچھ معلوم نہیں ہوا۔ لیکن کلکتہ یونیورسٹی نے میٹرک سے، بی، اے، تک بیٹھنے والے طلباء کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ امسال طلباء کی تعداد پچاس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ گویا کلکتہ یونیورسٹی بے کاروں کی ایک بڑی تعداد تیار کرنے میں دوسری یونیورسٹیوں سے آگے نکل جائیگی۔ صرف بنگال میں ہی پچاس ہزار نوجوان ایسے ہیں۔ جو دو ماہ بعد بے کاروں کی فوج میں شامل ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں کے طلباء کے اعداد و شمار جمع کئے جائیں۔ تو وہ لاکھوں تک پہنچ جائیں گے۔ سوال یہ ہے۔ کہ ان کا بنے گا کیا؟

خلافت کا "پنر جنم"

پنر جنم کو مسلمان نہیں مانتے۔ لیکن اس پنر جنم سے وہ کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ جو خلافت نے ترکی میں مر کر اب مصر میں لیا ہے۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے خلافت کا خاتمہ کر دیا تھا۔ لیکن اب شاہ فاروق کو دنیائے اسلام کا خلیفہ بنا دیا گیا ہے۔ پچھلے دنوں جب شاہ فاروق کے خلیفہ بنائے جانے کی تجویز ہوئی تھی۔ تو ہندوستان کے شیعوں نے خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں نے عموماً اس کی زبردست مخالفت کی تھی۔ انہیں اعتراض تھا۔ کہ خلافت ایک مذہبی اعزاز ہے۔ اسے حکومت دولت اور جاہ و حشمت پر قربان نہیں کیا جانا چاہیئے۔ کہاں شاہ فاروق ایک مغرب زدہ نوجوان۔ اور کہاں دنیائے اسلام کی خلافت؟ اسے تو اسلامی تعلیم اور اصولوں سے دور کا بھی لگاؤ نہیں۔ بلکہ کئی اسلامی رواجات و تعلیمات کو اس نے اپنے پاؤں تلے روندا ہے۔ ایسی حالت میں اسے خلافت کا تاج پہنایا جائے تو کیوں؟

دیکھیں اب ان مخالفین کی طرف سے خلافت کے اس "پنر جنم" پر کیا ارشاد ہوتا ہے؟

سندھ میں جہالت

صوبہ سندھ میں جہالت کس قدر خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس کا اندازہ ان اعداد و شمار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ جو پبلک انسٹرکشن نے اپنی تازہ رپورٹ میں شائع کئے ہیں۔ اس کی رپورٹ کے مطابق ۹۸ فیصدی عورتیں اور ۸۵ فیصدی بالغ مرد بالکل ان پڑھ ہیں +

حکومت سندھ کو اپنے صوبہ میں جہالت کے خلاف یو۔پی گورنمنٹ کی طرح باقاعدہ مہم شروع کرنی چاہیئے۔ اگر وہ یہ کام کر سکے۔ تو اس کا یہ سب سے بڑا کارنامہ ہوگا +

یہ روپیہ واپس کیا جائے!

پنڈت مدن موہن مالویہ جی سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ نظام دکن نے جو ایک لاکھ روپیہ انہیں دیا ہے۔ اسے وہ واپس کر دیں۔ کیونکہ جن حالات میں وہ دیا گیا ہے وہ ایسے ہیں۔ کہ اسے دان نہیں رشوت کہنا ہی بجا ہوگا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ گراں قدر عطیہ تعلیم کی اشاعت کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن خود ان کی ریاست میں سکول کھولنے کی اجازت نہیں۔ اور جنہیں یہ رقم سونپی گئی ہے وہ ان کی ریاست میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ ایسی حالت میں اگر ہندو جنتا مالویہ جی سے یہ مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ یہ رقم واپس کر دیں۔ تو بے جا کیا ہے؟

قبائلی درندوں کی نئی شرارتیں

اب تک تو قبائلی درندے لوٹ مار اور اغوا ہی کرتے تھے۔ لیکن اب انہوں نے سکولوں اور ہسپتالوں کو جلا کر ایک نئی شرارت کا آغاز کیا ہے۔ اب تک ایک ہسپتال اور چار سکول جلائے جا چکے ہیں +

حکومت سرحد ان کی تباہکن سرگرمیوں کی روک تھام میں قطعی ناکام رہی ہے۔ اس کی اس ناکامی نے ان درندوں کے حوصلے بڑھا دئے ہیں۔ اس لئے دنوں دن ان کی شرارتوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے +

"آریہ سماج زندہ باد"!

پچھلے دنوں ریاست حیدرآباد کی ایک عدالت نے کچھ آریہ ستیاگرہیوں کو ایک مقدمہ میں سزائے قید کا حکم سنایا۔ تو انہوں نے "آریہ سماج زندہ باد" کا نعرہ لگایا۔ اس پر ان کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ چلایا گیا۔ اور چھ چھ ماہ قید کی سزا دی گئی۔ گویا آریہ سماج کو اس کی گستاخی کی سزا دینے کے لئے نئے نئے جرم ایجاد ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے۔ جو ان ستیاگرہیوں سے سرزد ہوا۔ اور جس کیلئے انہیں چھ چھ ماہ قید کی سزا بھگتنی پڑیگی +

نظام سرکار مختلف طریقوں سے آریہ سماج کا امتحان لے رہی ہے۔ جس وقت اسے معلوم ہو گیا۔ کہ یہ دبنے کا نہیں۔ وہ ہتھیار ڈال دیگی +

ہندوستان اور لیگ آف نیشنز

مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں کانگرس پارٹی کی طرف سے ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پیش کیا جائے گا۔ کہ ہندوستان لیگ آف نیشنز سے علیحدگی اختیار کرے۔

بے شک اس مطالبہ میں وزن ہے۔ لیگ آف نیشنز نے اپنے رویہ سے خود کو ایک بے جان جماعت ثابت کیا ہے۔ اور ایک بے جان جماعت میں شرکت کا اسے کیا فائدہ؟ اٹلی ایبے سینیا کو ہڑپ کر گیا۔ وہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ جاپان چین کو نگلتا جا رہا ہے۔ وہ بے حس و حرکت پڑی ہے۔ جب وہ اپنے آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۶ کے مطابق آئین شکن ممبروں کے خلاف ضروری کاروائی کرنے کے ناقابل رہی ہے۔ تو ادلاً اس کے وجود سے ہی کیا حاصل؟ لیکن اگر کسی مصلحت سے یہاں نہ ہوتے ہوئے بھی اس کا قائم رہنا ضروری ہو۔ تو کم از کم ہندوستان کا موجودہ بین الاقوامی صورت حالات میں اس سے علیحدہ ہو جانا ہی بہتر ہے +

ہٹلر کی نگاہیں ہندوستان پر

جس وقت ہندوستان سونے کی چڑیا تھا۔ اس وقت ہر کسی چالاک شکاری کا اسے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش یا خواہش کرنا قدرتی تھا۔ لیکن اب وہی سونے کی چڑیا کہلانے والا ہندوستان نہایت مفلس دلا جا رہا ہے۔ لیکن پھر بھی نہ جانے مرلیجی کیوں للچائی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کبھی جاپان کی ہندوستان پر حملہ کرنے کی افواہیں سننے میں آتی ہیں۔ تو کبھی ہٹلر کی۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جو ہندوستان برطانیہ کی غلامی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ جاپان یا جرمنی کے ہی پاؤں کیسے جمنے دے گا؟ لیکن یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کا ایک ایک بچہ ایک جاں فروش سپاہی بنے +

"بندے ماترم" گانے پر فساد

جب سے مسلم لیگیوں نے "بندے ماترم کو "دلآزار" قرار دیا اور مسلم عوام کے دلوں میں اس کے تئیں نفرت کا جذبہ بھرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ تب سے بندے ماترم کا گیت مسلمانوں کے سامنے ایک ہوا بن کر آ کھڑا ہوا ہے۔ آج سے چند سال پہلے یہی گیت تھا۔ جسے مسلمان بھی پریم سے گاتے تھے۔ اور کسی کو مطلق کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔ لیکن اسے مسلم لیگ کی بدترین فرقہ پرستی کا اثر کہیئے۔ کہ اب اسی گیت پر ہندو مسلم فساد ہونے لگ پڑے ہیں۔ چنانچہ جہان آباد (پٹنہ) کے انگلش سکول میں ہندو مسلم طلباء میں محض اسی گیت کے گائے جانے پر فساد ہو گیا۔ نہ معلوم مسلم لیگ اپنی ہندو مسلم اتحاد شکنی سرگرمیوں سے ملک کی اور کیا کیا "خدمات" سرانجام دے گی +

حیدرآباد دوس کی سپھلتا

۲۲-جنوری کو ڈی۔اے۔وی سکول لاہور میں "حیدرآباد دوس" راجہ نریندر ناتھ جی کی صدارت میں جس اتساہ سے منایا گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عوام کی ہمدردی کس قدر ریاست حیدرآباد کی مظلوم ہندو پرجا کے ساتھ ہے۔ اس جلسہ میں سناتن دھرمی اور سکھ بھی شامل ہوئے۔ اور ان کے سرکردہ لیڈروں نے نہ صرف پرجوش تقریریں کیں بلکہ اسی دھرم یدھ میں انہیں پوری سہایتا و سہیوگ دینے کا وشواس بھی دلایا۔ درحقیقت آریہ سماج ریاست حیدرآباد میں جس دھرم یدھ کی رہنمائی کر رہا ہے۔ وہ ہندو ماتر کے مذہبی اور شہری حقوق کے لئے ہی ہے۔ وہ صرف اپنے ہی لئے نہیں لڑ رہا۔ سب کے ادھیکاروں کے لئے جدوجہد کر رہا ہے +

یہ دوس لاہور ہی میں نہیں۔ سب جگہ پورے اتساہ سے منایا گیا ہے۔ اس دوس کی سپھلتا دھرم یدھ میں آریہ سماج کی سپھلتا کی بھوشنیہ بانی ہے +

آئندہ صدر کون؟

کانگرس کی آئندہ صدارت کے تین امیدوار تھے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ اور ڈاکٹر سیتا رامیہ پٹابھی۔ مولانا آزاد نے تو خرابیٔ صحت کی بنا پر اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ اب مقابلہ سبھاش بابو اور مسٹر پٹابھی میں ہے۔ مولانا آزاد نے دستبردار ہو کر مسٹر پٹابھی کی سفارش کی ہے۔ اور مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے۔ کہ:۔

"میں شکست تو برداشت کر لوں گا۔ لیکن مقابلہ سے نہیں ہٹوں گا۔"

اب دیکھیں پانسہ کس کے حق میں پڑتا ہے؟

شورانزی اٹک میں اشتہار دیکر لابھ اٹھا دیں +

Haridwar. Digitized by eGangotri

ریویوز Reviews

نئے سال کے کیلنڈر

ڈابر کیلنڈر حسب معمول امسال بھی ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ کلکتہ نے ایک خوبصورت کیلنڈر شائع کیا ہے۔ درمیان میں "ماں اور بچہ" کا منوہر چتر ہے۔ انگریزی تاریخوں و تعطیلوں کیلئے دو دو ماہ کے چارٹ دیئے گئے ہیں۔ جنتری اور کیلنڈر "پرکاش" کے ناظرین کو صرف ایک کارڈ ڈالنے پر مفت مل سکتے ہیں +

آریہ کیلنڈر میسرز راج پال اینڈ سنز لاہور نے امسال بہت بڑے سائز کا خوبصورت کیلنڈر پرکاشت کیا ہے۔ درمیان میں سوامی جی کی وہ تصویر ہے۔ جس میں ان کے ساتھ ان کا لیکھک راما نند کھڑا ہے۔ یہ چتر ایک رنگا ہے۔ اس کے علاوہ سوامی دیانند جی۔ پنڈت لیکھرام۔ سوامی شردھانند۔ پنڈت گورودت۔ لالہ لاجپت رائے۔ مہاشہ راجندر۔ مہاشہ راجپال۔ مہاتما ہنسراج۔ ماسٹر آتما رام۔ مہاتما نارائن سوامی۔ مہاراج نتھی سنگھ مہاراجہ امید سنگھ والئے شاہ پور کے چتر بھی ہیں۔ بندے ماترم کا گیت اور آسنی بھی دی گئی ہے +

گوروکل کیلنڈر گوروکل کانگڑی نے بھی امسال ایک چھوٹا پر نہایت سندر کیلنڈر چھپوایا ہے۔ تصویر مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال۔ اور بابو سبھاش چندر جی کی ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر گوروکل کا کیلنڈر رشی دیانند سوامی شردھانند اور گوروکل بلڈنگوں سے سسشوبھت ہوتا؟ — یہ کیلنڈر گوروکل فارمیسی کی ادشدھیاں خریدنے والوں کو مفت بھینٹ کیا جاتا ہے +

ویدک ینترالیہ کیلنڈر رشی دیانند کے سفاپت کئے ہوئے اپنے پریس ویدک ینترالیہ اجمیر نے بھی کیلنڈر چھپوایا ہے۔ اس کیلنڈر میں بھی آریہ کیلنڈر والی تصویر ہے۔ دیسی اور انگریزی دونو تاریخیں دی گئی ہیں۔ کیلنڈر سندر ہے +

تعلیمی کیلنڈر رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مالکان م...

سدرشن چکر

جب سے مہاتما گاندھی نے موجودہ پڑھی لکھی لڑکیوں کے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ چمکیلے بھڑکیلے کپڑے اس لئے پہنتی ہیں۔ کہ آنے جانے والوں کو اچھی لگیں۔ ان کے خیال میں ہر ماڈرن لڑکی ایک درجن "مہا تجھوں کی ہیر" بننا چاہتی ہے۔ تب سے پڑھی لکھی لڑکیوں میں غیض و غضب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے +

مہاتما جی کے ان خیالات کی تردید کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ بلکہ ماڈرن کہے جانیوالے طبقہ نے بھی دبی زبان میں تائید ہی کی ہے۔ وہ لوگ جو لڑکیوں کی اعلےٰ تعلیم اور نئی روشنی کے مخالف ہیں۔ ان کی حمایت کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ لیکن پڑھی لکھی لڑکیوں کے تلووں کی آگ سر تک جا پہنچی ہے +

مہاتما جی کے مضمون کے جواب میں متعدد مضمون کالج گرلز کی طرف سے لکھے گئے ہیں۔ جن میں مہاتما جی سے پوچھا گیا ہے۔ کہ کیا وہ چاہتے ہیں۔ کہ لڑکیاں لنگوٹیاں لگا کر بازاروں میں نکلا کریں؟ اگر انہیں ماڈرن گرل کی سادگی دیکھنی ہو۔ تو وہ لاہور آکر دیکھیں۔ اس ڈلفینس پر کسی منچلے کا کہنا ہے۔ کہ ان کی موجودہ پوشاک لنگوٹی سے بھی بدتر ہے۔ اور ان کی سادگی دیکھنے کے لئے مہاتما جی کو لاہور آنے کی کیا ضرورت ہے؟ جہاں وہ رہتے ہیں وہاں ماڈرن گرلز کی کمی نہیں +

پچھلے دنوں دہرہ دون میں تقریر کرتے ہوئے ماتا ستورا بائی نے یہی کہا تھا۔ کہ ماڈرن گرل دنوں دن فیشن کی گڑیا بنتی جا رہی ہے۔ ان الفاظ پر تو کسی لڑکی نے برا نہیں منایا۔ شاید اس لئے کہ یہ الفاظ ایک استری کی زبان سے نکلے تھے۔ اگر یہی الفاظ ایک پرش کی زبان سے نکلے ہوتے۔ تو آسمان سر پر اٹھا لیا گیا ہوتا — اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما جی کے الفاظ میں صداقت تو ہے۔ لیکن اظہار بہت تلخ ہو گیا ہے +

مہاتما جی کے مضمون کا اثر یہ ہوا ہے۔ کہ "ماڈرن گرل" بحث کا موضوع بن گئی ہے۔ اور سوال اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ کہ آج کل کی پڑھی لکھی لڑکی لعنت ہے یا برکت؟ چنانچہ جب اسی سوال پر ڈیبیٹ کا راولپنڈی میں اعلان کیا گیا۔ تو کالج گرلز نے دھمکی دی۔ کہ اگر یہ ڈیبیٹ ہوئی۔ تو وہ دھرنا ماریں گی۔ اور مخالفانہ مظاہرے کریں گی +

یہ دھمکی خالی فائر ہی ثابت ہوئی۔ ڈی بیٹ تو ہوئی۔ لیکن نہ دھرنا مارا گیا۔ اور نہ مخالفانہ مظاہرہ ہی ہوا۔ اس کے خلاف بھی بولا گیا۔ اور حمایت میں بھی بہت کچھ کہا گیا۔ لیکن سوال جہاں کا تہاں رہا + ہمارے خیال میں ماڈرن گرل نہ لعنت ہے نہ برکت۔ اس کے ساتھ ہی لعنت بھی ہے اور برکت بھی +

لعنت اس لئے نہیں۔ کہ وہ آج سے پچاس سال پہلے کی ان پڑھ مورکھ استری سے کہیں زیادہ عقلمند اور سلیقہ شعار ہے۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ برکت اس لئے نہیں۔ کہ وہ پتی کو پوجیہ اور آدرش کا پاتر نہ سمجھ کر محض ایک برابر کا ساتھی سمجھتی ہے۔ حقوق کے لئے جھگڑتی ہے۔ پوزیشن کے لئے بحث کرتی ہے۔ پریم کی بجائے حقوق کی پکار نے جگہ لے لی ہے۔ وہ گرہستھ کو زیادہ خوشگوار بنانے کی بجائے خشک اور مہنگا سا جھنجھٹ بنا رہی ہے +

برکت اس لئے ہے۔ کہ وہ دلیشی اور جاتی کی ترقی کی جدوجہد میں پرش کے ساتھ ہے۔ اور زندگی کے کسی شعبہ میں پرش سے پیچھے نہیں۔ ساتھ ہی لعنت اس لئے ہے کہ وہ استری ہونے ہوئے بھی استری رہنا نہیں چاہتی۔ وہ پرش بننے کی فکر میں ہے۔ قدرت نے جن فرائض کی ادائیگی کے لئے اسے عورت بنایا ہے۔ وہ ان کا بار اٹھانے کو تیار نہیں +

اب دیر کیوں؟ اس انک کے بعد ایک پرچہ اور۔ پھر "بس شوساتری نمبر" آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر بھیجنے میں اب دیر کیوں؟ بس اب آرڈر ارسال کر دیں + (منیجر)

اسلامی دنیا کی سیر

مصلح موعود کون؟

"جماعت مرزائیہ میں بہت سے امور میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ مثلاً مسئلہ نبوت مسئلہ تکفیر۔ مسئلہ امارت وغیرہ۔ اب جدید اختلاف یہ پیدا ہوا ہے۔ کہ "مصلح موعود" کون ہے؟ بڑے مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے بعد ایک مصلح موعود (لڑکا) پیدا ہوگا۔ اس موعود کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ مولوی عبداللہ تیماپوری (دکنی) کہتا ہے۔ کہ مصلح موعود میں ہوں۔ شیخ غلام محمد لاہوری نے بہت سے ٹریکٹ شائع کئے۔ کہ مرزا صاحب کا موعود میں ہوں۔ عام افراد مرزائیہ خلیفہ محمود احمد کو مصلح موعود کہتے ہیں" +

("اہل حدیث" امرتسر ۲۰- جنوری ۱۹۳۹ء)

احمدیت قبول کیوں نہیں کرتے؟

"جو ہے تو صداقت۔ مگر کئی لوگ احمدیت کو اس واسطے نہیں مانتے۔ کہ ان کا خدا تعالےٰ پر ایمان ہی نہیں ہوتا۔ پھر کئی اس واسطے نہیں مانتے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل نہیں۔ کسی کو جماعت کے بعض کاموں پر اعتراض ہے۔ اس لئے نہیں مانتا۔ پھر کئی سیاسی لحاظ سے اس کو مضر سمجھتے ہیں" +

(روزنامہ "الفضل" قادیان ۲۴- جنوری ۱۹۳۹ء)

ایک وقت تھا کہ....

"ایک وقت تھا۔ کہ جب میرا آقا (مرزا غلام احمد صاحب) تن تنہا پیغام حق لے کر کھڑا ہوا۔ تو مخالفین حق نے اس کے ساتھ وہ کچھ کیا۔ جس کی کسی شریف انسان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ ہر قسم کے مکروہ فریب کے ذریعہ جبہ پوش مولویوں نے میرے پیارے آقا سے مخلوق خدا کو دور رکھنے کی کوششیں کیں۔ گالیاں دیں۔ پانی بند کیا۔ نماز پڑھنے میں روکاوٹیں ڈالیں۔ قتل کرنے کی سازشیں کیں۔ غرضیکہ کیا کیا بتاؤں۔ زمانہ سے جو کچھ ہو سکا۔ اس نے وہ سب کچھ کیا" +

("فاروق" قادیان مورخہ ۱۴- جنوری ۱۹۳۹ء)

CC0. Gurukul K

ادھیاتم سدھا

گائتری کی مہما

(لیکھک :- لالہ اندر سین جی انبالہ شہر)

ویدک دھرم میں گائتری کی بڑی مہما ہے - یہ مول منتر کہا جاتا ہے - اس کا جاپ کرنا سب جگہ لکھا ہے - اسلام میں جو کلمہ کی حیثیت ہے - وہی ویدک دھرم میں گائتری کی ہے - یہ تمام ویدوں کا نچوڑ ہے - رشی منی سب اس کی مہما کا گاین کرتے رہے ہیں - اس کی کیا وجہ یہ بات وچارنیہ ہے - ذرا وچارئیے - کہ پرماتما نے سرشٹی کیوں رچی؟ جواب ہوگا - جیووں کے کلیان کی خاطر - تاکہ ان کو موکش کے سکھ تک حاصل کرنے کیلئے تیار کیا جائے - وید کیوں رچے؟ تاکہ تمام دھرموں کا جیووں کو گیان کرایا جاوے - جس دھرم سے پرماتما کا گیان نہیں ہوتا - ہم اس کو کداپی دھرم نہیں کہہ سکتے - پس سرشٹی رچنا کا سار تمام دھرموں کا سار پرماتما کی پراپتی ہی ہے - اس منتر میں پرماتما کی پراپتی کے اُپائے - اور سادھن بیج روپ سے بتائے گئے ہیں - اسی لئے اس کی سب سے بڑھ کر مہما ہے - کوئی مذہب بہشت سے سکھ مانتا ہے - کوئی بیکنٹھ سے - کوئی موکش اور کوئی خود کو نشٹ کر لینے میں یعنی نروان سے سکھ مانتا ہے - مگر ویدک دھرم پرماتما کی پراپتی سے ہی سکھ مانتا ہے - جتنا سنسار کی وستوؤں میں سکھ ہے - سب اُسی کا دیا ہوا ہے - سنسار کے سکھ ناشوان ہیں - پرماتما کا سکھ اس سے بہت بڑھ کر ہے - وہ کبھی ناش نہیں ہوتا - وہ سکھ کا اصلی سروت نم (؟) سلی کھنڈ (؟) ہے - اس لئے پرماتما کی پراپتی کرنا لوگیہ ہے - سوال یہ ہے - کہ پرماتما کی پراپتی کیسے ہو؟ ـــــ کوئی دھرم عیسےٰ پر ایمان لانا بتلاتا ہے - کوئی محمدؐ پر - کوئی حج روزہ اور نماز پر زور دیتا ہے - کوئی بُت پرستی یا گنگا اشنان پر - کوئی رام رام جپنا ہے - کوئی رادھا سوامی - کوئی گورو ڈم کے جال میں پھنساتا ہے - اور گورو کی غلامی سے ہی پرماتما کی پراپتی بتلاتا ہے - کوئی مرتک گورو سے کوئی جیوت گورو سے - غرضیکہ جتنے مذاہب ہیں سب اپنے اپنے راستے پرماتما کی پراپتی کے بتلاتے ہیں - پرنتو ویدک دھرم گائتری منتر کا اپدیش کرتا ہے - کہ پرماتما اس کے دھیان کرنے سے ہی ملتا ہے -

"دھی مہی" یعنی ہم اس کا دھیان کریں -

تب ہی وہ مل سکتا ہے - اور اس کے پانے کا کوئی دوسرا اُپائے نہیں ہے - نہ وہ جنگلوں کی خاک چھاننے سے ملتا ہے - نہ آج کل کی تیرتھ یاتراؤں سے - نہ وہ مسجد میں ہے نہ مندر میں ہے - وہ سب کے دل کے گوشہ میں چھپا ہوا ہے - ہردہ کے اندر ویاپک ہے - اس کو دھیان میں لاؤ - اس کو دھیان میں لاؤ - اور وہیں اس کی تلاش کرو - وہ ضرور ملیگا - یہ گائتری منتر کا زبردست اپدیش ہے - ان دو ہی لفظوں میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے - اور تمام اُپدیشوں کا سار نکال کر رکھ دیا ہے - اور یوگ ودیا کا اُپدیش دے دیا ہے -

مگر سوال یہ ہے - کہ نقصان کرنے کرنے برہمن (؟) آنند جاتی ہیں - وہ ہردہ کے اندر ملتا کیوں نہیں؟ اس کے لئے بتلایا ہے - کہ "دھیو یو نہ پرچودیات" ارتھات وہی پرماتما ہماری بدھیوں کو اپنی اور پریرت کرے - یہ تمام علاجوں کا علاج بتلا دیا - دھیان تبھی لگ سکتا ہے - جب پرماتما کی طرف سے پریرنا اور کرپا ہو - اور اس کی کرپا اور پریرنا کے پاتر ہم ہو نہیں سکتے - جب تک پرماتما کا اگادھ پریم ہمارے ہردہ کے اندر نہ ہو - پہلے ہردہ کو کھولتا - اپرشا دولیں (؟) - اگیان اور پاپ ان تمام ملوں سے صاف کرو - پرماتما کے لئے ایک پوتر سنگھاسن ہردہ کے اندر بناؤ - پھر ہم پر ضرور پرماتما کرپا اور پریرنا کریں گے - اور ہردہ میں درشن دیں گے - یہ گائتری منتر کا دوسرا زبردست اپدیش

ہے - وہ اور کہیں نہیں ملے گا - لوگ پوچھتے ہیں - کہ پرماتما کا دھیان کس طرح کیا جاتا ہے - کوئی کہتا ہے شوجی کی مورتی - کوئی رام اور کرشن جی کی مورتی کو دل میں دھارن کرنے کو بتلاتا ہے - کوئی جیوتی پر دھیان لگانا بتلاتا ہے - کوئی اَن حد شبد بتلاتا ہے - غرضیکہ جتنے مت ہیں - سب اپنی اپنی ہانکتے ہیں - مگر یہ ویدوں کا بیج مول منتر اور نچوڑ اُپدیش دیتا ہے - کہ تم سارے برہمانڈ پر دھیان دگاؤ - اس سارے برہمانڈ کما چیز پر ماتما نے شروع سے ہی تمہارے سامنے رکھ دیا ہے - اور آخر تک دکھا رہے گا - اور ہر وقت رکھا رہتا ہے - اور اس سے کداچت تمہارا چھٹکارہ بھی نہیں ہو سکتا - جب تک تم زندہ ہو تب تک یہ برہمانڈ کی تصویر تمہارے اندر موجود رہے گی - یہ پرماتما کی اپار دیا ہے - یہ پرماتما کا ادبھت انتظام ہے - ہم کو اور کسی چیز پر دھیان دگانے کی ضرورت ہی نہیں - اسی

برہمانڈ کے چیز پر دھیان لگائیں - یہ گائتری منتر کا تیسرا زبردست اُپدیش ہے - اس منتر کے پہلے حصہ میں پرماتما کے سات بڑے بڑے گنوں کی اور ہماری درشٹی دلائی گئی ہے - جو کہ برہمانڈ کے اندر ودیہ مان ہیں -

(۱) وہ "بھو" ہے - سارے وشو کے اندر ہر ایک وستو کے اندر رما ہوا ہے - سرو ویاپک سرو شکتیمان - سرو جیوتی سوروپ ہے - یا یوں سمجھو - کہ وہ پرتھوی لوک میں سرو تر ویاپک ہے -

(۲) وہ "بھوہ" ہے - سارے برہمانڈ کو وش میں رکھ کر شدھی کرنے والا ہے - جیووں کو کھوٹے کرموں کا دنڈ دے کر شدھ کرنے والا ہے - ہردہ کو اگیان سے شدھ کرنے والا ہے - شریر کو جل سے اور تمام میل کچیل کو اگنی دوارا شدھ کرنے والا ہے - غرضیکہ وہ شدھی کرنے والا اور سب کو دھرم پر چلانے والا - اور ادھرم کا ناش کرنے والا ہے - اس کے نیائے سے کوئی بچ نہیں سکتا - وہ خود پوتر اور شدھ سوروپ ہے - اس سے ہم کو پوترتا اور شدھی ملتی ہے - یا یوں سمجھو - کہ بھو لوک یعنی انترکش میں وہی پرماتم دیو اعت پروت ارتھات ویاپک ہے -

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

بھارتیہ سنسکرتی پر اُتم کویتا کیلئے یکصد روپیہ انعام

ہرش کا وشئہ ہے - کہ ہندی ساہتیہ پریمی لاہور کے شریمان ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ نے "بھارتیہ سنسکرتی" وشئہ پر پنجاب نواسی ہندی کویوں کو ایک سَو روپے کا پرسکار (انعام) پراپت کرنے کا اوسر دینے کی کرپا کی ہے - شریمان نارنگ جی کی اچھا ہے - کہ سمت ۱۹۹۵ سے پانچ ورش تک سَو روپے کا "نارنگ پرسکار" ہندی کے اس پنجاب نواسی کوی کو ہندی ساہتیہ سمیلن پریاگ دوارا اس کے وارشک ادھیویشن کے اوسر پر دان کریں گے - جس کوی کی کویتا "بھارتیہ سنسکرتی" وشئہ پر سروتم اور اُچیہ کوٹی کی ہوگی - کویتا کم سے کم سو پنکتیوں کی اوشیہ ہونی چاہئے - یہ پرسکار کوی اور کویتریوں دونوں کے بیچ پردتا میں اتھ (؟) ہوگا - پرسکار سمبندھی کارروائی اور پتر ویوہار ہندی ساہتیہ سمیلن پریاگ دوارا ہی ہوگا -

پستکیں کیول پرکاشت ہی سویکار کی جاویں گی - ہستِ لکھت نہیں - پرنتو پرسکار کے لئے نشچت تتھی سے پورو کی پرکاشت بھی پستکوں پر وچار ہو سکیگا - پرنتو بھوشیہ میں نشچت تتھی سے پندرہ مہینے سے ادھک پہلے کی پرکاشت رچناؤں پر وچار نہ کیا جائے گا - پرتیک رچنا پرسکار کے لئے کیول ایک بار بھیجی جا سکے گی - سمت ۱۹۹۵ کے پرسکار کے لئے رچناؤں کے لئے بھیجے جانے کی انتم تتھی ۳۱ - جنوری ۱۹۳۹ء نیت کی گئی ہے - اتاپ پنجاب نواسی کویوں اور کویتریوں سے نویدن ہے - کہ وہ اپنی اپنی رچنا دو کی سات سات پرتیاں ۳۱ - جنوری ۱۹۳۹ء تک سمیلن کے کاریالیہ میں بھیج دیویں - اور اس شبھ اوسر سے لابھ اُٹھاویں - اُکت تتھی کے پشچات پراپت پستکوں پر وچار نہ ہو سکیگا -

(رام لکھن شکل ایم - اے - سہایک نارنگ پرسکار سمیتی)

کامیابی کا مندر

خدائے واحد کی مہربانی اور محبت کی برکت سے ہی "تندرستی" اور طاقت ودھن - فی الحقیقت امید کی یہ شمع نورِ قدرت سے کسبِ فیض کر رہی ہے -

تم نہیں جانتے جرأت آمیز الفاظ جو تمہاری زبان سے ادا ہو رہے ہیں - تمہارے لئے معراجِ ترقی کے دروازے کھول دیں گے - اور تمہیں اقبال کے اُفق پر جہاں کامرانی کی قندیلیں روشن ہیں لے جائیں گے -

وفاداری شانتی اور استقلال سے کام کئے جاؤ - اس کی عنایات پر بھروسہ رکھو - پھر تم اپنی خواہشات کے مطابق کامیابی کے مندر میں داخل ہو جاؤ گے - وہاں جہاں دولت آسودگی اور تمانیت کے عطیات تمہارے منتظر ہیں -

مستقل مزاج بنو - کوشش کرو - اور پرماتما کی عنایت پر بھروسہ کرو - پھر خوشی کے انوار تم پر برسائے جائیں گے - اور یاد رکھو - بزدل بننے اور مغموم رہنے سے تم صرف آنسو بہا سکتے ہو -

Haridwar. Digitized by eGangotri

وشوودیالیوں میں ہندی

شکھشا کا مادھیم ہندی ہونا چاہیئے

(لیکھک :- ڈاکٹر رام چندر شکل "رسال" ایم - اے - ڈیلٹ)

شکھشا کا مادھیم واستو میں کیا ہونا چاہیے؟ اس سمیہ اس وشے پر بھلی بھانتی وچار کیا جا رہا ہے۔ پاٹھکوں کو سمرن ہوگا۔ کہ کانگریسی سرکار کی طرف سے وشوودیالیہ نرکھشن کمیٹی نے وشوودیالیوں سے سمبندھ رکھنے والے پرشنوں کی ایک تالکا پرکاشت کی تھی۔ اور سامیک پتروں نے بھی اس تالکا کو جنتا کے سامنے اُپستھت کیا تھا۔ اس پرشناولی میں ایک پرشن اس سمبندھ میں بھی رکھا گیا تھا۔ کہ وشوودیالیوں میں شکھشا کی جو دیوستھا ہے۔ اس میں روپانتر کرتے ہوئے جو شکھشا دی جائے۔ وہ کسی ودیشی بھاشا کے دوارا نہ دی جا کر ہندی کے دوارا دی جاوے۔ ایسا کرنے میں کہاں تک اوچتیہ اور اُپادیتا ہے۔ اور کتنے سمیہ کے بھیتر یہ پرتن کیا جا سکتا ہے۔ اس سمبندھ میں گت ورش کے آپادھی وترن کے اوسر پر دیکھشانت بھاشن دیتے ہوئے جہاتما مالویہ جی نے کہا تھا۔ کہ

"یہ کیول بھارت کا ہی دُربھاگیہ ہے۔ کہ یہاں ودیشی بھاشا کے دوارا شکھشا دی جاتی ہے۔ سنسار میں کوئی بھی ایسا دیش نہیں جہاں شکھشا کا مادھیم اس دیش کی بھاشا نہ ہو کر دوسرے دیش کی بھاشا ہو"۔

سچ مچ مالویہ جی کا کتھن پُورن روپ سے ستیہ ہے۔ بھارت اور بھارتیوں کے لئے یہی اُچت ہے۔ اور اُپیکت ہے۔ کہ شکھشا کا مادھیم انگریزی نہ رہے۔ کیونکہ اپنے وچاروں کو ویکت کرنے میں جتنی ادھک سُودھا اپنی بھاشا میں ہوتی ہے۔ اتنی دوسری بھاشا میں نہیں۔ ات ایو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ہندی بھاشا کو ہی شکھشا کا مادھیم بنایا جا سکتا ہے۔

ایک جٹل پرشن

اب ایک جٹل پرشن جو اس سمبندھ میں اُٹھتا ہے۔ کہ بھارت میں پرانتوں کے انوسار بھی بھاشائیں بولی جاتی ہیں۔ ان سمست بھاشاؤں میں سے کس ایک دیشیہ بھاشا کو شکھشا کا مادھیم بنایا جائے؟ یہی بات راشٹر بھاشا کے وشے میں بھی کہی جاتی ہے۔ انت میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ شکھشا کا مادھیم اور راشٹر بھاشا بننے کی کشمتا اس بھاشا میں ہو سکتی ہے۔ جو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے تھوڑے پریاس اور سمیہ کی اپیکشا رکھتی ہو۔ تتھا جو بھاشا اور جس کی لپی ویشیشٹی رُوپ سے وگیانک۔ پرور تتھا اُپادیہ ہو۔ ساتھ ہی جس میں اُتکرشٹ ساہتیہ موجود ہو۔ یدی ان باتوں پر وچار کیا جائے۔ تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُکت گنوں سے یکت ساری بھارتیہ بھاشاؤں میں سے شریشٹھ دیوناگری یا ہندی ہی ہے۔

ہندی بھاشا اور اس کی لپی سرلتا سے سیکھی اور سکھائی جا سکتی ہے۔ دونو پورنتیا وگیانک ہیں۔ اور اس بھاشا میں شریشٹھ اور اُتکرشٹ ساہتیہ ہے۔ بھارتیہ سنسکرتی اور سبھیتا کا سچا چتر ہندی بھاشا کے ہی ساہتیہ میں ملتا ہے۔ پرشن یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہندی کا وہ کون سا روپ ہے۔ جو بھارت کے سمست پرانت واسیوں کے لئے سمان روپ سے سبودھ ہو؟ وچار کرنے سے جان پڑتا ہے۔ کہ سنسکرت سے پربھاوت ہندی کا اُتکرشٹ ساہتیک رُوپ ہی سب پرانتوں میں سمانتا سے اور کیول تھوڑے ہی پریاس سے سمجھا جا سکتا ہے۔

مسلمان بھائیوں کو — کٹھنائی ہو سکتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

ہماری پرچار پرنالی

(لیکھک :- شری پنڈت پریم کمار جی شاستری)

ادھیکاریوں کی غلطیاں

آریہ سدھانتوں پر پورن وشواس نہ ہوتے ہوئے بھی سماجوں کا ادھیکاری بننا۔ سدھانتوں کو نہ جانتے ہوئے بھی جانکار ہونے کا ڈھونگ رچنا۔ اُنتو آدمی کے اوسر پر ادھک اُپدیشک بُلانا۔ اور ان کے کھان پان۔ نواس آدمی کی ویوستھا وشیش اُتم مدھیم اور ادھم بھید سے کر کے سمان نہ کرنا۔ نہیں قدر اور ادھک فیس فور پرچارکوں کو نہ تو دینا۔ انوبھوہین کہار آدمی گنوار گندے نوکروں اور چپڑاسیوں دوارا اُپدیشکوں کے کھان پان آدر ستکار میں دین اور آدرش پالن کی ویوستھا کرنا۔ گھروں میں ایسے ستھانوں پر بٹھا کر بھوجن کرانا جو بھوجن کے لئے نہیں ہیں۔ بھوجن نہ دینا یا خراب بھوجن دینا۔ ادیدک روڑھیوں کے انوسار بندھنا ذات پات چھوت چھات پر وہ ماننا آدمی۔

اُپدیشکوں کی غلطیاں

پیسے کے لئے ہی آریہ اُپدیشک بننا۔ دیش کال کا وچار نہ کرتے ہوئے رٹا ہوا لمبا پیٹنٹ ویاکھیان دینا۔ ادھیکاریوں کے غیر ویوہار کی خبر سارو جنک ویاکھیانوں میں دینا۔ سب کے لابھ کی بات نہ کہنا۔ دوسرے اُپدیشکوں سے جھگڑنا۔ شنک وواد کرنا۔ ادھیکاریوں کے دُرویوہار کو سہن کرنا۔ دتوپن۔ دمبھ۔ ہٹھائی۔ چھل اتیادی مانگ کر ادھیکاریوں کو تنگ کرنا۔ اور سماجوں کا زیادہ خرچ کرانا۔ ادیدک سنسکاروں اور پارٹی بازی اتیادی میں بھاگ لینا۔ اور ہر دلعزیز بننے کی کوشش کرنا۔ آتما کی آواز کے وِرُدھ چلنا۔ کرم کانڈ اور سوادھیائے کا بہری نیاگ کرنا۔

بھجنیک کی دشا میں بے ڈھنگ۔ بھدے۔ اور ستھانت ورودھی بھجن گانا۔ اور کچھ بھی بھاشا میں وید واکیوں کے سمان ان کی لمبی ویاکھیا کرنا۔ اتیادی۔

ایک خاص بات

جن جن سماجوں میں چپڑاسی رہتے ہیں وہاں وہاں وہ اُپدیشکوں اور ادھیکاریوں کے بیچ میں بچولیے کا کام کرتے ہیں۔ اور جان بوجھ کر یا نجان میں دونو کو ایک دوسرے کے بارے میں بھرانتی میں ڈال دیتے ہیں۔ ادھیکاری۔ اُپدیشک اور چپڑاسی کی اس سے دشیش ہانی تو شاید ہی کبھی ہوتی ہو۔ ہاں آریہ سماج کی ہانی ہوتی رہتی ہے۔ انیک سماجوں کے ادھیکاری اپنے پورن ادھیکار چپڑاسی کو سونپ دیتے ہیں۔

اُپدیشکوں کے درجے

عیسائیوں کے سمان نیم انوسار۔ انوبھو۔ سداچار اور ودیا آدی کے آدھار پر اُپدیشکوں کا ادھیکار۔ کاریہ وبھاگ اور پد وردھی کا کرم نہیں ہے۔ وکھچاری بھی پرہم چریہ کا اُپدیش دیتا ہُوا دکھائی دیتا ہے اور پاپی بھی دھرم کا مرم سکھاتا ہے۔ گن کرم سوبھاو انوسار ورن ویوستھا ماننے والا آریہ سماج میں چپڑاسی اور طبلچی بھی براہمن کہلاتا ہے۔ اور سرل سوبھاو کا سداچاری ودوان براہمن بھی ٹھکرایا جاتا ہے۔

دھرم کا ڈھونگ

دھارمک اتہاس میں وہ سمیہ بڑا ادکھ ہوتا ہے۔ جب پاپ دھرم کے رُوپ میں دکھائی دیتا ہے۔ آج ہمارا دھرم دکھاوے اتھوا مالک دلاس کی چیز بنتا جا رہا ہے۔

مکھیہ بات

ساری تُٹیوں کا کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی پربندھک شکتی بجائے براہمنوں کے ہاتھوں میں ہونے کی بجائے راشٹر جنوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان تر جن آریہ سماج کا سنچالن بھی اپنے دفتر کارخانے اور دوکان آدی کی طرح ہی کرتے ہیں۔ آریہ سماجوں کے جیون سب کیلئے مو...

...ہے اور انشیہ کے تیاگ کے لیے سدا اُدیت رہنا چاہیے۔ آشا ہے کہ آریہ سماج کے کرتا دھرتا مہرے اس نویدن پر وچار کر کے اُچت نیتی کا اولمبن کریں گے۔ اور وگیہ جن اس وشے پر ادھ...

CC0. Gurukul...

کانگرسی حکومتوں کے کارنامے

(از شری میت ایس ستیہ مورتی ایم۔ایل۔اے)

۔زرعی ذمہ داری

قبول کرنے سے ہمارا مقصد یہ تھا۔کہ ہم جدید آئین کی حدود اور ’’تحفظاتی‘‘ دفعات کے باوجود اگر ممکن ہو تو عوام کو کچھ فائدہ پہنچائیں۔میرا خیال ہے۔کہ جہاں تک ’’تحفظات‘‘ کا تعلق ہے۔وہ عملاً بیکار ہو گئے ہیں۔گورنر کا ایک صرف مخصوص اختیار جو کام میں لایا جا سکتا تھا۔وہ اقلیتوں (مائنارٹیز) اور ان کے مفاد کا مسئلہ تھا۔لیکن یہ حقیقت کہ گذشتہ چودہ پندرہ مہینوں میں کسی اقلیت نے گورنر کے پاس اپنے تحفظ کی درخواست اس بنا پر نہیں دی ہے۔کہ وزیروں کے طرز عمل سے اُسے نقصان پہنچ رہا ہے۔خود اس بات کا ثبوت ہے۔کہ کانگرسی وزارتیں نہائیت اور غیر جانب داری سے کام کر رہی ہے۔

میں اس امر سے متفق ہوں۔کہ کانگرسی وزارتوں کو اور بھی آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جس چیز کو ’’فرقہ وارانہ مسئلہ‘‘ کہتے ہیں۔وہ کانگرسی وزارتوں کے ہاتھوں اس طرح حل ہو جائیگا۔کہ وہ عوام کی خدمت اور اقلیتوں کے مفاد وحقوق کو ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے رکھیں گی۔کانگرسی وزارتوں کو اپنے دائرہ عمل سے باہر جا کر بھی اقلیتوں کو اس بات کا یقین دلا دینا چاہیئے۔کہ ان کے مفادات ان وزارتوں کے ہاتھوں میں قطعاً محفوظ ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔کہ اقلیتیں خود آگے آئیں گی۔اور کہیں گی۔کہ لیجسلیچروں میں نمائندگی کیلئے ان کو جداگانہ انتخاب کی ضرورت نہیں ہے۔مجھے یقین ہے۔کہ جس وقت مخلوط انتخاب جاری ہو جائیگا۔ہندوستان کے سوراجیہ کے راستہ سے آخری روکاوٹ دُور ہو جائیگی۔

ملازمتیں اور وزرا

گورنر کو دوسرا حفاظتی اختیار ملازمتوں کے مسئلہ پر حاصل ہے۔پھر وہی حقیقت کہ چودہ پندرہ ماہ میں انڈین سول سروس یا کسی دوسری سروس کے کسی ممبر نے گورنر کے پاس یہ درخواست نہیں دی ہے۔کہ اسے کانگرسی وزیروں کے ہاتھ سے ناانصافی کا خطرہ ہے یہ امر اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔کہ وزیروں نے صوبوں میں بہت اچھا نظم ونسق جاری کیا ہے۔وزیروں اور ملازمتوں کے درمیان جو رشتہ عمل کر رہا ہے۔وہ لوگوں کے لئے ایک دلچسپ انکشاف کا باعث ہوا ہے۔مجھے ایسی ہی امید تھی۔اور ہر شخص اس بات کو محسوس کر رہا ہے۔کہ کانگرسی وزرا حکومت کا انتظام کرنا جانتے ہیں۔پبلک ملازمتوں کو راضی رکھنا۔قابلیت کے ساتھ ان سے کام لینا۔اور رشوتوں سے ان کو دُور رکھنا بھی جانتے ہیں۔اور ملازمتوں کو یہ بھی معلوم ہے۔کہ وزیروں کی شکل میں جو ان کے نئے آقا ہیں۔وہ طریقہ حکومت سے واقف ہیں۔پھر بھی اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔کہ ’’اعلےٰ ملازمتوں‘‘ کی تنخواہوں کے مسئلہ کو بھی رفتہ رفتہ اس طرح حل کر دیں گے۔کہ ملازمتوں کو ان کے انصاف اور فیاضانہ سلوک پر کوئی شک وشبہ نہیں ہوگا۔ہر اعلےٰ افسر اس بات کو محسوس کرے گا۔کہ وہ ایک مفلس اور نادار ملک کی خدمت کر رہا ہے۔اور اسے اتنی رقم نہیں لینی چاہیئے۔جو اس کی ضرورت سے زیادہ یا قابل اعتراض ہو۔

قانون وامن

ایک دوسرا مخصوص اختیار جواب تک استعمال نہیں ہوا ہے۔وہ صوبہ کی حفاظت اور قانون وامن کے نفاذ کے لئے گورنر کو حاصل ہے۔یہ بھی کانگرسی وزارتوں کے کارناموں میں سے ایک ہے۔کہ گورنر کو اب تک اس اختیار سے کام لینے کی ضرورت نہ پڑی۔ہر گورنمنٹ کا یہ فرض ہے۔کہ وہ حکمرانی کرے۔اور اگر یہ نہ ہو سکے۔تو باہر چلی جائے۔صرف اس لئے کہ ہم چاہتے اور چونکہ امن غدر ائج سے کچھ دن پہلے دفتری حکومت سے برسر جنگ تھے۔یہ معنی نہیں رکھتا۔کہ جب ہم حکومت کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے چکے ہیں۔جب بھی اپنی ہی مخالفت کرتے رہیں۔یہ کسی صورت میں بھی ممکن نہیں ہے۔تمام کانگرسی حکومتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔کہ قانون اور امن کی حفاظت کے لئے وہ اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں۔اور فرقہ وارانہ یا دوسرے فسادات کی روک تھام کر سکتے ہیں۔بمبئی کی کانگرسی وزارت نے فرقہ وارانہ فسادات کو اچھی طرح دبا دیا ہے۔چند سال پہلے بمبئی میں فرقہ وارانہ فسادات مہینوں تک جاری رہتے تھے۔لیکن بمبئی کی کانگرسی وزارت نے قانون کے مناسب استعمال کے ذریعہ صرف چند روز میں ان تمام فسادات کا خاتمہ کر دیا ہے۔

اسی طرح صوبہ یو۔پی میں اگرچہ کانگرس یمبر کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتی ہے۔تاہم کانگرسی حکومت نے اس کی اجازت نہیں دی۔کہ لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔مدراس میں بھی کانگرسی وزیر اعظم نے قانون وامن کی پوری حفاظت کی ہے۔اس سلسلہ میں یہ نکتہ چینیاں بھی ہمیں سننی پڑی ہیں۔کہ کانگرسی وزیروں نے بھی ان ہی حربوں سے کام لیا۔جو دوسروں کے ہاتھ میں ان کی سخت ترین مخالفت کا باعث بنے ہوئے تھے۔لیکن یہ ایک آئینی دقفہ کی حالت ہے۔جو اختیارات کے منتقل ہونے کا زمانہ ہے۔میں صرف اس نکتہ کو پیش کر رہا ہوں۔کہ کانگرسی وزارتوں نے قانون وامن کے نفاذ میں بھی کسی طرح کے تذبذب سے کام نہیں لیا۔جوں ہی یہ وزارتیں اطمینان کا سانس لینگی۔اور مستقل ہو جائیں گی۔وہ ان تمام بدصورت قوانین کو منسوخ کر دیں گی۔جو آئین کی کتاب میں موجود ہیں۔اور لیجسلیچروں کی رضامندی سے ایسے قوانین بنائیں گی۔جو تمدن اور انسانیت پر مبنی ہوں۔

مزید اختیارات کی ضرورت

یہاں تک میں نے کانگرسی وزارتوں کے صرف ان کارناموں کا تذکرہ کیا ہے۔جو نفی کا پہلو رکھتے ہیں۔لیکن ان کی اہمیت میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔اور جب تک ہمیں مزید اختیارات حاصل نہ ہوں۔ہم بہت زیادہ فائدہ مند کام نہیں کر سکتے۔اس نکتہ کو میں یہاں زیادہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔اس ملک کی مالیات مرکزی حکومت اور صوبجاتی حکومتوں میں اس طرح تقسیم کی گئی ہیں۔کہ ان کا توازن قائم نہیں رہا ہے۔مرکزی حکومت ملک کی آمدنی کے ایک بہت بڑے حصہ کو فوجوں پر صرف کر دیتی ہے۔اور قومی تعمیر کے تمام شعبے پیاسے رہ جاتے ہیں۔مزید برآں آمدنی کے جتنے ترقی کرنے والے ذرائع ہیں۔وہ سب کے سب مرکزی حکومت کے ہاتھوں میں ہیں۔اس سے صوبوں میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔اور چونکہ کانگرسی وزارتیں امتناع شراب نوشی کا عہد کر چکی ہیں۔اس لئے بجٹ میں توازن پیدا کرنا ایک گتھی بن گئی ہے۔کانگرسی وزارتیں یہ بھی چاہتی ہیں۔کہ لگان کے اس غیر ضروری بار کو کم کر دیں۔جو چھوٹے زمینداروں اور کسانوں کو پیسے ڈالتا ہے۔

صوبہ مدراس میں سنہ۵ کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی میں سے ساڑھے چار کروڑ روپیہ دوسری نشہ آور چیزوں کی فروخت سے آتا ہے۔اور تقریباً ۶ کروڑ روپیہ زمین کے لگان سے حاصل ہوتا ہے۔ان حدود کے اندر اخراجات کے لئے کوئی بڑی وسعت نہیں۔اگرچہ کانگرسی وزارتوں کو لوگوں پر نئے ٹیکس عائد کرنے پڑیں گے۔لیکن جب تک کہ ملک کی پوری مالی اور اقتصادی عمارت از سر نو تعمیر نہ کی جائے اور امیروں پر غریبوں کی بہ نسبت زیادہ ٹیکس نہ لگایا جائے۔اور تباہ کن فوجی اخراجات کو گھٹا کر نصف نہ بنا دیا جائے۔اس وقت تک قومی تعمیر کے محکموں کی ترقی وتوسیع کی کوئی بڑی گنجائش نہیں ہے۔لیکن یہ ظاہر ہے۔کہ اپنے محدود اختیارات کے اندر کانگرسی وزیروں نے حتی المقدور بہترین خدمات انجام دینے کی کوشش کی ہے۔

ترک منشیات

شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کو ممنوع قرار دینے کی کامیاب کوشش کی جا رہی ہے۔میں نہیں کہہ سکتا۔کہ دوسرے ممالک کی طرح ہندوستان میں یہ تحریک ناکامیاب رہے گی۔لیکن مجھے یقین ہے۔کہ ہندوستان ترک شراب اور ترک منشیات کو قبول کرے گا۔میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔اور میں جانتا ہوں۔کہ اس ملک کے کتنے گھرانے اس لئے لامحدود مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔کہ گھر کا جو شخص روزی کماتا ہے۔وہ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ شراب پر صرف کر دیتا ہے۔اور اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو کھو کر جب نشہ کی حالت میں گھر آتا ہے۔تو اپنی بیوی اور بچوں کو زدوکوب کرتا ہے۔ہندوستان کے ہزاروں افلاس زدہ گھروں میں یہ واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔اس کا انسداد کرنا ہمارا فرض ہے۔یہ ہماری خوش نصیبی ہے۔کہ ہمارے مذہب ہمارے اصلاحی کام میں ہمارے ساتھ ہیں۔ہندو دھرم اور اسلام دونوں شراب نوشی کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔کہ اس تحریک کی تائید میں جب رائے عامہ اچھی طرح پیدا ہو جائے گی۔تو ہم بڑی ترقی کر سکیں گے۔اور ترک منشیات کی منزل کی طرف تیزی سے قدم بڑھائیں گے۔

کانگرسی وزارتوں کے سب سے قابل تعریف کارنامے یہ ہیں۔کہ انہوں نے اپنے انتخابی وعدوں پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔تمام اصلاحات حقیقت میں اسی ارادہ کا نتیجہ ہیں۔ان وزارتوں نے زمین کی مالگذاری۔اراضی کے لگان۔مالکان زمین اور کسانوں کے رشتہ میں اصلاح کا کام شروع کر دیا ہے۔اور کسی حد تک کامیابی بھی حاصل کر لی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

بھول

(لیکھک :- شری ہریشچندر ورما وشارد)

کمرے میں گھستے ہی رانی نے پتی سے پوچھا — "کہیئے! آج کا پرچہ کیسا ہوا؟"

بہت ہی اچھا۔ فرسٹ ڈویژن نہیں۔ تو سیکنڈ ڈویژن تو کہیں گیا نہیں ہے"۔

ہرش پوروک ... کوشل نے اُتر دیا +

"نتیجہ کب تک آئے گا؟"

"ابھی آج تو پریکھشا سماپت ہوئی ہے ڈیڑھ دو مہینے میں آئے گا" +

(۲)

دو مہینے بعد —

پرات کا سمیہ تھا۔ کوشل کے پتا رام کشور گھر کے باہر کے آنگن میں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ اُسی سمیہ ہاتھ میں پتر لئے کوشل نے پرویش کیا۔ اس کا مکھ اُترا ہوا تھا۔ ہردہ کے اُٹھتے وچاروں کی سنتی پل پل پر اس کے مکھ کے بھاوؤں کو بدل رہی تھی +

رام کشور کے ہردہ میں بھاری اشنکا کی سوچنا سی ہوئی۔ اُنہوں نے اتسکتا پوروک پوچھا — "نتیجہ آیا؟"

"جی"۔ اس نے ہاتھ کا پتر پتا کے سمکھ چارپائی پر پھینک دیا +

"پاس ہوئے؟" — پتر کے پنے اُلٹتے ہوئے انہوں پوچھا۔

"نہ"۔ کوشل نے تنک رُک رُک کر اُتر دیا۔ اس کے سوَر میں کمپن تھا۔

رام کشور نے دیکھا۔ واستو میں کوشل کا نام اتیرن ودیارتھیوں کی سوچی میں نہ تھا۔ وہ کچھ کشن ایک ٹک پتر کی اور دیکھتے رہے۔ پھر انہوں نے سر اُٹھا کر کوشل کی طرف دیکھا۔ وہ درشٹی نیچے کئے ہوئے اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا — "یہ بات کیا ہوئی۔ پرچے تو تم کہتے تھے سب اچھے کئے ہیں؟"

کوشل نے کچھ اُتر نہ دیا۔ اس کے پاس اس کا کچھ اُتر نہ تھا۔ وہ اُداسین بھاؤ سے اُسی طرح کھڑا رہا۔ رام کشور نے پھر پرچے پر درشٹی ڈالی — "ارے! گردھاری پاس ہے؟"

دھیرے سے سر ہلا کر کوشل نے کہا — "ہاں"۔

"اسی کے لئے تم کہتے تھے۔ کہ یہ چار برس تک بھی پاس نہ ہو سکیگا؟"

کوشل پھر چپ رہا۔ یہ بھید سویم بھی اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

"خیر! کوئی چنتا نہ کرو۔ اگلے سال پاس ہو جاؤ گے"۔ رام کشور نے پتر کو آشواسن دیتے ہوئے کہا — "تم نے پریتن تو کیا۔ اب بھاگیہ ساتھ نہ دے۔ تو کس کا وش ہے"؟

کوشل ابھی تک دھیریہ پوروک اپنے آنتر ک بھاوؤں کو روکے ہوئے تھا۔ پرنتو پتا کی سانتونا رُوپی کٹھیس سے اس کے دھیریہ کا باندھ ٹوٹ گیا۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے وہ بھیتر چلا گیا +

(۳)

اس کے فیل ہونے کی بات سارے گھر میں پھیل چکی تھی۔ رانی نے بھی سُنا تھا۔ کوشل کے آتے ہی ہاتھ کا سینا پل بھر کو روک اس نے پوچھا — "پاس نہیں ہوئے؟"

کوشل نے کچھ اُتر نہ دیا۔ رانی کو ابھی جیون کا کچا انوبھو تھا۔ وہ کوئی بات سوچ وچار کر اور سمیہ دیکھ کر کہنا نہیں جانتی تھی — "آپ تو کہتے تھے۔ کہ فرسٹ نہیں تو سیکنڈ تو کہیں گیا ہی نہیں ہے"۔

رانی نے یہ بات کچھ ایسے ڈھنگ سے کہی۔ کہ وہ کوشل کے ہردہ میں لگ گئی۔ پرنتو وہ کچھ بولا نہیں۔ اسی سمیہ ساوتری نے کمرے میں آ کر کہا — "بھابھی! تمہیں ماتا جی بُلا رہی ہیں"— ہاتھ کا ریشم اور سلائیاں رکھ کر رانی ساس کے پاس چلی گئی +

کوشل پلنگ پر لیٹ گیا۔ اس سمیہ اس کے من میں سہسروں پرکار کے وچار اُٹھ رہے تھے۔ آج اُسے نہ کھانے کی چنتا تھی نہ پینے کی۔ پرنتی دن کے کسی کاریہ میں آج اس کا من نہیں لگ رہا تھا +

چراغ جلنے میں ابھی دیر تھی۔ کوشل اسی پرکار اپنے کلپنا ساگر میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس سمیہ اس کے بھاوؤں سے ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ مانو کسی بھینکر کاریہ کی آلوچنا کر رہا ہو۔ سہسا وہ اُٹھا۔ اور ایک گہری سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور ہاتھ اُٹھا کر انگڑائی لی۔ اس سمیہ اس کے مکھ پر تنک سپھورتی کی آبھا تھی۔ وہ سیدھے باہر چل دیا۔ پتا کے کمرے میں پہنچ کر اس نے کاغذ نکالا۔ اور ایک پتر لکھا اور میز پر پیڈ کے نیچے رکھ دیا۔ وہاں سے نکل کر وہ ایک دوسرے کمرے میں گیا۔ اور الماری کھول کر ایک نیلی شیشی نکالی۔ اس میں بہت دن ہوئے۔ اس نے کالج سے وش لا کر رکھا تھا۔ پل بھر اُسے دیکھنے کے بعد اس نے کارک کھول کر اُسے مُکھ سے لگایا۔ اور ساری شیشی خالی کر دی۔ اس کے بعد شیشی وہیں پھینک کر اپنے کمرے میں جا کر پلنگ پر لیٹ رہا +

(۴)

رات کے آٹھ بجے رام کشور اپنے کمرے میں گئے۔ بجلی کی بتی کا سوچ دباتے ہی ان کی درشٹی سب سے پہلے کوشل کے پتر پر پڑی۔ کھول کر جونہی اُسے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ:-

"پوجیہ پتا جی! فیل ہو کر لجا اور اپمان کا جیون بتانے اور طعنے سہنے سے مرتیو کہیں اچھی ہے۔ اتہ اسی کو اپنانے کیلئے میں نے وش کھا لیا ہے۔ اپرادھ کشما ہو"۔

(آپ کا — کوشل)

بجلی کی بھانتی یہ خبر سارے گھر میں پھیل گئی۔ رام کشور دوڑ کر کوشل کے کمرے میں پہنچے۔ دیکھا۔ وہ اچیت پڑا تھا۔ اس کا مکھ رکت ورن ہو رہا تھا۔ وہ چیخ کر اس سے لپٹ گئے۔ کوشل کی ماں کی بُری دشا تھی۔ وہ پاگل کی بھانتی سر پیٹ رہی تھی۔ رانی ڈھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی +

تنک شیگھر آنے پر رام کشور نے ڈاکٹر بُلانے کو آدمی بھیجا۔ وہ رشتہ میں کوشل کے کچھ لگتے تھے۔ سنتے ہی جھپٹے ہوئے آئے۔ سب کو تسلی دے کر انہوں نے روگی کی پریکھشا کی۔ رام کشور اُتسک نیتروں سے اُن کی اور دیکھ رہے تھے۔ پورن روپ سے پریکھشا کر لینے کے اُپرانت وہ بولے — "وش تو اس نے کھایا نہیں ہے۔ کوئی تیز دوا پی گیا ہے۔ اس کے کارن بخار ہو گیا ہے +

پہلے تو ڈاکٹر کی بات پر کسی کو وشواس نہ ہوا۔ پرنتو اس کے بار بار کہنے پر سب کو ڈھارس بندھ گیا۔ رام کشور دوڑ کر ساتھ والے کمرے میں گئے۔ نیلی شیشی نیچے پرتھوی پر پڑی تھی۔ اُسے دیکھتے ہی جھپٹ کر انہوں نے اُٹھا لیا۔ اور لا کر اُسے ڈاکٹر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے بولے — ٹھیک ہے۔ اس نے میرے والا میکسچر پی لیا ہے۔ جو آپ نے مجھے دیا تھا"— اُن کے سوَر میں دھیریہ تھا پر سنتا تھی +

"پرنتو وہ اس میں کیسے آ گیا"؟ ڈاکٹر نے پوچھا "کل آپ والی شیشی کا منہ کارک لگاتے سمیہ ٹوٹ گیا۔ تو میں نے اسی شیشی کو نکال کر بھر دی تھی"۔

"تو اس میں پہلے وش ہی رہا ہو گا"؟

"مجھے کیا پتہ؟ میں نے یہ سمجھ کر کہ کچھ ہو گا اُسے پھینک دیا"۔

"خیر! بھاگیہ اچھے تھے۔ کوشل کی بھول نے اس کے پران بچا لئے"— کہہ کر ڈاکٹر نے نسخہ لکھنا آرمبھ کیا۔ یہ بات سب کو گیات ہوتے ہی گھر بھر کے آنند کا ٹھکانہ نہ رہا۔ کوشل کی ماں کو تو مانو آنکھیں مل گئیں +

کوشل کو [illegible] ور کا جور تھا۔ ڈاکٹر نے نسخہ لکھا۔ اور گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد دوا پلانے اور دوسری سر پر [illegible] کر چلے گئے +

(۵)

ایک سپتاہ کے اُپرانت —

کوشل کا جور کم ہوا۔ اُسے ہوش آ گیا۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے چاروں اور دیکھنا آرمبھ کیا۔ پہلے تو اس کی سمجھ میں نہ آیا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ پرنتو شنے شنے اس کی پچھلی سمرتی لوٹ آئی۔ ایک ایک کر کے اُسے سمست پچھلی باتیں یاد آ گئیں۔ وہ سوچنے لگا — میں نے تو وش کھایا تھا۔ میں بچ کیسے گیا؟ پرنتو جب اُسے معلوم ہوا۔ کہ کسی پرکار شیشی کی دوا بدل جانے سے اس کے پران بچ گئے۔ تو وہ آشچریہ میں پڑ گیا۔ وہ کبھی بھاگیہ پر وشواس نہ کرتا تھا۔ پرنتو اب اُسے گیات ہو گیا۔ کہ کرم اور یتن کے ساتھ ساتھ بھاگیہ بھی ایک بڑی شکتی ہے۔ جو منش کے جیون میں دو چیز اُلٹ پھیر کر سکتی ہے۔ آتم ہتیا کر کے پران نشٹ کرنے کی بات میں بھی اُسے اپنی بھول پرتیت ہونے لگی۔ بھلا اسپھلتا کے کارن پرانوں کا تیاگ کہاں کی بدھیمتا ہے؟ جیون میں اسپھلتا اور کئی پرکار کی ٹھوکریں کھا کھا کر ہی تو سپھلتا ملتی ہے۔ کیا اسپھلتا سے ڈرنے والا منش کبھی سپھلتا پا سکتا ہے؟

سندھیا کا سمیہ تھا۔ پنڈت رام کشور باہر کے چوک میں کرسی ڈالے پتر پڑھ رہے تھے۔ اسی سمیہ کالج کے چپڑاسی نے آ کر انہیں ایک پتر دیا +

رام کشور نے پتر کھولا۔ وہ پتر پرنسپل نے بھیجا تھا۔ انہوں نے لکھا تھا۔ کہ تار دوارا یونیورسٹی کے رجسٹرار سے سوچنا ملی ہے۔ کہ کوشل فرسٹ ڈویژن میں بی۔ اے۔ سی کی پریکھشا میں اُتیرن ہے۔ کلرک کی بھول سے اس کے نمبروں میں گڑبڑی پڑ گئی تھی۔ پتر کے ساتھ میں تار بھی رکھا تھا۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

پنڈت ساتولیکر جی کی سیوا میں

مانیہ پنڈت جی!

شاستریہ چرچا کو چھوڑ کر اب آپ اناستریہ
شاستریہ چرچا کو چھوڑ کر اب آپ اُپائیوں کا ادیمن کر
ندت - اناریہ چت اُپائیوں کا ادیمن کر
من گھڑنت تتھا کسی کے کٹھن کو درشٹوں کے
پیچھے کر دھ کے آدیش میں کیول اپنی ہی سمرتی
کے آدھار پر توڑ مروڑ کر کہانیوں اور وارتا
لاپوں کے روپ میں رکھنے لگے ہیں۔ نشچیہ
کہیں۔ آپ کو اس میں بھی سپھلتا نہیں ہوگی۔
کیونکہ جو جو باتیں آپ نے ۸- جنوری کے
پرچہ میں میرے ساتھ جوڑی ہیں - جب وہ
اس روپ میں ہیں ہی نہیں - تو آپ جو چاہیں
لکھیں۔ آریہ جنتا سویم میرے کرم سے ان
باتوں کا نرنے کر لے گی۔

جب آپ کو میرٹھ سورن جینتی یہ
"پنڈت برہم دت جی کا کہنا مجھے منتویہ
(سویکار) ہے۔ آپ سب کو بھی ہونا چاہیئے"۔
بیس ہزار جنتا کے سمکش اپنی ہی کہی ہوئی
ایک ہی پہلے تک کی بات سمرن نہیں رہی۔
(ایک ماس پیچھے ہی اپنے وچنوں کے ورُدھ
لکھ لکھنے پرارمبھ کر دیئے۔ اور اب اس بات
کو بھی کچھ کا کچھ کہنے لگے ہیں) کہ میں نے وہاں
کیا کہا تھا۔ تو بھلا تین ورشوں کی پرانی اتنی
لمبی چوڑی بات آپ کو اکشر اکشر سمرن رہی
ہوگی۔ اس کو کون مانے گا؟

آپ کے ایک ایک اکشر کا اُتر دیا جا سکتا
ہے۔ پرنتو یدی مجھے کوئی ہانی پہنچ جاوے۔
(جس کی نہ مجھے کوئی سمبھاونا ہے نہ بھئے) تو
کوئی چنتا نہیں۔ پرنتو میں اس اناستریہ
گھڑنت اُتر پرتی اُتر دوارا آریہ پتروں کے
پرشٹھ کالے کر آریہ سماج کا گورو نہیں گھٹانا
چاہتا۔

میں تو اپنے آپ کو ویدک دھرم کا ایک
تچھ سیوک و سادھارن سپاہی سمجھتا ہوں۔
اور رشی دیانند پردرشت منتویوں کی چھتر
چھایا میں آریہ نیتاؤں کے پیچھے چلنے کو تیار
ہوں۔

البتہ اناستریہ آدھار۔ اسنیہ تتھا کسی
کے کٹھن کو توڑ مروڑ کر رکھنے سے آپ مجھے
تو کیا ہانی پہنچاویں گے۔ اپنی ہی ہانی بھلے
کر لیں۔

اتہ آپ نشچنت رہیں۔ کہ میں آپ کی
ایسی اناستریہ باتوں کا کوئی اُتر نہیں دونگا۔
آپ جو چاہیں لکھتے رہیں۔

(ویدک دھرم کا سیوک :- برہم دت
جگیاسو)

وہ کیا کہتے ہیں؟

"دھکنی پتھ"

میں نے شری سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ
گورو کل مہاودیالیہ رائے کوٹ کی رچی ہوئی پستک
"دھکنی پتھ" کو انت تک پڑھا ہے۔ یہ پستک
سوامی جی مہاراج کے آیو بھر کے انوبھو اور مان
کے آرش گرنتھوں
کے نرنتر سوادھیائے
کا پھل ہے۔

اپنے جیون
کو اُچیہ بنانے
اور آتمک شانتی
لابھ کرنے کے
لیئے اس پستک
کا سوادھیائے
پرتیک پرش
کے لیئے اتی
آوشیک ہے۔
اس کے سوادھیائے
سے پرتیک پرش
پرانو بھوکیئے بنا
نہیں رہ سکے گا۔
کہ میں نے اپنے
جیون کے لیئے
کچھ اُچیہ شکشا
گرہن کی ہے۔
میں آشا کرتا
ہوں - کہ آریہ
سجن اس پستک
سے ضرور لابھ
اُٹھاویں گے۔
پرشٹھ سنکھیا
۲۶۷ - مولیہ
ایک روپیہ دو
آنے (۱؍۲) ہے
ملنے کا پتہ:
لکھیہ دھرشٹاتا
گورو کل مہاودیالیہ
رائے کوٹ
ضلع لدھیانہ۔

میں ویدپرچارنی سبھا بنا کر کاریہ کو آرمبھ کر دیا
ہے۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے - اور کارکنان
سے سنا ہے انہیں سپھلتا پراپت ہو رہی ہے۔
مثال کے طور پر میں ڈیرہ غازی خاں کی وید
پرچارنی سبھا کو پیش کرتا ہوں۔ جیسے وہاں
کے محنتی بھائیوں نے اس کام کو ہاتھ میں لیا۔
اور وہاں آریہ
سماج سرعت
سے پھیل رہا ہے۔
اور کئی آریہ بھائیوں
کو سیوا کرنے کا
اوسر بھی پراپت
ہوا ہے۔ ماسوائے
اس کے جوں جوں
آریہ سماج کا پرچار
بڑھ جاری رہا ہے۔
لوگ آکرشت
ہوتے ہیں۔ دیہات
کی آریہ سماجیں
بمنزلہ ندی نالے
کے ہیں۔ جو آخر
میں سمندر میں
گر کر اس کی
گہرائی اور
وسعت کو
اضافہ دیتے
ہیں۔ ہزاروں
ایسے گاؤں
موجود ہیں جہاں
کے رہنے والوں
نے آریہ سماج
کا سندیش بھی آج
تک نہیں سنا۔
ہم تو غیر ممالک
میں آریہ دھرم
پھیلانے کے
خواب لے رہے
ہیں۔ مگر ابھی
تک ہم سے
بھارت میں بھی
گرام پرچار نہیں ہو سکا۔ گرام پرچار شہری
پرچار کی نسبت آسان نگر دیہات - مفید
اور زیادہ اثر پیدا کرنے والا ہے۔ وہاں
کے لیئے ایم - اے، ودیالنکار اور شاستریوں

جرمنی کی آدرش استری

ہر ہٹلر جرمنی کے ڈکٹیٹر نے ایک جرمن خاتون فراؤ گرٹروڈ
شولٹز کلنک نامی کو نازی پارٹی کے ایک معزز خطاب اور
دلکش "سنہری اعزاز" سے سرفراز کیا ہے۔ کیونکہ اُسے آپ
جرمنی کی آدرش استری تسلیم کرتے ہیں۔

اسے "جرمنی کی عورتوں کی لیڈر" کا بھی خطاب چند ماہ ہوئے
دیا گیا تھا۔ کیونکہ ہٹلر کے نزدیک یہ عورت جرمنی کی موجودہ خاتون
کا وہ بہترین نمونہ ہے۔ بلحاظ ایک ماں کے۔ ایک عورت کے
ایک اچھی گرہستی بیوی کے۔ اور سماجی کاموں کی ایک اچھی
کارگذار ہستی کے۔

اس خاتون کے چار بچے ہیں۔ وہ جرمنی کو ترقی دینے کے
کاموں کو بھی اس طرح اپنی بساط کے مطابق عمل میں لاتی ہے۔
جس طرح وہ اپنے گھر۔ خاوند اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔
گذشتہ جولائی میں وہ انگلستان گئی تھی۔ اور عورتوں کے
ایک جلسہ میں بتایا تھا۔ کہ کس طرح جرمنی اپنی عورتوں میں
عملی قوت پیدا کرنے۔ اور ان سے جرمنی کو ترقی تر بنانے میں
پہنچانے کی تدبیریں کر رہا ہے۔

آپ کو چھ مختلف سرکاری شعبہ جات کے کاموں کو چلانے
کا بھی بندوبست کرنا پڑتا ہے۔ اور گرہستی بھی سنبھالنی
پڑتی ہے۔

خاتون موصوفہ ایک چھوٹے قد کی عورت ہے۔ رنگ
کھلتا ہوا ہے۔ درزی کے ہاں کا بنا ہوا کوٹ پہننا پسند
کرتی ہے۔ جس کے ساتھ سکول کی لڑکیوں کا سا کالر۔ ٹائی اور
گھاگرا ہو۔ جرمنی کی عورتیں چہرہ پر غازہ - کریم اور پاؤڈر
وغیرہ استعمال نہیں کرتیں۔ اور نہ لبوں کی مصنوعی رنگت پر
مرتی ہیں۔ یہی حال اس آدرش استری کا ہے۔ آپ کی چال
مردانہ۔ بال سیدھی مانگ والے اور چمکدار ہیں۔ بولتے وقت
سختی سے بولتی ہیں۔ مگر صاف اور شیریں لہجہ میں۔ بولنے میں
گہرا سانس بھی لیتی ہیں۔ اور تیزی سے لفظوں کو ادا کرتی ہیں
آپ کی عمر تقریباً تیس برس کی ہے۔

گرام پرچار

بعض جگہوں پر آریہ سماجوں نے اپنے ضلع

کی ضرورت نہیں۔ البتہ تیاگی۔ تپسوی۔ اور
سرل سوبھاؤ اور دھرم پرائن نوجوانوں کی
ضرورت ضرور ہے۔ جو اپنے مدھر بھاشن
اور سادہ جیون سے لوگوں کو آکرشت کر
سکیں۔ اگر پانچ سات دیہات کو ایک
اُپدیشک اپنے ذمہ لے لے۔ تو چھ ماہ کے
پرچار کے بعد وہ ان ہی گراموں سے اپنی تنخواہ
پیدا کرنے کے قابل ہو جاوے گا۔

دیہاتی لوگوں میں شردھا پریم بہت ہے۔
اور وہ اپنے پروہت کی تمام ضروریات بہم
پہنچاتے ہیں۔ لیکن ان کے پرانے پروہت
انہیں کوئی گیان۔ اُپدیش یا اُنتی کے وسائل
نہیں بتاتے۔ یدی آریہ اُپدیشک ان لوگوں
کی زندگیوں میں پلٹا دینے والے نکل آویں۔
تو وہاں کے لوگ ہر طرح سے ان کی سیوا کریں
گے۔ اور آریہ سماج کی ابتدائی طاقت کا
سادھن بنیں گے۔

ان کی بد رسومات - بد خیالات کو دور
کر کے انہیں گیان کی طرف لے جانا - اور
ان کو بطلان پرستی اور توہمات پرستی سے
بچانا آریہ سماج کا کام ہے۔ شہروں کے لوگ
تو سب ٹھٹھاروں کی بلی بن چکے ہیں۔ وہ تو
واٹر پروف ہو چکے ہیں۔ ان پر آریہ سماج کے
اُپدیشکوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ وہ تو صرف
رونق دیکھنے یا اُپدیشکوں کے لیکچروں پر نکتہ
چینی کرنا جانتے ہیں۔ گن گرہن کرنے کیلئے
نہیں آتے۔ اس لیئے شہروں میں شردھا بھگتی
اور پریم کا نام و نشان نہیں۔ یہ لوگ صرف
سنستھاؤں کی ترقی کی طرف اور واہ واہ حاصل
کرنے کی طرف بھاگتے ہیں۔ اس لئے ضرورت
ہے۔ کہ اب آریہ سماج اس بارے میں وچار
کرے۔ اپنی توجہ زیادہ تر گرام پرچار کی
طرف لگاوے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ میری یہ آرزو بہرے
کانوں پر نہ پڑے گی۔ (جگت جیتی)

حصار کا قحط اور سبھا کا کاریہ

ضلع حصار میں اس وقت قحط نے جو صورت
اختیار کی ہوئی ہے۔ اس کا نظارہ دیکھ کر ایک
درد مند دل رکھنے والا انسان آنسو بہائے
بنا نہیں رہ سکتا۔ ہریانہ علاقہ کی گائے کی
مشہور نسل تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ لاکھوں
انسان بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔ ان کی
سہائتا کے لیئے کئی سنستھائیں کام کر رہی ہیں
وہ سب مضبوط مالی بنیاد رکھتی ہیں۔ سرکار کی طرف
سے بھی بڑے اچھے پیمانہ پر امدادی کام کھولے
گئے ہیں۔ ان سے ہزاروں لوگ فائدہ اُٹھا ر

پورن چند جی سہائتا سمیتی کی دیکھ ریکھ میں سہائتا کا کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ پنڈت جی اور ان کے ساتھی تحصیل بھوانی کے قحط زدہ علاقہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور ایسے بے بس اور بے کس استری
پرشوں اور بچوں کو بلا لحاظ مذہب و ملت وغیرہ کے کپڑے اناج اور دوائیاں تقسیم کر رہے ہیں مستحق لوگوں کو روپے بھی تقسیم کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کام اور سہائتا دانی لوگوں کی سہائتا کے بنا زیادہ دیر
تک نہیں چل سکتا۔ اس لیئے سب آریہ سماجوں اور ہمدردی رکھنے والے سجنوں کو اس اہم فرض کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ (منتری:- آریہ سماج بھوانی - ضلع حصار)

Haridwar. Digitized by eGangotri

مختصر افسانہ

ایثار

میں شکار کھیلنے کے بعد گھر کی روش پر سے گزر رہا تھا۔ میرا کُتّا مجھ سے کچھ گز کے فاصلے پر دوڑتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ یکبخت اس کی رفتار مدھم پڑ گئی۔ اگلے پنجوں کو اس طرح اُٹھانے لگا۔ گویا وہ شکار کو سونگھ رہا ہو۔ جب میں نے اس پر نظر دوڑائی۔ تو مجھے قریب ہی زمین پر چڑیا کا ایک بچہ دکھائی دیا۔ جس کی چونچ زرد تھی۔ اور بدن پر نرم نرم سے زرد روئیں اُگ رہے تھے۔ وہ غالباً اپنے گھونسلے سے گر پڑا تھا۔ کیونکہ ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اور روش کے آس پاس لگے ہوئے درخت زور زور سے ہل رہے تھے۔ معصوم بچہ چپ چاپ زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اُڑنے کے لئے ننھے ننھے پر پھیلاتا۔ مگر اتنی طاقت نہ تھی۔ کہ پرواز کر سکے سب چارہ پھڑ پھڑا کر رہ جاتا۔ میرا کتا آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کہ دفعتہً قریب کے ایک درخت سے چڑیا اُتری۔ اور بچے اور کتے کے درمیان اس طرح آ پڑی جیسے کوئی پتھر گر پڑے۔ وہ کتے کے بھدے موٹے جبڑوں کی طرف ایک دردناک اور رحم طلب آواز میں چلائی۔ اور اس کی طرف جھپٹ پڑی۔

وہ اپنے ننھے سے بچے کو میرے کتے سے بچانا چاہتی تھی۔ اس غرض کیلئے اس نے اپنے بدن سے بچے کو ڈھانپ لیا۔ اور چیخ و پکار کرنی شروع کر دی۔ اس کے چھوٹے سے گلے میں آواز اٹکنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد بے جان ہو کر گری۔ اور مر گئی۔ اور اس طرح خود کو قربان کر دیا۔

وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بچے کو کتے کا لقمہ بنتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ شائد اس کی نظروں میں میرا کتا ایک ہیبت ناک دیو کی مانند تھا۔ وہ کیا شئے تھی۔ جو اس چڑیا کو شاخ صنوبر سے کشاں کشاں زمین پر کھینچ لائی۔ میرا کتا چڑیا کو اس طرح قربان ہوتے دیکھ کر ایک ٹھٹکا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ میں نے اُسے اپنی طرف اشارہ سے بُلا لیا۔ اور آگے بڑھ گیا۔

یہ واقعہ دیکھ کر مجھے ایک تسکین سی ہوئی۔ روح کا ایک بوجھ ہلکا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس بہادر چڑیا کی غیر معمولی جرأت نے م

استری جگت

برتھ کنٹرول اور سوویٹ روس

پچھلے دنوں سوویٹ پریس میں ایک نئے قانون کا مسودہ شائع ہوا تھا۔ جس کی رو سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ انقلاب روس کے بعد قانونی جواز کے ساتھ حکومت کے طبی مرکزوں میں ضبط تولید اور اسقاطِ حمل کا جو پریشن ہوا کرتا ہے۔ وہ آئندہ سے نہیں ہوگا۔ اور برتھ کنٹرول کا عمل یا حمل گرانے کا کام صرف اسی حالت میں جائز سمجھا جائیگا۔ جبکہ اولاد پیدا کرنے میں عورت کی جان کے لئے کوئی خطرہ ہو۔ اسی قانون کے ذریعہ سوویٹ روس کی حکومت نے اولاد پیدا کرنے والی عورتوں کے لئے مالی امداد مقرر کی ہے۔ اور جن عورتوں کے سات سے زیادہ لڑکے پیدا ہوں گے۔ ان کو مزید الاؤنس دینے کا انتظام کیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ روس ایک ایسا ڈکٹیٹری ملک ہے۔ جس میں پبلک کی آواز کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن اسی قانون کا مسودہ بہت دنوں پہلے روسی اخبارات میں شائع کیا گیا تھا۔ اور نہ صرف یہ کہ لوگوں سے اس کے متعلق رائے طلب کی گئی تھی۔ بلکہ کلبوں۔ انجمنوں اور ٹریڈ یونینوں کو دعوت دی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے جلسے منعقد کر کے حکومت کو اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔

لوگوں نے بھی آزادی سے خوب دل کھول کر اس اہم وقتی مسئلہ پر اظہار رائے کیا۔ اور روس کی عورتوں نے اس بحث مباحثہ میں زیادہ حصہ لیا۔ ایک طرف اخبارات نے اس مسودہ قانون کا خیر مقدم کیا۔ تو دوسری طرف کارخانوں میں دفتروں میں یا تعلیم گاہوں میں کام کرنے والی عورتوں نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ صرف خطرہ زندگی کے نہیں۔ بلکہ اقتصادی اسباب کی بنا پر بھی مانع حمل اور اسقاط حمل قانوناً ناجائز قرار دیا جائے۔ انہوں نے یہ شکائتیں بھی پیش کیں۔ کہ سوویٹ کے بڑے بڑے مرکزی شہروں میں ایسے خاندانوں (بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

گورکل کانگڑی کی مشہور ادویات

جیون پراش

بڑھیا! لذیذ! ٹانک!!
طاقت اور تندرستی بڑھانیکے لئے اس کا استعمال بچے جوان بوڑھے مرد عورت سبھی کو کرنا چاہئے۔
قیمت:- چار روپے (اللعہ) فی سیر۔

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے
اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ آنکھوں میں جالا پھولا۔ کھجلی وغیرہ روگ چند یوم کے لگانے سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ... فی تولہ۔

چندر پربھا

پیشاب کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے جریان جگر کی کمزوری اور خون کی کمی اور لواسیر آدی روگوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ قیمت دس آنے تولہ۔

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)
برانچ:- گورکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور (پنجاب)

ادبیات

ٹیگور کے دو گیت

(۱)

— اے میرے بچے جب میں تیرے لئے خوشنما رنگین کھلونے لاتا ہوں۔ اس وقت مجھے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ کہ بادل اور پانی کیوں اس قدر رنگین ہیں۔ اور پھول کیوں اس قدر خوشنما ہیں۔

— اور جب میں گاتا ہوں۔ تاکہ تم رقص کرو۔ اس وقت مجھے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پتوں کی آواز میں اس قدر موسیقیت کیوں ہے؟ اور سمندر کی لہریں اپنے پُر کیف نغموں سے زمین کو کیوں مسحور کرنا چاہتی ہیں۔ اور دریا کی موجیں اس قدر کیوں ترنم زار ہیں؟

— جب میں تمہارے لئے مٹھائیاں لاتا ہوں۔ تب میں سمجھتا ہوں۔ کہ پھولوں کے پیالے شہد سے کیوں لبریز ہیں؟ اور پھل کیوں اس قدر رسیلے ہیں؟

— اے میرے بچے میں تجھے پیار کرتا ہوں۔ کہ تو مسکرائے۔ اس وقت میں اس کو سمجھتا ہوں کہ وہ مسرت کیا ہے؟ جو ہر روز صبح آفتاب کی زریں کرنیں افشاں کرتی ہیں۔ اور صبح کی لطافتیں اس قدر کیوں مسرت آگیں ہیں؟ اور وہ خوشی کیا ہے۔ جو گرمیوں کی سرد ہوا میرے جسم میں پیدا کرتی ہے؟

(۲)

اگر یہ میری قسمت میں نہیں ہے۔ کہ میں اپنی زندگی میں تجھ سے مل سکوں۔ تو مجھے اس کا احساس ہمیشہ رہنا چاہیئے۔ کہ میں محروم تماشا ہوں۔ اور مجھے تیرا درشن نصیب نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا صدمہ و غم مجھے سوتے جاگتے زندگی کے ہر لمحہ میں رہنا چاہیئے۔

— جب میرے دن خوشی سے گذر رہے ہوں۔ اور جب کہ میرا کیسہ زر منفعت سے پُر ہو۔ اور جب کہ میرے پاؤں پر روپوں کی بارش ہو رہی ہو۔ اس وقت بھی مجھے یہ احساس رکھنا چاہیئے۔ کہ میں نے ابھی کچھ نہیں کمایا۔ مجھے بھولنا نہ چاہیئے۔ اس کا صدمہ و غم مجھے سوتے جاگتے۔ زندگی کے ہر لمحے میں رہنا چاہیئے۔

— جب کہ میں تھکا ہوا اپس ماندہ ہو کر سڑک کے کنارے بیٹھ جاؤں اور اپنے بستر کو زمین پر آرام کے لئے بچھا دوں۔ اس وقت ×

× بھی مجھے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مجھے ابھی دُور دراز کا طویل سفر طے کرنا باقی ہے۔ مجھے کسی وقت بھولنا نہ چاہیئے۔

— جب کہ میرا گھر تمام آرائشوں سے دُلہن بنا ہوا ہو۔ اور جب کہ ستار کے طرب انگیز نغموں سے فضا معمور ہوں۔ اور قہقہوں سے سارا گھر گونج رہا ہو۔ اس وقت بھی مجھے یاد رکھنا چاہیئے۔ مجھے اس کا صدمہ و غم سوتے جاگتے زندگی کے ہر لمحہ میں رہنا چاہیئے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

آریہ جگت میں حیدرآباد دوس کی دھوم

آریہ سماج لائل پور

سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار ۲۲-جنوری کو آریہ سماج مندر لائل پور گوروکل دبھاگ میں زیر صدارت سردار سنت سنگھ جی ایم-ایل-اے "حیدرآباد دوس" بڑے سماروہ سے منایا گیا۔

آریہ سماج لدھیانہ

(لدھیانہ ۲۲-جنوری) آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے آج گنپتی مل آریہ گرلز سکول کے وشال بھون میں زیر صدارت ڈاکٹر بختاور سنگھ صاحب "حیدرآباد ڈے" منایا گیا۔ حاضرین سے صحن بھرا ہوا تھا۔ لالہ بابو رام منتری آریہ سماج لدھیانہ نے حیدرآباد ریاست کی سختیوں کے خلاف ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے وہاں کے حالات پر روشنی ڈالی۔ پرنسپل لالہ رام لال جی بی-اے نے ان ریزولیوشنوں کی تائید کرتے ہوئے نظام سرکار کی طرف سے آریوں کے دھارمک ادھیکاروں پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان پر روشنی ڈالی۔

پنڈت ہردیال جی شاستری نے حیدرآباد کی سختیوں پر ایک مدلل تقریر کی۔ اور سب ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ صدر کی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج لاہور

۲۲-جنوری کو "حیدرآباد دوس" راجہ نریندر ناتھ کی صدارت میں ڈی-اے-وی مڈل سکول کے وسیع احاطہ میں شام کے ساڑھے چار بجے سکھوں-آریہ سماجیوں و سناتن دھرمیوں نے مل کر منایا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ اور جلسہ میں بہت جوش و خروش تھا۔

لالہ خوشحال چند جی خورسند- پروفیسر وشسٹھ- سردار نرمل پنچ سنگھ- بھائی پرمانند- پروفیسر شودیال- ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ- سردار سندر سنگھ چاولہ- شریمتی سیتادیوی وغیرہ کی تقریریں بھی ہوئیں۔ سناتن دھرم مہاویدال کی طرف سے پیشکش کی گئی کہ پنجاب کی طرف سے آدھے سے زیادہ والنٹیر وہ دیگا۔

آریہ سماج رامامنڈی ریاست پٹیالہ

۲۲-۱-۳۹ کو سات بجے دیا نند آشرم میں "حیدرآباد ڈے" منایا گیا۔ پرستاو نمبر ۴ و ۵ شولا پور آرین کانگرس کے پاس کردہ سروسمتی سے پاس ہوئے۔ دھن

اور والنٹیروں کی اپیل پر پندرہ روپیہ اور دو والنٹیروں نے اسی وقت اپنے نام دے دئے۔ اور دھن اکٹر اور والنٹیروں کی کوشش جاری ہے۔

(نہال چند منتری)

آریہ سماج چونیاں

(چونیاں ۲۲-۱-۳۹) ہفتہ واری ست سنگ کے بعد مہاشہ کندن لال جی نے حیدرآباد ڈے منائے جانے کیلئے کہا۔ کچھ بھائیوں نے اپنا چندہ اسی سمیہ لکھوا دیا۔ رات کو ایک وشال سبھا زیر صدارت لالہ بلاتی رام جی وکیل منعقد ہوئی۔ جس میں پرستاؤ نمبر ۴ بابو دیوان چند جی نے پیش کیا۔ جس کی تائید لالہ نند لال جی وکیل نے کی۔ دوسرا پرستاؤ لالہ کندن لال جی نے پڑھ کر سنایا۔ آپ نے شولاپور کانگرس اور ناگ پور کی ہندو مہاسبھا کے حالات پڑھ کر سنائے۔ اور پھر دھن و جن کے لئے اپیل کی۔ جس پر مبلغ ۱۰۵ روپے جمع ہوئے۔

آج کئی آریہ بھائیوں نے سارا دن برت بھی رکھا ہے۔ (منتری)

مہاتما نارائن سوامی کا اعلان

(شولاپور ۲۲-جنوری) مہاتما نارائن سوامی جی ڈکٹیٹر آریہ ستیہ آگرہ سمتی نے ذیل کا اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"ہمارے ستیہ آگرہ کا واحد مقصد ریاست حیدرآباد میں اپنے ابتدائی دھارمک حقوق حاصل کرنا ہے۔ یہ تحریک کسی بھی صورت میں فرقہ وارانہ نہیں۔ بمبئی کرانیکل میں اس بارے میں جو مضمون شائع ہوئے ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ بعض اخبارات میں ایسی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دربار حیدرآباد مصالحت کے لئے تیار ہے۔ چونکہ یہ خبریں معتبر اور ذمہ دار لوگوں کی طرف سے پرکاشت نہیں کی گئیں۔ اس لئے گمراہ کن ہیں۔ ان سے کارکنوں کی توجہ کسی اور طرف نہیں لے جانی چاہیئے۔ ستیہ آگرہ کے پروگرام پر ۲۳-جنوری سے عمل شروع ہو گیا ہے۔

امیر چند جی پال وکیل (۵) لالہ رام چند جی وکیل (۶) لالہ گوبند سروپ جی پردھان ہندو سبھا۔

آریہ سماج ہذا نے دھن اور والنٹیر اکٹر کر لئے ہیں۔ اندازاً بیس روپیہ ماہوار ستیاگرہ کمیٹی کو بھیجے جایا کریں گے۔ پہلی قسط تقریباً چالیس روپے کی جاوے گی۔

(ستیہ پال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پانی پت

پانی پت میں "حیدرآباد ڈے" بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ تمام دن مکمل ہڑتال رہی۔ اور ایک جلوس نکالا گیا۔ پھر ایک پبلک جلسہ زیر صدارت لالہ الیشور داس جی منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ "یہ عام جلسہ آریہ سمیلن شولا پور کے منظور شدہ ریزولیوشن نمبر ۴ و ۵ کا سمرتھن کرتے ہوئے حیدرآباد کی نظام گورنمنٹ کو آدیش دیتا ہے۔ کہ وہ ریزولیوشن نمبر ۴ میں تحریر کردہ آریہ سماج کی مانگوں کو جلد از جلد منظور کرلے۔ اور آریہ سمتی شولا پور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ریزولیوشن نمبر ۴ میں تحریر کردہ مانگوں کے پورا نہ ہونے پر یہاں کی تمام جنتا ریزولیوشن نمبر ۵ کے مطابق تن من دھن ہر طرح کا سہیوگ دینے کے لئے تیار ہے اور تیار رہے گی۔

(دلیپ سنگھ آریہ منتری)

آریہ سماج ساڈھورہ

مورخہ ۲۲-۱-۳۹ کو آریہ سماج ساڈھورہ کی طرف سے ایک خاص جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا:-

"آریہ سماج ساڈھورہ کا یہ جلسہ خاص ریاست حیدرآباد کے آریوں کے ساتھ ان کی تکالیف اور مصائب میں اُن کی ہمدردی کرتا ہے۔ اور نظام گورنمنٹ کے غیر منصفانہ رویہ کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور سارودیشک سبھا کو ستیاگرہ شروع کرنے پر ہاردک دھائی دیتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سارودیشک سبھا کو اس شبھ کاریہ میں سپھلتا پراپت ہو۔ آریہ سماج ساڈھورہ ان جملہ ریزولیوشنوں کی جو کہ آرین کانگرس شولا پور میں پاس ہوئے ہیں پرزور تائید کرتا ہے۔

(مادھو پرشاد اپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھارت نگر

آریہ سارودیشک سبھا تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ۲۲-۱-۳۹ کو ساپتاہک ست سنگ کے بعد "حیدرآباد ڈے" بڑے زور شور سے منایا گیا۔ حاضری معمول سے زیادہ تھی۔ سب سے پہلے پردھان جی نے حیدرآباد میں آریہ سماجیوں تتھا ہندوؤں پر ہو رہے اتیاچاروں کا پورا نقشہ پیش کیا۔ بعد ازاں شری منتری جی اور مہاشہ منشی رام جی نے پوروجوں کی دھرم کی خاطر کی گئی قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ پرتی ندھی سبھا کے بھیجے ہوئے پرستاؤ پیش کئے گئے۔ جو کہ سب سجنوں نے کھڑے ہو کر پاس کئے۔ نیز پچیس ۲۵ روپے جو اکٹھے ہوئے ہیں۔ حیدرآباد فنڈ کے لئے پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیج دئے گئے ہیں۔

(پرکاش چند)

آریہ سماج مورنڈہ

مورخہ ۲۲-۱-۳۹ کو آریہ سماج مورنڈہ کی جانب سے ایک پبلک جلسہ آریہ سماج مندر میں بلایا گیا۔ جس میں کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ ہندوؤں پر جو مظالم کئے جارہے ہیں کے متعلق تقریریں ہوئیں۔ اور مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے منظور ہوا:-

"قصبہ مورنڈہ کا یہ پبلک جلسہ آرین کانگرس شولا پور کے سویکرت پرستاؤ نمبر ۴ و ۵ کا سمرتھن کرتا ہے۔ اور حیدرآباد کی نظام گورنمنٹ کو آدیش دیتا ہے۔ کہ پرستاؤ نمبر ۴ میں لکھت آریہ سماج کی مانگوں کو جلدی سویکار کرے۔ اور آریہ ستیاگرہ سمتی شولا پور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ پرستاؤ نمبر ۴ میں انکت م

(۱) پنڈت پریم چند جی (۲) پنڈت دلیپنی جی شاستری (۳) ماسٹر شیام لال جی (۴) پنڈت

آریہ سماج بٹالہ

(آریہ سماج اڈہ منڈی چوک بٹالہ مورخہ ۲۲-۱-۳۹) رات کو سماج مندر میں حیدرآباد دوس منایا گیا۔ ہون وپار تھنا کے بعد پرستاو سویکار کئے گئے۔ اور نمن لکھت سجنوں نے تقریریں کیں:-

(۱) پنڈت پریم چند جی (۲) پنڈت دلیپنی جی شاستری (۳) ماسٹر شیام لال جی (۴) پنڈت

Digitized by eGangotri

گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ

گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹-فروری ۱۹۳۹ء مطابق ۶-۷-۸-پھاگن ۱۹۹۵ء کو بروز شکر سنیچر اور اتوار شوراتری کی چھٹیوں میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس اوسر پر جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کروانا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:- (مکھیہ ادھشٹاتا-گوروکل ملتان)

گوروکل یونیورسٹی کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل یونیورسٹی کانگڑی کا ۳۷ واں سالانہ جلسہ امسال ایسٹر کی چھٹیوں میں تاریخ ۷-۸-۹ اور ۱۰-اپریل کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ جلسہ کی تیاریاں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔ نئے بالکوں کا داخلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ گوروکل میں داخلہ کے لئے درخواستیں اتنی آتی ہیں۔ کہ برہمچاریوں کی مقررہ تعداد ہی لی جا سکتی ہے۔ اس لئے جو مہانو بھاو اپنے بالکوں کو داخل کروانا چاہیں۔ وہ ابھی سے کوشش کریں۔ نو سال سے زائد عمر کے بالک نہیں لئے جاتے۔ سات سے نو سال کی عمر تک کے بچے ہی داخل کئے جاتے ہیں +

جلسہ کو منورنجک اور آکرشت بنانے کے لئے نئی نئی سکیمیں بنائی جا رہی ہیں۔ اور دیش کے مشہور و معروف لیڈر پدھار رہے ہیں +

(منیجر ورت گورنمنٹ گوروکل کانگڑی-ضلع سہارنپور یو-پی)

آریہ سدھار سماج کے سماچار

(۱) آریہ سدھار سماج جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں کے اجلاس مورخہ ۲-۱-۳۹ء میں یہ بات سرو سمتی سے پاس ہوئی۔ کہ آنے والی مردم شماری میں ہم سب ہندوؤں کو غیر مسلم نہ لکھا جاوے۔ بلکہ "آریہ" اور "ہندو" نام سے ہی سرکاری کاغذات میں آئندہ ہم کو اندراج کیا جاوے +

(۲) یہ قرارداد بھی پاس ہوئی۔ کہ ہندو دیویوں کے متعلق جو طلاق بل ڈاکٹر دیشمکھ جی نے مرکزی اسمبلی میں پیش کیا ہوا ہے۔ وہ ہندو جاتی کے نقصان کے علاوہ ہندو دھرم پر ایک ضرب کاری ہے۔ اس لئے ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس بل کو واپس لے کر ہندو جاتی کے فائدہ کو مدِ نظر رکھیں +

(۳) آریہ سدھار سبھا نے کافی عرصہ سے

ساماجک سماچار

ویدک سنسکاروں کو اپنے پروگرام میں لیا ہوا ہے۔ جو کہ پورن ویدک ریتی اور رشی دیانند جی کی سنسکار ودھی کے انوسار کئے جاتے ہیں +

(۲) مورخہ ۲-۱-۳۹ کو بوقت ۹ بجے شب آریہ سدھار سماج سبھا کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں پوجیہ مہاتما ہنسراج جی کے دیہانت پر شوک پرستاؤ کیا گیا +

(منتری آریہ سدھار سماج)

آریہ سماج کوہاپور کی وارشک سبھا

آریہ سماج کوہاپور کی وارشک سبھا گت ماس کے انتم سپتاہ میں ستھانیہ آریہ سماج مندر میں ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:-

(۱) پردھان شری ڈاکٹر بال کرشن جی پرنسپل صاحب رام کالج کوہاپور +

(۲) اُپ پردھان:- شری ڈاکٹر اوناش چندر جی بوس + (۳) منتری:- شری ست ونا ترییہ جی تک + (۴) اُپ منتری:- شری ستنکر جی ینگ تاپ + (۵) کوشادھیکشی شری ست دواسکانا تھ جی کرناک + (۶) پستکادھیکشی:- پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار +

انترنگ سبھا میں دو نوین سبھاسدوں کو لیا گیا۔ سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد نظام حیدر آباد میں آریوں پر ہو رہے انیاچاروں کے ورودھ پرستاؤ پیش کیا گیا۔ جو سرو سمتی سے سویکرت ہوا۔ اس پرستاؤ کی ایک کاپی ریاست حیدر آباد کے دیوان صاحب کے پاس بھی بھیجی گئی ہے +

(دتا ترییہ منتری آریہ سماج ہذا)

دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر

۲۴-دسمبر ۱۹۳۹ء کو بھودرام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت لالہ اچھرو رام صاحب ایڈووکیٹ لاہور اپنی پرانی شان اور روایات کے ساتھ سماج مندر اڈہ ہوشیار پور میں منعقد ہوا۔ دلچسپ ادبی نظموں۔ بہترین مکالموں اور منتخب گانوں کے ایک مختصر مگر دلآویز پروگرام کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ رپورٹ کے بعد صدر جلسہ نے اپنے دست مبارک سے مستحق طلباء کو انعامات تقسیم کئے + (دہری کشن)

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ کا ۳۳ واں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۱ور ۲۶-فروری ۱۹۳۹ء کو بروز شکر سنیچر اور اتوار کو گوروکل بھومی میں خاص دھوم دھام سے منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ اس میں شری سوامی سرودانند جی مہاراج اور شری سوامی کیولانند جی مہاراج نے منوہر اپدیشامرت سے جنتا کو لابھ پہنچانے کے لئے پدھارنا سویکار کر لیا ہے۔ جلسہ کو ہر ممکن طریقہ سے کامیاب۔ لابھ دائیک اور منورنجک بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس اوسر پر کئی اہم سمیلن بھی ہوں گے۔ ملک کے مشہور لیڈران کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ کشتی اور کھیلوں کا پروگرام بھی ہے۔ اس کے لئے خاص انتظام کئے جا رہے ہیں + (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

لوہڑی کے دن آریہ سماج مندر میں وشیش ہون یگیہ کیا گیا۔ ڈھائی گھنٹے ۱/۲ ۴ بجے سے ۱۱ بجے شام تک وید منتروں اور تین سو گائتری منتروں سے آہوتیاں دی گئیں۔ ایک بھجن کے بعد سب نے مل کر سندھیا کی۔ منتری جی نے پرارتھنا کرائی۔ تقریباً ایک سو پچاس نرناری اس یگیہ میں سملت ہوئے۔ سب میں ریوڑیاں بطور یگیہ شیش کے تقسیم کی گئیں + (گردھاری لال)

آریہ سماج قلعہ گجر سنگھ لاہور

آریہ سماج قلعہ گجر سنگھ لاہور میں روزانہ ست سنگ پراتہ کال سات بجے سے ہوتے ہیں۔ لوہڑی کے دن وشیش یگیہ کیا گیا۔ اور اُپسھت سجنوں کا ریوڑیوں آدی سے ستکار کیا گیا + (منتری)

SANSKRIT
SELF TAUGHT

سنسکرت سوئم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ
شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی۔ پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھا کئی سکول انسپکٹروں نے اس کی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین حصوں میں مکمل ہوتی ہے۔ ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (لعہ)۔ تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف +

ملنے کا پتہ
راجپال اینڈ سنز بک سیلرز۔ انارکلی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection

بھارت ورشیہ آریہ کُمار پریشد - دہلی
انترنگ سبھا کے کچھ نشچے

پریشد کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ۱۳ - نومبر ۱۹۳۸ء کو دہلی میں پروفیسر سُدھاکر جی کی زیر صدارت منعقد ہوا +

(۱) پروفیسر سُدھاکر جی - ڈاکٹر بُدھ ویر سنگھ جی - پنڈت رام چندر جی دہلوی - مہاشہ منوہر رام جی - پنڈت رام چندر جی ساہتیہ رتن - مہاشہ کرشن سوروپ جی - تتھا پنڈت سُوریہ دیو جی پریکشا سمتی کے سدسیہ چنے گئے - پنڈت سوریہ دیو جی پریکشا سمتی کے منتری تتھا سنیوجک چُنے گئے +

پنڈت سُوریہ دیو جی کا پتہ یہ ہے :-

ہیڈ ماسٹر ڈی - اے - وی ہائی سکول -

اجمیر +

(۲) سواگت کارنی سبھا کے نیم

نیم بنانے کے لئے شری ہری چند جی سنیوجک - شری الیشور دیال جی تتھا منوہر رام جی کی اُپ سمتی بنائی گئی - جو نیم بناکر انترنگ سبھا کے سامنے رکھے گی - آریہ کمار سبھاؤں کو بھی اپنی اپنی سمتی بھیجنی چاہیئے +

(۳) جو کمار سبھا بھی اگلا سمیلن اپنے ستھان پر کرنا چاہتی ہیں - وہ شیگھر پریشد کو سوچت کریں +

(۴) پرتنک سمیلن پر ہونے والے پرتی یوگیتا واد وواد میں سروپرتھم رہنے والے کو سُورن پدک پاری تو شک میں دیا جاوے گا +

(۵) آگامی ورش کا کاریہ کرم

(۱) سوادھیائے یوگیہ پُستکیں ــــــ اس سال ابھی چھ پُستکوں کی سوچی تیار کی جاوے گی - جن کا آریہ کمار ورش بھر میں سوادھیائے کریں - پروفیسر سُدھاکر جی ایم - اے - ڈاکٹر بھوانا شرن جی ایم - اے - ڈاکٹر اندرسین جی ایم - اے پی - ایچ - ڈی - ڈاکٹر بُدھ ویر سنگھ جی تتھا کنور کانت دیو جی کی اُپ سمتی بنائی گئی - جو پریشد کو سوادھیائے یوگیہ پستکیں چھانٹ کر دے گی - پستکوں کی بھاشا - وشئے تتھا پرشٹھوں پر کوئی بندھن نہیں ہے +

(۲) جہیز بھنگا - تتھا سگرٹ آدی مادو یہ دردیوں کے وِرُدھ اندولن کرنے کیلئے گرمشنہ آگامی فروری ماس کا پرتھم سپتاہ تتھا جون ماس کا انتم سپتاہ نشچیہ کیا گیا - وسنترت پرچار سنگھر ہی پریشد کمار سبھاؤں کو بھیج دے گا - ان وشیوں پر پریشد کی اور سے ٹریکٹ بھی بانٹے جاوینگے -

(۶) آگامی ورش کے لئے بجٹ میں دھن کا انومان اس پرکار ہے :-

۳۲۰ روپیہ کاریالیہ کا فرچ - سو روپیہ چھپائی - دو سو روپیہ پستک بھنڈار - چار سو روپیہ ویدک دھرم پرکھشا سمتی - دو سو روپیہ سفر خرچ ــــــ ۹۰۰ روپیہ پرچار منتری کا دکشنا تتھا الاؤنس - ۲۵۰ روپیہ پرچار کیلئے - دو سو روپیہ متفرق - اس پرکار کل ۲۶۶۰ روپیہ +

(۷) حیدر آباد کے سمبندھ میں آریہ کماروں تتھا آریہ کمار سبھاؤں کو آدیش دیا گیا - کہ مہاتما نارائن سوامی تتھا سارودیشک سبھا سے جو بھی آدیش ملیں - ان میں اپنا پورن سہیوگ سمتھانک آریہ سماجوں دوارا تتھا سیدھا سارودیشک سبھا کو اُتساہ پوروک پردان کریں +

(منوہر رام منتری)

برتھ کنٹرول اور سوویٹ روس
بقیہ صفحہ ۱۴

کے رہنے کے لئے جو بہت سے افراد پر مشتمل ہوں مکانی گنجائش کافی نہیں ہے - نیز یہ کہ سوویٹ کی دوکانیں بچوں کی ضرورت کے کافی سامان مہیا نہیں کر سکتیں +

جوں جوں یہ مخالفت بڑھتی گئی - پریس اور پروپیگنڈا کی ایجنسیوں نے اپنی کوششیں دوگنی کر دیں - اور حکومت نے بھی پبلک کو یقین دلایا - کہ جدید قانون نو دانی ہی کے مفاد کے لئے مرتب کیا ہے - اور ملک و قوم کو اس کی سخت ضرورت ہے +

آخر حکومت نے غور و خوض اور پبلک سے تبادلہ خیالات کے بعد اس قانون کے فوری نفاذ کا حکم دے دیا - اور بہت ہی کم تبدیلیوں کے ساتھ اس بل کو قانون بنا دیا گیا - روسی عورتوں کا مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا - کہ اقتصادی اسباب کی بنا پر ان کو مانع حمل یا اسقاط حمل کی اجازت دے دی جائے مگر قانون نے اسقاط حمل کے لئے دوا کھانے یا اپریشن کرانے کو ممنوع قرار دے دیا ہے - اس عمل کی اجازت صرف اس حالت میں دی گئی ہے - جب کہ متعلقہ اشخاص میں کسی موروثی بیماری کے پیدا ہونے کا خطرہ ثابت کیا جائے +

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے - کہ افزائش نسل اور آبادی کو بڑھانے کیلئے عورتوں کی بڑی حوصلہ افزائی کی گئی ہے - سات لڑکوں کی ماں کو سٹیٹ کی طرف سے ۵ سال تک دو ہزار روبل (روسی سکہ) سالانہ ملا کریں گے - اگر لڑکوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو گئی - تو اسی نسبت سے امدادی رقم میں اضافہ کر دیا جائے گا - گیارھویں اولاد کی پیدائش پر ماں کو اسی مدت کے لئے پانچ ہزار روبل سالانہ ملا کریں گے - اور اس تعداد کے بعد ہر بچہ کی پیدائش پر تین ہزار روبل سالانہ کا اضافہ ہوتا جائے گا +

اس سے صاف ظاہر ہے - کہ روس نے بھی بعض دوسری یورپین اقوام کی طرح اپنی آبادی کو غیر محدود انتہا تک بڑھانے کا تہیہ کر لیا ہے - اور یہ قانون اسی روسی پالیسی کا نتیجہ ہے اس عمل نے روس کو "فاشی" اٹلی اور نازی جرمن کے مقابلہ پیلا کھڑا کیا ہے - اور معلوم ہوتا ہے - کہ سوشلسٹ مادر وطن بھی اپنی اولاد کی کثرت دیکھنا چاہتی ہے - اس سکیم کے تحت میں روس کی یہ پالیسی پنہاں ہے - کہ ۱۹۷۵ء تک روس کی آبادی تیس کروڑ تک پہنچ جائے - گورنمنٹ کمیشن کے چیرمین مسٹر مزلوک نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے - کہ سوویٹ روس صرف فوجی ضرورتوں کے لئے ہی نہیں - بلکہ اُن بڑے بڑے خطوں کو جو اب تک غیر آباد پڑے ہیں - آباد کرنے کے لئے آبادی میں زیادہ اضافہ چاہتا ہے +

سوویٹ روس کے دفتری اعداد و شمار صاف ظاہر کرتے ہیں - کہ روسی آبادی میں کثیر اضافہ ہو رہا ہے ۱۹۳۶ء کی پہلی سہ ماہی میں شرح پیدائش گذشتہ سال کی اُسی مدت کے مقابلہ میں ۴۴ فیصدی بڑھ گئی ہے - اب یہ یقینی امر ہے - کہ اس جدید قانون کے باعث جس نے ضبط تولید اور اسقاط حمل کو ممنوع قرار دے دیا ہے روس کی آبادی اور بھی تیزی سے بڑھ جائے گی - اور شرح پیدائش کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا +

پچھلے دنوں سوویٹ روس کے حکام کو دیہاتوں کی آبادی کے متعلق بڑی تشویش پیدا ہو گئی تھی - جو اب قطعاً دُور ہو گئی ہے - روس کی آبادی بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہے - اور خاص کر دیہاتوں کی آبادی میں قابل قدر اضافہ ہو رہا ہے +

ٹراٹسکی
بقیہ صفحہ ۱۹

زار شاہی کے خاتمہ پر لینن جب اس کا پریذیڈنٹ منتخب ہوا - تو اس نے ٹراٹسکی کو ایک بڑا اہم کام سپرد کیا - یہ کام ایسا تھا - جس کو ٹراٹسکی ہی انجام دے سکتا تھا - اس سے پیشتر وہ سرخ پوشوں کا سنگٹھن کرتا تھا - اور زار شاہی سے لڑنے کے لئے جو فوج مزدوروں اور کسانوں کی تیار کی تھی - اور جس نے پیٹروگریڈ کے قلعہ پر جھنڈا لہرا دیا تھا - اس کا سنگٹھن کرنے والا بھی ٹراٹسکی ہی تھا - سرکار اور انقلاب پسندوں میں جب گولیاں چلتی تھیں - اس وقت ٹراٹسکی گولیوں کی بوچھاڑ کے درمیان مضامین لکھا کرتا تھا - جو پرچوں کی صورت میں سپاہیوں میں تقسیم ہو جاتے تھے - قلم اور تلوار چلا کر ٹراٹسکی نے ایک عجیب و غریب مثال پیدا کر دی +

ایسے لڑائی کے وقت میں ٹراٹسکی تلوار کو میان میں رکھ کر قلم چلاتا - اور موقع دیکھ کر قلم کو جیب میں رکھ کر تلوار کھینچ لیتا تھا - اس کے لئے سائبیریا کی جلا وطنی - ٹرین کا سفر جنگ کی کھائی - سوویٹ کانگرس کی بیٹھکیں سب یکساں تھیں - وہ ہر جگہ اپنی قلم کی روانی کو قائم رکھتا تھا - ٹراٹسکی کا بڑا پن اسی میں ہے - کہ اس نے ساری زندگی تکلیف میں گذاری - جس کا ماضی آتش فشاں کی طرح دہکتا ہو - جس کا حال بے چین اور پریشان - اور جس کا مستقبل تیرہ و تار ہو - اس کو تو صفحۂ دُنیا سے مٹ جانا چاہیئے - لیکن اس کی طاقت اور جلال اس کے شروع زمانہ سے آج تک یکساں ہیں - دُنیا میں اپنے درجے کا وہ اکیلا ہی انقلاب پسند ہے - برنارڈ شاہ نے اس کی ان تمام کتابوں کو - جن کی تعداد ہزار سے زیادہ ہے - اور سائبیریا کے جنگلوں میں لکھی گئی ہیں پڑھ کر اسے بڑا زبردست مصنف کہا ہے - روس کی پرانی سلطنتی روس کی بد انتظامی اور بدامنی سے فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے - اور بولشویکوں کا خاتمہ کر دینا چاہتے تھے - لینن کو یہ بات کب گوارا تھی - کہ اس کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے - اس نے ٹراٹسکی کو جنرل بنا دیا - اور سارا انتظام اس کے سپرد کر دیا - اس نے ایک گاڑی بنوائی - جس میں ریڈیو - توپیں - ہوائی جہاز بھگانے والی بندوقیں غرضیکہ بہت سے ایسے سامان رکھے گئے - اسی گاڑی پر بیٹھ کر چار سال تک سفر کرتا رہا - اور اسی گاڑی پر بیٹھ کر م

× میں نے لکھا تھا - آج کل ٹراٹسکی میکسیکو میں اپنے حالات لکھنے میں مصروف ہے +

Digitized by eGangotri

کانگریسی حکومتوں کے کارنامے

بقیہ صفحہ ۱۱

صنعت وحرفت کی ترقی

بہت سے آدمی ہندوستان کو تیزی سے صنعت وحرفت کی طرف لے جانیکی بات بول رہے ہیں۔ میں اس تحریک کی مخالف نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ چند بڑی صنعتوں کو جن کی تعمیر ہو چکی ہے پوری ترقی دی جائے۔ پارچہ بافی۔ شکرسازی۔ جوٹ۔ آہن و فولاد وغیرہ کی صنعتیں اس میں شامل ہیں۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ چند بڑی صنعتیں بھی اس ملک میں قائم ہو جائیں۔ مثلاً موٹر کار اور بھاری مشینری وغیرہ کی تعمیر۔ لیکن میرے خیال میں ہندوستان کا سب سے بڑا اقتصادی مسئلہ یہ ہے۔ کہ دیہاتی صنعتوں اور گھریلو صنعتوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے بھی کانگریسی وزارتیں سرگرم ہیں۔ واردھا کی تعلیمی سکیم جو اس وقت تمام کانگریسی وزارتوں کے زیر غور ہے۔ اور کہیں کہیں اس پر عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ گھریلو صنعتوں کے کاز کو بھی ترقی دے گی۔

وشو ودیالیوں میں ہندی

بقیہ صفحہ ۱۰

...سنسکرت جیت اتھا سنسکرت نشٹھ ہندی کا اُن کرشٹ رُوپ اُن کیلئے دُربودھ ہوگا۔ کنتو وچار یہ کرنا ہے۔ کہ بھارتیہ جنتا ...سکتے بڑے بھاگ کے لئے یہ رُوپ سبودھ ہوگا۔ اور سکنے کے لئے دُربودھ۔ یہ تو ...ف ہی ہے۔ کہ بھارت کی جن سنکھیا کا ...ھنڈ۔ بھاگ فارسی سے پربھاوت ہندی ...اس رُوپ کو جسے اُردو کہا جاتا ہے۔ ...رنا سے نہیں سمجھ سکتا۔ اس کی لپی بھی جو ...ندی لپی ہے کٹھنائی سے سیکھی سکھائی اور ...ڑھی جاتی ہے۔ اس کی اپیکشا ہندی اور ...ون گری لپی کا پڑھنا لکھنا کہیں ادھک ...ل ہے۔

ہندی کا پٹھن پاٹھن

بدی اس ترک کو ...ہم چھوڑ دیں۔ اور اس بات پر وچار کریں۔ انگریزی بھاشا جو سرو تھا ودیشی ہے۔ اور ...ں سے ہندو اور مسلمان دونوں بہت دُور ہیں۔ کس پرکار تھا کیوں دیشیں کی بھاشا تھا شکشا کے مادھیم کے رُوپ میں پروشٹ ہو سکی ہے۔ سپشٹ بات تو یہ ہے۔ کہ انگریزی بھاشا راج بھاشا ہے۔ اس لئے اس کا اتنا وسترت پرچار بنا کسی پرکار کی آلوچنا پرتی آلوچنا کے بھارت میں ہوا اور ہو رہا ہے۔ جتنا شرم اور سمیہ انگریزی سیکھنے میں اوشیک ہے۔ اس سے کہیں کم ہندی سیکھنے میں لگتا ہے۔ لیکن ہندی راج بھاشا نہیں۔ اس لئے کداچت اسے نہ تو راج بھاشا بنایا جا سکتا ہے۔ اور نہ شکشا کا مادھیم ہی۔ کیا یہ اُچت نہیں ہے۔ کہ جس پرکار آج بھارت میں سبھی ویکتیوں کے دوارا انگریزی کا پٹھن پاٹھن کیا جاتا ہے۔ اسی پرکار ہندی کا بھی کیا جائے۔

شکشا کا مادھیم ہندی ہو

وشو ودیالیوں میں شکشا کے مادھیم کے رُوپ میں ہندی کو پردیش کرانے میں کچھ کٹھنائیاں اس سمیہ پرتیت ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وگیان ارتھ شاستر اور قانون آدی وشیوں سے سمبندھ رکھنے والے خاص خاص انگریزی شبدوں کیلئے ہندی میں پریائے شبد نہیں ہیں۔ اس لئے ان وشیوں کا پٹھن پاٹھن ہندی کے دوارا اس سمیہ تک نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک ہندی کا کوش ان وشیوں سے سمبندھ رکھنے والے انگریزی کے وششٹ شبدوں کے پریائے شبدوں سے پورن نہ ہو جائے۔ کچھ انش میں یہ بات ٹھیک بھی ہے۔ سچ مچ اس درشٹی سے دیکھنے پر ہندی کا کوش کچھ اپورن سا ہے۔ کنتو آج انگریزی کا شبد بھنڈار جیسا ہمارے سامنے ہے۔ ویسا ہی آج سے دو سو ورش پہلے نہ تھا۔ کسی بھاشا کا شبد بھنڈار دھیرے دھیرے بڑھتا ہے۔ اور شکتا انوسار ہی اس میں نوین شبدوں کا پرادُربھاو اور پریوگ ہوتا ہے۔ یدیپ ابھی اس سمیہ ہندی شکشا کے مادھیم کے رُوپ میں پرچلت نہیں ہے۔ پھر بھی ہندی بھاشا کے تیاگی سیوکوں نے اس کے شبد بھنڈار کو نوین دگیانک شبدوں کے دوارا بہت کچھ بڑھا لیا ہے۔

ہمارا تو وچار یہ ہے۔ کہ وشو ودیالیوں میں جتنا ہی شیگھر ہو سکے ہندی کے دوارا شکشا دئے جانے کا پربندھ کر دینا چاہئے۔ دو چار ورشوں کے پشچات ہی جو کٹھنائیاں اس سمیہ جان پڑ رہی ہیں پورن رُوپ سے سماپت ہو جائیں گی۔ اور ہندی میں سبھی وشیوں کی سندر پستکیں اُپلبدھ ہو سکیں گی۔

بھول

بقیہ صفحہ ۱۲

ہرش کے مارے رام کنور اُچھل پڑے۔ جیب سے ایک روپیہ نکال چپڑاسی کو دے وداع کیا۔ اور سیدھے کوشل کے کمرے کی طرف لپکے۔ وہ آنکھیں موندے چُپ چاپ لیٹا تھا۔ چارپائی کے پاس پہنچتے ہی پتا نے کہا۔۔۔ "کوشل تم فرسٹ ڈویژن میں پاس ہو گئے۔ یونیورسٹی سے تار آیا ہے۔"

کوشل چونک پڑا۔۔۔ "سچ سچ!"

رام کنور نے چٹھی اس کی اور بڑھا دی۔ کوشل اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پتا کے ہاتھ سے لیکر پڑھنے لگا اس کے پڑھتے ہی اس کی آنکھیں کھل اُٹھیں۔ آنند کی گہری لالی اس کے مکھ پر پھیل گئی۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُسے دیکھتا رہا۔

(۶)

آٹھ ورش بعد۔۔۔

کوشل کنال ڈیپارٹمنٹ کا ایگزیکٹو انجینیر تھا۔ اُونچی دہنی تھا۔ چین سے کٹ رہی تھی۔ رانی دو بچوں کی ماں تھی۔ جیون کا انوبھو بھی بڑھ چکا تھا۔ سکھ سے گزر رہی تھی۔ رام کنور پنشن لے چکے تھے۔ اب وہ پتنی کے ساتھ رہ کر بھگوان بھجن کر جیون کے انتم دن بتا رہے تھے۔ کوشل کی ماں بھی ساوتری کا وواہ کر چنتا رہت ہو چکی تھی۔ وہ دونو پُتروں کو کھلا کر جیون کا سکھ لُوٹ رہی تھی۔ سبھی پرسن تھے۔ سبھی سکھی تھے۔

کیول کبھی کبھی ان پچھلی باتوں کی یاد کر سب اپنی بھُولوں پر ہنسا کرتے۔ پرنتو اُس ہنسی میں بھی پشچاتاپ اور ویدنا کی کتنی گہری چھاپ رہتی تھی؟

ایک دن ساوتری سُسرال سے آئی۔ اس نے رانی کو اپنی نیکلیس (Necklace) رانی کو رکھنے کو دی۔ رانی جلدی میں تھی اس نے کہیں رکھ دی۔ پرات کال ساوتری کے مانگنے پر وہ نہ ملی۔ رانی اُسے ڈھونڈ رہی تھی۔

اُسی سمیہ کوشل آ پہنچا۔ پوچھا۔۔۔ "ساوتری کیا ہے؟"

"کچھ نہیں۔ رات نیکلیس بھابھی کو رکھنے کو دی تھی۔ کہیں رکھ کر بھول گئی ہیں۔"

پہلا سے کے شبدوں میں کوشل نے کہا۔ "بڑی بھلکڑ ہیں۔"

رانی الماری دیکھ رہی تھی۔ پتی کی بات سُن کر رُک گئی۔ اور ہنستی ہوئی بولی۔۔۔ "اور آپ تو کبھی بھول کرتے ہی نہیں ہیں نہ؟"

کوشل جھینپ گئے۔ ساوتری کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

گائیتری کی مہما

بقیہ صفحہ ۹

(۳) وہ "سُکھ" ہے۔ سکھ سورُوپ تمام سُکھوں کا بھنڈار۔ سب کو ہر پرکار کے سُکھ دینے والا ہے۔ سکھ کا اصلی سروت ہے۔ "بھو" پر دھیان دینے سے جب شدّھی آتی ہے۔ تبھی سُکھ رُوپ کے انوبھو کی باری آتی ہے۔ شدّھی کے بعد ہی ہم کو سکھ کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ یا سوہ لوک سے بھی مراد لی جا سکتی ہے۔ یعنی پرماتما سُوریہ چندر ستارا اگن آدی میں سرو تر ویاپک ہے۔

(۴) ۔۔۔ وہ "سوِتر" ہے۔ یعنی سرشٹی کا اُتپن کرنے والا۔ اور تمام برہمانڈ کو ہستی میں لانے والا ہے۔ سُوریہ جیسے تمام دُنیا کی سرشٹی نباتات اور حیوانات کا سہارا۔ اور ان کے جیون کا داتا ہے۔ ایسے ہی پرماتما تمام برہمانڈ کے جیون کا داتا ہے۔

(۵) وہ "وریَنیم" ہے۔ جیسے چندرماں لبھائمان ہے۔ ایسا ہی انیت پیاری لگنے والی اور کلیان کرنے والی وستو ہے۔ اس سے بہتر ہم کو کوئی شے حاصل کرنے یوگیہ نہیں ہے۔

(۶) "بھرگو" وہ شدّھ سورُوپ شدّھی دینے والا ہے۔ اس میں دُکھ اور پاپ کا لیش ماتر بھی نہیں۔ مایا جان موہ اگیان وغیرہ پاپ کوئی اس پر نہیں لگ سکتے۔

(۷) وہ "دیوسیہ" ہے۔ دیوتاؤں کا دیو ہے۔ وہ سب کا کلیان کرتا۔ اور دیوتاؤں میں دیوتو کا دینے والا ہے۔ وہ سب کی پالنا کرنے والا اور سب کے منورتھ پورے کرنے والا ہے۔ سوائے اس کے در کے ہمیں اور کہیں بھی اپنی کسی بھی اچھا کی پورتی کے لئے جانیکی ضرورت نہیں۔ ہم کو اس پرم پتا پرماتما پر پُورن وشواس ہونا چاہئے۔

یدی ہم پرماتما کے ان گنوں پر دھیان دیتے ہوئے گائیتری کا جاپ کریں۔ تو ضرور ہمارا کلیان ہو سکتا ہے۔ اور ہمارے تمام منورتھ سدھ ہو سکتے ہیں۔

"شوراتری نمبر" کی تیاریاں زور سے ہو رہی ہیں۔ اپنی اپنی رچنائیں اور آرڈر شیگھر بھیج دیں۔ (مینیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection

بے روزگاروں کیلئے روزگار

صنعت و حرفت

روئی کے پھچڑوں سے ریشم

ہمارے ملک میں روئی کی فی سال بہت پیدا ہوتی ہے۔ لگ بھگ ساٹھ ہزار گانٹھیں یا دس ہزار ٹن روئی پر ایہ پھچڑے کے روپ میں نشٹ ہو جاتی ہے۔ روئی کو آرے دار چرخے سے اوٹنے پر جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بچ جاتے ہیں۔ ان ہی کو پھچڑے کہتے ہیں۔ لیکن اگر چرخی سے روئی اوٹی جاتی ہے۔ تو پھچڑے روئی میں مل جاتے ہیں۔ جب اس روئی سے سوت کاتا جاتا ہے۔ تو پھچڑے اڑ کر نشٹ ہو جاتے ہیں ÷

انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی وگیانک ریتی سے نقلی ریشم بنانے کا بہت زیادہ پریوگ کر رہی ہے۔ یہ پریوگ بمبئی میں کاٹن کمیٹی کے وگیانک پریوگ شالہ میں ہو رہا ہے ÷

نقلی ریشم بنانے میں ایک چیز کی اور ضرورت پڑتی ہے اور وہ ہے سرکے کا تیزاب۔ کانپور کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنولاجی میں شورے سے سرکے کے تیزاب کو بنانے کے ڈھنگ کا پتہ لگایا جا رہا ہے ÷

روئی اور شیرہ یہ دونو چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جنکی کمی بھارت میں نہیں ہے۔ آشا کی جاتی ہے۔ کہ ان دونو چیزوں سے کپڑے کی تجارت کو ترقی ملے گی۔ آج جو نقلی ریشم ہندوستان میں باہر کے ملکوں سے آتا ہے۔ اور ہم اصلی ریشم کے بھاؤ خریدتے ہیں۔ وہ جب ہمارے یہاں تیار ہونے لگیگا۔ تو سستی قیمت میں بازار میں بکنے لگیگا ÷

تاڑی سے گڑ

ابھی حال میں سنیُکت پرانتیہ سرکار نے مین پوری اور ایٹہ کے ضلعوں میں نشہ نشیدھ قانون جاری کیا ہے۔ لیکن ایک سمسیا اس وقت سامنے ہے کہ تاڑی اور کھجور کس کام میں لائی جاوے۔ پرانتیہ سرکار نے ابھی حال ہی میں ایک سوچنا نکالی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس سمسیا پر وچار ہو رہا ہے۔ کہ کھجور اور تاڑ سے چونے والے رس سے گڑ بنایا جاوے۔ ابھی تک تاڑی کے روپ میں اس رس کا استعمال ہوتا ہے۔ آشا ہے۔ کہ آگامی اکتوبر سے کھجور اور تاڑ سے گڑ بنانے کے کچھ ودیالیہ کھولے جائیں گے یدی یہ نشچے ہو گیا تو

بڑے آدمی کیسے بنتے ہیں؟

ٹراٹسکی

پینتیس ۳۵ چھتیس سال کا عرصہ گذرا جب روس میں زارشاہی کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ کر شعلۂ غیض غضب برسا رہا تھا۔ اور اس کی تمازت ظلم سے کروڑوں بے گناہ کباب سیخ کی طرح بھن رہے تھے۔ اور لاتعداد سرفروشانِ قوم تہ تیغ کئے جا رہے تھے۔ سینکڑوں انقلاب پسند یا تو سائبیریا کے جنگلوں میں دھکیلے جا رہے تھے یا امن کے نام پر پھانسی پر لٹکائے جا رہے تھے۔ اسی زمانہ میں دُنیا کا بڑا انقلاب پسند لینن بھی اپنی جلاوطنی کا زمانہ لنڈن کی ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک دو منزلہ مکان میں اپنے چند ہم خیال و ہم رازوں کے ساتھ گذار رہا تھا ÷

گورکی نیز دیگر انقلاب پسند بھی لینن کی طرح ہی لنڈن کی اندھیری کوٹھڑیوں میں روپوش تھے۔ سنہ ۱۹۰۲ء کی صبح کو کہرے اور سرد ہواہیں چکر رہا تھا۔ لنڈن کا سارا شہر گرم کپڑوں میں سویا پڑا ہوا تھا۔ اُسی وقت ایک نوجوان ٹیکسی سے اُتر کر گلی میں گھسا۔ اور ایک مکان کے دروازے پر پہنچ کر بجلی کی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ کچھ وقفہ کے بعد دروازہ کھُلا۔ اور وہ شخص اندر داخل ہو گیا۔ مذکورہ بالا شخص، اپنے وقت کا شہرۂ آفاق انقلاب پسند ٹراٹسکی تھا۔ اور اس وقت لینن سے پہلی بار ملاقات حاصل کرنے آیا تھا۔ حالانکہ دونو ہی ایک دوسرے کے کارناموں سے بخوبی واقف تھے۔ دونو ہی ایک دوسرے کے قائل تھے۔ اور ایک دوسرے کا لوہا مانتے تھے۔ اس وقت دونو کی ملاقات نے ایک دوسرے کی قیمت کو دس گنا بڑھا دیا۔ ان دونو دوستوں نے مل کر انقلاب کی ایسی زبردست آگ مشتعل کی۔ کہ زارشاہی اس کی تاب نہ لا سکی۔ اور جو کچھ ہونا تھا وہی ہوا۔ روس کی تاریخ اس خونی کارنامہ کا زندہ ثبوت ہے ÷

ٹراٹسکی کی پیدائش ایسے یہودی گھرانے میں ہوئی تھی۔ جہاں آج تک پڑھنے کا کسی نے نام تک نہ لیا تھا۔ سارے گاؤں میں کسان اور دہقان آباد تھے۔ ایسے ہی آدمیوں میں پرورش پا کر ٹراٹسکی ایسی جگہ پہنچا جہاں اسے پڑھنے لکھنے کی کوئی بھی روک ٹوک نہ تھی۔ اور کتابوں کے انبار لگے تھے۔ اسے ایسی کتابیں پڑھنے کا شوق ہوا۔ جو ضبط شدہ تھیں۔ اور جن کا پڑھنا خلاف قانون خیال کیا جاتا تھا۔ آہستہ آہستہ اس نے سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کر ڈالا۔ اور اپنے گھر پر اسی قسم کا کافی لٹریچر جمع کر لیا۔ مطالعہ ہی اب اس کا ہر وقت کا شغل ہو گیا تھا۔ آخر کار وہ ایک سیاسی گروہ کا ممبر بن گیا۔ اور کسانوں اور مزدوروں میں پرچار کرنے کے لئے کتابیں اور پمفلٹ بھی لکھنے لگا۔ اس کی عبارت ایسی تیز اور طرز تحریر ایسا پر جوش ہوتا تھا۔ کہ پولیس یکایک گھبرا اُٹھی ÷

اس وقت ٹراٹسکی کی عمر صرف اٹھارہ ۱۸ سال کی تھی۔ لیکن اس کی تصنیف و تحریر نے وہ طوفان برپا کیا۔ کہ دُنیا چونک اُٹھی۔ وہ جس جماعت کا ممبر تھا۔ اس میں اور بھی کتنے ہی قابل لوگ تھے۔ لینن "اسکرا" اخبار کا ایڈیٹر تھا اور مارتوب اس کا ایک دوسرا ساتھی بھی بڑا غضب کا لکھنے والا تھا۔ اسکرا کی ادارت چھ ایڈیٹروں پر مشتمل تھی۔ اور ہر ایک ایڈیٹر بڑا تجربہ کار اور اپنے زمانہ کا مشہور انقلاب پسند تھا۔ لینن کی ہمنر شناس نگاہ ٹراٹسکی پر پڑ چکی تھی۔ اپنے شعلہ بار مضامین اور خاص طرز تحریر کا مالک ہونے کی وجہ سے وہ لینن کے خاص آدمیوں میں شمار ہونے لگا۔ اس وقت تک ٹراٹسکی ایک قابل مصنف بن چکا تھا۔ اس کا ایک ایک پرچہ اور پرچہ کی ایک ایک سطر روسی حکومت کے زوال کی جیتی جاگتی تصویریں بن گئے تھے ÷

اتفاق کی بات ہے۔ کہ انقلاب پسندوں کی تحریک ناکامیاب ہوئی۔ اور روسی حکومت نے پھر زور پکڑا۔ اور اس تحریک کو کچلنے کیلئے ہر ممکن طریقہ استعمال کیا۔ ٹراٹسکی گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے کئی ساتھی جان لے کر دوسرے ملکوں کو بھاگ گئے۔ جو پکڑ لئے گئے ان کو سنگین کی نوک سے باندھ کر موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ ٹراٹسکی کے بچنے کا خاص سبب یہ ہوا۔ کہ پبلک اس کے ساتھ تھی۔ لیکن پھر بھی اس کو ایک طویل عرصہ تک زیر غور قیدی کی حیثیت سے جیل میں رہنا پڑا۔ جس بم کے الزام میں ٹراٹسکی پکڑا گیا تھا۔ وہ کوئی معمولی بم نہیں تھا۔ بلکہ فوجی بم تھا۔ ایسی صورت میں اغلب تھا۔ کہ ٹراٹسکی کو گولی سے اُڑا دیا جاتا۔ لیکن ٹراٹسکی اسپنے وقت میں بھی مطالعہ میں مشغول رہتا تھا۔ اس نے خود ایک جگہ لکھا ہے کہ گرفتاری کے بعد پندرہ ماہ تک ایک زیر سماعت قیدی کی حیثیت سے جیل میں بند رہا۔ (بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

وچتر وشو

بہروں کیلئے ٹیلی فون

ٹیلی فون سے لوگوں کو ایک دوسرے سے سینکڑوں ہزاروں میل کے فاصلے پر بیٹھے ہوئے بات چیت کرنے کی سودھا ہو گئی ہے۔ پرنتو بہرے لوگوں کو اس سے لابھ اُٹھانا اسمبھو ہی سا تھا۔ لیکن سائنسدانوں نے اس میں اب ایسا سُدھار کیا ہے۔ کہ بہرے لوگ بھی ٹیلی فون کو استعمال کر سکیں گے۔ ابھی اس پرکار کا ٹیلی فون یَنتر بھارت میں نہیں آیا ہے۔ پرنتو ودیشوں میں اس کا خوب پرچار ہو رہا ہے +

ایک نئے ڈھنگ کی بندوق

ان دنوں جہاں ایک اور سبھی راشٹر اپنی شانتی پریتا اور سچائی کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ وہاں دوسری طرف سینک شکتی بڑھانے میں سبھی ایک دوسرے سے بازی مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نئے نئے ڈھنگ کے استر شستروں کا اوشکار ہو رہا ہے۔ ایک بندوق فیکٹری نے ایسی بندوق تیار کی ہے۔ جو ایک منٹ میں ایک ایک پونڈ وزن کے ڈیڑھ سو گولے برسایا کرے گی۔ اس کی ایک اور وشیشتا یہ ہے۔ کہ اس کے چلانے میں آواز بہت ہی کم ہوتی ہے ÷

چوہے کو پنشن!

وی آینا کے ایک میڈیکل ڈاکٹری ٹیوٹ روڈ لینڈ جے مین نے حال ہی ایک چوہے کو پنشن دی ہے۔ کالج کے پریکشنا گرہ کے سمیپ چوہوں کی بستی کے نکڑ دادا اس چوہے کا نام وِڈنس ہے۔ اس کے دو سو بچے دگیان میں پریوگ کے لئے کام میں لائے گئے۔ اس کے علاوہ دو برس کی نوکری میں اس پر بھی نہ جانے کتنے پریوگ کئے گئے ہیں۔ یہ سب دیکھتے ہوئے وہاں کے ڈاکٹروں نے اس کو اب پنشن دے دی ہے۔ اس کے لئے بکری کے بالوں کا ایک گھر رہنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اسی میں رہ کر وہ مزے سے کھائیگا۔ پیئیگا۔ اور اپنی باقی زندگی بھگوان کی بھگتی میں شانتی سے گذار دے گا۔ اب اس سے اور کوئی کام نہ لیا جائیگا ÷

شہد کے فوائد

سوا سنگھ رکھشا

جب لوگ گنّا بونا نہیں جانتے تھے۔ اور گڑ شکر کھانڈ کے نام سے ناواقف تھے ان دنوں شہد کا درجہ بہت ممتاز تھا۔ شہد جہاں انسانی خوراک کیلئے مٹھاس کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ وہاں طبی نقطۂ نگاہ سے اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ گڑ۔ شکر اور کھانڈ کی طرح اس کی پیداوار زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے لوگ شہد کا استعمال ضرورت سے زیادہ نہ کرتے تھے۔ لیکن آج کل گڑ۔ شکر اور کھانڈ کی پیداوار کی افراط اور سستے پن کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ میٹھا کھایا جانے لگا ہے۔ بازاروں میں طرح طرح کی خوش رنگ مٹھائیاں بکتی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر ہر کس وناقص کا جی للچا آتا ہے۔ ذائقہ کی خاطر اکثر انسان بغیر ضرورت بھی میٹھا کھا لیتا ہے۔ جو اسے قبض اور سینکڑوں بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ عوام کو زیادہ میٹھا کھانے کے نقصانات کا علم نہیں ہے۔ یوں تو امریکہ جیسے مہذب ملک میں بھی کھانڈ کی کھپت کافی سے زیادہ ہے۔ لیکن ہندوستان میں بھی کچھ کم نہیں +

اگر شہد کو خوراک کا ایک ضروری جزو بنا لیا جائے۔ تو اس سے صحت عامہ ترقی کریگی۔ کھانڈ کا یہ خاصہ ہے۔ کہ اگر مناسب مقدار سے زیادہ کھائی جائے تو معدہ میں پہنچ کر ایک خاص قسم کی جلن پیدا کر دیتی ہے جس سے قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور انسان کئی طرح کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات معدہ میں زہریلی گیس کے پیدا ہو جانے سے انسان بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ برعکس اس کے شہد کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ ہر عمر اور ہر موسم میں نہایت زود ہضم ثابت ہوتی ہے۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ اعلےٰ درجہ کی مصفی خون ہے۔ اور معدہ کے اندر پہنچتے ہی خون کی نالیوں میں چلا جاتا ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں کیلئے یکساں مفید ہے +

سوا چھ ہزار چھتوں سے کروڑ ایک پونڈ شہد تیار ہوتا ہے۔ اور ۳۷ لاکھ [illegible] چیزیں بھی کہتی ہیں۔ ہندو شاستروں میں شہد کو امرت کے نام سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کوئی طبی کتاب ایسی نہیں جو اس کی تعریف نہ کرتی ہو۔ ڈاکٹر اور حکیم تقریباً تمام بیماریوں میں اس کا استعمال [illegible] ہیں +

امریکہ کے مشہور محدث ڈاکٹر [illegible] اپنی کتاب "New Dietetics" میں لکھتے ہیں کہ بیماروں مثلاً تپ محرقہ اور نمونیہ میں جب کہ مریض کا ہاضمہ خراب اور دل کمزور ہوتا ہے شہد کا استعمال بتلاتے ہیں۔ ڈاکٹر مذکور کے خیال میں ایسے بیماروں کیلئے شہد سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

ایڈنبرگ (سکاٹ لینڈ) کے نامی ڈاکٹر مسٹر ٹامس جنہوں نے علم طب کو کمال تک پہنچایا ہے۔ صحت کی کمزوری کے بیماروں کو شہد استعمال کرایا۔ اور وہ صحت یاب ہو گئے۔ دل کی کمزوری کو دور کرنے کیلئے شہد کا استعمال آپ کے خیال میں ایک نعمت ہے +

قبض اور اسی قسم کی دوسری تکلیفوں سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو انسان زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ طبی مشورہ کے مطابق اگر شہد کا استعمال کیا جائے تو اکثر حالتوں میں خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ جب کوئی زیادہ تھکاوٹ محسوس کرتا ہو۔ تو اسے گرم پانی میں اچھی طرح شہد حل کر کے پلایا جائے۔ مریض خوشی خوشی اور از سر نو کام کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ اگر جسم کے کسی حصہ میں شدت کا درد ہوتا ہو۔ تو اس حصہ میں شہد کی مالش سے فائدہ ہوتا ہے +

بچوں کو ہر روز دودھ میں شہد ملا کر دینے سے ان کے اعضا بہت جلد طاقتور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شہد میں لوہے کے زندگی بخش اعضا بھی پائے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک مصیبت یہ ہے۔ کہ خالص اشیاء کا ملنا مشکل سا ہو گیا ہے۔ دودھ خالص اگر انسان کو ملے تو نعمت ہے۔ مگر اچھے دودھ کا ملنا دشوار ہو گیا ہے۔ ہر صبح اٹھتے ہی ہم "تازہ مکھن" کی آواز سنتے ہیں۔ لیکن استعمال کرنے پر بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ بازار سے گھی آتا ہے مگر ملاوٹ۔ آٹا۔ دال۔ سبزی۔ ترکاری غرضیکہ کوئی چیز اچھی نہیں ملتی۔ یہی حال شہد کا ہے۔ [illegible] میں بکنے والا شہد عام طور پر کھانڈ کے شیرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ اب [illegible] عوام تندرست رہیں۔ تو کیونکر [illegible] کے فرمان کے مطابق سوئٹزرلینڈ تک [illegible] تو کیسے؟ جب تک کہ حکومت صحت [illegible] ترقی کے پیش نظر خالص خوراک کا [illegible] حفاظت نہیں کرتی۔ اور جب تک غیر خالص کے بیچنے والوں کو عبرتناک سزائیں نہ دی جائیں گی۔ تب تک اس مشکل کا حل نظر نہیں آتا +

امریکہ۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ جیسے ملکوں میں شہد کی پیداوار کا یہ حال ہے کہ وہاں شہد لاکھوں من تک کم بکتی ہے۔ ایک ایک گاؤں میں ہزاروں شہد کی مکھیوں کے چھتے پالے جاتے ہیں۔ نیوزی لینڈ پنجاب کے دو تین بڑے ضلعوں کے برابر ایک سا ملک ہے۔ مگر وہاں سے ہر سال کروڑ روپیہ کا شہد بوتلوں میں بند ہو کر دوسرے ملکوں میں جاتا ہے۔ تہذیب یافتہ ممالک میں اس کام کو بیوپار کی شکل میں کیا جاتا ہے۔ اور اس سے منافع حاصل کیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اگر گاؤں کے لوگ کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ اس مفید کام کو کرنا جاری کریں تو ان کی بے کاری اور مفلسی کا خاطر خواہ علاج ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے بدقسمت ملک کو صنعت و حرفت میں دلچسپی نہیں ہے۔ کسی صنعت کو اپناتے ہی نہیں۔ اگر اپناتے بھی ہیں۔ تو اسے ترقی دینے کیلئے سرگرمی کو شاں نہیں ہوتے۔ یہی نہیں بلکہ اور بھی کئی ایسی گھریلو صنعتیں ہیں جن کو اگر اپنایا جائے۔ تو بہت حد تک بے کاری کے مسئلہ کو حل ہو سکتا ہے۔ زراعتی کمیشن نے حکومت سے پرزور سفارش کی تھی۔ کہ بیکار دیہاتیوں کو اس گھریلو صنعت کے فوائد سے آگاہ کیا جائے۔

ڈابر اشوکا رسٹ

REGD.

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنیوالی مشہور آیورویدک دوا

اس کے استعمال سے حیض کی خرابیاں وسیلان الرحم وغیرہ مستورات کے جملہ امراض جلد دفع ہوتے ہیں حمل قرار پاتا ہے اور بوقت نتائج ہونیکا خدشہ نہیں رہتا +

ڈابر دراکشا رسٹ

REGD.

جسم میں چستی پیدا کرنے بھوک بڑھانے اور کمزوری دفع کرنیوالا

اس کے استعمال سے جسم چست و قوی ہو جاتا ہے اجابت خلاصہ ہوتی اور غذا جلد ہضم ہو اشتہا میں ترقی ہوتی ہے +

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صندوق نمبر ۸۰ (اسی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچا سکتے ہیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ لائسنس قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ بدرخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور۔ باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر پرکاش نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا +

CCO, Gurukul Kangri Collection

Regd. L. No. 435 Telephone No 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر: ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ چار روپے۔ ششماہی دو روپے۔ سہ ماہی سوا روپیہ۔ ولایت سے چھ روپے۔ برہما ۵ روپے

قیمت:۔ فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۲۳۔ ماگھ سمت ۱۹۹۵ مطابق ۵۔ فروری سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۶

وید مقدس کی روشنی

اگرچہ ہند ہے منّت کشِ ظہور ترا
عرب میں نور ترا ہے عجم میں نور ترا

فضائے مشرق و مغرب میں کارفرماں تُو
کہیں نہاں ہے ابھی اور کہیں ہویدا تُو

چمک رہا ہے عیاں تیرا آفتاب کہیں
جھلک رہا ہے پسِ پردہ سحاب کہیں

زماں کی قید سے آزاد لامکاں ہے تو
خدائے پاک کا پیغام جاوداں ہے تو

پیامِ حق ہے حقیقت نما ہے جلوہ ترا
ضیا فروش ہے ظلمت رُبا ہے جلوہ ترا

فروغِ صدق و صفا ہے تجلّیوں سے تری
دلِ آئینہ سے سوا ہے تجلّیوں سے تری

ہوئی ہے تجھ سے منوّر حیات کی منزل
تیری چمک سے ہے روشن نجات کی منزل

تجلّیاں نہ ہوں تیری جو باعثِ آرام
سکوں پذیر نہ ہو اضطراب استفہام

ضمیر پیکرِ خاکی ہے تجھ سے نورانی
دل و دماغ پہ ہے تیری جلوہ افشانی

ازل سے راہ نما تُو ہے رُوحِ انساں کی
کہ تیرے جلووں سے روشن ہے راہ ایماں کی

حقیقتِ ازلی! تُو جو دِل نشیں ہو جائے
ریاضِ خُلد کی مانند سرزمیں ہو جائے

(از فخر الشعرا جناب منشی تلوک چند صاحب محروم بی۔ اے)

اپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اپنشد۔ چھٹا کھنڈ

پرا کال میں جبالا کے پُتر ستیہ کام نے اپنی جبالا ماتا کو پکار کر پوچھا۔ "ہے جبالا! میں برہم چریہ دھارن کروں گا۔ تو بتا میں کون گوتر والا ہوں"؟

وہ اپنے اس پُتر کو بولی۔ "پیارے! میں یہ نہیں جانتی کہ تو کس گوتر والا ہے۔ میں نے انیک ستھانوں میں کام کرنے والی نوکرانی نے یُودن میں تجھے پایا۔ اس کارن جس گوتر والا تو ہے وہ میں نہیں جانتی۔ ہاں! نام والی تو میں ہی ہوں۔ اور ستیہ کام نام تو ہے۔ تو جبالا ستیہ کام ہی گورو کے پوچھنے پر کہنا"۔ وہ ستیہ کام گوتم نام والے ہاری دامان کے پُتر ہاری دُرمت کے پاس جا کر بولا۔ "میں بھگوان کے سمیپ برہم چریہ برت کو پالتا ہوا رہوں گا۔ اس کارن میں بھگوان کے پاس آیا ہوں"+

اس ستیہ کام کو گوتم نے کہا۔ "پیارے! کس گوتر والا ہے تو"!

اُتر میں وہ بولا۔ "بھگون! جس گوتر والا میں ہوں۔ یہ میں نہیں جانتا۔ میں نے اپنی ماتا کو گوتر پوچھا تھا۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ میں بہت ستھانوں میں کام کرتی ہوئی نوکرانی تھی۔ یُودن میں تو مجھے پراپت ہوا۔ انیادی۔ پر وقت سر میں ستیہ کام جبالا ہوں"۔

ستیہ کام کو گوتم نے کہا۔ "براہمن اگیانی یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ اس کارن تو براہمن ہے پیارے سمدھا لے آ۔ میں تجھے اُپ نین میں لاؤں گا۔ تو ستیہ سے پائیمان نہیں ہوا"۔

اس کو اُپ دیش دے کر گورو نے کرش دُربل گؤوں میں سے چار سو گؤئیں نکال کر اُسے کہا۔ "پیارے ان کے پیچھے جا۔ ان کو بنوں میں لے جا"۔

ان کو چلاتے سمے وہ بولا۔ "ہے گرو! سہسر ہوئے بنا میں نہیں لوٹوں گا۔ وہ برسوں تک بنوں میں پرواس بنا رہا۔ جب وہ گؤئیں سہسر ہو گئیں"+

اب دیر کیوں؟ اب تو سمیہ آ پہنچا۔ دیر کرنے کا وقت نہیں رہا۔ انکا "اُنکٹ شو" انتری نمبر ہی ہے۔ پہلا اب آرڈر بھیجنے میں دیر کیوں؟ جلد آرڈر بھیجئے+

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھروید

رگ وید اردو بھاشیہ

ओंत्वं बलस्य गोमतोऽपावरी द्रवो बिलम त्वां देवा अबिभ्युषस्तुज्य मानासआविषु॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۱۔ سوکت ۱۱۔ منتر ۵)

(اوم) توم بلسیہ گومتو اپا وِدرِیو بِلم توام دیوا ابی بھیُش ستُجیہ ماناس آوِشُو ۱۱۵۱۱

پدارتھ:۔ (ادروہ) جس میں میگھ ودیہ مان ہے۔ ایسا جو سُوریہ لوک ہے۔ وہ (گومتہ) جس میں اپنے کرن ودیہ مان ہیں۔ اس (ابی بھیُشہ) سبھے رہت (بلسیہ) میگھ کے (بلم) جس موہ کو (اپاوہ) الگ الگ کر دیتا ہے۔ (توام) اس سُوریہ کو (تُجیہ ماناسہ) اپنی اپنی ککشاؤں میں بھرمن کرتے ہوئے (دیواہ) پرتھوی آدی لوک (آوِشُوہ) وِشیش کر کے پراپت ہوتے ہیں+

بھاوارتھ جیسے سُوریہ لوک اپنی کرنوں سے میگھ کے کوئی کوئی بادلوں کو چھن بھن کر کے بھومی پر گرتا ہوا جل کی ورشا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ میگھ اس (؟) کرنوں میں ہی سنیُکت رہتا۔ تتھا اس کے چاروں اتر آکرشن ارتھات کھینچنے کے گنوں سے پرتھوی آدی لوک اپنی اپنی ککشا میں اُتم اُتم نیم سے گھومتے ہیں۔ اسی سے سمے کے وبھاگ سے جو اُتراین دکشناین تتھا رتو۔ ماس۔ پکش دن گھڑی پل آدی ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی گن والا سیناپتی ہونا اُچت ہے+ (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کاویہ امرت

(ओ३म्) अहं रुद्राय धनुरातनोमि ब्रह्मद्विषे शरवे हन्तवा उ। अहंजनाय समदं कृणोम्यहं द्यावा पृथिवी आ विवेश॥ (رگ وید ۱۰-۱۲۵-۶)

دیو بھومی میں پرویش کر، اُتپت کروں وِشو

کے سب ہی میں جنوں کو کروں سمد، سو یشو

جو دُشٹوں کو رُلا سکیں اُن کی کمانیں تان

پہنچے چڑھوا رہا سو ہم چھوڑا رہا بان

پرماتما کے بھگت سے جو جن کرتے ویر

اُن کی وہ ہتیا کر سکیں چھوڑا سکیں تن ویر

اتہ سو ہم کروا رہا برہم دولیشی جن ناش

پردُکشا ہن کر رُدر جن کا اُردھ وِشش وکاس

چُنے ہوئے پھول

(۱)

بھگوان کے پریم میں مگن ہو کر ساری باتیں بھول جاؤ۔ اس بات کا خیال نہ کرو کہ لوگ کیا کہیں گے۔ فقط ایشور کا ہی خیال کرو۔ بھگوان کے چرنوں میں پڑ جانے کے بعد خوف کس بات کا؟ پھر تو خوشی ہی خوشی اور آنند ہی آنند ہے۔ وہ شخص بہت ہی خوش قسمت ہے جو بھگوان کا سچا بھگت ہے+

(۲)

بھگوان کے پوتر نام کا جاپ کرو شردھا اور بھگتی کے ساتھ۔ بس پھر ہر ایک قسم کی میل دُھل جائے گی+

(۳)

بھگوان کے نام کا ارادھن کرنے سے ہر ایک شئے شُدھ اور پوتر ہو جاتی ہے۔ اس لئے شُدھ اور پوتر ہونے کے لئے بھگوان کا نام لو+

(۴)

بھگوان کے لئے تم بھی متوالے ہو جاؤ۔ سب لوگ متوالے ہو رہے ہیں۔ کوئی دھن کے لئے۔ کوئی نام و شہرت کے لئے۔ کوئی عزت کے لئے+

(۵)

بھگوان ہمارے دل کے تمام بھیدوں سے آشنا ہیں۔ اگر ہم اُن پر بھروسہ کریں۔ تو وہ ہمیں ایسا بل دیویں گے۔ جس سے ہم ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کر سکیں گے+

(۶)

بھگوان اور جگت علیحدہ علیحدہ چیزیں۔ اس لئے بھگوان کے راستہ کو دُنیاوی نقطہ نگاہ سے جانچنا بھول کی بات ہے+

(۷)

بھگوان سے پیار کیا کرو۔ کہ وہ تمہیں بلوان، درڑھ، پوتر اور نربھے جائیں۔ تاکہ تم اچھی زندگی بسر کرنے کے قابل بن سکو+

(۸)

بردھ اوستھا سنگھ کی ڈانٹ سی ہے۔ سب روگ شتروؤں کی طرح دیہہ پر ہر طرف حملہ کرتے ہیں۔ آیو بیتی دن بیتی جاتی ہے۔ لیکن پر بھی لوگ جس میں اپنا بُرا ہو وہی کام کرنے جانتے ہیں۔ یہ بڑا آشچریہ ہے+

سردار پٹیل کا ہنگامہ خیز اعلان

(باردولی - یکم فروری) ریاست راجکوٹ میں جو ستیاگرہ شروع ہوا ہے۔ وہ آل انڈیا حیثیت رکھتا ہے۔ ہر ایک کانگرس مین کو انتہائی قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ نئی کھڑا انی ہوئی سطلق العنانی ہمارے سامنے اپنی عمر کی آخری گھڑیاں گن رہی ہے۔ امپریلزم کے خلاف کانگرس کی آخری جنگ کا بگل بج گیا ہے۔ اس پر امن جنگ میں کانگرس وزارتوں کو بھی مستعفی ہونے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ میں نے شریمتی کستورا بائی گاندھی کو بہت روکا ہے۔ مگر آپ راجکوٹ میں ستیاگرہ کرنے کیلئے جا رہی ہیں +

پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو ماہوار تنخواہ

(لاہور یکم فروری) معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب ایک بل مرتب کر رہی ہے۔ جس آئندہ بجٹ سیشن میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس کی رو سے پنجاب اسمبلی کے سارے ممبروں کو دو صد (۲۰۰) روپیہ ماہوار تنخواہ دینے کا فیصلہ کیا جاویگا +

سیٹھ جمنالال بجاج گرفتار

(دہلی یکم فروری) جے پور سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے۔ کہ سیٹھ جمنا لال بجاج ساڑھے چار بجے کے قریب ریلوے سٹیشن پر اترے۔ اور پونے پانچ بجے یعنی ۱۵ منٹ کے اندر اندر گرفتار کر لئے گئے۔ معلوم نہیں پولیس انہیں کہاں لے گئی ہے؟

ستر ستیاگرہی گرفتار

(حیدرآباد دکن) یکم فروری) آج مقامی پولیس نے مہاتما نارائن سوامی اور ان کے ہمراہ ۲۷ ستیاگرہی والنٹیروں کو حراست میں لے لیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاتما نارائن سوامی کے ساتھ ستر والنٹیر تھے۔ لیکن ان والنٹیروں کو راستے میں ہی گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ ۱۴ آریہ سماجیوں کے دو جتھوں کو جو شولاپور سے آئے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار شدگان میں پندرہ اشخاص وارد ھا سے آئے تھے۔ جو ہندو سول لبرٹیز یونین کی طرف سے ستیاگرہ کرنے کے خواہشمند تھے۔ ۸ دیگر والنٹیر تھے۔ جو کل پونہ سے یہاں پہنچے تھے +

مسٹر اینے کا مطالبہ!

(نئی دہلی یکم فروری) مسٹر ایم۔ ایس اینے پریذیڈنٹ آرین کانگرس شولاپور آج یہاں پہنچے۔ آپ نے سر اکبر حیدری وزیر اعظم حیدرآباد کے نام ایک چٹھی لکھی ہے۔ اور اس میں

مہاتما نارائن سوامی ہوائی جہاز پر حیدرآباد میں
گوروکل کانگڑی کے برہم چاریوں اور سوامی جی کی گرفتاری کے تفصیلی حالات

(شولاپور یکم فروری) آپ نے نظام گورنمنٹ کو اس امر کی اطلاع دے دی تھی۔ کہ وہ تحریک ستیاگرہ کی رہنمائی کرنے کیلئے کل بذریعہ ہوائی جہاز حیدرآباد پہنچیں گے۔ اپنے پروگرام کے مطابق آپ بمبئی سے روانہ ہو کر حیدرآباد پہنچے۔ چالیس ستیاگرہی والنٹیر آپ کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے جانے کو تیار تھے۔ ان والنٹیروں میں گوروکل کے کچھ ودیارتھی بھی تھے۔ جنہوں نے خاص طور پر اپنے پہلے جتھے میں پیش کیا تھا۔ اس قدر والنٹیروں کا پہلے جتھہ میں شامل ہونا اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ تحریک کس قدر اہم ہے۔ اور اس کی ابتدا کس قدر شاندار ہے۔ جس طرح مہاتما گاندھی نے ستیاگرہیوں کی رہنمائی کی تھی۔ اسی طرح مہاتما نارائن سوامی نے بھی پہلے جتھہ کی رہنمائی میں مہاتما گاندھی کی پیروی کی۔ آپ کو چالیس والنٹیروں کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا +

اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ آرین کانگرس نے جو ریزولیوشن پیش کئے تھے۔ انہیں منظور کر لیا جائے +

ایک ستیاگرہی ڈاکٹر گرفتار

(حیدرآباد دکن یکم فروری) پبلک سیفٹی ریگولیشن کے ماتحت پونہ کے ڈاکٹر آنند راؤ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کو گرفتار کر کے چہارم سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم افضل گنج میں راہگیروں کے سامنے تقریر کر رہا تھا۔ کہ وہ ہندو مہاسبھا کے کہنے پر حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے آیا ہے +

ریاست حیدرآباد ستیاگرہ کی تصویر شائع کرنیکی سزا

(دہلی یکم فروری) حکومت ہند نے مقامی ورنیکلر ہفتہ وار اخبار "ریاست" سے حیدرآباد ستیاگرہ کی چند تصاویر شائع کرنے پر ایک ہزار کی ضمانت طلب کی ہے +

موٹر وہیکلز بل کیخلاف ستیاگرہ

(آگرہ ۳۱۔ جنوری) پراونشل موٹر یونین کی اگزیکٹو کونسل نے اپنے گذشتہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مرکزی اسمبلی نے جو "موٹر وہیکل بل" پاس کیا ہے۔ وہ موٹر ٹرانسپورٹ کے مفاد کے منافی ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر اس قانون کے نفاذ کی کوشش کی جائے۔ تو اس کا مقابلہ ہر جائز اور پر امن طریق سے کیا جائے +

ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی طرف سے ستیاگرہ

۲۱۔ اکتوبر سے لیکر ۲۱۔ دسمبر تک ہندو سول لبرٹیز یونین کی طرف سے ستیاگرہیوں کے دستے

جتھے بھیجے گئے۔ انہوں نے کل ۳۵ ستیاگرہی جیل میں بھیجے۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے جتھوں کو سٹیشن پر ہی گرفتار نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ اورنگ آباد اور حیدرآباد پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ تمام کام صرف چار ہزار روپیہ میں کیا گیا ہے۔ جسے کہ معمولی معمولی رقوم میں اکٹھا کیا گیا ہے +

حصار میں حکومت کی امدادی تدابیر

ضلع حصار میں قحط کے متعلق تازہ ترین رپورٹ میں بعض نہایت دلچسپ اعداد و شمار بیان کئے گئے ہیں +

گذشتہ ۱۴۔ جنوری کو ۲۵ امدادی کاموں کو حکومت نے ضلع مذکور میں کھولا ہے۔ کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد ۱۴۶۲۸۰ تھی۔ ان میں سے ۱۰۲۸۵۳ ایسے مزدور تھے۔ جو اجرت پر کام کر رہے تھے۔ ۴۳۴۲۷ ان کے لواحقین و متعلقین تھے۔ جنہیں خاص الاؤنس دیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ضلع مذکور میں ۱۱۶۰۲۶ اشخاص کو خشک سالی کی وجہ سے مفت امداد دی جا رہی تھی۔ کاتنے کے مرکزوں میں روزانہ اوسط کے حساب سے ۳۵۷۹ مزید اشخاص کو امداد دی گئی۔ بالفاظ دیگر کل ۱۵۵۸۸۵ اشخاص یعنی ضلع مذکور میں قحط زدہ آبادی کی تقریباً ایک تہائی تعداد کا گذارہ اس روپیہ پر ہو رہا ہے۔ جو حکومت اجرتوں اور مفت امداد کی صورت میں تقسیم کر رہی ہے +

بمبئی میں زمینوں پر ٹیکس

(بمبئی ۳۱۔ جنوری) گورنمنٹ نے ایک افسر کو اس غرض کے لئے مقرر کیا ہے۔ کہ وہ اس بات کے قانونی پہلو پر غور کرے۔ کہ وہ ان اراضیات پر جو لوگوں کو ان کی خدمات کے صلے میں بطور انعام دی گئی ہیں ٹیکس لگایا جا سکتا ہے یا نہیں +

مختصر خبریں

—— شریمتی دروپدی دیوی اپدیشکا آریہ پرتی ندھی پنجاب نے خود کے علاوہ تین دیویوں کی ستیاگرہ کے لئے پیشکش کی ہے +

—— شولاپور میں آریہ ستیاگرہ سمتی ستارہ پر ستیاگرہ ہے +

—— ۳۰۔ جنوری کو سکندرآباد میں آٹھ آریہ سماجی ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے +

—— مارکٹنگ بل پاس ہو جانے سے بیوپاریوں میں بے چینی پھیل گئی ہے +

—— مدراس گورنمنٹ نے دیہاتی افسروں کو سیاسیات میں حصہ نہ لینے کا حکم دیا ہے +

—— کونسل آف سٹیٹ نے بھی موٹر وہیکل بل پاس کر دیا ہے +

—— سی۔ پی میں ودیا مندر سکیم کا اجراء ہو گیا ہے +

—— مشہور آریہ سماجی سوامی پرکاش پرشاد ۷۶ سال کی عمر میں دہرہ دون میں سورگباش ہو گئے ہیں +

—— مہاتما گاندھی فرقہ وارانہ اتحاد کے متعلق ابھی تک پُرامید ہیں +

—— ۲۰۔ جنوری تک نظام کی جیلوں میں ۷۳۸ آریہ سماجی مقید تھے +

—— جاپان میں عوام پر نئے ٹیکس لگائے جا رہے ہیں +

—— دہلی جیل میں آریہ سماجی قیدیوں نے حیدرآباد ڈے منایا +

—— انگلینڈ اور فرانس میں بھی "یوم آزادی" منایا گیا +

—— فرنٹیئر گورنمنٹ نے اسلامیہ کالج کی ۲۳ ہزار سالانہ امداد اور ۱۱۶۰ روپے کی معاونت کا فیصلہ کیا ہے +

—— صوبہ سرحد میں ایک ماہ (دسمبر) میں ۵۸ قتل اور ۱۴۳۸ چوریاں اور ۱۹۲ ڈاکے ڈالے گئے +

—— پنجاب کی ۵ جیلوں میں ساڑھے دس لاکھ کا کھدر تیار کیا گیا +

—— دیانند انڈسٹریل سکول لاہور کے طلباء نے ہڑتال کر دی ہے +

—— ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول اُڑمڑ بند کر دیا گیا +

—— ماتا کستورا بائی گاندھی مس منی بہن پٹیل راجکوٹ میں ستیاگرہ کریں گی +

—— مسلم لیگ ۴۔ فروری کو اپنے نئے مطالبات پیش کرے گا +

Digitized by eGangotri

حیدرآباد ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی گرفتار کرلئے گئے

ان کے ساتھ دیگر ہم ستیاگرہی گرفتار کنور چاندکرن جی شاردا دوسرے ڈکٹیٹر مقرر ہوگئے

(شولاپور ۳۱۔جنوری) آریہ ستیاگرہ سمتی کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی سلطان بازار حیدرآباد میں گرفتار کرلئے گئے۔ ان کے ساتھ چالیس اور ستیاگرہی بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان میں تیس گوروکل کانگڑی کے برہمچاری ہیں۔ مہاتما نارائن سوامی کل سات سو ستیاگرہیوں کے ہمراہ حیدرآباد روانہ ہوئے تھے۔ انہوں نے کنور چاندکرن شاردا کو دوسرا ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے۔ سوامی جی نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ ہم چھ سال اس انتظار میں رہے۔ کہ حالات درست ہو جائیں۔ مگر ہمیں مایوسی ہوئی۔ اور آخر کار مجبور ہو کر ہم نے ستیاگرہ شروع کیا۔ اس ستیاگرہ کی ذمہ داری نوعیت دا ئرہ اور اس کی میعاد کا دار و مدار فقط نظام گورنمنٹ کے رویہ پر ہے۔

رشی بودھ اُتسو کی شاندار بھینٹ

اگلا ایک "شورانتری نمبر" ہوگا

قیمت صرف ایک آنہ

"ہفتہ وار پرکاش لاہور" کا باتصویر "شورانتری نمبر"

آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیج دیں!

بھارت کے کنیاگیہ کی راتری پھر آرہی ہے — اپنی نرالی شان سے — ایک سندیش لیکر — لیکن اس بار اس کا سندیش ایک نرالا سندیش ہے۔ وہ سندیش جو رشی دیانند نے گرو ورجانند سے پایا تھا۔ جس نے اسے بے چین کر رکھا تھا۔ اس سندیش میں ایک مشن ہے۔ یہی مشن جس کی پورتی کیلئے سوامی دیانند نے گھر بار تیاگ دیا۔ اور اپنا سر دھڑ لٹا دیا — ان کا مشن پورا نہ ہو سکا۔ وہ اپنا ادھورا کام چھوڑ کر چلے گئے۔ آریہ سماج کو اپنا کام سونپ کر — یہ ہے سندیش جسے ایک ایک آریہ تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مذہبی دنیا میں انقلاب لا دیا۔ انہوں نے ہندو جاتی کی کایا پلٹ دی — کس طرح ہے اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہ حیدرآباد کے دھرم یدھ کا کیا بنے گا؟ تو "شورانتری نمبر" بھاری سنکھیا میں منگوا کر **مفت** بانٹئے۔ اس کیلئے وشیش لیکھ اس سمبندھ میں خاص طور پر لکھوائے گئے ہیں۔ اپنے حیدرآبادی آریوں کی کمک پکار عوام تک پہنچانے کیلئے رشی کا ... مشن مانو تک پہنچانے کے اُدیش کی پورتی کے لئے۔ رشی بودھ اُتسو کو سپھلتا پوروک منانے کے لئے شورانتری نمبر بھاری تعداد میں منگوائیے۔ قیمت بھی تو لاگت مانتر ہے۔ ۲۸ صفحے۔ شاندار رنگین ٹائیٹل۔ جس پر رشی بودھ کے نظارہ کی تصویر ہوگی۔ اور اندر ایک سہ رنگی تصویر اور ہوگی۔ اتنا سستا اور شاندار نمبر ایک آنہ میں پیش کرنا آسان نہیں۔ لیکن پرچار کیلئے ہم یہ سب کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی آریہ سماجوں کے لئے ہی۔ اس لئے کیا آریہ سماجوں کا فرض نہیں۔ کہ جو بھینٹ ان کیلئے تیار کی جا رہی ہے۔ اسے بھاری سنکھیا میں منگوا کر پرچار روپ میں بانٹ دیں؟

اس نمبر کے کچھ لیکھکوں کے نام

(۱) شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارودیشک سبھا ڈپٹی سپیکر سی۔پی اسمبلی (۲) مہاتما نارائن سوامی جی ڈکٹیٹر حیدرآباد ستیاگرہ سمتی (۳) سوامی سوتنترانند جی (۴) لالہ دیوی چند جی ایم۔اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور (۵) آچاریہ رام دیو جی (۶) لالہ جگجیت جی سیٹھ۔ وکیل لیہرودہ (۷) لالہ ...رام جی نیبر لدھیانہ (۸) سوامی ویدانند جی (۹) لالہ اندرسین جی وکیل انبالہ (۱۰) مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور (۱۱) سوامی ... جی (۱۲) پنڈت لکھپت رائے جی شاستری (۱۳) پنڈت گیان پرکاش جی کراچی (۱۴) شری کرشن شرما جی ... مہتہ جیمنی۔

شاعروں کے نام

(۱) منشی تلوک چند جی محروم بی۔اے (۲) منشی نارائن پرشاد جی بیتاب (۳) لالہ ... چند جی آفتاب پانی پت (۴) سوامی بھوانند جی (۵) لبھتر دکھی (۶) مہاشہ ... جی امر بی۔اے (۷) مہاشہ سیلا رام جی تبھ ... بی۔اے شاہ پور (۸) مہاشہ ... چندر جی خورشید گجرات (۹) مہاشہ ٹیک چند جی سخن (۱۰) مہاشہ اُتم چند جی شرر سبت پور (۱۱) پریم ملتانی (۱۲) ... رام رکھا مل جی ... کراچی (۱۳) مہاشہ نوبہار سنگھ جی صابر ٹوہانہ (۱۴) واجد ہندی وغیرہ وغیرہ ❖

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھیجدیں

منیجر "پرکاش" لاہور

راجکوٹ میں سختگیری

(راجکوٹ ۳۱۔جنوری) معلوم ہوا ہے۔ کہ جیل میں لیڈروں کو زدوکوب کیا گیا ہے۔ جس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر آج شہر میں ہڑتال کی گئی ❖

مہاراشٹر سے جتھے کی روانگی

(پونہ ۳۱۔جنوری) بڑودہ کے ڈاکٹر ... کی زیر سرکردگی آٹھ والنٹیروں کا ایک جتھہ حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے آج شام کو روانہ ہو گیا۔ مہاراشٹر کے سرکردہ ہندو لیڈروں پر مشتمل ایک وار کونسل مقرر کی گئی ہے۔ اور فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک ہندو ستیاگرہیوں کے جتھے کی رہنمائی کرے۔ اس کونسل کے صدر مسٹر ایل۔بی بھوپٹکر صالحیس پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا مقرر کئے گئے ہیں ❖

مہاتما گاندھی شیگاؤں کو

(باردولی ۳۱۔جنوری) مہاتما گاندھی کل یہاں سے شیگاؤں روانہ ہو جائیں گے۔ سردار پٹیل ۲۔فروری تک یہاں رہیں گے۔ اور ۳۔فروری کو بمبئی پہنچ جائیں گے ❖

سات لاکھ جاپانی ہلاک

چنگ کنگ ۳۱۔جنوری کو منٹانگ گورنمنٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مارشل چیانگ کائی شیک نے کہا۔ کہ — جاپان کے ساتھ جنگ میں اس وقت تک سات لاکھ جاپانی افسر اور سپاہی ہلاک ہوئے ہیں ❖

گوروکل یونیورسٹی کی ڈگریاں

(متھرا ۳۰۔جنوری) ڈاکٹر کنجو کو بادا ایسوسی ایشن کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ آپ نے پریم مہاودیالیہ کا معائنہ کیا۔ اور گوروکل یونیورسٹی بندرابن میں بھی گئے۔ اور وعدہ کیا۔ کہ گوروکل کی آیوروید کی ڈگریاں یو۔پی گورنمنٹ تسلیم کرے گی ❖

ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ

ہندو مہاسبھا کی وار کونسل قائم ہوگئی

(ناگپور ۳۰۔جنوری) پراونشل ہندو سبھا نے ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کے لئے ایک وار کونسل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ڈاکٹر بی۔ایس مونجے۔ مسٹر ایم سی چیتن ... اور مسٹر ایم۔این کھاکلے پر مشتمل ہوگی ❖ م

سمت ۱۹۹۵ - ۲۳ ماگھ
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۵ فروری سنہ ۱۹۳۹ء

مہاتما نارائن سوامی کی گرفتاری

حیدرآباد میں رچا گیا ہے۔ بلکہ ان کا دھنیہ واد بھی کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں گورو کل کانگڑی کے اپنے ان عزیزوں کو بھی جنہوں نے اس ستیاگرہ میں حصہ لیا ہے ودھائی دیتا ہوں۔ اس وقت تک وہ کانگریس کے ستیاگرہ میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ آریہ سماج کے ستیاگرہ میں اپنی بلی دے کر انہوں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ جہاں وہ دلیش کے لئے سب کچھ سواہا کرنے کو تیار ہیں۔ وہاں آریہ سماج کے لئے بھی۔ شری نارائن سوامی جی نے اجمیر کے کنور چاند کرن شاردا کو اپنا جانشین یا دوسرا ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے۔ میں انہیں ان کی اس عزت افزائی پر ودھائی دیتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ جو آج آگ مہاتما نارائن سوامی نے روشن کی ہے۔ اسے وہ بجھنے نہ دینگے۔ بلکہ وہ اور بھی تیز کریں گے۔

مہاتما نارائن سوامی اور ان کے ساتھ چالیس والنٹیروں کی گرفتاری ریاست حیدرآباد کو اس بات کا نوٹس ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے دھارمک ادھیکار لینے کا درِڑھ نشچے کر چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک ایک آریہ سماجی کو بھی نوٹس ہے۔ کہ وہ سوامی جی کی طرح جیل جانے کو تیار رہے۔ حیدرآباد دربار نوٹس قبول کرے یا نہ اس سے مجھے غرض نہیں۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کو یہ نوٹس قبول کرنا پڑے گا۔ میں اس آریہ سماجی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو یہ کہنے کو تیار ہو۔ کہ شری نارائن سوامی جی بھلے ہی جیل میں پڑے رہیں۔ میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا رہونگا۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ یا تو سوامی جی بھی جیل سے باہر آئیں گے۔ اور اپنی بات منوا کر آئیں گے۔ یا ہم بھی سب حیدرآباد کے جیل لبا لب بھر دیں گے۔ اور انہیں آریہ سماجیوں کی ایک بستی بنا دینگے۔ میں شری مہاتما نارائن سوامی جی کو جانتا ہوں۔ اور مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ کس عزم مصمم کے مالک ہیں۔ جب وہ کسی کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ تو پھر قدم پیچھے ہٹانے کا نام نہیں لیتے۔

انہوں نے حیدرآباد ستیاگرہ کا چارج لیا۔ تو دل لگی کے لئے نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کی عزت کو خطرہ میں دیکھ کر۔ انہوں نے آریہ سماج کی عزت کی رکھشا کے لئے حیدرآباد کا رُخ کیا۔ انہوں نے اپنے کرتویہ کا پالن کر دیا۔ اور جیل میں چلے گئے۔ ہم کریں یا نہ انہیں اس سے غرض نہیں۔ یہ ہمیں سوچنا ہے۔ کہ ہم جیلوں میں نہ جا کر کیا اخلاقی طور پر زندہ رہ سکیں گے؟ کوئی سادھارن آریہ سماجی تو بھلے ہی زندہ رہ جائے۔ کوئی ایسا شخص زندہ نہیں رہ سکتا۔ جو آریہ سماج میں پرتشٹھت سمجھا جاتا ہو۔ اور وہ خود بھی آریہ سماج کی سیوا کا دم بھرتا ہو۔ اس لئے میں ان پرتشٹھت آریہ سماجیوں کو جنہوں نے اس وقت تک ستیاگرہیوں کی فہرست میں اپنا نام نہیں لکھوایا پُرزور کہونگا۔ کہ وہ اپنا نام فوراً لکھوا دیں۔ سوامی جی کی گرفتاری ہم سب لوگوں کے لئے ایک اشارہ ہے۔ جس پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے صرف زبان سے ہی نہیں کہا۔ کہ وہ ستیاگرہ کی جنگ میں کود رہے ہیں۔ بلکہ اپنے عمل سے بھی۔ اور عمل قول سے کہیں زیادہ مؤثر ہوتا ہے میں ایک ایک آریہ سماجی کو کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دل کو ٹٹول کر پوچھے۔ کہ کیا وہ سوامی جی کے جیل میں ہوتے ہوئے جیل سے باہر رہ سکتا ہے؟ مجھے وشواس ہے۔ کہ اس کا دل یہی کہے گا۔ کہ نہیں رہ سکتا۔ اور رہ سکتا ہے تو ذلیل ہو کر۔ اپنی سوسائٹی میں کون شخص ذلیل ہو کر رہنا پسند کرتا ہے۔ اور رہے تو اس سے لابھ کیا؟ پھر مشکل یہ ہے۔ کہ سوامی جی کی گرفتاری کے ساتھ ستیاگرہ ختم نہیں ہونا۔ ہر ہفتے یا دوسرے ہفتے نئے ڈکٹیٹر گرفتار ہوتے رہیں گے۔ اور ان آریوں کو جنہوں نے ستیاگرہیوں کی سنہری فہرست میں نام نہیں لکھوایا چیتاونی دیتے رہیں گے۔ کہ تم نے اس وقت تک اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کا دل انہیں لعنت بھی دیتا رہے گا۔ اس لئے جو کام ہم نے کل کرنا ہے کیوں نہ آج ہی کریں۔ اور جو آج کرنا ہے کیوں نہ اب ہی کریں۔ ہر ایک آریہ کو آریہ ستیاگرہ سمتی کے نام آج ہی ایک پرزہ ڈال دینا چاہیئے۔ کہ آپ میرا نام ستیاگرہیوں کی فہرست میں لکھ لیں۔ جس وقت آپ مجھے حکم دیں گے۔ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ یہ کوئی معمولی مہم نہیں۔ جو ہم نے سر کرنی ہے۔ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست سے مقابلہ ہے۔ اور پھر برطانوی حکومت کی ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہمیں ہزاروں نہیں۔ لاکھوں لوگوں کو جیل میں بھیجنا ہو گا۔

ہماری دوسری ضرورت دھن کی ہے۔ اس مہم کو سر کرنے کے لئے بے شمار دھن چاہیئے۔ کوئی شخص جسے کبھی ستیاگرہ کو چلانے کا موقعہ نہیں ملا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کہ کتنا روپیہ درکار ہے؟ مختلف طریقوں سے روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ ہر ایک ایک قدم پر روپیہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ایک طرف پروپیگنڈا کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور پروپیگنڈا بھی معمولی نہیں۔ بلکہ ایک ایسی ریاست کے پروپیگنڈا کا جواب جو پروپیگنڈا کے فن کی ماہر ہے۔ جو اس کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کرتی ہے۔ جس کے بڑے بڑے اشخاص ہی وظیفہ خوار نہیں۔ بلکہ کئی اخبارات بھی زر خرید ہیں۔ اور اسلئے اس کے اعلانات کو اخبارات میں نمایاں جگہ حاصل ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ روپیہ کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ کئی آریہ سماجی جیل جانے کو تو تیار ہیں۔ لیکن ان کے پاس اتنا بھی دھن نہیں۔ کہ اپنے کرایہ پر حیدرآباد پہنچ سکیں۔ ان کے لئے ستیاگرہ کمیٹی کو خرچ کرنا ہو گا۔ کیا کیا لکھوں اتنا کہنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ کہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جس کسی نے اس وقت تک اپنا حصہ نہیں دیا۔ اُسے فوراً بھیج دینا چاہیئے۔ اور جو دے چکا ہے اسے دوسری قسط کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔

(کرشن)

ضروری اطلاع

جن بھائیوں کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ کرپا کر کے وصول کریں۔ اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔ نیز ماہ فروری میں جن بھائیوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کر دی گئی ہیں۔ انہیں اپنا اپنا چندہ ۲۱ - فروری تک ارسال کر دینا چاہیئے۔ ورنہ اس کے بعد وی پی بھیجے جاویں گے۔ (مینیجر)

...۳ - جنوری کو مقررہ پروگرام کے مطابق ...نارائن سوامی اور چالیس دیگر ستیاگرہیوں ...نے خاص حیدرآباد شہر میں ستیاگرہ کیا۔ اور ...فتار ہو گئے۔ ۲۲ - جنوری کو ہندوستان ...میں حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ ۲۳ - جنوری ...باقاعدہ ستیاگرہ شروع ہے۔ چونکہ گرفتاریوں ...باقاعدہ اطلاع اخبارات میں شائع نہیں ہوتی۔ ...لئے لوگوں کو بھرم ہو گیا۔ کہ ستیاگرہ شروع ...نہیں ہوا۔ لیکن ستیاگرہ باقاعدہ ہو رہا تھا۔ ...سرے لوگوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ مہاتما نارائن ...جنہیں آریہ کانگریس شولاپور نے ستیاگرہ ...پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا تھا۔ کچھ عرصہ تک جیل ...نہ جائیں۔ اور باہر بیٹھے مہم کی رہنمائی کرتے ...ہیں۔ لیکن وہ بضد تھے۔ کہ وہ سب سے ...پہلے قید ہوں گے۔ ان کی اس رائے میں ...وزن بھی تھا۔ اور آخر کار سب کو ان کی رائے ...کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ جو حقیقۃً حیدرآباد ...میں گرفتار ہوا ہے۔ اس میں گورو کل وشو ودیالیہ ...کانگڑی کے تین برہم چاری بھی شامل ہیں۔ ...جو حیدرآباد سے باہر بیٹھے ہیں محسوس نہیں ...سکتے۔ کہ ستیاگرہ کے راستہ میں حیدرآباد ...ریاست کی طرف سے کس قدر مشکلات ڈالی ...جاتی ہیں۔ حیدرآباد ایک بڑی ریاست ہے ...سینکڑوں میل اس کا رقبہ ہے۔ یہ نہیں ...کہ کوٹ کی طرح ایک چھوٹی سی ریاست ...جہاں کوئی شخص داخل ہوتے ہی راجدھانی ...میں پہنچ جائے۔ وہاں کوئی کسی بھی راستے ...سے۔ سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے ...حیدرآباد پہنچ سکتا ہے۔ دربار کی یہ کوشش ...ہوتی ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو ریاست کی حد ...پر گرفتار کر لیا جائے۔ وہ حیدرآباد نہ ...جا پائیں۔ تاکہ زیادہ جوش نہ پھیلے۔ ...سرحد پر گرفتار کرنے میں ایک فائدہ یہ بھی ...ہوتا ہے۔ کہ گرفتاری کی خبر عام نہیں ہوتی۔ ...بیرونی دنیا میں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ریاست ...میں کیا ہو رہا ہے؟ ریاست کے اس ارادہ ...کو ناکام ثابت کرنے کے لئے مہاتما نارائن ...سوامی نے خاص حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے ...کا نشچے کیا۔ ان کے لئے وہاں پہنچنا آسان ...تھا۔ لیکن گورو کل کے تین برہم چاریوں کا ...وہاں پہنچنا تو اور بھی مشکل تھا۔ یہ لوگ وہاں ...کیسے پہنچے یہ مجھے معلوم نہیں۔ لیکن وہاں ...کسی نہ کسی طرح پہنچے۔ اور ستیاگرہ کرنے میں ...کامیاب ہو گئے۔ تب سوامی جی کو ان کی گرفتاری ...سارے آریہ جگت کی طرف سے ودھائی ہی ...میں نہیں کرتا۔ کہ انہوں نے سب سے پہلے ...اس یگیہ میں اپنی آہوتی دی ہے۔ جو آریہ ...سماج کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کیلئے

دیانند بودھ اُتسو

اس بار شوراتری ١٧-فروری کو ہے۔ آریہ سماجیں اس دن دیانند بودھ اُتسو منائیں گی۔ سنیکت پرانت میں شوراتری کے موقعہ پر دیانند سپتاہ منایا جاتا ہے۔ لیکن پنجاب میں صرف دیانند دوس۔ دیانند بودھ اُتسو در حقیقت دیانند دوس ہی ہے۔ یہ دن آریہ سماج کے اتہاس میں سب سے پوتر ہے۔ یہ وہ دن ہے جس کے بغیر آریہ سماج کا جنم نہ ہو سکتا تھا۔ یہ وہ دن ہے جس دن دیانند کا حقیقی جنم ہوا۔ بالک مول جی نے اس سڑک پر قدم رکھا۔ جس پر چلتے ہوئے وہ آخر کار دیانند بن گیا۔ پرنتیک آریہ سماج کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ اس دوس کو پوترتا ان کر منائے۔ آریہ سماجیں تو منائیں گی ہی۔ سوال یہ ہے۔ کہ کس طرح منائیں۔ میرے خیال میں یہ اُتسو پربھات پھیری کے ساتھ شروع ہونا چاہیئے۔ ہر ایک شہر اور گاؤں میں آریہ سماجوں کی چھوٹی یا منڈلیاں ایشور بھگتی کے بھجن گاتی ہوئی بازاروں اور گلیوں سے گذریں۔ ایسے بھجن بھی گائے جا سکتے۔ جو جنتا کو بتائیں۔ کہ دیانند تمہارے لئے کیا کر گیا ہے۔ پبلک جلسے ہونے چاہئیں جن میں رشی کے جیون اور ان کی شکھشا کے متعلق ویاکھیان ہوں۔ ان کے علاوہ۔ اور کئی پرکار سے اس اُتسو کو سپھل بنایا جا سکتا ہے۔ کوی دربار ہو سکتے ہیں۔ اور سنگیت سمیلن۔ اس کے انتر گت بچوں کی پردرشنی ہو سکتی ہے۔ بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ نئے نئے طریقے سوچے جائیں۔ لیکن اس کام کیلئے دماغی فراغت کی ضرورت ہے۔ ایسے بحث ہونے چاہئیں۔ جو یہی باتیں سوچتے رہیں۔ دُنیا ہر ایک میدان میں ترقی کر رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک میدان میں نئی نئی باتیں سوچنے کے لئے دماغ لگے ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کا دماغ بھی اس بات پر لگنا چاہیئے۔ کہ اس کی ترقی کیسے ہو؟ وہ نئے نئے میدان کیسے سر کرے۔ لیکن سوچنے کا کام ایجی ٹیٹر نہیں کر سکتے۔ دُنیا کی ترقی ہوئی ہے تو ان لوگوں کی بدولت جو دُنیا و مافیہا سے بے خبر لیبارٹری میں بیٹھے سائنس کے تجربے کرتے۔ اور دُنیا کو اپنے تجربوں کے نتائج سے فیضیاب کرتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج میں بھی کچھ بحث ایسے ہونے چاہئیں۔ جو ایجی ٹیشن سے بالکل الگ تھلگ رہیں پروپیگنڈا سے انہیں کوئی سروکار نہ ہو۔ وہ ایکانت میں بیٹھے یا تو وید کا سوادھیائے کرتے رہیں۔ یا مذہبی دُنیا کی ترقی و تنزل کی تاریخ کا مطالعہ یہ دیکھیں اور بتائیں۔ کہ مذاہب کی ترقی کیسے ہوئی۔ اور تنزل کیسے؟ نئی دنیا کی نبض پر بھی ان کا ہاتھ رہے۔ تاکہ وہ بتا سکیں۔ کہ ان دنوں جو مختلف صیغوں میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس کے لئے سادھن کیا ہیں؟

دیانند دوس ایک طرح سے جاگرتی کا دوس ہے۔ اس دن سویا ہوا بالک مول جی جاگا۔ اور اُس نے بیدار ہو کر ایک دُنیا کو بیدار کر دیا۔ آریہ سماج بھتی ورش یہ دن مناتا ہے۔ تو خود بیدار رہنے اور دوسروں کو بیدار کرنے کے لئے۔ اس دن کے منانے سے کیا حاصل؟ اگر آریہ سماج خود سو جائے یا سویا پڑا رہے۔ یہ دن تو جھنجھور کر جگانے کا ہے۔ آریہ سماج کیسے سو سکتا ہے؟ آؤ! اس بیداری کے دن کو پوری شان اور سنجیدگی سے منائیں۔ ایسے طریق سے منائیں۔ کہ سوتے ہوئے جاگ پڑیں۔ جاگے ہوئے چل پڑیں۔ اور جو اس وقت چل رہے ہیں وہ دوڑ پڑیں۔

(کرشن)

اگلا انک شوراتری نمبر ہوگا

اگلا انک شوراتری نمبر ہوگا۔ جس میں اعلےٰ پایہ کے مضامین نظمیں اور افسانے تو ہونگے ہی۔ ایک دلکش سہ رنگی تصویر بھی ہوگی جسے آپ فریم میں جڑوا کر اپنے کمرہ کی زینت بڑھا سکیں گے۔ آٹھ صفحات بھی بڑھائے جاویں گے۔ آریہ سماجوں کو رشی بودھ اُتسو پر روک منانے کے لئے یہ انک کافی سہایتا دے گا۔ آریہ سماجوں کو اسے بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔

شوراتری نمبر کے لئے حیدر آباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں وششٹ لیکھ اور کویتائیں لکھوائی گئی ہیں۔ مہاتما نارائن سوامی جی گرفتار ہو گئے ہیں۔ لیکن گرفتاری سے پہلے ایک خاص لیکھ "پرکاش" کے شوراتری انک کے لئے لکھ کر بھیج گئے ہیں۔ اسے اس انک میں پڑھیں۔ اس کے علاوہ سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے۔ آچاریہ رام دیو جی۔ سوامی ویدانند جی۔ اور پرسدّھ ودوانوں کے لیکھ بھی ہوں گے۔

شعراء میں منشی تلوک چند جی محروم۔ مسٹر برج دھیان جی اختر۔ مہاشہ کرشن چندر جی خورشید۔ شرر سبت پوری۔ منشی بیتاب و انیہ مہانو بھاووں کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

یہ انک اپنی مثال آپ ہوگا۔ اب دیر کرنے کا وقت نہیں۔ آریہ سماجوں کو فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دینی چاہیئے۔ قیمت پیشگی آنے پر ڈاک معاف ہوگا۔ اور وی۔ پی منگوانے والے احباب کو جہاں محصول ڈاک ایک پیسہ زائد دینا پڑے گا۔ وہاں وی۔ پی کا خرچ بھی برداشت کرنا پڑے گا۔

اس شاندار تحفہ سے کسی آریہ کو محروم نہ رہنا چاہیئے۔ اور یہ پرچہ مفت بانٹنا چاہیئے۔

اُردو ستیارتھ پرکاش

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اُردو ستیارتھ پرکاش کی نئی ایڈیشن شائع کی۔ یہ ایڈیشن نئی ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ شکل و صورت کے لحاظ سے نئی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ہندی ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ نیا ہے۔ سبھا نے یہ کام سورگیہ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے سپرد کیا تھا۔ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کام کے لئے ان سے موزوں تر شخص کون ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ دس سملاسوں کا ترجمہ ہی کر پائے تھے۔ کہ موت کے ظالم ہاتھ نے ان کو ہم سے چھین لیا۔ اس لئے باقی چار سملاس پرانے ترجمہ کے لگا دیئے گئے ہیں۔ سبھا نے اس سے پہلے ١٨٩٨ء میں یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور بھگت رمل جی اور ماسٹر آتما رام جی کو اس کام پر مامور کیا۔ ١٨٩٩ء میں پہلی بار اُردو ستیارتھ پرکاش شائع ہوا۔ اب تک اس کے دس ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اور یہ گیارھواں ہے۔ اس ایڈیشن کی خوبی کو اسے کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں۔ جو اسے پڑھیں۔ یا اس کا مقابلہ پہلے ترجمہ سے کریں۔ کاتب کے حوالہ کرنے سے پہلے مہاتما نارائن سوامی اور آچاریہ رام دیو جی کے حوالے کیا۔ وہ سبھا کو اس ترجمہ کے متعلق اپنی رائے دیں۔ ان دونو مہانو بھاوؤں نے یہ ترجمہ پڑھا۔ اور ہم ہر لحاظ سے مطمئن ہیں۔ جب سے اردو ستیارتھ پرکاش کی پہلی ایڈیشن شائع ہوئی۔ تب سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ ترجمہ لفظی خامیوں سے پاک نہیں۔ چنانچہ ہر ایڈیشن میں اصلاح ہوتی رہی۔ لیکن ہر بار یہ محسوس کیا جاتا رہا۔ کہ یہ جزوی اصلاح کافی نہیں۔ ساری کتاب کا سر نو ترجمہ ہونا چاہیئے۔ لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے یہ کام سر انجام نہ دیا جا سکا۔ اب کی بار سبھا نے دڑھ نشچہ کر لیا۔ کہ نئی ایڈیشن نئے ترجمہ کے ساتھ شائع کی جاوے۔ چنانچہ گذشتہ پچھلے سال ہی ختم ہو گئی تھی۔ اور پبلک کی طرف سے اصرار تھا۔ کہ جلد نئی ایڈیشن شائع کی جاوے۔ سبھا نے نئے ترجمہ کی تکمیل پر ہی نئی ایڈیشن شائع کی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ یہ ایڈیشن چموپتی جی کے سورگباش کے بعد پرکاشت ہو رہی ہے۔ میں اندازہ لگا سکتا ہوں۔ کہ اگر وہ زندہ ہوتے۔ تو انہیں کس قدر خوشی ہوتی۔ لیکن پرماتما کو یہ منظور نہ تھا۔

اس نئی ایڈیشن کی حالت میں سبھا کی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ ایک خوبصورت چیز پبلک کے سامنے آئے۔ مضائقہ نہیں اگر کسی قدر مہنگی رہے۔ چنانچہ اسی لئے کتابت بھی اچھی کرائی گئی ہے۔ اور کاغذ بھی اچھا لگایا گیا ہے۔ کتاب کے پڑھنے سے کسی کی آنکھوں پر بوجھ نہیں پڑتا۔ قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ جو لاگت کے برابر ہے۔ سبھا اس کتاب سے کوئی نفع اُٹھانا نہیں چاہتی۔ تعجب نہیں۔ کہ اسے نقصان رہے۔ میں آریہ جگت سے اس نئی ایڈیشن کی زبردست سفارش کرتا ہوں۔ اس ایڈیشن کی صرف دو ہزار جلدیں چھپوائی گئی ہیں۔ اس لئے جلد ہی نئی ایڈیشن کی باری آئے گی۔ کیونکہ یہ ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ اُٹھ جائے گی۔ جو اُردو ستیارتھ پرکاش لینا چاہتے ہیں۔ اور اس وقت تک اس لئے نہیں لے سکے۔ کہ بازار میں نہیں ملتا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ فوراً ایک جلد خرید لیں۔ ورنہ غیر اغلب نہیں۔ کہ انہیں نئی ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے۔

ملنے کا پتہ:- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور۔

(کرشن)

یو-پی میں جیل سدھار!

یو-پی گورنمنٹ نے جیلوں کے متعلق فروری اصلاحات کی تحقیقات کے لئے مسٹر جنرل (؟) واستو ایم-ایل-اے کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی-اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے-اس نے جو سفارشات پیش کی ہیں-ان میں سے چند ایک یہ ہیں:-

(۱) سیاسی اور غیر سیاسی قیدیوں کی تمیز اُڑا دی جائے (۲) اے بی اور سی کلاس سسٹم اُڑا دیا جائے۔ (۳) کوڑے لگانے کا رواج ترک کر دیا جائے۔ (۴) قیدیوں کے ملاقاتیوں کو ملاقات کی اجازت دی جائے۔ (۵) اخبارات-کتب اور رسالوں کو پڑھنے کی اجازت دی جائے وغیرہ۔

ان سفارشات پر عمل درآمد کے لئے گورنمنٹ کو ۱۷ لاکھ ۵۹ ہزار روپیہ خرچ کرنا پڑے گا-دوسری صوبائی حکومتوں کو بھی جیلوں کے سدھار کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

پنجاب کانگرس کا صدر

۲۹-جنوری کو پنجاب کانگرس کمیٹی کے صدر کا انتخاب تھا-پنجاب کانگرس میں دو دھڑے ہیں-دونو نے صدارت کے لئے اپنے اپنے امیدوار کھڑے کئے-ایک کے امیدوار مولانا عبدالقادر قصوری تھے-اور دوسرے کے ڈاکٹر کچلو-اجلاس کے شروع ہوتے ہی معلوم ہو گیا-کہ ڈاکٹر کچلو کا پلڑا بہت بھاری ہے-مولانا قصوری نے اپنا نام واپس لے لیا-اس کے بعد میاں افتخار الدین کا نام پیش کیا گیا-انہوں نے بھی اپنا نام واپس لے لیا-پھر کامریڈ رام کشن کا نام پیش کیا گیا-ووٹنگ خوش اسلوبی سے ختم ہوا-لیکن جب رائے شماری ہو رہی تھی-تو ایک کامریڈ آیا-اور بیلٹ بکس میں سے کچھ ووٹ پیپر اُٹھا کر چلتا بنا-اس نے کچھ تو پھاڑ ڈالے اور کچھ نگل گیا-انتخاب کے وقت ۲۷۲ ممبر حاضر تھے-۵ غیر جانبدار رہے-۲۶۷ میں سے ۱۷۷ ووٹ ڈاکٹر کچلو کو ملے-اس طرح باوجود ووٹ پیپروں پر ڈاکہ ڈالے جانے کے ڈاکٹر کچلو بھاری اکثریت سے پنجاب کانگرس کے صدر منتخب ہو گئے۔

ہم پنجاب کانگرس کے نئے صدر کا سواگت کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔

امریکہ کی فوجی تیاریاں

امریکہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے امریکن پارلیمنٹ سے سفارش کی ہے-کہ پانچ کروڑ ڈالر (ڈالر تقریباً پونے تین روپے کا ہوتا ہے) نیشنل ڈیفنس پروگرام کے نظم ونسق کے سلسلہ میں ہوائی جہاز خریدنے پر صرف کئے جائیں۔ امریکہ ۵۶ نئے جنگی ہوائی جہاز خریدے گا-اس کے علاوہ پریزیڈنٹ نے ۱۴۹۰۰۰ ڈالر وائرلیس کے سامان کے لئے اور ۳۰۹۷۰۰۰ ڈالر ۵۶۵ نئے ہوائی جہازوں کے لئے طلب کئے تھے۔ سینیٹ نے ۲۵۰۰۰۰۰۷ ڈالر کی رقم منظور کر لی ہے۔

مختلف ممالک کی جنگی تیاریوں کے پیش نظر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا-کہ جنگ کا خطرہ دُور نہیں ہوا-کوئی نہیں کہہ سکتا-کہ جنگ کب شروع ہو جائے گی؟

ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی

ہندوستان کی آبادی جس رفتار سے روز بروز بڑھتی جا رہی ہے-اس کے پیش نظر بھاری تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے-خیال کیا جاتا ہے-کہ ۱۹۴۱ء میں اس کی آبادی اتنی ہو جائے گی-کہ دنیا کا کوئی ملک اس کا مقابلہ نہ کر سکیگا-اور اس سے ایسے مسائل پیدا ہو جائیں گے-جو ہماری قومی زندگی کے لئے خاص اہم ثابت ہوں گے-صرف ہندوستان کی ہی آبادی نہیں بڑھ رہی-دوسرے ممالک کی بھی بڑھ رہی ہے-چنانچہ اگر ہندوستان کی آبادی میں ۱۸۷۵ء سے ۱۹۰۱ء تک ۳۹ فیصدی اور ۱۹۰۱ء سے ۱۹۳۱ء تک ۲۱ فیصدی اضافہ ہوتا رہا ہے-تو اسی عرصہ میں یورپ کی آبادی میں ساٹھ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے-چنانچہ جرمنی کی آبادی میں ساٹھ فیصدی انگلستان کی آبادی میں ۷۷ فیصدی اور امریکہ کی آبادی میں ۱۲۵ فیصدی-لیکن تشویش ہوتی ہے تو صرف ہندوستان کو دوسرے ممالک کو نہیں-اس کی وجہ صاف ہے اور وہ ہے اس کی مفلسی؟

آسام میں رومن لپی

آسام کے کانگرسی منتری منڈل نے ہندوستانی بھاشا سکھانے کے لئے ہندی کی بجائے رومن لپی کا برتاؤ کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے-اس فیصلہ کے انوسار پرانت کے تمام سکولوں اور ودیالیوں میں رومن لپی کا استعمال کیا جائیگا۔

آسام گورنمنٹ کا یہ فیصلہ اُردو درشتا پُرش ہونے کے انترکت کانگرس نیتی کے خلاف بھی ہے-کیونکہ کانگرس نے اردو اور ہندی دونو لپیوں کا ساتھ ساتھ پریوگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے-پھر یہ غلط فیصلہ کیوں کیا گیا؟ سمست ہندوؤں کو اس کے خلاف آواز اُٹھانی چاہیئے-کانگرس کا بھی فرض ہے-کہ اس فیصلہ کو رد کر دے۔

شو مندر کے متعلق مقدمہ کا فیصلہ

شو مندر کے سمبندھ میں سادھو شیام پوری کی طرف سے ماہ اگست ۱۹۳۸ء میں جو دیوانی دعوےٰ دائر کیا گیا تھا-(؟) ہو گیا-عدالت نے سرکار کے حق میں بمعہ خرچہ ڈگری دے دی ہے-شو مندر ستیاگرہ ملتوی کر دیا گیا ہے-اس کے متعلق پنجاب ڈکٹیٹر کی طرف سے جو اعلان شائع ہوا ہے-اس سے پتہ چلتا ہے-کہ اب کوئی رضاکار اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش نہیں کریگا-دیکھیں-اب شو مندر رکھشا کمیٹی اگلا قدم کیا اُٹھاتی ہے؟

دیانند سپتاہ

اس ورش شوراتری ۱۷-فروری کو ہے-آریہ جگت نہ کیول شوراتری کے دن رشی بودھ اُتسو نہایت سمارو اور اُتساہ سے ہر ورش مناتا ہے-بلکہ ایک سپتاہ پہلے ہی اس اُتسو کے اُپلکش میں پرچار شروع ہو جایا کرتا ہے-اس سپتاہ کو "دیانند سپتاہ" کہتے ہیں-اس ورش بھی یہ سپتاہ نہایت سمارو سے منایا جانا چاہیئے-اس سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے جو ہدایات جاری ہوں آریہ سماجوں کو ان پر عمل کرنا چاہیئے-ہمیں آشا ہے-کہ حیدرآباد اندولن کی وجہ سے اس ورش دیانند سپتاہ میں وشیش جاگرتی اور اُتساہ دیکھنے میں آئیگا۔

وِدیا مندر سکیم کے خلاف ستیاگرہ

فرقہ پرست مسلم لیگیوں کے پاس کوئی کام نہیں-اس لئے شرارتیں کرتے رہتے ہیں-انہیں ہر شرارت کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیئے-لیکن ان صوبوں میں جہاں کانگرسی حکومت ہے بہانوں کی کمی نہیں-چنانچہ اب ودیا مندر سکیم کے خلاف ہی ایجی ٹیشن کھڑی کر دی گئی ہے-سی-پی میں سول نافرمانی شروع ہو گئی ہے-دس اشخاص کا دوسرا جتھہ سی-پی سیکرٹریٹ کے صدر دروازہ پر "مسلم لیگ زندہ باد" "ودیا مندر بائیکاٹ" کے نعرے لگاتا ہوا گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہمیں معلوم ہے-کہ یہ ایجی ٹیشن زیادہ دن تک نہ چلے گی-پھر بھی ان شرارتوں کو دبانے کی ضرورت ہے۔

پھر سبھاش چندر بوس؟

بابو سبھاش چندر بوس کانگرس کے پھر صدر منتخب ہو گئے-اور ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ رہ گئے-سبھاش بابو کو ۱۵۷۵ اور ڈاکٹر پٹابھی کو ۱۳۷۶ ووٹ ملیں-گویا صرف ۱۹۹ ووٹوں کی زیادتی سے سبھاش بابو منتخب ہوئے ہیں-سبھاش بابو کے انتخاب نے کانگرس ورکنگ کمیٹی میں پھوٹ کا بیج بو دیا ہے-افواہ ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے سات ممبروں نے استعفیٰ دے دیا ہے-اگر یہ صحیح ہو-تو پھوٹ کا نتیجہ جلد سامنے آ جاوے گا-اور اگر غلط ہو تو کچھ دیر بعد-کانگرس کی شان اس میں تھی-کہ صدر کا انتخاب اتفاق رائے سے عمل میں آتا-ہندوستان کی موجودہ صورت حالات میں کانگرس میں نفاق کا پیدا ہونا اس کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگا۔

اسلامیہ کالج کیلئے بیس لاکھ

صحیح ہے یا غلط لیکن اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے-کہ بنگال گورنمنٹ نے نئے سال کے بجٹ میں اسلامیہ کالج کی ترقی اور توسیع کے لئے بیس لاکھ روپیہ وقف کیا ہے-اگر اسمبلی نے اس تجویز کی تائید کی-تو کالج کو کلکتہ کے کسی نواحی مقام میں تبدیل کر کے اسے رہائشی کالج میں تبدیل کر دیا جاوے گا-اور موجودہ بلڈنگ کو سنٹرل کمرشل کالج میں بدل دیا جاوے گا-سنٹرل کمرشل کالج کی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

اگر یہ صحیح ہو تو تعجب کیا ہے؟ بنگال کا شیر مسلمانان ہند کا "کمال" ہے-اسے پانسہ پلٹنے سے پہلے اسلام کی کچھ نہ کچھ خدمت تو کر ہی ڈالنی چاہیئے!!

سیتا اشٹمی پرو

اس ورش سیتا اشٹمی پرو ۱۱-فروری کو ہے-آریہ سماجوں کو اس دن وشیش اُتسو کر کے یہ پرو منانا چاہیئے-اور سیتا جی کے پوتر اور اُچیہ جیون کا آدرش ہندو استریوں کے سامنے رکھ کر ان سے ان کے گنوں کو اپنے عملی جیون میں ڈھالنے کی اپیل کرنی چاہیئے۔

آج کل کی ہندو دیوی سمان ادھیکاروں کے چکر میں ہے-اس لئے کہ اس پر پشچمی سبھیتا کا پربھاؤ ہے-اس نے پُرو یہ سبھیتا کے جھنڈا اور اُپیوگتا کا انوبھو نہیں کیا-اگر وہ سیتا جی کی جیونی کا ادھین کرے-تو اُسے معلوم ہو-کہ پشچم کی آدرش استری سیتا جی ہی

Haridwar. Digitized by eGangotri

اسلامی دُنیا کی سیر

حج بیت اللہ کی فلم

"نہایت رنج وافسوس کا مقام ہے کہ ہندوستان میں ایک جدید فتنۂ حج بیت اللہ شریف کی فلم کی صورت میں رونما ہوا ہے۔ اور امرت سر لاہور وغیرہ شہروں میں اس کی نمائش ہو رہی ہے۔ مزید افسوس اس بات کا ہے۔ کہ معاصر "زمیندار" جیسے اسلامی جریدہ نے بھی اس فلم کو جائز قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو اس کے دیکھنے کی ترغیب وتحریص دلائی ہے۔ حالانکہ سینما دیکھنا سراسر لہو ولعب ہے"۔

(تنظیم اہل حدیث روپڑ ۲۷- جنوری ۱۹۳۹ء)

ابن اللہ

"عیسائی صاحبان حضرت عیسٰے علیہ السلام کو ابن اللہ "اقنوم ثانی" یا دوسرا خدا مانتے ہیں۔ اور دُنیا کو بھی منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے اس عقیدہ کی بنیاد چار باتوں پر رکھتے ہیں:۔

(۱) نرالی پیدائش یعنی بن باپ پیدا ہونا۔ (۲) کلام مقدس میں "خدا کا بیٹا" کے الفاظ سے پکارا جانا (۳) معجزات دکھانا از قسم مردہ زندہ کرنا وغیرہ (۴) بے گناہ اور پاک ہونا"۔

("فاروق" قادیان ۲۸- جنوری ۱۹۳۹ء)

فرقہ ناجیہ!

"قادیانی اخبار "الفضل" نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے۔ چونکہ یہ جماعت ایک امیر کے ماتحت ہے اس کا جواب ہم نے اہل حدیث ۳- دسمبر میں دیا تھا۔ کہ صرف ایک امیر کے ماتحت ہونے سے کوئی جماعت فرقہ ناجیہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قادیانی جماعت جس قدر اپنے امیر کی تابعدار ہے اس سے بڑھکر آغاخانی جماعت سر آغاخان کی تابعدار ہے۔ پھر کیا قادیانی جماعت آغاخانیوں کو فرقہ ناجیہ ماننے کے لئے تیار ہے"؟

("اہل حدیث" امرت سر ۲۷- جنوری ۱۹۳۹ء)

"شورا تری نمبر" کے لئے آرڈر جلد روانہ کریں+

سدرشن چکر

بقرعید کی آمد سے کچھ دن پہلے ہی مختلف مسلم فرقوں کی متعدد انجمنوں کی طرف سے اشتہار پر اشتہار نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ آج بھی اگر کوئی لاہور کی سڑکوں پر سے گذرتا ہوا دیواروں پر نظر دوڑائے۔ تو سینما کے اشتہاروں کے بعد زیادہ تعداد ان اشتہاروں کی ہوگی۔ جن کا عنوان ہوگا "قربانی کی کھالوں کا حقدار کون"؟

یتیم خانوں والے اپنے لئے۔ احمدی تبلیغ فنڈ کے لئے۔ کوئی تعمیر مسجد کے لئے اور کوئی کسی اور مقصد کے لئے قربانی کی کھالوں کے لئے اپیل کرتا ہے۔ ہر کسی کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کھالیں اس کے ہاتھ لگ جائیں۔ جن کی فروخت سے ہونے والی آمدنی معقول ہو۔ اگر ہندوستان بھر کے مسلمان قربانی کی کھالیں ایک جگہ جمع کر دیں۔ تو ان کے یہ مختلف حقدار اس ڈھیر کی طرف یوں لپکیں جیسے چیلیں۔ گدھ اور کوّے کسی مویشی کی لاش پر ٹوٹ پڑا کرتے ہیں+

آج کل پنجاب کے کئی بڑے بڑے شہروں میں حج بیت اللہ کی فلم دکھائی جا رہی ہے سینما والوں نے گویا یہ فلم نمائش کے لئے پیش کر کے ان نادار مسلمانوں کے قدموں میں جنت ڈالدی ہے۔ جو حج کی استطاعت نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس فلم کو دیکھنے کے لئے سینما کے بکنگ آفس کے سامنے اس قدر بھیڑ ہو جاتی ہے۔ جس قدر کبھی کعبہ پر جانے والوں کی ریلوے سٹیشن پر دیکھنے میں آیا کرتی ہے+

حالانکہ سینما دیکھنا سراسر لہو ولعب ہے۔ پھر بھی مسلم مرد و عورتیں ٹوٹے پڑتے ہیں بقول "تنظیم اہل حدیث" روپڑ ــــ "چہ جائیکہ فریضۂ حج کی فلم جائز ہو۔ جس میں لہو لعب تو درکنا شعائر اللہ اور فریضۂ حج کی توہین اور ان سے تمسخر و استہزا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس فلم میں احرام کی حالت میں مسلم خواتین کو بے پردہ دکھایا گیا ہے"+

مسٹر کاظمی کے شریعت بل کے خلاف اسلام کے ایک گوشہ سے صدائے احتجاج بلند ہوئی ہے۔ شیعوں کو اس بل کے خلاف سخت شکایت ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ "فسخ عقد کی جو صورتیں پیش کی گئی ہیں ان میں سے کوئی صورت فقہ شیعہ کے اصول کے مطابق نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت قرآن مجید کے منشا کے مخالف ہے۔ جس میں تمام اسلامی فرقے متفقاً عمل کرتے ہیں"+

اس بل کا مقصد کیا ہے۔ یہ بھی شیعوں کے جریدہ "الواعظ" کی زبانی سنئے ــــ "لیکن جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ اس بل کا پیش کرنا بتاتا ہے۔ کہ قوانین شریعت کو مغربی رسم ورواج کے سانچے میں ڈھالنا مقصود ہے۔ جس طرح ممالک یوروپ میں عدالتوں سے طلاق کی ڈگری حاصل کی جاتی ہے۔ اسی طرح ہندوستان کی فضا کو بھی ہموار کرنا مقصود ہے"+

پھر شیعہ لوگ کیا کریں گے؟ ــــ "اگر یہ قانون شیعوں کے بھی خلاف شریعت نافذ کیا گیا۔ تو تمام ہندوستان کے شیعہ اجتماعی طور پر ہر ممکن مدافعت اور کسی بڑی سے بڑی قربانی سے باز نہ آئیں گے۔ ابھی ہمارے دلوں میں درد مذہبی اور ولولوں میں جوش باقی ہے۔ جس کو دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت فرد نہیں کر سکتی"+

اس بل کا خلاف شریعت ہونا بھی ٹھیک اور شیعوں کے دلوں میں مذہبی درد اور ولولوں میں جوش کا ہونا بھی ٹھیک۔ لیکن وہ اب تک کیا کرتے رہے؟ جس وقت بل رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا گیا تھا۔ تو اس وقت شیعہ حضرات کہاں سو رہے تھے؟ ایک ستی بزرگ نے شیعوں سے دیر کا بدلہ کسی نہ کسی صورت میں لینا تھا۔ اس نے وہ لے لیا۔ اب تو انہیں ہر ممکن مدافعت در بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیے+

نوک جھونک

سر صاحب جی مہاراج کی وفات کے بعد سے اب تک دیال باغ آگرہ کی گدی خالی پڑی تھی۔ مہتہ گوروچرن داس ست سنگ سبھا کے پریذیڈنٹ تھے۔ گدی دار نہیں۔ دیال باغ والوں کی کوشش تھی۔ کہ انہیں ست سنگ کی پریذیڈنسی سے اُٹھا کر گوربانی کی خالی گدی پر بٹھا دیں"۔

لیکن مہتہ صاحب کو دیال باغ میں خانہ جنگی کے آثار دیکھ کر حوصلہ نہ ہوتا تھا۔ کہ "گو دھار" کے احساس کا اعلان کریں۔ ادھر برنالہ کا "پرنالہ" حرکت میں آ چکا تھا۔ اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر آہستہ آہستہ آگرہ کی طرف آ رہا تھا۔ جب سر پر ہی آ کھڑا ہوا۔ تو دیال باغ والوں کو ہوش آیا+

چنانچہ مہتہ صاحب کو جان و مال اور عزت کا واسطہ دے کر منا لیا گیا۔ اور سنگت نے ریزولیوشن پاس کر دیا۔ کہ مہتہ صاحب ہی ہمارے گورو ہیں۔ انہوں نے ست سنگ کی پریذیڈنسی سے استعفیٰ دیکر خالی گدی سنبھال لی۔ اور اپنی پریذیڈنسی اپنے ایک مہتہ بھائی گوردھن داس کے حوالے کر دی+

برنالہ کا "پرنالہ" یار بار بول رہا ہے۔ کہ دیال باغ میں یہ ماتھ کی جگہ سدا رفقہ نے سے لی ہے۔ روحانیت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب تو وہاں مشینوں کا راج ہے۔ شاید مہتہ صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ "مردہ ست سنگی کیوں کر زندہ ہو سکتے ہیں؟" ــــ پرنالہ بولا ہے۔ کہ ــــ سمرن دھیان اور بھجن کی کر سیٹے کبھی نہ بات مکھن کپڑا بیچئے یہی ذکر دن رات

برنالہ کی روحانیت بٹھکیں مار رہی ہے "پرنالہ" روز بہتا ہے۔ جب سے لالہ گوردداس رام نے "ٹائپ کی مشین" کو چھوڑ کر من کی "روحانی مشین" چلانے کا کام سنبھالا ہے۔ تب سے انہیں الہام پر الہام ہو رہا ہے۔ پچھلے ہی دنوں میں "امرت بلاس" (دو حصے)۔ "پریم بلاس"۔ "دیا کال بھگت" وغیرہ کتابیں لکھ ماری ہیں"+

ان کی کوٹھیا کا رس ؛ وہ الہاموں کے

(ओं) यथा वः स्वाहाऽग्नये दाशेम परीडाभिर्घृतवद्भिश्च हव्यैः।
तेभिर्नो अग्ने अमितैर्महोभिः शतं पूर्भिरायसीभिर्नि पाहि।

(رگ وید ۷-۳-۷)

ہے ودوان لوگو! (یتھا) جیسے ہم لوگ (وہ) تمہارے لئے (سواہا) ستیہ کریا سے (گھرت ودبھی) گھرت آدی سے یُکت (ہویئی) ہوم کے یوگیہ پدارتھوں (چہ) اور (اِڈابھی) انّوں کے ساتھ (اگنیئے) اگنی کے لئے (شتم) سینکڑوں پرکار کے ہوشیوں کو (بھی: داشیم) سب اور سے دیویں۔ دیسے (امی تیئی) اسکھیا (مہوبھی) بڑے بڑے کرموں یا پرشوں اور (ستی بھی) ان (آ-یسی) لوہے سے بنی (پوبھی) نگریوں کے ساتھ ورتمان (نہ) ہم لوگوں کی (ہ اگنے) ہے اگنی کے تلیہ تیجسوی پرکاشمان راجن (نی پاہی) نرنتر رکھشا کیجئے۔

شری شنکراچاریہ جی اپنے ویدانت درشن کے بھاشیہ میں "शास्त्रयोनित्वात्" ۱-۱-۳ سوتر کا بھاشیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:-

महत ऋग्वेदादेः शास्त्रस्य अनेक विद्यास्थानोपबृंहितस्य प्रदीपवत्सर्वार्थावद्योतिनः सर्वज्ञकल्पस्य योनिः कारणं ब्रह्म। न हीदृशस्य ऋग्वेदादि लक्षणस्य सर्वज्ञगुणान्वितस्य सर्वज्ञादन्यतः सम्भवोऽस्ति। यद्यद्विस्तरार्थं शास्त्रं यस्मात्पुरुषविशेषात् संभवति स ततोऽप्यधिकतरविज्ञान इति प्रसिद्धं लोके। किमु वक्तव्यमनेकशाखाभेदभिन्नस्य, देव-तिर्यङ्-मनुष्यवर्णाश्रमादि प्रविभागहेतोः ऋग्वेदाद्याख्यस्य सर्वज्ञानाकरस्य अप्रयत्नेनैव लीलान्यायेन पुरुषनिःश्वासवत् यस्मान्महतो भूताद्योनेः सम्भवः तस्य महतो भूतस्य निरतिशयं सर्वज्ञत्वं सर्वशक्तिमत्वं चेति॥

اس سندربھ میں شری شنکراچاریہ جی نے ویدوں کو سرو گیانوں کا خزانہ مانا ہے۔ سوامی دیانند نے تو ...

وید اور کلا کوشل

(لیکھک:- ودیا بھاسکر شری پنڈت پریم چند جی)

جگہ جگہ اپنے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا تتھا انیہ گرنتھوں میں، ویدوں کو سب ودیاؤں کا لپتک اور سب گیانوں کا بھنڈار پرتی پادن کیا ہے۔

ویدوں کو اپنی دھرم پستک ماننے والوں کے اتیرکت انیہ ودوان مہانو بھاووں نے بھی یہ ایک سور سے کہا ہے۔ کہ ویدوں میں سب گیان بھرے پڑے ہیں۔ انگریز ودوان بھی یہی مانتے ہیں۔

یہ یُگ وکاس واد کا یُگ ہے۔ وکاس واد کے سدھانتوں کا یہ منتویہ ہے۔ کہ پہلے کی نسبت اب پرتی دن انتی اور وکاس ہوتا جا رہا ہے۔ پہلے کے آریہ پُرش اسبھیہ اور جنگلی تھے۔ انہیں پہننے کے لئے وستر بھی بنانے نہیں آتے تھے۔ وہ ننگے ہی رہا کرتے تھے۔ گھر بنانا نہیں جانتے تھے۔ ورکھشوں کے نیچے ہی سات دن سردی گرمی اور ورشا آندھی بتایا کرتے تھے۔

وکاس وادیوں کے یہ منتویہ نرآدھار اور نرمول ہیں۔ اُکت منتر تتھا انیہ منتروں سے سپشٹ ہے۔ کہ ویدوں میں کلا کوشل کا بھی ورنن ہے۔ اور یہ ورنن سادھارن کلا کا نہیں۔ اپتو اتینت اُتکرشٹ کلا کا ورنن ہے۔ اس ورنن کو دیکھ کر یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ یُگ وکاس واد کا نہیں۔ پرنتو ہراس واد کا یُگ ہے۔ ویدوں میں جو کلائیں ورنت ہیں وہ کلائیں اس سمے بھومنڈل پر بھی دیکھنے کو نہیں ملتیں۔

گرہ نرمان اور چتر کاری

پراچین آریہ ایسے ایسے سندر اور مضبوط تتھا منزلوں کو نگر دھ کرنے والے گرہ بنایا کرتے تھے۔ کہ جنہیں کھنڈرات کے روپ میں بھی دیکھ کر پاجن یا ماں پڑھ کر آج کل کے چتر سے چتر کاریگر بھی دانتوں تلے انگلی دباتے ہیں۔ مہابھارت کے سمیہ کا ہی مے بھون اتنا آشچریہ پورن تھا۔ کہ جس میں ایک اپرچت منش کو جل اور تھل کا بھید پرتیت ہی نہیں ہونے پاتا تھا۔ یہ نہیں جان سکتے تھے۔ کہ اس جگہ دوار ہے یا نہیں۔ دریودھن آدی اس بھون میں جا کر تھل کو جل سمجھ وستر اٹھانے پر اور جل کو تھل سمجھ وستر بنا اٹھائے ہی چلنے پر ہنسی کو پراپت ہوئے تھے۔ آج کل ایسے سمیہ پورن بھون وکاس وادیوں کے نہ معلوم کس سپنا پورن دیش میں ہیں۔

گرہوں پر چتر کاری کرنے پر بھی پراچین آریہ اتنے کوشل تھے۔ کہ اب تک ادرشٹ ان کی چتر کاری کو دیکھ کر دیشی تتھا ودیشی درشک چکت ہو جاتے ہیں۔ دکھشن میں سمبھوتہ بودھ کال میں بنی ہوئی ایجنٹا کی گپھائیں اپنی چتر کاری کے لئے ایک ہی ہیں۔ ان پر کی گئی چتر کاری اور رنگ سازی آج بھی ایسی ہی پرتیت ہو رہی ہے۔ کہ مانو آج ہی کی گئی ہے۔ اس سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ پراچین آریہ گرہ نرمان اور چتر کاری سے انبھگیہ نہیں تھے۔ پرنتو اس ودیا کے گرو تھے۔

آج ایجنٹا سے بھی پراچین گپھاؤں میں پراچین چتروں کو بہت آشچریہ کے ساتھ دیکھا جا رہا ہے۔ مدھیہ بھارت کی سرگجا ریاست کے رام گڑھ نامک ستھان پر ایجنٹا کی گپھاؤں سے ایک سو ورش سے بھی زیادہ پرانی گپھائیں ملی ہیں۔ اور ان میں وہ چتر ہیں۔ جو بھارت کی پراچین چتر کلا کا گنا نواد کر رہے ہیں۔ چٹان کاٹ کر بنائی گئی گپھاؤں میں یہ چتر اب بھی سورکھشت روپ میں پائے جاتے ہیں۔ اس کا کارن نوسپشٹ ہی ہے۔

اتھرو وید کے کانڈ ۹ کے تیسرے سوکت میں مہا بھونوں کے ہی نرمان کا ورنن ہے۔ اس سوکت کو پڑھنے سے گیات ہوگا۔ کہ پراچین کال میں بھی گرہ نرمان کی وہ سب کریائیں ہوتی تھیں۔ جو کہ آج ہوتی ہیں۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ آج کی کریاؤں سے کہیں ادھک وسمیہ پورن ہوتی تھیں۔ مکان بنانے کے لئے ڈاٹ آدی ڈالنا۔ اور مکان چننے کے لئے بلیوں کی پید بنانا بھی اس سمیہ ہوتا تھا۔ ایک بڑے کمرے کو چاروں اور سے چھوٹے کمروں سے گھرا ہوا بنانا۔ اور بڑے بھونوں کے اندر چھوٹی سے چھوٹی کوٹھیاں بنانے کا بھی ورنن اس سوکت میں ہے۔

پتھر کے نگر

ویدوں میں پتھر کے بنے ہوئے نگروں کا ورنن دیکھ کر تو آشچریہ میں ڈوبنا ہی پڑتا ہے۔ انیکوں ستھانوں پر پتھر کے بنے نگروں کا ورنن آتا ہے۔ رگ وید کا ایک منتر یہاں اُدھرن دیا جاتا ہے۔ منتر اس پرکار ہے:-

शतमश्मन्मयीनां पुरामिन्द्रो व्यास्यत।
दिवो दासाय दाशुषे॥

(رگ وید ۴-۳۰-۲۰)

جو (اندر) تیجسوی سوریہ کے سدرش (دِوو داسائے) پرکاش کے سیون کرنے والے اور (داشوشے) دینے والے کے لئے (اشمن مئی نام پُرام شتم) میگھوں کے سموہوں کے سدرش پتھر کے بنے ہوئے سینکڑوں نگروں کو (ویاسیت) کاٹے۔ وہی راجہ وجئی ہونے کے یوگیہ ہے۔

اس منتر میں پتھر کے بنے سینکڑوں نگروں کا ورنن ہے۔ دہلی کا لال پتھر کا بنا ہوا لال قلعہ ویدوں میں ورنت ان نگروں کا کچھ مقابلہ نہیں کر سکتا۔

وستر نرمان

وستر نرمان میں بھی پراچین آریہ اتی پروین تھے۔ ڈھاکہ کی ململ تو پرسدھ ہے ہی۔ پرنتو اس سے بھی بہت پورو ویدوں کے سمیہ میں بھی وستر نرمان ہر گرہ میں ہوتا تھا۔ اور پرتیک ناری وستر نرمان کیا کرتی تھی۔ اس سمبندھ میں بھی ایک منتر پرستت کیا جاتا ہے۔ جو کہ پراچین کال کی وستر نرمان کلا کو سدھ کرنے میں پریاپت سہایک ہوگا۔ منتر یہ ہے:-

ये अन्ताः यावतीः सिचो य ओतवो ये च तन्तवः।
वासो यत्पत्नीभिरुतं तन्नः स्योनमुपस्पृशात्॥

(اتھرو وید ۱۴-۲-۱)

اس منتر میں پتنیوں دوارا بنے گئے وستروں کا ورنن ہے۔ اور وستروں میں کناری آدی کاڑھنے کا بھی ورنن ہے۔ اس سے یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ پہلے ویدوں کے سمیہ میں اس نرمول وکاس واد کے یُگ سے پورو پرتیک گھر میں پتنیاں وستر بنایا کرتی تھیں۔ ان وستروں میں سندر سندر اور مضبوط کناریاں بھی کاڑھا کرتی تھیں۔ اور سب گرہ پتنیوں دوارا بنے گئے وستروں کو ہی پہنا کرتے تھے۔

اس منتر کے "سیونم" پد سے یہ سُوچت کیا گیا ہے۔ کہ پراچین آریہ گرہوں میں گرہ دیویوں دوارا چُن کر تیار کئے گئے وستروں کو پہننے میں ہی سُکھ کا انوبھو کیا کرتے تھے۔

اس کے اتیرکت ویدوں میں انیک ستھلوں پر ایسے ورنن آتے ہیں۔ کہ جن سے یہ پورن روپ سے سدھ ہو جاتا ہے۔ کہ پراچین آریہ وستر نرمان کی کلا میں بھی اتینت پروین تھے۔ وہ اسبھیہ جنگلیوں کی طرح جنگلوں میں ورکھشوں کے ...

سرشٹی اتی پراچین ہے۔ جتنی کہ وید مانتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی سدھ کر دیا ہے۔ کہ بھارت کے آدی نواسی بھی مہان وگیانک تھے — اس پرکار ہمیں پتہ لگ گیا ہے۔ کہ پراچین آریوں کا وکاس کا کال تھا۔ ... یہی اس کا کال ہے۔ وکاس وادیوں کا یہ سدھانت کہ اب ہی ... ...

Digitized by eGangotri

سا ماجک سمسیا

ماڈرن گرل اور ہندو دیوی

(لیکھک: شری شنام رائے جی ایم اے)

کچھ سمے سے پشچم کی استریوں کے دل میں یہ خیال بیٹھ گیا۔ کہ ہر کام میں پرشوں کی برابری کر سکتی ہیں۔ اس کا پری نام یہ ہوا۔ کہ وہ نہ کیول جیون کے پرتیک انگ میں پرشوں کے ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں۔ اپتو ان کے شاریرک چنہہ بھی ادھیکانش پرش جیسے ہونے لگے ہیں۔ ان باتوں کو دیکھ کر ایک پرسدھ جرنلسٹ نے ورتمان سمے کی لڑکیوں (Modern girls) کے نمن لکھت گیارہ گن بتائے ہیں:-

(۱) برتھ کنٹرول ارتھات سنتان سمبندھی کا انوبھو رکھتی ہو۔

(۲) ڈمی (Dummy) پتی ایک ہو۔ مگر متر سینکڑوں کی گنتی میں ہوں۔

(۳) سٹیج (stage) پر ناچنے اور سوندریہ پردرشن کا شوق رکھتی ہو۔

(۴) اس کے یہاں ٹیلی فون کی گھنٹی دن رات بجتی رہے۔

(۵) چاہے گھر سے غریب ہو۔ مگر دعوتوں پر موٹروں کا تانتا بندھا رہے۔

(۶) پتی چاہے کتنے ہی کم ویتن پر ہو۔ پرنتو اس کے پاس ڈیڑھ سو ساڑھیاں ضرور ہوں۔

(۷) سوسائٹی میں ودش کئے جانے پر کبھی بیر (Beer) یا تھوڑی سی برانڈی (Brandy) بھی پی لیا کرے۔

(۸) اپنا میرج (marriage) سوائے سول میرج ایکٹ کے اور کسی پرکار نہ ہونے دے۔

(۹) اگر کنواری ہو تو اپنے ماں باپ کا اور شادی شدہ ہو تو اپنے پتی کا دیوالہ نکال دے۔

(۱۰) اگر خود نہ لکھ سکتی ہو۔ تو لوگوں سے لکھوا کر ریڈیو میں پڑھے۔

(۱۱) اگر لکھ سکتی ہو تو دینک۔ ساپتاہک اور ماسک پتروں میں پرشوں کے کرتویہ پر لکھے۔

یہ ساری باتیں پشچم کی ورتمان لڑکی پر لاگو نہیں ہوتیں۔ بلکہ پشچمی سبھیتا سے پربھاوت بھارتیہ لڑکیوں پر لاگو ہوتی ہیں۔ کیونکہ پشچم میں تو لڑکیاں پڑھی لکھی اور پرتیبھا رکھتی ہوتی ہیں۔ وہ اپنے پتی کا دیوالہ نہیں نکالتیں۔ بلکہ اپنے پرشارتھ سے اس کی آمدنی بڑھاتی ہیں۔ ہاں۔ بھارتیہ لڑکیاں جن پر پشچمی سبھیتا کا گہرا رنگ چڑھ چکا ہے۔ یہ سب باتیں ٹھیک آتی ہیں۔ کیونکہ بھارت میں ایک ماڈرن گرل کا بھاؤ اور رہن سہن اسی پرکار کا ہے۔

دوسری طرف کٹر ہندوؤں کے وچار کے انوسار ایک ادھونک ہندو لڑکی میں یہ گن ہونے چاہئیں:-

(۱) چھوٹی عمر میں وواہ کرانے میں وہ کسی قسم کا اعتراض نہ کرے۔

(۲) بوڑھے مالدار پتی سے وواہ کراتے سمے اپنی جوانی کو بھول جائے۔ ہاں! اس سے ملنے والے گہنے اور ریشمی کپڑوں کا دھیان کر کے خوش ہو۔

(۳) اگر لالچی ماتا پتا اس کو بھیڑ بکری کی طرح کسی بوڑھے کھوسٹ کے ہاتھ بیچ دیں۔ تو کبھی وہ چوں چراں نہ کرے۔ بلکہ وواہ کے بعد ان ہی دشٹ ماتا پتا کا گھر اپنے سسرال کے دھن سے بھر دے۔

(۴) اگر وواہ کے دو چار ماس بعد ہی ودھوا ہو جائے۔ تو ماتا پتا یا سوسائٹی پر کروٹ نہ کرے۔ بلکہ اپنے کرموں کا پھل سمجھ کر منہ دوسری طرف پھیر لے اور لکھے سب کشٹوں کو بھوگتی ہوئی اپنی ساری آیو بتائے۔ بڑی سے بڑی آپتی کے سمے بھی ماتا پتا کو کچھ نہ کہے۔

(۵) اپنے شرابی کبابی اور وبھچاری پتی کی پرتیکشا میں رات کو تارے گنتی رہے۔ اور اگر آنکھ لگ جائے۔ تو سوتے میں پتی کے بوٹ کے ٹھڈے (ٹھوکریں) کھائے۔

(۶) اپنے دشٹ سے دشٹ پتی کو سوامی جی پتی دیو آدی ناموں سے پکارے۔ اور خود آدھے ناموں اور "تو" ناموں سے پکاری جانے پر پرسن ہو۔

(۷) لفنگے پتی کو بھی پرمیشور کا اوتار سمجھے اور اس کے چرن چھونا سورگ سمان جلد لیک جانے۔

(۸) جواری اور دیوالیئے پتی کو چرخہ کات کر کھلائے۔

(۸) کو پتیوں کے لئے اپنی اولاد اور جاتی ہت کو بھی بلیدان کر دے۔

(۹) گھر کی چار دیواری میں گھری رہے۔ اپنے گھر کے بڑے پرشوں سے تو اوشیہ پردہ کرے۔ پرنتو دوسرے لفنگوں سے نسنکوچ بات چیت کرے۔

(۱۰) پڑھ لکھ جانے پر بھی اس پر تو ذرا کو ہرگز نہ چھوڑے۔

پاٹھک! اب خیال کیجئے کہ ایک اور تو پشچمی سبھیتا پر تلو ماڈرن بھارتیہ گرل ہے۔ اور دوسری اور یہ ہندو دیوی ہے۔ دونوں آدرش بھارتیہ سبھیتا اور نک بھارتیہ سان کی آتی کے آدرشوں کے پرتی کول ہیں۔ اس لئے سمجھدار اور اُدار ہندوؤں کے دل میں ہندو دیویوں کے لئے ادھونک سمیہ کے انوکول آدرش نشچت کرنے کے لئے بے چینی ہو رہی ہے۔ وہ ان دونوں آدرشوں کے بیچ سے سنہری راستہ نکالنا چاہتے ہیں۔ میرے وچار میں نمن لکھت آدرش اس یگ میں ہندو دیویوں کے لئے ادھک اُپیوگی اور لابھدائیک ہیں:-

(۱) استریوں اور پرشوں کے ادھیکار سمان ہو جائیں۔

(۲) بال وواہ۔ برِدھ وواہ۔ انمیل وواہ اور لین دین کا وواہ آدی اوشیہ بند ہو جائیں۔

(۳) جس پرکار پرش سے اس کی استری مر جانے پر اس سے پوچھ لیا جاتا ہے۔ اور یدی اس کی اچھا ہو تو اس کا دوسرا وواہ سمبندھ ہو سکتا ہے۔ یہی ویوہار استریوں کے سمبندھ میں بھی کیا جائے۔

(۴) پرش یا استری ایک سمے میں ایک سے ادھک وواہ نہ کرے۔

(۵) استری کے لئے جائیداد کا کچھ حصہ اوشیہ نشچت کر دیا جائے۔ اس کے لئے قانون بن چکا ہے۔

(۶) وبھچار کی منشا سے پھول کلیپس یا تلیا پر ہجر کرنا استری کے لئے انوچت نہ ہو۔

(۷) پتی بھی استری کے ساتھ برابری کا برتاؤ اور سبھیتا سے بات چیت کرے۔

(۸) وواہ کے سمے استری اور پرش کی سمتی انوارِیہ ہو۔

(۹) کچھ وششٹ پیشوں کو چھوڑ کر استریوں کو پرشوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی آگیا ہو۔

(۱۰) استری اتنے بچے پیدا نہ کرے کہ جس سے ایک تو اس کا سواستھ نشٹ ہو جائے اور دوسری اور بچوں کا پالن پوشن اور شکشا کا اُچت پربندھ نہ ہو سکے۔ اس کے لئے برتھ کنٹرول یا اسی طرح کا کام نہ لیا جائے۔ بلکہ برہمچریہ کو عمل میں لایا جائے۔

(۱۱) استری کو پیٹنا اور گالی گلوچ دینا قانوناً جرم کر دیا جائے۔

اگر ہمارے ہندو بھائی اوپر لکھت باتوں کو مان لیں۔ اور ان پر آچرن کرنے لگیں۔ تو ہماری دیویاں پشچم اور پورب دونوں کے اُتم گنوں سے سنشوبھت ہو کر دیش کو سورگ بنا سکتی ہیں۔ تو کٹر ہندوؤں نے یدی انہیں اسی پرکار کشٹ…

SANSKRIT

SELF TAUGHT

سنسکرت سویم شکھشک

ہندوستان کا بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی۔ پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھا کئی سکول انسپکٹروں نے اس کی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین حصوں میں مکمل ہوتی ہے۔ ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (۱۴) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز۔ انارکلی لاہور

CC0. Gurukul K…

چیمبرلین نے ایک تقریر کے دوران میں کس قدر دلدوزی اور دل سوزی کے ساتھ کہا - کہ یہ موقعہ پر جنگ روکنے کی مساعی کامیاب رہیں ورنہ صرف چند لمحوں کی بات رہ گئی تھی - کہ ہم جنگ کے خوفناک دہکتے ہوئے تنور میں جا گرتے" - ہم نے مسٹر چیمبرلین کی اس صاف بیانی اور صدق دلی کو کس قدر آسانی کے ساتھ قبول کر لیا - اور سمجھ لیا - کہ واقعی اگر یہ امن کے فرشتے نہ ہوتے - تو ہم موت کے غار میں جھلسنے کیلئے پہنچ چکے ہوتے +

حکومت چیکوسلوویکیہ پر جو صلح کے احکام جاری کئے گئے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہے - کہ آج دنیا میں جنگ برپا نہیں ہے - امن و آرام کی خود غرضی کے سلسلہ میں ہم یہ بات قطعاً بھول جاتے ہیں - کہ ہٹلر نے مسولینی کی - ڈلاڈیر اور چیمبرلین کی آئینیت سے چیکوسلوویکیہ کو جس قدر حقیر و ذلیل کیا ہے - اس کا ہم صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے +

اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے - کہ جب صلح کانفرنس طلب کی گئی - تو برلن پیرس اور لنڈن میں بیک وقت سب اخبارات نے مل کر "خدا کا شکر ہے" کا نعرہ بلند کیا - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ فوراً جنگ چھڑنے پر کوئی شخص خوش نہ تھا - اور ہر کوئی دبے دبے بھی جنگ کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا - اور ہر ملک میں بلکہ جرمنی میں بھی جنگ کے خلاف عام جذبات لوگوں میں پائے جاتے ہیں - اور رفاقت سے پتہ چلتا ہے - کہ جنگ کے خلاف جذبات سب سے زیادہ جرمنی جاپان اور اٹلی میں پائے جاتے ہیں +

دنیا میں وہ شخص جنگ کے چاہنے والے ہیں - ہرہٹلر اور مسولینی - یہ لوگ بڑے بڑے بوٹ پہنے کھیل رہے ہیں - اور دنیا کی ہر چیز تباہ کرنے کی بازی لگا رہے ہیں +

بائبل میں ایک کہانی آتی ہے - کہ ایک شخص نے غصہ میں اس مکان کے ستون گرا دئے - جس میں اس کے کنبہ کے بہت سے آدمی جمع تھے - یہی حالت ان دونوں ڈکٹیٹروں کی ہے - جو تہذیب عالم کی عمارت کے ستون گرانے میں لگے ہوئے ہیں +

چیکوسلوویکیہ - سپین - حبش اور سب میں جس طرح انسانیت کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے - اسی طرح آسٹریا کو بھی دبا لیا گیا - اور یہی حال چیکوسلوویکیہ کا ہوا +

وسطی یورپ میں اہل یہود پر جس قدر ظلم و ستم ہو رہے ہیں - ڈکٹیٹری کی سختیوں کا یہ دوسرا پہلو ہے - مسٹر چیمبرلین کا یہ یقین ہے - کہ وہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ "ملی بھگت" کر چکے

سیاسیات

آج کل کے یورپ پر ایک نظر

(مسٹر ہومر برو اتماسی - ایف اینڈریوز کی قلم سے)

ہیں +

ہر ہٹلر کے کہنے پر اٹلی میں بھی یہودیوں پر بے شمار چند مہینوں سے شروع ہو گئی ہیں - جو بھی مظلوم اور بے چارہ انسان کے لئے ذرا سی بھی دل میں ہمدردی رکھتا ہے - وہ مسولینی اور ہٹلر کے ان انسانیت سوز مظالم کو کبھی معاف نہ کریگا +

مجھے دو ان واقعات کا علم ہے - جن سے مجھے انتہائی صدمہ ہوا - اور ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ مظالم کس حد تک پہنچ چکے ہیں +

ایک یہود ڈاکٹرنی جس کی عمر ۴۵ سال کی تھی - وہ ۱۹۳۳ء میں اٹلی آئی - اس نے یہاں رہ کر چار سال میں اٹلی کی زبان سیکھی - اور یہاں سے امتحان ڈاکٹری پاس کیا - اپنی ساری دولت وقت اور صحت اس کام پر صرف کر دیا - جب اس نے اپنا کام شروع کیا - تو اس کی غریب بیوہ ماں اور بہن کو کچھ آمدنی ہونے لگی - مگر اب یہود کو نکلنے کا حکم ہوا ہے - اس لئے اس غریب کو بھی جس نے اپنا سب کچھ اس سلسلہ میں فنا کر دیا ہے نکال دیا جائے گا +

دوسرا واقعہ یہ ہے - کہ ایک ۳۵ سالہ عورت اٹلی آئی - تعلیم اور زبان حاصل کی - اور اُستانی کا امتحان پاس کیا - سب کچھ خرچ کر چکی - اور وقت اور صحت برباد کر چکی - تو معلوم ہوا - کہ اسے اٹلی میں ٹھہرنے نہیں دیا جائے گا +

یہ اور اسی قسم کے دیگر واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ یہ "مہذب" لوگ کس قدر ظلم و ستم پر اتر آئے ہیں - ہٹلر کہتا ہے - کہ زمینوں کے قبضہ کے لئے یہ میرا آخری دعویٰ ہے - مگر ہمیشہ یہ ایک نئے دعوے کا پیش خیمہ اور نئے مظالم کی ابتدا کا پیغام ہے +

آج کل میں چند ڈینیش دوستوں کے ساتھ ٹھیرا ہوا ہوں - اور ان کے اپنے ملک کے بارے میں - کہ وہاں کیا صورت حالات ہے - اکثر بات چیت ہوتی رہتی ہے - ڈنمارک کی یہ غلطی سمجھی جاتی ہے - کہ انہوں نے صلح نامہ کے بعد وہ علاقے لینے سے انکار کر دیا - جن میں نسلاً ڈنمارک کے لوگ آباد نہ تھے - یہی وجہ تھی - کہ شلیوگ کا علاقہ جرمنی کو مل گیا - صرف شمال کا علاقہ جس میں ڈینیش لوگ بکثرت ہیں ڈنمارک کے قبضہ میں آیا - مگر نازیوں کا حوصلہ ہو گیا ہے - کہ

زبردستی بادشاہت سے جس طرح بھی ہو سکے - اس علاقہ کو بھی شلوگ کے علاقہ میں توڑ مروڑ کر شامل کر لیں - اور ڈنمارک کے لوگ یورپ میں بہترین امن پسند لوگ ہیں - انہوں نے عملاً اسلحہ کو ترک کر دئے ہیں ماسوائے پولیس کے چند کاموں کے - اگر وہ لوگ جرمنی کے خلاف کھڑے ہو جائیں - تو سوائے قتل و غارت گری کے کیا ہو سکتا ہے - ہٹلر نے وعدہ کیا ہے - اور یقین دلایا ہے - کہ ڈنمارک والوں کو خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - لیکن ہٹلر کے وعدے وعید کیسے ہوا کرتے ہیں - یہ تو سب ہی جانتے ہیں +

جنوبی سٹیرال جو پہلے آسٹریا کا علاقہ تھا - اس میں پچاس ہزار جرمن آباد ہیں - جن کے ساتھ پچھلے دنوں میں مسولینی نے بے عزتی کا سلوک کیا تھا - ہٹلر ان سب باتوں سے بخوبی واقف ہے - سکول ان سے چھین لئے گئے ہیں - اور اٹلی والوں کے نام رکھنے پر مجبور کئے جا رہے ہیں - یہ سب کچھ ہو رہا ہے - مگر ان "آریہ جرمنوں" پر کئے جا رہے مظالم پر ہٹلر ذرا سی بھی کشائی نہیں کرتا - چیکوسلوویکیہ میں آباد جرمنوں پر تو کچھ مظالم نہ تھے - مگر اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا - مگر اپنے دوست مسولینی کے خلاف ہٹلر کبھی کچھ بولنے کو تیار نہیں ہے +

آج کل یورپ میں مسولینی سب سے زیادہ ذہین اور دور فہم آدمی ہے - جس کی نگاہ بہت آگے پہنچتی ہے - ہٹلر جوش میں آ کر کام کرتا ہے - مگر مسولینی خاموش رہ کر اور چپ چاپ سوچنے کا عادی ہے - ہٹلر مسولینی کے وعدوں سے واقف ہے - اور مسولینی ہٹلر کے وعدوں کی حقیقت سے واقف ہے - جب تک دونو فریقوں کو مل کر اور ملی بھگت کر کے ظلم کرنے کا موقعہ مل رہا ہے - دونو دوست اور یار غار رہیں گے - بظاہر یہ ایک دوسرے کے دوست اور ملی بھگت کے ستون معلوم ہوتے ہیں - مگر پردے کے پیچھے دیکھا جائے - تو دونو ایک دوسرے کو شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں +

ہٹلر بے وقوف نہیں ہے - ہٹلر اگر چاہتا تو مسولینی کو بحیرۂ روم میں آزادی کے ساتھ کام کرنے دیتا - اور مسولینی برابر کوشش کی

اجازت دے دیتا - کہ سمندر سے پرے اس کے علاقہ میں وہ جس قدر اور جہاں چاہے اپنے پیر پھیلا سکتا ہے - وہ اس پر بھی خوش ہو سکتے ہیں - کہ جوگوسلاویہ کو مسولینی کے حلقہ اثر میں سمجھا جائے - چونکہ اینگلو جرمن معاہدہ کی رو سے جرمنی کا بحری محکمہ محدود ہے - اس کی بحری طاقت لا محدود ہے - اس سے وہ اس آزادی کو اپنے لئے زیادہ سے زیادہ موزوں بنا رہا ہے +

مسولینی نے یہودیوں پر ظلم کر کے صرف ہٹلر کی اتباع نہیں کی - بلکہ اس کا یہ گہرا مقصد کام کر رہا ہے - کہ یہودیوں پر ظلم کر کے ان عربوں کو خوش کیا جائے - جو بحیرۂ روم کے اردگرد کے علاقہ جات میں پائے جاتے ہیں +

نہ صرف فلسطین میں بلکہ شمالی افریقہ میں بھی یہودیوں کے خلاف عربوں کے دلوں میں نفرت حقارت کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - وہ اس طرح کسی ایک ایسی زبردست طاقت کی ہمدردی اور پشت پناہی حاصل کرنا چاہتا ہے - جو اسے اٹلی اور مسلم کے مقابلہ کی تمام سرزمین پر اپنا پرچم لہرانے میں مدد دے گی +

یہ بات طے شدہ ہے - کہ یورپ کا سیاسی دماغ اس وقت مسولینی ہے - اور ہٹلر اپنے جوش و خروش سے جو چیز حاصل کر پاتا ہے - مسولینی اپنی چالاکی اور پیراسرار دھوکہ بازی سے وہی کام کرتا ہے - اور اگر یہ صحیح ہے - کہ مسولینی کے ارادے بحیرۂ روم کی طرف ہیں - مشرقی یورپ کی طرف نہیں - تو اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ وہ بحیرۂ روم میں اپنے چند مقاصد کی تکمیل کیلئے پورا پورا ارادہ کر چکا ہے +

سب نے دیکھ لیا - کہ سوویٹ نے آخر وقت تک چیکوسلوویکیہ کی کس طرح طرفداری کی - اور کسی طرح بھی کسی ایسے معاملے پر چپ نہیں رہنا چاہتا +

سوویٹ کا مرکز وسطی یورپ ہے - وہ نہایت ہوشیاری سے - اب مشرقی یورپ کی طرف اپنی توجہ نہیں لگائے ہوئے ہے - سرخ ایشیا کی طرف زیادہ دیکھتا ہے - یورپ کی طرف اس کی نظر کم ہے - یہ ہے اصل وجہ جس روس کی بڑی بھاری طاقت کو آرام نہ محسوس کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقعہ حاصل کیا جائیگا +

یورپ میں جنگ کی شدید ضرورت ہو گیا - اس سے سب سے زیادہ اگر کسی کو اطمینان محسوس ہوا ہے - تو وہ حالیہ ڈکٹیٹروں کا ہے -

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

ایک دلچسپ افسانہ

پریورتن

(لیکھک: شری بھگوتی چرن ورما بی اے۔ ایل ایل بی)

ایک وچتر چکر ہے۔ اور اس چکر کی چال بھی ...تر ہے۔ آج ملے اور کل بچھڑے۔ پھر کب کبھی ...ا ہوگا؟ ـــ کون کہہ سکتا ہے؟ ـــ کون ...تا ہے؟ نتیہ ہی ہمارے سامنے کتنے پرانی ...تے ہیں۔ کچھ ورش۔ کچھ ماس۔ کچھ سپتاہ۔ کچھ ...ن اور کچھ گھنٹے۔ اور کبھی کبھی کچھ پل بیوت رہ ...ر جاتے ہیں ـــ کم سے کم ہمارے واسطے ...کہ پھر ہم انہیں نہیں دیکھتے۔ اُن سے نہیں ...تے +

دیویندر نے اپنے مستک پر ہاتھ پھیرا شاید ...کچھ سوچ رہا تھا۔ اس نے پھر کہا ـــ ہاں! ...یوگ کا نام جیون اور وِیوگ کا نام مرتیو ہے۔ ...تما بدھ کا کتھن ماد کہتا ہے۔ کہ ہم پرتیک ...شن جنم لیتے ہیں۔ اور پرتیک کشن مرتے ...ں۔ آئین سٹائین کی "تھیوری آف ریلیٹیوٹیز" کہتی ...ہے کہ ـــ تم اور یہ سنسار ناشوان ہے۔ ...سنسار اس لئے ہے۔ کہ تم ہو۔ سنسار کے ...ماب سے تم مرتے۔ اور سنسار تمہارے ستاب ...ہ مرتا ہے۔ ایک ہی بات انت میں۔ ایک ...تمقیہ۔ چاہے ویدانت اور چاہے بودھ ...ت کو لو۔ اور چاہے آئین سٹائین کو دیکھئے ...ڈھنگ الگ الگ ہے۔ پرنتو بات انت میں ...یک ہی ہے +

دیویندر ابھی کچھ اور کہتا۔ یدی ذکر نے اس ...ے سامنے ایک تار نہ رکھ دیا ہوتا +

اس کمرے میں سات آدمی تھے۔ اور وہ ...رہ دیویندر کے مکان کا تھا۔ تیس کو کھنڈر کہنا ...تہمت نہ ہوگا۔ ہی ایک ٹوٹا پھوٹا کمرہ ...ا۔ کمرہ کافی بڑا تھا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ...دیویندر کا مکان کبھی اس کا ہوگا۔ ایک نردھن ...ا کار استھ ادیا کی کٹھنائیوں سے گھرے رہتے ...جس پرکار اپنے کمرے کو سجا سکتا ہے۔ اسی ...کار وہ کمرہ سجا ہوا تھا۔ ایک پلنگ۔ ایک ...ِنگ۔ ایک المماری۔ ایک میز۔ دو کرسیاں۔ ...ایک بھی ہوئی صاف دری اور اس پر دوچار ...تکیے۔ اور ان سب چیزوں کی صفائی و ...دیکھ بھال کے لئے ایک ستر ورش کا بڈھا ...کر رکھا جس کی کمر جھک گئی تھی۔ اور سارے ...الت گر چکے تھے ـــ دیویندر کے سوامیوں کا ...س کرنے والی اس کی نردھن سنتان کی سیتی ...ی +

ہم سب لوگ فرش پر بیٹھے تھے۔ ہم سب ...لوگوں کے سامنے چینی کی طشتریوں میں بھنے ...ہوئے چنے تھے۔ اور باتوں کا ایک سلسلہ تھا۔ ...دیویندر نے بیٹھے ہی بیٹھے تار کھولا۔ اُس کے ...بعد اس نے تار اپنے سامنے رکھ لیا۔ اُس نے ...اسی طرح شانت بھاؤ سے کہا ـــ ابھی جو تار ...آیا ہے وہ بھی وچتر ہے۔ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ دیویندر

جیسا آپ لوگ ابھی تک اُسے جانتے آئے ہیں مر چکا ہے۔ اور اس کے ستھان پر ایک نئے دیویندر نے جنم لیا ہے۔ جس کے پاس چار لاکھ کی سمپتی ہے۔ آپ لوگ یہ تار سویم پڑھ سکتے ہیں" +

اتنا کہہ کر اُس نے وہ تار ہمارے سامنے پھینک دیا +

مَیں نے تار اُٹھا لیا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ یہ کملا کا دیہانت ہو گیا ہے۔ وہ تمہارے نام چار لاکھ روپیہ چھوڑ گئی ہے۔ تار کو دیکھتے ہی چلے آؤ" +

مَیں نے پوچھا ـــ "یہ کملا کون تھی؟"

دیویندر مسکرایا ـــ "جس سمیہ میں نے بات آرمبھ کی تھی میرے دھیان میں کملا ہی تھی۔ کملا کو تم نہیں جانتے؟ مَیں بھی تو نہیں جانتا تھا۔ بات بہت پرانی ہو گئی۔ دس برس کا سمیہ کچھ کم نہیں ہوتا۔ پرنتو میرے لئے وہ کل کی گھٹنا ہے۔ کل کیوں؟ ـــ آج کی۔ ابھی کی۔ کملا کو میں مترا سمجھتا تھا۔ شاید وہ بھی ایسا ہی سمجھتی ہو۔ ہم دونوں پڑوسی تھے۔ سہپاٹھی تھے۔ ہم ساتھ ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ ہنستے تھے اور روتے تھے۔ ایک دن کملا کے پتا کے دروازے پر بڑی دھوم دھام ہوئی۔ باجے بجے۔ ناچ ہوا۔ اور بارات آئی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں کتنا پرسن تھا ـــ کملا کا وواہ تھا ـــ اور کملا بھی پرسن تھی۔ اپرسن ہونے کا کوئی کارن بھی نہ تھا۔ کملا دس ورش کی تھی۔ اور میں چودہ ورش کا تھا ـــ واسنا کا بھاؤ اُتپن ہی نہ ہوا تھا۔ کہ اس کے پہلے ہی کملا کا وواہ ہو گیا۔ اور دو ورش بعد میں بھی کالج میں پڑھنے کے لئے پریاگ چلا گیا۔ ہاں یہ بات ضرور تھی۔ کہ کملا کا وواہ ہو گیا تھا اور میں اوواہت تھا۔ یہاں میں یہ بات بھی بتلا دوں۔ کہ کملا آج کل کی پڑھی لکھی لڑکیوں کی طرح نہ تھی۔ اُس نے نہ اُپنیاس پڑھے تھے۔ اور نہ استریوں کے ادھیکار پر لکھی ہوئی پستکیں وہ آدرش ہندو کنیا تھی۔ اندھ وشواس کے واتاورن میں پلی ہوئی۔ برت اور تہوار وہ مانتی تھی۔ دیوی دیوتاؤں پر اُسے وشواس تھا۔ اور میں؟ ـــ میں آستھا ناستک تھا۔ پرمپرا

میں ایشور اور دھرم کا کھنڈن نہیں کرتا تھا۔ تو اُن پر وشواس بھی نہیں کرتا تھا +

سمیہ بیت گیا۔ میں نے ایم۔ اے پاس کیا۔ اس کے بعد پڑھنا چھوڑ کر میں گھر چلا گیا۔ ماتا جی جیوت نہ تھیں۔ پتا جی نے وواہ کی بات سوچی۔ پرنتو میں نے وواہ کرنے سے انکار کر دیا۔ میں تو ادھونک سبھیتا کے رنگ میں رنگا جا چکا تھا۔ میں نے کہا ـــ پریم کر کے وواہ کرنے میں ہی وشواس رکھتا ہوں۔ جب تک کسی استری سے پریم نہیں ہو جاتا۔ میں وواہ ہرگز نہیں کروں گا"

پتا جی مُسکرائے۔ وہ مجھے جانتے تھے شاید اتنا جتنا میں سویم اپنے کو نہ جانتا تھا۔ اُنہوں نے کہا ـــ "ٹھیک ہے۔ جو کچھ تم کہتے ہو اس میں مجھے کوئی آپتی نہیں ہے۔ تم نردھن ہو اور نردھن سے پریم کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یہ یاد رکھنا۔ پھر نردھن کو وواہ بھی نہ کرنا چاہیئے۔ مجھے آشچریہ ہو رہا ہے۔ کہ میں نے تمہارے وواہ کی بات سوچی ہی کیوں؟ تم نے میری نردھنتا وراثت میں پائی ہے۔ اور تجھوٹا ابھیمان بھی پایا ہے۔ بھوکے مر جاؤ گے۔ لیکن تم نوکری نہ کرو گے۔ میں یہ جانتا ہوں۔ اس حالت میں تمہارا اکیلے بھوکا مرنا اچھا ہوگا ـــ اس کے بعد کیا کیا ہوا مجھے یاد نہیں۔ شاید اُسے یاد رکھنے کی کوئی اوشکتا ہی نہیں۔ میں کس پرکار ساہتیک بنا کس پرکار میری کھیاتی (مشہوری) ہوئی۔ یہ سب وگت باتیں ہیں۔ جنہیں میں بھول چکا ہوں۔ اس کے بعد ایک دن کملا اپنے گھر آئی۔ گھر میں کہرام مچا تھا۔ کملا کے آنے پر گھر میں ہرش کے ستھان پر رُدن کیوں ہو رہا تھا۔ شاید آپ لوگ یہ جاننا چاہیں۔ یہ اس لئے کہ کملا ودھوا ہو کر آئی تھی +

جو کملا لوٹی تھی۔ وہ پہلی کملا سے بھن تھی۔ پہلی کملا میرے کتنی نکٹ تھی۔ اور یہ کملا مجھ سے کتنی دُور۔ پہلی کملا دس ورش کی چنچل بالکا تھی۔ جو مجھے چڑاتی تھی۔ مجھے مارتی تھی۔ مار کھانے پر رو دیتی تھی۔ اور یہ کملا میری آنکھوں سے آنکھیں نہ ملا سکتی تھی۔ گمبھیرتا کی مورتی تھی۔

مَیں اُسے بھول گیا تھا۔ اور وہ مجھے بھول گئی تھی۔ اس دن جب مَیں نے کملا کا نام سنا۔ پرانی تمام باتیں یکا یک یاد ہو آئیں۔ مَیں کئی دن بعد اس کے گھر گیا۔ کیوں گیا؟ شاید اس کو دیکھنے۔ پر بہت دیر تک اس کی ماتا سے باتیں ہوتی رہیں۔ پرنتو وہ دکھلائی نہ دی۔ مَیں ویگر ہو گیا۔ اُٹھ کر چلنے والا ہی تھا۔ کہ وہ پیچھے آئی۔ کسی کام سے۔ مَیں نے اُسے دیکھا۔ پہچاننے میں کچھ دیر اوشیہ لگی۔ اس نے بھی مجھے دیکھا ـــ ایک ٹک اُس نے مجھے کچھ دیر تک دیکھا۔ اس کے بعد ایک دشاد بھرے سُر میں اس نے کیول اتنا ہی کہا ـــ "دیویندر!"

سفید دھوتی پہنے ہوئے اس نروتی کو دیکھ کر مَیں تھوڑی دیر کے لئے ستبدھ رہ گیا۔ اس کے بعد مَیں نے ساہس کیا۔ اور کہا ـــ "کملا۔ اچھی طرح سے تو ہو؟"

ایک رُوکھی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کہا ـــ "ہاں۔ اچھی طرح سے ہوں" اور وہ چلی گئی +

اس کے بعد کملا مجھے پراید دکھلائی پڑتی تھی۔ میرے پاس بیٹھتی تھی۔ اور دھیرے دھیرے اُسے پرانی باتیں یاد ہو آئیں۔ کملا کے دُکھ کو بھلانے کے لئے مَیں اُسے طرح طرح کی پستکیں دے آیا کرتا تھا۔ وہ انہیں پڑھتی تھی۔ اور وہ ادھک سے ادھک پستکیں مانگتی تھی۔ کبھی کبھی جب میں اپنے گھر پر گایا کرتا تھا۔ تو کملا میرا گانا سننے کے لئے میرے یہاں چلی آتی تھی۔ اور کملا کے آتے ہی میں گانا بند کر کے اس سے باتیں کرنے لگتا تھا۔ کملا میری کویتائیں پڑھتی تھی۔ سمجھ نہ پاتی تھی۔ کبھی کبھی وہ مجھ سے کویتا پڑھواتی تھی۔ اسکو بھی سمجھتی تھی۔ اور اسکو سمجھ کر کہتی تھی۔ "دیویندر تم یہ سب کیسے لکھ لیتے ہو؟ اس کے اس پرشن سے مجھے کتنی پرسنتا ہوتی تھی +

دھیرے دھیرے میرے ہردے میں پریم نے جنم لیا۔ کملا اتنی سندری نہ تھی۔ پرنتو وہ کروپا بھی نہ تھی۔ ساتھ ہی ساتھ اُس کی آتما کی سُندرتا سے میں مگدھ ہو گیا۔ آپ نے بدی میری تین ورش کی پرانی کویتائیں پڑھی ہوں۔ تو آپ سمجھ سکیں گے۔ کہ مَیں نے کسی تنمیتا کے ساتھ پریم کیا۔ اُف! میرا وہ پریم کتنی مادکتا سے بھری تھی۔ آج بھی مَیں اس بے ہوشی کو پانے کے لئے اپنا سروسو نچھاور کر سکتا ہوں۔ جیون کے شت شت گیان اس بے ہوشی پر نچھاور ہیں۔ مَیں آپ لوگوں سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دُنیا میں پریم کی بے ہوشی سے بڑھ کر کوئی نشہ نہیں ہے۔ جس نے پریم نہیں کیا۔ اس نے سنسار کا ایک بہت بڑا سکھ نہیں پایا +

کملا کو دیکھتے ہی ہردہ دھڑکنے لگتا تھا۔

آتما پرکاشمان اور چہرہ کا تمام ہو اٹھتا تھا - آنکھیں چمک اٹھتی تھیں ٭

ہندی کی ساری پتر پترکائیں ان دنوں میری کویتاؤں سے سُشوبھت ہوتی تھیں - اور کملا ان پتر پترکاؤں کو پڑھتی تھی - کویتا پڑھ کر کملا میرے یہاں آتی تھی - میرے مُکھ سے اس کویتا کو سُنتی تھی - اور اسکو سمجھتے ہوئے بھی وہ مجھ سے اس کویتا کا ارتھ سمجھتی تھی - ہم دونوں کی آنکھیں ملتی تھیں - اور ایک دوسرے کے ہردیوں تک پہنچنے کا پریتن کرتی تھیں - اور پھر الگ ہو جاتی تھیں - اس کے بعد وہ اپنا مُکھ جُھکا لیتی تھی - اس سمے میں اس کے مُکھ پر سپشٹ گہری ویدنا کے بھاؤ دیکھتا تھا - اور اس کی وہ ویدنا مجھے نِشچل بھسم کر دیتی تھی ٭

ایک دن میں کملا کے گھر گیا اپنی ایک نئی کویتا سنانے کے لئے - کملا کے ماتا پتا گھر پر نہیں تھے - وہ کہیں گئے ہوئے تھے - کملا اکیلی تھی - اس نے مجھے بٹھلایا - اس کے بعد میں نے کملا کو اپنی کویتا سُنائی - کویتا کو سُن کر کملا کے ایک نِشواس چھوٹ پڑا - تم لوگ نہیں جانتے کہ اس سمے مجھ پر کیا بیت رہی تھی - میں نے کملا کا ہاتھ پکڑ لیا - اور دھیرے سے میں نے کہا - "کملا!"

میں جانتا تھا - کہ کملا کا ہردہ تیزی کیساتھ دھڑک رہا تھا - پرنتو میرے ہاتھ کھینچتے ہی اس کا سارا شریر سیہر اُٹھا - گیان کی ایک بجلی سی اس کے سارے شریر میں دوڑ گئی - دھیرے سے اُس نے میرا ہاتھ جھٹک دیا - اس کے اس ویوہار سے میں کانپ اُٹھا - کھشن واسنا کو کملا کی درشٹی کی گمبھیرتا نے نشٹ کر دیا -

میں نے کہا - "کملا مجھ سے کیا کچھ انوچت ہو گیا؟"

کملا مجھ سے کچھ ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی - مجھے بیٹھنے کا سنکیت کرتے ہوئے اس نے کہا - "نہیں - دیویندر تم سے کچھ بھی انوچت نہیں ہوا - بیٹھ جاؤ - آج تم سے کچھ باتیں کرونگی اور یہ باتیں جیون سے سمبندھت ہیں - ان پر بھوشیہ نربھر ہے"

پہلا پرشن یہ ہے - "کیا تم مجھ سے پریم کرتے ہو؟"

"ہاں" میں نے اُتر دیا -

کملا مسکرائی - "میں جانتی تھی - کہ تمہاری کویتائیں پڑھ کر کوئی بھی ویکتی کہہ سکتا ہے - کہ تم پریم کرتے ہو - کس سے پریم کرتے ہو - یہ مجھے چھوڑ کر کوئی نہیں جانتا تھا - اور نہ کوئی جان سکتا تھا - دیویندر ایک بات اور بھی بتلا دوں - کہ میں بھی تم سے پریم کرتی ہوں - اتنا ہی ادھک جتنا تم مجھ سے پریم کرتے ہو - اب دوسرا پرشن اور ہے - دیویندر - وہ یہ ہے - کہ کیا پریم میں واسنا کا ہونا آوشیک ہے؟"

میں نے کہا - "شاید نہیں - پرنتو واسنا کو دور رکھنا بہت کٹھن ہے - سنیم کا کام ہے - واسنا کو روکنا ٭

کملا میری بات سن کر ہنس پڑی - "بہت کٹھن ہے - سنیم کا کام ہے - دیویندر! یہاں تم بھولتے ہو - پریم میں واسنا کا نہ ہونا اسمبھو ہے اس بات کو میں جان گئی ہوں آتمک ملن اور شاریرک ملن ایک ساتھ ہی چلتے ہیں - انہیں کوئی نہیں روک سکتا - سمجھے دیویندر! اب کیا ہو؟ یہ ایک پرشن ہے - میں جانتی ہوں - کہ مجھے پریم کرنے کا کوئی ادھیکار نہیں - بھگوان کے سامنے میں ایک ویکتی کے ساتھ بندھ چکی ہوں - ایک پتھ میرا نردھارت ہو چکا ہے - دیویندر اس پتھ سے میرے لئے ہٹنا اسمبھو ہے - بہت بڑا پاپ ہے - مہا پاپ ہے - میں نے تم سے پریم کیوں کیا؟ تم میرے جیون سے الگ ہو کر پھر میرے جیون میں کیوں آئے؟ شاید بھگوان میری پریکشا لے رہے ہیں - میرے ہردہ کی دُربلتا کا سہارا لے کر مجھے گرانے کا پریتن کر کے میری آتما کے بل کو جانچنا چاہتے ہیں - دیویندر! مجھے اس پریکشا میں اُتیرن ہونا ہی پڑے گا - سمجھے"!

میں چتر لکھت سا کملا کی باتیں سُن رہا تھا - میں نے کہا - "ہاں"

"اس میں میں تمہاری سہایتا چاہتی ہوں دیویندر! جانتے ہو میں کیا کرنا چاہتی ہوں - میں ایک سپتاہ کے اندر ہی یہاں سے چلی جاؤنگی - اس ایک سپتاہ کے لئے تم یہاں سے باہر چلے جاؤ - تمہارے سامنے میں نربل ہو جاتی ہوں - میرا پریم میرے دھرم پر وجے پانے لگتا ہے - ہردہ کرتویہ کے نِبیتن کو سویکار نہیں کرتا - تم مجھے وچن دو - کہ ایک سپتاہ کے لئے تم یہاں سے چلے جاؤ گے"

میں نے کہہ دیا - "ہاں - میں چلا جاؤں گا"

کملا کا مُکھ کھل اُٹھا - "دوسری بات یہ کہ پھر تم نے مجھے ملنے کا پریتن نہ کرنا - اور نہ کبھی کوئی پتر ہی لکھنا - تم نے سمجھ لینا - کہ میں مر گئی ہوں - ذرا سی بات ہے - کوئی مشکل نہیں ہے - اور دیویندر"........ اتنا کہہ کر وہ کمرے کے باہر چلی گئی ٭

میں چلا آیا - گھر آتے ہی میں یاترا پر چل پڑا - ایک سپتاہ کے لئے نکلا تھا پرنتو ایک ورش تک میں گھومتا رہا - اس بیچ میں میرے پتا کا دیہانت ہو گیا - گھر گر گیا - میں پہلے ہی دردری تھا - اب اور بھی دردری ہو گیا - پرنتو اس کی مجھے کوئی چنتا نہ تھی - میرا جیون سُونا ہو گیا تھا - میرا سروسو لُٹ گیا تھا - اور مجھے ان سب کی پرواہ بھی نہ تھی - اور ہوتی بھی کیوں؟

پرنتو یہ پرایہ دیکھا جاتا ہے - کہ کوئی بھاؤ چرستھائی نہیں رہتا - میں کملا کو بھولنے لگا - بھولنے کیوں لگا ..... بھول ..... گیا؟ میرے سامنے سارا سنسار تھا - میری بہت اُکنٹھائیں تھیں - سنسار کی چہل پہل سے بھری اندگی نے انت میں میری ورکتی پر وجے پائی - اور میں یہاں لوٹ آیا - یہ تیسرا ورش ہے - ایک آدھ بار سُنا - کملا کا سواستھ اچھا نہیں ہے - وہ بیمار ہے - مرن سن ہے - سوچا جاکر دیکھ آؤں پرنتو نہیں گیا - کملا کی یہی اِچھا تھی ٭

کملا کے پتا کہتے رہتے - کہ کملا اپنی دوا ہی نہیں کرتی - میں جانتا تھا - کہ وہ کیوں اپنی دوا نہیں کرتی - مجھے یہ سن کر کتنا دکھ ہوتا تھا - میں نہیں کہہ سکتا - پرنتو میں سچ کہتا ہوں ساری سمے جب میں کملا کے یہاں چل کر اُسے سمجھانے بجھانے کا پریتن کرنے کا ارادہ کرتا تھا - مجھے کملا کا یہ واکیہ یاد آ جاتا تھا - "تم سمجھ لینا کملا مر گئی" - اور میں رُک جاتا تھا - پھر کملا نے بھی تو مجھے کبھی نہیں بُلایا - میں جانتا ہوں - کہ وہ کیوں مری؟ میں جانتا ہوں - کہ پرانوں کی بازی لگا کر اس کے کرتویہ نے اس کے ہردہ پر وجے پائی - پریم کی آگ میں وہ جلی - وہ مر گئی - پرنتو اس نے اُف تک نہ کی - کتنے ساہس کا کام تھا - اور ایک اِستری ہی ایسا کر سکتی ہے - اتنا سنیم - اتنی تپسیا ایک استری میں ہی ہو سکتی ہے ٭

دیویندر نے تار جیب میں رکھ لیا - میں آج رات کی گاڑی سے جا رہا ہوں - کملا مر گئی - سب سماپت ہو گیا - میرے جیون کا ایک نیا پرشٹھ کھل رہا ہے - پتہ نہیں اس پرشٹھ میں کیا لکھا ہے ٭

جب دیویندر یہ سب کہہ چکا - تو ہم سب لوگوں نے دیویندر سے وداع لی - ایک ورش تک دیویندر کا کوئی پتہ نہ لگا - ایک دن میں سڑک پر گھومتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ ایک شاندار کار میری بغل میں آکر کھڑی ہو گئی - میں چلا اُٹھا - "ارے دیویندر تم کب آئے؟"

میرا ہاتھ پکڑ کر اس نے مجھے اپنی کار میں بٹھا لیا - کار چل دی ٭

میں کل آیا ہوں - پیچھے کی سیٹ پر آپ جن دیوی جی کو دیکھتے ہو - وہ میری دھرم پتنی ہے - ہندی کی پرکھ لیکھکا شریمتی اندرا کا نام تم نے سُنا ہوگا - آؤ میں تمہارا ان سے پریچے کرا دوں"

پریچے ہو جانے کے بعد میں نے دیویندر سے دھیرے سے کہا - "تم وواہ کرو گے - یہ میں نے سوچا تک نہ تھا"

"کیا کروں - کملا نے میرے واسطے ایک پتر چھوڑا تھا - اس میں اس نے لکھا تھا - کہ یدی تم وواہ نہ کرو گے - تو اس کی آتما کو شانتی نہ ملے گی - سمجھے"

دیویندر کے مُکھ سے کچھ دُرگندھ آ رہی تھی - میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا - تو "واٹیٹ ہارس" کی ایک بوتل سیٹ کے نیچے رکھی تھی - میں نے ایک رُوکھی مسکراہٹ کے ..... ساتھ کہا - "سمجھا - تم شراب بھی پینے لگے ہو"

دیویندر ہنس پڑا - "ایک وچتر چکر ہے - اس چکر کی چال بھی وچتر ہے"

میں چلا اُٹھا - "دیویندر ذرا کار تو روکو"

دیویندر نے کار روک دی - اور میں کار سے نیچے اُتر پڑا - اور میں نے اتنا ہی کہا - "دیویندر تم بڑے نیچ ہو"

پتہ نہیں - دیویندر نے یہ بات سنی یا نہیں کیونکہ کار تیزی کیساتھ آگے بڑھ گئی تھی ٭

طاقت یا شکتی کی دُنیا میں ہل چل!

ڈاکٹر - حکیم - ویدوں کو کھلا چیلنج

سَو پونڈ کا اُپہار

ڈاکٹر - حکیم - ویدو سرو سادھارن کو اس نوٹس دوارا سوچنا دی جاتی ہے - کہ جو شخص نیچے لکھی بیماریوں کا اُوپری علاج کامیشور مرہم سے اُتم نسخہ ہمیں بتلا دے - اور وہ استعمال سے اس سے اچھا ثابت ہو - تو اس کو سو پونڈ اُپہار - انعام دیا جاوے گا ٭

کامیشور مرہم ان لوگوں کیلئے امرت ہے - جو لوگ بچپن کی کٹیو کے کارن اپنی شکتی کا ناش کر کے دنیا کے آنند سے نراش ہو چکے ہیں - تمام جسم کی نسیں رگ پٹھے خراب ہو چکے ہیں - نیلا پن رگوں میں بھر گیا ہے بدن پتلی پڑ گئی ہے - ٹیڑھا پن آ گیا ہے - سستی نامردی نے کسی کام کا نہیں رکھا ہے - علاج کرتے کرتے تھک گئے ہیں - وہ لوگ اس دوا کو منگوا کر لابھ اُٹھاویں یہ پہلے ہی دن اپنا چمتکار دکھلاتی ہے - لگاتار چودہ دن کے استعمال سے اوپر لکھت سب بیماریوں کو دور کر کے ملش کو پھر سے جوان بنا دیتی ہے - اس کے لگانے سے کسی قسم کی جلن یا چھالا وغیرہ نہیں پڑتا - ترکیب آسان ہے ٭ قیمت فی شیشی ۵ روپے (دو رُپئے) نمونہ ڈیڑھ روپیہ علاوہ
پتہ - حکیم ظہیر الحسن - میونسپل کمشنر - متھرا (یو - پی)

Haridwar. Digitized by eGangotri

ادبیات

واپس کیوں نہیں آتے؟

اُنہوں نے دبی آواز میں کہا — میری پیاری اب نگاہ تو اُونچی کر دو"

میں نے سخت لہجہ میں جواب دیا — "میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔ لیکن وہ تو شرم حیا کا مجسمہ بنے میرے سامنے کھڑے تھے۔ میرے دونوں ہاتھ اُن کے ہاتھوں میں تھے۔ میں نے کہا — "مجھے چھوڑ دو"۔ لیکن انہوں نے نہ چھوڑا نہ وہاں سے گئے۔ وہ اپنا چہرہ میرے کانوں تک لائے۔ میں نے اُن کی طرف دیکھا اور کہا — شرم نہیں آتی۔ لیکن ان کے ہونٹوں کو جنبش نہ ہوئی۔

ان کے لبوں نے میرے رخساروں کو چھوا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بدن میں جھرجھری پیدا ہوئی۔ اور میں نے اُن سے کہا — بڑے نڈر ہو۔ مگر انہیں شرم کہاں؟

انہوں نے میری چوٹی میں پھول گوندھے۔ میں نے کہا۔ یہ سب بے کار ہیں — لیکن اب وہ نہ تھے۔ انہوں نے میرے گردن سے پھولوں کا ہار اُتار لیا۔ اور چل دئیے۔ میں دل ہی دل میں پچھتاتی ہوں۔ آٹھ آٹھ آنسو روتی ہوں۔ اور سوچتی ہوں۔ کہ وہ واپس کیوں نہیں آتے؟ (ٹیگور)

امن

دیہاتوں کی کٹیا میں — مندروں میں — مسجدوں میں — کلیسا اور گوردواروں میں — خانقاہوں میں — تکیوں کے قریب میں — سرمایہ داروں کے محلوں میں — غریبوں کی جھونپڑی میں — مجاوروں کے گروہ میں — ہر جگہ میں امن کا متلاشی رہا۔ مگر کہیں نہ پایا۔ صرف ایک جگہ میں زندگی کی اس حقیقی راحت کو پا سکا — وہ ماں کی گود تھی۔

بچپن میں محلے کے لڑکوں سے لڑا کرتا تھا۔ اور وہ مجھے مارنے کو دوڑتے۔ اس وقت میں اپنی پیاری ماں کی گود میں پناہ گزین ہو جاتا — جو میرے لئے امن کا گہوارہ تھی۔

استری جگت

چین کی چھ ویرانگنائیں!

جب دیوتا لوگوں کو تارک اسُر نے بہت ستایا۔ اس وقت جگد مبا پاربتی نے بیشتھک برہم پاری رُدر کے سہیوگ سے کارتیکے کو جنم دیا۔ جس کا پالن پوشن کرنیکا آدرش چھ ماتاؤں نے کیا۔ جن کا دیہ رس پان کر کے کارتیکے نے دیتیہ دانوں سے گھور یدھ کر کے ان کو پراست کیا تھا۔ یہ پرانوں کی ایک کہانی ہے۔

اس سمے جاپان چین کو اپنے آسری دل بل سے ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ اس کو پراست کرنے کے لئے اس سمے چینی رن کھشیتر میں چھ چینی مہلائیں کام کر رہی ہیں۔ جن میں:-

(۱) شرنگ چنگ لنگ۔ یہ ستیات سین جو چین کے راشٹریک ودھیشی پتا ہیں۔ ان کی دھرم پتنی ہیں۔

(۲) شرنگ ممیلنگ ہیں۔ یہ چین کے ورتمان مہا نیتا چیانگ کائی شیک کی دھرم پتنی ہیں۔

(۳) شرنگ ای لنگ ہیں۔ یہ اتیج۔ اتیج کانگ کی دھرم پتنی ہیں۔ یہ تینوں شرنگ بہنیں ودیشیوں میں بھی اپنی ویرتا اور ساہس سے کھیاتی (مشہوری) پراپت کر چکی ہیں۔

(۴) کانگ کی چنگ ہیں۔ یہ چین کی آٹھویں لال سینا کے کمانڈر انچیف مسٹر چوتیہ کی دھرم پتنی ہیں۔ یہ ایک بہت ہی غریب گھر کی رتن ہیں۔ ایک سینا پتی کی دھرم پتنی ہونے کے پرسنگ نے اس ویر مہلا کو سہیوگ دیا۔ اور وہ اس سمے یونان ریڈ آرمی سکول اور مہلا لال سینا کی شکھشک ہیں۔ اس پد پر گرہن کرنے سے پُورو آپ نے بارہ ورش پتی کے سہیوگ سے رن نیتک کھشیتر میں کاریہ کیا ہے۔ آپ اپنے وواہ کال میں شکھشت تھیں۔ اپنی بہنوں کو پد دلت دشا سے اُٹھانے کی بھاونا نے آپ کو آگے بڑھا دیا۔ اپنے ضلع کی بہنوں کی نیتری بن گئیں۔ اور کرانتی کے مارگ پر پیر رکھ کر تھوڑے سمے میں ہی تین ہزار چین کی ویر مہلاؤں کو شستر استر سے شکھشت کر ایک بھاری چینی جاگرتی دانو دلنی شکتی پیدا کر دی۔ اس پرسنگ میں آپ کی جان پہچان مسٹر چوتیہ سے ہو گئی۔ اور گھنشتا بڑھ کر گرہستی بندھن میں بدل گئی۔ وہ اب جاپانی دانووں کے چھکے چھڑا رہی ہیں۔ ان کا سنگھ نادسن کر مردہ چینیوں میں بھی جان پڑ جاتی ہے۔

(۵) ہوجے چوبگ ہیں۔ آپ مادام ٹنگ نام کے سیناپتی کی دھرم پتنی ہیں۔ آپ ٹرپ کا یہ میں سندر اور کومل ہیں۔ پرنتو دیہ ہردہ ہونے سے بدھ کی ابھیاسی ساکشات راجپوت ہردہ کی چنڈی ہیں۔ آپ چوبیس گھنٹے یدھ کی سادی لال وردی میں رہتی ہیں۔ استر شستر آپ کی دیہ کی ویشیش بھوشا ہے۔ سینکوں کی سیوا شسترشا آپ کا پرم دھرم ہے۔ اب آپ چین کے دکھشنی مورچے پر آپ کونسل ورنتا رہی ہیں۔ آپ نے اپنے گربھ بن کی دشا میں بھی وشرام نہیں لیا۔ بم کے جھپیٹوں میں بھی آئیں مگر آہ نہیں کی۔ آپ کی عمر ۲۸ ورش کی ہے۔ اپنے بہنوئی کو ودروہ کے کارن پران دنڈ ملنے پر آپ کے چت میں بیدردی جلادوں نے جاگرتی پیدا کی تھی۔ تبھی سے آپ نے کرانتی پتھ پر پیر رکھا ہوا ہے۔ اب ودیشی سیوا کا سکھ پا رہی ہیں۔

(۶) چانگ ہنگ جے ہیں۔ آپ ایڈی کانگ مسٹر ہنگ لنگ کی دھرم پتنی ہیں۔ آپ کے بیسیوں منتر کرانتی کاریوں میں پران دنڈ کے بھاگی بنے ہیں۔ ایک سال جیل کاٹ چکی ہیں۔ آپ شانسی کی لال سینا کے ساتھ رہ کر چین کے ورتمان مہابھارت کا اتہاس لکھ رہی ہیں۔

ہم ان چھ ویرانگناؤں کے سمبندھ میں یہی کہیں گے۔ کہ یہ شترؤوں کے چھکے چھڑانے والی نو یوک چینی کارتیکے کی یہ چھ ماتائیں اس کو اپنا ہی دیہ رس پان کرا کر اس کے دوارا جاپان تارک اسُر کا سنہار کرا رہی ہیں۔

ان رن ویرانگناؤں سے ہی واستو میں اب چین نیولین کا کام کرے گا۔

میں تنہا ہوں۔ اور پھر منتظر — نہیں اب تنہا نہیں ہوں۔ رات کی چاندنی میری رفیق ہے۔ انتہائی میرا ساتھ دے رہی ہے۔ آؤ! تم بھی آ جاؤ اسے بھلا دو۔ میں تمہیں سے اپنا دل بہلاؤں گا۔ مجھے اپنے سُریلے نغموں سے مسرور کرو۔ میں اسی میں اپنا وقت گذاروں۔

مختصر افسانہ

چاندنی رات

نیّرِ اعظم دن بھر کی مسافت طے کرنے کے بعد ایک گوشۂ مغرب میں روپوش ہو گیا۔ منور بلیج اور جاذب نظر چاندنی کی بیگوں اور ٹھنڈی شعاعیں عارفی ستا پر پھیل گئیں۔ یہ روشنی ہر مضطرب دل کے لئے تسکین کا باعث ہے۔ چاندنی رات میں چمکتے ہوئے ستاروں کی انجمن کا منظر کس قدر بھلا اور دلکش معلوم ہوتا ہے۔ ریاض دہر میں خود رو پھولوں کی خوشبو دوش ہوا پر سوار دور تک منتشر ہے۔ آبشاروں کی دلکش آواز جب سنگ ہائے گراں سے ٹکراتی ہے۔ تو ان میں سے عجیب دلفریب نغمے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے سازوں کے تار خود بخود نغمہ سرائی کے لئے مرتعش ہو جاتے ہیں۔

کبھی کبھی بادِ نسیم کا سرد جھونکا ان پھولوں کی خوشبو سے لبریز آتا ہے جس سے دل کو فرحت پہنچتی ہے۔ ان پھولوں کی خوشبو صرف اس لالہ زار تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ آبشاروں کا پانی بہنے سے عالم وجد میں آیا ہوا ہے۔ بلکہ ہوا اس دلکش خوشبو کو کہاں تک بکھیر دیتی ہے۔

طیور اپنے اپنے آشیانوں میں پناہ گزیں تھے۔ انہیں کیا معلوم کہ چاندنی رات میں کیا کیا لطف پنہاں ہیں۔ وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ رات ہے اس لئے وہ اپنے اپنے آشیانوں میں آرام کی نیند سو رہے ہیں۔ انہیں چاندنی کی نظر افروزی سے کیا غرض۔ لیکن میں اکیلا یہاں کس لئے آیا ہوں۔ کسی کو کیا معلوم؟

انتظار! اُف کس قدر صبر آزما لفظ ہے۔ انتظار موت سے بھی زیادہ وحشت انگیز ہوتی ہے۔ انتظار کی گھڑیاں کس مصیبت سے گذرتی ہیں۔ کوئی کیا جانے کہ انتظار کیا شئے ہے۔ اس کا اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے۔ جس کے دل میں درد بھر محبت کا احساس ہو۔ جو اپنے پہلو میں ایک تڑپتا ہوا دل رکھتا ہو۔ ورنہ دوسرے قلوب اس سے بالکل بے بہرہ ورنا آشنا ہیں۔

— کوئی نہیں آتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ میں اکیلا ہوں۔

CC0, Gurukul Kangri

شریعت بل کے خلاف ستیاگرہ کیا جائیگا
یو - پی کے شیعوں کا فیصلہ

چندروز ہوئے مسٹر کاظمی نے مرکزی اسمبلی میں ایک مسودۂ قانون عورتوں کے فسخ نکاح کے متعلق پیش کیا ہے - جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان عورت کو جس کی شادی حسب شرع ... ہو چکی ہے استحقاق ہے - کہ بہ بنائے ذیل کسی امر کی بنا پر تنسیخ عقد کی عدالت سے ڈگری حاصل کرلے :-

(۱) شوہر کو دو برس یا اس سے زائد سزائے قید ہو گئی ہے - اور اس نے زوجہ کے نان ونفقہ کا کوئی انتظام نہ کیا ہو *

(ب) یا شوہر دو برس یا اس سے زائد عرصہ سے لاپتہ ہے - اور اس نے زوجہ کے نان ونفقہ کا کوئی انتظام نہیں کیا ہے *

(ج) یا شوہر دو برس سے عورت سے غفلت برتتا ہے یا اس کو روٹی کپڑا نہیں دیتا *

(د) یا شوہر کو سات سال کی سزائے قید ہو - یا وہ اتنی ہی مدت سے مفقود الخبر ہو *

(س) یا شوہر نے تین سال سے اپنے فرائض شوہری کو ادا نہیں کیا ہے *

(ص) یا شوہر دو سال سے دیوانہ ہے یا امراض سا یہ جذام وغیرہ میں مبتلا ہے *

(ط) یا عورت کی شادی سترہ سال کے قبل اس کے باپ یا ولی نے کردی ہو - تو عورت اُنیس سال کی عمر تک عقد فسخ کرا سکتی ہے *

(ع) یا شوہر عورت پر ظلم کرتا ہے یعنی

(۱) یا عادۃً اس پر حملہ کرتا ہے - اور اس کی زندگی کو مبتلائے مصیبت کرتا ہے یا اس سے بُرا سلوک کرتا ہے - (اگرچہ آزار جسمانی کی حد تک نہ پہنچتا ہو)

(۲) یا بدنام عورتوں کے ساتھ رہتا ہے *

یہ ہے وہ مسودۂ قانون جس سے شریعت اسلامیہ حقہ پر ضرب کاری لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے - اس قانون پر اظہار خیال کرنے کے لئے دو پہلو ہیں - ایک تو یہ کہ شریعت اسلامیہ سے قطع نظر کرکے محض قانونی نقائص ظاہر کئے جائیں - اور دوسرے یہ بتلایا جائے کہ یہ مسودہ شریعت اسلامیہ سے کتنا متضاد ہے - اس وقت ہم کو یہی عرض کرنا ہے - کہ فسخ عقد کی جو صورتیں تجویز کی گئی ہیں - ان میں سے کوئی صورت فقہ شیعہ کے اصول کے مطابق نہیں ہے بلکہ درحقیقت قرآن مجید کی منشاء کے مخالف ہے - جس پر تمام اسلامی فرقے متفقاً عمل کرتے ہیں - شوہر اگر نان ونفقہ یا زوجہ کی دیگر ضروریات کو پورا نہیں کرتا - تو اس کے لئے لازم ہے - کہ حاکم شرع اگر با اختیار ہو - تو اس کی طرف مرافعہ کیا جائے - اور حاکم شرع شوہر کی جائداد وغیرہ سے کرے - یا اگر شوہر کے پاس کچھ نہیں تو اس کو سزا دے گا - اور اگر حاکم شرع با اختیار نہیں ہے - تو موجودہ حکومت کی عدالتوں سے مطابق حکم شریعت رجوع کرکے زوجہ کے لئے سامان زندگی مہیا کیا جائیگا - لیکن بہر حال ایسی کوئی صورت نہیں ہے - کہ عقد کے صحیح اور جائز طور پر ہو جانے کے بعد اور اسباب فسخ عقد کے موجود نہ ہونے کی صورت میں کسی اور حاکم کو اس کی اجازت دی گئی ہو - کہ محض عورت کی خواہش کی بنا پر اگرچہ اس کی خواہش واقعات پر ہی کیوں نہ مبنی ہو شوہر سے جبراً طلاق دلوا دے - یا خود طلاق کی ڈگری دے دے - خلع کی صورت بھی رضائے شوہر کے بغیر ناممکن ہے *

ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں - کہ تجویز پیش کرنے والوں سے یہ غلطی ہوئی ہے - کہ انہوں نے جن لوگوں کو کمیٹی میں معین کیا ہے - وہ قانونی نقائص پر تو بے شک نظر رکھتے ہیں -

لیکن احکام شرعیہ کے ماخذ اور مسلک وغیرہ پر علمائے کرام کی امداد کے بغیر غور کرسکیں ان کے لئے ناممکن ہے - لہذا اس کمیٹی کو علمائے کرام کے استصواب رائے کے ساتھ مقید کر دینا ضروری تھا *

لیکن جہاں تک ہم سمجھتے ہیں - اس قانون کا پیش کرنا بتلاتا ہے - کہ قوانین شریعت کو مغربی رسم و رواج کے سانچے میں ڈھالنا مقصود ہے - جس طرح ممالک یورپ میں عدالتوں سے طلاق کی ڈگری حاصل کی جاتی ہے - اسی طرح ہندوستان کی فضا کو بھی ہموار کرنا مقصود ہے - اس طریقہ پر طلاق حاصل کرنے سے عورتوں کا جلد جلد آزاد ہوتے رہنا - اور ہر دوسرے یا تیسرے سال تجدید عشرت تو ناممکن لیکن اس سے زیادہ سہل نہیں - کہ ایک حاکم شرع سے حسب قواعد شرعیہ بغیر کسی حرج و زحمت کے رجوع کرکے صلح و امن کے ساتھ شوہر کو راضی کرکے طلاق حاصل کرلی جائے - مجوزہ قانون کی صورت میں علاوہ ان زحمتوں کے جو عام طور پر مقدمہ بازی میں پیش آتی ہیں فسادات پیدا ہو جاتا یقینی ... علاوہ ازیں نظام شریعت تبدیل ہو ... سوسائٹی میں وہی فسادات برپا ہوں گے ... یہ آج یورپ اپنا سر دھنتا اور ماتم ... رہا ہے *

ہمارے خیال میں مذہبی تکالیف ... اسمبلی کے دفاتر قانون میں تلاش کرنا دین ... کی تکمیل سے ایک کھلا ہوا استہزاء ہے ... تک ہم کو معلوم ہے نہ صرف شیعہ بلکہ حنفی ... میں بھی قاضی کے لئے عدالت شرط ... اور حکام وقت علی العموم شرعی معیاری ... پر پورے اُترتے نہیں دکھائی دیتے - ... لہٰذا خواہ حنفی ہی مدعیہ کا فیصلہ دیا جا ... امام ابو حنیفہ کے مذہب کو کھلا ہوا ... ہماری سمجھ میں نہیں آتا - کہ مدعی حنفی قانو ... اور قاضی برطانوی اور فیصلہ شرعی یہ کس ... کا لطیفہ کہا جا سکتا ہے *

بہر حال اگر یہ قانون شیعوں کے سر ... خلاف قانون شریعت ٹھونسا گیا - تو تمام ... کے شیعہ اجتماعی طور پر ہر ممکن مداخلت ... گے - اور کسی بڑی سے بڑی قربانی سے ... آئیں گے *

ابھی ہمارے دلوں میں درد مذہبی ... ولولوں میں جوش باقی ہے - جس کو دنیا کی کو ... بڑی سے بڑی طاقت بھی فرو نہیں کر سکتی ... تمام ہندوستان کے شیعوں سے ہم ا... کرتے ہیں - کہ اس مجوزہ قانون کے متعلق ... زور احتجاج کریں - اور اس ایوان اسمبلی ... اپنی آواز میں پہنچا دیں - جو ہر بلا کو ہمارے ... سر پر منڈھنا چاہتا ہے *

(الواعظ ۲۴ - جنوری ۱۹۳۹ء)

آریہ سماج سرہند کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سرہند کا سالانہ جلسہ ۱۷ تا ... فروری ۱۹۳۹ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جانا قرار پایا ہے *

اس اوسر پر آریہ مہا سمیلن اچھوت اُدھار سمیلن بھی ہوں گے - اچھوت اُدھار سمیلن ۱۸ - فروری کو ہوگا - اس علاقہ کے ہریجنوں کو اس اوسر پر بدھار کر لابھ اُٹھانا چاہیئے - کیونکہ اس اوسر پر ستھ اُپدیشک ... جہانوں بھاودوں کے منوہر اُپدیش تتھا ... اور بھجنیکوں کے منوہر بھجن ہوں گے - کافی رونق ہوگی *

(پردھان آریہ سماج ہذا)

بڑھیا ٹانک

لذّت دار

گورو کل کانگڑی کا
چیون پراش

دل و پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے - پُرانی کھانسی تپ دق و دمہ وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے - بچے - بوڑھے - عورت - مرد سب کے لئے بڑھیا ٹانک ہے *(فہرست ادویات مفت طلب کریں)

قیمت :- دو روپیہ (عہ) فی پونڈ

پتہ :- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گورو کل کانگڑی (ہردوار یو پی)

برانچ :- گورو کل فارمیسی ہسپتال روڈ - لاہور

وہ کیا کہتے ہیں؟

...رگیہ لالہ امین چند جی دوساجیہ انتم بھاؤ کے

الہ امین چند جی دوساجیہ سابق پردھان
ماج بھیڑا ایچ تنتا سبھا سد آریہ سماج لدھیانہ
ایک درڑھ آریہ سماجی تھے - آپ کا ٢٨-١ گست
لن میں سورگباش ہو گیا - اس سے کچھ دن
نہوں نے اپنے سپتر لالہ دینا ناتھ جی دوساجیہ
ے وکیل کو جو پتر لکھا - اس کے کچھ اقتباس
جہ ذیل ہیں - جن سے ان کی آریہ سماج گورو کل
ن سے پریتی کا اظہار ہوتا ہے - آشا ہے -
، کے سپوگیہ پتر لالہ دینا ناتھ جی وکیل اپنے
پتا کے انتم سندیش کو پالن کرنے میں
، جت ہوں گے :-

عزیز دینا ناتھ طول عمر

ی تو خیال ہو جاتا ہے - کہ جلد اچھا ہو جاؤنگا -
- بھی دل آ جاتا ہے - کہ شاید انت سمیہ
ہے - بہر حال کچھ بھی ہو مجھے ذرا بھی
ہٹ یا اُداسی بالکل نہیں ہوتی ہے"....
میرا درڑھ وشواس ہے - کہ ویدک دھرم
ریہ سماج کی ترقی سے سنسار میں امن
تی اور سکھ کی ورشا ہوگی - اور اس کو ترقی
، بھی حتی المقدور پوری کوشش کرتا
ہوں - مہرشی دیانند کے لگائے ہوئے
کلپ برکھش میں تم نے بھی بہت پریم
پیار رکھنا - اور جہاں تک تم سے ہو سکے -
، سماج گورو کل سیکشن کی ہمیشہ امداد کرتے
ا - اور اس کے ست سنگ میں مع اپنے
بچوں کے شامل ہونا سب سے اوّلین فرض
تھا -

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں
، ہزار روپیہ دے کر ایک فنڈ بنام آچار
ھار ندھی قائم کر دیا تھا - اس میں اپنا
د غیرہ کوئی نہیں رکھا - یہ شرط لگائی تھی -
س کے سود سے سال دو سال بعد ایک
بٹ چھپا کر نوجوانوں میں مفت تقسیم
یا جایا کرے - جس سے ان کا چال چلن
رہے - اس کی بابت بھی سبھا سے کبھی
دریافت کرنا - اگر کسی وقت ممکن ہو -
س کی امداد بھی اور روپیہ سے کرنا - لیکن
اکرنا - کہ اس تحریر کو جتنی دیر تک ہو
، سنبھال کر رکھنا - اور سال میں ایک دو
پڑھ لیا کرنا "

(لچھو رام منتری - لدھیانہ)

اودشیک نویدن

(١) آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور (پنجاب) کے ممبران کی جنرل میٹنگ ٤- فروری ١٩٣٩ء بروز سنیچر وار ٤ بجے شام آریہ سماج مندر میں منعقد ہو گی - سالانہ بجٹ پیش کیا جاوے گا - عہدیداران اور انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کا چناؤ ہو گا - ان کے علاوہ دیگر اہم امورات ہیں - مثلاً سماس پرچار - سنٹرل انڈیا میں بھیلوں کے اندر کام - جن پر وچار کیا جاویگا - ممبران درشن دے کر کرتارتھ کریں -

(٢) ضلع علی گڑھ میں مہارانا پرتاپ اور رانا سانگا کی نسل کے تیس ملکانے مسلمان راجپوتوں کو جو کہ چار سو برس پہلے مسلمان ہو گئے تھے - واپس ہند و دھرم میں ان کی درخواست پر لے لیا گیا ہے - انہوں نے خوشی سے اپنے آبائی دھرم میں شامل ہونا سویکار کیا تھا - ابھی اور کئی گرام ان بھائیوں کے ہیں - جن میں ہزاروں کی تعداد میں ان کی برادری کے لوگ موجود ہیں - ان سب کو واپس لینے کے واسطے مشن سرتوڑ کوشش کر رہا ہے -

(٣) پنڈت لکھی رام ہمیرپور ضلع کانگڑہ کا باشندہ فرنٹیر میں موٹر ڈرائیوری کا کام کرتا تھا - اس کو غیر علاقہ کے لوگ زبردستی پکڑ کر لے گئے تھے - بڑی مشکل سے وہ ان کے پنجے سے رہائی پا کر بھاگ آیا تھا - اور پشاور سے ایک بھائی نے اسے ہوشیارپور بھیج دیا تھا - اس کو باقاعدہ شدھ کر لیا گیا ہے - اگر کسی بھائی کو موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو - تو وہ اُسے رکھ سکتے ہیں -

(دیوی چند پردھان مشن)

مردم شماری اور ذات

آریہ سماج میں کتنی ایسی باتیں گھس رہی ہیں - جو کہ رشی دیانند کے سدھانتوں کے وردھ ہیں - غضب ہے - کہ جس ورن آشرم دھرم کے اوپر رشی دیانند نے اتنا زور دیا ہے - ان دونوں کا نام ہی مٹانے کے لوگ درپے ہیں - اور ذات پات توڑک منڈل کے پروپیگنڈا کے زیر اثر آریہ سماجی بھی یہی سمجھنے لگے ہیں - کہ شاید ذات کا لکھوانا ٹھیک نہیں ہے - جاتی کو قائم رکھنے کے واسطے رشی دیانند نے "ستیارتھ پرکاش" اور "سنسکار ودھی" آدی میں کتنا زور دیا ہے - وہ لوگ پڑھنے والے بخوبی جان سکتے ہیں - یہاں تک وہ ورن دھرم کو اودشیک سمجھتے تھے - کہ انہوں نے "ستیارتھ پرکاش" میں صاف لکھا ہے - کہ :-

"اگر کوئی شخص اپنے ورن کو قائم نہ رکھ سکے - تو اس کو والدین کے گھر میں ہی نہ رکھا جاوے"

سوامی جی کے وچاروں کا دھیان کر کے ایسا پرتیت ہوتا ہے - کہ جو آریہ سماج کا ممبر ہو کر اپنی جاتی کو نہیں لکھواتا ہے - وہ پاپ کرتا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو آریہ سماجوں کے نام اور آریہ سماجوں کو اپنے سبھاسدوں کے نام ہدایات جاری کر دینی چاہئیں - کہ ہر ایک آریہ اپنی جاتی کو مردم شماری میں ضرور لکھوائے - گن کرم سوبھاؤ سے جو اپنی جاتی براہمن کھشتری ویش یا شودر سمجھتا ہے وہ ہی لکھوا دے - مگر لکھوا دے ضرور - چار ورن ضرور قائم رہیں - ان باتوں کا دماغ پر اثر ہوتا ہے - اگر ایسا نہ لکھوایا جائے گا - تو آریہ سماجیوں کے دلوں میں یہ بیٹھ جاویگا -

---

ہے کیا کوئی دل والا؟

(از شری ستیہ بھوشن جی یوگی)

ماں کی کرون[1] پکار سنے جو ——
دیبوں کی چیت کار سنے جو ——
پیڑا کا سنسار چنے جو ——
آزادی کا متوالا
ہے کیا کوئی دل والا؟

—— ماں کے یہ بھیشن[2] بندھن
—— پیڑا کا پرتی پل کرندن
—— درد بھرا تن و یاکل من
ہے کیا کوئی رکھوالا؟
ہے کیا کوئی دل والا؟

کرور منترناؤں[3] سے دشٹ ——
جو نکیں خون چوسنیں تشٹ ——
کرتی ہیں نج تن کو پشٹ ——
ماں کو نیرس کر ڈالا
ہے کیا کوئی دل والا؟

—— آنکھیں کھولو[4] ماں کے لال
—— دھرو روپ نا شک وکرال
—— دشٹوں کے پرساد وشال
بھسم کرو بن کر جوالا
ہے کیا کوئی دل والا؟

ساماجک سماچار

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

آریہ سماج چونیاں کا سالانہ انتخاب مورخہ ۱۴-۱-۳۹ کو ہوا۔ جس میں نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے:-

(۱) پردھان:- لالہ بلاقی رام جی وکیل ٭
(۲) اُپ پردھان:- بابو درشن دیال جی وکیل ٭ (۳) جنرل منتری:- مہاشہ کندن لال جی ٭ (۴) منتری:- لالہ گردھاری لال جی۔
(۵) اُپ منتری:- لالہ گلزاری لال جی ٭
(۶) خزانچی:- لالہ اُتم چند جی ٭ (۷) لائبریرین بھگت دیوی دیال جی ٭

ہر ماہ کے آخری اتوار کو انترنگ سبھا کرنے کا نشچے کیا گیا۔ اور حاضری کا رجسٹر رکھنا منظور ہوا ٭ (منتری)

گوروکل رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ

گوروکل رائیکوٹ کا وارشک اُتسو ۳-۴-۵ اور ۶- مارچ ۱۹۳۹ء بروز شکر۔ سنیچر۔ اتوار اور سوموار کو ہولی کی چھٹیوں میں ہونا قرار پایا ہے۔ جو مہانوبھاو اپنے بالکوں کو اس گوروکل میں داخل کرانا چاہیں۔ انہیں کاریالیہ گوروکل رائیکوٹ ضلع لدھیانہ سے پتر دیوہار کرنا چاہیئے۔ اور شیگھر ہی پرویش پتر منگوا کر اور پر کر کے بھیج دینا چاہیئے۔ اس ورش بہت نئے چھاتر پرویشٹ کئے جاویں گے ٭ (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج نارائن گڑھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نارائن گڑھ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۷- اپریل سے ۱۰- اپریل تک منایا جانا قرار پایا ہے ٭

چناؤ سالانہ چناؤ مورخہ ۳۱-۱۲-۳۸ کو ہوا۔ جس میں نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے:-

(۱) پردھان:- شری حکیم واسدیو جی حاذق الحکما
(۲) منتری:- شری سادھو رام جی آریہ ٭
(۳) خزانچی:- شری مدن لال جی عطار ٭
(۴) لائبریرین:- شری ماسٹر کشوری لال جی آریہ
(۵) سہایک:- ماسٹر رام جی داس جی ریٹائرڈ

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

نے سر اکبر حیدری وزیر اعظم نظام ریاست کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:-
مشن کو پنڈت شیام لال اور دیگر

چار آدمیوں کی جیل میں موت واقع ہو جانے کی خبر سن کر بہت تشویش ہوئی ہے۔ براہِ نوازش غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جاوے۔ اور قصورواروں کو عبرت ناک سزائیں دی جاویں۔ تاکہ ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی بے چینی دور ہو ٭" (دیوی چند پردھان)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی شری لالہ جیوتی پرشاد جی کے آکسمک دیہانت پر جو ایک نہایت شریف اور اُتساہی پُرش تھے۔ نیز آریہ سماج دہلی اور پانی پت کے بڑے سرگرم کارکن تھے ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے ٭

پربھو سے پرارتھنا ہے۔ کہ دیوںگت آتما کو شانتی اور ان کے دکھی پریوار کو دھیریہ پردان کریں ٭

(منتری آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی)

آریہ سماج گونڈہ کے سماچار

(۱) مہاشہ چوکھے رام جی کا وواہ ویدک ریتی سے آریہ سماج مندر گونڈہ میں مورخہ ۸-۱۰-۳۸ کو شریمتی ساوتری دیوی سے ہوا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی نے ۵ روپے آریہ سماج کو دان دئیے ٭

(۲) آریہ سماج گونڈہ کے اتینت اُتساہی کاریہ کرتا مہاشہ دھرم راج جی کا تبادلہ دیوانی کچہری گورکھپور میں ہو گیا ہے۔ آریہ سماج گورکھپور مہاشہ جی سے لابھ اُٹھاوے ٭

(۳) آریہ سماج گونڈہ آریہ جگت کے وکھیات نیتا شری مہاتما ہنسراج جی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ مہاشہ جی کی آتما کو سکھ شانتی اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں ٭

(۴) آریہ سماج گونڈہ کی جنرل سبھا کی بیٹھک مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۹ء کو ہوئی۔ جس میں نمن لکھت پرستاو پاس کئے گئے:-

(۱) مہارانی وکٹوریہ کی دھارمک معاملوں میں تٹستھ رہنے کی گھوشنا کے انوسار شو مندر دہلی شیگھر ہندوؤں کو دے دیا جاوے ٭

(۲) دہلی کے چیف کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے ہندو دھرم وِرودھی نوٹس سے سمست ہندو جاتی کو بہت آگھات لگا ہے۔ اتاو اسے شیگھر سے شیگھر واپس کر لیا جاوے ٭

(دیوی پرشاد منتری آریہ سماج گونڈہ)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج (دیوان ہال) دہلی اپنے اُپ پردھان تتھا اُتساہی کاریہ کرتا شری لالہ جیوتی پرشاد جی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ تتھا یہ انوبھو کرتی ہے۔ کہ آپ کے دیوگ سے اس سماج میں جو ستھان خالی ہو گیا ہے۔ اس کی پورتی آسانی سے نہیں ہو سکے گی ٭

یہ سبھا لالہ جیوتی پرشاد جی کے پریوار تتھا رشتہ داروں سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرحوم آتما کو شانتی اور ان کے دکھی پریوار کو دھیریہ پردان کریں ٭

(شو چرن داس منتری آریہ سماج دہلی)

آریہ سماج جلالپور جٹاں کے سماچار

مورخہ ۱۳-۱-۳۸ کو آریہ پتری پاٹھ شالہ جلال پور جٹاں میں لوہڑی کا تہوار منایا گیا۔ پنڈت نند لال شرما منتری آریہ سماج ہذا نے تہوار کی اہمیت کو واضح الفاظ میں حاضرین پر ظاہر کیا ٭

ازاں بعد لالہ سوریہ پرکاش جی پردھان آریہ سماج نے تقریر کی ٭

مونڈن سنسکار

مورخہ ۱۲- ماگھ سمت ۱۹۹۵ بسنت پنچمی کے دن شریمان مہاشہ تیرتھ رام جی منتری آریہ سماج میرپور کے سپتر عزیز ستیہ پرکاش کا مونڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار پنڈت امرناتھ جی اُپدیشک نے کرایا۔ اس شبھ اوسر پر منتری جی کے پتا جی نے مبلغ تین روپیہ آریہ سماج میرپور کو دان دیا۔ اور آئے ہوئے اصحاب کا

آج کل کے یورپ پر ایک نظر

بقیہ صفحہ ۱۱

وہ لینن کی طرح بہت زیادہ اُونچے فکر و تصور کا آدمی معلوم نہیں ہوتا۔ مگر اس کے کردار میں کسانوں جیسی ذہانت اور چالاک طبیعت ضرور پائی جاتی ہے۔ اور روس کے دیہات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ دیہاتوں کو زیادہ جانتا ہے۔ شہروں کو کم پہچانتا ہے۔ اس لئے اس کی ساری توجہ چین پر لگی ہوئی ہے۔ اور جاپان کے خلاف چین میں سے چینی دیکھنے کا زیادہ مشتاق ہے۔ تاکہ جاپان اندرونی طور پر اس قدر کمزور اور نڈھال ہو جائے۔ کہ جب وقت آئے۔ تو ایسا زبردست کس کر ہاتھ مارے۔ کہ جاپان مقابلہ کی تاب نہ لا سکے ٭

ایک ہی وقت میں دو محاذوں پر سٹیلن جنگ کرنے کی عقلمندی سے بخوبی واقف ہے وہ ہرگز ایسی غلطی نہ کرے گا۔ وہ اپنے آپ کو مونچھ کی ناک میں لگائے رکھے گا۔ اور اپنی حدود سے بڑھنے نہ پائیگا۔ جب اس کے مخالفین کمزوری کے کسی خاص نقطہ پر پہنچ جائیں گے۔ تو یہ اپنی کمین گاہ سے جہاں وہ چپ چاپ تماشا دیکھ رہا ہے نکلے گا۔ اور ضروری کارروائی کرے گا ٭

اس اثنا میں یہ بات دیکھی جا رہی ہے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اس قدر سرعت کے ساتھ ترقی نہیں کر رہی ہے۔ جس قدر جمہوریت سوویٹ روس ٭

ہزاروں سال سے انسان انسان کے خلاف جنگ کرتا چلا آ رہا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ انسان اپنی انسانیت کو بھول کر نفرت اور حقیر جذبات کے زیر اثر ہو کر گھناونے مظالم پر اُتر آتا ہے۔ ہزاروں سال کی جنگ و قتل اور غارت گری کے بعد بھی اس نے یہ معمولی سی بات نہیں سمجھی ہے۔ کہ:-

"اگر جسم کا ایک عضو دُکھتا ہے۔ تو سارا جسم اس کے ساتھ تکلیف اُٹھاتا ہے" ٭

موہن یوگ سے سنسکار کیا گیا ٭

(دوارکا ناتھ اُپ منتری آریہ سماج میرپور)

شوراتری نمبر میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھاویں (مینیجر)

آریہ سماجوں میں "حیدرآباد دوس" کی دھوم

آریہ سماج میرپور

۲۲-جنوری ۱۹۳۹ء کو آریہ سماج میرپور میں ایک سارو جنک سبھا ہوئی۔ جس میں راٹھم پنڈ ہاں لالہ موہن لال شاہ۔ چودھری سام لال صاحب۔ اور مہاشہ پریہ ورت جی کی تقریریں ہوئیں۔ اور ریزولیوشن نمبر ۴ و ۵ منظور شدہ آریہ کانگرس شولاپور کو پاس کیا گیا۔

(تیرتھ رام منتری آریہ سماج میرپور)

آریہ سماج پنڈدادنخاں

مورخہ ۲۲-جنوری ۱۹۳۹ء کو آریہ سماج پنڈدادنخاں میں تمام ہندو جنتا نے زیر صدارت ڈاکٹر جوالا سہائے منتری سناتن دھرم سبھا پنڈدادنخاں حیدرآباد ڈے منایا گیا۔

شری حبنت سرمونی داس۔ تھنہ گوردنداس ڈاکٹر نانک چند۔ پنڈت جگن ناتھ جی شاستری نے خوب پُرزور تقریریں کیں۔ اور سردسمتی سے پروٹسٹ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

جلالپور جٹاں

جلالپور جٹاں مورخہ ۲۲-۱-۳۹ بروز اتوار آریہ سماج مندر میں ہفتہ واری ست سنگ کے بعد مقامی ہندوؤں کا جلسہ زیر صدارت تاراچند جی منعقد ہوا۔

شریمان لالہ جگن ناتھ جی سوری۔ ماسٹر رام ناتھ جی سوری۔ شری بنواری لال جی دوگل نے بالترتیب حیدرآباد ریاست میں کئے گئے مظالم کے متعلق سامعین کو واضح الفاظ میں بتلایا۔

بعد ازاں چندہ کے لئے اپیل کی گئی پیشتر بھی مبلغ یکصد روپیہ اکٹھا کر کے شولاپور روانہ کیا گیا تھا۔ امید ہے۔ کہ اس دفعہ بھی یکصد روپیہ کے قریب جلد از جلد روانہ کر دیا جائیگا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج دورالا

آریہ سماج ہذا نے مورخہ ۲۲-جنوری ۱۹۳۹ء کو حیدرآباد دوس منایا۔ جس میں پروٹسٹ ریزولیوشن سردسمتی سے پاس ہوئے۔

اس کے اتیرکت مبلغ بیس روپے آریہ سماج ہذا نے حیدرآباد فنڈ میں شری نارائن سوامی جی کی سیوا میں بھیجا۔ اس میں مبلغ پانچ روپے بابو لبھا رام جی سٹیشن ماسٹر کے ہیں۔ انہوں نے ۵ روپے ماسک جب تک ستیاگرہ جاری رہے دینے کی پرتگیا کی ہے۔

آریہ سماج جگادھری

آریہ سماج بازار چوک کی طرف سے ۲۲-جنوری ۱۹۳۹ء کو حیدرآباد دوس کے اُپلکش میں رات کو ۷ بجے

آریہ سماج بمبئی

ردی وار ۲۲-۱-۳۹ آریہ سماج ۲۲۷- دھل بھائی پٹیل روڈ کی طرف سے سا پتاہک ست سنگ میں پرانہ کال ہون سندھیا آدی کے پشچات "حیدرآباد میں سنکٹ" وشئے پر پنڈت الیس کو یراج کا مارمک بھاشن ہوا۔

آریہ سماج کی طرف سے پرانہ ۱۱ بجے "حیدرآباد ڈے" منایا گیا۔ مہاشہ سدرشن جی کا تیلگو میں اور پنڈت الیس کویراج جی کا سرل ہندی میں ویاکھیان ہوا۔

جے پالی سمندر نٹ پرہون کے بعد برہمانند

گوروکل کانگڑی

سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار یہاں پر حیدرآباد ڈے بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس کے لئے گوروکل کانگڑی۔ بان پرستھ آشرم جوالاپور۔ سناتن دھرم سبھا وغیرہ سنستھاؤں کی طرف سے آیوجن کیا گیا۔ جلوس نکالا گیا۔ اور سوامی ستیہ ورت جی ہری دوار کی صدارت میں جلسہ ہوا۔

(ستیہ ورت لکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

منعقد ہوا۔ جس میں پروٹسٹ پرستاؤ سردسمتی سے پاس ہوئے۔ (ناتھو لال منتری)

نظام سٹیٹ میں "حیدرآباد دوس"

(۱) راج دھانی میں اُپ مان گنج۔ راج گنج۔ مہاراج گنج۔ کشن گنج۔ محبوب گنج۔ سلطان بازار اتھوا سکندرآباد میں پورن ہڑتال۔

اکتنے ستیاگرہی پکڑے گئے؟ ۲۱-جنوری کو گولی گڑا میں ۵ ستیاگرہی۔ ۲۲-جنوری کو دس ملتان بازار میں۔ ۵ کاچی گوڑا میں۔ ۶ نام پلی میں۔ ۲ دھول پیٹھ میں پربھات پھیری کرتے ہوئے۔ عثمان گنج میں۔ دو چیتے خیرات آباد اور شاہ علی بنڈہ میں۔ چار کا ایک جتھا شام کو دوبارہ ملتان بازار میں۔ آٹھ دس آدمی لاری میں جاتے ہوئے پکڑے گئے۔

ساکول (ضلع بیدر) میں پورن ہڑتال رہی دیگر دیہات میں بھی۔ کملاپور میں ۹ گرفتار۔ سماج کے سبھی ادھیکاری گرفتار رہے۔ دھرور۔ آریہ منتر نامی بہتی دن بھر ستیاگرہ کرتے رہے پھر گرفتار ہوئے۔

گلبرگہ (۲۲-جنوری) حیدرآباد دوس دھوم دھام سے منایا گیا۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ مہاشہ وشنو بھگوان نے ۲۳-جنوری کو ہون کنڈ بنایا۔ "ویدک سندیش" تھا دھارک لپنکیں بڑھی گئیں۔ ان کو رات کے دس بجے پکڑ لیا گیا۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج چک جھمرہ

مورخہ ۲۲-۱-۳۹ آریہ سماج چک جھمرہ کے جنرل اجلاس میں حیدرآباد ڈے بڑے جوش سے منایا گیا۔ جس میں مہاشہ بوڑی سام جی دئید مہنسراج جی۔ برہمچاری نندلال جی و لالہ ہنسراج جی وِرج کی بڑی زبردست تقریریں ہوئیں۔ اس کے بعد دئید ہنسراج جی مسافر نے حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق "اُٹھ لنگوٹہ کس لے ترتھل مچا دے" کے عنوان سے زبردست ولولہ انگیز نظم پڑھی۔ جس سے پبلک میں کافی جوش پھیلا۔ اس کے بعد دو ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

اور ویدپنڈت الیس کویراج کے حیدرآباد ستھتی پر ویاکھیان اور شری پنڈت گوپال آنند جی کے منوہر بھجن ہوئے۔

(برہمانند منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نارائن گڑھ

یہ سارو جنک سبھا آریہ سمیلن شولاپور کے سویکرت پرستاؤ نمبر ۴-۵ کا سمرتھن کرتے ہوئے حیدرآباد نظام گورنمنٹ کو آدیش دیتا ہے۔ کہ پرستاؤ نمبر ۴ میں انکت آریہ سماج کے مطالبات کو شیگھر سویکار کرے۔ اور آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ پرستاؤ نمبر ۴ میں انکت مطالبات کے شیگھر پورا نہ ہونے پر یہاں کی ساری آریہ جنتا پرستاؤ نمبر ۵ میں ورنت اُپائے میں

تن من۔ دھن سب پرکار سے سہیوگ دینے کے لئے تیار رہے۔

(سادھو رام منتری آریہ سماج نارائن گڑھ)

آریہ سماج پورن پور (یو۔پی)

آریہ سماج پورن پور کی یہ سارو جنک سبھا آریہ سماج شولاپور کے سویکرت پرستاؤ نمبر ۴ اور ۵ کا سمرتھن کرتے ہوئے حیدرآباد کی نظام گورنمنٹ کو آدیش دیتا ہے۔ کہ پرستاؤ سنکھیا نمبر ۴ میں انکت آریہ سماج کی مانگوں کو شیگھر سویکار کرے۔ اور آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ پرستاؤ نمبر ۴ میں انکت مانگوں کے شیگھر پورا نہ ہونے پر یہاں کی سمست جنتا پرستاؤ نمبر ۵ میں ورنت تن من۔ دھن سب پرکار سے سہیوگ دینے کے لئے تیار ہے۔ اور تیار رہے گی۔

(رام پرشاد منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جموں

جموں کے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کا یہ جلسہ آدین کانگرس شولاپور کے منظور کردہ ریزولیوشن نمبر ۴ و ۵ کی تائید کرتے ہوئے حیدرآباد کی نظام گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ریزولیوشن نمبر ۴ میں مندرجہ آریہ سماج کے مطالبات کو شیگھر منظور کرے اور آریہ ستیاگرہ سمتی کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ریزولیوشن نمبر ۴ میں مندرجہ مطالبات کے شیگھر پورا نہ ہونے پر یہاں کی ساری جنتا ریزولیوشن نمبر ۵ میں مندرجہ تجویز میں تن من اور دھن ہر پرکار سے سہیوگ دینے کے لئے تیار ہے۔

(تلسی رام منتری)

آریہ سماج پھلور

پھلور آریہ سماج مندر میں مورخہ ۲۲-جنوری ۱۹۳۹ء کو رات کے ۷ بجے ایک عام پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دو ریزولیوشن سردسمتی سے پاس ہوئے۔

(منی لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کراچی

آریہ سماج کراچی کی طرف سے مورخہ ۲۲-۱-۳۹ کو حیدرآباد ڈے بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ اور حیدرآباد سمبندھی پرستاؤ نمبر ۴ و ۵ سویکرت ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج علاولپور

ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ آریہ سماج علاولپور میں حیدرآباد ڈے منانے کیلئے بابو بسنت رام جی اوورسیر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں پروٹسٹ پرستاؤ پاس ہوئے۔ (کرشن کمار شرما)

CCO, Gurukul K

وچتر وشو

روشنی دینے والی مچھلی

اٹلانٹک کے بعض غیر آباد ساحلوں پر ایک عجیب وغریب مچھلی پائی جاتی ہے۔ اس مچھلی کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ رات کی تاریکی میں پانی سے نکل کر ریت پر آ جاتی ہے۔ جوں ہی اس مچھلی کو ہوا لگتی ہے۔ اس کا سارا جسم روشن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی روشنی اتنی ہوتی ہے۔ کہ تاریک فضا منور ہو جاتی ہے۔

ماہرین کا خیال ہے۔ کہ اس مچھلی کے جسم پر خاص قسم کا فاسفورس ہے۔ جو ہوا لگنے سے روشن ہو جاتا ہے۔

بھیڑ بکریوں سے بھی سستی عورتیں

آپ کے وہم و گمان میں بھی شاید یہ بات نہ ہوگی۔ کہ دنیا میں کوئی ایسا خطہ بھی ہے۔ جہاں عورتیں بھیڑ بکریوں سے بھی کم قیمت میں فروخت ہوتی ہوں۔

حال ہی میں ایک سیاح روس کے غیر آباد شمالی علاقہ کی سیاحت کر کے آیا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس علاقہ کی عورتیں نہایت خوبصورت ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی قدر و قیمت یہ ہے۔ کہ ایک خوبصورت لڑکی نہایت آسانی کے ساتھ چاندی کے چند سکوں کے معاوضہ میں مل جاتی ہے۔

اُڑنے والا آدمی!

حال ہی میں امریکہ کے انجینیروں نے ایک ایسا ہلکی پرزوں والا ہوائی مشین ایجاد کی ہے۔ جس کو لگا کر آدمی پرندوں کی طرح ہر طرف بلند سے بلند مقام پر پرواز کر سکتا ہے۔

ریڈیم سے بھی زیادہ قیمتی

کیلیفورنیا (امریکہ) کے پروفیسر لازنس نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایسی شے دریافت کر لی ہے۔ جس میں ریڈیم سے دوگنی طاقت موجود ہے۔ اس کا نام انہوں نے ریڈیم سوڈیم رکھا ہے۔

صنعت وحرفت

کم سرمایہ کی تجارتیں

ذیل میں اُن تجارتوں کے متعلق کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ جو معمولی سرمایہ سے چل سکتی ہیں:-

صابن سازی

(سو روپے سے پانچ سو روپے تک)

شہروں میں سپلائی کے لئے تازہ مکھن پانچ سو روپے۔

سوڈا واٹر فیکٹری دو سو سے ایک ہزار روپیہ تک۔ فرنیچر۔ میز کرسی وغیرہ بنانا ایک سو روپیہ سے پانچ سو روپیہ تک۔ بیڑی بنانا سو روپیہ۔ سگار بنانا پانچ سو روپیہ سے پانچ ہزار روپیہ تک۔ بلاک بنانا ایک سو روپیہ سے دو ہزار روپیہ تک۔ عرق نکالنا پانچ سو روپیہ سے پانچ ہزار روپیہ تک۔ عطر اور خوشبودار تیل بنانا پانچ سو روپیہ تک۔ جلد سازی سو روپیہ سے پانسو روپیہ تک۔ بوٹ جوتی بنانا ایک سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک۔ چمڑے کے سوٹ کیس وغیرہ بنانا دو ہزار روپیہ۔ رنگ سازی وڈسانی کلیننگ وغیرہ ایک سو روپیہ سے پانچسو روپیہ تک۔ ٹھپہ (بیل بوٹے کا کام) پچاس روپیہ سے۔ موم بتی بنانا۔ تجارت کیلئے پانسو روپیہ۔ قالین کا کام دو سو روپے۔ دھاگے کی گولی بنانا دو سو روپے۔ کسٹرائیل نکالنا ایک ہزار روپیہ۔ بیہ کا سامان تیار کرنا پچاس روپے سے دو سو روپے تک۔ ہلدی کی مشین لگانا پانچسو روپے سے دو ہزار روپے تک۔ ہیٹ بنانا تین سو روپے تک۔ سیاہی بنانا ایک سو روپیہ سے پانچ سو روپیہ تک۔ ہاتھی دانت کا کام ایک سو روپیہ سے پانسو روپیہ تک۔ کنگھا تیار کرنا ایک سو روپیہ سے پانچسو روپیہ تک۔ لاکھ تیار کرنا دو سو روپیہ تک۔

قفل قینچی چاقو تیار کرنا دو سو روپے سے دو ہزار روپیہ تک۔ بوٹ پالش تیار کرنا دو سو پچاس روپیہ سے دو ہزار روپیہ تک۔ کھیل کا سامان تیار کرنا پانچ سو روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک۔

فوٹو گرافی کرشل تین ہزار روپیہ۔ قمیضوں کی چکھٹ لگانا پچاس روپیہ سے سو روپیہ تک۔

دیگر دیہات میں یہ کام آسانی سے کم خرچ پر کئے جا سکتے ہیں:-

(۱) پولٹری فارم — پچاس روپے سے ایک ہزار روپیہ تک۔ ڈیری فارم پچاس روپیہ سے ایک سو روپیہ تک۔ رسے بنانا ایک سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک۔ شہد کی مکھی۔ جانور اور پرندے پالنا ایک سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک۔ اینٹ کی بھٹیاں تیار کرنا دو سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک۔ چونا و سرخی کی بھٹی تیار کرنا دو سو روپے سے دو ہزار روپیہ تک۔ تیل نکالنے کی چھوٹی مشین دو سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک۔ آٹے کی مشین دو سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک۔

کھانڈ بنانا (چھوٹے پیمانہ پر) دو ہزار روپیہ۔ چاول کی مشین دو ہزار روپیہ۔ دال دلنے کی مشین دو ہزار روپیہ۔ ریشم کے کیڑے اور لاکھ کے کیڑے پالنا پانچ سو روپیہ۔

بڑے پیمانہ پر کام

کھانڈ کا کارخانہ — چھ لاکھ سے دس لاکھ روپیہ تک۔

چمڑے کا کارخانہ و کھالیں — پچاس ہزار سے دو لاکھ روپیہ تک۔

المونیم کے برتن کا کارخانہ — بیس ہزار روپیہ۔

ہوزری کا کارخانہ — پچاس ہزار سے دو لاکھ روپیہ۔

سٹیم لانڈری پچاس ہزار سے دو لاکھ روپیہ۔ بسکٹ کا کارخانہ۔ ایک سے دو لاکھ روپیہ تک۔

گلاس کا کارخانہ پانچ ہزار روپیہ۔

ریشم کا کارخانہ — ۵ لاکھ سے دس لاکھ روپیہ تک۔ سوت کا کارخانہ — ۵ لاکھ سے دس لاکھ روپیہ تک۔

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

کیا آپ جانتے ہیں؟

— حاملہ عورت کو سانپ کبھی نہیں کاٹتا۔ اگر وہ لاتیں میں پڑ جائے۔ تو سانپ وہیں کھڑا ہو جائیگا۔ چاہے وہ مار بھی ڈالا جائے۔

— نیویارک میں ایک عورت نے بیمار چڑیوں کا علاج کرنے کے لئے ایک ہسپتال کھولا ہے۔

— ہندوستان میں ۱۷۶۰ گز کا ایک میل مانا جاتا ہے۔ مگر سویڈن میں ۱۱۶۹۰ گز کا۔ اور ہالینڈ میں ۱۰۹۳ گز کا میل سمجھا جاتا ہے۔

— ایک مکھی جب خالی شہد کی تلاش میں جاتی ہے۔ تو چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتی ہے۔

امریکہ میں ایک حالی نام کا شخص ہے۔ اس نے ۵۰ویں سال سے لمبی دوڑ کی مشق شروع کی۔ اور سترویں سال میں پہنچ کر اس نے یہ کثرت چھوڑ دی۔ بیاسی سال کی عمر میں اس نے ۲۶ میل ۳۵۸ گز کی دوڑ لگا کر جو ساڑھے چار گھنٹہ میں ختم ہوئی اپنی سالگرہ منائی ہے۔

آسٹریلیا انگلینڈ سے ۱۳ ہزار میل ہے۔ بہت پہلے جاڑے میں جو جہاز چلتا تھا۔ وہ گرمیوں میں جا کر پہنچتا تھا۔ ہوائی جہاز بھی پندرہ دن میں پہنچتا تھا۔ اب جلدی پہنچنے کے لئے ایک فلائنگ بوٹ تیار ہوا ہے۔ جو سڈنی سے سیدھا لنڈن ایک ہفتہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اگر یہ ہوا کے رخ سے چلے۔ تو چار دن میں لنڈن پہنچ جائے۔ اس کا فلائنگ بوٹ نام اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ یہ پانی میں اُتر سکتا ہے۔ اور اس پر چل بھی سکتا ہے۔

جرمنی میں سر کے بالوں سے چٹائی بنائی جانے لگی ہے۔ حجاموں کو اس بات کی اطلاع دی گئی ہے۔ کہ کوئی بھی کٹے ہوئے بالوں کو برباد نہ کرے۔ ان بالوں کو اکٹھا کرنے کے لئے سرکاری انتظام کر دیا گیا ہے۔

— امریکہ میں آٹھ سے زیادہ اشخاص موٹر رکھتے ہیں۔

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کیلئے اَن وغیرہ اور گرم بستروں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ دیا کر کے دان دینے سمے اس طرف ضرور دھیان دیں۔ یہ سنستھا آپ کے دان سے ہی چل رہی ہے۔

منتری کیندری اناتھالیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور (پنجاب)

سوامی اسنند رکھشا

سانس لینے کا صحیح طریقہ

آپ سانس تو لیتے ہیں۔ مگر کیا یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ آپ ٹھیک ڈھنگ سے سانس لیتے ہیں؟ اگر آپ کے سانس لینے کا طریقہ خراب ہے۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ ہر ایک سانس کے ساتھ آپ کے اندر بیماری داخل ہو رہی ہے۔ اور قوتِ حیات گھٹتی جا رہی ہے۔ سانس اپنے آپ چلتا رہتا ہے۔ اس لئے اس پر کوئی دھیان بھی نہیں دیتا۔ لیکن لمحہ بھر رک کر سوچئے۔ کہ آپ جو سانس لے رہے ہیں۔ اس کی رفتار کیا ہے؟ اس کا ڈھنگ کیا ہے؟ اور ایسا تو نہیں ہے۔ کہ آپ پورا سانس نہ لے کر آدھا سانس لے رہے ہیں؟

اگر ہم آپ کے سامنے ان بیماریوں کی فہرست پیش کر دیں۔ جنہیں ٹھیک ڈھنگ پر سانس نہ لینے سے شہ ملتی ہے۔ تو آپ ایک دم ہی کانپ اٹھیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ:-

"ہیں! کیا اصل میں بات ایسی ہی ہے؟" مگر ہے بات ایسی ہی۔ ٹھیک ڈھنگ سے سانس نہ لینے سے پھیپھڑے اپنا کام ٹھیک نہیں کر سکتے۔ اور اگر ایسی غلطی بہت دنوں تک ہوتی رہے۔ تو وہ سکڑ جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی چھاتی بھی سکڑ جاتی ہے۔

چھاتی کے سکڑنے کے مختلف اسباب میں سے ایک اسباب یہ ہے۔ کہ سانس ٹھیک ڈھنگ سے نہ لیا جائے۔ جنہیں ہمیشہ ہلکے ہلکے سردرد کی شکایت بنی رہتی ہے۔ انہیں بھی سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ان کے سانس لینے اور چھوڑنے کے عمل میں خرابی ہے۔

تب ٹھیک ڈھنگ سے سانس کیسے لیا جائے؟ اس کا سب سے سہل اور صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ آئینے کے آگے کھڑے ہو کر دیکھنے سے پتہ چلے۔ کہ چھاتی پیٹ پر آرام لے رہی ہے۔ کھڑے ہونے کے بعد دھیرے دھیرے سانس اندر بھرو۔ اور پھر لمحہ بھر رک جاؤ۔ اس لمحہ بھر کے اندر اندر سانس کے ذریعہ داخل شدہ ہوا جسم کے کونے کونے میں پھیل جاوے گی۔ اور جب سانس باہر نکلے گا۔ تب اندر کی نہ جانے کب کی جمع شدہ ہوا بھی اس کے ساتھ ہی نکل جاوے گی۔ ایک بار جب سانس خوب اندر بھر جائے گا۔ تب خواہ مخواہ طبیعت گھبرائے گی۔ اور اسے جلدی سے جلدی نکال باہر کرنے کی خواہش پیدا ہو گی۔ لیکن سانس جس رفتار سے لیا جائے۔ اسی رفتار سے اسے چھوڑنا بھی چاہئے۔ سانس چھوڑتے وقت ایک دم چھوڑ دینے سے آرام سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

سانس لیتے وقت دو باتوں کا دھیان بہت ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ جہاں سانس لیا جائے۔ وہ جگہ بہت صاف اور ستھری ہو۔ یعنی گندی ہوا وہاں نہ چلتی ہو۔ نہیں تو اس سے فائدے کی بجائے نقصان ہی ہو گا۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سانس ناک سے ہی لیا جائے۔ منہ سے ہرگز نہیں۔ منہ دراصل سانس لینے کے لئے ہے بھی نہیں۔ مگر بہت لوگ منہ سے ہی سانس لیتے ہیں۔ جب ہم ناک سے سانس لیتے ہیں۔ تب ناک سے داخل ہونے سے ہوا گرم اور صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن منہ سے داخل ہوتے ہی وہ سیدھی پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے۔ اور اس طرح کبھی ایسی ٹھنڈی ہوا بھی داخل ہو جاتی ہے۔ جو نقصان دہ ہوتی ہے۔

ایک مثال سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

جاڑے کے دنوں میں منہ کھول کر ہوا اندر کھینچئے۔ اور دیکھئے۔ آپ کے دانتوں میں ایک ٹیس سی اٹھنے لگتی ہے۔ مگر وہی ہوا ناک سے کھینچنے پر ایسا اثر ہرگز پیدا نہیں کرے گی۔

سانس کھینچنا اور چھوڑنا بھی ایک کسرت ہے۔ پہلے پہل یہ عمل پانچ بار کرنا چاہئے۔ پھر رفتہ رفتہ بڑھاتے بڑھاتے بیس پچیس بار کر دینا چاہئے۔ ایسا کرنے کے فوراً ہی بعد کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ ہاں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک پاؤ یا آدھ سیر دودھ پیا جا سکتا ہے۔

لال شربت

REGD

لال شربت

اس کے پینے سے بچوں کا خون، گوشت اور ہڈی بڑھتی ہے۔ اور وہ تندرست طاقتور اور چست رہتے ہیں۔

بچوں کو موٹا تازہ اور

طاقتور بنانے کی میٹھی دوا

دب دمہ

REGD

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر بہت آرام پہنچاتا ہے۔ چاہے کتنے زور کا دمہ کیوں نہ اٹھا ہو اس کی ایک یا دو خوراک پینے ہی دب جاتا ہے۔

فائدہ انداز: پچاس برس سے لاکھوں مریضوں کو آرام پہنچا کر ہندوستان کے کونے کونے میں مشہور ہے۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

اس طرح گہرے سانس کھینچنے اور [illegible] سے ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ اور قبض کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ سب سے بڑا فائدہ تو یہ کہ چہرے کی رونق بڑھ جائے گی۔

صنعت و حرفت

بقیہ صفحہ ۱۹

اون کاتنے اور بننے کا کارخانہ ۵ لاکھ سے دس لاکھ روپیہ تک۔

علاوہ ازیں لوہے کا کارخانہ۔ بجلی کے سامان بنانے کا کارخانہ۔ دودھ جمانے کا کارخانہ۔ گراموفون بنانے کا کارخانہ۔ رنگ بنانے کا کارخانہ۔ سیمنٹ بنانے کا کارخانہ۔ برف کا کارخانہ۔ لفافے اور [illegible] بنانے کا کارخانہ وغیرہ صنعتیں ہیں۔

ہر ایک شخص چھوٹے پیمانہ پر حسب حیثیت ایک کمپنی بنا کر مشترکہ طور پر بڑا کارخانہ جاری کر سکے۔ اپنا روپیہ لگا سکتا۔ روپیہ اپنے سامنے ہو گا۔ تجارتی منافع حاصل ہونے کے علاوہ غریب بھائیوں کو کام ملنے لگا۔

ہمیں خوشی ہے۔ کہ ایک دو بھائیوں نے ہمارے مشورہ پر جو ایک عرصہ ہوا ہم نے دیا تھا عمل کیا۔ انہوں نے آئیل انجن سے تین چار پہر تک گندم کا آٹا پیسنے کا۔ اور دھان کی مشین لگا رکھی ہے۔ ان کا کام نہایت تسلی بخش ہے۔ آج کل دیسی کپڑے کی مانگ ہے۔ کھڈیاں لگا کر کھدر وغیرہ موٹا کپڑا۔ اور کئی طرح کے کپڑے تیار کرنا بھی بہت فائدے مند ہے۔ اور اس سے بھی یہ نسبتاً بہت کم سرمایہ کا کام دو چار سو روپیہ سے بخوبی کام چل سکتا ہے۔

ہندفلیں رفلیں یوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔

فہرست درخواست پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar & Co.
Karachi

[illegible] لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش، نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0. Gurukul K[illegible]

Regd. No. L. 435

कृण्वन्तो विश्वमार्यम (वेद)

TELEPHONE: 2367

Regd. No. L. 435

ॐ

TEL. No. 2367

"प्रकाश" लाहौर का शिवरात्री नम्बर ॥

The Prakash WEEKLY.

Shivratri Number

ہفتہ وار پرکاش لاہور کا شوراتری نمبر!

۱۲-فروری ۱۹۳۹ء

ایڈیٹر
عشقی علاپوری

پروپرائٹر
مہاشہ کرشن بی-اے

نمبر ۶

جلد نمبر ۳۵

چندہ
سالانہ چار روپے ششماہی ۲؎
سہ ماہی سوا روپیہ

قیمت
فی پرچہ ایک آنہ (۱)

Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کانگڑی کی چند مشہور ادویات

بھیم سینی مکردھوج
جسمانی کمزوری کو دور کر کے طاقت دیتا ہے
قیمت
۱۲ روپیہ تولہ

چیون پراش
بڑھیا! لذیذ!! ٹانک!!!
طاقت اور تندرستی بڑھانے کے لئے اس کا استعمال بچے، جوان، بوڑھے مرد۔ عورت سبھی کو کرنا چاہیئے۔
قیمت:- چار روپیہ فی سیر

برہمی تیل
دماغ کو ترو تازہ رکھتا ہے
قیمت
۸ر شیشی

چندر پربھا
پیشاب کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے جریان جگر کی کمزوری خون کی کمی وغیرہ روگوں میں اکسیر ہے
قیمت:- ۱۰ر تولہ

بھیم سینی سرمہ
آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ آنکھوں میں سرخی۔ جالا۔ پھولا۔ کھجلی وغیرہ روگ جلد ہی دور ہو جاتے ہیں۔
قیمت:- تین روپے فی تولہ

سمت شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا۔ دھات گرنا۔ کمر درد۔ درد گردہ۔ جسمانی کمزوری کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔
قیمت:- ۱۲ر تولہ

فہرست ادویات مفت منگائیے

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

- ہردوار — گوروکل کی دکان موتی بازار
- پشاور — پی۔ این۔ بلکو اینڈ سنز
- لاہور — برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ
- پراگ پور (کانگڑہ) — باسودیو اینڈ سنز ... سیلر
- کوئٹہ — نیو میڈیکل ہال
- کرنال — لالہ منی رام سوداگر سڑک بازار
- شملہ — ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri

مہاتما نارائن سوامی اور دیگر بیس ٢٠ ستیاگرہیوں کو ایک ایک سال قید سخت

مہاتماجی کے خلاف ایک اور مقدمہ چلایا جائیگا

(حیدرآباد دکن) ۸-فروری) ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی پردھان انٹرنیشنل آریہ لیگ اور بیس ٢٠ دیگر ستیاگرہیوں کو مجمع خلاف قانون کا ممبر ہونے کے جرم میں ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ مہاتماجی کو حال میں حیدرآباد میں چالیس ستیاگرہیوں کے ہمراہ گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر انہیں شولاپور لے جاکر رہا کر دیا گیا تھا۔ سوامی جی پھر بیس ٢٠ ستیاگرہیوں کے ہمراہ ستیاگرہ کرنے کیلئے گلبرگہ گئے۔ اور وہاں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ جس پر منصف گلبرگہ نے انہیں ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاتماجی کے خلاف ریاست میں داخلہ پر پابندی توڑنے کے الزام میں ایک اور مقدمہ چلایا جائیگا۔

سالویشن مشن اور ستیاگرہ

سالویشن مشن کے ادھیکاریوں نے اپنے ورکروں کو ستیاگرہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ دوران قید میں انہیں ڈیوٹی پر سمجھا جاوے گا۔ اور پوری تنخواہ ملے گی۔

۳۲واں جتھا گرفتار

۳۱-جنوری کو سوامی ہاسکا نند جی نے سلطان بازار حیدرآباد میں ۳۲ ویں آریہ ستیاگرہیوں کے جتھے کی رہنمائی کرتے ہوئے ستیاگرہ کیا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

ستیاگرہیوں سے بدسلوکی

۲۹-۱-۳۹ کو شولاپور سے ایک جتھا حیدرآباد جا رہا تھا۔ کہ گاڑی پر پولیس نے گرفتار کر لیا۔ حوالات میں سات ستیاگرہیوں کو خوب پیٹا گیا۔ دو تو آدھ گھنٹہ بے ہوش پڑے رہے۔ انہیں ایک دن بھوکا رکھا گیا۔ اور سوامی دیانند اور آریہ سماج کو گالیاں دیں۔

دمن نیتی کا نیا رخ

حیدرآباد پولیس کے ادھیکاری ہر ایک شہر وقصبہ کے بڑے بڑے ہندوؤں سے زبردستی لکھوا رہے ہیں۔ کہ ان کا ستیاگرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور کہ ہندوؤں کو ریاست میں کوئی تکلیف نہیں۔ اور نہ کوئی شکائیت ہی ہے۔

گلبرگہ کے ستیاگرہیوں کو سزائیں

۲۳-۱-۳۹ کو مہاشہ وشنو بھگونت کو چھ ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

۲۶-۱-۳۹ کو وٹھل راؤ مدراسی کو ایک ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

ساکول آریہ سماج کے سب ادھیکاری گرفتار

۲۸-۱-۳۹ کو بھگوان راؤ، شنکر راؤ، چندر راؤ، تنھا دتاتریہ نے حیدرآباد دوس پر ستیاگرہ کیا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ خزانچی نے ستیاگرہ نہیں کیا تھا۔ لیکن انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔

۲۳-۱-۳۹ کو وٹھل راؤ بھینیک اور اسار رو ق رام نے ستیاگرہ کیا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے کی پیشکش

۲۲-۱-۳۹ کو ہوشیارپور میں ستیاگرہ دوس کے اتسو میں لیکچر دیتے ہوئے لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن نے خود کو ستیاگرہ کیلئے پیش کیا۔ ان کے بعد پنڈت رلا رام دیدہ فلیر دستگام

حیرت انگیز تبدیلی!

بالکل ہی نئے قسم کے

HANAVA — حناوا

AND اور

RIVIERA — رویرا

SUITINGS

CARNATIC MILL MADRAS

BUCKINGHAM MILL MADRAS

نئے ڈیزائن — نئے فیشن — نئی بناوٹ

جن میں سلوٹ نہیں پڑتے — کریز خراب نہیں ہوتی

اپنے شہر کے ہر ایک سٹور سے طلب کریں

تیار کردہ :- دی بکنگھم اینڈ کرناٹک کمپنی لمیٹڈ مدراس

سول ڈسٹری بیوٹرز برائے پنجاب وشمال مغربی سرحدی صوبہ دہلی - یوپی ومبئی میسرز برجموہن کرشن پرشاد کٹڑہ اہلووالیاں امرتسر

دیگر دفاتر لاہور راولپنڈی پشاور دہلی کانپور بمبئی

Haridwar. Digitized by eGangotri

لالہ خوشحال چند خورسند تیسرے ڈکٹیٹر

لالہ خوشحال چند جی خورسند پردھان پرادیشک سبھا لاہور حیدرآباد ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ جس جتھے کی وہ رہنمائی کریں گے۔ اس میں ڈی۔اے۔وی کالج کے اٹھارہ۔ آیوردیدک کالج کے پندرہ اور برہم مہاودیالیہ کے دس طالب علم بھی ہوں گے۔ لالہ خوشحال چند جی فروری کے تیسرے ہفتہ میں ستیاگرہ کریں گے۔

کنور چاند کرن جی شاردا شولاپور میں

کنور چاند کرن شاردا ایڈووکیٹ اجمیر جو ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ شولاپور پہنچ گئے ہیں۔

پنڈت بدھ دیو حیدرآباد کو

(۳۔ فروری) پنڈت بدھ دیو میرپوری اپدیشک بہاد لیتک سبھا ریاست حیدرآباد میں پرچار کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

ویر ساورکر پہلے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے

(نئی دہلی ۴۔ فروری) ہندو مہاسبھا حیدرآباد ستیاگرہ کمیٹی کے آج کے اجلاس میں ویر ساورکر کو ہندو مہاسبھا کی طرف سے کئے جانے والے ستیاگرہ کا پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔

سرکردہ آریہ سماجی لیڈر ستیاگرہ کیلئے تیار

ریاست حیدرآباد میں ہونے والے ستیاگرہ کے لئے لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ایل۔اے۔ پنڈت دھرمیندر شاستری داگڑ روشاہ پورہ راجہ۔ مسٹر سی۔ آر۔ سانیہ نے بطور ڈکٹیٹر اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ ستیاگرہ زور شور سے جاری ہے۔

لالہ چرنجیت لال جی بان پرستھی شولاپور کو

شولاپور آریہ ستیاگرہ کمیٹی کی طرف سے بلاوا آنے پر لالہ چرنجیت لال جی بان پرستھی شولاپور روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ بھی ستیاگرہ کریں گے۔

پرتی ندھی سبھا کی اپیل

منتری سبھا نے آریہ سماجوں سے مہاتما نارائن سوامی جی اور دیگر آریہ ستیاگرہیوں کی گرفتاری و سزا یابی پر مبارکباد کے پرستاد پاس کرنے اور زیادہ سے زیادہ دھن اور جن کی سہایتا کرنے کی اپیل کی ہے۔

حیدرآباد کے مسلمانوں کا دربار کو الٹی میٹم

ریاست حیدرآباد کے کچھ مسلمانوں کی طرف سے دربار حیدرآباد کو دو ہفتے کا الٹی میٹم دیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ دربار آریوں کی امن سوز سرگرمیوں کو اس عرصہ میں ختم کر دے۔ ورنہ وہ آریوں کو خود سمجھ لیں گے۔ گویا ریاست کے مسلمان امن سوزی کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

ستیاگرہیوں پر سختی

(شولاپور ۴۔ فروری) گلبرگہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں ۳۱۔ جنوری کو دو ستیاگرہیوں امبا داس و بھیم راؤ کو بید لگائے گئے۔

ریاست حیدرآباد کا ڈیپوٹیشن

ریاست حیدرآباد کا ایک ڈیپوٹیشن ہندوستان بھر کے دورہ کو نکلا ہے۔ اس میں پبلک ورکر اور اخبار نویس ہیں۔ جہاں جہاں یہ ڈیپوٹیشن جائے۔ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اسے بتائیں کہ برطانوی ہندوستان کے جذبات کس طرح ریاست کی سخت گیریوں کی وجہ سے مجروح ہو چکے ہیں۔ تا کہ وہ صحیح واقفیت حاصل کر کے واپس حیدرآباد لوٹے۔

مہاتما نارائن سوامی کی ودائی

۳۰۔ جنوری کو مہاتما نارائن سوامی جی بذریعہ ہوائی جہاز نہیں۔ بلکہ بذریعہ ریل گاڑی حیدرآباد ستیاگرہ کرنے گئے تھے۔ پولیس نے انہیں گرفتار کر کے تیسرے روز شولاپور پہنچا دیا تھا۔ دو دن انہیں کھانا تک نہ دیا گیا۔ ۴۔ فروری کو دوبارہ دو سو بیس ستیاگرہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ چلنے سے پہلے آپ کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ دیویوں نے تلک لگا کر آرتی اتاری۔ جب آپ گلبرگہ پہنچے۔ تو ہزاروں ہندو آریہ سماجی سواگت کے لئے تیار تھے۔ وہاں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

—— خوشاب کے مسٹر نارائن داس سیٹھی نے مرن برت رکھا ہے۔ کہ جب تک پنڈت مالویہ نظام کا ایک لاکھ روپیہ واپس نہیں کریں گے وہ کچھ نہ کھائیں گے۔

ڈاک کے

ردّی ٹکٹوں

سے روپیہ کمایا جا سکتا ہے
مفصل حالات ایک آنہ کا ٹکٹ
بھیجکر معلوم کریں۔
اگروال سٹورسبانھو (شملہ)

آریہ سماج کی سب سے بڑی فارمیسی کے کچھ مشہور اوشدھ

۱۔ چیون پراش

یہ شکتی بڑھانے کی ایک اعلےٰ لذیذ دوائی ہے۔ اور کھانسی۔ دمہ۔ نزلہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت فی ڈبہ (ایک پاؤ) ایک روپیہ آدھ پاؤ ۹/ ✤

۲۔ کیش کانتی تیل

یہ تیل روزانہ سر پر لگانے سے بالوں کو کالا مضبوط اور خوشبودار رکھتا ہے۔ اور سر درد۔ نیند نہ آنا۔ سر چکرانا وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۸/ ✤

۳۔ بھیم سینی انجن

یہ ہر روز آنکھوں میں لگانے سے بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ آنکھوں کی خارش پانی بہنا وغیرہ بھی دور کرتا ہے۔ اس سرمے کو بچے سے بوڑھے تک سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی (۳ ماشہ) چار آنے (۴/)

۴۔ لون بھاسکر چورن

یہ چورن بدہضمی۔ کھٹے ڈکار۔ جی متلانا وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے ✤ قیمت فی پیکٹ (آدھ پاؤ) ۷/

۵۔ دراکھشاسو

یہ انگوروں کے رس سے تیار شدہ آسو ہر روز بھوجن کے بعد ایک خوراک پینے سے کھانسی۔ دمہ۔ نزلہ وغیرہ دور ہوتا ہے۔ اور خون بڑھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۶ خوراک) بارہ آنے (۱۲/) ✤

۶۔ چندر پربھاوٹی

یہ گولیاں پیشاب کی امراض کیلئے بہت مشہور ہیں۔ اور تمام انگوں کو طاقت دیتی ہیں۔ ان گولیوں کو ہر ایک نوجوان اور بوڑھا استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ (۳۲ گولی) سات آنہ (۷/)

دیانند فارمیسی آیوروید کا پرچار ... رہی ہے اس کا منافع دیانند آیورویدک کالج پر خرچ ہوتا ہے۔ مکمل فہرست ملنے کا پتہ:-

مینیجر:- ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہفتہ وار "پرکاش لاہور" کا شوراتری نمبر
یکم پھاگن سمت ۱۹۹۵ مطابق ۱۲ فروری سنہ ۱۹۳۹ء

رشی دیانند کا جنم دن کوئی بھی ہو۔ آریہ سماج کے لئے ان کا جنم دن وہ ہے۔ جب انہوں نے شوراتری کو جاگرن کرتے ہوئے ایک چوہے کو شو کی مورتی پر چڑھتے دیکھا۔ وہ رات ان کی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے والی تھی۔ وہ ابھی بال اوستھا ہی میں تھے۔ جب کہ شوراتری آئی۔ ان کے ماتا پتا شو کے اپدیشک تھے۔ وہ اپنے بالک کو بھی شوالے میں ساتھ لے گئے۔ بالک ایک خاص ہستی کا بنا ہوا تھا۔ جب رات زیادہ ہو گئی۔ تو تمام اپاسک ایک ایک کر کے سو گئے۔ لیکن بالک جاگتا رہا۔ اس کے لئے یہ رات اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتی تھی۔ اور وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔ شاید اس کے دماغ میں یہ تھا۔ کہ آج رات کو شو کے درشن ہوں گے۔ لیکن اس نے دیکھا کیا؟ یہ کہ مندر میں ایک چوہا آیا۔ اور مورتی پر چڑھ گیا۔ اس نظارے کو دیکھ کر بالک کا دماغ حرکت میں آیا۔ اس نے سوچا کہ کیا سارے سنسار کا نرمان کرنے والا شو یہی ہے جس میں ایک چوہے کو ہٹانے کی بھی شکتی نہیں۔ بہت دیر تک سوچتا رہا۔ اور آخر کار اس کے دماغ نے یہ نشچے کیا۔ کہ وہ شو کوئی اور ہے۔ اس شو کے درشنوں کی اتکٹ اچھا اس کے دل میں اتپن ہوئی۔ گھر آ کر بھی وہ اچھا بنی رہی۔ جب ماتا پتا نے دیکھا۔ کہ بالک کا من اچاٹ ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے اسے وواہ کے بندھنوں سے جکڑنا چاہا۔ بدھ کے ماتا پتا نے بھی یہی ہتھیار استعمال کیا تھا۔ وہاں بھی یہ ہتھیار ہمیشہ کے لئے کامیاب نہ ہو سکا۔ لیکن کچھ عرصہ کے لئے ہو گیا۔ جب راجہ کو معلوم ہوا۔ کہ اس کے من میں ویراگ اتپن ہوا ہے۔ تو اس نے اس کے وواہ کی ٹھانی۔ سارے راجیہ کی سندریاں بلائی گئیں۔ تا کہ راج پتر اپنے لئے کوئی یوگیہ کنیا چن لے۔ آخر کار وواہ ہوا۔ اور وواہ کے بعد ایک بچہ بھی اتپن ہوا۔ لیکن ویراگ کا جو انکر راج کمار کے من میں پیدا ہو چکا تھا۔ وہ قائم رہا۔ ایک دو درشیہ اس نے ایسے دیکھے۔ جن سے ویراگ کا بھاؤ زور سے اٹھ آیا۔ آخر کار ایک رات دھرم پتنی اور چھوٹے بچے کو چھوڑ کر راجکمار گھر سے نکل کھڑا ہوا۔

راج کمار نے ایک دو برس تو وواہ کے بندھنوں میں جکڑے رہنا گوارا کیا۔ لیکن بالک مول جی نے جکڑے جانے سے ہی انکار کر دیا۔ جب اسے معلوم ہوا۔ کہ اس کے وواہ کی تجویز ہو رہی ہے۔ تو وہ گھر سے نکل گیا۔ کچھ دنوں کے بعد پکڑا گیا اور گھر لایا گیا۔ لیکن اس کا دل تو کہیں اور تھا۔ اس لئے دوسری بار نکل کھڑا ہوا۔ اور لوٹ کر نہ آیا۔ اس کے پریوار کا نقصان سنسار کا لابھ بن گیا۔ نہ معلوم بالک

آچاریہ کا جنم دن

مول جی کیسے سنسکاروں کو لے کر پیدا ہوا تھا۔ کیسے زبردست دل و جگر کا وہ مالک تھا۔ اس کی سنکلپ شکتی کے کیا کہنے؟ جو بات ایک بار ٹھان لی سو ٹھان لی۔ پھر کیا مجال جو اسے ترک کرے۔ سچے شو کے درشنوں کے لئے اس نے وہ کون سا کشٹ ہے۔ جو نہیں اٹھایا۔ اس نے دشت پیمائی کی۔ بیابانوں کی خاک چھانی۔ جنگلوں میں جا کر کانٹوں سے اپنے بدن کو چھلنی کیا۔ دریا اس نے عبور کئے۔ اور ایسے وقتوں میں کئے جب کہ ان کا پانی جم کر برف بن چکا تھا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب کہ وہ نراش ہو کر ہمالہ کی چوٹی پر اس لئے چڑھا۔ کہ گر کر جان دے دے۔ لیکن اس کا سنکلپ پھر جاگ اٹھا۔ اسے نے اپنے تئیں دھتکار کی اور کہا "کایر! یہ کیا کرتا ہے؟ سچے شو کی تلاش کو نکلا ہے۔ اور اب تھک کر اس کی تلاش کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو آتم ہتیا کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ پاپ ہے"۔ پہاڑ سے اتر آیا۔ اور پھر اپنی پہلی دھن میں لگ گیا۔ آخر کار گھومتے گھومتے متھرا میں پہنچا ڈنڈی سنیاسی کی کٹیا پر۔ ایسا سنیاسی جس کی باہر کی آنکھیں بند تھیں۔ لیکن اندر کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ یہاں پہنچ کر مول جی نے جو اس وقت دیانند بن چکا تھا۔ وہ چیز پائی جس کی تلاش میں وہ نکلا تھا۔ یہیں سے وہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے روانہ ہوا۔ گورو اور شیشیہ کی جوڑی خوب ملی۔ گورو بھی نرالا اور شیشیہ بھی۔ دونو امتحان میں پورے اترے۔ ایک لحاظ سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ شیشیہ کا امتحان ہو رہا تھا۔ اور وہ پورا اترا۔ دیانند نے ڈنڈی سوامی کی کٹیا پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی "کون ہے؟"۔ جواب دیا "ایک ودیارتھی جو آپ سے شکشا گرہن کرنے کے لئے آیا ہے"۔ "اس وقت تک کیا کچھ پڑھا ہے؟"۔ جو کچھ پڑھا تھا ودیارتھی نے بتا دیا۔ حکم ہوا۔ کہ "جو پستکیں تمہارے پاس ہیں۔ انہیں جمنا میں بہا آؤ۔ تب میں تمہیں پڑھاؤں گا"۔ شیشیہ نے اس آگیا کا پالن کیا۔ لیکن دل پر پتھر باندھ کر تمام کتابیں جمنا کے ارپن کر آیا۔ اس کے بعد دیانند ورجانند کا شیشیہ بن کر ودیا ادھیدن کرنے لگا۔ لیکن کن حالات میں؟

متھرا کی جس کوٹھڑی میں وہ رہا کرتا تھا۔ وہ بالکل چھوٹی تھی۔ اتنی چھوٹی کہ اس میں ٹانگیں پسار کر وہ لیٹ بھی نہیں سکتا تھا۔ رات کو پڑھنے کیلئے تیل درکار تھا۔ جس کیلئے اسے ایک پیسہ روزانہ کہیں سے ملا کرتا تھا۔ بھوجن کیلئے تو اسے بھکشا کرنی ہی پڑتی تھی۔ یہ حالات تھے جن میں دیانند نے شکشا پراپت کی۔ اور اپنے آپ کو منش ماتر کی سیوا کے یوگیہ بنایا۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ یہی حالات ہیں جن میں منشیہ کی خداداد قابلیت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان ہی اوستھاؤں میں اس کی شکتیوں کا وکاس ہوتا ہے۔ ان ہی حالات میں رہ کر کسی شخص کے بڑا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ عیش عشرت میں پلے ہوئے بچے دنیا میں کچھ کر کے دکھلا نہیں سکتے۔ قدرت نے ایسا انتظام کیا۔ کہ دیانند نہایت ناموافق حالات میں پلے۔ ناموافق حالات میں ہی انہوں نے شکشا پراپت کی۔ لیکن یہ ناموافق حالات ان کی آتمک شکتیوں کے وکاس میں سہایتا دیتے رہے۔ جوں جوں ان کے راستہ میں مشکلات آتی رہیں۔ توں توں وہ اپنے طرز عمل سے ثابت کرتے رہے۔ کہ "یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے"۔

جب وہ اپنے گورو ورجانند کے پاس تھے۔ تو ان دنوں ان کے سنان کے لئے جمنا سے پانی بھر کر لایا کرتے تھے۔ پاٹھشالہ میں جھاڑو دیا کرتے تھے۔ ایک دن اتفاق یہ ہوا۔ کہ انہوں نے پاٹھشالہ میں جھاڑو تو دیا لیکن کوڑا اٹھا کر باہر پھینکنا بھول گئے۔ چکشو ہین ہونے کے کارن وہ دیکھ نہ سکے۔ کہ کوڑا پڑا ہے۔ اس پر پاؤں پڑ گیا۔ غصہ آ گیا۔ پوچھا کہ "آج جھاڑو دینے کی کس کی باری تھی؟"۔ سب پاٹھیوں نے کہا۔ کہ "دیانند کی"۔ دیانند کو بلایا گیا۔ وہ آئے۔ پوچھا۔ کہ "کیا آج تمہاری باری تھی؟"۔ "ہاں مہاراج"۔ "یہ کوڑا اٹھا کر باہر کیوں نہیں پھینکا"۔ "مہاراج بھول ہوئی"۔ گورو کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اٹھا کر شیشیہ کو دے ماری۔ شیشیہ پرنام کر کے چلا گیا۔ سائنکال خلاف معمول گورو چرنوں میں اپستھت ہوا۔ گورو نے پوچھا "دیانند! تم اس وقت تو نہیں آیا کرتے۔ آج کیوں آئے ہو؟"۔ "مہاراج ایک بنتی کرنے آیا ہوں"۔ "وہ کیا؟"۔ "یہ کہ آج پہلا نہ آپ نے مجھے ڈنڈ دیا۔ میں نے اپرادھ کیا۔ اور آپ نے ڈنڈ دیا۔ یہ آپ کی کرپا ہے۔ کنتو ایک نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ ڈنڈ دینے کا کوئی اور اپائے سوچیں۔ میرا شریر کٹھور ہے اور آپ کے ہاتھ نرم۔ کہیں یہ نہ ہو کہ مجھے ڈنڈ دیتے دیتے آپ کے ہاتھ کو چوٹ آ جائے"۔ یہ تھی سمے تھا۔ جب کہ شیشیوں کے من میں اپنے گوروؤں کیلئے یہ بھاؤ تھے۔ وہ زمانہ تو اب خواب و خیال ہو گیا۔ دیکھنے میں نہیں آتا۔ آج شیشیوں کی اپنے گوروؤں کے تئیں وہ بھگتی کہاں؟ شیشیہ تو انہیں اپنا تنخواہ دار ملازم سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ گورو بھی کہاں ہیں جن کیلئے شیشیوں کے ہردے میں شردھا ہو؟ دیانند کی شکشا سماپت ہوئی۔ اور وہ گورو سے آگیا لیکر جانے کو تیار ہوئے۔ وہ تو بھکشا کر کے اپنا پیٹ پالن کیا کرتے تھے۔ گورو کی دکھشنا کیلئے ان کے پاس کیا دھرا تھا؟ کہیں سے ایک سیر لونگ لے۔ اور گورو چرنوں میں پہنچے۔ لونگ گورو کے سامنے رکھ دئے اور کہا "مہاراج! میں آپ کا احسان چکا نہیں سکتا۔ اپنے ہردے کے بھاؤں کا پرکاش کرنے کیلئے آپ کیلئے کچھ بھینٹ لایا ہوں"۔ گورو نے کہا "کیا یہی بھینٹ ہے جو میرے لئے لائے ہو؟ لیکن میں نے تو تمہیں اس بھینٹ کیلئے شکشا نہ دی تھی"۔ شیشیہ نے کہا "مہاراج! جو آگیا ہو اسکے پالن کے لئے تیار ہوں"۔ گورو کہتے ہیں "سنسار میں وید کا پرچار لوپ ہو رہا ہے۔ چاروں اور اندھکار پھیلا ہوا ہے۔ میری تو یہ اچھا ہے کہ تم سنسار کے چاروں کونوں میں پھیل جاؤ۔ اور وید کا پرکاش کرو"۔ شیشیہ نے "تتھاستو" کہا۔ آشیرواد مانگی۔ اور آشیرواد لے کر چل کھڑا ہوا۔

رشی دیانند کو صرف دس برس کام کرنے کا موقع ملا۔ دنیا کے خیالات میں جو انقلاب عظیم انہوں نے پیدا کیا۔ اس قلیل عرصہ میں آج تو لوگ ان کے بہت سے خیالات قبول کر چکے ہیں۔ اس لئے ان میں کوئی نرالا پن نظر نہیں آتا۔ لیکن جب انہوں نے پہلے پہل پرچار آرمبھ کیا تھا۔ تو ان کا ہر ایک خیال نرالا اور انقلاب انگیز نظر آتا تھا۔ آج مجھے ان کے متعلق کچھ نہیں کہنا۔ بس تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شوراتری ہمارے لئے مبارک ہے۔ جس نے ہمیں دیانند دیا۔ ہمارے آچاریہ کا جنم دن درحقیقت اسی رات کو ہوا۔ اگر وہ یہ درشیہ نہ دیکھتے تو شاید گھر سے نکلنے کا سنکلپ ان کے من میں اتپن نہ ہوتا۔ بالک مول جی نے جو کچھ پایا جاگ کر۔ اور یہ ایک اصول ہے جو جیون کے ہر وبھاگ میں کام کرتا نظر آتا ہے۔ "جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے"۔ رشی نے اگر ہمیں کوئی ایک سبق دیا ہے۔ تو وہ یہ کہ جیون جاگنے کا دوسرا نام ہے۔ زندگی بیداری اور حرکت کا دوسرا نام ہے۔ ہمیشہ جاگتے رہنا چاہیے۔ سونے کیلئے نہ کوئی جگہ ہے نہ وقت۔ جو سوئے گا سو کھوئیگا۔ یہ اصول نہ صرف سوسائٹی میں کام کرتا ہے۔ بلکہ افراد کی حالت میں بھی درست ہے۔ آریہ سماج نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں اس اصول پر عمل کیا اور حیرت انگیز ترقی کی۔ دوسری سوسائٹیوں نے بھی اسی سے یہ سبق سیکھا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ سارے سنسار کو آریہ سماج جگا کر آپ خود سو گیا۔ اس کی ترقی رک گئی۔ آج ہم رشی دیانند کے جنم دن سے اگر کوئی شکشا لے سکتے ہیں تو یہ کہ ہمیں جاگنے کی ضرورت

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجیوں سے ؟

(از جناب نوبہار سنگھ صابر ٹوہانوی)

یوں تو دنیا میں بہت کام کیا ہے تمنے || حق کا اظہار صبح و شام کیا ہے تم نے
ویدِ اقدس کا سبق عام کیا ہے تم نے || ہو کے ایثارِ نفس نام کیا ہے تم نے
روشنی بزمِ جہاں میں کی خود افروزی سے
زندگی قوم میں پیدا کی جگر سوزی سے

خود جلے محفلِ امکاں میں اُجالا بھی کیا || نور سے دیدۂ اقوام کو بینا بھی کیا
عہدِ ماضی کی روایات کو تازہ بھی کیا || اپنی بھولی ہوئی تہذیب کو زندہ بھی کیا
یہ تو مانا کہ وہی اب بھی تمہارا ہے شعار
ذوق بیتاب مگر ہو گیا غفلت کا شکار

پر تو موجود ہیں پر طاقتِ پرواز نہیں || دلِ افسردہ میں وہ ذوق تگ و تاز نہیں
ساز میں سوز نہیں دلنشیں آواز نہیں || اہلِ محفل کو جو تڑپائے وہ انداز نہیں
ذوقِ گویائی تو ہے گرمیٔ گفتار نہیں
کارواں یوں تو رواں ہے وہ رفتار نہیں

درد موجود ہے سینے میں تڑپ عنقا ہے || لب پہ فریاد تو ہے رنگ ادا پھیکا ہے
سر میں سودا تو ہے پر جوش سے بیگانہ ہے || داغِ دل سوزِ جہاں تاب سے بے پروا ہے
دل ہے پہلو میں مگر گرمیٔ احساس نہیں
علم کا سر میں ذخیرہ ہے عمل پاس نہیں

یہ تو مانا کہ حقائق سے خبردار ہو تم || نکتہ داں عالمِ ذی ہوش سمجھدار ہو تم
اپنی پستی سے چلو ٹھیک ہے بیزار ہو تم || عظمتِ اوجِ ثریا کے طلبگار ہو تم
فائدہ علم کا کہئے بے عمل کیا ہو گا ؟
تخم بویا ہی نہ جائے گا تو پھل کیا ہو گا ؟

اُٹھو اور روح کو سرگرمِ تقاضا کر دو || فطرتِ خفتہ کو پھر وقفِ تماشا کر دو
پستیٔ بخت کو ہمدوشِ ثریا کر دو ! || قطرۂ آبِ تنک مایہ کو دریا کر دو
محفلِ ظلمتِ باطل تہ و بالا کر دو !
دہر میں نورِ حقیقت سے اُجالا کر دو

فتنۂ و شورشِ اغیار کی پروا نہ کرو || خوف سے فطرتِ آزاد کو بیگانہ کرو
دُور ہے منزلِ مقصود کا شکوہ نہ کرو || برقِ رفتار بنو ہمتِ مردانہ کرو
جان تکمیلِ مقاصد میں رہے یا نہ رہے
یہ ہمہ گیر صداقت پسِ پردا نہ رہے

گر بشر وید کی تعلیم کا گرویدہ ہو || اس کے الہامی اصولوں پہ عمل پیرا ہو
نغمۂ اوم کی آغوش میں آسودہ ہو || روح مضطر نہ رہے دل میں سکوں پیدا ہو
جھوم کر کیفِ مسرت کی گھٹا آ جائے
باغِ ہستی کی فضاؤں میں امن چھا جائے

زیرِ گردوں کوئی شورش کوئی فتنہ نہ رہے || ایک ذی روح بھی سنسار میں دُکھیا نہ رہے
قضیۂ حاکم و محکوم کا خدشہ نہ رہے || اہلِ سرمایہ و مزدور کا جھگڑا نہ رہے
رشتۂ پاکِ اخوت میں جہاں بندھ جائے
ایک روحانی مسرت کا سماں بندھ جائے

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کے لئے اُن وغیرہ اور گرم بستروں کی اشد ضرورت ہے۔
...نی مہاشیوں سے نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے دان دیتے سمے اس طرف ضرور دان دیں یہ سنستھا آپ کے دان سے ...ی چل رہی ہے۔
منتری کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کا اعلانِ حق

(”پرکاش“ کے خاص شاعر کے قلم سے)

کاوش نہیں ہے ہم کو حضورِ نظام سے
شاہی کے برخلاف نہ اسلام کے خلاف
انصاف اور حق پہ نہیں جن کا انحصار
دیکھو گے تم نہ ملکِ دکن کے سوا کہیں!
غدّار ہیں نہ خوگرِ مکر و ریا ہیں ہم

دولت سے اُس کی کد نہ حسدِ احتشام سے
لیکن ہیں دل ہمارے اُن احکام کے خلاف
ہے جن کے دم سے دامنِ تہذیب داغدار
آزادیٔ پرستشِ حق گھر میں بھی نہیں
اہلِ وفا ہیں، صاحبِ صدق و صفا ہیں ہم

ہو اپنا تخت و تاج مُبارک نظام کو
ملکِ دکن کا تاج مبارک نظام کو

ہم چاہتے ہیں شاہ سے اِنصاف کا سلوک
تعمیر مندروں کی نہ ہو، حکمِ شاہ ہے
دیرینہ مندروں کی مرمّت بھی منع ہے
یہ حکم ہے کہ اوم کا جھنڈا نہ ہو بلند
اک وقت پر محرّم و ہولی کبھی جو آئیں
ہے کون سی بُرائی ہون کنڈ میں بھلا؟
اُردو کی پرورش کریں ہندی سے بیر کیوں؟
کبھوں آریوں کو جیل میں موت آئے دفعتہً؟
ہندو کو قید خانہ میں مُسلم بنائیں کیوں؟
مکتب نیا اگر کوئی کھولے گناہگار
اُپدیش بند اور کتھا پر بھی اعتراض
اظہار ہندوؤں کے ریاست میں بند ہیں
اظہارِ حق اگر ہے شرارت تو کیا کریں

یہ التماس ہے کہ نہ ہو ناروا سلوک
کیا مسجدوں کے حق میں بھی یہ انتباہ ہے
مُسلم ہوں معترض تو عبادت بھی منع ہے
کیا مصلحت؟ کہ نامِ خُدا کا نہ ہو بلند
ہندو گھروں میں بند ہوں ماتم پڑے منائیں
گھر میں بھی جو بنائے وہ مستوجبِ سزا!
اُردو اگر ہے اپنی تو ہندی ہے غیر کیوں؟
۲ دو ۲ دو کو ایک روز میں لے جائے دفعتہً
تبلیغ کا کرشمۂ جبری دکھائیں کیوں؟
اس کے خلاف مُنہ سے جو بولے گناہگار
ہندو کے گھر میں ذکرِ خُدا پر بھی اعتراض
الزام یہ دیا ہے شورش پسند ہیں
مطلب یہ ہے کہ رات کو دِن کہہ دیا کریں

اُمّید خاک رکھیے سیاسی حقُوق کی
مٹّی خراب جب ہو اساسی حقُوق کی

کب تک عذابِ جور میں دب کر رہے کوئی؟
تاثیر جب نہ کچھ بھی رہے التجاؤں میں
تیغِ ستم کے سامنے سینوں کو کھول دیں
ہو کر شہیدِ حق و صداقت کے نام پر

کیوں بیسویں ۲۰ صدی میں یہ ذِلّت سہے کوئی؟
کیوں دم نہ توڑ دیجیۓ گھِر کر جفاؤں میں؟
یکبار حسرتوں کے دفینوں کو کھول دیں
چھوڑیں وہ خُوں کے داغ ریاست کے نام پر

تا روزِ حشر جو نہ کسی سے اُتر سکیں
دامن کو صاف اہلِ حکومت نہ کر سکیں

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد اور آریہ سماج

(حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے پردھان ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی کی قلم سے)

آج کل نظام راجیہ اور اس سے باہر کے کچھ ہندو مسلمان اخباروں میں حیدرآباد ستیاگرہ کی نسبت اکثر بہت جھوٹی اور منافی باتیں کہی جا رہی ہیں۔ اُن مسلم اخباروں اور محدودے چند مولاناؤں کو شکایت ہے۔ کہ نظام راجیہ کا انتظام ٹھیک ہے۔ اور سب مذہبوں کے انسانوں کو آزادی کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی ادا کرنے کی اجازت ہے۔ آریہ سماج نے بے فائدہ ریاست حیدرآباد میں نقص امن پیدا کر رکھا ہے۔

میں اس اور اسی قسم کے خیال رکھنے والے مسلمانوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اُن کا مذہبی آزادی ہونے کا مندرجہ بالا خیال بالکل غلط ہے۔ اگر انہوں نے کبھی سچائی کے نام پر اپنے آپ کو کسی آریہ کی جگہ فرض کر کے حیدرآباد سٹیٹ میں جا کر دیکھا ہوتا۔ تو وہ چپ چاپ ستیاگرہ میں شامل ہونے کے سوا اپنے لئے کوئی چارہ کار نہ پاتے۔ چند روکاوٹیں جو نیچے لکھی جاتی ہیں پر غور کریں:-

(۱) کوئی آریہ اپنے گھر میں اوم کا جھنڈا یا کسی قسم کا دوسرا جھنڈا نہیں لگا سکتا۔

(۲) کوئی آریہ دوسرے کے ساتھ مل کر ہون کرنے کے لئے بغیر اجازت کے ہون کنڈ تیار نہیں کر سکتا۔

(۳) کوئی آریہ اپنے گورو یا کسی دوسری مذہبی مقدس ہستی سے اگر وہ حیدرآباد کی حد سے تلنگز کے فاصلہ پر بھی رہتا ہے کوئی مذہبی اُپدیش بغیر اجازت کے نہیں سُن سکتا۔

(۴) کوئی آریہ چودہ [۱۴] سے زیادہ بچوں کے پڑھانے کے لئے مدرسہ نہیں کھول سکتا۔

(۵) کوئی آریہ ورزش کے لئے اکھاڑہ یا ویایام شالا نہیں بنا سکتا۔

(۶) کسی آریہ کو پرائمری سکول تک میں ہندی۔ مراٹھی۔ تیلگو آدی بھاشاؤں میں جو ملک کی مادری زبانیں ہیں تعلیم کی اجازت نہیں۔

(۷) کوئی آریہ سماج اپنا جلوس نہیں نکال سکتا۔

(۸) کوئی آریہ سماج بغیر اجازت کے اپنا سالانہ جلسہ نہیں کر سکتا۔

(۹) کوئی آریہ سماج آزادی کے ساتھ اپنے مذہب کا پرچار نہیں کر سکتا۔

(۱۰) کوئی آریہ سماج اپنا مندر بغیر اجازت تعمیر نہیں کر سکتا۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ میں اپنے مسلمان دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر ذرا بتلائیں تو سہی۔ کہ کیا اسی کا نام مذہبی آزادی ہے؟

کوئی بھی مسلمان جس کے اندر ذرا بھی انصاف۔ آزادی اور انسانیت کا جذبہ موجود ہے۔ وہ کبھی بھی ان نامعقول بندشوں کے سامنے سر نہیں جھکا سکتا۔

اگر مسلمان سچ مچ اپنے آپ کو حیدرآباد کے خیر اندیش سمجھتے ہیں۔ تو ان کی ایک ہی ڈیوٹی ہے۔ کہ وہ کوشش کر کے ریاست کے اندر ان بندشوں کو دور کرا دیویں۔ اگر وہ ایسا نہ کر کے ان بندشوں کو قائم رکھنے میں ریاست کا ساتھ دینا چاہتے ہیں۔ تو میں کھلے لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ریاست کے نادان دوست ہیں۔

اگر جسم میں پھوڑا ہو گیا ہو۔ تو اس کو چھپا کر رکھنے میں جسم کا فائدہ نہیں ہے۔ فائدہ اسی میں ہے۔ کہ جراحی عمل کرا کے اس کے فاسد مواد کو جسم سے باہر نکلوا دیا جائے۔

سندیش

از شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارودیشک سبھا دہلی
وسپیکر سی۔ پی اسمبلی

تری پوری کانگریس
وشنو دت نگر۔ جبل پور
مورخہ ۲۱- جنوری ۱۹۳۹ء

مہاشہ جی نمستے!

آریہ سماج کے جگت میں "پرکاش" کا ایک اُچیہ ستھان رہا ہے۔ شوراتری کے اُپلکش میں وشیش انک نکالنا اس کی وشیشتا رہی ہے۔ استیہ کے تیاگ اور ستیہ کے گرہن کی پرتگیہ یکھشا اسی شوراتری کو ہوئی تھی۔ تب سے مہرشی کے جیون کا یہی سدھانت رہا ہے۔ اور یہی آریہ سماج کا نیم بھی نردھارت ہوا ہے۔ پرماتما اس پتھ پر آریوں کو قائم رکھے۔

بھودیہ
"گھنشیام سنگھ گپت"
پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔ دہلی

دھرم یدھ میں وجے کیسے ہو؟

(حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاندکرن شاردا کی قلم سے)

آج شوراتری کو پرم پوتر رشی بودھ اُتسو پر ہمیں یہ لکھتے بڑا ہی ہرش ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں نو جیون آ گیا ہے۔ "نظام نشیدھ دوس" سارے بھارت میں ہندوؤں تتھا آریوں نے بڑے ہی اُتساہ سے مل کر منایا۔ سمست بھارت کے بڑے بڑے نگروں تتھا گراموں میں ہڑتال کی گئی۔ سارو جنک سبھائیں ہوئیں۔ پرستاؤ پاس ہوئے۔ جلوس نکالے گئے۔ پرنتو حیدرآباد سرکار کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ اب پرشن یہ ہے۔ کہ ہمارا کیا کرتویہ کرم ہے؟ گزشتہ کے انوسار ستیاگرہ ہو رہا اور سولہ سو (۱۶۰۰) کے قریب آریہ ویر سمیہ تک جیل جا چکے ہیں۔ مہرشی دیانند کا یہی ہے۔ کہ جو کا ٹینزی منتر ہے

धियो यो नः प्रचोदयात्

کا جپ کرنے میں ہمیں بتایا گیا ہے۔ دھرم تنک اور بُدھی یکت ہے۔ اور لوگ اس تنک اور یکتی کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ اسی واسطے وہ نرنتر آریہ سماج پر ورودھ کرتے رہتے ہیں۔ اور بھارت اشانتی اور اُتپات مچا رہے ہیں۔ نظام نے اپنی اٹھاسی [۸۸] فیصدی پرجا کے ادھیکار رکشا کی مانگ کو پورا نہیں کیا۔ اس کا پرنام یہ ہے۔ کہ پرتنیک آریہ سماجی اپنے آپ کو بلیدان کرنے کے لئے سینک بننے لگا۔ یہ بڑے ہرش کی بات ہے۔ پرنتو کام اسی سے ہی نہیں چلے گا۔ کھشیتر بہت وسترت ہے۔ ہم نے مانا۔ کہ "حیدرآباد دوس" منانے میں آریہ بھائیوں نے کار اُتساہ دکھایا ہے۔ پرنتو اتنے اُتساہ اور معمولی تنترتا سے کام نہیں چلے گا۔ ورودھی شکتی بھی بڑی پربل ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں کئی گنا اُتساہ اور لگن سے کام کرنا ہوگا۔ ہمیں اس سمیہ ہزاروں آریہ ویروں کی آوشیکتا ہے۔ جو گھر بار چھوڑ کر اور سکھوں پر لات مار کر حیدرآباد سنگرام میں کود پڑیں۔

جو لیکھک ہیں۔ وہ انگریزی۔ ہندی۔ اردو میں حیدرآباد کے انیاچاروں کے سمبندھ میں لگاتار لیکھ لکھتے رہیں۔ جو ویاکھیاتا ہیں۔ وہ گاؤں گاؤں گلی گلی اور محلے محلے میں ایک ویاکھیا حیدرآباد اندولن کے سمبندھ میں اوشیہ ہی روز دینے کا پرن کریں۔ اور جس دن ویاکھیان نہ دے سکیں۔ یا ویاکھیان دے سکنے کا پربندھ نہ کر سکے۔ اس دن بھوجن نہ کریں۔

جو دھن سنگرہ کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ وہ دکان دکان اور گھر گھر جا کر لوگوں کو حیدرآباد کی پرستھتی سمجھا دیں۔ اور ان کے ہر دیوں میں حیدرآباد کے ہندوؤں کے پرتی سہانوبھوتی اُتپن کر ان سے دھن سنگرہ کر کے سیدھا سارودیشک سبھا اکٹھا اپنے پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس بھیج دیں۔

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دیانند دگ وجے

(لیکھک: شری آچاریہ رام دیو جی کل پتی گوروکل کانگڑی)

وید میں سنکلپ شکتی پر بڑا بہت زور دیا گیا ہے۔ جگہ جگہ پر اس کی پراپتی کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ جس شخص کی سنکلپ شکتی مضبوط ہو وہ سنسار میں اپنے اُدیش کی پُورتی کرنے میں سدا سپھل ہوتا ہے۔ سادھارن ویکتی اور مہان پُرشوں میں بڑا انتر یہی ہے۔ کہ سادھارن ویکتی اپنے جیون کو سنکلپ سے نہیں بناتے۔ اُن کے جیون کا کوئی نشچت سنکلپ نہیں ہوتا۔ پرنتو مہاپُرش اپنے جیون کا سنکلپ نشچت کر لیتے ہیں۔ اور اُسی سنکلپ کو پُورا کرنے میں اپنے جیون کی ساری کریاؤں کو کیندرت کر دیتے ہیں۔ اسی لئے وہ سنسار میں چاروں طرف اُتھل پتھل پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کی سب جگہ عزت ہوتی ہے۔ مہان پرشوں کے جیون اسی بات کو درشاتے ہیں۔ جس سمیہ رشی دیانند سنسار میں اُتپن ہوئے۔ اس سمیہ ویدوں کا گورو سرو تھا لُپت ہو چکا تھا۔ پشچمی ودوانوں تھا اُن کے پدچنہوں پر چلنے والے بھارتیہ ودوانوں کا یہ وچار تھا کہ آپ لشدوں اور گیتا میں ادھیاتمک ودیا سمبندھی اُونچے درجے کا گیان پراپت ہو سکتا ہے۔ پرنتو وید گڈریوں کے گیت ہیں۔ جنگلی لوگوں کے جانگلک، بھدوں کے ہرتی بمب ہیں۔ ان میں کسی بھی پرکار کا اُونچے درجے کا گیان نہیں ہے۔

سوامی دیانند نے ڈنکے کی چوٹ سے اس بات کی گھوشنا کی۔ کہ وید سنسار کے لپنکالیہ میں سب سے زیادہ اُتم گیان کا بھنڈار ہے۔ وید کو سرشٹی کے پرارمبھ میں منشیہ ماتر کے کلیان کے لئے پرماتما نے رشیوں کے ہردیوں میں پرکاشت کیا۔ سب ودیاؤں کے مول منتر اس میں ملتے ہیں۔ دگیان تھا تتو گیان کا سروت بھی وید ہی ہیں۔ بھاگونگ تھا ادھیاتمک ودیاؤں کا بھنڈار بھی وید ہی ہیں۔ اس سمیہ وچارکوں تھا ودوانوں نے رشی دیانند کے ان وچاروں کی اوہیلنا کی۔ اور ان کا تخول اُڑایا۔ پرنتو اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان ہی ودوانوں کی پستکوں میں ستھان ستھان پر مہرشی دیانند کے وچاروں کی پُشٹی پائی جاتی ہے۔

میکس مولر پشچمی ودوانوں کا شرومنی سمجھا جاتا ہے۔ اور اُنہوں نے ویدک وشے میں بہت ادھین کیا ہے۔ جہاں کئی ستھانوں پر اُنہوں نے وید کو جنگلی لوگوں کا گیان بتلایا ہے۔ وہاں کئی ستھلوں پر اُن کو بادھت ہو کر ویدوں میں وہ گیان ماننا پڑا ہے۔ جس کی گھوشنا شری سوامی دیانند نے کی تھی۔ جادو تو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ میکس مولر لکھتا ہے۔ کہ:-

"These startling outbursts of philosophic thought seem indeed to require the admission of a long continued effort of meditation and speculation before so complete a rupture with the old conception of physical Gods could have become possible nor must we forget that there always have been privileged individuals whose mind was un-trammelled by the thought of the great mass of the people and who saw and proclaimed as if inspired by a power not them-selves, truth for beyond the reach of their fellow-men. -Six Systems of Philosophy."

ارتھات "ویدانتی سوکت" پر لکھتے ہوئے میکس مولر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:-

"اس سوکت کے وچار ایسے اُونچ ہیں۔ کہ جن ویکتیوں نے ان کا نرمان کیا تھا۔ انہوں نے بڑے گہرے دھیان کے انتر ان کو لکھا ہوگا۔۔۔۔ ہمیں اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ کہ کچھ ایسے ویکتی ہوئے ہیں۔ جو کہ بھوشیہ کی بات کو بھی دیکھتے ہیں۔ اور جن کے وچار مانوی شکتی سے پریرت نہیں ہوتے"۔

اس اُداہرن سے یہ سپشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ میکس مولر کی سمتی میں وید کا سوکت مانوی شکتی کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ پرنتو دیوی پریرنا ہے۔ اُپروکت پروفیسر (میکس مولر) آگے چل کر اسی پستک میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"Still it was achieved and what-ever is the age when the collection of our Rig-Veda Sanhita was finished, it was before that age that the Conception had been formed that there is but one be-ing neither male nor female. A be-ing raised high above all the conditions and limitations of person-ality and of human nature and never-the-less being that was really meant by all such names as Indra, Agini matar iswan many even by the name Praja-pati, Lord of Creatures. In fact Vedic Poets had arrived at a conception of God-hood which was reached once more by some of the Christian philosoph-ers of Alexandria, but which even at present is beyond the reach of many who call them-selves Christians."

ارتھات "رگ وید سنگھتا کے نرمان کا کال چاہے کوئی ہو۔ یہ اتنا نشچت ہے۔ کہ رگ وید کی سماپتی سے پُورو ایک پرماتما کی پُوجا کا سدھانت پراچین رشیوں کو معلوم ہو چکا تھا۔ وہ ایک ایسی وستو کی ستا کو انگیکار کرنے لگ گئے تھے۔ جو کہ مانوی کمزوریوں سے اُوپر سرو گیہ اور سرو شکتیمان ہے۔ جس کو کہ وہ اندر۔ اگنی۔ ماترشوا۔ پرجاپتی انیادی مختلف ناموں سے پُکارتے تھے۔ در حقیقت ویدک رشی پرماتما کے سوروپ کے وشے میں اُس اُچیتا تک پہنچ چکے تھے۔ جتنی اُچیتا تک کہ سکندریہ کے کئی عیسائی تتو ویتا اپنے سمیہ میں پہنچے تھے"۔

اُپروکت دونوں اُداہرن سپشٹتیا اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند کے وید وشیک وچاروں کا پربھاؤ یوروپ کے ودوانوں کے وچاروں نیز لیکھوں پر پڑ چکا ہے۔ اس لئے جگہ جگہ پر وہ کچھ ادیکت (پوشیدہ) شبدوں میں ویدوں کے کئی حصّوں کو پرماتما کا گیان مانتے۔ اور وید میں توحید کے گیان کی موجودگی کو سویکار کرنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔

سوامی دیانند کے وچاروں نے نہیں تک کرانتی پیدا نہیں کی۔ کنتو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اُن کی تیبر سماوچنا نے دیگر مذہبوں کی دھرم پستکوں کی تشریحوں کو ہی بدل دیا ہے۔ مسلمانوں نے اپنے دھرم پستک کی دیاکھیا سوامی دیانند کے گرنتھوں کے پرکاش میں کی۔ اسی پرکار سناتن دھرمیوں کے نیتاؤں نے بھی سوامی دیانند کے وچاروں کے پرکاش میں اپنے وچاروں اور سدھانتوں میں ردّ و بدل کئے۔

۱۹۲۴ء کے ماہ ستمبر میں لنڈن امپیریل انسٹی ٹیوٹ میں سب دھرموں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں مختلف دھرم کے نیتاؤں نے یوروپ کے ودوانوں کے سامنے اپنے سدھانتوں کو رکھا۔

اس کانفرنس کی رپورٹ "Religions of the Empire" نامک پستک میں پرکاشت ہوئی ہے۔ جس میں سے کچھ اُداہرن ہم نیچے دیتے ہیں:-

ہندو دھرم کے پرتی ندھی بن کر سناتن دھرم پانی سبھا کے سابق منتری سنٹرل ہندو کالج کے پروفیسر بھارت دھرم مہامنڈل کے منتری ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء نیز جھالور ریاست کے ودیشی منتری پنڈت شیام شنکر ایم۔ اے گئے تھے۔

"No where in Sanskrit and prakirt Literature do we come across the term Hindu. The Persians called the people Living in India (beyond the river Sindhu, Indus) Hindu as vaguly as the Sanskrit writers called the people Living north west of India "Yavanas."

ارتھات:- "سارے سنسکرت ساہتیہ میں ہمیں "ہندو" شبد نہیں ملتا۔ پراچین لوگوں نے سندھو ندی کے پار رہنے والے لوگوں کا نام "ہندو" رکھ دیا تھا۔ جس پرکار سنسکرت لیکھکوں نے بھارت کے شمال مغرب میں رہنے والوں کا نام "یون" رکھ دیا تھا"۔

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

ویدک دھرم پرچار اور اس پر اعتراضات

(از صوفی گیانیندر جی - مولوی فاضل)

بہت سے مسلمان اور عیسائی بھائیوں کی یہ نرمول دھارنا ہے۔ کہ مہرشی دیانند اور آریہ سماج نے جو ویدک دھرم پرچار (شدھی) کا ناد بجایا ہے یہ دھارمک نہیں بلکہ راج نیتک۔ اندرونی سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے تبلیغی کاموں کو دیکھ کر محض تعداد بڑھانے یا موجودہ ہندو جن سنگھیا کو ستھر رکھنے کی غرض سے یہ کاریہ شروع کیا گیا ہے۔ کیونکہ مختلف مذاہب کی تبلیغ اور اشاعت سے ہندوؤں کی تعداد دن بدن کم ہوتی جاتی تھی۔ اس لئے دیکھا دیکھی آریہ سماج نے بھی تبلیغی کام شروع کر دیا۔ اور اس کو ویدوں اور دھرم شاستروں کے نام سے ہندو جنتا کے سامنے رکھا ہے۔ تاکہ دھرم کے نام پر لوگ اس کو اپنائیں۔ مخالفین کے اس پروپیگنڈا کی وجہ سے بہت سے راج نیتک کھشیتر میں کام کرنے والے ہندوؤں کی بھی یہی نرمول دھارنا شدھی کے سمبندھ میں بن گئی ہے۔ سرو سادھارن آریہ کہیں تو کوئی آشچریہ کی بات نہیں۔ لیکن مسلمان اور عیسائیوں میں کچھ پڑھے لکھے وچارشیل ویکتیوں کی بھی یہی نرمول دھارنا ہے۔ جس کو دیکھ کر انیتنت آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ نشپکش بدھ پیار اور پکشپات کے کارن کیسی اگیانیوں جیسی باتیں کرنے لگتا ہے۔ کچھ دنوں کی بات ہے۔ کہ ایک پرسدھ مسلمان لیکھک نے "دعوت اسلام" نام کی ایک پستک لکھی تھی۔ جس میں اسی پرکار کے وچار پرگٹ کئے گئے تھے۔ کہ:۔

"آریہ سماج نے تحریک شدھی کے نام سے ویدوں کا جو تبلیغی کام شروع کیا ہے۔ اس پر بغور توجہ کرنے سے مذہبی اسباب اور عدل کی بجائے سیاسی وجوہ اور اغراض زیادہ نظر آتے ہیں۔ محض عوام اور ہندوؤں میں اس تحریک کو مقبول بنانے کیلئے دھرم کا نعرہ لگایا جاتا ہے"۔

آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"کیونکہ یہ ان کی مذہبی کتابوں اور ویدوں سے پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔ اس کی سب سے روشن دلیل یہ ہے۔ کہ کسی مذہبی حکم پر لوگوں کا عمل نہ کرنا تو قرین قیاس ہو سکتا ہے۔ مگر یہ امر حد قیاس سے باہر ہے۔ کہ کسی صریحی مذہبی حکم کی موجودگی میں تمام قوم کی قوم اس کو ناجائز یا امر کو نہی ماننے لگے۔ جیسا کہ شدھی کے بارے میں عوام ہندوؤں کا ہے۔ آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ وید مقدس تمام دنیا کو آریہ بنانے کا حکم دیتا ہے۔ اور قدیم ہندو رواجوں اور تہذیب کے علمبردار اس کو خلاف تعلیم وید قرار دیتے ہیں" صفحہ ۴۰-۱۰

یہ نرمول آکشیپ ہیں۔ کیونکہ کسی ہندو کا "کرنونتو وشوم آریم" وید آگیا کے سمبندھ میں ذرا بھی اختلاف نہیں۔ ہاں طریقۂ کار اور عمل میں ضرور اختلاف ہے۔ اور یہ تمام دنیا میں ہر مذہب کے ماننے والوں میں پایا جاتا ہے۔ رہا یہ اعتراض کہ "یہ ایک سیاسی تحریک ہے۔ محض تعداد کو بڑھانے کے لئے شروع کیا گیا ہے"۔ اول تو ہمارا یہ کہنا ہے۔ کہ اگر محض اسی خیال سے یہ کاریہ پرارمبھ کیا گیا ہوتا۔ تو بھی برا نہیں۔ تعداد کا بڑھانا کوئی جرم نہیں۔ کون ایسا تبلیغی مشن ہوگا۔ جس کے پیش نظر تعداد کا سدھار نہ ہو۔ کیا مسلمان تعداد بڑھانا نہیں چاہتے؟ کیا ان کی تبلیغی انجمنیں تعداد بڑھانے کے نام پر اپیلیں نہیں کرتیں؟ سب کرتے ہیں۔ اگر ہم نے بھی یہ مقصد پیش نظر رکھا ہو۔ تو اس میں برائی ہی کیا ہے؟

آریہ سماج ایک شدھ دھارمک سنستھا ہے۔ اس کا کوئی کام وید اور دھرم شاستر کی آگیاؤں سے باہر نہیں۔ ہمارے تمام دھرم شاستر اور پوران (اتہاس) اس بات کی ساکھشی دیتے ہیں۔ کہ پراچین کال میں یہ کام ہوتا رہا ہے۔ نہ کسی کی دیکھا دیکھی شروع کیا گیا۔ اور نہ کسی کو نقصان پہنچانا ہی مقصود ہے۔ ہم صرف مدافعت اور تبلیغ حق کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے۔ کہ جب دھرم پرچار دھرم شاستر اور اتہاس دونو سے ثابت ہے۔ تو پھر یہ بند کیسے ہوا؟ اور بند ہی نہیں۔ بلکہ دھرم کے ستھان میں ادھرم کس طرح بنا دیا گیا؟

اس کا اتر بالکل سپشٹ ہے۔ کہ اسلامی راجیہ کال میں مجبوراً ہندوؤں کو بنانا پڑا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو اب تک افغانستان اور ایران کی طرح ان کا بھی نام و نشان مٹ چکا ہوتا۔ یہ ایک سپشٹ ستیہ کے روپ میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ کہ جن جن دیشوں میں اسلامی راجیہ رہا۔ ان تمام ملکوں سے وہاں کا قدیم مذہب اور تمدن سب کچھ مٹ گیا۔ اور مسلمان بن کر انہوں نے اپنا سب کچھ تبدیل کر دیا۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ ان میں سے کچھ ملکوں کی توجہ اب اس طرف منعطف ہوئی ہے۔ کہ ہم نے مذہب کے ساتھ ساتھ اپنے معاشرت اور تہذیب و تمدن بدلنے میں بھول کی۔ اور اب وہ مذہب اسلام رکھتے ہوئے بھی عربیت کے اثر کو اپنے ملک سے زائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور قدیم فنا شدہ قومی اور وطنی تہذیب و تمدن کو از سر نو زندہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور ان میں اس وقت ترکی اور ایران سب سے پیش پیش ہیں۔ آج مراکو سے لے کر افغانستان تک ایک بھی ویکتی ایسا نہیں۔ جو اپنے قدیم آبائی مذہب کا ماننے والا ہو۔ کیول ایک بھارت ورش ہی ایسا دیش ہے۔ جس نے اس زبردست مذہبی طوفان کا پورے طور سے مقابلہ کیا۔ مقابلہ ہی نہیں۔ بلکہ کامیاب رہا۔ سات آٹھ سو برس تک اسلامی راجیہ کے آدھین رہتے اور ہر طرح کی سختی و مصیبت سہنے کے باوجود اپنا دھرم نہ چھوڑا۔

اب پرشن یہ ہے۔ کہ اس بکٹ سمیہ میں بھارت نے کس طرح اپنے دھرم اور سنسکرتی کی رکھشا کی؟ اس کٹھن اوستھا اور بھینکر پرستھتی میں وہ کون سی شکتی تھی۔ جس نے ہندو جاتی اور اس کی پرم پوتر آریہ سنسکرتی کو بچایا؟ سروسریشٹھ ہندو جنتا کو مٹنے سے سُورکھشت رکھا۔ اور ورودھیوں کے سارے پریتن۔ پرلوبھن اور اتیاچاروں کو نشپھل کیا۔ اس کے کارنوں کی جب ہم کھوج کرتے ہیں۔ تو اس سمیہ ہندو جاتی کے ان پراچین نیتاؤں اور رشیوں کی بدھی متا اور یوگیتا کے آگے شردھا سے سر جھکانے پر ودش ہونا پڑتا ہے۔ ہندوؤں کو یہ وچار دینا۔ کہ:۔

"ہم کسی کو اپنے میں نہیں ملاتے۔ اور جو ایک بار نکل گیا سدا کے لئے گیا"۔

رکھشا کا ایک ایسا امودھ استر تھا۔ جس کا سنسار کی کوئی شکتی سامنا نہیں کر سکتی تھی۔ اسی ایک وچار نے اس آپتی کال میں ہندو دھرم اور ہندو جاتی کی رکھشا کی۔ کیونکہ سمرتی کاروں نے سپشٹ کہا تھا۔ کہ:۔ "آپت کالے مریادا ناستی"۔

وہ آپتی کا سمیہ تھا۔ انیہ متاولمبیوں کے لیے پرچار اور تبلیغ کرنا تو ایک طرف رہا۔ اس کے نام لینے اور خیال کرنے مات سے گردنیں کٹتی تھیں اور سولی پر لٹکا دیا جاتا تھا۔ ایسے کال اور راجیہ کے آدھین رہتے ہوئے اس کاریہ کے کرنے میں کوئی لابھ نہ تھا۔ اور ہانی نشچت تھی۔ اتہ اس کال کے ہندو جاتی کے نیتاؤں نے یہ نشچے کیا۔ کہ اپنے پرانوں اور دھرم کی رکھشا کے لئے اس سمیہ یہی پرم اوشیک ہے۔ کہ "کرنونتو وشوم آریم" کو بالکل بھلا دیا جائے۔ اور اپنے دیشے تاڈ نیتی کمزور مذہبی درشٹی سے بچنے کے لئے ان کو یقین دلا دیا جائے۔ کہ ہندو دھرم قطعاً غیر تبلیغی ہے۔ اور اس یقین کے لئے اوشیک تھا کہ سرو سادھارن ہندو جنتا کو اس وشواس کا سمرتھک اور پوشک بنایا جائے۔ کیونکہ جب تک عام جنتا ساتھ نہ دیتی لیڈر کبھی کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے ان سے کہا گیا۔ کہ ہندو دھرم پرچارک دھرم نہیں ہے۔ جو ایک بار اس کو چھوڑے گا۔ پھر کبھی دوبارہ آ نہیں سکتا۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے۔ تو اس میں ایک زبردست مصلحت ہے۔ اور اس قانون نے ہندو جاتی کے پران کو مقابلہ پر بچا لیا۔ اگر یہ بھتی بندھ نہ لگتا تو بہت سے ہندو تکلیف دہ موٹی موٹی باتوں پر گھر کی ادنیٰ شکایتوں اور جھگڑوں پر مذہب بدلنے کے لئے تیار ہو جایا کرتے۔ مگر اس بندھ کی موجودگی میں بڑے بڑے پرلوبھن اور سنسارک کارنوں کے ہونے پر بھی ان کو اس طرح سوچ وچار کرنا پڑتا تھا۔ کہ کہیں کسی آویش میں آکر تو ہم ایسا نہیں کرتے۔ اور کہیں بعد اس کے لئے پشچاتاپ تو نہیں کرنا ہوگا۔ جب ایک بار ہم نے ہندو دھرم چھوڑنے کا اعلان کر دیا۔ تو پھر چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے چاند سورج بدل جائیں ہمیں ہندوؤں سا ادھیکار پھر نہیں مل سکتے۔

اگر یہ بھتی بندھ نہ لگایا جاتا۔ تو بہت سے ہندو نوجوان معمولی معمولی باتوں اور گھریلو جھگڑوں کے کارن آویش اور جوش میں آکر مسلمانوں کی دھمکیاں اپنے سگے سمبندھیوں کو دیا کرتے اور اب اس طرح کے وچار من میں آنے پر وہ سہم جایا کرتے تھے۔ اور جاتی کے نیتا اس بات کو خوب اچھی طرح جانتے اور سمجھتے تھے کہ جہاں ایک بار کوئی مسلمان ہوا۔ تو ہم اس کی واپسی سے تھکتے ہیں بالکل اسمرتھ ہیں گے۔ کا کارن یہ تھا۔ کہ مسلمان تو راجیہ کی سہائتا کے بل پر خوب زوروں سے تبلیغ اسلام کرتے تھے۔ اور کسی مسلم یا نو مسلم کو یہ ادھیکار نہیں تھا۔ کہ وہ اسلام کو ترک کرے۔ اگر کوئی ایسا کرتا تھا۔ تو اسے سزائے موت دی جاتی تھی۔ اور اس کام (ترک اسلام) میں جو ان کی سہائتا کرتے تھے اور اپنے میں ملاتے۔ ان کو بھی سخت دنڈ دیا جاتا تھا۔ جو اکثر سزائے موت ہی ہوا کرتا تھا۔ اس لئے ایسا کرنا ہمارے لئے کسی طرح بھی ٹھیک نہ تھا۔ یہ چلا گیا۔ وہ سدا کے لئے گیا۔ اگر واپس لینے یعنی شدھی کا وچار کرتے۔ تو ایک کے بدلے کئیوں کو کھونا پڑتا۔ کیونکہ اس نو مسلم کو جو لوگ اپنے میں ملاتے۔ اس کی ترک اسلام میں امداد کرتے۔ ان کو بھی اس کے ساتھ ہی پران دنڈ ملتا۔ کیونکہ جہاں جہاں اسلامی راجیہ سخاپت ہوتا۔ یہ قانون جاری کر دیا جاتا۔ کہ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کو تبلیغ کی اجازت نہیں۔ کسی مسلم یا نو مسلم کو ترک اسلام کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم مسلمان بن کر اپنے غیر مسلم پریوار کے ساتھ رہتا۔ اور پورا ورت سمبندھ رکھتا ہے۔ تو ان سب کو بھی مسلمان سمجھا جائے گا۔ مذکورہ بالا تینوں احکام کی نافرمانی کرنے والوں کو موت کی سزا دی جاتی

(بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کیوں؟

(از شری سوامی سوتنترانند جی)

نظام راجیہ حیدرآباد میں آریہ سماج کا پرچار دیر سے ہے۔ پہلے صرف حیدرآباد میں آریہ سماج تھا۔ جہاں سورگیہ شری گوکل پرشاد جی نے مفصلات میں کام شروع کیا۔ ان کی زندگی زیادہ لمبی نہ ہوئی۔ وہ عمر بھر کام کرتے رہے۔ اور ان کے وقت میں کچھ ایسے نوجوان آریہ سماجی بن گئے۔ جنہوں نے آریہ سماج کو گراموں میں پھیلایا۔ ان نوجوانوں میں تین یہ ہیں۔ دتاتریہ پرشاد وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد ساکن گلبرگہ۔ جو رشتہ میں شری گوکل پرشاد جی کے بھائی ہیں۔ سورگیہ شہید شیام لال جی وکیل اُدگیر۔ یہ رشتہ میں ان کے بھانجے تھے۔ ان کا دیہانت حال ہی میں ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو بیدر جیل میں ہوا۔ ان کے ساتھ جیل میں برا سلوک کیا گیا۔ وہ بیمار تھے لیکن کھانے کو جوار کی روٹی دی گئی۔ ڈنڈا بیڑی ڈالا گیا یا ایکانت میں رکھا گیا۔ مقدمہ کا فیصلہ سننے سے پہلے ہی جیل کی تکلیف سے ان کے پران شریر کو چھوڑ گئے۔ تیسرے بنسی لال جی وکیل ہائی کورٹ ہی کھیڑ ہیں۔ یہ بھی شری گوکل پرشاد جی کے بھانجے ہیں۔ یعنی شہید شیام لال جی اور بنسی لال جی دونوں بھائی ہیں۔ بنسی لال جی بڑے ہیں۔ اور شیام لال جی چھوٹے تھے۔ ان تینوں نے آریہ سماج کو گراموں تک پھیلایا۔ اس وقت نظام راجیہ میں اندازاً دو صد آریہ سماجیں ہیں۔

جب سے گرام پرچار شروع ہوا ہے۔ نظام سرکار اس وقت سے آریہ سماج سے ناراض ہے۔ اور انیک قانون ایسے بنائے گئے ہیں۔ جن سے آریہ سماج کا کام بند ہو۔ مثلاً۔ آریہ سماج کے اُپدیشکوں کا داخلہ بند ہوا۔ جس میں پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن۔ اور پنڈت ویاس دیو جی ہیں۔ اور جو اُپدیشک نظام راجیہ کے ہی تھے۔ ان پر بھی پابندیاں لگا دی گئیں۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ "آپ کو کس نے اُپدیشک مقرر کیا ہے؟" اور حکم دیا گیا۔ کہ جب تک محکمہ امورِ مذہبی سے حکم حاصل نہ کرو اُپدیش مت کرو۔

آریہ سماج مندر بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ آریہ سماج پر اوم کا جھنڈا لہرانا بھی بند تھا۔ پاٹھ شالہ میں پندرہ سے زیادہ لڑکے نہیں پڑھا سکتے۔ جب تک کہ منظوری نہ لی جائے۔ اور منظوری ملتی ہی نہیں۔ جو آریہ سماجی ہو۔ اس کو طرح طرح سے تنگ کیا جاتا ہے۔ ان پر جھوٹے مقدمے بنائے جاتے ہیں۔ پرنسپل بھی سب مسلمان ہیں۔ آفیسر مسلمان ہیں۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کی ہر طرح سے امداد ہوتی ہے۔ جیسے مندر بنانے اور مرمت کی اجازت نہ ہندوؤں کو ہے اور نہ آریہ سماجیوں کو ہی۔ مگر مسلمانوں کیلئے سرکاری خرچ سے مسجدیں بنائی جاتی ہیں۔ اندازاً دس ہزار روپیہ سرکاری خزانہ سے صرف مساجد کی مرمت پر خرچ ہوتا ہے مسلمانوں کے لئے سرکاری خرچ سے سکول کھولے جاتے ہیں۔ ہندی سنسکرت پڑھائے جانے کی اجازت ہی نہیں ملتی۔ سرکاری حکم سے اندازاً تین صد پاٹھ شالائیں بند ہو چکی ہیں۔ آریہ سماج کے اُپدیشک نہ باہر سے آ سکتے ہیں۔ اور نہ یہاں والے ہی کام آسانی سے کر سکتے ہیں۔ لیکن مسلمان مبلغ اندازاً چار صد ایسے ہیں جنکو کہ سرکار محکمہ امورِ مذہبی سے خرچ دیتی ہے۔ اب یہ بودھ آریہ سماج کو ہو گیا ہے۔

آریہ سماج کی ان شکایات کو دور کرانے کے لئے آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے ڈیپوٹیشن بھیجے عرضیاں دیں۔ لیکن کسی کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کی ضرب المثل ثابت ہوئی۔ گلبرگہ۔ چٹ گوپہ۔ حیدرآباد۔ لبان۔ اودھگی۔ نیل بنگہ۔ اودگیر میں جہاں تہاں آریہ سماجیوں کو پکڑا جانے لگا۔ جو حالت پنجاب میں ۱۹۰۷ء میں اور پٹیالہ میں ۱۹۰۹ء میں تھی۔ نظام راجیہ میں ۱۹۳۸ء میں اس سے بھی بری حالت ہو گئی۔

ان حالات سے مجبور ہو کر سارودیشک سبھا نے شولاپور میں سمیلن کیا۔ اس میں حسب ذیل مانگیں کی گئیں:۔

(۱) دھارمک پرچار۔ اُپدیش۔ کتھا۔ شدھی۔ پرچار۔ دیا کھیان۔ بھجن کیرتن۔ نگر کیرتن وجلوس نکالنے۔ آریہ مندروں کے نرمان کرنے۔ اور ویدک دھرم تتھا ویدک سنسکرتی سمبندھی پستکوں کو پڑھنے وپرکاشن کرنے کی سوتنترتا ہونی چاہیئے۔

(۲) دھارمک کرتیوں۔ اُتسووں کے کرنے کی آزادی ہو۔

(۳) راجیہ وراجیہ کرمچاریوں کو نہ تو تبلیغ میں بھاگ لینا چاہیئے۔ اور نہ اسے کسی طرح اُتساہت کرنا چاہیئے۔ نہ جیلوں میں ہندو قیدیوں اور نہ سکولوں میں ہندو بالکوں کو مسلمان بنایا جاوے۔ اور نہ ہی ہندو انا تھ بالک مسلمانوں کو دئے جائیں۔

(۴) راجیہ کے امور مذہبی کو بند کیا جائے۔ اتھوا ہندوؤں اور آریوں کی دھارمک باتوں پر اس کا کوئی پربھتو نہ ہو۔

(۵) ہندوؤں اور آریوں کے خلاف لکھنے والے اخبارات اور کتابوں پر پابندی ہوں۔

(۶) بلا مقدمہ چلائے کسی کو سزا نہ دی جائے (جیسا کہ پنڈت نریندر جی کو منانور میں نظر بند کر دیا گیا ہے)۔

(۷) پولیس تتھا اور نوکریوں میں جو مسلمانوں کی رعایت محض مسلمان ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ وہ نہ ہو۔

(۸) آریہ ہندو بچوں کی پرائمری شکھشا ان کی ماتری بھاشا میں ہی ہو۔

(۹) ہندو امدادی سکولوں پر کوئی پابندی نہ ہو۔

یہ نو باتیں نظام سرکار سے مانگی گئی ہیں۔ لیکن نظام سرکار آریہ سماج کو شہری حقوق بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جس کے لئے آریہ سماج کو ستیاگرہ کرنا پڑا ہے۔

اس وقت تک یعنی ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء تک ۹۳۵ آریہ ویر پکڑے جا چکے ہیں۔ اور دھڑا دھڑ پکڑے جا رہے ہیں۔ اس وقت آریہ سماج کے لئے جیون مرن کا پرشن ہے۔ جب نظام راجیہ مندر بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اُپدیش کا حکم نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

آریوں کی دعائیں

(از منشی تلوک چند جی محروم بی اے)

(۱)

جو کرتا ہے انساں کو عرفاں عطا ۔۔ ہے اجسام کی جس سے نشو و نما
جسے پوجتا ہے یہ سارا جہاں ۔۔ ازل سے پرستیدۂ عارفاں
بقا نام ہے جس کے الطاف کا ۔۔ نہ ہو لطف اس کا تو رنجِ فنا
اُسی راحتِ جاوداں کی ثنا
نکلتی ہے دل سے ہمارے سدا (یجروید ۲۵-۱۳)

(۲)

جو دنیائے بیدار و خوابیدہ کا ۔۔ ہے قدرت سے اپنی محافظ سدا
دو پایہ چوپایہ کا مالک ہے جو ۔۔ بجا ہے جسے "راحتِ کُل" کہو
اسی کو ہمارا نمسکار ہے
دل اپنا اُسی کا پرستار ہے (یجروید ۲۳-۳)

(۳)

کیا جس نے پیدا یہ چرخِ عظیم ۔۔ جو رکھتا ہے اس کو ہمیشہ مقیم
خلا میں ہوئی جس سے قائم زمیں ۔۔ کیا جس نے سورج کو بالا نشیں
جو ہے منبعِ راحتِ دائمی ۔۔ جو ہے چشمۂ فرحتِ دائمی
معلّق کُروں کو بناتا ہے جو ۔۔ قرینے سے اُن کو چلاتا ہے جو
وہی ہے پرستش کے لائق خدا
زباں پر ہو اُس کی ستائش سدا (یجروید ۳۲-۶)

Haridwar, Digitized by eGangotri

شُدھی کیا ہے؟

کسی انسان کو بلا لالچ - ترغیب - دباؤ و جبر محض صداقت کے نام پر اپیل کر کے اپنے دھرم میں شامل کرنا شُدھی کہلاتی ہے۔ اسے پردیشی بپتسمہ - مشرف بہ اسلام ہونا بھی کہا جاتا ہے۔ ہر ایک مذہب والا اس کو مختلف ناموں سے پکارتا ہے۔ مگر جب کسی کو ہندو دھرم میں پرویش کرتے ہیں۔ تو اس کا نام شُدھی رکھتے ہیں +

یہ تحریک بہت پرانی ہے۔ روز آفرینش سے لے کر آج تک چلی آئی ہے۔ اور ہمیشہ تک جاری رہے گی۔ یہ تحریک قدرتی ہے - انصاف و اخلاق پر مبنی - روحانیت کی ہمرکاب ہے۔ کسی گمراہ کو راہ راست پر لانا نیکی و ثواب کا کام ہے۔ اس تحریک کا پالیٹکس یا قومیت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں - یہ خالص مذہبی تحریک ہے۔ مذہبی آزادی ہر ایک فرد و بشر کا جنم سدھ ادھیکار ہے۔ جو اس کو روکتا ہے وہ ظالم و گنہگار ہے +

مسلمان و عیسائی صدیوں سے ہندوؤں کو اپنے دھرم میں شامل کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن ہندوؤں نے ان کے اس فعل پر کبھی اعتراض نہیں کیا۔ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ آج اگر مہرشی دیانند کی کرپا سے ہندو اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو واپس اپنے آبائی دھرم میں لے رہے ہیں۔ تو مسلمان یا عیسائی ہم سے ناراض ہوں۔ اور ہندوؤں کے تبلیغی حق کو تسلیم کرنے سے بلا وجہ منکر ہوں؟ ان کی مخالفت انصاف و عدل پر قائم نہیں +

قومیت کیا ہے؟

دیشی بھگتی کے جذبہ کو دل میں جگہ دینا اپنے ملک کی آزادی کے واسطے جدوجہد کرنا اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا۔ سودیشی وستوؤں کا استعمال - حب الوطنی کے پوتر خیال کو عزیز ترین سمجھنا - اپنی تہذیب - اپنی بھاشا اور اپنے دیش ان تینوں دیویوں کی دل سے تعظیم کرنا جذبۂ قومیت کہلاتا ہے +

شُدھی کی تحریک کسی بھی طرح اس جذبہ کے منافی نہیں - ہم جن غیر ہندو کو ہندو بناتے ہیں - اس کو ہرگز اُپدیش نہیں دیتے کہ تم غلامی کی زنجیروں کو مت کاٹو - تم سودیشی کا استعمال مت کرو - تم اپنی ماتری بھومی - ماتری بھاشا و ماتری سبھیتا سے پریم نہ کرو - تم آزادیٔ جنگ میں حصہ نہ لو - ہم تو شُدھ شدہ کو زیادہ دیش بھگت - کٹر سودیشی

شُدھی کی تحریک اور جذبۂ قومیت

(از لالہ دیوی چند جی ایم - اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

اور آزادی کا پیارا و دلدادہ بناتے ہیں +

اگر مسلمان و عیسائیوں کی ناجائز مخالفت و غلط اعتراضات سے ڈر کر ہم صداقت کا دروازہ بند کرنے کی کوشش کریں - تو یہ فعل ہمارا جاہلانہ - بیہودہ و بعید از دُور اندیشی ہوگا - کیا مسلمان یا عیسائی ہندوؤں کے اعتراض پر اپنے تبلیغی کام کو بند کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اگر وہ نہیں - تو پھر ہندو کیوں اپنے اس دھرم کاریہ کو بند کر دیں؟ ہم اسے محض نیتی یا پولیٹیکل چال کے طور پر نہیں چلا رہے۔ بلکہ وید بھگوان میں پرماتما کا حکم ہم پر صادر ہو چکا ہے - کہ "کرنونتو وشوم آریم" ارتھات ساری دُنیا کو آریہ بناؤ - ہم تو اس حکم کی تعمیل کرنا اپنا دھرم و فرض خیال کرتے ہیں - ہندوستان آزاد ہو جائے یا غلام رہے - امیر بن جاوے یا افلاس اور ناداری کا شکار بنا رہے - اخلاق روحانیت - صداقت کے اصول بلا تغیر و تبدل تا ابد قائم رہیں گے - ان ہی ستیہ سدھانتوں کا پرچار شُدھی کی تحریک کی تہ میں کام کر رہا ہے +

ہندو مسلمانوں و عیسائیوں کے ساتھ مذہبی اختلافات رکھتے ہوئے بھی پولیٹکس کے میدان میں شانہ بہ شانہ ہو کر لڑنے و مرنے کٹنے کے لئے تیار ہیں - اگر یہ کہا جاوے کہ مذہب سب کا ایک ہو جاوے یا مذہب کا پرچار بند کر دیا جاوے تا کہ پولیٹیکل کام ہو سکے یہ غلط اصول ہے - پولیٹیکل اصول بھی بعض اشخاص کا مذہب ہے - جیسا کہ دھارمک اصول دوسروں کا مذہب ہے - دھارمک خیال رکھنے والوں کو اپنے پرچار کی آزادی ہونی چاہئے - اور پولیٹیکل اصول والوں کو اپنے اصولوں کی - دھرم اور پولیٹکس لازم ملزوم ہیں - دھرم کے بغیر پالیٹکس اور پالیٹکس کے بغیر دھرم ادھورا ہے +

سوامی شردھانند جی کو کہا گیا تھا - کہ "ہندو مسلم اتحاد کے واسطے چند سالوں کے لئے شُدھی کی تحریک بند کر دو"۔

انہوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا - کہ "پہلے مسلمان مولویوں و عیسائی پادریوں سے پوچھ لو - کہ وہ کیا ہندوؤں کو مسلمان و عیسائی بنانا بند کرنے کو تیار ہیں؟ اگر وہ تیار ہو جاویں - تب میرے ساتھ بات کرو"

جب مسلمانوں اور عیسائیوں سے دریافت کیا گیا - تو انہوں نے صاف انکار کر دیا +

تبلیغ کی ہر ایک کو آزادی ہونی چاہئے - ہندو یہ آزادی مسلمانوں و عیسائیوں کو دیتے ہیں - مگر چاہتے ہیں کہ وہ بھی یہ آزادی ہندوؤں کو پردان کریں - پھر کوئی جھگڑا فساد ایماندارانہ تبلیغ پر نہیں ہو سکتا - جس کی تہ میں صداقت کا پرچار ملحوظ ہو نہ کہ فرقہ پرستی و پولیٹیکل طاقت کی ایزادی - جس میں کوئی ناجائز و کمینہ وسیلہ اختیار نہ کیا جاوے +

ہندوؤں کی تعداد میں کمی

صدیوں سے مسلمانوں و عیسائیوں کے حملوں سے ہندو تعداد میں گھٹ رہے ہیں - پچھلے پچاس برسوں میں ہم ہندوؤں میں سے چھ فی صدی ہندو کم ہو گئے ہیں - اگر یہی رفتار ہماری کمی کی جاری رہی - تو چند صدیوں میں ہندوؤں کا خاتمہ ہو جاوے گا - پرانی ویدک تہذیب صفحۂ ہستی سے مٹ جاوے گی - رام - کرشن - گوتم - کناد - کپل - جیمنی کا کوئی نام لیوا نہیں رہے گا - اس کو دیکھ کر مہرشی دیانند نے شُدھی کو شاستر وکت ٹھہرایا تھا - اور اسی ایک نقطہ کو مد نظر رکھ کر آریہ سماج ساٹھ سالوں سے شدھی کا کاریہ کر رہا ہے - اور اب آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے بھی اپنے ناگپور دسمبر ۱۹۳۸ء کے اجلاس میں شُدھی کے حق میں پرستاؤ پاس کر دیا ہے +

سورگیہ سوامی شردھانند جی نے اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا - افسوس کہ ان کی زندگی نے وفا نہ کی - اور وہ ایک ظالم کی گولی کا نشانہ بن کر ہم سے جدا ہو گئے - ان کی مرتیو کے بعد ان کی چلائی ہوئی تحریک کمزور پڑ گئی - مگر سچائی دب نہیں سکتی - چند سالوں کے بعد ہی دیانند سالویشن مشن کی بنیاد ڈالی گئی - جو کہ پہلے محض صوبہ پنجاب کی تحریک تھی - لیکن اب آل انڈیا بن گئی ہے - دوسرے صوبوں میں بھی مشن کا کام ہو رہا ہے - جو کہ آپ کو مشن کی ۱۹۳۸ء کی رپورٹ سے واضح ہو جاویگا +

۱۹۳۸ء میں مشن نے اڑھائی ہزار ہندوؤں کو شدھ کیا - اور دو سو پچاس لڑکیوں عورتوں و بچوں کو غنڈوں کے پنجہ سے نجات دلا

کر ان کو ان کے وارثوں کے سپرد کیا - اور ... کی شادی کا پربندھ کیا +

۱۹۳۹ء میں مدراس ... و آسام میں سنٹر کھولے جانے کا ... مگر کام کی وسعت دھن پر منحصر ہے ... ہندوؤں نے مشن کی دھن سے امداد ... اگلے سال یہ زیادہ کام کر کے دکھلا ... مسلمانوں کی بیسیوں انجمنیں تبلیغ کے ... میں لگی ہوئی ہیں - جن کو سلیے نوابراء نواب - سیٹھ ساہوکار دل کھول کر مدد ... رہے ہیں - مسلمان ایک ہندو کو مسلمان ... پر اوسطاً پانچ سو روپے خرچ کرتے ... ہیرالال گاندھی اور کنہیالال کا ... ہزاروں روپیہ انہوں نے خرچ کر دیا ... عیسائی پادری کروڑوں روپیہ ہندوؤں ... عیسائی بنانے پر صرف کر رہے ہیں - جو ... کی سپرٹ مسلمانوں اور عیسائیوں میں ... جاتی ہے - اس کا عشر عشیر بھی ہندوؤں ... نہیں ہے - کاش کہ ہم بھی ویدک ... کی رکھشا و اشاعت کے لئے قربانی ... و روپیہ دینا سیکھیں - ہماری غفلت ... جزائر لنکا و بیپ و مالدیپ تو جانے ... پہلے ہندو تھے سب مسلمان ہو گئے - اب ایک بھی ہندو وہاں دیکھنے کو نظر نہیں آتا ... آدمی شیخ عبداللہ وہاں جاتا ہے - اور ان ... مسلمان بنا لیتا ہے - آسام کی پہاڑیوں ... جو لوگ بستے ہیں - ان کو عیسائی بنایا جا ... ہے - اور بنایا جا رہا ہے +

بنگال میں پاربیہ واشودا - بنگال میں منڈا - اُڑاؤں - گجرات میں ڈھیڈ - بمبئی میں پنچم - یو - پی میں چمار - پنجاب میں بالمیکی - چھوٹا ناگپور میں سنتھال اور سنٹرل انڈیا میں بھیلوں کو لاکھوں کی تعداد میں عیسائی و مسلمان بنایا جا چکا ہے - مگر ہم اپنے فلسفہ میں مست اس تمام ڈرامہ کو سرد مہری سے دیکھ کر ٹس سے مس نہیں ہوتے - ہماری اُداسینتا موت کے مترادف ہے - ہندوؤ! اگر زندہ رہنا چاہتے ہو - تو شُدھی کو اپناؤ - اسے پرم دھرم و کا مُکتی کی طرح عزیز سمجھو - یدی آپ نے ابھی تک سالویشن مشن ہوشیارپور کی سہایتا نہیں کی - تو دیر نہ لگائیے - جو دھن آپ سالویشن مشن کو سہایتا کے روپ میں دیتے ہیں - اس سے جنم جنمانتر کی کروڑ سنتان کی رکھشا ہوتی ہے - ویدوں کا اُدھار ہوتا ہے اور ہندو جاتی کی اُنتی ہوتی ہے +

سوچو! دیر نہ کرو - یہ سمے ہے ... چُوک گئے اور گئے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

مہرشی دیانند کے پریوار کا پریچے

(لیکھک: شری پنڈت کرشن شرما آریہ مشنری راجکوٹ)

جنم بھومی ٹنکارہ ہے کیسے؟

سنیاس دھرم کی رکھشا کرتے ہوئے مہرشی شری سوامی دیانند جی مہاراج نے سپشٹ روپ سے اپنی جنم بھومی کے گرام آدی کا اُلیکھ نہیں کیا۔ کنتو بمبئی سے پرکاشت ہونے والے "تھیوسوفسٹ" نامک پتر میں ۱۸۹۳ء کے انکوں میں شری سوامی جی مہاراج کے دوارا لکھا ہوا جو سنکشپت جیون چرتر چھپا ہے۔ اس میں انہوں نے جو سنکیت کیا ہے۔ اتنا سپشٹ ہے کہ اس سے واستوکتا کا پتہ لگنا کٹھن نہیں رہ جاتا۔ وہ اس پرکار ہے +

"It was in a Brahmin family of the oudichya caste, in a town belonging to the Rajah of Morvi, in the Province of Kathiawar that in the year of Samvat 1881., now known as Daye-nand Sarswati, was born."

ارتھات:- "اسی سمت ۱۸۸۱ میں دلیش کاٹھیاواڑ کے موروی راجیہ انترگت ایک نگر میں آودیچیہ برہمن کے گھر میرا جنم ہوا تھا"

اس سے سپشٹ ہے۔ کہ شری سوامی جی کی جنم بھومی کا نگر موروی راجیہ انترگت وہیں سمجھو ہے جہاں آودیچیہ براہمن بھی اس سمیہ رہتے ہیں۔ موروی راجیہ انترگت آودیچیہ برہمنوں کا اتہاس بتلاتا ہے۔ کہ وہ لوگ بہت کچھ سے آکر بٹال اور ٹنکارہ میں ہی آباد ہوئے تھے۔ اس میں سے بڑال والوں کا ونش لُپت ہو گیا تھا۔ کنتو ٹنکارہ میں آج تک آودیچیہ براہمن بسے ہوئے ہیں۔ ان ٹنکارہ والوں کا ہی ایک دل جیوا پور میں جا کر بس گیا تھا۔ پرنتو جیوا پور اتنا چھوٹا گرام ہے۔ کہ اُسے نگر (Town) نہیں کہا جا سکتا۔ اتہ وہ شری سوامی جی کی جنم بھومی کا استھان سدھ نہیں ہوتا +

شری سوامی جی مہاراج اپنے جیون چرتر میں لکھاتے ہیں۔ کہ:-

"As my fathers was a banking House and held more over, the office hereditary in my family of a Jamedar we were far from being poor, and things so far, had bore very pleasantly.

ارتھات:- میرے پتا کے گھر زمینداری اور لین دین کی جیوکا چلتی تھی۔ اس سے بھی سدھ ہوتا ہے۔ کہ شری سوامی جی کی جنم بھومی کا نگر وہی ہو سکتا ہے جہاں شری سمپن آودیچیہ برہمن اس سمیہ رہتے ہوں۔ خوب جانچ کرنے پر سبھی طرح سے ٹنکارہ ہی سوامی جی کی جنم بھومی کا نگر سدھ ہوتا ہے۔ سمست موروی راجیہ میں ٹنکارہ ہی ایک ایسا نگر ملتا ہے۔ جہاں ۱۸۸۱ء میں زمیندار اور لین دین کرنے والے ایک کرشن جی مول جی۔ تروی دی نام دیدی آودیچیہ براہمن رہتے تھے +

سوامی جی کے پتا کے دو نام کیوں تھے؟

یہ نتو اب ایک پرشن پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا سوامی جی کے پتا کا نام کرشن جی تھا؟ اس کا اُتر ہے۔ ہاں۔ نسندیہہ شری سوامی جی کے پتا کا نام کرشن جی تھا۔ پرنتو ان کا دوسرا نام امبا شنکر بھی تھا۔ سوامی دیانند جی مہاراج کے بھی دو نام تھے۔ سوامی جی کا ایک پرستھ نام دیارام تھا۔ اسی سے دیانند انہوں نے سنیاسی ہونے پر اپنا نام پسند کیا تھا۔ اور ان کا لاڈ پیار کا نام مول شنکر تھا +

بہت چھان بین کے پشچات راجکوٹ نواسی شری جہان لال وشوناتھ شکل نے ایک پتر ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۴ء میں شری دیویندر ناتھ مکھوپادھیائے کو لکھا تھا۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ:-

"His name ws Mul-shanker and also Daye-Ram because it is a custom of the people of his Province to give one more pet name to a son or a daughter.

ارتھات:- سوامی جی کے مول شنکر اور دیارام دونو ہی نام تھے۔ کیونکہ اس پرانت میں ہر ایک پتر اور پتری کا اُپ نام رکھنے کی پرتھا ہی ہے +

مجھے بھی اس سوراشٹر پرانت میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے چار سال وتیت ہو رہے ہیں۔ اس سے سدھ ہے۔ کہ پرانت کی پرتھا کے انوسار شری سوامی جی کے پتا کے نام بھی شری کرشن جی اور امبا شنکر دونو ہی تھے +

سب سے پرتھم شری سوامی جی کے سمبندھ میں جانچ کرنے کیلئے سورگیہ پنڈت لیکھرام جی ٹنکارہ پدھارے تھے۔ اس سمے کا اُلیکھ کرتے ہوئے شری سوامی دیانند جی مہاراج کی بہن پریم بائی کی پتری کے پتر (شری بودھا رادل) کے پتر ارتھات شری سوامی جی کی بھانجی کے پوتے (کلیان جی) کے پتر شری پوپٹ رائے راول نے ٹنکارہ سنستھا بدی پر اپنے دیاکھیان میں کہا تھا۔ کہ:-

"تب تو سوامی دیانند کو کرشچین سمجھتا تھا۔ اتہ اپنے ونش کی مان رکھشا رتھ میں نے پنڈت لیکھرام جی کو اصلی پتہ نہیں دیا تھا۔ اتہ جب شری بابو دیویندر ناتھ جی پدھارے۔ اور مجھے پتہ چلا کہ ہمارے پوروج شری سوامی دیانند جی تو مہان ویدک آدھارک ہو گئے ہیں۔ تو انہیں سب سپشٹ بتلا دیا تھا۔"

(دیکھو "ٹنکارہ سنستابدی ودرن" صفحہ ۲۳)

اس سے پاٹھک اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ نیپ کر پتہ لگانے سے شری پنڈت لیکھرام جی کو شری سوامی جی کے پتا امبا شنکر کے نام کا پتہ لگا ہوگا۔ کیونکہ ان کا پستک پریچے تو چھپایا گیا تھا۔ سمبھو ہے۔ کہ شری پنڈت جی کی بھینٹ کسی ایسے برھ دیکتی سے ایکانت میں ہوئی ہو۔ جو کرشن جی کو امبا شنکر کہہ کر بلاتا ہو۔ اور شری دیویندر بابو کو امبا شنکر ایسے نام کی کھوج کی آوشیکتا ہی نہیں پڑی ہوگی۔ اتہ اُن کے سمیہ میں امبا شنکر نام کا جاننے والا ہی کوئی رہا نہیں ہوگا۔ تات پریہ یہ کہ جانچ کرنے والے دونو ہی مہانو بھاووں کی بات کو مان کر یہی سدھ ہوتا ہے۔ کہ شری سوامی جی کے پتا کے امبا شنکر اور کرشن جی دونو ہی نام تھے +

رشی کی ماتا انیہ کٹمبیوں کے نام

شری کرشن جی عرف امبا شنکر کے چھوٹے پتر کا نام ولبھ جی تھا۔ ولبھ جی کی پتنی کا نام مونگھی بائی تھا۔ مونگھی بائی کے ودھوا ہو جانے پر شری کرشن جی نے اُن کے نرواہ استھ کیشیا کی زمین اُن کے نام کر رکھی تھی۔ شری پوپٹ لال جی اب بھی کہتے ہیں کہ مونگھی بائی ہماری رشتہ دار تھیں۔ کیشیا کے نواسی شری نربدا شنکر جی سے معلوم ہوا کہ شری سوامی جی مہاراج کی پوجنیہ ماتا کا نام امرت بائی تھا۔ شری نربدا شنکر کے بھائی اس سمیہ موروی میں پولیس وبھاگ میں فوجدار کے پد پر کاریہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے کو شری پوپٹ لال راول سے بھی انتک نزدیکی شری سوامی جی کے رشتہ دار بتلاتے ہیں۔ ابھی اس سمبندھ میں ادھک چھان بین چالو ہے۔ جو سمیہ انوکول پاٹھکوں کے سمکھ اُپستھت کی جاوے گی +

رشی دیانند

وید اُپدیش ہمیں آ کے سُنایا تُو نے	سہ رہے دورِ جہالت کو مٹایا تُو نے
وردھ بیواؤں یتیموں کا مٹایا تُو نے	چھوت کے بھوت کو بھارت سے بھگایا تُو نے
قعرِ پستی سے ہمیں آ کے اُٹھایا تُو نے	موت کے منہ سے رِشی ہم کو بچایا تُو نے
خواب سے چونک اُٹھے ہند کے رہنے والے	گوہرِ توحید جو بھارت میں بچایا تُو نے
اپنے بیگانے کو پہچان گئے جان گئے	پردہ آنکھوں پہ پڑا تھا جو اُٹھایا تُو نے
پڑ گئی کھلبلی اس وقتِ صفِ اعدا میں	زور سے ناد جو ویدوں کا بجایا تُو نے

"مرد وہ ہیں جو زمانے کو بدل دیتے ہیں"
قول ثابت یہ رشی کر کے دکھایا تُو نے

(از لالہ رام پرکاش ستجی)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیے! (مینیجر)

Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاتما منشی رام جی کے انمول بچن

آتمک ورتنبہ

سنگرہ کرتا :- لالہ لبھو رام جی نلبیڑ آنند آشرم - لدھیانہ

میں کیسا اوشواسی ہوں - بالک پن کا ابھی زمانہ تھا - نرم دل پر ابھی چوٹ نہیں لگی تھی - دل کا آئینہ صاف تھا - کسنگ سے آلسیہ ہوا - پڑھنے لکھنے کو جواب دے دیا - تمام سال کھیل کود میں ویتیت ہوا - لیکن دل میں ہر سمیہ خوف تھا - کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں - آخر کار پکڑا گیا - پتا کو معلوم ہوا - پریکھشا کے دن سمیپ اور میرا سکول سے نام کٹا ہوا +

پکڑے جانے پر ایک دن اور ایک رات اپنا گورو اندھکار پر بیتیت ہوا - کہ جس کا ورنن کرنا منش کی سامرتھ سے باہر ہے ــــ میں نے سمجھ لیا - کہ میں پاپی - ڈوبا ہوا اب نہ اُبھر سکوں گا - رات کو اسی اوشواس کی حالت میں سو گیا - پرانہ اُٹھنے پر بیٹھ بین کی چھپاہٹ سنی اور سر دہ میں کچھ اُتساہ ہوا - سکول میں پھر داخل کر دیا گیا - اور کچھ آشا بندھی - بیتیں دنوں کے پرلیئہ کے بعد پریکھشا جب بیتا - اور وہاں سے کسی قدر سنتشٹ آیا - پریکھشا کا پرینام نکلا اور اپنی شرینی میں اُنچیہ درجہ پراپت کیا - گو یہ واقعہ معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن میرے لئے بڑا بھاری ہے - کیونکہ اسی دن سے ناستک پن کی گہری غار سے نکلا ... دوسرے واقعہ کی بدولت آستک بنا تھا - اسی چھوٹے سے آغاز کے بعد کئی مرتبہ اوشواس کے گہرے گڑھے میں گر کر اس میں سے پھر نکلا ہوں - جوانی کی اُمنگ اور بدمستی میں جو جو کرم کئے ہوئے تھے کیا ان سے چھٹکارا ممکن تھا؟ ہے اتمن! تم نے میرے اس چھوٹے جیون میں کیا کیا تماشے نہیں دکھلائیں - کس منش کا آتما ہے ... ان گھٹناؤں کے اندر سے نہیں گذرا - لیکن پھر بھی اوشواس میں نہیں چھوڑتا - تم نے سرشٹی کے آرمبھ میں ہماری رہنمائی کیلئے ویدوں کا گیان دیا - چاروں اور پرکاش ہو گیا - کتنی ہی مرتبہ ویدوں کے پرکاش کے آگے اندھیرا آ گیا ... نے آکر اندھیروں سے پرکاش کو چھپا لیا - اس پر ایک سمیہ میں تم نے ویدوں کا پرکاش کرکے اور اندھیرے کے بادلوں کو جو اسروں نے اٹھائے تھے ... چھن بھن کرکے اپنی دیا کا ثبوت نہیں دیا؟ ... پر بار ... دیانند آریہ سماج کے ان کے اندر تم نے کتنی مرتبہ ... ہم اوشواسیوں

کے پاس کر اسمیں میں تبدیل کر دیا ہے - جب کہ ویدک دھرم کی کشتی ڈوبنے کو تھی - جب کہ انسانوں کی عقل میں نہیں آتا تھا کہ کہیں کا اس کا بچاؤ ہو گا؟ جب ہم کھنڈر آشٹے پُرش دنیاوی کشٹوں سے بچنے کیلئے ... سے دھرم روپی ناؤ سے کود کود کر اوشواس کی لہروں کی بھینٹ ہونے لگے تھے - اس سمیہ ویدک دھرم ناؤ کو پار لگا کر کیا تم نے سب اوشواسیوں کو شرمندہ نہیں کیا تھا - پھر اوشواس ... کیوں بار بار آ گھیرتا ہے؟ ہم کیوں نراش ہوتے ہیں؟ اس میں سندیہ نہیں - کہ پھر اندھیری رات آ چکی ہے - ایرشا اور دویش پھیل رہی ہیں پھر دھرم روپی ناؤ کو چکنا چور کرنے کے لئے تیار دکھلائی دیتی ہیں +

لیکن ہے کشٹ نواشن! مجھے پھر وشواس ہے - کہ تم اس اندھکار میں ... سے نکال کر آریہ سماج کو پھر پرکاش - کے درشن کراؤ گے - اس لئے ہے وشواس ہے! اپنے وشواس کی مضبوط زنجیر میں باندھ کر مجھے اور میرے بھائیوں کو ان زبردست لہروں کے تھپیڑوں سے بچاؤ +

رشی دیانند اور آریہ سماج

(لیکھک :- پنڈت سوامی گنگا گری جی)

وہ کون سی بات ہے - جو بھارت ورش کے سمپردائیوں کے پتن کا کارن بنی ہوئی ہے؟ وہ ہے اپنے آچاریوں کی آگیا کے انوکول نہ چلنا +

پہلے آپ شری سوامی شنکر آچاریہ کے پوتر وچاروں کو دیکھیں - انہوں نے ویدک دھرم کی رکھشا کے لئے بودھوں سے شاستر ارتھ کئے - ناستکوں کے اندر آستکتا استھاپن کرنے کا یتن کیا - ایک شورویر کی طرح ویدک دھرم کی رکھشا کرتے ہوئے

دلی، گوروؤں کا سفاپت سمپردائے جسے سکھ دھرم کے نام سے پکارا جاتا ہے کو ہی لیجئے اُس کی اوستھا بھی اپنے گورو جنوں کے آدرشوں کو قبول کرنے کی اور ہی ہو گئی ہے - جیسے سناتنی ہیں پجاری لوگ مورتیوں کے آگے کا بھوگ لگاتے ہیں - ویسے ہی موجودہ وقت کے سکھ لوگ گورو گرنتھ صاحب کو بھوگ لگاتے ہیں +

جیسا ان سمپردائیوں کا حال ہے - ویسا آریہ سماج کا بھی - رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں آدیش کیا تھا - کہ آریہ پُرشو! ویدک دھرم کے ورودھی چار سمپردائے ہیں - اور تمات جینی - کرانی - قرانی اور پورانی ان چاروں کے ساتھ آپ نے ایک جیسا برتاؤ کرنا ہے - لیکن اس نے اپنے آپ کو کیول ہندوؤں کا پرتی ندھی مان کر ان کے اُدھار کے لئے ہی یتن کیا - یہی کارن ہے - کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے اندر یہ بھاؤ پیدا ہو چکے ہیں - کہ یہ لوگ تو ہندوؤں کے ہی ایک سمپردائے روپ ہیں - کیونکہ جس سمیہ یہ لوگ کسی ہندو کو آریہ سبھاسد بناتے ہیں - اس سمیہ اس کی شدھی وغیرہ کوئی نہیں کرتے - جس سمیہ کوئی عیسائی یا مسلمان ان کے پاس آتا ہے تو اس سمیہ یہ شدھی کا ڈھونگ رچتے ہیں +

رشی کے آدیش انوسار اگر شدھی ہونی چاہیئے - تو اُپریکت چاروں کی ہی ہونی چاہیئے نہ ہونی چاہیئے - تو کسی کی بھی نہیں - اس لئے آریہ سماج اپنی اُدارتا کو چھوڑ کر ایک سنکچت دائرے میں پھنس رہا ہے - اس لئے آریہ پُرشوں کو ساودھان ہونا چاہیئے - کہیں ایسا نہ ہو کہ ہندو دھرم کا اژدہا اس کو ہی نگل جاوے - دیدک ۴

اپنے جیون کا بلیدان کیا - ان کے ستھاپت کئے ہوئے سنیاسیوں کے دلی نام سمپردائیوں کا آج کیا حال ہے؟ اُن کے دھیان میں اُن کے گورو کا آدیش نہیں رہا - وہ لوگ ویدک دھرم میں بیٹھے ہوئے اپنے مٹھوں اور مندروں میں چین کی بنسی بجا رہے ہیں - دلیش اور جاتی کی رکھشا کو بھول کر اہم برہماسمی کا جاپ کر رہے ہیں - آچاریہ نے جس ناستکتا کے گڑھے سے سنسار کو نکالا تھا - آج ان کا سمپردائے اسی ناستکتا کے گڑھے میں عبادت کو دیکھ رہا ہے - دوسرے سمپردائیوں کا بھی یہی حال ہے - ان کی دشا بھی اس سمیہ اچھی نہیں + دُور کیوں جانے ہو - تھوڑے وقت کا

کیا بن کے آیا؟

سوامی دیانند کیا بن کے آیا؟
اچھوتوں کے دُکھ کی دوا بن کے آیا
پرستارِ صدق و صفا بن کے آیا
کہا کس نے تم خدا بن کے آیا
وہ دھرا کے دُکھ درد سارے مٹانے
بٹھانے آنکھوں پہ کیوں اسکو دنیا

رشی مہرشی دیوتا بن کے آیا
غریبوں کا وہ آسرا بن کے آیا
بطالت کو تیرِ قضا بن کے آیا
خدا تو نہیں ناخدا بن کے آیا
دکھی دل کی آہ رسا بن کے آیا
وہ تصویر اہل وفا بن کے آیا

کہاں تک لکھوں برقؔ توصیف اُس کی
وہ محبوب خالق خدا بن کے آیا

(ز رام کرشن برق ...)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گرنٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں +

درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کرانتی یُگ لانے والا رِشی دیانند

(لیکھک :- مہتہ جیمنی جی بی۔ اے وَیدک مشنری)

ورتمان سمیہ میں بھومنڈل میں جدھر درشٹی ڈالی کرانتی ہی کرانتی دکھلائی دیتی ہے۔ دگیانک۔ راج نیتک۔ سماجک اور دھارمک کھشیتروں میں ہر طرف کرانتی ہی کرانتی درشٹی گوچر ہو رہی ہے۔ ان تمام کرانتیوں کا مول کارن ہم مہرشی دیانند ہی کو پاتے ہیں۔ یدی آپ دھارمک کھشیتر پر درشٹی ڈالیں۔ تو آپ کو پتہ لگیگا۔ کہ رشی دیانند کے پرچار شروع کرنے سے پہلے تمام مت متانتر اپنے اپنے سِتھانوں پر درڑھ جمے ہوئے تھے۔ اور اپنے منتویہ کو اپنے بھاچین گرنتھ جاروں پر نِربھرت کرتے تھے۔ پرنتو رشی دیانند کے دل میں جب شوراتری کے اوسر پر کرانتی اُتپن ہوئی۔ تو اُس کرانتی کا پربھاؤ ساری دُنیا پر چھا گیا۔ ٹھیک اسی طرح جب پرتھوی کے نیچے کرانتی پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کا پربھاؤ بھو کمپ (بھونچال) کی شکل میں پرگٹ ہو کر مکانات اور درکھشوں آدی سب میں کرانتی اُتپن کر دیتا ہے۔ ایسے ہی رشی دیانند نے تمام دھارمک جگت میں کرانتی پیدا کر دی۔ اور تمام مت متانتروں کو پینترا بدلنا پڑا۔ سوامی دیانند نے تمام سنسار میں جاگرتی کی لہر پیدا کر دی ہے۔ اب تمام مذاہب جاگرت ہو کر اپنی اپنی کمیوں کو دُور کرنے لگے ہیں۔ اور اب اُن سِدھانتوں کے چکر میں آ گئے ہیں۔ جو سوامی جی نے اُپسِتھت کئے۔ اب اُن کا انوکرن کر رہے ہیں۔ درِشٹانت کے طور پر میں یہاں صرف چار سدھانتوں کا ورنن کرتا ہوں:-

(۱)- [illegible] نے ڈنکے کی چوٹ کہا۔ کہ سورگ اور نرک کے خاص سِتھان نہیں ہیں۔ بلکہ من کی پوتر اوستھا سورگ اور ملین اوستھا کو نرک کہتے ہیں۔ اس سے پہلے مسلمان بہشت اور دوزخ کی تصویریں اور نقشے بنا کر بیوقوف اور ان پڑھ لوگوں کو بھرم میں ڈال کر لوٹتے تھے۔ لیکن سوامی جی نے اسلام کو ایسے چکر میں ڈالا۔ کہ انہیں سوامی جی کے سدھانت کی شرن لینی پڑی۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین ایم۔ اے نے ۱۹۲۶ء کی دھارمک سمیلن لنڈن میں ویاکھیان دیا۔ اس میں یہ الفاظ کہے۔ کہ:-

"اسلام بہشت اور دوزخ کو نہیں مانتا۔ دودھ۔ شہد۔ شراب اور حوریں جن کا ذکر قرآن میں آتا ہے۔ وہ صرف النکار ہے سورگ اور نرک واستو۔ میں آتما کی اُنتی اور اونتی کی اوستھاؤں کے نام ہیں"۔

دیکھیو۔ کس طرح ایک مسلمان ... سوامی جی کی کرانتی کا شکار ہوتا ہے۔ یہی اوستھا عیسائی مت کی ہے۔ چنانچہ لاٹ پادری برنٹر مہودے کہتے ہیں۔ کہ:-

"بہشت اور دوزخ کا خیال عیسائیوں نے یہودیوں سے لیا۔ اصل میں یہ کیول منش کو بہکانے کا سادھن ہے۔ ورنہ یہ کوئی خاص سِتھان نہیں ہیں۔ عیسیٰ مسیح بھی کسی منش یا دیکتی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ عیسیٰ ہمارے اندر ہیں۔ اسی طرح سورگ نرک بھی ہمارے اندر ہے"۔

کیا یہ رشی سدھانتوں کی دیجے نہیں؟

(۲) سوامی جی سرشٹی کو پرواہ سے انادی مانتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ موجودہ سرشٹی کو پیدا ہوئے ہوئے ایک ارب ۹۷ کروڑ برس ہوئے۔ برعکس اس کے مسلمان اور عیسائیوں نے سرشٹی کی پیدائش سات ہزار برس مانی تھی۔ اور پیدائش آدم حوا سے شروع کرتے تھے۔ مگر دیانند کے سدھانتوں نے کرانتی پیدا کر دی۔ اور سائنس نے سوامی دیانند کا سمرتھن کیا۔ چنانچہ ورتمان سمیہ کے سائنس کے نیتا سر جیمز جینز نے اپنی پستک "ہماری ارد گرد کی دُنیا" میں لکھا ہے۔ کہ:-

"ریڈیم کی کھوج سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ریڈیم کے تیار ہونے میں ایک ارب ۸۵ کروڑ برس لگے ہیں۔ اور ۹ کروڑ برس چٹان بننے میں لگے ہیں"۔

گویا یہ سرشٹی کی پیدائش ایک ارب ۹۴ کروڑ برس مانتا ہے۔

اب اسلام کو لیجئے جو سوامی جی سے پہلے سرشٹی کی پیدائش سات ہزار برس سے مانتا تھا۔ اخبار "ریویو آف ریلیجنز" اگست ۱۹۳۱ء میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"حدیث میں آیا ہے۔ کہ دُنیا چند ہزار برسوں سے ہے۔ ہمنتاس نے یہ بتلایا۔ کہ دُنیا پر بھن بھن یُگ آتے ہیں۔ پرنتو ورتمان سرشٹی کا یُگ کئی ہزار برسوں سے شروع ہوتا ہے۔ مذہب نے یہ نہیں کہا۔ کہ سرشٹی سات ہزار برسوں سے ہے۔ بلکہ یہ بتلایا کہ دنیا میں کئی یُگ آتے ہیں۔ حضرت محی الدین لکھتے ہیں۔ کہ مجھے دِویہ درشٹی سے دکھایا گیا ہے۔ کہ اس سرشٹی پر لاکھوں آدم گذرے ہیں۔ جب ایک آدم کی سرشٹی کا یُگ سماپت ہوتا ہے۔ تو دوسرے کا آتا ہے۔ اسلام اس بات کو مانتا ہے۔ کہ ایشور کا کوئی گُن کسی سمیہ سنگھٹت نہیں ہوتا۔ چونکہ اُتپن کرنا ایشور کا سوبھاوک گُن ہے۔ اس لئے سرشٹی اُتپتی بھی پرواہ سے انادی ہے۔ یدی سرشٹی کا سمیہ سات ہزار سال مانا جائے۔ تو یہ اسلام کے منتویہ کے خلاف ہوگا"۔

دیکھا۔ سوامی جی کی کرانتی کا پربھاؤ۔ ایسے ہی لاٹ پادری برنٹر صاحب کہتے ہیں۔ کہ

"We have begun to be familiar with the idea that man has been upon this earth 500 millions years. The Biologists state that Life appeared on this earth 500 millions years ago, the age of the earth is more than twice that vast stretch of time."

ارتھات:- "اب ہم انوبھو کرنے لگے ہیں۔ کہ پرتھوی کی آیو کروڑوں ورش ہے۔ پُرانی وِدیا کے جاننے والوں کا کہنا ہے۔ کہ جیون اس سرشٹی پر ۵ کروڑ برس سے اُتپن ہوا ہے۔ اور پرتھوی کی اُتپتی اس سے دوگنے سے بھی ادھک اس سے پہلے کی ہے"۔

۳- کرموں کا سدّھانت اور پُنر جنم

سوامی جی نے کرانتی پیدا کی۔ کہ کرموں کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے۔ اور اسی کے انوسار منش اُتم یا نیچ یونی میں جاتا ہے۔

اب دیکھئے اسلام کا اخبار۔ "لائٹ" مورخہ ۱۱-اپریل ۱۹۳۱ء کے انک میں لکھتا ہے۔ کہ:

"ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی منش کے بنائے ہوئے لیبل ہیں۔ ایشور ہمارے کرموں کے انوسار سزا و جزا دے گا۔ یدی کسی منش کا جیون تپسوی اور پوتر ہے۔ چاہے وہ کسی مت کا انویائی ہو۔ اس کے لئے سورگ کا دروازہ کھلا ہے۔ یدی کوئی ہندو اُتم کرم کرے گا۔ تو وہ اوشیہ سورگ میں جاوے گا۔ کیونکہ ہر ایک بھلے کام کا پھل اُتم ہے۔ ایسا ہی کسی وِشیش سِتھان یا سپتھ دن میں مرنے سے سورگ میں نہیں جا سکتا۔ منش چاہے کسی مت کا انویائی ہو۔ اپنے کئے ہوئے کرموں کے انوسار سورگ کا ادھیکاری ہوگا"۔

(ب) سر آلیور لاج کی سمتی:-

"There is some great truth in the idea of Pre-existance. The experiences of one generation (بقیہ ملا پر)

رازِ حقیقت

از قلم مسٹر جے چند جی نیّر متعلم گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج گجرات

سوامی جو بھارت میں آیا نہ ہوتا
نہ ہوتی حقیقت نہ ہوتی صداقت
بڑھے جاتی اَوروں میں پاکھنڈ لیلا
اچھوتوں یتیموں کی سُنتا نہ کوئی
لبِ تشنہ کی کس طرح پیاس بجھتی
دُکھی دِل کی آہوں کو بے سُود کہتے

یہ ویدوں کا جھنڈا اُٹھایا نہ ہوتا
جہالت کا پردہ اُٹھایا نہ ہوتا
جہاں راہِ ایماں پہ آیا نہ ہوتا
انہیں پھر گلے سے لگایا نہ ہوتا
رِشی نے جو امرت پلایا نہ ہوتا
دِلوں میں دیا پریم آیا نہ ہوتا

گھرے جاتا اپنا بھنور میں سفینہ
کنارے پہ ہرگز لگایا نہ ہوتا

Haridwar, Digitized by eGangotri

دیانند بودھ اُتسو

۶-پھاگن سمت ۱۹۹۵

شکروار ——— شوراتری

۱۷-فروری سنہ ۱۹۳۹ء

سوامی دیانند جی کے پوتر جنم دوس اور بودھ اُتسو کی یادگار میں یہ اُتسو بڑے اُتساہ اور بھگتی بھاؤ سے منائیں۔ دس فروری سے ایک سپتاہ کا کاریہ کرم رکھیں۔ ہر ایک دن پربھات ست سنگ لگائیں۔ اور شوراتری کے دن پربھات کال اپنے گاؤں اور نگر میں آریہ بھائی اور بہنیں مل کر بڑی شان و شوکت سے سنکیرتن کریں۔ بڑے ہون یگیہ کئے جاویں۔ دھارمک ٹریکٹ مفت بانٹے جاویں۔ چار آنہ (۴) رشی فنڈ کے لئے دھن جمع کریں۔ سب نر ناری اس دن اپنے جیون کو اُنت کرنے کے لئے ورت دھارن کریں اور وید کا سوادھیائے شروع کریں۔

وید کے سوادھیائے کے لئے اتی اُتم پستک "وید امرت" ہے۔ جو سبھا کے کاریالیہ سے ڈیڑھ روپے آٹھ آنے (۱۸) میں ملتی ہے۔

ویر اُتسو

۱۱-پھاگن سمت ۱۹۹۵

بُدھ وار ——— پھاگن شدی تیج

۲۲-فروری سنہ ۱۹۳۹ء

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ پتھک کے دھرم بلیدان کی یاد میں یہ دن منائیں۔ دھرم ویر کے جیون پر ویاکھیان ہوں۔ دھرم پرچار ہوں۔ اور آریہ سماج میں نئے ممبر بھرتی کرائیں۔ لیکھرام سمارک ندھی کے لئے کافی تعداد میں دھن اکٹھا کریں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شری پنڈت لیکھرام جی کی پوتر یادگار میں لیکھرام سمارک ندھی استھاپت کیا ہوا ہے۔ اس ندھی کے لئے کافی تعداد میں دھن اکٹھا کر کے سبھا کے کاریالیہ کو بھیجا جائے۔ پریوار کے سب وکتیوں نر ناری تتھا بچوں کو گن کر کم سے کم ایک آنہ پرتی کے حساب سے اس ندھی کے لئے دان دیں۔ اور یہ دان اکٹھا کر کے سبھا کاریالیہ گورودت بھون کو بھیج دیا جاوے۔

نوٹ: ان اُتسووں کے سماپت ہوتے ہی مندرجہ بالا دھن سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔ دیر نہ کریں۔

سبھا کے نرشانش۔ وید پرچار۔ گورو کل۔ شدھی اور دلت اُدھار ندھیوں کا جو دھن رہتا ہو۔ وہ بھی جلدی بھیج دیں۔ کیونکہ سال سماپت ہو رہا ہے۔ اور بجٹ پورا کرنے کے لئے دھن کی آوشیکتا ہے۔

نویدک

بھیم سین۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا۔ گورودت بھون۔ لاہور

کرانتی یُگ لانیوالا رشی دیانند (بقیہ صفحہ ۱۵)

pass over to the next.

اسفات:- "جیسے جنم کے ساتھ ہات ہیں بہت تجاوز پرگٹ ہوتی ہے۔ ہمارے پچھلے جنم کے م

شوراتری کا پرساد

شوراتری کا برت رکھنے پر مول شنکر کو جو قیمتی پرساد ملا۔ وہ یہ تھا۔ کہ مٹی کی مورتی اصلی شو نہیں ہے۔ جس پر چوہا بے کھٹکے دوڑ رہا ہے۔ بلکہ نراکار سرو شکتیمان پرماتما کے اننت ناموں میں سے اس کا ایک نام شو بھی ہے۔ اس بودھ کے ہو جانے کا ہی پرساد ملا۔ کہ مورتی کی بجائے نراکار پربھو کی پوجا کا رشی دیانند کے جیون بھر میں یہی پرساد کام آتا رہا۔ ان سے پہلے سدھارکوں نے بھی بت پرستی کے اندولن کئے۔ مندروں میں سے بت نکلوائے اور توڑے بھی۔ مگر سوامی جی نے کہیں ایسا پرچار نہیں کیا۔ عقلی دلائل سے وہ کام کیا۔ کہ پجاری لوگ خود اپنے ہی ہاتھوں سے مورتیوں کو پرواہ کرنے رہے۔ رشی کا یہ منتویہ نہیں تھا۔ کہ صرف مندر کی مورتی کی پوجا نہ کی جائے۔ بلکہ حقیقی مدعا یہ تھا کہ ہر وہ مندر میں پرکرتی کی پوجا نہ ہو۔ بلکہ نراکار سرو شکتیمان پرماتما کی ہو۔

کاش کہ ہم نے اس باریک نکتہ کو دھیان میں رکھا ہوتا۔ تو جتنی اشانتی آج کل ہو رہی ہے بالکل اگرچہ زبان پر وہی اصول ہیں۔ مگر دل کے اندر کچھ اور ہے۔ دل کو ٹٹولنے سے وہاں ابھی تک دھن اولاد کی۔ عہدوں کی بھینٹ بے قراری موجود ہے۔ وہ بالکل برہنہ صورت میں عیاں ہے۔ انہی چیزوں کے ناجائز حصول کا بھاؤ ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اگر شاستر مریادا کے اندر رہتے ہوئے ان کو حاصل کرتے۔ تو کچھ برا نہ تھا۔ مگر اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ انہی چیزوں کے پیچھے پاگلوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہیں۔ دھرم کرم کا کچھ خیال نہیں۔ اخلاق کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہاں اگر دھن سمان تو ان چمکدار چیزوں کی اور بھوگ پدارتھوں کی۔

نہ ہی یہ خواہش کم ہوتی ہے۔ اور نہ پیارے پربھو کا آسن ہر وہ مندر میں جمتا ہے۔ ہمارے موجودہ جیون پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم نے ابھی تک مورتی پوجا کو حقیقی معنوں میں نہیں چھوڑا صرف دماغی طور پر یہ اصول قبول کر لیا ہے۔ کہ مورتی پوجا سے وہ آنند نہیں مل سکتا۔ جو پربھو بھگتی سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر اسی اصول کے مطابق اطمینانِ قلب حاصل ہو۔ تو سماج میں چھوٹے چھوٹے پر لڑنے کی نوبت ہی کب آ سکتی ہے؟ ہاں پھر عہدے تو سیوا کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔ سیوا وہ جس سے سیوا کرنے والے کا بھلا ہو اور جس کی سیوا کی جائے اس کا بھی۔

سیوا وہ نفیس مٹھاس ہے۔ جس سے ہمارے اندر پریم پربھو کا سمندر بہہ نکلے۔ نہ کدا میں شک رنجی۔ عیب جوئی اور بکھنہ چینی سے اشانتی پیدا ہو۔

کاش! پربھو وہ دن کب لاویں گے۔ کہ شوراتری ہی ہمارے لئے "شو" اُرتھات کلیان کی راتری ثابت ہو گی۔ اور ہمیں اپنے پرساد سے نہال کرے گی۔

(گنپتی رت آریہ سیوک)

(۳) اور جو ہمیں آگامی جنم میں سنسکار روپ میں ہمارے سامنے آتے ہیں"۔

(۴) سوامی جی نے جیو پرکرتی اور پرماتما کو انادی کہا ہے۔ سب مت متانتروں نے پرکرتی کو شونیہ سے پرگٹ ہونا مانا ہے۔ اب مسلمانوں کا پرسدھ مولوی مرزا حیرت دہلوی قرآن کی ویاکھیا کے ۴۲ پیشٹھ پر لکھتا ہے۔ "روح ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گی" یہی اس کی ساکھشی بنی ہے۔ روح انادی ہے اس کو پیدا شدہ ماننے سے کفر اور ناستکتا ہوتی ہے۔ جیو آتما کو انادی نہ ماننا گویا ایشور کو بھی انادی نہ ماننا ہے۔

رشی دیانند سے خطاب

بیکسوں اور یتیموں کا سہارا تھا تُو
مادرِ ہند کی آنکھوں کا ستارا تھا تُو

ہندو جاتی کیلئے جان سے پیارا تھا تُو
ہم بھی تیرے تھے رشی اور ہمارا تھا تُو

ابلا ودھواؤں کا غم خوار سہارا کہیئے
اپنے بھارت کا تجھے ایک دُلارا کہیئے

بھولے بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانیوالے
ہند سے پردہ جہالت کا اُٹھانے والے

درس توحید کا ہم سب کو پڑھانے والے
مہر و اُلفت کی نئی دُنیا بسانے والے

خواب خرگوش سے ہم سب کو جگایا تُو نے
ظلم باطل کے اندھیرے کو مٹایا تُو نے

آجا آجا اے رشی ہند کے کاشانوں میں
سبزہ زاروں میں بیابانوں میں ویرانوں میں

ڈھونڈتا تجھکو پھروں شمع کے پروانوں میں
ہے تمنا کہ بہار آئے گلستانوں میں

ہند کے گلشن پژمردہ کو آباد تو کر
مُلک کو شاد تو کر ہند کو آزاد تو کر

(رزمیہ پیر ناظمی)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

برتھ کنٹرول

ہنستی علاولپوری

اس دن دوپہر کی ڈاک میں صرف ایک ماسک پتر کا تھی۔ یا دو ایک چٹھیاں۔ چٹھیوں میں ایک نمنترن تھا میرے متر مسٹر گپتا نے اپنے دواہ پر بلایا تھا۔ دوسری چٹھی میں میری نئی کتاب "گیتا گان" اور آپ لتند کان لیا فرمالیں۔ میں ان چٹھیوں کو سرسری طور پر دیکھ کر رسالہ کی ورق گردانی کرنے لگا۔ اس میں ایک لیکھ تھا "برتھ کنٹرول اور ہندو سماج" یہ عنوان دیکھ کر میری نظر رک گئی۔ اس لئے کہ یہ لیکھ ایک استری کی قلم سے تھا۔ اور اس کے ساتھ لیکھکا کا چتر بھی چھپا تھا۔ چتر میں لڑکی لجا اور سادگی کی مورتی دکھائی دیتی تھی۔ چہرہ پر عجیب بھولا پن تھا۔ جس سے کہ اس کی آنکھوں میں ایک مدھر آکرشن جھلک رہا تھا۔ یوں تو میں نے درجنوں لیکھ اس وشے پر پڑھے ہوں گے۔ جن کی لیکھکائیں استریاں ہی تھیں۔ لیکن ان میں سے کسی کو دیکھنے یا جاننے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اس قدر لیکھ پڑھ چکنے کے بعد اس وشے پر کسی استری کا لیکھ ہونے ماتر میں میرے لئے اتنا آکرشن نہ تھا۔ صرف یہ جاننے کے لئے کہ لجا اور سادگی کی یہ دیوی اس وشے میں کیا وچار رکھتی ہے۔ یہی جاننے کے لئے میں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

اس میں ۱۹۳۶ء میں مہاتما گاندھی سے ہوئی برتھ کنٹرول تحریک کی لیڈر مسز سینگر آف امریکہ کی گفتگو میں دی گئی دلیلوں کو ہی دوہرایا گیا تھا۔ ۔۔۔ مالی حالت کی کمزوری کے پیش نظر زیادہ اولاد کو روکنے کے لئے برتھ کنٹرول کی بجائے مہاتما جی کے "مزاحمت" کے طریقہ کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ۔

"کنوارے مرد عورتوں سے ہی برہم چریہ پالن کی اس زمانہ میں آشا نہیں۔ پھر وواہت، جوان استری پرشوں سے اس کی کیا آشا کی جا سکتی ہے؟ پرش سے ایسی آشا کرنا تو سراسر بے وقوفی ہے۔ پھر اگر عورتیں مہاتما جی کے مشورہ پر عمل کرتی ہوئی مزاحمت کرنے لگیں۔ تو گھروں کی حالت کیا ہو؟ ایک تو پہلے ہی پتی دیوتا گرم مزاج ہوتے ہیں۔ دوسرے آج کل انہیں نئی نئی شادیاں کرنے کا شوق بڑھ رہا ہے۔ تو پھر کیا یہی مزاحمت بیوی کے انسکار سے بھو شنیہ کا کارن نہ بن جائے گی؟ ایسی اوستھا میں مہاتما گاندھی دوسروں کو تو اس کا علاج سیلف کنٹرول بتلاتے ہیں۔ لیکن وہ جب خود جوان تھے۔ تو کیا انہوں نے بھی اس پر عمل کیا تھا؟ دوسروں کو نصیحت کرنا آسان ہے۔ لیکن اس پر عمل کرنا بہت کٹھن ہے۔ پھر استری تو اس کے سدھے نبا رہے بھی۔ کیا پرش، اسے ایسا کرنے دیں گے جب پرشوں کی اخلاقی کمزوری کی حالت یہ ہو۔ کہ ایک طرف ماں مر رہی ہو۔ اور دوسری طرف پرش اپنی پتنی سے ۔۔۔ تو سیلف کنٹرول کا اصول کیا کرے گا؟ ...... میں یہ نہیں کہتی کہ بچے بالکل پیدا ہی نہ کئے جائیں۔ کئے جائیں۔ لیکن ماں کی صحت۔ سنتان اور باپ کی پونجی کی قربانی پر نہیں۔ اتنے کہ جن کی پرورش اور شکشا کا اچھے سے اچھا پربندھ ہو سکے۔ جن کے پاس دھن کافی ہو اور عورت کی صحت بھی اجازت دے۔ وہ چاہے جتنے بچے پیدا کیا کریں۔ انہیں نہ برتھ کنٹرول کی ضرورت ہے نہ سیلف کنٹرول کی۔ لیکن جو نہ بچوں کے اخراجات کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ استری زندگی کا جوا کھیل سکتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس قابل نہیں۔ کہ مزاحمت کر سکے۔ بنی دیو سیلف کنٹرول کے سنہری اصول پر عمل کرنے کو بھی تیار نہ ہو۔ تو کیا کیا جائے؟ بچے تب پیدا ہونے چاہئیں جب ان کی ضرورت محسوس کی جائے۔ نہ جبکہ ضرورت اور اچھا نہ رکھتے ہوئے بھی یہ بلا بن کر نازل ہوتے رہیں۔ ......اس بلائے ناگہانی کو روکنے کا سوائے برتھ کنٹرول کے اور ذریعہ کیا ہے؟"......

میں یہیں تک پڑھ پایا تھا۔ کہ دو متر آ گئے۔ مسٹر شرما اور مسٹر سہگل۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی مسٹر شرما نے پکارا۔ "ہیلو! مسٹر ہنستی۔"

میں نے ان کا سواگت کیا۔ اور بیٹھنے کو کہا۔ دونو بیٹھ گئے۔ مسٹر شرما نے پوچھا "کہو کیا ارادہ ہے"؟

یہ غیر متوقع سوال سن کر میں نے پوچھا۔ "کیسا ارادہ"؟

"مسٹر گپتا نے تمہیں انوائیٹ (invite) نہیں کیا"؟

"کیا تو ہے۔ لیکن اس کا فائدہ؟"

"کیوں"؟

"اس لئے کہ میرا اس کی شادی میں شامل ہونا ممکن نہیں۔"

"کیوں؟ شریمتی جی نے دفعہ ۱۴۴ لگا دی ہے کیا؟"

"وہ مجھ پر دفعہ ۱۴۴ کیا لگائیں گی۔ ان کی تو اپنی زبان بندی ہوئی ہوئی ہے۔"

"کیا سرکار کے خلاف ان کی زبان اس حد تک دراز ہو چلی تھی۔"

"نہیں بلکہ اس لئے کہ نقض امن کا اندیشہ محسوس ہو رہا تھا۔"

"خیر یہ آپ کی ریاست کے اپنے ذاتی معاملات ہیں۔ جن میں دخل اندازی کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ مبادا کہ ہم پر بھی کوئی دفعہ لگا کر اپنی ریاست میں ہمارا داخلہ بند کر دو۔"......

"ابے بس" میں نے اس کے منہ پر رکھتے ہوئے کہا "ورنہ ابھی کوئی نہ کوئی دفعہ لگائے دیتا ہوں۔"

"اچھا۔ تو پھر تم جا کیوں نہیں سکتے"؟

"اس لئے کہ شادی پر جانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ صرف مٹھائی کھانے کے لئے تو ہم جانا نہیں چاہتے۔ مسز گپتا کا "ریویو" کرنے کے لئے انٹرویو (Interview) ضروری ہے۔ اور وہ شادی کے موقعہ پر ہو نہیں سکتا۔"

"اس کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ ہم بھی نہ جائیں۔"

"تو یہ بھی خوب رہی۔ کیا تم میری ٹانگوں سے جاؤ گے؟ تم ہو آؤ نہ"؟

"لیکن تمہارے بغیر وہاں سوسائٹی نہ رہے گی۔ محفل سونی ہو جاوے گی......"

"تو پھر تم بھی نہ جاؤ۔ نان کو اپریٹ (non-co-operate) کرنا ہے۔ تو سنگٹھت ہو کر کرو۔"

"اچھی بات ہے۔ تو پھر کرسمس (X mas) کی چھٹیوں میں ہی چلیں گے۔ دن ہی کتنے ہیں۔ صرف دو ہفتے۔"

"یہی میں نے بھی سوچا تھا۔ کیوں ہے نہ ٹھیک بات!"

"بات ٹھیک ہو یا غلط۔ لیکن دوست! تم گرہستی بن کر ضرورت سے زیادہ کفایت شعار ہو گئے ہو۔ شریمتی جی نے کہا ہوگا۔ دو بار آنے جانے پر جتنا کرایہ خرچ ہوگا۔ اس رقم سے تو میری ایک ساڑھی آ سکتی ہے۔ اور تم نے سوچا ہوگا۔ کہ کرسمس میں تو جانا ہے ہی۔ کیوں نہ ایک تیر سے دو شکار کئے جائیں۔ یار سچ کہنا۔ تم بنیوں کے محلہ میں تو نہیں رہتے"؟

"نہیں بنیوں کے محلہ میں تو نہیں رہتا۔ بنیئے کی شادی پر تو جا رہا ہوں۔ جب مسٹر گپتا شادی سے پہلے ہی کفایت شعار ہو چلا ہے۔ اور بیاہ کے ساتھ ہی دونا ہو جانے پر زور دے رہا ہے۔ تو پھر ہم ہی کیوں نہ اس سے کفایت شعاری سیکھیں؟"

آخر کار طے ہوا۔ کہ شادی پہ جانے کی بجائے کرسمس کی چھٹیوں میں ہی جایا جائے۔ تاکہ مسز گپتا کے درشن بھی ہو سکیں۔

مسٹر شرما نے کہا۔ "بھائی مسز گپتا کو تو دیکھنے جاؤ گے۔ کوئی بھینٹ بھی تو لے جانی چاہیے۔"

اس نے تجویز کی۔ کہ کیوں نہ ہم تینوں کی طرف سے ایک انگوٹھی بھینٹ کر دی جائے۔ سہگل نے ساڑھی کو موزوں سمجھا۔ مگر میرے دماغ پر ابھی اس مضمون کا اثر باقی تھا۔ جو میں ان کے آنے سے پہلے پڑھ رہا تھا۔

(بقیہ ۔۔۔ پر)

مختصر افسانہ

بیاہ

بسنت کے دن ہمارے پڑوس میں ایک وواہ تھا۔ باجے بج رہے تھے۔ عورتیں گا رہی تھیں۔ خوب رونق تھی۔ خوشی تھی۔ قہقہے تھے۔ بچے یہ سب دیکھ دیکھ کر اچھل کود رہے تھے۔

اشونی دوڑا دوڑا اپنے پتا کے پاس گیا۔ بولا۔ "پتا جی! آج تو بہت بیاہ ہو رہے ہیں۔ کیا سب کا بیاہ ہوتا ہے؟"

"ہاں۔" باپ نے جواب دیا۔

"تو میرا بھی ہوگا؟"

"ضرور"...... "تم بیاہ کرو گے؟"

"جب سب کا ہوتا ہے۔ تو کیوں نہ کروں گا؟"

"اچھا۔ کس سے کرو گے؟"

پاس ہی اس کی سترہ اٹھارہ سالہ کنواری بہن کھڑی پتا پتر کی گفتگو سن کر مسکرا رہی تھی۔ اس (بالک) نے اسی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کرشنا سے؟"

یہ سن کر اس (بہن) نے مارنے کو ہاتھ اٹھایا۔ لیکن پتا نے اسے روک کر بچے سے کہا۔ "نہیں بیٹا۔ وہ تمہاری بہن ہے۔ اس کا بیاہ تمہارے ساتھ نہیں ہو سکتا؟"

"تو اس کا بیاہ کس سے ہوگا؟"

"کسی اور لڑکے سے"

"کسی اور سے کیوں"؟

اس سوال کا جواب پتا کے پاس نہ تھا۔ اس نے ایک تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔ "چل بے وقوف کہیں کا۔"

سماج کا یہی نیم ہے۔ بچہ کیا جانے اور باپ کیا سمجھائے!

(ہنستی علاولپوری)

تفسیر قرآن مجید پر رشی دیانند کی چھاپ

مسئلۂ شفاعت

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروئید جو ز جو

(از سیٹھ چرنجیوی پلیڈر لسپر ور)

اس شعر میں شاعر نے ایک ایسا سنہری اصول رکھ دیا ہے۔ کہ جس کو اگر مدِ نظر رکھا جائے۔ اور اس پر عمل کیا جائے۔ تو انسان کوئی بُرا کام نہ کرے۔ کیونکہ دنیا میں کرم پھل کا مسئلہ ہی کام کر رہا ہے۔ ہر ایک منش اسی کے اثر میں ہے۔ یہ ایک اٹل نیم اور غیر متبدل مسلّمہ ہے۔ جس کے دائرۂ اثر سے کوئی بھی منش خواہ امیر ہو خواہ غریب۔ طاقتور ہو یا کمزور۔ دُنیا کے کسی کُرّہ میں رہتا ہو۔ باہر نہیں جا سکتا۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔ اور بلا تفریق مذہب وملّت ونوع انسانیت سب پر حاوی ہے۔ ہر ایک کام اپنا نتیجہ رکھتا ہے۔ اور فاعل اپنے فعل کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور اس فعل کا اس کو نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اس کو نتائج سے بچا نہیں سکتی۔ جہاں تک کام کے کرنے کا تعلق ہے تم آزاد ہو۔ لیکن جب کام کر لیا۔ تو اس کا پھل بھوگنے کے ذمہ دار ہو۔ قانونِ قدرت یہ نہیں دیکھتا۔ کہ یہ کام زید نے کیا ہے تو اس کو سزا دی جاوے لیکن اگر بکر نے کیا ہے۔ تو اس کو معاف کر دیا جاوے۔ جلتی آگ میں خواہ مہاتما گاندھی جی ہاتھ ڈالیں۔ اور خواہ ایک ڈاکو یا چور۔ آگ اپنا اثر کرے گی اور ہاتھ جلا دے گی۔ جن افراد اور اقوام نے اس اصول کو اپنا لائحہ عمل بنایا ہے۔ وہ ترقی کرتے کرتے معراج پر پہنچ گئیں۔ لیکن جن دیگنیوں اور جماعتوں نے اس کو نظر انداز کر دیا۔ وہ تباہ و تنزل میں غرق ہو گئیں۔ جو لیڈر اپنی جماعت کو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اگر دُنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہو۔ تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اور اپنی قابلیت کے سہارے پر جینا سیکھو۔ وہ اپنی جماعت کو ایک خوددار اور سرمایۂ ملک کا قابل جزو بنا کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن کر دیتا ہے۔ مگر جو نیتا جنتا کو یہ سکھلا دیتا ہے۔ کہ چونکہ میرے معتقد ہو۔ خاص گروہ یا حلقہ میں ہو۔ یا خاص جاتی۔ دلیش یا خطّہ ملک میں پیدا ہوئے ہو۔ تم کو کوئی محنت کرنے یا خاص وصف دوسروں کے مقابلہ میں حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ تمہارے واسطے میرے معتقد ہونا ہی کافی ہے۔ اور اسی پاسپورٹ کو لے کر تم دولت۔ عزت۔ حکومت سب کچھ پا سکتے ہو۔ وہ اس قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور دوسروں کے لیے وبالِ جان بنا دیتا ہے۔ جیسے پہلا لیڈر اپنی جماعت کو ملک کے لیے مایۂ ناز بنا دیتا ہے۔ اسی طرح دوسرا لیڈر اپنے معتقدین کو دیش کے لیے باعثِ زحمت و ندامت بنا دیتا ہے۔ جس طرح یہ اصول مادی دنیا میں کام کرتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح روحانی و مذہبی دُنیا پر حاوی ہے۔ جس طرح پولیٹیکل دُنیا میں پاجی، بدی اور نالائق بچوں کو کھوٹے سکے کی طرح نکما بنا یا جاتا ہے۔ اور وہ دوسروں کے سر پر فقط بوجھ ہی ثابت نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی ترقی میں بھی بریک (Brake) کا کام دیتے ہیں۔ اسی طرح روحانی دنیا میں اس زہریلی تعلیم نے افراد اور اقوام کو مخربِ اخلاق فعل اور حیا سوز جرائم کرنے کی ترغیب دی۔ کیونکہ ان کے رہنماؤں اور ہادیوں نے اپنے جال میں پھنسانے کے لیے یہ سکھایا۔ کہ جو کچھ مرضی ہو کر لو۔ فقط مجھ پر ایمان لانا یا میری بھیڑوں کے گلّہ میں داخل ہونا تمہارے بچانے کے لیے گارنٹی ہے۔ میں قیامت کے دن تمہارا شفیع و مددگار رہوں گا۔ اور خدا کے پاس تمہاری سفارش کر دوں گا۔ اور تمہیں بہشت جاودانی میں داخل ہونے کی سند مل جاوے گی۔ کیونکہ ان کے نزدیک تصورِ الٰہی اسی طرح ہے جیسے ایک بڑے سے بڑے بڑے انسان کا۔ یہ ایک مسلّمہ اصول ہے۔ کہ یہ جانچنے کے لیے کہ کیا کوئی دھرم یا مذہب ہمارے واسطے باعث نجات ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس امر کا پتہ لو۔ کہ وہ تصورِ الٰہی کا کیا نقشہ پیش کرتا ہے۔ کیونکہ بقول:-

"یہ بات کہ ایک مذہب کا معنوی مزاج کیسا ہے۔ اور وہ اپنے پیروؤں کے لیے کس طرح کے اثبات رکھتا ہے۔ صرف یہ بات دیکھ کر معلوم کی جا سکتی ہے۔ کہ اس کے تصورِ الٰہی کی نوعیت کیا ہے؟ یہی وجہ ہے۔ کہ علم الاجتماع کے محققین خصوصیت کے ساتھ اس پہلو پر زور دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ کسی جماعت کی ذہنی و اخلاقی رفتار کی ترقی معلوم کرنے کے لیے سب سے پہلے اس بات کا سراغ لگاؤ۔ کہ اس نے اپنے خدا کو کس شکل وشباہت میں دیکھا تھا۔ اس شکل وشباہت میں تمہیں خود اس جماعت کے ذہن اور اخلاق کی صورت نظر آ جائے گی"۔

چونکہ یہ چلنت مذاہب و مت متانتروں کا تصورِ الٰہی ایشوری گیان پر انحصار نہیں رکھتا۔ اور وہ انسانی عقل تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہوتا ہے۔ اور "عقل انسانی کا ادراک محسوسات کے دائرہ میں محدود ہے۔ اس لئے اس کا تصور اس دائرہ سے باہر قدم نہیں نکال سکتا۔ وہ جب کسی ان دیکھی اور غیر محسوس چیز کا تصور کرے۔ تو ناگزیر ہے۔ کہ تصور میں وہی صفات آئیں۔ جنہیں وہ دیکھتی ہے اور سنتی ہے۔ اور جو اس کے حسن و ذوق و لمس کی دسترس سے باہر نہیں"۔

چونکہ قرآن مجید کے مؤلف ویدک گیان سے ناواقف تھے۔ انہوں نے تصورِ الٰہی انسانی شکل میں ہی دیکھا۔ لیکن اتنے فرق کے ساتھ کہ وہ انسان جس میں طاقت۔ بہادری۔ رعب۔ جمال۔ حکومت۔ جبر۔ قہر وغیرہ وغیرہ بدرجہ اُتم موجود ہوں۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ بادشاہ خواہ کتنا بڑے سے بڑا بھی ہو۔ مگر پھر بھی وہ گناہ اور خطا کو معاف کر سکتا ہے۔ اور معاف کر بھی دیتا ہے۔ اس کے ہاں عزیز رشتہ داروں اور رفقا اور احباب کی سفارش چل سکتی ہے۔ وہ خوشامد پسند کرتا ہے۔ اور اپنے خصوصی مقربوں اور حاشیہ نشینوں پر خاص نظرِ عنایت رکھتا ہے۔ اسی طرح خداوند تعالےٰ بھی اپنے پیغمبروں اور ان کے مقلدوں پر خاص مہربانی کرتا ہے۔ اور خاص خاص گروہوں۔ قوموں اور قوموں کے آدمیوں کو عزیز رکھتا ہے۔ اور خاص ہستیوں کی سفارش پر خاص آدمیوں کے قصور معاف کر دیتا ہے۔ جس طرح بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اپنی سلطنت کے مختلف حصص میں وائسرائے اور گورنر مقرر کرتا ہے۔ اور ان کو رعایا پر حکومت کرنے کے لئے اپنے احکام بذریعہ خاص آدمیوں یا ڈاک کے بھیجتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی پیغمبر مقرر کرتا ہے۔ اور اپنے احکام وقتاً فوقتاً فرشتوں کے ذریعہ بھیجتا ہے۔ اور جس طرح وہ بادشاہ بوجہ محدود العقل اور محدود العلم ہونے کے انسانی طبائع وا خلاق میں تبدیلی ہونے پر اپنے احکام میں ترمیم و تنسیخ کر

انعام اور ملکۂ صحت

طاقت اور جوانی کا بیمہ

آدتیہ رسائن

رعائیت

مردانہ و زنانہ بیشمار کمزوریوں کا یقینی علاج ہے۔

دائمی قبض۔ بدہضمی۔ کمی خون۔ جریان

امراض پیشاب میں ۳۲ سال سے ہزارہا کا آزمودہ نسخہ دیسی کلیسیم (موتی۔ مونگا۔ سیپ) شلاجیت۔ آیوڈین۔ فاسفورس۔ گولڈ۔ وٹے منز۔ فولاد کا کیمیائی مرکب۔ مصدقہ تمغہ یافتہ۔ قیمت ۷ روزہ خوراک ایک روپیہ ۳۰ روزہ تین روپیہ۔ محصولڈاک سات آنے۔

متلاشیاں صحت

کی دماغی کمزوری پسند اکہ ہے۔ پہلے دُگنی قیمت رکھ کر پھر نصف یا چوتھائی رعایت کے در پردہ کیا معنی ہیں؟ موسمی رعائیتوں یا کاغذی انعاموں کے لالچ سے صحت کی لاٹری نہ ڈالیں

مفت۔ طبی جنتری۔ آئینہ شفاء۔ آئینۂ علاج صحت

مہنتہ سیتارام دت کوبراج۔ آدتیہ رسائن۔ انارکلی لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

یہ اشتہار دوبارہ شائع نہ ہوگا
تاریخ میں ہرگز تبدیلی نہ ہوگی

مبلغ آٹھ ہزار روپیہ نقد اِنعام

ہر کام اِنصاف اور ایمانداری سے ہوگا — آزمائش کریں اور فائدہ اٹھائیں

انعامات:- پہلا انعام مبلغ چھ ہزار روپیہ جو بالکل صحیح حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائیگا۔ دوسرا انعام مبلغ ایک ہزار روپیہ جو اس شخص کو دیا جائیگا جس کا صحیح حل سب سے پہلے موصول ہوگا۔ تیسرا انعام مبلغ ایک ہزار روپیہ سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو دیا جائیگا۔

۱۸		
	۱۵	
		۱۲

حل کیا کرنا ہے:- سامنے دئے ہوئے نو خانہ مربع میں ایک سے سو تک کے ہندسوں میں سے کوئی سے ہندسے اس ترتیب سے رکھئے کہ تینوں ہندسوں کی لائن کو خواہ کسی طرف سے جمع کریں میزان پینتالیس (۴۵) آئے۔ دئے ہوئے تین ہندسوں کی جگہ تبدیل نہیں کی جاسکتی۔ صفر، بٹہ، ضرب، تقسیم استعمال نہیں ہوسکتے۔ ایک ہندسہ دوبارہ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

شرائط:- فیس داخلہ ہر حل کے لئے ۸/ فی حل کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر آنا چاہیئے۔ منی آرڈر کوپن پر اپنا پورا پتہ لکھنا لازمی ہے۔ حل سفید کاغذ پر بھیجے جاسکتے ہیں۔ صحیح حل ایڈیٹر صاحب کے پاس سربمہر کرکے رکھ دیا گیا ہے۔ حل ۲۲ فروری تک ڈاک میں ڈال دینے چاہئیں۔ اس کے بعد کوئی حل منظور نہ ہو سکیگا۔ صحیح حل ۲۸ فروری کو شائع کرا دیا جائے گا۔ مینیجر صاحب کا معمہ کا فیصلہ قطعی اور قانونی طور پر قابل تسلیم ہوگا۔ ہر جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ اس کمپیٹیشن کی یہ لازمی شرط ہے کہ انعام کی رقم بعد وضع اخراجات بالکل ٹھیک حل کرنے والے ان اشخاص میں تقسیم کی جائیگی جن کے حل ہمارے سربمہر حل سے ہو بہو ملیں گے۔ انعامات کی تقسیم موصول شدہ حل کی تعداد کے مطابق ہوگی۔ **گارنٹی** ہر صحیح حل بھیجنے والے کو کم از کم پچاس روپیہ انعام ضرور ملیگا۔ اور سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو کم از کم پچاس روپیہ کی گارنٹی ہے۔ ہر ایک شخص ایک یا مختلف قسم کے جتنے حل چاہے بھیج سکتا ہے۔ حل اور منی آرڈر بھیجنے کا پتہ:

ویسٹ اینڈ کمپیٹیشن رجسٹرڈ رسولپور حویلی نمبر ۲۳ انبالہ

Rasulpur Haveli Ambala

ضرورت ہے

جو اغوا شدہ لڑکیاں ہمارے پاس پولیس نے داخل کرائی تھیں۔ ان میں سے بہت سی قابل شادی لڑکیوں کیلئے یوگیہ وروں کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ خواندہ برسر روزگار اور رسد جاری ہونا چاہیئے۔ عمر ۲۳ سے ۲۵ سال تک ہونی چاہیئے۔ درخواستیں بنام سیکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کے نام آنی چاہئیں۔ فارم شادی (عمر) ایک روپیہ بھیجنے پر دفتر یتیم خانہ ہذا سے مل سکتا ہے۔

رشی کے شاندار کارنامے

(از جناب انوپ چند صاحب آفتاب پانی پتی)

اغیار کا شیوہ تھا جب تخمِ ستم بونا || اک کھیل تھا رشیوں کے بچوں کا پتت ہونا
معمول تھا لوگوں کا جاتی کے پسر کھونا || اور آریہ ویروں کا غفلت میں پڑے سونا
آفات کے سینوں میں اک آگ دہکتی تھی
ہر قلب پریشاں پر بجلی سی چمکتی تھی

سیندور کا قشقہ ہم ربلوں کو لگاتے تھے || بچوں کو پریتوں کے افسانے سناتے تھے
بھارت کے سپوتوں کو کمزور بناتے تھے || خود قوم کی گردن پر تلوار چلاتے تھے
دن رات مزاروں پر سر اپنا پٹکتے تھے
رشیوں کے پسر لاکھوں دنیا میں بھٹکتے تھے

اک شورِ الم برپا بھارت میں سراسر تھا || کھینچے ہوئے ہیکل پر تلوار ستمگر تھا
نالوں سے یتیموں کے ہنگامہ محشر تھا || فریاد سے بیوہ کی ماتم کدہ گھر گھر تھا
یہ منظرِ پُرغم جب سوامی کو نظر آیا
اک چوٹ لگی دل پر جی رنج سے بھر آیا

سوچا کہ غریبوں کی تکلیف مٹا دیجے || گرداب میں بیڑہ ہے ساحل پہ لگا دیجے
بھارت کی امیدوں کا گلزار کھلا دیجے || بچھڑے ہوئے بھائی کو بھائی سے ملا دیجے
انوارِ محبت سے ہر قلب منور ہو
سویا ہوا بھارت کا بیدار مقدر ہو

ویدوں کی رچاؤں کی گنگا ہو رواں یکسر || بھگتی کے ترانے ہوں خلقت کی زبانوں پر
نالوں سے یتیموں کے ہو جائے جہاں مضطر || ہمدرد ہوں بیواؤں کے خورد و کلاں اکثر
کھل جائیں گوروکل بھی گنگا کے کناروں پر
ہو فخر زمانے کو بھارت کے ستاروں پر

رہتے ہوں تپسوی بھی پربت کی گپھاؤں میں || اک گونج ہو ویدوں کی صحرا کی ہواؤں میں
دنیا کو پلٹنے کی قوت ہو گداؤں میں || ہو رنگ نیا پیدا بھارت کی فضاؤں میں
ست جگ کے مناظر سب کلجگ میں نظر آئیں
بھگتی کے ہر اک دل میں جذبات بھڑک جائیں

شیروں کی طرح پھر وہ میداں میں نکل آئے || ویدوں کے علم ہر سو سنسار میں لہرائے
مظلوم ستمگر کے پنجوں سے نکلوائے || منہ فق ہوا ظالم کا اغیار بھی گھبرائے
کیا داد کوئی دے گا اس ہمتِ عالی کی
صد مرحبا سوامی جی! صد مرحبا سوامی جی

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دشا ہوتی - جو بودھوں کی افغانستان میں اور مصریوں کی مصر میں - اور ترکیوں کی ترکستان - اور ایرانیوں کی ایران میں ہوئی - جس طرح ان ملکوں میں آج ایک آدمی بھی پرانے دھرم اتھوا سنسکرتی کا انویائی باقی نہیں رہا - دوسرے ملکوں میں جو لوگ بھاگ کر چلے گئے وہ تو بچ گئے مگر خاص اپنے دیش میں ایک بھی پراچین دھرم کا نام لیوا اور پانی دیا باقی نہ رہا - وہی دشا ہماری بھی ہوتی - کہ بھارت میں ایک ویکتی بھی پوتر سنہ وید وں کا انویائی اور سرو شریشٹھ آریہ سنسکرتی کا نام لیوا نہ ملتا - مگر آپت کال کے اس نیم نے ہماری رکھشا کی - اور جاتی کے ان نیتاؤں کی دور اندیشی کام کر گئی - اور انہوں نے سمرتی کا آشرے لے کر ایک الیا نیم بنا دیا - کہ جس نے ویدک دھرم اور آریہ سنسکرتی کو ودھرمیوں کے آکرمن سے بچا لیا ۔

آج جو لوگ بڑے تبلیغی اور پرچارک بنے پھرتے ہیں - آریہ سماج اور ہندوؤں کو طعنے دیتے ہیں - ان کا تبلیغی پریم تو اس وقت معلوم ہو - کہ اگر برٹش سامراجیہ کی طرف سے یہ قانون جاری کر دیا جائے - کہ :-

"جو ویکتی اپنے مذہب کی تبلیغ کرے گا - یا کسی دوسرے مذہب کے ویکتی کو اپنے دھرم میں ملائے گا - ان سب کو موت کی سزا دی جائے گی" (یعنی وہی مرتد اور ملحد ارتداد کے قتل والا قانون جاری ہو جاوے) تو پھر دیکھیں کتنے مائی کے لال اس میدان شہادت میں سر کٹانے کو باہر آتے ہیں - اور میدان تبلیغ کو اپنے خون سے لالہ زار بنا کر امر پد پراپت کرتے ہیں ۔

غرضیکہ پہاڑ جیسے اسلامی راجیہ کال کے ہندو نیتاؤں اور ودوانوں نے سمرتی کی آڑ پکڑ کر آنگیا کا سہارا لے کر ہندوؤں کے دلوں سے یذبہ تبلیغ دور کیا - جب تک وہ آپتی کال (اسلامی راجیہ) رہا - اس نیم سے ہندو دھرم اور ہندو جاتی کی پورنتیا رکھشا ہوئی - سات آٹھ سو برس تک پورا اسلامی راجیہ کا بل ہندوؤں کو مسلمان بنانے میں لگا یا گیا - مگر بہت تھوڑے ہندو پتت ہوئے - جب کہ سات آٹھ سو برس کے پہلے ہی مسلمانوں نے تمام افغانستان - ایران اور ترکستان سے لے کر مراکو - ٹیونس آدی اور افریقہ کے پرانوں کو مسلمان بنا لیا - مگر بھارت ورش میں ان کو بہت کم سپھلتا ملی کیونکہ یہاں کے لوگوں نے ایک الیسی پالیسی اختیار کر رکھی تھی - جس کو شکست دینا ان کے بل بوتے سے باہر کی بات تھی - جس سے ہندو دھرم اور آریہ سنسکرتی کی رکھشا ہو گئی - مگر ان آپتی کال کے نیموں نے ہماری اس سمے تک رکھشا کی - جب تک آپت کال یعنی اسلامی راجیہ رہا ۔

سات آٹھ سو برس تک پورا اسلامی راجیہ بل ہمارے ورودھ کام کرتا رہا - مگر بہت تھوڑے منش پتت ہوئے - سات آٹھ سو برس میں راجیہ بل دوارا دو اڑھائی کروڑ منشیوں کو مسلمان بنانا کو کامیابی نہیں کہلا سکتی - مگر آپت کال کے دور ہوتے ہی یعنی اسلامی راجیہ کے ختم ہونے پر ہم نے مبدھی منا کا پرنجیہ نہ دے کر بڑی ہانی اٹھائی - انگریزی راجیہ ستھاپت ہونے پر وہ دھارمک پرتی بندھ جاتے رہے - سمیہ بدل گیا - مگر ہم نے سمیہ کے اس بڑی ورتن کو نہ پہچانا - پرنام یہ ہوا کہ ان سو ڈیڑھ سو برسوں میں مسلمانوں کو وہ سپھلتا پراپت ہوئی - جو آٹھ سو برسوں میں راجیہ بل ہونے پر بھی نہ ملی تھی - کیونکہ سادھارن اوستھا میں بھی ہم نے آپت کال کے دھرم کو اپنائے رکھا - پرنام یہ ہوا - کہ ہم کو سخت نقصان اٹھانا پڑا - جہاں آٹھ سو برس میں دو اڑھائی کروڑ مسلمان بھی نہ ہو پائے تھے - وہاں سو برس میں اسلامی راجیہ کے ختم ہونے پر مسلمانوں کی تعداد آٹھ کروڑ ہو گئی ۔ (باقی)

ریاست حیدر آباد میں ستیاگرہ کیوں؟

بقیہ صفحہ ۱۱

اُٹھ نہیں ہو سکتے - ابھی حالت میں دھارمک آزادی کہاں ہے؟

آریہ سماجیوں کو اس دھرم یدھ میں دھن اور جن سے امداد کرنی چاہئے - اگر آریہ سماجی اس دھرم یدھ میں ناکامیاب ہوئے - تو دکھشن میں پرچار کرنا ناممکن ہو جائے گا - اور حیدر آباد راجیہ میں آریہ سماج ختم ہو جائے گا - اس وقت تک ویدک دھرم پر وید پرکاشی - دھرم پرکاش جی ادیو - راما لال شیام لال وغیرہ جو شہید ہو چکے ہیں - ان کی قربانی نمار تھک ہو جائے گی - اس لئے سب آریہ سماجیوں کو ماہواری امداد روپیہ سے کرنی چاہئے - اور ضرورت پڑنے پر آریہ ویر ستیاگرہ کے لئے بھی بھیجنے چاہئیں ۔

جب آریہ سماج نے کانگرس کے لئے اسّی فیصدی آریہ سماجی قید ہونے کے لئے دئے ہیں - اس سے مجھے امید ہے - کہ اس دھرم یدھ میں بھی جتنی ضرورت ہو گی اس سے ادھک ہی آریہ ویر میدان میں آ جائیں گے ۔

میں نے اپنی آواز آریہ سماجوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے - جس وقت یہ حالات اخبار میں چھپیں گے - اس وقت تک ممکن ہے شری نارائن سوامی جی جیل میں ہوں - اگر آریہ سماج کو بودھ آنسو سے اپنے دکھی بھائیوں کے دکھ کا انوبھو کر کے یدھ ہو جائے - تو اُنکو سپھل ہو گا ۔

دھرم یدھ میں وجے کیسے ہو؟

بقیہ صفحہ ۵

پرنتیک آریہ ہندو کو پراتہ کال اُٹھتے ہی اپنے ہردے سے یہ پرشن کرنے چاہئیں - کہ میں نے ویکتی روپ میں حیدر آباد کے ہندوؤں کی سہائتا کے لئے کہاں تک تیاری کی ہے؟ اور اُن کے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ یدی آپ کے انتر آتما کی آواز سنتوش جنک ہے - تو آپ دھنیہ ہیں یدی آپ کی انتر آتما یہ کہے کہ ہم اپنے ہی عیش و آرام کھانے پینے اور گھر کے کاموں میں مست ہیں - اور آپ کی غیرت تقاضہ کرتی ہے - کہ حیدر آباد کے دکھی بھائیوں کی کچھ نہ کچھ سہائتا کی جائے - تو آپ اُسی سمیہ گھر سے نکل پڑئیے - اور جب تک کچھ نہ کچھ حیدر آباد کی سہائتا نہ کر لیں بھوجن نہ کریئے ۔

یہ ضروری نہیں - کہ دھن ہی دیں - آپ سویم سیوک تیار کر کے یا خود سویم سیوک بن کر سہائتا دے سکتے ہیں - دس آدمیوں کو حیدر آباد یدھ کے لئے تیار کر سکتے ہیں - پرم پتا پرماتما سے حیدر آباد کے آریہ ویروں کی جے کے لئے سچے ہردے سے پرارتھنا کر سکتے ہیں - انکی یاتنیں مت بھولو

ریویو

"خوب لکھا صاحب خوب!!

انگریز مصنفوں کی اس مضمون کی تمام تصنیفوں کی نسبت ہدایت نامہ خاوندگی پہلوؤں سے زیادہ مفید اور زیادہ دلچسپ ہے - شادی شدہ مرد دل کی رہنمائی کیلئے اور ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی" (راتے بہادر ....)

سب کتب فروش اور ریلوے بک سٹال بیچتے ہیں

مصنف کویراج ہرنام داس بی اے، لاہور

کہتے ہیں کہ بھائی انتظام کے جیل میں نہیں جانا چاہئے آپ دل میں سنکلپ کریں - کہ یہ سب دھرم یدھ سماد ہیں - اور بھگوان نے ہمیں اپنا جیون سارتھک کرنے کا بھی موقعہ اور سر پردان کیا ہے

یدی ہم نے اُپرو کت باتوں پر کرم دیر

بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا

لال شربت

REGD

لال شربت

اِس کے پینے سے بچوں کا خون و گوشت اور ہڈی بڑھتی ہے اور وہ تندرست طاقتور اور چست رہتے ہیں +

دب دمہ

REGD

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر بہت آرام پہنچاتا ہے - چاہے جتنے زور کا دمہ کیوں نہ اُٹھا ہو اِس کی ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے - زائد از پچاس برس سے لاکھوں مریضوں کو آرام پہنچا کر ہندوستان کے کونے کونے میں مشہور رہے ۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸ (اسّی)
پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ویدک دھرم پرچار اور اس پر اعتراضات

بقیہ صفحہ ۱۰

اس بات کے ثبوت کے لئے ہمیں دُور جانے یا اتہاس کے ورق اُلٹنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ابھی تھوڑے ہی سمے کی بات ہے۔ کہ ملکانہ شدھی اندولن کے وقت مسلمان علماء نے جو فتوے اور احکام یا اپیلیں عام مسلمانوں کے نام پر پرکاشت کرائی تھیں۔ وہ ہماری مذہبی دھارنا کو پوشنیا سدھ کرتی ہیں لکھنو کے پرسدھ مولانا مولوی عبدالباری صاحب نے اُن دنوں ایک کھلا خط قوم کے نام پر کاشت کرایا تھا۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"باوجود اس کے کہ میں آریہ سماج کو اس کا حق دار نہیں سمجھتا۔ کہ وہ اپنے باطل دین کی دعوت دیں"

آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"میں تو سوائے دین حق اسلام کے کسی باطل دین کی دعوت کو کسی کا بھی حق نہیں سمجھتا"

پھر آگے فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"سانپ اور بچھو اگر ہم کو نہیں کاٹتے ہیں۔ اور زہر یلے نہیں۔ تو ہمارے اختیار ہیں ہے کہ ہم انہیں نہ ماریں۔ مگر مرتدین (اسلام ترک کرنے والوں) کے بارے میں ہم کو اختیار نہیں ہے۔ کہ ہم اُن سے مصالحت کریں"

"کھلا خط" صـ ۱۲-۱۳

پھر فرمایا ہے۔ کہ:۔

"مرتد اور موجب ارتداد (اسلام چھوڑنے اور چھڑانے والے) سے مجھ سے صلح نہیں ہو سکتی۔ یہ ناقابلِ تدارک عمل ہے۔ میں سوائے مسلم کے کسی کو اس کا حق دار نہیں سمجھتا۔ کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ اور لوگوں کو دعوت دے" "کھلا خط" صـ ۴۶

ایک پتر مولانا عبدالباری صاحب کے اخبار شوکت بمبئی میں ۱۷۔ فروری ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"میں نے مرتد کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ اور نہ ہم میں سے ایسا حکم کوئی دے سکتا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں قتل مرتد سے قتل ملزم لازم آئے۔ میں خدا اور رسول پر ایمان لایا ہوں۔ جو حکم اُن کا ہے۔ میرے نزدیک وہی انصاف اور ترتیب و عقیدت کے مطابق ہے۔ مجھے اس کے اظہار کرنے میں کوئی رکاوٹ معلوم نہیں ہوتی۔ رسول اللہ کا حکم ہے۔ کہ مرتد قتل کر دیا جاوے۔ خلیفہ اکبر نے قتال مرتد پر اس قدر زور دیا۔ کہ تمام مصالح پر غل

کرنے والے آخر میں منافق ہو گئے"

آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ:۔

"ہم اب بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ مرتد اگر دین اسلام کی طرف نہ لوٹے۔ تو مسلمان اس کو قابل قتل سمجھیں گے"

(اخبار شوکت صفحہ ۱۱۔ مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۲۴ء)

آگے چل کر اسی صفحہ میں مولانا صاحب فتوے دیتے ہیں۔ کہ:۔

"تو بوجہ اتباع قول مفتی بہ فقہا کے موافق میں فتوے دوں گا۔ اور وہ یہ کہ مرتد کو تین دن کی مہلت دی جائے گی۔ اس کے بعد وہ توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا۔

ہم اب بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ مرتد اگر دین اسلام کی جانب نہ لوٹے۔ تو مسلمان اس کو قابل قتل سمجھیں گے"۔

اخبار شوکت صفحہ ۱۱۔ مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۲۴ء

ان پرمانوں سے یہ بات اچھی طرح سپشٹ ہو جاتی ہے۔ کہ مسلمان راجیہ کال میں غیر مسلمانوں کی اس بارے میں کتنی خطرناک اور بھیانک پوزیشن رہی ہو گی۔

آج اس غلامی کے زمانہ میں بھی جب ہندھی مسلمان علماء قوم کے اگوا اور مذہبی نیتاؤں کے یہ وچار ہیں۔ کہ (میں تو مسلمان کے کسی غیر مسلمان کو اس کا حق دار نہیں مانتا۔ کہ وہ اپنے باطل دین کی دعوت دیں") تو جب ان کا راجیہ رہا ہو گا۔ طاقت اور حکومت کی باگ ڈور ان کے ہاتھوں میں رہی ہو گی۔ اس وقت انہوں نے کیا کچھ نہ کیا ہو گا؟

اب رہی اتہاسک (تاریخی) ثبوتوں کی بات۔ اس دُنیا کے ہر اس حصہ میں جہاں جہاں اسلامی راجیہ رہا۔ اور غیر مسلمانوں نے اس سمبندھ میں ان کا کچھ بھی مقابلہ کیا۔ تو ہزاروں غیر مسلم مشنریوں کو آن کی آن میں موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ مانو وہ کوئی قاتل یا خونی ہیں یا راجہ کے خلاف بغاوت کرنے والے ملزم ہیں۔ خاص طور پر قدیم سپین کے عیسائی مشنریوں نے اس سمبندھ میں ہمیشہ اپنے ملک کی اسلامی حکومت کا مقابلہ کیا۔ اور ہزاروں پادری سپین کے اسلامی راجیہ ادھیکاریوں کے دوارا اس جرم میں موت کے گھاٹ اُتار دئے گئے۔ کہ انہوں نے اسلام اور حضرت محمد صاحب کا کھنڈن اور عیسائی مذہب کا منڈن کیا ہے۔ اور اسی مذہبی قتل و خون نے آخر کار وہاں کی عیسائی پرجا کو بھڑکایا۔ اور انہوں نے متفقہ بغاوت کر کے اسلامی حکومت سے آزادی حاصل کی۔

ایسی اوستھا میں ہندوؤں کے لئے اس کام کو کرتے رہنا خودکشی کے مترادف ہوتا۔ بلکہ سمجھتا۔ اور یہ کرتے رہتے۔ تو ہماری بھی

اب

میٹرکولیشن کا امتحان

آسان ہو گیا

کوئی لڑکا فیل نہ ہو گا

تعلیمی کتب اور کورسوں کو نہ سمجھنے اور ذہن نشین نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لڑکے فیل ہو جایا کرتے ہیں۔ ہم نے اِن کتب اور کورسوں کو آسانی سے یاد کر لینے کے لئے ایسی کتابیں تیار کرائی ہیں کہ ہر ایک لڑکا اُن کو پڑھنے سے بِلا کسی دِقّت اور مشقّت کے امتحان میں کامیاب ہو سکتا ہے بلکہ اول آنے کی امید کر سکتا ہے۔ خود تشریف لا کر خرید فرمائیں یا طلب فرمائیں۔

نوٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی تعلیمی کتب اور کورس خاص رعائت اور سہولیت سے مل سکتے ہیں

پنجاب کتاب گھر (رجسٹرڈ)

موہن لال روڈ - لاہور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیانند دگ وجے

بقیہ صفحہ ۹

چھوٹی جاتیوں سے ہی نہیں ہے۔ پرنتو جو بھی میلا رہے وہ اچھوت ہی ہے۔ چاہے وہ کسی بھی ورن کا ہو"

رشی دیانند جی کی سپرٹ ان پنکتیوں میں کتنا سپشٹ بول رہی ہے۔ اس پرکار ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کس پرکار سے سوامی جی کے وچاروں میں رد و بدل ہو رہا ہے۔ اس پری ورتن کا شرے سوامی دیانند اور آریہ سماج کو ہی ہے۔ اب ہم دیکھیں گے۔ کہ سوامی جی کے وچاروں نے اسلامی دنیا میں کتنی ہلچل پیدا کی ہے ⁂

مسلمانوں کے بہتی ندھی مشہور و معروف مسلم نیتا تھا مسلم مشنری خواجہ کمال الدین صاحب تھے۔ ان کے نبندھ کے کچھ اُداہرن ہم نیچے دیتے ہیں :-

قرآن کے سورگ نرک تھا ور و غلمان کے ستعانت پر بہتی بھمنی نے اکثر آکشیپ کیا ہے۔ اس آکشیپ کو دور کرنے کے لئے خواجہ صاحب جو اُتر دیتے ہیں وہ سننے یوگیہ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ

"Freedom from grief, fear, toil and anxiety is the chief characteristic of the Quranic paradise, a truth repeated again and again in the Quran undoubtedly the Quran speaks of gardens, trees, milk, honey, fruits and numerous other things, but these are not of this life, they are metaphorical expressions."

ارتھات :- "دکھ۔ ڈر۔ تھا چنتا سے مکتی کا نام ہی سورگ ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ قرآن میں لکھا ہے۔ کہ سورگ میں باغ۔ برکھش۔ دودھ۔ شہد۔ پھل تھا دیگر بہت سی وستوئیں پائی ہیں۔ پرنتو یہ سب النکار ہے۔ نہ کہ واستوک ہیں"

سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں سورگ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

"سکھ وشیش بھوگ اور اس کی سامگری کی پراپتی کا نام ہے"

کیا سورگ کے اُپروکت لکشن میں سوامی دیانند کے وچاروں کی چھاپ نہیں ہے ⁂

حوروں کے وشے میں لکھتے ہوئے خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:-

"The Houries, upon which so much stress is laid by our adversaries are no other than our own female folks, with hearts pure and eyes restrained from evil."

ارتھات :- "ہمارے ہرتی بھمنی حوروں کے وشے میں بہت آکشیپ کرتے ہیں۔ حوریں ہمارے ہی گھر کی بہو بیٹیاں ہیں۔ جن کے ہردے پوتر ہیں۔ اور آنکھیں پاپ سے شیل ہیں"

اس میں بھی منو کے ایک اشلوک کی چھاپ ہے :-

"یتر ناریستو پوجینتے رمنتے تتر دیوتاہ ۔۔۔ یترتاستو نہ پوجینتے سروہ تتراہ پھلاہ کریاہ" ⁂

پنڈت جیتند ناتھ چیٹرجی ایم۔ اے سنسار پرسدھ پارسی دھرم کے ودوان انہوں نے ۱۹۳۳ء میں پارسیوں کی دھرم پستک گاتھا کو بڑے ہی اکھشروں میں چھاپا ہے۔ اس کی بھومکا کے صفحہ ۸ پر وہ لکھتے ہیں۔ کہ :-

"رشی دیانند کی شکشا کو شنادٹ کرنے کی اور جاؤ نمام دھرموں کو ملا سکتی ہے"

ایک اور پستک میں جس کا نام ہے "The Ethical Conceptions of the Gatha"

کے صفحہ ۵۲۱ پر وہ لکھتے ہیں۔ کہ :-

"آریہ سماج قومی زندگی میں ایک عنصر ہے۔ برہم سماج نہیں ہے۔ آریہ سماج اس عنصر ہے۔ کہ اس کا آدھار وید پر ہے۔ سماج کو لوگ اپنی سمپتی سمجھتے ہیں۔ یہ مہنت ہے۔ کہ مہرشی دیانند نے اس سمیا کا حل اب وقت سے کیا ہے۔ جس کا کہ اُن سے کسی بھی سدھارک نے نہیں کیا۔ مہرشی دیانند کی کامیابی کا راز یہ ہے۔ کہ ان کی دوردرشتا کاری تھی۔ اور ویدک پنر اُدھار کے کسی آچاریہ کی دوردرشتا اتنی اُدار نہیں تھی" ⁂

"Sanatan Dharm" "Saswat Dharm" (Ancient or paternal religion) or Arya-dharm (religion of the Aryas) dom literally signify what the words are now conventionally taken to indicate i.e. orthodox Hinduism."

ارتھات ۔۔۔ "سناتن دھرم۔ شاسوت دھرم۔ آریہ دھرم کا وہ تات پریہ نہیں ہے۔ جو کہ ورتمان میں ہندو دھرم کا ہے" ⁂

ہندو دھرم کی ویاکھیا کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔ کہ :-

"The four original castes (viz: Brahman, Kshatryas, Vaishya, and Sudra) were first instituted according ... ivision and ... and Karma, as it is said in the Gita."

ارتھات ۔۔۔ "ورن ویوستھا گن کرم کے آدھار پر ہے" ⁂

یہاں پاٹھک سپشٹ طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ جنم کا نردلیش ہی نہیں کیا گیا۔ کیا یہ بھگوان دیانند کے وچاروں کی چھاپ نہیں ہے ⁂

اسپرشیتا (un-touchability) کے وشے میں پنڈت شیام شنکر جی لکھتے ہیں۔ کہ :-

"Un-touch-ability was carried to extreme limits, much beyond the rules of the earlier religious books, but in the west it is not generally known that un-touchability did not strictly apply to the lower castes, as such but to un-cleanliness of any person of high or low castes."

ارتھات :- "ورتمان سمے میں اسپرشیتا بہت بڑھا دی گئی ہے۔ پشچم کے لوگوں کو سادھارن طور پر یہ معلوم نہیں۔ کہ اچھوت پن کا سمبندھ

یہ وہ بسکٹ ہیں جو بچوں کو
صحتور بناتے ہیں۔ ہر ایک آدمی
جے۔ بی۔ منگھارام کمپنی
کا

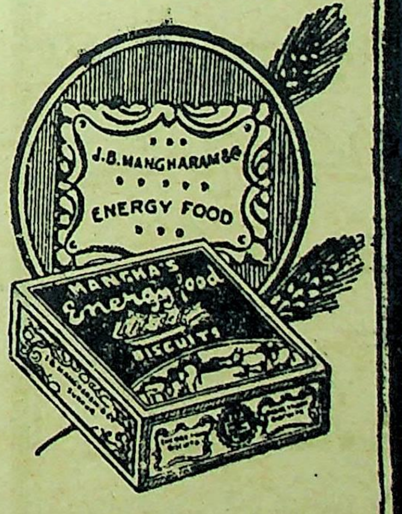

انرجی فوڈ بسکٹ
کھانا پسند کرتا ہے کیونکہ
ان بسکٹوں میں
CONDENSED MILK (کنڈینسڈ ملک)
GLUKOSE (گلوکوز) اور دوسری کئی طاقت بخش چیزیں ڈالی جاتی ہیں
یہ بسکٹ کمزور بچوں کو تندرست کرتے ہیں۔ اور بچے بہت خوشی سے
انرجی فوڈ بسکٹ کھاتے ہیں۔
جے۔ بی۔ منگھارام اینڈ کمپنی سکھر (سندھ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid...

برتھ کنٹرول بقیہ صفحہ ۱۷

میں نے ازراہ تمسخر کہا ــــ "کیوں نہ مسز گپتا کو وہ چیز دی جائے۔ جس کی انہیں از بس ضرورت ہو۔ اور انہیں پسند بھی آئے"؟

دونو نے بے ساختہ کہا ــــ "وہ کیا"؟

میں نے کہا ــــ تم میں سے ایک ہدایت نامہ فاوند۔ اور دوسرا جیون پرکاشی مسٹر گپتا۔ ایک ہدایت نامہ بیوی اور دوسرا کماری آسو مسز گپتا اور میں نے فریج نیدو مسٹر گپتا کو اور برتھ کنٹرول کی گولیاں مسز

Thexe you are! مسٹر شرما چلا اُٹھا۔ اسی لئے تو تمہارے بغیر محفل گرم نہیں ہوتی"۔

مسٹر سہگل نے تائید کرتے ہوئے کہا ــــ تجویز معقول ہے۔ اس لئے "یاؤس" پاس کرتا ہے۔ کہ اس کو عملی جامہ پہنایا جائے"۔

"بے شک"! ہم سب نے کہا

ـــــــ (۴) ـــــــ

کرسمس کی چھٹیاں ہوتے ہی ہم تینوں لکھنؤ کے لئے چل دئے۔ اور جاتے ہی مسٹر گپتا کے گھر گئے ہیں۔ وہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا۔ مجھے اس کو اس پوزیشن میں دیکھ کر مذاق کی سوجھی۔ میں نے کہا ــــ "جی بھر کے دیکھ لو۔ کہیں اپنی شکل بھول نہ جاؤ"۔

گپتا نے گھوم کر ہمیں دیکھتے ہوئے لپک کر کہا ــــ "ہیلو! آ گئے آپ؟ ــــ لیکن تاریخ بھول گئے سمجھے کیا"؟

"نہیں تو"

"پھر کیا یہی بتانے آئے ہو آج"؟

"بس یہی۔ کہ یہ آئینہ آپ کے خسر نے آپ کو اسی لئے دیا ہے۔ کہ تم اپنے آپ کو پہچانتے رہو"۔

"یہ کیا خشک فلاسفی چھانٹ رہے ہو"؟

"فلاسفی نہیں۔ آپ کے فائدہ کی بات کہہ رہا ہوں۔ آئینہ تمہیں بتا دے گا۔ کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ خود پہ اترانا نہیں۔ اور نہ کبھی بیوی کے سوندریہ کا ابھمان کرنا۔ یہ آئینہ تمہیں بتا دیگا۔ کہ تمہیں اس کا حق ہے یا نہیں"۔

"تم فکر مت کرو۔ میں اس اُپدیش پر پورا پورا عمل کروں گا"۔

"عمل کرو گے تو سکھ بھی پاؤ گے"

"اور ہم لڈو بھی پائیں گے"۔ مسٹر شرما نے بھی لب کھولے۔

"لڈو کیا سہرے دئے سے کھاؤ گے۔ یہ گھر ہے کسی کا"؟

"تمہارا"ہمیں نے کہا۔

"اور گھر والی"؟ سہگل بول اُٹھا۔

"ہاں۔ یہ نہایت مطلب بات ہے"۔ شرما نے کہا۔

ہم نے کہا ــــ "نہ گھر ہمارا نہ تمہارا۔ اب یہ گھر والی کا ہے۔ اور گھر والی تمہاری۔ لیکن وہ ہیں کہاں"؟

"گھر پہ قبضہ جمانے میں مصروف ہوں گی"۔ مسٹر سہگل نے شرارتاً کہا

"اس کی جلدی کیا ہے؟ گھر والے پر قبضہ جما لیا۔ تو گھر پر قبضہ جمانے کی کیا ضرورت رہی"۔

"اجی! جب سے نیولینی نے ایسے سینیا کو ہڑپ کیا ہے۔ ہر کسی کو اپنی اپنی "کالونیز" (colonies) کی فکر پڑ گئی ہے"۔

"چھوڑو ان جھگڑوں کو اور کچھ کھاؤ پیو"۔ گپتا نے تنگ آ کر کہا۔

میں نے کہا ــــ "بھائی۔ سچ کہو تو ہم تو دیوی کے درشن کئے بغیر جل تو کبھی نہ چھوئیں گے"

"مجھے تو عذر نہیں۔ لیکن دیوی کے درشن آپ کو مہنگے پڑیں گے"۔

"خیر! ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے"۔

"تو کیا کچھ لائے ہو لاہور سے"؟

"کیوں نہیں۔ کیا ہم مسز گپتا کو بھی یہ شک کرنے کا موقعہ دیں گے۔ کہ ہم بھی آپ کی طرح ضرورت سے زیادہ کفایت شعار ہیں"۔ مسٹر شرما نے گپتا اور میری طرف مسکراتے ہوئے کہا۔

مجھے اس کی اس بات پر ہنسی آ گئی۔ جسے صرف سہگل ہی سمجھ سکا۔ گپتا کیا سمجھ سکتا تھا؟

خیر! نہا دھو کر جب ہم فارغ ہوئے۔ تو ہم نے "دیوی کے درشن" کر کے ہی بھوجن کرنے کی ضد کی۔ گپتا نے بہتیرا کہا۔ کہ تم پہلے روٹی تو کھا لو۔ تب تک میں انہیں تیار کروا تا ہوں۔ لیکن ہم کب ماننے والے تھے؟

"تیار کرنے کی بھی ایک ہی کہی"ہمیں نے جواب دیا۔

"شاید! وہ تنہائی کی وجہ سے اس کے لئے تیار نہ ہوں"۔

"تنہائی کن ہے؟ جس کے ساتھ ساری عمر کا واسطہ ہے۔ ہم اتنے کفایت شعار نہیں۔ کہ بیاہ ہوتے ہی قطع تعلق کر لیں۔ ذرا پوچھ تو دیکھو انہیں"۔

مسٹر گپتا اندر گئے۔ کچھ دیر بغل کے کمرہ میں گرما گرمی بھی ہوئی۔ کچھ منٹ کی جدوجہد کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ "وہ تو مانتی نہیں"۔

"اجی! مناؤ نہ۔ پہلے پہل عورتیں یوں ہی نہ کہا کرتی ہیں"۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سب ...... کھلکھلا کر ہنس پڑے

طاقت یا شکتی دنیا میں ہل چل!

ڈاکٹر حکیم و ویدوں کو کھلا چیلنج

سو پونڈ کا اُپہار

ڈاکٹر حکیم وید و سرو سادھارن کو اس نوٹس دوارا سوچنا دی جاتی ہے کہ جو شخص نیچے لکھی بیماریوں کا اوپری علاج "کامیشور مرہم" سے اُتم نسخہ ہمیں بتلا دے اور وہ استعمال میں اس سے اچھا ثابت ہو تو اس کو سو پونڈ اُپہار (انعام) دیا جائیگا۔

کامیشور مرہم ان لوگوں کے لئے امرت ہے جو لوگ بچپن کی کیٹو کے کارن اپنی شکتی کا ناش کر کے دنیا کے آنند سے نراش ہو چکے ہیں۔ تمام جن کی نس رگ پٹھے خراب ہو چکے ہیں۔ نیلا پانی رگوں میں بھر گیا ہے۔ جڑ پتلی پڑ گئی ہے۔ ٹیڑھا پن آگیا ہے۔ سستی نامردی نے کسی کام کا نہیں رکھا ہے۔ علاج کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ وہ لوگ اس دوا کو منگا کر لابھ اُٹھائیں۔ یہ پہلے ہی دن اپنا چمتکار دکھاتی ہے۔ لگاتار چودہ دن کے استعمال سے اوپرکت سب بیماریوں کو دور کر کے منش کو پھر سے جوان بنا دیتی ہے۔ اس کے لگانے سے کسی قسم کی جلن یا چھالا وغیرہ نہیں پڑتا۔ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی ۵ روپے (نمونہ ڈیڑھ روپیہ دیکھو)

پتہ:- حکیم ظہیر الحسن میونسپل کمشنر مظفر آباد یو۔ پی

چھپ گئی! چھپ گئی!! چھپ گئی!!!

عرب میں سات سال

یا

عرب میں ویدک دھرم پرچار

اس میں پنڈت رچی رام جی ویدک مشنری نے عرب مصر ترکی فلسطین شام وغیرہ اسلامی ملکوں میں اپنے پیدل سفر اور پرچار کے حالات دئے ہیں۔

سندر چھپائی۔ موٹا کاغذ۔

قیمت:- ہندی: سوا روپیہ

قیمت:- اُردو: دس آنہ

ڈاک خرچ معاف۔ نمونہ مفت ملاحظہ فرمائیں

نوٹ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سرل ساہتیہ سدن (؟)

۳۹ ایڈورڈ سکوئر۔ نئی دہلی

دیانند سوامی

از قلم یوگ دھیان جی امتر بی۔اے

وہ دکھیوں کے سب دکھ مٹانے کو آیا ۔ وہ بھارت کی بگڑی بنانے کو آیا

وہ بچھڑے ہوئے دل ملانے کو آیا ۔ بچانے کو آیا جگانے کو آیا

دیانند سوامی ۔ دیانند سوامی

وہ گرتے ہوؤں کو اُٹھا دینے والا ۔ وہ دردِ وطن کی شفا دینے والا

یتیموں کو غم دوا دینے والا ۔ وہ اُجڑے ہوئے گھر بسا دینے والا

دیانند سوامی ۔ دیانند سوامی

کیا شبہ دل اس نے ہر ناتواں کو ۔ عطا کی نئی جان ہندوستان کو

کیا جس نے حیران سارے جہاں کو ۔ رشی معجزہ وہ دکھانے کو آیا

دیانند سوامی ۔ دیانند سوامی

برتھ کنٹرول بقیہ صـــ ۲۳

"یہ رہی آپ کی پہلی شکست۔ اگر شروع گرہستھی کے پہلے قدم پر ہی آپ ناکامیاب رہے۔ تو آئیندہ کیسے کامیاب ہوگے؟" سہگل نے کہا۔

"اگر اعتبار نہ ہو تو بیوی کے درشن کی دکھشنا پیشگی دے دیں" میں جھٹ کہا۔

"Try Try again" شرما نے بھی تیر چھوڑا۔

مسٹر گپتا شرم کے مارے اٹھے۔ اور ایک بار پھر اندر گئے۔ بڑی کوشش اور جدوجہد کے بعد شریمتی جی کو راضی کر پائے۔ اور وہ بھی اس شرط پر کہ وہ صرف ہمیں کھانا پروسنے کے بہانے ہی پدھار رہیں گی۔

آخر مسز پلیٹیں اٹھا کر لاتی ہوئی دکھائی دیں میں نے کہہ ہی دیا ۔۔۔ "سکول میں تو گپتا کبھی فیل نہ ہوا تھا۔ آخر ہو گیا نہ یہاں بھی پاس؟"

جوں ہی وہ کمرہ میں داخل ہوئیں ہم تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہاتھ جوڑ کر نمستے کی۔ میں نے انہیں دیکھا۔ تو بھونچکا سا رہ گیا۔ یہ شریمتی جی تو وہی "برتھ کنٹرول اور ہندو سماج" مضمون کی لیکھکہ تھیں۔ میں یہی سوچ رہا تھا۔ کہ یہ کیسے ہو گیا سب؟ اور میرا ہاتھ کوٹ کی جیب میں پڑے اس رسالہ کی طرف بڑھا مگر مسٹر شرما نے کہا ۔۔۔ "معاف کیجئے گا بھابی صاحبہ! آپ کو ہم پر اعتبار نہ آیا۔ لیکن یقین جانیئے ہم نے کبھی ادھار نہیں کیا"۔

مسز گپتا مسکرا دیں مسٹر گپتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "نکالو نہ پھر کیا لائے ہو ان کے لئے؟"

"ان کے لئے ہی نہیں۔ آپ کے لئے بھی" سہگل بول اٹھا۔

ہم نے اپنی اپنی جیب میں ہاتھ ڈال دیئے۔ شرما نے کہا ۔۔۔ "ہدایت نامہ بیوی" مسز کیلئے اور "ہدایت نامہ خاوند" آپ کے لئے۔

سہگل بٹ کہاری آسو مسز کے لئے اور جیبی پراسنشی مسٹر کے لئے۔"

میں نے کہا ۔۔۔ "زموز" (برتھ کنٹرول کی گولیاں) مسز کے لئے اور فرنچ لیدر آپ کے لئے"۔

مسٹر گپتا نے کسی قدر غصہ میں کہا ۔۔۔ "یہ کیا مذاق ہے؟"

"مذاق نہیں حضرت! یہ آپ کی ضرورت کے عین مطابق ہے"۔

"مجھے ان چیزوں کی کیا ضرورت؟"

میں نے کہا ۔۔۔ "آپ کو شاید نہ ہو لیکن مسز کو تو ہے؟ اگر اعتبار نہ ہو تو پوچھ دیکھو ان سے؟" ۔۔۔ "دیکھو رسالہ شانتی بابت ۱۵ فروری صفحہ ۷۶۔ کٹنگ حاضر ہے" میں نے رسالہ میں سے وہ صفحہ پھاڑ کر وہ صفحہ آگے کر دیا۔

شریمتی جی پر گھڑوں پانی پھر گیا۔ انہوں نے میرے ہاتھ سے اس مضمون کو چھین کر پھاڑ ڈالا ۔۔۔ "انہیں اپنے پاس ہی رکھیئے"۔

یہ کہتے کہتے کمرہ سے نکل گئیں۔ مسٹر گپتا دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

میں نے بناوٹی غصہ دکھلاتے ہوئے کہا ۔۔۔ "تمہارے نخروں کا یہ انجام!!!"

ضرورت

کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک موزوں اخبار ہے۔ شرح اجرت ایک بار کیلئے ۱۰ دو بار کیلئے دو روپے چار آنے (۲۴) تین بار کے لئے تین روپے (۳) اور اس سے مزید ہر بار کے لئے صرف آٹھ آنے فی ہر بار۔

(مینیجر)

آتم نرکھشن

(لیکھک:۔ پنڈت برہم دت جی جگیاسو ورجانند آشرم لاہور)

آریہ ادھیاپک کی پہچان تا کسی آریہ سکول۔ کالج اور ادھیاپکوں کی گنتی دو ہالیہ سے بڑھی ہوئی ہونے ہی ہونی چاہیئے۔ اپنے شدھ آچاری رشی دیانند پر درشٹ ویدک سدھانتوں کے پرچار اور بھینٹر باہر سے ایک جیسے دلیش اور دھن کے لئے آریہ سماجی نہ ہوں۔ تب آریہ جاتی کے بچوں کا بھوش اُجول ہو سکتا ہے۔

ناستک۔ دھرم دروہی۔ دلیش اور اناچاری ادھیاپکوں دوارا بچے اچھے نہیں بن سکتے۔ آریہ سکولوں۔ کالجوں تھا آریہ چھوٹی پاٹھ شالاؤں میں آریہ کی کچھ تو دشٹتا ہونی چاہیئے۔ تبھی آریہ سنتھا کا بالک دوسری سنستھاؤں سے اچھا بن سکتا ہے۔

گوروکلوں میں بھی رشی دیانند پر پاٹھ کرم کا ٹھیک ٹھیک ابھاؤ ہو رہا ہے۔ سدا چار کی بھاونا۔ آرش گرنتھوں کا اور برہم چاریوں سے پیڑ وت ویدہار۔ ویدک سدھانتوں میں سچی بھگتی ابھی اس میں کم سپھل ہوئے ہیں۔

کوئی بھی ویکتی یا سماج لاکھ یتن کرتا ہوا بھی اپنے لکشیہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے کئے جانے والے سمست کاموں کی پڑتال نہ کرے۔ کہ کیا وہ کام میرے لکشیہ کے انوکول ہیں یا پرتی کول؟

آریہ سماج نے وید پرچار کی بھاونا کو جاگرت کیا۔ اور جاگرت کرنے کا یتن بھی ہو رہا ہے۔ وید کے نرمل گیان کو سرو سادھارن تک پہنچانے کا بیڑا آریہ سماج نے ہی اٹھایا ہوا ہے۔

آریہ ادھیاپک پیدا کرو

میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ایک سچائی ہے۔ کہ اس سمے تک ہمارے سکولوں۔ کالجوں۔ پاٹھ شالاؤں اور چھوٹی پاٹھ شالاؤں میں آریہ ادھیاپک اور ادھیاپکائیں آٹے میں نمک کے برابر ہی ہیں۔

وونٹنگ کا گندا طریقہ

جب تک آریہ سماجوں کے چناؤ میں پکشی کو گرانے کے لئے جھوٹے ووٹ وہ کسی طرح سے بھی ہوں بند نہ ہوں آریہ سماج لاکھ یتن کرے وہ کبھی پنپ نہیں سکتا۔ کیا کبھی استیہ سے ستیہ کا پرچار ہو سکتا ہے؟

ہم میں سے ہر ایک اس اوسر پر ایکانت میں سوچے۔ کہ کیا میں ویدک دھرمی ہوں؟ کیا میں کوئی ایسا کاریہ تو نہیں کرتا جس سے آریہ سماج پر کلنک آتا ہو؟ میں نے اپنی سنتانوں تھا پریوار کو کیا ہیں دیشی کے بھگتی وشواس نہیں کرتا؟ کیا میں سچ سچ ایشور دیو آریہ سماج میں آ کر میں نے اپنے جیون کو تک اونچا کیا؟ کیا میں ایشور وید اور رشی کے نام پر سنسار کو نہیں اپنے آپ کو دھوکہ تو نہیں دے رہا؟

آتم بودھ کی یہ بھاونا ہر ایک آریہ میں جاگرت ہو۔ یہی رشی بودھ اُتسو کا ...

چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت

معزز خریداران کے اصرار پر ۱۰ جنوری سے ۱۰ فروری سنہ ۱۹۳۹ء تک صرف سدھ مکرودھوج کیلئے کی گئی ہے۔

نئے سال کی خوشی میں ایک چمڑے کا قیمتی بٹوہ سدھ مکرودھوج اور سپاری پاک کے سوا پندرہ روپے نقد قیمت کی دوسری ادویات کے خریدار کو مفت نذر کیا جائیگا

کمزوری صحت　کمزوری پٹھے　کیلئے　پژمردگی　تھکاوٹ

ہیرے اور سونے والا

سدھ مکرودھوج (رجسٹرڈ)

دنیا کی سرتاج ٹانک ہزاروں سال پرانی صدیوں سے استعمال ہو رہی ہے

دواؤں کی فہرست مفت طلب کریں

ویدراج سرداری لال کی خاص ایجاد

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ کمٹی بازار لاہور۔ قائم شدہ سنہ ۱۹۰۵ء

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

"پرکاش" پریوار کو! ضروری اطلاع

بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ

ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا - اگر کوئی ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ بالکل بے بنیاد اور ہم کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ہے - صرف ہمارا ہی بھیم سینی سرمہ اصلی ہے - اور سرکار ہند سے رجسٹرڈ ہے ✤

ہمیشہ اصلی کو ہی خریدنا چاہیئے - گھٹیا خرید کر آنکھوں جیسی بیش قیمت چیز کو خراب نہ کرنا چاہیئے ✤

اصلی کی قیمت پانچ روپے فی تولہ ہے - لیکن آریہ جگت کو اصلی اور نقلی کا فرق معلوم ہو سکے - اس لئے ہم نے

شوراتری کے اُپلکش میں ½ قیمت کر دی ہے -

یعنی بجائے ۵ روپیہ کے اڑھائی روپیہ فی تولہ

بہ رعائت صرف "پرکاش" کے پریوار کے لئے ہے اور وہ بھی فروری کے آخیر تک ہی ✤

نوٹ :- ہمارے بھیم سینی سرمہ کے استعمال سے آنکھوں کا کوئی ایسا مرض نہیں رہتا جس سے آرام نہ ہوتا ہو - آنکھوں سے پانی بہنا - ککرے - پڑوال - کم نظر - سرخی - کھجلی وغیرہ تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں ✤

نوبیک :- جنک دیو ودیا النکار

ملنے کا پتہ :- گورو کل سناتک گورو کل کانگڑی

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی

رشی وچن امرت

(۱) جب منش دھارمک ہوتا ہے تب اُس کا وشواس اور مانیہ شترو بھی کرتے ہیں - اور جب ادھرمی ہوتا ہے تب اُس کا وشواس اور مانیہ متر بھی نہیں کرتے - اس سے جو شخص دھرم یا سرلیشت شکت پا کر سوشیل ہوتا ہے - اُس کا کوئی بھی کام نہیں بگڑتا - (ویوہار بھانو)

(۲) چونکہ جب حق شناس چاہے ہانی ہوتی ہو تو بھی سب کے ہت کرنے میں اپنا تن من - دھن - لگاتے ہیں - اور نراد ہر کے یوگیہ وہ ہیں جو اپنے ہی لابھ میں مفت شدہ کر سب کے سُکھوں کا ناش کرتے ہیں - ایسے ملنسار ہوں کو تو منشوں کی ہتیا کرنے والا جانیئے گا - (دگوکرنا ندھی)

(۳) جو میں نو برس سنسار کا ہی بھے کرتا اور سرو گیہ پرماتما کا کچھ بھی نہیں - مگر جب کے آدھین منش کے جیون سرشٹی اور سکھ دُکھ ہیں - تو میں بھی ویسے ہی بے مطلب کی باتوں میں من دیتا - پرنتو کیا کروں - میں نے دیپ تن - من - دھن سب کچھ ستیہ کے پرکاش ارتھ ارپن کر دیا - مجھ سے خوشامد کر کے اب خود غرضی کا ویوہار نہیں چل سکتا - کینتو سنسار کو لابھ پہنچانا ہی مجھ کو بحیثیت ورتی ساجیہ کے تلیہ ہے (بھرانتی نوارن)

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت خوش رہتے ہیں اُسی خاندان میں راحت دولت نیکنامی قیام کرتی ہے - اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے وہاں مُفلسی اور بدنامی رہا کرتی ہے - (ستیارتھ پرکاش)

(۵) جس کا سروپ ایشور کی آگیا کا یتھاوت پالن اور پکش پات رہت نیائے سروہت کرنا ہے

سوامی دیانند اور پوران

(لیکھک :- شری گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم - اے شولاپور)

ابھی "تہذیب" میں ایک دوست کا آرٹیکل نکلا ہے - جس میں سوامی دیانند کی تعریف کرتے ہوئے آریہ سماج کی کچھ کمزوریوں کا ذکر کیا ہے - ایک کمزوری یہ بتلائی گئی ہے - کہ موجودہ تعلیم یافتہ لوگوں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق پوران بہت سی بیش قیمت باتوں کا مخزن ثابت ہوئے ہیں - اس لئے آریہ سماجیوں کو پورانوں کی نسبت اپنا زاویہ نظر بدل دینا چاہیئے - محض اس وجہ سے کہ سوامی دیانند پورانوں کا کھنڈن کیا کرتے تھے اُن کو قابلِ نفرت سمجھ لینا ٹھیک نہیں ہے ✤

اس بارہ میں مجھے ایک عرض کرنی ہے - کہ ہمارا پورانوں کی نسبت کیا خیال ہے؟ اس کے متعلق لوگوں میں بہت غلط فہمی ہے - سوامی دیانند پورانوں کے مطالعہ کو ممنوع قرار نہیں دیتے طالب علمی کی حالت میں پورانوں کو درس میں رکھنا ان کو منظور نہیں ہے - سوامی جی نے "ستیارتھ پرکاش" میں خود سوال اٹھایا ہے - کہ کیا پورانوں میں کوئی اچھی باتیں نہیں ہیں؟ وہ کہتے ہیں - کہ پورانوں میں بہت سی اچھی باتیں ہیں - لیکن جیسے زہر آلودہ خوراک ناقابلِ استعمال ہو جاتی ہے - اسی طرح ہی پورانوں کو سمجھنا چاہیئے - پورانوں میں باوجود بہت سی اعلےٰ باتوں کے اتنی خرافات بھری ہوئی ہیں - کہ عام پبلک اُن اعلےٰ باتوں کا ملاحظہ کر کے بُری باتوں کا شکار ہو جاتی ہے - ہندوؤں کی تواریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے - کہ پورانوں میں ادھم کی اہمیت - گائتری کی فضیلت وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ملتی ہیں - لیکن ساتھ ہی بُت پرستی کی ادنےٰ سے ادنےٰ اور گندی سے گندی صورتیں بھی پائی جاتی ہیں - جنہوں نے ہندوؤں کو جاہلیت کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے - کم عمر کی شادی - ستی کا رواج - مردہ پرستی - ستارہ پرستی اور اسی طرح کی بیسیوں توہمات پورانوں کی ہی تعلیم کا نتیجہ ہیں - آریہ سماج یہ نہیں کہتا - کہ ہمارے عالم پورانوں کو نہ پڑھیں یا ان میں جو اچھی باتیں ہیں ان کو اخذ نہ کریں - اگر علم کے متلاشیوں کو ہندوستان کی پُرانی تواریخ کا کچھ پتہ لگانا ہے - تو وشنو پوران سے انہیں بہت کچھ سامگری مل سکتی ہے - لیکن متلاشی ہونا ایک اور بات ہے اور سادھارن ہندی سے پڑھنا دوسری بات - ہر شخص کھوج نہیں کر سکتا - ریسرچ کرنا ہر ایک کا کام بھی نہیں ہے ✤

ایک بات اور قابلِ غور ہے - وہ یہ کہ سوامی جی مانتے ہیں - کہ براہمن گرنتھوں - سوترون اور سمرتیوں میں بھی ملاوٹ ہوئی ہے - مہابھارت اور رامائن ملاوٹوں سے بھرے پڑے ہیں - لیکن سوامی جی نے ان کو پورانوں کی طرح متروک کبھی نہیں مانا اس کی ایک وجہ ہے - اور سوامی جی کی مثال سے ہی واضح ہو جاتی ہے - ملاوٹ کئی طرح کی ہوتی ہے - اگر آٹے میں کوئی کنکری پڑ جاوے - تو آپ کنکری کو نکال کر آٹے کو کھا لیں گے - کیونکہ کنکری کی ملاوٹ ایک باہری ملاوٹ ہے - کنکری آٹے کے ہر ذرہ میں پیوست نہیں ہو گئی - لیکن زرا سا زہر آٹے کے ہر ذرہ کو خراب کر دیتا ہے - اسی طرح سے جہاں رامائن - مہابھارت اور براہمن گرنتھوں میں ملاوٹ ہوئی ہے - وہ سب خارجی ہے - اس کو نکالا جا سکتا ہے - منوسمرتی کے ڈھانچے میں کوئی فرق نہیں آیا - اُس کے شلوک آسانی سے باہر کئے جا سکتے ہیں - لیکن جو ڈھانچہ پورانوں کا ہے - اس کی جڑ میں ہی خرابی ہے - سارے پوران دیومالا کے ایک

فینسی رسٹ واچ مفت انعام

ہمارا مشہور عطر سینٹ فلاور نہایت عمدہ پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے - جو پوشاک اور تمام گھر کو معطر کر دیتا ہے - لطف یہ کہ ہر پانچ منٹ کے بعد نئی خوشبو دیتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ چودہ آنہ ۱۴/۱ - اس عطر کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے ہماری فرم نے ہر شیشی کے خریدار کو ایک عدد بیوٹی رسٹ واچ مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے - گھڑی کیا ہے خوبصورت تحفہ ہے - اس کی چمک دمک اور خوبصورتی غضب ڈھاتی ہے - مضبوطی اور پائیداری کی گارنٹی دس سال ہے - اگر گارنٹی کے اندر گھڑی خراب ہو جائے تو کمپنی دوسری گھڑی مفت دے گی - دو یا ایک شیشی کے خریدار کو محصولڈاک و پیکنگ خرچ ۱۱/ [illegible] علاوہ دینے پڑیں گے - مگر تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف اور تین گھڑیاں مفت بھیجی جائینگی ✤

موہنی بھنڈار دہلی

دلکش رنگین کلینڈر

نئے سال کے نہایت خوبصورت دیواری کلینڈر دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ایک یا چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین یا چودہ آنے کا منی آرڈر بھیجکر ایک درجن منگائیں - گھر کی زینت کا بہترین ذریعہ ہیں -

اگروال سٹورسبا تھو شملہ

Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی دیانند اور پران (بقیہ ۲۵)

ناص ڈھانچے پر ڈھالے گئے ہیں۔ رہ دیومالا کے ترجمان پران کے ہر قصے میں پیوست ہیں۔ اس لئے پرانوں کو دھارمک گرنتھوں کی پدوی دینا کٹھن ہے۔ لیکن جو کام پریوں کے قصے (فیری ٹیلز) کرتے ہیں۔ وہ کام پرانوں سے بھی لیا جا سکتا ہے۔ پرانوں کے بعض قصے نہایت دلچسپ ہیں۔ کسی کے بیس بازو اور کسی کے ایک ہزار بازو۔ کسی کی تین آنکھیں اور کسی کی ایک ہزار آنکھیں۔ ان سب قصوں کو بچے شوق سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ ان میں عجیب عجیب باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح کارٹونوں کا حال ہے۔ کسی کا سر بڑا اور پیر چھوٹے۔ اور کسی کا ہاتھ بہت لمبا اور سر بہت چھوٹا۔ کسی کی ناک بہت لمبی۔ اس طرح کی تصاویر لوگوں کو ہنسانے کے کام کی ہوتی ہیں۔ اسی طرح پرانوں کے قصے ہیں۔ جن میں تخیلات کو خاص جگہ دی گئی ہے۔ ان میں سے بہت سی اچھی باتیں اخذ کی جا سکتی ہیں۔ اور کرنی چاہئیں۔ پرانوں میں تواریخی مطالعہ بھی مل سکتا ہے۔ لیکن ان کو تواریخ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اُن کے آدھار پر تواریخ تلاش کی جا سکتی ہے۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ پرانوں کو صاف کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو میرے خیال میں آریہ سماج کو ان کے گرہن کرنے میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوگا۔ لیکن پہلے دیکھ تو لیں کہ صاف کر لینے پر پرانوں کا کتنا حصہ باقی رہ جاتا۔

نوٹ کر لیجئے!

کہ برچار دسوادھیائے کے لئے شری پنڈت علاؤ لاہوری سمپادک پرکاش نے اتینت سرل اور اُتم کچھ پستکیں لکھی ہیں "گیتا گان" گیتا کا سرل ہندی دوہوں میں پورا انوواد ہے۔ جس کی پرشنسا مہاتما گاندھی۔ سوامی ستیہ نند۔ آچاریہ رام دیو۔ مہاتما ہنسراج۔ آدی لیڈروں نے "پرتاپ"، "پرکاش"، "آریہ مسافر"، "کرمانی"، "ٹریبیون"، "آنند"، "جاگرت"، "سناتن دھرم پرچارک" وغیرہ اخباروں نے دل کھول کر تعریف کی ہے۔ موٹا ٹائپ۔ عمدہ کاغذ سندر چھپائی۔ منوہر چھب۔ قیمت ہندی آٹھ آنے۔ اردو چھ آنے۔ ڈاکخرچ علاوہ ("اُپ نشد گان") ایشاواسیہ اپنشد کا دوہوں میں ترجمہ۔ اردو ۲ پیسے۔ ہندی ۳ پیسے۔ صرف ۲۸ فروری تک ۵ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا سکتے ہیں۔ پتہ:۔ ایڈیٹر پرکاش لاہور

ناظرین پرکاش نوٹ کر لیں

(رعایتی اعلان خاص طور پر شوراتری نمبر کیلئے)

(رعایتی اعلان خاص شوراتری نمبر)

پھر نہ کہنا کہ ہم کو خبر نہیں ہوئی تھی!

دنیا میں تہلکہ مچا دینے والی وہی حیرت انگیز کتاب

آسامی بنگالی طلسمی راز یا

خزانہ کرامات

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

نقارہ خلق

ہزاروں میں سے چند خطوط

(۱) بابو جینتی پرشاد صاحب گڈس کلرک کانپور (E.I.R) تحریر کرتے ہیں۔ کتاب کیا ہے ایک حیرت انگیز چیز ہے۔ اس کی تعریف کرنا میری قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ (۲) شریمان ایم۔ ایم بشن لال ... ساہو کار اینڈ بینکرز ڈاکخانہ کورناڈ (میاوارم) سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے اس عجیب کتاب کی تعریف صرف اخبارات میں دیکھی تھی۔ لیکن اب منگا کر دیکھنے پر اس سے بھی کہیں بڑھ کر نکلی۔ درحقیقت یہ ایک عجیب کتاب ہے۔ (۳) مسٹر بھولا ناتھ ولیش کیسر دانی نمبر ۲ لاؤڈر روڈ (الٰہ آباد) لکھتے ہیں۔ کتاب کیا ہے ایک حیرت انگیز چیز ہے۔ جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ (۴) شریمان سیٹھ گوکل چند شری رام اگروال ڈاکخانہ کاس گنج (ایٹہ) لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے بارہ میں آپ نے جو کچھ اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ منگا کر دیکھنے پر یہ اس سے بھی بڑھ کر نکلی۔ (۵) شریمان ودیادھر مرلی دھر مندر روڈ ڈنگاپور ... شریمان لعل صاحب ہری شرن سنگھ دیوجی بیکنٹھ پور (لاکوریا سٹیٹ) (۷) R.D. INGLE ESQR مہاندی ڈویژن (رائے پور) (۸) بابو اونکار سنگھ ... کلرک نمبر ۱۵ ایم۔ ٹی کمپنی (کوئٹہ) (۹) آر۔ آر۔ شرما صاحب مقام کنا تھور ڈاکخانہ پونامانی (مدراس) (۱۰) بابو سری رام سکسینہ محلہ ٹیلیا گورن (شاہجہانپور) وغیرہ وغیرہ سینکڑوں ہزاروں کا یہی کہنا ہے۔ کہ کتاب کیا ہے ایک عجائبات کا خزانہ ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھنے سے آپ بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

صاحبان:۔ زیادہ لکھنا فضول ہے۔ اور سب صاحبان کے بیٹا جات ٹھیک ہیں۔ کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ پوچھ سکتے ہیں۔ پھر مثل مشہور ہے کہ کنگن کو آرسی کیا۔ جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے۔ کہ کسی طرح بھی آپ کو ناپسند ہو تو تین روز دیکھ کر واپس کر دیں۔ قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر ہماری گارنٹی یا کسی بات میں فرق دیکھیں تو کسی اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا سچائی ہوگی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے۔ جس کے ناگری میں دو ایڈیشن ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ہوئے بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں۔ اردو ایڈیشن بھی تقریباً ختم ہونے والا ہے۔

اس کا جواب ہم نہیں بلکہ وہ ہزاروں آدمی دے رہے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ نامردوں کو مرد۔ بانجھوں کو سنتان۔ بیماروں کو تندرستی اور ہزاروں انسانی جانوں کو موت سے بچانے والی بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر رہنے والی عجیب و غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کتاب کی بجنسہ نقل ہے جس کو ضلع مونگھیر کے پہاڑی علاقہ میں ایک کامل مہاتما بھول سے چھوڑ گئے تھے اور جس کی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی سرح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل بھارت پوجیہ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ جس میں ایسے ایسے پریوگ ہیں کہ ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کامروپ دیش (آسام) بنگال اور نیپال کی ترائی میں علم جادو اور روشنی کرن (حب تسخیر) کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے بالکل کھول کر رکھ دئے گئے ہیں جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہاتھ لگیگا اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح سے روشن ہو جائے گی۔ اور ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر کے دیکھئے جیسے تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال بونڈری کے نزدیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کی امداد سے ایک بہن کے ہمراہ گذری ہوئی واردات جس کا شوہر اول درجہ کا عیاش تھا وہ بہن بڑی مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی۔ پھر روشنی کرن کے زور سے اس کا شوہر ایسا ہو گیا کہ دوسری عورتوں کے نام سے ہی نفرت آنے لگی۔ اس وقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کر رہی ہے اور تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اسی علاقہ میں ایک زمیندار کے لڑکے کی ایک عورت سے محبت۔ عورت کا کسی طرح سے قابو میں نہ آنا۔ آخر کار روشنی کرن کے زور سے خود بخود اپنے گھر کو چھوڑ کر چلے آنا وغیرہ دسوں طرح کے حیرت انگیز پریوگ معلوم کر کے سچی عیش و عشرت حاصل کر سکیں گے۔ دس بیس روپیہ نامردوں کو مرد بنا دینے والی آجکل کی اشتہاری ادویات یادشتی کرنا جنتروں پر خرچ کرنے سے پہلے ایک بار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں۔ پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو تو ہماری گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا لیں۔ ہزاروں کا کہنا ہے کہ آجتک ایسی کتاب کسی زبان میں بھی نہیں دیکھی گئی ہے۔ اپنے ہزار ہا اردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اردو میں شائع کرائی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیں ورنہ اردو کا ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ اور پھر دوسرے ایڈیشن کا مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت ناگری بھاشا پانچ روپیہ اردو چار روپیہ۔ خوبصورت مجلد کے ۱۲ زائد اور محصولڈاک ۱۰ علیحدہ ہیں۔ تقریباً چار سو صفحات ہیں ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپیہ سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر آپ کے سامنے ہوگی۔ جلد آرڈر دیں ایسا نہ ہو کہ آپ بھول جائیں۔

رعایتی اعلان:۔ شوراتری نمبر کے خریداروں کو حوالہ دینے پر قیمت میں چوتھائی رعایت ہوگی۔ یعنی اردو تین روپیہ مجلد تین روپیہ بارہ آنہ۔ اور جو صاحب رعایتی قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں گے ان کو محصولڈاک بھی معاف۔ صرف دو سو جلد باقی ہیں۔ ختم ہونے پر پھر کوئی رعایت نہ ہوگی۔ اس لئے آج ہی آرڈر بھیجدیں۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مینیجر انڈین سٹورز (6) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام) انڈیا

چھپوائی کا کام

ہم اردو کی ہر قسم کی چھپوائی و کتابت کا کام پنجاب بھر کے تمام پریسوں سے ارزاں مگر اعلےٰ کرتے ہیں مضمون بھیج کر نرخ مفت طلب کریں۔

لاہور ایجنسی

اپنی معتبر اشیاء کیلئے ہمیں اپنا لاہور ایجنٹ مقرر کر کے پنجاب کے دارالسلطنت میں اپنی اشیاء فروخت کریں۔ تفصیل ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔

لوہے کا گلہ

اپنی فرم کے لئے فولاد کا مضبوط گلہ منگوائیں۔ مضبوط تالہ چابی کئی قفل دار خانے۔ وزن ۱۴۔۱۵ سیر۔ قیمت سوا پانچ روپیہ۔ کم از کم چوتھائی قیمت پیشگی بھیجیں۔

کاروبار بڑھائیں

پرتاپ۔ ملاپ۔ زمیندار۔ احسان بیسویں صدی۔ الفضل۔ مست قلندر انوکھی دنیا۔ نیرنگ خیال اور اردو کے اخبارات۔ رسائل۔ جنتریوں میں کم خرچ میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو ترقی دیں

سیاہیوں کا کارخانہ

ہر دفتر، سکول، دوکان، کمیٹی وغیرہ کو روزمرہ سیاہیوں کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ کام چند روپیہ کے سرمایہ سے شروع کیا جا سکتا ہے۔ ہماری کتاب کی مدد سے معمولی لیاقت کا انسان بھی ہر طرح کی سیاہیاں معمولی کوشش سے تیار کر سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک معاف۔

مُفت

بیکار حضرات فرصت کے وقت بغیر سرمایہ عزت سے ۵۰۔۶۰ روپیہ ماہوار کمانے کے خواہشمند تین پیسے کے ٹکٹ ڈاک خرچ بھیجکر لٹریچر مفت طلب کریں۔ جس کو پڑھ کر آپ بیکار نہیں رہ سکتے۔

مُفت

"گھر کا حکیم" نامی کتاب جس میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک بیماری کے صحیح آسان۔ کم خرچ دیسی نسخہ جات درج ہیں۔ فہرست یا اشتہاروں کا پلندہ نہیں۔ ڈاک خرچ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

قسمت کا حال معلوم کرو

ہماری کتاب پامسٹری کی امداد سے معمولی پڑھا لکھا بھی اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر ماضی۔ حال اور مستقبل کے حالات معلوم کر سکتا ہے۔ اس علم کو جاننے والا عزت اور دولت آسانی سے پیدا کر سکتا ہے۔ قیمت ۸ ؍ علاوہ محصول

ہزاروں مالامال ہوگئے

صابن کے کاروبار سے ہزاروں مالامال ہوگئے۔ ہماری کتاب "صابن گری" کی مدد سے معمولی لیاقت کا انسان بھی ہر قسم کے صابن انگریزی و دیسی بنانے کے راز سمجھ لیتا ہے۔ صابن کا کارخانہ چلانے اور کامیاب کرنے کے مکمل بھید۔ قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک معاف۔

دولت کیوں ضائع کرتے ہیں

استعمال شدہ ٹکٹیں جو ہزاروں کی تعداد میں مفت اکٹھی کی جا سکتی ہیں۔ نہایت معقول قیمت میں فروخت ہو سکتی ہیں امریکہ۔ انگلینڈ۔ ہندوستان کی سو کے قریب فرمیں جو ٹکٹ خریدا کرتی ہیں۔ کے مکمل پتے اور بیچنے کا مکمل راز صرف ۱۳ آنے منی آرڈر بھیجکر معلوم کریں۔

روپیہ کماؤ اور امیر بن جاؤ

پانچ دس روپے کے سرمایہ سے بہتر اور آزادی و عزت سے ۸۰۔۹۰ روپیہ ماہوار بلکہ زیادہ کمانے کے خواہشمند مشہور کتاب "روپیہ کماؤ" ... تجارت کے راز ... کاروبار بڑھانے کے ... راز ... سکیمیں نہایت تفصیل سے لکھی ہیں جن کی مدد سے ۸۰۔۹۰ ماہوار کمانا نہایت آسان ہے۔ یہ کتاب ... انگریزی کتابوں کے مطالعہ و تجربہ کے بعد ... تیار ہوئی ہے

کتاب کے مضامین کی چند مثالیں اس کتاب میں ... مختلف کام شروع کرنے و کامیاب بنانے منتظمین کرنے کا اور منافع بڑھانے کے طریقے نہایت تفصیل سے لکھے گئے ہیں ... شاگردی کرنے کے بعد بھی آپ نہیں سیکھ سکتے۔ مضامین کی چند مثالیں کے نام یہ ہیں:

۱۵ روپے سے ۱۵ یوم میں ۵۵ روپے کیسے کمائے۔ شربت فولاد کی ترکیب و اسکی تجارت کا راز۔ سیاہی کے نسخہ سے پال براد نے لاکھوں روپیہ کمالیا۔ مکمل راز و ترکیب۔ ۵۰۔۶۰ روپیہ سے ۲ روپیہ یومیہ کماؤ۔ مٹی سے سونا بناؤ۔ جما ہوا دودھ بناؤ تاش سیمن گولیاں۔ ۶۰ روپیہ سے چل سکنے والے کئی کام۔ فینائل سازی۔ بیبر کریں اور روپیہ کمائیں۔ پرانے ٹکٹوں سے روپیہ۔ ٹریڈ مارک ایجنسی۔ ایڈورٹائزنگ ایجنسی۔ امریکہ کی بہتری تجارت۔ سیمپل بزنس۔ بغیر سرمایہ سینکڑوں روپیہ کماؤ۔ ایجنٹ ایجنسی۔ شادی و بیکاروں کا اخبار۔ بغیر سرمایہ ۸ آنے سے ڈور روپیہ کمانا۔ پرانے ٹائر کی چپلیاں بال گھنگھرالے بنانیوالی مشین۔ بوٹ پالش کی مشین۔ ٹرمٹ سکیم کا کاروبار۔ وزن کرکے روپیہ کمانا۔ کپڑے سینے کی مشین ۲ آنے میں۔ اخبارات کی کترنوں سے بھاری روپیہ۔ نیلام گھر۔ درجنوں منی آرڈر ہر روز منگواؤ۔ نیا سلسلہ مکانات کرایہ پر دینے والی ایجنسی۔ سینکڑوں روپیہ بغیر سرمایہ۔ فیس کریم۔ پلاسٹر آف پیرس کی ترکیب۔ لاکھوں روپیہ کا راز۔ پٹرول بچاؤ گولیاں۔ صابن کا سفوف۔ نئی ایجاد۔ ویسلین کی ترکیب۔ سنلائٹ صابن۔ نمک مرچ۔ دانتوں کے منجن۔ بازاری انگوری سرکہ کی تجارت یعنی ایک آنہ سے ۵ روپیہ بنانا۔ سٹیفن انک۔ موٹاپا دور کرنیوالا صابن۔ خوشبودار تیل بازاری تیل بنانے۔ کھانڈ کا ست۔ سفری چاء۔ بغیر مشین سوڈا واٹر۔ امریکہ کی نفع بخش تجارت۔ کبھی خراب نہ ہونیوالا سیاہی چوس۔ کارڈوں کے میرے سنہری بنانا۔ غیر شفاف شیشے کی ترکیب۔ بجلی کے رنگدار بلب۔ اگربتیاں۔ مکھی مار۔ دھوپ بتیاں۔ فلٹ کبھی نہ اڑنے والا خوشبو عطر۔ دیسی مقوی چاء۔ مچھر مار تیل۔ فینائل کی گولیاں ولائتی مٹھائیاں۔ سائیکل و مشینوں کا تیل۔ گرائپ واٹر۔ بال صفا پوڈر۔ عرق۔ صابن۔ بندی۔ بوٹ پالش۔ امرت دھارا کا صحیح نسخہ و کامیاب کرنیکا راز۔ سیڈلز پوڈر۔ اخبارات سے تصاویر اتارنا۔ برتنوں کو چمکانے والا پوڈر۔ بغیر سیاہی خود بخود لکھنے والی قلم۔ آگ بجھانے کا مسالہ۔ فیس پوڈر۔ ترکیب میٹھا اچار شلغم۔ تیز ا کی سے روپیہ۔ تمبول بہار۔ سینما والوں سے آمدنی کے کئی ذرائع۔ خانگی اشیاء سے منافع۔ اشتہاری جیوتشی بننا۔ چلتی پھرتی لائبریری۔ بغیر سرمایہ بچوں کے بینک بنانا۔ گائیڈ بن کر روپیہ کمانا۔ پرانی کتابوں میں روپیہ۔ تمباکو کی عادت چھڑا کر روپیہ کمانا وغیرہ وغیرہ دو سو سے زائد سکیمیں و کاروبار۔ باعزت بغیر سرمایہ شروع ہو سکنے والے۔ خلاصہ اس کتاب سے ہر ایک انسان معقول آمدنی پیدا کر سکتا ہے۔ کتاب کی قیمت بذریعہ منی آرڈر سوا دو روپے۔ بذریعہ وی۔ پی ڈھائی روپے۔ ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔ تفصیل کے لئے بڑی فہرست مفت۔

گورنمنٹ
آف انڈیا سے

دوائیاں۔ ٹریڈ مارک۔ فرم کا نام۔ لیبل وغیرہ ہمارے معرفت کم از کم نرخوں پر رجسٹرڈ کرائیں۔

نرخ طلب کریں۔

بالکل مفت

۱۵۔۲۰ حکیموں۔ ویدوں اور لائبریریوں کے پتے لکھ کر مفید کتاب "روپیہ کماؤ" بالکل مفت منگواؤ۔

ربڑ کی مُہریں بنواؤ
نرخنامہ

انگریزی مہر ایک لائن ۸ ؍ دو لائن ۱۲ ؍ تین لائن ۱ ؎۔ اردو مہر۔ ایک لائن موٹے الفاظ ۱ ؎ ڈیڑھ روپیہ۔ مہر کی لمبائی کارڈ سائز کے برابر کی۔ مہر کی سیاہی ۳ ؍ سیاہی کی ڈبی ۶ آنے۔

اوپر لکھی تمام اشیاء خریدنے کا پتہ:۔ کمرشل سنڈیکیٹ ۵ اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

Haridwar, Digitized by eGangotri

شوراتری کے متبرک تہوار پر

اپنی اور اپنے گھروں کی سجاوٹ کیلئے ریشم کی طرح ملائم

اصلی جہاز مارکہ

کپڑے خرید فرماویں

یہ اعلےٰ قسم کی روئی سے پختہ اور دلفریب رنگوں میں تیار کئے جاتے ہیں

دنیا شاہد ہے کہ دُھلنے پر ان کی پائیداری، نفاست اور پاکیزگی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے

باوجود ان امتیازی خصوصیات کے قیمتوں میں یہ جہاز مارکہ کپڑے بیحد ارزاں ہیں۔

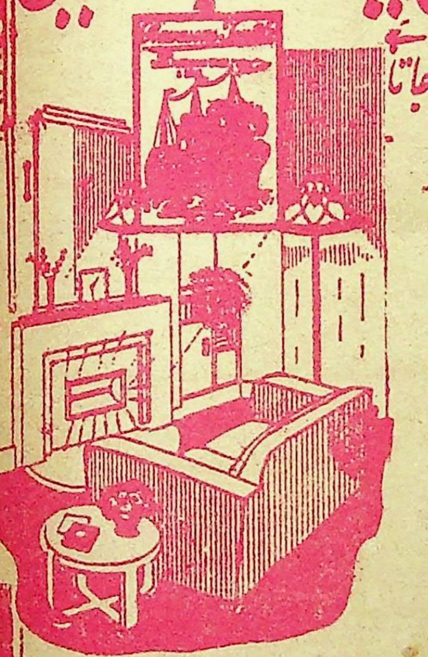

اپنی اور اپنے گھر کی تمام ضروریات کو

پورا کرنے کیلئے ہمیشہ

جہاز مارکہ

کپڑا خریدیں

Bawasons Textile

روزانہ ضروریات کیلئے سفید اور چھتیس ۳۶ پکے رنگوں میں کھدر کریپ۔ برف سے زیادہ سفید لٹھا۔ سفید و رنگین پاپلین۔ دھاری دار و چیک شرٹنگ۔ سوٹنگ ہر قسم سفید زین و ڈول۔ مکمن زین۔ خاکی زین۔ ڈل و پگڑی کلاتھ۔ دھوتی رنگدار دھوتی سفید۔ شیٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ پردہ کلاتھ۔ تولیے۔ نیپکن جھاڑن کوری زین وغیرہ +

خریدتے وقت اصلی جہاز مارکہ

کا نشان ضرور ملاحظہ کریں

المشتہر

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز سوداگران امرتسر

برانچہائے:-
بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی
لاہور۔ کوئٹہ

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور۔ باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection

Regd. L. No 435

Telephone no 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر:
ہیتشی علاولپوری

چندہ
سالانہ چار روپے (للعہ)
ششماہی عہ۲ - سہ ماہی عہ
ودیش سے چھ روپے
برہما ۵ روپے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۸	اتوار ۸ - پھاگن سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۱۹ - فروری ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

مجاہد اعظم

(از خورشید علی پوری)

فلک مظلومیت ہند پر جب خون روتا تھا
تھرا تا تھا ہماری چیخ سے عرش بریں جبکہ
سیاہ کاران بھارت نے وطن کو جب مٹا ڈالا
لٹی تہذیب بھارت کی مٹی جب آن بھارت کی
پرتھو کے نام لیوا چھپ گئے ڈر کر گپھاؤں میں
جھکا تھا وطن میں جبکہ طوطی بت پرستی کا
دفعتہً انقلاب آیا خزاں بیتی بہار آئی

حجر نوحۂ ہندوستاں سے جب موم ہوتا تھا
نہ تھا ملجا و ماوے کوئی نہ کوئی امیں جبکہ
پڑا اس پاک بھومی کو ربا کاروں سے جب پالا
ہوئی کافور جب عفت صفت سب شان بھارت کی
سُریلے راگ گاتی تھیں جفائیں جب فضاؤں میں
نشاں مٹنے کو تھا عالم سے جب الیشور کی ہستی کا
وطن تاراج میں میرے نکھار کردگار آئی

عبارت انبیت از گجرات مرد مجاہد اعظم
پدید آمد و عنقا کرد جور و تعدی عالم

اپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اپنشد - پانچواں کھنڈ

تب اس کو ایک پردھان رشبھ نے پکارا — "ستیہ کام!"

تب ستیہ کام نے "بھگوان" کہ اُتر دیا۔ رشبھ نے کہا — "سومیہ سہسر تو ہو گئے۔ اب ہمیں آچاریہ کل میں پراپت کر۔ یہاں رشبھ سے دو برہم سوروپ سمجھنا اُچت ہے"۔

پھر رشبھ نے کہا — "ستیہ کام! میں تجھے برہم کا پاد سوروپ بتاؤں"؟

وہ بولا — "بھگوان مجھے بتائیں"۔

تب اس رشبھ نے کہا — "اس سوروپ کی ایک کلا پورب دشا ہے۔ دوسری کلا پشچم دشا ہے۔ پیارے نشچے سے یہ چار کلا بھاگ والا برہم کا سوروپ ہے۔ یہ پرکاشی وان نام سے پرسدھ ہے۔ بھگوان کی دبھوتی کا پرکاش دشاؤں میں ہوتا ہے۔ اس کارن اس کا نام پرکاشی وان ہے۔

وہ جو اس پرکاشی آتما کو اس پرکار جانتا ہوا چار کلا والا سوروپ پرکاشی وان ایسا ارادھتا ہے۔ وہ اس لوک میں پرکاش وان ہو جاتا ہے۔ اسے دھیان میں پرکاش پراپت ہو جاتا ہے۔ بھگوان کو اس سمبہ پرکاش مان سمجھکر ارادھنا پرکاش اُپاسنا ہے"۔

رشبھ نے پھر کہا — "تجھے دوسرا پاد اگنی کہے گا"۔

اس نے سویرا ہونے پر گوئیں ہانک دیں۔ ان کو چلتے ہوئے جہاں سائنگ ہوئی وہاں ہی اُس نے آگ جلا کر چاندنا کیا۔ اور گوؤں کو روک کر اگنی میں سمدھا لگا کر اگنی ہوتر کیا۔ پھر وہ اگنی کے پیچھے پورب ابھی مکھ بیٹھ گیا۔ اس سمیہ اس کو اگنی نے کہا — "ہے ستیہ کام!"

اس نے اُتر میں "بھگون" کہا۔

اگنی نے کہا — "پیارے تجھ کو برہم کا سوروپ کہوں"؟

اُس نے کہا — "بھگون مجھے بتائیں"۔

اُس کو اگنی نے کہا — "ایک کلا پرتھوی ہے۔ دوسری کلا انترکھش ہے۔ تیسری کلا دیو پرکاش سے دیو لوک ہے۔ اور چوتھی کلا سمندر ہے۔ پیارے نشچے سے یہ برہم کی چار کلا والا سوروپ اننت وان نام پرکاشی ہے۔

وید امرت

رگ وید — اوم — یجر وید

سام وید — اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) तवाहं शूर रतिभि: प्रत्यायं सिन्धु मावदन उपातिष्ठन्त गिर्वणोविदुष्टे तस्य कारव: (६) ॥

(رگ وید - منڈل ۱ - انوواک ۱ - سوکت ۱۱ - منتر ۶)

(اوم) تواہم شور راتی بھی پرتیائے یم سندھو ما وُدن اُپاتشٹھنت گروو وِدُشٹے تسیہ کاروہ (۶) ॥

پدارتھ:- ہے (شور) دھارمک گھور یدھ سے دُشٹوں کی نورتی کرنے تتھا ودیا بل اور پراکرم والے ویر پرش جو (تب) آپ کے نربھیتا آدی داتوں سے ہیں (سندھم) سمندر کے سمان گمبھیر وسکھ دینے والے آپ کو (آودن) نرنتر کہتا ہوں۔ (پرتیایم) پرتیت کر کے پراپت ہوؤں۔ ہے (گروَنہ) منتریوں کی ستتی سے سیون کرنے یوگیہ جو (رتی) آپ کے (تسیہ) بدھ ساجیہ وشلپ ودیا کے سہایک (کاروہ) کاریگر ہیں۔ وہ بھی آپ کو شورویر (وِدُہ) جانتے تھا (اُپاتشٹھنت) سمیپستھ ہو کر اُتم کاریہ کرتے ہیں۔ اور سب دن سکھی رہتے ہیں ۔

بھاوارتھ:- اس منتر میں لپتو پما النکار ہے۔ البتہ سب منتریوں کو آگیا دیتے ہیں۔ کہ جیسے منتریوں کو دھارمک یتھورد پرشنسنیہ - سبھا دھیکش وسبھا پتی منتریوں کے اچھے دان سے پرتیتا پراپت ہو کر جیسے سمندر کے گنوں کو جانتے ہیں۔ ویسے ہی اُکت جنوں کے آشرے سے اچھی پرکار جان کر ان کو پرسدھ کرنا چاہیے۔ تتھا دُکھوں کے نوارن سے سکھوں کے لئے پرسپر وچار بھی کرنا چاہیے ۔ (رشی دیانند کرت وید بھاشیہ)

وید کاویہ امرت

ओ३म् अहं रुद्राय धनुरा तनोमि ब्रह्मद्विषे शरवे हन्तवा उ ।
अहं जनाय समदं कृणोम्यहं द्यावा पृथिवी आ विवेश ।

(رگ وید ۱۰-۱۲۵-۶)

ربھو بھومی میں پرویش اُپجت وشو نکروں
کے سب ہی میں جو تکوکروں سمد سو دلشو

جو دُشٹوں کو رلا سکیں اُنکی کمانیں تان
پر تینچے چڑھوا رہا سویم چھڑا رہا بان

پرماتما کی بھگت سے جو جن کرتے دیر
اُن کی وہ ہتیا کر سکیں چھڑا سکیں تن دیر

اُن سویم کروا رہا برہم دوشی جن ناش
پر وتساہن کر رُدر جن کا اُرو دھلش وکاس

چنے ہوئے پھول

(۱)

انسان تیرتے ہوئے گھڑوں کی مانند ہیں۔ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں ۔

(۲)

ہمیں جوانی کے نقائص کو بڑھاپے پر کھینچ لے جانا چاہیئے۔ بڑھاپا خود اپنے متعدد نقائص ساتھ لاتا ہے ۔

(۳)

انسان ایک سادہ سا دریا ہے۔ کتنی ہی زیادہ اس کی نشوونما ہو جائے اور کتنی ہی اس کی گہرائی ہو۔ لیکن تبدیل صورتِ حالات کا چکر ختم ہو جاتا ہے ۔

(۴)

نوجوان لڑکیوں کا تخیل بیں کہا کام ۔ کے لیئے تو مناسب جگہ دھارمک پاٹھشالا ہے۔ تخیل تو مردوں اور عورتوں کے لیئے ہے۔ جنہیں دُنیا کا کچھ تجربہ ہو چکا ہو ۔

(۵)

دُنیا کی خدمت وہی لوگ کر سکتے ہیں غیر معمولی انسان ہیں ۔

(۶)

دُنیا اگر اتنی سادہ نہ ہوتی۔ تو برقرار نہیں رہ سکتی تھی۔ ہزارہا برس سے یہ جوتی جا رہی ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی قائم ہے۔ تھوڑی سی بارش چاہیئے۔ اور تھوڑی سی گرمی۔ اور ہر بہار میں یہ سبز بن جاتی ہے۔ یہ سلسلہ سدا جاری رہتا ہے۔

(۷)

انسانی فطرت بھی عجیب واقع ہوئی ہے۔ جب ہمیں کسی قسم کی آشا نہیں رہتی۔ اُس وقت بھی یہ کوئی نہ کوئی اچھی چیز ہمارے سامنے لا سکتی ہے۔ ایسے مواقع آئے ہیں جب میں روتے روتے سویا ہوں۔ لیکن خواب نہایت دلفریب صورتیں مجھے تسلی دینے اور خوش کرنے کے لیئے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور صبح کو میں خوشی و خرم اور تر و تازہ جاگا ہوں ۔

(۸)

بزرگی اور قابلیت ہمیشہ تھوڑے لوگوں کی ملکیت ہوتی ہے۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ عقل کبھی عوام کی ملکیت بن سکتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

حیدرآباد ستیاگرہ کی رفتار

مہاتما نارائن سوامی کو بیڑیاں

(نئی دہلی ۱۰ - فروری) آل انڈیا آریہ سماج دہلی کے ہیڈکوارٹر میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی کو جنہیں حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے بیڑیاں پہنائی گئی ہیں۔ اس سے ہندوؤں میں بھاری ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور نظام گورنمنٹ کے اس طرز عمل کی پُر زور مذمت کی جا رہی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ مہاتما نارائن سوامی جی آریہ سماج کے پرستھ نیتا ہیں۔ اور ان کی عمر ستر سال سے اوپر ہے۔ اس سلسلہ میں لالہ دیشبندھو گپتا ایم - ایل اے (پنجاب) نے مہاتما گاندھی کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اس انسانیت سوز سلوک کے خلاف جو حکام حیدرآباد نے مہاتما نارائن سوامی جی سے روا رکھا ہے زبردست آواز اٹھائیں۔

لالہ خوشحال چند جی کو بُلاوا

(لاہور ۱۰ - فروری) کنور چاند کرن جی شاردا ڈکٹیٹر دوم آریہ سماج ستیاگرہ حیدرآباد شولا پور پہنچ گئے ہیں۔ ان کا ایک تار لالہ خوشحال چند ڈکٹیٹر سوئم کے نام آیا ہے۔ جس میں انہیں جلد شولا پور بُلایا گیا ہے۔

ایک لکھپتی آریہ سجن ستیاگرہ کو تیار

(شولا پور ۹ - فروری) ریاست حیدرآباد میں ریاستی جنتا اور لوگ پورے اُتساہ کے ساتھ ستیاگرہ کر رہے ہیں۔ ہر روز پانچ چھ مقامات سے جتھے نکلتے ہیں۔ اور اعلان پڑھ کر گرفتار ہو جاتے ہیں۔ حیدرآباد ریاست کے باشندوں نے خود ہر گھر کے اندر پمفلٹ تقسیم کئے ہیں۔ جن میں آریوں اور ہندوؤں کے مطالبات کا ذکر ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ۔ بلوچستان۔ لاہور کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ بمبئی کے ایک لکھ پتی لالہ گنڈا شاہ جی اور آریہ سماجیوں کے ساتھ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے جائیں گے۔ اور دھرم پرچار اور ہون کریں گے۔

دو ہندوؤں کو اٹھارہ ماہ

(حیدرآباد ۹ - فروری) ۵ - جنوری کو جن دو ہندوؤں بابو لال اور رام لال کو عیدبلد روڈ اور شہر کے دوسرے متعلق میں کوٹلے اور چاک سے مسجدوں کی دیواروں کو خراب کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اٹھارہ اٹھارہ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔

دس آریہ سماجیوں کو سزائیں تین گرفتار

(حیدرآباد ۹ فروری) دس آریہ سماجیوں کو جنہیں گذشتہ ہفتہ ستیاگرہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا چھ ماہ سے ایک سال تک قید کی سزائیں دی گئی ہیں۔

دہلی مہاسبھا کے ڈاکٹر آنند راؤ کو پبلک سیفٹی ریگولیشن ایکٹ کے ماتحت ایک ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔

۸ - فروری کو سلطان بازار حیدرآباد میں تین اور ستیاگرہیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

۲۴ بلیٹس ہندو بری

(نئی دہلی ۹ - فروری) ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے چوبیس ہندوؤں میں سے جنہیں حیدرآباد میں یکم اپریل ۱۹۳۸ء کو فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں کالے پانی کی سزا ہوئی تھی۔ ان میں سے بائیس کو ہائیکورٹ نے بری کر دیا ہے۔ ۲ دو کی سزا کو گھٹا کر سات سات سال کر دیا ہے۔ باقی دو کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

۲۱ اکیس ستیاگرہیوں کو سزائے قید

حیدرآباد (دکن) ۸ - فروری) تھرڈ سٹی مجسٹریٹ نے آج نمبر ۱۳ آریہ سماجیوں کو جو ۲۲ - جنوری کو ستیاگرہ کرنے پر گرفتار کئے گئے تھے۔ پبلک ریگولیشن ایکٹ کی دفعہ ۲۲ کے ماتحت چھ چھ ماہ قید اور پچیس پچیس روپیہ جرمانہ کا حکم دیا۔ یہ سب کے سب ستیاگرہی شولا پور سے آئے تھے۔

پانچ ستیاگرہی گرفتار

چھ ۶ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا شری دنکیشد کی رہنمائی میں پونہ سے حیدرآباد پہنچا۔ تاکہ ہندو سول لبرٹیز یونین کی طرف سے ستیاگرہ کرے۔ لیکن جونہی جتھا سٹیشن سے باہر نکلا مقامی پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔

ملک بھر میں جوش و خروش

(شولا پور ۱۳ - فروری) شولا پور سے ایک جتھا ۸ - فروری کو گلبرگہ گیا۔ اور ۹ - فروری کو گرفتار کر لیا گیا۔ بازار میں یہ جتھا کچھ دیر گھومتا رہا۔ کیونکہ پولیس کو معلوم نہ تھا۔ کہ آج جتھا گذرے گا۔ ستیاگرہیوں کو پولیس نعرہ لگانے سے روکتی رہی۔ لیکن مہاشہ رام چندر جی جیل کے دروازہ تک نعرے لگاتے رہے۔ باقی ستیاگرہی بھی نعرے لگاتے رہے۔

۸ - فروری کو جتھا لاتور گیا۔ ۱۰ - فروری کو اندور کا جتھا حیدرآباد کو گیا۔ ۱۱ - فروری کو ایک اور جتھا گلبرگہ گیا۔

مجھے ساتھ لے چلو ورنہ....

(لاہور ۱۴ - فروری) برہم دد بالیہ کے ایک طالب علم دھرم ویر رنجیت نے لالہ خوشحال چند جی خورسند کو چٹھی لکھی ہے۔ کہ آپ حیدرآباد ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ وہاں ستیاگرہ کے لئے مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔

مہاشہ خوشحال چند جی نے طالب علم کو جواب دیا۔ کہ ــــ اس کی عمر چھوٹی ہے۔ اس لئے اسے ستیاگرہ میں شامل ہونا مناسب نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ طالب علم نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ اور لالہ خوشحال چند جی کو لکھا ہے۔ کہ ــــ "اگر مجھے ساتھ نہ لے جایا جائے گا۔ تو میں جان دے دوں گا۔ اور اس آتم ہتیا کا پاپ آپ کے سر ہوگا"۔

۱۶ سولہ ستیاگرہی گرفتار

(دہلی ۱۲ - فروری) ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ زور شور سے جاری ہے۔ ہر روز لاتور۔ گلبرگہ اور حیدرآباد میں ستیاگرہیوں کے جتھے بھیجے جا رہے ہیں۔

ایک آریہ ستیاگرہی شری کلیان جے لال (بمبئی) کو ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

شری رام چندر جی الہ آبادی کی زیر سرکردگی چار ستیاگرہی گلبرگہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ آج تک ایک ہزار چھ سو آریہ سماجی گرفتار ہو چکے ہیں۔

سوامی جی کو کپڑے بنانیکا کام

(شولا پور ۱۳ - جنوری) جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد کے ستیاگرہیوں کے ساتھ جیل میں اچھا سلوک نہیں کیا جا رہا۔ ستیاگرہیوں پر سختی کی جاتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کے دھارمک نیتا شری مہاتما نارائن سوامی جی کو جنہیں ستیاگرہ کرنے کے الزام میں ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی جیل میں کپڑے بنانے کا کام دیا گیا ہے۔

لکھنؤ میں حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے جوش

(لکھنؤ بذریعہ ڈاک) ہندوؤں کا ایک عظیم الشان جلسہ لکھنؤ شہر کے آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ جس میں شری مہاتما نارائن سوامی جی کو ان کی سزا یابی پر ودھائی دی گئی۔ شہر کے کئی سرکردہ معززین نے تقریریں کیں۔ لوگوں میں بے پناہ جوش نظر آتا تھا۔

لدھیانہ کانفرنس میں حیدرآباد کانڈ

(دہلی ۱۱ - فروری) یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ریاستی پرجا منڈل کانفرنس میں جس کا اجلاس ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - فروری کو لدھیانہ میں ہو رہا ہے ریاست حیدرآباد کے متعلق بھی ایک پرستاؤ پاس کیا جائے گا۔

ستیاگرہ کمیٹی کے پبلسٹی انچارج

(ہوشیارپور ۱۳ - فروری) لالہ ہریش چندر جی بی۔ اے بی۔ ٹی شولا پور کو روانہ ہو گئے ہیں۔ وہاں آپ پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کا چارج لیں گے۔

۳۳ ستیاگرہیوں کا پیدل جتھا

ڈاکٹر رام دھن بھارت نگر نیا ہورنے حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے اپنا نام پیش کر دیا ہے۔ انہوں نے آریہ ستیاگرہ سمتی شولا پور کے نام ایک تجویز بھیجی ہے۔ کہ ۳۳ ستیاگرہیوں کے جتھے پیدل حیدرآباد پہنچیں۔ تاکہ پروپیگنڈا کا کام بھی ہو سکے۔

نظام کے محل کے سامنے ستیاگرہ

(پونہ ۱۲ - فروری) ۱۳ - ستیاگرہیوں کا ایک جتھا ہندو مہاسبھا کی طرف سے پہلے حیدرآباد ستیاگرہ میں شمولیت کیلئے جا چکا ہے۔ اب ایک اور جتھا جو جالنہ کے والنٹیروں پر مشتمل ہوگا عنقریب بھیجا جائے گا۔ جو نظام کے محل کے سامنے ستیاگرہ کرے گا۔ اس جتھا میں سرکردہ ہندو شامل ہوں گے۔

ریاستی کانفرنس اور حیدرآباد

(نئی دہلی ۱۳ - فروری) سٹیٹس پیپلز کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں راجکوٹ۔ جے پور اور حیدرآباد

Haridwar, Digitized by eGangotri

حیدرآباد ستیاگرہ پھل لانے لگا!
شکایات دور کر دی جائینگی سر اکبر حیدری کا خط مسٹر اینے کے نام

(نئی دہلی ۱۵- فروری) شری ایم - ایس - اینے ممبر سنٹرل اسمبلی پردھان آرین کانگرس شولاپور نے وہ ریزولیوشن سر اکبر حیدری وزیر اعظم ریاست حیدرآباد کو بھیجے تھے جو کانگرس میں پاس ہوئے تھے - اور ان کو لکھا تھا - کہ آریہ سماجیوں کے دھارمک مطالبات کو پورا کیا جائے - سر اکبر حیدری نے شری ایم - ایس اینے کو ان کی چٹھی کے جواب میں لکھا ہے - کہ آپ کی یہ شکایت حق بجانب نہیں ہے - کہ ریاست حیدرآباد کے آصف جاہی خاندان نے مذہبی غیر جانب داری کے متعلق اپنی خاندانی روایت کو بدل دیا ہے - یہ ثابت کرنے کے لئے اس وقت تک کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی - کہ ان روایات میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا ہوئی ہے - جب اصلاحات کے متعلق اعلان کیا جاوے گا - تو آپ کو یقین ہو جاوے گا - کہ یہ روایات اسی طرح قائم ہیں - یہ اعلان نہ صرف آئینی دائرہ تک ہی محدود ہوگا - بلکہ اس میں ایک ایسی منسٹری کے لئے گنجائش رکھی جاویگی - جو ان مذہبی اور تمدنی شکایات کی جن کا تعلق کسی قوم سے ہو گا - خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان - یا کوئی اور تحقیقات کرے گی - اور ان شکایات کو دور کرنے کے لئے گورنمنٹ کے سامنے اپنی تجاویز رکھے گی - اس منسٹری میں غیر سرکاری ممبروں کی تعداد سرکاری ممبروں کی تعداد سے کم نہیں ہوگی - امید ہے - کہ اس سے موجودہ صورت حالات کے پیش نظر جملہ جائز ضروریات پوری ہو جائینگی +

ستیاگرہ زوروں پر

(شولاپور ۱۵- فروری بذریعہ ٹیلیفون) شولاپور کے اخبار "انگدت" سے جس میں ریاست حیدرآباد کے ستیاگرہ کی خبریں شائع ہوا کرتی تھیں - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پندرہ سو کی ضمانت طلب کر لی ہے - آج شولاپور سے پندرہ ۱۵ ستیاگرہیوں کا جتھا گلبرگہ روانہ ہوا - اسی طرح جتھے ہر روز جا رہے ہیں - اور ستیاگرہ پورے زوروں پر ہے - اڑیسہ - سی - پی اور مدراس کے صوبوں میں حیدرآباد کے کنارے کنارے پروپیگنڈا کرنے کے لئے پرچارکوں کی اشد ضرورت ہے - پرچارکوں کو بہت جلد شولاپور پہنچنا چاہئے +

ستیاگرہ بند نہیں کیا جائیگا

(شولاپور ۱۴- فروری) ہندوؤں کا ایک عظیم الشان جلسہ چپٹی گلی میں پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے کی صدارت میں منعقد ہوا - اس میں نظام گورنمنٹ کے خلاف اظہار مذمت کیا گیا - کہ اس نے مہاتما نارائن سوامی کو بیڑیاں ڈال دی ہیں - اور نظام گورنمنٹ کو مطلع کیا گیا - کہ ستیاگرہ تب تک بند نہیں کیا جائیگا - جب تک آرین کانگرس اور مہا سبھا کے تمام مطالبات تسلیم نہیں کئے جائیں گے +

سیالکوٹ میں جوش و خروش

(سیالکوٹ ۱۲- فروری) پردھان آریہ سماج ... مہندی منڈی ... کے بعد

ایک جلسہ ہوا - جس میں لالہ چندداس ایڈووکیٹ نے ریاست حیدرآباد کے حالات بتلائے - آریہ سماج کی طرف سے ۲۵۰ دو سو پچاس روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو حیدرآباد فنڈ کے لئے بھیج دئے گئے ہیں - ڈیپوٹیشن ابھی مزید چندہ جمع کر رہا ہے +

حیدرآباد کا ذکر نہ کریں

(بنارس ۱۴- فروری) مشہور آریہ سماجی بھجنیک کنور سکھ لال جی نے یہاں آریہ سماج کے جلسے میں تقریر کی اور حیدرآباد ستیاگرہ کا ذکر کر کے ان ناجائز پابندیوں کا ذکر کیا - جو ریاست میں آریہ سماج پر عائد ہیں - دوسرے روز مسلمان پولیس افسر نے انہیں حکم دیا - کہ وہ اپنی تقریر میں حیدرآباد کا ذکر نہ کریں - مگر کنور جی نے پرواہ نہ کی - اور آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا +

جیل میں "بندے ماترم"

سنٹرل جیل چنچل گوڑہ حیدرآباد دکن میں آریہ سماج کے ۳۲ ویں جتھے کے پردھان شری رام چندر کو سخت سزا دی گئی ہے - اس جیل میں کچھ دنوں سے ستیاگرہیوں نے سندھیا و پراتھنا کے بعد بندے ماترم کا گیت گانا بھی شروع کیا ہوا ہے - آخر حکام نے انہیں روک دیا - لیکن گیت بند نہ ہوا +

پنڈت رام چندر دہلوی شولاپور کو

(شولاپور ۱۰- فروری) شولاپور میں پنڈت ...

دیوی جی پوری کتھا کر رہے ہیں - ہزاروں نر ناری لابھ اٹھا رہے ہیں - شری پنڈت رام چندر جی دہلوی بھی بہت جلد یہاں تشریف لانے والے ہیں +

۳۳ واں جتھا گرفتار

گوروکل کانگڑی کے برہمچاریوں کا ایک جتھا گوروکل سے مہاتما نارائن سوامی کی آگیا کے انوسار گوروکل سے نکلا تھا - دو تین دن کے بعد برہمچاریوں نے بڑا کامیاب کام کرنے کے بعد ستیاگرہ کیا - ۲- فروری کو ۵ بجے سلطان بازار حیدرآباد میں برہمچاری نکلے - اپنا اعلان پڑھ کر سنایا - اور نعرے لگا کر گرفتار ہو گئے - اس جتھے میں برہمچاری دشوا متر - برہمچاری منوہر - برہمچاری وید برت - برہمچاری تیج سنگھ - برہمچاری اود دیو جی اور ایک حیدرآبادی ستیاگرہی تھے +

۳۴ واں جتھا

۲- فروری کو آٹھ برہمچاریوں کا جتھا ۵ بجے شام کو نکلا - کلاک اور سلطان بازار کے قریب جتھے نے ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگائے - پولیس نے نعروں کی آواز کو روکنے کے لئے ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دئے - اس جتھے کے پردھان برہمچاری کھشیتر پال جی تھے - آپ دو مہینے کے بعد ستارا لنک بننے والے تھے - لیکن ڈگری پر لات مار کر حیدرآباد پہنچ گئے +

۳۵ واں جتھا

۴- فروری کو دوپہر کے ۲ بجے آریہ ستیاگرہ کمیٹی کی طرف سے ۳۵ واں جتھا نکلا - ہزاروں لوگ نظارہ دیکھنے کے لئے موجود تھے - پہلے ستیاگرہیوں نے ویدک دھرم کے نعرے لگائے - اور پھر اپنا اعلان تقسیم کیا - پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا +

شاندار استقبال کیا جائے

(عبداللہ پور ۱۴- فروری) آریہ سماج عبداللہ پور کے آریوں نے فیصلہ کیا ہے - کہ جب لالہ خوشحال چند جی لاہور سے حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے جائیں تو ان کا ریلوے سٹیشن پر شاندار استقبال کیا جائے - اور تھیلی ان کی سیوا میں بھینٹ کی جائے +

لالہ خوشحال چند کا تار پنڈت جواہر لال کو

(لاہور ۱۵- فروری) لالہ خوشحال چند خورسند پردھان پراونشل آریہ پرتی ندھی سبھا نے پنڈت جواہر لال کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے - براہ کرم ریاست حیدرآباد میں مذہبی آزادی کے لئے آریہ سماج کی جنگ کی سپورٹ کیجئے ...

نوکر کی ضرورت

ایک آریہ کنیا جو ہندی لکھی پڑھی ... گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کے لئے ایک درجہ آریہ سماجی ورڈ بنسی ور کی ضرورت ہے - جو برسر روزگار ہو +

اعلیٰ تعلیم یافتہ اور جہیز کے شائقین خط و کتابت نہ کریں - کنیا کا پتا ایک ... سرکاری عہدہ پر ملازم ہے +

R معرفت اخبار پرکاش لاہور

ضرورت ہے

ایک ۵۵ سالہ کشتریہ کھتری وِدُھر کے لئے ایک جیون سنگنی ودھوا (وغیرہ) کی ضرورت ہے - جس کی آیو تیس ۳۰ سے چالیس ۴۰ برس تک ہو

اس کا نیک چلن سوشیل اور سوسنتھ ہونا ضروری ہے - ہندی پڑھی لکھی کو ترجیح دی جائے گی +

K معرفت "پرکاش" لاہور

چھپ گئی! چھپ گئی! چھپ گئی!

عرب میں سات سال

یا

عرب میں ویدک دھرم پرچار

اس میں پنڈت رچی رام جی ویدک مشنری نے عرب - مصر - ترکی - فلسطین اور شام وغیرہ اسلامی ملکوں میں اپنے پیدل سفر اور یاترا کے حالات دئے ہیں +

سندر چھپائی - موٹا کاغذ

قیمت ہندی سوا روپیہ (عہ)
قیمت اردو دس آنے (۱۰)

ڈاک خرچ معاف - نمونہ مفت ملاحظہ فرماویں +

نوٹ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ سرل ساہتیہ سدن

۳۹- ایڈورڈ سکوائر - نئی دہلی

۸ پھاگن سمت ۱۹۹۵ **پرکاش** لاہور سمت ۱۹۹۵ ۱۹ فروری
(ہفتہ وار)

حیدرآباد میں ادھیکاروں کا یدھ

اسے ستیاگرہ کا نام دیا گیا ہے۔ اور درحقیقت یہ ادھیکاروں کے لئے یدھ ہے۔ جو آریہ سماج نے حیدرآباد میں شروع کیا ہے۔ یہ یدھ شروع ہی نہیں ہوا۔ بلکہ زوروں پر ہے۔ آریہ سماج ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی پہلی بار ۳۱۔ جنوری کو ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے حیدرآباد پہنچے۔ پولیس انہیں گرفتار کر کے ریاست کی حد پر چھوڑ گئی۔ دوسری بار وہ ۴۔ فروری کو گلبرگہ پہنچے۔ ۱۰ بجے وہ پہلی طرح چپ چاپ نہ گئے۔ بلکہ اس کا اعلان کر کے۔ انہوں نے کمشنر پولیس گلبرگہ کو تار دیا۔ کہ میں ۴۔ فروری کو دوپہر کی گاڑی گلبرگہ پہنچوں گا۔ شولاپور سے انہیں بڑے احترام سے روانہ کیا گیا۔ روانگی کے وقت ہزاروں لوگ سٹیشن پر موجود تھے۔ لوگوں نے ان کی آرتی اُتاری۔ جب وہ گلبرگہ پہنچے۔ تو ریلوے سٹیشن پر پولیس چھائی ہوئی تھی۔ کسی ہندو کو سٹیشن کے اندر آنے کی اجازت نہ ملی۔ ہاں مسلمان خاصی تعداد میں موجود تھے۔ سٹیشن سے نکلتے ہی پولیس نے سوامی جی سے پوچھا۔ کہ آپ کس اُدیش سے یہاں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے۔ پولیس نے کہا۔ کہ آپ واپس چلے جائیں۔ انہوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر آپ مجھے واپس بھیجیں گے۔ تو میں پھر آ جاؤں گا۔ اس پر پولیس نے انہیں گرفتار کر کے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جس نے دو دن کے بعد آپ کو ایک سال قید بامشقت کی سزا دی۔ دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاندکرن شاردا شولاپور پہنچ چکے ہیں۔ اور تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند ۲۰ یا ۲۱۔ فروری کو شولاپور جانے والے ہیں۔ گویا جنگ گرم ہو رہی ہے۔ حیدرآباد سے جو سماچار آ رہے ہیں۔ ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک مرکز سے پروگرام کے مطابق ستیاگرہ ہو رہا ہے۔ اور ستیاگرہی نظام کے جیل بھر رہے ہیں۔ اس وقت تک ستیاگرہیوں کی تعداد دو ہزار سے اُوپر ہو چکی ہے۔ آریہ سماج کے علاوہ ہندو مہاسبھا کا ستیاگرہ بھی جاری ہے۔ اس کے ستیاگرہیوں کی تعداد کئی سو تک جا پہنچی ہے۔

سر اکبر حیدری وزیر اعظم ریاست حیدرآباد کا ایک خط دیر ساورکر پردھان ہندو مہاسبھا کے نام آیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ نظام سرکار نے اصلاحات کے متعلق رپورٹ کرنے کو جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی رپورٹ شائع ہونے والی ہے۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ نظام سرکار اپنی رعایا کو کیا حقوق دینے والی ہے۔ لیکن اس کی رپورٹ سٹیٹ کانگرس کے مطالبات کا جواب ہو سکتا ہے یا ہندو مہاسبھا کے۔ آریہ سماج کے نہیں۔ آریہ سماج تو اپنے دھارمک ادھیکار مانگتا ہے۔ وہ پوجا کی آزادی چاہتا ہے۔ وہ دھرم پرچار کی اجازت چاہتا ہے۔ وہ ہون کی آزادی چاہتا ہے۔ آریہ سماج مندروں کی آزادی چاہتا ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ کوئی بھی نیا سماج مندر بنانے کیلئے نظام سرکار کی اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ اجازت عام طور پر نہیں ملتی۔ بلا اجازت ہون کنڈ بنانا جُرم ہے۔ کسی پبلک جگہ میں ہون کرنا تو دُور رہا۔ اپنے گھر میں بھی ہون نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ اس کے لئے اجازت نہ لی جائے۔ ایک آریہ سماج کے منتری پر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی تعمیل کرائی گئی۔ اور اُسے حکم دیا گیا۔ کہ وہ بلا اجازت دربار اپنے گھر میں بھی ہون کنڈ نہیں بنا سکتا۔ اور نہ ہون کر سکتا ہے۔ جہاں یہ حالت ہو وہاں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ دھرم پرچار کی آزادی ہے؟ آریہ سماج بغیر اجازت لئے اپنے جلسے نہیں کر سکتا۔ نہ صرف سپیکروں کا نام دے کر اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ بلکہ دربار کا یہ بھی تقاضا ہے۔ کہ جو کچھ انہوں نے اپنے ویاکھیان میں کہنا ہو۔ اس کا خلاصہ پہلے مہیا کیا جائے۔ یہ پابندیاں ہیں۔ جن کے خلاف آریہ سماج جنگ کر رہا ہے۔ اگر اُٹھا دی جائیں۔ تو آریہ سماج کا ستیاگرہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آریہ سماجی اپنی انفرادی حیثیت میں کانگرس کے ستیاگرہ میں شامل ہوں یا ہندو مہاسبھا کے۔ لیکن آریہ سماج کا بطور جماعت ستیاگرہ سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔ سر اکبر حیدری بتائیں۔ کہ آریہ سماج کے مطالبات کا وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ سوال صاف ہے۔ اور اس کا جواب بھی صاف ہونا چاہیئے۔ نظام سرکار اپنی آریہ سماجی رعایا کو اس کے دھارمک ادھیکار دینے کو تیار ہے یا نہیں۔ یا مسلم اخبارات کے الفاظ میں آ سے مذہبی فریضہ ادا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو آریہ سماج کو اس کا یقین دلا دیا جائے۔ نہ صرف زبان سے بلکہ عمل سے بھی۔ تاکہ جھگڑا ختم ہو۔ لیکن اگر نہیں تو نظام سرکار مہذّب دُنیا کے سامنے اس بات کیلئے جواب دہ ہے۔ کہ اس بیسویں صدی میں اس نے اپنی رعایا کے بڑے حصّے کو مذہبی فرائض کی سرانجام دہی سے روک رکھا ہے۔ اس کیلئے کوئی بھی عذر پیش نہیں ہو سکتا۔ مہذّب دُنیا کا فتویٰ اس کے خلاف ہو گا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایسی ریاست ہے۔ جہاں کی رعایا سے اس کے مذہبی حقوق چھین لئے گئے ہوں۔ کم از کم ریاست جموں اور کشمیر میں تو دربار کا اپنی رعایا سے یہ سلوک نہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہی حال کم و بیش دوسری ریاستوں کا بھی ہے۔ لیکن اگر نظام سرکار اپنی آریہ ہندو رعایا کو اپنے دھرم کرتویہ کے پالن کی اجازت نہیں دیتی۔ تو اُسے لوگوں کو یہ کہہ کر مغالطہ میں نہ ڈالنا چاہیئے کہ اس کے ہاں پوری مذہبی آزادی ہے۔

حیدرآباد میں آریوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے؟ یہ قصّہ تو ناظرین کئی بار پڑھ چکے ہیں۔ آج اسے دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ۔ ع۔

"ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم"

ستیاگرہ شروع ہو چکا۔ جنگ کا بگل بج چکا۔ اب پیچھے قدم ہٹانے کے کوئی معنے نہیں۔ اس دھرم یدھ کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے والنٹیر اور دھن۔ والنٹیروں کے متعلق میری سمتی ہے۔ کہ زیادہ تر حیدرآباد سے ملنے چاہئیں۔ یا اس کے اردگرد کے علاقہ سے۔ ستیاگرہ حقیقی معنوں میں ستیاگرہ نہ رہے گا۔ اگر اس کا بوجھ زیادہ تر ریاست کے لوگوں پر نہ ہو۔ اگر وہ سمجھتے ہوں۔ کہ دربار نے جو پابندیاں ان کے مذہبی فرائض پر لگا رکھی ہیں۔ وہ ناقابل برداشت ہیں۔ تو انہیں سب سے زیادہ کشٹ سہن کرنے کیلئے تیار ہونا چاہیئے۔ دوسرے ان کے لئے کشٹ سہنے کو تیار ہیں۔ لیکن کسی حد تک۔ وہ اپنی سہانوبھوتی کا پرکاش تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارا جسم کی ذمہ واری نہیں لے سکتے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ پنجاب سے سینکڑوں یا ہزاروں والنٹیر حیدرآباد جائیں۔ اس لئے کہ صرف ریل کا کرایہ ہی ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچے گا۔ اور یہ مناسب بھی نہیں۔ مناسب یہی ہے۔ کہ دوسرے پرانت سہائتا کریں۔ سہانوبھوتی کے طور پر کچھ والنٹیر بھیجیں۔ زیادہ تر والنٹیر مقامی ہوں۔ ہاں دھن کا سوال مختلف ہے۔ اس کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کے آریہ اور ہندو دھن کی ذمہ واری اپنے اُوپر نہیں لے سکتے۔ یہ لوگ اتنے امیر نہیں۔ زیادہ تر گاؤں میں رہتے ہیں۔ بُری بھلی کھیتی باڑی کر کے اپنا اور اپنے بچّوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ سرکاری عہدے جن کی بڑی بڑی تنخواہیں ہیں زیادہ تر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اور بیوپار بھی سارا غیر حیدرآبادی ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ستیاگرہ کی مالی امداد کر کے اپنے تئیں تباہ کرنا کیوں پسند کریں گے؟ اس لئے دھن تو آریہ سماج کو باہر سے ہی اکٹھا کرنا ہو گا۔ پہلے ہم نے شولاپور کانگرس کے لئے دھن اکٹھا کیا۔ لیکن وہ اتنا نہ تھا۔ کہ اس سے ستیاگرہ چل سکے۔ اس کا بہت سا حصّہ تو خرچ ہو گیا۔ جو بچا وہ ستیاگرہ کیلئے کافی نہیں۔ اس لئے از سرِ نو دھن اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ آریہ پُرشوں کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست سے متھّا لگایا ہے۔ ریاست کی سالانہ آمدنی آٹھ کروڑ ہے۔ نظام کا ذاتی خزانہ کروڑوں بتایا جاتا ہے۔ ان کا شمار دُنیا بھر کے مالدار ترین اشخاص میں کیا جاتا ہے۔ اگر آریہ سماج ایسی ریاست سے ادھیکار لینا چاہتی ہے۔ تو اُسے ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں خرچ کرنے کو تیار ہونا چاہیئے۔ کانگرس نے ستیاگرہ کر دیکھا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس کا ستیاگرہ سارے ہندوستان میں پھیلا ہوا تھا۔ اور ہمارا ایک ریاست تک محدود ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی ایک ایک جگہ کا خرچ دس ہزار روپیہ ماہوار تک پہنچتا تھا۔ پولیٹیکل جدوجہد تو ایک ایک قدم پر دھن مانگتی ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ ستیاگرہ بھی ہو۔ تو یقیناً بھی دھن خرچ ہو کم ہے۔ اس لئے آریہ پُرشوں کو دھن جمع کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اس کے دو ڈھنگ ہیں۔ ایک یہ کہ یکمشت دیا جائے۔ اور دوسرا ماہواری۔ کئی سجّنوں نے ماہواری دینا شروع کر دیا ہے۔ یہ ڈھنگ بُرا نہیں۔ اگر دس ہزار ماہوار کے وعدے ہو جائیں۔ تو کام اچھی طرح چل سکتا ہے۔ ہندوستان بھر کی آریہ سماجوں کے لئے یہ رقم کوئی بڑی نہیں۔ ایک روپیہ سے لیکر

ایک ہزار روپیہ ماہوار تک دیا جا سکتا ہے اگر یہ تیک آریہ یہ سمجھے - کہ اسے دھرم یدھ کے لئے کچھ نہ کچھ دینا ہے - تو وہ خود بخود اپنی شکتی انوسار زیادہ سے زیادہ دینے کو تیار ہوگا - اس لئے ایسا پربندھ ہونا چاہئے - کہ یہ دس ہزار مختلف پرانتوں پر بانٹ دیا جائے - بنگال اور بمبئی کے آریہ اگرچہ تعداد میں تھوڑے ہیں - لیکن دھنی ہیں - اس لئے وہ کافی بوجھ اپنے اوپر لے سکتے ہیں - پنجاب آریہ سماج کا گڑھ سمجھا جاتا ہے - یہاں دھن زیادہ نہیں - اور نہ آریہ پرش زیادہ دھناڈیہ ہیں - پھر بھی پنجاب کا آریہ سماج اپنے اوپر کافی بوجھ لے سکتا ہے - اور آریہ کانگرس شولا پور کے سمبندھ میں جو دھن جمع ہوا ہے - اس میں بھی پنجاب کا کافی بڑا حصہ ہے - اس لئے کوشش ہونی چاہئے - کہ جہاں آریہ پرش یکمشت دان کیلئے تیار ہوں - وہاں ایسے سجنوں کی بھی ایک فہرست تیار کی جائے - جو مقررہ رقم ہر مہینے دے دیا کریں - کئی آریہ پرشوں نے وعدے کر بھی دئے ہیں - پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید امرت دھارا اڑھائی سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کر چکے ہیں - اسی طرح لائل پور کے سیٹھ دیوان چند درمانی اور سیٹھ رام نارائن درمانی ایک ایک سو روپیہ ماہوار کا - راولپنڈی کے رام لال ساہنی مالک میسرز کرپا رام برادرز کی طرف سے بھی ماہواری امداد کا اعلان ہوا ہے - لیکن وہ ان کی حیثیت کے مطابق نہیں - اس لئے انہیں چاہئے - کہ اسے بڑھا دیں +

سارانش یہ کہ یہ چکر چل پڑا ہے - اور اگر کوئی ہمت کرے - تو اسے کامیابی سے اور بھی چلایا جا سکتا ہے - آریہ سماجوں کو چاہئے - کہ اپنے اپنے ہاں ایک ایسی فہرست کھول دیں - جس میں ماسک سہایتا دینے والے دانیوں کے نام لکھے جائیں - اس سوچی کی ایک پرتی اپنے اپنے پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھیج دیں - ایک آریہ ستیاگرہ سمتی شولا پور کو - اور تیسری اپنے پاس رکھیں - اور اس کے مطابق ہر مہینے وصول کرتے رہیں - اگر اس سکیم پر عمل کیا گیا - تو ستیاگرہ کو دھن ابھاو کے کارن کوئی ہانی نہیں پہنچے گی +

مجھے آشا ہے - کہ آریہ سماجیں میرے اس نویدن پر دھیان دیں گی +

(کرشن)

پاؤں میں بیڑیاں

ہاتھ کو ہتھکڑی اور پاؤں میں بیڑی دیش بھگت کے لئے سب سے بڑی عزت سمجھی جاتی ہے - یہی عزت دھرم کے پردھانوں کے لئے مخصوص ہے - نظام سرکار نے مہاتما نارائن سوامی کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر یہ سمجھا - کہ اس نے ان کی بڑی توہین کر دی - لیکن درحقیقت ان کی عزت افزائی ہوئی - انہیں ان لوگوں کی صف میں لا کھڑا کیا گیا - جن کے نام پر کروڑوں لوگ شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں - ویدک دھرمی جب سنیاس لیتا ہے تو اسے تین خواہشات کے ترک کا برت لینا پڑتا ہے - سنیاس میں مان اپمان کی خواہش نہیں ہوتی - سنیاسی کے لئے عزت و توہین کا کیا سوال؟ اسے تو یہ تسلی ہونی چاہئے - کہ وہ اپنی آتما کی آواز پر کان دے رہا ہے - اور اگر اپنے ضمیر کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اسے کشٹ ہوتا ہے - تو اسے اپنا سوبھاگیہ سمجھنا چاہئے +

نظام سرکار نے مہاتما نارائن سوامی کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر نہ صرف ان کا مان بڑھایا ہے - بلکہ اس طریق حکومت کی جڑ بھی کھوکھلی کی ہے - جس کے خلاف آریہ سماج جنگ کر رہا ہے - اپنی اس ایک حرکت سے وہ ان لوگوں کو جو اس وقت تک قائل نہیں ہوئے قائل کر دے گی - کہ ریاستوں میں اصلاح کی ضرورت ہے - اس نے یہ بھی ثابت کر دیا - کہ ریاست حیدر آباد کا طریق حکومت کسی وحشی زمانہ کی یادگار ہے - جہاں اس وقت بھی اُن لوگوں کو بیڑی پہنائی جاتی تھی - جو کسی اعلےٰ مقصد کی خاطر تہذیب کو دعوت دیتے تھے - بیڑیاں کن لوگوں کے لئے ہیں - ان کے لئے جو کسی سنگین ترین جرائم کے مرتکب ہوں - جن کے متعلق شک ہو - کہ وہ جیل میں رہتے ہوئے بھی تشدد پر اتر سکتے ہیں - اور موقعہ پا کر بھاگ سکتے ہیں - آریہ سماج کے اس پوجنیہ نیتا - اور ان کے ہمراہی بیس ستیاگرہی سیوکوں کے متعلق کیا اس قسم کا شبہ ہو سکتا ہے؟ بلاشبہ تہذیب شرمندہ ہے نظام سرکار کے اس فعل پر +

میں جانتا ہوں - کہ سوامی جی کے ساتھ جو شرمناک سلوک کیا گیا ہے - اس کے خلاف ہندوستان بھر کے آریہ ہندوؤں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ جائے گی - لیکن میں ان سے کہوں گا - کہ انہیں اس پر خوش ہونا چاہئے -

آریہ سماج نے حیدر آباد میں جو یگیہ رچا ہے - اس میں سب سے پورن آہوتی جو دی جا سکتی تھی - دی گئی ہے - ایک سنیاسی کی آہوتی - اور سنیاسی بھی کوئی سادھارن نہیں - بلکہ اُچیہ کوٹی کا - وہ جسے سارا آریہ سماج اگادھ شردھا کی درشٹی سے دیکھتا ہے - جسے اس نے حیدر آباد ستیاگرہ کا سردادھیکاری (ڈکٹیٹر) مقرر کیا - یہ ہمارے دھرم یدھ کی کامیابی کے لئے نیک فال ہے - کیا سکھ اتہاس میں ہم نہیں پڑھتے - کہ جب ہندوؤں پر بھاری سنکٹ آیا - اور وہ نویں گورو جی کے پاس فریاد لے کر گئے - تو انہوں نے کہا - کہ اس سنکٹ کو دُور کرنے کیلئے سب سے پورن آہوتی کی ضرورت ہے - اور میں سب سے پہلے اس یگیہ میں آہوتی دُوں گا - مہاتما نارائن سوامی کی قید اور ان کے پاؤں کی بیڑیوں سے ہمارے من میں کوئی بھاو پیدا ہونے چاہئیں تو یہ کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلنے کا درڑھ سنکلپ کریں - اور فیصلہ کر لیں - کہ سوامی جی جیل میں ہیں - تو ہم بھی باہر نہیں رہ سکتے - اگر آریہ سماج حیدر آباد کے جیل بھر دے - تو نظام سرکار کی کیا مجال کہ سوامی جی کو جیل میں رکھ سکے - یا ان سے ان کی توہین کیلئے معافی نہ مانگے +

(کرشن)

پوپ کی رحلت

چالیس کروڑ کیتھولک عیسائیوں کے روحانی باپ پوپ ۱۰ فروری کو انتقال ہو گیا - ان کے آخری الفاظ تھے - شانتی - شانتی - اے یسوع مسیح" یہ کہنا مشکل ہے - کہ شانتی کی دعا انہوں نے اپنے لئے کی - یا تمام عیسائیوں کے لئے - لیکن یہ سوال دونوں صورتوں میں قائم رہتا ہے - کہ یہ دعا اُنہوں نے یسوع مسیح سے کیوں کی؟ خُدا سے کیوں نہ کی؟ جب چالیس کروڑ عیسائیوں کے روحانی باپ ہی کو خدا پر شردھا نہیں - تو اس کے چیلوں سے اس کی کیا امید کی جا سکتی ہے؟

پوپ کے کارڈینلوں کی ایک کانفرنس ۲۸ - فروری کو ہوگی - جس میں نئے پوپ کا انتخاب کیا جائے گا - خیال کیا جاتا ہے - کہ کسی غیر اطالوی کو پوپ منتخب کر کے چار سو سال کے پرانے رواج کو توڑ دیا جائے گا - سب سے زیادہ امکان نیویارک کے آرک بشپ کارڈینل پیٹرک ہیز کے انتخاب کا ہے +

"شودراتری انک" کی مقبولیت

اس ورش بھی "شودراتری انک" نہایت دھوم سے نکلا - اور مقبول ہوا - ایک آنہ جیسی کم قیمت پر یہ شاندار وششٹ انک آریہ جنتا کی بھینٹ کرنا "پرکاش" کا ہی کام ہے - کیونکہ اس کے وششٹ انک پرچار کے ارتھ سے شائع کئے جاتے ہیں - نفع کمانے کیلئے نہیں - اس قدر سستے اور شاندار انک کی ... بڑھنی چاہئے - تبھی وششٹ انک نکالنے کا اُدیشیہ سدھ ہو سکتا ہے - آشا ہے کہ آریہ سماجیں آئندہ اس اور دھیان دیں گی -

جن سماجوں اور آریہ بھائیوں نے ہمیں ... کے پتے بھیجے ہیں - ان کے ہم کرتگیہ ہیں - اس انک کی سپھلتا ان ہی مہانو بھاووں کے سہیوگ اور سہایتا کا پرینام ہے +

شریعت بل

سنٹرل اسمبلی میں شریعت بل پاس ہو گیا - سید مرتضےٰ صاحب کی یہ ترمیم کہ طلاق کے مقدمات کی سماعت کے لئے مسلمان جج مقرر کئے جائیں گرما گرم بحث کے بعد مسترد ہو گئی - بھائی پرمانند کی یہ ترمیم کہ تبدیلیٔ مذہب پر از خود نکاح فسخ ہو جانا چاہئے پاس نہ ہو سکی - سر ایبنے نے بجا فرمایا ہے کہ یہ بل کسی مرد یا عورت کو مذہب تبدیل کرنے سے روکتا ہے - چونکہ تبدیلیٔ مذہب کے باوجود نکاح نہیں ٹوٹے گا - اس لئے مسلمان عورت کوئی اور مذہب قبول کرنے کے باوجود اپنے سابقہ مسلمان شوہر سے وابستہ رہے گی - اور نئے مذہب میں جذب نہ ہو سکے گی - اس بل کو منظور کر کے گورنمنٹ نے مذہبی غیر جانب داری کی پالیسی کو ترک کر دیا ہے - گورنمنٹ کی اعلانیہ پالیسی یہ ہے - کہ وہ صرف اس صورت میں کسی مذہبی معاملہ میں مداخلت کرے گی جب اخلاق کے ابتدائی اصولوں کی خلاف ورزی کی جاوے گی - لیکن اس معاملہ میں کسی ایسے اصول کی خلاف ورزی نہیں ہوتی - اس لئے گورنمنٹ نے مداخلت کر کے نامناسب کارروائی کی ہے +

"گوروکل انک"

"پرکاش" اپنا شاندار "شودراتری انک" تو بھینٹ کر چکا - اب وہ گوروکل کانگڑی کے اُتسو پر اپنا وششٹ "گوروکل انک" پرکاشت کرے گا - اسے زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کی پوری کوشش کی جاوے گی - گوروکل کے ادھیکاریوں - لیکھکوں

سمجھوتہ کی شرائط

باردولی میں ہندو مسلم مصالحت کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی اور سر آغا خان میں جو گفتگو شروع ہوئی تھی۔ وہ سرے چڑھتی نظر آتی ہے۔ چنانچہ جن تجاویز کو مہاتما گاندھی نے منظور کیا ہے۔ وہ یہ ہیں:-

(۱) گورنمنٹ اور میونسپل محکموں میں ملازمتوں کی تقسیم آبادی کے تناسب کے مطابق ہو گی۔ ہندو اکثریت والے صوبوں میں مسلمانوں کو جتنا ویٹیج دیا گیا ہے۔ مسلم اکثریت والے صوبوں میں ہندوؤں کو اتنا ہی ویٹیج دیا جائے +

(۲) ملازمتوں کا تناسب اس طریقہ سے مقرر کیا جائیگا۔ بشرطیکہ امیدوار قابلیت کے کم از کم معیار پر پورے اُترتے ہوں +

(۳) ہندوستان کی قومی زبان کے متعلق جسے ہندوستانی کہا جائے گا فیصلہ ہوا ہے۔ کہ اس کی ایک گرامر لکھی جائے۔ اور ڈکشنری بھی بنائی جائے +

(۴) سرحد کی آزاد اقوام کو وہی درجہ دیا جائے۔ جو نیپال کو حاصل ہے۔ ان کے معاملات کو نپٹانے کا اختیار صوبہ سرحد کے سول نظم و نسق کو دیا جائے گا +

یہ تجاویز سر سلطان احمدؐ۔ نواب چھتاری۔ سر فیروز خاں۔ سر ظفر اللہ خاں۔ اور سر محمدؐ یعقوب کو ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجی گئی ہیں۔ کہیں اس کوشش مصالحت کا بھی وہی حشر نہ ہو۔ جو پہلی کا ہو چکا ہے!

کانپور کا فساد

ڈیرہ اسمعیل خاں کے علاوہ پچھلے ہفتہ کانپور میں بھی شدید ہندو مسلم فساد ہوا۔ جس میں پولیس کو چھ بار گولی چلانی پڑی۔ فساد کی وہی پرانی وجہ ہے۔ مسجد کے سامنے باجہ۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی برات پر حملہ کر دیا۔ اس طرح ہندو مسلم کشیدگی نے ہولناک فساد کی صورت اختیار کر لی۔ نتیجہ کے طور پر ۱۵۷ اشخاص مجروح ہو گئے۔ جنہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ان میں سے پندرہ مر چکے ہیں۔ مرنے والوں میں سے گیارہ ہندو ہیں۔ اور چار مسلمان۔ اب تک تین سو سے زائد گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ اس فساد میں بھی ہندوؤں کا ہی زیادہ نقصان ہوا ہے+ کیا ہندو اب بھی سنگٹھت ہو کر رہنا نہ سیکھیں گے؟

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

ڈیرہ اسمعیل خاں کا فساد

پچھلے ہفتہ ڈیرہ اسمعیل خاں میں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ وہ نتیجہ کے اعتبار سے زیادہ ہولناک اور قابلِ ملامت تھا۔ اس فساد میں ۹ اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ تقریباً چالیس مکان لوٹے اور جلائے گئے۔ دہشت انگیزی کی یہ انتہا ہے۔ اس فساد میں ہندو ہی نشانہ ہوئے آئے دن سرحدی ہندوؤں کو نئی نئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نہ جانے ان کی مصیبتوں کا کب خاتمہ ہو گا؟

مہاراجہ بڑودہ کا سورگباش

سر سیہاجی راؤ مہاراجہ آف بڑودہ کا ۶- فروری کی رات کو بمبئی میں سورگباش ہو گیا۔ آپ سنہ ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۷ مئی سنہ ۱۸۷۵ء کو گدی پر بیٹھے۔ بہت سی مجلسی اصلاحات کیں۔ ریاست کی آمدنی میں بھاری اضافہ کیا۔ صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے کئی سکیمیں جاری کیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرایا۔ تعلیمی ترقی کی طرف آپ نے خاص توجہ دی۔ پرائمری تعلیم مفت اور لازمی قرار دے دی۔ ہر ایک محکمہ میں اصلاح کی +

اب یوراج بڑودہ شری پرتاپ سنگھ نرپ سنگھ گدی نشین ہوں گے +

پنڈت جواہر لال اور حیدرآباد ستیاگرہ

۱۱- فروری کو الہ آباد کے ایک جلسہ میں ریاستوں کے متعلق تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نے دوسری ریاستوں کے ساتھ حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کا بھی ذکر کیا۔ اگرچہ آپ نے اس بنا پر کہ یہ ستیاگرہ دھارمک حقوق کے لئے کیا جا رہا ہے۔ جس سے وہ فرقہ وارانہ بن جاتا ہے حمایت کرنے سے انکار کیا۔ لیکن اس اندولن کی تہ میں آریہ سماجیوں کا جو اُدیش ہے۔ اس کی تعریف کی۔ کیونکہ وہ اُدیش پرجا کی آزادی میں نظام سرکار کی مداخلت کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے +

کیا ہی اچھا ہو اگر ریاستی کانفرنس لدھیانہ میں بھی پنڈت جی آریہ سماج کو خراج تحسین ادا کریں۔ اور دوسری ریاستوں کے ساتھ حیدرآباد کو بھی ستیاگرہ کے لئے شامل کر لیں +

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھا دیں۔

گوروکل کانگڑی کا اُتسو

حسب معمول امسال بھی گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو ایسٹر کی چھٹیوں میں ہو گا۔ ادھیکاریوں کی طرف سے اُتسو کے پروگرام کو دلچسپ اور اُپیوگی بنانے کا پربندھ بہ تیزی کیا جا رہا ہے۔ اس بار وکیمشا نت بھاشن یو۔ پی گورنمنٹ کے وزیر تعلیم آنریبل سمپورنانند جی دیں گے +

اس اُتسو کو سپھل بنانے میں "پرکاش" بھی سہیوگ دیگا۔ اور اس اُدیش سے گت ورشوں کی طرح اس ورش بھی اپنا وشیش "گوروکل انک" پرکاشت کرے گا +

سکھکوں اور کوی مہانوبھاؤں کو ابھی سے اس طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے +

مہاتما نارائن سوامی کی سزایابی کا اثر

حیدرآباد ستیاگرہ کے پرتھم ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی کی گرفتاری و سزایابی کا دھرم یدھ کی گتی پر نہایت اچھا اثر پڑا ہے۔ سمست آریہ جگت میں جہاں انہیں ان کی گرفتاری و سزایابی پر ودھائی کے وشیش اُتسو ہوئے ہیں۔ جن میں جوش اور اُتساہ کے نو جیون سنچاری درشیہ دیکھنے کو ملے ہیں۔ وہاں نظام سرکار کا اس سختی کی مذمت بھی کی گئی ہے۔ جو انہیں بیڑیاں پہنا کر ان سے کی گئی ہے۔ ساتھ ہی ایک ستر سالہ بوڑھے شخص کو ایک سال قید سخت کی سزا دینا بھی شدید بے انصافی ہے +

آریہ سماجیوں کو اس سے سبق لینا چاہیے۔ اور نہ صرف زیادہ سے زیادہ دھن اکٹھا کرنا چاہیے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ستیاگرہی بھی بھرتی کرنے چاہئیں +

"چھوکا" کے خلاف مہم

شریمتی امرت کور جنرل سیکرٹری اکھل بھارتیہ گئو رکھشا کانفرنس کی ایک اطلاع کے مطابق ایسٹر کی تعطیلات میں کانفرنس کا دوسرا اجلاس شریمتی سرسوتی دیوی ایم۔ ایل۔ اے (بہار) کی صدارت میں منعقد ہو گا۔ جس میں چھوکا کے خلاف احتجاج کیا جاوے گا۔ کانفرنس نے تمام پرانتوں اور ریاستوں میں چھوکا کے ظالمانہ طریقہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کیلئے ایک بھاری رقم اکٹھی کرنے کا فیصلہ کیا ہے +

کیا ہی اچھا ہو اگر سنٹرل اسمبلی میں ایک اینٹی چھوکا بل پاس کرا کر اس لعنت کا خاتمہ کر دیا جائے +

وِدّیا مندر سکیم اور مسلمان

سی۔ پی میں وِدّیا مندر سکیم کے خلاف مسلم لیگیوں کی طرف سے جو ستیاگرہ کیا جا رہا تھا۔ وہ مسلم لیگ اور سی۔ پی گورنمنٹ میں سمجھوتہ ہو جانے پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس سمجھوتہ کی رو سے اب تک جو ۱۲۳ مسلمان سول نافرمانی کے سلسلہ میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کو وِدّیا مندروں میں داخل ہونے پر مجبور نہیں کیا جائے گا +

سی۔ پی گورنمنٹ کی یہ کمزوری ہے۔ جو وہ مسلم لیگیوں کی سول نافرمانی سے ڈر کر سمجھوتہ کے لئے تیار ہو گئی۔ یہ تحریک اپنی موت آپ مر جاتی۔ اگر وہ اس سے متاثر نہ ہوتی۔ اب جبکہ مسلم لیگیوں نے سی۔ پی وزارت کی نرم روی دیکھ لی ہے۔ وہ بات بات پر سول نافرمانی کی دھمکیاں دیا کریں گے +

سنسکرت چھاتر دِوس

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے سنسکرت کے طالب علموں کے ساتھ آئے دن ہونے والی ناانصافی کے خلاف پروٹسٹ کرنے کیلئے ۱۲- فروری کو پنجاب بھر میں سنسکرت چھاتر دوس منایا جائیگا +

ہماری تجویز ہے۔ کہ پروٹسٹ کے ساتھ ساتھ سنسکرت کو ہر دل عزیز بنانے کی بھی کوشش کی جائے۔ تو اچھا ہو۔ امید ہے کہ سنسکرت کے پریمی اس طرف دھیان دیں گے +

پھر شومندر اندولن!

سادھو شیام پوری کے خلاف شومندر سمبندھی دیوانی دعوے خارج ہو جانیکے پشچات ستیاگرہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب یہ پھر سے جاری کیا جانے والا ہے۔ اس اندولن میں ہندو سکھ آریہ اور سناتن دھرمی شامل تھے۔ اور مہابیر دل رہنمائی کر رہا تھا۔ اب اس کی باگ ڈور سادھو سماج کے ہاتھ میں ہو گی+ شومندر ستیاگرہ کے سلسلہ میں سولہ سو ہندو جیل میں بند ہیں۔ اگر یہ ستیاگرہ کامیاب نہ ہوا۔ تو ان سولہ سو ستیاگرہیوں کے تیاگ کی کوئی قیمت نہیں رہ جاتی +

اطلاع

جن "پرکاش" کے پریمیوں کی سیوا میں اطلاعی چٹھی بھیجی جا چکی ہے۔ وہ مورخہ ۲۱- فروری تک اپنا چندہ بھیج دیں۔ ورنہ وی۔ پی ارسال کئے جاویں گے + (مینیجر)

Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلامی دُنیا کی سَیر

اہلِ حدیث کا جواب

"حضرت مہربانی فرما کر اب آپ اس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو پیچھے ہٹنے کا موقعہ نہ دیں۔ اور اگر آپ اب پیچھے ہٹے۔ تو پھر یہ احمدی جماعت کی کھلی شکست قرار دی جائے گی۔ اور اس داغ کو دھونا بہت ہی مشکل ہوگا"۔

(اہلِ حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۳۹ء)

"وہ پیغامی"

"مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" ایڈیشن دوم صفحہ ۱۲۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ "جب اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مامور فرماتا ہے۔ تو اس کا ماننا خدا تعالیٰ کے ایک حکم کا ماننا ہے۔ اور اس کا انکار خدا تعالیٰ کے ایک حکم کا انکار ہے"۔

اب ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے ایک حکم کا انکار کفر ہوتا ہے یا نہیں؟"

("فاروق" ۱۰۔ فروری ۱۹۳۹ء)

دعویٰ ظلی نبوت!

"مرزا صاحب بلاشبہ ظلی نبوت کے مدعی ہیں۔ جس سے مرزا صاحب کی مراد یہ ہے۔ کہ اس نبوت کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملا ہے۔ بہر حال یہ نبوت ہے۔ جو انہیں حاصل ہے۔ لہٰذا وہ نبی ہیں فرق صرف اتنا ہے۔ کہ دوسرے انبیاء کو نبوت براہِ راست ملی۔ اور مرزا صاحب کو رسول اللہ صلعم کے واسطہ سے ملی۔ لیکن اصل شے یعنی نبوت میں کوئی فرق نہیں"۔

(پیغام صلح" ۸۔ فروری ۱۹۳۹ء)

تعزیہ دیکھنے سے نکاح فسخ

"جب صرف تعزیہ دیکھ لینے سے نکاح ٹوٹ سکتا ہے۔ یا اور کوئی معمولی بدعت رشتۂ محبت قطع کر سکتی ہے۔ تو پھر حاکم وقت کا فیصلہ ہوگا۔ جو بدرجہ اولیٰ قابلِ تسلیم ہونا چاہیئے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ہم اپنے مستحکم معاہدہ شرعی

سدرشن چکر

کراچی کے سر حاجی عبداللہ ہارون نے اپنی لڑکی کی شادی برادری سے باہر کر دی۔ اس پر برادری روٹھ گئی۔ اور ایک جلسہ کر کے حاجی صاحب کا بائیکاٹ کر دیا۔ حاجی صاحب تو چُپ ہو گئے لیکن ان کی لڑکی نے برادری کو دلیرانہ جواب دے کر اس کا منہ بند کر دیا۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ:۔ "میری عمر ۲۷ سال کی ہے۔ اور میں بالکل بالغ ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک لڑکی جو تمام یورپ کی سیر کر چکی ہو۔ اور کیمبرج پاس ہو ایک ایسے آدمی سے شادی کرے۔ جو اس مزاج کے موافق نہ ہو"۔

برادری نے حاجی صاحب کی دختر نیک اختر کے "مزاج" کا اندازہ لگایا ہوتا۔ تو مخالفت نہ کرتی۔ لیکن وہ اندازہ لگاتی۔ تو کیسے؟ اس کے ساتھ ساتھ اس نے بھی یورپ کی سیر کی ہوتی تب نہ! لیکن حیرانی تو اس بات کی ہے۔ کہ قصور کیا ہے لڑکی نے اور سزا مل رہی ہے حاجی صاحب کو۔ اگر ان سے کوئی گناہ ہوا ہے۔ تو یہی۔ کہ انہوں نے "گرم مزاج" بیٹی کو جنم دیا ہے۔ یا یہ کہ اسے ولایت کی سیر کرائی ہے۔ لیکن اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ حاجی صاحب ایک بار اور حج کر آئیں۔ بس گناہ معاف ہو جائیگا۔

لاہور کے ایک آیورویدک کالج کی ہندو طالبہ کو ایک ہوٹل سے گرفتار کیا گیا ہے۔ عدالت میں اس نے جو بیان دیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ وہاں وجبی رکرانے کیلئے گئی تھی اور کہ ۱۵ اس سے پہلے کئی بار وہاں ہو آئی ہے۔ اس بار اسے اس کے "گاہک" سے پانچ روپے پیشگی وصول ہو چکے تھے۔ جس کے عوض میں اسے ۲۴ گھنٹے گاہک کی "حراست" میں رہنا تھا۔ لیکن جلد ہی اسے پولیس کی حراست میں جانا پڑا۔

اس ایک واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آج کل کی پڑھی لکھی لڑکیاں سیٹھ کی کیا قیمت سمجھتی ہیں۔ بداخلاقی بڑھ رہی ہے تو زیادہ تر پڑھے لکھے لوگوں میں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ سینما کلب۔ زندہ ناچ اور تھیٹر وغیرہ۔ مخلوط تعلیم۔ فحش ناول اور دوسرا لٹریچر بھی اس میں مددگار ہیں۔ نئی نسل تباہی کی اور جا رہی ہے۔ اگر اس کو روکنے کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ تو ہندوستان میں بھی وہی کچھ دیکھنے کو ملے گا۔ جو آج کل امریکہ اور یورپ میں نظر آتا ہے۔

"اوم منڈلی" کے "اندرونی حالات" جوں جوں روشنی میں آ رہے ہیں۔ سندھ کی گرہستی استریاں حقیقت سے آگاہ ہوتی جاتی ہیں۔ چنانچہ "اوم منڈلی" کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ناری سبھا بنائی گئی ہے۔ جس نے اوم منڈلی کو بے نقاب کرنا اپنے پروگرام کا خاص حصہ بنا لیا ہے۔ اس پر "اوم منڈلی" کے کرتا دھرتا گھبرا اُٹھے ہیں۔ سچ ہے "لوہے کو لوہا ہی کاٹ سکتا ہے"۔

لیکن "اوم منڈلی" والے اپنی روحانیت کو بے نقاب ہونے دینا نہیں چاہتے۔ اس لئے انہوں نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کی منڈلی کے متعلق جو فحش خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ چونکہ اُن کا اثر گرہستی عورتوں پر بہت بُرا پڑ رہا ہے۔ اس لئے ان کی اشاعت روک دی جائے۔ لیکن "دادا لیکھراج" کے ان چیلوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ کیوں نہ اس پاکھنڈ لیلا کو ہی روک دیا جائے۔ جو ان خبروں کے جنم دینے کا باعث ہے۔

بمبئی پریذیڈنسی ویمن کونسل نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعہ مرکزی اسمبلی اور صوبائی لیجسلیچروں کے اصلاح پسند ممبروں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ عورتوں کی شادی طلاق اور حق وراثت کے متعلق جو مشکلات پیش آتی ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے لیجسلیچروں میں بل پیش کئے جائیں۔ نیز ایک دوسرے ریزولیوشن میں مرکزی حکومتوں اور صوبائی وزارتوں سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندو عورتوں سے متعلقہ معاملات کے سلسلہ میں سفارشات کے لئے کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔

نوک جھونک

بسنت کے روز دیال باغ آگرہ میں ایک اور دلچسپ ڈرامہ کھیلا گیا۔ بقول "پ... دیال باغ" آگرہ" چونکہ اس مرتبہ افسوسناک ... رہا۔ اور صرف ۲۵ ست سنگی بیرونجات سے ... ہوئے۔ اس لئے انہوں نے ست سنگیوں ... پژمردگی کو دُور کرنے کیلئے قوالیوں کا ... کیا۔ لیکن "پیارا دیال باغ" کے الفاظ میں ... ست گورو کا تخت سے نیچے اُتر کر۔ اور ... سنگیوں کے برابر بیٹھ کر اور پریم ودیالیہ کی ... بالغ لڑکیوں سے مردانہ لباس میں قوالیاں ... کھلانا کس قدر شرمناک اور غضب کی بات ... ہے۔ اگر سنئے "پیر مغاں" کی یہی نئی چال ... حال اور بے مثال ہے۔ تو ست سنگ کا ... حافظ ہے۔

رپورٹر کا بیان ہے۔ کہ "تمام ہاؤس عموماً ... آگے بیٹھے ہوئے بزرگ ست سنگی خصوصاً ... نغمہ جات کو سن سن کر وجد میں آ رہے تھے۔ اور ... دل ہی دل میں کہہ رہے تھے۔ کہ اگر پریم ودیالیہ ... سے یہ پریم رس اس فصل میں نہ برس ... جاتا۔ تو ان کے دل کی کھیتی انتہائی خشکی سے مرجھا جاتی"۔

سُنا ہے کہ ان مردنما بالغ لڑکی قوالوں کو آئندہ موقعوں پر خاص طور سے مدعو کیا جائیگا۔ اور اب دہلی کے مخنثا قوال کے بُلانے کے لئے ڈاکٹر بھیم سین کا احسان بھی نہ اُٹھانا پڑے گا۔ بھلا یہ تو فرمایئے۔ کہ یہ لڑکیوں نے یہ نغمہ جات ... سے پریم ودیالیہ کی بالغ لڑکیوں نے حاضرین کو مردانہ لباس میں محظوظ و مسرور کیا کون رس ہیں؟ — آنکھ رس؟ یا کان رس؟ یا دونوں؟

کیا خوب گایا انہوں نے ہے ہ

حق وراثت کا بل سنٹرل اسمبلی میں پاس ہو چکا ہے۔ اور طلاق کا بل پیش ہے۔ پھر ان ریزولیوشنوں کا کیا مطلب؟ اگر یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو ان کی کس قدر اشد ضرورت ہے۔ تو جدا بات ہے۔ لیکن کیا ان پڑھی لکھی لڑکیوں نے کبھی یہ جاننے کی کوشش کی ہے۔ کہ جن قوموں اور سوسائیٹیوں میں طلاق رائج ہے۔ وہ کہاں تک اس نعمت سے مطمئن ہیں؟

پرچار سبھا

"پروگرام" اور "پرچار"

(از صوفی گیانیندر جی مولوی فاضل آریہ اُپدیشک)

"پروگرام" آریہ اُپدیشکوں کا ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ بالخصوص وہ اُپدیشک۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کارکن ہیں۔ ان کے لئے یہ پروگرام اپنے اندر ریڑھ گوڑھ تتوں کا سماویش رکھتا ہے۔ ایک عجیب وغریب تخیلاتی معانی و مطالب کا بحر بیکراں اس چھوٹے سے جملہ کے اندر چھپا ہوا ہے۔ جس کی آمد کے انتظار میں بے چارے اُپدیشک کا سمندِ خیال تمام پنجاب کی سرسبز وادیوں اور کشمیر جنت نظیر کے گلزاروں اور ملتان کے ریگستانوں میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور اپنے پراکرتک "اُددھو" پوسٹ مین کے استقبال کیلئے سدا چشم براہ رہتا ہے۔ اپنے تخلیقِ نفس کے ذریعہ ایک شُدھ سبھا۔ پڑھے لکھے حاضرین کا مجمع اور اس میں دھارمک تتوں کا درشن اور سدھانتوں کی باریکیاں اور ان کا بہترین سنہ یہ سب کچھ پیش نظر ہوتا ہے۔ کہ ہائے پروانہ "بن باس" کی طرح کسی دُور افتادہ گاؤں پاکسانوں کی پنچائیت میں جانے کا آتا ہے۔ اور وہ تمام علمی مسائل اور مضامین کی باریکیاں ہوا ہو کر رہ جاتی ہیں۔ یہ میں مانتا ہوں۔ کہ ان لوگوں کو بھی دھرم اُپدیش سننے کا ویسا ہی حق ہے جیسا کہ شہر کے پڑھے لکھے سمجھدار لوگوں کو ہے۔ مگر میرے کہنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ آریہ سماج کوئی "بریں" صاحب کا محکمہ گرام سدھار نہیں ہے۔ کہ نیبابُل کی شیشیاں اور "چھپر دانیاں" لئے ہوئے آریہ سماج کے اُپدیشک گراموں میں زمیندار حکومت زندہ باد" کے نعرے لگاتے پھریں۔ یہ ایک دھرم پرچارنی سبھا ہے۔ جس کا کام ایشور وشواس اور آستکتا کا سندیش سنانا اور ویدوں کا پرچار کرنا اس کا پرم کرتویہ ہے۔ اور ورتمان جگ میں ناستکتا کا جو اگر جس طرف سے ہو رہا ہے۔ اس سے بھارت اور بھارت واسیوں کی رکھشا کی ذمہ داری آریہ سماج کے اُوپر ہے۔ اور اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اس وقت لامذہبیت اور ناستکتا کا جو طوفان اُٹھا ہے۔ وہ گراموں کی جنتا کو چنچل نہیں بناتا۔ اس کا پہلا شکار دیش کے پڑھے لکھے نوجوان اور شہروں کی جنتا ہوتی ہے۔ اس لئے دُشمن کو دروازے پر ہی روکنا عقلمندی ہے۔ ایک بار جہاں مخالف کا قدم جما۔ پھر اس کا اُکھاڑنا مشکل ہو جائیگا۔ اور اس سے بڑھ کر آریہ سماج ایسی سنستھا کو تو اس دُشمن کا آگے بڑھ کر دروازے پر ہی مقابلہ کرنا چاہئے۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ تو ہمات اور جہالت کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی گرامین جنتا کو اس اندھکار سے باہر نکالنے کا کام بھی آریہ سماج کو ہی کرنا ہوگا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ دشمن کی آمد کے لئے گھر کے دروازے کو بالکل غیر محفوظ چھوڑ دیں۔ دھرم پرچار کو زیادہ سے زیادہ مفید اور پبلک کے لئے آکرشک بنانے کیلئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کون آدمی کہاں کے لئے زیادہ مناسب اور موزوں ہو سکتا ہے۔ کس کو گراموں۔ کس کو شہروں یا پڑھے لکھے لوگوں میں بھیجنا چاہیئے۔ مگر پروگرام بنانے وقت شاید اس چیز پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ اگر سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ سبھا آریہ سماجوں کا سارا انتظام اس چیز کی عمدگی اور موقعہ شناسی پر منحصر ہے۔ کہ کس کو کہاں اور کس مقام پر بھیجنا چاہیئے۔ کون کہاں زیادہ مفید اور مناسب ہو سکتا ہے۔ یدی مناسب آدمیوں کو مناسب مقامات پر بھیجا جاوے۔ تو اس سے بہت مفید اور دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ یہ ممکن ہے کہ اس طرز عمل سے تھوڑا اخرچ میں اضافہ ہو جائے۔ لیکن اس کے مقابل جو فائدہ ہوگا۔ وہ بہت ہی شاندار۔ اور بہترین دوبارہ ثابت ہوگا۔ عموماً پروگرام بناتے وقت صرف ایک لائین کے سلسلہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مگر اس سے نہ تو سماجوں کی شکائتیں دُور ہوتی ہیں۔ اور نہ ہی پرچار کا کچھ اثر ہوتا ہے۔ اور نہ اُپدیشک ہی اپنی شکتیوں کا مناسب استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے معمولی گاؤں میں جہاں کے نواسیوں تک ودیا اور تہذیب کی روشنی ابھی نہیں پہنچی ہے۔ اور نہ دُنیا کی معمولی ابتدائی ضروریات کا گیان ہی جنہیں ہوا ہے۔ ایک وِدوان پنڈت کو بھیجدیا جائے۔ تو وہ وہاں جا کر تماپسا تما کی فلاسفی۔ دھرم کے تتوں کا ودیچن یا جیون کے مکھ دھارمک پرشنوں پر پرکاش ڈالنا شروع کرے۔ تو شروتاؤں کے لئے "بھینس کے آگے بین" کے سمان ہوگا۔ اور انہیں یہ پرتیت ہوگا۔ کہ ما تو ریڈیو کے سامنے بیٹھے ہوئے لیشا دریسے "لیشلو" پروگرام سن رہے ہیں۔ اسی طرح لاہور یا امرت سر آدی شہروں کی تعلیم یافتہ جنتا کے سامنے کسی ایسے معمولی بھجنیک کو کھڑا کر دیا جائے۔ جو امر سنگھ راٹھور۔ پرتھوی راج چوہان یا چنچل کماری کی لڑائیوں کا گائن شروع کر دے۔ تو اس کا ان پر کیا اثر پڑیگا۔ وہ ایک دھارمک سبھا میں دھارمک گیان کو بڑھانے اور مالسک و آتمک شنکاؤں کے دُور کرنے کی ابھلاشا کو لے کر آتے ہیں۔ نہ کہ کسی ہسٹاریکل بک (Historical Book) کی پرانی کتھا کو سننے۔ ان باتوں کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں دیکھا ہے۔ کہ ہماری دھارمک سبھائیں جہاں سنجیدگی اور شانتی کا راج ہونا چاہیئے۔ بڑے شہروں میں نوجوانوں کی تفریح طبع کا اکھاڑہ بن کر رہ جاتی ہیں۔ ہنسنے ہنسانے اور آوازے کسنے کا میدان تفنن بن جاتا ہے۔ اور ایک بیاپونتر دھارمک سبھا بازیچۂ اطفال بن کر رہ گئی ہے۔ لاہور۔ امرت سر اور دہلی وغیرہ بڑے شہروں میں تو ہماری سبھائیں بس ایک تفریح کا مشغلہ بن کر رہ گئی ہیں۔ اور مزے کی بات یہ ہے۔ کہ تفریح طبع کا مشغلہ بنا کر بھی ہماری سبھائیں پوری طور سے کامیاب نہیں ہیں۔ ان کو کامیاب بنانے کیلئے حاضری بڑھانے کے لئے اور بھی کتنے ہی یتن کرتے پڑتے ہیں۔ پبلک کو جمع کرنے کے لئے بعض جگہوں پر تو دھرم ادھرم کا وچار تک چھوڑ دیا جاتا ہے۔ پبلک کا دھیان اپنی طرف آکرشت کرنے کے لئے کنیا پاٹھ شالاؤں کی لڑکیوں کا کھیل کود۔ ڈرامے۔ جمناسٹک۔ تیر اندازی۔ وادوواد اور ایک نئی بیماری بڑودہ کے آنند پریہ جی نے پھیلائی ہے۔ کہ "گرباناچ" اور لیزم آدی سب رکھا جاتا ہے۔ سنگیت سمیلن بھی رکھے ہیں۔ گلے بازیاں بھی ہوتی ہیں۔ غرضیکہ پبلک کے لئے پورا پورا سامان تفریح کرتے ہیں۔ اور اس کھیل کود سیر و تماشہ کے ساتھ ساتھ ہم پبلک کے حلق سے اُپدیشن روپی کڑوا گھونٹ بھی اُتارنا چاہتے ہیں۔ لیکن پبلک کا یہ حال ہے۔ کہ جب کھیل کود۔ جمناسٹک۔ تیر اندازی۔ بازی کا شغل رہتا ہے آدمی پر آدمی گرتے ہیں۔ بیٹھنے کو جگہ نہیں ملتی۔ مگر ادھر لڑکیوں کے کھیل اور گلے بازی ختم ہوئی ادھر جنتا بھی نو دو گیارہ ہوئی۔ اب سوئم سیوک ہزار چیخیں ماریں۔ بیٹھو۔ بیٹھو کے نعرے لگا دیں۔ کوئی نہیں سنتا۔ چاہے پوجنیہ سوامی جی مہاراج کا اُپدیشن ہو یا ودیا پنڈت جی کا دیاکھیان ہو کسی کو پرواہ نہیں ہوتی۔ ذرا غور کیا جائے۔ یہ اس جماعت کے سبھا اور جلسوں کا حال ہے۔ جن کے دھارمک گرنتھوں اور دھارمک گورو نے یہ آگیا دی ہوئی ہے۔ کہ

"پانچ سال کا لڑکا لڑکیوں میں اور پانچ سال کی لڑکی لڑکوں میں نہ جانے پاوے"

لیکن پبلک کو جمع کرنے کیلئے اور مجمع اکٹھا کرنے کے لئے وہ یہاں سے کہاں جا گرے۔ کہ جو بڑے ستھانت وادی تھے۔ اور بات بات میں رشی مُنیوں اور رشی پرنالی کی دوہائی دیا کرتے تھے۔ انہیں کی سنستھائیں آج لڑکیوں کا تماشہ کرتی پھرتی ہیں۔ زمانہ کی رو نے کہاں سے کہاں لے جا کر پٹکا۔ جو سماج آئے تھے دنیا کو بدلنے والے کہ زمانہ کو بدل دیں گے۔ بلکہ

گدیہ کاویہ

وہ کون تھے؟

جگ کے ابھی شاپ سے جب ہرے پُشپون جھڑ پڑیں۔ بسنت کے آنے پر بھی کوئل نہ کُوکے۔ نائیک کے لُشپ شروں سے اُلکارنی کی سرل مُورچھانہ ٹوٹے۔ اور سمیہ کی پریورتن شیل گتی سِتھر ہو جائے۔ تب میرے سکھی! سمجھ ہے کوئی تجھ سے پُوچھ بیٹھے وہ کون تھے؟

ٹھیک اُسی سمیہ تجھے تھر تھرانے کے لئے کنٹھ آکاش بانی ہوگی۔ پرنتو تو اپنے ہردئی میرے اکھنڈ سنیہہ تتھا جرو شواس کو سمرتی میں رکھ اپنے آپ کو پریم کے سندگدھ آنچل میں چھپا اتنا تو کہہ دینا!

وہ پریم کو ہیرے کے جیر جیون میں چھپا کر پلنے والی سرل بنجارن تھی۔ اور وہ۔ اُسی سنیہہ پرجت رشتو کا سنہار کرنے والے جھتر سنہار کرتا!!!

(دنیش سنگی)

آریوں کا آبائی وطن!

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ مغربی قوموں نے سب سے بڑا ظلم یہ کیا۔ کہ وہ یہاں کی سب دولت کو لوٹ کر ولائیت لے گئے۔ لیکن میں اس کو معمولی سی چیز سمجھتا ہوں۔ کئی کہتے ہیں کہ انہوں نے آہستہ آہستہ بھارت پر حکومت قائم کر لی۔ مگر میں اس کو بھی بڑی اہمیت نہیں دیتا۔ کیونکہ اول تو اس کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔ انہوں نے ہماری خانہ جنگیوں سے فائدہ اُٹھایا۔ اصل ایک دوسرے کی دُشمنی اور خود غرضی کی وجہ سے یہاں کے راجے مہاراجے ناقابلِ حکومت ہو چکے تھے۔ دوسرے ممالک کی قوموں نے سب سے بڑا ظلم جو ہم پر کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ہماری تہذیب کو مٹانے کا بڑا یتن کیا۔ کسی دیش کی تہذیب کو ناش کرنے کے تین طریقے ہوتے ہیں:۔

(۱) اس دیش کی دھرم پُستکوں کا ناش کرنا یا ان میں ملاوٹ کرنا۔

(۲) وہاں کی تہذیب کو مٹانے کے لئے اس کے خلاف کتابیں لکھ کر ان کی تہذیب کے روشن پہلو کو بالائے طاق رکھ تاریک پہلو دکھا کر لوگوں کو گمراہ کرنا۔

جہاں مسلمانوں نے ہماری مذہبی کتب کا ناش کرنا چاہا۔ وہاں انگریزوں نے ہماری کتب میں کچھ ملاوٹ کرنے اور ان کے خلاف کتب لکھ کر بے بنیاد اتہام لگانے شروع کئے۔ ۔۔۔ صاحب نے بھارت کی پراچین تاریخ کے ۲۴ ویں صفحے پر لکھا ہے۔ کہ:۔

"یہ بات یقینی طور پر ٹھیک ہے۔ کہ کوشلیا نے اپنے پتی دشرتھ کو زہر دے کر مار دیا تھا"

یہ بات نہ تو کسی تاریخی کتاب سے ثابت ہوتی ہے۔ اور نہ ہی ہندو تہذیب ہے۔ کہ عورت نے اپنے پتی کو زہر دی ہے۔ یہ مغربی تہذیب کا اثر ہے۔ یہاں کی استریاں مرے پتی کی لاش کے ساتھ خوشی خوشی زندہ جل جایا کرتی تھیں۔

(۳) تیسرا جو ظلم ہم پر ہوا۔ وہ یہ کہ انہوں نے ہمیں اپنی جنم بھومی سے بھی بے تعلق کر دیا۔ سکولوں میں ایسی ایسی کتب پڑھانی شروع کیں جن میں لکھا۔ کہ آریہ لوگ وسطی ایشیا سے آئے۔ انہوں نے یہاں کے اصلی باشندوں کو مار کر بھگا دیا۔ اور ملک پر اپنا تسلط جما لیا۔ جو طالب علم اسی قسم کے اتہاسوں کو پڑھیں گے۔ بھلا سوچو کہ اُن کے اندر حب الوطنی کے خیالات کیسے پیدا ہوں گے۔ میں اس مضمون میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ کہنا کہ بھارت کے لوگ یہاں کے باشندے نہیں ہیں کہاں تک درست ہے۔ جرمنی کے ایک ودوان مسٹر میور صاحب نے چار حصوں میں ایک پستک لکھ کر بیان دیا ہے۔ کہ:۔

"بھارت کی تہذیب و تمدّن۔ تاریخ اور اتہاسک و دھارمک پستکوں سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ باہر سے آ کر یہاں آباد ہوئے"۔

اس کے علاوہ کیل یونیورسٹی کے سنسکرت کے پروفیسر وان شرودر اپنی پستک "آریوں کی قرات" میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"بہت ہی پُرانے زمانے میں بھارت سے کئی قومیں نکلیں۔ کیونکہ ہندوستان کے تین طرف سمندر تھا۔ اور ایک طرف خشکی۔ اور نہ ہی اس وقت سمندری جہاز تھے۔ اس لئے وہ خشکی کے راستے پیدل روانہ ہوئے۔ راستے میں انہیں ایک پہاڑی دیش نظر آیا۔ کئی لوگ اسے آباد کرنے کی غرض سے وہاں ٹھہر گئے۔ یہ لوگ چندر بنسی خاندان میں سے تھے۔ جس کا ذکر مہابھارت کے بھیشم پرب میں بھی آتا ہے۔ انہوں نے اپنی قوم کے نام پر اس دیش کا نام "اگن ستھان" رکھ دیا۔ پہاڑی دیشوں میں "پ" "ف" اور "گ" "غ" میں بدل دیتے ہیں۔ اس لئے "اگن ستھان" سے بگڑ کر افغن ستھان اور غ کو ذرا لمبا کرنے سے بگڑ کر افغانستان بن گیا۔ باقی شمال مغرب کو آگے بڑھے۔ ایک اور پہاڑی دیش نظر آیا۔ کچھ لوگ اس کو آباد کرنے کے لئے وہاں ہی ٹھہر گئے۔ اور آباد ہو گئے۔ یہ لوگ قرنت جاتی کے تھے۔ انہوں نے اپنی جاتی کے نام پر اس کا نام قرات رکھ دیا۔ چونکہ "ر" اور "ل" کا تبادلہ ہو جاتا ہے مثلاً "گاری" سے "گالی"۔ اس لئے قرات سے قلات بن گیا۔ یہ کھشتری بڑے اُونچے بل والے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس ملک کا نام "بل اُچ ستھان" رکھ دیا۔ اور بعد میں بگڑ کر بلوچستان بن گیا۔ غرضیکہ بلوچستان کے بھی آباد کرنے والے آریہ لوگ ہی تھے۔ کچھ لوگ اور آگے بڑھے۔ انہیں ایک اور سندر دیش نظر آیا۔ ان میں سب جاتیوں کے لوگ شامل تھے۔

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

جیون اور مرتیو!

(لیکھک شری پورن چند جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ)

جیون سب کو پریہ ہے۔ مرتیو سے سب ڈرتے ہیں۔ جو مرتیو سے نہیں ڈرتا۔ وہی ویر اور شورما ہے۔ رشی دیانند نے مرتیو کے سورُوپ کو سمجھا۔ اور نربھے ہو کر جیون کو وتیت کیا۔ اور امر پد پراپت کیا۔ بدی نہ رشی کی سمرتی مناتے ہوئے ہم مرتیو کے سورُوپ کو واستوک رُوپ میں سمجھ لیں۔ تو ہمارا رشی بودھ اُتسو منانا سپھل ہو گا۔ اس لئے مرتیو کے سمبندھ میں کچھ وچار نیچے پرگٹ کئے جاتے ہیں:۔

مرتیو کا سورُوپ

مرتیو سنسار میں سب سے زیادہ دُکھ کی وستو سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ سنسار میں جو کارن اور گھٹنائیں دُکھ مانی جاتی ہیں۔ وہ بھی دُکھ اسی کارن سے مانی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کا مرتیو سے سمبندھ ہے۔ ہم ہر بیماری سے ڈرتے ہیں: ہم ریل کی دُگھٹنا اور بھونچال سے ڈرتے ہیں اور وہ اس لئے کہ ان سے موت کا ڈر رہتا ہے۔ اور جن کو موت کا ڈر نہیں رہتا۔ ان کے لئے سنسار کے سب دُکھ سُکھ ایک سمان ہو جاتے ہیں۔ ایک سادھارن آدمی ذرا سی پھانسی لگ جانے پر ویاکُل ہو جاتا۔ ایک ویر پُرش شریر کا ایک ایک انگ کٹ جانے پر بھی اُف تک نہیں کرتا۔ رشی دیانند جب بھینکر روگ سے پیڑت تھے۔ بدی ولیبا روگ کسی سادھارن منش کو ہوتا۔ تو وہ بہت بے چین اور ویاکُل رہتا۔ پرنتو رشی دیانند ایک بھینکر روگ سے پیڑت ہوتے ہوئے بھی ایشور بھگت اور شانت چت رہے۔ اس لئے کرم سدھانت پر وچار کرتے ہوئے مرتیو پر وچار کر لینا پرم آوشیک اور لابھدایک ہے۔

مرتیو کیا ہے؟

یہ ایک ضروری پرشن ہے۔ اس پر بھن بھن درشٹی کون سے وچار کیا جا سکتا ہے۔ سادھارن منش کی درشٹی سے مرتیو اس شریر رُوپی کا سب کھشینز کی کریاؤں کا انت ہے۔ یدی ایک جیوت اور ایک مرت منش کو دیکھا جاوے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ جیون میں کیا اور گتی ہے۔ ہاتھ پیر ہلتے ہیں۔ آنکھیں جھپکتی ہیں۔ سانس چلا جاتا ہے اور چھوٹی سے لیکر بڑی تک کریا ہی کریا دکھائی دیتی ہے۔ جب موت آنے کو ہوتی ہے۔ تو کریا آہستہ آہستہ بند ہونے لگتی ہے۔ اور سانس آخر تک چلتا رہتا ہے۔ جب وہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ تو مرتیو آ جاتی ہے۔ کریا یا کریا شکتی کی سماپتی کا نام مرتیو ہے۔ اور اس مرتیو کی دشا کو دیکھ کر ہم کو جیو کے سوتنتر کرتا ہونے میں بڑا سندیہہ ہو جاتا ہے۔ یدی سوتنتر نہ ہو۔ تو کریا کیوں کر آپت ہو سکتی ہے۔ یدی کاس نے سوچ بند کر دینا مان لیا جاوے۔ تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کیونکہ مرنا کون چاہتا ہے۔ یدی کریا دوسرے نے بند کی۔ تو جیو سوتنتر کرتا نہیں رہتا۔ یہ سب بھرم ہے۔ مرتیو کے سورُوپ کو سمجھنے سے یہ سب بھرم دُور ہو جائے گا۔

مرتیو جیون رُوپی ناٹک کا پٹاکھشیپ ہے

جو اس جیون کو ایک ناٹک سمجھتے ہیں۔ اس ناٹک کے انیک درشیہ اُپستھت ہوتے رہتے ہیں ان کے لئے مرتیو اس ناٹک کا پٹاکھشیپ ہے۔ یہ ایک انش میں ٹھیک ہے۔ پرنتو سروانگ سے ٹھیک نہیں۔ ناٹک کا پریوجن کیول منورنجن سے ہے یا کسی وشیش پرکار کے بھاؤ اُتپن کرنے سے۔ جیون ایسا ناٹک نہیں۔ جس کا کبھی انتم پٹاکھشیپ ہوتا ہو۔ مرتیو رُوپی پٹاکھشیپ سے نوین ناٹک کی رچنا ہوتی ہے۔ اس جیو کی یاترا میں بندھن اور موکھش دو منزلیں ہیں۔ بندھن کی دشا میں انیک ناٹک ہوتے رہتے ہیں۔ ہم تو یہ کہیں گے۔ کہ ایک ہی ناٹک چلتا رہتا ہے۔ کیول پٹ یا پردے بدلتے رہتے ہیں۔ مرتیو کو جیون رُوپی ناٹک کا پٹاکھشیپ سمجھنا کچھ بدھی ہے۔ رگی۔ رشی یا منی مرتیو کو اس درشٹی سے نہیں دیکھتے۔ وہ مرتیو کو انت نہیں۔ بلکہ ایک نئی درتی مانتے ہیں۔

مرتیو کی اُپما

(۱) مرتیو گھر بدلنا ہے۔ (۲) مرتیو پُرانے وستر اُتار کر نئے وستر دھارن کرنا ہے (۳) سرپ کی طرح کینچلی اُتار دینا ہے۔ (۴) مرتیو ایک نندرا ہے۔ جس سے دوبارہ جاگنے کا سمبندھ گیات نہیں (۵) مرتیو ایک یاترا ہے (۶) مرتیو پرلوک گمن ہے (۷) مرتیو موکھش کا دوار ہے۔ (۸) مرتیو سورگ کی سیڑھی ہے (۹) مرنا نرک میں جانا ہے۔

اسی پرکار کے انیک وچار مرتیو کے سمبندھ میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مرتیو دشا پری ورتن کا نام ہے۔ سادھ

دُنیا کی موجودہ حالت اور ویدک دھرم

(لیکھک:- لالہ اندرسین جی وکیل انبالہ شہر)

دُنیا کی موجودہ حالت نہایت بھیانک ہے۔ دُنیا کی قوموں، جاتیوں اور مذاہب میں ویگھٹ پھیلا ہوا ہے۔ بہت سے ممالک نے بڑی بھاری جنگی طاقت حاصل کر رکھی ہے۔ جنگی سامان بے حد جمع کر رکھے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ ہمسایہ قوموں پر ہیبت بٹھاؤ کرنے اور اُن کو خائف کرنے لگے ہیں۔ اپنے اپنے اور اُن کو ڈال رہے ہیں ہزاروں بے کمزور قوموں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں ہزاروں لاکھوں بندگان خدا کو تہ تیغ کر رہے۔ اور بربادی اور غارت گری پھیلا رہے ہیں۔ اور ان پر اپنا تسلط بٹھا رہے ہیں۔ کمزور قوموں کے گلے پر چھری پھیرتے ہیں۔ ان کو لوٹ کھسوٹ کر اپنا بنا رہے ہیں۔ اپنے ہم قوموں کو پیچھے چھوڑ جا رہے ہیں۔ اپنی ہی صنعتوں اور تجارتوں کو مالا مال کر رہے ہیں۔ اپنی ہی صنعتوں اور تجارت کو بڑھانے کے لئے خام اشیاء حاصل کرنے کے لئے وہ دوسروں کو غلام بنا رہے ہیں۔ اپنی کالونیاں بسا رہے ہیں۔ سوائے اس لوٹ کھسوٹ کے دوسرا ان کا کوئی منزل مقصود نہیں۔ پرمیشور کو بھول بیٹھے ہیں۔ ڈکا ہی ان کا پرمیشور ہے۔ لوبھ اور لالچ نے ان کو اندھا کر رکھا ہے۔ مادہ پرستی فیشن پرستی اپنی حد پر پہنچ چکی ہے۔ بھوگ ولاس ان کے اندر گھر کر چکا ہے۔ اس کو وہ مغربی تہذیب کے نام سے پکارتے ہیں سینکڑوں اور ہزاروں مذاہب پھیلے ہوئے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔

ایک زمانہ تھا جب کہ دُنیا کی یہ حالت نہ تھی۔ مہابھارت کے یدھ کو ۵ ہزار سال گذر چکے ہیں۔ اس سے پہلے ویدک کال تھا جب کہ دُنیا میں ویدک تہذیب پھیلی ہوئی تھی۔ آریوں کا تمام دُنیا میں راجیہ تھا۔ لوگ دھارمک جیون بسر کرتے تھے۔ ستیہ پر قایم تھے۔ دوسروں کو نقصان پہنچانا وہ گناہ عظیم خیال کرتے تھے۔ ظلم وستم اور ادھرم کو مٹانے کی خاطر ہی وہ نور کُشتی کرتے اور اپنے کھشاتر بل کو استعمال میں لاتے تھے۔ بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اعلےٰ خیالات رکھتے تھے۔ رشی منی جنگلوں میں تپسیا کرتے تھے۔ وہی لوگوں کے تیرتھ ستھان تھے۔ راجہ تک بھی اپنی سلطنت پر لات مار کر ان کے اندر جا کر رہنا اپنا سوبھاگیہ سمجھتے تھے۔ یگیہ ہون اور گیان دھیان میں مشغول رہتے تھے۔ پرجا میں امن، سکھ، چین اور شانتی کی زندگی وتیت کرتی تھیں۔ سب دھرم کرم اور وید شاستر کے ادھین میں لگے رہتے۔ اور نجات حاصل کرتے تھے۔ راجہ لوگ اپنی پرجا کو چیز کی طرح سمجھتے اور ان کی رکھشا کو نہ کر لوٹ کھسوٹ کو اپنا دھرم مانتے تھے۔

مہابھارت کے زمانہ سے ویدک دھرم کا تنزل ہونا شروع ہو گیا۔ دریودھن جیسے لوبھی بھاری اور بد چلن پیدا ہو گئے۔ ظلم اور بے انصافی ہونے لگی۔ دیدوں کے عالم نہ رہے۔ دھرم کرم کی زندگی جاتی رہی۔ وام مارگ نے اڈا آ جمایا۔ دیشیوں کی پُوجا ہونے لگی۔ اور سب سے بڑھ کر اندھیر یہ ہوا۔ کہ یگیوں میں ہنسا ہونے لگی۔ پشوؤں کا ندعون ہونے لگا۔ دھرم کے نام پر ظلم وستم ہونے لگے۔ لوگ کو ریتیوں میں پھنس گئے۔ جہالت چاروں اور چھا گئی۔

تو ویدک دھرم کی اس گراوٹ کے زمانہ میں بدّھ دھرم نے جنم لیا۔ اور دُنیا میں دوسرا دَور چلا۔ مہاتما بدّھ نے آستک دھرم کی اس دُردشا کو دیکھ کر اس کی سخت تردید کی۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ جبکہ پرمیشور کے نام پر موکھش حاصل کرنے کے لئے اس قدر بے زبان جانوروں کی خونریزی کی جاتی ہے۔ ظلم وستم کئے جاتے ہیں۔ دھرم کرم نشٹ ہو چکا ہے۔ وہ ایشور ہی وہم و خیال ہے۔ اگر وید اس کی اجازت دیتے ہیں۔ تو بھی وہ تیاگنے کے لائق ہیں۔ ایسا ظلم وستم کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔"

ان کا فلسفہ اپنے وقت کی خرابیوں کو مٹانے میں بڑا زبردست ہتھیار ثابت ہوا۔ بدھ دھرم پھیلا۔ دُور دُور پھیلا۔ لوگوں کو توہمات سے نجات ملی۔ وام مارگ نشٹ ہوا۔ سنتم کرم جاری ہوئے۔ بدّھ دھرم ایک انسان کا چلایا ہوا دھرم تھا۔ اور یہ انسانی غلطیوں سے نہ بچ سکا۔ اس نے ناستکتا کو رواج دیا۔ ایشور پُوجا اور یگیوں کو مٹا ڈالا۔ اور نجات ایشور پر اپنی بہا نہیں۔ بلکہ نروان "نہیں یعنی اپنی آتما کو بالکل تحلیل کر دینے۔ استھات نشٹ کر دینے میں ٹھہرا دی۔ اور نروان کا دارو مدار "اہنسا پرمو دھرما" پر رکھا۔ ہم ایسے کرم کریں۔ کہ کسی کو دُکھ نہ دیں۔ تب نروان بدی پراپتی ہو جائے گی۔ اور ہمیشہ کے لئے دُکھوں سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ ایشور کا خیال مٹتے ہی لوگوں نے بُدھ کی پُوجا شروع کر دیا۔ اور دنیا میں پہلی بار مردم پرستی جاری ہوئی۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس پُوجا کی سہولی کی خاطر بُدھ کی مورتیاں بنانے کا رواج ہؤا۔ بھارت ورش کے کونہ کونہ میں دیشیں دشانتروں میں جہاں جہاں یہ دھرم گیا بدّھ کی بے شمار مورتیاں اور مندر بننے لگے۔ جن کے نشانات آج تک سرہنگہ چلے آتے ہیں۔ یہ دھرم اگرچہ اب نہیں رہا۔ لیکن جین دھرم اور دیگر ناستک دھرموں کی صورت میں اب بھی بچا کھچا موجود ہے۔ چونکہ سب بدّھ کی پیروی ہی کرتے ہیں۔ یعنی اسی کے اصولوں کو کم و بیش مانتے ہیں۔ اگرچہ اُن کے ہادی اور ہیں۔ بودھوں نے اہنسا کا پرچار اس قدر چوٹی پر پہنچا دیا۔ کہ انہوں نے اپنے کھشاتر بل کو بالکل نشٹ کر دیا۔ دوسروں کا خواہ وہ ان کے دشمن اور دھرم کے کیسے ہی دُشمن کیوں نہ ہوں مقابلہ کرنا ہی چھوڑ دیا۔ اور اسی لئے وہ اسلام کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکا۔ اور ہر جگہ بودھ گاجر مولی کی طرح قتل ہوئے۔ وہ خود اپنے آپ کو قتل ہونے کیلئے پیش کرتے رہے۔ آخر کار جہاں جہاں اسلام کی تلوار گئی۔ بودھ وہاں صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔

اسی طرح بودھ دھرم سے یہ پانچ خرابیاں بڑی زبردست پیدا ہوئیں۔ یعنی ناستکتا، جھوٹی اہنسا۔ انسان پرستی۔ بُت پرستی اور تبلیغ کا رواج۔

بدّھ دھرم کے بعد دُنیا میں حال کے مذہب کا دَور دورہ شروع ہؤا۔ جو کہ اب تک جاری ہے۔ بھارت میں سوامی شنکر آچاریہ جی نے جنم لیا۔ انہوں نے صرف ناستکتا کو ہی دُور کیا۔ وید اور ایشور کی پُوجا پھر سے جاری کی۔ لیکن وہ کسی دوسری خرابی کو دُور نہ کر سکے۔ نہ ہی جھوٹی اہنسا کا اصول گیا۔ کیونکہ ہندو اس پر اب تک قایم ہیں۔ اور خود اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ نہ ہی وہ انسان پرستی کو مٹا سکے۔ کیونکہ ایشور کی جگہ اب بھی رام کرشن اور دیگر اوتاروں نے لے رکھی ہے۔ بلکہ بدّھ دھرم کے اصولوں پر دیگر ہندو سمپردائے قایم کئے۔ اور اپنی پُوجا کمائی شروع کر دی۔ اور گورو ڈم کو رواج دیا۔ یہ سب بدھ دھرم کا اثر اور نتیجہ چلا آتا ہے۔ نہ ہی وہ بُت پرستی کو مٹا سکے۔ کیونکہ بودھوں کی دیکھا دیکھی اُنہوں نے بھی اپنے مندروں میں مختلف دیوتاؤں کی مورتیاں بنا کر ستھاپت کر دیں۔ اور تبلیغ کو بھی انہوں نے بالکل چھوڑ دیا۔ انہوں نے یہ اصول بنا لیا۔ کہ کسی کو اپنے ہندو دھرم میں شامل ہی نہیں کرنا۔ انہوں نے اس سے سخت نقصان اُٹھایا۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر بدھ دھرم کی طرح ہندو دھرم بھی دُنیا کے کونہ کونہ میں اپنے مشنری بھیجتا۔ اور پھیلنے کی کوشش کرتا۔ مگر اس نے جہالت میں پھنس کر ایسا کیا ہی نہیں۔ اور یہ بھارت تک ہی محدود رہ کر ایک سڑے ہوئے تالاب کی طرح بن گئے۔

عیسائیت اور اسلام نے بھی دنیا میں بدّھ دھرم کی ناستکتا کو دور کیا۔ اور آستکتا کا پرچار کیا۔ جھوٹی اہنسا کو چھڑایا۔ اور بُت پرستی کو دُور کیا۔ لیکن وہ بھی انسان پرستی کو دُنیا سے نہ مٹا سکے۔ ایک نے کہا۔ کہ جب تک حضرت مسیح پر ایمان نہ لاؤ گے نجات نہ ملے گی۔ دوسرے نے کہا۔ کہ جب تک حضرت محمدؐ صاحب پر ایمان نہ لاؤ گے نجات حاصل نہ ہو گی۔ پہلے ان کو خوش کرو۔ وہ خوش ہو جائیں گے تو گناہ بخشا دیں گے۔ اور خدا کے دربار میں سفارش کر دیں گے۔ اور بہشت مل جاوے گی۔ اس اصول نے دُنیا میں اندھیر مچا رکھا ہے۔ ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر ایک نے دُنیا کو مسیح کی بھیڑوں میں شامل کرنے کی خاطر اور دوسرے نے محمدؐ صاحب کی اُمت میں داخل کرنے کے لئے جنگ و جدل۔ مردم آزاری کی ایک نہان جدو جہد شروع کر دی۔

(بقیہ صـ۱۷ـ پر)

گدیہ کاویہ

اوپاچک!

میں تم سے پیار کیسے کروں؟

میں چھُولوں تجھے مارگ پر گن گن کر تال سے قدم رکھنے والی ایشور یہ رانی ہوں۔ اور تم — میرے رتھ کے پہیے کی سُور تم پادکا کے نیچے پِس کر دھُول بن جانے والے تُچھ رج کن!

میں رتناکر کی وشال شیّا پر سوئی ہوئی اُدّتن پرتے کے سامیک طوفان کو روکنے والی چٹان شکتی ہوں۔ اور تم —

میرے کدا پی نہ پگھلنے والے ہماچل سوروپ اُپاسک سے ٹکرا کر گر جانے والے کھنڈر ڈھیلے!

بھلا بتاؤ تو — میں تم سے پیار کیسے کروں؟

(دنیش نندنی)

ایک دلچسپ اور نصیحت آمیز سوشل کہانی

مندر پرویش

لیکھک: شری ستیہ ارون بی اے

پجاری نے ردھیا کی اور گھور کر دیکھا۔ اور کہا — دوپہر ہونے کو آئی۔ اور ابھی تک شوالے میں جھاڑو نہیں لگی۔ روٹیاں لگ گئی ہیں۔ تجھے کیا دوں؟"

ڈرتے ڈرتے ردھیا بولی — "بابا سردی لگتی......"

اس کی بات کاٹ کر پجاری نے گرج کر کہا — چپ زبان لڑاتی ہے مجھ سے۔ سردی لگتی تھی شہزادی کو"

ردھیا بہت ڈر گئی تھی۔ چپ چاپ وہ شوالے کے آنگن میں جھاڑو لگانے لگی +

پجاری نے پیچھے سے چلا کر کہا — اچھی طرح جھاڑو کرنا۔ نہیں تو سمجھ لے مارتے مارتے چمڑی ادھیڑ دوں گا بدذات کہیں کی"

ردھیا کے آنسو نکل آئے۔ سردی سے اس کی ساری دیہہ کٹھری جا رہی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ بڑے ساودھانی سے شوالے کے آنگن کو بہار رہی تھی۔ نہ جانے کہاں سے آ کر کانچ کا ایک ٹکڑا آنگن میں پڑا تھا۔ ردھیا کا پیر بے خبری سے اس پر پڑا۔ اور آہ! کہہ کر وہ وہیں بیٹھ گئی۔ پیر کے تلوے سے رکت بہہ نکلا۔ وہ اپنی اوڑھنی کے چھور (پلے) سے اسے پونچھنے کا پریتن کرنے لگی۔ بڑا درد ہو رہا تھا۔ لیکن وہ پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور پجاری کے ڈر کے مارے دھیرے دھیرے لنگڑاتی ہوئی صفائی کرنے لگی۔ پرنتو پاؤں جہاں پڑتا وہیں رکت کا داغ۔ بے چاری آٹھ برس کی بدھوا لڑکی بے چین ہو کر اپنی اوڑھنی سے ان رکت چنہوں کو مٹانے لگی +

پجاری پیچھے آ رہے تھے۔ ان کی کھڑاؤں کا کھٹ کھٹ شبد مانو چھوٹے سے ردھیا کے دل سے بدتی دھونت ہو رہا تھا۔ وہ اٹھی اور پھر جھاڑو لگانے لگی۔ پجاری نے آ کر کہا "آنگن ابھی تک صاف نہیں ہوا؟"

ردھیا چپ تھی۔ پجاری نے پاس آ کر اس کے منہ پر ایک تھپڑ دے مارا۔ پانچوں انگلیاں اچھل آئیں۔ ردھیا سسکنے لگی۔ پجاری نے ڈانٹا — "خبردار! جو منہ سے آواز نکلی" — چل کام کر"

ردھیا پھر آنگن صاف کرنے لگی۔ پجاری جی تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر چلے گئے +

(۲)

تھوڑی دیر بعد تالاب کی سیڑھیوں پر ردھیا اپنے پیر کا گھاؤ دھو رہی تھی۔ پھولوں کی ڈالیاں ہاتھ میں لٹکائے مادھو بھی پانی بھرنے آیا۔ اس نے پوچھا — "ردھیا! پاؤں میں کیا ہوا؟"

ردھیا چپ تھی۔ بڑا درد ہو رہا تھا۔ اس نے اپنا منہ چھپا لیا۔ مادھو نے اور پاس جا کر پوچھا — "ردھیا۔ ردھیا۔ بولتی کیوں نہیں تو؟"

ردھیا کے آنسو پھر امڈ آئے۔ اور اس نے مادھو کی اور دیکھا۔ مادھو نے دیکھا کہ ردھیا کے گال پر پانچوں انگلیوں کے نشان پورے ابھرے ہوئے تھے۔ رکت نیلا ہو کر جم رہا تھا +

مادھو نے پھولوں کی ڈلیا گھاٹ کی سیڑھی پر رکھ دی۔ اور پاس بیٹھ کر بولا "کیوں ردھیا کیا ہوا؟"

ردھیا اپنا پیر پھر پانی سے دھوتے ہوئے بولی — کانچ گھس گیا تھا پاؤں میں"

مادھو نے اس کے گال کی اور سنکیت کر کے پوچھا — "اور یہ کیا؟"

"بابا نے مارا مجھے" ردھیا پھر رونے لگی۔

مادھو نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ وہ اپنے بابا کے دیوہار سے اچھی طرح پریچت تھا۔ اس کے جیون کے بارہ ورش اسی پجاری ہونے کے آشرم میں بیتے تھے۔ اس کے ماتا پتا اسے سنسار میں اناتھ چھوڑ گئے تھے۔ ابھاگا بالک پجاری کے اس لپتا پک دیوہار کا نمونہ دیکھ کر کانپ اٹھا۔ اس کی آتما دکھی ہو اٹھی۔ اپنی بپتی بھی اسے یاد آئی۔ اس نے کہا — "ردھیا۔ رو مت! بابا بڑے نساب ہیں"

ردھیا بولی — "نہیں مادھو! میں شوالے میں کل سے نہیں جاؤں گی"

"تب تو بابا اور بھی ناراض ہو جائیں گے"

"ہو جائیں۔ میرے پاؤں .... آہ!"

وہ لنگڑاتی لنگڑاتی اٹھی۔ اور جانے لگی۔ مادھو اپنی پھولوں کی ڈلیا اٹھا کر اس کے ساتھ ساتھ تھوڑی دور چلا۔ پھر بولا — "ردھیا! ایک بات کہوں؟"

ردھیا گھوم کر کھڑی ہو گئی۔ بولی — "کہو"

"تم آج شوالے آؤ گی تو؟"

ردھیا نے سر ہلا کر نہیں کہہ دیا۔

مادھو نے کہا — "ردھیا۔ تو میں سانجھ کو آؤں گا۔ یہیں ملے گی؟"

"ہوں"

ردھیا چلی گئی۔ مادھو تھوڑی دیر کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر شوالے کی اور چل دیا +

(۳)

اسی دن دھرم سبھا کی وشیش بیٹھک میں بڑی سرگرمی کے ساتھ بحث چھڑی ہوئی تھی۔ اچھوتوں کے بھگت نرہر رام بلاس چودھری بولے "تب آپ لوگوں کی سب باتیں ٹھیک مانتے ہوئے بھی صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جب یہ بھوتیشور کا شوالہ ہمارے باپ دادا کی سمپتی سے بنا ہوا ہے۔ تو پھر ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو مندر پرویش کا ادھیکار کیوں نہیں ہے؟ ہمیں اپنی ہی سمپتی پر اتنا ادھیکار نہیں۔ کہ ہم اپنے دیوتا کے درشنوں کے لئے جا سکیں؟"

مارکنڈے شاستری نے تمک کر اتر دیا — "ادھیکار کی بات کو چھوڑئیے۔ شوالہ کسی نے بھی بنوایا ہو۔ پرنتو پچاس برس سے ہم اس کے پربندھک ہیں۔ اور اس کی ہم دیکھ بھال کرتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے جو کچھ ہم لوگ کہیں گے۔ وہی آپ کو ماننا پڑے گا"

سب لوگ بول اٹھے — "ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ شاستری جی ٹھیک کہہ رہے ہیں"

شرما نے اپنی پگڑی سنبھالتے ہوئے کہا — "اور سارے صاحب۔ رمٹے جو کچھ بھی ہو جائیں پرنتو باتیں نہیں جان سکتے۔ رام اوتار چودھری جی۔ آپ بہادر ہیں چاہے دھرم کرم کی ... یہاں ادھیکار ودھیکار کچھ نہیں چلتا۔ ورن ویوستھا نے ان لوگوں کو مندر پرویش کا ادھیکار نہیں دیا۔ اس لئے جائیے اپنا کام دیکھئے۔ ان لنگاڑوں کی باتوں میں بہک کر آپ اپنا وقت نشٹ کرتے ہیں"

چودھری صاحب بولے — "پنڈت جی! آپ کو معلوم نہیں۔ کہ گاؤں میں کیسی ہوا چل رہی ہے۔ سارے پاسی۔ کہار اور چمار لوگ سنگٹھن باندھ کر گرم رہے ہیں۔ اگر آپ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی۔ تو یاد رکھئے گاؤں میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔ میں یہی چاہتا ہوں۔ کہ آپ کا اور ان کا سمجھوتہ ہو جائے۔ نہیں تو......"

پجاری چندر شیکھر بولے — "نہیں تو آپ لوگ توپ سے اڑوا دیجئے گا۔ کیوں ہے نہ ٹھیک۔ یہاں تو سب چوڑیاں پہنے بیٹھے ہیں نہ۔ دیکھو تو کس کا ہاتھ جگر کا کلیجہ ہے۔ جو مندر میں قدم رکھ دے؟"

چودھری اپنے کرودھ کو پی گئے اور بولے — "آپ گرم کیوں ہوتے ہیں اتنا۔ انصاف کی بات کہتے ہیں آپ کو اتنا برا کیوں لگتا ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ کب سے پہلے کی طرح گاؤں کی بھولی بھالی جنتا کے لوگ ڈرتے اور دبتے رہیں گے۔ اس بھا میں نہ رہئے گا۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ اب یہی بھوتیشور کا شوالہ ہوگا۔ اور سب لوگ اس میں جایا کریں گے۔ بیچ اونچ کا بھید بھاؤ آپ کی نگاہ میں ہوگا۔ بھگوان کی نگاہ میں نہیں"

مارکنڈے شاستری جی تلملا کر بولے — "ہو چکا بس تو۔ سارے پوران شاستر اٹھا کر طاق پر۔ جب پڑھے لکھے لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ تب پھر اور لوگوں کا کیا۔ ہرے رام۔ رام۔ رام" +

شرما جی نے کہا — "چودھری صاحب کھولی کرسن لیجئے۔ جب تک ہم جیتا ہے۔ تب تک کسی کی مجال نہیں بغیر ہماری اجازت کے شوالے میں قدم دھرے۔ بس جائیے۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا"

رام بلاس چودھری اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے — "تو آپ سمجھوتے کے لئے تیار نہیں"

ساری سبھا نے ایک سور سے اتر دیا — "نہیں۔ ہرگز نہیں"

چودھری صاحب نے کہا — "پھر مجھے دکھ کے ساتھ آپ لوگوں کو آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ بھوتیشور کا شوالہ ہمارے اچھوت بھائیوں کی سمپتی ہونے کے کارن وہ لوگ اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اور بہت جلد آپ کو میری بات کی سچائی کا ثبوت مل جائے گا"

چودھری رام بلاس وہاں سے نکل گئے۔ سبھا میں ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ اور پھر سب شانت ہو گئے +

(۴)

سانجھ کو دیپک جل چکے تھے۔ شوالے میں بڑے زوروں سے آرتی شروع ہوئی — "جے شو شمبھو۔ کیلاش پتی" کی دھونی چاروں طرف گونج اٹھی۔ بھگتوں اور درشناتھیوں کی کافی بھیڑ تھی +

مادھو نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھا۔ پھر تالاب کی طرف چل پڑا۔ تالاب کے کنارے ردھیا بیٹھی ہوئی اس کی انتظار کر رہی تھی۔ مادھو نے اپنے انگوچھے کی پوٹلی کھولی۔ دو امرود۔ ایک لڈو اور بیس پچیس بتاشے نکال کر ردھیا کے سامنے رکھ دئے۔ اور بولا — "کھا۔ تیرے حصے کا پرساد بابا نے الگ رکھ دیا تھا۔ میں اٹھا لایا۔ تو نے کہہ دیا تھا۔ کہ شوالے میں نہیں آؤں گی"

ردھیا نے بتاشے اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا — "اور تم؟ تم نہیں کھاؤ گے؟"

مادھو مسکرا دیا اور بولا — "میں کیا تیرے جیسا چھوٹا سا ہوں۔ میں کھا چکا اپنا حصہ"

سامنے سے کوئی آ رہا تھا +

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آریہ سماج کا ستیاگرہ نہ تو نظام کی ذات کے خلاف ہے اور نہ ہی اسلام کے خلاف

ساری پونجی ستیاگرہ فنڈ میں
آریہ استری سماج لاہور کا دان

جلسے میں جب دھن کے لئے اپیل کی گئی تو شریمتی کرم دیوی جی نے استری سماج لاہور کی طرف سے اعلان کیا۔ کہ "ہماری سماج کی پانسو ۵۰۰ پونجی ہے۔ اور سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ سارا روپیہ آریہ سماج کے اندولن کے لئے دان کر دیا جائے"۔ ـــــ چنانچہ اس کے متعلق صدر جلسہ نے باقاعدہ طور پر اعلان کر دیا۔

(لاہور ۱۲۔ فروری) آج ساڑھے نو بجے صبح ۳ آریہ سماج انارکلی ۔۔۔ لاہور میں ہفتہ واری ست سنگ کے پشچات شری مہاتما نارائن سوامی جی کی گرفتاری پر اُن کو مبارکباد پیش کی گئی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا لاہور صدر جلسہ تھے۔ مندر آریہ سماج کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ استریاں بھی بھاری تعداد میں موجود تھیں۔

جتھے تیار ہیں

شروع میں صدر جلسہ پنڈت ٹھاکر دت جی نے اعلان کیا۔ کہ "دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا ایک جتھا ستیاگرہ کیلئے آج جانے والا ہے۔ اُدھر آریہ سماج انارکلی کی طرف سے بھی برہم مہاودیالیہ کے ودیارتھیوں کا ایک جتھا ستیاگرہ کے لئے جانے کو تیار ہو رہا ہے"۔

اس کے بعد اُپدیشک ودیالیہ کے چند ودیارتھیوں کی تقریریں ہوئیں۔ نیز اس کے ایک نوجوان ودیارتھی سوم دت نے تقریر کی اور نظام راجیہ میں ہندوؤں کی بالعموم اور آریہ سماجیوں کی بالخصوص مشکلات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ "ہم لوگوں نے نشچے کر لیا ہے۔ کہ آریہ سماج پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف اس وقت تک ستیاگرہ جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ یہ پابندیاں دُور نہیں ہو جائیں۔ اس لئے ہم نے اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔

برہمچاری ودیا دھر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ :-

میں اُپدیشک ودیالیہ میں چار سال سے

ہم صرف اپنے دھارمک ادھیکار چاہتے ہیں
آریہ سماج مند وچھووالی میں جلسہ۔ مہاتما نارائن سوامی کو مبارکباد
مہاشہ کرشن و دیگر اصحاب کی تقریریں

پڑھ رہا ہوں۔ ویسے بھی میں نے دو تین ماہ کے بعد آریہ سماج کے سیوا کے میدان میں کودنا تھا۔ اب مجھے یہ سوبھاگیہ پراپت ہو گا۔ کہ میں اس سے بھی پہلے آریہ سماج کی سیوا کے میدان میں کود رہا ہوں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ نظام راجیہ میں آریہ سماج کے لئے اپنی آہوتیاں دے دیں گے۔

نظام پولیس کا جمعدار

دلیش بندھو جو بڑر ریاست کے رہنے والے ہیں۔ اور اس جتھا کے ساتھ جا رہے ہیں نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ "کچھ عرصہ پہلے میں نظام پولیس میں بطور جمعدار ملازم تھا۔ ان دنوں پنڈت رام چندر جی دہلوی وہاں آئے تھے۔ اور ان کے جلسے جہاں ہوتے تھے۔ وہ علاقہ میرے ماتحت تھا۔ اور میرے ذمہ ان کی تقریر کی رپورٹ لینا تھا۔ اور جب یہ رپورٹ اپنے افسر بالا (مددگار صاحب) کو پہنچاتا تھا۔ تو وہ مجھے بلا کر وہ رپورٹ تو جلا دیتے تھے۔ اور از سر نو مجھ سے اپنی مرضی کے مطابق رپورٹ لکھواتے تھے۔ ان دنوں میں ترکی ٹوپی پہنتا تھا۔ اور مجھے کوئی بھی ہندو نہیں سمجھتا تھا۔ جب میرا چھوٹا بھائی آریہ سماجی بنا تو میں اُسے گالیاں دیتا تھا۔ لیکن جب حالات ناقابل برداشت ہو گئے۔ تو میں نے بھی آریہ سماج میں پرویش کیا۔ اور آریہ سماج اور ویدک دھرم کے لئے اپنی جان نچھاور کرنے کیلئے گھر سے نکل آیا"۔

ہم بھی تیار ہیں

برہمچاری جے دیو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ـــ نظام کے دل میں مولوی لوگوں نے

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے گیارہ ودیارتھی ستیاگرہ کیلئے حیدرآباد کو

آج آریہ سماج وچھووالی میں اعلان کیا گیا۔ کہ مندرجہ ذیل والنٹیروں کا پہلا جتھا جو دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں پر مشتمل ہے شام کو روانہ ہو جائیگا۔ جتھے کے ممبران نے کیسری پٹکے پہنے ہوئے تھے۔ والنٹیروں کے جو آج جا رہے ہیں نام یہ ہیں:- (۱) واچسپتی (۲) ودیا دھر (۳) کرشن جی (۴) دلیش بندھو (۵) سومدیو (۶) مہندر پرتاپ (۷) منورنجن جی (۸) بنی جی (۹) دین بندھو (۱۰) دیولیشور (۱۱) کیسری جی۔

غلط طور پر یہ خیال بٹھا دیا ہے۔ کہ آریہ سماج سے انہیں خطرہ ہے۔ اس لئے اس نے آریہ سماج کے خلاف اس قدر کڑے قانون بنا دئے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کی زندگی وہاں ناقابل برداشت بنا دی گئی ہے۔ مگر اب ہم جاگ پڑے ہیں۔ اس لئے ان سختیوں کو زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتے۔ یا تو زیادتیاں نہ رہیں گی۔ یا ہماری جانیں۔ آریہ سماج نے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں ستیاگرہ کیلئے جانے والے بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہمارا جتھا جو ادھشٹاتا جی کے پاس اپنے نام لکھا چکا ہے ان کے پیچھے پیچھے آئے گا"۔

پنڈت الشور چندر جی

پنڈت الشور چندر ادھیاپک دیانند اُپدیشک ودیالیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ـــ اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی ستیاگرہ کیلئے جانے کی خاطر بے تاب ہیں۔ اس کا اظہار اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ جو ودیارتھی آج نہیں جا رہے۔ وہ آج جانے والے جتھا کے بعد جائیں گے۔ انہوں نے کل میرے پاس آ کر دو گھنٹہ تک اس بات پر بحث کی۔ کہ ان کو کیوں روکا جاتا ہے۔ اور کیوں دوسرے بھائیوں کو پہلے بھیجا جا رہا ہے۔ ہم کو حیدرآباد کے لوگوں سے آریہ سماج اور ویدک دھرم سے کم پریم نہیں۔ جب اُن کو سمجھایا گیا۔ کہ آخر آپ میں سے کسی نہ کسی کو تو پہلے جانا ہی تھا۔ اس لئے آپ کو جو آگیا دی جائے اس کا پالن

"میں آریہ سماجیوں کے اُدیش کی قدر کرتا ہوں"
حیدرآباد اندولن پر پنڈت جواہرلال نہرو کا اظہار خیال

(الہ آباد ۱۱۔ فروری) پرشوتم داس پارک میں ریاستوں کے متعلق جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہرلال نہرو نے دوسری ریاستوں کے ساتھ حیدرآباد کے ستیاگرہ اندولن کا بھی ذکر کیا۔ اور اگرچہ آپ نے اس بنا پر حیدرآباد ستیاگرہ کی تائید و حمایت کرنے سے گریز کیا۔ کہ وہ دھارمک سوال پر شروع کیا گیا ہے۔ جس سے وہ فرقہ وارانہ سوال بن جاتا ہے۔ تاہم آپ نے فرمایا۔ کہ "اس اندولن کی تہ میں آریہ سماجیوں کا جو اُدیش ہے اس کی میں قدر کرتا ہوں۔ اور وہ اُدیش پرجا کی آزادی میں نظام سرکار کی مداخلت کے خلاف پروٹسٹ کرنا ہے"۔

گیارہ آدمی جا رہے ہیں

آپ کو یہ سن کر بڑی خوشی ہو گی۔ کہ آج ہم گیارہ نوجوان یہاں سے ستیاگرہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم یا تو وہاں سے کامیاب ہو کر لوٹیں گے یا اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ ہم شکست خوردہ ہو کر یا معافی مانگ کر آپ کو اپنا کالا منہ نہیں دکھائیں گے"۔

شری مہندر پرتاپ نے کہا۔ کہ ـــ "جس طرح بھگوان دیانند نے ویدک دھرم کو پرچار کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ اسی طرح ہم بھی ویدک دھرم کی خاطر قربانی کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ جس طرح رشی دیانند نے ویدک دھرم کے لئے مصیبتیں جھیلیں۔ اسی طرح ہم بھی ان مصیبتوں کا ہنستے کھیلتے مقابلہ کریں گے"۔

Haridwar, Digitized by eGangotri

کرو - تو وہ مان گئے - یہ تو اُن کے اُتساہ کی بات ہے - اب ہمارے لئے بھی جس طرح کی آگیا آچاریہ دیں گے - اس کو پالن کرنے کو تیار ہوں گے - میں ان ودیارتھیوں کو آشیرباد دیتا ہوں - انہیں یقین دلاتا ہوں - کہ جب ہمارے لئے بلاوہ آوے گا - تو ہم بھی اس کاریہ کھشیتر میں کُود دے کے لئے تیار رہیں گے“ +

پنڈت شیودت کی تقریر

پنڈت شیودت ادھیاپک دیانند اُپدیشک ودیالیہ نے ودیارتھیوں کو آشیرواد دیتے ہوئے کہا - کہ ”آپ لوگوں کا صرف یہ کام نہیں - کہ وہاں ستیاگرہ ہی کرو - بلکہ یہ بھی کہ ستیاگرہ کی کامیابی کے بعد حیدرآباد میں ویدک دھرم پھیلاؤ - اور اپنے آچاریہ رشی دیانند کا انوکرن کرتے ہوئے وہاں شدھی کا کام کرو - اور ویدک دھرم کا پرچار کرو“ +

استری سماج کی طرف سے شریمتی کرم دیوی جی نے بھی جانے والے ودیارتھیوں کو آشیرواد دی - اور دھن کیلئے اپیل کی - اور مزید کہا - کہ ”استری سماج کے پاس صرف پانسو روپے کی پُونجی تھی - جو ہم نے ستیاگرہ کے لئے ارپن کر دی ہے“ +

مہاشہ کرشن کی تقریر

مہاشہ کرشن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ”چند روز ہوئے - دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے کچھ ودیارتھی میرے پاس آئے - کہ ہمیں ستیاگرہ پر جانے کی اجازت دی جائے - میں نے ان سے کہا - کہ کاریہ کارنی سبھا کی میٹنگ ہوگی - جو فیصلہ وہ دیگی اس کے مطابق کیا جاویگا - مگر انہوں نے کہا - کہ جب ہم گھر سے آئے تھے - تو آریہ سماج کی سیوا کرنے کے لئے ہی آئے تھے - اب بھی آریہ سماج کی سیوا کرنا چاہتے ہیں - اگر آپ اجازت نہ دیں گے - تو ہم بغیر اجازت چلے جائیں گے - اس پر میں نے انہیں اجازت دے دی اور وہ چلے گئے - باقی چھبیس ۲۶ ودیارتھی رہ گئے - جن میں سے گیارہ آج جا رہے ہیں +

آپ لوگوں کو یہ سن کر بڑی خوشی ہوگی - کہ جس اُدّیش کو سامنے رکھ کر یہ ودیالیہ قائم کیا گیا تھا - یعنی آریہ سماج کے لئے قربانی دینے والے اُپدیشک پیدا کرنا - وہ پورا ہو رہا ہے - آج جو اُتسو کیا گیا ہے - وہ مہاتما نارائن سوامی کو ودھائی دینے کیلئے کیا گیا ہے - مہاتما نارائن سوامی جی نے اپنا جیون ویدک دھرم کے لئے ارپن کر دیا ہے - اور جو کسر رہ گئی تھی - وہ اُنہوں نے ستیاگرہ اندولن میں آہوتی دے کر پوری کر دی ہے +

۱۹۲۳ء میں جب متھرا میں دیانند شتابدی ہوئی تھی - تو وہاں میرے دماغ سے ہی یہ تجویز نکلی تھی - کہ مہاتما جی کو ودھائی دی جائے - اس پر مجھے ہی کہا گیا - کہ میں انہیں ودھائی پیش کروں - لیکن میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا تھا - کہ ان کو ودھائی پیش کر سکوں - کیونکہ وہ تیاگ مورتی اور بڑے مہاپرش ہیں - آخر کار میں نے ایک طریقہ سوچا - اور وہ یہ کہ اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا - اور اپنے ہاتھوں سے ان کے چرنوں کو چھو کر پھر وہ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے - اس طرح سمجھ لیا - کہ میں نے ان کو ودھائی دے دی ہے - اب پھر ان کو مبارکباد پیش کرنے کا سوال درپیش ہے - گو میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا - کہ ان کو مبارکباد دے سکوں - لیکن پہلے کی طرح ان کو جا کر ملوں گا - چاہے جیل میں ملوں یا جیل کے باہر اور ان کے چرنوں کی خاک کو اپنے ماتھے سے لگا کر سمجھوں گا - کہ میں نے اُن کو ودھائی دے دی ہے“ +

آریہ سماج کی پوزیشن

آریہ سماج نے حیدرآباد میں جو ستیاگرہ کی تحریک شروع کی ہوئی ہے - اس کے متعلق بعض حلقوں میں غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں - اور کئی اصحاب نادانستہ ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں - جن سے یہ غلط فہمیاں پھیل جاتی ہیں - اس سلسلہ میں میں آریہ سماج کی پوزیشن کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں - ہمارا ستیاگرہ نہ تو نظام کی گورنمنٹ کے خلاف ہے - اور نہ ہی اسلام کے خلاف ہے - بلکہ آریہ سماج کا ستیاگرہ صرف ان پابندیوں کے خلاف ہے - جو حیدرآباد میں ہمارے دھارمک ادھیکاروں پر لگی ہوئی ہیں - آریہ سماج ان تمام لوگوں کو جن کو ریاست میں ان کے جائز حقوق بھی ملے ہوئے نہیں ہیں دعوت دیتا ہے - کہ وہ اس کا ساتھ دیں - یہ دعوت کوئی امتیاز نہیں - کہ وہ کسی مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں - حیدرآباد میں صرف آریہ سماج ہی ستیاگرہ نہیں کر رہا - بلکہ ہندو مہاسبھا نے بھی ستیاگرہ شروع کر رکھا ہے - کانگرس نے ستیاگرہ شروع کیا تھا - لیکن بعد میں بند کر دیا - لیکن اب حالات ایسی صورت اختیار کر رہے ہیں - کہ کانگرس بھی پھر ستیاگرہ شروع کرنے پر مجبور ہو جائے گی +

فرقہ وارانہ تحریک نہیں

جو لوگ آریہ سماج کی تحریک کو فرقہ وارانہ تحریک بتلاتے ہیں - وہ غلطی پر ہیں - چونکہ ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں سے بے انصافی ہو رہی ہے - اس لئے اس تحریک نے یہ صورت اختیار کر لی ہے - اس بات کی شہادت کہ وہاں کے ہندوؤں کے ساتھ کیا اور کس قدر بے انصافی ہو رہی ہے - مسٹر بلونت رائے مہتہ جنرل سکریٹری ریاستی پرجا منڈل کی کتاب ”اے پیپ اِن ٹو حیدرآباد“ (A Peep in-to HyderAbad) سے بھی ملتی ہے - مسٹر مہتہ آریہ سماجی نہیں - وہ کانگرسی ہیں - مسٹر مہتہ نے اس کتاب میں بتا دیا ہے - کہ ریاست حیدرآباد کا کل رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہے - یہ ریاست رقبہ کے لحاظ سے ہندوستان بھر میں دوسرے درجے کی (پہلے درجے پر کشمیر) اور آبادی کے لحاظ سے اوّل درجہ کی ریاست ہے - نیز اس کی کل آبادی ۱۴۴۳۶۱۴۸ ہے - جس میں سے ۱۲۲۳۵۰۰۰ ہندو بستے ہیں - لیکن اس کثیر تعداد ہندو آبادی کے حقوق کس طرح کچلے جاتے ہیں - اس کا اندازہ مسٹر مہتہ کے دئے ہوئے اعداد و شمار سے بخوبی لگ سکتا ہے +

نظام سٹیٹ کی کل آمدنی ۸۴۲۱۰۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے - جس میں سے ۷۸۱۰۰۰۰۰ روپیہ سالانہ خرچ کیا جاتا ہے - اس خرچ میں سے صرف ۲۶ ۱۱۶۱ روپیہ تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے - اور وہ بھی زیادہ تر عثمانیہ یونیورسٹی پر - تعلیم پر اس لئے روپیہ کم خرچ کیا جاتا ہے - کہ آبادی زیادہ تر ہندوؤں کی ہے - اور نظام سرکار کو یہ گوارا نہیں - کہ ہندو پڑھ لکھ کر اپنے حقوق مانگنے لگیں - پرائیویٹ سکولوں کے بھی کھولنے کی اجازت نہیں - پہلے تھی - جب کہ کوئی دو ہزار کے قریب سکول ہندوؤں نے کھول لئے تھے - لیکن اب جب سے یہ حکم نافذ ہوا ہے - کہ پرائیویٹ سکول بھی بغیر اجازت حاصل کئے نہیں کھولے جا سکتے - ان سکولوں کی تعداد گھٹ کر تیرہ ۱۳ سو کے قریب رہ گئی ہے +

ہندوؤں سے بے انصافی

نظام راجیہ کی آٹھ کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی میں سے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ تو انہیں ذاتی اخراجات کے لئے ملتا ہے - اور سولہ ۱۶ لاکھ روپیہ ان کے شہزادوں کو خرچ کیلئے ملتا ہے - اس کے علاوہ کل رقبۂ ریاست کی ۱۴ء۶۵ زمین صرف صرفِ خاص کے لئے ہے - جس کی دو کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی نظام کی جیب میں الگ جاتی ہے +

ریاست میں جاگیرداروں کی تعداد ۱۱۶۷ ہے - جس میں گو تعداد کے لحاظ سے ہندوؤں کا حصّہ زیادہ ہے - لیکن جہاں تک آمدنی کا تعلق ہے - اس میں بھی ہندوؤں کی حق تلفی کی گئی ہے - ۱۹۱۳ء سے ۱۹۳۴ء تک اسّی ۸۰ سول افسر (آئی - سی ایس) مقرر کئے گئے - جن میں ہندو صرف سات تھے - غیر ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف دئے گئے - وہ تمام مسلمانوں کو دئے گئے - ہندوؤں کو ان کا مستحق نہیں سمجھا گیا - نیز پندرہ سو روپے سے دس ہزار روپیہ تک طلباء کو قابلِ ادائیگی قرضہ دیا گیا - وہ بھی مسلمانوں کو ہی دیا گیا - ۱۹۳۷ء فصلی میں ...۰ روپیہ غیر ملکی مسجدوں کی مرمت کے لئے دیا گیا - تین ۳ لاکھ روپیہ قاضیوں کو - تئیس ۲۳ ہزار روپیہ مکہ کے حاجیوں کو - ایک لاکھ روپیہ مکہ کی الفضل مسجد کے لئے دیا گیا - ایک لاکھ روپیہ دہلی کی جامع مسجد کو بھیجا گیا - پچھتر ہزار روپیہ محرم پر خرچ کیا گیا - لیکن اس کے مقابلہ میں کسی بھی ہندو انسٹی ٹیوشن کو قابلِ التفات سمجھا گیا - جوڈیشل محکمہ میں بھی ۱۲۶ مسلمان صرف بارہ ۱۲ ہندو لئے گئے +

ایک انگریز کی شہادت

ہندوؤں سے جو بے انصافی روا رکھی جاتی ہے - اس کی شہادت ایک انگریز مسٹر جان لا نے بھی دی ہے - جس نے اپنی سیر و سیاحت کے حالات اپنی ایک کتاب میں قلمبند کئے ہیں - وہ لکھتا ہے - کہ میں نے ریاست میں عالیشان مسجدیں تو دیکھیں لیکن ہندوؤں کا کوئی مندر نظر نہیں آیا - اگر کوئی مندر ہندوؤں کا دیکھا بھی - تو شہر کے باہر اور مسمار حالت میں تھا - جس کی وجہ یہ ہے - کہ جہاں مسلمانوں کو نئی مسجدیں تعمیر کرنے کی کھلی اجازت ہے - وہاں ہندوؤں کو ... بغیر اجازت مندر بنانے کی اجازت نہیں - بلکہ پرانے مندروں کی مرمت یا ان کو از سرِ نو تعمیر کرنے کی بھی اجازت نہیں - ۱۹۰۹ء میں ایک سرکلر جاری کیا گیا - جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے - کہ :-

”اس بات کے پیشِ نظر کہ یہ ایک اسلامی ریاست ہے وغیرہ وغیرہ ....“

اور دوسرے سرکلر کی رو سے حکم دیا گیا - کہ ”جہاں نئی مسجدیں بنائی جائیں - وہاں موجودہ مندروں کو ترقی بھی نہ دی جائے“

یہ ہے ریاست کی نوّے فیصدی ہندو آبادی کے شہری حقوق کی حالت ! ایک اور حکم جاری کیا گیا - کہ جہاں مسجد واقع ہو وہاں دونوں طرف سو فٹ کے فاصلہ پر باجہ نہیں بجایا جا سکتا - نیز مسجد کے قریب کوئی مندر بھی تعمیر نہیں ہو سکتا - نیز نماز کے پانچوں اوقات پر نصف گھنٹہ پہلے اور نصف گھنٹہ بعد بھی باجہ بجانے کی اجازت نہیں - ایک دفعہ دسہرہ اور محرم اکٹھے آئے تو دسہرہ کے باجے بجانے کی ممانعت کر دی گئی -

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

یہ تعلیم کس قدر زہریلی اور خطرناک ہے۔ اس پر بھی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مذہب کے نام پر جو قتل و کشت و خون ہوئے ہیں۔ تواریخ کے صفحے بذاتِ خود اس کے شاہد ہیں۔ اور مذہب کا چہرہ اس سے مقلدین کے کارناموں سے مہیب اور ڈراؤنا ہو گیا ہے۔ اسی تعلیم نے بے گناہ کے قاتل اور خونِ ناحق کے کرنے والے کو دُنیا میں قابلِ عزت اور آخرت میں بہشت کا مستحق قرار دیا۔ یہی تعلیم ہزاروں سہاگنوں کو بیوائیں۔ لاڈلے بچوں کو یتیم۔ بوڑھے آدمیوں سے ان کی زندگی کا سہارا چھین کر اُن کو بے یار و مددگار بنا چکی ہے۔

زندہ آدمیوں کو جلایا گیا۔ سینکڑوں کو تہ تیغ کیا گیا۔ صرف اس لئے کہ وہ خاص تعلیم اور خاص اصولوں سے منکر تھے۔ اور قاتلوں کو یہ سکھایا گیا۔ کہ تم غازی ہو۔ اور اگر مر جاؤ گے تو سیدھے بہشت میں جاؤ گے۔ سوامی دیانند نے اس تعلیم کو شخصی۔ مجلسی۔ ملکی۔ ذہنی اور روحانی ترقی کے سدِ راہ پاکر اس پر نکتہ چینی کی۔ اور اس کے خلاف ... آواز اُٹھائی۔ تو اسلامی علماء اس پر بڑے چراغ پا ہوئے۔ کہ یہ اسلام پر بہتان ہے۔ اور اسلام ایسی تعلیم کو ہرگز ہرگز روا نہیں رکھتا۔ لیکن کیا یہ تعلیم اسلام میں روا نہیں۔ اس کے ثبوت کے لئے چنداں دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ چھوڑ دو ماضی کو جس کی تاریخ غازیوں کے کارناموں سے نالاں ہے۔ آج کل کیا حالت ہے۔

آنجہانی مولانا محمد علی اسلام میں ایک برگزیدہ اور معتقد ہستی تھے۔ انہوں نے اسی تعلیم کے زیر اثر کہا تھا۔ کہ:۔

"ایک فاسق و فاجر مسلمان مہاتما گاندھی سے اچھا ہے"۔

اور پھر اس کی تائید اُن کے مرشد مولانا عبدالباری فرنگی محل نے کی۔ وجہ یہ ہے کہ ایک مسلمان چونکہ مسلمان اور کلمہ گو ہے۔ اس لئے وہ بہشت کا حقدار اور نجات کا مستحق ہے۔ مگر اور کوئی شخص خواہ کتنا ہی نیک عمل اور پاکیزہ چلن کیوں نہ ہو۔ وہ جہنمی ہے اور ہرگز بہشت میں نہیں پہنچ سکتا۔

اسلامی علماء نے رشی کی تنقید سے لاجواب ہو کر یہ تو کہا ہے۔ کہ اسلام ایسی تعلیم ہرگز نہیں دیتا لیکن علماء مفسرینِ اسلام کی تحریریں رشی کے ہمارے اعتراض کا بین ثبوت ہیں۔ مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ نے حضرت محمد صاحب کی شفاعت سے انکار کر کے یہ تو لکھ دیا۔ کہ شفاعت کے معنی میں تعلق پیدا کرنا۔ مگر سورہ بقر کی تفسیر کرنے ہوئے صفحہ ۱۱۳ پر شفاعت کے معنے سفارش ہی کئے ہیں۔ سو یہ بھی

(گذشتہ سے آگے)

تفسیر قرآن مجید پر رشی دیانند کی چھاپ

مسئلہ شفاعت

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

(از سیٹھ چرنجیو جی پلیڈر لسپرور)

آنجناب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اپنی تفسیر کے ص۸ پر فرماتے ہیں

"چونکہ ایک مالک اپنے نوکر کی خطا معاف کر سکتا ہے۔ تو خدا کیوں نہیں کر سکتا"۔

آگے چل کر آپ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "قیامت کے دن آنحضرت خدا تعالیٰ کے آگے سفارش کریں گے"۔ (ملاحظہ ہو ص۳۲۹ تفسیر مذکور)

یہاں شفاعت کے ساتھ دل الٰہی بھی ضروری قرار دیا ہے۔ شفاعت کرنے والے بھی اس کے متعلق شفاعت کریں گے۔ جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے۔ (شفاعت کے معنی کیا؟) حدیث شفاعت میں نبی کریم فرماتے ہیں۔ کہ

"میں قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں سجدہ میں گر جاؤں گا۔ یہاں تک کہ مجھے حکم ہو گا۔ کہ تمہاری بات قبول کی جاوے گی۔ اور شفاعت کرو۔ تمہاری شفاعت قبول کی جاوے گی"۔

وہ حدیث کیا ہے؟ یہ معلوم ہوتی ہے۔

"بخاری و مسلم میں دونو جہانوں کے سردار اشرف المخلوقات سرورِ کائنات فخرِ موجودات سے یوں روایت آتی ہے۔ کہ قیامت کو میں عرش کے نیچے آ کر سربسجود ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کہونگا۔ مجھ پر خدا کی حمد و ثنا کے دروازے کھل جاویں گے۔ جو اس وقت میرے خیال میں بھی نہیں۔ جب تک خدا کی رضا ہو گی۔ میں سربسجود رہوں گا۔ ارشاد باری تعالےٰ ہو گا۔ کہ محمدؐ سر اُٹھائیے۔ آپ سوال فرمائیں۔ میں قبول کروں گا۔ اور شفاعت کرو۔ آپ کی شفاعت منظور ہو گی"۔

اور پھر فرمایا۔ کہ:۔

"میرے لئے ایک حدِ مقرر ہو گی۔ پھر اُمت کو میں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوبارہ ایسا کروں گا۔ اسی طرح چار مرتبہ کا ذکر سرورِ کائنات نے فرمایا ہے"۔

"تحفۃ الوہابیہ" ص۸۸ مرتبہ اسماعیل غزنوی اور مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرت سر حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول رسالہ "نورِ اسلام" میں رقمطراز ہیں۔ کہ:۔

"سخت دل سے سخت اور نامہربان آقا بھی نوکر کی ذرا معاف کر دیتا ہے۔ اگر خدا البانہ کرے تو وہ بنئے ... لالوں سے بھی زیادہ کنجوس ہو گا"۔

متذکرہ بالا اقتباسات پڑھ کر ناظرین ضرور اس نتیجے پر پہنچیں گے۔ کہ یہ تصور الٰہی ایک بڑے گھٹیا درجے کے بادشاہ کا ہے۔ جو کہ عدل و انصاف کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ عدل و انصاف اور سفارش اجتماعی چیزیں ہیں۔ مگر مقامِ شکر ہے۔ کہ رشی دیانند کی نکتہ چینی اور آریہ سماج کے اعتراضات رائیگاں نہیں گئے وہ اپنا اثر کر گئے ہیں۔ اگرچہ یہ چیلنج آریہ سماج کو بڑا مہنگا پڑا ہے۔ وہ زمانہ گیا۔ جب قرآن مجید کو پرانی حالت میں پیش کیا جاتا تھا۔ اب علم و عقل اور روشنی کا زمانہ ہے۔ اب تو وید کی موجودگی میں قرآن ... تو ایسے ہی ہے۔ .... جیسے سورج اور چاند۔ جیسے چاند سورج سے روشنی لے کر چمکتا ہے۔ قرآن مجید کو روحانی روشنی وید سے حاصل کرنی ہو گی۔

یہ امر باعثِ مسرت ہے۔ کہ امام الہند مولانا آزاد جنہوں نے قرآن مجید کو .... Rationalise کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مسئلہ شفاعت کو قطعی جواب دے کر ویدک اصول کا پرچار کرتے ہیں۔

بقول:

"پیچھے صاحب، دی پیچھی عدالت
اوتھے نہیں کوئی کرماں کا لت۔
کرمیں ہوگ نبیڑا۔
پیوڑے جب البیلو کو بیچ ایتھوں کو"
"پاپو بیٹا باپ پوتا پاکھے میں جو حبیب
کون کیہے میں۔ خاموشی بولی منیوں کے ڈوبے کا"

مولانا صاحب سورہ بقر کی تفسیر ص۱۲۵ پر رقمطراز ہیں۔ کہ

"انسان کی نجات و سعادت کا دار و مدار اعتقاد و عمل پر ہے۔ نہ کہ کسی خاص گروہ بندی پر۔ نوعِ انسانی کے لئے دینِ الٰہی ایک ہی ہے اور یکساں طور پر سب کو اسی کی تعلیم دی گئی ہے۔ پس جو پیروانِ مذاہب نے دین کی وحدت اور عالمگیر حقیقت ضائع کر کے بہت سے مختلف اور متخاصم جتھے بنا لئے ہیں۔ یہ صریحی گمراہی ہے"۔

اصل دین توحید ہے۔ یعنی ایک پروردگار عالم کی براہ راست پرستش کرنا اور تمام بانیان مذاہب نے اسی کی تعلیم دی ہے۔ اس کے خلاف جس قدر عقائد اور اعمال اختیار کر لئے گئے ہیں اصلیت سے انحراف کا نتیجہ ہیں"۔

اگرچہ شفاعت کے مروجہ عقیدہ کی مولانا صاحب نے کافی سے زیادہ تردید کر دی ہے۔ مگر اگلے صفحے پر تو رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔

"جو لوگ (پیغمبر اسلام پر) ایمان لاتے ہیں۔ وہ ہوں یا وہ لوگ جو یہودی کہلاتے ہیں۔ یا نصاریٰ اور صابی ہوں۔ کوئی بھی ہو۔ اور کسی گروہ بندی سے تعلق رکھتا ہو۔ لیکن خدا کا قانونِ نجات یہ ہے۔ کہ جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ اور اس کے عمل بھی اچھے ہوئے۔ تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا۔ اس کے لئے تو کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی بات کی غمگینی"۔

"کائنات خلقت میں اس کے تمام کام عدالت کے ساتھ قائم ہیں۔ اور اس نے قیام ہستی کے لئے یہی قانون ٹھہرا دیا ہے"۔ ص۱۰۳

مولانا صاحب کا نظریہ پڑھ کر بے اختیار منہ سے نکلتا ہے۔ کہ رشی دیانند کی نکتہ چینی نے قرآن مجید کے مسئلہ شفاعت کے متعلق کئے جانیوالے اعتراض دُور کر کے قرآن مجید کو جو ہلال آسمانِ وید مقدس کی ضیا سے چودھویں کا چاند بنا دیا ہے۔

اسی عدالت کے ماتحت مسئلہ سزا و جزا کو امام الہند نے ایک خوبصورت طریق میں پیش کیا ہے۔ کہ جی چاہتا ہے قلم چوم لوں۔ آپ تفسیر کے صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱ پر فرماتے ہیں۔ کہ

"کائنات ہستی کا عالمگیر قانون یہ ہے۔ کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی اثر رکھتی ہے۔ ممکن نہیں یہاں کوئی شئے اپنا وجود رکھتی ہو۔ اور اثرات و نتائج کے سلسلہ سے باہر ہو۔ پس جس طرح تمام اجسام و مواد میں خواص و نتائج رکھے ہیں۔ اسی طرح اعمال میں بھی خواص و نتائج ہیں۔ اور جس طرح جسم انسانی کے قدرتی انفعالات ہیں۔ اسی طرح روحِ انسانی کے لئے بھی قدرتی انفعالات ہیں۔ جسمانی مؤثرات جسم پر مؤثر ہوتے ہیں۔

(بقیہ ص۱۸ پر)

Haridwar. Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

مونڈن سنسکار

شری لالہ امیر چند جی رئیس بینکر پرنسپل سبھاسد آریہ سماج لدھیانہ کے سپتر لالہ شانتی سمدوپ جی کے سپتر چرنجیو مدن موہن کا مونڈن سنسکار پنڈت ہردیال جی شاستری و پنڈت شوبھا رام جی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ ممبران آریہ سماج کے علاوہ شہر کے معززین بڑی بھاری تعداد میں اس شبھ اوسر پر پدھارے۔ شری لالہ امیر چند جی بینکر نے اس خوشی میں آریہ ہائی سکول منسلکہ مڈل سکول لدھیانہ کو بلڈنگ کے لئے ایک ہزار روپیہ دان دیا۔ جہاں آئے ہوئے سجنوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔ وہاں شام کو بڑے اعلےٰ پیمانے پر ضیافت بھی کی۔ جس میں آریہ ممبروں کے علاوہ شہر کے معززین بڑی بھاری تعداد میں شامل ہوئے ✣

(لبھو رام ممبر لدھیانہ)

اُپدیشک ودیالیہ میں نیا داخلہ

دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور میں نئے ودیارتھیوں کا پرویش یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۳- اپریل ۱۹۳۹ء کو ہوگا۔ جو بھی آریہ سماج کے اُپدیشک بننا چاہیں۔ انہیں ابھی سے ودیالیہ کے آچاریہ سے چھپے ہوئے پرویش پتر منگوا کر بھر کر بھیج دینے چاہئیں۔ پارتھی کی عمر اٹھارہ ورش سے زیادہ ہونی چاہیے اور وہ گیتا سنسکرت میں بھاگیہ کے ساتھ انٹرنس پاس ہونا چاہیے۔ خالی انٹرنس پاس ہیں سنسکرت۔ فارسی یا عربی جاننے والے کو وششٹتا دی جائے گی۔ یوگیہ ودیارتھیوں کو ودیالیہ سے بھرن پوشن کی امداد بھی دی جائیگی ✣

(آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور)

وششٹ سوچنا

تمام آریہ سماجوں اور دیگر سجنوں کی سیوا میں سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انوسندھان وبھاگ کی طرف سے شریمان پنڈت دیو شنکر جی سدھانت بھوشن دورے پر نکلے ہیں۔ انہیں آریہ ماسک پتر کے نئے اور پرانے خریداروں سے چندہ وصول کرنے اور "ویدک آرش کوش" کا پیشگی دام وصول کرنے کا ادھیکار ہے۔ اس کے لئے اُن کو دی ہوئی رسید مستند ہے۔ سبھا سے پکی رسید بعد میں بھیجی جاویگی ✣ ان کے پاس انوسندھان وبھاگ ساہتیہ وبھاگ کی پرکاشت پستکیں بھی ہیں۔ جو ان سے نقد دام دے کر خریدی جا سکتی ہیں ✣

(سوامی دیانند تیرتھ ادھشٹاتا انوسندھان وبھاگ گورودت بھون آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور)

گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو

گوروکل یونیورسٹی کانگڑی کا ۳۷ واں سالانہ جلسہ البرٹا کی تعطیلات میں ۷- ۸- ۹- اور ۱۰- اپریل ۱۹۳۹ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس شبھ اوسر پر وزیر تعلیم یو۔ پی شری یُت بابو سمپورنا نند جی ۹- اپریل اتوار کو کنووکیشن ایڈریس دیں گے ✣

(ستیہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی)

مانڈلے میں حیدرآباد دوس

۲۲- جنوری ۱۹۳۹ء کو آریہ ہندو جنتا کی ایک سارودلنک سبھا آریہ سماج مندر مانڈلے میں شری یُت لکشمن پرشاد جی ورما کے سبھا پتتو میں ہوئی جس میں شری یُت منسراج جی پروہت تھا پنڈت ہنس راج جی بھجنوپدیشک اور شری یُت پردھان سبھا نے جنتا کے سامنے حیدرآباد کی پیڑت جنتا کے سمبندھ میں سب حالات ورنن کئے۔ تت پشچات پردھان جی نے پروٹسٹ پرستاؤ پیش کیا۔ جو سرو سمتی سے سویکار کیا گیا ✣ (ودام لال گلاٹی منتری)

ڈو آریہ سجنوں کی پرتگیا

یہاں کے دو آریہ سجنوں مہاشہ بوٹی رام جی اور مہاشہ مایا داس جی نے یہ جان کر کہ حیدرآباد ستیہ گرہ کیلئے دھن کی بہت ضرورت ہے۔ اس پرتکاریہ کیلئے پچیس پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیجنے کی پرتگیا کی ہے۔ جب تک ستیاگرہ چلتا رہے گا۔ پچاس روپے ماہوار یہاں سے بھیجے جایا کرینگے۔ چنانچہ آج مبلغ پچاس روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا گیا ہے ✣

(۲) آریہ سماج چک جھمرا کا یہ اجلاس شری مہاتما نارائن سوامی جی کی گرفتاری و سزا یابی پر انہیں ہاردک ودھائی دیتا ہوا انہیں ہر ممکن یقین دلاتا ہے۔ کہ آریہ سماج چک جھمرہ ان کی پیروی کرتا ہوا ستیاگرہ میں اپنی آہوتی دینے کو ہر وقت تیار ہے ✣

منتری آریہ سماج چک جھمرہ (لائلپور)

آریہ سماج دارالسلام کا پروٹسٹ

آریہ سماج دارالسلام (برٹش ایسٹ افریقہ) دلیپ کنور آریہ گرلز سکول میں ۲۲- جنوری کو ۴½ بجے شام کو تمام ہندو سوسائیٹیوں نے مل کر حیدرآباد دوس منایا۔ مسٹر گنانتا۔ سردار سنت سنگھ۔ مسٹر رونا۔ مادھو جی بھائی جی بھائی۔ ہیرا رام جی۔ اور رام پرشاد جی آدی مہانو بھاؤں نے وِیا کھیان دئے۔ حیدرآباد میں ہونے والے اتیاچاروں کا دگ درشن کراتے ہوئے پروٹسٹ پرستاؤ سویکار کئے گئے۔ دھن سنگرہ کر کے آریہ کانگرس شولاپور کو بھیجنے کا نشچہ کیا گیا ✣ (رائے چند مہتہ منتری)

حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں لاہور میں ہندوؤں کا جلسہ

بقیہ صفحہ ۱۴

صرف ایک دن دسہرہ منانے کی اجازت دی گئی۔ نیز ہندوؤں سے مفتوح قوم کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔ اگر بڑے سے بڑے ہندو کی کوئی ادنےٰ سے ادنےٰ مسلمان بھی توہین کر دے۔ تو اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی ✣

نظم و نسق یہ تو ہوا شہری حقوق کا حال اب ذرا نظم و نسق کی حالت سنئے:۔

اس کے متعلق مسٹر مہتہ کے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے آدمیوں اور مطلق العنانی میں ایک طرح کا سمجھوتہ ہے۔ برائے نام اسمبلی ہے۔ کیونکہ اسے کسی قسم کے اختیارات نہیں ہیں۔ اس کے تمام ممبر وزیر اعظم نامزد کرتا ہے۔ نیز کئی قانون ایسے ہوتے ہیں۔ جو اسمبلی سے پاس کرائے بغیر ہی نافذ کر دئے جاتے ہیں۔ نظام گورنمنٹ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے۔ جو سال بھر سے تحقیقات کر رہی ہے۔ مگر اس نے کوئی رپورٹ نہیں کی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کمیٹی منٹو مارلے ریفارمز کے مطابق ریاست میں ذمہ دار حکومت کے قیام کے امکان کے متعلق سفارش کرے گی۔ حالانکہ برطانوی ہند میں یہ اصلاحات بالکل پرانی ہو چکی ہیں۔

پنڈت جواہر لال کا بیان

پنڈت جواہر لال کے بیان کے مطابق سیاسی جلسے تو نام کو بھی نہیں ہو سکتے۔ مذہبی جلسوں کے لئے بھی اجازت لینی پڑتی ہے جو عام طور پر نہیں دی جاتی۔ پنڈت جواہر لال نے کیا خوبصورتی کی بات کہی ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آزادی چھیننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں آزادی ہے ہی نہیں۔ ریاستی پرجا منڈل پر ایسی شرطیں لگائی گئیں جن کا پورا کرنا مشکل تھا۔ اسلئے یہ آرگنائزیشن نہ بن سکی ✣

ہری جن سنگھ سیوک نے مہاتما گاندھی کا جنم دن منایا تھا۔ چنانچہ جلسہ کے لئے اجازت طلب کی گئی۔ جب دو گھنٹے جلسہ ہونے کو رہ گئے۔ تو منتظمان سے دو ہزار روپیہ نقد کی ضمانت مانگ لی گئی ✣

ماتمی جلسوں کو بھی سیاسی جلسے تصور کیا جاتا ہے۔ نیز گھنشیام سنگھ گپت سپیکر سی پی اسمبلی کو جب وہاں کے آریوں نے ایڈریس دینے کی اجازت مانگی۔ تو نہ دی گئی ✣

ہم کیا چاہتے ہیں ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں دھارمک ادھیکار دئے جائیں۔ ہمیں حسب مرضی پوجا کی اجازت دی جائے۔ مندر بنانے کی اجازت ہو۔ گھروں میں ہون کنڈ بنانے کی آزادی ہو۔ جب کانگرس بھی یہ محسوس کرتی ہے کہ حیدرآباد میں ہندوؤں کو شہری آزادی حاصل نہیں ہے۔ تو پھر آریہ سماج کو کون قصوروار قرار دے سکتا ہے۔ اگرچہ کانگرس نے اندولن بند کر دیا ہے۔ مگر کانگرس بھی پھر ضرور ستیاگرہ کرے گی۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ جے پور۔ راجکوٹ۔ میسور اور ٹراونکور میں تو ستیاگرہ کرے۔ مگر حیدرآباد میں نہ کرے۔ ہم نظام کے خلاف نہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ نظام ہمارے بادشاہ بنے رہیں۔ لیکن جس طرح مسلمانوں کو ان کے مذہبی حقوق حاصل

بقیہ صفحہ ۱۲ مندر پرویش

بڑھیا بولی ـــ "سوامی جی"۔

مادھو نے دیکھا کہ سوامی آتمانند جی ادھر ہی آ رہے تھے۔ مادھو ان کو پہچانتا تھا۔ یہ پہلے ہر دن شوالے میں آیا کرتے تھے۔ لیکن ایک دن پجاری نے ان کو کچھ برا بھلا کہہ دیا۔ تب سے انہوں نے شوالہ میں آنا چھوڑ دیا تھا۔ مادھو کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے اور بولے "اس وقت یہاں کیسے؟"

"سوامی جی۔ یوں ہی چلا آیا"۔

"آرتی کا وقت ہے۔ کیا شوالے میں نہیں گئے"؟

"نہیں"۔

"کیوں؟"

"اچھا نہیں لگتا"۔

سوامی جی مسکرائے اور بولے ـــ

"کیا تم پوجا نہیں کرتے بیٹا؟"

"نہیں"۔

"مگر کرنی چاہئے۔ تم براہمن کی سنتان ہو۔ ایشور کا نام لینا تمہارا دھرم ہے۔ اور یہ کون ہے؟ ـــ بڑھیا"۔

"ہاں سوامی جی۔ بابا نے آج اسے بہت مارا ہے"۔

"ہرے۔ ہرے۔ مادھو! دیکھو تم دونو بچے بھگوان کا نام ضرور لیا کرو۔ اور بھگوان بھوتیشور کی پوجا کیا کرو"۔

"کیسے؟"

"شوالے میں۔ اور کیا؟"

"نہیں سوامی جی۔ بابا کی مار کون کھائے گا؟"

"نہیں۔ تم شوجی کی ایک اور مورتی بنا لو مٹی کی ہی سہی اور ہاتھ جوڑ کر روز پرارتھنا کیا کرو بیٹا۔ اس سے تمہیں گیان پراپت ہوگا۔ اور بھگوان بھوتیشور تمہاری رکھشا کرینگے"۔

بڑھیا بولی ـــ "اور میری بھی؟"

سوامی جی ہنس پڑے اور بولے ـــ "ہاں۔ تیری بھی"۔

بڑھیا بولی ـــ "پھر بابا مجھے اور مادھو بھیا کو ماریں گے تو نہیں؟"

"نہیں بیٹا۔ کبھی نہیں ماریں گے۔ بھگوان تمہاری رکھشا کریں گے۔ تم پر ماتما کی پوجا کرو۔ تمہارا کلیان ہوگا۔ اور یہ بھی برتن ہوں گے"۔

سوامی جی نے گھاٹ کے نیچے اتر کر اپنے کمنڈل میں جل بھرا۔ پھر چل دیئے۔

اُن کے جانے کے بعد بڑھیا بولی ـــ

"مادھو بھیا!"

"ہاں"۔

"جے شو شمبھو کیلاش پتی"۔

دونو ایک دوسرے کی اور دیکھ کر ہنس پڑے۔ اور زور سے ہنس پڑے۔

(۵)

دوسرے روز ہرکھو مہتو کی چوپال میں لگ بھگ پانسو آدمی لٹھ بند جن میں گاؤں کے سبھی اچھوت شامل تھے۔ جمع ہو کر ایک سبھا کر رہے تھے۔

چودھری جی نے کہا ـــ "ہماری پرارتھنا کو ان لوگوں نے ٹھکرا کر سمجھوتے سے انکار کیا"۔

ہرکھو مہتو بولا ـــ "تو ہم انہیں ٹھکرا کر اپنا ادھیکار اُن سے زبردستی چھین لیں گے۔ گاؤں میں ان پرنتا ابھیمانیوں اور اندھ اچھوتوں کے وردھیوں کا ایک بچہ بھی جینا نہ بچے گا۔ اور شوالہ ہمارا ہے۔ ہمارا ہی رہے گا"۔

ایک ساتھ پانسو لاٹھیاں اونچی ہو گئیں۔ اور سبھی کے منہ سے ایک سور میں یہی آواز نکلی ـــ "شوالہ ہمارا ہے۔ اور ہمارا ہی رہے گا"۔

بڑی سنسنی پھیل رہی تھی۔ بڑھیا ایک کونے میں کھڑی سب کچھ سن رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک اور بھی بحث مباحثہ ہوتا رہا۔

بڑھیا وہاں سے چل دی۔

\+ \+ \+ \+ \+ \+ \+ \+ \+

مادھو املی کے پیڑ پر چڑھا املی توڑ رہا تھا۔ نیچے سے بڑھیا نے آواز دی ـــ

"مادھو! او مادھو بھیا"۔

مادھو جلدی سے نیچے اتر آیا۔ اور بولا ـــ "کیا؟"

بڑھیا نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا ـــ "لڑائی ہوگی۔ بہت آدمی لاٹھی لئے آ رہے ہیں"۔

"کہاں؟"

"ہرکھو مہتو کے یہاں"۔

"ہاں۔ بابا بھی کہہ رہے تھے"۔

"پھر؟"

"وہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ شوالے میں گھس جائیں گے"۔

"یہ نہیں ہوسکتا۔ میں جاؤں گا بابا کو خبر کر دوں گا"۔

"نہیں مادھو...... مادھو بھیا۔ مجھے ہرکھو مہتو نے دیکھا ہے۔ مجھے مار ڈالے گا وہ"۔

"تو پھر سوامی جی کے پاس چلیں؟"

"چلو"۔

دونو چل دیئے۔ تھوڑی دور پر سوامی آتمانند جی کی کٹیا تھی۔ سوامی جی نے بچوں کو آتے دیکھا۔ بولے ـــ "ہاں۔ تو تم پوجا کرتے ہو اب؟" ـــ "کیوں مادھو؟"

مادھو بولا ـــ "نہیں"۔

"تو بڑھیا؟"

بڑھیا بولی ـــ "ہاں سوامی جی۔ یہ دیکھو۔ میں نے مٹی کی مورتی بنا رکھی ہے بھوتیشور کی"۔

اتنا کہہ کر اس نے اپنے آنچل کی کھونٹ سے مٹی کی شو مورتی کھولی۔ اور سوامی جی کے سامنے رکھ دی۔ سوامی جی چکت ہو گئے۔ اور بولے ـــ "بڑھیا۔ تو اب ڈرتی تو نہیں؟"

"نہیں سوامی جی۔ اب ڈر کا ہے کا۔ لیکن بہت سے آدمی جمع ہیں۔ اب لڑائی ہوگی؟"

سوامی جی کو بھی ساری خبر معلوم ہو چکی تھی۔ انہوں نے مادھو کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس کے کان میں کچھ کہا۔

تھوڑی دیر بعد مادھو اور بڑھیا اس کڑاکے کی دوپہر میں چپ چاپ شوالے کے اندر چوروں کی طرح گھس رہے تھے۔

(۶)

سانجھ کو آرتی کے سمے بڑی بھیڑ تھی جن کے ہاتھ میں دیکھو وہی لاٹھی۔ چوکیدار لوگ شوالے کا پہرہ دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جوں ہی آرتی شروع ہوئی۔ اور گھڑیال سنکھ آدمی کی آواز سنائی پڑی۔ توں ہی پانچ سات سو لٹھ بند اچھوتوں کے دل نے شوالے پر حملہ کر دیا۔ آدھ گھنٹہ تک خوب ڈٹ کر لاٹھی چلی۔ اچھوتوں کی تعداد زیادہ ہونے کے کارن وہ لوگ شوالے پر ٹوٹ پڑے۔ دوار پر پجاری نے ترشول سے مارنا چاہا۔ لیکن سر پر ایک لاٹھی پڑتے ہی وہ گر گئے۔

"جے شو شمبھو کیلاش پتی" کا نعرہ ہوا میں گونج اٹھا۔ اچھوت لوگوں نے شوالے پر قبضہ جما بھیتر کا دوار کھول دیا۔ لیکن یہ کیا؟ بھگوان بھوتیشور کا مندر بھی خالی تھا۔ ان کا ارگھا بھی خالی استھان تھا۔ کیول شولنگ کا پتہ نہ تھا۔ سب کے سب چکرا گئے یہ کیا ہوا۔ بھگوان کی مورتی کہاں چلی گئی۔ چودھری بولا ـــ "یہ تھا ذات ابھیمانی اٹھا لے گئے"۔

طاقت یا شکتی کی دُنیا میں ہل چل
ڈاکٹر۔ حکیم۔ ویدوں کو کھلا چیلنج

شو لوپونڈ کا اُپہار

ڈاکٹر۔ حکیم۔ ویدوں اور سردساد ہاں کو اس نوٹس دوا کا سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ جو شخص نیچے لکھی بیماریوں کا اُوپری علاج کا مشہور مرہم سے اُتم نسخہ ہمیں بتلا دے اور وہ استعمال سے اس سے اچھا ثابت ہو۔ تو اس کو تلو پونڈ اپہار (انعام) دیا جاویگا۔

کام دیو شمبھو مرہم۔ ان لوگوں کیلئے امرت ہے جو لوگ بچپن کی کُٹیو کے کارن اپنی شکتی کا ناش کر کے دُنیا کے آنند سے نراش ہو چکے ہیں۔ نس نس جن کی پیچھے خراب ہو چکے ہیں۔ نیلا پانی رگوں میں بھر گیا ہے۔ جڑ پتلی پڑ گئی ہے۔ ٹیڑھا پن آ گیا ہے۔ سستی نامردی نے کسی کام کا نہیں رکھا ہے۔ علاج کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ وہ لوگ اس دوا کو منگوا کر لابھ اٹھا دیں۔ یہ پہلے ہی دن اپنا چمتکار دکھلاتی ہے۔ لگاتار چودہ دن کے استعمال سے اپرو کت سب بیماریوں کو دور کر کے منش کو پھر سے جوان بنا دیتی ہے۔ اس کے لگانے سے کسی قسم کی جلن چھالا وغیرہ نہیں پڑتا۔ ترکیب آسان ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ روپے (دشر) نمونہ ایک روپیہ ۸ (عہ)

پتہ حکیم ظہیر الحسن میونسپل کمشنر متھرا (یو۔ پی)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کیلئے اُن وغیرہ اور گرم بستروں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے دان دیتے سمیہ اس طرف ضرور دھیان دیں۔ یہ سنستھا آپ کے دان سے ہی چل رہی ہے۔

منتری کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور (پنجاب)

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریوں کا آبائی وطن

بقیہ صفحہ ۱۰

اس لئے انہوں نے اپنی قوم کے نام پر اس دلیش کا نام "آریہ ستھان" رکھ دیا۔ جیسے اینگل جاتی کے لوگوں نے ایک دیش کا نام اپنے نام پر اینگل ستھان رکھا۔ اور وہ آج انگلستان کے نام سے مشہور ہے۔ اسی طرح انہوں نے اس کا نام آریہ ستھان رکھ دیا۔ بھاشاؤں میں پہلے حروف چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً Company کو "کو" لکھ دیتے ہیں۔ اس لئے ستھان نے ستھا کو اڑا کر آریان اور آریان سے بگڑ کر ایران بن گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایرانی لوگوں کی کتابوں میں ہمارا ذکر ہے۔ مگر ہماری کتابوں میں ان کا نہیں۔

ان کی کتاب ژند اوستا میں "اوم" "دید" "یگیہ" وغیرہ کا استعمال ہے۔ اور ان کی دھارمک پستک میں وید منتر بھی موجود ہیں۔ وہاں کے سب شہروں کے نام سنسکرت کے ہیں۔ مثلاً "سمرقند" "سمرکھنڈ" "بخارا" "بھوکھارا" "ستھان" "شاستان" "اسفہان"۔ شستھان۔ یعنی گھوڑوں کا ستھان رکھ دیا۔

"د" "ب" میں بدل جاتا ہے۔ جیسے وید کو "بید" کہتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام "ارب ستھان" اور اس سے بگڑ کر عربستان یا عرب پڑ گیا۔

دنیا کی موجودہ حالت اور ویدک دھرم

بقیہ صفحہ ۱۱

اور تواریخ کے صفحات خون سے لال کر دیئے۔ زبردستی اپنے دھرم میں دوسروں کو شامل کرنے لگے۔ اور یہی ان کا ایک اعلےٰ ثواب سمجھا جانے لگا۔ دیگر دھرم کرم کو جھوٹا سمجھا جانے لگا۔ اس کی چنداں پرواہ نہ رہی۔ کرم کے اصول کی طرف سے غافل ہو گئے۔ "جیسا کرنا ویسا بھرنا" اس موٹے اصول کو انہوں نے بھلا دیا۔ آتما کی اُنّتی کے سادھن یعنی یوگ، دھیان اور نیک کرموں سے کرنے کا اصول جاتا رہا۔ اور اپنے اپنے ہادی کی سفارش پر تکیہ لگا بیٹھے۔ بدھ نے اہنسا کے اصول کو چھوڑ کر وہ ہنسا کی حد پر پہنچ گئے۔ انسانوں پر ہاتھ صاف کرنے شروع کر دیئے۔ انسانی زندگی کی کوئی قدر و قیمت نہ رہی۔ جانوروں کو کاٹ کاٹ کر کھانا شروع کر دیا۔ اور تبلیغ کی خاطر تلوار اُٹھائی۔ ادھر جابجا ناجائز طریقے

استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ نجات کے دلانے میں کسی دوسرے کو حصہ دار یا ٹھیکہ دار سمجھنا اور اس کی پوجا کرنا۔ اور خوش کرنے کی تدبیر کرنا۔ یہ اوّل درجہ کا شرک ہے۔ ایسے لوگ کبھی وحدانیت کے دعویدار نہیں بن سکتے۔ ان کی انسان پرستی اور تبلیغ کی ناجائز سرگرمیوں نے دنیا میں نہایت اشانتی اور اندھیر مچا رکھا ہے۔ یہ ہر دو مذاہب دنیا کو سیدھے راستے پر رکھنے میں سخت ناکامیاب ہوئے ہیں۔ کرم کے اصول پر ان کا کوئی زور نہیں ہے۔ سارا زور تبلیغ پر ہے۔ "جیسا کرنا ویسا بھرنا" اس کو بھلا بیٹھے ہیں۔ یورپ میں عیسائیت کا کچھ اثر نہیں۔ کیونکہ اس نے کرم کے بہاں اصول پر کبھی زور ہی نہیں دیا۔ دنیا کی قومیں اسی لئے ایک دوسرے کی تباہی کے درپے ہیں۔ نہ ہی اسلام کرم فلاسفی پر زور دیتا ہے۔

جب تک نجات کو محض نیک کرم پر ہی منحصر نہ کیا جاوے۔ کوئی نیکی پر کاربند نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی دنیا میں سکھ اور شانتی قائم ہو سکتی ہے۔ بدھ دھرم کی بہت سی خرابیوں کو انہوں نے ضرور دور کیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ان مذاہب نے دنیا میں خرابیاں پیدا کی ہیں۔ اور یہ دنیا کی حالت کو بہتر نہیں بنا سکے۔

صرف ویدک دھرم کے اصول ہی ہیں۔ جو کہ دنیا سے انسان پرستی۔ بُت پرستی۔ جھوٹی اہنسا اور جھوٹی تبلیغ کی خرابیوں کو مٹا سکتے ہیں۔ اور سنسار میں شانتی قائم کر سکتے ہیں۔ ویدک دھرم سچے گیان۔ نیک کرم اور یوگ ودیا اور ان کے ذریعہ آتمک اُنّتی کرنے پر زور دیتا ہے۔ اور اس طرح نجات کا سچا راستہ بتاتا ہے۔ یہ اپنی رکھشا کی خاطر ہی کھشاتر بل کے استعمال کا پرچار کرتا ہے۔ محض پرچار کے ذریعہ تبلیغ کا حامی ہے۔ نہ کہ تلوار یا زبردستی یا ظلم و تعدی یا مردم آزاری کے ذریعہ۔

یہ پبلک سبھا اور سوشل خرابیوں کو دور کرنا اپنا شعار بناتا ہے۔ غرضیکہ اس کے اصول سراسر دنیا میں سکھ اور شانتی کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اور یہی دنیا کی موجودہ خرابیوں کا سچا علاج ہے۔ سب کو اس کی بڑھتی میں دن رات تن من اور دھن سے کوشاں ہونا چاہئے۔

ع ہم نوائی کر کہو سو
بحرِ عصیاں میں ڈوبتوں کو کرنے آیا تو پار سوامی
گردن پہ رہیں گے تا قیامت احسان تیرے بے شمار سوامی

تفسیر قرآن مجید دنیا بند چھاپہ

بقیہ صفحہ ۱۵

معنوی خوشنمات سے بدرجہ متاثر ہوتی ہے۔ **اعمال کے یہی قدرتی خواص و نتائج ہیں۔ جنہیں سزا و جزا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اچھے عمل کا نتیجہ اچھا ہی ہے اور یہی ثواب ہے۔ بُرے عمل کا نتیجہ بُرائی ہے۔ اور یہ عذاب ہے"۔**

اس لئے اے اسلامی بھائیو! چھوڑ دو اس عقیدہ باطل کو۔ کہ تمہاری کوئی سفارش کرے گا۔ کیونکہ جہاں یہ عقیدہ خدا کی ذات پاک پر الزام کا موجب بنتا ہے۔ کہ وہ طرفدار ہے اور منصف نہیں۔ وہاں سوسائٹی اور انسان کے نیک عمل کرنے کے لئے سدّراہ ہوتا ہے اور خلق خدا کو بُرائی اور وحشیانہ افعال کی تحریص و ترغیب دیتا ہے۔ اس لئے نجات دنیوی و اخروی کے حصول کے لئے عقل سے کام لو۔ ورنہ تم خدا کے آگے جواب دہ ہو گے۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ "انسان کو عقل و بصیرت دی گئی ہے۔ اس لئے اس قوت کے ٹھیک استعمال نہ کرنے کا جواب دہ ہے"۔

تفسیر مذکور صفحہ ۲۳ قرآن مجید (۱۹-۵۱)

لیں اے دنیا و عقبےٰ دونوں کی برکات سے بہرہ اندوز ہونے کے خواہشمندو! اے لڑکو اور لڑکیو دونو میں۔ بھلائی چاہنے والو! آؤ وید کی تعلیم کو دلوں میں جگہ دو۔ دماغوں میں جگہ دو۔ کیونکہ وید کا دھرم جہاں دل کا ہے۔ دماغ کا ہے۔ وہاں قول کا بھی ہے اور عمل کا بھی۔ اور بنی نوع انسان کے سچے ہی خواہ اور گم گشتگان راہ طریقت کو مشعل ہدایت دکھانے والے دھرشی سوامی دیانند سرسوتی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرو۔ اور کبھی محروم نہ رکھے۔

SANSKRIT SELF TAUGHT

سنسکرت سوئم شکشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی۔ پرنسپل سندھ نیشنل کالج ٹھٹھا کئی سکول انسپکٹروں نے اس کی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین حصوں میں مکمل ہوتی ہے۔ ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت ۱۲/ روپیہ (عہ) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز بکسیلرز۔ انارکلی لاہور

ہندوستانی فلمیں یوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا بذریعہ اقساط آسان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت طلب کریں۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

SuLeman Umar & Co,
Karachi

کیا آپ جانتے ہیں؟

— یورپ میں ایک ایسی گھڑی بنائی گئی ہے۔ جو صرف لکڑی کی بنی ہوئی ہے۔ اس میں اٹھارہ ڈائیل ہیں۔ جن میں اٹھارہ دُنیا کے بڑے بڑے شہروں کا وقت بتلایا جاتا ہے۔ اس گھڑی کو بنانے میں ۳۲ برس لگے ہیں ✤

— فرانس کے کرسٹل پیلیس میں ایک ایسا تالا ہے۔ جس میں سب ملا کر ۳۶ لاکھ ۴۷ ہزار تین سو بچاسی پُرزے ہیں۔ اس تالے کو بند کرنے میں لیوٹ کو چار مہینے لگے تھے۔ ہنری نے اس کو ایک سو بیس دنوں میں کھولا تھا ✤

— وائیڈو ہیمبر (انگلینڈ) کے ونڈسر کیسل میں جو دری بچھی ہوئی ہے۔ اس کا وزن ۵۲½ من ہے۔ وہ اسی فٹ لمبی اور چالیس فٹ چوڑی ہے۔ یہ دری آگرہ میں بنی گئی تھی۔ اور اس کے بُننے میں سات سال لگے تھے۔ اسے نیچے لا کر جھاڑنے میں ساٹھ آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے ✤

— لنڈن کے ایک مکان میں ایک لاکھ شیشے لگے ہوئے ہیں۔ ان سب شیشوں کی لمبائی ملا کر ۲۴۲ میل ہوتی ہے۔ اگر یہ سب شیشے کھیتوں میں بچھائے جائیں۔ تو ۱۲۵ ایکڑ زمین میں شیشے کا فرش ہو جائے گا ✤

— فولاد کی ایک ایسی پوشاک تیار ہوئی ہے۔ جس پر گولی اثر نہیں کرتی۔ اس پر گولی لگ کر چپٹی ہو جاتی ہے۔ اس کی موٹائی صرف ⅓ انچ ہے۔ اور وزن میں یہ فولاد کی بنی ہوئی ہونے پر بھی صرف پونے دو سیر ہے ✤

— امریکہ کی فورڈ موٹر کمپنی نے اب تک اڑھائی کروڑ موٹریں تیار کی ہیں ✤

— جاپان میں کسی بھی سرکاری افسر کو تین سو بچاس روپے ماہوار سے زیادہ تنخواہ نہیں ملتی ✤

برٹش ہندوستان میں گائے۔ بیل اور بھینسوں کی تعداد ۱۵ کروڑ ۹۹ لاکھ ۳۵ ہزار ہے۔ اور بھیڑ بکریوں کی ۹ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۷ ہزار ہے۔ گھوڑوں۔ خچروں اور گدھوں اونٹوں وغیرہ کی ۳۸ لاکھ ایک ہزار ہے ✤

اپنے دیش کی بات

تاج محل کس نے بنایا تھا؟

مغربی مؤرخین نے تاج محل کے معماروں کے متعلق بعض غلط بیانیاں کی ہیں۔ اور جہاں تک ممکن تھا۔ دُنیا کی اس بہترین عمارت کی اصلی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

اس وقت پھر تاج محل کی تعمیر کا مسئلہ زیر بحث آ گیا ہے۔ چند روز ہوئے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ تاج محل کے گنبد میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے ہیں۔ لیکن بعد ازاں معلوم ہوا۔ کہ اس اطلاع کو پیش کرنے میں بہت مبالغہ سے کام لیا گیا تھا ✤

تاج محل کے گنبد کی اندرونی تعمیر اینٹ اور چونے سے کی گئی تھی۔ اور اس کی سطحوں پر دونوں طرف سنگ مرمر کے تختے جڑ دئے گئے تھے۔ ان تختوں کے جوڑوں میں بعض جگہ شگاف پڑ گئے ہیں۔ لیکن یہ شگاف ایسے نہیں ہیں۔ جن سے عمارت کو کوئی خطرہ لاحق ہو ✤

ساری دُنیا میں کوئی ایسی عمارت نہیں ہے جس کی تصویریں اتنی مرتبہ تصویریوں کا شاہکار بنی ہوں۔ یا جس کے فوٹو اس کثرت سے لئے گئے ہوں۔ یا جس پر اتنی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہوں یہ فخر صرف تاج محل کو ہی حاصل ہے۔ چونکہ یہ عمارت مغلیہ عہد کے بہترین عروج کے زمانہ میں تعمیر کی گئی تھی۔ اور دوسری آمدنیوں کے علاوہ زمینوں کی مالگذاری سے ۳۵ کروڑ روپیہ سرکاری آمدنی تھی۔ اس لئے اس عمارت کو بہترین بنانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا گیا تھا ✤

مستند تاریخی کتابوں سے ظاہر ہے۔ کہ تاج محل کا گنبد اور گنبد کو سنبھالنے والے محراب اسمعیل خاں رومی نے تعمیر کئے تھے۔ جو کہ ترکی کا باشندہ تھا۔ اس کی تنخواہ پانسو روپے ماہوار تھی۔ اس زمانہ میں یہ رقم بہت کثیر سمجھی جاتی تھی۔ تاج محل کے ڈیزائن بنانے والے کا نام محمد عیسےٰ آفندی تھا۔ یہ بھی ترکی کا باشندہ تھا۔ لیکن اس نے اپنے کام میں ماہر ایک انجینئر محمد شریف سے بھی مدد لی تھی۔ جو کہ سمرقند کا باشندہ تھا۔ ان دونوں کی تنخواہیں ایک ایک ہزار

بڑھیا ٹانک
گوکل کانگڑی کا
لذّت دار
جیون پراش
دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پُرانی کھانسی تپدق و دمہ وغیرہ کیلئے نہائت مفید ہے۔ بچے بوڑھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔ (فہرست ادویات مفت طلب کریں)
قیمت:۔ دو روپیہ (عه۲) فی پونڈ
پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)
برانچ:۔ گورکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

وچتر وشو

سمندر بھی تباہ ہوں!

سائینسدانوں نے معلوم کیا ہے۔ کہ Caspian Sea سوکھ رہا ہے اس نے روس والوں کو مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ اس سمندر کے خشک ہو جانے سے کئی بندرگاہیں تباہ ہو جائیں گی ✤

اس سمندر کو پانی سے بھرپور رکھنے کیلئے کئی دریاؤں کی گذرگاہیں تبدیل کر کے ان کا پانی اس سمندر میں ڈالا جا رہا ہے ✤

۱۵ پونڈ کے چوہے

آپ سوچیں گے۔ کہ پندرہ پونڈ کے خرگوش تو ہو سکتے ہیں۔ مگر اتنے وزنی چوہے نہیں ہو سکتے۔ مگر یہ بات نہیں۔ برطانیہ میں آج کل ایسے چوہوں کی نسل بہت بڑھتی جا رہی ہے۔ جن کا وزن ۱۵ پونڈ ہے ✤

آلوؤں سے بم!

جرمنی میں آج کل سائنس کے طرح طرح کے تجربے ہو رہے ہیں۔ کہ کس طرح کھانے پینے نیز عام استعمال کی چیزیں بموں و دیگر اسلحہ جات میں تبدیل کی جا سکتی ہیں۔ اب جرمنی میں ایک سائنسدان نے آلوؤں سے بم تیار کئے ہیں ✤

نیز اور بھی بہت کچھ سائنسدان اسی سلسلہ میں سوچ رہے ہیں ✤

روپیہ ماہانہ تھی ✤

اس عمارت کے تمام طغرے اور کتابے امانت خاں شیرازی کے فنِ کمال کی پیداوار ہیں اس کی تنخواہ بھی ایک ہزار روپیہ ماہانہ تھی خوشنویس محمد خاں شیرازی اور وہاب خاں بغدادی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ان دونو کو چھ چھ سو روپیہ ماہانہ تنخواہ ملا کرتی تھی ✤

یہ صرف ایک ایک صیغہ کے ماہر افسروں کا نام ہے۔ ان کے تحت میں ہزاروں آدمی کام کرتے تھے۔ اور چونکہ تاج محل کی تعمیر بیس سال میں ختم ہوئی تھی۔ اس لئے اتنی مدت تک سب کو تنخواہیں ملتی رہیں ✤

تاج محل کی تعمیر کیلئے دنیا کے گوشہ گوشہ سے بہترین سامان منگائے گئے تھے۔ اور کم از کم بتیس قسم کے بیش قیمت جواہرات استعمال کئے گئے تھے

ٹماٹر کی خوبیاں

سردار سنگھ رکھشا

انسانی خوراک میں وٹامن (حیاتین) کی موجودگی بہت اہم اور عام طور پر تسلیم ہو چکی ہے۔ اور اب یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ ان مخفی جواہر حیات کا منبع اور ماخذ ہی معمولی چیزیں ہیں۔ جو ہماری غذا میں شامل ہیں:

کولمبیا یونیورسٹی امریکہ کے ایک پروفیسر نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے۔ کہ:

"ٹماٹر کچا ہو یا اُبلا ہوا وٹامن اے اور وٹامن بی کے اعتبار سے مساوی الوزن سلاد اور لوبیا کے ہم پلہ ہے۔ اور وٹامن سی کے اعتبار سے سنگترے اور لیموں کی ہمسری کرتا ہے۔ پھر ٹماٹر اور پالک کے خشک مادے میں وٹامن اے کی اتنی مقدار پائی جاتی ہے۔ کہ مساوی الوزن مکھن میں بھی موجود نہ ہوگی۔"

لیموں، سنگترے اور ٹماٹر کا رس مرض سکر بوط کا بہترین علاج متصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں وٹامن کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اور قابل لحاظ یہ کہ ٹماٹر کو پکانے سے بھی یہ تلف نہیں ہوتی۔ ٹماٹر مدت سے سکربوط میں مفید خیال کیا جاتا ہے۔ مگر اس کا یہ خاصہ حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔ کہ جن بچوں کو غذا بخوبی ہضم نہ ہوتی ہو۔ اور وہ لاغر ہوتے جائیں۔ ان کے لئے بہت عمدہ ترکاری ہے۔ جو کچی بھی کھائی جا سکتی ہے۔

شکاگو (امریکہ) میں بچوں کا ایک ہسپتال ہے۔ جہاں امریکن بچوں کو ٹماٹر کا رس کھلاتے ہیں۔ اور انچارج ڈاکٹر کا قول ہے۔ کہ:

"بچوں کی پرورش اور ان کے جسم کی اندرونی صفائی کے لئے ٹماٹر وہ فائدہ بخش دوائی ثابت ہوئی ہے۔ جو عام طور پر کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔"

"دوسرے مقامات میں بعض مریضوں کو جنہیں وٹامن اے کی کمی کے باعث آشوب چشم تھا۔ ٹماٹر کا رس کھلانے سے دُور ہو گیا۔"

ایک اور امریکن ڈاکٹر صاحب جو ایک جگہ لکھتے ہیں۔ کہ:

"ٹماٹر اور اس کے رس میں بیماری کے مقابلہ کی اس قدر طاقت ہے۔ کہ دیگر اشیائے خوراک میں سے کسی ایک غذا کو نہ ہوگی۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ لوگ ایسی سہل الحصول اور ارزاں چیز کے مفید خواص کے قائل نہیں ہوتے۔ جو لوگ بخار میں مبتلا ہوں انہیں بھی ٹماٹر کا رس پلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں جو نمکیات تیزابات ہوتے ہیں۔ وہ بخار کو دُور کرتے ہیں۔ اور دوسرے شربات سے بڑھ کر فائدہ بخش ہوتے ہیں۔"

ایک اور محقق کا بیان ہے۔ کہ:

"ٹماٹر کا رس بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں

سکتے لئے یکساں مفید ہے۔ اس میں تین طرح کے قدرتی تیزاب پائے جاتے ہیں:

(۱) سٹرک ایسڈ یعنی تیزاب سیبی جو سیب میں پایا جاتا ہے۔

(۲) سیٹرک ایسڈ یعنی تیزاب لیموں۔ جو لیموں اور سنگترے میں پایا جاتا ہے۔

(۳) فاسفورک ایسڈ۔ جو کہ طاقت بخش تیزاب ہے۔ اور اکثر پھلوں اور ترکاریوں میں ملتا ہے۔

علاوہ بریں ٹماٹر کا رس کھانے کے ساتھ پئیں تو اس سے بھوک بڑھتی ہے۔ لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے۔ پھر ذیابیطس کے علاج میں ٹماٹر تمام پھلوں اور ترکاریوں سے بڑھ کر غذائی دوا ہے۔ نیز بعض لوگ اسے فربہی اور قلتِ دم میں بھی استعمال کراتے ہیں۔ مٹاپے کو دُور کرنے میں ٹماٹر تمام اغذیہ سے بڑھ کر ہے۔

یہ بات بھی نئی ہے۔ کہ اکثرت مےخواری سے جسم میں جو فاسد اور زہریلے مادے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسے ٹماٹر اور اس کا رس بدن سے باہر نکال دیتے ہیں۔ اسی بنا پر بعض معالج شراب خوروں اور دوسرے مسکرات و منشیات کے عادی مریضوں کو ٹماٹر کا رس خوب پلاتے ہیں۔ اگر بہت مقوی غذائیں کھائیں اور ورزش نہ کریں۔ تو اس سے بھی جسم میں زہریلے مادے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ٹماٹر کے رس سے دُور ہو جاتے ہیں۔

ٹماٹر میں معدنی مادے بھی پائے جاتے ہیں۔ نیز اس میں گوشت اور پوست پیدا کرنے والے مادے۔ فاسفورس کے مرکبات۔ پوٹاش۔ چونہ۔ میگنیشیا۔ سوڈا۔ گندھک۔ کلورین۔ اور لوہے کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اور جو لوہا پھلوں اور

بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا

لال شربت

REGD.

لال شربت

اس کے پینے سے بچوں کا خون و گوشت اور ہڈی بڑھتی ہے۔ اور وہ تندرست طاقتور اور چست رہتے ہیں۔

دَب دمہ

REGD.

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر بہت آرام پہنچاتا ہے۔ چاہے جتنے زور کا دمہ کیوں نہ اٹھا ہو اس کی ایک یا دو خوراک پینے ہی دب جاتا ہے۔ زائد از پچاس برس سے لاکھوں مریضوں کو آرام پہنچا کر ہندوستان کے کونے کونے میں مشہور ہے۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر اسی (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ترکاریوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ زیادہ خون پیدا کرتا اور جسم کی زیادہ پرورش کرتا ہے۔

شکاگو کے ایک ڈاکٹر نے ٹماٹر کی ذیل تعریف کی ہے:

(۱) سب اغذیہ سے زیادہ دُشمن۔ قدرتی خون کی صفائی۔ گردوں کے لئے مصلح۔ ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔"

پالک کا ساگ

یہ ساگ گرم اور ... مزاج والے دونوں قسم کے آدمیوں کے لئے مفید ہے۔ اس سے قبض رفع ہوتا ہے۔ زود ہضم ہے۔ معدہ کی سوزش۔ پیشاب کی جلن۔ اور پیاس کی شدت کو روکتا ہے۔ نزلہ اگر گرمی سے ہو۔ سینے پھیپھڑوں میں درد ہو۔ اور تپ کی شکایت ہو تو اس کا استعمال بہت ہی فائدہ بخش ثابت ہے۔ صفرا کی تیزی کو کم کرتا ہے۔ یرقان کھانسی جو گرمی سے ہو روکتا ہے۔ مثانے گردہ کی پتھری کو توڑتا ہے۔ گرم مزاج والوں کو یہ ساگ بہت مفید ہے۔ خون صاف کرتا اور درد سر کو دُور کرتا ہے۔

گرمی سے بخار آ گیا ہو یا خشکی کی وجہ سے کھانسی ہو۔ اور پیٹ میں قبض کی وجہ سے تکلیف ہو۔ تو پالک کے ساگ سے طبیعت کو سکون ہوگا۔ گرم مزاج والوں کو بادام روغن یا گائے کے گھی میں پکا کر دیں۔ اور سرد مزاج والوں کو گرم مصالحہ وغیرہ ڈال کر اور گیہوں کی چپاتی کے ساتھ دیں۔ پھیپھڑوں کے درد کو بھی کھوتا ہے۔ اگر تپ ہو تو روغن بادام کے ساتھ پکا کر دیں۔ اور اگر درد سر اور تشنج ہو۔ تو گائے کے گھی میں پکا کر دیں۔

اس کے پتوں کا پانی نکال کر پینا اور کوڑوں کی تکلیف کو آرام دیتا ہے۔ مونگ کی دال کے ساتھ استعمال کیا جائے تو سوزش پیشاب کو نافع ہے۔ پتوں کو اُبال کر گرم گرم درد مفاصل اور گرمی کے دردوں پر باندھنا مفید ہے۔ بھڑ کاٹ لے۔ تو پتے پیس کر لگانا مفید ہے۔

حکماء۔ اطباء۔ وید سب اس کی تعریف کرتے ہیں۔ سانس کی تنگی کو دُور کرتا ہے۔ خوش کرتا ہے۔ اور عمر بڑھاتا ہے۔ اس کے بیج درد دل اور سوزش معدہ کو تسکین دیتے ہیں۔ ہچکی کو رفع کرتے ہیں۔

یہ سل اور دق کے لئے بھی مفید ہے۔ اتنا مفید ہے۔ کہ اس کے کھانے سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور ہر عمر کا آدمی کھا سکتا ہے۔ الغرض یہ ایک صحت بخش مفید ترکاری ہے۔

Telephone No 2367

Regd. L. No 435

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار پرکاش لاہور

قیمت :- فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر
مہاشے کرشن

چندہ
سالانہ :- چار روپے (للعہ) +
ششماہی عہ سہ ماہی عہ +
ودیش سے ۶ روپے ۔
برہما ۵ روپے

نمبر ۹	اتوار ۱۵ - پھاگن سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۲۶ - فروری ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

آریہ سماج سے!

کام لے ہمّت سے فتح و کامرانی ساتھ ہے

سختیٔ دوراں سے دب کر رہ نہ جا کچھ غم نہ کر || جبر و جورِ آسماں کا شکوۂ پیہم نہ کر
پستیوں کا ذکر اور تذلیل کا ماتم نہ کر || کنجِ تنہائی کے اندر فکر بیش و کم نہ کر

کام لے سعیٔ عمل سے اور کچھ تدبیر کر
پریم سے روٹھی ہوئی تقدیر کو تسخیر کر

اہلِ ہمّت جو کہیں کر کے دکھا دیتے ہیں وہ || سعیٔ پیہم سے زمانہ کو ہلا دیتے ہیں وہ
آگ سی ہر ایک کے دِل میں لگا دیتے ہیں وہ || جاگتے ہیں اور دُنیا کو جگا دیتے ہیں وہ

پستِ ہمّت جو ہوئے بے موت مرجاتے ہیں وہ
اور دُنیائے عمل سے بے ثمر جاتے ہیں وہ

تُو سپاہی ہے عدو کی چال سے ہوشیار رہ || دفعِ اعدائے جفا جُو کے لئے تیار رہ
دُشمنوں کے پھاڑنے کو تیز تر تلوار رہ || موت آجائے تو اس سے برسرِ پیکار رہ

کام لے ہمّت سے فتح و کامرانی ساتھ ہے
تُو کمر بستہ تو ہو میدان تیرے ہاتھ ہے

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ ساتواں کھنڈ

اس دِویہ تیجومئے نے اُسے کہا۔ "تجھے تیسرا پاد ہنس کہے گا"۔

ہنس نے اُسے کہا۔ "ایک کلا اگنی ہے۔ دوسری کلا سُوریہ ہے۔ تیسری کلا چندر ہے۔ اور چوتھی کلا بجلی ہے۔ یہ چار کلا والا برہم "جیوتشمان" نام سے پرسدھ ہے۔ پرمیشور جیتنے ہے سب جیوتیوں کی وہ جیوتی ہے۔ اسی کی جیوتی سے اتیہ جیوتشمنت ہیں"۔

"جو اُپاسک بھگوان کے سُورُوپ کو جیوتشمان جان کر اُپاسنا ہے۔ اور اس بھاونا کے ساتھ ارادھتا ہے۔ وہ اس لوک میں جیوتی والا ہو جاتا ہے۔ آسے وہ دِویہ جیوتی دکھنے لگتی ہے۔ اور وہ تیجومئے لوکوں کو پراپت کرتا ہے۔ یہ اُپاسنا بھگوان کے جیوتشمان سُورُوپ کی ہے"۔

تیسرا پاد بتا کر اس دِویہ شوبھت سوروپ نے اُسے کہا۔ "تجھے سدگو چوتھا پاد کہے گا۔"

اگلے دن سائینگ سمیہ سدگو نے اس کے پاس آکر یہ بتایا۔ کہ چوتھے پاد کی ایک کلا پران ہے۔ دوسری کلا نیتر ہیں۔ تیسری کلا شرونر ہیں۔ اور چوتھی کلا من ہے۔ اسی چار کلا والے برہم کا آتیتن وان آدھار سوروپ نام ہے۔ اس اُپاسنا میں برہم کو جیون ستتا تھا آشرے بتایا گیا ہے۔ پرمیشور ہی آکاش کا۔ سورلوک کا۔ پرتھوی لوک کا تھا دِویہ دھاری لوک کا پرکاشک تھا آشرا ہے۔ یہ ہی اس چترودھا اُپاسنا کا مرم ہے۔ وہ جو اس پرکار جانتا ہوا چار کلا والے پرمیشور کے سُورُوپ کو آشرے سُورُوپ جان کر ارادھتا ہے۔ وہ اس لوک میں آشرے والا ہو جاتا ہے۔ وہ بھگوان کے آشرے میں امر ہو جاتا ہے۔ اور امر لوک کو پراپت کرتا ہے۔

نواں کھنڈ اس پرکار برہم گیانی بن کر ستیہ کام آچاریہ کل کو پراپت ہوا۔ آچاریہ نے اس کو وانسلیہ بھاؤ سے پکارا۔ "ہے ستیہ کام!"

اس نے بھگوان کہہ کر وہ شبد اُچارا۔

گورو نے کہا۔ "سومیہ! لکشن سے تو برہم ویتا کی بھانتی دکھائی دیتا ہے۔ تجھے کس نے

رگ وید — اوم — یجروید

ویدامرت

سام وید — اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् मायाभिरिन्द्र मायिनं त्वं शुष्ण मवातिरः विदुष्टे तस्य मेधिरा स्तेषां श्रवां स्युत्तिर ॥७॥

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۱۲ سوکت ۱۱ منتر ۷)

(اوم) مایابھی اِندر مایِنم توَم شُشن مواترہ
وِدُشٹے تسیہ میدھی راس تے شام شرواںسیُوتّر

پدارتھ:۔ ہے (اندر) پرم ایشور یہ کو پراپت کرانے تتھا شتروؤں کی نورتی کرنے والے شور ویر منشیہ! (توم) تو اُتّم بدّھی سینا تتھا شریر کے بل سے یکت ہو کر (مایابھی) دشنبش بدّھی کے ویوہاروں سے (شُشنم) جو دھرماتما سجنوں کا چت وہاکل کرنے (مائنیم) دُربدّھی دُکھ دینے والا سب کا شتروں منش ہے۔ اس کا (واتر) پراجے کیا کر۔ (دِشیہ) اُس کے ماسنے ہیں (میدھی راہ) جو تناستروں کو جاننے تتھا دُشٹوں کو مارنے انی بہ دین منش ہیں۔ وہ (تے) تیرے سنگم سے سُکھی اور اُن آدی پدارتھوں کو پراپت ہوں۔ (تِنے شام) ان دھرماتما منشیوں کی سہائے سے شتروں کے بلوں کو (اُتر) اچھی پرکار نوارن کر۔

بھاوارتھ:۔ بدّھیمان منشیوں کو ایشور آگیا دیتے ہیں۔ کہ سام۔ دام۔ دنڈ اور بھید کی یکتی سے دُشٹ اور شترو جنوں کی نورتی کر کے وِدیا اور چکرورتی راجیہ کی بھاونا اُنتی کرنی چاہیئے۔ تتھا جیسے اس سنسار میں کپٹی۔ چھلی۔ اور دُشٹ پُرش بردھی کو پراپت نہ ہوں۔ ویسا اُپائے نرنتر کرتے رہنا چاہیئے۔ (رشی دیانند کرت بھاشیہ سے)

وید کا دِویہ امرت

ओ३म् मृत्युः पदं योपयन्तो यदैतद्राघीय आयुः प्रतरं दधानाः। आप्यायमानाः प्रजया धनेन शुद्धा पूता भवत यज्ञियासः॥

(رگ وید ۱۰-۱۸-۲)

دُراچار کر، ایشوری، آگیا کو اُلّانگھ
کرم نیتو کا مارگ پھیر، بھلا کون سکے لانگھ
انہ جو اس پد پر نہیں، چلیں ویر وَر دِھیر
اس کو رکھ دُور پر، ہی رکھتے شُدّھ شریر

چُنے ہوئے پھول

— انسان کو لازم ہے۔ کہ اپنی ہمدردی کے حلقہ کو تنگ نہ کرے۔ اور غیروں سے بے سبب تعصب اور نفرت نہ کرے۔

(۲)

جو آدمی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ عداوت یا نیکی صرف اس کی طرف سے وہ جاہل اور بے وقوف ہے۔

(۳)

محنت سے بہت سے کام آسان ہو جاتے ہیں۔

(۴)

ایشور کے غصہ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ اپنے غصہ کو جیت لو۔

(۵)

مرنے کے بعد بھی اپنا نام زندہ رکھنا چاہتے ہو۔ تو کوئی ایسا کام کرو۔ جس سے تمام خلق خدا کا بھلا ہو۔

(۶)

بدکار عورت۔ بیوہ لڑکی اور نالائق ۔۔۔ بغیر آگ کے جسم کو جلاتے ہیں۔

(۷)

اس اولاد سے بے اولاد اچھا جو علم اور فرمانبردار نہ ہو۔

(۸)

خوشی اپنے ہی گھر سے دستیاب ہوتی ہے دوسروں سے بھیک مانگ کر حاصل نہیں ہو سکتی۔

— ہنسو اور دُنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی اگر تم روؤ گے۔ تو دُنیا تمہارے ساتھ تیار نہ ہوگی۔

— عورت وہی نیک ہے جو فرمانبردار ہو۔

— عزت کی تمنا ہو، تو پہلے دوسروں کی عزت کرنا سیکھو۔

— اپنا راز دوسروں کو بتا کر پوشیدہ رکھنے کو کہنا حماقت ہے۔

— ایک لمحہ کی غلطی ساری عمر کا ... پیدا کر دیتی ہے۔

— آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا سخت بھول ہے۔

— ساکن پانی اور خاموش آدمی خطرناک ہوتا ہے۔

اڑھائی سو ۲۵۰ عیسائی ہندو دھرم میں

آج سے تقریباً چھ سال کا عرصہ ہوا۔ کہ موضع کلاوڑ تحصیل جگادھری ضلع انبالہ کے ۲۵۰ ہریجن کچھ باہمی تنازعات کی وجہ سے عیسائی ہو گئے تھے۔ آریہ سماج کی طرف سے خاص طور پر دلت اُدھار سبھا ہوشیارپور کی طرف سے از حد کوشش اس بات کی کی گئی کہ یہ بچھڑے ہوئے بھائی ہندو دھرم میں واپس آجاویں۔ لیکن عیسائیوں کی طرف سے دیئے گئے نئے لالچوں کی وجہ سے ان غریب ہریجن بھائیوں کی سمجھ میں کچھ نہ آسکا۔

اب مورخہ ۲۲۔ فروری ۱۹۳۹ء کو بموجودگی آریہ سماج کے مانیہ و نشکام پرچارک چودھری ہیر سنگھ جی جگادھری و چودھری جگل کشور جی ایم۔ ایل۔ اے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی جگادھری نواسی و دیگر آریہ سجن باقاعدہ ویدک ریتی سے سنسکار کرانے کے بعد شدھ کر لئے گئے ہیں۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ۱۳ ممبر مستعفی

(واردھا گنج ۲۲۔ فروری) ورکنگ کمیٹی کے ۱۳ ممبروں۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ بابو راجندر پرشاد۔ مسز سروجنی نیڈو۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ۔ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ مسٹر ہری کرشن۔ ۳ چار یہ کرپلانی۔ خان عبدالغفار خان۔ مسٹر جے رام داس۔ دولت رام۔ اور سیٹھ جمنا لال بجاج نے کانگرس ورکنگ کمیٹی سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنا استعفےٰ علیحدہ بھیجا ہے۔

مسٹر بوس مستعفی ہو جائیں گے

(نئی دہلی ۲۲۔ فروری) ٹیلیفون پر واردھا سے بہاں اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں کے کانگرسی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ٹری پوری کانگرس سے مستعفی ہو کر کانگرس کو پھوٹ سے بچالیں گے۔

مدح صحابہ ایجی ٹیشن

(لکھنؤ ۲۲۔ فروری) ایک سال کے بعد سنی مسلمانوں کی طرف سے مدح صحابہ ایجی ٹیشن کے اجرا کی وجہ سے آج لکھنؤ میں نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ پیش بندی کے طور پر مقامی حکام نے سنی مسلمانوں کے ۵ سرکردہ لیڈروں کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری گرفتار کر لیا ہے۔

مجھے آریوں کی تکالیف سے ہمدردی ہے اور انکی جائز شکایات دور ہونی چاہئیں
حیدر آباد ستیاگرہ پر مولانا آزاد

(رگوجر خان ۲۱۔ فروری) اگلے روز جب مولانا ابوالکلام آزاد صوبہ سرحد سے واپس جاتے ہوئے یہاں سے گذرے۔ تو گوجر خان ریلوے سٹیشن پر ایک سرکردہ آریہ سماجی لیڈر نے آپ کے ساتھ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کے متعلق بات چیت کی۔ جب آپ کی توجہ ان سختیوں کی طرف دلائی گئی۔ جو نظام سرکار کی طرف سے آریہ سماجیوں پر کی جا رہی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اگرچہ یہ تحریک ایک فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور مذہبی نوعیت کی ہے۔ تاہم مجھے آریہ سماجیوں کی تکالیف سے ہمدردی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ ان کی ہر جائز شکایت دور کی جانی چاہیئے۔ کسی بھی والیٔ ریاست کے لئے اپنی رعایا کے شہری حقوق پر حملہ کرنا کچھ اچھا معلوم نہیں دیتا۔

آریہ سماجی جھوٹے وعدوں پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں سر اکبر حیدری کا اعلان گمراہ کن ہے
حیدر آباد ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا کا بیان

(شولاپور ۲۲۔ فروری) مسٹر اینے نے شولاپور کی آرین کانگرس کے فیصلوں کے متعلق سر اکبر حیدری کو جو خط لکھا تھا۔ اس کا جواب سر اکبر حیدری نے دے دیا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ نظام سرکار جلد ہی اصلاحات کا اعلان کرنے والی ہے۔ ان سے مختلف مذاہب کے لوگوں کی شکایات دور ہو جاویں گی۔ لیکن ہمارے خیال میں سر اکبر حیدری کا جواب نہایت ہی نا تسلی بخش ہے۔ وہ صرف وعدہ کر کے ہمارے جوش کو ٹھنڈا۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ بھول گئے ہیں۔ کہ جن وجوہات کی بنا پر تحریک شروع کی گئی ہے۔ وہ معمولی نہیں۔ بلکہ بہت گہری ہیں۔ آریہ سماجیوں کو مسلمانوں اور ریاست کے افسروں کی طرف سے جو مصائب برداشت کرنے پڑے ہیں۔ انہیں وہ آسانی سے بھول نہیں سکتے۔ ایسے وعدوں کا انتظار ہم کافی عرصہ تک کر چکے ہیں۔ سر اکبر حیدری کہتے ہیں۔ کہ ہمارے یہاں کسی قسم کی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔ لیکن کیا انہوں نے مسٹر اینے کے صدارتی ایڈریس کو پڑھا ہے۔ جو انہوں نے شولاپور کانگرس پر پڑھا۔ اور جس میں انہوں نے اعداد و شمار سے ثابت کیا تھا۔ کہ واقعی تمیز روا رکھی جاتی ہے۔

آریہ سماج کی ستیاگرہ کی مذمت بجوں سناتن دھرمی اخبار آنند کی آواز

لدھیانہ پرجا کانفرنس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا۔ کہ حکومت کو مذہبی معاملات میں رکاوٹ کا حق نہیں۔ لیکن اسی کانفرنس میں آریہ سماجیوں کے دھارمک ستیاگرہ کی جو انہوں نے حیدر آباد ریاست کی پالیسی کے خلاف کر رکھا ہے مذمت کی گئی۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس پولٹیکل کانفرنس کو کیا حق ہے۔ کہ ایک دھارمک ستیاگرہ پر نکتہ چینی کرے۔ اگر وہ اس کے حق میں کہنے کو تیار نہیں۔ اگر وہ اتنے بزدل ہو گئے ہیں۔ کہ دھارمک ذمہ داریوں سے عاری ہونا پسند کرتے ہیں۔ تو انہیں اس بات کا بھی حق نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ دھارمک ستیاگرہ کی نندا کریں۔

(آنند لاہور ۲۲۔ فروری ۱۹۳۹ء)

برطانوی حکومت سے ٹکر

(واردھا ۲۲۔ فروری) باخبر کانگرسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ ریاستوں کے معاملہ پر ملک میں ایسی صورت حالات پیدا ہونے والی ہے۔ کہ کانگرس کے تمام اندرونی جھگڑے پس پشت پڑ جائیں گے۔

راجکوٹ۔ لمبڑی۔ جے پور۔ اور دوسری ریاستوں میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے مہاتما گاندھی بے چین ہو رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی جی وائسرائے ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ بہت ممکن ہے۔ کہ کانگرس اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ٹکر ہو جائے۔

ستیاگرہ کمیٹیاں بن گئیں

لکھنؤ۔ دہلی۔ اجمیر۔ بڑودہ۔ بمبئی وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں ستیاگرہ کمیٹیاں بن گئی ہیں۔ جو والنٹیر بھرتی کرنے اور روپیہ جمع کرنے کا کام بڑے زور شور سے کر رہی ہیں۔ اور والنٹیروں کو شولاپور بھیج رہی ہیں۔

آریہ سماج سردار پورہ (جودھ پور) میں بھی حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے کام شروع ہو گیا ہے۔

لاتور میں ستیاگرہ

تین ستیاگرہیوں کا جتھا شولاپور سے لاتور بھیجا گیا۔ اس نے وہاں کے مشہور آریہ سماجی نام دیو جی کو اپنا دل پتی بنا کر ستیاگرہ کیا۔ ان کا مقدمہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ اور ان چاروں کو تین تین ماہ کی سزا ہوئی۔ شونتراری کے دن ۱۷۔ فروری کو لاتور میں چھ والنٹیروں نے ستیاگرہ کیا۔

اوم کا جھنڈا لہرانے پر گرفتار

گڈ منٹکل میں تین آریہ سماجیوں کو اوم کا جھنڈا لہرانے پر گرفتار کر لیا گیا۔ وہاں کے آریوں پر بہت مصیبتیں آرہی ہیں۔ سماج کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔

گلبرگہ جیل میں سختی

گلبرگہ جیل میں برابر سختی کی جا رہی ہے۔ رام چندر جی حیدر آباد والوں کو الگ رکھا گیا ہے۔ حالانکہ ان کی سزا بلا مشقت ہے۔ پھر بھی ان سے مشقت لی جا رہی ہے۔

سکندر آباد کے جتھے کی گرفتاری

سکندر آباد کا ستیاگرہی جتھا جو ۲۲۔ فروری کو زیر دفعہ ۱۵ و ۲۹ و ۲۹ الف پکڑا گیا تھا ناظم درجہ سوم کے سامنے پیش ہوا۔ مقدمہ کی بنا یہ ہے۔ کہ ملزمان نے یوم حیدر آباد کے دن اپنی دوکانیں بند کیں۔ اور گرفتاری کے وقت انہوں نے آریہ سماج کی جے کے نعرے لگائے۔ اور تلاشی لینے پر ان کی جیب سے آریہ سماج کے مختلف کاغذات نکلے۔

سزایابیاں و گرفتاریاں

(شولاپور ۲۲۔ فروری) ۱۸۔ فروری کو لاتور میں تین آریہ سماجی گرفتار کئے گئے۔ اور انہیں پندرہ پندرہ ماہ قید کی سزا دی گئی۔ ۱۹۔ فروری کو تین اور آریہ سماجی گرفتار کئے گئے۔ ... اور نتیجور کے جتھے لاتور جا رہے ہیں

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوردوارہ ایکٹ میں ترمیم

(لاہور ۲۱ - فروری) ٹِکا جگ جیت سنگھ ایم - ایل - اے نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سکھ گوردوارہ کے مالیات پر کنٹرول کے لئے ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - اس بل کا نام گوردوارہ ایکٹ میں ترمیم کا بل" ہوگا - اس کی رُو سے گوردواروں کے مالی کنٹرول کے لئے سات ممبروں کا سنٹرل بورڈ مقرر کیا جائے گا +

"ادم منڈلی" کے دادا لیکھراج گرفتار

(کراچی ۱۶ - فروری) "ادم منڈلی" کے بانی دادا لیکھراج کو آج حیدرآباد کی پولیس نے "ادم بھون" سے گرفتار کر لیا - ان کے ساتھ شریمتی ادم رادھے صدر منڈلی کو بھی گرفتار کیا گیا +

راشٹر پتی اور فیسزم

(کلکتہ ۲۱ - فروری) آج کے "سٹیٹس مین" میں مسٹر سبھاش چندر بوس پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگرس کا ایک خط شائع ہوا ہے - جس میں انہوں نے اس الزام کی پُرزور الفاظ میں تردید کی ہے - کہ "وہ کسی زمانہ میں وہ فیسزم کے حامی ہو گئے تھے - اور فیسٹ اصولوں کا پرچار کرتے رہے" +

چین کے برطانوی علاقہ پر بمباری

(لنڈن ۲۱ - فروری) آج صبح ہانگ کانگ کے نواح برطانوی علاقہ میں واقع ایک گاؤں پر جاپانی بمباروں نے بمباری کی +

امتناع شراب کی سکیم کا نفاذ

(بمبئی ۲۱ - فروری) آج شراب کی فروخت کرنے والے ایک ہزار افراد نے شہر میں اچانک امتناع منشیات کی سکیم رائج کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کیا - اور جلوس بنا کر اسمبلی ہال کی طرف مارچ کیا - جہاں کہ آج کل بجٹ سیشن شروع ہے +

۱۵ سو آدمی ہجرت کر گئے

(احمد آباد ۲۱ - فروری) معلوم ہوا ہے سردار پٹیل کے مشورہ پر ریاست لمبڈی کے پندرہ سو آدمی ہجرت کر گئے ہیں +

وزیرستان کی شورش

(نئی دہلی ۲۱ - فروری) وزیرستان کی

صورت حالات کے متعلق مولانا آزاد کے اعلان سے گورنمنٹ آف انڈیا کے ذمہ دار حلقوں میں تشویش کی ایک لہر دوڑ گئی ہے +

چار ہزار کسان بھوک ہڑتال پر

(سانگلی ۲۱ - فروری) بنگادی گاؤں سے اطلاع آئی ہے - کہ چار دیہات کے چار ہزار کسانوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے - کسانوں کا مطالبہ یہ ہے - کہ مالگذاری میں ایک چوتھائی تخفیف کر دی جائے +

مدراس کے ہندو مندروں کا انتظام

(کوٹون ۲۰ - فروری) ڈاکٹر راجن منسٹر پبلک ہیلتھ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - کہ گورنمنٹ کے روبرو یہ سکیم ہے - کہ تمام مندروں کو سرکاری انتظام میں لے لیا جائے - اس مقصد کے لئے ایک بل زیر غور ہے +

جودھ پور سے پہلا جتھا

(جودھ پور ۲۰ - فروری) جودھ پور آریہ سماج نے کل ۵ والنٹیروں کا پہلا جتھا حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ کے لئے شولا پور روانہ کر دیا ہے - پنڈت لکشمی نارائن شاستری جتھے کے لیڈر ہیں +

واردھا ایجوکیشنل سکیم

(نئی دہلی ۲۱ - فروری) آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں سر باجپائی نے بیان کیا - کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے تعلیمی مشاورتی بورڈ نے واردھا ایجوکیشنل سکیم کے اصولوں کو منظور کر لیا ہے - اس سلسلہ میں بورڈ نے جو رپورٹ کی ہے - مرکزی حکومت عنقریب اُسے صوبائی حکومتوں کے پاس برائے غور و خوض بھیج دے گی +

پہلا ہندوستانی انسپکٹر جنرل

(پٹنہ ۲۱ - فروری) ہندوستان میں پہلی دفعہ بہار کے صوبہ میں ایک ہندوستانی کو انسپکٹر جنرل آف پولیس مقرر کیا گیا +

لالہ خوشحال چند کا شاندار سواگت

(نئی دہلی ۲۱ - فروری) آریہ ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر مہاشہ خوشحال چند خورسند اور ان کے پچاس والنٹیروں کا جتھا حیدرآباد جاتے ہوئے یہاں پہنچا - بھٹنڈا لائین کے تمام ریلوے سٹیشنوں پر جہاں کہیں بھی ریل ٹھہری۔

آریہ سماجیوں نے کثیر تعداد میں اُن کا خیر مقدم کیا - "آریہ سماج زندہ باد" کے نعروں سے سٹیشن گونج اُٹھتے تھے - سینکڑوں ہندوؤں نے دہلی ریلوے سٹیشن پر ان کا سواگت کیا - اور ان کو جلوس میں لے جایا گیا +

ریاست پٹیالہ میں آئینی اصلاحات

(پٹیالہ ۲۱ - فروری) پبلسٹی آفیسر ریاست پٹیالہ پریس کے نام ایک کمیونک ..... کے دوران میں لکھتے ہیں - کہ ریاست میں آئینی اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ نے جو کمیٹی مقرر کی تھی - اس نے ابتدائی کام ختم کر لیا ہے +

سپین میں امن یا جنگ؟

(برگوس ۲۰ - فروری) فارن آفس کے ساتھ بات چیت پھر شروع کی جائے گی - جس میں نہ صرف جنرل جورڈانا اور ایم برارڈ شامل ہوں گے - بلکہ سر رابرٹ ہاگسن بھی شامل ہوں گے - عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے - کہ آئندہ چند روز میں اس امر کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا سپین میں امن ہو جائے گا یا جنگ جاری رہے گی +

"تجے پور ڈے" منانے کی اپیل

(ناگ پور ۲۰ - فروری) بابا صاحب دیشمکھ وائس پریذیڈنٹ ناگ پور پراونشل کانگرس کمیٹی نے اپیل کی ہے - کہ صوبہ بھر میں ۲۶ - فروری کو "تجے پور ڈے" منایا جائے +

شومندر ستیاگرہ

(لاہور ۲۰ - فروری) دہلی میں شیوراتری کے دن بارہ والنٹیر شومندر ستیاگرہ کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے - ستیاگرہ کیلئے روانگی سے پیشتر ہون اور اکھنڈ کیرتن کیا گیا +

اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرہ

(لاہور ۲۱ - فروری) سیتا رام بھارتی جنہوں نے دس دن سے اس مطالبہ کیلئے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے - کہ جن بیروزگاروں کے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں یا ختم ہونے والے ہیں - ان کے گذارہ کے لئے معقول بندوبست کیا جائے لکھتے ہیں - کہ اس مطالبہ کے سلسلے میں سوموار ۲۷ - فروری کو اسمبلی ہال کے باہر پُرامن مظاہرہ کیا جائیگا +

آسام میں نئے ٹیکس

(شیلانگ ۲۰ - فروری) معلوم ہوا

ہے - کہ کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ چند نئے ٹیکس لگائے جائیں - اور اس کے ... اسمبلی میں بل پیش کئے جائیں - پٹرول پر دو آنہ فی گیلن ٹیکس لگانا مقصود ہے - اسی طرح سے - تفریحات اور زرعی آمدنی پر بھی ٹیکس لگائے جانے کا فیصلہ ہوا +

سپین میں فرانکو کی گورنمنٹ

(قاہرہ ۱۹ - فروری) اخبار "الاہرام" رقمطراز ہے - آج مصری وزارت کا ایک سپیشل اجلاس منعقد ہوا - جس میں فیصلہ کیا گیا - کہ سپین میں جنرل فرانکو کی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا جائے +

نانکن میں جاپانی وزیر کا قتل

(ٹوکیو ۱۹ - فروری) نانکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ پندرہ مسلح چینیوں نے نانکن کی جاپانی گورنمنٹ کے محکمہ خارجہ کے افسر پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا +

جاپانی جہازوں کو بھگا دیا

(چنگ کنگ ۱۹ - فروری) چین کی ... فوجوں نے ان جاپانی جہازوں کو شکست ... کر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا - جو ... کی طرف بڑھ رہی تھیں - چینیوں نے ... سے فائر شروع کر دئے - اڑھائی گھنٹے تک لڑائی ہوئی - جزیرہ ہینان میں ... فوجیں اب تک مقابلہ کر رہی ہیں +

برطانیہ کا آئندہ وزیر اعظم

(لنڈن ۱۹ فروری) برطانیہ کا آئندہ وزیر اعظم کون ہوگا؟ اس بارے میں قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں - با خبر سیاسی ... میں بیان کیا جا رہا ہے - کہ اس ... جان سائمن چانسلر اور سر سیموئل ہور ... میں سخت مقابلہ ہے +

اکہتر ہزار نازی فوج

(پیرس ۱۹ - فروری) معلوم ہوا ... کہ اکہتر ہزار نازی فوجی جن میں ... محکمہ ہوائی کے ہیں - اطالوی نوآبادی ... روانہ ہونے کی تیاریاں کر رہے ... وہ نوآبادیوں پر حکمرانی کی ...

جنگ کا کوئی خطرہ ...

(پیرس ۱۹ - فروری) فرانس ... افسر پس پردہ ایک سکیم تیار ... اس بارے میں وثوق سے کچھ نہیں ...

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۵ ۱۵ پھاگن
۲۶-فروری ۱۹۳۹ء

انوکھا یدھ

شری سوامی سوتنترا نند جی جو مہاتما نارائن سوامی جی کے بعد حیدر آباد ستیاگرہ کے انچارج ہیں۔ اور کئی مہینوں سے شولا پور میں دھونی رما کر بیٹھے ہوئے ہیں مجھے اپنے ایک پتر میں لکھتے ہیں :-

"میں آپ کو ودھائی دیتا ہوں۔ کہ دو بیر میں پنجاب اوّل نمبر پر ہے۔ اور خاص کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو اس لحاظ سے شرومنی ثابت ہوئی ہے" :-

سوامی جی کی ودھائی در حقیقت پنجاب کے سارے آریہ پرشوں کے لئے ہے۔ پنجاب کو آریہ سماج کا گڑھ ہونے کا فخر ہے کوئی وجہ نہیں۔ کہ فخر کے ساتھ جو ذمہ داری اس پر عاید ہوتی ہے۔ اسے وہ پورا نہ کرے۔ سوامی جی نے ہمیں ودھائی دی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بات نظرانداز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ ہم حقیقی معنوں میں ودھائی کے پاتر نہیں۔ ہم بیشک اوّل نمبر پر رہے ہیں۔ لیکن یہ اس لئے کہ دوسرے پرانت ستیاگرہ کے لئے اتنا دھن نہیں دے سکے۔ جتنا انہیں دینا چاہیئے۔ میں جانتا ہوں۔ اور مجھے یہ کہنے میں سنکوچ نہیں۔ کہ پنجاب نے جتنا دھن بھیجا ہے۔ وہ ستیاگرہ کی ضرورت کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ جو یدھ ہم نے چھیڑا ہے۔ وہ اپنی قسم کا نرالا یدھ ہے۔ ہم نظام سرکار سے روٹی نہیں مانگتے۔ ملازمتوں میں حصّہ نہیں مانگتے۔ اور کسی سرکار کے پولیٹیکل حقوق نہیں مانگتے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے اُپاسنا کی سوتنترتا ہونی چاہیئے۔ ہمیں ویدک دھرم پرچار کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اور سماج کے مندر بنانے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ ہو۔ اور نہ ہی ہون کنڈ بنانے اور ہون کرنے پر۔ تمام مہذب حکومتوں کا یہ مسلمہ اصول ہے۔ کہ پرجا کو اپنے دھارمک کرتیوں میں پوری آزادی ہوگی۔ راجہ کا دھرم کچھ ہو۔ اور پرجا میں کسی پرکار کا ہستکشیپ نہ کریگا۔ ملکہ وکٹوریا نے جب سنہ ۱۸۵۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان کا چارج براہِ راست اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو انہوں نے ایک اعلان شائع کیا۔ جو تاریخی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ اس میں انہوں نے صاف طور پر بھارتیہ پرجا کو وشواس دلایا ہے۔ کہ انگریز سرکار کسی کے دھرم میں کسی پرکار کا دخل نہ دے گی۔ اور وہ اپنے اس وچن کو نبھا رہی ہے۔ لیکن ہم نظام راجیہ میں کیا دیکھتے ہیں؟ آریہ سماج تو کیا ہندوؤں کو بھی نئے مندر بنانے کی بمشکل اجازت ملتی ہے۔ نئے مندروں کی اجازت بھی جانے دو۔ پرانے مندروں کی تعمیر کی بھی اجازت نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ نئے مندر بن نہیں رہے۔ اور پرانے مندر گر رہے ہیں۔ اور اس طرح حیدر آباد میں پراچین آریہ سنسکرتی کا نام و نشان مٹ رہا ہے۔ سٹیٹ کانگرس حیدر آباد کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے۔ وہ آریہ سماج کا پمفلٹ نہیں۔ اور نہ ہی ہندو مہا سبھا کا ہے۔ جس پر فرقہ داری کا الزام لگایا جا سکے۔ وہ تو کانگرس کی طرف سے ہے۔ جس کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ فرقہ پرستی سے پاک و صاف ہے۔ اس کتاب میں ایک انگریز کا حوالہ جس کا نام مسٹر لو ہے دیا ہے۔ مسٹر موصوف لکھتے ہیں۔ کہ :-

"جب میں حیدر آباد گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ چاروں طرف نئی نئی اور شاندار مسجدیں کھڑی ہیں۔ لیکن ہندوؤں کے مندر پرانے اور بوسیدہ ہیں۔ میں نے سوال کیا۔ کہ یہاں کے ہندو کس جگہ عبادت کرتے ہیں۔ تو مجھے جواب دیا گیا۔ کہ وہ عام طور پر گوداوری جاتے ہیں۔ لیکن وہ ایک مندر جو سامنے گھاٹ پر کھڑا ہے۔ وہاں بھی پوجا کے لئے چلے جاتے ہیں۔ اور وں مندر دیکھا۔ تو نہایت خستہ حالت میں۔ برسوں سے اس کی مرمت نہیں ہوئی"

کہا جاتا ہے۔ کہ ریاست میں تمام مذہبی عبادت گاہوں کے لئے ایک قانون ہے۔ ریاست کے وزیر اعظم سر اکبر حیدری نے مسٹر اینے کے خط کے جواب میں یہی لکھا ہے "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" انہوں نے آریہ سماج پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے امتیازی سلوک کا مطالبہ کرتا ہے۔ کاش کہ انہوں نے بتایا ہوتا۔ کہ وہ امتیازی سلوک کیا ہے؟ کیا وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ نئی مسجدوں کی تعمیر تو بند کر دی جائے۔ اور اس کے مندر بنتے رہیں؟ یا وہ یہ کہتا ہے۔ کہ پرانی مسجدوں کی مرمت تو بند کر دی جائے۔ لیکن پرانے مندروں کی مرمت جاری رہے؟ اگر یہ بات نہیں۔ تو اس الزام کو کہ آریہ سماج امتیازی سلوک چاہتا ہے کون درست تسلیم کرے گا؟ بات یہ ہے۔ کہ دُنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کاغذ پر تو یہی لکھا ہے۔ کہ نئے گرجے۔ مندر و مسجد کی تعمیر کے لئے دربار کی اجازت کی ضرورت ہے۔ لیکن ریکارڈ اس امر کا شاہد ہے۔ کہ یہ قاعدہ صرف آریوں اور ہندوؤں کے لئے ہے۔ جیسا کہ مسٹر اینے نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پادری سکندر آباد میں رہتے ہیں۔ وہیں ریذیڈنٹ بھی مقیم ہے۔ ریذیڈنٹ کا ڈنڈا ہر وقت دربار کے سر پر ہے۔ اس کی کیا مجال کہ عیسائیوں کو گرجے بنانے کی اجازت نہ دے۔ مسجدوں کے متعلق تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ "سیّاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا"۔ ریاست کے حکمران خود مسلمان۔ ان کی مذہبی عبادت گاہ کی تعمیر کو روکنے والا کون؟ رہ گئے ہندو اور آریہ۔ نوّے ۹۰ فیصدی ہوتے ہوئے بھی وہ کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ کوئی ان کا والی وارث نہیں۔ آفسان کی جائے پناہ جہاں وہ فریاد لے کر جا سکتے تھے۔ نظام ہی تھے۔ اگر ان کی ہی نظر بدل جائے۔ تو پھر فریاد کس سے ہو سکتی ہے؟ ان کا چارہ گر کون بن سکتا ہے؟ نظام سرکار کے اپنے ایک اعلان کے مطابق صرف حیدر آباد شہر میں اٹھارہ ۱۸ آریہ سماجیں ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔ کہ ان اٹھارہ ۱۸ آریہ سماجوں میں سے کتنی آریہ سماجوں کے اپنے مندر ہیں۔ صرف ایک کا۔ جسے سلطان بازار کا آریہ سماج کہا جاتا ہے۔ یہ کیوں؟ کیا اس لئے کہ آریوں میں اپنے مندر بنانے کی سامرتھ نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ سامرتھ بھی زیادہ نہ ہو۔ لیکن یہ بھی کیا۔ کہ وہ دوسرا مندر بنا ہی نہ سکیں۔ جہاں مندر بنانے کے لئے لائسنس لینا پڑے۔ جہاں ہون کرنے کے لئے لائسنس لینا پڑے۔ اور جہاں ہون کنڈ بنانے کے لئے بھی لائسنس کی ضرورت ہو وہاں نئے مندروں کی تعمیر کا کیا سوال؟ لُطف یہ ہے۔ کہ ہون کنڈ کو بھی ایک سماج مندر ہی بنا دیا گیا ہے۔ ہمارے ہاں جب کسی مندر کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ تو ہون کنڈ کے بنانے کی اجازت نہیں لی جاتی۔ نہ اسے نقشہ میں دکھلانے کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن حیدر آباد میں سماج مندر کی اجازت کے علاوہ ہون کنڈ کے لئے بھی اجازت لینی پڑتی ہے۔ چاہے وہ اس سماج مندر کا ایک حصّہ ہی کیوں نہ ہو؟ شائد ہی کسی حکومت نے اس وقت تک ایسی مضحکہ خیز پوزیشن اختیار کی ہو۔ جیسی کہ نظام سرکار نے اختیار کر رکھی ہے۔ اور پھر دعوےٰ یہ کہ جو مذہبی رواداری اس ریاست میں پائی جاتی ہے۔ وہ دُنیا بھر کے طبقہ پر کہیں نہ ملے گی ÷

آریہ سماج کے ستیاگرہ کا مقصد نہایت محدود ہے۔ سارو دیشک سبھا نے نظام سرکار سے جو مطالبات کئے تھے۔ اور جن کی تائید آرین کانگرس شولا پور نے کی۔ ان کی فہرست لمبی ہے۔ لیکن ستیاگرہ صرف دو۲ باتوں پر ہو رہا ہے۔ اگر وہ پوری ہو جائیں۔ تو ستیاگرہ بند ہو سکتا ہے۔ وہ دو۲ باتیں کیا ہیں؟ ایک یہ کہ ہمیں پوجا کی سوتنترتا ہو۔ اور دوسری پوجا کے لئے مل بیٹھنے کی۔ ان دو میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ ہو۔ نظام سرکار بتائے۔ کہ اگر اس کے ہاں سب کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ تو اسے یہ دو۲ مطالبات منظور کرنے میں مشکل کیا ہے؟

کہنے کو وہ کچھ کہے۔ اس کا طرز عمل یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے آریہ سماج کا کوئی اُپدیشک وہاں ...... جائے۔ تو وہ گرفتار کر لیتی ہے۔ آخر مہاتما نارائن سوامی کا کیا دوش تھا؟ جس کے لئے انہیں ایک برس سخت قید کی سزا دی گئی۔ یہی نہ کہ وہ ریاست میں ویدک دھرم کے پرچار کا ادھیکار حاصل کرنے کے لئے گئے۔ پھر اُن کے پاؤں میں بیڑیاں کیوں ڈالی گئیں۔ ان کے ساتھ بدترین قسم کے مجرموں کا سلوک کیوں کیا گیا؟ کیا وہ خطرناک تھے؟ یا اُن کے بھاگ جانے کا اندیشہ تھا۔ جو اُن کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟ کیا یہ ایک مہذب حکومت کا کام ہے؟ اور کیا اس کے بعد وہ دُنیا کو منہ دکھانے کے قابل رہی ہے؟ لیکن ہم اس کا احسان مانتے ہیں۔ کہ اس نے ایسا کیا۔ کیونکہ اس کی اس حرکت نے جادو کا سا اثر کیا ہے۔

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حالانکہ ستیاگرہ کا پرچار کئی مہینوں سے ہو رہا ہے۔ لیکن آریہ سماج میں وہ حرکت نہ آئی تھی۔ جو مہاتما نارائن سوامی کی قید کے بعد دیکھنے میں آئی۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ آریہ سماج کا ایک ایک جن سوامی جی کے چرن چنہوں پر چلنے میں اپنا گورو مانتا ہے۔ اور جب آریہ جگت نے یہ سُنا۔ کہ اُن کے پوجیہ نیتا۔ اور سماج کے یوگیہ سنیاسی کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئی ہیں۔ تو ہر ایک دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ جو بیڑیاں جی جی کے چرنوں سے چھو کر پوتر ہوئی ہیں۔ وہ ہمارے پاؤں میں بھی پڑیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ آریہ جگت ہل چکا ہے۔ پچھلے اتوار کو لاہور کی آریہ سماجوں کا مشترکہ جلسہ آریہ سماج مندر انارکلی میں لالہ خوشحال چند کو الوداع کہنے کے لئے ہوا۔ اور اس کے بعد انہیں جس شاندار طریق سے لاہور سے روانہ کیا گیا۔ اسے دیکھ کر مُردہ سے مُردہ آریہ سماجی کے جسم میں بھی نئی جان آ گئی۔ آریوں کے دلوں میں نئے ولولے پیدا ہوئے۔ اور نئی آشائیں ہلورے لینے لگیں۔ باوجود اس کے میں کہوں گا۔ کہ جو کام ہم نے آرمبھ کیا ہے۔ اس کی ضروریات کے لحاظ سے ہمارا کام ابھی بہت کم ہے۔ ہزاروں والنٹیر اور لاکھوں روپیہ اس قلعہ کو سر کرنے کے لئے درکار ہیں۔ ہم نے ہزاروں روپیہ جمع کئے۔ اس سے کام کیسے چلے گا۔ سینکڑوں والنٹیروں نے اپنے نام لکھائے ہیں۔ اس سے مورچہ کیسے سر ہو گا؟ سینکڑوں نہیں۔ بلکہ ہزاروں والنٹیروں کی ضرورت ہے۔ ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہے۔

والنٹیر تو زیادہ تر حیدرآباد اور اس کے اردگرد سے مل جائیں گے۔ لیکن وہ غریب روپیہ کہاں سے لائیں گے؟ اس کی ذمہ داری تو ہمیں اپنے اوپر لینی ہو گی۔ خاص کر اس صورت میں جب کہ والنٹیر بھیجنے کی ذمہ داری ہم پر نہ ہو۔ ہم والنٹیر بھیج رہے ہیں۔ اور بھیجنے بھی چاہئیں۔ لیکن ہمارے حیدرآبادی بھائی ہم سے یہ تقاضا نہیں کرتے۔ کہ ہم والنٹیر بھیجیں۔ ہمیں اپنی ہمدردی کے اظہار کے لئے اور اپنے صوبہ میں زبردست اندولن کرنے کے لئے کچھ والنٹیر بھیجنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم پر حقیقی ذمہ داری روپیہ جمع کرنے کی ہے۔ اور اس ذمہ داری کو ہم نے ابھی تک پوری طرح سے نہیں نبھایا۔ کیا ہوا۔ اگر پنجاب اور دہلی نے مل کر دس ہزار روپیہ بھیج دیا۔ جس وقت مورچہ اپنے پورے جوبن پر ہو گا۔ اس وقت تو دس ہزار ایک مہینے کے اخراجات کے لئے بھی کافی نہ ہو گا۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہم روپیہ جمع کرنے پر زور لگائیں۔ جو لوگ یک مُشت دے سکتے ہوں۔ وہ یک مُشت دیں۔ لیکن جو نہیں دے سکتے۔ وہ ماہواری اقساط میں دینا شروع کریں۔ آریہ سماج میں کئی دھنا ڈیہ پُرش ایسے ہیں۔ جو ماہواری طریق پر بھی معقول مدد دے سکتے ہیں۔ انہیں خود بخود آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھ دینا چاہیئے۔ کہ وہ اتنے سو روپیہ ماہوار دیا کریں گے۔ یہ کام سب کا مشترکہ ہے۔ اور جلد کرنے کا ہے۔ اس لئے کسی کو اس انتظار میں نہ رہنا چاہیئے۔ کہ میرے پاس ڈیپوٹیشن آئے۔ اور میں چندہ لکھواؤں۔ ڈیپوٹیشن بنانے کے لئے بھی تو آدمی چاہئیں۔ اور آریہ سماج کے پاس آدمی کہاں؟ اس لئے پرتیک آریہ سماجی نہ صرف دانی بنے۔ بلکہ والنٹیر بھی۔ اور اپنے ہاں دھن اکٹھا کرنا شروع کر دے۔ اسے خود بخود اپنے فرض کا احساس کرنا چاہیئے آریہ سماج کی مشینری کا ایک ایک پُرزہ حرکت میں آنا چاہیئے۔ اور جب سب پُرزے بیک وقت کام کرنے لگیں گے۔ تو ہمیں اپنے اُدیش میں سپھلتا ہو گی۔

(اکرشن)

سر اکبر حیدری کا جواب

مسٹر اینے نے جو خط سر اکبر حیدری کو آرین کانگرس میں پاس شدہ ریزولیوشنوں کے ساتھ اس غرض سے بھیجا تھا۔ کہ وہ آریوں کے جائز مطالبات منظور کر لیں۔ اس کا جواب سر اکبر حیدری کی طرف سے مسٹر اینے کو موصول ہوا ہے۔ جس میں وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ تمام مذہبی پابندیاں دُور کر دی جائیں گی۔ ساتھ ہی آریہ سماجیوں پر ایک ایسا الزام بھی لگایا ہے۔ جو کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ آریہ سماجی امتیازی سلوک کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کاش کہ انہوں نے بتایا ہوتا۔ کہ وہ امتیازی سلوک کیا ہے؟ کیا آریہ سماجی یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریوں کو تو اپنے مندر بنانے کی اجازت ہو۔ لیکن مسلمانوں کو نئی مسجدوں کی تعمیر کی اجازت نہ دی جایا کرے؟

کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے مذہبی فریضہ کے ادا کرنے کی تو اجازت ہو۔ لیکن مسلمانوں کو اس حق سے محروم کر دیا جائے؟ کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریوں کو اپنے مندروں کی مرمت کی تو اجازت ہو۔ لیکن مسلمانوں کو اس حق سے محروم کر دیا جائے۔ آخر وہ کون سا امتیازی سلوک چاہتے ہیں؟

ان کا جواب کسی طرح بھی تسلی بخش نہیں۔ دربار حیدرآباد نے اس سے پہلے بھی کئی بار وعدے کئے ہیں۔ لیکن انہیں پورا کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ یہی حشر تازہ وعدہ کا بھی ہو گا۔

یو۔پی میں ہندی

یو۔پی میں ہندی اُنتی کے شِکھر پر ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم کچھ اعداد و شمار دیتے ہیں۔ جس سے دلچسپ حقائق روشنی میں آتے ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں جو پستکیں ہندی میں چھپیں۔ ان کی تعداد ۲۱۳۹ ہے۔ اس کے مقابلہ میں اُردو پُستکوں کی تعداد صرف ۲۵۲ ہے۔ ورنیکلر فائنل پریکھشا دینے والے ان طلباء کی سنکھیا جنہوں نے ہندی لی ۲۰۱۸۸ اور اردو لینے والوں کی ۱۵۸۷۴ تھی۔ اور ہائی سکول پریکھشا میں ہندی والوں کی تعداد ۱۳۴۲۲ تھی۔ اور اُردو والوں کی صرف ۶۸۰۴۔ ہندو یونیورسٹی کے ہندی طلباء کی تعداد ۹۶۳ اور اردو والوں کی صرف ۱۴۴ تھی۔ اس کے علاوہ پرانت میں ہندی اخباروں کے خریداروں کی تعداد ۳۲۴۸۸۰۔ اور اردو اخباروں کے گراہکوں کی سنکھیا صرف ۱۸۲۴۸۵ ہے۔

یو۔پی میں ہندی کی یہ ہر دلعزیزی دوسرے پرانتوں کے ہندوؤں کے لئے قابل نصیحت اور رشک ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے اپنے پرانت میں ہندی کی اُنتی کی طرف دھیان دیں۔

اُردو اور ہندی

جس طرح ہندی کا ایک بہت بڑا کوش ہندی شبد ساگر ہے۔ اسی طرح اردو کی بھی ایک لغات "فرہنگ آصفیہ" کے نام سے پرسِدھ ہے۔ اس کے مؤلف کے قول کے مطابق اس لغات میں دوسری زبانوں کے الفاظ بھی ہیں۔ اور ان کی تعداد اس پرکار ہے:۔

ہندی الفاظ ۳۹۰۰۰۔ عربی ۷۶۰۰۔ فارسی ۶۴۰۰۔ سنسکرت ۵۰۰۔ دوسری زبانوں کے الفاظ کی تعداد ۲۰۰۔ گویا کل ۵۳۰۰۰ الفاظ ہیں۔ اگر ہندی الفاظ جن کی تعداد ۳۹۰۰۰ ہے نکال دئے جائیں تو غریب اردو کی جان نکل جائے گی۔ اور اگر دوسری زبانوں کے الفاظ بھی نکال دئے جائیں۔ تو اردو کے پاس کیا رہ جائے گا؟

اُردو کی بنیاد ہندی

فرہنگ آصفیہ کا مؤلف اس کے دیباچہ میں یوں رقمطراز ہے۔ کہ:۔

"ہندی کے الفاظ ہماری زبان میں تمام زبانوں سے زیادہ ہیں۔ اور عربی و فارسی کے الفاظ سے سہ چند ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہماری زبان کی اصلی زمین یا بنیاد ہندی ہی ہے۔ پس جو حضرات ہماری زبان کو کھینچ تان کر عربی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ ایک ایسی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جس سے اس زبان کی فطرت بگڑ جائے گی۔"

مندرجہ بالا الفاظ کسی ہندو یا ہندی پریمی کے نہیں۔ بلکہ اردو لغات کے مؤلف کے ہیں۔ جو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اردو کا اپنا کوئی استتو (ہستی) نہیں اس کا جنم ہندی سے ہی ہوا ہے۔ اس شہادت کی موجودگی میں کیا مسلمانوں کے پاس اس حقیقت کا اعتراف نہ کرنے کی کوئی وجہ ہے؟

سرحد میں گداگری کے انسداد کی کوشش

صوبہ سرحد کی اسمبلی میں ایک ایسے بل کے پیش کئے جانے کا نوٹس دیا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ بھیک مانگنا قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا تو اس کی رُو سے بھیک منگوں کے لئے سرکاری طور پر "پوور ہاؤس" (Poor house) بنائے جائیں گے۔ جہاں ان بھیک منگوں کو جو جسمانی طور پر مشقت کے اہل ہوں کام دیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی روزی آپ کما سکیں۔

دوسرے آزاد ممالک کے علاوہ یورپ میں بھی گداگری کی سخت ممانعت ہے۔ لعنت صرف ہندوستان میں ہی ہے۔ اگر صوبائی حکومتوں کی طرف سے اس کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو وہ ایک اچھا کام سرانجام دیں۔ اگر سرحدی اسمبلی میں یہ بل پاس ہو گیا۔ تو اس سلسلہ میں دوسرے صوبوں کی رہنمائی کرنے کا صوبہ سرحد کو فخر حاصل ہو گا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ

وزیر تعلیم پنجاب کا تازہ اعلان

۱۸- فروری کو ڈسٹرکٹ ٹیچرس کانفرنس مظفر گڑھ کا افتتاح کرتے ہوئے میاں عبدالحی وزیر تعلیم پنجاب نے اعلان کیا - کہ عنقریب ہی دیہات میں ۱۸۰ سے دوسو تک زنانہ سکول کھولے جائیں گے - شیخو پورہ میں ایک نارمل سکول کھولا جائے گا - جس میں دیہاتی زنانہ سکولوں کے لئے اُستانیوں کو ٹریننگ دی جاویگی نارمل سکول کے نصاب میں گھریلو کام یعنی کھانا پکانا اور سینا پرونا وغیرہ بھی شامل ہوں گے - آپ نے مخلوط تعلیم پر زور دیا ہے ؛

جہاں تک دیہاتیوں کو فائدہ پہنچانے کے سوال کا تعلق ہے - ہم ان سے متفق ہیں - اور ان کو اس نیک ارادہ کے لئے مبارک باد پیش کرتے ہیں - لیکن ہم اعلان کے دوسرے حصہ سے متفق نہیں - وہ مخلوط تعلیم پر زور کیوں دے رہے ہیں ؟ کیا وہ چاہتے ہیں - کہ دیہات کی معصوم فضا بھی اس بدعت کے نتائج بد سے گناہ آلود ہو جائے ؟

شہید اکبر کی آخری وصیت

۲۲- فروری کو دیپ آتسو مناتے ہوئے شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی آخری وصیت ہمارے کانوں میں گونجنے لگتی ہے - انہیں اپنی زندگی سے بھی زیادہ جو چیز عزیز تھی - وہ تھا آریہ سماج - وہ آریہ سماج کو پھلتا اور پھولتا دیکھنا چاہتے تھے - کسی سماج کی ترقی بغیر پلیٹ فارم اور پریس کی طاقت کو مضبوط کئے ممکن نہیں - اور ان دو چیزوں میں سے بھی پریس کی طاقت اہم ہے - اس لئے انہوں نے وصیت کی - کہ

"تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے !

لیکن ہم نے شہید اکبر کی اس وصیت پر کہاں تک عمل کیا ہے ہ دے دے کر آریہ سماج کے دو چار اخبار ہیں - لیکن ان کی حالت بھی اچھی نہیں - کیا آریہ سماج کے لئے یہ شرم کی بات نہیں - کہ وہ اپنے دھارمک اخباروں کو بھی زندہ نہیں رکھ سکتا ؟

ہم آریہ بھائیوں سے اپیل کریں گے - کہ وہ دیر اُتسو مناتے ہوئے شہید اکبر کی آخری وصیت کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آریہ پتروں کی اشاعت کی ترقی کی طرف دھیان دیں - اور ناظرین "پرکاش" اپنے پیارے "پرکاش" کے لئے دو دو خریدار اور زیادہ سے زیادہ ویشیہ بنا کر اسے آریہ سماج کی سیوا کے لئے مضبوط کریں ؛

سناتن دھرمیوں اور اکالیوں کا تعاون

ہمیں خوشی ہے - کہ آریہ سماج کے دھرم یدھ میں بعض سمجھدار سناتن دھرمی بھائیوں اور اکالیوں نے ہمیں سہیوگ دینے کا اعلان کیا ہے - وہ سہیوگ دیں بھی کیوں نہ جب کہ آریہ سماج صرف اپنے لئے ہی نہیں لڑ رہا - بلکہ ریاست حیدر آباد کی ۸۹ فیصدی ہندو پرجا کے ابتدائی شہری و مذہبی حقوق پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف یدھ کر رہا ہے - اس ۸۹ فیصدی پرجا میں آریہ سماجی - ہندو - سناتن دھرمی - سکھ سب شامل ہیں - اس لئے برطانوی ہند کے سکھوں اور سناتن دھرمیوں کو اس تحریک کے لئے نہ صرف دلی ہمدردی ہونی چاہئے - بلکہ انہیں زیادہ سے زیادہ امداد کے لئے بھی آگے آنا چاہئے ؛

جنہوں نے اس حقیقت کو جان لیا ہے - وہ ودھائی کے پاتر ہیں - جو ابھی تک نہیں سمجھ پائے انہیں اپنے نکتہ نگاہ پر دوبارہ غور کرنا چاہئے ؛

تیسرے ڈکٹیٹر کی وداعی

حیدر آباد ستیا گرہ اندولن کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند خورسند مالک اخبار روزانہ "ملاپ" و پردھان آریہ پرادیشک سبھا ۲۰- فروری کو شولا پور روانہ ہو گئے - ۱۹- فروری کو آریہ سماج انارکلی میں اُن کو الوداع کہنے کے لئے ایک شاندار جلسہ مسٹر اسپنے کی صدارت میں منعقد ہوا - جلسہ میں خوب جوش و خروش تھا - تقریریں ہوئیں اور لالہ جی کو ایڈریس دیا گیا - جس کا انہوں نے موزوں جواب دیا ؛

۲۰- فروری کی شام کو جب کہ انہیں گاڑی میں سوار ہونا تھا - ، ہمیں الوداع کہنے کے لئے سینکڑوں آریہ سماجی موجود تھے - کئی بھائیوں کے ہاتھوں میں اوم کے جھنڈے تھے - اور وہ بھجن گا - اور "آریہ سماج زندہ باد" "لالہ خوشحال چند زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے - لالہ جی کو خوب اُتساہ اور سماروہ سے وداع کیا گیا ؛

انہیں ہاردک ودھائی دیتے ہوئے ہم پرماتما سے پرارتھی ہیں - کہ وہ جس اُدیش کے لئے جا رہے ہیں - اس میں سپھلتا پراپت کر کے شیگھر لوٹیں ؛

آریہ ستیا گرہیوں کی بھوک ہڑتال

اطلاع ہے - کہ پونہ کے تین والنٹیروں شری ہیرا چند سیکرٹری آریہ کمار سبھا - گرو دیال کرد سندر راؤ اور منگل سنگھ نے حیدر آباد سنٹرل جیل میں ۱۶- فروری سے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے - اور وہ اس لئے کہ حکام جیل نے انہیں یگیو پوبت پہننے اور سندھیا کرنے کی ممانعت کر دی ہے ؛

ہم حیران ہیں - کہ حکام جیل نے ایسا حکم کیوں دیا ؟ کیا انہیں جیل میں بند ستیا گرہیوں کے سندھیا کرنے و یگیو پویت پہننے سے بھی نقص امن کا اندیشہ محسوس ہو رہا تھا ؟ کوئی ہمیں بتائے - کہ ریاست میں دھارمک آزادی کہاں ہے ؟

حیدر آباد ستیا گرہ اور مہاتما گاندھی

"ہری جن" کے ۱۸- فروری کے اشوع میں مہاتما گاندھی نے حیدر آباد کے متعلق جو مضمون لکھا ہے - اس میں انہوں نے تسلیم کیا ہے - کہ آریہ سماج کا ستیا گرہ خالص دھارمک تحریک ہے - کیونکہ یہ دھارمک حقوق حاصل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے - لیکن آپ نے سٹیٹ کانگرس کو اس بنا پر کہ چونکہ یہ شرطی کیا جا رہا ہے - کہ ہندو مہاسبھا آریہ سماج کی حمایت کر رہی ہے - اس لئے اس تحریک نے فرقہ وارانہ رنگت لے لی ہے - حیدر آباد میں دوبارہ ستیا گرہ نہ شروع کرنے کا مشورہ دیا ہے ؛

جب مہاتما گاندھی نے ......

....

تسلیم کیا ہے - کہ آریہ سماج کی تحریک خالص مذہبی تحریک ہے - تو ہم حیران ہیں - کہ پھر وہ کیوں اس کی حمایت نہیں کرتے ؟

سٹیٹس پیپلز کانفرنس کا ریزولیوشن

پچھلے ہفتہ لدھیانہ میں پنڈت جواہر لال جی نہرو کی صدارت میں آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کا اجلاس خوب جوش و خروش سے ہوا - دیگر کئی ریاستی معاملات کے علاوہ "حیدر آباد میں آریہ سماج کا ستیا گرہ" بھی زیر بحث آیا - اور ایک ریزولیوشن میں ایک ترمیم کے ذریعہ اس کی مذمت کی گئی - اور وہ اس بنا پر کہ حیدر آباد میں آریہ سماج نے قومی تحریک کو نقصان پہنچایا ہے - پنڈت جواہر لال کو آریہ سماج کے ستیا گرہ کے اُدیش سے ہمدردی ہوتے ہوئے بھی اس قسم کے ریزولیوشن کا پاس ہونا بتاتا ہے - کہ کانگرس سے اسے کوئی توقع نہ رکھنی چاہئے - اس فیصلہ سے آریہ جگت میں ناراضگی کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی ہے - ہمارے خیال میں آریہ سماجیوں کو دوسروں کے منہ کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنی شکتی اور پرماتما پر بھروسہ رکھ کر اس دھرم یدھ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہونا چاہئے اسی میں کامیابی کا راز پنہاں ہے ؛

کانگرس میں پھوٹ

آخر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا - کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ان بارہ ممبروں نے جنہیں جنہیں مسٹر سبھاش نے "دایاں بازو" کا نام دیا ہے - علیحدہ ہونے اور کانگرس کو مسٹر بوس کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے - پچھلے دنوں جب مسٹر بوس واردھا میں مہاتما جی سے ملے - تو سمجھا یہ گیا - کہ ملاقات کامیاب رہی - اور کہ کانگرس میں پھوٹ کا کوئی امکان نہیں - وہ خیال غلط نکلا - مہاتما جی نے سبھاش بابو سے صاف کہہ دیا تھا - کہ ان کے ہم خیال اب کانگرس سے کوئی تعلق نہ رکھیں گے ؛

عام طور پر لوگ نہیں سمجھ سکے - کہ مسٹر سبھاش سے کون سا قصور سرزد ہوا ہے - جس کے لئے مہاتما جی انہیں معاف کرنے کو تیار نہیں - مہاتما جی کے خیال میں انہوں نے اس روایت کی خلاف ورزی کی ہے - کہ کانگرس کا صدر اتفاق رائے سے منتخب ہو - اور صدارت کے لئے مقابلہ نہ ہو - لیکن انہوں نے اس انتخاب کو پارٹیوں کی جنگ بنا دیا - اس سے بڑھ کر غلطی انہوں نے یہ کی - کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی دیانت پر حملہ کیا - اور کہا - کہ سردار پٹیل وغیرہ اصحاب میری دوبارہ صدارت کے اس لئے خلاف ہیں - کہ میں ان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بننے کو تیار نہیں - اور سب سے بڑی غلطی یہ کی - کہ انہوں نے کلکتہ کارپوریشن کی مبارک باد کا جواب دیتے ہوئے کہا - کہ میرے ساتھیوں نے فیڈریشن کو کسی نہ کسی شکل میں قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ؛

اس پر "ورکنگ کمیٹی" کے ممبروں کے صبر کی حد ہو گئی - اور انہوں نے سمجھ لیا - کہ مسٹر سبھاش اب ہمارے رفیق بننے کے اہل نہیں رہے - چنانچہ انہوں نے مہاتما جی کے مشورہ سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ؛

اب کانگرس کی قسمت مسٹر بوس کے ہاتھ میں ہے - ملک کو دیکھنا ہے - کہ اس قسمت کا ان کے ہاتھوں فیصلہ کیا ہوتا ہے ؟

Digitized by eGangotri

اسلامی دُنیا کی سیر

قانون خلع اور شیعہ جماعت

"شیعوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ انہیں اس قانون کے دائرہ اثر سے خارج کر دیا جائے۔ سو شیعہ اور کون سی بات میں مسلمانوں کے ہمدرد و ہمنوا ہیں۔ جو اس مسئلہ میں وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ نہ بناتے۔ جس فرقہ کی تاریخ جعفر و صادق جیسے ہیبیوں ناموروں کے کارناموں سے بھری پڑی ہو۔ اُنہوں نے اگر خلع بل کی دفعات سے خود کو الگ کر لینا چاہا۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں"۔

("مدینہ" بجنور ۲۵ جنوری ۱۹۳۹ء)

قادیان کی ساری فوج!

"ہم حیران ہیں۔ کہ قادیان کی ساری فوج دُور دُور ممالک میں حملہ آور ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی بغل میں یعنی قادیان کی تحصیل بٹالے میں ایک شخص ایسا رہتا ہے۔ جو اپنے نام کے ساتھ "المسیح" یعنی پنڈت آتمانند المسیح لکھ کر حریف قادیان بنتا ہے۔ اس پر کوئی بجلی نہیں گرائی جاتی۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ سب سے پہلے سارا زور اسی پر لگایا جاتا۔ کہیں یہ نہ ہو ؎

شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری"

("اہلِ حدیث" امرتسر ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

بیٹی والے جنّت کے حق دار

"اُنہوں نے (صحابہ) جب یہ بات حضرت محمد صاحب کی زبانی سُنی۔ تو وہ جن کی تین تین لڑکیاں تھیں خوشی سے بیتاب ہو گئے۔ کہ وہ ان کی اچھی تربیت کر کے جنّت کے حق دار بن جاویں گے"۔

("الفضل" قادیان مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

دین میں تصرف بے جا

"گذشتہ عید الضحےٰ پر خواجہ حسن نظامی نے دہلی کے ریڈیو سٹیشن سے اپنے بیٹے کے ساتھ ایک مکالمہ نشر کیا۔ جس میں آپ نے کچھ جانوروں کی قربانی کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ یعنی کہ وہ جانوروں کی قربانی درست

سدرشن چکر

آخر وہی ہوا جس کی توقع تھی۔ "ادم منڈلی کی "روحانیت" کا راز ظاہر ہو گیا۔ اور دادا لیکھراج کی پراسرار شخصیت بے نقاب ہو ـــــ ۱۶ فروری کو انہیں چھاؤنی کی پولیس نے "ادم بھون" سے گرفتار کر لیا۔ اور ان کے ساتھ ہی شریمتی اوم رادھے صدر منڈلی کو بھی۔ ان پر نابالغ لڑکیوں کو ان کی عصمت دری کرنے کی غرض سے اغوا کرنے کا الزام ہے۔

منڈلی کے دیگر دو ممبروں کو حیدر آباد سے گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ گرفتاریاں ان چار لڑکیوں کے بیانات کی بنا پر کی گئی ہیں۔ جو انہوں نے حیدر آباد کی عدالت میں دئے۔ ان کو حال ہی میں منڈلی کے جال سے رہائی دلائی گئی تھی۔ اور ان کے بیانات سے سنسنی خیز انکشافات رونما ہوئے ہیں۔ ـــــ دادا لیکھراج اور شریمتی اوم رادھے کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

دادا لیکھراج بزعم خود زمانہ حال کے مسیحا ہیں۔ اور برہم چریہ کا زور شور سے پرچار کرتے ہیں۔ ان کے برہم چریہ کے "فلسفہ" کو وہی سمجھے۔ جو ان کی منڈلی کا ممبر بنے۔ چنانچہ ان کی مسیحائی کا اثر یہ ہوا۔ کہ لگ بھگ چار سو عورتوں نے گھر بار چھوڑ کر ادم منڈلی کے اس "کلجگی کرشن" کی چرن شرن پکڑ لی۔ اور اس "رادھے شیام" نے بھی اپنی ان انوکھی "گوپیوں" کو آشیرواد دیا۔

پچھلے دنوں شریمتی اوم رادھے نے مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کے علاوہ وائسرائے ہند اور گورنر سندھ کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ مسیحائے حال کے فلسفہ کو سمجھنے اور نہال ہونے کے لئے ادم بھون میں پدھاریں۔ اور دیکھیں۔ کہ ان کی بانی میں کیا امرت بھرا ہے۔ لیکن کسی نے اس "دعوتِ خاص" سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ آخر چار گوپیوں کو ہی ان کے فلسفہ کے رازہائے سربستہ کا انکشاف کرنا پڑا ہے۔ تاکہ منش ماتر کا "اُدّھار" ہو سکے۔ دیکھیں شردھالو جن اس سے کہاں تک لابھ اُٹھاتے ہیں؟

شریعت بل پاس ہو گیا۔ غالباً وائسرائے کی منظوری بھی مل جائے گی۔ اس کے بعد جلد اس کا نفاذ بھی ہو جائے گا۔ اب مسلمان مردوں کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ جو بزرگ شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنا اپنا "نیک ارادہ" ملتوی کر دیں۔ اور جو کر چکے ہیں۔ وہ ریاستوں میں سکونت اختیار کرنے کا انتظام کریں۔ یا اپنی نئی نویلی بیویوں کو زیورات وغیرہ سے تسخیر کر ۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ بل کے ایکٹ کی صورت اختیار کرنے ہی پر بھی بغاوت کر دیں۔

مسلم خاوندوں کو اپنا مزاج بدلنا پڑے گا ہی۔ ساتھ ہی ان حقیقوں کو بھی اپنے فتاویٰ کو کھلا دینا ہو گا۔ جو جھٹ سے مسلم عورتوں کے خلاف بیک جنبشِ لب دے دیا کرتے ہیں۔ جونہی شریعت ایکٹ پر عمل شروع ہوا۔ ادھر کئی "مسلم بیویوں" کی طرف سے بھی اس ظلم کے خلاف جوان ہمت سے ہوتا آیا ہے۔ عملی بغاوت کا مظاہرہ شروع ہو جائے گا۔ اسی لئے تو ہم نے مسلم خاوندوں کو قبل از وقت ہوشیار کرنا مناسب سمجھا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ان شیعہ حضرات سے بھی جنہوں نے "شریعت بل" کے خلاف ستیاگرہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا کہیں گے۔ کہ وہ اب میدان میں آئیں۔ اور کچھ کر کے دکھائیں۔

بندوقیں۔ رفلیں۔ ریوالور اور پستول ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی SuLeman Umar & Co, Karachi

نوک جھونک

بقول بہبی بھائی کھیم چند جی سندھی ان دنوں ست سنگی بھائیوں کی ذہنیت دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ کہ کال بلا نے ساری سنگت کو گویا کلوروفارم سونگھایا ہے۔ یا جادو کی لکڑی سر پر پھیری ہے۔ کہ اتنا بھی سوچ وچار نہیں کرتے۔ کہ کل مالک رادھا سوامی دیال اپنا نج دھام چھوڑ کر یہاں جیوروں کا اُدّھار کرنے آئے ہیں یا کپڑا الکھن بیچنے اور مل چلانے

اُدّھار کس کو کہتے ہیں۔ سُرت کو تن من سے نیارا کر کے پنڈ برہمانڈ کے پرے نرمل چیتن دیش میں باسا پانا یعنی جنم مرن کے دُکھوں اور دُنیا کی تکلیفوں سے آزاد کر کے امر اجر بنا دینا۔ پر ہی تو اس پانا باہجی لگی کہتے ہیں۔ صریحاً یہ گیگ کپڑا اور مکھن بیچنے سے پراپت نہیں ہو گی۔

گورو بھگتی اور ابھیاس کر کے من مار مار کر تن جار جار کر ہڈی ہڈی چور کر مردہ ہوئے خاک میں جب ملو گے۔ تب امر پٹ کھلیں گے اور مالک کا درشن ہو گا۔ اسے نظر انداز کر کے محض شکم پُری کے کاموں کو پرمارتھ سمجھ بیٹھنا۔ اس سے بڑھ کر جہالت اور نادانی کیا ہو سکتی ہے؟

آج کل دیال باغ میں ہر کوئی کہتا ہے۔ کہ ہم کو خواب میں درشن ہوتا ہے۔ حالانکہ ان کو قطعی خبر نہیں ہے۔ کہ "درشن" کس کو کہتے ہیں۔ یہ کال کرم کا دھوکہ ہے۔ اس سے ست سنگیوں کو بچ کر رہنا چاہیئے۔ یہ من پرمارتھ کا بڑا سخت دشمن ہے۔ جب ایک ست گورو مکھ ہوتا ہے۔ اور دوسرا پرگٹ ہوتا ہے۔ اس وقت اپنا داؤ پیچ دکھاتا ہے۔ اور طرح طرح کے رنگ تماشے دکھلاتا ہے۔

کیا اس فلاسفی سے اراکین دیال باغ کچھ سبق سیکھیں گے۔ اور کارخانے بند کر کے روحانیت کا سودا بیچیں گے؟ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو

ہم نہیں سمجھتے۔ بلکہ جانوروں کی قیمت کے برابر روپے غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کر دیا کرتے ہیں۔ اور انہیں یقین ہے۔ کہ اس طرح سے قربانی ہو جاتی ہے۔ ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے نہایت

مہاتما گاندھی اور حیدرآباد ستیاگرہ

(لیکھک:۔ آچاریہ رام دیو جی)

مہاتما گاندھی اور آریہ سماج کے تعلقات پرانے ہیں۔ سب سے پہلے بھارت میں جب وہ آئے تھے۔ تو اُن کے آشرم کے لڑکے بھی افریقہ سے آئے تھے۔ اُن کا سپُتر رامداس گاندھی بھی تھا +

اس وقت احمدآباد میں ستیاگرہ آشرم کھلا بھی نہیں تھا۔ وہ برہمچاری تین مہینے تک گوروکل کانگڑی میں رہے تھے۔ میراں بہن (مہاتما گاندھی کی انگریز چیلی) پہلے کنیا گوروکل اور پھر گوروکل کانگڑی میں رہی تھیں۔ اور انہوں نے یہاں پر ہی ہندی بولنا اور پڑھنا سیکھا تھا۔ شریمان رامداس گاندھی کی دھرم پتنی پُتری نرملا گاندھی نے بھی ایک سال کنیا گوروکل دہرہ دون میں رہ کر ہندی ساہتیہ سمیلن الہ آباد کی ہندی کی دو پریکشائیں پاس کیں۔ پھر بھی وہ شاید کنیا گوروکل میں آئے۔ ایکے کنیا گوروکل کے جلسے پر مہاتما گاندھی نے ماتا کستورا بائی کو بھیجا۔ اور انہوں نے دیاکھیان بھی بہت اچھا دیا۔ شریمتی رامیشوری نہرو کو بھی انہوں نے ہی بھیجا تھا۔ ان کے سوامی شردھانند کے ساتھ تعلقات بہت نزدیکی تھے۔ مجھ سے بھی اُن کے تعلقات بہت گہرے ہیں۔ میرے دل میں اُن کے لئے پوجا شردھا اور پریم کے بھاؤ بہت ادھک ہیں +

اگرچہ میں نے اُن کے ایک لیکھ کے برخلاف بھی ایک بار لکھا۔ اور وہ ان کے اخبار "ینگ انڈیا" میں چھپا بھی۔ اب حیدرآباد کا ستیاگرہ جو مجبوراً آریہ سماج کو کرنا پڑا۔ تو شولاپور میں سردار پٹیل اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے ہمدردی کے تار آئے۔ شری گھنشیام سنگھ گپت پردھان سارودیشک سبھا اور سپیکر سی۔ پی اسمبلی مہاتما جی کے عزیز ہیں۔ شولاپور آریہ سمیلن کے بعد جہاں تک مجھے یاد ہے بذریعہ تار مہاتما جی کو بلایا۔ اور اپنا صلاح مشورہ دیا۔ اور آشیرواد بھی دی۔ اس لئے میں نہیں مانتا۔ کہ وہ ہمارے برخلاف ہیں۔ اور ہمارے ستیاگرہ کی جس کی بنیاد ستیہ اور اہنسا ہے کامیابی نہیں چاہتے۔ آریہ سماج کے ستیاگرہ میں سامپردائکتا کی گندھ تک نہیں ہے۔ ہم تمام دھرماولمبیوں کے سادھارن ناگرک ادھیکاروں کے لئے لڑ رہے ہیں۔ نہ ہم کو نظام سے دشمنی ہے نہ اسلام سے۔ میرے خیال میں مہاتما جی اس بات کو جانتے ہیں۔ اگرچہ بیمار ہونے کے کارن ۲ سال سے میں اُن کے چرنوں میں حاضر نہیں ہو سکا۔ اور درشن بھی نہیں کر سکا۔ اس لئے مجھے "آریہ مسافر" کے پچھلے انک کے ایک لیکھ سے بہت دُکھ ہوا۔ میرے خیال میں "آریہ مسافر" کے سمپادک کو سُنی سنائی باتوں پر ہندوستان کے فخر اور سنسار کے سب سے بڑے آدمی کے وشے میں تصدیق کئے بنا ایسا نہیں لکھنا چاہیئے تھا۔ میں نے مہاتما گاندھی کو خط لکھا ہے۔ آشا ہے۔ کہ اُن کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط آ جاوے گا +

آریہ سماج کے اخبار نویسوں کے پرتی میری پرارتھنا ہے۔ کہ جب تک جواب نہ آ جاوے۔ یا ان کے قلم کا لکھا ہوا کوئی لیکھ نہ پڑھیں۔ تب تک مہاتما گاندھی جی کے وشے میں ایسی ویسی بات نہ لکھیں۔ مجھے نشچے ہے۔ کہ اخبار نویس بھائی میری پرارتھنا کو سویکار کریں گے + م

م ویدک دھرم اور آریہ سماج ہمیں مہاتما گاندھی سے ادھک پیارے ہیں۔ پرنتو دھرم کی بنیاد ستیہ ہے۔ "ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو چھوڑنے کے لئے ہمیں سدا اُدیت رہنا چاہیئے" ــــ یہ رشی دیانند کا آدیش ہے +

انیائے کرنا پاپ اور ادھرم ہے۔ اور خاص کر ایک بڑے مہاتما اور سچے آریہ کے پرتی انیائے کرنا بڑا ہی پاپ ہے۔ یہی بھید ہے دھرم اور سامپردائکتا میں۔ اس بات کو ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ بنا ثبوت ہمیں کوئی بات نہیں لکھنی اور کہنی چاہیئے۔ مہاتما جی کا خط جب آ دیگا۔ تو میں برائے اشاعت بھیجدونگا۔ مجھے نشچے ہے۔ کہ میری پرارتھنا پر اُچت دھیان دیا جاوے گا +

ذات پات ماننا قومی گناہ ہے

(لیکھک:۔ شری سنت رام جی بی اے پردھان جات پات توڑک منڈل)

وَید ٹھاکر دت جی امرت دھارا والوں نے آریہ سماجی اخباروں میں ایک لیکھ لکھ کر آریہ سماجیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ آنے والی مردم شماری میں اپنی ذات ضرور لکھائیں۔ اور جات پات توڑک منڈل کے زیر اثر آ کر گمراہ نہ ہوں۔ میں نے ان کے مضمون کو بغور پڑھا ہے۔ مجھے ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ ویدجی کو بھاری مغالطہ ہوا ہے۔ منڈل نے مردم شماری میں ذات نہ لکھانے کی جو تحریک جاری کی ہے اس کا ورن آشرم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سوامی دیانند اور بھارت کے دوسرے بہت چنتک۔ کیا سادھو مہاتما۔ اور کیا پولیٹیکل اور سوشل لیڈر ذات پات کی تقسیم کو ہندوؤں کی ایکتا اور سنگٹھن کے لئے نہایت مہلک بتاتے آئے ہیں۔ اسی پھوٹ کی جڑ کو اُکھاڑنے کے لئے منڈل نے یہ تحریک جاری کی ہے۔

مردم شماری میں سرکار ورن نہیں پوچھتی۔ جنم پر مبنی ذات پوچھتی ہے۔ اس وقت جو آریہ سماجی اپنے کو برہمن کھشتری یا ویشیہ لکھتے اور لکھاتے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں۔ کہ گُن کرم اور سوبھاؤ کے انوسار ان کا ورن برہمن کھشتری یا ویشیہ ہے۔ بلکہ محض جنم کے کارن +

موجودہ قانون مردم شماری کے مطابق اگر کوئی چمار اپنے کو براہمن یا کھشتری لکھائے گا۔ تو دروغ بیانی میں مستوجب سزا ٹھہرایا جاویگا اگر گورنمنٹ سب کو کھلی چھٹی دے دے۔ کہ جو تمہاری مرضی ہو لکھاؤ۔ تو مردم شماری کا مقصد ہی مفقود ہو جائے۔ سب زمیندار بننے کیلئے اپنے کو جاٹ۔ اور سب بھنگی پوجا اور مانتا کرانے کیلئے اپنے کو براہمن لکھانے لگیں۔ جس سے ایک بھاری گڑبڑ مچ جائے۔ اس لئے سرکار ایک کمہار کو براہمن اور ایک راجپوت کو چمار لکھنے کو کبھی تیار نہ ہوگی۔ چاہے وہ کچھ بھی کام کرتے ہوں +

ورنوں کی بات الگ ہے۔ وہ ایک بحث طلب معاملہ ہے۔ اس کا اس تحریک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ذات نہ لکھانے کی تحریک سے ہندوؤں کی ذات پات کی ذہنیت کچھ نہ کچھ کند ہوگی۔ اور یہ بات آریہ سماج کے لئے مفید ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ ویدجی اسے رشی دیانند کے سدھانت کے ورودھ کیسے سمجھتے ہیں؟ آریہ سارودیشک سبھا کے پردھان مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ستیانند جی۔ بابو گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری سٹیٹ۔ شری مدن موہن جی سیٹھ سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی۔ پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے پرامین مہاشیہ کارشری بدھ دیو جی ودیالنکار +

.... ذات پات کی تقسیم کو قائم رکھتے ہوئے کیا شدھی۔ اچھوت اُدھار سنگٹھن اور سماجیہ ممکن ہے مہاتما دی وشیوں پر بھلے ویدجی چاہیں تو الگ وچار ہو سکتا ہے۔ لیکن مردم شماری میں ذات کے خانہ میں کچھ نہیں لکھانا تو ہر ایک آریہ سماجی کا دھرم کرتویہ ماننا ہی پڑے گا +

حیدرآباد کا بے بس آریہ سماج

(از شری منوہر لال جی شہید پلیڈر علیپور)

حکم ہوتا ہے صداقت کا تو اظہار نہ کر
وید اور وید کے احکام کا پرچار نہ کر

رازِ توحید کی تبلیغ پہ اصرار نہ کر
رمزِ تحریر کی تطہیر کا اقرار نہ کر

کفر اور شرک کی تعلیم سے پیکار نہ کر
ظلم اور جور کی تسلیم سے انکار نہ کر

کاہشِ خار نوئے خواہشِ گلزار نہ کر
پاسِ احباب نہ رکھ شکوۂ اغیار نہ کر

مئے پندار کے سرشار کو بیدار نہ کر
حیدرآباد کے ہندو کو خبردار نہ کر

دردِ دل میں آہ نہ کر چارۂ آزار نہ کر
اپنے آلام کو ہم معنیٔ گفتار نہ کر

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

آہ! ہم کیا تھے؟ اور کیا کرنا چاہتے تھے؟ مگر ا۔ ہ مغربیت نے ہمیں کیا سے کیا کر دیا؟ ہمارے عالم بلند پایہ دعاوی ایک ایک کر کے خود ہمارے اپنے ہاتھوں کس طرح ختم کئے جا رہے ہیں۔ میں سماؤں میں سے آیا ہوں۔ دھرم سمبندھی کاریوں میں میں نے ان کا رنگ بھی دیکھا ہے۔ ان کے بیوہار۔ آدر بتاؤ سے کے دیکھنے اور پرکھنے کا بھی دسر پراپت ہوا ہے۔ اگر دھارمک سبھاؤں اور جلسوں کا واستوک سروپ دیکھنا ہو۔ تو کسی مسجد میں جا کر دیکھو۔ مولوی صاحب کھڑے قرآن و حدیث کا بیان کر رہے ہیں۔ یا جس کو خشک مذہبی فلسفہ کہا جاتا ہے اس کا ورنن ہو رہا ہے۔ ہزاروں آدمی کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ اور لفنتی بدیار سے بیٹھے ہیں۔ وہاں نہ کنیاؤں کے گانے ہیں۔ نہ لڑکیوں کے ڈرامے اور کھیل تماشے ہیں۔ نہ تیر اندازی ہے نہ تلوار بازی۔ نہ طبلے پر تھاپ پڑتی ہے۔ نہ سریلی تان ہارمونیم آدی کی ہے۔ نہ راگیوں کی گلے بازی ہے۔ مگر لوگ جمے بیٹھے ہیں۔ نہ وکتاؤں کی بانی میں ہاسیہ رس ہے۔ اور نہ بھانڈوں جیسی لطیفہ بازی۔ مگر پھر بھی لوگ مستی میں جھوم رہے ہیں۔ آخر وہ کون سی بات ہے۔ کہ بغیر کھیل تماشے اور گانے بجانے کے ان کے جلسے کیوں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ کیوں سینکڑوں اور ہزاروں کی حاضری معمولی واعظوں کے جلسوں پر ہو جایا کرتی ہے؟ اپنے جلسوں اور وعظوں کی کیفیت دیکھ کر تو میں کبھی کبھی حیران رہ جایا کرتا ہوں۔ کہ آخر ہم کرنا کیا چاہتے ہیں۔ دھرم جو ایک نہایت سنجیدہ مسئلہ ہے۔ دھارمک دشئے پر دو بچار کرتے سمے ایکاگر چیت اور شانت واتاورن کی آتینت آوشیکتا ہے۔ مگر اس معمولی سی بات کو بھی ہم بھولا بھلا دیا کرتے ہیں۔ اور سر سے پیر تک ہاسیہ رس کا ہی سہارا لیتے ہیں۔

منو وگیان کے جاننے والے اس بات کو اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ کہ ہاسیہ اور لطیفہ بازی منش کو چنچل اور غیر سنجیدہ بناتے ہیں۔ جہاں نوک جھونک۔ کٹاکش اور ہاسیہ ہوگا۔ وہاں سنجیدگی اور شانتی کا کیا کام؟ دھرم جو بالکل سنجیدہ شانت اور گوڑھ وشے ہے۔ ہم لوگوں نے اسے ہاسیہ مذاق اور نوک جھونک کی چٹ دے کر یا تو بچۂ اطفال بنا دیا ہے۔ جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ جنتا کی پرورتی بگڑ گئی ہے۔ اور اب وہ سنجیدہ مضامین سننے اور اس پر دھیان دینے کیلئے ذرا بھی متوجہ نہیں ہوتے۔ اس کا کتنا برا پرنام ہوا ہے؟ اس کی ایک مثال میں خود اپنی بیتی ہوئی دینا چاہتا ہوں۔

پرچار سمسیا

”پروگرام“ اور ”پرچار“

(از صوفی گیانیندر جی مولوی فاضل آریوپدیشک)

(گذشتہ سے آگے)

ایک سماج میں میں پرچار کے لئے گیا۔ اور وہاں ایک سپتاہ تک میں نے اسلام دھرم کے متعلق ویاکھیان دئے۔ حاضری کا یہ حال تھا۔ کہ سماج مندر ہندو اور مسلمان بھائیوں سے بھر جاتا تھا۔ بلکہ لوگوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ دوبارہ میں وید جینتی سپتاہ کے موقعہ پر اسی سماج میں پھر گیا۔ اور ایک سپتاہ تک ویدوں کی کتھا کی۔ اس بار پہلے دن تو کافی آدمی آئے۔ مگر جب اُن کو معلوم ہوا۔ کہ اب کٹاکش اور نوک جھونک کی باتیں نہیں ہوں گی۔ تو دوسرے دن سے بیس پچیس کی حاضری ہونے لگی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان باتوں نے جنتا کی پرورتی کو کتنا بگاڑ دیا ہے؟ یہاں وہ آتے ہی اسی غرض سے ہیں۔ کہ چلو کچھ دیر من بہلاؤ کریں گے۔ دماغی اور روحانی خوراک کی تلاش میں تو شاید ہی کوئی آیا ہوگا۔ ان کو تفریح اور من بہلاؤ کا سامان چاہیئے۔ دوکان یا دفتر سے اٹھ کر کسی کلب میں نہ گئے۔ آریہ سماج کے جلسے میں چلے آئے۔ اور جب تک تفریح کا سامان ملتا ہے بیٹھے رہتے ہیں۔ ورنہ چل دیتے ہیں۔ ایسی اوستھا میں اُپدیشک۔ غریب کریں بھی کیا؟ ان کے لئے تو دوہری مار ہے۔ دونو طرف سے آفت! مصیبت یہ ہے۔ کہ اگر لیکچر بازی میں ہار گئے۔ پبلک نے توجہ نہ دی اور لوگ اٹھ کر چل دئے۔ تو ہم پیشوں میں بے عزتی۔ اگر یہیں تک ہو تو بھی غنیمت ہے۔ مگر آگے ادھیکاریوں کا ڈر۔ جو سوچاج روح بنا سامنے کھڑا ہے۔ تنخواہ میں کمی ہوگی۔ ترقی رک جائے گی۔ مانگ کم ہو جائے گی۔ اس لئے ہم سب ایک رو میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ کسی کو اس کے خلاف آواز بلند کرنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ میرا خیال ہے۔ کہ محسوس تو سب ہی اُپدیشک کرتے ہوں گے۔ مگر انسانی کمزوریاں ہم سب کے پیچھے لگی ہوئی ہیں۔ ہم کوئی دیوتا تو نہیں ہیں۔ پھر اس بے کاری اور کساد بازاری کے زمانہ میں۔ اگر لگی لگائی روزی چھوٹ گئی۔ تو جائیں گے کہاں؟ یہ بھی تو ایک بڑا بھاری پرشن ہے۔ اگر ہم نے یہی تماشہ گاہ عالم بنانے کی مشق جاری رکھی۔ تو وہ دن دور نہیں جبکہ ہمارے دھارمک پرچار کے جلسے اور آریہ سماج کی پوتر دھارمک سٹیج (Stage) بھی دیگر تفریح گاہوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی سالانہ نمائش جیسا ایک کھیل بن کر رہ جاوے گا۔ آدھا تو تقریباً بن چکا ہے۔ آدھے کی کسر ہے۔ سو وہ بھی پوری ہو جائے گی۔ بقول کسے کہ:-

”از من ترا ای بعد رفتہ رفتہ این شود“

کسر پوری ہو جائے گی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس پرورتی کو کس طرح دُور کیا جائے؟ میرا خیال ہے۔ کہ اس کا تعلق دو باتوں سے ہے۔ ایک کا سمبندھ اُپدیشکوں اور دوسرے کا ادھیکاریوں سے ہے۔ یعنی دونو طرف سے اس کی اصلاح اور پری ورتن کی کوشش ہو۔ تو سمجھو ہے۔ کہ یہ پرورتی بہت حد تک تبدیل ہو جاوے۔ یعنی آریہ سماج کے اُپدیشک جو ایک آتینت پوتر دھارمک سنستھا کے ذمہ دار منتری اور پوتر سنبھو یا ایشوری گیان ویدوں کے پرچارک ہوتے ہیں۔ ان کو اپنی اس مہان ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے اپنے طریقۂ کار میں تھوڑی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ ایک دھارمک اُپدیشک دھرم جیسے سنجیدہ اور گمبھیر وشئے کو جب پبلک کے سامنے رکھتا ہے۔ تو اس کو رکھنے سے پہلے پبلک کی مانسک پرورتی کو اس گمبھیر مضمون کے انوکول بنانے کا پرتین کرنا چاہیئے۔ اتی ادھک ہاسیہ۔ مذاق اور نوک جھونک سے جنتا کی پرورتی ادھیر نکھل اور چنچل ہو جایا کرتی ہے۔ پھر وہ گمبھیرتا کو تو شٹ ہی دھارن کر کے اس کے انوکول اپنے کو نہیں بنا سکتے۔ اس لئے دھارمک جلسوں میں مذاق اور ہاسیہ کو کدا پی ستھان نہ دینا چاہیئے۔ اور یدی جنتا کے آلسیہ اور سُستی کو دُور کرنے کی ضرورت ہو۔ تو اُتم ایشور پرارتھنا یا بھگتی بھاؤ سے بھری پُرن بھجنوں دوارا ان کا منورنجن کر دینا چاہیئے۔ وہ بھی اس لئے کہ ایک دم اگر ان سب باتوں کو تلانجلی دی جائیگی۔ تو ان بگڑی ہوئی پرورتیوں والی جنتا ہمارے جلسوں میں آنا بند کر دے گی۔ اس لئے دھیرے دھیرے اور احتیاط سے ہمیں اس طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔ اگر اس طرزِ عمل پر ہم نے سختی کے ساتھ عمل کیا۔ تو کچھ دنوں کے اندر ہی ہمارے جلسے سچے دھرم پرچار کی شانت سبھائیں بن جائیں گے۔ اور آج کل جو تماشہ بنا ہوا ہے۔ یا ایک تفریح کا سادھن لوگوں نے بنا رکھا ہے۔ اس میں کمی آ جائے گی۔

اور دوسری چیز کا تعلق ادھیکاریوں اور جلسوں کے پربندھ کرتاؤں سے ہے۔ وہ یہ کہ دھرم پرچار کے جلسے کوئی تماشہ گاہ یا دلچسپی کا سامان تو نہیں ہیں۔ کہ خواہ مخواہ ہم ہر مذاق کے لوگوں کو کھینچنے کے لئے ان کے من بہلاؤ کے سادھن مہیا کرنے میں اپنی شکتی اور دھن کو برباد کریں۔ بھلا سوچنا چاہیئے۔ کہ دھرم پرچار کے کاریہ سے سنگیت سمیلن۔ مشاعرے۔ ڈرامے۔ اور لڑکیوں کے گانے بجانے سے کیا تعلق رکھتے ہیں؟ کیا آپ اس بات کا تجربہ نہیں کر چکے۔ کہ اس پرکار کے آکرشنوں کے دوارا ہم جن لوگوں کو جمع کرتے ہیں۔ وہ اسی وقت تک بیٹھتے ہیں جب تک یہ کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ جہاں گانا بجانا آدی ختم ہوا۔ وہاں یہ سارے اٹھ کر چل دیتے ہیں۔ اور اسی لئے پرایہ ہمارے جلسوں کی شانتی اور گمبھیرتا بھنگ ہو جایا کرتی ہے۔ اور پھر اس میں سے بہت سی باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو ہماری دھارمک سپرٹ کے سراسر منافی ہوتی ہیں۔ یعنی پرشوں کے جلسے میں لڑکیوں کا گانا بجانا۔ واد وواد اور سمواد آدی یہ سب بھرشتی کی آ گیا اور برہمچریہ کی سپرٹ کے سراسر خلاف ہے۔ اور دوسری بات ”پروگرام“ سے سمبندھ رکھتی ہے۔ یعنی پروگرام دیتے سمے اس بات کا دھیان رکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ کس اُپدیشک کا کس جگہ بھیجنا پرچار کی درشٹی سے ادھک لابھ دایک سدھ ہو سکتا ہے۔ محض سلسلہ لائن کو ہی مدّ نظر رکھنا مفید نہیں۔ کیونکہ ہر اُپدیشک ہر جگہ کے لئے یکساں طور پر مفید نہیں ہو سکتا۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو گراموں کے اندر نہایت خوبی سے پرچار کر سکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ جو شہروں میں زیادہ اچھا کاریہ کر سکتے ہیں۔ اور کچھ قصبوں کے لئے مفید ہیں۔ اس لئے اس بات کا دیکھنا نہایت ضروری ہے۔ کہ کس کو کہاں اور کس مقام پر بھیجنا اور کہاں نہ بھیجنا چاہیئے؟ اس سمبندھ میں خود مجھے کئی جگہ بڑے دلچسپ تجربات ہوئے ہیں۔ ابھی حال ہی کی بات ہے۔ کہ ایک جگہ جب میں سبھا میں جا کر بیٹھا۔ تو میرے سامنے ہارمونیم باجہ لا کر رکھ دیا گیا۔ میں نے کہا۔ کہ ”بھائی میں باجہ بجانا نہیں جانتا“۔ تو مجھے جواب میں کہا گیا۔ کہ ”آپ پرچار کیا کریں گے“۔

اب ملاحظہ فرمائیے۔ کہ بھری سبھا میں منتری جی کھڑے ہو کر کیا فرماتے ہیں؟ ”یہاں بغیر بھجنوں کے کوئی پرچار سننے کو تیار نہیں۔ سبھا نے بڑی بھول کی جو آپ کو یہاں بھیجا“۔ یہ سن کر اُپدیش آرمبھ ہونے سے پہلے ہی آدھے سے ادھک لوگ اٹھ کر چل دئے۔ صرف دو چار آدمی رہ گئے۔

(باقی آئندہ)

اعداد و شمار کی روشنی میں
ریاست حیدر آباد میں ہندوؤں کی حالت
(از مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے)

مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوتا ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد جس میں نظام جیسے ایک بیدار مغز حکمران کی حکومت ہے۔ اور نظام کے مشورے کے لئے ایک ایگزیکٹو کونسل ہے۔ جس کے صدر سر اکبر جیسے مدبر ہیں۔ مگر یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ کہ دربار حیدرآباد رعایا کے حقوق کے متعلق بالکل بے رُخی اور مجرمانہ غفلت شعاری سے کام لے رہا ہے۔ ریاست کا نظم و نسق نہ صرف پرانا ہی ہے۔ بلکہ حضرت نوح کے زمانہ سے پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔ ریاست کی سیاسی مشینری کو پانچ اہم حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ وہ جو قانون قواعد و ضوابط مرتب کرتا ہے۔ اور اس کا نام لیجسلیچر ہے۔ دوسرا اہم حصہ قانون و انتظام کی بحالی کرتا ہے۔ یہ پولیس اور انکم ٹیکس کے افسروں پر مشتمل ہے۔ تیسرا حصہ عدالتوں کا ہے۔ چوتھا حصہ تعلیم کا۔ اور پانچواں ڈیفنس اور برطانوی حکومت کے ساتھ تعلقات کی دیکھ بھال اور امور خارجہ کے انتظام کا ہے۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس انتظامیہ مشینری میں ریاست کی پرجا کا کتنا حصہ ہے۔ لیجسلیٹو کونسل اکیس ممبروں پر مشتمل ہے۔ جس کے صرف چھ ممبر غیر سرکاری ہیں۔ ان میں سے دو جاگیرداروں کے منتخب کردہ ہیں۔ اور دو ہائیکورٹ کے بار کے ممبروں کے نمائندے ہیں۔ باقی دو کو وزیر اعظم رعایا میں سے نامزد کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑے جاگیردار کا نامزد ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ کونسل ہر ایک قانون کو نفاذ سے پہلے پاس کرے۔ یہ ایک قسم کی سرکاری جماعت ہے۔ جس میں ہائیکورٹ بار اور متمول طبقہ کے نمائندے ہیں۔ متوسط طبقہ اور غریب لوگوں کا صرف ایک ہی نمائندہ ہے۔ یہ سمجھنا ناممکن ہے۔ کہ کیوں ایسا لیجسلیچر قائم کیا گیا ہے؟ اس قسم کی جماعت عوام کی ترقی کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتی۔ ان حالات میں لیجسلیچر کے دروازے حضور نظام کے علاقے کے غریب اور عام لوگوں پر عملی طور پر بالکل بند ہیں۔

ملازمتیں اور مسلمان

ریاست کا کوئی محکمہ ایسا نہیں۔ جس میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت نہ ہو۔ ذیل کے نقشے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہندوؤں کی کس طرح حق تلفی کی گئی ہے۔

محکمہ	ہندو	مسلمان	پارسی	عیسائی
سیکرٹریٹ	۱۶	۵۴	۲	۳
فنانس	۱۵	۲۶	۲	۱
ریونیو	۲۰	۱۹۶	۴	۲
پولیس و جیل	۱۳	۴۰	۱	۴
میڈیکل	۴۵	۴۱	۸	۱۶
پی ڈبلیو ڈی	۳۴	۶۲	۴	۷
متفرق	۴۰	۱۲۶	۹	۱۱
کل	۱۸۳	۵۴۵	۳۰	۴۴

اس میں کل جوڈیشل آسامیاں ۱۹۰ ہیں۔ ان میں سے ۱۰۷ منصف ہیں۔ اور ۸۳ ان میں سے اعلےٰ افسر۔ یعنی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج۔ ہائیکورٹ کے جج۔ جوڈیشل سیکرٹری اور جوڈیشل ممبر۔ ان ۸۳ میں سے صرف چھ پر ہندو تعینات ہیں۔ باقی ۷۷ پر مسلمان۔ یعنی مسلمانوں کا حصہ ۹۲.۷ فیصدی ہے۔ ۱۰۷ منصف کی آسامیوں میں سے صرف سترہ ہندوؤں کے حصہ میں آئی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ محکمہ جوڈیشل میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا تناسب بالترتیب ۹.۶۹ اور ۱.۹۶ ہے۔ جوڈیشل سروس پر مسلمانوں کی عملی طور پر اجارہ داری ہے۔ تیس سال ہوئے ہندوؤں کی یہ پوزیشن نہ تھی۔ اگرچہ مسلمانوں سے اس وقت بھی رعایت کی جاتی تھی۔ مگر ہندوؤں سے اس قدر بے انصافی نہیں ہوتی تھی۔ ملازمتوں میں مسلم اکثریت کی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ وہ تعلیم میں ہندوؤں سے بہت آگے ہیں۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ قصور سوائے گورنمنٹ حیدرآباد کے اور کس کا ہے؟ برطانوی علاقہ میں کہیں بھی مسلمان تعلیم میں ہندوؤں سے آگے نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں مسلمان اتنی تعلیمی ترقی کر رہے ہیں۔ کئی بزرگ ابھی تک موجود ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ریاست کے مسلمان کسی وقت تعلیم میں بہت پیچھے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اچانک ہی وہ ہندوؤں سے سبقت لے گئے ہیں۔

۱۹۳۱ء میں ہندوؤں کی کل آبادی ۱۲۱۷۶۷۲۷ تھی۔ اور ہندو پڑھے لکھوں کی تعداد ۴۰۵۶۱۴ تھی۔ یعنی فی ہزار صرف ۳۳.۳ اور فیصدی ۳.۳۳۔ مسلمانوں کی کل آبادی ۱۵۳۴۶۶۶ تھی۔ اور پڑھے لکھے اشخاص کی تعداد ۱۵۸۸۵۹ تھی۔ یعنی فی ہزار ۱۰۳.۵۔ ان اعداد و شمار کی روشنی میں میں یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ یہ دربار کی تعلیم پالیسی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہندو تعلیم میں مسلمانوں سے اس قدر پیچھے ہیں۔

ہندوؤں کی حق تلفی!		
آبادی:- ہندو ۱۲۱۷۶۷۲۷		
مسلمان ۱۵۳۴۶۶۶		
محکمہ	**ہندو**	**مسلمان**
سیکرٹریٹ	۱۶	۵۴
فنانس	۱۵	۲۶
ریونیو	۲۰	۱۹۶
پولیس و جیل	۱۳	۴۰
میڈیکل	۴۵	۴۱
پی۔ ڈبلیو۔ ڈی	۳۴	۶۲
جوڈیشل	۲۳	۱۹۰
تعلیم	۵۳	۱۸۳
متفرق	۴۰	۱۲۶

پرائمری۔ سکینڈری اور کالجوں میں اردو تعلیم کے لئے ہر طرح کی سہولتیں دی گئی ہیں۔ اور ورنیکلر مثلاً تیلگو۔ مرہٹی۔ اور کناری میں جو ۸۵ فیصدی آبادی کی مادری زبانیں ہیں۔ تعلیم کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ ان میں تعلیم کی قطعی طور پر ممانعت نہیں۔ مگر ان کی طرف ہرگز کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اور اردو ہی ذریعہ تعلیم ہے۔ سرکاری پرائمری سکولوں میں بھی چھوٹے بچوں کو اردو میں ہی تعلیم دی جاتی ہے۔ بچوں کے سرپرستوں کو مادری زبان میں تعلیم دینے کے لئے خود انتظام کرنا پڑتا ہے۔ پرائیویٹ سکول کھولنے کی اگرچہ ممانعت نہیں۔ مگر ہر طرح حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ اور ایسے قواعد مرتب کئے گئے ہیں۔ جن سے سکول کھولنے میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پرائمری سکولوں سے لے کر کالج تک اردو ہی ذریعہ تعلیم ہے۔ اس لئے ہندو ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں۔ اور مسلم طلباء کو ہر طرح فائدہ پہنچتا ہے۔ ان حالات میں میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ریاست کی گورنمنٹ نے جان بوجھ کر یہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ ہندوؤں کو ریاست کی ملازمتوں میں مناسب حصہ نہ ملے۔

سول سروس کا نمونہ

ملازمتوں میں بھرتی تعلیم یافتہ اشخاص میں سے کی جاتی ہے۔ اس لئے آبادی کے اس طبقہ کی تعلیم کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ جسے گورنمنٹ اعلےٰ آسامیوں پر مقرر کرنا چاہتی ہے۔ ہم لوگوں کو جو برار اور سی۔ پی میں رہتے ہیں۔ تقریباً ہر سال حیدرآباد سول سروس کے ممبروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ کیونکہ ریاست کے قواعد کے مطابق انہیں ایک دو سال کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی زیر نگرانی کام سیکھنا پڑتا ہے۔ اس سروس کے ممبروں کے متعلق میں عام ریمارکس پاس نہیں کرنا چاہتا۔ مگر میں اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ صرف جن اصحاب سے میرا واسطہ پڑا ہے۔ ان کی قابلیت کا مجھ پر خاص اثر نہیں ہوا۔ برطانوی ہند کی یونیورسٹیوں کے گریجویٹ قطع نظر اس امر کے کہ انہوں نے انگریزی کی اعلےٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ حیدرآباد سول سروس کے ان ممبروں کی اکثریت سے زیادہ قابل ہوتے ہیں۔ اور انہیں دنیا کے حالات کی زیادہ واقفیت ہوتی ہے۔

برطانوی ہند میں

برطانوی ہندوستان میں طلباء کو مڈل تک اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کی تمام سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے خاص طور پر اردو سکول کھولے گئے ہیں۔ سی۔ پی اور برار میں کئی اردو مڈل اور ہائی سکول سرکاری خرچ پر چل رہے ہیں۔ ایسے پرائیویٹ سکولوں کو بھی گورنمنٹ کی طرف سے کافی امداد دی جاتی ہے۔

ہندو تمدن سے نفرت

نظام گورنمنٹ ان زبانوں کی ترقی کیلئے مطلقاً کچھ نہیں کر رہی۔ جنہیں حیدرآباد کی عام رعایا استعمال کرتی ہے۔ ہندوستان کے سرکردہ لیڈر جو دربار کی دعوت پر حیدرآباد آتے ہیں۔ اس بات سے خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ یہاں انگریزی کی بجائے اردو ذریعہ تعلیم ہے۔ مگر انہیں یہ پتہ نہیں۔ کہ حیدرآباد کی ۸۵ فیصدی آبادی کے لئے اردو جس میں

(بقیہ صـ۱۸ پر)

Haridwar. Digitized by eGangotri

چین جاپان یُدھ کے پچھلے دنوں کی ایک دلچسپ کہانی

وطن کیلئے قربانی

(از جناب قمر الدین صاحب)

"لوکا چاؤ" پر جو پہلا بم گرا - ٹان پو کو ایسا معلوم ہوا جیسے اُس کے سینے ہی پر گرا - واقعات کے کتنے ہی مناظر ایک ایک کر کے اس کی آنکھوں میں پھر گئے +

وہ کبھی نہ بھولنے والی صبح جب یوشوما نے محبت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا تھا - "پیاری ٹان پو! آج ہم ایک ہو گئے - اب ہمیں دُنیا کی کوئی طاقت جُدا نہیں کر سکتی"۔ اس کے بعد نہ جانے کتنے دن گذر گئے - اور کتنی راتیں بیت گئیں - دُنیا کے حوادث سے بے فکر آزاد طائروں کی طرح ان کی زندگی گذر رہی تھی - لیکن دیکھتے ہی دیکھتے ان کی مسرتوں کا سارا طلسم درہم برہم ہو گیا - جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھلا - اور یوشوما نے ہانپتے ہوئے کانپتی ہوئی آواز میں کہا - پیاری ٹان پو! جانبری کی کوئی صورت نہیں ہے - میں ابھی جاپانی کانسولیٹ سے واپس آرہا ہوں - عام بھرتی شروع ہو گئی ہے"۔

ٹان پو پر جیسے بجلی گر پڑی - وہ سوچنے لگی - کہ ان دونوں نے کتنی محنت سے تنکے چن چن کر برسوں کی کوشش و کاوش کے بعد شنگھائی میں ایک چھوٹا سا آشیانہ بنایا تھا - وہ اُجڑ جائیگا - عافیت و سلامتی خواب و خیال ہو جاوے گی - امن و امان نیست و نابود ہو جائیگا - ٹان پو ان ہی خیالات میں گم تھی - کہ یوشوما پھر بولا - "جانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے - پیاری ٹان پو"۔

"اور مجھے" ! کہتے ہوئے ٹان پو نے اپنی اشک آلود آنکھوں سے یوشوما کی طرف دیکھ کر پوچھا -

یوشوما بھی انسان تھا - پتھر کا مجسمہ نہ تھا - وہ بھی اپنے پہلو میں دل رکھتا تھا - اُسے ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ وہ ٹان پو کے آنسوؤں میں ڈوبا جا رہا ہے - ایک طرف شاہی فرمان تھا - اور دوسری طرف ٹان پو کی محبت تھی - اس کے دل میں شدید ترین کشمکش ہو رہی تھی - اسی اثناء میں ہوا کے جھونکوں کے ساتھ جاپانی کانسولیٹ سے ترانۂ جنگ کی شیریں صدا یوشوما کے کانوں میں پہنچی -

یوشوما نے جوش سے بے قابو ہو کر کہا - "ٹان پو! خواہ کچھ ہو - شاہی فرمان پر تمہاری محبت کو قربان کرنا ہی ہوگا - ایک جاپانی نوجوان اپنے ملک کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کر سکتا"۔

ٹان پو کا چہرہ تمتما اُٹھا - اس نے زوردار لہجہ میں کہا - "تم درست کہتے ہو یوشوما لیکن میرے بھی پہلو میں دل ہے - میرا بھی ملک ہے - میں نے تمہیں اپنا سب کچھ دے دیا ہے - لیکن اپنی حمیت اور خودداری نہیں دی ہے - میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں - کہ تم جنگ کا ارادہ ترک کر دو - کیا معصوم ٹان پو کی روح پرور ہنسی بھی تمہیں روک نہیں سکتی؟ ....

کیا میرے خلوص و ایثار کی تمہارے دل میں کوئی قدر نہیں ہے؟ کاش! مجھے پہلے معلوم ہوتا - کہ تم اس قدر سنگدل اور بے مروت ہو"۔

"تم جو چاہو کہو - لیکن محبت سے فرض کی پکار بہر حال قابلِ ترجیح ہے - اس لئے اب میں چلا - خُدا تمہیں خوش رکھے"۔

یوشوما تیزی سے دروازہ کھول کر نکل گیا +

جب تک یوشوما آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گیا - ٹان پو دروازے پر کھڑی دیکھتی رہی - اس کے بعد اس کی قومی غیرت اور وطنی حمیت نے بھی ایک کروٹ لی - وہ سوچنے لگی -

"اگر یوشوما جاپانی ہے - تو کیا وہ چینی نہیں ہے؟ اگر یوشوما کو اپنے وطن سے محبت ہے - تو کیا وہ اپنے وطن سے محبت نہیں کرتی؟ اگر یوشوما میکاڈو کے فرمان پر اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے - تو مارشل چانگ کائی شیک کے فرمان پر وہ اپنا سب کچھ قربان نہیں کر سکتی؟ کر سکتی ہے - چین کے لئے وہ سب کچھ کر سکتی ہے - جو یوشوما جاپان کے لئے کر سکتا ہے +

شام ہو گئی - اور شنگھائی کی بین الاقوامی آبادی ہزاروں برقی روشنیوں سے بقعہ نور بن گئی - لیکن ٹان پو کے مکان میں اس کے دل کی طرح اندھیرے ہی کا تسلط تھا - دور سے توپوں کے دغنے کی دل کو ہلا دینے والی آوازیں آرہی تھیں - بین الاقوامی آبادی میں ہنگامۂ محشر برپا تھا - مردوں اور عورتوں کا ہجوم بڑھا چلا آرہا تھا - کوئی عورت اپنے پیارے شوہر کو کھو بیٹھی تھی - کسی بچے کے سر سے باپ کا سایہ اُٹھ چکا تھا - کتنے بدنصیب والدین اپنے جگر پاروں کو رو چکے تھے - عجب دہشت کن اور ہولناک وقت تھا - ان مصیبت کے ماروں کو دیکھ کر ٹان پو کا کلیجہ کانپ اُٹھا - دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا +

رات بیت گئی - لیکن ٹان پو کی آنکھوں میں نیند نہ تھی - صبح وہ اپنی بچی چان پو کو سینے سے لگائے نانکنگ کو جانے والی سڑک پر موٹر میں بیٹھی تھی - اس نے بڑی حسرت بھری آخری نگاہ شنگھائی پر ڈالی - اس شنگھائی پر جس میں اس کی زندگی کی بہار ...... بھی آئی اور خزاں بھی +

(۲)

دو ہفتے گذر گئے - پیکنگ نانکن ریلوے لائن پر جنگ ہو رہی تھی - نانکن زخمیوں سے بھرا ہوا تھا - اور مہمانِ کارزار میں لاشیں پڑی تھیں - ابھی نانکنگ کے اکثر باشندے آفتاب صبح کے خیر مقدم کے لئے بیدار بھی نہ ہونے پائے تھے - کہ فضا گھڑگھڑاہٹ کی ہولناک صدا سے گونج اُٹھی - بم باری کی صورت میں موت کی بارش ہونے لگی - نانکنگ کی بنیاد دہل اُٹھی - شہر کے مختلف حصے آتش کدے بن گئے - خون خوار جاپانیوں نے یگانے اور بیگانے کی کوئی تمیز نہ رکھی - کیا نانکنگ میں سب جاپان کے دشمن ہی ہیں؟ ٹان پو بھی جس نے یوشوما پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا؟ جاپانیوں نے نانکنگ کو چینیوں کا مقتل بنا دیا - جن میں یوشوما بھی ہے - جو ٹان پو کا شوہر ہے - پھر کیا وہ چین کا دُشمن نہیں ہے؟

اور ایک روز شام کے وقت جب مارشل چانگ کائی شیک نے نانکنگ کے باشندوں کو مخاطب کر کے کہا - "ہم نے جنگ کی آواز نہیں کی - لیکن ہم پیچھے رہنا بھی پسند نہیں کرتے - جاپان چین کے ہر مرد اور ہر عورت کو اپنا دُشمن سمجھتا ہے - اس لئے میں اعلان کرتا ہوں - کہ آج سے جاپان کے ہر مرد اور ہر عورت کو ہم بھی اپنا دُشمن سمجھیں ؎

"کلوخ انداز را پاداش سنگ است"

دوسرے روز ٹان پو نانکنگ کی چار

دلداری کے باہر تھی - لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ کہاں تھی - اور کس حال میں تھی +

"ہانکاؤ - آرمی ہیڈ کوارٹرس"!

گرفتار جاپانی ہوا باز کی ڈائری کے بعض صفحات

"۱۳ - جون - آج بھر تمام دن ہانکاؤ کینٹن ریلوے لائن پر بم باری کی - زیادہ نقصان نہیں کیا جا سکا - ایک مال گاڑی پر ٹھیک نشانہ لگا - یوشوما اور میں آج دن بھر ساتھ رہے - بادلوں نے پریشان رکھا - مشین ٹھیک کام نہ کر سکی"+

"۱۴ - جون - آج بہت صبح جاگنا پڑا - سوچاؤ پر حملہ کرنا تھا - نیند کھلنے میں نہیں آتی تھی - کمانڈر کی دعوتِ شراب ذرا تیز ہو گئی -

یوشوما کا بُرا حال تھا - میں اُسے بڑی مشکل سے بیرک میں لے گیا - آج پھر سوچاؤ پر حملہ تھا - یوشوما نے بازار میں اس طرح بمباری کی کہ آگ لگ گئی"+

۱۵ - جون - آج یوشوما نہیں آیا - حملہ بے لُطف رہا -

۱۶ - جون - یوشوما سے ملاقات ہوئی - اس کی بیوی ٹان پو آئی ہوئی ہے +

یوشوما بہت خوش تھا - کہتا تھا - کہ اب اس نے چین کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا ہے - شام کو ٹان پو کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھایا - یوشوما بہت خوش نصیب ہے - ٹان پو یوشوما کے گھر چلی جائے گی"+

"۱۷ - جون - میں نے ایسی عجیب عورت نہیں دیکھی - کل ہی شام کو تو دیکھا - کیسی بھولی بھالی اور حسین ہے - لیکن عورت کا کیا اعتبار؟ ایسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا - ہمیں اندھیرے منہ اُٹھنا تھا - اما ٹیک کی طرف کوچ کرنے کا پروگرام تھا - یوشوما آیا - ہم سب نے اپنی اپنی مشینیں دھکیل کر باہر کیں - ہم رات ہی کو بھر دئے گئے تھے - یوشوما مشین لے کر اُڑا - ابھی اس نے ادھر اُدھر دو تین چکر ہی لگائے تھے - کہ یکایک مشین جل اُٹھی اور بے اختیار نیچے آگری - ۹ مشینیں اور تھیں - وہ بھی نذرِ آتش ہو گئیں - یوشوما بہادر تھا - ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال کرنے والے بیس آدمی اور بھی ختم ہو گئے - آج کا پروگرام ملتوی کر دینا پڑا +

آخر یوشوما کی مشین کو کیا ہوا؟ چاروں طرف اس کی تفتیش کی گئی - ہوائی اڈے کے آس پاس کے خاردار تاروں پر دوپٹے کے کپڑے کا ایک ٹکڑا ملا -

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آریہ ستیاگرہ خالص دھارمک تحریک ہے

مہاتما گاندھی اور حیدر آباد کانڈ

(بمبئی ۱۸۔ فروری) مہاتما گاندھی نے آج کے "ہری جن" میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں حیدر آباد سٹیٹ کانگرس کو مشورہ دیا ہے۔ کہ "وہ اپنے ستیاگرہ کو بند رکھے۔ اس صاف اور واضح وجہ کے پیش نظر کہ اس وقت دو جماعتیں سول نافرمانی کر رہی ہیں۔ آپ ایسے مقاصد کے لئے جو خواہ کتنے ہی نیک کیوں نہ ہوں۔ آپ کے مقاصد سے بالکل مختلف ہیں۔ آریہ سماج کی سول نافرمانی خالصتہ دھارمک ہے۔ کیونکہ یہ دھارمک حقوق حاصل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ یہ فرض کیا جا رہا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا آریہ سماج کی حمایت کر رہی ہے۔ اس لئے اس تحریک نے فرقہ دارانہ رنگت لے لی ہے۔ اگر آپ نے دوبارہ سول نافرمانی شروع کی۔ تو آپ کے لئے اپنی قوم پرستانہ نوعیت کو برقرار رکھنا بہت مشکل ہو جائے گا"۔

شولاپور جانے والوں کے لئے

(شولاپور بذریعہ ڈاک) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور نے سرکلر جاری کیا ہے کہ بہت سے لوگ ہم سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ ستیاگرہ کے لئے روانہ ہونے کے وقت ہمیں کیا کیا سامان اپنے ہمراہ لانا چاہیئے۔ ان سے ہماری درخواست ہے۔ کہ یہاں جیٹھ کا سا گلابی موسم ہے۔ اس لئے معمولی بستر ساتھ لائیں۔

ستیاگرہ کی رفتار

شری مہاتما نارائن سوامی جی کی گرفتاری کے بعد حیدر آباد کے سلطان بازار میں ہر روز ستیاگرہی ستیاگرہ کرتے ہیں۔ اور گرفتار شدگان کو پبلک سیفٹی ریگولیشن کی دفعہ ۶۶ اور آصفیہ سپیشل کوڈ کی دفعہ ۱۲۲ کے ماتحت چھ ماہ سے دو سال تک قید اور جرمانے کئے جاتے ہیں۔

ونل آریہ سماجیوں کو سزائیں

حیدر آباد کے شری وید پرکاش اور شری دھرم پرکاش سے ریگولیشن نمبر ۲۵ کے ماتحت ضمانتیں طلب کی گئیں۔ لیکن انہوں نے ضمانتیں دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے انہیں جیل بھیج دیا گیا ہے۔

ونل آریہ سماجیوں کو چھ چھ ماہ کی سزا ہوئی ہے۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے ۲۳ طلباء

عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کے ۲۳ طلباء نے دربار حیدر آباد کی سختی سے تنگ آ کر مدراس یونیورسٹی کے انجینئرنگ کالج میں داخل ہونے کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ مدراس یونیورسٹی نے انہیں کلاسوں میں بیٹھنے کی اجازت دے دی ہے۔

ایک آریہ سماجی پر حملہ

گلم میں ایک آریہ سماجی اپنی دوکان کو جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں چند غیر ہندوؤں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور تلوار سے زخمی کر دیا۔ پولیس نے تا حال حملہ آوروں کو گرفتار نہیں کیا۔ آریہ سماجی ہندوؤں کو جلوس نکالنے کی ممانعت ہے۔ لیکن خاکسار پارٹی کے جلوس نکلتے ہیں۔

دو ہزار پچاس ستیاگرہی جیل میں

(شولاپور ۱۸۔ فروری) بمبئی اور گورو کل برندابن سے ستیاگرہیوں کے جو جتھے آج یہاں پہنچے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اس وقت تک کل ۲۰۵۰ ستیاگرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔

نظام کے محل کے سامنے ستیاگرہ

(حیدر آباد دکن ۱۸۔ فروری) ایک مقامی مسلمان اخبار کا بیان ہے۔ کہ :۔

نظام صاحب کے محل کے سامنے ستیاگرہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ریاست کے متمول اور با رسوخ ہندو اس ستیاگرہ میں حصہ لیں گے۔

شری چاندکرن شاردا کا اعلان

(شولاپور ۱۸ فروری) مسٹر ایم۔ ایس اینے پردھان آل انڈیا آرین کانگرس کی چٹھی کے جواب میں سر اکبر حیدری کے جواب پر اظہار رائے کرتے ہوئے آریہ ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر شری چاندکرن شاردا نے کہا۔ کہ ۔۔۔ "وعدے کر دینے سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ دربار حیدر آباد اصلاحات کا وعدہ ایک عرصہ سے کر رہا ہے۔ لیکن اب تک یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ اور اس وعدہ کا پورا نہ ہونا اُن لوگوں کے لئے جو ایک عرصہ سے سختی برداشت کر رہے ہیں۔ ایک اشتعال انگیز طعنہ نہیں۔ تو چیلنج ضرور ہے"۔

ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ رہنمائی کریں گے

(لکھنؤ ۱۸۔ فروری) ریاستوں کے خلاف ہندوستان میں پھر ستیاگرہ کی تحریک کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں کانگرس ہائی کمانڈ نے عارضی طور پر انتظام کے سلسلہ احکام جاری کر دئے ہیں۔ اور ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ کو حیدر آباد میں ستیاگرہ کی تحریک کا انچارج مقرر کیا ہے۔

پٹی سے ستیاگرہیوں کا جتھا

(قصور ۱۷۔ فروری) معلوم ہوا ہے۔ کہ بیس ستیاگرہیوں کا جتھا زیر سرکردگی لکھپتی سیٹھ گنڈو شاہ حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

حیدر آباد میں مسلمانوں کے نعرے

(حیدر آباد ۱۷۔ فروری) نظام راجیہ میں آریہ سماجیوں پر سختی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے مسلمانوں نے ستیاگرہ کی تحریک میں روکاوٹیں ڈالنی شروع کر دی ہیں مسلمان سڑکوں پر "آریہ سماج مردہ باد" "ہندو سبھا مردہ باد" کے نعرے لگاتے ہوئے سنے جاتے ہیں۔

ریاست حیدر آباد میں تشدد کا زور

(حیدر آباد ۱۷۔ فروری) بیدر کی عدالت سے ۵ ہندوؤں کو بغاوت کے الزام میں نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف عنقریب ہی بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا جاوے گا۔

آریہ سماجی ہونے کے شبہ میں گرفتار

(حیدر آباد ۱۷۔ فروری) نظام سٹیٹ کا ایک دیہاتی ششنکر راؤ اپنے گاؤں کو جا رہا تھا۔ کہ پولیس کانسٹیبل نے اسے آریہ سماجی ہونے کے شبہ میں گرفتار کر لیا۔ اور اسے چار گھنٹہ حوالات میں بند رکھا۔ پولیس نے اسے پانچ روپے جو اس کے پاس تھے ضبط کر کے رہا کر دیا ہے۔

آریہ سماجی پر قاتلانہ حملہ

(حیدر آباد ۱۷۔ فروری) یہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں سوموار کو لسیا نام کے ایک آریہ سماجی پر بیس پچیس مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ لسیا کی حالت نازک ہے اور وہ بات کرنے کے ناقابل ہے۔

پرچار کی ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے منتر مہودیوں سے درخواست ہے۔ کہ کرپا کر کے اپنے اپدیشکوں کو ہدایت کر دیں کہ وہ حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں پرچار کریں۔ اور اپنے اپنے صوبوں سے کم از کم ایک ایک اپدیشک شولاپور بھیج دیں۔ تاکہ وہ ریاست حیدر آباد کے چاروں طرف برطانوی علاقہ میں ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ اور ستیاگرہ کی تحریک کو تقویت پہنچائیں۔

(چاندکرن شاردا)

جرمانہ کی وصولی

(شولاپور ۱۷۔ فروری) ہندوؤں پر جھوٹے مقدمات بنا کر پھنسانے کے لئے مسلمان مسجدوں پر اسلام کے خلاف کلمات لکھتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ ناندیڑ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک مسلمان قرآن کے اوراق گندی نالی میں پھینکتا ہوا پکڑا گیا۔ جو لوگ ستیاگرہ میں قید ہو چکے ہیں۔ ان کے جرمانے وصول کرنے کے لئے پولیس انہیں بُری طرح تنگ کر رہی ہے۔ جرمانوں کی وصولی کے لئے ان کے جانور۔ گھر کا سامان قرق کر کے سستے داموں فروخت کیا جا رہا ہے۔ احکام کی اس سختی سے کئی خاندان برباد ہو گئے ہیں۔

آل انڈیا جتھا ستیاگرہ کیلئے حیدر آباد کو

(شولاپور ۱۷۔ فروری) مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے پردھان آل انڈیا آرین کانگرس کی جوابی چٹھی کے متعلق سر اکبر حیدری وزیر اعظم ریاست حیدر آباد کے جواب کو تمام ہندوستان کی آریہ سماجیں نہایت غیر تسلی بخش اور مایوس کن خیال کرتی ہیں۔ آج شوراتری کے دن حیدر آباد کے مختلف حصوں میں ستیاگرہ کرنے کے لئے آل انڈیا جتھا روانہ ہو گیا ہے۔

ملک بھر سے جتھوں کی روانگی

(شولاپور ۱۷۔ فروری) گوالیار۔ میرٹھ۔ فرخ پور۔ مظفر نگر۔ دہلی۔ برندابن۔ بمبئی اور لاہور سے ستیاگرہیوں کے جتھے یہاں پہنچ رہے ہیں ستیہ گرہیوں کے نئے جتھوں کے سواگت کے لئے روزانہ جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔

آریہ سماجی ہونے کا جرم

(شولاپور ۱۵-فروری) ستیاگرہ سمتی شولاپور کے دفتر میں سیادھو کی (حیدرآباد) سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک آریہ سماجی اپنی سگائی کے سلسلہ میں آیا۔ تو پولیس نے اُسے راستہ میں گھیر لیا۔ کہ آیا وہ آریہ سماجی تو نہیں ہے۔ اس کے اثبات میں جواب دینے پر اس سے ضمانت طلب کر لی گئی۔

تیسرے ڈکٹیٹر کا ۵-مارچ کو ستیاگرہ

(شولاپور ۱۵-فروری) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۵-مارچ [illegible] مہاودیالیہ جوالاپور۔ دیانند کالج لاہور۔ برہم مہاودیالیہ لاہور کے جتھے آریہ ستیاگرہ سمتی کے تیسرے ڈکٹیٹر مہاشہ خوشحال چند خورسند کے ساتھ حیدرآباد میں ستیاگرہ کریں گے۔

ستیاگرہ کیلئے والنٹیر بھیجیے

(شولاپور ۱۵-فروری) کنور چاندکرن شاردا ڈکٹیٹر ستیاگرہ سمتی شولاپور نے ہندوستان بھر کی آریہ سماجوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ جن آریہ سماجوں کے زیادہ والنٹیر ہوں۔ وہ چار چار والنٹیروں کے جتھے شولاپور بھیج دیں۔

مسلمانوں سے امتیازی سلوک

گذشتہ سال دربار حیدرآباد کی طرف سے شری پنڈت نریندر دیو جی آریہ اُپدیشک اور نواب بہادر یار جنگ پر حکم امتناعی کے نوٹسوں کی تعمیل کرائی گئی تھی۔ جس میں انہیں حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ پبلک جلسوں میں تقریریں نہ کیا کریں۔ لیکن نواب بہادر یار جنگ پر سے تو یہ پابندی ہٹا لی گئی۔ اور وہ اب کھلم کھلا اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔ دوسری طرف پنڈت نریندر دیو جی کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔

۲۵۰ طلباء نے ہڑتال کر دی

(ہنگولہ ۱۵-فروری) ہنگولہ (حیدرآباد) کے مقامی سرکاری سکول کے ۲۵۰ طلباء نے گذشتہ تین ہفتہ سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ہڑتال کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس سکول کے ہندو طلباء کو ایک مسلمان ٹیچر کی انگیخت پر مسلم طلباء نے زدوکوب کیا۔ اور شکایت کرنے پر اُلٹے ہندو طلباء کو جرمانے کر دیئے گئے۔

آریہ سنیاسیوں سے مہاتما نارائن سوامی کی اپیل

حیدرآباد ستیاگرہ میں آہوتی دینے کیلئے ہر آریہ سنیاسی شولاپور پہنچ جائے

(شولاپور ۱۵-فروری) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاندکرن شاردا پریس کے نام ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سنیاسی منڈل کے سمراٹ شری مہاتما نارائن سوامی جو اس وقت حیدرآباد جیل میں ہیں۔ سنیاسی منڈل سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک آریہ سنیاسی حیدرآباد سنگرام میں اپنی آہوتی دینے کیلئے شولاپور پہنچ کر ستیاگرہیوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرائے۔"

حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کیساتھ بدتمیزی کا سلوک

پنڈت جواہرلال نہرو کا اعلان

(لدھیانہ ۱۶-فروری) آج آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کی سبجیکٹس کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہرلال نہرو نے کہا۔ "اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کو بہت سی شکایتیں ہیں۔ اگر کوئی آریہ سماجی اُپدیشک خرابی پیدا کرے۔ تو حکومت اس کے خلاف مقدمہ چلا سکتی ہے۔ حکومت کو کوئی حق نہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی دھارمک سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالے۔

حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کے ساتھ نہایت بدتمیزی کا سلوک ہوا ہے۔ حکومت نے آریہ سماجیوں کے پوجیہ لیڈر مہاتما نارائن سوامی سے بہت ناموزوں سلوک کیا ہے۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر حکومت نے بدتمیزی کی انتہا کر دی ہے۔

دربار حیدرآباد کا منتقمانہ رویہ

(شولاپور ۱۵-فروری) حیدرآباد سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آریہ سماجیوں سے حیدرآباد کے مختلف جیلوں میں اچھا سلوک نہیں ہو رہا۔ خصوصاً مہاتما نارائن سوامی کے متعلق تو دربار کا رویہ نہایت منتقمانہ ہے۔ اس بردھ اوستھا میں بھی انہیں جیل میں اچھی خوراک نہیں دی جا رہی۔ اور نہ ہی انہیں دودھ پینے کو دیا جاتا ہے۔ دوسرے ستیاگرہی بھی بہت تکلیف میں ہیں۔

اجمیر سے آریہ ستیاگرہیوں کا جتھا

(اجمیر ۱۵-فروری) کل سات مقامی دیانند اناتھالیہ کے ۲۵ نوجوان اناتھوں کا ایک جتھا ستیاگرہ کرنے کیلئے حیدرآباد روانہ ہو گیا۔

بیرونجات کے ۱۶ سولہ سو ستیاگرہی گرفتار

(شولاپور ۱۵ فروری) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور نے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ فروری کے پہلے ہفتہ کے اختتام تک بیرونجات سے ۱۶ سولہ سو ستیاگرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور ریاست کے مختلف شہروں سے جن ستیاگرہیوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا ہے۔ ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

گلبرگہ کے ستیاگرہ سماچار

(شولاپور ۱۵-فروری) گذشتہ ہفتہ آریہ ستیاگرہ سمتی کے زیر اہتمام تین جتھوں نے گلبرگہ میں ستیاگرہ کیا۔ وہ "آریہ سماج زندہ باد" اور "سوامی دیانند زندہ باد" کے نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ ستیاگرہیوں کے ساتھ مل گئے۔ گرفتاری کے وقت بڑا جوش وخروش تھا۔ چنانچہ چند مقامی ہندوؤں نے بھی اپنے آپ کو ان کے ہمراہ گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ اور گرفتار کر لئے گئے۔

صرف شولاپور سے ۱۳ سو (۱۳۰۰) ستیاگرہی

(شولاپور ۱۵- حیدرآباد میں آریوں کے ستیاگرہ کے متعلق جوش وخروش کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور اب تک تقریباً تیرہ سو ستیاگرہی صرف شولاپور سے ہی حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے بھیج چکی ہے۔ اور وہ سب وہاں گرفتار ہو چکے ہیں۔

نمبرداروں اور جاگیرداروں کو حکم

(شولاپور ۱۶ فروری) معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے نمبرداروں اور جاگیرداروں کو حکم دیا ہے۔ کہ اگر کوئی آریہ سماجی تمہارے گاؤں میں آئے۔ تو پولیس کو اس کی فوراً اطلاع دو۔ اور جو شخص باہر سے آئے اسے پولیس میں بھیجو۔ گاؤں میں ٹھہرنے نہ دو۔

سوامی جی سے ملاقات پر پابندیاں

(شولاپور ۱۵-فروری) نظام گورنمنٹ نے ستیاگرہیوں پر جیل میں کئی پابندیاں لگا دی ہیں۔ مہاتما نارائن سوامی سے کسی کو جیل میں ملاقات کی اجازت نہیں دی جاتی۔ شری چاندکرن شاردا نے جو آریہ ستیاگرہ سمتی کے دوسرے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ ان سے ملاقات کی اجازت طلب کی۔ تو انہیں جواب ملا۔ کہ سوامی جی کے صرف رشتہ دار ہی ان سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اور وہ بھی چار ماہ میں ایک دفعہ۔ حکام ریاست کا یہ جواب اتنا مضحکہ خیز ہے۔ کہ اسے یہ علم بھی نہیں۔ کہ سنیاسی کا کون رشتہ دار ہوتا ہے؟

جوالاپور مہاودیالیہ کے گیارہ ودیارتھی

(جوالاپور ۱۵-فروری) معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاودیالیہ جوالاپور کے گیارہ ودیارتھیوں کا ایک جتھا زیر سرکردگی سوامی ودیانند عنقریب حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے روانہ ہو جاوے گا۔

جنیؤ پہننے کی بھی اجازت نہیں

(دہلی ۱۹-فروری) شولاپور سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پونہ کے تین والنٹیر ہیرا چند سیکرٹری آریہ کمار سبھا۔ [illegible] سندر راؤ اور منگل سنگھ گذشتہ [illegible] روز سے حیدرآباد سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتال پر ہیں۔ آریہ سماج ہیڈ کوارٹر [illegible] آمدہ اطلاع کے مطابق ان والنٹیروں نے حکام جیل کی کارروائی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال شروع کی ہے۔ انہوں نے ان والنٹیروں کو جنیؤ پہننے [illegible] کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

"پرکاش" کے خریدار [illegible]

تعلیمی ستیاگرہ شروع کر دیا گیا

عثمانیہ یونیورسٹی کے نکالے گئے طلباء نے تعلیمی ستیاگرہ شروع کر دیا ہے۔ اور سکولوں میں روزانہ بندے ماترم کا گیت گایا جاتا ہے۔ اور کنور چاند کرن شاردا نے بھی اس تحریک کی حمایت کی ہے +

سناتن دھرمی بھی حمایت میں

سناتن دھرمی بھی ستیاگرہ کی تحریک کی حمایت کر رہے ہیں۔ ستیاگرہیوں کے آل انڈیا جتھے جو شولاپور کے رستے گلبرگہ اور بیدانان حیدرآباد گئے تھے گرفتار کر لئے گئے ہیں +

ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ۲۵ طلباء

(لاہور ۲۰- فروری) ڈی- اے- وی کالج کے ۲۵ طالب علموں کا ایک جتھہ زیر سرکردگی کامریڈ لیش پال سپتر مہاشہ خوشحال چند جی خورسند یکم مئی کو لاہور سے حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کے لئے روانہ ہوگا۔ لاہور سے ایک ہفتہ کے اندر اندر ایک درجن آریہ سماجیوں کا ایک اور جتھا حیدرآباد کو روانہ ہو جائے گا +

دینا نگر کے ایک سو سیوک تیار

(لاہور ۲۰- فروری) مہاشہ توبی سدھار سبھا دینا نگر نے مہاشہ خوشحال چند تیسرے ڈکٹیٹر حیدرآباد ستیاگرہ کو ایک سو سیوک کارکنوں کی خدمات کی پیشکش کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ آپ جس وقت بھی چاہیں انہیں حیدرآباد پہنچنے کا حکم دے سکتے ہیں۔ ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں +

جوالا پور مہا ودیالیہ کے ۱۵ ودیارتھی

(جوالا پور ۲۰- فروری) جوالا پور مہا ودیالیہ کے پندرہ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا ریاست حیدرآباد کے ستیاگرہ میں شامل ہونے کے لئے شولاپور جانے کی غرض سے نئی دہلی روانہ ہو گیا ہے۔ اور دیگر بہت سے ریلوے سٹیشنوں پر انہیں الوداع کہی گئی ہے۔ روانگی سے پہلے ستیاگرہیوں کا جلوس نکالا گیا +

۵۰ آریہ ویروں کا جتھا حیدرآباد کو

(لاہور ۲۰- فروری) معلوم ہوا ہے۔ کہ پچاس آریہ ویروں کے جتھے کے ساتھ مسٹر مہر چند شرما ایڈیٹر "آریہ ویر" لاہور حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے ۱۲- مارچ کو جا رہے ہیں +

حیدرآباد جیل میں ۲ بم پھٹ گئے

حیدرآباد (دکن) ۲۰- فروری) آج صبح ساڑھے چھ بجے اور ساڑھے سات بجے بم پھٹنے کی دو وارداتیں ہوئیں۔ جن سے ایک شخص ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ پہلا حادثہ حیدرآباد ڈومینین بنک کے دروازے پر ہوا۔ جب کہ ایک پہرہ دار کا بازو اُڑ گیا۔ دوسرا حادثہ معظم جاہی مارکیٹ کے نزدیک سڑک پر ہوا۔ یہاں ایک شخص ہلاک ہو گیا +

سکھ بھی جتھے بھیجیں گے

(لاہور ۲۰- فروری) باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ سکھ بھی جتھے بھیج کر آریہ ستیاگرہ کی مدد کرنے پر غور کر رہے ہیں +

پچاس ۵۰ ستیاگرہیوں کو ایک ایک سال قید سخت

(شولاپور ۱۶- فروری) گلبرگہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں آریہ سماج مندر پر پتھر پھینکے گئے۔ مگر غنڈوں کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے نے حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق لیکچر دیا۔ گلبرگہ کے مجسٹریٹ نے ۵۰ ستیاگرہی والنٹیروں کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی +

سندھیا کرنے پر ہتھکڑی لگ گئی

(شولاپور ۱۶- فروری) حیدرآباد کی اطلاع ہے۔ کہ سندھیا کرنے پر جیل میں قیدیوں کو پیٹا گیا۔ یہ بھی شکایت ہے۔ کہ جن آریوں نے سندھیا کرنے پر اصرار کیا۔ ان کو ہتھکڑیاں پہنا کر تنہائی کی کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا +

روانگی سے پہلے لالہ خوشحالچند کا بیان

"آریہ سماج محض ویدک دھرم کے پرچار کا کام کر رہا ہے۔ اس کے سامنے نہ کوئی فرقہ ہے۔ نہ ملک ہے۔ ہاں جس دلیش اور جاتی میں کوئی اُتپن ہوا ہے۔ اس کی رکھشا کے لئے اپنا سب کچھ ارپن کر دینے کا اُپدیش ویدک دھرم دیتا ہے۔ اگر ویدک دھرم کے پرچار کے راستہ میں کوئی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ تو آریہ سماج اسے سہن نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے اندر آریہ سماج نے ستیاگرہ شروع کیا ہے۔ اور یہ قدم بھی انتہائی مجبوری کے بعد اُٹھایا گیا ہے +

موجودہ زمانہ کے ہندوستان میں آریہ سماج کی یہ تحریک بالکل انوکھی اور نئی ہے۔ آج تک جتنے ستیاگرہ ہوئے ان کی غرض و غایت نہایت پوتر ہوتے ہوئے بھی آخرکار دنیوی تھی۔ اس میں سنسارک کامنا کام کرتی تھی۔ لیکن آریہ سماج کا یہ ستیاگرہ اپنی شان کا نرالا ستیاگرہ ہے۔ جس میں نہ کوئی زمین مانگی جا رہی ہے نہ ملک نہ ۸۹ ناوے فیصدی نیابت یا ۵۶ فیصدی نوکریاں۔ نہ ہی ممبریاں اور نہ ہی عہدے۔ اگرچہ آریہ سماج ان چیزوں کے حاصل کرنے کے خلاف نہیں ہے۔ ہر ایک کو اپنا حق حاصل کرنا ہی چاہئے۔ لیکن اس ستیاگرہ میں دنیا کی کوئی چیز طلب نہیں کی جا رہی۔ بلکہ صرف مذہبی اور دھارمک حقوق کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ پربھو بھگتی کرنے۔ ویدک دھرم اور ویدک تہذیب کے پرچار کا حق طلب کیا جا رہا ہے۔ دنیا کا کون انسان ہے۔ جو آریہ سماج کے اس نشکام مشن کی تائید نہ کریگا؟"

خارج شدہ طلباء کو ویر ساورکر کا مشورہ

(ناگپور بذریعہ ڈاک) ویر ساورکر پردھان آل انڈیا مہاسبھا کلکتہ جاتے ہوئے ناگپور سے گذرے۔ آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی کے اُن ہندو طلباء کو جنہیں "بندے ماترم" کا گیت گانے کے جرم میں خارج کیا گیا تھا۔ مبارکباد دی اور ان سے کہا کہ وہ مستقل مزاج رہیں۔ اگر عثمانیہ یونیورسٹی "بندے ماترم" گانے کی اجازت دے بھی دے۔ تو بھی وہ واپس نہ جائیں +

ایک سناتن دھرمی کی پیشکش

(جک جھمرہ ۱۶ فروری) یہاں کے ایک مشہور دانی لالہ کندن لال جی پردھان سناتن دھرم سبھا نے پیشکش کی ہے۔ کہ جب تک حیدرآباد میں آریہ سماج کا ستیاگرہ جاری رہے گا۔ وہ دس روپیہ ماہوار آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیجا کریں گے۔ چنانچہ آج دس روپے کا منی آرڈر ان کی طرف سے بھیج دیا گیا ہے +

مہاتما جی سے مشقت کیوں

(شولاپور بذریعہ ڈاک) حیدرآباد کے تعزیرات کے مطابق ساٹھ سال سے زیادہ عمر والے شخص کو قید بامشقت کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ لیکن نظام سرکار نے ستر برس کی عمر والے مہاتما نارائن سوامی کو قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ ان سے روزانہ جیل میں کام لیا جاتا ہے +

سوامی جی کی صحت

گلبرگہ جیل کے افسران نے ستیاگرہ سمتی شولاپور کے نام مہاتما نارائن سوامی جی کی صحت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ جیل میں اچھے ہیں۔ ان سے ملاقات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں +

ہون کرنے کیلئے مچلکہ

بوری جاگیر میں سات آریہ سماجیوں سے عدالت نے اس بات کا مچلکہ لیا ہے۔ کہ وہ ایک سال تک ہون نہ کریں گے +

رام چندر الہ آبادی کو سزا

شری رام چندر جی الہ آبادی کو ایک ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ وہ ۱۳- مارچ کو رہا ہوں گے +

گلبرگہ کے ستیاگرہیوں کو سزائیں

گلبرگہ میں آریہ ستیاگرہ سمتی کے دسویں جتھے کے جن ستیاگرہیوں نے ستیاگرہ کیا۔ اور جنہیں سزائیں ہوئیں ان کے نام یہ ہیں:- (۱) شنکر راؤ (۲) لیفٹنٹ اننت (۳) ارجن دلیپ (۴) پریم چند (۵) نارائن راؤ احمد آبادی ان سب کو ایک ایک مہینہ کی سزا ہوئی +

ایک اور جتھا گرفتار

۱۶- تاریخ کو گلبرگہ میں ایک اور جتھا صبح دس بجے کی میل گاڑی سے اُتار لیا گیا۔ ستیاگرہیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:- (۱) گوبند راؤ (۲) شنکر راؤ (۳) ایکناتھ راؤ (۴) سکھ سنگھ +

۱۳- تاریخ کو ایک جتھا گلبرگہ میں اُتار لیا گیا +

۱۲- تاریخ کو جو ستیاگرہی گرفتار ہوئے انہیں ایک ایک ماہ قید کی سزا دی گئی +

چنچل گڈھ جیل میں سختیاں

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چنچل گڈھ

Haridwar. Digitized by eGangotri

تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند کی وداعی

انارکلی سماج میں شاندار جلسہ

(لاہور ۱۹ فروری) حیدرآباد میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی خورسند پردھان آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ۔ بلوچستان کی روانگی شولاپور کے ضمن میں لاہور کی تمام آریہ سماجوں کی ایک مشترکہ میٹنگ آج صبح ساڑھے ۸ بجے آریہ سماج مندر انارکلی لاہور میں منعقد ہوئی۔ سماج کا سٹیج ہال گیلریاں اور برآمدہ دیویوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ لاہور کے بہت سے مقتدر آریہ سماجی لیڈر اور معززین شہر جلسہ میں موجود تھے۔ ہال جھنڈیوں وغیرہ سے مزین کیا گیا تھا ہون کیا گیا اور جوشیلے بھجنوں کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ حاضرین کی کثیر تعداد اور اتساہ بھرے چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ لوگوں کے دلوں میں اس ستیاگرہ میں حصہ لینے والوں کیلئے اور خاص کر اپنے ڈکٹیٹر کے لئے کس قدر عقیدت اور پریم موجود ہے۔

بہت سے اصحاب نے لالہ خوشحال چند جی کو ان کے عزم بلند کے لئے مبارکباد دی۔ حاضرین میں سے مندرجہ ذیل کے نام قابل ذکر ہیں:-

مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے لیڈر نیشنلسٹ پارٹی سنٹرل اسمبلی صدر جلسہ تھے۔ مہاشہ خوشحال چند خورسند۔ مہاشہ کرشن۔ لالہ بھیم سین سچر۔ شریمتی شنو دیوی۔ لالہ مہر چند مہاجن۔ پروفیسر سدھ بالی۔ لالہ برج لال انسپکٹر آریہ سکولز۔ لالہ بودھ راج ایڈووکیٹ ملتان۔ پاند سنت رام۔ پنڈت راجہ رام۔ پنڈت بدھ دیو۔ شریمتی لیلاوتی دیوی پردھان استری سماج انارکلی۔ رائے صاحب لالہ گوپال داس سونی۔ شری دینا ناتھ ساڈ بیرسٹر پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا ریاست حیدرآباد علاوہ ازیں ہزاروں کی تعداد میں دیویاں اور پُرش موجود تھے ایڈریس دیا گیا۔

تمام آریہ سماجوں کی طرف سے لالہ خوشحال چند جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

"آپ دھرم یدھ میں جا رہے ہیں نظام حیدرآباد نے ان پابندیوں کو دُور نہیں کیا۔ جو دھرم پوجا اور دھرم پرچار پر عائد ہیں۔ اب آریہ سماج کے سامنے اور کوئی راستہ نہیں۔ کہ وہ دکھ سہے۔ اور اس وقت تک قربانیاں کرتا چلا جائے جب تک کہ یہ پابندیاں دُور نہیں ہوتیں۔ آپ ہمارے نیتا ہیں۔ پنجاب کے پرتی ندھی ہو کر یدھ میں جا رہے ہیں۔ آپ کو کشٹ ہوں گے۔ دُکھ سہنے پڑیں گے۔ اس امر کا احساس ہوتے ہوئے بھی آپ ستیہ آگرہ کے راستہ پر چلنے کے لئے کمربستہ ہیں۔ آپ کے عزم نے ہمارے سر اُونچے کر دئے ہیں۔ آریہ سماج ہمیشہ دھرم کی رکھشا کے لئے پیش پیش رہا ہے۔ تمام آریہ سماجوں کی طرف سے آپ کو ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ جب تک ایک بھی آریہ زندہ ہے۔ آپ کے نقشِ قدم پر چل کر قربانی دینے کے لئے تیار رہے گا۔ ہم پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ آپ کو اس اندولن میں وجے پراپت ہو۔ ہمارا ستیاگرہ دھارمک اور آتمک ہے۔ ہم نے اس سرو شکتیمان پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ اندولن شروع کیا ہے۔

سرو شکتیمان آپ کو وجے دے۔ پوجیہ لالہ خوشحال چند جی ہم آپ کو مان پُورو‌ک وداع کرتے ہیں۔ آریہ سماج کی شان کو بڑھائیے۔ اور دھارمک حقوں کی حفاظت کیجئے۔"

اس مرحلہ پر حیدرآباد جانے والے وِدیارتھیوں کا جتھا بھی جلسہ میں پہنچ گیا۔ حاضرین نے "شہیدان حیدرآباد زندہ باد"۔ "مہاشہ خوشحال چند زندہ باد" کے نعرے لگائے۔

مہاشہ جی کی تقریر

مہاشہ خوشحال چند جی نے ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں بڑا فخر سمجھتا ہوں۔ کہ مہاتما نارائن سوامی نے مجھے پنجاب سے ڈکٹیٹر مقرر کیا۔ میں پرماتما پر اٹل وشواس رکھتا ہوں۔ اور مصائب کو برداشت کروں گا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ اس وقت دو طاقتیں کانگرس اور برٹش گورنمنٹ ہیں۔ جو ہماری مدد نہیں کر رہی ہیں لیکن ہماری قربانیاں کانگرس اور گورنمنٹ کا دل پگھلا دیں گی۔ اور انہیں ہماری مدد کرنی پڑے گی۔ تین شکتیوں۔ پنجاب۔ مہاراشٹر اور راجپوتانہ کا سنگٹھن ہو گیا ہے۔ جب یہ تینوں شکتیاں حیدرآباد ستیاگرہ میں متحدہ محاذ پیش کریں گی تو کوئی شکتی بھی ہمیں ہمارے حقوق لینے سے نہیں روک سکتی۔ میرے ساتھ جو ودیارتھی جا رہے ہیں۔ وہ جیلوں پر جا کر قبضہ کریں گے اور جیلوں کو یونیورسٹی بنائیں گے۔

میری تو یہ اچھا ہے۔ کہ یا تو میں کامیاب ہو کر آؤں۔ ورنہ جیل سے میری ہڈیاں واپس آئیں۔"

پنڈت ٹھاکر دت آف امرت دھارا نے مہاشہ جی کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے جانے والے ودیارتھیوں کو آشیرواد دی۔ اور کہا۔ کہ ودیارتھیوں کو اپنے دھرم سے اتنا پیار ہے۔ کہ ایک ودیارتھی کے ساتھ نہ لے چلنے پر اس نے بھوک ہڑتال کر دی۔ آخر کار اُسے بھی ستیاگرہ میں شامل کرنا پڑا۔

مسٹر اینے کی تقریر

مسٹر اینے نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج نے جو یہ دھارمک جنگ شروع کیا ہے۔ یہ موقعہ پر شروع کیا گیا ہے۔ دھرم کے پرچار کا حق ہر مذہب کو حاصل ہے نظام حیدرآباد ہمارے مذہبی حقوق کو چھین نہیں سکتے۔ پنجاب آریہ سماج کا ستیاگرہ اور قربانیاں ایک دن رنگ لائیں گی۔ اور سارا ہندوستان پنجاب کی رہبری تسلیم کرے گا۔ اور کانگرس بھی آپ کے تئیں۔ اور قربانی کا فائدہ اُٹھانے کے لئے آگے آئے گی۔ اور کانگرس کا ریاستوں میں ستیاگرہ کے بارے میں جو رویہ ہے۔ وہ آپ سب کو معلوم ہے۔ کانگرس کی باگ ڈور مہاتما گاندھی کے ہاتھ میں ہے۔ کانگرس نے جو ریاستوں میں ستیاگرہ کرنا ہے۔ مہاتما گاندھی اُسے اسی وقت نہیں شروع کرنا چاہتے۔ جب تک آ[illegible] سماجی حیدرآباد میں ستیاگرہ بند نہیں کرتے لیکن آریہ سماج کا دھارمک ستیاگرہ ہے۔ یہ بند ہونا تو ایک طرف رہا۔ کانگرس کو اس کی سہائتا کرنی پڑے گی۔ اگر کانگرس حیدرآباد میں ذمہ دار گورنمنٹ قائم کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے۔ تو بھی مذہبی حقوق کے لئے جبرا آریہ سماج کا ستیاگرہ ختم نہیں ہوگا۔

جلسہ میں ستیاگرہ کے سلسلہ میں چندہ بھی اکٹھا ہو گیا۔ آریہ استری سماج کی طرف سے مہاشہ جی کو پانچ صد روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔

SANSKRIT
SELF TAUGHT

سنسکرت سویم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ
شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی۔ پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھا کئی سکول انسپکٹروں نے اس کی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اُردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کی پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (عہ) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاکخرچ معاف +

ملنے کا پتہ:- اچپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی۔ لاہور

"آریہ سماج کا ۵۰ سالہ پرانا [illegible] پرکاش ہے۔ اس کے گراہک بنا کر اس کی اشاعت بڑھائیں۔" (منیجر)

آریہ جگت میں حیدرآباد اندولن کیلئے اُتساہ

آریہ سماج رائیکوٹ

آریہ سماج رائے کوٹ کا یہ سپیشل جلسہ پُوجیہ مہاتما شری نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سروَدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا و فیلڈ مارشل ڈکٹیٹر آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کی گرفتاری پر ہاردک ودھائی دیتا ہے + (منتری)

آریہ سماج لسپرور

اپنے اجلاس میں شری نارائن سوامی جی مہاراج کو ودھائی دیتا ہے۔ اور حیدرآباد نظام کے اس بے جا سلوک کی مذمت کرتا ہے + (منتری)

آریہ سماج سیالکوٹ

مہاتما نارائن سوامی جی اور دوسرے آریہ ستیاگرہیوں پر ریاست حیدرآباد میں ہو رہی سختیوں کی خبروں نے سیالکوٹ کے آریہ یوکوں میں ایک بے پناہ جوش بھر دیا ہے۔ اور آریہ ویدک سماج سیالکوٹ نے ۱۳۔فروری سے مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے +

(۱) ہر روز پراتہ ۵½ سے ۶½ بجے تک پربھات پھیری ہوتی ہے۔ جس میں بھجنوں کے علاوہ ہر محلے میں کھڑے ہو کر حیدرآباد کے حالات سُنائے جاتے ہیں۔ اور ستیاگرہ کے لئے سہائتا کی اپیل کی جاتی ہے +

(۲) آریہ سماج میں آریہ ویدک سماج کی طرف سے آفس کھول دیا گیا ہے۔ جس میں ہر شخص حیدرآباد کیلئے جو بھی سہائتا دینی چاہئے۔ دے سکتا ہے +

(۳) صندوقچیوں کے ذریعہ چندہ فراہم کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے + (منتری)

آریہ سماج دینا نگر

آریہ سماج دینا نگر کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے جانے کو تیار ہیں:-

(۱) لالہ دیودت جی جائنٹ پردھان آریہ سماج میونسپل کمشنر

(۲) لالہ دھرم دت جی جنرل سیکرٹری +

(۳) لالہ رام لال جی میونسپل کمشنر +

(۴) لالہ بھیم سین جی +

(۵) لالہ گیان چند جی + (۶) لالہ دیوراج جی

(۷) لالہ بھیم راج جی اوہری +

(۸) حکیم نانک چند جی +

(۹) لالہ گوری شنکر جی پردھان آریہ سماج

(۱۰) لالہ وشوامتر جی بجاج +

(۱۱) لالہ بنسی لال جی + (۱۲) لالہ ہیمراج جی دھیر (۱۳) لالہ بخشی رام جی + (۱۴) لالہ شادی لعل جی اوہری +

نینی کوٹ سے ۲۰ روپے ۹ آنے حیدرآباد کے لئے چندہ اکٹھا ہوا۔ اور پانچ اصحاب نینی کوٹ سے بھی ستیاگرہ کے لئے تیار ہیں +

(شیام لال منتری)

ساماجک سماچار

مہتہ جیمنی جی کا بنگال و صوبہ بہار میں پرچار

مہتہ جی نے کلکتہ میں بارہ روز قیام کر کے اٹھارہ ویاکھیان دئے۔ مختلف سبھاؤں اور سکولوں میں آپ کے لیکچر ہوئے۔ اس کے بعد آپ کھڑگ پور گئے۔ یہاں کی آریہ سماج میں آپ کے چار لیکچر ہوئے +

پنڈی بھٹیاں میں ویدک ود...

۴۔ فروری کو پنڈی بھٹیاں میں ... زادہ ڈاکٹر سوشیل کمار۔ خلف الرشید رائے بہادر لالہ حکومت رائے جی کی برات کا جلوس شام کے آٹھ بجے اُن کے مکان بھون سے روانہ ہو کر چوہدری بھگوانداس ... کے رئیس اعظم پنڈی بھٹیاں کے گھر پہنچا۔ اس کا خوب سواگت کیا گیا +

صبح ۵ بجے شریمان پنڈت سومدیو جی پنڈت مکندرام جی نے پورن مریاداسے ود... آرمبھ کر کے ساڑھے نو بجے سماپت کی ... مبلغ ۳۵۱ روپے وراہ کنیا بکیش کی طرف سا ... ایک انسٹی ٹیوشنوں کو دان دیا گیا۔ اہالیان قصبہ کی دلی مبارک باد کے ساتھ اندر دیوتا نے بھی ورشا کر کے سوکھی کھیتیوں کو ہرا کر دیا +

(نامہ نگار)

آریہ سماج بیکانیر کا سالانہ چن...

مورخہ ۲۸۔جنوری ۱۹۳۸ء کی سادھارن سبھا میں آریہ سماج بیکانیر کے نمن پدادھکاری چنے گئے ہیں۔

پردھان:- مہاشہ بھگوان داس جی +

اُپ پردھان:- مہاشہ بنسی لال جی +

منتری مہاشہ رام چندر جی رگھوونشی +

اُپ منتری:- مہاشہ پریاگ دت جی +

کوشادھیکش:- مہاشہ لیشی راج جی +

پُستکادھیکش:- مہاشہ رام نارائن جی

(۲) لیفٹنٹ چٹھی مورخہ ۱۵-۱-۳۹ کو آریہ سماج بیکانیر کی رجسٹری سنفا پنا ہو گئی ہے +

(رام چندر منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کا سالانہ جلسہ

۲۴-۲۵-۲۶-مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جلسہ سے پہلے ۲۰-مارچ سے ۲۳-مارچ تک ہیولاک سکوئیر میں کتھا ...

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جالپور جٹاں کے سماچار

۱۷-۲-۳۹ کو آریہ پتری پاٹھ شالہ کی

آریہ جگت میں رشی بودھ اُتسو کی دھوم دھام

آریہ سماج مٹھن کوٹ

آریہ سماج مٹھن کوٹ ضلع ڈیرہ غازی خاں کی آریہ سماج نے شوراتری کا اُتسو بڑے جوش و خروش سے منایا۔ پراتہ کال تمام آریہ سبھا سدوں نے سماج مندر میں اکٹھے ہو کر ہون یگیہ اور سندھیا آدی کیا۔ جس میں کافی تعداد میں شہر کے استری پرش بھی شامل ہوئے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں لالہ تاراچند جی۔ لالہ شیام لال جی۔ اور پردھان جی نے سچے شو کی پُوجا اور سوامی جی کے جیون چرتر پر روشنی ڈالی + (حکم چند خزانچی آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سنت نگر لاہور

آریہ سماج سنت نگر لاہور میں ۱۷۔فروری کو ایک بجے دوپہر سے چار بجے شام تک رشی بودھ اُتسو زیر صدارت شری پنڈت بشمبھر ناتھ جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منایا گیا۔ اور اسی دن دوپہر کے ۱۲ بجے ایک یتیم کے عیسائی کی شدھی کی گئی + (جے دیو منتری)

آریہ نگر

آریہ نگر ضلع ملتان میں رشی بودھ اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پراتہ کال نگر کیرتن کیا گیا۔ شام کے وقت میموریل ہال میں تہوار منایا گیا۔ ہال کھچا کھچ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ حیدرآباد کے حالات بذریعہ اخبار سنائے گئے۔ اور مبلغ ۱۵ روپے حیدرآباد فنڈ کے لئے اکٹھے ہوئے + (رگھوناتھ رائے منیجر)

آریہ سماج کروڑ

آریہ سماج کروڑ ضلع مظفر گڑھ کا یہ پتایک ستسنگ شری پُوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کو ان کی گرفتاری اور سزا یابی پر مبارکباد دیتا ہے (منتری آریہ سماج کروڑ)

ایک آریہ سجن کی پرتگیا

(چک جھمرہ ۱۹-فروری)

یہاں کے سرکردہ آریہ سماجی مہاشہ بوڑی رام جی نے پرتگیا کی ہے۔ کہ جب تک حیدرآباد کے اندر آریہ سماج کا ستیاگرہ جاری رہے گا۔ اور وہ اس اندولن کے لئے ایک صد روپیہ ماہوار ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیجا کریں گے۔ چاہے اس کے لئے انہیں باہر جا کر بھکشا ہی کیوں نہ کرنی پڑے +

آپ کا یہ اُتساہ قابلِ تعریف اور قابلِ تقلید ہے + (نامہ نگار)

۲۶ سے ۲۸۔جنوری تک تین روز مہتہ جی نے آریہ سماج مظفر پور کے اُتسو میں شرکت کی۔ یہاں آپ کے دو لیکچر رونما ہوئے۔ ایک دوپہر کو ۴ سے ۵½ بجے تک دوسرا رات کو ۹ بجے سے دس بجے تک۔ گویا تین روز میں چھ لیکچر دئے۔ اور جنتا بہت اُتسک ہو کر مہتہ جی کے لیکچروں سے لابھ اُٹھاتی تھی۔ ۲۹ سے ۳۱ تک آپ موتی ہاری آریہ سماج کے اُتسو میں شریک ہوئے +

اسی پرکار آپ نے ماہ جنوری میں چودہ مقامات پر پھر کر ۴۶ لیکچر دئے۔ اب آپ جمال پور، بھاگل پور، پٹنہ، مونگھیر میں پرچار کرنے کے پشچات کان پور جاویں گے۔ وہاں سے ایک ماہ سی۔ پی میں پرچار کر کے گوردوکل جالا پور کے جلسے میں شریک ہو کر پنجاب لوٹیں گے +

(نامہ نگار)

Haridwar. Digitized by eGangotri

وطن کیلئے قربانی

بقیہ صفحہ ۱۲

...یسے کپڑے پوشوما کی بیوی رات کو پہنے تھی۔ ...نے یہ بات ظاہر کر دی۔ لیکن ٹان پو کی ...ام کان پہ اسے دیکھا۔ تو وہ غائب ہو چکی ...۔ کیا اسی نے پوشوما کی جان لی؟

۸ - جولائی۔ آج قدرے تسکین ہوئی۔ ...ن پو لی پنگ" ہی گرفتار کر لی گئی۔ اور ...ائے کل صبح تک اسے گولی سے اڑا دیا جائے ...۔

لیکن کتنی دلیر عورت تھی۔ اس نے کتنا دلیرانہ ...زبردست بیان دیا۔

"پوشوما مجھے جاپان کی خاطر چھوڑ آیا تھا۔ ...بھی چین کی خاطر چلی آئی۔ میں جانتی تھی۔ پوشوما ایر سروس (Air-Service) ...ہے۔ نانکن میں بم باری دیکھ کر۔ میں نے ...شوما کی محبت کے نام پر اسے دنیا سے ...ست کر دینا ہی مناسب سمجھا۔ رات کو ...ب وہ باکسی واپس گیا۔ میں کانٹوں سے ...ھی ہوئی گلی پر چلتی اس کے پاس پہنچی۔ ...چھپ کر ہینگر میں کھڑی ہو گئی۔ اور ...ب پوشوما اپنی مشین کو دیکھ بھال کر رہا تھا۔ ...ں نے اس میں ایسا بم رکھ دیا۔ جو آدھ ...ٹہ میں خود بخود جل اٹھے۔ میں نے پوشوما ...تمہ کر کے اپنے سہاگ کو تو غارت کر دیا۔ اسی طرح ہزاروں سہاگ بچا لئے۔ ایسے ...ہر کو جس سے میرے وطن کے ہزاروں گو ...دیوں ختم کر دینا ہی مناسب تھا۔"

(۳)

آج ٹان پو دنیا میں موجود نہیں ہے۔ ...انی کو دیوں نے اس کے نازک جسم کے ...چے اڑا دیئے ہوں گے۔ اور اس کی ...ش نہ جانے کن درندوں کا لقمہ بن ...ہوگی۔ لیکن بانکاؤ کے مقبرہ میں اب ...اہ نگاہ آپ یہ ترانہ سنیں گے "...ٹان پو اپنے سہاگ کو غارت کر کے ...ہزاروں کے سہاگ کو لافانی کر گئی"۔ ...ٹان پو! تجھے ہزاروں آفرین۔ تیری قربانی اپنی مثال آپ ہے"۔

ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی حالت

بقیہ صفحہ ۱۱

عربی اور فارسی کے الفاظ بھاری تعداد میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ ویسا ہی مشکل ہے۔ جیسے یونانی اور لاطینی۔ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کا مقصد یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک ہندو کو ہندی جسے بجا طور پر ہندوستان کی مشترکہ زبان سمجھا جاتا ہے سیکھے۔ بلکہ اس کا مدعا محض یہ ہے۔ کہ ہندو بچوں کو بچپن ہی سے ایران۔ بغداد۔ مصر اور ٹرکی کی روایات کی تعلیم دی جائے۔ اور ان کے دماغوں میں اسلامی تہذیب و تمدن کا سکہ بٹھایا جائے۔ سکولوں میں جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں ہندو آدرشوں۔ ہندو تاریخ۔ تمدن اور لٹریچر سے نفرت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ بات قومی ترقی کی راہ میں بھاری رکاوٹ ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو جو ویدک تمدن کی شان و شوکت پر اعتماد رکھتے ہیں چاہیئے۔ کہ اس صورت حالات کی روک تھام کریں۔ یہ ویدک تمدن ایک ایسے امرت کا سرچشمہ ہے۔ جو لاکھوں برسوں سے ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کے ڈھانچے کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں۔ کہ مسلمان لڑکوں کو اردو زبان اور اردو لٹریچر کے مطالعہ کے لئے تمام سہولتیں دی جائیں۔

اسلام کے مبلغ

صرف اردو کا ذریعہ تعلیم ہی ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں۔ بلکہ ٹیچر بھی جو عام طور پر مسلمان ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کے دھرم۔ تمدن اور روایات سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے۔ یہ رکاوٹ ناقابل عبور ثابت ہو رہی ہے۔ وہ صرف ٹیچر ہی نہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو اسلام کا مبلغ سمجھتے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں ریاست حیدرآباد کے محکمہ تعلیم میں گزیٹڈ افسروں کی تعداد ۲۶۹ تھی۔ جن میں سے ۱۸۳ مسلمان۔ ۵۳ ہندو۔ ۲۹ یوروپین اور ۴ پارسی تھے۔ یعنی ہندو صرف چار فیصدی۔ مسلمان ۶۹ء۶۶ فیصدی۔ اور یوروپین و پارسی ۲: ۱۲ فیصدی۔ ٹیچروں اور گزیٹڈ افسروں سے کم درجہ کے تعلیمی افسروں کے تقرر کے سلسلہ میں صورتِ حالات اس سے بھی بدتر ہیں۔

پانِ اسلام ازم

ریاست کے ہر مسلمان کے دل میں یہ خیال جاگزیں ہو گیا ہے۔ کہ وہ حکمران جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ پانِ اسلام ازم کی لہر جو پہلے مصر میں پیدا ہوئی تھی۔ اسی زمانہ میں جب کہ ترکی میں خلافت خطرے میں تھی ہندوستان میں بھاری تقویت حاصل کی۔ مہاتما گاندھی اور علی برادران کی زیر رہنمائی ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں نے خلافت کو بچانے میں مشترکہ کوششیں کیں۔ اور اس طرح ہندوستان میں اسلام کی طاقت کو مضبوط کرنے میں بھاری امداد کی۔ ان تحریکوں کا ریاست حیدرآباد کے مسلمانوں پر خوب اثر ہوا۔ اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ ریاست میں فرقہ پرستی کی طرف رجحان زیادہ ہو گیا۔ ریاست کے مسلمان قطعی طور پر اس بات کو اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ایک حکمران جماعت ہیں۔ اور کہ اسلام شاہی نشان ہے۔ لیجسلیچر کی ساخت۔ سرکاری ملازمتوں میں بھرتی۔ محکمہ دینیات وغیرہ سب نے ان خیالات کو تقویت پہنچائی ہے۔

"اسلامی دنیا کا بغداد"

ریاست اور برطانوی ہند کے مسلمان حیدرآباد کو اسلامی ریاست اور اسلام کو راج دھرم سمجھتے ہیں۔ لیجسلیچر کی ساخت سرکاری ملازمتوں میں نیابت اور محکمہ دینیات۔ قبرائیٹی انسٹی ٹیوشنوں اور تعلیم کے متعلق پالیسی نے ان ہر دو خیالات کو بھاری تقویت دی ہے۔ تیسری بات یہ ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کو اسلامی تمدن کا مخزن اور اسلامی تعلیم کا مرکز خیال کیا جاتا ہے۔ میں نے کئی مسلمانوں کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ حیدرآباد موجودہ "اسلامی دنیا کا بغداد" ہے۔ بعض

لوگ شاید اسے شاعرانہ خیال سمجھیں۔ لیکن حقیقت میں یہ خیال ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ کچھ ہے۔ ہندوستانی مسلمان نظام صاحب کو محض ایک ریاست کا مسلمان حکمران ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ اُسے ہندوستان میں اسلامی ریاست کا بادشاہ سمجھتے ہیں۔ ان دونوں میں جو فرق ہے۔ وہ تشریح کا محتاج نہیں۔

ریاست کی آمدنی و خرچ

ریاست کی کل آمدنی آٹھ کروڑ بتالیس لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ نظام صاحب کو پچاس لاکھ روپیہ۔ اور شہزادگان کو سولہ سولہ لاکھ روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ نظام صاحب جو خرچ چاہیں کر سکتے ہیں۔ اس کا کوئی حساب نہیں۔ ان حالات میں آج حیدرآباد میں تین بڑی طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ سیاسی طاقت اور اسلامی...

طاقت یا شکتی کی دنیا میں ہل چل

ڈاکٹر حکیم ویدوں کو کھلا چیلنج

سَو پونڈ کا اُپہار

ڈاکٹر۔ حکیم۔ ویدوں اور سرو سادھارن کو اس نوٹس دوارا سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ جو شخص نیچے لکھی بیماریوں کا ادویہ علاج "کامیشور مرہم" سے اتم نسخہ ہمیں بتائے اور وہ استعمال سے اس سے اچھا ثابت ہو۔ تو اس کو سَو پونڈ اُپہار (انعام) دیا جاوے گا۔

کامیشور مرہم ان لوگوں کیلئے امرت ہے جو لوگ بچپن کی کٹیو کے کارن اپنی شکتی کا ناش کر کے دنیا کے آنند سے نراش ہو چکے ہیں۔ تمام جن کی نس رگ دیکھنے خراب ہو چکے ہیں۔ نیلا پانی رگوں میں بھر گیا ہے۔ جڑ نیلی پڑ گئی ہے۔ ٹیڑھا پن آ گیا ہے۔ سستی نامردی نے کسی کام کا نہیں رکھا ہے۔ علاج کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ وہ لوگ اس دوا کو منگا کر لاکھ اٹھا دیں۔ یہ پہلے ہی دن اپنا چمتکار دکھلاتی ہے۔ لگاتار چودہ دن کے استعمال سے ایر دکت سب بیماریوں کو دور کر کے منش کو پھر سے جوان بنا دیتی ہے۔ اس کے لگانے سے کسی قسم کی ...چھالا وغیرہ نہیں پڑتا۔ ترکیب آسان ہے۔

قیمت فی شیشی ۵ روپے (۵ عہ) نمونہ ایک روپیہ ۸ آنہ (۸/ عہ)

پتہ:- حکیم ظہیر الحسن میونسپل کمشنر متھرا (یو پی)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کے بچوں کیلئے اُن وغیرہ اور گرم بستروں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے دان دیتے سمیہ اس طرف ضرور دھیان دیں۔ یہ سنستھا آپ کے دان سے ہی چل رہی ہے۔

منتری کیندری اناتھالیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور (پنجاب)

سنسار اُنّتی کی اور

لکڑی سے کھانڈ بنانا

ملیشیا میں ڈاکٹر ماتھ آنیڈ کو اپنے ساتھیوں کی سہائیتا سے ایسی پریکھشاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ جن میں لکڑی سے کھانڈ تیار کی جائے گی۔ اس کام کے لئے ایک آبہ۔ ٹو ڈیٹ پریوگ شالہ ستھاپت کر دی گئی ہے ✤

بموں سے تیل نکالنا

کیلیفورنیا میں ٹری بون پارش کے ستھان پر زمین کے اندر گولہ باری کر کے تیل کے چشمے نکالے گئے ہیں۔ ایسی کلیں تیار کی گئی ہیں۔ جو کہ دو میل تک زمین کے نیچے گولہ باری کر سکتی ہیں۔ میکسکو کی کھاڑی میں بھی یہ پریکھشن سپھلتا پُوروک کئے گئے ہیں ✤

ایک عجیب باجہ

آکسفورڈ کے پال ڈبلیو ٹاؤس نے ایک نئے ڈھنگ کا وچتر باجہ بنایا ہے۔ اس میں الگ الگ تین سو طرح کی آوازیں نکلتی ہیں۔ اس میں سات تار ہیں ✤

تھیلے بنانے کا موٹا کاغذ

ایک جاپانی نے تھیلے بنانے کے لئے جُوٹ کے ستھان پر ایک طرح کا موٹا کاغذ ایجاد کیا ہے۔ یہ پانی اور دھول سے بچاؤ کرنے میں سن اور چمڑے کی اپیکشا کہیں زیادہ اچھا ہے۔ جاپانی سینا اب جوٹ کے ستھان پر اسی کا پریوگ کرنے لگی ہے ✤

ایک وچتر مشین

ایک ایسی مشین بنائی گئی ہے۔ جو اصلی چٹھی کی بہت سی پرتیاں تیار کر سکتی ہے۔ یہ مشین گراموفون کے ریکارڈ کی سی ہے۔ اس میں فونٹین پن لگا کر چٹھی لکھنے سے اس کا سانچہ ریکارڈنگ مشین پر اُتر آوے گا تب اس سے جتنی کاپیاں درکار ہوں لی جا سکتی ہیں ✤

گائیوں کیلئے نقلی دانت

رُوس کے ایک ضلعے میں ایک ڈینٹسٹ نے گائیوں کے بھی نقلی دانت بنائے ہیں۔ جن سے پہلے جو گائیں چارہ نہیں کھاتی تھیں اب کھانے لگی ہیں ✤

اپنے دیش کی بات

گورنمنٹ کی آمدنی و خرچ

سرو سادھارن جنتا کو گیات نہیں کہ ہماری سرکار راجیہ پربندھ چلانے کے لئے کس طرح آیہ (آمدنی) پیدا کرتی ہے۔ اور اس آیہ کا ویہ کس پرکار ہوتا ہے؟

سرکار کو نمن طریقوں سے آیہ ہوتی ہے:-

(۱) ہندوستان کرشی پردھان دیش ہونے کے کارن گورنمنٹ ہند کی مکھیہ آیہ بھومی کر سے وصول ہوتی ہے۔ جو وہ زمینداروں تتھا کاشتکاروں سے وصول کرتی ہے ✤

یہ ٹیکس پرانتوں میں اسے وصول کرنے کے بھن بھن طریقے ہیں۔ ان کو وستار سے لکھنا یہاں آوشیک پرتیت نہیں ہوتا ✤

دوسرا طریقہ آیہ کا انکم ٹیکس دوارا ہے۔ یہ طریقہ ۱۸۶۰ء میں پرتھم وشیش کے طور پر غدر کے سمیہ جو ادیوستھت دیہ ہوا تھا۔ اُسے پورا کرنے کیلئے جاری کیا گیا تھا۔ پرنتو اب یہ راجیہ کا ستھائی بھاگ بن گیا ہے۔

انکم ٹیکس کی آیہ نمن پرکار وصول کی جاتی ہے:-

وارشک آیہ	شرح ٹیکس فی روپیہ
ایک ہزار یا اس سے اُوپر	دو پائی فی روپیہ
دو ہزار " " " "	۲½ " " "
۵ ہزار " " " "	۱۱½ " " "
دس ہزار " " " "	۱۵ " " "
بیس ہزار " " " "	۳۲¾ " " "
تیس ہزار " " " "	۲۸¾ " " "
چالیس ہزار " " " "	۳۶¼ " " "
دس لاکھ " " " "	۳۲½ " " "

(باقی آئندہ)

زمین دوز مکان

سپین میں ایک عرصہ سے جنگ چھڑی ہے۔ مگر اب تک جنرل فرانکو اس پر ٹھیک طور پر نالش نہیں ہو سکا۔ کیونکہ وہاں مکان زمین دوز ہیں ✤

بڑھیا ٹانک

گوروکل کانگڑی کا

لذّت دار

چیون پراش

دل و پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی تپ دق اور دمہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ بچے بوڑھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:- دو روپیہ (عـ۲) فی پونڈ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

وچتر وشو

ماسکو میں خون کے ذریعہ علاج

رُوس میں بعض امراض کا علاج مریض کے جسم میں خالص خون کے ٹیکے لگانے سے کیا جاتا ہے۔ پہلے صرف ماسکو میں ایک بڑا [illegible] تھا۔ اب اس کے ماتحت روس میں چودہ مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ اس سال ۲۵ ہزار کو ٹیکے لگوائے گئے ہیں۔ ان شفاخانوں میں خون دو ہفتے تک خراب ہونے نہیں پاتا [illegible] بعض اوقات اسے ہوائی جہازوں کے ذریعہ دور و دراز مقامات پر بھی بھیجا جاتا ہے ✤

وہ روغن جسے آگ نہیں لگ سکتی

جرمنی میں ایک نیا پینٹ (روغن) تیار کیا گیا ہے۔ جسے آگ نہیں لگ سکے گی۔ اگر [illegible] کسی دروازے پر [illegible] لکڑی کی بنی ہوئی چیز [illegible] لگا دیا جائے گا۔ تو وہ آگ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ آتش ریز بموں کی بارش میں [illegible] ان مکانوں کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ جن کی چھتوں۔ کھڑکیوں اور دروازوں پر یہ رنگ لگایا جائے گا ✤

عمر بھر عورت نہیں دیکھی

پیرس میں ایک پادری کی اسی سال کی عمر میں موت واقع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق [illegible] جاتا ہے۔ کہ اس نے عمر بھر عورت کی صورت نہیں دیکھی۔ اس کی ماں پیدائش کے دو [illegible] مر گئی تھی۔ اسے ایک پادری اٹھا کر لے گیا اور اس نے اس کی ایسے ڈھنگ پر پرورش کی کہ اسے کبھی کسی عورت کی شکل دیکھنے کا موقع نصیب نہ ہوا۔ بڑا ہو کر اس نے بھی تمام وقت عبادت میں بسر کیا۔ اور کبھی کسی عورت کی شکل نہیں دیکھی ✤

ٹیلی فون کی گھنٹی!

برطانیہ کے محکمہ ٹیلی فون نے بیان کیا ہے۔ کہ ٹیلی فونوں کی ایک مکمل ترین [illegible] ایجاد کی گئی ہے۔ جو بہت جلد لوگوں کو دی جاسکے گی۔ اس کی آواز کافی تیز ہے۔ [illegible] ایسی تیز نہیں۔ کہ کانوں کو ناگوار گذرے ✤

پرکاش کے خریدار بنا[illegible]

Digitized by eGangotri

سواستھیہ رکھشا

مونگ پھلی

اگر کسی سے یہ کہا جائے۔ کہ مونگ پھلی ہمارے اصلی اشیاء سے جدا ہے۔ تو اس کو یکایک یقین نہ آئے گا۔ کیونکہ بازاروں میں گھومتا اور سٹیشنوں پر خصوصاً "پانی کی بھنی ہوئی مونگ پھلی" کا دلچسپ نغمہ ہمارے اندر ایسا اثر رکھتا ہے۔ جس سے ہندوستان ہی کی پیدا شدہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن یہ غلط ہے۔ اس کا اصلی وطن امریکہ ہے ٭

ہندوستان میں اس کی آمد کے متعلق مختلف لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس کو آئے ہوئے صرف پچاس ساٹھ سال ہوئے ہیں۔ کچھ کا بیان ہے۔ کہ یہ ملک چین سے یہاں لائی گئی۔ کچھ اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ یہ براہِ راست امریکہ سے یہاں لائی گئی۔ لیکن احاطہ بمبئی اور مدراس کی لغات میں جو الفاظ اس پھلی کے واسطے استعمال کئے گئے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کو ہندوستان میں آئے ہوئے ایک سو سال سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ بھی بالکل ٹھیک ہے۔ کہ مونگ پھلی کے رواج کی زندہ مثال اگر کسی صوبہ میں پائی جاتی ہے۔ تو وہ بمبئی مدراس اور برہما کے صوبے ہی ہیں ٭

صوبہ برہما میں بھی اس کی کاشت مثل ہمارے صوبہ کے تھوڑے ہی زمانہ سے شروع ہوئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کی کثرت بھی جتنی ہمارے صوبہ کے ہی ہوتی جاتی ہے۔ اب کچھ عرصہ بعد یہ بھی مثل آلو اور تمباکو کے اتنا رواج پا جائے گی۔ کہ لوگوں کو اس میں شک ہونے لگے گا۔ کہ آیا اس کی ابتدا اسی ملک سے ہوئی تھی یا دوسرے ملکوں سے یہاں لائی گئی تھی۔ کوئی تعجب نہیں۔ کہ یہاں کے لوگ سنسکرت اور دوسری قدیم زبانوں کی قدیم لغات میں اس کے نام کو تلاش کرنے لگیں ٭

مونگ پھلی کے پھل کا ڈنٹھل آہستہ آہستہ اتنا بڑھتا ہے۔ کہ وہ زمین میں گھس جاتا ہے۔ اور اس میں پھلیاں زمین کے اندر لگتی ہیں۔ اس ڈنٹھل میں فوراً ہی ایک قسم کی لال رنگ کی چیونٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو اس کی کھیتی کو نقصان پہنچانے کی بجائے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ یعنی وہ زمین کو کھود کر پولا اور ملائم کر دیتی ہیں۔ جس میں پھلی بخوبی بڑھ سکتی ہے۔ مونگ پھلی ریتلی اور پولی زمین میں خوب پھولتی پھلتی ہے۔ اس کو دھان کی مانند بہت زیادہ پانی کی بھی ضرورت نہیں۔ اور یہ بھی کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ کہ مونگ پھلی کسی خاص ہی مہینے میں بوئی جائے۔ لیکن شمالی ہند میں اس کی کاشت اکثر جولائی کے مہینے میں شروع ہوتی ہے۔ اس کا شمار فصل خریف میں کیا جاتا ہے ٭

مونگ پھلی بہت سے کاموں میں آتی ہے۔ اس سے ایک قسم کا تیل نکالا جاتا ہے۔ جس کا رنگ کسی قدر پیلا ہوتا ہے۔ جس کو ڈاکٹر لوگ ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اور عام طور پر وہ زیتون کے تیل کی جگہ مستعمل ہوتا ہے۔ یہ تیل چراغوں میں بھی جلایا جاتا ہے۔ اس کی روشنی ٹھنڈی مگر دھندلی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ صابن بنانے۔ مشین صاف کرنے اور کپڑا رنگنے میں بھی کام آتا ہے۔ یوروپ میں لوگ اس کو کھاتے بھی ہیں۔ ان ہی وجوہات سے مونگ پھلی اب کثرت سے یوروپ کو روانہ کی جاتی ہے۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فی زمانہ مونگ پھلی کے تیل کا خرچ ایسے کاموں میں کم از کم ڈیڑھ لاکھ ٹن کا ہے۔ زمانہ گذشتہ میں یہ تیل یہاں ہی سے نکال کر روانہ کیا جاتا تھا۔ لیکن اب یہاں سے مونگ پھلی جاتی ہے۔ اور تیل یوروپ میں ہی نکالا جاتا ہے۔ لیکن حال ہی میں کچھ لوگوں نے تیل نکالنے کی کلیں یوروپ سے منگا کر یہاں بھی تیل نکالنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور اس طریقہ سے کچھ تیل کی روانگی بھی غیر ممالک کو ہونے لگی ہے ٭

امریکہ کے لوگ بہ نسبت ہمارے اس پھلی کے کھانے میں کہیں زیادہ شوقین پائے جاتے ہیں۔ امریکہ کے مشہور شہر نیویارک میں آپ مونگ پھلی کے بیچنے والوں کو ہر کوچہ و بازار میں دیکھ سکتے ہیں۔ مونگ پھلی کا تیل نکالنے کے بعد جو کھل بچ رہتی ہے۔ وہ بھی کھانے میں لذیذ اور طاقت ور ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ اس میں گوشت بڑھانے والی اشیاء اور فاسفورس ایسڈ بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ کھانے کی چیزوں میں مونگ پھلی کا کون سا درجہ ہے؟ گائے وغیرہ مویشی مونگ پھلی کی بیلوں کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ اگر یہ بیل دودھ دینے والے جانوروں مثلاً گائے۔ بھینس وغیرہ کو کھلائی جائے۔ تو ان کا دودھ بڑھ جاتا ہے۔ اس کی بیل دوسرے کھیتوں کے لئے کھاد کا کام بھی بہت اچھا دے سکتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ اس بیل کے ذریعہ سے بہت سا نائٹروجن ہوا میں سے کھنچ آتا ہے۔ جو کھیتی کے لئے نہایت فائدہ مند ہے ٭

تجربہ نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندوستانی مونگ پھلی کا بیج روز بروز خراب ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس میں کیڑا بھی زیادہ لگ جاتا ہے۔ علم زراعت کے جاننے والوں کا قول ہے۔ کہ اگر ماریشس۔ جاپان یا دوسرے ممالک کا بیج جہاں مونگ پھلی بکثرت پیدا ہوتی ہے لا کر ہندوستان میں بویا جائے۔ تو کھیتی کی پیداوار بکثرت ہو۔ اور نفع بھی بڑھ جائے ٭

برہما میں ماریشس کا بیج بویا گیا تھا۔ اور اس سے وہاں امید سے زیادہ پیداوار اور نفع ہوا ٭

ضرورت ہے

ایک ۵۵ ورشیہ کھتری ودھر کے لئے ایک جیون سنگنی ودھوا وغیرہ کی اوشیکتا ہے۔ جس کی آیو ۳۰ سے چالیس برس تک ہو ٭ اس کا نیک چلن۔ سوشیل اور سوگھڑ ہونا ضروری ہے۔ ہندی پڑھی لکھی کو ترجیح دی جائے گی ٭

K معرفت "پرکاش" لاہور

بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا

لال شربت

Regd.

لال شربت

اس کے پینے سے بچوں کا خون و گوشت اور ہڈی بڑھتی ہے۔ اور وہ تندرست۔ طاقتور اور چست رہتے ہیں ٭

دب دمہ

Regd.

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر بہت آرام پہنچاتا ہے۔ چاہے جتنے زور کا دمہ کیوں نہ اٹھا ہو۔ اس کی ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ زائد از پچاس برس سے لاکھوں مریضوں کو آرام پہنچا کر ہندوستان کے کونے کونے میں مشہور ہے ٭

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خرید کیجئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر اسی (۸۰)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ورکی ضرورت

ایک آریہ کل اتپن لکھی پڑھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کے لئے ایک ورڈھ آریہ سماجی اور ڈبنسی ورکی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہو ٭

ملئے تعلیم یافتہ اور جہیز کے شائقین خط و کتابت نہ کریں۔ کنیا کا پتا ایک اچھے سرکاری عہدہ پر ملازم ہے ٭

R معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

بحصار ... رسالہ مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا

Regd. L No 435

اوم

Telephone no 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر
مہاشہ کھشی علاولپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے للہ ششماہی ۲
سہ ماہی عہ بیرون دیش سے چھ روپے
برہما: پانچ روپے

قیمت: فی کاپی ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۲۲ - پھاگن سمت ۱۹۹۵ مطابق ۵ - مارچ ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۰

سوامی دیانند سرسوتی

(از حکیم سید محمد اسمٰعیل صاحب)

دیانند کی دیا سے آنند میں نے پایا
چنتا کو دور کر کے من میں سکون آیا

بھارت ورش میں آکر ڈنکے کی چوٹ تو نے
بے خوف ہو کے سب کو پیغام حق سنایا

مالا کے بکھرے دانے دھاگے میں پھر پروئے
چھوت اچھوت کا جو جھگڑا تھا سب چکایا

مدت سے سو رہے تھے غفلت کی نیند سارے
بھارت نواسیوں کو جھنجھوڑ کر جگایا

لٹنے کو لٹ چکا تھا کارواں جو اپنا
لٹنے کو تھا جو باقی آکر اسے بچایا

ظلمت میں گھر رہے تھے کافور روشنی تھی
ادبار کا تھا بادل بھارت پہ سایہ چھایا

بھارت میں آ کے تو نے کچھ روح ایسی پھونکی
تھوڑے سمے میں جس نے سب کی پلٹ دی کایا

ویدوں کے سب خزانے دل کھول کر لٹائے
جھولی کو بھر کے بھیجا خالی جو کوئی آیا

تیری شرن میں آ کر پاتا ہوں شانتی سی
پایا کہیں نہ میں نے ایسا سرور آیا

اک آنکھ دیکھتے ہیں تیرے جو ہیں پجاری
یکساں ہیں اس سبھا میں اپنا ہو یا پرایا

جتنی اچھوت قومیں بھارت میں بس رہی تھیں
جن کو براہمنوں نے مذہب سے تھا گرایا

تیری سماج میں اب حاصل ہے ان کو عزت
جو حق آدمیت تھا کر کے وہی دکھایا

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ دسواں کھنڈ

یہ پراچین برتانت ہے۔ کہ کمل رشی کا چیلا اُپ کوسل ستیہ کام جابال کے سمیپ برہم چریہ دھارن کر کے رہا۔ اس کو بارہ ورش بیت گئے۔ وہ اگنیوں کی اُپاسنا کرتا رہا۔ سمیہ سمیہ پر وہ ستیہ کام دوسرے ششیوں کا سماورتن کرتا رہا۔ پرنتو اس کو اس نے سماورتن کر کے گھر نہیں بھیجا۔ اس کا وہ سماورتن نہیں کرتا تھا۔

ستیہ کام کو اس کی بھاریا بولی "یہ برہم چاری تپ کر چکا ہے۔ اس نے بھلی پرکار اگنیوں کا سیون کیا ہے۔ اگنیاں نہ شاپ دیں۔ اس کارن اس کو اُپدیش دے۔"

پرنتو وہ اس کو کچھ کہے بنا ہی ستھان انتر کو چلا گیا۔

اُپ کوسل نے انّ تیاگ دیا۔ دہی سے ان شن دھارن کر لیا۔ تب اُس کو آچاریہ بھاریا بولی "ہے برہم چاری! انّ کھا۔ تو کیوں نہیں کھاتا ہے؟"

وہ بولا "اس منش میں یہ دان پُرش میں انیک کامنائیں ہیں۔ نانا پرکار کی ویادھیوں سے میں بھری پُورن ہوں۔ اس کارن نہیں کھاؤں گا۔"

تب دھیان اوستھا سے اُپ کوسل کو جو پرتیت ہوا۔ وہ یہ ہے۔ تب اگنیاں دیوی روپ کا روپ جو نیاں بولیں۔ کہ "یہ برہم چاری تپ کر چکا۔ بھلی پرکار اس نے ہماری سیوا کی۔ اچھا! اس کو رہسیہ اُپدیش دیں۔" اس کو انہوں نے کہا "پران جگت کا جیون آدھار برہم ہے۔"

یہ سن کر اُپ کوسل نے کہا "جو پران برہم ہے وہ تو میں جانتا ہوں۔ کنتو کم و کھم میں نہیں جانتا۔"

وہ دیوی سوروپ بولے "جو ہی کم ہے سکھ ہے۔ وہ ہی کھم نراکار ہے۔ اور جو ہی نراکار ہے وہ ہی سکھ مئے ہے۔ اس کو پران جگت کا جیون وہ آکاش ہی ہے۔" اُنہوں نے کہا۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म) इन्द्रमीशानमोजसाभि स्तोमा अनूषत सहस्रं यस्य रातयः उत वा सन्ति भूयसीः॥ (رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۱۔ سوکت ۱۱۔ منتر ۸)

(اوم) اِندرم اِیشانم اوجسابھی ستوما انوشت
سہسرم یسیہ راتیہ اُت وا سنتی بھوئیسی

پدارتھ: (یسیہ) جس جگدیشور کے یہ سب (ستوما) ستوتیوں کے سموہ (سہسرم) ہزاروں (اُت وا) اتھوا (بھوئیسی) ادھک (راتیہ) دان (سنتی) ہیں۔ اس (اوجسا) اننت بل کے ساتھ ورتمان (اِیشانم) کارن سے سب جگت کو رچنے والے تھا (اندرم) سکل ایشوریہ یکت جگدیشور کے (ابھی انوشت) سب پرکار سے گُن کیرتن کرتے ہیں۔

بھاوارتھ: جس دیالو اِیشور نے پرانیوں کے سُکھ کے لئے جگت میں انیک اُتم اُتم پدارتھ اپنے پراکرم سے اُتپن کر کے جیووں کو دئے ہیں۔ اسی برہم کے ستوتی وِدھانیک سب دکشنیہ دا ہوتے ہیں۔ اس لئے سب منشیوں کو اسی کا آشرا لینا چاہئے۔
اس سوکت میں اندر شبد سے ایشور ستوتی نربھیتا سمپادن سوریہ لوک کے کاریہ شورا...

وید کا ودیہ امرت

(ओ३म) आ रोहतायुर्जरसं वृणाना अनुपूर्वं यतमाना यतिष्ठ। इह त्वष्टा सुजनिमा सजोषा दीर्घमायुः करति जीवसे वः॥ (رگ وید ۱۰-۱۸-۶)

چڑھو سیڑھیاں آیو کی کرو جرا تک پراپت
یتن ہی کرتے پُنہ پُنہ کرم پُوروک سُپراپت
کرو شُبھ ستری بر جا بھی سیو نیہ پر بہ ودویہ
جیون شکتی یکت ہو بھوگو سبھی شُبھ گیہ
سُکھی تمہیں رکھنے کیلئے اس جگ میں کرتار
تو شٹا سُو کھشم سوندر پُشٹیہ پُور رہا داتار

چھپنے ہو پھول

(۱)
دُنیا کو دیکھتا ہے۔ تو اپنی جگہ دیکھ۔ یدی تو دُنیا کے چکر میں ... دے گا۔ تو آخر دم تک گھومتا ہی رہے گا۔

(۲)
اگر تم حکومت کرنا چاہتے ہو۔ پہلے حکم ماننا سیکھو۔ اور محکومیت ... دے گا ... تبھی تم اچھے حکمران ہو سکتے ہو۔

(۳)
جو کوئی خلقتاً عقل سے بہرا ہو ... کتابوں سے کیا فائدہ۔ جو نابینا ہو ... آئینہ سے کیا لابھ ہو سکتا ہے۔

(۴)
گذشتہ پاپوں کو رونے سے ... تم اپنے آئندہ جیون کو شُدھ کرو ... سانپ نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے ... کیا ہو سکتا ہے۔

(۵)
اگر تم سچے سُکھ کی تلاش میں ہو۔ ایشور وشواسی بنو۔ پربھو جو کرتے ہیں ... کرتے ہیں۔ اپنے اِشٹ اور اِنشٹ کی چِنتا کو چھوڑ کر تو یہ ... ہو۔

(۶)
اس سرد شکتی مان اور سرودیاپک پربھو کی سرودیاپکتا کو بھلی بھانتی ... کرتے ہوئے سدیو پاپوں سے بچو۔ نہ خیال کرو کہ یہاں ہمیں کوئی نہیں دیکھ ...

(۷)
پاپ لاکھ چھپاؤ۔ کبھی نہ کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ "چور کے پاؤں نہیں ہوتے۔"

ص ویر کے گنوں کا ورنن۔ دُشٹ ... کا وارن۔ پرجا کی رکھشا۔ تتھا ایشور ... اتیتت سامرتھ سے کارن کر کے جگت ... اُتپتی آدی کے ودھان سے اس گیارھویں سوکت کی سنگتی دسویں سوکت کے ... کے ساتھ جاننی چاہئے۔ یہ بھی سوکت ... آچاریہ آدی آریہ ورت باسی تتھا یورپ ... ولیتی باسی ولسن آدی نے ویپریت ... کے ساتھ ورنن کیا ہے۔ یہ پرتھم منڈل ... تیسرا انوواک گیارھواں سوکت اور ... ایکوان ... سماپت ہوا۔ ... دردشی دیانند ... کرت ...

ورنگل جیل میں فساد

(حیدر آباد دکن، ۲۶ - فروری) آج شام ایک سرکاری اعلان کیا گیا ہے - جس میں ... ہے - کہ کل ... بہر کو وارنگل جیل میں ... ہو گیا - جس میں ایک وارڈر اور ایک ... ہلاک ہو گیا - تیرہ ۱۳ وارڈر اور چار ... مجروح ہوئے - ان میں سے دو ۲ وارڈروں ... دو قیدیوں کی حالت نازک ہے ٭

ستیاگرہ کیلئے تیار رہو

(... ۱۵ - فروری) شری سینا پتی باپٹ نے ریاست حیدر آباد کے متعلق ایک ... شائع کیا ہے - جس میں آریہ سماج ... ہندو سبھا کے ستیاگرہ کو حق بجانب قرار ... ہے - اور کانگرسیوں سے اپیل کی ہے - کہ ... حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے تیار رہیں - ... سینا پتی باپٹ خود ۱۱ - اپریل کو ستیاگرہ کیلئے ... روانہ ہوں گے ٭

لاتور میں گرفتاریاں

(لاتور بذریعہ ڈاک) لاتور میں ۱۷ - فروری ... چھ ستیاگرہی گرفتار کئے گئے - اور ... والنٹیر جونہی لاتور ریلوے سٹیشن سے باہر نکلے - انہوں نے آریہ سماج کی جے کے نعرے لگائے - اور انہیں گرفتار ... کیا گیا ٭

سوامی جیون منی کو چھ ماہ قید

... حیدر آباد (بذریعہ ڈاک) شری سوامی جیون منی جی اور ان کے چار ساتھیوں کو ستیاگرہ کرنے پر چھ چھ ماہ قید کا حکم ہوا - ملکی ریڈ بوا سے شری نارائن سوامی جی کو ایک ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا -

... سدھی امبر بازار کے تاجروں کو حیدر آباد ... بر ہڑتال کرنے کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا - ان سب سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے ٭

سناتن دھرمیوں کیطرف سے حمایت

(کرٹ بانوالہ ۲۵ - فروری) کرٹ بانوالہ کے سناتن دھرمیوں کا ایک جلسہ زیر صدارت لالہ پالک رام کرتھرٹ صدر مہا بیر دل منعقد ہوا - صاحب صدر نے حاضرین کو حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق مفصل حالات سے آگاہ کیا - اور آریہ سماج کے اس ... میں آریہ سماج کی کامیابی کے لئے ... پرارتھنا کی گئی - حاضرین نے متفقہ ... حیدر آباد ستیاگرہ کی حمایت کی ٭

مہاتما نارائین سوامی جی نے جیل میں اپدیش دیا
ستیاگرہیوں نے برت رکھا اور یگیہ کیا

(گلبرگہ ۲۵ - فروری) معلوم ہوا ہے - کہ شورانتری کے روز مہاتما نارائین سوامی کے ایک چیلے نے ان سے جیل میں ملاقات کی - اس کی زبانی معلوم ہوا - کہ مہاتما جی کو ان کا لنگوا کپڑا پہننے کی اجازت دی گئی ہے - اس کے علاوہ وہ نکر پہنتے ہیں - انہیں قیدیوں کی ٹوپی بھی دی گئی ہے - لیکن وہ اسے پہنتے نہیں ہاتھ میں رکھتے ہیں - کیونکہ وہ تو مدتوں سے ننگے سر رہتے ہیں - سوامی جی کی کوٹھڑی میں شری نہارے جی کو بھی رکھا گیا ہے ٭

یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ اسی روز سوامی جی نے جیل کے احاطہ میں ستیاگرہیوں کو اکٹھا کر کے اُپدیش دیا - یگیہ بھی کیا گیا - جیلر نے پہلے تو یگیہ کرنے کی اجازت نہ دی - لیکن جب سب آریہ ویروں نے حکام جیل سے متفقہ مطالبہ کیا - کہ آج ہم بھوجن نہیں کھائیں گے - اس کی قیمت سے ہون سامگری اور گھی منگا یا جاوے - کیونکہ ہم ضرور ہون کریں گے - اس کے بعد انہیں سامگری مہیا کی گئی - اور یگیہ کیا گیا ٭

پانچ سو (۵۰۰) منگھیوں کا جتھا

(فیروز پور ۱۵ - فروری) آریہ سماج گورکل سکیشن رانی کے تالاب میں ہر دو آریہ سماجوں کی طرف سے شہید دھرم پنڈت لیکھرام کی برسی منائی گئی - اور حیدر آباد ڈے منایا گیا - حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق تمام واقفیت بہم پہنچائی گئی - پردھان جی نے جنتا سے حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے چندہ اور والنٹیروں کے لئے اپیل کی - جس پر کافی روپیہ اکٹھا ہو گیا ٭

سوامی شوانند نے فرمایا - کہ ——

"اجازت آنے پر وہ ضلع حصار سے پانچ سو منگھیوں کا جتھا لے کر جائیں گے"

لالہ جسونت رام جی آریہ نے پرتگیا کی ہے - کہ شولا پور سے تار آنے پر میں ۲۵ والنٹیروں کا جتھا لے کر خود جاؤں گا ٭

ایک سے زیادہ جرم کرنیوالوں کو کوڑے

(حیدر آباد ۲۵ - فروری) نظام سرکار نے پبلک سیفٹی ریگولیشن بل کے حصہ دوم پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی ہے اس کے اجلاس سے بنیر وار کو غیر سرکاری ممبروں شری بیت شنکر راؤ - جے گنکر - اور شری ٹیت نرسنگھ راؤ بطور پروٹسٹ واک آؤٹ کر گئے - جب کہ نواب اکبر یار جنگ بہادر نے ریزولیوشن میں ایک کلاز شامل کرنے کی تجویز پیش کی - جس کے مطابق مجسٹریٹوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے - کہ جو شخص ریگولیشن ہذا کے ماتحت مجرم پایا جا سکے - اس کو مجسٹریٹ کوڑوں کی سزا دے سکے ٭

نظام سرکار کا نیا فرمان

(حیدر آباد ۲۵ - فروری) عشرہ محرم کیلئے صدر محکمہ کوتوالی سے احکام جاری ہوئے ہیں - کہ عشرہ محرم میں کوئی شخص شارع عام وغیرہ میں ناگوار افعال مثلاً بدتہذیبی کا برتاؤ یا بدنظمی یا جھگڑا فساد یا ہتک آمیز یا فحش الفاظ یا گالی گلوچ یا ایسے حرکات کرے - جس سے امن عامہ میں خلل یا امر باعثِ تکلیف عامہ ہونے کا احتمال ہو - تو کوتوالی ایسے اشخاص کو فوراً گرفتار اور چالان کرنے کی مجاز ہے - اور ایسا شخص یا اشخاص مستوجب سزائے قید ہوں گے - جس کی میعاد آٹھ روز تک ہو گی - یا جرمانہ جس کی تعداد پچاس روپیہ تک ہو سکے گی ٭

ایک آریہ سماجی کی گرفتاری

(حیدر آباد ۲۵ - فروری) اطلاع ملی ہے - کہ بم پھٹنے کے سلسلہ میں پولیس نے ایک آریہ سماجی کو گرفتار کر لیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ایک مسلمان سب انسپکٹر پولیس نے اس کے مکان پر چھاپہ مارا اور تلاشی لی - پولیس کا بیان ہے کہ وہاں سے آتشگیر مادہ ملا ٭

شولا پور کو لاہور سے مزید جتھے

اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ۷ - مارچ کو لالہ گیان چند جی گورودت بھون لاہور کی زیر سرکردگی حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں ایک جتھا شولا پور روانہ ہو جاوے گا ٭

مزید ... والنٹیروں کا ایک جتھا زیر سرکردگی ڈاکٹر گردھاری لال جی شولا پور جائے گا ٭

حیدر آباد ستیاگرہ کی حمائیت

(لاہور ۲۵ - فروری) اگزیکٹو کونسل پنجاب پراونشل ہندو مہاسبھا کی ایک میٹنگ آج شام کے ساڑھے پانچ بجے ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ کی کوٹھی پر منعقد ہوئی - ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ہندو مہاسبھا نے حیدر آباد میں آریوں کے ستیاگرہ کی حمائیت کی ٭

حیدر آباد میں ستیاگرہ کا زور

(شولا پور ۲۵ - فروری) حیدر آباد میں ستیاگرہ کا بہت زور ہو گیا ہے - ہر روز والنٹیر گرفتار کئے جاتے ہیں - شولا پور کے ہندوؤں کا ایک خاص جلسہ شری سیٹھ چاند کرن شاردا کی زیر صدارت منعقد ہوا - جس میں ستیاگرہیوں کا خیر مقدم کیا گیا - اور انہیں حیدر آباد جانے کے لئے شاندار الوداع کہی - مدراس گورنمنٹ کی طرف سے آریہ سماج مدراس کے شائع کردہ تامل اور تیلگو میں ستیاگرہ کے پمفلٹوں کی ضبطی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا - مسٹر نرسنگھ راؤ منتری آریہ سماج کی زیر سرکردگی گیارہ ستیاگرہیوں کو گرفتار کیا گیا ٭

ستیاگرہیوں کو پیٹا گیا

(شولا پور ۲۵ - فروری) گلبرگہ کی ایک اطلاع ہے - کہ چار آریہ ستیاگرہیوں کو جنہیں ۲۲ - فروری کو حیدر آباد کی پولیس نے گرفتار کیا تھا پیٹا گیا - اور انہیں گالیاں دی گئیں - آخرکار ان کو انہیں رہا کر دیا گیا ...

ادھیاپکہ کی ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ خان پور ریاست بہاولپور کے لئے ایک یوگیہ آریہ وچاروں والی پربھاکر یا بھوشن پاس یا مڈل ایس - وی ادھیاپکہ کی ضرورت ہے - جو ہندی سنتی کلاسز کو شکشا دے سکے - تنخواہ یوگیتا کے انوسار دی جاوے گی - درخواستیں ۱۰ - مارچ تک درخواست کنندہ کی ہست لکھت مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں -

سیکرٹری آریہ پتری پاٹھشالہ خانپور (ریاست بہاولپور)

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق پروپیگنڈا کرو

(شولاپور ۲۴-فروری) جنرل سکریٹری آریہ سماج ستیاگرہ نے پنجاب یو-پی اور شمالی ہند کے دیگر حصوں کی چھبیس ۲۶ سو سے زیادہ آریہ سماجک مراکز کے نام سرکلر بھیجا ہے-کہ وہ اپنی تمام عام سرگرمیوں کو بند کر کے حیدرآباد میں ستیاگرہ کی طرف توجہ دیں-ستیاگرہ کے لئے روپیہ اور آدمیوں کے لئے ہر ایک مرکز میں حیدرآباد کانفرسیں منعقد کی جائیں-تمام آریہ اُپدیشک ستیاگرہ کے سلسلہ میں زور شور سے پروپیگنڈا کریں-اور لوگوں پر زور دیں-کہ وہ حیدرآباد میں ابتدائی مذہبی حقوق حاصل کرنے کیلئے جو جنگ ہو رہی ہے اس میں ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوں ✤

آریوں کا ستیاگرہ اور مہاتما گاندھی

(واردھا ۲۵-فروری) آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی-پی لیجسلیٹو اسمبلی نے ریاست حیدرآباد کی صورت حالات اور آریوں کے وہاں ستیاگرہ کے متعلق کل مہاتما گاندھی جی سے بات چیت کی-بیان کیا جاتا ہے-کہ مہاتما جی نے انہیں حیدرآباد کے معاملات کے متعلق کچھ مشورہ دیا ہے ✤

شردھانند شدھی سبھا کی سرگرمیاں

دیگر سنستھاؤں کی مانند اکھل بھارتیہ شردھانند شدھی سبھا نے بھی اپنے ماتحت سبھاؤں کو ہدایت کی ہے-اور اس ہدایت کے مطابق انہوں نے اپنی دیگر سرگرمیوں کو بند کر کے ستیاگرہ سمتیاں کھول دی ہیں-ستیاگرہیوں نے بڑے اُتساہ سے اپنے نام لکھوانے شروع کر دئے ہیں ✤

ایک سو ہری جنوں کا جتھا

(لائلپور ۲۴-فروری) کچھ عرصہ ہوا-گیانی رام سنگھ پریذیڈنٹ پنجاب ڈی پریسڈ کلاسز لیگ لائلپور نے مہاتما نارائن سوامی جی سے پرارتھنا کی تھی-کہ یہاں سے ایک سو ہری جنوں کا جتھا حیدرآباد ستیاگرہ میں حصہ لینے کے لئے جانا چاہتا ہے-براہِ مہربانی اجازت دی جائے-اب معلوم ہوا ہے-کہ شولاپور سے جواب آ گیا ہے-جس میں تحریر ہے-کہ جس وقت ضرورت پڑی-آپ بھائیوں کو بلا لیا جائے گا ✤

ہری جنوں کے جتھے حیدرآباد کو

پنجاب ہری جن پولیٹیکل لیگ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی-اس میں پاس ہوا-کہ لالہ خوشحال چند جی کے احکام آنے پر اضلاع سیالکوٹ اور گورداسپور کے مہاشہ بھائیوں اور دیگر ہری جنوں کا ایک جتھا حیدرآباد کے ستیاگرہ کے لئے شولاپور بھیجا جائے گا ✤

حیدرآباد میں سختگیری کا زور

(شولاپور ۲۴-فروری) برہٹی کے آریہ لیڈر سوامی وولکانند اور تین دیگر آریہ اصحاب کو جنہیں ۱۴-فروری کو گلبرگہ میں گرفتار کیا گیا تھا تیرہ تیرہ ماہ قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ یا چھ چھ ماہ مزید قید کی سزا دی گئی-تین اور ستیاگرہیوں کو اٹھارہ اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ✤

فوراً شولاپور پہنچیے!

(لاہور ۲۴-فروری) پنڈت گیان چند جی بی-اے ممبر آریہ سیوا سدن جی کو سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی طرف سے شولاپور سے ایک تار موصول ہوا ہے-کہ وہ فوراً وہاں پہنچ جائیں ✤

امرتسر سے شہیدی جتھا

(امرتسر ۲۴-فروری) آریہ سماج مندر بازار لسنیم والا نے حیدرآباد کو ایک شہیدی جتھا پیدل بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے-تاکہ یہ جتھا راستے میں پروپیگنڈا کرتا جائے-اس سلسلہ میں سماج مندر میں ایک جلسہ منعقد ہوا-جس میں چوہدری گنگا رام و دیگر اصحاب نے تقریریں کیں-ستیاگرہ میں شمولیت کے لئے والنٹیر کثیر تعداد میں بھرتی ہو رہے ہیں-مرتبہ سب کمیٹی کے علاوہ دیگر سنستھائیں علیحدہ علیحدہ اپنے جتھے تیار کر رہی ہیں ✤

ایک آریہ بزرگ ستیاگرہ کریں گے

(امرتسر ۲۴-فروری) یہاں کے کانگرسی کارکن ڈاکٹر سنت رام کے بوڑھے پتا نے اپنا نام حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے ستیاگرہ کمیٹی میں درج کرایا ہے ✤

پنڈت دتاتریہ پرشاد کا دورہ

(لاہور ۱۷-فروری) ریاست حیدرآباد کے برستھ نیتا پنڈت دتاتریہ پرشاد تمام پنجاب میں دورہ کریں گے-ان کے دورہ کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-
گوجرانوالہ یکم مارچ-راولپنڈی ۲-۳-مارچ-پشاور چھاؤنی ۴-مارچ-پنڈ دادنخان ۵-مارچ-منڈی بہاؤالدین ۶-مارچ-سرگودھا ۷-مارچ-جھنگ ۸-مارچ-لائل پور ۹-مارچ-چک جھمرہ ۱۰-مارچ-ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۱-مارچ-ملتان ۱۲-مارچ-مظفرگڑھ ۱۳-مارچ-ڈیرہ غازی خاں ۱۴-مارچ-جام پور ۱۶-مارچ-خانیوال ۱۸-مارچ-چیچہ وطنی ۱۹-مارچ-منٹگمری ۲۰-مارچ-اوکاڑہ ۲۱-مارچ-لاہور ۲۲-مارچ-سیالکوٹ ۲۳-مارچ-جموں ۲۴-مارچ-گورداسپور ۲۵-مارچ-لاہور ۲۶-مارچ-قصور ۲۷-مارچ-فیروزپور ۲۸-مارچ-بٹھنڈہ ۲۹-مارچ-رہتک ۳۰-مارچ-حصار ۳۱-مارچ-انبالہ چھاؤنی ۱-۲ اپریل-کرنال ۳-اپریل-پانی پت ۴-اپریل-دہلی ۵-اپریل ✤

میانوالی سے جتھا حیدرآباد کو

(میانوالی ۲۶-فروری) حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں آریہ نوجوانوں کا ایک جتھا تیار ہو رہا ہے-جو کہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے ختم ہونے کے بعد غالباً مارچ کے دوسرے ہفتہ میں یہاں سے روانہ ہو جائے گا ✤

حیدرآباد دستہ آگرہ

(امرتسر یکم مارچ) پنجاب سیوا دل کی طرف سے حیدرآباد ستیاگرہ میں شمولیت کے لئے چار والنٹیر دئے گئے ہیں-یہاں کی دوسری دھارمک سنستھاؤں کی طرف سے بھی والنٹیروں کی بھرتی زوروں سے ہو رہی ہے ✤

حیدرآباد ستیاگرہ اور سناتن دھرمی

(دہلی ۲۵-فروری) سناتن دھرم یوک منڈل دہلی کے پردھان شری کیلاش جی نے ایک بیان جاری کیا ہے-جس میں ہندوؤں کے تئیں دربار حیدرآباد کی سخت گیرانہ پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے-اور اعلان کیا ہے-کہ ہندو اپنے دھارمک معاملات میں کبھی بھی اس سختی کو برداشت نہیں کر سکتے-منڈل کا ایک نمائندہ حیدرآباد بھیجا گیا ہے-جو واپس آ کر سبھی بند...

گا-کہ ہم اس ستیاگرہ میں کس...
سکتے ہیں-میری سب بھائیوں...
ہے-کہ وہ منڈل کے ساتھ...

پنڈت جواہرلال نہرو کو...

(حیدرآباد ۲۵-فروری)...
نے پنڈت جواہرلال نہرو کو ایک...
کہ وہ جلد ہی سٹیٹ کانگرس کا...
کر دیں-تار میں یہ بھی درج ہے...
کو آگے لانے میں ہندوؤں نے...
کی قربانی دی-اگر اس وقت...
رہے گی-تو یقیناً ہندوؤں کا اعتماد...

ایک جتھے کو واپس بھیج...

(شولاپور ۲۵-فروری) ۲۰-...
شولاپور سمتی کی طرف سے ایک جتھا...
یہ دس بجے گلبرگہ سٹیشن پر پہنچا...
سٹیشن سے باہر نکلا-کہ پولیس...
کر کے کچہری لے گئی-اس جتھے کو...
نگرانی میں شولاپور کا ٹکٹ دے...
شولاپور بھیج دیا گیا ✤

بارہ سال کا انسانی ہا...

(حیدرآباد ۲۵-فروری) پنڈت...
جی میر پوری یہاں مہابھارت کی کتھا...
ہیں-کل کتھا کے بعد جنتا کو بارہ...
ایک بالک وینکٹ راؤ کے درشن...
گئے-یہ امر قابل ذکر ہے-کہ ریاست...
ایک مسلمان نے اس بالک کو طرح...
لالچ دے کر مسلمان بنانے کی کوشش...
لیکن ناکام-اسی لڑکے نے مہاتما...
سوامی جی کو عدالت میں جا کر جل...

گوروکل بند کرنا پڑے...

(برندابن ۲۳-فروری) گوروکل...
ودیالیہ برندابن کے والنٹیروں کے...
کو روانہ کرتے وقت مکھیہ ادھ...
پروفیسر رامیشور دیال نے کہا-کہ...
آباد ستیاگرہ نے زور پکڑا-تو مجھے...
بند کرنا پڑے گا-اور سب ہم...
اور پروفیسر اس میں تن من دھن...
تعاون کریں گے-برہمچاریوں نے...
بھوجن سے بچا کر ہر مہینہ ایک سو...
تحریک میں دینے کا فیصلہ کیا ہے...

گلبرگہ میں گرفتاری

(گلبرگہ ۲۱-فروری) شولاپور کی...
شری جیت رام اوتار کی رہنمائی میں...

سمت ۱۹۹۵ ۲۲۔پھاگن
پرکاش لاہور
سنہ ۱۹۳۹ء ۵۔مارچ
(ہفتہ وار)

حیدرآباد کا مورچہ

حیدرآباد کے آریوں نے اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے کئی مہینوں سے مورچہ لگا رکھا ہے۔ لیکن آرین کانگرس شولاپور کے نیصلہ کے مطابق ۲۲۔جنوری سے ستیاگرہ شروع ہوا ہے۔ آریہ ستیاگرہ کمیٹی کے اپنے حساب کے مطابق ۲۲۔جنوری سے ۲۱۔فروری تک چودہ[۱۴] سو والنٹیر شولاپور سے بھیجے گئے۔ جو سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ چونکہ راستہ میں بھی والنٹیر شامل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اندازہ یہ ہے کہ کم از کم دو سو والنٹیران کے علاوہ گئے ہیں۔ ۲۲۔جنوری سے پہلے چھ[۶] سو سے اوپر آریہ سماجی حیدرآباد کی جیلوں میں مقید تھے۔ اس طرح ایک حساب سے دو[۲] ہزار اور دوسرے حساب سے بائیس[۲۲] سو آریہ سماجی حیدرآباد کی جیلوں کو اپنا مسکن بنا چکے ہیں۔ اس کے بعد ہر روز جتھے مختلف مقامات سے حیدرآباد کی ریاست میں داخل و گرفتار ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی دن ایسا نہیں آیا جب کہ ایک یا ایک سے زیادہ جتھے نہ گئے ہوں۔ ہندو مہاسبھا کا ستیاگرہ الگ ہے۔ وہ اپنے والنٹیر علیحدہ بھیجتی ہے۔ اور اندازہ یہ ہے کہ ایک مہینے میں چار سو بھی اس کی طرف سے جا چکے ہیں۔ گویا جنگ اس وقت زوروں پر ہے۔ مہاتما نارائن سوامی کی سزایابی اور اس کے ساتھ ہی ان کے پاؤں میں بیڑیوں کا ڈالا جانا جلتی پر تیل کا کام دے گیا۔ ہمارے سینکڑوں لیکچر جو کام نہ کر سکتے تھے۔ وہ نظام سرکار کی ایک غلطی نے کر دیا۔ اگر اس راجیہ کے کرمچاریوں کو پرماتما نے عقل دی ہوتی۔ اور وہ مہاتما نارائن سوامی کے ساتھ مختلف ویوہار کرتے۔ تو جوش اپنی موجودہ حالت پر نہ پہنچتا۔ دوسری ریاستوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ راج کوٹ میں ماتا کستوربا گاندھی اور کماری منی بہن نے ستیاگرہ کیا۔ بجائے اس کے کہ دربار ان پر مقدمہ چلا کر جیل میں ڈالتا۔ انہیں ایک بنگلے میں رکھ دیا گیا۔ اسی طرح جے پور دربار دو بار سیٹھ جمنالال بجاج کو اپنی موٹر پر چڑھا کر ریاست کی حد سے باہر چھوڑ آیا۔ لیکن جب وہ تیسری بار ریاست میں داخل ہوئے۔ اور دربار نے سمجھ لیا کہ وہ گرفتار ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔ تو انہوں نے انہیں ایک قلعہ میں نظر بند کر دیا۔ اگر نظام سرکار مہاتما نارائن سوامی کو کسی کوٹھی میں رکھ دیتی۔ اور کہہ دیتی۔ کہ آپ زیر حراست ہیں۔ تو ان کا کسی اور جگہ چلا جانا۔ یا کسی قانون کی خلاف ورزی کرنا خارج از بحث تھا۔ اگر نظام سرکار ایسا کرتی۔ تو مہذب دنیا کے سامنے بہتر صورت میں پیش ہوتی۔ اور اس کا مفاد بھی اسی میں تھا۔ ہمارا مفاد تو اس میں ہے جو اس نے کیا ہے۔ اور اس لئے ہم اس کے شکر گذار ہیں۔

مہاتما نارائن سوامی جیل میں جانے سے پہلے اپنے چار جانشین مقرر کر گئے تھے۔ اجمیر کے کنور چاندکرن شاردا کو انہوں نے اپنا جانشین مقرر کیا۔ لالہ خوشحال چند خورسند کو کنور صاحب کا۔ پنڈت دھریندر شاستری راج پروہت شاہ پورہ راجیہ کو لالہ خوشحال چند کا۔ اور بہار کے پنڈت وید برت کو پنڈت دھریندر شاستری کا۔ یہ پانچ ڈکٹیٹر تو اس طرح نامزد کئے گئے۔ پہلی بار پانچواں[۵] ڈکٹیٹر اپنا جانشین مقرر کرے گا۔ کنور چاندکرن شاردا ۵۔مارچ کو ستیاگرہ کیلئے ریاست حیدرآباد میں داخل ہوں گے۔ ان کے ساتھ ایک سو والنٹیر ہوں گے۔ آریہ ستیاگرہ سمتی جانتی ہے۔ کہ جنگ لمبی ہے۔ اس کا مقابلہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست سے ہے۔ اس کا حکمران دنیا کا دولت مند ترین انسان نہیں۔ تو دولت مند ترین اشخاص میں سے ایک ضرور ہے۔

اس معاملہ میں انگریزی سرکار کی ہمدردی ہمارے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ ہوگی تو اس کے ساتھ ہی۔ اسے آریہ سماج کی طاقت کا بھی علم ہے۔ اس لئے وہ ہر ایک قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتی ہے۔ ستیاگرہ مقررہ پروگرام اور پالیسی کے ماتحت ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت چل رہا ہے۔ اس لئے آریہ ستیاگرہ سمتی جو بھی فیصلہ کرے۔ یا حکم دے ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے بسرو چشم قبول کریں۔ مختلف کاموں کے لئے مختلف اشخاص شولاپور جا رہے ہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ جنگ کے لئے صرف سپاہیوں کو میدان جنگ میں بھیجنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے ساتھ بیسیوں[۲۰] کام اور کرنے پڑتے ہیں۔ کوئی فوج کامیاب نہیں ہوتی اگر رسد رسانی کا انتظام معقول نہ ہو۔ آریہ ستیاگرہ کو کامیاب بنانے کے لئے بھی کئی کام کرنے پڑیں گے۔ اور کئے جا رہے ہیں۔ سب سے ضروری کام والنٹیروں اور روپیہ کی فراہمی کا ہے۔ دوسرا کام پبلسٹی کا ہے۔ جو کسی طرح پہلے کام سے کم ضروری نہیں۔ اگر وہاں کے کام کی رپورٹ ملک کے سامنے نہ آئے۔ تو کیا کرایا چوپٹ ہو جائے۔ کسی مصلحت سے جس کا ہمیں علم نہیں خبر رساں ایجنسیوں نے نظام سرکار کے مقابلہ میں ہماری مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مدد کرنا تو کجا۔ وہ تو عام طور پر ہماری کوئی خبر کسی جگہ بھیجتی ہی نہیں۔ اس لئے ہمیں اپنا انتظام کرنا پڑا ہے۔ اور اس پر کم و بیش دو[۲] ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔ کانگرسی اخبارات بھی عام طور پر ہماری خبریں نہیں چھاپتے۔ جن اخبارات کا دل راج کوٹ اور جے پور کے مظالم کو دیکھ کر دہل جاتا ہے۔ ان کا دل حیدرآباد کے ہندوؤں کی حالت زار پر نہیں پسیجتا۔

پبلسٹی میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ نظام سرکار کی طرف سے ہمارے خلاف جو پروپیگنڈا ہو رہا ہے اس کا جواب دیا جائے۔ اور سد باب کیا جائے۔ دربار نے سارودیشک سبھا کی کتاب

"The Case of Arya-Samaj in Hyderabad"

کے جواب میں انگریزی اور اردو میں کتاب شائع کی۔ اس کتاب کا جواب اب انگریزی میں سارودیشک سبھا کی طرف سے پرکاشت ہوا ہے۔ اور جلد ہی دوسری زبانوں میں ہو جائے گا۔

ناظرین "پرکاش" کو معلوم ہے۔ کہ حیدرآباد کے چند مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن خاص طور پر ہندوستان کے دورہ پر نکلا تھا۔ کہنے کو وہ آزاد خیال مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن تھا۔ اور تحقیق حق کے لئے نکلا تھا۔ لیکن اس کی حقیقی غرض یہ تھی۔ کہ آریہ سماج کے پروپیگنڈا کی بدولت نظام سرکار کے خلاف جو زبردست جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے اثر کو زائل کیا جائے۔ چنانچہ جب یہ ڈیپوٹیشن پنجاب میں پہنچا۔ تو اسے اپنا مصنوعی جامہ اتار کر حقیقی جامہ میں پبلک کے سامنے آنا پڑا۔ اور ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ یہ کس کام کے لئے آیا ہے۔ اسی ڈیپوٹیشن کا جواب دینے کے لئے آریہ ستیاگرہ سمتی نے حیدرآباد کے وکیل پنڈت دتاترے پرشاد کو پنجاب بھیجا۔ اور وہ اس صوبہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ چونکہ وہ ریاست کے رہنے والے ہیں۔ اور ان پر بیت بیتا ہے۔ اس لئے واقعات پر حاوی ہیں۔ اور کوئی بات ایسی نہیں کہتے۔ جس کیلئے ثبوت نہ پیش کر سکتے ہوں۔

پبلسٹی کے علاوہ ایک اکاؤنٹس کا محکمہ ہے۔ جو بھی خرچ ہو۔ اس کی پائی پائی کا باقاعدہ حساب ہونا چاہیئے۔ یہ ستیاگرہ آریہ سارودیشک سبھا کی طرف سے ہو رہا ہے۔ جو ایک رجسٹرڈ جماعت ہے۔ اور جس کا حساب و کتاب باقاعدہ رکھا جاتا ہے۔ ستیاگرہ کی آمدنی اور خرچ بھی اس کے حساب میں باقاعدہ درج ہوگا۔ اسی طرح اور کئی کام ہیں۔ جن کی تفصیل میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ان سب کاموں کے لئے لوگ آہستہ آہستہ وہاں پہنچ رہے ہیں۔

اس وقت تک کا نتیجہ تسلی بخش ہے۔ مختلف حلقوں کی طرف سے کوشش کی گئی۔ کہ آریہ سماج کے ستیاگرہ کا چرچا ملک میں نہ ہو۔ لیکن وہ نہ رہ سکا۔ اور آج کانگرس کو چھوڑ کر کے ملک بھر میں کوئی موضوع تبادلہ خیالات کا ہے۔ تو آریہ سماج کا ستیاگرہ۔ آریہ سماج میں جوش و خروش کی جو حالت ہم لانا چاہتے تھے۔ وہ بھی آ گئی۔ جب سے لالہ خوشحال چند تیسرے ڈکٹیٹر بن کر لاہور سے روانہ ہوئے ہیں پنجاب کی حالت میں ایک نہایت خوشگوار تبدیلی آ گئی ہے۔ آریہ سماج کی مشینری کا ایک ایک پرزہ خود بخود حرکت میں آ گیا ہے۔ کیا بڑی اور کیا چھوٹی ہر ایک آریہ سماج والنٹیر اور روپیہ فراہم کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ اس وقت ان کے لئے اور کوئی شغل نہیں۔ باقی سب کام انہوں نے بھلا رکھے ہیں۔ باوجود اس کے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہم نے سامان جنگ اتنا جمع کر لیا ہے۔ جتنا کہ کامیابی کے لئے ضروری

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے - ایک مہینہ میں دو ہزار والنٹیر بھیج کر یہ تو ہم نے ثابت کر دیا - کہ ہمارے وسائل کافی وسیع ہیں - لیکن ابھی ہمیں یہ ثابت کرنا ہے - کہ ہمارے وسائل اتنے وسیع ہیں - کہ ہم یہ جنگ اسی رفتار سے برسوں جاری رکھ سکتے ہیں - ممکن ہے - کہ اس رفتار سے کام نہ چلے - اور ہمیں اسے تیز کرنا پڑے - اس لئے نہ صرف یہ کہ ہماری فہرست پر ہزاروں والنٹیر اس وقت ہونے چاہئیں - بلکہ نئی بھرتی جاری رہنی چاہیئے - یہ درست ہے - کہ والنٹیروں کا بوجھ زیادہ تر نظام راجیہ کے آریوں پر ہوگا - زیادہ تر وہیں سے بھرتی ہوا کریں گے - اور اس وقت تک ہوئے بھی ہیں - جو آریہ ویر اس وقت تک جیلوں میں جا چکے ہیں - ان میں بہت بھاری اکثریت نظام راجیہ کے لوگوں کی ہے - جو اس الزام کی زبردست تردید ہے - کہ یہ ایجی ٹیشن باہر کے لوگوں کی اُٹھائی ہوئی ہے - اس کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے والنٹیر بھیجنا ہے بھی ایک گراں سودا - لاہور سے حیدر آباد آنے جانے کا محض کرایہ ساٹھ روپیہ ہے - لالہ خوشحال چند جی کے ساتھ پچاس ویر گئے ہیں - ان پر ہزار بارہ سو روپیہ محض کرایہ کا خرچ ہو گیا ہے - اس لئے ستیاگرہی زیادہ تر نظام راجیہ دے گا - لیکن اس کے یہ معنی نہیں - کہ دوسرے علاقوں سے والنٹیر جائیں ہی نہ - نہ صرف اپنی ہمدردی کے اظہار کے لئے - بلکہ اسے ایک سارو دیشک اندولن ثابت کرنے اور ریاست سے باہر کے علاقوں میں جوش پیدا کرنے کے لئے بھی ضروری ہے - کہ ہر ایک صوبہ نہ صرف ڈکٹیٹر دے - بلکہ والنٹیر بھی - مجھے خوشی ہے - کہ انگریزی علاقہ میں والنٹیر دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہے ہیں - لالہ خوشحال چند جی کے ایثار نے پنجاب کے آریوں میں ایک نیا جوش بھر دیا ہے - اور ہر ایک جگہ سے جتھے تیار ہو رہے ہیں - کئی جوشیلی طبیعتیں خود بخود ایسے کاموں میں جن میں حوصلہ درکار ہو کود پڑنے کو تیار ہو جاتی ہیں - اس لئے پنجاب میں والنٹیروں کی بھرتی جاری رہنی چاہیئے - ہاں انہیں حیدر آباد جانا اس وقت چاہیئے - جب انہیں شولا پور سے حکم آئے -

والنٹیروں کے علاوہ سب سے ضروری چیز دھن ہے - دھن جمع ہو رہا ہے لیکن کافی نہیں - اس سے پہلے آریہ سماج نے کبھی ستیاگرہ نہیں کیا - اس لئے اُسے اس کے اخراجات کا اندازہ نہیں - کانگرس کئی بار ستیاگرہ کر چکی ہے - اسے معلوم ہے - کہ اس پر کس قدر خرچ ہوتا ہے - اپنے آریہ بھائیوں کی اطلاع کے لئے لکھ دوں - کہ سنہ ۱۹۳۰ء کے ستیاگرہ میں کانگرس کو صرف دہلی میں دس ہزار روپیہ ماہوار خرچ کرنا پڑتا تھا - بمبئی میں تو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہوگا - اگر آریہ سماج چاہتا ہے - کہ اس دھرم یدھ میں وجے پراپت ہو - تو اسے کم از کم دس ہزار روپیہ ماہوار کے خرچ کے لئے تیار ہونا چاہیئے - میں نے کم سے کم خرچ بتایا ہے - زیادہ سے زیادہ نہیں - جوں جوں جنگ تیز ہوگی خرچ بڑھتا جائے گا - اس لئے آریہ سماج کو اس بڑے اور لمبے خرچ کے لئے تیار ہونا چاہیئے - آریہ پُرشوں کو سمجھ لینا چاہیئے - کہ صرف ایک بار دینے سے کام نہ چلے گا - بلکہ بار بار دینا پڑے گا - ہر مہینے دینا پڑے گا - اس لئے بہتر یہ ہے - کہ آریہ پُرشوں کی ایک فہرست تیار ہو جائے - جو ایک ماہواری رقم دینا منظور کریں - اور اس وقت تک دیتے رہیں جب تک کہ جنگ جاری رہے - سمجھا یہ جاتا ہے - کہ اگرچہ یہ جنگ حیدر آباد میں ہو رہی ہے - لیکن اس کے اخراجات کا زیادہ تر بوجھ پنجاب پر رہے گا - کیونکہ وہ آریہ سماج کا گڑھ ہے - دس ہزار میں سے کم از کم ۵ ہزار پنجاب کو دینا ہوگا - اور یہ کوئی بڑی رقم نہیں - میں مانتا ہوں - کہ آریہ سماج میں زیادہ لکھ پتی نہیں - جو لاکھوں دے کر آریہ سماج کی ضرورت پوری کر دیں - لیکن میں یہ جانتا ہوں - کہ آریہ پُرشوں کو دان دینے کی عادت پڑ چکی ہے - اور دان کا جتنا بوجھ ان پر پڑے - اسے وہ بخوشی برداشت کرتے ہیں - اس لئے میں سمجھتا ہوں - کہ پنجاب سے ۵ ہزار روپیہ ماہوار جمع کر لینا کچھ مشکل نہیں - پنجاب میں دو نو پکھشوں کی سات سو سے کم کیا سماجیں ہوں گی - اگر بڑی اور چھوٹی آریہ سماج سب کو دس روپیہ ماہوار کی اوسط رکھی جائے - تو سات ہزار ماہوار ہو سکتا ہے - ہمارے ہاں پرتی ندھی سبھائیں موجود ہیں - آریہ سماجیں ان کے شاسن کو قبول کرتی ہیں - اس لئے ایسا انتظام کرنا آسان ہے - کہ بغیر کسی مشکل کے سات ہزار روپیہ ماہوار وصول ہو جائے ❖

میں نے واقعات آریہ پُرشوں کے سامنے رکھ دئے ہیں - انہیں ان کا فرض بھی جتا دیا ہے - ان سے یہ کہہ کر کہ وہ اپنا فرض ادا کریں ان کی توہین کا مرتکب ہونا نہیں چاہتا - میں جانتا ہوں - کہ وہ اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے - اور کر رہے ہیں - اس لئے اس مضمون کو نیلسن کے ان مشہور الفاظ — "انگلستان اپنے ہر ایک باشندہ سے یہ توقع رکھتا ہے - کہ وہ اپنے کرتویہ کا پالن کرے گا" — میں اس تبدیلی کے ساتھ کہ آریہ سماج رُوپی ماتا اپنے ایک ایک پُتر اور پُتری سے آشا رکھتی ہے - کہ وہ اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں ❖

(کرشن)

ویدک وواہ

۲۶ - فروری کو پنڈت بشمبھر ناتھ جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سپوتری پُتری کماری ساوتری دیوی بی - اے - بی - ٹی کا شبھ وواہ یو - پی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف پبلک ہیلتھ ڈاکٹر سی تریویدی کے سپوتر پُتر پنڈت گیا نیندر ایم - اے - ایل - ایل - بی کان پور کے ساتھ سماروہ پُورِدک ہؤا - اس وواہ کو ہر لحاظ سے ویدک وواہ کہہ سکتے ہیں - پنڈت بشمبھر ناتھ جی نے اپنی پُتری کو ہر لحاظ سے یوگیہ بنایا ہے - دیوی نے پہلے کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں شکھشا پراپت کی - اور اس کے بعد بی - اے اور بی - ٹی کی ڈگریاں حاصل کیں - ان دنوں وہ لاہور کے کالج فار وومن میں اسسٹنٹ پروفیسر کے فرائض سرانجام دے رہی تھی - اور اس کے ساتھ ہی ایم - اے کی تیاری بھی کر رہی تھی - غرضیکہ دیوی وِدیاوتی - سوشیل ...... اور گُن وتی ہے - ہر لحاظ سے سمپن ہے - مسٹر گیا نیندر جیسا کہ ان کی ڈگریوں سے ظاہر ہے بھی ہر لحاظ سے یوگیہ ہیں - عمر کے لحاظ سے بھی وَدھو اور بدھو میں پوری موزونیت ہے - یہ کہنے کی ضرورت نہیں - کہ وواہ پورن ویدک ریتی سے ہؤا - سینکڑوں لوگ اس میں شامل ہوئے - برات کے سواگت میں نہ صرف لاہور کے آریہ پُرشوں نے بلکہ دیگر معززین نے بھی بھاری تعداد میں حصہ لیا ❖

پنڈت بشمبھر ناتھ جی سے میرے تعلقات بھائیوں کے سے ہیں - اس لئے انہیں وِدھائی کیا دوں - انہیں وِدھائی دینا تو اپنے تئیں وِدھائی دینا ہے - اس لئے میں اتنا کہنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں - کہ مجھے خوشی ہے - کہ ہماری پُتری ایسے گھرانے میں گئی ہے - جو ہر لحاظ سے اس کے یوگیہ ہے - پرماتما اس کا گرہستھ آنند مئے بنائیں ❖

کرشن

آریہ سماجوں کے جلسے

یہ دن آریہ سماجوں کے جلسوں کے ہیں - سال بھر میں سب سے زیادہ جلسے فروری مارچ اور اپریل میں ہوتے ہیں - اس سال بھی ہونے چاہئیں - لیکن مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی ہے - کہ کچھ آریہ سماجوں نے اپنے جلسے اس بنا پر ملتوی کر دئے ہیں - کہ وہ حیدر آباد ستیاگرہ کے کام میں مصروف ہیں - میرا تو یہ خیال تھا اور ہے - کہ جلسوں سے حیدر آباد ستیاگرہ کو مدد ملیگی - جلسے ملتوی کرنے سے تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا - ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہیئے - کہ حیدر آباد کے ستیاگرہ کا سندیش زیادہ سے زیادہ نر ناریوں تک پہنچائیں - جلسے درحقیقت اسی لئے کئے جاتے ہیں - کہ دھرم کا سندیش جن لوگوں تک سادھارن اوسروں میں نہیں پہنچ سکتا انہیں جلسہ کر کے سُنایا جائے - سماروہ کی طرف لوگ خود بخود آکرشت ہوتے ہیں - اس لئے تعجب ہے کہ کچھ آریہ سماجوں نے حیدر آباد ستیاگرہ کی وجہ سے اپنا جلسہ ملتوی کر دیا ہے - میں آریہ سماجوں سے کہوں گا - کہ وہ اپنے جلسے بدستور کرتی رہیں - اور ان جلسوں میں حیدر آباد کے متعلق لیکچر کرائیں - اگر حیدر آباد کے اندولن کی وجہ سے ہماری سادھارن سرگرمیوں میں فرق آ گیا - تو اس کے یہ معنی ہوں گے - کہ ہمارے کام کی رفتار تیز نہیں ہوئی - بلکہ ایک کام کو چھوڑ کر ہم نے دوسرا کام شروع کر دیا ہے - ضرور آریہ سماجوں کے جلسے ہونے چاہئیں - بلکہ ہر ایک آریہ سماج کو وید پرچار فنڈ کے لئے جو رقم اس کے ذمہ لگائی گئی ہے - وہ ادا کرنی چاہیئے - اگر آریہ سماجوں نے وید پرچار فنڈ کا روپیہ نہ بھیجا - تو یہ سمجھا جائیگا - کہ انہوں نے اس فنڈ کا دھن حیدر آباد ستیاگرہ میں لگا دیا ہے - اپنے اوپر کوئی نیا بوجھ نہیں لیا - حیدر آباد کا اندولن تو ہم سے وشیش تیاگ کا مطالبہ کرتا ہے - اگر ہم دُنیا کی نظروں میں سرخرو ہونا چاہتے ہوں - تو ہمیں چاہیئے - کہ اپنی روز مرہ کی ضروریات گھٹا کر نہ صرف حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے معقول رقم دیں - بلکہ آریہ سماج کے انتی پرچار کو زندہ رکھنے کے لئے جس قدر دھن کی ضرورت ہو دیں ❖

یُو۔ پی کے مسلمانوں کا بے معنی واویلا

یُو۔ پی میں مسلم لیگی لیڈر مسلمانوں کو یہ کہہ کر بہکاتے - اور کانگرس کی حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں - کہ وہاں کی کانگرسی وزارت مسلمانوں سے بے انصافی کر رہی ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے - کہ یو۔ پی کی کانگرسی حکومت نے مسلمانوں کو جو مراعات دے رکھی ہیں - ان کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی - یہاں تک کہ بعض حالتوں میں تو ہندوؤں کے مفاد کا بھی خیال نہیں رکھا گیا - اور ان کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے - ایسی حالت میں ہندو جن سے بے انصافی ہو رہی ہے تو چپ ہیں - لیکن مسلمان بے معنی واویلا مچا رہے ہیں - کیا یہ تعجب کی بات نہیں ؟

یُو۔ پی میں مسلمانوں کو مراعات

یُو۔ پی میں مسلمانوں کو کس قدر مراعات دی گئی ہیں - اس کا پتہ ٹھوس اعداد و شمار سے ہی لگ سکتا ہے - یو۔ پی میں مسلمانوں کی آبادی ۱۴ فیصدی ہے - نان مسلم و نان ہندوؤں کی ۵ فیصدی - اس لئے باقی ۸۱ فیصدی کے قریب ہندوؤں کی آبادی ہے - مگر اس کے باوجود ہندوؤں کو ان کی آبادی کے تناسب سے سرکاری ملازمتوں اور لوکل باڈیز میں حصہ نہیں دیا گیا - برعکس اس کے مسلمانوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے کہیں زیادہ حصہ ملا ہوا ہے - مثال کے طور پر پراونشل ایگزیکٹو کونسل میں ۸۱ اکاسی فیصدی ہندوؤں کو تو صرف ۲ء۶۵ فیصدی حصہ ملا ہوا ہے - لیکن ۱۴ فیصدی مسلمانوں کو ۳۹ء۶۶ فی صدی - کل تحصیلداروں میں سے ۵۲ء۹ فیصدی ہندو اور ۴۳ء۶ فیصدی مسلمان ہیں - نائب تحصیلداروں میں ہندو ۵۵ء۹ فیصدی اور مسلمان ۴۱ء۶۱ فیصدی ہیں - یہی حالت جوڈیشل سروس کی ہے یہیں تک ختم نہیں - زراعت - دیہات سدھار اور تعلیم کے محکموں میں بھی ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو نسبتاً زیادہ مراعات حاصل ہیں - نہ جانے پھر مسلمان کیوں بے انصافی کا رونا روتے رہتے ہیں ؟

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

آریہ کانگرسیوں کے لئے

پنڈت نردیو جی شاستری گورو کل مہا ودیالیہ جوالا پور نے مہاتما گاندھی کو ایک خط لکھا تھا - جس میں آپ نے پوچھا تھا - کہ " آپ جانتے ہی ہیں - کہ نظام راجیہ میں آریہ سماج کا دھارمک ستیاگرہ چل رہا ہے - اِدھر میں آریہ سماج میں بھی پر مکھ مانا جاتا ہوں - اُدھر کانگرس کرتا ہوں - یدیہ اپی آریہ سماج سامپردائک سوسائٹی نہیں ہے - تتھاپی سامپردائے کا رنگ چڑھ ہی رہا ہے - حیدر آباد میری جنم بھومی ہے - ...... (کنتو) انتر آتما یہی کہہ رہی ہے - کہ میں ستیاگرہ سے الپت رہوں - پر پھر سندیہ میں پڑ جاتا ہوں - آشا ہے - سموچت پرامرش دے کر کرتارتھ کریں گے - کہ وشدھ کانگرس مین کا کیا کرتویہ ہے ۔"

اس خط کے جواب میں مہاتما جی نے لکھا ہے - کہ " جیسا آپ سوئم سوچ رہے ہیں - اس ستیاگرہ سے ابھی تو الپت ہی رہئے - میں خود ابھی سوچ رہا ہوں - کہ آپ جیسوں کو کیا کرنا چاہئے ؟"

مندرجہ بالا خط اور اس کے اُتر کو پڑھ کر ہمیں مہاتما جی کے پرامرش کے سمبندھ میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - ہاں پنڈت نردیو جی اور ان جیسے وچار رکھنے والوں سے ضرور کچھ کہنا ہے - پنڈت نردیو جی کا ستیاگرہ کے سمبندھ میں اپرو کت وچار جان کر آشچریہ ہوتا ہے - آپ ہی تھے جنہوں نے آریہ کانگرس کئے جانے کے نشچے پر زور شور سے لکھا تھا - کہ " کانگرس کرنے پر سمیہ نشٹ نہیں کرنا چاہئے - بلکہ شیگھر سے شیگھر ستیاگرہ کی گھوشنا ہونی چاہئے " - آپ ستیاگرہ کے سمرتھک ہی نہیں زبردست پوشک رہے ہیں - پھر ان کے وچاروں میں یہ پری ورتن کیسے آ گیا ؟ یہ یا تو وہ خود جانیں - یا پرماتما - پرنتو ان کی شنکا اور سندیہ کی یہ اوستھا یدھ کھشیتر میں کھڑے ارجن کے سمان ہے - جو بھگوان کرشن سے اپنے کرتویہ کے سمبندھ میں پرامرش لے رہا ہو - لیکن ان کی حالت میں فرق صرف اتنا ہے - کہ انہیں پرامرش دینے والا " کرشن " یدھ سے دُور رہنے کا آدیش دے رہا ہے - پرنتو یدی وہ اپنے کرتویہ کے سمبندھ میں ٹھنڈے دل سے وچار کریں گے - تو انہیں معلوم ہوگا - کہ ان کا یہ سندیہ بھرم مولک ہے - اور کہ انہیں یدھ کھشیتر میں کُودنا ہی چاہئے - یہی پرامرش ان جیسے وچار رکھنے والے دوسرے آریہ کانگرسیوں کیلئے بھی ہے ۔

پنجاب گورنمنٹ کا بجٹ

پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۷ - فروری سے شروع ہے - اس میں پنجاب گورنمنٹ نے ۳۹ - ۱۹۴۰ء کا بجٹ پیش کر دیا ہے - یہ خسارہ کا بجٹ ہے اور خسارہ کی وجہ موجودہ قحط بتائی جاتی ہے - دوسرے کئی صوبوں میں بھی خسارہ کا بجٹ پیش کیا گیا ہے - لیکن ہر ایک صوبہ میں قومی تعمیر کی طرف خاص توجہ - اور پبلک مفاد کے کاموں کو خاص اہمیت دی گئی ہے - اس لئے ان صوبوں کی حکومتیں خسارہ کا بجٹ پیش کرنے پر بھی مبارک باد کی مستحق سمجھی گئی ہیں - لیکن ہم اپنے صوبہ کی حکومت کے بجٹ میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھتے - جس کے لئے اسے مبارکباد دی جائے ۔

سبھاش بابو کے خلاف عدم اعتماد

سنٹرل اسمبلی کے ایک ممبر کی طرف سے جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے بھی ممبر ہیں سبھاش بابو پر عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے - یہ کہنا مشکل ہے - کہ یہ ریزولیوشن پاس ہو سکیگا یا نہیں - لیکن ایسی صورت میں جب کہ ورکنگ کمیٹی کے تیرہ ۱۳ ممبروں نے انہیں اپنے تعاون کا پاتر نہ سمجھ کر کانگرس کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی ہے - اور انہیں ! جازت دے دی ہے - کہ وہ جو دل میں آئے کریں - یہ کسی صورت میں بھی جائز نہیں - کہ ان کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش کیا جائے - اگر یدھ ہی کرنا تھا - تو مستعفی ہونے کی کیا ضرورت تھی ؟ یدی یہ ریزولیوشن دوٹا نہ لیا گیا - تو کون کہہ سکتا ہے - کہ کانگرس میں پھوٹ کا جو بیج بویا جا چکا ہے - وہ جڑ نہ پکڑ جائے گا ۔

ہندوؤں کو طلاق کی ضرورت ہے ؟

۲۷ - فروری کو کونسل آف سٹیٹ میں

مسٹر پی - ایل سپرو نے ایک ریزولیوشن پیش کیا - اس کا مقصد یہ تھا - کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے - جو اس بارہ میں تحقیقات کر کے رپورٹ کرے - کہ آیا کسی ایسے بل کی ضرورت ہے - جو ہندو مردوں کو شادیاں کرنے سے روکے - اور جس کی رو سے ہندو شادیوں کو درج رجسٹر کرنا اور بعض حالات میں ختم کرنا ضروری ہو - کانگرس پارٹی کی طرف سے اس تجویز کی حمایت کی گئی - اور اس کی طرف سے سام داس پٹھو - اور پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے پوری پوری امداد کرنے کا یقین دلایا - لیکن مسٹر ایف - ایم پکل ہوم سیکرٹری نے گورنمنٹ کا نقطہ نگاہ پیش کرتے ہوئے ریزولیوشن کی مخالفت کی - اور ریزولیوشن بلا ڈویژن مسترد ہو گیا - اب دیکھیں مسٹر دلیپ سنگھ کے طلاق بل کا کیا حشر ہوتا ہے ؟

چھ ماہ کا الٹی میٹم

تری پوری کانگرس میں پیش ہونے والے ریزولیوشنوں میں سے ایک کے ذریعہ تجویز کی گئی ہے - کہ اگر برطانوی گورنمنٹ ہندوستان کے قومی مطالبہ سے متعلق تسلی بخش یا ناکافی جواب دے - یا چھ ماہ کے اندر کچھ جواب نہ دے - تو کانگرس ہندوستان کے اس مطالبہ کو منظور کرانے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرے - اس صورت میں کہ برطانوی گورنمنٹ ہندوستان کا قومی مطالبہ منظور کرے کانگرس پورے آتم نرنے کی بنا پر آئین مرتب کرنے کے لئے مناسب وقت پر نمائندہ اسمبلی بلائے گی - چھ ماہ کے اس عرصہ کے دوران میں ملک میں تمام کانگرسی جماعتیں اپنے آپ کو تمام امکانی تغیرات کے لئے تیار کرنے کے ملئے - مجلسیوں کے اندر اور باہر ضروری تدابیر اختیار کریں گی ۔

گویا تری پوری کانگرس میں نیا دور کے خلاف جنگ کا اعلان ہو جائے - مستقبل بتائے گا - کہ اگر جنگ چھڑی تو اس کا کیا انجام ہوگا ؟ لیکن آشا کامیابی کی فتح کی ہے ۔

اطلاع جن پریمیوں کا چندہ ماہ مارچ میں ختم ہوتا ہے - وہ اپنا چندہ ۲۳ - مارچ تک ارسال کر دیں - اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں ۔ (منیجر)

...llection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مختصر افسانہ

ترقی کی دَوڑ

بہن دَھرم پتنی اور سالی کے ساتھ ایک
روز سیر کو جا رہا تھا۔ میرے ساتھ میری
تین سالہ لڑکی تھی۔ اور دھرم پتنی کے ساتھ
سوا سال کا لڑکا۔ باقی دونو خالی تھیں۔
میں گھر سے نکل کر سڑک پر آ گیا۔ اور کچھ
دیر چلتا گیا۔ تینوں پیچھے پیچھے آ رہی تھیں۔
ایک سالی اور بہن آگے نکل گئیں۔
اور سالی نے مذاق میں میری طرف معنی
خیز نظروں سے دیکھ کر کہا "آج کل
کے پُرش نہیں کیا۔ جنہیں عورتیں ہی پیچھے
چھوڑ رہی ہیں"۔
مجھے اس کی اس بات پر ہنسی تو آئی۔
میں میں لڑکی سے اُنگلی چھڑا کر ان سے
آگے نکل گیا۔ اتنے میں لڑکی رونے لگی۔
میں نے کہا "دیکھا! اگر پُرش اِستری
سے آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اِستری
رونے بیٹھ جاتی ہے۔ کتنی کمزور ہے وہ!"
بہن بول اُٹھی "وہ تو بچہ ہے۔ ہم تو
نہیں روئیں"۔
میں نے کہا "تم بھی رونے لگو گی لیکن
تمہارا رونا اس جیسا نہ ہوگا"۔
میں ابھی اپنا فقرہ ختم نہ کر پایا تھا۔ کہ
وہ دونو پھر آگے نکل گئیں۔ میں نے روتی
ہوئی بچی کو چُپ کراتے ہوئے کہا
"تم کبھی مجھ سے آگے نہ نکل سکو۔ اگر مجھے
بچوں کو ساتھ نہ لے جانا ہو۔ اور وہ
تو شکنتلا بھی تو ہم سب سے پیچھے ہے"۔
وہ بھی بولی "پیچھے ہوں تو اس لئے
مجھے رو بندر کا بوجھ اُٹھانا پڑ رہا ہے"۔
میں نے کہا "آگے پیچھے کے جھگڑے
چھوڑو۔ کیوں نہ ہم ساتھ ساتھ چلیں۔
تم بھی یہ چاہتی ہو شاید"۔
"نہیں۔ آج سے تیس برس پہلے ہم بہ فرور
رہتی تھیں۔ لیکن اب تو پُرشوں کے ساتھ
ساتھ چلنے میں بھی ہتک محسوس ہوتی ہے۔
ہم آگے آگے ہی چلیں گی۔ آپ پیچھے
آئیں۔ ہماری یہی اِچھا اور کوشش
ہے" سالی نے ہنستے ہوئے کہا۔
میں نے کہا "بہت خوب! اس
تمہارا کوئی دوش نہیں۔ پڑھی لکھی
لڑکیوں کی منوورتی ہی ایسی ہے۔ وہ
دوڑ میں وہ پُرشوں سے آگے نکل جانا چاہتی ہیں"۔

(ہیتی علاد پوری)

سدرشن چکر

دیالباغ کی روحانیت جس کا اکثر ڈھنڈورہ پیٹا جاتا ہے۔ درحقیقت کیا ہے؟ یہ جاننا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ہم اپنی زبان سے کچھ نہ کہہ کر رادھا سوامیوں کے اپنے اخبار "پیارا دیال باغ" کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ ۲۰- فروری کے اشوع میں ایڈیٹر کی قلم سے "دیالباغ میں روحانیت کا نیا دَور" کے عنوان سے ایک نوٹ حوالۂ قلم ہوا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ فرمادیں:۔

"آج تمام دُنیا ست سنگ کا مذاق اُڑا رہی ہے۔ کہ یہ ہے تمہاری روحانیت جس کی تم اطراف و اکناف عالم میں تشہیر کرنا چاہتے ہو۔ یہ ہے تمہاری عقل اور یہ ہے تمہارا اخلاق۔ جس کے بل بوتے پر تم دیگر اقوام و مذاہب کے لئے شمع ہدایت بننے کا دعویٰ کرتے ہو۔ کہ ہزاروں اشخاص کے مجمع میں روز روشن میں اپنے محبوب سرصاحبجی مہاراج کے تخت پر شریف خاندان کی لڑکیوں سے مردانہ سوانگ میں قوالی کی محفلیں جماتے ہو"۔

مندرجہ بالا الفاظ پڑھ کر بے ساختہ زبان ہلتی ہے۔ اور یہ شعر لب پر آتا ہے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ٭ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

روحانیت کی حقیقت پر سے پردہ اُٹھ گیا۔ لیکن ابھی اور سنئے لکھا ہے:۔

"یہ ہے تمہارے دِل میں اپنے ست گورو کے لئے عزت۔ کہ جس مقدس تخت پر رونق افروز ہو کر وہ تمہیں دنیوی لہو و لعب سے نفرت و حقارت کی تلقین کرتا تھا۔ اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی تم نے اس تخت ہی کو عیش و عشرت کی آماجگاہ بنا دیا۔ اور پھر یہ ہے تمہارے دِل میں اپنی معصوم بیٹیوں کی عزت و توقیر۔ اور ان کی آبرو کا احساس۔ جنہیں بیرونی دُنیا کی ہوا تک نہیں لگی تھی۔ آج تفریح طبع کے لئے ہزاروں غیر و اجنبی اشخاص کے سامنے ان کی نمائش کی جاتی ہے۔ ان کی میٹھی اور سُریلی تانوں کی داد دی جاتی ہے۔ اور ان کی اداؤں پر نعرہ ہائے تحسین بلند کئے جاتے ہیں۔ اور بقول

ہاں تو اب عیش سے گذرتی ہے ٭ عاقبت کی خبر خدا جانے

اپنے دل و دماغ کو تازہ کیا جاتا ہے"۔

اس انوکھی روحانیت پر جب کسی ذی فہم ست سنگی کی آتما ملامت کرتی ہے۔ اور وہ دوسرے ست سنگیوں کے ساتھ مل کر بقول "پیارا دیالباغ" "مذہب کے متعلق سرمنوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ تو یہ کہہ کر منہ بند کر دیا جاتا ہے۔ کہ "خاموش رہو۔ اب "مذہب اور خدا" سب کچھ امرت سر کی مل ہے"۔ لیکن آہ! اُسی مذہب اور خدا کے نام پر اپنے سکول کی طالبات سے دن دہاڑے رقص کرائے جاتے ہیں۔ اور قوالی کی محفلیں گرم کمائی جاتی ہیں"۔

پیارا دیالباغ پوچھتا ہے۔ کہ "کون ہے۔ جو دیال باغ میں نیا روحانی دور دیکھ کر شرم سے پانی پانی نہ ہو جائے گا؟" اس سوال کا جواب ہے اور ہے بھی معقول۔ لیکن جو جواب دے سکتے ہیں۔ انہیں اپنی زبان سے کہتے شرم آئے گی۔ اس لئے ان کی طرف سے ہم کہے دیتے ہیں۔ کہ "اراکین دیال باغ"۔

"پریم پرچارک" جو دیال باغ کا آرگن ہے میں ———— ہمیں نئے ست گورو یعنی مہتہ صاحب کا مذہبی موضوع پر کوئی لیکچر کبھی پڑھنے کو نہیں ملا۔ لیکن اولڈ بوائیز ایسوسی ایشن کو ری آرگنائیز (re-organize) کرنے اور "پنج سالہ سکیم" کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے متعلق ارشادات اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ م

نوک جھونک

دیال باغ کی روحانیت تو بے نقاب ہو چکی۔ اب ذرا "اوم منڈلی" کی روحانیت کو بھی اس کی اصلی صورت میں دیکھنے چاہیئے۔ پچھلی صحبت میں ہم "اوم منڈلی" کے بانی دادا لیکھراج اور منڈلی کی پردھانا شریمتی اوم رادھے کو گرفتار کرا کر سٹی مجسٹریٹ حیدر آباد کی عدالت میں پیش کر چکے ہیں۔ اور بعد ازاں ضمانت پر رہا ٭

آج کی صحبت میں ہمیں ناظرین تک وہ الفاظ پہنچانے ہیں۔ جو شریمتی اوم رادھے نے سٹی مجسٹریٹ کے ایک سوال کے جواب میں عدالت میں کہے۔ آپ نے کیا خوب فرمایا۔ کہ:۔

"گیان دیتے وقت دادا صاحب لڑکیوں کو چومتے۔ گلے لگاتے اور رانوں پر بٹھاتے ہیں۔ مگر............"٭

دیکھ لی آپ نے "اوم منڈلی" کی روحانیت! دادا لیکھراج کے گیان دینے کا طریقہ ہی جب عجیب ہے۔ تو روحانیت بھی کیوں انوکھی نہ ہوگی۔ وہ نوجوان لڑکیوں سے حرکات بد کرتے ہیں۔ مگر ——— لیکن "مگر" نے ان کی روحانیت پر پردہ ڈال دیا ہے۔ مگر یہ کہ یہ سب روحانی پتا کی حالت میں ہوتا ہے"۔

ہمیں معلوم نہیں۔ کہ کتنے باپ ایسے ہیں۔ جو اپنی جوان لڑکیوں کے ساتھ شفقت پدری کے جوش میں ایسی انوکھی حرکتیں کرتے ہوں گے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

ص اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ووٹوں سے ست گورو تو منتخب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جو روحانیت ایک ست گورو کے پاس ہونی چاہیئے۔ وہ تو ووٹوں کی اکثریت سے اس کے حلق کے نیچے نہیں اُتاری جا سکتی۔ اور نہ ہی اس منتخب شدہ گورو کو ووٹوں کی اکثریت سے روحانیت سے متعلق لیکچر اُگلنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے ٭

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

کیا پرچار کاریہ صرف اُپدیشک ہی کریں؟

(از مہاشہ مول چند جی پرچارک پد پرچارنی سبھا ڈیرہ غازی خان)

پرانے وقت میں ہر ایک آریہ اپنے آپ کو ایک پرچارک اور سیوک سمجھتا تھا۔ اُسے اٹھتے بیٹھے سوتے جاگتے آریہ سماج کی فکر رہتی تھی۔ جس سے آریہ سماج لوگوں میں بڑی روکی تیزی سے پھیلا - اور چاروں طرف اس کی پرتشٹھا بڑھ گئی۔

اب اداریوں سے کئی ایک .... دھرمی بھاؤں کے لوگوں کو گزارہ کی فکر سے آزاد کر کے اس مانگ کو پورا کرنے کے لئے اُپدیشک مقرر کر دیا۔ کہ ہم لوگ تھوڑا سمیہ دے سکتے ہیں۔ آپ سارا وقت اس کام میں لگا دیں۔ لیکن اس کا یہ ارتھ نہ تھا۔ کہ دوسرے اپنا سہیوگ ہٹا لیں۔ ہرگز نہیں۔ کچھ عرصہ تو مقرر کرنے والے بھی پرچار کرتے رہے۔ مگر بہت سے اُدھر اُتساہی بزرگ تو سورگباش ہو گئے۔ اور ہم نے سمجھ لیا۔ کہ یدی اُپدیشک رکھ کر بھی ہمیں پرچار کرنا پڑے۔ تو اُپدیشک رکھنے سے کیا لابھ؟ اور بدقسمتی سے یہ مرض سب آریہ سماجوں میں پھیل گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوکل آدمیوں کے سہیوگ نہ دینے سے کام کو دھکا لگا۔ اور ترقی رک گئی۔ پہلے دس سال میں جتنا کام ہوتا تھا۔ اُتنا اب پچاس سال میں بھی نہیں ہو گا۔ کیونکہ اُپدیشک اگر سماج میں رہتا ہے۔ تو باہر پرچار نہیں ہوتا۔ اور اگر باہر جاتا ہے۔ تو شہر کے مندر کو تالا لگ جاتا ہے۔ دریافت کیا جائے۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ اُپدیشک باہر ہے۔ نہ کوئی کتھا نہ اُپدیش۔ لوگ یونہی بیٹھ کر کیا کریں۔ اُدھر اُپدیشک نے دو ہفتے ایک طرف پرچار کیا۔ پھر دوسری طرف چلا گیا۔ پھر کہیں تیسری جگہ۔ پہلی جگہ جو پرچار کیا تھا وہ وہاں ختم۔ کیونکہ ہمارا اُپدیشک ایک طرف ہی جا سکتا ہے۔ اور جس طرف جاتا ہے۔ دوسری جگہ کے پرچار کا اثر جاتا رہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نہ شہر کا سماج مضبوط ہوتا ہے۔ نہ دیہات کا۔ شہر میں سماج بند ہو گئی نہیں۔ کہ مخالفوں نے دیہات میں گُڈی اُڑائی نہیں۔ کہ "لو صاحب! جو آپ کو سماجی بنانے آئے تھے۔ ان کی اپنی سماج بند ہو گئی ہے۔ بھلا دھرم آدجگاد کا دھرم ہے۔ اسے کون مٹا سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ"

دیہات کے سیدھے سادھے لوگ مخالفوں کی بات میں آ کر اپنے اُتساہ کو کھنگ کر بیٹھے ہیں۔ جس سے آریہ سماج کے نکٹ تک نہیں آتے۔ اور اس طرح آریہ سماج کا دھن اور سمیہ نشٹ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ کام کو ٹھیک سنیلی پر چلانے کا پھر سے پربندھ کیا جاوے۔ اور وہ اس طرح کہ لوکل آدمی پھر کام کو ہاتھ میں لیں۔ اس خیال کو چھوڑ دیں۔ کہ حاضری کتنی ہے؟ یا آریہ سماج مندر نہیں ہے۔ بلکہ اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ سو جتنوں میں اور جہاں پہنچا سکیں مبارک۔ کیا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے۔ کہ چونکہ ہماری بات سننے والے سو دو سو نہیں۔ اس لئے دس کو نہیں سناتے؟ ہم سنانے جاویں۔ چاہے چار سُنیں یا دو۔ کوئی سُنے یا نہ۔ ہم اپنا فرض یہ ہم اور نیک نیتی سے ادا کرتے جاویں۔ اور ساتھ ہی اپنے جیون کو بھی اُچیہ بناتے چلیں۔ تاکہ بنیاد کے ساتھ دیوار بھی بنتی جاوے۔ کہنا بنیاد کھودنا ہے۔ اور کرنا دیوار کھڑی کرنا۔ ہمیں چاہیے۔ کہ ہم علم و عقل دونو سے کام لے کر آگے بڑھیں۔

اُپدیشکوں کو نئی نئی جگہوں پر روانہ کریں۔ جہاں وہ ہفتہ دو ہفتہ ایک جگہ رہ کر کام کریں۔ اور پھر کسی دوسرے گرام میں جاویں۔ اور اس گرام میں نزدیکی سماج کا کوئی نہ کوئی ورکر اس جگہ دوسرے چوتھے روز جا کر ان کی رہنمائی و حوصلہ افزائی کرے۔ تا وقتیکہ وہاں کوئی خود کام کرنے والا پیدا نہ ہو جاوے رہنمائی کرتے رہیں۔ اس طرح چار جگہوں کو جن کو ہر مہینہ بعد یا دو مہینہ بعد اُپدیشک اسی جگہ پھر آ جایا کریں۔

میرا خیال ہے۔ کہ اس پرکار ہم ایک دوسرے کے تعاون سے آریہ سماج کی سیوا تھوڑے دھن سے کر کے بہت بڑا پھل حاصل کر سکتے ہیں۔ اُپدیشک بھی روزگار کے لئے نہ تو آ دیں۔ اور نہ ہی ایسے وچاروں والے رکھے جاویں۔ بلکہ ویدک دھرم کے پروانے ہوں۔ اُن کو روٹی کپڑے سے آزاد کر دیں۔ اور اُن کو سیوا میں لگے رہنے دیں۔ اور وہ

دیانند جنم شتابدی کی یادگار

(لیکھک: شری واچسپتی دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور)

لوگوں نے اسیم اُتساہ کے ساتھ بھگوان دیانند کی جنم شتابدی متھرا میں منائی۔ اور نشچیہ کیا۔ کہ اس کی یادگار بھی کوئی بنائی جائے۔ اور اُس کے پھل سوروپ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی ستھاپنا کی۔ ایک سنیاسی کی جنم شتابدی کی یادگار میں کھولے ہوئے ودیالیہ کا آچاریہ اور مکھیہ ادھیاپک بھی سنیاسیوں کو بنایا۔ یعنی ودیالیہ کے آچاریہ کا پد شری سوامی سوتنترا نندجی مہاراج کو سونپا۔ اور مکھیہ اُدھیاپک بنائے گئے ویدوں کے اودتیہ ودوان شری سوامی ویدانند جی مہاراج۔ ان ہی سنیاسی مہانبھاؤں کی کرپا سے ودیالیہ اس اُونچی دشا کو پراپت ہوا ہے۔ اور جتنی اُمید تھی اس سے زیادہ پھل دے چکا ہے۔ اور آگے بھی دے گا۔ آریہ سماج کو اپنی چھوٹی سی آیو میں انیک ودوان اُپدیشک اور شاستراتھ مہارتھی دے چکا ہے۔ اس کے سناتک پنجاب میں ہی نہیں بلکہ بھارت کے کونے کونے میں اپنے تیاگ اور تپسیا سے دگائے ہوئے رشی دیانند کے پودے کو سینچ رہے ہیں جس جگہ آریہ سماج کا اُپدیشک نہ پہنچ سکا۔ وہاں پر اس کے سناتک گئے۔ اور رشی کا سندیش سنایا۔ اور یہ سنیہ کر کے دکھلایا۔ کہ " آئیں گے خط عرب سے جن میں لکھا یہ ہوگا گوروکل کا برہم چاری ہل چل مچا رہا ہے" گوروکل کا نہ سہی اُپدیشک ودیالیہ کا سہی۔ وہ عرب میں گیا۔ وہاں سات سال تک ویدک دھرم کا پرچار کر کے بھارت لوٹا۔ وہ مشہور پرچارک پنڈت رُچی رام جی اس ودیالیہ کے ودیارتھی ہیں۔

کا سا کام ہو سکتا ہے۔ لوگوں نے اب محسوس کر لیا ہے۔ کہ بغیر آریہ سماج کے ہمارا کلیان نہیں ہو سکتا۔ وہ تو ممنتن پر ممنتن دے رہے ہیں۔ اور اب ہم ان کی پیاس بجھا نہیں سکتے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہم کام کے طریقہ میں تبدیلی پیدا کریں۔ اور پھر لوکل آدمی میدان میں اُتریں۔ تاکہ لوگ اس پھل سے نہ بہت ہو سکیں۔

بھارت سے باہر بھی ماریشس آدی علاقوں میں یہاں کے سناتک گئے۔ اور اب بھی یہاں کے ایک سناتک جنوبی امریکہ میں پرچار کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اور مدراس۔ حیدر آباد۔ راجپوتانہ۔ بنگال۔ گجرات۔ پنجاب اور یو۔پی آدی پرانتوں میں بھلی بھانتی پرچار کر رہے ہیں۔ آج حیدر آباد میں جو بیداری دکھائی دیتی ہے۔ اس کا بھی شریہ زیادہ تر اسی ودیالیہ کو پراپت ہے۔ کیونکہ وہاں اس ودیالیہ سے ودیا پراپت کر کے بہت ودیارتھی گئے۔ اور بڑے جوش و لگن کے ساتھ ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ یہاں کے ودیارتھیوں کے دلوں میں آریہ سماج کے پرتی بہت پریم ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں کے ودیارتھی ویدک دھرم کے دیوانے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے آج حیدر آباد کے دھرم یُدھ میں کودنے کیلئے سب ودیارتھی تیار بیٹھے ہیں۔ صرف حکم کی دیر ہے۔ کچھ ودیارتھی چلے بھی گئے ہیں۔ جن میں سے ایک حیدر آباد کے کاروا س (حوالات) میں دن بتا رہا ہے۔

ان ہی کارنوں سے یہ ودیالیہ بھارت میں سرودپریہ بنا ہوا ہے۔ اور دُور دُور کے علاقوں سے ودیارتھی یہاں ودیا پراپت کرنے آتے ہیں۔ اس وقت ودیالیہ میں اکتیس ودیارتھی ہیں۔ جن میں بنگال۔ مہاراشٹر مدراس۔ حیدر آباد۔ یو۔پی۔ پنجاب۔ برہما پرانت۔ نیپال اور بمبئی آدی علاقوں کے رہنے والے ہیں۔

ودیالیہ کی وشیشتائیں

(۱) ودیالیہ ایک سندر جگہ پر بنا ہوا ہے۔ جس میں ایک چھوٹا سا لیکن خوبصورت باغیچہ بھی ہے۔ جس سے ودیارتھیوں کی صحت اچھی رہتی ہے۔

(۲) پڑھائی کا بہت اعلیٰ انتظام ہے۔

(۳) ادھیاپک ورگ اپنے اپنے مضمونوں کے لاثانی عالم ہیں۔

(۴) لگ بھگ سبھی پرانتوں کے ودیارتھی یہاں پڑھتے ہیں۔ جن کی خوراک آدی کا انتظام سبھا کرتی ہے۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک نصیحت آمیز دلچسپ افسانہ

مندر میں

(از جنابہ صفیہ صدیق صاحبہ بی۔ اے)

مجھے تعلیمی سلسلہ ترک کئے ابھی چند ماہ کا عرصہ ہؤا تھا۔ ایک دن میرے ایک دوست کی زبانی معلوم ہؤا۔ کہ مدن پور میں کلیانی نامی طوائف اپنی معصوم بچی کے ساتھ بستر مرگ پر پڑی دم توڑ رہی ہے۔ میں کالج کے ایک طالب علم کی حیثیت سے جس کے دل میں معاشرتی اصلاح کا جوش بھرا ہوتا ہے۔ فوراً اس کی مدد کے لئے چل پڑا +

سوست میں مدن پور ایک ایسا مقام ہے جہاں اکثر طوائفیں رہتی ہیں۔ اس سے پہلے مجھے کسی طوائف سے ملاقات نہ تھی۔ محض کتابی بنا پر عصمت فروشی کو بُرا سمجھتا تھا۔ مدن پور پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ مگر مکانوں میں کافی چہل پہل تھی۔ میں ہر مکان کو بغور دیکھتا۔ اور آگے بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ بازار کی حد ختم ہو گئی۔ اور ایک تنگ و تاریک راستہ سے ایک بوسیدہ مکان میں داخل ہؤا۔ ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی روشنی میں ایک ڈھلکی ہوئی صورت نظر آئی +

"کلیانی کہاں رہتی ہے؟" میں نے دریافت کیا۔

"کلیانی؟ .... اس کے متعلق دریافت کرنا کچھ فائیدہ مند نہیں" — بڑھیا چراغ کی روشنی میں میری طرف دیکھ کر بولی — "وہ مر رہی ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں ایک خوبصورت اور حسین لڑکی کے پاس لے چلوں گی"۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں تو ...."

"وہ بہت حسین ہے" — بڑھیا نے بات کاٹ کر کہا — "اس پر ساری دُنیا مر رہی ہے۔ تم دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے"۔

میں نے جھنجلا کر کہا — "میں کوئی گاہک نہیں ہوں۔ جیسا کہ تم سمجھ رہی ہو۔ بلکہ کلیانی کے لئے کچھ دوا و غذا لایا ہوں"۔

"تو اور آگے جاؤ" — بڑھیا نے نہایت بے رُخی سے جواب دیا — "ایک گلی ملیگی۔ اس گلی کے موڑ پر اس کا مکان ہے"۔

میں اس کے بتائے ہوئے پتہ پر روانہ ہؤا۔ گلی کیچڑ سے بھری ہوئی تھی۔ آدھے آدھے پاؤں اس میں دھنس رہے تھے۔ ہر طرف خوفناک اندھیرا چھایا ہؤا تھا۔ جاڑے کی رات سائیں سائیں کر رہی تھی۔ یہ میری زندگی کا پہلا موقعہ تھا۔ دل گھبرانے لگا۔ چاہتا تھا کہ واپس لوٹ جاؤں۔ عین اسی وقت دور سے کراہنے کی آواز آئی۔ جیسے کہ کوئی عورت نہایت کرب و بے چینی کی حالت میں کراہ رہی ہو۔ آخر ایک مکان کے دروازے پر ٹھیر گیا +

دروازہ بند تھا۔ آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ میں سمجھ گیا۔ کہ یہی کلیانی کا مکان ہے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ شائد وہ یہ سمجھی ہو۔ کہ کوئی گاہک آیا ہے — "خدا کے لئے مجھے مت ستاؤ۔ میں مر رہی ہوں۔ جو کچھ میرے پاس تھا تمہارے حوالہ کر چکی ہوں۔ اب تو اطمینان سے مرنے دو"۔ نہایت ہی سوز میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی بہت دُور بول رہا ہے +

جب میں نے اپنے آنے کا مقصد ظاہر کیا۔ تو وہ بولی — "میں اُٹھ نہیں سکتی۔ آپ ہی دھکیل کر دروازہ کھول لیجئے"۔

آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہؤا۔ کلیانی بوسیدہ کثیف کپڑوں میں چارپائی پر پڑی تھی۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے۔ اس کے پہلو میں ایک ننھی بچی بے خبر سو رہی تھی۔ چہرہ کے خط و خال سے ظاہر تھا۔ کہ وہ کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگی۔ لیکن اس وقت چراغ کی مدھم روشنی میں چہرہ نہایت خوفناک نظر آ رہا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ کسی مہلک مرض میں مبتلا ہے۔ جیسے ہی میں اندر داخل ہؤا۔ وہ حیرت سے دیکھنے لگی۔ ضعف سے اس کی آنکھیں بند ہوئی جاتی تھیں۔ جیسے وہ عالم خواب میں ہے۔ میں نے نبض دیکھی۔ کلیانی پر غشی کی سی حالت طاری تھی۔ تھرماس سے دُودھ نکال کر پلایا۔ ایک خوراک دوا بھی دی۔ کچھ دیر بعد اُس نے آنکھیں کھولدیں۔ اور میری طرف اس طرح دیکھنے لگی۔ جیسے مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔ آخر اس نے کہا — "آپ بہت ہی نیک ہیں۔ ہمارے جیسے پاپیوں کو کون پُوچھتا ہے"۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور اس کا تمام جسم کانپنے لگا۔ میرا دل امڈا چلا آ رہا تھا۔ میں سمجھ چکا تھا کہ کلیانی کی موت بہت قریب ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے اُس سے پُوچھا — "کہو تو تمہیں شفا خانہ بھیج دوں"۔

"اس بچی کا کیا ہوگا؟" — کلیانی نے مادرانہ شفقت سے اپنی معصوم بچی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"وہ اناتھ آشرم میں آرام سے رہے گی"۔

"کیا وہ وہاں آرام سے رہ سکے گی؟" کلیانی نے ملتجی نگاہوں سے میری طرف دیکھ کر دریافت کیا۔

"یقیناً" — میں نے زور دے کر کہا۔

"پھر تو میں ہر وقت مرنے کے لئے تیار ہوں"۔ وہ فیصلہ کن انداز میں بولی۔

"گھبرانے کی بات نہیں۔ ایشور تم پر رحم کرے گا۔ تم بہت جلد اچھی ہو جاؤ گی"۔ میں نے اُس کو زندگی سے مایوس دیکھ کر کہا۔

"ایشور؟" کلیانی سسکیاں لے کر بولی۔ — لیکن وہ ہے کہاں؟"

یہ سن کر مجھے رُوحانی تکلیف ہوئی۔ ایک بدکردار عورت اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی ایشور کے وجود سے انکار کر رہی ہے — اس خیال سے اتنا شدید رنج پہنچا۔ کہ بیان نہیں کر سکتا۔ کلیانی شدید ناتوانی میں بھی گہرے پانی میں ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح ایک ناقابلِ بیان کشمکش میں مبتلا تھی۔ میں استعجاب کے عالم میں اس کی طرف دیکھنے لگا۔ کوئی جواب نہ پاکر اس نے کہا — "دل میں! نہیں۔ نہیں دل میں تو شیطان بھی رہتا ہے۔ مندر میں؟ ہر شخص یہی سمجھتا ہے۔ کاش ایسا ہوتا!"

"گناہوں کی گندگی میں رہ کر تم ایشور کو بھلا چکی ہو۔ میں نے نفرت سے اس کے مکروہ چہرہ کو دیکھ کر کہا — "اپنے آخری وقت میں اس کے وجود سے انکار نہ کرو۔ ایشور تمہیں معاف کرے"۔

وہ کچھ کہنے کی کوشش کرتے ہوئے اُٹھ رہی تھی۔ کہ یکایک اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور آنکھیں جھپکتے جھپکتے اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس پر غشی طاری ہو گئی۔ میں نے جلدی سے دودھ پیالے میں ڈال کر پلایا۔

تھوڑی دیر بعد پھر اس میں بولنے کی طاقت آ گئی۔ اس نے کہنا شروع کیا — "اس میں شک نہیں۔ کہ ہماری زندگی گناہ کے لئے وقف ہوتی ہے۔ مرد اپنی آتش شوق بجھانے کے لئے ہماری بیماریوں میں مدد کرتے ہیں۔ میری زندگی بھی گناہوں کے لئے وقف رہی ہے۔ لیکن آپ یقین جانیئے۔ کہ ایک مرنے والی اپنے آخری لمحات میں جھوٹ نہیں بول سکتی۔ میں نے جو کچھ کہا۔ وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ اگر مندر میں ایشور ہوتا۔ تو میں اس حالت پر نہ پہنچتی"۔ کلیانی جلدی جلدی اس طرح باتیں کر رہی تھی۔ جیسے اس کا دم گھٹ رہا ہو۔ اس کے لب و لہجہ کی شائستگی سے میں سمجھ چکا تھا۔ کہ وہ گلی کوچوں میں پھرنے والی معمولی عورت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اس حالت میں ہونا بھی کوئی حادثہ ہے۔ "آہ! میری ناپاک زندگی بڑی عبرتناک ہے"۔ کلیانی اس طرح کہتی جا رہی تھی اپنی زندگی کے واقعات +

اس لئے سنا رہی ہوں۔ کہ میں آپ کو اپنے سے متنفر دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ کیونکہ میری تمام زندگی میں اگر کسی نے مجھ سے بے غرضی ہمدردی کی ہے۔ تو وہ صرف آپ ہیں"۔ — یہاں وہ دم لینے کے لئے تھوڑی دیر رُکی۔ پھر اپنا قصہ سنانے لگی +

"ہاں تو سنئیے۔ ہم سری رام پور میں رہتے تھے۔ جو امرتسر سے سات میل پر واقع ہے۔ پتا منصف تھے۔ اور مذہب پر سختی کے ساتھ پابند۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ اس لئے نہایت ہی ناز و نعم سے پرورش ہوئی۔ گیارہ برس کی عمر میں ایک تعلیم یافتہ شریف خاندان لڑکے سے میری شادی کر دی گئی۔ لیکن میری خوشی کی گھڑیاں نہایت مختصر تھیں۔ شادی سے تین ماہ بعد انفلوئنزا سے میرے پتی انتقال کر گئے۔ اور میں بیوہ ہو گئی۔ اب دُنیا میرے لئے تنگ ہو گئی۔ سسرال والے سمجھ رہے تھے۔ کہ میرے منحوس قدم نے ان کے نور العین کو ان سے جدا کر دیا۔ ان کا سلوک میرے لئے ناقابلِ برداشت ہو گیا۔ میں اپنے میکے چلی آئی۔ لیکن یہاں بھی پہلی سی بات نہ تھی۔ جوں جوں وقت گذر رہا تھا۔ بدنامی بڑھتی جا رہی تھی۔ میرے لئے سوائے صبر کے چارہ نہ تھا۔ کسی نہ کسی طرح مصیبت کے دن بیتنے چلے گئے +

(باقی آئندہ)

اُردو کے ایک حمایتی کی دلیلیں

(لیکھک: شری بینکٹیشور نارائن جی تیواڑی)

ہماری زبان کیا ہے؟ کچھ ہندی کہتے ہیں اور کچھ ہندی اور اُردو۔ لیکن ہمارے ادھکانش مسلمان بھائی ہندی کے استِتو سے ہی انکار کرتے ہیں۔ ان کی اس دلیل کا انیک بار کھنڈن ہو چکا ہے۔ ہمیں یہ سویکار کرتے ہوئے ہرش ہوتا ہے۔ کہ دھیرے دھیرے ایسے مسلمانوں کی سنکھیا صوبے میں بڑھ رہی ہے۔ جو اس بات کو تسلیم کرنے میں گریز نہیں کرتے۔ کہ اس صوبے میں اُردو کے علاوہ ہندی بھی ایک زبان ہے۔ لیکن ایسے کم مسلمان سجن آج دن بھی ملیں گے۔ جو ہندی کے جنم سدھ ادھیکار کو تسلیم کرتے ہوں۔ ایسے ہی ایک سجن کی دلیلوں کا ہم یہاں ذکر کرتے جا رہے ہیں ٭

پہلی جنوری سن ۱۹۳۹ء کے "لیڈر" میں ایک مسلمان بیرسٹر صاحب کا ایک خط چھپا ہے۔ اس میں انہوں نے جو باتیں کہی ہیں۔ ان کا میں نیچے اُلیکھ کروں گا۔ اُن کے بہت سے وچاروں سے میں سہمت نہیں۔ ہاں۔ اُن سے میں پُورنتیا سہمت ہوں۔ جب وہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ اس صوبے میں صرف دو ہی زبانیں ہندی اور اُردو ہیں۔ جو اس صوبے میں بولی جاتی ہیں۔ لیکن ہندوستانی نام کی کوئی زبان یہاں رائج نہیں۔ اُن کا کہنا ہے۔ کہ:-

"There are only two Languages Urdu and Hindi, which are spoken in these Provinces, but there is no such Language as Hindustani."

یہ مسلمان سجن بھی میری اس رائے سے سہمت ہیں۔ کہ یہ صوبہ دو بھاشی ہے نہ کہ ایک بھاشا بھاشی۔ آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"There is nothing wrong with the Language which is at present spoken and written by an overwhelming numbers of people Hindus and Muslims alike."

ارتھات اُردو زبان میں کوئی خرابی نہیں جس کو آج دن اسنکھیہ آدمی بولتے اور لکھتے ہیں۔ اُن کے کتھن کا سارانش یہ ہے۔ ... ہی ہو۔ لیکن اُردو کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ کیونکہ اُردو ایک ایسی زبان ہے۔ جس کو اس صوبے کے اسنکھیہ آدمی بول چال یا لکھنے پڑھنے میں استعمال کرتے ہیں۔ اُن کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ اگر انہوں نے سرکاری گزٹ دیکھنے کی کرپا کی ہوتی۔ تو اُن کو یہ پتہ آسانی سے لگ سکتا تھا۔ کہ اس صوبے میں ہر سال ہندی یا اُردو کی کتنی کتابیں پرکاشت ہوتی ہیں۔ اور اگر وہ کچھ اور ادھک کھوج کرتے۔ تو انہیں یہ بھی پتہ لگ جاتا۔ کہ کتنے اخبار ہندی اور اُردو میں آج کل اس صوبے میں نکلتے ہیں۔ اور ان کی گراہک سنکھیا کیا ہے؟ یدی انہوں نے صوبجات متحدہ لیجسلیٹو اسمبلی کی کارروائی کی رپورٹ دیکھنے کا کشٹ اُٹھایا ہوتا۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ ایک سوال کے جواب میں گورنمنٹ نے اس سمبندھ میں کافی آنکڑے دئے ہیں۔ جس سے اس بات کا آسانی سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اس صوبے میں کس زبان کے بولنے کی تعداد صرف زیادہ ہی نہیں۔ بلکہ یہ برابر بڑھتی ہی جاتی ہے ٭

آج کی بات نہیں سن ۱۹۱۱ء میں مردم شماری کے کمشنر نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا۔ کہ اس صوبے میں دس پرتی شت سے زیادہ آدمی ہندی بولتے ہیں۔ اور کیول آٹھ پرتی شت کی زبان اردو ہے۔ ایسی حالت میں میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ مسلمان بیرسٹر صاحب یا ان کے دوسرے ساتھی کیوں غلط باتوں کا پرچار کر کیول کلپت واقعات کے آدھار پر صریحاً غلط وِچاروں کا سمرتھن کرنا چاہتے ہیں ٭

اُردو ہے کیا؟ کیا کبھی ہمارے ان دوستوں اور ان کے ساتھیوں نے جو موقعہ بموقعہ اردو کی حمایت جائز و ناجائز طریقوں سے کرنا اپنا فرض اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اردو کے اصلی روپ کو سمجھنے یا ہمیں سمجھانے کی کوشش کی ہے؟ اردو ان ہی مسلم بیرسٹر صاحب کے شبدوں میں سنسکرت، ہندی، عربی اور فارسی کے میل سے اُتپن ہوئی ہے۔ اردو کی ایک بہت بڑی لغت "فرہنگ آصفیہ" کے مصنف نے اپنی اس لغت میں آئے ہیں ... ہے:-

ہندی کے اکتیس ہزار شبد	(۳۱۰۰۰)
عربی " سات ہزار چھ سو "	(۷۶۰۰)
فارسی " چھ ہزار چار سو "	(۶۴۰۰)
سنسکرت " ۵ سو شبد	(۵۰۰)
انیہ زبانوں کے دو سو شبد	(۲۰۰)

اس شبد وِبھاجن سے "فرہنگ آصفیہ" کے مصنف نے یہ پرنام نکالا ہے۔ کہ "ہندی کے الفاظ ہماری زبان میں تمام زبانوں سے زیادہ ہیں۔ جو مقابلتاً کل مجموعے کے نصف (آدھے) کے قریب ہے۔ اور عربی کے الفاظ سہ چند (تگنے) ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہماری زبان کی اصلی زمین یا بنیاد ہندی ہے۔ پس جو حضرات ہماری زبان کو کھینچ تان کر عربی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ ایک ایسی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں (ایسی بھول کرتے ہیں) جس سے اس زبان کی فطرت (پرکرتی) بگڑ جائے گی"۔

اس پرکار اس لغت میں آئے ہوئے کل شبدوں کی سنکھیا ۵۴ ہزار ہوتی ہے۔ ہمارے اُردو پرست بھائی ان آنکڑوں سے یہ بات آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہندی اردو والوں میں اس سمے جو جھگڑا ہے۔ وہ ہندی یا ہندی سے بنے ہوئے اکتیس ہزار (۳۱۰۰۰) الفاظ کی بابت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اُردو کی لغت میں جگہ پانے والے پانسو (۵۰۰) سنسکرت کے شبدوں ہی کی بابت کوئی مت بھید سمبھو ہے۔ اگر کچھ جھگڑا ہے۔ تو کیول اُن چودہ ہزار لفظوں کی بابت ہو سکتا ہے۔ جو عربی یا فارسی بھاشاؤں سے اردو زبان میں لئے گئے ہیں۔ جہاں تک ہندی اور سنسکرت الفاظ کا تعلق ہے۔ وہ تو اردو اور ہندی دونوں ہی بھاشاؤں کے بنیادی شبد ہیں ٭

ہندی کے پجاریوں اور اردو کے حمایتیوں کو یہ سویکار کرنا پڑے گا کہ ان کی بابت تو کسی طرح کا مت بھید سمبھو ہو ہی نہیں سکتا۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ کیا ان چودہ سو عربی اور فارسی شبدوں کے استعمال کے بنا ہمارا کام نہیں چل سکتا؟ ان چودہ سو پردیسی شبدوں میں سے بھی ادھک تر ... میں تیرہ ہزار یا چودہ ہزار شبدوں کا اندھ دیا گیا ہے۔ ان تیرہ یا چودہ ہزار شبدوں میں بہت سے عربی یا فارسی کے شبد بھی شامل ہیں۔ جن کو ہم نے اپنا لیا ہے۔ ایسی دشا میں پرشن یہ ہے۔ کہ کیا انہیں ہم استعمال سے نکال دیں؟ یا انہیں تو رہنے دیں۔ لیکن بلا ضرورت ان پردیسی زبانوں سے شبدوں کے اُدھار لینے کی پرورتی کو روکیں۔ اور نئے شبدوں کی تلاش میں ایران یا عرب کی شرن میں نہ جائیں ٭

ایک بات اس سمبندھ میں یاد رکھنے کی ہے۔ وہ یہ کہ عربی اور فارسی اس دیش کے لئے ودیشی بھاشائیں ہیں۔ ان دونوں ودیشی بھاشاؤں کے شبدوں کی سنکھیا اردو میں ایک چوتھائی سے کچھ ادھک ہے۔ لیکن جو سنسکرت اس ملک میں ہزاروں سال سے رائج ہے۔ جس کے پڑھنے اور بولنے والوں کی سنکھیا آج دن بھی بہت زیادہ ہے۔ اور جس کی کوکھ سے ہندوستان کی پرانتیہ زبانیں پیدا ہوئی ہیں۔ اسی سنسکرت زبان کے شبدوں کی تعداد اس اردو زبان کی لغت میں آئے ہوئے شبدوں کی گنتا کے انوسار چھپنّیس میں سے صرف ایک ہے۔ ودیشی بھاشا کے شبدوں کا اتنا ادھک استعمال اور اپنے ملک کی قدیمی زبان کے لفظوں سے اس قدر نفرت کسی منوورتی کی سوچک ہے؟ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کی تہہ میں چاہے اور جو اصول موجود ہوں۔ لیکن وہ نہ تو نوی، نہ سماجی اور نہ ادبی اصول ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان کے جو رہنے والے ہندی یا ہندوی کہلانے والے سنسکرت یا سنسکرت کے لفظوں سے یدی اتنا پرہیز کرتے ہیں۔ تو اس کا صاف ارتھ یہ ہے۔ کہ انہیں گاڑھی مشقت سے گھڑی ہوئی زبان کی شکل میں اپنے گذشتہ بزرگوں کی جو وراثت ملی ہے۔ اس کا نہ اُن کو ناز ہے اور نہ ہی اس کے لئے اُن کے دلوں میں کچھ ممتا ہے ٭

مجھے خود جیسا اس لیکھ کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا اُردو میں فارسی لفظوں کے استعمال سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں آزادی کے ساتھ ان کو استعمال کرتا ہوں۔ اتنی ہی آزادی کے ساتھ جتنی آزادی کے ساتھ سنسکرت شبدوں یا اُن سے بنے ہوئے دیسی شبدوں کو جو بول چال میں رائج ہو چکے ہیں استعمال کرتا ہوں۔ لیکن اگر نئے وچاروں اور نئے انوبھووں کو پرگٹ کرنے کے لئے میری لاعلمی کی وجہ سے ——

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرچار سمسیا

(گزشتہ سے آگے)

"پروگرام" اور "پرچار"

(از صوفی گیانیندر جی مولوی فاضل آریوپدیشک)

ایک دوسری جگہ کا واقعہ ہے۔ کہ جب میں پرچار کے لئے کھڑا ہوا۔ ابھی پرارتھنا منتر ہی پڑھ رہا تھا۔ کہ ایک طرف سے آواز آئی۔ کہ "بیٹھ پنڈت کیا ہیواہ سا کر ... گا۔ بھجن ہونے دو" (ہیواہ = وواہ)

خیال کریجیے! پرارتھنا منتر ان کے لئے "ہیواہ" جیسا ہے۔ گویا سوائے وواہ کے وید منتروں کو پڑھنا ہی نہیں چاہئے۔ اب آپ ایسے لوگوں اور اس خیال کی جنتا کے سمکھ ہم کہیں تو کیا؟ وہ کون سی بات یا سدھانت ہو سکتا ہے۔ جو ان کی سمجھ اور بدھی کے لئے گراہیہ ہو۔ یہ بات ہم کو منشوں کی کرمک اُنتی پر دھیان رکھنے سے بھلی بھانتی ودت ہوتی ہے۔ کہ جس منش نے ابھی پہلی ہی پستک نہیں پڑھی۔ اس کے سامنے یدی کوئی اُچیہ کوٹی کا گرنتھ رکھ دیا جائے۔ تو وہ کیا خاک سمجھے گا۔ اور اسی طرح وہ ماسٹر جو ہائی کلاسز کو پڑھاتا ہے۔ یا وہ پروفیسر جو کالج میں تعلیم دیتا ہے۔ اگر اس کو ابتدائی درجہ کے طلباء کو پڑھانے کا کام دے دیا جائے۔ تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہ ہم منشیوں کی اوستھا میں بالکل درست ہے۔ اس کا علم اس کی عقل دگیان سب کچھ محدود ہے۔ اس لئے ہم حالات اور اوستھا کے انوکول اپنی ہر ایک چیز میں تبدیلی کرتے رہتے ہیں۔

وہ سروگیہ اور سروشکتیمان پرماتما تو ایک ایسی چیز بنا سکتا ہے جو ہر اوستھا اور ہر حالات میں پرتیک منشی اتھوا پدارتھ کو سمان روپ سے لابھ پہنچانے والی ہو۔ پرنتو ہم ایسی کوئی چیز نہیں بنا سکتے۔ ہمارا پرتیک کاریہ اوستھا اور پرستھتی کے انوسار بدلتا رہتا ہے۔ یہی منش کرت اور پربھو کرت ستوؤں (پدارتھوں) میں انتر ہے۔ بالکل یہی حال اُپدیشکوں اور ان کے کام کا ہے۔ یدی ہم اس کو پستک کی اُپما دیں۔ تو اور بھی اُپیکت ہو گا۔ کہ ان میں سے کوئی پہلی کتاب ہے۔ کوئی دوسری اور تیسری پستک ہے۔ جو پڑھنے والوں کی یوگیتا اور گیان اتھوا آدی کی درشٹی سے رکھنے چاہئیں۔ جس طرح پرتیک کلاس کے بالک کو ایک ہی گرنتھ نہیں پڑھایا جاتا۔ بلکہ ان کی یوگیتا اور شکشا کے انوسار پاٹھ پستکوں میں بھی وردھی ہوتا رہتا ہے۔ ایسے ہی اُپدیشک کی بھی ... پاٹھ پستک ہے۔ جس کو شروتاؤں کی یوگیتا انوسار اُسے دینا چاہئے۔ پرنتو میرا مطلب یہ کبھی نہیں ہے۔ کہ جو درجہ ایک کے ... اس درجہ والے گھٹیا ہیں۔ یا درجہ دو والے تین سے نیچے ہیں۔ اگر اس آدی ...

تو کام میں بڑی رکاوٹ پیدا ہو گی۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ پر سب سمان روپ سے اوشیک اور برابر سمجھے جانے چاہئیں۔ ہاں تو یوگیتا اور قابلیت کے لحاظ سے کبھی سارے منش سمان نہیں ہو سکتے۔ ان میں تو انتر رہا ہے۔ اور رہے گا۔ پرنتو ہمیں کاریہ کی درشٹی اور کامیابی و ناکامیابی کے پہلو سے اس کو دیکھنا چاہئے۔ میرے خیال میں ایک وہ ماسٹر جو پہلے درجے کے چھوٹے بالکوں کو قابلیت اور محنت کے ساتھ پڑھاتا ہو۔ اور ان میں پڑھنے آگے بڑھنے۔ اور یوگیہ بننے کی لگن پیدا کر دیتا ہو۔ اس کے کام کی اہمیت اور خوبی ایک اس پروفیسر سے (جو ودیا پراپتی کے اُچھک نوجوانوں ہیں) گیان اور وگیان کی تعلیم دیتا ہے ہرگز کم نہ ہونی چاہئے۔ دماغی اور علمی قابلیت میں بے شک فرق ہو۔ مگر کام کی اہمیت۔

خوبی کامیابی اور ناکامیابی کے لحاظ سے وہ ماسٹر بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ اس نے ایسے بچوں میں جو کھیل کود۔ سیر و تفریح کے شوقین تھے۔ گیان پراپت کرنے کی لگن پیدا کر دی۔ اور پروفیسر نے کیول گیان دیا ان کو جن میں گیان پراپتی کی پیاس پہلے ہی سے اُنہیں کی جا چکی تھی۔

اس لئے ان پرارمبھک شرینیوں میں کام کرنے والوں کو نیچے درجہ کا یا چھوٹا سمجھنا میرے وچار میں سخت غلطی ہوئی۔ بلکہ کاریہ کی درشٹی سے دونوں کو سمان روپ میں ان پرتشٹھا کا پاتر سمجھنا چاہئے۔ ہاں کیول پربندھ کرتاؤں کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے۔ کہ کون کاریہ کرتا کس ستھان کے لئے اُپیکت ہے۔ کیونکہ بغیر موقع شناسی کا خیال کئے ہوئے اس طرز عمل پر کام کر کے کامیابی حاصل کرنا مشکل ہے۔

جیسا کہ ہم پور دکھا آئے ہیں۔ کہ اس طرز عمل سے ممکن ہے۔ کہ اخراجات میں کچھ اضافہ ہو۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو کام یا کامیابی حاصل ہو گی۔ وہ کہیں ٹھوس اور بہترین ہو گی۔ اس لئے کسی بہتر تجویز پر جو وید پرچار میں بہت وسترت اور ٹھوس فوائد کی حامل ہو۔ کیول تھوڑے سے ادھک ویے (خرچ) کے بھئے سے ملتوی رکھنا یا بروئے کار نہ لانا کسی طرح بھی جائز نہیں کہا جا سکتا۔ اور اخراجات کی زیادتی بھی کوئی خاص نہیں ہے۔ یہ محض چند یوم کی بات ہو گی۔ کیونکہ آپ دیکھیں گے پرچارکوں کے سماجوں میں سمیہ پر نہ پہنچنے کی وجہ سے سماجوں کو سبھا سے جو شکایتیں ہوتی ہیں۔ اور جس کا بہت بڑا پربھاؤ سبھا کی آمدنی ارتھات وید پرچار فنڈ آدی پر پڑتا ہے۔ وہ اس طریق عمل سے سماجوں کو نہ ہو گی۔ جس کا اثر سبھا کی آمدنی پر بھی بہت ہی خوشگوار ہو گا۔ اور اس صورت میں یہ بھی بہت ممکن ہے۔ کہ وید پرچار کی کوئی رقم سال کے انت تک بقایا نہ رہے۔

مجھے امید ہے۔ کہ میرے اُپدیشک اور پرچارک بھائی نیز پربندھ کرتا اودھا شیہ ...

ضرورت ہے

ایک ۵۵ ورشیہ کھتری ودھر کے لئے ایک جیون سنگنی ودھوا (وغیرہ) کی اوشیکتا ہے۔ جس کی عمر تیس ۳۰ سے چالیس ۴۰ برس تک ہو۔ اس کا نیک چلن۔ سوشیل اور سوسنتھ ہونا ضروری ہے۔ ہندی پڑھی لکھی کو ترجیح دی جاوے گی۔

K معرفت پرکاش - لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

SuLeman Umar & Co.

SANSKRIT SELF TAUGHT

سنسکرت سوئم شکشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھاکئی سکول انسپکٹروں نے اسکی زوردار سفارش کی ہے اس کے پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین ۳ حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کی پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (عہ) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاکخرچ معاف۔

ناشر:- اجپال اینڈ سنز بک سیلرز - انارکلی لاہور

حیدرآباد ستیاگرہ اور ہمارا کرتویہ

(لیکھک:- لالہ دیوی چند جی ایم-اے پردھان دیانند سالویشن مشن)

چھ سال کے انتظار - خط و کتابت و میموریل بھیجنے کے بعد جب ہماری شنوائی سر اکبر حیدری یا نظام صاحب کے حضور میں نہ ہو سکی - جب تمام آئینی ذرائع ناکارہ ثابت ہوئے - تو بہت سوچ وچار کے بعد شولاپور میں آریہ کانگرس منعقد کی گئی - تاکہ اس بات پر وچار کیا جائے - کہ ریاست حیدرآباد کے ہندو آریوں کی تکالیف - مصائب و شکایات کا ازالہ کس طرح کیا جا سکتا ہے -

ہمارے سامنے دو ہی راستے تھے - یا تو ہم خاموشی سے ان تمام سختیوں کو برداشت کرتے رہیں - جو کہ ریاست کے ہندو دیر سے برداشت کر رہے تھے - یا مرد میدان بن کر اپنے حقوق کے لئے جنگ کریں - اور ستیہ آہنسہ کے ہتھیاروں کو ہاتھ میں لے کر ستیاگرہ جاری کریں - چنانچہ کانگرس نے شولاپور میں فیصلہ کیا ہے - کہ ستیاگرہ جاری کیا جائے - بعض لوگوں کا خیال ہے - کہ آریہ کانگرس نے ستیاگرہ کا اعلان کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے - ابھی مدت اور ٹھیرنا چاہئے تھا - میں اُن کے ساتھ متفق نہیں ہوں - ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا - ہماری مذہبی مجلسی اور سیاسی آزادی کو کچلا جا رہا تھا - ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے - ایسی حالت میں سوائے ستیاگرہ کے دوسرا کوئی علاج نہ تھا - بعض بھائیوں کا خیال ہے - کہ سٹیٹ کانگرس کا پولٹیکل حقوق کی تحصیل و ذمہ دار گورنمنٹ حاصل کرنے کے لئے جو اندولن تھا - اسی میں آریہ سماجیوں کو حصہ لینا چاہئے تھا - اور علیحدہ اپنے مذہبی حقوق کے لئے جدوجہد نہیں کرنی چاہئے تھی - ایسے لوگوں سے بھی میرا اتفاق نہیں - شخصی طور پر ریاست کے آریوں کو اب بھی آزادی ہے - کہ جو کانگرسی ذہنیت رکھتے ہوں وہ کانگرس کے اندولن میں شامل ہوں - لیکن آریہ سماج ایک مذہبی جماعت ہونے کی حیثیت سے کانگرس کے ستیاگرہ میں اس کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوا بھی شامل نہیں ہو سکتا - ہندوستان کے آریہ سماجی اپنے مذہبی حقوق کی جنگ لڑانے کی ذمہ واری ریاست کی کانگرس پر نہیں ڈال سکتے - کانگرس ایک غیر مذہبی جماعت ہوتی ہوئی کسی کے مذہبی حقوق کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتی - کانگرس سے مذہبی حقوق کے لئے جنگ کرنے کی درخواست کرنا کانگرس کی پوزیشن کو خراب کرنا - اور آریہ سماج کی بزدلی و کمزوری کا ثبوت دینا ہے -

اس کے بعد

ہم دُنیا کو دکھانا چاہتے ہیں - کہ آریہ سماج ایک زندہ سوسائٹی ہے - اور اپنے مذہبی حقوق کے لئے ہر ممکن قربانی کر سکتی ہے - لہٰذا کانگرس کے اندولن سے علیحدہ طور پر مذہبی حقوق کے لئے ستیاگرہ جاری کرنا آریہ سماج کے لئے لازمی تھا - جب ہمارا ستیاگرہ ختم ہو جائیگا - پھر ہر ایک آریہ سماجی کو اجازت ہوگی - کہ وہ کانگرس یا ہندو سبھا کے ستیاگرہ میں شامل ہو جائے -

بعض لوگ کہتے ہیں - کہ آریہ سماج کا ستیاگرہ فرقہ دارانہ ہے - یہ خیال باطل ہے - اگر صداقت - اصول - مذہبی آزادی کے لئے جنگ کرنا فرقہ دارانہ جنگ ہے - تو بے شک ہم اس الزام کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں - سیاسی آزادی سے پہلے مذہبی آزادی کا ہونا لازمی ہے - ہماری یہ جنگ پولٹیکل آزادی کی جنگ کا پیش خیمہ ہے - اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے - اگر نظام گورنمنٹ ہمارے سامنے جھک گئی - تو کانگرس کو اپنی ذمہ دار حکومت کی ایجی ٹیشن میں بہت مدد ملے گی -

ہماری جنگ نظام راجیہ - نظام صاحب کی شاہی ذات - ان کے خاندان - اور اسلام کے خلاف نہیں - ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں - کہ ہمیں پرچار کی آزادی ہو - سماج مندر تعمیر کرنے - ہون کنڈ بنانے - اوم کا جھنڈا لہرانے - سکول کھولنے - آریہ سماجیں قائم کرنے - غیر ہندوؤں کو پریم و اُپدیش سے بغیر دباؤ و لالچ کے ہندو بنانے کی اجازت ہو - جس طرح مسلمانوں کو تبلیغ کی اجازت ہے - ویسے ہی آریہ سماجیوں و ہندوؤں کو بھی ویدک دھرم کی اشاعت کی آزادی ہونی چاہئے - تمام پابندیاں جو ہماری مذہبی آزادی پر عائد ہیں وہ ختم کر دی جاویں - جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوتے ہماری جنگ جاری رہے گی - کوئی جیتا جاگتا زندہ نہیں رہ سکتا جو قربانی سے گریز کرے - آریہ سماج پر جب کبھی پہلے بھی مصیبت آتی رہی ہے - وہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کرتا رہا ہے - پٹیالہ کیس سے ہم نہیں گھبرائے مانڈلے کی جیل سے ہم نہیں ڈرے - سرکاری خفیہ احکام سے کہ آریہ سماج پولٹیکل جماعت ہے - ہم پست ہمت نہیں ہوئے -

اٹل وشواس

رشی کے مشن - وید کی صداقت پر اٹل وشواس نے ہمیں تمام کاموں میں چلنا پردان کی - اور ہمارا وشواس ہے - کہ حیدرآباد کے معاملہ میں ہم ضرور کامیاب ہوں گے - کیونکہ ہمارا اندولن صداقت اور آہنسا پر مبنی ہے - اس لئے ہمارا اندولن لیشن ماتر بھی فرقہ داری کی سپرٹ لئے ہوئے نہیں -

پنڈت جواہر لال نے لدھیانہ میں اپنے بھاشن میں حیدرآباد کے متعلق ٹھیک کہا - کہ "اس ریاست میں آزادی چھینے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - کیونکہ یہاں تو لبرٹی کا سوال صفر کے برابر ہے - آریہ سماج سول لبرٹی کے لئے لڑ رہا ہے" -

کیا کانگرس کا فرض نہیں - کہ اب جبکہ آریہ سماجی ایک ریاست میں اپنے سول و مذہبی حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں - جو کہ غیر قومی کام نہیں ہماری امداد کرے -

میرے خیال میں لدھیانہ کانفرنس نے حیدرآباد کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس کرنے میں سخت غلطی کی ہے - اور ہمیں اس کے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہئے - ہمارا یہ ستیاگرہ ایک قسم کی جنگ ہے - جس میں روحانی بل - تپسیا - تیاگ جسمانی و مالی قربانی کے ہتھیار استعمال ہوتے ہیں - اس جنگ میں توپیں - ہوائی - جہاز - بندوقیں رفلیں - پستولیں - برچھیاں اور تلواریں استعمال نہیں ہوتیں - جنگ کا اعلان کیا جا چکا ہے - بگل بج چکا ہے - پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند ہیں - اور ان کے ساتھ دو ہزار آریہ بھائی بھی - کیا اب ہم آرام کی نیند سو سکتے ہیں یا اس بات پر بحث کر سکتے ہیں - کہ ستیاگرہ کرنا چاہئے تھا یا نہیں - اب تو — "ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب" والی بات ہے - اب یہ وچار کرنا چاہئے - کہ ہمارا فرض کیا ہے - اب ہمیں حیدرآباد میں اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے جدوجہد کو جاری رکھنا چاہئے - ہر آریہ سماج کے ہر ممبر کا فرض ہے - کہ وہ دھن اکٹھا کرے - اور جمع کر کے اپنے پاس نہ رکھ چھوڑے - بلکہ فوراً ہی منتری ستیاگرہ سمتی شولاپور یا اپنے صوبہ کی پرتی ندھی سبھا کو بھیج دیوے - دھن جمع کرنے کے بعد بھیجنے میں تاخیر نہ ہونی چاہئے - اس وقت بھارت ورش میں آریوں کی تعداد ۱۵ لاکھ ہے - ستر ہزار ودیارتھی ہمارے انسٹی ٹیوشنوں میں پڑھ رہے ہیں - اگر اپنے خرچ سے ایک ایک پیسہ روزانہ بچا کر ہر ایک ودیارتھی ستیاگرہ کمیٹی کو بھیجے - تو ایک ہزار روپیہ روزانہ ہم کو مل سکتا ہے -

سنستھاؤں کو چاہئے - کہ اپنے جمع شدہ خزانوں میں سے اس کام کے لئے دھن دیں - سکولوں - کالجوں - پاٹھ شالاؤں - گوروکلوں کے ادھیکاریوں اور ودیارتھیوں کو اپنے اخراجات کم کر کے اس کام کے لئے دھن دینا چاہئے - ہماری ماتاؤں - بہنوں و استریوں کو اپنے کپڑوں اور کھانے کے اخراجات سے روپیہ بچا کر شولاپور بھیجنا چاہئے - آل انڈیا دیانند سالویشن مشن نے یہ فیصلہ کر دیا ہے - کہ جو کرمچاری اس مشن کا شولاپور جانا چاہے جا سکتا ہے - اس کو ڈیوٹی پر سمجھا جاوے گا - چنانچہ لالہ ہرلیشچندر بی - اے - بی - ٹی وہاں پہنچ گئے ہیں - پنڈت نندلال روانہ ہو رہے ہیں - جب دوسروں کیلئے شولاپور سے حکم آئے گا - وہ بھی چلے جائیں گے - مشن یہ بھی وچار کر رہا ہے - کہ پچاس روپے ماہوار آریہ ستیاگرہ سمتی کو دئیے جایا کریں - اگر ہم نے اس وقت دل کھول کر ستیاگرہ تحریک میں امداد نہ کی - تو ہمیں ہمیشہ کے لئے پچھتانا پڑے گا - جن لوگوں و سنستھاؤں نے اس کام میں حصہ نہ لیا - ہمیشہ کے لئے کلنک کا ٹیکہ ان کے ماتھے پر رہے گا -

آریہ سماج کے اتہاس میں اپنے جیون کا ثبوت دینے کا یہ نادر موقعہ ہے - بھگوان ہماری آزمائش کر رہے ہیں - یہ ہمارا کام ہے - کہ ہم یہ ثابت کریں - کہ آریہ سماج زندہ جماعت ہے - اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا -

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں

۳۱ مارچ تک

شمالی ہندوستان کا مشہور دواخانہ امرت دھارا فارمیسی اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں اپنے ۳۸ ویں سالانہ جلسہ پر ماہ مارچ میں اپنی قیمتی مجرب اَدویات متعلقہ جملہ امراض بالخصوص ذیابیطس ناطاقتی - پایوریا وغیرہ پر بھاری رعائت دیتا ہے - چنانچہ تقریباً کُل امراض کی ایک دوا "امرت دھارا" اور اس کے مرکبات (بام - مرہم - لوشن وغیرہ) نیز کشتہ سونا و ہیرا پچیس ۲۵ فیصدی رعائت پر اور اپنی پانچ سو ادویات اور پانچ درجن کتب

پچاس فیصدی رعائت پر دیتا ہے!

سال بھر میں ایک ہی بار سنہری موقع ہے

وہ لوگ جو اپنی جوانی کی خامیوں اور کمزوریوں کو دُور کرنا چاہتے ہیں - جن کو اپنے کُنبے کی صحت اور تندرستی کا ہمیشہ خیال ہے - وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - یہ مارچ کا مہینہ سال بھر میں ایک بار آتا ہے ؛

آج ہی یہ کوپن پُر کر کے بذریعہ ڈاک بھیجدیں!

بخدمت مینجر صاحب امرت دھارا فارمیسی - لاہور (۲۹)

جناب من!

براہِ نوازش اپنی فہرست اَدویات اور اَمراض مخصوصہ مَردمان اور ان کا علاج بذریعہ ڈاک مفت بھیجدیں ؛

نام ....

پتہ ....

....

ایک اور بھاری بچت

ماہ مارچ کے اندر روپیہ جمع کرا دینے سے آپ یہ تمام اَدویات سارا سال بھر جبتک آپ کی رقم ختم نہیں ہو جاتی - اسی رعائت پر منگوا سکتے ہیں۔

امراض مخصوصہ مردمان اور ان کا علاج، اور فہرست اَدویات و کتب مفت منگوائیے!

ڈاک کا پتہ امرت دھارا لاہور

شہید دھرم پرکاش کا قاتل بری

کلیانی میں مہاشہ دھرم پرکاش کو پچھلے دنوں قتل کر دیا گیا تھا۔ اس مقدمہ میں ایک مسلمان عمر نامی ماخوذ تھا۔ ۲۲-۲-۳۹ کو اُسے بری کر دیا گیا ہے۔

نظام سٹیٹ سے ہجرت

(شولاپور ۲۷ - فروری) شہری آزادی پر لگی ہوئی پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر لاتور کے کئی گھرانوں نے ہجرت کر کے برطانوی علاقہ میں رہائش اختیار کر لی ہے۔

مسٹر کرشن مورتی کے وچاروں کی مذمت

سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و دوسری مذہبی سوسائٹیوں کی طرف سے ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ مسٹر کرشن مورتی کے ناستکتا کے خیالات کی مذمت کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

"اوم منڈلی" کے خلاف ستیاگرہ

"اوم منڈلی" کے خلاف ایجی ٹیشن نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ پانچسو کے قریب اشخاص نے پتھروں سے منڈلی پر حملہ کر دیا۔ ستیاگرہ کمیٹی کے پردھان سادھو وسوانی نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اور زور دیا۔ کہ منڈلی کو خلاف قانون قرار دے دیں۔ اور لڑکیوں کو وارثان کے حوالے کرا دیں۔

پنڈت دتاترے پرشاد کے لیکچر

لاہور میں ۲۶ - فروری کو گوروودت بھون میں اور ۲۲ - فروری کو وچھوالی میں "حیدر آباد کے آریہ" کے مضمون پر پنڈت دتاترے پرشاد کے مؤثر لیکچر ہوئے۔ جن میں آپ نے اعداد و شمار کے ذریعہ ریاست میں ہندوؤں کی حالتِ زار کا نقشہ کھینچا۔ اور آریہ سماج کی شکایات بیان کیں۔

دیال باغ کے ٹیکنیکل کالج بند

۲۱ - فروری سے دیال باغ کے ٹیکنیکل کالج کے ایک سو طلباء نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ وجہ بورڈنگ کی بدانتظامی اور بدسلوکی بیان کی جاتی ہے۔ منتظمین نے کالج کو بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

کنور چاند کرن ۵ - مارچ کو ستیاگرہ کریں گے

(شولاپور ۲۶ - فروری) آریہ ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا ستیاگرہ کے لئے ۵ - مارچ کو جائیں گے۔ ایک ملاقات میں آپ نے کہا۔ کہ ہولی کے پوتر دن میں نظام راجیہ میں سختیوں کے خلاف ستیاگرہ کرنے جاؤں گا۔ ان کے ساتھ ننّو والنٹیر ہوں گے۔ اور آپ شولاپور کی طرف سے ریاست میں داخل ہوں گے۔ ایک آل انڈیا جتھا کل روانہ ہو گیا۔ ریاست حیدر آباد کے بڑوا در سندھ کا ایک جتھا پہنچ گئے ہیں۔

پنجاب کے ہندو لیڈروں کا ڈیپوٹیشن حیدر آباد کو

راجہ نریندر ناتھ نے سر اکبر حیدری کو ایک خط کے ذریعہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ پنجاب کے سرکردہ ہندو لیڈروں کو ریاست حیدر آباد کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ مجوزہ ڈیپوٹیشن میں راجہ نریندر ناتھ کے علاوہ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ۔ رائے بہادر بدری داس۔ اور رائے بہادر لالہ درگا داس شامل ہوں گے۔ یہ تجویز حیدر آباد کے مسلم ڈیپوٹیشن کے اس اصرار پر کہ ڈاکٹر گوکل چند حیدر آباد جا کر حالات کا مشاہدہ کریں کے نتیجہ کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ ڈیپوٹیشن دربار پر زور دے گا۔ کہ وہ آریہ سماجیوں کی شکایات دُور کر دے۔

قسمت آزمائی کا نادر موقعہ — تھوڑی دیر کی محنت کا نتیجہ

مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام

ہر کام دیانتداری سے ہوگا۔ تجربہ شاہد ہے

انعامات (۱) مبلغ سات ہزار روپیہ بالکل ٹھیک حل کرنے والے شخص یا اشخاص کو ملے گا۔ (۲) دو ہزار روپیہ سب سے زیادہ حل بھیجنے والے شخص کو ملے گا۔ (۳) مبلغ ایک ہزار روپیہ اس شخص کو ملے گا جس کا ٹھیک حل ہو بہو ہمارے سر بمہر حل سے ملتا ہوا سب سے پہلے ہمارے دفتر میں موصول ہوگا۔

14		
	12	
		10

حل کیا کرنا چاہیے؟ دئے ہوئے نو خانے والے مربع میں ایک سے لے کر ایک حد تک کے ہندسوں کو اس طریقہ سے رکھیئے۔ کہ تینی ہندسوں کی لائن کو چاہے کسی طرف سے لیویں۔ جواب چھتیس ۳۶ آوے۔ کسر اور صفر استعمال نہیں ہوگی۔ کوئی ہندسہ دوبارہ استعمال نہیں ہوگا۔

شرطیں فیس داخلہ ہر حل کے واسطے آٹھ آنہ (۸ر) فی حل کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیئے۔ منی آرڈر کوپن پر اپنا پتہ لکھنا چاہیئے۔ ٹھیک حل ایڈیٹر صاحب کے پاس سیل بند کر کے رکھ دیا ہے۔ حل الگ کاغذ پر بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ ٹھیک حل ۲۰ - پانچ حل ۱۶ - مارچ تک ڈاک میں ڈال دینے چاہئیں۔ اس کے بعد کوئی حل منظور نہیں ہوگا۔ ٹھیک حل کو شائع کرا دیا جائیگا۔ جنرل مینیجر صاحب محمہ کا فیصلہ قطعی اور قانونی طور پر قابل تسلیم ہوگا۔ اس کمپیٹیشن کی یہ واضح شرط ہے۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔ انعام کی رقم بعد وضع اخراجات نکل ٹھیک حل کرنیوالے ان اشخاص میں تقسیم ہوگی۔ جن کے حل ہمارے سر بمہر حل سے ہو بہو خانہ در خانہ ملیں گے۔ انعام کی تقسیم موصول شدہ حلوں کی تعداد کے مطابق ہوگی۔ **گارنٹی** - ہر ٹھیک حل بھیجنے والوں کو کم از کم ساٹھ روپیہ انعام ضرور ملے گا۔ اور سب سے زیادہ حل بھیجنے والے شخص کو بھی پچاس روپیہ کی گارنٹی ہے۔ ہر ایک شخص جتنے حل چاہے بھیج سکتا ہے۔ حل اور منی آرڈر بھیجنے کا پتہ :-

دی رائل رینگل وکٹوریہ کمپنی (کمپیٹیشن ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸) ساڈھورہ (پنجاب)

ستیاگرہ سماچار

— ریاست کی حد پر تعینات کی گئی پولیس ہر مسافر کی تلاشی لیتی ہے۔

— ستیاگرہ سمتی نے پروپیگنڈا کی غرض سے پیدل جتھے گرفتاری کے لئے بھیجنے کا نشچے کیا ہے۔

— پنڈت منشور دیو اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ستیاگرہ جاری رہنے تک ۵ روپے ماہوار دینے کا نشچے کیا ہے۔

— حیدر آباد ہندو مسلم فساد سمبندھی مقدمہ قتل کے ۴۴ ہندوؤں کو کالے پانی کی سزا ہوئی ہے۔ ملزم غلام حسین بری کر دیا گیا ہے۔

— لائلپور کے ساٹھ ۶۰ سالہ بزرگ لالہ گوماندنہ رام نے ستیاگرہ میں نام لکھا دیا ہے۔

— لائلپور سے تین سو روپیہ ماہوار ستیاگرہ فنڈ میں جا رہا ہے۔

— راولپنڈی آریہ سماج نے دو ہزار روپیہ ستیاگرہ فنڈ میں بھیجا ہے۔

— آریہ سماج دار السلام (افریقہ) نے پانسو ۵۰۰ روپیہ بھیجا ہے۔

— ستیاگرہ سمتی نے ہر ماہ کی ۲۲ - تاریخ کو حیدر آباد دوس منانے کی اپیل کی۔

— لالہ سندر ابن سوندھی پردھان جالندھر سماج نے پچاس ۵۰ روپیہ ماسک دینا سویکار کیا ہے۔

— "امرت بازار پترکا" و کئی دوسرے اخباروں نے حیدر آباد کے متعلق کانگرس م

مسلم ڈیپوٹیشن کا گمراہ کن پروپیگنڈا

(شولاپور ۲۸ - فروری) پنڈت بنسی لال منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ نے ریاست حیدر آباد کے مسلم ڈیپوٹیشن کے اس گمراہ کن پروپیگنڈا کی جو اس نے یہ کہہ کر شروع کر رکھا ہے۔ کہ ریاست کے ہندو کو گورنمنٹ سے کوئی شکایت نہیں سخت مذمت کی ہے۔ اس پروپیگنڈا کا جواب دینے اور اس کے اثر کو زائل کرنے کیلئے پنڈت دتاترے پرشاد آریہ نیتا نظام راجیہ پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ پروگرام صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرماویں۔

Digitized by eGangotri

حیدرآباد ستیاگرہ اور مہاتما گاندھی

(آچاریہ رام دیو کو مہاتما جی کی چٹھی)

آچاریہ رام دیو جی نے ذیل کا بیان جاری کیا ہے :-

آریہ سماج میں جیون ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ ہر ایک امتحان میں یہ پاس ہوا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا تھا۔ اس وقت لوگ کہتے سنائی دیتے تھے۔ کہ اب آریہ سماج کے انتم دن آ گئے ہیں۔ لاہور کے بشپ صاحب نے مہاتما ہنس راج کے پاس سندیش بھیجا تھا۔ کہ "اگر آپ چاہیں۔ تو میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کو بچا دوں"۔

مہاتما ہنس راج نے یہ بات مجھ سے کی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ "چاہے پھانسی کے تختے پر لٹکنا پڑے۔ میں سماج میں جانا بند نہیں کروں گا"۔

پھر پٹیالہ کا مشہور مقدمہ آیا۔ اس وقت مہاتما منشی رام اور سورگیہ لالہ دوارکا داس پٹیالہ میں تھے۔ اور میں بھی وہیں تھا۔ میں نے مہاتما منشی رام اور لالہ دوارکا داس کی باتیں سنیں۔ اور لالہ نند لال جی کی بہادری دیکھی۔ اور غریب آریہ سماجیوں کا عدالت میں جوش بھی دیکھا۔ اس وقت مجھے نشچے ہو گیا۔ کہ رشی دیانند کا پودا خطرے میں نہیں۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت لاہور وچھووالی کے انسو بہہ۔ مہاتما منشی رام جی نے گرج کر کہا۔ کہ "تمہارا یہ پرکاش ہمارے دلوں میں امرٹ اکشروں میں لکھی ہوئی ہے۔ کس کی شکتی ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں سے اس کو نکال سکے"۔

پھر وہ بلا ٹل گئی۔ اور آریہ سماج کی شکتی اور بھی بڑھ گئی +

الہ آباد کانگریس کے موقعہ پر سر آغا خاں نے کوشش کی۔ کہ آریہ سماج کے خلاف کانگریس اور گورنمنٹ دونو ہو جائیں۔ لیکن ان کو بھی منہ کی کھانی پڑی۔ اب سر اکبر حیدری اور کئی کوتاہ اندیش فرقہ پرست مسلمان حیدرآباد ریاست کی ...... طاقت کے آدھار پر آریہ سماج کو کچلنا چاہتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج زندہ ہے۔ ہمالیہ سے ساس کماری تک سب آریوں میں سنٹے جیون کا سنچار ہو گیا ہے۔ کالج اور گوروکل پارٹی دونو مل گئی ہیں۔ سارے آریہ سماجی آریہ سماج روپی ماتا کی رکھشا کے لئے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ آریہ سماجیوں کے ہردہ میں کیول ایک بھاؤ ہے۔ کہ کسی پرکار بھی رشی کے نام اور مان کی رکھشا کریں۔ اور آریہ سماج پر مر مٹیں۔ اس لئے میری آشائیں بڑھ گئی ہیں۔ کیونکہ اس وقت نہ ہی مہاتما منشی رام ہمارے درمیان ہیں۔ اور نہ ہی مہاتما ہنس راج۔ لیکن دیانند کی سپرٹ زندہ ہے۔ اگرچہ بجلی کے دو بڑے بمپ اس وقت نہیں جل رہے۔ تو کیا ہوا۔ پاور ہاؤس تو موجود ہے۔ آریہ سماج کے کبینٹ پتا مہ شری نارائن سوامی جی بیڑیاں

انصاف پر مبنی ہیں۔ ڈاکٹر پٹا بھی سیتا رامیہ نے کھلے بندوں اعلانیہ کہہ دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندولن میں فرقہ داری کی بو بھی نہیں ہے۔ سر اکبر حیدری چاہے کچھ ہی کیوں نہ کہیں۔ مہاتما گاندھی جی نے میرے خط کا جواب دے دیا ہے۔ ان کے سکریٹری مسٹر پیارے لال نے لکھا ہے۔ کہ:-

"شری رام دیو جی۔ باپو جی کو آپ کا پتر ملا۔ دونو پرشنوں کے بارے میں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ بندے ماترم کے وشے میں انہوں نے اپنا فیصلہ آزادانہ طور پر سوچ وچار کر کیا تھا۔ واضح ہے۔ کہ بندے ماترم گانے کی وجہ سے حیدرآباد سے نکالے ہوئے طالب علم باعزت ناگپور کے کالجوں میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔ حیدرآباد کے بارے میں آریہ سماج کا ستیاگرہ ان کی مرضی کے بغیر ہی شروع ہوا تھا۔ ان کی خواہش پر کبھی یہ بات چھیڑی بھی نہ گئی تھی۔ انہوں نے سٹیٹ کانگریس کو ستیاگرہ واپس لینے کا مشورہ ضرور دیا ہے۔ مگر یہ مولانا صاحب کے کہنے پر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ دھارمک اور راج نیتک پرشنوں کا مجموعہ کرنے سے دونو کو ہانی ہو سکتی ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے ایک ستیاگرہ کے بنیادی اصول کا سہارا لیا ہے۔ آشا ہے۔ کہ آپ کی طبیعت اچھی ہو گی"۔

(سیوک پیارے لال)

مہاتما گاندھی جی نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا ستیاگرہ دھارمک ہے۔ راج نیتک نہیں۔ سر اکبر حیدری کی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔ میں نے اس خط کا جواب ان کو دے دیا ہے۔ اور ان سے پراتھنا بھی کی ہے۔ اور آریوں کی مجبوریوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مجھے ایک آریہ بھائی کا خط ملا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج پر اوقت بہت سختی ہو رہی ہے۔ اس سے ادھک آریہ سماج پر اور کون سا آپت کال ہو گا۔ پرنتو آپ کی چپ کو سارا آریہ جگت بہت دکھ کے ساتھ محسوس کر رہا ہے۔ آریہ سماج کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ پنجاب آریہ سماج کا گڑھ ہے۔ اور اس کے ایک لیڈر کی گرج کہیں سنائی ہی نہ دے۔ کتنے دکھ کی بات ہے۔ ہمیں مکمل طور پر

پہن کر جیل میں پہنچایا کرتے ہیں۔ گوروکل کے ننھے برہم چاری بھی ستیاگرہ میں شامل ہیں۔ ہر وقت ہمارے منہ سے دیدمنتر نکلیں گے۔ جن کو ایشور پر بھروسہ ان کو کوئی انسان نہیں دبا سکتا۔ آریہ پُرشو دیانند پر وشواس رکھو۔ اور دیانند اور اپنے پربھو کی شرن میں آؤ۔ تمہارا بال بھی بیکا نہ ہو گا نہ ہو سکتا ہے +

کانگریس بھی بل رہی ہے۔ کیونکہ آخر کانگریس کا نیتا ایک مہاتما ہے۔ اس کے دل میں وید اور آریہ سنسکرتی کے لئے پیار ہے۔ جواہر لال جی بدل چکے ہیں۔ لدھیانہ کانفرنس میں کئی کوتاہ اندیش لوگوں کی سعی کے باوجود پاس کر دیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے مطالبات

منتری سارودیشک سبھا کی چٹھی وائسرائے کے نام

(دہلی ۲۳ - فروری) پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے ۱۱ - فروری کو وائسرائے کی خدمت میں جو چٹھی بھیجی تھی۔ وہ پرکاشت کر دی گئی ہے۔ پروفیسر سدھاکر نے وائسرائے کو لکھا۔ کہ "آل انڈیا آرین کانگریس شولاپور نے مسٹر اینے کی صدارت میں جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ انہیں آپ کے غور و خوض اور ضروری کاروائی کے لئے آپ کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ میں نہایت ادب سے آپ کی توجہ چوتھے ریزولیوشن کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جس میں ان پابندیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کو یہاں کے ہندو خصوصاً اور آریہ سماجی بُری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے۔ کہ اس ریزولیوشن کو پڑھنے سے آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ کس طرح آریوں کو ان کے دھارمک سنسکار اور مذہبی رسوم کی ادائیگی سے روکا جاتا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ ملک معظم کے نمائندہ کی حیثیت سے آپ ہندوؤں کی تکالیف کی تحقیقات کرنے کے لئے ضروری کاروائی کریں گے۔ اور ان کے ساتھ انصاف کرانے کے لئے اپنے اختیارات کو استعمال کریں گے۔ میں یہ کہنے کی جرأت بھی کرتا ہوں۔ کہ کسی سماج کو اس کے دھارمک رسوم ادا کرنے کی اجازت نہ دینا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ریاست کا نظم و نسق ٹھیک نہیں۔ اس لئے برطانوی گورنمنٹ کو اختیار ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں مناسب کاروائی کرے۔ آخر میں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ریاست کے ہندو اس آزمائش کے موقعہ پر آپ کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں" +

نوک جھونک

بقیہ صـ ۸

اگر یہ عذر مان بھی لیا جائے۔ تو بھی سوال یہ ہے۔ کہ وہ کون سا گیان ہے۔ جو ان حرکات کے سرزد ہوئے بغیر دیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ انوکھی روحانیت کیا ہے۔ جو اس انوکھی لیلا کے بنا دوسروں کو نہیں دی جا سکتی +

پھر سوال یہ بھی ہے۔ کہ وہ نوجوان لڑکیوں کو ہی کیوں گیان دیتے ہیں؟ بوڑھی عورتوں کو گیان کیوں نہیں دیتے؟ مردوں کو گیان کیوں نہیں دیتے؟ اگر ان کو بھی دیتے ہیں۔ تو کیا ان سے بھی یہی حرکات کرتے ہیں؟

مانا لیکھراج ان سوالوں کا جواب دیں نہ دیں۔ لیکن اس منڈلی کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک سوسائٹی بن گئی ہے۔ جس کے پردھان میں سادھو دسوانی ہیں۔

اب آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

(مزید اگلے انک میں)

آریہ جگت میں حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے جوش وخروش

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

نے ایک تار ہز ہائینس اعظم ریاست کے پردھان کو بھیجا ہے۔ جس میں مہاتما نارائن سوامی جی کو دی گئی قید سخت کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے ۔ (نند سنگھ منتری)

آریہ سماج کربالہ

اتوار مورخہ ۲۲ - جنوری ۱۹۳۹ء کو چار بجے شام اہل ہنود بھٹہ وکربالہ نے "حیدرآباد یوم" رتن آشرم میں زیر صدارت شری ان ہینہ چونی لال صاحب موہن آئی - اے - ایم نہایت جوش وخروش سے منایا۔ حاضری تقریباً ڈیڑھ سو کی تھی - آریہ سناتنی - سکھ اور مسلمان بھائی شامل ہوئے ۔

(رگیان چند منتری آریہ سماج کربالہ)

آریہ سماج لائلپور

(۱) آریہ سماج لائلپور پوجیہ پاد شری مہاتما نارائن سوامی ودیگر ستیاگرہیوں کو جو حیدرآباد میں گرفتار ہوئے ہیں - ہاردک ودھائی دیتا ہے - اور آشا دلاتا ہے - کہ ہر ایک آریہ بھائی اُن کے اس پوتر اُدیش کی پورتی کیلئے تن من دھن نچھاور کرنے کے لئے تیار ہے ۔

(۲) اخبار ریاست دہلی جو ریاستوں کے معاملہ میں ہمیشہ مظلوموں کا پکش لیتا ہے - حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق چندہ فنڈ شائع کرنے پر گورنمنٹ کی ایک ہزار کی ضمانت لینے کی مذمت کرتا ہے - اخبارات کی آزادی پر یہ ناجائز پابندی قرار دیتا ہے - اور اخبار مذکور سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔

آج ہر ایک آریہ بھائی نے پرن کیا کہ جب تک ستیاگرہ جاری رہے گا سپتاہ میں ایک بار اپواس کر کے خرچ کی رقم ستیاگرہ فنڈ میں بھیجی جاوے گی ۔

(لدھا رام منتری)

آریہ سماج گوجرہ

پرستاؤ نمبر ۱ - آریہ سماج گوجرہ کا ہر ایک آریہ نرناری شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے اس یدھ اوستھا میں دھرم رکھشا کے لئے حیدرآباد دھرم یدھ میں کودنے پر انہیں مبارکباد دیتا ہے - اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اپنی اپار کرپا سے ہمارے نیتا شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کو اپنے منتویہ میں سپھلتا پردان کریں - نیز وشواس دلاتا ہے - کہ آریہ سماج گوجرہ کا بچہ بچہ ہر سمبھو تن من دھن سے سہوگ دینے کے لئے

اُدیت ہے ۔

پرستاؤ نمبر ۲ - آریہ سماج گوجرہ کا ہر ایک آریہ نرناری نظام سرکار کی طرف سے آریوں کی دھارمک آزادی کو کچلنے کے رویہ کی پرزور مذمت کرتا ہے - اور خاص کر اس برتاؤ کو جو آریہ سماج کے پرسدھ نیتا اور سچے تیاگی شری مہاتما نارائن سوامی جی کو بیڑیاں پہنانے کا کیا ہے بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ (حاکم رائے منتری)

آریہ سماج رائیکوٹ

آریہ سماج رائے کوٹ کا سپتاہک جلسہ مورخہ ۱۲ - فروری ۱۹۳۹ء پاس کرتا ہے - کہ مہاتما نارائن سوامی جی کی حیدرآباد کی جیل یاترا کو جانے پر اُن کو ہاردک ودھائی دیتا ہے - اور نظام گورنمنٹ کے اس دلسوز خلاف انسانیت سلوک کے برخلاف جو انہوں نے سوامی جی کو بیڑیاں پہنا اور ایک سال کی کڑی سزا دے کر کیا ہے پرزور مذمت کرتا ہے ۔ (منتری)

آریہ سماج بٹالہ

چالیس روپے کا منی آرڈر بٹالہ آریہ سماج اوہری چوک کی طرف سے مہاتما نارائن سوامی ڈکٹیٹر آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے نام کروایا گیا ہے - جب تک ستیاگرہ جاری رہے گا آریہ سماج ہذا ماہوار دھن بھیجتی رہا کرے گی ۔ (ستیہ پال منتری)

ویدک آشرم جوالاپور

حیدرآباد دوس آج بڑے سمارو اور اُتساہ کے ساتھ منایا گیا - مبلغ ساٹھ روپیہ کے علاوہ مبلغ ۱۵ روپے ماسک چندہ ہوا - اس سے پہلے بھی آشرم نواسیوں کی طرف سے سوا دس روپیہ ستیاگرہ کمیٹی شولاپور کو بھیجا جا چکا ہے ۔

اس آشرم میں ستیاگرہ کے لئے دو بانپرستھی - ایک دیوی اور ایک سنیاسی تیار ہیں ۔

اجمیر میں جوش وخروش

جب سے حیدرآباد ستیاگرہ کی چرچا پرارمبھ ہوئی ہے - تبھی سے اجمیر کے ناگرکوں میں اس کے لئے وشیش اُتساہ دکھائی دے رہا ہے - ستیاگرہ سنگرام میں دھن دجن کی سہائتا پہنچانے کے لئے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان ومالوہ کی ادھیکشتا میں اجمیر کے پرتشٹھت ناگرکوں کی ایک حیدرآباد ستیاگرہ سمتی بنی ہوئی ہے - ۲۶ - فروری کو نگ بھگ بیس سویم سیوکوں کا ایک جتھا روانہ ہو گیا ہے - شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا اور سماجوں کی اور سے ہزاروں روپیہ ستیاگرہ سنگرام میں بھیجا جا چکا ہے - اب شیگھر ہی ستیاگرہ سمتی کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کی دھن راشی بھیجی جانے والی ہے ۔ (سلیو مک ستیاگرہ سمتی اجمیر)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور

(۱) آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کا یہ اجلاس شری مہاتما نارائن سوامی جی کی گرفتاری پر اُن کو ہاردک ودھائی دیتا ہے - اور آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کی اور سے ان کو پورن وشواس دلاتا ہے - کہ یہ سماج تن من دھن سے ہر پرکار کی سہائتا کرنے کو تیار ہے ۔

(۲) آریہ سماج کا یہ اجلاس نظام حکومت کی اس کارروائی کو جو کہ انہوں نے آریہ سماج کے سب سے بڑے نیتا مہاتما نارائن سوامی جی کو بیڑیاں ڈال کر کی ہے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے - اور اس کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے ۔

(پرکاش چند منتری)

آریہ سماج سنت نگر لاہور

آریہ سماج سنت نگر کے ۱۲ فروری کے ساپتاہک ست سنگ میں حیدرآباد ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر شری مہاتما نارائن سوامی جی کو ان کی جیل یاترا پر ودھائی کا پرستاؤ پاس ہوا - اور اُن کو پوری سہائتا کا وشواس دلایا گیا ۔ (جے دیو جی پ منتری)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین

(۱) آریہ سماج کے وسیع صحن میں مورخہ ۷ - فروری ۱۹۳۹ء کو رات کے آٹھ بجے زیر صدارت ماسٹر راجا رام جی سابق اسیر مارشل لاء ہندوؤں کا ایک عام جلسہ ہوا - جس میں سوامی سدانند جی نے حیدرآباد ریاست میں جو ہندوؤں پر سختیاں ہو رہی ہیں - ان کا ذکر کیا - مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کو اس دھرم یدھ میں گرفتاری پر مبارکباد دی گئی ۔

(۲) مورخہ ۱۲-۲-۳۹ کو ہفتہ واری ست سنگ اور ہون یگیہ کے بعد جو کہ شورانزی کے موقعہ سے روزانہ پنڈت برہمانند جی پر وہت کر رہے ہیں حیدرآباد کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا - جس کی تعداد مبلغ ایک سو پچاس روپے ہے - آئندہ کئی سجنوں نے ۵۹ روپے چار آنے ماہوار چندہ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ (منتری)

آریہ سماج دینانگر

(۱) دینانگر ضلع گورداس پور کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا یہ عام جلسہ حیدرآباد میں شری مہاتما نارائن سوامی جی کے معہ اپنے چار بہنی ساتھیوں کے اپنے دھارمک حقوق کی پراپتی کیلئے ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار ہو جانے پر ودھائی دیتا ہے - اور حکومت نظام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے - کہ آریہ ہندوؤں کے مطالبات کو جلد از جلد پورا کر کے اپنی ۸۹ فیصدی رعایا سے رواداری کا سلوک کیا جاوے ۔

(۲) یہ جلسہ شری پوجیہ مالویہ جی سے پرزور پرارتھنا کرتا ہے - اور وہ ایک لاکھ روپیہ جو نظام گورنمنٹ سے بنارس یونیورسٹی کے لئے انہیں ملا ہے واپس کر دیں ۔

(ستیہ پال منتری)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

"حیدرآباد دوس" نہایت سمارو سے منایا گیا - جس میں یہاں کی سمست سماجوں تتھا ہندو جنتا نے پورن سہیوگ دیا - کئی پرمی سجنوں تتھا نوجوانوں کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے - اور آریہ کانگرس شولاپور کے منظور شدہ پرستاؤ خاص کر پرستاؤ نمبر ۴ و ۵ سروسمتی سے بڑے جوش وخروش کے ساتھ پاس کئے گئے - جن کی نقلیں بموجب ہدایت افسران متعلقہ تتھا اخباروں میں بھیجی گئیں ۔

شریمتی مان کور نے استری سماج کی اور سے بڑے زوردار شبدوں میں ایک پرستاؤ رکھا - کہ نظام حیدرآباد نے جو ایک لاکھ روپیہ دان دیا ہے - اس کے لئے پوجیہ پاد شری مالویہ جی سے پرارتھنا کی جاوے - کہ اس دھن کو شیگھر واپس کر دیا جاوے یہ پرستاؤ بھی دیویوں تتھا پرشوں کی سروسمتی سے سویکرت ہوا ۔

دو سو پچاس روپے ستیاگرہ کے لئے بھیجے گئے ہیں - اور شیش دو سو پچاس م

Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

گاندھی ازم اور سوشلزم پر مباحثہ

گورو کل یونیورسٹی کانگڑی ہردوار کے ۳۷ ویں سالانہ جلسہ پر گاندھی ازم اور سوشلزم پر دلچسپ بحث مباحثہ ہوگا +

سوشلزم کی دھرم سے مشہور سوشلسٹ مسٹر ایم۔ این رائے اور گاندھی ازم کیطرف سے شری سیٹھ منظر علی صاحب سوختہ بولیں گے + (دکھیہ ادھشٹاتا)

پتہ درکار ہے

شری پوجیہ سوامی سردوانند جی مہاراج کا پتہ جس سجن کو معلوم ہو۔ کرپا کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر سوچت فرماویں۔ اگر سوامی جی مہاراج خود پڑھیں۔ تو کرپا کر کے سوچت فرماویں +

(جے دیو۔ منتری آریہ سماج جتوئی)

گورو کل کوروکھشیتر کے سماچار

(۱) نمبر کی مہند سبھا کی طرف سے پچھلے سال سے یہاں بسنت پنچمی پر کھیلوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سال ہاکی ٹورنامنٹ میں گورو کل کوروکھشیتر کی ٹیم تھانیسر کی چکرورتی ٹیم سے تین گول سے جیت گئی۔ گورو کل ٹیم کو "ہندو سبھا لیبنت ہاکی کپ" عطا کیا گیا۔ گورو کل کی ٹیم کے کھیل کی سب لوگوں نے بہت تعریف کی +

(۲) ۲۶-جنوری کو "یوم آزادی" منایا گیا۔ صبح پر بھات پھیری ہوئی۔ گورو کل ودیالیہ میں جھنڈی رہی۔ رات کو راشٹریہ جھنڈے کی سلامی کے بعد آزادی کی پرتگیا دوہرائی گئی +

(۳) گورو کل کوروکھشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶-مارچ کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ سالانہ امتحان ۱۵-مارچ سے شروع ہوں گے۔ نئے بالکوں کا داخلہ شروع ہوگیا ہے + (منیجر)

گورو کل سوپا کا اُپدیشک افریقہ کو

گورو کل ودیا مندر سوپا (ضلع سورت) کا ایک اُپدیشک آچاریہ ہردت جی ودیا النکار کے ادھیکشتا میں نیم فرمسی کو افریقہ روانہ کیا ہے۔ یہ اُپدیشک چھ مہینے تک افریقہ کے دیش بندھوؤں کی یا تعلیم اپدیشک دھن سنگرہ کرے گا + (آچاریہ)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج لدھیانہ نے پنڈت شوبھراج جی سدھانت بھوشن کو اپنا پروہت اور پرچارک مقرر کیا ہے +

(۲) آریہ سماج لدھیانہ نے حیدر آباد الدولن کے لئے تین سو پچاس روپے اکٹھے کر کے روانہ کر دئے ہیں +

(۳) ۹-۱-۳۹ کو یہاں کے پُرانے آریہ سماجی لالہ دیوراج جی کے دیہانت ہونے پر انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اور آریہ سماج کی جنرل میٹنگ میں ان کے پریوار سے ہمدردی کا پرستاو پاس کیا گیا +

(۴) ۱۳-۱-۳۹ کو آریہ سماج مندر میں مکر سکرانتی پرب سمبندھی یگیہ کیا گیا۔ اور یگیہ ششٹی ریوڑیاں بانٹی گئیں +

(۵) ۲۵-۱-۳۹ کو لالہ منگل سین جی کے سپتر مہاشہ ستیہ پال جی کی پتری کا مونڈن سنسکار شری پنڈت شوبھراج جی سدھانت بھوشن نے کرایا۔ لالہ جی نے آریہ ہسپتال کے لئے ۵ روپے دان دئے +

(۶) ۲۵-۱-۳۹ کو آریہ ودیارتھی آشرم میں آریہ پُرشوں نے بسنت اُتسو منایا۔ یگیہ ہوا۔ اور چالیس ودیارتھیوں کو یگیوپویت دئے گئے +

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

مانسہ منڈی میں بال وواہ

لالہ پرتھوی چند اگروال مانسہ منڈی نے اپنی لڑکی جس کی عمر کل چھ سال ہے ایک پچاس سالہ اگروال سکنہ کانجلہ کے ساتھ ۱۲-ماگھ کو شادی کر دی۔ نادان بچی کھیلنا چاہتی تھی۔ لیکن دوسری عورتیں کہتی تھیں۔ کہ تمہاری براءت آئی ہوئی ہے۔ باہر مت نکلو۔ لڑکی نے کہا۔ کہ براءت تمہاری ہوگی میں تو کھیلوں گی۔ جس کے پھیرے پنڈت سکھی رام سناتن دھرمی سکنہ گیلہ نے کروائے +

مانسہ منڈی اور دیگر پنڈتوں سے دریافت کیا جاوے۔ کہ لالہ پرتاپ چند کا پُنر وواہ تو وید کے ورُدھ تھا۔ یہ شادی وید کے انوکول کرائی گئی ہے۔ خود غرضی نہیں تو اور کیا ہے +

۱۷-۱۸-جنوری کو شری پنڈت منسا رام جی کا اُونار واد اور پُنر وواہ پر اتی اُتم اور پربھاو شالی ویاکھیان ہوا۔ جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا +

(اندر سنگھ منتری آریہ سماج مانسہ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) شریمتی پنڈتا دروپدی دیوی جی پدھاریں۔ آپ نے جام پور میں بھی ویاکھیان دئے۔ ساتھ ہی کوٹلی مغلاں اور شنکر پورہ میں بھی ویدک دھرم کی دھوم مچادی +

(۲) شنولا پور میں آریہ کانگریس کی آگیا انوسار ۲۲-۱-۳۹ کو حیدر آباد ڈے منایا گیا۔ اس دن شری پنڈت ہربھجن لال کا منوہر اُپدیش ہوا۔ پہلی قسط ۳۵ روپیہ کی ستیاگرہ کی سہایتا ارتھ بھیجی جا چکی ہے۔ اور دوسری قسط بھیجنے کا خیال ہے +

(۳) اب ہمارا نہ کال کی کتھا چودھری نودیو جی کر رہے ہیں۔ کتھا پُستک کا نام "مکتی سوپان" ہے۔ کتھا منڈلی آنند لے رہی ہے +

(۴) باہر کھلے میدان میں بسنت اُتسو خوب اُتساہ سے منایا گیا۔ سارا دن کھیلیں ہوتی رہیں۔ جس میں آریہ کماروں۔ ویدک پاٹھشالا کے ودیارتھیوں اور نوجوانوں سب نے یکساں حصہ لیا۔ کامیاب ودیارتھیوں کو رات کو شری پنڈت ہربھجن لال جی نے لڈو تقسیم کئے +

آریہ سماج میں بھی کھیلیں ہوتی رہیں۔ ان کا سارا پروگرام سماج مندر کے اندر تھا۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں اور بہت دیویوں نے خوب حصہ لیا۔ کامیاب دیویوں کو شریمتی پربھاوتی جی نے انعام تقسیم کیا +

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

گورو کل کمالیہ کی سہ ماہی رپورٹ

(۱) گورو کل کمالیہ کے سب برہمچاری ہر پرکار سے راضی خوشی ہیں۔ نوماہی امتحان کا نتیجہ اچھا نکلا ہے۔ سب برہمچاری سالانہ پریکھشا کے لئے دل لگا کر خوب محنت کر رہے ہیں +

(۲) گورو کل کی گؤشالہ بن جانے کی وجہ سے بچوں کا دودھ دوگنا کر دیا گیا ہے۔ چھوٹے بچوں کو آدھ سیر اور بڑوں کو تین پاؤ روزانہ دو بار کر کے دیا جاتا ہے۔ اس سے بچوں کی صحت میں کافی ترقی ہوتی ہے +

(۳) ۲۴-دسمبر کو شردھانند دوس بڑی رونق سے منایا گیا +

(۴) کرسمس کے دنوں میں گورو کل کے میدان میں سالانہ ٹورنامنٹ ہوا کرتی ہے۔ اس دفعہ گیارہ ٹیموں نے حصہ لیا۔ گورو کل کی ٹیم نے سب ٹیموں سے کبڈی۔ ہاکی و کرکٹ میں جیت کر کپ و کافی انعام حاصل کیا +

(۵) اس سال پچھلے سالوں کی طرح بسنت کا میلہ خوب رونق سے منایا گیا۔ دیہات کے لوگوں اور خاص کر شہر کے استری پرشوں نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا +

(۶) گورو کل میں بسنت کے دن سے چاروں ویدوں کا یگیہ آرمبھ کر دیا گیا ہے۔ جس کی اگلے سال بسنت کے دن پورن آہوتی ڈالی جاوے گی +

(سکھدیال منیجر)

شبھ ویدک وواہ

لالہ امرناتھ جی پردھان آریہ سماج سلطان پور لودھی (کپورتھلہ) کے سپتر عزیز پرکاش چند کا شبھ وواہ لالہ دھرم چند جی سٹرویہ نواں شہر نواسی کی سپتری عزیزی بملا دیوی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے مورخہ ۲۵-جنوری ۱۹۳۹ء کو بسنت والے دن بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ سنسکار پنڈت دھرم دت جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور و مہاشہ کرشن چند جی شاستری نے کروایا۔ مہاشہ کیسر چند جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ اس شبھ اوسر پر لالہ امرناتھ جی نے پچاس روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان دیا۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ور بدھو کی آیو لمبی ہو +

(دولت رام منتری آریہ سماج سلطان پور لودھی (کپورتھلہ))

ور کی ضرورت

ایک آریہ کُل اُتپن لکھی پڑھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کیلئے ایک ورڈھ آریہ سماجی اروڑ بنسی ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہو + شائقین اعلے تعلیم یافتہ اور جہیز کے خط و کتابت نہ کریں۔ کنیا کا پتا ایک اچھے سرکاری عہدہ پر ملازم ہے +

R معرفت اخبار پرکاش لاہور

آریہ یووک سماج میانی کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۳-۴-۵ - فروری کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا - جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شری سوامی ویدانند جی - پنڈت ایشور چندر جی درشن آچاریہ - پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر - مہاشہ جگدیش چندر جی و مہاشہ دیس راج جی بھجنیک - آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے کنور امر سنگھ جی - پنڈت سکھا نند جی - مہاشہ سوہن لال جی نیز چیتا بھجن منڈلی نمبرا نے پیاسی جنتا کی آتماؤں کو ترپت کیا - لیکچرار کے سوامی سدا نند جی نے حیدر آباد کے حقیقی حالات سنا کر ہندوؤں کو اپنے پیڑت بھائیوں کی سہایتا کرنے کے لئے پریرت کیا۔

(سوہن لال منتری)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

(۱) آریہ سماج کلاچی کا روزانہ ست سنگ خوب رونق سے ہوتا ہے - اماوس - پورنماشی اور اتوار کے دن باقاعدہ ہون یگیہ ہوا کرتا ہے۔

۲۲ - جنوری کو حیدر آباد ڈے منایا گیا - ماسٹر درباری لال نے اخبارات سے حیدر آباد کے متعلق سب حالات پڑھ کر سنائے - اور لالہ چوکھا رام جی کی تقریر ہوئی - اور حیدر آباد کے متعلق ریزولیوشن پاس ہوئے۔

ٹپتر وواہ لالہ جیا رام جی سیکرٹری کا پنر وواہ لالہ بوھا رام کی بیوہ سے ہوا ہے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا سلور جوبلی مہوتسو ۲۷ سے ۳۱ - دسمبر ۱۹۳۸ء کو بڑے سمارو سے منایا گیا - اُتسو سے تین دن پورو یجر جادر آرنبھ ہو گیا تھا - اُتسو میں پنڈت شانتی پرکاش آریہ اُپدیشک - پنڈت بدھ دیو میرپوری - پنڈت سدانند - لالہ سنت لال - ودیا رتنی بی-اے نیل کھنجوں رام منسٹر فرنٹیر نے شرکت کی - شریمتی سرسوتی دیوی و سریمتی سیتا دیوی نے بھی ویاکھیان دیئے - چیتا بھجن منڈلی مہاشہ بالکرشن وغیرہ بھجنیکوں کے بھجن ہوئے - چوکھا رام جنرل پاٹھ شالا نے سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھی - تین ہزار سات سو روپیہ چندہ ہوا - اُتسو سب پرکار سے سپھل رہا۔ (درباری لال منتری)

سالویشن مشن کا سالانہ چناؤ

آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کا سالانہ چناؤ نمن پرکار ہوا:-

(۱) لالہ دیوی چند جی پریذیڈنٹ۔

(۲) پنڈت گورداس رام جی ایڈووکیٹ سینئر وائس پریذیڈنٹ

(۳) ملک بیلی رام جی ایم - اے - ایم - ایل جونیئر وائس پریذیڈنٹ

(۴) چوہدری نند سنگھ جی بی - اے - بی - ٹی سیکرٹری۔

(۵) پنڈت مدھو رام جی بی - اے جائینٹ سیکرٹری۔

ماہ جنوری ۱۹۳۹ء میں ایک سو تین غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں پرویش کرایا گیا۔ (منتری)

طلاق بل کے خلاف پروٹسٹ

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کا یہ اجلاس شری نیت دلیپ سنگھ کے طلاق بل کو جو کہ سنٹرل اسمبلی میں پیش ہے - اور رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا گیا ہے کو ویدک سدھانتوں کے خلاف سمجھتا ہے - اور اس کے خلاف گھرنا پرگٹ کرتا ہے - یہ اجلاس سنٹرل اسمبلی کے ہندو ممبروں سے پُرزور التماس کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو ہرگز ہرگز پاس نہ ہونے دیں - بلکہ اس کے خلاف پروٹسٹ کریں۔

دیپ کاش چند منتری آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر (لاہور)

آریہ سماج مریدکے کے سماچار

(۱) ۳۱ - جنوری کو مریدکے منڈی میں چیتا بھجن منڈلی والے پنڈت گیان چند اور مہاشہ کرم چند جی تشریف لائے - دو دن تک منڈی میں پرچار ہوتا رہا۔

(۲) آریہ سماج کا ہفتہ واری ست سنگ ابھی ممبران کے گھر میں ہی باری باری ہوتا ہے - اس سے استریوں میں بھی کافی پرچار ہو رہا ہے۔

(۳) مہاشہ کندن لال جی و محمد دا حسینی کے پرشارتھ سے یہاں آریہ ڈی بیٹنگ کلب بن گئی ہے - امید ہے - کہ وہ کافی ترقی کرے گی۔ (دھرمپال منتری)

گورو کل مہاودیالیہ جوالاپور کا جلسہ

ایسٹر کی چھٹیوں میں ۷ - اپریل سے ۱۰ اپریل تک بڑی شان و شوکت سے منایا جائیگا - اس شبھ اوسر پر پریم سمتی - آریہ کمار سبھا - ودیارتھی سبھا کے ادھیویشنوں کے علاوہ آریہ سمیلن - وید سمیلن - راشٹر بھاشا سمیلن - آیوروید سمیلن - مہلا سمیلن - سنگیت سمیلن وغیرہ کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

اس سال دکھشنانت بھاشن کے لئے ملک کے مشہور لیڈر کو آمنترت کیا گیا ہے - آپ بھی اپنی ایک سنتان کا ملاحظہ کیجئے - اور کاریہ کرتاؤں و برہم چاریوں کا حوصلہ بڑھائیے۔

(لکھمیہ ادھشٹاتا)

اُردو کے ایک حامی کی دلیلیں

میری ماتر بھاشا اُن کی کمی کے کارن مجھے ودیشی شبد نہ ملے تو مجبوراً مجھے سنسکرت شبدوں کی شرن میں جانا پڑتا ہے - کیونکہ سنسکرت ہندی کی جننی ہے - اسی کا شبد بھنڈار ایک اکھنڈ سروت ہے - جہاں سے اپنی نئی ضروریات کے لئے ہمیں نئے شبد آسانی سے مل سکتے ہیں۔

سنسکرت اور ہندی دونوں کے بیدائشی اصولوں میں اٹوٹ سمبندھ ہے - اس لئے جو لوگ عربی یا فارسی کے شبدوں کے ستھان میں سنسکرت کے شبدوں کا استعمال کرتے ہیں - وہ کوئی عجیب و غریب بات نہیں کرتے - عجیب و غریب حرکت تو ان لوگوں کی ہے - جو گھر کی چیزوں کو ٹھکرا کر غیروں کی چیز کو اپناتے اور اپنی اس حرکت پر ناز کرتے ہیں - کیا ہندوستان کی جننی اتنی غریب ہے - اتنی اَن اُنت ہے اتنی نکمی ہے - کہ ہماری ضروریات کے مطابق شبد ہمیں اس سے نہیں مل سکتے؟ پھر کیوں الفاظ کے ڈھونڈنے میں ہندوستان کے باہر ادھر اُدھر بھٹکتے پھریں؟ اتہاسک کارنوں سے عربی اور فارسی کے بہت سے الفاظ کا اس ملک میں چلن ہو گیا ہے ودیشی ہوتے ہوئے بھی وہ اب ہماری بھاشا کے شبد بن گئے ہیں - وہ اب ودیشی نہیں رہے - وہ ہمارے ہو گئے - اتنا ہی نہیں - کہ ہم نے انہیں اپنا لیا - بلکہ بہت سے عربی اور فارسی کے شبد ایسے ہیں - جن کے ارتھ ان زبانوں میں کچھ اور تھے - لیکن جن کا ارتھ ہندوستان میں رائج ہونے کے بعد کچھ اور ہو گیا - ایسی حالت میں وہ عربی یا فارسی کے شبد نہیں کہے جا سکتے۔

بڑھیا ٹانک

گوروکل کانگڑی کا

لذت دار

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے - پرانی کھانسی - تپدق و دمہ وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے - بچے بوڑھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت :- دو روپیہ (عہ) فی پونڈ

پتہ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو-پی)

برانچ :- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ - لاہور

آریہ سماج میرپور کے سماچار

یہاں پر سوامی ودیکانند جی پدھارے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج مندر میں اُپ نشدوں اور بھگوت گیتا کی کتھا کر کے ہمیں کرتارتھ کیا ہے۔ لوگوں پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ آریہ سماج مندر استری پُرشوں سے جو پریمی تھے ان سے بھرا رہتا تھا + (جسونت رائے منتری)

آریہ سندھیا مفت

ہم نے رشی بودھ اُتسو کی خوشی میں آریہ سندھیا مفت بانٹنے کا نشچے کیا ہے۔ سندھیا پریمی خود تشریف لا کر یا دو پیسے کا ٹکٹ برائے خرچ ڈاک بھیج کر مفت منگائیں +

اس پُستک میں سندھیا کے سب منتروں کا ترجمہ بڑا سہل ہندی نظم میں کیا گیا ہے۔ جو چند بار پڑھنے سے زبانی یاد ہو کر سندھیا میں دل لگا دیتا ہے +

(کویراج سرداری لال ونید سنیاسی امرت فارمیسی۔ گاندی سکوئیر۔ لاہور)

سوچنا

یدی کسی آریہ سماج کو پروہت کی آوشیکتا ہو۔ تو ہمارے ساتھ پتر ویوہار کرے۔ ایک یوگیہ ورِدھ آریہ سماجی پنڈت ہیں۔ جو وید۔ اُپ نشد آدی ستیہ شاستروں کی کتھا بڑی سار گربھت کرتے ہیں۔ اور سنسکاروں کے بڑے ماہر ہیں۔ علاوہ اس کے ایس۔ وی ہیں۔ چھبیس ۲۶ سال تک آریہ سماج سیالکوٹ کے آریہ ہائی سکول میں بطور ٹیچر اور آریہ سماج میں بطور پروہت کام کرتے رہے ہیں۔ خاص کر اُن سماجوں کیلئے دشیش اُپیوگی ہونگے جن کے آدھین کنیا پاٹھشالائیں ہیں +

(بجے دیال پردھان آریہ سماج سیالکوٹ چھاؤنی)

ویدک وواہ

مہاشہ پربھو دیال آریہ کی سپتری پریم کماری کا وواہ مہاشہ ودیا ساگر ولد یوگندر داد کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوا +

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی۔ کہ یہ وواہ سنسکار شام کے ٹھیک ۳ بجے آرمبھ ہو گیا تھا۔ چار پنڈت شری پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار۔ پروہت آریہ سماج نیروبی۔ پرنسپل آنند منی جی ودما ایم۔ اے۔ پنڈت سندھو کرن جی ودیا النکار۔

اور پنڈت چرنجی لال جی نے کرایا۔ سمیہ سمیہ پر پنڈت ستیہ پال جی نے منتروں کی ویاکھیا کی۔ جس کا جنتا پر گہرا پربھاؤ پڑا۔ سنسکار پُورن ویدک ریتی سے ہوا +

آریہ پریوار کے پرش کھیہ نر ناری سینکڑوں کی تعداد میں حاضر تھے۔ کمپالہ۔ تھیکا۔ ممباسہ۔ نیروبی۔ کسمو۔ مچاکوس وغیرہ دور دور دراز سے پرمنز منڈل بمعہ پریوار شامل تھے۔ وواہ کی سماپتی پر شری مہان مہاشہ تلسی رام جی ووسانح اور پنڈت ستیہ پال جی نے سنئے جوڑے کو آشیرواد دی۔ اس کے بعد براتیوں کا چائے اور مٹھائی آدی سے ستکار کیا گیا۔ آٹھ بجے ڈنر (Dinner) دیا گیا۔ آریہ پریوار کا سہیوگ سراہنیہ تھا۔ جنہوں نے بڑے اُتساہ سے تمام سپتاہ وواہ سمبندھی کاریوں میں سہائتا دی۔ وہ سب ستُتی کے بھاگی ہیں۔ میرے پاس تو یتھیہ وادادا کرنے کو پورے الفاظ بھی نہیں ہیں +

کل ایک سو گیارہ شلنگ دان مختلف آریہ سامائک اور سنستھاؤں کو دیا گیا۔

(نامہ نگار)

گورو کل کورو کھشیتر کی امداد کیجئے

اس سال اس علاقہ میں بالکل بارش نہ ہونے سے سخت قحط پڑا ہوا ہے۔ گئوؤں کے لئے جو چارہ بو یا گیا تھا۔ وہ سب برباد ہو گیا تھا۔ آئندہ البیانہ ہو سکے۔ اس لئے کھیتی کے کام کے لئے ایک انجن لگانے کا خیال کیا گیا تھا۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ جھریا کے ایک دانویر سیٹھ بیلی رام جی تنیجا نے انجن کیلئے تین سَو ۳۰۰ روپے گورو کل کو دان میں دے دئے ہیں۔ اور انجن خرید لیا گیا ہے۔ اس انجن کو لگانے کے لئے نل و فٹنگ وغیرہ کیلئے کم از کم ایک ہزار روپیہ اور خرچ ہوگا۔ دانی سجنوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس نیک کاریہ کے لئے دان دے کر اس کام کو جلد ہی پورا کرا دیں +

(ویر بندھو کرتا گورو کل کورو کھشیتر)

درشنانند ٹریکٹ مالا

آریہ جگت کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ

سورگیہ سوامی درشنانند جی سرسوتی تحریر کردہ چھپے یا بغیر چھپے ٹریکٹ جن کے پاس ہوں۔ وہ ہمیں جلد از جلد اطلاع دیویں۔ کتنے ہی بنا چھپے ٹریکٹ کہا جاتا ہے۔ وہ اُن کے جانکار شخصوں کے پاس ہیں۔ ہم ان کی یادگار میں سبھی ٹریکٹوں کا "برٹا ایڈیشن" چھپوانا چاہتے ہیں۔ اس لئے جن مہانو بھاوؤں کے پاس ٹریکٹوں کی کچی یا پکی کاپیاں ہوں۔ وہ ہی حسب ذیل پتہ پر بھیجنے کی مہربانی کریں۔ استعمال کے بعد ان کو واپس کر دی جاویں گی +

دکپل دیو شاستری۔ گورو کل مہا ودیالیہ جوالا پور۔ ضلع سہارنپور، مہامنتری

دیانند اُپدیشک ودیالیہ

بقیہ صفحہ ۹

(۵) ودیارتھیوں کو لیکچر تتھا مباحثوں کی مشق کرائی جاتی ہے +

(۶) عربی پڑھانے کا خاص انتظام ہے۔ بڑی آیو والوں کے لئے جو کہ اُپدیشک بن کر ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے اس کے علاوہ ایسی جگہ اور کوئی نہ ملے گی۔ انیک علاقوں سے ودیارتھی یہاں پڑھنے آتے ہیں۔ اس سے دوسرے پرانتوں کے رہنی رواج و ہاں کے آدی کا اچھا علم ہو جاتا ہے۔ جیسے یہاں ودیارتھی دوسرے علاقوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ایک اُپدیشک کے لئے بہت ضروری ہے +

یوگیہ ادھیاپک ودیالیہ کو ملے ہوئے ہیں۔ اس سمیہ ضرورت ہے تو دو چیزوں کی۔

(۱) پہلی ضرورت ہے۔ یوگیہ ودیارتھیوں کی۔ آریہ یوکوں کو چاہئے۔ کہ وہ دلیش اور دھرم کا کاریہ کرنے کیلئے نکلیں۔ سنسار کے آگے ایک کا بیڑا اٹھانے میں ان کے لئے ایک سادھن ہے۔ اُپدیشک ودیالیہ۔ ودیالیہ سے لابھ اٹھاویں۔ اور اپنے پرانتوں سے پرورشی ہونے کے لئے بھیج دیں۔

(۲) دوسری ضرورت ہے دھن کی۔ جس بِنا ودیالیہ کا کاریہ نہیں چل سکتا۔ آریہ اور دانی ویکتیوں کو چاہئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ دھن بھیجیں۔ جس سے ودیالیہ کے ادھیکاریوں کو دھن کا زیادہ فکر نہ ہو۔ اپنی پوری طاقت پڑھانے پر لگا کر ودیارتھیوں کو زیادہ سے زیادہ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے اُپیوگی بنا سکیں۔

اس کے استعمال کرنیوالوں کا دل خوش وبشاش

کولا ریا REGD.

کولا ٹانک

خوصلہ بلند اور جسم چست و قوی رہتا ہے

اس کے پیتے ہی ہر قسم کی سستی وتھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنے میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے +

ڈابر بھاسکر لون چورن REGD.

قاطع ریاح ہاضم اور بھوک بڑھانے والا

یہ کھانا ہضم کرنے اور پیٹ کی مختلف بیماریوں کیلئے آیوروید شاستر میں ایک خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے باؤ گولہ۔ بدہضمی۔ ضعف معدہ اور طحال وغیرہ شکمی شکائتیں دفع ہوتی ہیں۔ یہ معدہ کو صاف رکھتا ہے +

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صندوق نمبر ۸۰ (اسی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

دیوان پرنٹنگ پریس، سرکلر روڈ بیرون سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا +

Telephone No 2367

Regd. L. No 435.

ادم

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر:۔
مہاشہ کرشن علاولپوری

چندہ
سالانہ:۔ چار روپے ۴ للعہ رستناہی عار
سہ ماہی: عم ر ودیشی سے چھ روپے
بیرونجات: پانچ روپے ۵

نمبر ۱۱	اتوار ۔ ۲۹ ۔ پھاگن سمت ۱۹۹۵ مطابق ۱۲ ۔ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

آریہ ستیاگرہی سے!

"کندھے پہ کفن ہاتھ میں تھامے ہوئے سر جا"

تو موج ہے ساحل کی حدوں سے گذر جا
جذبات کا طوفان جدھر جائے اُدھر جا

طوفانِ ستم جوش پہ آیا ہے تو ڈر کیا؟
کشتی کی طرح موج کے سینے سے گذر جا

آندھی کی طرح جور کے تنکوں کو اُڑا دے
شعلوں کی طرح ظلم کے خرمن پہ بکھر جا

ڈرنا تیری فطرت نہیں اے برقِ جہندہ
خرمن تجھے جس سمت نظر آئے اُدھر جا

پھر حریت اب تجھ کو بلاتی ہے سرِ رزم
"کندھے پہ کفن ہاتھ میں تھامے ہوئے سر جا"

مرنے سے اگر ظلم کی مٹ سکتی ہو ہستی
اس حال میں جینے سے یہ بہتر ہے کہ مر جا

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد - ۱۱واں کھنڈ

تدنتر اس اپ کوسل کو گارہپتیہ جیوتی نے اُپدیش دیا۔ کہ پرتھوی - اگنی - ان اور سُوریہ یہ میرے دھام ہیں - ان میں میں ودیہ مان ہوں - پرنتو جو یہ سُوریہ میں پُرش دیکھتا ہے۔ وہ میں ہوں - وہ ہی میں ہوں - ایسا پُرش دھیان میں درشن دیتا ہے۔ وہ جو اس کو ایسا جانتا ہوا اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ پاپ کرموں کا ناش کر کے اُتم کرموں والا ہو جاتا ہے۔ ساری آیو کو پاتا ہے - اجوّل جیون جیتا ہے۔ اس کے پتر پوتر آدی نہیں ناش ہوتے - اس کا ونش بنا رہتا ہے۔ ہم سُوروپ اس کو اس لوک میں اور پرلوک میں پالتے ہیں - اس کی رکھشا تھا پالنا دونو لوک میں ہم کرتے ہیں۔ یہاں دیوی سُوروپوں سے تات پریہ دیوی وکاروں سے ہے +

۱۲ بارھواں کھنڈ

تت پشچات اپ کوسل کو دکشن اگنی نے اُپدیش دیا۔ کہ جل دشائیں - نکشتر اور چندرماں یہ میرے ستھان ہیں - ان لوکوں میں پنیہ کرموں کا واس ہوتا ہے۔ پرنتو جو یہ چندرماں میں پُرش دیکھتا ہے۔ وہ سُوروپ میں ہوں - وہ ہی میں ہوں - آگے پھل ورنن کیا ہے +

۱۳ تیرھواں کھنڈ

تدنتر اس برہم چاری کو آہونیہ اگنی نے دیوی سُوروپ کا اُپدیش دیا۔ کہ پران - آکاش - دیو لوک تھا ودیوت یہ میرے ستھان ہیں۔ پرنتو جو یہ ودیوت میں پُرش روپ سوروپ دیکھتا ہے۔ وہ میں ہوں وہی میں ہوں +

۱۴ چودھواں کھنڈ

وہ اگنیاں بولیں۔ ہے اپ کوسل۔ ہے پیارے! تجھ کو جو دیا دی ہے۔ وہ ہماری دیوی ودیا آتم ودیا ہے۔ سب لوکوں میں ایک ہی پرمیشور کی نانا شکتیاں کام کرتی ہیں۔ اور وہ ایک اکھنڈ پران اور سکھ سرُوپ پرماتما ہے۔ اور تجھے تیرا آچاریہ گیان کہے گا +

اتنے میں اس کا آچاریہ آ نکلا۔ اپ کوسل کو آچاریہ نے پکارا ―― ہے کوسل! (مسلسل)

رگ وید ―― اوم ―― یجر وید

وید امرت

سام وید ―― اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) अग्निं दूतं वृणी महे होतारं विश्ववेदसम्

अस्य यज्ञस्य सुक्रतुम् ॥

(رگ وید منڈل ۱ - انوواک ۳ - سوکت ۱۲ - منتر ۱)

(اوم) اگنم دُوتم برنی مہے ہوتا رم وشوا ویدسم اسیہ یگیسیہ سُکرتُم +

پدارتھ: - کرپا کرنے کی اِچھا کرنے والے ہم منشیہ لوگ (اسیہ) پرتیکش سدھ کرنے یوگیہ (یگیسیہ) شلپ ودیا روپ یگیہ کے (سُکرتُم) جس سے اُتم اُتم کریا سدھ ہوتی ہیں۔ تتھا (وشو ویدسم) جس سے کاریگروں کو سب شلپ آدی سادھنوں کا لابھ ہوتا ہے۔ (ہوتا رم) یانوں میں دیگر آدی کو دینے (دُوتم) پراپتوں کے ایک دیش سے دوسرے دیش کو پراپت کرنے (اگنم) سب پدارتھوں کو اپنے تیج سے چھن بھن کرنے والی بھوتک اگنی کو (ورنی مہے) سویکار کرتے ہیں +

بھاوارتھ: - ایشور سب منشیوں کو آگیا دیتے ہیں۔ کہ یہ پرتیکش دا اپرتیکش سب دو داتوں نے جس کے گن پرسدھ کئے ہیں۔ تتھا پدارتھوں کو اُوپر نیچے پہنچانے کے

وید کا دویہ امرت

ओ३म् । एष वा अतिथिर्यच्छ्रोत्रियस्तस्मात पूर्वो नाश्नीयात ॥

(اتھرو وید ۷-۶-۳-۷)

سُنے سُنا سکے وید کو۔ جو شروتریہ ودوان
بنا نیت کرے تتھی کوئی۔ سوئم ہی پہنچے آن
ابھیاگت اُسے جان کر۔ کھائیں نہ اُس سے پُورو
یہی گرہستھی سجنوں۔ کا ہے دھرم اپُورو

چھپے ہوئے پھول

(۱)

بہت سے نرگنی پُتروں سے دھرماتما پُتر ایک ہی اچھا ہے۔ کیونکہ جب چاند نکلتا ہے۔ تو اس کی روشنی کے سامنے ان گنت تاروں کی روشنی نہ ہونے کے برابر ہی ہو جاتی ہے +

(۲)

اس شخص سے دلیش اور جانی کو کیا لابھ جو نہ تو ودوان ہی ہے اور نہ دھرماتما ہی۔ ٹھیک اسی پرکار جیسے کسی کی آنکھیں تو ہوں لیکن ان میں دیکھنے کی شکتی نہ ہو۔ کان تو ہوں۔ لیکن بہرے۔ ان میں سُنّنے کی شکتی نہ ہو۔ ٹانگیں تو ہوں۔ لیکن سُوکھی ہوئی ہوں چلنے کی طاقت نہ ہو۔ زبان تو ہو لیکن گونگی۔ اس میں بولنے کی طاقت نہ ہو؟

(۳)

سکھ کیا ہے اور دُکھ کیا؟ جس نے اپنے سامنے کوئی اُدیشیہ رکھ لیا۔ اور اس کی پورتی کے لئے تن من سے مصروف ہو گیا۔ لیکن اُدیشیہ شُبھ اور اپنی ذاتی اغراض سے بالا تر ہو وہ انسان دھنیہ ہے۔ وہ دُکھ میں بھی سُکھ کا انوبھو کرتا ہے۔ اسفقات وہ دکھ میں بھی سُکھی ہے۔ اس کے لئے سُکھ ہی سُکھ ہے۔ لیکن اس کے جس کے سامنے اس کی زندگی کا کوئی اُدیشیہ ہی نہیں ہے۔ وہ سُکھ میں بھی دُکھ کا انوبھو کرتا ہے۔ اسفقات وہ دُکھی ہے۔ دُنیا والوں کی نظروں میں بھلے ہی وہ سُکھی ہو۔ لیکن اُس کی آتما کو شانت نہیں۔ اور اشانت آتما ہی دُکھی ہے۔

(۴)

دُنیا کیسی ہے؟ ―― جیسے تم ویسی تمہاری دُنیا۔ اگر تم اچھے ہو تو تمہاری دُنیا اچھی ہے۔ اگر تم بُرے ہو تو تمہاری دُنیا (اسفقات تمہارے لئے دُنیا) بھی بُری ہے +

ع دُعت سو بھاو تھا شلپ ودیا سے جو یہ منتر بنتے ہیں۔ ان کے چلانے میں دیگر آدی یانوں میں دیگر آدی کی بادی دینے والا بھوتک اگنی اچھی پرکار دو لوکوں کے اُپکار کے لئے سب سجنوں کو سویکار کرنا چاہئے۔ جس سے سب اُتم اُتم سُکھ ہوں + (اب اگلے منتر میں وہ پدارتھ کا اُپدیش کب ہے +)

ریاست سے تین ہزار ہندوؤں کی ہجرت

(شولاپور یکم مارچ) دو ہزار سے زائد آریہ سماجی اس وقت حیدرآباد کے جیلوں میں بند ہیں۔ ہندو ریاست سے باہر جا رہے ہیں۔ تین ہزار سے زیادہ برطانوی ہندوستان کو چلے گئے ہیں۔

ستیاگرہی جتھے پیدل حیدرآباد کو جا رہے ہیں۔

ستیاگرہ کو زیادہ تیز کرنیکا فیصلہ

(شولاپور ۲۸ فروری) آریہ ستیاگرہ سمتی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے بڑے بڑے جتھے بھیجے جائیں گے۔ جن میں کم سے کم ۲۵ ستیاگرہی شامل ہوں۔ اور زیادہ سے زیادہ دو سو۔ کبھی کبھی دو دو سو ستیاگرہی بھی روانہ کئے جائیں۔ جتھے دیہات میں جائیں۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے جو ودیارتھی ستیاگرہ کے لئے گئے تھے۔ ان میں سے بیس ۲۷ فروری کو حیدرآباد گئے۔ اور وہاں گرفتار کر لئے گئے۔ دو ودیارتھی پہلے لاتور میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ دو بیزادہ گئے ہیں۔ جہاں لالہ چرنجیو لال جی بان پرستھی نے ستیاگرہ کے لئے نیا سنٹر کھولا ہے۔ دو مدراس گئے ہیں۔ باقی ابھی شولاپور میں ہی ہیں۔

ستیاگرہی کی بھوک ہڑتال

(شولاپور یکم مارچ) لاتور کی حوالات میں بر سماعت ستیاگرہیوں کو خراب خوراک دئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مسٹر رام چندر سیکرٹری آریہ سماج (جو خود بھی زیر سماعت قیدی ہیں) نے گذشتہ چار دن سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

ستیاگرہی پہنچ گئے

(شولاپور یکم مارچ) مسٹر نند لال آف دیانند سادھو آشرم متھرا اور مسٹر نارائن شرما اپدیشک یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کنور چاند کرن شاردا پروپیگنڈا کے لئے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ اجمیر اور الہ آباد سے ستیاگرہی جتھے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ پنجاب سے چند ایک ستیاگرہیوں کو نزدیک ... کرنے کی اطلاع ملی ہے۔

ایک وقت بارہ ۱۲ مقامات پر ستیاگرہ

(جارمنی یکم مارچ) شری ہنت چاند کرن شاردا آریہ ستیاگرہ سمتی کے دوسرے ڈکٹیٹر نے یہاں ستیاگرہ کے مرکز کا افتتاح ... کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ اب ہم ستیاگرہیوں کو ریاست کی سرحدوں پر واقع تمام قابل گذر مقامات سے ریاست میں بھیجیں گے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ آریہ کارکنوں نے مملکت نظام کے چاروں طرف ہر اہم مقامات پر مرکز قائم کر دیا ہے۔ وہ والنٹیر جو ستیاگرہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں قریب ترین مرکز میں اپنا نام لکھوا دینا چاہیئے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ ریاست کے طول و عرض میں نہ صرف تحریک جاری ... تو کہ ... گا

سوامی سوتنتر انند کی مہاتما نارائن سوامی سے ملاقات

(شولاپور ۳ - مارچ) سوامی سوتنتر انند انچارج آریہ ستیاگرہ ہیڈ کوارٹر نے مہاتما نارائن سوامی جی پہلے ڈکٹیٹر آریہ ستیاگرہ سے گلبرگہ جیل میں ملاقات کی۔ آپ تقریباً دو گھنٹے جیل میں رہے۔ دیگر ستیاگرہی قیدیوں سے بھی آپ نے ملاقات کی۔ ستیاگرہیوں اور مہاتما جی سے بات چیت کے دوران میں سپرنٹنڈنٹ جیل موجود تھے۔ جب مہاتما نارائن سوامی جی سے ان کی صحت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ کل ہی میرے پاؤں سے کڑا اُتارا گیا ہے۔ اور مجھے کوئی شکایت نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جیل میں سیاسی اور دیگر قیدیوں میں کوئی تمیز نہیں رکھی جاتی۔ ستیاگرہیوں کو پتھر کوٹنے۔ چکی پیسنے اور دریاں بننے کا کام اسی طرح دیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ عام قیدیوں کو دیا جاتا ہے۔ چونکہ ملک بھر میں زبردست ایجی ٹیشن پھیل گئی ہے۔ اس لئے مہاتما نارائن سوامی جی کو یہ سہولتیں دی گئی ہیں۔

کنور چاند کرن شاردا ۶۳ ستیہ گرہیوں سمیت گرفتار

گلبرگہ (نظام سٹیٹ) ۵ مارچ:- آریہ ستیہ آگرہ سمتی کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا اور اُن کے ساتھی ۶۳ ستیہ آگرہیوں کو گلبرگہ سٹیشن پر گاڑی سے اُتار کر سردار فضل احمد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے حراست میں لے لیا۔ گرفتاری سے پہلے اُنہیں نوٹس دیا گیا کہ وہ ریاست سے باہر نکل جائیں۔ پبلک کو پلیٹ فارم پر آنے کی اجازت نہیں تھی ریلوے کی حدود کے باہر جو ہجوم جمع ہو گیا تھا۔ پولیس نے اُسے روکے رکھا۔ گرفتاری کے بعد انہیں گاڑی میں بٹھا کر نزدیکی پولیس تھانہ میں پہنچایا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں منگل وار کو مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ گرفتاری سے پہلے کنور صاحب کو جو نوٹس دیا گیا اس میں بیان کیا گیا کہ چونکہ آپ حیدرآباد کے نظم و نسق میں روکاوٹ ڈالنے کے لئے جا رہے ہیں اور امن عامہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ ریاست کی حدود سے باہر نکل جائیں۔ کنور صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے باہر جانے سے انکار کر دیا تو اُنہیں حراست میں لے لیا گیا۔

سناتن دھرمیوں کو حیدرآباد ستیہ آگرہ کی پوری امداد کرنی چاہیئے

لالہ کندن لال وِج پردھان پنجاب مہابیر دل کی اپیل

لائلپور ۵ مارچ:- لالہ کندن لال وِج صدر پنجاب مہابیر دل نے مندرجہ ذیل اہم اپیل کی ہے۔ ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں پر سے دھارمک پابندیوں کے ہٹائے جانے کے لئے ہمارے آریہ سماجی بھائیوں نے زبردست ستیہ آگرہ جاری کر رکھا ہے۔ اور وہ اس دھرم سنگرام میں اڑھائی تین ہزار ستیاگرہی جیل بھیج چکے ہیں۔ پنجاب مہابیر دل اس ستیہ آگرہ کے ساتھ اپنی مکمل ہمدردی اور ہر قسم کی امداد دینے کا اظہار کر چکا ہے۔ چونکہ اس وقت یہ ستیہ آگرہ پورے جوبن پر ہے اور اس کی کامیابی کے لئے طول و عرض میں سرگرم کوششیں جاری ہیں۔ اس لئے سناتن دھرمی بھائیوں کو بھی اس میں پورا حصہ لینا چاہیئے۔ صوبہ کی تمام سناتن دھرم سبھاؤں اور مہابیر دلوں کو حیدرآباد کے ستیہ آگرہ میں ہر پرکار کی سہائتا دیکر حیدرآباد کے ہندو بھائیوں اور اِن کے دھرم اور مندروں پر لگی ہوئی پابندیوں کو دور کرانے کیلئے ستیہ آگرہ کمیٹی شولاپور کی مالی امداد کرنی چاہیئے۔ اور اگر حسب ضرورت ستیہ آگرہ سمتی نے مہابیر دل کے سیوکوں کی امداد طلب کی تو اس کے لئے بھی ہر سیوک کو تیار رہنا چاہیئے۔

مسٹر ستیہ مورتی کی رائے

دہلی ۵ مارچ:- مسٹر ستیہ مورتی ممبر اسمبلی (مرکزی) نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ "کوئی وجہ نہیں کہ ریاست حیدرآباد کی تحریک کو فرقہ وارانہ رنگ دیا جائے۔ گو حکمران مسلمان ہے۔ اور اس کی رعایا کی اکثریت ہندو۔ بہرحال وارد دھا کے سنت کو حیدرآباد کی رعایا کی تحریک میں فرقہ داری نا آ...

حیدرآباد ستیہ آگرہ اور شریمتی کملا دیوی

ناگپور ۵ مارچ:- شریمتی کملا دیوی چٹوپادھائے چند روز ہوئے یہاں آئیں۔ آپ نے حیدرآباد کے آریہ ستیہ آگرہ کے متعلق رائے ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں ذاتی طور پر تحریک کے حق میں ہوں۔ اور مجھے اس سے ہمدردی ہے۔ سردست میں اپنی توجہ ریاست میسور کی تحریک کی طرف لگانا چاہتی ہوں۔

سر اکبر حیدری کی گاڑی کے سامنے

شولاپور ۵ مارچ:- آج ایک سو سے زائد آریہ والنٹیروں نے جو شری چاند کرن شاردا آریہ ستیہ آگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر کے استقبال کے لئے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے سر اکبر حیدری وزیر اعظم کی گاڑی کے سامنے مظاہرے کئے۔ والنٹیر گاڑی کے نزدیک جمع ہو گئے اور آریہ نعرے لگانے لگے۔ اُنہوں نے جھنڈے لہرائے اور جب تک ٹرین روانہ نہ ہوئی مظاہرے کرتے رہے۔

ستیہ آگرہ کیلئے جوش و خروش

راولپنڈی ۳ مارچ:- آریہ سماج کے ستیہ آگرہ کے سلسلے میں مقامی آریہ سماجی پُرش و استریاں مختلف گلی محلوں میں روپیہ - آٹا - گھی کی شکل میں دھن اکٹھا کر رہی ہیں۔ اس وقت تک آریہ ستیہ آگرہ بورڈ دو ہزار روپیہ شولاپور ارسال کر چکا ہے۔ مزید دو ہزار روپیہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ جو عنقریب ہی ارسال کر دیا جائے گا۔ اس سے پہلے لالہ رام لال جی ساہنی آف میسرز کرپا رام برادرز نے اندولن کے جاری رہنے تک پچاس روپے ماہوار دینے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ اب لالہ انوکھ رائے سیٹھی نے بھی اپنی رقم پچیس روپے ماہوار سے پچاس روپیہ ماہوار کر دی ہے۔ دس - دس روپیہ ماہوار کے کئی سجنوں نے وعدے کئے ہیں۔

ہندو ممبروں کا واک آؤٹ

حیدرآباد ۹ مارچ:- پبلک سیفٹی بل پر غور کرنے کے لئے حیدرآباد کونسل نے جو سیلیکٹ کمیٹی مقرر کی ہے اس میں نواب اکبر یار جنگ نے ترمیم پیش کی کہ مجرموں کو سزائے تازیانہ دی جائے۔ اس قسم کی ترمیم پہلے مسترد ہو چکی ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مسٹری بورگاؤنکار اور شری بیت نرسنگھ راؤ واک آؤٹ کر گئے۔

راولپنڈی استری سماج کی اولوالعزمی

راولپنڈی ۳ مارچ:- استری سماج بھی ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں قابل قدر کام کر رہی ہیں۔ آریہ پتری پاٹھشالہ۔ آریہ مہلا ودیالہ (گورو کل سماج) کی ادھیاپکائیں اور طالبات

Digitized by eGangotri

گلبرگہ میں ستیاگرہ کا زور

(شولاپور ۲- مارچ) آریہ ستیاگرہ کے متعلق گلبرگہ (حیدرآباد) سے ایک دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ سمتی کی طرف سے بھیجے گئے ۵ ستیاگرہیوں کے جتھے کو ساولگی کے سٹیشن پر اُتار لیا۔ اور پولیس کی حراست میں انہیں گلبرگہ پہنچایا گیا۔ شہر پولیس نے وہاں جا کر انہیں کہا کہ تم آزاد ہو جہاں چاہو تم چلے جاؤ۔ اور جو چاہو کرو۔ ستیاگرہی اوم کے جھنڈے لئے ہوئے آریہ سماج کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے آریہ سماج مندر گلبرگہ میں پہنچے۔ وہاں ہندوؤں نے ستیاگرہیوں کو ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس لینے کے بعد ستیاگرہی پھر جلوس کی شکل میں اوم کے جھنڈے لے کر آریہ سماج کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے بازاروں میں نکلے۔ تھانہ کے قریب انہیں پھر حراست میں لے لیا گیا۔ اور علیحدہ علیحدہ راستوں پر لے جا کر انہیں رہا کر دیا گیا۔ ستیاگرہی پھر آریہ سماج مندر میں پہنچ گئے ہیں۔

پنڈت بدھ دیو میرپوری سنٹرل انڈیا کو

(شولاپور ۲- مارچ) پنڈت بدھ دیو میرپوری جو گذشتہ کئی دنوں سے یہاں مہابھارت کی کتھا کر رہے تھے۔ ۲۷- فروری کو سنٹرل انڈیا میں ستیاگرہ سمتی کے پرچار کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

ایک ہندو دوکاندار کی گرفتاری

(شولاپور ۲۰- مارچ) حیدرآباد سے ایک ہندو دوکاندار کی گرفتاری کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان نے اس سے ساگو دانہ خریدا۔ اور گھر آ کر پولیس میں رپورٹ لکھوا دی۔ کہ دوکاندار نے جان بوجھ کر ساگو دانہ میں نیلا تھوتھا ملا دیا ہے۔ اس کی رپورٹ پر دوکاندار کو گرفتار کر لیا گیا۔ دوکاندار آریہ سماجی خیالات کا ہے۔

بہار اور کراچی سے جتھے

(شولاپور ۲- مارچ) بہار اور کراچی سے جتھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر بہار کے جتھے کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ کراچی سے جتھا بحری جہاز پر آیا ہے۔ بمبئی سے بھی شری سیٹھ رامچندر جی جتھا لے کر پہنچ گئے ہیں۔

ایک ستیاگرہی کو جرمانہ

(شولاپور ۲- مارچ) آریہ کانگرس

شولاپور سے چند روز پیشتر کسی شخص نے کانگرس کے پوسٹر شہر میں لگا دئے۔ علاوہ ازیں چند پوسٹر سات کے وقت پولیس تھانہ میں بھی پھینک دئے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ایک نوجوان وید پرکاش کو گرفتار کیا تھا۔ اور اُسے ۵ روپیہ جرمانہ اور پندرہ دن قید سخت کا حکم سنایا گیا تھا۔ نوجوان نے جرمانہ پر قید کو ترجیح دی تھی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ ستیاگرہی کا جرمانہ اس کے باپ سے وصول کیا جا رہا ہے۔ بیٹا جیل میں ہے۔ اور باپ دو آنہ یومیہ کی قسط ادا کر رہا ہے۔

ہجوم پر لاٹھی چارج

(شولاپور ۲- مارچ) گلبرگہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۲۲- مارچ کو پندرہ (۱۵) ستیاگرہیوں کا ایک جتھا گاڑی سے اُتر کر جب ریلوے سٹیشن سے باہر پہنچا۔ تو پولیس بھی ان کی گرفتاری کے لئے وہاں پہنچ گئی۔ پانسو کے قریب ہندو نر ناریاں بھی ستیاگرہیوں کے سواگت کے لئے ریلوے سٹیشن کے باہر کھڑی تھیں۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ اور ستیاگرہیوں کو گرفتار کر کے انہیں موٹروں میں بٹھا کر تھانہ کی طرف لے گئی۔

چاروں طرف سے ستیاگرہ

(شولاپور ۲- مارچ) آج آریہ ستیاگرہ سمتی نے ۴۵ ستیاگرہیوں پر مشتمل چار جتھے ستیاگرہ کے لئے بھیجے۔ دہلی ستیاگرہیوں کا ایک جتھا بیجاپور پہنچ گیا۔ جو جنوب کی طرف سے ریاست میں داخل ہوگا۔ دہلی والنٹیروں کا ایک دوسرا جتھا گنٹ کال بھیجا گیا۔ جو مشرق سے ریاست میں داخل ہوگا۔ ۲۵ والنٹیروں کو تیسرا جتھا وارشی میں بھیجا گیا۔ جو مغرب کی جانب سے ریاست میں داخل ہوگا۔ چوتھا جتھا شمال سے ریاست میں داخل ہوگا۔ مین پوری سے دو جتھے اور ریاست سے ایک یہاں پہنچا۔

مہتہ جیمنی جی شولاپور کو

(لاہور ۲- مارچ) مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری جو بنگال و بہار میں تین ماہ پرچار کرنے کے بعد اب سی-پی میں پرچار کر رہے ہیں۔ حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے جانے کو تیار ہو گئے ہیں۔ آپ تری پوری کانگرس کے بعد جبل پور سے جتھا لے کر شولاپور جائیں گے۔

ستیاگرہ کمیٹی قائم ہو گئی

(بجنور یو-پی) یکم مارچ۔ آریہ پرتی

۱۲- مارچ کو سکھ جتھے حیدرآباد جائیں گے

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا فیصلہ

(شولاپور ۳- مارچ) شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ آریہ ستیاگرہ سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور اکالی دل ۱۲- مارچ کو حیدرآباد میں اپنے جتھے بھیجنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ مہاشہ خوشحال چند منیجر ملاپ نے ڈکٹیٹر سے ایک ملاقات میں سکھ بھائیوں کی اس ہمدردی اور بروقت امداد تعاون کے لئے ان کا دھنیہ واد کیا۔ یہاں پچیس جتھے ۵- مارچ کو ستیاگرہ کے لئے تیار ہیں۔ اجمیر اور بہار سے والنٹیر ولا کے جتھے پیدل چل کر پہنچ گئے ہیں۔ بریلی۔ بداپوں۔ خانیوال اور ڈیرہ دون سے بھی جتھے روانہ ہو چکے ہیں۔ مسٹر گیان چند آریہ سیوک لاہور سے ایک جتھے کے ساتھ آ رہے ہیں۔

ندھی سبھا یو-پی کی اگزیکٹو کمیٹی کا ایک اجلاس بارہ پورہ میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے والنٹیر بھرتی کرنے اور فنڈ جمع کرنے کے لئے کمیٹی بنائی جاوے۔ بجنور اور گرد و نواح کے بہت سے آریہ سجنوں نے والنٹیروں کی فہرست میں نام لکھا دئے ہیں۔

حیدرآباد میں محرم

حیدرآباد (دکن) حیدرآباد اور سکندرآباد میں محرم کے جلوس بخیریت گذر گئے ہیں۔

حیدرآباد کا ستیاگرہ دھارمک ہے

(امرت سر ۲- مارچ) اکالی رہنما جتھے دار اودھم سنگھ ناگوکے۔ جو حال ہی میں کسان ستیاگرہ امرت سر کے سلسلہ میں سزائے قید بھگت کر آئے ہیں۔ نے حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں نمائندہ اخبارات کے انٹرویو میں فرمایا۔ کہ ”حیدرآباد کا ستیاگرہ جو آریہ سماج کی طرف سے شروع کیا گیا ہے اُسے فرقہ وارانہ ستیاگرہ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ دھارمک ستیاگرہ ہے۔ اس لئے ہر ایک ہندوستانی کو اس کے ساتھ ہمدردی ہونی چاہیئے“۔

حیدرآباد کا ستیاگرہ اور سکھ

(امرت سر ۲۰- مارچ) شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے گذشتہ رات منعقدہ اجلاس میں تین مزید ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں:-

(۱) ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی مذہبی۔ سوشل۔ کلچرل آزادی کے متعلق آریہ مہا جیل کے مطالبات کو صحیح قرار دیا گیا۔ اور شرومنی کمیٹی کی طرف سے آریہ سماجیوں کو یقین دلایا گیا۔ کہ ان کے اس دھارمک ستیاگرہ میں سکھوں کی پوری ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔

ستیاگرہ فنڈ کی سہائتا

(دینا نگر ۲۸- فروری) پرسوں آریہ سماج دینا نگر کے سالانہ ست سنگ میں پنڈت دھرم بھکشو نے منوہر اُپدیش دیا۔ آپ نے ریاست حیدرآباد کے حالات بتلائے۔ اور آریہ ستیاگرہ کے لئے ڈیڑھ سو روپیہ جمع ہوا۔

بھگواڑہ کا جتھا تیار

(بھگواڑہ ۲۸- فروری) حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے یہاں آریوں کا ایک جتھا تیار ہو گیا ہے۔ جو چند روز میں لالہ متھرا داس جی کی زیر سرکردگی روانہ ہو جائے گا۔

حیدرآباد کی طرف

(رتنا گری ۲۸- فروری) پرسوں یہاں شری چلپنکار پنڈت کی زیر صدارت ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شری سیٹھ آر دی بھڈور دیکار کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہاں بھی ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شری سیٹھ دیشی مکھ اور شری گھاٹ پانڈے کو حیدرآباد کو روانگی سے پیشتر مبارکباد دی گئی ہے۔

اسی طرح قصبہ مہاد سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شری سیٹھ باپو راؤ جی جوشی حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے کوکن کے اضلاع میں پرچار کر رہے ہیں۔

اندھرا کے لیڈر کی گرفتاری

(حیدرآباد (دکن) ۲۸- فروری) شری نارگری رنکیٹ راؤ وکیل ہائی کورٹ جو کہ اندھرا مہاسبھا یوتھ پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اس بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ستیاگرہ سے متعلقہ سرگرمیوں میں حصہ لیا ہے۔ ان کی گرفتاری پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت عمل میں لائی گئی ہے۔

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
۲۹ پھاگن سمت ۱۹۹۵
۱۲ - مارچ ۱۹۳۹ء

اپنی گھوشنا کے انوسار آریہ ستیاگرہ کے دوسرے سروادھیکاری کنور چاند کرن جی شاردا ایک سو والنٹیروں کے ساتھ ۵ - مارچ کو شولاپور سے گلبرگہ ستیاگرہ کرنے گئے۔ ان کی روانگی کا نظارہ نہایت شاندار تھا۔ ان کے جانے سے پہلے ایک سبھا ہوئی۔ جس میں انہیں ودھائی دی گئی۔ جب ان کی گاڑی ریلوے سٹیشن گلبرگہ پر پہنچی۔ تو پولیس ان کے سواگت کے لئے کھڑی تھی۔ کسی دوسرے کو اندر آنے کی اجازت نہ تھی۔ ان کے اُترتے ہی پولیس نے انہیں گھیر لیا۔ ان سے واپس جانے کو کہا گیا۔ لیکن وہ واپس تب آتے جب آنے کو گئے ہوتے۔ اس لئے گرفتار کر لئے گئے۔ جس وقت یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ انہیں سزا ہو چکی ہوگی +

میں نے اپنے بھائی کو پہلی بار اس وقت ودھائی دی تھی۔ جب مہاتما نارائن سوامی نے انہیں اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ نہ صرف اس لئے کہ انہیں ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ انہیں ہمارے پوجیہ نیتا کا پہلا جانشین بننے کا فخر حاصل ہوا۔ آج انہیں پھر ودھائی دیتا ہوں۔ کہ جو پوتر اُدیش لے کر وہ گھر سے نکلے تھے وہ پورن ہوا۔ انہوں نے اپنے آچرن سے ثابت کر دیا۔ کہ جب تک ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج ایک قیدی کی حیثیت رکھتا ہے۔ تب تک آریہ لوگ قید کو آواہن کرتے رہیں گے۔ وہ اپنے تئیں اُس دن سوتنتر سمجھیں گے جس دن آریہ سماج سوتنتر ہوگا۔ مہاتما نارائن سوامی نے ۴ - فروری کو دوسری بار ستیاگرہ کیا۔ اور کنور چاند کرن شاردا نے ۵ - مارچ کو۔ گویا ایک ماہ کے بعد۔ لیکن یہ ایک ماہ انہوں نے ضائع نہیں ہونے دیا۔ بلکہ اس کے ایک ایک منٹ سے فائدہ اُٹھایا۔ جس کا اثر یہ ہے۔ کہ آج ہماری تحریک ۵ - مارچ سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ جب تک کنور صاحب آزاد رہے حیدر آباد کے اردگرد دورہ کرتے رہے۔ جنتا کو آریہ سماج کا سندیش دیتے رہے۔ اور یہ بتاتے رہے۔ کہ آریہ سماج حیدر آباد میں ستیاگرہ کیوں کر رہا ہے؟ ان کے وقت میں یہ اندولن کہیں سے کہیں جا پہنچا ہے۔ آریہ جگت تو جوش کی حالت میں ہے ہی۔ باہر کا جگت بھی اس اندولن سے ہل رہا ہے۔ کانگرس کو چھوڑ کر کوئی ایک تحریک ہندوستان کے دل و دماغ کو متحرک کر رہی ہے۔ تو وہ حیدر آباد کا ستیاگرہ ہے۔ ہندوستان بھر میں حیدر آباد کے لئے جتھے تیار ہو رہے ہیں۔ شولاپور میں سینکڑوں والنٹیر ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

حیدر آباد

کے بغیر وہاں نہ آ سکے۔ تو اس وقت تک ہزاروں والنٹیر وہاں پہنچ گئے ہوتے۔ مختلف مقامات سے دھن کے اکٹھا ہونے کے سماچار بھی آ رہے ہیں۔ دوسرے پرانتوں کی نسبت میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن ہمارے پرانت میں ہر ایک جگہ سرگرمی نظر آتی ہے۔ پہلے کیول پُرش دھن اکٹھا کرتے تھے۔ اب دیویاں بھی اس کام میں لگ گئی ہیں۔ ناری سماج پُرش سماج سے پیچھے رہنا نہیں چاہتا۔ اس پرچار کا پریام کیا ہے؟ اس کا جواب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارودیشک سبھا دہلی ہی دے سکتی ہے۔ میں تو کیول اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ مجھے ہر ایک استھان سے دھن کے اکٹھا ہونے کے سماچار آ رہے ہیں۔ کل مجھے پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے منتری سارودیشک سبھا دہلی کا پتر آیا۔ جس میں انہوں نے لکھا۔ کہ خرچ کا کم از کم اندازہ دس ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ جس میں سے ہم ۵ ہزار روپیہ کی آشا پنجاب سے رکھتے ہیں۔ میں نے انہیں اُتر دیا ہے۔ کہ یہ آشا ایسی نہیں جو پوری نہ ہو سکے۔ پنجاب پانچ ہزار روپیہ ماہوار آسانی سے دے سکتا ہے۔ مختلف مقامات پر ماسک ماہواری وعدے لئے جا رہے ہیں۔ تعجب نہیں۔ کہ اس وقت تک ۵ ہزار کے قریب ہو ہی گئے ہوں۔ ہری سو آدمی بھی پچاس پچاس روپیہ ماہوار دینا سویکار کریں۔ تو پانچ ہزار روپیہ ہو سکتا ہے۔ اڑھائی سو روپیہ ماہوار پنڈت ٹھاکر دت شرما دے ہی رہے ہیں۔ اس لئے صرف ۹۵ وعدوں کی ضرورت رہ گئی۔ اخبارات میں اور بھی کئی وعدے ہیں۔ پچھلے دنوں میرے مکان پر چند آریہ سجنوں کی ایک مختصر سی میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں حیدر آباد کے آریہ لیڈر پنڈت دتاتریہ پرشاد بھی موجود تھے۔ اس میں یہ طے ہوا تھا۔

سبھا پنجاب کے منتری پروفیسر دیوان چند شرما بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنی سبھا کی طرف سے ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار کی ذمہ واری لی۔ گویا ۵ ہزار کی ذمہ واری تو ہم لے ہی چکے ہیں۔ آج تو مجھے آریہ سماجوں اور آریہ پُرشوں سے یہ کہنا ہے۔ کہ وہ ہمارا یہ وچن نبھانے کو تیار ہو جائیں۔ اگر پنجاب بھر میں پانسو زندہ آریہ سماجیں بھی سمجھی جائیں۔ تو دس روپیہ فی سماج بیٹھتا ہے۔ یہ کوئی ایسی رقم نہیں جو کوئی سماج نہ دے سکے۔ ضرور نہیں۔ کہ ہر ایک آریہ سماج اپنے پاس ہی سے دے۔ وہ جمع کر کے بھی دے سکتی ہے۔ کسی بھی جگہ بارہ آدمی ایسے نکل سکتے ہیں۔ جو سال بھر میں دس دس روپیہ ماہوار دے دیں۔ اگر کوئی جگہ ایسی ہو جہاں دس روپئے ماسک دینے والے نہ ہوں۔ تو پانچ پانچ روپئے لے کر بھی یہ راشی پوری کی جا سکتی ہے۔ غرض یہ کہ پرانت بھر کے لئے ۵ ہزار روپیہ ماہوار کوئی بڑی رقم نہیں۔ صرف ہمت کی ضرورت ہے یا سنگٹھن کی۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہ کاریہ اپنے ہاتھ میں لے لے۔ تو ۵ ہزار روپیہ ماہوار بڑی آسانی سے جمع ہو سکتا ہے۔ اور وہ لے گی ہی۔ ایک ایک آریہ سماج اور ایک ایک آریہ سماجی کو اپنا اپنا حصہ دینے کو تیار رہنا چاہیئے +

اگر ہم اس دھرم یُدھ میں وجے پراپت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں دھن اور جن دینے کے لئے تیار ہونا ہی چاہیئے۔ جہاں ایک طرف والنٹیر ہونے چاہئیں۔ جو آریہ سماج کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے جیل کو آواہن کریں۔ وہاں ایسے سجن بھی ہونے چاہئیں۔ جو اس کام کے لئے اپنے کامنا کھول دیں۔ اور جو دھن وہ اس کام میں لگائیں گے۔ وہ وِیرتھ نہیں جائے گا۔ مستقبل دن بدن روشن ہو رہا ہے۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ آریہ جگت

کے پرزوں کی طرح حرکت کر رہا ہے۔ اور دوسرے اس لئے کہ ہمارے اُدیش سے دوسرے لوگوں کی ہمدردی بڑھ رہی ہے ہندو مہاسبھا جو بطور خود حیدر آباد میں ستیاگرہ کر رہی ہے۔ اس وقت تک کئی سو والنٹیر جیل بھیج چکی ہے۔ کسی وقت یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ انڈین نیشنل کانگرس ہماری تحریک کے خلاف ہے۔ لیکن یہ بھرم آہستہ آہستہ دُور ہو رہا ہے +

یہ بھرم اس طرح پیدا ہوا۔ کہ گاندھی جی نے سٹیٹ کانگرس حیدر آباد کو مشورہ دیا۔ کہ وہ ستیاگرہ بند کر دے۔ اور اُس نے کر بھی دیا۔ اس سے لوگوں نے یہ سمجھا۔ کہ کانگرس ستیاگرہ کے خلاف ہے۔ اس خیال کو تقویت اس وقت ملی۔ جب پالیسی کانفرنس لدھیانہ کی سبجیکٹس کمیٹی میں ہمارے ستیاگرہ کی مذمت کا ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ بعد ازاں معلوم ہوا۔ کہ یہ تحریک ریاست حیدر آباد کے مسلم ڈیپوٹیشن کے ایما پر ہوئی تھی۔ اور پاس ہوئی تھی پنجاب کے ڈیلی گیٹوں کے ووٹوں سے۔ لیکن کانفرنس کے صدر پنڈت جواہر لال اور نہ دوسرے صوبوں کے ڈیلی گیٹوں کا ضمیر یہ برداشت کر سکا۔ کہ ایک خالص دھارمک ستیاگرہ کی مذمت کی جائے۔ اور پھر اس حالت میں جب کہ آریہ سماج کی شکایات درست ہوں۔ اس لئے کانفرنس کے کھلے اجلاس میں مذمت کے الفاظ پیش نہ کئے گئے۔ بلکہ صرف اتنا کہا گیا۔ کہ "یہ ستیاگرہ بے وقت ہے" — حیدر آباد کے مسلم ڈیپوٹیشن کی رپورٹ حیدر آباد کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ "سبجیکٹس کمیٹی میں تو ہم کامیاب ہو گئے۔ لیکن کھلے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ہماری کمائی پر پانی پھیر دیا"۔

ان کی شکایت تو بے جا ہے ہی۔ لیکن اس سے یہ بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ پنڈت جی اس ستیاگرہ کو فی نفسہٖ بُرا نہیں سمجھتے۔ انہیں اختلاف ہے۔ تو اس بنا پر کہ عین اُسی وقت ہندو مہاسبھا بھی ستیاگرہ کر رہی ہے۔ جس سے ہمارا خالص دھارمک ستیاگرہ بھی فرقہ وارانہ بن سکتا ہے۔ یہی رائے مہاتما گاندھی کی ہے۔ یہ تو وہ مانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا ستیاگرہ دھارمک ہے۔ اور ہماری شکایات بھی درست ہیں۔ انہیں اندیشہ

Digitized by eGangotri

سوا کانگرس کے کچھ ایسے لیڈر ہیں۔ جنہوں نے اس ستیاگرہ کے متعلق نہایت سپرٹ سمتی دی ہے۔ پنڈت نردیو شاستری نے مہاتما گاندھی سے پوچھا تھا۔ کہ میں آریہ سماج کے ستیاگرہ میں جاؤں یا نہ؟ انہوں نے جواب میں لکھا۔ کہ "ابھی کچھ دن ٹھہرو"۔ لیکن کانگرس کے کچھ لیڈر ایسے ہیں جن کی رائے میں ہر ایک کانگرسی کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ چاہے تو انفرادی حیثیت میں ستیاگرہ میں شامل ہو جائے۔

پچھلے دنوں دہلی کے کسی مسلمان نے آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پاس شکایت کی۔ کہ لالہ دلیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے حیدرآباد تحریک میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ اس پر آچاریہ کرپلانی نے اُن سے پوچھا۔ تو انہوں نے جواب میں اپنی مفصل پوزیشن بیان کی۔ اس پر آچاریہ جی نے ایک ایسی ویوستھا دی۔ جو ہمیشہ کام آئے گی۔ انہوں نے لکھا۔ کہ آریہ سماج اپنے ستیاگرہ میں حق بجانب ہے۔ کوئی اُسے دوش نہیں دے سکتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کانگرس دلیش کی سوتنترتا کا جو اندولن کر رہی ہے۔ وہ ایک پونر کاریہ ہے۔ لیکن وہ ہر ایک پونر کاریہ اپنے ہاتھ میں نہیں لے رہی۔ اور لے سکتی بھی نہیں۔ کانگرس کے حیدرآباد کے ستیاگرہ میں دخل دینے سے اتنا آریہ سماج کو لابھ نہیں۔ جتنی کہ کانگرس کو ہانی ہوگی۔ اس لئے آریہ سماج کانگرس کے بغیر اس ستیاگرہ کو چلائے۔ ہاں اگر کوئی کانگرسی اپنی انفرادی حیثیت میں ستیاگرہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اسے کوئی روکاوٹ نہیں"۔

آچاریہ کرپلانی کی پوزیشن صحیح ہے۔ کانگرس کسی دھارمک ستیاگرہ میں حصہ نہیں لے سکتی۔ جس طرح آریہ سماج کسی خالص پولٹیکل ستیاگرہ میں حصہ نہیں لے سکتا۔

ہمارا کانگرس سے مطالبہ ہے تو یہ کہ اس نے کراچی کانگرس کے ریزولیوشن کے ذریعہ ہندوستان بھر کی تمام جماعتوں کو جن میں آریہ سماج ایک ہے یہ یقین دلایا ہے۔ کہ وہ ان کے پولٹیکل۔ مجلسی اور مذہبی حقوق کی ضامن ہے۔ چونکہ ہمیں حیدرآباد میں ہمارے مذہبی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم آپ کی اخلاقی ہمدردی چاہتے ہیں۔ نہ ہمارا کبھی یہ مطالبہ تھا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ کانگرس آریہ سماج کے

کی تحریک میں براہ راست حصہ لیا۔ ستیاگرہ نافرمانی کی۔ اور کئی ہندو خلافت جیسے مسلمانوں کے خالص مذہبی مسئلہ کے لئے قید ہوئے۔ سکھوں کے خالص مذہبی معاملہ گورو کا باغ کے ستیاگرہ میں بھی کانگرس نے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ پھر بھی میں آریہ سماج کی طرف سے اس سے یہ مطالبہ نہیں کرتا۔ صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ اس کی اخلاقی ہمدردی ہمیں حاصل رہے۔ اور ہمارے ستیاگرہ میں اس کی طرف سے کوئی روکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ سو وہ اخلاقی ہمدردی ہمیں مل رہی ہے۔ آچاریہ کرپلانی کی رائے اُوپر دے چکا ہوں۔ یہی رائے بہار کے لیڈر بابو راجندر پرشاد کی ہے۔ انہوں نے بھی کہہ دیا ہے۔ کہ "کوئی کانگرسی اپنی ذاتی حیثیت میں حیدرآباد ستیاگرہ میں حصہ لینا چاہے۔ تو کوئی روک نہیں"۔ اسی طرح کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ستیہ مورتی نے آریہ سماجی کانگرسیوں کو اگر وہ اپنی ذاتی حیثیت میں جانا چاہیں۔ تو ستیاگرہ میں جانے کی اجازت دے دی ہے۔ منشی احمد دین نے جو ریاستی کانفرس لدھیانہ میں حیدرآباد ستیاگرہ کی مذمت کی ترمیم پیش کی۔ اس سے لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ سوشلسٹ ہمارے ستیاگرہ کے خلاف ہیں لیکن شریمتی کملا دیوی چٹوپادھیائے نے جو سوشلسٹ پارٹی کی ایک سرکردہ رکن ہیں یہ خیال بھی غلط ثابت کر دیا۔ ان کی رائے بھی یہی ہے۔ جو آچاریہ کرپلانی بابو راجندر پرشاد اور مسٹر ستیہ مورتی کی ہے۔

یہ آریہ سماج کے لئے کچھ کم لابھدایک نہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہندوستان کا پولٹیکل دماغ آریہ سماج کے ساتھ ہے۔ اور یہ بھی کیوں نہ جب کہ دُنیا بھر کو معلوم ہے۔ کہ حیدرآباد کے لوگوں کو شہریت کے حقوق تو کجا ابتدائی حقوق بھی حاصل نہیں۔ جو ریاست کانگرس جیسی جماعت کو خلاف قانون قرار دے سکتی ہے۔ اور کانگرس کے ممبر ہونے کی وجہ سے لوگوں کو جیل میں ڈال سکتی ہے۔ اسے مہذب اور ترقی یافتہ کون مانے گا۔ پنڈت جواہرلال نے تو لدھیانہ کی ریاستی پرجا کانفرنس کی صدارتی تقریر میں نظام سرکار کو کھری کھری سُنائی تھیں۔ یہاں تک کہا تھا۔ کہ دوسری ریاستیں اپنی جگہ سے سرکی بھی ہیں۔ لیکن حیدرآباد وہیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سوچنائیں

سوامی ستیانند جی کا پروگرام

آریہ جنتا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پربل اچھا کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی سیوا میں پرارتھنا کی۔ کہ وہ پنجاب میں حیدرآباد اندولن کے وشے میں جنتا میں جاگرتی اور چیتنا پیدا کرنے کے لئے سہیوگ دینے کی کرپا کریں۔ میں ہرش کے ساتھ پنجاب کے آریہ بھائیوں کو سوچنا دیتا ہوں۔ کہ شری سوامی جی نے اس پرارتھنا کو سویکار کر لیا ہے۔ انہوں نے اس کاریہ کے لئے ابھی نمن لکھت شہروں میں کاریہ کرنے کا نشچہ کیا ہے۔ دھن سنگرہ اور سویم سیوکوں کے سنگٹھن کے لئے وششیش روپ سے سوامی جی پریتن کریں گے۔ ان شہروں کے آریہ سماجوں۔ ان کے ادھیکاریوں تتھا آریہ جنتا کو چاہیئے۔ کہ وہ شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے آدیش کے انوسار کاریہ کریں جس سمے سوامی جی ان کے شہر میں پدھاریں۔ ان سے پرامرش کر شہر میں حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے سمبندھ میں دھن سنگرہ اور سویم سیوک بنانے کا کاریہ کرنے کی یوجنا کریں۔

لاہور۔ امرتسر۔ لائل پور۔ چک جھمرہ۔ سرگودھا۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔

ماسٹر گوردتہ رام جی کا دورہ

آریہ جنتا کی سوچنا کے لئے نویدن ہے۔ کہ ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی لائل پور۔ جھنگ۔ سرگودھا۔ ملتان۔ منٹگمری مظفر

حقوق چھیننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چھینے تو وہاں جاتے ہیں۔ جہاں کسی کو حقوق حاصل ہوں۔ جن کے پاس کچھ ہو ہی نہ اس سے کوئی چھینے گا کیا؟"

ایسے حوصلہ افزا حالات میں اگر ہمارا ستیاگرہ محض اس لئے ناکام رہ جائے۔ کہ ہم دھن اور جن کی پریاپت آہوتی نہیں دے سکتے۔ تو ہم سے بڑھ کر بد قسمت کون ہوگا۔ اس لئے آؤ۔ ہم سب اس یگیہ میں

گڑھا اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے سمبندھ میں پرچار کریں گے۔ اور دھن سنگرہ اور والنٹیر بھرتی کرنے کے لئے کاریہ کریں گے۔ جنتا کو چاہیئے۔ کہ اس کاریہ میں ان کی پوری سہایتا کر کے اس اندولن کو سپھل بنائے۔

سماجوں کے اُتسووں کے سمبندھ میں

حال ہی میں آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کی طرف سے آریہ سماجوں کے جلسوں کو نہ منانے کے سمبندھ میں ایک سرچنا پرکاشت ہوئی ہے۔ جس سے آریہ سماجوں میں غلط فہمی پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے سب آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کو اپنا سالانہ جلسہ خوب جوش سے منانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں وششیش روپ سے کانفرنسیں بُلانی چاہئیں۔ اور ان میں ستیاگرہ کے سمبندھ میں خوب اندولن کرنا چاہیئے۔

وارشک اُتسو

سرسہ ضلع حصار ۱۰ سے ۱۲ - مارچ تک۔ جموں ۱۰ سے ۱۲ - مارچ تک۔ دوراہا منڈی ۱۰ سے ۱۳ - مارچ تک۔ یووک سماج کھیم کرن ۱۰ سے ۱۲ - مارچ تک۔ کالا باغ ضلع میانوالی ۱۳ سے ۱۶ - مارچ۔ راما منڈی ۱۳ سے ۱۶ - مارچ۔ دال بازار لدھیانہ ۱۷ سے ۱۹ - مارچ۔ شکر گڑھ ۱۷ سے ۱۹ - مارچ۔ وہاڑی منڈی ۱۷ سے ۱۹ - مارچ۔ امرتسر ۱۴ سے ۲۰ - مارچ۔ شورکوٹ ۱۷ سے ۱۹ - مارچ۔ سمندری ۱۷ سے ۱۹ - مارچ۔ ڈسکہ کوٹ ۲۰ سے ۲۲ - مارچ۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

"پرکاش" کے ایک پریمی کی پرتگیا

سی۔ پی کے بابو شانتی سروپ اور دس روپیہ ماسک ستیاگرہ فنڈ میں دینے کی

آچاریہ کرپلانی کا بیان

کیا کانگریسیوں کو ریاست حیدرآباد میں ہو رہے آریہ ستیہ آگرہ میں حصہ لینے کا کوئی حق ہے؟ یہ ہے ایک سوال جس کا جواب لالہ دلیش بندھو گپتا نے آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کے جنرل سیکرٹری آچاریہ کرپلانی سے مانگا تھا۔ اس کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ "ہر کانگرسی کارکن کا یہ یقین ہے کہ ریاست حیدرآباد نے آریہ سماج پر جو پابندیاں عاید کی ہیں وہ ناواجب ہیں۔ میرے دل میں اس امر کے متعلق ذرا بھی شبہ نہیں کہ کانگرس سے محبت رکھنے والے آریہ سماجیوں کو انفرادی طور سے اس اندولن میں حصہ لینے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ جو آریہ سماج نے اپنی دھارمک آزادی حاصل کرنے کے لئے شروع کیا ہے"۔

کیا اس واضح اعلان کے بعد پنڈت نردیو شاستری جیسے وچاروں کے آریہ ستیہ آگرہ سنگرام میں کودنے سے سنکوچ کریں گے؟

سزائے تازیانہ

دربار حیدرآباد کو دعویٰ ہے اس بات کا کہ وہ ایک ترقی یافتہ ریاست ہے۔ لیکن اس دعویٰ کی تائید تجربہ اور واقعات سے نہیں ہوتی۔ یہ دعوے باطل ہے اس لئے کہ وہاں کی ۸۹ فیصدی رعایا کو ابتدائی شہری حقوق حاصل نہیں اور نہ ہی اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی اور پرچار کی اجازت ہے۔ اور اس لئے بھی کہ سزائے تازیانہ کی جو نئی تجویز دربار کے سامنے ہے وہ اس زمانہ کی یادگار ہے جبکہ دنیا میں جہالت اور تاریکی تھی۔ نواب اکبر یار جنگ کو جو اس ترمیم کے محرک ہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ۱۷ ویں صدی نہیں ۲۰ ویں صدی ہے۔

شاہ دکن کی ہندو ورتی

حضور نظام دکن اردو کے اچھے شاعر ہیں۔ ان کا کلام "رہبر دکن" میں اکثر شائع ہوتا رہتا ہے۔ ۲۵ فروری کے پرچہ میں آپ کی جو غزل چھپی ہے۔ اس کا ایک شعر یہ ہے ع

ہند ناقوس ہی تھا سن کے ندائے تکبیر
زلزلہ آ ہی گیا رشتۂ زنار میں بھی

ناقوس کا مطلب ہے شنکھ جو مندروں میں بجا کرتا ہے تکبیر سے مراد اللہ ہو اکبر کے نعرہ سے ہے اور زنار کے معنی ہیں یگیوپویت کے۔ گویا اس مصرعہ کا مطلب یہ ہوا کہ نعرہ تکبیر کو سن کر ہندوؤں کا شنکھ بند ہو گیا اور یگیوپویت پہ زلزلہ آ گیا۔

مندرجہ بالا مصرعہ سے ہی شاہ دکن کی ہندو ورتی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جب حاکم کی ہندو ورتی یہ ہو تو سرکاری ملازموں سے بے تعصبی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟

سناتن دھرمیوں سے اپیل

لالہ کندن لال وزیر پردھان پنجاب مہابیر دل نے سناتن دھرم جگت سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی اس دھرم یدھ میں جو اس نے حیدرآباد کے ہندوؤں کی دھارمک سوتنترتا کے لئے شروع کر رکھا ہے تن من دھن سے پوری پوری سہائتا کرے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے سناتن دھرمی بھائی میدان عمل میں کود پڑیں گے کیونکہ کوری ہمدردی کی نہیں اب ٹھوس کام کی ضرورت ہے۔ سناتن دھرمی اخباروں کو بھی چاہیئے کہ وہ نہ صرف حیدرآباد سمبندھی سماچاروں کو پرکاشت کریں بلکہ سناتن دھرمیوں کو ستیہ آگرہ سنگرام کی سہائتا کرنے کیلئے بھی پریرت کریں۔

محرم پر فساد

کئی جگہوں سے محرم پر فساد ہو جانے کی خبر آئی ہے۔ امرتسر کا فساد تو ہولناک ہے۔ اس میں ایک شخص ہلاک ہوا اور کئی مجروح۔ قتل یا اقدام قتل کے جرم میں دو ہندو گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ۵۹ ہندوؤں کو اس بات کی تحقیقات کے لئے کہ اینٹیں کس نے پھینکیں زیر حراست کر لیا گیا ہے۔ یہ فساد کیونکر ہوا۔ اس کے متعلق قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ اس کے متعلق بیانات مختلف ہیں۔ اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ملک کی بدقسمتی سے ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ معمولی سی بات بھی ہندوستان کی دو بڑی جماعتوں میں فساد کا موجب بن جاتی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ شرارتی بچ جاتے ہیں اور معصوم مارے جاتے ہیں۔ پرماتما ہندوستانیوں کو عقل سلیم عطا کرے تاکہ ان میں رواداری و بردباری کی سپرٹ پیدا ہو۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا فیصلہ

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی ہمارے شکریہ کی مستحق ہے جس نے نہ صرف ایک ریزولیوشن کے ذریعہ آریہ ستیہ آگرہ سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا ہے بلکہ پوری پوری امداد کا یقین بھی دلایا ہے۔ چنانچہ یہ خبر حوصلہ افزا ہے کہ اکالی دل ۱۲ مارچ سے حیدرآباد میں ستیہ آگرہ کے لئے جتھے بھیجنا شروع کر دیگا۔

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کا ستیہ آگرہ ابتدائی شہری حقوق کے حصول اور مذہبی فرائض کی ادائیگی و پرچار پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف ہے۔ وہ اپنے لئے ہی نہیں لڑ رہا بلکہ ہندو ماتر کے لئے۔ اس لئے کیا ہندو اور کیا سکھ سب کو اس دھرم یدھ میں بڑھ چڑھ کر عملی امداد دینی چاہیئے۔

مہاتما گاندھی کا کامیاب برت

دوسری ریاستوں کی طرح ریاست راجکوٹ میں بھی ذمہ دارانہ حکومت کے لئے جدوجہد ہو رہی ہے پچھلے دنوں راجکوٹ کے ٹھاکر اور سردار پٹیل میں ایک سمجھوتہ ہوا جس پر پرجا نے ایجی ٹیشن بند کر دی۔ لیکن ٹھاکر صاحب نے جو وعدے کئے تھے۔ وہ پورے نہ کئے۔ اس پر ایجی ٹیشن دوبارہ شروع ہو گئی۔ اور اس نے نہایت نازک صورت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ شریمتی کستورا بائی گاندھی، منی بہن اور مردلا بہن کو بھی ستیہ آگرہ میں کودنا پڑا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ مہاتما جی نے ٹھاکر صاحب کو ان کے وعدے یاد دلائے لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ آخر مہاتما جی نے ۲۴ گھنٹے کا الٹی میٹم دیدیا۔ اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ انجام کار انہوں نے ۳ مارچ سے مرن برت شروع کر دیا۔ اس پر سارے ملک میں تشویش کی ایک لہر دوڑ گئی۔ وائسرائے پر زور دیا گیا کہ وہ مداخلت کر کے مہاتما جی کی جان بچائیں۔ نتیجہ کے طور پر ریذیڈنٹ اور مہاتما جی میں صلح کی گفت و شنید شروع ہوئی اور وہ کامیاب ثابت ہوئی۔ چنانچہ مہاتما جی نے برت کھول دیا ہے۔ جو کام ستیہ آگرہ نہ کر سکا وہ مہاتما جی کی شخصیت نے کر دکھایا۔ تاہم غنیمت یہ ہے کہ صلح ہو گئی اور جھگڑا ختم ہوا

تریپوری کا اجلاس

اس وقت ملک کی توجہ و گفتگو کے تین ہی موضوع ہیں۔ حیدرآباد ستیہ آگرہ۔ مہاتما جی کا برت اور تریپوری کا اجلاس۔ مہاتما جی کا برت ختم ہوا لیکن حیدرآباد ستیہ آگرہ تو تب تک رہے گا جب تک کہ ہمارے مطالبات نہیں مان لئے جاتے۔ کانگرس کا اجلاس باہمی پھوٹ کی وجہ سے ویسے ہی پھیکا رہتا لیکن مہاتما جی کے برت نے ان کی شمولیت کو مشکوک کر کے اور بھی مایوس کن بنا دیا تھا۔ لیکن اب جبکہ انہوں نے برت کھول دیا ہے امید کرنی چاہیئے کہ وہ اجلاس میں ضرور شریک ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ مہاتما جی کے برت نے لفٹ ونگ اور رائیٹ ونگ کے جھگڑے ختم کر دئے ہیں۔ اور کہ روٹھے ہوئے ممبروں کو منانے کے لئے کوئی فارمولا مرتب ہو رہا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ سمجھوتہ ہو جائے گا۔ ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں کانگرس اور ملک کا مفاد ہے۔ سنگٹھن ہو کر ہی کانگرس اس اجلاس میں کوئی ٹھوس پروگرام مرتب کر سکتی ہے۔ اور ملک کو اس پر عمل کرنے کے لئے تیار۔

ستیہ آگرہ کی سپھلتا کا سادھن

حیدرآباد ستیہ آگرہ اپنے پورے ویگ سے چل رہا ہے۔ دھن اور جن کی شکتی جمع ہو رہی ہے۔ یہ دونوں چیزیں اس اندولن کی سپھلتا کے لئے پرم آوشیک ہیں۔ لیکن پروپیگنڈا بھی ان سے کم ضروری نہیں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اخبار ہی پروپیگنڈا کا بہترین ذریعہ ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ آریہ سماج کا پریس کمزور ہے۔ اس کے جو دو ایک اخبار ہیں ان کی حالت اچھی نہیں۔ جو کام ان اخباروں کے ذریعہ سر انجام دیا جانا چاہیئے۔ وہ ان کی موجودہ حالت میں کیسے دیا جا سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اپنے پریس کو مضبوط کیا جائے۔

"پرکاش" حیدرآباد سنگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ حیدرآباد سمبندھی تازہ لیکھ اور سماچار سب سے ادھک "پرکاش" میں ہی چھپتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں کو چاہیئے کہ اس کی کچھ کاپیاں ہر ہفتہ منگوا کر مفت بانٹا کریں۔ اس کے گراہک بڑھائیں تاکہ "پرکاش" حیدرآباد دھرم یدھ کا سندیش زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا کر ان کی ہمدردی حاصل کر سکے۔ اشاعت بڑھ جانے سے نہ صرف "پرکاش" اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر زیادہ سے زیادہ سیوا کرنے کے یوگیہ ہو سکے گا۔ بلکہ اس ستیہ آگرہ کی سپھلتا میں بھی پورے طور پر سہایک سدھ ہو گا۔

ہمیں آشا ہے کہ "پرکاش" کے پریمی اس طرف اوشیہ دھیان دیں گے اور دو دو تین تین خریدار بنا کر کرتارتھ کریں گے۔

گوروکل انک

حسب معمول امسال بھی "پرکاش" گوروکل کانگڑی کے اتسو پر جو ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوگا اپریل کے پہلے ہفتے اپنا وشیش گوروکل انک شائع کرے گا۔ گوروکلوں کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ نہ کیول اپنے اپنے گوروکلوں کا سنکشپت پریچے اس انک میں چھپنے کے لئے بھیجیں بلکہ گوروکل شکشا پرنالی کے سمبندھ میں وشیش لیکھ بھی۔

ہم لیکھک مہانو بھاوؤں و کوی مہودیوں سے بھی پرارتھنا کریں گے کہ وہ شیگھر اپنی اپنی رچنائیں بھیج دیں۔ ان کی رچنائیں گوروکلوں کے سمبندھ میں ہونی چاہئیں۔

Digitized by eGangotri

نوک جھونک

آج جو دیال باغ میں جاتا ہے۔ یہی کہتا ہوا واپس آتا ہے۔ کہ نہ وہ تر و تازگی ہے۔ نہ وہ بی ہے نہ وہ کشش ہے۔ نہ وہ روحانی کرہ ہوائی۔ بلکہ سناٹا نظر آتا ہے۔ اُجڑا اُجڑا نظر آتا ہے نہ چہروں پر خوشی ہے نہ وہ رونق و چہل پہل ہے بلکہ ذرا بہ نظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ لوگوں کی ذہنیت میں ایک نہایت ہی ناخوشگوار تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔

لوگ منتظمان کی سخت و جابرانہ پالیسی سے انتہا درجہ خائف ہیں۔ آزادانہ بات چیت نہیں کر سکتے یہی نہیں بلکہ اپنی ضمیر کے خلاف منتظمان کے سُر میں سر ملا کر اپنا وقت کاٹ رہے ہیں۔ یہ ہے جگنی دیرمارتھ کے مرکز کا حال، سچا فوٹو یہ ہے دیال باغ کی ترقی: یہ ہے نئی چال۔ حسب حال اور بے مثال کار فرمائیوں کا صحیح نقشہ!

یہ تو ہوئی بقول "پیارا دیال باغ" دیالباغ کی موجودہ حالت اب سنئے کہ وہاں کے نئے منتخب شدہ گورو کی حالت کیا ہے:۔

"یہ وہ رس رسنی کی دھن ہے۔ جس نے اپنی ساری زندگی روپیہ کمانے اور جمع کرنے کے ٹھوس کام میں صرف کر دی ہے۔ جو پرمارتھی تعلیم و تربیت سے محض کورا ہے، اور روحانی، اخلاقی، ادبی اور پرمارتھی تحریر و تقلید سے قطعی نابلد۔"

چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ سیٹھ اینڈ کو کو یہ انتخابی سودا کس قدر مہنگا پڑا ہے۔ ایک کروڑ کی سکیم کے ہاتھ لگتے ہی انتخابی ست گورو نے روپیہ حاصل کرنے کا وہ راگ الاپنا شروع کیا ہے کہ جس کی نظیر ست سنگ کی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ روپیہ چاہیئے، کہیں سے بھی ملے، لاؤ روپیہ، لاؤ روپیہ، لاؤ روپیہ، لاؤ روپیہ

اطلاع ہے کہ ماڈل انڈسٹری کا تیار شدہ مال ست سنگ بنک میں رہن ہے۔ اور سوزری کا تیار شدہ مال سنٹرل بنک آف انڈیا کے پاس رہن رکھا جا رہا ہے۔ اور سنا گیا ہے کہ بنک مذکور کا تالا سٹاک پر پڑنے والا ہے"۔

خواجہ صاحب کو ایسے فتوے صادر نہیں کرنے جن سے اسلام کے اساسی اصولوں پر خود زد پڑے۔

"پیغام صلح" ۳ مارچ ۱۹۳۹ء

سُدرشن چکر

مسلم اخبارات میں آریوں کے حیدر آباد ستیہ آگرہ کے خلاف بہت کچھ زہر اُگلا جا رہا ہے۔ اور ہماری شکایات کا جواب دینے کی بیجا کوشش کی جا رہی ہے۔ "تنظیم اہلحدیث روپڑ" کی ۳ مارچ کی اشاعت میں ہمارے اعتراضات کا جو جواب دیا گیا ہے۔ ہم اس کی پڑتال کرتے ہیں۔

شکایت ہندوؤں کو اپنے مکانوں پر اوم کا جھنڈا یا کسی قسم کا دوسرا جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں۔

جواب بتایا جائے کہ برٹش انڈیا میں ہر ہندو اپنے مکان پر اوم کا جھنڈا یا کوئی دوسرا جھنڈا لہراتا ہے؟ اور کیا کسی ہندو ریاست میں یہ منظر دکھائی دیتا ہے۔ یا مسلمانوں نے کسی ہندو راجہ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ان کے مکانوں پر لا الہ الا اللہ کا اسلامی جھنڈا لہرانے کی اجازت ہو۔

پڑتال ہندوؤں کو مکانوں ہی نہیں آریہ سماجوں پر بھی اوم کا جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں۔ برٹش انڈیا میں آریہ سماجوں یا گھروں پر کسی قسم کا جھنڈا لہرانے کی ممانعت نہیں۔ اگر دیکھنا ہو تو کسی بھی آریہ۔ اوم مندر پر دیکھ لیں۔ مکانوں پر بھی لہرائے جانے کی کوئی ممانعت نہیں۔ آخر نیشنل فلیگ لہرائے جاتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کبھی معترض نہیں ہوتی۔ پھر نظام سرکار نیشنل جھنڈا تو دور رہا مذہبی جھنڈے کو لہرانے کی بھی اجازت نہیں دیتی تو کیوں؟ مکانوں پر ہی نہیں اور عبادتگاہوں پر بھی نہیں۔

شکایت (۲) کوئی ہندو بغیر اجازت کے ورزش کے لئے اکھاڑہ نہیں بنا سکتا۔

جواب اکھاڑہ بنانے کی اجازت مل جاتی ہے یا نہیں۔ اگر مل جاتی ہے تو شکایت کیوں؟

پڑتال اگر اجازت مل جاتی ہوتی تو شکایت کیوں ہوتی، پھر اس کی اجازت کی ضرورت ہی کیوں ہو جب کہ انگریزی علاقہ میں اسکی ضرورت نہیں۔

شکایت (۳) کوئی آریہ بغیر اجازت جلسہ جلوس نہیں نکال سکتا۔

جواب برٹش انڈیا میں بھی یہی دستور ہے کہ سیاسی جلسوں کے لئے اجازت لینی پڑتی ہے۔ بلکہ ہر ریاست میں یہی حال ہے۔

پڑتال جواب خوب دیا ہے۔ اس عقل کے کیا کہنے۔ سیاسی جلسوں کے لئے اجازت کا سوال نہیں آریہ سماجی تو مذہبی جلسوں اور جلوسوں کی اجازت کی بندش پر معترض ہیں۔ پھر مصیبت یہ ہے کہ عام طور پر اجازت نہیں دی جاتی۔

شکایت (۴):۔ کوئی آریہ بغیر اجازت کے مندر تعمیر نہیں کر سکتا۔

جواب برٹش حکومت میں کوئی میونسپلٹی کی اجازت کے بغیر مکان بھی تعمیر نہیں کر سکتا۔ یہی حال ریاستوں میں ہے۔

پڑتال برٹش علاقہ میں سرکاری اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی صرف میونسپلٹی سے نقشہ کی منظوری لینی پڑتی ہے۔ لیکن ریاست حیدر آباد میں میونسپلٹی کی اجازت کے علاوہ سرکار سے بھی اجازت لینی پڑتی ہے۔ یہی پابندی ہے جس کے خلاف شکایت ہے۔

شکایت (۵) کوئی آریہ بغیر اجازت حدود ریاست سے باہر کسی پولیٹیکل یا مذہبی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتا۔

جواب کوئی مضائقہ نہیں

پڑتال کیا برٹش علاقہ میں بھی شہری آزادی پر اس قسم کی کوئی پابندی ہے۔ اگر نہیں تو کوئی مضائقہ کیوں نہیں؟

شکایت (۶) کوئی آریہ چودہ سے زائد بچوں کے پڑھانے کے لئے سکول بغیر اجازت نہیں کھول سکتا۔

جواب اجازت لیکر کھولنے میں ہندوؤں کا ہی فائدہ ہے۔ اس لئے کہ مطلع ہونے پر گورنمنٹ حکومت اس کو گرانٹ دے سکے۔

پڑتال یہ بندش اس لئے نہیں کہ گورنمنٹ گرانٹ دینا چاہتی ہے۔ بلکہ وہ نہیں چاہتی کہ ہندو مسلمانوں سے زیادہ پڑھ لکھ کر ترقی یافتہ ہو جائیں۔ گرانٹ تو دور رہی آریہ سماجیوں کو اپنے خرچ پر بھی سکول کھولنے کی اجازت نہیں۔ جیسا کہ برٹش علاقہ میں اپنے خرچ سے جو کوئی چاہے سکول کھول سکتا ہے۔ اس کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔

شکایت ۷ کسی آریہ کو پرائمری سکول تک ہندی مرہٹی تلنگو آدی بھاشاؤں میں جو ملک کی مادری زبانیں ہیں تعلیم کی اجازت نہیں

بقیہ دیکھیں صفحہ ۱۶ پر)

اِسلامی دُنیا کی سیر

اپنوں کی نظر میں

"مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی حضرت انبیا کرام علیہم السلام اور دیگر بزرگان دین کی جو توہین اپنی تحریروں میں روا رکھی ہے۔ وہ بہت ہی دلخراش ہے۔ ایک طرف ان فضائل و مناقب کو پیش نظر رکھئے جو حضور سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے بیان میں فرمائے ہیں۔ اور دوسری طرف مرزا کی توہین آمیز عبارات کو پڑھئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ نبوت و رسالت تو بڑی چیز ہے۔ مرزا کو معمولی ادب کی دولت بھی نصیب نہ ہوئی تھی"

"ضیاء الاسلام امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۳۹ء

بیسیوں لوگ

"ہم میں سے بیسیوں وہ لوگ ہیں جو کلمہ کے معنے نہیں جانتے اور شرک اور توحید و رسالت کے متعلق مسئلے سے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ ایسے بھی ہیں جن کو کلمہ بھی یاد نہیں۔ ایسے کثرت سے ہیں جن کے دل میں توحید پوری طرح نہیں اُتری نہ شرک سے ان کو کوئی نفرت ہے ایسے بھی کچھ کم نہیں کہ جو قرآن مجید کی رو سے صریح شرک و بت پرستی میں مقید ہیں"

"تنظیم اہلحدیث" ۳ مارچ ۱۹۳۹ء

بے فائدہ

"قرآن دنیا میں اس لئے نہیں آیا تھا کہ اسے جزدانوں میں بند کر کے رکھا جاوے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ لوگ منہ سے آپ کو خدا کا رسول تسلیم کر لیں۔ بلکہ اس لئے آئے تھے کہ خدا تعالےٰ کی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں۔ اگر یہ نہیں ہوا تو مسلمانوں کا وجود تعداد میں خواہ کتنا کیوں نہ بڑھ جائے بے فائدہ ہے"

"الفضل" قادیان ۳ مارچ ۱۹۳۹ء

سود کیوں حرام ہے؟

"خواجہ حسن نظامی صاحب اخبار "منادی" میں رقمطراز ہیں:۔ سود اس واسطے حرام ہے کہ اس سے آدمی خود غرض اور بے رحم بن جاتا ہے۔ سود خواروں سے ضرورتمند لوگوں کو بچایا جائے اور کم شرح سود پر ان کو روپیہ دیا جائے تو ایسا سود ہر طرح جائز ہوگا دیانتی پہلے کام کئے

حیدر آباد کی پکار

(لیکھکہ: شریمتی اکھشئے کماری پربھاکر)

آج سارے دیش کی آنکھیں حیدر آباد کی اور لگی ہوئی ہیں۔ اب تک آریہ ویروں نے دیکھ بھی کہا ہے۔ اُسے کرکے دکھانے کا سمیہ ہے۔ اب میدان میں آکر ڈٹ جاؤ۔ اور گیتا کا پاٹھ

हतो वा प्राप्यसि स्वर्ग
जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम

کو سمرن کرکے اپنے کرتویہ کو پورن کرو۔ یدی اس سمیہ ذرا بھی غفلت ہوئی۔ تو ہم سنسار میں منہ دکھانے یوگیہ نہ رہیں گے۔ اس سمیہ ہمیں اپنے کاریہ کرنے میں کبھی نہ پربھت ہوگی۔ تب ہم سر اُٹھا کر کوئی بھی بات نہیں کہہ سکیں گے۔ اور ہماری شاکھا سدا کے لئے سماپت ہو جاوے گی۔ اس لئے آریہ ویرو! آریتو کا گورو آج تمہارے ہی ہاتھ ہے۔ اس آریہ جاتی کی لاج بچانا تمہارا کرتویہ ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی دھیان رکھنا کہ یہ کرتویہ پورتی کہیں تمہاری سامپردائکتا نہ بننے پاوے۔ آہنسا تمہارے دھرم کا پرمکھ لکشن ہے۔ اور اس اہنسا کے برت کو دھارن کر لینے پر اب تمہاری ذمہ واری بہت بڑھ جاتی ہے۔ کسی بھی آریہ ویر کے دوارا کوئی ایسا کرم نہ ہو۔ جو اس اہنسا اور ستیہ کے نام پر بٹہ لگا سکے۔ یدی ان نیموں پر چلتے رہے۔ تو سامپردائکتا کے نام پر سوئم بٹہ لگ جاویگا اس لئے آج کرم یوگ کے مارگ پر بڑھو۔ اور نش کام کرم کرتے ہوئے اپنے دھرم یدھ میں مہاراج کرشن کے اس آدیش انوسار

सुख दुःखे समे कृत्वा
लाभा लाभौ जयाजयौ"

کو دھیان رکھ کر دھرم یدھ نش کام ہو کر اس یدھ میں ستیاگرہی بن جاؤ۔

آریہ سماج کوئی راجیہ نہیں مانگتا۔ کسی کو ہانی نہیں پہنچانا چاہتا۔ کیول اپنے ناگرک ادھیکاروں کی مانگ ہے۔ پھر اس میں اسنے آبادی کے اندر وچار کی اوشیکتا کیوں ہے؟ آج حیدر آباد میں۔ ہمارے ہندو بھائی آج جب کیا ہم یہیں سے بیٹھے رہیں۔ اتہ آریہ سماج کے نیچے نیچے کو اس سمیہ قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ میں تو سمجھتی ہوں۔ کہ نظام راجیہ ہمارے دھنیہ واد کا پاتر ہے۔ جس نے سوتے ہوئے آریوں کو جگا دیا ہے۔ اس جاگرن کے بعد اب آنکھیں ملنے کا سمیہ کہاں ہے؟ اُٹھ کر حیدر آباد کی طرف بھاگنے کا سمیہ آگیا ہے۔ وشیشتیا اُن آریہ بھائیوں کو جو کہتے تھے۔ کہ کوئی کاریہ کرم ہی ہمارے سنمکھ نہیں ہے۔ ہم کیا کریں؟ آج کاریہ کے اُپستھت ہو جانے پر کاریہ کھشیتر میں کود پڑنا چاہئے۔ اتیفا اُن کے لئے تو یہ اُچت ہی:۔

کہنے سو کرنے نہیں منہ کے بڑے لوار"
جب تار نفع ہو جاتی ہے۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ آریہ بھائی اب اور تمام جھگڑوں کو چھوڑ کر اس کاریہ میں لگ جاویں گے۔ کاریہ کھشیتر میں آ جانے پر کاریہ کی کمی نہیں رہ سکتی۔ جو بھائی جس کاریہ کے یوگیہ ہوں۔ اُنہیں اپنا اپنا کاریہ ڈھونڈ کر آرنبھ کر دینا چاہئے۔

اس کے اتیرکت دو چار شبد مجھے اپنی بہنوں سے بھی کہنے ہیں۔ آج جب کہ ہمارے بھائی دھرم رکھشا کے لئے ستیاگرہ کی اور پرستھان کر رہے ہیں۔ اس سمیہ ہمیں بھی سچیت ہونے کی اوشیکتا ہے۔ یدیہ ابھی ابھی دیویوں کو ستیاگرہ میں جانے کی اوشیکتا نہیں۔ پرنتو اس سے ہمارے کرتویہ کی اتی شری نہیں ہو جاتی۔ جیل میں جانے کے اتیرکت اور بھی انیک کاریہ ہیں۔ جن کے دوارا ہم اپنے بھائیوں کو سہیوگ دے سکتی ہیں۔ اور اس کے لئے میں اپنی شکھشت بہنوں سے پرارتھنا کروں گی۔ کہ اپنی بہنوں کو سچیت کرنے اور یہ سماچار اُن کے کانوں پہنچانے کے لئے وہ اس اندولن کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور گھر گھر الکھ جگا کر اس دھرم یدھ کی سہائیکہ بنیں۔

آریہ بھائیو اور بہنو! آؤ آج ہم سب مل کر اپنے ادھیکاروں اور دھرم کی رکھشا میں سنلگن ہو جاویں۔ ودھرمیوں کو دکھا دیں کہ ہم بھی کچھ جیون رکھتے ہیں۔ یدی اس سمیہ ہم آپس کے سب ورودھوں کو تیاگ کر ایک سوتر میں بندھ کر اس دھرم رکھشا کے کاریہ میں لگ جاویں گے۔ تو نشچے رکھئے کہ وجے ہماری ہی ہوگی۔ کیونکہ جو دھرم کی رکھشا کرتا ہے۔ اس کا دھرم

ستیاگرہ سنگرام اور سنیاسیوں کا کرتویہ

(لیکھک: شری سوامی پرمانند جی مہاراج)

آریہ سماج کے سنستھاپک رشی دیانند سنیاسی تھے۔ انہوں نے اپنا سارا جیون ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ سنسکرتی کی اُنتی اتھ ونیت کیا۔ انت میں اپنے دشمن دانا کو ابھے دان دے کر برہم تلین ہو گئے۔ ان کے پشچات اُن کے شش سوامی آتمانند نے اپنا سارا جیون ویدک دھرم کے پرچار تتھا آریہ سماج کی اُنتی میں ونیت کیا۔ انت میں اپنے سروسو کو ویدک دھرم کے ارپن کرکے برہم تلین ہو گئے۔ ان کے پشچات سوامی نتیانند جی مہاراج نے اپنا سارا جیون ویدک دھرم کے پرچار ایوم آریہ سماج کی اُنتی میں ونیت کیا۔ انت میں وہ اپنی سمپت ایک لاکھ اسی ہزار روپے کی سمپتی ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ارپن کر پربرہم میں لین ہو گئے۔ سورگیہ سوامی درشنانند جی سرسوتی سے آریہ جگت بھلی بھانتی پریچت ہے۔ انہوں نے گرہستھ آشرم میں رہتے ہوئے بھی ویدک دھرم کی تن من سے سیوا کی۔ سنیاس دھرم کی دیکھشا لینے کے بعد بھی انہوں نے اپنا سارا جیون ویدک دھرم کے پرچار میں ونیت کیا۔ ان کی لکھی ہوا لکھت آج بھی انیکوں گرنتھ ویدک ساہتیہ کی شوبھا بڑھا رہے ہیں۔ اسی پرکار امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج جن سے آریہ جگت ہی نہیں۔ اپی تو سمست بھارت ورش پریچت ہے نے ویدک دھرم کے پرچار ایوم آریہ سماج اور ہندو جاتی کے اُدھار اتھ اپنا سارا جیون ونیت کیا۔ انت میں وہ جیون بلیدان کر آریہ جاتی کے اتہاس میں اپنا نام امر کر گئے۔

بہار کے پرستدھ سنیاسی شری سوامی کیشوانند جی مہاراج نے بھی اپنا سارا جیون آریہ جاتی کے اُدھار اتھ ونیت کیا۔ مہاراشٹر کے پرستدھ سنیاسی شری اودکار سچدانند جی مہاراج نے بھی اپنا سمست جیون ویدک دھرم کے اُدھار اتھ ونیت کیا۔ اور انت میں اپنی سمپت سمپتی کو ویدک دھرم کے پرچار اتھ ارپن کر کے سورگ باشی ہو گئے۔

اسی پرکار اور بھی کتنے ہی سنیاسی ہیں۔ جن کا سارا جیون ویدک دھرم کے پرچار ایوم آریہ سماج کی اُنتی میں لگا ہوا ہے۔ اُداہرن اتھ شردھیہ ویت ماگ شری سوامی سروانند جی مہاراج اتیادی ہیں۔

آریہ سماج کے کاریہ کھشیتر میں حیدر آباد کے دھرم یدھ سے پہلے بلیدان کا سمیہ کبھی نہیں آیا۔ یہ پہلا ہی اوسر ہے۔ کہ آریہ سماج کو اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا اتھ اہنسا تمک ستیاگرہ سنگرام میں اُترنا پڑا ہے۔ اس سنگرام میں بھی سب سے پرتھم بلیدان ورِدھ ایک سنیاسی کا ہی ہوا ہے۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی کی اس سمیہ ۷۲ ورش کی اوستھا ہے۔ اس ورِدھ اوستھا کے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے سب سے پہلے ستیاگرہ سنگرام میں اپنے آپ کو سمرپت کیا ہے۔ اس سمیہ وہ نظام راجیہ کے کاراگرہ میں بند ہیں۔ ان کے پیروں میں بیڑیاں ہیں۔ نظام راجیہ کی جیلیں برٹش سرکار کی جیلوں سے بھی بُری ہیں۔

ایسی دشا میں انیہ سنیاسیوں کا بھی پرم کرتویہ ہے۔ کہ اس ستیاگرہ سنگرام میں آگے بڑھ کر بھاگ لیں۔ جو سنیاسی جیل میں نہ جا سکیں۔ ان کو چاہئے۔ کہ وہ سماجوں میں جا کر اُن کو اس اہنسا تمک سنگرام کے لئے پریرت کرنا چاہئے۔ ساتھ ہی دھن سنگرہ کرکے شولا پور بھجوانا چاہئے۔ آریہ سماج میں لگ بھگ ایک سو پچاس سنیاسی ہیں۔ سنیاسیوں کا بلیدان آریہ سماج میں جیون کا سنچار کرے گا۔

آشا ہے۔ کہ آریہ سنیاسی اپنے کرتویہ پالن میں اگرسر ہوں گے۔

اُپنشد رکھشا کرتا ہے:۔
اتہ آؤ۔ بڑھو! وجے پراپت کرو۔ اور رشی دیانند کے رِن سے اُرِن ہونے کا پریتن کرو۔

"گوروکل نمبر" کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر جلد از جلد بھیجدیں۔ (مینیجر)

آریہ سماج کا بھوشیہ

(لیکھک:- شری ڈاکٹر لکھشمی دت جی)

آریہ سماج کا بھوشیہ بڑا روشن۔ بڑا اجول اور بڑا شاندار ہے۔ ہندو جاتی کی بھاوی آشاؤں کی اُنتی کا ایک ماتر سہارا ایک ماتر آدھار آریہ سماج اور کیول آریہ سماج ہی ہے۔ میں آریہ سماج کو اندھکار میں بھٹکتی۔ ٹھوکریں کھاتی اور دُکھوں سے بلبلاتی ہندو جاتی کے لئے "پاور ہاؤس" اسفات بجلی کا سروت سمجھتا ہوں۔ اور میرا وشواس ہے۔ کہ اگر اس ابھاگنی ہندو جاتی کا کلیان ہو سکتا ہے۔ اُتھان ہو سکتا ہے۔ اور سرنتو کے بیردہ شونیہ ہاتھوں سے بچایا جا سکتا ہے۔ تو آریہ سماج اور کیول آریہ سماج دوارا ہی۔ میں یہ سمجھتا ہوں۔ آریہ سماج کا اندبل ہے۔ اور اس کی بنیاد میں تیاگ تپ اور شہیدوں کے پوتر رُدھر پر رکھی ہوئی ہیں۔ یہ ستیہ ہے۔ کہ کچھ کال سے آریہ سماج کا جیون سروت شانت روپ سے بہہ رہا ہے۔ اور اس کی اُوپر کی سطح پر اُتساہ اور جوش کی وہ لہریں دکھائی نہیں دے رہیں۔ جو ایک راہ چلتے منش کی درشٹی بنا اِچھا ہی اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں پرنتو اس اُوپر کی شانتی کا ارتھ شتھلتا نہیں ہے۔ آریہ سماج کے اندر اُتساہ ویرتا اور کرم پرائینتا کی لہریں اُسی طرح جاری ہیں۔ جس طرح کہ آج سے بیتی درش پہلے جاری تھیں۔ پرنتو اسے دیکھ کر بھولا منش اوشیہ دھوکے میں پڑ سکتا ہے۔ آریہ سماج کو جیون رہت سمجھ سکتا ہے۔ اور اسے یہ دھوکہ ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی شکتیاں ختم ہو چکی ہیں۔ شتھل ہو چکی ہیں۔ اور اب اس میں جیون پیدا کرنے کا وہ ویگ نہیں رہا ہے۔ جو دُنیا کی بڑی سے بڑی شکتیوں کو بھی ٹھکرا دیا کرتا تھا۔ پرنتو یہ بھول ہے۔ اور دھوکہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اسی بھول میں پڑ کر حیدر آباد کے حکام نے آریہ سماج کے دمن کا چکر چلا کر اُسے نقصان پہنچانے کی چیشٹا کی ہے۔ پرنتو ایسے اُدور درشی لوگوں کو شیگھر ہی اپنی بھول معلوم ہو جائیگی۔ ان لوگوں کی گنتا اُن ہی وچار رہت لوگوں میں ہوگی۔ جو بہتے ہوئے گہرے دریا کی اُوپر کی سطح کو شانت دیکھ کر اس میں کود پڑتے ہیں۔ اور نیچے کی ویگ وان بھیانک لہروں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آریہ سماج کے اندر تیاگ تپسیا اور ویرتا کا ابھاو نہیں ہے۔ آریہ سماج رُوپی شانت سمندر میں دمن کا بھاری پتھر پھینک کر ریاست حیدر آباد کے کرمچاریوں نے ایک بھیانک طوفان پیدا کر دیا ہے۔ آج دیش بھر کی آریہ سماجوں میں اُتساہ کی اگنی پرچنڈ ہو چکی ہے۔ اور پرتاپ کا اور شیوا کا خون اپنی رگوں میں رکھنے والی ویرتا۔ اہنسا تمک دھرم یدھ میں سروں پر کفن باندھ کر نکل کھڑے ہونے والا جوش آریہ ویروں میں اُتپن ہو چکا ہے۔

حیدر آباد کی ریاست نسندیہہ ایک بڑی ریاست ہے۔ اس کے پاس دمن کی ساری سامگری موجود ہے۔ وہ نہتے آریہ ستیہ گرہیوں پر پولیس کے سنگدل ہاتھوں سے لاٹھی چارج کرا سکتی ہے۔ آریہ ویروں کو جیل میں ڈال سکتی ہے۔ ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنا سکتی ہے۔ نردئیتا سے جیل خانوں میں اُن کے شریروں کو کوڑوں کی مار سے لہو لہان کرا سکتی ہے۔ پرنتو کیا دھرم پر بلیدان ہونے والی امر آتماؤں کو بھی وہ دبا سکتی ہے؟ کیا پُوروجوں کے۔ شہیدوں کے۔ رشیوں کے خون سے سینچے ہوئے اس کلپ ورکھش کو وہ برباد کر سکتی ہے؟ میں اس کا جواب "نہیں" میں ہی دوں گا۔

سنسار دیکھے گا۔ آسمان کے اٹل چاند اور تارے ساکھشی دیں گے۔ اور اتہاس کے بھاوی ودیارتھی پڑھیں گے۔ کہ جب جب اتیاچاریوں نے آریہ جاتی کو چیلنج کیا ہے۔ اس کے جیون کو چنوتی دی ہے۔ اور اس کی ویرتا کی آزمائش کی ہے۔ تب تب بھارت کی اس پوتر بھُومی پر آریہ ویروں نے رام اور کرشن کے گُن گانے والوں نے۔ بھیم اور ارجن کے پوتر نام پر گرو کرنے والوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر سدیو اس کا ویروں کی طرح اُتر دیا ہے۔ جو آج تک بھارتیہ اتہاس کے پرشٹھوں پر سنہری اکھشروں میں لکھا ہُوا ہے۔ آج اتہاس کی وہی گھٹنائیں بیسویں شتابدی میں پھر دُہرائی جا رہی ہیں۔ پھر وہی دھرم کی ویدی پر اپنا سروسو نچھاور کر دینے والے پروانے جیون کی جلتی ہوئی جیوتی کے چاروں اور جمع ہیں۔ سنگھرش بھیانک ہے۔ امتحان کڑا ہے۔ سماج کی جاتی کی دھرم کی آبرو خطرے میں ہے۔ پرنتو آریہ ویر جانوں پر کھیلنے کیلئے

شولاپور جانیوالے ستیاگرہیوں کے لئے

شولاپور سے مہاشہ کرشن کے نام مہاشہ خوشحال چند کی چٹھی

شولاپور سے حیدر آباد ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر مہاشہ خوشحال چند جی خورسند نے مہاشہ کرشن کو ذیل کی چٹھی بھیجی ہے:-

"پنجاب اور یو۔پی کے ستیاگرہیوں کی واقفیت کے لئے ذیل کی باتیں مفید ہوں گی۔

شولاپور میں دن کے وقت کافی گرمی ہوتی ہے دھوپ میں چلنا دُشوار ہوتا ہے۔ رات کے گیارہ بجے تک کچھ گرمی رہتی ہے۔ اس کے بعد سردی شروع ہو جاتی ہے۔ گرم کپڑے اس طرف لانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ہاں ایک کمبل لے آنا چاہیئے۔ بستر میں ایک دری ایک کھیس۔ دو چادریں۔ سرہانہ اور اس کے غلاف اور اوڑھنے کے لئے کھدر کی چادریں ہونی چاہیئیں۔ پہننے کے لئے دھوتی۔ پاجامہ اور کُرتے کافی ہیں۔ اس طرف سرسوں کا تیل نہیں ملتا۔ گری کا تیل ملتا ہے۔ دودھ مہنگا اور خراب ملتا ہے۔ گھی بھی اچھا نہیں ملتا۔ شولاپور کے ستیاگرہیوں کے آشرم میں سونے کے لئے چٹائیاں ملتی ہیں۔ چارپائی نہیں۔ جن لوگوں کو زمین پر سونے کی عادت نہیں ہے۔ وہ عادت ڈال لیں۔

حیدر آباد کی جیلوں کی حالت

حیدر آباد ریاست کی جیلوں سے جو اطلاعات ملی ہیں۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جیلوں میں ہر ستیاگرہی کے پاؤں میں لوہے کا کڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی کے پاؤں میں بھی کڑا ہی ڈالا گیا ہے۔ ہر ایک ستیاگرہی کو بچھانے کے لئے ٹاٹ کا ٹکڑا ملتا ہے۔ اور اوڑھنے کے لئے کمبل ملتا تھا۔ لیکن اب گرمیوں میں کمبل نہیں ملے گا۔ روٹی جوار (کالی) کی ملتی ہے۔ دو روٹیاں صبح اور دو شام کو ملتی ہیں۔ انہیں میں گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ جیل کی ایک ٹوپی۔ ایک کُرتہ اور ایک پاجامہ ملتا ہے۔ اپنے کپڑے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

کامیاب ستیاگرہ

گلبرگہ کے اندر گذشتہ ۵ دنوں سے ایک حیرت خیز تبدیلی آئی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے ارجتھوں کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ پہلے تو انہیں پکڑ کر شہر سے دُور چھوڑ دیا گیا لیکن جب وہ دوبارہ شہر میں پہنچے۔ تو انہیں گرفتار کر کے تھانے میں لے جایا گیا۔ وہاں انہیں کہا گیا۔ کہ "جاؤ جو تمہاری مرضی ہو کرو"۔

چنانچہ جتھوں نے گلبرگہ میں نگر کیرتن کیا اور اُپدیش دیا۔ یہ تبدیلی کیوں ہے۔ اس کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ گرمی کی وجہ سے ہے یا کسی اور سبب سے۔ اس کا پتہ ابھی تک نہیں لگا۔

کرایہ تو بہت خرچ ہو جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ لیکن صوبہ سرحد۔ پنجاب یو۔پی سے جتھوں کے سفر سے جو پرچار ہوتا ہے۔ اس سے قیمت وصول ہو جاتی ہے۔ حیدر آباد والے اب باہر کی طرف بہت غور سے دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ باہر سے ستیاگرہ کے لئے آنے والوں کی طرف سے بے حد اُتساہ کی خبریں مل رہی ہیں۔

~~~~~~~~

دُن کمشنریں پہنچ چکے ہیں۔ اور مجھے اس میں ذرا بھی سندیہہ نہیں۔ کہ آخر سپھلتا آریہ ویروں کو ہی پراپت ہوگی۔ میدان شیروں کے ہاتھ رہے گا۔ اور وجے دیویوں کے سروں پر پُشپ برسائے گی۔ اور آریہ سماج۔ ویدک دھرم اور رشی دیانند کی وجے کے نعروں کے ساتھ بھارت کا دایو منڈل گونج اُٹھے گا۔

("آریہ سندیش" آگرہ)

~~~~~~~~

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

ادھیاپک کی ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ خان پور ریاست بہاولپور کیلئے ایک یوگیہ آریہ وچاروں والی ہیڈ کلرک یا بھوشن پاس یا مڈل الیس۔ وی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو ہندی رتن کلاسز کو شکشا دے سکے۔ تنخواہ یوگیتا کے انوسار دی جاویگی۔ درخواستیں ۱۰- مارچ تک درخواست کنندہ کی بہت دیگر مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں:-

سیکرٹری۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ خان پور ریاست بہاولپور

ستیاگرہ سمبندھ میں کچھ آوشیک باتیں

(لیکھک: شری گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے۔ اشولا پور)

میرا وچار ہے۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ لمبا چلے گا۔ آریہ سماجوں کو اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ وجے اُس کی ہوگی۔ جو دیر تک چل سکے گا۔ حیدر آباد بہت بڑی اور پرکھیات شاہی ریاست ہے۔ اس کا جھکانا سہل نہیں ہے۔ پرنتو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ستیہ کی وجے ہوتی ہے۔ نظام صاحب کی شکتی کو کم کرنے کیلئے اس کی سختیاں کافی ہیں۔ نظام صاحب کو یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ آریہ سماج کی کتنی شکتی ہے۔ اسی لئے اس کی مانگوں کی اوہیلنا اور اپیکشا کی گئی۔ پرنتو اب تو حیدر آباد کے کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ یدی ہم ویبنا سے کاریہ کرتے رہیں۔ تو اوشیہ ہماری سپھلتا ہوگی۔

اس کے لئے تین چار باتوں کی اوشیکتا ہے۔ پرتھم تو کاریہ سوچ وچار کرنا چاہئے۔ جوش بھی چاہئے۔ اور ہوش بھی۔ جوش بہت ہے۔ اور ہوش کی بھی کمی نہیں ہے۔ پرنتو جوش اور ہوش کا سنیوگ پرم آوشیک ہے۔

دوسری بات ہے اپنے نیتاؤں پر شردھا۔ بہدھا ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے ڈکٹیٹر کا کام جیل جانا ہے۔ اس لئے لوگ اُتسک ہونے لگتے ہیں۔ کہ امک ڈکٹیٹر جیل گیا یا نہیں۔ اور یدی جیل جانے میں دیر لگاتا ہے۔ تو کیوں؟ کیا جیل جانے سے ڈرتا تو نہیں؟ پرنتو میں ستیاگرہ کے کاریالیہ میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں۔ کہ ڈکٹیٹروں کے کرتویہ انیہ بھی ہیں۔ جیل جانا سگم ہے۔ جیل سے باہر رہ کر پربندھ کرنا کٹھن۔ ایشور کی کرپا سے جو بھائی ڈکٹیٹروں کی سوچی میں آ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ڈرنے والا نہیں ہے۔ پرنتو جیل جانا ڈکٹیٹر کا دھیہ نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو وہ ہی جان سکتے ہیں۔ جو آنترک پرستھتی سے ابھگیہ ہوں۔ دُور سے بہت سی باتوں کا بھرم رہتا ہے۔ سجنوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ بہت سی باتیں اخباروں میں نہیں دی سکتیں۔ نہ تار دوارا بھیجی جا سکتی ہیں۔

تیسری بات پرچار کی اوشیکتا ہے۔ اس وپتی کے سمیہ کو غنیمت سمجھ کر پرچار کا کاریہ بڑھا دینا چاہئے۔ ادھر دکھشن میں آریہ سماج کا سروتھا ابھاو ہے۔ اس سمیہ ستیاگرہ کی پکار نے سب کو جگا دیا ہے۔ لوہا گرم ہے۔ دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جو گراموں میں پرچار کر سکتے ہوں۔ وہ گراموں میں جاویں۔ اور جو نگروں میں پرچار کر سکیں۔ وہ نگروں میں۔ آنتریں ایک ورش کے لئے پرچار بند کرنے میں کوئی ہانی نہ ہوگی۔ آریہ سماج کے سدھانت جاننے کے لئے لوگ اُتسک ہیں۔ ان کی اس دھرم پیاس کو بجھانے کا یتن کرنا چاہئے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج آرمبھ سے ہی اپنے پیروں پر کھڑا رہا ہے۔ دوسروں سے سہائتا کی یاچنا کرنے میں تو کوئی ہانی نہیں۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں میں پرچار کی ضرورت

(از مہاشہ مول چند جی پرچارک کوٹ چھٹہ (ڈیرہ غازیخاں)

ناظرین! ضلع ڈیرہ غازی خاں میں ہندو آبادی ۱۳-۱۴ فیصدی ہے۔ اور تعلیم میں جس قدر یہ پس ماندہ ہے۔ اور کوئی ضلع نہیں

شہر اس قدر میلے۔ کہ الامان۔ لوگ ملیچھ۔ نہ دھرم نہ کرم۔ براہمن اور دیگر دھارمک ٹھیکیدار خواب خرگوش میں مست۔ پورانک لوگوں کو حلوہ مانڈہ سے کام یا آریوں کے کام میں رکاوٹ ڈالنا اور بس۔ ادھر ضلع کی یہ حالت کہ قلم کھنچتی ہے۔ جگر جلتا ہے۔ چند نمونے دیکھئے۔

(۱) کوٹ مغلاں میں سات ہندو مسلمان بن چکے ہیں۔ جن میں سے ابھی صرف ایک ہی واپس لائے گئے۔ کہ ایک اور براہمن لڑکا اغوا کر لیا گیا ہے۔ جس کی تلاش جاری ہے۔

(۲) ایک ہندو لڑکا مسلمانوں کی چنگل میں تھا۔ اسے مقدمہ لڑ کر واپس لیا گیا۔ ادھر کوٹ قیصرانی سے خبر ملی۔ کہ وہاں ایک براہمن لڑکا گم ہے۔ امداد کیجئے۔ تلاش کے باوجود لاپتہ۔ ضلع ملتان تک دوڑ دھوپ کی گئی۔

(۳) ایک بستی میں ایک ہندو دودھا کو بھوجہ بچہ بھگانے والے تھے۔ کہ خبر لگنے پر بچا لیا گیا۔ مگر بستی گجانی اور نگر وکھہ غربی سے دو شادی شدہ عورتیں اغوا کر لی گئیں۔ جن کے مقدمات عدالت میں ہیں۔

(۴) جھوک اُترا کا ایک سنار لڑکا ایک کو ٹانہ بھگا لے گیا ہے۔

(۵) راجن پور کی طرف ہندو راجپوت اور رنوخ کی طرف اوڈ راجپوت کیا گیر بتی پتت ہو رہے ہیں۔

(۶) پیر عادل کے اردگرد مسلم ملانے دیہات

(بقیہ صہ پر)

پرنتو ان کا آشرا تکنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگر کوئی انیہ سوسائٹی یا سجن ہماری طاقت کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کوئی پرستاو یا دکتویہ نکالیں تو اُن پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔ ہمارا دھیہ نشچت ہے۔ اس کو ہم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرے ہم کو کیا سمجھیں؟ اُن کا درشٹی

کون ہمارا درشٹی کون نہیں۔

بہدھا یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماجوں میں بہت سے ادھورے آریہ ساماجک ہیں۔ ان کا سمبندھ سماج کے ساتھ شتھل رہتا ہے۔ وہ آریہ سماج کی نیتی کو سمجھنے کا یتن نہیں کرتے۔ اور باہر والوں کی سن کر اپنے وچار بدل دیتے ہیں۔ ایسے بھائیوں کو چاہئے۔ کہ آریہ سماج سے گھنشٹ سمبندھ استھاپن کریں۔ اس کے سدھانتوں تتھا اتہاس کا اولوکن کریں۔ اور اپنے نیتاؤں کی نیتی کو سمجھیں۔

ہرش کا استھان ہے۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ کے سمیہ آریہ سماجوں کے پرسپرک ویمنسیہ بھی مٹ گئے ہیں۔ ہونا بھی ایسا ہی چاہئے۔ اس م

ستیاگرہی ویروں سے!

(از کماری اپراجتا دیوی کنیا گورکل دہرہ دون)

جاؤ ویرو جاؤ!
ویر گیت ہی گاتے جاؤ ہنستے اور مسکاتے
اتی پنیت اس ویر جل دھی کی لہروں میں لہراتے
جے جے ناد گونجاتے جاؤ رشی کی یاد دلاتے
دیپ! دیپ بن چلتے جاؤ گیان پردیپ جلاتے
اکھل وشو کے کن کن میں نت نو اُتساہ بڑھاتے
سمے نہیں بس ندرا کا یہ یووک ہردے ہلساتے
جانا جانا مان سروور ہی رن کھیل دکھاتے
یا پھر آنا ہنس وجے کر جیتے اور جگاتے
اری نت اُر میں ہار ہار کا نیک ڈالتے آتے
ہم ڈالیں گی جے مالا پھر منگل مود مناتے
بڑھو بڑھو! ہنستے بڑھتے جاؤ!

Digitized by eGangotri

ایک نصیحت آمیز دلچسپ افسانہ (گذشتہ سے آگے)

مندر میں

(از جنابہ صفیہ صدیق صاحبہ فریدہ بی۔ اے)

آخر وہ زمانہ بھی آگیا۔ جو اپنے ساتھ جذبات و خواہشات کا طوفان لاتا ہے۔ میری عمر پندرہ ۱۵ سال کی ہو گئی۔ اور تب میں ایسے ایسے خواب دیکھنے لگی۔ جو مجھے نہ دیکھنے چاہئے تھے۔ نفسانی اور گندے خیالات سے دور رہنے کے لئے میں نے پوجا شروع کی۔ گھر سے کوئی نصف میل کے فاصلے پر ایک مندر تھا۔ میں ہر روز پوجا کے لئے وہاں جایا کرتی تھی۔ اس مندر کے پجاری کی زندگی عام لوگوں کی نظروں میں بہت بلند تھی۔ کوئی اُسے رشی مانتا اور کوئی دیوتا سمجھتا۔ لیکن حقیقت میں اُسے کسی نے نہ سمجھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص کشش تھی۔ ایسی جو عورت کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ رفتہ رفتہ میری توجہ پجاری کی طرف منعطف ہونے لگی۔ مجھے اس کی باتوں میں لطف آنے لگا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے درمیان ایک طرح کی راہ و رسم پیدا ہو گئی۔ اب میں ہر روز دو مرتبہ پوجا کے لئے جاتی تھی۔ زمانہ گذرتا گیا۔ میں اپنے من میں آشاؤں کے محل تعمیر کرتی رہی۔

ایک دن شام کو جب پوجا کے لئے گئی۔ تو موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ اس دن کوئی پوجا کے لئے نہ آیا۔ یہاں تک کہ پوجا ختم ہو گئی۔ میں تنہا تھی۔ چونکہ بارش شدت سے ہو رہی تھی۔ اس لئے وہیں بیٹھی رہی۔ پجاری اپنے کمرہ میں سے جو مندر کے اندر ہی عقب میں تھا۔ مجھے تنہا دیکھ کر بولا۔ "کملا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ یہاں آؤ۔" میں اٹھ کر اس کے کمرہ میں چلی گئی۔ جیسے ہی کمرہ میں داخل ہوئی اس نے میرا بازو پکڑ لیا۔ اور اپنی طرف کھینچنے لگا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ مجھے اپنی گود میں اُٹھا لے گا۔

میں نے خود میں کہا۔ کہ میری کشتیٔ حیات پاپ کے منجدھار میں گر رہی ہے۔ میں تھرتھر کانپ رہی تھی۔ دل اس زور سے دھڑک رہا تھا۔ کہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آگیا۔ میرے دماغ میں کشمکش ہو رہی تھی۔ اس بات کا کبھی خیال ہی نہ آیا تھا۔ کہ پریم کے منازل طے کرنے کے لئے مجھے پاپ کے سامنے سر نگوں ہونا پڑے گا۔ میں اس کی گود میں تھی۔ اور اس کی یہ ہم آغوشی اگر مندر میں اتفاقیہ ہوتی۔ تو میں اس حالت پر نہ پہنچتی۔ وہ ضرور میری اور میرے دھرم کی رکھشا کرتا۔"

کملا نی جلدی جلدی اس طرح باتیں کر رہی تھی۔ جیسے اس کا دم گھٹ رہا ہو۔ اس کے لب و لہجہ کی شائستگی سے میں سمجھ چکا تھا۔ کہ وہ گلی کوچوں میں پھرنے والی معمولی عورت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اس حالت میں ہونا بھی کوئی راز ہے۔"

"آہ! میری ناپاک زندگی بڑی عبرت ناک ہے۔"

کملانی اسی طرح کہتی جا رہی تھی۔

"اپنی زندگی کے واقعات اس لئے سُنا رہی ہوں۔ کہ میں آپ کو اپنے سے متنفر ہونا پسند نہیں کرتی۔ کیونکہ میری تمام زندگی میں اگر کسی نے مجھ سے بے غرضانہ ہمدردی کی ہے۔ تو وہ صرف آپ ہیں۔"

یہاں وہ دم لینے کے لئے تھوڑی دیر ٹھہر گئی۔ اور پھر اپنا قصہ سُنانے لگی۔

"میں اس کی آغوش میں بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ جی چاہتا تھا۔ کہ اسی طرح وہ مجھے اپنی گود میں اُٹھائے رہے۔ لیکن اس کے دل میں صرف ایک خواہش معلوم ہوتی تھی۔ وہ کسی کے آنے سے پہلے اپنی نفسانی خواہش کی تسکین چاہتا تھا۔ جب میں اس کے کمرے سے باہر نکلی۔ تو اپنی عصمت اور معصومیت کھو چکی تھی۔ اب میری حالت اُس شرابی کی سی تھی۔ جس کا خمار اُتر چکا ہو۔

تین ماہ گذر گئے۔ ہماری راہ و رسم اُسی دن ختم ہو گئی۔ لیکن جب میں نے اپنے دل میں ایک اور ننھے دل کی دھڑکن سُنی۔ تو ہوش جاتے رہے۔ میں اس پجاری کے پاس گئی۔ اور اس کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا۔ لیکن اُس نے صاف انکار کر دیا۔ یہ صدمہ میرے لئے ناقابلِ برداشت تھا۔ وہ آدمی جس نے مجھے دُنیا میں کہیں کا نہ رکھا تھا۔ میری محبت کو ٹھکرا کر مجھے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ جب کسی طرف سے کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو میں اپنی والدہ کے قدموں پر گر پڑی۔ اور دیر تک رونے کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔"

اتنا کہہ کر کملانی پھر بے ہوش ہو گئی۔ ایک پیالہ بھر دودھ پلایا۔ جب ہوش آیا۔ تو اس نے کہنا شروع کیا۔ "آپ یقین نہیں کریں گے۔ مجھے جان سے زیادہ عزیز سمجھنے والی ماں نے جب یہ سُنا۔ تو میرے ہاتھ میں زہر کی شیشی دے دی۔ اور ہدایت کی۔ کہ رات کو پی کر سو جاؤں۔ کاش! میں پی لیتی۔ لیکن اس ننھے دل کی دھڑکن نے مجھے خودکشی سے باز رکھا۔ میں اُسی رات گھر سے بھاگ نکلی۔ کچھ دن تو بہت مصیبت میں گذارے۔ آخر بمبئی کے ایک ایجنٹ سے ملاقات ہوئی۔ جس نے مجھے بازارِ حسن میں لا بٹھایا۔ اس کے بعد میری زندگی کو جیسے گذرنا تھا گذری۔ اس کے متعلق کچھ بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ بڑے بڑے امیر بھی ... میرے در پر جبیں رسائی کرنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے تھے۔ لیکن چند دنوں بعد زوال شروع ہوا۔ یہاں تک کہ موجودہ حالت پر پہنچ گئی۔"

یہ کہہ کر کملانی کی آنکھوں سے آنسو اس طرح بہنے لگے تھے۔ گویا کسی فوارے میں سے پانی کی دھار نکل رہی ہو۔

اس نے پانی مانگا۔ میں چاہتا تھا۔ کہ دودھ پلا دوں۔ لیکن اپنا گلاس دیکھا۔ تو وہ خالی ہو چکا تھا۔ آخر پانی ہی پلانا پڑا۔

"میں مرنے سے نہیں ڈرتی۔ صرف اس معصوم کا خیال رہ رہ کر مجھے ستاتا ہے۔"

کملانی پانی پی چکنے کے بعد پریم سے اپنے پہلو میں سوئی ہوئی بچی کو چوم کر بولی۔ جب میں نے اس کو اطمینان دلایا۔ کہ بچی اناتھ آشرم میں بڑے آرام سے رہے گی۔ تو اس کا فکرمند چہرہ صاف ہو گیا۔ اور اس نے کہا۔ "اب مجھے نیند آرہی ہے۔"

"تو سو جاؤ۔ خدا تمہیں صحت بخشے۔ نیند جتنی آئے اچھا ہے۔ نیند صحت کی نشانی ہے۔ میں ابھی بازار سے دودھ لے آتا ہوں۔"

کملانی کچھ کہے بغیر آنکھیں بند کئے اطمینان سے سو گئی۔ وہ خراٹے لے رہی تھی۔ سینہ رُک رہا تھا۔ میں دودھ لینے باہر چلا گیا۔ رات کافی گذر چکی تھی۔ اور مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ دودھ کہاں ملتا ہے۔ اس لئے تلاش کرنے میں کافی وقت صرف ہوا۔ بڑی مشکل سے ایک جگہ آدھ سیر دودھ ملا۔ تو لے کر واپس آیا۔

دیا اُسی طرح جل رہا تھا۔ اور کملانی سو رہی تھی۔ لیکن سینہ کی آواز بند ہو چکی تھی۔ سانس کی آواز بھی نہ آتی تھی۔ جب میں نے غور سے دیکھا۔ تو اس کی ناک سے خون آلودہ پانی بہہ رہا تھا۔ اور قریب ہی زہر کی شیشی کھلی ہوئی خالی پڑی تھی۔

بے اختیار میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ کملانی کو جب اطمینان ہو گیا۔ کہ اس کی بچی آرام سے رہے گی۔ تو اس نے اپنی غم نصیب زندگی پر موت کو ترجیح دی۔ میں آہستہ سے بچی کو گود میں لے کر باہر آگیا۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہم گناہ کے اسباب اچھی طرح سمجھ جائیں۔ تو پھر گناہ کرنے والوں پر زیادہ لعنت و ملامت نہ کریں گے۔ کیا دُنیا گنہگاروں ہی کے رہنے کی جگہ نہیں ہے؟ لہذا نہیں کے لئے موزوں و مناسب نہیں اس سے انکار کرنے والوں پر تعجب ہوتا ہے۔

ضرورت ہے

ایک ۵۵ ورشیہ کھتری وِدھر کے لئے ایک جیون سنگنی ودھوا (وغیرہ) کی آوشیکتا ہے۔ جس کی آیو تیس ۳۰ سے چالیس برس تک ہو۔ اس کا نیک چلن۔ سوشیل اور سوسِتھ ہونا ضروری ہے۔ ہندی پڑھی لکھی کو ترجیح دی جاوے گی۔

K معرفت "پرکاش" لاہور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar + Co.,

Karachi

کیا ہمارا ستیاگرہ اسامیک و سامپردائیک ہے؟

(لیکھک: شری شو دیا لوجی ممبر ستیاگرہ سمتی شولاپور)

کانگرس کے دو بڑے لیکھ نیتا پنڈت جواہر لال نہرو تتھا مہاتما گاندھی جی نے اپنے حال کے بھاشن تتھا لیکھ میں آریہ سماج کے حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کو کرمشہ اسامیک (بیوقت) تتھا سامپردائیک (فرقہ دارانہ) بتلایا ہے۔ میں نے ان دونو مہانو بھاووں کے وچاروں کا دھیان پوروک کتنی ہی بار منن کیا۔ کنتو کھید ہے۔ کہ میں کسی بھی انش میں ان سے سہمت نہ ہو سکا۔

مجھے لگ بھگ بیس ورش کانگرس میں کام کرتے ہوئے ہو گئے۔ اور ان بیس ورشوں میں مجھے کتنی ہی بار کانگرس کے اندر ذمہ داری کے بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر بھی کام کرنے کا اوسر ملا۔ جیلوں میں بھی کئی بار جانے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ اس دوران میں کانگرس کے اندر کام کرنے والے آریہ سماجی تتھا غیر آریہ سماجی منتر جب کبھی آریہ سماج کے سمبندھ میں باتیں کرتے تھے۔ تو آریہ سماج دلو ہو گیا ہے۔ کا بڑنا آ گئی ہے۔ اپنے مان اور ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے اس میں بلیدان کرنے کی کھشمتا نہیں رہی ہے یا اتیاری نہ جانے کیا کچھ نہیں کہا کرتے تھے۔ کنتو آج جب کہ لگاتار چھ ورشوں تک نظام صاحب سے اپنے دھارمک ادھیکاروں کے لئے منتیں مانگتے مانگتے تھک کر پرماتما کا آشرے آریہ سماج نے سامویک روپ سے لے لی دیدی کی اور قدم بڑھایا ہے۔ اور بھارت ورش کی سب سے ادھک بربر تتھا زبردستی ریاست حیدرآباد سے ٹکر لی جس سے ٹکر لینے بڑے بڑے کانگرس نیتا بھی ہچکچاتے ہیں۔ تو بجائے آریہ سماج کے حوصلہ کی پرشنسا کرنے اور پیٹھ ٹھونکنے کے لدھیانہ دلیپی راجیہ پرجا سمیلن میں جس کے پردھان شری پنڈت جواہر لال جی نہرو تھے۔ اس کے اس سرودھا سمپرن اجہت کاریہ کو اسامیک آدی شبدوں سے یاد کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا ستیاگرہ اسامیک نہیں۔ اپتو پرجا پرلینڈ میں اس سمبندھ میں پاس کیا گیا پرستاؤ ہی اسامیک اور آریہ سماج کے پرتی انیائے کرنے والا ہے۔ مجھے آشچریہ ہے۔ کہ جو کانگرسی نیتا کل ناجھ راجیہ کے اکالی سکھوں کے ستیاگرہ میں جیل جاتے تھے۔ اور کشمیر راجیہ میں احراری مسلمانوں کے ستیاگرہ کو اُچت سمجھتے تھے۔ اور اس کا سمرتھن کرتے تھے آج آریہ سماج کے ساتھ اس بے انصافی اور ظلم کرنے پر کیوں اُتارو ہوئے ہیں؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک ہی کارن ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم کانگرس میں کاریہ کرنے والے آریہ سماجی آریہ سنسکرتی کی اپیکشا کرنے والے نیتاؤں کے اس پرکار کے آکرمن کو برابر سہن کرتے رہے۔ اور اپنی آتما کا ہنن کر آنکھ میچ کر اُن کے نیترتو کے نیچے کام کرتے رہے۔

شری مہاتما گاندھی جی نے تو ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ آپ کی رائے میں آریہ سماج کا ستیاگرہ ہی سامپردائیک ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہندو مہاسبھا نے اس کا سمرتھن کر دیا ہے۔ اس کے بھرتی مہانو بھوتی دکھلائی ہے۔ تتھا اس کے ساتھ ساتھ سوئم اپنی اور سے بھی ستیاگرہ آرمبھ کر دیا ہے۔

میں سمجھتا تھا۔ کہ مہاتما گاندھی جیسے ستیہ کے اننیہ پجاری تو جہاں ستیہ دیکھیں گے۔ نشچیہ ساتھ دیں گے۔ یدی آریہ سماج کا ستیاگرہ شُدھ دھارمک ہے۔ جیسا کہ گاندھی جی سوئم مانتے ہیں۔ تو چاہے ہندو سبھا اس کا سمرتھن کرے یا کوئی اور سبھا کرے۔ مہاتما گاندھی جی کو تو اس کا ساتھ نشچت دینا ہی چاہیے تھا۔

ہندو مہاسبھا کو زہریلا جنتو تو نہیں۔ جو چھوتے ہی ڈس لے گا۔ یدی ہندو مہاسبھا ہندوؤں کی سنسکرتی۔ سامابک اور راج نیتک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے اندولن کرتی ہے اور آواز اُٹھاتی ہے۔ تو کون سا بھاری پاپ کرتی ہے؟ مہاتما گاندھی ہندو مسلم ایکتا چاہتے ہیں۔ اور ہندو سبھا کے ورنیتا ساورکر بھی ایکتا چاہتے ہیں۔ پھر یہ ناراضگی کیسی؟ ایکتا کے طریقوں میں بھید ہو سکتا ہے۔ اور ہے۔ مہاتما گاندھی جی کی اور سے بیس ورشوں کا میرا اپنا انوبھو ہے۔ ایکتا کے لئے جتنی بھی کوششیں کی گئیں پرایا سب بے کار ثابت ہوئیں۔ اُلٹے روگ نرنتر بڑھتا ہی گیا۔

خلافت اندولن میں گاندھی جی نے ہمیں بھاگ لینے کے لئے کہا۔ اور ہم نے آگے بڑھ کر بھاگ لیا۔ کنتو پرینام نکلا بھیانک موپلہ کانڈ اور مسلمانوں میں فرقہ دارانہ زہر کا وستار۔ اسی ایکتا کے نام پر سامپردائیک نرنے (Communal award) جیسے گھور سامپردائیک تتھا ہندو ہت ناشک ودیشی سامراجیہ شاہی کے فیصلے کا درود دھ کرنے سے کانگرس کو روکا گیا۔ آج اسی ایکتا کے نام پر بھارت کی راشٹر بھاشا ہندی کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ اور جبراً اُس کی سُنّت کی جا رہی ہے۔ اسی ایکتا کے نام پر مسلم ماس کنٹیکٹ کمیٹی بنا کر سامپردائیک مسلمانوں کو راشٹر مہاسبھا میں لا کر بے جا طریقے سے ان کا حوصلہ بڑھایا جا رہا ہے۔ کیا مہاتما گاندھی جی کی یہ پرورتیاں سامپردائیک نہیں ہیں؟ اپنی سنسکرتی تتھا جاتی کی ہت بُدھی سے جاگو کی گئی پرورتیاں بھلے ہی سامپردائیک کہی جائیں۔ پرنتو وہ پرورتیاں سرودھا اچھنیہ ہیں۔ اور ان میں بھاگ لینے والوں کو جھجکنا نہیں چاہیے۔ تتھا اپنی سنسکرتی اور جاتی کو ہانی پہنچانے والی اور کسی انیہ ورگ کو ادچھنیہ سامپردائیکتا کی اور پرورت کرنے والی پرورتیاں نشچت اوانچھنیہ سامپردائیک ہیں۔ بھلے ہی اُن کو راشٹریہ رنگ دیا جاتا ہو۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

انفرادی حیثیت میں کانگرسی ستیاگرہ میں حصہ لے سکتے ہیں

آچاریہ کرپلانی سابق ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اعلان

آچاریہ دلیش بندھو گپتا کانگرسی ممبر پنجاب اسمبلی نے آچاریہ کرپلانی جنرل سیکرٹری آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کو ایک چٹھی بھیجی تھی۔ جس میں دریافت کیا تھا۔ کہ کانگرسیوں کو ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے ستیاگرہ میں حصہ لینے کا کوئی حق ہے؟ اس پر آچاریہ کرپلانی نے جو جواب دیا ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

آریہ سماج اور کانگرس کے درمیان اس وقت جو اختلاف ہے وہ محض یہ ہے۔ کہ اس معاملہ کو کس پہلو سے حل کیا جائے؟ ہر کانگرسی کا مکمل یقین ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ وہ ناواجب ہیں۔ ان کی بھی مزاحمت کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس مسئلہ کو ہندو مسلمان کے درمیان جھگڑے کے طور پر فرقہ دارانہ رنگ نہیں دینا چاہیے۔

آریہ سماجیوں کی شکایتیں مسلمانوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ ریاستی حکام کے خلاف ہیں اس گڑبڑ کی وجہ سے جو عوام کے دلوں میں پیدا ہو رہی تھی۔ ہمارے چند لیڈروں نے سول نافرمانی کے اس اندولن کو بند کرنے کا مشورہ دیا۔ جو حیدرآباد کانگرس نے شروع کیا۔ میرے دل میں اس امر کے متعلق ذرا بھی شبہ نہیں۔ کہ کانگرس سے سمبندھ رکھنے والے آریہ سماجیوں کو انفرادی طور پر اس اندولن میں حصہ لینے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ جو آریہ سماج نے اپنی دھارمک آزادی حاصل کرنے کے لئے شروع کی ہے کانگرس اس بات کی حامی ہے۔ کہ مذہبی معاملوں میں سب لوگوں کو اخلاق عامہ کا لحاظ رکھتے ہوئے پوری پوری آزادی ہونی چاہیے۔ اگر کسی طبقہ کو یہ آزادی دینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ تو اس طبقہ کو پورا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ انصاف حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے۔ کانگرس ایک سنستھا ہونے کی وجہ سے ہر حق پسندانہ کاز کے لئے نہیں لڑتی۔ اس معاملہ میں ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ حالات کو سکون کی طرف لے جانے کی بجائے ہماری مداخلت جو ایک سنستھا کی حیثیت میں ہو گی مزید اُلجھن پیدا کر دے گی۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی اپنی جو لڑائی بڑی بہادری سے

کر رہے ہیں۔ اس میں مہاسبھا کی شرکت سے اس لیکھ کے مقابلہ میں جو کہ آریہ سماجیوں کو حاصل ہو گا ملک کو سیاسی نقصان زیادہ پہنچے گا۔

پنڈت نردیو شاستری سے

آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شردھیہ پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ کو اپنی جنم بھومی حیدر آباد میں اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے تُرنت پہنچ جانا چاہئے تھا۔ پرنتو وہ ابھی تک "کروں" یا "نہ کروں" کے ہی سمنجس میں پڑے ہوئے ہیں۔ شاستری جی سے میرا پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس اندولن کو ساپردائیک سمجھ اس سے الپت رہنے کی ان ادشٹیک دھارنا کو تیاگ کریں۔ پی کی ادر سے اس اندولن کے پرتھم ڈکٹیٹر بنیں۔ میں ان کے ساتھ ایک سادھارن سوئم سیوک کے رُوپ میں چلنے کو تیار ہوں۔ یدیپہ اپنی میری سیوائیں چوتھے ڈکٹیٹر کے رُوپ میں سویکرت کی جا چکی ہیں۔ اور شری لالہ خوشحال چند جی خورسند کے بعد میں اپنے جتھے سمیت جیل جانے کا نشچے کر چکا ہوں۔ پرنتو میری ہاردک ابھلاشا ہے۔ کہ ستیاگرہ کے چوتھے ادر یو۔ پی کے پرتھم ڈکٹیٹر شری پنڈت نردیو جی شاستری ہوں۔ اور میں ایک سادھارن سوئم سیوک کے روپ میں اُن کا انوگمن کروں آشا ہے۔ کہ شاستری جی میری اس ابھلاشا کو اوشیہ سویکار کریں گے۔

(دھرمیندر شاستری)

میلہ سنخی سرور پر پرچار کی ضرورت

ضلع ڈیرہ غازی خاں میں سنخی سرور کا میلہ سب سے مشہور ہے۔ جو کہ ہر سال بیساکھی کے موقعہ پر ہوتا ہے۔ اس میلہ پر نہ صرف ضلع بھر کے لوگ جاتے ہیں۔ بلکہ سارا دوآبہ ٹوٹ پڑتا ہے۔ سکھر یہاں تک کے اجمیر سے لوگ بھی آتے ہیں۔ چیت کا سارا مہینہ آمدورفت لگی رہتی ہے۔ دوآبہ کا سنگھ دیکھنے کا مجھے بھی ایک دفعہ اوسر ملا۔ اس وقت اتنی بھیڑ تھی۔ کہ ہمارے اختیار سے باہر تھے۔ دوآبہ کے لوگ بال بچوں سمیت سنخی سرور جاتے تھے۔ کھانے پینے کا سامان ان کے ساتھ رہتا تھا۔ گاتے بجاتے جاتے تھے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ شاداں شاداں تیرتھ یاترا کر رہے ہیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ جوق در جوق آتے ہیں۔ مزار کی زیارت کر کے چلے جاتے ہیں۔ مرادیں مانگ جاتے ہیں۔ پوری ہونے پر چڑھاوا دینے آتے ہیں۔ اس میلہ پر لاکھوں یاتری آتے ہیں۔ بیساکھی کے میلہ کے لگ بھگ معاملہ ختم ہوتا ہے۔ لوگوں کے اندر دھڑک

وہ کیا کہتے ہیں؟

ستدھانت پھیلانے کا یہ نادر موقعہ ہے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ شری سوامی سوتنترانند جی نے خیال ظاہر کیا تھا کہ "خود سنخی سرور کے میلہ پر پرچار کا پربندھ کرو" جب کہ وہ وید پرچار کے ادھشٹاتا تھے۔ یہ اُن کا خواب سچا ہونے کا پورا اُسنج ہے۔ جس سے لاکھوں دماغوں تک سچائی پہنچ سکے گی۔ اور اُن کا بھلا ہو گا۔ اس لئے میں نے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں یہ ضرورت بتلا دی ہے۔ پرچار کے لئے ذمہ وار ہیں۔ کیمپ لگانے کی ذمہ داری ضلع پرچارنی سبھا نے لے لی ہے۔ اگر شرومنی سبھا اس موقعہ پر اُپدیشک اور بھجنیک جو پنجابی میں پرچار کر سکتے ہوں بھیجنے سویکار کرے۔ تو انتظام ہر طرح سے مکمل ہو سکتا ہے۔ ضلع پرچارنی سبھا کا اپنا پرچارک بھی اس جگہ امداد کے لئے حاضر رہے گا۔ تحریری پرچار کے لئے ٹریکٹوں کی بھی ضرورت ہو گی۔ دیہات میں تحریری پرچار کی قیمت بہت زیادہ اثر رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ ٹریکٹ سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اور بار بار پڑھتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس طرف فوری توجہ دے گی۔ اور پرچار کا اُچت پربندھ کرے گی۔ کیونکہ یہ پرچار کا نادر موقعہ ہے۔

(گنیش دت منتری ویدپرچارنی سبھا جام پور)

سوامی چدانند جی تیار

جیسا کہ آریہ جگت کو ودت ہے سارو دیشک بھارت ورشیہ شردھانند شدھی سبھا کے پردھان منتری شری سوامی چدانند جی سرسوتی گت ۱۰-اکتوبر سے داہنا ہاتھ ٹوٹ جانے کی وجہ سے اسوستھ ہیں۔ اور ابھی تک ان کا ہاتھ سروتھا ٹھیک نہیں ہوا ہے۔ پھر بھی سوامی جی نے نظام حیدر آباد کی آریہ جاتی پر ڈالی ہوئی آپتی کے ہرنی کارسمروپ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے پاس اپنا نام بطور سیوک کے بھیج دیا ہے۔ یدیاپی پہلے سمتی نے ہاتھ کے ٹھیک نہ ہونے کا اوستھا میں ... دینے میں ہچکچاہٹ کی۔ کنتو سوامی جی ... لکھتے ہیں۔ کہ:-

"آج میرے جیسے ایک دکھی کے ... پرشن نہیں۔ اپتو آریہ جاتی کی مان ... پرشن ہے"۔

ودوش ہو کر آریہ ستیاگرہ سمتی کو سوامی نام کی گھوشنا کرنی پڑی۔ اور اس نے ... جی کو لکھا ہے۔ کہ:-

"آپ کے نام کی گھوشنا کر دی گئی ... سمتی جس سمیہ اوشیک سمجھے گی بلانے ... تیار رہئے گا"۔

سوامی جی نے اسوستھ ہوتے ہوئے ستیاگرہ کے لئے پوری تیاری کر لی ... ان کے ساتھ سبھا کے ہونہار لیکھک شری منودت جی بھار دواج۔ شری پنڈت ... جی پاٹھک۔ بابو وشوا ناتھ جی کپور۔ ... انیہ سجن بھی ستیاگرہ کے لئے پہلے ... میں جائیں گے۔

سوامی جی دو چار دن اپنے ... جتھے کے دہلی سے آگرہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ ہوشنگ آباد۔ اٹارسی۔ ہردا۔ کھنڈوا۔ برہانپور۔ بھوساول۔ جلگاؤں۔ ... احمد نگر۔ اوندھ۔ تتھا انیہ استھانوں ... میں پرچار اندولن کرتے ہوئے جانے ... مارگ میں جو ستیاگرہی سوامی جی کے جتھے میں شامل ہونا چاہیں گے۔ انہیں بھی شامل کر ... جاوے گا۔ اس جتھے میں شامل ہونے کے ... جو سجن اچھک ہوں۔ وہ پہلے سے ہی اپنے نام شری سوامی جی کے پاس "شردھانند ... دہلی کے پتہ پر بھیج دیویں۔ تو بہت اچھا ہو ... تاکہ دیوستھا کرنے میں سُبھیتا ہو سکے۔

(ودیا برت شاستری منتری اکھل ... شردھانند شدھی سبھا دہلی)

ور کی ضرورت

ایک آریہ کُل اتپن لکھی پڑھی ... گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کے لئے ... درڈھ آریہ سماجی اور ڈبنسی ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہو۔ ... اعلیٰ تعلیم یافتہ اور جہیز کے شائقین ... دکتا بت نہ کریں۔ کنیا کا پتا ایک ... سرکاری عہدہ پر ملازم ہے۔

R معرفت اخبار "پرکاش"

گوروکل کانگڑی کے وارشک اُتسو پر "پرکاش" کی شاندار بھینٹ

"گوروکل انک" قیمت صرف ایک آنہ

حسب معمول امسال بھی اپریل کے پرتھم سپتاہ میں پرکاشت ہوگا۔ جس میں گوروکل شکھشا پرنالی کے سمبندھ میں لیکھ اور کوتائیں ہونگی۔ آریہ سماج کے گوروکلوں اور کنیا گوروکلوں کا سنکشپت ورن بھی ہوگا۔ گوروکل شکھشا پدھتی اور اپنے گوروکلوں کے سمبندھ میں جانکاری حاصل کرنیکے لئے یہ انک منگوا کر پڑھیئے۔ بانٹیے اور پرچار کیجئے۔

لیکھکوں و کویوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس وشیشانک کے لئے اپنی وشیش رچنائیں شیگھر بھیج دیں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔

مشتہرین سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس انک میں وگیاپن دیکر لابھ اٹھاویں۔ شرح اُجرت واجبی

ایجنٹ و آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھیجدیں

پنڈت ساتولیکر بھی تیار ہو گئے

شولاپور ۶ر مارچ :- شری پت ساتولیکر نے آریہ ستیہ آگرہ سمتی کو اطلاع دی ہے - کہ وہ ستیہ گرہیوں کا ایک جتھا لیکر شولاپور پہنچ رہے ہیں - آپ نے اپنی چٹھی میں لکھا ہے کہ ویدک دھرم کے پیچھے ایشور ہے - آریوں میں بل ہے اور تیاگ بھی - اسلئے حیدر آباد ستیہ آگرہ کامیاب رہنے گا -

آریہ سماج دار السلام کی طرف سے امداد

آریہ سماج دار السلام (سنٹرل افریقہ) کی طرف سے حیدر آباد ڈے ۲۲ر جنوری کو منایا گیا - نیز پانچسو روپیہ اکٹھا کر کے شولاپور بھیج دیا گیا ہے -

ایک آریہ سجن کی پرتگیا

شولاپور ۲۸ر فروری :- چک جھمرہ ضلع لائلپور کے سماج منتری اطلاع دیتے ہیں کہ شری بت چونی لال نے جنہوں نے ستیہ آگرہ کے جاری رہنے تک ۲۵ روپیہ ماہوار کی سہائتا دینے کا وعدہ کیا تھا پرتگیا کی ہے کہ اب وہ کم از کم ۱۰۰ روپیہ ماہوار اکٹھا کر کے ستیہ آگرہ فنڈ میں دیا کریں گے -

ایک پریس پروپرائٹر کا اعلان

شولاپور ۲۸ر فروری: سپیرا پرنٹنگ ورکس علی گڑھ کے پروپرائیٹر شری یت ہیرالال نے آریہ ستیہ آگرہ سمتی کے دفتر میں اطلاع دی ہے کہ ستیہ گرہ کے متعلق جس قدر لٹریچر میرے پاس آئے گا اس کو میں بلا معاوضہ شائع کرونگا -

آریہ ستیہ گرہ سمتی کی اپیل

شولاپور ۲۸ر فروری :- آریہ ستیہ آگرہ سمتی نے ہندوستان بھر کی آریہ سماجوں و ہندو سبھاؤں کے نام اپیل شائع کی ہے کہ جگہ بجگہ جلسے منعقد کئے جائیں اور لوگوں کو بتایا جائے کہ حیدر آباد میں ہندوؤں کی کیا حالت ہے - ان جلسوں میں والنٹیر بھرتی کئے جائیں اور ستیہ آگرہ کی سہائتا کے لئے دھن اکٹھا کیا جائے -

اندور میں ستیہ آگرہ کیلئے اُتساہ

شولاپور ۲۸ر فروری :- سوامی نارائن آنند جی اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ۱۲ والنٹیروں کا ایک جتھا لیکر ۸ مارچ کو اندور سے شولاپور کی طرف روانہ ہو پڑیں گے - ۹ مارچ کو وہ کھنڈوا میں لیکچر دیں گے - ۱۰ مارچ کو برہان پور میں پرچار کرینگے - ۱۲ - مارچ کو بھوساول میں اور ۱۳ - مارچ کو جتھہ برہان پور میں قیام کریگا - ۱۶ - ۱۷ مارچ کو احمد نگر میں پرچار کرتا

حیدر آباد کا آریہ ستیا گرہ فرقہ دارانہ تحریک نہیں

سُنّی مسلمانوں کو اسکی امداد کرنی چاہیئے - شیخ نجم الحسن انصاری کا بیان

(سہارنپور ۷ - مارچ) شیخ نجم الحسن انصاری نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :-

آج کل حیدر آباد کی تحریک کو فرقہ دارانہ کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے - مجھے اس بات کا بالکل ہی احساس نہ ہوتا - اگر صرف وہ لوگ اسکو فرقہ دارانہ کہتے - جو غیر ذمہ دار ہیں - افسوس تو اس بات کا ہے - کہ مولانا احمد سعید جیسی نیک دل شخصیت نے بھی اس تحریک کو فرقہ دارانہ کہا ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ مولانا ممدوح کو حیدر آباد کے صحیح حالات معلوم نہیں ہیں - کیا وہ نہیں جانتے کہ حیدر آباد ایک سُنّی ریاست ہے - مگر جو حالت وہاں سنیوں کی ہے - وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - وہاں تمام محکمہ جات شیعوں سے بھرے پڑے ہیں - کیا کبھی کسی شیعہ ریاست نے کسی سُنّی مدرسہ کو کوئی امداد دی ہے؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے - تو مولانا صاحب کیوں آریوں کی تحریک کو فرقہ دارانہ کہتے ہیں - جب سنیوں کی یہ حالت ہے - تو غریب آریہ سماجیوں کی حالت کو خدا ہی بہتر جانتا ہوگا - مولانا صاحب کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو نظر انداز کر دیں - کہ دار العلوم دیوبند کو نظام صاحب امداد دیتے ہیں - اگر آپ کے ایک دار العلوم کو امداد ملتی ہے - تو اس کے مقابلہ میں شیعوں کے دسیوں مدرسوں کو امداد دی جاتی ہے - اور ملازمتیں علیحدہ ہیں - کیا مولانا احمد سعید جیسے مخلص لیڈر سُنّیوں کے حقوق کے لئے آریہ سماج کی تحریک میں ہاتھ بٹائیں گے؟ ضرورت ہے - کہ سنّی مسلمان کسی کے دھوکہ میں نہ آئیں - اور آریہ سماجی تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں ٭

سوامی ودیکانند کو سزا

(گلبرگہ ۸ - مارچ) سوامی ودیکانند اور نمبرہ ۱۴ دیگر ستیا گرہیوں کو فرسٹ کلاس مجسٹریٹ نے پبلک امن میں خلل ڈالنے اور ۲۲ - فروری کو گلبرگہ میں بغیر اجازت جلوس نکالنے کے جرم میں بالترتیب ایک سال اور ایک ماہ کی سزا دی ٭

مہاتما نارائن سوامی کے خلاف ایک اور مقدمہ

(شولاپور ۸ - مارچ) مہاتما نارائن سوامی جی کے خلاف جو پبلک امن میں خلل ڈالنے کے جرم میں گلبرگہ جیل میں ایک سال کی قید کاٹ رہے ہیں ایک اور مقدمہ چلایا جانے گا - اس سلسلہ میں عنقریب ان کا چالان ہونے والا ہے - ان کے خلاف دوسرا الزام یہ ہے - کہ وہ امتناعی حکم کے باوجود سٹیٹ میں داخل ہوئے ٭

لالہ خوشحالچند ۲۲ مارچ کو ستیاگرہ کرینگے

(شولاپور ۸ - مارچ) اس امر کا قطعی طور پر فیصلہ ہو گیا ہے - کہ آریہ ستیا گرہ سمتی کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند خورسند ۲۲ - مارچ کو ستیا گرہ کریں گے - آپ نے یو - پی کے پنڈت ... شری ... انگور ...

پنڈت گیان چند شولاپور کو

(لاہور ۸ - مارچ) پنڈت گیان چند آریہ سیوک اور مہاشہ دیگل کشور اکاؤنٹنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا آج صبح حیدر آباد ستیا گرہ کے سلسلہ میں کام کرنے کی غرض سے بمبئی ایکسپریس سے شولاپور روانہ ہو گئے - ۷ بجے پرانا کال گوردت بھون میں بہت سے نر ناریوں اور لاہور کی ہیبتل سماجوں کے نمائندوں نے انہیں پھولوں کے ہار پہنائے ٭

• امرت دھارا بلڈنگز کے سامنے پنڈت ٹھاکر دت موجد امرت دھارا کے پریوار نے پنڈت گیان چند اور مہاشہ دیگل کشور کو پھولوں کے ہار پہنائے - شری سوامی ستیا نند جی نے انہیں آشیرواد دی ٭

شولاپور سے نیا اخبار

معلوم ہوا ہے - کہ شولاپور سے ایک نیا اخبار "دگ وجے" شائع ہونا شروع ہوگا - اس کا ڈکلریشن دیا جا چکا ہے - یہ ہندی - مراٹھی اور انگریزی میں چھپا کرے گا ٭

۲۴ میل پیدل چلایا گیا

(تلجا پور ۷ - مارچ) شری یت شنبڈے شری جت جوشی اور ہندو مہاسبھا کے چار والنٹیروں کو ... بیان گرفتار کیا گیا - اور ... پیدل ... گا

آریہ ستیہ آگرہ کی حمایت

لاہور ۵ر مارچ :- گوردوارہ ڈیرہ صاحب میں سکھوں کا دیوان منعقد ہوا - حیدر آباد میں ہندوؤں اور سکھوں کے دھارمک حقوق پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا - اور "شہید گنج کا اتہاس" نامی کتاب کی ضبطی کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہوئے آریہ ستیہ آگرہ کی حمایت کی گئی - اور قرار دیا گیا کہ اگر ضرورت پڑی تو سکھ بھی حیدر آباد میں جتھے بھیجیں گے -

شری یت کیتکر کی دھن کیلئے اپیل

پونا ۶ر مارچ :- حیدر آباد ہندو ستیہ آگرہ کے ڈکٹیٹر شری یت جی - وی کیتکر ایڈیٹر اخبار "مرہٹہ" نے ذیل کا بیان جاری کیا ہے - میں ہر ایک ہندو سے اپیل کرتا ہوں کہ حیدر آباد ستیہ آگرہ کی تحریک کا مقدم مقصد شخصی اور شہری آزادی حاصل کرنا ہے - جس میں دھارمک آزادی اور مساوات بھی شامل ہیں - ہندوؤں کے امیر طبقے اس تحریک کے متعلق لاپرواہ ہیں - لیکن عام لوگوں نے اس کا بار اٹھا لیا ہے - یہ ایک زبردست ریاست کے خلاف جنگ ہے - جس کی بے انتہا دولت کے افسانے چار دانگ عالم میں گونج رہے ہیں - چونکہ یہ جنگ نہایت وسیع محاذ پر لڑی جا رہی ہے - اس لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے - کوئی جنگ روپیہ کے بغیر جاری نہیں رہ سکتی - ہر ہندو کو کچھ نہ کچھ ماہوار یا ہفتہ وار امداد دینی چاہیئے -

شخصی آزادی کا نمونہ

شولاپور ۶ر مارچ :- چند روز ہوئے ایک درجن کے قریب سرکردہ کانگرسی اصحاب مہاتما گاندھی سے ملاقات کر کے واپس حیدر آباد آ گئے - پولیس فوراً انہیں تھانہ میں لے گئی - انہیں چار گھنٹے تک حراست میں رکھ کر چھوڑ دیا نہ صرف ان کے سارے سامان کی تلاشی لی گئی بلکہ جامہ تلاشی بھی - ان اصحاب میں حیدر آباد کے سرکردہ سندھی ڈاکٹر نیڈو بھی تھے -

ستیہ گرہ سمتی میں ٹیلیفون

شولاپور ۴ر مارچ :- آریہ ستیہ آگرہ سمتی شولاپور کے دفتر میں ٹیلیفون لگوا لیا گیا ہے - اس کا نمبر ۱۲۴ ہے -

پنجاب نیشنل بنک کی اُدارتا

لاہور ۷ر مارچ :- پنجاب نیشنل بنک نے اپنی تمام شاخوں سے وہ تمام دھن جو ستیہ گرہ سمتی شولاپور کے

Digitized by eGangotri

ہفتہ بھر کی اہم مختصر خبریں

— "ادم منڈلی کراچی کے خلاف ستیاگرہ شروع ہو گیا ہے۔

— جے پور ریاست میں ستیاگرہ ابھی جاری ہے۔

— راجکوٹ کے ٹھاکر اور مہاتما جی میں سمجھوتہ ہونے پر مہاتما جی نے برت کھول دیا ہے۔

— آریہ شکشنا سمتی کی دھرم شکشا پریکشا میں ۳۸۵ طلباء میں سے ۳۲۷ پاس ہوئے۔

— فساد کے سلسلہ میں امرتسر کے سات مسلمان گرفتار کر لئے گئے۔

— نادر کلیم (بنوں) سے ایک ہندو بیوی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

— دہلی میں شو مندر ستیاگرہ ابھی جاری ہے۔

— احمدیہ بلڈنگ میں احمدیوں کی ۲ پارٹیوں میں ۸ - مارچ کو لڑائی ہو گئی۔

— "پنجاب کے پیدل جتھے پرچار کرتے ہوئے شولاپور جائیں"— لالہ خوشحال چند نے اپیل کی ہے۔

— "اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم سکولوں کالجوں اور گورو کلوں کا تمام روپیہ ستیاگرہ پر خرچ کر دیں گے۔ آریہ سماج زندہ رہا تو یہ انسٹی ٹیوشن بھی زندہ رہیں گے"۔ (لالہ دیوی چند کا بیان)۔

— ہندوستانی فوج کو جدید ہتھیاروں سے مسلح کرنے کے لئے تین لاکھ پونڈ منظور کئے گئے ہیں۔

— سبھاش بابو کا بخار ابھی اترا نہیں ٹمپریچر ۱۰۰° ہے۔

— مہاتما گاندھی نے تری پوری کے اجلاس میں اپنی منظوریت کو ناممکن بتلایا ہے۔

— اگر ادم منڈلی کو ختم نہ کیا گیا۔ تو ہندو وزراء مستعفی ہو جائیں گے۔

— سیالکوٹ میں نام دھاریوں کے دیوان میں آریہ ستیاگرہ کی حمایت کی گئی۔

— جے پور دربار نے مسلمانوں کے سب مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

— کراچی کارپوریشن نے مہاتما گاندھی جی کے برت کھولنے پر غریبوں کو کھانا کھلایا۔

— لالہ خوشحال چند جی آنکھیں دکھنے کے باوجود صبح چار بجے سے گیارہ بجے رات تک کام کرتے ہیں۔

— غیر زراعت پیشہ لوگوں کے لئے

— ۱۹۰۱ء سے بعد کے بیع کے مسودے فسخ ہو سکیں گے۔

— غالباً سوموار ۱۳ - مارچ کو مہاتما جی دہلی جائیں گے۔

— ۸ - مارچ کے تری پوری کے اجلاس میں سبھاش بابو کو سٹریچر پر ڈال کر پنڈال میں لایا گیا۔

— مہاتما گاندھی میں اعتماد کا ریزولیوشن بے ضابطہ قرار دے دیا گیا۔

— اعتدال پسند سبھاش بابو کے ساتھ کام کرنا ناممکن سمجھتے ہیں۔

— ۲۶ سال کی جلاوطنی کے بعد مولوی عبداللہ سندھی ہندوستان واپس آ گئے ہیں۔

— جمعیت العلماء ہند نے واردھا سکیم کو رد کر دیا ہے۔

— ہندو مسلم فساد کی وجہ سے بنارس میں ۳۵ ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔

— ۵ مارچ کو ہندوستان بھر میں راج کوٹ ڈے منایا گیا۔

— مجلس اتحاد ملت لاہور آریہ سماج کے ستیاگرہ کا مقابلہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔

— مولانا حبیب الرحمن (احرار) نے آریہ سماج کے ستیاگرہ کی مذمت کی ہے۔

— راجہ مہندر پرتاپ کی واپسی کا سوال زیر غور ہے۔

— یو۔پی کے گرام سدھار کے سلسلہ میں اٹھائیس ہزار جلسے ایک سال میں کئے گئے۔

— آل انڈیا ہائیکورٹ کانفرنس کا اجلاس ۸ و ۹ - اپریل کو متھرا میں ہو گا۔

— مدح صحابہ ایجی ٹیشن میں ۲۳ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

— مرزا قادیان کے مقدمہ بنام پنجاب گورنمنٹ مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ سیشن جج - سرکاری وکیل دستگیر عطاء اللہ شاہ بخاری کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جو خرچہ سمیت خارج کر دیا گیا۔

— سیٹھ مول چند تولا رام کراچی نے تعلیمی ترقی کے لئے دو لاکھ روپیہ کا دان دیا ہے۔

— گورنر جنرل نے "مسلم اوقاف بل" کی منظوری دے دی ہے۔

— محرم کے جلوس کو روکنے کی کوشش میں قصور میں اکاسی سُنّی گرفتار کر لئے گئے۔

— رنگون میں فساد کے سلسلہ میں آٹھ

سدرشن چکر

بقیہ صفحہ ۸

جواب :- کیا ان سکولوں میں عربی پڑھائی جاتی ہے۔

پڑتال :- اعتراض کا یہ کوئی جواب نہیں - ہم سنسکرت کی تعلیم کا مطالبہ نہیں کرتے جو عربی کا سوال اٹھاتے ہو - ہمارا اعتراض تو یہ ہے کہ جب عوام کی زبان ہندی۔ مرہٹی تیلگو ہے تو کیوں انہیں ان زبانوں میں تعلیم نہ دے کر زبردستی اردو میں تعلیم دی جاتی ہے!

شکایت ۸ :- کوئی آریہ دوسرے کے ساتھ مل کر ہون کرنے کے لئے بغیر اجازت ہون کنڈ تیار نہیں کر سکتا

جواب :- یہ بھی کوئی پابندی نہیں۔ ایک ہون کنڈ کی بجائے ہندو علیحدہ علیحدہ دو ہون کنڈ تیار کر سکتے ہیں - اس میں بھی ہندوؤں کا ہی فائدہ ہے

پڑتال :- کیا خوب! مل کر ہون کرنے کی اجازت تو درکنار۔ ہون کنڈ بنانے کی بھی اجازت نہیں۔ نہ آریہ سماج مندر میں نہ گھروں میں۔ دو کی نہ ایک کی نہ دو کے لئے علیحدہ علیحدہ دو ہون کنڈوں کی! اگر دو کی اجازت ہوتی تو رونا کس بات کا تھا۔

(ہنیتی علاولپوری)

ضلع ڈیرہ غازیخاں میں پرچار

بقیہ صفحہ ۹

کے ہندوؤں کو ورغلا رہے ہیں۔

(۷) ضلع مظفر گڑھ کے قصبہ ڈیڈھا لعل اور بستی موچی والی سے خبر آئی ہے کہ یہاں ایک معزز ہندو مسلمانوں کے چنگل میں ہے۔ سہائتا کے لئے پہنچو ورنہ وہ اپنی عورت کو مسلم بنا لیگا۔

(۸) سمینہ میں ایک ہندو مسلمان ہو چکا ہے۔ دوسرے پر ڈورے ڈالے جانے کی اطلاع ملی ہے۔

ایسے خطرناک حالات میں آپ کس دن کی انتظار رہیں ہیں۔ کیا ابھی کسی اور وقت آپکی رگِ حمیت پھڑکیگی۔ یعنی جب پانی سر سے گذر جائیگا۔ اس لئے سناتن دھرمیو! خود جاگو۔ برہمن لوگوں کو جگاؤ۔ آریو کمر باندھو۔ پرچار کا پرانا ٹیک لاؤ۔ تاکہ یہ فتنے روکے جا سکیں۔ ورنہ ایک پرچارک کہاں کہاں جاوے۔ اور کیا کیا کرے۔ پرچار کرے۔ سنسکار کرائے۔ ان کی رکھشا کرے۔ اول تو آپ پرچارک کا ہاتھ بٹاویں ورنہ اپنی نیک کمائی سے ہماری سبھا کی سہائتا کریں تاکہ یہ اور پرچارک رکھ سکے۔ ورنہ حالات

اور نہ معلوم یہ فتنے کہاں تک بڑھ جاویں وقت ہے۔ خبردار ہو جاؤ اور کام سنبھالو اور ہماری مدد کریں (زیادہ پھر کبھی)

کیا ہمارا ستیاگرہ ساہمپردائک ہے

بقیہ صفحہ ۱۳

ہندو سنسکرتی کی رکھشا کے لئے اندولن والی ہندو مہاسبھا کا سمرتھن تو آریہ سماج ستیاگرہ تک کو ساہمپردائک بنا دے۔ اور گاندھی جی تھے ان کے آدیش پر راشٹریتی سبھاش چندر بوس، مسلم لیگ کے نیتا مسٹر جناح کے مکان پر جا کر اور گھٹنے ٹیک کر منتیں مانگیں اور مسلم لیگ راشٹر نیا وردھی جماعت سے پیکٹ کرتے پھریں - کنتو مہاتما گاندھی اور کانگرس جیوں کی تینوں راشٹریہ نیتی کیا ہی وچتر بات ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ دیش میں ساہمپردائکتا ابھارنے کی کافی ذمہ واری مہاتما جی پر ہے۔ ویر شرومنی ساورکر جی آج راشٹریہ مہاسبھا نام کر کے ہندو مہاسبھا کی طرف جھکے تو اس کا دائتو مہاتما گاندھی کی اپروکت پرورتیوں پر ہی ہے۔ یدی مہاتما جی نے اپنی ایکتا سمبندھی گپتی ودھی میں اچت پری ورتن نہ کیا اور کانگرس کو آدانچھنیہ ساہمپردائکتا کی اور گھسیٹا جاتا رہا تو وہ دن دور نہیں کہ آریہ سنسکرتی میں آستھا رکھنے والے کانگرسی کاریہ کرتاؤں کو اپنی بھوشیہ کی نیتی کے سمبندھ میں گمبھیرتا پورن وچار کرنا ہو گا۔

انت میں میں پھر کہوں گا کہ آریہ سماج کا حیدر آباد ستیہ آگرہ اندولن شدھ دھارمک ایوم راشٹریہ اندولن ہے اور سروتھا ساہمپردائک ہے اس کو اساہمپردائک اور ساہمپردائک کہنا آریہ سماج کے ساتھ گھور انیائے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مہاتما گاندھی جی نے تتھا پنڈت جواہر لال جی نے آریہ سماج کے ساتھ گھور انیائے کیا ہے۔ اتنا ہی نہیں ورودھ سروپ میں نے میرٹھ ضلع، نگر تتھا چھاؤنی کانگرس کمیٹیوں کی ورکنگ کمیٹیوں سے اپنے تیاگ پتر دیدئے ہیں۔

نوٹ - کنتو یہ چھپتے چھپتے سماچار پتروں میں پڑھا کہ سنیکت پرانت کانگرس کمیٹی کے منتری نے کانگرس میں آریہ سماجیوں کو حیدر آباد ستیہ آگرہ میں بھاگ نہ لینے کا آدیش دیا ہے۔ یدی واستو میں یہ ستیہ ہے تو اب کسی بھی سچے آریہ سماجی کے لئے کانگرس میں رہنا سمبھو نہیں۔ ضلع کانگرس کمیٹی کے پردھان جی کو ....

آریہ جگت میں حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے جوش و خروش

آریہ سماج نیروبی کا پروٹسٹ

آریہ سماج نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ نے ساردیلیک سبھا کی آگیا انوسار ۲۲ - جنوری کو حیدرآباد دوس منایا۔ جس میں نظام سٹیٹ میں ہو رہے آریوں پر اتیاچاروں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ (گوردواس رام منتری)

آریہ سماج راماں

آج ۲۲ - فروری کو شام کے ۶ بجے دیانند آشرم میں دیر اُتسو اور حیدرآباد ڈے زیر صدارت مہاشہ نہال چند جی منایا گیا جس میں مختلف اصحاب نے حیدرآباد میں آریہ سماج کے ستیاگرہ پر روشنی ڈالی۔ اور مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے:-

(۱) یہ سبھا آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو وشواس دلاتی ہے۔ کہ ہم تن من دھن سے اس کی سہایتا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

(۲) تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی خورسند کو حیدرآباد کی روانگی پر مبارکباد دیتی ہے۔

اس سبھا میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دھن اور جن کی اپیل کی گئی۔ جس پر ۵۱ روپے اکٹھے ہوئے۔ اور حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے مہاشہ رونق سنگھ جی نے ستیاگرہ میں جانے کے لئے اپنا نام پیش کیا۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۵ سال ہے۔ اور یہ وہی رونق سنگھ جی ہیں جو کہ پہلے پٹیالہ کیس میں جیل یاترا کر آئے ہیں۔ (جگت پرکاش منتری)

گوروکل کانگڑی

گوروکل واسیوں کی یہ سبھا حیدرآباد سنٹرل جیل میں گوروکل کے برہم چاریوں کے "بندے ماترم" گیت گانے پر وہاں کے ادھیکاریوں نے جو انہیں کوڑے لگانے کی سزا دی ہے۔ اس کا پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور برہم چاریوں کو اس کشٹ کے سہنے کے لئے مبارکباد دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ سبھا دیش بھر کی آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ برہم چاریوں کے ساتھ کئے گئے اس ظالمانہ سلوک کے پرتی واد میں ودود ھ سبھائیں کریں۔ اور پرستاؤ پاس کریں۔ تاکہ آئندہ نظام سرکار اس ستیاگرہ کی لڑائی میں ایسے اپمانجنک دنڈ کا استعمال نہ کر سکے۔ (ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج جموں

جموں کے آریہ سماجیوں کا یہ جلسہ عام آریہ ستیاگرہ حیدرآباد کے پہلے ڈکٹیٹر شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کو اس دھرم یدھ میں ان کی گرفتاری اور سزا یابی پر مبارکباد دیتا ہے۔ اور آپ سے اُچھ کو ...

سے منایا گیا۔ حیدرآباد دوس بھی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کی خبریں پڑھ کر سنائی گئیں۔

۲۵ - فروری کو آریہ سماج دھوم پورہ۔ رام گڑھ و باغبانپورہ کی سمت سے ورات سبھا آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں ہوئی۔ جس میں حیدرآباد کے یدھ کے سمبندھ آریہ نیتا پنڈت دتا تریہ پرشاد جی وکیل کا دل کو ہلا دینے والا بھاشن ہوا۔ جس سے آریہ سہندو جنتا بہت پربھاوت ہوئی۔

اس اوسر پر استری سماج لاہور چھاؤنی نے پنڈت جی کو مبلغ یکصد روپیہ حیدرآباد کے ستیاگرہیوں کی امداد کے لئے دیا۔ آج کل سماج میں آچاریہ نریندر دیو جی بان پرستھی دو سپتاہ سے اُپ نشدوں کی کتھا کر رہے ہیں۔ اور جنتا ست سنگ سے لابھ اٹھا رہی ہے۔ (گردھاری لال منتری)

اندولن جاری رہنے کا نشچہ کیا۔ اور یہ بھی نشچہ ہوا۔ کہ آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ کی طرف سے کم از کم چالیس روپے ماہوار ضرور حیدرآباد فنڈ میں بھیجا جاوے گا۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج جہلم

آج مورخہ ۲۶ - ۲ - ۳۹ کو آریہ سماج جہلم کے جنرل اجلاس میں پاس ہوا۔ کہ پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی تتھا گوروکل کے برہم چاریوں کے ساتھ نظام حکام کے دُرویوہار کو نفرت اور غم و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور سوامی جی کو اس برِدھ اوستھا میں دھرم یدھ کے سیناپتی بن کر انیک کشٹ سہن کرنے پر بدھائی دیتا ہے۔ (جائنٹ منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں ۲۲ - فروری کی راتری کو پنڈت لیکھرام جی شہید کا "ویر دوس" بڑے سماروہ ...

اس کے استعمال کرنیوالوں کا دل ہمیشہ خوش رہتا ہے

کولاریا (رجسٹرڈ)
Regd.

کولا ٹانک

حوصلہ بلند اور جسم چست و قوی رہتا ہے

اس کے پینے ہی ہر قسم کی سستی و تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنے میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے

ڈابر بھاسکر لون چورن
Regd.

قاطع ریاح ہاضم و بھوک بڑھانیوالا

یہ کھانا ہضم کرنے اور پیٹ کی مختلف بیماریوں کیلئے آیورویدشاستر میں ایک خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بادگولہ۔ بدہضمی۔ ضعف معدہ اور طحال وغیرہ تکلیفیں رفع ہوتی ہیں۔ یہ معدہ کو صاف رکھتا ہے۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

آریہ سماج بہرام پور

آریہ سماج بہرام پور میں ... رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ شری حکیم گوردھن داس جی نے حیدرآباد فنڈ کے واسطے اپیل کی۔ مبلغ بتیس ۳۲ روپے فوراً جمع ہو گئے۔ اور چندہ ہونے کی امید ہے۔

(۱) شری مہاتما نارائن سوامی جی کو ستیاگرہ کرتے ہوئے قید ہو جانے پر مبارکباد دی گئی۔ اور حکومت حیدرآباد کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا۔

(۲) ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ خوشحال چند جی کو تیسرے ڈکٹیٹر مقرر ہونے پر مبارکباد دی گئی۔ اور ان کی کامیابی کے واسطے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔

(۳) آریہ سماج بہرام پور کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰ - مارچ سے ۱ - ۲ - اپریل ۱۹۳۹ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ (رام داس منتری)

آریہ سماج خوشاب

(۱) ... میں حیدرآباد ڈے بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ مہاتما نارائن سوامی شری چاندکرن جی شاردا۔ اور مہاشہ خوشحال چند اور سب آریہ ستیاگرہیوں کو ان کی ... پر مبارکباد دی گئی۔

... حیدرآباد ستیاگرہ میں آریہ سماج خوشاب کی طرف سے بیس روپیہ ماہوار کی رقم بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ لاہور

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں مورخہ ... مارچ بروز شکروار بوقت ۷ بجے شام ... ۱۱ بجے رات تک حیدرآباد اندولن کے ... میں ایک پبلک جلسہ زیر صدارت ... شری پنڈت رام گوپال جی شاستری ... کیا گیا۔ جس میں شری پنڈت بدھ دیو ... شری پنڈت گیان چند جی بی۔ اے ... دیانند سیوا سدن۔ شری مہاشہ چونی لال ... شری ٹھاکر رہبت رائے جی بھوجپدینک ... پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ شری ڈاکٹر گوردھاری ... جی و شری پنڈت لبھو داس جی شرما نے ... آباد اندولن اور وہاں کے ہندوؤں کی اوستھا پر اپنے اپنے خیالات اظہار کیا۔ حاضرین پر گہرا پربھاؤ پڑا۔ ... مہاشہ ہری پرشاد جی کھگر پردھان آریہ سماج ... دس روپیہ ماہوار۔ مہاشہ ستورام داس ... آریہ سماج پانچ روپے ماہوار۔ ... جی پانچ روپے ماہوار۔ مہاشہ راجہ ... دس روپیہ ماہوار۔ شری کرم چند جی ... ماہوار جب تک حیدرآباد ...

Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

ضروری اطلاع

شری تری بینی پرشاد شری واستو بی اے
ایل - ایل - بی پلیڈر وائس پریزیڈنٹ
سی - پی تتھا برار آریہ لیگ دھمتری سی پی
سے مورخہ ۷- فروری ۱۹۳۹ء کو لکھتے ہیں کہ
کالی چرنداس جو کہ ڈاکٹر سی - سی داس کے نام
سے مشہور تھے - ۶۵ سال کی عمر تھی - دائیں ہاتھ
کی کلائی پر کالی چرنداس کھدا ہوا تھا - گندمی
رنگ تھا - اور وہاں پر ڈاکٹری کا کام کرتے
تھے - ۵۵-۶- فروری ۱۹۳۹ء کو ہارٹ
فیل ہو جانے سے پرلوک سدھار گئے ہیں - کئی
ایک کاغذات سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ لاہور
کے جمعیت سنگھ کے لڑکے تھے - انہوں نے
اپنا وطن جنوبی افریقہ کی لڑائی میں چھوڑا تھا -
تیرہ ۱۳ سال ہوئے وہ ہندوستان میں واپس
آئے تھے - اور وہاں رہتے ہوئے اُن کو آٹھ سال
گذر گئے تھے - وہ کہا کرتے تھے - کہ اُن کے
چار لڑکے ہیں - لیکن وہ ارادتاً اپنا یا اپنے
لڑکوں کا پورا پتہ نہ بتاتے تھے - کیونکہ انہوں
نے ناراضگی کی حالت میں اپنا وطن چھوڑا تھا -
اگر کوئی سجن یا آریہ سماج یا کوئی اور
سبھا سوسائٹی ڈاکٹر کالی چرن داس کی سنتان
یا اُن کے گھر کے متعلق پتہ رکھتی ہو - تو اطلاع
دینے کی کرپا کریں -

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا گوردت بھون
لاہور)

اُتسو - شری پنڈت لیکھرام دوس - حیدر
آباد دوس بڑی شان و شوکت سے منائے گئے
گوروکل میں چاروں ویدوں کا یگیہ بسنت کے
دن سے شروع کیا گیا ہے - جو سال بھر روزانہ
ہوتا رہے گا -

(۲) شری لالہ ٹھاکر داس جی چھابڑہ کمالیہ نواسی
نے ایک عمدہ دودھ دینے والی گائے ٹوبہ
ٹیک سنگھ سے بھیجی ہے -

(۳) نئے برہم چاریوں کا داخلہ ۱۶- چیت
کو رام نومی کے پوتر دن کو کیا جاوے گا -

(سکھدیال منیجر گوروکل کمالیہ ضلع لائل پور)

"ویدامرت" کے متعلق

سبھا نے دیانند جنم شتابدی کے
اوسر پر ایک پستک چھپائی تھی - جس کا
نام رکھا گیا تھا "ویدامرت" - اس پستک
کا سمپادن پنڈت ساتولیکر جی نے کیا تھا -
اس کے بک جانے پر سبھا نے شری سوامی
ویدانند تیرتھ جی کو اس کے سمپادن کرنے کی
پرارتھنا کی - سوامی جی نے اسے سویکار کر لیا -
اور "ویدامرت" کا نیا ایڈیشن تیار کر دیا -
آج کل جس "ویدامرت" کا اشتہار سبھا کی
طرف سے نکل رہا ہے - وہ سوامی ویدانند
تیرتھ جی کا تیار کردہ ہے -

کئی لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی ہے - کہ یہ
ویدامرت پنڈت ساتولیکر جی والا ہی ہے -
ان کی اطلاع کے لئے یہ چند سطور درج
کر دی ہیں -

آریہ سماج کے ستیارتھ دوس تک اس
کی قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) کی
بجائے ڈیڑھ روپیہ (۱/۸) کر دی گئی ہے -

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا گوردت بھون
لاہور پنجاب)

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں

گوروکل ملتان کے سماچار

اُتسو ۱۷-۱۸-۱۹- فروری کو اُتسو بڑے
سماروہ کے ساتھ سماپت ہوا -
اُتسو میں شری پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا
تتھا شری پنڈت سوم دت جی مکھیا دھشٹاتا
گوروکل کورکشیتر اور شری سوامی ویدانند
جی کے ویاکھیان ہوئے - پنڈت سوم دت
جی کی اپیل پر نقد تتھا وعدوں کی صورت میں
تقریباً دو ہزار روپیہ اکٹھا ہوا -
سوموار مورخہ ۲۰- فروری کو سات برہم
چاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا -

(وشوامتر مکھیا دھشٹاتا)

گوروکل کمالیہ کے سماچار

گوروکل کمالیہ کے سب برہم چاری آنند
میں ہیں - سالانہ پریکشا کے لئے دن
رات ایک کر کے محنت کر رہے ہیں -
۱۰- چیت کو ختم ہو جاوے گی (شوراتری)

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ...

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ بڑے
سماروہ سے سماپت ہوا - مبلغ چار ہزار
لگ بھگ نقد دان پراپت ہوا - مسٹر ...
ایم - ایل - اے - مسٹر ستیہ مورتی ایم -
اے - مسٹر بدری دت پانڈے ایم -
اے اور مسٹر گیبڈ گل کے بڑے ہی
شاندار ویاکھیان ہوئے -
حیدرآباد ستیاگرہ سمیلن تتھا ...
پر مباحثہ بڑا ہی کامیاب رہا - ...
اندرسین ایم - اے کا بھاشن بڑا ...
پورن تھا - شری سوامی سروانند جی ...
تتھا پو جیہ سوامی برہمانند جی کے اپدیش
جنتا پر خاص پربھاؤ ڈالنے والے ...
کھیلوں کے بیچ سنگیت سمیلن اور ...
سمیلن بھی ہوئے - (گوپال)

آریہ سماج دوراہا کا اُتسو

آریہ سماج دوراہا منڈی کا پہلا سالانہ
جلسہ مورخہ ۱۰- مارچ سے ۱۳- مارچ تک
نہایت دھوم دھام سے منایا جائے گا
جس میں علاوہ اُتم اُتم ویاکھیانوں تتھا
بھجنوں کے کشتیاں - ٹورنامنٹ - میجک
لینٹرن - اچھوت اُدھار کانفرنس اور
کل آریہ پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے
بھی کھیل اور تقسیم انعامات ہوں گے -
(جنگ پرشاد نرولہ منتری)

آریہ یووک سماج کی قائم...

آریہ یووک سبھا لدھیانہ میڈیکل ...
کا پہلا سالانہ چناؤ ملہوترا میڈیکل ہال ...
منعقد ہوا - ہون اور سندھیا ہونے کے
بعد مندرجہ ذیل سبھاسد چنے گئے -
(۱) ڈاکٹر ہر پرشاد پارکھی بی - اے - ایم
بی - بی - ایس سرپرست
مہاشہ لال چند جی II ایئر پردھان
" دھرم پال " " منتری
" دھرم دیو " " اپ منتری
" اوم پرکاش " I " خزانچی
(نودیک دھرم پال منتری)

گوروکل بیٹ سوہنی میں رشی بودھ...

مورخہ ۴- پھاگن کو گوروکل بیٹ سوہنی ...
رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا ...

برھیا ٹانک

گوروکل کانگڑی کا

لذت دار

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے - پرانی کھانسی
تپدق و دمہ وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے - بچے
بوڑھے - عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے -

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت :- دو روپیہ (۲) فی پونڈ

پتہ :- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یوپی)

برانچ :- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ - لاہور

ضروری اطلاع

پنجاب میں کئی آریہ سماجوں کے ساتھ ساتھ استری سماجیں بھی قایم ہیں۔ جو بہت ہی شاندار اور لگن سے کام کر رہی ہیں۔ انہیں باقاعدہ سنگٹھن میں لانے کے لیئے ان کی فہرست کی ضرورت ہے۔ جہاں جہاں بھی استری آریہ سماجیں ہوں۔ وہ کرپا کر کے سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور کے دفتر کو اطلاع دیں ✤

(استری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور)

چک جھمرہ میں رشی بودھ اُتسو

مقامی آریہ سماج کی طرف سے رشی بودھ اُتسو نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ ایک ہفتہ پہلے روزانہ پہبانہ کال سنکیرتن کیا گیا۔ ۱۷۔ فروری کو صبح برہد ہون یگیہ کے پشچات شری بابو نیترا رام جی پردھان آریہ سماج نے اپنے پوتر ہاتھوں سے اوم کا جھنڈا لہرایا۔ اس استری بہنوں نے جھنڈے کا گیت گایا۔ اور شری سوامی چیتنا نند جی نے جھنڈے کی مہانتا پر ایک پربھاو شالی لیکچر دیا۔ بعدازاں چھوٹی لڑکیوں کا چرخہ کاتنے کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ساٹھ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ زیادہ اور باریک کاتنے والی لڑکیوں کو انعام دئیے گئے ✤

رات کو مہاشہ بالکرشن جی جھنجیک کے بھجن اور شری سوامی چیتنا نند جی مہاراج کا شیشن پر دیاکھیان ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ گوپال داس و ڈاکٹر مہنسراج کی پنجابی میں کویتائیں ہوئیں ✤ (منتری)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

اُتسو مورخہ ۵-۶-۷-۸ - پھاگن سمت ۱۹۹۵ء کو آریہ سماج میرپور کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت رام دیو جی۔ شری مہاشہ سنت لال جی ودیارتھی۔ شری مہاشہ دلیپ راج جی جھنجیک۔ شری مہاشہ گیان چند جی جھنجیک اور شری سوامی چیتنا نند جی آدی جلسہ کے شوبھا و سربر ہدھائے۔ اپیل پر مبلغ چار سو پچاس روپیہ جمع ہوا۔ اس کے علاوہ شری مان لالہ مکند لال جی و شن لال جی دلال نے تین ہزار روپیہ قرضہ جات اپنے پوجیہ دادا صاحب کی یادگار کے لیئے آریہ سماج کو دان دئیے۔ اور اس کی وصولی کے لئے ٹرسٹ مقرر کیا گیا۔ وصولی ہونے پر ½ حصہ گرودکل کانگڑی۔ ¼ حصہ گورو کل دھام جہلم۔ اور ¼ حصہ آریہ سماج میرپور ہائے کام دلت اُدھار دیا جائیگا ✤

۲۳ - فروری ۱۹۳۹ء کو بمقام **ویر اُتسو** سمرنیہ شہید اکبر شری پنڈت لیکھرام جی مہاراج کا شہید ی دن اور حیدر آباد ڈے سات کو ۸ بجے سے دس بجے تک آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ مہاشہ رام چندر جی کی اپیل پر لیکھرام سمارک ندھی کے لئے دھن اکتر کیا گیا ✤

۱۰ - پھاگن سمت ۱۹۹۵ کو **نام کرن سنسکار** شریمان مہاشہ تیرتھ رام جی تنداجی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا ✤ (منتری)

آریہ سماج جگادھری میں شدھی

سنت رام ولد نہنا سنگھ ساکن نس سنگھ تحصیل و ضلع کرنال قوم زرگر تقریباً گیارہ ماہ سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اور اس کا نام نذر محمد رکھ دیا گیا تھا۔ مورخہ ۲۶-۹-۳۹ کو آریہ سماج جگادھری نے اسے شدھ کر کے پھر اس کا پہلا نام سنت رام رکھ دیا ہے ✤

(منتری آریہ سماج ہذا)

ریویو

امرت دھارا کی سالانہ رعائت

ہندوستان کے لوگ اگر اپنی صحت و تندرستی کے لئے حفظانِ صحت کے ضروری و اہم اصولوں کو سمجھ لیں۔ تو وہ ہندوستان کے لاکھوں روپئے سالانہ کی بچت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور صحت حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ فلاڈلفیا کے ڈاکٹر کلارک ایم۔ ڈی لکھتے ہیں۔ کہ:-

"اگر آج کل کے معالج نئے نئے ادویات اور کیمیکل کو چھوڑ کر چرک کے طریقہ آیورویدسے علاج کریں۔ تو دنیا میں بیماری کم ہو جاوے اور زیادہ قبریں نہ کھودی جائیں"

امرت دھارا کے موجد کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ نے اپنی بے نظیر ایجاد کی بدولت ہندوستان کی بھاری خدمت کی ہے۔ ہندوستان کے لاکھوں آدمی امرت دھارا کے اندر اپنی

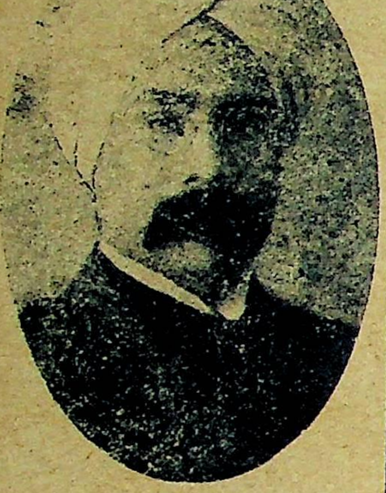

صحت و دولت کی حفاظت کا سامان پاتے ہیں۔ یہ ایک ہی دوا ان گنت امراض میں خدمت کرتی ہے۔ یہ سارے ہی جسم میں قدرتی صحت و صفائی پیدا کرتی ہے۔ اور بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ کہ جس سے کسی اور قسم کی شکایت کے پیدا ہونے کا امکان ہی نہیں رہتا۔ اور کئی ڈاکٹروں اور کیمسٹوں کے بلوں کے خرچ سے نجات ملتی ہے ✤

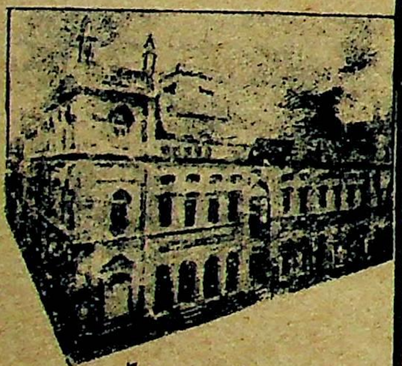

جو امرت دھارا فارمیسی میں تیار ہوتی ہے۔ جو کہ ایک بہت بڑی شاندار بلڈنگ کے اندر قایم ہے۔ ہندوستان کے باشندوں کی صحت کا ایک نشان ہے۔ اس کے اندر مشہور اکسیریں اور جملہ امراض کے متعلق تقریباً بافراط ادویات تیار ملتی ہیں۔ ان میں کرن جوانی ایک قدرتی اکسیر کے نام سے مشہور ہے۔ اور "اشوگری" ڈابایٹیز کے لئے نام پیدا کر چکی ہے ✤

یہ فارمیسی ماہ مارچ میں ان سب لوگوں کو جو اپنے دواخانوں کے اخراجات میں بھاری کمی پیدا کرنا چاہتے ہیں اپنی ادویات اور کتب جیسے کام دھنی شاستر اردو و ہندی پر **نصف قیمت** پر

SANSKRIT

SELF TAUGHT

سنسکرت سوئم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی پرنسپل سناتن دھرم کالج تتھا کئی سکول انسپکٹروں نے اسکی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کو پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (عہ) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاکخرچ معاف ✤

پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز۔ انارکلی لاہور

... کی رعایت دی جاتی ہے۔ یہ رعایت فارمیسی کی سلور جوبلی کی یاد میں ... سے سال تک دی جا سکتی ہے۔ اگر وہ اپنی حسب فہرست کچھ روپیہ مارچ کے مہینہ میں پیشگی ہی بھیج دیں ۔۔۔ یہ رعایت ... ان لوگوں ... اس موقعہ پر طلباء و عام لوگوں کے اندر جسمانی صحت و طاقت کی بیداری پیدا کرنے کے لئے ورزش جسمانی کھیلوں کا بھی انتظام کیا جانا ہے۔

قدیم آریہ رشیوں کی آیورویدک سائنیس کے جواہرات

ماہِ مارچ میں نصف قیمت پر

منمتھ رس ہر لحاظ سے یہ ایک مکمل اکسیر ہے۔ جسم کی ساخت کو مضبوط کرتا ہے اور اس میں طاقت بھرتا ہے بڑھاپے میں بھی شباب کو قائم رکھتا ہے۔ نوجوانوں کے لئے بہترین ٹانک ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے درجہ اول ۳۲ گولی چھ روپے

لوہ آسو مائع کی شکل میں یہ ایک فولاد ہے۔ نس و ناڑیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور قوت باہ بڑھاتا ہے لال اور خالص خون پیدا کرتا ہے۔ یہ خون کی کمی۔ یرقان۔ دمہ اور گنٹھیا وغیرہ امراض میں بھی مفید ہے دو اونس کی قیمت دو روپے نمونہ ۸ر

مکر دھوج (اکسیر ۱۵) آیوروید کی مشہور دوا۔ یہ ایک بے نظیر اکسیر ہے مردہ جان کے اندر روح پھونک دیتی ہے اور عالم شباب کی قوت اور رونق کو پیدا کرتی ہے۔ قیمت پچاس روپے فی تولہ درجہ خاص سو روپے فی تولہ ٭

لکشمی ولاس رس بخاروں کے بعد ہونے والی کمزوری۔ زکام۔ کمر درد۔ دیرینہ نزلہ اور سیلان الرحم وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ ۴۸ گولیوں کی قیمت چار روپے ۸ گولیوں کی آٹھ آنے ٭

مہت واجی کرن (اکسیر ۱) کمزور آدمیوں کے لئے مقوی اکسیر ہے۔ قوت مردمی اور باہ کو پیدا کرتا ہے۔ بادی۔ بلغمی و سوداوی امراض کو دور کرتا ہے۔ ۴۸ گولیوں کی قیمت چار روپے۔ ۸ گولیوں کی آٹھ آنے ٭

برہد بنگیشور (اکسیر ۱۶) پیشاب کی بیماریوں سے خستہ جسم کو نئے سرے سے ڈھالتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کے لئے بھی خاص چیز ہے۔ ۳۲ گولیوں کی قیمت چار روپے۔ آٹھ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ ٭

مارچ میں ان کو خریدیں اور روپے میں آٹھ آنے بچالیں

یوگ راج گوگل (اکسیر ۲۴) آیوروید سسٹم پر تیار کیا گیا ہے گنٹھیا۔ فالج گھٹنوں کا درد کمر درد وغیرہ میں نہایت مفید ہے اور جسم کو طاقت بخشتا ہے قیمت ۴۸ گولیوں کی چار روپے۔ نمونہ ۸ر۔ درجہ اول ۴۸ گولیوں کی قیمت تین روپے ٭

نتیودت رس (بواسیر ۴) یہ ہر ایک قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر نسخہ ہے یہ ہلکے جلاب کا بھی کام دیتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ بواسیر میں مبتلا ہیں انکو قبض کی بھی بھاری شکایت رہتی ہے قیمت ۳۲ گولیوں کی تین روپے۔ نمونہ ۸ گولی بارہ آنے ٭

پھل گھرت رحم کی تمام خرابیوں گرمی یا کسی بیماری کے باعث بانجھ پن کیلئے نہایت مفید دوا ہے۔ عورتوں کے حق میں اسے آب حیات کہنا چاہیئے یہ شباب اور تندرستی کو پیدا کرتا ہے ایک سیر کی قیمت تیس روپے ٭

جیا منگل دمہ کیلئے اکسیر دوا ہے یہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام کو دور کرتا ہے دمہ کے ساتھ جب بخار کی حرارت بھی ہو یہ آرام پہنچاتا ہے۔ قبض کشا بھی ہے ۳۲ گولیوں کی قیمت دو روپے نمونہ آٹھ آنے ٭

بسنت مالتی رس دق و سل کیلئے یہ آیوروید کی عمدہ رسائن ہے پرانے بخار اور پھیپھڑے کے تپ دق میں جو لوگ مبتلا ہیں ان کیلئے یہ ایک بہترین تحفہ ہے ۸ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ ٭

برہمی ارشٹ دماغ کیلئے عمدہ ٹانک ہے یادداشت اور قوت بینائی کو بڑھاتا ہے اور جسم کو تندرست رکھتا ہے برہمچاریوں اور طالبعلموں کیلئے یہ ایک نعمت ہے پرانے نزلہ اور سر درد کو دور کرتا ہے قیمت چار اونس دو روپے ٭

امراض مخصوصہ مردمان اور فہرست ادویات و کتب مفت حاصل کریں

ایک بے نظیر پیش کش

اس کے ذریعے آپ صرف [اسی] ماہ میں ہی نہیں بلکہ سارا سال ادویات نصف قیمت پر حاصل کر سکیں گے۔

اگر آپ کچھ رقم مارچ مہینے میں پیشگی جمع کرا دیں تو یہ رعائت سارا سال تک جب تک آپکی رقم ختم نہیں ہو جاتی وقتاً فوقتاً جب آپ چاہیں آپ کو ملتی رہیگی۔

نوٹ

ماہ مارچ میں امرت دھارا اور اسکے مرکبات نیز کشتہ سونا و ہیرا پچیس فیصدی کمیشن کی رعائت پر دیئے جائینگے

ڈاک و تار کا پتہ: امرت دھارا۔ لاہور

Regd. L. No 435 (ادم) Tele. No 2367

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر:
ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ :- چار روپے (للعہ)
ششماہی عار - سہ ماہی عہ
ودیش سے چھ روپے
برہما :- ۵ روپے

قیمت فی پرچہ ار

نمبر ۱۲	اتوار :- ۶ چیت سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۱۹ - مارچ ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

دعوتِ عمل

(از جیمنی سرشار، خیر پور سادات)

ہم نشیں آ دہر میں شورِ عمل برپا کریں
اُٹھ! کہ مل کر ہی رہے گا کچھ نہ کچھ تدبیر سے
ہاں فنا ہے لازمی کیا سو برس کیا ایک دِن
آرزو ہے زندہ رہنے کی تو ہمت باندھ لیں
کام ہے وہ کون سا جو کر نہیں سکتا بشر
جبکہ اس بحرِ رواں کو پار کرنا ہے ضرور

تا بکے بیکار یوں امروز اور فردا کریں
تا کجا بیٹھے ہوئے تقدیر کا شکوہ کریں
پھر دو روزہ زندگانی پر بھروسہ کیا کریں
شوق سے تحقیق رازِ دہر و ما فیہا کریں
کچھ نہیں مشکل اگر وا دیدۂ بینا کریں
کیوں عبث اندیشۂ موجِ تلاطم نا کریں

ہو کے سرگرمِ عمل کشتی خدا پر چھوڑ دیں
مطمئن ہو جائیں اور بے خوف لنگر توڑ دیں

چُنے ہوئے پھُول

(۱)
بھگوان کے بِنا جیون ایک ...
ہے - بھگوان کے ساتھ سب کچھ ...

(۲)
بھگوان کے وسترت بازوؤں ...
گرہن کر لینے سے سب کٹھنائیاں ...
ہیں - کارن؟ اُن کے بازو ...
ہمیں اپنی شرن میں لینے کے ...
ہوئے ہیں ٭

(۳)
بھگوان کی اور ابھی مُکھ ہو جاؤ ...
سب دُکھ درد و لین ہو جاویں گے ...

(۴)
یہ بھگوان کے چرنوں میں ...
اپنے آپ کو ارپت کر دینا ہے ...
ہم اپنے ان گنت مانو یہ دُکھ درد ...
چھٹکارہ پا سکتے ہیں ٭

(۵)
شانتی اسیم ہونی چاہیئے ...
اور پرشانت - اسی طرح پھر ...
چاہیئے - اور بھگوان میں بھروسہ ...
والا ٭

(۶)
بھگوان کے پرتی کرتگیتا پرکاش ...
کا اس سے ادھک اچھا اور کوئی طریقہ ...
کہ چُپ چاپ آنند مگن رہا جائے ...

(۷)
اُسے سدا پرسنتا پُوروک سویکار ...
کچھ تمہیں بھگوان کی طرف سے دیا جائے ...

(۸)
ہے بھیا! یہ جو بھی کچھ ہے ...
آ گئے ہو گا - اس سب کی گہرائی میں ...
اور ایک رس مسکراہٹ دینے والا ...

(۹)
سب طرف سُوریہ، سُوسن، سُو ...
سُوریہ جیوتی کا ایک پرواہ ...
میں اُوپر سے برس رہا تھا - اور ...
چیتنا کو جاگرت کر رہا تھا - ...
ایک آلیا جیوتی سے بھر گیا ...
گھٹنا پھُولوں کی سب دا ستوتی ...

خط و کتابت کرتے سمے چیٹ نمبر کا ...

ॐ

رگ وید ~~~ یجر وید

ویدامرت

سام وید ~~~ اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) अग्नि मग्निं हवीमभिः सदा
हवन्त विश्पतिम् हव्य वाहं पुरुप्रियम्

(رگ وید - منڈل ۱ - انوواک ۴ - سوکت ۱۲ - منتر ۲)

(اوم) اگنی مگنم ہوی مبھی سدا ہونت وشپتیم ہویہ
واہم پرُو پریم ٭ (۲)

پدارتھ :- جیسے ہم لوگ (ہوی مبھی) گرہن کرنے یوگیہ اُپاسنا وکوں تتھا شلپ ودیا کے سادھنوں سے (پُرو پریم) بہت سُکھ کرانے والے (وشپتیم) پرجاؤں کے پالن کے ہیتو اور (ہویا واہم) دینے لینے یوگیہ پدارتھوں دینے اور اِدھر اُدھر پہنچانے والے (اگنم) پرمیشور پرسدھ اگنی اور بجلی کو (دانی ہے) سویکار کرتے ہیں - ویسے ہی تم لوگ بھی سدا (ہونت) اس کا گرہن کرو ٭

بھاوارتھ :- اس منتر میں لیپتو پما النکار ہے - اور پچھلے منتر سے (دانی ہے) اس پد کی انوورتی آتی ہے - ایشور سب منشیوں کے لئے اُپدیش کرتے ہیں - کہ ہے منشیو! تم لوگوں کو وِدیوت اسثقات بجلی رُوپ اسثقات پرتیکش بھوتک اگنی سے کلا کوشل آدی سدھ کر کے اِشٹ سُکھ سدا بھوگنے اور بھگوانے چاہئیں (اگلے منتر میں اگنی شبد سے ایشور اور بھوتک کے گنوں کا اُپدیش کیا ہے ٭ (رشی دیانند کرت بھاشیہ)

وید کاویہ امرت

ओ३म् अशिता वत्स्यति थावश्नीयाद्
यज्ञस्य सात्मत्वाय यज्ञस्याविच्छेदायतद्
व्रतम् ॥ (اتھرو وید ۹ - ۶ (۳) ۸)

کھائے گرہستھی تبھی جب - اتتھی چُکے ہی کھا
جیوت جاگرت یگیہ تب - رہے نہ کبھوں کٹا
اُتّم برت یہی دھار لو - سبھی گرہستھی ورگ
اتتھی سمبندھی یگیہ یہ - پال پاؤ سُورگ

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

بھگون! کہہ کر اس نے اس کا وچن سُنا - آچاریہ نے کہا - "ہے پیارے پریم گیان کی بھانتی تیرا مُکھ پرکاشمان ہے - کس نے تجھے برکاشمان کیا ہے؟ کس نے تجھے اُپدیش دیا ہے؟"

شششیہ نے کہا - ہے آچاریہ! کون مجھ کو سکھائے؟

اس پرکار چھپاتے ہوئے بولا - "شچے ان اگنیوں نے - ان جیسے سروپوں نے اتھوا انیہ پرکار کے روپیہ سوروپوں نے اُپدیش کیا - اس پرکار اگنیوں کو اس نے اُپدیشی بنایا" ٭

پھر گورو نے پُوچھا - "پیارے! اُنہوں نے تجھے کیا کہا؟"

شششیہ نے "یہ گیان ہے" آدیسہ سارا سنا دیا - آچاریہ نے کہا - "پیارے نشچیہ سے لوکوں کو ہی انہوں نے تجھے بتایا - میں تو تجھے وہ گیان کہوں گا - جس کے جاننے سے جیسے کمل پتر میں پانی نہیں لیپت ہوتا - ویسے ہی اس پرکار کے گیان میں پاپ کرم نہیں لیپت ہوتا" -

شششیہ نے کہا - "بھگون! مجھے وہ ودیا بتائیے"!

پندرھواں کھنڈ - جو یہ آنکھ میں پُرش دیکھتا ہے - یہ آتما ہے - یہ گورو نے کہا - "یہ ہی امرت ہے - ابھے ہے - اور یہ برہم ہے - تیری آنکھ سے جو وہ سُوروپ اپنے آپ دیکھتا ہے - اس سے نات پہلے یہ ہے - کہ وہ روپ بھی اس آنکھ میں ہے - پرنتو وہ لیپت نہیں ہوتا - جیسے لوگ آنکھ میں گھی اتھوا پانی سینچتے ہیں - پرنتو وہ آنکھ میں نہیں رہتے - کنتو کناروں کو ہی نکل جاتے ہیں - ایسے ہی انترمکھ ہو کر دیکھا ہوا پُرش پرم نرلیپ تتھا سُوتنتر ہے ٭

اس آتما کو آتم گیانی سنیدھام یا پت شوبھا - شوبھا دھام ایسا کہتے ہیں - کیونکہ اس کو ہی ساری شوبھا یُکت تتھا سوندریہ سب اور سے پراپت ہوتے ہیں - جو ایسا جانتا ہے اس کو ساری شوبھائیں پراپت ہوتی ہیں - اور یہ ہی پرماتما برہم ہے - سوندریہ کا نیتا ہے - کیونکہ یہ ہی سارے سوندریہ کو چلا رہا ہے - جو ایسا جانتا ہے - وہ سارے سوندریوں کو چلاتا ہے - سارے شُبھ کرم کرتا ہے - تتھا یہ ہی ...

CC0, Gurukul K...

حیدر آباد ستیاگرہ میں شمولیت کیلئے مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا سپیکر سی پی اسمبلی مستعفی ہو گئے

(ناگ پور ۱۱- مارچ) مہاراشٹر ناگ پور کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ سی پی لیجسلیٹو اسمبلی کے سپیکر مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا اپنے عہدہ سے اور ترپوری کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ چند دن ہوئے آپ حیدر آباد گئے تھے۔ اور وہاں سر اکبر حیدری وزیر اعظم سے ان کی ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں کی تکالیف کے متعلق بات چیت ہوئی تھی معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ عنقریب حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کی رہنمائی کریں گے۔ کانگرسی حلقوں میں کوشش ہو رہی ہے۔ کہ مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا اپنا استعفےٰ واپس لے لیں ٭

حیدر آباد کے سماچار

حیدر آباد ریاست سے بہت کم سماچار آتے سکتے۔ لیکن اب ہماری خبریں دینے والی ایجنسیاں باقاعدہ کام کر رہی ہیں۔ اور ریاستوں کی رکاوٹوں کے باوجود مرکز سے سماچار مل رہے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خاکسار پارٹی جگہ جگہ پر بلا وجہ ستیاگرہیوں کو تنگ کرتی ہے۔ لاتور میں ستیاگرہیوں پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ خاص حیدر آباد شہر میں ستیاگرہیوں کو وہاں کے کچھ مسلمانوں نے بہت زدوکوب کیا ٭

"ادم" کہنے پر سزا

(شولا پور ۱۱- مارچ) حیدر آباد کی ایک جیل سے ایک مہاشہ ڈاکٹر آنند دیو جیز دیدی حال ہی میں چھ ہفتے کی قید کاٹنے کے بعد رہا ہو کر آئے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان کے دوران میں بتایا ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو جیل میں "اوم" کا جاپ کرنے اور بندے ماترم کہنے پر بید کی سزا دی گئی ٭

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور حیدر آباد ستیاگرہ کی وجہ سے بند

(لاہور ۱۲- مارچ) معلوم ہوا ہے۔ کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے صرف چھ ودیارتھی باقی رہ گئے ہیں۔ باقی سب ستیاگرہ میں شریک ہونے کے لئے شولا پور پہنچ گئے ہیں۔ ستیاگرہ کی وجہ سے ودیالیہ بند کر دیا گیا ہے۔ حیدر آباد تحریک کی کامیابی کے بعد ودیالیہ کا کام پھر شروع ہو جائے گا ٭

سندھ میں ستیاگرہ کانفرنس

(حیدر آباد (سندھ) ۷- مارچ) (بذریعہ ڈاک) آریہ سماج کی اولین کانفرنس پرسوں یہاں منعقد ہوئی۔ شری ست کھیم چند صدر تھے۔ کانفرنس میں آریوں کے نظام سٹیٹ میں دھارمک حقوق پر پابندی اور ستیاگرہ کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں نظام سرکار پر زور دیا گیا۔ کہ وہ آریوں کے مطالبات منظور کرے۔ نیز اس خالص دھارمک ستیاگرہ کے پیش نظر مہاتما گاندھی اور کانگرس سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرے ٭

۲۲- مارچ کو تمام ملک میں "تیسرا ستیاگرہ ڈے" منایا جائے

(شولا پور ۱۱- مارچ) "حیدر آباد ستیاگرہ کو شروع ہوئے ۲۲- مارچ کو پورے تین مہینے گذر جائیں گے۔ ۲۲- جنوری کو مہاتما نارائن سوامی جی نے ستیاگرہ کا آغاز کیا تھا۔ اور اس دن سارے ہندوستان میں حیدر آباد ستیاگرہ ڈے منایا گیا تھا۔ پھر ۲۲- فروری کو بھی دن سارے دیش میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور ۵- مارچ کو شری کنور چاند کرن جی شاردا جیل میں چلے گئے۔ اب تیسرا "حیدر آباد ستیاگرہ" ڈے ۲۲- مارچ کو منایا جائے گا۔ میں اس دن دو سو ستیاگرہیوں کو ساتھ لے کر سپیشل ٹرین کے ذریعہ حیدر آباد پہنچوں گا۔ ۲۲- مارچ کو سارے بھارت ورش میں یہ دن بڑے اُتساہ کے ساتھ منایا جانا چاہیئے۔ جس کا پروگرام یہ ہو۔ ۲۲- مارچ کی صبح کو ہر محلے اور ہر بازار میں پربھات پھیری کی جائے۔ یہ پربھات پھیریاں دھن اور آٹا اکٹھا کرنے کا بھی کام کریں۔ شام کے وقت پبلک جلسے کئے جائیں۔ اور پنجاب سے ایک لاکھ۔ یو۔ پی سے ایک لاکھ۔ بہار سے پچاس ہزار۔ سی۔ پی سے پچیس ہزار۔ اڑیسہ سے پانچ ہزار۔ سندھ۔ بنگال۔ سرحد اور مدراس سے ایک ایک ہزار۔ گجرات و بمبئی سے پانچ پانچ ہزار ستیاگرہی بھرتی کئے جائیں۔ ۲۲- مارچ کے علاوہ ہر ہفتہ ست سنگوں میں حیدر آباد کی خبریں سنائی جائیں اور دھن جمع کیا جائے۔ والنٹیروں کی بھرتی تب تک جاری رکھی جاوے۔ جب تک کہ مقررہ تعداد پوری نہیں ہو جاتی" ٭ (خوشحال چند)

آریہ کانگرسی انفرادی حیثیت میں ستیاگرہ میں حصہ لے سکتے ہیں

(بابو راجیندر پرشاد کا اعلان)

(دہلی ۹- مارچ) بابو راجیندر پرشاد نے "تیج" کے خاص نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اگر ریاست حیدر آباد میں آریوں کی شکایات صحیح ہیں۔ تو ان کو دور کرانے کے لئے ستیاگرہ بھی بالکل حق بجانب ہے۔ جب راجیندر بابو سے دریافت کیا گیا۔ کہ کانگرس حیدر آباد میں اس خالص دھارمک تحریک کو فرقہ وارانہ کیوں قرار دے رہی ہے۔ تو انہوں نے مہاتما گاندھی کے اظہار خیالات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کی حمایت نے اس تحریک کے متعلق بدگمانی پیدا کر دی ہے۔ راجیندر بابو نے پھر کہا۔ کہ کانگرس تمام لوگوں کے بنیادی حقوق کی علمبردار ہے۔ اور ان حقوق میں دھارمک خیالات وعقائد کی آزادی بھی ایک ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں راجیندر بابو نے کہا۔ کہ کانگرس کے لئے بطور ایک جماعت اس خالص دھارمک ستیاگرہ میں حصہ لینا دانشمندی نہیں۔ لیکن آریہ سماجی کانگرسی جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا کاز راستی پر ہے۔ اپنے دھارمک حقوق کی حفاظت کے لئے انفرادی حیثیت میں بلا شبہ اس تحریک میں حصہ لیں ٭

سیالکوٹ کا شہیدی جتھا

(سیالکوٹ ۱۱- مارچ) آریہ ویدک سماج سیالکوٹ کی میٹنگ منعقدہ ۹- مارچ میں قرار پایا۔ کہ جلد از جلد حیدر آباد کے ستیاگرہ کے لئے ایک ڈسٹرکٹ شہیدی جتھا بھیجا جاوے۔ جو راستے میں پرچار کرتا ہوا وہاں پہنچے۔ نیز فیصلہ ہوا۔ کہ آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے حیدر آباد جانے والے ہر جتھا کے ہمراہ ویدک سماج کی طرف سے دو ستیاگرہی بھیجے جاویں۔ اس سلسلہ میں زبردست پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے ٭

تیسرے ڈکٹیٹر کا بیان

(شولا پور ۱۱- مارچ) لالہ خوشحال چند تیسرے ڈکٹیٹر آریہ ستیاگرہ سمتی شولا پور نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

"آریہ ستیاگرہ سمتی شولا پور میں ہندوستان کے تقریباً تمام حصوں سے جو چٹھیاں آ رہی ہیں۔ ان میں کچھ باتیں دریافت کی جا رہی ہیں۔ اس لئے تمام ہندو آریہ جگت کی واقفیت کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس وقت تک دو ہزار سے زیادہ ستیاگرہی حیدر آباد کی جیلوں میں بند ہو چکے ہیں۔ ان میں سے صرف ۲۰ فیصد باہر کے ہیں۔ باقی سب کے سب حیدر آبادی ہیں۔ اور ہر روز جو والنٹیر شولا پور میں یا دوسرے مقامات میں آ رہے ہیں۔ ان میں بھی زیادہ تعداد حیدر آبادی ستیاگرہیوں کی ہوتی ہے۔ پنجاب۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ گجرات۔ سندھ۔ اور صوبہ سرحد سے جو جتھے آنا چاہتے ہیں۔ وہ بے شک شولا پور پہنچ جائیں۔ تاکہ باہر والوں کی تعداد بھی حیدر آبادی ستیاگرہیوں کے برابر ہو جائے۔ جتھوں کے علاوہ روپیہ بھی تیزی سے آنا چاہیئے۔ جتھوں کی روانگی سے پہلے مجھے اطلاع دے دینی چاہیئے ٭

مختلف سنٹر

اس وقت تک مندرجہ ذیل مقامات پر ستیاگرہ کے لئے سنٹر قائم ہو چکے ہیں۔ شولا پور۔ بیزواده۔ اودونی۔ لپنڈ۔ ماشگا۔ اور بھی ۵ مقامات پر سنٹر کھولے جا رہے ہیں ٭

Digitized by eGangotri

ایک اور بم پھٹ گیا

(حیدر آباد ۱۱ - مارچ) نظام جاہی مارکیٹ کے قریب آج صبح ایک اور بم پھٹ گیا۔ جس سے ایک شخص زخمی ہو گیا۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور دکان کے مالک کو گرفتار کر لیا گیا۔ دوکان کے اندر سے ایک اور بم برآمد ہوا ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی +

راولپنڈی سے جتھے کی روانگی

(راولپنڈی ۱۰ - مارچ) آج یہاں سے چار ستیاگرہیوں کا ایک جتھا حیدر آباد میں ستیاگرہ کے لئے جا رہا ہے۔ شہر کے آریہ سماجیوں کی طرف سے انہیں شاندار الوداع کہی گئی۔ اور راولپنڈی کی آریہ سماجوں کی طرف سے انہیں ایک تھیلی بھی بھینٹ کی گئی +

یہاں کے مشہور آریہ سماجی آچاریہ مکنی رام اگلے جتھے کی رہنمائی کریں گے +

ٹھاکر امر سنگھ جتھا لے جائینگے

(لاہور ۱۱ - مارچ) ٹھاکر امر سنگھ آریہ مسافر اور اُن کے ہمراہ لالہ لبھنت رام آریہ لکھپتی ساہوکار فیروز پور۔ پنڈت ہری چند آریہ پروہت پنڈت فقیر چند جھجو پد یشک۔ ماسٹر کرشن لال آریہ ہائی سکول فیروز پور۔ اور پہلوان ہربنس لال رنگی ایک جتھا بنا کر شولا پور تک پرچار کرتے۔ اور چندہ جمع کرتے جائیں گے +

مختلف مقامات پر ستیاگرہ

(شولا پور ۱۰ - مارچ) موضع راجور میں گیارہ آریہ ستیاگرہیوں نے لیکچر دے کر ستیاگرہ کیا۔ اور پولیس نے ان سب کو گرفتار کر لیا۔ چند دیگر جتھوں نے اساڑھے۔ دھالوت وغیرہ دیہات میں جا کر اشتہارات بانٹے اور پرچار کیا۔ لیکن کسی نے انہیں گرفتار نہ کیا۔ ذمیہ سرور میں چار والنٹیروں کے ایک جتھے نے ستیاگرہ کیا۔ اور وہاں کے پٹیل نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اسی طرح آصف آباد میں چار والنٹیر گرفتار کر لئے گئے۔ پھر شام کو انہیں چھوڑ دیا گیا +

پنجاب سے پانسو (۵۰۰) کا جتھا

(شولا پور ۱۰ - مارچ) مادہ پنجاب کا ایک جتھا جس میں پانچ سو کے قریب ستیاگرہی شامل ہیں۔ پیدل راستے میں پرچار کرتا ہوا چند روز تک شولا پور پہنچ جائے گا +

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ستیاگرہ کے لئے دس لاکھ سادھو تیار

(شولا پور ۱۱ - مارچ) حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ زور شور سے جاری ہے۔ کل جتھے نمبر ۴۸۲۔ ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵ مختلف راستوں سے گلبرگہ روانہ ہو گئے ہیں۔ گورو کل ضلع بریلی کے برہم چاریوں کے دو جتھے نمبر ۴۸۲۔ اور ۴۸۳ جو شری بدھ راج جی کی زیر سرکردگی ستیاگرہ کے لئے گئے تھے گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ نمبر ۴۶۶ سے ۴۷۰ تک کل صبح عثمان آباد ضلع کو جا چکے گئے۔ احمد نگر۔ بمبئی اور دھرپا سے جتھے پہنچ گئے ہیں۔ بریلی کا تیسرا جتھا ۱۵ - مارچ کو پہنچے گا۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند احمد نگر۔ بیجا پور۔ ستارہ اور بیزواڑہ جا رہے ہیں۔ جگت گورو شری شنکر آچاریہ بدری ناراین نے سر اکبر حیدری کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ کہ دھارمک پابندیوں کو دور کرنے کے متعلق ملاقات کی اجازت دی جائے۔ لالہ خوشحال چند سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر حکام ریاست نے پابندیاں نہ ہٹائیں۔ تو دس لاکھ سادھو ریاست میں ستیاگرہ کرنے جائیں گے +

آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ آریہ ستیاگرہ ایک دھارمک تحریک ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب تک ستیاگرہ سمتی کے اٹھارہ سو ستیاگرہی گرفتار کئے جا چکے ہیں +

چالیس لاکھ سکھ میدان میں آنے کو تیار ہیں

سکھوں کے ایک جلسہ میں مہاشہ کرشن کی اپیل کا جواب

(لاہور ۱۱ - مارچ) آج رات کو گوردوارہ سنت نگر میں اس علاقہ کے ہندوؤں اور سکھوں کا ایک خاص دیوان منعقد ہوا۔ جس میں مہاشہ کرشن نے تقریر کی۔ مہاشہ جی نے بتایا۔ کہ حیدر آباد میں اس وقت تک آریہ سماج نے کتنی بھاری قربانی کی ہے۔ آریہ سماج سکھوں کی اخلاقی ہمدردی کا بھوکا ہے۔ وہ ان سے نہ والنٹیروں کی مدد مانگتا ہے نہ روپے کی۔ اس کے بعد سردار ہربھجن سنگھ بہایا نے ایک نہایت مؤثر تقریر میں بتایا۔ کہ آریہ سماج کے ستیاگرہ کے ساتھ سکھوں کی پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور اگر آریہ سماج کو ضرورت ہوئی تو چالیس لاکھ سکھ اس دھرم یدھ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کو تیار ہیں۔ اگر ہمارے بزرگوں نے ہندو جاتی کا سنکٹ نوارن کرنے کے لئے اپنا سب کچھ بلیدان کر دیا۔ تو اس وقت جب کہ حیدر آباد کے آریہ ہندوؤں پر سنکٹ آ پڑا ہے ہم پیچھے نہیں رہ سکتے +

جو پابندیاں آج آریہ سماج کے پرچار پر ہیں۔ کل سکھوں کے پرچار پر بھی لگائی جا سکتی ہیں۔ سردار صاحب نے یہ بھی شکایت کی۔ کہ ریاست حیدر آباد میں "شہید گنج کا اتہاس" نامی کتاب کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس میں ایک بھی لفظ ایسا نہیں۔ جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف ہو +

اس کے بعد سرد سمتی سے دو پرستاؤ سویکار ہوئے:۔ پہلے پرستاؤ میں سکھوں کی طرف سے آریہ بھائیوں کے ساتھ ہمدردی پرگٹ کی گئی۔ ان کی قربانی پر انہیں مبارکباد دی گئی۔ اور یقین دلایا گیا۔ کہ سکھ اس دھرم یدھ میں ہر قسم کا سہیوگ دینے کو تیار ہیں +

دوسرے پرستاؤ میں سنت نگر کی پبلک کی طرف سے دربار حیدر آباد کے "شہید گنج کا اتہاس" کی ضبطی کے حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور نظام گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اپنے اس حکم کو فوراً واپس لے لے۔ ورنہ سکھ اپنے اتہاس کی رکشا کے لئے جدوجہد میں کود پڑے تو اس کے نتائج کی ذمہ داری نظام کی حکومت پر ہوگی +

سارا گوردوارہ استریوں و مردوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور لوگوں نے تقریروں کو نہایت توجہ سے سنا +

بمبئی میں ستیاگرہ کمیٹی کا قیام

(بمبئی ۱۰ - مارچ) شری خوشحال چند جی خورسند کی آمد پر یہاں حیدر آباد ستیاگرہ کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے پردھان شری ٹھاکر کلیان داس ڈیسائی۔ اور منتری شری پرتاپ چند اور پنڈت دیے شنکر منتخب ہوئے۔ یہ کمیٹی یہاں حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں روپیہ فراہم کرے گی اور پرچار کرے گی +

آریہ نوجوان کو چھری گھونپ دی گئی

(گلبرگہ ۱۰ - مارچ) چند روز پیشتر یہاں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ لیکن شام کے وقت ایک آریہ نوجوان شری بٹ ہنومنت راؤ پر کسی نے حملہ کر دیا۔ اور اس کے پیٹ میں چھری گھونپ دی۔ جس سے وہ سخت زخمی ہو گئے +

حیدر آباد میں ستیاگرہ

(حیدر آباد دکن) ۱۰ - مارچ) ... آریہ ویروں نے یہاں سلطان بازار میں ... کیا۔ اور انہیں گرفتار کر لیا گیا +

ہندو مہاسبھا کی طرف سے قصبہ ... کل ۵ ستیاگرہیوں نے ستیاگرہ کیا ... نے گاؤں میں کئی چکر لگائے۔ اشتہارات ... کئے۔ اور تقریریں کیں۔ اور آخر میں انہیں ... کر لیا گیا۔ قصبہ تل درگا میں بھی ۵ ستیاگرہی ... کو پرچے بانٹتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا +

سرحدی سکھوں کی پیشکش

(مردان ۱۰ - مارچ) صوبہ سرحد کے ... کی طرف سے حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے ... جتھا تیار ہو رہا ہے۔ یہ جتھا پنجاب کے ... جتھا کے ساتھ حیدر آباد جائے گا ... کئے جا رہے ہیں۔ جتھا اپنا خرچ آپ برداشت کرے گا +

ایک سو پچیس روپے ماہوار دینگے

(مردان ۱۰ - مارچ) لالہ امیر چند پردھان آریہ سماج پشاور چھاؤنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ... تک حیدر آباد ستیاگرہ جاری رہے گا۔ وہ ... سو پچیس ۱۲۵ روپے ماہوار بطور امداد دیتے رہیں گے۔ اسی طرح لالہ گوکل چند جی بیرسٹر نے بھی ۲۵ روپے ماہوار دینے کا اعلان کیا ہے +

ایک وقت کا برت

(جالندھر ۱۰ - مارچ) لالہ سانجھی رام ... نے حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں برت شروع کر دیا ہے۔ وہ صرف دن میں ایک مرتبہ بھوجن کر سکیں گے۔ تمام دن میں جو بچایا ... وہ ستیاگرہ فنڈ میں دیا کریں گے +

"مردہ باد" کا نعرہ نہ لگایا جائے

(لاہور ۱۱ - مارچ) آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ و بلوچستان کے ... شری کیشو رام لکھتے ہیں۔ کہ "چونکہ آریہ ... کا حیدر آباد ستیاگرہ ایک دھارمک ستیاگرہ ہے۔ اور پورے طور پر شانتی اور آہنسا پر مبنی ہے۔ اور دوسرے ستیاگرہیوں سے بالکل ... نوعیت کا ہے۔ اس لئے سب آریہ بھائی ... کریں۔ کہ وہ اپنے جلسوں اور جلوسوں میں کسی کے خلاف "مردہ باد" کا نعرہ نہ لگائیں۔ بلکہ ... "زندہ باد" کے ہی نعرے ہوں۔ آریہ ... جو ستیاگرہ میں حصہ لینے کے لئے شولا پور ... ہیں۔ اس بات کو نوٹ کر لیں۔ اور راستہ میں ...

CCO ...

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۵ ۱۶ چیت
۱۹ - مارچ ۱۹۳۹ء

ستیاگرہ کی رفتار

پچھلے ہفتہ حیدرآباد کے آریہ ستیاگرہ کی رفتار خوب تیز رہی ہیں۔ ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاندکرن شاردا نے شتّر ویروں کے ساتھ ریاست حیدرآباد میں پرویش کیا۔ ریل گاڑی میں گلبرگہ پہنچے۔ سٹیشن پر پولیس چھائی ہوئی تھی۔ باہر سے کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ تھی۔ سٹیشن کے باہر درشکوں کی بھیڑ تھی۔ پولیس نے جب ستیاگرہیوں کو گرفتار کیا۔ تو ویدک دھرم کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کنور صاحب کو واپس جانے کے لئے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ "میں ایک ہی صورت میں واپس جا سکتا ہوں۔ کہ میرے دھرم کو قید سے آزاد کر دیا جائے" اس پر ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اب لالہ خوشحال چند جی خورسند ڈکٹیٹر ہیں۔ ۲۵ - مارچ کو ستیاگرہ کریں گے۔ (۳۰۰) سو والنٹیروں کے ساتھ ایک سپیشل ٹرین میں حیدرآباد جائیں گے۔ اور خاص حیدرآباد میں جا کر گرفتار ہوں گے۔

جب سے لالہ خوشحال چند بطور ڈکٹیٹر شولاپور کو روانہ ہوئے ہیں۔ تب سے پنجاب کے آریہ سماج میں وشیش اُتساہ پیدا ہو گیا ہے۔ چاروں طرف سرگرمی ہی سرگرمی نظر آتی ہے۔ کہیں والنٹیر بھرتی ہو رہے ہیں۔ تو کہیں روپیہ جمع ہو رہا ہے۔ کون بدقسمت سماج ہوگا جس نے ستیاگرہ فنڈ میں دھن نہ دیا ہو۔ ابھی ٹینس لگاتار جا رہی ہے۔ لالہ خوشحال چند کی روانگی کے بعد حیدرآباد کے آریہ سماجی نیتا پنڈت دتاتریہ پرشاد جی لاہور پہنچ گئے۔ لاہور بھر کی آریہ سماجوں کی طرف سے گورودت بھون میں ان کا سواگت کیا گیا۔ ان کا ایک دیاکھیان ہوا۔ جس میں انہوں نے واقعات پیش کر کے بتایا۔ کہ حیدرآباد ریاست میں آریہ دھرم کے پرچار پر کیا کیا پابندیاں ہیں؟ ۵ - مارچ کو اتوار کے دن گورودت بھون میں پھر لاہور کی تمام آریہ سماجوں کی وشیش سبھا ہوئی۔ اس میں پنڈت گیان چند جی - اے آریہ سیوک کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ کیونکہ وہ حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں شولاپور جا رہے تھے۔ یہ سبھا بھی کامیاب رہی۔ ۸ - مارچ کی صبح کو انہیں لاہور سے روانہ کیا گیا۔ سب سے پہلے آریہ بھائی اور بہنیں گورودت بھون میں جمع ہوئیں۔ وہاں سے جلوس بنا کر اور بھجن گاتے ہوئے یہ لوگ ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ وہاں اور بھی بہنیں اور بھائی پہنچ گئے۔ گیان چند جی کو ہاروں سے لاد دیا گیا۔ ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ انہیں روانہ کیا گیا۔ لاہور سے لے کر دہلی تک ہر ایک سٹیشن پر آریہ بھائیوں نے ان کا سواگت کیا۔ اور دو ہزار سے اُوپر کی تھیلیاں پیش کیں۔ وہ اس وقت تک شولاپور پہنچ چکے ہوں گے۔

اس کے بعد لاہور کے آریہ بھائی مانیہ پروفیسر سُدھاکر جی ایم - اے کو الوداع کہنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ پروفیسر جی ۱۲ - مارچ کی رات کو براستہ بھٹنڈا شولاپور کو روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ اُپدیشک ودیالیہ کے ۵ ودیارتھی بھی تھے۔ ۱۱ - مارچ کی شام کو آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کی طرف سے ان کی سیوا میں ابھی نندن پتر پیش کیا گیا۔ اور ۱۲ - مارچ کی صبح کو لاہور کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے بری محل میں۔ دونو جلسوں کے پردھان شری سوامی ستیانند جی مہاراج تھے۔ جنہوں نے بڑی کرپا سے حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دھن اکٹھا کرنے کی ذمہ داری اپنے اُوپر لی ہے۔ آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کے جلسہ میں سوامی جی - سوامی ویدانند جی - پنڈت ٹھاکر دت شرما اور میری تقریریں ہوئیں۔ آریہ سماج کی طرف سے ابھی نندن پتر پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں پروفیسر صاحب نے کہا۔ کہ "میں تو آریہ سماج کا رن چُکانے کے لئے وہاں جا رہا ہوں" آریہ سماج کی طرف سے چار سو ایک روپیہ کی تھیلی انہیں ستیاگرہ کے لئے پیش کی گئی۔ بری محل کے جلسہ میں پردھان جی کے علاوہ پنڈت ٹھاکر دت جی - پرنسپل مہر چند جی - پاندہ سنت رام جی - لالہ مولراج جی - پروفیسر گوردھن لال دت جی - اور میرے دیاکھیان ہوئے۔ پروفیسر جی کی سیوا میں ابھی نندن پتر پیش کیا گیا۔ انہوں نے جواب میں ایک لمبی تقریر کی۔ اور اس میں بھی آریہ سماج کے پرتی اپنی کرتگیتا کا پرکاش کیا۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ استری سماج سے ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے۔ اس وقت بھی ان کی بھینٹ کی گئی۔ شاہ عالمی دروازہ کے بھائیوں کی طرف سے ایک سو ایک روپیہ پیش کیا گیا۔ استری سماج کی طرف سے تین سو (۳۰۰) اسی طرح کچھ اور بھی دھن اکٹھا ہوا۔ رات کو پھر سینکڑوں بہن اور بھائی پروفیسر جی کو روانہ کرنے کیلئے ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ خوب رونق تھی اور خوب جوش۔ ویدک دھرم - آریہ سماج - مہاتما نارائن سوامی - کنور چاندکرن شاردا - لالہ خوشحال چند خورسند اور سوامی سوتنترانند جی کی جے کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ پروفیسر جی کے خط سے مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ قصور - فیروزپور شہر - فیروزپور چھاؤنی اور بھٹنڈہ کے آریہ پرشوں نے ریلوے سٹیشن پر ان کا سواگت کیا۔

پنڈت دتاتریہ پرشاد جی پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ جہاں کہیں وہ گئے ہیں ان کا دیاکھیان کامیاب رہا ہے۔ اور حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے وشیش اُتساہ پیدا ہو گیا ہے۔ اب سوامی ستیانند جی مہاراج دورہ پر نکل پڑے ہیں۔ ان کی بانی میں جو رس ہے اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی لائل پور اور ملتان کے اضلاع کا دورہ کر چکے ہیں۔ جو نہایت کامیاب رہا ہے۔ اس سلسلہ میں کس کس کا نام لوں۔ مجھے تو اس وقت آریہ سماج روپی مشینری کا ایک ایک پرزہ حرکت کرتا نظر آتا ہے۔ اس ستیاگرہ نے ایک ایک آریہ پرش میں ایک نیا جوش بھر دیا ہے۔ اور وہ محسوس کرنے لگا ہے۔ کہ اسے اس کے لئے بطور خود کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس وقت بھی کوئی ایسا آریہ ہے۔ جسے کہہ کر ستیاگرہ کی سہایتا کے لئے تیار کرنا پڑے تو سمجھو وہ زندہ نہیں۔ نہ ہی اس کے ہردہ میں آریہ سماج کے لئے سچا پریم ہے۔ اب کہنے کی کہاں گنجائش ہے۔ اور کہنے کے لئے آدمی بھی کہاں ہیں؟ لالہ خوشحال چند جی کے اندازہ کے مطابق پنجاب کو ایک لاکھ والنٹیر دینے کیلئے تیار ہونا چاہیئے۔ وہ مارچ مارچ میں پانچ سو ۵۰۰ والنٹیر چاہتے ہیں۔

آریہ سماج کی ورتمان اوستھا میں تو مجھے ہر ایک چیز ممکن نظر آتی ہے۔ کیونکہ مجھے تو کوئی بھی آریہ پرش نہیں ملا۔ جس کے من میں اس ستیاگرہ کے متعلق شعلہ نہ اُٹھتا ہو۔ ہر ایک یہی سمجھتا ہے۔ کہ اب آریہ سماج کی عزت کا سوال ہے۔ بعض لوگ اسے زندگی اور موت کا سوال بھی بتاتے ہیں۔ اور ایک طرح سے ہے بھی۔ کیونکہ زندگی با عزت زندگی کا ہی نام ہے۔ بے عزت زندگی تو موت سے بھی بدتر ہے۔ اگر آریہ سماج اس ستیاگرہ میں کامیاب نہ ہوا۔ وہ نظام سرکار سے اپنے مطالبات نہ منوا سکا۔ تو وہ دُنیا کی نظروں میں بے عزت ہو جائے گا۔ اور بے عزتی ہونا ہی موت ہے۔ ورنہ ستیاگرہ سپھل ہو یا اسپھل آریہ سماج چلتا تو رہے گا ہی۔ اگر ستّر ستّر برس کے بوڑھے ستیاگرہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ تو اسی لئے کہ وہ آریہ سماج کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کی عزت قایم رکھنے کے لئے وہ اپنی جان تک دینے کو تیار ہیں۔ پروفیسر سُدھاکر جی کی عمر ستّر برس سے کیا کم ہوگی؟ ان کو پنشن لئے کئی برس ہو گئے۔ لیکن اس حالت میں بھی شولاپور جانے کو تیار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے دیاکھیانوں میں خوب کہا۔ کہ "میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ میں بنا ہوں آریہ سماج کی کرپا سے۔ اس وقت وہ سنکٹ میں ہے۔ میرا پرکرتویہ ہے۔ کہ اس کی جو بھی سیوا کر سکتا ہوں کروں۔ میں تو آریہ سماج کا رن چُکانے اور اس کے بار احسان سے سبکدوش ہونے کے لئے شولاپور جا رہا ہوں"

یہ نہیں کہ وہ جیل جانے کو تیار نہ ہوں۔ انہوں نے اپنا نام ستیاگرہیوں کی فہرست میں لکھوا رکھا ہے۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں ستیاگرہ کی باگ ڈور ہے۔ ممکن ہے ان کے خیال میں وہ باہر رہ کر زیادہ کام کر سکتے ہوں۔ اور اس لئے شاید اُنہیں جیل نہ بھیجیں۔ لیکن وہ جیل جانے کو تیار ہیں۔ اور انہیں جیل بھیجا بھی کیوں جائے۔ جب تک اُن سے چھوٹی عمر کے نہیں جا لیتے؟ مہاتما نارائن سوامی بھی ستّر برس کے ہیں۔ ان سے بھی پرارتھنا کی گئی۔ کہ آپ جیل جانے کا کشٹ نہ اُٹھائیں۔ آپ سے عمر میں جو چھوٹے ہیں۔ انہیں پہلے جانے دیں۔ لیکن وہ اس بات کے لئے تیار نہ ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ "پرتھم ڈکٹیٹر ہوتے ہوئے میں سب سے پہلے اپنی آہوتی اس یگیہ میں ڈالوں گا۔ یا تو مجھے جانے دو۔ یا کسی اور کو ڈکٹیٹر بنا لو" ہمیں ان کی اس بات میں وزن نظر آیا۔ کہ انہیں ہی سب سے پہلے جانا چاہیئے۔ ہم نے یہ بھی سمجھا۔ کہ اس یگیہ کے لئے سب سے پوتر آہوتی کی ضرورت ہے۔ اور سوامی جی سے بڑھ کر پوتر آہوتی ہمیں کہاں ملے گی؟ ہم یہ بھی جانتے تھے۔ کہ ان کے جیل میں جانے سے آریہ جگت میں اُتساہ کی لہر دوڑ جائے گی۔ اس لئے ہم نے ان کی خواہش کے سامنے سر جھکا دیا۔ وہ جیل گئے۔ ستیاگرہ اندولن میں ایک نئے جیون کا سنچار ہو گیا جو سرگرمی اس وقت نظر آ رہی ہے۔ اس کا آرمبھ سوامی جی کی آہوتی سے ہی ہوا ہے۔ اب چونکہ اس یگیہ میں آہوتی پر آہوتی پڑ رہی ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ اگنی پرچنڈ روپ

گی۔ اور کسی اوستھا میں بھی بجھے گی نہیں +

کیا یہ جوش صرف پنجاب تک ہی محدود ہے یا دوسرے پرانتوں میں بھی پایا جاتا ہے؟ پنجاب میں دوسرے پرانتوں سے سماچار زیادہ نہیں آتے۔ اس لئے سندیہ ہوسکتا ہے۔ کہ وہاں یہ اندولن نہیں۔ لیکن یہ انومان کرنا غلطی ہوگی۔ بات یہ ہے۔ کہ پولیٹیکل پرچوں کو اس سے وہ دلچسپی نہیں۔ جو آریہ سماج کے اخبارات کو ہے۔ اس سے وہ خاص خاص خبریں شائع کرتے ہیں۔ مسلمان ان سے ناراض نہ ہوں۔ اس لئے بھی کچھ بچ بچ کر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی ان کے مطالعہ سے ستیاگرہ کی رفتار کے متعلق رائے قائم کرے۔ تو وہ یہی سمجھے گا۔ کہ رفتار تیز نہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ہمارے ہمارے صوبہ میں صرف "ٹربیون" کا مطالعہ کرے۔ تو وہ حیدرآباد ستیاگرہ کی رفتار کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ اور اسی کو "پرتاپ" "ملاپ" اور دوسرے آریہ سماج سے ہمدردی رکھنے والے پرچوں کے مطالعہ کا موقعہ ملے۔ تو اسے معلوم ہو۔ کہ ستیاگرہ کے متعلق خوب جوش ہے۔ اتفاق سے پنجاب میں دو روزانہ اور کچھ ساپتاہک پتر آریہ سماجیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اس لئے خوب اندولن ہو رہا ہے۔ دوسرے پرانتوں میں آریہ سماج کے پاس اخبارات نہیں۔ کہیں کہیں کوئی ساپتاہک پتر تو ہے۔ ڈیلی (روزانہ) کہیں نہیں۔ اس لئے پنجاب میں جس قدر پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ دوسرے پرانتوں میں شاید نہ ہو۔ لیکن اس سے یہ سمجھنا غلطی میں داخل ہوگا۔ کہ وہاں ستیاگرہ کے لئے کوئی جوش نہیں۔ سوامی سوتنترانند جی کے پتروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی پرانت ایسے ہیں۔ جو اپنا کرتویہ خوب پالن کر رہے ہیں۔ یکم فروری سے ۲۸۔ فروری تک آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے پاس جو دھن پہنچا ہے۔ اس کی تفصیل نمن پرکار ہے:۔

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۱۷۲۵ روپے۔ (۲) آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲۲۲۲ روپے (۳) دہلی ۱۰۱ روپے (۴) یو۔ پی ۵۹۲۴ روپے (۵) بہار ۶۱۴۶ روپے (۶) راجستھان ۲۲۴۶ روپے (۷) سندھ ۹۵ روپے (۸) بمبئی ۱۰۴۱ روپے (۹) سی۔ پی ۱۲۱ روپے۔ (۱۰) حیدرآباد ۴۱ روپے (۱۱) ودلیشی ۵۷۷ روپے +

اس سے ناظرین "پرکاش" کو یہ جان کر ہرش ہوگا۔ کہ اس ماس میں سب سے ادھک دھن بہار سے آیا ہے۔ اور دوسرے درجہ پر سنیکت پرانت سے۔ پنجاب پچھڑ گیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ پنجاب کا چندہ اس ماس میں بھی کم نہ ہوگا۔ اس کا کچھ دخل لاہور میں ہے۔ اور کچھ دہلی میں۔ لیکن اگر فروری میں کچھ کمی رہی بھی ہے۔ تو مارچ میں پوری کردی جائے گی۔ فروری کے دان کی جو سوچی میں نے دی ہے۔ اس سے مجھے کیول یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ دوسرے پرانت بھی اپنا کرتویہ پالن کر رہے ہیں۔ اور کئی نہایت اچھی طرح +

بمبئی اور کلکتہ سے مجھیں دھن کی بہت بڑی آشا تھی۔ وہ اس وقت تک پوری نہیں ہوئی۔ بمبئی نے پھر بھی کچھ دھن بھیجا ہے۔ اگرچہ اپنی حیثیت سے کم۔ لیکن کلکتہ سے بہت کم دھن آیا ہے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ وہاں بھی دھن اکٹھا ہو رہا ہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ بمبئی اور کلکتہ جیسے دھناڈھیہ نگر آریہ سماج کے ستیاگرہ میں جو در حقیقت ہندو جاتی کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے شروع کیا گیا ہے دل کھول کر سہایتا دیں گے۔ اور صوبوں سے والنٹیر بھی آ رہے ہیں۔ سوامی سوتنترانند جی کی یہی رپورٹ ہے +

اس سمے تک جو کچھ ہوا ہے۔ اس کے لئے میں آریہ جگت کو ودھائی کا پاتر سمجھتا ہوں۔ اس وقت تک سینکڑوں جتھے حیدرآباد جا چکے ہیں۔ ۲۲۔ جنوری سے پہلے جو آریہ پرش حیدرآباد کی جیلوں میں تھے۔ ان کی سنکھیا چھ سو سے اوپر تھی۔ ۲۲۔ جنوری سے سارودیشک سبھا کے آدھین آرین کانگرس شولاپور کے آدیشانوسار ستیاگرہ شروع کیا گیا۔ اس ڈیڑھ ماس میں دو ہزار (۲۰۰۰) سے اوپر آریہ پرش ریاست کی جیلوں میں جا چکے ہیں۔ اور ہر روز جتھے برابر جا رہے ہیں۔ ریاست کے آریہ بندھو دشیش ودھائی کے پاتر ہیں۔ کیونکہ ان دو ہزار ستیاگرہیوں میں اٹھارہ سو (۱۸۰۰) ان کے ہیں۔ اب دوسرے پرانتوں میں والنٹیر بھرتی ہو رہے ہیں۔ اور وہ حیدرآباد پہنچ رہے ہیں۔ اور دھن بھی جمع ہو رہا ہے۔ ان حالات میں آریہ پرشوں کو ودھائی نہ دوں تو کیوں؟

آریہ ویرو! پرماتما پر وشواس کرتے ہوئے اور "اوم" کی پتاکا ہاتھ میں لئے ہوئے اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے بڑھے چلو۔ ہمارا پکش ستیہ ہے۔ اس لئے ہماری وجے ہوگی +

(کرشن)

دو آریہ اخبار مصیبت میں

پنجاب گورنمنٹ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساپتاہک اُردو پتر "آریہ مسافر" کی ایک ہزار کی ضمانت ضبط کرلی ہے۔ جس پریس میں وہ چھپتا ہے اس سے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ جس وقت "آریہ مسافر" کا پبلشر نیا ڈیکلیریشن داخل کرے گا [illegible] ضمانت طلب کی جائے گی۔ یہ ضمانت کس لئے طلب کی گئی ہے؟ ایک پنجابی نظم کی بنا پر۔ جو اس سے تین سال پہلے اسی اخبار میں چھپی تھی۔ اس وقت یہ نظم قابلِ مواخذہ نہ سمجھی گئی۔ اب سمجھی گئی ہے۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ موجودہ حکومت اس وقت کی دفتری حکومت سے زیادہ سخت ہے؟ ممکن ہے۔ کہ ضبطی کا حکم دیتے ہوئے گورنمنٹ کو یہ معلوم نہ ہو۔ کہ یہ نظم ایک بار پہلے چھپ چکی ہے۔ کیا نئے حالات کی روشنی میں وہ اپنے حکم کی نظرِ ثانی کے لئے تیار ہے؟ اسی طرح "آریہ ویر" اور اس کے پریس سے ایک ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ جس مضمون کی بنا پر یہ حکم دیا گیا ہے۔ وہ اس کے ایک خاص پرچہ "الیشور بودھ نمبر" میں چھپا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ یہ مضمون بھی اس سے پہلے "آریہ ویر" میں چھپ چکا ہے۔ پہلی بار قابلِ اعتراض نہ سمجھا گیا تو اس بار کیوں؟ اس مضمون کے متعلق لاہور کے ایک اسلامی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ "اس میں کوئی چیز قابلِ اعتراض نہیں۔ تعجب ہے۔ کہ اس سے ضمانت طلب کی گئی ہے۔" گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ ان اخبارات کے خلاف ضمانت کے حکم کو واپس لے لے۔ اور نہ لے تو اس کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کرنی چاہیئے +

مجھے اپنے معاصرین سے اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔ آریہ اخبارات تو خسارہ کی چوٹ ہی برداشت نہیں کرسکتے۔ ضمانت کی زد کیسے برداشت کریں گے؟

(کرشن)

پنڈت کشیم کرن جی کی مرتیو

ہمیں یہ جان کر دکھ ہوا ہے۔ کہ اتھروید بھاشیہ کار ورِدھ پنڈت کشیم کرن جی تری ویدی کا سورگباش ہوگیا ہے +

پرماتما دیوگت آتما کو شانتی اور اُن کے پریوار کو اس دکھ کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں +

آریہ سماج نئی دہلی نے پنڈت جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک اور سہانوبھوتی کا پرستاؤ پاس کیا ہے +

تری پوری کا کانگرس اجلاس

اس ورش کانگرس کا اجلاس سی۔ پی کے ایک چھوٹے سے قصبہ تری پوری میں جو دریائے نربدا کے کنارے آباد ہے پچھلے ہفتہ ہوا۔ سبھاش بابو باوجود شدید علالت کے اس میں شامل ہوئے۔ ان کا جلوس نکالنے کے لئے ایک خاص رتھ تیار کرایا گیا تھا۔ لیکن بیماری کی وجہ سے آپ کی تصویر کا ہی جلوس نکالا گیا۔ رتھ کو کئی ہاتھی کھینچ رہے تھے۔ اس اجلاس میں مہاتما گاندھی اپنے برت کی وجہ سے شامل نہ ہوسکے۔ مہاتما جی کے برت نے باہمی جھگڑے کو زیادہ بڑھنے نہ دیا۔ اور کوشش کی گئی کہ دونوں "فریقوں" میں سمجھوتہ نہ ہوجائے +

لاتھبٹ ونگ کا مطالبہ تھا کہ سبھاش بابو نے ان پر جو الزامات لگائے ہیں۔ انہیں واپس لے لیں۔ لیکن سبھاش بابو نے کہا۔ کہ انہوں نے کوئی الزام نہیں لگایا۔ سبھاش بابو خود اپنا صدارتی ایڈریس نہ پڑھ سکے۔ ان کا یہ فرض مسٹر سرت چندر بوس نے ادا کیا۔ ان کا ایڈریس نہایت مختصر تھا۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں دکھنی کمیٹیوں کا سواگت کرتے ہوئے راجکوٹ کے سمجھوتہ پر مسرت کا اظہار کیا۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بارہ ممبروں کے استعفیٰ کا ذکر کیا۔ اور مصری ڈیلیگیشن کا خیرمقدم کیا۔ بین الاقوامی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے معاہدہ میونک اور اس کے نتائج پر بحث کی۔ ملکی سیاسیات کا ذکر کرتے ہوئے مشورہ دیا۔ کہ فیڈریشنی کو روکنے کے لئے برطانوی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا جائے +

اس اجلاس کی سب سے زیادہ اہم بات پنڈت گوبند ولبھ پنت کی وہ پرستاؤ ہے۔ جو مہاتما گاندھی پر وشواس اور ان سے ملک کی رہنمائی کی درخواست کے متعلق پاس ہوا۔ اسی ریزولیوشن پر پنڈال میں سوشلسٹوں کا مخالف سے شور و شر پیدا ہوگیا۔ اس وقت مصری ڈیلیگیشن موجود تھا۔ سوشلسٹوں کا یہ رویہ افسوسناک تھا۔ پنڈت جواہر لال نے بجا طور پر اسے "غنڈہ ازم" کا نام دیتے ہوئے اس کی مذمت کی۔ اس بار مسلم ڈیلیگیٹ بہت زیادہ تعداد میں شامل ہوئے۔ دو لفظوں میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس اجلاس میں گاندھی یا گاندھی ازم اور گاندھی بھگتوں کی وجے ہوئی +

"گوروکل انک" ۱۱ اپریل کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوگا۔ آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر بھیجیں +

ڈو آریہ سہیوگیوں پر سنکٹ

آریہ پتروں کے لئے اپنا استتو رکھنا و لیسے ہی ہو رہا ہے۔ پرنتو یدی پریس ایکٹ کا شکنجہ آگھات آکسمک آ پڑے۔ تو ان کے لئے جینا کیسے سمبھو ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ جان کر دُکھ ہوا ہے۔ کہ "آریہ مسافر" کی ایک ہزار کی ضمانت ضبط اور آریہ ویر سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ "آریہ مسافر" کے شہید نمبر میں چھپی ایک پنجابی نظم۔ اور "آریہ ویر" کے "ایشور بودھ انک" میں چھپے ایک مضمون کو قابلِ اعتراض سمجھا گیا ہے۔ اس سنکٹ میں ہمیں ان آریہ سہیوگیوں سے دلی ہمدردی ہے۔

"انگد" کے بعد "ڈگ وجے"

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے "ویدک آدرش"، "ویدک سندیش"، "وید پرکاش"، "دھرم پرکاش"، "ویدک پتاکا"، "ویدک جیوتی" وغیرہ یکے بعد دیگرے کئی اخبار نکالے۔ باری باری ان سب کا داخلہ نظام راجیہ میں بند کیا جاتا رہا۔ "انگد" سے بمبئی گورنمنٹ نے ضمانت طلب کر لی۔ وہ اس لئے بند ہو گیا۔ اب ۱۱- مارچ سے "ڈگ وجے" نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ پہلے اخبار ہفتہ وار نکلتے تھے۔ یہ روزانہ نکلے گا۔ اس کے موجودہ ایڈیٹر ہیں لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ اور سالانہ چندہ پندرہ روپے۔ ہم آریہ جگت سے اس اخبار کو اپنانے کیلئے پریرنا کرتے ہیں۔

شری گھنشیام سنگھ جی گپت کے متعلق

صحیح ہے یا غلط۔ لیکن اخباری دُنیا میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے۔ کہ شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارو دیشک سبھا نے جو سی-پی اسمبلی کے سپیکر بھی ہیں اپنے عہدہ سپیکرشپ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ نیز کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کے عہدہ سے بھی دستبردار ہو گئے ہیں۔ تاکہ وہ ستیاگرہ کی رہنمائی کر سکیں۔

جب تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوتی کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن ہم یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ ابھی ان کے ایسا کرنے کا وقت نہیں آیا۔ اس لئے کہ ڈکٹیٹروں کی کمی نہیں۔ کئی صوبوں سے ڈکٹیٹر مقرر ہو چکے ہیں۔ اور کئیوں کی طرف سے پیشکش ہے۔ اس وقت بھی گپت جی ستیاگرہ کے لئے کسی سے کم بیٹن نہیں کر رہے۔

چوتھا ڈکٹیٹر کاریہ کھشیتر میں

حیدرآباد ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی خورسند نے شاہ پورہ کے راج گورو پنڈت دھریندر جی شاستری کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ انہوں نے اچھا پرگٹ کی تھی۔ کہ ان کی بجائے پنڈت نردیو جی شاستری چوتھے ڈکٹیٹر مقرر کئے جائیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت نردیو جی نے ان کی یہ اچھا پوری نہیں کی۔ اس لئے اب کرتو وداری کا بوجھ ان کے ہی کندھوں پر آ پڑا ہے۔ وہ میدانِ عمل میں کود پڑے ہیں۔ ستیاگرہ کے لئے شولاپور جانے سے پہلے وہ اپنے پرانت کا دورہ کریں گے۔ اس سے بہت لابھ ہوگا۔ یو-پی کے آریہ جگت میں وشیش اُتساہ اور جاگرتی کی لہر دوڑ جائے گی۔ ہم آریہ جگت کی اور سے پنڈت جی کو ودھائی دیتے ہوئے ان کا سواگت کرتے ہیں۔

جگت گورو شنکر آچاریہ کا اعلان

جگت گورو شنکر آچاریہ آف جیوتری ناتھ بدری ناتھ نے آریہ ستیاگرہ کی پُرزور حمایت کی ہے۔ اور حیدرآباد دربار سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ آریوں کے مطالبات منظور کر لے۔ آپ نے سر اکبر حیدری سے ملاقات کے لئے وقت مانگا ہے۔ آپ ان سے مل کر کوشش کریں گے۔ کہ ہمارے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ اگر ان کی یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ تو دس لاکھ سادھوؤں سمیت ستیاگرہ سنگرام میں کود پڑیں گے۔ نیز آپ نے ریاست کے ان ہندوؤں سے جو کسی لالچ یا دباؤ کے ماتحت مسلمان ہو گئے ہیں اپیل کی ہے۔ کہ وہ واپس ہندو دھرم میں آ جائیں۔ انہیں ہندو سماج میں پہلے کا سا درجہ دیا جائے گا۔

بابو راجندر پرشاد ستیاگرہ کی حمایت میں

مسٹر ستیہ مورتی۔ شریمتی کملا دیوی چٹوپادھیائے، آچاریہ کرپلانی اور مولانا آزاد آریوں کے ستیاگرہ کی حمایت کر چکے ہیں۔ اور اس امر کا اعتراف کہ یہ تحریک خالص مذہبی ہے فرقہ وارانہ نہیں۔ اب بابو راجندر پرشاد جو ایک سرکردہ کانگرسی لیڈر ہیں نے بھی ستیاگرہ کی حمایت کر کے ان آریہ کانگرسیوں کے لئے راہ عمل پیدا کر دی ہے۔ جو ابھی تک یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ ستیاگرہ میں حصہ لیں یا نہ۔ جب تقریباً تمام سرکردہ کانگرسی لیڈر اعلان کر چکے ہیں۔ کہ آریہ کانگرسی انفرادی حیثیت میں ستیاگرہ

میں حصہ لے سکتے ہیں۔ تو آپ بدھ کشیتر میں آنے میں ہچکچاہٹ کیوں؟

۲۲- مارچ کو "ستیاگرہ ڈے"

۲۲- مارچ کو حیدرآباد ستیاگرہ کو شروع ہوئے تین ماہ پورے ہو جائیں گے۔ ۲۲- جنوری اور ۲۲- فروری کو دو بار آریہ جگت "حیدرآباد ڈے" منا چکا ہے۔ اب ۲۲- مارچ کو تیسری بار "ستیاگرہ ڈے" منانے کی تیسرے ڈکٹیٹر کی طرف سے اپیل کی گئی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ نگر نگر اور گرام گرام میں نیت پروگرام کے مطابق یہ دوس پورے اُتساہ اور سماروہ سے منایا جائے۔ جہاں زیادہ سے زیادہ دھن اکٹھا کیا جائے وہاں والنٹیر بھی بھرتی کئے جائیں۔ اور عوام تک حیدرآباد سمبندھی سماچار اور ستیاگرہ کی پرگتی کا ورن پہنچایا جائے۔

بھرم میں نہ پڑیں

کئی روزانہ اخباروں میں یہ کاشت ہوا ہے۔ کہ "مہاتما گاندھی نے شری گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی-پی اسمبلی کو جو سارودیشک سبھا کے پردھان بھی ہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ آریہ سماج حیدرآباد میں اپنا ستیاگرہ ملتوی کر دے۔ اور کہ اس مشورہ پر غور کرنے کے لئے آریہ لیڈروں کی ایک کانفرنس شولاپور میں ہو رہی ہے۔"

لالہ خوشحال چند نے پوچھے جانے پر کہا ہے۔ کہ:-

"انہیں اس مشورہ کے متعلق کچھ علم نہیں۔" حقیقت یہ ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور گپت جی میں بات چیت ضرور ہوئی تھی۔ لیکن کسی نتیجہ پر نہ پہنچی تھی۔ اس لئے اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں۔ ستیاگرہ کو ملتوی کرنے کی آریہ لیڈروں کے سامنے کوئی تجویز نہیں۔

اس کی تائید لالہ خوشحال چند جی کے تازہ بیان سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"جب تک ہمارے مطالبات منظور نہ ہونگے تب تک ستیاگرہ جاری رہے گا۔"

چونکہ صلح کی غلط خبروں سے سپاہیوں کے جوش ٹھنڈے پڑ جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں کسی ایسی خبر پر وشواس نہ کرنا چاہیئے۔ جب تک کسی ذمہ دار لیڈر کی طرف سے اس کا اعلان نہ ہو۔

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

والیان ریاست کو وائسرائے کا مشورہ

۱۳- مارچ کو نئی دہلی میں نریندر منڈل کا افتتاح کرتے ہوئے وائسرائے نے جو تقریر کی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں۔ کہ آخر گورنمنٹ کو بھی اس بات کا احساس ہونے لگا ہے۔ کہ فیڈریشن میں خود مختار صوبوں اور مطلق العنان ریاستوں کے درمیان اتحاد نہیں ہو سکتا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے فیڈرل حصہ کو چلانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ریاستوں کو برطانوی ہندوستان کے صوبوں کی سطح پر لایا جائے۔ چنانچہ آپ نے والیان ریاست کو مشورہ دیا ہے۔ کہ "وہ اپنی ریاستوں کے نظم و نسق کو بہتر بنائیں۔ اپنے ذاتی اخراجات کو کم کریں۔ زیادہ عرصہ ریاست سے باہر نہ رہیں۔ چھوٹی ریاستیں اپنے نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لئے انتظامیہ معاملات میں اپنی پڑوسی ریاستوں سے اتحاد پیدا کریں۔"

آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ "اگر کوئی والئی ریاست اپنی ریاست میں آئینی اصلاحات جاری کرے گا۔ تو گورنمنٹ اس کے راستہ میں روکاوٹ نہیں ڈالے گی۔"

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر والیان ریاست وائسرائے کے اس مشورہ پر عمل کرنے لگیں۔

پنڈت دتاتریہ پرشاد کا کامیاب دورہ

آریہ کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے پردھان پنڈت دتاتریہ پرشاد ایڈووکیٹ آج کل پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ چونکہ وہ ریاست حیدرآباد کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے وہ وہاں کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ جہاں جہاں بھی گئے ہیں پنجاب کے آریہ بھائیوں نے اپنے پیٹریٹ آریہ بھائیوں سے اس پرتی ندھی کا بڑے سماروہ اور اُتساہ سے سواگت کیا ہے۔ اور انہیں پریاپت ماترا میں دھن بھی بھینٹ کیا ہے۔ آشا ہے۔ کہ جب پنڈت جی اپنے دکشن کو لوٹیں۔ اور وہاں کے آریوں کے سنمکھ اپنے پنجاب کے دورہ کا ذکر کریں گے۔ تو وہ پنجاب کے آریہ بھائیوں کے اُتساہ اور اُدارتا کی تعریف کئے بنا نہ رہ سکیں گے۔

مشتہرین نوٹ کر لیں!

پرکاش چونکہ ہر دل عزیز اخبار ہے۔ اس میں اور خاص کر اس کے نمبروں میں اشتہار دینا بہت لابھدائیک ہے۔ گورو کل انک ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں پرکا[شت ہوگا]

Haridwar, Digitized by eGangotri

نوک جھونک

دیال باغ میں اس وقت ست سنگ کی کیا حالت ہے۔ یہ "پیارا دیال باغ" جو مخالف پارٹی کا اخبار ہے کی کہانی خود دیال باغ کے آفیشیل آرگن "پریم پرچارک" کی زبانی سنئے۔ اور رادھا سوامی ست کے مستقبل کا اندازہ لگائیے۔ "پریم پرچارک" بابت ۲۷ - فروری کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے:۔

"نہ ست سنگ میں رس آتا ہے۔ نہ ست سنگ کی کاروائی میں لطف آتا ہے۔ گورو مہاراج سامنے موجود رہتے ہیں۔ نہ اُن کے درشن نہ ان کی بانی بچن ہی دل کو پسند آتی ہے۔ ان کی ور نیز ست سنگ کی ہر کاروائی میں نقص۔ شبہ بمصلحت اور چالاکی محسوس ہوتی ہے۔ ست سنگ کے افسران اور کارکنان کے دبیے سخت غلط اور قابلِ اعتراض معلوم ہونے ہیں"۔

اس پر بس نہیں۔ مزید لکھا ہے۔ کہ:۔ "کبھی کہتا ہے۔ کہ دیکھو ڈیری کے گھی ... جاتی ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ کہ امرت سر کا ... کپڑا ست سنگیوں کو بیچا جا رہا ہے۔ ... ان کو لوٹا جا رہا ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ کہ ... ہی روپیہ جمع کرنے کے لئے ست سنگیوں ... ڈال کر روپیہ وصول کیا جا رہا ہے"۔

یہ کمزور دل کا اعتراف ہے۔ اور ان بھولے ... اسے شردھالوؤں کے لئے مشعلِ ہدایت ... ہیں۔ پریم اور شردھا کے ساگر میں ڈبکی لگانے ... دیال باغ کی طرف دوڑتے ہیں۔ ... ہی ہونا چاہئے۔ کہ جب دیالباغ ست ... کی ... کے متعلق ان کی اپنی یہ ... ہو۔ تو دوسروں کی رائے تجربہ کے ... اس سے اچھی کیسے ہو سکتی ہے؟

"پیارا دیال باغ" کی رائے ہے۔ کہ جب سے ... باغ میں "شنی" کا دور شروع ہوا ہے وہاں ... فضا نہایت مکدّر ہو گئی ہے۔ ایک بزرگ ... لی ... بھی اسی کی تائید کرتے ہوئے ... ہیں۔ کہ "... سنگت اخلاق کے معیار ... بالکل گر گئی ہے۔ آپس کا بھائی چارہ عنقا ... ست ... انبیاسی لوگ بھول گئے"

سدرشن چکر

کونسل آف سٹیٹ نئی دہلی کے ۱۳ - مارچ کے اجلاس میں ریلوے سٹیشنوں پر فروخت شراب کی ممانعت کا ریزولیشن اس دلیل پر نامنظور ہو گیا۔ کہ آج بھی شراب کے بغیر کئی دیوتاؤں کی پوجا نہیں ہو سکتی۔ سر اے۔ پی پیٹرو نے یہ بھی کہا۔ کہ غریبوں کے لئے گانجا اور تاڑی دل لگی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ ہمیں انہیں اس سے محروم کرنے کا کوئی حق نہیں"۔

کیا خوب دلیل ہے؟ غریبوں کو روٹی تو میسر نہیں۔ دل لگی کے لئے منشیات کا خرچ کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟

ہاں اگر مزدوروں کے لئے یہ بات کہی گئی ہو تو درست ہے۔ لیکن منشیات کی لت ڈال کر انہیں کمزور اور پست ہمت بنانا کہاں کی عقلمندی ہے؟ دل لگی کے لئے اور سامان ہو سکتے ہیں۔ لیکن "بڑے دل کی باتیں بڑے ہی جانیں"۔ یہ بھی خوب رہی۔ کہ شراب کے بغیر اب بھی کئی دیوتاؤں کی پوجا نہیں ہو سکتی۔ کیا اس زمانہ میں بھی ایسے دیوتا اور ان کے پجاری موجود ہیں؟ کیوں نہیں ایک بار شراب کے ایک بڑے حوض میں ان سب کو غوطے لگانے کے لئے چھوڑ دیا جاتا؟

شریعت بل کونسل آف سٹیٹ نے بھی پاس کر دیا۔ اب صرف وائسرائے کی منظوری باقی رہ گئی ہے۔ وہ بھی مل جائے گی۔ بس پھر ہو نگی مدتوں کی تنگ آئی ہوئی مسلم بیویاں اور اُن کے خاوند۔ اب تک تو صرف خاوند ہی طلاق دے کر "صنفِ نازک" پر "ظلم" ڈھایا کرتے تھے۔ لیکن اب انہیں معلوم ہو گا۔ کہ اس "چادر کی چھری" میں کیا اثر ہے؟ جب یہ ان کی بیویوں کے ہاتھ میں ہو گی۔

مفتی کا فتوے۔ اسلامی شریعت۔ محبّت کا واسطہ۔ اور اولاد کا صدقہ تک مظلوم مستم ...... عورت کو اس قانون کے استعمال سے نہ روک سکے گا۔ — اس بل کا مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ "لوہے کو لوہا کاٹتا ہے" کے اصول کو سامنے رکھ کر ایک "پردہ بل" پاس کروایا جاوے۔ کہ پردہ میں رہنے والی خواتین کو نہ کسی سے اختلاط کا موقعہ ملے گا۔ اور نہ ہی انہیں شریعت بل کے استعمال کی ضرورت محسوس ہو گی۔

اگر پردہ بل پیش نہ کیا گیا۔ اور مسلم خواتین پردہ کو خیرباد کہہ کر حقوق کی لڑائی لڑنے کے لئے میدان میں کود پڑیں۔ تو طلاق حاصل کرنے کے لئے انہیں کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر لینا مشکل نہ ہو گا۔ اس لئے ہم نے بروقت برادرانِ اسلام کو خبردار کر دیا ہے۔ ہمارے مشورہ سے فائدہ اُٹھانا ان کے اختیار میں ہے۔ ہم تو محض "نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں"۔

اگر ایک طرف مسلمانوں کی سوشل زندگی میں "زلزلہ" آنے والا ہے۔ تو دوسری طرف سرحد کے سناتن دھرمیوں کے دھارمک جگت پتی ایک "بم" گرنے والا ہے۔ "مندر شدھار بل" اسمبلی میں پیش ہے۔ ۲۲ - مارچ کو اس پر بحث ہو گی۔ جس سرگرمی سے اس کے حق میں پروپیگنڈا ہو رہا ہے اسے دیکھتے ہوئے باوثوق کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ بم گولے بنا نہ رہے گا۔ اور اس کے گرتے ہی مندروں کا انتظام مہنتوں اور پجاریوں کے ہاتھ سے نکل کر "سُدھار کوں" کے ہاتھ میں آ جائے گا۔

مہنتوں اور گدّی داروں کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ یہ بل پاس نہ ہو۔ یا دوسرے لفظوں میں ہزاروں کی آمدنی اور لاکھوں کی جائیداد جس پر درحقیقت قوم کا قبضہ ہونا چاہیئے۔ ان کے ہاتھ سے نہ نکل جاوے۔ لیکن جس طرح پنجاب میں اب تک ساہوکار خوب گلچھرے اُڑاتے رہے۔ لیکن ایک ہی "بل روپی بم" نے یہ سب قصّہ چکا دیا۔ اسی طرح سرحد میں اب مہنتوں اور گدّی داروں کی "گلچھرے" بازی ایک ہی "حملہ" سے ختم ہو جائے گی۔ اس حملہ کی صعبت تاب لا سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ چند دنوں تک معلوم ہو جائے گا۔

یہ بھی بجا کہ مکانات خالی کر کے اپنے گھروں کو چلے گئے مگر افسروں کے دلوں سے ڈر بھاگ جاتا رہا ہے

اسلامی دنیا کی سیر

قادیان میں!

"قادیانی جماعت میں بعض لوگ ایسے بھی ظاہر ہوئے ہیں۔ جو احمدیت کے تو قائل ہیں۔ مگر موجودہ خلیفہ کی خلافت کے منکر بلکہ شدید مخالف ہیں۔ ان کے سرکردہ شیخ عبدالرحمٰن المعروف شیخ مصری ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے۔ کہ خلیفہ قادیان میں ایسے اخلاقی عیوب ہیں جن کے باعث وہ قابلِ معزول ہیں"۔

("اہلِ حدیث" امرت سر ۱۰ - مارچ ۱۹۳۹ء)

مدحِ صحابہ

"ہندی مسلمانوں کی بدبختی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ سر پھٹول اور دحشت باری کے دل آزار مناظر پیدا کرنا اس کے ادنےٰ مشاغل ہیں۔ وہ مسلمان جو اپنی رواداری۔ محبّت اور اخوت کی وجہ سے دُنیا میں نیک نام تھے۔ آج ان کے معمولی اختلافات خونیں صورت اختیار کر چکے ہیں"۔

("پیغام صلح" ۹ - مارچ ۱۹۳۹ء)

مدرسہ احمدیہ کے طلباء

"گلیوں میں سے گذرتے ہیں۔ تو گاتے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ وقار کے سخت خلاف ہے۔ اور اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ شرم و حیا جو دین کا حصّہ ہے بالکل جاتی رہی ہے۔ پھر مَیں نے دیکھا ہے۔ کہ نوجوان ایک دوسرے کی گردن میں باہیں اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں وقار کے خلاف ہیں"۔

(روزنامہ "الفضل" قادیان ۱۱ - مارچ ۱۹۳۹ء)

کچھ کھو گیا ہے!

"ہم میں وہ غیرت ایمانی نہیں رہی۔ جس کے آگے دُنیا کی تمام طاقتیں پر لیشہ کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ہمارے دلوں میں اسلامی حمیت کا وہ جوش مفقود ہو چکا ہے۔ جس کے سامنے قیصر و کسریٰ کی حکومتیں لرزتی تھیں۔ ہم اس جذبہ اور ..."

نہ دل کشی ہے نہ آنند۔ ست سنگ میں نہ درشنوں کا موقع ہے۔ نہ بچن بلاس کا آنند۔ لیکن ابھی ابتدا ہے۔ ذرا انتہا بھی تو دیکھتے جائیے۔

آریہ سماج ہر ممکن قربانی کیلئے تیار ہے!

(لیکھک :- لالہ دیوی چندجی پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

ڈی - اے - وی کالج ہوشیارپور کے ودیارتھیوں کو جب حیدر آباد ستیاگرہ اور نظام راجیہ کے اتیاچاروں کا علم ہوا - تو انہوں نے چندہ فراہم کرنا شروع کیا۔ چنانچہ آج ایک صد روپیہ کی پہلی قسط لالہ خوشحال چند جی خورسند کو شولاپور بھیجی گئی ہے۔ فراہمی چندہ جاری رہے گی - ماڈل سکول کے لڑکوں نے بھی پچاس روپے فراہم کئے ہیں - انٹرمیڈیٹ والوں کے امتحانات نزدیک ہونے کی وجہ سے والنٹیر طالب علموں میں سے فی الحال بھرتی نہیں کئے گئے - اگرچہ بھرتی کے لئے بہت سے ودیارتھی تیار تھے - امتحانات کے خاتمہ پر حسب ضرورت طالب علموں کی بھرتی کی جاوے گی +

اس وقت آریہ سماج آزمائش کی گھڑیوں میں سے گذر رہا ہے۔ یہ ستیاگرہ پرماتما کی طرف سے نعمت غیر مترقبہ ہے - یہ بھگوان نے ویدک دھرم کے انوپائیوں اور رشی بھگتوں کی آزمائش کے لئے بھیجا ہے۔ ہمیں نظام کا مشکور ہونا چاہیئے - کہ انہوں نے اپنی دمن نیتی سے آریہ سماج کی منتشر اور خوابیدہ شکتیوں کو سنگٹھت کر دیا ہے - یہ ستیاگرہ آریہ سماج کے پرچار - سنگھٹن - طاقت رعب وغیرہ کو دوبالا کر دے گا - ہمیں اپنی تمام طاقتیں اس کو کامیاب بنانے کے لئے مرکوز کر دینا چاہیئے - جب تک ہمارے جائز مطالبات منظور نہیں کئے جاتے اس وقت تک جنگ جاری رہے گی +

آریہ سماج جب ایک دفعہ کسی کام کے لئے قدم اٹھاتا ہے - تو پیچھے نہیں ہٹا کرتا - خواہ اس منزل کے لئے اس کو کتنی ہی کشٹ کیوں نہ ہوں - آریہ سماج کوئی کچا دھاگہ نہیں - یہ لوہے کی زنجیر ہے - منظم جماعت ہے - ڈسپلن کا دلدادہ و نیاگ مجسم ہے - دنیا کو اس ستیاگرہ کی کامیابی سے آریہ سماج کی طاقت کا پتہ لگ جائیگا - ہم پٹیالہ میں پیچھے نہیں ہٹے - ہم دھول پور میں جب آریہ سماج کے ہون کنڈ پر "موٹر سٹینڈ" (Motor-stand) بنائے جانے کا حکم دیا گیا تھا مقابلہ پر ڈٹے رہے - اور کامیاب ہوئے - ہم گورنمنٹ کے آریہ سماج باغی اور پولیٹیکل جماعت ہونے کے فتوے سے نہیں گھبرائے - ہم سر آغا خاں کی کوشش سے جب کہ انہوں نے الہ آباد میں کانگرس اور گورنمنٹ کو ہمارے خلاف کرنے کا یتن کیا تھا خوف زدہ نہیں ہوئے تھے - ہم ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے لئے احمدیوں کی کوشش سے نہیں ڈرے تھے - نواب نظام راجیہ کی سختیوں سے ہم پیچھے کب ہٹ سکتے ہیں - آریہ سماج جس کام کو ہاتھ میں لیتا ہے - اس میں اوشیہ کامیابی حاصل کرتا ہے - کیونکہ پرماتما کا پوشیدہ ہاتھ آریہ سماج کی ہر تحریک میں ہے +

ابھی تک تو والنٹیروں اور روپیہ کی کمی نہیں - اگر ضرورت پڑی تو ہم اپنے تمام کالجوں - سکولوں اور گوروکلوں کے ودیارتھیوں کو والنٹیر بنا لیں گے - ان انسٹی ٹیوشنوں کا روپیہ ستیاگرہ پر خرچ کر دیں گے - کیونکہ اگر ستیاگرہ فیل ہو گیا - تو یہ سنستھائیں زندہ نہیں رہ سکتیں - یہ سنستھائیں آریہ سماج کے واسطے ہیں - آریہ سماج ان کے لئے نہیں ہے - آریہ سماج کی زندگی سے ان کی زندگی ہے - اگر یہ آریہ سماج کو تقویت دینے میں مدد نہیں - تو ان کی کوئی ضرورت نہیں +

ہمارے منڈل - مشن - یتیم خانے اور اوشدھالیہ آدی سب کو اس جدوجہد کو کامیاب بنانے کے واسطے ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہیئے - اگر کامیابی نہ ہوئی - تو یہ مٹ جائیں گے - اور اگر اس وقت چوکے تو پھر ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا - اگر کامیاب ہو گئے تو امر ہو جائیں گے - رشی کے مشن کی جڑیں پاتال میں پہنچ جائیں گی - حریف آریہ سماج سے خوف کھائیں گے - اور دنیا عش عش کرے گی - اور سنسار ہماری بہادری - قربانی - تپسیا اور آرگنائزیشن کی تعریف کرے گا - رشی کی آتما پرسن ہو گی - پرماتما ہمیں آشیرواد دیں گے - اور شاباش کہیں گے - کہ میں نے آریہ سماجیو تم کو آزمائش میں ڈالا تھا - اور تم کامیاب نکلے +

---

(۲) وہ اس دھرم یدھ کے لئے باہر نکلیں - اور اپدیشکوں کے ذریعہ جنتا میں بیداری پیدا کریں - اور انہیں ایسے نازک موقعہ پر اپنے کرتویہ پالن کرنے کی پریرنا کریں +

(۳) ہر ایک ضلع میں ضلع سماج کے ماتحت ایک سب کمیٹی بنائی جاوے - جس کا کام حیدر آباد ستیاگرہ کیلئے دھن اکٹھا کرنا ہو - جو گلیوں - محلوں اور بازاروں میں جا کر ستیاگرہ کے لئے دھن کی اپیل کرے - اور جنتا کو اس دھرم [illegible] میں شامل ہونے کے لئے [illegible] کرے +

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

حیدر آباد ستیاگرہ اور سماجوں کے جلسے

(لیکھک :- مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری بھومنڈل پرچارک)

میں نے آپ کے پرچہ "پرکاش" میں سارودیشک سبھا کا سرکلر پڑھا - کہ آریہ سماجوں کو جلسے بند کر دینے چاہئیں - اور اپنا دھن جو جلسوں پر اکٹرت کیا جاتا ہے - شولاپور میں ستیاگرہ کے لئے بھیج دینا چاہیئے - اور اپنے اپدیشک اور بھجنیک بھی شولاپور - اور اس کے گرد و نواح میں پرچار کرنے کے لئے بھیج دینے چاہئیں "

میری رائے میں سبھا نے دور اندیشی سے کام نہیں لیا - اور بڑی سرعت سے ایسا وچار پیش کر دیا ہے - کیونکہ

(۱) آریہ سماجوں کے جلسے ہی ادھکتیا پبلک کو اکٹرت کرنے اور آریہ سماج کی آواز جنتا تک پہنچانے کے سادھن ہیں - اگر کوئی خاص پرسدھ اپدیشک کسی آریہ سماج میں جاوے - تو جلسہ کے علاوہ بھی جنتا اکٹھی ہو جاتی ہے - ورنہ عام اپدیشکوں کے لیکچر سننے کے لئے تو سادھارن جنتا بھی کم تعداد میں جمع ہوتی ہے +

چونکہ جلسہ کے موقعہ پر اچھے اچھے ودوان اپدیشک جمع ہوتے ہیں - اس لئے جنتا بھی کافی تعداد میں اکٹھی ہوتی ہے - اور سارا سال بھائیوں میں بھی انساہ اور جاگرتی پیدا ہو جاتی ہے - اس لئے جلسوں کا بند کرنا تو سماجوں کو سنسان کرنا ہے +

(۲) جلسوں پر جو دھن جمع ہوتا ہے وہ صرف آریہ پرشوں کا ہی نہیں ہوتا - بلکہ عام جنتا سے بھی لیا جاتا ہے - اور یہ کہہ کر لیا جاتا ہے - کہ ہم نے آپ لوگوں کے لئے لائق اپدیشک منگوا کر پرچار کرانا ہے +

(۳) اکثر سماجوں کے ساتھ سنستھائیں موجود ہیں - اور ان کا بار سماجوں کے سر پر ہے - اس لئے جلسہ کے موقعہ پر ہی ان سنستھاؤں کی کارگذاری دکھا کر لوگوں کی ہمدردی ان کی طرف کھینچی جاتی ہے - اور ان کے اخراجات کے لئے روپیہ اکٹھا کیا جاتا ہے - اگر جلسہ نہ ہو - تو ان سنستھاؤں کے لئے دھن اکٹرت کرنے کا اور کوئی موقعہ نہیں ہو سکتا - اس سے سنستھاؤں کو سخت دھکا لگے گا - اور سنستھاؤں کے ساتھ ان آریہ سماجوں کو بھی سخت ہانی ہو گی - جن کے ساتھ یہ سنستھائیں وابستہ ہیں +

(۴) آریہ پرتی ندھی سبھائیں بھی سماجوں کے دھن سے چل رہی ہیں - آریہ سماجیں اپنے اتسووں پر جمع ہونے والے چندہ میں سے ہی سبھاؤں کو دشانش دیتی ہیں - اس لئے اگر جلسے نہ ہوں گے - تو سبھاؤں کے بجٹ پورے نہ ہوں گے - اور سبھاؤں کا کام بند ہو جاوے گا - جس سے آریہ سماج کو سخت ہانی پہنچے گی +

(۵) اگر اپدیشک اور بھجنیک سب حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے کام کرنے لگ جاویں - اور شولاپور کی طرف رخ کر لیں - تو دوسرے پرانتوں کی سماجیں بالکل شتھل ہو جاویں گی - کئی پرانتوں میں تو آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو جو دھن سماجوں سے آتا ہے - وہ اپدیشکوں کے یتن سے ہی آتا ہے - پس اگر اپدیشک سماجوں میں بھرمن کر کے روپیہ فراہم نہ کر سکے - تو ان کو تنخواہ کہاں سے ملے گی ؟

اس طرح سے آریہ سماج کا کام بحیثیت مجموعی بہت ڈھیلا پڑ جاوے گا - شاسترارتھ اور وید پرچار بند ہو جاوے گا - اور آریہ سماج کی سب سرگرمیاں کمزور پڑ جاویں گی - اس لئے سارودیشک سبھا کی یہ تجویز آریہ سماج کے لئے سخت ہانی کارک ہے +

تو پھر حیدر آباد ستیاگرہ کو تیز کرنے کیلئے کیا کیا جاوے ؟ میری رائے میں حسب ذیل امور پر عمل درآمد کرنا بہت لابھدایک سدھ ہو گا :-

(۱) ہر ایک آریہ بھائی کو اپنی آمدنی کا دسواں حصہ حسب قول منو جی مہاراج ایسے آڑے وقت میں ستیاگرہ کی بھینٹ کرنا چاہیئے - جیسے گورنمنٹ جنگ کے ایام میں خاص ٹیکس لگاتی ہے - ایسے ہی ہر ایک آریہ پرش کو ایک روپیہ فی کس حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے دینا چاہیئے - اگر آریوں کی پندرہ لاکھ کی آبادی میں سے ۵ لاکھ بھی آریہ سماجی ایسے نکل آویں - جو ایک ایک روپیہ ادا کر دیں - تو سب مالی تکلیف رفع ہو سکتی ہے +

(۲) ہر ایک آریہ سماج کو چاہیئے - کہ اپنے سبھاسدوں میں سے پانچ پانچ آریہ ویروں کا جتھا حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے دیوے - اور ایک سبھاسد اپدیشک بن کر کاریہ کھشیتر میں کود پڑے - گورنمنٹ بھی اپنے پنشنروں کو جنگ کے موقعہ پر پھر بلا کر کام پر لگا لیتی ہے - اسی طرح آریہ سماج بھی پچاس سے بڑی آیو والے آریہ پرشوں کو میدان میں نکالے - جو بان پرستھ اور سنیاس کی آیو کے ہو گئے ہیں ۔

ڈاکٹر دیشمکھ کا "طلاق بل"

(لیکھک: شری رام کشن جی نگم ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی)

ڈاکٹر دیشمکھ نے سنٹرل اسمبلی میں نمن کمت قانون بنانے کے نمت رکھا ہے۔ جس کی خاص خاص باتیں اُدھرت کی جاتی ہیں:۔

"Not with-standing any custom or Law to the contrary a married Hindu woman shall be entitled to claim a divorce from her husband under the following condition, namely ——

(I) if the husband acquires Impotency which is incurable at any time after the marriage or

(II) If her husband changes religion, or

(III) If her husband marries an-other woman while the first marriage is in force, or

(IV) If her husband has deserted her for a continuous period of three years.

میرا تو پہلا آکشیپ یہی ہے۔ کہ کیا آریہ للنا پتی سے سمبندھ وچھید کرنا اُچت سمجھتی ہے؟ کیا یہ بھی نتاپوش کی بھانتی رس سوادن کرنا چاہتی ہے؟ کیا پتی برت دھرم اس سنسار میں واستو میں اُٹھانا چاہتی ہے۔ کیا ستی سیتا کے بنائے ہوئے آدرش سوپن وت ہی ہو جائیں گے۔ کیا آریہ سنسکرتی کا یہ بھاو آریہ کہلانے والی سادھوی استریوں پر سے جاتا رہا؟ کیا آریہ للناؤں کے ہردے سنھل میں "پریم" نہیں رہا؟ کیا اُن کو پاشچاتیہ ناریوں سے ہی شکشا لینی رہ گئی ہے؟

پرنتو ایک بات جان کر مجھے پرسنتا ہے۔ کہ یہ قانون شریمان جی شری متیوں کے لابھ کیلئے بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن کوئی شریمتی جی بھی اس کی پرستوتا نہیں ہے۔ شائد شری دیشمکھ جی کے پاس ایسی دس پانچ استریوں کے پارتھنا پتر آئے ہوں۔ جو کہ اپنے پتی سے چھٹکارا چاہتی ہوں

کیونکہ ان کا پریم کسی اور پورش سے ہو گیا ہے یا وہ تین سال سے باہر چلے گئے ہیں۔ خیر اس کا لیکھا تو ڈاکٹر صاحب کے ہی پاس ہوگا۔

پرشن ہے۔ کہ "پریم" اور "واسنا" ایک ہی شبد ہیں یا بھن بھن؟ یدی ایک ہی ہیں۔ تب تو اس بل کے قانون بن جانے میں مجھے ادھک آپتی نہیں۔ پرنتو واستو میں ایسا نہیں ہے۔ پریم سوارتھ رہت ہوتا ہے۔ دو آتماؤں کے ملن کو پریم کہتے ہیں۔ پرنتو دو شریر ہوتے ہوئے بھی وہ ایک ہی رہتے ہیں۔ یہ یہ کہ زنجیروں میں بندھ کر جب استری پورش کا دواہ سنسکار ہوتا ہے۔ تب بھلا ہم کس پرکار خیال کر سکتے ہیں۔ کہ پرمیکا پریمی کو تیاگ کر دوسرا دواہ کرے گی؟ ایسا تو سوپن میں بھی خیال نہیں ہو سکتا۔ پتنی اپنے سیوا بھاؤ سے منہ موڑ کر دربل پتی کو چھوڑ کر پر پورش کے ساتھ بھوگ ولاس کرے۔ یہ کیسے پربھی سہہ سکے گا۔

راجہ بھوج کے سمبندھ کی بات ہے۔ کہ اُن کے دربار میں ایک ویشیا آئی۔ اُس نے کہا۔ کہ "مہاراج آپ نیائے آدھیش کہلاتے ہیں۔ آپ کا راجیہ نیائے کے لئے پرسدھ ہے۔ پرنتو راجن کیا کارن ہے۔ کہ میں اُمک ویشیا کے روپ میں، رنگ میں، لاونیہ میں بھی کم نہ ہو کر مجھے کیول ۵ روپے روز ملتے ہیں۔ اور اُمک ویشیا کو ایک ہزار روپیہ روزانہ ملتا ہے؟"

راجہ بھوج نے کہا۔ "اچھا تمہارا فیصلہ آج سے ایک ماہ بعد ہوگا۔ تب آنا۔"

راجہ بھوج بھیس بدل کر پہلے اسی ویشیا کے یہاں راتری میں وشرام کرنے گئے۔ اردھ راتری میں راجہ بھوج نے اسے جگا کر کہا "میرے سر میں سخت درد ہو رہی ہے۔ یدی تم اپنا راج کنٹھا کا ہار اُبال کر اور پیس کر میرے سر میں لیپ کرو۔ تو شائد میں جیوت رہ سکوں۔ انیتھا میری مرتیو تو ویشیا کے گھر ہی ہوگی۔ شائد ایسا ہی میرے بھاگیہ میں لکھا ہے۔"

وہ ویشیا یہ سُن کر چپ ہو گئی۔ کہنے لگی۔ کہ ایک لاکھ روپیہ کا میرا ہار ہے۔ اسے یوں برباد کر دوں۔ کہو تو کسی ویدیہ کو بلا کر دکھا دوں"۔

یہ تو ہونا ہی تھی۔ راجہ بھوج بہانہ ہوتے ہی گھر چلے آئے۔ دوسری راتری کو ایک ہزار والی ویشیا کے یہاں گئے۔ وہاں بھی یہی بہانہ بنایا۔ اس نے ترنت ہی نَو لکھا ہار اُبال کر پیس ڈالا۔ اور سر میں لیپ لگا دیا۔ اور کہنے لگی۔ کہ "آپ تو آج میرے پتی ہی ہیں۔ یدی اپنا جیون بھی آپ کے ارپن کر دوں۔ تو وہ بھی کم ہے"۔

دوسرے دن راجہ نے اُسے نَو لکھا ہار بھیج دیا۔

کہنے کا تاتپریہ یہ کہ جس دیش کی ویشیائیں بھی اتنے آدرش جیون والی ہوں۔ تو کیا وہاں کی استری جاتی کا اتنا ادھوپتن ہو گیا۔ کہ یہ اپنے پتی کو نپنسک دیکھ کر بھوگ ولاس کے نمت پورو دواہت پتی کو "طلاق" دے کر دوسرا دواہ کر لیں۔

یہ بل استریوں کو پتی برت دھرم سے دُور ہٹانے والا ہے۔ اُن کو دُراچار کا مارگ درشا رہا ہے۔ اور سپشٹتیا کہتا ہے۔ کہ ایک درش اُپچار کرنے کے بعد ڈاکٹر سے کہہ سُن کر سارٹیفکیٹ لے لو۔ کہ میرا پتی نپنسک ہے۔ بس پھر کیا۔ من چاہے کے پاس رہنے لگو۔ یہ نہیں ہے تو اور ہے کیا؟ اسی پرکار کے مقدمے عدالتوں میں آویں گے۔

دوسرے پتی اپنا دھرم بدل لیوے۔ تب پتنی پتی کو طلاق دے دیوے۔ اس سمبندھ میں میں کہتا ہوں۔ کہ طلاق دینے کی آوشیکتا ہی کیا ہے؟ پتنی پتی کی انوگامنی ہے آوشیہ۔ پرنتو یدی دھرم وپریت آچرن اُس کا پتی کرتا ہے۔ تو پتنی اُسے آدیش کر سکتی ہے۔ کہ ایسا نہ کرو۔ کوئی بھی پتی اپنے آریہ دھرم کو کسی نہ کسی سوارتھ ہی سے چھوڑے گا۔ یا اس پر کسی پرکار کا ناجائز دباؤ ڈالا جاتا ہو۔ سمجھو ہے۔ کہ اس پرکار کے کمزور وکتی نکل آویں۔ یدی پتنی نے اپنے پریم پاش میں پتی کو نہ پھانسا ہو۔ تو اس نے کیا ہی کیا؟ پرنتو طلاق دینے کی کیا آوشیکتا؟ پتنہ سے مارگ پر آ جاوے گا۔

تیسرے یدی پتی نے ایک پتنی کے رہتے ہوئے دوسرا دواہ کر لیا۔ تو شریمتی صاحبہ طلاق دے دیویں۔ کیوں؟ شریمتی جی کی ہانی کیا؟

پتی انیہ استری سے پریم کرتا ہے۔ پتنی ہی دوشی ہے نہ کہ پتی۔ اور پتی ... اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ خوب ... اپنی سوت سے بھی اسی پرکار پریم کر ... پرنتو دوسرے دواہ کی نوبت ہی نہ آنے دے ...

چوتھی بات۔ یدی لگاتار تین ... پتی گھر پر نہ ہو۔ یا چھوڑ دیا ... طلاق دے دیوے۔ پرنتو کس کو؟ ... اس نے پہلے ہی چھوڑ دیا ہے۔ اب ... طلاق دینی ہے۔ تو کیول اپنا دوسرا دواہ ... کے لئے ہی نہ۔

میری سمجھ میں یہ بل پریم کو ... سنسار سے بھگا دینا چاہتا ہے۔ ... جاتی کو سوتنتر اچھا چاری بنانے کا پرامرش ... ہے۔ یدی کوئی پتنی اپنے پتی سے تھوڑی ... کے لئے مان لیجئے سنتشٹ نہیں ... اس کو طلاق دینے کی کیا آوشیکتا ... وچھید یہ آریہ جاتی کے اتہاس میں کہیں ... نہیں پایا جاتا۔ پرنتو جوں جوں سنسار ... اُنتی کی اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پتی پتنی ... میں اُنتی کرنے چلا ہے۔

حیدرآباد ستیاگرہ اور سماجوں کے جلسے

بقیہ صفحہ ۹

(۴) تمام آریہ اخبارات اور ہندو اخبارات ... روپیہ اور والنٹیروں کی بھرتی کے لئے اپیل ... ہر ایک ضلع میں وار کونسل کی ستھاپنا کی جاوے ... اور ستیاگرہی بھرتی کرنے کے لئے ایک ... رجسٹر کھولا جاوے۔ اس میں ہندو قوم کے ہر ایک فرقہ کو شامل ہونے کی ترغیب دی جاوے۔

(۵) ہر مہینہ میں ۲۲ تاریخ کو حیدرآباد ... منایا جاوے۔ اس دن ہر شہر میں جلسہ کر کے جنتا کو ستیاگرہ کا حال سنایا جاوے۔ اور روپیہ اور بھرتی کے لئے اپیل کی جایا کرے۔ تاکہ ... میں جوش اور اُتساہ قائم رہے۔ اگر ہو سکے تو اس دن ہر آریہ برت رکھ کر خرچ کی ... کو ستیاگرہ فنڈ میں دیا جاوے۔ جو برت رکھ سکیں۔ وہ اس دن کی آمدنی حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے وقف کر دیں۔

علاوہ ازیں اور بھی کئی تجاویز کی جا ... ہیں۔ جن کے ذریعہ اس تحریک کو تقویت دی جا سکتی ہے۔ لیکن ابھی کوئی تجویز نہیں ... جو پرچار کے کام میں رکاوٹ ڈالنے والی ہو۔ جتنے آریہ اُپدیشک ہیں۔ وہ سب حیدرآباد ستیاگرہ کے کام میں لگ جاویں۔

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

پرائشچت

(لیکھکہ: کماری گیان وتی ورما ہندی رتن)

آج شوراتری ہے۔ سبھی استریوں نے برت اُپواس کیا ہے۔ شیلا ابھی پوجن کرنے بیٹھی ہی تھی۔ کہ اس کے کان میں یہ سنائی پڑا —— "شیلا! کیا کر رہی ہو؟ —— آؤ، آج سے میں تمہیں انگریزی پڑھانا آرمبھ کروں گا۔"

یہ واکیہ اس کے پتی دیو ادم پرکاش کے تھے۔ جو ادھونک سبھیتا کے نو یووک ہیں۔ پتی کی باتیں شیلا کو بہت اکھریں۔ وہ بولی —— "پوجا سماپت کر لوں تو آؤں۔"

ادم پرکاش بابو یہ سوچ کر چُپ ہو گئے۔ کہ کر لینے دو اپنی پوجا۔ جب انگریزی پڑھانا آرمبھ کراؤں گا۔ تو یہ سارا ہندوستانی ڈھکوسلہ سوئم کنارے رکھ دے گی+

پتی کے روز روز کہنے پر ایک دن شیلا نے صاف صاف اُتر دے دیا —— "یدیہ آپ کی پرتیک آگیا شرودھاریہ ہے۔ پرنتو میں ایسا کاریہ نہیں کر سکتی۔ جو مجھے ناری جاتی کے گورو کی اور سے گھسیٹ کر پتن کی اور لے جائے۔"

یہ سن کر ادم بابو نے کہا —— "تو میری پتنی ہے۔ اور پتنی کا گورو پتی کی آگیا ماننے میں ہے۔ اس لئے میری بات مان کر تمہیں ان بے کار کے جھنجٹوں (دھارمک ودھانوں) کو چھوڑنا ہی ہوگا۔ اور پرانے رامائن اور مہابھارت آدی گرنتھ تک پرے رکھ دینے ہوں گے+"

شیلا اپنے پتا کی اکلوتی بیٹی ہے۔ اُس کے ماتا پتا نے اُسے ہندی کی مڈل تک شکشا دلائی تھی۔ ماں باپ سناتن دھرمی تھے۔ اس لئے ان کے سمپرک ایوم ست سنگ سے شیلا کے مستشک میں بھی دھارمک وچار سما گئے تھے+

دھرم کی باتیں بھلا اُس کے پتی کو کیوں پسند ہونے لگیں۔ وہ تو "نیو لائٹ" کی فیشن ایبل بیوی چاہتے تھے+

اس گھٹنا کی بھومکا وِواہ کے پورو ہی گھٹی تھی۔ ادم پرکاش نے پتا سے کہا تھا۔ کہ میں لڑکی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی جاننا چاہتا ہوں۔ کہ لڑکی کہاں تک پڑھی ہے؟ سُندر ہے اتھوا کُروپ؟ ان پرشنوں کے اُتر میں ادم پرکاش کو پتا کی پھٹکار کے اتیرکت اور کچھ بھی نہ ملا۔ بے چارے من ہی من میں دُکھی ہو کر سوچنے لگے۔ کہ یدی شکشا اور سبھیتا کی کمی ہوئی۔ تو وہ تو پوری ہو جائے گی۔ پرنتو یدی کُروپا ہوئی تو؟

شیلا رانی نے گھر میں پرویش کیا۔ اس کی سُندرتا کو دیکھ کر وہ موہت ہو گئے۔ پرنتو اس کے دھارمک وچاروں سے وہ چڑا کرتے تھے۔ وہ پرتی دن شیلا کو یہی شکشا دیا کرتے تھے۔ کہ پہلے تم ٹھیک ٹھیک باتیں کرنا سیکھو۔ پوجا پاٹھ کا جھگڑا دُور ہٹاؤ۔ انگلش پڑھا کرو۔ بالوں کو پرتی دن ٹھیک باندھا کرو۔ آج کل کی نئی روشنی کی سبھیہ استریوں کی طرح رہا کرو۔ پرنتو اُسے تو ان سب باتوں سے مطلب ہی نہیں تھا۔ ادم پرکاش کا یہ پریتن چکنے گھڑے کے پانی کے سمان تھا۔ پرانی دھارمک سبھیتا میں پلی ہوئی ایک پتر رمنی کا ایک دم سے پشچمی سبھیتا میں پری ورتت ہو جانا کوئی سرل کاریہ نہیں۔ اسی کارن ادم پرکاش بھی شیلا کو نہ سُدھرتا دیکھ دُکھت رہنے لگے۔ باتوں ہی باتوں میں ایک دن انہوں نے جھنجھلا کر کہا۔ "یدی تمہیں میری باتیں نہیں پسند ہیں۔ اور میری اِچھا کے ورودھ ہی چلنا ہے۔ اور اپنی من مانی ہی کرنی ہے۔ تو یہ ادھک اچھا ہوگا۔ کہ مجھے اپنی شکل ہی نہ دکھایا کرو۔ یدی یہاں رہتے ہوئے یہ نہ کر سکتی ہو۔ تو اپنے پتا کے ہاں چلی جاؤ۔ رہ چکی ہماری تمہاری۔"

اُتیجت ہو کر شیلا نے کہا —— "دھرم کے ورودھ چلنا مجھے نہیں آتا۔ اور یہ آپ کو پسند نہیں۔ تو بھیج دیجئے مجھے میرے پتا کے گھر۔"

(۲)

پرملا —— "شیلا! اچھی طرح سے تو رہیں۔ کہو۔ دُبلی کیوں ہو گئیں۔ کچھ طبیعت خراب ہے یا جیجاجی کو رُشٹ کر کے آئی ہو؟"

شیلا نے اپنی اُداسی کو چھپاتے ہوئے کہا —— "نہیں بہن۔ کوئی خاص بات تو نہیں ہے۔ سر میں کچھ درد سا رہا کرتا ہے۔"

"نہیں شیلا۔ تم کو بتلانا ہی پڑے گا۔ تم اپنی پرملا سے بھی باتیں چھپاتی ہو؟"

شیلا —— "میری دُکھ کہانی کو سن کر کیا کروگی؟"

جب پرملا کسی پرکار نہ مانی۔ تو شیلا نے پرملا سے اپنی سمپورن کتھا کہہ سنائی۔ پرملا نے اُسے دھتکارتے ہوئے کہا —— "بہن یدی وہ ناراض بھی ہو جاتے تب بھی تم کو وہیں رہنا چاہئے تھا۔ اتنی شکشا پراپت کر کے بھی تمہیں سمجھ نہیں آئی۔ کہ ناری کا دھرم کیا ہے؟ پتی جن باتوں۔ جن وستوؤں اور جن بھاؤں سے پرسن ہوں۔ اُن ہی باتوں سے اُن کو رجھانا پرتیک استری کا دھرم کرتویہ ہے۔ انہیں ایک پتر لکھو۔"

شیلا نے روتے روتے پرملا کے پیروں پر سر رکھ دیا۔ اور بولی —— "بہن! تم نے میرے گیان چکشو کھول دئے۔ میں تمہاری چِر رِنی رہوں گی۔ تم میرے اُدھار کا کارن ہو گئی ہو۔ لکھوں تو۔ پرنتو کیا لکھوں اور کیسے لکھوں؟"

پرملا —— "تمہارا تو وہی حال ہوا۔ کہ رسی جل گئی پرنتو اینٹھن نہ گئی۔" میں نے تمہارا مطلب سمجھ لیا۔ تم سمجھتی ہو گی۔ کہ میں ان سے معافی کیسے مانگوں؟ یا اُن سے اپنے کو نیچا کیسے سمجھوں۔ کیوں؟ ہے نہ یہی بات بہن! —— لاؤ ایک کاغذ۔ قلم اور دوات۔ میرے سامنے ہی اُن کو ایک پتر لکھو+"

"نہیں بہن۔ میں نہیں لکھوں گی۔ تم ہی لکھو۔"

اس بات پر پھر پرملا نے شیلا کو خوب جھاڑا+

شیلا اپنے اپرادھوں کی کھشما مانگ کر پتر لکھنے بیٹھی۔

"میرے سردسو سادر نمستے!

یدیپی ساہس نہیں ہوتا۔ تتھاپی دھرشٹتا بادھیہ کر رہی ہے۔ کہ میں آپ کی سیوا میں ایک وِنیت پرارتھنا کروں۔ سمبھو ہے۔ کہ دیو انوکول ہو جائے۔ اور میرا سوبھاگیہ چندر اپنی پرسنتا کی کرنوں سہت چمک اُٹھے+

ناتھ میں نے اپرادھ کیا۔ جو آپ کی آگیا کا اُلنگھن کیا۔ پتنی کے لئے پتی کے اتیرکت کوئی بھی الوکک وستو سنسار میں نہیں۔ جو سکھ کا کارن بن سکے۔ میں دھارمک رُوڑھیوں میں اب تک پھنسی تھی۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

"ایک ورت ایک برت نیما۔
کایہ وچن من پتی پد پریما۔"

میں کیا کروں۔ میری بدھی پر کرتم دھرم کا کالا پردہ پڑ گیا تھا۔ جس نے مجھے واستوِک تتو سے وِمکھ کر دیا+

اب اپنے اپرادھوں کی کھشما یاچنا کے ساتھ یہ پرارتھنا بھی ہے۔ کہ یدی آپ مجھ ہت بھاگنی کو ایک بار بھی اوسر دیں۔ تو یہ داسی آپ کے ہردے میں سنمان کرنے کی پورن چیشٹا کرے گی۔ اور آپ کی چِر آگیا کارنی بن کر رہے گی۔"

(شیلا)

بابو ادم پرکاش آفس میں بیٹھے اخبار پڑھتے پڑھتے کسی چنتا میں لین تھے۔ کہ پوسٹ مین نے پکارا —— "بابو جی! چٹھی۔"

وہ گھبرا کر اُٹھے۔ اور لفافہ پھاڑ کر چٹھی پڑھنے لگے+

جوں جوں پتر کی پنکتیاں کم ہوتی جاتی تھیں۔ توں توں بابو جی کے ہردے کی ویدنا کم ہو رہی تھی۔ اور کم ہو رہا تھا شیلا کے پرتی کرودھ۔ ساتھ ہی ساتھ ہردے تھا چہرہ پر پرسنتا کی ریکھا بھی جھلک رہی تھی+

انہیں یہ جان کر بڑا ہرش ہوا۔ کہ شیلا راہ پر آ گئی۔ اُسے اپنے کئے اپرادھوں کے لئے پشچاتاپ بھی ہو رہا ہے۔ جن کا پرائشچت وہ اوِرل اشرو دھارا کر رہی ہے+

اسی دن شام کی گاڑی سے وہ شیلا کو لینے کے لئے چل دئے+

پتی وِرہ (ویوگ) پیڑت بے چاری شیلا بیٹھی آنسوؤں کی مالا پرو رہی تھی۔ یکا یک جوتے کی کھڑکھڑاہٹ نے اس کا دھیان بھنگ کر دیا۔ جھک کر دیکھا۔ تو سامنے ادم بابو دکھائی پڑے+

بے چاری شیلا پتی چرنوں میں گر پڑی۔ اور کھشما یاچنا کرنے لگی —— اپنی اردھانگنی کی یہ دشا دیکھ کر ادم پرکاش سے نہ رہا گیا۔ اُنہوں نے کہا —— "شیلا۔ تم نے سوئم ہی اپنے کئے ہوئے اپرادھوں کا پرائشچت کر لیا۔ اب کھشما کی آوشیکتا ہی نہیں رہی+"

(۳)

شیلا اب وہ شیلا نہیں رہ گئی۔ اس میں ایک مہان پری ورتن ہو گیا ہے۔ اُس کے ولیتی بھوشا کو دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ ایک نئی روشنی کی گریجویٹ لیڈی نہیں ہے+

بابو ادم پرکاش کی پتنی اب وہ بھی ادھونک سبھیتا اور فیشن کی پجارن بن گئی ہے۔ اور اس پرکار کی سودھا اور سوتنترتا پا کر شیلا بابو ادم پرکاش سے بھی چار قدم آگے بڑھ گئی۔ ادم بابو کے متروں سے ملنا۔ اُن کی منڈلی میں اکیلے جا کر بھاگ لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل سا تھا۔ اب وہ کبھی کبھی اکیلی ہی سنیما آدی دیکھنے بھی چلی جاتی ہے+

ایم۔ اے پاس کر کے ادم بابو کی پدونتی میں بہت کاری پری ورتن ہو گیا۔ سمبھا اُس نے انگریزی ٹھاٹھ کو تلانجلی دے کر دیشی بھگتی کا بانا دھارن کر لیا۔ راج نیتک آندولن میں بھاگ لینا اور اس کو سپھل بنانا اس کے جیون کا پرمکھ اُدیش ہو گیا۔ اب اُسے اتنا اوسر بھی نہ ملتا تھا۔ کہ راج نیتی سمبندھی شکشا دے کر اپنی سہ دھرمنی کو سہ کرمنی بنا دے+

جس ادم بابو نے ہزاروں روپے ودیشی مال پر نچھاور کر دئے تھے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

ستیاگرہ سمبندھی کچھ منورنجک باتیں

(لیکھک: شری گنگا پرشاد جی اُپادھیائے شولاپور)

حیدرآباد ستیاگرہ سمبندھی کئی باتیں سادھارنتیا باہر والوں کو گیات نہیں۔ میں جس دن سے یہاں آیا ہوں بیٹھا بیٹھا ہی دیکھتا رہتا ہوں۔ کہنے کو اُتری بھارت میں آریہ سماج کا بڑا اندر ہے۔ اور دکھشن میں آریہ سماج کا نام بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ لیکن کیا یہ تھوڑی بات ہے کہ نظام سٹیٹ میں کل ایک سو پچاس آریہ سماج ہیں۔ اور سویم حیدرآباد نگر میں دس سماجیں ہیں۔ اُتنی بڑے بڑے نگروں میں اتنی سماجیں نہیں۔ اب ذرا سٹیٹ کے لوگوں کا جوش بھی تو دیکھئے۔ یدی ان کا جوش نہ ہوتا۔ تو ایسے دیش میں جہاں مراٹھی۔ کناڑی۔ تیلگو زبان بولنے والوں کا ہی ادھکیہ ہے۔ اتنے سماج کیسے کھلتے؟

میں نے ایک یووک سے پوچھا۔ "کیا نام؟"

اُتر دیا۔ "شوچندر"

"آپ کا نام تو اُتر والوں کا سا ہے"!

"میرا نام تھا شو لنگپا۔ اب آریہ ہونے سے میں شوچندر ہو گیا"!

"کیا آپ لنگایت تھے؟"

"ہاں"

یہ انکے جوش کا ہی پھل ہے۔ کہ نظام راجیہ اپرسن ہے۔ کان دبائے بیٹھے رہتے۔ اور کسی سے کچھ نہ کہتے۔ تو نہ ہی سماج اتنے ہوتے اور نہ ان پر آپتی ہی آتی۔ میں سنا کرتا تھا۔ کہ آریہ سماج مر گیا۔ اب اُس کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ پرنتو یہاں آ کر کوئی دیکھے۔ تو پرتیت ہوگا۔ کہ سماج مردہ ہے یا زندہ۔

میں ۱۲- جنوری کو پرانتہ سبھا یہاں آیا تھا۔ میں ابھی بیٹھا ہی تھا۔ کہ شری پنڈت چھانا نارائن سوامی جی کو سوچنا ملی۔ کہ ستیاگرہ شیوری کا ایک یووک "انشن" کر رہا۔ بُلا کر پوچھا۔ تو گیات ہوا۔ کہ کئی دن سے نرنتیکھشا کر رہا ہے۔ اُس کے ساتھی ستیاگرہ میں جا رہے ہیں۔ اس کو آگیا کیوں نہیں ملتی؟ اسی پرکار چار دن پیچھے ایک اور گھٹنا ہوئی۔ شوری کے ادھکشن کو یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ کرپا کر کے ادھک اُتاولوں کو پہلے بھیج دیا کریں۔

۲۲- جنوری کو حیدرآباد کے سبھی سماجوں نے حیدرآباد ڈے منایا ہے۔ میرے پاس انیا نیہ ستھانوں سے خبریں آ رہی ہیں۔ ۲۳- جنوری کو ہی نارائن سے آرنبھ ہو گئے تھے۔ لیکن ہر سماجوں کا حیدرآباد دوس منانا اور بات ہے۔ اور حیدرآباد سٹیٹ کے بھیتر اور بات۔

۲۱- فروری کی جو خبریں میرے پاس آئی ہیں۔ ان کو رجسٹر میں نوٹ کرتے کرتے میں اُچھل پڑتا ہوں ـــ بچے سے لے کر بوڑھے سبھی جوش میں ہیں۔ ہر پرکار کی آپتی اُن کے لئے کھڑی ہے۔ پرنتو وہ بھی اس کے لئے تیار ہیں۔ پولیس نے پہلے ہی سے کہہ رکھا تھا۔ کہ جو دوکان بند کرے گا۔ اس کو گرفتار کیا جاویگا پرنتو سبھی نگروں میں ایسی ہڑتال ہوئی۔ کہ پولیس بھی دنگ رہ گئی۔ کئی انگریزی پتروں میں نکلا ہے۔ کہ حیدرآباد خاص میں ہڑتال اسپھل رہی۔ یہ خبر مسلمانوں نے جھوٹی اُڑائی ہے۔ یہاں تو نرنتر خبریں آتی رہتی ہیں۔ عثمان گنج۔ محبوب گنج۔ محراب گنج۔ کشن گنج۔ ریذیڈنسی اسپر بازار تھا سکندرآباد میں پورن ہڑتال تھی۔ سلطان بازار سماج مندر میں سب آریہ سماجوں کا سمّلن ادھیویشن ہوا۔ اور پرستاؤ پاس کئے گئے۔ ۲۸ کے لگ بھگ گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ پرنتو لوگ ڈرتے نہیں ہیں۔ جن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اُن کو بڑی بڑی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ جب وہ ویدک دھرم کی جے بولتے ہیں۔ تو عدالت کے اپمان کا جرم لگا کر سال ڈیڑھ سال کی قید بڑھا دی جاتی ہے۔

حیدرآباد میں سترہ آدمی کمبل کھادی پہنے لاری میں آ رہے تھے۔ وہ آریہ نہ تھے۔ مگر آریہ سمجھ کر پکڑ لئے گئے۔ حیدر گُڈا آریہ سماج کے منتری جی سے کہا گیا ـــ "ہون کسی چیز کا بنایا ہے۔ ہون کی اجازت لے لینا"۔ منتری نے جواب دیا ـــ جب کوئی نہیں لیتا۔ تو ہم کیوں لیں"!

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ پکڑے گئے۔

گلبرگہ میں ایک سماسی سجن وٹھل راؤ جی نے تاریخ ۲۴- فروری کو چار بجے آریہ سماج مندر میں دیا کھیان دیا۔ وہ گرفتار ہو گئے۔ بالنو کی بھیڑ کچہری تک ان کے ساتھ گئی۔ شری جگن ناتھ جی۔ گوپال جی۔ شوشرن گپا جی۔ سومنا جی۔ تلسی رام جی کمبل ویشتک تھے۔ پولیس نے ان کو پیٹا۔ انت میں پولیس سپرنٹنڈنٹ نے آ کر اُسے چھڑا دیا۔

دھول پیٹھ میں ایک آریہ بھائی "گنپا" باہر گئے ہوئے تھے۔ ان کے پتا سے پوچھا گیا۔ کہ "کہاں ہے"؟

اُنہوں نے کہا ـــ "باہر گئے ہیں"۔

پولیس نے سوچا۔ کہ کسی کو تو پکڑنا ہی چاہیئے۔ پُترز کے ستھان میں پتا کو پکڑ کر لے گئے۔

دفتر میں آنند راؤ نامی ایک یووک آئے ہیں۔ وہ ۲۱- تاریخ سے پولیس سے کہہ رہے ہیں۔ کہ "ہم ستیاگرہ کریں گے" ـــ اُنہوں نے کھلے عام ستیاگرہ کیا۔ لیکن پکڑے نہیں گئے۔ اب وہ سوامی جی کا آدیش لینے آئے ہوئے ہیں۔

آج ایک سجن گرجو باجہ شنے مجھ سے پوچھا ـــ "آپ پریاگ سے آئے ہیں۔ پریاگ اور کاشی تو ایک ہی ہیں نہ؟"

میں نے کہا ـــ "نہیں کاشی بنارس کو کہتے ہیں۔ وہ پریاگ سے دُور ہے"۔

"میں نے آپ کے بہت سے ٹریکٹ پڑھے۔ ۲۲ تاریخ کو آپ کا دیا کھیان سُنا"۔

"ہاں سُنا ہوگا"۔

"آپ کا دیش اچھا ہے۔ وہ لوگ کوئی کتاب پڑھ سکتے ہیں۔ ہون کر سکتے ہیں۔ اوم کی دھوجا لہرا سکتے ہیں۔ ہمارے یہاں اس کی اجازت نہیں"۔

گرجو با جی ایک سماج کے منتری ہیں۔ اور ستیاگرہ کے لئے آئے ہیں"۔ گوردمٹ کل" نامی ایک ستھان گلبرگہ ضلع میں ہے۔ وہاں پلیگ پڑ رہی ہے۔ لوگ باہر ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ ۲۲- تاریخ کو ان کو بھی دوس تو منانا ہی تھا۔ شوری میں ہی ایک سماج ستھاپت کیا گیا۔ منتری جی اپنے جھونپڑے سے اوم کی دھوجا لے کر مان تک گئے۔ ان سے پولیس نے جواب طلب کیا ہے۔

کملاپور میں ۲۲ تاریخ کو بازار بند تھا۔ اور بھوک کی بھی ہڑتال تھی۔ ۲۳ تاریخ کو جونہی لوگ دوپہر کو کھانا کھانے جا رہے تھے۔ کہ پولیس نے تینتیس ۳۳ ویکتیوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں اُدھکتیا سماج کے سبھی ادھیکاری تھے۔

اتنا ہونے ہوئے بھی لوگوں میں ڈر نہیں ہے۔ ہنستے ہنستے جیل جا رہے ہیں۔ باہر سے بھی دوچن آ رہے ہیں۔ ایک بردھ پُرش نے اپنا لڑکا ستیاگرہ کے لئے بھیجا ہے۔ اور وچن دیا ہے۔ کہ "تو چل میں بھی آتا ہوں" ـــ یہ لڑکا بائیسکل پر سینکڑوں میل چل کر آیا ہے۔ اور پتا نے ابھی اُس کے خرچ کے لئے روپے بھیجے ہیں۔ اس سب اوستھا کو دیکھتے ہوئے یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ جس ایشور نے ہم کو اتنا جوش دیا ہے۔ وہ سپھلتا بھی دیگا۔

بستھک آریہ بہن بھائی کو جو یہاں سے دُور ہیں۔ اپنے سے پرشن کرنا چاہیئے۔ کہ ہم ان حیدرآبادی لوگوں سے کیا شکھشا لیں۔ اور آریہ سماج کے لئے کیا کریں۔

جو لوگ گھروں میں بیٹھے کہا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج موت کی نیند سو گیا۔ اُنکو تو اس پر ہی وچار کرنے کی بڑی آوشیکتا ہے۔

پرائشچت

بقیہ صفحہ ۱۱

سمیہ کے پھیر سے وہی ادم ودیشی مال پر دم ... خرچنے میں تہان پاپ انوبھو کرنے لگا۔ سر سے پیر تک وہ کھادی دھارن کر کے گاندھی وادی بن گیا۔

ادم کے اس پری ورتن نے شیلا کے ہردے میں بھبھکر بھوڈول کا کام کیا۔ اس کچھ اونچی ایڑی کے جوتے۔ بڑھیا ریشمی ساڑھی۔ کریم۔ پاؤڈر انیادی فیشن کی سامگری نیاگ کر کھدر کی ساڑھی۔ جمپر اور پیروں میں چپل پہنتے ایسی گھرنا پیدا ہوئی جیسے سانپ کو چھچھوندر سے ہوتی ہے۔

اس نے شیلا کو انیکوں بار سمجھایا۔ پرنتو وہ اُسے دلیشی سبھو کا بنانے میں اسپھل رہا۔ پتنی کی اس دشا نے ادم کو اپنے کرتویہ کی اور جانے میں دسشنی پردر نسا ہن دیا۔ کچھ بھی ہوا۔ پر شیلا کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ وہ اُسی ٹھاٹھ پر چلتی رہی۔ اب اُسے اپنے پتی سے دُور رہنے کی ادشیکتا انوبھو ہوتی ہے۔ پرنتیک انوبھوی دیکھتی جب اس کی اور اُنگلی اُٹھاتا ہے۔ تب وہ اُس کو ایسا ٹال جاتی ہے۔ جیسے کہ کچھ سمجھتی ہی نہ ہو۔

کچھ ہی مہینوں کے اُپرانت یہ سُننے میں آیا۔ کہ ادم اپنے کرتویہ برت کا پالن کرتے ہوئے راج نیتک اپرادھ میں جیل چلے گئے۔ ادم بابو کی گرفتاری کی خبر اخبار والوں نے پرکاشت کی۔ اس سماچار کو پڑھ کر شیلا کو دُکھ ہوا یا سُکھ اس کا انوبھو اتھوا نرنے کرنا بڑی سمجھ نہیں تو سرل بھی نہیں ہے۔ اُسی رات کو شیلا نے سوپن میں دیکھا۔ کہ کوئی چھایا پُرش اُسے اس کے کرتویوں پر دھتکار رہا ہے۔ ساتھ ہی ناری دھرم کی دیکھشا دیتے ہوئے کہہ رہا ہے۔ کہ کہاں ایک تیاگی ادم سا مہیں کرم یوگی کی پتنی کا یہی کرتویہ ہے جو تُو کر رہی ہے۔ اس رنگ میں رنگے جانے سے پہلے کیا تجھے یہ یاد نہیں ہے۔ کہ ادم بابو کو پراپت کرنا پڑ میں تُو نے کیا لکھا تھا؟

سو کر اُٹھتے ہی اس کے دیر تک کے سوئے ہوئے بھاؤ بھی جاگ اُٹھے۔ سنان کر کے شیلا ...

آریہ سماجوں کے ساپتاہک ستسنگ

(لیکھک پنڈت کھیم چندر جی شاستری ۔ ساہتیہ رتن سولن)

اس سمے آریہ سماج کا ادیوگ کرنے اتھوا نوین مقابیت ہونے والے سماجوں کو دیکھنے سے ۔ وتنہ ہی آریہ سماج کے سمبندھ میں دھارنا ہو جاتی ہے ۔ آریہ سماج کا کام یا تو شکھشا دینا ہے یا اُتسو کرنا ۔ آریہ سماج کے مقابیت ہونے کے ساتھ ہی ان دونو کاموں کی یدی سامرتھ نہ ہو تو ان میں سے ایک اسفات اُتسو تو تنت کال ہی آرنبھ کر دیئے ہیں ۔ اُتسو پرتی ورش ایک بار کیا جاتا ہے ۔ اُتسو کے سمبندھ میں سادھارن تیا یہ بھی مانا جاتا ہے ۔ کہ اُتسو آریہ سماجوں کے پران ہیں ۔ یدی اُتسو نہ ہوں ۔ تو آریہ سماج مر جاوے ۔ اس کے اندر کتنی ستیا ہے اس پر کچھ وشیش نہ کہتے ہوئے ہم اتنا کہے بنا نہ رہیں گے ۔ کہ جن آریہ سماجوں کے اُتسو بڑی دھوم دھام سے ہوتے ہیں ۔ سہسر دل منش جن کے اُتسوؤں پر دکھائی دیتے ہیں ۔ اُن آریہ سماجوں کے سدسیہ بھی وشیش سادا ورش آریہ سماج کے ساپتاہک ادھیویشنوں سے اُپرام دیکھے جاتے ہیں ۔ جن آریہ سماجوں کے سدسیوں کی سنکھیا سنتر اسی یا سو تک ہوتی ہے ۔ اُن آریہ سماجوں کے ساپتاہک ادھیویشنوں میں ۲۵ - ۳۰ سے ادھک اُپستھتی نہیں ہوتی ۔ جن میں سدسیہ پندرہ ۱۵ سے ادھک نہیں ہوتے ۔

گرام ونگر کے آریہ سماجوں کے ساپتاہک ادھیویشنوں کے سمبندھ میں سب ستھانوں پر ایسا ہی دیکھنے میں آتا ہے ۔ ادھر اُتسوؤں پر آریہ سماجوں کا اتنا ویہ ہو جاتا ہے ۔ کہ آگے کچھ بھی ویہ کرنے کی شکتی اُن میں نہیں رہتی ۔ اس لئے مدھیہ ورش میں بڑے بڑے سماجوں کو چھوڑ کر سارے سماج پرچار یا کتھا آدی کرانے میں اسمرتھ رہتے ہیں ۔

ساپتاہک ادھیویشنوں کی آریہ سماج کے لئے اتینت اوشیکتا ہے ۔ آریہ سدسیوں میں انہیں کے دوارا آریہ جیون کا سنچار کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن آج ساپتاہک ادھیویشنوں کو سپھل بنانے ہوئے بھی یہ وچار نہیں کیا جاتا ۔ کہ اُن کی سپھلتا کیسے ہو ؟

بات یہ ہے ۔ کہ ہم نے ایک درشٹی کون بنا لیا ہے ۔ ہم اس درشٹی کون کو بدلنے کے لئے کسی بھی دشا میں تیار نہیں ہیں ۔ وہ درشٹی کون ہے پرتی ورش اُتسووں کا کرنا ۔ اور اس سے ادھک شکتی ہونے پر کنیا پاٹھ شالاؤں کا چلانا ۔ ہم سب کچھ ان دونو کاموں کو کرتے ہوئے سوچنا چاہتے ہیں ۔ ان میں کسی پرکار کی کمی ہمیں اشٹ نہیں ہے ۔ پرنتو ان دونو کاموں کو کرتے ہوئے آریہ سماج کی شکتی اتنی کھنین ہو جاتی ہے ۔ کہ وہ کسی کام کو کرنے میں سامرتھ نہیں رہتے ۔ چھوٹے آریہ سماجوں میں پرایہ دیکھا جاتا ہے ۔ کہ جو چندہ اُتسووں پر سدسیوں سے لیا جاتا ہے ۔ اس سے وہ اتنے پریشان ہوتے ہیں ۔ کہ پھر آگے نہیں دینا چاہتے ۔ اور اس بھے سے کہ سماج میں جائیں گے ۔ تو وہاں چندہ مانگا جائے گا جانے میں آنا کانی کرتے ہیں ۔

ہی پاکشک ۔ ماسک ۔ چھ ماسک ایوم وارشک یگیوں کو کر سکتے ہیں ۔ ٹھیک اسی پرکار یدی آریہ سدسیہ اپنے ہردوں میں یہ نشچے کر لیں ۔ کہ ہمیں نیم پوروک ساپتاہک ادھیویشنوں میں سممِلت ہونے کے پشچات ہی وارشک اُتسو میں جانا ہے ۔ تو بہت کچھ سپھلتا ہو سکتی ہے ۔

اُتسو کئے جائیں یا نہیں ۔ اس سمبندھ میں ہمیں یہاں کچھ بھی نہیں لکھنا ۔ ہم صرف یہ لکھنا چاہتے ہیں ۔ کہ آریہ سماج کے ساپتاہک ادھیویشن لکھیہ ہیں ۔ ان ادھیویشنوں کی سپھلتا پر ہی آریہ سماج کا جیون نربھر ہے ۔ یہ ادھیویشن جوں جوں شکتی ہین ہوتے جاتے ہیں ۔ توں توں ہی آریہ سماج کا بل گھٹتا جاتا ہے ۔ واستو میں آریہ سماج اس کے سدسیوں کا ہی نام ہے ۔ سدسیوں کی آتمک دھارمک اور ساماجک شکتی کا کھنین ہونا ہی آریہ سماج کی شکتی کا کھنین ہونا ہے ۔ اس لئے اوشیک یہ ہے ۔ کہ جیسے بھی سمبھو ہو آریہ سماج کو اپنے ساپتاہک ادھیویشنوں کو یہ تھا وِدھی ایوم سپھل بنانا چاہئے ۔ دوسرے کاموں کی اپیکشا کر کے بھی آریہ سماج کے ساپتاہک ادھیویشنوں کو سپھل کرنا اوشیک پرتیت ہوتا ہے ۔

شاستروں میں جس پرکار نتیہ یگیہ کرنا اوشیک بتلایا گیا ہے ۔ نتیہ یگیہ کرنے والے

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

حیدر آباد ستیاگرہ اندولن کے سلسلہ میں آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے منائے جانے کے وشے میں میں پہلے گھوشنا کر چکا ہوں ۔ کہ آریہ سماجیں جلسے ضرور مناویں ۔ اور کوئی جلسہ بند نہ کیا جاوے ۔ صرف اتنی تبدیلی کرنی ہے کہ پروگرام میں حیدر آباد ستیاگرہ اندولن سمبندھی سمیلن ضرور رکھے جاویں ۔ اور زیادہ تر لیکچر اسی اندولن کے سلسلہ میں کرائے جاویں ۔ اور جلسوں میں اس کا خوب اندولن کیا جاوے ۔ اور ستیاگرہ فنڈ کے لئے خوب دھن جمع کیا جاوے ۔ میں نے اس وشے میں ستیاگرہ سمتی شولاپور کو پتر لکھا تھا ۔ وہاں کے دفتر سے شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے جو جواب دیا ہے ۔ اس کی نقل مندرجہ ذیل ہے :-

"سالانہ جلسے منائے جانے کے رشتے میں میں آپ سے سہمت ہوں ۔ آپ سبھا منتری کی حیثیت سے یہ گھوشنا کر دیں ۔ کہ اُتسو پر حیدر آباد کے متعلق خاص ویاکھیان ہوں ۔ اور حیدر آباد کو دھن اوشیہ بھیجا جاوے ۔ اگر اُتسو میں حیدر آباد کانفرنس کی جاوے وغیرہ"۔

بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون ۔ لاہور

پروفیسر شودیال شولاپور کو

(لاہور ۱۲ - مارچ) لاہور کے پرسدھ آریہ سماجی نیتا پروفیسر شودیال پردھان آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کو جو دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کے چھ ودیارتھیوں کے ہمراہ آریہ سماج کے ستیاگرہ اندولن میں حصہ لینے کے لئے حیدر آباد جا رہے ہیں ۔ الوداع کہنے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ آج صبح ساڑھے نو بجے پری محل میں زیر صدارت سوامی ستیانند جی مہاراج ہوا ۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد سوامی ستیانند جی نے افتتاحی تقریر کی ۔ اور پروفیسر صاحب کی آریہ سماج کے لئے کی گئی خدمات کا ذکر کیا ۔ اس کے بعد پنڈت ٹھاکر دت جی شرما کی وکترتا ہوئی ۔ ازاں بعد پرنسپل مہر چند ۔ بانده منت رام ۔ پروفیسر گوردھن لال اور مہاشہ کرشن جی کی تقریریں ہوئیں ۔ مہاشہ جی کی تقریر کے بعد شریمان مولراج نے تقریر کی ۔ سوامی ستیانند جی نے اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو جو ستیہ آگرہ کرنے جا رہے ہیں آشیرواد دیا ۔

پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا نے تمام لوکل آریہ سماجوں کی طرف سے پروفیسر صاحب کی خدمت میں مان پتر بھینٹ کیا ۔ جس کے جواب میں پروفیسر صاحب نے ایک لمبی تقریر کی ۔ اور فرمایا ۔ کہ میں رشی کا رن چکانے شولاپور جا رہا ہوں ۔ اس کے بعد دھن اکٹھا کیا گیا ۔ سوا روپیہ ایک بچہ نے دیا ۔ آریہ سماج وچھووالی کی طرف سے پروفیسر صاحب کو پانسو روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی ۔ استری سماج نے تین سو (۳۰۰) روپیہ دیا ۔ استری سماج پہلے بھی ساڑھے آٹھ سو (۸۵۰) روپیہ دے چکی ہے ۔ شاہ عالمی دروازہ کے دوکانداروں سے چوہدری جے رام داس جی نے ایک سو ایک روپیہ اکٹھا کر کے دیا ۔ بانده سنت رام نے کہا ۔ کہ ہزار سطر اور مجھی ہٹہ بھی پیش کرے گا ۔ آریہ سماج قلعہ گجر سنگھ نے ایک سو ایک روپیہ دینے کا اعلان کیا ۔ لالہ بیلی رام گورودت بھون نے ڈیڑھ سو روپیہ دیا ۔ سوامی ستیانند جی دوارا اکنزٹ دھن کا اعلان کیا گیا جس میں دو سو گیہت دان تھا ۔ اور دہلے بہادر بندراسرن کا ایک سو (۱۰۰)۔

رات کو سٹیشن پر پروفیسر صاحب اور ودیارتھیوں کو بڑے اُتساہ کے ساتھ وداع کیا گیا ۔ کئی صد استری پرش سٹیشن پر جمع تھے ۔ جے جے کارے لگا رہے تھے ۔ خوب جوش و خروش تھا ۔ آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ بھٹنڈہ قصور ۔ فیروز پور اور جھاؤنی وغیرہ سٹیشنوں پر ان کا خوب اُتساہ پوروک سواگت کیا گیا ۔

آریہ سماجیں دیر نہ کریں

"پرکاش" کا گورو کل نمبر اپریل کے پہلے ہفتہ میں پرکاشت ہوگا ۔ آریہ سماجیں اس نمبر کے لئے آرڈر بھیجنے میں دیر نہ کریں ۔ کیونکہ ایک انک اور ۔ پھر گوروکل انک ہی آپ کے ہاتھوں میں ہوگا ۔

(منیجر)

Haridwar. Digitized by eGangotri

ہماری فتح یقینی ہے!

گرفتاری سے پیشتر آریہ جگت کے نام کنور چاند کرن شاردا کا پیغام

آریہ ستیاگرہ سمتی کے تیسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا نے حیدرآباد کو روانگی سے پیشتر پریس کے نام مندرجہ ذیل بیان جاری کیا تھا:۔

"شولا پور (اگنی بھومی) کے مقدس شہر سے بھاگیہ نگر (حیدرآباد) کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے نظام راجیہ کی حدود میں داخل ہونے سے پیشتر عام لوگوں کی آگاہی کے لئے میں چند ایک باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ ہماری تحریک نے اس تھوڑے عرصہ میں جو ہمہ گیر شکل اختیار کر لی ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہماری تحریک دنیا کی مسلمہ تحریکوں میں شمار کی جائے گی۔ گذشتہ ساٹھ سال سے آریہ سماج کا شمار ہندوستان کی ترقی یافتہ جماعتوں میں ہوتا آ رہا ہے۔ اس لئے ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا کاز غیر متنازعہ طور پر صحیح الخیال اور ترقی پسند ہندوستانی اور غیر ہندوستانیوں کی ہمدردی کا مستحق ہے۔

یاد رہے۔ کہ انٹرنیشنل آرین لیگ اور آریہ ستیاگرہ سمتی کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی نے اس تحریک کو شروع کرنے سے پیشتر نظام گورنمنٹ کے ساتھ آریہ سماج اور ہندوؤں کے جائز مطالبات منوانے کے لئے سمجھوتہ کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ہمارے مطالبات بالکل جائز اور معمولی ہیں۔ ہم نہ تو سیاسی ادھیکار مانگتے ہیں۔ اور نہ ہی ذمہ دار نظام حکومت۔ برعکس اس کے مذہبی آزادی کے ابتدائی حقوق مانگتے ہیں۔

کیا یہ حیرت کا مقام نہیں ہے۔ کہ اس بیسویں صدی میں ایک ایسی ریاست ہیں جہاں ہندوؤں کی آبادی ۸۹ فیصدی ہے ہندوؤں کو آزادی سے عبادت کرنے اور مذہبی پرچار کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ ان حالات میں ستیہ گرہ کے سوائے ہمارے لئے دوسرا چارہ نہ رہا۔ ہمارا کریڈ عدم تشدد ہے۔ ہماری تحریک پُرامن ہے۔ اگر نظام گورنمنٹ نے ہمارے مطالبات منظور کر لئے ہوتے۔ تو جھگڑا یہاں تک نوبت ہی نہ پہنچتی۔ ہندوستان کے طول و عرض سے جتھوں پر جتھے حیدرآباد آ رہے ہیں۔ تحریک ہمہ گیر شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اگر ہمارا کاز نیک نہ ہوتا۔ تو ہمیں عوام کی اتنی ہمدردی نہ حاصل ہوتی۔ ان حالات میں یہ کہنا۔ کہ ہمارے مطالبات غلط ہیں۔ سخت شرمناک ہے۔ ہماری تحریک کا مقصد نہ تو ذاتی اغراض کو پورا کرنا ہے۔ اور نہ ہی ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ نظام راجیہ کی جگہ حیدرآباد میں ہندو راجیہ قائم کیا جائے۔

مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو جیسے سرکردہ لیڈر اعلان کر چکے ہیں۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماج کا کاز منصفانہ اور مذہبی ہے۔ گاندھی جی نے راجکوٹ میں سچائی اور آزادی کے سوال پر جان کی بازی لگا کر ہمارے سامنے ایک ایسی مثال رکھی ہے۔ جس کی پیروی ہر ہندو اور آریہ سماجی کو کرنی چاہیئے۔ عوام کو خواہ وہ راجکوٹ کے ہیں یا حیدرآباد کے ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں ہے۔ جب حیدرآباد میں ہماری سچائی کی فتح ہو گی۔ اور آریہ ورت کی یہ سرزمین جہاں سچائی اور مذہب کے نام پر بھارت کے ہر حصہ سے لوگ آ کر قربانیاں دے رہے ہیں ہماری تحریک اور مشن کو نظر انداز نہیں کر سکے گی۔

یاد رہے۔ کہ کسی نیک مشن کو سختی اور تشدد کے ذریعہ دبایا نہیں جا سکتا۔ جو لوگ اس غلطی میں مبتلا ہیں وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ سارا ہندو جگت بیدار ہو چکا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ہم ان بھائیوں کو آزاد کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جو اس وقت حیدرآباد کی جیلوں میں پڑے ہیں۔

مجھے ہندوستان کے طول و عرض سے ہر روز سینکڑوں کی تعداد میں تار موصول ہو رہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارے ہندوستان کی نیک خواہشات ہمارے ساتھ ہیں۔ عوام کی ہمدردی کسی تحریک کی کامیابی کا نشان ہوا کرتی ہے۔ یہ نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ ہندو جگت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جب تک کامیابی نہیں ہوتی کسی ہندو کا آرام سے بیٹھنا مشکل ہے۔ شکست کے لفظ سے ہماری ڈکشنری بے خبر ہے۔ کمک کی بھی ہمیں کمی نہیں۔ ہر روز ہندوؤں کے جتھے حیدرآباد پہنچنے کے لئے ملک کے مختلف حصوں سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اس تحریک کو انٹرنیشنل آرین لیگ نے شروع کیا تھا۔ اور دنیا کے ہر حصہ سے روپیہ اور والنٹیروں کی امداد پہنچ رہی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ہماری تحریک حقیقی معنوں میں انٹرنیشنل بن گئی ہے"

بلا اجازت ہون کنڈ کیوں بنایا گیا

ریاست حیدرآباد کے ایک آریہ سجن کو نوٹس حکام کے دعووں کی حقیقت

(شولا پور ۹- مارچ) حکام حیدرآباد اس بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں پر کوئی خاص پابندیاں نہیں ہیں۔ ہون کنڈ اور آریہ سماج بنانے کے سلسلہ میں آریہ سجن نارائن کو جو حکم ریاست کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس کی نقل ذیل میں دی ... اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہاں آریہ سماج قائم کرنے کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہ تھا۔ کہ ایک پرائیویٹ مکان میں ہفتہ واری ست سنگ کیا جا دے۔ اور ہون کنڈ ... ستسنگوں میں ہون کرنے کے لئے بنانا مقصود تھا۔ یہ نوٹس چند روز ہوئے جاری کیا گیا ... ساتھ ہی لکھا گیا۔ کہ اگر اس کی تعمیل نہ کی گئی۔ تو ریاستی قوانین کے ماتحت کارروائی کی جائے گی۔ نوٹس کی نقل ذیل میں دی جاتی ہے:۔

" نوٹس از محکمہ تحصیل تعلقہ بودی جاگیر عالیجناب نواب غازی جنگ دام اقبال ہو۔

۲۳- فروری ۱۹۳۹ء

مقدمہ دریافت نیت قیام عبادت گاہ مذہبی ــــ بنام ــــ نارائن ولد نرہری منتری ساکن ... مقدمہ صدر میں تم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تم نے موضع ... میں آریہ سماج ہون کنڈ وغیرہ کیوں قائم کئے۔ جواب اندرون تاریخ ۷- اردی بہشت ۴۸ف حسب ضابطہ درخواست دے کر اجازت حاصل کی جائے۔ ورنہ حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ پرت ثانی ... اطلاع یابی کی جائے"۔ ــــ (دستخط) پیشکار

ہر سکھ کا فرض ہے کہ آریہ سماج کو دھرم یدھ میں حصہ لے

سردار ورپام سنگھ جتھیدار شرومنی اکالی دربار کا اعلان

(لاہور ۱۳- مارچ) سردار ورپام سنگھ ممبر پوری جتھیدار شرومنی اکالی دربار لاہور ... نام ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ "دربار حیدرآباد کے حمائتی بعض اخبارات ... آباد کے کسی غیر معروف سکھ کا بیان شائع کیا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور یہ لکھا گیا ہے۔ کہ حیدرآباد میں سکھوں پر کوئی دھارمک پابندی نہیں۔ اس لئے سکھ آریہ سماج کی تحریک کی حمایت نہ کریں۔ حیدرآباد کے متعلق مندرجہ بالا بیان گمراہ کن غلطیوں سے پُر ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں سکھوں پر طرح طرح کی ... عائد ہیں۔ کرپان رکھنے کی آزادی نہیں۔ گوردوارہ شہید گنج کی تاریخ" دربار نے ضبط کر لی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سکھوں نے آریہ سماج کی تحریک میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ تحریک مذہبی ہے۔ اس لئے اس میں ہر ہندو اور سکھ حصہ لینے میں حق بجانب ہے۔

سوامی ستیانند جی کا آدیش

(لاہور ۱۳- مارچ) شری سوامی ستیانند جی مہاراج آج جگ جھیرہ لائل پور وغیرہ کی طرف آباد ستیاگرہ کے لئے دھن اکٹھا کرنے اور لوگوں کا اُتساہ بڑھانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت پنڈت ٹھاکر دت جی شرما کی معرفت آریہ جگت کو مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے:

"ہر ایک آریہ سماجی بلکہ ہندو ماتر روزانہ سندھیا اور پوجا کے بعد نمرتا پوروک یہ پرارتھنا کیا کرے۔ کہ وہ ہمارے دھارمک ستیاگرہ کو کامیاب کریں۔ ستیاگرہ میں ہون کرنا اور دھرم کی جے ہو۔ ہفتہ وار ستسنگ میں پرارتھنا کے سمے حیدرآباد ستیاگرہ کی کامیابی کی پرارتھنا کی جائے۔ کبھی کبھی پرارتھنا کے لئے خاص جلسے بھی ہوا کریں۔ ہر ماہ کی ۲۲- تاریخ ... آباد ڈے" منایا جائے۔ اس سلسلہ میں سمت پرارتھنا بھی ہوا کرے"۔

ہفتہ کی ڈائری

— "الامان" دہلی کے ایڈیٹر مولانا مظہر علی کو ۱۴- مارچ کو قتل کر دیا گیا۔

— جرمنی کی فوجیں سلوواکیہ میں داخل ہو گئیں۔

— سپین کی خانہ جنگی میں ڈیڑھ لاکھ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

— تری پوری کے اجلاس پر اڑھائی لاکھ روپیہ آمدنی اور اتنا ہی خرچ ہوا۔

— ہنگری اور چیکو سلواکیہ کی حد پر جنگ شروع ہو گئی ہے۔

— سادھو وسوانی نے بیان کیا ہے۔ کہ دادا لیکھراج ہندو رشیوں وسری کرشن کی توہین کرتا ہے۔

— ۱۳- مارچ کو قبائلی ڈاکوؤں نے موضع بندکورائے کو لوٹ لیا۔ ہندو ہجرت کر رہے ہیں۔

— سبھاش بابو کا بخار ۱۵- مارچ کو لبدو پہر ۱۰۲ درجہ تھا۔

— مہاتما گاندھی فی الحال سرحد نہیں جائیں گے۔

— جرمنی نے پراگ پر قبضہ کر لیا۔ ہٹلر بوہیمیا کو روانہ ہو گیا ہے۔

— ہنگری نے روتھانیہ کو ۲۴ گھنٹے کا نوٹس دے دیا ہے۔

— آریہ سوراجیہ سبھا نے ستیاگرہ اندولن میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

— مولانا ظفر علی کے سوال کے جواب میں گورنمنٹ ہند نے بتایا۔ کہ حکومت ہند پرنسس پروٹیکشن ایکٹ کا نفاذ نہیں کر سکتی۔

— دھرم بیر کر فرسٹ کلاس کے ڈبہ میں سفر کرنے کے جرم میں ٹھاکر کلیان سنگھ پر جو مقدمہ چل رہا تھا مجسٹریٹ نے وہ خارج کر دیا ہے۔

— بہار کے مسلم لیگیوں نے وارداھا سکیم کے خلاف ستیاگرہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

— پنجاب اسمبلی میں اس وقت گورنمنٹ کے بجٹ پر بحث ہو رہی ہے۔

— ولی عہد ایران کی شاہ فاروق کی بہن سے سالگرہ شادی کی رسم دلہن کی غیر موجودگی میں ادا کی گئی۔

— شو مندر ستیاگرہ جاری ہے۔

— اطالوی سنسکرت پروفیسر ٹوسی نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ میں پچھلے جنم میں ہندوستانی تھا۔

— کانگریس کا آئندہ اجلاس بہار میں ہوگا۔

— قبائلی ڈاکو تین ہندوؤں اور ایک دیوی ...

کنور چاند کرن شاردا اور ۶۲ ستیاگرہیوں کو تیرہ تیرہ ماہ قید

(شولاپور ۱۵- مارچ) آریہ ستیاگرہ حیدرآباد کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا اور باسٹھ ستیاگرہیوں کے خلاف جنہیں ۵- مارچ کو گلبرگہ میں ستیاگرہ کے سلسلہ میں گرفتار کیا تھا۔ مقدمہ کی جیل کے اندر دو دن سماعت ہوتی رہی۔ آج ان کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ اور انہیں ریاست کے امن عامہ میں خلل ڈالنے کے جرم میں ایک سال قید سخت اور بغیر اجازت جلوس نکالنے کے جرم میں ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔ کنور چاند کرن شاردا اور دیگر ستیاگرہیوں نے سزا کا حکم سنتے ہی کمرہ عدالت میں ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگائے۔

۲۲- مارچ کو "حیدرآباد ڈے" منایا جائے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا

آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور نے ہر ایک ماہ کی ۲۲ تاریخ کو "حیدرآباد ڈے" منانے کیلئے آگیا دی ہے۔ اس آگیا کے انوسار پنجاب پرانت کی سب آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ۲۲- مارچ کو عام جلسہ منعقد کر کے بڑے اُتساہ سے "حیدرآباد ڈے" مناویں۔ اور اس میں ان ستیاگرہیوں کو ودھائی دیویں۔ جو اپنے دھرم کی خاطر ستیاگرہ کر کے جیل میں چلے گئے ہیں۔ اور نظام گورنمنٹ کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ ستیاگرہ فنڈ کے لئے دھن جمع کر کے سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور میں ارسال کیا جاوے۔ اور ستیاگرہیوں کی فہرست تیار کر کے ارسال کی جاوے۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

خریداران "آریہ مسافر" کو ضروری اطلاع

"آریہ مسافر" لاہور کے خریداران کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ گورنمنٹ نے "آریہ مسافر" کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اور آئندہ ضمانت کے لئے کوئی حکم نہیں دیا۔ اس لئے "آریہ مسافر" فی الحال پرکاشت نہیں ہو سکتا۔ اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی جا رہی ہے۔ اس لئے تا فیصلہ "آریہ مسافر" بند رہے گا۔

لالہ دیش بندھو کی سوامی جی سے ملاقات

(شولاپور ۱۵- مارچ) لالہ دیش بندھو گپتا نے سپرنٹنڈنٹ جیل کی موجودگی میں گلبرگہ جیل میں مہاتما نارائن سوامی جی سے ملاقات کی ہے۔ سوامی جی خوش و خرم ہیں۔ آپ نے بتایا ہے۔ کہ اس وقت مجھے کوئی خاص شکایت نہیں۔ پہلے ان سے وہی سلوک کیا جاتا تھا جو عام مجرموں سے کیا جاتا ہے۔ ان کے پاؤں میں کڑا ڈالا گیا تھا۔ جو اب اتار لیا گیا ہے۔ اس جیل میں اس وقت اڑھائی سو ۲۵۰ ستیاگرہی ہیں۔ جنہیں کھانے کے لئے جوار کی روٹی دی جاتی ہے۔ ان میں سے اسّی شبیہ آگرہی بیمار ہو گئے ہیں۔

مہاتما گاندھی و وائسرائے ملاقات

(نئی دہلی ۱۵- مارچ) آج مہاتما جی نے گیارہ بجے لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند سے دو گھنٹے ملاقات کی۔ ملاقات کے متعلق گورنمنٹ ہاؤس سے ایک کمیونک جاری کیا گیا ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ آج وائسرائے نے مہاتما گاندھی کا استقبال کیا۔ راج کوٹ کے جھگڑے کے سلسلہ میں حال ہی میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس سے پیدا شدہ مختلف امور پر بحث کی گئی۔ بات چیت بالکل دوستانہ نوعیت کی تھی۔ اور تقریباً دو گھنٹے تک ہوتی رہی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ مہاتما جی وائسرائے سے دوبارہ ملاقات کریں گے۔ لیکن ملاقات کی تاریخ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ مہاتما جی نے وائسرائے سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ راج کوٹ دربار ریذیڈنسی کی طرف سے کی گئی سختی کی بھی تحقیقات کرائی جاوے۔ نیز کہ چیف جسٹس آف انڈیا جلدی اپنا فیصلہ سنا دیں گے۔ مہاتما جی برلا ہاؤس میں مقیم ہیں۔

— "ادم منڈلی" کے قضیہ کو نپٹانے کیلئے وزیر اعظم سندھ نے ایک ٹربیونل مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ستیہ آگرہ سماچار

— ۱۳- مارچ کو دو جتھے حیدرآباد بھیجے گئے۔ کئی جتھے باہر سے بھی آ گئے۔

— اُپدیشک ودیالیہ کے دو ودیارتھیوں کو ستیاگرہ کے سلسلہ میں ایک ایک سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

— گلبرگہ جیل کے سوا باقی جیلوں میں ستیہ آگرہیوں کو بیڑیاں پہنائی جاتی ہیں۔

— ۱۳- مارچ کو حیدرآباد میں ایک اوربم پھٹ گیا۔ اس سے ایک عورت زخمی ہو گئی۔

— لاہور کے ستیاگرہیوں کا جتھا رائچور میں ستیاگرہ کرنے پر گرفتار کر لیا گیا۔

— آریہ سماج گوالمنڈی کا ایک جتھا ۲۰- مارچ کو روانہ ہوگا۔

— "آریہ سماج زندہ باد" کا نعرہ لگانے پر سکندرآباد کے کچھ ستیاگرہیوں کو چھ چھ ماہ قید کی سزا دی گئی۔

— امرتسر کے ہندوؤں نے ہر ماہ اور ضرورت پڑنے پر ہر ہفتہ جتھا بھیجنے کا نشچے کیا ہے۔

— حکم ملنے پر سردار بھگت سنگھ جا کے پچاس سکھوں کا ایک جتھا لے کر حیدرآباد جاویں گے۔

— باوا ہمیر سنگھ کالی کملی والے ستیاگرہ کے لئے حیدرآباد روانہ ہو گئے ہیں۔

— سیالکوٹ سے ایک لوہری جتوں کا جتھا شولاپور کے لئے تیار ہو گیا ہے۔

— آریہ سماج رہتک نے ۲۵ جتھے بھیجنے کا نشچے کیا ہے۔

— دیانند ویدو ودیالیہ کے کچھ چھوٹے لڑکے

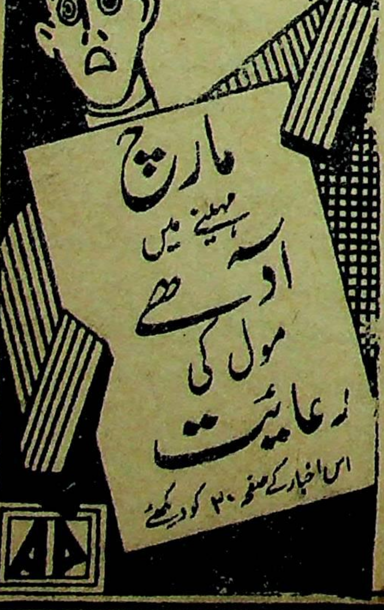

ستیاگرہ کیلئے آریہ جگت میں جوش و خروش

بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد

بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد کی اور سے حیدرآباد اندولن کے سمبندھ میں نمن لکھت پرستاؤ پاس کیا گیا ہے:۔

یہ پریشد آریہ کانگرس شولاپور کے حیدرآباد سمبندھی نشچیوں کا پورن تیا سمرتھن کرتی ہے۔ اور آریہ کماروں سے انورودھ کرتی ہے۔ کہ یہ اُن نشچیوں کو کاریہ روپ میں پریڑنت کرنے میں پورا سہیوگ پردان کریں +

یہ پریشد حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ کے دشا میں آریہ کماروں کو نمن آدیش دیتی ہے:۔

(۱) وہ ستیاگرہ کے لئے چندہ اکٹھا کریں +

(۲) جو یووک ستیاگرہ کرنے جا سکتے ہیں۔ وہ سویم سیوکوں میں اپنا نام لکھوا لیں +

(۳) حیدرآباد میں آریہ جنتا پر ہونے والے اتیا چاروں کا جنتا میں خوب رگ درشن کریں +

حیدرآباد اندولن کے کارن پریشد نے جھنڈا "ہیدرآباد اندولن" کی تختیاں سنگٹھت کر دی ہیں +

(منتری رام منتری بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد)

آریہ سماج بہت پور

(۱) آریہ سماج بہت پور ضلع جالندھر کا یہ سپتاہک ست سنگھ شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کو ان کی دھرم یدھ جیل یاترا پر ودھائی دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی نظام سرکار کے اس گھرنا جنک برتاؤ کی گھور نندا کرتا ہے۔ کہ جو اس نے پوجیہ مہاتما جی کو بیڑیاں پہنا کر کیا ہے +

(۲) لالہ ہری چند جی پردھان آریہ سماج بہت پور نے آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو پانچ روپیہ ماسک دینے کا جب تک ستیاگرہ جاری رہے وچن دیا ہے + (منتری)

آریہ سماج شرق پور ۱۲- جنوری ۱۹۳۹ء

کو آریہ سماج شرق پور کا ادھیویشن سمپن ہوا۔ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے پاس کئے ہوئے ریزولیوشن نمبر ۴ و ۵ سروسمتی سے پاس ہوئے۔ اور یہ بھی نشچیہ ہوا۔ کہ ان کی نقل نظام گورنمنٹ کو بھی بھیجی جاوے +

آریہ سماج گورو کل کمالیہ کا سپتاہک ست سنگ

حیدرآباد ریاست کی سختیوں کو جو اس نے گوروکل کے برہم چاریوں کو کوڑے لگا کر دکھلائی ہے گھور گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور ان برہم چاریوں کو ودھائی دیتا ہے جنہوں نے گوروکل کانگڑی کی نیتیہ تیرتھی سے نکل کر اُسے چار چاند لگائے ہیں + (ادھشٹاتا)

آریہ سماج بٹالہ

آریہ سماج گوروکل سیکشن بٹالہ کی طرف سے پہلی قسط چالیس روپے کی بھیجی جا چکی ہے۔ آج ۱۵ فروری کی قسط ۲- مارچ کو بھیجی گئی +

(ستیہ پال منتری)

آریہ سماج پانی پت

مورخہ ۲۲- فروری ۱۹۳۹ء کو آریہ سماج مندر میں راتری کے آٹھ بجے اہلیان شہر کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی یادگار منائی گئی۔ اس کے بعد حیدرآباد کے گرفتار شدہ ستیاگرہیوں کو مبارکباد دی گئی۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ آریہ ستیاگرہیوں کو ادھک سے ادھک کشٹ سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔ نیز ستیاگرہ اندولن کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔ اور قرار پایا۔ کہ ایک صد روپیہ پہلی قسط کی صورت میں آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیج دیا جاوے۔ اور آئندہ بھی اسی طرح ماہواری قسط کی صورت میں بھیجا جایا کرے گا۔ اور

سارودیشک سبھا کا حکم ملنے پر ستیاگرہ کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آریہ ویر اپنی آہوتی دینے کو تیار ہیں +

(دلیپ سنگھ آریہ منتری)

آریہ سماج انبالہ چھاونی سپتاہک ست سنگ

کے پشچات نمن لکھت پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوئے:۔

(۱) آریہ سماج انبالہ چھاونی کا یہ سپتاہک ست سنگ حیدرآباد ریاست میں آریہ سماج کے دھارمک ادھیکاروں کے لئے آہنسا تمک ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج وگوروکل کے برہم چاریوں اور ان کے دوسرے ساتھیوں کی گرفتاری وسزا پر ہاردک ودھائی دیتا ہے۔ اور پورن وشواس دلاتا ہے۔ کہ یہ سماج اس دھرم یدھ میں تن۔ من اور دھن سے سہایتا کرنے کے لئے تیار ہے +

(۲) یہ سماج نظام گورنمنٹ کے اس نازیبا اور تشدد آمیز سلوک کو نفرت کی نگاہ سے [illegible] ہے۔ جو آریہ سماج کے سب سے بڑے [illegible] سال کی آیو میں بیڑیاں پہنا کر حکام [illegible] ہے۔ اور اعلان کرتا ہے۔ کہ اس قسم کے [illegible] ہمارے دھرم یدھ میں کسی قسم کی کمزوری [illegible] کی بجائے اور جوش پیدا کر دیا ہے +

(۳) آریہ سماج کے ست سنگوں میں [illegible] آباد ستیاگرہ کے کل سماچار اخباروں [illegible] کئے جاتے ہیں۔ اور جنتا کو پڑھ کر سنا[ئے] جاتے ہیں +

(۴) مبلغ پانسو روپیہ ستیاگرہ فنڈ [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجا جا چکا [ہے] اس کے علاوہ آٹھ فنڈ آدمی بھی جا[نے کو تیار] ہو گئے ہیں + (منتری)

آریہ سماج گونڈہ (اودھ)

آریہ سماج [گونڈہ نے] مبلغ پچیس ۲۵ روپے آریہ ستیاگرہ سمتی [کو] بھیجے ہیں۔ اور ماسک بھیجنے کا پربند [کیا] ہے۔ مہاشہ سکھدیو نارائن۔ مہاشہ [illegible] پرشاد جی۔ اور مہاشہ رام پرشاد جی [نے] چندہ دینے کا وچن دیا ہے +

(دیوی پرشاد آریہ)

آریہ سماج تلونڈی سابو

آریہ [سماج] تلونڈی سابو نے ۲۲- فروری کو تین بجے [illegible] کو دیر اُتسو اور حیدرآباد ڈے بڑے اُتساہ سے منایا۔ حیدرآباد کے لئے دھن اور [جن] کی اپیل کی گئی۔ مبلغ چالیس روپے اکٹھا کر کے ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیج دئے ہیں۔ اور چندہ اکٹھا کیا جا رہا ہے +

مہاشہ کندن لال جی نے ستیاگرہیوں [میں] اپنا نام پیش کیا ہے۔ اور ستیاگرہ کے کاریہ جاری ہے + (منتری)

آریہ سماج مریدکے

(مورخہ ۱۳- [illegible] ۱۹۳۹ء) رات کے ۸ بجے منڈی مریدکے کے [illegible] ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ آریہ سماج کے ماتحت ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ مہاشہ [illegible] جی صدر جلسہ تھے۔ مہاشہ کندن لال جی [illegible] واجپئی نے اپنی تقریر کے دوران میں حیدر[آباد] آباد ستیاگرہ کے حالات بتاتے ہوئے مہاتما نارائن سوامی جی کو ودھائی کا ریزولیوشن پیش کیا۔ دھن کے لئے اپیل کی۔ اور [illegible] چندہ اکٹھا ہوا ہے۔ وہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو روانہ کر دیا جاوے گا + (منتری)

"پرکاش" آریہ سماج کا ۳۵ سالہ پرانا خاموش پرچارک ہے۔ [illegible] اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ بھائی کا کرتویہ ہے

بڑھیا ٹانک | گوروکل کانگڑی | لذّت دار

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپ دِق و دمہ وغیرہ کیلئے نہائیت مفید ہے۔ بچے بوڑھے۔ عورت۔ مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے +

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت دو روپیہ (عہ۲) فی پونڈ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یوپی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

آریہ سماج ٹوہانہ

مورخہ ۲۱۔ فروری ۱۹۳۹ء بوقت ساڑھے تین بجے بپانہ کال شری لالہ خوشحال چند جی ستیاگرہ سمتی کے تیسرے ڈکٹیٹر ٹوہانہ سٹیشن سے ہوکر دہلی پدھارے۔ نو ٹوہانہ سٹیشن پر لالہ جی کا شاندار سواگت کیا گیا۔ ۲۰۱ دوسو ایک روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ اور پھولوں اور پھلوں سے تمام والنٹیروں کا سنکار کیا گیا۔ اور ۱۷ ٹوہانہ والنٹیروں نے اپنے نام دئیے۔ چندہ میں بکثرت روپیہ کی کثیر رقم دان ویر لالہ دیوی دیال جی گپتا نے بلاکسی پریرنا کے خوشی خوشی پردان کی۔ گپتا جی بوصرف دان دینے میں ہمیشہ اسی طرح فراخ دلی دکھلاتے ہیں۔ خصوصاً حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے وہ ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ ۲۲۔ فروری کو دیر اُتسو وحیدرآباد دوس منایا گیا ۔ (دینگو رام پردھان)

امرت سر سے پیدل جتھا

حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے امرت سر سے ایک جتھا پیدل جانے والا ہے۔ جس میں کئی سنیاسی۔ تپسوی۔ برہم چاری۔ نوجوان بھجنیک اور اُپدیشک شامل ہوں گے۔ جو راستے میں پرچار کرتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچیں گے۔ اس کا نام شہیدی جتھا ہوگا۔ ملتان وغیرہ سے بھی لوگ اس میں شامل ہونے کے لئے امرت سر تشریف لا رہے ہیں۔ امرت سر کی تمام سماجوں نے اس کے لئے پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ عنقریب ہی پروگرام شائع کر دیا جائے گا۔

آریہ سماج لائل پور

(۱) آریہ سماج لائل پور لائن میں مورخہ ۱۰۔ فروری ۱۹۳۹ء کو ایک بھاری اجلاس منعقد ہوا۔ اور مفصلہ ذیل دو ریزولیوشن سردسمتی سے پاس ہوئے۔

(۱) لائل پور کی ہندو جنتا کا یہ جلسہ شری پوجیہ پادھہاتما نارائن سوامی جی کو بمعہ دیگر ستیاگرہیوں کے ریاست حیدرآباد میں دھارمک آزادی حاصل کرنے کے لئے ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار ہوکر سزائے قید پانے پر ہاردک ودھائی دیتا ہے۔ اور ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ یہاں کی ہندو جنتا اس پوتر مشن کو سپھل بنانے کے لئے ہر طرح کی سہائتا اور قربانی کرنے کے لئے اُدیت ہے۔

(ب) یہ اجلاس ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں پر عموماً اور آریہ سماجیوں پر خصوصاً کئے گئے انیاچاروں کی مذمت کرتا ہے۔ اور ہزایکسیلنسی گورنر جنرل سے درخواست کرتا ہے۔ کہ بطور پیراماؤنٹ پاور (Paramount powe) کے ان پابندیوں کو دُور کرنے کے لئے نظام سرکار پر زور دے۔

(۲) مورخہ ۱۲۔ فروری ۱۹۳۹ء کو آریہ سماج کے سالپتاہک ست سنگ کے بعد منتری جی کی طرف سے پیش کیا گیا پرستاؤ سردسمتی سے سویکار ہوا۔

لائل پور کی ہندو جنتا شری پوجیہ پادہہاتما نارائن سوامی جی کو ریاست حیدرآباد میں بیڑیاں لگانے پر انتہائی ناراضگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بہ زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے پوجیہ نیتا کے متعلق اس نازیبا اور اخلاق سوز سلوک کا جلد تدارک کر کے ہندو جاتی کی اس بڑھتی ہوئی ناراضگی کو دُور کرے۔

آریہ سماج لائل پور کی طرف سے اس سے پہلے حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ کا دو صد روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو بھیجا ہے۔ آزم دان ویر اور دھرم پریمی شری بہان سیٹھ دیوان چند جی پردھان آریہ سماج۔ دھرم کا دیوی میں نہایت اُلتساہ سے بھاگ لینے والے دان ویر شری بہان سیٹھ رام نارائن جی اُپ پردھان آریہ سماج نے ایک سال کے لئے حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ میں ایک ایک سو روپیہ ماہوار سہائتا دینے کی سوچنا دی ہے۔ آپ ایسے ہی دھرم پرچار میں خاص لگن رکھنے والے لالہ گورداس جی منتری آریہ سماج نے دس روپیہ ماہوار اور جیبی ملنے پر ستیاگرہ کے لئے بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ آج ست سنگ میں ساڑھے آٹھ روپے بذریعہ تھالی اکٹھے ہو گئے۔ الحمد باذالسہی

جھگشا کرنے پر ہر ایک ہندو بھائی نے بھنڈا شکتی سہائتا دی۔ اس طرح ساڑھے تیرہ روپیہ اکٹھے ہو گئے۔ پچاس روپیہ اور بھی جمع ہیں۔ اور بھی کئی بھائیوں نے ماسک سہائتا دینے کا نشچہ کیا۔ کئی بھائیوں نے سپتاہ میں ایک برت کرنے کی دھارنا کی۔ ہر اتوار کو اس فنڈ کے لئے دھن اکٹر کیا جاوے گا۔

کئی بھائیوں نے ستیاگرہ کے لئے اپنے نام پیش کئے۔ (لدھا رام منتری)

آریہ سماج نیروبی

آریہ سماج نیروبی نے اپنی ۱۲۔ فروری کی جنرل میٹنگ میں مہاتما نارائن سوامی کے ساتھ سختی کا برتاؤ کئے جانے پر نظام گورنمنٹ بیوی کی مذمت کی۔ اور مہاتما جی کے دھرم رکھشا کے لئے اس تیاگ پر ودھائی دی۔ نیز وائسرائے ہند سے مداخلت کے لئے درخواست کی گئی۔ (لگو ودداس رام منتری)

آریہ سماج بہرام پور

آریہ سماج بہرام پور نے مبلغ اکتالیس (۴۱) روپیہ کی پہلی قسط معرفت آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور برائے حیدرآباد فنڈ منی آرڈر کرا دی ہے۔ اور استری سماج بہرام پور نے مبلغ چالیس (۴۰) روپیہ حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ کے لئے جمع کیا ہے۔ جو کہ آج ہی ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیج دئے جاویں گے۔ نیز جب تک ستیاگرہ جاری رہے کا مبلغ ۵ روپے ماہوار استری سماج کی طرف سے اس فنڈ میں دئے جانے کا نشچے ہوا ہے۔ (رام داس منتری)

آریہ سماج راماں منڈی

آج مورخہ ۷۔ مارچ کو شام کے ۵ بجے دیانند آشرم میں مہاشہ رونق سنگھ جی کی شولاپور کو روانگی پر ایک جلسہ زیر صدارت چودھری بال مکند جی منعقد ہوا۔ سناتن دھرم مہاویر دل۔ جین سبھا۔ سکھ سبھا۔ آریہ سماج تلونڈی سابو۔ اور آریہ سماج راماں منڈی کی طرف سے ایڈریس اور پھولوں کے ہار پیش کئے گئے۔ مہاشہ رونق سنگھ جی کو پھولوں سے لاد دیا گیا۔ منڈی کا ہر فرد و بشر اور دیویاں شامل ہوئیں۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ حیدرآباد فنڈ میں چندہ دینے والے اصحاب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

سناتن دھرم مہاویر دل گیارہ روپے۔ جین سبھا پانچ روپے۔ آریہ سماج تلونڈی سابو اکیس ۲۱ روپے۔ آریہ سماج راماں منڈی اکاون ۵۱ روپے۔ فرم مکند لال پربھدیال جی ۲۳ روپے باقی سب صاحبان نے بھی دل کھول کر اس فنڈ میں سہائتا دی۔ مہاشہ رونق سنگھ جی کو ایک سو اکاون (۱۵۱) روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ مہاشہ نہال چند جی نے پُرجوش تقریر کی۔ اور اپنا نام حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے پیش کیا۔ اس پر مہاشہ تلک رام جی پکا والہ۔ مہاشہ موتی رام جی اور سوامی ہری نارائن جی نے اپنا نام ستیاگرہ کے لئے لکھوا دیا۔

جب تک ستیاگرہ جاری رہے گا مندرجہ ذیل اصحاب نے ماہواری چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے:۔

مہاشہ نہال چند جی دو روپے۔ ڈاکٹر سوہنا تھ جی ایک روپیہ۔ مہاشہ دیسراج جی پردھان آریہ سماج ایک روپیہ۔ مہاشہ آتما رام جی اُپ پردھان ایک روپیہ۔

آریہ سماج کے پربھی مہاشہ بنسی رام کور چند جی نے مہاشہ رونق رام جی کو مبلغ پچیس ۲۵ روپے حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے بھینٹ کئے۔ مہاشہ جی پنڈت گیان چند جی کے جتھے کے ساتھ دہلی سے شامل ہو جائیں گے۔ (منتری)

آریہ سماج جہلم

مورخہ یکم اور ۲۔ مارچ کو آریہ سماج کا رنج دھاگ کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس میں اُپدیشک اور بھجنیک صاحبان کی اپیل پر حیدرآباد فنڈ کے لئے اس وقت تک ایک سو پچاس روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور اس کے علاوہ تقریباً بیس ۲۰ روپے ماہوار ادا کرنے کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے بکثرت روپیہ یہاں سے شولاپور روانہ کیا جا چکا ہے۔ آج یہاں سے تین ستیہ آگرہی سوئم سیوک شری سوامی منگلا نند جی کی رہنمائی میں راولپنڈی روانہ ہو گئے ہیں۔ م

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھشالہ خانپور ریاست بہاولپور کیلئے ایک یوگیہ آریہ وچاروں والی پربھاکر یا بھوشن پاس یا مڈل الیس۔ وی ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو ہندی رتن کلاس کو شکھشا دے سکے۔ تنخواہ یوگیتا کے انوسار دی جاویگی۔ درخواستیں ۱۵۔ اپریل تک درخواست کنندہ کی ہست لکھت مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔

سیکرٹری:۔ آریہ پتری پاٹھشالہ

خانپور (ریاست بہاولپور)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

Suleman Umar + Co, Karachi

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

ورکی ضرورت

ایک آریہ کُل اُتپن لکھی پڑھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کے لئے ایک درڈھ آریہ سماجی اروڑ بنسی ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہو۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور جہیز کے شائقین خط وکتابت نہ کریں۔ کنیا کا پتا ایک اچھے سرکاری عہدہ پر ملازم ہے۔

R معرفت اخبار پرکاش لاہور

Digitized by eGangotri

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) ۲۵-۱-۳۹ کو چونیاں میں بالمیکیوں نے بسنت کا اُتسو بڑے سماروہ سے منایا۔ صبح دس بجے سے بارہ بجے تک بالمیک مندر میں بھجن اور لیکچر ہوتے رہے۔ جس میں مہاشہ مکندی لال جی اُپدیشک نے خوب پرچار کیا۔ دوپہر کو ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ رات کو ۸ بجے سے دس بجے تک بابو دیوان چند جی وکیل کی زیر صدارت ایک خاص میٹنگ ہوئی۔ جس میں بالمیکیوں کی ایک منڈلی نے منوہر بھجن گائے۔ اور مہاشہ دیوان چند جی اور مہاشہ مکندی لال کے منوہر دیاکھیان ہوئے۔

(۲) مہاشہ بہاری لال جی منتری آریہ سماج کچا پکا کا سشپتر پراہ لال موضع ڈھینگ شاہ میں لالہ بدھا رام کی سپتری سے مہاشہ کندن لال جی نے سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ لالہ خوشی رام جی ورکے پتا نے اس شبھ اوسر پر اکیس روپے مختلف فنڈوں میں دان دئے۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پانی پت کے سماچار

کل رات مورخہ ۱۳-۲-۳۹ کو آریہ سماج مندر میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شری گیانیندر جی مولوی فاضل اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک ضروری لیکچر ہوا۔ جس میں آپ نے حیدرآباد کے اندولن پر روشنی ڈالی۔ اور یہ بتایا کہ حیدرآباد اندولن میں ہر ایک ہندو کا کیا فرض ہے۔ اور دھن کے لئے اپیل کی۔ اور اس کے بعد ہمارے سرومانیہ نیتا پوجیہ پاد شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کی دوبارہ حیدرآباد میں ستیہ آگرہ کرتے ہوئے گرفتاری پر مبارکباد دی۔ اور نظام سرکار کی اس نیتی کی مذمت کی گئی۔ (دلیپ سنگھ منتری)

شری چونی بائی ٹیکچند نانگیہ چھاتروِرتی

ڈیرہ غازی خان نواسی شری بھائی ٹیک چند جی نانگیہ نے ۲۵ پچیس ہزار روپیہ گوروکل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوا ہے۔ کہ اس چھاتروِرتی پر غریب اور ہونہار بالک گوروکل کانگڑی میں داخل کئے جائیں۔

(۱) آدھی چھاتروِرتی لینے والے سجن ہی پراسپکٹس منگا کر پڑھیں۔

(۲) بالک اور اس کے سنرکھشک کے یوگیہ (ستنی) ثابت ہونے پر ایک چھاتروِرتی منظور دی

ساماجک سماچار

جاوے گی۔

(۳) سنرکھشک کو اپنی درخواست کے ساتھ چھاتروِرتی کا مستحق ہونے سمبندھی اپنی کمزور مالی حالت کا ثبوت وہاں کی آریہ سماج کے پردھان کا بھیجنا ضروری ہے۔

(۴) جواب کے لئے ڈاک خرچ درخواست کے ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

(۵) درخواستیں شری بھائی ٹیک چند جی نانگیہ بلاک "جے" ڈیرہ غازی خان کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔

(۶) جوابی لفافہ یا کارڈ پر اپنا پورا پتہ خود لکھ کر بھیجیں۔ تاکہ اس کے ذریعہ اسی پتہ پر ان کو جواب دیا جا سکے۔ بعض دفعہ پتہ ٹھیک نہیں پڑھا جاتا۔ اس لئے خالی لفافہ یا کارڈ پر پتہ غلط ہو جاتا ہے۔ ان کا اپنا پتہ غلط یا نہ لکھنے سے اگر چٹھی ان کو نہ ملے گی۔ تو یہ ان کا اپنا قصور ہوگا۔

(۷) نئے داخل ہونے والے بالکوں کا انتخاب

گوروکل کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر مورخہ ۷-۸-۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو ہوگا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

آریہ سماج مریدکے کے سماچار

آریہ سماج منڈی مریدکے کے ماتحت "آرین ڈی بیٹنگ کلب" بن گئی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ ہوا:-

(۱) پردھان:- ماسٹر لال چند جی (۲) اُپ پردھان:- لالہ بنارسی داس جی (۳) منتری:- مہاشہ کندن لعل جی ودّیا واچسپتی (۴) خزانچی:- ڈاکٹر روشن لال جی (۵) اُپ منتری:- لالہ نریندر ناتھ جی

گوروکل بھٹنڈہ کے سماچار

"میں ایک دو بار پہلے بھی یہاں رہ چکا ہوں۔

SANSKRIT
SELF TAUGHT

سنسکرت سویم شکھشک

ہندوستان کا بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی، پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھا کئی سکول انسپکٹروں نے اسکی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کو پڑھنے سے اُردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین حصوں میں مکمل ہوئی ہے ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت عہ تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف

پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز۔ انارکلی لاہور

اب بھی کل سے یہاں ٹھہرا ہوا ہوں۔ جو کچھ یہاں دیکھا۔ اور اتو بھو کیا۔ سرسری طور پر بیان کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔

یہاں پر دو پرکار کی پڑھائی ہے:۔

(۱) گوروکل کی:- اس میں گوروکل کی پہلی چار کلاسیں بڑی یوگیتا سے پڑھائی جاتی ہیں۔

(۲) سکول ویبھاگ:- اس میں پنجاب یونیورسٹی کی اینگلو ورنیکلر مڈل کا پریکشا تک ... سال میں ہی دلائی جاتی ہے۔ انتظام بڑے اچھے ڈھنگ سے مکمل اور سنتوش جنک ہے۔ کرم چاری بڑی لگن اور یوگیتا سے کل کی سیوا کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ اخلاقی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ اتنا ہونے پر بھی خرچ معمولی کا ہی لیا جاتا ہے۔ جو پانچ روپے ماہوار ہے۔ میری جنتا سے دستبنتی ہے کہ وہ اس سنستھا سے لابھ اٹھاویں۔

(سوامی دھیرانند)

آریہ سماج نارائن گڑھ کا سالانہ

آریہ سماج نارائن گڑھ ضلع انبالہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵-مارچ سے ۲۸ تک ہونا نشچیت ہوا ہے۔ پہلے لکھی ہوئی تتھیوں کو سبھا نے نامنظور کر دیا تھا۔ (منتری)

"جیون امرت" کا اجرا

"جیون امرت" (یعنی صحت اور یوگ) کا ماہوار رسالہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء کے وسط میں چودھری چنی لال جی دت ایڈیٹر پنڈت موہیال "سنت نگر لاہور کی صدارت میں شائع ہو رہا ہے۔ خواہشمند اصحاب صرف دو روپے (عہ) سالانہ چندہ بھیج کر ۵۲ صفحہ کا نایاب تحفہ حاصل کریں۔

(مینیجر "جیون امرت" سنت نگر لاہور)

ضروری اطلاع

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہدایت درج کی رسید جاری کرنے کی رسید بک نمبر ۲۰ جس میں ۹۵۱ سے ۱۰۰۰ تک رسیدیں ہیں پنڈت منسا رام جی سبھا اُپدیشک کو دی گئی تھی۔ وہ ان کے ہینڈ بیگ میں تھی۔ ان کا ہینڈ بیگ چوری ہو گیا ہے۔ جس کے ساتھ وہ رسید بک بھی چوری ہو گئی ہے۔ آریہ سماجوں اور سب جنتا کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس رسید بک کے آدھار پر کسی کو دان کا دھن نہ دیں۔

آریہ سماج رائیکوٹ کا چناؤ

آریہ سماج رائے کوٹ کا خاص اجلاس آریہ سماج مندر بابت انتخاب عہدیداران آریہ سماج مندر میں بلایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار اتفاق رائے سے چنے گئے :-

(۱) پنڈت گوپی رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر پریزیڈنٹ + (۲) مہاشہ رام دتا جی متری وائیس پریزیڈنٹ + (۳) لالہ تلک سینئر وائیس پریزیڈنٹ + (۴) مہاشہ رام جی منیم اگروال سیکرٹری + (۴) مہاشہ رام لال جی بھنڈاری جائینٹ سیکرٹری + (۵) مہاشہ کشمیری لال جی سکول ماسٹر وائیس پریزیڈنٹ + (۶) مہاشہ حکومت رائے جی خزانچی + (۷) پنڈت نریندر ناتھ جی پستکادھیکش + (۸) لالہ بھانا رام جی سٹور کیپر + (منتری)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا چناؤ

مورخہ ۲۲۔ فروری ۱۹۳۹ء کو سپتاہک ادھیویشن کے بعد وارشک نرواچن میں نمن لکھت ادھیکاری نرواچت ہوئے :-

(۱) شری ڈاکٹر لال چند جی پردھان +

(۲) شری پنڈت سائینداس جی اُپ پردھان

(۳) شری ڈاکٹر رام لال جی ریٹائرڈ میڈیکل آفیسر کلسیہ ریاست اُپ پردھان +

(۴) بابو بلاتی رام جی منتری + (۵) پنڈت شودت جی تھا مہاشہ بدھا رام جی اُپ منتری +

(۶) مہاشہ سدانند جی آریہ کول ایجنٹ خزانچی

(۷) لالہ جیونی پرشاد جی پستکادھیکش +

(۸) شری لالہ دیال مکند جی نریکھشک +

(۹) شری پُوجیہ رائے صاحب لالہ امرت رائے جی پرتشٹھت سبھاسد۔ ان کے اتیرکت چھ اور آریہ سبھی انترنگ سبھا کے سدسیہ + (منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) آریہ سماج جام پور کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۱۔ مارچ سے ۲-۱ اپریل ۱۹۳۹ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ جام پور نواسی بھائی ابھی سے اپنی جنم بھومی کے یگیہ میں شامل ہونے کا انتظام کر لیویں +

(۲) ۱۱۔ فروری کو سیتا اشٹمی کا پرب سماج مندر میں منایا گیا۔ کنیا پاٹھ شالہ میں چھٹی کر دی گئی۔ آریہ مہاودیالیہ کی چھاتراؤں نے سیتا مہارانی کے جیون پر مضمون لکھے۔ اول۔ دوسری اور تیسری لڑکی کو انعام ملا۔ بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ شریمتی پربھاوتی کا منوہر ویاکھیان ہوا +

(۳) $\frac{2}{39}$ ۱۷ کو شو راتری کے اوسر پر سنکیرتن نکالا گیا۔ جو سارے شہر میں گھومتا ہوا سماج مندر میں آ کر ختم ہوا۔ راتری کو ساروجنک سبھا ہوئی۔ سبھاپتی کا آسن شریمان چودھری شوبھا رام جی نے گرہن کیا۔ سمیہ اُچت کئی تقریریں ہوئیں۔ انت میں سبھاپتی کے بھاشن کے ساتھ کاروائی سماپت ہوئی +

(۴) ۱۹-۲-۳۹ کو ہفتہ واری ست سنگ میں شریمان پنڈت سکھدیو جی اُپادھیائے گوروکل کانگڑی کا منوہر اُپدیش ہوا +

(۵) ۱۲-۲-۳۹ کو اندھوں کا سپتاہ سماج مندر میں منایا گیا۔ مقامی افسران موجود تھے۔ ڈاکٹر اختر اللہ خاں نے آنکھوں کی بیماریوں پر بہت پربھاوشالی لیکچر دیا +

(۶) حیدرآباد ستیاگرہ کو مبلغ پچاس روپے کی دوسری قسط روانہ کر دی گئی +

(۷) گوروکل سوہنی بیٹ کو مبلغ دس روپے امداد دی گئی +

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

گوروکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ

گوروکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶۔ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا جلسے پر شری پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ شری مہتہ جیمنی جی۔ شری سوامی ابھے دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت لیکھپال جی۔ اور پنڈت منسا رام جی وغیرہ مہانوبھاوں کے دیاکھیان ہوں گے۔ دلیش کے مشہور لیڈر پنڈت کرشن کانت جی مالویہ کی صدارت میں حیدرآباد ستیاگرہ سمیلن ہوگا۔ کویتا سمیلن میں ہندی اور اُردو کے مشہور مشہور کوی (شاعر) حصہ لیں گے +

(آچاریہ گوروکل ہذا)

آریہ سماج راماں منڈی کا چناؤ

(۱) آریہ سماج راماں منڈی کا سالانہ چناؤ $\frac{11}{95}$ ۸ کو دیانند آشرم میں اس پر کار ہوا۔

(۱) پردھان :- مہاشہ دلیپ راج جی ٹھیکیدار۔

(۲) اُپ پردھان :- مہاشہ آتما رام جی۔

(۳) منتری :- جگت پرکاش جی + (۴) اُپ منتری کوی راج ودیادھر جی + (۵) پستکادھیکش مہاشہ وشوامتر جی + (۶) خزانچی :- مہاشہ نرنجن داس جی +

انترنگ سبھاسد :- ڈاکٹر سوم ناتھ جی۔ مہاشہ نہال چند جی۔ اور برہم چاری دھن دیو جی۔ آریہ سکول کا مینیجر مہاشہ نہال چند جی کو بنایا گیا +

(۲) آریہ سماج راماں منڈی کا سالانہ جلسہ مورخہ یکم-۲-۳ چیت سمت ۱۹۹۵ کو کرنا نشچت ہوا + (دگ بت پرکاش منتری)

آریہ مہاودیالیہ کرٹھل کے سماچار

(۱) سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶۔ فروری کو آنند سے سماپت ہو گیا۔ حیدرآباد سمیلن دکھا گیا۔ جس کے سبھاپتی پنڈت رام چندر جی دہلوی تھے۔ اس سمبندھ میں پنڈت جگدیو جی شاستری سدھانت بھوشن وید واچسپتی۔ شری پنڈت رگھوویر سنگھ جی شاستری۔ اور شری پنڈت بھگوی سنگھ جی بے دھڑک کے جوشیلے دیاکھیان اور بھجن ہوئے۔ حاضرین جلسہ پر بہت پربھاو پڑا۔ ستیاگرہ کے لئے پچیس ۲۵ ستیاگرہی تیار ہو گئے۔ آریہ مہاودیالیہ کرٹھل کے سب ادھیاپکوں نے اپنا ایک ایک مہینے کا ویتن ستیاگرہ کے لئے دان دیا۔ جلد ہی آریہ مہاودیالیہ کرٹھل کا پہلا جتھا سنچالک کے بہان سردسو شری پنڈت جگ دیو جی شاستری کی ادھینتا میں شولاپور کے لئے روانہ ہو جاویگا

(۲) جلسے کے اوسر پر ڈیڑھ ہزار روپیہ نقد دان میں پراپت ہوا۔ ساتھ ہی چار بیگھے بھومی دان میں ملی۔ پُوجیہ شری پدم داس جی دیاراج نے کیندار کا مکان بنوا دیا ہے۔

(۳) ودیارتھی ۹ مارچ سے کاشی کی سنسکرت کی پریکشاؤں میں شامل ہوں گے +

(۴) پریکشاؤں کے ساتھ ہی ایک مہینے کا اوکاش سالانہ رہے گا۔ اپریل کے پہلے ہفتہ سے نئی پڑھائی شروع ہوگی +

(دیکھیہ ادھشٹاتا)

بھارتیہ ہندو شدھی سبھا دہلی

بھارتیہ ہندو شدھی سبھا دہلی کے زیر اہتمام ضلع میرٹھ۔ بلند شہر آگرہ اور دہلی میں ماہ جنوری و فروری ۱۹۳۹ء میں پنچھ (۱۵۰۰) سو شدھیاں ہندو دھرم سے دپلت بھائیوں کی کی گئیں۔ اور پھر سے ان کو ویدک دھرم میں پرویش کرایا گیا + (منتری)

کولا ریا (رجسٹرڈ)

Regd.

کولا ٹانک

اس کے استعمال کرنیوالوں کا دل ہمیشہ خوش

حوصلہ بلند جسم چست و قوی رہتا ہے

اس کے پینے ہی ہر قسم کی سستی و تھکاوٹ دُور ہو جاتی ہے۔ دل خوش ہو جاتا ہے اور کام کرنے میں حوصلہ بڑھتا ہے

ڈابر بھاسکر لون چورن

Regd.

قاطع ریاح ہاضم و بھوک بڑھانیوالا

یہ کھانا ہضم کرنے اور پیٹ کی مختلف بیماریوں کیلئے آیوروید شاستر میں ایک خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے باؤ گولہ۔ بدہضمی ضعف معدے اور طحال وغیرہ شکمی شکائتیں دُور ہوتی ہیں یہ معدہ کو صاف رکھتا ہے

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خرید کیجئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)

Digitized by eGangotri

مارچ کے مہینے میں

امرت دھارا فارمیسی جو اپنی سو فیصدی خالص اور با اعتبار دوائیوں کیلئے خاص مشہور ہے۔ اپنے ۱۹۲۶ء کے جلسہ سلور جوبلی کی یادگار کے طور پر ماہ مارچ کے دنوں میں اپنی تمام دوائیوں کے آرڈروں پر ایک خاص رعایت دیتی ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے ——— اپنی تمام کتب اور تقریباً پانچ سو ادویات پر ۵۰ فیصدی کمیشن یعنی نصف قیمت پر اور امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز کشتہ سونا وکشتہ ہیرا پر ۲۵ فیصدی کمیشن یعنی ¾ قیمت پر۔ اپنے کنبے اور اپنی صحت کے لئے ضروری ادویات انتخاب کر کے منگوانا چاہیں تو فہرست ادویات فوراً منگوالیں۔ ذیل میں کچھ عام دوائیوں کی تفصیل دی جاتی ہے:———

کرن جوانی تمام جسم کو نئے سرے سے صحت و طاقت دینے کیلئے ایک خاص اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے دماغ۔ پٹھے۔ غدود نیز جملہ اعضاء رئیسہ دوبارہ پرورش حاصل کرتے ہیں۔ مرد و عورت دونوں کے لئے ایک قدرتی اکسیر ہے۔ ۱۰۰ گولیوں کی قیمت چار روپے ۲۴ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ۔ درجہ اول ۲۴ گولی تین روپے ؀

وٹ مکرد هوج بٹی ۳۱ ۔ سرعت ...... مرد کے واسطے نہایت رنجیدہ مرض ہے۔ لوگ اس کے واسطے غلط ادویات استعمال کرتے ہیں۔ یہ دوائی ممسک یعنی دافع سرعت بھی اعلےٰ ہے۔ اور مقوی بھی ہے۔ کیونکہ کوئی منشی و مخدر سستی کرنے والی چیز اسکے اندر شامل نہیں۔ قیمت ۲۶ گولی آٹھ روپے ؀
نمونہ ۲ گولی ایک روپیہ

اکسیر نمبر ۵ :- امیر طبقہ کے لئے ایک عمدہ اکسیر ہے۔ مقوی باہ اور ممسک اکسیروں میں اس کا درجہ سب سے اعلےٰ ہے۔ جو لوگ قوت مردمی بالکل ضائع کر چکے ہیں۔ جن کے اعضاء رئیسہ بالکل کمزور اور نڈھال ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے یہ اکسیر خاص طور پر مفید ہے۔ ۳۰ گولی کی قیمت چودہ روپے۔ ۸ گولی کی قیمت چار روپے ؀

اکسیر ۱

یہ عام مقوی باہ دوائی ہے جو مردانہ کمزوریوں کو دور کرتی ہے بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بناتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ آٹھ آنے ؀

اشو گری :- ذیابیطس (ڈائبیٹیز) ایک نامراد اور منحوس مرض ہے اس کے لئے یہ ایک بے نظیر دوا ہے۔ یہ ان اعضاء و غدود کو جو شکر کی پیدائش کا سبب ہے۔ خوب طاقت پہنچاتی ہے ان کے ڈھیلے پن کو دور کر دیتی ہے نیز اس خوبی کے ساتھ ہی یہ تمام جسم کو طاقت بھی پہنچاتی ہے۔ ۳۲ گولیوں کی قیمت چار روپے۔ ۱۶ گولیوں کی قیمت دو روپے ؀

پائیوریا سٹ :- پائیوریا کا مرض جدید تہذیب کا ایک ماحصل ہے، اس سٹ کے اندر چار دوائیں شامل ہیں۔ جن کے اندر جراثیم اور زہریلے مادوں کو ہلاک کرنے، مضبوطی اور صحت لانے والے نیز خوشبودار اور خوشرنگ اجزا موجود ہیں۔ قیمت فی سٹ تین روپے آٹھ آنے۔ (مارچ میں رعایتی قیمت دو روپے)؀

سارسا ارشٹ مرکب :- نئے یا پرانے سوزاک و آتشک کی قسم سے۔ تناسلی بیماریوں کے باعث یا کسی اور وجہ سے خون زہر آلود ہو گیا ہو۔ اس میں یہ ارشٹ نہایت ہی مفید ہے۔ خون کی جملہ خرابیوں کے لئے یہ ایک عمدہ اکسیر ہے قیمت فی شیشی دو روپے ؀

اکسیر نمبر ۲۳ (یوگ راج گوگل) گنٹھیا۔ فالج۔ لقوہ۔ کمر درد وغیرہ کے لئے ایک بے مثل چیز ہے۔ مقوی باہ چیز ہے جسم کو خوب مضبوط اور قوی بناتی ہے۔ ۶۴ گولیوں کی قیمت چار روپے۔ نمونہ آٹھ آنے۔ درجہ اول ۳۲ گولیوں کی قیمت تین روپے ؀

ایک اور نئی سکیم

جس سے آپ صرف مارچ میں ہی نہیں بلکہ سال بھر اس رعایت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کچھ رقم مارچ ماہ کے اندر ہمارے ہاں جمع کرا دیں تو سارا سال جب کبھی آپ دوائیاں منگوائیں گے جب تک آپ کی وہ رقم ختم نہیں ہو جاتی وہ آپ کو اس رعایتی قیمت پر ملتی رہیں گی۔ اس سکیم سے آپ ایک اور بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک تجربہ کار اور مشہور معالج کے ذریعے آدھی قیمت میں آپ اپنا ذاتی طور پر اور باقاعدہ تب تک علاج کرا سکیں گے جب تک آپ کو پورا پورا آرام نہیں ہو جاتا۔ کتاب علاج امراض مخصوصہ مرداں اور علاج کے قواعد مفت طلب کریں ؀

ڈاک و تار کا پتہ:- امرت دھارا - لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۶

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر:-
ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی ۲ ؎ سہ ماہی عہ
دو سالہ چھ روپے
پر نمانہ ۵ روپے

قیمت: فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۱۳ - چیت سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۳

آریوں کی پرارتھنا

پربھوجی! نہ ہم سیم و زر چاہتے ہیں
نہ ہم شہرت بحر و بر چاہتے ہیں
شبِ معصیت ہے جہاں پر مسلّط
رشی ور سا روشن قمر چاہتے ہیں
نہ نارِ تعصّب جلائے جہاں پر
وہ دار الامان و حضر چاہتے ہیں
بپا ہوک ہو دردِ ملّت ہو جس میں
وہی الشنور اہم جگر چاہتے ہیں
کرے منہمک خدمتِ ملک میں جو
وہی خبط و سودائے سر چاہتے ہیں
نہ بھولے سے بھی آپ کو بھول جائیں
یہی آپ سے آج بر چاہتے ہیں

Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد جو الا سے دن کو دن سے آپوربہ مان شکل پکش کو۔ شکل پکش سے جو چھ اُترکے ماسوں کو سُوریہ آتا ہے۔ ان کرانو سے ورش کو ورش سے سوریہ کو سوریہ سے۔ اور چندرماں کو چندرماں سے دویوت کو برہم دیتا پاتے ہیں۔ یہ ادسنھا ئیں مکت پُرش کو پراپت ہوتی ہیں۔ دویوت سدرش تیجسے دھام کو پاکر وہ مکت آتما ئیں۔ وہ پُرش ر اماٹو اعتقات برہم پُرش ھگوان ہے۔ ایسا جان جاتے ہیں۔ وہ ہی ان مکتوں کو برہم پراپت کراتا ہے۔ یہ دیو پنتھا برہم پتھ ہے۔ اس دیو مارگ سے بھگوان کو پاتے ہوئے بھگت پُرش منشیہ لوک کو نہیں لوٹ کر آتے ہیں + نشچت رُوپ سے یہ برہم گیانی پُرش ہی یگیہ ہے۔ یہ اپنے اُپدیشوں سے سنسار کو پوتر کرتا ہے۔ یہ اُپاسک ہی ہے جو اس سارے سنسار کو پوتر کرتا ہے۔ جو یہ جس کارن سارے سنسار کو پوتر کرتا ہے۔ اس سے ہی یہ یگیہ ہے۔ اس اُپاسک کے پوتر کرنے والے من اور بانی دو مارگ ہیں سادھن ہیں +

در دید کے یگیہ کو بھی اُپاسک ہی شدھ کرتا ہے۔ اس کارن اس میں بھی اُپاسک ہی یگیہ ہے۔ برہما ان دونو مارگوں میں سے ایک مارگ من سے سنسکار کرتا ہے۔ وہ موُن بھاؤ سے برودھی کراتا ہے۔ ہوتا۔ ادھوریہ اور اُدگاتا دوسرے بانی کے مارگ سے سنسکار کرتا ہے۔ وہ برہما جہاں یگیہ میں کاریہ کے آرنبھ میں اور ہوم کرنے کی انتم رچا سے پہلے بیچ ہی بولتا ہے تو دوش ہو جاتا ہے +

بیچ ہی برہما بول پڑے۔ تو وہ اُن بہتر بانی کے مارگ سے ہی یگیہ کرتا ہے۔ اس کا دوسرا من کا مارگ نشٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی منش ایک پاؤں سے چلتا ہوا۔ اور ایک پہیئے سے چلتا ہوا رتھ نشٹ ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی برہما کا یگیہ نشٹ ہو جاتا ہے۔ یگیہ کے ناش ہونے ہوئے یجمان بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ وہ ایسے دوش یکت یگیہ کو کر کے پاپی ہو جاتا ہے +

گوروکل انک کے لئے چندا بھیج اپنا آرڈر بھیجئے +

وید امرت

رگ وید — یجر وید — اتھروید — سام وید — اوم

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) अग्ने देवाँ इहावह जज्ञानो वृक्तबर्हिषे असि होता न ईड्यः ॥३॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۳)

(اوم) اگنے دیوام اواوہ جگیانو ورکت وہرشے اسی ہوتا نہ اِی ڈیہ + (۳)

پدارتھ:۔ ہے (اگنے) ستتی کرنے یوگیہ جگدیشور جو آپ (جگیانہ) پرگٹ کرانے والے (ہوتا) ہون کئے ہوئے پدارتھوں کو گرہن کرنے تتھا (اِی ڈیہ) کھوج کرنے یوگیہ (اسی) ہیں۔ سو (نہ) ہم لوگ اور (ورکت وہرشے) انت رکش میں ہوم کے پدارتھوں کو پراپت کرنے والے ودوان کے لئے (دیوان) دویہ گن یکت پدارتھوں کو (آوہ) اچھے پرکار پراپت کیجئے۔ جو (ہوتا) ہون کے ہوئے پدارتھوں کو گرہن کرنے تتھا (جگیانہ) ان کی اُتپتی کرانے والا (اگنے) بھوتک اگنی (ورکت وہرشے) جس کے دوارا ہوم کرنے یوگیہ پدارتھ انترکش میں پہنچائے جاتے ہیں۔ وہ اس رتوج کے لئے (اِہ) اس ستھان میں (دیوان) دویہ گن یکت پدارتھوں کو (آوہ) سب پرکار سے پراپت کرتا ہے۔ اسی کارن (نہ) ہم لوگوں کو وہ (اِی ڈیہ) کھوج کرنے یوگیہ (اسی) ہوتا ہے +

بھاوارتھ اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ یہ منش دو جس پرمیشور کی اگنی ہیں سگندھی آدی گن یکت پدارتھوں کا ہوم کیا کرتے ہیں۔ جو ان پدارتھوں سے انت رکش میں ٹھہرنے والے وایو اور میگھ کے جل کو شدھ کر کے اس سنسار میں دویہ سکھ اُتپن کرتا ہے۔ اس کارن ہم لوگوں کو اس اگنی کے گنوں کا کھوج کرنا چاہیئے۔ یہ اپدیش کی آگیا سب کو ادشیہ ماننی یوگیہ ہے + (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا ویدامرت

ओ३म् । मोघमन्नं विन्दते अप्रचेताः सत्यं ब्रवीमि वध इत्स तस्य । नार्यमणं पुष्यति नो सखायं केवलाघो भवति केवलादी ॥

(رگ وید ۱۰-۱۱۷-۶)

اَن بنا ارتھک پائے وہ، مُورکھ مہا متی مند

دیو کو آہوتی دے نہیں، متر نہ پالے انند

کہو ستیہ ونش ہی ہے، اُس کے لئے یہی اَن

پاپ پُنج ہی وہ بنے، کھائے اکیلا اَن

ٹیگور کے موتی

طاقت نے دُنیا کو کہا ۔ تُم میری ... دُنیا نے اُسے اپنے تخت پر قید کر ... محبت نے دُنیا کو کہا ۔ میں تیری ... ہوں۔ دُنیا نے اُسے اپنے گھر کی ... دی +

"چاندنی میں تُم مجھے پریم کے خط ... رات نے سورج کو کہا، میں جواب ... آنسوؤں کا گھاس پر چھوڑ تا ہوں"

طلبی ہر تی ... اندر ... ہے سب سے میرا ... رات !!

ہماری خواہش زندگی کے ... قوس قزح کا رنگ دے رہی ہے +

طوفان (اس) دید کے بارے ... کے مانند ہے ... ٹھکرا دیا ہو +

قطرہ باراں نے آہستہ سے ... کو کہا ۔ مجھے ہمیشہ کے لئے ... میں رکھو"

... اور تمہیں ...

میری روح کا غم دلہن کا ... جو رات تک رہتا ہے کہ وقت ...

ہر بچہ یہ پیغام لے کر ہوتا ... خدا ابھی انسان سے مایوس نہیں ...

جنگل پان میں خاموشی ہے ... شور مچاتے ہیں۔ پرندے ... لیکن انسان اپنے اندر ... زمین کی خوشی اور ... موسیقی ...

... ایک ... کی طرح ... ایک ... کی طرح ... ایک دوست کی طرح ... میری زمین +

جب انسان ... سکھایا ...

لالہ خوشحالچند جی کے جتھے کیساتھ پانسو ستیاگرہی

(شولاپور ۱۹ - مارچ) مختلف مقامات سے جن میں جموں - رانچی - کلکتہ - ہردوار - احمدآباد مدراس اور ریاست حیدرآباد کے کئی دیہات شامل ہیں - پانچ سو والنٹیئر لالہ خوشحال چند جی جو ۲۲ - مارچ کو ستیاگرہ کرنے جائیں گے - جتھے میں شامل ہونے کے لئے پہنچ گئے ہیں - ۲۲ - مارچ سے پہلے تقریباً ایک ہزار اشخاص یہاں پہنچ جائیں گے - دو سو چیدہ چیدہ والنٹیئر پریذیڈنٹ آل انڈیا جتھا لالہ خوشحال چند جی کے ہمراہ جاویں گے - احمد نگر - وارشی - بیزواڑہ اور گنگاپور کو اتنے ہی والنٹیئر بھیجے جائیں گے - ان مقامات سے وہ ۲۲ - مارچ کو ریاست حیدرآباد میں داخل ہوں گے ⁂

لالہ دیش بندھو کی پنڈت نہرو سے ملاقات

(نئی دہلی ۱۹ - مارچ) لالہ دیش بندھو گپتا ایم - ایل - اے نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی - اور ستیاگرہ کے صحیح حالات سے مطلع کیا - پنڈت جی تمام حالات کو غور سے سنتے رہے ⁂

آریہ سماجیوں کو کڑی سزائیں

(حیدرآباد دکن) بذریعہ ڈاک - شولاپور لالہ نند لال - گھانسی رام اور بدری ناراین جنہیں ۱۲ - مارچ کو آریہ سماج کے ستیاگرہ کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا - آج چیف سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا - عدالت نے انہیں پبلک سیفٹی ریگولیشن کے ماتحت چھ چھ ماہ قید کی سزا دی - سر بندر - بلا مدد رام جی کو جنہیں ۱۳ - مارچ کو گرفتار کیا گیا تھا پبلک سیفٹی ریگولیشن اور خلاف قانون جماعت کا ممبر ہونے کے الزام میں اٹھارہ ماہ قید کی سزا دی گئی ⁂

کلکتہ سے جتھا

(کلکتہ ۱۵ - مارچ) آریہ سماج کے بارہ والنٹیئروں کا جتھا ستیاگرہ کرنے کے لئے حیدرآباد کو روانہ ہو گیا ہے ⁂

مسٹر جمنا داس مہتہ کا پیغام

... میں شولاپور کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر جمنا داس مہتہ نے حسب ذیل ... رہا ہوں ... ایک کروڑ پچیس لاکھ سے زائد ہندو نظام ... مطلق العنانی کے ماتحت ... ریاست کے باہر ... اندر

ستیاگرہ سمیتی سوامی ستیانند جی کی سرگرمیاں

پنجاب سے ایک لاکھ روپیہ نقد اور دس ہزار ماہوار کے وعدے حاصل کریں گے

(لائل پور ۱۵ - مارچ) سوامی ستیانند جی جو حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں پنجاب کے شہروں کا دورہ کر رہے ہیں - کل یہاں آئے - اس سلسلہ میں آپ نے ذاتی طور پر شہر میں چندہ کی فراہمی کا کام شروع کر دیا ہے - اگرچہ سوامی جی کئی سال بعد لائل پور میں تشریف لائے ہیں - لیکن شہریوں کو آپ سے کس قدر شردھا ہے - اس کا ثبوت صرف ایک واقعہ سے ملتا ہے - کہ جب آپ کسی دوکان پر جاتے - تو کچھ کہے بغیر ہی آپ کو ستیاگرہ فنڈ کے لئے بھینٹ مل جاتی - ہر خیال کے ہندو جتنے المقدور سوامی جی کو چندہ دے رہے ہیں - علاوہ ازیں ماہواری امداد کے بھی وعدے ہو رہے ہیں - توقع کی جاتی ہے - کہ اگر یہی رفتار رہی - تو سوامی جی کو اپنے مشن میں بھاری کامیابی حاصل ہو گی - اور آپ دورہ کے دوران میں پنجاب سے حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے ایک لاکھ روپیہ نقد اور دس ہزار روپیہ کے ماہوار وعدے حاصل کریں گے - آپ کل ضلع لائل پور کی منڈیوں میں چندہ کی فراہمی کے لئے جا رہے ہیں ⁂ (نامہ نگار)

"بابا معاف کرو ہمارے جیل میں جگہ نہیں ہے"

گلبرگہ پولیس نے ستیاگرہیوں کو دو بار رہا کر دیا

(شولاپور ۱۴ - مارچ) گلبرگہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ چند روز ہوئے - کہ دو ہندو ستیاگرہیوں نے وہاں سول نافرمانی کی - پولیس نے انہیں حراست میں لے کر نواحی جنگل میں جا کر چھوڑ دیا - ستیاگرہی پھر واپس آ گئے - اور پھر جلوس نکالا - پولیس نے انہیں پھر گرفتار کر لیا - دوسری بار وہ پھر جنگل میں چھوڑ دئے گئے - اس موقعہ پر پولیس نے ستیاگرہیوں کو کہا "بابا معاف کرو - ہمارے جیل میں جگہ نہیں ہے"

شولاپور سے ستیاگرہ کے لئے مزید جتھے گلبرگہ پہنچ گئے ہیں ⁂

ہر ایک ہندو کا فرض ہے - کہ اس سختی کا خاتمہ کرے - ہندو مہاسبھا کی تحریک کو فرقہ وارانہ نہیں کہا جا سکتا - کیونکہ مہاسبھا آبادی کی اکثریت کے شہری حقوق کے لئے لڑ رہی ہے" ⁂

پونہ سے ہندو مہاسبھا کا جتھا

ہندو مہاسبھا کے مشہور کارکن شری بت شوورام پنت کیلکر کی زیر سرکردگی پندرہ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا ستیاگرہ کرنے کے لئے یہاں سے حیدرآباد جائیگا - جتھا میں شامل ہونے کیلئے بہت سے لوگوں نے اپنے نام لکھوا دئے ہیں - ستیاگرہ کے سلسلہ میں بھاری جوش و خروش کا اظہار کیا جا رہا ہے ⁂

ڈاکٹر بہ سچدے کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں

(ناگ پور ۱۸ - مارچ) معلوم ہوا ہے - کہ ہندو مہاسبھا کے ستیاگرہیوں کے جتھے کے لیڈر ڈاکٹر بہ سچدے کو اورنگ آباد میں گرفتاری کے بعد ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنائی گئیں - ناگپور ہندو مہاسبھا کی طرف سے نیب ... والنٹیئر نظام

راج میں ستیاگرہ کر چکے ہیں ⁂

امرتسر سے دوسرا آریہ جتھا

(امرت سر ۱۸ - مارچ) آریہ دیروں کا پہلا شہیدی جتھا کل یہاں سے حیدرآباد روانہ ہوا تھا - دوسرا جتھا ۲۶ - مارچ کو پنڈت دیو پرکاش جنرل سیکرٹری شدھی سبھا آگرہ سابق پرنسپل دیانند عربک سنسکرت کالج امرت سر کی زیر سرکردگی روانہ ہو گا ⁂

فرقہ وارانہ مفاہمت کی گفت و شنید

حیدرآباد (دکن) ۱۷ - مارچ "دکن کرانیکل" سکندرآباد کو معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر نرسنگھ راؤ نے سر اکبر حیدری کو مطلع کر دیا ہے - کہ ریاست حیدرآباد کے تمام ہندو لیڈر فرقہ وارانہ مفاہمت کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کو ثالث مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ حیدرآباد کے مسلم لیڈروں کی اکثریت بھی مولانا آزاد کی ثالثی کے حق میں ہے - لیکن چند بارسوخ مسلمان لیڈر اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہیں ⁂

ستیاگرہ کا نیا پروگرام

(نئی دہلی ۱۸ - مارچ) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ حیدرآباد آریہ ستیاگرہ جو کہ بڑے زوروں سے چل رہا ہے - اب ایک نیا ڈھنگ اختیار کرنے والا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ نئے پروگرام کے ماتحت ایک ہی وقت میں ریاست میں تقریباً سو مقامات پر ستیاگرہ کیا جاوے گا - قوی امید ہے - کہ نیا پروگرام مؤثر ثابت ہو گا ⁂

تمام قیدی ایک ہی زنجیر میں

(شولاپور ۱۸ - مارچ) پبلسٹی سیکرٹری آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور نے سیکرٹری لنن سنگھ (جو کہ ایک غیر فرقہ دار جماعت ہے) کی ایک چٹھی کے چند اقتباسات برائے اشاعت بھیجے ہیں - جن سے معلوم ہو جائے گا - کہ ریاست حیدرآباد میں قیدیوں کی کیا حالت ہے ⁂

قیدیوں کو ہر وقت بھاری زنجیریں پہنے رہنا پڑتی ہیں - چکی ہی ان کے لئے ایک کام ہے - حکام جیل کو جیل قواعد کا کوئی علم نہیں - اس جیل خانہ میں سٹیٹ کانگرس کے کچھ قیدی ہیں - ان کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے - وہ نہایت نامناسب ہے - رات کے وقت تمام قیدیوں کو ایک ساتھ زنجیر میں جکڑ دیا جاتا ہے - تاکہ وہ ہل جل نہ سکیں - اگر ان میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے - تو وہ سب قیدیوں کو جگاتا ہے - اور ان کی موجودگی ہی میں پیشاب کرتا ہے - قیدیوں کو چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیوں میں بھر دیا جاتا ہے - جن میں ہوا کا کہیں گذر نہیں ہوتا - ان کو جو کھانا دیا جاتا ہے - اس کو کتے بھی نہیں کھاتے - ریلوے سٹیشن پر تقریباً بیس پولیس مین تعینات کئے ہوئے ہیں - جو ستیاگرہیوں کو شہر میں داخل ہونے سے روکتے ہیں - اور جسمانی طاقت استعمال کرتے ہیں ⁂

کانگرس کی پالیسی اور حیدرآباد

(ناگ پور ۱۸ - مارچ) شری سیٹھ روچیکر لیبر لیڈر نے مہاراشٹر کے ایک نامہ نگار کو ایک ملاقات کے دوران میں کہا - کہ کانگرس کو چاہئے تھا - کہ کسی اور ریاست میں تحریک شروع کرنے سے پہلے حیدرآباد کی طرف متوجہ ہوتی - کیونکہ اس ریاست میں سخت گیرانہ پالیسی کی حد ہو چکی ہے - حیدرآباد کے معاملات میں کانگرس کی عدم مداخلت کی پالیسی خودکشی کے مترادف ہے ⁂

اجمیر سے ۲۰ والنٹیروں کا جتھا

(اجمیر ۱۸ - مارچ) بیس والنٹیروں کا ایک جتھا حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ میں شامل ہونے کے لئے آج شولاپور روانہ ہو گیا ہے۔ ستیہ آگرہیوں کو ایک بھاری پبلک جلسے میں الوداع کہی گئی +

شولاپور میں مسلم لیگ کا اجلاس

سر سکندر حیات خاں صدارت کرینگے

(شولاپور ۱۹ - مارچ) صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شولاپور نے اعلان کیا ہے۔ کہ پراونشل مسلم لیگ کا اجلاس ۶-۷-۸ - مئی کو شولاپور میں منعقد ہوگا۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے اس کی صدارت منظور کر لی ہے +

مہاتما نارائن سوامی اے کلاس میں

(سکندر آباد ۱۶ - مارچ) "دکن کرانیکل" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور سر اکبر حیدری کے درمیان خط و کتابت کے نتیجے کے طور پر سیاسی قیدیوں کی جماعت بندی کر دی گئی ہے۔ اور ان کی اے، بی اور سی کلاس مقرر کر دی گئی ہے۔ آریہ ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی بی اے کلاس میں رکھے گئے ہیں +

آریہ سماج کے جلسے پر مسجد سے پتھر

(شولاپور ۱۸ - مارچ) گذشتہ شب گاندھی میدان میں آریہ ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند ایک بڑے بھاری جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ جب مقرر نے نظام راجیہ میں ہندوؤں پر سختیوں کا ذکر کیا۔ تو نزدیک کی مسجد سے پتھروں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اور جلسے میں جو دیویاں بیٹھی ہوئی تھیں پتھر ان پر پڑنے لگے۔ لوگوں میں جوش بھر گیا۔ لیکن لالہ خوشحال چند نے حاضرین کو اپنی اپنی جگہ شانتی سے بیٹھے رہنے کی تلقین کی۔ ایک درجن والنٹیروں کو معاملہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ جنہوں نے آکر رپورٹ کی۔ کہ انہوں نے کچھ مسلمانوں کو مسجد کی طرف بھاگتے دیکھا ہے۔ اس پر والنٹیروں کو میدان کے چاروں کونوں پر تعینات کر دیا گیا۔ اس کے بعد کوئی شرارت نہ ہوئی +

ہفتہ جیمنی کا پتہ

(جبل پور ۱۷ - مارچ) دیدک مشنری ہفتہ جیمنی نے آریہ سماج جبل پور کی معرفت نرسنگھ پوری سے سوامی سوتنترا نند جی کو شولاپور کے پتہ پر مندرجہ ذیل مکتوب بھیجا ہے:-

"نرسنگھ پوری کانگرس کے اُتسو پر پرچار کرنے کے لیشیاں میں اپنی خدمات ستیاگرہ سمتی حیدر آباد کے ارپن کرتا ہوں۔ اور اتفاق جو سیوا کاریہ مجھ سے لیا جائے کرنے کو تیار ہوں۔ بدی آگیا دیویں۔ تو اس سلسلہ میں بلاس پور رائے پور۔ ناگ پور میں ستیاگرہ کا پرچار کرتے ہوئے اور ستیاگرہی بھرتی کے لئے آریہ سماجیوں کو پریرنا کرتے ہوئے سیدھا شولاپور آجاؤں۔ پرچار کے لئے سفر خرچ میں اپنی گرہ سے ادا کروں گا۔ جب تک ستیاگرہ جاری رہے گا ۲۵ روپے ماہوار بھی اپنی گرہ سے ستیاگرہ سمتی کو ادا کروں گا۔ ماہ مارچ اور اپریل کا پچاس روپیہ آپ کو بھیج رہا ہوں۔ جب میں جیل میں چلا جاؤں گا۔ تو اپنے سپتر پرکاش چند پروفیسر گورنمنٹ کالج کو ہدایت کر چلا ہوں۔ کہ مجھے کاٹن ملنگ لائیل پور کے حصوں سے جو منافع ملتا ہے۔ اس میں سے ۲۵ روپے ماہوار ستیہ آگرہ سمتی کو ادا کرتا رہے +

بم کیس سے باعزت بریت

(شولاپور ۱۷ - مارچ) آریہ سماج دھول پیٹھ کے منتری شری سورج سنگھ جی جنہیں بم کیس کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا تھا باعزت طور پر بری کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب انہیں پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے۔ کہ خانہ تلاشی میں ان کے مکان سے ضبط شدہ لٹریچر برآمد ہوا ہے +

"مَیں معافی مانگنے نہیں آیا"

(شولاپور ۱۷ - مارچ) آریہ ستیاگرہ سمتی کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تفصیلات موصول ہو گئی ہیں۔ آپ کے ساتھ ایک دیر پالک دینکٹ راؤ نے بھی ستیاگرہ کیا تھا۔ عدالت میں جب اس کا بیان لیا گیا۔ تو منصف نے کہا۔ کہ تم پہلے معافی مانگ گئے تھے۔ اب پھر آگئے ہو؟

دیر پالک نے جواب میں کہا "میں نے معافی نہیں مانگی تھی۔ البتہ یہ اقرار کیا تھا۔ کہ آئندہ ضبط شدہ لٹریچر قبضہ میں نہیں رکھوں گا۔ اب میں ستیاگرہی کے روپ میں یہاں آیا ہوں۔ اس لئے معافی نہیں مانگوں گا"+

سندھ میں ستیاگرہ کانفرنس

نقطری محبت، رادھان (سندھ) ۱۸ - مارچ — آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کے فیصلے کے مطابق یہاں تیسری ستیاگرہ کانفرنس پروفیسر تارا چند کی صدارت میں ہوئی۔ ایک جلوس نکالا گیا۔ جو شہر کے مختلف حصوں سے گذرا۔ صدر کانفرنس نے ستیاگرہ کی مختصر تاریخ بیان کی۔ چند ایک ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے +

مزید جتھوں کی آمد

(شولاپور ۱۷ - مارچ) حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں مزید جتھے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ دو جتھے ریاست کے اندر پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور مزید دو ستیاگرہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ رائے پور میں گیارہ ستیاگرہیوں کو بائیس بائیس ماہ قید سخت کا حکم ہوا۔ گلبرگہ میں آٹھ ستیاگرہیوں کو تیرہ تیرہ ماہ قید سخت کا حکم ہوا۔ رائے پور میں آریہ ستیاگرہیوں نے گرفتاری سے پہلے بھاری تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ اور کئی سو اشخاص کے سامنے تقریریں کیں۔ عدالت نے ستیاگرہیوں سے کہا۔ کہ اگر وہ معافی مانگ لیں۔ تو انہیں دوسرے درجہ کا ریلوے کرایہ دے کر ریاست سے باہر پہنچا دیا جائے گا۔ لیکن ستیاگرہیوں نے یہ پیشکش منظور نہ کی +

اندور۔ احمد آباد۔ کٹڑا انچ۔ اجمیر۔ جودھ پور اور جون پور کے جتھے پہنچ گئے ہیں۔ نمبر ۲۷۸ اور نمبر ۶ کا جتھہ حیدر آباد میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مدراس۔ دہلی۔ اور امرتسر کے جتھے عنقریب یہاں پہنچنے والے ہیں +

اڑھائی ہزار ستیاگرہی جیل میں

(ملتان ۱۶ - مارچ) کیمپ کے میدان میں ہندوؤں کا ایک بڑا بھاری جلسہ پنڈت شو دت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر دنا تریہ پرشاد پلیڈر حیدر آباد نے ریاست میں آریہ ستیاگرہ کے حالات بتاتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت تک اڑھائی ہزار آریہ جیلوں میں جا چکے ہیں۔ آریہ سماج ملتان نے یکصد روپیہ ماہوار ستیاگرہ سمتی میں دینے کا وعدہ کیا۔ اور کئی اصحاب نے اپنے نام ستیاگرہ کے لئے پیش کئے +

حیدر آباد میں ہندو سبھا کا ستیاگرہ

(پونہ ۱۶ - مارچ) آج رات کو ہندو مہا سبھا کی طرف سے ریاست حیدر آباد میں ستیاگرہ کرنے کے لئے دو جتھے جو پانچ پانچ ممبروں پر مشتمل ہیں روانہ ہو گئے +

آریہ سماج بھارت نگر سنت ہرشن نگر لاہور

(لاہور ۱۸ - مارچ) آج رات کو آریہ سماج بھارت نگر، سنت ہرشن نگر کے زیر اہتمام ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ جس میں علاوہ ... ہندو بھاری تعداد میں شامل ہوئے ... دیویاں بھی کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں ... رام گوپال شاستری صدر جلسہ تھے ... کرشن۔ پانڈے سنت رام ... شاستری اور دیگر اصحاب نے تقریریں ... اور حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کے ... پر خوب وضاحت سے روشنی ڈالی ...

آریہ ستیاگرہ کی رفتار

(شولاپور ۱۸ - مارچ) کل رات ... بہار۔ بمبئی اور پنجاب سے والنٹیروں ... مزید جتھے پہنچ گئے ہیں۔ اور جتھے ... ریاست سے بھی یہاں پہنچ گئے ہیں ... مزید جتھے ستیاگرہ کے لئے بھیجے ...

مدراس کے آریہ ویروں کا ...

(مدراس ۱۷ - مارچ) مدراس آریہ ... کے چھٹے ستیاگرہیوں کا ایک جتھا ... شری ... لیس پریذیڈنٹ مدراس آریہ ... سمتی کی زیر سرکردگی نظام راجیہ میں ... کے لئے مدراس سے روانہ ہو گیا ہے +

حیدر آباد کا ایک ستیاگر...

اٹھارہ سال جنگلوں میں پلتا ...

(شولاپور ۱۷ - مارچ) کنور چاند کرن شاردا کے ساتھ جن والنٹیروں نے ... کیا تھا۔ ان میں اُنیس سال کا ایک ... بھی تھا۔ جو کہ تلنگ کے نواحی جنگل ... گیا تھا۔ وہ جانوروں کی طرح ہی ... کرتا تھا۔ ان ہی کی طرح کھاتا۔ اور ان ... کی طرح بولتا تھا۔ اسے جنگل میں درندوں ... درمیان رہتے اٹھارہ سال ہو گئے ...

شاستری منڈل کا جتھا

(قادیان ۱۸ - مارچ) پنڈت ... چند جی شاستری قادیان نے اعلان کیا ... کہ وہ عنقریب شاستری منڈل کا ایک ... حیدر آباد لے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ... نے پنجاب بھر کے ڈی۔ اے۔ وی۔ سکولوں ... دوسری سنستھاؤں میں کام کرنے والے ... پنڈتوں سے اپیل کی ہے۔ کہ جو اصحاب ... جتھے میں شامل ہونا چاہیں۔ ۳۱ - ... انہیں اطلاع دے دیں +

آریہ ستیاگرہ شولاپور کے آدیش انوسار ۲۲-مارچ کو دیش بھر میں "حیدرآباد دوس" منایا جاوے گا- ۲۲-جنوری کو ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی ستیاگرہ کے لئے حیدرآباد پہنچے۔ پولیس نے انہیں گرفتار تو کیا- لیکن ریاست کی سرحد پر لے جاکر چھوڑ دیا- ۵-فروری کو انہوں نے دوسری بار ستیاگرہ کیا- ریاست نے اُن پر مقدمہ چلایا- اور ایک برس با مشقت کی سزا دی- اس وقت سے ہر ماہ کی ۲۲ تاریخ ستیاگرہ کے لئے پوتر سمجھی گئی- اور ہندوستان بھر میں خاص طور پر منائی جاتی ہے۔ ستیاگرہ شروع ہوئے ۲ دو ماہ ہو گئے ہیں- اس عرصہ کا تجربہ کیا ہے، نہایت ہی خوشگوار اور حوصلہ افزا- کانگرس تو کئی بار ستیاگرہ کر چکی ہے- اس لئے اس کا امتحان ہو چکا ہے- لیکن آریہ سماج کا اس سمیہ تک نہ ہوا تھا- اور جب تک امتحان نہ ہو طاقت کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا- عام طور پر دیکھا جاتا ہے- کہ کوئی پہلوان کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو- اس کی طاقت کے متعلق صحیح رائے قائم نہیں کی جا سکتی- جب تک کسی اور پہلوان کے سامنے نہ آئے۔

۱۹۱۹ء کے بعد روس کسی مخالف طاقت سے نہیں بھڑا- اس لئے اگرچہ اس بات پر اتفاق ہے- کہ اس کی فوجی طاقت میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے- پھر بھی برطانیہ اور فرانس نے اس کی طاقت پر بھروسہ نہ کیا- اور چیکوسلواکیہ کے سوال پر جرمنی اور اٹلی کو چیلنج دینے سے گریز کیا- آریہ سماج کی حالت بھی اس پہلوان کی سی ہے- جس کو کسی دوسرے پہلوان سے زور آزمائی کا موقعہ نہ ملا ہو- اس نے کئی میدان مارے ہیں- لیکن ستیاگرہ کا میدان اس کے لئے نیا ہے- اپنی زندگی میں وہ پہلی بار اس میں اُترا ہے- اس لئے دشمنوں کو تو کیا خود دوستوں کو سندیہ تھا- کہ وہ شاید اس امتحان میں پورا نہ اُتر سکے- لیکن ۲ دو ماہ کے تجربہ نے یہ شک دُور کر دیا- آریہ سماج میں آشا کی لہر دوڑ گئی ہے- اور دشمن بھی تسلیم کرنے لگے ہیں- کہ واقعی آریہ سماج بھی اس میدان میں کچھ کر کے دکھا سکتا ہے- دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ نہیں کہہ سکتا- لیکن اپنے صوبہ کے متعلق ذاتی مشاہدہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں- کہ پچھلے چند سالوں میں سوامی شردھانند کی شہادت کو چھوڑ کر شاید ہی کسی سوال پر آریہ جگت میں اس قدر سرگرمی پیدا ہوئی ہو- جتنی کہ حیدرآباد کے- میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں- کہ اس ۲ دو ماہ کے عرصہ میں مجھے ایک بھی آریہ سماجی ایسا نہیں ملا- جس نے اس ستیاگرہ سے گہری دلچسپی کا اظہار

سمت ۱۹۹۵ ۱۳ چیت
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۲۶-مارچ ۱۹۳۹ء

ستیاگرہ کے ۲ دو مہینے

نہ کیا ہو یا یہ خیال ظاہر کیا ہو- کہ آریہ سماج اس بکھیڑے میں کیوں پڑے- کہا تو یہ کہ آریہ سماج نے بہت اچھا کیا- جو ستیاگرہ شروع کر دیا- یہ اُس کی زندگی کا نشان ہے- کسی نے کہا- کہ اس سے اس کی طاقت اور ہر دل عزیزی بڑھے گی- اور کسی نے یہ کہ وہ مر رہا تھا ستیاگرہ سے اس میں نئی زندگی آ جاوے گی- آریہ سماج نے مرنا تو کیا تھا- سبھاؤں کے جیون میں مختلف اوستھائیں آتی رہتی ہیں- کبھی اُتساہ کی اور کبھی شتھلتا کی- پچھلے دنوں آریہ سماج کی اوستھا شتھلتا کی تھی- اس لئے یہ تو کہا جا سکتا ہے- کہ حیدرآباد ستیاگرہ نے اس کی شتھلتا دُور کر دی ہے- لیکن یہ نہیں- کہ وہ مرنے کو تھا- اور ستیاگرہ نے اُسے بچا لیا ہے- بہرحال اس بات پر ہمارا اتفاق ہے- کہ اس کی بدولت آریہ سماج میں نئی زندگی آ گئی ہے- آریہ سماج رُوپی مشینری کا ایک ایک پُرزہ خود بخود حرکت کر رہا ہے- ایک ایک آریہ حیدرآباد ستیاگرہ کا پرچارک بن گیا ہے- کسی سے دھن مانگتا ہے- تو کسی کو ستیاگرہ کے لئے تیار کرتا ہے- جس وقت ستیاگرہ شروع ہوا- کہا گیا- کہ اتنے ہزار میل کے فاصلہ پر محاذ قائم کیا گیا ہے- پنجاب کے آریہ سماجیوں کو اس سے کیا دلچسپی ہوگی؟ اور چونکہ پہلے پہل ان کی طرف سے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہ کیا گیا- اس لئے یہ خیال تقویت پکڑ گیا- لیکن مہاتما نارائن سوامی کا جیل جانا تھا- کہ ساری اُداسینتا دُور ہو گئی- اور چاروں طرف جوش اور سرگرمی کے مظاہرے ہونے لگے- اور کوئی کسر رہ گئی تھی- تو لالہ خوشحال چند کے ایثار نے پوری کر دی- جب پنجاب کے آریہ جنتا کو معلوم ہوا- کہ لالہ خوشحال چند جی تیسرے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں- تو ان کے اُتساہ کی تھاہ نہ رہی- انہیں شولاپور گئے ایک ماہ ہوا ہے- کہہ نہیں سکتا- کہ اتنے عرصہ میں کتنے جتھے حیدرآباد گئے ہیں؟ اور کتنا روپیہ جمع ہوا؟ یہ کہہ سکتا ہوں- کہ ہزاروں ہی جمع ہوئے ہیں- اور ہزاروں ہی ماہوار دان کے طور پر لکھے گئے ہیں- اس اندازہ پر کہ ستیاگرہ کے اخراجات دس ہزار روپیہ ماہوار ہیں- پانچ ہزار ماہوار پنجاب کے ذمہ لگایا گیا- لیکن ماہوار چندہ کی رفتار کو دیکھ کر کہہ سکتا ہوں- کہ اکیلا پنجاب دس ہزار ماہوار دے سکے گا- جب سے سوامی ستیانند جی نے بھکشا کا کام آرنبھ کیا ہے- چندہ کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے- اور چونکہ ان کی زیادہ تر کوشش یہ ہے- کہ دان کے ماہوار وعدے لئے جائیں- اس لئے اُن کی کرپا سے ہزاروں روپیہ ماہوار کے وعدے لکھے جا چکے ہیں- اور اس وقت ہم حوصلہ سے کہہ سکتے ہیں- کہ دھن کی قلت کی وجہ سے ستیاگرہ ناکام نہ رہے گا۔

رہ گئے جتھے- کئی جا چکے ہیں- اور کئی جا رہے ہیں- کم و بیش ہر جگہ والنٹیروں کے نام لکھے جا رہے ہیں- اس وقت تک چونکہ یہ سمجھا جا رہا ہے- کہ ستیاگرہی مہیا کرنا حیدرآباد کا کام ہے- اور دھن ہمارا- اس لئے ستیاگرہیوں کی بھرتی پر زیادہ زور نہ دیا گیا- اب یہ سمجھا گیا- کہ اُتساہ بڑھانے کے لئے یہ ضروری ہے- کہ ہر صوبہ سے جتھے جائیں- چنانچہ پنجاب سے بھی جا رہے ہیں- اور جوں جوں ان کے قید ہونے کی خبریں آئیں گی- توں توں ستیاگرہیوں کی تعداد بھی بڑھتی جائے گی- اس وقت تک ان ستیاگرہیوں کے علاوہ جو ۲۲-جنوری سے پہلے قید ہوئے- اڑھائی ہزار کے لگ بھگ آریہ ویر جیلوں میں جا چکے ہیں- بظاہر معلوم ہوتا ہے- کہ حیدرآباد دربار اس سے متاثر نہیں ہوا- میں یہ نہیں مانتا- اور مان لیا جائے تو بھی کیا؟ اگر اڑھائی ہزار والنٹیر حیدرآباد دربار کے ہوش ٹھکانے لانے کے لئے کافی نہیں- تو ۵ ہزار بھیج دئے جائیں گے- اپریل اور مئی میں ایسا انتظام کیا جائے گا- کہ دس ہزار والنٹیر جیل چلے جائیں- اور ہم دیکھیں گے- کہ حیدرآباد کس طرح اکڑتا ہے- غرض یہ کہ ۲ دو ماہ کے تجربہ نے ہمیں پُر امید بنا دیا ہے- اور ہمیں وجئے صاف نظر آنے لگی ہے۔

(کرشن)

"جیل میں جگہ نہیں"

"بابا معاف کرو ہمارے جیل میں جگہ نہیں"- یہ ہیں وہ الفاظ جو گلبرگہ کی پولیس نے پچھلے ہفتہ ستیاگرہ کرنے والے آریہ ستیاگرہیوں کو تنگ آ کر کہے- پولیس انہیں گرفتار کر کے نواحی جنگلوں میں چھوڑ آئی- وہ ستیاگرہی گرفتار ہونے کے لئے پھر آ گئے- پولیس انہیں پکڑ کر پھر چھوڑ آئی- لیکن بنا گرفتار ہوئے وہ کب ٹلنے والے تھے؟

یہ کیا؟ ابھی تو ستیاگرہ شروع ہوئے صرف ۲ دو ماہ ہوئے ہیں- اور صرف اڑھائی تین ہزار ستیاگرہی ہی قید ہوئے ہیں- جب ستیاگرہیوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچے گی- تو پھر کیا ہوگا؟

کھدر کی صنعت کا مستقبل

اسمبلی میں بہار گورنمنٹ کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے- کہ اسی درمیان پولیس کی وردیوں کے لئے ۹۲ ہزار کا کھدر خریدا جائے گا- گویا صرف ایک صوبہ کے محکمہ پولیس میں کھدر کی کھپت کم و بیش ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کی ہے- اگر دوسرے محکموں میں بھی کھدر کا استعمال شروع ہو جائے- اور تمام کانگریسی حکومتیں صرف کھدر خریدیں- تو ہر سال پندرہ ۱۵ بیس لاکھ کا کھدر کھپ سکتا ہے- یہ تو صرف سرکاری ملازمتوں کی مانگ ہے- اگر دن بدن بڑھتی ہوئی کھدر کی پبلک فروخت کا اندازہ لگایا جائے- تو وہ کئی کروڑ تک پہنچ جائے۔

پڑھے لکھے بیکار نوجوانوں کو کھدر کی صنعت کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے- کیونکہ اس صنعت کا مستقبل حوصلہ افزا اور شاندار ہے۔

مولانا مظہرالدین کا قتل

پچھلے ہفتہ مولانا مظہرالدین ایڈیٹر "الامان و وحدت" کو قتل کر دیا گیا- جو واقعات روشنی میں آئے ہیں- ان سے معلوم ہوتا ہے- کہ قتل کرنے والا ایک مسلم نوجوان ہے- اور کسان کا قتل علماء کو گالیاں دینے کی وجہ سے ہوا ہے- اس وقت تک تو یہی سمجھا جاتا تھا- کہ شاتم رسول کی سزا موت ہے- لیکن اس واقعہ نے ثابت کر دیا ہے- کہ علماء کو گالیاں دینے والا بھی زندہ نہیں رہ سکتا- مسلم لیڈروں کے لئے سوچنے کا مقام ہے- کہ جو تعلیم وہ اپنے نوجوانوں کو دے رہے ہیں- اس کا انجام غیر مسلمانوں کے حق میں ہی بُرا نہیں- ان کے اپنے حق میں بھی خطرناک ہے- تشدد کی تعلیم چاہے وہ سیاسی بنا پر ہو چاہے م

ستیاگرہ کی سہائیتا

میں آریہ جگت کو ہاردک ودھائی دیتا ہوں۔ کہ وہ تن من اور دھن سے حیدرآباد ستیاگرہ کی امداد کر رہا ہے۔ من کی سہائیتا کے متعلق تو کوئی سندیہہ ہی نہیں۔ آریہ سماج کے سامنے اگر کوئی سوال ہے۔ تو حیدرآباد ستیاگرہ۔ ایک ایک آریہ بردھ ہو یا جوان۔ استری ہو یا پُرش اس دھن میں مست ہے۔ کہ ہمارا ستیاگرہ سپھل ہو۔ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کا من اس کی مالا جپتا رہتا ہے۔ من کی سہائیتا کسی کے سامنے آ نہیں سکتی۔ لیکن تن اور دھن کی آسکتی ہے۔ دھن اور جن کے لحاظ سے بھی آریہ سماج نے دکھا دیا ہے۔ کہ وہ اس ستیاگرہ کو سپھل بنا کر رہے گا۔ نیم ازسا ستیاگرہ کو شروع ہوئے دو مہینے ہوئے ہیں۔ اس عرصہ میں اڑھائی ہزار کے قریب آریہ ویر جیلوں میں جا چکے ہیں۔ ہر ایک ڈکٹیٹر کے ساتھ پہلے سے زیادہ والنٹیر جا رہے ہیں۔ اور ان کی تعداد ہر نئے ڈکٹیٹر کے ساتھ بڑھتی رہے گی۔ ان دو مہینوں میں تو اڑھائی ہزار گئے ہیں۔ لیکن اپریل کے مہینے میں سرواد ھیکاری دس ہزار بھیجنا چاہتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انہیں والنٹیروں کی کمی نہیں۔ اسی لئے پہلے پہل سرواد ھیکاری یہ گھوشنا کرتے رہے۔ کہ جب تک ہم نہ لکھیں۔ کوئی والنٹیر شولاپور نہ پہنچے۔ خیال یہ تھا۔ کہ حیدرآباد سے ہی ضرورت سے زیادہ والنٹیر بھیجے جائیں گے۔ اور مل بھی رہے ہیں۔ لیکن پھر خیال آیا۔ کہ دوسرے صوبوں سے بھی والنٹیر جانے چاہئیں۔ یہ اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ تاکہ سارے دیش میں ستیاگرہ کے لئے جوش پیدا ہو جائے۔ اور ریاست حیدرآباد کے آریہ ویروں کو معلوم ہو جائے۔ کہ دوسرے پرانتوں کے آریہ بھائی بھی ان کے ساتھ قیدوبند کی صعوبتیں جھیلنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ اب دوسرے صوبوں سے بھی والنٹیر جانے شروع ہو گئے ہیں۔ ہمارا صوبہ تو اس وقت تک بہت آگے پہنچ چکا ہے۔ اور کئی جا رہے ہیں۔ کہنا مشکل ہے۔ کہ کس کس جگہ والنٹیر بھرتی ہو رہے ہیں۔

اور دھن کی سہائیتا کے لحاظ سے کیا حالت ہے؟ دیسی ہی تسلی بخش جیسی کہ والنٹیروں کی۔ ۲۸-فروری تک جو روپیہ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور یا سارودیشک سبھا دہلی کے دفتر میں آیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آریہ سماجوں سے ۱۰۱۸۷ روپئے ۴ آنے۔

(۲) دہلی پرانت کی سماجوں سے ۳۸۰۰ روپے ۲ آنے۔

یہ سماجیں زیادہ تر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت ہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے پنجاب سبھا نے چودہ ہزار روپیہ بھیجا ہے۔

(۳) آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ۲۸۳۴ روپئے ۱۲ آنے۔

(۴) آریہ پرتی ندھی سبھا یو-پی ۸۷۷-۱۰ روپئے ۱۱ آنے۔

(۵) راجپوتانہ ۳۳۴۲ روپئے ۱۰ آنے۔

(۶) حیدرآباد سے ۱۱۴۵ روپئے ۲ آنے ۳ پائی۔

(۷) مدھیہ پردیش ۱۰۸۰ روپئے ۱۰ آنے۔

(۸) سندھ ۷۲۱ روپئے ۱۳ آنے۔

(۹) مدراس ۱۵۱ روپئے۔

(۱۰) بنگال ۶۵ روپئے۔

(۱۱) بمبئی ۲۲۸۴ روپئے ایک آنہ ۳ پائی۔

(۱۲) ودیش ۱۲۷۵ روپئے ایک آنہ۔

تعجب نہیں۔ کہ کچھ روپیہ پرتی ندھی سبھاؤں کے دفتروں میں بھی پڑا ہو۔ یہ رقم تسلی بخش تو ہے کافی نہیں۔ جنگ کے لئے تو لاکھوں چاہئے۔ لیکن اس بات کی تسلی ہے۔ کہ اب ماہواری چندے لکھے جا رہے ہیں۔ اور اس کی تعداد صرف پنجاب سے ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔

(کرشن)

گاندھی وائسرائے ملاقات

پچھلے ہفتہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے دہلی میں دو بار ملاقات کی۔ ابھی تک تفاصیل تو روشنی میں نہیں آئیں۔ لیکن قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ راجکوٹ و دوسری ریاستوں کے معاملات زیر بحث آئے۔ مہاتما جی کی یہ ملاقاتیں ضرور کچھ اچھے نتائج پیدا کریں گی۔ چنانچہ پہلا تو نتیجہ یہ ہے۔ کہ شاہی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔ دیکھیں ریاست حیدرآباد کے متعلق بھی کچھ فیصلہ ہوتا ہے یا نہیں۔

"ادم منڈلی" کا قضیہ

جب "ادم منڈلی" کے خلاف ایجی ٹیشن نانک صورت اختیار کر گئی۔ تو سندھ گورنمنٹ کی توجہ اس طرف منعطف ہوئی۔ اس نے اس قضیہ کو نپٹانے کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کر دیا۔ جس کی اب تک کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ دادا لیکھراج نے اپنے آپ کو اور "ادم منڈلی" کے دوسرے مرد ممبروں کو منڈلی کے احاطہ سے دُور رکھنا منظور کر لیا ہے۔ کیونکہ ستیاگرہیوں کا مطالبہ تھا۔ کہ جب تک ٹریبونل فیصلہ نہیں دیتا۔ کسی مرد کو دادا لیکھراج کی چیلیوں کے ساتھ رہنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ٹریبونل ان باتوں کی جانچ کرے گا:۔

(۱) کیا اُن اشخاص پر جو ادم نواس میں رہتے یا جاتے ہیں۔ کوئی بُرا اثر پڑتا ہے۔ اگر پڑتا ہے۔ تو اس کی نوعیت کیا ہے؟

(۲) کیا ادم منڈلی میں جو سبق دئے جاتے ہیں۔ وہ اخلاق کے خلاف ہیں۔

(۳) کیا اس انسٹی ٹیوشن میں خلاف اخلاق حرکات کی جاتی ہیں؟

ٹریبونل کی کارروائی بند کمرہ میں ہوگی۔ اور طرفین کو اپنے وکیل پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

دیکھیں کیا کیا واقعات روشنی میں آتے ہیں۔

"گوروکل انک"

"پرکاش" ہر ورش گوروکل کانگڑی کے اُتسو پر اپنا ایک وشیش انک پرکاشت کیا کرتا ہے۔ اس ورش بھی یہ انک چھپے گا۔ گوروکل کا اُتسو ۷-اپریل سے ۱۰-اپریل تک ہے۔ اس لئے اگلا انک جو ۳۰-مارچ کو چھپ جائے گا۔ اور ۳-اپریل تک سب بھائیوں کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا۔ "گوروکل انک" ہی ہوگا۔ اس انک میں جہاں گوروکل شکشا پرنالی کے سمبندھ میں لیکھ اور کویتائیں ہوں گی۔ وہاں گوروکل کانگڑی کا وِستریت ورنن اور اتہاس بھی ہوگا۔ دوسرے گوروکلوں اور کنیا گوروکلوں کا بھی سنکشپت پریچے پرکاشت کیا جائیگا۔ اس بار کچھ پرشٹھ چیزوں کے بھی دئے جا رہے ہیں۔ سبھی چیز گوروکلوں کے ہوں گے۔ وشیش روپ سے گوروکل کانگڑی کے۔ سوامی شردھانند جی کا بھی ایک چیز ہوگا۔ گوروکل کانگڑی کے ان برہمچاریوں کے ایک گروپ کا بھی جنہوں نے مہاتما نارائن سوامی کے ساتھ سب سے پہلے ستیاگرہ کیا تھا۔ سا سانشی یہ کہ اسی انک کو وشیش ڈھب سے رو چک اور اُپیوگی۔

"پرکاش" کے ایک پریمی کا پتر

کراچی سے مہاشہ رام ناتھ جی لکھتے ہیں:۔ "عرصہ چار سال بعد کیماڑی میں آیا ہوں۔ پہلے جس وقت میں کیماڑی میں تھا۔ تو "پرکاش" سماج کے چھ پرچے آیا کرتے تھے۔ اب آ کر دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا جھگڑا شروع ہوا۔ تو "پرکاش" بند کر دیا گیا۔ اب دوسرے اخبارات تو آتے ہیں۔ "پرکاش" نہیں اس لئے میرا دل تڑپ رہا ہے۔ میں پھر اُسی طرح پرکاش کے پریمی پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں ہر اتوار کو کراچی سماج میں "پرکاش" پڑھنے جاتا ہوں۔ کئی مرتبہ کیماڑی سماج کے منتری سے پرارتھنا کر چکا ہوں۔ کہ "پرکاش" منگواؤ۔ وہ یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ امسال جتنا روپیہ لائبریری کے لئے تھا۔ وہ خرچ ہو گیا ہے۔ اگلے سال منگوائیں گے۔ بہتیرے اخبار آریہ سماج میں آتے ہیں۔ مگر "پرکاش" کے لئے روپیہ نہیں۔ اگر اس سماج کا اتہاس دیکھو۔ جو سارے سندھ کی مشہور سماج ہے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس وقت جتنے آریہ سماجی نظر آتے ہیں۔ وہ سب "پرکاش" ہی کی بدولت ہیں۔ آپ اخبار آریہ سماج کیماڑی بندر کراچی کے نام جاری کر دیں۔ جس دن آپ کا اخبار آئے گا۔ میں چندہ بھیج دوں گا۔ میں تو جب تک "پرکاش" نہ پڑھ لوں مجھے چین نہیں آتا۔ جب سماج میں "پرکاش" آنے لگ گیا۔ تو جیسا آج کل "پرکاش" نکل رہا ہے۔ اُس نے اپنے آپ سب کو اپنی طرف کھینچ لینا ہے"۔

اخبار پتر ملتے ہی جاری کر دیا گیا۔ آج مہاشہ جی مذکور کی اور سے چندہ پراپت ہو گیا ہے۔ منی آرڈر کوپن پر آپ لکھتے ہیں:۔

"پرکاش" کے پڑھنے متر اس کو دیکھ دیکھ کر پرسن ہوتے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ مہاشہ جی نے "پرکاش" کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ آپ نے میری آتما کو شانتی پہنچائی ہے۔ میں آپ کا بڑا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ میں اور خریدار بنانے کی کوشش کروں گا"۔

اس پتر کے متعلق ہمیں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے منہ سے آپ بول رہا ہے۔ کیا ہم دوسرے پریمیوں سے بھی آشا کریں۔ کہ وہ "پرکاش" کے دو دو تین تین خریدار بنا کر اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنا دیں گے۔

اطلاع

جن بھائیوں کو ختم چندہ کی اطلاع جا چکی ہے۔ وہ ۲۳-مارچ تک چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ وی۔پی بھیجا جائیگا۔

سکھ ستیاگرہی کی بھوک ہڑتال

سی۔ پی کے ایک سکھ سردار جگ جیت سنگھ نے جو حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں اورنگ آباد جیل میں بند ہیں۔ اس بنا پر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ کہ حکام جیل نے ان سے کرپا اور کرپان چھین لی ہے۔ سکھوں میں دہتام جیل کے اس رویہ کے خلاف ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور یہ ہے بھی قدرتی۔ کون خوددار دیکھی اپنے دھارمک چنہوں کا کسی کے ہاتھوں اس طرح اپمان سہن کر سکتا ہے۔

اس ایک واقعہ سے سکھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حیدرآباد میں صرف آریوں کو ہی مذہبی آزادی سے محروم نہیں کیا گیا۔ سکھ اور سناتنی دھرمیوں کے ماستہ میں بھی وہی مشکلات ہیں۔ جو آریوں کے۔

ایسی حالت میں کیا ہم امید کریں۔ کہ سکھ مذہبی آزادی کے لئے ہو رہے اس یدھ میں آریہ سماج کا ہر طرح سے ساتھ دیں گے۔

کانگرس کی پالیسی اور حیدرآباد

کانگرس اپنے کراچی کے اجلاس میں ہندوستان کے تمام مذاہب کو ان کے مذہبی حقوق کی حفاظت کا یقین دلا چکی ہے۔ اور اس کا اعادہ تری پوری کے اجلاس میں بھی "نیشنل ڈیمانڈ" کے ریزولیوشن میں کیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں کانگرس کی حیدرآباد کے متعلق خاموشی حد درجہ افسوسناک ہے۔ اسے کسی اور ریاست میں تحریک شروع کرنے سے پہلے حیدرآباد کی طرف توجہ دینی چاہئے تھی۔ کیونکہ اس ریاست میں سخت گھبرانہ پالیسی کی حد ہو چکی ہے۔ لیبر لیڈر مسٹر رودینکر کے الفاظ میں حیدرآباد کے متعلق کانگرس کی پالیسی خودکشی کے مترادف ہے۔

سمندر پار کے بھائیوں کی بیقراری

نیروبی سے ایک آریہ بھائی اپنے ایک پتر میں لکھتے ہیں۔ کہ افریقہ کے آریہ بھائی حیدرآباد ستیاگرہ سمبندھی سماچاروں کو جاننے کے لئے بہت اُت کنٹھت رہتے ہیں۔ چونکہ اب ہمارے آریہ اخباروں کے ان سماچاروں کو وہاں پہنچنے کا دوسرا کوئی پربندھ نہیں۔ اس لئے ستیاگرہ سمبندھی سماچار بھی پندرہ بیس روز بعد ہی ملتے ہیں۔ انہوں نے اچھا پرگٹ کیا ہے۔ کہ ایئر میل دوارا اتھوا تار کے ذریعہ انہیں دستیتی سماچار پہنچائے جایا کریں۔

ہم آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے پبلسٹی انچارج سے نویدن کریں گے۔ کہ وہ سمندر پار کے آریہ بھائیوں کی بے قراری کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں دستیتی سماچار تار اتھوا ہوائی ڈاک دوارا بھیجنے کا پربندھ کر دیں۔

حیدرآباد ستیاگرہ اور آریہ راجے

حیدرآباد ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راج گورو دھریندر شاستری پچھلے ہفتہ اجمیر گئے۔ تو ان کا سواگت کرنے کے لئے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں شری دنانتر یہ جی نے کہا۔ کہ "چونکہ شاستری جی والیانِ ریاست کے روحانی گورو ہیں۔ اس لئے یہ والیانِ ریاست کی طرف سے نظام گورنمنٹ کو...... ایک قسم کا انتباہ ہے۔"

اس کے جواب میں شاستری جی نے فرمایا۔ کہ "آریہ راجے آریہ سماج کے لئے جان تک قربان کرنے کو تیار ہیں۔"

اگر یہ درست ہے۔ تو ہم شاستری جی سے پرارتھنا کریں گے۔ کہ تمام آریہ راجوں سے اس دھرم یدھ میں اپنی آہوتی ڈالنے کی پریرنا کریں۔ اگر تین چار راجے ہی ایک ایک لاکھ دے دیں۔ تو نظام گورنمنٹ کا مقابلہ نہایت کامیابی اور آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

حیدرآباد پبلک سیفٹی بل

ان دنوں حیدرآباد لیجسلیٹو کونسل میں...... ایک آفیشل ممبر کی طرف سے پیش کردہ پبلک سیفٹی بل پر بحث ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کے رویہ اور دوسری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نامزد اور منتخب ممبروں کی اکثریت کے پروٹسٹ کے باوجود کونسل میں یہ بل پاس ہو جاوے گا۔ ان حالات کے پیش نظر ریاست حیدرآباد کے سرکردہ وکلا کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ یہ بل غیر ضروری اور قطعاً بے وقت ہے۔ اس بل کے محرک کا واحد مقصد یہ ہے۔ کہ حیدرآبادی عوام میں جو سیاسی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اسے کچل کر رکھ دیا جائے۔

ایک حق لیسند حیدرآبادی مسلمان کی آواز

سید قاسم صاحب دیندار انجمن آصف نگر

(حیدرآباد ریاست) نے جگت گورو شنکراچاریہ کے اعلان سے متعلق ایک بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ حیدرآباد میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر شنکراچاریہ جی کا خاموش رہنا خدا کے نزدیک مجرم بننا ہے۔ آپ نے آریہ سماجیوں کی مذہبی آزادی پر لگائی گئی پابندیوں کی مذمت کرتے ہوئے جگت گورو کے اس اعلان پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔

ہمیں خوشی ہے۔ کہ آخر ریاست حیدرآباد کے حق پرست مسلمانوں نے بھی محسوس کیا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کا دھرم یدھ راستی پر مبنی ہے۔ کاش! نظام گورنمنٹ بھی ایسا سمجھتی۔

معاہدہ میونک کا حشر

معاہدہ میونک کی جو اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ہوا۔ رو سے برطانیہ اور فرانس نے چیکو سلواکیہ کا وہ حصہ جس میں جرمنی باشندوں کی اکثریت ہے۔ جرمنی کے حوالہ کر دیا۔ اب جرمنی نے معاہدہ میونک کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چپ چاپ چیکو سلواکیہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ہنگری نے رومانیہ پر۔ حساب جرمنی کی آنکھ رومانیہ اور روس کے علاقہ یوکرین پر ہے۔ پولینڈ کی بھی خیر نہیں کیونکہ اب جرمنی اس پر کئی اطراف سے حملہ کر سکتا ہے۔ در حقیقت اب یوروپ کا کوئی بھی چھوٹا ملک محفوظ نہیں۔ ڈکٹیٹروں کے ان کارناموں سے یہ اصول صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ کہ بڑی مچھلیاں چھوٹی کو نگل لیتی ہیں۔ ڈکٹیٹروں کی طاقت بڑھ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یوروپ کا امن خطرہ میں ہے۔ اور اس کے ساتھ ساری دنیا کا۔

مہاتما نارائن سوامی اے کلاس میں

مہاتما گاندھی اور سر اکبر حیدری کے درمیان خط و کتابت کے نتیجہ کے طور پر حیدرآباد کی جیلوں میں مقید سیاسی قیدیوں کی جماعت بندی کر دی گئی ہے۔ اور ان کی اے۔ بی اور سی کلاسیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ مہاتما نارائن سوامی جی کو اب اے کلاس میں رکھا گیا ہے۔

سنیاسی کے لئے تو سبھی کلاسیں یکساں ہیں۔ اسے کسی بھی حال میں کوئی شکایت نہیں ہو سکتی۔ لیکن نظام گورنمنٹ کو انہیں ان کے بھگوے لباس سے محروم کر کے قیدیوں کے کپڑے پہنانے اخلاقی مجرموں کی طرح ان کے پاؤں میں کڑا ڈالنے اور ناقص خوراک دینے سے پہلے ان کی پوزیشنی اور جیل جانے کے مقصد پر غور کرنا چاہئے تھا۔ اس نے اچھا کیا۔

جو اپنی غلطی کو جلد ہی محسوس کر لیا۔ اور مہاتما گاندھی کے مشورہ کو مان کر اے۔ بی اور سی کلاسیں بنا دیں۔

اگر نظام گورنمنٹ اپنی ضد چھوڑ دے اور آریوں کے مطالبات مان لے۔ تو ستیاگرہ کے انجام سے بچ جائے۔ ورنہ اسے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ آریہ سماج تب تک اپنا قدم پیچھے نہ ہٹائے گا جب تک کہ اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہیں مل جاتی۔

وزیرستان میں پھر شورش

سردیوں کی وجہ سے وزیرستان کی شورش کچھ ماہ بند رہی۔ لیکن موسم گرما کی ابتدا کے ساتھ ہی شورش پھر شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ ۱۸ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ فقیر ایپی کا لفٹنٹ خلیفہ مہر دل اپنے لشکر کو لے کر پھر میدان میں کود پڑا ہے۔ دریا شکتو کے جنوب میں اس کی انگریزی فوج سے مڈبھیڑ ہوئی۔ نتیجہ کے طور پر تین قبائلی ایک انگریز لفٹنٹ اور دو نائب ہندوستانی فوجی ہلاک اور گیارہ زخمی ہوئے۔

دیکھیں یہ شورش کب ختم ہوتی ہے۔

حکومت سرحد کے لئے

کہنے سے کچھ بنتا نہیں۔ اور کہے بنا رہا بھی نہیں جاتا۔ کہ صوبہ سرحد میں ہندوؤں کی مصیبتوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اغوا۔ فساد۔ لوٹ مار۔ آتش زدگی۔ اور قاتلانہ حملوں کی خبریں سنتے سنتے ہم تو عاجز آ گئے ہیں۔ کوئی دن بھی تو ایسا نہیں آتا۔ جس دن ان میں سے کوئی مصیبت ہندوؤں پر نہ آتی ہو۔ ابھی ۱۶- مارچ کو پشاور میں تین ہندوؤں پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ ۱۳- مارچ کو تین ہندوؤں کو اغوا کر لیا گیا۔

تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ موجودہ وزارت ہندوؤں کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے۔

انٹی ہندی ایجی ٹیشن کا انجام

ہماری پیشین گوئی درست ثابت ہوئی۔ جب مدراس میں انٹی ہندی ایجی ٹیشن شروع تھی۔ تو ہم نے لکھا تھا۔ کہ یہ ایجی ٹیشن چند ... مدہ پردازوں کا چھوڑا ہوا ایک شوشہ ہے۔ اور کہ یہ ایجی ٹیشن بہت دیر تک نہ چل سکے گا۔ بلکہ اپنی موت آپ مر جائے گی۔ چنانچہ ہو رہی ہے۔ پچھلے ہفتہ مدراس گورنمنٹ نے

ریویو (Review)

"سندھیا گان"

سندھیا میں من نہ لگنے کی شکائیت عام پائی جاتی ہے۔ پرنتو بہت کم وچار کیا گیا ہے۔ کہ سندھیا میں من نہ لگنے کی وجہ کیا ہے۔ جو دیکتی سندھیا کے منتروں کا ارتھ نہیں سمجھتے۔ وہ چاہے سندھیا باقاعدہ ہی کیوں نہ کریں۔ ان کی یہ شکائیت دُور نہیں ہو سکتی۔ بدقسمتی سے سندھیا کے منتروں کے ارتھوں کو سمجھنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ یا دوسرے شبدوں میں سنسکرت جاننے والے بہت کم ہیں۔ اس لئے وہ سندھیا کرتے وقت منتروں کے ارتھوں پر وچار نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ منتروں کا ارتھ یاد کر لیں۔ مگر یہ (منتروں) ارتھ یاد نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ضروری تھا کہ سندھیا کے پد ارتھ ... یاد ہیں۔ جنہیں سنسکرت نہ جاننے والے یاد کر لیں۔ اور سندھیا کے منتروں کے اُچارن کے ساتھ ساتھ اُن کے ارتھوں کا بھی چنتن کریں۔

ہمیں پرسنتا ہے کہ "پرکاش" نے "سندھیا گان" تیار کر کے اس مشکل کا حل کر دیا ہے۔ سندھیا کے کئی منظوم اردو اور پنجابی ترجمے بازار میں ملتے ہیں۔ لیکن جہاں وہ بہت سرت ہیں۔ وہاں واستوک ارتھوں سے دُور بھی ہیں۔ سندھیا گان کی وشیشتا یہ ہے کہ پرتیک منتر کا ارتھ ایک ایک دوہے میں دے دیا گیا ہے۔ دو ایک منتر بڑے ہونے کے تین یا دو دو دوہوں میں۔ منتروں کے شابدک ارتھوں سے دوہوں کا مقابلہ کرنے سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ منتروں کا ارتھ "سندھیا گان" میں دئیے گئے دوہوں میں پورنتیا آ گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر "مارجن منتر" کا ارتھ یہ ہے:-

"پرم اِیشی پرکاش سے سب جا رہا سمائے
اچھت نبھل آنند کی ورشا دو برسائے"

اسی طرح اندریہ سپرش منتر کا:-

"تیشی والی ہوں اندیاں۔ آنکھ کنٹھ سر کان
ناکھی باہو ناک دل۔ ہو بازُو بلوان
وغیرہ وغیرہ"

منتروں کے ساتھ ساتھ دوہے آسانی سے یاد ہو سکتے ہیں۔ سندھیا کی ودھی بھی دی گئی ہے۔ اُوپر منتر ہیں۔ نیچے ان کا ارتھ دوہوں میں دیا گیا ہے۔

اُردو ہندی دونوں بھاشاؤں میں مل سکتی ہے۔

سدرشن چکر

لکھنؤ کے شیعہ اخبار "الواعظ" کی اطلاع ہے کہ مدح صحابہ ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کے لئے شیعوں کو والنٹیر نہیں مل رہے۔ چنانچہ کمایہ کے ڈائیریکٹر لائے جا رہے ہیں۔ کہ انہیں گرفتار نہیں ہونے دیا جائے گا۔ لیکن جب وہ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ تو حیرت سے پُوچھتے ہیں کہ۔ — یہ کیا؟ — تو کوئی جواب نہیں ملتا۔

کسی سے جواب لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اپنے دل سے پُوچھیں۔ تو معلوم ہو گا کہ "دام کا کام"

لیکن ایسے رہنما کاروں کی تو چاندی ہے۔ انہیں نہ "مدح صحابہ" کی اہمیت کا علم ہے۔ نہ اس کے لئے کوئی جذبہ۔ وہ خود کو گرفتاری کے لئے پیش کرتے ہیں۔ تو محض چند ٹکوں کے لئے۔ جب تک "مہمان خانہ" میں مفت کی روٹی پر ان کا دل بہلتا ہے۔ نذر رہیں۔ جب اُکتا جائے معافی مانگ کر باہر نکل آئیں۔ اور پھر "مہمان خانہ" کے لئے خود کو پیش کر دیں۔ شغل کا شغل۔ کمائی کی کمائی۔ اور خدمتِ اسلام کا دعوےٰ الگ۔

یہی کچھ مدراس میں "ہندی ایجی ٹیشن" کے سلسلے میں دیکھنے میں آ رہا ہے۔ پچھلے ہفتہ گورنمنٹ نے تیرہ ۱۳ ستیاگرہیوں کو جن میں ایک عورت بھی تھی رہا کر دیا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ انہوں نے معافی مانگ لی ہے۔ اور بیان کیا ہے۔ کہ وہ "بہکائے جانے پر" ہندی ایجی ٹیشن میں شامل ہو گئے تھے — چلو یہی کیا کم غنیمت ہے۔ کہ جلد ہی ہوش آ گیا۔ اور اس ایجی ٹیشن کی حقیقت سے پردہ ہٹ گیا۔

رائے صاحب دوارکا داس مجسٹریٹ درجہ اوّل گوجرانوالہ کی عدالت میں ریاست جودھپور کے اے۔ ڈی۔ سی ٹھاکر کلیان سنگھ کے خلاف جو مقدمہ اس بنا پر چل رہا تھا کہ وہ دھوتی پہن کر فرسٹ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ وہ خارج کر دیا گیا۔ اور فیصلہ دیا گیا ہے۔ کہ "دھوتی پہننا جرم نہیں"۔

اگر دھوتی پوش صوبوں کے وزیر اعظم تک بن سکتے۔ اور گورنروں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ تو ٹکٹ خرید کر فرسٹ کلاس میں سفر کیوں نہیں کر سکتے؟

۱۵ مارچ کو رنگون میں برمی عورتوں نے بسوں اور ٹریم کاروں کے سامنے لیٹ کر ہڑتال کرانے کی کوشش کی۔ اس پر زنانہ پولیس نے اس ستیاگرہ کو دیکھنے کے لئے جمع ہوئے ہجوم کو ڈنڈا چارج سے منتشر کر دیا۔

اگر عورتوں پر مرد کانسٹیبلوں نے ہاتھ اُٹھایا ہوتا۔ تو طوفان اُٹھ کھڑا ہوتا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ عورتوں سے ڈنڈے کھا کر کسی مرد نے اُف تک نہ کی۔

اطلاع ہے۔ کہ پلند ڈسٹرکٹ کورٹ میں مجسٹریٹ کے آنے سے پہلے ایک سادھو اُن کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چپڑاسیوں نے اُسے اُٹھانے کی بہت کوشش کی۔ مگر وہ نہ اُٹھا۔ آخر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آ کر اُسے وہاں سے اُٹھایا۔

کیا "ہتک عدالت" کے جرم میں اُسے "مہمان خانہ" میں نہ پہنچایا گیا!

سعہانہ منڈی میں دو نوجوان سادھوؤں نے ۵ روز سے اس لئے "مرن برت" شروع کر رکھا ہے۔ کہ انہیں ایک یگیہ کرنے وہر دوار پہنچنے کے لئے روپیہ دیا جائے۔

اپنا مطالبہ منوانے کا یہ اچھا ڈھنگ ہے۔ چاہے وہ ناجائز ہی کیوں نہ ہو۔ مہاتما جی کو چاہیئے۔ کہ ہر کس و ناکس کو اس "ہتھیار" کے استعمال کی اجازت نہ دیں۔

پچھلے ہفتہ مہاراجہ الورنے زمیندر منڈل میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "مہاتما گاندھی کی برت نے تمام دنیا کی توجہ کھینچ لی ہے۔ ہم پانسو سال۔ یا ست ہیں۔ اگر سب برت ...

اسلامی دُنیا کی سیر

جنّت کی تشریح

"اسلام نے یہ کی ہے۔ کہ دلوں سے کینہ و بغض نکال دیا جائے گا۔ اور جب یہ ... کہ جنّت میں رہو۔ تو اس کے یہ معنی ... کہ اپنی زندگی میں جنّت کی کیفیات پیدا ... اور باہم تعاون کے ساتھ رہو۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا۔ اور گالی گلوچ ... بچو۔ جماعتی نظام کو نمایاں کرو۔ اور شخصی ... کو اس کے تابع رکھو۔ اور دراصل اس ... بغیر حقیقی تعاون کبھی ہو ہی نہیں سکتا"

(روزنامہ "الفضل" قادیان ۱۱ مارچ ...)

نمازِ تہجد سے غفلت

ہمیں اس عبارت کو پڑھ کر حیران ... گیا۔ کہ ظلّی نبوت کا جو شخص مدعی ہو۔ وہ ... تہجد سے غفلت شعار کیسے ہو سکتا ہے ... لیکن بعدہ یہ بات اپنے آپ کو ... سمجھ میں آ گئی۔ کہ مرزا صاحب کا نماز تہجد ... پڑھنا ہی کمال اور ان کی صداقت ... کے لئے ایک نشانِ عظیم ہے"

("اہلِ حدیث" امرتسر ۱۷ مارچ ...)

قادیانی جماعت کی مہربانی

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ... میں بڑی محبت اور اخوت کے جذبات ... سکتے تھے۔ لیکن انہیں نہایت بے دردی کے ساتھ تباہ کر دیا گیا۔ تحریک احمدیت ... وقت نہایت نازک دور سے گذر رہی ... اس کے متعلق قادیانی جماعت کی مہربانی ... سے بعض غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں ... اگر انہیں دُور کرنے کے لئے جماعت ... جہاد کرتی ہے۔ تو یہ اس کا فرض ہے"

...م سے۔ قیمت صرف ایک پیسہ۔ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔

استریوں اور بچوں میں اس کا خوب ... ہونا چاہیئے۔ کنیا پاٹھ شالاؤں اور ... میں اس کا استعمال لابھ دائیک ہو گا۔

ملنے کا پتہ:— منتری سیٹی ... سماچار ... پرکاش۔ لاہور

آریہ سماج کا دھرم یدھ

(لیکھک:- پروفیسر سدھاکر ایم۔اے منتری سارودیشک سبھا)

آریہ سماج کے دھرم یدھ کو پرارنبھ ہوئے ابھی پورے دو ماس بھی نہیں ہوئے۔ لیکن اس تھوڑے سے سمیہ میں بھی جتنی ننت پرتا اور تن دہی کا پریچے آریہ بھائیوں نے دکھایا ہے۔ اس کو سمرن کر کے تو یہی آشا ہوتی ہے۔ کہ اس دھرم یدھ میں ہمیں اوشیہ سپھلتا پراپت ہوگی۔ اور شیگھر سے شیگھر پراپت ہوگی۔ اس سمیہ بھارت ورش کے بھیتر اور باہر سارا آریہ جگت ایکتا کے سوتر میں بندھ گیا ہے۔ سبھی اور نیا اُتساہ اور نیا جیون دکھائی دیتا ہے۔

آگ سے سونا پرکھا جاتا ہے۔ کٹھنائیوں کے دوارا ہی کسی قوم کے استری پرشوں کی پریکشا ہوتی ہے۔ اس سمیہ آریہ سماج کے سر پر جو پریکشا کی گھڑی آ اپستھت ہے۔ اس پریکشا میں پورا اُترنے کے لئے سارا آریہ جگت ایک تن اور ایک من ہو کر کوشش کر رہا ہے۔ سبھا کے کاریالیہ میں ایسے پتر پرتی دن آ رہے ہیں۔ جن سے آریہ بھائیوں کا تیاگ اور اُن کے سنکلپ کی دڑھتا پرگٹ ہوتی ہے۔

کھانڈ کے کارخانہ کے ایک آریہ مینیجر لکھتے ہیں:-

"میں نے ایک ہزار روپیہ اکٹھا کر کے شولاپور بھیج دیا ہے۔ اور میں نے اپنے روز کے کھانے میں دودھ اور گھی چھوڑ کر اور اپنے ذاتی اخراجات میں ہر پرکار کی بچت و کمی کر کے اس دھرم یدھ میں لگاتار سہائتا بھیجنے کا دڑھ سنکلپ کر لیا ہے"۔

گوالیار سے ایک آریہ بھائی لکھتے ہیں:-

"جو بھائی ستیاگرہ کے لئے جاتے ہوئے گوالیار سے ہو کر گذریں۔ اُن کی سوچنا گذرنے کی تتھی اور گاڑی کا پتہ بھیج دیا جائے۔ تاکہ سٹیشن پر وہ اپنے سب بھائیوں کے لئے تازہ کھانا پہنچا سکیں"۔

اسی پرکار کے انیک پتر پڑھ کر انگریزی کی ایک کہاوت یاد آتی ہے:-

"Well begun is half done."

جو کاریہ پوری تیاری سے آرمبھ کیا جاتا ہے۔ اس کو آدھا سماپت ہوا سمجھ لینا اُچت ہے۔

آریہ سماج کی پرتیبھا بہت شاندار رہی ہے۔ اس کی سنگٹھن شکتی کی دھاک ساری دنیا مان چکی ہے۔ اس کے لئے یہی سنبھاوی بات تھی۔ کہ وہ اپنی سنہری پرمپرا کو جیتے دوہرائے۔

آریہ سماج کے اس دھرم یدھ کے شروع ہو جانے پر شتروؤں نے تو مت بھید پرگٹ کرنا ہی تھا۔ پرنتو آریہ سماج کا ہت چاہنے والوں کو بھی یہ وشواس نہ تھا۔ کہ آریہ سماج کا دھیہ کسی لشچت سدھانت اور سچائی پر آشرت ہے۔ کئی لوگ یہ کہتے تھے۔ کہ آریہ سماج کی لڑائی سامپردائک روپ دھارن کر لے گی۔ اور یہ ایک ہندو مسلم سمسیا کھڑی کر دے گی۔ کانگریسی بھائیوں کو بھی ایسے ہی سندیہہ ستا رہے تھے۔ لیکن جب ایسے لوگوں نے حیدر آباد میں آریہ سماج کی واستوک سمتھی اور اس کی تشچت کٹھنائیوں کا نِشپکش رہت ہو کر وچار کیا۔ تو انہیں ایک دم اپنی سمتی کو بدلنا پڑا۔ اور انہیں آریہ سماج کے ساتھ اپنی سہانو بھوتی پرگٹ کرنے پر بادھت ہونا پڑا۔

حیدر آباد میں آریہ سماج کی دھارمک آزادی کو سب نتی سے کچلا گیا ہے۔ اور ہندوؤں کے دھارمک ادھیکاروں کی طرف جو اُداسینتا دکھائی گئی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے تو اب کانگریسی لیڈر بھی یہ کہنے لگے ہیں۔ کہ دھارمک سوتنترتا کے لئے آریوں کی لڑائی ان واریہ اور نیائے کے آدھار پر آشرت ہے۔ بھلا کون نیائے شیل دیکتی یہ کہنے کو تیار ہوگا۔ کہ حیدر آباد سرکار کی وہ آگیائیں سمان کی درشٹی سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ جو آریوں کے لئے اپنے گھروں اور سماج مندروں میں ہون کنڈ کھودنا۔ مل کر سندھیا اُپاسنا کرنا۔ اپنے مندروں میں آزادی سے اُپدیش دینا اور دلوانا۔ اور مندروں پر اوم کے جھنڈے لہرانا۔ اپنے دھارمک جلوس نکالنا۔ اپنے نئے مندر کھڑے کرنا۔ اپنے دھرم کے پرچار کے لئے باہر سے اُپدیشک منگوانا انیادی انیادی باتوں کو ورجت قرار دیتے ہیں۔

خیر زمانہ بدلتا ہے۔ حالات میں پریورتن ہوتا ہے۔ جب گرمی بڑھ جاتی ہے تو پرکاش پیدا ہوتا ہے۔ پرکاش سے لوگوں کو اصل ستھتی کا گیان ہوتا ہے۔ اب آریہ سماج کے دھیہ کے سمبندھ میں بھرانتی دور ہو چکی ہے۔ آریہ سماج اپنے اس دھرم یدھ میں کسی دوسری جاتی کے ادھیکاروں کو چھیننا نہیں چاہتا۔ وہ اپنے لئے وششٹ ادھیکاروں کو بھی نہیں مانگتا۔ وہ تو حیدر آباد میں کیول دہی دھارمک سوتنترتا چاہتا ہے۔ جو مسلمان اور دوسرے مت متانتر والوں کو پراپت ہے۔ وہ اس بھید بھاو کو مٹانا چاہتا ہے۔ جس کے آدھار پر آریہ سماج کے ساتھ پکشپات پورن دیوہار کیا جاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

جو کرنا ہے تجھ کو کر!

جو کرنا ہے تجھ کو کر	جو ہوتا ہے ہونے دے
فطرت ٹیڑھی سیدھی ہے	اس کو ہنسنے رونے دے
جو ہوتا ہے ہونے دے	جو کرنا ہے تجھ کو کر

ڈر کے قدم کیوں دھرتا ہے	جینے جی کیوں مرتا ہے
دب کر بیج اُبھرتا ہے	ڈھل کر رنگ نکھرتا ہے
پھر کیوں جی کو کھوتا ہے	ہونے دے جو ہوتا ہے

تجھ کو جو کرنا ہے کر۔

نام بڑے ہیں لوگوں کے	کام بڑے ہیں لوگوں کے
بکتے ہیں بازار میں گو	دام بڑے ہیں لوگوں کے
ان ناموں کا بن نہ گدا	ان کاموں کو بُت نہ بنا

بن آئے جو تجھ سے کر

سوچ اور پھر بے سوچے کر

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar + Co.,

Karachi

حیدرآباد ستیاگرہ اور ہمارا کرتویہ

از بابو پیتیم لال جی ایڈووکیٹ۔ پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا۔ آگرہ

بیدی ایک منش کے شریر میں کوئی چوٹ آجاوے۔ تو وہ اس سے اپنی رکھشا کرتا ہے۔ اور چوٹ کا دکھ انوبھو کرتا ہے۔ پرنتو مرت شریر میں نہ چوٹ کا انوبھو ہی ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے بچنے کا کوئی اُپائے۔ نظام راجیہ میں آریہ بھائیوں کو اپنے دھارمک کرتیہ کرنے کی سوتنترتا نہ دینے سے جو آگھات ویدانویائیوں پر ہوا ہے۔ اس کا انوبھو پرتیک جیوت وچار شیل ویدک دھرمی کو ہوا ہے۔ اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ اب اپنے دھرم رکھشن کے لئے اُپائے تھا کرتویہ کا اولمبن کرنا ہی شریر تھا نجینیہ ہے۔

شرومنی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے نظام راجیہ کے انوچیت دیوہار پر گمبھیرتا پوروک وچار کیا۔ اور شانتی سے اُپائیوں سے اپنے دھرم کرتیہ کرنے دینے کی پرارتھنا کی۔ پرنتو جب کوئی سُوچنا پرابت نہ ہوئی۔ تو اس کو ستیاگرہ مارگ کا اولمبن کرنا پڑا۔

اب ستیاگرہ سنگرام آرمبھ ہو چکا ہے۔ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج تھا ہزاروں آریہ جیل میں بند ہو چکے ہیں۔ انیک آریہ ویر اپنے جیون کا بلیدان کر کے دھرم پریم کا پریچہ دے چکے ہیں۔ آریوں کے لئے وہ ویدک دھرم اور آریہ جاتی کے سنرکشک ہیں۔ رکھشنا کا سمیہ ہے۔ جیسے کشتری اپنے جیون کی بازی لگا کر پرجا کی رکھشا کرتا ہے۔ اسی پرکار آریہ بھائی کٹھن دُکھ سہہ کر ویدک دھرم اور آریہ (ہندو) جاتی کی رکھشا میں سنلگن ہیں۔ سنگرام کے سمیہ میں سپاہیوں کا یہی ایک ماتر کرتویہ ہے۔ کہ اپنے نیتا "فیلڈ کمانڈر"
Field Commander
کی آگیا پالن کریں۔ اتہ پرتیک آریہ (ہندو) کا کرتویہ ہے۔ کہ تن من دھن سے سنگرام میں سہائتا دے۔

گرام گرام اور نگر نگر میں دھن اکترت کر کے ستیاگرہ سمتی شولاپور کے پتہ پر بھیجا جاوے۔ اور اس کی سوچنا پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے کاریالیہ کو دے دی جاوے۔ پرتیک آریہ کو چاہیئے۔ کہ سماچار پتر پڑھ کر ستیاگرہ سمتی کے ادھین کر ستیاگرہ سمتی سے

سے بھلی بھانتی پرچت رہے۔ اور سب کو گیان کرتا رہے۔ جس سے ستیاگرہ کے سمبندھ میں انوچت بھرم پھیلانے والوں کو نراش ہونا پڑے۔ اور جنتا آریہ سماج کی دھارمک تھا اُچت مانگوں سے بھلی بھانتی پریچت رہے۔ مرکلک ویاکھیان سماچار پتروں میں لیکھ لکھنا۔ ٹریکٹ لکھ کر بانٹنا۔

سبھاؤں کی یوجنا کرنا اتیادی پرچار کے سادھنوں کو کام میں لایا جاوے۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج۔ ہائی سکول اور پاٹھ شالہ۔ گوروکل اور انا تھالیہ آدی سنستھاؤں کے سنچالک ادھیاپک تھا ودیارتھیوں کو اس میں بھاگ لینا چاہیئے۔ وشیش کرمچاریوں کو کاریہ کرنے کا ادھر دینے کے نمت ادھیوں دیتن اتھوا ادیتن اوکاش دینے کی سوودھا ہونی چاہیئے۔ جو آریہ جس پر ستھتی میں ہو اُس

دشیلے بھاؤں کو سروتھا تیاگ کر تپ اور تیاگ کے شبھ بھاوؤں کا آدر کرنا ابھیشٹ ہے۔

ایک ودیارتھی جس نے برہمچریہ سے ودیا دھین کیا ہے۔ پرپھنا سمیہ کا سنگت کرتا ہے۔ اور پرپھنا کے لئے اُتساہ پرگٹ کرتا ہے۔ پرنتو آلسی اور نراُدیمی ودیارتھی پرپھنا سے بچنے بھیبت ہو کر انت میں اسپھل ہوتا ہے۔ اسی پرکار

وہ کون تھے؟

سورگیہ پنڈت کشیم کرن داس ترویدی

لیکھک:۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے

مجھے آج پنڈت جی کے دیہہ اوسان کا سماچار سن کر بڑا اشوک ہوا۔ شری پنڈت جی کی

کو یہاں لکھنی نیتا سمبو سہیوگ دینا چاہئے۔ پرسپر کے وبھیدبھیہ۔ دل بندی کے بھاؤ اور الگ ملینا سکے

مجھ پر بڑی شردھا تھی۔ میں صرف ذرا اجمیر سے لوٹتے ہوئے جے پور میں پنڈت جی سے بھینٹ کی تھی۔ تبی جے پور میں ایک گھنٹے کے لئے ہی اُترا تھا۔ رات کے نو بجے تھے۔ پنڈت جی شوچ سے آ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے پہچانا نہیں۔ کیونکہ رات کا سمیہ تھا اور ان کی درشٹی بہت کم ہو گئی تھی۔ میں نے جب نام بتایا۔ تو بہت پرسن ہوئے۔ ایک گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی۔

پنڈت جی کا وچار جے پور چھوڑ کر پریاگ آسنے کا تھا۔ کیونکہ پریاگ میں ان کا گھر میں ہی کام سستان تھا۔ ان کے سپتر مہاشہ ریاست جے پور کی سروس میں ریٹائر ہو چکے ہیں۔ مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ پنڈت جی پھر درشن نہ دے سکیں گے۔ یہ بھی سنتوش کی بات ہے کہ کچھ درشن تبھی ہو گئے۔ شری پنڈت جی کے درشنوں کا سوبھاگیہ پراپت کر سکا۔

شری پنڈت جی اتھرو وید بھاشیہ کار کے نام سے پرسدھ تھے۔ ان کا یہ کاریہ بڑے مہتو کا تھا۔ انہوں نے پنشن لینے کے اُپرانت سنسکرت ادھین آرمبھ کیا۔ اور برسوں وید کا پرپھنا میں پاس کر کے تروید کہلائے۔ سب سے پہلے مجھے پنڈت جی کے درشن ۱۹۱۳ء میں الہ آباد کے میو (Mayo Hall) میں ہوئے تھے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

یوں دھارمک ندھی سن کر پرسن ہوتا ہے۔ اس کا پرچار کر دیا گیا ہے۔ ستیہ ہے۔ جیون ہی دیش کو سپھل بنانے اور جیون شکتی کا پریچہ دینے کے اوسر دُرلبھ ہوا کرتے ہیں۔ آریہ ویر ودیا جس سمیہ کے لئے کشتری گرہ دھارن کیا گیا ہے۔ اور جس سمیہ کے لئے رشی دیانند نے سماج کو جنم دیا۔ اور جس سمیہ کی پرتیکشا ہوا کرتا ہے وہ سمیہ آپہنچا ہے۔ اُٹھو! دھرم پالن کا پرچنڈ سمرن کرا رہا ہے۔ اُٹھو دھرم رکھشا کرو۔ ستیہ اور اہنسا کا سدیش گرو دیو دیانند کی آج تک کوئی دستو ہی جیون ہے۔ دھرم سے اُونچ دھرم رکھشا میں سروسو تیاگ دو۔ رکھشا

ویدک پورن سوراجیہ کے لئے آ گیا

ओ३म आ यद्वा मोयचक्षसा मित्रा
वयं च सूरयः। व्यचिष्ठे बहुपाय्ये स्वरा-
ज्ये ॥ ५ ॥

(رگ وید ۵۔ ۶۶۔ ۶)

راشٹرپتی ہو دوردرشی اتی	درشنیہ چنتر سمجھ ہو
دوؤ جنوں کا سنگ شور جنوں کے	سکھیہ بھاؤ سے ایک گٹھ ہو
نیا پرانتک راجیہ تنک تب	ہندو جاتی ہت کیا سموچت ہو
پورن سوراجیہ نہ لے لیں جب تک	تن من وچن تینوں میں رت ہو

ارتھات

تم دو نور انشٹرپتی (راجہ) اور چو رود مہاعظم) پرایو یہ درشن تھا چن والے یعنی درشنیہ اور دوردرشی اور ہم وددان جن متر بھاؤ سے سکھ اشینت دیا بیت ارتھات سروانگ پورن بہت جنوں سے رکھشنیہ سار ودیک سوراجیہ میں تن من وچن سے یتن کریں۔

(سریندر ناتھ ودیا بندھو ودیا لنکار دہلی)

ہندو سمپردائے نہیں ہیں! وہ جاتی (نیشن) ہیں

(لیکھک: شری پنڈت بالمکند جی ایڈووکیٹ۔ پریاگ)

آجکل جاتیتا (Nationalism) کا پرشن بھارت ورش میں بڑے زوروں سے چل رہا ہے۔ اور پرتیک اس وچار میں لگن ہے۔ کہ جاتی واستو میں دیش سے سمبندھ رکھتی ہے۔ ہندو یا مسلمان کوئی جاتی نہیں ہے۔ پرنتو وہ سمپردائے ہیں۔ اور واستو میں جو جاتی ہے یا ہونی چاہئے۔ وہ بھارتیہ (Indian) جاتی ہے اور سب لوگ ہماہ "بھارتیہ جاتی" ایسا بولتے ہیں +

پرشن یہ اُپستھت ہوتا ہے۔ کہ وستُتہ کوئی ایسی جاتی ہے بھی؟ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ پرتھمہ جاتی کا آدھار دیش کال وشش تھا۔ پرنتو یہ کہنا کہ اب بھی ویسا ہی ہے ٹھیک نہ ہوگا۔ بھارت ورش میں بھنّ بھنّ جاتیوں کے لوگ رہتے ہیں۔ کیا اُن سب کی بھارتیہ جاتی ہو سکتی ہے؟ اور کیا اُن کا کوئی سمبندھ اس ایسی جاتی کے ساتھ ہو سکتا ہے؟ جاتی کے لئے ادھشٹتا کچھ باتوں کی ہے۔ بنا اُن کے کوئی جاتی نہیں بن سکتی۔ جن کا آہار ویوہار ایک پرکار کا ہو۔ اور جو ایک پُرش کی نسل سے ہوں۔ وہ ایک جاتی والے کہے جاتے ہیں۔ اس سے بھنّ انیہ لوگوں کو ایک جاتی کا کہنا اُچت نہیں پرتیت ہوتا۔ ایک دیش والے ایک دیشیہ کہلا سکتے ہیں نہ کہ ایک جاتی کے۔ اُداہرن ارتھ جیسے جرمن دیش میں رہنے والے یہودی جرمن جاتی کے نہیں کہلا سکتے۔ اسی پرکار بھارت میں رہنے والے انگریز بھارتیہ نہیں کہلا سکتے۔ اسی پرکار بھارت میں آئے ہوئے عرب دیش کے عربی لوگ بھارتیہ نہیں کہلا سکتے۔ اور نہ وہ اپنے کو بھارتیہ کہنا پسند ہی کرتے ہیں۔ بھارتیہ کہلانے کا ادھیکار کیول انہیں کو پراپت ہے۔ جن میں "بھارت" نام مانتر ہی ایک پرکار کی سپھرتی پیدا کرتا ہے۔ نہ کہ وہ لوگ بھی جن کو "بھارت" نام سے گھبراہٹ ہو۔ اور جن کا چت اس نام سے ہی ملین ہو جائے بھارتیہ کہلا سکتے ہیں +

پرتیک ہندو میں اس نام سے ہی ایک پرکار کی سپھرتی اُتپن ہوتی ہے۔ پرنتو کسی بھی انیہ جاتی میں اس نام سے چت میں کسی پرکار کی سپھرتی یا حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ انگریز کہ بھارت ورش میں اُتپن ہوئے ہیں اور جن کے ماتا پتا دونو ہی اُتپن ہوئے ہوں۔ بھارتیہ کہلانا پسند نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ جن کی ماں ہندو ہوں۔ وہ بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ اپنے کو انگریز نہ کہیں۔ ان کی اُتکٹ اِچھا یہی ہوتی ہے۔ کہ سمجھونہ وہ اپنے کو انگریز پرکٹ کریں۔ وہ تو وِوش ہو کر ہی اپنے کو "انڈین" نہ کہہ کر "اینگلو انڈین" ایسا پرکٹ کرتے ہیں۔ اسی پرکار ایک مسلمان بھی اپنے کو بھارتیہ کہلانا پسند نہیں کرتا۔ پرنتو وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنا سمبندھ عرب کے کسی دیش وشیش سے بتلائے۔ اور بتلاتا بھی ہے۔ جیسے انصاری۔ یونانی۔ غزنوی۔ بخاری۔ یدیپی وہ بھارت ورش کے رہنے والے نہیں۔ پرنتو ان کا سمبندھ بھارتیہ جاتی سے رہ چکا ہے۔ پھر بھی وہ اپنا سمبندھ جاتیتا سے توڑ کر مذہبی فرقہ بندی میں پڑ کر اس دیش سے اپنا سمبندھ کرنا چاہتے ہیں۔ جو کہ ان کے مذہبیت دھرم کے پرچار کا کارن ہے۔ ایسی اوستھا میں وہ بھی بھارتیہ نہیں کہے جا سکتے ہیں۔ پرنتو وہ کیول ایک سمپردائے وشیش ہی رہیں گے۔ جس سے کہ اُن کا سمبندھ ہے۔ اور جس کے لئے ان کا سروسو ارپن ہے +

بھارتیہ کیول وہ ہی کہلا سکتے ہیں۔ جو کہ بھارت میں اُتپن ہوئے ہیں۔ جن کے پتا اور پتا مہا آدی سناتن کال سے یہیں بس رہے ہیں۔ اور جن کا سمپورن سمبندھ اسی دیش سے ہے۔ اور جن کا انیہ کسی دیش سے سمبندھ نہیں ہے۔ اور نہ کسی انیہ دیش کو جا سکتے ہیں۔ بھارت ورش ان ہی کے پُرش وشیش کے نام سے پرسدھ ہے۔ اور بھارت ہی اُن کے لئے سب کچھ ہے۔ اسی بھارت کا دوسرا نام "آریہ ورت" ہے۔ اور اسی دیش کے لئے بھارتیوں کے پُرش منو یہ کہتے ہیں۔ کہ :۔

"کوشش کر کے ہر ایک کو آریہ ورت دیش میں رہنا چاہئے۔ اور اسی دیش کی شکشا ورسم و رواج و آہار و ویوہار سے انیہ دیشوں کو بھی شکشت ہونا چاہئے۔ اسی دیش کا گورو اُن کو اونچا بناتا ہے۔ اور اس یوگیہ کرتا ہے۔ کہ وہ اُنناہ پُورک اس دیش کی سبھیتا کو انیہ دیشوں میں پھیلا دیں۔ اور اپنے دلوں میں آدر دیویں" +

جاتیتا اور ساپردائکتا

جاتیتا کے پریمیوں کو یہ پرشن بھایہ بھیت کرتا ہے۔ کہ وہ کہیں ساپردائک نہ ہو جاویں اور میرے وچار میں اس پرشن کی سمسیا کو حل کرنے میں جاتیتا وادی اکثر بھول کرتے ہیں۔ ہندوؤں کی سنکھیا نُنتا اُن کا سوتو سپشٹ سدھ کرتا ہے۔ کہ بھارت ورش میں اسوقت ہندوستان میں مکھیہ جاتی ہندو ہے۔ اور کسی بھی پرجاتنتر شاسن میں ان کو ہی شاسن کا ادھیکار مکھیتا پراپت ہونا چاہئے۔ پرنتو جاتیتا وادی بھول سے ہندوؤں کو ایک سمپردائے مانتے ہیں۔ اور اپنے کو ہندو کہتے ہوئے بھی شرماتے ہیں۔ کارن کہ وہ کہیں ساپردائک نہ سمجھے جاویں۔ استو یہ وچار کیول بھرم پورن ہے۔ اگر ہندو جاتی سمپردائے ان بھی لی جاوے۔ جو کہ نتانت بھرم پورن ہے۔ تب بھی ہندوؤں کے ساتھ ان پرشنوں پر سہانو بھوتی پرکٹ کرنا وسہیوگ دینا ساپردائک (Communal) نہیں کہا جا سکتا۔ جو کہ سادھارنتیا ان سوتنتوں اور ادھیکاروں سے سمبندھ رکھتا ہے۔ جو کہ پرتیک منش کو بنا اس بات کے وچار کے کہ وہ کسی سمپردائے کا ہے پراپت ہیں۔ پرتیک منش کو یہ ادھیکار پراپت ہونا چاہئے۔ کہ وہ اپنے وشواس اور وچاروں کے انوکول ایشور کی اُپاسنا کر سکے۔ اور بنا دوسروں کے ادھیکاروں پر آکرمن کرتے ہوئے اپنا وشواس اور وچار دوسروں پر پرکٹ کرے۔ اس کے اتیرکت پرتیک منش دنیا کا پرچار اور وادویاد کے ناش کرنے کا ادھیکاری ہے۔ کسی بھی شاسک کو یہ ادھیکار پراپت نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اوپروکت منش کے ویکتی گت ایشور وشواس اور ودیا پرچار میں بادھا ڈال سکے۔ یدی بھاگیہ وش کوئی شاسک وراجیہ پدھتی بادھا ڈالے۔ تو اس کے وِرُدھ اندولن کرنا ساپردائک نہیں کہا جا سکتا۔ اور اندولن کرنے والے ویکتی کا سمرتھن کرنا سارے سنشٹ سمودائے کا کرتویہ ہوگا +

سنشٹ سمودائے کے لئے یہ وچار کرنا انوچت ہوگا۔ کہ ایسا اندولن کرنے والا ایک سمپردائے وشیش سے سمبندھ رکھتا ہے۔ ایسی اوستھا میں اُکت پرچار کے اندولن کو بڑی ساروبھومک۔ وسرو جاتیہ کہیں۔ تو یہ کبھی انوچت نہ ہوگا۔ اور تب اس کو جاتیہ کہنے میں کیا دوش ہو سکتا ہے؟ کسی بھی اندولن کے جاتیہ و ساپردائک سمجھے جانے کا نِربھر اس کے پرینام سے سپشٹ ہوتا ہے۔ یدی اندولن وشیش کا پرینام سارے دیش اور جاتی کے لئے لابھ دائک سدھ ہو۔ تو وہ اندولن ساپردائک نہیں کہلاوے گا۔ پرنتو یدی اس کا پرینام کیول کسی ایک سمپردائے وشیش کے لئے لابھ دائک سدھ ہوتا ہے۔ تو نسندیہ وہ ساپردائک کہا جاوے گا +

سمپردائے (Community)

سمپردائے کا ارتھ انگریزی میں "کمیونٹی" ہے۔ اور کمیونٹی سے کمیونل شبد بنا ہوا ہے۔ بھارت ورش میں سمپردائے سے مطلب کسی مت وشیش سے ہی لیا جاتا ہے۔ جیسے رادھا سوامی کے انویائی "رادھا سوامی سمپردائے" کے نام سے وکھیات ہیں۔ اور وہ سمپردائے ہندو جاتی و دھرم کے انترگت ہے۔ ویوہار میں ہم "ہندو جاتی" ایسا بولتے ہیں۔ پرنتو "رادھا سوامی جاتی" ایسا کوئی نہیں بولتا۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ جاتی بڑے کا اور سمپردائے چھوٹے کا نام ہے۔ اور چھوٹا بڑے کے انترگت ہوتا ہے +

ہندو جاتی و دھرم کے کچھ لوگوں نے اسلام دھرم کو سویکار کر لیا ہے۔ اس سے ایسے لوگوں کا سموہ بھی ایک سمپردائے وشیش ہے۔ وہ سموہ جاتی کے نام سے نہیں پکارا جا سکتا۔ پرنتو اس سموہ کو سمپردائے ہی کہا جاوے گا۔ انگریزی کے کمیونل شبد سے بھی یہی بات نردھارت ہوتی ہے۔ کمیونٹی شبد سے سمپردائے کا نام ہوتا ہے۔ وہ جاتی یا نیشن نہیں کہا جا

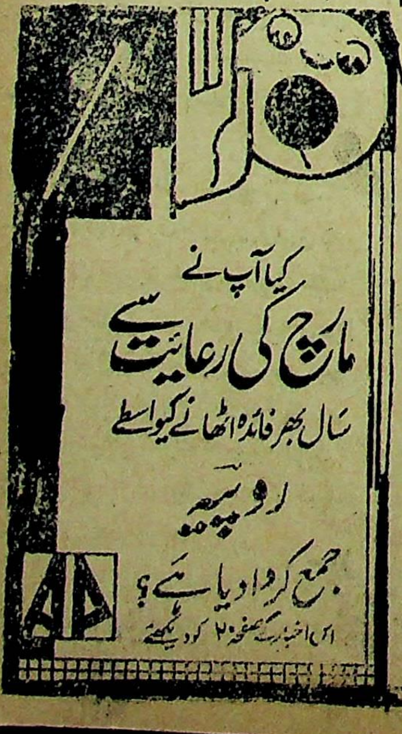

Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ افسانہ

مصوّر

از
امین حزیں
بہاولپوری

رزمی ایک مصوّر تھا۔ اگرچہ اس کے چہرے پر زمانے کی مخالفتوں اور تقدیر کی ستمگیوں کے نشان ہویدا ہو چکے تھے۔ لیکن اس کی موٹی سیاہ آنکھیں۔ خوب صورت گورا چہرہ اور گھنگھریالے بال ابھی تک اس کی جوانی کے ماتم میں سوگوار نہیں ہوئے تھے۔ اس کی طبیعت تنہائی پسند تھی۔ اس کے چھوٹے سے کمرے میں سکون اور خاموشی رہا کرتی تھی۔ جس میں اکثر وہ اپنی تصویروں کو خود ہی سراہا کرتا تھا۔ جن کا ایک ایک نقش اس کی سکون آمیز فطرت میں ولولۂ حیات پیدا کر دیتا تھا۔ وہ دوسروں کی ستائش کا خواہاں اور خوشامد کا متمنی نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک ایسا خالق تھا جو اپنی ہی مخلوق کی پرستش کرتا تھا۔ وہ ایک ایسا صناع تھا۔ جو خود ہی اپنی صنعت کا پرستار اور ثنا خواں تھا۔

جب شام کے سکوت میں دریا کے پار ماہی گیروں کے رنگین نغمے گونجتے۔ تو وہ ایک دم اپنے مغموم خلوت خانے میں اپنی نظریں تصویروں سے پھرا کر اِدھر اُدھر اپنے خاموش کمرے میں ڈالتا۔ پھر بے چین ہو کر سامنے والی کھڑکی کی طرف دیکھتا۔ جس میں ڈوبتے ہوئے سورج کی آتشیں کرنیں دریا کی بے تاب لہروں پر ناچتے ہوئے اس کے دل میں ایک مقدس ارتعاش پیدا کر دیتیں۔ ہاں! وہ اُن بیتاب لہروں کو دیکھتا جو چھوٹی چھوٹی کشتیوں کو اپنے رقص پر سلے ہوئے ایک غیر متناہی منزل کی طرف روانہ ہو جاتیں۔ ایک دردمند روح کی طرح جو لقا کی طرف مائل پرواز ہو۔

(۲)

رزمی خلاف معمول اپنے کمرے سے باہر نکلا — ایک بہار کی رعنائیوں سے مست بھنورے کی طرح جو دُور دُور سرسبز کھیتوں میں کسی کی تلاش میں چکر لگاتا ہوا پھولوں کے پاس جاتا ہے۔ اور اپنے بے چین دل کے سوالات کا جواب پانے کی کوشش کرتا ہے۔

وہ راوی کے کنارے پہنچ چکا تھا۔ آج بیساکھی کا دن تھا۔ تمام لوگ زرق برق کپڑوں میں ملبوس سیر و تفریح میں مصروف تھے۔ رزمی تنہا ایک درخت کے پاس کھڑا اس کی سرسبز ... پتیوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا کوئی ساتھی نہیں تھا۔ جو اپنے محبت بھرے الفاظ سے اس کی اجنبیت کو دُور کر دیتا۔ یا اس کو شریک عشرت بناتا۔

وہ اسی طرح اس درخت کے نیچے اپنی تنہا زندگی کی سوچوں میں کھویا ہوا کھڑا تھا کہ اچانک کسی نے اس کے تمام ہوش و حواس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ وہ مبہوت ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

ایک حسین دوشیزہ قریب سے گذر رہی تھی۔

رزمی کا تخیّل اس کے حسن کی گہرائیوں میں اُترتا چلا گیا۔ وہ چند لمحے خود فراموشی کے عالم میں رہا۔ پھر یک دم کسی غیر ارادی جذبہ کے ماتحت اس کے پیچھے ہو لیا۔

وہ خاموش چلا جا رہا تھا۔ اس کی نگاہیں اس کے حسین چہرے پر تھیں۔ اور اس کے دل میں وضع داری اور محبت کی ایک کشمکش تھی۔ جو کبھی اسے اپنے دل میں نادم کر دیتی۔ اور کبھی اسے اپنے مقصود کے حصول کی خوشی میں مستی کے ایک بحرِ بے کراں میں گم کر دیتی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آخر اس نے اس راز کو پا لیا۔ کہ حسن پریم کی دسترس سے باہر ہے۔ وہ واپس مُڑا اور خاموشی کے ساتھ اپنے کلبۂ احزاں کی طرف روانہ ہو گیا۔

(۳)

مدتیں گزر گئیں۔ رزمی کے سر کے بال سفید ہونے شروع ہو گئے۔ اس کے کمرے میں اب بھی وہی خاموشی تھی۔ اس کی تنہائی اب بھی ویسی ہی ہیجان انگیز تھی۔ مگر رزمی کی عادت اور فطرت میں ایک انقلاب آ چکا تھا۔ اب وہ دور دراز تک پھیلی ہوئی سرسبز چراگاہوں میں بہتے ہوئے دریا کے شفاف پانی اور اس کی بے قرار لہروں پر شفق کی سرخیوں میں اور اس کے کناروں پر رہنے والے لوگوں کے نغموں میں۔ گہری پیچ دار وادیوں میں اور انسان کے گھروں میں اپنی محبت کا راز نہیں ڈھونڈتا تھا۔ وہ اب باہر کسی کی تلاش میں نہیں جایا کرتا تھا۔ وہ اپنا دُرِ مقصود پا چکا تھا۔

اُس کے تصویر خانے میں ایک قدِ آدم تصویر تھی۔ جس پر ایک منقش پردہ پڑا ہوا تھا — ہاں یہی اس کی زندگی کا مقدس خواب تھا۔ جس کو اس نے ایک مدت تک دیوانہ وار تلاش کیا تھا۔ اب وہ اس کمرے کو بہشت سمجھتا تھا۔ جس میں اسے اپنی زندگی کی تمام رنگینیاں اپنی آغوش میں آئی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ وہ صبح سویرے اُٹھتا۔ نہاتا۔ اور ایک لمبا سیاہ چغہ پہن کر جسم کو خوشبو سے معطّر کرتا۔ جیسے کہ وہ اپنے مقدّس دیوتا کی پرستش کے لئے جا رہا ہے۔ اور پھر اپنے اس بہشتی کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیتا۔

تھوڑی دیر بعد اندر سے دَف اور جھانجھ کی آواز آنے لگتی — جیسے رزمی اپنے محبت کے دیوتا کو اپنے نغمات سنا کر خوش کر رہا ہے۔ یہ آواز لگاتار کافی دیر تک آتی رہتی۔ پھر ایک دم کسی کے گرنے کی آواز آتی — جیسے ایک پتھر کا بُت فرش پر گر پڑا ہے۔ اور رونے کی آواز آنے لگتی۔ جس کا تسلسل اکثر سسکیوں سے ٹوٹ جاتا۔

چند لمحات بعد وہاں ایک خاموشی طول خاموشی چھا جاتی۔ شام کے وقت دروازہ کھلتا اور رزمی ایک ضعیف رہروِ منزل کی طرح جو کسی نامعلوم منزل کی طرف رواں ہو باہر نکلتا۔

(۴)

آج رزمی حسب معمول اپنی "عبادت" سے فارغ ہو کر اپنے کمرہ سے نکلا کہ اسے کسی کے پاؤں کی آہٹ معلوم ہوئی۔

"رزمی مصوّر یہاں رہتا ہے؟"

ایک امیرانہ وضع کے آدمی نے ذرا تحکمانہ انداز میں پُوچھا۔

"جی ہاں۔"

رزمی نے متانت سے جواب دیا — "آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"میں ایک تصویر بنوانا چاہتا ہوں"۔ اجنبی نے آگے بڑھ کر کہا۔

"آئیے!" — رزمی نے یہ کہہ کر اُسے اندر بُلا لیا۔

جب وہ کمرے میں اسے اپنی مصوّری کے کمالات دکھانے لگا۔ تو اجنبی کی حیرتوں میں اضافہ ہونے لگا۔

اجنبی نے کہا — "آپ کی مہارت اور مصوّری کے کمال میں شک نہیں۔ اور یہی چیز مجھ کو آپ کے پاس لائی ہے۔ لیکن تصویر — جو تصویر میں بنوانا چاہتا ہوں۔ اس کا بنانا بالکل — بالکل ہی — ناممکن ہے۔ اور اگر — جیسا کہ میری آرزو ہے — بن جائے۔ تو وہ یقیناً فنِ مصوّری کا ایک معجزہ ہو گی۔"

رزمی نے متعجبانہ انداز میں پُوچھا — "ناممکن معجزہ! کیوں؟"

اجنبی نے ایک آہ بھرتے ہوئے جواب دیا — "کیونکہ جس کی تصویر مجھے بنوانا مقصود ہے۔ آہ! وہ اس دُنیا میں موجود نہیں —" کہتے ہوئے وہ پتلون کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ گویا وہ اِدھر اُدھر کی تصویروں کا جائزہ لیتے ہوئے اپنا غم غلط کر رہا ہے۔

رزمی کے "عبادت خانہ" کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا۔ اجنبی نے اس طرف پہنچ کر اتفاقی طور پر اندر جھانکا۔ آہ! بدبخت رزمی آج اسے ڈھانپنا بھول گیا تھا۔ تصویر کے چہرے پر ایک الوہی مسکراہٹ تھی۔ اس کے بائیں ہاتھ میں ایک زنجیر تھی۔ جیسے وہ کسی کی طرف پھینک رہی ہے۔ اور دائیں ہاتھ میں ایک پیالہ جیسے وہ کسی کو ادب سے پیش کر رہی ہے۔ اس کا آنچل ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ اور چہرہ بے نقاب ہو چلا تھا۔ مگر وہ اب دونوں ہاتھ مصروف ہونے کے باعث گھونگھٹ نکالنے کے ناقابل تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی قسمت آفریں احساس اور حیا نے اس کے چہرے پر کچھ بے چینی کے آثار ہویدا کر دئے تھے۔ نوجوان حیران اور مبہوت ہو کر تصویر پر اپنی نظریں گاڑ چکا تھا۔ جیسے اُسے اپنی زندگی کا کوئی کھویا ہوا خزانہ مل گیا ہے۔ اُسے اپنے آس پاس کی کچھ خبر نہیں تھی۔ وہ بے تابانہ دروازے کو کھولتا ہوا تصویر کی طرف بڑھا — جیسے کہ وہ اپنے خواب کی دُنیا میں گم ہو جانا چاہتا ہے۔

اب وہ تصویر سے مخاطب تھا — "میری پیاری زرینہ! تم یہاں کس طرح آ گئیں؟ — آہ! — بتاؤ..... اُس دُنیا سے؟ ...... کس طرح آ گئیں؟ تم کیا کر رہے ہو؟......؟" رزمی کانپ رہا تھا۔

"یہی ہے ...... میرے تصوّر کا صحیح پیکر ...... میرے خوابوں کی ملکہ .... میری بیوی ...... جس کی تصویر تم سے بنوانا چاہتا تھا۔"

"بیوی؟" — رزمی نے حیرت سے کہا۔

"ہاں۔" اجنبی نے کہا — "مگر تم نے یہ تصویر کیسے حاصل کی؟"

وہ ایک گہری سوچ میں پڑ گیا۔ اس کے

(بقیہ صفحہ ۱۹)

CC0, Gurukul Kangri

گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو

(لیکھک:- پنڈت ہری ونش جی ویدالنکار)

ہمیشہ آریہ جگت کو یہ دعبی بھاننی گیات ہوگا۔ کہ اس ورش گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا ۳۹ واں وارشک اُتسو ہے - ۱۰-۱ اپریل تک گوروکل کی شوبھا بھومی میں اپوروا اُتساہ اور دھوم دھام کے ساتھ منایا جاوے گا۔ آپ اس دن کی پرتیکھشا اُتسک نینوں دوارا ایک سال سے کر رہے تھے۔ وہ دن آنے ہی والا ہے۔ یہ جان کر ساری آریہ جنتا دشیشتیا پنجابی آریہ بھائیوں کے ہردہ میں ہرش اُمنڈ پڑے گا۔ ہمارا یہی رشیوں کی تپو بھومی اس پاپ پوری کی تپ بھومی ہیں۔ آپ کی ہرش ... اس سمیہ گوروکل کانگڑی سا سچا تیرتھ آپ کو ڈھونڈنے پر بھی اس ... پر نہ ملے گا۔ ادھونک تیرتھ تو آج ... کے اڈے بن گئے ہیں۔ گوروکل کا ... وانا درن اور ہمالیہ کے اُتنگ دھول شکھروں کے بیچ ویدستا سنرکا چنتن کتنا آنند دائی ہے۔ یہ آپ انوبھو کر سکے ہی ... اتنی سندر گنگا کی دھارا اور ...... پرکرتی کی انوپم شوبھا آپ کو ... پہاں سے اُپ لبدھ ہوگی۔ اور اس ... کی ذرا کلپنا کیجئے جب کہ ایسے پنیت ستھان پر گوروکل میں وارشک اُتسو ہوگا۔ ... آریہ سماج کے اُچیہ تم کوٹی کے سنیاسیوں ... کے اپدیش تھا دیا کھیان ہوں گے۔ سونے پر سہاگہ ہونا اسی کا نام ہے ... آپ سے ... نویدن ہے۔ کہ آپ ... اور اپنے بندھو۔ باندھو ... گوروکل اوشیہ پدھاریئے۔ آپ کے یہاں ... استھان۔ سنان۔ دھیان تھا ... سبھی باتوں کا سمو چیت پربندھ ... اور آپ کو کسی پرکار کا کشٹ نہ ہو۔ ... کیا جاوے گا ÷

... پرستھتیوں کے کارن اسس ... بہت سے ہوئے ہوگا۔ ... گرملک اور شکھشا پر بدلنے ... کہ اس مہتو پورن اُتسو کا وشیش ... پڑے گا۔ حیدرآباد سمیلن۔

سرسوتی سمیلن۔ وید سمیلن وشیش مہتو پورن ہوں گے۔ ۹-۱ اپریل کو دیکھشانت سنسکار ہوگا۔ اور ۹ سناتکوں کو اُپادھی پرمان کی جاوے گی۔ دیکھشانت بھاشن کے لئے یکیت پرسانند کے شکھشا منتری بابو سمپورنا نند جی سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ ہرش کا وشے ہے۔ کہ انہوں نے ہماری پرارتھنا سویکار کر لی ہے ÷

اوپر یکیت باتوں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے۔ ہم تو آپ سے یہی اپیل کریں گے۔ کہ پرتیک آریہ بھائی کو اپنے پریوار تتھا اشٹ متروں سہت اس مہوتسو میں آنا چاہیئے۔ اور اس سارے پروگرام کا لابھ لے کر ہی لوٹنا چاہیئے۔ انت میں ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ آریہ جنتا ادھک سے ادھک سنکھیا میں بھاگ لے کر گوروکل اُتسو کو پورن روپین سپھل بنانے کا پریتن کرے گی۔ اس اُتسو پر ہونے والے سمیلنوں کا نام نردیشی اس پرکار ہے ÷

وید سمیلن کا مہتو پورن ادھیویشن اندور کے پرسدھ وِدوان شری پنڈت دینا ناتھ جی شاستری کے سبھا پتتو میں ہوگا۔ ودیالیہ سمیلن کے پردھان مہاراج ادھیراج شاہ پور ادھیش ہوں گے۔ گاندھی واد تتھا سامیہ واد پر شری منظور علی سوختہ اور ایم۔ این رائے بولیں گے۔ سبھاپتی یو۔پی کے نیائے سچیو ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو ہوں گے۔ سنگیت سمیلن میں دہلی کے ماسٹر موہن اور ماسٹر مدن بھاگ لیں گے۔ اس کے اتیرکت حیدرآباد سمیلن کوی سمیلن اور سرسوتی سمیلن بھی ہوں گے ÷

گوروکل کانگڑی کے وارشک اُتسو پر "پرکاش" کی شاندار بھینٹ

"گوروکل انک"

باتصویر

قیمت ایک آنہ

۳۰ - مارچ کو نہایت سج دھج سے پرکاشت ہوگا

اس ورش "پرکاش" کا باتصویر گوروکل انک پچھلے انکوں سے بازی لے جائیگا۔ سوامی شردھانند جی کے چتر کے علاوہ گوروکل کانگڑی کی بلڈنگوں - برہم چاریوں و گوروکل کے دیگر وبھاگوں آدی کے سات آٹھ چتر بھی ہوں گے۔ گوروکل کانگڑی کا وستر ت ورنن ہوگا۔ اور اس کے سمبندھ میں پوری واقفیت مہیا کی جاوے گی۔ ہمارے دوسرے گوروکلوں اور کنیا گوروکلوں کے سنکشپت پریچے بھی ہوں گے۔ گوروکل شکھشا پرنالی سمبندھی وشیش لیکھ اور کویتائیں ہوں گی۔

یہ وشیش انک ہر طرح سے دلچسپ اور اُپیوگی ہوگا۔

ایجنٹ اور آریہ سماجیں

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھیج دیں۔ کیونکہ اگلا انک ہی گوروکل انک ہوگا ÷

مشتہرین اشتہار دے کر لابھ اُٹھاویں

مینیجر "پرکاش" لاہور

ویدک دھرم ہی دنیا کا بہترین دھرم ہے

ایک مشہور عیسائی مبلغ کا زبردست اعلان

ہندوستان کے دیہات کے ۲۲ لاکھ عیسائیوں کو ہندو بنانے کا عہد

پادری الیس کے غوری آف بیپٹسٹ مشن کمپونڈ کرسچن فرد لباغ دہلی نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت بھیجا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ہندو دھرم غیر ہندوؤں میں کتنا قبول ہوتا جا رہا ہے ÷ (ایڈیٹر)

"میں ویدک دھرم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہوں۔ کہ میں سالہا سال تک کسی ایسے مذہب کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ جو صحیح معنوں میں میرے قلب کو سکون عطا کر سکے۔ میں کامل دس سال تک مختلف مذاہب کا مطالعہ کرتا رہا۔ اور دس سال کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ صرف ویدک دھرم ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ جسے صحیح معنوں میں مذہب کہا جا سکتا ہے۔ ویدک دھرم کا ایک مقصد تمام جہان کے بندگان خدا میں وحدانیت و سنگھٹن پیدا کرنا ہے۔ وہاں ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ خدا کی مخلوق میں مساوات اور محبت پیدا ہو۔ اور لوگوں کے اخلاق کی اصلاح ہو۔ ویدک دھرم میں یہ سب کچھ ہے۔ ویدک دھرم میں عبادت اور صداقت بھی ہیں۔ اور ویدک دھرم میں خلق خدا کی خدمت بھی ہے۔ ویدک دھرم میں سوشل نظام کو برقرار رکھنے کی صلاحیت بھی ہے۔ ویدک دھرم ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کی پیروی کرنے کے بعد ایک انسان دین کے ساتھ دنیا بھی حاصل کر سکتا ہے۔ ویدک دھرم ہی کامیاب زندگی کی تعلیم ہے۔ اور یہ وہ تعلیم ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد دنیاوی اعتبار سے ایک انسان انتہائی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ میرا عقیدہ ہے۔ کہ ویدک دھرم ہی نوع انسان کے لئے بہترین نعمت ہے۔ جو لوگ وید اور وید کی تعلیم سے محروم ہیں۔ وہ میرے نزدیک انسانیت سے محروم ہیں۔ ہیں..... ۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء کی کسی تاریخ کو اپنا شدھی سنسکار کراؤں گا۔ جس کی تاریخ سے ہفتہ قبل بذریعہ اخبار مطلع کروں گا۔ اور یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو اپنی ملازمت سے بھی استعفیٰ دے دوں گا۔ اور میری دلی تمنا ہے۔ کہ ہندوستان کے بائیس لاکھ عیسائیوں کو ہندو بنانے کی کوشش کروں گا۔ اور یہ دکھا دوں گا۔ کہ ۱۹۴۰ء کی مردم شماری میں سبھی تعداد کم اور ہندو تعداد زیادہ ہوگی ÷

... Haridwar, Digitized by eGangotri

ہمارا دھرم سنگرام

(از شری سوامی ستیانند جی مہاراج)

گیان اور سچائی ہی پرم دھرم ہے۔ اس کا پالن کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ سچائی اپنی رکھشا کے لئے قربانی چاہتی ہے۔ جب تک ستیہ کے لئے قربانی نہ ہو ستیہ کا اظہار نہیں ہوتا۔ ستیہ کہتا ہے کہ آپ اس کے لئے یگ کریں۔ پچھلے زمانہ کے پرشوں میں یہ صفت ہوا کرتی تھی۔ کہ وہ سچائی پر سر مٹا کر لیتے تھے۔ اس سلسلہ میں ...... گرو ہٹوں۔ جاٹوں اور سکھوں کی مثال قربانیوں کی مثالیں بیشمار ہیں جو دی جا سکتی ہیں۔ جو سچائی بسرتی نہ جائے۔ وہ ایسے دھن کی طرح ہے۔ جو زمین میں دبا ہوا ہو۔ اور اس کا مالک دھنی ہونے کے باوجود بھوکا مرتا ہو۔ سچائی کے لئے جب بھی منشیوں نے آگرہ کیا۔ ہمیشہ سچائی کی فتح ہوئی۔ مہاتما گاندھی کے طریقہ میں آخر برائی کیا ہے۔ اس کا کارن کیا ہے۔ کہ تری پوری میں آپ نے دیکھ لیا۔ جنہوں نے صدر کو ووٹ دئے۔ وہی کہہ رہے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کے ہاتھ میں باگ ڈور دے دو۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ لوگوں کو نشچے ہو چکا ہے۔ کہ ایک ہی آدمی ہے۔ جو ہمارے جہاز کو مصائب سے نکال کر کنارے پر لے گیا ہے۔ اور یہ شکتی ہے مہاتما گاندھی میں ستیہ اور آہنسا کی۔ یہی وجہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ ان کا آدر کرتی ہے۔ راج کوٹ میں بھی سچائی کی فتح ہوئی۔ گذشتہ اور موجودہ اتہاس صاف کہتے ہیں۔ کہ سچائی کی وجے ہوتی ہے۔ لیکن وجے پانے کے لئے سچائی کی ڈرگا۔ سچائی کی بھگوتی اور شکتی بلیدان چاہتی ہے۔ اسی طرح حیدر آباد کا سنگرام ستیہ کا سنگرام ہے۔ اس میں دشمنی چھین ماتر بھی نہیں جہاں لوگوں نے سچائی کا اظہار کرتے ہوئے بادشاہوں کے سچائی کو دبانے والے احکام ماننے سے انکار کر دیا۔ وہاں بادشاہوں کو سچائی کے سامنے جھکنا پڑا۔ یہ ہمارے امتحان کا وقت ہے۔

ہمیں سچائی کا اظہار کرنے کے لئے کوئی برا شبد تک کسی کے خلاف نہ کہنا چاہئے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ریاست میں جو پرانے اور بوسیدہ قانون کے کیڑے ہیں۔ ان کو دور کر دیا جائے۔ ادھر بجلیاں اور جیلیں ہیں۔ اور ادھر تمہارا بھی بھلا اور ہمارا بھی بھلا کی پکار ہے۔ یہ یدھ محبت اور پریم کا یدھ ہے۔ جو اس پریم اور دھرم یدھ کو کسی انسان یا مذہب کے خلاف کہتا ہے۔ وہ انسانوں اور بھگوان کا اپرادھی ہے۔ یہ یدھ بہت پوتر ہے۔ ایسا اوسر بھاگوں کو ہی ملا کرتا ہے۔ ابھاگیوں کو نہیں ملتا۔ بھاگیہ شالی ہیں۔ وہ نر ناری جو ایسے یدھ میں سر اونچا کرنے چلتے ہیں اس یدھ میں کسی سے کوئی جھگڑا نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی کے مذہب پر کوئی بھی پابندی عائد نہ ہو۔ اگر میں دیا ند گیتا کو پڑھتا ہوں۔ ہون کرتا ہوں۔ تو مجھے اس کی آزادی ہو۔ اگر میں کہتا ہوں۔ کہ الٰہ جو میں آپ کے آگے سر جھکاتا ہوں۔ تو اس میں بادشاہوں کا کیا نقصان ہے؟ ہم مالیہ کی ادائیگی سے کبھی کو منع نہیں کرتے۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے دیوتا کی پوجا کرنے دو۔ اگر میں اپنے دیوتا کو مانتا ہوں۔ تو بادشاہی کی گاڑی کیسے اٹک جاتی ہے؟ اس بات کو تو ایک مبتدی بھی سمجھ سکتا ہے۔ لیکن آشچریہ ہے۔ کہ ایک حکومت یہ بھی نہیں سمجھ سکتی۔ مجھے حیرانی ہے۔ کہ کیوں مذہبی لوگ حیدر آباد کے متعلق ہندوؤں کی بات نہیں سمجھتے۔ جو آزادی دوسرے ملکوں میں تمام مذاہب کو حاصل ہے۔ وہ آزادی نوے فیصدی ہندوؤں کو حیدر آباد میں کیوں نہ ملے۔ جو قانون وہاں مندر بنانے۔ ہون کرنے کی آزادی نہیں دیتے۔ وہ بوسیدہ اور گندے ہیں۔ ان کو پھینک دینا چاہئے۔ ستیاگرہ کرنے والے ہون کرنا چاہتے ہیں۔ ہون میں بم نہیں ہوتے۔ صرف سامگری ہوتی ہے۔ جس میں سے سگندھی آتی ہے۔

راج نیتک کھشیتر کا اولوکن کرنے سے پتہ چلے گا۔ کہ اس وقت بھارت میں تین بڑے راج نیتک نیتا ہیں۔ سب سے بڑے مہاتما گاندھی ہیں۔ ان سے بڑا نیک اور سچا کوئی نہیں۔ ان کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو اور بابو راجندر پرشاد۔ اور یہ تینوں ہی دھارمک آزادی کے حق میں ہیں۔ جگت گرو شنکر آچاریہ جی کی ہندوستان میں وہی پوزیشن ہے۔ جو یورپ میں پوپ کی ہے۔ وہ بھی اس دھرم یدھ میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ اگر ضرورت پڑی۔ تو وہ دس لاکھ سادھوؤں کو ساتھ لے کر میدان میں نکل آئیں گے۔ سادھو کیا گرہستی بھی لاکھوں کی تعداد میں وہاں جائیں گے۔ اس وقت تمام دکھشن ہمارا نت بلا رہا ہے۔ یہ کام کیول اکیلے پنجاب پر ہی نہیں۔ اس یگیہ میں قربانی دینی چاہئے۔ دھن دینا چاہئے۔ ایسے بوڑھے جو چیونٹی کو مارنا بھی پاپ سمجھتے ہیں جیل میں پڑے تپ کر رہے ہیں۔ مگر کوئی سیاسی لیڈر اس پرکار کا کشٹ اٹھا رہا ہوتا۔ تو اس کے لئے زبردست ایجی ٹیشن ہوتی۔ وہ ستیاگرہی خاموشی سے سختیاں جھیل رہے ہیں۔ سچے جیل میں "ادم" کا شبد اچارن کرتے ہیں۔ ان کو کوڑے مارے جاتے ہیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ ہندوستان کی جنتا کیوں فرقہ وارانہ معاملات کو ترک کر کے اس دھارمک معاملہ میں آواز نہیں اٹھاتی۔ نہ اٹھائے۔ سچائی آخر سچائی ہے۔ اس کی فتح ضرور ہوگی۔ اور ہوگی بھی بہت شیگھر۔ جو لوگ جیل جا ...

سورگیہ پنڈت کشیم کرن داس ترویدی

بقیہ صفحہ ۱۰

جب میں ایم۔ اے کی ڈگری لینے گیا تھا۔ تو پنڈت جی نے اتھرو وید کا پہلا کانڈ چھپایا تھا۔ ۱۹۱۸ء میں میں نے ایک دن کہا۔ "پنڈت جی آپ تو اتنے بڑھے ہیں۔ کیا اتھرو وید کا بھاشیہ سماپت کر سکیں گے"۔۔۔ وہ یہ سن کر ہنس پڑے۔ ایشور کی کرپا سے وہ نہ کیول اتھرو وید ہی سماپت کر سکے۔ اپی تو گوپتھ کا بھی بھاشیہ سماپت کر دیا۔ اس کے پشچات ایتریہ براہمن آرمبھ ہوا۔ پرنتو دس بارہ سال سے ان کی دِرشٹی بہت کم ہو گئی تھی۔ اور وہ دو گھنٹے تک بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے۔ انتہ کاریہ بیچ میں ہی چھوڑنا پڑا۔ پچھلے اکتوبر میں ہی انہوں نے اپنی ایک لیکھ کی پتر آدمنی کرنے کے لئے کلا پرلیس پریاگ میں بھیجی تھی۔ جو "شُدّ" نہ ہونے کے کارن چھپ نہ سکی۔ جب میں ان سے پور میں ملا۔ تو انہوں نے شکایت کی ۔۔ کیوں جی! تم نے ہماری پستک کیوں نہیں چھاپی؟ ۔۔ میں نے کھشما مانگی۔ کیونکہ "شُدّ" نہ تھے۔ اب انہوں نے مجھے پور میں ہی چھاپنے کا پربندھ کر لیا تھا۔

شری پنڈت جی کے اتھرو وید بھاشیہ میں بہت سی گن ہیں۔ جن کو پڑھنے والوں نے دیکھا نہیں۔ پنڈت جی کے فٹ نوٹ اور شبدوں کی ویتپتیاں بہت ہی اپیوگی ہیں۔ ان سے مجھ کو بہت سہائتا ملی ہے۔ مجھے کئی اشتھل ہیں ان کا بھاشیہ اتی عمدہ چسن پرتیت ہوتا ہے۔

شری پنڈت جی بڑے سرل سوبھاؤ کے تھے۔ ایک دن پراتہ کال میں نے اپنے گھر کا دروازہ کھولا۔ تو دیکھتا کیا ہوں۔ کہ پنڈت جی بھومی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کھشما مانگی۔ اور کہا ۔۔ آپ نے پکارا کیوں نہیں؟ ۔۔ کہنے لگے ۔۔ میں ابھی آیا ہوں۔ ٹھیک کر بیٹھ گیا۔ شری پنڈت جی آریہ سماج چوک پریاگ کے بہت دنوں تک پردھان رہے۔ وہ ٹوکرگڑھ سے جو دو میل ہے پیدل سماج میں آیا کرتے تھے۔ ان کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ اتنے بڑے ودوان ہیں۔ وہ اپنی ودیا کو پرکاشت کرنے کا ڈھنگ نہیں جانتے تھے۔ ویاکھیانوں میں بھی وہ چار سیدھی سادی باتیں کہہ دیا کرتے تھے۔ نمک مرچ لگانا نہیں آتا تھا۔ گورو کل کانگڑی کے اُتسوؤں پر کئی بار سبھاپتی رہے۔ اور موک بھاشن کبھی۔ پرنتو ڈینگیں کبھی نہیں ماریں۔ شری پنڈت جی آریہ سماج کے ایک انمول رتن تھے۔ آریہ سماج مندر چوک پریاگ اور ودیا بھون۔ ہائی سکول پریاگ کے بھونوں کی آدھار شِلا شری پنڈت جی کے کروں سے ہی رکھی گئی تھی۔ اور ایشور کی کرپا سے یہ دونوں سنستھائیں پھول پھل رہی ہیں۔ ۔۔ پیمنٹ کے سمے پنڈت جی نے فرمایا کہ ۔۔ اب تو چلنے کے دن ہیں۔ ۔۔ میں نے ہنس کر کہا ۔۔ ابھی تو "جیویم شرد شتم" میں کچھ درش شیش ہیں۔

آریہ سماج کا دھرم یدھ

بقیہ صفحہ ۹

سر اکبر حیدری نے ایک بار پھر وہی پرانی بات دوہرائی ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے آپ کو اُن نیموں کے آدھین نہیں رکھنا چاہتا۔ جو باقی سب مت متانتروں پر لاگو ہیں"۔ حیدر آباد ریاست کی ایک پرانی چال ہے۔ کہ قانون بنائے تو سب کے لئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا پریوگ کیول غریب ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کے لئے ہی ہوتا ہے۔ اُداہرن کے طور پر جلوسوں کے قانون کو لیجئے جلوس نکالنے کی سبھی کو آگیا لینی پڑتی ہے۔ لیکن جب آریہ سماج اپنے سالانہ جلسوں پر جلوس نکالنے کی پراتھنا پیش کرتا ہے۔ تو سرکار کا اُتر یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ جلوس نئے ہیں۔ ان کی اجازت نہیں مل سکتی۔ بھلا آریہ سماج کو سماپت ہوئے ہی جب تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ تو اُس کے جلوس پرا چین کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس نوین اور پراچین کے جھگڑے میں آریہ سماج کے جلوس نکلنے ہی نہیں پاتے۔ اسی پرکار دوسرے قانون بھی ایک نہ ایک بہانے کے آدھار پر آریہ سماج کے لئے اسی پرکار برتے جاتے ہیں۔ جس سے آریہ سماج کے پرچار کو روکا جاوے۔ اور ہندوؤں میں جو جاگرتی پیدا ہو رہی ہے اسے نہ لانے دیا جاوے۔

لالہ خوشحال چند ایک سو ساٹھ ستیاگرہیوں سمیت گرفتار

(شولاپور ۲۲- مارچ) آج صبح آریہ ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر اور اُن کے جتھہ کے ساتھ جانے والے ایک سو ساٹھ ستیاگرہیوں کو ہون یگیہ کے بعد نہایت شان سے وداع کیا گیا۔ دیویوں نے اُن کی آرتی اُتاری اور تلک لگائے۔ روانگی سے پہلے سرکردہ کانگرسی لالہ کیشولال دیر چند کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں دس ہزار اشخاص نے شرکت کی۔ انہیں ہاروں سے لاد دیا گیا۔

گلبرگہ سٹیشن پر پہنچنے پر انہیں ریاست سے باہر چلے جانے کا نوٹس دکھایا گیا۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ جس پر انہیں اور دوسرے ستیاگرہیوں کو ۵ لاریوں پر بٹھا کر تھانے لے جایا گیا۔ ستیاگرہی آریہ سماجی نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس کے ایک سو سپاہی تعینات تھے۔

وار کونسل کا تقرر

پبلک جلسہ میں لالہ خوشحال چند نے ایک زبردست تقریر کرنے کے بعد وار کونسل کے تقرر کا اعلان کیا۔ مندرجہ ذیل اصحاب اس کونسل کے ممبر ہوں گے:- سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ دیوی چند جی ایم-اے۔ لالہ شو دیال جی ایم-اے۔ شری وشوا ناتھ جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ مسٹر ہرلیشی چندر۔ شری بنسی لال جی وکیل۔ آپ نے باضابطہ طور پر پنڈت دھریندر شاستری کو چوتھا۔ اور بہار کے پنڈت دیو برت کو پانچواں ڈکٹیٹر مقرر کیا۔

گرفتاری سے پہلے لالہ خوشحال چند کا بیان

ساڑھے تین ہزار آریہ ریاست کی مختلف جیلوں میں جا چکے ہیں۔ اور آج چندرماں کے پرتنہ نئے سال سے پہلے دن جسے تمام مہاراشٹر میں مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اور جس دن بہت خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ میں دو سو مزید ستیاگرہیوں کی معیت میں ان ویروں کے ساتھ شامل ہونے کے لئے جا رہا ہوں۔ تاکہ نظام گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا جائے۔ کہ آریہ سماج اس وقت تک چین نہ لیگا۔ جب تک کہ اس کے دھارمک مطالبات منظور نہ کئے جائیں گے۔ چکنی چپڑی باتیں اور آنے والی "اصلاحات" کے جھوٹے وعدے ہمیں اپنی جد وجہد سے ذرا بھی ادھر اُدھر نہیں کر سکتے۔ زیادہ سخت گیری کی دھمکیاں ہمیں اس پُرامن دھارمک جنگ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹا سکتیں۔ میں پھر اس بات کو دوہراتا ہوں۔ کہ جب تک ہمارے مطالبات کو مکمل طور پر منظور نہ کیا جائے گا۔ ہم مطمئن نہیں ہوں گے۔ میں زوردار الفاظ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جب ہماری فتح ہو جائے گی۔ ہماری جنگ ختم ہو جائیگی۔"

شام للت پور پہنچیں گے۔ اس کے بعد شولاپور کو جائیں گے۔ راستہ میں تمام سٹیشنوں پر ان کے سواگت کا شاندار انتظام کیا گیا ہے۔

پران جائیں پر دھرم نہ جائے

(شولاپور ۲۱- مارچ) سکریٹری جتھا امرتسر کے ایک نوجوان ستیاگرہی جانے کشن چند کو ان کے پتا لالہ فقیر چند سود کی طرف سے ذیل کی چٹھی موصول ہوئی ہے:-

"برخوردار کشن چند چرنجیو رہو۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ تمہارا شہیدی جتھا ۲۲- مارچ کو ستیاگرہ کرنے کے لئے لالہ خوشحال چند جی کے ساتھ جا رہا ہے۔ یہ تمہارا امتحان ہے۔ اس میں اپنے ماتا پتا کے دودھ کا خیال رکھنا۔ تمہاری عزت سے ہماری اور ہمارے خاندان کی عزت ہے۔ معافی ہرگز نہ مانگنا۔ ہم تم کو بخوشی تمام دھرم یُدھ میں شامل ہونے کی آشیرباد دیتے ہیں۔ ہندو دھرم کی فتح ضرور ہوگی۔ مر جانا مگر دھرم سے ہرگز نہ گرنا۔ تمہاری ماتا اور بہن کی بھی یہی خواہش ہے"۔

لاہور میں تیسرا "حیدرآباد ڈے"

(لاہور ۲۲- مارچ) آج آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی خورسند کی آگیا انوسار لاہور کے ہندوؤں نے "حیدرآباد ڈے" بڑے اُتساہ اور جوش سے منایا۔ اس سلسلہ میں شام کے ۷ بجے بریڈلا ہال میں مسٹر اے۔ ایس۔ ستیارتھی کی صدارت میں پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ کی فضا ویدک دھرم کی جے۔ حیدرآباد ستیاگرہ کی جے کے نعروں سے معمور تھی۔ ڈاکٹر ستیہ پال۔ مہاشہ کرشن۔ سردار ہربجن سنگھ۔ باندہ سنت رام۔ پنڈت دتاتریہ پرشاد۔ سوامی وجے کمار کے دھواں کیان ہوئے۔ ۲۵ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا آریہ سماج سنت نگر کی طرف سے روانہ کیا گیا۔ اس میں ایک سکھ بھائی سردار نہال سنگھ بھی ہیں۔ آج لاہور کی ڈی۔ اے۔ وی سنستھائیں بند رکھی گئیں۔

ہفتہ کی ڈائری

— جرمنی نے چیکو سلوواکیہ اور میمل پر اور ہنگری نے روتھانیہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز لتھانیہ کو ۴۸ گھنٹے کا نوٹس دیا گیا ہے۔

— رومانیہ نے جرمنی کے حملہ کے خطرہ سے فوجی پیش بندیاں شروع کر دی ہیں۔

— برطانیہ۔ فرانس اور روس جرمنی کے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔

— ۹ یوروپین ممالک کی کانفرنس ہونے والی ہے۔ جس میں ترکی اور یونان بھی شامل ہوں گے۔

— چیکو سلوواکیہ کے بعد رومانیہ کی باری ہے۔ جرمنی فوجیں مشرق کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

— برطانیہ۔ فرانس اور روس نے مشترکہ اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی نے پھر حملہ کیا تو جنگ چھڑ جائے گی۔

— جاپان پارلیمنٹ نے اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

— افواہ ہے۔ کہ فرانس اٹلی کو نوآبادیات دینے کو تیار ہو گیا ہے۔

— اگر جنگ شروع ہوئی۔ تو ہنگری ڈکٹیٹروں کا ساتھ دے گا۔

— برطانیہ نے اسلحہ بندی کے پروگرام میں زبردست اضافہ کا فیصلہ کر لیا ہے۔

— ہر ہٹلر اور مسولینی میں باہم بداعتمادی پیدا ہو گئی ہے۔

— خواجہ حسن نظامی و امام جامع مسجد کو دھمکی دی گئی ہے۔ کہ علماء کو گالیاں مت دو۔ ورنہ مولانا مظہرالدین کی طرح قتل کر دئے جاؤ گے۔

— شکروار سے "ادم منڈلی" کے خلاف ستیاگرہ شروع ہو جاوے گا۔

— صوبہ سرحد میں شراب کی قطعی ممانعت کا وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔

— مہاتما گاندھی کی ہدایت پر جے پور کا ستیاگرہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

— یکم جولائی سے لاہور میں ہاؤس ٹیکس لگ جائے گا۔

— لاہور میونسپلٹی کے نئے ٹیکسوں کے خلاف عورتیں ستیاگرہ کریں گی۔

— امرتسر میں فساد کے سلسلہ میں ماخوذ ۵۳ ہندوؤں کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا گیا۔

— یکم اپریل سے انکم ٹیکس ایکٹ پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

پنڈت مکتی رام شولاپور کو

(راولپنڈی ۲۱- مارچ) ۲۵ آریہ ویروں کا ایک جتھا زیر سرکردگی پنڈت مکتی رام آچاریہ گورو کل پوٹھوہار آئندہ اتوار کو یہاں سے شولاپور روانہ ہوگا۔

لکھنؤ میں چوتھے ڈکٹیٹر کا سواگت

(لکھنؤ ۲۱- مارچ) آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر جی ۱۷- مارچ کی صبح کو لکھنؤ پہنچے۔ آپ کا شاندار سواگت کیا گیا۔ شام کو آریہ سماج میں ہندوؤں کی ایک وراٹ سبھا ہوئی۔ جس میں ۵ ہزار سے زائد اشخاص (۱۶۰۰) شریک ہوئے۔ آپ کی سیوا میں سولہ سو روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ ۹۱۱ روپے کا ... گیت دان شاستری جی کے ایک بھگت نے دیا۔

گیارہ جتھے ستیاگرہ کیلئے روانہ

(شولاپور ۲۱- مارچ) آریہ ستیاگرہ کے مرد گیارہ جتھے (۴۸۰ سے لے کر ۹۳۰) ستیاگرہ کرنے کے لئے ریاست حیدرآباد کے مختلف مقامات کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ سانگلی کا ایک بھاری جتھا شام روانہ ہو رہا ہے۔ گلبرگہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں سوامی کالی ... والے پرچار کر رہے ہیں۔ ہر روز جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ نانگا کی اطلاع ہے۔ ... کے جتھے کو گرفتار کر لیا گیا۔ ستیاگرہیوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید اور ... روپیہ جرمانہ کا حکم ہوا ہے۔ دو ... ہیوں کے خانگی مال کی قرقی کر کے جرمانہ وصول کیا گیا۔

ایک لاکھ آنہ جمع کرنیکی پرتگیا

شریمتی دروپدی دیوی نے حیدرآباد ستیاگرہ ... کے لئے ایک لاکھ آنہ جمع کرنے کی پرتگیا کی ہے۔ اس مقصد کے لئے سارے پنجاب کا دورہ کرنا شروع کیا ہے۔

آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر کا پروگرام

(دہلی ۲۱- مارچ) آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو شری دھریندر جی شاستری کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

۲۲- مارچ کو صبح دس بجے اٹاوہ ریلوے سٹیشن سے گاڑی میں سوار ہو کر ۹ بجے رات ... پہنچیں گے۔ اور ۲۳- مارچ کو صبح سات بجے ... سے سوار ہو کر ساڑھے پانچ بجے

...ction, Haridwar, Digitized by eGangotri

نظام کا اسلامیہ کالج پشاور کو ڈیڑھ لاکھ

(حیدرآباد (دکن) ۲۰ - مارچ) معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام صاحب حیدرآباد (دکن) نے اسلامیہ کالج پشاور کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ مالی امداد دی ہے ÷

مزید پانچ جتھے

(شولاپور ۱۹ - مارچ) مندرجہ ذیل ۵ جتھے کل یہاں پہنچ جائیں گے:-

(۱) ٹھٹھکا والی (فیروزپور پنجاب) کا جتھا ÷ (۲) خاص فیروزپور کا جتھا (۳) بریلی سے دس ستیاگرہیوں کا ایک جتھا ÷ (۴) شہر مدراس کا جتھا ÷ (۵) امرتسر کا جتھا جو ۱۲ - مارچ کو امرتسر سے روانہ ہوا تھا ÷

ہندی کا اخبار رکھنے پر گرفتار

(ہنگولی (ریاست حیدرآباد) ۱۹ - مارچ) ریاستی پولیس نے ایک ہندو پنساری گنپت گوبند کو گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے اپنی دکان میں جو ردی رکھی ہوئی تھی۔ اس میں سے ایک ہندی اخبار کا پرچہ برآمد ہوا تھا ÷

ریاست حیدرآباد کیلئے ۱۰۱ سکھوں کا جتھا

(امرتسر ۲۰ - مارچ) کل شام پنجاب سکھ نوجوان جتھے کا اجلاس زیر صدارت سردار دیر سنگھ ویر منعقد ہوا۔ امرتسر سے ایک سو ایک سکھوں کا جتھا زیر سرکردگی سردار ویر سنگھ ویر حیدرآباد روانہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور شرومنی اکالی دل سے اجازت طلب کی گئی ÷

حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے اپیل

مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سماج لوہ گڑھ، حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے مندرجہ ذیل اپیل کی ہے:-

"۲۲ - مارچ کو آریہ ستیاگرہ سمتی کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند حیدرآباد میں ستیاگرہ کریں گے۔ ستیاگرہ کو سپھل بنانے کے لئے اس دن دل کھول کر والنٹیر اور دھن دے کر اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ اور جو والنٹیر ستیاگرہ کے لئے نام لکھوانا چاہیں وہ مجھے ملیں" ÷

پونہ سے ۱۶ ویں جتھا کی روانگی

(پونہ ۱۶ - مارچ) پونہ سے ہندو سبھا کا سولھواں جتھا احمدآباد کے راستے تعلقہ پھنسیاں (ریاست حیدرآباد) روانہ ہو گیا ہے ÷

لپسد کے محاذ کا افتتاح

۱۳ - مارچ کو لپسد میں شبری کا اُدگھاٹن کر دیا گیا۔ جس میں وہاں کے پرتشٹھت سجن آمنترت کئے گئے تھے۔ آرنبھ میں ہون کیا گیا۔ اُپستھت سجنوں کا پان سپاری سے سواگت کیا گیا۔ آریہ سماج کے پردھان شری دلیپ سنگھ جی دکیل۔ ستیاگرہ سمتی کے سدسیہ شری سکھ لال جی دکیل اور شری آر - سی مسانیا جی کا دیاکھیان ہوا۔ جس میں ستیاگرہ سنگرام کس کارن سے چلایا گیا۔ یہ بتلایا۔ اور سمست ہندو بھائیوں کو اس میں بھاگ لینے تتھا دھن جن سے سہایتا دینے کی اپیل کی گئی ÷

اپریل کو "جھنڈا دوس" مناویں

آریہ ستیاگرہ شولاپور کی اور سے تمام راجیہ انترگت سمست آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۵ - اپریل کو سمست آریہ بھونوں پر اوم کا جھنڈا لہرا دیں۔ اور یگیہ کریں۔ یدی کسی ستھان پر آریہ بھون نہ ہو۔ اور خالی زمین ہی ہو۔ تو وہاں پر کھشت آدی پر ہی جھنڈا لہرائیں۔ اور وہاں کے آریہ سماجی بھائی اس ستھان پر ہون یگیہ کریں ÷

(خوشحال چند تیسرے ڈکٹیٹر)

۲۵ ہزار روپیہ اکٹھا کریں گے

بڑودہ سے شری آنند پریہ جی سوچت کرتے ہیں۔ کہ یہاں سے شولاپور ستیاگرہ کے لئے سو روپیہ ماسک سہایتا بھیجنے کا پربندھ ہو گیا ہے ÷

آریہ کمار سبھا کی اور سے ۲۵ ہزار روپیہ اکٹھا کرنا آرنبھ کر دیا گیا ہے۔ ایک ہزار دیکتیوں سے پچیس پچیس روپے لئے جائیں گے۔ پرچارک اس کاریہ میں لگا دئے گئے ہیں ÷ والنٹیر بھیجنے کا بھی کاریہ آرنبھ کر دیا گیا ہے۔ شیگھر ہی بھیجے جاویں گے۔ گجرات میں شنے شنے اُتساہ بڑھ رہا ہے ÷

مزید جتھے شولاپور میں

(شولاپور ۲۰ - مارچ) پرسوں مزید ستیاگرہی جتھے یہاں پہنچے۔ ان میں ایک آریہ اناتھالیہ بریلی کا جتھا ہے۔ جس میں دس ستیاگرہی ہیں۔ دوسرا نرکٹیاگنج (بہار) کا۔ جس میں چھ ستیاگرہی ہیں۔ دو جتھے ریاست حیدرآباد سے یہاں پہنچے ہیں ÷

ہریانہ سے ایک سو والنٹیروں کا جتھا

(روہتک ۲۰ - مارچ) آریہ ستیاگرہ حیدرآباد میں حصہ لینے کے لئے شری پنڈت رام چندر جی آچاریہ گوروکل بھینسوال پہلے ڈکٹیٹر ستیاگرہ سمتی ہریانہ (روہتک) کے ساتھ ایک سو ستیاگرہیوں کا جتھا جس میں گوروکل بھینسوال کے برہمچاری اور سناتک ہوں گے لگ بھگ ۱۵ - اپریل کو شولاپور - ہا ۔۔۔ سے پہلے آچاریہ جی سارے رہتک کا دورہ کریں گے۔ اب تک پانسو روپیہ جمع ہو چکا ہے ÷

لالہ خوشحال چند کو شاندار الوداع

(شولاپور ۲۱ - مارچ) کل رات مقامی آریہ سماج کی طرف سے ان ستیاگرہیوں کو شاندار الوداع کہا گیا۔ جو ۲۲ تاریخ کو تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے جا رہے ہیں۔ ستیاگرہیوں کو ہار اور اوم کے جھنڈے دئے گئے۔ اور ان کے مشن کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کی گئی ÷

لالہ دیوی چند شولاپور میں

(شولاپور ۲۱ - مارچ) لالہ دیوی چند آریہ لیڈر پنجاب کا ان کے یہاں پہنچنے پر آریہ والنٹیروں اور دیگر ہندوؤں کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ÷

حیدرآباد ستیاگرہ کمیٹی کا قیام

۱۹ - مارچ کو لاہور کے آریہ بھائی گورودت بھون میں اکٹھے ہوئے۔ اور لاہور میں حیدرآباد ستیاگرہ کے کام کو زیادہ جوش اور اُتساہ سے چلانے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ اس کمیٹی میں لاہور کی سب آریہ سماجوں کے پردھان و منتری پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ۔ پرنسپل مہر چند۔ مہاشہ کرشن۔ ڈاکٹر فقیر چند دیو۔ پاندہ سنت رام۔ پنڈت رام گوپال۔ ڈاکٹر گوربخش رائے۔ شری یت ستیاورتی۔ کویراج ہرنام داس۔ شری یت سرداری لال۔ اور شریمتی پورن دیوی۔ شریمتی جانکی دیوی۔ شریمتی ست دیوی۔ اور لاہور کی استری سماجوں کی پردھانا دیویوں کو اس کمیٹی میں لیا گیا ہے ÷ اس کے علاوہ سکھ بھائیوں۔ سناتن دھرم سبھا۔ اور مہاویر دل کے کاریہ کرتا بھی شامل ہوں گے ÷

ستیاگرہ کانفرنس منٹگمری

۲۰ - مارچ کو منٹگمری میں ڈسٹرکٹ حیدرآباد کانفرنس زیر صدارت مہاشہ کرشن منعقد ہوئی۔ جس میں پنڈت دنا نرپرشاد بھی شریک ہوئے۔ انہیں ایڈریس دیا گیا۔ پنڈت منسا دیو کا لیکچر ہوا۔ آریہ سماج اڑھائی سو روپیہ پہلے دے چکی ہے۔ اب اس نے پانسو روپیہ دیا ÷

رائیکوٹ سے جتھا تیار

رائے کوٹ (ضلع لدھیانہ) ۱۶ - مارچ۔ گوروکل رائے کوٹ سے چھاتروں اور کرمچاریوں کا جتھا حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے جانے کو تیار ہو گیا ہے۔ جس وقت بھی حکم ملے گا روانہ ہو جائے گا۔ شری یت آتمانند شولاپور پہنچے ہوئے ہیں۔ اور سوامی دھیرانند ابھی جا رہے ہیں ÷

سانگلی سے جتھا کی روانگی

(سانگلی ۱۶ - مارچ) شری یت اے۔ بی۔ کدنور۔ سکرپونہ) سانگلی سے ستیاگرہیوں کا ایک جتھا لے کر نیڈر پور روانہ ہو گئے ہیں۔ وہاں سے وہ مزید والنٹیر بھرتی کریں گے۔ اور پھر یہ جتھا ستیاگرہ کے لئے حیدرآباد روانہ ہو جائے گا ÷

ناگپور سے جتھے کی روانگی

(ناگپور ۱۶ - مارچ) ناگپور ہندو سبھا کا چھٹا جتھا یہاں سے شری یت دانی کی زیر سرکردگی حیدرآباد روانہ ہو گیا ہے۔

لائلپور میں جوش و خروش

(لائلپور ۱۶ - مارچ) سوامی ستیانند جی کی حیدرآباد کے دورہ کے سلسلہ میں لائلپور میں تشریف آوری پر مقامی ہندوؤں میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش اور سرگرمی پیدا ہو گئی ہے۔ سوامی جی کے پہلے ہی لیکچر کے بعد کئی اصحاب نے دھن دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اور کل جب آپ تھوڑے سے وقت کے لئے دھن اکٹھا کرنے کے لئے باہر نکلے۔ تو جہاں ۸۷۹ روپے نقد اُن کو دئے گئے۔ وہاں تقریباً ایک سو روپیہ ماہوار کے مزید وعدے کئے گئے ÷

لاہور کا جتھا گرفتار

(حیدرآباد ۱۶ - مارچ) دیانند برہم ودیالیہ لاہور کے ستیاگرہیوں کا جتھا ریاست حیدرآباد کی کوپ بالا جاگیر میں گرفتار کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سب ستیاگرہیوں کو بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں ÷

مزید جتھے شولاپور پہنچ گئے

(شولاپور ۱۶ - مارچ) آریہ ستیاگرہیوں کے دو جتھے پرسوں بالترتیب عثمان آباد اور حیدرآباد بھیجے گئے ہیں۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے مزید جتھے یہاں پہنچ رہے ہیں ÷

آریہ جگت میں حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے جوش و خروش

آریہ سماج اوہری
آریہ سماج بٹالہ چوک بٹالہ کی اور
سے حیدرآباد ستیاگرہ کے پرچار کے
روزانہ شہر میں پربھات پھیری دگائی جاتی ہے۔ دو ہزار
جھنڈوں میں پربھات پھیری دگائی جاتی ہے۔ آریہ سماج کے کارکن دھن اکٹھا کرے ہیں آج
پربھات پھیری کا ساتواں دن ہے۔ عنقریب ہی
بٹالہ سے جانے والے ستیاگرہ جیجل کا نام
پربھات کر دیا جاوے گا۔ آریہ ستیاگرہ سمتی
شولاپور سے پتر ویوہار ہو رہا ہے۔ ماہ فروری
کی قسط بھی آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بذریعہ
منی آرڈر بھیج دی گئی ہے ۔
پربھات پھیری میں آریہ سماج کی طرف سے
نیتی نعرے دھبجن گائے جاتے ہیں تاکہ
ناش دھارمک ستیاگرہ کا مقصد پورا ہو ۔
آج آریہ سماج مندر میں ایک دیوی کو شدھ
کر کے اس کا نام کرشنا پیاری رکھا گیا ہے ۔

(ستیہ پال منتری)

آریہ سماج
آریہ سماج انبالہ چھاؤنی لال کرتی
بازار اور صدر بازار دونوں کی اور سے اس سمیہ
تک مبلغ سات سو پچاس روپیہ آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب ... اور اشونا بذریعہ بھیجا جا چکا ۔
ہے۔ اور مبلغ دو سو پچاس روپیہ بھی جلد ہی
بھیج دیا جاوے گا۔ اس کے علاوہ یکصد روپیہ
یا اس سے زیادہ جب تک ستیاگرہ جاری
رہے گا ماہوار بھیجا جاوے گا ۔
مورخہ ۶-۲-۳۹ کو پرچار منڈلی جس میں
شری ڈاکٹر لال چند جی پردھان - مہاشہ بلاقی
داس جی منتری - لالہ بنواری لال جی سائیکل
ڈیلر ... لالہ ... گردھاری جی پوروا منتری
آریہ سماج لال کرتی بازار شامل ہیں۔ مدنج
تھمبڑ روانہ ہوئے ہیں حیدرآباد ستیاگرہ کے
متعلق ہی اشتہار و غیر تقسیم کئے گئے۔
تھمبڑ کی ایک ایک گلی اور بازار میں
سنکیرتن کیا گیا۔ جس میں گاؤں کے لوگ
واتساہی آریہ سجن خاص تعداد میں شامل تھے۔
اور بڑے جوش کے ساتھ بھجن گاتے ہوئے
دھرم کی جے کے نعروں سے نگر کو گونجاتے
رہے۔ اور مبلغ ۱۷ روپے چار آنے چندہ
منڈلی ہذا کو وصول ہوا ۔ (منتری)

آریہ سماج میرپور
آریہ سماج میرپور گوروکل وبھاگ
اپنے پریرت آریہ بھائیوں کی سہائتا کیلئے
پوری لگن سے یتن کر رہا ہے۔ اس وقت
تک مبلغ ایکصد پچاس روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔
کوشش ہو رہی ہے کہ مبلغ پچیس روپیہ
ماہوار ستیاگرہ فنڈ کا بن دیا جاوے۔ ہر ہفتہ
شہر میں اگراہی کی جاتی ہے۔ کل مبلغ ۳۸ روپے

آریہ سماج چک جھمرہ
سوامی سوتنترانند جی مہاراج
کی آگیا انوسار مقامی آریہ سماج نے حیدرآباد
ستیاگرہ کے لئے پروپیگنڈا اور دھن سنگرہ
کا کام زور شور سے آرنبھ کر دیا ہے۔ اس سے
پہلے مہاشہ بوڑی رام جی نے یکصد روپیہ ماہوار
دینے کی پرتگیا کی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ
آریہ سماج کے کارکنان نے ارد گرد کی منڈیوں
و گراموں سے دھن اکٹھا کرنے کا پروگرام بنایا
ہے ۔
۲۷ - فروری کو کھورڈ یانوالہ میں ویدیہ مہاراج
جی نے حیدرآباد اندولن پر ایک زبردست تقریر
کی۔ اور حاضرین سے دھن و جن کی سہائتا کے لئے
اپیل کی۔ جس پر مہاشہ ملکھی رام جی نے ۵ روپے
اس دھرم یدھ کے لئے دیئے۔ کل مہاشہ بوڑی
رام جی و مہاشہ میلا داس جی چنیوٹ اور رجوعہ
گئے۔ آپ کی کوششوں سے آریہ سماج چنیوٹ
نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ کم از کم پچاس روپیہ

چندہ جمع ہوا ہے ۔
سادہ و جنگ سبھائیں۔ اس وقت تک
مختلف اوقات پر سادہ و جنگ سبھائیں آریہ
سماج مندر میں ہو چکی ہیں۔ جن میں مہاشہ کرم
چند جی وکیل - مہاشہ روپ چند - مہاشہ جگت
رام جی و چوہدری رام لال جی کے بھاشن
ہو کر جنتا تک حیدرآباد سمبندھی سماچار
پہنچائے جاتے رہے ہیں ۔
جتھا کی تیاری۔ مہاشہ پریہ ورت جی کی
پریرنا سے ایک جتھا بھی تیار ہو چکا ہے۔
جو شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا آنے
پر روانہ کیا جاوے گا ۔
سمنتزن۔ شری بھان پنڈت دتا تریہ جی کو سمنتزت
کیا گیا ہے۔ اور آریہ سماج میرپور کی طرف سے
نشچے کیا گیا ہے کہ شری بھان جی کے پدھارنے
پر یکصد روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی جاوے ۔

(کرم چند اپ پردھان)

SANSKRIT
SELF TAUGHT

سنسکرت سوئیم شکشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ
شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی پرنسپل سندھ نیشنل کالج ٹھٹا کی سکول انسپکٹروں نے اسکی زوردار سفارش
کی ہے اس کی پڑھنے سے اُردو جاننے والا بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب
تین حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی
مقبولیت ظاہر کرتا ہے ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (۱۴) تینوں حصے اکٹھے لینے
پر ڈاک خرچ معاف ۔

پتہ :- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز۔ انارکلی ۔ لاہور

ماہوار ستیاگرہ سمتی کو بھیجا کرے گی۔ رجوعہ کے
آریہ بھائیوں نے یکصد روپیہ جلد از جلد بھیجنے
کا وعدہ کیا ہے ۔
ڈاکٹر کرشن گوپال جی منتری آریہ سماج
رجوعہ کی ماتا جی نے یکصد روپیہ اکٹھا کر کے دینے
کا وچن دیا ہے ۔
غرضیکہ آریہ سماج چک جھمرہ کے اُتساہی
کارکن اس بارے میں خوب اُتساہ دکھلا رہے ہیں۔
پیسہ فنڈ - مقامی آریہ سماج کے اُتساہی کارکن
مہاشہ خوشحال چند جی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر
ہفتہ چک جھمرہ و گرد و نواح کی منڈیوں سے
ایک پیسہ فی دکان اس دھرم یدھ کے لئے
مانگا جائے۔ تاکہ اس یگیہ میں ہر ایک بھائی
کا حصہ پڑ سکے۔ چنانچہ آپ کی یہ سکیم کافی
کامیاب ہوئی ہے ۔ (منتری)

مورخہ ۶-۳-۳۹
آریہ سماج بھٹنڈہ کو دیانند اپدیشک
ودیالیہ لاہور کے ستیاگرہیوں کا بھٹنڈہ پر سواگت
کرنے کے بعد رات کو آٹھ بجے آریہ سماج مندر
میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں
دو ہزار کے قریب حاضری تھی۔ ستیاگرہیوں
نے حیدرآباد دکن کے متعلق نہایت وضاحت
اور پُر تاثیر روشنی ڈالی۔ مقامی سجنوں نے بھی
تقریریں کیں۔ اور آریہ سماج کے عنوان سے
ایک نظم پڑھی گئی۔ شری پردھان آریہ سماج
نے نہایت موثر الفاظ میں ستیاگرہیوں کو
آشیرواد دی۔ اس وقت تک حیدرآباد فنڈ
کے لئے مبلغ پانچ صد (۵۰۰) روپیہ آ چکا ہے۔ اور
۳۵ روپیہ ماہوار بھیجنے کے لئے مختلف سجن
نام لکھا چکے ہیں ۔

(ٹھگونت رائے منتری آریہ سماج ہذا)

مورخہ یکم اور ۲ - مارچ
آریہ سماج جہلم کو آریہ سماج کالج وبھاگ
جہلم کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس میں اپدیشک اور
بھجنیک مہاجان کی اپیل پر حیدرآباد فنڈ کیلئے
اس وقت تک ایک سو پچاس روپیہ جمع ہو چکا
ہے۔ اور اس کے علاوہ بیس روپیہ ماہوار
ادا کرنے کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اس سے
پہلے یکصد روپیہ یہاں سے شولاپور بھیجا جا
چکا ہے۔ آج یہاں سے تین ستیاگرہی سوئیم
سیوک شری سوامی منگلانند جی کی رہنمائی میں
راولپنڈی روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ وہاں سے
روانہ ہونے والے جتھا کے ساتھ شولاپور جا
سکیں ۔ (منتری)

گوروکل کانگڑی کے برہمچاریوں کو ودائی
گوروکل مہاودیالیہ راولپنڈی کے برہمچاری
تھا کاریہ کرتاؤں کی پرسنشٹی سبھا حیدرآباد

آریہ سماج پورن پور

مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے حیدر آباد میں گرفتار ہو جانے کے اپلکش میں پورن پور میں ۳ - فروری ۱۹۳۹ء کو پورن ہڑتال منائی گئی - تتفا آریہ سماج مندر میں سمست آریہ تتفا ہندو جنتا نے اکترت ہو کر ایک سادھارن سبھا کی - جس میں ایک پرستاؤ سروسمتی سے سویکرت ہؤا - کئی مہانو بھاووں نے حیدر آباد کی ستھتی پر پرکاش ڈالا - جنتا میں اپوروا اتساہ تھا - تمن نکھت مہانو بھاووں نے دھن دے کر ستیاگرہ سمتی کی سہایتا کی - ایک معمولی کسان نے اتساہت ہو کر نگ بھگ تریسٹھ روپے دو بار میں نقد دان دئے - دھن داتاؤں کے نام: شری مہاشہ اندر پرشاد جی کسان چالیس روپے - مہاشہ رام بہادر جی ۵ روپے - مہاشہ رام پرشاد جی پانچ روپے - مہاشہ دولت رام جی ۵ روپے - مہاشہ منگیر جی ۵ روپے - مہاشہ جگل بہاری لال جی دو روپے تتفا ستیاگرہ کے انت تک ایک روپیہ ماسک - اس کے اتیرکت انیہ بہت سے سجنوں نے ایک ایک روپیہ دے کر سہایتا کی - (منتری)

آریہ سماج راولپنڈی صدر بازار

آریہ سماج راولپنڈی کے اتساہی کارکنان خصوصاً مہاشہ چرنجیت رائے جی ساہنی اور مہاشہ بنسی لال جی حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں قابل تعریف کام کر رہے ہیں - گذشتہ چند دنوں میں ہی اس سماج نے پانسو (۵۰۰) روپیہ سے زیادہ چندہ جمع کر لیا ہے - ایک قدر روپیہ آریہ سماج نے اپنے فنڈ میں سے دیا ہے - ابھی فراہمی چندہ کا کام جاری ہے - پانسو روپیہ کل بھیج دیا گیا ہے - پچاس روپے کے ماہواری امداد کے وعدے ہو چکے ہیں - اس کے علاوہ چند سجنوں نے اپنے نام والنٹیروں کی فہرست میں بھی دے دیا ہے - اور عنقریب ہی شولا پور سے حکم آنے پر ستیاگرہی جتھا یہاں سے روانہ ہو جاویگا - منتری آریہ سماج بھی بڑے زور شور سے فراہمی چندہ کا کام کر رہی ہے - (منتری)

امرت سر سے جتھا کی روانگی

آریہ سماج بازار لچھمن امرت سر کے اعلان کے مطابق اتوار ۱۲ - مارچ کو امرت سر سے پہلا جتھا حیدر آباد کے لئے پیدل روانہ ہو گیا ہے - روانگی کا نظارہ قابل دید تھا - شہر میں ۱۲ - ۲ کے قریب جلوس کی وجہ سے شہر سے باہر ... کی فہرست ... لال چند کی باغیچی میں ستیاگرہیوں کو ... ہار اور آشیرواد دئے

کے لئے ہزاروں استری پرش بڑے پریم اور شردھا سے پہنچے ہوئے تھے - جتھا اکیس (۲۱) سوئم سیوکوں پر مشتمل تھا - جن میں نہایت اعلیٰ درجے کے جھنیک - اپدیشک - تیاگی - بان پرستھی اور تمام آیو پرسپت برہمچریہ برت دھاری نوجوان: دو دوسرے یوگیہ اصحاب شامل ہیں - سب نے ایک ہی قسم کی وردیاں اور کیسری رنگ کی گاندھی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں - سب کا فوٹو لیا گیا -

گیانی پنڈی داس - حکیم صاحب دیال - مہاشہ رام رکھا مل - پنڈت دولت رام شاستری پنڈت بھنی سوروپ ایم - اے - ڈاکٹر سنت رام اروڑہ - مہاشہ رتن چند - بہن سنیہ وتی - بہن کملا وتی - شریمتی چندر کماری کے پربھاوشالی دیا کھیان ہوئے - اور آشیرواد کے علاوہ سکھدیو دت شرما نے ویر ستیاگرہیوں کے سواگت میں ایک اتساہ پورن نظم پڑھی جس کے بعد جتھا پرچار کرتا ہؤا روانہ ہو گیا - شہر کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے اور سنٹرل ہندو یووک دل کی طرف سے اور دوسری سبھاؤں کی طرف سے آشیرواد دئے گئے - اور استریوں نے ستیاگرہی ویروں کو تلک لگائے - بہت سے لوگ جتھا کے ساتھ ساتھ پیدل

سماجک سماچار

اپدیشک ودیالیہ کا نیا داخلہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور گذشتہ پندرہ (۱۵) سال سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے -

چنڈیالہ تک گئے - جو امرت سر سے گیارہ (۱۱) میل کے فاصلے پر ہے - وہاں پھر جتھا کا شاندار استقبال کیا گیا - تمام شہر میں جلوس نکالا گیا - اور ایک شاندار جلسہ منعقد کیا گیا - (منتری)

آریہ سماج جلالپور جٹاں

بوجہ ستیاگرہ حیدر آباد جلسہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے - سات روپے ماہوار چندہ آگے تھا - اب ۲۶ روپے ماہوار چندہ یہاں سے ستیاگرہ فنڈ کے لئے بھیجا جاوے گا - کوشش کر رہے ہیں - کہ چالیس روپے ماہوار چندہ اس فنڈ میں دیا جایا کرے - مواضعات بھی ہیں حیدر آباد دھیندھی پرچار کیا جاوے گا - ایک دیوی استریوں سے اس فنڈ کیلئے چندہ اکٹھا کر رہی ہے - تقریباً بیس روپے وصول کر چکی ہے - (منتری)

اب تک اس میں سے تقریباً بکفند اپدیشک نکل چکے ہیں - وید - اپنشد - درشن - دیاکرن - ساہتیہ اور عربی وغیرہ کی تعلیم نہایت قابلیت اور محنت سے دی جاتی ہے - کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی - قابل ودیارتھیوں کے لئے کھانے اور رہائش کے علاوہ کورس کی کتابوں کا انتظام بھی ودیالیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے - اس لئے جو نوجوان اپنے دل میں ویدک دھرم پرچار کے لئے امنگ رکھتے ہوں - وہ داخلہ کے لئے بیدار جلد اپنی درخواستیں بھیج دیں - تمام درخواستیں ایک چھپے ہوئے فارم پر آنی چاہئیں - جو درخواست کرنے پر ودیالیہ سے مل سکتا ہے -

شرائط داخلہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) ودیارتھی کی عمر اٹھارہ (۱۸) سال سے کم نہ ہو -

(۲) شادی شدہ نہ ہو - تندرست اور آریہ خیالات کا ہو - (۳) ہندی بخوبی جانتا ہو - سنسکرت میں پراگیہ یا میٹرک تک یوگیتا رکھتا ہو - یا ہندی کے علاوہ اردو فارسی کم از کم میٹرک تک پڑھا ہو -

نوٹ:- فارسی جاننے والے طلباء کو ترجیح دی جاوے گی - تمام خط و کتابت آچاریہ ودیالیہ کے نام ہونی چاہئے - (ادھشٹاتا)

آریہ سماج لائل پور کا پرستاؤ

لائل پور کی تینوں سماجوں کا یہ پبلک جلسہ اخبار "آریہ مسافر" و "آریہ ویر" سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت مانگنے پر گورنمنٹ کی اس پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے - اور دونو اخبارات سے اس مصیبت میں ہمدردی کا اظہار کرتا ہے -

(منتری آریہ سماج لائل پور)

آریہ سماج جھنگ کے سماچار

سا پتاہک ست سنگ برابر ہوتے رہتے ہیں - جن میں حیدر آباد کے حالات سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے - مارچ کے شروع میں پہلی قسط ۲۴ روپے کی ستیاگرہ فنڈ کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجی گئی ہے - پنڈت تیرتھ رام جی وہاشہ ہر چند جی نے چار دن تک خوب پرچار کیا - پنڈت جی کو وید پرچار فنڈ کے لئے ... روپے دئے گئے - چار دن بعد پنڈت شانتی پرکاش جی پرچار اسقدر پدھارے - ان کو بھی اسی فنڈ کیلئے ۵۵ روپیہ دئے گئے - پنڈت لبھیا رام جی

برڑھیا ٹانک　　　گورو کل کانگڑی کا　　　لذت دار

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے - پرانی کھانسی - تپدق و دمہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے - بچے بوڑھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے - فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:- دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ - آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو - پی)

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ - لاہور

ڈیرہ غازی خاں کے سماچار

... ڈیرہ غازی خاں ... نو مسلم منشی ڈاتو رام شدھ ہو گیا۔ ... لالہ ... اُتما والا اسنار ... کا جسے ایک ... اور جھوک ... کر کے لے گیا تھا۔ سوچی والی سے ... اغوا کر کے ... جھوک اُتما کے نوجوان اُسے لے ... گئے ہیں۔ اور وہ اب شدھ ہو کر اپنے ... ہو گیا ہے ❊

... جلسے —— جھوک اُتما آریہ سماج ... سالانہ ... ۱۲ مارچ تک ہونا ... سالانہ جلسہ ... نسبت ہو چکا ہے۔ جام پور الد ساجن پور کے ... اس کے بعد ہوں گے۔ بٹی قنبرانی والے ... بنانے کرنے کا وچار کر رہے ہیں ❊

... وردھوا دواہ اندولن —— بارو۔ گدائی۔ ... ودھواؤں کے دواہ کے لئے بڑا ... اندولن چل رہا ہے۔ ایک دواہ کرایا بھی گیا ... پہلے کرائے جا چکے ہیں۔ امید ہے۔ ... ایک ماہ کے اندر اندر اور بھی کئی ایسے دواہ ... کرائے جا سکیں گے ❊

پرچار میں سپھلتا —— شریمتی پنڈتا دروپدی دیوی جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی مشہور اُپدیشکا ... سے اس ضلع میں پرچار کر رہی ہیں۔ ... سے سماجوں میں نئی زندگی آگئی ہے۔ ... پنڈت گورودت جی۔ اور منتری ... پنڈت آتم دیو جی بھی اس ضلع میں اچھا ... پرچار کر رہے ہیں۔ ضلع کے پرچارک ... انہوں نے دیہات سنبھالے ہوئے ہیں۔ ... خوب کامیابی ہو رہی ہے۔ رپورٹ بھی ... ❊

آریہ سماجوں میں بیداری مستقل طور ... پرچار کا ربہ ہونے سے سماجیں اُتساہ سے کام کرنے لگ گئی ہیں۔ وڈور۔ بٹی قنبرانی۔ ... جھوک اُتما۔ لنڈی سیداں۔ کوٹ مٹھن۔ ... میں روزانہ ست سنگ ہونے لگ گئے ہیں۔ بڑی سماجوں میں پہلے سے ہی ہوتے ہیں۔ سنسکار بھی کافی ہو رہے ہیں۔ ... ہون یگیہ تو بے شمار ہوتے رہتے ہیں ❊

(... جھنگ ... کوٹ چھٹہ)

گوروکل دھام جہلم میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ

شری گوروکل دھام جہلم کا سالانہ جلسہ ... ۲۹-۳۰- چیت ... ۱۲-۱۳-۱ اپریل ۱۹۳۹ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اسی اوسر پر نئے برہم چاریوں کا ... سنسکار ہوگا۔ اس لئے سب گوروکل ... شبھ چنتکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ جلد ... ہزار بھیجنے کی کرپا کریں۔

اور جلسہ سے ایک دو دن پہلے پدھاریں ❊

برہم چاریوں کی سہولیت کے لئے ایک ... دیل واٹر پمپ لگوا دیا گیا ہے۔ ستاف بہت عمدہ رکھا ہوا ہے۔ لڑکوں کی شکشا۔ آچار وچار۔ رہن سہن تنھا بھوجن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ایک کمرہ نیا تیار کروایا گیا ہے جس میں باہر سے آنے والے ودوان سادھو مہاتما و پرتشٹھت وکیتوں کی رہائش کا پربندھ کیا جاتا ہے ❊

گوروکل ہذا کی طرف سے ایک برہم چاری کو لاہور میں ملٹری ٹریننگ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ وہ شکشا پراپت کر کے واپس آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے لڑکوں کو تیر اندازی۔ نیزہ بازی اور گتکا چلانا سکھانا شروع کر دیا ہے ❊

(منتری پرکاشن وبھاگ گوروکل دھام جہلم)

آریہ سماج علاولپور کا جلسہ

آریہ سماج علاولپور ضلع جالندھر کا ۲۳واں سالانہ جلسہ تنھا سادھو ست سنگ مورخہ ۱۳ مارچ سے لے کر ۱۳- اپریل سنہ ۱۹۳۹ء تک بڑے

سماروہ سے منایا جاوے گا۔ جس میں سوامی ... آنند جی۔ سوامی کیولانند جی۔ سوامی امرتانند جی۔ سنت دھرم ویر جی اور پنڈتا دروپدی دیوی جی۔ مہاتما پربھو لال جی بان پرستھی۔ پروفیسر گیان چند جی اور پروفیسر دلا رام جی اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جنتا کو آنند کریں گے ❊

آریہ سماج علاولپور نے مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ حیدرآباد سمیتی شولاپور کو روانہ کر دئے گئے تھے۔ اور اب ماہ مارچ سے دس روپیہ ماہوار روانہ کرتی رہے گی ❊

(منتری آریہ سماج علاولپور)

آریہ سماج سنت نگر کے سماچار

آریہ سماج سنت نگر کا دینک ست سنگ بڑا سپھل سدھ ہوا ہے۔ اُپستھتی تین سو کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ آج کل دینک ست سنگ میں شری لالہ رادھا کرشن جی ہر روز اُپنشدوں کی کتھا کرتے ہیں۔ گت سپتاہ سے پرچارک اُپاسنا کی شکشا بھی آرمبھ کر دی گئی ہے۔ جو کہ ہر اتوار شام کو ہوتی ہے ❊ (منتری)

مصوّر

بقیہ صفحہ ۱۲

شبہات اپنی خوبصورت ... وہ حیران تھا۔ کہ یہ تصویر رزمی کے ہاں کیونکر آئی؟ اس نے کئی مرتبہ اپنے دل سے سوال کیا۔ مگر کوئی تسلی بخش جواب نہ پا کر وہ اسی کشمکش میں مصروف تھا۔ اور چاہتا تھا کہ وہ کوئی قطعی فیصلہ کرے۔ رزمی نے ... انداز میں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ... پریشان نظر آتا ہے ... کو ... مرتبہ رزمی کے ... دیکھا تھا ❊

"کیا یہ تصویر ... نوجوان نے مجبور آواز میں پوچھا۔

"نہیں ... یہ میرے کمرے کی زینت ہے" ... رزمی نے جواب دیا۔

"تم ... اجنبی نے غصہ ... تمکنت سے کہا۔

"نہیں ..."

"میری تمام دولت ..."

"ایسا نہیں ہو سکتا"

"میری زندگی ... اگر تمہارے کسی کام آ سکے ..."

... سورت

اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کا دریا لئے ہوئے اپنے ... سے بے خبر ... سوچ میں پڑا ہوا تھا —— آہ! اس کی ... زندگی میں ... اور بے بسی تھی۔ اس کے دل کی ... دولت اس کے پاس موجود تھی۔ مگر وہ اسے حاصل کرنے سے ناقابل تھا —— اس کی آرزوؤں کے ... ناکامی کے ... سے تباہ ہو رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ باہر کے دروازے کی طرف چلا ... نور ... اسے ہوشیار کر دیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا —— رزمی تصویر چاک کر رہا تھا ❊

... تم کیا کر رہے ہو؟

رزمی نے دوڑ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

رزمی ... تھا۔ اس کی موٹی موٹی سیاہ آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے مرجھائے ہوئے رخساروں پر ... بہہ رہے تھے ❊

سوچنا

... پنجاب کھنڈنی سبھا کا ... حیدرآباد اٹک ۱۵- اپریل ۱۹۳۹ء کو ... کے ساتھ پربھات ہوگا۔

(رجسٹرڈ) کولاریا Regd.

کولاٹانک

اس کے استعمال کرنیوالوں کا دل ہمیشہ خوش

حوصلہ بلند جسم چست و قوی رہتا ہے

اس کے پینے ہی ہر قسم کی سستی و تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنے میں حوصلہ بڑھتا ہے

(رجسٹرڈ) ڈابر بھاسکر لون چورن Regd.

قاطع ریاح ہاضم و بھوک بڑھانے والا

یہ کھانا ہضم کرنے اور پیٹ کی مختلف بیماریوں کیلئے آیورویدشاستر میں ایک خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بادگولہ۔ بدہضمی۔ ضعف معدہ اور اطحال وغیرہ شکمی شکائتیں دور ہوتی ہیں یہ معدہ صاف رکھتا ہے

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدئیے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

صیغہ نمبر اسی (۸۰)

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمک اور اس کے گن

سوامی ستیہ رکھشا

نمک بہت ہی سادھارن وستو ہے۔ اور اسے سبھی جانتے اور اپیوگ میں بھی لاتے ہیں۔ مگر بہت کم دیکتیوں نے ابھی اس کے گنوں کے سمبندھ میں سوچا ہوگا۔ اس لیکھ میں اس کے گنوں پر کچھ پرکاش ڈالا جاتا ہے۔

نمک۔ ایک پرکار کا کھشار ہے۔ جو شریر کے لئے اتی آوشیک ہے۔ یدی نمک کو بھوجن سے نکال دیا جائے۔ تو جیون کا سفر رہنا اسمبھو سا ہو جائے۔

یہاں پاٹھکوں کو شاید ایک شنکا اتپن ہوگی۔ کہ بہت سے منش دودھ پھل آدی چیزوں پر ہی نربھر رہ کر جیوت رہتے ہیں۔ پھر ان کا جیون کیسے سفر رہتا ہے؟ اس کا اتر یہی ہے۔ کہ دودھ پھل آدی وستوؤں میں بھی نمک آوشیک ماترا میں موجود ہوتا ہے۔ اور اسی سے وہ شکتی کو کم نہیں ہونے دیتا۔ نمک تھوڑی ماترا میں شکتی پردان کرنے والا اور ادھک ماترا میں دست آور اور رہانی کارک ہے۔ یہ کھان پان کی وستوؤں میں سواد اور رُچی اُتپن کرتا ہے۔ اور ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔

نمک کی قسمیں

نمک کئی پرکار کے ہوتے ہیں۔ پرنتو جو نمک سمندر اور تالاب آدی کے پانی سے بنایا جاتا ہے۔ وہی ہمارے ہاں زیادہ تر کام میں لایا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بہت سستا پڑتا ہے۔ باقی نمک اور ہومیوپیتھک چکتسا پرنالی میں تو یہ امرت تلیہ پدارتھ مانا گیا ہے۔ اور اس سے سینکڑوں بھینکر روگ آرام کئے جا سکتے ہیں۔ اندرونی اپیوگ کے اتریکت اس کا باہری پریوگ بھی ہوتا ہے۔ کن کن روگوں میں یہ پریوگ میں لایا جا سکتا ہے۔ [illegible] بہت ہی تھوڑے میں آگے ایک سوچی [illegible]

[illegible] کے ڈنگ پر۔ دس اونس نمک۔ ایک [illegible] ڈال کر مشرن بنا کر [illegible] رکھئے۔ اور جس کسی کو بچھو نے کاٹ [illegible] کی آنکھوں میں اس مشرن کی تین [illegible] تین بار ڈال دینے سے دس [illegible] بچھو کا زہر اتر جاتا ہے۔

اُلٹی کرانے کے لئے۔ آدھا اونس نمک [illegible] آدھا پانی کا چورن ایک گلاس پانی میں ڈال کر پی جائے سے اوشیہ اُلٹی [illegible]

ہوتی ہے۔

سردی کے لئے۔ جب کسی ویکتی کو سردی ہو جائے۔ تب آدھا چمچہ نمک ایک گلاس پانی میں ڈال لینا چاہیئے۔ اور اس پانی کو ناک دوارا چڑھا کر ناک یا منہ سے نکال دینا چاہیئے۔ ایسا دن میں ایک دو بار کرنے سے ایک آدھ دن میں سردی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

گلے کی گانٹھوں و سوڑھوں کے لئے۔ گلے کی گانٹھوں کی سوجن میں و سوڑھوں کے پھول جانے میں ایک چمچہ نمک ایک گلاس پانی میں گھول کر دن میں دو تین بار غرارے کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

بخار کے لئے۔ ملیریا بخار میں بھی یہ فائدہ کرتا ہے۔ لیکن اسے زیادہ ماترا میں کھانا پڑتا ہے۔ اس لئے اس کا اپیوگ نہیں کیا جاتا۔ لیکن جہاں کونین نہیں دی جا سکتی وہاں یہ اپیوگ میں لایا جا سکتا ہے۔ آدھا آدھا اونس دن میں دو وقت لینا چاہیے اور کھانے پینے کو ۲۴ گھنٹے تک کچھ بھی نہیں لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ تیز بخار میں ٹمپریچر کم کرنے کے لئے تھوڑا سا گھی کے ساتھ نمک کو ملا کر اس کا ہتھیلی و پگ تلیوں پر مالش کرنا بھی لابھ دائک ہے۔

ہیضہ کے لئے۔ ہیضہ کی اوستھا میں بھی اس کا مشرن بنا کر نسوں کے دوارا انجکشن دیا جاتا ہے۔ جو کہ جادو کا سا اثر کر تھوڑی ہی دیر میں روگی کو کال کے منہ سے بچا دیتا ہے۔

جلنے کے لئے۔ کوئی بھی انگ جل جائے۔ اور اس استھان کی چمڑی نہ نکلی ہو۔ تو نمک کو پانی میں ملا کر اس استھان پر لگا دینے سے پھپھولا نہیں اُٹھتا۔

پیٹ درد کے لئے۔ ایک چمچہ سوکھا نمک دن میں دو تین بار کھانے سے پیٹ کا درد آرام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پیٹ کے کیڑوں کو مارنے کے لئے بھی اس کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ گودا دوارا اس کا انیما دیا جاتا ہے۔

ہچکیوں و دستوں میں۔ آدھا چمچہ نمک اور دو چمچہ لیموں کا رس تھوڑے پانی کے ساتھ ملا کر ہر دو گھنٹے میں پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مرگی کے لئے۔ اس بیماری کا جس وقت دورہ شروع ہو۔ اس وقت تھوڑا سا نمک روگی کی زبان پر رکھ دینے سے دورے میں کمی ہو جاتی ہے۔

آنکھ دُکھنے کے لئے۔ دس گرین نمک و ایک اونس پانی کا مشرن تین چار مرتبہ آنکھ میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

کھانسی کے لئے۔ تھوڑا تھوڑا نمک دن [illegible] میں تین چار بار کھانے سے کھانسی میں لابھ [illegible] ہے۔

مکھیوں و زہریلے جنتوؤں کے کاٹنے [illegible] ایک پونڈ نمک چار گیلن پانی میں ڈال [illegible] اسنان کرنے سے کھجلی آدی بند ہو جاتی [illegible]

مارچ آپ کو چار تحفے پیش کرتا ہے

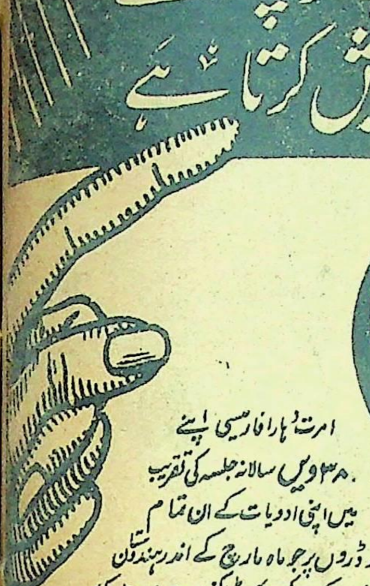

آدھی قیمت میں امرت دھارا فارمیسی کی تمام ادویات

پیشگی روپیہ جمع کرانے کی صورت میں سال بھر وہی رعائیت

امرت دھارا اور اسکے مرکبات نیر کشتہ سونا و ہیرا ۳/۴ قیمت میں

آدھی قیمت میں تمام کتب

امرت دھارا فارمیسی اپنے ۳۸ ویں سالانہ جلسہ کی تقریب میں اپنی ادویات کے ان تمام آرڈروں پر جو ماہ مارچ کے اندر ہندوستان اور اس کے باہر کسی بھی ڈاکخانہ سے پوسٹ کئے جاویں۔ پچاس فیصدی کمیشن دے گا۔

اس ماہ مارچ کی بدولت ایک بے نظیر فائدہ اور حاصل ہوگا اگر آپ کچھ روپیہ اس ماہ مارچ میں جمع کرا دیں گے۔ تو یہ رعائیت سال بھر ہی آپ کو تب تک ملتی رہے گی۔ جب تک آپکا روپیہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیر کشتہ سونا و ہیرا ابھی ۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر دیا جائے گا۔

تندرستی اور حفظانِ صحت پر پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید کی قلم جادو رقم سے لکھی ہوئی تمام کتب جن میں کام درتی شاستر حصہ اول بھی شامل ہے۔ پچاس فیصدی کمیشن کاٹ کر دی جائے گی۔

امراض مخصوصہ مرد و زن۔ رسالہ امرت اور فہرست ادویات و کتب مفت منگوائیے!

امرت دھارا - لاہور

[illegible] سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" لبنت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۵

ہفتہ وار
پرکاش لاہور کا
"گوروکل انک" (باتصویر)
قیمت فی پرچہ ایک آنہ (۱؍)

ایڈیٹر:
ہیتشی علاپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ) ششماہی [illegible]
[illegible] دو دنیں سے چھ روپے
برہما: پانچ روپے

نمبر ۱۴	اتوار: ۲۰۔ چیت سمت ۱۹۹۵ مطابق مورخہ ۲۔ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

گوروکل

(از جناب منشی تلوک چند [illegible] بی۔اے)

گوروکل وہ جگ سے نرالا گوروکل — وہ دنیا کے طبقوں سے بالا گوروکل
امیدِ وطن کا سہارا گوروکل — وہ بھارت کی آنکھوں کا تارا گوروکل
گوروکل جو بستا ہے گنگا کنارے — بہت پر فضا ہیں جہاں کے نظارے
جہاں تازہ ہیں جسم اور روح ہر دم — کہ بالکل ہے آغازِ عالم کا عالم
گوروکل جہاں راج تقدیس کا ہے — جہاں صاف پانی ہے ستھری ہوا ہے
جہاں محوِ توحید چھوٹے بڑے ہیں — ترانے جہاں وید کے گونجتے ہیں

نہ کیوں بولی جائے وہاں "دیوبانی"؟
کہ خود دیوتا ہے گوروکل کا بانی

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدامرت

رگ وید　اوم　یجر وید
سام وید　اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) तां उशतो विबोधय
यदग्ने यासि दूत्यम् देवैरासत्सि
बर्हिषि ॥ ४ ॥

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۴)

(اوم) تام اُشتو ووودھے یدگنے یاسی اتیم دیویٔ

راستسی ورہشی ؞

پرکاش کرنا چاہیے ؞

اگنت اگنی پھر بھی کیا کرتا ہے۔ سو اگلے منتر میں پرکاش کیا ہے ؞

(دھرمی دیا نند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

پدارتھ

یہ (اگنے) اگنی (اُشت) جس کارن (وودھی) انترکھش میں (دیویٔ) دِویہ پدارتھوں کے سنیوگ سے (دُوتیم) دُوت بھاؤ کو (آیاسی) سب پدارتھ سے پراپت ہوتا ہے (تان) ان دِویہ گنوں کو (وبودھے) ودت کرانے والا ہوتا ہے۔ اور ان پدارتھوں کے (ستی) ودوانوں کا ناش کرتا ہے۔ اس سے سب منشیوں کو دویا سدھی کے لئے اس اگنی کی ٹھیک ٹھیک پریکشا کر کے پریوگ کرنا چاہیے ؞

بھاوارتھ

پرمیشور آگیا دیتا ہے۔ کہ ہے منشیو! یہ اگنی تمہارا دوت ہے۔ کیونکہ یہ ہون کئے ہوئے پرم انوروپ پدارتھوں کو انترکھش میں پہنچانا۔ اور اُتم اُتم بھوگوں کی پراپتی کا ہیتو ہے۔ اس سے سب منشیوں کو اگنی کے جو پرسدھ گن ہیں۔ ان کو سنسار میں اپنے کاریوں کی سدھی کے لئے اوشیہ

چُنے ہوئے پھول

— ایک مسکراہٹ کا کھِلنا پھول بھی اشد ہوتا ہے۔ جو کہ سُوریہ کی یا اسی ... انہیں چھین چھین کر دیتے ہیں ؞

— اپنے سُکھ کے ... دُکھی ہونے کا نشیت تم اپنانے ...

— سُکھ جیون کا لکشیہ نہیں ... جیون کا لکشیہ اپنے ... ادھیاتمک جیون کا لکشیہ بھگوان ... کرنا ہے ؞

— یدی ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا ... اور پوتر بنا رہے۔ تو ہمیں اس بات ... اپنا پورا یتن کرنا چاہیے۔ کہ ... پر کسی اپنیتری پُرش ... کا ... نہ پڑے ؞

— شانتی اور ایکتا ... جہاں ادھشٹھ ہے۔ جب ہم اپنے ... شانتی سے آ سکیں گے تو ہم ...

کولا ریار (رجسٹرڈ) Regd.

کولاٹانک

اس کے پیتے ہی ہر قسم کی سستی و تھکاوٹ دُور ہو جاتی ہے۔ دل خوش ہو جاتا ہے اور کام کرنے میں حوصلہ بڑھتا ہے ؞

اس کے استعمال کرنے والوں کا دل ہمیشہ خوش

حوصلہ بلند جسم چست قوی ...

ڈابر بھاسکر لون چورن (رجسٹرڈ) Regd.

قاطع ریاح ہاضم و بھوک بڑھانے والا

یہ کھانا ہضم کرنے اور پیٹ کی مختلف بیماریوں کیلئے آیورویدشاستر میں ایک خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بادگولہ بدہضمی ضعف معدہ اور اطحال وغیرہ شکمی شکایتیں دور ہوتی ہیں۔ یہ معدہ صاف رکھتا ہے ؞

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صفحہ نمبر ۸۰ (اتی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

SANSKRIT SELF TAUGHT

سنسکرت سویم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی پرنسپل سندھ نیشنل کالج ٹھٹھا کئی سکول انسپکٹروں نے اسکی زوردار سفارش کی ہے اس کے پڑھنے سے اُردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے کتاب تین حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کی پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاکخرچ معاف)

پتہ:- راجپال اینڈ سنز بکسیلرز انارکلی لاہور

ڈاکٹر عبدالرحمن کا بیان

[کھا]نبھال ٢٢ مارچ) کھانبھال سے چھٹنے کو ... کرتے وقت مشہور مسلم لیڈر ڈاکٹر عبدالرحمن ... جس میں آریہ سماج کے کاز کے ساتھ ... ہمدردی کا اظہار کیا اور فرمایا۔ کہ ضمیر ... کی آزادی بنیادی چیزیں ہیں۔ اور ... کرنے میں آریہ سماج حق بجانب ہے۔

... میں ۵٠ ہزار والنٹیر!

(دہلی ٢٢ مارچ) سردار سنت سنگھ ایم۔ ... کی صدارت میں دیوان ہال میں ... آباد ڈے منایا گیا۔ پروفیسر رام دیو ... نے فرمایا۔ کہ اس وقت تک صرف صوبہ ... میں پچاس ہزار سے زائد ستیاگرہی والنٹیر ... کے نام لکھے جا چکے ہیں۔

... جگت گورو شنکر آچاریہ کا دورہ

(شولاپور ٢٢ مارچ) شری جگت گورو ... شنکر آچاریہ جی جوتر مٹھ نے ریاست حیدر ... کے قریب استھانوں کا دورہ شروع کر دیا ... آپ بیل گام اور دھاور کا دورہ کر ... چکے ہیں۔ ان مقامات کے لنگائتوں نے ... کی حمایت کا پرستاؤ پاس کیا ہے۔

مہاتما نارائن سوامی کے وزن میں کمی

(شولاپور ٢٢ مارچ) لالہ دیوی چند۔ سیٹھ ... کنالہ۔ مسٹر ہرلیش چند وِدیارتھی ... گلبرگہ جیل میں مہاتما نارائن سوامی جی سے ... ملاقات کی۔ اور لالہ خوشحال چند جی سے بھی۔ ... نے فرمایا ہے۔ کہ جیل کی خوراک نے ... مہاتما جی کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈالا ہے۔ ... کا وزن ٥ پونڈ کم ہو گیا ہے۔

... مسلم اخبارات کا بے بنیاد پروپیگنڈا

(شولاپور ٢٤ مارچ) سوامی سوتنترا نند ... نے بم کے حادثوں کی آڑ میں آریہ سماجیوں کو ... تنگ کئے جانے کے خلاف زبردست ... پروٹسٹ کیا ہے۔ جب کہ تفتیش سے ثابت ... ہو چکا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کا انقلاب پسندانہ ... کاروائیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ نیز نظام دربار ... ان اخبارات کے خلاف کاروائی کرنے ... کا مطالبہ کیا ہے۔ جو آریہ سماج کے خلاف بے ... بنیاد پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ حیدرآباد کے ... ایسے اخباروں کے خلاف قانونی ... کارروائی کرنے پر وچار کر رہے ہیں۔

... جتھا ... ٢٠ ستیاگرہیوں کا اُنیسواں [19] ... حیدرآباد روانہ ہو گیا ہے۔

لالہ خوشحال چند و ١٥٧ ستیاگرہیوں کو اٹھارہ اٹھارہ ماہ قید

(بمبئی ٢٧ مارچ) گلبرگہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند خورسند اور ان کے ساتھ جانے والے ١٥٧ دیگر ستیاگرہیوں کو ہر سہ مقدمات میں اٹھارہ اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ عدالت میں بیان دیتے ہوئے لالہ جی نے صحت جرم سے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ "میں حیدرآباد اس لئے جانا چاہتا تھا۔ کہ وہاں کے صورت حالات سے آگاہی حاصل کروں۔ کہ آیا فی الواقعی وہاں ہمارے دھارمک حقوق پر کوئی پابندی عائد ہے۔ میں اپنے ساتھ ١٥٧ اشخاص کو اس لئے لایا۔ کہ نظام راجیہ میں ایک سو بیاس آریہ سماجیں ہیں۔ اور میں ہر ایک آریہ سماج میں ایک ایک ستیاگرہی حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجنا چاہتا تھا۔ اگر وید منتر پڑھنا اور نعرے لگانا جرم ہے۔ تو ہم اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ میرے گورو مہاتما ہنسراج نے بستر مرگ پر مجھ سے کہا تھا۔ کہ میں ریاستوں میں ویدک مذہب کا پرچار کروں۔"

آپ اور آپ کے جتھے پر تین الزامات لگائے گئے — (١) پولیس کی حکم عدولی (٢) منتشر ہونے اور واپس جانے سے انکار (٣) بغیر اجازت جلوس نکالنے کی کوشش۔

حیدرآباد میں اسلامی راجیہ قائم رکھنے کے منصوبے

(حیدرآباد ٢٦ مارچ) مجلس اتحاد المسلمین کی طرف سے ایک میموریل ایگزیکٹو کونسل کے پریذیڈنٹ کو بھیجا گیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مطالبات کئے ہیں:— غیر محدود بادشاہت قائم کئے جائے اور آصف جاہی خاندان کا ایک مسلمان ممبر بطور بادشاہ مقرر کیا جائے۔ دکن کے مسلمان کسی ایسی تبدیلی کو منظور نہیں کریں گے۔ جو ان کی اس روایتی سیاسی برتری پر اثر انداز ہو۔ جو انہیں حیدرآباد کی تاریخ میں صدیوں سے حاصل ہے۔ لیجسلیچر اور لوکل باڈیز کی ساخت میں مسلمانوں کو آئینی اکثریت حاصل ہوگی۔ طریق انتخاب جداگانہ ہونا چاہئے۔ اُردو ریاست کی سرکاری اور تعلیمی زبان ہو۔ سرکاری نوکریوں میں مسلمانوں کو وہی حقوق ملے رہیں۔ جو اس وقت حاصل ہیں۔ بادشاہ کا مذہب اسلام رہے وغیرہ وغیرہ۔ (مفصل لیڈنگ آرٹیکل میں)

مسلمانانِ حیدرآباد کے نامعقول مطالبات

پروفیسر سدھاکر منتری سارودیشک سبھا کا بیان

(نئی دہلی ٢٩ مارچ) مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کے ان نامعقول مطالبات پر جو اس نے ریاست میں نافذ کی جانے والی اصلاحات کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے ایک میموریل کے ذریعہ دربار حیدرآباد سے ریاست کے مسلمانوں کی طرف سے کئے ہیں۔ اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر سدھاکر منتری سارودیشک سبھا دہلی لکھتے ہیں:— "مجھے مجلس مذکور کے اس افسوسناک رویہ پر ذرا بھی حیرانی نہیں ہوئی۔ سر اکبر حیدری سے کئے گئے مجلس کے مطالبات سے نہ صرف بدترین قسم کی فرقہ داری کی بُو آتی ہے۔ بلکہ اس سے ریاست حیدرآباد کے بارسوخ مسلمانوں کی ذہنیت بھی آشکارا ہے۔ مسلمانوں کو خدشہ ہے۔ کہ جو خاص مراعات انہیں اس وقت حاصل ہیں۔ کہیں اصلاحات کے نفاذ کے بعد ان سے چھن نہ جائیں۔ غیر محدود شہنشاہیت۔ لوکل باڈیز اور لیجسلیچر میں آئینی اکثریت اور جداگانہ انتخاب۔ اور اُردو کا بطور سرکاری زبان منظور کیا جانا (حالانکہ وہاں کی ٩٠ فیصدی آبادی دوسری زبانیں بولتی ہے) وغیرہ مسلمانوں کے مطالبات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ریاست کے مسلمان بحیثیت مجموعی اصلاحات کے نفاذ کے خلاف ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ جن اصلاحات کے نفاذ کا مستقبل قریب میں اعلان ہونے والا ہے۔ وہ عملی طور پر کچھ نہ ہوں گی۔ آریہ سماج یا کسی اور جماعت کی ...... خدمت نظام سٹیٹ کی صورت حالات کو بے نقاب کرنے کے لئے اتنی مؤثر ثابت نہ ہوتی۔ جتنا مجلس اتحاد المسلمین کے یہ مطالبات مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ نظام گورنمنٹ نے مسلمانوں کے پہلے ہی یہ مطالبات منظور کر رکھے ہیں۔

ریلوے سٹیشن پر ستیاگرہیوں کا دھرنا

(شولاپور ٢٩ مارچ) اکیسویں ستیاگرہیوں کا ایک جتھا جسے بیال پور جانے سے روک دیا گیا ہے۔ اڑتالیس گھنٹوں سے زیادہ سٹیشن سے باہر دھرنا مارے بیٹھا ہے۔ پولیس نے آگے جانے سے روک دیا ہے۔ گرفتار نہیں کیا۔ ستیاگرہی آگے جانے پر بضد ہیں۔ اور دھرنا مارے بیٹھے ہیں دھارمک گیت گاتے ہیں۔ نہ سوتے ہیں نہ کچھ کھایا ہے۔ شولاپور سے ٢٢ آریہ سماجیوں کا ایک جتھا ان کے لئے کھانا لے کر گیا ہے۔

سوامی سوتنترانند گلبرگہ کو

مہاتما نارائن سوامی پہلے ڈکٹیٹر جو گلبرگہ جیل میں ١٨ ماہ قید کی سزا کاٹ رہے ہیں سے سوامی سوتنترانند جی کو تار کے ذریعہ جلد وہاں پہنچنے کی آگیا دی ہے۔ سوامی جی گلبرگہ روانہ ہو گئے ہیں۔

پنڈت دھریندر شاستری شولاپور کو

(شولاپور ٢٩ مارچ) ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر پنڈت دھریندر شاستری ٣٠ مارچ کو شولاپور پہنچ جائیں گے۔ یو۔پی کے بڑے بڑے شہروں میں آپ کے دورہ سے کافی جاگرتی اور اُتساہ پیدا ہو گیا ہے۔ پنڈت وید ورت ٥ ویں ڈکٹیٹر نے اپنے بھاشن کا دورہ ختم کر دیا ہے۔

تحقیقات کیلئے ہندوؤں کی کمیٹی

(پونہ ٢٣ مارچ) شولاپور سے کچھ ہندو لیڈروں پر مشتمل ایک نمائندہ کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ جو ریاست حیدرآباد میں دھارمک آزادی پر لگی ہوئی پابندیوں کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ اس کے صدر راؤ بہادر ڈی۔ بی موٹے ہوں گے۔ اور جگت گورو کے اصلاح و مشورہ سے کام کرے گی۔ جگت گورو شولاپور میں ہیں۔

دربار حیدرآباد کا اعلان

(حیدرآباد ٢٣ مارچ) مجلس اتحاد المسلمین کے اس مطالبہ کے متعلق کہ اصلاحات نافذ نہ کی جائیں۔ ورنہ مظاہرے کئے جائیں گے دربار نے بیان جاری کیا ہے۔ کہ وہ ایسے مظاہروں کو طاقت سے دبا دے گا۔ کسی کو کوئی عذر ہو۔ تو آئینی طور پر عرض و معروض کرے۔

دیویوں کے جتھے

آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی بہنیں کنیائیں اور راولپنڈی استری سماج کی سو دیویاں ...

... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاتما نارائن سوامی کو مزید تین ماہ

(گلبرگہ ۲۳ - مارچ) مہاتما نارائن سوامی جی کو دوسرے مقدمہ میں دو سو روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی تین ماہ کی سزا دی گئی ہے۔ وہ ایک سال کی پہلے سزا کاٹ رہے ہیں ٭

اوم کے جھنڈے کی بے حرمتی

(گلبرگہ ۲۵ - مارچ) آج عدالت میں ستیاگرہیوں نے شکایت کی کہ پولیس کے افسروں نے ان کے اوم کے جھنڈے چھین لئے۔ اور ان سے بوٹ صاف کئے۔ مجسٹریٹ نے شکایت نوٹ کر لی۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو تحقیقات کا حکم دیا ٭

ایک مسلم نوجوان والنٹیر بن گیا

(علاؤ پور ۲۴ - مارچ) ۲۲ - مارچ کو حیدر آباد ڈے منایا گیا۔ جس میں چند ہندو نوجوانوں کے علاوہ ایک مسلم نوجوان ولی محمد نے بھی اپنا نام ستیاگرہیوں میں لکھوایا۔ اور آٹھ آنے چندہ دیا ٭

ڈکٹیٹر ہندو سبھا ستیاگرہ کا فیصلہ

(پونہ ۲۴ - مارچ) ہندو مہاسبھا ستیاگرہ کے ڈکٹیٹر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب دس دس بیس بیس والنٹیروں کے جتھے بھیجنے کی بجائے پچاس پچاس کے جتھے بھیجے جایا کریں ٭

ایک سو سادھو ستیاگرہ کرینگے

(شولاپور ۲۴ - مارچ) بھگونت گورو شنکر آچاریہ نے یہ خبر نامہ اطلاع دی ہے۔ کہ ایک سو سادھو ستیاگرہیوں کا جتھا ۳۰ - مارچ کو شولاپور پہنچ جائیگا

گلبرگہ جیل کے آدھے ستیاگرہی بیمار

(گلبرگہ ۲۵ - مارچ) سپرنٹنڈنٹ جیل نے بیان دیا ہے۔ کہ جیل کے تقریباً آدھے ستیاگرہی بیمار ہو گئے ہیں۔ انہیں جوار کی روٹی دی جاتی ہے۔ گیہوں کی روٹی کے لئے خط و کتابت ہو رہی ہے ٭

ریاست حیدر آباد میں تبلیغ کا زور

(گلبرگہ ۲۵ - مارچ) ستیاگرہ کی تحریک جوں جوں زور پکڑتی جا رہی ہے۔ توں توں مولویوں نے تبلیغ کا کام زور شور سے کرنا شروع کر دیا ہے ٭

آریہ سماج کے خلاف پروپیگنڈا

(کیجونا) ریاست حیدر آباد کے طول و عرض میں یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کا اچھوتوں سے کوئی تعلق نہیں ٭

۲۰ ہزار والنٹیر اور ۵۵ ڈکٹیٹر

(شولاپور ۲۷ - مارچ) لالہ دیوی چند کو لالہ خوشحال چند نے اپنے ایک انٹرویو کے دوران میں بتلایا ہے۔ کہ اس وقت بیس ہزار والنٹیر اور ۵۵ ڈکٹیٹر مقرر ہو چکے ہیں۔ جب تک نجے پرابت نہیں ہوتی ستیاگرہ جاری رہے گا ٭

۵ - اپریل کو "جھنڈا ڈے"

دربار حیدر آباد کے اس اعلان کو کہ وہاں "اوم کا جھنڈا" لہرانے پر پابندی نہیں کستی ہے۔ پرکھنے کے لئے ریاست حیدر آباد کی سبھی سماجیں ۵ - اپریل کو جھنڈا دوس منائیں گی۔ اور اوم کے جھنڈے لہرائے جائیں گے ٭

لالہ خوشحال چند کا گلبرگہ جیل سے خط

لالہ خوشحال چند جی نے گلبرگہ جیل سے اپنے پتر مسٹر رن بیر کے نام ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو اچھی خوراک نہیں ملتی۔ تیل والی سبزی اور جوار کی روٹی دی جاتی ہے۔ گرفتاری کے وقت ان کے اوم کے جھنڈے ضبط کر لئے گئے۔ جیل میں انہوں نے ہون اور سندھیا کی ٭

ستیاگرہ سماچار

— پنڈت نردیو شاستری نے ستیاگرہیوں پر ہونے والی جیلوں میں سختی کے خلاف پروٹسٹ کا ایک تار سر اکبر حیدری کو بھیجا ہے ٭

— ۲۳ - مارچ کو شولاپور کے ہندوؤں نے ایک پبلک جلسہ کر کے لالہ خوشحال چند کو ان کی سزا یابی پر مبارکباد دی ٭

— مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد نے دربار حیدر آباد سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اصلاحات نافذ نہ کی جائیں ٭

— مانسہ (پٹیالہ) سے چالیس والنٹیروں کا جتھا شولاپور جائے گا ٭

— بمبئی کے ایک سیٹھ نے ستیاگرہ فنڈ میں ۵ ہزار روپیہ دیا ہے ٭

— جیل میں مہاتما نارائن سوامی زمین پر سوتے ہیں ٭

— ۱۷ - مارچ کو ڈاکٹر مونجے نے اورنگ آباد جیل میں ڈاکٹر پرانجپے سے ملاقات کی ٭

— ۲۲ - مارچ کو بنگال اور آسام کا ایک جتھا شولاپور پہنچ گیا ٭

— کالی کمبلی والے مہاتما نے گلبرگہ میں پرچار کیا۔ اور سوامی جی سے جیل میں ملاقات کی ٭

— ۲۲ - مارچ کو حیدر آباد سندھ سے پندرہ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا شولاپور گیا ٭

— سرسہ (حصار) سے ہر ماہ ایک جتھا جایا کرے گا ٭

— عثمان آباد کا جیل ستیاگرہیوں سے بھر گیا ہے۔ کئی دوسری جیلوں میں بھی جگہ نہیں رہی ٭

— سناتن دھرم یووک سبھا راولپنڈی کے پردھان لالہ دیس راج نے ستیاگرہ فنڈ میں سو روپیہ دیا ہے ٭

— شری ستیا نند جی کی رہنمائی میں ایک جتھا شولاپور روانہ ہو گیا ہے ٭

— منشی احمد دین نے ایک بیان کے ذریعہ حیدر آباد ستیاگرہ سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ لدھیانہ کانفرنس میں مذمت کی کوئی ترمیم انہوں نے پیش نہیں کی ٭

— ضلع بیدر کے ایک گاؤں قصبہ کاما کے دو آریہ سماجیوں کو دو دو ماہ کی سزا ہوئی ہے ٭

— لاتور میں خاکساروں نے دو آریہ سماجیوں بھانو اور نارائن کو خوب پیٹا ٭

— ۲۲ - مارچ کو امرتسر سے دوسرا شہیدی جتھا شولاپور روانہ ہو گیا۔ جتھا کو پانسو روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی ٭

— کلم میں ستی کمبر پر چند پٹھانوں نے سر بازار حملہ کر دیا ٭

— جب کلنگی پنتھ کے بانی سوامی مادھوراؤ نے دربار حیدر آباد کو چٹھی لکھی ہے۔ کہ حیدر آباد میں پاکستان کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ سوامی جی ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں ٭

— ہانفرس میں شری رانگورو دھر ید استری جی کو ۶۲۱ روپے بھینٹ کئے گئے ٭

— منگووال آریہ سماج کے تمام ممبروں نے ستیاگرہیوں میں نام لکھا دیا ہے ٭

— آریہ سیوک دل کراچی کے ایک ممبر لالہ گوبند رام نے ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کی پرتگیا کی ہے۔ سوامی ستیا نند نے ایکہزار نقد ادا کرنے کے وعدے لئے ہیں ٭

— صوبہ سرحد میں ایک مشترکہ ستیاگرہ کمیٹی قائم ہو گئی ہے ٭

— ڈیرہ دون آریہ سماج کا جتھا پنڈت چندر منی کی رہنمائی میں ۲۶ - مارچ کو روانہ ہو گیا ہے ٭

— ملتان کے آریہ بھائیوں نے گیارہ سو روپیہ ماہوار بھیجنا سویکار کیا ہے ٭

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلی رام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں عموماً سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ میں نے پر یوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ کمزور بینائی، ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے ٭

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی۔ ایم۔ ڈی نے کہا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے ٭

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے، سرخی، پھلی، کھجلی کم نظر کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے ٭

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

ڈاکخرچ آٹھ آنے

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز لسبت روڈ

امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

پتہ:- گوروکل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۳

ہفتہ وار پرکاش لاہور
گوروکل انک
سمت ۱۹۹۵ — ۲ اپریل ۱۹۳۹ء

ستیاگرہ کا ایک ہفتہ

ایک اور ہفتہ گذر گیا۔ اور حیدرآباد میں ستیاگرہ اسی زور سے جاری ہے۔ پچھلے ہفتہ تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند نے ستیاگرہ کیا۔ وہ گاڑی میں سوار ہوکر حیدرآباد جا رہے تھے کہ انہیں گلبرگہ اُتار لیا گیا۔ پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی صرف پچیس ۲۵ والنٹیروں کے ساتھ ستیاگرہ کو نکلے تھے۔ دوسرے ڈکٹیٹر کُنور چاند کرن شاردا ستّر والنٹیروں کے ساتھ اور تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند ایک سو دس والنٹیروں کے ساتھ گئے ہیں۔ پہلے ڈکٹیٹر کو ۱۲ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ دوسرے ڈکٹیٹر اور تیسرے کو اٹھارہ ماہ کی سزا۔ ہر ڈکٹیٹر کے ساتھ قید کا معیار بلند ہو رہا ہے۔ اور سمجھنا چاہئے کہ ہوتا جائے گا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ حیدرآباد دربار نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا ستیاگرہ مذاق نہیں۔ اور وہ اسے پوری طاقت سے دبانا چاہتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہر ایک حکومت ایجی ٹیشن کو دبانے کے لئے پہلے سخت سے سخت سزا دیتی ہے۔ تاکہ لوگ ڈر جائیں اور ایجی ٹیشن سے باز آ جائیں۔ لیکن جس وقت یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ باوجود سخت سزا کے ایجی ٹیشن دبنے میں نہیں آیا۔ بلکہ پہلے سے تیز ہو گیا ہے۔ تو وہ خود تنگ آ جاتی ہے۔ نظام سرکار کی حالت میں بھی یہی ہے۔ وہ آریوں کا امتحان لے رہی ہے۔ دیکھنا ہے کہ وہ کس قدر سختی برداشت کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ سختی برداشت کر سکتے ہیں۔ آخر گورنمنٹ کو مجبور کر لیگی۔ اس وقت تو سول نافرمانی صرف انفرادی رہی ہے۔ والنٹیر ہر روز جاتے رہے ہیں۔ ایک سے زیادہ جگہوں سے بھی جاتے رہے ہیں۔ لیکن آریہ ستیاگرہ سمتی ۵- اپریل کو جو اجتماعی سول نافرمانی کرنے والی ہے۔ وہ خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس سمتی کی طرف سے ریاست کی ایک سو بیاسی آریہ سماجوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ۵- اپریل کو اپنے اپنے سماج مندر پر اوم کا جھنڈا لہرائیں۔ کسی جگہ سماج مندر نہ ہو۔ تو کسی آریہ کے گھر پر جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی جائے۔ ریاست کا دعوے ہے۔ کہ اس کی طرف سے اوم کا جھنڈا لہرانے کی ممانعت نہیں۔ اس نے مداخلت نہ کی۔ تو اس کا یہ دعوے درست ثابت ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس نے یہ رسم ادا نہ ہونے دی۔ تو دنیا پر روشن ہو جاوے گا کہ اس کا یہ دعوے محض ایک ڈھونگ ہے۔ دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ ہی اجتماعی سول نافرمانی بھی شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ ریاست مختلف مقامات میں ان لوگوں کو گرفتار کرے گی۔ جو اوم کا جھنڈا لہرائیں گے۔

جہاں تک دھن اور جن کا تعلق ہے۔ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ کی نسبت یہ ہفتہ زیادہ کامیاب رہا ہے۔ مختلف مقامات پر سے ہر روز جتھے جا رہے ہیں۔ اور چونکہ ہر سماج کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ اپنے جتھا کو کچھ نہ کچھ دے کر بھیجے۔ اس لئے روپیہ بھی ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو رہا ہے۔ ماہواری وعدوں کی تعداد بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ سوامی ستیانند جی کی کتھا سے صرف ملتان نے گیارہ سو روپیہ ماہوار دینا منظور کیا ہے۔ ملتان سے سوامی جی کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں وہ ستیاگرہ کے لئے دھن اکٹھا کر رہے ہیں۔ وہاں کی اطلاع ہے۔ کہ دوسرے استھانوں کی طرح انہیں وہاں بھی اچھی کامیابی ہوئی ہے۔ ایک ہزار روپیہ نقد جمع ہوا ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ ماہوار کے وعدے۔

اس وقت تک جو دھن آیا ہے۔ اس کے لئے میں اپنے آریہ بھائیوں کو ودھائی دے چکا ہوں۔ لیکن انہیں اس بھرم میں نہ رہنا چاہیئے۔ کہ یہ کافی ہے۔ اس دھرم یدھ میں وجے پراپت کرنے کیلئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اگر آپ کے پاس لاکھوں روپے ہوں گے۔ تو ممکن ہے۔ کہ ان کے خرچ کی نوبت نہ آئے۔ اور فریق ثانی آپ سے سمجھوتہ کر لے۔ لیکن اگر آپ کے پاس صرف چند ایک ہزار روپے ہوئے۔ اور فریق ثانی نے دیکھا۔ کہ وہ جنگ لمبی کرکے آپ کو شکست دے سکتا ہے۔ تو لمبی کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے ایک ایک آریہ کو حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ کے لئے دان دیتے ہوئے یہ بات دھیان میں رکھنی چاہیئے۔ کہ ہمیں اس کے لئے لاکھوں جمع کرنے ہیں۔ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگرچہ دان دینے والوں کی سنکھیا بہت ہے۔ اور تقریباً ہر ایک آریہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ وہ اس کے لئے کچھ نہ کچھ دے۔ دان کا معیار بہت بلند نہیں۔ ہمارے سماج میں ایسے دان دیر موجود ہیں۔ جو مختلف کاموں کے لئے ایک سے زیادہ ہزاروں روپیہ دے چکے ہیں۔ کوئی کوئی دان لاکھ تک بھی پہنچا ہے۔ لیکن حیدرآباد فنڈ کے لئے اس وقت تک بڑی سے بڑی رقم ایک ہزار روپے کی ملی ہے۔ عام طور پر دان پانسو سے آگے نہیں گئے۔ سوامی شردھانند جی کی سمرتی میں جو فنڈ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے لئے چند مہینوں میں اڑھائی لاکھ روپیہ جمع ہو گیا تھا۔ دیانند جنم شتابدی کے موقعہ پر لاہور میں دیانند اُپدیشک ودیالیہ قائم کیا گیا۔ اس کے لئے سوامی ستیانند جی نے ڈیڑھ لاکھ کے قریب نقد اور وعدوں کی صورت میں وصول کیا۔ مہاتما ہنس راج کی یادگار قائم کرنے کے لئے ۵ لاکھ کی اپیل

گوروکل شکشا پرنالی

"شکشا" دیش کی ایک مہتو پورن سمسیا ہے۔ اس بات پر سب سہمت ہیں۔ کہ دیش کے بچوں میں شکشا کا ادھک سے ادھک پرچار ہونا چاہئے۔ ہاں اس بات پر مت بھید ضرور ہے۔ کہ دیش کو کیسی شکشا کی ضرورت ہے۔ اس وقت بھارت میں مکھیا ایک ہی شکشا پرنالی پرچلت ہے۔ اور وہ ہے سکولوں اور کالجوں کی۔ آریہ سماج نے پرستھتی اور سمیہ کی اوشیکتا کو دھیان میں رکھ کر اپنے جیون کے آرمبھ کال میں اس شکشا پرنالی کو اپنایا۔ اور جا بجا سکول اور کالج کھولے۔ پرنتو کچھ گمبھیر آتماؤں نے رشی دیانند کے اس وچار کو کہ پراچین ویدک سبھیتا کا پنر اُتھان ہو۔ اور اس کے لئے گوروکل کھلنے چاہئیں۔ پورا ہوتا دیکھنے کی اُتکٹ اِچھّا پرگٹ کی۔ مہاتما منشی رام جی کے ساہس اور پریتن سے وہ پوری بھی ہو گئی۔ گوروکل کانگڑی اور اس کے بعد کئی گوروکل کھل گئے۔ شکشا کے چھیتر میں آریہ سماج کا یہ تجربہ سپھل رہا یا اسپھل اس کے سمبندھ میں ہمیں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ یہ تجربہ بہت حد تک سپھل تو سدھ ہوا۔ پرنتو اتنا نہیں جتنی کہ آشا تھی۔ گوروکل جس بنیادی اصول پر قائم کئے گئے تھے۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں۔ موجودہ شکشا پرنالی میں پری ورتن کی اوشیکتا کو آریہ سماج نے ہی انوبھو نہیں کیا۔ اپتو کانگرس نے بھی اس کا پربنام ودیا مندر سکیم اور واردھا شکشا پرنالی کے روپ میں ہمارے سامنے ہے۔ نہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ گوروکل شکشا پرنالی سروتھا نکمّی ہے۔ اور نہ یہ کہ واردھا سکیم آدرش اور ترٹیوں سے پاک ہے۔ یدی گمبھیرتا سے وچار کیا جائے۔ تو واردھا شکشا پرنالی گوروکل شکشا پرنالی کا ہی دوسرا روپ ہے۔ کیول اس انتر کے ساتھ کہ گوروکل شکشا پرنالی میں دستکاری کو کوئی ستھان پراپت نہیں۔ اور واردھا شکشا پرنالی کا آدھار ہی دستکاری ہے۔ واستو میں یدی دیکھا جائے تو کوئی بھی شکشا پرنالی تب تک سپھل نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے اپنانے والے کو سوادھین بنانے کی سمرتھا اپنے میں پیدا نہیں کرتی۔ اس شکشا کا لابھ ہی کیا۔ جسے حاصل کر کے ایک وِیکتی سوادھین نہ بن سکے؟

گوروکل شکشا پرنالی میں سے اس ابھاؤ کو دور کرنے کے لئے یدی دستکاری کو اپنا لیا جائے۔ تو ہمارے وچار میں اس کی سپھلتا میں کوئی سندیہ نہیں ہو سکتا۔ دستکاری کا اپنایا جانا نہ صرف اس لئے ضروری ہے۔ کہ گوروکل کے سناتک اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو سکیں۔ بلکہ خود گوروکل کو سوادھین بنانے کے لئے بھی۔ دنوں دن دیش کی آرتھک اوستھا گر رہی ہے پھر آریہ سماجیوں میں تو اتنے دھنی بھی نہیں۔ جو اس پرستھتی کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑھتی ہوئی آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی اوشیکتاؤں کو پورا کر سکیں۔ ایسی اوستھا میں وہی سنستھا جیوت رہ سکے گی۔ جو دان یا سہایتا کا سہارا نہ لے کر اپنے پاؤں پر آپ کھڑی ہو۔ جو سنستھائیں بوجھ ثابت ہو رہی ہیں وہ بند ہو جائیں تو چنتا نہیں۔ پرنتو جن کا جیوت رہنا اوشیک ہے۔ انہیں سوادھین بنانا ہی پڑیگا۔ ←—— آشا ہے۔ کہ گوروکل شکشا پرنالی کے پریمی اس اور دھیان دیں گے۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی گئی ہے۔ اور اس کے لئے اس وقت تک سوا لاکھ کے قریب جمع ہو چکا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حیدرآباد فنڈ لاکھوں تک نہ پہنچے؟ اگر جنگ جلدی ختم ہو جائے۔ اور روپیہ بچ جائے۔ تو بچا ہوا دھن بھی آریہ سماج کے ہی کام آئے گا۔

اس وقت تک یہ تو سننے میں آیا ہے۔ کہ میں اپنا سب کچھ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دینے کو تیار ہوں۔

لیکن دینے کی نوبت نہیں آئی۔ ضرورت ہے۔ کہ دان کا معیار اونچا کیا جائے۔ ان لوگ ہمیشہ دان سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ یک مشت دان کی کمی ماہواری وعدوں سے پوری کی جا رہی ہے۔ اور لوگ اس مد میں ماہانہ دھن دے رہے ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں بھی میں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ دھنی پرش زیادہ سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم سے کم دے رہے ہیں۔ نردھن آدمیوں کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر دان کر رہے ہیں۔ لیکن دھنی آدمیوں کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ صرف ایک پنڈت ٹھاکر دت شرما نے اڑھائی سو روپیہ ماہوار کا وعدہ دیا ہے۔ یہ دان ستیاگرہ کے پہلے دن سے شروع ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ستیاگرہ جاری ہے۔ کوئی اور ایسا دھنی اڑھائی سو روپیہ ماہوار اس فنڈ میں دینے کو تیار نہیں ہوا۔ حالانکہ آپ میں ایسے دھنی ہیں۔ وقت الیکشن کی بات۔ ہر کسی کو ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ ہر ایک آریہ کو خود زیادہ سے زیادہ دان دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ میں آریہ پرشوں کے تیاگ کی اوچتا کم کر رہا ہوں۔ میں تو صرف انہیں یہ بتا رہا ہوں کہ جنگ کے کیا معنی ہیں؟ جو جنگ ہم نے چھیڑا ہے۔ اس کے لئے کس قدر روپیہ اور آدمیوں کی ضرورت ہے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اس کو دھیان میں رکھتے ہوئے میرے آریہ بھائی اس فنڈ کے لئے لاکھوں روپیہ جمع کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس ہفتہ میں ایک اور واقعہ ہوا ہے۔ جس کا ستیاگرہ کی تحریک سے گہرا تعلق ہے۔ کچھ عرصہ ہوا آریہ کانگرس شولاپور کے پردھان منتری پنڈت اسپ نے کے خط کے جواب میں سر اکبر حیدری نے لکھا تھا۔ کہ دربار جلد ہی اصلاحات نافذ کرنے والا ہے۔ اس سے ہر ایک قسم کی شکایات دور ہو جائیں گی۔ اس کے بعد یہ خبر آئی۔ کہ اصلاحات کا مسودہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں حضور نظام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور تیسرے ہفتہ میں شائع کر دیا جائے گا۔ اس میں نہ معلوم کیوں حیدرآباد کے مسلمانوں کو خطرہ نظر آیا۔ اور انہوں نے شور مچانا شروع کیا۔ کہ اصلاحات نافذ نہ کی جائیں۔ اس وقت ہندو مسلمانوں کے تعلقات بگڑے ہوئے ہیں۔ اصلاحات کے نفاذ سے اور بگڑ جائیں گے۔ اس کے بعد وہ ایک مسجد میں جمع ہوئے۔ وہاں انہوں نے ایک پروٹسٹ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ نماز جمعہ کے بعد مسلمان ایک جلوس کی شکل میں سر اکبر حیدری کے پاس جائیں۔ اور اصلاحات کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ اس خبر کے شائع ہونے پر دربار کی طرف سے ایک گشتی نکلی۔ کہ "دربار کسی صورت میں اصلاحات کا نفاذ ملتوی کرنے کو تیار نہیں۔ مجوزہ اصلاحات کا مسودہ جلد شائع کر دیا جائے گا۔ اور اگر مسلمانوں نے اس کے خلاف مظاہرہ کیا۔ تو اسے طاقت سے دبا دیا جائیگا۔ ہاں اگر مسلمان آئینی طور پر عرض معروض کرنا چاہیں۔ تو وہ ڈیپوٹیشن لا کر اپنا نکتہ نظر پیش کر سکتے ہیں۔ دوسری جماعتوں کو بھی اجازت دی گئی ہے۔ اور انہیں بھی دی جائے گی"

معلوم ہوتا ہے کہ اس گشتی سے مسلمانوں کے ہوش ٹھکانے آ گئے۔ اور انجمن اتحاد المسلمین کی طرف سے دربار کے پاس ایک عرضداشت بھیجی گئی۔ جس میں کئی مطالبات کئے گئے۔ سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کی حکمران ہمیشہ آصف جاہی خاندان کا کوئی ممبر رہے۔ اور وہ رہے بھی ایک مطلق العنان حکمران کی طرح۔ مطالبہ میں

Un-Limited Monorchy

کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انگلستان کی موجودہ گورنمنٹ کو

Limited Monorchy

یا محدود شہنشاہیت کا نام دیا گیا ہے۔ یہاں بادشاہ ہے۔ اس کے نام کا سکہ بھی رواں ہے۔ وزرا آئینی طور پر منسٹر سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ لیکن درحقیقت حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔ ان کا ہی حکم چلتا ہے۔ اور بادشاہ ان کے کسی کام میں دخل دینے کا مجاز نہیں۔ حیدرآباد کے مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ ان کی حکومت انگلستان کی حکومت سے بالکل متضاد ہو۔ جہاں انگلستان میں محدود شہنشاہیت ہے۔ وہاں حیدرآباد میں غیر محدود ہو۔ جہاں انگلستان کے بادشاہ کے اختیارات محدود ہیں۔ وہاں حیدرآباد کا حکمران غیر محدود اختیارات کا مالک ہو۔ دوسرے الفاظ میں اس کی وہی حیثیت ہو۔ جو جرمنی میں ہر ہٹلر اور اٹلی میں مسولینی کی۔ دوسرا مطالبہ یہ ہے۔ کہ حیدرآباد ہمیشہ ایک اسلامی سلطنت رہے۔ اسلام اس کا سرکاری مذہب ہو۔ اور امور شرعی کا محکمہ قائم رہے۔ اور مسلم ہولیڈ کا سکہ رواں رہے۔ ریاست کی سرکاری زبان اردو رہے۔ ملازمتوں کی تقسیم میں کوئی فرقہ وارانہ تناسب نہ رکھا جائے۔ اور جس طرح اس وقت دس فیصدی مسلمانوں کو نوے فیصدی غیر مسلم آبادی سے زیادہ ملازمتیں ملی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ملی رہیں۔ اگرچہ مسلمان دس فیصدی ہیں۔ لیکن آئینی طور پر تسلیم کیا جائے۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی اور میونسپل کمیٹیوں میں ان کی اکثریت رہے گی۔ نیابت جداگانہ ہو۔

ایک ایک مطالبہ تاحد نہایت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ایک کروڑ چالیس لاکھ کی آبادی میں سے صرف پندرہ ۱۵ لاکھ مسلمان ہیں۔ اتنے ہی اردو جانتے اور بولتے ہیں۔ باقی آبادی یا تو تیلگو بولتی ہے یا مرہٹی یا کناڑی۔ باوجود اس کے مطالبہ یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کی سرکاری زبان اردو رہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ عدالتوں کی زبان بھی اردو رہے۔ اور نوے فیصدی آبادی عدالتوں میں اپنے دعوے ایک ایسی زبان میں پیش کرے۔ جسے وہ سمجھ نہیں سکتے۔ مسلمانوں کے مطالبات نے اصلیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ حیدرآباد میں مکمل اسلامی راجیہ۔ انہیں یہ پسند نہیں۔ کہ موجودہ حالت میں کوئی تبدیلی آئے۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ جو کچھ اس وقت مسلمانوں کو ملا ہوا ہے وہ قائم رہے۔ اگر موجودہ حالت ہی قائم رہنی ہے۔ تو اصلاحات کس جانور کا نام ہے؟ پہلے انہوں نے کہا۔ کہ اصلاحات نافذ نہ کی جائیں۔ جب معلوم ہوا۔ کہ یہ بات پوری نہ ہوگی۔ تو اصلاحات کے نفاذ کو روکنے کے لئے یہ نامعقول مطالبات پیش کر دیئے۔ اگر یہ مطالبات دربار کے ایما سے نہیں کئے گئے۔ اور ہمیں باور کرنا چاہیئے۔ کہ نہیں کئے گئے۔ تو لازمی طور پر رد کر دیئے جائیں گے۔

ریاست میں اس وقت جو ستیاگرہ ہو رہا ہے۔ وہ آریہ سماج کے علاوہ ہندو مہاسبھا کی طرف سے بھی ہے۔ کانگرس نے گو ستیاگرہ بند کر دیا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اس کی شکایات دور ہو گئی ہیں یا کہ اس کے مطالبات پورے ہو گئے ہیں۔ اس لئے اصلاحات نافذ کرتے ہوئے دربار کو یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ اسے ساری رعایا کے مطالبات پورے کرنے ہیں۔ آریہ سماج کا مقصد محدود ہے۔ وہ تو اس قدر صرف پوجا اور پرچار کی آزادی چاہتا ہے۔ اگر اس کے یہ مطالبات منظور ہو جائیں۔ تو اس کی طرف سے ستیاگرہ بند ہو جائے گا۔ یہاں آریہ لوگ ریاست کے باشندے ہوتے ہوئے دوسرے مطالبات میں شریک ہیں۔ ہندو مہاسبھا کی طرف سے شہریت کے حقوق کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور کانگرس کی طرف سے ملکی حقوق کا۔ لیکن آج تک کسی نے یہ نہیں کہا۔ کہ نظام کو تخت سے اتار دیا جائے یا کوئی اُتارنا چاہتا ہے۔ ہاں ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے۔ جو راجاؤں کے سرے سے ہی خلاف ہے۔ وہ شخصی حکومت کو ختم دیکھنا چاہتی ہے۔ جب وہ جماعت طاقت پکڑے گی۔ تب۔ انجمن اتحاد المسلمین کے اس مطالبہ کے کچھ معنی ہوں گے۔ کہ حیدرآباد کے تخت پر آصف جاہی خاندان کا کوئی آدمی رہے۔ باقی مطالبات میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو منظور کئے جانے کے لائق ہو۔ اور اگر دربار نے یہ مطالبات منظور کر لئے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی رعایا کو کچھ دینا نہیں چاہتا۔

دربار اصلاحات کے اعلان کے لئے اس قدر بے تاب کیوں ہو رہا ہے؟ محض اس لئے کہ آریہ سماج کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ دربار اس کے ساتھ براہ راست فیصلہ کرے۔ وہ اصلاحات کا نفاذ کر کے اس ایجی ٹیشن کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ وہ کوئی طریقہ اختیار کرے۔ آریوں کی شکایات دور ہونی چاہئیں۔

(رمشن)

اعلانِ تعطیل

"پرکاش" کے گاہکوں اور ایجنٹوں کو سوچت ہو۔ کہ گوروکل کانگڑی کے اُتسو کے اُپلکش میں "پرکاش" ایک سپتاہ کی چھٹی منائیگا۔ اس لئے آگامی انک جس پر ۹-۱۰ اپریل کی تاریخ ہونی چاہئے پرکاشت نہیں ہوگا۔ اس انک کے بعد ۱۶-۱۷ اپریل کا انک وقت پر شائع ہو کر پاٹھکوں کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا۔ اس میں جہاں گوروکل کانگڑی کے وسترت سماچار لیکھ آدی چھپیں گے۔ وہاں ستیاگرہ سماچار بھی کافی سنکھیا میں پرکاشت ہوں گے۔

"پرکاش" کے پریمیوں کو یہ ایک دو دو گاہک بنا کر "پرکاش" کی اشاعت بڑھانے کی اور توجہ دینی چاہیئے تاکہ وہ آریہ سماج کی ادھک سیوا کر سکے۔ (مینیجر)

گورو کُل کے پرتی

(لیکھکہ : کماری اپراجتا دیوی کنیا گورو کل دہرہ دون)

—(۱)—

اَنو پم تیری چھٹا دیکھ کر
سُر گن ہرشت ہوتے ہیں
شکھشا جو تیری پاتے ہیں
ہردیوں کے مَل دھوتے ہیں

—(۲)—

سکل وشو کا پران بنا تو
بھاوی سنتتی کو دے پران
رسنا ہار گئی کرنے میں
تیری گُن گنّا نرمان

—(۳)—

تیری گود مدھر پھلواڑی
جس میں ہم نت کھلتے ہیں
ہندی ہو کر سُندرتا کے
پھٹک نہ آگے ہلتے ہیں

—(۴)—

جنم دیا جس نے تجھ کو ہے
دھنیہ ہاتھ اُس مالی کے
لگی یہاں جو بھاگیہ جگے اُس
ہریالی وٹ پالی کے

—(۵)—

کیا بیٹی کیا بیٹے آ لیسے
اَے جننی تُو گود کھلا
جن کا جھنڈا اُڑے گگن میں
شیلوں کے دے مول ہلا

—(۶)—

گیان سمر میں ہٹیں نہ پیچھے
اندھکار کا گرو ہریں
تیر تُرک کے ہلا چلا کر
درپ دمبھ کا دُور کریں

منعقد کیا جاتا ہے۔ اس ورش بھی ۳۱-مارچ-یکم و ۲-اپریل کو ہوگا۔ اس کو پُر رونق بنانے کے لئے پروگرام میں کئی دلچسپیاں موجود ہیں۔ مثلاً:- سنگیت سمیلن - دنگل - بے بی شو - آریہ کانفرنس - گتکا - تلوار وغیرہ کی کھیلوں کے علاوہ اُپدیش ویاکھیان اور بھجن وغیرہ ہوں گے۔ میجک لینٹرن کے ذریعے پرچار ہوگا - اور ریڈیو کے ذریعہ خبریں سنانے کا پربندھ ہوگا۔ دلت اُدھار پریمی بھائیوں کو اس میلہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

(اننت رام ادھشٹاتا رام چند سمارک ٹھہرہ (ریاست جموں))

نہ دکھائی دے گی۔

آؤ! ایش سوروپ سے پرارتھنا کریں۔ کہ وہ ہم سب کو ویدک دھارن کرنے کا بل دیں۔ جس سے ہم دیر یہ وان - اوجسوی اور سہن شیل ہو کر سویم آریہ پد کے ادھیکاری بن کر سارے وشو کو ویدک سمارگ میں چلانے کا ساہس کر سکیں۔

ویر میلہ ٹھہرہ

سولہ سال ہوئے موضع ٹھہرہ ریاست جموں میں دلت اُدھار کا کام کرتے ہوئے مہاشہ رام چندر کا بلیدان ہوا تھا۔ ان کی یادگار میں ہر برس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام ویر میلہ

سارے وشو کو آریہ بناؤ!

(آج سے چودہ برس پہلے لکھا ہوا سوامی شردھانند جی کا ایک اہم مضمون)

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्—[illegible] ورتمان آریہ سماجیوں [illegible] گھوشنا اس سمیہ [illegible] بڑی دھوم میں گونج رہی ہے۔ [illegible] سماجی ہیں نے اس لئے کہا۔ کہ [illegible] آریہ سماج تُو سرشٹی کے آدی کال سے [illegible] "آریہ" اور "دسیو" منشیہ مانتر کے لئے [illegible] بہت تھوڑے بہت پرتیک سمیہ میں ہی سنے [illegible] رہیں گے۔ "آریہ" نام شرلیشٹھ ودوان [illegible] منشیوں کا ہے۔ ویدک مریادا [illegible] دھرم کو دھارن کرنے والے [illegible] بھوشن ہو رہے ہیں۔ اور [illegible] ویدک آ گیا کا ترسکار کرنے [illegible] اور یا گرمت - پاپی - دُر آتماؤں کی [illegible] "دسیو" چلی آتی ہے۔

[illegible] سارے وشو کو آریہ بناؤ — اس [illegible] کا تات پریہ ہے۔ کہ سنسار میں [illegible] دسیو نہ رہ جائے۔ جس سے آریہ پرش [illegible] کی سمبھاونا سروتھا دُور ہو جائے۔ [illegible] وشو کو آریہ بنانے کا دستور تھا سپشٹ [illegible] ہے؟ اس کا پتہ لگانا چاہیئے۔ ورنشی [illegible] پرتیک منش سویم ہی پالن کر سکتا [illegible] دھرم کے پالن کرنے کے لئے [illegible] شاستر کا نکلا ہی بندھنا پڑتا ہے۔ [illegible] اور سمشٹی دھرم کو دید نے "ورن [illegible] ویوستھا" کی ودھی میں ہیمت کر دیا ہے۔ [illegible] آریہ کو ایک سو ورش کا سادھارن [illegible] ویتیت کرنے کے لئے چار آشرموں یعنی [illegible] سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس لئے [illegible] جیون ویتیت کر رہے ہیں۔ ان [illegible] رکھشا کے ساتھ اندریوں کو [illegible] گیان کی پراپتی کا پریتن [illegible]

[illegible] ہیں۔ انہیں دھرم پوروک سنتان [illegible] آشرم کا مکھیہ پریوجن سمجھ کر اپنے [illegible] بنانا چاہیئے۔ تاکہ ان کی پیڑھی [illegible] سکے۔ وہ اپنے جیون کو جیبہ بنا [illegible] جیوں کے لئے نمونہ پیش [illegible] سے کرمشی رت [illegible] ہو جائیں۔ [illegible] سکتی ہیں۔ وہ گیان کی ودھی [illegible] اپنی سیوا کی بھینٹ چڑھاویں۔ [illegible] میں کچھ رہا نہیں جا سکتا۔

منش کے آتما کے اندر جیوتر مئے کا پرکاش اُسے سیدھا مارگ دکھلاتا ہے۔ جب تک پرکاش سُو دیو کی اور سے بُلاوا نہ آئے۔ تب تک سنیاس آشرم میں پرویش کا ساہس نہ کریں۔

یہ تو ویکتیوں کے لئے وہ سادھن ہیں۔ جن سے بہت سے منش سمپن ہو کر سماج کی آدھار شِلا رکھتے ہیں۔ اسی سماج کے نرمان کے لئے وَرنوں کی ویوستھا کی گئی ہے۔ اسی ورن ویوستھا کے کریاتمک پرچار پر سارے وشو کو آریہ بنانے کا پریتن اولمبت ہے۔

کیا سمپورن وشو کو آریہ بنانا چاہتے ہو؟ تو نیچے لکھی پرتگیاؤں کو درڑھتا سے پالن کرنے کا سنکلپ کرو۔

(۱) میں چار ورنوں کے اتیرکت پانچواں کوئی ورن نہیں مانتا۔ برہمن - کھشتری - ویشیہ اور شودر —— سکھ - باہو - اُرو اور پاد —— ان سب کو ایک ہی سماج کی پادرشٹ کے انگ سمجھتا ہوں۔ ان کو شرم وبھاگ پر اولمبت مان کر کسی سے بھی گھرنا نہیں کروں گا۔

(۲) گن کرم انوسار جس ورن کا میں ادھیکاری ہوں پرسنتا پوروک اُسی ورن کے ادھیکاروں سے سنتشٹ رہوں گا۔

(۳) وید منتروں کی ویاکھیا سے مجھے نشچے ہو چکا ہے۔ کہ کرم اور پرماتما کے نیم انوسار پرتیک پُرش کے لئے اسی کی اُرتھا نگنی نشچت ہو چکی ہے۔ جب تک اس دیوی سے بھینٹ نہیں ہوتی۔ کسی بھی انیہ سوارتھ سے پریرت ہو کر دواہ سمبندھ نہیں کروں گا۔

(۴) جو ادھیکار ادر کرتویہ بان پرستھی اور سنیاسی کے ہیں۔ گرہستھ آشرم میں براہمن بن کر بھی ان کے لئے ہاتھ پیر مار اُن ادھیکار چلیشٹا نہ کروں گا۔

(۵) گرہستھ پالن کے لئے ارتھ سنچے کرنے کی آوشیکتا ہے۔ وہ دھرم انوسار ہی کروں گا۔ ادھرم کی کمائی سے ایک پیسہ بھی گرہستھ کے اندر نہیں آنے دوں گا۔

(۶) اپنے ورن دھرم کا پالن کرنے میں کتنی بھی ہانی ہو۔ یہاں تک کہ پران انت کا بھی بھے ہو۔ تو بھی اس دھرم سے وچلت نہیں ہوں گا۔

یدی آریہ پُرش اس پرکار کی مانسک پرتگیا کر ان پر عمل کرنے لگ جائیں گے۔ تو پھر سمپورن وشو کو آریہ بنانے کی پرتگیا سروتھا اسمبھو نہ

Haridwar. Digitized by eGangotri

کنیا گوروکل دہرہ دون

(لیکھکہ: شریمتی سوشیلا دیوی جی ودیا النکرتہ۔ شولاپور)

رشی کی پربل اچھا تھی۔ کہ یدی سچ مچ اپنے دیش کا اُدھار کرنا ہے۔ تو ہمیں ایک وِدُشی ماتری منڈل کی استھاپنا کرنی چاہیئے۔"

آج اُن کی پرانچھا کنیا گوروکل روپی پودے کا روپ دھارن کئے ہوئے پھول پھل رہی ہے۔

یہ گوروکل وِنشٹ پراچین ساہتیہ کا پُنر اُدھارک۔ پراچین ویدک سبھیتا پراچین شکھشا آدرش استھاپک۔ پراچین شکھشا کا شُدھ رُوپ گُپت سداچار کا وِستارک۔ ویدک دھرم انوشیلن میں لگا ہوا۔ اور سمپورن آدرشوں کو جنم دینے والا دہرہ دون نگر کے راج پور پرد یش میں سُشوبھت ہے۔

اس گوروکل کے مکھیہ اُدیشیوں کو تین بھاگوں میں بانٹا جا سکتا ہے:۔

(۱) سداچار:۔ پراچین ساہتیہ سنسکرتی کا پُنر اُدھار۔ گوروکل اپنے اُدیشیہ میں پورن سپھل ہو رہا ہے۔ ایسی ہی ہمیں آشا اور وشواس ہے۔ سوبھاو سے نورتی مارگ سے ہٹ کر پرورتی مارگ کی اور جھک جاتا ہے۔ پرنتو بھگوان کا آدیش ہے:۔

आचार: परमो धर्म:

اس منشیہ دیہہ میں آچار اور پرانوں کا انیو انیہ آشریہ سمبندھ ہے۔ سداچار کا پرمان سوروپ انگ آچار ہی اس گوروکل میں پنچ پرورشک کے رُوپ میں پردھانتا سے کاریہ کرتا ہے۔

اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ ہمارا سمپورن کاویہ سوندریہ۔ گورو سوندریہ۔ سبھیتا سوندریہ۔ سنسکرتی سوندریہ سنسکرت ساہتیہ میں بھرا پڑا ہے۔ اس پراچین ساہتیہ کا اُدھار کرنا تتھا ساہتیہ کا اُدگھاٹن کرنا ہی گوروکل کا ادھیک کاریہ اور دھیہ ہے۔

سنسار میں آج شکھشت گرستھ بھی کیوں رکھی ہے؟ اس کا کارن بہت ادھک انشوں میں انوچت شکھشا دیکھ پڑتی ہے۔ رشی نے جس یگ دُرشٹی کو ہمیں دکھایا تھا اس پرنہ چل کر سنیپل بندھ کا انوسرن کر لیا ہے۔ انیہ دھرم کا پرکاش کرنے والی سبھیتا کو انسنشکل ہی چھوڑ ہم نے پشچمی سبھیتا کو اپنا لیا ہے۔ یہ پشچمی سبھیتا اپنے ہرنیہ روپ کو دکھا کر آتم سوروپ کو نہ جانے ہوئے ذریل کلیوں کو اپنے اور کھینچ سدا کے لئے کلیش اور دکھ میں پھنسا دیتی ہے۔ اس کا نکرِشٹتم مارگ سداچار سے مُکت دکھائی دیتا ہوا بھی دُراچاری بنا دیتا ہے۔ انت ایو گرستھ دُکھت اور کلیشت ہو رہے ہیں۔

سبھیہ راشٹروں نے کسی دیش و جاتی کی اُنتی اتھوا ادنتی و پتن کا پتہ لگانا ہو۔ تو وہ وہاں کی استریوں کی پرستھتی کے انوسار پریام نکال لیتے ہیں۔ اُن کی پری بھاشا میں استری اُنتی کا پریا واچی شبد دیش اُنتی تتھا استری پتن کا پریا واچی شبد دیش پتن ہے۔

اس سمیہ گوروکلیہ شکھشا کے ابھاؤ میں ارتھات کانجوں کی شکھشا پراپت بہنوں نے گرستھ جو سورگ دھام ہونے چاہیئے تھے۔ اُنہیں نرک دھام بنا دیا ہے۔ ان کی اوشیکتاؤں کی ادھکتا نے ماتو سماج کو یہ کہنے کے لئے بادھت کر دیا ہے۔ کہ استری شکھشا ہانی کارک ہے۔ یدی پتی دھن وان ہے۔ تو جیسے تیسے نبھ جاتی ہے۔ نہیں تو گھر گھر ۲۴ گھنٹے مہابھارت کا کورو کشیتر بنا رہتا ہے۔ اوشیکتاؤں کی پُورتی کے لئے اُدھار لینا پھر اس پر دو گنا بیاج بھرنا۔ اور پھر سال میں کبھی بھی مہاجن کا نہ چکا پانا پتی دیو کے لئے ایک اسہیہ کشٹ کا وشہ بن جاتا ہے۔ اور انت کو مسان کی اور ایک کرونا درشٹی سے دیکھنے لگتا ہے۔ گوروکلیہ شکھشا نے ہمیں نرک کو سورگ۔ مُدِھ مستقل کو کریٹا استھل تتھا سنسار کو سنتان اُتپتی کی اُتم شکھشا دی۔

گوروکل سے نکلی ہوئی برہم چارنیوں پر یہ وشیلا سنسار اپنے زہر بھرے آکرشن کا کچھ بھی اثر نہیں کر سکتا۔ برہم چارنیوں کو سنیہ استنیہ کا گیان تتھا سو آبھن کی اُتم شکھشا دے سنسار میں بھیجا جاتا ہے۔ مجھے آج بھی اس کل کے پوتر جیون کی گھڑیاں رہ رہ کر یاد آتی ہیں۔ ارتھات پُنہ اس تیرتھ استھان کو دیکھنے کے لئے بادھت کرتی ہیں۔ اتنا شُدھ واتاورن میری دُنیا۔ اور کلپنا کی دُنیا میں کہیں دکھائی نہیں دیا۔ وہاں کی آکرشن شکتی۔ وہاں کی پنچیہ سوروپ سادھن سمپنے۔ آدرش ہی۔ ینیہ مئی آچاریہ دیانی جی جیسی بی۔ اے ہیں۔ ہماری پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ چرنجیوی ہوں۔

گوروکل کی شکھشا

(لیکھک:۔ سوامی گنگا گری جی)

ویسے تو آج کل بھارت ورش میں جتنی بھی شکھشا پرنالیاں پرچلت ہیں۔ وہ سب کی سب ودوانوں کے دماغوں کی اُپج ہیں۔ پرنتو شکھشا کا اُچت اُدیشیہ کچھ اور ہے۔ جس کی اور بھارت واسیوں نے اب تک دھیان نہیں دیا۔ یہ لوگ دے بھی کیسے سکتے ہیں۔ کیونکہ بھارت ورش پرتنتر ہے۔ ان لوگوں کے دماغ پرتنترتا کی شکھشا پرنالی میں بنائے گئے تھے۔ انہوں نے جو کچھ سوچا۔ انہی دماغوں سے سوچا۔ اسی لئے آج ہمارے شکھشالیوں سے شکھشا سماپت کر کے نکلے ہوئے گریجوئیٹ رو رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی ضروریات کو شکھشا نے بہت بڑھا دیا ہے۔ اور اُن کو پورا کرنے کے لئے ان کے پاس آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس لئے بی۔ اے، ایم۔ اے پاس کر کے بھی نوجوان بے کار پھر رہے ہیں۔ اور زمین پر بھار سوروپ ہیں۔ نہ تو ان کے شریر اُنت ہیں۔ نہ وہ سوتنترتا سے دھن کما سکتے ہیں۔ نہ اُن کو اپنے آپ پر بھروسہ ہے۔ پرماتما سے وہ وِمکھ ہو رہے ہیں۔ اسی لئے دنوں دن ناستکتا پھیلتی جا رہی ہے۔ بھارت ورش میں یدی کسی نے سوتنترتا پورک شکھشا پرنالی پر وچار کیا ہے۔ تو وہ ایک ہی مہان آتما رشی دیانند نے۔ جنہوں نے گوروکل شکھشا پرنالی کو جنم دیا۔ امر شہید سوامی شردھانند جی کی پریرنا سے آریہ سماج نے گنگا کے کنارے گوروکل کانگڑی کی استھاپنا کر کے گوروکل شکھشا پرنالی کو کاریہ رُوپ میں پری نت کیا۔ یدیہ اپی کاریہ کرتا سکے نہ ملنے سے اس شکھشا پرنالی میں بھی دوش آ گئے ہیں۔ پرنتو پھر بھی دوسری شکھشا پرنالیوں سے گوروکل شکھشا پرنالی بہت اچھی ہے۔ گوروکل میں برہم چاریوں تتھا اُستادوں کو ایک ہی جگہ پر ایک ہی ڈھنگ سے رہنا پڑتا ہے۔ یہ ایک اُتم آدرش ہے۔ جو دوسرے شکھشالیوں میں نہیں ملتا۔ برہم چریہ پوروک شکھشا کے ساتھ ساتھ اپنے شریر کو اُنت بنانا اس کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ برہم چاریوں کی ضروریات بہت کم ہوتی ہیں۔ اُن وچاروں والے ہوتے ہیں۔ محنت سے نہیں گھبراتے۔ ٹکڑوں کی خاطر انہیں در در پر ٹھوکریں کھانی نہیں پڑتیں۔ شکھشا کا تیسرا اُدیشیہ آتمک اُنتی ہے۔ دوسرے شکھشالیوں کا اپیکشا اس شکھشا پرنالی کے بالکوں میں آتمک اُنتی بھی اچھی ہوتی ہے۔ اور جن کا آتما اُنت ہو جاتا ہے۔ وہ پرماتما کے پورن وشواسی بن جاتے ہیں۔

یہ گوروکل یتھا شکتی پراچین گوروکلوں کی بھانتی چلایا جا رہا ہے۔ اس کی شکھشا کا کورس بہت بڑا ہے۔ دھرم شکھشا۔ سنسکرت۔ آریہ بھاشا۔ اتہاس۔ بھوگول۔ گنت۔ انگلش۔ منو وگیان۔ سنگیت۔ چتر کلا۔ وایام۔ بھوجن بنانا۔ گھر سجانا۔ سبھی استری اُپیوگی گُن کنیاؤں میں کُوٹ کُوٹ کر بھر دئے جاتے ہیں۔ یدی کسی میں کچھ کمی ہے۔ تو دماغ کا دوش سمجھنا چاہیئے۔ گوروکل کا نہیں۔ گوروکل کی شکھشا ہمیں سبھی وشیوں میں پرویش کر سبھی کشیتروں کے لئے میدان صاف کر دیتی ہے۔ جس کی اِچھا جس اور جائے۔ اتا ایو یدی بھارت میں ایسی سنستھائیں بنی رہیں۔ تو بھارت کا سورن کال اتی شیگھرتا سے نکٹ آنا چاہیئے گا۔ یہ رشی کا وردان بھارت کو ملا ہے۔ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے بھی اوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ ایسی پوتر سنستھا دھن ابھاؤ کے کارن اس پرگتی سے چلنے میں اسمرتھ سی ہونے لگی ہے۔ جس پرگتی سے اُسے چلنا چاہیئے۔

یدی بھارت کے نرناری ویدک سنسکرتی کا پُنر اُدھار کرنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ سنسار میں آدرش گرستھ تتھا پت ہو کر پھر بھارت اُنت دشا کو پراپت کرے۔ تو کھلے دل سے اس سنستھا کو دان دے۔ کہ ایسی دان بھاونا کو سنسار کے سامنے آدرش روپ میں رکھ دیں۔ یدی دانیوں نے اپنی دُورشٹی رشی کی اِچھا پُورتی کی اور کی۔ تو وشواس رکھئے۔ کہ وہ دھن ابھاو سے بیرون کچھ نہ رہ گئی ہے۔ اُسے شیگھر پورا کر دیں گے۔

بھارت واسی یدی سوتنترتا چاہتے ہیں۔ تو ان کو گوروکل شکھشا پرنالی کا پرچار کرنا چاہیئے۔ پرنتو دُربھاگیہ کی بات ہے۔ کہ جس آریہ سماج نے اس پرنالی کو پرچلت کیا تھا۔ آج اس کا وشواس اس پرنالی پر کم ہو رہا ہے۔ آریہ پرشوں کو چاہیئے۔ کہ اس شکھشا پرنالی کو اپنائیں۔ اور اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرائیں۔ تبھی یہ شکھشا پرنالی جنتا کے ہردے میں استھان پا سکے گی۔

[illegible] کچھ بھی نہیں دکھا سکتا کہ ٹھیک
[illegible] نے کانتی وردھا پیٹھ آدمی کی
[illegible] شکھشا سنستھاؤں کی اُپادھیوں
[illegible] کے برابر "مانیہ" کر لیا ہے۔ پرنتو
[illegible] کی اُپادھی کو نہیں مانا ہے۔
[illegible] ابھی تک نہیں مانا ہے۔ کیونکہ میں اس
[illegible] سرکار کی کٹھنائیوں کو سمجھ سکتا ہوں۔
[illegible] کہ مجھے ضرور بُرا لگتا ہے۔ دُکھ
[illegible] شرم آتی ہے۔ کہ اس تچھ بات
[illegible] ہماری طرف سے اندولن کیا جا رہا
[illegible] کروائی جا رہی ہیں۔ یا سرکار کی
[illegible] کرنے کی اوشیکتا سمجھی جا رہی ہے۔
[illegible] کرنا نرارتھک ہے۔ انوچت ہے۔
[illegible] کل بھی اُچ سنستھا کے لئے آتم
[illegible] آگھات پہنچانے والا ہے۔ اس لئے
[illegible] کچھ شبد لکھنے کے لئے ووش ہونا پڑا!

[illegible] پرانتوں میں ایک سرکار کا آنشک
[illegible] ستھاپت ہو جانے سے جو نئی اوشیکتا
[illegible] ہو رہی ہے۔ اس میں گوروکل کی کیا ستھتی
[illegible] رہنے پر میں نے اسی سمیہ گت ورش
[illegible] مالا پتروں میں لکھی تھی۔ جس میں
[illegible] لکھے تھے۔ اس میں یہ استھان میں
[illegible] پرگٹ کیا تھا کہ اپنی اُپادھیوں کو
[illegible] سرکار دوارا سویکرت کئے جانے یا
[illegible] کے بارے میں ہماری کیا ستھتی
[illegible] ہونی چاہئے۔ اُسے ہی پھر
[illegible] کی اوشیکتا ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا
[illegible] کہ اس وشے میں جو کچھ کہا سنا جا رہا
[illegible] سروتھا اشوبھا جنک ہے۔ اور جو
[illegible] میں نیچے پرگٹ کر رہا ہوں۔ اس میں
[illegible] گوروکل کانگڑی کے بہت سے
[illegible] کا بھی پرتنیدھتو کر رہا ہوں۔ بڑی
[illegible] ایک سناتک ہونے کے اتیرکت میرا
[illegible] کانگڑی سے اور کچھ ادھک سمبندھ
[illegible] جاتا ہے۔

[illegible] اپنی ودیا النکار آدی اُپادھیوں کو
[illegible] مانیہ کرانے کی کیوں اِچھا ہونی چاہئے
[illegible] سماج نشر ہانند نے ابھی تک کیوں
[illegible] سرکاری نوکریوں کے موہ جال سے
[illegible] بڑی گوروکل کی اُپادھیوں کا اب
[illegible] سویکار کیا جانا ضروری سمجھا جا رہا
[illegible] گوروکل کو ایک پرتھک استتو رکھنے کی
[illegible] اوشیکتا ہے؟ تب تو گوروکل کو
[illegible] بنا چاہئے۔ پرنتو میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ
[illegible] شکھشا پرنالی کے مکت رُوپ میں
[illegible] سمیہ ہی اب آیا ہے۔ اور

گوروکل کی اُپادھیاں اور پرانتیہ سرکاروں کی سویکرتی

(از سوامی ابھے دیو جی۔ آچاریہ گوروکل کانگڑی)

سرکار دوارا مانیہ پراپت کرنے کی اچھا ہیں ہوتی ہے۔ تو یہ ہمارے پتن کا چنہہ ہے۔ کیا گوروکل ماتا نے چودہ ورشوں تک ہمیں پال پوس کر ہمیں اس لائق بنایا ہے۔ کہ ہم اس ہیڑت دیش میں کہیں کوئی سیوا کا ستھان نہ پا سکیں۔ اور سرکاری نوکریوں کے لئے ہی لالایت رہیں؟ مجھے تو سرکار سے اپنی اُپادھی سویکار کرانے کے لئے یہ آکلتا سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے۔ کہ کوئی سرکار یا کانگرسی سرکار یا اس سے بھی آگے آنے والی ادھک سوادھین اپنی سرکار ہمارے سناتکوں کی سیوا سے لابھ اُٹھانا چاہے۔ ہماری اُپادھی کو مانیہ کر دینا ضروری سمجھے۔ تو اور بات ہے۔ تب بدی اپنی سیوا دینا اُچت سمجھیں۔ تو اوشیہ اس نمنترن کو سویکار کریں۔ میرے من میں تو یہ ہے۔ کہ تب بھی ہمیں وشیش اوستھاؤں میں اپنی سرکار کو وشیش مدد پہنچانے کی درشٹی سے اپنے کل پتی سے انومتی لے کر ہی کسی سناتک کو اُدھر جانا چاہئے۔ پرنتو یہاں تو بنا مانگے ہی "سیوائیں" سرکار پر تھوپی جا رہی دیکھتی ہیں۔ یہ شردھانند کے کل کو۔ کل پتروں کو کدا پی شوبھا دینے لائق بات نہیں ہے۔ ہم اپنی مہتا کو، اپنے اُچیہ آدرش کو، جگت میں اپنی ستھتی کو بھول جاتے ہیں۔ تبھی ایسے آتم ہینتا کے بھاؤ ہم میں آ جاتے ہیں۔ گوروکل ماتا نے ایسے پتر بھی اُتپن کئے ہیں۔ اور کر سکتی ہے۔ جو ضرورت پڑ جانے پر بدھان منتری یا سوراجیہ کے راشٹر پتی کی سیوائیں بھی دے سکتے ہیں۔ پرنتو یہ تبھی ہونا چاہئے۔ جب اس کی سچی آکانکھشا اور اوشیکتا ہو۔ ابھی تو دوسرا بہت سا کام ہے۔ جو ہمیں پورا کرنا ضروری ہے۔ ہمارے آگے پڑا ہے۔

اُدھر ٹھیک پرانتیہ سرکار گوروکل کی راشٹریتا یا اس سے بھی اونچی اس کی دوسری مہتا کو نہیں جانتی۔ یہ بات نہیں ہے۔ اس کی مشکل کا اندازہ لگا کر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ شاید اُسے گوروکل میں سامپردائکتا کی گندھ آتی ہے۔ گوروکل کو مانیہ نہ سمجھنے کا کارن یہ ہو یا نہ ہو۔ تبھی یہ ضرور کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ گوروکل میں ایک پرکار کی سامپردائکتا ہے۔ اور کٹرتا ہے۔ اور وہ اُچت ہے۔

وہ گوروکل میں رہنی چاہئے۔ اور اس کے کارن ہم امانیہ کئے جاتے ہیں۔ تو ہمیں خوش ہونا چاہئے۔ وہ ہے ویدک دھرم سنسکرتی کی سامپردائکتا جس کا آدھار برہم چریہ ہے۔ اور جس کی بھتی ورن آشرم دھرم ہے۔ پرنتو یہ سامپردائکتا تو سچی راشٹریتا کی نہ کیول ورودھی نہیں ہے۔ بلکہ بڑی بھاری سہائک ہے۔ میری تو شردھا ہے۔ کہ سچی بھارتیتا، سوادھینتا اور سارو بھوم سکھ شانتی اس سنسکرتی کے بنا اسمبھو ہے۔ گوروکل کی یہ کٹرتا ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ کانگرس میں کوئی اہنسا کو کٹرتا کہہ سکتا ہے۔ بہت سے کھینچے گئے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ گوروکل آریہ سماج (ویدک دھرم کو ماننے والا آریہ سماج) کی سنستھا ہے۔ اور آریہ سماج میں جو اپنے مت کی کٹرتا کبھی دوسرے متوں کے ساتھ جھگڑنا کے رُوپ میں۔ یا اپنی سچائی کے پرچار کا جوش کبھی دوسرے مت والوں سے سنگھرش کے رُوپ میں بھی پرینت ہو جاتے ہیں۔ تو آریہ سماج کا یہ پربھاؤ کبھی گوروکل پر بھی پڑتا ہے۔ اور پڑ سکتا ہے۔ کنتو یہ آریہ سماج کی سوابھاوک اوستھا نہیں ہے۔ کبھی کبھی ہونے والا وکار ہے۔ یہ ایسے ہی ہے۔ جیسے کانگرس جب سوادھینتا کے لئے جوش اُتپن کرتی ہے۔ تو وہ جوش کبھی کبھی ہنسا کا رُوپ دھارن کر لیتا ہے۔ جو کانگرس کے دھیہ کے وپریت ہے۔ پرنتو جیسے یہ کانگرس کا وکار ہے۔ ویسے ہی اس پرکار کی انوچت سامپردائکتا آریہ سماج کا وکار ہے۔ پرنتو آریہ سماج کی سامپردائکتا کا بھی گوروکل پر۔ جو کہ اونچے سارو بھوم آدرش والی ایک شکھشا سنستھا ہے۔ کبھی بہت اور بہت ہی کم اثر پڑتا ہے۔ ایک شکھشا پرنالی کے طور پر تو انیہ دھرم وسمپردائے والے بھی گوروکل کو اپنا سکتے ہیں۔ اور اپنا رہے ہیں یہ سب بات نہیں نے گوروکل کو اسامپردائک سدھ کرنے کے لئے نہیں لکھی ہے۔ کنتو صاف طور سے یہ بات بتانے کے لئے لکھی ہے۔ کہ گوروکل کن ارتھوں سے سامپردائک ہے۔ کن میں نہیں۔ جس سے کوئی دھوکہ نہ رہے۔ گوروکل کانگڑی نے یا گوروکل کے برہمچاریوں اور ادھیاپکوں نے یا سناتک منڈل نے راشٹر آندولن میں بھاگ لیا ہے [illegible]

ساتھ دیا تھا۔ اور کم لیاں ہوا تھا۔ وہ کوئی اپنی اُپادھی سویکار کرانے آدی کے کسی پھل کو پانے کے لئے نہیں کیا تھا۔ اس کا اس پرکرن میں ذکر کرنا۔ یا کہ سمرن تک آنا نتانت انوچت ہے۔ اور گوروکل کانگڑی کے سناتکوں آدی نے سوادھینتا سنگرام میں جو تھوڑی بہت آہوتی دی ہے۔ وہ یدیپی ابھی سر دوتا کانگرس کے سنگٹھن میں سملت ہو کر کانگرس کا انگ بن کر۔ آریہ سماج کے نام سے [illegible] کانگرس میں ہی آریہ سماجی پارٹی کے روپ میں نہیں دی ہے۔ تو بھی میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ سب کار یہ انہوں نے رشی دیانند کے [illegible] ستیارتھ پرکاش کے انوسار اور گوروکل کی ہی اُدار شکھشا کے سوابھاوک پرنام سوروپ کئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ گوروکل ہر پرکار کے سوتنترتا پریمیوں یا پرتیہ ہی کانگرس کے ساتھ ہے۔ یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ بدی یہ یدھ ادھارمک ہو۔ انیائے یا شوشن کے لئے ہو۔ یا جیسے یدی کانگرس کا سنگٹھن دھیہ وپریت روپ سے بدل جائے تو بھی وہ ساتھ نہیں ہو گا۔

تات پریہ یہ ہے۔ کہ گوروکل کو اپنے لئے اپنی اُپادھی سرکار سے سویکار کرانے کی کوئی اوشیکتا نہیں ہونی چاہئے۔ گوروکل جس لئے کھولا گیا ہے۔ اس میں اس اوشیکتا کے لئے کوئی استھان نہیں ہے۔ یدی کوئی سرکار ہماری اُپادھی کو سوئیم مانیہ کرنا ہی چاہے۔ پر کسی شرط کے ساتھ مانیہ کرنا چاہے۔ تو اُسے بھی ہمیں سویکار نہیں کرنا چاہئے۔ استھات ہمیں سرکار دوارا اُدسر دئے جانے پر بھی اس سے تبھی لابھ اُٹھانا چاہئے۔ جبکہ وہ سرکار سچ مچ ہماری سیوا چاہتی ہو۔ اور اُت ایو سمان پوروک اپنی اس ابھلاشا کا ہمارے سمبندھ میں ہمارے روپ میں پرگٹ کر رہی ہیں۔

ادھیاپکہ کی ضرورت ہے

آریہ کنیا پاٹھ شالہ پانی پت کے لئے مڈل پاس جے۔ وی ٹرینڈ ادھیاپکہ درڑھ آریہ سماجی خیالات رکھنے والی کی ضرورت ہے۔ درخواست فوراً اپنے خط میں بنام

لالہ موتی رام گرگ بی۔ اے، ایل ایل۔ بی وکیل

پانی پت روانہ کریں۔ تنخواہ معقول دی جاویگی

Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کے سماوچکوں سے!

(از پنڈت سوم دت آچاریہ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کورکھشیتر کرنال)

موجودہ گوروکل کے طریقہ تعلیم کے سماوچک گوروکلوں کی سماوچنا کرتے ہوئے اکثر یہ کہتے سنے جاتے ہیں۔ کہ گوروکل کے نئے سناتک ناستک ہیں۔ وہ ویدوں کو نہیں مانتے۔ چوٹی اور جنیو پر وشواس نہیں رکھتے وغیرہ۔ اس طرح کی سماوچنا کرنے والے مہانوبھاؤں میں تین پرکار کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں۔ جو کہ آریہ سماج اور گوروکل طریقہ تعلیم کے پرم بھگت ہیں۔ اور جب وہ اپنی امید کے موجب گوروکل کے سناتکوں کو نہیں پاتے۔ اور ہیروں کی کان میں سے کوئلہ نکلتے دیکھتے ہیں۔ تو وہ قدرتاً ناامیدی میں اس طرح کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ دوسری طرح کے مہانوبھاؤ وہ ہیں۔ جو کہ گوروکل کے طریقہ تعلیم کو بدنام کرنے کے لئے ہی اس کے عیب ڈھونڈا کرتے ہیں۔ وہ اپنے سوبھاؤ کے موجب مکھی کی طرح مستند شریر میں بھی پیپ اور مواد ہی ڈھونڈنا پسند کرتے ہیں۔ اس طرح کے ان پرشوں کی سماوچنا کو ہم کوئی بڑی قیمت نہیں دیتے۔ تیسرے درجہ کے مہانوبھاؤ وہ ہیں۔ جو خود سدھانت سمبندھی کچھ گیان نہ رکھتے ہوئے بھی اپنے آپ کو پورا پنڈت مانتے ہیں۔ اردو میں آریہ سماج کے متعلق کچھ ساہتیہ پڑھ کر وہ اپنے آپ کو آریہ سدھانتوں کا پورا پنڈت سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس طرح کے مہانوبھاؤ اپنی پنڈتائی دکھانے کے لئے اکثر گوروکل کے سناتکوں کو کم یوگیتا کا ثابت کیا کرتے ہیں +

ایک بار کی بات ہے۔ کہ ایک مہانوبھاؤ جو ایک شہر کی آریہ سماج میں کافی باعزت سمجھے جاتے تھے۔ اور جو دن اپنی سماج کے لائبریرین تھے۔ مجھ سے کہنے لگے۔ کہ "گوروکل کے سناتک ویدوں پر وشواس نہیں رکھتے"۔

میں نے ان سے پوچھا — "آپ نے کیسے جانا۔ کہ وہ ویدوں پر وشواس نہیں رکھتے؟"

وہ بولے — "جیسے آریہ ویدوں کو اپوروشیہ مانتے ہیں۔ ویسے وہ نہیں مانتے"۔

میں ان کی یوگیتا جانتا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ — "اپوروشیہ (अपौरुषेय) کسے کہتے ہیں؟"

وہ کہنے لگے۔ کہ — "جو پرشوں کے بنائے ہوئے نہ ہوں"۔

میں نے کہا — "ٹھیک ہے"۔

پھر میں نے پوچھا — "آپ ویدوں کو کیسا مانتے ہیں؟"

وہ بولے — "ایشور کے بنائے ہوئے"۔

میں نے پوچھا — "ایشور نے رشیوں کے من میں گیان دیا تھا۔ اور انہوں نے اس گیان کو منتروں کی شکل میں بنا دیا یا ایشور نے اسی طرح منتروں کی شکل میں ہی بنے بنائے منتروں کو رشیوں پر پرگٹ کیا تھا؟"

وہ بولے — "پرماتما نے گیان دیا تھا۔ اور رشیوں نے منتر خود بنائے تھے"۔

میں نے ان سے کہا کہ — "آپ بھی ناستک ہیں۔ آپ بھی رشی کے سدھانت کے بموجب ماننے والے نہیں ہیں۔ رشی دیانند تو آپ کے مت کے خلاف منتروں کو بھی ایشور کا ہی بنایا ہوا مانتے ہیں"۔

اس طرح کے مہانوبھاؤں نے نہ تو کبھی وید پڑھے ہیں۔ اور نہ کبھی ویدوں کے متعلق گرنتھ۔ اور تو اور سنسکرت جاننا تو دور کی بات ہے۔ وہ دیوناگری بھی لکھنا نہیں جانتے۔ جب کبھی انہوں نے وید پڑھے ہی نہیں تو انہیں شنکائیں کیسے پیدا ہوں۔ اس لئے وہ تو سب سے بنے بنائے پکے آریہ سماجی ہیں۔ جیسا رشی دیانند مانتے ہیں۔ ویسا ہی وہ بھی مانتے ہیں۔ پھر رشی دیانند کیسا مانتے ہیں۔ یہ انہیں جاننے کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک بار مذکورہ بالا سجن مجھ سے بولے — "آچاریہ دیو شرما جی سے گوروکل کی سند چھین لینی چاہیئے"۔

میں نے کہا کہ — "انہوں نے کون سا زبردست پاپ کیا ہے؟"

وہ بولے — "پانی پت سماج کے اتسو پر انہوں نے کہا تھا۔ کہ کھدر پہننا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ رشی دیانند تو ویدوں کا پڑھنا پڑھانا آریوں کا پرم دھرم مانتے ہیں۔ اور وہ کھدر پہننا پرم دھرم مانتے ہیں۔ اس سے معلوم پڑتا ہے۔ کہ وہ ویدوں کو نہیں مانتے"۔

مجھے بڑی ہنسی آئی۔ بولا۔ کہ — "رشی لوگ بھی بڑے مورکھ تھے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ "اہنسا پرمو دھرما"۔ دوسرا کہتا ہے "ناستی ستیات پرو دھرما" — وہ بھی ویدوں کو نہیں مانتے۔ وہ بھی تو پرم دھرم اہنسا یا ستیہ کو مانتے ہیں"۔ سونے کے ٹکڑے ہیں اور کھوٹے ہیں کی پرکھ کسوٹی ہی کر سکتی ہے۔ معمولی پتھر نہیں۔ جو لوگ خود وید کا ایک حرف نہیں جانتے۔ وہ گوروکلوں کے سناتکوں کی یوگیتا کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں؟ اس لئے اس طرح کے مہانوبھاؤ بھی جب گوروکلوں کی نندا کرتے ہیں۔ تو ہمیں دکھ نہیں ہوتا۔ ہاں جو مہانوبھاؤ آریہ سماج اور گوروکل کے طریقہ تعلیم کے قائل ہیں۔ جنہوں نے اپنے بالکوں کو گوروکلوں میں ہی تعلیم دلائی ہے۔ جب وہ گوروکلوں کے سناتکوں کی سماوچنا کرتے ہیں۔ تو ہم اس کا جواب دینا مناسب سمجھتے ہیں +

یہ سچ ہے۔ کہ گوروکل میں سے نکلے ہوئے تقریباً تین سو سناتکوں میں سے کچھ سناتک جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں ناستک ان کی اور سے کہے جا سکتے ہیں۔ اور وہ ویدوں پر رشی دیانند کے اصولوں کے بموجب وشواس رکھنے والے نہیں کہے جا سکتے۔ اور آریہ سماج کے اور کئی سدھانتوں پر بھی وشواس نہ رکھنے والے کہے جا سکتے ہیں۔ یہ میں قبول کرتا ہوں۔ کہ شاید کچھ سناتک ایسے بھی ہیں۔ جن کا چال چلن ایسا اونچا نہیں ہے۔ جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ آریہ جنتا انہیں معمولی آدمیوں سے اوپر اٹھا ہوا دیکھنا چاہتی ہے۔ اور وہ اتنے اُنّت چال چلن کے نہیں ہیں۔ لیکن ایسے سناتک بہت ہی گنے چنے ہیں۔ جس طرح آدمیوں کے ایک بڑے گروہ میں سے کچھ درجن بھی آدمی شور و غل مچانے والے ہوں۔ تو سب کی نظر انہیں پر جاتی ہے۔ اسی طرح جو سناتک خلاف وچار رکھنے والے ہیں۔ سب کی نظر انہیں پر جاتی ہے۔ لیکن تو بھی کچھ سناتک ایسے ہیں۔ اور ضرور ہیں۔ لیکن اس سے ہمیں گوروکل کے طریقہ تعلیم کے بارے میں نا امیدی کے وچار پرگٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ ہیروں کی کان میں سے کوئلہ نکلتے دیکھ آشچریہ اور دکھ ہونا سوابھاوک ہے۔ "کنک میں کنکری" کی کہاوت کے بموجب اگرچہ ایسے سناتکوں کا نکلنا دکھ دینے والا ہے۔ تو بھی ہمیں ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ جس طرح سے —

گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

اسی طرح جو ویدوں کو پڑھیں گے۔ ان ہی کے من میں شنکائیں بھی پیدا ہوں گی۔ جو ویدوں کو پڑھنے کی تکلیف ہی نہیں کرتے۔ اُن کے من میں شنکائیں کیسے پیدا ہو سکتی ہیں؟

ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے۔ شری پوجیہ گرو ورجانند جی مہاراج کے شری مکھ سے درجنوں ودیارتھیوں نے تعلیم پائی تھی۔ پرنتو ان میں سے ایک ہی رشی دیانند نکلے۔ باقی سب اسی طرح لکیر کے فقیر رہے۔

پھر خود رشی دیانند کے شاگرد بننے کی ...
بھی کتنے ہی لوگوں کو حاصل ہوئی۔ مگر ...
کیا ہوئے؟ کیا رشی دیانند کے بڑے ...
پنڈت بھیم سین آریہ سماجی بنے رہے ...
جب خود گرو ورجانند سے پڑھنے ...
اور رشی دیانند سے تعلیم حاصل کرنے ...
بھی سب کے سب پکے آریہ نہ بنے ...
تو معمولی گرو جنوں سے پڑھنے والے گو...
کے سناتک اگر کچھ کچے نکل جائیں ...
کی کیا بات ہے؟ اور پھر گوروکل کے ...
سالوں میں تو زیادہ تر سنسکرت پڑھ...
والے سناتن دھرمی پنڈت رہے ...
جو ظاہر یا باطن روپ سے اپنے ...
کی چھاپ ودیارتھیوں کے سرل ہردے پر ...
کرتے رہتے تھے۔ خوشی کی بات تو یہ ہے ...
کہ ایسی صورتِ حالات ہونے پر بھی ...
فیصدی سناتک کٹر رشی بھگت اور ...
آریہ ہی نکلتے ہیں۔ یہ سب امر شہید ...
شردھانند جی کے تپ کا پھل ہے ...
آریہ پرشوں کو یہ نہ بھولنا چاہیئے۔ ...
انسان کے کئے ہوئے سب کام غلطی ...
سے بھرے ہوئے ہوتے ہی ہیں۔ گوروکل ...
بھی ایک نہیں دو نہیں بیسیوں کمیاں ...
پرنتو پھر بھی گوروکل ہمارے لئے گورو ...
ہے۔ ہماری کوشش تو گوروکلوں کی کمیاں ...
کر کے اُن کو بالکل مکمل بنانے کی طرف ...
چاہیئے۔ کون آدمی کھاٹ میں کھٹمل ہونے ...
کھاٹ کو آگ لگانا پسند کرے گا؟ ...
کوشش تو کھاٹ میں سے کھٹمل نکالنے ...
ہونی چاہیئے۔ آج نہیں تو کل۔ کل ...
نزدیک ہی مستقبل میں یہ گوروکل ہی آ...
کی سب ابھلاشاؤں کو پورا کرنے والے ...
لگے۔ آریہ پرشو! گوروکلوں کو اپناؤ۔ اور ...
کی تن من دھن سے امداد کر کے انہیں اور ...
اور مضبوط بناؤ +

بچوں کو روزانہ
بال جیون رجسٹرڈ گھٹی
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی اصلی گھٹی
بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے — دانت بآسانی نکل...
اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر ...
سب جگہ فروخت ہوتی ہے سوداگر نمونہ مفت ...
قیمت فی شیشی ۵ر درجن ۱۲ علاوہ محصول سوداگروں ...
مفت لو۔ ...
المشتہر: مینجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

कुरुक्षेत्र
फाल्गुन १८ ९१

शारीरिक व्यवस्था तथा स्वास्थ्य
ब्रह्मचारियों के दास मनुष्य नहीं
कह सकते हैं। तुलनात्मक नहीं
होती परन्तु मेरा अनुमान है कि
गुरुकुल विश्व विद्यालय कांगड़ी की
अपेक्षा भी कुछ अंशों में यहां
के ब्रह्मचारियों का स्वास्थ्य
अच्छा है।

मुंशीराम
मुख्याधिष्ठाता
गुरुकुल विश्वविद्यालय

स्वामी श्रद्धानन्द जी का एक हस्त लिखित पत्र

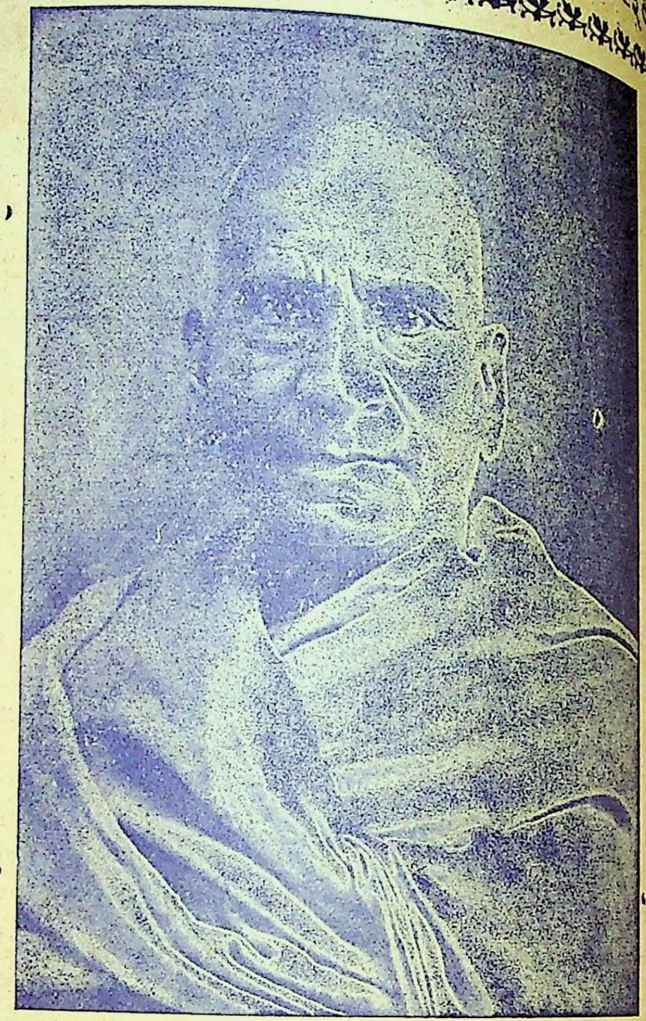

श्री स्वामी श्रद्धानन्द जी संस्थापक गुरुकुल कांगड़ी

गुरुकुल विश्व विद्यालय कांगड़ी के वे ब्रह्मचारी जो हाल ही में हैदराबाद सत्याग्रह में गिरफ्तार हुए हैं।

ब्रह्मचारी दांई से बांई तरफ—पहली लाइन बैठे हुए--ब्र० सतीश कुमार।
दूसरी लाइन बैठे हुए—१. ब्र० सत्येन्द्र २. ब्र० इन्द्रसेन ३. ब्र० चैत्रपाल ४. ओम्प्रकाश ५. ब्र० उदयवीर।
तीसरी लाइन खड़े हुए--१. ब्र० देवदत्त २. ब्र० चन्द्रगुप्त ३. ब्र० मनोहर ४. ब्र. रामनाथ ५. विश्वामित्र।

Haridwar. Digitized by eGangotri

गुरुकुल कांगड़ी के कुछ दृश्य

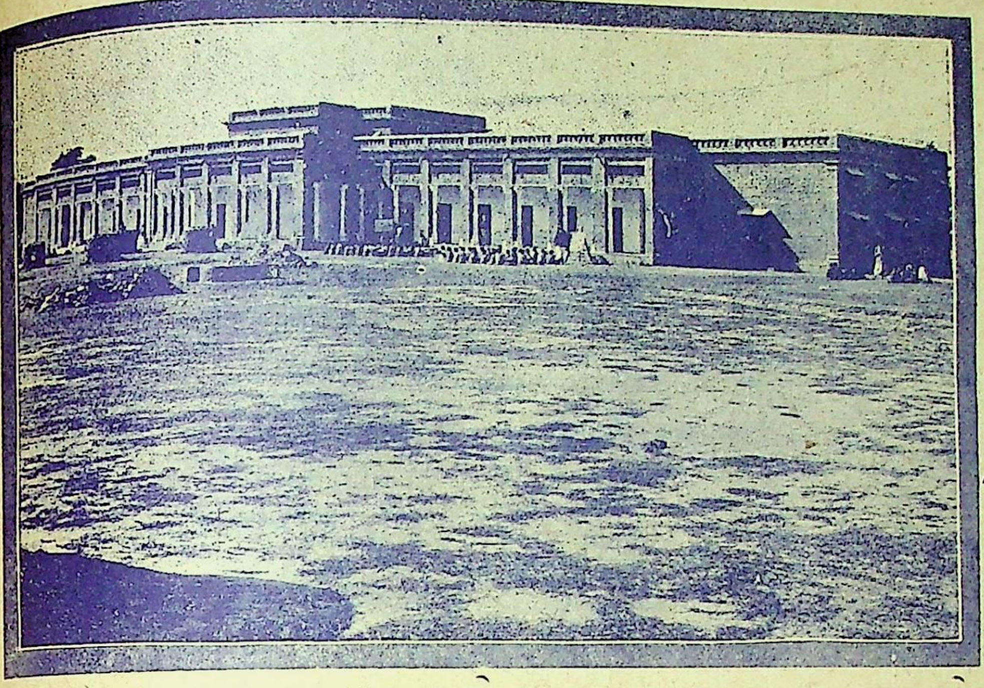

गुरुकुल का साधारण दृश्य

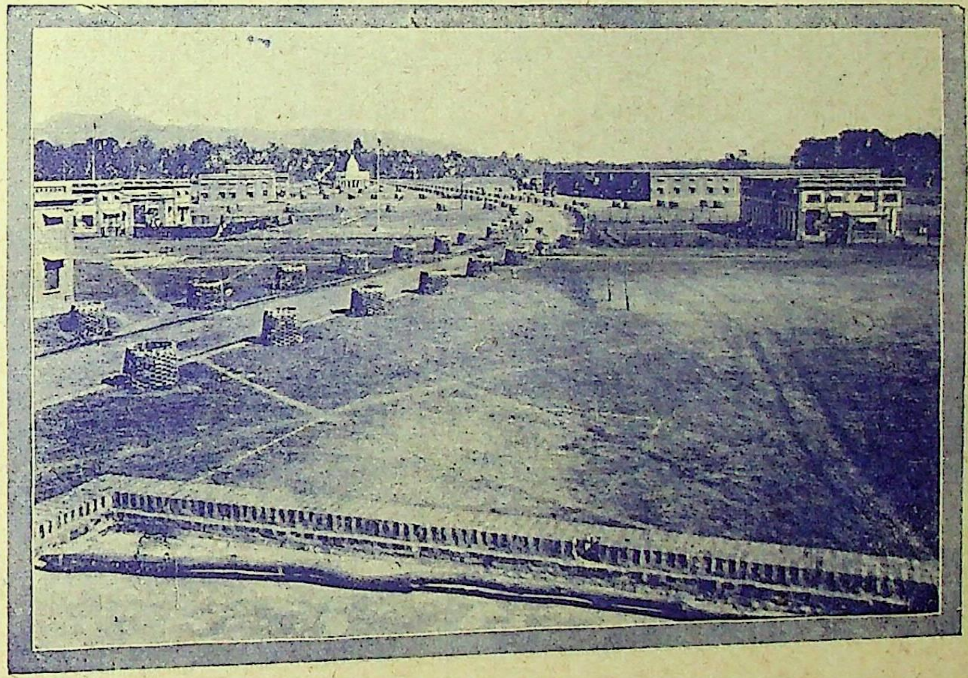

गुरुकुल विद्यालय

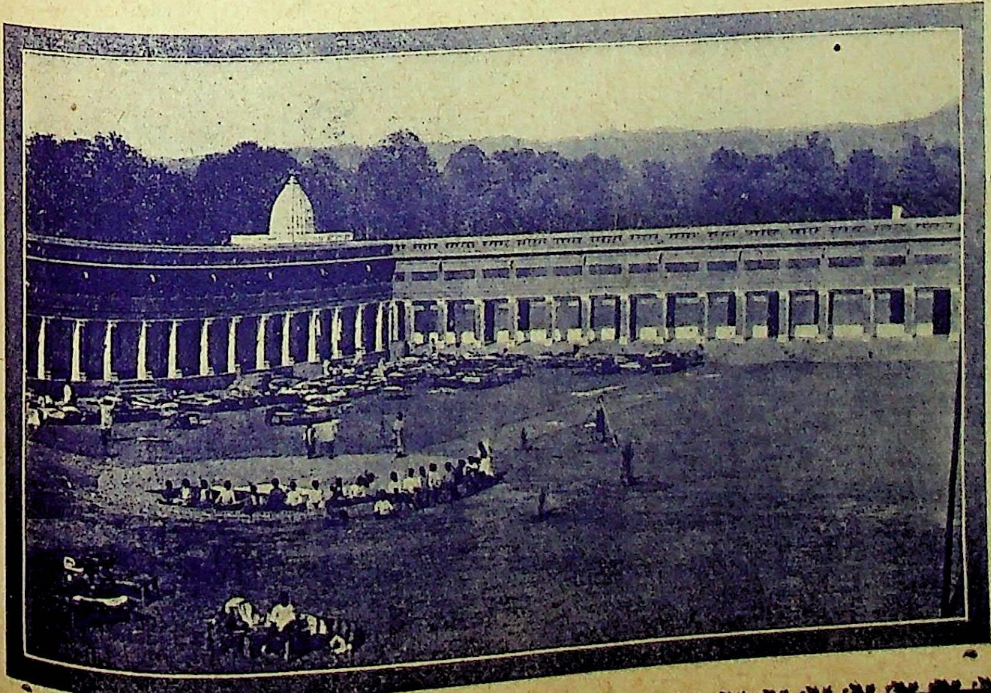

विद्यालय आश्रम

गुरुकुल कुरुक्षेत्र के कुछ दृश्य

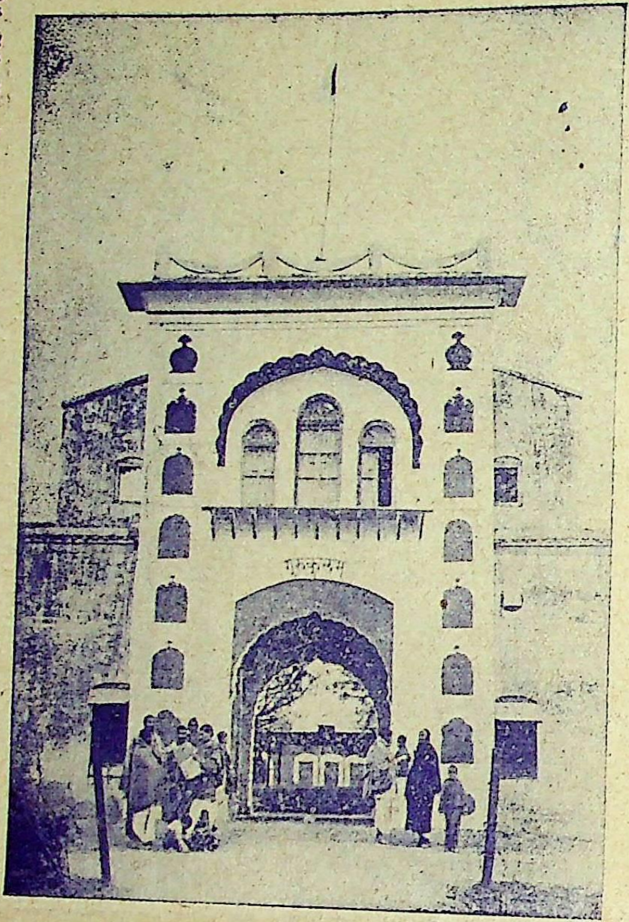

गुरुकुल का मुख्य द्वार

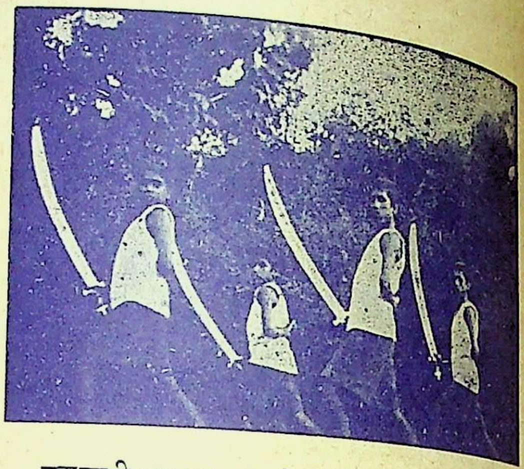

ब्रह्मचारी तलवार चलाने का अभ्यास कर रहे हैं।

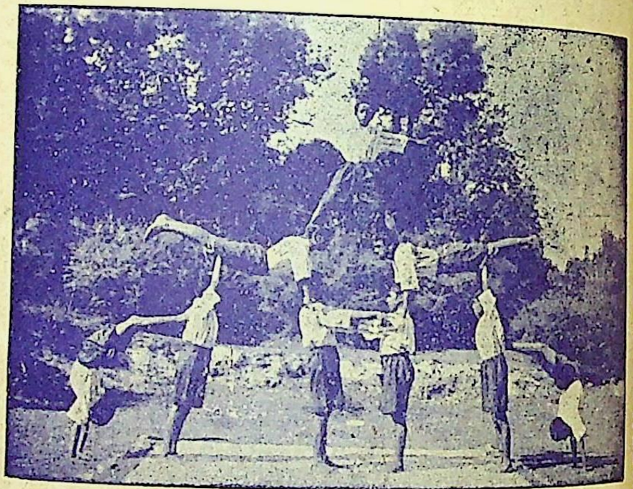

ब्रह्मचारी व्यायाम कर रहे हैं।

गुरुकुल का स्टाफ़।

Haridwar, Digitized by eGangotri

गुरुकुल मुलतान के दो दृश्य

विद्यालय भवन

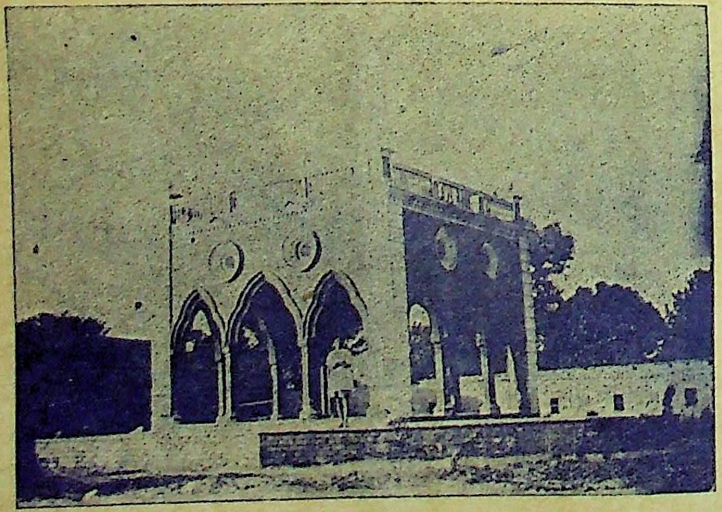

मुख्य-द्वार

गुरुकुल जेहलम

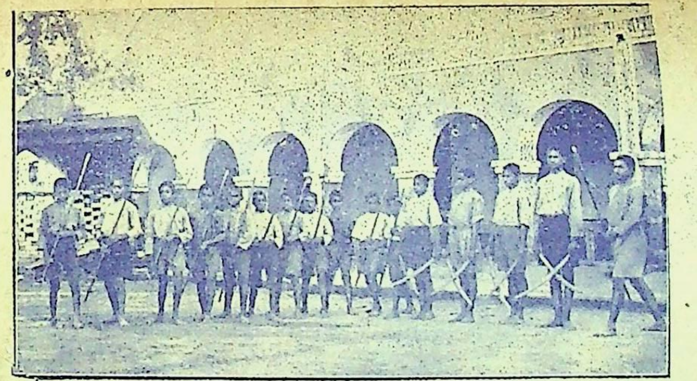

ब्रह्मचारियों को सैनिक शिक्षा दी जारही है।

गुरुकुल कांगड़ी

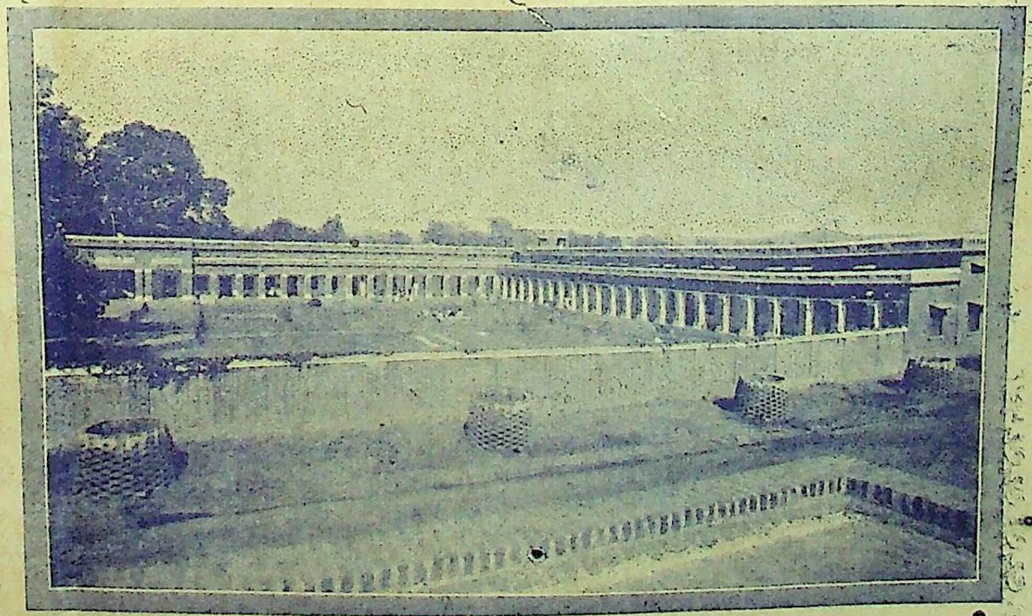

चुनी बाई टेक चन्द नांगिया आश्रम।

Only Pages 11, 12, 13, 14, printed at the Arorbans Press Anarkali, Lahore by B. Dewan Singh Printer & Publisher. Editor: Hitaishi Alawalpuri.

...یں کے پتّیوں سے سُواست
...پوچنا ہے اور لیمپ مالکاؤں میں
...پہنچتے ہیں - چاروں اور کمرے بڑا
...میں ورنگی آکار شِینا کار
...مقت ہے۔ سنگھ دوار و بھوپالی
...کے ساتھ مُونت پولتر "آدم" نام
...دھوبا ہرانا ہے - سمپرتی یہاں تین
...شکشا پاتے ہیں - بدیشی کے سمپو
...ا جو دس برس کے اندر
...بیچیس ورش کی آیو تک انہیں یہاں
رام جی - جو کہ اب
...پر سدّھ ہیں - کے
...منزکش میں چھوڑ دیا جاتا ہے -
...ہیں اور یہ اُن کی سنتان - چار -
...کلور چیڑ کے تختوں کی سُشیا
...بیٹھتے ہیں - ویایام کرتے ہیں - اور شیتل
...کرتے ہیں - اب بہت تک - سندھیا
...ہوتا ہے - اُوشن رِتو میں ننگے پاؤں
...رہتے ہیں +
...ہوئے انہیں سنیوگ وش کبھی کبھی گھر جیون
...انتریں انہیں اس کے لئے
...جاتا ہے +
...نے سمپورن کرتے ہوئے
...برہماچاریہ شکشنا لیہ کی مُدرا (گوروکل)
...ہوئے دو بار بھی کبھی ہی
...کو دیکھ پاتے ہیں - پرنتو یہاں
...میں بہتی ورش ایک بڑا میلہ اُتسو
...مہروں کی سنکھیا میں جنتا آتی
...اس میں سملت ہوتے ہیں سوشیشی
...تیار کی جاتی ہیں - پر اپنی انگریزی
...کی بجائے اکثر ہوتی ہے - دیہ گھاؤ کاش
...کہ ان کے ادھیاپک بھارت بھومی
...سمانوں بدلے جاتے ہیں - ان
...وہ کشمیر تک بھی ہو آئے ہیں ا
...رنگ کے بانس اور ورشنی کے
...ایک اشانتی جنک سمیا ہے -
...اور ادھیاپکوں میں کوئی انگریز
...انگریزی شکشا کا مادھیم نہیں - پنجاب
...ودیارتھیوں کی اُچیہ شکشا کے
...گورنمنٹ اگر ...
...یہاں ... نہیں ہوتیں
...سرکاری ... ودیالیوں کی پریکشا
...تھا ... ہی
...ناٹن ڈھنگ
...کا
...ساتھ ... کہنا
...گوروکل ... انتم نرنے
...۱۹۳۸ء میں ...

گورُوکل کانگڑی

برطانیہ کے سُورگیہ وزیر اعظم رامزے میکڈانلڈ کی نظروں میں

نے سرکاری پتر میں اپنے وچار پرستت کئے تھے۔ تب سے بھارتیہ شکشا کے سمبندھ میں کئے گئے پریتنوں میں یہ سب سے ادھک مہتوپورن ہے۔ آنی وچاروں سے بھارت میں یہ نیک اسنتشٹ ہے۔ پرنتو جہاں تک میں جان پایا ہوں، گوروکل کے پر ورتکوں کے اتیرکت انیہ کسی نے بھی اپنے اسنتوش کو تو بھی پریوگ کے رُوپ میں پرِی نت نہیں کیا ہے +

سہارنپور سے آنے والی سڑک پر ایک انوکھا دیپک جلتا

ایک اُنت کا یہ درشنیہ مُورتی۔ موٹک آیا۔ اور ہالہ دیا دکی پرنیام سے بھینٹ کرنے آتی ہے۔ ادھونک سمپر دائے کا کلاکار جیسے کی پرتی کرتی گھڑنے کے لئے آدرش رُوپ میں اس کا سواگت کرتا ہے۔ اور مدھیہ کا لک رُچی کا چِتر کار اس میں پیٹر کا رُوپ دیکھتا ہے۔ مہاتما جی ہمیں نمسکار کرتے ہیں۔ اور ہم اُن کے اچرک جیت "آدم" نام سے النکرت۔ سادہ، سادہ سجے دالے کمرے میں پرولیشی کرتے ہیں۔ مجھے دئے گئے کمرے میں شبھر وستر سے ڈھکی میز پر اُجول ورن کی پتیوں سے مشرت لال پھولوں سے بھرے دو لیمپ پاتر (گلدان) رکھے ہوئے ہیں۔ کسی اتتھی کو کبھی اس سے ادھک منوہر کوٹھڑی نہیں ملی۔ ایک سیوک ہمارے ہاتھوں پر پانی ڈالتا ہے۔ اور ایک انگوچھا دیتا ہے۔ جوتے باہر اُتار کر ہم ایک کمرے میں پرویش کرتے ہیں۔ جہاں بھوجن پروسا گیا ہے۔ مہاتما جی بھوجن سے پُورو پرارتھنا کرتے ہیں۔ ہمارا مستک نت ہو جاتا ہے۔ میں نے انیک پرارتھنائیں سُنی ہیں۔ لیکن ایسی گمبھیر کبھی نہ سُنی تھی۔ ہمارے میزبان کی سنسکرت سوروں پر تال دیتی ہے۔ دھن گمبھیر یاتی۔ پاپ شدّھی کے آدھار سمبندھی سنگیت کا پُورا پُورا انوکرن کر رہی ہے +

بھوجن سماپت ہوتا ہے۔ اور ہم شکشالیہ کی پریکرما کرنے نکلتے ہیں۔ سرونت سودیشتا اور پرسنتا ہے۔ اُجول چمکیلے نینوں والے بال بٹو اور پرسنّا نت مُدرا والے بڑے کمار سبھی مٹی میں کھلونے بناتے ہوئے کہیں

مل کر اپنا پاٹھ دوہراتے ہوئے۔ کہیں شلوک پاٹھ کرتے ہوئے۔ اور اپنے گورووں کے ویاکھیان سنتے ہوئے ---- کیونکہ گوروکل میں ویاکھیان دوارا ہی ادھکتر ادھیاپن ہوتا ہے۔ ---- شر ینیوں میں بیٹھے ہیں۔ ودیالیہ سماپت ہوتے ہی تُرنت بر ہم چاریوں کا بڑی اُمنگ سے کریڑا کشیتر کی اور دھاوا پرارمبھ ہوتا ہے۔ پرتیک چھاتر گذرتا ہوا اپنے آچاریہ کے پاؤں میں پڑ کر اور انجلی بدھ ہاتھوں کو اُٹھا کر ابھی وادن کرتا ہے +

دو پہر ڈھل جانے پر ہم بن میں بھرمن ارتھ جاتے ہیں۔ مہاتما جی ہم سے سُنی ہوئی باتوں کی چرچا کرتے جاتے ہیں۔ وہ پردھان۔ انگوں کا وہ گٹھن۔ وہ چال ڈھال۔ وہ لمبا ڈنڈا۔ کنٹور اوستھا میں پرتی مدی وار کو پرارتھنا لیہ کے دوار پر دیکھے ہوئے ---- گیلیلی کے بھرمن کے درشیوں کی سانچے پر سمرتی کرتے ہیں۔ ایک میں ہی اپنے انگریزی دلیش میں منڈلی اور اس کے ابھی نیوں میں اُپہاس اسید ہو رہا ہوں۔ پرنتیجی دشا۔ استوں مکھ سوریہ کے پربھا منڈل سے جھلملا رہی ہے۔ اردھ چندر کب سے اُونچے۔ سر پر آکار۔ لال رجت ورن چندر کا چھلکا رہا ہے۔ راتری کا پون تھا اس کے ساتھ لمبی بنسپتیاں بھی موَن دھارن کر رہی ہیں۔ کمپت دستووں کا مرمر دسپشٹ سُن پڑتا ہے۔ شبنت ہمارے اُوپر اُتر رہا ہے۔ گوروکل اندھکار میں لگن ہے۔ پرنتو چھاترا اس کے مدھیہ بھاگ میں جلنے والی اگنی شکھائیں آشرم کے دواروں میں سے دکھائی دے رہی ہیں۔ آنگن منتر اُچارن کے شبد سے پری پُورن ہو رہا ہے۔ گھاس پر چٹائیاں بچھا کر بُدّھ کی پرتیا سی چھوٹی چھوٹی شبھر مورتیاں بیٹھی ہیں۔ ان میں کتنی نہیں ہے۔ وہ ہماری اوندرشٹی بھی نہیں اُٹھاتے۔ اُن کی سامو ہک پرارتھنا سندھیا ختم ہو چکی ہے۔ اب وہ الگ الگ ایکاگر چت ہو کر دھیان میں مگن ہیں +

اندر فرش میں ہفتہ ایک کنڈ میں اگنی پرجولت ہے۔ چاروں اور ادھیاپک ورند اور چھاتر منڈل بیٹھا ہے۔ وہ اپنے ایک پراچین دھرم آریہ اگنی ہوتر کا انوشٹھان کر رہے ہیں۔ جوالا کے ہلکے پرکاش میں اپنے سمکھ رکھے ہوئے

ایک پاتر پر چمچہ ڈُباتے ہوئے۔ اور اگنی میں کچھ ڈالتے ہوئے ادھشٹھاتا کو ہم تہا رہے ہیں۔ سہسا کو اُٹھتی ہے۔ اور ایک ایک سُور میں کومل بانیاں پکارنے لگتی ہیں ---- "سروگیہ گیان کے داتا۔ جیوتیوں کے جیوتی پرمیشور کو ہم آتم ارپن کرتے ہیں" +

اب کچھ کال وِشرام ہوتا ہے۔ جوالا نیچے اُترنے لگتی ہے۔ اتنے میں ایک دوسری آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ جوالا پُنہ ایک اُٹھتی ہے کمروں کی پھنیاں اور چھتوں پر بیلی آبھا چھا جاتی ہے۔ اور پریمیوں کے نتیوں کے سے ودیشیہ اکنکت ہو جاتے ہیں۔ پُنہ مدھر بولیاں بجاتی ہیں :-

"ہے پربھو ہم تمہیں آتم اَن کرتے ہیں۔ جو تُو ایک ہی رَم رہا ہے" +

اسی پرکار کرمشہ وِشرام، پرکاش اور منتر پاٹھ ہوتا ہے۔ رات میں یگیہ سماپت ہوتا ہے۔ اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ گوروکل کے آنگن کو پرکاشت کرنے کے لئے اب ایک ماتر تارے رہ گئے ہیں +

ایک بار پھر ہم اپنے ہاتھ باہر نکالتے ہیں۔ نوکر اُن پر پانی ڈالتا ہے۔ جوتے اُتار کر ہم اُن مُکت پون میں سوئینگ کا نک بچھنے کے لئے چٹائیوں پر بیٹھتے ہیں۔ جہاں چرنوں میں گنگا اپلاد کاری کلکل کرتی ہوئی پتھروں میں سے ہو کر ویگ سے بہہ رہی ہے۔ اونچی اونچی گھاسوں کی اُونی شکھائیں چندر جیوتسنا کو جھیل رہی ہے۔ بن بھومی اوس سے ڈبی ہوئی سی جھلملا رہی ہے۔ دُور بہت، دُور سے آتے ہوئے انبھوت ونیہ شبد بھجوں اور بھیڑ شت آتماؤں کا مان کراتے ہیں۔ مانو سوپن میں ہی کسی کو کہتے سُنتا ہوں ---- "تمہیں اور کچھ نہیں چاہئے۔ ہمیں شانتی سے پربھو کا بھجن کرنے دو"۔

کیا یہ راج دروہ ہے ؟

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar & Co.,
Karachi

Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل سیوا کا سنکلپ

(لیکھک: شری سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی)

ودیا سبھا نے پھر مجھے گوروکل کی سیوا کرنے کا ادسر پردان کیا ہے۔ اس طرح مجھے اس لئے لکھنا پڑتا ہے۔ چونکہ گت ورش جب میں نے گوروکل کا تیاگ کیا۔ تو وہ اس بھاؤ سے کیا۔ کہ اب مجھے گوروکل سے سمبندھ نہیں رکھنا۔ گوروکل کو بھول جانا ہے۔ آلیا بھاؤ ہونے کا ایک مکھیہ کارن یہ تھا۔ کہ میں نے دیکھ لیا تھا۔ کہ جن پرستھتیوں میں میری کی سیوا کچھ لابھدائیک ہو سکتی ہے۔ وہ پرستھتیاں پیدا ہوتی کچھ اسمبھو سی ہیں۔ پرنتو گنگا نے بچ بدلا۔ میری گوروکلیہ سیوا کرنے کی ان ہی پرستھتیوں پر شرطوں پر وچار کرنے کے لئے جو آپ سمتی سمیت کی گئی تھی۔ وہ سمپھتا پورک سماپت ہوئی۔ اس سمتی کے سدسیوں کا دشیشتیا شریمان پنڈت وشمبھر ناتھ جی کا میں اس پرکرن میں سارو جنک روپ میں دھنیہ واد کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ انہوں نے میری باتوں کو دھیان سے سہردتا سے اور ادارتا کے ساتھ سنا۔ اور سوئیکار کیا۔ تھا میری سہائتا کرنے کا ہاردک اشواسن پردان کیا۔ سامانیہ روپ سے ودیا سبھا نے میری پانڈی پیری پالنے کی بات کے بارے میں جس ادار ورتی کا پریچے دیا ہے۔ اس کے لئے وہ بھی وششٹ دھنیہ واد کی پاتر ہے۔ ودیا سبھا کی اس ورتی کا مجھ پر اثر ہوا۔ اور میں آشا کرتا ہوں۔ کہ میں اس کے اصلی آشیہ کو پورا کرنے والا ثابت ہوں گا۔

ودیا سبھا کا پرستاؤ

اس سمبندھ میں ودیا سبھا نے جو پرستاؤ سوئیکار کیا ہے۔ اس کا سارو جنک روپ سے اپیوگی بھاگ اس پرکار ہے۔

الف، سوامی ابھے دیو جی کا گوروکل سنچالن نیتی سمبندھی پتر تتھی ۲۷-۲-۳۹ کو پڑھا گیا نشچیہ ہوا۔ کہ گوروکل سنچالن سمبندھی یہ نیتی ٹھیک ہے۔ اور گوروکل کے آرمبھ سے بھی یہی نیتی رہی ہے۔

ب، اگت سوامی جی کا گوروکل میں کاریہ کرنے سمبندھی پتر وچار پیش ہوا۔ اور ان سے وچار ونمیہ بھی ہوا۔

سوامی ابھے دیو جی کا وچار ہے۔ کہ اگت نیتی کو ادھک بل پوروک چلایا جائے۔ چونکہ اس سبھا کو بھی یہی ابھیشٹ ہے۔ اس لئے یہ سبھا سوامی جی سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ گوروکل کے آچاریہ پد کو گرہن کر کے گوروکل کو اپنے آدرش تک پہنچانے کے لئے سبھا کی سہائتا کریں۔

ودیا سبھا کے اس پرستاؤ میں گوروکل سنچالن سمبندھی جس پتر کے پڑھے جانے کا ذکر ہے۔ جس نیتی کو ٹھیک اور گوروکل کے آرمبھ سے چلی آئی کہا گیا ہے۔ تتھا جسے ادھک بل پوروک چلائے جانے کے لئے میرے وچاروں کا دوش ہونے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ یہی سبھا کو ابھیشٹ ہے۔ وہ میرا پتر نمن لکھت ہے:-

گوروکل سنچالن کی نیتی

انترنگ سبھا کا سمرتھن کرتا ہوا گوروکل اس سمے ایسی اوستھا میں آ گیا ہے۔ کہ یدی اب گوروکل کی سیوا پدھتی میں نمن باتوں پر وششٹ زور نہ دیا جائے۔ تو گوروکل کا آگے اگرسر ہونا سمبھو نہیں۔

(۱) گوروکل کے سب گورو (ادھیاپک اور وششٹا اپادھیائے) گن کرم سوبھاؤ سے براہمن ہی ہونے چاہئیں۔

(۲) ان اپادھیائے میں کی ادھکتا اب پرتشٹھا یا اچیہ پد کا چنہہ نہیں سمجھی جانی چاہئے۔

(۳) یہاں کے گوروؤں کا جیون سادہ سے سادہ ہونا چاہئے۔ ان کی بھوتک آوشیکتائیں کم سے کم ہونی چاہئیں۔ ارتھات وہ ابھی گرہی ہونے چاہئیں۔ اتہ دکشنا کی سنکھیہ کی درشٹی سے بھی اب گوروکلیہ ادھیاپک اپادھیاؤں (گوروؤں) کا ویتن ادھک سے ادھک پچہتر روپیہ تتھا وششٹ اوستھاؤں میں سو روپے ماسک تک ہونا چاہئے۔

(۴) یہ بھی ابھیشٹ ہے۔ کہ گوروکل میں سیوا کی سفلتا کرنے والا بندھن ادھک روپے نہیں۔ کنتو گورو کلیہ آدرشوں سے پریم ہونا چاہئے۔ ارتھات گوروکلیہ سیوا کرنے والا پرتیک سیوک ایسا ہونا چاہئے۔ جو نہ کیول ادھک ویتن ملتا دیکھ کر گوروکل کی سیوا کو چھوڑ نہیں دے گا۔ کنتو کسی سمے بھوکا رہ کر بھی گوروکل کی سیوا میں ہی لگا رہے گا۔

(۵) یتھا شکتی یہ یتن کیا جاوے۔ کہ گوروکل کا پرتیک سیوک سچا (آجیون) سیوک ہو۔ پرنتو آجیون سیوک بننے کا ہیتو اس کا گوروکلیہ آدرشوں سے گیان یکت اور اتکرشٹ پریم ہی ہو۔ نہ کہ آرتھک درشٹی سے نشچنت آدمی کوئی انیہ ہیتو۔ اتہ ایو آجیون سدسیتا کا نشچے سیوک کو کم سے کم ورش (سادھارنتیا ۵ ورش) اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد ہی ہونا چاہئے۔

(۶) (ک) گوروکلیہ آدرشوں سے کس کا کتنا پریم ہے۔ اس کا نشچے ہی باہر چنہوں سے نہیں ہو سکتا۔ یدیپی وہ سنبدھ الگی ہوتا آدی ہیں۔ کھادی ہی پہنیں۔ ان کا جیون اپچارن .... سادہ شدھ اور سنیت ہو۔ وہ اپنے بالک گوروکلوں میں ہی پڑھائیں۔ اتیادی کچھ نیم بنائے جا سکتے ہیں۔ اتہ ایو ایک مانسہ باہری چنہوں پر ہی بھروسہ نہیں رکھا جا سکتا۔ پرنتو دوسری طرف یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ یہ پریم چھپا بھی نہیں رہ سکتا۔ اتہ اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ جو اُچے درجے کے سداچاری اور گیانی ہوں۔ جو گوروکل کو سچ مچ اپنا پریوار سمجھیں۔ جو براہم چریہ سے سنیہ ہوں۔ اور جن کا جیون آریہ سنسکرتی سے سوابھاوک رنگا ہوا ہو۔ وہ گورو کلیہ آدرشوں سے پریم رکھنے والے مانے جا سکیں گے۔ اور ان ہی کے ذمے گوروکل میں برہم چاریوں کے شکشن و ادھیاپن کا کاریہ سونپا جانا چاہئے۔ اور انہیں ہی گوروکل کا سچا سیوک سوئیکار کرنا چاہئے۔

(ب) اس پرکار سیوکوں کو سچا سدسیہ بنائے جانے کا انتم نشچے گوروکل کے آچاریہ اتھوا ان کی صلاح سے کلپتی یا ودیا سبھا کے پردھان یا ودیا سبھا سے نیکت کوئی سمتی کرے گی۔ (جیسا جس سمے سمجھا جائے)

(۷) کل فنڈ کی درشٹی سے نقد روپے کی اپیکشا اپنی آوشیکتاؤں کی پورتی کے روپ میں ویتن لیا جانا ادھک اچھا سمجھا جائے۔ ارتھات جو سچا سیوک شرداہ مانتے ہیں۔ ان کو مفت مکان اور ان کی چھٹی اتھوا ساماینک دو بالکوں کا گوروکلوں میں مفت شکشا اتیادی روپوں میں سہائتا دینا ادھک اچھا سمجھا جائے گا۔ اس سے گوروکل کے ساتھ ایکاتمتا بڑھتی ہے۔

(۸) گورو کلیہ شکشن پدھتی کی ایک بڑی وششٹتا یہ ہے۔ کہ وہاں باہر کے پرتی کول وایو منڈل سے بچا کر اپنے بنائے شدھ وایو منڈل میں وہ برہم چاری ورگ کا پالن پوشن تتھا شکشن کرتی ہے۔ اتہ گوروکلیہ وایو منڈل کی شدھتا کو نرنتر قائم رکھنے کی درشٹی سے یہ آوشیک ہے۔ کہ کسی گوناہ یا ادا نچیہ کو بھی گوروکل میں شکشک کا استھان نہ دیا جائے۔ اس کے لئے چاہے کبھی کچھ کال کے لئے کسی نامی وشے کی پڑھائی بند بھی رکھنی پڑے۔ کیونکہ گوروکل کے وایو منڈل سے تو برہم چاری کا جیون (شواس پرشواس) بنتا ہے۔ پڑھنا لکھنا تو کھانے پینے کے سمان ہے۔ جسے کچھ سمے کے لئے چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ پرنتو پریمال فرق نہیں کیا جا سکتا۔

جیسا کہ ادھک سے ادھک ویتن روپیہ ہے۔ (یا وششٹ اوستھا میں سو) رکھا۔ وسیلے ہی کم سے کم ویتن کی بھی ایک حد ہونی چاہئے۔ جس سے کہ کم میں کوئی اپنا نرواہ ٹھیک پرکار نہیں کر سکتا۔ ورتمان میں گوروکلیہ سیوکوں کے لئے یہ مریادا پچیس روپے ماسک ہونی چاہئے۔

پرتھم بیساکھی ۱۳ اپریل

پرتشٹھت سبھا کے اُکت وچار کے بعد میں نے یہ سنکلپ کر لیا ہے۔ کہ میں بیساکھی (۱۳ اپریل) کے دن گوروکل کا بھار گرہن کروں گا۔ اس دن میں ہی گوروکل کو بھگوان کے ارپن کروں گا۔ ان کے سنچالن کو بھگوان کا کاریہ سمجھ کر ہی سے پرسن ہو سکتا ہے یہ جانتے ہوئے نرا ہنکار بھاؤ سے گوروکل سیوا کو ہی بہت گرہن کروں گا۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ اس بیساکھی کے دن مجھے سمے بیساکھی کے دوس مجھے یہ آشیرواد پراپت ہو۔ اتہ ایو میں یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اس پر بہت پریم رکھنے والے سدسیوں کی۔ نہ کیول گوروکل کے پریمیوں اور برہم چاریوں کی۔ کنتو سنا تکوں اور کسی بھی تنتا سے بھی آ رہے بھائی بہنوں کا سنسکرتی سے بھی ویدک (دھارمک) ہیں تتھا گوروکل شکشا پرنالی میں وشواس رکھنے والے بھائی بہنوں کی اس دن مجھے پراپت ہوگی۔ اپنی طرف سے تتھا ان شبھ کامناؤں کو پانے کا.....

خُدا اور عورت

جس طرح خدا کے ہر کام سے خدا کی شان نظر آتی ہے۔ اسی طرح عورت کے ہر کام سے اس کی شان نظر آنی چاہیئے۔

اگر آپ اپنی بیوی میں یہ خوبی اور شان دیکھنا چاہتے ہیں تو اُسے ہر ایک بیوی کو یہ کتاب پڑھائیے یقیناً آپ بہت ہی خوش ہوں گے۔

سب کتب فروش اُن کے پاس رکھتے ہیں۔

قیمت اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی ۱۲ آنے

منتظم کتاب دیوان بک ہوم اسی بی آر.......

CCO, Gurukul K...

نمنترن

مانیہ ور!

آپ کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی - کہ گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کا ۳۷واں وارشک اُتسو ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ - چیت سمت ۱۹۹۵ مطابق ۷-۸-۹-۱۰-۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء کو بڑے سمارو کے ساتھ گوروکل بھومی میں منایا جاویگا - میں بڑے پریم اور آگرہ سے آپ کو اس اُتسو میں سملت ہونے کے لئے نمنترت کرتا ہوں - گوروکل بھارت کا سب سے بڑا راشٹریہ شکھشالیہ ہے - یہاں ویدک اور سنسکرت ساہتیہ کے ساتھ ساتھ اتہاس - ارتھ شاستر - راجنیتی - فلاسفی - رسائن آدی ودھ وشیوں کی اُچ تم شکھشا راشٹریہ بھاشا ہندی کے دوارا دی جاتی ہے +

گوروکل میں اُچیہ مانسک شکھشا کے اتیرکت برہمچریہ کے نیموں اور آشرم پرنالی دوارا ودیارتھیوں کے چرتر سُدھار کے لئے وشیش اُدیوگ کیا جاتا ہے - اس سمیہ گوروکل کانگڑی تتھا اس کی شاکھاؤں میں ایک ہزار سے اُوپر ودیارتھی شکھشا پراپت کر رہے ہیں - گوروکل میں شکھشا پراپت کر جتنے بھی ودیارتھی اب تک سناتک ہوئے ہیں - ان کا بڑا بھاگ دیش - جاتی - دھرم اور ساہتیہ کی سیوا میں اپنا جیون وتیت کر رہا ہے +

اس اُدیم شکھشالیہ کا وارشک اُتسو اپنا ایک وشیش ستھان رکھتا ہے - آریہ سماج کا یہ سب سے بڑا وارشک میلہ ہے - اس میں دُور دُور سے ہزاروں نرناری شامل ہوتے ہیں - اس ورش گوروکل کا اُتسو بہت مہتوپورن ہوگا - الپیٹر کی چھٹیوں میں جب کروڑ آپ کے دھیننگ کا دیہ سنگت سے ہوں گے - گوروکل کے اس اُتسو پر آ کر اپنی آتما تتھا من کو ترپت کیجیے +

مجھے پورن وشواس ہے - کہ آپ اپنے پریوار - بندھو تتھا اِشٹ متروں کے ساتھ پدھار کر اُتسو کی شوبھا بڑھاویں گے +

آپ کا درشن ابھلاشی

ستیہ ورت سدھانت النکار

مکھیہ ادھشٹاتا - گوروکل کانگڑی

پرکاش - آریہ سماج کا ۳۵ سالہ پُرانا خاص پرچارک ہے - اس کے گراہک بن کر اس کی اشاعت بڑھا دیجیے +

گوروکل کانگڑی کے ۳۷ ویں سالانہ جلسے کا پروگرام

۶-۱ اپریل گوروکل جنم اُتسو

۷-۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

پراتہ:- ساڑھے سات سے ساڑھے آٹھ تک ہون تتھا بھجن - ۸½ سے ۹ تک اُپدیشنی سوامی ابھے دیو جی - ۹ سے ۱۰½ تک سنسکرت میں واد وِواد +

وشے:- "دھرم شانتی کا رتم شانتیروا"

۱۰½ سے ۱۱ تک چھوٹے برہمچاریوں کی انتیاکشری +

مدھیانہہ:- ایک سے ۱½ تک بھجن +

۱½ سے ۲½ تک ویاکھیان شری پنڈت چندر گپت جی ودیا النکار +

۲½ سے ۴½ تک حیدرآباد سمیلن +

راتری:- ۷½ سے ۸ تک بھجن +

۸ سے ۹ تک ویاکھیان شری پنڈت سکھدیو جی درشن واچسپتی +

۸ سے ۱۰ تک ویاکھیان شری پنڈت جیندر پرتاپ جی شاستری - وشے:- "ویدک ایشور کا سوروپ" +

۸-۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

پراتہ:- ۷ سے ۸ تک بھجن +

۸ سے ۱۰ تک وید سمیلن +

سبھاپتی:- پنچانگ نرمانا جیوتش آچاریہ شری پنڈت دینا ناتھ جی شاستری اندور

(۱) پنڈت وشوا ناتھ جی وید اُپادھیائے +

(۲) پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار - پنڈت جے دیو جی ودیا النکار کے ویدک وشیوں پر نبندھ ہوں گے +

۱۰ سے ۱۱ تک ویاکھیان شری پنڈت لیشپال جی سدھانت النکار +

مدھیانہہ:- ایک سے ۱½ تک بھجن +

۱½ سے ۲½ تک گاندھی واد و سماج واد پر واد وِواد +

سبھاپتی:- مانیہ شری پنڈت کیلاش ناتھ جی کنجو نیائے منتری یو-پی +

(۱) شری ایم-این رائے "سماج واد" کا پرتی پادن کریں گے +

(۲) ...... جناب منظور علی سوختہ "گاندھی واد" کا پرتی پادن کریں گے +

3½ سے ۵ تک ویاکھیان پنڈت بہاری لال جی کاویہ تیرتھ +

راتری:- ۷ سے آٹھ تک بھجن +

۸ سے ۹ تک ویاکھیان پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی +

۹ سے ۱۰ تک ویاکھیان:- شری پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار +

۹-۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

پراتہ:- ۹ سے ۱۱ تک دیکھشانت سنسکار - مانیہ بابو سمپورنانند جی شکھشا منتری یو-پی دیکھشانت بھاشن دیں گے +

مدھیانہہ:- ۱½ سے ۲ تک بھجن +

۲ سے ۳ تک گوروکل سمیلن +

سبھاپتی:- شری آچاریہ رام دیو جی +

۳ سے ۴ تک ویاکھیان تتھا اپیل پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی +

راتری:- ۷ سے ۸ تک بھجن +

۸ سے ۱۰ تک ویایام سمیلن +

سبھاپتی:- مہاراجہ شاہ پورا دھیش +

۱۰-۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

۷ سے ۹½ تک ویدآرمبھ سنسکار +

۹½ سے ۱۱ تک وید سمیلن کی دوسری بیٹھک

مدھیانہہ:- ۱ سے ۲ تک بھجن +

۲ سے ۳ تک ویاکھیان لالہ ہردیال جی ایم-اے

۳ سے ۴ تک ویاکھیان +

راتری:- سنگیت سمیلن +

سبھاپتی:- شری آماگرہ نریش +

چھوٹے پنڈال میں

۸-۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

راتری:- کویتا سمیلن +

م سمیلن بھی ہوں گے +

گوروکل کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے - کہ بھاری سنکھیا میں پدھار کر اُتسو کی شوبھا کو بڑھا دیں +

ضرورت ہے - اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک موزوں اخبار ہے - شرح اُجرت ایکبار کیلئے ۲ پیسہ - دو بار کیلئے ۳ - تین بار کیلئے ۴ - اور اس سے زیادہ بار کے لئے صرف آٹھ آنے مزید ہر بار + (مینجر)

اُتسو کی وشیشتائیں

گوروکل کے ۳۷ ویں وارشک اُتسو کے وشیشتی کاریہ کرم کا سنکشپت پریچیہ اس پرکار ہے:-

۱- سرسوتی سمیلن

اس بار اُتسو میں سرسوتی سمیلن کی دو بیٹھکیں ہوں گی - پرتھم بیٹھک میں سنسکرت میں وادوِواد ہوگا - دوسری بیٹھک میں ویدک وشیوں پر مہتوپورن نبندھ پڑھے جائیں گے +

۲- وادوِواد سمیلن

"گاندھی واد سماج واد میں دیش کے لئے کون ہت کر ہے" - اس وشے پر زوردار وادوِواد ہوگا +

"گاندھی واد" کی اور سے شری منظور علی سوختہ - تتھا سماج واد کی اور سے شری ایم-این رائے بھاشن کریں گے +

سبھاپتی:- سنیکت پرانت کے نیائے و اُدیوگ منتری شری ڈاکٹر کیلاش ناتھ جی کنجو ہوں گے +

۳- حیدرآباد سمیلن

یہ سمیلن بڑی دھوم دھام کے ساتھ کیا جاوے گا - جس میں آریہ سماج کے دھرندھر ودوان پُوجیہ سنیاسی گن تتھا دیش کے مانیہ نیتا بھاگ لیں گے +

۴- دیکھشانت سنسکار

اس ورش کا دیکھشانت مہتوپورن ہوگا - سنیکت پرانت کے شکھشا سچو شری بابو سمپورنانند جی دیکھشانت بھاشن دیں گے - ان کے اتیرکت دیش کے انیہ بھی کئی مانیہ نیتا پدھار کر سناتکوں کو آشیرواد دیں گے +

۵- ویایام سمیلن

اس سمیلن میں برہمچاری اپنے شاریرک کھیل دکھاویں گے - ویایام کے انیہ وشیشگیہ بھی پدھار کر اپنا ادبھت کوشل دکھلاویں گے - اس سمیلن کے سبھاپتی شریمان مہاراجہ ادھیراج شاہ پورا دھیش ہوں گے +

۶- سنگیت سمیلن

اس سمیلن کی شوبھا بڑھانے کے لئے دیش کے پرسِدھ سنگیتگیہ پدھاریں گے - ماسٹر موہن اور ماسٹر مدن بھی اس میں بھاگ لینے کے لئے آ رہے ہیں +

اس سمیلن کے سبھاپتی شریمان مہاراجہ ادھیراج آماگرہ نریش ہوں گے +

اس کے اتیرکت وید سمیلن اور کویتا م

...idwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کانگڑی کا سنکشپت پریچے

(از مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

یکم مارچ ۱۹۳۹ء کو گوروکل کو قائم ہوئے ۳۷ برس گذر چکے ہیں۔ ۲۶ نومبر ۱۸۹۸ء میں اس کو قائم کرنے کا نشچے آریہ پرتی ندھی سبھا نے کیا تھا۔ اس ریزولیوشن میں مہاتما منشی رام جی (سوامی شردھانند جی) پرتگیا کرکے کہ جب تک میں تیس ہزار روپیہ فراہم نہ کر دوں گا۔ گھر میں پیر نہ رکھوں گا۔ بھکشا کی جھولی لے کر نکل پڑے۔ اور تقریباً سات ماہ بھارت ورش میں گھوم کر پرتگیا کی رقم پوری کر لی۔ اس شبھ کاریہ میں دانویر منشی امن سنگھ صاحب نے اپنا سارا کانگڑی گاؤں جس کا رقبہ بارہ سو بیگھہ ہے سوامی جی کے حوالے کر دیا۔ شورا تری سے چار دن پہلے ۴ مارچ ۱۹۰۲ء کو بتیس ۳۲ برہمچاریوں کے ساتھ مہاتما منشی رام جی نے اس بھومی میں قدم رکھا۔ اور اسی دن اس کی ستھاپنا ہوئی۔ اور سمت ۱۹۷۸ تک یہ سنستھا مہاتما جی کے ہی زیر سایہ پھلتی پھولتی رہی۔ یہ گوروکل ابتدا میں چار شرینیوں سے شروع ہوا تھا۔ سمت ۱۹۶۵ بکرمی میں اس نے مہاودیالیہ اور سمت ۱۹۶۸ میں وشوودیالیہ کی شکل اختیار کر لی۔ اور سمت ۱۹۸۰ بکرمی سے اس کے آدھین تین مہاودیالیہ:- (۱) وید مہاودیالیہ (۲) سادھارن مہاودیالیہ (۳) آیوروید مہاودیالیہ قائم ہوئے۔

۱۹۲۴ء کی گنگا کی طغیانی نے گوروکل کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ طغیانی سے بہت سے بھون مسمار ہو گئے۔ اور آئندہ کے لئے بھی خطرہ بنا رہا۔ چنانچہ اس خطرہ کو دور کرنے کیلئے گوروکل گنگا کے بائیں کنارے سے دائیں کنارے پہ آباد کیا گیا۔ جو اس وقت نہر گنگ کے کنارے کنکھل سے اڑھائی میل کے فاصلہ پر بنا ہوا ہے۔ اس وقت پہلی سے ۵ ویں اور گیارھویں سے چودھویں جماعت تک یہاں پڑھائی ہوتی ہے۔ اور چھٹی سے دسویں تک گوروکل اندرپرستھ جو دہلی کے نزدیک ہے تعلیم دی جاتی ہے۔

یہ سنستھا اپنے ڈھنگ کی درسگاہوں میں سب سے اوّل ہے۔ اس کا انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ درسگاہ کسی خاص صوبہ کی نہ ہو کر سارے بھارت ورش کی ہے۔ اس وقت گوروکل میں ہندوستان کے ہر حصہ کے بالک تعلیم پا رہے ہیں۔ جن کی تعداد اس وقت چار سو (۴۰۰) سے اوپر ہے۔ ان میں ہریجن بالک بھی ہیں۔ اس انسٹی ٹیوشن کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہاں بچوں کو سات آٹھ برس کی عمر میں شہروں کے برے سنسکاروں سے بچا کر پرانی ویدک تہذیب میں رنگا جاتا ہے۔ برہمچریہ اس کا بیان ہے۔ چھوٹی عمر سے چودہ ورش تک یہاں برہمچاری رہتے ہیں۔ اور اس عرصہ میں وہ وید اپنشد۔ درشن۔ ویاکرن۔ نروکت وغیرہ دھارمک گرنتھوں کی ٹھوس تعلیم کے ساتھ ساتھ مغربی تعلیم۔ فلاسفی۔ سائینس۔ تواریخ۔ اکونومی۔ دنیا کے مذاہب انگریزی تعلیم وغیرہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ یہاں پر اپنی ہی ڈگری دی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سنستھا کا سرکار سے تعلق نہیں۔ پھر بھی تعلیمی معیار اتنا اونچا ہے کہ یہاں کی تعلیم حاصل کیا ہوا گریجویٹ جہاں سنسکرت کے مضامین میں اونچی سے اونچی قابلیت رکھتا ہے۔ وہاں انگریزی کے مضامین میں بھی وہ پورا پنڈت ہوتا ہے۔ یہاں سے تعلیم حاصل کر کے بہت سے گریجویٹ جرمنی۔ انگلینڈ۔ امریکہ وغیرہ ملکوں میں گئے۔ اور اپنی تعلیم کی وجہ سے وہاں بھی بڑی لیاقت اور قابلیت حاصل کی۔ دیش پریم۔ سماج سیوا۔ ہندوستانی تعلیم سے لگاؤ وغیرہ کے نقطہ خیال سے یہ ایک بے نظیر درسگاہ ہے۔

جس گوروکل کا آغاز صرف ۳۲ برہمچاریوں سے ہوا تھا۔ آج وہ ایک وشال سنستھا کا روپ دھارن کر چکا ہے۔ تین لاکھ روپیہ سے اوپر اس کی عمارتیں بن چکی ہیں۔ اور روز بروز عمارتیں بنتی ہی جا رہی ہیں۔ اس سنستھا کا سالانہ خرچ ڈیڑھ لاکھ سے اوپر ہے۔ جس کا دارومدار دان پر ہے۔ کچھ دان ویر مہانو بھاوں نے چیئرز مقرر کر دی ہیں۔ جن کے سود پر پروفیسر صاحبان رکھے ہوئے ہیں۔ مگر وہ اتنی کم ہیں۔ کہ ابھی اس مد میں کافی روپیہ کی ضرورت ہے۔

موجودہ سٹاف

(۱) شری سوامی ابھے دیو جی مہاراج آچاریہ۔

(۲) شری پنڈت سدھیہ برت جی سدھانت النکار مکھیہ ادھشٹاتا۔ اور پروفیسر آریہ سدھانت۔

(۳) شری پنڈت لال چند جی ایم۔ اے۔ پروفیسر انگلش۔

(۴) شری پنڈت وشوا ناتھ جی۔ ودیا النکار۔ پروفیسر وید۔

(۵) شری پنڈت نند لال جی ایم۔ اے۔ پروفیسر فلاسفی۔

(۶) شری پنڈت واگیشور جی ودیا النکار۔ ساہتیہ آچاریہ۔ پروفیسر سنسکرت لٹریچر۔

(۷) شری پنڈت کنبھو دیو جی ودیا النکار۔ پروفیسر ارتھ شاستر۔

(۸) شری پنڈت فقیر چند جی ایم۔ ایس۔ سی۔ پروفیسر کیمسٹری۔

(۹) شری پنڈت سکھدیو جی۔ ویدانت واچسپتی پروفیسر درشن شاستر۔

(۱۰) شری پنڈت وید برت جی۔ ودیا النکار۔ پروفیسر ہسٹری۔

(۱۱) شری پنڈت جگن ناتھ جی ودیا النکار اسسٹنٹ پروفیسر کیمسٹری۔

(۱۲) شری پنڈت دھرم دت جی ویدیہ۔ سدھانت النکار۔ آیوروید بھوشن۔ پرنسپل آیورویدک کالج۔

(۱۳) شری پنڈت ڈاکٹر رادھا کشن جی ایم۔ سی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ پروفیسر آیوروید مہاودیالیہ۔

(۱۴) شری ڈاکٹر ستیا نند جی ودیا النکار۔ ایل۔ سی۔ پی۔ ایس۔ پروفیسر آیوروید مہاودیالیہ۔

گوروکل نے آج تک کس کس کھشیتر میں کام کیا

یوں تو گوروکل اپنے جنم کال سے ہی آریہ سماج سیوا۔ دھرم سیوا۔ اور دیش سیوا کے ہر ایک پہلو میں کاریہ کرتا رہا ہے۔ اور یہاں تک کہ ویدک دھرم پرچار کے کام میں اس کے سناتک دور دیشوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ وہاں بھی وہ اپنی کاریہ کشلتا اور دھرم پریم کا پریچے دے رہے ہیں۔ بہت سے سناتک آریہ سماج کے منتری۔ پروہت۔ اپدیشک اور پردھان بن کر دھرم کھشیتر میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ تو کچھ ستیاگرہ سنگرام میں ہی اپنے کو ارپن کر چکے ہیں۔ کچھ اخباروں کے ذریعہ ملک کی خدمت کر رہے ہیں اور کچھ شدھی سبھا۔ سرگنگارام ودھوا آشرم۔ اچھوت ادھار سبھاؤں کی سیوا کے لئے اپنے آپ کو حوالہ کر چکے ہیں۔ کچھ گوروکلوں میں اپنی سیوا دے چکے ہیں۔ غرضیکہ ہر پہلو میں یہاں کے سناتک دیش کے اپکار میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ بھائی اپنے سوتنتر ویوہار اور بڑے بڑے وشوودیالیوں میں اپنی یوگیتا کا پریچے دے رہے ہیں۔ کچھ ویدک اور ڈاکٹری کے ذریعہ اپنی سیواؤں سے ملک کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ واقفیت کے لئے مندرجہ ذیل پریچے کافی ہے:-

گوروکلوں میں ۴۲۔ شکشا کاریہ میں ۷۱۔ شکشا کاریہ میں ۲۵۔ آریہ سماج ویدپرچار میں ۳۷۔ اخباروں میں ۱۲۔ سماج سدھار میں دس۔ ساہتیہ سیوا میں ۳ سائنجینئر ۲۔ متفرق ۵۶۔

گوروکل نے ساہتیہ سیوا کے میدان میں بہت اونچا کام کیا ہے۔ ویدک دھرم کے لئے کافی تعداد میں ساہتیہ پیدا کر کے گوروکل نے دھرم کے کھشیتر کو دوبالا کر دیا ہے۔ اس کے سناتکوں میں پروفیسر اندر جی ودیا واچسپتی۔ سوامی ابھے دیو جی آچاریہ۔ پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار۔ پنڈت جے دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت واگیشور جی ودیا النکار۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت وشوا ناتھ جی ودیا النکار۔ پنڈت چندر منی جی ودیا النکار۔ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی۔ پنڈت چندر گپت جی ودیا النکار۔ پنڈت دیو راج جی ودیا واچسپتی۔ پنڈت رام چندر جی آدی سناتکوں کے نام قابل ذکر ہیں۔ جن کی تصنیف کردہ کتابیں بہت اعلےٰ سمجھی جاتی ہیں۔ اور بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن کا یہاں ذکر نہیں کیا گیا۔

گوروکل اور سنسکرت

گوروکل میں سنسکرت کی تعلیم کا بڑا اعلےٰ پیمانہ پر انتظام ہے۔ شکشا پٹل میں ان سناتکوں کو جو سناتک بننے کے بعد کاشی میں سنسکرت کی شکشا حاصل کرنا چاہیں۔ تو وہ دیدالنکار اور ویدانت واچسپتی کی ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ کئی سناتک یہ ڈگریاں حاصل کر بھی چکے ہیں۔ سنسکرت کی اونچی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر مضمونوں کی ہندی کے مادھیم دوارا تعلیم دی جاتی ہے۔

ڈگریاں

گوروکل میں مندرجہ ذیل ڈگریاں اپنی ہیں۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں:-

(۱) سدھانت النکار (۲) ودیا واچسپتی (۳) ویدالنکار (۴) ودیا النکار (۵) آیوروید النکار (۶) وید واچسپتی (۷) نیائے واچسپتی (۸) مہابھاشیہ واچسپتی (۹) ویدانت واچسپتی (۱۰) ساہتیہ واچسپتی (۱۱) ویاکرن واچسپتی (۱۲) آیوروید بھوشن (۱۳) درشن واچسپتی۔

گوروکل کا مقصد برہمچریہ کی رکھشا۔ اور ویدک ودوان پیدا کرنا ہے۔ یعنی ویدک دھرم پرچارک۔ اتم لیکھک۔ دیش سیوک۔ اور ورن ویوستھا وغیرہ سدگنی دشا پیدا کرنا ہے۔ اس سنستھا میں چھوا چھوت کا کوئی بھید بھاؤ نہیں اونچ نیچ میں کوئی تمیز نہیں کی جاتی۔ یہاں تک کہ گوروکل میں رہتے ہوئے برہمچاریوں کو ایک دوسرے کی جنم جاتی وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں۔

ہمارے گوروکل

گوروکل اندرپرستھ

گوروکل اندرپرستھ کو آج تیئیس ۲۳ سال قائم ہوئے ہوگئے ہیں۔ اس ورش سے وہ ۲۴ ویں ورش میں قدم رکھ رہا ہے۔ یہ گوروکل دہلی سے ... میل کے فاصلے پر اراولی پربت کی ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ اس کے دائیں طرف ایک باندھ ہے۔ اور تھوڑے فاصلے پر پانڈو ڈول ... زمانے کا ایک بڑا تالاب ہے۔ جو سورج کنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ ساون کے مہینے میں وہاں ایک میلہ بھی لگتا ہے۔ اور سینکڑوں ... اس میلے میں شریک ہوتے ہیں۔ مشرق میں اس گوروکل سے آدھ میل کے فاصلے پر ... دریا کی نہر ہے۔

برسات اور سردی میں اس گوروکل کا ... دیکھنے کے قابل ہے۔ گرمی کے دنوں میں گرمی زیادہ پڑتی ہے۔ اس لئے ان دنوں برہمچاریوں کو شملہ۔ منصوری۔ کشمیر ... وغیرہ پہاڑوں پر سیر کرنے کے لئے لے جایا جاتا ہے۔

اس وقت اس گوروکل میں پانچویں جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک ایک سو پچاس لڑکے ہیں۔ پہلی پانچ جماعتیں بڑے گوروکل ہردوار میں رہتی ہیں۔ سٹاف کے لحاظ سے یہ گوروکل بہت مشہور ہے۔ کیونکہ اس میں جتنے کاریہ کرتا ہیں وہ سب بڑے انوبھوی اور گوروکل کے پرانے سیوک ہیں۔ کوئی ایسا کاریہ کرتا نہیں۔ جس کو دس برس سے زیادہ اس گوروکل میں کاریہ کرتے ہوئے نہ ہوگئے ہوں۔

گوروکل اندرپرستھ کا آشرم شری سوامی رامانند جی کی ادھیکشتا میں محفوظ ہے۔ سوامی رامانند جی تیاگ تپسیا کے بھنڈار ہیں۔ آپ تیئیس ۲۳ برس سے گوروکل کی مفت سیوا کر رہے ہیں۔ اس وقت آشرم کے ادھیکش آپ ہی ہیں۔ آپ کا چرتر۔ شدھ جیون اور آتمک بل سب کو پربھاوت کرنے والے ہیں۔ آپ کے پاس جو کچھ دھن تھا۔ وہ بھی سب اس گوروکل کو دان کر دیا ہے۔ اس دان سے ایک ٹیوب نلکا بن رہا ہے۔ جو اس ماہ کے خاتمہ تک تیار ہو جاوے گا۔

ہر ایک شرینی میں دو دو ادھشٹاتا ہیں۔ وہ سب ادھشٹاتا گوروکل کے سیوک پرستا تک ہیں۔ پڑھائی کے لئے جو ادھیاپک رکھے ہوئے ہیں۔ وہ لگ بھگ سب گریجویٹ ہیں۔

شری گوپال جی بی۔ اے۔ پروفیسر بگناتھ پرشاد ایم۔ اے۔، ایل۔ ایل۔ بی۔، ایل۔ ٹی۔ پنڈت آنند سوروپ بی۔ اے۔، بی۔ ٹی۔ پنڈت دھرم دیو جی ویدواچسپتی۔ پنڈت مہاشے جی ودیا النکار۔ پنڈت ہری پرشاد جی سدھانت النکار۔ پنڈت بکرم جی ودیا النکار۔ آدی سب جانے پہچانے بڑے تجربہ کار اور اپنے مضمونوں کے مشہور پنڈت ہیں۔

کچھ سال پہلے یہاں پانی اور مکانات کی کچھ قلت تھی۔ وہ قلت اب دور ہو گئی ہے۔ خوش قسمتی سے جو کنواں یہاں لگا ہے۔ اس کا پانی میٹھا اور طاقت ور ہے۔ اور اچھا ہے۔ انجن لگا کر پانی کو نلکا کے ذریعہ آشرم تک پہنچایا گیا ہے۔ اور ہر ایک وبھاگ میں نلکے لگا دئے گئے ہیں۔ اب پانی با افراط مل رہا ہے۔ اس لئے پانی کی دقت ہمیشہ کے لئے دور ہو گئی ہے۔

مکانات کی قلت بھی دور ہو رہی ہے۔ گت ورش سیٹھ بنگالی مل کی یادگار میں مبلغ تین ہزار روپیہ کا ایک بھون تیار ہو گیا تھا۔ جس میں پچیس ۲۵ برہمچاری باآسانی رہ سکتے ہیں۔ دو سال پہلے ہسپتال کی بلڈنگ نیو فرینڈ اینڈ کمپنی کے دان سے تیار ہوئی تھی۔ مسٹر بی۔ ڈی۔ گپتا کی بدولت تین سندر کمرے دفتر کے لئے بن گئے ہیں۔ اگر دو وشال بھون اور بن جاویں۔ تو یہ گوروکل لاثانی بلڈنگ کا مالک ہو جاوے گا۔ اس وقت تک بھی قریباً ڈیڑھ لاکھ کی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ خراس بھی لگا ہوا ہے۔ تاکہ مل کا آٹا نہ کھا کر چکی کا آٹا بالکوں کو مل سکے۔ دودھ اور گھی کا تو پربندھ ہے ہی۔ گائے کا دودھ چودہ پندرہ سیر کے بھاؤ سے ملتا ہے۔ اور بھینس کا بارہ تیرہ سیر کے بھاؤ سے پراپت ہوتا ہے۔ دودھ اور گھی بہت عمدہ اور خالص ہوتا ہے۔ دہلی کے بہت سے سیٹھ ساہوکار یہاں سے ہی گھی خریدتے ہیں۔ اور اپنے کام میں لاتے ہیں۔ سبزی کی کچھ دقت تھی۔ وہ بھی اس سال دور ہو گئی ہے۔ اپنے باغیچہ فرید آباد اور دہلی سے تازہ سبزی کا انتظام ہے۔

یہ گوروکل دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اس کا وارشک اُتسو میلے کا روپ دھارن کر رہا ہے۔ ہزار نر ناری جلسے میں شریک ہوتے ہیں۔ اور دیش کے کئی نیتاؤں کی ادھیکشتا میں اس اوسر پر کئی سمیلن کئے جاتے ہیں۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل ملتان

ستھاپنا

گوروکل کی ستھاپنا ۱۹۰۹ء میں شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے کرکملوں سے ہوئی تھی۔ جسے اب تیس ۳۰ ورش ہوتے ہیں۔ جس بھومی میں گوروکل ستھت ہے۔ وہ شہر سے تین میل دور تارا کنڈ کے سمیپ سورج کنڈ کی اور جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اور رقبہ ایک دانیوں کے دان سے پراپت ہوئی ہے۔ جو کہ لگ بھگ اسی بیگھہ ہے۔ اس بھومی کے اتیرکت لودھراں۔ سندلا تتھا انیہ ستھانوں پر بھی لگ بھگ ایک سو پچاس بیگھہ ہے۔ یہ گوروکل، گوروکل کانگڑی کی سرو پربندھ شاکھا ہے۔ اور اشٹم شرینی تک ہے۔

شکشا تتھا کاریہ کرتا

اس سبھا میں نمن لکھت شکشک ورگ کاریہ کر رہے ہیں:۔

(۱) شری پنڈت وشنو متر جی مکھیہ ادھشٹاتا تتھا مکھیہ ادھیاپک۔

(۲) شری پنڈت ہریش چندر جی گپت۔ انگریزی وگیان ادھیاپک۔

(۳) پنڈت جگن ناتھ جی بی۔ اے۔ سنسکرت تتھا دیاکرن ادھیاپک۔

(۴) شری جواہر لال جی الیکھیہ ادھیاپک۔

(۵) پنڈت چندن چند جی۔ گنت۔ سنسکرت تتھا آریہ بھاشا ادھیاپک۔

(۶) شری سنیہ ناما جی برہمچاری۔

شکشا کرم

اس گوروکل کا شکشا کرم کچھ کچھ واردھا شکشا پدھتی کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ انیہ آجیوکا کے سادھن بھی سکھائے جاتے ہیں۔ جیسے سوت کاتنا۔ بننا۔ شیشے پر نقاشی کرنا تتھا صابن آدی بنانا۔

بھاشن شکتی

بھاشن شکتی کے بڑھانے کے لئے برہمچاریوں کا ایک کمار پریشد ہے۔ جس کے ادھویشن ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ جس میں پرایہ سبھی برہمچاری بھاگ لیتے ہیں۔

چکتسالیہ

ودیارتھیوں کا سواستھ یہاں بہت اچھا رہتا ہے۔ چکتسالیہ پرایہ روگیوں سے خالی ہی رہتا ہے۔ روگیوں کی دیکھ بھال پنڈت جگن ناتھ جی کرتے ہیں۔ وشیش اوسروں پر شہر کے وکیات ڈاکٹر رائے صاحب گوکل چند جی سہائتا دیتے ہیں۔ اس چکتسالیہ سے دیہات کے روگیوں کو مفت دوائی دی جاتی ہے۔

پربندھ

پربندھ کرتا سبھا کی سہائتا سے اور مہاشہ موتی رام جی منتری سبھا کی سہائتا سے جو کہ آج کل گوروکل میں ہی نواس کرتے ہیں مکھیہ ادھشٹاتا جی سب پربندھ کاریہ کرتے ہیں۔ پربندھ کرتا سبھا کے نمن لکھت سبھاسد ہیں:۔

(۱) شری مکھیہ ادھشٹاتا جی گوروکل کانگڑی پردھان (۲) شری بہاری لال جی سہایک "ولبھی بھگت" اُپ پردھان (۳) شری لالہ موتی رام جی راج پال منتری (۴) شری پنڈت وشنو متر جی مکھیہ ادھشٹاتا (۵) شری مہاشہ کنہیا لال جی (۶) شری مہاشہ دینا ناتھ جی (۷) شری مہاشہ داس دیو جی (۸) شری ڈاکٹر رام لال جی (۹) شری مہاشہ سوم ناتھ جی (۱۰) شری مہاشہ گنگا رام جی (۱۱) شری مہاشہ دیو دت جی۔

سہجن آدی

سہجن آدی سب گوروکل کانگڑی کی طرح

باجلاس جناب سردار گلاب سنگھ صاحب منصف درجہ اول و مجسٹریٹ و تحصیلدار ریاست بگھاٹ

فرم شندرمل گوردچند آڑھتی سولن بذریعہ گیان چند مختار عام و کارکن فرم مذکور مدعی

بنام

... ناتھ و رام ... و سورت رام قوم ... ساکنہ موضع چدکرہ علاقہ ... مدعا علیہم

... دلپانی اساعتی ۴۳۲/۵ (چارسو بتیس روپیہ) اصل و سود۔ اشتہار زیر دفعہ ۵ آرڈر ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسمی سورت رام مدعا علیہ نمبر ۳ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سورت رام مدعا علیہ نمبر ۳ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ نمبر ۳ مذکور بتاریخ ۱۷ ... کو بمقام سولن حاضر عدالت ہذا میں نہ ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر ۲۲/۳/۳۹ کو دستخط حاکم اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط

جناب سردار گلاب سنگھ صاحب منصف درجہ اول و مجسٹریٹ و تحصیلدار ریاست بگھاٹ

مہر عدالت

Digitized by eGangotri

یہاں دیا جاتا ہے۔ بھوجن میں اپنے خاص کام آتا اور اپنی واٹکا کی سبزی کام میں لائی جاتی ہے۔ برہم چاریوں کے لئے دودھ مول کا ہی آتا ہے۔ اُتسو پر مہاشہ جمنا داس جی نے گؤشالہ بنانے کے لئے ایک سو روپیہ دے رکھا ہے۔ اسی پرکار یدی کوئی دانی مہاشہ چار سو روپے دان میں دے دیں۔ تو گؤشالہ کا اپنا مکان بن جائے۔ اور یدی چار سو اور آجاوے۔ اور اس سے گؤئیں خرید لی جاویں۔ تو دودھ کا سب پربندھ اپنا ہو جائے +

گوروکل مہا ودیالیہ رائیکوٹ

یہ گوروکل پہلے نابھہ سٹیٹ کے انترگت پھولی نامی گاؤں میں ایک پاٹھ شالہ کے روپ میں تھا۔ جوں جوں آریہ سماج کا سنسرگ ہوتا گیا۔ توں توں اس کا روپ وستِرت ہوتا گیا۔ پرنتو شری سوامی گنگا گری جی مہاراج نے جو کہ اس گوروکل کے کرتا دھرتا ہیں۔ اور جن کے تپ بل سے پنجاب میں اب یہ ایک آدرش سنستھا مانی جاتی ہے۔ کئی وششیش کارنوں سے تھا کئی سجنوں کے آگرہ سے لدھیانہ ضلع انترگت رائیکوٹ قصبہ سے ایک میل کی دوری پر اسے ستھاپت کیا ہے۔

اس گوروکل کا جل وایو شُدھ اور سواستھ پردھ ہے۔ اس گوروکل کی آدھار شِلا سوَرگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے ترودشی سمت ۱۹۷۶ بکرمی کو اپنے کر کملوں سے رکھی تھی۔ پہلے اس گوروکل کا سمبندھ گوروکل کانگڑی سے چار شرینی تک تھا۔ پرنتو پھر اچھا پربندھ ہونے کے کارن سمت ۱۹۸۵ میں یہی سمبندھ اشٹم شرینی تک کر دیا گیا۔ اس سمیہ اشٹم شرینی کی پڑھائی گوروکل کانگڑی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ہوتی ہے۔ اشٹم شرینی کے بعد جو چھاتر کسی کارن وش گوروکل کانگڑی نہ جانا چاہیں اُن کی پڑھائی کو پورن کرنے کے لئے ہماری پاٹھ ودھی کے انوسار چودہ شرینی تک شکشا دی جاتی ہے۔ یہاں سے پہلے کئی چھاتر چنرتھ شرینی سے گوروکل کانگڑی میں گئے۔ جو سناتک بن چکے ہیں۔ اس کے بعد اشٹم شرینی سے کتنے ہی چھاتر جا چکے ہیں۔ تھا اس تھوڑے سے کال میں اس گوروکل نے آریہ جنتا کو آدرش سیوک پردان کئے ہیں۔ اس گوروکل کو کھلے بیس ورش ہو گئے ہیں +

یہ گوروکل آنے والی سب کٹھنائیوں کا سامنا کرتا ہوا اپنی کریا سے برابر اُنت ہوتا چلا جا رہا ہے +

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ

اس گوروکل کی سمپتی کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام پر ہوئی ہے۔ اور وہی اس کی مالک ہے۔ اس کی سمپتی ۲۲ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس کے اتیرکت ۵۳ بیگھے زمین ہے۔ جس میں سے ۱۵ بیگھے میں باغ ہے۔ اور شیش بھومی میں کھیتی کی جاتی ہے۔ جس سے برہم چاریوں کو کھیتی باڑی کا گیان کرایا جاتا ہے +

گؤشالہ۔ اس گوروکل کی گؤشالہ ایک آدرش گؤشالہ ہے۔ جس کے لئے شری ٹیت بلبھ بھائی جی پٹیل کے شبد ہیں۔ کہ:۔

"گوروکل رائیکوٹ میں گؤوں کی سیوا ہوتی ہے۔ اس میں چالیس کے لگ بھگ پشو ہیں۔ اس کا اُدیش اچھی نسل کی گائیں تھا بیل پیدا کرنا ہے۔ اور برہم چاریوں کو تازہ دودھ پراپت ہو جاتا ہے" +

اوشدھالیہ:۔ اس گوروکل کا اوشدھالیہ اچھا کام کر رہا ہے۔ جس میں اب تک ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ ویہ ہو چکا ہے۔ (۳۱) کا پربندھ ایک اچھے انوبھوی ویدیہ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ گوروکل گرام سدھار کے لئے اتینت اُپیوگی ستھ ہو چکا ہے۔ گرام پرچار کی اوشیکتا انوبھو کرتے ہوئے ہی یہ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے۔ جس میں آس پاس کے لوگوں کو معمولی قیمت پر دوائی دی جاتی ہے۔ جس سے گاؤں کے لوگوں پر اس آریہ سنستھا کا کافی پربھاؤ ہے۔ اسی کا کارن ہے۔ کہ سکھ آبادی میں سے بھی برہم چاری گوروکل میں پروشٹ ہیں +

پستکالیہ:۔ اس میں ایک سروانگ پورن پستکالیہ بھی ہے۔ جس میں سنسکرت۔ ہندی۔ اردو۔ گورمکھی اور انگریزی بھاشا کی چودہ سو کے لگ بھگ پستکیں ہیں۔ یہ پستکالیہ دن بدن اُنتی کر رہا ہے۔ اس کے اتیرکت کا دیالیہ کھنڈار۔ دستو بھنڈار بھی اپنے روپ میں اچھے ہیں +

ادھیاپک گن: (۱) شری پوجیہ سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ دکھیہ ادھشٹاتا۔
(۲) سوامی وویکانند جی کوشادھکشی وسہائیک مکھیہ ادھشٹاتا +
(۳) مہنت شام گری جی۔ کرشی وبھاگ ادھکشی
(۴) سوامی دھرمانند جی بھنڈار ادھیکش +
(۵) پنڈت چندر پال جی ودیانت شاستری سدھانت شرومنی درشن مارتنڈ مکھیہ ادھیاپک +
(۶) پنڈت بھاسانند جی شاستری ودیا مارتنڈ ویاکرن وبھاگ +
(۷) پنڈت ارجن دیو جی ودیا ندھی دھرم شکشا ویاکرن ادھیاپک گؤشالہ ادھیکش +
(۸) پنڈت سوم دت جی کوی راج آیوروید مارتنڈ اوشدھالیہ ادھیکش +
(۹) ماسٹر بابو رام جی گنت ادھیاپک +
(۱۰) ماسٹر نیھو رام جی بی۔اے۔ انگریزی ماسٹر +
(۱۱) شریمتی مہاشہ کالی داس جی آشرم ادھیکش +
(۱۲) برہم چاری برت پال جی سہائیک ادھیاپک
(۱۳) برہم چاری برہم دت جی سہائیک ادھیاپک
(۱۴) برہم چاری ہر چندر جی سہائیک ادھیاپک
(۱۵) شری برہم چاری شری بھوِن جی سہائیک ادھیاپک +
(ودیالنکار سہائیک مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل دھام جہلم

یہ گوروکل جہلم ندی کے نزدیک راولپنڈی کو جانے والی ریلوے لائن کے نزدیک بہت ہی سندر ستھان پر واقع ہے۔ اگرچہ یہ گوروکل ابھی اپنے ششو کال (عالم طفولیت) میں ہی ہے۔ تاہم اس کی کچھ صفات دوسروں کیلئے بھی الوکرنیہ ہیں۔ گوروکل کا وایو منڈل نہایت ہی خوشگوار اور موسم صحت افزا ہے۔ برہم چاریوں کے مکھ منڈل تیج اور اوج سے روشن ہیں +

گوروکل کا انتظام گوروکل کا انتظام بڑا مضبوط اور اعلےٰ ہے۔ برہم چاریوں کے رہن سہن تھا بھوجن پر فیس صرف نام ماتر آٹھ روپے ہونے پر بھی پورا دھیان رکھا جاتا ہے۔ خوراک میں گھی اور دودھ وغیرہ کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ گوروکل کا ایک باغ بھی ہے۔ اس لئے ہر موسم کے پھل بھی برہم چاریوں کو پراپت ہوتے رہتے ہیں +

گؤشالہ:۔ گوروکل میں ایک چھوٹی سی گؤشالہ بھی ہے۔ جس میں ۲۵ پچیس کے قریب گؤئیں اور دو بھینسیں ہیں۔ شدھ دودھ گھی وغیرہ کی کافی مقدار برہم چاریوں کے ہی استعمال میں آتی ہے۔ برہم چاریوں کو گؤوں کے پالنے تھا کرشی کرم کا بھی ضروری گیان کرایا جاتا ہے۔ گوروکل کا ایک رہٹ ہے۔ جس سے باغیچہ اور کرشی کا سنچن ہوتا ہے۔ تھا نئے برہم چاریوں کی سہولیت کے لئے ایک ویل پمپ بھی لگ چکا ہے +

شکشا۔ گوروکل کی پاٹھ ودھی گوروکل کانگڑی کے طریقہ تعلیم کے مشابہ ہے۔ شرینی (جماعت) کے کورس کو ختم کرنے تھا اُن میں معیاری نمبروں کو لائق بنانے میں پورا دھیان دیا جاتا ہے۔ موجودہ اُپادھیائے ورگ (سٹاف) ہر طرح سے قابل ہے۔ اس سمیہ گوروکل میں آٹھویں جماعت تک کے برہم چاری موجود ہیں۔ آگے بڑھانے کا وچار ہو رہا ہے +

بھون وبھاگ:۔ گوروکل میں ایک وشال بھون۔ دو چھوٹے ودیا مندر۔ پاک شالہ (رسوئی)۔ غسل خانہ تھا پاخانے وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے چاروں طرف دیوار تعمیر کرائی جا رہی ہے۔ تقریباً ... سے زیادہ بن چکی ہے۔ ابھی یگیہ شالہ چھاترالیوں کی کمی ہے۔ اس سال لالہ ... جی تھا لالہ مول چند جی رئیس جہلم نواسی کی فراخ دلی سے انتم شالہ بن چکی ہے۔ چاردیواری تیار ہو رہی ہے +

سینک شکشا:۔ گوروکل میں دوسرے مضامین کی طرح سینک شکشا پر بھی بڑا دھیان دیا جاتا ہے۔ برہم چاریوں کو لاٹھی۔ لیزم۔ گتکا۔ بھالا۔ تلوار وغیرہ ضروری ہتھیاروں کا استعمال کرایا جاتا ہے +

وشیشتا:۔ دوسرے گوروکلوں سے اس میں یہ وشیشتا ہے۔ کہ فیس صرف ۸ روپے ماہوار ہوتے ہوئے بھی یہاں کے برہم چاری لیاقت۔ آتم رکھشا۔ بھاشن۔ تندرستی آدی میں کسی دوسرے گوروکل سے کم نہیں ہیں۔ گوروکل کا سالانہ جلسہ ہر سال ہوتا ہے۔ مہاشے ہر سال ... ہمیشہ رکھنی ودیارتھیوں کے ... اُتسو سے پہلے ہی پہنچنا چاہئے +
دمنتری پرکاشن وبھاگ۔ گوروکل ...

ریویو

خوب لکھا صاحب خوب!!

انگریز مصنفوں کی اس مضمون کی تمام ... کی نسبت ہدایت نامہ خاوندگی پہلوؤں ... زیادہ مفید اور زیادہ دلچسپ ہے۔ شادی شدہ مردوں کی رہنمائی کیلئے اور ان کی معلومات ... اضافہ کرنے کیلئے ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی" راتے بہادر

سب کتب فروش اور ریلوے بک سٹال سے ...
مصنفہ کوِیراج ہر نام داس بی۔اے ...

گوروکل شپ مہاودیالیہ بھٹنڈہ

سمت ۱۹۸۱ بنیاد مارگ ...

اس گوروکل کی بنیاد ... شردھانند جی کے کر کملوں سے ... یہ گوروکل بھٹنڈہ نگر سے ایک میل ... کی طرف واقع ہے۔ اس کے ایک طرف ... دوسری طرف ستا ... اور لاہور ... تیسری طرف نہر سرہند اور چوتھی طرف ... سڑک ہے۔

ادیشیہ :۔ گوروکل کانگڑی کی پاٹھ ودھی کے مطابق پہلی چار کلاسیں پاس کرا کر برہم ... کو دوسری سنستھاؤں میں بھیجنا ہے۔ جو ... آگے نہ جا سکیں۔ اُن کے لئے ... اور شاستری کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ ... ابھی تک یہاں کامیاب نہیں ہوئی ... اس لئے اب وہ بالکل بند کر دی گئی ... گذشتہ سال سے یہاں پنجاب یونیورسٹی ... کی پربھاکر مڈل کی پڑھنا کا پربندھ بھی ... گیا ہے۔ یہ کورس کیول چھ سال میں ہی کرا دیا ... جاتا ہے۔

خرچ :۔ فیس داخلہ صرف ایک روپیہ ہے۔ ... صرف بھوجن کا خرچ لیا جاتا ... جو کہ چار روپے ماہوار ہے۔ ہر ایک ... برہمچاری پر گوروکل کی طرف سے دس روپے ... خرچ آتا ہے۔ باقی چھ روپے گوروکل ... کی بھومی کی پیداوار سے پورے کرنا ہے۔

سمپتی :۔ ایک سو پچاس بیگھے زمین ہے۔ ... دس ہزار کے مکانات ہیں۔ اور ایک ہزار ... سامان ہے۔ اس ساری سمپتی کی رجسٹری ... پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور کے ... نام ہے۔

صحت اور جل پربندھ :۔ گوروکل کا ... وقوع نہایت ہی صحت بخش اور روگ ... ناشک ہے۔ دو ہینڈ پمپ ایک بڑی ڈگی ... جل پربندھ دونو موسموں کے لئے ... نہایت ہی موزوں اور آرام دہ ہے۔

سٹاف اور برہمچاری :۔ اس ... وقت یہاں صرف سترہ برہمچاری شکھشا ... گرہن کر رہے ہیں۔ دو ادھیاپک ہیں سروپ ... سنگھ ودیا واچسپتی جاریہ نخفا مکھیہ ادھشٹاتا ... پنڈت روی دیو جی شاستری۔ ودشنی بھاسکر ... سناتک گوروکل پوٹھوہار مکھیہ ادھیاپک ہیں۔

پربندھ :۔ پربندھ کے لئے دو سبھائیں ... ایک سادھارن اور دوسری کاریہ کارنی ... سبھا۔ کاریہ کارنی سبھا کے ممبر یہ ہیں :۔

پردھان :۔ چودھری لڈو مل جی رئیس ... اُپ پردھان :۔ چودھری بنسی لال جی۔ مہاشہ ... لال جی۔ منتری :۔ بابو گردھاری لال جی۔

اُپ منتری :۔ پنڈت کیشو دیو جی سناتک گوروکل کانگڑی۔ خزانچی :۔ بابو سنتری رام جی مینیجر سنگر سیونگ کمپنی بھٹنڈہ۔ آڈیٹر :۔ سردار انند سنگھ جی۔

ممبر :۔ لالہ بردھی چند جی۔ پنڈت بھگونت رائے جی۔ بابو مادھو رام جی۔ بابو جے نارائن جی۔ بابو متھرا داس جی ہیڈ کلرک۔ مہاشہ نہال چند جی۔ مہاشہ گبند رام جی۔ ان کے علاوہ پچاس کے قریب باہر کے ممبر ہیں۔

اوشدھالیہ :۔ یہاں پر چھوٹا سا اوشدھالیہ بھی ہے۔ صحت اچھی ہونے کے سبب سے بیماری بہت کم ہوتی ہے۔ پھر بھی ضرورت پڑے تو ڈاکٹر بھگونت رائے جی نے اپنی سیوائیں مفت دے رکھی ہیں۔

بھومی :۔ کل بھومی ۱۵۰ بیگھے ہے۔ اس میں سے ۶۶ بیگھے ٹھیکے پر ہے۔ جس سے بارہ سو روپے سالانہ کی آمدنی ہے۔ یہ بھومی نہری ہے۔

کھیل :۔ دیسی کھیلوں کا پربندھ ہے۔ فٹ بال اور والی بال کا بھی ابھیاس کروایا جاتا ہے۔

پستکالیہ :۔ یہاں پر ایک چھوٹا سا پستکالیہ بھی ہے۔ جس میں ایک ہزار پستکیں ہیں۔ تین چار سماچار پتر بھی آتے ہیں۔

نوٹ :۔ اگر گوروکل کانگڑی اسے اپنے پربندھ میں لے لے۔ تو اس کی ترقی کئی گنے دنوں میں ہو سکتی ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل بھٹنڈہ (پٹیالہ))

گوروکل بیٹ سوہنی

یہ گوروکل ضلع مظفر گڑھ تحصیل کوٹ ادو سٹیشن شیخ اسمعیل سے چار پانچ فرلانگ کی دُوری پر واقع ہے۔ جو سڑک مظفر گڑھ سے لیہ کو جاتی ہے۔ عین سڑک کے اُوپر ہے۔ کوٹ ادو و لیہ ملتان وغیرہ سے جو موٹریں چلتی ہیں۔ وہ گوروکل کے دروازہ کے سامنے سے گذرتی ہیں۔ اس گوروکل کے مغرب کی طرف ایک نہر ہے۔ جو دریائے سندھ سے نکالی گئی ہے۔

یہ گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر سایہ چل رہا ہے۔ اس کے ساتھ تقریباً تین ہزار بیگھہ اراضی ہے۔ جو سیٹھ چندو لال جی وغیرہ دانی سجنوں نے دی ہے۔ اس لئے اس گوروکل کی بنیاد بہت ہی مضبوط ہے۔ دانی پُرش بھی کرپا درشٹی کرتے رہتے ہیں۔

اتنی بھومی اور کسی بھی گوروکل کے پاس نہیں۔ اس گوروکل کو دیکھ کر پُرانے گوروکل یاد آتے ہیں۔ جن کے پاس اپنی گئو میاں اور کھیت ہوا کرتے تھے۔ ودیارتھی کھیتوں میں کام کیا کرتے تھے۔ اور راجہ کی طرف سے بھی امداد ملا کرتی تھی۔ دانی لوگ دان بھی مکت ہست سے دیا کرتے تھے۔ ویسا ہی حال اس گوروکل کا ہے۔ اس کی اراضی میں چاہات ہیں۔ نہریں ہیں۔ برہم

چاری باغ میں لازمی طور پر کام کرتے ہیں۔

اس میں شلک یا فیس نہیں لی جاتی۔ صرف ۵ روپیہ بھوجن کا آدھا دام لیا جاتا ہے۔ کپڑا پستک سب کچھ گوروکل کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

ایک وقت کے بھوجن کا باعث یہ ہے۔ کہ رائے بہادر لالہ ایشر داس جی۔ پنڈت دادن خان والوں نے ایک وقت کے بھوجن کا خرچ دینا سویکار کیا تھا۔ اُنہوں نے نہ معلوم یکدم کیوں بند کر دیا۔ اب وہ خرچ دینا تو درکنار پتر تک کا اُتر نہیں دیتے۔ خبر آریہ جنتا نے سبھا کی سیوا میں بھاگ لیا۔ اس لئے سبھا آدھے ہی خرچ پر برہمچاریوں کو لیتی ہے۔ اناتھ بالکوں کو ویسے ہی لیا جاتا ہے۔

اس گوروکل میں آٹھ شرینی گوروکل کانگڑی کے مطابق ہیں۔ جن کو ودیالیہ کی شریبنیاں کہتے ہیں۔ اور تین شریبنیاں پراگیہ وشارد شاستری پنجاب یونیورسٹی کے مطابق ہیں۔ ان کو مہا ودیالیہ کی شریبنیاں کہتے ہیں۔ اس سمیہ اس میں اوّل۔ دوئم۔ سوئم۔ چوتھی۔ پانچویں و چھٹی۔ پراگیہ وشارد شاستری کی شریبنیاں موجود ہیں۔ تین ادھیاپک تعلیم دے رہے ہیں۔

(سوامی رُدرا نند آچاریہ)

گوروکل کورو کھشیتر

گوروکل کانگڑی کی قائمی سے تقریباً تین سال بعد تھانیسر شہر کے مشہور رئیس لالہ جیوتی پرشاد جی کے من میں گوروکل کی شاخ کورو کھشیتر میں کھولنے کا وچار آیا۔ سورگباشی مہاتما منشی رام جی کی پریرنا سے آپ نے دس ہزار روپیہ اور تقریباً ۱۰۹۸ بیگھے زمین اس کام کے لئے دان میں دی۔ آج اس گوروکل کو قائم ہوئے ۲۶ سال ہو چکے ہیں۔ جس گوروکل کی قائمی یکم بیساکھ سمت ۱۹۶۹ کو صرف دو تین چھوس کی جھونپڑیوں سے ہوئی تھی۔ آج اس میں تقریباً سوا لاکھ روپے کی لاگت کی سُندر عالیشان عمارت ہے۔ گوروکل کے لئے ضروری سب مکانات پختہ اور سُندر بنے ہوئے ہیں۔ چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے مفید درسگاہ میں جو جو سہولتیں ہونی ضروری ہوتی ہیں۔ وہ سب اس گوروکل میں ہیں۔

ستھاپنا :۔ سمت ۱۹۶۹ کی پہلی بیساکھ کو سورگباشی پُوجیہ سوامی شردھانند نے اپنے دست مبارک سے اس گوروکل کو قائم کیا تھا۔

ستھان :۔ یہ گوروکل ضلع کرنال میں دہلی کالکا ریلوے لائن پر کورو کھشیتر

(بقیہ صفحہ ۲۳ پر)

ہمیشہ خرید کریں۔

جے۔ بی۔ منگھا رام سکھر والے کا

تیار کردہ

J.B مارکہ والا ڈراپس

جس میں (۴۰) چالیس فیصدی گلوکوز GLUCUSE ملیٹھے

رنگ تازہ پھلوں کی خوشبو دینے والی اسینز ESSENCES

اور اوّل درجہ سودیشی کھانڈ استعمال کی گئی ہے۔

LAHORE AGENTS:-

M/S WARDHMAN & Sons 174 ANAKALI

Digitized by eGangotri

حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق نہایت ضروری اطلاعات

(ہرایک سجّن انہیں نوٹ کرے اور دوسروں کو بتلا دے)

ستیاگرہ کے کام کو پنجاب میں خوش اسلوبی سے چلانے کے واسطے حیدرآباد ستیاگرہ کمیٹی لاہور میں بنا دی گئی ہے۔ جس میں لاہور کی سب پرش و استری سماجوں کے پردھان و منتری اور دیگر کام کرنے والے سب شامل ہیں۔ ان میں سے ایک ورکنگ کونسل بنائی گئی ہے جس کے سبھاسد مندرجہ ذیل ہیں:-

پنڈت ٹھاکردت شرما وَیدپردھان۔ لالہ مہرچند جی پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج اُپ پردھان۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار گورودت بھون لاہور سیکرٹری۔ پنڈت تفنی رام جی اسسٹنٹ سیکرٹری +

ممبران :- رائے بہادر دیوان بدری داس جی۔ پروفیسر دیوان چند جی شرما۔ ڈاکٹر گوردھن لال جی دت۔ مہاشہ کرشن جی مہاشہ چونی لال جی +

جنرل کمیٹی کا ایک اجلاس ہر بدھوار کو آریہ سماج مندر انارکلی میں ساڑھے ۷ بجے رات کو ہوا کرے گا۔ ۲۳ مارچ کو جنرل میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ضروری قرار دادیں ہوئیں:

دھن سنگرہ :- (۱) دھن سنگرہ کا کام بہت اچھا ہو رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جہاں جہاں بھی دھن اکٹھا ہو۔ اس کی اطلاع اور حساب اس کمیٹی کے پاس پہنچ جایا کرے۔ کہ اتنا شولاپور بھیجا گیا۔ اتنا جتھوں کو شولاپور دے دیا گیا۔ اور اتنا جتھوں کے خرچ کے واسطے دیا گیا +

(۲) پبلک کو چاہئے۔ کہ دھن سماج کو یا سماج کے ڈیپوٹیشن کو دے۔ کسی ایک آدمی یا استری کو اس صورت میں دیں۔ جس کو وہ خود جانتے ہوں +

(۳) جس والنٹیر یا جتھے کو بھی تھیلیاں دی جاویں۔ اس کی اطلاع یہاں اور شولاپور دے دینا از بس ضروری ہوگا +

(۴) ماہوار چندے سے کتنے وعدے ہیں۔ اس کی پوری اطلاع برابر بھیج دینی چاہئے +

والنٹیر و جتھے :- (۱) والنٹیر یا جتھے جو لاہور کے راستہ گذرنے والے ہوں۔ ان کو اگر سنیچروار کو لاہور پہنچا دیا جاوے۔ تو اتوار کو آریہ سماج کے ہفتہ واری جلسہ میں وداع کیا جاوے گا۔ اور ہر جگہ کے جتھے لاہور کے ساتھ مل کر روانہ ہو جایا کریں گے +

(۲) لاہور سے پورب کی طرف کی سماجیں اپنے جتھوں کی اطلاع سارودیشک سبھا دہلی کو دیا کریں۔ اور ایسے ہی وہ بھی وہاں ایک دن پہلے پہنچ جاویں۔ سارودیشک سبھا بھی لاہور کی طرح جتھوں کی سہائتا کرے گی +

(۳) دونوں صورتوں میں یہ ضروری ہے۔ کہ لاہور میں یا دہلی میں اطلاع چار دن پہلے پہنچ جایا کرے کہ کون سی سماج جتھا بھیجنا چاہتی ہے۔ اور اجازت حاصل کرے۔ کیونکہ یہ کمیٹی اور سارودیشک سبھا شولاپور کی۔ اطلاعات کے مطابق وہاں بھیجے گی۔ تاکہ ایک دم بھاری جمگھٹا وہاں نہ ہو جاوے +

(۴) جتھے جو آویں۔ ان کو جلوس بنا کر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سیدھے گورودت بھون ہی پہنچ جانا ہوگا۔ مگر اس کمیٹی سے اطلاع جانے پر بھیجنا ہوگا +

(۵) یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ والنٹیروں کے نام برابر لکھے جاتے رہیں۔ اور اس کی اطلاع یہاں پہنچتی رہے۔ تاکہ جب ضرورت ہو ہم خود ہی بلا سکیں +

پرچار :- (۱) بڑے بڑے شہروں میں پربھات پھیری کے پرچار کی خاطر اگر سہولیت سے کیا جاوے۔ تو کرنا چاہئے

(۲) مختلف محلوں میں جلسے کسی بڑے مکان میں کئے جایا کریں۔ تاکہ ہر محلے میں پرچار ہو جاوے۔

(۳) ایک مختصر پمفلٹ حیدرآباد کی شکایات اور مانگوں کا چھپوایا جا رہا ہے۔ اس کو سنایا یا بانٹا جانا چاہئے +

(۴) بھجن اور نظمیں غیر ذمہ دارانہ ہونی چاہئیں۔ جہاں جہاں کوئی بھجن یا نظم بنی ہیں وہ لکھ کر ہم کو بھیج دیں۔ ان کو انتخاب کر کے کتابی صورت میں چھپوا دیا جاوے گا۔ کسی کے دل دکھانے کا یا کسی کو مردہ باد کہنے کا آریوں کا کام نہیں ہے۔ ہم کو اپنی تکلیف کو بتلانا۔ اور اسی کے واسطے اور تکلیف اُٹھانی ہے +

ٹھاکردت شرما وَید پردھان پنجاب حیدرآباد ستیاگرہ کمیٹی لاہور)

دیانند فارمیسی لاہور کی

سگندھت ہون سامگری

آریہ سجّن یہ جان کر پرسن ہونگے کہ ڈی اے۔وی فارمیسی لاہور نے مہرشی دیانند جی کی ہدائیت کے مطابق ہون سامگری تیار کی ہے۔ جو یگیوں سنسکاروں اور اُتسووں کے علاوہ مریضوں کے کمروں کی ہوا صاف کرنے کے لئے بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ آریہ سجّنوں کو یہ سامگری اپنانی چاہئے +

قیمت فی پیکٹ آٹھ سیر ۵ روپیہ ایک سیر ۹ آنہ

تھوک فروش بذریعہ خط و کتابت نرخ کا فیصلہ کر سکتے ہیں

ملنے کا پتہ: منیجر ڈی۔اے۔وی فارمیسی لاہور

آریہ سماجوں سے نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ وید پرچار فنڈ میں آمدنی کم ہے۔ جس کے کارن بجٹ پورا ہونا ناممکن ہے۔ آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ بہت جلد اپنے ذمہ لگا ہوا وید پرچار کا روپیہ سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھیج دیں۔ وید پرچار کے لئے بہت روپیہ اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ آشا ہے کہ آریہ سماجیں میرے نویدن پر غور کر کے جلدی ۴

گوروکل کورکھشیتر

بقیہ صفحہ ۲۱

بقیہ صفحہ ۲۱

جنکشن سٹیشن سے تقریباً تین میل دور۔ اور تھانیسر سٹی ریلوے سٹیشن سے ایک میل دور ہے +

پربندھ :- اس کے سب قاعدے باقاعدہ وہی ہے۔ جو گوروکل کانگڑی کے ہیں۔ ماہواری شلک گوروکل کانگڑی سے بہت کم ہے۔ کیونکہ یہاں سب سامان سستا ملتا ہے +

برہمچاریوں کی سنکھیا :- اس وقت مختلف صوبوں کے تقریباً ۱۲۵ برہمچاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں +

جائیداد :- گوروکل کے پاس تقریباً دو ہزار دو سو بیگھے زمین ہے۔ تین ہیں۔ کنوئیں ہیں۔ گوروکل آشرم کے چاروں طرف چار کنوئیں ہیں۔

جن کا پانی میٹھا اور سواستھ ورد ھک ہے… کے علاوہ گوروکل بھومی میں چار پانی کے… بھی لگے ہوئے ہیں +

ادھیاپک اور دیگر کرمچاری :- … ادھیاپک اور کرمچاری مقرر ہیں… کے علاج کے لئے ایک قابل ڈاکٹر… رہتے ہیں۔ اس وقت گوروکل کے… اور آچاریہ کا کام شری پنڈت سوم… ودیا النکار کر رہے ہیں +

شکھشا :- اس گوروکل میں آٹھ… ہی تعلیم کا انتظام ہے۔ آٹھویں کے بعد… چاری گوروکل کانگڑی چلے جاتے ہیں +

مضامین :- برہمچاریوں کو… حساب۔ جغرافیہ۔ تاریخ۔ سائنس… ڈرائنگ وغیرہ سب مضامین اسی… تک پڑھائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ… ساہتیہ۔ سنسکرت ویاکرن۔ دھرم… اور آریہ بھاشا (ہندی) وغیرہ مضامین… طور پر پڑھائے جاتے ہیں +

ویایام و کھیلیں :- پڑھائی کے علاوہ… چاریوں کو لاٹھی چلانا۔ تلوار چلانا۔ لیزم… ویایام۔ موگلی کے ویایام۔ جمناسٹک… گروپ سکنگ کے ویایام۔ بنیٹی۔ … گتکا چلانے وغیرہ کا بھی ابھیاس کرایا… ہے +

یہاں کا جل وایو اتی اُتم ہے۔ چنانچہ… سوامی شردھانند جی جب کبھی بیمار ہوتے… صحت کو ٹھیک کرنے کیلئے یہاں آ کر رہا کرتے… تھے۔ سنیاس لینے کے بعد اُن کا سواستھ… تھا۔ تب سواستھ سدھارنے کیلئے لگاتار… ماس یہاں آ کر رہے تھے۔ ان کی صحت… اچھی ہو گئی تھی۔ وزن ۵۶ پونڈ بڑھ گیا…

برہمچاریوں کو تازہ سبزی اور پھل دینے… گوروکل کا اپنا باغ تقریباً ستر بیگھے کا ہے… سات مالی کام کرتے ہیں۔ اس باغ میں ہر… موسم کی سب طرح کی سبزی تیار ہوتی ہے…

برہمچاریوں کو تازہ دودھ دینے… گوروکل کی اپنی گؤ شالہ ہے۔ جس میں… بھینسوں آدمی کی تعداد ایک سو جا… اور شام دونو وقت تازہ دودھ گؤشالہ… کافی مقدار میں مل جاتا ہے +

برسات کے موسم میں ملیریا بخار… گرمی سے بچانے کیلئے ہر سال چھوٹے… بڑے برہمچاریوں کو سواستھ پد پہاڑی… پر یاترا پر لے جایا جاتا ہے +

برہمچاریوں کے رہنے پڑھنے… آدمی ہر پرکار کا بہت اچھا پربندھ…

(لکھیہ ادھشٹاتا)

سوادھیائے کے لئے اپیوگی پُستکیں

ویدگیتا تجلی

اس پُستک میں وید منتروں کے ساتھ اُچیہ کوٹی کے
اُدیوں کی کویتائیں ہردے کو آلہادت کر دیتی ہیں تر
پُستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے ستھان ستھان پر بھاؤ
ابھی ویکت کرنیوالے چتر بھی دئے گئے ہیں۔ پراچین بھاؤں
اُپنیشانئے وچاروں کا چھندومئی بھاشا دوارا سنگم تروینی
سنگم ہے۔

مولیہ ۲ دو روپے (عہ) ماتر

(تینوں بھاگ)
ویدک رویئے

(لیکھک :- شری پنڈت دیو شرما جی اے)

دھارمک اور ادھیاتمک کھشدھا کو شانت کرنے کیلئے
یہ پُستک ادوتیہ ہے۔ لیکھک کی بیسیوں ورش کی تپشچریا
کا پھل روپ یہ گرنتھ ہے۔ اس پُستک کا بھرتی دن سوادھیائے
کر ہزاروں بھگت الوکک آنند لابھ کر رہے ہیں۔

مولیہ ایک روپیہ (عہ) پرتی کھنڈ

سندھیا رہسیہ

(لیکھک :- شری پروفیسر وشوا ناتھ جی)

اس پُستک میں سندھیا جیسے گوڑھ وشئے کو بڑے منورنجک
ڈھنگ سے سمجھایا ہے۔ سندھیا سے سمبندھت جیوتش
باتوں کو بھی نقشہ دے کر بڑی اُتمتا سے سمجھایا گیا ہے
پُستک پرتیک جگیاسو اور ادھین شیل ویکتی کے لئے
پٹھنیہ ہے۔

مولیہ :- کیول ایک روپیہ (عہ)

ستوپ نرمان کلا

(لیکھک :- پروفیسر نارائن راؤ جی)

اس پُستک میں انیک پرکار کے وِدیا یاموں کی ودھیاں
لیکھ اور چتروں دوارا بڑی سرل ریتی سے سمجھائی گئی ہیں
ان وِدیا یاموں کے دوارا شریر پشٹی کے ساتھ منورنجن
بھی خوب ہوتا ہے۔ بڑھیا کاغذ پر چھپی ایک سو آٹھ چتروں
سے وبھوشت سندر پُستک کا دام کیول تین روپے
(سے) ہے۔

ملنے کا پتہ :- منیجر :- پُستک بھنڈار۔ گورو کل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور (یُو پی)

شری ہندی جی کرت "گیتا گان"، "اُپنشد گان"، "سندھیا گان"، گورو کل کانگڑی کے اُتسو پر گورو کل کے بُک سٹال سے خریدیں۔

Digitized by eGangotri

سگندھت ہون سامگری

آٹھ آنے (۸) فی ...

برہمی بوٹی

بارہ آنے (۱۲) سیر

گرمیوں میں

ایک بار ضرور آزمائش کیجئے

گوروکل آیورویدک فارمیسی کا مشہور

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں سے پانی بہنا۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی جالا اور دھند وغیرہ امراض چند ہی روز کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ تندرست آنکھوں میں لگانے سے نگاہ تازندگی قائم رہتی ہے۔

قیمت: تین روپے (۳) فی تولہ

برہمی تیل

اس کو سر پر لگاتے ہی دماغ تروتازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ سردرد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن ہونا سب تکلیفوں میں جادو کا سا اثر کرتا ہے۔

قیمت: آٹھ آنے (۸) فی شیشی

دراکھشاسو

طاقت اور تازگی کے لیے ہمیشہ استعمال کیجئے۔

قیمت: سوا روپیہ فی بوتل

مینیجر: آیورویدک فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

فہرست ادویات مفت طلب کیجئے

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸) فی شیشی

برانچ: گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

Regd No L. 435.　(اوم)　Phone No: 2367.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵
ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

ایڈیٹر:- مہتہ نیتی علاولپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے (للعہ)
ششماہی:- ۲ روپے　سہ ماہی:- ۱ روپے
ودیش سے:- چھ روپے
برہما:- ۵ روپے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار:- ۴ بیساکھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۶-اپریل ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۵

ہندو جاگ

ساری دنیا جاگ اٹھی ہے تو بھی ہندو جاگ

(از ماسٹر بلونت رائے جی خوشتر)

(۱)
لمبی تان کے کیوں سوتا ہے
وقت کو ضائع کیوں کھوتا ہے
دیکھ لے جگ میں کیا ہوتا ہے
نیند کے ماتے ہوش میں آجا۔ غفلت کو دے تیاگ
ساری دنیا جاگ اٹھی ہے۔ تو بھی ہندو جاگ

(۲)
غیروں سے ہے الفت کیسی
چاہت اور محبت کیسی
اپنوں سے ہے نفرت کیسی
غیر ہیں کب تیرے جب ہے۔ اپنوں سے ہی لاگ
ساری دنیا جاگ اٹھی ہے۔ تو بھی ہندو جاگ

(۳)
چھوا چھوت کا تجھ کو ڈر ہے
ذات پات کا تجھ کو ڈر ہے
ہر ایک بات کا تجھ کو ڈر ہے
بد رسمیں ہیں جتنی بھائی۔ سب ہیں کالے ناگ
ساری دنیا جاگ اٹھی ہے۔ تو بھی ہندو جاگ

(۴)
ودھوا پہ بیداد کہیں ہے
بےچاری ناشاد کہیں ہے
یہ بھی تجھ کو یاد کہیں ہے
تڑپت ہے بپتا کی ماری۔ تو کھیلت ہے پھاگ
ساری دنیا جاگ اٹھی ہے۔ تو بھی ہندو جاگ

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

اور جہاں یگیہ میں کار یہ آرمبھ میں پرانہ پاٹھ ہیں اور انتم رچا سے پہلے برہما نہیں بولتا۔ وہاں یا جک دونو ہی مارگوں کو پوتر کرتے ہیں۔ دونو ہی سادھنوں سے یگیہ کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ہین نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی منش دونو پاؤں سے چلتا ہوا۔ دونو پہیوں سے چلتا ہوا رتھ ستھر رہتا ہے۔ ایسے ہی برہما کا یگیہ ستھر رہتا ہے۔ یگیہ کے ستھر ہوتے ہوئے یجمان ستھر ہو جاتا ہے۔ وہ یجمان ایسا یگیہ کر کے شریشٹھ ہو جاتا ہے ✤

سترھواں کھنڈ۔ پرجاپتی پرمیشور نے لوکوں کو اپنی شکتی سے تپایا۔ ان تپائے مان لوکوں سے اُس نے سار اُدھرت کئے۔ اس نے پرتھوی سے اگنی کو۔ آکاش سے وایُو کو۔ اور تیجومئے لوک سے سوریہ کو نکالا۔ تد نتر پرمیشور نے یہ اگنی۔ وایُو۔ آدتیہ تین دیوتا تپائے۔ اس نے ان تپائے مان دیوتاؤں سے سار اُدھرت کئے۔ اگنی سے رگ وید۔ وایُو سے یجروید۔ اور سوریہ سے سام وید۔ اس سے اس بھگوان نے اس تری ودیا کو تپایا۔ سنچت کرم اُپاسنا روپ سے نچوڑا۔ اس تپائے مان ودیا سے ان ساروں کو اُدھرت کیا۔ بھُو یہ رچاؤں سے۔ بھُوہ یہ یجر منتروں سے۔ اور سُوہ یہ سام گیتوں سے۔ یہ تین ویاہرتیاں تینوں ویدوں کے سار ہیں۔ سو یدی رگ وید کے پاٹھ سے دُوشت ہو۔ تو بھُو سواہا یہ کہہ کر گارہپتیہ اگنی میں ہوم کرے۔ رچاؤں ہی سے اس سار سے رچاؤں کے سامرتھ سے رچاؤں کے یگیہ کا دوش دگھار پورا ہو جاتا ہے۔ وہ نگا دہیں رہتا ہے۔ اور یدی یجُو کرم سے دُوشت ہو۔ تو بھُوہ سواہا یہ کہہ کر دکھشن اگنی میں ہوم کرے۔ وہ لگاؤ دُور ہو جاوے گا۔ ایسے ہی یدی سام سے سام گائن سے دوشت ہو۔ تو سُوہ سواہا یہ کہہ کر آہونیہ میں ہوم کرے۔ سام سار سے سام سامرتھیہ سے سام کے یگیہ کا لگاؤ پُورا ہو جاتا ہے۔ وہ یہ سندھیاں جو دوش ہو جاوے۔ اس کا یہ پرائشچت ہے۔ جیسے لوہے سے سونے کو کوئی جوڑے۔ سونے سے چاندی کو۔ چاندی سے ترپو کو۔ ترپو سے سیسے کو۔ سیسے سے لوہے کو۔ لوہے سے لکڑی کو ✤

رگ وید ۔۔۔ اوم ۔۔۔ یجروید

وید امرت

سام وید ۔۔۔ اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओं घृताहवनदीदिवः प्रतिष्म रिषतो दह। अग्ने त्वं रक्षस्विनः ॥५॥

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۵)

(اوم) گھرتا ہون دی دِوہ پرتشم رِشتو دہ۔ اگنے توم رکھشسوی نہ ✤

پدارتھ:۔ (گھرتا ہون) جس میں گھی تھا جل کر یا ستدھ ہونے کے لئے چھوڑا جاتا ہے۔ اور جو اپنے (دی دِوہ) شُبھ گُنوں سے پدارتھوں کو پرکاش کرنے والا ہے۔ (توم) وہ (اگنے) اگنی (رکھشسوی نہ) جن سمو ہوں سے اکھشس ارتھات دُشٹ سوبھاؤ والے۔ اور ننداکے بھرے ہوئے منش ودیہ مان ہیں۔ تتھا جو کہ (رِشتہ) ہنسا کے ہیتو دوش اور شترو ہیں۔ ان کا (پرتی) (دہم) انیک پرکاش سے وناش کرتا ہے۔ ہم لوگوں کو چاہئے کہ اس اگنی کو کاریہ میں نتیہ سنیکت کریں ✤

بھاوارتھ:۔ جو اگنی اس پرکار سگندھی آدی گن والے پدارتھوں سے سنیکت ہو کر سب روگ۔ آدی دوشوں کو نوارن کر کے سب کے لئے سکھ دائیک ہوتا ہے۔ وہ اچھے پرکار کام میں لانا چاہئے۔ ایشور کا یہ وچن سب منشیوں کو ماننا اُچت ہے ✤

(وہ اگنی کیسے پرکاشت ہوتا۔ اور کس پرکار کا ہے۔ سو اگلے منتر میں اُپدیش کیا ہے ✤)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کاویہ امرت

ओ३म् य आध्राय चकमानाय पित्वोऽन्नवान्त्सन्नफि ताय्रोपजग्मुषे । स्थिरं मनः कृणुते सेवते पुरोतो चित्स मार्डितारं न विन्दते ॥

(رگ وید ۱۰۔۱۱۷۔۲)

انّ دان کے پاس جو۔ دین بھکاری جائے
کر، مانگے ہی انّ یدی۔ کھا دے اُسے دکھائے
آپ پے من جس کا کڑا۔ سُکھ دے اُس کو کون
ایسا تہا کنجوس اندر۔ مکھی چوس ہی جون

چنے ہوئے پھول

(۱)

شریر کو چاہئے کہ وہ روگ کو دور ... پر بیتا کے ساتھ تیاگ دیوے۔ جیسے من سے جھوٹ کو تیاگتے ہیں ✤

(۲)

ابھی تک سکھ اور اُتم سواستھ ... میں سامانیہ اوستھا کی وستوئیں نہیں ... ہمیں بڑی سادھانی کے ساتھ ان ... سواستھ کی رکھشا کرنی چاہئے کہ کبھی ... کے ورودھی سبھاؤ بیچ میں نہ آ گھسیں ✤

(۳)

نر نتر سکھ کا جو سرورت ہے وہ ... میں ہے ✤

(۴)

اس پار بتو پرانی کے اندر کچھ ... ستھر نہیں ہے۔ سوائے انتر آتما کے ✤

(۵)

یدی کلا کا اُدیشیہ ودیہ جیون کے ... میں کچھ ابھی نیکت کرنا ہے تو وہ ... میں) بھی ایک وشال اور پرکاش ... اوستھیہ اپنے آپ کو پرکٹ کرے گا ✤

(۶)

بھگوان پر ہمارا بھروسہ کبھی ... پر نربھر نہیں ہونا چاہئے ✤

(۷)

یدی ہمیں بھگوان کو جاننا ہے۔ تو ... کسی پرکار کی لپٹ گیاں رکھنا چھوڑ ...

(۸)

یدی ہمیں سچ بھگوان سے ... تو ہمیں آسکتیوں سے اُوپر اُٹھ جانا ...

(۹)

بے چارہ بھگوان! اُسے نہ جاننے ... بھینکر بھینکر کرنیوں کا دوشی ٹھہرایا ... یدی یہ اُدوپ سچے ہوں۔ تب تو وہ ... بھاری دیتنیہ ہو گا۔ وہ (بھگوان) ... دیا مئے ہی ہیں ✤

ہمارے سب وچار۔ ہماری ...

اور چرم سے لکڑی کو کوئی جوڑے ... ایسے ہی ان لوکوں کے اوساں دیوتاؤں ... اس تری ودیا کی سامرتھ سے برہما ... کشٹ گھاؤ کو جوڑ دیتا ہے ✤

... ہزار آریہ ویر جیلوں میں

... بھرسے والنٹیر اور روپیہ

(... ۷-اپریل) ریاست حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ کے سلسلے میں جو اطلاعات موصول ہو ... ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ... ماہ میں چار ہزار سے زائد والنٹیر (آریہ ویر) نظام گورنمنٹ کی جیلوں میں بھیجے جا چکے ... اور ہندوستان بھر سے ہزاروں روپیہ ... اور والنٹیر بھیجے جا رہے ہیں ✤

اتحاد المسلمین کے رویہ کی مذمت

سید سراج الحسن کا بیان

(حیدرآباد (دکن) ۷-اپریل) حیدرآباد ... کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر سید سراج الحسن ... بیان کے دوران میں فرماتے ہیں - کہ ... کسی قوم کی آزادی کی خواہش کو طاقت کے ذریعہ نہیں کچلا جا سکتا - انجمن اتحاد المسلمین ... نے اپنے بیان کے ذریعہ اصلاحات کی مخالفت ... کے مختلف فرقوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش کی ہے - جو سب ... سے زیادہ نقصان دہ ہے - اور انجمن مذکور کو ... کہنا کہ آئینی اصلاحات سے فرقہ وارانہ ... بڑھ جاوے گی مضحکہ خیز اور لغو ہے ✤

پنڈت چندر منی کو سزائے قید

(حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) ڈیرہ دون آریہ ... ستیاگرہی جتھے کے پہلے جتھے دار پنڈت آریہ ... منی اپنے جتھے کے آج ستیاگرہ کرنے ... کے لئے یہاں آئے - اور اُن کو فوراً ہی گرفتار ... کر لیا گیا - عدالت نے انہیں قانون تحفظ امن ... کے ماتحت دو الزاموں میں ایک سال ... قید کی سزا دی ✤

پنجاب کے ستیاگرہیوں کیلئے

(لاہور ۸-اپریل) پریذیڈنٹ حیدرآباد ... ستیاگرہ سمتی لاہور لکھتے ہیں کہ "شولاپور ... سے بذریعہ فون اطلاع آئی ہے - کہ پنجاب ... کے ستیاگرہی جتھے دہلی سے اٹارسی کا ٹکٹ ... لے کر اٹارسی پہنچیں - وہاں دو دن ٹھہریں - ... کیمپ جلد کھل جائے گا - اور وہاں سے ... حیدرآباد کی سرحد پر مقام ... ہے pussad ... پنجاب کا پروگرام بندھ رہیں سے ہو گا - لاہور ... پٹیالہ، ٹانگیانوالہ، میاں چنوں - لپشاور - چک ... جھنگ، اور چنیوٹ کے جتھے پہنچ چکے ہیں ... دو جتھوں کے ۲۶ ستیاگرہیوں کو سینچر وار ... کو روانہ کر دیا گیا ہے - اور باقی ... تین جتھوں کو روانگی دینے کے لئے انتظام ...

ستیاگرہ بند نہیں کیا جائے گا

آریہ بہار و لیشنک سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اعلان

(شولاپور ۸-اپریل) آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا سپیکر سی-پی اسمبلی کی صدارت میں انٹرنیشنل آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج پھر منعقد ہوا - اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا - جس میں اعلان کیا گیا - کہ "اس سوال پر غور کرنا بالکل حق بجانب نہیں - کہ ستیاگرہ کو معطّل کیا جائے"۔ آریہ سماج کے جو لیڈر کل گلبرگہ گئے تھے - انہوں نے نظام گورنمنٹ کے حکام اور جیل میں بند آریہ لیڈروں سے ملاقات کی - اور ہاں جیت کی رپورٹ آج صبح ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کی گئی - کمیٹی نے جس کا اجلاس ابھی تک ہو رہا ہے - بعد از دوپہر مندرجہ ذیل ریزولیوشن جاری کیا "۴-اپریل کو نظام گورنمنٹ کے اعلان سے پبلک میں جن شکوک کے پیدا ہونے کا امکان ہے اس کے پیش نظر انٹرنیشنل آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی نا دل ناخواستہ یہ اعلان کرتی ہے کہ اعلان مذکور میں صحیح صورتِ حالات کو واضح نہیں کیا گیا - اس موقعہ پر ورکنگ کمیٹی اس سلسلہ میں کچھ اور نہیں کہنا چاہتی - کمیٹی کی رائے میں نظام گورنمنٹ کے رویہ میں جس کا اظہار اعلان مذکور اور اس کے بعد کے واقعات سے ہوتا ہے پیش نظر ستیاگرہ کے تعطّل کے سوال پر غور کرنا کسی طرح بھی حق بجانب نہیں ✤

آریہ سماج کی زندگی سے میری زندگی ہے

اور اسکی موت سے میری موت - راجگور ودھر بیندر شاستری کی تقریر

شولاپور (بذریعہ ڈاک) حیدرآباد ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگور ودھر بیندر شاستری شاستری جی نے یہاں ایک بھاری جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے ایک شاگرد راجہ نے مجھ سے کہا - کہ "شاستری جی آپ کو جیل میں بڑا کشٹ ہو گا - آپ وہاں نہ جائیں - میں بہت سا روپیہ بھجوا دیتا ہوں" - میں نے راجہ کو جواب دیا - "آریہ سماج میرا پران ہے - اگر ریاست حیدرآباد میں وہ زندہ رہا - تو میرا جیون بھی سپھل ہو گا - اور اگر اس کی موت ہو گئی - تو میرا جیون کس کام کا؟ اس لئے میں ضرور وہاں جاؤں گا" - شاستری جی نے مزید کہا - کہ ہمیں کسی سے دشمنی نہیں - اگر کسی ہندو راجہ میں مسلمانوں پر سختی ہو - تو میں پہلا شخص ہوں گا جو انہیں جائز حقوق دلانے کے لئے جیل جاؤں گا - ہم خلافت کی تحریک میں بھی جیل گئے تھے ✤

دوسو مسلح مسلمانوں کا آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ

دو ستیاگرہیوں کی حالت نازک - تلجاپور میں مکمل ہڑتال

(شولاپور ۹-اپریل) آریہ ستیاگرہ سمتی کے دفتر میں اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ تلجاپور میں جو ریاست حیدرآباد کی حدود میں ہندوؤں کا تیرتھ ہے - اور شولاپور سے تیس میل کے فاصلے پر واقع ہے - دو صد مسلمانوں کے ہجوم نے ۲۷ ستیاگرہیوں پر جب کہ انہیں حوالات سے جایا جا رہا تھا حملہ کر دیا - مسلمان لاٹھیوں - چاقوؤں - خنجروں اور تلواروں سے مسلح تھے - حملہ پولیس تھانہ کے نزدیک مسجد کے قریب ہوا - بیان کیا جاتا ہے - کہ پولیس حملہ کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکی - تیرہ ستیاگرہیوں کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے - ان میں سے دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے - ان میں سے ایک جتھے کا لیڈر ہے - جس کی عمر ساٹھ سال ہے - اور دوسرا بیس سالہ نوجوان ہے - شہر کی تمام ہندو آبادی نے ہڑتال کر رکھی ہے - پولیس کے رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ تمام بازار بند ہیں - اور کاروبار بالکل نہیں ہو رہا - اطلاع موصول ہونے پر پروفیسر سدھاکر - پنڈت گیان چند اور پنڈت وشوانا تھ ... موقعہ پر پہنچ گئے ہیں ✤

پچاسی ۸۵ آریہ ویر گرفتار

(شولاپور ۸-اپریل) آج مسٹر گوپال شتری کرسشن کی سرکردگی میں ۸۵ ستیاگرہیوں نے ہندو سبھا کی طرف سے گلبرگہ میں سول نافرمانی کی اور گرفتار کر لئے گئے ✤

گذشتہ ہفتہ مجسٹریٹ گلبرگہ نے ستیاگرہ کے کئی جتھوں کے مقدمات کے خلاف فیصلہ سنایا - ان میں سے پچاس کے قریب حیدرآباد کی رعایا تھے - انہیں قید کے علاوہ جرمانہ کی سزائیں بھی دی گئیں ✤

ریاستی جتھا کے سیناپتی مسٹر ایڈی اور اُن کے ساتھی ۲۴ ستیاگرہیوں کو چودہ چودہ ماہ قید سخت اور دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا - عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید تین تین ماہ قید محض بھگتنی پڑے گی - شمالی ہندوستان کے دو جتھوں کو بھی اسی قسم کی سزائیں دی گئیں - علاوہ ازیں اٹھارہ آدمیوں کے ایک جتھا کو نو نو ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنایا گیا ✤

سرکردہ آریہ سماجی نیتا گلبرگہ میں

(گلبرگہ ۷-اپریل) آج سرکردہ آریہ سماجی لیڈر جن میں مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا سپیکر سی-پی اسمبلی - پروفیسر سدھاکر سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ - بیرسٹر ونائیک راؤ - اور پنڈت ہری چندر وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں یہاں پہنچے - انہوں نے گلبرگہ کے صوبیدار اور تعلقدار اور مسٹر ہاؤنس ڈائرکٹر جنرل جیلخانجات اور دیگر سرکاری افسروں سے طویل ملاقات کی - بعد میں آریہ لیڈر مہاتما نارائن سوامی اور مہاشہ خوشحال چند خورسند سے ملاقات کرنے کے لئے گلبرگہ جیل میں تشریف لے گئے - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چاند کرن شاردا کو ریاست حیدرآباد کی ایک دور افتادہ جیل کریم نگر میں تبدیل کر دیا گیا ہے - ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا - کہ اس موقعہ پر جبکہ آریہ لیڈر ملاقات کے لئے آرہے ہیں - ان کو اچانک یہاں سے کیوں تبدیل کر دیا گیا ہے - ستیاگرہ سمتی نے آج کے "پالیٹین" میں احکام جیل کی اس کارروائی کی سخت مذمت کی ہے - لیڈروں نے نمائندہ پریس کے ساتھ ملاقات کے دوران میں کسی قسم کے اظہار خیالات سے انکار کر دیا ✤

آریہ ستیاگرہیوں پر سختی

(شولاپور ۷-اپریل) سوامی برہما نند اور ان کے ساتھیوں کو جنہیں ۳۰-مارچ کو گرفتار

Haridwar, Digitized by eGangotri

سٹیٹ کانگرس کے تمام قیدی رہا

(حیدرآباد ۱۰-اپریل) محکمہ اطلاعات نے سٹیٹ کانگرس کے قیدیوں کی رہائی کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر رام چاری۔ مسٹر ہنومنت راؤ اور مسٹر نرسنگھ راؤ نے جو بیان جاری کیا ہے۔ اس میں ستیاگرہ کو غیر مشروط طور پر واپس لے دیا ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ نے تمام قیدیوں کو رہا کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے +

تحقیقات کرانے سے انکار

مسٹر ہولنس اور بہت سے دیگر سرکردہ افسر کل نلجاپور گئے۔ اور ہندو اور مسلم لیڈروں سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے شکایت کی ہے۔ کہ تمام معاملہ کی تحقیقات کرانی چاہئے۔ اور حملہ آوروں کو گرفتار کیا جائے۔ اور انہوں نے حکام کو یہ بھی کہا۔ کہ جب تک حملہ آوروں کے خلاف کاروائی نہیں کی جاوے گی ہڑتال جاری رہے گی +

صوبہ سرحد میں ستیاگرہ سمتی

(لپشاور ۱-اپریل) حیدرآباد ستیاگرہ کا کام صوبہ سرحد میں خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے لپشاور میں آریہ ستیاگرہ سمتی بنائی گئی ہے۔ صوبہ سرحد کا پہلا جتھا شولاپور روانہ ہو چکا ہے +

مسٹر ایم-ایس-اینے کا اعلان

(نئی دہلی ۵-اپریل) مسٹر ایم-ایس اینے نے انٹرنیشنل آرین لیگ، شولاپور کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔ کہ:-

"نظام گورنمنٹ کے اس اعلان کے پیش نظر کہ انٹرنیشنل آرین لیگ کے ساتھ سمجھوتہ کی گفت وشنید کی خبر غلط ہے۔ آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا سمجھوتہ کی تجویز پر غور کرنا۔ اور ڈیپوٹیشن بھیجنا قطعاً بے فائدہ ہے۔ ان حالات میں کمیٹی کو فیصلہ کرنا چاہئے۔ کہ تحریک کو زیادہ زور سے چلایا جاوے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس مرحلہ پر کسی ڈیپوٹیشن میں شامل نہ ہوا جائے +

پچھتر ستیاگرہی حیدرآباد کو

(شولاپور ۵-اپریل) آج مسٹر منوہتی کی زیر سرکردگی ۷۵ والنٹیروں کا ایک جتھا حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کے لئے گلبرگہ روانہ ہوا +

راجگورو دھرمیندر شاستری ایک ہزار والنٹیروں کیساتھ ۲۲-اپریل کو ستیاگرہ کریں گے

معلوم ہوا ہے۔ کہ راجگورو دھرمیندر شاستری جی ۲۲-اپریل کو ستیاگرہ کریں گے۔ ان کے ہمراہ یو-پی کے پانسو ستیاگرہی۔ اور ہندوستان کے دیگر حصوں کے پانچسو ستیاگرہی حیدرآباد کی طرف روانہ ہوں گے۔ یو-پی میں پانسو آریہ سماجیں ہیں۔ ان کی طرف سے ایک ایک والنٹیر ہوگا۔ اور پانچسو دوسری آریہ سماجوں سے بھی ایک ایک والنٹیر لیا جائے گا۔ اس طرح ایک ہزار کا جتھا بن جائے گا۔

جھنڈا دوس پر اوم کے جھنڈے ضبط

ریاست کے مختلف مقامات سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۵-اپریل کو ساری ریاست میں اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ پولیس نے آریہ سماج کے مندروں پر سے جھنڈے اُتار کر انہیں اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پچھلے دنوں گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا۔ کہ اوم کے جھنڈے لہرائے جانے پر کوئی پابندی نہیں۔ یہ مظاہرہ حکام کے اس دعوے کی صحت کو دیکھنے کے لئے کیا گیا تھا +

لاتور۔ ہالی۔ کھیلا اور کالی پور میں جھنڈے اُتارنے کے بعد ان مقامات کی آریہ سماجوں کے سیکرٹریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ لاتور میں منتری کی گرفتاری کے بعد ۲۵ شہریوں نے پھر جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ لیکن انہیں گرفتار نہیں کیا گیا۔ ریاست کے چھ مقامات سے اور شمالی ہندوستان کے ۹ مقامات سے مزید جتھے پہنچ گئے ہیں۔ دو جتھوں کو ستیاگرہ کے لئے بھیجا گیا ہے +

ہندو مہاسبھا نظام ریفارم جیئی میں بھی ستیاگرہ بند کرنیکو تیار نہیں
مسٹر ساورکر پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا کا اعلان

(بمبئی ۱۰-اپریل) مسٹر ڈی-ڈی ساورکر پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے۔ کہ جہاں تک ہندو مہاسبھا کا تعلق ہے۔ وہ اس وقت تک ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ بند کرنے کو تیار نہیں۔ جب تک کہ نظام گورنمنٹ کی طرف سے اُن اصلاحات کا جن کا وہ وعدہ کرتی آئی ہے۔ اعلان نہیں کیا جاتا۔ اور ہندو مہاسبھا ان پر غور کر کے ان کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں کر لیتی۔ اگر نظام گورنمنٹ نے ہندو مہاسبھا کے سارے مطالبات کو نہیں۔ اور کچھ ہی مطالبات کو منظور کر لیا۔ تو ستیاگرہ بند کرنے کے سوال پر غور کیا جاوے گا۔ ورنہ نہیں +

مَیں خود ستیاگرہ کر کے جیل جاؤں گا
شری جگت گورو شنکر آچاریہ کا اعلان

شولاپور (بذریعہ ڈاک) وٹھل مندر شولاپور میں شری جگت گورو شنکر آچاریہ نے ایک پُرزور تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مَیں شولاپور اس لئے آیا ہوں۔ کہ دیکھوں کہ ہندو دھرم پر کیا کیا سختیاں ہو رہی ہیں۔ آج اپنے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ کیا یہ براہمنوں کے آنے سے ہی بجھے گی۔ اور دوسرے دیکھتے رہیں گے۔ یہ وقت آگیا ہے۔ کہ اس کو بجھانے کے لئے ہر ایک کو یہاں جمع ہو جانا چاہئے۔ جگت گورو نے مزید فرمایا۔ کہ آریہ سماج فرقہ دارانہ جماعت نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے سدھانت ہی فرقہ دارانہ ہیں۔ وہ ایک دھرم ہے ہم فرقہ نہیں۔ مَیں سنیاسی ہونے کے ناطے سے آریہ سماجی بھی ہوں اور سناتنی بھی۔ میری درشٹی میں دونوں ایکسمان ہیں۔ پھر آپ نے شولاپور نواسیوں سے کہا۔ کہ اگر آپ نے اس ستیاگرہ اندولن میں سہائتا نہ دی۔ تو میں ایک ہزار سنیاسی دوں گا۔ اور اگر آپ نے اندولن کیا۔ تو مَیں خود ستیاگرہ کرنے جاؤں گا +

ملزمان کا اقبال جرم

(حیدرآباد دکن) ۴-اپریل) حیدرآباد میں بم پھٹنے کے واقعات کے سلسلہ میں تیرہ اشخاص گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں سے چار کو کل ریمانڈ ختم ہونے پر جیل بھیج دیا گیا۔ ان سب نے جن میں ایک عورت بھی ہے۔ ایک مجسٹریٹ کے سامنے جرم کا اقبال کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ وہ بم بنایا کرتے تھے +

دو ستیاگرہی جتھے گرفتار

(حیدرآباد (دکن) ۴-اپریل) کیم کو دو ستیاگرہیوں کا ایک جتھا نامپلی پر اُترا۔ جونہی وہ سٹیشن سے باہر نکلا گرفتار کر لیا گیا۔ کچھ دیر بعد انہیں سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا اور ان میں سے ہر ایک کو پبلک سیفٹی کے ماتحت چھ چھ ماہ قید سخت کا حکم

باوا کالی کمبلی والے کی بھوک ہڑتال

(شولاپور یکم اپریل) دارد حالات موصول ہوئی ہے۔ کہ دہلی بابا کالی کمبلی نے حیدرآباد میں آریوں کی مذہبی پابندیوں کے خلاف بطور پروٹسٹ ۲۶-مارچ سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عام حالت میں ۲۱ دن کے بعد یہ برت ختم ہو جائے گا۔ ان کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے

حیدرآباد میں نئی جیل

(شولاپور ۳۱-مارچ) حیدرآباد سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ستیاگرہیوں کی دن بدن تعداد زیادہ دیکھ کر سنٹرل جیل ناکافی سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ سنٹرل جیل کے سامنے ہی ایک کشادہ نئی جیل تعمیر کی جا رہی ہے +

راجگورو سپیشل ٹرین

اجمیر سے اطلاع ہے۔ کہ یو-پی سے راجگورو دھرمیندر شاستری کے نام کی ایک سپیشل ٹرین روانہ ہوگی۔ اجمیر سے ۲۵۶ ستیاگرہی جائیں گے۔ اس ٹرین پر چار ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ ایک ہزار کا دھن ایک سیٹھ نے دے دیا ہے +

لاہور سے چار ہزار روپیہ

آریہ سماج انارکلی لاہور میں لاہور کی سب آریہ سماجوں کے ادھیکاری اکٹھے ہوئے۔ اور فیصلہ ہوا

پرکاش
(ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۶ ۳ بیساکھ
۱۶ اپریل ۱۹۳۹ء

آریہ سماج کا اُجوّل بھوشیہ

جس وقت آریہ سماج ستھاپت ہوا تھا۔ اُس وقت کبھی کو اس کی ورتمان اُنتی اوستھا کا سوپن [illegible] نہ ہو سکتا تھا۔ اس کی چاروں [illegible] ہونے والی مخالفت کو دیکھ کر کون [illegible] سکتا تھا۔ کہ آج سے کچھ ہی ورش بعد یہ [illegible] کی ایک جیوت جاگت سوسائٹی بن جائے گا۔ پرنتو اس کی بنیاد ستیہ پر رکھی گئی تھی۔ اس کا پرورتک ایشوری سندیش [illegible] کرنے کو یہ کٹھنائیں کوئی نہ تھا۔ اس نے [illegible] تپ اور تیاگ کی بھٹی میں اپنے شریر کو پہلے ہی تپایا تھا۔ پھر اُس کو کوئی بھی جسمانی تکلیف [illegible] کے مارگ سے پیچھے کیسے ہٹا سکتی تھی۔ [illegible] پوتر تھا۔ اور ارادہ قوی [illegible] ڈگمگاتے تو کیوں کر۔ دنیا بھر [illegible] شریشٹھ بنانے کی ویدک [illegible] اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ گورو [illegible] اُسے سپھورتی دے رہا تھا۔ ایسی [illegible] میں اس سنمارگ میں کوئی بادھا آتی [illegible] آریہ سماج ستھاپت ہوا۔ پھیلا اور [illegible] اس نے اپنے چھوٹے سے جیون کال [illegible] وہ شاندار ترقی کی۔ کہ جس کی مثال دنیا [illegible] تاریخ میں نہیں ملتی۔ سنسار کے [illegible] کے لئے رشی نے آریہ سماج کو [illegible] یگیہ روپ میں رچا۔ اگنی پرجولت کی [illegible] دئے۔ ان کے شششیوں نے اس [illegible] میں گھی کی نہیں اپنے جیون [illegible] آہوتیاں دیں۔ یگیہ جوالا پرچنڈ ہوئی تھی۔ [illegible] سے ایک ایسا پرکاش ہوا۔ جس میں [illegible] نے آریہ سماج کو اس کے اصلی روپ [illegible] دیکھا۔ اس پوتر اگنی کو بجھانے کی کوشش [illegible] پرنتو یہ اور بھی پرچنڈ ہوتی گئی۔ جوں [illegible] آہوتیاں پڑنی بند ہوئیں۔ یگیہ کی جوالائیں [illegible] مند پڑنی شروع ہو گئیں۔ لوگوں نے سمجھا۔ [illegible] یگیہ ادھورا ہی رہ جائے گا۔ رشی دیانند [illegible] کی ہوئی یگیہ اگنی بجھ جائے گی۔ [illegible] نام مٹ جائے گا۔ پرنتو وہ [illegible] کہ یہ جیوتی امر ہے۔ اسی طرح [illegible] کا گیان وید۔ یہ یگیہ پورن [illegible] ادھورا نہیں رہ سکتا۔ [illegible] آثار چڑھاؤ آتا ہے۔ [illegible] اس کی سنستھا کا پرمان [illegible] اوستھا میں بھی بہاد کے [illegible] تو حیرانی کیا؟ [illegible] بڑھے تو کیا آشچریہ؟ جس میں [illegible] شکتی نہیں۔ وہ کیا گرے گا؟ [illegible] اُسے جیوت سمجھنا چاہیئے۔ [illegible] جیون ہے۔ اس لئے اس کا

اُبھرنا اوشیک تھا۔ وہ نہ کیول اُبھرا۔ اپی تو اُبھر کر۔ ایک بار پھر اُوپر اُٹھنے کا پریتن کر رہا ہے۔ جس دیکتی نے اس کا بچپن نہیں دیکھا۔ وہ اس کی شتھلتا کو جرا سمجھ کر اس کی مرتیو کی آشنکا کرنے لگا۔ پرنتو وہ تو جوان ہے۔ اور جب تک اس کا یگیہ سمپورن نہیں ہو جاتا۔ وہ جوان ہی رہے گا۔ اس لئے کہ وہ امر ہے۔ اس کے پاس سنجیونی رس کا ایسا بھنڈار ہے۔ جو کبھی سماپت ہونے کا نہیں۔ جتنا ادھک پیا، اور پلایا جائے گا۔ اُتنا ادھک یہ بڑھے گا۔ وید امرت ساگر کے رہتے ہوئے اس کی مرتیو کی سمبھاونا کیسے ہو سکتی ہے؟

جنہیں آریہ سماج کی زندگی پر سندیہ تھا۔ وہ آج محسوس کر رہے ہیں۔ کہ نہ کیول وہ جیوت ہے۔ اپی تو سرپٹ دوڑ رہا ہے۔ جنہیں اب بھی سندیہ ہے۔ وہ کسی بھی ستھان کی آریہ سماج میں جا کر اس کی زندگی کا نشان دیکھ سکتے ہیں۔ کسی بھی آریہ سماجی سے بات کر کے انوبھو کر سکتے ہیں۔ کہ اس کا آریہ سماج سے کیا سمبندھ ہے؟ ایک ایک آریہ، آریہ سماج کے لئے اپنی جیون آہوتی دینے کو تیار ہے۔ سروسو نچھاور کرنے کو اُدیت ہے۔ حیدرآباد میں اس نے جو دھرم یُدھ شروع کر رکھا ہے۔ اس کی پرگتی کو دیکھتے ہوئے سپھلتا کی آشا وشواس کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔ جب ستیاگرہ آرمبھ ہوا تھا۔ تو کوئی نہ کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ اسقدر اُگر روپ دھارن کرے گا۔ اور سمست ہندو جاتی کی ہمدردی اس کے ساتھ ہو جائے گی۔ آج اوستھا کیا ہے؟ آریوں کا ایک ایک بچہ اس یُدھ میں حصہ لینے کو بے تاب ہے۔ ایک ایک دیکتی اپنی حیثیت سے بڑھ کر آرتھک سہایتا دے رہا ہے۔ اڑھائی ماس میں چار پانچ ہزار آریوں کا دھرم یُدھ کے لئے جیل یاترا کرنا اس بات کا کیا

کم پرمان ہے۔ کہ آریہ سماج جیوت ہے؟ ہزاروں روپیوں کا جمع ہو جانا کیا آریہ سماجیوں کے تیاگ کا بہترین ثبوت نہیں؟ تپ اور تیاگ پر آریہ سماج کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ تو تپ اور تیاگ ہی پر ستیاگرہ اولمبت ہے۔ آریہ سماج زندہ رہا اور رہے گا۔ اس میں بدی سندیہ نہیں۔ تو ستیاگرہ کی سپھلتا میں کون سندیہ کر سکتا ہے؟ اپنے پوجیہ نیتاؤں اور ان کے پد چنہوں پر چلنے والے چار پانچ ہزار ویروں کا تپ اپنے اندر ایک ایسا پربھاو رکھتا ہے۔ کہ انیہ ہزاروں ویر اس کٹھور تپ کا برت لینے کو آتُر ہو رہے ہیں۔ آرتھک سہایتا کا تیاگ وشال ہردہ سے کیا جا رہا ہے۔ اس تیاگ میں بھاگ لینا اپنے لئے ہر کوئی سوبھاگیہ سمجھتا ہے۔ ایسی اُتساہ وردھک اوستھا میں کبھی سوپن میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی۔ کہ آریہ سماج اس پریکشا میں سپھل نہ ہوگا۔ کیا ہوا۔ جو اُسے کچھ آہوتیاں دینی پڑی ہیں۔ ابھی اسے بہت ادھک آہوتیاں دینی ہونگی۔ آپ جیسے سوورن اوسر پر اپنے جیون کو سارتھک کرنے کی اچھا ابھی سماپت نہ ہوگی۔ وہ دیکتی دھنیہ ہے۔ جسے پوتر مشن کے لئے اپنا بلیدان دینے کا اوسر ملے۔

اس دھرم یُدھ کے لئے دھن کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ والنٹیروں کی بھرتی کے لئے۔ آریہ پُرش اپنے کرتویہ کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور اسے نبھا رہے ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی سماج اور نردھن سے نردھن آریہ اس یگیہ میں بھاگ لے رہا ہے۔ اور حیثیت سے بڑھ کر دے رہا ہے۔ چونکہ ستیاگرہ کرنے کا آریہ سماج کے جیون میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ اس لئے اسے معلوم ہے۔ کہ اس یُدھ کیلئے پریاپت سے ادھک شکتی سنچے کرنے کی آوشیکتا ہے۔ اور ہر صورت اُسے اپنے ادھیکار لے کر ہی پیچھے ہٹنا ہے۔ نظام

گورنمنٹ کے رویہ نے اس پرشن کو آریہ سماج کے لئے جیون اور مرتیو کا پرشن بنا دیا ہے۔ وہ اس سے صلح کرنے کو تیار نہیں یُدھ کا مقابلہ کرنا چاہتی ہے۔ دمن چکر ادھک دیگ سے چلنا شروع ہو گیا ہے۔ نئی جیلیں تعمیر کرائی جا رہی ہیں۔ یہ سب کس لئے؟ اس لئے کہ جو آریہ سماجی پوجا اور پرچار کی آزادی کا مطالبہ کرے۔ اُسے جیل بھیجدیا جائے۔ حکام ریاست کو نہ جانے یہ بھے کیوں کھائے جا رہا ہے؟ کہ یدی آریہ سماج کو ایشور پوجا کا حق دے دیا گیا۔ تو فوراً آریہ سماجی بن جائے گا۔ یا یہ کہ مسلم ریاست ہندو ریاست میں بدل جائے گی۔ آریہ سماج پچاس فیصدی یا ۸۹ فیصدی کے جھگڑے میں نہیں۔ نہ اسے شاہ دکن یا ان کی مسلم رعایا سے دلچسپی ہے۔ وہ تو کیول انسانیت کے حقوق اور پوجا و پرچار کی آزادی چاہتا ہے۔ یہ چیزیں ایک آریہ سماجی کے زندہ رہنے کے لئے اوشیک ہیں۔ آریہ سماج کسی سے یُدھ نہیں کر رہا۔ وہ تو اپنے استتو اور جیون کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ اگر نظام سرکار آریہ سماج کے زندہ رہنے کے حق کو تسلیم کرتی ہے۔ تو اسے وہ چیزیں ملنی چاہئیں۔ جن پر اس کے جیون کا آدھار ہے۔ یدی اس کے وچار میں آریہ سماج کو زندہ رہنے کا حق نہیں۔ تو صاف کہہ دے۔ یہ کیوں کہا جاتا ہے۔ کہ اسے یہ چیزیں پراپت ہیں۔ اس نے اعلان کیا تھا۔ کہ اوم کا جھنڈا لہرانے کی ممانعت نہیں۔ اگر یہ ٹھیک تھا۔ تو جھنڈا دوسرا اس نے سندر سماجوں کے جھنڈے کیوں ضبط کر لئے؟ اور جھنڈا لہرانے والوں کو گرفتار کیوں کیا؟ اگر ریاست میں بھجن اور پوجا پر کوئی پابندی نہیں۔ تو چار پانچ ہزار آریہ سماجیوں کو کس اپرادھ میں جیلوں میں بند کر رکھا ہے؟ اس کا ردّ یہ ثبوت رہا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے زندہ رہنے کے حق کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ شائد اسی لئے وہ آریہ سماجیوں سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتی۔

لیکن اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج تب تک یہ یُدھ جاری رکھے گا۔ جب تک کہ اس کے زندہ رہنے کے حق کو تسلیم نہیں کر لیا جاتا۔ اور اسے زندہ رہنے کے لئے پوجا اور پرچار کی آزادی نہیں مل جاتی۔ اب اس یُدھ کو اور بھی تیز کیا جا رہا ہے۔ چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھرمیندر شاستری ایک ہزار والنٹیروں کے ساتھ ۲۳-اپریل کو ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں۔ پانچویں ڈکٹیٹر بلا شبہ اس سے بھی ادھک والنٹیروں کو لے

ودھائی

چوتھے ڈکٹیٹر راگھوودھر پنڈت شاستری ۲۲-اپریل کو ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں۔ بہار کے پنڈت وید برت ۵ویں۔ اور مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" و "پرکاش" چھٹے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ دونو ڈکٹیٹر اپنے اپنے پرانت میں ابھی سے دورہ شروع کر دیں گے۔ تاکہ وہاں کے آریوں میں اُتساہ سپھورتی اور جوش کی ایک لہر دوڑ جائے۔ پنجاب پہلے لالہ خوشحال چند کو نمبر ۳ ڈکٹیٹر کے روپ میں بھیج چکا ہے۔ پنجاب کی یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ اسے یہ فخر حاصل ہو رہا ہے۔ کہ چھٹا ڈکٹیٹر بھی اس کی طرف سے جائے۔ لالہ خوشحال چند کے ایثار نے پنجاب میں جو اُتساہ پیدا کیا ہے۔ آشا ہے مہاشہ جی کے ایثار سے وہ کئی گنا بڑھ جائے گا۔ ہم انہیں ودھائی دیتے ہیں ✤

سمجھوتہ سے انکار

نظام سرکار نے اس خبر کی تردید کر دی ہے۔ کہ وہ آریہ سارودیشک سبھا سے سمجھوتہ کرنا چاہتی ہے۔ اس کے اس انکار کے پیش نظر آریہ ستیاگرہ سمتی نے بھی ستیاگرہ کو زور شور سے چلانے کا نشچے کیا ہے۔ چنانچہ چوتھے ڈکٹیٹر راگھوودھر پنڈت شاستری ایک ہزار والنٹیروں کے ساتھ ۲۲-اپریل کو ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں۔ اگرچہ نظام سرکار نے آج سمجھوتہ سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن دُنیا دیکھے گی۔ کہ کل وہ خود سمجھوتہ کی درخواست کرے گی ✤

اوم کے جھنڈے ضبط!

کلیانی جاگیر کے تعلقہ دار نے آریہ سماج پر سے اوم کا جھنڈا اُتار لیا تھا۔ جس کے خلاف آریہ جگت نے پُر زور پروٹسٹ کیا۔ جس سے متاثر ہو کر نظام سرکار نے نہ صرف تعلقہ دار کو وہاں سے تبدیل کر دیا۔ بلکہ اوم کا جھنڈا بھی واپس کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا۔ کہ "ریاست میں اوم کا جھنڈا لہرائے جانے پر کوئی پابندی نہیں"۔ لیکن اس اعلان کی حقیقت کھل گئی۔ جب ۵-اپریل کو اس نے جھنڈا دوس منانے والی آریہ سماجوں کے نہ صرف جھنڈے ضبط کر لئے بلکہ ان آریہ سماجوں کے منتریوں کو گرفتار بھی کر لیا۔ کیا اس ایک واقعہ سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ نظام راجیہ کے آریہ دھارمک سوتنترتا سے محروم ہیں ✤

سورگیہ لالہ ہردیال ایم۔اے

لالہ ہردیال ایم۔اے ۴-مارچ کو امریکہ میں سورگباش ہوئے۔ لیکن ان کی مرتیو کی خبر ایک ماہ بعد ہندوستان پہنچی۔ وہ ان دنوں امریکہ میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کی ماترِ بھومی کو دیکھنے اور اس کی سیوا کرنے کی حسرت پوری نہ ہو سکی۔ گورنمنٹ نے انہیں ہندوستان واپس آنے کی اجازت دے دی۔ لیکن موت نے نہ آنے دیا۔ آپ ہندوستان کے ان چند سپوتوں میں سے ایک تھے۔ جن پر مادر وطن کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ ان کی افسوسناک مرتیو پر جتنا شوک کیا جائے کم ہے ✤

اٹلی کا البانیہ پر قبضہ

اٹلی نے البانیہ کو ہڑپ کر لیا۔ شاہ زوغو بھاگ کر یونان چلا گیا۔ برطانیہ اور فرانس نے یہ سب دیکھا۔ اور رسمی طور پر غصّہ کا اظہار کر دیا۔ لیکن ان کے اس مظاہرے کی جرمنی اور اٹلی نے پہلے ہی کب پرواہ کی ہے۔ جو اٹلی اب کرے گا۔ البانیہ کی قسمت کا فیصلہ تو ہو چکا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسولینی خاموش رہتا ہے۔ یا ہر ہٹلر کی طرح کچھ عرصہ بعد آگے قدم بڑھاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر اور مسولینی بلقان سٹیٹس آپس میں بانٹ لیں گے۔ رومانیہ۔ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ جرمنی کے حوالے کئے جائیں گے۔ اور البانیہ۔ یگوسلاویہ۔ مقدونیہ اور یونان اٹلی کے حصہ میں آئیں گے۔

دیکھیں فرانس اور برطانیہ ان دو ڈکٹیٹروں کو من مانی کرنے دیتے ہیں یا ان کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں ✤

بھانڈہ پھوٹ گیا!

پچھلے دنوں جب ہم ہندو ناموں سے دکن کے اخباروں میں نئے نئے بیان پڑھتے تھے۔ کہ "ہندوؤں کو کوئی شکایت نہیں" "ان کا ایجی ٹیشن سے کوئی تعلق نہیں"۔ تو ہمیں یقین نہ آتا تھا۔ کہ ریاست حیدرآباد کا کوئی ہندو ایسے بیان دے سکتا ہے۔ آخر بھانڈہ پھوٹ گیا۔ ایک مسلمان لڑکے جو سوریہ پرکاش کے نام سے ستیاگرہیوں کی سینا میں گھسا ہوا تھا۔ چند خطوط پکڑے گئے ہیں۔ وہ خطوط اُس نے اپنے بیٹے مقبول حسین کو لکھے تھے۔ اس نے محمد خان۔ بھتڑی۔ خانیوال

منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور۔ سکھر۔ حیدرآباد اور کراچی کی آریہ سماجوں میں لیکچر دے دے کر چندہ جمع کیا۔ اور بذریعہ منی آرڈر اپنی بیوی کو متعدد بار بھیجا۔ اب وہی شخص حیدرآباد دکن میں نظام سرکار کا گیسٹ بنا ہوا ہے ✤

کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے کتنے سپاہی ہیں۔ جو آریہ سماج کی تحریک کو نقصان پہنچانے کا کاریہ کر رہے ہیں؟

قتل کی دھمکیاں

دہلی کے ایک آریہ نیتا "ریاست" حیدرآباد کے ایڈیٹر و متعدد آریہ سماجوں کے منتریوں کو مسلمانوں کی طرف سے قتل کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ حیدرآباد اندولن میں سرگرم حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن کیا دھمکیاں دینے والے مذہبی جنونی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جنہیں وہ دھمکی دے رہے ہیں۔ وہ اپنا کام بند کر دیں گے؟ دھرم کے لئے جان دینا آریہ سماجی خوب جانتے ہیں۔ وہ ایسی دھمکیوں کو کب خاطر میں لاتے ہیں؟

مہاتما گاندھی پر آنکھیں

منتری گھنشیام سنگھ جی گپت و لالہ دیش بندھو آدی آریہ لیڈروں نے دہلی اور راجکوٹ میں متعدد بار مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اور آریہ سماج کی طرف سے ریاست حیدرآباد میں ہو رہے ستیاگرہ و سمجھوتہ کی گفت و شنید کے متعلق سب باتیں ان کے سامنے رکھیں ✤

اطلاع ہے۔ کہ مہاتما جی اس معاملے پر غور کر رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو یدی مہاتما جی اس سمبندھ میں کوئی اہم قدم اُٹھا کر اس معاملے کو نپٹا دیں۔ سارے آریہ جگت کی آنکھیں ان پر لگی ہوئی ہیں ✤

ڈاکٹر دیشمکھ کا طلاق بل

مرکزی اسمبلی میں ان دنوں ڈاکٹر دیشمکھ کا طلاق بل زیر بحث ہے۔ ۱۱-اپریل کے اجلاس میں ڈاکٹر دیشمکھ و سر این۔ این سرکار لا ممبر کی جو تقریریں ہوئیں۔ ان سے بل کے مستقبل پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ خود ڈاکٹر صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ کہ عورتوں نے بھی اس بل کی مخالفت کی ہے۔ سر این این سرکار نے فرمایا۔ کہ عام طور پر ہندو اس بل کے خلاف ہیں۔ جنہوں نے حمایت کی بھی ہے۔

انہوں نے بھی متعدد خرابیوں کے ساتھ ... میں ایسی تبدیلیاں چاہتے ہیں۔ جنہیں ... کمیٹی بل میں درج نہیں کر سکتی۔ اس لئے ... مشروط حمایت کو حمایت نہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر اسمبلی اسے پاس بھی کر دے۔ تو ... گورنمنٹ کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ اسے نافذ کرے ...

ظاہر ہے ... بل کے پاس ہونے کی ... امید نہیں ✤

شومندر ستیاگرہ ختم

گوسوامی گنیش دت جنرل سیکرٹری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی طرف سے شومندر ستیاگرہ کو بند کر دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ یہ تحریک بعض غیر ذمہ دار اشخاص کی طرف سے شروع کی گئی تھی۔ اور اس تحریک کو شروع کرنے کے لئے کافی وجوہ موجود نہیں تھیں۔ مہابیر دل کے سیوکوں نے اندھا دھند اس ایجی ٹیشن میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا ✤

اس اندولن کا اس طرح یکدم بند ہو جانا حیرت انگیز ہی نہیں افسوسناک بھی ہے۔ ہاں۔ اگر یہ تحریک جائز وجوہ پر آشرت نہیں۔ تو اس کو جاری رکھنا بے سود ہے۔ لیکن کیوں نہ یہ بات آج سے کچھ ماہ پہلے جب کہ یہ ایجی ٹیشن شروع ہوئی تھی سوچی گئی۔

ستیاگرہیوں پر مسلمانوں کا حملہ

پچھلے ہفتہ تلجاپور میں ۲۷ ستیاگرہیوں پر جب کہ انہیں حوالات کی طرف لے جایا جا رہا تھا دو تین سو مسلح مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ ستیاگرہیوں کو سخت چوٹیں آئیں۔ ان میں سے دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ عدالت نے ان سب ستیاگرہیوں کو اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے ✤

تلجاپور کے مسلمانوں کی یہ حرکت حد درجہ شرمناک اور قابلِ مذمت ہے۔ انہیں کیا حق تھا۔ کہ وہ زیر حراست ستیاگرہیوں پر لاٹھیاں برساتے۔ اور پھر وہ بھی بلا وجہ؟ اس سے بھی بڑھ کر افسوس نظام سرکار کی اس نیتی کا ہے جس کے زیر اثر اس نے اس واقعہ کی تحقیقات کرانے سے انکار کر دیا ہے ✤

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ جو کچھ ہوا وہاں کے پولیس افسروں کے ایما پر ہوا؟ اگر نہیں۔ تو تحقیقات سے انکار کیوں؟

…چھونک

…صاحب کی کہانی سن چکے۔
…ٹے مہتہ صاحب کے متعلق بھی سنیئے۔
…بڑے مہتہ صاحب "پیارا دیال باغ" ست سنگی بھائی
…ان دستخط ہیں۔ کہ "پریم پرچارک" میں
…صاحب کی کوئی تقریر خطبہ سے کم نہیں
…اور لطف یہ ہے۔ کہ وہ خطبہ سکول
…کھیلوں یا طلباء کے ڈسپلن یا ایکسرکرو ڈ
…کے متعلق ہوتا ہے۔ اور دس پندرہ
…سے زائد نہیں ہوتا"

…رادھاسوامی دیال، رادھاسوامی نام یا
…کا ایک لفظ بھی ان خطبوں میں نہیں
…لیکن اب تو ان خطبوں میں بھی بداخلاقی
…ہو گئی ہے۔ مثلاً "پریم پرچارک" مطبوعہ
…مارچ میں کالج کے طلباء کو بھوک ہڑتال
…کے سلسلہ میں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔
…مسٹر شبری پرنسپلز۔ پروفیسرز و
…ان دوستو!"

…دنیا میں یہ پہلی مثال ہے۔ کہ کسی نے
…کے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے
…مسٹر شبری کہا ہو۔ یہ تو خطوں میں لکھا
…تے ہیں نہ کہ خطبوں میں۔ پھر پرنسپلز اور
…فیسرز کیا بلا ہے۔ اور اس کے بعد "ڈیر
…شروع ہو گیا۔ کہ نوجوان دوستو! —— کتنا
…کا مذاق ہے۔ ڈیر مسٹر شبری کی تو ایک
…بزرگ کیا کہیں گے۔ کہ انتخابی ست گورو کو
…روحانیت سے بلکہ عام ادب و اخلاق
…قواعد و ضوابط سے بھی واقفیت نہیں ہے

…خطبہ کے آخر میں "یورس فیتھ فلی"
(Yours Faith Fully)……
…کا تابعدار کہنا کیوں بھول گئے؟ ایک
…غور کیجئے۔ کہ ہز ایکسلنسی وائسرائے
…ایک جلسہ میں خطاب کرنے والے ہیں۔
…تمہارا وکانگرسی لیڈران جمع
…اس طرح مخاطب ہوں گے۔
…مسٹر جناح۔ ڈیر مسٹر گوالیار۔
…اور نوجوان کانگرسی دوستو!

…اخلاق و ادب کے قواعد سے
…اور صریح ناواقفیت تو آج تک
…اور پھر ست سنگ کے بیان م

سدرشن چکر

۲۶-مارچ کو دیال باغ کی "پریم بھری" فضا میں ایک نہایت افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ مہتہ گورو سرن داس سپرنٹنڈنٹ دیالباغ کی سالی نے اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگالی۔ اور ہسپتال میں جاکر دم توڑ دیا۔ مہتہ صاحب اس وقت امرت سر میں تھے۔ اس لئے ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی داہ سنسکار کر دیا گیا۔

بقول "پیارا دیال باغ" —— بچہ بچہ کی زبان پر اسی کا تذکرہ ہے۔ اور ہر شخص یہی سوال پوچھتا ہے۔ کہ یہ استری کون تھی۔ اور اس نے خودکشی کیوں کی؟ اگر خودکشی تھی۔ یہ سہواً آگ لگ گئی۔ اور اگر سہواً آگ لگی۔ تو جسم غسل خانہ سے کیوں برآمد ہوا۔ رسوئی سے برآمد ہونا چاہیئے تھا؟"

"پیارا دیال باغ" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مرحومہ رائے بہادر گورسرن داس مہتہ کی سالی تھیں۔ اور ان کی اہلیہ محترمہ کے انتقال کے بعد گذشتہ دس گیارہ سال سے ان ہی کے گھر قیام پذیر تھیں۔ وہ شادی شدہ تھیں۔ اور ان کا خاوند برما میں رہتا ہے۔ اور ان سے کنارہ کشی کر چکا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ وہ وہاں دوسری شادی کر چکا ہے۔ اس وقت سے وہ مہتہ صاحب کے پاس رہتی تھیں"

کہا جاتا ہے۔ کہ رائے بہادر نے مرحومہ کے نام بنک میں ایک کثیر رقم جمع کروائی تھی۔ اور سنا جاتا ہے۔ کہ اب جبکہ رائے بہادر کا لڑکا فرانس سے ڈاکٹری کا کام سیکھ کر آگیا ہے۔ اسے دوکان کھولنے کے لئے روپیہ کی ضرورت لاحق ہوئی۔ رائے بہادر نے مرحومہ سے روپیہ مانگا۔ اور انہوں نے انکار کر دیا۔ اور معاملہ اتنا طول پکڑ گیا۔ کہ رائے بہادر صاحب کو امرت سر جانا پڑا" —— اور ان کی سالی صاحبہ کو رادھاسوامی دیال کے چرنوں میں!!

دیال باغ کی روحانیت دپریم و محبت کا ڈھنڈورہ پیٹنے والوں کے گھر میں ایسے واقعات کا ہونا افسوسناک ہے۔ آگرہ کے روزانہ اخبار "تیج" نے مرحومہ کو مہتہ صاحب کی دھرم پتنی لکھا ہے —— اس میں صداقت ہو نہ ہو۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ وہ ان کی سالی تھیں۔ اور دس گیارہ سال سے ان کے پاس رہ رہی تھیں۔

رادھاسوامیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ان کے پریذیڈنٹ کا تعلق براہ راست مالک کل سے ہوتا ہے۔ کچھ ایک کو شکایت ہے۔ کہ مہتہ صاحب میں وہ گن نہیں۔ جو پرماتما سے ہونا چاہئیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ جس دیکھنی سے ان کا دس گیارہ سال سے تعلق تھا۔ جب وہ ان سے روٹھ کر چلا گیا۔ تو جس پرتر کل سے ان کے سیدھے سمبندھ کی امید کی جاتی ہے۔ وہ ان سے دور کیوں نہ ہوگا؟ جب کہ اس سے ان کا سمبندھ بالکل نیا ہے۔ ایک برس سے بھی کم

پھر ایک بات اور بھی ہے۔ منش کی شہرت ایک طرف ہی جڑ سکتی ہے۔ ایک سے زیادہ طرف نہیں۔ سنت پرش کی شہرت کو صرف مالک کل کے درشنوں کے آنند کی پیاس ہوتی ہے۔ اور سادھارن منشیوں کی آتما کی کئی اکانکشائیں۔ مہتہ صاحب کی شہرت ایک اور وشنے گئی۔ اب وہ کس کس سے جوڑیں؟

شری گورداس رام جی برنالہ پارٹی کے گورو ہیں۔ انہیں اور ان کے چیلوں کا وشواس ہے۔ کہ سرصاحب جی مہاراج کی پنج دھارا ان میں آ گئی ہے —— پنج دھارا آئی یا نہ۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا سمبندھ صاحب جی مہاراج سے بحیثیت پلیو ٹا ئپسٹ کے کئی برس رہا۔ اور مہتہ صاحب وہ ان کے دچار۔ سوبھاؤ۔ بیوہار۔ رہن سہن۔ بول چال و سلیقہ سے واقف ہیں۔

اسلامی دنیا کی سیر

۱۰-اپریل کو لنڈن میں مقیم سرکردہ مسلمانوں نے اکٹھے ہو کر ایک میٹنگ کی۔ اور سائینر مسولینی سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ "محافظ اسلام" کا خطاب ترک کر دے۔ نیز یہ کہ ۵ سال ہوئے اٹلی میں جو اورینٹل اکاڈمی کھولی گئی تھی اسے بند کر دیا جائے —— اسلام کی تلوار کی جو اسے پیش کی گئی تھی واپسی کا مطالبہ کرتے تو کچھ بات بھی تھی۔ ترک خطاب کے مطالبہ کے کیا معنی؟

مسولینی کو "محافظ اسلام" کا خطاب کس نے دیا؟ "اسلام کی تلوار" اس کے ہاتھ میں کس نے دی؟ خدا نے تو نہیں۔ اور نہ ہی رسول پاک نے بلکہ خود انہوں نے ہی دی۔ دینے والا لے بھی سکتا ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دونو چیزیں غیر موزوں ہاتھوں میں چلی گئی ہیں۔ تو انہیں اپنی چیزیں واپس لے لینے کا اختیار ہے۔ اور غالباً مسولینی کو بھی ان چیزوں کے چھن جانے کا غم نہ ہو گا۔ کیونکہ جو کام وہ ان سے لینا چاہتا تھا۔ وہ کبھی کا پورا ہو چکا ہے۔

حکومت جاپان نے اسلام کی سرپرستی سے انکار کر کے ہندوستانی مسلمانوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ وہ جاپان کے قبول اسلام کے خواب ہی نہ دیکھ رہے تھے۔ بلکہ کئی بار اس کے اسلام قبول کر لینے کی افواہیں بھی اڑا چکے تھے۔ اب جاپان کے صاف انکار نے علمائے اسلام کے پاؤں تلے کی مٹی کھسکا دی ہے۔ لیکن جاپان اپنے گلے میں یہ بلا ڈالے تو کیوں؟ چین کو تو وہ ہڑپ کر ہی چکا ہے۔ اب اسے مسلمانوں کی ہمدردی اور امداد کی کیا ضرورت؟

لکھنؤ میں شیعہ سنی جنگ شروع ہے سنی مدح صحابہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو شیعہ ناراض ہوتے ہیں۔ اور اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اور شیعہ تبرہ کرتے ہیں۔ تو سنی ناراض ہوتے ہیں

نہیں۔ اس سے مہتہ صاحب میں ان کے گن نہیں آ سکتے۔ لالہ تبال چند کا کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ:-
"اچی! دنیا۔ خیرہ کوئی چیز نہیں۔ یہ تو جیسی کی جیسی دبانے چلی جاتی ہے"

Digitized by eGangotri

ستیاگرہ نیماولی

(ڈیڈھ سمتی شولاپور دوارا سویکرت)

(۱) پرتیک ستیاگرہی کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی آریہ سماج کے جتھے میں سمّلت ہو کر آئے۔ ایسا نہ کر سکنے کی اوستھا میں اپنے یہاں کی سماج اتھوا اپنے یہاں کے نکٹ تم سماج اتھوا منتری کا پرمان پتر پراپت کر کے ہی ستیاگرہ کے لئے روانہ ہونا چاہیئے۔

(۲) پرتیک جتھے کا جتھے دار اوشیہ ہونا چاہیئے۔ ستیاگرہیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ جتھے دار کی آگیا کا پالن کریں۔ ایک استھان سے دوسرے استھان پر جاتے ہوئے ستیاگرہیوں کو ایک ایک اتھوا دو دو کی پنکتی میں جانا چاہیئے۔

(۳) ستیاگرہیوں کو کیول نمن لکھت جے گھوش لگانے چاہئیں۔ ان کے اتیرکت انیہ کوئی نعرہ نہیں لگانا چاہیئے۔

(۱) جو بولے سو ابھے ویدک دھرم کی جے (۲) بولو مہرشی دیانند کی جے (۳) حیدرآباد ستیاگرہ کی وجے ہو (۴) نظام شاہی کے اتیاچار ناش کرو (۵) آریہ سماج امر ہو (۶) حیدرآباد کے شہید امر ہوں (۷) وید پرکاش امر ہو (۸) دھرم پرکاش امر ہو (۹) ستیہ نارائن امر ہو (۱۰) وید رام امر ہو (۱۱) مہادیو امر ہو (۱۲) پنڈت شیام لال امر ہو (۱۳) حیدرآباد ستیاگرہ کے سرو ادھیکاریوں کی جے ہو (۱۴) مہاتما نارائن سوامی کی جے ہو (۱۵) کنور چاند کرن شاردا کی جے ہو (۱۶) لالہ خوشحال چند کی جے ہو (۱۷) پنڈت دھریندر شاستری کی جے ہو۔

(۴) اس سمیہ ستیاگرہ کے نمن شوری ستھاپت ہیں:۔

(۱) شولاپور (۲) بارشی (۳) احمد نگر (بمبئی)۔ (۴) پُسد (سی۔پی) (۵) بیج واڑا (مدراس)۔

پرتیک سماج اتھوا ستیاگرہی جتھے کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے استھان سے چلنے کے پوَرو آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور سے پوچھ لیں۔ کہ انہیں کس شوری میں پہنچنا چاہیئے۔ اور کس مارگ سے؟

سادھارنتا پنجاب یو۔پی اور راجستھان اور بہار کے لئے سب سے نکٹ پُسد کی شوری ہے۔ پرنتو پنجاب اور یو۔پی کے جتھے شولاپور میں بھی منگانے اوشیک ہیں۔ مدراس آسام اور بنگال کے لئے بیج واڑا کا شوری نکٹ تم ہے۔

جو جتھے بمبئی کے راستہ آنا چاہیں۔ انہیں بمبئی تک کا ہی ٹکٹ خریدنا چاہیئے۔ اور آریہ سماج گرگاؤں بمبئی کو اپنے پہنچنے کے پوَرو سوچنا دینی چاہیئے۔ اور اپنے بمبئی پہنچنے کی سوچنا آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو دینی چاہیئے۔ شولاپور سے پرستھان کی آگیا آنے تک بمبئی سماج میں ٹھیرنا چاہیئے۔

پنجاب، یو۔پی، بہار، اور راجستھان سے سیدھے شولاپور کو آنے والے جتھوں کو منماڑ سے گاڑی بدلنی چاہیئے۔

شوری سے گرفتاری کی یاترا کے نیم

(۱) جتھے دار جو بھی آگیا دے۔ اُس کا پالن کرنا اوشیک ہوگا۔

(۲) اپنے جتھے کے ستیاگرہیوں کے اتیرکت انیہ کسی بھی ویکتی سے اپنے جتھیدار کی آگیا کے بنا بات نہیں کرنی چاہیئے۔

(۳) ایک استھان سے دوسرے استھان تک جاتے ہوئے سدا جتھے دار کی آگیا انوسار ایک ایک اتھوا دو دو کی پنکتیوں میں کھڑا رہنا چاہیئے۔

(۴) جب جتھے دار جے گھوش لگانے اتھوا گیت گانے کی آگیا دے۔ تب جے گھوش لگانے اتھوا گیت گانے چاہئیں۔

(۵) کسی بھی پرکار کا ساہتیہ ٹرنک اتھوا پتر آدی ساتھ نہیں لے جانا چاہیئے۔ ایک آدمی کے پاس ایک اتھوا دو پستکیں ہونی چاہئیں۔ اس سے ادھک نہیں۔

پولیس سے بھینٹ

گاڑی میں اتھوا گاڑی سے سٹیشن پر اُترنے پر جب پولیس کے پوچھنے پر کہ آپ کس لئے آئے ہیں۔ تو اُتر دیا جائے کہ ہم دھرم پرچار کرنے آئے ہیں۔ اس پر یدی پولیس گرفتار کرے۔ تو ٹھیک اور یدی نہ کرے۔ تو چپکے سے شہر میں چلے جائیں۔

یدی شہر میں سماج مندر ہو۔ تو وہیں ہوں یکیہ کریں۔ اور سمبھو ہو تو جلوس نکالا جائے۔ جے گھوش لگائے جائیں۔ اور گیت گائے جائیں۔ پولیس دوارا پکڑے جانے پر تتھا حوالات میں لے جانے ... دوارا پرچار کیا جائے۔

عدالت میں

عدالت میں پیش کئے جانے ... پہنا دیں۔ پشچات کوئی بھی ... تو اس کا اُتر دیا جائے۔ کہ ... کی آشا نہیں ہے۔ اتہ میں بیان نہیں ... چاہتا۔ ڈکٹیٹر اپنی اِچھا انوسار ... سکتے ہیں۔ قید آدمی کی سزا سنائی ... جے گھوش لگائے جائیں۔

جیل میں

(۱) جیل میں جانے پر جیل کے نیموں کا ... پالن کرنے کا یتن کرنا چاہیئے۔ دھارمک ... پر کوئی بادھا سویکار نہیں کرنی چاہیئے۔

(۲) قید ہونے پر ایک سپتاہ میں ... ایک اتھوا دو پتر لکھنے کا ادھیکار ... ہے۔ پرتیک ستیاگرہی کو چاہیئے کہ ... سے کارڈ منگا کر ستیاگرہ سمتی شولاپور کو ... دیں۔ کہ اُسے کتنی قید ہوئی ہے؟ اور ... جیل میں رکھا گیا ہے؟ یدی ایک جیل ... بدل کر دوسرے جیل میں بھیجا جائے۔ ... جیل والوں سے کارڈ منگا کر ستیاگرہ ... اپنی تبدیلی کی سوچنا دینی چاہیئے۔

(۳) جیل والوں اتھوا پولیس والوں کے ... پرکار کے بہکانے میں نہیں آنا چاہیئے ... وہ کسی کاغذ پر ہستاکھشر کروانا چاہیں ... اُتر دیں۔ کہ میں نیتاؤں سے صلاح ... لیا نہیں کر سکتا۔

یدی جیل اتھوا پولیس والے ستیاگرہی ... کو اپنے ساتھی ستیاگرہیوں اتھوا نیتاؤں ... وشے میں کوئی بات کہیں۔ تو اُس پر دھیان نہ دیں۔

مشترت ستیاگرہی کو کوئی بات اتھوا ... کریا ایسی نہیں کرنی چاہیئے ... جس سے کسی کو چڑانے کا اوسر پراپت ہو۔

اطلاع جن بھائیوں کا چندہ ماہ ... میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی ... میں اطلاعی چِٹ بھیجی جا چکی ہیں۔ ان کو ... کہ اپنا چندہ مقررہ تاریخ تک بذریعہ ... آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ وی۔پی ارسال ... خدمت ہوں گے۔ اور جو بھائی ... تاریخ کے بعد چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیں ... بھائی کسی وجہ سے آئندہ کے لئے سلسلہ خریداری جاری نہ رکھنا چاہیں۔ وہ بھی وہ اطلاع ... کر مشکور فرما دیں۔

(مینیجر)

سردار جسونت سنگھ ورسا ٹوہانوی کی ایک نہایت دلچسپ اور تازہ تصنیف

سنگیت رشی دیانند

آریہ پبلک کی ایک عرصہ سے یہ زبردست خواہش تھی۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کو ایسے طرز پر کویتا کے اندر لکھا جائے۔ جس سے جہاں سادھارن ریتی سے پڑھنے کے کام آ سکے۔ وہاں رشی جیون کو بطور کتھا کے بھی لوگوں کو سنایا جا سکے۔ چنانچہ نہایت ہرش کے ساتھ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائی جاتی ہے۔ کہ جس کتاب کے لئے آریہ پبلک ایک عرصہ سے چشم براہ تھی۔ وہ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ مہرشی کے جیون کو اس خوبی سے حوالۂ قلم کیا گیا ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھ کر ایک کٹر سے کٹر مخالف بھی ان کا معترف اور مدّاح بن جاتا ہے۔ رشی جیون کی کتھا کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کتاب آپ کو نہ مل سکے گی۔ طرزِ تحریر مضمون کی بندش۔ اور عبارت آرائی کی ضمانت کے لئے محض مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ جن کے زورِ قلم نے مخالفوں تک سے خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہاف ٹون بلاک کی ۹ عدد تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا دئے ہیں۔ ملاحظہ اور مطالعہ کیجئے۔ ہماری صداقت اور مصنف کی لیاقت کا خود بخود اندازہ ہو جائے گا۔ کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت اردو بارہ آنے (۱۲؍) ہندی ایک روپیہ (عہ؍) بڑھیا سنہری جلد سمیت چار آنے زائد ہوں گے۔ محصول ۵؍ علاوہ۔

رشی درشن

یہ کتاب مہاشہ نوبہار سنگھ صابر کی تصنیف ہے۔ جس میں مہرشی کے جیون کے مشہور مشہور واقعات کو نظم میں لکھا گیا ہے۔ جو نہایت دلچسپ و مؤثر ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی اولاد رشی کے گرو (مہاتما) کو سمجھے۔ اور اس کا گن گان کر کے اپنے آپ کو اُچیہ بنا وے۔ تو یہ کتاب اُن کے ہاتھ میں دیجئے۔ جیبی سائز کی نہایت خوبصورت جلد قیمت صرف تین (۳؍) آنے۔

ملنے کا پتہ گپتا اینڈ کمپنی نمبر ۱۲ مقام ٹوہانہ (ایس۔پی۔ ریلوے)

اس بھارتی سنسکار کے اوسر پر سمّلت
ہونے کے لئے نمنترت کر کے گوروکل کے
ادھیکاریوں نے مجھ پر جو انوگرہ کیا ہے۔ اس
کے لئے میں اُن کا رِنی ہوں۔ ان کی اس
کرپا سے میری ایک بہت دنوں کی اِچھا
پوری ہو گئی +

آریہ سماج نے اس دیش میں اپنی جو کرتیاں
... ہیں ان میں گوروکل بھی ہے۔ ان
... کی مکت کنٹھ سے پرشنسا آریہ سماج
... ہوئے بنا بھی کی جا سکتی ہے۔ میں
... سناتن دھرم اولمبی ہوں۔ پرنتو میرے
... پیسروں اچھے پڑھے لکھے ویکتی ملیں گے۔
... آریہ سماج اور اُس سے
... رکھنے والے مہان ویکتیوں کا بہت
... پڑا ہے۔ ایک بہت بڑی سنکھیا
... لوگوں کی ہے۔ جو پرنیکش روپ
... پرچارت ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کے
... سدھانت ہیں ان کو کوئی مانے یا نہ
... پرنتو یہ تو ایک دھرو ستیہ ہے۔ کہ
... کے ادھیاتمک اور رسانسک جگت
... پر آریہ سماج کا گہرا پربھاؤ پڑا
... پرنیک شکھشت ہندو کے انتہ
... اس وادا ورن کی چھاپ ہے۔ سکل جن
... سدھاروں کے لئے آریہ سماج پر
... ہوتے تھے۔ آج انہیں پر ایہمت
... ہندو جنتا نے اپنا لیا ہے۔ یہی کارن ہے۔
... اب وہ پہلے سا ورودھ نہیں رہ گیا۔
... سناتن دھرم اولمبی اور آریہ سماجی ایک
... کے پرمانیہ میں وشواس رکھتے
... ایک ہی آچار شاستر کے ماننے والے
... ایک ہی سنسکرتی پر دونوں کو گرب
... اپاسنا اور وارشنک سدھانتوں
... وستو نہیں۔ جس کے لئے
... یدھ ٹھانا جائے۔ جو لوگ جگت
... کر کے کہتے ہیں۔
... مدد ... آپس میں ہی لڑیں۔ اس سے بڑھ کر مورکھتا
... اور کیا ہوگی؟ یہ ہرش کی بات ہے۔
... ہم اس مورکھتا کا انت کرنے کر سکے ہیں +
... نہیں۔ آریہ سماج کے کھشیتر میں
... کرنے والوں میں کچھ ایسے ویکتی ہو گئے
... کی سمرتی میں ان لوگوں کے سر بھی جھکتے
... جہاں کے وچاروں سے کدا پی سہمت
... تیاگ۔ سہشنتا۔
... انوراگ کی جب تک
... ہوگی۔ تب تک لالہ لاجپت
... شردھانند۔ اور مہاتما ہنس راج
... کا نام آدر کے ساتھ لیا جائیگا +

گوروکل کانگڑی کے اُتسو پر دیکشانت بھاشن

(جو یو۔پی گورنمنٹ کے وزیر تعلیم بابو سمپورنانند جی نے دیا)

جیسا کہ میں نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا۔ کہ آریہ سماج کی کرتیوں میں ہی گوروکل ہے۔ آج اس پرکار کی کئی اور سنستھائیں کام کر رہی ہیں۔ پرنتو جہاں تک میں جانتا ہوں۔ یہ سنستھا اس پرکار کے ودّیا پیٹھوں میں پہلی ہے۔ سبھی لوگ اس پریوگ کو اتی اُتسکتا کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ ہمارا دیش اور وشیشتیا ہمارا پرانت پراچین کال سے ودّیا کا پرمی رہا ہے۔ اب بھی ہمارے یہاں ایسے ودّیا لیندر ہیں۔ جن کی برابری یورپ کے یونیورسٹی ٹاؤن بھی نہیں کر سکتے۔ اُداہرن کے لئے میں آپ کو اس نگر کی سمرتی دلاتا ہوں۔ جہاں کے سادھارن ناگرک ہونے کا مجھے گورو پراپت ہے۔ میرا سنکیت کاشی کی اور ہے۔ آج بھی وہاں بھارت کی پرانی پٹھن پاٹھن کی جھلک دیکھ پڑتی ہے۔ کئی سہسر ودیارتھی آج بھی کئی دیشوں کی اُچیہ تم شکھشا پا رہے ہیں۔ اور وہ وِدوان جن اُن کو پریم سے پڑھا رہے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ اُن کو پاٹھ شالاؤں سے ویتن ملتے ہیں۔ ورن اس لئے کہ جس ودّیا کا انہوں نے اپنے چھاترکال میں اپنے گوروؤں سے آواہن کیا تھا۔ اُس کا پردان کرنا وہ اپنا پنیہ کرتویہ سمجھتے ہیں۔ پرنتو راج آشریہ نہ ہونے سے ان پراچین نگروں میں ویوستھا کی کمی آ گئی ہے۔ اور ان کے جیون پرواہ میں شتھلتا آتی جا رہی ہے +

آپ نے گوروکل کے دوارا ایک نیا پریوگ کیا ہے۔ ورتمان کال میں ورتمان کال کی ویوستھا سے پراچین آدرشوں کو سامنے رکھ کر ایک وشو ودیالیہ چلا رہے ہیں۔ آج کل پاشچاتیہ ڈھنگ کے وشو ودیالیہ ہونے چاہئیں۔ جیسی کہ بنارس ہندو یونیورسٹی ہے یا پرانے ڈھنگ کے گوروکل۔ یہ ایک وواد اسپد پرشن ہے۔ اس لئے وہ سب لوگ جو اس دیش کی شکھشا میں اچھی رُچی رکھتے ہیں۔ آپ کے اس پریوگ کو جس کے دوارا آپ نے پراچی اور پرتیچی درشن اور وگیان کے سمنوے کرنے کا پرتن کیا ہے۔ اُتسکتا سے دیکھتے ہیں۔ اس پریوگ میں کئی وشیشتائیں ہیں۔ آپ نے کیول سادھارن لپیوں سے ویدک ہندی کے مادھیم سے اُونچی شکھشا دینے کا آیوجن نہیں کیا ہے۔ وشیش بات یہ ہے۔ کہ آپ اپنے اسنے واسیوں کی ویش بھوشا اور ان کی دن چریا بھی بہت یہ ہی رکھتے ہیں۔ جو پراچین کال میں تھی۔ یہ وچارنیہ وشے ہے۔ سادھارنتا برہمچریہ آشرم گرہستھ آشرم کا پرویش دوار ہوتا ہے۔ برہمچاری اُس جیون کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتا ہے۔ جو اُسے آگے چل کر بتانا ہے۔ بہایہ اس کی ویش بھوشا، اس کی دن چریا۔ اس کو جس سماج میں رہنا اور کام کرنا ہے۔ اُس کے انوروپ ہوتی ہے۔ پراچین کال کا برہمچاری گوروکل میں بہایہ ہاں پر گرہستھ آشرمیوں کے بیچ میں رہتا تھا۔ اور اُس کا رہن سہن اُسی ڈھنگ کا تھا۔ جیسا کہ تت کالین سماج میں بعد رکلوں میں پرچلت تھا۔ آج وہ اوستھا نہیں ہے۔ گوروکل کے باہر اور بھیتر کے رہن سہن میں بہت بڑا انتر ہے۔ میں سویم کوئی سمتی نہیں دیتا۔ پرنتو یہ وچارنیہ ہے۔ کہ یہ انتر کہاں تک ٹھیک ہے۔ جہاں یہ انتر ہوتا ہے۔ وہاں دونوں سے ایک بات کا ڈر رہتا ہے۔ ان لوگوں میں جو وشِشٹ پرستھتی میں رکھے جاتے ہیں۔ یا تو وہ منوورتی اُتپن ہو جاتی ہے۔ جسے نمن بھاؤ (Inferiority Complex) یا وہ دوسری پرورتی جسے شریشٹھیہ بھاؤ (Superiority Complex) کہہ سکتے ہیں۔ دونوں ہی ہانی کارک ہیں۔ پہلی اوستھا میں یہ بھرم ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ مجھے وچتر، چھوٹا، اسبھیہ آدمی سمجھتے ہیں۔ اس کے پرینام سوروپ ایک وچتر سی سنرکتا، چھوٹی چھوٹی سی بات پر اپنے اپمان کا بوجھ سادھارن آلوچنا کو اُلوچیت آکشیپ سمجھنے کی کنٹھو پڑھ جاتی ہے۔ دوسری اوستھا میں اپنے کو بڑا، اوروں سے اُونچا سمجھنے کا سربھاؤ پڑ جاتا ہے۔ منش کی پرکرتی ایسی ہے۔ کہ اُسے سماج میں رہنا اچھا لگتا ہے۔ اور سماج میں رہنے کے لئے سمانتا اوشیک ہے۔ وِلکشنتا۔ اسمانتا۔ وشمتا کھلتی ہے۔ اپنے ہی چت کو چبھتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے کوئی نہ کوئی کارن ڈھونڈا جاتا ہے۔ تب جا کر شانتی ہوتی ہے۔ مورکھوں سے وِلکھشن رہنے میں ہی میرے جیسے لوگوں کی شردھا ہے۔ یا لوگ مجھ کو چھوٹا سمجھتے ہیں۔ میں ان کو دکھلا دوں گا۔ کہ میں ان سے چھوٹا نہیں ہوں۔ یہ دونو بھاؤ سماج میں مل جل کر رہنے میں بادھک ہوتے ہیں۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ اس بات پر دھیان رکھتے ہوں گے +

شکھشا پدھتی اور شکھشن وشے کے سمبندھ میں میں کچھ وشیش نہیں کہہ سکتا۔ آج کل کئی پرکار کے وچاروں میں سنگھرش چل رہا ہے۔ کیول وگیان کی شکھشا دینا دشیشکر ہے۔ یا وگیان کے ساتھ ساتھ ساہتیہ اور کلا وید کا بھی ادھین ہونا چاہیئے؟ پرتیک ودیارتھی کو سبھی مکھیہ وشیوں میں کچھ پرویشتی کرانے کا پرتن کرنا چاہیئے یا نہیں؟ بھنے وشیوں کا وشیش ادھین کس اوستھا میں ہونا چاہیئے؟ درشن کے ادھین کی کوئی اُپیوگیتا ہے یا نہیں؟ یہ سب اُن پرشنوں میں سے ہیں۔ جن پر سروتر وچار ہو رہا ہے۔ کسی بھی شکھشن سنستھا کی شکتی اسیمت نہیں ہے۔ پرتیک ودیالیہ اور وشو ودیالیہ کو یہ سوچنا ہی پڑتا ہے۔ کہ ہم کس کو پڑھائیں۔ کیا پڑھائیں۔ کب پڑھائیں۔ کیسے پڑھائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ بھی ان پرشنوں پر وچار کرتے ہوں گے۔ آج ہمارے دیش میں کئی نئے پریوگوں کی اور دھیان گیا ہے۔ اُداہرن کے لئے واردھا پدھتی کو لیجئے۔ ہم اپنے پرانت میں بھی اس پرشن پر وچار کر رہے ہیں۔ اگلے ورش ارنفات جولائی میں ہم اس اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ یہ پریوگ پرارمبھک شکھشا کے کھشیتر میں ہوگا۔ پرنتو اس کا پربھاؤ اُچیہ شکھشا پر بھی پڑے گا +

اس سمبندھ میں میں ایک بات کی اور سنکیت کر دینا اُنوچت نہیں سمجھتا۔ یہ مانگ کی جا رہی ہے۔ کہ ہم گوروکل کی اُپادھیوں کو سویکار کریں۔ سنیکت پرانت کے سامنے یہ پرشن ہے۔ اور ہمارا انرنہ شیگھر ہی پرگٹ ہوگا +

ایک بہت بڑا پرشن آج شکھشا سنستھاؤں کے سامنے ہے۔ اور پرتیک ایسے ویکتی کو جو شکھشا کے وکاس کے ہیتو کو سمجھتا ہے اس اور دھیان دینا ہوگا۔ وہ پرشن یہ ہے۔ کہ شکھشا کے اُوپر سماج نیتیک نینترن کہاں تک ہو؟ یا دیوہارک روپ میں شکھشا پر سرکار کا کہاں تک نینترن رہنا چاہیئے؟

(باقی آئندہ)

بنگال کا ایک سچا واقعہ

جہیز کی قربانگاہ پر!

(لیکھکہ: شریمتی روپ کماری وشارد)

دونو بھاوک تھے۔ اور بنگال کے نواسی۔ اُس کی عمر چودہ[14] تھی۔ اور اُس کی اٹھارہ[18]۔ وہ بی۔ اے کا ودیارتھی تھا۔ اور وہ انٹرنس کی چھاترا۔ دونو کے گھر ایک ہی محلے میں تھے۔ دونو ایکدوسرے کو جانتے پہچانتے تھے۔ کنتو بات چیت کبھی نہ ہوتی۔ اچانک وہ ایک دن اس کے گھر آیا۔

"بینا۔ سوامی جی ہیں؟"

ہاں۔ بیٹھئے وہ سندھیا پاسنا کر رہے ہیں"۔

وہ بیٹھ گیا۔ وہ اپنی پُستکوں میں اُلجھ گئی۔

موہن بابو۔ آپ مجھے ارتھمیٹک کا ایک سوال بتلا دیں گے"۔

"لاؤ"۔

سوال سلجھ گیا۔ بینا کی کِتناگر بدھی کا وہ قائل بن گیا۔ اور موہن کی پرتبھا سے وہ ہوگئی کچھ پربھاوت۔ دونو کا آنا جانا، ملنا ملانا کچھ بڑھ گیا۔

(۲)

"بینا!"

"جی ٹھہرئیے۔ آئی"۔

"سوامی جی کا کچھ پتہ ہے؟"

بینا سر کے بکھرے بالوں کو سنبھالتی ہوئی دوڑی۔ وہ آنکھوں میں ونیہ درشنتا کی اکانکشا لئے کھڑا رہا۔ دونو آمنے سامنے ہوئے۔ اس کے ہونٹوں پر ہنسی چمکی۔ اور اس کے ادھروں پر ناچی مسکان۔ وہ چُپ تھا۔ اور یہ ستبدھ

"سوامی جی کب آ رہے ہیں؟"

"پرسوں" شرم سے کپول لال ہوگئے۔ وہ چلا۔ وہ کھڑی رہی ۔ ۔ ۔ کچھ کھو گیا ہے۔ وہ گھر کے کام میں لگ گئی۔ منٹ نہیں آدھا گھنٹہ بیت گیا۔ پرنتو کمرے میں جھاڑو لگانے کا کاریہ سماپت نہ ہوا۔ شریر اور آنکھوں کے آگے کمرے کی چیزیں اور دھول تھی۔ کنتو ہردہ کی آنکھوں کے سامنے سے موہن کی مورتی الگ ہی نہ ہوتی۔ وہ پستکوں کے پنّوں میں۔ کاپی کے کور پر بینا کا نام لکھتا۔ اور مٹا یا کرتا۔ کئی بار سکھی سہیلیوں کے سامنے اس کے لئے اسے آنکھیں بھی۔ نیچی کرنی پڑیں۔ دونو ہی اس پریم درشٹی کا انوبھو کرتے۔ پرنتو پھر بھی رہسیہ سے اَن دگت ہی رہتے۔

وہ یُون کی آواز تھی دبتی کیسے؟ پریمیوں کی پُکار کتنی چُپ ہوتی کیسے؟ قدرت کا لفافہ تھا پھٹتا کیوں کر؟ ما نو یہ پرمیشوروں کی اکانکشا تھی، مٹا سکتا کون؟

(۳)

وہ بی۔ اے بن گیا۔ پرسمان کے ساتھ انٹرنس پاس ہوئی۔ اس نے گان اور واد یہ کلا میں نپُنتا پراپت کر سُوَرن پدک حاصل کئے۔ بینا ٹلیے خریدنے لگی۔ اس نے پردرشنی میں سلائی کے اُپ لکش میں پہلی نو شک پایا۔ اس نے بازار سے رومال خریدنا بند کر دیا۔ سماج میں اس کے چرتر کی دھاک تھی۔ وہ بھی سرلتا، سادگی اور بھولے پن کے لئے مشہور تھا۔ دونو کا پریچہ بڑھا۔ اور پریم کی سیما تک پہنچ گیا۔ سمہ چرچہ کی کامنا بڑھی۔ انھی بھاوکوں نے بھی یادھانہ ڈالی۔ دونو ایک ہی سماج اور کل کے پریا ہوتی تھے۔ آنا جانا بڑھا۔ اور ماں باپ پرسپر شادی کی گُپ چُپ منترنا کرنے لگے۔

(۴)

"بینا۔ کل کلکتے جا رہا ہوں"۔

"کب لوٹو گے؟"

"بیس[20] دن میں"۔

"وہاں جا کر مجھے تو نہ بھولو گے؟"

"مرتیو کی بھانتی رکت میں جو مل چکی ہو، سانسوں کے ساتھ شریر میں جس کا سنچار ہو گیا ہو۔ نس نس اور روم روم میں جو سما چکی ہو۔ اُس کا بھولنا تو موت ہے بینا"۔

بینا نے آشا، وشواس، آکلتا، یاچنا، اور نہ جانے کن رہسیہ مئی آنکھوں سے ایک بار اُس کی اور دیکھا۔

"بولو۔ وہاں سے تمہارے لئے کیا لاؤں بینا؟"

"کچھ نہیں"۔

"کیوں؟"

"تمہارے اتیرکت مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیئے"۔

"پھر بھی؟"

"میرے دیوتا۔ میں تم سے کیول تم ہی کو مانگتی ہوں"۔

ہندو ناریاں سچ مچ پریمی کو پرماتما سے ادھک پیار کرتی ہیں۔

(۵)

"آج اتنے اُداس کیوں ہو؟"

"غضب ہو گیا"۔

"آخر بات کیا ہے؟"

"موہن کے پتا نے بینا کے ساتھ اُس کی شادی کرنے سے انکار کر دیا"۔

یہ ودھاتا کم کرنی یہ وموڑھ بن گئی۔ مانو سانپ سونگھ گیا ہو۔ اس کے پیروں سے پرتھوی کھسکتی سی معلوم ہونے لگی۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا ——

"میری بینا" کہہ کر وہ ماتھا پکڑ کر بیٹھ گئی۔ پتی نے آشواسن دیتے ہوئے کہا —— اتنا پریشان ہونے کی بات کیا ہے؟ بنگال میں یوگیہ ور ملے گا ہی نہیں؟"

"باپ ہو کر بھی تم بیٹی کو نہیں پہچانتے۔ وہ ورشوا دواہ کا ابھی سے ورودھ کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے ——

"بکھشنؔ، ایک بار پنت ہوتے ہیں۔ کنیا ایک بار دی جاتی ہے۔ ناری ہردہ کا دان بھی ایک بار ہی کرتی ہے"۔

"پھر ......؟"

"اُس کے پتا کیوں ایسا کرتے ہیں؟"

اس لئے کہ دنیش بابو موہن کو پانچ ہزار روپے جہیز میں دینے کے لئے کہہ رہے ہیں"۔

"موہن کیا کہتا ہے؟"

اس معاملے میں اس کی کون سنتا ہے؟ پھر ستیہ کی آنچ میں کھرے رہنا۔ ماں باپ کے ورودھ پر ڈٹے رہنا۔ ان ادھونک گریجویٹوں کے بس کی بات کہاں؟ ایک بار پانی کی تہہ تک پہنچتے میں ہی ان کی سانس پھول جاتی ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ ان میں سچائی کے مقابلہ کی تاب کہاں؟

لوگوں نے موہن کے پتا کو بہت سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن کسی کی ایک نہ چلی۔ چاندی کی کھنکھناہٹ نے بھوتکتا کا گلا گھونٹ دیا۔ پرلوبھنوں میں بھٹکتا ہوا ہردہ گیان کی چھان بین نہیں کر پاتا۔

(۶)

۴۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء

پرلاکال پتروں میں پرکاشت ہوا ——

"جہیز کی ویدی پر دوسرا بلیدان" —— "ویرا بلا بینا پانی نے گت راتری کو کوٹھڑی میں بند ہو کر شریر پر مٹی کا تیل چھڑک کر اپنے کو زندہ جلا دیا۔ جس یووک کے پراس سورگ گتا نے اپنے پکیت پُشپانجلی چڑھائی تھی۔ اس نے ماتا پتا کی آگیا کا گھنٹنک دبائے۔ اور جہیز کی بڑی رقم کے لوبھ میں اُسے ٹھکرا دیا۔ اُس مہَت آتما کی لاش کے پاس دو پتر ملے ہیں۔ ایک ماں باپ کو لکھا گیا ہے۔ جس میں انہیں سانتونا دینے کا پریتن کیا گیا ہے۔ دوسرا پتر پُورے تیس ترشنا کا ہے۔ اُسی کائر یووک کے نام جس کی کچھ پنکتیاں اوی کل روپ میں یہاں پرکاشت کی جاتی ہیں:۔

"پران پیارے!

ہمارا تمہارا پریم انگریزی کورٹ شپ کا پریم نہیں تھا۔ وہ پریم پوتر اور الوکک تھا۔ اُسے کچار نتیہ کنیائیں ہی جانتی ہیں ......

تمہیں ہردہ دے کر اب دوسرے کے ساتھ وواہ کرنا میرے لئے ایک دم اسمبھو تھا۔ تم نے جو کیا وہ ٹھیک کیا۔ اُس کے لئے میں تمہیں دوشی نہیں ٹھہراتی۔ میں تو اس لئے مر رہی ہوں۔ کہ دوسرے جنم میں تمہیں ہی پراپت کر دوں"۔

یہ ویرا بالا بنگال کے سُپر سدھ رئیس کرتی سوامی کمار انند جی کی بھانجی تھی"۔

(۷)

بینا کے گھر کے سامنے ایک مندر تھا۔ اس میں بیٹھی ہوئی ایک پُجارن نے بینا کے اس کرتیہ کو دیکھ لیا۔ اور چلا تا آرنبھ کیا۔ کچھ ہی کشن میں جنتا کی ایک اپار بھیڑ وہاں ٹوٹ پڑی۔ اس سمیہ بینا کافی جھلس چکی تھی۔ کسی طرح اس کے شریر کی آگ بجھائی گئی۔ اور اُٹھا کر ہسپتال لائی گئی۔ کنتو جو ہونا تھا وہی ہوا۔ بینا کے ماتا پتا بینا کو بچا نہ پائے۔ اور اُس دن دوس کے اوسان کے ساتھ ساتھ بے چاری کے امولیہ جیون کا بھی اوسان ہو گیا۔ کروڑ ہندو سماج کی ناش کاری دہیز پرتھا دوارا یہ کیول ایک بینا کے جیون ندھن کا ردھانچکاری اتہاس ہے۔ لیکن ایسی ایسی نہ جانے کتنی دیویاں آئے دن اس کُوپرتھا کی بھینٹ چڑھتی رہتی ہیں۔ جس کا کوئی حساب نہیں۔

یہ فروری ۱۹۱۴ء کی ایک سچی گھٹنا ہے۔

"پرکاش" آریہ سماج کا ایک ۳۵ سالہ پرانا پرچارک ہے۔ اس کے گراہک بنا کر اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔

ہندی میں فارسی اور عربی کے جتنے شبدوں
کو ہندی ہو سکیگا۔ اتنی ہی وہ وہاپک اور
راشٹر بھاشا ہو سکے گی۔ یہی نیتی ہمارے کانگریس
کے نیتاؤں کی ہے۔ اسی نیتی کو کاریہ روپ
میں لانے کی چیشٹا وہ کر رہے ہیں۔ ہمارے
دیش کے گورو دیش پوجیہ راجیندر بابو نے
بھی ہندی ساہتیہ سمیلن کے سبھاپتی کے
پد سے یہی بات کہی تھی۔ اندور میں مہاتما جی
اس سے بھی آگے بڑھ گئے تھے۔ انہوں نے
ہندی اور اُردو کو ایک ہی بھاشا مان لیا تھا۔
اور یہ صلاح دی تھی۔ کہ ہندی کو راشٹر بھاشا
بنانے کے لئے اُسے اُردو سے الگ نہیں
کرنا چاہیئے۔ مدراس میں بھی یہی باتیں ہوئیں
اور یہی راگ الاپا گیا تھا۔ آج کانگریس کے پلیٹ
فارم سے راشٹریہ رنگ منچ سے یہی پرچار
ہو رہا ہے۔ کچھ کال تک تو ہم یہ سمجھ ہی نہیں
سکتے تھے۔ کہ کانگریس کیا کر رہی ہے۔ اور کیا
کرنے جا رہی ہے۔ اس کا کارن یہ نہیں تھا۔
کہ ہندی ساہتیہ سیویوں کو ان کی نیتی سمجھنے
کے لئے مستشک نہیں تھا۔ یوں تو اندور
میں ہی تھا اس کے بعد شری لکھشمی دھر
واجپیہ۔ شری نرالا اور شری گوپال جی آدی کا
یہ دیکھ کر ہی لوگوں نے انومان لگا لیا تھا۔
کہ ہندی ساہتیہ سیویوں سے کانگریس کی یہ
نیتی چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آج تو ان کی نیتی کا
پورا پرکاش ہو ہی گیا ہے۔ کسی بھی سہردیہ سے
وہ بات چھپی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ گاندھی جی
اور راجیندر بابو کے کیمپ تھا۔ ورنتھا گنڈھی
جی بھی کہتے ہیں کہ راشٹر بھاشا کے سنہری
جال میں پھنسا کر ہندی کا روپ بگاڑنے کا پرینتن
ہو رہا ہے۔ سمان بھاشا اور ہندوستانی کے
نام پر اس میں اُردو کے شبدوں کو دھڑتے
کے ساتھ سما دیشی کر ہندی کی ہتیا کی جا رہی
ہے۔

معلوم نہیں ہمارے نیتاؤں کے دماغ میں
یہ کیسی دھارنا سما گئی ہے۔ کہ وہ سمجھنے لگے ہیں۔
کہ ہندی اور اُردو دونو ایک ہی ہیں۔ ہم اپنے
نیتاؤں کا آدر کرتے ہیں۔ ہمارے ہردے میں ان
کے لئے آدر کا استھان ہے۔ اتنا سب ہونے
پر بھی ہم اُن کی اس نیتی سے کدا پی سہمت
نہیں ہیں۔ مجھے آشا ہے۔ کہ جن بہت تھوڑی
لوگوں کی اس نیتی کے ساتھ سہمت نہیں ہوا ہے۔ وہ بھی کانگریس
کے اس نیتی کے ساتھ سہمت نہیں ہونگے۔
ہندی اور اُردو دونو جدا جدا بھاشائیں
ہیں۔ دونوں کا آدھار بھی بھنّ ہے۔ ایک کا
آدھار سنسکرتی سنسکرت ہے۔ اور دوسرے کا اسلامی
سنسکرتی۔ ساہتیہ آبٹ مَن گریرسن نے
بھی ہندی اور ناگری پرچارنی سبھا،

کانگریس کی ورتمان نیتی اور ہندی

(از شری اوما شنکر جی)

شیر شنک لیکھ میں لکھا ہے۔ کہ:-

"بھاشا کی بھاونا کا وچار چھوڑ کر بھی اتنا تو ماننا ہی پڑے گا۔ کہ بازار و بھاشا کی اوستھا چاہے جو ہو۔ لیکن شکھشت ویکتیوں کے لئے ہندی اور اُردو دونو پرتھک پرتھک بھاشائیں ہیں۔ ات ایو ناگری لپی میں مدت اُردو شبدوں سے بھری بھاشا ہندی کی جگہ نہ پڑھائی جائے۔ ان دونو بھاشاؤں کی شکھشا کا پرتھک پربندھ کرنا وانچھنیہ ہے"۔

ہندی کو پرودھ بھاشا بنانے کے لئے عربی اور فارسی کے شبدوں کا جان بوجھ کر سماویش کرنے کی جو پرورتی ہے۔ وہ بہت ہی خطرناک ہے۔ ان کی پرورتی کے ورنن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرنتو ہندوستانی کا مسئلہ لے کر ہندی کی سمسیا آج بہت ہی جٹل ہو گئی ہے اس لئے اس پر آج وچار کرنا اوشیک ہو گیا ہے۔ راشٹر بھاشا کو بھی وہ جاتی گت وستو مان لیتے ہیں۔ اور اُسے بھی وہ راج نیتک ادھیکاروں کے بٹوارے کے ساتھ ہی ساتھ بھاشا کا بھی سامپردائک ڈھنگ سے بٹوارا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ہمارے نیتاؤں میں پرتھ دویہار ہو رہا ہے۔ دو حنتو پورن پتر دیوہار ہو چکے ہیں۔ ایک ہمارے بھوت پوُرو راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو تتھا ڈاکٹر سید محمود صاحب میں۔ دوسرا ادھیات اُردو ساہتیہ سیوی ڈاکٹر اشرف اور سنیکت پرانت کے سونام دھنیہ نیتی شری پرشوتم داس ٹنڈن میں۔ سبھی لوگ اُردو کے ۳۳ فیصدی شبد راشٹر بھاشا کے انترگت دینے کو تیار ہیں۔ پرنتو آدھے حق کے چاہنے والے مسلمان خوش نہیں ہیں۔ وہ پچاس فیصدی شبد چاہتے ہیں۔ مسٹر جناح تو اس سے بھی ادھک کی مانگ کرتے ہیں۔ مولانا آزاد صاحب نے تو یہاں تک مسٹر جناح کو آشواسن دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اُردو کا دوسرا نام ہی ہندوستانی ہے۔ اس میں کم از کم ستّر فیصدی اُردو ہے۔ بات بھی ابھی ہی دیکھی جاتی ہے۔ کانگریس آفس سے اُردو میں جیسی لوٹسیں نکلتی ہیں۔ وہ مہاتما آزاد صاحب کی ہی ہندوستانی میں نکلتی ہیں۔ پنجاب کی راجدھانی لاہور میں پنجاب کے پردھان منتری سر سکندر حیات خان

نے "اُردو وس" کے اوسر پر یہ بھی کہا ہے کہ "اُردو راشٹر بھاشا ہے۔ کانگریس کو چاہیئے۔ کہ اُسے راشٹر بھاشا مان لے"۔

سر سکندر ایک پرانت کے پردھان منتری ہی نہیں ہیں۔ وہ سامپردائک سنستھا مسلم لیگ کے پرمکھ سدسیہ بھی ہیں۔ اور مسٹر جناح کے داہنے ہاتھ ہیں۔ میرا پورن وشواس ہے۔ کہ مسٹر جناح یہی مانگیں پیش کریں گے۔ اور ہندو مسلم ایکتا کرانے والی آشا وادنی کانگریس اُسے مان بھی لے گی۔

کانگریس کوئی سامپردائک سنستھا نہیں ہے۔ وہ ایک راشٹریہ مہاسبھا ہے۔ وہ گھوشت بھی یہی کر رہی ہے۔ پرنتو اس کی بھاشا کے پرتی جو نیتی ہے۔ وہ راشٹر مہاسبھا کی نیتی نہیں کہی جا سکتی ہے۔ اُردو کو ہم ایک پرانتیہ بھاشا مانتے ہیں۔ وہ ہے بھی ایک پرانتیہ بھاشا۔ اُردو کے شبدوں کو سمجھنے میں سنیکت پرانت اور پنجاب کو چھوڑ کر انیہ پرانت واسیوں کو ادھک کٹھنائی ہوتی ہے۔ اُردو کے اتیرکت ہمارے یہاں اور بھی پرانتیہ بھاشائیں ہیں جیسے بنگلا۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ تیلگو۔ کناڑی۔ انہیں بھی راشٹر بھاشا میں استھان ملنا چاہیئے۔ ان کا بھی ادھیکار ہے۔ کارن یہ ہے۔ کہ راشٹر بھاشا کا کھشیتر کیول ہندو اور مسلمانوں کا ہی پرشن نہیں ہے۔ وہ تو بھارت کے سبھی پرانتوں اور ان کے دوارا بولی اور لکھی جانے والی بھاشاؤں کا پرشن ہے۔ پرنتو کانگریس اُردو کو گلے لگا کر ان پرانتیہ بھاشاؤں کا بہشکار کر رہی ہے۔ میرا تو اپنا مت ہے۔ کہ عربی اور فارسی کے شبد نہ لے کر ان پرانتیہ بھاشاؤں کے شبد لئے جاتے تو ہندی یا راشٹر بھاشا وہاپک اور پرودھ بھاشا ہوتی۔ ہم اُردو کے شبدوں کے ورودھی نہیں۔ ان شبدوں کا ہم پریوگ کرتے ہیں۔ کوئی بھی وچار وان ویکتی کسی بھی بھاشا کے دیوہارک شبدوں کے بہشکار کرنے کے پکھش میں نہیں ہو سکتا۔ پرنتو ہمارے نیتاؤں نے یہ ایک نیتی بنا لی ہے۔ کہ دیوہارک ہو یا ادیوہارک ہو۔ وہ اُردو شبدوں کا ہی پریوگ کریں گے۔ "ڈھنگ" کے استھان پر "طرز" نہ لکھ کر "تعلیقہ" ہی لکھیں گے۔ "سرل" کے لئے آسان نہ لکھ کر "سلیس" ہی لکھیں گے۔

سمتی "انجمن" بن جائے۔ سنگا "حقیقی" ہو گیا۔ پیارا "عزیز" ہو گیا۔ ڈاہ "حسد" کا روپ دھارن کرے۔ پرنتو ہندوستانی کے نیتاؤں کو اس کی بھی پڑتا نہیں۔ کانگریسی نیتاؤں کے جو سندیش نکلتے ہیں ان سے جان پڑتا ہے کہ جان بوجھ کر ہی اردو کے بہت سے شبد ٹھونس کر ہندی کا روپ بگاڑا جا رہا ہے۔

آج یہاں مسلمانی راجیہ نہیں ہے۔ کانگریس کی یہ نیتی دیش کے لئے لابھ دائیک نہیں ہو سکتی۔ سرحد۔ پنجاب اور سنیکت پرانت سے اتیرکت مسلمان بھی عربی اور فارسی سمجھتے تک نہیں ہیں۔ بنگال، مدراس اور گجرات کے مسلمان عربی اور فارسی کیا۔ وہ تو اردو تک نہیں سمجھتے ہیں۔ وہ سنسکرت کے شبدوں کو سمجھتے ہیں۔ ان کا پریوگ بھی کرتے ہیں۔ دیش کی ایسی پرستھتی میں یہ سوچنا کہ ہندی میں عربی اور فارسی کے شبدوں کو بھونک دیا جائے۔ تو ہندی اور اُردو دونو ایک ہو جائیں گی۔ اور ہندی ایک وہاپک بھاشا بن جائے گی۔ مورکھتا پورن تو ہے ہی اس کے ساتھ ہی کانگریس کے اوپر ایک کلنک بھی ہے۔ اور ہمارے نیتاؤں کی انیائے پورن ڈکٹیٹری منووِرتی کا نمونہ ہے۔ ہندی، ہندو جاتی اور ہندوتو کے لئے گھاتک ہے۔ ہم تو ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں یہ وشواس ہے۔ کہ جب تک ہندوستانی مسلمان ہندوستان کی سنسکرتی اور اُس کے اتہاس کو پرائی چیز سمجھتے ہیں۔ تب تک بھاشا کے ساتھ کوئی بھی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا ہے۔ پرنتو کانگریس تو مسلمانوں کے ساتھ میل کرنے میں اس طرح مست ہے۔ کہ اُسے اتنی فرصت ہی نہیں۔ کہ ہندی کی رکھشا کے سمبندھ میں کچھ سوچے۔ ہمارے ہندی ساہتیہ کے سیویوں سے کہے۔ کھلم کھلا جب اُن کی چھاتی پر چڑھ کر مسلمان اُردو کا استیتو بنائے رکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ تب ہمارے کانگریس وادی نیتا ہم سے بات کرتے ہیں۔ کہ ہندی میں اردو کو استھان دو۔ تاکہ ہم ایک بہت خوب صورت اور بلوان بھاشا پیدا کر سکیں۔ جس میں جان کی طاقت ہو۔ اور وہ دُنیا کی بھاشاؤں میں ایک معقول بھاشا ہو۔

آج دیش کے اندر پنجاب اور بنگال کے اتیرکت اس سنستھا کا راجیہ ہے۔ جو ۱۹۰۵ء سے یہ مانتی چلی آ رہی ہے۔ کہ ہندی ہی ہماری راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے۔ پرنتو جب سے کانگریس نے منتری اختیار کی ہے۔ تب سے آج تک پکشپات رہت ہو کر دیکھا جائے۔ (بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

سیاسیات

ہمارا سوراجیہ کیسا ہوگا؟

(از ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ)

ہمارا سوراجیہ کس قسم کا ہوگا؟ یہ خیال جہاں اپنے اندر دلچسپی کا پہلو لئے ہوئے ہے ... وہاں اہمیت سے خالی بھی نہیں۔ سوراجیہ کی صحیح تصویر پیش کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ہم نے ایک پرانی عمارت کی دیواروں کو گرا کر نئی عمارت کی بنیاد رکھنی ہے۔ اس صورت میں جو مشکلات ہمارے راستہ میں آئیں گی۔ اور انہیں عبور کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ یہ خیالات ہمارے راستہ میں مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ ہم اس امر کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ ہمارے پروگرام کو ملک بھر میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ کیونکہ پرانے رجعت پسند عناصر کسی نئے پروگرام کو آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ ان کی طرف سے مخالفت ہوگی۔ جیسا کہ اب بھی ہو رہی ہے۔ لیکن اس مخالفت کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے پروگرام پر عمل نہ کریں۔ اس پروگرام کا مقصد جب ہندوستان میں نئی زندگی پیدا کرنا ہو۔ نئی قومی عمارت کی تعمیر کی جانی ہو۔ تو اس صورت میں مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہی پڑے گا۔ جس کے لئے ہم کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

عوام کیساتھ چلنا پڑے گا

ہمارے راستہ میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ ہم کو لوگوں کی مرضی کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔ جو خیالات اور جذبات کے لحاظ سے ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ ہم جو تعمیری کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس کے لئے عوام کی حمایت حاصل نہیں ہوتی۔ جب ہم اس کے لئے مختلف خیالات اور مختلف مفاد کے لوگوں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے راستہ میں مشکلات اور رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ترقی کی رفتار رک جاتی ہے۔ اور ہم جو کام ملک کو آگے لے جانے کے لئے کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نہیں کر سکتے۔

ہمارا سوراجیہ کس قسم کا ہوگا؟

کوئی آدمی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہم اس وقت سوراجیہ کی وادی میں اس طرح داخل ہو رہے ہیں۔ جس طرح کہ انگریز ہندوستان میں اپنی سلطنت قائم کرنے کے لئے ابتدائی منازل میں داخل ہوئے تھے۔

اس میں کلام نہیں۔ کہ ہم مدت سے اس امر کے خواہاں تھے۔ کہ سوراجیہ حاصل ہو۔ ہم نے اس کے حصول کے لئے کوشش کی۔ قربانیاں دیں۔ اور اب بھی ہماری کوششیں جاری ہیں۔ لیکن اس کی تفاصیل پر ابھی تک اس طرح غور نہیں کیا گیا۔ جس طرح کہ کیا جانا چاہیئے تھا۔ سوبائی آزادی کے معاملہ میں بھی ابھی تک ہم اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ایسے وزرا تلاش کریں۔ جو بڑے قابل ہوں۔ اور ذمہ داری کا بوجھ اٹھا سکیں۔ کیونکہ ذمہ داری کا بوجھ ہمارے کندھوں پر اچانک ہی ڈال دیا گیا ہے۔ جبکہ ہم اس کے لئے ابھی تیار نہیں تھے۔ ہمیں تو اس بات کا پتہ تک نہیں تھا۔ کہ ذمہ داری کا ایک بہت بڑا بوجھ ہمارے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ اور اس بوجھ کو کس طرح اٹھایا جانا چاہیئے۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں تھا۔ کہ ہم اس بات کا فیصلہ کر سکتے۔ کہ فلاں آدمی فلاں ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہے۔ ہم نے جلدی میں ہی سارا کام کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم میدانِ جنگ سے ہی سیکرٹریٹ چیمبر میں کود پڑے۔

ہمارے راستہ میں مشکلات

ہمارے راستہ میں ایک مشکل یہ تھی۔ کہ ہم نے سوراجیہ کی تفاصیل کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے ہمارے وزرا کو اس طریقہ سے کام چلانا پڑا۔ کہ جس طریقہ سے اس سے پہلے گورنمنٹ چلا رہی تھی۔ حق تو یہ ہے۔ کہ وقت کی قلت کی وجہ سے ہم کو اس کشتی میں سوار ہونا پڑا۔ جس پر ہمارے پیشرو سوار تھے۔ ہمارے آدمیوں کو اسی سسٹم کے مطابق کام کرنا پڑا۔ کہ جس کی مذمت ہم عرصہ سے کر رہے تھے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ ان کے لئے یہ بہت مشکل تھا۔ کہ وہ اسی سسٹم کو چلائیں۔ کہ جس کے خلاف ان کے دل و دماغ میں نفرت کا جذبہ موجود تھا۔ دل پر پتھر رکھ کر ان کو اس سسٹم کو چلانا پڑا۔ کیونکہ ہمیں اتنا وقت نہیں مل سکا تھا۔ کہ ہم اس میں اصلاح کر سکیں۔

یہ قدرتی بات ہے۔ کہ ہم اپنے وزرا کو یہ کہیں۔ کہ وہ اس سسٹم کو درست کریں۔ جس کے لئے کہ انہیں نفرت ہے۔ تو اس صورت میں وہ ایسا کرنے کے لئے اپنا قطعی فیصلہ آسانی سے نہیں کر سکیں گے۔

قومی تعلیم کے متعلق

ہم عرصہ سے اس بات کے لئے اپنی آواز بلند کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان میں اس قسم کی قومی تعلیم ہو۔ جو قوم پرستی کے جذبات پیدا کرے۔ اور قومی بیداری اور قومی اتحاد کی سپرٹ کو تقویت دے۔ لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہمارے قومی سکولوں اور کالجوں میں ایسے طلباء شامل ہوتے ہیں۔ جو دوسرے سکولوں میں فیس ادا نہیں کر سکتے تھے۔ یعنی ان کے لئے اور کہیں جگہ نہیں تھی۔ لیکن وہ ان درسگاہوں میں شامل ہو گئے۔ وہ قومی نقطہ نگاہ سے شامل نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ افلاس نے انہیں مفت اور سستی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ میں تو یہ کہوں گا۔ کہ سب سے پہلا کام جو ہم کو کرنا ہوگا۔ وہ یہ کہ وزرا کی ذہنی حالت کو ٹھیک بنایا جائے۔ لیکن یہ کام ایک یا دو دنوں میں نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی یہ بہت جلدی میں کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے کافی وقت چاہیئے۔

انگریزوں نے ہندوستان میں اپنے گرد سات حلقے بنائے ہوئے تھے۔ جو زندگی کے جسمانی، دماغی اور اخلاقی پہیوں سے چلتے تھے۔ یا دوسرے الفاظ میں ان کو حکومت کے گرد سات مضبوط حفاظتی دیواریں کہا جا سکتا ہے۔ یہ دیواریں ایک دو دنوں کے اندر تعمیر نہیں ہوئیں۔ بلکہ ان کی تعمیر میں کافی عرصہ لگا ہے۔

سات دیواریں

ان دیواروں میں سے پہلی دیوار فوج ہے۔ دوسری سول سروس والے اور سرکاری افسر ہیں۔ تیسری مجالس قانون ساز۔ چوتھی عدالتیں یا پانچویں کالج۔ چھٹی لوکل باڈیاں اور ساتویں دیوار خطاب یافتہ لوگ جن میں والیان ریاست بھی شامل ہیں۔

موخر الذکر دیوار بہت اہم ہے۔ اور گورنمنٹ اسے بہت ضروری سمجھتی ہے۔ یہ دیواریں اتنی مضبوط ہیں۔ کہ جن کو ہلایا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ان کو ہلانے کے لئے کافی وقت درکار ہے۔ یہ دیواریں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح وابستہ ہیں۔ کہ اگر ایک پر حملہ کیا جائے۔ تو باقی تمام اس کی حفاظت کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔

ہمارے ملک کے نوجوان اس بات سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ کہ اب نیا جگ شروع ہو گیا ہے۔ اب وقت نہیں رہا۔ کہ ہم اپنی امیدوں اور تمناؤں کو غیر ملکیوں کے دست کرم کا مرہونِ منت رہنے دیں۔ ہماری ترقی ان کی مہربانیوں کی محتاج ہو۔ ہم کو اب اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا ہوگا۔

کانگرس کی ورتمان نیتی اور ہندی

بقیہ صفحہ ۱۱

تو یہ پرتیکش ہو جائیگا کہ راشٹر بھاشا کے راجیہ میں راشٹر بھاشا کے ادھیکاروں کی پر کار سے ہتیا ہوئی ہے۔ جیسے کانگرس ... پدگرہن کیا ہے۔ تب سے ہندی پر اور ... پرہار ہو رہا ہے۔ ہندی کی ستھوتا اور ... لنشٹ کی جا رہی ہے۔ اس کا ہا گیہ ... انیاچار کی گھن گھٹا سے اچھادت ... کانگرس منتریوں کی نیتی نے راہو کا ... کیا ہے۔ اور وہ راہو ہندی بھاشا کے ... روی (سوریہ) کو نگلنا چاہتا ہے۔ آج ... تک ہو گیا ہے۔ کہ وہ بے چاری اپنے ... والے لوگوں کے دوار ... جلّی میں بھیجی جانے لگی ہے۔ ان باتوں کے ایک نہیں انیک پرمان ہیں۔ یدی یہاں پر ان سبھی پرمانوں کو اپستھت کیا جائے۔ تو ایک ... گرنتھ تیار ہو سکتا ہے۔ پھر بھی کہنا پڑتا ہے کہ مدراس پرانت میں ہندوستانی کے نام پر ہندی کی ہتیا کر ڈالی گئی ہے۔ اور آج ہمارے بچوں میں یہ پرچار کیا جا رہا ہے۔ کہ ہم اپنی ... کو بھول جائیں۔ سیما پرانت (صوبہ سرحد) میں ڈاکٹر خان صاحب کے منتری منڈل میں — جہاں ۱۷ فیصدی ہندو ہیں۔ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ ہندی سکولوں سے نکالی جا رہی ہے۔ اور ہندوؤں کو اردو پڑھنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ گاندھی جی سیما پرانت کا دو بار دورہ کر آئے۔ اپنی آنکھوں سے ہندی کی قدر دیکھ آئے۔ پھر بھی کانگرس نے ہندی کو ... کرنے کا آدیش نہیں دیا ہے۔ اڑیسہ میں جہاں مسلمان کیول ۲ فیصدی ہیں۔ وہاں اردو کی پہنچ کچہری تک ہو گئی ہے۔ سنیکت پرانت میں مجھے اتنا ڈر نہیں تھا۔ جتنا اور پرانتوں کے سمبندھ میں ہے۔ کیونکہ وہاں شاسن ... میں کچھ ساہتیہ سیویوں کا بھی ہاتھ ہے۔ پرنتو دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء کے مہینے میں "سرسوتی" کے سمپادک جی لکھتے ہیں۔ کہ "سنیکت پرانت میں ہندی کے ساتھ انیائے ہو رہا ہے" ... آبھاس اسپ ہے کہ

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

کیا آریہ سماج سمپردائے ہے؟

(لیکھک :- پنڈت نردیو جی شاستری جوالاپور)

آریہ سماج کے سنستھاپک مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی جو کہ سویم سمپردائے اتھوا پنتھوں کے گھور درودھی تھے۔ ایک نئے سمپردائے کو چلانے کی بات کبھی نہیں سوچ سکتے تھے۔ جب ایک بار کسی نے کہا۔ کہ آپ آریہ سماج کے سنستھاپک بنئے"۔ تب انہوں نے کہا۔ "میں کوئی نیا سمپردائے نہیں چلانا چاہتا۔ کسی سمپردائے میں یہ آوشیک ہے۔ کہ وہ کسی دیکتی کو گورو مان کر چلے۔ اور ایسا گورو نے جس کی باتوں کو وہ سمپردائے اکھنڈ شاستر مانے۔ اس میں نیونادھک "نہ کرے۔ اس گورو کو ایشور ہی گورو"۔ ایشور اوتار اتھوا ایشور کا انش مانے۔ پرنتو آریہ سماج اپنے سنستھاپک کو ایسا گورو نہیں مانتا۔ جیسے انیہ سمپردائے والے مانتے ہیں۔ سویم سنستھاپک یہ کہہ کر اتھا زور دے گئے ہیں۔ کہ

"ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سدا اُدیت رہنا چاہئیے"۔

اس نیم پر چلنے والا سماج نہ مہرشی دیانند کو کسی پرکار کا گورو مانتا ہے۔ نہ اوتار۔ پھر ترک شاستر کے آدھار پر جس سماج کی بھتی رچی گئی ہو۔ اور یدی آج ترک سے مہرشی دیانند کی باتیں بھرم آتمک سدھ ہو جائیں۔ تو چھوڑنے کے لئے بھی تیار ہو۔ وہ سماج سمپردائے کی کوٹی میں کسی پرکار بھی نہیں آ سکتا۔ کانگریس کی درشٹی سے بھی آریہ سماج سمپردائیک سوسائٹی نہیں ہے۔ واردھا کی ورکنگ کمیٹی نے دو سنستھاؤں کو ہی "سامپردائیک" کہا ہے۔ ایک ہندو مہاسبھا کو اور دوسرے مسلم لیگ۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ دونو سنستھائیں راجنیتک مانگیں مانگتی ہیں۔ آریہ سماج کی ایسی کوئی راجنیتک مانگ نہیں ہے۔ اس لئے کانگریس کی درشٹی میں بھی یہ سماج سمپردائے نہیں رہا +

آریہ سماج کے نیتا سویم گھوشنا کرتے رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج وشدھ دھارمک سنستھا ہے۔ اس کا راج نیتی سے کوئی سمبندھ نہیں ہے انہادی۔ ان نیتاؤں کی یہ سرکھیو نیتی رہی ہے۔ اور اس نیتی سے آریہ سماج کا ایک انگ ادھورا رہ گیا ہے۔ آج آریہ سماج دوڑ میں پچھڑ گیا ہے۔ نہیں تو اندولنوں کے سب سے آگے رہتا۔ بھارتیہ سوتنترتا اس کے ہاتھوں میں

ہوتی۔ آریہ سماج کے نیتا یہ جانتے۔ اور مانتے رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج جس "دھرم" کو مانتا ہے۔ اس کا دیاپک سوروپ ہے۔ اس میں راج نیتی کا بھی سماویش ہے۔ پرنتو چاہے اپنی دربلتا کے کارن ہو۔ چاہے کوئی کارن ہو۔ ان نیتاؤں نے کیا آریہ سماج کے ساتھ بہت انیائے۔ جس کا کڑوا پھل آج ہم کو مل رہا ہے۔ اس پرکار مہرشی دیانند کے نیچے یہ سماج ایک انگی ہو کر پنگو بنا رہا۔ شیش انگوں میں جہاں اس نے کرسک پر تین کیا۔ اس میں آشاتیت سپھل ہوا +

اب کچھ ورشوں سے کچھ ایک لوگ اس سماج کو سمپردائے کا پٹ دینے کے پر تین میں ہیں۔ رشی دیانند کے ایک ایک اکھشر کو مانو نہیں۔ تو سماج چھوڑو۔ ایسی گھوشنا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ سپھل نہیں ہوئے۔ یہ ابھی تک تو سوبھاگیہ کی بات ہے۔ پرنتو جس ڈھنگ سے آریہ سماج چل رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یدی انیہ مناولمبی اس کو بھی "آریہ مت" کہنے لگیں۔ تو آشچریہ کرنے کی بات نہیں۔ اس میں ان کا دوش نہیں۔ وہ دوش تو ہماری کاریہ پرنالی کا دوش ہے۔ جس سے ایسا ابھاس ہو رہا ہے۔ ہم نے ہندوؤں کو جتنا اپنانے کا پرتین کیا۔ ان سے جس پرکار سٹے رہے۔ اس پرکار مسلمانوں اور عیسائیوں کو اپنانے کا پرتین نہیں کیا۔ اس لئے ہندو کے ہندو رہ گئے۔ اور جیسا کہ ہمارا سارو بھوم دھرم تھا وہ بات نہ ہو سکی جا پڑی۔ ہندوؤں کا کوئی پرشن آتے ہی آریہ سماج جھٹ اُن کا ساتھ دے دیتا ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں، عیسائیوں اور انیہ مناولمبیوں کا پرشن آتے ہی وہ بات نہیں رہتی۔ ان سب باتوں نے آریہ سماج کے سویم سمپردائے نہ ہوتے ہوئے بھی اس کو سمپردائے کا رنگ چڑھا دیا۔ آریہ سماج کے سنستھاپک کے شبدوں میں لیکھوں میں ویوہاروں میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جس سے آریہ سماج سامپردائیک کہلاتا۔ آریہ سماج کے سدھانت سارو بھوم روپ کے ہیں۔ ان میں ایک دیشیتا نہیں ہے۔ پرنتو ورتمان آریہ سماج کا ویوہار کچھ ایسا ہے۔ چونکہ سارو بھوم کتا میں بادھک سا ہو گیا ہے

ویدک ستیاگرہ

(لیکھک :- شیام سندر لال ایڈووکیٹ مین پوری)

جو لوگ ورتمان ویدک ستیاگرہ کا نکٹ سے اولوکن کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ کس شان اور گمبھیرتا سے چل رہا ہے۔ حیدر آباد سٹیٹ میں دیر گھ کال سے وہاں کی ہندو اور آریہ ساماجک پرجا پر طرح طرح کی سختیاں ہو رہی ہیں۔ اور جو مست پستکوں آدی کے روپ میں چھپ چکی ہیں۔ ان کو پڑھتے اور جانتے ہوئے بھی کس پرکار ستیاگرہ دل دور دور ستھانوں سے آہنساتمک ستیاگرہ کے لئے دوڑ رہے ہیں۔ کس پرکار الپ وئیسک سمجھے جانے والے دھارمک جوش سے بھرے آریہ یووک اس کے لئے ان شن کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ کہ اُن کو ستیاگرہ میں کیول آیو کی کمی کی درشٹی سے کیوں نہیں سملت کیا جاتا۔ کس پرکار سروِ مانیہ سرو شرومنی مہاتما نارائن سوامی جو اپنے چر کالین۔ تیاگ مئے۔ ویدک اور سارو جنک آدرش جیون کو سماپت کر سنیاس آشرم کو سشوبھت کر رہے تھے۔ ۷۳ ورش کی آیو میں اگر سر ڈکٹیٹر بن اس ستیاگرہ میں کود پڑے۔ اور ۱۵ ماس کے کٹھور دنڈ کو سہہ ہرش بھوگ رہے ہیں۔ اور حیدر آبادی اس امانوشک دمن نیتی کو جو ایسے اُچیہ پرش کے لئے دنڈ ودھان میں دوسرے سلوک کا اوچتیہ نہیں دیکھتی۔ منشیتا کے آدر کرنے والے ہردیوں میں گھرنا کے بھاؤ اُتپن کر رہے ہیں۔ کس پرکار مانیہ کنور چاند کرن کی شاردا دوتیہ ڈکٹیٹر اجمیر سے۔ اور خوشحال چند جی خورسند تریتیہ ڈکٹیٹر لاہور سے اپنے اپنے جتھے لے کر آہنساتمک آدرش دھارمک ستیاگرہ میں اپنی آہوتی ارپن کرنے کو پہنچ گئے ہیں۔ اور کس پرکار چترتھ ڈکٹیٹر شریمان پنڈت دھرمیندر شاستری سارج گوسوا اپنی دشیشنی آمنگوں سے بھرے شیگر :- حیدر آباد کی اور پرستھان کر رہے ہیں۔ کس پرکار اس سمبندھ میں انیک جتو پورن گھٹنائیں کھشن کھشن ایسی ہو رہی ہیں۔ جو ویدک سنسکرتی میں سچی نشٹھا اور شردھا رکھنے والے ہردیوں کے بھیتر اُس انوپم دوی ویدوکت جیون کے لکشنوں کا دیوتک کر رہی ہیں۔ جن کو دیکھ کر مرتیہ بھایہ جیون رہت ہر، بھی اُتساہ سے ہلیوں اُچھلنے سے نہیں رُک سکتے۔

پرنتو آشچریہ اور وسمئے ہے۔ کہ اس شان کے انو روپ اس کا پرکاشن کدا پی ٹھیک ٹھیک نہیں ہو رہا ہے +

کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے ہاتھ میں ساپتاہک ہندی کے کچھ سماچار پتروں کو چھوڑ کر کوئی دینک انگریزی یا ہندی سماچار پتر نہیں ہے۔ جو صوبے کی ہندی۔ انگریزی جانکار پبلک کو جو سنکھیا میں سب سے ادھک ہے۔ یتھا سمیہ اس دھارمک ستیاگرہ کی گھٹناؤں سے پری چت کرتا رہے۔ ہندی تھا انگریزی دینک سماچار پتر پرایہ ورتمان کانگریسی اُپیکشا پورن نیتی کا اولمبن کرنے کے کارن اس ستیاگرہ کو ایک سادھارن وستو سے ادھک مہتو نہیں دے رہے ہیں۔ اور پھل یہ ہے۔ کہ اس ستیاگرہ کا کام جو اتنے مہتو پورن ڈھنگ اور پیمانے پر ہو رہا ہے۔ اس پرکاشن کو پراپت نہیں کر رہا۔ جس کے

دیانند فارمیسی لاہور

کی

سگندھت ہون سامگری

آریہ سجن یہ جان کر پرسن ہونگے کہ ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور نے مہرشی دیانند جی کی ہدایت کے مطابق ہون سامگری تیار کی ہے جو گیوا سنسکاروں اور اُتسووں کے علاوہ مریضوں کے کمرہ کی ہوا صاف کرنیکے لئے بھی استعمال ہو سکتی ہے

آریہ سجنوں کو یہ سامگری اپنانی چاہئیے

قیمت فی پیکٹ ½ سیر ۵؍ ایک سیر ۹؍

تھوک فروش بذریعہ خط و کتابت نرخ کا فیصلہ کر سکتے ہیں +

ملنے کا پتہ :- مینیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

...dwar. Digitized by eGangotri

حیدرآباد کی سمسیا

(لیکھک:- پنڈت نردیوجی شاستری جوالاپور)

کوئی پڑھیان صلاح کار ہو۔ تو وہ نظام گورنمنٹ کو سمجھا دیوے۔ کہ کیول دھارمک سوتنترتا مانگنے والی سماج نہ نظام (اعلیٰ حضرت) کے ورُدھ ہے۔ اور نہ مسلمانوں کے اور نہ کسی انیہ مت کے۔ اس کو ویرتھ ہی ہندو مسلم پرشن نہ بنائیں۔ آریہ سماج کو اپنے دھرم مندر بنانے کی سمبھنا دیویں۔ ہون کنڈ کوئی ایسی وستو نہیں جس سے نظام سرکار کو کوئی خطرہ ہو۔ آریہ سماج کا بھگوا جھنڈا بھی کسی کے پرتی دویش بھاؤ کا کارن نہیں بن سکتا۔ آریہ سماج اپنا نگر کیرتن نکالنے اتھوا اُتسو منا دے۔ تو اس میں نظام گورنمنٹ کا کیا بگڑتا ہے؟

سب کام پولیس کی مِتھیا رپورٹوں کے آدھار پر ہو رہا ہے۔ اتنی چھوٹی سی چھوٹی سادھارن مانگوں کے پوری نہ کرنے سے اتنا بڑا سماج کشٹ پیڑت ہو کر ستیاگرہ کے لئے دوش ہو گیا ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ نظام راجیہ کے ادھیکاری اتھوا کرم چاری آریہ سماج تتھا ہندوؤں کو اسی بہانے سے دبانا چاہتے ہیں۔ جس سے کہ ہو سکے تو یہیں پھر سر نہ اٹھا سکیں۔ جس پر چار کو وہ روکنا چاہتے ہیں۔ جس سپرٹ کو وہ کچلنا چاہتے ہیں۔ وہی پرچار، وہی سپرٹ اُن کے دمن چکر کے کارن سہسر گنا بڑھ رہی ہے۔ یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ یہی آشچریہ ہے۔ اور نظام سرکار کے ادھیکاری یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ ہم نہ کے مر ہٹے حیدرآباد کی مرہٹہ آبادی کو بھڑکا رہے ہیں ہیں۔

ہندو مہاسبھا کا ستیاگرہ اور آریہ سماج کا ستیاگرہ دونوں کے سمپرک میں آنے سے بھی اُنہیں ایسا بھرم ہوا ہے۔ پرنتو یدی یہ بھی اس سرکار کے ادھیکاری ہٹ دھرمی چھوڑ کر دمن چکر چلانا روک دیتے۔ تو یہ ستیاگرہ کا ایک انگ ہے۔ جب ستیاگرہ ہی نیتاؤں نے کہہ دیا۔ کہ نظام راجیہ کی رعایا یا راجیہ نیتی سے ہمارا کوئی سمبندھ

نہیں ہے۔ تب بھی کس بات کا۔ کیول اعلیٰ حضرت کے اُوپر ہی بات چھوڑی جائے۔ تو وہ آج ہی سب کا نرنے کرا سکتے ہیں۔ ہمیں منتا ہوں۔ کہ وہ چنتت رہتے ہیں۔ لیکن راجیہ کرم چاری تتھا ادھیکاری مانیں تب نہ ۔

سچ بات تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماج ستیاگرہ کرنا چاہتا ہی نہیں تھا۔ وہ تو شانتی سے معاملے کو نپٹانا چاہتا تھا۔ پرنتو نظام راجیہ کے کرم چاریوں نے ہی وِدش کیا۔ کہ ستیاگرہ چلے۔ اس کا دوش ان پر ہے — بلکہ آشچریہ ہے۔ کہ اس سے پہلے ستیاگرہ کیوں نہیں چلایا گیا۔

اب کیا ہو؟

ادھر ستیاگرہ چل پڑا۔ اور ادھر نظام سرکار کے کرم چاری سنتے نہیں۔ تب کیا ہو؟

اب تو دھیریہ سے گمبھیرتا سے اہنسا تمک دھرم یدھ کرتے رہیں۔ اور کوئی اُپائے نہیں۔ باہر سے ستیاگرہ کے لئے جانے والے دیکھی اہنسا تمک رہیں گے اس میں تنک سندیہ نہیں۔ بھیتر جس پرکار کا بھینکر دمن چکر چل رہا ہے۔ اور اتیاچار سنے جا رہے ہیں۔ وہ بڑی سنیہ ہیں۔ تو اشنکا ہے۔ کہ کہیں گڑبڑ نہ ہو جائے۔ بس وہیں سنبھلے رہنے کی آوشیکتا ہے۔ نہیں تو کرے کوئی، بھرے کوئی کی گتی نہ ہو جاوے۔

اب تو نظام سرکار کے کرم چاری سب بات سماج کے سر ہی تھوپ رہے ہیں۔ چاہے سماج کا ان سب باتوں سے سمپرک نہ ہے اور نہ رہا۔ اور نہ رہے گا ۔

آریہ سماج کا یہی بڑا اپرادھ ہے۔ کہ وہ جتنا ہیں جہاں جاتا ہے شُدھ دھرم تتھا سوسنسکرتی کے وِشے میں سوابھیمان کی ماترا جاگرت کرتا ہے۔ یہ سوابھیمان کی ماترا ہی سب کو کھٹکتی ہے۔ اسی سوابھیمان کی ماترا کو بغاوت سمجھا جاتا ہے۔ اور نظام سرکار کے ادھیکاری تتھا کرم چاری اسی سوابھیمان کی جڑ اکھاڑنے کے لئے تتپر ہیں ۔

ہمیں تو پورن وشواس ہے۔ کہ اس ستیاگرہ سے آریہ سماج کی آیو بڑھے گی۔ اس کا بل بڑھے گا۔ بھیتر کے جھگڑے بند ہوں گے۔ اور یہ سب کچھ ہوا تو ستیاگرہ سمپھل ہو گا۔ اتھوا سپھل سمجھا جائے گا ۔

اس ستیاگرہ کی سپھلتا ادھک تر بھیتر کے لوگوں کی سہنشیلتا پر نربھر ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ باہر کے لوگ نہ جانے پاویں۔ پرنتو بھیتر کے بھائی دُکھی ہوں۔ تو ان کی سہایتا کے لئے باہر کے بھائی دوڑ پڑے ہیں۔ تو یہ دوش ہے۔ کہ گُن؟ پرنتو مسلمان بھائی بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ نظام راجیہ ہمارا راجیہ ہے۔ اور وہ سنکٹ میں ہے۔ ہم اُس کی سہایتا کریں گے۔ تب تو ہندو مسلم پرشن ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آریہ سماج تتھا ہندو مہاسبھا کے ستیاگرہیوں سے کہیں۔ کہ ذرا ٹھہرو۔ ہم تمہاری سب اُچت شکائتیں دور کرا دیتے ہیں۔ تم ٹھہرو اور ہم نظام سرکار سے پرارتھنا کریں گے۔ کہ ان کی اُچت مانگیں پوری کر کے ان کو سنتشٹ کر دو۔ مسلمانوں کے ایسا کرنے سے انیہ راجیوں کے لئے بھی یہ بات انوکرنیہ ہو جاوے گی۔ یدی مسلم لیگ تتھا مسلمانوں کی انیہ سنستھائیں اس پرکار شانتی ستھاپنا میں یوگ دیویں۔ تو آج ہی شانتی ہو سکتی ہے۔ پرنتو وہ ایسا کریں گے اس میں سندیہ ہے۔ شری سر تیج بہادر سپرو نظام سرکار کے قانونی صلاح کار ہیں۔ وہ حیدرآباد جاتے رہتے ہیں۔ کیا ہم آشا کریں۔ کہ وہ اس معاملے کو سلجھانے میں سہائک ہوں گے ۔

دو کیمیاوی دوا بالکل سچی لکھے مطابق مفید اکسیر

برہما تنگ گولیاں ان گولیوں کا ایک ماہ کے استعمال سے جوانی پر احتلام سرعت انزال ضعف باہ زیادتی پیشاب ... ہو کر جسم میں طاقت ... جوان مرد ... قیمت فی پیکٹ ...

کام سنجیون طلا اس دوا کے استعمال سے ... نامردی ... حکم دو ... قیمت ...

المشتہر مینیجر بال جیون کمپنی کارخانہ ... دہلی

ہیضہ کی بے خطا دوا

کافو (Regd.)

اصل عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے گذشتہ ۵۵ برس سے زیادہ سے سالہا سال اس کے ذریعہ ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں گرمی کے دست پیٹ درد اور بد ہضمی میں بھی نہایت مفید ہے ۔

سر کی نزاکت

کیشراج Regd.

سر کے تیلوں کا راجہ

اسکی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے اس کے لگاتے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تر و تازگی حاصل ہوتی ہے بالوں کو لمبے کالے اور چمکیلے کرنے میں بے مثل ہے ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اس کی تعریف کی ہے ایکبار آپ بھی آزمائش کیجئے

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar & Co.

Karachi

ہفتہ کی ڈائری

— اٹلی ساؤنیکا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے +

— راجہ مہندر پرتاپ کو ہندوستان آنے کی گورنمنٹ اجازت نہیں دیتی +

— راجکوٹ کے معاملہ میں پھر الجھن پیدا ہو گئی ہے +

— جاپان کی فوجیں ہانگ کانگ کے نزدیک انگریزی علاقہ میں گھس آئی ہیں +

— شومندر اندولن بند کر دیا گیا ہے +

— ماہ مئی میں مہاتما گاندھی صوبہ سرحد کا دورہ کریں گے +

— وزیرستان کا کنٹرول گورنر سرحد کے سپرد کر دیا گیا ہے +

— لاہور میں کسان ستیاگرہ ابھی جاری ہے اب تک ۵۳۸ گرفتاریاں ہوئی ہیں +

— پنجاب گورنمنٹ نے "ہندوستان سکاؤٹ ایسوسی ایشن" کو تسلیم کرنے اور گرانٹ دینے سے انکار کر دیا ہے +

— کشمیر میں لازمی ہندی کا ریزولیوشن ایک ووٹ کی کمی سے رہ گیا +

— صوبہ سرحد میں ماہ فروری میں قتل کی ۳۹ وارداتیں ہوئیں +

— حکومت ہالینڈ نے ہر حالت میں اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کا اعلان کیا ہے +

— مہاراجہ بنارس اور شاہ غازی آف عراق کا دیہانت ہو گیا ہے +

— لڑکیوں کے لئے لازمی تعلیم سے برافروختہ ہو کر قبائلیوں نے افغانستان میں بغاوت کر دی ہے +

— نئی کیبنٹ کی ترتیب کے متعلق مہاتما گاندھی نے بوس کو مشورہ دینے سے انکار کر دیا ہے +

— پرجامنڈل نے ریاست پٹیالہ میں سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے +

— بیجاپور کے مسلمان ہجرت کر رہے ہیں +

— پنڈت بدھ دیو میرپوری کے پتا کا دیہانت ہو گیا ہے +

— مشہور دلشی بھگت لالہ مہر دیال کا دیہانت ہو گیا ہے +

— اسمبلی نے مارکٹنگ بل پاس کر دیا ہے +

— پولینڈ کی حد پر جرمنی فوجیں جمع ہونی شروع ہو گئی ہیں +

مہاشہ کرشن ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے

(شولاپور ۱۱-اپریل) آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر رامگورو دھریندر شاستری ۲۲-اپریل کو ستیاگرہ کریں گے۔ جو ستیاگرہی ان کے ہمراہ جانا چاہیں۔ ان کو ۲۱-اپریل کی صبح تک شولاپور پہنچ جانا چاہیئے +

بہار کے پنڈت وید برت پانچویں۔ اور لاہور کے مہاشہ کرشن چھٹے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ پنڈت دتاترییہ و مسٹر دگمبر راؤ ۱۲-اپریل کو جو ستیاگرہی جتھے جائیں گے۔ ان کی رہنمائی کریں گے +

ویر میلہ ٹھیرہ (جموں)

حسب معمول اس ورش بھی ویر میلہ ۳۱-مارچ یکم و ۲-اپریل ۱۹۳۹ء کو بڑے سمارہ سے منایا۔ ۳۱-مارچ کو سنگٹھن کا کام ہوا۔ ایک بازار لگایا گیا۔ ریاست کے محکمہ زراعت کی طرف سے ایک زراعتی نمائش لگائی گئی تھی۔ ہون۔ یگیہ۔ بھجن آدی کا وشیش پربندھ تھا۔ کشتیاں۔ بچوں کی نمائش۔ میجک لینٹرن کے ذریعے پرچار۔ اور ریڈیو کے ذریعہ خبریں سنانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا +

اس میلہ کی اپدیشک منڈلی کا شریہ لالہ اننت رام جی ادھشٹاتا کو پراپت ہے +

(مفصل حالات آگامی انک میں)

مہاشہ رام سیوک لال گپت کا دیہانت

یہ سماچار آریہ جگت میں بڑے دکھ سے سنا جائے گا۔ کہ مہاشہ رام سیوک لال جی گپت اب اس سنسار میں نہیں رہے۔ انہوں نے ساری آیو آریہ سماج کی سیوا کی۔ ان کا جیون آدرش تھا۔ انہیں ویایام سے وشیش پریم تھا۔ انہوں نے اس پریم سے پریرت ہو کر کراچی میں ایک اکھاڑہ قائم کیا تھا۔ مرتیو کے سمے ان کی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ اور وہ ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ اس صدمہ میں ہمیں ان کے پریوار سے سہانبھوتی ہے۔ پرماتما دیونگت آتما کو سدگتی دیں +

(پرکاش سوروپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کراچی)

سیناپتی باپٹ گرفتار

(گلبرگہ ۱۱-اپریل) آج یہاں سیناپتی باپٹ اور سات دیگر والنٹیروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ اصحاب ہندو مہاسبھا کی طرف سے ستیاگرہ کرنے گئے تھے +

مہاتما گاندھی اور حیدرآباد ستیاگرہ

(بمبئی ۱۱-اپریل) مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا پریذیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ اور لالہ دیش بندھو گپتا جو حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی جی سے ملنے راجکوٹ گئے تھے۔ انہوں نے مہاتما نارائن سوامی اور حیدرآباد کے حکام کے درمیان سمجھوتہ کی گفت و شنید کے متعلق باتیں گاندھی جی کے سامنے رکھیں۔ مہاتما گاندھی جی نے ان کی تمام باتوں کو غور سے سنا۔ وہ اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔ مسٹر دیش بندھو نے اس خبر کی تردید کر دی ہے۔ کہ وہ انٹرنیشنل آرین لیگ کی طرف سے برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے آریہ سماج کا کیس پیش کرنے کے لئے انگلستان جا رہے ہیں +

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کا سرکلر

(ملتان ۱۰-اپریل) معلوم ہوا ہے۔ کہ انسپکٹر جنرل پولیس نے مختلف تھانوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ جس وقت جس سٹیشن یا تھانہ سے حیدرآباد کے لئے ستیاگرہی جتھے روانہ ہوں۔ انسپکٹر جنرل پولیس حیدرآباد کو بذریعہ تار اطلاع دی جائے۔ چنانچہ اس سرکلر پر عمل شروع ہو گیا ہے +

دھڑا دھڑ جتھے پہنچ رہے ہیں

(شولاپور ۱۰-اپریل) گوالیار سے مسٹر مان سنگھ آریہ۔ حیدرآباد سندھ سے شری مہت موہن لال۔ امرتسر سے پنڈت جگت دیو میرپوری کی زیر سرکردگی جتھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ امرتسر کا یہ دوسرا شہیدی جتھا ہے۔ ان جتھوں نے راستہ میں خوب پرچار کیا ہے۔ گلبرگہ۔ لاتور۔ احمدپور۔ ادگیر۔ کلیانی اور ریاست حیدرآباد دکن کے دیگر مقامات سے بھی جتھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آریہ پرادیشک سبھا کے ۵ اپدیشک پرچار کرتے ہوئے آ رہے ہیں۔ سوامی ستیانند و پنڈت برہما نند منڈی بہاؤالدین سے جتھے لے کر پہنچ گئے ہیں +

— چوتھے ڈکٹیٹر نے ہدایت کی ہے۔ کہ صرف آریہ سماج کے ممبروں کو ہی والنٹیر بنا کر شولاپور بھیجا جاوے +

ستیاگرہ سماچار

— ۶-اپریل کو شولاپور میں ۱۴ مختلف مقامات سے جتھے پہنچ گئے +

— ۷-اپریل کو ۵ ہندو سبھا کے اور ۸۵ آریہ ستیاگرہی اکٹھے بھیجے گئے +

— حیدرآباد میں مسلمان مظاہرے کر رہے ہیں۔ اور جلوس نکال رہے ہیں +

— ہندو سبھا کے اب تک چھ سو والنٹیر گرفتار ہو چکے ہیں +

— چیٹ گوپی کے ہندو کے قتل کے سلسلہ میں آٹھ مسلمانوں کو عدالت نے بری کر دیا ہے +

— یو۔پی، سی۔پی، اور بمبئی سے ایک ہزار والنٹیر اور تیرہ سو روپیہ ماہوار کی امداد مل رہی ہے +

— مشرقی افریقہ سے ۵ ہزار شلنگ آئے ہیں۔ چار سو شلنگ ماہوار آیا کریں گے +

— استری آریہ سماج وچھووالی نے ۵۰ روپیہ اور استری سماج انارکلی نے اڑھائی سو روپیہ ماہوار دینا سویکار کیا ہے +

— کراچی کے تاجر ۱۵۰ روپے ماہوار دیں گے

— ۵۰۰ مسلم لیگیوں کا ایک جتھا حیدرآباد پہنچ رہا ہے +

— گوروکل کورو کشیتر کے نمونہ پر حیدرآباد فنڈ کے لئے چھ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے +

— جالندھر کے پروفیسر گیان چند ڈیڑھ سو والنٹیروں کا جتھا لے کر جائیں گے +

— گوسوامی گنیش دت کا بھتیجا ستیاگرہیوں میں شامل ہو گیا ہے +

— پنڈت لیشپال ایک سو مہری جتھوں کا جتھا لے کر جائیں گے +

— پونہ کے سناتنیوں کا ایک جتھا تیار ہو گیا ہے +

— برہما سے بھی مالی امداد شروع ہو گئی ہے

— لالہ خوشحال چند کی دھرم پتنی صوبہ بھر میں گھوم کر دھن اکٹر کریں گی +

— ایک ودیارتھنی نے اپنے خون سے مہاتما گاندھی کو چٹھی لکھی ہے۔ کہ وہ حیدرآباد ستیاگرہ کی رہنمائی کریں +

— حیدرآباد کے قوم پرست مسلمانوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اندرونی یا بیرونی ایجیٹیشن اصلاحات کے نفاذ میں حائل نہ ہونی چاہئیں +

— پنڈت دھرم دیو سیکریٹری شردھانند

لالہ خوشحال چند کو پتھر توڑنے کی مشقت

ستیاگرہ کمیٹی کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی کو جنہیں اٹھارہ ماہ قید کی سزا ملی ہے گلبرگہ جیل میں رکھا گیا ہے۔ اور ان کو پتھر توڑنے کا کام دیا گیا ہے۔

نیپال کے ہندو ستیاگرہ کیلئے تیار

حیدرآباد ستیاگرہ کی گونج نیپال کی ترائیوں میں بھی پہنچ گئی ہے۔ وہاں پنڈت منیر دت جی بانس پھٹی کا دیہ تیرتھ۔ پنڈت راما نند جی شاستری آیا دیہ گورو کل گورکھپور اور پنڈت بھگوان دت جی بھیجوا اُپدیشک گاؤں گاؤں جاکر پرچار کر رہے ہیں۔ اس علاقہ کے ہزاروں والنٹیر ستیاگرہ میں شامل ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

حیدرآباد کے نئے وزیر اعظم

(حیدرآباد ۵- اپریل) بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست میں آئینی اصلاحات کا نفاذ ہونے کے بعد سر اکبر حیدری مستعفی ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ ڈاکٹر الگزینڈر ماؤنٹ وزیر اعظم مقرر کئے جائیں گے۔ اس کی باضابطہ تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

قتل کی دھمکی

(حیدرآباد (دکن) ۲- اپریل) معلوم ہوا ہے کہ شری نرسنگھ راؤ جی ایڈیٹر ریاست کو ایک گمنام چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں انہیں دھمکی دی گئی ہے۔ حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کے حق میں نہ لکھو۔ ورنہ آپ کو قتل کر دیا جائیگا۔

ریاست حیدرآباد کے نہتا تیار

(شولاپور ۵- اپریل) ریاست حیدرآباد میں آزادی کی تحریک دن دوگنی رات چوگنی زور پکڑ رہی ہے۔ باہر سے ہزاروں کی تعداد میں والنٹیر پہنچ رہے ہیں ریاست کے سینکڑوں وکیل اور دیگر سرکردہ شہری ستیاگرہ میں کودنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ان کے پیچھے ہزاروں کی تعداد میں آریہ ویر ستیاگرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کسی خاص مصلحت کے پیش نظر اب تک ریاست کے بعض سرکردہ آریہ خاموش ہیں۔ آریہ سماج احمد آباد حیدر ریاست حیدرآباد کے مشہور شری پت نودتی ریڈی جی جو سفید ریزولیوشن کے ماتحت چودہ روزہ ...

آریہ سماج کی کامیابی ہوگی

آریہ ستیاگرہ پر ڈاکٹر مونجے کا اظہار خیال

(دہلی یکم اپریل) ڈاکٹر مونجے اُپ پردھان ہندو سبھا سے جو حال ہی میں ریاست حیدرآباد سے آئے ہیں۔ جب ایک نمائندہ پریس نے ستیاگرہ کے حالات کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ستیاگرہ بڑے زور شور سے چل رہا ہے۔ لوگوں میں بڑا اُتساہ اور جوش پایا جاتا ہے۔ ریاستی حکام بھی بڑی سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ اگرچہ ان پر طرح طرح کی دقتیں مجبوریاں اور پابندیاں ہیں۔ کچھ لوگ ستیاگرہ میں حصہ لینے والوں کو بہت پریشان کر رہے ہیں۔ مگر ریاستی سرکار بھی ستیاگرہ کی وجہ سے کچھ جھک رہی ہے۔ اور بالآخر اسے جھکنا ہی پڑے گا۔ اور آریہ سماج کامیاب ہوگا۔ گو اورنگ آباد کے جیل کے قیدیوں سے سیاسی قیدیوں کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔ مگر دوسرے جیلوں میں حالات بہت خراب ہیں۔

سُنّی مسلمانوں کو آریوں کی تحریک میں ہاتھ بٹانا چاہئیے

مسٹر ایچ۔ اے صدیقی سہارنپوری کا بیان

(سہارنپور ۲۹- مارچ) مسٹر ایچ۔ اے صدیقی نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

"دہلی کے ایک رسالہ نے (جس کی اشاعت دو اڑھائی سو سے زائد نہیں ہے۔ اور جو صرف عدالتی اشتہارات کے ذریعہ چل رہا ہے) مسٹر نجم الحسن صاحب کے بیان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے انہیں بُرے بُرے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

میں اپنے سنّی بھائیوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ شیعہ ان کے ساتھ کس بات میں شامل ہیں؟ نماز میں؟ حج میں؟ روزہ میں؟ جب مولانا محمد علی مرحوم مسلم لیگ کے صدر تھے۔ تو کیا شیعوں نے ان کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیا تھا؟ چونکہ آج کل حیدرآباد کا وزیر اعظم ایک شیعہ ہے۔ قدرتی طور پر یہ لوگ سنّیوں کو بہکا کر آریوں کے خلاف محاذ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو حیدرآباد کے سنّیوں کی حالت بتائی جائے۔ تو سن کر سخت تعجب ہوگا۔ کہ ان کو ۲ فیصدی ملازمتیں بھی نہیں دی جاتیں۔ کیونکہ بڑے بڑے آفیسر شیعہ ہیں۔ کیا یہ واقعات ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے قابل نہیں ہیں؟ کیا کوئی کمینہ شخص آریوں کی تحریک کو فرقہ وارانہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ جب کہ سنّی مسلمانوں اور آریہ سماجی دونوں کو حیدرآباد کے خلاف شکایت ہے؟ ہم صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ شیعہ وزیر اعظم کو برطرف کیا جائے۔ ہمیں نظام صاحب سے کوئی شکایت نہیں۔ وہ بذات خود نہایت شریف ہیں۔ پس صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کے ماننے والو۔ آریوں کی تحریک میں ہاتھ بٹاؤ۔ ان کی مخالفت میں آواز بلند مت کرو۔ تم خود دکھی ہو۔ دُکھی (آریہ سماج) کو مت دُکھی کرو۔"

ریاست حیدرآباد کے ستیاگرہی قیدیوں کو بہتر خوراک دیجائے

پنجاب کے طول و عرض میں جلسے

پنجاب بھر کی مختلف آریہ سماجوں نے اپنے گذشتہ ساپتاہک ست سنگ میں ذیل کے ریزولیوشن پاس کئے:- (۱) لالہ خوشحال چند جی اس وقت آریہ سماجیوں کے بڑے نیتا ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری شرومنی آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے پردھان ہیں۔ ان کے ساتھ معمولی قیدیوں کا سا سلوک یا کسی بھی بدسلوکی کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ (۲) ہمیں یہ معلوم کر کے انتہائی دکھ ہوا ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں مقید آریہ ستیاگرہی قیدیوں کے ساتھ معمولی قیدیوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں ناقص خوراک دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے متعدد آریہ ستیاگرہی بیمار ہو گئے ہیں۔ انسانیت اور اخلاق کا تقاضا ہے۔ کہ ان ستیاگرہی قیدیوں کو جو ... اخلاقی جرم کے لئے نہیں۔ بلکہ ایک اصول کے لئے قید ہوئے ہیں۔ بہتر خوراک دی جائے۔ اور ان سے بہتر سلوک کیا جائے۔ ان ریزولیوشنوں کی نقول ڈاکٹر ... دہلی میں اور حضور نظام ... آباد میں ارسال کی گئی ہیں۔ جن آریہ سماجوں نے ریزولیوشن پاس کئے ہیں ...

مسلم لیگ انبالہ کو دو سو روپیہ

(انبالہ ۳- اپریل) مسلم لیگ انبالہ کو ریاست حیدرآباد کی ایک انجمن کی طرف سے دو سو روپیہ موصول ہوا ہے۔ جسے آریہ ستیاگرہ کے اندولن کو بدنام اور کمزور کرنے کیلئے خرچ کیا جائیگا۔

جیل میں بھوک ہڑتال

(کوپل (ریاست حیدرآباد) ۳- اپریل) کوپل جیل کے آریہ ستیاگرہیوں نے پھر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ کیونکہ حکام جیل نے نظم و نسق میں کوئی اصلاح نہیں کی۔ گو چند روز پیشتر یہ یقین دلایا گیا تھا۔ کہ ان سے بہتر سلوک کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کی ٹانگوں میں بھاری زنجیریں ڈالی گئی ہیں۔ انہوں نے پہلے اس شرط پر بھوک ہڑتال کھول دی تھی۔ کہ ان کے مطالبات مان لئے جائیں گے۔

ستیاگرہ کا ایک اور مرکز کھل گیا

(لاہور ۴- اپریل) پردھان آریہ ستیاگرہ سمتی لکھتے ہیں۔ کہ کئی سماجوں کے ستیاگرہی جتھے شولاپور کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اور کئی جگہ بھی تیار بیٹھے ہیں۔ اور کئی جگہ تیار ہو رہے ہیں۔ شولاپور سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ریاست کے دوسرے راستوں سے ستیاگرہیوں کو داخل ہونے کی ضرورت ہے۔ پنجاب کے جتھوں کو مقام لُہسہ پہنچ جانا چاہئے۔ جہاں کہ نیا کیمپ کھلا ہے۔ جو کہ ریاست حیدرآباد کی شمالی سرحد پر سرکاری علاقہ میں ہے۔ جتھوں کو اب لاہور میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سیدھے روانہ ہو کر لُہسہ میں اکٹھے ہو جائیں۔ لُہسہ کا راستہ اس طرح سے ہے:- دہلی سے اٹارسی لائن کی گاڑی پر سوار ہو کر اٹارسی پہنچنے پر لاری ملے گی۔ جو کہ بیول۔ امراوتی دارورہ ہوتی ہوئی لُہسہ پہنچے گی۔ وہاں آریہ ستیاگرہ کیمپ میں چلے جائیں۔ جس جتھے میں پرچارک ہوں۔ وہ شولاپور جا سکتا ہے۔ بہت جلد روانہ ہو کر سیدھے عام والنٹیر لُہسہ اور اُپدیشک شولاپور پہنچ جائیں۔

اکلوتے بیٹے کو ستیاگرہ کیلئے بھیجدیا

(شولاپور ۲- اپریل) ریاست حیدرآباد سے ایک آریہ ویر ستیاگرہ میں شامل ہونے کیلئے یہاں پہنچا۔ بعد میں اس کا باپ بھی بہار نپور پہنچ گیا۔ اور اپنے اکلوتے بیٹے کو واپس جانے کیلئے کہا۔ لیکن بیٹے نے کہا۔ کہ میں جاتی اور دھرم کو دُکھ میں دیکھ کر واپس نہیں جا سکتا۔ باپ کو ...

ساماجک سماچار

بھارت گرام سدھار سبھا لاہور

سبھا کا اُنیسواں سالانہ جلسہ آریہ سماج ... جی زیر صدارت ودیا بھوشن پنڈت ... جی شاستری ۲-۱ اپریل ۱۹۳۹ء ... بجے منعقد ہوا۔ پردھان جی ... نے گرام سدھار کا جھنڈا "اوم" لہرا دینے کی رسم ادا کی ... منتری پنڈت اودھو رام کوتم ... نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پردھان اُتسو ... گرام سدھار کے متعلق منوہر بھاشن ... دیا + (منتری سبھا)

شدھی سماچار

تتھی ۱۸ چیت سمت ۱۹۹۵ کو مندر آریہ سماج ... نے اپنے دینک ست سنگ ... پنچایت بڑی کافی حاضری میں عبد اللہ ... ایک مسلم کو شدھ کر کے آریہ دھرم ... پرویش کیا۔ اور اس کا پہلا نام نتھو رام ... رکھا۔ اور اس کو اس کے گھر ضلع کرنال میں بھیج دیا۔ اور سب سجنوں کا ستکار لڈوؤں دوارا کیا گیا + (منی لال منتری)

سوچنا

شریمان وشرینی دھریندر ناتھ بی۔اے ودیالنکار سناتک گورو کل کانگڑی ۸-اپریل کو شہر سے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ وہاں آریہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر نیکت کئے گئے ہیں + (منتری سار ودلتیک سبھا)

دھرم گرتھ گلنتم اَوشدھالیہ

یہ اوشدھالیہ دیانند اوتنت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیار پور کے آدھین ہری جنوں کے لئے خاص کر اور دیگر پبلک کے لئے عام طور پر کھولا گیا ہے۔ ماہ فروری میں ... مریض گرد و نواح کے علاقہ سے ... گراموں کے دوائی لے کر گئے۔ اور صحت یاب ہوئے +

منڈل نے پاس کر دیا ہے۔ کہ اس کا ہر ایک ملازم جو حیدر آباد ستیاگرہ میں جانا چاہے جا سکتا ہے۔ منڈل اُسے ڈیوٹی سمجھے گا + (منتری)

آریہ سماج گروڑ پکا کا وارشک اُتسو

آریہ سماج گروڑ پکا کا ۳۹ واں وارشک ...

اُتسو یکم اپریل سے ۱۰-اپریل تک ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں پنڈتہ درروپدی دیوی جی۔ پنڈت آتم دیو جی۔ پنڈت اُدے سنگھ جی۔ پنڈت بال کرشن جی۔ اور پنڈت مدن لال جی وغیرہ پدھاریں گے۔ حیدر آباد کانفرنس بھی ہو گی + (لچھمن داس اُپ پردھان)

آریہ سماج لاڈوہ کے سماچار

مورخہ ۳۱-مارچ یکم و ۲-اپریل کو آریہ سماج لاڈوہ کا سالانہ جلسہ آریہ سماج مندر بمقام کنڈی تالاب میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں حیدر آباد دکن کے حالات کو خاص طور پر واضح کیا گیا +

اُتسو پر مہا ہون یگیہ کیا گیا۔ اور رشی لنگر کے اچھے پربندھ سے باہر سے پدھارے ہوئے بھائی بہت پرسن ہوئے + (منتری)

پراگ پور ضلع کانگڑہ میں پرچار

ہولی کے دن سے لالہ بابو رام جی منتری آریہ سماج کے گھر پر رگوید کا یگیہ شروع کیا گیا۔ پنڈت رام سوروپ جی پاراشری یگیہ کرانے تھے۔ رات کو ۸ بجے سے دس بجے تک ویدوں کی کتھا ہوتی تھی +

۲۸-مارچ کو یگیہ کی سماپتی پر لالہ دیا رام جی نے مبلغ ستر روپیہ وید پرچار کے لئے دان دئے۔ کتھا کے دوران میں شری پنڈت جی کے پرشاستھ سے مبلغ ایک سو دس روپیہ ماہوار حیدر آباد فنڈ کے لئے لکھوا دیوں کی طرف سے دئے جانے کے وعدے لئے + (ٹھاکر داس پراگ پور ضلع کانگڑہ)

آریہ سماج جلیند شہر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۱-۲۲-اور ۲۳-اپریل بروز شکر سنیچر اور اتوار کو بڑے سمارہ کے ساتھ منایا جاویگا۔ اس اوسر پر حیدر آباد سمیلن بھی منایا جاوے گا +

مورخہ ۵-۱ اپریل ۱۹۳۹ء کو شام کے ساڑھے آٹھ بجے جنرل میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:۔

۱- پردھان لالہ رام پرکاش جی (۲) اُپ پردھان شریمان چودھری ہری سنگھ جی +

۳- خزانچی شریمان لالہ جگت رام جی +

۴- منتری شریمان ابھیو جی + (۵) اُپ منتری شریمان مہاشہ منگت رام جی + (۶) پستکادھیکش شریمان مہاشہ ستیہ پال جی +

آریہ سماج جلیند شہر اور جلیند جنکشن کے سبھاسدوں نے ۳۰-مارچ کو بٹھنڈہ سے روہتک جاتے ہوئے شریمان مانیہ ور پنڈت دتاترے جی کا بہت ہی بھگتی بھاؤ سے سواگت کیا۔ اور اکیس روپیہ کی بھینٹ دے کر سنمان بھاؤ پردرشت کیا + (منتری)

آریہ ویر دل پھلور کا چناؤ

مورخہ ۵-۱ اپریل ۱۹۳۹ء کو آریہ ویر دل پھلور کا پرتھم چناؤ ہوا۔ جس میں نمن لکھت پد ادھیکاری نرواچت ہوئے:۔

منڈل پتی:۔ مہاشہ خوشی رام جی +

منتری:۔ مہاشہ منی لال جی + اُپ منتری:۔ مہاشہ گیان چند جی + کوشادھیکش مہاشہ ودیا پرکاش جی +

بودھی ندھی:۔ مہاشہ تیرتھ رام جی۔ مہاشہ دیوی دیال جی +

نائیک:۔ مہاشہ کستوری لال جی۔ مہاشہ کانو رام جی +

مکھیہ نائیک:۔ مہاشہ ببر چند جی +

پنڈت کمن رام جی کا جتھا ۵-۴-۳۹ کو یہاں تشریف لایا تھا۔ ان کا ستکار کیا گیا۔ اور گیارہ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی +

(منی لال منتری آریہ ویر دل پھلور)

آریہ سماج سنت نگر کے سماچار

۲۷-مارچ کو آریہ سماج سنت نگر کے دینک ست سنگ میں ایک پرستاؤ دوارا فیروز پور کے مہاشہ گوجر مل جی کو ودھائی دی گئی +

اس پرستاؤ کی پرپورک اُپاسنا ۳۱-مارچ کو شام کے ساڑھے چھ بجے مہاشہ چونی لال جی پردھان آریہ سماج سنت نگر کے گرہ پر ہوئی +

۲-اپریل کے ساپتاہک ست سنگ میں شری پنڈت دھرم چند جی کا دیاکھیان ہوا +

(منتری آریہ سماج سنت نگر)

آریہ سماج نارائین گڑھ کا جلسہ

آریہ سماج نارائین گڑھ کا وارشک اُتسو ۲۵-مارچ سے ۲۸-مارچ تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ مورخہ ۲۵-مارچ کو دن کے دس بجے ایک آریہ یوک ٹورنامنٹ ہوئی۔ شری صوفی گیانیندر جی نے ورب یاترا اور شدھی پر نہایت عالمانہ دیاکھیان دئے اور شریمان پنڈت ہریال جی نے حیدر آباد مظالم کے حالات وستار پوروک نہایت درد انگیز لہجے میں بیان کئے +

حیدر آباد فنڈ کے لئے مبلغ ستر روپے ساڑھے تین آنے اکٹھے ہوئے۔ جو کہ سبھا کو بھیجے گئے۔ اور نشچے ہوا۔ کہ اسی طرح ماہوار بھکشا کی جاوے۔ اور جو دھن اکٹھا ہو۔ اس میں کچھ اور شامل کر کے سبھا کو بھیجا جاوے +

(سادھو رام منتری)

خط وکتابت کرنے سمے چٹ نمبر ... ضرور دیا کریں +

حیدر آباد اور آریہ سماج

ستیاگرہ سمبندھی پورے حالات کی ٹپنک ہے حیدر آباد کا مختصر اتہاس۔ حیدر آباد ریاست میں ہماری مصیبتوں کے سمبندھ میں سارو دلشیک سبھا کا گت پانچ چھ ورشوں کا پتر ویوہار۔ سارو دلشیک سبھا کی چودہ ۱۴ مانگیں۔ شری پنڈت ویاس دیو جی شاستری بی۔اے ایل ایل بی کا لیکھ۔ جن نے حیدر آباد میں کیا دیکھا۔ ۱۱۵ صفحوں کی پستک کا مولیہ ہندی تین ۳ آنے ہے۔ پچاس ۱۲ روپیہ ۸ سیکڑہ۔ پچاس سے زائد کاپیاں بذریعہ ریل منگانے پر کرایہ میں کفایت ہو گی +

پتہ:۔ گوبند رام ہاسانند ویدک پستکالیہ۔ نئی سڑک دہلی

حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے آریہ جگت میں جوش

گوروکل اندرپرستھ

گوروکل اندرپرستھ میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے خاص جوش ہے۔ کرمچاریوں نے ستیاگرہ فنڈ کے لئے اپنی پہلی قسط پانچ روپیہ سینکڑہ کے حساب سے تقریباً ساٹھ روپے بھجوا دئے ہیں۔ برہمچاری اور کرمچاری ستیاگرہ کے لئے جانے کو تیار ہیں۔ بلکہ کئی برہمچاریوں نے اپنے مکھیہ ادھشٹاتا جی کو پرارتھنا پتر بھیج دئے ہیں۔ کہ انہیں ستیاگرہ کے لئے بھیجا جاوے۔ لیکن ادھیکاریوں نے انہیں اجازت نہیں دی۔

۱۱۔ مارچ کو پنڈت گیان چندر جی بی۔ اے آریہ سیوک حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں شولاپور جا رہے تھے۔ تغلق آباد سٹیشن پر گوروکل کے برہمچاریوں اور کرمچاریوں نے ان کا ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے پُرجوش سواگت کیا۔ ماتاؤں نے تلک اور پھولوں کی مالاؤں سے سواگت کیا۔ اور ۱۵۱ روپے کی تھیلی اُن کو بھینٹ کی گئی۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج کراچی

آریہ سماج کراچی کے ادھیکاری حیدرآباد ستیاگرہ کے دھرم یدھ کے لئے خاص جان فشانی اور سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ روزانہ صبح سویرے چھ بجے پربھات پھیری کرتے ہیں۔ گذشتہ اتوار ڈی۔ ڈی چودھری جی کی زیر صدارت آریہ سماج مندر میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں بمبئی گورنمنٹ کے "انگد" شولاپور سے ضمانت طلب کرنے کے اقدام پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ کنور چاندکرن جی شاردا کی گرفتاری اور سزا پانے پر انہیں ہاردک ودھائی دی گئی۔

اپیل کرنے پر کئی سجنوں نے ماہواری چندہ ستیاگرہ کے لئے دینا سویکار کیا۔ بڑے بڑے دانی سجنوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

سیٹھ چمن لال جی ۲۰۰ روپے۔ سیٹھ روپ لال جی ۱۰۱ روپے۔ لالہ نرنجن پرشاد جی ۵۱ روپے۔ سیٹھ ہر پرکاش جی ۵۱ روپے۔ سیٹھ چندہ رام جگت رام جی ۵۱ روپے۔ سیٹھ ادوٹا رام درگاداس جی ۵۱ روپے۔ استری آریہ سماج ۵۱ روپے۔ سیٹھ مٹھو بھائی ۵۱ روپے۔ شاہدی جی گڑوانی ۱۰۱ روپے۔ مہاشہ منا لال جی ۲۵ روپے۔ شریمتی کرتار دیوی جی ۲۵ روپے۔ پرلسپل رام چند جی دس روپے۔ ڈی۔ ڈی چودھری دس روپے۔ رام کشن جی ایس دس روپے۔ پرتھوی چند جی دس روپے۔ پیارے لال جی دس روپے۔ سی ایل۔ گریجا جی دس روپے۔ سیٹھ دوکال جی دس روپے۔ مہاشہ گوردھن داس جی دس روپے۔ اسی طرح اور کئی سجنوں نے پانچ پانچ روپے۔ اور اس سے کم دئے۔ ایک ہزار روپیہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ ۵ والنٹیروں کا ایک جتھا روانہ کیا گیا ہے۔

(گوسوامی مول چند جی سیکرٹری)

آریہ سماج جنڈیالہ گورو

مورخہ ۱۲۔ مارچ کی شام کو چار بجے آریہ سماج لچھمن سر امرتسر کی طرف سے اکیس ۲۱ آدمیوں کا ایک پیدل شہیدی جتھا جنڈیالہ میں پدھارا۔ جتھا کا سواگت جنڈیالہ کی عام ہندو پبلک نے بہت ہی اُتساہ سے کیا۔ اور شہر کے بڑے بڑے بازاروں سے جلوس کی شکل میں لے جا کر آریہ سماج مندر جنڈیالہ میں اُتارا۔ جہاں پر استری سماج نے جتھے پر پُشپ ورشا کی۔ رات کو سماج مندر میں جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت دیو پرکاش جی اور مہاشہ آنند جی جتھیدار صاحب نے تقریریں کیں۔ آریہ سماج جنڈیالہ نے اس وقت تک ایک سو روپیہ کے قریب نقد اور وعدہ کی صورت میں دھن اکٹھا کر لیا ہے۔ اور بقایا بہت جلد اکٹھا کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیج دیں گے۔ اس کے علاوہ تقریباً ۵ روپے ماہوار کے وعدے جب تک ستیاگرہ جاری رہے گا ہو چکے ہیں۔ والنٹیروں کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ پورا پورا انتظام ہونے پر سبھا کو لکھیں گے۔

(دھرم چند ڈگل منتری)

آریہ سماج میرپور

آج حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے جانے والا پرچارک جتھا جو کہ سوامی منگلانند جی۔ پنڈت جے اندر جی۔ اور سردار ترلوک سنگھ پر مشتمل ہے۔ راولپنڈی سے چل کر جہلم۔ گوجرانوالہ۔ اور کاموکے میں پرچار کرنے کے بعد یہاں پہنچا۔ سٹیشن سے جتھے کو جلوس کی شکل میں منڈی میں لایا گیا۔ رات کو بازار کے چوک میں سوامی منگلانند جی نے حیدرآباد ستیاگرہ کے حالات نہایت درد انگیز پیرایہ میں بیان کئے۔ پنڈت جے اندر جی نے بھی ایک مدلل اور پُر اثر تقریر کی۔ مہاشہ کندن لعل جی وائیس پریذیڈنٹ سیکرٹری آریہ ڈی بیٹنگ کلب ستیاگرہ کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں بڑی سرگرمی سے کام لے رہے ہیں۔ اس وقت تک آریہ سماج کی طرف سے مبلغ دس روپے کی پہلی قسط بھیجی جا چکی ہے۔ اور انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے کم از کم ۱۵ روپیہ ماہوار تب تک بھیجے جاتے رہیں۔ جب تک کہ یہ اندولن جاری رہے۔

(دھرم پال منتری)

سارو دیشک سبھا دہلی

پچھلے مہینے میں ستیاگرہ فنڈ میں جو دھن اس سبھا نے شولاپور کے کاریالیہ میں آیا ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ آریہ جگت میں ستیاگرہ کے لئے پوری پوری تت پرتا اور جوش سے کاریہ ہو رہا ہے۔ پرنتو بنگال بمبئی اور سی۔ پی پرانتوں کی راشی نہیں کے برابر ہے۔ ان پرانتوں کو ادھک جوش اور تت پرتا سے اپنا کرتویہ پورا کرنا چاہئے۔ یدیپی اس ماہ کی پرگتی سنتوش جنک ہے۔ تتھاپی ہمیں اس پر سنتوش کر کے بیٹھ نہیں جانا چاہئے۔ ابھی ہمیں کافی راستہ طے کرنا باقی ہے۔ اس لئے ہمیں پورے اُدیوگ اور تت پرتا سے کاریہ میں لگے رہنا چاہئے۔ اس میں شتھلتا نہیں آنے دینی چاہئے۔

(منتری)

کانگرس کی ورتمان نیتی اور ہندی

بقیہ صفحہ ۱۲

جس لپی کو نوّے فیصدی لوگ سمجھتے ہیں۔ اس لپی کا آدر تک نہیں ہے۔ سرکاری کچہریوں اور بورڈوں کے سارے کاریہ ابھی تک اُردو میں ہی ہو رہے ہیں۔ یہ کتنے دُکھ کی بات ہے۔ کہ کانگرس کے اٹھارہ مہینے شاسن کرنے کے بعد بھی وہی رویہ ہے۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ سرکاری دفتروں کے سارے کاریہ ہندی اور دیوناگری لپی میں ہوتے۔ پرنتو ابھی تک ہندی اُردو کے سمان پد بھی نہیں پا سکی۔

کانگرس نے اب تک ہندی کے لئے کیا کیا ہے؟ اس بات کا پتہ بہار کانگرس کے منتری منڈل کے کارناموں سے چل سکتا ہے۔ یہاں ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمان نہیں کے برابر ہیں۔ پھر بھی اردو کو ہندی سے کہیں ادھک سودھا مل رہی ہے۔ ۱۲ یا ۱۳ فیصدی مسلمانوں کے لئے اُردو پستکالیہ کھُل رہے ہیں۔ دس ہزار روپئے تک مل چکے ہیں۔ پرنتو ہندی پستکالیوں کے لئے دس روپے بھی سرکاری بجٹ میں سے نہیں نکلے ہیں۔ اُردو میں ایک افسر بحال ہو گیا ہے۔ وہ اپنا کاریہ کرتا ہے۔ ہندی میں اس کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ منسٹری کے سمے میں ہی اردو میں کچہری کی جاری کر دی گئی تھی۔ مناسب تو یہ تھا کہ منتری بابو پولس کے آرڈر کو رد کرتے۔ پرنتو رد کرنا تو دور رہا۔ رنچو میں بھی اردو لپی جاری کر دی گئی ہے۔ پرتی ورش داد دی۔ منتری منڈل میں بھی ہندی کے پتر کی درشٹی سے دیکھے گئے تھے۔ جیسے آج دیکھے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرکار نے ہندی پتروں کو ایک سوچی پتر مان لیا ہے۔ مسٹر سالومن آدی کی نگرانی میں بھی سرکار کا ہندی وبھاگ اچھی طرح سے چل رہا تھا۔ پرنتو ہندی پتروں میں سارو جنک سوچنائیں نکلتی تھیں اور ایہ مانت بات کے پرکاشت ہونے پر اس ترنت پرتی واد چھپتا تھا۔ پرنتو آج منتری بابو جی کے راجیہ میں اس وبھاگ سے کس بات پر بیلا جا رہا ہے یہ پتہ نہیں۔ گرام سدھار وبھاگ سے ہندی میں کام ہونا چاہئے تھا۔ پرنتو ہندی میں تو کام ہوتا ہی نہیں۔ یہاں تک کے دیہاتوں میں جو کارڈ بھیجے جاتے ہیں۔ وہ انگریزی میں چھپے ہوتے ہیں۔ منتری بابو جی انگریزی میں پترویوہار کرتے ہیں۔ تو کچھ دیر تک معاف کئے جا سکتے ہیں۔ پرنتو پرچار جی بھی ہندی کو اوہیلنا کر انگریزی میں پترویوہار کرتے ہیں۔ وہ کبھی معاف نہیں کئے جا سکتے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہیں پر کانگرس کی نیتی کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

بہار میں ہندوستانی بورڈ بیٹھا ہوا ہے۔ بہار جا رہا ہے سکولوں میں ہندی اور اُردو کی سمملت ریڈروں کا پرچار کرنے۔ اب بہار میں سمملت اور عام بھاشا سکھلائی جاوے گی۔ بھاشا سکھلانے والے اور ساہتیہ پیدا کرنے والے وہ ہوں گے۔ جنہوں نے آج تک ہندی پڑھی نہیں بلکہ دن رات عربی اور فارسی سے سر کھپایا ہے۔ بورڈ سے ہمیں کچھ ادھک آشا نہیں۔ جس بورڈ کے ساتھ ہندی دوانوں کو اس کمیٹی سے باہر کیا گیا ہے۔ وہ تو سارے بہار کے لئے ایک کھتوبھ اور کتوہل کا وشے ہے۔ سیہانت کی طرح یہاں بھی چھوٹا ناگ پور سے ہندی نکالی جا رہی ہے۔ پرنتو سرکار کچھ نہیں کرنے جا رہی۔ چپ سادھے ہوئے اُداسینتا دکھا رہی ہے۔ یہی ہماری راشٹریہ سرکار ہے۔ اور راشٹر بھاشا کے پرتی اس کا یہی رُخ ہے۔

ہم اپنے پاٹھکوں کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس لیکھ کو پڑھ کر یہ نہ سمجھ بیٹھیں۔ کہ یہ

بیکاروں کیلئے روزگار

...سیاہی سلفیورک ایسڈ دو اونس ...سیاہی جل شدہ دو پونڈ۔ دونوں کو ...شیشی میں بھرو۔ اور ...شیکتا پڑنے پر پیتر ...سے رکھو۔ اور تنک تاپ دے کر ...بوتو

دال کا مصالحہ سونٹھ۔ کالی مرچ۔ کالا نمک۔ سفید نمک۔ کالا زیرہ ...بڑی الائچی۔ جاوتری۔ تیج پات۔ لونگ۔ ست ...پودینہ۔ ہینگ۔ سب کو سم بھاگ لے کر ...پیس کر برتیں +

...رت شودھک چیت کے ماس کی نئی نکلی ہوئی نیم کی پتیاں لیکر ...ان میں کالی مرچ ڈال پانی میں پیس کر گولیاں ...بنائیں۔ اور پندرہ دن تک پرانہ کال کھائیں ...بہت لابھ ہوگا +

کاربن پیپر بلیک لیڈ ایک اونس لے کر پانی میں حل کرو۔ پھر سفید ...پتلے کاغذ پر برابر برش سے ایک اور لگا ...ور سایہ میں سکھا کر کام میں لائیں +

الائچی کا تیل دلیش کا بنا ہوا انار ...ہین کا تیل ایک شیشی میں ...ڈال کر اس میں تھوڑا سا کافور ڈال دیں شیشی ...کا منہ بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں۔ جب ...ایک جان ہو جائے۔ تو بوتل میں ست اجوائین ...تین ماشے ملا کر کچھ ہرا رنگ ملا دیں +

جرمن سلور رانگ ساڑھے چار اونس۔ سیسہ آدھا اونس۔ سیسہ آدھا اونس ...ان تینوں کو کٹھالی میں ڈال کر گلائیں۔ چاندی ...کی طرح نرم اور سفید ہوگی۔ جیسے تاؤ دو گے۔ ...سفید نکلتی جاوے گی +

ولائتی گوند شکر سفید ایک تولہ۔ گوند کیکر چار تولے۔ نشاستہ تین تولے ...اُبلتا ہوا جل اور شیکتا نوسار ملا کر پتلا کرو۔ ...برتنوں میں بھرو۔ یا سفوف ہی بیچ دو +

...بیٹری کا سلوشن ہیوی ملفیورک ایسڈ۔ ...ڈسٹلڈ واٹر میں ملائیں۔ پہلے واٹر (پانی) کو ۵ گیلن کو تھوڑا گیلن ...شیشے کے برتن میں رکھیں۔ پھر آہستہ آہستہ ...ایسڈ ڈالیں +

...جرمنی کا نیلا رنگ ریڈ پارشیٹ آف پوٹاش ایک بھاگ ...ٹیل اسکیس دو بھاگ ملا کر کھرل کریں۔ نیلا ...رنگ بن جائے گا۔ کچھ ہلکا ہوگا۔ اس میں ...بیر مینگنیٹ آف پوٹاش۔ پہلے پوٹاش کام

خوشحال روس

ودیش کی بات

جنت کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے رہنے والوں کے لئے اشارہ پر تمام نعمتیں میسر آسکیں گی۔ نہ وہاں کوئی بھوکا ہوگا، نہ ننگا۔ نہ دولت مند ہوگا، نہ محتاج۔ اگر دنیا میں کوئی ایسا خطہ موجود ہے۔ جہاں لوگوں کو ضروریاتِ زندگی میسر آسکیں۔ جہاں ہندوستان کی طرح لوگ ننگے اور بھوکے نہ ہوں۔ تو بلاشبہ وہ خطۂ جنت ارضی ہے +

اس ہفتہ ہماری ایک ایسے سیاح سے ملاقات ہوئی جو دس پندرہ سال براعظم یوروپ میں سیاحت کے بعد ہندوستان آئے ہیں۔ سیاح مذکور نے سیاحت کے دلچسپ حالات بیان کرتے ہوئے ہمیں بتایا۔ کہ دنیا میں صرف روس ہی ایک ایسا خطہ ہے۔ جہاں کے باشندے فکر معاش سے آزاد ہیں۔ وہاں کے باشندوں کو اپنی روزی کمانے کی خود فکر نہیں کرنی پڑتی۔ بلکہ حکومت اس چیز کے لئے ذمہ دار ہے۔ کہ ہر شخص کے لئے مکان، کپڑا، روٹی اور تمام ضروریاتِ زندگی فراہم کرے +

سیاح مذکور کا بیان ہے۔ کہ روس میں ہر شخص کی کم سے کم آمدنی چالیس روبل (ساٹھ روپے) ہے۔ اس سے کم کسی کو معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ اور زیادہ سے زیادہ آمدنی دو سو چالیس (۲۴۰) روبل یعنی تین سو ساٹھ روپے ماہوار ہے۔ اگر کوئی شخص بے کار ہو جاتا ہے۔ تو بے کاری کی ذمہ داری حکومت کے سر ہوتی ہے۔ حکومت کسی شخص کے بے کار رہنے کی صورت میں بھی اس کی معاش کی ذمہ دار ہے۔ بچوں کی پیدائش اور پرورش کی ذمہ دار بھی حکومت ہی ہے۔ جب کسی شخص کے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو حکومت یا تو اس بچہ کی پرورش کے اخراجات دیتی ہے۔ یا بچہ کو اپنی نگرانی میں لے کر پرورش کرتی ہے۔ اسی طرح بچوں کی تعلیم کی بھی تمام ذمہ داری حکومت کے سر ہے۔ وہ اپنے خرچ سے بچوں کی تعلیم کا بندوبست کرتی ہے۔ وہاں نہ والدین کو کتابوں کی فکر اور نہ بچوں کی +

ہم فیس کا بار اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ سب کچھ حکومت کرتی ہے۔ حکومت ناکارہ اور اپاہج لوگوں کی پرورش کی بھی ذمہ دار ہے۔ دوسرے ممالک کی طرح روس کے اپاہج باشندوں کو نہ بھیک مانگنی پڑتی ہے۔ اور نہ فاقہ کشی میں دن کاٹنے ہوتے ہیں۔ اپاہجوں کے لئے جا بجا اپاہج خانے بنے ہوئے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ روس کی حکومت ایک باپ کی طرح اپنے باشندوں کا خیال رکھتی ہے۔ اور اس طرح اور اسی طرح ان کا تمام بار اٹھائے ہے۔ جس طرح ایک ذمہ دار باپ اپنی اولاد کا بار اٹھانے کے لئے مجبور ہوتا ہے +

مجرّب نسخے

ٹھنڈا سرمہ ۵ تولہ سرمہ کوے کو تین دن پانی میں بھیگا رہنے دو۔ پھر ایک تولہ بھیم سینی کافور اور ایک تولہ چھوٹی الائچی کے دانے ملا کر نیم کے پتوں کے عرق میں گھوٹو۔ خشک ہونے پر عرق سونف سے گھوٹو۔ خشک ہونے پر کام میں لاؤ۔ یہ سرمہ آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے گا۔ اور بینائی کو تیز کرے گا +

چورن ہاضم زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ سونٹھ۔ پیپل۔ اجوائین۔ کالی مرچ۔ کالا نمک۔ سب چھ چھ ماشہ۔ ہینگ دس ماشہ۔ ہینگ اور دونو زیرے کسی کورے برتن میں بھون لیں۔ پھر سب کو ملا کر باریک پیس لیں۔ بڑا ہاضم ہے +

نسخہ کھانسی و زکام کاکڑا سنگی، پیپلا مول، کیکر کا گوند۔ نمک سیندھا۔ ہر چہار اشیاء ہم وزن پیس کر گھی کوار (جس کو پنجاب میں کوار گندل کہتے ہیں) کے گودے میں گولیاں چنے کے برابر بنائی جائیں +

جب کھانسی اٹھے۔ ایک گولی منہ میں ڈال کر چوسا جائے۔ دن رات میں سات آٹھ گولیاں کھائی جائیں +

خشک کھانسی ہمیشہ خشکی سے ہوتی ہے۔ اس واسطے ایک یا دو چھٹانک ملائی دودھ کی مصری ملا کر اگر رات کو گرم کر کے کھائی جائے تو وہ بھی مفید ہے۔ لیکن ملائی کھانے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک پانی نہ پیا جائے +

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر ایل۔ آر۔ ایم۔ ڈی۔ جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ تو سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ کمزوری بینائی، ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے +

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے دو درجن شیشی **ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی۔ ایم۔ ڈی** بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے +

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت سوا روپیہ (عہ/) فی شیشی۔ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸/)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:۔ (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) ماڈرن میڈیکل سٹورز نسبت روڈ +

امرتسر:۔ شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروشان +

پتہ:۔ گورو کل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۳

Digitized by eGangotri

چیچک

اسے انگریزی میں "سمال پاکس" کہتے ہیں۔ اس میں پہلے بخار ہوتا ہے۔ سر اور پیٹھ کی ریڑھ میں درد ہوتا ہے۔ منہ اور آنکھیں لال ہو جاتی ہیں۔ اور قے بھی آتی ہے۔ اس کے تین چار روز بعد منہ اور ماتھے پر لال دانے نکلتے ہیں۔ پھر چھاتی اور تمام جسم پر نکلتے ہیں۔ چار پانچ روز بعد دانے ایک قسم کے پانی سے بھر جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ جب یہ دانے پھوٹ کر سوکھنے لگتے ہیں۔ تب مریض اچھا ہوتا ہے۔

اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک چیچک ہوتی ہے جسے کالی سیتلا کہتے ہیں۔ اس کے دانے کالے پڑ جاتے ہیں۔ اور اس سے کبھی کبھی مریض کی موت بھی ہو جاتی ہے۔ کتنے ہی انسان اس مرض میں مبتلا ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں۔

لڑکوں پر یہ مرض جلدی اثر کرتا ہے۔ اس لئے اس سے اُن کو بچانے کی بہت ہی ضرورت ہے۔ جن لڑکوں کے گھر میں کسی کو چیچک ہو جائے۔ انہیں اس وقت تک ہرگز مدرسے نہ جانا چاہیئے۔ جب تک مریض اچھا نہ ہو جائے۔ پہلے تو ماسٹر ہی کا یہ فرض ہے۔ کہ اُس کو چھٹی دے دے۔

سوامی سنتو رکھشا

چیچک اور اس کا علاج

اور اسے ایک خاص وقت تک کے لئے سکول آنے سے روک دے۔ چیچک پھنسی کی چھیپ سے مریض کے پسینے یا کپڑے سے یا اس کے منہ سے نکلی ہوئی ہوا میں سانس لینے سے ایک سے دوسرے کو ہو جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ پھنسیوں سے جو مردہ چمڑا سوکھ کر گر جاتا ہے۔ اس میں لپٹے ہوئے چیچک کے جراثیم ہوا میں ادھر اُدھر اُڑا کرتے ہیں۔ اور بہت دنوں تک نہیں مرتے۔ اس لئے مریض کے پاس جو خاص تیماردار ہوں اُن کے علاوہ اور کسی کو نہ جانا چاہیئے۔ اور مریض کے اچھے ہو جانے پر اس کے کپڑے وغیرہ جلا دینے چاہئیں۔ اور جو چیزیں جلائی یا مٹی میں گاڑی نہ جا سکیں۔ انہیں اس مرض کے جراثیم مارنے والی دوا سے پاک و صاف کر لینا چاہیئے۔

چیچک پہلے لوگوں کو بہت کم ہوا کرتی تھی۔ اب اس کا زور بہت کم ہو گیا ہے۔ بہت سے لوگ اس کی وجہ ٹیکہ بتاتے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ صحت اور صفائی کے اصولوں سے واقفیت بڑھ جانے کے کارن یہ کم ہو گئی ہے۔ پہلے وقت میں لوگ چیچک کو خدائی قہر سمجھتے تھے۔ بہتوں کا خیال تھا۔ کہ سیتلا دیوی ناراض ہونے پر اس طرح جسم میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور لوگوں کو دُکھ دیتی ہیں۔ اسی لئے اس کا نام بڑی سیتلا بھی پڑ گیا تھا۔ اس وقت زیادہ تر لوگ جھاڑ پھونک اور پوجا پاٹ کی پناہ لیتے تھے۔ اکثر رات رات بھر جاگتے تھے۔ اور ناچ وگانا کرتے تھے۔ دیوی کے اور زیادہ ناراض ہونے کے خوف سے دوا کے پاس نہ جاتے تھے۔

چیچک ہے کیا؟ یہ جسم کا زہریلا میل ہے۔ جو چھالوں کی صورت میں کھال کے اُوپر ظاہر ہوتا ہے۔ اور جسے جسم زندہ رہنے کے لئے نکال باہر پھینکنا چاہتا ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ چیچک کے اکثر مریضوں کو دست نہیں ہوتا۔ اور دست ہو تو بہت سا سا زہر اس کے ساتھ نکل سکتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ آنتیں اپنا صفائی کا کام بڑی مستعدی کے ساتھ کریں۔ اس سے زہر کو کھال سے باہر بنا کر نکلنے کی ضرورت نہ رہ جائے گی۔

پہلی حالت میں مریض کے پیٹ میں جتنا گرم پانی سما سکے۔ اتنا اسے پلا دینا چاہیئے۔ اس سے پہلے جلاب یا انیما کا عمل بھی کیا جا سکتا ہے۔ مریض کے جسم سے خوب پسینہ نکالنے کی کوشش ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے سب سے سہل طریقہ یہ ہے۔ کہ مریض کو بھیگی چادر میں لپیٹ دو۔ اور اُوپر سے خوب کمبل اوڑھا دو۔ تب اسے گرم پانی کی بھری بوتلوں سے سینکو۔ ایسا کرنے میں جسم سے خوب پسینہ نکلے گا۔ اور پسینہ کے ساتھ جسم کا بہت سا زہر نکل جانے لگا۔ پسینہ نکال چکنے پر صاف تولیہ سے مریض کا جسم سکھا دینا چاہیئے۔ اور صاف کپڑے پہنا کر اُسے ایسی جگہ رکھنا چاہیئے۔ جہاں صاف ہوا کی کافی آمد و رفت ہو۔

گورو کل کانگڑی

بڑھیا ٹانک

لذت دار

چیون پراش

دل وپھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپ دق دمہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ بچے، بوڑھے، عورت، مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ دو روپے (۲؍) فی پونڈ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

SANSKRIT

SELF TAUGHT

سنسکرت سویم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی پرنسپل سندھ نیشنل کالج ٹھٹھا ہی سکول انسپکٹروں نے اسکی زوردار سفارش کی ہے۔ اسکے پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تین (۳) حصوں میں مکمل ہوتی ہے ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (۱؍۴) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف۔

پتہ:۔ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی۔ لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ ... لاہور ... پرنٹر و پبلشر ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر: [illegible] علاولپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے [illegible]
ششماہی: [illegible] سہ ماہی: [illegible]
ولایتی: چھ روپے
[illegible]: پانچ روپے

قیمت: فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۱۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۶

آریہ سماج کا پیغام

(از مہاشہ آنند رجیت شرما چھرہ ضلع میرٹھ)

۱۔ سپوتو! قدم اب اُٹھاتے چلو
یُونہی میرے غم کو گھٹاتے چلو

۲۔ مروّت کی بنسی بجاتے چلو
وفا کا ترانہ سناتے چلو

۳۔ مصیبت کے بادل ہٹاتے چلو
بنو برق اور سنسناتے چلو

۴۔ تھپیڑے ہواؤں کے کھاتے چلو
بہادر بنو دندناتے چلو

۵۔ شجاعت کا پرچم لہراتے چلو
ہمالہ کو جنبش میں لاتے چلو

۶۔ یہ چلنا ہے کیا لڑکھڑاتے چلو
اکڑتے چلو جوش کھاتے چلو

۷۔ جو گر جائیں اُن کو اُٹھاتے چلو
جو رہ جائیں پیچھے بڑھاتے چلو

۸۔ ریا کو تھپک کر سلاتے چلو
حیا کے فسوں کو جگاتے چلو

۹۔ شرارت کے سر کو جھکاتے چلو
تکبّر کی گردن اُڑاتے چلو

۱۰۔ اُٹھیں آندھیاں تو دباتے چلو
تعصّب کا خرمن جلاتے چلو

۱۱۔ امیروں پہ سکّہ بٹھاتے چلو
غریبوں کو روزی دلاتے چلو

۱۲۔ ترقی کی راہیں دکھاتے چلو
تمدّن کی بستی بساتے چلو

۱۳۔ سخاوت کا دریا بہاتے چلو
بیاباں کو گلشن بناتے چلو

۱۴۔ تقدّس کو سر پہ اُٹھاتے چلو
کدورت کو ٹھوکر لگاتے چلو

اپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اپنشد

جس یگیہ میں ایسا جاننے والا برہما ہوتا نشچے سے یہ یگیہ ادشدھ روپ ہے۔ ہی مُنتر ابھی کامی اتنا ہی سے بچانے یگیہ ہے۔ جہاں سے ایسا سرد گرم دیتا ہما ہوتا ہے۔ ایسا جاننے والے برہما کی ہی یہ فاکھی ہے۔ اس کی یہ سامر تھیہ ہے۔ کہ یہ ں جہاں سے پیچھے لوٹتا ہے۔ وہ وہ دوش ر ہو جاتا ہے۔ جیسے اُتم ونش کی گھوڑی و ونشیار کو بچاتی ہے۔ ایسے ہی ایسا جاننے لا ایک ہی منش شیل برہما سا رتوجوں کی رکھشا تا ہے نشچے سے برہما ہی یگیہ کو، یجمان کو۔ رسارے رتوجوں کو بچاتا ہے۔ ان میں کوئی دوش وترٹی نہیں رہنے دیتا۔ اس لئے ایسا جاننے والے کو ہی برہما بنا دے۔ ایسا نہ جاننے والے کو نہ بنا دے۔

پرپاٹھک پانچواں۔ پہلا کھنڈ

نشچے سے جو منش بڑے اور اُتم کو جانتا ہے۔ وہ نشچے سے بڑا اور اُتم ہو جاتا ہے۔ منش شریر میں پران ہی جیون شکتی تھا سار تھیہ ہی بڑا اور اُتم ہے۔ نشچے سے جو واسک وششٹ کو جانتا ہے۔ اچھا دک تھا دھارتیہ دھانتا ہے۔ وہ اپنے جنوں کا وششٹ ہو جاتا ہے منش کے تحوسے بانی ہی وششٹ ہے۔ بانی میں ہی سفر کھشا اور سمپتی نواس کرتی ہے۔ نشچے سے جو واسک پرتشٹھا کو، سفتی کو مریادا کو تھا سمان کو جانتا ہے۔ وہ اس لوک میں اور پرلوک میں سفر ہو جاتا ہے اس کی بانی، مریادا، تھا سفتی دونو لوکوں میں سفر ہو جاتی ہے۔ آنکھ ہی پرتشٹھا ہے۔ آنکھ میں ہی مان مریادا ہے۔ تھا آنکھ سے دیکھ کر ہی منش سمیہ وشمہ سفان میں سفر ہوتا ہے۔ نشچے سے جو واسک سمپت کو دھن سمردھی کو جانتا ہے۔ اس کو دیوی اور مانوشی منورتھ بھی بھانتی پراپت ہوتے ہیں سفر و تو ہی سمپت ہے۔ کانوں سے سن کر آتمک اور بیوہارک گیان کی سمپتی پراپت کی جاتی ہے۔ نشچے سے جو واسک آئتن آشریہ دگد کو جانتا ہے۔ وہ اپنے جنوں کا آشریہ ہی ہو جاتا ہے۔ نشچے سے منش کا من ہی سارے گیان تھا کرموں کا آشرا ہے۔ (مسلسل)

رگ وید — اوم — یجروید

وید امرت

اتھرو وید — سام وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओं) अग्नि नाग्निः समिध्यते कविर्ग
ह पतिर्युवा हव्य वाड् जुह्वास्यः ॥६॥

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۶)

(اوم) اگنی نا اگنی سمدھیئتے کرو‌ی گرہ پتر یُوا
ہویہ باڈ جُہہ واسیہ ॥ (۶)

پدارتھ:۔ منشیوں کو اُچت ہے۔ کہ جو (جُہہ واسیہ) جس کا مکھ جوالا تیج اور (کروی) کرانت درشی ارتھات جس میں سفر تا کے ساتھ درشٹی نہیں پڑتی۔ تھا جو (یُوا) پدارتھوں کے سانگھ نکلنے۔ اور اُن کو بھنگ بھنگ کرنے (ہویہ باٹ) ہوم کئے ہوئے پدارتھوں کو ایشا منتروں میں پہنچاتے۔ اور گرہپتی) سفان تھا ان میں رہنے والوں کا پالن کرنے والا ہے۔ اس سے (اگنی) یہ پرتیکش روپ وان پدارتھوں کو جلانے، پرتھوی اور سوریہ لوک میں ٹھہرنے والا اگنی (اگنی نا) بجلی سے (سمدھیئتے) اچھی پرکار پرکاشت ہوتا ہے۔ وہ بہت کاموں کو سدھ کرنے کے لئے پریکت کرنا چاہیے۔

بھاوارتھ:۔ جو یہ سب پدارتھوں میں ملا ہوا ودیوت روپ اگنی کہا تا ہے۔ اسی سے پرتیکش یہ سوریہ لوک اور بھوتک اگنی پرکٹ ہوتے ہیں۔ اور پھر جس میں سے چھپے ہوئے ودیوت روپ ہوئے رہتے ہیں۔ جو ان کے گن اور دریا کو گرہن کر کے منشیہ لوگ اُپکار کریں۔ تو ان سے انیک ویوہار سدھ ہو کر ان کو انیت آنند کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہ جگدیشور کا وچن ہے۔

(اگلے منتر میں اگنی شبد سے ایشور اور بھوتک اگنی کا اُپدیش کیا ہے)
(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا وید امرت

ओइम्, न स सखा यो न ददाति सख्ये सचाभुवे सचमानाय पित्वः । अपास्मात्प्रेयान्न तदोको (رگ وید ۱۰۔۱۱۷۔۴)

سکھا جو ساتھی آئے گھر۔ مانگے ان پدارتھ
جو اُس کو دیوے نہیں۔ نہیں سکھا وہ یتھارتھ
اُسے کو تیج دے سکھا۔ دھیان کرے نہ تو اس
وہ اُتم ستھان نہیں۔ نہیں منتر شبھ واس
انیہ کی اچھا تب کرے۔ ہو جو چاہے انجان
پر اوشیکتا پڑے۔ تو پورے تن پران

چھپے ہوئے پھول

(۱)

یہاں کی ہر ایک وستو کسی نہ کسی حل کرنے یوگیہ اسمبھونا کا ہی پرتی ندھتو کرتی ہے۔ پرنتو یدی تمہاری دِویہ دیا کی طرف دیکھیں تو۔ پربھو اس کی کرپا سے سب کچھ ہی اسمبھو ہے۔ کیا تمہارا کار یہ بھی نہیں ہوگا۔ کہ ان سب اسمبھوناؤں کا دِویہ واسنوکتاؤں میں روپانتر کر کے۔ جہاں سموچے روپ میں وہاں انش انش میں بھی انہیں پورا کر دیتا؟

(۲)

چاہے کتنی لمبی یاترا ہو۔ اور کتنا ہی ان یا تری ہو۔ انت میں بھگوان کی کرپا پر ہی ایک ماتر بھروسہ سدا پایا گیا ہے۔

(۳)

جب ہم ایک سمپورن شبھ ادھیاتمک اُنتی پراپت کر لیتے ہیں۔ تو بھگوان کے ادرشیہ شترو سدا بدلہ لینے کی چیشٹا کرتے ہیں۔ اور جب وہ تمہاری آتما کو ہانی نہیں پہنچا سکتے۔ تو وہ ہمارے شریر پر پرہار کرتے ہیں۔ پرنتو ان کے یہ سب پریتن ویرتھ ہوتے ہیں۔ اور انت میں پراست کر دئے جائیں گے۔ کیونکہ بھگوان کی کرپا ہمارے ساتھ ہے۔

(۴)

ایک ماتر بھگوت کرپا ہی آشرت رہنا اور سبھی پرستھتیوں میں اسی کی سہایتا کا آواہن کرنا یہ ہمیں سیکھنا ہوگا۔ تب یہ نرنتر چمتکار کر کے دکھلائے گی۔

(۵)

آؤ ہم اسے سنکلپ بھگوت کرپا کے پرتی ارپت کر دیویں۔ بھینٹ چڑھا دیویں۔ یہ کرپا ہی ہے۔ جو سب کچھ پورا کرتی ہے۔

(۶)

ہمارا بھگوان میں جتنا بھروسہ ہے۔ اسی کے ہی انوپات میں بھگوت کرپا ہمارے لئے کام کر سکتی اور سہائتا پہنچا سکتی ہے۔

(۷)

بھگوت کرپا کے سامنے کون پاتر ہے۔ یا کون اپاتر؟ سب اُس ایک ہی ابنا ما کے پتر ہیں۔ اس کا پریم ان سب پر ایک سمابر برس رہا ہے۔ پرنتو وہ ہر ایک کو اس کی پرکرتی اور گرہن سامرتھ کے انوسار دیتا ہے۔

ہم نے تیاگ نہیں کیا گورو کی آگیا کا پالن کیا ہے

گلبرگہ جیل سے لالہ خوشحال چند کا پیغام

(ممبئی ۱۵-اپریل) پنڈت بدھ دیو میرپوری نے گلبرگہ جیل میں حیدرآباد ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی خورسند سے ملاقات کی۔ لالہ جی نے پنڈت جی کو بتایا۔ کہ "مجھے تقریباً ایک ہزار تار و مکتوب اور رجسٹرڈ خط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں آریہ سماج اور آریہ دھرم پر بھاری قربانی کرنے پر مبارکباد دی گئی ہے۔" لالہ جی نے گفت و شنید کے دوران میں کہا۔ کہ "میں نے کوئی قربانی نہیں کی۔ بلکہ اپنے گورودیو سوامی مہاتما ہنسراج کی آگیا کا پالن کیا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماجی مہاتما ہنس راج جی کے آخری الفاظ یاد رکھے گا۔" لالہ جی نے مبارکباد کے تار و خط بھیجنے والے آریہ بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کیا ✦

ستیاگرہیوں کے جتھا کی روانگی

گذشتہ رات سپیشل ٹرین

(... ۱۵-اپریل) ... ستیاگرہیوں کا جتھا حیدرآباد ستیہ ... میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہوگیا۔ ... ہزار اشخاص نے ریلوے پلیٹ فارم پر جتھا کو وداع ... میں بڑے بڑے جتھے بھیجے گئے ہیں۔ یہ جتھا ... سب سے بڑا ہے۔ احمد آباد میں جتھے کا ... ستیاگرہ کمیٹی کے چوتھے ڈکٹیٹر راگورو ... شاستری جی لے رہیں گے۔ جتھا ۲۱-... کو شولا پور پہنچیگا۔ اور اس کے فوراً بعد ستیاگرہ کے لئے شولا پور روانہ ہو جاوے گا ✦

پنڈت دتاتریہ پرشاد کو سزائے قید

(گلبرگہ ۱۵-اپریل) چونکہ گرفتاریوں کی تعداد روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ... سنٹرل جیل سے بہت اضافی قیدی دوسری جیلوں میں منتقل کئے جا رہے ہیں۔ گلبرگہ جیل کی ... شاخوں میں ستیاگرہیوں کے لئے کیمپ ... گئے ہیں۔ جیل کے اندر تین ہزار ستیاگرہیوں کے لئے ایک بڑا کیمپ لگانے کی تجویز ہے۔ ... کالج ناگ پور کے پروفیسر ... پانڈے کی زیر سرکردگی ہندو مہا سبھا کی ... آٹھ والنٹیروں نے کل ستیاگرہ کیا ... انہیں ایک ایک سال قید سخت کا حکم ہوا ... پنڈت دتاتریہ پرشاد اور ان کے ساتھیوں ... ۲۲-۲۲ ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئی ہیں۔ ... کے جتھے کے ممبروں کو ۲۰-۲۰ ماہ کی سزا ... گئی ہے ✦

"کوکھ کی لاج رکھنا!"

(گوجرانوالہ ۱۶-اپریل) کل دس آریہ نوجوانوں ... حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے تیار کیا گیا۔ ... آریہ ویروں کی ماتاؤں نے اپنے بچوں ... کر وداع کیا۔ کہ "بچہ بیٹھ نہ دکھلانا ... کوکھ کی لاج رکھنا۔ اور وجے پاکر ہی ... آنا" ✦

... نوجوان کی والدہ نے کہا کہ "بیٹا ... دھرم پر بڑھ ہی جاؤ۔ میں اس ضعیف العمری ... گھر کا انتظام کروں گی۔"

... نوجوان میونسپل کمیٹی جڑانوالہ کا ملازم ... نوکری کی رخصت لے کر جتھا میں شامل ...

ستیاگرہ کے لئے بے قراری

(... ۱۶-اپریل) ایک بارہ سال کے ... کرشن لال سپتر لالہ رلا رام نے اپنے ... ایک چٹھی مہاشہ برج رام کو لکھی ہے کہ

"میں ستیاگرہ کے لئے جانے کو بے قرار ہوں اب صبر کا پیالہ لبریز ہوگیا ہے۔ کرپا کرکے مجھے دوسرے جتھے کے ساتھ بھجدیں" ✦

شری ستیارتھی جی کے جتھے کی وداعی

(لاہور ۱۳-اپریل) آریہ سوراجیہ سبھا کے نائب سبھاپتی دوسرے جتھا جس میں گیارہ ستیاگرہی تھے۔ اور جو شری جیت ستیارتھی جی کی زیر سرکردگی حیدرآباد ستیاگرہ میں حصہ لینے کے لئے کل شولاپور روانہ ہوگا۔ دھائی دینے ایڈریس پیش کرنے اور الوداع کہنے کے لئے شام کو ساڑھے چھ بجے ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول میں آریہ سوراجیہ سبھا اور لاہور کی تمام آریہ سماجوں کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت سوامی ستیانند جی ہوا۔ اوکاڑہ اور لائل پور کے جتھے بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ شری جیت ستیارتھی جی کے جتھے میں ڈاکٹر رلا رام نواں کوٹ۔ وشید بلدیو جی انارکلی۔ پنڈت شری کرشن آف جلال پور جٹاں۔ اور پنڈ دلہی ضلع سیالکوٹ کا ایک بھاری تاجر اوسان کے منیم بھی شامل ہیں۔ جلسہ میں سوامی ستیانند جی۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ۔ شریمتی رامیشوری نہرو۔ سوامی پورنانند۔ پانڈے سنت رام۔ شری جیت ستیارتھی اور دیگر اصحاب نے تقریریں کیں۔ شریمتی ہمدری دیوی کو براج سے گوپال مسٹر جگہ لیتی چند اور دیگر اصحاب نے دلکش نظمیں پڑھیں۔ ستیہ آگرہ کے لئے جانے والے ویروں کو ان کی ماتاؤں بہنوں اور دھرم پتنیوں نے تلک لگائے ✦

استری سماج وچھووالی۔ استری سدھار سبھا بیڈن روڈ۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی۔ شریمتی سیتا دیوی (کوئٹہ)۔ شاہدرہ مل آریہ سماج اور دیگر سماجوں کی طرف سے جتھا کو سینکڑوں روپیہ کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں ✦

(لاہور ۱۴-اپریل) آج تین بجے بعد دوپہر جتھا شولاپور روانہ ہوگیا ✦

جلوس پر پابندیاں

(آگرہ ۱۴-اپریل) آج کوتوال نے ڈیڑھ سو کے قریب آریہ ستیاگرہیوں کو جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی۔ گو پہلے انہوں نے جلوس نکالنے کی اجازت دے دی تھی۔ بعد میں جلوس پر ناپسندیدہ پابندیاں عائد کردی گئیں۔ کوتوال کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ جلوس بعض بازاروں میں سے نہ گذرے۔ جھنڈے ساتھ نہ لے جائے جائیں۔ بھجن نہ گائے جائیں۔ اور نعرے نہ لگائے جائیں۔ ہندوؤں نے بطور پروٹسٹ جلوس کا پروگرام ترک کردیا۔ لیکن مسلمانوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنے لیڈروں کا جلوس نکالیں گے۔ شام کے وقت ایک بھاری جلسہ آریہ مندر میں منعقد ہوا۔ مہتہ ساون مل دت۔ پنڈت دیو پرکاش اور دیگر اصحاب نے تقریریں کیں ✦

پروفیسر گیان چند ایم۔ اے کا پروگرام

پروفیسر گیان چند ایم۔ اے۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج جالندھر کو پرنسپل اور دیانند کالج مینیجنگ کمیٹی نے ستیاگرہ میں شمولیت کی اجازت دے دی ہے۔ آپ ۸-مئی کو ½۹ بجے صبح کی گاڑی پر جالندھر سے روانہ ہوں گے۔ جو لوگ ان کے جتھے میں شامل ہونا چاہیں وہ ۸-مئی تک وہاں پہنچ جائیں۔ آپ ۲۱-اپریل سے ۲-مئی تک پنجاب کے مختلف شہروں کا دورہ کریں گے۔ اور والنٹیر اور روپیہ اکٹھا کرنے کا کاریہ کریں گے ✦

جالندھر شہر کے ۲ ڈکٹیٹر

(جالندھر شہر ۱۱-اپریل) حیدرآباد میں ستیاگرہ کے کام کو چلانے کے لئے ستیاگرہ کمیٹی شولاپور نے جو ڈکٹیٹروں کی فہرست تیار کی ہے۔ اس میں جالندھر شہر کے پنڈت مہرچند پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج جالندھر۔ اور لالہ نند لال پردھان آریہ سماج گڑدھل منڈی ...

جالندھر کے نام ہیں۔ جب دونوں صاحبوں کو بوقت ضرورت شولاپور بلایا جاوے گا۔ وہ بڑے بڑے جتھے لے کر روانہ ہو جاویں گے ✦

آریہ سماج ٹوہانہ کا دوسرا جتھا

یہ جتھا جس میں سات آریہ ویر شامل تھے ۱۶-اپریل کو زیر سرکردگی لالہ دلیپ چند چیف ایجنٹ تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰ شولاپور روانہ ہوگیا۔ جانے سے پہلے جتھا کو لالہ موہن لال گپتا نے آشیرباد دی اور بعد میں فوٹو لیا گیا۔ اور اس کے بعد جتھا آریہ سماج مندر سے روانہ ہوکر کارخانہ تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰ میں پہنچا۔ جہاں لالہ دیوی دیال گپتا جنرل سیکرٹری ستیاگرہ کمیٹی و مالک کارخانہ کی طرف سے جتھا کو ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائی اور شہر کے چند معززین بھی شامل تھے۔ بعد ازاں جتھا کا جلوس نکالا گیا۔ اور شہر میں پھرایا گیا دیویوں نے جگہ بجگہ تلک لگائے۔ پھولوں کے ہار پہنائے اور روپئے بھینٹ کئے۔ اس کے بعد جلوس منڈی سے ہوتا ہوا سٹیشن پر پہنچا۔ اور جے کاروں کے ساتھ جتھا کو الوداع کہی گئی۔ پبلک میں بڑا بھاری جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ شہر کے ہزاروں نرناری جتھا کے ہمراہ سٹیشن تک گئے۔ تیسرا جتھا ۱۶-مئی کو روانہ کرنے کے لئے نام لکھنے شروع کر دئے گئے ہیں ✦

چوتھے ڈکٹیٹر کا اعلان

ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راگورودھرمیندر شاستری نے ذیل کا اعلان شائع کیا ہے:۔ "میں ۲۲-اپریل کو ستیاگرہ کروں گا۔ سارے دلشی اور خاص کر یو۔ پی کے جتنے زیادہ سے زیادہ والنٹیر پہنچ سکیں شولاپور پہنچ جائیں" ✦

ستیاگرہ کا کیا بنے گا؟

آریہ سماج کی وجے ہوگی۔ اس میں کسی کو شبہ نہیں۔ ضرورت ہے کہ اس اندولن سے لابھ اٹھایا جائے۔ اور دیش کے کونہ کونہ میں پرچار کیا جائے۔ اس اُدیش کے لئے شری مہاشہ جی ایڈیٹر "پرکاش" کی زبردست تصانیف (۱) پران پون پرکاش ۸ر (۲) آریہ سماج کیا ہے؟ ۴ر (۳) ویدک دھرم کی فضیلت ۲ر (۴) مورتی پوجا کی حقیقت ۲ر (۵) اتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر (۶) آنند پنچ ۴ر (۷) جین مت درپن ۲ر منگوا کر مفت بانٹئے۔ ستیاگرہ کے ہلکش میں قیمت ½ کر دی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا فوراً آرڈر دیجئے ✦

بتی رام۔ ہاشمی علاوہ لیوی ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

Digitized by eGangotri

استریوں کی سرگرمیاں

(امرت سر ۱۶-اپریل) حیدر آباد ستیاگرہ کی بابت امرت سر کی ہندو دیویوں میں بھی زبردست جوش پایا جاتا ہے۔ دیویوں کی طرف سے ہر روز جلسے اور پربھات پھیری نکالی جاتی ہے۔ حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے دیویوں کی طرف سے اب تک ایک ہزار روپیہ بھیجا گیا ہے۔ اور اب اپنی بہنوں میں زبردست پروپگنڈا کرنے کے لئے محلہ وار جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں +

آریہ ستیاگرہیوں پر مسلمانوں کا دوسرا حملہ

(لاہور ۱۸-اپریل) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں گلبرگہ (ریاست حیدر آباد) سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ گورو کل پوٹھوہار کے آچاریہ رام دیو آج ۸۰ ستیاگرہیوں کے ہمراہ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گلبرگہ جیل میں ایک ہفتہ میں آریہ ستیاگرہیوں پر دوسری مرتبہ حملہ کیا گیا۔ جس سے کئی ستیاگرہیوں کو ضربات آئیں۔ ایک ستیاگرہی کے سر میں شدید ضربات آئیں۔ اس حملے کا اس وقت پتہ لگا۔ جب کہ ۳۹ ستیاگرہیوں کے خلاف جنہیں ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی مقدمہ کی سماعت ہو رہی تھی۔ مسٹر بالبن سب انسپکٹر پولیس نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ ان ستیاگرہیوں نے نعرے لگائے۔ جس پر مسلمانوں نے ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے انہیں بچا لیا۔ ملزمان نے صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ اور عدالت کو مطلع کیا۔ کہ پولیس بھی ان پر عام حملے میں شریک تھی۔ جب سزا کا حکم سنایا گیا۔ تو ملزموں نے حسب معمول ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگائے +

ستیاگرہ کی رفتار

(شولاپور ۱۸-اپریل) حیدر آباد ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر مہاشہ راجگورو دھریندر شاستری اس وقت بڑودہ۔ احمد آباد اور سورت کا دورہ کر رہے ہیں۔ ۳۹ ستیاگرہیوں کا ایک اور جتھا پنڈت سالگرام سہدیو دہلوی کی سرکردگی میں تلجاپور بھیجا گیا۔ جہاں پندرہ روز پیشتر ۲۸ ستیاگرہیوں کے جتھے پر حملہ ہوا تھا۔ اس جتھے کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اور جب انہیں میل درگ سماعت کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ تو ان سے بدسلوکی کی گئی۔ ان ستیاگرہیوں کو ایک ایک سال قید سخت کا حکم ہوا +

۲۷ ستیاگرہیوں کو جنہیں مہاشہ ... رام (منڈی بہاؤالدین) کی سرکردگی میں گلبرگہ میں ستیاگرہ کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا پندرہ پندرہ ماہ قید سخت کا حکم ہوا +

تین سو ستیاگرہی بذریعہ سپیشل ٹرین

(اجمیر ۱۷-اپریل) آریہ سماج اجمیر نے "راجگورو سپیشل" بھیجنے کا جو ارادہ ظاہر کیا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۱۶-اپریل کو ۳ بج کر ۴۳ منٹ پر تین سو والنٹیروں کی ایک سپیشل اجمیر سے روانہ ہوگی۔ یہ سپیشل بیاور سوجت روڈ۔ ماروار جنکشن۔ آبو روڈ۔ احمد آباد۔ آنند اور بڑودہ ٹھہرتی ہوئی ۱۹-اپریل کو صبح بمبئی پہنچ جائے گی۔ اس روز رات کو وہاں پرچار کرنے کے بعد ۲۱-اپریل کی شام کو شولاپور پہنچے گی۔ یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ یہ سپیشل راجگورو دھریندر جی کی رہنمائی میں اجمیر سے روانہ ہو۔ راستہ میں سپیشل کے سواگت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اپنا کرایہ بارہ آنہ ہے۔ پنڈت جیالال جی بھی سپیشل کے ساتھ ہوں گے +

دربار حیدر آباد کی طرف سے اصلاحات کا اعلان؟

(الہ آباد ۱۵-اپریل) حیدر آباد سے آمدہ معتبر اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ عنقریب دربار حیدر آباد کی طرف سے مجوزہ اصلاحات کے متعلق ایک اہم اعلان ہونے والا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس اعلان میں مذہبی آزادی اور سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وارانہ تناسب کے متعلق دربار کے فیصلہ کا بھی ذکر ہوگا۔ مہاتما گاندھی جی اس سلسلہ میں ریاست کے حکام سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے ہیڈ کوارٹر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آریہ لیڈر اس وقت تک ستیاگرہ کی تحریک بند نہیں کریں گے۔ جب تک کہ دربار کی طرف سے مذہبی آزادی کا اعلان نہیں کر دیا جاتا۔ ستیاگرہ کی تحریک کو زیادہ زور سے شروع کرنے کا پروگرام تیار کر لیا گیا ہے +

پنڈت دتاتریہ پرشاد وکیل حیدر آباد ہائی کورٹ۔ اور شری سیٹھ دگمبر راؤ صدر آریہ سماج لاتور کی سرکردگی میں ۹۵ ستیاگرہیوں کو جو سب کے سب ریاست حیدر آباد کے باشندے ہیں۔ کل گلبرگہ میں گرفتار کیا گیا +

پنڈت بدھ دیو جی میرپوری آج ۳۷ ستیاگرہیوں کے ساتھ گلبرگہ روانہ ہو گئے ہیں +

۲۲۳۴ گرفتار ہو چکے ہیں

اب تک شولاپور کیمپ کے ۲۲۳۴ ستیاگرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔ بیڑ داوہ۔ لیبد۔ احمد نگر اور وارشی کے ستیاگرہی اس میں شامل نہیں۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست کی جیلیں قیدیوں سے کھچا کھچ بھر گئی ہیں +

ہندوستان کے طول و عرض سے جتھے ہر روز شولاپور۔ لیبد اور وارشی وغیرہ مراکز پر پہنچ رہے ہیں۔ اور پھر انہیں حیدر آباد کے مختلف مقامات کی طرف بھیجا جاتا ہے +

ایثار و تیاگ

(سرہند ۱۵-اپریل) یہاں سے آریہ ویروں کا ایک جتھا حیدر آباد جانے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ جو ۲۳-اپریل کو شولاپور روانہ ہو جاویگا۔ اس جتھا کے متعلق یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کے جتھے دار نے جو خود بھی سفید پوش آریہ ویر ہیں اپنے ساتھ جانے والے ستیاگرہیوں کے کرایہ کا انتظام کرنے کے لئے اپنی تمام جائیداد گروی رکھدی ہے۔ اس طرح آریہ جگت کے سامنے قربانی کی ایک لانظیر مثال رکھی ہے +

چوتھے ڈکٹیٹر کو ۲ ہزار کی تھیلی

(بمبئی ۱۳-اپریل) آریہ سماج ماٹونگا کا سالانہ اتسو پرسوں زیر صدارت لالہ نرائن دت ٹھیکیدار (دہلی) بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ حاضرین میں لالہ دیش بندھو گپتا ممبر پنجاب اسمبلی۔ شری سیٹھ گھنشیام سنگھ گپتا سپیکر سی۔ پی اسمبلی۔ مہاشہ کرشن۔ راجگورو دھریندر شاستری اور سوامی سوتنترانند جی کے نام قابل ذکر ہیں۔ لالہ دیش بندھو۔ مہاشہ کرشن۔ شری گنگا پرشاد۔ شری مہیندر پرتاپ شری اوماشنکر۔ شری سیٹھ من موہن سیٹھ۔ اور دیگر اصحاب نے حاضرین سے آریہ ستیاگرہ کی امداد کے لئے اپیل کی۔ پریذیڈنٹ مہیندر پرتاپ چند نے آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری کی سیوا میں ایڈریس اور اڑھائی ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی +

ایک لکھ پتی کے لڑکے کا ستیاگرہ کیلئے اصرار

(پشاور شہر ۱۳-اپریل) صوبہ سرحد سے جو پہلا ستیاگرہی جتھا حیدر آباد روانہ ہوا ہے۔ اس میں یہاں کے ایک مشہور لکھ پتی سیٹھ امیر چند جی سبھروال پردھان آریہ سماج پشاور صدر کا پوتا مہاشہ ادم پرکاش منتری آریہ کمار سبھا پشاور صدر بھی شامل تھا۔ جب اسے جتھے کی روانگی کے متعلق پتہ ملا۔ تو اس نے بھی اپنا نام بطور والنٹیر سیکرٹری آریہ ستیاگرہ سمتی کو لکھوا دیا۔ اور اپنے والدین سے اجازت طلب کی۔ باپ کے ساتھ اس کی جو بات چیت ہوئی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

باپ ——"بچہ وہاں دکھ ہوگا"۔

بچہ ——"بخوشی سہوں گا"۔

باپ —— جیل میں جوار کی روٹی اور جلی ہوئی سبزیاں کھانی پڑیں گی"۔

بچہ ——"بخوشی کھاؤں گا۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ لالہ خوشحال چند جی اور ان کے ساتھی بھی تو کھا رہے ہیں"۔

باپ ——"دودھ اور مکھن نہیں ملیگا"۔

بچہ ——"کوئی پرواہ نہیں"۔

باپ ——"زمین پر سونا ہوگا"۔

بچہ ——"منظور ہے"۔

باپ ——"جیل میں قید بامشقت کاٹنی پڑیگی"۔

بچہ ——"کاٹ لوں گا"۔

اسے باپ نے پھر بھی ٹالنا چاہا۔ لیکن ادم پرکاش کے دل میں دیش اور جاتی کے لئے سچا پریم تھا۔ اس لئے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ اور اس ہڑتال کو متواتر تین دن تک جاری رکھا۔ آخرکار والدین نے بخوشی ستیاگرہ میں شمولیت کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ سولہ سال کا بچہ کالج کی تعلیم اور گھر کے آرام کو لات مار کر آریہ سماج پشاور کے پہلے جتھے کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد ماتا پتا نے بچے کو آشیرواد دی۔ اور کہا —— "وجے حاصل کر کے ہی واپس لوٹنا"۔

دھنیہ ہیں وہ ماتا پتا جنہوں نے ایسے بچے کو جنم دیا ہے + (نامہ نگار)

کنور سکھ لال آریہ مسافر حیدر آباد کو

(کراچی ۱۴-اپریل) نظام راجیہ ستیاگرہ کمیٹی کراچی کی طرف سے ۲۱ والنٹیروں کا پہلا شہید جتھا حیدر آباد میں ستیاگرہ کرنے کے لئے مشہور آریہ اپدیشک کنور سکھ لال آریہ مسافر کی زیر سرکردگی ۱۳-اپریل کی رات کو بمبئی ڈاک کے جہاز پر شولاپور روانہ ہو گیا +

حیدر آباد کے ستیاگرہ پر خرچ

(راولپنڈی ۱۲-اپریل) معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج نے حیدر آباد میں جو ستیاگرہ شروع کر رکھا ہے اس پر اس وقت تک ستر ہزار روپیہ کے قریب خرچ ہو چکا ہے +

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)

سمت ۱۹۹۶ - ۲۳ اپریل ۱۹۳۹ء

کرتویہ کی ویدی پر!

لیکن جلد واپس شولاپور سے آگیا ہوں۔ آرین ستیاگرہ سمتی یا دوسرے الفاظ میں آرین وار کونسل نے مجھے ستیاگرہ کا چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے۔ اس عزت کیلئے میں اس کا ممنون ہوں۔ ستیاگرہ کا فیصلہ ہوتے ہی پہلے ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی سے میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ جس وقت آپ چاہیں مجھے بُلا لیں۔ اپنے پیچھے جو چار سردھیکاری انہوں نے نامزد کئے تھے اُن میں میرا نام نہ تھا۔ اُنہوں نے اسی میں آریہ سماج کا ہت سمجھا۔ اور ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ اتنے دِنوں پنجاب میں رہ کر ستیاگرہ کی کچھ سیوا نہ پایا ہوں۔ اس وقت بھی اس بات پر اختلاف ہے۔ کہ مجھے جیل جانا چاہیئے یا باہر رہ کر کام کرنا۔ چنانچہ اس قسم کے خطوط اشاعت کے لئے موصول ہوئے ہیں۔ جن میں یہ اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ میرے جیل جانے سے ستیاگرہ کا بد بھگنڈ اشتعل پڑ جائے گا۔ لیکن اس سوال کا وقت گذر گیا۔ آرین ستیاگرہ سمتی کا حکم گیا اُوسار میں مقررہ تاریخ پر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دوں گا۔ کس دن؟ اس کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن غالباً ۲۲ - مئی کو ستیاگرہ کروں گا۔ ۲۴ - اپریل کو ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راج گورو پنڈت دھرمیندر شاستری ریاست حیدرآباد میں داخل ہوں گے۔ اگر پانچویں ڈکٹیٹر پنڈت ویدبرت جی نے ۵ - مئی کو ستیاگرہ کیا۔ تو میری باری ۲۲ - مئی کو آئیگی میرا سارا پروگرام اُن کے پروگرام کے ماتحت ہوگا۔ ظاہر ہے۔ کہ میرا فرض اس عرصہ میں پنجاب سے باہر ستیاگرہ کا پروپیگنڈا اور آریہ پرشوں کو تیار کرنا ہے۔ لیکن افسوس کہ میں اس فرض کو پورے طور پر نباہ نہ سکوں گا۔ میری صحت ناقص ہے۔ علاوہ دیگر شکایات کے جو خبروں میں نکلے کہ بار میں ایک بڑی شکایت یہ ہے۔ کہ میری

بائیں ٹانگ میں درد ہے۔ چلنے پھرنے سے عاری ہوں۔ اور کسی ایسی جگہ جانا مشکل ہے جہاں پیدل چلنا پڑے۔ لیکچر دینے کو کھڑا ہوتا ہوں تو ٹانگ تھک جاتی ہے۔ اس لئے اگر میں لگاتار دورہ کروں۔ تو میری صحت میرا ساتھ نہ دے گی۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ میں دورہ کروں گا ہی نہیں۔ میں صوبہ کے چند ایک مقامات پر جاؤں گا۔ لیکن ایسے طریق سے کہ کام زیادہ ہو اور محنت کم۔ جو آریہ سماجیں چاہتی ہیں۔ کہ میں اُن کے ہاں آؤں۔ وہ مجھے لکھ بھیجیں۔ میں جلد ہی سوامی ستیانند جی کی جو ہمارے صوبہ میں اس تحریک کے رہنما ہیں آگیا سے اپنا پروگرام شائع کروں گا۔

میرے ساتھ ہی پنجاب کی آریہ سماج کا بھی کچھ کرتویہ ہے۔ کنور چاند کرن شاردا جی نے لالہ خوشحال چند جی کو جلد شولاپور بلا لیا۔ ڈکٹیٹر مقرر ہونے کے بعد نہ وہ پنجاب میں رہ سکے۔ اور نہ دورہ کر سکے۔ اگر انہیں دس پندرہ دن بھی ملتے۔ تو وہ یقیناً پنجاب کے آریہ سماج میں ایک نئی رَو پیدا کر دیتے۔ اگر محض اُن کے ڈکٹیٹر بن جانے سے پنجاب کے آریہ سماج کو اپنے فرض کا احساس ہو گیا۔ تو اُن کے دورہ کرنے پر کیا کچھ نہ ہوتا۔ اس میں اُن کا دوش نہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے پنجاب کے آریہ سماج کو اپنے ڈکٹیٹر کے تئیں اپنے پریم کے اظہار کا یہ پہلا موقعہ ملا ہے۔ کنور چاند کرن شاردا راجپوتانہ کی طرف سے ڈکٹیٹر تھے۔ اور پنڈت دھرمیندر شاستری یو۔ پی کی طرف سے۔ لیکن چونکہ شاستری جی شاہ پور ادھیش کے گورو ہیں۔ اس لئے یو۔ پی اور راجپوتانہ دونوں انہیں اپنا سمجھتے ہیں۔ راجگورو جی۔ یو۔ پی میں صرف دس پندرہ دن دورہ کر پائے۔ اس عرصہ میں انہیں تیرہ ۱۳ ہزار روپیہ ملا۔ اور ایک ہزار والنٹیروں نے خدمات پیش کیں۔ اطلاع ہے۔ کہ اجمیر سے تین سو والنٹیروں کی ایک سپیشل ٹرین ۲۱ - اپریل کو ......

کیا دیکھا؟

میں ۲ - اپریل کی رات کو لاہور سے روانہ ہؤا۔ اور ۶ - اپریل کی صبح شولاپور پہنچا۔ راستہ میں آریہ سجنوں کے اُتساہ اور دھرم پریم کا

شولاپور پہنچے گی۔ راجگورو کتنے ستیاگرہیوں کے ساتھ ستیاگرہ کرتے ہیں۔ اس کا علم ۲۲ - اپریل کو ہی ہوگا۔ لیکن اتنا تو بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ راجپوتانہ اور یُو۔ پی راجگورو کے ستیاگرہ کے متعلق خاص جوش اور سرگرمی دکھلا رہے ہیں۔ پنجاب آریہ سماج کا کیندر سمجھا جاتا ہے۔ ستیاگرہ کے سمبندھ میں بھی وہ پیش پیش رہا ہے۔ چندہ اور والنٹیر دونوں لحاظ سے وہ اوّل نمبر پر ہے۔ اس لئے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس ڈکٹیٹر کی روانگی تک اس کی بہترین کوششیں چندہ کی فراہمی اور والنٹیروں کی بھرتی میں لگی رہیں گی۔ اور وہ اسے اس اعلان کے قابل بنا دے گا۔ کہ وہ اتنا دھن اور اتنے جن دے کر جا رہا ہے۔ جو آج تک کسی صوبہ کے حصہ میں نہیں آئے۔ روپیہ کے متعلق کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن یہ سوال ضرور غور طلب ہے۔ کہ ڈکٹیٹر کتنے والنٹیر ساتھ لے کر جائے؟ اگر میری ذاتی خواہش کا لحاظ رکھا جائے۔ تو میں اس بات کے چنداں حق میں نہیں۔ کہ ڈکٹیٹر کے ساتھ جانے والے والنٹیروں کی تعداد دن بدن بڑھتی جائے۔ مقابلہ اگرچہ اچھا ہے۔ لیکن کسی چھوٹے صوبہ کے ڈکٹیٹر کو مشکل میں ڈال سکتا ہے۔ اس لئے باہمی مشورہ کے بعد اعلان کر دیا جائیگا۔ کہ کتنے والنٹیر ڈکٹیٹر کے ساتھ جایا کریں گے اور کس طریق سے۔ سب والنٹیروں کو ساتھ لے جانا خالی از علت نہیں۔ لاہور سے شولاپور تک ایک والنٹیر کا کرایہ تیس روپے ہے۔ اگر پنجاب سے ایک ہزار والنٹیر اس موقعہ پر جانا چاہیں۔ تو صرف ان کے لے جانے کیلئے تیس ہزار روپیہ درکار ہے۔ پھر اتنی بھاری تعداد کا راستہ میں اور شولاپور میں ٹھہرنے کا انتظام کرنا بھی معنی رکھتا ہے۔ اس لئے لازمی طور پر والنٹیروں کو مختلف موقعوں پر مختلف راستوں سے مختلف مرکزوں پر بھیجنا پڑے گا۔ یہ امر بھی غور طلب ہے۔ کہ میں سیدھا شولاپور جاؤں۔ یا پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں میں پرچار کرتا ہوا؟ اس صورت میں میں زیادہ والنٹیر اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ شولاپور میں جب یہ بات نکل گئی۔ کہ میں ستیاگرہ کا چھٹا ڈکٹیٹر ہوں

ثبوت ملتا گیا۔ جس گاڑی میں ہم جا رہے تھے۔ اس میں ایک دو جتھے بھی تھے۔ اس لئے ہر ایک سٹیشن پر ویدک دھرم کی جے کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ آریہ بھائی تقریباً ہر سٹیشن پر موجود پائے۔ کئی بھائی تو محض اندازہ لگا کر سٹیشن پر آ گئے تھے۔ متھرا سٹیشن پر ایک بھائی ملے۔ ان کے ہاتھ میں ان پرستاوں کا ٹائپ شدہ مسودہ تھا۔ جو متھرا کے آریہ بھائیوں نے ہماری رہنمائی کے لئے پاس کئے تھے۔ اس میں ہمیں ہدایت کی گئی تھی۔ کہ جب تک نظام سرکار ہمارے تمام مطالبات منظور نہ کرے صلح نہ کی جائے۔ یہ چیز ہمارے لئے توصلہ افزا تھی۔ کیونکہ اس سے ہمیں معلوم ہوا۔ کہ آریہ پرش جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اور ان میں کوئی تھکاوٹ نہیں آئی۔ اس بھائی نے ہمیں متھرا ٹھہرنے کے لئے کہا۔ میں نے جواب دیا۔ کہ اس وقت ٹھہرنے کی صورت میں ہم وقت پر شولاپور نہیں پہنچ سکتے۔ ہاں کسی اور وقت آ سکتے ہیں۔ میں نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر نظام سرکار سے صلح ہو گئی۔ تو ہمارے متھرا آنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور نہ ہوئی۔ تو میں بطور ڈکٹیٹر یہاں سے گذروں گا ہی۔ اس وقت آپ مجھے یہاں ٹھہرا سکتے ہیں۔ اس پر اس بھائی نے فوراً کہا۔ کہ آپ جب ڈکٹیٹر بن کر یہاں سے گذریں گے۔ میں ایک والنٹیر کے طور پر آپ کے ساتھ چلوں گا۔ جھانسی ریلوے سٹیشن پر بھی ہمیں آریہ بھائی ملے۔ انہوں نے بھی اُترنے کو کہا۔ لیکن ہم نے معذوری ظاہر کی۔ بھیلسہ ریلوے سٹیشن پر بھی بہت سے آریہ بھائی آئے ہوئے تھے۔ وہاں ہمارا اچھا اُنتظار تھی۔ اس لئے وہاں خوب جیکارے بلند ہوئے۔ غرض یہ کہ ہم نے سارے آریہ جگت میں خوب اُتساہ پایا۔

لیکن آریہ بھائی یہ جاننا چاہیں گے۔ کہ جس خاص مقصد کے لئے ہم وہاں گئے اُس کا کیا بنا؟ نظام سرکار کے اعلان کے مطابق اس کے اور ہمارے درمیان صلح کی کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ اس لئے میرے بھائیوں کو اپنے سوال کا جواب تو مل گیا۔ لیکن اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جن احباب کے ہاتھ میں ہم نے ستیاگرہ کی باگ ڈور دے رکھی ہے۔ وہ نہایت ذمہ دار ہیں۔ اُن کی حالت میں یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ یونہی ہمیں تار دے کر شولاپور بلاتے۔ سارو دیشک سبھا کی انترنگ سبھا نے صرف اتنا پرستاؤ

[illegible] اپنا ... کہاں تک ... سکتا ہوں +

[ا]سویکار کرنا منظور کیا ہے۔ کہ ریاست کا اعلان [صحی]ح حالات دُنیا کے سامنے پیش نہیں کرتا۔ [ا]س سے آگے نہ میں جانا چاہتا ہوں نہ جا سکتا ہوں۔ آریہ بھائی چند دن انتظار کریں۔ جس وقت صحیح حالات پبلک کے سامنے آئیں گے۔ اُنہیں معلوم ہو گا۔ کہ سارود لیبک سبھا کی میٹنگ بلا ضرورت نہیں کی گئی۔ وہ میٹنگ ہوائی باتوں پر نہیں بلائی گئی تھی۔ بلکہ جو بھی گفت و شنید ہوئی وہ تحریر میں آ چکی ہے۔ اور اس پر ذمہ دار اصحاب کے دستخط ہیں ؎

"رموز سلطنت شاہاں بداند"

نظام سرکار کے اعلان کو بھی شاہی رمز سمجھنا چاہیئے۔ ۵-۱ اپریل کے اخبارات میں ریاست کا اعلان شائع ہؤا۔ اور ۲-اپریل کو ہمارے لیڈرے ریاست کے نمائندوں سے بگبرگہ میں ملے۔ اور سارو مِتنازعہ پر تبادلۂ خیالات ہؤا۔ اگر صلح کی کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ تو اس ملاقات کے معنی؟ درحقیقت نظام سرکار نے اپنے طرزِ عمل سے ایک اور راجکوٹ کھڑا کر دیا ہے۔ اگر آریہ سماج میں کوئی گاندھی ہوتا۔ یا مہاتما گاندھی یہ سوال ہاتھ میں لے لیں۔ تو ٹھاکر راجکوٹ کی طرح نظام حیدر آباد کو بھی چیف جسٹس آف انڈیا کے سامنے جواب دہی کے لئے پیش ہونا پڑے۔ جو کچھ ہؤا ہے۔ اس سے جنگ لمبی تو ضرور ہو گئی ہے۔ لیکن ہؤا بہت اچھا ہے۔ اس کے لئے ہمیں نظام سرکار کا ممنون ہونا چاہیئے۔ جس وقت حالات پبلک کے سامنے آئیں گے۔ سارے ملک کی ہمدردی ہمارے ساتھ ہو گی۔ اور ہم اپنے مطالبات اور بھی شدومد سے پیش کر سکیں گے ✤

میں نے حیدر آباد میں کیا دیکھا؟ آریہ سماج کو اس کی جوانی کی حالت میں۔ آریہ سماج کو ریاست میں قائم ہوئے نامعلوم کتنے سال ہو گئے۔ لیکن جوبن پر وہ اب ہی آیا ہے۔ ریاست میں کھلے پرچار کی اجازت نہیں۔ باہر کا کوئی بھی اُپدیشک وہاں نہیں جا سکتا۔ جانے کی اجازت تھی۔ تو بھی خاص بندشوں کے ساتھ۔ ریاست کے اُپدیشک بھی بیٹھ کر ہی اُپدیش دے سکتے ہیں۔ کھڑے ہو کر لیکچر نہیں دے سکتے۔ اس لئے ساری ریاست تک ہم آریہ سماج کا سندیش نہیں پہنچا سکتے۔ ریاست کے بارہ میں سے تین اضلاع میں آریہ سماج کا پورا پورا راج ہے۔ کوئی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ تین اضلاع میں ہمارا اثر پچاس فیصدی سے زیادہ ہے۔ اور باقی میں کم۔ کھلے پرچار کی اجازت ہو گی۔ تو چند ہی سالوں میں ریاست کی کایا پلٹ

گوروکل کانگڑی کے اُتسو پر ایک نظر

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا ۳۷واں وارشک اُتسو گوروکل کی شریہ بھومی میں جس سمارده اور سپھلتا کے ساتھ منایا گیا۔ اس کی جتنی پرشنسا کی جائے تھوڑی ہے۔ جس درشٹی سے

جائے گی۔ اور اس کی ہندو آبادی عملی طور پر آریہ بن جائے گی۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ ریاست کی ہندو آبادی آریہ بن جائے گی۔ تو میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ایک ایک ہندو آریہ سماج کے ایک ایک سدھانت کو مان لے گا۔ نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر ایک ہندو اس وقت آریہ سماج کے سدھانتوں کو مانتا ہے۔ لیکن یہ بلاخوف و تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہر ایک ہندو اس وقت آریہ سماج کے سدھانتوں کو مانتا ہے۔ وہ اسے اپنا مکتی داتا مانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ اس کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ تو اسی کے ذریعے۔ صدیوں سے وہ دوسرے کے یادا کمانت چلے آ رہے ہیں۔ کسی سرکردہ ہندو کو یہ توفیق نہیں ہوئی۔ کہ ان کے حق میں کلمائے خیر کہے یا آواز اُٹھائے۔ یہ فخر آریہ سماج کو ہی ہے۔ کہ اُس نے جان و مال کی بھاری قربانی سے ریاست کے ہندوؤں کو جگا دیا ہے۔ انہیں اپنی حالت زار کا احساس ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے اسے دُور کرنے کی تہیہ کر لیا ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں آریہ سماج کئی بلیدان دے چکا ہے۔ یہ بات اثر کئے بغیر رہ سکتی تھی نہ رہی۔ ہندو جنتا بے اختیار آریہ سماج کی طرف جھک رہی ہے۔ اور لوگ خود بخود اس کے دھرم جتھہ میں شامل ہونے کو چلے آ رہے ہیں۔ کئی ریاستوں میں ستیاگرہ ہؤا۔ قید کی نوبت آئی۔ لیکن کسی بھی ریاست میں لوگ اپنے حقوق کی حفاظت کیلئے بھاری تعداد میں قید نہیں ہوئے جتنے کہ حیدر آباد میں۔ دُشمن کہتے ہیں۔ کہ یہ تحریک غیر ملکیوں کی چلائی ہوئی ہے۔ ریاست کے لوگوں کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے تھنڈے تلے جن لوگوں نے ریاست کے جیل آباد کئے ہیں۔ ان میں ۹۰ فیصدی خود ریاست کے باشندے ہیں۔ آریہ سماج کا چیلنج ہے۔ کہ کوئی ثابت کرے کہ کسی اور ریاست کے ستیاگرہ میں لوگوں نے اتنی بھاری سنکھیا میں جیل کو دعوت دی ہو؟

(گرشن)

دیکھیئے اس وارشک اُتسو کی سپھلتا ہی سپھلتا دکھلائی دے گی۔ کچھ لوگوں کا الیا وچار رہا کرتا ہے۔ کہ ایسے وارشک اُتسووں پر کوئی ٹھوس یا گمبھیر کاریہ نہیں ہوتا۔ پرنتو ہماری رائے میں تو اس اُتسو میں شری یا پوجیہ رنانند جی۔ شری کیلاش ناتھ جی کٹجو۔ مظہر علی جی سوختہ۔ اتہادی کانگرس ایوم دلیش کے بڑے بڑے راج نیتک نیتاؤں کا پدھارنا سویم ایک بڑے ٹھوس کاریہ کا پرتیک ہے۔ جس اُتسو میں ایسے ایسے ٹھوس کاریہ کرتا کسی وشیش بھاونا ایوم اُدیشیہ کو لے کر ہی آئے ہوں۔ وہ اُتسو یوں ہی چلا جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے انترکت ان چار دنوں میں پوجیہ سنیاسیوں اور مانیہ ودوانوں کا ست سنگ کیا کچھ ارتھ نہیں رکھتا؟ ہم تو سمجھتے ہیں۔ کہ اس اُتسو پر دیا یام سمیلن۔ داد وواد سمیلن اور حیدر آباد سمیلن آدی سمیلنوں میں جنتا کا جیسا جوش پرگٹ ہؤا ہے۔ ولیسا انیہ کہیں نہیں دیکھا گیا۔ اس اوسر پر آریہ جنتا نے یہ بات بھلی پرکار سدھ کر دی ہے۔ کہ وہ شتھل اور اجیت نہیں ہے۔ وہ رشی دیانند اور آریہ سماج کے پوتر نام پر سماتشاہ اپنی بلیدان کر سکتی ہے۔ اس میں جیون ہے اور جاگرتی بھی۔ وہ بجھی ہوئی راکھ کی ڈھیری نہیں۔ بلکہ دہکتی ہوئی آگ کی چنگاری ہے۔ جسے کبھی کبھی شتھلتا کا آورن ڈھک لیتا ہے کنتو جب اُسے تیز ہوا لگتی ہے۔ تب وہ کیول سویم ہی نہیں جلتی۔ بلکہ آس پاس کی سبھی وستوؤں کو اپنی جوالا میں لپیٹ لیتی ہے۔ آریہ سماج کی یہ جیونت جاگرت شکتی اس بار کے اُتسو پر ہمیں بھلی جانتی دیکھنے کو ملی ہے ✤

اس بار کے اُتسو پر مانیہ اتتھیوں کے انترکت اندور کے پرسدھ جیوتش آچاریہ پنچانگ نرماتا شری پنڈت دینا ناتھ جی شاستری پدھارے۔ آپ نے بڑی یوگیتا سے وید سمیلن کا سبھا پتیتو کرتے ہوئے اپنے ودوتا پورن ویاکھیان میں صرف وید منتروں کا آدھار لے کر انیک نکشتروں کی بڑی سپھلتا پوروک ویوچنا کی۔ آپ کے ویاکھیان کو سن کر جیوتش کے بڑے بڑے ودوانوں نے دانتوں تلے اُنگلی دبائی۔ آپ کی ودوتا کا لوہا آج یورپیہ ودوان بھی ماننے لگے ہیں ✤

ان کے انترکت سوامی ستیانند جی بھی گوروکل کے اُتسو پر پدھارے تھے۔ آپ نے اپنے

امرت سمے اُپدیشوں سے سمست جنتا کو کرتارتھ کیا ✤

کل پتی آچاریہ رام دیو جی اسوستھ ہونے پر بھی اُتسو پر پدھارے۔ اور سارا سمے کرسی پر بیٹھے بیٹھے چار دن کی کاروائی بڑے دھیان سے سُنتے رہے۔ دیکشانت سنسکار کے دن بیٹھے بیٹھے ہی نو سناتک بندھوؤں کو ہاردک آشیرواد دی ✤

اس بار کے اُتسو پر پربندھ وبھاگ کا کاریہ اتی اُتم رہا۔ جس کے کارن آئی ہوئی آریہ جنتا کو کسی پرکار کا کوئی کشٹ نہیں ہؤا۔ چکتسا کا سمو چیت پربندھ تھا۔ دن رات اور دت پرلبھ شرم کرتے تھے۔ اپنے سواستھ کی بھی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے ڈاکٹروں اور ویدوں نے بیماروں کی جو سیوا کی۔ وہ سراہنیہ ہے۔ اُتسو کے بعد کسی پرکار کی کسی بیماری کی شکایت نہیں سُنی گئی ✤

پنڈال کا پربندھ بھی اُتم تھا۔ دھونی وردھن کے لئے لاؤڈ سپیکر تھا روشنی کے لئے بجلی کا پربندھ کیا گیا تھا۔ وشال پنڈال چاروں دن جنتا سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ اس پرکار گوروکل کانگڑی کا ۳۷واں وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام کے ساتھ سماپت ہؤا۔ اسی سال آرتھک درشٹی سے بھی گوروکل کو کوئی گھاٹا نہیں ہؤا۔ اپی تو لابھ ہی رہا ✤ (گوروکل)

جنگ کا خطرہ

برطانوی اخبارات کی رائے ہے۔ کہ برطانیہ۔ فرانس اور روس کا باہمی تعاون ہی واحد چیز ہے۔ جس پر اجتماعی حفاظت کے سسٹم کی تعمیر کی جا سکتی ہے۔ جنگ اب چند ہفتوں اور مہینوں کی منتظر ہے۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ اسے سالوں کے لئے نہیں ٹالا جا سکتا۔ رُوزویلٹ پریذیڈنٹ یو۔ ایس۔ اے نے طاقت کا جواب طاقت سے دینے کا اعلان کیا ہے۔ جنگ کا دارومدار ہر ہٹلر اور مسولینی کے رویہ پر منحصر ہے۔ ہٹلر چاہتا ہے۔ کہ اس کی نو آبادیات واپس کر دی جائیں۔ اور بلقان میں اسے اپنی اقتصادی پالیسی پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے سابقہ رویہ کے پیش نظر یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے مطالبات منوائے بغیر نہ رہے گا۔ اگر سیدھی طرح اس کا مقصد حل نہ ہؤا۔ تو وہ آگے بڑھے گا۔ اس صورت میں برطانیہ کو میدان میں کود نے کے سوائے کوئی چارہ کار نہ رہے گا۔ نتیجہ وہی ہو گا جس کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے ✤

سٹیٹ کانگرس کے ستیاگرہیوں کی رہائی

سٹیٹ کانگرس کے ستیاگرہیوں کو نظام گورنمنٹ نے سٹیٹ کانگرس کے ستیاگرہیوں کو رہا کر دیا ہے۔ ان کی رہائی پر تبصرہ کرتے ہوئے فری پریس جرنل بمبئی نے لکھا ہے۔ کہ سٹیٹ کانگرس کے ستیاگرہیوں کی رہائی ہندوؤں کو تقسیم کرنے کی چال ہے۔ یہ بات بھی صحیح ہے۔ نظام گورنمنٹ جس پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ وہ ہندوؤں کے لئے تو نقصان دہ ہے ہی۔ اس کے اپنے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ ہندوؤں کو تقسیم کرنے کی پالیسی پر وہ عمل کرنا چاہتی ہے۔ وہ کر دیکھے۔ لیکن ہم کہے دیتے ہیں۔ کہ اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہندو اب اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ اپنا بھلا برا سمجھ سکیں۔ اور صحیح راہ اختیار کر سکیں۔ اس لئے اسے اپنی ناکامی پر خود بخود ہو جائیگا۔

مہاتما ہنس راج کی پہلی برسی

مہاتما ہنس راج ۱۹-اپریل ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوئے۔ اور ۱۶-نومبر ۱۹۳۸ء کو ۷۵ سال کی عمر میں سورگباش ہو گئے۔ ان کی ہم سے جدائی کا دوس ۱۶-نومبر ہے۔ پھر بھی ہنس راج میموریل کمیٹی نے ان کی ان کے جنم دوس پر ہی ہر سال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آریہ جگت کو آدیش دیا ہے۔ اس آدیش کے انوسار ان کی پہلی برسی ۱۹-اپریل کو منائی جا رہی ہے۔ مہاتما جی نے اپنی ساری عمر آریہ سماج کی سیوا میں لگا دی۔ ان کا جیون ایک آدرش آریہ جیون تھا۔ ہم ان کے جیون سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ ان کی پہلی برسی مناتے ہوئے ہم ان کی سمرتی میں شردھا کے پھول ارپت کرتے ہیں۔

چوتھا حیدر آباد ڈے

آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن دت شاستری جی نے جو لنگ لنگ ایکزار ستیاگرہیوں کے ساتھ ۲۲-اپریل کو ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں۔ آریہ جگت کو آدیش دیا ہے۔ کہ وہ اس دن چوتھا حیدر آباد دوس منائیں۔ یہ پروگرام میں پربھات پھیری۔ جلوس۔ جلسہ۔ وغیرہ اکٹھ کرنا۔ فنڈ میں بھرتی کرنا۔ اوم کا جھنڈا لہرانا۔ ہم شاستری جی کے اس آدیش کو ہر آریہ سماج تک پہنچاتے ہوئے اس سے آگے بڑھ کر امید رکھتے ہیں کہ اس دن کو پورے اُتساہ اور

ریل گاڑیوں کی ٹکر

۱۷-اپریل کو کلکتہ سے ۶۵ میل کے فاصلے پر ریل گاڑیوں میں ٹکر ہو گئی۔ جس سے گاڑیاں پٹڑی سے اُتر گئیں۔ دو ڈبے تو بالکل ٹوٹ گئے۔ اور انہیں آگ لگ گئی۔ اس حادثہ میں ۲۷ اشخاص ہلاک اور ۳۵ مجروح ہوئے۔ ایک گارڈ بھی ہلاک ہو گیا۔ ہلاک شدگان میں بنگال اسمبلی کا ایک ممبر بھی شامل ہے۔

ریل گاڑیوں کے حادثہ ... کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر محکمہ ریلوے نے ان حادثوں کو روکنے کا انتظام نہ کیا۔ اور ایسے رنجدہ حادثات ہوتے رہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لاری کے سفر کی طرح ریل کا سفر بھی پُرخطر سمجھا جانے لگیگا۔ ان دنوں جب کہ ریلوے اور موٹر والوں میں زبردست مقابلہ ہے ریلوے والوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

یونینسٹ پارٹی میں پھوٹ

یونینسٹ پارٹی میں پھوٹ کا بیج جو پچھلے دنوں بویا گیا تھا۔ وہ پھل لا رہا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بعض ممبر پارٹی سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے پیر اکبر علی ہندو نیشنلسٹ پارٹی۔ اچھوت ممبر میاں نور اللہ اور ان کے دو ساتھی مسٹر کے۔ ایل گابا۔ چوہدری جلال الدین عنبر اور سید لال بادشاہ یکے بعد دیگرے پارٹی سے بغاوت کر چکے ہیں۔ روٹھے ہوئے ممبروں کو منانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وزارتی پارٹی پر بدحواسی چھا گئی ہے۔ اسی اندیشہ سے کہ اگر یہ بیس ممبر علیحدہ ہو گئے تو عدم اعتماد کا ووٹ پیش ہو جائے گا۔ گورنمنٹ اس کوشش میں ہے۔ کہ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ آئندہ اجلاس تک روٹھے ہوئے ممبروں کو کسی نہ کسی طرح منا لیا جائے۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

کسانوں کا ستیاگرہ

مالیہ میں اضافہ کے خلاف لاہور میں کسانوں کی طرف سے تین ہفتوں سے ستیاگرہ ہو رہا ہے۔ کئی سو کسان دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے جرم میں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اب اس ستیاگرہ نے نئی شکل اختیار کر لی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ دیویوں نے بھی اس میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۱۵-اپریل کو سات عورتوں کے ایک جتھے نے بھی ستیاگرہ کیا۔ کسانوں کے لیڈر بابا دھنا سنگھ اور سردار اودھاگر سنگھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ "ستیاگرہ تب تک جاری رہے گا۔ جب تک ہمارے مطالبات منظور نہیں کر لئے جاتے"۔

سر سکندر کی وزارت نے کسانوں کی بہتری و بہبودی کے لئے "بہت کچھ" کرنے کا یقین دلایا تھا۔ اس "بہت کچھ" میں سے شاید ایک کام یہ بھی ہے۔ جو اس نے مالیہ میں اضافہ کر کے کیا ہے۔ اور جس کے خلاف ستیاگرہ ہو رہا ہے۔

راجکوٹ کی سمسیا

ٹھاکر صاحب راجکوٹ نے سردار پٹیل سے وعدہ کیا تھا۔ کہ نئی اصلاحات کی کمیٹی میں سات ممبران کے نامزد ہوں گے۔ لیکن چند دن بعد اپنے وعدہ سے پھر گئے۔ پہلے سردار پٹیل اور پھر مہاتما گاندھی نے کوشش کی۔ کہ ٹھاکر صاحب اپنے وعدہ پر کاربند رہیں۔ لیکن ناکام رہے۔ اس پر مہاتما گاندھی کو برت رکھنا پڑا۔ وائسرائے کی مداخلت سے معاملہ چیف جسٹس کے سپرد ہو گیا۔ انہوں نے سردار پٹیل کے حق میں فیصلہ دیا۔ سلیکشن کمیٹی میں مسلمانوں اور ہری جنوں کی نمائندگی کے جھگڑے نے پھر اُلجھن پیدا کر دی ہے۔ ٹھاکر صاحب مختلف طریقوں سے روکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ کہیں اچھوتوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ تو کہیں مسلمانوں کے غمخوار بن رہے ہیں۔ اس سے آگے ہٹ پاکر ہی مسلمانوں اور اچھوتوں نے مہاتما گاندھی جی کے خلاف مظاہرے کئے۔ ایک طرف مسٹر جناح سے مشورہ ہو رہا ہے۔ تو دوسری طرف امبیدکر کو بلایا جا رہا ہے۔

کہہ نہیں سکتے کہ یہ سمسیا کیسے سلجھے گی۔ لیکن قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ شاید یہ معاملہ پھر سر موریس گائیر کے سپرد کر دیا جائے۔

ستیاگرہیوں پر مسلمانوں کا دوسرا حملہ

پچھلے ایک ہفتہ میں ریاست حیدر آباد کے ایک ہی شہر تلجا پور میں مسلمانوں نے آریہ ستیہ آگرہیوں پر دو بار حملہ کیا۔ جس سے کئی ستیہ آگرہیوں کو سخت چوٹیں آئیں۔ پہلے حملہ کے بعد جلد ہی یہ دوسرا حملہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ پہلے حملہ کا کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔ نہ حملہ آوروں کو گرفتار کیا گیا۔ اور نہ انہیں کوئی سزا دی گئی۔ اس سے انہیں دوسری بار شرارت کرنے کا حوصلہ ہوا۔

پولیس کے بیان کے مطابق یہ تو اس لئے ہوا۔ کہ مسلمان ستیاگرہیوں کے نعروں پر اشتعال میں آ کر بے قابو ہو گئے۔ لیکن اس کا کیا جواب ہے۔ کہ پولیس بھی حملہ میں شریک تھی۔ جیسا کہ ستیاگرہیوں نے عدالت میں بیان دیا ہے؟

حیدر آباد کے اچھوت اور مسلم لیگ

مہاشہ کرم چند جنرل سیکریٹری آل انڈیا شردھانند دلت اُدھار سبھا نے مسلم لیگ کی کونسل کے حیدر آباد اندولن سمبندھی اس ریزولیوشن کی جس کے ذریعے اس نے نظام سرکار سے سفارش کی ہے کہ آئینی اصلاحات کی تجویزہ سکیم میں دلتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔ اس طریقہ پر دلتوں کو سورن ہندوؤں کے نام نہاد پھندے سے بچایا جائے۔ پر زور مذمت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مسلم لیگ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہے۔ اور دلت جاتی کی ہمدردی میں بلا وجہ آنسو بہا رہی ہے۔ ہم عظیم ہندو قوم کا انگ ہیں۔ اور کوئی طاقت یا لالچ ہمیں اپنے عزیز و اقارب سے جدا نہیں کر سکتا۔

مسٹر راج بھوج نے جو ہری جنوں کے ایک بڑے نیتا ہیں بھی ۱۵-اپریل کو آل انڈیا ڈیپریسڈ کلاسز کانفرنس پھلورہ میں تقریر کرتے ہوئے ہری جنوں کو مشورہ دیا۔ کہ ہری جنوں کو اپنا آبائی دھرم نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اس سے ان کی حالت بہتر نہ ہوگی۔

جب خود ہری جن تبدیلی مذہب میں اعتقاد نہیں رکھتے۔ اور وہ ہندو دھرم میں ہی رہنا چاہتے ہیں۔ تو مسلمان یا عیسائی کیوں انہیں اُکساتے رہتے ہیں؟

لالہ لبھو رام کا سراہنیہ کاریہ

"پرکاش" کے انسپیکٹر و آنریری آریہ سماج کے سرگرم کارکن لالہ لبھو رام جی نیجر حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلے میں سراہنیہ کاریہ کر رہے ہیں۔ اس سمے تک سینکڑوں روپیہ حیدر آباد ستیہ آگرہ فنڈ کے لئے جمع کر کے بھجوا چکے ہیں۔ آپ ہر برس گوروکل کانگڑی کے جلسہ پر کافی دھن اکٹھا کر کے بھینٹ دیا کرتے ہیں۔ اس ورش بھی آپ نے ۹۲۰ نو سو بیس روپے گوروکل کے کوش میں جمع کرا دئے ہیں۔ گوروکل کو آپ جیسے پریمیوں پر فخر ہے جو اس کی سیوا کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔

ریویوز {Reviews}

"حیدر آباد اور آریہ سماج"

دہلی کے آریہ لیپتک وکریتا گوبند رام ہاسا نند نے سارودیشک سبھا کی رپورٹ کے کچھ اودیشیک حصوں کو لیپتک کے روپ میں پرکاشت کر دیا ہے۔ اس میں کئی دوسری باتیں بھی بڑھا دی گئی ہیں۔ جیسے "حیدر آباد کا مختصر اتہاس"۔ "میں نے حیدر آباد ریاست میں کیا دیکھا؟" (از پروفیسر واس دیو) سارودیشک سبھا کا نظام سرکار کے ساتھ پانچ چھ ورشوں سے ہونے والا بیز دیوہار وغیرہ۔ لیپتک حیدر آباد اندولن کی سپھلتا کے لئے سہائیک اور اپیوگی سدھ ہو سکتی ہے۔ آریہ سماجوں کو بھاری تعداد میں منگوا کر بانٹنی چاہئے۔

۱۲۰ صفحوں کی پُستک کا مولیہ صرف ... ۔

ملنے کا پتہ:- گوبند رام ہاسا نند ویدک پستکالیہ۔ نئی سڑک دہلی۔

"صنعت و حرفت کے قیمتی راز"

کمانتی کے منیجنگ ایڈیٹر شری مہاشہ ... نے صنعت و حرفت سے متعلق بے شمار فارمولے و نسخے اس کتاب میں جمع کر دئے ہیں۔ چونکہ مصنف اخبار نویس ہے۔ کاروباری آدمی نہیں۔ اس لئے اس کتاب میں درج شدہ نسخے ان کے تجربہ شدہ نہیں انہوں نے کافی محنت کر کے انہیں ادھر اُدھر سے یکجا کر کے پُستک کے روپ میں نوجوانوں کی بھینٹ کر دیا ہے۔ پُستک دس حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں کم سرمایہ کے روزگار، دوسرے میں یوروپ، امریکہ و ہندوستان کے تجارتی نسخوں کا انکشاف۔ تیسرے میں تیاری سامان حسن و زیبائش۔ چوتھے میں انگریزی و دیسی صابن بنانے کے نسخے۔ ۵ ویں میں خوشبودار تیل بنانے کی ترکیب۔ چھٹے میں شربتوں کے نسخے۔ ساتویں میں انگریزی و دیسی سیاہیوں کے نسخے۔ ۸ ویں میں آچار مربے اور چٹنیاں بنانے کی ترکیبیں۔ ۹ ویں میں ردّی اور بے کار چیزوں سے روپیہ کمانے کے راز۔ اور دسویں میں کچھ کام کی باتیں درج ہیں۔ بے کار نوجوان اس پُستک سے کافی لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- بیرا بک ڈپو پوسٹ بکس نمبر ۲۶۸۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور۔

سدرشن چکر

ہندو نوجوانوں کے لئے آج کل دوہری آفت ہے۔ پڑھ لکھ کر بے کاری تو پلے پڑتی ہی ہے۔ ساتھ ہی گرہستھ کا بوجھ بھی اُٹھانا پڑ جاتا ہے۔ بعض "سمجھدار" والدین تو اپنے "فرض" سے سبکدوش ہونے کے لئے حصولِ تعلیم کے دوران میں ہی اپنے برخورداروں کو گرہستھ کی سڑک پر ڈال دیتے ہیں۔ اور نوجوان بھی اسے side-work سمجھ کر سنبھال لیتے ہیں۔

بے کاری کے موجودہ دور میں ایسے نوجوان بھاری تعداد میں ملیں گے۔ جو گھر میں کئی کئی بچوں کے "بابا" ہیں۔ اور کالج میں فرسٹ ایر یا تھرڈ ایر "فول"۔ ایسے نوجوانوں کی تعداد تو بے شمار ہے۔ جو یونیورسٹی کی کئی ڈگریاں لے چکے ہیں۔ لیکن کام کاج کچھ نہیں۔ سوائے اس کے کہ اس فالتو وقت میں گرہستھ کی "ڈگریاں" بڑھاتے جا رہے ہیں۔ شاید یہ خیال کر کے کہ چلو بے کار رہنے سے بیگار بھلی۔

آزاد ممالک میں۔ بے کاروں کو گورنمنٹ جہاں کام دیتی ہے۔ وہاں ان کے بچوں کی پڑھائی لکھائی اور پرورش کا بوجھ بھی اُٹھاتی ہے۔ ہندوستان کی روز افزوں بڑھتی ہوئی آبادی کے غم سے ہندوستان کے نیتا دُبلے ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن آزاد ممالک اپنی آبادی کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچ رہے ہیں۔

بات سچی ہے۔ آزاد ممالک پر ملوکیت پرستی کا بھوت سوار ہے۔ وہ جنگ کے پھیر میں ہیں۔ اپنی ہوس کو پورا کرنے کے لئے اُنہیں زیادہ سے زیادہ انسانی جانوں کی قربانی کیلئے ضرورت ہے۔ ہندوستان "اہنسا پرمو دھرما" کے اصول پر کاربند ہے۔ اسے انسانوں کی تو فکر ہے ہی جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کی بھی چنتا رہتی ہے۔ اگر آبادی روز بروز بڑھتی جائے۔ تو کام کیسے چلے؟

جرمنی نے یہ محسوس کر کے کہ جنگ قریب ہے۔ آبادی بڑھانے پر زور دینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ وائین چیمبر کے میئر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بچے پیدا کرنے والے شادی شدہ والدین کو بھاری بونس دئے جائیں گے۔

یقیناً وہاں انشورنس کمپنیاں اور پراویڈنٹ فنڈ بہت کم تعداد میں ہوں گے۔ اور جو ہوں گے بھی وہ بھی اپنی تقدیر کو کوس رہے ہوں گے۔

شادی شدہ والدین کو بونس دیا جانا تعجب خیز نہیں۔ اس کی یہ جدت تعجب خیز ضرور ہے۔ جو اس نے بھاری انعاموں کا لالچ دے کر کنواری لڑکیوں کو بچے پیدا کرنے کی ترغیب دے کر کی ہے۔ اپیل کی گئی ہے۔ کہ ۲۹ سال کی غیر شادی شدہ عورتیں بچے پیدا کر کے قوم کی امداد کریں۔ امید کرنی چاہئے۔ کہ یہ اپیل بہرے کانوں نہ پڑے گی۔

اس کے ساتھ ہی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو غیر شادی شدہ عورتیں حکام کو پہلے مطلع کر دیں گی کہ وہ ماتائیں بننے کو تیار ہیں۔ میونسپل کمیٹی کی طرف سے ان کے بچوں کو پانچ پانچ مارک دئے جائیں گے۔ اور گورنمنٹ اس وقت تک ان کے بچوں کا خرچ برداشت کرے گی جب تک وہ جوان نہیں ہو جائیں گے۔

ہندوستان کے بچوں والے بے کار نوجوان اس اعلان کو پڑھ کر سرد آہ بھریں گے۔ اور بے اختیار ان کی زبان سے نکلے گا۔ کاش کہ ہم بھی جرمنی میں پیدا ہوئے ہوتے۔ کوئی اور کام نہ ملتا۔ تو بچے پیدا کر کے ہی روزی کماتے۔ لیکن اب تو یہ دُعا ہی کر سکتے ہیں۔ کہ اگلے جنم میں پرماتما نشٹ کا چولا دے۔ تو جرمنی میں ہی پیدا کرے۔

اِدھر اُدھر کی

شام کے بڑے بڑے شہروں میں اٹلی کے البانیہ پر قبضہ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور نعرے لگائے گئے۔ کہ "خدا ایک ہے۔ اور مسولینی اس کا دشمن ہے"۔

خدا کا دشمن ہے تو ہوا کرے۔ "محافظِ اسلام" تو ہے۔

موضع دولت پور (ضلع فیروزپور) میں ایک تعلیم یافتہ لڑکی نے صرف اس لئے خودکشی کر لی۔ کہ اس کی شادی ایک غیر تعلیم یافتہ لڑکے سے کر دی گئی تھی۔ اسی اصول پر اگر وہ نوجوان بھی جن کی بیویاں ان پڑھ ہیں عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو کیا ہو؟ "مساوی حقوق" کی ایک "نئی جنگ" چھڑ جائے۔

ڈیرہ غازی خاں کے ایک مسلمان کو اپنے پڑوسی کی بیوی کو اغوا کر کے مردانہ لباس میں کسی دوسری جگہ لے جاتے وقت گرفتار کر لیا گیا۔

اس "مجلے مانس" سے کوئی پوچھے۔ کہ برقعہ کس وقت کے لئے ایجاد کیا گیا تھا؟

موچی دروازہ لاہور کے ایک مسلم نوجوان نے اس لئے اپنے پڑوسی کی بیوی کی ناک کاٹ دی۔ کہ اس نے اس سے محبت ہوتے ہوئے اپنے خاوند کی حمایت کی۔

کیا کرتی؟ طلاق کی تلوار جو سر پر لٹک رہی تھی۔

کشمیر کے فرقہ پرست مسلمانوں نے شیخ عبداللہ کو قومیت پرستی کے نشہ میں سرشار دیکھ کر مسٹر جناح سے درخواست کی ہے۔ کہ "کشمیر میں اسلام خطرہ میں ہے"۔

لیکن وہ اسلام کو خطرہ سے کیا نکالیں گے؟ اس وقت مسلم لیگ اور وہ خود خطرے میں ہیں۔

حیدر آباد میں سیاسی قیدیوں کی رہائی پر انجمن اتحاد المسلمین کے غصہ کا پارہ بہت تیز ہو گیا ہے۔

ہو کیوں نہ۔ دکن میں ویسے ہی گرمی زیادہ پڑتی ہے۔ اور اب تو موسم بھی بدل رہا ہے۔

جالندھر میں یوم اقبال کی تقریب پر سر سکندر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "اردو مسلمانوں کی ہی نہیں۔ ہندوستان بھر کی قومی زبان ہے" ـــــ اور یہ کہنا کیوں بھول گئے۔ کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی ہی نہیں ہندوستان بھر کی نمائندہ جماعت ہے۔

[illegible] ہیں لوگوں کا انقلاب ہے۔ جو سارے پردیش
[illegible] یہ دیکھنا۔ کہ سنستھا وہی کام کر رہی
[illegible] کے لئے وہ سنستھاپت ہوئی تھی۔ وہاں
[illegible] ہو نہیں سکتی۔ دیش کی سرکار جتنا
[illegible] اور اُسے یہ دیکھنا ہی چاہیئے
[illegible] کہ آپ دے نہیں ہوتا۔
[illegible] سرکار سے آرتھک سہایتا پاتی
[illegible] نہیں پاتیں۔ جو رجسٹرڈ ہیں۔ اور
[illegible] جن شکھشالیوں کی اُپادھی سرکار
[illegible] ہے۔ اور جن کی نہیں ہے۔
[illegible] انکش تو اپنے اوپر رکھنا ہی
[illegible] شاسن کو یہ ادھیکار تو رہنا ہی چاہیئے۔
[illegible] کو دیکھ سکے۔ کہ جو سنستھائیں
[illegible] سنستھا سے لابھ اُٹھا کر۔ ہمیں
[illegible] اپنا کام سوچھندتا سے کر سکتی
[illegible] اس سوچھندتا کا دُر اُپیوگ نہیں
[illegible] پرنتو آج مِنسٹری اس کے نہیں
[illegible] ادھیرن سکے لئے آپ پرچی
[illegible] بات کریں۔ وہاں نیچے سے
[illegible] ساری شکھشا سرکار کے بناسے
[illegible] سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔
[illegible] اتنا ہی نشچے نہیں کرتی۔ کہ کتنے
[illegible] کتنے برس تک پڑھیں۔ وہ کیا
[illegible] کیسے پڑھائیں۔ کون پڑھائیں۔
[illegible] اتیادی بھی اُسی کے نِشچے
[illegible] ہوتا ہے۔ پڑھانے والے اور
[illegible] والے آیہوں سارنتا ست وہ [illegible]
[illegible] کہیں۔ کہ اُن کے بہ پنا ہیا [illegible]
[illegible] ہاتا ہا اور پڑھانا ہی نتک۔
[illegible] نہیں تھا۔ پھر درشن ہو۔ یا وگیان۔
[illegible] کسی بھی لیکھک یا کسی بھی
[illegible] یہ بات نکلنی چاہیئے۔ کہ اناپدوں
[illegible] سے ملش سماج کا کبھی کوئی
[illegible]۔ اتنا ہی نہیں۔ ساری شکھشا
[illegible] کہ پڑھنے والوں کے
[illegible] دوسرے سے شبد ولی بیچ جن
[illegible] اور نا سنی دیچار شیلی کے
[illegible] پڑ جائے۔ یہاں سے چھوٹے
[illegible] پڑھانے کے دیاکرن۔ لوگوں آدی
[illegible] اوتن دیکھے ہیں۔ سب
[illegible] کو سامنے رکھ کر لکھے گئے
[illegible] یہی بات چنی گئی
[illegible] پڑھ سکتا ہے۔ اس
[illegible] جہاں اپرنتیکش ترُدپ
[illegible] پرنتو ہوا تھا۔ لڑکوں
[illegible]۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا
[illegible] کہ ہندو اور مسلمان اپنے کو
[illegible] سے پرتھک ماننے لگے۔

گورکل کانگڑی کے اُتسو پر پربھاشن

(جو یوپی گورنمنٹ کے وزیر تعلیم بابو سمپورنانند نے دیا)

(گذشتہ سے آگے)

لوگوں میں یہ دھارنا جم گئی۔ کہ بھارت واسی دُربل اور بُدھ ہین اکشل رہتے ہیں۔ اور ودیشی شاسن میں ہی ان کو چین اور شانتی مل سکتی ہے۔ اور ہوتی ہے۔ بھارتیوں کا آتم وشواس جاتا سا رہا ہے۔ پھر جہاں سرکار وکل کر سنگٹت پریتن کرے گی۔ وہاں کیا ہوگا؟ جرمنی میں ایک سنیٹ پر کار کی منو ورتی والے منش کی سرشٹی ہو رہی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ [illegible] کہاں تک اُچت ہے۔ جن دیشوں میں آج ڈکٹیٹر شپ ہے۔ ان میں تو اُٹھتے بیٹھتے دن رات ہی راگ الاپا جا رہا ہے۔ کہ ہماری جاتی سرو سریشٹھ ہے۔ اس کے نکمیر [illegible] وششیش ادھیکار ہیں۔ ہماری ہی سنسکرتی

شکھشا کو کہاں تک۔ کسی وشیش دھارمک وچار دھارا کے انوکول چلانا چاہیئے۔ آپ لوگ یہاں جو کچھ شکھشا دیتے ہیں۔ وہ سب ان وشواسوں کے آدھین ہی ہو سکتی ہے۔ جو آریہ سماج کے آدھار ستمبھ ہیں۔ آپ شرتی کو آپت واکیہ مانتے ہیں۔ وہ آپ کے لئے سوتہ پرمان ہے۔ اور سبھی شاستر اور سبھی سدھانت بہتا پرمان ہیں۔ یدی کوئی سدھانت آپ کی شرتی ویاکھیا کے انوسار نہیں ہے۔ تو آپ اسے استیہ اور نرادھار مانیں گے۔ ایسی اوستھا میں ودیارتھی پرایہ ہوتی ہیں۔ جو لوگ دھرم گرنتھوں کا آدر اور شردھا نہیں۔ ورن پر میرا کے کارن کرتے ہیں۔ اور

مختصر افسانہ

آ پنجرے میں آ!

صیاد نے کہا۔ "اس پنجرے میں آ۔ میں تجھے دُنیا کی نعمتوں سے مالا مال کر دوں گا۔ دیکھ تیرے لئے یہ دو نقرئی کٹوریاں لایا ہوں۔ ایک میں ٹھنڈا پانی اور دوسری میں دانہ ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی جھانجیں تیرے پاؤں میں کیا ہی خوش نما معلوم ہوں گی۔ اس پنجرے میں آ۔ اور آ کر میرے غمگین دل کو اپنے دل نواز نغموں سے مسرور کر۔"

بلبل نے کہا۔ "اے بھولے انسان! کیا کوئی آزاد یار غلام ہو کر خوش رہ سکتا ہے؟ ہمارے نغمے اس جنگل کی جھاڑیوں۔ خوش نما خود رو شاخوں پر ہی حسین اور دل نواز ہیں۔ یہاں یہ خوشی کے ترانے اور وہاں سلاخوں کے درمیان نوحہ زاری۔ بھولے انسان تو خود غلام ہے۔ دوسروں کو اپنے سامنے سجدہ میں جھکا دیکھ کر تیرے لئے بیڑیوں سے کم ہیں؟ ہر کسی کو غلام ہی نہ سمجھ۔ ہم آزاد ہیں اور آزاد ہی رہنا چاہتے ہیں۔"

ایسے ہی لوگوں کی سنکھیا ادھک ہوتی بھی ہے۔ وہ تو دیا کھیا کو توڑ مروڑ کر یہ دکھلانے کا پریتن کرتے ہیں۔ کہ ہمارے دھرم گرنتھوں میں سبھی وگیان اور شکار بھرے پڑے ہیں۔ جو لوگ اندھ شردھالو ہوتے ہیں۔ یا کسی گوڑھ ساج نیتی کا انیہ ارتھ کو سدھ کرنے کے لئے وگیان کو دھارمکتا کا سوانگ بھرتے ہیں۔ وہ وگیان کو اور وگیان تک شکھشا کو ہی بہشکرت کرتے ہیں۔ پہلی پرورتی دھرم گرنتھوں کی مٹی خراب کرتی ہے۔ دوسری پرورتی اوشکار۔ گورو۔ گیان کے پرسار ہوتا لاپڑ رہا ہے۔ دونوں ہی باتیں بُری ہیں۔ پرنتو دوسری بات تو بڑی ہی ہانی کر ہے۔ اس سے وگیانکوں کے ہاتھوں کی آہوتیاں دلوائی ہیں۔ آج بھی ہو رہی شیل

بگست مانز کے لئے کلیان کاری ہے۔ یدی دوسرے راشٹر ہماری باتیں سیدھے سے نہ مان لیں۔ تو ہمارا اگر تو یہ ہے۔ کہ اُن سے بلات منوائیں۔ یہ دھارنا ہم کو کہاں لے جائے گی؟ اس سے تو سنسار میں کلیہ پھوٹ پڑے گی۔ اور پھر جب سرکاری نیتی کے انوسار چلن پالن کرنا ہوگا۔ تب تو بہت نیک دلیش کا ایک پرچند آچار شاستر۔ پرتھک درشن۔ پرتھک سماج دگیان ہوگا۔ ایسی اوستھا میں سنتیہ کا بھی کوئی روپ مانا جائے گا۔ اس کی بھی کوئی دیا کھیا ہوگی۔ یا نہیں۔ ستیہ اہنسا۔ تیاگ۔ ان سب باتوں کی کوئی تو کسوٹی ہونی ہی چاہیئے۔ نہیں تو پھر سمبھر کا دیوہار کیسے چل سکے گا؟

اسی سے ملتا جلتا ایک دوسرا پرشن ہے۔

امریکہ میں کئی شکھشالیوں میں وکاس واد نہیں پڑھایا جاتا۔ آشچریہ نہیں۔ کہ ہمارے یہاں بھی کبھی کسی پرکھیات وشو ودیالیہ میں کچھ ایسا ہی پربندھ ہو۔ اور ادھیاپکوں اور چھاتروں کے دماغ کے وچاروں اور وشواسوں کی پریکشا کی جائے۔ ایسی باتوں سے اگیان کی ورِدھی ہوتی ہے۔ اور دمبھ اور جھوٹ کا بول بالا ہوتا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ ایسا پرتیبندھ وگیان کو اس پرکار باندھ نہ ہو سکتا ہے۔ دُنیا بھر کے سامنے یہ دستر شٹ چلا جا رہا ہے۔ وہ اس سے کہ وگیانیوں کو سیکھے۔ ان کے تتو کا انویشن کرے۔ اپنے سدھانت نردھارت کرے۔ اور شیگھر ہی سنیہ ایک ہوگا۔ وگیان کی پریوگ شالہ کا سنیہ اور دھرم گرنتھوں کے پرشٹھوں کا سنیہ پرتھک اور سوتنتر نہیں ہو سکتا۔ یدی وہ دھرم گرنتھ سچ مچ آپت واکیہ ہیں۔ پرنتو سدھانت سا مجھ کرنا وگیان اور دھرم دونوں کے لئے ہماتک ہے۔ یہ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ وستر شٹ کھوج انتر ہت سنیہ کو سمیہ پاکر پرکاشت کر دیگی۔ اور اس سنیہ کے گیان سے واستوک دھارمکتا کی پشٹی ہی ہوگی۔

پرنتو جہاں میں یہ کہتا ہوں۔ کہ شکھشا پر راج سنستا اور سامپردایک وچاروں کا سِٹھات بوجھ نہ ڈالنا چاہیئے۔ وہاں میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ اس کو لکشیہ ہین بھی نہ ہونا چاہیئے۔ آج شکھشا جہاں سوچھند چھوڑ دی گئی ہے۔ وہاں لکشیہ ہین بھی ہے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ آج سماج کا سارا سنگٹھن سماج کا سارا جیون لکشیہ ہین ہے۔ دیکھنے کا لکشیہ ہے دھن کمانا۔ سمپن ہونا۔ یدی ایسا کرنے میں اُسے دوسروں کے جیون کو چھین بھی کرنا پڑے۔ تو وہ ایسا نسنکوچ ہو کر کرتا ہے۔ منش کی اُنتی منش کے شوشن پر راشٹر کی راشٹر کے شوشن پر نربھر ہے۔ پرتی یوگتا بدھی کا مول منتر ہے۔ سمپتی و شکتی لوگوں کا ماپ دنڈ ہے۔ اسی لئے یُدھ پر یُدھ ہوتے ہیں۔ سندھی پر سندھی ٹوٹتی ہے۔

یدی منشیوں میں سنسکرتی کا نام ہے۔ یدی ہمیں سچا جیون بتانا ہے۔ یدی آج تک کے سہسروں پرنتیت لاکھوں درشنوں کے پرشرم پر پانی نہیں پھرنا ہے۔ تو سامونک جیون کا کوئی نہ کوئی لکشیہ بہتر ہونا چاہیئے۔ یہی۔ آچاریہ۔ [illegible] شاسن سب اس لکشیہ کو دھیان میں رکھ کر پرنیت ہونے چاہئیں۔ شکھشا اُسی لکشیہ کے انوکول ہونی چاہیئے۔ آج سے بہت دن پہلے کپلا چلیہ نہیں کہہ سکتا۔ آریوں نے م

[illegible] کل کے لئے [illegible] تحقیق [illegible] کا نہیں [illegible] سندر تھا۔ پرنتک [illegible] کے [illegible]

Digitized by eGangotri

ایک سو فیصدی اصل واقعہ پر مبنی افسانہ

سُدھا

(از جھنشی علا ولپوری)

جب میرے متر سدھیر نے مجھے سدھا کے بارہ میں یہ کہا۔ کہ وہ اپنا کرتویہ بھلا کر اپنے ایک پڑوسی یووک کی طرف کھچ رہی ہے۔ تو مجھے وشواس نہ آیا۔ اس نے سدھا کے متعلق جو کچھ کہا۔ اس پر نہ سدھا سے آشنا ہو سکتی تھی۔ اور نہ سدھیر اپنے دوست سے جھوٹ کی توقع۔ میں سدھا کو بھی برسوں سے جانتا ہوں۔ اور سدھیر کو بھی۔ اس لئے وشواس نہ ہوتا تھا۔ اور نہ وشواس کرنے کی کوئی وجہ تھی۔ لیکن یہ خیال کر کے کہ آج کل کی ماڈرن گرل جس تیزی سے مغربی فیشن پرست عورت کی تقلید کرنے دوڑی جا رہی ہے۔ اس سے جو کچھ بھی ہو تھوڑا ہے۔ آج کل کی پڑھی لکھی لڑکی کے نزدیک پتی بھگتی یا ستیتو کی کوئی اہمیت نہیں۔ اسے وشواس ہے ہیم پر۔ اس لئے اگر سدھا ہی سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی۔ تو کیا تعجب ہے جس شام کو یہ بات میں نے سدھیر سے سنی اس رات مجھے نیند نہ آئی۔ میں یہ سوچتا رہا۔ کہ کیا سدھا ایسی اچھی لڑکی سے بھی کبھی ایسی کمینہ ہو سکتی ہے؟

میں نے سرد آہ بھر کر کہا۔ یہ سب سچ لیکن سدھا! ۔۔۔ وہ ایسی غلطی نہیں کر سکتی۔ میرا دل کبھی یہ ماننے کو تیار نہ تھا۔ پھر وواہ کے بعد ایک ہندو دیوی سے ایسی گمراہی کی امید نہیں ہو سکتی۔ لیکن بیسویں صدی میں یہ سب ممکن ہے یہ مجھے بعد میں معلوم ہو گیا۔ اس رات میں بہت دیر تک سو نہ سکا۔ اسی قسم کے کئی خیالات دل میں آئے۔ اور گئے۔ آخر یہ ارادہ کر کے کہ اگر یہ سچ ہے۔ تو اُسے غار میں گرنے سے بچانا چاہئے ۔۔۔ میں سو گیا۔

دوسرے روز میں نے دفتر جانے کے وقت تک اور دفتر سے آ کر رات کے دس بجے تک۔ سدھا کی ہر نقل و حرکت کی سخت نگرانی شروع کر دی۔ وہ ان دنوں اپنے مائیکے میں ہی تھی۔ میں حسب معمول ان کے ہاں جاتا۔ اور کبھی کبھی سدھا سے بھی سامنا ہو جاتا۔ وہ مجھے بھائی کہہ کر مخاطب کرتی۔ اور میں بہن سمجھ کر ہی اس سے برتاؤ کرتا۔ وہ شہر کے ایک معزز ایڈووکیٹ کی بیٹی ہے۔ شہر بھر میں ان کی عزت ہے۔ ان کا سارا پریوار اپنی نیکدلی اور شرافت کی وجہ سے مشہور ہے۔ ان کی یہی ایک لڑکی۔ اور دو بالک ہیں۔ جو اچھے سرکاری عہدوں پر مامور ہیں۔ چونکہ وہ ہمارے ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے ہمارے ایک دوسرے سے تعلقات بہت اچھے ہیں۔

ہمارا ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا اپنوں کی طرح ہی ہے۔ میں سدھا کو تب سے جانتا ہوں۔ جب کہ وہ ابھی چھوٹی سی لڑکی تھی۔ تب سے بیاہ ہونے تک کبھی کوئی شکایت سننے میں نہ آئی۔ اس نے ایف۔ اے تک شکشا پائی۔ لیکن وہ کالج لائف میں بھی سادہ سرل اور سشیل سوبھاؤ کی رہی۔ اس لئے میں سدھیر کی اطلاع پر جب بھی غور کرتا وشواس نہ ہوتا۔ لیکن سدھیر کی بات کی صداقت جانچنے کے لئے میں نے اگلے روز ہی سے اس کے اٹھنے بیٹھنے سہیلیوں سے ملنے اور ہر طرح کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا شروع کر دیا۔

ایک روز جب میں دفتر سے واپس گھر آیا۔ تو اچانک سدھا کے گھر کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے نوکر کو ایک خط ڈالنے کو دے رہی تھی۔ لیکن اسے حفاظت سے ڈالنے کو کہتے۔ اور دوسرے ہاؤ بھاؤ سے آ بھا جان پڑتا تھا۔ کہ یہ خط ضرور ایسا ہے۔ جسے دوسروں سے وہ چھپانا چاہتی ہے۔ اپنے پتی کو جانے والے خط کے متعلق اسے اس قدر محتاط ہونے کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ ہو نہ ہو کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔

میں نے اب اس نوکر پر بھی نظر رکھنا شروع کر دیا۔ اور یہ جاننے کی کوشش کرنے لگا۔ کہ دیکھوں سدھا اس سے کب اور دن میں کتنی بار کس کام کے لئے کہتی ہے۔ سب کے سامنے یا ایکانت میں۔ ڈھنگ سے میں نے نوکر سے بھی پوچھا۔ کہ سناؤ تمہیں کام تو زیادہ نہیں کرنا پڑتا۔ سدھا جو آئی ہوئی ہے۔ کبھی انعام کرام بھی ملتا ہے۔ تنخواہ بھی بڑھی ہے کچھ۔ سدھا کا تو کوئی کام نہیں کرنا پڑتا؟"

اس نے مجھے ہمدردی کا یوں اظہار کرتے دیکھ کر کہا ۔۔۔ نہیں بابو جی۔ کام تو زیادہ نہیں کرنا پڑتا۔ پھر کرنا پڑے بھی تو کیا ہے۔ وہ مجھے کبھی کبھی دو دو چار چار آنے خرچنے کو دے دیا کرتی ہیں۔"

میں نے پوچھا ۔۔۔ کیا وہ بابو جی اور بی بی جی کے سامنے تمہیں پیسے دیا کرتی ہیں۔ وہ برا تو نہیں مناتے؟

"نہیں ۔۔۔ وہ کبھی کبھی مجھے خط ڈالنے کو بھیجا کرتی ہیں۔ تبھی پیسے بھی دے دیا کرتی ہیں ۔۔۔ خط دیتے وقت کہہ دیا کرتی ہیں۔ کسی کو بتانا یا دکھانا نہیں۔ بس اتنے سے کام کے لئے وہ خوش ہو کر مجھے دو چار آنے دے دیتی ہیں۔ بڑی اچھی ہیں وہ۔"

میں سمجھ گیا۔ کہ ضرور معاملہ گول مال ہے۔ یہ شک دل میں جگہ لے رہا تھا۔ لیکن اس کو تقویت اس وقت ہی ملی۔ جب ایک دن میں اچانک سدھا کے کمرہ میں چلا گیا۔ اس وقت وہ خط لکھ رہی تھی اور اس نے میرے آنے پر اُسے چھپانے کی کوشش اس طرح کی۔ کہ مجھے اس کی اس حرکت کا علم نہ ہو۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن میں نے یوں لاپرواہی دکھائی مانو مجھے کچھ پتہ ہی نہیں۔ کہ وہ کیا کر رہی تھی۔ اب مجھے کچھ کچھ یقین ہو چلا تھا۔ کہ خط بلاشبہ ضروری اور پرائیویٹ ہیں۔

میں اس وقت لوٹ آیا۔ اور اپنی بیٹھک کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ بالکل سڑک پر۔ کہ جب ان کا نوکر باہر آئے گا تو دبے پاؤں اُس کے پیچھے پیچھے جاؤں گا۔ وہ ضرور آج خط ڈلوائے گی۔ لیکن خوش قسمتی سے مجھے اس قدر زحمت اُٹھانی نہ پڑی۔ گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد نوکر سڑک پر چلتا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے اُسے آواز دی۔ وہ آ گیا۔

میں نے کہا ۔۔۔ کہاں جا رہے ہو مادھو!

"بازار جا رہا ہوں بابو جی" اُس نے جواب دیا۔

"کسی ضروری کام سے تو نہیں جا رہے؟"

نہیں۔ بابو جی! چھوٹی بی بی کا خط ڈالنے جا رہا ہوں۔ کہئے کام ہے کیا؟

میں نے کہا ۔۔۔ یہ کام تمہارا میں کر دیتا ہوں۔ تو میرا ایک کام کر۔"

"کیا؟"

"میرے ہاں ایک مہمان آئے ہوئے ہیں ان کے لئے کچھ پھل لا دے۔"

پھل والے کی دوکان دور تھی۔ اور لیٹر بکس جس طرف تھا اس کی مخالف سمت پر لیٹر بکس دو چار قدم کے فاصلے پر ہی تھا۔

اس نے خط میرے حوالے کیا۔ اور مجھ سے پیسے لے کر پھل لینے چلا گیا۔ میں اس کے سامنے ہی لیٹر بکس کی طرف چل پڑا۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تو میں خط ساتھ واپس آ گیا۔ خط کا ایڈریس پڑھ کر ہی تصدیق ہو گئی۔ جس لڑکے کا نام سدھیر نے بتایا تھا۔ یہ اسی کے نام تھا۔ وہ لڑکا اس کے سسرال کے پڑوس میں رہتا تھا اور سدھیر کی اطلاع کے مطابق ایم۔ اے کا سٹوڈنٹ تھا۔

میں نے خط پڑھا۔ اس کی ایک ایک سطر میرے لئے کانٹے کا کام کر رہی تھی۔ پڑھتے ہی میرے دل کو نہ جانے کیا ہوا۔ سدھا پر مجھے بہت غصہ آ رہا تھا۔ جی چاہتا تھا۔ کہ یہ خط اُس کے پتا کو دے دوں۔ لیکن اس کی زندگی۔ اور اس کے ماتا پتا کی عزت کا سوال تھا۔ میں نہ چاہتا تھا۔ کہ اس کی زندگی تباہ ہو۔ اور نہ یہ ہی کہ اس کے ماں باپ کی عزت پر حرف آئے۔ (باقی آئندہ)

"حیدرآباد اور آریہ سماج"

ستیاگرہ سمبندھی پورے حالات کی پستک ہے۔ حیدرآباد کا مختصر حال حیدرآباد ریاست میں ہماری مصیبتوں سمبندھ میں سارودیشک سبھا کا پانچ چھ ورشوں کا پتر دیوہار دلیشک سبھا کی چودہ ۱۴ مانگیں شری پنڈت ویاس دیو جی شاستری بی۔ اے۔ ایل ایل بی کا لیکھ "میں نے حیدرآباد میں کیا دیکھا" ۱۱۵ صفحوں کی ہندی پستک کا مولیہ ۱۲ روپے

فی چار اسٹھ بارہ روپے ۸ رسیکڑہ۔ پچاس یا اس سے زائد بذریعہ ریل منگانے پر کرایہ میں کفایت ہوگی

ملنے کا پتہ

گوبند رام ہاسانند بک ایسپک الیڈیٹی...

آریہ ستیاگرہ اور کانگرس

(لیکھک: سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی)

لیڈروں کی نیتی یا مارگ پر چلنے سے قاصر ہے۔ تو اس کے لئے مناسب یہی ہے۔ کہ چُپ رہے۔ کیونکہ اس قسم کے ڈسپلن کے بغیر کوئی لڑائی جیتی نہیں جا سکتی۔ اور نہ ہی کوئی تحریک کامیاب ہو سکتی ہے خصوصاً دھارمک اندولن کی کامیابی تو کبھی نہیں ہو سکتی۔ خیر یہ تو میرے مضمون کی تمہید تھی۔ کیونکہ اس کے بغیر میں "حیدرآباد ستیاگرہ اندولن اور کانگرس" کے وشئے پر کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

کانگرسی نیتاؤں کی خاموشی

یہ ٹھیک ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور دیگر کانگرسی نیتا اس وقت تک حیدرآباد اندولن کے متعلق خاموش ہیں۔ اور یہی خاموشی ہے۔ جس سے گھبرا کر بعض آریہ سماجی کاریہ کرتاؤں کو کانگرسی لیڈروں کو بُرا بھلا کہنے کی اُکساہٹ ہوئی۔ لیکن جب ہمارا ایکشن سچا ہے۔ اور آریہ سماج کی مانگیں محض دھارمک ہیں۔ تو کانگرسی نیتاؤں کی خاموشی کے متعلق ہمیں چنتا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی ہمیں اس بات کا کبھی خیال ہی دل میں لانا چاہیئے۔ کہ کانگرسی لیڈر ہمارے اندولن کی حمایت کیوں نہیں کر رہے۔ علاوہ ازیں ہمیں کانگرس کی پوزیشن کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کانگرس ایک راجنیتک جماعت ہے۔ اور ہمارا اندولن ہے دھارمک۔ دھارمک پُرش تو ایشور کے سوائے کسی دوسرے کی مدد پر بھروسہ نہیں کیا کرتے۔ کانگرس کے جی میں آئے۔ تو وہ ہمارے اندولن کی حمایت کرے۔ اگر وہ اس کے متعلق خاموش رہنا اُچت سمجھے۔ تو اس پر افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ کانگرس کی خاموشی پر ہمارا غصہ میں آنا کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آ سکتا۔ اس سلسلہ میں میں لالہ نارائن دت جی کے اس بھاشن کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے ڈھانہ کے ستیاگرہیوں کے جتھے کو الوداع کہنے کے وقت دیا تھا۔

مہاتما جی سے ملاقات

لالہ جی نے مہاتما گاندھی جی سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی گاندھی جی کے ساتھ حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں باتیں ہوئیں۔ جن سے مجھے احساس ہوا ہے۔ کہ ستیاگرہ کتنی اُونچی چیز ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے لالہ جی نے ستیاگرہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ "یاد رکھو آپ لوگ حیدرآباد تپسیا کرنے جا رہے ہو۔ کسی کو دُکھ پہنچانے کے لئے نہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ دھارمک ہے۔ اس لئے جو ستیاگرہی وہاں جائیں۔ پورے دھارمک خیالات لے کر جائیں۔ ستیاگرہ کرتے وقت ہمیں وہ اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ جو مہاتما گاندھی جی نے قائم کر رکھے ہیں۔ کیونکہ ستیاگرہ گاندھی جی کی ایجاد ہے۔ اور بھارت ماتا کے ہاتھ میں یہ پُرامن ہتھیار دینے کا فخر گاندھی جی کو حاصل ہے۔

حیدرآباد سٹیٹ کانگرس

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے لالہ جی نے کہا۔ کہ "بہت سے آریہ سماجی کاریہ کرتاؤں کی طرح میں بھی یہی سمجھتا تھا۔ کہ حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کو ستیاگرہ بند کرنے کا مشورہ دے کر گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں نے بُرا کیا ہے۔ لیکن ان کے ساتھ بات چیت کرنے کے بعد میری رائے تبدیل ہو گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ گاندھی جی نے حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کو ستیاگرہ بند کرنے کا مشورہ دے کر ٹھیک قدم اُٹھایا تھا۔ کسی بھی سیاسی جماعت سے ۔۔۔ بلکہ پرمیشور کے سوائے کسی دوسرے سے آریہ سماج کا حیدرآباد اندولن کے سمبندھ میں مدد طلب کرنا مناسب نہیں۔ اگر حیدرآباد میں آریہ سماج کے اندولن کے ساتھ ساتھ سٹیٹ کانگرس کی سیاسی تحریک بھی جاری رہتی۔ تو اس صورت میں ہماری دھارمک لڑائی کی پوترتا ختم ہو جاتی۔ اور فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان ہوتا۔ ایسا ہونا بہت بُرا تھا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ شولاپور کانگرس میں بھی میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ میں اس اندولن کے سمبندھ میں کانگرس یا کسی دوسری سیاسی جماعت سے مدد مانگنے کے حق میں نہیں ہوں"۔

تقریر کے خاتمہ پر لالہ جی نے پھر ستیاگرہیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ عدم تشدد اور سچائی کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہیں۔ اور دھارمک خیالات کے ساتھ اس دھرم یدھ میں شامل ہونے کے لئے جائیں"۔

گاندھی جی کی خاموشی

آریہ سماج کے اس اندولن کے سمبندھ میں مہاتما گاندھی جی اور دیگر سیاسی لیڈروں کا چُپ رہنا بُرا نہیں ہے۔ یہ بات صاف ہے۔ اس پر زیادہ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ میں تو یہ بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے سنچالکوں کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں کانگرس کو ساتھ لانے کی کوشش ہی نہ کریں۔ اسی نقطہ نگاہ سے بھی کانگرسی نیتاؤں کی خاموشی اچھی مانی جا سکتی ہے۔

فرقہ داری کا الزام

البتہ بعض لوگ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر کانگرس کو اس اندولن کی حمایت یا مخالفت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ تو مہاتما گاندھی اور جواہر لال نہرو نے اس تحریک کو فرقہ دارانہ کیوں کہا ہے؟ لیکن یہ بات غلط فہمی پر مبنی ہے۔ گاندھی جی نے حیدرآباد ستیاگرہ کو فرقہ دارانہ نہیں۔ بلکہ دھارمک کہا ہے۔ لیکن جب ہندو مہا سبھا نے بھی جو سیاسی جماعت ہے۔ اس سلسلہ میں ستیاگرہ جاری کر دیا۔ تو یقیناً اس تحریک پر فرقہ دارانہ رنگ چڑھ گیا۔ گاندھی جی کی رائے یہ ہے۔ کہ جواہر لال جی نے بھی آریہ سماج کے مطالبات کی حمایت کی ہے۔ اور انہیں جائز قرار دیا ہے۔ اور دربار حیدرآباد کے رویہ کی مذمت کی ہے۔ ان دونو لیڈروں نے حیدرآباد کے اندولن کو فرقہ دارانہ نہیں کہا۔ البتہ انہوں نے اس کے فرقہ دارانہ بن جانے کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ یہ اندولن ہندو مسلم تنازعہ کی شکل اختیار کر جائے۔ کوئی بھی آریہ سماجی لیڈر یہ نہیں چاہتا۔ اسی لئے انٹرنیشنل آرین لیگ کے کاریہ کرتا۔ اور دوسرے آریہ سماجی لیڈر یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری یہ لڑائی ہندو اور مسلمانوں کی لڑائی نہیں ہے۔ یہ بدقسمتی ہے۔ کہ آریہ سماج کو اپنے دھارمک حقوق حاصل کرنے کے لئے اپنا مورچہ ایک مسلمان ریاست میں لگانا پڑا ہے۔ اگر ہمیں اس لڑائی کو کامیاب بنانا ہے۔ تو میں اونچی آواز سے یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں سے ہماری کوئی دشمنی نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

Digitized by eGangotri

آریہ ویر میلہ ٹھیرہ (جموں)

سولہ برس ہوئے جب کہ مہاشہ رام چند کا ویدک دھرم پرچار کرتے ہوئے ٹھیرہ ریاست جموں میں بلیدان ہوا۔ آریہ سماج نے وہاں دھرم ویر کی یادگار قایم کی۔ یہ یادگار کیا ہے۔ ویدک دھرم پرچار کا ایک مستقل اور مضبوط مرکز ہے۔ یہ جگہ ٹھیرہ گرام میں برلب نہر واقع ہے۔ جہاں ایک عالیشان مندر اور ایک خوب صورت یگیہ شالہ بنی ہے۔ تمام زمین کو ایک باغ کی شکل میں بنایا گیا ہے۔ جس میں پھل دار بوٹے لگے ہوئے ہیں۔ ساتھ پھلواڑی بھی ہے۔ ایک پختہ کنواں بنایا گیا ہے۔ جس کا پانی نہایت خوش ذائقہ اور شیریں ہے۔ تین تین میل سے لوگ اس کنوئیں سے پانی بھرنے آتے ہیں۔ یہ جگہ ایک پُر فضا مقام پر واقع ہے۔ اس کے سامنے پہاڑوں کا دل کش منظر ہے۔ مہاشہ رام چند کی یادگار کو مستقل بنانے کے لئے ہر سال وہاں ویر میلہ منایا جاتا ہے۔ یہ میلہ آریہ جگت میں اپنی قسم کا پہلا اور نرالا میلہ ہے۔ کنواں پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لاہور کے دان سے بنا ہے۔ اور یگیہ شالہ لالہ گوراندتہ مل جی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ اکاؤنٹس کے دان سے بنی ہے۔

یہ میلہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے منایا جاتا ہے۔ اس کے ادھشٹاتا لالہ اننت رام جی جموں ہیں۔ مہاشہ رام چند کی یادگار کو اس قدر ترقی دینے اور ویر میلہ کو کامیاب بنانے کا سارا شریہ لالہ اننت رام جی کو ہے۔ آپ نے لگاتار بڑی محنت اور ایثار سے اس یادگار کو قایم کیا اور جاری رکھا ہے۔ آپ نے اس کے لئے اپنا تن من دھن نچھاور کر رکھا ہے۔ آپ ہی کے پرشارتھ کا پھل ہے۔ کہ یہ یادگار اور میلہ ایک شاندار انسٹی ٹیوشن بن گیا ہے۔ اور اس علاقہ کے لوگ سچے ہردہ سے جہاں دھرم ویر رام چندر کی قربانی کے گیت گاتے ہیں۔ وہاں لالہ اننت رام کے گیت بھی گاتے ہیں۔ ریاست کے اعلےٰ حکام تک آپ کے کام کے مداح ہیں۔

اس سال یہ میلہ ۳۱-مارچ یکم و ۲-اپریل سنہ ۱۹۳۹ء کو بڑے سمارو سے منایا گیا۔ ۳۱-مارچ کو میلے کے سنگٹھن کا کام ہوا۔ میلہ پر ایک بازار لگایا گیا۔ جس میں بیسیوں دکانیں کھانے پینے اور دیگر سامان کی لگی تھیں۔ جیسا کہ عام میلوں پر ہوتی ہیں۔ ریاست کے محکمہ زراعت کی طرف سے ایک زراعتی نمائش لگائی گئی۔ مختلف قسم کے ہل۔ سہاگے اور دیگر زراعتی سامان۔ انواع و اقسام کی سبزیات اور اناج کے بیج نمائش میں دکھائے گئے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر خود بھی میلہ پر تشریف لائے۔ ریاست کے محکمہ گرام سدھار کی طرف سے ریڈیو بھیجا گیا۔ جس سے لوگوں نے بہت آنند اٹھایا۔ میلہ کے دنوں میں سٹیٹ ڈسپنسری بھی کھولی گئی۔ سٹیٹ کے سکاؤٹ ایسوسی ایشن کے چیف آرگنائزر ڈاکٹر شری رام جی تشریف لائے۔ آپ نے میجک لینٹرن کے ذریعے ایک نہایت ہی منورنجک اور شکشا دایک دیا کھیان دیا۔

یکم و ۲-اپریل کو باقاعدہ میلہ لگا۔ علاوہ چھولداریوں کے کیمپ کے ایک وسیع پنڈال یگیہ شالہ کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ دونوں دن برہد ہون یگیہ ہوا۔ اور بطور یگیہ شیش کے حلوہ بانٹا گیا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے پرانے پرچارک پنڈت جیت رام جی نے جو علاقہ کشتواڑ میں کافی عرصہ دھرم پرچار کرتے رہے ہیں سنیاس گرہن کیا۔ دوپہر سے شام تک کا پروگرام بھجنوں اور اُپدیشوں کے لئے رکھا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے لالہ نند لال جی آریہ ادھشٹاتا ویدپرچار۔ پنڈت بزاری لال جی بی۔ اے۔ پنڈت کھیم چند جی اُپدیشک مہاشہ ہرچند جی۔ اور مہاشہ بلدیو جی بھجنیک شامل ہوئے۔ آریہ سماج کے بڑے پرانے اُپدیشک پنڈت پورن چند جی۔ جو پہلے اس علاقہ میں برسوں کام کر چکے ہیں۔ وہ بھی باوجود اپنی بیماری کی وجہ سے کمزور حالت کے شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مہاشہ سنت رام جی بھجنیک بھی آئے تھے۔ دونوں دن اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کے اُپدیش اور بھجن ہوئے۔ مہاشہ سنت رام جی کے ساتھ ایک اور بھجن منڈلی مہاشہ لال چند اور دیوان چند کی تھی۔ جس کے بھجنوں سے لوگ خوب محظوظ ہوئے۔ اسی علاقہ کے مہاشہ نانک رام نابینا کی بھجن منڈلی نے خوب بھجن سنائے۔

اب کے سال وہاں کے ڈھولچی مہاشہ پیچی نے مہاشہ رام چند کا ڈوگری بھاشا میں بنایا ہوا جیون چرتر ڈھول نقارہ پر گاکر سنایا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔ اکھنور سٹیٹ سکول کے سکاؤٹ بھی میلہ پر آئے تھے۔ اُن کے بھی بھجن ہوئے۔ جموں کشمیر سٹیٹ اسمبلی کے [illegible] مہاشہ جگت رام جی پردھان سبھا [illegible] تھے۔ آپ [illegible] میں دلت جاتی کی طرف سے نمائندہ ممبر [illegible] آپ نے پرچار کے پنڈال میں ایک گھنٹہ [illegible] بڑا زوردار بھاشن دیا۔ جس میں ادھر [illegible] لوگوں کو اپنے فضول رسم و رواج اور فضول اخراجات کو چھوڑ کر بچوں کو تعلیم دینے اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کی تلقین کی۔ آپ کا دیاکھیان بہت پربھاؤ شالی تھا۔

میلہ میں استریاں بھاری تعداد میں شامل ہوئیں۔ سبھی چھوت اچھوت کہلانے والی جاتیوں کی استریاں اکٹھی بیٹھیں۔ گذشتہ سالوں کی نسبت استریوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ حتےٰ کہ پلیٹ فارم کا تین [illegible] بھی استریوں نے گھیر لیا تھا۔ ۲-اپریل کو "بے بی شو" (بچوں کی نمائش) ہوئی۔ جس میں صاف اور توانا بچوں کو انعام دئے گئے۔

میلہ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت مجمع بہت زیادہ تھا۔ ۲-اپریل کو اس قدر مجمع تھا۔ کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں [illegible] پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنڈال کے باہر بے شمار لوگ تھے۔ تمام باغ۔ بازار۔ سڑکیں اور راستے آدمیوں سے اٹے پڑے تھے۔ عام طور پر میلہ میں پندرہ بیس ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں۔ لیکن اس سال کا اندازہ ہے کہ لوگ پچاس ہزار تک [illegible] تیس پینتیس ہزار سے کسی صورت میں بھی مجمع کم نہ تھا۔

۲-اپریل کی شام کو دنگل تھا۔ دنگل [illegible] قابل دید تھا۔ ایک بڑے وسیع میدان [illegible] چاروں طرف دس پندرہ قطاروں میں [illegible] کا ایک بے پناہ ہجوم تھا۔ اردگرد کے [illegible] اور دور کے درخت اور مکانوں کی چھتیں [illegible] سے اٹی پڑی تھیں۔ دنگل میں بیس مشہور [illegible] کی کشتیاں ہوئیں۔ جیتنے والوں کو انعام دئے گئے۔

میلہ پر پولیس کا نہایت اعلےٰ انتظام تھا۔ اس بار جموں سے بھی پولیس آئی تھی [illegible] چک [illegible] کے انچارج چوہدری عبدالغفور [illegible] آپ کے زیر کمان پولیس کا انتظام تھا۔ آپ نے آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو میلہ کے انتظام [illegible] پوری مدد دی۔ خصوصیت سے دنگل کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ [illegible] علاقہ کے نمبرداروں اور چودھریوں نے [illegible] انتظام میں پوری مدد دی۔ ذیلدار [illegible] کوشش دی۔ پنڈت [illegible] نمبردار [illegible]

SANSKRIT SELF TAUGHT

سنسکرت سوئم شکھشک

ہندوستان کے بے تاج بادشاہ

شری مہاتما گاندھی جی

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی۔ پرنسپل سندھ نیشنل کالج تھا کئی سکول انسپکٹروں نے اس کی زوردار سفارش کی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اردو جاننے والا بھی بغیر کسی پنڈت کی مدد کے بخوبی سنسکرت سیکھ سکتا ہے۔ کتاب تینوں حصوں میں مکمل ہوتی ہے۔ ہر ایک حصے کے پانچ پانچ چھ چھ ایڈیشن نکل جانا ہی کتاب کی مقبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک حصے کی قیمت سوا روپیہ (عہ) تینوں حصے اکٹھے لینے پر ڈاک خرچ معاف۔

پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی لاہور

پچھلے ہفتہ شولاپور میں کیا ہوا؟

(آریہ سماج وچھووالی کے ۱۶-اپریل کے ستسنگ میں مہاشہ کرشن جی کا لیکچر)

...سب سے پہلے آپ یہ جاننا
...کیوں گئے؟ اور
...کہ ہم شولاپور کیوں گئے اور
...آئے؟ اگر اس بارے
...معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو
...انتظار کرنا ہوگا۔ لیکن میں
...صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ
...حیدرآباد کا مسئلہ ملک بھر کا عظیم
...moral issue (اخلاقی مسئلہ)
...اگر ٹھاکر صاحب راجکوٹ
...کے سامنے جواب دہ ہو سکتے ہیں۔
...حیدرآباد کو بھی جواب دہ ہونا پڑیگا۔
...کو اس بارے میں ہماری اخلاقی فتح
...ہوئی ہے۔

...کے لئے گفت و شنید

...حیدرآباد کی طرف سے جو اعلان کیا
...کہ دربار نے آریہ لیڈروں سے
...کے لئے کوئی گفت و شنید نہیں
...ستیاگرہ سمتی شولاپور نے اس امر کا
...نہیں کیا۔ کہ آیا آریہ لیڈر دربار سے
...شنید کر رہے ہیں۔ لیکن گفت و
...ضرور ہے۔ زبانی نہیں بلکہ تحریری۔
...گفت و شنید کی خبر کیسے اُڑی؟ پہلے
...اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔
...سرکار حیدری کی طرف سے مہاتما گاندھی
...خط موصول ہوا ہے۔ جس میں یہ بتایا
...کہ عنقریب ریاست میں اصلاحات
...کیا جائے گا۔ سیاسی قیدیوں کو
...کیا جائے گا۔ اور رعایا کو مذہبی آزادی
...جائے گی۔

...دن اس امر کا تار شائع ہوا۔
...سوامی جی نے گلبرگہ جیل سے
...اندر جی کو شولاپور تار بھیجا ہے۔
...گلبرگہ تشریف لائیں۔ تیسرے روز یہ
...۶-۷ اپریل کو شولاپور میں آریہ
...سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس
...مجھے بھی اس میں شرکت کے لئے
...ہوا ہے۔ لوگوں نے ان تمام
...جاکر کے یہ نتیجہ نکال لیا کہ
...سے جس کے متعلق اتنی
...ہے۔ ہم نے اس امر کا
...نہیں کیا۔ کہ گفت و شنید ہو رہی
...صلح کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔
...اخبارات میں جو ریاست حیدر
...میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔
...ہے۔ کہ صلح کی گفت و
...۶-۷ اپریل کو سارود یشک
...سبھا کا اجلاس ہوتا تھا۔ اور
...دربار نے اعلان کر دیا۔ کہ کوئی

گفت و شنید نہیں ہو رہی ہے۔ لیکن تحریری گفت و شنید ہوئی۔ جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں۔ اور یہ ساری گفت و شنید مناسب وقت پر آپ کے سامنے آ جائے گی۔

مہاتما گاندھی چپ نہیں

ستیاگرہ کی ودیا کے آچاریہ مہاتما گاندھی ہیں۔ نہ صرف وہ ایسا کہتے ہیں۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی مانتے ہیں۔ کہ ستیاگرہ کا شستر مہاتما جی کا ہی ہے۔ جب ہم ان کے شستر کو استعمال کرنے لگے۔ تو ہمارے لئے یہ لازمی تھا۔ کہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی قدم نہ اُٹھاتے۔ اس لئے ہمارے لئے ان کی اخلاقی حمایت حاصل کرنا لازمی تھا اور انہوں نے ستیاگرہ کے لئے جو نیم باندھے ہیں۔ ان کی پابندی ہمارے لئے ضروری تھی۔ یہ تمام باتیں اس وقت طشت از بام ہوں گی۔ جب مہاتما گاندھی جی ان کی اجازت دیں گے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ مہاتما جی چپ ہیں۔ اور ریاست حیدرآباد کے متعلق لاپرواہ ہیں۔ میں اس غلط بیانی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اس معاملہ میں بھاری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور آپ ایسے مرحلہ پر مدا خلت کریں گے۔ جب دربار حیدرآباد کے لئے کوئی راہِ فرار ہی نہیں رہے گی۔ اور اُسے موجودہ اُلجھن کو دور کرنا پڑیگا۔ یہ درست نہیں۔ کہ مہاتما جی آریہ ستیاگرہ کے خلاف ہیں۔ گو انہیں شروع میں خدشہ تھا۔ کہ یہ تحریک چونکہ صرف آریہ سماج کی طرف سے شروع کی گئی ہے۔ اس لئے شاید فرقہ وارانہ سوال بن جائے۔ وہ ریاست حیدرآباد کے متعلق لاپرواہ نہیں۔

ستیاگرہ کے لئے دو اصول

کسی ریاست میں ستیاگرہ کرنے کے متعلق مہاتما گاندھی جی نے دو اصول وضع کئے تھے۔ پہلا یہ تھا۔ کہ ستیاگرہ کرتے وقت ہمیں کرم، بچن اور من سے اہنسا پر کاربند رہنا چاہئے۔ ہمارے من میں وہی بھاؤ ہونے چاہئیں جو زبان پر۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ کہ کہیں کچھ اور سوچیں کچھ اور۔ اور ہم یہ ثابت کر دیں گے کہ ہم کرم۔ بچن اور من سے اہنسا کے اصولوں پر کاربند ہیں۔

اور اس بدھ کو فتح کر کے دکھا دیں گے۔

مہاتما جی نے دوسرا اصول یہ وضع کیا۔ کہ کسی ریاست میں ستیاگرہ اس ریاست کے اپنے باشندوں کو شروع کرنا چاہئے۔ نہ کہ بیرون ریاست کے لوگوں کو۔ اور ہم نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ یہ ستیاگرہ ریاست کے باشندوں کی طرف سے ہی ہے۔

۴۲۴۰ ستیاگرہی جیلوں میں

اس وقت ریاست حیدرآباد میں کل ۴۲۴۰ آریہ ستیاگرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے مہاتما جی پر یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ ان میں ۷۹ فیصدی ریاست کے باشندے ہیں۔ بتایا جائے کہ کانگرس یا کسی جماعت نے کسی ریاست میں کوئی تحریک جاری کی جس میں اتنی بھاری تعداد میں والنٹیر قید ہوئے۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ کانگرس کو جو پبلسٹی حاصل ہے وہ آریہ سماج کو نہیں۔ لیکن اس کے باوجود اڑھائی ماہ کے اندر چار ہزار سے زیادہ والنٹیروں کا جیل میں جانا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ تحریک کس قدر مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔

کسی ذمہ دار آدمی نے کہا تھا۔ کہ ریاست میں جن لوگوں نے ستیاگرہ کیا ہے۔ ان میں ۵ بیرون ریاست کے ہیں۔ اور ایک ریاست کا۔ ہم اس بیان کی صداقت کو چیلنج کرتے ہیں۔ اور خود یہ ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ کہ ۷۹ فیصدی ستیاگرہی قیدی ریاست حیدرآباد کے باشندے ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ باقی ۲۱ فیصدی بھی باہر سے نہ بھیجے جائیں۔ لیکن کئی مرتبہ بیٹی سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ باہر سے والنٹیر بھیج کر ہم صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے حیدرآبادی بھائیوں سے ہمدردی ہے۔ ہم انہیں صرف روپیہ بھیجنے کو ہی تیار نہیں۔ بلکہ ان کی خاطر جیل جانے اور مصیبتیں کاٹنے کو بھی تیار ہیں۔

گفت و شنید ٹوٹ گئی

مہاشہ جی نے مزید فرمایا۔ کہ آریہ لیڈروں اور دربار حیدرآباد کے متعلق گفت و شنید کے تمام حالات منظر عام پر آ جائیں گے اگر دربار حیدرآباد نے اپنی غلطی کو محسوس نہ کیا تو ہندوستان بھر میں اوّل درجہ کا ایک اخلاقی مسئلہ پیدا ہو جائیگا۔ دربار نے اس امر کا جو اعلان کیا تھا۔ کہ آریہ لیڈروں سے کوئی گفت و شنید نہیں ہو رہی۔ اس کی حقیقت ہم پر خوب روشن ہے۔ ۵-اپریل کو اعلان ہوا۔ اور ۸-اپریل کو دربار کا ایک نمائندہ گلبرگہ جیل میں پہنچا۔ اور آریہ لیڈروں سے گفت و شنید کی۔ لیکن ایک معاملہ پر ٹوٹ گئی۔ جب تمام واقعات روشنی میں آئیں گے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آریہ پرتی ندھیوں نے شولاپور اور گلبرگہ جاکر کیا کچھ کیا ہے۔

ستیاگرہ کے حالات

بعض اصحاب اس قسم کے سوالات پوچھتے ہیں۔ کہ اب ستیاگرہ کی حالت کیا ہے؟ اور کہ دربار پر اس کا کیا اثر ہوا ہے؟ یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ یہ آریہ سماج کا پہلا ستیہ آگرہ ہے۔ سرسوں فوراً نہیں جم سکتی۔ ایک مکان دریا کے کنارے واقع ہے۔ سالہا سال گذر جاتے ہیں۔ لیکن یہ مکان محفوظ کھڑا رہتا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ دریا کی لہروں میں مکان کو گرا دینے کی شکتی نہیں۔ لہریں اپنا اثر کرتی رہتی ہیں۔ اور ایک ایسا وقت آتا ہے۔ جب لہروں کا اثر نمودار ہوتا ہے۔ اور مکان دھڑام سے گر پڑتا ہے۔ ہمیں تو تحریک تب تک جاری رکھنی چاہئے جب تک ہماری شکایتیں دور نہ ہوں۔ مسلمانوں سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں۔ نہ ہی ہم کسی خاص شخص کے خلاف ہیں۔ یہ غلطی ہوگی اگر ہم حضور نظام کی ذات کے خلاف کچھ کہیں۔ یا مسلمانوں کے متعلق۔ یہ بھی غلطی ہوگی اگر ہم ریاست حیدرآباد کے محاذ کو چھوڑ کر مسلمانوں کے خلاف محاذ قائم کریں۔

آریہ سماج جوبن پر

جہاں تک ستیاگرہ کی رفتار کا تعلق ہے۔ یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگلے دو ماہ کے اندر مزید کم از کم تین ہزار ستیاگرہی جیلوں میں چلے جائیں گے۔ اگر آپ آریہ سماج کو پورے جوبن پر دیکھنا چاہتے ہیں تو ریاست حیدرآباد میں جاکر اپنی آنکھوں سے تمام حالات دیکھیں۔ سولہ سولہ اٹھارہ اٹھارہ اور بیس بیس سال کے لڑکے اس طرح گرجتے ہوئے میدان میں بڑھتے ہیں جیسے شیر دھاڑتے ہیں۔ یہاں بھی اس قسم کے روح پرور نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن ریاست حیدرآباد میں یہ نظارے م...

...سے جب ہم باہر نکلے۔ تو وہ ہمیں آریہ سماج مندر میں لے گئے۔ اور جب تک ہم گلبرگہ سے رخصت نہ ہو گئے۔ وہ ہمارے ساتھ ہی رہے۔ آپ گاندھی جی ... [illegible]

Digitized by eGangotri

احمد آباد میں ستیاگرہیوں پر حملہ

(احمد آباد ۱۸-اپریل) دریا پور رقبہ میں "داوی" کے مقام پر جہاں حیدرآباد جانے والے تین سو والنٹیر ٹھہرے ہوئے تھے دو ہزار مسلمان جمع ہو گئے۔ فوراً مسلح پولیس موقعہ پر پہنچ گئی اور ہجوم منتشر ہو گیا۔ کچھ دیر بعد جب کہ والنٹیر دریا پور جا رہے تھے۔ کہ مسلمانوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جس سے چار اشخاص مجروح ہو گئے۔ والنٹیر سپیشل ٹرین پر جا رہے ہیں ❖

ایڈیٹر گوردوارہ جرنل" کا اعلان

"سکھ ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ سکھ حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ جب وہ ہندو دھرم کا بول بالا رکھنے کے لئے ہزاروں کا ایک ایک جتھا "ست سری اکال" کا نعرہ لگاتا ہوا میدان میں اُتار دیں گے۔ اپنے آپ کو سچے ستیہ آگرہی کی طرح گرفتاری کے لئے پیش کر دینگا اس وقت نظام گورنمنٹ کو اپنی سلطنت میں سینکڑوں نئی جیلیں بنوانی پڑیں گی ❖

سب پتروں کو دھرم یدھ میں بھیج دونگی

(حصار ۷-اپریل) ادکلانہ منڈی کے آٹھ ستیاگرہیوں کا جتھا پنڈت بابو رام کی رہنمائی میں کل یہاں پہنچا۔ اور اُس کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جب جلوس مہید پرکاش برادرز ۔ لالہ بسکھ چند ڈھانوی کے سامنے آیا۔ تو اس کی ماتا نے اُسے آشیرباد دیتے ہوئے کہا۔ کہ "اگر ضرورت پڑی تو میں دوسرے پتروں کو بھی دھرم یدھ میں بھیج دُوں گی"۔

۲۲-اپریل کو "ہون دوس"

(شولاپور ۱۷-اپریل) آریہ ستیاگرہ سمتی نے

سندھیا میں من نہیں لگتا؟

یہ شکایت عام ہے لیکن کیوں؟ اس لئے کہ منتروں کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور اسقدر یاد نہیں رہتے۔ اس مشکل کا حل شری ہتیشی ایڈیٹر "پرکاش" نے "سندھیا گان" لکھ کر کر دیا ہے۔ ایک منتر کا ترجمہ ایک ایک دوہے میں دیا گیا ہے۔ سندھیا کرتے سمے دوہوں کو گا لیجیئے یا پاٹھ کیجئے۔ من نہ لگنے کی شکایت دور ہو جاویگی۔ اور پریم بھگتی کا پارا کا سنداملے گا۔ بھاری تعداد میں منگوا کر بانٹیئے۔ قیمت لاگت ماتر اردو یا ہندی ایک روپیہ سینکڑہ یا ایک پیسہ فی کاپی۔ پتہ: شری ہتیشی ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں ستیاگرہیوں کی موت

شری پت ونکٹ راؤ وکیل کو دفنا دیا گیا؟

(شولاپور ۱۸-اپریل) اورنگ آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہی شری پت ونکٹ راؤ وکیل ۱۰-اپریل کو مقامی جیل میں اور احمد پور کے تلجا رام جی بھیا لکھ گلبرگہ سنٹرل جیل میں سورگباش ہو گئے۔ اس سے قبل راجپوتانہ کے ستیاگرہی برہما نند کی مرتیو بھی چنچل گوڑہ جیل میں ہو چکی ہے۔ لاش کے معائنہ سے پولیس کو بد بدنی کی وجہ سے زخموں کے نشان پائے گئے۔ اور منہ سے خون بہتا ہوا دیکھا گیا۔ ونکٹ راؤ جی کے متعلق داروغہ جیل نے بتایا۔ کہ ان کی مرتیو دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ باوجود وعدہ کے ان کی نعش کو آریہ سماجیوں کے حوالہ نہیں کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسے دفنا دیا گیا ہے۔ اس سے آریہ جگت میں ناراضگی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ لالہ دیش بندھو گپتا نے صحیح حالات جاننے کے لئے حکام جیل کو تار ارسال کیا ہے ❖

اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۲-اپریل کو ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیں ہون کریں گی۔ اور "اوم" کا جھنڈا لہرائیں گی۔ حکام کو اس کی باقاعدہ اطلاع دی جائے گی۔ اس سے پتہ چل جائے گا۔ کہ سرکار کے اس بیان میں کہاں تک صداقت ہے۔ کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کی جاتی ❖

۵ مسلمان ستیاگرہیوں میں شامل

(کراچی ۱۹-اپریل) سکریٹری ستیاگرہ سمتی سکھر مطلع کرتے ہیں۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ میں شامل ہونے کے لئے ۵ مسلمانوں نے بھی اپنے نام پیش کر دئے ہیں۔ اور حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے ۳۵۰ روپیہ کی رقم جمع کی گئی ہے ❖

جیلوں میں جگہ نہیں رہی

بمبئی (بذریعہ ڈاک) بمبئی ہندو سبھا کے دو ستیاگرہی عثمان آباد جیل سے غیر متوقع طور پر رہا کر دئے گئے۔ جیلوں میں جگہ نہیں رہی ہے۔ جن کوٹھڑیوں میں سو ستیاگرہیوں کے لئے جگہ ہے۔ ان میں ۲۵۰ ستیاگرہی رکھے ہوئے ہیں ❖

پانچویں ڈکٹیٹر کی سرگرمیاں

(الہ آباد ۱۹-اپریل) آریہ ستیاگرہ حیدرآباد کے ۵ ویں ڈکٹیٹر شری وید برت نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ آریہ سماج کی تاریخ میں سچائی کے لئے اتنی بڑی مہم آج تک کبھی جاری نہیں ہوئی۔ شری پت وید برت جی کو آریہ سماجوں کی طرف سے دو سو روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ آپ ۳۲ ستیہ آگرہیوں کے جتھے کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ آپ کو شاندار الوداع کہی گئی ❖

کلکتہ سے تین سو والنٹیر سپیشل ٹرین میں

(شولاپور ۱۸-اپریل) کلکتہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ تین سو ستیاگرہیوں کا ایک جتھا بہت جلد روانہ ہونے والا ہے۔ غالباً یہ جتھا بذریعہ سپیشل ٹرین جائے گا ❖

پنڈت بدھ دیو میرپوری گرفتار

(شولاپور ۱۸-اپریل) شری پنڈت بدھ دیو میرپوری چار ستیاگرہیوں کے ساتھ گلبرگہ میں ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے ہیں حیدرآباد میں سوامی آنند سوامی شاہانہ شاندار دیا کھیان دے رہے تھے۔ کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ جیل کی طرف جاتے ہوئے انہوں نے "ویدک دھرم کی جے" کے نعرے لگائے ❖

لالہ رام دتہ مل شولاپور کو

(راولپنڈی ۱۷-اپریل) بغیر کسی اطلاع کے اچانک لالہ رام دتہ مل سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج راولپنڈی و پردھان کالج منیجنگ کمیٹی حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے شولاپور روانہ ہو گئے۔ اگرچہ آریہ سماج کے اس ستر سالہ بوڑھے بزرگ نے اپنے دل میں کئی دنوں سے یہ فیصلہ کر رکھا تھا۔ مگر انہوں نے اطلاع کسی کو نہ دی۔ گھر میں ہر ایک نر ناری کو سخت ہدایت تھی۔ کہ جب تک لالہ جی گاڑی میں سوار نہ ہو جائیں کسی کو خبر نہ کی جائے ❖

تین سو والنٹیر بھرتی ہو گئے

(حصار ۱۷-اپریل) پنڈت بہت رام آریہ اُپدیشک اور کنور رنجپال سنگھ نے ۱۴-اپریل سے ۱۸-اپریل تک بھوانی۔ ہانسی اور حصار تحصیلوں کے دیہات کا دورہ کیا۔ اور ۳

سیالکوٹ ڈسٹرکٹ حیدرآباد کانفرنس

(لاہور ۲۰-اپریل) پردھان آریہ سماج سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۳-اپریل کو سیالکوٹ ضلع بھر کی آریہ سماجوں کی طرف سے ایک حیدرآباد کانفرنس ہوگی۔ جس میں سوامی ستیانند مہاراج اور آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی شامل ہوں گے۔ ضلع بھر کے آریہ سماجیوں کو چاہئے۔ کہ بھاری تعداد میں اس میں شامل ہوں ❖

مہاشہ کرشن کی صدارت میں "حیدرآباد ڈے"

آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے حکم کے مطابق چوتھا "حیدرآباد ڈے" منانے کیلئے لاہور کی آریہ سماجوں کا مشترکہ جلسہ ۲۳-اپریل کو صبح آٹھ بجے آریہ سماج سنت نگر کے زیر اہتمام ڈی۔ اے۔ وی کالج گراؤنڈ ہونو سنگھ روڈ میں ہو گا اس کے پردھان حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ہوں گے ❖

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس

امسال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس ۲۷ و ۲۸-مئی کو گورودت بھون لاہور میں ہوگا۔ جن آریہ سماجوں نے اپنے پرتی ندھی فارم ابھی تک نہیں بھیجے۔ انہیں ندھی فارم بھر کر سبھا کے دفتر میں بھیج دینے چاہئیں۔ فارم سبھا کے دفتر میں ۱۲-مئی تک ضرور پہنچ جانے چاہئیں۔ ورنہ ان پر قانون سبھا کے بعد کاروائی ہوگی ❖

— راؤ گوردھر بہادر جی کو احمد آباد میں گرفتار کر لیا گیا

م حیدرآباد کے حالات بتائے۔ ان دیہات سے تین سو کے قریب والنٹیر بھرتی ہو گئے۔ جو ستیہ آگرہ کیلئے جانے کو تیار ہیں ❖

ڈوکیمیا وی دوا

بالکل سچی لکھے مطابق

برہمانتگ گولیاں

ان گولیوں کے ایک ماہ کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر جسم میں طاقت و زبردست قوت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۔/۸ آنہ

کام سنجیون طلا

اس طلا کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر مردانہ طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی

المشتہر: منیجر بال جیون بھی کاریالیہ

وہ کیا لکھتے ہیں؟

۴ الف	۴ ب	۸	۱۴	۱۵
مذہب یا دھرم	فرقہ	جات	بھاشا	پڑھا ہوا ہے یا نہیں
ویدک دھرم	آریہ سماجی	کچھ نہیں	ہندی	ہندی

ہدائیت نمبر ۱ اس خانہ پُری کا سب پتا آریہ سماجوں، آریہ سنستھاؤں اور آریہ پُرشوں کو دیا جاوے۔ اخباروں میں بھی گھوشنا کی جاوے۔

ہدائیت نمبر ۲ آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں کو آدیش دیا جاوے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں مردم شماری میں کام کرنے کے لئے لوکل کمیٹیاں بنائیں۔ جو اپنے اپنے شہروں یا گماموں میں اس بات کا پرچار کریں۔ کہ آریوں کو اوپر کی طرح خانہ پُری کروانی چاہیئے۔ اس بات کا دھیان رکھیں۔ کہ مردم شماری کرنے والے ٹھیک طرح سے خانہ پُری کرتے ہیں۔ اور شماری کرنے والے ... اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ جو نتیجہ آرہے ہیں۔ وہ ٹھیک اسی پرکار سے کاریہ کریں۔ کوشش کی جاوے۔ کہ سنستھائیں آریہ سماجوں کے سبھاسد اپنے اپنے گماموں میں سرکار کی طرف سے مقرر کئے گئے شمار کنندوں کے ساتھ مردم شماری کرنے کے وقت ساتھ رہیں۔ اور وہ اس کام کے لئے اپنے آپ کو والنٹیر پیش کریں ؛

ہدائیت نمبر ۳ آریہ یا آریہ سماجوں کی سنستھی کا آدھار خانہ نمبر ۴ الف اور ۴ ب میں ہے۔ اس لئے اس خانہ میں جہاں آریہ لوگ ویدک دھرمی اور آریہ سماجی لکھوائیں۔ وہاں دلت کہلانے والی جاتیاں جو شُدھی یا دوسرے کسی طریقہ سے آریہ سماج میں پرویش کر چکی ہیں۔ یا جو اپنے آپ کو آریہ کہلاتے ہیں یا کہتے ہیں یا بگیہ پویت دھاری ہیں۔ وہ سب لوگ بھی خانہ نمبر ۴ الف میں اپنا دھرم "ویدک دھرم" لکھوائیں۔ اور خانہ نمبر ۴ ب میں آریہ سماجی یا آریہ لکھوائیں۔ آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں کو اس کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے ؛

(سکیرٹری آریہ مردم شماری کمیٹی۔ گورودت بھون لاہور)

ایک تجویز

حیدرآباد ستیاگرہ سے پہلے آریہ سماج کی اوستھا اشتھل ہو چکی تھی۔ پرماتما کی کرپا سے ستیاگرہ نے جو اپورو اُتساہ آریہ سماج میں پیدا کیا ہے۔ اس کی مثال آریہ سماج کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ میری سوامی سوتنترانند جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ جب یہ ستیاگرہ بند ہو۔ تو سب ستیاگرہیوں کو یکدم واپس نہ بھیجیں۔ بلکہ جیل سے چھوٹنے پر ایک ماہ کے لئے ساری ریاست میں ویدک دھرم کا پرچار کرا دیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ جیل میں اس وقت تک دس ہزار آدمی چلے جاویں گے۔ ان سب کے ایک ایک سو کے جتھے بنائے جاویں۔ اور ریاست کے ہر حصے میں منڈل بنا کر سب کو ویدک دھرم کے پرچار کے لئے بھیجیں۔ گویا سو سو کا ایک جتھا ریاست کے مختلف حصوں میں پھیل جاوے گا۔ جہاں اب ریاست بھر میں پرچار کی کمی ہے۔ وہاں اس طرح مفت میں پرچار ہو جاوے گا۔ اس طرح سب جتھے اپنے لئے واپس آنے کا کرایہ بھی اکٹھا کر سکتے ہیں۔ اور ایک پنتھ دو کاج کا معاملہ ہو جاوے گا۔ اس تجویز پر غور کیا جاوے۔ اگر سب کی رائے میں مفید ہو۔ تو اس پر عمل کیا جاوے ؛

میری پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ستیاگرہ ایک سال تک جاری رہے۔ تاکہ آریہ سماج کو اُنتی کرنے کا موقعہ ملے۔ ہر ایک جتھا ۴

گوروکل کانگڑی کا جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے نہائیت مفید ہے۔ بچے۔ بڈھے عورت مرد سب کے لئے بڑھیا ٹانک ہے ؛

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ دو روپے (عہ) فی پونڈ ؛

ہیڈ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یوپی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پسٹول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام ... گورنمنٹ انسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ؛

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co., Karachi

Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ سماج پھلور کا سالانہ چناؤ

پردھان :- مہاشہ خوشی رام جی +
سینیئر اُپ پردھان مہاشہ خیراتی رام جی -
جونیئر اُپ پردھان مہاشہ سادھو رام جی گیانی
منتری مہاشہ چُنی لال جی + اُپ منتری :- مہاشہ
تیرتھ رام جی + کوشادھکیش :- مہاشہ ارجن
دیو جی - پُستکادھکیش، مہاشہ تارا چند جی +
سیران انتر[illegible] سبھا :- مہاشہ کشوری لال جی
پرتی ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - مہاشہ
سادھو رام جی +
سب چناؤ سرو سمتی سے ہوا + (منتری)

آریہ ویدک سبھا پانی پت کا چناؤ

پردھان :- مہاشہ یوگیندر جی - منتری :-
مہاشہ کاشمی چند جی - خزانچی مہاشہ رام لال جی
بزاز - لائبریرین :- مہاشہ پریم چند جی +
نیز یہ نشچے ہوا - کہ حیدر آباد ستیاگرہ
کے لئے ویدک سبھا کے تمام سبھاسد دل و
جان سے پرچار کریں - والنٹیر اور چندہ اکٹھا
کریں - اور عوام تک ستیہ آگرہ کی آواز کو پہنچائیں +
(کاشمی چند منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(١) آریہ پرب پدھتی کے مطابق نئے سمت
کا پرب منایا گیا - سب اُپستھت سجنوں کا
مٹھائی سے ستکار کیا گیا +
(٢) سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار ٢٢-$\frac{٣}{٣٩}$
کو تیسرا حیدر آباد دوس منایا گیا - سبھا پتی کا
آسن شری مہاشہ گنیش دت آریہ سیوک نے
گرہن کیا - ١٥٠ روپے جام پور سماج نے
بھیجے ہیں - وصولی چندہ ابھی جاری ہے - جام
پور کے برہم چاری ودیا ساگر جی پہلے جتھے میں
جا چکے ہیں - اب دوسرا مہاشہ شام لال جی کی
زیر سرکردگی شولاپور پہنچ گیا ہے - اس موقعہ
پر دونو برہم چاریوں کے پتا جی کو ودھائی
دی گئی +
(٣) آریہ میلا ودیالیہ کی سالانہ پرکھشائیں بھی
شروع ہو گئی ہیں - تاکہ سالانہ جلسے سے
پہلے پہلے نتیجہ بھی نکل آوے +
(٤) آج کل پرانہ کال کی کتھا "چانکیہ نیتی" سے
ہو رہی ہے - اس کی ویاکھیا مہاشہ گنیش دت
جی آریہ سیوک کرتے ہیں - کتھا منڈلی آنند
اٹھا رہی ہے +
(٥) سالانہ جلسہ کے موقعہ پر [illegible]
کانفرنس رکھ دی ہے - جس کے سبھا پتی [illegible]

[illegible] شری سوامی ستیا نند جی مہاراج ہوں گے +
(اُپ منتری)

آریہ سماج جموں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جموں کا سالانہ جلسہ ١٠ سے
١٢ - مارچ ١٩٣٩ء تک بڑے سماروہ
سے منایا گیا - اس موقعہ پر شری پنڈت ایشور
چندر جی درشن آچاریہ - پنڈت ہری دت
جی ودیا واچسپتی - پنڈت شانتی پرکاش جی
آریہ مناظر - مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر
"آریہ مسافر" پدھارے ہوئے تھے - جن کے
منوہر ویاکھیانوں سے جنتا اتی پرسن ہوئی +
(سہائیک منتری آریہ سماج جموں)

شدھی

چیت یوم پیتیز شریمتی ٹھاکری بائی ساکنہ
کٹھڑ تحصیل لودھراں کو ایک مسلمان نوجوان
اغوا کر کے لے گیا تھا - اور بہاولپور (ریاست)
میں بزور مسلمان بنا کر اس کا نام بی بی
غلام فاطمہ رکھ دیا - آریہ سجنوں نے خبر ملتے
پر اس کا تعاقب کیا - اور اس کو واپس لا
کر آریہ سماج مندر میں رام نارائن وَید نے
باقاعدہ یگیہ آدی کر کے اس کو شدھ کیا -
اس نے تمام حاضرین کو بوندی کا پرشاد دیا -
سنسکار کے سمیہ تمام شہر کے معززین سناتنی
آریہ سماجی اور سکھ وغیرہ سب مذہب کے
لوگ موجود تھے - بعد میں اس دیوی کو اس
کے وارثوں کے سپرد کر دیا گیا +
(رام نارائن وَید منتری)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

اس سماج کا سالانہ جلسہ ١٢- ١٣- ١٤- مئی
١٩٣٩ء کو ہونا قرار پایا ہے - جلسہ پر حیدر
آباد سمیلن بھی ہو گا +
(٢) بروز اتوار —— ٥-٤-٣٩ کو رات کے
$8\frac{1}{2}$ بجے آریہ سماج مندر میں بھجنوں اور
نظموں کے بعد ماسٹر درگا سنگھ جی اسسٹنٹ
منتری ستیاگرہ سمتی امرت سر کا منوہر ویاکھیان
ہوا - بعد ازاں آریہ [illegible] ایک
نظم پڑھی - جس کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا - مہاشہ
کندن لال جی نے حیدر آباد کے تازہ حالات سنائے
(منتری)

آریہ سماج راماں منڈی کا جلسہ

آریہ سماج راماں منڈی کا سالانہ جلسہ ١٣-
١٤-١٥-١٦- مارچ کو بڑی دھوم دھام سے
منایا گیا - ١٤- مارچ کو شری مکند لال جی نے
اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی - [illegible] نگر
کیرتن جلوس کی شکل میں سارے شہر میں نکالا
گیا - ١٥- مارچ کو شری کیشو دیو جی کی صدارت
میں حیدر آباد کانفرنس ہوئی - جس میں کئی
پرستاؤ پاس کئے گئے - اور آریہ پرتی ندھی
سبھا کے اُپدیشک پنڈت ملکھ راج جی -
پنڈت گیانیندر جی صوفی - اور پنڈت ہری پال
جی نے حیدر آباد کے آریوں پر ہو رہے اتیاچاروں
پر روشنی ڈالی - بارہ روپے ماہوار دینا
سویکار کیا گیا - جب تک کہ یہ اندولن جاری
رہے گا - یہاں سے ١٥١ روپے پہلے بھیجے جا
چکے ہیں - ستیاگرہی والنٹیر تیار ہیں - شولاپور
سے حکم آنے پر فوراً روانہ ہو جاویں گے +
(جگت پرکاش منتری)

کالجوں کے نام سرکلر

سیکرٹری جات پات توڑک منڈل کی
طرف سے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ادھیکاریوں
سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ اپنے انسٹی
ٹیوشنوں کے داخلہ فارم اور رجسٹروں میں
سے "جات" کا خانہ نکال دیں - اگر وہ ایسا نہ
کر سکیں - تو اس خانہ میں "جات" کے ساتھ "اگر
کوئی ہے" شبد بڑھا دیئے جائیں - تاکہ وہ
طلباء جو جات پات کو نہیں مانتے انہیں
اپنی مرضی کے خلاف جات نہ لکھوانی پڑے -
یہ خوشی کا مقام ہے - کہ منڈل کے
ایما پر دیال سنگھ کالج لاہور نے اپنے
فارموں میں مندرجہ بالا تبدیلی کر دی ہے -
اور کنیرڈ کالج فار وومن لاہور کی پرنسپل
صاحبہ لکھتی ہیں - کہ ان کے کالج کے فارموں
میں "جات" کا خانہ نہیں رکھا جاتا ہے - اور
یونیورسٹی کی پریکھشا کے فارم بھرتے وقت
طالبہ کو جات لکھنے پر مجبور نہیں کیا جاتا - اگر
جات نہ لکھنے کی اچھا [illegible] ہے +
(منتری جات پات توڑک منڈل - لاہور)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

گورو کل ملتان کے [illegible]

(١) برہم چاری سب پرتن [illegible]
آٹھویں کلاس کے ودیارتھی امتحان [illegible]
اندر پرستھ (دہلی) چلے گئے ہیں [illegible]
گوروکل کی طرف سے ماسٹر [illegible]
اور پنڈت منوہر لال جی آزاد [illegible]
تنخواہ دھن سنگرہ کا [illegible]
کا شروع ہے - جو بچے اپنے [illegible]
کر و ١٦ [illegible]
(٢) تین تین روپے کے چار [illegible]
نے دیئے ہیں - ان سے جو [illegible]
وہ صاف صاف اپنی درخواست [illegible]
جلسہ پر مہاشہ جمنا داس جی نے [illegible]
گئو شالہ کے مکان کے لئے [illegible]
تھا - وہ پہنچ گئے ہیں - باقی [illegible]
اور ضرورت ہے +
(دکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج ستلج کاٹن [illegible]

آریہ سماج ستلج کاٹن ملز [illegible]
جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا [illegible]
مندرجہ ذیل اصحاب ادھیکاری [illegible]
(١) پردھان :- ماسٹر رام نارائن [illegible]
ویونگ ماسٹر - منتری پنڈت موتی [illegible]
خزانچی :- پریم دت لائن جادر [illegible]

آریہ یوک سبھا بھلوال [illegible]

مورخہ ٩-٤-٣٩ کو آریہ یووک [illegible]
میٹنگ ہوئی جس میں نئی نکھت ادھ[illegible]
گئے :-
پردھان :- مہاشہ سرداری لال جی [illegible]

ہرڑوں کی شانتی [illegible]

جنگلوں میں سرگرداں پھرنے کی ضرورت نہیں
اچھے ویاروں میں مگن رکھنے کی ضرورت ہے
روزانہ سوادھیائے یقیناً ہردہ کی شانتی کے لئے
ہے - شری متشی جی نے "گیتا گیان" میں
شلوک کا ایک ایک دو سے میں [illegible]
گیتا کا پورا پورا انوواد کر دیا ہے - مہاتما
جی تک نے تعریف کی ہے - اخباروں نے [illegible]
ریویو کئے ہیں - ہندی آٹھ آنے (٨) اردو [illegible]
محصول ڈاک دو آنے (٢) علاوہ +
پتہ :- بھیشن ملاو لیہوری ایڈیٹر [illegible]

... آریہ سماج ... کانج کیمپ کراچی کے جلسہ
... نہایت وسیع پیمانہ پر ایک
... زیر صدارت مہتہ رام چندر
... پاس شدہ ایڈورڈ اور سوامی
... ۱۰-۱۰-۹-۸ اپریل کو باری باری
... ایک دیجن سے زیادہ ریزولیوشن
... (...بھائے پرنسپل)
۲۲- مارچ کو شام کے
...منڈی ۷ بجے مہاشہ تلک
... میں حیدرآباد ڈے منایا گیا۔
... نقد اور پونے تین من آٹا
... ہفتہ روزنہ بیکار کی ہکشا کی جایا
... دشوا متر نے ستیاگرہیوں میں
... (جگت پرکاش منتری)
۲۲- مارچ کو حیدرآباد ڈے
... کے سلسلہ میں ۳ بجے پھیری
... شام کو ... بجے لالہ ہرلشی چندر
... سماج کی صدارت میں جلسہ ہوا۔
... روپے چندہ جمع ہوا ستیاگرہ
... (... پرکاش منتری)
۲۲- مارچ کو حیدرآباد ڈے
... منایا گیا۔ جس میں لالہ خوشحال
... مبارکباد دی گئی۔ اور ہندوؤں
... اتیاچاروں کے خلاف پروٹسٹ
... روز دینا نگر سے ہری چندوں
... جتھے کو اکیس روپوں کی
... کی گئی (ماسٹر رام داس)
... سماج کے ادھیکاریوں نے
...رال پنڈت گوروت ... کی
...-۲۹ کو دھن اکٹھا کیا۔ کل
... جمع ہوئے۔ ۲۲-۳-۳۹ کو
... منایا گیا۔ ۱۵ روپے چندہ
(منتری)

آریہ سماج کانٹھ (ضلع مرادآباد)
نے ۲۲- مارچ کو راجگورو دھریندر
... کا ... نجیب آباد جاتے
... کیا۔ اور ۱۵ روپے بھینٹ
... تک یہ سماج ستیاگرہ فنڈ میں
... روپیہ بھینٹ کر چکا ہے۔
(... رام منتری)

...کوٹ گوروکل رائے کوٹ نے
۲۲-۳-۳۹ کو حیدرآباد
...-۴-۳۹ کو سوامی دھیرانند جی
... ستیاگرہ کے لئے روانہ
... روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔
(... آنند)

...۲۲-۳-۳۹ کو حیدرآباد ڈے
منایا گیا۔ آٹھ روپے چندہ ہوا۔

حیدرآباد ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

ایک سجن نے دس روپے ماہوار دینا سویکار کیا ہے۔ یہ سماج پچھلے ماہ ۱۱۶ روپے بھیج چکا ہے۔ اب بیس روپے کی دوسری قسط بھیجی جاویگی۔
(گیان چند ونید منتری)

اوکاڑہ آریہ سماج ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ نے ۲۲-۳-۳۹ و پنڈت دتاترے پرشاد کی صدارت میں حیدرآباد ڈے منایا۔ اور دو سو ایک روپیہ کی تھیلی انہیں بھینٹ کی۔ (منتری)

راولپنڈی ۲۶-۳-۳۹ کو ایک پبلک جلسہ میں پنڈت لکھی رام کے جتھے کو الوداع کہی گئی۔ مان پتروں کے اتیرکت ایک سو ایک روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ پرتی ماس چالیس یا پچاس روپیہ آریہ سماج لال کرتی کی طرف سے بھیجا جایا کریگا۔
(پردھان آریہ سماج ہذا)

بھیرہ آریہ سماج بھیرہ (ضلع شاہ پور) نے بابو پرتاپ نارائن کی صدارت میں حیدرآباد ڈے منایا۔ پچاس روپے چندہ ہوا۔ آٹھ آریہ ویروں نے ستیاگرہ میں نام لکھوائے۔ (منتری)

راولپنڈی صدر ۲۲- مارچ کو گیانی ارجن سنگھ کی صدارت میں حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ لالہ خوشحال چند کو مبارکباد دی گئی۔ ۲۶- مارچ کو مہاشہ فزان سنگھ کی صدارت میں ایک اور جلسہ ہوا۔ مہاشہ جی مذکور پنڈت لکھی رام جی کے جتھے کے ساتھ جا رہے ہیں۔ یہ سماج پانسو روپیہ بھیج چکی ہے۔ اور سو روپیہ ماہوار بھیجا کرے گی۔ پنڈت لکھی رام کو ایک سو ایک روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ (منتری)

چک جھمرہ ۲۲- مارچ کو حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ دھن اور آٹا اکٹرت کیا گیا۔ اڑھائی بوری آٹا ہوا۔ مہاشہ بوٹی رام نے ستیاگرہیوں میں نام لکھوایا۔ (منتری)

دہرہ دون ۱۷- مارچ کو پنڈت چندر منی اور ان کے دس ساتھیوں کے جتھے کو سماروہ پوروک الوداع کہی گئی۔ شریمتی چندروتی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مان پتر اور دھن کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ (منتری)

کوٹلی ۱۲- چیت کو ۶ آریہ ویروں کے ایک جتھے کو الوداع کہی گئی۔ اس وقت

تک دو سو روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔ ۳۵۱ روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ دیویوں نے پچاس روپے بھینٹ کئے۔ (لکھپت رام منتری)

بھلوال ۲۲- مارچ کو حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ پچاس روپیہ ماہوار کے وعدے ہو چکے ہیں۔ پہلا جتھا لالہ منگل سین۔ لالہ جوالا سہائے۔ مہاشہ ملکھراج۔ مہاشہ تلکراج اور مہاشہ جگن ناتھ پر مشتمل تیار ہے۔
(رام پیارا)

ٹاؤن کراچی ۱۲-۱ اپریل کو ۱۵ ویروں کا ایک شہیدی جتھا اسپیشل سٹیمر میں روانہ ہو گیا ہے۔ (منتری)

لدھیانہ ۲۲-۳-۳۹ کو حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ دیوان رام سرن اور پرنسپل رام لال کے لیکچر ہوئے۔
(دوکوڑ رام منتری آریہ سماج دال بازار)

پیر محل ۱۹- مارچ کو لالہ گنیش داس اور لالہ جیون داس نے ایک ایک روپیہ اور سردار کلونت سنگھ نے ۸ روپیہ چندہ ستیاگرہ فنڈ میں دیا ہے۔ (منتری)

انچاحسن پور آریہ سماج نے دس روپے ستیاگرہ فنڈ بھیجے ہیں۔ اس سے پہلے ۵ روپے وہ بھیج چکی ہے۔ (منتری)

لائلپور ۱۹-اپریل کو ڈگلس پورہ میں سیٹھ رام نارائن ورمانی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں جتھا کو الوداع کہی گئی۔ ستیاگرہ کمیٹی نے پانسو ایک روپیہ۔ استریوں نے ایک سو اسی روپے۔ اور کلاکفہ مل کے بھائیوں نے ایک سو ایک روپے کی تھیلیاں بھینٹ کیں۔ علاوہ ازیں دو صد روپیہ ستیاگرہ فنڈ میں دیا گیا۔ ماسٹر پریم پرکاش نے پانچ روپیہ فی والنٹیر ماہوار دینا سویکار کیا۔ جتھا کا جڑانوالہ میں سواگت کیا گیا۔ وہاں بھی دس والنٹیروں کا ایک جتھا تیار مل گیا۔ جن کا خرچ دس آدمیوں نے برداشت کرنے کا نشچے کیا ہے۔ (منتری ستیاگرہ کمیٹی)

جموں ۱۲- مارچ کو جلسہ پر لالہ دینا ناتھ ایڈووکیٹ کی صدارت میں ستیاگرہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں کئی پرستاؤ سویکار ہوئے۔ (تلسی رام سہائیک منتری)

چونیاں ۶-۴-۳۹ کو پتوکی سے ایک جتھا آیا۔ جس کا سواگت کیا گیا۔ جلسہ کیا گیا۔ لیکچر اور بھجن ہوئے۔ ۳۴ روپے

آریہ ستیاگرہ اور کانگریس
بقیہ صفحہ ۱۱

ہم اپنے حقوق چاہتے ہیں۔ میری رائے تو یہ ہے۔ کہ دھارمک اندولن میں اس قسم کے خدشہ کی گنجائش ہی نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ فرقہ وارانہ بن جائے گی۔ اگر ہماری تحریک دھارمک ہی رہے گی۔ تو اس سے پنڈت جواہر لال جی اور مہاتما گاندھی جی کو خوشی ہوگی۔ انہوں نے تو محض خدشہ ظاہر کیا۔ ہمارے اندولن کو فرقہ وارانہ نہیں کہا۔

کانگریس کی پوزیشن اصلی بات یہ ہے۔ کہ کانگریس کا کوئی لیڈر بھی ایسا نہیں۔ جو آریہ سماج کے مطالبات کا حامی نہ ہو۔ اور اس دھرم یدھ میں آریہ سماج کی کامیابی کا خواہاں نہ ہو۔ آپ کانگریس کے کسی بھی لیڈر سے بات چیت کریں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری آچاریہ کرپلانی نے اس سلسلہ میں جو بیان دیا تھا اس کی موجودگی میں آریہ سماج کی کانگریس سے ناراضگی کم سے کم میری سمجھ میں تو نہیں آ سکتی۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ جن آریہ سماجی کاریہ کرتاؤں نے آچاریہ کرپلانی کا وہ بیان نہیں پڑھا۔ وہ اب پڑھ لیں۔ اس کو پڑھنے کے بعد وہ ضرور میرے خیالات کی تائید کریں گے۔ آچاریہ جی کا یہ بیان اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ اگر دوسرے کانگریسی لیڈروں سے بھی دریافت کیا گیا۔ تو وہ بھی آچاریہ جی کے خیالات کی تائید کریں گے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم کانگریسی نیتاؤں سے کیا چاہتے ہیں؟ آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ مہاتما نارائن سوامی جی اور دوسرے ستیاگرہی نیتاؤں کے پاؤں سے کروڑوں کا اُتارا ہا نا۔ اور ان کی خوراک میں متعدد گاندھی جی کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ اس کے لئے آریہ سماج کانگریس اور گاندھی جی کا جس قدر شکریہ ادا کرے تھوڑا ہے۔

کراچی چندہ اکٹھا ہوا۔ ۱۲۱ روپے کی تھیلی جتھے کو بھینٹ کی گئی۔ تحصیل چونیاں کا جتھا ۱۵-۱۶ اپریل کو روانہ ہوگا۔ (گردھاری لال منتری)

۸-۴-۳۹ کو چوتھا جتھا جس میں ۱۵ دیر تھے روانہ کیا گیا۔ یہ وہی جتھا ہے۔ جس پر ۳۰- مارچ کو کیماڑی میں مسلمانوں ...

جہلم ۲۴-مارچ کو پنڈت رام دیو آچاریہ گوروکل کی سرکردگی میں ایک جتھا کو الوداع کہی گئی - تین سو روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی - ۳۰-مارچ کو میرپور اور راولپنڈی کے جتھے کا سواگت کیا گیا + (مکھیا دھنانا)

گنگوہ آریہ سماج گنگوہ ضلع سہارنپور ہر ماہ ۲۲-تاریخ کو ستیاگرہ دوس مناتا ہے - اس وقت تک ۷۵ روپیہ بھیج چکے ہیں - ۱۳-اپریل کو ایک جتھا جاویگا + (منتری آریہ سماج ہذا)

چونیاں ۲۱-مارچ کو حیدرآباد ڈے منایا گیا - جلسہ کے پردھان لالہ نندلال جی وکیل تھے - اس وقت تک ایک سو بیس روپے بھیجے جا چکے ہیں - بھائی ... سے ۳۰ روپے بھجوائے گئے ہیں - آریہ سماج دس روپے ماہوار بھیجے گا - چھوٹے بچے بھی ایک پیسہ فنڈ میں دھن جمع کر رہے ہیں - نوجوان ایک آنہ فنڈ میں ۱۲ روپے جمع کر چکے ہیں - استریاں ساٹھ روپے اکٹھا کر چکی ہیں - ماہوار سہایتا دوگنی کر دی جاوے گی - والنٹیر بھی بھرتی ہو رہے ہیں + (گردھاری لال منتری)

سنت نگر لاہور ۲۲-مارچ کو حیدرآباد ڈے منایا گیا - دو والنٹیروں کو الوداع کہی گئی - ۵۱ روپے کی تھیلی استری سماج کی طرف سے بھینٹ کی گئی - (جے دیو سہپ منتری)

انبالہ چھاؤنی $\frac{12}{95}$ کو کرتی کا جتھا لالہ موتی رام کی سرکردگی میں روانہ ہوا - ۱۲۷ روپے ۱۳ پائی بھینٹ کئے گئے - راستہ میں کئی جگہ سواگت کیا گیا - اور ۹۳ روپے ۸ سہایتا پراپت ہوئی + (موتی رام)

کرنال آریہ مہاودیالیہ کا جتھا پنڈت جگدیو شاستری کے نیترتو میں وداع کیا گیا - راستہ میں بڑوت سے اسی روپیہ - بادل سے ۱۰۲ روپیہ - ایلم سے ۵۰ روپے - کاندھلہ سے ۷۵ روپے - کیرانہ سے ۲۵ روپے - اونچ گاؤں سے ۵ روپے آمدی سے ۱۷ روپے ۴ - اور شاملی سے ۵۵ روپے ملے + (رگھوبیر سنگھ)

دولت پور ۲۹-۳-۳۹ کو لالہ رام رائے کی صدارت میں ستیاگرہ کانفرنس ہوئی - پنڈت لکشمی دت جی بی-اے ٹیچر نے یکم اپریل کو جتھا لے جانے کا سنکلپ کیا ہے + (امرناتھ)

برلا لائینز دہلی ۲-مارچ کو بابا ... چند کے نیترتو میں ۱۲ دیکشتوں کے ایک جتھے کو الوداع کہی گئی

دیا کھیان دیجئے ہوئے + (رگھونندن شرما منتری)

مبانی ۲-۴-۳۹ کو سوامی سدانند جی کو وداع کیا گیا - ۳۵ روپے چندہ جمع ہوا - اس وقت تک ۱۸۶ روپے چندہ بھیجا جا چکا ہے + (خیراتی لال منتری)

نئی دہلی ۲۶-مارچ کو جلسے پر منتری بیت اپنے کی صدارت میں حیدرآباد سمیلن ہوا - جس میں بھائی پرمانند - سوامی کیولانند - شو چندر - پنڈت الینور چندر اور سوامی برہمانند جی کے دیا کھیان ہوئے - لاہور اور قصور کے ۱۷ والنٹیروں کا سواگت کیا گیا - اس جتھا میں پنڈی گھیب کے گرمکھی بھائی نہال سنگھ جی بھی شامل تھے - سماج کی طرف سے ۱۲۵۱ روپے بھیجے جا چکے ہیں - چار سو روپے کے وعدے ہیں - ۳۵ روپے ماہوار کی سہایتا دی جا رہی ہے + (منتری)

چندہ دینے والوں کو ضروری اطلاع

آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کی طرف سے

(شولاپور ۱۵-اپریل) سوامی سوتنترانند جی رقمطراز ہیں - کہ :- ایک مہاشہ نے جو اپنا نام سوربیہ پرکاش بتاتا ہے پہلے مسلمان تھا شدھ

مسلم لیگ کو آریہ ستیاگرہ سمتی کا چیلنج

(شولاپور ۱۴-اپریل) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور نے حسب ذیل اعلان جاری کیا ہے :-

ہوکر "پرکاش" مکتی سنگھ اگھ کی ضلع سیالکوٹ" کے آدھین کام کرتا رہا - پھر لاہور کے "کرشن مکتی سنگھ" کے آدھین کام کرتا رہا ہے - یہ شخص آریہ چھتوں اور آریہ سماجوں میں جا کر کہتا ہے - کہ میں حیدرآباد ستیاگرہ کرنے جا رہا ہوں مجھے چندہ دو - اس کے پاس لالہ رام سہائے - پرنسپل مکھیپت رائے ہائی سکول کراچی کی سفارشی چٹھی ہے - یہ ستیاگرہ کیمپ شولاپور میں ایک شخص رام لال نامی کو ساتھ لے کر پہنچا - اس کے پاس سے مسلمان ہونے کا سارٹیفکیٹ - اور کرشن مکتی سنگھ لاہور کی رسید بکیں وغیرہ بہت سے کاغذات پکڑے گئے - سرو سادھارن کی اطلاع کے لئے نویدن ہے - کہ ان دونو کو ستیاگرہ کیلئے کوئی دھن نہ دے - اسی طرح ایک مہاشہ ہنسراج بھی یہ کہہ کر چندہ جمع کرتا ہے - کہ مجھے سوامی سوتنترانند نے چندہ ...

"حیدرآباد میں ہندوؤں پر مذہبی ... کے سلسلہ میں آریہ سماج کی طرف سے ... حکومت کے خلاف جو ستیاگرہ ... اس نے ریاست کے خودغرض مسلمانوں میں کھلبلی ڈال دی ہے - آریہ سماج نظام حیدرآباد کے خلاف کوئی سازش نہیں کر رہی - نے بارہا اس امر کا اعلان کیا ہے کہ ... سے نظام حیدرآباد کے خلاف کوئی ... نہیں کر رہا - ہمیں نظام حیدرآباد کے خاندان سے عداوت نہیں ہے +

آریہ سماج ایک زندہ جماعت ... جو نظام حیدرآباد کی طرف سے ... مذہبی پابندیوں کے خلاف جدوجہد ... ہے - حیدرآباد کے ہندوؤں اور آریوں کی شکایات کو بارہا حکام کے نوٹس میں ... اور ان شکایات کی تلافی کے لئے ہر ... آئینی کوشش کی گئی - لیکن جب ... تک کوئی شنوائی نہ ہوئی - تو انہیں ... ان شکایات کی تلافی کے آخری چارہ ... اختیار کرنا پڑا - چنانچہ ان جائز شکایات کی طرف حکام حیدرآباد کی توجہ مبذول ... کے لئے عدم تشدد نہ ستیاگرہ شروع ... گیا +

حیدرآباد کے دس فیصدی مسلمانوں کو ہر قسم کی مراعات حاصل ہیں - حقوق ... اختیارات کے سلسلہ میں ان کی مکمل اجارہ داری ہے - انہیں خوف ہے کہ ریاست ... بیداری کی لہر پیدا ہونے سے انہیں ... اجارہ داری اور موجودہ ناجائز حقوق ... رکھنا مشکل ہو جائے گا - ریاستی پولیس ... ستیاگرہیوں پر جو سختی شروع کر رکھی ... اسے بیان نہیں کیا جا سکتا - اگر مسلم ... اپنے بلند بانگ دعووں کے مطابق ... ناانصافی ختم کرنے کے حق میں ہوتی ... ہمارا ستیاگرہ کبھی کا کامیابی کے ... اختتام پذیر ہو گیا ہوتا - اب بھی وقت ... ہے کہ مسلم لیگ اپنے اس دعوے ... ثابت کرے - جو اس کے روز مرہ ... لیگی لیڈر اے - ایم ... لیگ کی طرف سے بمبئی میں کیا تھا"

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاؤ

سردار جسونت سنگھ ورما ٹوہانوی کی ایک نہایت دلچسپ اور تازہ تصنیف

"سنگیت رشی دیانند"

آریہ پبلک کی ایک عرصہ سے یہ زبردست خواہش تھی - کہ رشی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کو ایسے طرز پر کو بتا کے اندر لکھا جائے - جس سے جہاں سادھارن رینی سے پڑھنے کے کام آ سکے - وہاں رشی جیون کو بطور کتھا کے بھی لوگوں کو سنایا جا سکے - چنانچہ نہایت ہرش کے ساتھ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائی جاتی ہے - کہ جس کتاب کے لئے آریہ پبلک ایک عرصہ سے چشم براہ تھی - وہ چھپ کر تیار ہو گئی ہے - مہرشی کے جیون کو اس خوبی سے حوالہ قلم کیا گیا ہے - کہ اس کتاب کو پڑھ کر ایک کٹر سے کٹر مخالف بھی ان کا معترف اور مداح بن جاتا ہے - رشی جیون کی کتھا کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کتاب آپ کو نہ مل سکے گی - طرز تحریر، مضمون کی بندش اور عبارت آرائی کی ضمانت کے لئے محض مصنف کا نام ہی کافی ہے - جن کے زور قلم نے مخالف تک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے - علاوہ ازیں ہاف ٹون بلاک کی ۹ عدد تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا دئیے ہیں - ملاحظہ اور مطالعہ کیجئے - ہماری صداقت اور مصنف کی لیاقت کا خود بخود اندازہ ہو جائیگا - کاغذ نفیس لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت اردو ۱۲ ہندی ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۵ بڑھیا سنہری جلد سمیت ...

رشی درشن

یہ کتاب مہاشہ نو بہار ... صابر کی تصنیف ہے - جس میں مہرشی کے مشہور مشہور واقعات کو نظم میں لکھا گیا ہے - جو نہایت دلچسپ و دلکش ہیں - اگر آپ چاہتے ہیں - کہ آپ کی اولاد رشی کے گرد و (نہایت) کو سمجھے - اور اس کی لگن کرکے اپنے آپ کو اونچا بنا دے - تو یہ کتاب ان کے ہاتھ میں دیجئے - جیبی سائز کی نہایت خوبصورت جلد قیمت صرف تین آنے (۳) +

ملنے کا پتہ :- گپتا اینڈ کمپنی نمبر ۱۲ مقام ٹوہانہ (ایس - پی - ریلوے)

خوشحال رُوس
و دلیش کی بات

مسئلہ بیکاری

جنگِ جرمن سے پہلے رُوس میں بیکاری کا مسئلہ حکومت اور رعایا کے لئے ایک مستقل تکلیف اور پریشانی کا سبب رہا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں روس میں بیکاروں کی تعداد دُنیا کے تمام سرمایہ دار ملکوں سے زیادہ تھی۔ آج اُن کی تعداد دُنیا کے ہر ملک سے کم ہے۔ قبل از جنگ سلطنت رُوس میں باقاعدہ طور پر اعداد و شمار رکھنے کا دستور نہ تھا۔ تاہم اس عہد کے بعد مرکزی شہروں کے بیکاروں کی جو فہرست شائع ہوئی تھی۔ اس کا اوسط مندرجہ ذیل تھا:۔

(۱) سینٹ پیٹرس برگ	سنہ ۱۹۱۱ء	۴۶۳
(۲) ماسکو	سنہ ۱۹۱۲ء	۳۶۸
(۳) باکو	سنہ ۱۹۱۳ء	۵۶۹

اب موجودہ زمانہ میں بے کاری کی لعنت کو ملک سے بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ ہر سال کام میں لگائے جانے کی تعداد میں حیرت انگیز طریقہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے:۔

سنہ	کام کرنے والوں کی تعداد
سنہ ۱۹۲۸ء	۱۱۵۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۲۹ء	۱۲۳۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۰ء	۱۴۴۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۱ء	۱۸۵۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۲ء	۲۱۰۰۰۰۰۰

صنعت و حرفت کے کارخانوں میں کام کرنے والوں کے لئے کم از کم سولہ سال کی عمر مقرر کی گئی ہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں بچوں کی تعداد بالکل نظر نہ آتی تھی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کام میں چونکہ بعض اوقات خطرات پیش آنے کا احتمال رہتا ہے۔ اس لئے صنعتی کارخانوں میں بچوں کو کام کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔

مزدور عورتوں کو وہی اُجرت ادا کی جاتی ہے جو اسی قسم کا کام کرنے کے لئے مردوں کو دی جاتی ہے۔ موجودہ تحریک سے پہلے عورتوں کی شرح مزدوری بہ نسبت مردوں کے ۴۸ فیصدی تھی۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں اُسے بڑھا کر ۶۹ فیصدی کر دیا گیا۔ جیسے جیسے عورتوں کو کام میں تجربہ بڑھتا جاتا ہے۔ اسی حساب سے ان کی شرح اُجرت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔

خوراک کے متعلق ہدایات
سواستھ رکھشا

۱۔ زیادہ کھانا کھانے سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے جسم کے اندر زہر پیدا ہو کر مختلف وقتوں میں نئی نئی بیماریاں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ جن سے آہستہ آہستہ ہاضمہ کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ اس لئے یہ نہائیت ضروری ہے۔ کہ کم مقدار میں کھانا کھایا جائے۔ اور اسے دانتوں سے خوب باریک کر کے معدہ میں پہنچایا جائے۔ تاکہ معدہ کو دانتوں کا کام نہ کرنا پڑے۔ یعنی خوراک سے اصلی فائدہ جسم کو اُسی صورت میں مل سکتا ہے۔ جب دانت اور زبان لقمہ کو خوب نرم اور باریک بنانے کا ابتدائی کام۔ اور معدہ ہضم کرنے کا آخری کام اچھی طرح انجام دیں۔

۲۔ نہائیت سرد یا نہائیت گرم غذا کے استعمال سے معدہ کی قوت بگڑ جاتی ہے۔ بچے عموماً گرم پکوڑے۔ ملائی کی برف۔ قلفیاں۔ تیز اور گرم چائے بہت خوش خوش پیتے اور کھاتے ہیں۔ مگر یہ سب چیزیں اُن کے ننھے اور نازک معدہ کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ انہیں ایسی سخت گرم اور زیادہ سرد چیزوں کی بجائے گائے کا تازہ دودھ، مکھن، دہی اور چھاچھ استعمال کرانا چاہئے۔ ان چیزوں سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں ہے۔

۳۔ بہت میٹھی اور نمکین چیزوں کا استعمال بچوں کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈالتا ہے۔ نیز مرچ معدہ کی رطوبت کو پھونک دیتی ہے۔

۴۔ بھوجن کرتے وقت اگر دو کھانے نکال میں چنے جائیں۔ تو قوتِ ہاضمہ میں بہت کم نقص پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مگر برخلاف اس کے بے شمار کھانے چننے کی صورت میں جہاں غریب معدہ کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہاں فضول خرچی کی بُری عادت بھی تنگ کرتی ہے۔

۵۔ خوراک اتنی بھی نہ کھانی چاہئے۔ کہ پیٹ میں ایک گھونٹ پانی کے لئے بھی جگہ نہ رہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سُرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ عموماً سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ میں اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ کمزور بینائی۔ ککرے اور کھجلی میں نہائیت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں بھیم سینی سُرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سُرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے، سُرخی، پھولی، کھجلی، کم نظر تو بہت جلد آرام ہونے ہیں۔

قیمت سوا روپیہ فی شیشی (عہ)
ڈاکخرچ آٹھ آنے

ہمارے ایجنٹ

لاہور:۔ (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ
امرتسر:۔ (۱) شری رام گنگا رام انگریزی دوافروش

پتہ:۔ گوروکل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۳

بیکاروں کے لئے روزگار

البیڈ ٹارٹر بنانے کی ترکیب

(از صوفی لچھمن پرشاد جی ایڈیٹر رسالہ "مستانہ جوگی" لاہور)

البیڈ ٹارٹرک قدرتی طور پر بہت سے پھلوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً پوٹاشیم ٹارٹریٹ یا کیلشیم ٹارٹریٹ کی شکل میں املی۔ شہتوت۔ انناس چقندر اور خاص کر انگوروں کے رس میں پوٹاشیم بائی ٹارٹریٹ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ ملک سپین۔ سسلی۔ اٹلی اور فرانس میں جہاں انگور بکثرت ہوتے ہیں۔ وہاں اس کی ساخت اور تجارت کی جاتی ہے۔ لیکن کوئٹہ، چمن (علاقہ بلوچستان) میں بھی انگور بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں کے لوگ البیڈ ٹارٹرک کو نہیں بناتے۔ اگر یہ لوگ بنانا چاہیں تو بڑے سے بھی اسے تیار کر سکتے ہیں۔ صنعت و حرفت میں البیڈ ٹارٹرک کپڑے چھاپنے کے کام آتا ہے۔ ڈاکٹری میں بیکنگ پوڈر یعنی خمیر اٹھانے والے سفوف بنانے کے کام آتا ہے۔ اور سیڈ لٹز پوڈر (Seidlits Powder) بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ کپڑے رنگنے میں بھی کام آتا ہے +

البیڈ ٹارٹرک بنانے کا طریقہ

جب انگوروں کے رس سے سرکہ بناتے ہیں۔ سرکہ تیار ہونے کے بعد مٹکوں میں ایک سفید سے رنگ کا مادہ لگ جاتا ہے۔ یہ سرکہ میں حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ایک ٹھوس چیز ہے۔ اور اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ سفید مادہ جس کو پوٹاشیم بائی ٹارٹریٹ یا آرگول بھی کہتے ہیں مٹکوں میں سے اتار لیتے ہیں۔ اور اس کا سفوف بنایا جاتا ہے۔ اور اس کو پانی میں حل کر کے نمک کا تیزاب ملا کر گرم کرتے ہیں۔ کہ ابلنے لگے +

مندرجہ بالا دونو چیزوں کی نسبت یہ ہونی چاہیئے۔ آرگول ۵ حصہ۔ پانی ۲ حصہ۔ اور تیزاب نمک ایک حصہ۔ جب یہ سلوشن خوب گرم ہو جائے۔ تب اس کو چونے کے نتھرے پانی سے Neutralize کرتے ہیں۔ اس کے ڈالنے سے کیلشیم ٹارٹریٹ تہ نشین ہو جاتا ہے۔ اور سلوشن میں کیلشیم کلورائیڈ اور پوٹاشیم ٹارٹریٹ رہ جاتا ہے۔ اب اس تہ نشین کیلشیم ٹارٹریٹ کو چھان کر علیحدہ کر لیتے ہیں۔ اور جو سلوشن باقی رہ جاتا ہے اس میں کیلشیم کاربونیٹ ڈال دیتے ہیں۔ اس عمل سے کیلشیم ٹارٹریٹ پھر تہ نشین کر لیتے ہیں۔ اب پھر اس کیلشیم ٹارٹریٹ کو لے لیتے ہیں۔ اور پہلے والے کیلشیم ٹارٹریٹ میں ملا کر ایک برتن میں ڈالتے ہیں۔ اور اس کے اوپر تیزاب گندھک ڈالتے ہیں۔ اس عمل سے کیلشیم سلفیٹ تہ نشین ہو جاتا ہے۔ اور البیڈ ٹارٹرک سلوشن میں آ جاتا ہے۔ اس کو چھان کر سادہ گرم کر کے البیڈ ٹارٹرک سے کرسٹل بنا کر پوڈر کر لیتے ہیں۔ اس البیڈ میں سٹرک البیڈ کی طرح پانی نہیں ہوتا۔ اور یہ جلدی سفوف بن جاتا ہے۔ یہ البیڈ ٹارٹرک تالص نہیں ہے۔ اس کو پانی میں حل کر لیتے ہیں۔ اور اس میں "انیمل چارکول" ڈال کر گرم کرتے ہیں۔ اور پھر فلٹر کر کے اور گرم کر کے کرسٹل بنا لیتے ہیں۔ اس دفعہ البیڈ ٹارٹرک سفید اور خالص بنتا ہے۔ اور جو کیلشیم سلفیٹ تہ نشین ہو گیا تھا۔ اس کو علیحدہ رکھ لیتے ہیں۔ اور اس کو جپسم Gypsum کہتے ہیں۔ اس سے پلاسٹر آف پیرس بناتے ہیں +

"پلاسٹر آف پیرس" بنانیکا طریقہ

پلاسٹر آف پیرس پانی میں گوندھنے اور پھر سکھانے سے پتھر کی مانند سخت ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس سے سانچے اور سٹیچو (Statues) بنائے جاتے ہیں۔ پاٹری کے کام آتا ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ حرارت کو برداشت کر لیتا ہے۔ یہ کیلشیم سلفیٹ سے بنایا جاتا ہے۔ جس کو جپسم بھی کہتے ہیں۔ یہ پتھر کی شکل میں مٹا لپور (کٹنیاں) ضلع جہلم اور کھیوڑا نمک کے پہاڑوں میں بھی عام ملتا ہے۔ اور یہ کیلشیم سلفیٹ۔ ٹارٹرک البیڈ اور سٹرک البیڈ بناتے وقت بھی حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے عام طور پر جہاں سنت لیموں اور انگوروں کا سرکہ ... ہیں۔ اس عمل سے یہ بھی خود بخود حاصل ... ہے +

... کیلشیم سلفیٹ کو ... ڈگری سی تک گرم ... ہیں۔ اور اس بات کی احتیاط کرتے ... کوئلہ یا لکڑی جو جلائی جاتی ہے اس ... نہ پائے۔ اس قدر گرم کرنے کا مطلب ... کہ اس میں جس قدر پانی ہو اڑ جائے ... کیلشیم سلفیٹ پیرس آف پلاسٹر ... ہو جائے۔ اگر مندرجہ بالا ڈگری سے ... زیادہ کیلشیم سلفیٹ کو گرم کیا جائے ... تب اور بھی عمدہ پلاسٹر آف پیرس تیار ... ہے +

... ڈگری سی تک گرم کرنے ... ہی اچھا پلاسٹر آف پیرس تیار ہوتا ہے ... اس تیار شدہ پیرس آف پلاسٹر کو پانی میں ... کر ہلائیں گے۔ تو کریم سی بن جائے گی۔ اور ... تھوڑی دیر میں پتھر جیسی سخت ہو جائے گی ... میں ایک خاص صفت ہے۔ کہ جس کے ... اس کو صنعت و حرفت میں استعمال ... پیرس آف پلاسٹر میں عام طور پر ۳۰ فیصدی ... ملا کر کریم سی بنا لیتے ہیں۔ لیکن در اصل ... پانی ملانے سے یہ جلدی خشک ہو جاتا ہے ... لئے عام لوگ اس میں ۳۵ فیصدی پانی ملا کر ... بناتے ہیں۔ اور پھر یہ آہستہ آہستہ سخت ... ہے۔ یہ اچھا طریقہ رہتا ہے۔ ہمارے ملک میں ... چیز کی کمی نہیں۔ صرف محنت کی ضرورت ہے ... پھر ہم کسی بھی ملک سے پیچھے نہیں رہ سکتے +

خوراک کے متعلق ہدایات بقیہ صفحہ ...

یاد رہے۔ کہ بہت زیادہ کھانے سے پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ اور عموماً توندوالے لوگ دل کی حرکت یک لخت بند ہو جانے کی وجہ سے ہی مرا کرتے ہیں +

۶۔ کھاتے وقت بیماری وغیرہ کا خیال ہرگز دل میں نہ لاؤ۔ نہ ہی اپنی کھانے والی خوراک کے متعلق کسی قسم کا وہم کرو۔ اور نہ ہی یہ کہو کہ ہمارا معدہ یا جگر کمزور ہے۔ کیونکہ اس قسم کے وہم اور غم ہی معدہ وغیرہ کو زیادہ کمزور بنا دیتے ہیں۔ اس لئے خوراک کھاتے وقت طبیعت نہایت خوش اور مطمئن ہونی چاہئے اور اسے ایسے ہی اطمینان سے کھانا چاہئے کہ گویا ہم جسم کے اندر کے مندر کو خوب صاف شفاف بنانا چاہتے ہیں۔ اور پھر اس میں ... کو بٹھا کر اس کی پوجا کرنا چاہتے ہیں ...

۷۔ کھانا وقت مقررہ پر کھانا چاہئے ...

ہیضہ کی بے خطا دوا

کافو

اصلی عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ ۵۵ برس سے زیادہ سے سالہا سال اس کے ذریعہ ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست، پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی نہایت مفید ہے +

سر کی تراوٹ

کیشراج

سر کے تیلوں کا راجہ

اس کی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے اس کے لگاتے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تروتازگی حاصل ہوتی ہے۔ بالوں کو لمبے کالے اور چمکیلے کرنے میں یہ بے مثل ہے ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اس کی تعریف کی ہے۔ ایک بار آپ بھی آزمائش کیجئے +

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

... کچھ بھوک رکھ کر سونے سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے کھانا چاہئے + ۸۔ کھانے کو ہضم کرنے کے لئے کھلے میدان میں ورزش نہایت ضروری چیز ہے + ۹۔ کھانا کھانے کے ... پانی کا استعمال ...

ہفتہ وار
پرکاش لاہور
قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۵

ایڈیٹر
ہتیشی علاوپوری

چندہ
سالانہ چار روپے (للعہ)
ششماہی دو روپے (عہ)
سہ ماہی ۔ سوا روپیہ (عہ)
ودیش سے ۶ روپے
برہما ۵ روپے

جلد نمبر ۲۵ | اتوار ۱۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷

آریہ نوجوانوں کا عزم بالجزم

(از منشی تلوک چند جی محروم بی۔ اے)

جمالِ انوارِ عالم آرا زمانہ بھر کو دکھائیں گے ہم
عجیب شے ہے نجات اپنی مگر نہ ہوگی یہ بات اپنی
بکھر رہیگے مثلِ نسیمِ گلشن چمن چمن شہر شہر بن بن
پڑے ہیں جو محوِ خوابِ غفلت خرابِ جامِ مئے جہالت
جو بامِ الفت سے گر چکے ہیں رہِ صداقت سے پھر چکے ہیں
کرینگے قائل جہاں کو اپنے کرشمۂ رفعتِ کہن کا
ہو راہِ گم کردگانِ مذہب نہیں ہے جن کا نشانِ منزل
تو رہنمایانِ خود نشیں گم جمائیں گے نقش وہم باطل

ہر جس سے روشن یہ بزم دنیا وہ شمع وحدت جلائینگے ہم
ہے وقف عالم حیات اپنی کیا کیا ہو کفن پائینگے ہم
جو پھول پژمردہ ہو چکے ہیں ضرور ان کو کھلائینگے ہم
مٹے ہوئے ہونگے ان سے نور آذر اپنو شی دکھائینگے ہم
زمین سے ان کو اٹھائینگے ہم عروج دیرین پہ لائینگے ہم
زمین بھارت کے ذرے ذرے کو چرخ ہفتم بنائینگے ہم
جو حق نے چاہا تو ان کو اب شاہراہ حق پر چلائیں گے ہم
کہ رد ہو ان کے بیر وؤں کی تباہی کا خاکہ اڑائیں گے ہم

رہے گی کیوں مذہبی غلامی کہ سلسلہ اس کا کاٹ دینگے
ہزار جھیلیں گے سختیاں ہم کڑی کڑیاں اٹھائیں گے ہم

Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

دیہہ میں کون شکتی شریشٹھ ہے۔ اس پر یہ آکھائیکا ہے۔ ایکما اندریہ آدی پران اہم شریشٹھ ادی نہیں بڑا ہوں۔ اس دشے میں میں بڑا ہوں۔ میں شریشٹھ ہوں۔ ایسے پرسپر وواد کرنے لگے۔ وہ پران جیوی شکتیاں دسامرتھ پرجاپتی پتا کے پاس پہنچ کر بولے:۔ بھگون! ہمارے میں کون سامرتھ شریشٹھ ہے۔ ان کو وہ بولا۔ تمہارے میں سے جس کے نکل جانے پر شریر اتی پاپی سامرت سا دیکھ پڑے۔ وہ تمہارے میں شریشٹھ ہے۔"

پرجاپتی سے یہ سن کر وہ بانی دیہہ سے باہر نکل گئی۔ وہ ورش بھر باہر رہ کر شریر کے سمیپ آکر اندریہ پرانوں کو بولی "تم میرے بنا کیسے جیوت رہ سکے؟"

انہوں نے کہا "جیسے گونگے نہ بولتے ہوئے پران اندریہ سے سانس لیتے ہوئے آنکھ سے دیکھتے ہوئے کان سے سنتے ہوئے اور من سے وچارتے ہوئے جیتے رہتے ہیں۔ ایسے ہم جیوت رہے۔"

بانی اپنی شریشٹھتا کو جان کر شریر میں پرویشٹ ہو گئی۔

تدنتر آنکھ کی شکتی باہر نکل گئی۔ وہ ورش بھر باہر رہ کر پھر آکر اس نے پوچھا۔ تو اُسے بتایا گیا کہ جیسے اندھے نہ دیکھتے ہوئے ناک سے سانس لیتے ہوئے۔ بانی سے بولتے ہوئے۔ کان سے سنتے ہوئے اور من سے وچارتے ہوئے جیتے رہتے ہیں۔ ایسے ہم جیتے رہے۔ تب آنکھ بھی پرویشٹ ہو گئی۔ ایسے ہی شروتر اندریہ بھی۔ پھر من نکلا۔ ورش کے انتر اس نے آکر پوچھا۔ تو اُسے بتایا گیا۔ جیسے بالک من بنا ناک سے پران لیتے ہوئے۔ بانی سے بولتے ہوئے آنکھ سے دیکھتے ہوئے۔ کان سے سنتے ہوئے رہتے ہیں۔ ایسے ہی ہم جیوت رہے۔ من بھی دیہہ میں پرویشٹ ہو گیا۔

تت پشچات پران جیو پران سمیت باہر نکلنے لگا۔ جیسے کشا سے تاڑا ہوا اُتم گھوڑا پاؤں باندھنے کے کھونٹوں کو اکھاڑے ایسے ہی جوں ہی پران نے اندریہ ساری پرانوں کو پرایمان کر دیا۔ تب سارے پران اس کے پاس آ کر بولے "بھگون! ہمارا سوامی ...

رگ وید ~~~ اوم ~~~ یجروید

ویدامرت

سام وید ~~~ اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओं कवि मग्नि मुपस्तु हि सत्य
धर्माणामध्वरे देव ममी वचा तनम

(ऋ० मं०१ अ०४ सू० १२ मं०७)

(رگ وید منڈل ۱- انوواک ۴- سوکت ۱۲ منتر ۷)

(اوم) کوی مگنی مُپستوہی ستیہ دھرمانَ مدھورے دیو

ممی وچاتنم (۷)+

شبد ارتھ:۔ ہے منشیہ تو (ادھورے) اُپاسنا کرنے یوگیہ ویوہار میں (ستیہ ادھرمانم) جب کہ دھرم نیتیہ اور سناتن ہیں۔ جو (امیو اچاتنم) اگیان آدی دوشوں کا دناش کرنے تیتھا (کوِم) سب کی بُدھیوں کو اپنے سروگیہ پن سے پراپت ہو کر (دیوم) سب سکھوں کا دینے والا (اگنم) سروگیہ ایشور ہے۔ جس کو (آپ ستوہی) منشیوں کے سمیپ پرکاشت کر دی ہے۔ ہے منشیہ تو (ادھورے) کرنے یوگیہ یگیہ میں (ستیہ دھرمانم) جو کہ ادی ناشی گن اور (امی وچاتنم) جو روگ آدی روگوں کا وناش کرنے تھا (کوم) سب منقول پدارتھوں کا دکھانے والا اور (دیوم) سب سکھوں کا داتا (اگنم) بھوتک اگنی ہے۔ اس کو (آپ ستوہی) سب کے سمیپ سدا پرکاشت کریں + (۷)

بھاوارتھ:۔ اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ منشیہ کو ستیہ ودیا سے دھرم کی پراپتی تتھا شلپ ودیا کی سدھی کے لئے ایشور اور بھوتک اگنی کے گُن الگ الگ پرکاشت کرنے چاہئیں۔ جس سے پرانیوں کو روگ آدی کے وناش سے سب سکھوں کی پراپتی ہوا کرے +

وید کاویہ امرت

ओ३म्। अहं भूमिमददामार्यायाहं वृष्टिं दाशुषे मर्त्याय अहमपो अनयं वावशाना ममशानां मम देवासो अनु केतमायन् ॥

(رگ وید ۴-۲۶-۲)

سجّن کو دُوں بھومی میں۔ داتا جگ کو ورشش
شبد چو ندیاں کر رہیں۔ لاؤں اُنہیں سہ ہرش
میرے اشارے سے سبھی۔ چلتے رہو بھی دیو
پارکھو ودوجن سبھی۔ کرتے میری ہی سیو

چنے ہوئے پھول

(۱)

آؤ! ہم اپنے آپ کو بنا کچھ بھی بچائے سکھے بھگوان کو سونپ دیں۔ اس سے ہی ہم سروتم پرکار سے بھگوت کرپا کو پراپت کر سکیں گے +

(۲)

اس پرم پرش نے اپنی کرپا کر اس جگت میں بھیجا ہے۔ اس کی رکھشا کے لئے +

(۳)

پرورتی پتھ سدا ہمیں اگیہ دشاؤں میں لے جانے والا ہوتا ہے۔ اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف +

سب اس بات پر نربھر کرتا ہے کہ ہم اپنی پیٹھ پیچھے کسے رکھتے ہیں +

(۴)

اندھکار کبھی کبھو تک پر کمتی ہے جب ہم کوئی وجے پراپت کرتے ہیں۔ تو ایسی پرتیک دیجئے ایک آنے والی ادھک بڑی وجے کی آشا بندھوانے والی ہوتی ہے +

(۵)

اس وشو کے نرنتر آگے آگے بڑھتے جانے کی کریا میں جو کچھ بھی کاریہ پورا (سدھ) ہوا ہے۔ وہ ایک نئی اور ادھک مہان دویہ سدھی کا کیول پرتھم پگ روپ ہے +

(۶)

کامنا کو نشٹ کر دینے کی اپیکشا کامنا پر وجے پا لینا کہیں ادھک سکھدائی ہوتا ہے +

(۷)

اس سب بات سے بچنے کے لئے ادشیہ ہی بہت ساودھان رہنا چاہئے جو تمہارے اندر دکھاوے کے بھاؤ کو پرورتی دے سکتی ہو +

(۸)

سچے ساہس میں نہ تو اھمیرتا ہوتی ہے نہ جلد بازی +

(۹)

ایشور اپنی پوری رکھشا اُنہیں کے ساتھ ڈربل اور گھور منشیوں میں ہی اُنکتی ہے۔ یہ ہمارے کرمدھی اپیکشا ہماری ... ادھک باٹ ہوتی ہے۔ اور ہمیں اپنی ... کے آنند میں مگن رہتے ہوئے اس اپیکشا کے پرتی سرد ... دامیں ... رہنا چاہئے

مسلمانوں کا ستیا گرہیوں پر حملہ

(...لپتی ۲۰-اپریل) ۱۷-اپریل کو پنجاب
...کے ایک صد والنٹیروں کا ایک
...ڈبہ میں سفر کر رہا تھا۔ جب گاڑی
... (ریاست) ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ تو
...پر کئی مسلمان کھڑے تھے۔ گاڑی
...مسلمانوں کے ہجوم نے ریزرو ڈبہ پر
...ستیا گرہی بیٹھے ہوئے تھے پتھروں کی
...شروع کر دی۔ جس سے ڈبہ کے شیشے
...ٹوٹ گئے۔ اور دو ستیا گرہیوں کو ضربات
...آئیں +

مہاراجہ بیکانیر کا ارشاد

(...حصار ۲-اپریل) پبلسٹی انچارج حیدر
...ستیا گرہ سمتی حصار لکھتے ہیں۔ کہ مہاراجہ
...نے گنگا نگر آریہ سماج کے ادھیکاریوں
...دیا ہے۔ کہ وہ حیدر آباد میں آریہ سماج
...ستیا گرہ کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں +

آریہ سماج حیدر آباد کا پروٹسٹ

(حیدر آباد (دکن) ۲۰-اپریل) حیدر آباد
...بازار آریہ سماج کے سالانہ جلسہ
...میٹنگ میں حیدر آباد کے دھرم یدھ
...ریزولیوشن میں مہاراجہ سرکشن
...کے آرٹیکل کو زیر بحث لائے جانے
...مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر
...پاس کیا گیا:۔

"...دکن میں مہاراجہ سرکشن پرشاد
...آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ یہ میٹنگ اس کے
...اغراض و مقاصد کے خلاف
...پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور ان کو بتا
...چاہتی ہے۔ کہ انہوں نے جن خیالات کا
...کیا ہے۔ وہ غلط فہمی۔ غلط رائے۔
...غلط اطلاعات پر مبنی ہیں۔ میٹنگ توقع
...کہ مہاراجہ بہادر تمام مسئلہ پر نظر
...کرنے کے بعد اپنے بیان کو درست کریں
...اور آریوں اور ہندوؤں کو شکریہ کا موقع
...دیا گیا" +

۵واں ڈکٹیٹر شولا پور میں

(شولا پور ۲۱-اپریل) آرین ستیا گرہ کے
...ڈکٹیٹر پنڈت ...بہت جی بان
...آج یہاں پہنچے۔ ایک ہزار آریہ
...نے ان کا شاندار سواگت کیا
...راؤ جی ۷۷ ستیا گرہیوں کے
...گاؤں میں گرفتار کر لئے گئے

بمبئی گورنمنٹ حیدر آباد جانیوالے ستیا گرہیوں کو نہیں روکیگی

اسمبلی میں ہوم منسٹر کا اعلان

(بمبئی ۲۱-اپریل) بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر کے۔ ایم۔ منشی ہوم منسٹر نے ریاست حیدر آباد کے خلاف ایجی ٹیشن کی طرف سے بمبئی گورنمنٹ کے مذہب کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ "سر اکبر حیدری وزیر اعظم حیدر آباد سے میری جو ملاقاتیں ہوئیں۔ ان کے دوران میں میں نے ان پر یہ بات واضح کر دی تھی۔ کہ گورنمنٹ اپنے صوبہ کے اخبارات کو ریاست حیدر آباد کے نظم و نسق پر نکتہ چینی کرنے کی ویسی آزادی دے گی۔ جیسی کہ انہیں بمبئی گورنمنٹ کے نظم و نسق پر نکتہ چینی کرنے کے لئے حاصل ہے۔ تشدد کی ترغیب یا تیاری کے متعلق قانونی کارروائی کی جاوے گی۔ نیز گورنمنٹ ان اشخاص کو نہیں روکے گی۔ جو ریاست حیدر آباد کے علاقہ میں ستیا گرہ کرنے کے ارادہ سے جائیں گے"۔

کیا سکھ بھی ریاست حیدر آباد میں ستیا گرہ کریں گے؟

نانڈیڑ گوردوارہ کے انتظام کا سوال سردار جے رام سنگھ کا بیان

(دہلی ۲۱-اپریل) سردار صاحب جے رام سنگھ سابق ممبر کونسل نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ کہ "مجھے سی۔ پی اور برار گوردوارہ کمیٹی نے ہمیشہ سکھ کانفرنس میں شرکت کے لئے مدعو کیا تھا۔ جو ۸-۹-۱۰-اپریل کو اکولہ میں ہوئی تھی۔ ۱۰-اپریل کو کانفرنس میں اتفاق رائے سے نانڈیڑ گوردوارہ (ریاست حیدر آباد) کے بارے میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس کے ذریعہ قرار پایا کہ اس کا انتظام سی۔ پی اور برار گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو منتقل کر دیا جائے۔ اسی قسم کا ایک ریزولیوشن سنگھ سبھا جبل پور نے ایک جلسہ میں پاس کیا۔ سکھ اس معاملہ کو بڑی شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں متحدہ قدم اٹھانے کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:۔ (۱) نانڈیڑ گوردوارہ کا انتظام اس وقت نظام سرکار کے ہاتھ میں ہے۔ جو کہ تسلی بخش نہیں (۲) گوردوارہ کی آمدنی کی بچت اور (۳) گوردوارہ فنڈ کی آمدنی کے متعلق سکھوں کو تاریکی میں رکھا جاتا ہے۔ (۴) ملحقہ گوردوارہ یعنی ماتا سندری وغیرہ کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اور اس کی تعمیر کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ میں نظام سرکار سے ان شکایات کو دور کرنے کی اپیل کرتا ہوں۔ ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ سکھ ستیا گرہ کریں گے" +

ایک اور سپیشل ٹرین

(پونہ ۲۳-اپریل) آج صبح ایک سپیشل ٹرین جس میں مسٹر ایل۔ بی بھوپٹکر کی زیر سرکردگی ۲۵۰ ہندو سبھائی والنٹیر حیدر آباد (دکن) میں ستیا گرہ کرنے جا رہے ہیں۔ بمبئی روانہ ہو گئی۔ پلیٹ فارم پر لوگوں کا بھاری ہجوم تھا۔ انہوں نے ستیا گرہی والنٹیروں کو پُر تپاک الوداع کہی +

دو سو مزید ستیا گرہی گرفتار

(شولا پور ۲۳-اپریل) اطلاع ملی ہے کہ عثمان آباد میں ۱۰۸ آریہ والنٹیروں کو جو ملک گردھاری لال کی زیر سرکردگی تھے گرفتار کر لیا گیا۔ ۹۶ ستیا گرہی سوامی دھرمانند کی زیر سرکردگی ...... تلجا پور میں گرفتار کئے گئے

ان ۹۶ ستیا گرہیوں میں ایک اسی سالہ بوڑھے آریہ بھگت لالہ شولال بھی تھے۔ ان کو پولیس نے رہا کرنا چاہا۔ مگر انہوں نے رہا ہونے سے انکار کر دیا +

جگت گورو شنکر آچاریہ حیدر آباد کو

(شولا پور ۲۳-اپریل) جگت گورو شنکر آچاریہ جی آف بدری ناتھ جی آج کل شولا پور میں ہیں۔ وہ چند ہی روز میں حیدر آباد جا رہے ہیں ان کے ساتھ کچھ سرکردہ لیڈر بھی ہوں گے۔ وہ حیدر آباد کے حالات بچشم خود معائنہ کرنے اور آریوں اور ہندوؤں پر لگائی گئی پابندیوں کے متعلق تحقیقات کرنے جا رہے ہیں +

بھوپال میں ایک مسلمان کی ناشائستگی

بھوپال (بذریعہ ڈاک) بھوپال سٹیشن پر

آریہ سماج سہارنپور کے جھتے پر چند مسلمانوں کے حملے کی خبر پر کاشت ہو چکی ہے۔ مزید اس سلسلے میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک مسلمان الف ننگا ہو کر جھتے دار پنڈت رام پرشاد بان پرستھی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور ان پر پانی کی کلیاں کیں +

ایک ۷۵ سالہ سکھ کا اُتساہ

(پٹیالہ ۲۲-اپریل) پٹیالہ سے عنقریب ایک جتھا حیدر آباد ستیا گرہ کے لئے روانہ ہوگا۔ محلہ سینی کے ایک ۷۵ سالہ بوڑھے سکھ سردار ہری سنگھ بھی والنٹیر بھرتی ہو گئے ہیں۔ عنقریب ایک درجن نوجوان بھی ستیا گرہ کے لئے تیار ہیں۔ چندہ بھی جمع کیا جا رہا ہے +

رسالہ "ماڈرن ریویو" کی رائے

(کلکتہ ۲۲-اپریل) مشہور انگریزی رسالہ "ماڈرن ریویو" کے تازہ پرچہ میں حیدر آباد ستیا گرہ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"چند ریاستوں میں جو ستیا گرہ جاری تھا۔ مہاتما گاندھی نے اسے بند کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ چونکہ مہاتما جی ستیا گرہ کے سب سے بڑے ماہر ہیں۔ اس لئے عام طور پر ان کے مشورے پر عمل کیا جانا چاہیے۔ ریاست حیدر آباد میں سٹیٹ کانگرس نے تقریباً دو ماہ پیشتر ستیا گرہ بند کر دیا تھا۔ لیکن آریہ سماجی ستیا گرہیوں نے بند نہیں کیا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ وہ راستی پر ہیں" +

کلکتہ سے جتھا کی روانگی

(کلکتہ ۲۲-اپریل) ہندو مہاسبھا کے گیارہ والنٹیروں کا پہلا جتھا حیدر آباد ستیا گرہ میں شامل ہونے کے لئے آج بذریعہ گاڑی یہاں سے روانہ ہوا۔ سرکردہ ہندو لیڈروں نے سٹیشن پر جتھے کو الوداع کہی +

لالہ دیوی چند ایم۔ اے آٹھویں ڈکٹیٹر

(شولا پور ۲۲-اپریل) ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیار پور کے پرنسپل اور دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کے پریذیڈنٹ لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے کو حیدر آباد ستیا گرہ کا ۸واں ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے +

حیدر آباد میں "حیدر آباد ڈے"

(حیدر آباد ۲۳-اپریل) آج یہاں چوتھا

Digitized by eGangotri

عیسائی اور مسلمان بھی

(شولاپور-۲۰-اپریل) حیدرآباد ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر ماجگورو دھرنیندر شاستری نے نمائیندہ پریس کے ساتھ انٹرویو کے دوران میں اخبارات میں شائع شدہ ایک غلط بیانی کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ میں نہ صرف سناتنی سکھ اور جینی شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وہ عیسائی اور مسلمان بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ جنہیں ہمارے کاز سے ہمدردی ہے +

ریٹائرڈ سیشن جج کو ایک سال

(شولاپور-۲۰-اپریل) رائے صاحب لالہ مراری لال ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ سیشن جج پنجاب کو جنہوں نے ۱۷-اپریل کو ایک معمولی والنٹیر کی طرح گلبرگہ میں ستیاگرہ کیا تھا۔ پبلک سیفٹی ریگولیشن کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا +

دو ستیاگرہیوں کی غیر مشروط رہائی

(لاتور-۲۰-اپریل) کپور تھلہ کے لالہ رام سرن داس اور سوامی وسنت کمار کو جنہیں ۱۲-اپریل کو لاتور میں ستیاگرہ کرنے پر ۱۸-۱۸ ماہ قید سخت کی سزائیں ملی تھیں۔ آج عثمان آباد جیل سے غیر مشروط طور پر رہا کر دئے گئے۔ دونوں ستیاگرہی پھر لاتور جا رہے ہیں +

گلبرگہ میں ستیاگرہ کا ایک ہفتہ

(گلبرگہ-۲۰-اپریل) گذشتہ ہفتہ تقریباً ہکثقد ستیاگرہیوں نے گلبرگہ میں ستیاگرہ کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ پنڈت مدھ دیوجی میرپوری کی زیر سرکردگی جن ۲۶ والنٹیروں نے ستیاگرہ کیا تھا۔ انہیں ۹-۹ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ پنڈت رشی رام کے جتھا کے ۳۲ ممبروں کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے +

ہر بالغ ستیاگرہ کر سکتا ہے

(شولاپور-۱۹-اپریل) حیدرآباد ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راج گورو دھرنیندر شاستری نے ذیل کا اعلان کیا ہے کہ ہر معتبر بالغ شخص جسے حیدرآباد ستیاگرہ سے ہمدردی ہو۔ اس میں بھاگ لینے کا حقدار ہے۔ اور ستیاگرہ کر سکتا ہے +

حیدرآباد کے دھرم یدھ میں آریہ سنیاسیوں کی آہوتی

حیدرآباد کے دھرم یدھ میں آریہ سنیاسی بھی آہوتیاں دے رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک مندرجہ ذیل مہانو بھاؤ گرفتار ہو چکے ہیں:- مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی ودیکانند جی۔ مہادیدیالیہ جوالاپور۔ سوامی سدانند جی میرٹھ والے۔ سوامی ہیبورانند جی پدل کوٹ۔ سوامی گنگا آشرم جی سیتاپور۔ سوامی چیتن دیوجی۔ سوامی آتم دیوجی۔ سوامی ادچتانند جی بدایوں۔ سوامی وچاراننند جی مین پوری۔ سوامی پیانند جی۔ سوامی منگلانند جی جہلم والے۔ سوامی راماننند جی دہرہ دون۔ سوامی ارجن دیوجی دہرہ دون۔ آگرہ اور انبالہ کے دو سنیاسی جن کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ سوامی سیتانند جی۔ ہوشیارپور کے دو سنیاسی جن کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ سوامی سورج ناتھ جی ہو تبھاڈنی۔ سوامی برمانند جی ہو تبھاڈنی۔ سوامی پیانند جی جودھ پور۔ سوامی داماننند جی بلیا نوالہ۔ سوامی پرکاشانند جی کمان گنج والے۔ سوامی راماننند جی سی۔ پی۔ سوامی ہیرانند جی ڈلہوزی۔ سوامی شانتانند جی گورو کل میرٹھ۔ سوامی ہیر سنگھ جی کانی کملی والے۔ سوامی سدانند جی فتح پور (یو-پی)۔ سوامی سنیانند جی آریہ پرادیشک سبھا۔ سوامی ویدبھکشو جی میانی والے۔ سوامی ستیانند جی آریہ سماج ہیم پور۔ علاوہ ازیں سوامی شکلانند جی۔ سوامی بھاسکرانند جی۔ سوامی سوتنترانند جی شولاپور میں اور سوامی بھنیانند جی پنجاب میں کام کر کے سنیاسی جگت کا نام اونچا کر رہے ہیں +۔ مندرجہ ذیل سنیاسی جتھوں کے ساتھ شولاپور آ رہے ہیں:- سوامی پرمانند جی دہلی سے۔ اور دو سنیاسی ہوشیارپور سے آ رہے ہیں +

دربار حیدرآباد کی مطلق العنانی کی مذمت

پنڈت جواہر لال کا خط لالہ دیوی چند کے نام

(ناگپور-۲۱-اپریل) پنڈت جواہر لال نہرو حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق لالہ دیوی چند جی پردھان دیانند سالویشن مشن کے نام ایک خط کے دوران میں کانگرس کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"میری رائے ہے کہ اگر آپ نے حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق لدھیانہ ریاستی پرجا منڈل کانفرنس کے ریزولیوشن کو غور سے پڑھا ہے۔ تو آپ پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہو گی کہ اس ریزولیوشن میں حیدرآباد میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کی مذمت نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی اسے فرقہ وارانہ قرار دیا گیا ہے۔ برعکس اس کے ریزولیوشن میں مبہم اور واضح الفاظ میں یہ بات بیان کر دی گئی ہے۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماج کی شکایات جائز ہیں۔ اور ان شکایات کے ازالہ کیلئے آریہ سماجیوں کی جدوجہد فرقہ وارانہ نہیں کہی جا سکتی۔ البتہ اس ریزولیوشن میں اس قسم کے ستیاگرہ کو بے موقعہ ضرور کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دربار حیدرآباد کو یہ کہنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے ستیاگرہ اور حیدرآباد کی قومی تحریک کو فرقہ وارانہ کہہ سکے۔ حیدرآباد گورنمنٹ کی مطلق العنانی کی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر کانگرس کے حمایت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" +

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کیساتھ بھٹنڈہ سے سپیشل ٹرین

(بھٹنڈہ-۱۹-اپریل) بھٹنڈہ کی پبلک کی طرف سے آج تک تئیس صد روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔ اور دو پندرہ ہزار روپیہ اور بھیجنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی شولاپور جاتے ہوئے یہاں سے گذریں گے۔ تو ان کے ساتھ یہاں سے والنٹیروں کی ایک سپیشل ٹرین بھیجی جاوے گی۔ جو بھٹنڈہ کے گرد و نواح کے لوگوں کی ہو گی +

بیسیوں جتھے شولاپور میں (شولاپور بذریعہ ڈاک) گذشتہ ہفتے کے دوران میں کرڈوادا یو-پی) دھام پور (یو-پی) ٹڑولی (گوروکل یو-پی) منور (ضلع

میرٹھ)۔ لکھنؤ۔ باندہ۔ موہن آباد۔ نلچی پور (ریاست حیدرآباد) گلبرگہ۔ سیلانی گورسنکل۔ مرام۔ گنجی۔ لاتور۔ بیدر۔ عثمان آباد۔ راڈچور۔ بلوس پٹ اور ریاست حیدرآباد کے متعدد دیگر مقامات سے جتھے موصول ہوئے۔ پٹنہ۔ کوٹہ۔ سرگودھا۔ جہلم آریہ مہاودیالیہ کرتھلی اور کھلبال سے جتھوں کی روانگی کی اطلاع موصول ہوئی ہیں +

حیدرآباد میں ستیاگرہ کا زور

(شولاپور-۲۱-اپریل) علی پور کے لالہ منوہر لال شہید کی زیر سرکردگی آج ۲۵ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا ستیاگرہ کے لئے کلم روانہ ہوا۔ ایک اور جتھا شری رتن چند کی زیر سرکردگی روانہ ہو گیا ہے۔ پنڈت سوریہ دیو کی زیر سرکردگی تیسرا جتھا بھانڈ روانہ ہو گیا ہے۔ سوامی دھیرانند جی کی زیر سرکردگی دہلی اور بندرابن کے ایک سو والنٹیروں کا جتھا ملکھیڑ ستیاگرہ کرنے چلا گیا ہے +

ستیاگرہ سچائی پر مبنی ہے

(امرتسر-۲۱-اپریل) مشہور اکالی رہنما ...... سردار امیر سنگھ گجیل نے جیل سے رہائی کے بعد نمائندہ اخبارات کے ساتھ حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج کی جنگ سچائی پر مبنی ہے۔ اس کی کامیابی لازمی ہے۔ اس تحریک کو فرقہ وارانہ کہنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ تحریک ریاست حیدرآباد میں محض دھارمک رکاوٹوں کو دور کرنے تک محدود ہے۔ جہاں تک سکھوں کا تعلق ہے ہمارے رہنما ماسٹر تارا سنگھ جی پردھان شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اس تحریک کی تائید میں اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ جب ستیاگرہ سمتی شولاپور جس وقت بھی مناسب خیال کرے۔ سکھ اس تحریک میں شامل ہو جائیں گے +

لاہور میں جتھوں کا سواگت

(لاہور-۲۱-اپریل) کل رات کو گورو ارجن ہال میں ٹھاکر پرتاپ سنگھ جی کو ام... جنڈالوالہ۔ اور کوٹ ادو۔ میلسی۔ ... اور بورے والہ سے آئے ہوئے جتھوں کو ودھائی دی گئی۔ ٹھاکر پرتاپ سنگھ جی کو ۱۰۱ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ استری سماج ... نے ۵۱-۵۱ ... وچھووالی اور گوالمنڈی کی تھیلیاں بھینٹ کیں +

راجگورو کی آہوتی

آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری ۲۲ اپریل کو ۵۳۱ والنٹیروں کے ساتھ بذریعہ سپیشل ٹرین گلبرگہ روانہ ہوئے۔ روانگی سے پہلے آپ نے ہون اور سندھیا کی۔ اس میں تمام ستیاگرہی ویر اور آریہ نیتا شامل ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے والنٹیروں کے کیمپ کا معائنہ کیا۔ اور انہیں سخت سے سخت اشتعال کے باوجود عدم تشدد پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔ اور بہار کے پنڈت دید ورت کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ آپ کے سامنے پندرہ سو ویروں نے اس بات کو دوہرایا۔ کہ ہم تب تک اپنے کاز کے لئے لڑتے رہیں گے۔ جب تک کہ ہمیں اپنے مشن میں سپھلتا پراپت نہیں ہوتی۔ اس کے بعد شاستری جی وان کے والنٹیروں کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ آریہ دیویوں نے پُشپ مالائیں پہنائیں اور کیسر تلک کیا۔ انہیں اور ان کے جتھے کو ایک بھاری جلوس کے روپ میں سٹیشن تک لے جایا گیا۔ ستیاگرہی سفید اور کیسری رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھے۔ اور ہاتھوں میں اوم کے جھنڈے اُٹھائے ہوئے تھے۔ سٹیشن پر ہر خیال کے ہندو آریہ ستیاگرہ کے اس سب سے بڑے جتھے اور اس کے نائیک چوتھے ڈکٹیٹر کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ مسلمان بھی اس نظارے کو دیکھنے کے لئے بھاری تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ راجگورو سپیشل کو نہایت سماروہ سے روانہ کیا گیا۔ جونہی سپیشل دو بجے گلبرگہ پہنچی چوتھے ڈکٹیٹر اور ان کے ۵۳۱ ساتھیوں کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ باوجود سخت پابندیوں اور مشکلات کے ہزاروں ہندو ان کے سواگت کے لئے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنا چاہا۔ لیکن وہ نہ ہوئے جس پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا +

گلبرگہ سنٹرل جیل میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ تین دن میں صرف ایک سو ستیاگرہیوں کے بیان قلمبند ہو سکے ہیں۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ لسٹ دیروار کو ختم ہو جائے گی۔ راجگورو اور تمام والنٹیروں پر وہی الزامات لگائے گئے ہیں۔ جو اس سے پہلے ستیاگرہیوں پر لگائے جاتے رہے ہیں۔ پہلے ڈکٹیٹروں کی طرح راجگورو نے صفائی دینے سے انکار کیا۔ اور بیان دیا۔

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور

۱۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۶ — ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء

شولاپور کا شعلہ

تین ماہ پہلے آریہ ستیاگرہ ایک چنگاری کی طرح تھا۔ لیکن اب وہ ایک شعلہ بن چکا ہے۔ یہ وہ شعلہ نہیں۔ جو کسی کو جلانے کے لئے روز بروز بلند ہو رہا ہو۔ یہ تو اس پوتر یگیہ کی جوت ہی دیا نند نے سارے سنسار کے اُپکار کے اُدیش سے آریہ سماج کے روپ میں رچا تھا ایک جوالا ہے۔ جو نہ اپنوں کو بھسم کرنا چاہتی ہے نہ پرائیوں کو۔ وہ تو حیدر آباد کی بے کس و مجبور ہندو پرجا کے اُپکار کے لئے بلند ہو رہی ہے۔ اس جوالا میں تپش نہیں۔ اس میں ایک ایسی جیوتی ہے۔ جس کی روشنی میں ریاست حیدر آباد کی ۸۹ فیصدی ہندو پرجا کے آنسو اچھی طرح سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ وہ آنسو بھی ویسے ہی ادبھت ہیں جیسی یہ جوالا خود ہے۔ یہ آنسو جوں جوں اس جوالا کی بھینٹ ہوتے ہیں۔ گھی کا کام دیتے ہوئے اس جوالا کو اور بھی پرچنڈ کر دیتے ہیں۔

ہرتی دن یگیہ کرنے والوں نے دیکھا ہو گا۔ کہ اگنی تب تک پرچنڈ نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس میں آہوتیاں نہیں پڑتیں۔ پہلے تین گھرت رنجیت سمدھاؤں کی آہوتیاں دی جاتی ہیں۔ ان آہوتیوں کے ساتھ اگنی سارے ہون کنڈ میں پھیل جاتی ہے۔ لیکن وہ جوالا کا روپ دھارن تب کرتی ہے۔ جب اس میں گھی کی ۵ آہوتیاں پڑ جاتی ہیں۔ اس وقت یگیہ کی جوالا اس قدر پرچنڈ ہو اُٹھتی ہے۔ کہ یجمان تو کیا پروہت اور درشکوں تک بھی اپنا پربھاؤ ڈالے بنا نہیں رہتی۔ یدی آہوتیاں خاص اور بڑی ہوں۔ تو یگیہ کی جوالا سب کے لئے اسہیہ ہو اُٹھتی ہے۔

حیدر آباد میں سہاراج یگیہ ہو رہا ہے۔ اس میں تین سمدھاؤں کی آہوتیاں تو دی جا چکی ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ پنڈت شیام لال۔ شری ونکٹ راؤ اور پرمانند نے اپنے پران ریاست کی جیلوں میں تیاگے ہیں۔ اب گھرت کی آہوتیاں ڈالی جا رہی ہیں۔ چار آہوتیاں پڑ چکی ہیں۔ ۵ ویں آہوتی ۵ مئی کو پڑ جاوے گی۔ چار آہوتیوں سے ہی یگیہ کی جوالا بہت پرچنڈ ہو چکی ہے۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ پہلی آہوتی نے ہی اپنا کام کر دکھایا تھا۔ وہ آریہ جگت کی سب سے پوتر آہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ ایک تیاگی اور شریشٹھ سنیاسی کی آہوتی ہے۔ اس کے بعد کی تین آہوتیاں بھی تیاگ سے پورن ہیں۔ نتیجہ کیا ہے؟ یگیہ کی سپھلتا میں کسی کو سندیہ نہیں۔ نہ اپنوں کو نہ پرائیوں کو۔ لیکن نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ابھی کتنی آہوتیاں اور دینی پڑیں گی۔ کیونکہ اس کی جوالا نے یجمان پروہت اور درشکوں پر پربھاؤ تو ڈالا ہے۔ لیکن ابھی وہ اسہیہ نہیں آئی۔ جب کہ وہ اسہیہ ہو اُٹھا کرتی ہے +

نظام سرکار اس جوالا کی اور دیکھ رہی ہے۔ ایک دو بار اس نے اس کی پرچنڈتا کو انوبھو بھی کیا ہے۔ لیکن اس کی تپش کو دیکھنے کے لئے اُس نے دو ایک بار ہاتھ آگے بڑھا کر پیچھے کھینچ لیا ہے۔ شائید اس کا انوبھو ہو۔ کہ ابھی اس میں بلا ڈالنے کی شکتی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہیں۔ یہ جوالا ادبھت ہے۔ یہ آج کو بھسم نہیں کرتی۔ ہاں اس میں ایک ایسا پرکاش ضرور ہے۔ جو دوسروں کی آنکھیں چوندھیا دے۔ کتنا ہی شدھ ہردہ وتیز نظر دیکھنے والا کیوں نہ ہو۔ اس کی ودیہ جیوتی کے آگے زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتا۔ پھر پاپی تو کیا ٹھہرے گا؟ چوں جوں اس کا پرکاش بڑھتا گیا۔ نظام سرکار کے انصاف کی حقیقت دنیا پر ادھک سے ادھک واضح ہوتی جائیگی۔ حتے کہ اس کی آنکھیں چوندھیا جائیں گی۔ اور اس جوالا کو بجھانے کے لئے جو ہتھیار وہ استعمال کر رہی ہے اُسے ڈالنے پر مجبور ہو جائے گی +

(ہنتیشی علاولپوری)

کہ ہم تو ریاست میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے آئے تھے۔ لیکن یہی تو وہ جرم ہے۔ جس کے لئے تین ڈکٹیٹر اور چار ہزار سے زائد ستیاگرہی پہلے جیلوں میں بند کئے جا چکے ہیں +

راجگورو نے اپنی آہوتی دے دی اس کے لئے ہم آپکو ودھائی دیتے ہیں۔ آپ کی آہوتی پوتر ہے۔ اس لئے کہ آپ سچے معنوں میں براہمن ہیں۔ آپ کی آہوتی اوشیہ پھل لائے گی +

(ہنتیشی)

پنجاب کا حصّہ

یوں تو سبھی پرانت حیدر آباد ستیاگرہ میں یتھا شکتی سہیوگ دے رہے ہیں۔ لیکن اس اندولن میں پنجاب کا حصہ سب سے ادھک ہے۔ کیا دھن کے لحاظ سے اور کیا والنٹیروں کے لحاظ سے۔ پنجاب کی اور سے لالہ خوشحال چند تیسرے ڈکٹیٹر کے روپ میں ستیاگرہ کر چکے ہیں۔ ان کے تیاگ نے اندولن کو آگے بڑھنے میں بہت سہائتا دی۔ پنجاب کی آریہ جنتا میں اُتساہ کی ایک لہر دوڑ گئی +

چھٹا ڈکٹیٹر بھیجنے کا سوبھاگیہ بھی پنجاب کو ہی پراپت ہو رہا ہے۔ مہاشہ کرشن جی کی ڈکٹیٹری کے اعلان سے پنجاب کا اُتساہ اور بھی بڑھ گیا ہے۔ ان کے دورہ سے یہ اُتساہ کئی گنا بڑھ جائیگا اب تک آپ تین مقامات لاہور، سیالکوٹ اور انبالہ میں لیکچر دے چکے ہیں۔ جنہوں نے ان تین لیکچروں میں سے ایک کو بھی سنا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اتنی حاضری اس سے پہلے کسی لیکچر میں کسی بھی موقعہ پر نہیں ہوئی۔ دو ہی دن کے پریتن سے سیالکوٹ کے آریوں کا پندرہ سو روپیہ چھٹے ڈکٹیٹر کی سیوا میں بھینٹ کرنا اس بات کا پرمان ہے۔ کہ پنجاب کے آریوں میں اُتساہ بہت ادھک بڑھ گیا ہے۔ اسی طرح ہر دوار جاتے ہوئے انبالہ میں آپ کا سواگت کیا گیا۔ وہاں بھی دو ہزار روپیہ بھینٹ کیا گیا۔ مہاشہ جی ۱۴ مئی تک شولاپور روانہ ہو جائیں گے۔ اور ۲۲ مئی کو ستیاگرہ کریں گے۔ یہ اور بھی گورو کی بات ہے۔ کہ آٹھواں ڈکٹیٹر بھی پنجاب ہی دے گا۔ اس کے لئے لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے کو منتخب کیا گیا ہے۔ وہ اس سمان کے ہر طرح سے یوگیہ ہیں۔ ہم انہیں اس عزت افزائی پر ودھائی دیتے ہیں۔

پنجاب کی آریہ سماجوں کی طرف سے ان کی سرگرمیوں کے متعلق جو اطلاعات ہر ہفتہ موصول ہوتی ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پرتیک آریہ سماج اس سمبندھ میں اپنا کرتویہ نہایت سرگرمی سے پالن کر رہی ہے۔ دھن آشا سے ادھک بھیجا جا رہا ہے۔ والنٹیروں کی بھرتی بھی جاری ہے۔ جوں جوں ستیاگرہ سمتی ستیاگرہ کی رفتار کو تیز کرتی جائے گی۔ پنجاب کے آریہ جگت کی سرگرمیاں بھی بڑھتی جائیں گی۔ پنجاب کو اپنا کرتویہ اس خوبی سے پالن کرتے دیکھ کر کسے خوشی نہ ہوگی؟ لیکن سچی خوشی اس وقت حاصل ہوگی۔ جب اس کی یہ کوششیں پھل لائیں گی اور ہم اسے ودھائی دینے کے یوگیہ ہوں گے +

(ہنتیشی)

Digitized by eGangotri

ستیاگرہ کی رفتار

ستیاگرہ کی رفتار دن بدن تیز ہو رہی ہے۔ راج گورو دھریندر شاستری کے ساتھ ۵۴۱ ستیاگرہی بذریعہ سپیشل ٹرین گلبرگہ گئے جہاں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اسی دن دوسرے کیندروں سے بھی ۴۶۹ ویروں نے ستیاگرہ کیا۔ گویا ایک دن میں ایک ہزار ستیاگرہیوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ روزانہ جانے والے جتھوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس وقت جیلوں میں بند ستیاگرہیوں کی تعداد سات آٹھ ہزار سے کیا کم ہوگی؟ ستیاگرہ سمتی اس رفتار کو اور بھی تیز کر رہی ہے۔ اس نے نشچے کیا ہے۔ کہ مئی میں ۵ ہزار ستیاگرہی بھیجے جاویں ✢

ستیاگرہ کی بڑھتی ہوئی موجودہ رفتار کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی وجے نہ ہوگی؟

چھٹے ڈکٹیٹر کا دورہ

"پرتاپ" "پرکاش" کے مالک و آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپ پردھان مہاشہ کرشن جی جب سے چھٹے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ انہوں نے حیدرآباد اندولن کے سمبندھ میں اپنی سرگرمیاں اور بھی تیز کر دی ہیں۔ ان کے ڈکٹیٹر بننے سے پنجاب کے آریہ جگت میں اُتساہ اور جوش کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ پنجاب کی آریہ سماجوں کی اور سے روزانہ درجنوں دعوتی خطوط مہاشہ جی کو پراپت ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دورہ شروع کر دیا ہے۔ ۲۲-اپریل کو سنت نگر آریہ سماج کے زیر اہتمام چوتھا حیدرآباد ڈے ان کی صدارت میں منایا گیا۔ اس موقعہ پر بے پناہ ہجوم تھا۔ اس سے پہلے شاید ہی اتنی حاضری کسی جلسہ میں ہوئی ہو۔ ۲۳-اپریل کو آپ اور سوامی ستیا نند جی سیالکوٹ میں حیدرآباد ڈسٹرکٹ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے گئے۔ راستہ میں ہر سٹیشن پر آریہ بھائیوں نے ان کا سواگت کیا۔ سیالکوٹ میں بھی اپورو سماروہ کے ساتھ سواگت کیا گیا۔ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ مہاشہ جی کو پندرہ سو روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ اب آپ ہردوار دھرم دون کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ ۲۸ تاریخ کو امرتسر اور ۲۹ کو لدھیانہ جائیں گے۔ یہیں ڈسٹرکٹ کانفرنس کا بھی پہلی صدارت کریں گے ✢

ان کے دورہ کی ابتدا جس قدر شاندار

ہے۔ اسے دیکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ انتہا اس سے کہیں زیادہ شاندار ہوگی ✢

پنڈت جواہر لال جی کا تازہ بیان

ایک بار پھر پنڈت جواہر لال جی نے حیدرآباد میں ہو رہے آریہ سماج کے ستیاگرہ کے متعلق کانگرس کی پالیسی کی وضاحت کر دی۔ آپ نے لالہ دیوی چند کے نام اپنے خط میں دربار حیدرآباد کی مطلق العنانی کی پُر زور مذمت کی ہے۔ اور آریہ سماج کو اس کے ستیاگرہ میں حق بجانب قرار دیا ہے۔ اور اس غلط فہمی کو دُور کر دیا ہے۔ کہ ریاستی پرجا کانفرنس لدھیانہ میں آریہ ستیاگرہ کی مذمت کی گئی تھی۔ پنڈت جی کے اس بیان کے بعد کانگرس کی آریہ ستیاگرہ سمبندھی پالیسی کے متعلق کوئی غلط فہمی باقی نہ رہنی چاہیئے ✢

ستیاسیوں کی آہوتی

حیدرآباد کے دھرم یدھ میں گرہستی اور نوجوان تو پورے اُتساہ سے بھاگ لے ہی رہے ہیں۔ آریہ سنیاسی بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ اس وقت تک جو سنیاسی گرفتار ہو چکے ہیں یا ستیاگرہ اندولن میں پرچار اتھوا پربندھ سمبندھی سہیوگ دے رہے ہیں۔ ان کی تعداد تین درجن سے زیادہ ہے۔ آریہ سنیاسیوں کا یہ اُتساہ سراہنیہ ہے۔ وہ اپنا کرتویہ بھلی بھانت نبھا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کس کا من پرسن نہ ہوتا ہوگا؟

ناندیڑ کا گوردوارہ اور سکھ

ناندیڑ (ریاست حیدرآباد) میں سکھوں کا ایک بڑا بھاری گوردوارہ ہے۔ جس کی سالانہ آمدنی دو لاکھ بتائی جاتی ہے۔ اس کا پربندھ نظام سرکار کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی آمدنی بھی سرکاری خزانہ میں جاتی ہے۔ سکھ چاہتے ہیں۔ کہ اس گوردوارہ کا پربندھ سی۔ پی اور برار گوردوارہ کمیٹی کو منتقل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس قسم کا ایک ریزولیوشن بھی چیف سکھ کانفرنس آکولہ میں ۱۰-اپریل کو پاس ہوا تھا۔ سکھ اس معاملہ کو بڑی شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ اس سمبندھ میں سردار بہادر رام سنگھ نے جو بیان اخبارات میں شائع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر ان کا یہ مطالبہ پورا نہ کیا گیا۔ تو سکھ بھی ستیاگرہ کریں گے ✢

ہم سکھوں کو مشورہ دیں گے۔ کہ انہیں اس اُمید پر نہ بیٹھ رہنا چاہیئے۔ کہ ان کا یہ مطالبہ پُورا ہو جائے گا۔ مطالبہ منوانے کا بہترین ذریعہ وہی ہے جو آریہ سماج استعمال کر رہا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس کا ساتھ دیں ✢

سپیشل ٹرینوں کا سلسلہ

راجگورو دھریندر شاستری کی گرفتاری کے ساتھ ستیاگرہ کی رفتار اس قدر تیز ہو گئی ہے۔ کہ اب مختلف پرانتوں سے سپیشل ٹرینیں بھیجنے کا پربندھ ہو رہا ہے۔ ہندو مہاسبھا بھی پونہ سے مسٹر بھوپٹکر کی سرکردگی میں دو سو پچاس والنٹیر سپیشل ٹرین کے ذریعہ ۲۳-اپریل کو بھیج چکی ہے۔ آریہ سماج بھٹنڈہ کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ کہ وہ آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر کے ساتھ اپنے علاقہ کے والنٹیروں کی ایک بھاری تعداد بذریعہ سپیشل ٹرین بھیجے گا۔ یہ سلسلہ ابھی شروع ہوا ہے۔ امید ہے نہایت کامیاب ہوگا ✢

جگت گورو حیدرآباد کو

جگت گورو شنکر آچاریہ جی حیدرآباد جا رہے ہیں۔ تا کہ وہاں جا کر بچشم خود تمام حالات کو دیکھیں۔ اور آریہ سماجیوں اور ہندوؤں پر لگائی گئی پابندیوں کی تحقیقات کریں ✢

اگرچہ ان کا یہ دورہ پرائیویٹ ہوگا۔ لیکن توقع کی جاتی ہے۔ کہ دربار کی طرف سے انہیں تمام سہولتیں مہیا کی جاویں گی۔ تا کہ وہ جس مقصد کو لے کر حیدرآباد آ رہے ہیں وہ پورا ہو۔ وہ مقصد کیا ہے؟ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ وہ دربار پر زور دیں گے۔ کہ وہ آریہ سماج کی شکایات دُور کر دے ✢

دیکھیں جگت گورو کو اس مقصد میں کہاں تک کامیابی نصیب ہوتی ہے؟

بمبئی گورنمنٹ کا اعلان

بمبئی گورنمنٹ اپنے اس اعلان کے لئے مبارکباد کی مستحق ہے۔ جو اس کی طرف سے ۲۱-اپریل کو لیجسلیٹو اسمبلی میں کیا گیا ہے۔ کہ وہ ستیاگرہ کے ارادہ سے حیدرآباد کو جانے والے اشخاص کو نہیں روکے گی۔ اور کہ اس کے صوبہ کے اخبارات کو ریاست حیدرآباد کے نظم و نسق پر نکتہ چینی کرنے کا ویسا ہی حق حاصل ہے۔ جیسا کہ انہیں اپنے صوبہ کے نظم و نسق پر نکتہ چینی کرنے کا ✢

آریہ ستیاگرہ کے کئی کیندر دوسرے صوبوں میں بھی ہیں۔ کیا ہم دوسرے کیندروں کی حکومتوں کی طرف سے بھی اسی قسم کے اعلان کی اُمید کریں؟

پانچویں ڈکٹیٹر کی سرگرمیاں

جو چھٹے ڈکٹیٹر کو الوداع کہہ کر ہم آریہ ستیاگرہ کے ۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت دیو... کا سواگت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہار کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے کانپور اور جن سنگرہ کر کے شولاپور پہنچ گئے ہیں۔ اور دھرم یدھ کے سنچالن کا کاریہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ آپ ۵-مئی کو ستیاگرہ کریں گے۔ تب تک آپ بمبئی پریزیڈنسی کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کریں گے۔ پرماتما کریں آپ کی سرگرمیاں اس اندولن کو آگے لے جانے میں اور بھی دھک سہائک سدھ ہوں۔ ہم آپ کو اس سمان پر ودھائی دیتے ہیں ✢

مسلم لیگ کا اجلاس شولاپور میں

مسلم لیگ اپنا اجلاس ۵-۶-مئی کو شولاپور میں کرنے جا رہی ہے۔ اس کے صدر ہوں گے پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان۔ کہنے کو ہمارے وزیر اعظم فرقہ پرستی سے بالاتر ہیں۔ لیکن مسلم لیگ ایسی فرقہ پرست جماعت کے اجلاس کی صدارت کرنے میں انہیں جھجک نہیں۔ پھر مسلم لیگ نے شولاپور کو جہاں کہ مسلمان نہایت اقلیت میں ہیں۔ اپنے اجلاس کے لئے کیوں منتخب کیا؟ ظاہر ہے۔ کہ اس کا یہ فیصلہ خالی از علت نہیں۔ آریہ ستیاگرہیوں نے اپنے طرز عمل سے اس وقت تک اپنی تحریک کو پُر امن بنائے رکھا ہے۔ لیکن متعدد مقامات پر کچھ مسلمان اپنی مذموم حرکتوں سے شرارت پسندی کا ثبوت دے چکے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ مسلم لیگ کا یہ اجلاس شولاپور کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات پر ناخوشگوار اثر نہ ڈالے گا۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر فرقہ وارانہ فساد نہ ہوں گے۔ لیکن اس کی ذمہ واری مسلم لیگ پر ہوگی ✢

مہاراجہ سر کشن پرشاد کا مضمون

مہاراجہ سر کشن پرشاد سابق وزیر اعظم ... کسی کسی نے تو مہاراجہ صاحب کو "جے چند" کا خطاب دیا ہے۔ ہم اس حد تک نہ جاتے ہوئے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ مہاراجہ صاحب اس کے سوائے اور کر بھی کیا سکتے تھے؟ انہوں نے کوئی عجیب بات نہیں کی۔ حق نمک ادا کیا ہے ✢

...ک جھونک

دیال باغ میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ پچھلے چند دنوں میں خودکشی کے تین واقعات ہو چکے ہیں۔ ایک چھوٹے مہنت صاحب کی اہلیہ محترمہ کی خودکشی کا۔ دوسرا برج بہاری لال ایف۔اے کا۔ اور تیسرا دفودسرن سوداس کا ...ٹنٹ کا۔

پریم و محبت الٰہی فضا میں بھی اگر ست سنگی خودکشی کرنے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔ تو کیا روحانی دیاں بچانے کے لئے صرف دیال باغ ہی رہ گیا ہے؟ لیکن وہاں روحانیت ہو تب نہ۔ وہاں تو ہے "کھدر فروشی" اور "ٹھوس پروگرام"۔ نہ "کن رس" چاہیے نہ "من رس"!

اب دیال باغ جانے والوں کو روحانی تعلیم دینے کا ایک نیا ہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ... "سوہنی مہینوال" کا فلم دکھا کر تمام ست سنگی بہنوں اور بھائیوں کو دکھایا گیا۔ جس کے "روحانی مناظر" سے ست سنگی اٹھائی گھنٹے تک مستفیض ہوتے رہے۔

سوال ہوگا۔ کہ "سوہنی مہینوال" کا فلم ست سنگیوں کو کیوں دکھایا گیا؟ ہمارا خیال ہے۔ اس لئے کہ ست سنگیوں میں سے پریم و محبت کے جو جذبات نکل چکے ہیں۔ انہیں پھر سے پیدا کیا جائے۔ "من رس" اور "کن رس" کا ٹھوس اور عملی محبت سے درس ... لی جائے۔

یہ سب مبارک! لیکن دیال باغ کے ... کو یہ احتیاط رکھنی ہوگی۔ کہ کہیں دیال باغ کی فضا میں پریم و محبت کے ذرات اس ... پھیل جائیں۔ کہ دیال باغ ہی "سوہنی مہینوال" ... کی اصلی سرزمین نہ بن جائے۔ ... "روحانی مناظر" سے مستفید ہونا گناہ ...

زمانہ بدل رہا ہے۔ لوگ بدل رہے ہیں۔ ... بدل رہے ہیں۔ دیال باغ بھی ... دیال باغ کی دنیا بدل رہی ہے۔ ... انقلاب ہی انقلاب ... کے آگے کسی کی ... اگر دیال باغ میں روحانیت ...

سدرشن چکر

پنڈت ٹھاکر دت شرما آف "امرت دھارا" ادم منڈلی کراچی کے اندرونی حالات بچشم خود دیکھ آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ دادا لیکھراج کی مونچھوں اور سر کے بال تقریباً سفید ہیں۔ ڈاڑھی نہیں رکھتے۔ چہرہ خوبصورت اور جھریوں سے مبرا ہے۔ آنکھیں روشن عمر پچاس سال سے زیادہ اور طبیعت خوش مزاج ہے۔

گرہستی ہیں۔ بال بچوں سمیت ادم منڈلی میں رہتے ہیں۔ سنسکرت نہیں جانتے۔ وید شاستروں کو دیکھا تک نہیں۔ پہلے بھی باپ جوہری تھے۔ اب بھی ہیں۔ پہلے جواہر بیچتے تھے۔ اب اکٹھے کرتے ہیں۔ پہلے روپیہ جمع کرتے تھے۔ اب چیلیاں جمع کرتے ہیں۔ اب دوکان نہیں کرتے۔ لیکن روحانیت بیچتے ہیں۔

آپ کے خیال میں جیسے تپ سنتھیا لوگ سب اُلٹے راستے ہیں۔

منڈل میں گیتا گیان پردھان ہے۔ چیلیاں گیتا کا مرم جانتی ہیں۔ اگرچہ گیتا کسی کے پاس نہیں۔ وید شاستر کوئی نہیں پڑھتا۔ پڑھے بھی کیسے جب آپ سنسکرت ہی نہیں جانتے۔ پھر بھی آپ کا فرمان ہے۔ کہ وید شاستر سنشے میں ڈالتے ہیں۔ انہیں جتنا کوئی پڑھے۔ اتنا ہی اڑے۔ اپنے برہم سوروپ کو جو کوئی جان لیتا ہے۔ وہ جیون مکت ہو جاتا ہے۔ یہ آپ کا اصول ہے۔

"جلد ہی بم گرنے شروع ہوں گے۔ اور دُنیا ختم ہو جائے گی۔ وہی زندہ رہے گا۔ جس کے پاس برہم گیان ہوگا۔ جنہیں دیدار ہوگا۔ وہ مکت ہو جائیں گے۔ گیان کی گنگا بہہ رہی ہے۔ یہ کسی کے پاس نہیں جائے گی۔ لوگ اس کے پاس آئیں گے۔ جنہیں دیدار ہو جاتا ہے وہ ناچنے لگتی ہیں۔ اور مدہوشی میں راس لیلا رچاتی ہیں"۔

ادم منڈلی کی عورتیں اپنے بال کھلے رکھتی ہیں۔ سادہ کپڑے پہنتی ہیں۔ زیور نہیں پہنتیں۔ ان کے بنائے ہوئے بھجن آپ نے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں نے باہر کی نیلی اُتار کر گیان کی نیلی پہن لی ہے۔ اور گیان کا انجن لگا لیا ہے۔ میرا زیور میرا گیان ہے۔ سبھی پُرش اور استریاں سرمہ لگاتی ہیں"۔

پنڈت جی کو اُپدیش دینے کے لئے ایک دیوی مقرر ہوئی۔ ایک دوسرے کے سامنے وہ دو کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کوئی آڈمبر نہیں تھا۔ ہاں اُپدیش کے وقت ایکانت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ پنڈت جی کا کہنا ہے۔ کہ انہوں نے دادا لیکھراج اور اس دیوی کی آنکھوں سے خوب آنکھیں ملائیں۔ تاکہ کچھ محسوس ہو سکے۔ لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔

پنڈت جی کو رشی جی نے۔ دادا جی نے۔ اور ایک دیوی نے اُپدیش دیا۔ لیکن تینوں کا اُپدیش ایک ہی تھا۔ الفاظ وہی۔ طریقہ وہی۔ اور طرز بیان وہی۔ ان کے اُپدیش کا سار یہ ہے۔ کہ منش برہم ہے۔ اگر اس میں سندیہہ نہ کرو گے تو تم بھی برہم گیانی ہو جاؤ گے۔ اور سب کرم بندھن سے چھوٹ جاؤ گے۔

ادم منڈلی والوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ ان کے چیلے چیلیاں وہیں رہیں۔ اپنے گھر بھی جا سکتے ہیں۔ مگر "اصل گیان" لے کر۔ ان کی اچھا یہ ہے۔ کہ وہ "اہم برہم" سمجھنے والی ہوں۔ اپنے کو ہی خدا سمجھیں اور دوسرے کسی دھرم میں نہ پھنسیں۔ گیتا کا حوالہ دیتے ہیں۔ کہ "سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آؤ"۔ دادا بھی یہی کہتا ہے۔

ایسے میں انقلاب آ جائے تو کیا تعجب؟

اِدھر اُدھر کی

جدھر دیکھو یا تو جنگ ہو رہی ہے یا اس کی تیاریاں۔ چین جاپان کی ٹکر۔ چین میں فرانکو کی قلابازیاں۔ اٹلی کی سرگرمیاں۔ ہٹلر کے ارادے۔ فرانس اور برطانیہ کی آہیں۔ سب جنگ کے نشان ہیں۔ غیر ممالک کو جانے دیں۔ خود ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماجی ریاست حیدر آباد کے ساتھ گتھم گتھا ہوئے ہیں۔ سناتن دھرمی دہلی میں شودھ منڈل کا مورچہ لگائے بیٹھے ہیں۔ لاہوری احمدی قادیانیوں سے لوہا لینے کو تیار ہیں۔ کانگرس فیڈریشن کی ناکہ بندی کی فکر میں ہے۔ برنالہ پارٹی دیال باغ پر گولہ باری کر رہی ہے۔

غرض یہ کہ جدھر دیکھو جنگ ہی کے سامان ہیں۔ لیکن جو جنگ لکھنؤ میں شیعوں اور سنیوں میں ہو رہی ہے۔ وہ ایک انوکھی جنگ ہے۔ جھگڑا تبرا اور مدح صحابہ کا ہے۔ شیعے اسلام کے پہلے تین خلیفوں کے خلاف ہیں۔ اور سنی ان کے مداح۔

دونوں میں شدید اختلاف ہے۔ سنی شارع عام پر ان خلیفوں یا صحابہ کی مدح سرائی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن شیعوں کے کان یہ سب سننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ تبرا کا حق مانگتے ہیں۔ تبرا کیا ہے؟ ان تینوں خلیفوں کو شارع عام پر گالیاں نکالنا۔

شیعہ گالیاں دینے کا حق مانگتے ہیں۔ نہ ملنے پر جیل جا رہے ہیں۔ اب یہ جنگ اور بھی تیز ہو جائے گی۔ کیونکہ اس میدان میں عورتیں کود پڑی ہیں۔ گالیاں دینے کا فن عورتوں کو وراثت میں ملا ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والی عورتیں برقعہ پہن کر گالیاں دیتی ہیں۔ اور وہ بھی گا گا کر۔

اگر یہی کام کوئی غیر مسلم کرتا۔ تو توہین اسلام کا شور بلند ہو جاتا۔ لیکن اپنوں کی گالیاں بھی شاید میٹھی ہوتی ہیں۔ جنہیں کھانے والے لب وا نہیں کرتے۔ کیا ان کی خاموشی کا مطلب شاعر کے الفاظ میں یہ لیا جائے۔ کہ "کتنے شیریں تھے ان کے لب کہ رقیب گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا"

Digitized by eGangotri

آریہ ستیاگرہ اور مہاراجہ سرکشن پرشاد

(مشہور سناتن دھرمی نیتا پنڈت نیکی رام کی قلم سے)

حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں میں جان بوجھ کر خاموش رہا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دھارمک یا شہری آزادی کی خاطر چلائی جانے والی کسی تحریک کا میں مخالف ہوں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ میری رائے ہے۔ کہ اگر آریہ سماجی بھائی حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کی طرف سے چلائے جانے والے اندولن میں شامل ہو کر ذمہ دار حکومت کے حصول کیلئے ستیاگرہ کرنے میں مدد کرتے۔ تو آج ہم فتح کے بہت قریب ہوتے۔

ذمہ دار حکومت میں وہ رکاوٹیں ہمارے سامنے نہیں رہ سکتی تھیں جنہیں ہٹانے کیلئے آج آریہ سماج کی تمام قوتیں برسرِ پیکار ہیں۔ آج بھی میری رائے میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ لیکن فرق اس قدر ہے۔ کہ میری رائے ہے۔ کہ میری رائے قبل از وقت اور بے معنی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے آریہ سماجی بھائیوں کی طاقت اور ہمت پر بھروسہ ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے اُٹھائے ہوئے کسی قدم کو بڑی سے بڑی رکاوٹ بھی پیچھے نہیں ہٹا سکتی۔

مہاراجہ سرکشن پرشاد کے مضمون نے بیان دینے پر مجبور کیا

آج میں نے "رہبرِ دکن" میں حیدرآباد کے سابق وزیر اعظم مہاراجہ سرکشن پرشاد کا ایک مضمون ریاست حیدرآباد کے متعلق پڑھا ہے۔ اس مضمون میں جہاں تک نظام حیدرآباد کی تعریف کا تعلق ہے۔ میں کچھ بھی کہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ نظام دکن کے سابق نمکخوار سرکشن پرشاد اس کے سوائے اور کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔

وہ خوش ہیں۔ کہ عین ممکن ہے۔ کہ آپ کی طرح سبھی بہادر ہوں۔ کہ امیر لوگ بھی ریاست میں آنند مئی جیون بسر کر رہے ہیں۔ لیکن اگر سرکشن پرشاد اپنی بوڑھی آنکھوں سے ریاست حیدرآباد کے عوام کو دیکھیں۔ جو مطلق العنانی سے تنگ آکر ایک لمحہ کیلئے بھی سکھ کا سانس نہیں لینے پاتے۔ تو انہیں حیدرآباد کے گیت گانے کا حوصلہ نہیں ہوگا۔ اچھا ہوتا اگر سرکشن پرشاد اپنے موروثی اثر و رسوخ کو وہاں کی بہری اور گونگی رعایا کو ذمہ دار حکومت کے حصول کا جواب دینے کے لئے استعمال کرتے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ انہوں نے صداقت کو اپنے بڑھے آنچل میں چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اور نوکر شاہی کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔

ہندوؤں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش

شاید سرکشن پرشاد کو اس بات کا پتہ نہیں۔ کہ دہلی کے شوسندر ستیاگرہ کے سلسلہ میں کتنے ہی سرکردہ آریہ سماجی اصحاب نے سناتن دھرمیوں سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اور مہاراجہ سرکشن پرشاد اسی آریہ سماج کو سناتن دھرمیوں کا دشمن ظاہر کر رہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس وقت جب کہ ہندوستان بھر میں فرقہ وارانہ مناقشات کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور تمام لوگ آپس کی تفریق کو ختم کر رہے ہیں۔ اس وقت ایک بڑی ریاست کے ایک سابقہ وزیر اعظم نے ہندوؤں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور سب سے بڑا دکھ اس بات کا ہے۔ کہ پھوٹ ڈالنے کی یہ کوشش سناتن دھرم کے نام پر کی جا رہی ہے۔

تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے

اگر مہاراجہ سرکشن پرشاد اپنے بیان کی سچائی ثابت کرنے کیلئے کوئی ثبوت دے سکیں۔ تو میں انہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ کیا وہ کوئی ایسی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کے لئے [illegible] ہیں۔ جس میں چند سرکردہ سناتن دھرمی لیڈر ہوں؟ یہ کمیٹی تحقیقات کے بعد جو سفارشات کرے۔ کیا وہ اُسے اپنے آقائے نامدار سے منوانے کو تیار ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہو۔ تو اطلاع ملنے پر اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے۔ تو یہ سمجھا جائیگا۔ کہ سرکشن پرشاد کا بیان ایک خاندانی نمک خوار سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ کا بیان عموماً غلط ہوتا ہے۔

راجگورو دھریندر شاستری اور ۵۳۱ والنٹیر گرفتار

ایک دن میں ایک ہزار والنٹیروں کا ستیاگرہ پولیس کا لاٹھی چارج

(شولاپور ۲۲-اپریل) آج شولاپور ریلوے سٹیشن پر پُر جوش نظارے دیکھنے میں آئے۔ جبکہ آریہ ستیاگرہیوں کا سب سے بڑا جتھا چھٹے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری کی زیر سرکردگی سپیشل ٹرین کے ذریعہ شولاپور سے روانہ ہوا۔ تمام ذاتوں کے ہندوؤں نے ہزاروں کی تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر ستیاگرہیوں کو الوداع کہی مسلمان بھی بھاری تعداد میں موجود تھے۔ اور نہایت دلچسپی کے ساتھ جتھا کی روانگی کو دیکھتے رہے۔ اوم کے بڑے بڑے جھنڈے اٹھائے ہوئے آریہ ویر شہر کے مختلف بازاروں میں سے جلوس کی شکل میں گزر کر ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔

روانگی سے پہلے روانگی سے پہلے وید منتروں کے ساتھ ہون ہوا۔ اور پوجا کی گئی ہون راجگورو دھریندر شاستری نے کرایا۔ والنٹیروں کو سخت سے سخت اشتعال کے باوجود عدم تشدد پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اور ہم ریاست کو اس وقت چھوڑیں گے جب ہمارا کام پورا ہو جاوے گا۔

۵ویں ڈکٹیٹر کا اعلان اس کے بعد آپ نے پنڈت دید برت جی کو ۵واں ڈکٹیٹر مقرر کئے جانے کے متعلق باقاعدہ اعلان کیا۔ اور آریہ دیویوں نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور آپ پر کیسر چھڑکا۔

گذشتہ رات ہزاروں آریوں اور ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پندرہ سو آریہ ستیاگرہیوں نے اپنے اس پرن کا اعادہ کیا۔ کہ وہ اس وقت تک آریہ کاز کے لئے لڑتے رہیں گے۔ جب تک کہ فتح حاصل نہیں ہو جاتی۔ جلسہ میں جس کی صدارت سوامی سوتنترانند جی نے کی ریزولیوشن پاس ہوئے۔ جن میں سابقہ ڈکٹیٹروں اور ستیاگرہیوں کو مبارکباد دی گئی۔ اور شری پنڈت دھریندر شاستری اور ان کے والنٹیروں کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔

آریہ ستیاگرہ ہیڈ کوارٹرز سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ پانسو (۵۰۰) والنٹیروں کے علاوہ جو راجگورو دھریندر شاستری کے ساتھ جا رہے ہیں۔ پانسو دیگر والنٹیر آج مندرجہ ذیل مقامات سے ریاست میں داخل ہو کر ستیاگرہ کریں گے۔ عثمان آباد ۱۰۴۔ تلجاپور ۲۲۔ پورنیا ۲۵۔ کلامب ۲۵۔ گنجوٹی ۲۰۔ بیزوادہ ۵۰۔ لپٹد ۱۰۲۔ حیدرآباد شہر ۱۰۰۔

ایک لڑکی نے بھوک ہڑتال کر دی روانگی سے پہلے ریلوے سٹیشن پر تقریر کرتے ہوئے پنڈت دھریندر شاستری نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ ہندو لڑکی کو جس نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے بھوک ہڑتال ترک کرنے پر آمادہ کریں۔ لڑکی چاہتی تھی۔ کہ اسے ستیاگرہیوں کے جتھے میں شامل کیا جائے۔ چونکہ اسے اجازت نہ دی گئی۔ اس لئے اس نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔

گلبرگہ میں گرفتاری و لاٹھی چارج (گلبرگہ ۲۳-اپریل) راجگورو دھریندر شاستری اور ان کے ساتھ ۵۳۰ ستیاگرہیوں کو جو سپیشل ٹرین کے ذریعہ یہاں پہنچے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اگرچہ پولیس نے زبردست احتیاطی تدابیر اختیار کی ہوئی تھیں۔ اور ریلوے سٹیشن کے علاوہ ریلوے لائین کے ارد گرد بھی پہرہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے ہندو ستیاگرہیوں کا سواگت کرنے کے لئے سٹیشن پر اور ریلوے لائین کے نزدیک پہنچ گئے۔ سپیشل ٹرین ۲ بجے بعد دوپہر ریلوے سٹیشن پر پہنچی تو ہجوم نے نعرے لگا کر ان کا سواگت کیا۔ ستیاگرہی خاموش تھے۔ جب ستیاگرہیوں کو ریزرو پولیس کے ہیڈ کوارٹرز کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ تو ہجوم نے ان کو چیئرز دیئے۔ ہندوؤں کے علاوہ مسلمان بھی کافی تعداد میں سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ سپیشل ٹرین کی آمد کے فوراً بعد آٹھ مقامی ہندوؤں کے ایک ڈیپوٹیشن نے جو راؤ کشن راؤ [illegible] کی زیر سرکردگی تھا پنڈت دھریندر شاستری سے ملاقات کی۔ اور اُن کو بتایا۔ کہ بہتر ہوگا۔ کہ ستیاگرہ کی بجائے حکام سے ملاقات کر کے شکایات دور کرائی جائیں۔ راجگورو نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم تمام طریقوں پر عمل کر کے آخیر میں ستیاگرہ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ آریہ لیگ باعزت سمجھوتہ کے لئے تیار ہے۔ لیکن جب تک ہمارے مطالبات منظور [illegible]

سکشن کا
دپ میں ایک دوسرے
یہ ہے۔ جو سماج واد کے
مارکس۔ اینگلز۔ اور لینن نے
سامنے رکھا ہے۔ اس میں بھی راشٹر
کی بھی پروا نہیں۔ ایک بدھی ہیں
ان دونو وچار دھاراؤں میں
مانا ہے۔ اور دو ہی مانا اس وچار تھا
ہے۔ جو ان کو سب پرکاروں سے
اور فاسسٹ وادوں سے پرتھک
کرتے ہیں۔ نہ تو وہ آستک دھرم اور نہ
کسی راشٹر وشیش کی سنری وردھی
دھیہ مانتے ہیں۔ یہ دونو ہی ساد
ہیں۔ دونو ہی اپری گرہ نیاگ۔ لوک
کو سمپیہ جیون کا آدھار مانتے
اس کہنے کا تات پریہ یہ نہیں ہے۔
ایک دوسرے کے پریائے ہیں۔
کو۔ آپ کو سمت سمپیہ جگت
چاہیئے۔ کہ ہم کیسا سماج چاہتے
سماج کے سامنے کوئی دیاپک
ہوتا۔ تو آج جیسی دُر اوستھا نہ دیکھ
ایسے اُپدیش کاروں کے ہوتے
بھی پرتھوی سے دریدرتا۔ شوشن۔
نہ اُٹھ سکی۔ وگیان کے پرچنڈ
دیا کو دھنکوں کے سوا رکھ
کی سامگری بنانے میں لجّت نہیں
اور گیان اور دھن مٹی جو بھوتی
کو جو شور کچھ پر بنا سکتی ہے۔ وہ
ہو کر دستہار میں لُٹا دی جاتی
اور سماج کا ادیا وہی بھاؤ
کے سامنے نہیں ہے۔ ورات پرش کی
کے لئے کوئی ستھان نہیں ہے۔ وگیان
کو جو آج کل کا برہمن ہے یہ نہیں
گیا کہ وہ شاسکوں اور دھنکوں
ہے۔ اور سماج ماتر کا گورو تراتا۔
درشک ہے۔ اُسے اُن لوگوں کی
آجہن نہیں کرنا چاہیئے۔ "جو دان
وائی دیو کا۔ نرت بنتی۔ گرہے
ورن بھارتی کا آدر کرنا چاہیئے۔
کے لئے جگ دھتاے
کرنا چاہیئے۔ انیتھا وہ کو پریوگ
سماج کو بھسم سمات کر دے گا۔ یہ
کام نہیں چل سکتا۔ کہ ویکتی سماج
کیونکہ انتو گتو سماج ویکتیوں
یہ کہنا بھی پریاپت ہے۔
کا لکشیہ ویکتی کا پورن وکاس ہے۔
کے بنا ویکتی کا جیون اپورن رہتا
کو تو سماج میں ہی اپنے جیون کی
اور رکتا ملتی ہے۔ اور شکھشا

(گذشتہ سے آگے)

گورکل کانگڑی کے اُتسو پر بھشانت بھاشن

(جو یو۔پی گورنمنٹ کے وزیر تعلیم بابو سمپورنانند جی نے دیا)

کے دوارا پورن ویکتی اور پورن سماج کی سرشٹی ہونی چاہیئے۔

اس کے لئے ایک ویاپک درشٹی کی اوشیکتا ہے۔ آریہ سنگھٹن دیدانت اور کرم سدھانت کی بھتی پر کھڑا تھا۔ سماج وادی سنگھٹن کی نیو دوندا تمک اناتمواد اور اتہاس کی اناتم وادی ویاکھیا ہے۔ سمبھو ہے یہ دونو ہی آدھار اشدھ ستیہ ہوں۔ سمبھو ہے دونو استیہ ہوں۔ پرنتو جب تک سماج کسی دارشنک آدھار پر سنگھٹن نہ کیا جائیگا۔ تب تک وہ اویوسٹھت رہے گا۔ اور ویکتی ویکتی۔ ویکتی سماج۔ تتھا راشٹر راشٹر کو گرنتھت کرنے والا کوئی سُوتر نہ رہے گا۔ یہ سوتر کیا ہو۔ یہ اس یگ کی سب سے اوشیک کھوج ہے۔ پرنتو اس کھوج میں تبھی سپھلتا ہوگی۔ جب دگن۔ جگیاسا کے ساتھ ساتھ سچائی اور نِشپکشتا بھی ہوگی۔ وگیانک کا بھاؤ ہوگا۔ یہ سدھانت شکشا کے سوروپ کو بھی نردھارنا کر دے گا۔

اب میں چار شبد سناتکوں کو کہنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ آیشمان ہوں۔ سمت دعبوی سمپت آپ کو پراپت ہو۔ آپ کا پُرشارتھ چینتشیلہ سدّھ ہو۔ شرتی کے شبدوں کو تھوڑا پری ورتت کر کے۔

अभयं कल्यान्तरिक्षं अभयं द्यावा पृथिवी उभे इमे।

अभयं पश्चादभयं पुरस्तादु-त्तरादधरादभयं नोऽस्तु॥

میں اس کے پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ منش اپنے جیون کو سماج کے دوارا ہی پری پورن کر سکتا ہے۔ میری کامنا ہے۔ کہ آپ کا جیون پری پورن ہو۔ آپ کے دوارا سماج سمرّدھ ہو۔ کچھ باتیں تو ایسی ہیں۔ جو کسی بھی دیش اور کال میں سناتکوں سے کہی جا سکتی ہیں۔ ستیم وَد۔ دھرم چر۔ ماتری دیو بھو۔ پتری دیو بھو۔ آچاریہ دیو بھو۔ بھاشنتو ما دیجی بھی رن تزیہ کو مچکانا اپنا پرم کرتویہ سمجھو انیادی اپدیش تو ٹھیک ہی ہے۔ پرنتو اس کی ویاکھیا آپ کو دیش کال کے انوکول کرنی ہوگی۔ آپ کس کال میں سناتک

ہو رہے ہیں۔ بھارت ورش ہی نہیں۔ ساری پرتھوی آج کیسی اوستھا میں ہے۔ اس کا پورا وچار کر کے ہی آپ اپنے کرتویہ کو سفر کر سکیں گے۔ ہمارا دیش اب درٹ گتی سے سوتنترتا کی اور بڑھ رہا ہے۔ میرا تو ایسا وچار ہے کہ ایسی کوئی شکتی نہیں ہے۔ جو ہم کو اب بہت دنوں تک سوراجیہ سے وچیت رکھ سکے۔ پرنتو ابھی اس کے لئے تیاگ اور تپشچریہ کی ضرورت ہے۔ آپ اب کاریہ کھشیتر میں آئے ہیں۔ اپنے گورو کل میں اپنے اپنے سمیہ کا کہاں تک ٹھیک اُپیوگ کیا ہے؟ اس کی پریکشا تو اب ہوگی۔ سوراجیہ کی پراپتی سے بڑھ کر کٹھن سوراجیہ کی رکھشا میں ہے۔ اور وہ پریکشا اور بھی کٹھن ہے۔ آپ سب لوگ ایک ہی ویوسایہ میں سنلگن نہیں ہوں گے۔ سب کے کاریہ کھشیتر الگ الگ ہوں گے۔ سب کا اپنا نجی کوٹمبک دائتو ہوگا۔ پرنتو ماتری بھومی کے چرنوں پر تو سب کے ہی دھن۔ سب کے ہی گیان کی بھینٹ پرتی کھشن چڑھی رہنی چاہیئے۔ بھارت کے سکھ میں آپ کا سکھ۔ اس کی سمپنتا میں آپ کی سمپنتا ہونی چاہیئے۔

त्वदीयं वस्तु देशेन्द्र, तुभ्यमेव समर्पये।

آپ کا بھاؤ ہونا چاہیئے۔ اسادھارن چرتر بل کی اوشیکتا ہے۔ اگیان۔ دُراگرہ۔ اناچار۔ دودیش سے اہرنش لڑنا سہج کام نہیں ہے۔ جن کو سار وجنک جیون کا کچھ بھی انوبھو ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ کیسا کڑا کام ہے۔ سچ پوچھیے کھشور سیہ دھارا پر چلنا ہوتا ہے۔ پرنتو کسی کو تو اس مارگ پر چلنا ہی ہے۔ پدے پدے پر بہ اپدشر یہ کا سنگھرش ہوگا۔ پرنتو آپ کو سُکر تو یم اتی بُدھی سے پریہ کو ٹھکرا کر لوک اپوادر کو ہنستے ہنستے شرودھاریہ کر کے آگے بڑھنا ہوگا۔ یوں تو جس کسی بھی دیش میں روح نیلنک کرانتی ہوتی ہے۔ وہاں دکھشن کے نیچے سنگھٹن کرنا ہوتا ہے۔ اور ودھونس کی اپیکشا رچنا کا کاریہ کٹھن ہوتا ہے۔ پرنتو ہماری سمسیائیں تو بڑی ہی کٹھن ہیں۔ اتنا بڑا دیش۔ اس میں اتنے وبھن متوں کے انویائی بسے ہوئے۔ سارے نواسیوں کی سانسکرتک اوستھا ایک سی نہیں۔ چین

اور روس میں بھی وبھن متوں کے اور وبھن سانسکرتک اوستھا کے لوگ بستے ہیں۔ پرنتو وہاں ان کے الگ الگ پردیش ہیں۔ یہاں یہ سُگمتا نہیں ہے۔ ایک ہمارے ہی پرانت کو لے لیجیئے۔ یہاں ہندوؤں کی بہت بڑی سنکھیا ہے۔ پرنتو مسلمانوں کی بھی سنکھیا نگنیہ نہیں ہے۔ یہیں ہندو سنسکرتی اور مسلم سنسکرتی کے کیندر کاشی۔ پریاگ۔ ایودھیا۔ متھرا۔ ہردوار۔ آگرہ و لکھنؤ ہیں۔ یہاں آپ کو پرم سمپیہ اُدبھٹ ودوان بھی ملیں گے۔ اور جنگل اور پہاڑوں میں رہنے والے بھی۔ ایسی گرنتھیاں کو یدی ہم سُلجھا سکیں۔ تو ہم سارے جگت کے سامنے ایک آدرش رکھ سکیں گے۔ ایک بھارتیہ سنسکرتی ایک بھارتیہ بھاؤ ستھاپت کرنے کا اُدیشہ جہاں اُپلبدھ ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ واتاورن کیسا دوشت ہو رہا ہے۔ ہم کو اس سامپردائیک ودولیش کے جو ہمارے سار وجنک جیون کو کلوشت کر رہا ہے کارنوں کو ڈھونڈنا ہوگا۔ ہندو اور مسلمانوں کے دھارمک وچار بھلے ہی بھن ہوں۔ پرنتو دونو کی جاتی ایک ہے۔ ہندو مسلمان ہو سکتا ہے۔ مسلمان ہندو بن سکتا ہے۔ دونو کے پوروج ایک تھے۔ کھان پان پرایہ ایک سا ہے۔ پرنتو آج ایسے دس ہندو ملنے کٹھن ہیں۔ جن پر مسلمانوں کا۔ اور ایسے دس مسلمان ملنے کٹھن ہیں جن پر ہندوؤں کا وشواس ہو۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ہندو ہندو بنا رہے مسلمان مسلمان بنا رہے۔ پھر بھی دونو کو ایک دوسرے کے ساتھ مترتوں کی بھانتی تو رہنا ہی ہے۔ جو لوگ بات بات میں سامپردائیک بھیدوں کو بڑھاتے ہیں۔ جو لوگ آج یہ نیا راگ الاپ رہے ہیں۔ کہ ہندو مسلمان الگ الگ راشٹر ہیں۔ اور دیش کو ان میں بانٹ دینا چاہیئے۔ وہ دیش کی اور اپنے سہ دھرمیوں کی بڑی ہانی کر رہے ہیں۔ سامپردائیک ودویش کے لئے ان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ کیسے دُکھ کی بات ہے۔ کہ تھوڑے سے سوارتھی ویکتی کروڑوں کا اہت کر رہے ہیں۔ ایسے اوسر پر ان لوگوں کا جو ہندو ہیں کرتویہ بہت کٹھن ہو جاتا ہے۔ پرنتو ان کا دائتو ادھک ہے۔ کیونکہ وہ بہت سنکھیک ہیں۔ ان کو ترودو سہنشو تام کا پرچیہ دینا ہے۔ اپنے سدھانتوں پر درڑھ رہتے ہوئے۔ اپنے بھولے بھائیوں کے کٹا کشوں اور پرہاروں کی چنتا نہ کر کے اُن کو یہ دکھلا دینا ہے۔ کہ اپ سنکھیکوں کے سبھی ہت

(بقیہ صفحہ ۱۱)

اِتحاد بین المذاہب؟

(ایکھک شری ویریندر کمار جی صدیقی فاضل اسلامیات)

جس سچے دھرم اور الٰہی مذہب کا نظریہ پیش کرنے کی سعادت میں حاصل کر رہا ہوں۔ وہ نہ صرف آریوں کا دھرم ہے۔ بلکہ وہ دینِ عام بنی نوع انسان کا دین ہے۔ اور تمام عالمِ انسانیت کی بھلائی اور ابدی کامرانیوں کا ضامن ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے عقیدہ میں اتحاد بین المذاہب کے لئے اصولاً اور عملاً کوئی گنجائش نہیں۔ اگر اتحاد بین المذاہب کے یہ معنی ہیں۔ کہ دنیا کے تمام مختلف و متضاد مذاہب جاری و ساری بھی رہیں اور ان میں اتحاد بھی رہے۔ تو آریہ سماج کے عقیدہ و خیال کے مطابق اجتماعِ ضدین کی یہ کوشش شرمندۂ کامرانی نہ ہوگی۔ یہ ایک ناممکن العمل تصور ہے۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ جس طرح وہ معبودِ حقیقی اپنی ذات سے یکتا و بے انتہا ہے۔ اور جس ذاتِ وحدہٗ لاشریک کی شان میں اتھروید (کانڈ ۱۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۱۶-۱۷-۱۸) کہتا ہے۔ کہ۔

"اس پرم ایشور کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تیسرا۔ چوتھا۔ پانچواں۔ چھٹا۔ ساتواں۔ آٹھواں۔ نواں یا دسواں ایشور نہیں"۔

اور اسی کانڈ کا ایک اور منتر (۲۰) اس کی وحدت و یکتائی پر ان الفاظ میں مزید روشنی ڈالتا ہے۔ کہ:—

"ایشور جو تمام پر محیط ہے۔ بالیقین سب جگہ حاضر و ناظر ہے۔ کیونکہ وہ ویاپک اور ویاپیہ (محیط و محاط) دونوں کا تعلق اتصالی ہے۔ وہ ایشور حلیم مطلق ہے۔ اور وہ ایشور ایک ہی ہے"۔

اسی طرح اس خالقِ یکتا و تنہا کی مخلوق بھی ایک ہی دستورِ حیات کی ضرورت مند اور اس کے آستانِ عالی کا راستہ بھی صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اب اس راستے کو آپ مذہب کا عنوان دیجئے یا دینِ دنیا کے نام سے پکار لیجئے۔

ہمارا مذہب جس تعلیمِ الٰہی اور علمِ ربانی (ایشوری گیان) کی روشنی میں ترتیب پذیر ہوا ہے۔ وہ کسی خاص قوم یا قبیلہ یا کسی گروہ یا حلقہ کا مذہب نہیں۔ بلکہ وہ ہدایتِ حق تمام بنی نوع انسان کے لئے فلاح و کامرانی کی ہدایت ہے۔ جس طرح آفتابِ عالمتاب کی روشنی مشرق و مغرب شمال و جنوب۔ ہندی و افغانی۔ عربی اور عجمی سب کے لئے بلا امتیاز رنگ و نسل فیض رساں ہے۔ اسی طرح وید مقدس کی ربانی تعلیم بھی ہفتِ اقلیم پر حاوی ہے۔ اور بنی نوع آدم کی ابدی کامرانیوں کی تنہا و ضامن ہے۔ یہ تعلیم مقدس ابتدائے آفرینش سے ہے۔ اور ابد تک جاری و نافذ رہے گی۔ یہی تعلیم ہے۔ جو نسلِ انسانی کو دی گئی۔ سب کو دی گئی۔ اور سب کے لئے دی گئی ہے۔ اس لئے وہ ایک ہی ہے اور ایک ہی ہو سکتی ہے۔ جب مقصد ایک ہے۔ تو حصولِ مقصد کا صحیح ذریعہ بھی ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اس ایک علمِ الٰہی اور دینِ الٰہی کے علاوہ جتنے راستے ہیں۔ شخصی اختراعات ہیں۔ الٰہی مذہب ایک ہی ہے۔ اور ایک ہی ہو سکتا ہے۔ پھر جب سچا مذہب ایک ہے۔ اور اتحاد بین المذاہب کا تصور ہی غلط ہے۔ اگر حق و باطل نور و ظلمت۔ سفید و سیاہ۔ نیک و بد اور خیر و شر میں اتحاد نہیں ہو سکتا۔ تو متضاد عقائد کا اتحاد کیا معنی؟

وید وحدتِ مذہبی کا علمبردار ہے۔ یہی نظریہ قرینِ قیاس و عمل ہے۔ اور ایک سچے آریہ کا منشائے حیات یہی ہے۔ کہ خدا کی راہ سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو تمام غلط پگ ڈنڈیوں سے ہٹا کر ایسی صراطِ مستقیم پر لگا دے۔ جو معرفتِ الٰہی کا صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ اسی نقطہ پر بالآخر انسانوں کے ٹکڑے ٹکڑے برادری جمع ہوگی۔ باقی تمام راستے جو انسانی بناوٹ کے راستے ہیں۔ ایک دن بے نشان ہوں گے۔ چھوٹے چھوٹے دیئے آفتابِ الٰہی کے نصف النہار پر آتے ہی معدوم ہو جائیں گے۔ اس مختصر تمہید کے بعد میں نہایت اختصار کے ساتھ ویدک تعلیم کا وہ عالمگیر پیام پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ جس میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو ترکِ تعصب۔ تلاشِ حق اور اتحادِ باہمی کا راستہ بتایا گیا۔ احسن طریقہ تعلیم کہا گیا ہے۔ جسے ہر زمانہ طوائف الملوکی میں خُذ ما صَفَا وَدَع ما کَدَر کہا جا سکتا ہے۔ اور جسے آپ اتحاد بین المذاہب کہہ سکتے ہیں۔ مگر دراصل وہ وحدتِ دینی کا ایک واضح تصور ہے۔

خدا۔ نیکی۔ بدی۔ نیکیوں کے انعام اور بدیوں کی سزا کا تصور اتنا ہی قدیم ہے۔ جتنا ابتداءِ آفرینش کا پہلا دن۔ دنیا میں شعور کی آنکھ کھولنے کے ساتھ ہی انسانی قلب و دماغ ایک پیدا کرنے والے ... سب سے بلند و برتر ہستی اور اس کے سامنے عجز و انکساری کے جذبات اور تصورات سے معمور تھے۔ اور ایک الہامی وجدان تھا۔ جو انسان کو اس بزرگ و برتر ذات کی جانب متوجہ کر رہا تھا۔ اسی مرکزی خیال کا قدرتی نتیجہ نیکی اور بدی کا امتیاز تھا۔ غالباً نیکی اور بدی کے احساس کے ساتھ انسانی وجدان اس احساس سے بھی محروم نہ تھا۔ کہ نیکی کا کچھ انعام اور بدی کی کوئی سزا ہونی چاہیئے۔ خواہ وہ جزا و سزا مادی طور پر اسی زندگی میں حاصل ہو۔ یا کسی آئندہ زندگی میں جس کو کسی نہ کسی صورت میں تمام مذاہب تسلیم کرتے آئے ہیں۔

یہاں اس سے بحث نہیں۔ کہ آئندہ زندگی کا جو تصور مختلف مذاہب نے قائم کیا ہے۔ وہ کس حد تک صحیح یا غلط ہے۔ لیکن اس نقطہ اتصال پر سب کا اجتماع ہے۔ کہ موجودہ زندگی کے بعد بھی انسان کو کسی زندگی سے واسطہ پڑتا ہے۔ بہر حال یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ موضوعِ بحث یہ تھا۔ کہ خدا کی ہستی اور نیکی و بدی کا تصور دو بنیادی حقیقتیں ہیں۔ جو کسی نہ کسی صورت میں انسانی قلب و دماغ پر حکمرانی کرتی رہی ہیں۔ جن کا لازمی اثر اس کے اعمال و عقائد پر پڑ کر اس کے اعمال و عقائد پر خدا اور بنی نوع انسان اور دیگر ذی روح مخلوق سے معاملہ کرنے میں ایک خاص پابندی عائد کر دیتا ہے۔ اسی پابندی اور ان ہی حدود و قیود کا نام مذہب رکھ لیا گیا ہے۔ زیادہ مذہبی رنگ میں اس تعریف کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ مذہب اس دستور العمل کو کہتے ہیں۔ جو انسان کی موجودہ اور آئندہ زندگی کے لئے ہدایات نافذ کرتا ہو۔

ظاہر ہے۔ کہ اس کا اصل منشاء بنی نوع انسان کو محبت و اخوت کے ایسے رشتہ میں باندھ دینا تھا۔ کہ وہ خدا کی زمین پر امن و آسائش کی زندگی بسر کریں۔ اور اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھا کر اطمینانِ قلب کے ساتھ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا شکریہ ادا کریں اور محبت الٰہی کا ابدی سرور حاصل کریں۔ یہ انسان کی فطری اور قدرتی زندگی تھی۔ لیکن جوں جوں نسلِ انسانی بڑھتی گئی۔ اور ضروریات میں اضافہ ہوتا گیا۔ انسانی برادری ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگی۔ خاندانی تقسیم کے بعد گروہ در گروہ منافرت۔ اختلافِ طبائع سے متضاد رائے اور اختلافِ خیال پیدا ہو کر انسان کی وہ فطری زندگی ختم ہو گئی۔ انسان کی عمرانی زندگی جس کی بنیاد محبت اور نیکی پر تھی اب اس کا انحصار ضرورت اور خود غرضی پر ہو گیا۔ اس لئے نیکی کا معیار اور محبت کا زاویہ نگاہ ہی بدل گیا۔ اور وہ واحد مذہب جو انسان کا واحد دستورِ حیات تھا اس کی تاویلیں ہونے لگیں۔ اس کی قدرتی شکل انسان کی بنائی ہوئی شکل سے بدل گئی۔ اور ہر شخص کی ذاتی رائے نے مذہب کی جگہ لے لی۔ خدا کی ہستی جس کے متعلق رگ وید (اشٹک ۱۔ ادھیائے ۶۔ ورگ ۱۔ منتر ۵) کے الفاظ میں انسان کا عقیدہ تھا۔ کہ:—

"ہم اس ایک خدا کو پکارتے ہیں۔ جو تمام دنیا کا بنانے والا ساکن و متحرک کائنات کا مالک اور عقل کو روشن و منور کرنے والا ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے پکارتے ہیں۔ وہ سب کو قوت عطا کرنے والا اور ہمارا سہارا ہے"۔

ان اختلافات کے بعد یہ نظریہ بھی بدل گیا اور خدا کی ذات بھی اختلافِ رائے کی زد سے نہ بچ سکی۔ اور جہاں لوگوں نے اپنی اپنی رائے سے مذاہب اختراع کئے وہاں ایسے آدمیوں کی بھی کمی نہ رہی۔ جنہوں نے خود کو معبود کی حیثیت میں پیش کیا۔ اور جن میں سے بعض کے نام آج بھی بڑے بڑے مودبانہ احترام کے ساتھ لیتے ہیں۔ سچائی اور نیکی کی فطری صفات مخصوص ٹریڈ مارک اور لیبل کے ساتھ بازار کی جنس بن گئیں۔ ہر طرف سے یہی آواز آنے لگی۔ کہ سچائی وہ ہے۔ جو ہمارے کارخانہ سے بن کر نکلتی ہو۔ انسانوں نے طرح طرح کے نام۔ رنگ رنگ کے لباس انواع و اقسام کے لقب اختیار کئے اور دعویٰ کیا۔ کہ انسانیت وہی ہے۔ جو اس مخصوص وردی میں ملبوس ہے۔ کہیں نسل و رنگ اور قوم و وطن کے پردے میں انسانی برادری کو تقسیم در تقسیم کر دیا گیا۔ لیکن تماشہ یہ ہے۔ کہ یہ جو کچھ ہوا مذہب کے نام پر کیا گیا اور کیا جا رہا ہے۔ اس لئے آج ضرورت ہے۔ کہ ان بکھرے ہوئے دانوں کو پھر اسی ایک لڑی میں پرو دیا جائے اور اسی گم شدہ راہ کو تلاش کیا جائے۔ کہ انسانی نگاہوں سے نفرت اور تعصب کے پردے اٹھ جائیں۔ اور دلوں میں وہی قدرتی محبت عود کر آئے۔ ضد اور سخن پروری انسان کی عادت کہی جاتی ہے۔ اس لئے کسی بھی اتحاد اور یک جہتی کی دعوت دیتے وقت ہمیں آپ ایسے انداز بیان کو اختیار کرنا پڑیگا۔ کہ انسان کی خودداری کو صدمہ پہنچائے بغیر ہم حصول مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔

(باقی آئندہ)

سنو بھگوان نے اپنی پرسدھ سمرتی میں ایک اصول بتلایا ہے۔ کہ "دھرم ایو ہتو ہنتی۔ دھرمو رکھشتی رکھشتہ"۔ یعنی جو دھرم کی رکھشا کرتا ہے دھرم اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو دھرم کا ہنن کرتا ہے دھرم اس کا ناش کر دیتا ہے۔ اس اصول کے مطابق جب تک اپنا کال رہا تو ہم پرچار بند کر کے مول دھرم کی رکھشا کا کاریہ کرتے رہے۔ اس لئے اس سمے کی رکھشا دھرم نے بھی کی۔ یعنی باوجود اپنی تمام جابرانہ طاقت دکھلانے کے اور لگاتار ساٹھ سو برس پریتن کرنے پر بھی درود ھی ہم کو کسی پرکار کی ہانی نہ پہنچا سکے۔ اور ان کی تعداد باہر سے آئے ہوئیں کو ملا کر بھی دو اڑھائی کروڑ سے ادھک نہ ہو سکی۔ لیکن اسلامی راجیہ کے مٹتے ہی اتنی تیزی کے ساتھ ان کی تعداد بڑھی۔ کہ ڈیڑھ سو برس کے اندر آٹھ کروڑ ہو گئے۔ ہم اپنے بچپن میں آج سے پچیس تیس برس پہلے سنا کرتے تھے۔ کہ ہندوستان میں مسلمان چھ کروڑ ہیں۔ پھر دس بارہ سال کے بعد سنا کہ سات کروڑ ہو گئے۔ اور اب یہ سنتے ہیں۔ کہ وہ آٹھ کروڑ ہیں ٭

اب وچارنیہ پرشن یہ ہے کہ اتنی تیزی کے ساتھ ان کی تعداد بڑھی اس کا کارن کیا ہے؟ آٹھ سو برس تک انہوں نے یہاں حکومت کی۔ اور سوائے ایک دو بادشاہوں کے باقی تمام مسلمان بادشاہوں نے تبلیغ کیلئے [illegible] بل استعمال کیا۔ لیکن آشچریہ کی بات ہے۔ کہ جن لوگوں نے ہمیں کرپانوں کا دھرم پر بلیدان دیا تھا۔ ان ہی لوگوں نے بغیر کسی انیاچار اور پربودھن کے بہت ادھک سنکھیا میں اپنا دھرم تیاگ دیا۔

ادھیاتمک درشٹی کون سے یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ آپت کال نہ رہنے پر بھی لوگوں نے پرستھتی کو نہ سمجھ کر سادھارن دھرم کے نیموں کو نہ اپنایا۔ اور اس آپت دھرم پر چلتے رہے۔ جو دھرم کی دستو کی مریادا کے بالکل خلاف تھا۔ اور اس گمبھیر دھرم پر کٹھارگھات کرنے کا جرم ہم لوگوں

ہندوستانی مقبول عام ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں [illegible] ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران [illegible] ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست [illegible] مفت بھیجی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

دھرم شاستر اور شدھی

(از شری گیانیند دلیپ جی صدنی مولوی فاضل اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

پر لاگو ہوا۔ منو دھرم شاستر کے انوسار اس کا انیوارہ پرینام ہمارا ہنن ہونا چاہیئے تھا۔ اور وہی ہوا بھی۔ اب تک ہو رہا ہے۔ اور جب تک ہندو اپنی اس مہان بھول کو سویکار کر کے اس کا پرائشچت نہیں کریں گے۔ تب تک اسی پرکار ان کا جاتیہ اور دھارمک ہراس ہوتا رہے گا ٭

جہاں تک دھرم آ گیا کا پرشن ہے وہاں بالکل سپشٹ روپ سے ویدوں۔ سمرتیوں اور پرانوں میں اُلیکھ ملتا ہے۔ کوئی ایسی سمرتی یا پران نہیں۔ جس میں وسترت روپ سے دھرم پرچار اور پرائشچت کا ورنن نہ کیا گیا ہو۔ سب سے پہلے دھان سونہ پرمان وید بھگوان ہیں۔

جو سرو شکتی مان سچدانند پربھو کا پرم پوتر گیان ہونے کے کارن سب کے لئے ہیں۔ اس لئے اس سمبندھ میں پہلے وید آ گیا ہی ملنی چاہیئے۔ سب میں پرسدھ وید واکیہ ہے۔ کہ:۔

कृण्वन्तो विश्वमार्यम् "

"سارے وشو کو آریہ بناؤ"

رگ وید میں بالکل سپشٹ حکم دیا گیا ہے۔ کہ

उत देवा अवहितं देवा उन्नयथा-
पुनः ॥ उतागश्चक्रुषं देवा-
जीवयथा पुनः ॥ (۱۰-۱۳۷-۱)

ارتھات ۔ جو گرے ہوئے ہیں۔ ان کو اوپر اٹھاؤ۔ جنہوں نے پاپ کیا ہے۔ اور جن کا جیون اشدھ ہو گیا ہے۔ ان کو پھر سے شدھ جیون پردان کرو ٭

اس کے علاوہ یجر وید میں بھی حکم آتا ہے کہ

افکار پریشاں

خدا کی سب سے بڑی طاقت سُبک رو نسیم ہے۔ تیز و تند طوفان نہیں ٭

آفتاب کا لباس نور محض ہے۔ بدلیاں رنگا رنگ پوشاک پہنتی ہیں ٭

اگر ماہتاب کے لئے آنسو بہاتے ہو۔ تو ستاروں کو بھی نہ دیکھ سکو گے ٭

ہم نے خواب دیکھا۔ کہ ہم اجنبی ہیں۔ ہم جاگ اٹھے اور دیکھا کہ ایک دوسرے کے پیارے ہیں ٭

غم میرے دل میں اس طرح آرام سے سو رہا ہے۔ جیسے شام خاموش درختوں میں ٭

शान्ता एवं दैव्याय कमरायो देव
मन्यासे ॥ येदवो अशुद्धा
परावृताः इन्द्रः ततश्च आमि

(۱-۱۳) ۔ ارتھات ۔ منشیوں تم شدھ کرو (اشدھوں کو) ایشور کی آگیا کی ہوئی اگنی ہوتر آدی دیو یگیوں کے کرنے کے لئے (اور یہ گھوشنا کر دو) کہ ہے اپترو! جو تم میں اشدھ ہے۔ پربھو آگیا دے رہے ہیں اس کو شدھ کرتا ہوں ٭

ان کے علاوہ اور بھی کتنے ہی منتر پرمان سوروپ پیش کئے جا سکتے ہیں ٭

آج یہ کوئی لکی چھپی بات نہیں رہی۔ مہرشی دیانند کی کرپا اور آریہ سماج کے پریتن سے جن سادھارن کو بھی اتنا گیان ویدوں کا ہو گیا ہے۔ کہ وہ وید منتروں کو کھوج ڈھونڈ سکتے اور ان کے ارتھ دیکھ سکتے ہیں۔ اور یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ وید بھگوان سمت سنسار کو آریہ بنانے اور اپوتروں کو پوتر۔ اشدھوں کو شدھ کرنے کی آگیا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ پران بھی ان احکام سے خالی نہیں۔ جب ہم پرانوں کی چھان بین کرتے ہیں۔ تو کتنے ہی شلوک ایسے ملتے ہیں جن میں دھرم پرچار اور دوسری جاتیوں کو آریہ بنانے کا مفصل ذکر آتا ہے ٭

بھوشیہ پران کے ستھانت کھنڈ میں ایک جگہ آتا ہے۔ کہ

हे हे यस्तान् पंचैश्च
तस्मै यवनाः शकैः
उपाश्रित यहा नैव ग्रहणाग

कामिपस्तु: ॥

(ستھانت کھنڈ۔ برہم پیب۔ ادھیائے ۱۶۔ شلوک ۹۱) ٭

ارتھات :۔ ہے ہے تال، جنگھ، ترشک (ترکی) یون (مسلمان یا یونانی) اور شک (مدھیہ ایشیا کے رہنے والے تاتاری۔ مغل۔ ہن وغیرہ قومیں) وغیرہ جاتیوں نے اس جنم میں براہمن بننے کی اچھا سے (رہرق پدا) کا اپواسی کیا ٭

مذکورہ بالا شلوک میں "رہرق پدا" کے برت اپواس کی مہما کا ورنن کرتے ہوئے لیکھک کہتا ہے۔ کہ یہ اتنا مہان برت ہے۔ کہ ودیشی غیر ہندو قوموں نے اسی جنم میں برہمنتو کو پراپت کرنے کی اچھا سے اس برت کو رکھا۔ خاص بات یہ ہے۔ کہ مذکورہ برت اگلے جنم میں اچھا ورن پراپت کرنے کے لئے نہیں رکھا۔ بلکہ اسی جنم میں براہمن کا درجہ حاصل کرنے کی غرض سے ان لوگوں نے اس برت کو رکھا ٭

ان انارہ جاتیوں نے جس غرض سے یہ برت رکھا۔ ان کی وہ غرض پوری ہوئی۔ بھاگوت میں اس کا جواب ہم کو ملتا ہے۔ کہ یہ انارہ جاتیاں اپنے دشٹ کرموں کو تیاگ کر آریتو اور برہمنتو کو پراپت ہوئیں ٭

چنانچہ بھاگوت سکندھ ۲۔ ادھیائے ۴ میں آتا ہے کہ ۔

किरात हूणान्ध्र पुलिन्द:
पुल्कसा आभीरकङ्का
यवनाः खसादयः ।
येऽन्ये च पापा यदुपाश्रया
श्रयाः शुध्यन्ति तस्मै
प्रभविष्णवे नमः ॥

(سکندھ ۲۔ ادھیائے ۴)

ارتھات :۔ کرات۔ ہن۔ اندھر۔ پلند۔ پل کس۔ ابھیر۔ کنک۔ یون۔ اور کھس وغیرہ قوموں نے اور دوسرے پاپ آچرن کرنے والے لوگ جس بھگوان وشنو کا آشرا لیکر شدھ ہو جاتے ہیں ایسے پربھو وشنو کو نمسکار ہو ٭

اس شلوک سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان غیر قوموں کو جو نہ کبھی ہندو تھیں اور نہ جن کا ہندو جاتی سے کوئی تعلق کبھی تھا انہیں بھی شدھ کر لیا جاتا تھا۔ اور ان لوگوں کو بھی پوتر ہی مانا جاتا تھا ٭

آج کل کچھ لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم شاستر پتتوں کے پرائشچت کا ودھان کرتے ہیں۔ یعنی جو ہندو دھرم سے گر جاتا ہے۔ اس کے لئے تو گرہ سوتروں اور سمرتیوں پرانوں میں پرائشچت کا ودھان ملتا ہے۔ پرنتو جو کبھی ہندو نہیں تھے ان کے پرائشچت اور ہندو بنانے کا کہیں ودھان نہیں ملتا ٭

(باقی آئندہ)

Digitized by eGangotri

آخر بہت سوچ وچار کر یہی نتیجہ کیا۔ کہ اس کو کسی نہ کسی طرح سے راہ راست پر لانا چاہئیے۔ دو دن اور رات مسلسل وچار کرنے پر بھی میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ کہ اس کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ اگر میں اسے بلا کر ایکانت میں سمجھانے کی تجویز پر عمل کرنے کا خیال کرتا۔ تو مجھے ڈر تھا۔ کہ کہیں اپنی عزت کے لئے وہ میری عزت کو ہی نہ ڈبو دے۔ اور جھوٹ سے یہ شور مچا دے۔ کہ میں نے اس کا اپمان کیا ہے۔ جب کوئی بے ہودہ بات کہدی ہے۔ تب کیا ہو۔ دوسرے کا بھلا کرتے کرتے کہیں اپنی عزت پر ہی پانی نہ پھر جائے۔ دو روز کے سوچ وچار کے بعد بھی جب میں کوئی راہ نہ نکال سکا۔ تو میں نے اس معاملہ میں اپنی دھرم پتنی کو رازدار بنایا۔ اس نے مشورہ دیا۔ کہ اسے ایکانت میں آپ بلا کر سمجھا دیں۔ میں بھی باہر اس قدر قریب بیٹھی رہوں۔ کہ اگر ایسی ویسی بات ہو۔ تو جھٹ کمرہ میں آ جاؤں۔ لیکن میری موجودگی کا اسے علم نہ ہو۔ مجھے اس کی یہ تجویز پسند آئی۔ آخر ایک روز جب میں ان کے گھر گیا۔ تو اسے کہہ آیا۔ کہ تم سے ایک خاص بات کہنی ہے۔ کبھی گھر پر مجھے ملنا۔ اس نے کہا۔ کہ آج شام کو چھ بجے آؤں گی۔ میں نے پہلے سے ہی اپنی دھرم پتنی کو ایک مناسب جگہ بٹھا دیا۔ وہ ساتھ والے کمرہ میں تھی جس کا ایک دروازہ ہمارے کمرہ میں جہاں ملاقات ہونی تھی کھلتا تھا۔ اور اس کے کمرہ میں ہی بند ہوتا تھا۔ وہ جس وقت آئی میں اکیلا تھا۔ اور ملاقات کے لئے تیار۔ اگرچہ اس وقت اخبار پڑھ رہا تھا۔ اس نے کمرہ کے باہر سے پوچھا۔

"میں اندر آ سکتی ہوں؟"

"شوق سے"۔۔۔ میں نے جواب دیا۔

"فرمائیے! کیسے یاد فرمایا۔ میرے لئے کیا آ گیا ہے؟"

"ذرا آرام سے بیٹھ جائیں آپ"۔

وہ بیٹھ گئی۔ میں نے اپنی کرسی اس کے قریب کھینچ لی۔ تاکہ مجھے بہت اونچی آواز میں نہ بولنا پڑے۔ میں نے اسے اپدیش دینا شروع کیا۔

"دیکھو شدھا آج کل کی لڑکیاں آزادی پا کر اپنا سا سنسکار بھول رہی ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ان کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ان کے کیا فرائض ہیں؟ پڑھی لکھی لڑکیوں کو تو ان پڑھ استریوں سے بہتر ہستیاں۔ ماتائیں اور ۔۔۔ بیاں بننا چاہئے تھا۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ پڑھی لکھی لڑکیوں سے ۔۔۔۔۔۔"

"یہ لیکچر کس لئے بھائی صاحب! ابھی نہیں سمجھی۔ کیا یہی سنانے کے لئے آپ

ایک سو فیصدی سچے واقعہ پر مبنی افسانہ

شدھار

(از ہستی علاو لپوری)

نے مجھے بلایا ہے؟"

"یہ بُری باتیں ہیں کیا؟"

"بُری نہیں۔ لیکن ان کا اس وقت ذکر کس لئے؟ جس کام کے لئے بلایا ہے وہ کہئے۔"

"ذرا سنو تو۔۔۔ ہاں۔ تو میں کہہ رہا تھا۔ پڑھی لکھی لڑکیوں سے ایسی آشا کرنا بھول ہے۔ ان کے سمیپ ستیتو کا کوئی مولیہ نہیں۔ پتی بھگتی کوئی چیز نہیں۔ لیکن ان کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ وہ سیتا کے آدرش کو نہ بھلائیں۔ ان کی عزت اسی میں ہے۔ کہ وہ گارگی اور سلبھا کے چرتر سے سبق لیں۔ ان کی شان اسی میں ہے۔ کہ وہ ساوتری بننے کا یتن کریں۔"

جوں جوں میں یہ باتیں کہہ رہا تھا۔ اس کے چہرہ پر ایک بھاؤ آتا تھا ایک جاتا تھا۔ وہ بھی شاید دل میں سمجھی ہوگی۔ کہ ضرور اس کا بھید کھل گیا ہے۔ یہ باتیں اچھی ہونے پر بھی اسے ناگوار گذر رہی تھیں۔ اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ "بس۔ بس۔ میں اور سننا نہیں چاہتی۔ میں جاتی ہوں۔"

میں نے کہا۔۔۔ "شدھا۔ تم نہیں جا سکتیں۔ میری بات ادھوری رہ گئی۔ تو تم ساری عمر پچھتاؤ گی۔ میں نے تمہیں جو بات کہنے کے لئے بلایا تھا۔ اسے پوری ہو لینے دو۔"

وہ پھر لوٹ آئی۔ اس کے دل میں بھی کسی آشنکا نے کشمکش شروع کر دی ہوگی۔ وہ پھر بیٹھ گئی۔ میں نے پھر کہنا شروع کیا۔۔۔

"شدھا! غلطی سب سے ہو جاتی ہے۔ انسان غلطیوں کا پتلا ہے۔ میں بھی غلطی کر سکتا ہوں۔ تم نے اگر کوئی ہو ہا کی ہے۔ تو اس کا شدھار یہ ہے۔ کہ آئندہ کے لئے سنبھل جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ گر پڑو۔ اور تم جو قدم بلا سوچے سمجھے گڑھے کی طرف بڑھا رہی ہو گی تو نتیجہ میں اس حد تک اٹھ جائے۔ کہ تم گر پڑو۔ اور گرد اور مٹی سے لت پت ہو جاؤ۔"

اس نے ذرا غصہ میں جوش کے ساتھ کہا۔۔۔ "آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ یہ نصیحت رہنے دیں۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور امید ہے کہ آپ کی بات ختم ہو گئی ہوگی۔ اگر ابھی نہیں۔ تو اسے یہیں تک رہنے دیں۔ میں اور زیادہ نہیں سن سکتی۔"

میں نے بھی ذرا جوش میں کہا۔۔۔ "اگر نہیں ٹھہر سکتی ہو تو جاؤ۔ باقی بات میں تمہارے پتا سے کہہ دوں گا۔"

"کیا کہہ دیں گے آپ پتا جی سے؟" اس نے بگڑتے ہوئے اور بھی غصہ کے آویش میں کہا۔

میں نے اس حالت کو نازک موقعہ خیال کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "دیکھو۔ میری دھرم پتنی بھی یہیں ہے۔ تم آپے سے باہر مت ہو۔" میرا یہ اشارہ تھا۔ جسے پا کر میری دھرم پتنی کمرہ میں داخل ہو گئی۔ میں نے صرف اس کی موجودگی کا اسے یقین دلاتا تھا۔ تاکہ وہ کوئی ایسی حرکت یا بات نہ کرے۔ جس سے میری عزت کو غلط طور پر خطرہ میں ڈال سکے۔ میں نے اسے پانی لانے کے لئے بھیج دیا۔

میں نے کہا۔۔۔ "شدھا۔ یہ دیکھو خط!"

میں نے اس کا وہ خط جو اس نے نوکر کو تین روز پہلے اپنے پریمی کو لکھ کر ڈالنے کو دیا تھا، دکھایا۔ اس نے حیرانی اور غصہ سے خط کی طرف دیکھا۔ اور اسے چھیننے کے لئے جھپٹی بھی۔ لیکن اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکی۔

میں نے کہا۔۔۔ "بس۔ اب مجھے بات پوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم جا سکتی ہو۔"

وہ میرے پاؤں پر گر پڑی۔ اور رونے لگی۔ اس نے کہا۔۔۔ "بھیا۔ مجھے بچاؤ۔ میرا اپرادھ کشما کرو۔"

میں نے اسے اٹھا کر اس کی کرسی پر بٹھایا۔ اور کہا۔۔۔ "بہن! رونے دھونے اور میرے پاؤں پر پڑنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں تمہارا جیون برباد کرنا نہیں چاہتا۔ تمہارے جیون کے ساتھ ہی مجھے تمہارے ماتا پتا کی عزت کا بھی خیال ہے۔"

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

بڑھیا ٹانک
گوروکل کانگڑی کا
لذت دار
چیون پراش
دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔
بچے۔ بوڑھے۔ عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔
فہرست ادویات مفت طلب کریں
قیمت:۔ دو روپے (عہ) فی پونڈ
پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)
برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

لاہور میں چوتھا "حیدرآباد ڈے"
درشکوں کا بے پناہ ہجوم - جوش و خروش کے حوصلہ افزا نظارے

(لاہور ۲۲-اپریل) آج ہندوستان بھر میں چوتھا حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ کیونکہ آج حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مانگ ور پنڈت دھرمیندر شاستری نے حیدرآباد میں ستیاگرہ کیا۔ لاہور میں تمام آریہ سماجوں کی طرف سے ایک مشترکہ جلسہ زیر اہتمام آریہ سماج سنت نگر ڈی-اے-وی کالج لاہور میں ہوا۔ گراؤنڈ میں ہزاروں نر ناریاں موجود تھیں۔ جلسہ کی صدارت آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن نے کی۔ لاؤڈ سپیکروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ شروع میں بندے ماترم کے گیت کا ریکارڈ بجایا گیا۔ جو تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر سنا۔ اس کے بعد ایک آریہ نے حیدرآباد کے متعلق ایک نظم گائی۔ ازاں بعد مہاشہ چونی لال نے صدر جلسہ مہاشہ کرشن جی سے کرسیٔ صدارت پر براجمان ہونے کی درخواست کی +

مہاشہ کرشن کے ریمارکس

مہاشہ کرشن صدر جلسہ نے جلسہ کی کارروائی آرمبھ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ آج حیدرآباد میں ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر پنڈت دھرمیندر شاستری نے ستیاگرہ کیا ہے۔ یہ خبر آریہ جگت کے لئے ہرش کا موجب ہوگی۔ کہ ان کے ساتھ ایک ہزار والنٹیروں نے ستیاگرہ کیا ہے۔ پانسو ستیاگرہی تو پنڈت دھرمیندر شاستری کے ساتھ ایک سپیشل ٹرین میں گلبرگہ گئے۔ اور باقی مختلف راستوں سے ریاست میں داخل ہوئے۔ اس سے پیشتر کسی تحریک میں سیاسی ہو یا کوئی اور ایک ہزار والنٹیر ستیاگرہ کر کے ایک ہی دن میں قید نہیں ہوئے +

پنڈت الشور چندر کی تقریر

پنڈت الشور چندر پروفیسر فلاسفی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کل بعض لوگ یہ کہنے کی جرأت کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ دھرم میں کوئی شکتی نہیں۔ لیکن اتہاس کے جاننے والوں کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ دھرم میں کس قدر شکتی ہے۔ خود بھگوان کرشن نے گیتا میں فرمایا ہے۔ کہ "جو دھرم کی رکھشا کرتا ہے دھرم اس کی رکھشا کرتا ہے"۔

اسی طرح ایک اور جگہ بھگوان نے فرمایا ہے۔ کہ :-

"جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ تو کوئی شکتی ایسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو دھرم کی رکھشا کے لئے میدان میں آتی ہے" +

مجھے فخر سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے تمام ستیاگرہی حیدرآباد جا کر قید ہو چکے ہیں۔ جس طرح سابرمتی آشرم سول نافرمانی کے دنوں میں بند ہو گیا تھا۔ اسی طرح آج ستیاگرہ اندولن کے دنوں میں ہماری کئی سنستھائیں بند ہو چکی ہیں +

پنڈت بدھ دیو ودیالنکار کی تقریر

پنڈت بدھ دیو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج کی آزمائش پہلی دفعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ اس سے پہلے بھی ہو چکی ہے۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں گورنمنٹ نے آریہ سماج کو شک سے دیکھا۔ مگر مہاتما منشی رام (سوامی شردھانند) نے ڈٹ کر جواب دیا۔ اسی طرح گورو کے باغ میں جب مورچہ لگا۔ تو سب سے پہلے سوامی شردھانند نے اس میں اپنی بلی

دی۔ آریہ سماج کی شکتی جیتی جاگتی ہمارے سامنے ہے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ یہ شکتی بڑھتی ہی جائے گی +

مہاشہ کرشن کی تقریر

صدر جلسہ مہاشہ کرشن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ بہت کچھ سن چکے ہیں۔ اور اس کے ایک حصہ پہ آفریں کریں۔ تو آج کے لئے کافی ہے۔ حیدرآباد میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ Revolt نہیں۔ Revolution ہے۔ یعنی لوگ بغاوت نہیں کر رہے۔ بلکہ لوگوں کے خیالات میں ایک انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ اور اب وہ اس حالت میں نہیں رہنا چاہتے جس میں انہیں اب تک رکھا گیا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا اندولن قومی تحریک کو ... نقصان پہنچانے والا ہے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ بلکہ اُن کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ اندولن ملکی تحریک کو آگے لے جانے والا ہوگا۔ مہاراشٹر میں جو انقلاب آیا۔ مرہٹوں کو جو عروج اور طاقت حاصل ہوئی۔ وہ دراصل شیواجی مرہٹہ کی کوششوں کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ ان کے گورو سمرتھ رام داس کے اُپدیشوں کی شکشا کا پھل تھا۔ اسی طرح اور جو مہاتما ہوئے انہوں نے بھی لوگوں کے دلوں میں پریورتن کیا۔ اس وقت آریہ سماج نے جو یدھ شروع کیا ہے۔ یہ سوتنترتا کی جنگ کا پیش خیمہ ہے۔ آریہ سماج حیدرآباد میں ایکتا اور مساوات کا پرچار کرتا ہوا ریاست کو آزادی کی طرف لے جا رہا ہے +

آریہ ستیاگرہ کا چرچا۔ اگر آپ دکن میں جائیں۔ مہاراشٹر میں پھریں۔ بمبئی کے صوبہ میں بھرمن کریں۔ تو آپ کو ستیاگرہ کا چرچا ہی سنائی دے گا۔ گاڑی میں بیٹھے ہوئے بھی ستیاگرہ کی باتیں ہی ہوں گی۔ کئی ریاستوں میں ستیاگرہ ہوا۔ کانگریس نے بھی کیا۔ لیکن ایک میں بھی اڑھائی ماہ کے قلیل عرصہ میں چار ہزار سے زیادہ والنٹیر قید نہیں ہوئے +

یہ ستیاگرہ بیرونی لوگوں کا چلایا ہوا ہے۔ اور اس میں ریاست کے لوگ بہت کم ہیں۔ یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ ان چار ہزار ستیاگرہیوں میں اسّی فیصدی کے قریب ریاست کے ہی ہیں۔ آریہ سماج وہاں صرف اپنے ادھیکاروں کے لئے ہی لڑ رہا ہے۔ ہمارا یہ یدھ نہ تو نظام کے خلاف ہے نہ مسلمانوں کے۔ بلکہ ہمارا وشواس تو یہ ہے۔ کہ مسلمان بھائی بھی ہمارا ساتھ دیں گے۔ ہمارا ستیاگرہ کامیاب ہو کر رہے گا۔ اس وقت حیدرآباد میں آریہ سماج کا دور دورہ ہے۔ اس لئے جو بھی جماعت وہاں ستیاگرہ کرے گی اسے آریہ سماج کی مدد لینی ہوگی +

سوامی ستیانند جی کی تقریر

شری سوامی ستیانند جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے اندولن سے قومی تحریک کو نقصان پہنچے گا سخت غلطی پر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح آریہ نوجوان اپنے دھارمک حقوق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہ قومی تحریک میں بھی ملک کے ساتھ ہوں گے۔ اگر آج شہید شردھانند جی زندہ ہوتے تو وہ دیکھتے۔ کہ کس طرح آریہ ویر اپنے دھارمک

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

حیدرآباد ستیاگرہ کے سب سے پہلے ڈکٹیٹر
مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج
کرت
گرنتھوں پر ستیاگرہ اُپلکش میں بھاری رعایت صرف ایک ماہ کے لئے ¾ قیمت پر
"مرتیو اور پرلوک" بزبان اردو۔ ہندی ہر ایک شخص کے دل میں یہ قدرتی طور پر خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مرتیو کیا ہے اور ہم مر کر کہاں جاتے ہیں۔ نرک سورگ کیا چیز ہے۔ روحیں ہیں یا نہیں۔ اگر آپ ان سب کا جواب لینا چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کو پڑھیں۔ قیمت بزبان اردو ۱۴ر۔ ہندی ۸ر بغیر جلد۔ سنہری جلد ۱۲ر +
"آریہ سماج کیا ہے" صرف ہندی میں۔ اس میں کھول کر بتایا گیا ہے کہ آریہ سماج کیا ہے؟ اس کے نیم تتھا سدھانت کیا ہیں؟ ہر ایک کی اچھی طرح ویاکھیا کی گئی ہے۔ قیمت ۵ر +
"آتم درشن" بزبان ہندی۔ آتما تتھا پرماتما کیا چیز ہے۔ آتما تتھا پرماتما کے متعلق دوسروں کے وچار۔ یہ پستک سوامی جی نے بارہ ورش کے سوادھیائے کے بعد لکھی ہے۔ قیمت مجلد ۱ر۸ر۔ بغیر جلد ۱ر۴ر +
"گرہستھ جیون رہسیہ" ہماری آیو کو چار آشرموں میں بانٹا گیا ہے۔ ان چاروں میں گرہستھ آشرم سب سے شریشٹھ اور کٹھن مانا گیا ہے۔ اس میں استری تتھا پرش دھرم کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مجلد قیمت ۱ر۴ر
"پرانایام ودھی" بزبان ہندی۔ پرانایام کے اصول کیا ہیں؟ پرانایام کیسے کرنا چاہیئے۔ پرانایام کے فوائد۔ سوامی جی نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ قیمت صرف دو آنے (۲ر) +
"اُپنشدوں کے راز" - ایش اُپنشد کا اُردو ترجمہ قیمت چار آنے (۴ر) +
الملتمس:- مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز ہسپتال روڈ - انارکلی - لاہور

Digitized by eGangotri

حقوق کے لئے ستیہ اور آہنسا کے ہتھیاروں سے لڑ رہے ہیں۔ میں جہاں جہاں بھی گیا ہوں۔ وہاں وہاں میں نے دیکھا ہے۔ کہ آریہ اندولن کیلئے بڑا اُتساہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس امر کے لئے کوئی تشویش نہیں۔ کہ ہمیں والنٹیر نہیں مل سکیں گے۔ بلکہ برعکس اس کے بے شمار والنٹیر تیار ہیں۔ اور ہمیں ان کو روکنا پڑتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ تمہیں بھی بھیجا جائے گا۔ ہم نے نشچے کر لیا ہے۔ کہ اگر دس سال تک بھی ہمیں یہ ستیاگرہ جاری رکھنا پڑے۔ تو اسی طرح جاری رکھیں گے۔ اور اس وقت تک قدم نہیں ہٹائیں گے جب تک ہم اسے حاصل نہیں کر لیتے +

اس موقعہ پر پنڈت وشنو پرشاد نے ایک نظم پڑھی +

ماسٹر تارا سنگھ کی تقریر

اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ جو مرنا نہیں جانتی۔ اس وقت جو سختی ہو رہی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آریہ سماج کی طاقت اور بھی بڑھے گی۔ جو جاتی اپنے دھرم پر سختی کو برداشت کرتی ہے۔ وہ آخرکار مٹ جاتی ہے۔ سکھوں کی طرف سے میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس وقت سے ستیاگرہ شروع ہوا ہے۔ ہم اس بات پر غور کرتے رہے ہیں۔ کہ ستیاگرہ میں شامل ہوں۔ لیکن اندرونی حالات نے ہمیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن اب میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ سکھ بھی آپ کے ساتھ ستیاگرہ میں شامل ہونے کو تیار ہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دھرم پر سختی سب پر سختی ہے۔ کسی ایک جاتی پر سختی نہیں۔ آریہ سماجیوں نے انفرادی طور پر تو بہت سی قربانیاں کی ہیں۔ لیکن اب ان کی یہ حیثیت جماعت م

حیدرآباد ستیاگرہ ڈسٹرکٹ کانفرنس سیالکوٹ۔

(سیالکوٹ ۲۴-اپریل) حیدرآباد ستیہ گرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی اور شری سوامی ستیانند جی مہاراج کل دو بجے بعد دوپہر سیالکوٹ پہنچے۔ نگر نواسیوں نے ان کا شاندار سواگت کیا۔ اور سٹیشن سے پلیٹ فارم پر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ ان کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا۔ اور شہر کے آریہ سبھاسدوں آریہ سماج مندر میں جلوس کی شکل میں لے جایا گیا۔ باہر سے آئے ہوئے اور سے سوامی جی نے ساڑھے پانچ بجے شام ملاقات کی۔ اور ان رقوم کی پڑتال کی۔ جو انہوں نے حیدرآباد بھیجی ہیں۔ سوامی جی کی پریرنا سے سبھاسدوں نے اپنا ماہواری چندہ دوگنا کر دیا ہے۔ اس وقت تک آریہ سماج سیالکوٹ ۱۲۷ روپے حیدرآباد فنڈ میں بھیج چکا ہے +

لیڈروں کی تقریریں

رات کو ۸ بجے لالہ جمعیت رائے بینکر کی صدارت میں بھاری جلسہ ہوا۔ سب سے پہلے مہاشہ بھدر پال اور مہاشہ سنت رام کے بھجن ہوئے۔ ازاں بعد شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے ایک دل ہلا دینے والی تقریر کی۔ اور فرمایا۔ کہ آریو! آپ کی خوش قسمتی ہے۔ کہ نظام راجیہ نے آپ کو دھارمک ستیاگرہ کا موقعہ دیا۔ ورنہ دُنیا کے کسی کونہ میں بھی دھارمک پابندیاں نہیں ہیں۔ آج آریہ سماج میں اس شکتی کا سنچار ہو رہا ہے۔ جس سے قومیں جیا کرتی ہیں +

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

آریہ میگھ اُدّھار سبھا اور ضلع بھر کی آریہ سماجوں کی طرف سے مہاشہ جی کی سیوا میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور ماسٹر البشیر سنگھ جی نے ایک نہایت پُر موقع نظم کہی + ــــ مہاشہ جی نے ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے درمیان دیا کھیان شروع کیا۔ آپ نے دو سوالوں کا جواب دیا۔ یعنی حیدرآباد میں آریہ ہندوؤں کو کیا تکلیفیں ہیں؟ اور تحریک ستیاگرہ اس وقت کس منزل میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارا اسلام یا نظام سے کوئی تنازعہ نہیں۔ تنازعہ موجودہ طرزِ حکومت سے ہے۔ آج ریاست کی جنتا کے خیالات میں انقلاب آ رہا ہے۔ ایک چشمہ موجزن ہو گیا ہے۔ جو روکنے سے نہیں رُکے گا۔ دھارمک اور سماجک آزادی کی لہر چل چکی ہے +

مہاشہ جی کی بھینٹ

۲۳-اپریل کو مہاشہ جی نے آنا تھا۔ اور ۲۲-اپریل تک آریہ سماجی اُداس بیٹھے تھے۔ کہ ان کے پاس مہاشہ جی کی پوزیشن کے مطابق بھینٹ نہیں ہے۔ جس وقت دان ویر لالہ جمعیت رائے کو علم ہوا۔ تو انہوں نے دھن سنگرہ کا کام اپنے ذمے لیا۔ اور پندرہ سو روپیہ نقد مہاشہ جی کی بھینٹ کیا۔ اور چار سو روپیہ ماہوار کے وعدے ہو گئے +

سبھا کا جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک سادھارن ادھیویشن ۱۴-۱۵-جیٹھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۷-۲۸-مئی ۱۹۳۹ء سنیچر و اتوار کو سبھا کے کاریالیہ گورودت بھون لاہور میں ہوگا۔ کارروائی سنیچر وار پراتہ دس بجے سے آرمبھ ہوگی۔ کرپیا ادھیویشن میں پدھار کر کرتارتھ کریں۔ ۲۷-مئی دس بجے تک لاہور پہنچ جانا چاہیئے۔ ادھیویشن میں نمن وشے اُپستھت ہوں گے :-

(۱) پرتی ندھی سبھاسدوں کے پرشن تتھا ان کے اُتر + (۲) سمت ۱۹۹۵ کے کاریہ کی رپورٹ سُنا کر سویکار کرنا + (۳) وید پرچار کی اُنتی تتھا آریہ سماجوں کی اوستھا سُدھارنے کے اُپائیوں پر وچار کرنا + (۴) انترنگ سبھا پرستاؤ ۱۲ مورخہ $\frac{9}{92}$ ا ــ سبھا کا کوئی پد ادھیکاری $\frac{3}{4}$ سمتی ہونے کے اتیرکت ایک پد پر تین ورش سے ادھک نہ چُنا جا سکیگا۔ (۳/۴ کورم میں پیش ہو گا) + (۵) سمت ۱۹۹۶ کے لئے ادھیکاری انترنگ سبھا تتھا ودیا سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ + (۶) وید پرچار۔ اُپدیشک ودیالیہ۔ ودیارتھی آشرم۔ لیکھرام سمارک۔ کنیا گورکل اور گورکل کانگڑی آدی سنستھاؤں کے بجٹ پاس کرنا + (۷) گورکل میں پرویشی اتھوا ادھک آیو کے بالکوں کے بیرا رکھشا پینز + (۸) پرستاؤ +

یہ بھی نویدن ہے۔ کہ یدی آپ کوئی پرشن سبھا کے کاریہ یا پربندھ کے وشے میں پوچھنا چاہیں یا اس کے متعلق کوئی پرستاؤ سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں۔ تو ۱۲-مئی ۱۹۳۹ء تک سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ تاکہ ان کے اُپستھت کرنے کی آگیا لی جائے م

اوشیک سوچنا

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سادھارن ادھیویشن سنیچر وار ۱۴-جیٹھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۷-مئی سمت ۱۹۹۶ سائنکال ۵ بجے تتھا ایتوار ۱۵ جیٹھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۸-مئی ۱۹۳۹ء پراتہ دس بجے سے ۵ بجے تک گورودت بھون لاہور میں ہوگا۔ جس میں نمن وشے اُپستھت ہوں گے :- ۴۴

۴۴ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نیموں تتھا کاریہ مالا کے نیموں میں سنشودھن (۳/۴ کورم میں) میں پیش ہوگا۔ نوٹ: سنشودھن کا مسودہ پرتھک سیوا میں بھیجا گیا ہے +
(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

آچاریہ رامدیو جی کا آدیش

آریہ سماج کے پرسدھ نیتا و گورکل کانگڑی کے سابق آچاریہ شری رام دیو جی دہرہ دون سے شری ہنس راج جی علادیدی ایڈیٹر پرکاش لاہور کو اپنے پتر لکھتی ۹/۴ میں لکھتے ہیں میں نے آپکی دی ہوئی دونوں پستکیں پڑھ لی ہیں۔ میری سمتی میں "گیتا گان" اور "بلیدان گان" دونوں ہی آریہ سماجیوں کے لئے اپیوگی ہیں۔ اور وشیش کر استری سماجوں کے لئے۔ ان دونوں پستکوں کا پرچار آریہ جنتا میں خوب ہونا چاہیئے + ــ "گیتا گان" ہندی ۸ ر۔ اردو ۸ ر۔ "بلیدان گان" ہندی ۳ پیسے اردو دو پیسے محصول ڈاک دو آنے (۲ ر) +

"حیدرآباد اور آریہ سماج"

ستیاگرہ سمبندھی پورے حالات کی پستک ہے۔ حیدرآباد کا مختصر اتہاس حیدرآباد ریاست میں ہندی مصیبتوں کے سمبندھ میں سارودیشک سبھا کا گت ۵-۶ ورشوں کا پتر ویوہار۔ سارودیشک سبھا کی چودہ ۱۴ مانگیں۔ شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری بی اے ایل ایل بی کا لیکھ میں نے حیدرآباد میں کیا دیکھا؟ ایک سو پندرہ (۱۱۵) صفحوں کی ہندی پستک کا مولیہ تین آنے (۳ ر) ہے +

بیوپاریوں کو ۱۲ روپے فی سیکڑہ۔ پچاس یا سو کا پیکٹ بذریعہ ریل منگانے پر کرایہ میں کفایت ہوگی +

ملنے کا پتہ۔ گوبند رام ہاسانند ویدک پستکالیہ۔ نئی سڑک۔ دہلی

بچوں کو روزانہ
حسب دستور پلائیے
بال جیون گھٹی
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی اصلی ہیٹی
بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے ــ دانت باآسانی نکل آتے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاتے ہیں
سب جگہ فروخت ہوتی ہے۔ سوداگر نمونہ مفت منگائیں
قیمت فی شیشی ۵ روپے درجن ۱۲ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
مفت لو۔ ڈاک خرچ نام و پتہ بھیجئے۔ ورنہ سیکھ لکھ بھیجئے
المشتہر: مینجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

ہندو مہاسبھا کا ستیاگرہ

(پونہ ۲۶-اپریل) مسٹر ا ایل جوشی بھوپٹ کر ۱۵۹ ستیاگرہیوں کے ساتھ جو ۲۳-اپریل کو پونہ سے روانہ ہوئے تھے کل شام کو اورنگ آباد پہنچے۔ انہیں ریاست حیدرآباد کے علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ مگر انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ جس پر انہیں حیدرآباد پولیس نے گرفتار کر لیا۔

بنگال سے سپیشل ٹرین

(کلکتہ ۲۵-اپریل) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کی طرف سے تار موصول ہونے پر ستیاگرہ سمتی کلکتہ نے اسے اطلاع دی ہے۔ کہ کالی کملی والے بابا سمیر سنگھ حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں بنگال کے پہلے ڈکٹیٹر ہوں گے۔ اور ۲-مئی کو تین سو ستیاگرہی بذریعہ سپیشل ٹرین بنگال سے روانہ ہوں گے۔

۱۳۴ آریہ ستیاگرہیوں کو سزا

(شولاپور ۲۶-اپریل) ۲۲-اپریل کو تلجاپور میں سوامی دھرمانند کی زیر سرکردگی جو ۹۴ ستیہ آگرہی گرفتار کئے گئے تھے۔ کل انہیں عثمان آباد کے مجسٹریٹ نے ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی۔ اسی مجسٹریٹ نے ۲۸ دیگر ستیاگرہیوں کو جو اس سے پہلے بجاپور میں گرفتار ہوئے تھے ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ ۲۱ ستیاگرہیوں کے خلاف جنہیں گوگی ہانیگہ۔ اور گلبرگہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ۲۹ جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ شری سیٹھ ریورت جی واجپئی ۵ ویں ڈکٹیٹر پانسو ستیاگرہیوں کے ہمراہ کل رات شولاپور سے بمبئی روانہ ہو گئے۔ وہاں سے آپ اکولہ۔ ناگ پور وغیرہ مقامات میں پروپیگنڈا کرنے جائیں گے۔

لائل پور اور ملتان میں آریہ کانفرنس

(لائلپور ۲۴-اپریل) لائل پور ڈسٹرکٹ حیدرآباد ستیاگرہ کانفرنس ۳۰-اپریل کو آریہ سماج مندر ڈگلس پورہ میں پا دسہرہ کے ماتحت ۵ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ہوگی۔ اور ملتان میں یکم مئی کو آریہ سماج مندر انسٹل لوہاں میں سراج الدین بوہڑ دروازہ میں۔ دونو کانفرنسیں شری سوامی ستیانند جی ہوں گے۔ دونو کانفرنسوں میں چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی شرکت فرما کر لیکچر دیں گے۔ انہیں مان پتر اور تھیلیاں بھینٹ کی جاویں گی۔ دونو ضلعوں کے آریوں کو کانفرنسوں میں بھاری تعداد میں شامل ہونا چاہئے۔

آریہ سماج اپنا دھرم یدھ آخیر دم تک جاری رکھیگا

ہم دھارمک آزادی سے زندہ رہنے کا عزم کر چکے ہیں

چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھربندر شاستری کا ستیاگرہ کیلئے روانگی سے پیشتر اعلان

(شولاپور بذریعہ ڈاک) آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھربندر شاستری نے ستیاگرہ کے لئے روانگی سے پیشتر ذیل کا بیان دیا ہے:- "حیدرآباد ستیاگرہ جو سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے جاری کیا ہے۔ وہ ریاست حیدرآباد میں رہنے والے آریوں کی زندگی سے ہی نہیں۔ بلکہ دنیا بھر میں رہنے والے ہر شی کے پیروؤں کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ نظام سرکار نے ہمارے حیدرآبادی بھائیوں کو وہ آزادی نہیں دے رکھی جو مسلم رعایا کو حاصل ہے۔ اس شکائیت کو دور کرنے کے لئے جو بارہا درخواستیں کیں۔ انہیں نظرانداز کیا گیا۔

طرز حکومت کے خلاف پروٹسٹ

رعایا کے مختلف فرقوں سے الیا نارواسلوک نظام سرکار کی شان کے شایاں نہیں۔ ہمیں نظام کی ذات سے کوئی عداوت نہیں۔ ہم تو اس طرز حکومت کے خلاف پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ جس کے ماتحت حکمران کے مذہب سے مختلف مذہب رکھنے والوں کے دھارمک حقوق پر پابندیاں ہیں۔ بہر حال دربار حیدرآباد کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ گو وہ حکام محکوموں کے جسموں پر قابو رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی روح پر قابو نہیں پا سکتے۔ کیونکہ روحیں آزاد ہوتی ہیں۔

آخری دم تک جنگ بند نہ کی جائے گی

آریہ سماج نے بخوشی چیلنج منظور کر لیا ہے۔ اور یہ اخلاقی جنگ آخری دم تک جاری رکھے گا۔ ہمیں سروشکتیمان پرمیشور پر پورن وشواس ہے۔ اور ہمیں اپنی وجے پر پورا یقین ہے۔ کیونکہ ہماری جنگ سچائی اور انصاف پر مبنی ہے۔ ہمیں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ صرف موت ہی ہمیں آزادی سے اپنے دھارمک فرائض ادا کرنے سے روک سکتی ہے۔

ہمارا حوصلہ بڑھ گیا ہے

اس وقت جب کہ میں ایک ہزار بہادر ستیاگرہیوں کے ساتھ چوتھے ڈکٹیٹر کی حیثیت میں ستیاگرہ کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اس خیال سے میرا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔ کہ میرے ہم وطنوں اور ہم مذہبوں نے حوصلہ افزا جواب دیا ہے۔ اور مجھے وجے کے متعلق پورا یقین ہے۔ مہاتما نارائن سوامی۔ کنور چاند کرن شاردا۔ اور مہاشہ خوشحال چند آگے جا چکے ہیں۔ اور اب ریاست کی جیلوں میں بند ہیں۔ ان کی جیل یاترا سے ہمارا حوصلہ اور بھی بڑھ گیا ہے۔ اور ملک کے طول وعرض سے بھاری تعداد میں ستیاگرہیوں کا آنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا پکش سچائی پر مبنی ہے۔ اور آریہ سماج کی شکتی مہان ہے۔ ہم دھارمک آزادی سے زندہ رہنے کا عزم کر چکے ہیں۔ اس لئے شکست اور ناکامی کا ہم کوئی خوف نہیں رکھتے۔

میری ڈکٹیٹری کے دوران میں میرے بھائیوں نے فراخدلانہ امداد دی ہے۔ اس کے لئے میں تہ دل سے ان کا شکر گذار ہوں۔

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن ۲۲-مئی کو ستیاگرہ کرینگے

(لاہور ۲۵-اپریل) ستیاگرہ سمتی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۲۲-مئی کو ستیاگرہ کرنے حیدرآباد جائیں گے۔ مہاشہ جی ۱۴-مئی تک شولاپور پہنچ جائیں گے۔ پنڈت بدھ دیو ودیا النکار مہاشہ جی کی پنجاب سے روانگی تک یو-پی کا دورہ کریں گے۔ گلبرگہ جیل سے ستیاگرہیوں سے مبینہ بدسلوکی کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ستیاگرہ کو زیادہ تیزی سے چلایا جائے گا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ والنٹیر اور دھن شولاپور پہنچ جانا چاہئے۔ اس کے بعد ریاست میں موسم برسات شروع ہو جائے گا۔ اس لئے ستیاگرہ کے پروگرام وغیرہ میں شائد کچھ تبدیلی کرنی پڑے۔

— جنگ کی صورت میں جاپان جرمنی کی مدد کرے گا۔ ان میں معاہدہ کا اعلان جلد ہو جائے گا۔

ستیاگرہ کیخلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں

(حیدرآباد دکن ۲۴-اپریل) صوبہ سرحد کا ایک مسلم لیگی لیڈر جو سرحدی اسمبلی کا ممبر بھی ہے چند روز سے یہاں آیا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ وہاں کے دو ہندو بھی ہیں۔ جو اپنے آپ کو سرحدی ہندوؤں کے نمائندے ظاہر کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے لمبے چوڑے پوسٹر شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن میں ہندوؤں سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ ستیاگرہ نہ کریں۔

مہاتما جی سے حیدرآباد کے ڈیپوٹیشن کی ملاقات

(بمبئی ۲۵-اپریل) مہاتما گاندھی اپنی پارٹی اور سیکرٹری کے ساتھ آج یہاں پہنچے۔ آج بعد دوپہر کو برلا ہاؤس میں حیدرآباد کا ڈیپوٹیشن مہاتما جی سے ملے گا۔ ملاقات کے دوران میں سیاسی صورت حالات کے متعلق اہم مسائل پر تبادلہ خیالات کیا جائیگا۔ موجودہ ستیاگرہ کے متعلق گاندھی جی کا مشورہ طلب کیا جائے گا۔

حیدرآباد میں اصلاحات ملتوی

(حیدرآباد ۲۳-اپریل) معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام سرکار نے آئینی اصلاحات کا اعلان وسط مئی ۱۹۳۹ء تک کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ سر اکبر حیدری نے مہاتما جی کو اس کے متعلق مطلع کر دیا ہے۔

ہزاروں بھیل ستیاگرہ کیلئے تیار

(ماڈنگا بذریعہ ڈاک) بڑودہ میں بھیل بھائیوں کا ایک بھاری جلسہ ہوا۔ اس کے سردار نے کہا۔ "شاستری جی! آپ ودوان براہمن ہیں۔ آپ اس دھرم رکشا یدھ میں سمّلت ہوئے ہیں۔ سب بھیلوں کو آپ اپنی آگیا کے وشی بھوت سمجھیئے۔ جس وقت آپ حکم دیں گے۔ اس وقت ہزاروں بھیل بھائی ستیاگرہ کے لئے تیار ہو جائیں گے"۔

مہاشہ کرشن جی انبالہ میں

(انبالہ ۲۵-اپریل) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی آج یہاں پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر ہزاروں اشخاص نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ شہر کے مختلف بازاروں میں سے مہاشہ جی کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ ضلع بھر کے آریہ سماجیوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ رات کو لالہ نند لال پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کی زیر صدارت ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ دیہات سے بھی بے شمار لوگ آئے ہوئے تھے۔

Digitized by eGangotri

— نریم نگر جیل میں کنور رچاند کرن جی شاردا سے بدسلوکی کی جا رہی ہے۔ انہیں جیل میں تنہائی کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے +

— آریہ ستیاگرہ سمتی کا بیان ہے۔ کہ جگت گرو شنکر آچاریہ کے حیدرآباد کے دورے کا آریہ ستیاگرہ سے کوئی سمبندھ نہیں +

— جالندھر میں مئی کے پہلے ہفتہ ڈسٹرکٹ حیدرآباد کانفرنس مہاشہ کرشن کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ اور ایک جتھا ان کے ساتھ جائے گا +

— جموں میں نظام حیدرآباد کے بھائی نواب صلابت جاہ کی آمد پر ہندوؤں نے مظاہرہ کیا۔ ان پر زور دیا گیا۔ کہ وہ اپنے بھائی کو آریوں کے مطالبات منظور کرنے کا مشورہ دیں۔ انہوں نے مطالبات پر غور کرنے کا وعدہ کیا +

سُدھار بقیہ صفحہ ۱۲

[illegible] تم بھی تو ذرا اس ڈیکیتی کے دل کی حالت کا اندازہ لگاؤ۔ جس نے تمہیں بیٹی بنایا ہے۔ جس نے تمہیں سروسوپا ہے۔ جس نے تمہیں سہردہ میں بٹھایا ہے۔ اگر اسے یہ معلوم ہو جائے۔ جو تم کر رہی ہو۔ تو جانتی ہو تمہارا کیا ہوگا؟

جو بھول ہوئی سو ہوئی۔ اس کا سدھار کرنا ہی دانشمندی ہے۔ آئندہ کے لئے قسم کھاؤ۔ کہ تم اس کا دھیان نہ کروگی۔ اور اپنے پتی کی بھگتی کو ہی کامیابی سمجھوگی۔ کہ یہی سر ہندو استری کی شوبھا ہے۔ اور اس کا گہن ہے۔ [illegible] بن سنے +

اس نے آنسوؤں کی دھارا کے [illegible] دیا۔ کہ میں میری نصیحت پر عمل کرے گی۔ اس نے وہ خط پھاڑ کر پھینک دیا۔ میں نے کہا "یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ میرے پاس تب تک رہیگا جب تک میں زندہ ہوں۔ اگر تم اپنے دھرم کی پرواہ نہ کروگی [illegible] نہ ڈروگی۔ تو [illegible] اس خط سے تو ڈروگی؟ جوں ہی مجھے معلوم ہوا۔ کہ [illegible] نے آج جو پن کیا ہے۔ اس کو [illegible] کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو [illegible] تمہاری [illegible] اور یہ خط تمہارے پتی کو [illegible] دوں گا۔ اس حالت میں تمہاری جو [illegible] بنیگی۔ اس کی ذمہ داری تمہارے اپنے [illegible] ہوگی +

اس نے [illegible] انیشچت کرکے [illegible] سے لئے اپنا دھرم نبھانے کا دشواس [illegible] دلایا +

اس [illegible] کوئی [illegible] ہو گئے ہیں۔ تب

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کے دورہ کو کامیاب بنائیں

پنجاب کی آریہ سماجوں سے ستیاگرہ سمتی پنجاب (گورودت بھون لاہور) کی اپیل

(لاہور ۲۵-اپریل) منتری آریہ ستیاگرہ سمتی گورودت بھون پنجاب لاہور نے پنجاب کی آریہ سماجوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مہاشہ کرشن کے دورہ کو کامیاب بنائیں۔ زیادہ سے زیادہ دھن اکٹھا کریں۔ اور بھاری تعداد میں والنٹیر جمع کریں۔ وقت کم ہونے کی وجہ سے مہاشہ جی بڑے بڑے شہروں میں ہی جا سکیں گے۔ وہ ۲۸ کو امرتسر۔ ۲۹ کو لدھیانہ اور ۳۰ کو لائل پور جائیں گے۔ ضلع بھر کے آریہ بھائیوں کو بھاری تعداد میں وہاں پہنچ کر مہاشہ جی کا سواگت کرنا چاہئے۔ تجویز ہے۔ کہ مہاشہ جی کے ساتھ جانے والے جتھے میں پنجاب بھر کی سماجوں کا ایک ایک پرتی ندھی شامل ہو۔ مہاشہ جی کی روانگی کی اطلاع بعد میں دی جائے گی +

جبری بھرتی کا اعلان

(لنڈن ۲۶-اپریل) حکومت برطانیہ کی طرف سے جبری بھرتی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ۲۰-۲۱ برس کے دو لاکھ جوان بھرتی کئے جائیں گے۔ ہندوستان میں بھی بھرتی کا رجسٹر کھل گیا ہے +

مہاتما گاندھی جی کی مایوسی

راجکوٹ سے واپسی پر مہاتما گاندھی جی نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ کہ "راجکوٹ نے میری جوانی چھین لی ہے۔ میں راجکوٹ سے خالی ہاتھ واپس جا رہا ہوں۔ میں شکست کھا گیا ہوں۔ میری امیدوں کا خون ہو گیا ہے +

اوم منڈلی" خلاف قانون قرار دیدی جائیگی

سندھ گورنمنٹ کے مقرر کردہ ٹریبونل نے اپنی تحقیقات مکمل کر لی ہے۔ اس کی رائے میں اوم منڈلی مخرب الاخلاق انسٹی ٹیوشن ہے۔ اور اس کے اصول اس قسم کے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے اوم منڈلی کے نوجوان ممبروں کا اخلاق اچھا نہیں

سردار جسونت سنگھ ورما ٹوہانوی کی ایک نہایت دلچسپ اور تازہ تصنیف

"سنگیت رشی دیانند"

آریہ پبلک کی ایک عرصہ سے یہ زبردست خواہش تھی کہ رشی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کو ایسے طرز پر کو بتا کے اندر کیا جائے۔ جس سے جہاں سادھارن رتی سے پڑھنے کے کام آسکے وہاں رشی جیون کو دیار کتھا کے بھی لوگوں کو سنایا جا سکے۔ چنانچہ نہایت ہرش کے ساتھ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائی جاتی ہے۔ کہ جس کتاب کیلئے آریہ پبلک ایک عرصہ سے چشم براہ تھی وہ چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ مہرشی کے جیون کو اس خوبی سے حوالہ قلم کیا گیا ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھکر ایک کٹر سے کٹر [illegible] بھی اس کا معترف اور مداح بن جاتا ہے۔ رشی جیون کی کتھا کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کتاب آپ کو نہ مل سکے گی۔ طرز تحریر۔ مضمون کی بندش۔ اور عبارت آرائی کی ضمانت کے لئے محض مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ جن کے زور قلم نے مخالفوں تک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہاف ٹون بلاک کی ۹ عدد تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا دئے ہیں۔ ملاحظہ اور مطالعہ کیجئے۔ ہماری صداقت اور مصنف کی لیاقت کا خود بخود اندازہ ہو جائے گا +

کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت اُردو بارہ آنے (۱۲) ہندی ایک روپیہ (عمر) بڑھیا سنہری جلد سمیت چار آنے زائد ہوں گے۔ محصول ۵ علاوہ +

"رشی درشن" یہ کتاب مہاشہ نوبہار سنگھ صاحب کی تصنیف ہے۔ جس میں مہرشی کے جیون کے مشہور مشہور واقعات کو نظم میں لکھا گیا ہے۔ جو نہایت دلچسپ و موثر ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد رشی کے گورو (مہاتما) کو سمجھے۔ اور اس کا گن گائی کرکے اپنے آپ کو پرچیہ بنا دے۔ تو یہ کتاب ان کے ہاتھ میں دیجئے۔ بیسیوں سائز کی نہایت خوبصورت جلد قیمت صرف تین آنے (۳) +

ملنے کا پتہ:- گپتا اینڈ کمپنی نمبر ۱۲ - مقام ٹوہانہ (ایس-پی-ریلوے)

— مہاشہ خوشحال چند جی خورسند نے سپیشل کلاس لینے سے انکار کر دیا +

— بارہ منگا کے ایک مسلمان فضل حسین نے ریاست حیدرآباد کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی +

— مئی میں ۵ ہزار ستیاگرہی جیلوں میں جائیں گے +

— مہاشہ خوشحال چند کو گلبرگہ جیل سے کسی اور جیل میں منتقل کر دیا جائے گا +

— گلبرگہ میں جو نئی جیل بن رہی ہے۔ اس کے لئے مٹی کھودنے و پتھر پھوڑنے کا کام ستیاگرہیوں سے لیا جا رہا ہے +

— لائل پور کے دو آریہ بچوں نے خون سے لکھ کر درخواستیں دیں +

— پروفیسر گیان چند جالندھر سے ۵۱ ستیاگرہیوں کے ساتھ شولاپور روانہ ہو گئے

— لالہ دیوی چند ایم۔ اے ۸ ویں ستیاگرہ کے ڈکٹیٹر نے پنجاب کا دورہ شروع کر دیا ہے +

بقیہ دکھشانت بھاشن صفحہ ۹

ان کی سنسکرتی۔ ان کے دیو استھان۔ ان کی آچیوکا صرف کھو رہی ہے۔ ان کو اپنے اپدیش سے اس بات کا پورا پورا یہ تن کرنا ہے۔ کہ ہمارے دیش میں لوک تنتر اتمک شاسن سپھل ہو۔ لوک تنتر کس پرکار کا ہو سکتا ہے۔ ہم کو یورپ کے کسی دیش کی نقل نہیں کرنی چاہئے ہم اپنے سنسکاروں کے انوسار اپنے لئے شاسن پدھتی سرجن کریں۔ پرنتو یدی ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ ایک دکٹیٹر یا ایک گٹ کے ہاتھ میں سارا ادھیکار آ جائے۔ تو پھر ایسی پرستھتی اتپن کرنی ہی ہوگی۔ جس میں اب سنکھیک اور بہو سنکھیک ایک ساتھ ای پرکار رہیں۔ جیسے آج مصر میں مسلمان اور عیسائی رہ رہے ہیں۔ یدی ایسا نہ ہوا تو ہماری ساری شکتی نشٹ ہو جائے گی۔ اور سوراجیہ کلپنا کی بجائے ایک بار دیکھیے پھر جہاں کا تہاں دکھائی دے جائے گا +

(باقی آئندہ)

بقیہ کام آ ہی جانی سودھار

سے سدھا کے متعلق کوئی شکایت سننے کو نہیں آئی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ پھر یہی سمجھا بن گئی ہے۔ میں اس خوشی میں پھولا نہیں سماتا۔ کہ اگر میں نے اپنے جیون میں کوئی نیکی نہیں کی تو کیا؟ سدھا کا تو ایک ایسا کام کیا ہے۔ جس کی خوشی میری زندگی کو بھی نہایت خوشگوار بنا دیگی

حیدرآباد ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماج کی سرگرمیاں

آریہ سماج اندور آریہ ویر دل نے حیدرآباد
ہلور ڈے ۲۲-۴-۳۹ کو سمارو ہ پور وک
پنڈت گیان چند کے جتھے کا سواگت کیا
(ونی لال منتری)

۱۸-اپریل کو دیا نند
راول منڈی آشرم میں لالہ نند لال کی
صدارت میں جلسہ ہوا۔ مہاشہ وشوامتر کی رہنمائی
میں ستیاگرہیوں کے جتھے کو الوداع کہی گئی۔
اس وقت تک دو سو روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔
تیسرا جتھا مہاشہ کرشن جی کے ساتھ جاوے گا۔
(جگت پرکاش منتری)

گوروکل کورو کھشیتر میں پنڈت
کورو کھشیتر دتا تریہ پرشاد جی ۳-۴-۳۹
آئے۔ اپنے دیا کھیان میں انہوں نے
حیدرآباد کے حالات ورنن کئے۔
(برہمچاری ...)

گوروکل ڈرولی ضلع میرٹھ کا دوسرا
ڈرولی جتھا پنڈت نارائن دیو جی کی سرکردگی
میں ۱۱-اپریل کو شولاپور پہنچ گیا۔ اور ۱۳-اپریل
کو ستیاگرہ کیا۔ (رادھے شیام ...)

کتھا اس راون کے میلہ پر
پنڈ دادنخاں آریہ سماج کی طرف سے
حیدرآباد اندولن کے سمبندھ میں پرچار کیا گیا۔
... روپے جمع ہوئے۔ (تارا چند منتری)

آریہ سماج کی طرف سے ۱۴-اپریل
سمالول کو دس ستیاگرہیوں کے ایک
جتھا کو الوداع کہی گئی۔ ان کا کرایہ ستیاگرہ
کمیٹی کرنال نے ادا کیا ہے۔ ۱۵ روپے بھیجے جا
چکے ہیں۔ (شرنگار سنگھ)

۱۰-اپریل کو گوروکل کرتل کے
کھیڑا جتھے کا سواگت کیا گیا۔ رات
کو جلسہ کیا گیا۔ جتھے کو ۹۹ روپے بھینٹ کئے
گئے۔ (دیوبندر ناتھ منتری)

۲۲-۳-۳۹ کو کٹنگی ضلع بالا گھاٹ
کٹنگی سی۔ پی میں حیدرآباد ڈے منایا
گیا۔ دھن جمع کیا گیا۔ جلسہ ہوا۔ اور پروٹسٹ
کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (منتری)

۴-بیساکھ کو حیدرآباد اندولن کے
کوہاٹ سمبندھ میں جلسہ ہوا۔ ماہوار سہایتا
... روپے دی جا رہی ہے۔ آشا ہے۔ کہ سو
روپیہ ماہوار ہو جاوے گی۔ (جگت رام منتری)

آریہ سماج کا جتھا پرچار کرتا
چک جھمرہ ہوا شولاپور روانہ ہو گیا
راستے میں سواگت کیا گیا۔ اور تھیلیاں
بھینٹ کی گئیں۔ (منتری)

۱۴-۴-۳۹ کو سالوں سے
کرنال آئے ہوئے جتھا کا سواگت کیا
گیا۔ سوامی سبے دھرماک جی اور دو اور ستیہ

گرہی یہاں سے شامل ہوئے۔ یہ جتھا پنڈ
کے میدان سے ستیاگرہ کرے گا۔ (ماتو رام)

سوامی سچدانند جی ۱۷-۴-۳۹ کو روانہ
اجمیر ہو گئے ہیں۔ آپ کو شاندار وداعی
دی گئی۔ تین سو روپیہ ماہوار کے وعدے
ہو چکے ہیں۔ (بنواری لال سیوک)

۳۱-۳-۳۹ کو مسٹر ڈی۔ ڈی
کراچی چوہدری کی صدارت میں جلسہ ہوا۔
ستیاگرہیوں پر حملے کی مذمت کی گئی۔
(نامہ نگار)

۲-۱ اپریل کو فیروزپور کا جتھا جس
موگا میں ٹھاکر امر سنگھ و لالہ مہنت

آریہ سماج نیروبی (الیسٹ افریقہ) کا نشچہ

"جب سے آریہ سماج نے حیدرآباد میں ستیاگرہ اندولن آرمبھ کیا ہے۔ آریہ سماج نیروبی کے کاریہ کرتا بڑی سرگرمی سے کاریہ کر رہے ہیں۔ تاکہ اس دھرم یدھ کے اندر ہم اپنے بھائیوں کی پوری طرح سے سہایتا کر سکیں۔ ساپتاہک ست سنگوں میں اس بات کا چرچا کیا جاتا ہے۔ اور یہاں کی آریہ ہندو جنتا اپنے فرض کو اچھی طرح سے محسوس کر رہی ہے۔ ہر مہینے دھن باقاعدہ بھیجا جاتا ہے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ نیروبی استری سماج کی بہنیں اس کام کے واسطے دھن اکٹھا کرنے میں بڑی لگن سے کام کر رہی ہیں۔ بھارت ورش کے آریہ بھائیوں کو ہم وشواس دلاتے ہیں۔ کہ ہم اتنی دور دراز بیٹھے ہوئے اس سنکٹ کے سمے میں اپنے فرض کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ اور ہر پرکار کی سہایتا دینے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ اس لڑائی میں آریہ سماج کو کامیابی حاصل ہو سکے۔"

(منتری آریہ سماج نیروبی)

امرتسر کے شہیدی جتھے کا ۱۳-۳-۳۹
علاولپور کو سواگت کیا گیا۔ اور گیارہ
روپیہ بھینٹ کئے گئے۔ (گورداس رام منتری)

۱۸۰۰ روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔
لائلپور ۵۴۰ روپے ماہوار کے
وعدے ہیں۔ ۱۵ والنٹیروں کو جتھا ۱۹-اپریل
کو روانہ ہو گیا ہے۔ (نارائن داس)

استری سماج اور
سیالکوٹ چھاؤنی آریہ سماج کی اور
سے سو روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔ دس روپیہ ماہوار
بھیجا جایا کرے گا۔ (جے دیال پردھان)

۱۳-اپریل کو سات ستیاگرہیوں کا
گنگوہ جتھا بھیجا گیا۔ اور ساڑھے تین سو
روپیہ بھینٹ کیا گیا۔ (منتری)

لارنس روڈ آریہ سماج کا
امرتسر جتھا ۱۹-اپریل کو روانہ ہو
گیا ہے۔ تین سو روپیہ ماہوار اس سماج کی
اور سے جا رہا ہے۔ (گوردتہ مل منتری)

لالہ جواہر لال سیکرٹری کانگرس
لدھیانہ کمیٹی ۱۲ دیروں کا جتھا لیکر شولاپور
روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کو شاندار الوداع
کہی گئی۔

(راجپت رائے گپتا)

رام میں سواگت کیا گیا۔ اس وقت تک
۲۸۳ روپے بھیجے جا چکے ہیں۔ (منتری)

ڈی۔ اے۔ وی سکول کا
دولت پور سٹاف گراموں میں پرچار
کر رہا ہے۔ حیدر کال میں پنڈت امرناتھ کی
صدارت میں کانفرنس ہوئی۔ (امرناتھ)

۴-۴-۳۹ کو حیدرآباد کے
علی پور سمبندھ میں مشاعرہ ہوا۔ ۵-۴-۳۹
کو ستیاگرہی جتھا کو جن کے رہنما منوہر لال جی
شہید ہیں الوداع کہی گئی۔ ساڑھے چھ سو
روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ ۲۷ روپے ۸ر
ماہوار کے وعدے ہو چکے ہیں۔
(دیوی داس مینیجر)

۲۹-نوجوان ستیاگرہ کے
بہرام پور لئے تیار ہیں۔ شولاپور
سے اجازت آنے پر جتھا بھیجا جاوے گا۔
(رام داس)

گوروکل مہاودیالیہ کے ۱۰ ستیاگرہیوں
کرتل کا جتھا پنڈت مگد یو کی رہنمائی
میں روانہ کیا گیا۔ راستہ میں سینکڑوں روپے
بھینٹ ہوئے۔ دوسرا جتھا پنڈت ہریش چندر
کی رہنمائی میں جانے والا ہے۔
(... ادھشٹاتا)

لالہ خوشحال چند
دھرم پورہ (لاہور) کو ان کے ایثار
پر ۲-۴-۳۹ کے اجلاس میں مبارکباد دی
گئی۔ اور ستیاگرہیوں کو ناقص خوراک دیئے
جانے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ (منتری)

جب آریہ ویروں کا ایک جتھا
گوڑ گانوہ سوامی منگلا نند جی کی سرکردگی
میں ۲۰-۴-۳۹ کو روانہ ہو گیا۔ ۱۵۷ روپے
۹ آنے مختلف مقامات پر بھینٹ کئے
گئے۔ (چندن لال منتری)

۲۲-مارچ کو حیدرآباد
جگادھری ڈے ڈاکٹر پرمانند
کی صدارت میں منایا گیا۔ اور کئی پرستاؤ
پاس کئے گئے۔ (نتھن لال منتری)

ماسٹر پورن چند چار ستیاگرہیوں
بھٹنڈہ کے جتھے کے ساتھ شولاپور
پہنچ گئے۔ راستہ میں آپ کا سواگت کیا گیا۔
(جنبیر شری رام سکول پٹیالہ)

پہلا جتھا راگھو رو کے ساتھ
مراد آباد ۵ ستیاگرہیوں پر مشتمل روانہ
ہو گیا۔ راستہ میں خوب سواگت کیا گیا۔
(ہری دت شاستری)

آریہ سماج میں چھیل گنڈا جیل میں
کراچی پرمانند کی ہوئی مرتیو پر شوک
پرگٹ کیا گیا۔ اور پانچ کی مانگ کی گئی۔
(مول چند منتری)

۱-۱ اپریل کے ڈکٹیٹر
سنت نگر (لاہور) ست سنگ میں وہاں شری
کرشن جی کو چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کئے جانے پر
ودھائی دی گئی۔ (ججے دیو)

۲۵ روپے پہلے
بھارت نگر (لاہور) بھیجے جا چکے ہیں۔
اب ۳۵ روپے ماہوار دیئے جایا کریں گے۔
برہمن سبھا سدرشن نگر نے ساڑھے چھ روپے
دیئے ہیں۔ اور دیا نند سوماتھ۔ رتن چند
اور شام سندر نے ۱۳ روپے اکٹھے کر کے
بھیجے ہیں۔ دھنیہ واد۔ (مدن لال منتری)

(ضلع میرٹھ) کرتل مہاودیالیہ کا
نگلا جتھا ۴-اپریل کو پہنچا۔ اس کا سواگت
کیا گیا۔ ۱۰ اتھوٹا۔ کاکودا کلاں۔ کوڑی اور
نگلا سماجوں کی اور سے دھن بھینٹ کیا گیا۔
(منتری)

۲۳-اپریل کو رات کے
چک جھمرہ ساڑھے آٹھ بجے آریہ
سماج میں حیدرآباد ڈے منایا۔ نیز تقریریں
اور کویتائیں ہوئیں۔ کمار سبھا قائم ہو گئی ہے۔
(نامہ نگار)

Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ سماج رنگپور کا اُتسو

آریہ سماج رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ ۳-۴-۵-۶-اپریل کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ ختم ہوا۔ جلسہ میں شری پنڈت۔ سدا شوجی۔ پنڈت گورودت جی۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ مہاشہ بال کرشن جی بھجنیک و شریمتی درروپدی دیوی جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ شریمتی درروپدی دیوی نے حیدر آباد ستیاگرہ پر ویاکھیان دیا۔ اور دو ہزار آنہ کی اپیل کی۔ جو اُسی وقت وصول ہو گیا۔ شریمتی جی کے ویاکھیان کا جنتا پر کافی اثر ہوا۔ ان ہی کی کرپا سے رنگ پور سے بھی حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے جتھا تیار ہو گیا ہے۔ حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے ایک سو بچاس روپیہ۔ اور آریہ سماج رنگ پور کے لئے ۲۸۳ روپیئے چندہ وصول ہوا۔

(منتری آریہ سماج رنگ پور)

آریہ سماج بہرام پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بہرام پور کا اُنیسواں سالانہ جلسہ معقدہ ۳۱-مارچ اور یکم و ۲-اپریل ۱۹۳۹ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے بہت ہی جوش و خروش دکھایا گیا۔ بہت سے بھجن اور لیکچر بھی اس موضوع پر ہوئے۔ بعد از دوپہر حیدر آباد کانفرنس زیر صدارت حکیم گوردھن داس جی منعقد ہوئی۔ جس میں پنجاب کیسری لالہ خوشحال چند جی کے ساتھ معمولی قیدیوں کا سا سلوک کرنے اور حیدر آباد کی جیلوں میں مقید آریہ ستیاگرہیوں کے ساتھ معمولی اخلاقی قیدیوں جیسا سلوک اور ناقص خوراک کے برخلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ نیز لالہ جی کی قربانی اور تیاگ پر آریہ سماج کی طرف سے بدھائی دی گئی۔ مہاشہ ست رام جی نے اسی موقعہ پر اعلان کیا۔ کہ وہ بہاشہ بھائیوں کا ایک زبردست جتھا ۱۵-اپریل کو لے کر حیدر آباد روانہ ہو جاویں گے۔

آریہ سکول و آریہ کنیزی پاٹھ شالا کے تقسیم انعامات کی کاروائی زیر صدارت لالہ دیوی دتہ مل جی ایم۔اے بی۔ٹی ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز گوجرانوالہ منعقد ہوئی۔ دوپہر کے بعد پنڈت بھودیو جی شاستری نے دھن کے لئے اپیل کی۔ فوراً ہی مبلغ دو سو دس روپیئے جمع ہو گئے۔ اور ستائیس ۲۷ نوجوانوں نے اپنے نام خوشی خوشی حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے پیش کئے۔ جتھا تیار ہے جو کہ جلدی ہی روانہ کیا جاوے گا۔

(منتری آریہ سماج بہرامپور)

سماجوں کے منتری دھیان دیں

گورو کل ملتان کی طرف سے دو اُپدیشک پنڈت منوہر لال جی شاستری اور ماسٹر ست نارائن جی اس وقت پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ وہ جہاں بھی پہنچیں اس سماج کے منتری پردھان ان کی پرچار کاریہ میں تتھا گوروکل کے لئے دھن سنگرہ میں یتھا شکتی سہائتا کریں۔

(دکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ

گوروکل رائے کوٹ کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ کے اوسر پر آنے والے اُپدیشٹا یہ تھے:۔

سوامی ستیا نند جی۔ سوامی ودیا نند جی۔ سوامی وگیانا نند جی۔ سوامی دھیرا نند جی۔ سوامی یوگا نند جی اور سوامی کیولا نند جی و شریمتی نارائنی دیوی جی منیجر کنیا مہا ودیالیہ جالندھر۔ ان کے علاوہ اپنی ششیہ منڈلی سہت شری بھگت منگت رام جی گائیا چاریہ ودّھا کر اندجیت جی نے بھی منوہر اُپدیشوں سے پُر گانے گائے۔ اور جنتا کو آنند کیا۔

سمیلن:۔ کوی سمیلن۔ شری سمیلن سوامی دھیرا نند جی کی ادھیکشتا میں۔ گرام سمیلن شری سوامی یوگا نند جی کی ادھیکشتا میں۔ سنگیت سمیلن شری بھگت جی کی ادھیکشتا میں۔ ہندی و سنسکرت سبھاؤں کے ادھیویشن شری سوامی ودیا نند جی تیرتھ کی ادھیکشتا میں بھلی بھانتی پورے ہوئے۔ اس سال ۵ نئے چھاتروں کا اُپ نین سنسکار کیا گیا۔

دھن:۔ اسی ورش لگ بھگ سات ہزار روپیہ اکٹھے ہوئے۔ جس میں سے تین ہزار کا وعدہ ہے۔ یہ تین ہزار کی رقم ڈلہوزی کے سیٹھ گوپال داس جی کی ماتا ہر دیوی جی نے بلڈنگ کے بنانے کیلئے دان دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(دکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل کورو کھشیتر کا جلسہ

گوروکل کورو کھشیتر کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-مارچ کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ ۲۵-مارچ کو بہانہ لالہ امرت رائے جی نے آریہ دھوجا لہرائی۔ ہندوستان کی راشٹر بھاشا ہندی ہو یا ہندوستانی اس بارہ میں شری پنڈت لیشپال جی کی صدارت میں بحث مباحثہ ہوا۔ بعد دوپہر شری پنڈت الیشور چندر جی اور پنڈت لیشپال کے ویاکھیان ہوئے۔ شری آچاریہ ابھے دیو جی نے گؤ شالہ کی نئی عمارت کا اُدگھاٹن کیا۔ رات کو برہمچاریوں نے جسمانی ورزش کے کھیل اور کرتب دکھائے۔ ۲۶-مارچ اتوار کی صبح کو ۲۱ نئے داخل ہوئے بالکوں کا ویدآرمبھ سنسکار کیا گیا۔ شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نے آریہ سماج کی ستھاپنا دوس کے بارے میں ویاکھیان دیا۔ بعد دوپہر ½۱۲ سے ۲ بجے تک شری منتری جی کی صدارت میں حیدر آباد سمیلن کی پرتھم بیٹھک ہوئی۔ اس کے بعد شری رام چندر جی دہلوی کی صدارت میں حیدر آباد سمیلن کی دوسری بیٹھک ہوئی۔ سمیلن کے صدر پنڈت رام چندر جی دہلوی کا ویاکھیان ہوا۔ سمیلن میں آریہ پُرشوں میں بڑا اُتساہ اور جوش دکھائی دیتا تھا۔ اپیل پر سب ملا کر تقریباً چھ ہزار روپے دان میں جمع ہوئے۔ شام کو باہر سے آئے ہوئے پہلوانوں اور علاقہ کے مشہور پہلوانوں کی کشتیاں ہوئیں۔ رات کو کوی سمیلن ہو کر جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔

(پربندھ کرتا)

آریہ سماج جام پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کا بے سیکنڈ جام پور کا پہلا سالانہ جلسہ ۳۱-مارچ سے ۲-اپریل ۱۹۳۹ء تک چوہدری ستیہ پال جی کے مکان کے وسیع دالان میں بڑے سمارو ہ سے منایا گیا۔ سبھا کی طرف سے شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری۔ پنڈت گنگا شرن جی۔ پنڈت گنگا سہائے جی۔ اور پنڈت ہری چندر جی پدھارے ہوئے تھے۔ شری پروفیسر دیش بندھو جی ریٹائرڈ پروفیسر گورنمنٹ کالج لائل پور سے پدھارے ہوئے تھے۔

آریہ سماج کی بلڈنگ اور انیہ سامایک کاموں کے لئے ۲۷۵ روپے دان پراپت ہوا۔ جس میں سے ۷۵ روپے ٹھ کے قریب بہاولپوریوں نے دان دیا۔

(الیشور دت جی منتری)

آریہ سماج کراچی کا چناؤ

۱۵-۳-۳۹ کو ½۸ بجے آریہ سماج کراچی کا سالانہ چناؤ آریہ سماج مندر میں ہی شری ڈی۔ڈی چوہدری جی کی صدارت میں ہوا۔ مندرجہ ذیل ادھیکاری سروسمتی سے چنے گئے:۔

پردھان:۔ شری سیٹھ روپ لال جی۔ اُپ پردھان:۔ سینیئر اُپ پردھان سیٹھ چمن لال جی۔ جونیئر اُپ پردھان ڈی۔ڈی چوہدری جی۔ سیکرٹری:۔ گوسائیں مولچند جی۔ اُپ منتری:۔ مہاشہ موہن لال جی کریر و مہاشہ دیوراج جی۔ خزانچی:۔ مہاشہ دھرم دیو جی۔ لائبریرین پنڈت لوک ناتھ جی۔

(منتری گوسائیں مولچند)

دیوان کرشن کشور کا دان

دیوان بہادر کرشن کشور جی رئیس لاہور حال ہی میں سناتن دھرم سنسکرت کالج لاہور کے لئے ایک لاکھ روپے کے حقیت جات مخصوص کر چکے ہیں۔ آپ نے وشو ایشور آنند ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو ایک ہزار روپیہ کا دان دے کر وید شاستر کے پرتی اپنے دلی پریم اور شردھا کا مزید ثبوت دیا ہے۔ آپ کا دھنیہ واد ہے۔

(ڈائرکٹر)

آریہ سماج جموں کا چناؤ

پردھان:۔ لالہ تلسی رام جی پنشنر۔ مکھیہ اُپ پردھان:۔ لالہ مالک چند جی ٹھیکیدار۔ اُپ پردھان لالہ سوہن لال جی پنشنر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر۔ منتری امرناتھ جی وئید سدھانت رتن۔ اُپ منتری مہاشہ دیارام جی۔ کوشادھیکش لالہ دوارکا رام جی۔ پستکادھیکش پنڈت لبھو رام جی۔

(امرناتھ وئید منتری)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

سائنس کی رفتارِ ترقی

موت کی شعاعیں

ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے جو نام موت کی شعاعیں دریافت ہوئی ہیں۔ ان کا حال معلوم ہو رہا ہے۔ سنڈے ٹائمز لنڈن " کا ہوائی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ موت کی شعاعوں " کی کوئی سائنٹفک حقیقت نہیں ہے۔ بعض موجدوں کا خیال ہے۔ کہ دو ہزار فٹ کی بلندی سے ہوائی جہازوں کو ان شعاعوں کی مدد سے گرایا جا سکتا ہے۔ دو ہزار فٹ کی بلندی سب سے اونچی بلندی ہے۔ جہاں تک بمبار مشینیں لے جائی جا سکتی ہیں۔

بعض لوگ ذرا کم شیخی بگھارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ایک ہزار سے دو ہزار فٹ کی بلندی کے درمیانی فاصلے سے ہوائی جہازوں کو گرایا جا سکیگا۔ لیکن اگر زیادہ قوت کے ساتھ آلات زیادہ طاقت کے استعمال کئے جائیں۔ تو اس سے بھی زیادہ اونچائی سے ہوائی جہازوں کو آسانی سے گرایا جا سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ابھی تک کسی موجد نے وزارت پرواز کے سامنے آکر اپنے کسی آلہ یا شعاع کا کوئی تجربہ نہیں دکھایا ہے۔ جو صرف ایک سو فٹ کے اندر ہی اپنا دعویٰ سچ کر کے دکھا سکتا۔

وزارت پرواز کا انعام

وزارت پرواز کے پاس کئی موجد آئے۔ مگر ان کی ایجادات کا دائرہ بیس پچیس فٹ سے متجاوز نہ کر سکا۔ اور وہ بھی موٹر انجنوں تک محدود رہا۔ جن پر لوہے کی جالی لگی ہوئی نہ ہو۔ مگر آج کل وائرلیس کے باعث تمام انجنوں کو پختہ جالیوں سے ڈھانکا جاتا ہے۔ تاکہ بجلی سے ان میں گڑبڑ پیدا نہ ہو۔ یہ جالیاں اس قدر سخت اور قوی ہوتی ہیں کہ چند گز کے فاصلہ سے بھی کوئی شعاع ان پر کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ وزارت پرواز نے ایک بڑے انعام کا اعلان کیا ہے۔ کہ سو گز سے اوپر اگر کوئی آلہ کسی چلتے ہوئے موٹر انجن کو بگاڑنے میں کامیاب عمل کر سکتا ہو۔ تو وہ میدانِ عمل میں آئے۔ تجربہ کرنے کے بعد اس کو ایک بڑی رقم انعام میں دی جائے گی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

وِٹامن

وٹامنز غذائیں کوئی فائدہ نہ کریں۔ جب تک کہ ان کے ساتھ "وٹامن" نہ ملایا جائے۔ وہ پانچ اقسام کے ہیں :-

وٹامن A ــــ جسم کو بنانے اور وبائی بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے مدد دیتا ہے۔ اور اس کی ہر عمر میں ضرورت ہے۔ تازہ سبزی دودھ۔ پالک کا ساگ۔ تازہ سلاد۔ بند گوبھی شکر قندی کے پتوں۔ گاجر۔ میٹھے آلو۔ مٹر۔ ٹماٹر۔ خرمانی۔ لوکاٹ۔ خربوزہ۔ پائن ایپل (اناناس) سنگترا۔ نارنگی۔ مالٹا۔ تربوز۔ ... اور مکھن وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن B کی کمی سے گردہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اپنڈے سائٹیس کی بیماری ہو سکتی ہے۔ وٹامن B سے قبض کم ہوتی ہے اور انسان کی صحت عام طور پر ٹھیک رہتی ہے۔

وٹامن C ــــ ان تازہ سبزیوں میں جو کہ بغیر سوڈا کے پکائی جاتی ہیں۔ اور بیس منٹ کے اندر اندر تیار ہو جاتی ہیں۔ (۲) آلو۔ (۳) پکائے ہوئے پھلوں میں (۴) اوبارب میں۔ (۵) نارنگی۔ لیموں۔ سنگترا۔ مالٹا اور تمام قسم کے بیروں میں ماسوائے انگور۔ سبز سلاد۔ قہوہ۔ سرسوں۔ کرلیبی۔ پیاز اور ٹماٹر میں نہیں ہوتی۔

گرم کرنے یا خشک کرنے سے وٹامن C ضائع ہو جاتی ہے۔ اس کا اچھا فائدہ اٹھانا ہو۔ تو کچی سبزیاں کھانی چاہئیں۔ کچے بادام۔ مٹر۔ خالیں۔ اور پتے کھانے مفید ہیں۔ ۹۔ ۱۰ بچوں کو ان کا ہر روز استعمال کرنا از حد مفید ہے۔ اس سے خون صاف رہتا ہے۔

وٹامن D ــــ وٹامن "ڈی" کی نسبت ابھی سائنسدانوں کو پورا پورا علم نہیں ہوا۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ ہڈیوں کے بنانے میں یہ کافی مدد دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بچے کئی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

وٹامن E ــــ سے خوراک میں جو فولاد کے اجزاء ہوتے ہیں۔ ان کو حل کیا جاتا ہے۔

(گذشتہ سے آگے)

خوشحال روس

شرح مزدوری میں ترقی

عام مشاہدہ ہے۔ کہ دنیا کے ہر سرمایہ دار ملک میں شرح اجرت گر رہی ہے۔ برخلاف اس کے روس میں مزدوروں کی اجرت بڑھ رہی ہے۔ ۱۹۱۳ء میں مزدوروں کا ماہانہ اوسط ۲۵ روبل تھا۔ موجودہ نظم و نسق میں شرح اجرت میں جو نمایاں تدریجی ترقی ہو رہی ہے۔ ذیل کے اعداد سے ظاہر ہے :-

ساخت مشینری	لوہا و فولاد	کان کنی	عام صنعت	سن
۴۴،۶۹۳	۳۴،۶۲۷	۲۸،۶۲۹	۲۹،۰۴۸	۱۹۲۷ء
۴۹،۶۷۸	۵۸،۶۴۲	۵۳،۶۸۷	۵۰،۰۲۰	۱۹۲۸ء
۹۲،۰۹۴	۷۵،۶۴۱	۶۳،۶۲۷	۷۷،۶۹۴	۱۹۲۹ء
۱۰۸،۶۳۶	۸۸،۶۳۰	۷۶،۶۴۷	۸۳،۶۳۰	۱۹۳۰ء
۱۱۸،۶۰۰	۹۰،۶۵۰	۸۳،۶۹۷	۹۰،۶۴۰	۱۹۳۱ء

جو رقم اجرت میں ادا کی گئی۔ اس میں سالانہ اضافہ ذیل میں درج ہے :-

۱۹۲۷-۲۸ء	۷۸۰۱۰۰۰۰۰۰
۱۹۳۱ء	۲۱۰۰۰۰۰۰۰۰
۱۹۳۲ء	۲۶۸۰۰۰۰۰۰۰

دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اجرت کی جو رقم ادا کی گئی اس کی مقدار صرف ۵ سال کے اندر اندر ساڑھے تین گنا بڑھ گئی ہے۔ زراعت پر کام کرنے والوں کی بھی شرح اجرت میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ ان مزدوروں جو سرکاری انتظام سے زیر کاشت ہیں ۔ دو ہی سال میں مزدوری کی شرح دوگنا ہوئی ہے۔

کام کرنے کے گھنٹوں میں کمی

شرح اجرت میں روز افزوں اضافہ کئے جانے کے ساتھ یہ نہیں کیا گیا ہے۔ کہ کام کرنے کے گھنٹوں میں اضافہ کر دیا جائے۔ بلکہ کارخانوں اور عام کارگاہوں میں کام کرنے کے وقت میں بہت کمی کی گئی ہے۔ اس میں رفتہ رفتہ جو ترمیمیں عمل میں لائی گئیں۔ ان کے مفید نتائج ذیل میں درج ہیں :-

۱۹۰۴ء	۱۰ گھنٹہ
۱۹۱۳ء	۹ "
۱۹۲۰ء	۸ "
۱۹۳۱ء	۷ "

کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے کا وقت ڈالی گھنٹے سے کم کر کے ۶ گھنٹے کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوردکل سنا تک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ عموماً سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ میں اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ کمزور بینائی۔ ککرے اور کھجلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر بے انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ کیچلی۔ کھجلی کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (۱۴؍) فی شیشی

ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸؍) ۔

ہمارے ایجنٹ

لاہور :- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوافروش (۲) رام سروپ جنرل سٹورز نسبت روڈ

امرتسر :- شری رام گنگا رام انگریزی دوافروش

پنچم گورو کل سنا تک فارمیسی - دہلی نمبر ۳

بے روزگاروں کیلئے روزگار

فنائل بنانے کی ترکیب

نسخہ بروزہ ۳۵ حصہ۔ سوڈا کاسٹک ۴½ حصہ۔ کریوزوٹ ۸ حصہ۔ پانی ۳۶ حصہ۔

ترکیب ایک بڑی کڑاھی میں بروزہ کو ڈال کر پگھلاؤ۔ سوڈا کاسٹک کو پانی میں حل کرو۔ اس حل کو پگھلے ہوئے بروزہ میں آہستہ آہستہ ڈالتے جاؤ۔ ڈالتے وقت لکڑی سے ہلانا نہایت ضروری ہے۔ سارا حل ڈال کر اچھی طرح ہلاؤ۔ جب وہ ایک جان ہو جائے تو اس میں کریوزوٹ ڈال دو۔ کریوزوٹ کو یکدم نہیں ڈالنا چاہئے۔ بلکہ ہلاتے ہوئے تھوڑا تھوڑا سارا تیل (کریوزوٹ) ڈالنے کے بعد اچھی طرح ہلاؤ۔ درجہ حرارت بہت زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ تھوڑا سا نمونہ لے کر پانی میں ڈال کر دیکھو۔ اگر سارا کا سارا یکدم حل ہو جائے۔ اور پانی کی سطح پر نہ تیرے۔ تو سمجھ لو۔ کہ ٹھیک تیار ہو گیا ہے۔ ورنہ اور گھوٹو۔ ٹھیک ہونے پر آگ ہٹا دو اور ٹھنڈا ہونے دو۔ ٹھنڈا ہونے پر چھلنی میں سے چھان کر ڈبوں یا بوتلوں میں بند کر دو۔

نسخہ بروزہ ۴۵ حصہ۔ سوڈا کاسٹک ۶ حصہ۔ پانی ۴۵ حصہ۔ کریوزوٹ ۴۵ حصہ۔

ترکیب بروزہ اور کریوزوٹ کو ایک بڑی کڑاھی میں ڈال کر ہلکی آگ پر آہستہ آہستہ گرم کرو۔ جب یہ دونو چیزیں یک جان ہو جائیں۔ تو اس میں پہلے سے تیار کیا ہوا سوڈا کاسٹک کے حل کے ڈالنے سے اُبھان سا آوے گا۔ آگ کا دھیان برابر رکھیں۔ کڑاھی بڑی استعمال کریں۔ اور کاسٹک کا حل تھوڑا تھوڑا ڈالیں۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ سارے کاسٹک کا حل ڈالنے کے بعد اچھی طرح سے ہلا دیں۔ اور نمونہ لے کر پانی میں ڈال کر امتحان کریں۔ اگر پانی میں ٹھیک طرح سے حل ہو کر سفید دودھیا حل دیوے۔ اور کوئی تیل کے قطرے اوپر نہ تیریں۔ تو سمجھ لیں۔ کہ ٹھیک ہے۔ ٹھنڈا کریں۔ اور چھان کر ڈبوں میں بند کر دیں۔

نسخہ بروزہ ۸۷ حصہ۔ سوڈا کاسٹک ۱۴ حصہ۔ پانی ۵۶ حصہ۔ کریوزوٹ ۱۵۰ حصہ۔ تیل ارنڈی ۱۹ حصہ۔

ترکیب بروزہ کو کڑاھی میں ڈال کر پگھلاؤ۔ جب سارا پگھل جاوے۔ تو اس میں سوڈا کاسٹک کا پانی میں حل آہستہ آہستہ مذکورہ بالا طریقہ سے خوب اچھی طرح ملا دو۔ جب یک جان ہو جائے تو اسے ہلاتے ہوئے اس میں کریوزوٹ ملا دو۔ سب کے بعد اس میں ارنڈی کا تیل ملا کر یک جان کر دو۔ ہلاتے ہوئے نمونہ دیکھتے جاؤ۔ کہ ٹھیک ہو جانے پر ٹھنڈا کر لو۔ اور چھان لو۔

نسخہ بروزہ ۲۱ حصہ۔ سوڈا کاسٹک ۳ حصہ۔ پانی ۲۱ حصہ۔ کریوزوٹ ۵۰ حصہ۔ میتھیلیٹڈ سپرٹ ۵ حصہ۔

ترکیب: نسخہ نمبر اول کی طرح سوڈا کاسٹک کا حل اندر کر کے کریوزوٹ ملا دو۔ بعد ازاں قدرے ٹھنڈا کر کے میتھیلیٹڈ سپرٹ ڈال کر یک جان کر لو۔ خیال رہے کہ میتھیلیٹڈ سپرٹ بہت ہی جلد آگ پکڑتی ہے۔ اس لئے آنچ سے ہٹا کر ملائی جاوے۔ چھان کر ڈبوں میں بند کر لو۔

سوامی سنتھ رکھشا

مٹی سے کچھ روگوں کا علاج

از ڈاکٹر سریندر پرشاد جے پور

مہاتما گاندھی لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے شریر کا بہت سا بھاگ مٹی کا بنا ہے۔ اس کارن یدی ہمارے شریر پر مٹی کا پربھاؤ پڑے تو اس میں کوئی آشچریہ کی بات نہیں ہے۔ مٹی کو سب پوتر مانتے ہیں۔ دُرگندھ دُور کرنے کے لئے مٹی سے زمین لیپی جاتی ہے۔ سڑی ہوئی جگہ مٹی سے پورن کی جاتی ہے۔ برتن مٹی سے صاف کئے جاتے ہیں۔ یوگی لوگ سارے شریر پر مٹی لگائے رہتے ہیں۔ ... دکھنی دیش کے لوگ پھوڑے پھنسیوں پر مٹی کا پریوگ کرتے ہیں۔ مردوں کو مٹی کے ... سے وہ ہوا کو خراب نہیں کر سکتے۔ مٹی کی مہمان سے ہم انومان کر سکتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ ہی خاص اور اُتم گنوں کا ہونا سمجھو ہے۔ میں اپنے انوبھو کے آدھار پر کہہ سکتا ہوں کہ مٹی کے اُپچار سے اسادھیہ روگ بھی دور ہو سکتے ہیں۔

مٹی کیسی ہو؟

الگ الگ طرح کی مٹی میں الگ الگ گن ہوتے ہیں۔ یہ تو سرخ مٹی جس میں کچھ ... ہوتی ہے وشیش گن کاری ہے۔ اُپچار کے لئے ایسا سادھیہ اسے ہی کام میں لانا ... مٹی صاف ستھان سے کھودی ہو۔ اور اُس میں کسی اَپ کار کا کوڑا کرکٹ انشوا گوبر آدی نہ ہو۔ اگر مٹی میں ادھک چکناہٹ ہو تو اس میں کچھ بالو (ریت) ملا لینی چاہئے۔ ... اور سر پر یا تات کا لگ ... کے ... بھی مٹی ملے کام میں لائی جا سکتی ہے۔ مٹی کا سوکھی ہونا ضروری ہے۔

پریوگ میں کیسے لایا جاوے

اس سوکھی مٹی کو کسی پاتر (مٹی کا ہو تو اچھا ہے) میں رکھ کر بھگو دو۔ اور بھیگ جانے پر اُسے سان لو۔ وہ نہ ادھک ... نہ ادھک پتلی۔ مٹی گوندھے ہوئے آٹے کی مانند ہونی چاہیئے۔ اس سنی مٹی کو روگی کے ... استھان پر اس طرح پھیلا دیں۔ ... کی تہہ آدھی انچ سے ایک انچ تک موٹی ہو اور اس سے وہ جگہ اچھی طرح ڈھک جاوے۔ پھر اس پر یا اس کے چاروں اور گرم کپڑا اونی پٹا پورا نا دستر یا ٹاٹ پیٹ دینا چاہئے۔ یہ دستر مٹی کو اور مٹی شریر کو تپوتا ... اونی اتھات گرم وستر پر کسی دوسرے کپڑے کی پٹی بھی باندھی جا سکتی ہے۔ گرم ہو جانے پر مٹی کو ہٹا دیجئے۔ اور دوسرا مٹی کا ... ضرورت ہو تو چڑھا دیجئے۔ مٹی ... دس منٹ میں گرم ہو جاتی ہے۔ ... جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

سرکی ترا وٹ

کیشراج

سر کے تیلوں کا راجہ

اس کی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے اس کے لگاتے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تر و تازگی حاصل ہوتی ہے بالوں کو لمبے کالے اور چمکیلے کرنے میں بے مثل ہے۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اسکی تعریف کی ہے۔

ایکبار آپ بھی آزمائش کیجئے

ہیضہ کی بے خطا دوا

کافور

اصلی عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ ۵۵ برس سے زیادہ سالہا سال اس سے ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

Telephone No. 2367

Regd. L. No. 435

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر:- مہاشے کرشن ایم۔ اے

چندہ

سالانہ:- چار روپے ششماہی ۲ روپے

سالانہ بیرون دیش سے چھ روپے

ہمیشہ:- پانچ روپے

قیمت:- ایک آنہ فی پرچہ

نمبر ۱۸	اتوار:- ۲۵ بیساکھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۷ مئی ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

اے نوجواں!

دل میں سوچا ہے کبھی اے ہند کے چشم و چراغ
مغربیت سر سے پاؤں تک ہے یوں چھائی ہوئی

کس جگہ لیجا رہے ہیں ہم کو مغرب کے دماغ
مشرقی تہذیب کا ملتا نہیں جس میں سراغ

اب غلامی کا ہمیں احساس تک ہوتا نہیں
دانے دانے کو ہوئے ہیں آج کل محتاج وہ

مغربی تعلیم سے بے حس ہوئے ایسے دماغ
جن کے ایوانوں میں جلتے تھے کبھی گھی کے چراغ

رفتہ رفتہ بھولتے جاتے ہیں ہم اپنی زبان
یہ سبھی کیوں ہو رہا ہے غور کر اے نوجواں

کیوں نہ ہو اس پر دلِ دشمن خوشی سے باغ باغ
اپنے ہاتھوں سے اُجاڑا ہندیوں نے اپنا باغ

مغربی تہذیب ہے ناقص ہمارے واسطے
چھوڑ دو اس کو مٹانا ہو جو بدنامی کا داغ

(از تاباں پشاوری)

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

پران سے یہاں جیو شکتی لی گئی ہے۔ اسی شکتی کا سانس کے ساتھ گہنشٹ سمبندھ ہے۔ اسی کارن پران اور جیو کو یہاں ایک ہی ورنن کیا گیا ہے۔

تدنتنر اس کو بانی نے کہا ــــ جو میں وسشٹ ہوں۔ وہ تو ہی وسشٹ ہے۔ میری آنچادن شکتی تیرے آشرت ہے۔ تب اس کو آنکھ نے کہا ــــ "جو میں پرتشٹھا ہوں۔ وہ تو ہی پرتشٹھا ہے" ــــ تدنتنر اس کو کان نے کہا ــــ جو میں سمپدا ہوں۔ وہ تو ہی سمپدا ہے۔ پھر اُسے من نے کہا ــــ جو میں آشرا ہوں وہ تو ہی آشرا ہے۔ نشچے سے نہ بانیاں، نہ نیتر، نہ شروتر، نہ من ایسا کہتے ہیں۔ کنتو ان کو پران ہی۔ یہ ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ پران ارتھات جیو ہی یہ سارے ہو جاتے ہیں۔ اندریوں میں آتما ہی ان شکتیوں کے روپ میں پرگٹ ہوتا ہے۔

دوسرا کھنڈ وہ پران بولا ــــ میرا ان کھادیہ پدارتھ کیا ہوگا؟ ــــ انہوں نے کہا ــــ "جو کچھ یہ شو سے لے کر پکھشیوں تک ہے۔ وہ ہی اس پران کا ان ہے۔ نشچے سے پران کا یہ ان نام پرتیکش ہے۔ ایسا جاننے والے کے سمیپ کچھ بھی ان کھادیہ پدارتھ نہیں ہوتا۔ وہ بھوجن میں اکھادیہ پدارتھ نہیں مانتا۔"

وہ پران بولا ــــ "میرا وستر کیا ہوگا؟" انہوں نے اسے کہا ــــ "جل ہی"۔

اس کارن اسی ان کو کھاتا ہوا اُپاسک پہلے تتھا بھوجن کے پشچات جل سے پری دھان کرتا ہے۔ ان کو جل سے آچمن کر کے اچھادت کرتا ہے۔ یہ جل روپ وستر ہو جاتا ہے۔ اس سے پران ننگن نہیں رہتا۔

ایسا یہ اُپدیش ستیہ کام جوالا نے دیا گھر پد کے پتر گوشرتی کو دے کر کہا۔ یدی کوئی یہ اُپدیش سوکھے پیڑ کو کہے۔ تو اس میں بھی شاکھائیں اُتپن ہو آدیں۔ اور پتر پھوٹ نکلیں۔ یہ پران دو یا شردھا اور وشواس کے یوگیہ ہے۔

رگوید — اوم — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् यत्त्वामग्ने हविष्पतिर्दूतं देव सपर्यति तस्य स्म प्राविता भव ॥ ९ ॥

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۹)

(اوم) یس توا مگنے ہوشپتر دُوتم دیوسپریتی تسیہ سمہ پرادتا بھوم۔

پدارتھ:۔ ہے (دیو) سب کے پرکاش کرنے والے (اگنے) وگیان سوروپ جگدیشور! جو منش (ہوشپتی) دینے لینے یوگیہ وستوؤں کا پالن کرنے والا۔ (یہ) جو منش (دُوتم) گیان دینے والے آپ کا (سپریتی) سیون کرتا ہے۔ (تسیہ) اُس سیوک منش کے آپ (پرادتا) اچھی پرکار جاننے والے (بھو) ہو۔ اور (یہ) جو (ہوشپتی) دینے لینے یوگیہ پدارتھوں کی رکھشا کرنے والا منش (دیو) پرکاش اور داہ گن والے (اگنے) بھوتک اگنی کا۔ (سپریتی) سیون کرتا ہے۔ (تسیہ) اُس منش کا وہ اگنی (پرادتا) نانا پرکار کے دُکھوں سے رکھشا کرنے والا ہوتا (بھو) ہے۔

بھاوارتھ:۔ اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ "دُوت" شبد کا ارتھ دو پکش میں سمجھنا چاہیے۔ ایک اس پرکار ہے کہ سب منشیوں میں گیان کا پہنچانا، ایشور پکش ــــ تتھا ایک دیش سے دوسرے دیشوں میں پدارتھوں کا پہنچانا بھوتک پکش میں گرہن کیا گیا ہے۔ جو آستک استفات ہے۔ ملیچھ ریں وشواس رکھتے۔

وید کا وید امرت

ओ३म् । समिधाऽग्निं दुवस्यत घृतैर्बोधयतातिथिम् । आस्मिन् हव्या जुहोतन ॥

(رگ وید ۸۔۴۴۔۱)

جیوں آدر سے اتتھی کو، پالا رہے گرہست آپ

ایسے ہی اگنی دیو کو، گرہست سے جگایئے آپ

سیلوا سمدھا دے کرو، آہوتی اُتم ڈال

سمپوتر ہی ہوی دو، دیو تک پہنچے رسال

چیدے ہوئے پھول

(۱)

برا لگنے یا تماد رہونے سے اوپر اُٹھ جانا منش کو سچے ارتھوں میں مہان بنا دیتا ہے۔

(۲)

سدا ستیہ بات ہی بولنا اُچیہ کوٹی کے پُرش ہونے کی سرو و تکرشٹ پہچان ہے۔

(۳)

سوندریہ کے دو ادھکار جگت میں ابھی دیکت ہوتے ہیں۔ ایک ہی گیان دوارا۔ یہاں ہی بل دوارا دوسرا تم ہی پریم دوارا۔ جب ہم کانی اوپر اُٹھ جاتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں ان چاروں روپوں کے ایک دوسرے میں گھُل مل جانے سے ایک ہی چیتنا بن گئی ہے۔ ایک اکیلی پرکاش مئی رہلی شالی سوندریہ پُوتن۔ سرو سنگراہک۔ سرو دیا پریم مئی چیتنا ہو گئی ہے۔ یہ کیول دکھاوا لیلا چلانے کے لئے ہوا ہے۔ کہ یہ ایک اکیلی دویہ چیتنا ابھی دیکت کے ان کے روپوں بادشاہوں میں دبھگت ہو گئی ہے۔

(۴)

دیوتوں تک کو اس پرم پُرش کے آتم سمپرن کرنا ہوگا۔ بدی پدیہ سر شٹی کو اس پرکرتی پر مُورت روپ میں آنا ہے۔

(۵)

اگیان اوستھا میں مانسک سمتیاں ایک دوسرے کی ورودھی ہوتی ہیں۔ اوستھا میں یہ سمتیاں ایک ہی اُچ تر کی پرسپر پُورک روپ ہوتی ہیں۔

× دوالے منش اپنے ہردے میں سردیا دھیان کرتے ہیں۔ وہ منش ایشور رکھشا کو پراپت ہو کر پاپوں سے دھرماتما ہو کر اتیت سکھ کو پاپت ہیں۔ تتھا جو بکتی سے بہان آدی بھی بھوتک اگنی کو سنیکت کر کے وہ بھی بدھ آدی میں رکھشا کر پاپت اوروں کی رکھشا کرنے والے ہوتے پھر بھی اُکت ارتھوں کا ہی پرکاش کرتا روشنی دیا نند کرت رگ وید بھاشیہ

ڈیڑھ سو والنٹیر شولاپور کو

(شولاپور ۲۸-اپریل) آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اس ہفتہ کے دوران میں دو سو والنٹیر ستیاگرہ کے لئے بھیجنے کا انتظام کر چکی ہے۔ ڈیڑھ سو ستیاگرہیوں کا ایک اور جتھا سپیشل گاڑی میں پہنچ رہا ہے۔ کراچی کی آریہ سماج مزید ایک سو والنٹیر بھیجنے کا انتظام کر چکی ہے۔ سہارنپور ستیاگرہ سمتی کے ڈکٹیٹر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہاں ایک سو ستیاگرہیوں کا جتھا تیار ہے۔ شری ستی گپتا کی سرکردگی میں بہار کا ایک جتھا کل صبح یہاں پہنچا۔ آٹھ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا ستیاگرہ کے لئے گلبرگہ کی جانب روانہ ہو گیا ہے +

سپرنٹنڈنٹ جیل کا اظہار افسوس

(شولاپور ۲۸-اپریل) نظام آباد جیل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں سپرنٹنڈنٹ نے جیل کی رپورٹ پر لکھے ہوئے لفظ "اوم" کو پاؤں سے رگڑ کر مٹا دیا۔ آریہ ستیاگرہیوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور بعد میں بھوک ہڑتال کر دی۔ آخر کار سپرنٹنڈنٹ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا +

بیدر کے قیدیوں کی بھوک ہڑتال

(شولاپور ۲۸ اپریل) بیدر جیل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں شری پریم چند آریہ منتری اور ۹ اور دیگر ستیاگرہیوں نے بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر گذشتہ دو ہفتوں سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ مسٹر ہالنز سارے معاملہ کی تحقیقات کرنے وہاں روانہ ہو گئے ہیں۔ لالہ مدن موہن جی وکیل ملتان کو اس سلسلہ میں تحقیقات کرنے کیلئے روانہ کیا گیا تھا۔ کلکٹر سے اس امر کی اجازت حاصل کر لی تھی۔ کہ انہیں ستیاگرہیوں سے ملنے دیا جائے۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ جیل نے ستیاگرہیوں سے ملاقات کی اجازت نہ دی +

...اور جتھے کی گرفتاری

سوامی رتن آنند جی کی سرکردگی میں ۲۱ ستیاگرہیوں نے ...گنجوٹی میں ستیاگرہ کیا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اس جتھا میں ...کے وکیل شری ...رام چندر بھی ... جن کی عمر ۶۱ سال کی ہے +

راجگورو دھرمیندر اور ۵۰۱ ستیاگرہیوں کو ۲ ۲ سال سخت قید

ستیاگرہیوں کے اوم کے جھنڈے ضبط کر لئے گئے

(شولاپور ۲۹-اپریل) ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھرمیندر شاستری اور ان کے ۵۰۱ ستیاگرہی ساتھیوں کو جن کے خلاف گلبرگہ جیل میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی تھی دو دو سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ ستیاگرہیوں نے سزائے قید کا حکم سن کر ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگائے۔ راجگورو اور ان کے ۵۰۱ ساتھی ستیاگرہیوں کو امن عامہ میں خلل ڈالنے۔ منتشر ہونے کے متعلق پولیس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے اور بغیر اجازت جلوس نکالنے کے جرم میں سزا دی گئی ہے۔ مجسٹریٹ نے حکم دیا۔ کہ جھنڈے جو ستیاگرہیوں کے پاس ہیں ضبط کر لئے جائیں۔ مقدمہ کی سماعت تین دن جیل میں ہوتی رہی۔ ستیاگرہیوں نے صحت جرم سے انکار کرتے ہوئے کہا۔ کہ "وہ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے آئے ہیں" +

آج ۱۱ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا گلبرگہ میں ستیاگرہ کرنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ ایک اور جتھا کل رات کوپل روانہ ہوا تھا۔ ملتان۔ کپورتھلہ۔ اور شمالی ہند کے دیگر شہروں کے ستیاگرہیوں پر مشتمل ایک جتھا کل سوامی دبج کمار کی رہنمائی میں رائچور جائے گا +

حیدرآباد کے آریہ لیڈر کو قید

(حیدرآباد (دکن) ۲۸-اپریل) ریاست حیدرآباد کے چوتھے ڈکٹیٹر شری شنیش راؤ جی وکیل کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ان کے جتھے کے ہر ممبر کو ۱۶-۱۶ ماہ قید اور ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ کا حکم ہوا ہے۔ جرمانہ نہ ادا کرنے پر انہیں مزید دو دو ماہ جیل میں رہنا پڑے گا +

جیلوں کی تعمیر کیلئے ۲ لاکھ روپیہ

پونا (بذریعہ ڈاک) چونکہ ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہیوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس لئے جیلوں میں جگہ نہیں رہی۔ اب معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام سرکار نے ستیاگرہیوں کو قید رکھنے کے لئے کیمپ تعمیر کرانے کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے +

قبائلی علاقہ سے چندہ

(پشاور چھاؤنی ۲۸-اپریل) حیدرآباد ستیاگرہ کی امداد کے لئے یہاں دیوبان سرگرمی سے چندہ جمع کر رہی ہیں۔ آریہ سماج کیبلپور سے ایک اور جتھا عنقریب شولاپور روانہ ہو گا۔ صوبہ سرحد کے علاوہ آزاد قبائل کے لوگوں میں بھی ستیاگرہ کے لئے کافی جوش ہے۔ آزاد علاقہ کے ہندو آریہ سماج کو یتھا شکتی دان دے رہے ہیں +

عثمانیہ یونیورسٹی کے طلباء سے سمجھوتہ

(حیدرآباد ۲۹-اپریل) معلوم ہوا ہے۔ کہ عثمانیہ یونیورسٹی سے نکالے ہوئے طالب علموں کو کونسل عاملہ حیدرآباد اور سکندرآباد کے ایک سرکردہ ممبر کے درمیان سمجھوتہ کے لئے کچھ دنوں سے بات چیت ہو رہی ہے۔ یونیورسٹی کے آئندہ سیشن سے داخلہ کی اجازت دے دی جائے گی۔ اور "بندے ماترم" کا ترانہ گانے کی اجازت مل جائے گی +

ستیاگرہیوں پر حملہ

(شولاپور ۲۹-اپریل) حیدرآباد میں بھی چوتھا حیدرآباد دوس منایا گیا۔ سلطان شاہی۔ عثمان گنج۔ اور دیگر محلوں میں ستیہ آگرہیوں نے ستیہ آگرہ کیا۔ سلطان شاہی محلہ میں کچھ لوگوں نے ستیاگرہیوں پر لاٹھیوں اور دیگر ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ کچھ ستیاگرہیوں کو چوٹیں آئیں۔ پولیس زخمی ستیہ آگرہیوں کو پکڑ کر لے گئی +

ساتویں ڈکٹیٹر کا تقرر

(شولاپور ۲۸-اپریل) کل ستیاگرہیوں کے چھ جتھے مختلف مقامات سے شولاپور پہنچے۔ ستیاگرہ سمتی نے اعلان کیا ہے کہ بمبئی آریہ پرتی ندھی سبھا کے چیدر سنگھ شرومنی ساتویں ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ ستیاگرہ سمتی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت تک کل ۲۵۵۰ ستیاگرہیوں کو سزا ہو چکی ہے۔ ہندو سبھا کے تقریباً دو ہزار والنٹیر سزا پا چکے ہیں +

حیدرآباد جیل میں آریہ ستیاگرہی کا دیہانت

(شولاپور ۲۸-اپریل) آریہ ستیاگرہ ہیڈ کوارٹر میں ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ سوامی ستیانند آریہ ستیاگرہی جو چنچل گوڑا جیل (حیدرآباد) میں سزائے قید بھگت رہے تھے۔ کل رات سورگ باش ہو گئے۔ گویا حیدرآباد کے مختلف جیلوں میں کل چار ستیہ آگرہیوں کی موت ہو چکی ہے +

جتھے کی آمد پر مسلمانوں کا مظاہرہ

(پٹیالہ ۲-اپریل) کل آریہ سماج مندر میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بارہ نوجوانوں کا ایک جتھا یہاں سے بھیجا جائیگا۔ جو باہر سے آنے والے ایک دوسرے جتھے میں شامل ہو جائے گا۔ اطلاع مسلمانوں کو بھی مل گئی۔ چنانچہ دو سو کے قریب مسلمان مسلح ہو کر چوک انار دانہ میں جمع ہو گئے۔ اور نقض امن کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ باہر سے آنے والے جتھا کو صبح ۱۰ بجے پہنچنا تھا لیکن کسی وجہ سے وہ وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اس لئے مسلمان منتشر ہو گئے۔ بہرحال یہ جتھا ۳½ بجے بعد از دوپہر پہنچا۔ اور مسلمان پھر جمع ہو گئے۔ لیکن پولیس اور ہندو لیڈروں نے فضا کو خراب ہونے سے بچا لیا +

چھٹے ڈکٹیٹر کی شوبھا

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے مہاشہ کرشن جی کو لکھا ہے۔ کہ آپ کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے دو ہزار والنٹیر بھیجے جائیں گے۔ ان میں سے ایک ہزار تو آپ پنجاب سے ساتھ لائیں۔ ۵۰۰ یو۔پی سے۔ ۱۰۰ اجمیر سے۔ ۱۰۰ بنگال سے۔ سی۔پی سے ۵۰۔ مدراس سے اور ۵۰ بمبئی سے۔ ایک سو ستیاگرہی نظام ساجیہ دے گا۔ اس خط کے مطابق پنجاب کو کم از کم ایک ہزار ستیاگرہی دینے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ ایک ہزار ستیہ آگرہیوں کے ساتھ پچاس ہزار روپیہ سے کم کیا شوبھا دے گا۔ اس لئے پنجاب کے آریہ سماج کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اسے ۵۰ ہزار روپیہ اور ایک ہزار والنٹیر اپنے ڈکٹیٹر کی بھینٹ کرنا ہے۔ اور کہ اس کے پاس اس کام کیلئے صرف ۱۸ دن ہیں +

حیدرآباد گورنمنٹ کے دعویٰ کی تردید

پچھلے دنوں نظام دکن کی گورنمنٹ نے اعلان شائع کیا تھا۔ کہ اس نے حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں صلح کی بات چیت کی کوئی دعوت نہیں دی۔ خواجہ حسن نظامی ...

Digitized by eGangotri

ستیاگرہی قیدیوں کے لئے نئی جیلیں

چونکہ ریاست کی جیلیں ستیاگرہیوں سے بھرپور ہو گئی ہیں۔ اور اب وہ تمام ستیاگرہ کے مرکزوں پر نئی جیلیں کھولنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ان قیدیوں کی جماعت بندی کے متعلق چند تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں عنقریب کوئی اعلان کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جن مقصد کے لئے ستیاگرہ کیا جا رہا ہے۔ اُسے پورا نہیں ہونے دیا جائے گا۔ نہ ہی ان قیدیوں کی رہائی پر غور کیا جاویگا۔ تا وقتیکہ یہ تحریک۔ غیر مشروط طور پر واپس نہ لے لی جائے ✣

پنڈت ایشور چندر کو وداعی

(لاہور ۳۰- اپریل) آج شام کو ۸ بجے منٹگمری پارک نیو آبادی تلہ [illegible] میں لاہور کی تمام آریہ سماجوں کا ایک مشترکہ جلسہ پنڈت ایشور چندر درشن آچاریہ کو جو حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں شولاپور جا رہے ہیں وداعی دینے کے لئے منعقد ہوا۔ جلسہ کے صدر پنڈت بشمبرناتھ جی وائس پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تھے۔ تمام جلسہ حاضرین کی تعداد کافی رہی۔ دیویاں بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔ پنڈت رام گوپال شاستری۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما دھارے۔ مہاتما شری ہتیشی علاولپوری۔ ڈاکٹر دیا رام و لالہ ہردیال کے لیکچر ہوئے۔ پنڈت چاند شرما اور مسٹر [illegible] کی نظمیں ہوئیں۔ سوامی ستیانند کی سرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا ✣

بھوکارہ کر پران تیاگ دئے

(شولاپور یکم مئی) ۷۵ سال کے بڈھے سنیاسی سوامی ستیانند جی کی جن کی حیدرآباد جیل میں موت ہو گئی تھی۔ ارتھی کے ساتھ ہزاروں اشخاص شامل ہوئے۔ سوامی جی نے [illegible] دیگر اشخاص کے ساتھ دھارا [illegible] قرانین پر پابندیوں کے خلاف بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ آپ آریہ سماج کے پرانے سنیاسی تھے۔ اور آپ نے بنگلور میں شردھانند آشرم۔ اور آریہ سماج قائم کی تھی ✣

حیدرآباد میں ستیاگرہ کی رفتار

(شولاپور یکم مئی) [illegible] کل رائے پور میں پچاس ستیاگرہیوں [illegible] ورانگل میں [illegible]

حیدرآباد کا سوال سب سے اہم سوال ہے

سناتنی رہنما سوامی کرپاتند سرسوتی کا بیان

(امرتسر ۲۹- اپریل) سناتن دھرمی لیڈر سوامی کرپاتند جی سرسوتی نے حیدرآباد کے آریہ ستیاگرہ کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:- "میں ابھی حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں دورے سے واپس آیا ہوں۔ میرے وچار میں اگر شولاپور کی بجائے حیدرآباد میں ہی ستیاگرہ کی چھاؤنی قائم کی جائے۔ یا کم از کم سو سو کی تعداد میں روزانہ سیم سیوک ستیاگرہ کریں۔ تو مجھے پوری آشا ہے۔ کہ ہم جلدی ہی سپھلتا حاصل کر سکیں گے۔ میں پہلا آدمی ہوں گا۔ جو حیدرآباد کے ستیاگرہ میں تن من اور دھن سے سیوا کروں گا۔ ہر ہندو مات کا فرض ہے۔ کہ اس ضروری مورچہ کو کامیاب بنانے کے لئے تن من اور دھن ارپن کرے۔ حیدرآباد کا سوال سب سے اہم سوال ہے ✣

لدھیانہ میں مہاشہ کرشن جی کے استقبال کی تیاریاں

ساڑھے سولہ سو روپے کی تھیلی بھینٹ کی جائیگی

(لدھیانہ ۲۹- اپریل) آج شام کو تین بجے بعد از دوپہر ضلع بھر کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کا ایک اجلاس علیحدہ منعقد ہوا۔ جس میں مقامی آریہ سماجوں کے علاوہ احمدگڑھ رائے کوٹ۔ ماچھی واڑہ۔ کھنہ۔ مالیرکوٹلہ کے آریہ سماجیوں نے بھی شمولیت اختیار کی۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کو کسی دن لدھیانہ آنے کی دعوت دی جائے۔ اور مہاشہ کرشن جی کی سبھا میں ۱۶۵۰ روپے کی تھیلی دیجائے اور ان کا انبالہ کی طرح شاہانہ استقبال کیا جائے۔ اور ضلع لدھیانہ کی ہر سماج زیادہ سے زیادہ والنٹیر مہاشہ جی کے ساتھ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے بھیجنے کی کوشش کرے۔ ضلع لدھیانہ کی ایک آریہ ستیاگرہ کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔ جو ضلع بھر کو کنٹرول کرے گی ✣

پھلور سے مہاشہ کرشن جی کو تھیلی

(پھلور ۳۰- اپریل) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن ستیاگرہ کے سلسلہ میں آریہ سماج جالندھر کے کنونشن پر ۵- مئی کو جالندھر شہر آ رہے ہیں۔ آریہ ویردل اور آریہ سماج کی طرف سے اس روز مہاشہ جی کی خدمت میں تین سو روپے کی تھیلی بھینٹ کی جائے گی ✣

حصار سے دوسرا جتھا

(حصار ۳۰- اپریل) حصار آریہ سماج کا دوسرا جتھا ضلع کے مشہور کانگرسی کارکن پنڈت چت رام سالوواسی کی سرکردگی میں کل یہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس سے پیشتر اس کا بھاری جلوس نکالا گیا ✣

آریہ سماج لدھیانہ ۱۶۰ روپے ماہوار دیگا

دارنگ [illegible] اُتسو کے دوران میں لالہ بھو رام جی نیبٹر خزانچی آریہ سماج نے دانیوں کا دان پبلک کو سنایا۔ اور اعلان کیا۔ کہ آئیندہ کیلئے ہم اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ ایک سو ساٹھ روپیہ کے قریب۔ ماہوار حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں شولاپور بھیج سکیں گے ✣

ساٹھ والنٹیروں کا ایک جتھا

(اجمیر یکم مئی) ساٹھ والنٹیروں کا ایک جتھا پنڈت بھگوان دت کی زیر سرکردگی کل رات بذریعہ گاڑی لیپٹہ روانہ ہو گیا۔ یہ والنٹیر آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ کیطرف سے بھیجے گئے ہیں ✣

ہردوار میں ستیاگرہ کیخلاف پروپیگنڈا

(ہردوار ۳۰- اپریل) معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے چند آدمی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ جو چند سناتن دھرمی لیڈروں سے ملاقات کر کے ان سے درخواست کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہم سے روپیہ لیں۔ اور آریہ ستیاگرہ کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ ایک سادھو ان کے لالچ میں آ گیا ہے۔ کہ گھاٹ پر پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ آریہ سماجی ریاست حیدرآباد میں سماج راج قائم کرنے جا رہے ہیں ✣

سامانہ سے مہاشہ کرشن جی کو بھینٹ

(سامانہ یکم مئی) آریہ سماج سامانہ نے اپنے گذشتہ ست سنگ میں مہاشہ کرشن جی کو آریہ سماج کا چھٹا ڈکٹیٹر بننے پر مبارکباد دی اور فیصلہ کیا۔ کہ انہیں ۱۱ روپیہ بذریعہ منی آرڈر لاہور بھیجا جائے۔ اور آئیندہ بھی ستیاگرہ فنڈ میں دس روپیہ ماہوار دیا جایا کرے ✣

فیروزپور میں آریوں کا جلسہ

(فیروزپور یکم مئی) کل رات کے ۸ بجے آریہ سماج کالج سیکشن میں زیر صدارت لالہ اننت رام بیرسٹر پریذیڈنٹ آریہ سماج ایک۔ حیدرآباد ستیاگرہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

کیمبل پور سے ۵ نوجوانوں کی روانگی

(کیمبل پور یکم مئی) معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کے ۵ نوجوان گھروالوں سے حیدرآباد ستیاگرہ میں شامل ہونے کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے روپوش ہو گئے۔ راولپنڈی جا کر انہوں نے چٹھی بھیجی۔ کہ وہ شولاپور روانہ ہو گئے ہیں ✣

جالندھر سے مہاشہ کرشن جی کے ساتھ جتھا جائیگا

(جالندھر یکم مئی) چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۵ مئی کو جالندھر تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کا شاہانہ استقبال کیا جاوے گا۔ رات کو ساڑھے آٹھ بجے ایک بھاری پبلک جلسہ ہوگا۔ جس میں مقامی آریہ سماجیں تھیلیاں بھینٹ کریں گی۔ اور آریہ یووک سبھا جالندھر ایک جتھا تیار کر رہی ہے۔ جو کہ مہاشہ کرشن جی کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے جائیگا ✣

چونیاں سے دوسرا جتھا جائیگا

(چونیاں یکم مئی) مقامی آریہ سماج ۱۳ والنٹیروں کا ایک جتھا پہلے بھیج بھی چکی ہے۔ جو ۵- مئی کو پہلے ڈکٹیٹر کے ہمراہ ستیاگرہ کرے گا۔ دوسرا جتھا عنقریب تیار کر کے بھیجا جانے والا ہے۔ بھرتی شروع ہے۔ ساٹھ روپے اس ماہ کا ماہوار چندہ بھیجا جا چکا ہے ✣

سمت ۱۹۹۶
۲۵ بیساکھ
پرکاش لاہور
۷- مئی ۱۹۳۹ء
ہفتہ وار

ہمارا دھرم یدھ

ریاست حیدرآباد میں اپنے دھارمک ادھیکاروں کے لئے جو دھرم یدھ ہم نے شروع کر رکھا ہے۔ وہ پوری تیزی سے جا رہا ہے۔ اس وقت تک ساڑھے پانچ ہزار دیر ستیاگرہی جیلوں میں جا چکے ہیں۔ مئی کے مہینہ میں ہزاروں جائیں گے۔ آریہ سماج دھن اور جن کے لحاظ سے شاندار قربانی کر رہا ہے۔ جو جوش اس دھرم یدھ کیلئے پایا جاتا ہے۔ وہ آج تک آریہ سماج کی زندگی میں نہیں دیکھا گیا۔ میں آریہ پرشوں اور آریہ دیویوں کا اُتساہ دیکھتا ہوں۔ تو پرماتما کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ اس نے آریہ سماج کو اس پریکھشا میں ڈالا۔ اس کے جوش کا کیا ٹھکانہ ہے؟ میرے پاس شبد نہیں۔ جن میں میں اسے بیان کر سکوں۔ چونکہ آریہ جنتا کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ میں اس دھرم یدھ کا چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہوں۔ اس لئے مجھے اپنی آنکھوں یہ جوش کے نظارے دیکھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔

میرے سردادھیکاری بنائے جانے کا اعلان ۱۸- اپریل کو ہوا۔ ۱۴ سے ۲۳- اپریل تک میں لاہور میں کاریہ کرتا رہا۔ اس عرصہ میں میں نے کئی دیاکھیان دئے۔ ۲۳- اپریل کو میں پہلی بار لاہور سے باہر نکلا۔ سیالکوٹ گیا۔ جہاں ضلع بھر کی آریہ سماجوں کی کانفرنس تھی۔ ریلوے سٹیشن پر سینکڑوں بھائیوں نے میرا سنکار کیا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ اس لئے جلوس بازاروں میں سے جانے کی بجائے سماج مندر میں ختم کر دیا گیا۔ رات کو سبھا ہوئی۔ اس وقت حاضری کا کیا ٹھکانہ تھا۔ آریہ پرشوں نے پندرہ سو روپیہ سردادھیکاری کی بھینٹ کیا۔

۲۵- اپریل کی صبح کو میں انبالہ گیا۔ راستہ میں سرہند کے ریلوے سٹیشن پر سینکڑوں کی تعداد میں آریہ بھائی آئے ہوئے تھے۔ میرے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے ریلوے سٹیشن کی فضا گونج اٹھی۔ انبالہ شہر کے ریلوے سٹیشن پر بھی بھائیوں نے سواگت کیا۔ اور انبالہ صدر پہنچ کر سواگت کرنے والوں کی تعداد سینکڑوں سے ہزاروں تھی۔ ساڑھے تین بجے ریلوے سٹیشن سے جلوس شروع ہوا۔ اور صدر کے بازاروں میں سے ہوتا ہوا ساڑھے پانچ بجے سماج مندر میں ختم ہوا۔ راستہ میں میں نے جو جوش کے نظارے دیکھے۔ اس کے لئے صرف ایک ہی لفظ ہے۔ اور وہ سنسکرت پرورت۔ ایک فقرہ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایسا شاندار جلوس انبالہ میں شاید ہی نکلا ہو۔ اور شاید ہی مجھے نصیب ہو۔ رات کو سبھا ہوئی۔ اس میں استری اور پرشوں کی تعداد ہزاروں تھی۔ سول نافرمانی کے دنوں میں اس قسم کی بھاری سبھائیں ہوا کرتی تھیں۔ تب پچھلے نو برسوں میں اس قسم کی شاندار سبھا شائد ہی کبھی ہوئی ہو۔ وہاں کے آریہ پرشوں نے دو ہزار روپے اپنے سردادھیکاری کی بھینٹ کئے۔ وہاں سے میں ہردوار گیا۔ گوروکل کانگڑی کے برہم چاریوں نے میرا سواگت اور سنکار کیا۔ اور گوروکل نواسیوں کی ایک سبھا نے میرے وچار سنے۔ اور اڑھائی سو روپئے مجھے دھرم یدھ کیلئے دئے۔ اسی شام کو ہر کی پوڑی ہردوار میں میرا دیاکھیان ہوا۔

۲۹- اپریل کو میں لائل پور گیا۔ ۳۰- اپریل کو ساری بار کالونی کی کانفرنس ہوئی۔ یہ ایک شاندار چیز تھی۔ ساری کالونی سے آریہ پرش آئے ہوئے تھے۔ سرگودھا کے آریہ بھائی تو اپنی ایک خاص لاری لے کر آئے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے پانسو روپے کی بھینٹ بھی پیش کی۔ اور ساتھ ہی کہا۔ کہ اگر ہمارے سرداھیکاری سرگودھا میں آئیں۔ تو ہم انہیں پانسو روپیہ اور دیں گے۔ صبح کے وقت منتری سوامی ستیانند جی مہاراج کا ایک زبردست بھاشن ہوا۔ سبھا منتری پنڈت بھیم سین جی کی بھی تقریر ہوئی۔ ۱۱ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک سردادھیکاری کا جلوس نکالا گیا۔ ہزاروں استری اور پرش ساتھ تھے۔ شام کو ۵ سے ۹ بجے تک پھر کانفرنس ہوئی۔ اس وقت حاضری کا یہ عالم تھا۔ کہ دروازے بند کرنے پڑے۔ سردار سنت سنگھ ایم۔ ایل۔ اے۔ گوسوامی گنیش دت جی مہامنتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سکھوں اور سناتن دھرمیوں کی طرف سے حیدرآباد ستیاگرہ کے ساتھ اپنی سہانوبھوتی پرگٹ کی۔ سردادھیکاری کو اٹھارہ ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور ان کے ساتھ ہی تھیلیاں بھی۔ جن کی کل رقم تین ہزار ہوئی۔ لائل پور سے میں ملتان گیا۔ راستہ میں گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کے آریہ پرشوں نے ریلوے سٹیشن پر میرا سواگت کیا۔ ملتان چھاؤنی پہنچا۔ تو آریہ بھائی وہاں موجود تھے۔ دھوپ کی وجہ سے جلوس نہ نکالا گیا۔ رات کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک سبھا ہوئی۔ ملتان کے پرسدھ سناتن دھرمی ودوان پنڈت دیوراج شاستری نے سبھاپتی کا آسن گرہن کیا۔ انہوں نے اپنے بھاشن میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کو حق بجانب قرار دیا۔ اور اس کے ساتھ سناتن دھرم جگت کی ہمدردی پرگٹ کی۔ اور یہاں تک کہا۔ کہ میں شاستریوں کا ایک جتھا لے کر حیدرآباد جاؤں گا۔ اس کے بعد کئی سبھاؤں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور ان کے ساتھ تھیلیاں بھی۔ ان کی مجموعی رقم پندرہ سو ہوئی۔ میرے دیاکھیان کے ساتھ ۱۱ بجے رات کو کارروائی ختم ہوئی۔ اس جلسہ کی حاضری حساب سے باہر تھی۔ بلا مبالغہ چھتیں ٹوٹی پڑتی تھیں۔ چار چار منزلوں تک آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ لوگوں کے بیٹھنے کا تو کیا سوال کھڑے ہونے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ ۲- مئی کی صبح کو میں خانیوال پہنچا۔ وہاں کے آریہ پرشوں نے ریلوے سٹیشن پر میرا سواگت کیا۔ اور جلوس کی شکل میں بازاروں میں سے ہوتے ہوئے سماج مندر میں پہنچے۔ وہاں ۹ بجے صبح سے سبھا سنگھٹت ہوئی۔ اور ساڑھے گیارہ بجے تک رہی۔ وہاں کی حاضری دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا۔ اگر صبح کے وقت اتنی حاضری ہو سکتی ہے۔ تو رات کے وقت نہ معلوم کتنی ہوتی۔ خانیوال کے آریہ پرشوں نے دو سو روپے اپنے سردادھیکاری کی سیوا میں بھینٹ کئے۔ ان میں سے اکیس روپے آریہ نگر کے ہیں۔ وہاں سے کراچی میل میں سوار ہو کر میں لاہور پہنچا۔ راستہ میں میاں چنوں۔ چیچہ وطنی۔ منٹگمری اور پتوکی کے آریہ پرشوں نے میرا سواگت کیا۔ میاں چنوں کی سماج نے ۲۵ روپے۔ اور وہاں کی دیویوں نے دس روپے دئے۔ منٹگمری میں پاک پٹن کی دیویوں کی طرف سے ۱۴ روپے دئے گئے۔ اور آریہ سماج پتوکی نے ۵۱ روپے بھینٹ کئے۔ اور ساتھ ہی اس بات پر اصرار کیا۔ کہ میں پتوکی ضرور آؤں۔

یہ ہے میرے تین دن کا مختصر لیکن مصروف دورہ کا حال۔ میں احسان ناشناسی کے جرم کا مرتکب ہوں گا۔ اگر میں یہ نہ لکھوں۔ کہ اس دورہ میں میرے پیارے بھائی ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی بھی میرے ساتھ رہے۔ اور اس دورہ میں میرا جو بھی مان ہوا۔ اور دھن کی جو بھی سہایتا ملی۔ اس کے لئے میرے بھائی کی کوششیں بہت حد تک ذمہ دار ہیں۔ وہ اس سارے علاقہ کا دورہ کر چکے ہیں۔ اور اُنہوں نے ہی آریہ سماجوں کو میرے سواگت کے لئے تیار کیا ہے۔

اب آگے کی سُنئے۔ میں امرت سر۔ جالندھر۔ اوکاڑہ اور منٹگمری جانا مان چکا ہوں۔ مجھے پتوکی کے بھائیوں کی خواہش کا بھی احترام ہے۔ اور کوشش کروں گا۔ کہ ان کے لئے بھی وقت نکالوں۔ اس کے علاوہ مجھے تقریباً ایک سو آریہ سماجوں کے نمنترن آ چکے ہیں۔ اور سچ پوچھو تو ہر ایک سماج کا نمنترن ہے۔ دیکھنا صرف یہ ہے۔ کہ میں کہاں کہاں جا سکتا ہوں۔ آریہ پرش میرے ساتھ سہمت ہوں گے۔ کہ میں ہر ایک جگہ نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے ایسا انتظام کرنا پڑے گا۔ کہ میں چند ایک ایسی جگہوں پر جاؤں۔ جہاں ارد گرد کی تمام سماجیں اکٹھی ہو جائیں۔ ایک طرف راولپنڈی کی لائین ہے۔ دوسری طرف لالہ موسےٰ سے سرگودھا تک کی منڈیاں ہیں۔ تیسری طرف بھٹنڈہ کی لائین ہے۔ اور چوتھی طرف لاہور سے دہلی تک۔ میری کوشش ہوگی۔ کہ جب تک میں پنجاب سے روانہ نہیں ہوتا۔ اور میری صحت اجازت دیتی ہے۔ میں لگاتار دورہ کرتا رہوں۔ اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اور والنٹیئرے کر شولا پور پہنچوں۔ ابھی تک یہ طے نہیں ہوا۔ کہ میں کس تاریخ کو ستیاگرہ کروں گا۔ ۲۲- مئی کو یا ۵- جون کو۔ ۲۲- مئی کی صورت میں میں ۱۵- مئی کے قریب لاہور سے روانہ ہو جاؤں گا۔ اور ۵- جون کی صورت

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

Digitized by eGangotri

جیلوں کے شکار

۲۷-اپریل کو سوامی ستیانند کے چیچل گوڑا جیل میں سورگباش ہو جانے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ ریاست حیدرآباد کی مختلف جیلوں میں اب تک چار ستیاگرہی مر چکے ہیں۔ یہ حد درجہ افسوسناک ہے۔ کہ ان واقعات میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ چاروں ستیاگرہی کیسے مرے۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ لیکن ریاست میں ہونے والی سختی کے پیش نظر آریہ جگت کو تشویش ہو رہی ہے۔ کہ کہیں وہ جیل کی سختی اور بدسلوکی کا شکار نہ ہوئے ہوں۔ صحیح حالات جاننے کے لئے نظام سرکار سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ لیکن نہ جانے وہ اسے منظور کرنے کیلئے کیوں تیار نہیں؟ پرماتما سورگیہ ویروں کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

چوتھے ڈکٹیٹر کی سزایابی

چوتھے ڈکٹیٹر راگھویندر شاستری وان کے جتھا کے ۵۳۱ آریہ ویروں کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ انہیں وان کے ساتھیوں کو دو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ جوں جوں یہ اندولن زور پکڑتا جا رہا ہے۔ توں توں سزا کا معیار بھی بلند ہوتا جا رہا ہے۔ ہم چوتھے ڈکٹیٹر کو ایک بار پھر دھائی دیتے ہوئے آشا کرتے ہیں۔ کہ جب وہ جیل سے رہا ہوں گے۔ تو دیکھیں گے۔ کہ دھرم یدھ کی کامیابی کیلئے ان کی آہوتی نے کس قدر آشچریہ جنک کام کیا ہے۔

ساتویں ڈکٹیٹر کا تقرر

ساتویں ڈکٹیٹر کا اعلان ہو گیا۔ آریہ ستیاگرہ سمتی نے پنڈت جنیندر سدھانت بھوشن کو بمبئی پرانت کی اور سے اس پد کے لئے چنا ہے۔ اب تک راجپوتانہ۔ پنجاب، یو-پی، بہار، اور بمبئی پرانتوں سے ڈکٹیٹر نیت ہوئے ہیں۔ بنگال، سرحد، سندھ، مدراس، سی-پی، اور آسام آدی پرانت شیش ہیں جنہوں نے ڈکٹیٹر دینے ہیں۔ ہم ساتویں ڈکٹیٹر کا سواگت کرتے ہیں۔ اور اس سمان پر دھائی دیتے ہیں۔

چھٹے ڈکٹیٹر کی شوبھا

شری سوامی سوتنترانند جی نے اچھا پرگٹ کی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کے ساتھ دو ہزار والنٹیر بھیجے جائیں۔ ان کی تجویز یہ ہے۔ کہ یو-پی سے پانسو۔ نظام راجپوتانہ اجمیر۔ بنگال اور سی-پی سے ایک ایک سو۔ اور مدراس و بمبئی سے ۵۰-۵۰ ستیاگرہی آئیں۔ گویا سب ملا کر ایک ہزار۔ اور باقی ایک ہزار پنجاب دے۔ اس لئے ایک ہزار ستیاگرہی دینے کے لئے پنجاب کو تیار ہونا چاہئے۔ ایک ہزار ستیاگرہیوں پر پچاس ہزار روپیہ سے کم کیا خرچ آئے گا۔ وقت تنگ ہے۔ اور کام زیادہ۔ اس لئے پنجاب کی آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے ڈکٹیٹر کو اس کی شوبھا کے مطابق وداع کرنے کے لئے سوامی جی کی اس اچھا کو پورن کر دکھائیں۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس

کلکتہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس تین دن کے بعد ختم ہو گیا۔ اس میں کیا کچھ ہوا؟ سبھاش بابو مستعفی ہو گئے۔ اور بابو راجندر پرشاد کو پریذیڈنٹ چن لیا گیا۔ نئی ورکنگ کمیٹی جو پریذیڈنٹ کے علاوہ مولانا آزاد۔ مسز سروجنی نیڈو۔ سردار پٹیل۔ سیٹھ جمنالال بجاج۔ مسٹر جے رام داس۔ دولت رام۔ خان عبدالغفار خان۔ آچاریہ کرپلانی۔ ڈاکٹر ستیا مورتی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ مسٹر ہری کرشن مہتاب۔ ڈاکٹر بدھان چندر رائے۔ اور ڈاکٹر پرپھل چندر گھوش پر مشتمل ہے بن گئی ہے۔ پنڈت جواہر لال اور سبھاش بابو نئی ورکنگ کمیٹی میں شامل نہیں ہوئے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ کہ اجلاس کے آخری روز بابو راجندر پرشاد جی پر حملہ کیا گیا۔ پنڈت جواہر لال پر آوازے کسے گئے۔ اور شیم شیم اور گو بیک کے نعرے لگائے گئے۔ پنڈال کے باہر دو بار لٹھ بازی دیکھنے میں آئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سبھاش بابو اور ان کے حامی کانگرس کے اندر ایک علیحدہ پارٹی بنائیں گے۔

پھوٹ کا جو بیج کانگرس میں بویا جا چکا ہے۔ دیکھیں وہ کیا کھیل لاتا ہے؟

امن کا راستہ

مہاتما جی نے رائے ظاہر کی ہے کہ:-

"امن کا واحد راستہ یہ ہے۔ کہ تمام ممالک غیر مسلح ہو جائیں۔ اگر برطانیہ فرانس اور امریکہ میرے ساتھ مل جائیں۔ اور اہنسا کے اصول کو مان لیں۔ تو جنگ کبھی نہیں ہوگی۔ میں یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ اگر برطانیہ غیر مسلح ہو جائے۔ تو جرمنی یا اٹلی اس پر دھاوا بول دیں گے۔"

ہماری رائے میں اہنسا کا اصول شانتی قائم کرنے میں سہائک تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اسے شانتی قائم رکھنے کا واحد ذریعہ نہیں کہا جا سکتا۔ دنیا کا امن اس لئے خطرہ میں نظر آتا ہے۔ کہ طاقت ور ممالک انسانیت و رواداری کو بھلا کر خود غرضی اور حیوانیت کی سپرٹ گرہن کرتے جا رہے ہیں۔ جب تک اس کی روک تھام نہیں ہوتی۔ امن کا راستہ اندھیرے میں ہی رہے گا۔

ہٹلر کی تقریر

پچھلے دنوں امریکہ کے صدر روزویلٹ نے جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کو لکھا۔ کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اقرار کریں۔ کہ آپ دس سال تک کسی ملک پر حملہ نہ کریں گے۔

ہر ہٹلر نے اس سوال کا جواب ایک تقریر کے ذریعہ دیا ہے۔ جس کے سننے والے صرف جرمنی میں اسی ہزار اشخاص تھے۔ یہ جواب نہایت مفصل ہونے کے باوجود نہایت مبہم ہے۔ اس سے نہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے روزویلٹ کی بات مان لی ہے۔ اور نہ یہ کہ نہیں مانی۔ اس نے یہ ضرور کہا ہے۔ کہ "میں نے اس وقت تک کسی ایسے علاقہ پر قبضہ نہیں کیا۔ جو جرمنی کا نہیں۔ میں نے نئی حدود قائم نہیں کیں۔ بلکہ پرانی کو ہی بحال کیا ہے۔ کسی کی زمین نہیں چھینی۔ لیکن آج سے بیس برس پہلے جو علاقہ ہم سے چھینا گیا تھا وہ واپس لیا ہے۔ اور وہ بھی خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر۔ سار کی واپسی کے ساتھ فرانس سے جرمنی کا جھگڑا ختم ہوا۔ اور اب کسی اور علاقہ پر میری آنکھ نہیں۔"

لیکن انگلستان کے ساتھ جرمنی کا جو بحری معاہدہ تھا۔ وہ توڑ دیا گیا ہے۔

اس پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ جرمنی کے ساتھ دو ہاتھ لینے کو تیار ہو رہا ہے۔ اور جرمنی کی جس بھی کسی ملک سے چھڑے گی انگلستان اس میں کود پڑے گا۔ اس کی یہ بھی کوشش ہے۔ کہ جرمنی کے اردگرد کے جتنے ملک ہیں۔ انہیں ساتھ ملائے۔

ظاہر ہے۔ کہ جنگ بہت دیر تک نہ رک سکے گی۔ وہ ہوگی ضرور۔ ہوگی بھی ہولناک اور دنیا بھر کی تباہی کا باعث۔

۵-مئی

چونکہ شولاپور میں ۵-۶-مئی کو بمبئی مسلم لیگ کا اجلاس ہونے والا ہے۔ اس لئے آریہ ستیاگرہ سمتی کی طرف سے ۵-مئی کو جانے والا ڈکٹیٹر شولاپور کے راستہ سے حیدرآباد میں داخل نہ ہو کر کسی اور کے راستے داخل ہوگا۔ یہ تبدیلی اس لئے کی گئی ہے۔ تاکہ ڈکٹیٹر کی پرجوش ودائی مسلم لیگیوں کو کسی شرارت پر آمادہ نہ کر دے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ہندو مسلم فساد ہو جائے۔

پنڈت ویدورت کے جتھے میں شامل ہونے کے لئے تین سو ستیاگرہی اجمیر سے۔ تین سو بنگال سے۔ دو سو بہار سے۔ اور ۱۵۱ پنجاب یو-پی اور مدراس سے پہنچ رہے ہیں۔ اس جتھے کو الوداع کہنے کے لئے منتری جی اپنے ۴-مئی کو پہنچ رہے ہیں۔ گلبرگہ کے نواحی دیہات میں خوب جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ اس علاقہ میں بھی والنٹیر بھاری تعداد میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ روزانہ پرچار کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جنتا کی طرف سے اس اندولن کو پورا پورا سہیوگ مل رہا ہے۔

ہم پنجاب کی آریہ جنتا کی اور سے ۵ویں ڈکٹیٹر کو دھرم یدھ کے لئے ودائی کرتے ہوئے پرماتما سے ان کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

"پرکاش" کی اشاعت

"پرکاش" اپنے جنم کال سے آریہ سماج کی نہایت تن دہی سے سیوا کر رہا ہے۔ اس سمے بھی حیدرآباد میں جو آپتی آریہ سماج پر آئی ہے۔ اس کے نوارن کے لئے جو دھرم یدھ ہو رہا ہے اس میں اس نے قابل قدر سیوا کی ہے۔ وہ اپنا کرتویہ بخوبی پالن کر رہا ہے۔ آریہ جگت کو بھی اس کی اشاعت بڑھا کر اپنا کرتویہ پالن کرنا چاہئے۔

ادھر اُدھر کی

...مرکزی اسمبلی میں طلاق بل پر بحث کے دوران میں پنڈت ... شاستا نم نے ... ضرورت ہوئی تو ہم ویدوں ... ترمیم کر دیں گے ؟
... کبھی درشن تک نہیں کئے نہیں ... ویدوں کے ... پہلے ہی ویدوں میں ترمیم کرنے ؟

ریاست بھوپال میں نابالغ بچوں کو ... دیکھنے کی ممانعت کا بل نامنظور ہو گیا ...
... اگر بل منظور ہو جاتا۔ تو مستقبل ... کمال ایکٹروں و ایکٹریسوں کی "پیداوار" ... معدوم ہو جاتی ۔

... باغ میں قومی ہفتہ منانے وقت ... دیواروں اور درختوں کو ہار پہنائے گئے ... پرسناتن دھرمی اخبار "بجرنگ" کا ... کہ "دیوار اور درخت ... زندہ باد" ۔
... خوش کیوں نہیں ہوتے ؟ یہ بھی تو ... کی سچائی کا ایک زندہ ثبوت ہے ۔

... کارکنان درن آشرم سوراجیہ ... سناتن دھرم ہیتی ندھی سبھا پنجاب ... مہاتما گاندھی جی کے ساگت کے جرم میں ... ہو گئی ہے۔ گویا آئندہ اس کا نام "سناتن دھرم پو ہٹ سبھا پنجاب" ہو گا ۔

ریاست منی پور میں گاندھی ٹوپی کی ... ممانعت کر دی گئی ہے ۔
حیرت ہے کہ ... کانگرس کیطرف ... ٹوپی ستیاگرہ شروع ... کانگرس مہاتما جی کو کوئی کہہ دے۔ ... وہاں جا کر بھی ایک برت رکھ سکیں ۔

ریاست راجکوٹ سے لوٹتے وقت ... مہاتما گاندھی جی نے نہایت ... افسوسناک انداز ... میں خالی ہاتھ لوٹ رہا ہوں ... راجکوٹ نے میری جوانی چھین لی ہے ... بڑھاپے میں جوانی چھین جانے ... برداشت ہوتا ہے ۔ ... کہیں رہی سہی جوانی

سدرشن چکر

"بلاغ" امرتسر لکھتا ہے۔ کہ آخر مدح صحابہ دین کے کون سے ارکان میں سے ہے ؟
لیکن اس کا کیا جواب ہے۔ کہ تبرا بازی کے لئے کوئی وجہ جواز ہی نہیں پیش کی جا سکتی تو پھر کیا ان باتوں پر مسلمانوں کا آپس میں لڑنا باعث شرم نہیں ؟
اگر آپ جیسی عقل اللہ تعالےٰ نے شیعوں اور سنیوں کو بھی دی ہوتی۔ تو وہ شیعہ یا سنی ہوتے ہی کیوں ؟ پھر لڑنا تو بہادری کا کام ہے شرم کا نہیں ۔

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ اپریل کے پہلے تین ہفتوں میں مقامی فوج میں چالیس ہزار رنگروٹ بھرتی ہوئے۔ یہ تعداد سال بھر میں بھرتی ہونے والے نوجوانوں سے کہیں زیادہ ہے ۔
اور اگر جنگ چھڑ گئی۔ تو کچھ ہی دنوں کی جنگ میں مرنے والوں کی تعداد بھی برسوں میں بھرتی ہونے والے رنگروٹوں سے کہیں زیادہ ہو گی ۔

سی۔ پی۔ کے ڈاکٹر کھرے نے اپنی ایک کھلی چٹھی میں کہا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی میرے انتخابی حلقہ میں اسمبلی کی ممبری کے لئے میرا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔
اس میں شک ہی کیا ہے ؟ جو کانگرس کا چار آنہ ممبر بھی نہ ہو۔ اسمبلی کی ممبری تو کیا کسی عہدہ تک کا جسے کبھی خیال نہ آیا ہو وہ آپ کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے ؟

ایک مسلم خاتون اصغری بیگم صاحبہ لکھتی ہیں۔ کہ "پردہ مردوں سے ہوتا ہے۔ مگر آج کل کوئی مرد دکھائی نہیں دیتا۔ پردہ کس سے کریں ؟" — کیا تبلیغ پرکشدہ مسلمان بھی جنہوں نے آریہ بنایا گر ہیوں پر حملہ کیا تھا مرد نہیں ؟ اور مسلم ... ہے ؟

خبر ہے۔ کہ ملیہ سنجی سرو ... کے موقعہ پر دکھ دلینا میں بھی آئی ہوئی تھیں۔ جلسہ کے بعد ایک سات چور موقع پا کر ان کے کچھ قیمتی ... زیورات و پارچات جن کی قیمت کا اندازہ دو ہزار روپیہ کے قریب لگایا جاتا ہے لے کر چمپت ہو گئے ۔
چلو یہ بھی اچھا ہوا۔ کمائی کی حفاظت کا فکر جاتا رہا ۔

ایک روزانہ اخبار میں خبر چھپی ہے۔ کہ بیگم ہر جبیں بتول رضوی مدیرہ "بہار ہند" بیس شیعہ عورتوں کا ایک جتھا لے کر تبرا ایجی ٹیشن میں شامل ہونے کے لئے لکھنؤ جا رہا ہے" — کیا تبرا ایجی ٹیشن میں حصہ لینے والی عورتوں کو پہلے "مرد" بننا پڑتا ہے ؟ لیکن گالیاں نکالنے کے لئے تو "زنانہ زبان" ہی زیادہ موزوں ہے ۔

جھانسی کی ایک عدالت میں ایک عورت کے خلاف قتل کا مقدمہ چل رہا ہے۔ سب انسپکٹر پولیس نے بیان دیا ہے۔ کہ "عورت نے قتل کو اکیلی قتل نہیں کر سکتی تھی۔ اس میں کسی اور شخص کا بھی ہاتھ ہے" — لیکن اس سے سب انسپکٹر پولیس کو چیلنج کیا۔ کہ "تم میرے ساتھ کشتی کر کے دیکھ لو۔ کہ آیا میں تمہیں گرا سکتی ہوں یا نہیں" — مجسٹریٹ نے کشتی نہ ہونے دی۔ شاید اس لئے کہ کہیں سچ مچ عورت سب انسپکٹر پولیس کو ہرا نہ دے ۔

کبھی نہ چھن جائے۔ آپ حیدر آباد کے معاملہ میں چپ ہیں ۔

"بجرنگ" کا ارشاد ہے۔ کہ ایک ... بہادر وہ ہیں۔ جو شدھ ستیاگرہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور دوسرے پنجابی ... بہادر وہ جو مندروں پر قبضہ کرنے

... کے لئے تو تیار ہیں۔ لیکن مندروں کی رکھشا کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں" ۔
مجنوں بھی تو دو قسم کے ہیں۔ ایک دودھ پینے والے۔ اور دوسرے خون دینے والے ۔

ریویو (Review)

"سانکھیہ سدھا" (ہندی)

"سانکھیہ سدھا" گوروکل اندرپرستھ کے منی شیل وودان پرنسپل گوپال دراسا لکھی گئی ہے۔ اس میں جہاں سانکھیہ درشن کا سبودھ ... دیا گیا ہے۔ وہاں سانکھیہ درشن کے ... میں پچھم کے وودانوں کے وچار بھی ... ہیں۔ نیز سانکھیہ کو سائنٹس کے کنیتر میں جو ستھتی پراپت ہے اس پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پھر کتاب میں سانکھیہ کے ... سانکھیہ سدھانتوں کا پرچہ دیا گیا ہے ۔
گوپال جی نے سانکھیہ کے تتوں کو سرل بھاشا میں پیش کر کے اس شاستر کو سادھارن لوگوں کے لئے بھی لابھدایک بنا دیا ہے۔ آپ کا یہ یتن سراہنیہ ہے۔ پستک پڑھنے یوگیہ ہے۔ اڑھائی سو کے لگ بھگ پرشٹھ۔ کاغذ بڑھیا۔ چھپائی سندر۔ مجلد پستک کا دام سوا روپیہ (۱۱۴) ۔
گوروکل اندرپرستھ دہلی سے مل سکتی ہے ۔

"انسان کی پوشیدہ طاقتیں" (اردو)

اس پستک کے لیکھک ہیں پنڈت جگدیش چندر ... جوشی۔ اس پستک میں قوت خیال۔ قوت شفا طبعی۔ قوت ارادی۔ قوت ... اور قوت ... پر مشاہدات و تجربات کی روشنی میں اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ انسان ان پوشیدہ قوتوں سے کیا کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور کس طرح ؟
پستک قابل مطالعہ ہے۔ کتابی سائز کے ۳۱۲ صفحات ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت سوا روپیہ (۱۱۴) ۔
جگدیش ... لیبارٹری۔ ... سے مل سکتی ہے ۔

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے پرکاش ایک نہایت موزوں اخبار ہے۔ شرح اجرت ایک بار کیلئے ... دو بار کیلئے ... تین بار کیلئے ... اور اس سے زیادہ بار کے لئے صرف ۸ ... مزید ہر بار ۔
(مینیجر)

Digitized by eGangotri

آریہ ستیاگرہ چشم دید حالات

(از لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے)

جب چھ سال تک ہماری عرضداشتوں کی کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ تو ہم نے مجبور ہو کر ستیاگرہ کا آخری ہتھیار استعمال کیا۔

۲۲۔ جنوری سے ہمارا ستیاگرہ شروع ہے۔ اور اس عرصہ میں ایک بھی دن ایسا نہیں گذرا۔ جب کہ ہم نے ستیاگرہ کے لئے والنٹیر نہ بھیجے ہوں۔ اس وقت ہمارا یہ یدھ پورے زوروں پر ہے۔ ڈیڑھ ڈیڑھ سو والنٹیر روزانہ بھیجے جاتے ہیں۔ شروع میں نظام سرکار نے ہمارے یدھ کی اہمیت کو نہ سمجھا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ یہ ایک بیرونی تحریک ہے۔ خود بخود مر جائے گی۔ پنجاب سے کتنے آدمی آ جائیں گے۔ مگر اب ریاست کو پتہ لگ گیا ہے۔ کہ یہ ایک زبردست تحریک ہے۔ صرف بیرونی تحریک ہی نہیں ہے۔ میں تین بار لالہ خوشحال چند جی اور مہاتما نارائن سوامی جی سے ملنے گیا ہوں۔ ریاست کے ایک افسر نے مجھ سے پوچھا کہ آپ لوگ کب تک اور کتنے آدمی بھیجے جائیں گے۔؟

میں نے کہا کہ "ہندوؤں کی آبادی اکتیس کروڑ ہے۔ اور اگر ہم ایک ایک گھر سے ایک ایک آدمی بھی دیں۔ تو پانچ کروڑ آدمی بھیج دیں گے۔ لیکن چونکہ یہ ستیاگرہ آریہ سماج نے شروع کیا ہے۔ اس لئے اگر ہندو ہمارا ساتھ نہ بھی دیں۔ تو بھی ہم ۵ لاکھ آریہ سماجی تو بھیج ہی سکیں گے۔"

یہ سُن کر وہ افسر بڑا حیران ہوا۔

لوگ سمجھتے تھے۔ کہ ستیاگرہ صرف کانگرسی اور اکالی ہی کر سکتے ہیں۔ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ مگر آریہ سماج نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ بھی ستیاگرہ کر سکتا ہے۔ اور بڑی شان سے۔ یہ ستیاگرہ آریہ سماج کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس نے آریہ سماج کی بکھری ہوئی طاقتوں کو یکجا کر دیا ہے۔ ہمارا ستیاگرہ پورے طور پر شانت ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے ستیاگرہیوں نے کانگرس کو بھی مات کر دیا ہے۔ اور کانگرس خود دبی زبان میں اس کا اعتراف کر رہی ہے۔ شولاپور اور دیگر مقامات پر ہمارے ستیاگرہیوں پر کئی بار حملے ہوئے۔ اور انہوں نے بڑی بہادری سے انہیں برداشت کیا۔

گلبرگہ کی جیل کا حال بتاتے ہوئے لالہ جی نے فرمایا۔ کہ گلبرگہ جیل میں مہاتما نارائن سوامی اور لالہ خوشحال چند کو جیل میں ایک دوسرے کو ملنے کی اجازت نہیں۔ ستیاگرہیوں کو اپنے لیڈروں سے ملنے نہیں دیا جاتا۔ گریجویٹوں اور وکیلوں تک سے پتھر کٹائے جاتے ہیں۔ ۲۵-۲۵ سیر دانے پیسنے کو دئے جاتے ہیں۔ مشقت پوری نہ ہونے پر ہمارے دو کارکنوں سے سختی کی گئی۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود ہمارے ستیاگرہی پورے طور پر شانت رہے ہیں۔

ستیاگرہی بھاڑے کے ٹٹو نہیں۔ وہ پیسے لے کر نہیں آ رہے۔ ہمارا ایک بھی ستیاگرہی ایسا نہیں۔ جسے ہم نے پیسے دیکر بھیجا ہو۔ وہ سب خوشی سے جا رہے ہیں۔ اپنے کاروبار کو چھوڑ کر۔ نوکریوں کو چھوڑ کر۔ علاوہ بریں وہ سب اعلیٰ درجہ کے آدمی ہیں۔ شولاپور کیمپ میں ایک لکھ پتی ہمارے لنگر میں ستیاگرہیوں کو اپنے ہاتھ سے کھانا تقسیم کرتے ہیں۔ وہ جیل جانے پر بضد ہیں۔ لیکن وار کونسل نے ان کے سپرد لنگر کا کام کر دیا ہے۔ علاوہ بریں اکثر ریشن نہ ستیاگرہی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور شریف النسل لوگ ہیں۔

ہمارے ستیاگرہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ یہ آل انڈیا حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں نہ صرف ہندوستان کے بلکہ ہندوستان کے باہر سے بھی ستیاگرہی حصہ لے رہے ہیں۔ ہمارا مورچہ دو ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ہم اسے وہاں کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ اپنے شہر میں قید ہونا آسان ہے۔ مگر دو ہزار میل کے فاصلے پر جہاں کی خوراک۔ زبان اور حالات کا پتہ نہ ہو جا کر ستیاگرہ کرنا کسی دل و گردے والے کا ہی کام ہے۔ ہمارے ستیاگرہ میں نو سیام اور فجی تک سے لوگ آئے ہیں۔

اس کے بعد لالہ جی نے بتایا کہ اس سے پیشتر ہندوؤں نے کئی بار ستیاگرہ کیا۔ لیکن ان کا یہ ستیاگرہ سیاسی حقوق کے لئے ہوتا

مہاراجہ سرکشن پرشاد اور آریہ ستیاگرہ

جنوبی ہند دورہ سے واپسی پر مسٹر ایس چند کا بیان

شری جی ایس مہتہ سیکرٹری آرین ڈیفنس لیگ۔ اپنے بیان میں فرماتے ہیں۔ کہ مہاراجہ صاحب کے اس بیان کو پڑھ کر کہ ہندوؤں کو نظام گورنمنٹ کے خلاف کوئی شکایت نہیں۔ اور اگر کسی جماعت یا پارٹی کو کوئی شکایت ہے۔ تو پہلے میری تسلی کرائے۔ بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ مجھے مہاراجہ صاحب کے حافظہ پر رحم آتا ہے۔ انہیں یہ یاد رہنا چاہیئے تھا۔ کہ جب وہ ۱۹۳۶ء میں نظام صاحب کے ساتھ دہلی آئے۔ تو ملک بھر کے سرکردہ ہندو لیڈروں نے جن میں مرکزی اسمبلی کے بہت سے ممبر بھی تھے ان سے ملاقات کی۔ اور انہیں نہ صرف زبانی بلکہ تحریری بھی بتایا۔ کہ ریاست کے ہندوؤں کی کیا شکایات ہیں؟

ہندوؤں کی شکایات

تحریر و تقریر کے ذریعہ بارہا یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کی شکایات کیا ہیں ریاست میں آریوں پر سختی کے ہر واقعہ کے بعد نظام سرکار کو عرضداشتیں بھیجی گئیں اور ان کی نقول ریذیڈنٹ حیدر آباد اور

کفا۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ہندوؤں نے ہندو ازم۔ ہندو تہذیب۔ ہندو دھرم اور ہندو حقوق کی حفاظت کے لئے ستیاگرہ کیا ہے۔

ایک اور خوبی ہمارے ستیاگرہ کی یہ ہے۔ کہ ہمارا ستیاگرہ نان کمیونل ہے۔ کئی اخبارات نے ہمارے خلاف ایک طرفہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ بعض نا معلوم کیوں چپ ہو گئے ہیں۔ اور ہم پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہمارا ستیاگرہ فرقہ وارانہ ہے۔ لیکن میں علی الاعلان کہے دیتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا یہ ستیاگرہ غیر فرقہ وارانہ ہے۔ یہ سکھوں۔ ہندوؤں مسلمانوں اور عیسائیوں سب کے لئے ہے۔ اس لئے تمام مذاہب اور مسلمانوں کو بھی ہمارے ساتھ اس ستیاگرہ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

حکومت ہند کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی جاتی رہیں۔ لیکن ہماری تمام کو نظر انداز کر دیا گیا۔ چھ سال تک یہ کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن نتیجہ وہی ... کے تین بات

The case of Arya Samaj in Hyderabad.

میں آریہ سماج کی شکایات اور ... کا ذکر ہے۔ اس میں نظام گورنمنٹ جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کی تردید نہیں کی گئی۔ ان حالات میں ہو کر ہمیں ستیاگرہ کرنا پڑا۔ ہم نے ... مرتبہ نظام سرکار کی فرقہ وارانہ ... کو بے نقاب کیا ہے۔ ۸۹ فیصدی ... کو محکمہ جات میں جو نمائندگی حاصل ... وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ محکمہ ... کی موجودگی ہی بہت حد تک گورنمنٹ ... پالیسی کی مظہر ہے۔

خالص دھارمک تحریک

ہم نے کئی مرتبہ یہ بات واضح کر ... کہ ہماری تحریک خالص دھارمک ... ہے۔ جیسا کہ ہمارے دو مطالبات ... ہے۔ جس کی بنا پر ہم ستیاگرہ کر رہے ...

(۱) ویدک دھرم اور آریہ سبھیتا کا پرچار کے لئے کامل آزادی دی جائے ... مذاہب کے پیروؤں کا مناسب ... کیا جائے۔

(۲) نئے آریہ سماج قائم کرنے ... آریہ سماج مندر۔ یگیہ شالائیں ... کنڈ تعمیر کرنے اور ہتھانوں کی مرمت ... کی پوری آزادی دی جائے۔ اور ... میں محکمہ دیہات یا ریاست ... محکمہ سے اجازت لینا ضروری نہ ... کیا کوئی شخص انکار کر سکتا ہے ... یہ دو مطالبات معقول نہیں۔ اور ... دنیا کے کسی مہذب ملک میں ان ... پابندیاں ہیں؟ میں مہاراجہ ... دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ...

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

دنیا کے مختلف لوگ مذاہب کے نام پر اتحاد
کا پیغام لے کر اُٹھے۔ اور ناکام ہو کر
بیٹھ گئے۔ لیکن فراخ دلی اور
محدود ہوتے گئے
... کا اعتراف نہ کیا۔ بلکہ اس
دنیا کے ... اپنی ناکامی
کے برعکس غلطی پر ... نیکی اور سعادت کو
... محدود سمجھنے اور قرار دینے
... نجات کی ڈگری پر اپنے ہی گروہ کی
... اگر کسی کے پاس یہ ڈگری
... نجات و فلاح سے محروم ہے۔
... نیکی نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ نیکی کے
... کا مستحق ہے۔ جو کسی خاص جھنڈے کے
... حالانکہ نیکی ہر جگہ اور
ہر حالت میں نیکی ہی ہے۔ اور قابل تعریف و تقلید
... اس بنیادی غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نئے
... کی بجائے اُسے اپنے سے
دور کر دیا۔ اور اپنے عمل سے دعوت اتحاد کو باعث
... بنا دیا۔ اور اسی چیز نے عمل کی بجگہ نجات کا
انحصار محض عقیدہ پر رکھ دیا۔

دوسری بد نصیبی شخصیت پرستی اور جانب
... کا غلو تھا۔ جو اتحاد کی راہ میں روکاوٹ ثابت
ہوا۔ گویا اصل مقصود تعلیم کا اعتراف نہ رہا۔ بلکہ
شخصیتوں کی عظمت کا اعتراف جزو مذہب بن
گیا۔ حالانکہ یہ چیز انسانی خودداری کے خلاف ہی
نہیں۔ بلکہ نظریہ توحید کے منافی بھی تھی۔ اس
شخصیت پرستی کا غلو دماغوں پر اتنا مستولی
ہوا۔ کہ اصنام پرستی اور مظاہر پرستی کی راہیں
کھل گئیں۔ بظاہر تمام مدعیان توحید مذاہب
نے اس بدعت کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔
... رہنما کی شخصیت کے نقیب ہیں
... نے اس گورکھ دھندے کو اور
... اُلجھا دیا۔ مگر ... ایک علم ربانی تھا۔
... نے ایک طرف نجات ابدی کا انحصار
... کی بجائے عمل پر رکھا۔ اور اعلان کر دیا۔
کہ

... سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
... اپنی فطرت سے نہ نوری ہے نہ ناری ہے

... جانب بے دھڑک نعرہ لگایا۔ کہ خدا
... فطرت ہے۔ وہ ہی سچا مذہب ہے۔
... کا نظام ... ادھیائے ۴۔
... کہتا ہے۔ کہ :۔
... کی عبادت کرنی چاہیئے۔
... کو چھوڑ کر کبھی دوسرے
... کرنی چاہیئے۔ تو ہمارے اس کو یہ جواب
... میں پڑ کر روئے گا۔ البیرونی
... کی عبادت کرے"
... جس کی طرف وید تمام
... کو دعوت عام دیتا ہے۔ اس
... ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس

اتحاد بین المذاہب

(از شری ویریندر کمار جی صدیقی فاضل اسلامیات)

دعوتِ توحید پر لبیک کہہ کر کسی کا وقار خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ وید نے ایک عالمگیر تعلیم پیش کر دی ہے۔ آؤ اور سر تسلیم خم کر دو۔ اس بات کا خیال نہ کرو۔ کہ کس کی زبان سے یہ تعلیم ادا ہوئی ہے۔ یہی دُنیا کا قدیم ترین نظریہ توحید ہے۔

انسانی فلاح و کامرانی کا دوسرا دروازہ نیکی اور نیک کرداری ہے۔ لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا۔ نیکی ایک جنس بازار کی طرح مخصوص ٹریڈ مارکوں کے ساتھ بکنے لگی تھی۔ چنانچہ قرآن بھی اس کی شہادت دیتا ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ کہ :۔

وَقَالَتِ الْیَہُوْدُ لَیْسَتِ النَّصَارٰی عَلٰی شَیْءٍ۔
وَقَالَتِ النَّصَارٰی لَیْسَتِ الْیَہُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ

"یہود کہتے تھے کہ عیسائیوں کا مذہب کچھ نہیں۔ اور عیسائیوں نے کہا۔ کہ یہود کا کچھ مذہب نہیں"۔ (۱۱۳/۲)

ان ہی یہود کے متعلق ایک دوسرے مقام پر قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ وہ کہتے تھے۔

لَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ (۷۳/۳)

"چونکہ ان کا عقیدہ تھا۔ کہ جو دین و ہدائیت انہیں حاصل ہے۔ وہ صرف ان ہی کے لئے ہے ناممکن ہے۔ کہ کسی دوسری قوم کو یہ سعادت حاصل ہو سکے"۔

اسی لئے وہ کہتے ہیں۔ کہ اپنے آدمیوں کے علاوہ دوسروں کی سچائی تسلیم نہ کرو۔ یہی نہیں بلکہ وہ جس چیز کو بُرا سمجھتے تھے۔ اسے دوسروں کے حق میں آزادانہ استعمال کرنے میں بُرائی محسوس نہ کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ غیروں کے ساتھ راست بازی و دیانت داری کی چنداں ضرورت نہیں۔ بلکہ جو لوگ ہمارے خلاف ہیں۔ ان کا زر و مال وغیرہ جس طرح بھی ہضم کیا جا سکے۔ جائز ہے۔ گویا نیکی اور بدی کا ارتکاب اس لئے نہیں تھا۔ کہ وہ نیکی یا بدی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے یا بیگانے کے لئے کی جا رہی ہے۔ ان کے نزدیک جب تک ان کے حلقہ یا گروہ میں داخل نہ ہو نیکی کا کوئی فائدہ نہیں۔ قرآن شریف کے الفاظ میں وہ پکارتے تھے۔ کہ

کُوْنُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَھْتَدُوْا یعنی دونو گروہوں میں سے ہر گروہ یہی کہتا تھا۔ کہ یہودی یا عیسائی حلقہ میں آکر ہی ہدائیت پا سکتے ہو۔

اور دراصل یہ انسانی اختراعات تھیں تعصب ہٹ دھرمی اور نفرت سے ان کا خمیر بنا تھا۔ اس لئے ان میں اتحاد و محبت بنی نوع انسان کے امکانات بھی نہیں تھے۔ اس کا ایک اور صرف ایک راستہ تھا۔ وہ یہ کہ ان تمام بندشوں کو توڑ کر پھینک دیا جائے۔ اور صاف الفاظ میں اعلان کر دیا جائے۔ کہ نیکی ہر جگہ نیک اجر کی مستحق ہے۔ خواہ وہ عرب میں عمل پذیر ہو یا ہندوستان میں۔ امریکہ میں کی جائے یا انگلستان میں۔ وہ بہر حال نیکی ہے۔ اور اس لائق ہے۔ کہ اُسے اچھی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اور اس پر عمل کیا جائے۔ اور بدی و بدکاری کا ارتکاب خواہ کوئی سادھو سنت ہی کیوں نہ کرے وہ بدی ہے۔ اور قابلِ نفرت و احتراز۔ کوئی شخص محض اس لئے اچھا نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ خود کو آریہ کہتا ہے۔ بلکہ تعریف کا مستحق اس وقت ہے۔ جبکہ وہ وید کی مقدس تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ بُرائی خواہ مسلمان کے ساتھ کی جائے یا عیسائی کے ہر حالت میں بُرائی ہے۔ وید اس مسلمان کو بھی نیک اجر کا مستحق سمجھتا ہے۔ جو سچ بولتا ہے۔ چوری نہیں کرتا ہے۔ اور کسی کو تکلیف نہیں دیتا ہے۔ اسی بنیاد پر وہ تبادلہ خیالات اور حصول صداقت کا سبق دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ

"اے انسانو! تم میرے بتائے ہوئے پر انصاف و بے تعصب۔ راستی کی صفت سے موصوف دھرم پر چلو۔ ہمیشہ اسی پر قائم رہو۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مخالفت کو چھوڑ کر آپس میں ملو۔ تاکہ تمہارے مابین اعلٰے درجہ کا سکھ ترقی پائے۔ اور تمام دکھ مٹ جائے۔ تم حجت و تکرار کو ترک کر کے باہم پریم کے ساتھ گفتگو کرو۔ تاکہ تمہارے درمیان سچے علوم اور عمدہ صفات ترقی پائیں۔ اور تم اہلِ معرفت بن جاؤ"۔

(رگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۸۔ ورگ ۴۹ منتر ۲)

یہاں تمام انسانوں کو خطاب کر کے تحقیق حق کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور تعصب و دشمنی کو چھوڑ کر حصول معرفت کے لئے تبادلہ خیالات کو ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اگر ویدوں کی تعلیم یہی نہ ہوتی۔ کہ سچائی صرف اسی گروہ میں ہے۔ جو ویدوں کا نام لیوا ہے۔ تو یقیناً طرز خطاب اس سے مختلف ہوتا۔ اور اوروں کی طرح کہہ دیا گیا ہوتا۔ کہ اپنے آدمیوں کے سوائے کسی کی سچائی تسلیم نہ کرو۔

اس کے بعد کے منتر میں نتائج کو زیادہ واضح کر کے بتایا ہے۔ کہ جب باہم تبادلہ خیالات کی نوبت آئے۔ تو نتائج کس طرح اخذ کرو۔ وید کہتا ہے :۔

"اے انسانو! تمہارا مشورہ سب کی یکساں بھلائی کرنے والا۔ اور باہمی مخالفت سے آزاد ہونا چاہیئے۔ جب زیر بحث و تصفیہ طلب امور کے لئے بہت سے آدمی مل کر غور و فکر کریں۔ تو گو اہلِ مجلس کی رائے جُدا جُدا ہو تاہم سب کی رائے کا لب لباب ہے کہ جو بات سب کی بہتری اور رفاہ عام کی معلوم ہو یا جو رائے سچی اور ٹھیک ثابت ہو اسی کو منتخب کر کے ہمیشہ اسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ عوام میں اعلٰے درجہ کا سکھ بڑھتا ہے۔ مجلسی نظام کے قواعد یعنی وہ منصفانہ اور نیک اصول جن سے انسان کی عزت اور علم کی ترقی مقصود ہو۔ جو ضبط نفس اور حصولِ علم وغیرہ عمدہ اوصاف پیدا کرنے والے ہوں۔ جن سے (عدالتوں کے ذریعہ) سلطنت کا نظم و نسق حُسن اسلوب کے ساتھ انجام پائے۔ جو نجات کے راستے کو صاف کرنے والے اور روحانی و جسمانی طاقتوں اور صحت کو ترقی دینے والے ہوں۔ وہ بھی سب انسانوں کی یکساں آزادی اور راحت میں اضافہ کرنے والے ہوں"۔

ان کے نتائج کیا ہوں گے۔ خود وید بقول کہتا ہے۔ کہ

"اُن لوگوں پر جو تمام جانداروں کے ساتھ اپنی آتما کے مثل برتاؤ کرتے ہیں۔ اور دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور سب کو سکھ دینے والے ہیں میں اپنی رحمت کی نظر رکھتا ہوں"۔

(رگوید ایضاً منتر ۳)

حق کی جستجو اور سچائی کی تلاش کے لئے غیر متعصب دل و دماغ لے کر تبادلہ خیالات کرنے سے جہاں کہیں سچائی ملے اُسے اخذ کر کے خود کو تمام جانداروں کی بھلائی کے لئے وقف کر دینے کی یہ الہی تعلیم جو وید نے گروہ انسانی کے سامنے رکھی ہے۔ موجودہ دورِ جمہوریت میں بھی اپنی نظیر نہیں رکھتی۔

اتحاد بین المذاہب کا مقصد اگر خدا کی ذات کے تصور اور اس کی معبودیت کے متعلق ایک ناقابلِ نزاع حل تلاش کرنا ہے۔ تو ہمیں ویدوں کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ جن کی ربانی تعلیم نے دنیا میں سب سے پہلے اور سب سے واضح الفاظ میں توحید کا نظریہ پیش کیا۔ اور انسانوں کو براہِ راست "خدا کی پرستش" کا سبق دیا۔

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

اس طرح کی قواعد روز ہوتی رہتی ہے۔ اور ارونا کو اب اس سے ہار دک گھرنا ہونے لگی ہے۔ اناتھ ہندو مہیلا آشرم کے بھون میں، بیچ کے ایک بڑے کمرے میں وہ پیروں کے موزے بنانے والے یںنتر پر کام کرتی رہتی۔ آشرم کا چپڑاسی اس کے پاس آ کر کہتا — "آپ کو دادا جی نے آفس میں بلوایا ہے" — اور وہ مشین پر سے اٹھ کر اس کے پیچھے پیچھے چلی جاتی۔ آفس کے چھوٹے سے کمرے میں آشرم کے پربندھک "دادا جی" بیٹھے رہتے۔ اور آشرم کو دیکھنے کے لئے آنے والوں میں سے چھوٹے بڑے مہمان بھی وہیں ایک کرسی پر بیٹھے رہتے۔ وہ دروازے پر ٹھٹھک کر کھڑی ہو جاتی۔ تو جھٹ دادا جی اس سے کہتے — "آؤ۔ ارونا ادھر میرے پاس آؤ" اور پھر وہ میز کے پاس گردن نیچی کر کے کھڑی ہو جاتی۔

دادا جی اس مہمان سے کہنے لگتے — "اس لڑکی کو حال ہی میں ہم لوگوں نے غنڈوں کے ہاتھوں سے چھڑا کر یہاں رکھا ہے"۔ پھر وہ ارونا کو چھڑانے کی چٹ پٹی کہانی سناتے۔ اور پھر انت میں کہتے — "ہمارے دھرم پر کتنا بڑا سنکٹ آیا ہے"۔

پھر آگنتک تھوڑی کچھ رقم میز پر رکھتے۔ یا دینے کا وعدہ کرتے۔ اور یہ کاریہ ہو جانے پر دادا جی ارونا سے کہتے — "تو اب چلی جاؤ" — ان شبدوں کو سن کر وہ چلی جاتی۔ وہ بولتی کچھ بھی نہیں۔ پرنتو اس کے من میں یہ بات ضرور آتی۔ کہ لیٹوؤں کا پردرشن کر کے جس پرکار پیسہ کمایا جاتا ہے۔ اسی پرکار کسی اچھوت کے سامنے میرا پردرشن کر کے پیسہ کمانے کے لئے تو ان لوگوں نے مجھے یہاں نہیں رکھا ہے۔ اسے اپنی پرستھتی پر بہت ہی دکھ ہوتا۔ اسے آشرم میں آشرا ملا ہے۔ اسے بھی وہ بھول جاتی۔ اور اس کے من میں ایک اسہیہ ویدنا ہوتی۔ اتنا ہی نہیں۔ اسے دادا جی پر کرودھ بھی آتا۔

(۲)

آج جب چپڑاسی نے اس کے پاس آ کر کہا۔ کہ آپ کو دادا جی نے آفس میں بلایا ہے۔ تب وہ مشین پر سے اٹھتی ہوئی من ہی من میں اسی بات کو پکا کرنے لگی — "چاہے کچھ بھی ہو پرنتو آج بولوں گی اوشیہ"۔

وہ آفس میں گئی۔ نیم انوسار قواعد کا پہلا بھاگ سماپت ہوا۔ دادا جی نے آگنتک سے کہا — "اس لڑکی کو حال ہی میں ہم غنڈوں سے چھڑا کر یہاں لے آئے ہیں"۔

ایک دلچسپ و نصیحت آمیز سوشل افسانہ

ارونا کی آتم کتھا

(لیکھک :- پرمود تیسرا ایم۔ اے۔ لیکچرر راجارام کالج۔ کولہاپور (سٹیٹ))

آگنتک نے پوچھا — "کہاں کی یہ لڑکی ہے؟"

دادا جی بولے — "نیپانی کی طرف کے ایک گاؤں کی رہنے والی ہے۔ اس کا پورا حال سننے کے قابل ہے"۔

ارونا کے من نے اس سے کہا — "بولتی کیوں نہیں۔ یہی تو سمیہ ہے۔ اپنا حال اپنے ہی مکھ سے تو نے کہنے کا نشچے کیا ہے نہ؟"

پرنتو شیگھر ہی اس نے وچار کیا — نہیں۔ میں بیچ میں یدی اور کچھ بول گئی۔ اور دادا جی کو اس پر کہیں کرودھ آ گیا۔ تو پھر....

اس نے من سے پرتی یادن کیا — "پرنتو دادا جی کو بنا کارن کیوں کرودھت ہونا چاہئے۔ یدی وہ کرودھت ہو بھی گئے۔ تو اس پرکار کے اور بے مطلب کے کرودھ سے مجھے کیوں ڈرنا چاہئے؟ تو اپنا حال سنانے میں کوئی اپرادھ تھوڑے ہی کر رہی ہے"۔

پھر اسے شنکا ہوئی۔ کہ ایسی باتیں کہنے کے لئے جس ساہس کی آوشیکتا ہے وہ اس میں ہے ہی کہاں؟ میں کچھ کہوں بھی۔ اور میری وہ بڑبڑ اس بڑے مہمان کو پسند نہ آئی تو...."

پھر بھی اس کے من نے اسے بولنے پر ودش کر دیا۔ اور انت میں وہ کہہ اٹھی — "دادا جی! ذرا ٹھیر جائیے"!

دادا جی نے سا شچریہ پوچھا — "کیوں؟"

"میرا سب حال آپ کو بھی ابھی اچھی طرح معلوم نہیں ہے۔ کیا میں اسے بتاؤں؟"

"ہاں۔ ہاں۔ ضرور بتا۔"

"پرنتو دادا جی۔"

"کیا؟"

"وہ حال میرے مکھ سے سننا شاید آپ کو اچھا نہیں لگے گا۔"

"ایسا کیوں؟"

"نہیں۔ نہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ میں سچ سچ بات کہنا چاہتی ہوں۔"

"اچھا بیٹھ کر اپنا حال کہنا شروع کرو۔"

"نہیں۔ میں کھڑی رہوں یہی اچھا ہے۔"

ارونا نے باری باری سے ایک.... بار دادا جی تنھا آگنتک کی طرف گھورا۔ جو کچھ اس نے کہنا ہے۔ اس کا پریںام ان پر ٹھیک طرح ہوگا یا نہیں۔ اس کا اس نے اندازہ لگا لیا۔ اور تب کہا — "میں اپنا حال کس جگہ سے شروع کروں۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔"

آگنتک نے کہا — "آپ کو جہاں سے یاد ہو۔ وہاں سے کہئے۔"

"اچھا تو پھر سنئے۔" ارونا نے دھیریہ پوروک کہنا آرمبھ کیا۔

ہمارا گاؤں نیپانی سے دس بارہ میل دوری پر ہے۔ گاؤں بڑا نہیں ہے۔ پرنتو ندی کے پاس ہونے سے گاؤں کی کھیتی باڑی بہت اچھی ہے۔ کچھ باغ باغیچے بھی ہیں۔ میرے پتا نے بہت سی زمین اپنے ادھیکار میں محنت و پرشارتھ کر کے کر رکھی تھی۔ ایک اپنا مکان بھی بنوا لیا تھا۔ اور اپنی ملکیت کے کچھ دس بیس جانور بھی پاس تھے۔ میرے پتا جی، مجھے ٹھیک طرح یاد بھی نہیں پڑتا جب مرے۔ اس سمیہ مشکل سے ۵ برس کی رہی ہوں گی۔ ان کے مر جانے پر میری ماتا جی نے کھیتی باڑی کا روزگار بہت اچھی طرح چلایا۔ ہمارے لئے چندر گھر کا پچھواس اچھا تھا۔ ان کا بڑا لڑکا شری کمانت تھا۔ دولت میرے برابر اور چھوٹا لڑکا سدّھو مجھ سے بھی چھوٹا تھا۔ ہم چاروں میں بہت گھنی متر تا تھی۔ ہم لوگ سدا ایک ساتھ رہا کرتے تھے۔ شری کانت نہ جانے کہاں سے چار پانچ کبوتر لے آیا تھا۔ انہیں اڑا کر آنند لینے میں ہم لوگ گھنٹوں بتایا کرتے تھے۔ ایک بار ان میں سے ایک کبوتر اس طرح اڑ گیا۔ کہ وہ پھر واپس نہ آیا۔ اس سمیہ ہم لوگوں کو دکھ ہوا۔ دو دن تک ہم لوگوں کو کھانا تک اچھا نہ لگا۔ ایک بار تالاب پر کسی نے سادھو کو چڑایا۔ بس پھر کیا تھا۔ دولت نے اس آدمی کو گہرے پانی میں لے جا کر اتنی ڈبکیاں دیں۔ کہ کچھ نہ پوچھئے۔ گاؤں کے پٹواری کا لڑکا ذرا اگھمنڈی تھا۔ وہ سب کو مزاج دکھایا کرتا تھا۔ ہم لوگ ایک دن کمبل اوڑھ کر باہر نکلے۔ اس وقت کسی کام سے پٹواری کا لڑکا باہر جا رہا تھا۔ جھٹ ہم لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور اس کے منہ پر کالکھ پوت کر گاؤں کے ایک مندر کے ایک کھمبے سے اسے باندھ دیا۔ دوسرے دن گاؤں کے لوگ کہنے لگے۔ کہ پٹواری کے لڑکے کو بھوت نے گرہن لیا ہے۔ یہ سن کر ہم لوگ خوب ہنسے۔ اس سمیہ کی کتنی باتیں میں آپ کو بتاؤں۔ ہم اس سمیہ ایسا سمجھتے تھے۔ کہ ہماری یہ چوکڑی اسی طرح قائم رہے گی۔ اور ہمیں جنم بھر دکھ کا نام تک نہ سنائی دے گا۔ آگے چل کر ہم لوگ تتر بتر ہو جائیں گے۔ اس کی کلپنا بھی سوپن میں بھی نہ تھی۔

پرنتو جلدی ہی میری ماتا جی نے میرا وواہ کر دیا۔ میں پڑوس کے گاؤں میں سسرال چلی گئی۔ جب جب میں میکے آئی۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ شری کانت روزگار کرنے کے لئے بمبئی گیا ہوا ہے۔ اور ماں کے بہت منع کرنے پر بھی دولت بھی اس کے ساتھ چلا گیا ہے۔ اس بار مائکے میں مجھے کچھ بھی آنند نہ ملا۔ اور جب دوسری بار میں مائکے آئی۔ اس سمیہ پتا لگا۔ کہ شری کانت کا باپ باڑھ میں مر چکا ہے۔ اور سدّھو اپنے موسی کے ہاں رہنے کے لئے نیپانی چلا گیا ہے۔ اس طرح ہماری بالیہ پن کی چوکڑی تتر بتر ہو گئی۔ اور اب مجھے اپنے جنم استھان میں بھی چین نہیں پڑتا تھا۔

(باقی آئندہ)

"پرکاش" آریہ سماج کا ۳۵ سالہ خاموش پرچارک ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ بھائی کا کرتویہ ہے۔

بندوقیں، رائفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.,
Karachi

(گذشتہ انک سے آگے)

(اور فہ ۳۰ اپریل) کے اعتراض کا جواب بھاگوت کے مذکورہ اشلوک میں موجود ہے۔ کیونکہ اس شلوک میں جن جن قوموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ہندو سماج کا انگ نہیں تھیں۔ اور نہ ہی بھارت میں رہنے والی جاتیاں تھیں۔ کنتو بھگوان وشنو کے چرنوں کا آشرا لے کر ان کا شدھ ہونا بتایا گیا ہے۔

آج کل بہت سے لوگ یہ اعتراض کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم پستکوں گرنتھ شروتی اور سمرتیاں ہندو بنانے یا شدھ کرنے کی آگیا نہیں دیتیں۔ یعنی جنم کے غیر ہندوؤں کو ہندو بنانے کا کہیں بھی پرمان اتھوا اداہرن نہیں ملتا۔ اُن کو بھاگوت کے اُپروکت شلوک پر اچھی طرح وچار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُس میں جن جن جاتیوں کا بھگوان وشنو کی بھگتی دوارا شدھ ہونا بتایا گیا ہے۔ وہ نہ کبھی ہندو تھیں۔ اور نہ ہی انہوں نے ہندو دھرم کو چھوڑا تھا۔ مگر اُن کو بھی پوتر سمجھ کر ان کے شدھ ہونے اور پرایشچت کرنے کا ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح ایک جنم کے ہندو کا پتت ہونے کے بعد پرایشچت اور دھرم پرویشٹی ہو سکتا ہے یا ہونے کا ودھان ملتا ہے۔ ایسے ہی ایک جنم کے غیر ہندو کا بھی پرایشچت کرنے اور کرانے کا ودھان سمرتیوں اور تواریخوں (پورانوں) میں موجود ہے۔ بہت سے لوگ "پرایشچت" شبد سے دھوکا کھا کر یہ اعتراض کر بیٹھے ہیں۔ کیونکہ پرایشچت کو مسلمانوں کے لفظ "کفارہ" کا ہم معنی سمجھ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ "کفارہ" مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ "کفارہ" اس کرم کو کہتے ہیں۔ جو شخص بھول سے کوئی نشٹ کرم کرنے کے بعد اس کے بدلے کے کارن ازخود کسی طرح کا انوشٹھان یا تپ کرے۔ اور اس کے ویپریت پرایشچت پرتیک ویکتی کا ہو سکتا ہے۔ اس کے جلنے یا انجانے کوئی دُشٹ کرم ہو۔ اس لئے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ پرایشچت کیول پتت اور پاپی ہندو ہی کر سکتا ہے۔ یا کرنے کرانے کا ودھان سمرتیوں نے دیا ہے۔ نہیں بلکہ پرتیک ویکتی چاہے وہ جنم سے ہندو یا غیر ہندو ہو۔ اپنے پاپ آچرن کے تیاگ کے لئے پرایشچت کر سکتا ہے۔ یہ وہ پرئی بھاونک شدھ دھرم اور شریشٹھ مارگ سے وچلت ہو جانے کے بعد پرتیک کیا جا سکتا ہے۔

دھرم شاستر اور شدھی

(از پنڈت گیا نند لوجی صوفی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

یہ تو ہوئے کچھ دھرم شاستروں کے وہ پرمان جن سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوتی ہے۔ کہ پاپیوں۔ ملیچھوں۔ اور پتتوں کے پرایشچت اور ہندو بنانے کا ودھان دیا گیا ہے۔ ان احکام کی موجودگی میں کون ایسا بھلا مانس ہوگا۔ جو یہ نرآدھار اور نرمول دھارنا کئے بیٹھا ہے گا کہ آریہ سماجیوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے پرچار کو دیکھ کر محض جوابی کاروائی کے طور پر دھرم پرچار کے کاریہ کو شروع کیا ہے یا اس کی تہ میں محض تعداد بڑھانے کا سیاسی خیال کام کر رہا ہے۔

مسلمانوں کے راجیہ میں شدھی

اب کچھ ایسے واقعات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جن سے مذکورہ بالا دھرم شاستروں کی آگیاؤں کا عملی ثبوت ملتا ہے۔ یعنی وید بھگوان اور سمرتی اتہاس (پوران) کے مندرجہ بالا احکام پر ہندوؤں نے ...... جب کبھی موقعہ ملا اسلامی حکومت کے زمانہ میں بھی اس پر عمل کیا۔

مسلمانوں کے راجیہ میں عام طور پر ہندوؤں کے لئے دھرم پرچار کا کام کرنا ناممکن تھا۔ لیکن پھر بھی جب کبھی انہیں ذرا بھی موقع ملتا۔ وہ اس کام کو شروع کر دیتے۔ اور حفظ دھرم پر بھی وہ آتمائیں اپنے اس دھارک کرتویہ کا پالن کرتی ہوئی جان دینا اچھا سمجھتی تھیں۔ مگر اس کو بند کرنا انہیں گوارا نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ کلکتہ کے مشہور رسالہ (انگریزی) "ماڈرن ریویو" مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۵۵۶ پر ایک مضمون پروفیسر یدوناتھ کی طرف سے پرکاشت ہوا ہے۔ آپ بھارت ورش کے قابلِ فخر مورخ ہیں۔ جنہوں نے تاریخ کے متعلق بہترین تحقیقات اور معلومات کا ذخیرہ پیش کیا ہے۔ زیر بحث مضمون کا سرخی ہے "شیواجی مہاراج کی سوانحعمری کا مصالحہ" — اس میں پروفیسر صاحب "جیدھے اتہاس" جو مراٹھی بھاشا میں شری شواجی کے زمانے کا اتہاس ہے۔ اور علاوہ ازیں سیواجی کے وقت کے انگریز سوداگروں کی کوٹھیوں کے روزنامچہ جات کے آدھار پر شدھی کی اتہاسک گھٹناؤں کا اس پرکار ورنن کیا ہے۔ کہ:-

"(۱۹ جون ۱۶۷۶ء) نیتا پالکر پانی پرایشچت کھیلے شدھ زالے۔ ارتھات نیتا جی پالکر پرایشچت کرا کے شدھ ہوا"

۲۴ جولائی ۱۶۷۶ء کو راج پور کے انگریزی تجارتی کوٹھی کے مینیجر کو ایک رپورٹ کی گئی۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ:-

"مہاراج سیواجی کے پاس نیتاجی پالکر نام کا ایک چالاک اور ہوشیار آدمی ابھی حال ہی میں آیا ہے۔ جو کہ دس برس تک مغل دربار دہلی میں رہ چکا ہے۔ اور وہاں مسلمان بن گیا تھا۔ مگر اب اس کو پھر ہندو بنا لیا گیا ہے"۔

(رپورٹ کوٹھی سورت جلد ۲۸۶)

جس نیتا جی پالکر کا ذکر اس انگریز نے اپنی چٹھی میں کیا ہے۔ یہ سیواجی کے اصطبل کا داروغہ تھا۔ اس کو بادشاہ اورنگ زیب نے ۱۶۶۶ء کی لڑائی میں قید کیا تھا۔ اور دہلی جا کر یہ مسلمان بن گیا۔ اور مغل حکومت کے ملازم کی حیثیت سے پنجاب اور افغانستان میں کئی سال تک اس نے خدمات انجام دی تھیں۔ اور دس سال کے بعد کسی طرح موقع پا کر یہ پھر مہاراشٹر چلا گیا۔ اور اپنے پرانے مالک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سیواجی نے اس کو شاکا سمت ۱۵۱۸ اساڑھ بدی چوتھ کو شدھ کرا کے ہندو بنا لیا"۔

("ماڈرن ریویو" ۱۹۲۴ء)

"جیدھے اتہاس" کے جو مراٹھی شبد اوپر نقل کئے گئے ہیں۔ ان میں خاص طور پر یہ جملہ "شدھ زالے" بہت قابلِ غور ہے۔ کیونکہ آج کل آریہ سماج کے شدھی اندولن پر جو جو اعتراضات مختلف حلقوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ لفظ "شدھی" موجودہ شکل و صورت میں کبھی استعمال نہیں ہوا۔ یعنی غیر ہندوؤں کو ہندو بنانے کے لئے شدھی کا طریقہ کبھی بیوہار میں نہیں لایا گیا۔ ان کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ شبد سیواجی کے زمانہ میں بھی بالکل اسی شکل و صورت اور معانی کے مطلب کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اور اس وقت بھی غیر ہندوؤں کا پرایشچت کرا کے انہیں ہندو بنا لیا جاتا تھا۔ اور اس کے لئے "شدھی" ہی کا لفظ پریوگ میں لایا جاتا تھا۔ اس لئے آریہ سماج کا یہ اندولن نہ تو نیا ہے۔ اور نہ یہ شبدہی نوین ہے۔ مراٹھی زبان کی ایک دوسری دھارمک پستک "بھگتی لیلا امرت" کے چالیسویں ادھیائے میں آتا ہے۔ کہ وتیارنیہ سوامی نے اپنی پرساتھ نپستک پنچ درشی میں آگیا دی ہے۔ کہ:

गृहात प्रक्रमसो... :
प्रायश्चित्त वहत्नं ...:
संकीर्यते नैव तया भासा
शरीरकैः ॥

ارتھات جس براہمن کو ملیچھوں نے پتت بنا لیا ہو۔ اس کا پرایشچت کرا دینے سے اس کے شریر سے ملیچھ پن کے سارے سنسکار اور دُرگندھ نشٹ ہو جاتے ہیں"۔

وِدیارنیہ مہاراج کی اُپروکت آگیا کے آدھار پر پی ہٹان گرام کے براہمنوں نے دھرنگ بھٹ کو جو مسلمان ہو گیا تھا شدھ کر کے برادری میں ملا لیا۔

بیجاپور کے مسلمان بادشاہ عادل شاہ نے پلٹن کے تعلقدار بایاجی راؤ نبالکر کو اپنی ایک داشتہ کی لڑکی دے کر مسلمان بنا لیا تھا۔ جب نبالکر دواہ کر کے پلٹن میں واپس لوٹا۔ تو سیواجی کی ماں جیجا بائی نے اس کو اپنے پاس بلا کر سارے مراٹھا منڈل کی ایک سبھا بلوائی۔ اور اس کی سمتی سے نبالکر کو سہ پتنی کے شدھ کر لیا۔ اور جب اُن کے پُتر اُتپن ہوا۔ تو عام لوگوں کے سنکوچ اور رکاوٹ کو دور کرانے کی غرض سے اپنی نندنی (لڑکی کی لڑکی) سکھ بائی کا دواہ ان کے پُتر مہادیو نبالکر سے کر دیا۔

جسٹس راناڈے نے ایک کتاب انگریزی میں لکھی ہے۔ جس کا نام ہے "رائز آف دی مراٹھا"۔ اس کا ہندی انوواد "مراٹھا اُتکرش" کے نام سے ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے کئی واقعات شدھی کے لکھے ہیں۔ کہ دست گنگا دھرانگ نامی کلکرنی مسلمان ہو گیا تھا۔ اور ۵ ورش مسلمان رہنے کے بعد جب اس کو موقع ملا۔ تو وہ لوٹ آیا۔ اور اس کو شری چھاندوگیہ ماتا مہاراج نے شاکا سمت ۱۶۰۸ چیت شکل دشمی کو شدھ کر کے برادری میں سمت کرا دیا۔ اور ساتھ ہی ایک گھوشنا نکلوا دی۔ کہ کلکرنی کے براہمن ہونے میں جو شخص سندیہ یا آکشیپ کرے گا۔ وہ دیدرو ہی اور مہا پاتکی ہوگا۔

حیدر آباد ڈسٹرکٹ کانفرنس انبالہ

مہاشہ کرشن جی کا شاہانہ سواگت ۱۳۴ ایڈریس و (۲) دو ہزار روپیہ بھینٹ کئے گئے

۔۔۔ نہ کرشن جی ۲۵ - اپریل کو بمبئی ایکسپرس سے انبالہ پہنچے - آپ کے استقبال کے لئے انبالہ کمشنری کی مختلف آریہ سماجوں کے پرتی ندھی آریہ سماج انبالہ چھاؤنی - لال کرتی - اُجین بازار کے سبھاسد پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے تمام سٹیشن گونج اُٹھا - حاضرین نے مہاشہ جی کو پھولوں کی مالاؤں سے لاد دیا - سٹیشن سے باہر نکلتے ہی ہزاروں کی تعداد میں جنتا ان کے استقبال کے لئے موجود تھی - جلوس سٹیشن سے شروع ہوا - سب سے آگے ۔۔ دھمنا سلک کا ۔۔ کا بینڈ تھا - اس کے پیچھے ہندو سبھا سمتی کے والنٹیر - آریہ کمار سبھا - ہندو ینگ مین الیوسی ایشن - گوردکل کورو کھیتر کے برہم چاری - ہندو سیوا سمتی کا بینڈ - تمام انبالہ کمشنری کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی - اور استری سماج کی والنٹیرز تھیں - سب سے پیچھے مہاشہ جی ایک نہایت سجی ہوئی گاڑی میں براجمان تھے - جلوس کے پیچھے لدھیانہ کا شہیدی جتھا جو کہ حیدر آباد جا رہا تھا اپنی نرالی شان دکھلا رہا تھا - سٹیشن سے باہر شہر تک انسانوں کے سر ہی سر نظر آتے تھے - دیکھنے والے کہتے ہیں - کہ اتنا لمبا اور شاندار جلوس اہالیانِ انبالہ نے پہلے نہیں دیکھا - اوم کے جھنڈے لہرا رہے تھے - اور ایک عجیب کیفیت طاری تھی - ۔۔ پر رائے امرت رائے کے سپتر برہم چاری ارجن دیو جی نے مہاشہ جی کو پھولوں کے ہار پہنائے - اور آپ کا پُرجوش خیر مقدم کیا - رائے امرت رائے کا ویدک دھرم کی جے کا نعرہ مردہ دلوں کو بھی زندہ کر دیا تھا۔

نارائنی دروازہ

ممبرز پٹواری لال اُبنڈ منز اور پنڈت کنج بہاری لال نے بڑی محنت سے آپ کے سواگت کے لئے نارائنی دروازہ استادہ کیا - اور آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

ڈاکٹر ملکھی رام نے آپ کے سواگت کے لئے خوشحال دروازہ استادہ کیا - اور آپ کا پھولوں کے ہاروں سے مان کیا - ڈاکٹر پی - ایل سود اور ڈاکٹر اے - بی - سی ۔۔ نے بھی آپ کا پھولوں کے ہاروں سے سواگت کیا - مہاشہ کرشن جی پھولوں کے ہاروں سے اتنے لد گئے - کہ آپ کا چہرہ پھولوں میں چھپ گیا۔

لالہ سینا مل جین رئیس نے اپنی دوکان ۔۔ مہاشہ جی کا سواگت کیا - اور ایک مختصر سی تقریر کی - اور مہاشہ جی کو ستیاگرہ میں حصہ لینے پر مبارکباد دیتے ہوئے آپ نے اہنسا اور ستیہ پر کاربند رہنے کی تلقین کی - آپ انبالہ کے ایک مقتدر اور قابلِ احترام بزرگ ہیں - آپ نے مہاشہ جی کو ایک کتاب "آتم انوشاسن" بھینٹ کی۔

حلوائی بازار

حلوائی بازار میں داخل ہوتے ہی سواگت اور پھول مالاؤں کا تانتا لگ گیا - قدم قدم پر گاڑی روکی جاتی تھی - جگہ جگہ پانی کی پیاؤ لگی ہوئی تھی - مہاشہ چھوٹے لال ہارمونیم ماسٹر اور لالہ امرناتھ لوہے والے اور دیگر اصحاب نے خاص سرگرمی کا اظہار کیا۔

جوں ہی جلوس ہزارہ بازار میں پہنچا - لوگوں کی بھیڑ ہزاروں تک پہنچ گئی - رائے بہادر لالہ نارائن داس کی جائے رہائش کے سامنے جلوس کو روک لیا گیا - لالہ رامیشور پرشاد جی رئیس نے سواگت کیا - اور پچیس روپے کی تھیلی بھینٹ کی - اور مصری اور الائچی سے سواگت کیا۔

کلاتھ مرچنٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے لالہ ہرنارائن میونسپل کمشنر نے مصری الائچی سے سواگت کیا - اور پھولوں کے ہار پہنائے۔

اناج منڈی

لالہ چنا لال لچھمی رام کی دوکان پر مالاؤں کی اتنی بھرمار ہوئی - کہ سر تک مالائیں چڑھ گئیں - اور مہاشہ جی کے درشن ہونا بھی مشکل ہو گیا - آخر رائے امرت رائے نے کچھ مالائیں اپنی خواہش کے خلاف اُتاریں - تاکہ مہاشہ جی اپنے سواگت کو ایک بار دیکھ سکیں۔

دال منڈی کے چوک میں تاجرانِ دال نے آپ کا پھولوں کے ہاروں سے سواگت کیا۔

لالہ ۔۔ چند جی بی - اے میونسپل کمشنر نے اپنی دوکان پر مہاشہ جی کا پُرتپاک خیر مقدم کیا - مصری الائچی سے سَتکار کیا - اور گیارہ روپے بھینٹ کئے - یہ روپے ان کے بچوں نے اپنی خوراک میں سے بچا کر حیدر آباد یدھ کے لئے رکھے تھے - بچوں کی یہ قربانی قابلِ تقلید ہے۔

لالہ کشوری لال حلوائی نے جلوس کی ٹھنڈے پانی سے سیوا کی - اور بڑے پریم سے جلوس کو تین منٹ روکے رکھا - جلوس کے آخیر تک لوگوں کا جوش اور پریم اُمنڈتا بڑھتا تھا - لوگ کہتے - کہ ہٹتے میں نہیں آتے تھے - ہٹتے بھی کیوں ان کے صوبہ کا جرنیل اہنسا اور ستیہ کی لڑائی میں اپنی قربانی دینے جا رہا تھا - اور وہ اپنی عقیدت اور شردھا کا اظہار کر رہے تھے - قوم اور دھرم پر مٹنے والوں کا جتنا بھی سواگت کیا جائے تھوڑا ہے - ان روح پرور مناظر سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے - کہ مہاشہ جی کی لیڈرشپ پر عوام کی کس قدر بھاری طاقت ہے - اور کہ عوام کو حیدر آباد یدھ سے کس قدر پریم ہے - فتح کا سہرا چھٹے ڈکٹیٹر کے سر ہی ہو گا - کیونکہ جب سے وہ ڈکٹیٹر بنے ہیں - یہ تحریک کہیں آگے نکل گئی ہے۔

اورینٹل سائنس اپریٹس ورکشاپ کے قریب لالہ نند لال پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی انبالہ چھاؤنی نے اپنے کارخانہ کے سامنے مہاشہ جی کو روک کر مہاشہ جی اور حاضرین کا الائچی اور مصری سے سواگت کیا۔

کہاڑی بازار میں لالہ مہابیر پرشاد جین ۔۔ پریذیڈنٹ کنٹونمنٹ کمیٹی نے اپنی جائے رہائش کے سامنے جلوس کو روک کر مہاشہ جی کا الائچی مصری سے سواگت کیا - اور حاضرین کا ٹھنڈے پانی سے سواگت کیا۔

پھولوں کے ہار تو سب جگہ ایک معمول تھا - یہاں پر مہاشہ جی نے گاڑی پر کھڑے ہو کر جلوس پر نظر ڈالی - ان کے دونو طرف انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا تھا۔

کہاڑی بازار کے اختتام پر لالہ بنواری لال نے روک کر گیارہ روپے بھینٹ کئے۔

مقدی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے سامنے

مقدی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے سامنے سینکڑوں استریوں نے مہاشہ جی کی گاڑی کو روک لیا - اور پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا - چونکہ مہاشہ جی کے گلے میں اس قدر ہار ڈالے جا چکے تھے - کہ مزید گنجائش نہ تھی - اس لئے ہار صرف سر پر ہی رکھ دئے جاتے تھے - دیویاں کنیاؤں اور بوڑھی ماتاؤں کا پریم قابلِ دید تھا۔

آخر شام کے ساڑھے پانچ بجے جلوس آریہ سماج مندر گوروکل وبھاگ پر آ کر ختم ہوا - اور ویدک دھرم کی جے کے فلک شگاف نعروں کے درمیان مہاشہ جی کو گاڑی سے اُتارا گیا - شری کیولانند جی مہاراج نے گاڑی سے اُترتے ہوئے مہاشہ جی کو جے مالا پہنائی - اس طرح جوش اور پریم کا ۔۔ سماج مندر میں آ کر ختم ہوا۔

آریہ کانفرنس کی کارروائی

آریہ کانفرنس میں آریہ سماج انبالہ چھاؤنی - شاہ آباد - کرنال - پانی پت - سرہند - نادون - پٹیالہ - لیبی - مورنڈہ - کمار سبھا پٹیالہ - نابھہ - ابوہر - شاہ پور - رہتک - گوروکل کوروکشیتر - سبھا لکھا - سہا لکا - بنوڑ - انبالہ شہر - آریہ ویر دل انبالہ - استری سماج لبی اور آریہ سماج تھانیسر کے نمائیندوں نے حصہ لیا۔

رائے صاحب امرت لال نے کانفرنس کی صدارت کے لئے مہاشہ کرشن جی کا نام تجویز کیا - جو کہ حاضرین نے تالیاں بجا کر منظور کیا - مہاشہ جی نے کرسیٔ صدارت کو زینت بخشی - اور مختصر سی تقریر کی - یدھ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے پنجاب کے اس یدھ میں حصہ پر تبصرہ کیا - اور شانتی سے رہنے کا اُپدیش دیا - اور اس کو سرگرمی سے جاری رکھنے کا آدیش کیا۔

اناج منڈی میں جلسہ

اناج منڈی میں جلسہ منعقد کرنے کیلئے شامیانہ نصب کر کے پنڈال بنایا گیا - حاضرین کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے لاؤڈ سپیکروں کا انتظام کیا گیا - چونکہ آریہ کانفرنس میں وقت زیادہ لگ گیا تھا - اس لئے کارروائی ٹھیک آٹھ بجے شروع نہ ہو سکی - لیکن جنتا آٹھ بجے سے آنی شروع ہو گئی - اور ساڑھے آٹھ بجے تک پنڈال کھچا کھچ بھر گیا - ۸½ بجے مہاشہ کرشن جی پنڈال میں تشریف لائے - تو ویدک دھرم کی جے کے فلک شگاف نعرے بلند کئے گئے - رائے امرت رائے نے لالہ نند لال جی پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کا نام صدارت کے لئے پیش کیا - چنانچہ لالہ نند لال نے کرسیٔ صدارت کو زینت بخشی۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

لائل پور حیدرآباد ڈسٹرکٹ کانفرنس

مہاشہ کرشن جی کا شاندار سواگت ۱۸ ایڈریس اور ۳ ہزار روپیہ بھینٹ

(لائل پور ۳۰- اپریل) آج لائل پور میں حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں جوش و خروش کے نہایت روح افزا نظارے دیکھنے میں آئے۔ چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کی آمد کے متعلق علاقہ بھر کی آریہ سماجوں کو اطلاع پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ سرگودھا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ پک جھمرہ۔ گوجرہ وغیرہ آریہ سماجوں کے نمائندے پہنچ گئے ہوئے تھے۔ صبح ۹ بجے سوامی ستیانند جی کی صدارت میں میٹنگ ہوئی۔

مہاشہ جی کا جلوس ساڑھے دس بجے مہاشہ کرشن جی کا جلوس نکالا گیا۔ جس میں ہزاروں اشخاص شامل ہوئے۔ اجلاس میں دو ہزار کے قریب استریاں بھی شامل ہوئیں۔ جلوس ساڑھے بارہ بجے ختم ہؤا۔

کانفرنس شام کے ۵ بجے سوامی ستیانند جی کی صدارت میں کانفرنس شروع ہوئی۔ جس میں سردار سنت سنگھ ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل پراونس) اور گوسوامی گنیش دت جی نے تقریریں کیں۔ اور مہاشہ کرشن جی کو ان کے چھٹے ڈکٹیٹر مقرر ہونے پر مبارکباد دی۔

مختلف سنستھاؤں کی طرف سے مہاشہ جی کی خدمت میں اٹھارہ ایڈریس پیش کئے گئے۔ ان کے علاوہ آپ کو تین ۳ ہزار روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ مہاشہ جی نے اپنی تقریر میں آریہ سماج کے دھرم یدھ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ضروری اطلاع

ماہ مئی میں جن اصحاب کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیج دی گئی ہیں۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنا اپنا چندہ ۲۴- مئی تک منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔ ورنہ وی۔ پی ارسال ہوں گے۔ چندہ ہمیشہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔ اس سے جہاں آپ کو تین آنے کی بچت ہوگی۔ وہاں دفتر کو بھی زائد کام سے نجات ملیگی۔ ودلیشی بھائی بھی اپنا اپنا چندہ بھیج دیں۔ (مینیجر)

بھارت ورش کا سر دنیا میں اونچا ہونے والا ہے

پانچویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت جی کی تقریر

(شولاپور- ۲۸- اپریل) آریہ ستیاگرہ سمتی کے ۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت جی نے یہاں ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کل سارے ملک کی فضا ویدک دھرم کی جے۔ مہرشی دیانند کی جے"۔ مہاتما نارائن سوامی کی جے" کے نعروں سے گونج رہی ہے۔ ہر جگہ ایک سا جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ یہ ستیاگرہ جتنی دیر تک جاری رہے گا۔ آریہ سماج کی طاقت اتنی ہی زیادہ بڑھے گی۔ دلیش اور دنیا کو یہ جان کر حیرت ہوگی۔ کہ اس قسم کا ستیاگرہ نہ صرف آریہ سماج یا ہندو سماج کی تاریخ میں بے مثال ہے۔ بلکہ پچھلے چند سال سے جتنے بھی ستیاگرہ سیاسی یا غیر سیاسی ہوئے ہیں۔ ان میں بھی آریہ ستیاگرہ ممتاز اور خاص درجہ رکھتا ہے۔ جیسے وسیع پیمانے پر یہ ستیاگرہ سارے دلیش کے آریہ ہندو چلا رہے ہیں۔ اس سے سارے دلیش کا سر دنیا میں اونچا ہونے والا ہے۔ ستیہ اور اہنسا کی وجہ کا تو ذکر ہی کیا؟ ستیہ اور اہنسا پر عمل کرنے والے سبھی سچے نیتا اور سماج من ہی من بس ہوئے بنا کیسے رہ سکتے ہیں۔ اس سنگرام میں پچاس پچاس برسوں کے بوڑھے سادھو مہاتما۔ اعلےٰ تعلیم یافتہ وکیل۔ زمیندار۔ امیر۔ پروفیسر۔ ایڈیٹر اور جج اور سب طبقوں کے لوگوں شامل ہیں جو خوشی خوشی جیل جا رہے ہیں۔ اور تین ماہ کے ستیاگرہ سے ہی دربار حیدرآباد کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اسے کس طاقت سے پالا پڑا ہے۔

کئی ستیاگرہیوں کو چھوڑ دیا گیا

کئی ستیاگرہیوں کو جنہیں چھ چھ ماہ قید کا حکم ہؤا تھا۔ قبل از وقت چھوڑ دیا گیا۔ چوتھے ڈکٹیٹر شری دھریندر شاستری جی کی زیر سرکردگی جن ۵۳۱ ستیاگرہیوں نے ستیاگرہ کیا۔ انہیں دھرم شالا میں بٹھا دیا گیا۔ کیونکہ جیلوں میں جگہ ہی نہیں۔ یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ دربار کن مشکلات میں پھنس گیا ہے۔

سندھیا میں من نہیں لگتا؟

یہ شکایت عام ہے لیکن کیوں؟ اسلئے کہ منتر کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور ساتھ یاد نہیں رہتے۔ اس مشکل کا حل شری ہیتیشی ایڈیٹر پرکاش نے "سندھیا گان" لکھ کر کر دیا ہے۔ ایک منتر کا ترجمہ ایک ایک دوہے میں دیا گیا ہے۔ سندھیا کرتے سمیہ دوہوں کو گائیے یا مَن جاپ سے کبھی من نہ لگنے کی شکایت دور ہو جائیگی۔ اور پربھو بھگتی کا اپار آنند ملیگا۔ بھاری تعداد میں منگوا کر بانٹئے۔ قیمت لاگت ماتر۔ اردو یا ہندی ایک روپیہ سینکڑہ یا ایک پیسہ فی کاپی۔ پتہ: ہیتیشی علاوہ نگوی ایڈیٹر پرکاش لاہور

سردار جسونت سنگھ ورما ٹوہانوی کی ایک نہایت دلچسپ اور تازہ تصنیف

سنگیت رشی دیانند

آریہ پبلک کی ایک عرصہ سے یہ زبردست خواہش تھی۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کو ایسے طرز پر کویتا کے اندر لکھا جائے۔ جس سے جہاں سادھارن ریتی سے پڑھنے کے کام آسکے۔ وہاں رشی جیون کو بطور کتھا کے بھی لوگوں کو سنایا جا سکے۔ چنانچہ نہایت ہرش کیساتھ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائی جاتی ہے کہ جس کتاب کیلئے آریہ پبلک ایک عرصہ سے چشم براہ تھی وہ چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ مہرشی کے جیون کو اس خوبی سے حوالۂ قلم کیا گیا ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھ کر ایک کٹر سے کٹر مخالف بھی اس کا معترف اور مداح بن جاتا ہے۔ رشی جیون کی کتھا کرنے کیلئے یقیناً اس سے بہتر کتاب آپ کو نہ مل سکیگی طرز تحریر۔ مضمون کی بندش اور عبارت آرائی کی ضمانت کیلئے محض مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ جن کے زور قلم نے مخالفوں تک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہاف ٹون بلاک کی ۹ عدد تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا دئے ہیں۔ ملاحظہ اور مطالعہ کیجئے۔ ہماری صداقت اور مصنف کی لیاقت کا خود بخود اندازہ ہو جائے گا۔

کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت اردو ۱۲/ (دعا) ہندی ایک روپیہ۔ بڑھیا سنہری جلد مع جلد آنے زائد ہوں گے۔

رشی درشن یہ کتاب مہاشہ نہال سنگھ صاحب کی تصنیف ہے۔ جس میں مہرشی کے جیون کے مشہور مشہور واقعات کو نظم میں لکھا گیا ہے۔ جو نہایت دلچسپ اور مؤثر ہے۔ اگر آپ چاہتے۔ کہ آپ کی اولاد رشی کے گورو (مہانتا) کو سمجھے۔ اور اس کا گن گا پن کر کے اپنے آپ کو اچھا بنائے۔ تو یہ کتاب ان کے ہاتھ میں دیجئے۔ جیبی سائز کی نہایت خوبصورت جلد قیمت صرف تین آنے (۳/)

ملنے کا پتہ:- گپتا اینڈ کمپنی نمبر ۱۲ مقام ٹوہانہ (ایس۔ پی۔ ریلوے)

آچاریہ رامدیو جی کا آدیش

آریہ سماج کے پرسدھ نیتا گورو کل کانگڑی کے سابق آچاریہ شری رامدیو جی دیہرہ دون سے شری ہیتیشی جی علاوہ نگوی ایڈیٹر پرکاش لاہور کو اپنے پتر تیتھی ۹/۴ میں لکھتے ہیں۔ "میں نے تمہاری ہوئی دونوں پستکیں پڑھ لی ہیں۔ میری سمتی میں گیتا گان اور اپنشد گان دونوں ہی آریہ سماجوں اور گھروں میں رکھنے کے یوگیہ ہیں۔" ان دونوں پستکوں کا پرچار کرنا آپ کا کرتویہ ہے۔ ان کو پڑھیئے۔ گیتا گان ہندی ۸/ اپنشد گان ہندی ۳ پیسے اردو ۲ پیسے

اتحاد بین المذاہب

بقیہ صفحہ ۹

اور یہ وہ روشن حقیقت ہے جس کو مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے ترجمان القرآن کے صفحہ ۱۳۰ پر تسلیم کیا ہے۔ اور اگر اخلاقیات میں مرکز پیار نا ہے۔ تو ہمیں ہر ایسے عقیدہ سے جو کہ گروہ کے بدکاروں کو ... گروہ کے صالحین پر ترجیح دیتا ہو انکار کرنے ویدک کا یہ عالمگیر اور حتمی اصول تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ کہ سچائی اور نیکی، برائی اور بدی ہر جگہ اور ہر حالت میں اپنے قدرتی نتائج کو پہنچتی ہیں۔ اسی سے وید کی تعلیم یہ ہے۔ کہ جو کام کرو اس میں اپنی یا اپنے گروہ کی بھلائی کا خیال نہ رہے بلکہ تمام کائنات کی روحانی جسمانی اور مجلسی ترقی کو مد نظر رکھو۔ اسی اصول کو مانتے ہوئے ویدک دھرم کے مبلغ اعظم اور ویدوں کے سب سے بڑے مفسر مہرشی دیانند سرسوتی اپنی مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ میں اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ:-

"جو باتیں سب مذاہب میں سچی ہیں۔ وہ سب کے غیر مخالف ہر فریق کی طرف سے تسلیم کرلی گئی ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲)

پھر کیوں نہ ہم بھی تعصب اور تنگ نظری سے الگ ہو کر مذاہب عالم کی عالمگیر خوبیوں کا فراخ دلی کے ساتھ اعتراف کرکے ایک دوسرے کی جانب دست محبت دراز کریں۔

لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ... صاف و صریح ... کا نظریہ جو ویدنے پیش کیا ہے۔ اسی کو مذاہب عالم کے عالمگیر اصول پر قائم کر دیا ہے ... کہ ہر وہ بات جو تمام بنی نوع انسان کی روحانی جسمانی اور مجلسی ترقیوں کی ضامن ہو نیکی اور سچائی ہے۔ وہ جہاں بھی ملے حاصل کرو ... نیکی وسعادت کی جو باتیں جہاں کہیں ملیں گی وید کا الہامی فیضان ہونگی لیکن جب تم اس الہی معیار پر ... اور ... کر مروجہ مذاہب کی خوبیاں جمع کرو گے۔ تو قدرتی طور پر ہر طرف ویدک دھرم جلوہ نمود ہوگا۔ بناوٹیں اور تضادتیں چھٹ جائیں گی۔ اور تمام کی ساری انسانی کا ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی مسلک۔

آئیے ہم سب مل کر (یجروید ادھیائے ۲۶۔ منتر ۱۸) کے الفاظ میں دلی خلوص کے ساتھ دعا کریں۔ کہ:-

"اے سب مخلوقوں کے بنانے والے ... پرماتما ہم پر رحم فرما۔ کہ ہم سچے مذہب ...

... اور تمام جاندار ہم پر ... دوستانہ محبت کی نظر رکھیں۔ خدایا ہمارا ... اس ... خواہش کو مضبوط کر۔ اور ہمیں سچے آرام اور نیک خصائل میں روز افزوں ترقی عطا فرما۔ ہم تمام جانداروں کو اپنی جان کی طرح دوست اور عزیز جانیں۔ اور ہر قسم کی مخالفت کو ترک کرکے باہم ایک دوسرے کو پریم کی نظر سے دیکھیں۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں"۔

مہاراجہ سر کرشن پرشاد اور آریہ ستیاگرہ

بقیہ صفحہ ۸

آیا ان دو مطالبات کے متعلق ریاست کے آریوں کو آزادی حاصل ہے۔ اگر ان کا جواب اثبات میں ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ نظام سرکار ستیاگرہیوں کو گرفتار کیوں کر رہی ہے؟ اور مہاراجہ صاحب کے اس بیان کی تصدیق کریں۔ کہ وہاں ہندوؤں پر کوئی پابندی نہیں۔

ریاست میں مسلمانوں کو تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ تو آریہ سماج کے دھرم پرچار پر کیوں پابندیاں عائد ہیں؟ مہاراجہ صاحب بموں کے پھٹنے اور زہر خورانی کے واقعات کی ذمہ داری آریوں پر ڈالتے ہیں۔ حالانکہ ذمہ دار آریہ لیڈر یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ہمارا اندولن ستیہ اور اہنسا پر مبنی ہے۔ وہ ان واقعات کی بھی مذمت کر چکے ہیں۔

مہاراجہ صاحب نے اپنے بیان میں آریہ اور سناتن دھرمیوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ پتہ نہیں۔ کہ آپ کو یہ کہنے کی کیسے جرأت ہوئی۔ کہ آریہ سماجی بھگوان کرشن کی نندا کرتے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ آریہ بھگوان کرشن کا احترام کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنے زمانے کا بہت بڑا یوگیراج اور مریادا پرشوتم پرش مانتے ہیں۔

حیدرآباد ستیاگرہ ڈسٹرکٹ کانفرنس انبالہ

بقیہ صفحہ ۱۲

اس کے بعد مندرجہ ذیل آریہ سماجوں نے مہاشہ جی کی خدمت میں ایڈریس اور تھیلیاں پیش کیں:-

آریہ سماج انبالہ شہر ۵۱ روپے۔ آریہ سماج کالج سیکشن انبالہ چھاؤنی ۲۵ روپے۔ آریہ سماج بزرگ ۱۵ روپے۔ آریہ سماج کرتی بازار ۱۰۱ روپیہ۔ ہندو سبھا انبالہ چھاؤنی ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج پانی پت ۱۰۱ روپیہ۔ ردی دریا سٹیل ورکس انبالہ چھاؤنی مزدوروں کی طرف سے ۵۱ روپے۔ لالہ راجیندر پرشاد جی رئیس انبالہ ۵۱ روپے۔ آریہ سماج گوروکل سیکشن انبالہ ۵۰۰ روپیہ۔ آریہ استری سماج گوروکل سیکشن انبالہ ۱۲۵ روپیہ۔ آریہ سماج کالکا ۲۱ روپے۔ آریہ سماج لاڈوہ ۲۵ روپے۔ آریہ سماج الہرہ ... روپیہ۔ آریہ سماج مورنڈہ ۵۱ روپے۔ آریہ سماج کرنال ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ استری سماج کالج سیکشن انبالہ چھاؤنی ۵ روپیہ۔ آریہ استری سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی ۱۰ روپیہ۔ ہندو سیوا سمتی لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی ۱۰ روپے۔ آریہ سماج دھرم پورہ گیارہ روپے۔ آریہ سماج سولہن ۲۱ روپے۔ ماتا ڈاکٹر ... السبی سوز انبالہ چھاؤنی ۲۵ روپے۔ آریہ سماج نابھہ ۱۱ روپے۔ کنیا مہا مقتدی لال آریہ ہندی پاٹھ شالہ انبالہ چھاؤنی دس روپے۔ اچھوت پاٹھ شالہ صیٹ بازار انبالہ چھاؤنی سات روپے۔ گوروکل کورو کشیتر ۵۱ روپے۔ آریہ سماج تھانیسر ۱۵ روپے۔ دال منڈی انبالہ چھاؤنی ۳۱ روپے۔ جاٹ راجپوت سبھا انبالہ چھاؤنی ۵۰ روپے۔ آریہ سماج سرسہ ۵۱ روپے۔ آریہ سماج شاہ آباد ۵۱ روپے۔ لالہ امیر چند ۱۱ روپے۔ لالہ بنواری لال گیارہ روپے۔ اس کے علاوہ بکثرت روپیہ اور جمع ہوا۔

خط وکتابت کرتے ہمیشہ پوسٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتنک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ عموماً سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ کمزوری بینائی۔ ککرے اور پھولی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آنکھ کے تمام مریضوں نے انتہا کا فائدہ اٹھایا ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کرکے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھولی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہو جاتی ہیں۔

قیمت سوا روپیہ فی شیشی عہ/ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸/)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ۔

امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش۔

پتہ:- گوروکل سناتنک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۳

بچوں کو روزانہ

بال جیون گھٹی

حکیم تلسی پرشاد اگروال میڈیکل ... کی اصلی گھٹی

بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے — دانت بآسانی نکل آتے ہیں اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاتے ہیں۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۵ درجن ... علاوہ محصول ... سوداگروں کو ...

مفت لو۔ ... تام ... کارخانہ ...

المشتہر: منیجر بال جیون کارخانہ ...

آریہ پرادیشک سبھا کا ۲ ہزار روپیہ

(لاہور ۲-مئی) آج گیارہ بجے قبل از دوپہر آریہ پرادیشک سبھا کا ایک چپڑاسی جسکو ۲۳۴۲ روپیہ کا چک کیش کرانے کے لئے پنجاب کوآپریٹو بنک میں بھیجا گیا۔ اس نے روپیہ نکلوا لیا۔ لیکن واپس نہ پہنچا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ روپیہ لے کر بھاگ گیا ہے۔ اس کی گرفتاری کے لئے ایک سو روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

جیلوں میں ستیاگرہیوں پر سختی

(خانیوال یکم مئی) ایک آریہ ستیاگرہی نے چنچل گوڑا جیل سے ایک چٹھی بھیجی ہے کہ "جیلوں میں قیدیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں رہی۔ قیدیوں سے سخت مشقت لی جاتی ہے۔ جوتیاں اُتروا کر مال خانہ میں رکھ لی جاتی ہیں۔ کڑکتی دھوپ میں قیدی ننگے پاؤں پھرتے ہیں۔ جوار کی دو روٹیاں دی جاتی ہیں۔ جو ستیاگرہیوں کو موافق نہیں آتی ہیں۔ اس لئے قیدیوں کے وزن میں دن رات کمی ہو رہی ہے۔ ایک مہاشہ جب پنجاب سے ستیاگرہ کرنے چلے تھے۔ تو ان کا وزن ایک سو پچاس پونڈ تھا۔ گلبرگہ جیل میں ۱۴۳ پونڈ رہ گیا۔ اور اب چنچل گوڑا جیل میں ۱۱۷ پونڈ رہ گیا ہے۔"

صوبہ سرحد سے دوسرا جتھا

(پشاور صدر یکم مئی) آریہ ستیاگرہ کمیٹی صوبہ سرحد نے اپنا دوسرا جتھا ۱۰-مئی کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے صوبہ سرحد کی تمام آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اپنے اپنے والنٹیر آریہ سماج پشاور صدر روانہ کر دیں۔ تا کہ صوبہ سرحد سے دوسرا جتھا ایک بڑی بھاری تعداد میں حیدرآباد بھیجا جا سکے۔

دہلی میں آریہ ستیاگرہ کے خلاف پروپیگنڈا

(دہلی یکم مئی) یہاں کے چند مسلمانوں نے آریہ ستیاگرہ کے خلاف بے پناہ پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ ایک روزانہ اُردو اخبار "نظام گزٹ" نکلنا شروع ہوا ہے۔ جو ایک پیسہ میں فروخت ہوتا ہے۔ "نظام گزٹ" کے پہلے پرچہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں بے بنیاد من گھڑت خبروں اور مضامین کی ہی بھرمار ہوتی ہے۔ مبالغہ آمیز ... یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی ہندی کا

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کا کامیاب دورہ

(لاہور ۳-مئی) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن یکم مئی کو لائلپور سے ملتان گئے۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کے ریلوے سٹیشنوں پر آریہ پُرشوں نے ان کا سواگت کیا۔ اور ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگائے۔ ملتان ریلوے سٹیشن پر آریہ پُرشوں نے ان کا سواگت کیا۔ رات کو انہیں پندرہ سو روپیہ کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔ ملتان کی آریہ سماجوں نے سات سو روپیہ دیا۔ استری سماج نے ۷۵ روپیہ۔ اور کچھ آریہ بہنوں نے ۲۱ روپے جمع کئے۔ آریہ سماج بہاولپور۔ راجن پور اور شجاع آباد نے ایک سو ... ایک روپیہ بھینٹ کئے۔ اور آریہ سماج علی پور۔ لیہ۔ جہانیاں اور ملتان چھاؤنی نے اکاون اکاون روپے۔

خانیوال میں ۲-مئی کی صبح کو مہاشہ کرشن جی خانیوال میں پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر آریہ بھائیوں نے اُن کا سواگت کیا۔ وہاں سے اُنہیں جلوس کی صورت میں بازاروں سے ہوتے ہوئے سماج مندر میں لے جایا گیا۔ ۹ بجے سبھا ہوئی۔ باوجودیکہ صبح کا وقت تھا۔ سماج مندر کا صحن استری پُرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مہاشہ جی نے حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق سوا گھنٹہ تقریر کی۔ آریہ سماج خانیوال کی طرف سے ۱۲۵ روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ اور آریہ نگر کی طرف سے ۲۱ روپے کی۔ عین موقعہ پر ۵۴ روپے جمع ہوئے۔ اس طرح خانیوال سے کل دو سو روپے ملے۔

راستہ میں مہاشہ جی کراچی میل میں خانیوال سے روانہ ہوئے۔ میاں چنوں کے آریہ بھائیوں نے بھاری تعداد میں ریلوے سٹیشن پر ان کا سواگت کیا۔ اور ۲۵ روپے بھینٹ کئے۔ استری سماج کی طرف سے دس روپے دئے گئے۔ چیچا وطنی ریلوے سٹیشن پر بہت سے آریہ بھائی اور بہنیں آئی ہوئی تھیں۔ جہاں انہوں نے مہاشہ جی کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ وہاں ویدک دھرم کی جے بھی بُلائی۔ منٹگمری ریلوے سٹیشن پر بھی بہت سے بھائی ان کے سواگت کو موجود تھے۔ استری سماج پاکپٹن نے ۱۴ روپے بھینٹ کئے۔ اور آریہ سماج پتوکی کی طرف سے ۵۱ روپے۔

اگلا پروگرام مہاشہ جی کا اگلا پروگرام حسب ذیل ہے:— ۴-مئی امرتسر ۵ کو جالندھر۔ ۶-۷ لاہور۔ اور ۱۰-مئی کو منٹگمری۔

حیدرآباد میں ایک اور ستیاگرہی وشنو ٹنڈر کرد پہا کا انت

(حیدرآباد دکن ۳-مئی) حیدرآباد سنٹرل جیل میں ایک اور ستیاگرہی وشنو ٹنڈر کرجو سزائے قید بھگت رہا تھا کل عثمانیہ ہسپتال میں سرگباش ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے چار ستیاگرہی حیدرآباد کی جیلوں میں اچانک موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان بڑھتے ہوئے افسوسناک واقعات سے آریہ جگت میں تشویش کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔

ایک اخبار بھی پرکاشت ہونا شروع ہو گا۔

کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کی طرف سے "یوم حیدرآباد" منایا گیا۔ جلسہ میں ریاست حیدرآباد کے آریہ ستیاگرہ کی مذمت کی گئی۔

جالندھر میں اڑھائی ہزار کی تھیلی

(جالندھر یکم مئی) جالندھر ڈسٹرکٹ آرین کانفرنس ۵-مئی کو زیر صدارت مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر آریہ ستیاگرہ ہو گی۔ جس میں مہاشہ کرشن کو آریہ سماج کی طرف سے اڑھائی ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی جائیگی۔

اور ایک جتھا ان کے ساتھ حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے جائے گا۔

مہاشہ کرشن جی کے سواگت کی تیاریاں

(امرت سر ۳-مئی) حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۴-مئی بدھوار کو امرت سر تشریف لائیں گے۔ اور اسی رات کو ۸½ بجے آریہ سماج بازار شردھانند میں آپ کا لیکچر ہو گا۔ اور مختلف سبھا سوسائٹیوں کی طرف سے آپ کو ایڈریس اور تھیلیاں پیش کی جائیں گی۔ اس وقت والنٹیر بھی آپ کے ساتھ ستیاگرہ کرنے کا اعلان کریں گے۔

چندہ کی فراہمی کا کام زور شور سے ہو رہا ہے۔ کیپٹن کیشپ چندر۔ حکیم صاحب دیال۔ باوا بہار راج سنگھ اور دیگر اصحاب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ مہاشہ جی کا شاندار سواگت کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

ستیاگرہ کی رفتار

(شولاپور ۳-مئی) پنڈت سدھراج جنہوں نے رائے چور میں ۲۷-اپریل کو ستیاگرہ کیا تھا دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

آج لاتور گلبرگہ اور حیدرآباد کے لئے تین جتھے ستیاگرہ کرنے کے لئے چلے گئے ہیں۔ مختلف پرانتوں سے سو ستیاگرہی شولاپور پہنچ گئے ہیں۔

بنگال کا چوتھا جتھا

(کلکتہ ۳-مئی) بنگال کا چوتھا جتھا زیر سرکردگی مسٹر بٹوکرشنا گھوش جو آریہ سماج کلکتہ کے ایک سرگرم کارکن ہیں ستیاگرہ کرنے پیز روانہ ہو گئے ہیں۔ جتھا میں ۷۵ ستیاگرہی ہیں۔ جن میں بنگالیوں کی اکثریت ہے۔ آریہ سماج کارنوالس سٹریٹ میں جتھے کو الوداع کہی گئی۔

بہار کا جتھا

(جبل پور ۳-مئی) آریہ ستیاگرہ کا ایک جتھا جو بہار کے مختلف اضلاع کے پچاس آریہ سماجیوں پر مشتمل ہے آج یہاں پہنچا۔ وہ ستیاگرہ کرنے شولاپور کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر گردھاری لال کے جتھا کی گرفتاری

(شولاپور ۳-مئی) ۵۰ آریہ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا آج عثمان آباد کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ ایک سو چھ والنٹیروں کے ایک جتھا کی جو ڈاکٹر گردھاری لال کی زیر سرکردگی عثمان آباد گیا تھا گرفتاری کی خبر موصول ہوئی ہے۔

امرتسر کے "چاپ" شہیدی جتھے کو ۲ سال قید

(امرت سر ۳-مئی) حیدرآباد ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راگھوو پنڈت دھریندر شاستری کے ساتھ ستیاگرہ کرنے والوں میں امرت سر کا "چاپ" شہیدی جتھا بھی شامل ہے۔ یہ جتھا سماج ہذا کے تین سرگرم کارکنان مہاشہ لال چند چوپڑہ۔ لالہ لالی شاہ دلال پارچہ اور مہاشہ وشوا ناتھ سیکٹر حکیم صاحب دیال ۴

ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماج کی سرگرمیاں

بہرامپور ۴ والنٹیروں کے جتھے کو ۴/۳۹ ۲ کو شاندار الوداع کہی گئی۔ اور روپے بھینٹ کئے گئے۔ دینا نگر اور دھاریوال کے سٹیشنوں پر آریوں نے سواگت کیا۔ اور ۱۱ روپے و ۲۱ روپے بھینٹ کئے۔ ۴/۳۹ ۱۶ کو دینا نگر کے جتھے کا سواگت کیا گیا۔ اور اب تک دو سو روپیہ بھیجا جا چکا ہے +

(رام داس)

بھوانی پور کلکتہ ستیاگرہ کمیٹی بن گئی ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ کا چیک شولاپور بھیج دیا گیا ہے۔ کل ۱۱۶۶ روپے جمع ہوئے تھے +

(ہنسراج ہانڈہ)

مراد آباد حیدرآباد ڈے ۲۲-۴-۳۹ دسکورا نگورو دھریندر شاستری کی صدارت میں منایا گیا۔ جیلوں میں سورگباشی ستیاگرہیوں کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا +

(ہری دت شرما)

علی پور سے لالہ دیوی داس نے نواحی دیہات سے ۳۵ روپے ۶ پائی اکٹھا کرکے ستیاگرہ فنڈ میں جمع کرا دئے ہیں۔ ۲۲-۴-۳۹ کو حیدرآباد دوس منایا گیا۔ ۵ روپے ۱۱ آنہ ۶ پائی جمع ہوئے۔ تیسرا جتھا تیار ہو رہا ہے۔ جو عنقریب روانہ ہوگا +

(دیوی داس منتری)

دیوان ہال دہلی آریہ سماج اپدیشک ماسٹر ستیاگرہ کرنے کیلئے گئے۔ ستیاگرہی وہیا ماسٹر کرو دیا نند پر پولیس کی طرف سے کی گئی سختی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا + (منتری)

نئی دہلی آریہ کمار سبھا کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے اوم کے جھنڈے فروخت کرکے جو دھن جمع کیا ہے۔ وہ بھیج دیا گیا ہے۔ ۲۲-۴-۳۹ کو حیدرآباد ڈے منایا گیا + (منتری)

دھرمسالہ آریہ سماج حیدرآباد کے جیلوں میں آریہ ستیاگرہیوں پر کی جانے والی سختی کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ ایک تار نظام کی خدمت میں بھی بھیجا گیا ہے + (منتری)

جگادھری ممبران سماج نے ۵۰ روپے سبھا کو بھیج دئے ہیں۔ اور آئندہ ۲۵ روپے ماہوار بھیجے جایا کریں گے۔

(نتھن لال منتری)

مورنڈہ ۲۲- مارچ و ۲۲- اپریل کو حیدرآباد دوس منایا گیا۔ اس وقت تک ستر روپے بھیجے جا چکے ہیں۔

ڈکٹیٹروں و ستیاگرہیوں کی گرفتاری اور سزایابی پر ودھائی دی گئی + (اندر سین)

بٹالہ ۲۸- مارچ کو دینا نگر اور امرتسر کے جتھے آئے۔ ان کا سواگت کیا گیا۔ اور ۲۱ روپے بھینٹ کئے گئے۔ ۲۲- والنٹیر بھرتی ہوئے۔ دھاریوال میں جتھا تیار ہو رہا ہے + (دھنیہ پال)

بھارت نگر لاہور آریہ سماج نے ۲۳-۴-۳۹ کے ساپتاہک ست سنگ میں ماگورو دھریندر کو ان کی سزایابی پر ودھائی دی گئی + (مدن لال منتری)

بلب گڑھ ضلع گوڑگانوہ کا دوسرا جتھا سوامی اومانند کی ادھیکشتا میں روانہ ہو گیا۔ بلب گڑھ ۴۰ روپے۔ گوڑگانوہ ۳۲ روپے۔ موہنا ۲۵ روپے۔ پون ہانہ ۲۵ روپے۔ گدپوری ۲۰ روپے۔ دھاروہیڑا اکیاون روپے ۸ ر۔ تابڑو ۵ روپے۔ رودیہ آباد ۵ روپے۔ بیکانیر ے روپے۔ مختلف سات روپے بھینٹ کئے گئے +

(چندن لال منتری)

حصار پہلا جتھا ۱۴ ستیاگرہیوں کا ۴/۳۹ ۱۶ کو روانہ ہو گیا۔ دوسرا ۴/۳۹ ۲۸ کو پچاس ستیاگرہیوں کا جتھا جاوے گا۔ اس وقت تک ۵۲۷ ستیاگرہی بھرتی ہو چکے ہیں۔ دو سو چالیس روپے بھیجے جا چکے ہیں۔ پہلے جتھے کو تین سو روپے دئے گئے۔ ہر ماہ کی ۲۲ تاریخ کو حیدرآباد دوس منایا جاتا ہے + (آسا رام منتری)

کوروکھشیتر گوروکل کے برہمچاریوں نے اکاون روپے کھرت چھوڑ کر بچائے۔ اور مہاشہ کرشن جی کی بھینٹ کئے۔ ۲۵- اپریل کو مہاشہ جی کا انبالہ میں جا کر سواگت کیا گیا۔ آریہ سماج تھانیسر نے بھی ۵۱ روپے بھینٹ کئے + (منتری)

فتح پور شہیدی جتھے کا سواگت کیا ۲۵ روپے بھینٹ کئے گئے +

حیدرآباد ستیاگرہ کے سب سے پہلے ڈکٹیٹر

مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج

کرت

گرنتھوں پر ستیاگرہ کے ایام میں بھاری رعایت ایک ماہ کیلئے ۵۰ پر ۳۳ قیمت

مرتیو اور پرلوک (بزبان اردو- ہندی) ہر ایک شخص کے دل میں بہ قدرتی طور پر خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مرتیو کیا ہے؟ اور ہم مرکر کہاں جاتے ہیں؟ نرک سورگ کیا چیز ہے؟ روحیں ہیں یا نہیں۔ اگر آپ ان کا جواب لینا چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کو منگا کر پڑھیں۔ قیمت بزبان اردو ۱۴؍ ہندی ۸؍ رنگین جلد- سنہری جلد ۱۲؍ +

آریہ سماج کیا ہے؟ صرف ہندی میں۔ اس میں کھول کر بتایا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کیا ہے؟ اس کے نیم تھا سدھانت کیا ہیں؟ ہر ایک کی اچھی طرح دیا کھیا کی گئی ہے۔ قیمت ۵؍

آتم درشن (بزبان ہندی) آتما تھا پرماتما کیا چیز ہے۔ آتما تھا پرماتما کے متعلق دوسروں کے وچار پیش کرکے سوامی جی نے ۱۲ درشن کے سولہ اکیا کے اجد لکھی ہے۔ قیمت مجلد ۸؍ بغیر جلد ۴؍ +

گرہستھ جیون رہسیہ ہماری آیو کو چار آشرموں میں بانٹا گیا ہے۔ ان چاروں میں گرہستھ آشرم سب سے زیادہ بڑا ہے اور کٹھن ہے۔ اسمیں استری تھا پرش دھرم کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مجلد قیمت ۱۲؍

پرانایام ودھی (بزبان ہندی) پرانایام کے اصول کیا ہیں۔ پرانایام کیسے کرنا چاہئے۔ پرانایام کے فوائد سوامی جی نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ قیمت صرف دو آنے (۲؍)

اپنشدوں کے راز اتھیں اپنشد کا اردو ترجمہ۔ قیمت چار آنے (۴؍) +

ملنے کا پتہ:- مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز ہسپتال روڈ- انارکلی لاہور

آریہ سماج جام پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جام پور کا ۳۸ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۳۱- مارچ و یکم و ۲- اپریل ۱۹۳۹ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ سے پہلے یجروید سمپورن سے برہم یگیہ کیا گیا۔ اس اوسر پر حسب ذیل مہانو بھاؤ پدھارے :-

شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی۔ شری پنڈت ہردیالو جی۔ شری پنڈت رام سوروپ جی شانت۔ شری پنڈت سدانند جی۔ شری پنڈت گورودت جی ویدالنکار۔ شری مہاشہ بھدر پال جی۔ شری مہاشہ رام پرکاش جی۔ شری مہاشہ ... جنوئی والے بھجنیک پدھارے۔

پنڈت پریہ ورت جی کی اپیل پر ... روپے چندہ ہوا۔ آخری روز استری سماج نے اپنا جلسہ منایا۔ جس میں شریمتی ... جی ودیا النکرتہ۔ پنڈت ہردیالو جی اور مہاشہ بھدر پال جی نے خوب امرت ورشا کی۔ شدھ کھدر کافی مقدار میں فروخت ہوا +

جلسہ کے اختتام پر اٹھارہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ شدھی ۱۵- یگیوپویت ۳ +

شری مہاشہ مول چند جی نے دان دکشنا سب سماج فنڈ میں ڈال دی ہے +

(گنپت دت منتری)

اور اس سے پہلے ۴۰ روپے سبھا کو بھیجے جا چکے ہیں + (مکندی رام منتری)

دوسوہا ۲۱-۳-۳۹ کو ۳ ستیاگرہیوں کا جتھا روانہ کیا گیا۔ ۳۵ روپے سبھا کو بھیجے جا چکے ہیں + (ہربنس لال ...)

برالسی ۴/۳۹ ۶ کو گیارہ ستیاگرہیوں کے جتھے کو الوداع کہی گئی۔ ... جگ سوا سو روپیہ بھینٹ کیا گیا +

(رادھا ... گوردیو)

گوالیار سے ایک جتھا آیا جس میں ۱۵۵ ستیاگرہیوں کا پنجاب سواگت کیا گیا۔ اور پرچار کیا گیا۔

(دیو ... کمار ... بھارتی)

منڈی بہاؤ الدین ۳۰-۴-۳۹ کو جتھا کو الوداع کہنے کے لئے جلسہ ہوا۔ جس کے صدر مہاشہ لال چند تھے۔ بھجن ہوئے تقریریں کی گئیں۔ دو سو روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی

ہمارا دھرم یدھ

بقیہ صفحہ ۵

...جون کی صورت میں اس سے کچھ ...بعد۔ دوسری صورت میں میں ۱۵ دن ...پنجاب کو نہ دے سکوں گا۔ ۵-۷ دن پنجاب ...لگاؤں گا۔ اور باقی اس کے باہر۔ خیال ...ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کام پنجاب میں ...جائے۔ میرے پاس والنٹیروں کے خط ...رہے ہیں۔ آریہ سماجیں جتھے تیار کر رہی ...اور آریہ پرش اپنا انفرادی حیثیت ...میں اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ ان سب ...بھائیوں سے میں کہوں گا۔ کہ وہ مجھے لکھنے ...کی بجائے سیدھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ...کو لکھیں۔ وہ جتھوں کو مناسب ہدایت ...دے گی۔ اور ان کے جانے کا انتظام کریگی۔ ...میرا زیادہ کام تو اب باہر ہی کا رہے گا۔ ...اور چونکہ میں ایک جگہ بیٹھ کر کام نہیں کر ...سکتا۔ اس لئے جتھوں کا انتظام اپنے ہاتھ ...میں نہیں لے سکتا۔

...اس دھرم یدھ کا تجربہ اس وقت تک ...نہایت کامیاب رہا ہے۔ آریہ سماج نے ...اپنے اپدروں نساہ کا پرمان دیا ہے۔ ...اور شبہ کو دیکھنے کے لئے ہماری ...انکھیں ترستی تھیں وہ ہم نے دیکھ لیا۔ ...آریہ سماج کیا ہے؟ جوش کا ایک بے پناہ ...سمندر ہے۔ جو ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ لیکن ...گھبرانی نہیں۔ جس طاقت سے ہمارا مقابلہ ...ہے وہ زبردست ہے۔ نہ صرف ہندوستان ...کی سب سے زبردست ریاست ہے۔ بلکہ ...سب سے دولت مند بھی۔ اس لئے ہمیں ...دیر تک مقابلہ کر سکتی ہے۔ ہمیں اس ...مقابلہ کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ ...دشمن ہمیں تھکا کر کے ہرانا چاہتا ہے۔ ...ہمیں اس کی اس چال کو سمجھ لینا چاہیئے۔ ...اور ایسے طریق سے چلنا چاہیئے کہ برسوں ...بھی جنگ کرنی پڑے۔ تو ہم کامیابی سے ...لڑ سکیں۔ ہمیں یہ بات کبھی فراموش نہ کرنی ...چاہیئے کہ ہمارا یہ یدھ ستیہ اور اہنسا ...کے اصولوں پر آشرت ہے۔ اگر ہم نے ...ستیہ اور اہنسا کو ہاتھ سے نہ دیا۔ تو ہماری ...فتح یقینی ہے۔ ہمیں ایسا ویوہار کرنا ...چاہیئے کہ ہم کسی جماعت کی دلازاری کا ...باعث نہ بنیں۔ ایسے طریق سے لکھیں۔ ...ہمارا طرز عمل ایسا ہو۔ کہ جس سے ...کسی فرقہ کی گورنمنٹ کے لئے مشکلات

پیدا کرنے کا باعث نہ بنیں۔ اس وقت تک ہمارا بیوہار ایسا رہا ہے۔ اور مجھے آشا ہے۔ کہ میرے آریہ بھائی آئندہ بھی اپنا یہی بیوہار رکھیں گے۔ کسی بھی صورت میں ستیہ اور اہنسا کو اپنے ہاتھ سے نہ دیں گے۔ اور اگر انہوں نے ایسا کیا۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ کریں گے۔ اور اگر ان کا جوش قائم رہا۔ جیسا کہ مجھے وشواس ہے کہ رہیگا۔ تو میں انہیں وشواس دلا سکتا ہوں۔ کہ ان کی وجے ہوگی۔

(کرشن)

لاتور میں ستیاگرہیوں نے مورچہ فتح کرلیا

ملتان کا جو ستیاگرہی جتھا سوامی وجے کمار کی رہنمائی میں لاتور میں ۵-اپریل کو گرفتار اور بعد ازاں سزایاب ہوا تھا۔ اسے غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔ سوامی وجے کمار نے واپس شولا پور آکر جو بیان دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب وہ ریلوے سٹیشن لاتور پر اترے۔ تو "پیلچہ فوج" کے سینکڑوں والنٹیر لاٹھیاں اور گپتیاں لئے موجود تھے۔ گرفتاری سے پیشتر کسی پولیس افسر نے نہ انہیں منتشر ہونے کو کہا۔ اور نہ انہیں یہ بتایا۔ کہ انہیں کس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود ان پر پولیس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے۔ خلاف قانون مجمع بنانے۔ اور جلسہ کر کے قانون شکنی کرنے کے الزامات لگائے گئے۔ جس کے لئے انہیں اٹھارہ اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ ۱۴-اپریل کو انہیں عثمان آباد ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ اور ۲۰-اپریل کو اچانک کلکٹر صاحب نے جتھا کی رہائی کا حکم دے دیا۔ رہا کرتے وقت ان سے پوچھا گیا۔ کہ "اب ان کا پروگرام کیا ہوگا؟"

سوامی وجے کمار کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ جس پروگرام کی تکمیل کے لئے وہ لاتور آئے تھے۔ وہاں پہنچ کر وہ اسی پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ سماج مندر میں جائیں گے۔ وہاں اوم کا جھنڈا لہرائیں گے۔ ہون یگیہ کریں گے۔ اور دھرم پرچار کریں گے۔

کلکٹر صاحب نے کہا کہ "آپ کو ایسا کرنے کی اجازت ہے"۔

چنانچہ انہیں سرکاری لاری میں لاتور پہنچا دیا گیا۔ وہاں پہنچ کر جتھا نعرے لگاتا اور بھجن گاتا ہوا سماج مندر میں پہنچ گیا۔ دو والنٹیروں نے نگر کے کوچہ کوچہ میں رات کو ہونے والے جلسہ کی منادی کی۔ رات کو لوگ ہزاروں کی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ رات کے ۱۲½ بجے تک پرچار ہوتا رہا۔ اگلے روز پراتہ کال ہون کیا گیا۔ اور اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ وہاں سے ستیاگرہی جلوس کی صورت میں سینکڑوں لوگوں کے ساتھ نعرے لگاتے اور بھجن گاتے ہوئے شولا پور کیلئے سٹیشن پر پہنچے۔ جہاں انہیں بڑے پریم اور اتساہ کے ساتھ وداع کیا گیا۔

آریہ ستیاگرہ کے تین ماہ کے اتہاس میں یہ ایک نیا باب ہے۔ اگر ریاست بھر میں نظام سرکار کا یہی رویہ ہو جائے۔ اور وہ آریہ سماج کو پوجا و پرچار کی آزادی دے دے۔ تو جھگڑا ابھی ختم ہو جائے۔

دیکھشانت بھاشن

(گت انک سے آگے)

کتنا اگیان۔ کتنا موڑھ گراہ۔ ستی دشمتا نشٹا دار رہ دور کرنا ہے۔ اس سمسیا کی جٹلتا کو سوچ کر جی گھبرا اٹھتا ہے۔ پرنتو آپ کو یہ کام کرنا ہے۔ اور پھر یہ بھی بھروسہ نہیں ہے۔ کہ باہر ہمارا کوئی سہائک رہے۔ سارے جگت میں داوانل پردیپت ہو رہا۔ بڑے راشٹروں نے جو چھوٹوں کے سوتووں کے رکھشک ہو سکتے ہیں۔ وشواس گھات کر کے چھوٹے دیر راشٹروں کی سوادھینتا کو شکاریوں کی چنگل میں سونپ دیا۔ یدی انگلینڈ اور فرانس اپنے وچنوں پر درڑھ رہتے۔ تو ایبے سینیا۔ چیکوسلاواکیہ۔ سپین اور چین کا اتہاس دوسرا ہی ہوتا۔ روس ہی ایک آدرش وادی راشٹر تھا۔ اس کو ان دونوں دیشوں نے جرمنی اور اٹلی کو پرسن کرنے کے لئے یورپین راج نیتی کا اچھوت بنا دیا۔ پرنام جو ہونا تھا وہ ہوا۔ دہا گر کے منہ میں خون لگ گیا۔ اور اب ان سوارتھی دیشوں کے لالے پڑ رہے ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کیا ہوگا۔ پرنتو وک تنتر کی ڈہائی دی جائے گی اور ہم جو اپنے دیش میں پرتنتر ہیں۔ جو اپنے دیش کی سینا میں داخل ہونے کے پدوی پر نہیں ہو سکتے۔ جو اپنا شاسک تک بھی چننا ادھیکار نہیں رکھتے۔ لوک ستتا کے اس لوک ستتا کے جس کا سواد ہم نہیں کر سکے رکھشن کے لئے بلیدان ہوں گے کیسی ... ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ یہ پرشن تو راج نیتک سنستھاؤں کے وچار کرنے کا ہے۔ پرنتو میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ اس چیز کو اپنے سامنے رکھیں۔ ان جگت میں آپ کا بھارت ہے۔ اسی میں آپ کو کام کرنا ہے۔ یدی یوں ہی انترراشٹریہ یدھ ہوتے رہے یوں ہی سبل راشٹر دربل راشٹروں کے راج نیتک اور آرتھک سوتنترتا کا اپہرن کرتے رہے۔ یدی یوں ہی راشٹروں کی ساری شکتی سنہار سامگری کے سمپادن میں لگتی رہی۔ تو بھارت سوتنتر ہو کر بھی سکھی نہیں رہ سکتا۔ ہمیں بھی اوروں کی بھانتی کرنا ہوگا اور ہم بھی لاکھوں ودھواؤں اور اناتھوں کے آنسوؤں۔ کروڑوں بھوکوں اور ننگوں روگیوں اور اپاہجوں کے آرتناد کے درمیان ... کلیان نہ تو ہمارا ہوگا نہ دوسروں کا۔

پرنتو سوارتھ اور اگیان سے ہم اس بات کو ... ہیں۔ سنسکرتی اور سبھیتا کا سدا کے لئے ... لوپ ہو جائے گا۔

یہ تو اسپشٹ ہے۔ ان آپ کو اس ... دھیان دیا ہوگا۔ منشیوں کو ... منش بنانا ہے۔ لوبھ اور موہ کو دور کر کے ان کو یہ سکھانا ہے۔ کہ سب کا کلیان پرسپر ہی ... ہے۔ دیکتیوں اور دیشوں سے شوشن کو ایک ماتر دھرم کرتا ہے ایسے سماج کا نرمان کرنا ہے۔ جس میں سب کو اپنی یوگیتا کے انوسار اُنتی کرنے کا اوسر ملے۔ سیوا بھاؤ ایک ماتر پریرک ہو۔ سب کے کلیان میں اپنا کلیان سمجھا جائے۔ ممبوے یہ سپن ہو۔ پرنتو ایسا سپن ہے جسے جاگرت اوستھا میں مورت کرنے کا پریتن کرنا منش کے لئے شوبھا کی بات ہے۔ یہی آریہ سنسکرتی کا مول ہے۔ منش سدا سے یہ سپن دیکھتا آیا ہے۔ پوساہ انتہ کو دکھا رہن کرتے ہیں ... دلیتوں میں کئی پرکار کی بڑی بڑی کلپت ہوتی ہیں۔ تاپ سے ... اسمبھو کو سمبھو کرنے ... پرستاؤ نہیں کرتا۔ پرنتو یہ کہتا ہوں۔ کہ اپنی سادھنا شکتی لگا کر ایسے سماج کے نرمان کی ... جس میں شوشن ہو ... جو تا نہ ہو۔ جس میں شرم پھاکر تک پرتیت

شری چمو پتی ساہتیہ وبھاگ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے آدھین ساہتیہ سمبندھی دو وبھاگ ہیں۔ ایک کا نام انوسندھان وبھاگ اور دوسرے کا ساہتیہ وبھاگ تھا۔ ۳۔ بیساکھ سمت ۱۹۹۶ بکرمی کی انترنگ سبھا میں سبھا نے دونو وبھاگوں کو ملا کر ایک کر دیا ہے۔ اور اس کا نام رکھا ہے "شری چمو پتی ساہتیہ وبھاگ"۔

اس کے اُدیش نمن لکھت نشچت ہوئے ہیں:-

(ک) ویدک سدھانتوں کے سمبندھ میں انولیشن (کھوج) کرنا۔ اور اس کے پرنام کو پرکاشت کرنا۔

(ب) آریہ سماج کے سدھانتوں کی پُشٹی میں گرنتھ لکھوانا۔ اور پرکاشت کرنا۔

(ج) آریہ سماج کے منتویوں کے وِرُدھ لکھے گئے گرنتھوں کے اُتر لکھوانا۔ اور پرکاشت کرنا۔

(د) آریہ سماجک ساہتیہ کا تنقیدی نظر سے وچار کرنا۔ اور اُس کو پرکاشت کرنا۔

(ی) ویدک وباسنیہ کی سامگری سنگرہ کرنا۔ جیسا کہ:-

(۱) بھن بھن دیوتاؤں کے سمبندھ میں وچار کرنا۔

(۲) وید کے مختلف سوکتوں کا مختلف زبانوں میں دیاکھیان پرکاشت کرنا۔

(۳) ویدوں کے سنگت اور کرم بدھانو واد پرکاشت کرنا۔

(۴) ویدک شبدوں کے کوش بنوانا۔

(۵) ویدک ساہتیہ کے پرامانک (مستند) ایڈیشن تیار کرانا۔

(۶) آرش گرنتھوں کے مختلف زبانوں میں مستند دیاکھیان تیار کرنا اور پرکاشت کرنا۔

(س) عوام میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے مختلف زبانوں میں ٹریکٹ شائع کرنا۔

(ص) مختلف مذاہب کی سنجیدہ اور مستند آلوچنائیں پرکاشت کرنا۔

(ادھشٹاتا)

آریہ سماج علاولپور کا سالانہ جلسہ

۱۲۔ مارچ ۱۹۳۹ء سے ۱۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء تک کتھا سوامی پرنوانند جی۔ ۱۸۔ مارچ سے ۶-۱ اپریل تک کتھا مہاتما ہربھجن لال جی بان پرستھی۔ ۱۴۔ مارچ سے ۲۳۔ مارچ تک دوپہر کے وقت استریوں میں پنڈتہ دمدیتی دیوی جی لاہور کا ٹیک

سماجک سماچار

اُپدیش کرتی رہیں۔ ۷-۱ اپریل سے ۱۴ اپریل تک کتھا سوامی کیولانند جی۔ ودسان کاروائی میں سوامی امرتانند جی پروفیسر کرم سنگھ جی ودیاوت دھرم ویر جی منوہر بھجنوں دوارا جنتا کو آنند کرتے رہے۔

۱۱۔۱ اپریل کو نگر کیرتن شان وشوکت سے نکالا گیا۔ ۱۲۔ ۱۳۔۱ اپریل کو وششیش اُتسو منایا گیا۔ جس میں لالہ سنام رائے بی ایم۔ اے۔ پروفیسر گیان چند جی ایم۔ اے۔ پنڈت شادی رام جی ایم۔ اے۔ پنڈت درگا دت جی ایم۔ اے۔ پنڈت لچھمن داس جی اور اُپدیشک مہانو بھاووں کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ حیدرآباد کے متعلق دھن اکٹھا کیا گیا۔ دوشو لہ والے جتھے کا سٹیشن پر ستکار کیا گیا۔ امرتسر اور جنڈیالہ سے آئے ہوئے جتھے کا شہر میں جلوس نکالا گیا۔

(گوردداس رام منتری)

چندہ اکٹھا ہوا۔ اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم سوامی چیتنانند جی نے ادا کی۔

اس موقعہ پر حیدرآباد کانفرنس بھی زیر صدارت سوامی سرودانند منعقد کی گئی۔ اور ایک مباحثہ بھی لالہ کانشی رام جی کنیال اور ڈاکٹر دیوان چند کے درمیان زیر صدارت لالہ رام دتہ مل جی منتری سوموار کے دن ہوا۔ اور کہ جھنگ شہر سے ایک جتھا حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے اسی ہفتہ کے اندر اندر روانہ ہوگا۔

(رام دتہ مل منتری)

شوک سماچار

آریہ سماج دولت پور ضلع ہوشیارپور کے پردھان پنڈت وشوامتر کا دیہانت ۲۱-۱ اپریل ۱۹۳۹ء کو صبح ۷ بجے کے قریب ہوا۔ آپ رشی دیانند کے پکے بھگت تھے۔ اور تمام آیو بھر آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ ایسے نیک رشی بھگت کی موت آریہ سماج کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔

(امرناتھ منتری آریہ سماج دولت پور)

آریہ سماج دوراہا کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا پہلا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۰۔ مارچ تا ۱۳۔ مارچ ۱۹۳۹ء نہایت دھوم دھوم سے منایا گیا۔ جلسہ میں پنڈت منیشور دیو۔ پنڈت دھرم دت ماسٹر ستیہ پال۔ ماسٹر کرتار سنگھ۔ مہاشہ شمشیر سنگھ اور مہاشہ بھدر پال جی کے بھجن اور لیکچر ہوئے۔

لالہ امرت رائے جی کی صدارت میں اچھوت اُدھار کانفرنس اور حیدرآباد کانفرنس ہوئی۔ اور پروفیسر دیشبندھو کی صدارت میں سنگیت سمیلن ہوا۔ پنڈت رام دت جی نے میجک لینٹرن کے ذریعے پرچار کیا۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

(جنک پرشاد نروله)

آریہ جھنگ مگھیانہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا ۳۶واں سالانہ جلسہ نہایت سمارہ سے مورخہ ۱۴-۱۵-۱۶-۱ اپریل کو منایا گیا۔ ۱۱۔ اپریل سے پنڈت تیرتھ رام جی روزانہ سماج مندر میں بوقت رات کتھا کرتے رہے۔ جلسہ میں پوجیہ سوامی سرودانند جی۔ پنڈت بدھ دیو بھرت جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ سوامی جیتنانند جی کے اُپدیشن اور مہاشہ بھگت رام جی۔ مہاشہ دلبیراج جی۔ اور مہاشہ رام پرکاش جی کے بھجنوں نے آنند کا سماں باندھ دیا۔ اس موقعہ پر آٹھ سو روپیہ

آریہ کمار سبھا نئی دہلی کا چناؤ

آریہ کمار سبھا نئی دہلی کا سالانہ چناؤ پنڈت دھرمیندر جی کی صدارت میں ہوا۔ (۱) پردھان شری یُت لالہ ہریشچندر جی۔ (۲) اُپ پردھان:- شری یُت لالہ رامداس جی و لالہ ہریشچندر جی۔ (۳) منتری: کھگوان دیو جی (۴) اُپ منتری شری دیپ چندر جی۔ اور پنڈت وِک ناتھ جی۔ (۵) خزانچی شری جگیندر ناتھ جی اور ودیا ساگر جی۔ (۶) منتری لکوش وبھاگ شری دلیپ بندر پال جی چڈھہ اور منی لال جی۔ (۷) منتری گرام پرچار:- شری ستیہ پال جی۔

(منتری)

گوروکل اندرپرستھ

سب جماعتوں کا سالانہ پریکشا پرنام نکل چکا ہے۔ سنے سال کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ گرمیوں کی چھٹیاں غالباً ۲۵۔ مئی سے شروع ہوں گی۔ سب برہم چاری اس دفعہ نینی تال اور سالمورہ کے صحت افزا مقاموں پر چھٹیوں میں جائیں گے۔ سرپرستوں سے نویدن ہے کہ وہ اپنے برہم چاری کے سفر خرچ اور کرایہ ریل وغیرہ کے لئے دس روپیہ ضروری اور جلدی روانہ کرنے کی مہربانی کریں۔

حیدرآباد ستیاگرہ پہ جاتے ہوئے شری سوامی برہمانند جی مہاراج یہاں پدھارے۔ آپ کا حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق بڑا گمبھیر پُرجوش دیاکھیان ہوا۔ شری مکھیہ ادھشٹاتا جی نے گوروکل کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج پہاڑ گنج دہلی کا چناؤ

آریہ سماج پہاڑ گنج دہلی کی ساد ھارن دار شک سبھا کا اجلاس ۲۳۔ اپریل کو ہوا۔ جس میں نمن لکھت ادھیکاری تتھا انترنگ سدسیہ چنے گئے۔

(۱) شری سالگرام جی پردھان (۲) لچھمن داس جی اُپ پردھان (۳) ڈال چند جی اُپ پردھان (۴) لیکھراج جی منتری۔ (۵) رام پرتاپ جی اُپ منتری (۶) ہرچنداس جی اُپ منتری (۷) لیکھراج جی ساہتیہ ادھیکشی (۸) گوپی چنداس جی اُپ کوشادھیکش (۹) رام سنگھ جی اُپ کوشادھیکش (۱۰) شری بیربل جی لیپتکا دھیکش (۱۱) شری مدن گوپال جی آڈیٹر۔

(لیکھراج منتری)

وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ چناؤ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو نمن پرکار ہوا:-

(۱) جنرل پردھان:- شری رام بھگت رام جی آنند (۲) کاریہ کرتا پردھان:- شری چودھری سومراج جی (۳) منتری:- گنیش دت جی آریہ سیوک۔

(گنیش دت منتری)

وچتر و شوتر

حیرت انگیز توپ موجودہ دور میں سائنس نے بہت ترقی کی ہے۔ حال ہی میں ولایت کے سائنسدانوں نے دھوئیں کی ایک چادر ایجاد کی ہے۔ توپ سے بارود چھوٹتے ہی دھوئیں کی چادر میں بن جائیں گی۔ اور دشمنوں کو نشانہ نہیں لیں گی۔ اور ان کو اپنا نشانہ بالکل دکھائی نہ دے گا +

فرانس نے ایک نئی توپ ایجاد کی ہے۔ جو تقریباً ستر فٹ لمبی ہے۔ اس توپ سے چھٹا ہوا گولہ چھ سو میل تک مار کر لیگا +

روشنی دینے والا فونٹین پن

حال ہی میں ایک ایسا روشنی دینے والا فونٹین پن ایجاد ہوا ہے۔ جس میں کہ بجلی کی روشنی کا سلسلہ لگا ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ تاریکی میں بھی لکھا جا سکتا ہے +

ایک نئے لیمپ کی ایجاد

ایک کمپنی نے ایک "مذکت بس" نامی لیمپ ایجاد کیا ہے، جس کی روشنی ایک ہزار واٹ کے بجلی کے لیمپ کے برابر ہے۔ اور جس کی روشنی سورج کی روشنی کا ۸ واں حصہ ہے۔ یہ لیمپ ایک سگریٹ سے کچھ ہی بڑا ہے۔ اس کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے اس کے چاروں طرف ہر وقت پانی رہتا ہے۔ اس کو فوٹو کی فلم سازی کرنے۔ اور فوٹو کی تعداد کو بڑا کرنے کے موقعوں پر استعمال کیا جائے گا۔ نیز وہ بطور سرچ لائیٹ اور بیماریوں کی تشخیص کے کام بھی آسکے گی +

الیکٹرن دنیا میں سب سے چھوٹی شئے الیکٹرن ہے۔ تیس سال ہوئے اسے ایک سائنسدان نے دریافت کیا تھا۔ جن لوگوں نے اسے ایجاد کیا تھا وہ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ ان کی دریافت دنیا میں انڈسٹریل انقلاب پیدا کر دے گی میسچوسٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (شمالی امریکہ) کے ڈاکٹر کارل ٹی کامپٹن بیان کرتے ہیں۔ کہ الیکٹران سے کیا کام لیا جا سکتا ہے؟ یہ بجلی اور آمد و رفت کی انڈسٹریز، ریڈیو اور مسلسل ناطقہ کے ٹیلیفون اور ٹیلیکیز وغیرہ میں استعمال کئے جائیں گے۔ اور یہ دروازہ کے کھولنے آدم

آپنے دیش کی بات

گورنمنٹ کی آمدنی و خرچ

(۲۶- فروری کے انگ سے آگے)

ٹیکس نمک یہ ٹیکس تو غریب سے غریب و کیفے پر بھی لاگو ہے۔ جو نیا نہ یکمشت نہیں ہے۔ منش نمک کے بنا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اس کا پر یوگ سب کنگال سے کنگال دیکھنے بھی کرتے ہیں۔ اس ٹیکس سے گورنمنٹ کو بہت آمدنی ہے +

سنہ ۱۸۸۸ء سے سنہ ۱۹۰۳ء تک نمک کر اڑھائی روپیہ پرتی من تھا۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں نمک کر دو روپے پرتی من رہ گیا۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں ڈیڑھ روپیہ پرتی من اور سنہ ۱۹۰۷ء میں ایک روپیہ پرتی من رہ گیا۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں یہ کر سوا روپیہ کر دیا گیا۔ اور پھر سنہ ۱۹۲۳ء میں یہ کر سوا روپے سے بڑھا کر یک دم اڑھائی روپے کر دیا گیا۔ پرنتو سنہ ۱۹۳۱ء سے یہ کر ایک روپیہ ۹ آنے پرتی من ہے +

ایکسائز کر یہ کر نشیلی وستوؤں پر ہے۔ جیسا شراب، گانجا۔ افیون، پوست آدی۔ اس سے سرکار کو بہت بڑی آمدنی ہے۔ افیون پر تو اس کا ادھیکار ہے۔ غازی پور میں سرکار کا ایک کارخانہ ہے۔ جس میں افیون کو شدھ کر کے گولیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور دوسرے ملکوں کو نیت قیمت پر دی جاتی ہیں۔ اس سے بھی سرکار کو بہت بڑی آیہ ہے +

سٹیمپ سے جن کا کچہریوں اور عدالتوں میں کورٹ فیس کے روپ میں پریوگ کیا جاتا ہے۔ اس سے بھی سرکار کی بڑی بھاری آیہ ہے۔ یہ آیہ دو بھاگ میں وبھکت ہے :-

(1) Judicial or Court Fee Stamp.
(2) Non Judicial Stamp.

"پرکاش" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں! (منیجر)

بڑھیا ٹانک — گوکل کانگڑی کا — لذت دار

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بوڑھے عورت مرد سب کے لئے بڑھیا ٹانک ہے +

فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

قیمت :- دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ :- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

برانچ :- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

مٹی سے کچھ روگوں کا علاج

(گذشتہ سے آگے)

کچھ جاننے یوگیہ باتیں (۱) فلالین یا کسی گرم کپڑے کو آدمی سے پیڑت ستھان پر باندھی ہوئی پٹی سے مٹی ایک یا سوا گھنٹے میں گرم ہو جاتی ہے۔ گرم ہونے ہی اس مٹی کو ہٹا لینا چاہئے۔ ورنہ مٹی سے باہر آیا ہوا دوش اپر بیٹھ جایا جائیگا +

(۲) تیبر روگ جیسے نمونیا ہیضہ آدمی میں لگاتار پٹیاں بدلتے رہنا چاہئے۔ جب تک روگ کے کشٹ شانت نہ ہو جائیں۔

(۳) مٹی سانتے سمے ہمیشہ ٹھنڈا جل ملانا چاہئے۔ گرم جل لابھ نہیں پہنچاتا۔ پانی جل کتنا ٹھنڈا ہو۔ یہ روگی کی برتی پر نربھر ہے۔ سادھارن طور پر سردیوں میں کوئیں یا نلکے کا تازہ پانی اور گرمیوں میں گھڑے کا ٹھنڈا پانی کام میں لایا جا سکتا ہے +

(۴) مٹی کا ہلکا سا لیپ کر دینے سے کام نہ چلے گا۔ پورن دوھی سے چڑھائی گئی آدھ انچ سے ایک انچ تک موٹی تہ پٹی ہی لابھ پہنچائے گی +

(۵) ایک دفعہ چڑھائی گئی مٹی کو دوبارہ بھول کر بھی کام میں نہ لانا چاہئے۔ اکثر استریاں اسے چولہا لیپنے یا اور کسی پریوگ میں لانے کے لئے رکھ لیتی ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں (۶) سردیوں میں لوگ مٹی کا استعمال کرتے ڈرتے ہیں۔ ان کا وچار ہوتا ہے۔ کہ مٹی بڑی سرد ہے۔ اور اس سے بڑی ہانی ہو گی۔ لیکن ان کا یہ وچار ٹھیک نہیں ہے۔ بات اس سے بالکل وپریت ہے۔ واستو میں مٹی سردیوں کے دنوں میں ادھک گن کھلاتی ہے۔ انہ جیرن روگ اور تھات دائمی قبض آدمی میں پیڑانہ کال پر چڑھائی چاہئے۔ میں ہمیشہ اکھنڈ (تیبر) روگیوں کے پیٹ پر آدمی پر نشتر دوسرے روگیوں پر بھی سردیوں میں پراتہ ۵-۶ بجے ٹھنڈی پٹیاں چڑھواتا رہا ہوں۔ انیک بار نمونیا کے روگیوں کو رات کو بارہ بجے پٹی چڑھانی پڑی ہے۔ لیکن آج تک کوئی ہانی ہوئی۔ مٹی چڑھانے سمے ہی صرف ایک دو منٹ کے لئے ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔ پھر تو بہت بری محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور بہت گرم لگنے لگتی ہے +

سواستھ رکھشا

صحت کے اصول

(لیکھک :- مہاتما گاندھی جی)

روشنی جیسے ہم ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ ویسے ہی ہم روشنی کے بغیر بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ جہاں روشنی نہیں ہوتی وہاں کی ہوا خراب ہوتی ہے۔ اگر ہم کسی اندھیری کوٹھڑی میں گھسیں۔ تو وہاں کی ہوا میں ہمیں بدبو آئے گی۔ اندھیرے میں ہمیں دکھائی نہیں پڑتا۔ یہی اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہم اُجالے میں رہنے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ جتنے اندھیرے کی ہمیں ضرورت ہے۔ پرماتما نے اتنے اندھیرے والی رات ہمارے لئے بنا دی ہے۔ کتنے ہی آدمیوں کی ایسی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ سخت گرمی کے دنوں میں اندھیرے تہ خانوں میں کھڑکیاں دروازے بند کر کے سو رہتے ہیں۔ بار بار کہا جا چکا ہے۔ کہ ہوا اور روشنی میں نہ رہنے والے آدمی کمزور اور روگی ہو جاتے ہیں۔

یورپ میں ان دنوں ایسے ڈاکٹر ہیں۔ جو مریض کو کھلی ہوا اور روشنی کی مدد سے صحت یاب کرتے ہیں۔ وہ چہرے پر ہی ہوا اور روشنی نہیں پہنچاتے۔ بلکہ تمام جسم پر اس کا استعمال کرتے ہیں۔ مریض کو وہ قریب قریب ننگا رکھتے ہیں۔ اس علاج سے سینکڑوں مریض صحت یاب ہوتے دیکھے جاتے ہیں۔ ہمیں اپنے گھروں کی سب کھڑکیاں اور دروازے ہوا اور روشنی کے آنے جانے کے لئے کھلے رکھنے چاہئیں۔

جہاں جہاں لوگ کم ہوا اور کم روشنی میں گذر کرتے ہیں۔ وہاں وہاں پر لوگ بیمار رہتے ہیں۔ دیہات کے لوگوں کی نسبت شہر کے لوگ نازک ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ہوا اور روشنی کم ملتی ہے۔ ڈربن کے لوگوں کو کیا انسی دقیق بیماریاں بہت ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سرکاری ڈاکٹروں نے اپنی رپورٹ میں یہ دی ہے۔ کہ وہاں اچھی ہوا نہیں ملتی۔ یا اُسے لوگ لیتے ہی نہیں۔ ہوا اور روشنی صحت کے لئے اس قدر ضروری ہیں۔ کہ ہر ایک آدمی کو ان کے متعلق اچھی طرح واقفیت ہونی چاہئے۔

پانی جس طرح مذکورہ بالا سطور میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہوا ہماری خوراک ہے۔ اسی طرح پانی کو خوراک سمجھنا چاہئے۔ ہوا پہلے درجہ کی خوراک ہے۔ اور پانی دوسرے درجہ کی۔ ہوا کے بغیر آدمی چند منٹ ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن پانی کے بغیر کئی گھنٹے اور کئی حالتوں میں کئی دن بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ پانی اگر ملتا رہے۔ تو آدمی کئی دن تک بغیر کچھ کھائے بھی اپنا گذارہ کر سکتا ہے۔ ہمارے جسم میں ستر فیصدی سے زیادہ مقدار پانی کی ہے۔

پانی کے بغیر جسم کا وزن آٹھ پونڈ سے لیکر ۱۲ پونڈ تک خیال کیا جاتا ہے۔ ہماری تمام خوراکوں میں تھوڑا بہت پانی رہتا ہی ہے۔

پانی ہماری بہت ضروری چیز ہے۔ لیکن ہم اس کی سنبھال بہت کم کرتے ہیں۔ پلیگ ہیضہ وغیرہ امراض کا باعث بھی خراب ہوا اور پانی ہی ہوتا ہے۔ اکثر شہر کے رہنے والوں کو بخار وغیرہ امراض لگے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی عموماً پانی کی خرابی ہوتی ہے۔ خراب پانی پینے سے کئی دفعہ پتھری کی بیماری ہوتی دیکھی گئی ہے۔

پانی خراب ہونے کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو پانی کا ایسی جگہ ہونا جہاں وہ اچھا نہ رہ سکتا ہو۔ اور دوسرا یہ کہ ہم اسے خود خراب کردیں۔ خراب جگہ کے پانی کو تو پینا ہی نہیں چاہئے۔ اور ہم سمجھتے بھی نہیں ہیں۔ لیکن اپنی بے احتیاطی سے خراب ہوئے پانی کو پیتے ہوئے ہم نہیں ہچکچاتے۔ مثلاً ندیوں میں ہم جانے جو چیز ڈال دیتے ہیں۔ اسی پانی کو دھونے اور پینے کے کام میں لاتے ہیں۔ ہمیں چاہئے۔ کہ جہاں ہم نہاتے دھوتے ہیں۔ وہاں کا پانی پینے کے کام میں کبھی نہ لاویں۔ اگر مجبوری کی حالت میں کبھی ایسا کرنا بھی پڑے۔ تو ندی کے بہاؤ کی طرف سے پانی لینا چاہئے۔ جہاں پر کوئی نہاتا نہ ہو۔ ایسی بستی میں ندی کے دو حصے کر دینے چاہئیں۔ نیچے کا پانی نہانے دھونے کے لئے۔ اور اوپر کی طرف کا پانی پینے کے لئے رہے۔

بہنے کے استعمال کے لئے جو پانی ہے۔ وہ محلے یا شہر میں رہنے والے تمام لوگوں کی ملکیت ہے۔ لہٰذا اس ملکیت کا استعمال ہر شخص کو بطور ایک سرپرست کے کرنا چاہئے۔ یعنی ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جس سے جل گندا یا خراب ہو۔ وہ ندی یا کنوئیں کو خراب نہیں کر سکتا۔ پینے کے پانی کو نہانے دھونے کے کام میں نہیں لا سکتا۔ پانی کے پاس لاش کو نہیں جلا سکتا۔ اور نہ ہی اس کی راکھ وغیرہ کو پانی میں ڈال سکتا ہے۔

بہت احتیاط رکھنے پر بھی ہمیں بالکل خالص پانی نہیں مل پاتا۔ اس میں کھاد وغیرہ کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ اکثر اس میں سڑی ہوئی سبزیات کا حصہ پایا جاتا ہے۔ صاف و خالص پانی کا اثر جسم پر کچھ اور ہی طرح کا ہوتا ہے۔ اس لئے کتنے ہی انگریز ڈاکٹر اپنے مریضوں کو "ڈسٹلڈ" یعنی صاف کیا ہوا پانی دیتے ہیں۔ یہ پانی پانی کی بھاپ بنا کر تیار کیا جاتا ہے۔ جسے قبض وغیرہ کی شکایت رہتی ہو۔ وہ اسی پانی کا استعمال کرے۔ تو اُسے فوراً دست آ جاتا ہے۔

کتنی ہی بار یہ سوال اٹھتا ہے۔ کہ پانی کب پینا چاہئے۔ اور کتنا پینا چاہئے۔ اس کا سیدھا اور سرل جواب یہ ہے۔ کہ جب پیاس لگے پینا چاہئے۔ اور جتنا پینے سے پیاس بجھ جائے اُتنا پینا چاہئے۔ کھانے کے وقت اور کھانے کے بعد پانی پینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ لیکن کھانے کے وقت اتنا یاد رکھنا چاہئے۔ کہ خوراک کو جلد حلق سے اُتار دینے کے لئے پانی نہ پینا چاہئے۔ خوراک خود بخود حلق سے نہ اُترے۔ تو سمجھنا چاہئے۔ کہ یا تو وہ اچھی طرح چبائی ہی نہیں گئی۔ یا اُسے ہم وہ لینا نہیں چاہتا۔

حقیقت میں دیکھا جائے۔ تو خوراک کے وقت پانی پینے کی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے۔ جیسے ہمارے جسم میں ستر فیصدی سے زیادہ پانی ہے۔ ویسے ہی خوراک میں بھی ہے۔ اکثر چیزوں میں ستر فیصدی سے بھی زیادہ پانی رہتا ہے۔ ایسی ایک بھی خوراک نہیں ہے جس میں پانی نہ ہو۔ ہمارے گھروں میں کہا نا بنانے میں بہت پانی کام میں لایا جاتا ہے۔ اتنے پر بھی پانی کی ضرورت رہتی ہی ہے۔ یہ کیوں؟ اس کے جواب میں یہ کہنا ہی بیان پر کافی ہوگا۔ کہ جس کی [illegible]

ہیضہ کے موسم میں ہوشیار

انہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیے

کافور (رجسٹرڈ) (Regd.)

اصل عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ برس سے زیادہ سے سالہا سال اس کے ذریعہ ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست۔ پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

پودینہرا (رجسٹرڈ) (Regd.)

عرق پودینہ

بدہضمی۔ ریاح۔ پیٹ درد وغیرہ ریاحی فساد اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے دفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے۔ بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صفحہ نمبر ۸۰ (اسی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

نہیں ہے۔ اگر کسی کو گندے پانی سے بھی نقصان نہ پہنچے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے خون میں ... ایسے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ جو کئی قسم کے زہر کے اثرات کو دور کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ اپنی [illegible] ... اگر اس کی [illegible] ... تو وہ کتنے ہی [illegible] ... یہی بات خون کے لئے بھی ہے کہ خون سے اپنے محافظانہ [illegible] ... آخر کار خون اپنا کام کرنا چھوڑ دے گا۔

Regd. L. No. 435

Tele., No 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

پرکاش
ہفتہ وار لاہور

ایڈیٹر: ہتیشی علاولپوی

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی: ۲ سہ ماہی ۱۲
ولایت: چھ روپے
برہما: ۵ روپے

قیمت: فی پرچہ ایک آنہ (ار)

نمبر ۱۹	اتوار - یکم جیٹھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۱۴ - مئی ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

بڑھے چلو!

(از جناب منشی تلوک چند صاحب محروم)

بگڑی ہوئی وطن کی بنالو بڑھے چلو
گرتے ہوئے نشاں کو اُٹھالو بڑھے چلو

آزاد مثل سرو چمن اور سربلند
ہندوستاں کے تازہ نہالو بڑھے چلو

دل میں کدورت اپنے شریکِ سفر سے کیا؟
گذری ہوئی پہ خاک ہی ڈالو بڑھے چلو

گھبرا کے راستے میں نہ بیٹھو دلاورو!
منزل وہ سامنے ہے جیالو بڑھے چلو

جو تیز گام بڑھ گئے ہیں اُن سے جا ملو
جو رہ گئے ہیں اُن کو بُلالو بڑھے چلو

مردانہ خارزار غلامی کو طے کرو
کانٹا بھی پاؤں سے نہ نکالو بڑھے چلو

منزل بہت قریب ہے وہ دن نہیں ہے دُور
جب گوہرِ مراد کو پالو بڑھے چلو

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

ادر بدی منتر کو بانا چاہئے۔ تو اماوس کی رات میں دیکھتا ہے کہ اسی ماس کی پورنماشی کی رات میں سرواوشدھ نامک بوٹی کے رس کو دودھی اور مدھو کے ساتھ گھوٹ کر "جیشٹھ کے لئے سرلیشٹھ کے لئے سواہا" ایسا کہہ کر اگنی میں گھرت کا ہون کر کے سروے سے لگا ہوا گھرت اس منتھ میں ٹپکا دے۔ "دسشٹھائے سواہا" کہہ کر گھرت کا ہون کرے۔ اور سشیش منتھ میں ڈالے۔ "پرتشٹھائے سواہا" کہہ کر اگنی میں گھرت کا ہون کرے۔ اور سشیش منتھ میں ڈالے۔ ایسے ہی "سمپدے سواہا" اور "آئتنائے سواہا" کہہ کر کرم کرے ✦

ہوم کے پشچات اگنی کے پاس آکر انجلی میں منتھ لے کر جپ کرے ہے پرمیشور تو ام اسیم نام والا ہے۔ تیرا نام امان اننت ہے۔ نشچے سے تیرا یہ سارا جگت اننت ہے۔ وہی تو جیشٹھ ہے شریشٹھ ہے۔ راجہ ہے اور سوامی ہے۔ اس تو مجھے بڑائی۔ اُتمتا ساجیہ اور سوامتو پراپت کرا۔ میں ہی یہ سب سے دہان سرو شریشٹھ آدمی ہو جاؤں ✦

تدنتنر نشچے سے آگے کہے منتر کو یاد پھر پڑھ کر اس رچا سے آچمن کرے۔ اشفات ایک ایک پد پڑھ کر آچمن کرے۔ ہم اُپاسک اس سرشٹی کرتا دیو کے دئے بھوجن کو انگی کار کرتے ہیں۔ اس کا دیا ان شریشٹھ ہے۔ اور سرو پشٹی پرد ہے۔ ہم بھگوان نیچومئے سورو پکا دھیان کرتے ہیں۔ انت میں سارا منتھ ہی پی جائے۔ تت پشچات کنس پاتر اور چمچے کو دھو کر رکھ دیوے۔ اور آپ اگنی کنڈ کے پیچھے چرم آسن یا بھومی پر بیٹھ جاوے۔ بانی کو وش میں کئے ہوئے رہیجئے وہیں جپ کرتا ہوا سو جاوے۔ وہ اُپاسک بدی سوپن میں استری کو دیکھے۔ تو کرم سپھل ہو جاوے ✦

اس پر یہ اشلوک ہے۔ جب کامیہ کرموں کی اُپاسنا میں سوپن میں استری کو دیکھے۔

رگ وید ـــــ اوم ـــــ یجروید

وید امرت

سام وید ـــــ اتھروید

رگ وید اردو بھاشیہ

ओं यो अग्निं देव वीतये हविष्मां आविवासति तस्मै पावक मृलय

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۸)

(اوم) یو اگنم دیو ویتئے ہوشما آوواسنی تسمیٔ

پاوک مرلے ✦ (۹)

پدارتھ:۔ ہے (پاوک) پونر کرنے والے ایشور (یہ) جو (ہوشمان) اُتم اُتم پدارتھ دکرم کرنے والا منش (دیو ویتئے) اُتم اُتم گن اور بھوگوں کی پراپتی کے لئے (اگنم) سب سکھوں کے دینے والے آپ کو (آوواسنی) اچھی پرکار سیون کرتا ہے۔ (تسمیٔ) اس سیون کرنے والے منش کو آپ (مرڈیہ) سب پرکار سکھی کیجئے ✦

یہ جو (ہوشمان) اُتم پدارتھ والا منش (دیو ویتئے) اُتم بھوگوں کی پراپتی کے لئے سکھ پراپت کرنے والا بھوتک اگنی کا (آوواسنی) اچھی پرکار سیون کرتا ہے۔ (تسمیٔ) اس کو یہ اگنی (پاوک) پونر کرنے والا ہو کر (مرڈیہ) سکھ یکت کرتا ہے ✦

بھاوارتھ: اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ جو منش اپنے منشیہ بھاو کرم اور گنوں سے پرمیشور کا سیون کرتے ہیں۔ وہ دویہ گن پوتر کرم اور اُتم اُتم سکھوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ تتھا جس سے یہ دویہ گنوں کا پرکاش کرنے والا اگنی رچا ہے اس اگنی سے منشیوں کو اُتم اُتم اُپکار لینے چاہئیں۔ اس پرکار ایشور کا اُپدیش ہے ✦

(پھر بھی اگلے منتر میں ان ہی دونوں کا اُپدیش کیا ہے) رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے

وید کا وید امرت

ओइम् यया सिन्धुनदीनां साम्राज्यं सुषुवे वृषा

एवा त्वं सम्राज्ञ्येधि पत्युरस्तं परेत्य॥

(اتھروید ۱۴-۱-۴۳)

سندھو سے جل کھینچ کر۔ برسانا وہی میگھ

ندیاں بہتیں اُسی سے۔ ساگر بھی پھر میگھ

یہی ساگر سامراجیہ کر۔ رہا انہ وستار

ایسے ہی گھر جائے تو۔ کر سوراجیہ وستار

چنے ہوئے پھول

ـــــ وہ نصیحت مت کرو۔ جو صرف تم کو ہی خوشگوار معلوم ہو ✦

ـــــ زندگی کا بڑا مقصد یہ نہیں کہ انسان اپنی خوشی حاصل کرے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے ✦

ـــــ علم وہ آئینہ ہے جس میں کیب شہر کی صحیح تصویر نظر آتی ہے ✦

ـــــ کوئی چیز بھی ایسی ضرر رساں نہیں جیسے وقت کو ضائع کرنا ✦

ـــــ جو شخص اپنی ذات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ وہ دوسروں پر حکومت نہیں کر سکتا

ـــــ سب سے اچھی تعلیم تجربے کی تعلیم ہے ✦

ـــــ اعتدال خدا کا اشرف عطیہ ہے

ـــــ کاٹھ کی مالا میں پریم نہیں۔ من کی کبیر ✦

ـــــ انسان موت کے ہاتھ میں ایک کھلونا ہے ✦

ـــــ ایک مضبوط اور عقلمند آدمی کو عقل اس لئے نہیں دی جاتی۔ کہ وہ کمزور کو دبا دے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ان کو سہارا دے کہ ان کی رہنمائی کرے ✦

ـــــ زیادہ عرصہ تک دھوکہ دینا ممکن نہیں کیونکہ جس بات میں صداقت نہیں۔ اس کی حقیقت جلد ظاہر ہو جائے گی ✦

ـــــ عقل کو حاکم بناؤ۔ جس نے اپنی عقل کو خود پر حاکم بنایا ہو اس کے قول و فعل میں ضرور استحکام ہوگا ✦

ـــــ اتنا مختصر نہ لکھنا اور بولنا چاہئے کہ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ✦

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar & Co.,

Karachi

ایک متمول مسلمان ستیاگرہ کیلئے روانہ

(... پور۔ ۱۰ مئی) مسٹر نیاض علی جو شاہ پور (... پونانہ) کے ایک متمول و معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اجمیر کے ستیاگرہیوں کے ہمراہ ستیاگرہ کرنے کیلئے حیدر آباد جا رہے ہیں۔ یہاں پور کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ اگرچہ میں مسلمان ہوں۔ مگر میں ستیاگرہ میں حصہ لے رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے آریہ ہندوؤں کو مذہبی آزادی سے محروم کر رکھا ہے۔ میں ایک ایماندار مسلمان کی طرح یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے دوسروں کے مذہب کا بھی اتنا ہی خیال ہے۔ جتنا کہ اپنے مذہب کا۔

چالیس ستیاگرہیوں کو سزائے قید

(شولاپور۔ ۱۰ مئی) رائے پور کی ایک اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ چالیس والنٹیروں کا جو ... سوامی وجے کمار کی زیر سرکردگی ستیاگرہ کرنے کے لئے وہاں گیا تھا گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جتھا کے ممبروں کو ایک ایک سال قید محنت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ کئی جتھے ریاست حیدر آباد کے مختلف شہروں میں ستیاگرہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ ... جتھے یہاں پہنچے ہیں۔ ان میں ممبر ... گلبرگہ اور حیدر آباد کے جتھے بھی شامل ہیں۔

مسٹر گھنشیام سنگھ ڈکٹیٹر نہیں بنیں گے

(ناگ پور۔ ۱۰ مئی) مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا سپیکر سی۔ پی اسمبلی نے سی۔ پی و برار کی آریہ ... کو اطلاع دی ہے۔ کہ آپ ستیاگرہ کے سلسلہ میں بطور ڈکٹیٹر حیدر آباد نہیں جا سکتے۔ کیونکہ انٹرنیشنل آرین لیگ نے جس کے وہ پردھان ہیں۔ انہیں ڈکٹیٹر بننے کی اجازت نہیں دی۔

... سے تین سو کی تھیلی

آریہ سماج گورو کل سیکشن نے اپنی انترنگ سبھا کی ایک میٹنگ میں مہاشہ کرشن جی کو ... تین سو روپے کی تھیلی ... کرنے کا نشچہ کیا ہے۔ استریوں نے بھی ... روپیہ اکٹھا کر دیا ہے۔

ستیاگرہ ... سہائک کمیٹی

... میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ ... ستیاگرہ کے لئے جتھے جانے ... کی ضروریات کے متعلق ...

۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت اور ۳۴ ستیاگرہی گرفتار

(امرکھیڑ ۵ مئی) آج آریہ ستیاگرہ کے ۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت نے ۳۴ ستیاگرہیوں کے ساتھ لپٹد کے راستہ ستیاگرہ کیا۔ ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ (مفصل حالات کے لئے صفحہ ۵ کے چوتھے کالم کا مضمون "نجویں آہوتی" مطالعہ کیجئے)

برطانوی گورنمنٹ سے فوری مداخلت کا مطالبہ

شولاپور میں سارو دیشک سبھا کی وار کونسل کا اجلاس

(شولاپور۔ ۱۰ مئی) کل رات سارو دیشک سبھا کی وار کونسل کا اجلاس سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں ہوا۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ریاست کی جیلوں میں سورگباش ہوئے ستیاگرہیوں کی موت کے متعلق تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ پیرامونٹ پاور فوری مداخلت کرے۔

۲۱ مئی کو شہیدی دوس

تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ آریہ جگت سے ۲۱ مئی کو شہیدان حیدر آباد کی یاد میں شہیدی دوس منانے کی اپیل کی گئی۔

ریاست حیدر آباد میں دھرم پرچار کی ممانعت

آریہ سماج کلم میں پنڈت مکتی رام کا لیکچر نہ ہونے دیا

(شولاپور ۸ مئی) پنڈت مکتی رام آچاریہ گورو کل پوٹھوہار پرچار کرنے کے لئے کلم ریاست حیدر آباد میں گئے۔ سب انسپکٹر پولیس نے ۱۲ تاریخ کے دن پردھان و آریہ سماج کلم کو ایک شاہی فرمان کا حوالہ دیتے ہوئے نوٹس دیا۔ کہ پرچار کی اجازت نہیں۔ نوٹس یہ ہے۔

"جاریہ ہذا آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بموجب فرمان مبارک مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۵۸ھ ہجری بیرون ممالک سرکار کے مبلغ مذاہب کے واعظین کا وعظ سرکار عالی میں کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ پنڈت مکتی رام پرنسپل گورو کل پوٹھوہار اور مسٹر ہرگوبند جو آریہ سماج کلم میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اگر بلا حصول اجازت کسی قسم کی تقریر یا وعظ آریہ سماج کے مکان میں کریں گے۔ تو اس کی ذمہ داری آپ لوگوں پر ہوگی۔"

سر سکندر حیدر آباد نہیں گئے

سر سکندر نے شولاپور مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کے بعد سر اکبر حیدری سے ملاقات کرنی تھی۔ لیکن وہ اپنے پروگرام سے قبل ہی واپس آ گئے ہیں۔ اور حیدر آباد نہیں گئے۔ اس کی وجہ شولاپور میں پڑنے والی گرمی بتائی جاتی ہے۔

مہاتما گاندھی پھر برت رکھیں گے

لنڈن کے ہندوستانی حلقوں میں اس افواہ سے تشویش ہو رہی ہے۔ کہ مہاتما گاندھی پھر مرن برت رکھنے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر جناح بھی روزے رکھیں گے۔ اس خبر کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔

سنیاسی کے بھیس میں مسلمان

(شولاپور ۹ مئی) ... ستیاگرہ کو بدنام کرنے اور آریہ سماج کے کاز کو نقصان پہنچانے کے لئے کئی خود غرض مسلمان ہندوؤں کے بھیس میں کام کر رہے ہیں۔ ضلع بیدر کا ایک مسلمان بھی یہی کام کر رہا ہے۔ گمان ہے اس نے اپنا نام بجرنگ بہادر رکھ کر وکالت شروع کی۔ لیکن کام نہ چلنے پر سادھو ہو گیا۔ اور گلبرگہ کے جتھے میں شامل ہو گیا۔ حیدر آباد جا کر یہی شخص پرشوتم آنند گری بن گیا۔ اور خود کو آریہ لیڈر بتانے لگا۔ اب وہ اسی بھیس میں دھوکہ دے رہا ہے۔

آریہ سماج سلطان پور لودھی کا نشچہ

آریہ سماج سلطان پور لودھی نے نشچہ کیا ہے۔ کہ صرف وہی آریہ سماجوں کے ادھیکاری بنائے جائیں۔ جو ستیاگرہ کیلئے جانے کو تیار ہوں۔ دوسرے نہیں۔

~~~~~

بھوک ہڑتالیوں پر لاٹھی چارج

حیدر آباد جیل کے تمام ستیاگرہیوں نے ۲۲ اپریل کو ہون کے لئے سامگری وغیرہ طلب کی۔ لیکن نہ دی گئی۔ اس پر بھوک ہڑتال کر دی گئی۔ انہیں حکم دیا گیا۔ کہ وہ جیلر کے پاس جا کر اپنے فعل کی جوابدہی کریں۔ ان کے انکار پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ بیس ستیاگرہیوں کو چوٹیں آئیں۔ بھوک ہڑتال جاری ہے۔

ہون بند کر دیا گیا

دو گل گنڈی (ریاست حیدر آباد) میں چوتھے حیدر آباد ڈے پر ہون ہو رہا تھا۔ بھیم شنکر جی کو ہون کرانے کے "جرم" میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور گاؤں سے نکال دیا گیا۔

حیدر آباد میں تعزیری پولیس

نظام سرکار نے ایک فرمان کے ذریعہ ڈائرکٹر جنرل پولیس کو ریاست کا امن بحال رکھنے کے لئے حسب ضرورت تعزیری چوکیاں بٹھانے کے وسیع اختیارات دے دئے ہیں۔

پرماتما پر وشواس اور ستیاگرہ

جو لوگ پرماتما پر وشواس نہیں رکھتے۔ ان کے لئے ستیاگرہ میں کوئی جگہ نہیں۔
(مہاتما گاندھی)

میسولینی ناستک سے آستک

میسولینی ڈکٹیٹر اٹلی جو ایک زبردست ناستک تھا آستک بن گیا ہے۔ اب اس نے روزانہ چرچ جانا شروع کر دیا ہے۔ اس انقلاب کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ (شاید عیسائیوں کی ہمدردی حاصل کرنی مقصود ہو)

ناندیڑ جیل میں جگہ نہیں

ناندیڑ جیل میں تین سو ستیاگرہی ہو گئے ہیں۔ اب اور جگہ نہیں رہی۔ کھانے پینے اور کپڑوں کا انتظام نہایت خراب ہو رہا ہے۔

گرجا گھروں پر قبضہ

لنڈن ۳ مئی کی خبر ہے۔ کہ ہر ہٹلر جرمنی کے تمام گرجا گھروں کی جائیداد پر قبضہ کر لیگا۔

شاہی سرٹیفکیٹ

نظام صاحب (دکن) نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے نام جو خط لکھا تھا۔ اس میں مہاراجہ سر کشن پرشاد ... ×
~~~~~

پنجاب کے ۲۵۰ ستیاگرہی گلبرگہ میں

(لاہور ۸-مئی) گلبرگہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ بلوچستان کا ۱۷۵ ستیاگرہیوں کا جتھا گلبرگہ پہنچ گیا ہے۔ اس میں دھارہ۔ رہتک۔ لائل پور۔ فیروزپور انبالہ۔ راولپنڈی۔ ہریانہ۔ بنی بادس کے سنیہ آگرہی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ پروفیسر گیان چند جی کا ۶۱ ستیاگرہیوں کا جتھا بھی ۵-مئی کو ستیہ آگرہ کرے گا۔ لالہ دیوراج آریہ مشنری ہوشیارپور کا جتھا بھی گلبرگہ پہنچ گیا ہے ✚

مہاتما گاندھی سے ملاقات

(نیو دہلی ۹-مئی) کل حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت پریذیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ اور لالہ دیش بندھو جی گپتا اور پروفیسر سدھاکر جی بنارس میں مہاتما گاندھی جی سے ملاقات کریں گے ✚

تینتیس گھنٹے بھوکا رکھا گیا

گلبرگہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۵ دین ڈکٹیٹر اور ان کے ۱۵ ساتھیوں کو جنہیں ۵-مئی کو گرفتار کیا گیا تھا تینتیس گھنٹے تک کھانا نہ ملا۔ پرنسپل گیان چند سے پولیس نے بدسلوکی کی۔ لیکن بعد میں اظہار افسوس کر دیا۔ جو جتھے رہ گئے ہیں۔ وہ ۲۲ تاریخ کو پھر ستیاگرہ کریں گے ✚

ایک جتھے کی رہائی

(گلبرگہ ۹-مئی) آریہ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا جسے اپنی میعاد قید بھگتنے کے بعد اورنگ آباد جیل سے رہا کر دیا گیا تھا یہاں پہنچ گیا ہے۔ اب ساتھ والنٹیر جن میں یہ ستیاگرہی بھی شامل ہوں گے ۱۲-مئی کو پھر ہاڈ گاؤں میں ستیاگرہ کریں گے ✚

دو سناتن دھرمیوں کی پیشکش

(لاہور ۹-مئی) پنڈت واسدیو شرما حکیم دیہاتی سوہری رام ٹھیکیدار سکنہ کوٹ کالنی نام تحصیل کبیروالا ضلع ملتان مہاشہ کرشن جی کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ گو ہم دونو سناتنی خیالات کے ہیں۔ لیکن حیدرآباد کا سوال کل ہندوؤں کا سوال بن گیا ہے۔ اس لئے ہم اپنے آپ کو بطور والنٹیر کے پیش کرتے ہیں۔ ہم کو مطلع کیا جائے۔ کہ ہم کس علاقہ کے جتھے کے ساتھ بلیدان دیں ✚

بنگال میں حیدرآباد ستیاگرہ

(کلکتہ ۹-مئی) حیدرآباد کو جانے والے بنگالی ستیاگرہیوں کے لیڈر مسٹر کیشب چندر گپتا کو ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ ان کے خلاف یہ الزام تھا۔ کہ وہ نعرے لگاتے ہوئے جا رہے تھے۔ جب پولیس کے حکم کے باوجود انہوں نے نعرے بلند نہ کرنے سے انکار کیا تو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ بنگال میں یہ حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں پہلی سزا یابی ہے ✚

دو کتابوں کا داخلہ بند

(شولاپور ۸-مئی) دربار حیدرآباد ریاست حیدرآباد کی مسلم نوازی اور نظام شاہی کی عجیب انصاف نامی دو کتابوں کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا ہے ✚

بمبئی سے دو سو والنٹیروں کا جتھا

(بمبئی ۸-مئی) شری سیٹھ اننت راؤ کاردے یہاں سے دو سو ہندو سبھائی والنٹیروں کا جتھا لے کر ۱۰-مئی کو پونہ سے ہوتے ہوئے ریاست حیدرآباد کی طرف روانہ ہوں گے۔ اور وہاں جا کر ستیاگرہ کریں گے ✚

بابا مدن سنگھ گاگا بھی تیار

(لاہور ۸-مئی) بابا مدن سنگھ گاگا سابق اسیر مقدمہ سازش لاہور ۱۹۱۴ء جو سکھ ہیں اور ۵ ہندوؤں پر مشتمل ایک جتھا لے کر تین چار یوم تک حیدرآباد ستیاگرہ کرنے کیلئے جا رہے ہیں ✚

پر دھان آریہ سماج کے مکان پر دھاوا

(شولاپور بذریعہ ڈاک) قصبہ چکندی (حیدرآباد سٹیٹ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں گذشتہ "حیدرآباد ڈے" کے سلسلہ میں آریہ سماج مندر پر اوم کا جھنڈا نصب کیا گیا۔ دوسرے دن ایک مسلمان فقیر نے پچاس کے قریب مسلح مسلمانوں کے ساتھ مہاشہ رام چندر جی پردھان آریہ سماج کے مکان پر دھاوا بول دیا۔ لیکن گاؤں کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور حملہ آوروں کو شرارت کرنے سے روک دیا گیا ✚

ستیاگرہی چھوڑے جا رہے ہیں

گلبرگہ میں سے چھوڑے گئے ستیاگرہی مہاشہ جگل کشور نے بیان دیا۔ کہ ان کے جتھے پر سختی کی گئی۔ مجھے اور میرے ساتھ چند ستیاگرہیوں کو جیل سے یہ کہہ کر کہ تمہیں عثمان آباد جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے نکالا۔ اور گلبرگہ جیل سے دو تین میل پرے لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔ ہم سب لوٹ کر شاہ دروجیل کے پاس آ کر جے کا نعرہ بلند کیا۔ ہمیں پھر دوبارہ دو تین میل کی دوری پر لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔ ہم پھر واپس آئے اور خوب نعرے لگائے۔ مگر کسی نے ہمیں گرفتار نہ کیا ✚

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اجلاس

ہماری سبھا کا سالانہ اجلاس ۲۷-۲۸-مئی کو ہوگا۔ بعض بھائیوں کا یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت جب کہ حیدرآباد میں دھرم یدھ ہو رہا ہے سبھا کا اجلاس ملتوی کر دیا جاتا۔ تو کیا حرج تھا۔ برخلاف اس کے میری یہ رائے ہے۔ کہ یہ اجلاس ضرور ہونا چاہیئے۔ اور اپنے وقت پر ہونا چاہیئے۔ ایک تو اس لئے کہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ یدھ کے کارن ہمارا سادھارن کام رک جائے۔ اور اگر وہ رک جاتا ہے۔ تو سمجھو کہ ہمارے انتظام میں نقص ہے۔ جاپان نے ایک برس سے چین کے ساتھ جنگ جاری کر رکھی ہے۔ یہ کوئی سادھارن بوجھ نہیں۔ جاپان سلطنت ادھر سے مکھا ہے۔ پھر بھی اس کے گھر کا انتظام بدستور سابق چل رہا ہے۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جب جنگ کی وجہ سے اس کا کوئی کام نہیں رکا۔ تو ہمارا کیوں رکے؟ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ حیدرآباد کا یدھ کب تک رہے گا۔ تو کیا ہم سبھا کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیں یہ اجلاس کرنے کی سب سے بڑی وجہ میرے خیال میں یہ ہے۔ کہ سبھا حیدرآباد ستیاگرہ کے حالات کا صحیح جائزہ لے سکے گی۔ وہ جان سکے گی۔ کہ اس سے سمبندھت سماجیں کس قدر مالی و جانی قربانی کر رہی ہیں وہ اپنے ویر ستیاگرہیوں کو جنہوں نے اپنے دھرم کی خاطر جیل جانے کا کشٹ اٹھایا ہے۔ اور ان آریہ سماجوں کو جنہوں نے اپنا کرتویہ پالن کرتے ہوئے اس یدھ میں آشاتیت سہایتا دی ہے ودھائی دے سکے گی۔ اور آئندہ کے لئے آریہ سماجوں کو آدیش دے سکے گی۔

میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس بار سبھا کے اجلاس میں کسی جھگڑے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اس وقت جب کہ ہماری دھارمک سبھیتا یدھ کے کھنڈر میں کھڑی ہے۔ اور ایک زبردست دشمن سے مقابلہ ہے۔ ہم آپس میں لڑنا کیسے گوارا کر سکتے ہیں۔ ہمارے ان ویر سینکوں کی جو ہماری خاطر جیل جا چکے ہیں بدترین توہین ہے۔ کہ ہم اپنی توجہ اس دھرم یدھ سے ہٹا کر کسی اور طرف لگا دیں۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اس سپرٹ کو قائم رکھیں گے۔ جو گت ورش نرواچن کے سمے پرگٹ کی گئی تھی۔ سبھا کے ادھیکاریوں کا نرواچن سرو سمتی سے کریں گے۔ اور کسی پرتی ندھی کو کوئی ایسی بات کرنے کی اجازت نہ دیں گے۔ جس سے تلخی پیدا ہو۔ میں تو ۲۸-مئی کو حیدرآباد جا رہا ہوں۔ اور ۵-جون کو ستیاگرہ کروں گا۔ کہہ نہیں سکتا۔ کہ کتنی دیر کے بعد واپس آؤں۔ اس لئے اس لحاظ سے مجھے دلچسپی نہیں۔ کہ اس ورش کا نرواچن کیا ہو۔ لیکن آریہ سماج سے محبت ہے۔ چاہتا ہوں۔ کہ حیدرآباد کا ستیاگرہ سپھل ہو۔ اس لئے نہیں چاہتا۔ کہ اس میں کسی پرکار کا وگھن پڑے۔ یہ وہ سمے ہے جب کہ ہمیں تمام اختلافات مٹا کر اور ایک جان ہو کر ملیہ آگرہ میں لگ جانا چاہیئے۔ اگر ستیاگرہ کی پونرتا اگنی میں ہمارے ذاتی اختلافات جل کر راکھ نہ ہو گئے۔ تو حیدرآباد سے واپس آ کر ہم پھر لڑ جھگڑ سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت جب کہ ہم اپنی لنگی کسی طرح بھی نفرت کرنا گوارا نہیں کر سکتے۔ ستیاگرہ کے سوائے کسی اور طرف اپنا دھیان لگانا مہاپاپ ہے۔ سبھا کے تمام سبھاسدوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ۲۷-مئی کی صبح تک لاہور پہنچ جائیں۔ اور جو کچھ میں نے نویدن کیا ہے اسے سپھل بنائیں۔ میرے اس نویدن میں کچھ سوارتھ بھی ہے۔ میں ان کی طرف سے جا رہا ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ ان کا آشیرواد لے کر جاؤں۔ تاکہ جس پوتر ادیش کیلئے جا رہا ہوں۔ وہ سپھل ہو ✚

(کرشن)

حیدرآباد کے ۳۳ والنٹیر

(شولاپور ۸-مئی) ریاست حیدرآباد کے ۳۳ آریہ والنٹیر آج شولاپور سے کوپل روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ ستیاگرہ کریں گے۔ میرٹھ سے بتیس ستیاگرہیوں کا ایک جتھا کل یہاں پہنچ گیا ✚

شیخ محمد عبداللہ کا بیان

(سری نگر ۸-مئی) مجاہد منزل میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شیخ محمد عبداللہ نے اپنی تقریر میں مسٹر جناح کی پالیسی کی مذمت کی۔ اور حیدرآباد کے ہندوؤں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ✚

بکرمی سمت ۱۹۹۶ جیٹھ
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۱۴ مئی ۱۹۳۹ء

نوجوانوں کے لئے

اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ ستیاگرہ اندولن میں بوڑھے بھی حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ زیادہ تر یووک ہی اپنی آہوتی دے رہے ہیں۔ اگر نوجوان آریہ سماج کے سپاہی ہیں۔ تو بردھان بھی ٹھیک۔ اگر یووک ہی دیش منزل مقصود کی طرف سے زور شور سے بڑھے چلنے والے مسافر ہیں۔ تو بدھ لوگ کے درشک۔ دونوں کے سہیوگ سے اندولن پورے ویگ سے چل رہا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ دھرم یدھ ابھی کتنی دیر چلے گا۔ دین کا ماننا ہے۔ وہ ہر پرکار سے شکتی شالی ہے۔ اس کو پراست کرنے کے لئے دیش کی شکتی کی آوشکتا ہے۔ پھر نظام سرکار کی جیلوں میں آریہ ویروں سے جو سلوک ہو رہا ہے۔ اسے نوجوان ہی برداشت کر سکتے ہیں۔ ربنھ نہیں ستیاگرہیوں کو تین تین میل پیدل چلایا جاتا ہے۔ کڑی دھوپ میں ننگے پاؤں میل میل دو دو میل سے پانی کے گھڑے سر پر اٹھا کر لانے پڑتے ہیں۔ پتھر توڑنے پڑتے ہیں۔ اور مزدوروں کی طرح سخت مشقت ... دینی پڑتی ہے۔ اس کے باوجود انہیں نہایت ناقص خوراک دی جاتی ہے۔ اور کئی حالتوں میں سختی بھی کی جاتی ہے۔ ان سب باتوں کے پیش نظر آریہ ستیاگرہ سمتی کو چاہئے۔ کہ وہ جتنے الوسع نوجوانوں کو ہی ستیاگرہ کے لئے بھیجے۔

پرنتیک ستھان پر نوجوان ستیاگرہیوں کی فوج میں شامل ہو رہے ہیں۔ سہول بھی کیوں نہ young blood ایسے ہی موقعوں کے انتظار میں رہتا ہے۔ آریہ یووک تو اس اور پر نہایت سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان میں نوجیون سنچار ہو رہا ہے۔ نیا اُتساہ اور نئی اُمنگیں ان کے خون میں لہریں مار رہی ہیں۔ وہ دھرم یدھ میں اپنی آہوتی دینے کو بے تاب ہو رہے ہیں۔ یہ جوش ... ہے۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ یہ جوش ایک ضبط میں رہے۔ نوجوانوں کو سنگٹھت کرنے کا یہ سوسر ہے۔ پرنتیک آریہ سماج کو اپنے ہاں اس نو مولود دل سنگھٹت کرنا چاہئے۔ اور انہیں یدھ کے لئے ٹرینڈ کرنا چاہئے۔

ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اس اور شیگھر دھیان دیں گی۔ اور آریہ سماجیں اس پر عمل کرنے کا پورا پورا یتن کریں گی۔

(ہنسی علاولپوری)

سبھا کا جنرل اجلاس

حسب معمول امسال بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس ماہ مئی کے آخری ہفتہ وار اتوار کو ہوگا۔ سبھا نے گت ورش اپنے وبھن وبھاگوں دوارا پنجاب کے آریہ جگت کی کیا کیا سیوائیں کیں۔ اور ان وبھاگوں نے اُنتی کی اتھوا اونتی؟ ان پرشنوں کا اُتر تو سبھا کی رپورٹ سے ملے گا۔ یہ لیکھ تو کیول ایک دو آوشیک باتیں آریہ جگت کے گوش گذار کرنے کے اُدیش سے لکھا جا رہا ہے۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ جو شانتی سبھا میں گت ورش ستھاپت کی گئی تھی۔ وہ قائم رہنی چاہئے۔ نہ صرف سبھا اور سماجوں کے ہت کے لئے۔ بلکہ آریہ سماج کی شان کے لئے بھی۔ آریہ سماج جس اوستھا میں اس وقت ہے۔ اس کا یہی تقاضا ہے۔ ہم اس توہین کی ضرورت نہ سمجھتے تھے۔ لیکن ہمیں وشواس ہے۔ کہ اس توہین کے بعد تو کوئی ایسی بات بالکل نہ ہوگی۔ جس کے لئے ہمیں بعد میں پچھتانا پڑے۔ بلکہ اس ورش سے تو گت ورش کی ستھاپت کی ہوئی شانتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سُتھر ہو جانی چاہئے۔

دوسری بات ہمیں یہ کہنی ہے۔ کہ اس بار زیادہ سے زیادہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی جنرل اجلاس میں سمّلت ہونے چاہئیں۔ اس سے نہ کیول آریہ سماجوں کے نوجیون کا پرمان ملے گا۔ بلکہ وہ اپنے ورتمان اُپ پردھان شری مہاشہ کرشن جی کو چھٹے ڈکٹیٹر کے روپ میں اس شان سے جس شان کے کہ وہ مستحق ہیں۔ وداع کر سکیں گے۔ آریہ ستیاگرہ سمتی پنجاب نے بہت سوچ وچار کے بعد یہ نشچے کیا ہے کہ ہفتہ وار ۲۷ مئی کو پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کی اور سے مہاشہ جی کو مان پتر بھینٹ کیا جائے۔ اور ۲۸ کی صبح کو سماروہ پوروک وداع۔ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے انچارج شری سوامی سوتنترانند جی نے اچھا پرگٹ کی ہے۔ کہ چھٹے ڈکٹیٹر کی شوبھا اس میں ہے۔ کہ پنجاب ان کے ساتھ ایک ہزار ستیاگرہی دھرم یدھ کے لئے بھیجے۔ ستیاگرہیوں کی اس تعداد کے لئے روپیہ بھی اس کی شان کے مطابق ہی ہونا چاہئے۔ مہاشہ جی کی رائے میں یہ رقم پچاس ہزار سے کم نہ ہونی چاہئے۔

کیا ہم امید کریں۔ کہ ستیاگرہ سمتی کے نائیک اور آریہ جگت کے اس اگرگنیہ نیتا کی یہ اچھا پورن ہوگی؟ چھٹے ڈکٹیٹر کی شوبھا درحقیقت پنجاب کے آریہ سماج کی شوبھا ہے۔ اور اس وقت تک یہ شوبھا ہمیشہ قائم رہی ہے۔ اس لئے اس اچھا کے پورن نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس سمبندھ میں آریہ سماجوں سے یہ نویدن کرنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے اپنے ہیں ندھیوں کے پاس ستیاگرہ فنڈ کے لئے ایک اچھی راشی اور ستیاگرہیوں کی ایک فہرست چھٹے ڈکٹیٹر کو بھینٹ کرنے کیلئے ارسال کریں۔ چونکہ دن تھوڑے ہیں۔ اور کام زیادہ۔ اس لئے مہاشہ جی پنجاب کی پرتیک سماج کے نمنترن کو سویکار نہیں کر سکتے۔ جہاں جہاں وہ جائیں گے۔ وہاں کی سماجیں تو اپنی بھینٹ ان کو وہیں دے دیں گی۔ لیکن شیش سماجوں کو اپنی اپنی بھینٹ ساتھ لے کر جنرل اجلاس میں بھاری تعداد میں شامل ہو جانا چاہئے۔ پنجاب کے آریہ بھائیوں میں جو اپوروا اُتساہ اس وقت دیکھنے میں آتا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ آشا کرنا انوچت نہیں۔ کہ پنجاب اپنے ڈکٹیٹر کو ایک امتیازی شان کے ساتھ وداع کرے گا۔ اس نے پنجاب کی شوبھا بڑھائی ہے۔ اور پنجاب اس کی شوبھا بڑھائیگا۔

یو۔پی کی آریہ سماجوں نے اپنے ڈکٹیٹر کو اتی سماروہ اور اُتساہ پوروک وداع کیا۔ ایسا ہونا ہی چاہئے تھا۔ ماتر گورو دھریندر شاستری نے اپنے تیاگ سے یو۔پی کے آریہ سماج کا مان بڑھایا تو سماجوں نے بھی ان کا مان بڑھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ان کی اپنے ڈکٹیٹر کے پرتی شردھا کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے۔ کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ سادگورد ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں۔ اور ان کی طور پر ڈیڑھ دو سال کے لئے جیل بھیج دیئے جائیں گے یو۔پی سبھا کے جنرل اجلاس میں انہیں سروسمتی سے پردھان چن لیا گیا۔ اور کا ... پردھان کسی اشیہ کو۔ اس طرح یو۔پی کی آریہ سماجوں نے ہر پرکار سے اپنے ڈکٹیٹر کا مان بڑھا کر وداع کیا۔ جو دھرم کے لئے تیاگ کرے گا۔ دھرم پریمی اس کے تیاگ کا بدلہ اس کا مان بڑھا کر دیں گے ہی۔ چاہے کسی مذہب میں دیں۔ پنجاب کی آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ بھی اپنے ڈکٹیٹر کو پوری شان کے ساتھ وداع کریں۔ ہمیں پورن آشا ہے کہ وہ اپنے اس کرتویہ کو کمال خوبی سے سرانجام دیں گی۔

(ہنسی علاولپوری)

پانچویں ۵ آہوتی

آریہ ستیاگرہ کے ۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت نے مقررہ پروگرام کے مطابق ۵ مئی کو ۵۳۴ ستیاگرہیوں کے ساتھ اُپد کے راستے ستیاگرہ کیا۔ انہوں نے دریائے پین گنگا جو برار کو ریاست حیدرآباد سے جدا کرتا ہے پر جا ڈیرہ جمایا۔ اور ساری رات دریا کے کنارے بھجن گاتے اور لیکچر دیتے رہے۔ صبح ہونے پر ایک جلوس کی شکل میں ریاست کی حدود میں داخل ہوئے۔ اس نظارے کو دیکھنے کے لئے اس علاقہ کے ہزاروں دیہاتی موجود تھے۔ اور سواگت کے لئے حیدرآباد پولیس کی کافی تعداد۔ وداع ہونے سے پہلے سندھیا ہون ہوا۔ جوانان آرین کانگرس کے پردھان شری ٹیٹ ایئے نے پنڈت جی کو آشیرواد دیا۔ اور ان کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کی۔ پنڈت وید برت نے اپنی آخری تقریر میں ستیاگرہیوں کو اہنسا کے اصول پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔ اور نیم پوروک مہاشہ کرشن جی کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اس کے بعد نہایت سماروہ سے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو وداع کیا گیا۔ ریاست کی حدود میں داخل ہونے پر انہیں بمعہ ان کے ساتھیوں کے گرفتار کر لیا گیا۔ اور تین میل پیدل چلا کر ناندیڑ پہنچایا گیا۔ چونکہ وہاں اتنے ستیاگرہیوں کو رکھنے کے لئے کوئی عمارت نہ تھی۔ اس لئے انہیں کھلے میدان میں درختوں کے سایہ تلے رکھا گیا۔ ناندیڑ کے تعلقہ دار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ستیاگرہیوں سے کہا۔ کہ اگر ان میں سے کوئی واپس جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔ لیکن ستیاگرہیوں نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ ان کے خلاف بھی وہی الزامات لگائے گئے ہیں۔ جو ان سے پہلے ستیاگرہیوں پر لگائے جاتے رہے ہیں۔ یعنی امن عامہ میں خلل انداز ہونا۔ بلا اجازت تقریر کرنا۔ اور پولیس کے حکم پر منتشر نہ ہونا۔ اب مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ دو چار یوم تک فیصلہ سنا دیا جائے گا۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ کیا ہوگا۔ پنڈت وید برت جی اور ان کے ساتھیوں کو دو دو اڑھائی اڑھائی سال کے لئے جیل میں بند کر دیا جائے گا۔

پنڈت وید برت کی آہوتی ۵ ویں آہوتی ہے۔ جیسے کہ انہوں نے نہ کیول اپنے پرانت کا مان بڑھایا ہے۔ بلکہ آریہ ستیاگرہ اندولن کو آگے لے جانے کی بھی پوری کوشش کی ہے۔ اس کیلئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(ہنسی علاولپوری)

سر سکندر اور آریہ ستیاگرہ

مسلم لیگ کانفرنس نے جو پچھلے ہفتہ شولاپور میں سر سکندر حیات کی صدارت میں منعقد ہوئی آریہ ستیاگرہ کی مذمت کی ہے۔ لیکن سر سکندر۔ ۔ ۔ ۔ نے اپنی صدارتی تقریر میں آریہ سماج کا نام نہیں لیا۔ ہندو سبھا اور کانگرس کے ستیاگرہ کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کی مذمت بھی کی ہے۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے ستیاگرہ کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے ان الفاظ سے کہ "ریاست کی تمام جماعتوں کو مذہبی آزادی ہونی چاہیئے" ظاہر ہے۔ اگر یہ بات ہوتی۔ تو وہ دبی زبان میں اس کا اعتراف نہ کر کے کھلے طور پر اعلان کرتے۔ لیکن دل سے چاہتے ہوئے بھی وہ ایسا نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ انہیں مسلم لیگیوں کی ذہنیت سے بخوبی واقفیت ہے۔ بہر حال ان کی تقریر سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے اپنی لاج بھی رکھ لی ہے۔ اور ستیاگرہ کو اسلامی ریاست کے خلاف ایک سازش قرار دے کر مسلم لیگ کو بھی خوش کر دیا ہے +

چھٹا بلیدان

ہر ہفتہ ریاست حیدر آباد کی جیلوں میں ایک نہ ایک ستیاگرہی کے بلیدان کی خبر آ جاتی ہے۔ پچھلے ہفتہ ہم شری وشنو ٹھاکر کے دیہانت کی افسوسناک خبر اپنے ناظرین تک پہنچا چکے ہیں۔ اور دکھ کے ساتھ اس ہفتہ عقیل پور (ضلع مین پوری یو۔پی) کے شری ثبت چھوٹے لال کی مرتیو کی سوچنا دیتے ہیں۔ سورگیہ ویر گلبرگہ جیل میں دو سال قید سخت کی سزا بھگت رہا تھا۔ اس وقت تک چھ ویر ریاست کی جیلوں میں دھرم یدھ کی بھینٹ ہو چکے ہیں۔ یہ بات ایسی نہیں۔ جو آریہ جگت کے لئے باعث تشویش نہ ہو۔ وہ دیر نو دھنیہ ہیں جنہوں نے دھرم یدھ میں اپنا بلیدان دیا ہے۔ لیکن آریہ جگت خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ اس کا مطالبہ ہے۔ کہ ان تمام واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جاوے۔ تاکہ اس سمبندھ میں بڑھتی ہوئی اشانتی دور ہو۔ اگر نظام سرکار یہ مطالبہ منظور نہ کرے۔ تو گورنمنٹ ہند کو چاہیئے۔ کہ مداخلت کرے +

راجکوٹ کی الجھن

راجکوٹ کی الجھن سلجھنے میں ہی نہیں آتی۔ ادھر مہاتما گاندھی نے شکستہ دل ہو کر راجکوٹ

رشی نمبر ۱۹۳۹ء ہندی میں بھی

آپ اپنے آرڈر جلد درج رجسٹر کرائیں

رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن کے لئے آریہ جگت کے روز بروز بڑھتے ہوئے مطالبہ کے پیش نظر وچار ہے۔ کہ اس ورش "رشی نمبر" کا ہندی ایڈیشن بھی نکالا جاوے۔ لیکن یہ تبھی نکل سکے گا۔ اگر آریہ جگت کی طرف سے اس کی کم از کم دو ہزار کاپیوں کی مانگ ہو۔ اس ورش دیوالی ۱۰ نومبر کو ہے۔ اگر ۱۰ اکتوبر تک کم از کم دو ہزار کاپیوں کے آرڈر آ گئے۔ تو ہندی ایڈیشن بھی نکلے گا ورنہ نہیں + ہم یو۔پی، سی۔پی برہما اور افریقہ کی آریہ سماجوں سے خصوصاً اور پنجاب کی آریہ سماجوں سے عموماً اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی درخواست کرتے ہیں۔ آریہ سماج کوئیٹہ نے گت ورش ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ "اگر پرکاش کا رشی نمبر ہندی میں بھی نکلے تبھی منگوایا جائے۔ ورنہ نہیں" ہم کوئیٹہ آریہ سماج اور اس جیسی دیگر ہندی پریمی سماجوں سے پیار کھفتا کرتے ہیں۔ کہ اب جبکہ ہم نے ان کی اچھا کو پورن کرنے کا نشچے کیا ہے۔ وہ اپنے ہندی پریم کا ثبوت دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ابھی سے درج رجسٹر کرا دیں۔ ساتھ ہی اگر اردو ایڈیشن کے لئے بھی آرڈر بھیج دئے جائیں تو اچھا ہوگا +

آرڈر بھیجتے سمے رشی نمبر (ہندی۔ اردو) کے لئے نچھاور بھی بھیجیں۔ جو آریہ سماجیں ابھی سے آرڈر درج کرائیں گی۔ ان کے نام و تعداد اخبار میں پرکاشت کی جاوے گی۔ تاکہ اور سماجوں کو بھی اس کے لئے پریرنا ہو +

ہم نے رشی نمبر کے لئے تیاریاں ابھی سے شروع کر دی ہیں۔ آریہ جگت بھی اس کے سواگت کے لئے ابھی سے تیار ہو جاوے +

چھوڑا۔ ادھر دربار نے سخت گیری کی پالیسی پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور آٹھ سرکردہ کسانوں کی جنہوں نے تحریک میں حصہ لیا تھا۔ زمینیں ضبط کر لی ہیں +

مہاتما گاندھی ایک بار پھر ۱۲۔مئی کو راجکوٹ پہنچ رہے ہیں۔ اب کے وہ کیا قدم اٹھاتے ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ ان کا آئندہ قدم ضرور فیصلہ کن ہوگا +

مجوزہ اصلاحات اور آریہ ستیاگرہ

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور کے ۱۰ مئی کے پرچہ میں مجوزہ اصلاحات اور آریہ ستیاگرہ کے متعلق ایک مضمون پرکاشت ہوا ہے۔ اگرچہ یہ مضمون "ایک نامہ نگار" کی قلم سے ہے۔ لیکن اسے پڑھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ یہ مضمون ریاست حیدر آباد کے پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ جس میں آریہ سماج کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ریاست پر آریہ ستیاگرہ کا کوئی اثر نہیں۔ اس مضمون میں نافذ کی جانے والی جن اصلاحات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں مذہبی آزادی شامل نہیں۔ اس لئے یقیناً مجوزہ اصلاحات کے نفاذ کے بعد بھی آریہ سماج کو اپنا دھرم یدھ تب تک جاری

رکھنا ہوگا۔ جب تک اس کے مطالبات منظور نہیں کر لئے جاتے +

جنگ کا خطرہ ٹل گیا؟

خیال کیا جاتا ہے۔ ڈینزگ کے سوال پر جرمنی جنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ استصواب رائے عامہ کا مطالبہ کرے گا۔ چونکہ ڈینزگ کی آبادی کی بھاری اکثریت جرمنوں کی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر ڈینزگ جرمنی کے حق میں رائے دے گا۔ لیکن کیا اس سے جنگ کا خطرہ ٹل گیا؟ ہمارا خیال ہے۔ کہ پولینڈ کی سرحد پر جرمنی فوجوں کا جمع ہونا بے معنی نہیں +

جیلوں میں بھوک ہڑتال

ریاست حیدر آباد سے ایسی خبریں آ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بانو کئی جیلوں میں آریہ ستیاگرہی بھاری تعداد میں بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں یا کرنے والے ہیں۔ لالہ خوشحال چند جی کے متعلق بھی اطلاع ہے۔ کہ وہ ناقص خوراک اور حکام جیل کی بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال کرنے والے ہیں۔ ہر جیل میں جالبیں بتہ آ گرہی دو ہفتہ سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ یہ کیوں؟ کیا ستیاگرہیوں سے نامناسب سلوک کیا جاتا ہے۔ اگر نہیں تو بھوک ہڑتال کی نوبت کیوں آ رہی ہے۔

"اوم" سے چڑ کیوں؟

ریاست حیدر آباد دراصل کے حکام کو "اوم" کے اکھشر سے چڑ کیوں ہے؟ اوم ایشور ہی کا دوسرا نام ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نہ صرف آریہ ستیاگرہیوں کے اوم کے جھنڈے ضبط کئے جا رہے ہیں۔ بلکہ پولیس کے بعض افسر اوم کے جھنڈے کی توہین کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔ متعدد واقعات ایسے ہو چکے ہیں۔ جن میں پولیس افسروں نے اوم کے جھنڈوں سے بوٹ صاف کئے یا "اوم" کا اکھشر پاؤں سے مٹا ڈالا +

آریہ ستیاگرہیوں کے پروٹسٹ کرنے اور بعد میں بھوک ہڑتال کی نوبت آنے پر انہیں معافی مانگنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ریاست کے حکام ایسی دلآزار اور اشتعال انگیز حرکتوں کے مرتکب کیوں ہوتے ہیں؟ اور ہوتے ہیں۔ تو انہیں کوئی سزا کیوں نہیں دی جاتی؟

نظام سرکار کی طرف سے مذمت

راجہ سر کشن پرشاد کے بیان کی تائید کے لئے حیدر آباد میں نام نہاد قوم پرستوں کی پچھلے دنوں جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں بہادر یار جنگ وغیرہ کئی مقررین نے نہایت غیر ذمہ دار۔ قابل اعتراض اور اشتعال انگیز تقریریں کی تھیں۔ نظام گورنمنٹ کی طرف سے ایک فرمان کے ذریعہ ان تقاریر کو قابل اعتراض قرار دے کر ان کی مذمت کی گئی ہے۔ لیکن کوری مذمت سے کیا بنتا ہے۔ سزا تب ہے۔ جب وہ ان مقررین کے خلاف کوئی سخت کاروائی کرے۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ ایسا نہیں ہوگا +

یو۔پی میں سوشل سدھار سمبندھی بل

یو۔پی میں سوشل سدھار سمبندھی دو بل پیش ہیں۔ ان میں سے ایک شادیوں میں اصلاح کے متعلق ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جہیز کا انسداد کیا جائے۔ اور دوسرا بل اناتھ آشرموں اور ودھوا آشرموں کے کنٹرول کے مقصد کے لئے ہے۔ یہ دونو بل مفید ہیں اگر پاس ہو جائیں۔ تو یو۔پی کے ہندو سماج میں ایک خوشگوار تبدیلی آ جائے گی۔ سوارتھیوں اور سوشل سدھار کے مخالفوں کی طرف سے ان کی بھی مخالفت ہوگی۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ یہ مخالفت ان بلوں کے پاس ہونے کے راستہ میں روکاوٹ پیدا نہ کر سکے گی +

ایک دلچسپ سوشل افسانہ (گذشتہ سے آگے)

اروناکی آتم کتھا

(لیکھک:- پروفیسر ایم۔ سی بھر کے ایم۔ اے۔ راجارام کالج کولہاپور)

میرے پتی کا پریم مجھ پر نہیں تھا۔ میں اس بات کو پہلی ہی سمجھ گئی۔ کہ انہیں ودھیا ... کرنے کا بہت دولیسن تھا۔ میں نے یہ بات کو ماں سے نہیں کہا۔ یدی میں یہ کہتی تو میری ماں میرے دکھ کو سن کر ادھک دکھی ہو جاتی۔ اس لئے میں نے اپنا دکھ اپنے تک ہی رکھا تھا۔ مجھے یہ بھی آشا تھی۔ کہ میرے پتی کی یہ بیت (عادت) بہت دنوں تک قائم نہیں رہے گی۔ آج نہیں تو کل۔ کسی نہ کسی دن بدلے گی اوشیہ۔ میرے لڑکا نہ ہونا دیکھ کر میری ماں کو بہت دکھ ہوتا تھا۔ پرنتو وہ ان کا کارن جان ہی کیسے سکتی تھیں۔ گاؤں کے جیوتشی سے انہوں نے کئی بار پیسے دیکر پوچھا۔ "میری ارونا کو کب لڑکا ہوگا؟"

جیوتشی جی ہر وقت کسی پاپ گرہ کا نام بتلا کر اس کو شانت کرنے کے لئے دکھشنا روپ میں اور بھی پیسے وصول کر لیا کرتے تھے۔ میرے پاپ گرہ کون ہیں؟ یہ مجھے معلوم تھا۔ اور ان کے شانت ہونے کی آشا بھی میں کب سے چھوڑ بیٹھی تھی۔ میرے پتی کی ناس پرتیا دنوں دن بڑھ رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میرا چنچل بھی ادھک ہونے لگا تھا۔

آخر میرے پتی دیو نے کمال ہی تو کیا۔ انہوں نے اپنا ایک آٹھ دس ہزار کا کھیت ... میں بیچ ڈالا۔ سب لوگ کہنے لگے۔ "گوپال پاگل ہو گیا ہے"۔ یہ کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔ کہ آخر انہیں ایک دم اتنی رقم کی کیا آوشیکتا تھی۔ پرنتو اس کا کارن شیگھر ہی پرگٹ ہو گیا۔ اسلام پور میں رہنے والی ایک تیخ جاتی کی جوان استری پر وہ لگمد ہو گئے تھے۔ اور اسے بھگا کر اپنے گھر میں لانے کے لئے انہیں پیسوں کی بہت ضرورت تھی۔ بُرے کرموں کے کرنے والے کو یدی دھن کافی ہو تو پھر اسے ساتھی ملنے میں کچھ دقت نہیں پڑتی۔ میرے پتی کو کئی ساتھی مل ہی گئے۔ اور انہوں نے اس استری کو اپنے گھر لا کر ہی چھوڑا۔

وہ استری گھر میں ایک قیدی کی طرح رکھی جاتی تھی۔ ہمارا ورتنیہ دیکھ کر میں بہت ... اٹھا لیا۔ اس کو سوتنتر کرنے کا میں نے وچار کیا۔ پرنتو چاہے کچھ بھی ہو۔ مجھے اپنے پتی دیو کا بہت ... اسے ... کر دیا۔ میں نے ... بہت دنوں تک میں سوچتی ... کرتی رہی۔ آخر وہ دن آ ہی گیا۔ جب میں نے اس استری ... اس کو بھگا دی جان کر میرے پتی

کے کرودھ کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اور اُسے واپس لانے کے لئے انہوں نے لاکھوں پرتین کئے۔ پہلے تو انہیں یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ میری کا ہی مدد سے وہ بھاگ گئی ہے۔ پرنتو پیچھے جب انہیں پتہ لگا۔ تو وہ گالیاں دیتے ہوئے مجھے کلہاڑی سے مارنے دوڑے۔ ان کے حملے سے میں اس سمیہ کیسے بچی۔ یہ مجھے ہی معلوم ہے۔ رات کو میں بھاگ کر اپنی ماں کے پاس پہنچی۔ اس گھٹنا والے دن سے میرے سسرال وااس کا انت ہو گیا۔ کارن یہ کہ کچھ دنوں کے بعد پلیگ کے پرکوپ کے کارن میرے پتی دیو سورگ سدھار گئے۔

اسی سمیہ دولت اور مستری کا منشی بمبئی سے واپس آ گئے تھے۔ اتنے دن وہ بمبئی میں تیل کی مل میں کام کرتے رہے۔ پرنتو ادھر ہڑتال ہو جانے کے کارن ان کا یہ روزگار بھی اب سماپت ہو گیا تھا۔ منشی کی طبیعت بھی خراب ہو گئی تھی۔ پرنتو دھیرے دھیرے ان کی طبیعت سدھر گئی۔ اور وہ پھر روزگار کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے۔ یدی دولت اس طرح کا کوئی روزگار نہ کرتا۔ تو ہم لوگوں کی گرہستی چلنی کٹھن تھی۔ کیونکہ پیچھے کے دو اڑھائی سال میں ہم لوگوں کی زندگی بُری طرح خراب ہو چکی تھی۔ گاؤں کے غنڈوں نے میری ماں کو اچھی طرح پھنسا لیا تھا۔ اب ایک بھی کھیت ہماری ملکیت نہ رہ گیا۔

جہاں ہمارے یہاں سدا دس بیس جانور رہا کرتے تھے۔ وہاں اب کیول ایک گائے اور ایک بھینس بچ رہی تھی۔

جس مہاجن نے ہمارا گھر گروی رکھ لیا تھا۔ اس نے اپنا جال چالاکی سے میرے چاروں طرف بچھا دیا۔ مجھے اس کے اس پاپ پورن ویوہار پر ذرا بھی سندیہہ نہ ہوا۔ میں نے سوچا۔ کہ نیک نیتی کے ساتھ وہ مجھے کام پر رکھ رہا تھا۔ اور اس طرح اگر میں کچھ پیسے کما لیتی۔ تو میری ماں کو بھی نہ کھلتی۔ پرنتو بہت دن ابھی ویتیت نہ ہوئے تھے۔ کہ اس نے اپنا داؤ سادھا۔ میں ہوشیار ہوئی۔ پرنتو اپنی عزت کھو کر۔ دیکھئے داداجی۔ میری عزت کو ملیا میٹ کرنے والا براہمن تھا۔ پرنتو میں غریبی کے پھیر میں پڑی ہوئی تھی۔ اور وہ تھا خوب امیر اسی سے میں پھنسی اور بھرشٹ ہوئی۔ اس نے تو یہی سوچا ہوگا۔ کہ جہاں یہ ایک بار گری کہ جنم بھر کے لئے میری ہو کر رہے گی۔ پرنتو اس کا یہ سوچنا غلط ثابت ہوا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو میرے یہاں بھیج کر مجھے سمجھایا۔ دھمکیاں دیں۔ اور بھی بہت سے اُدیوگ کئے۔ پرنتو میں اس کی پکڑ میں کب آنے والی تھی۔ ایک بار میرا پیر اساودھانی کے کارن چوک گیا۔ اب پھر میں جان بوجھ کر کب غلطی کرنے والی تھی۔ میری سمتی کے بنا جو کالا دھبہ میرے شریر پر پڑ گیا تھا۔ وہ بڑا ہی نہیں۔ ایسا مجھے پرتیت ہوتا تھا۔ میں ایکدن سندھیا کے سمیہ دیوی کے مندر میں گئی۔ اور وہاں میں نے دیوی کو نمسکار کر کے پوچھا۔ "بتاؤ ماتا۔ میرا چرتر شُدّھ ہے یا نہیں"۔

"شُدّھ ہے"۔ کا اُتر مجھے سنائی دیا۔ اور اُسے شُدّھ رکھنے کا میں نے نشچے کر لیا تھا۔ مہاجن میرے اوپر خوب کرودھت ہوا۔ اور اُس نے مجھے دھمکیاں بھی دیں۔ میں نے کہا۔ "خوشی سے کرودھ کرو۔ کرودھ کر کے تم میرا کیا بگاڑ لوگے"۔ پرنتو مجھے بگاڑنے کا ہی نہیں۔ میرا ستیاناس کرنے کا اس نے بیڑا اٹھا رکھا تھا۔

آپ سے سمیہ میں بہت دنوں سے نہ ملا ہوا۔ چندر گھر سندھو دیوی کی یاترا کے اوسر پر آیا۔ اور وہ مجھ سے ملا۔ میں نے اپنی ساری رام کہانی اس سے کہہ سنائی۔ اس نے شیگھر ہی مجھے دھیرج بندھایا۔ وہ نیپانی میں ایک موٹر کمپنی میں ڈرائیور کا

(بقیہ صفحہ ۱۴)

گوروکل کانگڑی کا

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپدق و دمہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بچے۔ بڈھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:- دو روپے (۲عہ) فی پونڈ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

ستیاگرہی قیدیوں پر کیا گزرتی ہے؟

شولاپور سے ایک آریہ کا خط

(لاہور ۱۳-مئی) مہاشہ ودیا ساگر نے بمبئی سے ذیل کی چٹھی بھیجی ہے:-

"میں مہاشہ آسانند شجاع آبادی۔ مہاشہ لشن داس شجاع آبادی۔ اور برہم چاری پرکاش چند امرت سری سے ملاقات کرنے کے لئے ۱۸-اپریل کو گلبرگہ گیا۔ میرے ساتھ مہاشہ لشن داس کے پتا سیٹھ مہری چند مراف بھی گئے۔ گلبرگہ میں ہم نے ملاقات کے لئے درخواست دی۔ اور شام کو ہمیں بتایا گیا۔ کہ ہمارے عزیز حیدرآباد جیل میں تبدیل کر دئے گئے ہیں۔ ہم کو گلبرگہ میں سارا دن گذارنا پڑا۔ ہم نے اپنی آنکھوں دیگر ستیاگرہیوں کو پتھر کوٹتے۔ زمین کھودتے۔ اور باغات میں سخت دھوپ میں کھیتی کرتے اور سبزی توڑتے دیکھا۔ جیل کے نزدیک پانی نہیں ملتا۔ ستیاگرہیوں کو ۲ میل کی دوری سے نل سے پانی لانا پڑتا ہے۔ بانسار ننگا سے کی طرح تپ رہے تھے۔ اور ان کو ننگے پاؤں چلنے اور پانی لانے کیلئے کہا جا رہا تھا۔ ستیاگرہیوں کے پاؤں میں چھالے پڑے ہوئے تھے۔ اور اسی کے باوجود وہ کام کر رہے تھے۔

معافی مانگنے کو کہا جاتا ہے

ستیاگرہیوں نے ہمیں بتلایا۔ کہ ہم سے سختی کی جاتی ہے۔ اور معافی نامہ پر دستخط کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اور اگر ہم انکار کرتے ہیں۔ تو بارہ بجے سے چار بجے بعد دوپہر تک دو میل سے گھڑے اٹھا کر تپتی زمین پر دھوپ میں پانی لانا پڑتا ہے۔ وارڈر عموماً ستیاگرہیوں سے تسلی بخش سلوک نہیں کرتے۔

حیدرآباد میں

اگلے دن ہم حیدرآباد کے چنچل گوڑہ جیل میں گئے۔ اور ستیاگرہیوں سے ملاقات کرنے کے لئے حکام جیل سے درخواست کی۔ حکام نے کہا "ستیاگرہ اور ملاقات؟ آپ ہمارے مہربانی کل آئیں"۔

خیر ہم اگلے دن بارہ بجے وہاں پہنچے۔ اور ہم کو تمام دن باہر دھوپ میں رہنا پڑا۔ ہمیں بتایا گیا۔ کہ ہمارے آدمی یہاں پر بھی نہیں ہیں۔ پھر ہم نے حیدرآباد سے گلبرگہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو جوابی تار دیا۔ اس کا آج تک کوئی جواب نہیں آیا۔ ہم نے تار میں پوچھا تھا۔ کہ آپ نے بتلایا تھا۔ کہ ہمارے آدمی حیدرآباد میں ہیں۔ لیکن وہاں نہیں ملے۔ مہربانی کر کے بتایا جاوے۔ کہ وہ ہیں کہاں؟

نظام آباد جیل میں

ہم تیا سا ہی نظام آباد جیل میں گئے۔ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل نے ہمیں بتایا۔ کہ ہمارے دوست گلبرگہ سے یہاں منتقل کر دئے گئے ہیں۔ ہم نے ملاقات کے لئے درخواست دی۔ لیکن انہوں نے ہیڈ سپرنٹنڈنٹ جیل کو فارورڈ کر دی۔ جنہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ چار ماہ سے پہلے نہیں ہو سکتی۔ آخر بڑی دوڑ دھوپ کے بعد شام کے چھ بجے کے قریب مہاشہ آسانند اور لشن داس کو ملنے کی اجازت دی گئی۔ برہم چاری پرکاش چند کو نہ ملایا گیا۔ خیر ان دونو ویروں نے ہمیں بتلایا۔ کہ "ہم پر بڑی سختی ہو رہی ہے۔ ۱۵-۱۶ اپریل کا ذکر ہے۔ کہ جیلر نے پاؤں سے "اوم" شبد کو دیوار سے مٹا دیا۔ ہم سب نے جن کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ بھوک ہڑتال کر دی۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ جب تک جیلر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر "اوم" کو سر نہ جھکائیں گے۔ بھوک ہڑتال نہیں چھوڑیں گے۔ تین دن گذر گئے کچھ نہ کھایا۔ ہم پر سختی کی گئی۔ اور ۵-۵ سیر جوار پیسنے کو دی گئی۔ چونکہ ہم بھوکے ہونے کی وجہ سے نہ پیس سکے۔

تنہائی کی کوٹھڑیوں میں

آخر کار ہمیں تنہائی کی کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا۔ اور پھر بھی ہم نے ہڑتال نہ کھولی۔ تو جیلر کو جھکنا پڑا۔ اور "اوم" اپنے ہاتھ سے لکھ کر سر کو جھکانا پڑا۔ پھر ہم نے روٹی کھائی"۔

انہوں نے ہمیں بتلایا۔ کہ "ہم کو دھوپ میں پتھر توڑنے۔ ملبہ اٹھانے اور زمین کھودنے کی مشقت دی جاتی ہے۔ اور ہم سینہ سپر ہو کر یہ مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں"۔

حیدرآباد ستیاگرہ بند کر دیا جائے ورنہ...

مسلم لیگ کے اجلاس شولاپور میں سر سکندر کی تقریر

ذیل میں ہم سر سکندر حیات خاں وزیراعظم پنجاب کی مسلم لیگ شولاپور کے اجلاس میں صدر کی حیثیت سے کی گئی تقریر کا وہ حصہ درج کرتے ہیں۔ جو حیدرآباد ستیاگرہ سے متعلق ہے۔ اسے پڑھ کر ناظرین اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ ہمارے وزیراعظم نے بے معنی دھمکی کیوں دی ہے۔ (ایڈیٹر)

"مجھے اس ایجی ٹیشن کا خیال آ گیا ہے۔ جو حال ہی میں ریاست حیدرآباد کے خلاف جاری کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے سب سے پہلے یہ واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ ہم تمام مذہبی معاملات میں مکمل آزادی کے حامی ہیں۔ بشرطیکہ دوسروں کے جائز احساسات کا بھی احترام ملحوظ رکھا جائے۔ اگر حیدرآباد کی غیر مسلم رعایا آئینی طریق پر اپنی گورنمنٹ کی خدمت میں اپنے معروضات پیش کرنا چاہے۔ تو اس سے کسی کو کوئی تعرض نہیں ہو سکتا۔ حیدرآباد کے جلیل القدر فرمانرواؤں کی روایتی رواداری اور دریا دلی۔ اور حکومت حیدرآباد کی روشن ضمیرانہ مآل اندیشی اور رعایا پروری میرے نزدیک اس کی ضامن ہے۔ کہ حیدرآبادی رعایا کی کوئی جائز شکایات ایسی نہ رہ جائیں گی۔ جنہیں دور نہ کیا جائے۔ لیکن جس طریق پر ہندوستان کی اس ممتاز ترین ریاست کے خلاف جو اسلامی اور ہندوستانی تمدن کی بعض بہترین خوبیوں کی حامل ہے برطانوی ہند میں ایک منظم اور معاندانہ سازش کی جا رہی ہے۔ اس سے قدرتی طور پر شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ غالباً یہ تحریک بھی اس فرقہ پرستانہ پالیسی کا حصہ ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ فیڈرل نظام کے مختلف عناصر کو ہندو اکثریت کے تابع فرمان کیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے خلاف ایجی ٹیشن پہلے پہل کانگرس اور ہندو مہاسبھا کے ناپاک اتحاد سے شروع ہوئی تھی۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعد ازاں کانگرس نے فرقہ داری کے الزام سے بچنے کے لئے ایجی ٹیشن سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اور مہاسبھا کو ایجی ٹیشن جاری رکھنے کے لئے چھوڑ دیا۔ لیکن تعجب کا مقام ہے۔ کہ اگرچہ کانگرس نے من حیثیت الجماعت اس ایجی ٹیشن سے علیحدگی کا اظہار کر دیا ہے۔ لیکن کانگرسی حضرات انفرادی طور پر برابر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے یہ امر باعث تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ کہ کانگرس پر در پردہ اس ایجی ٹیشن کی امداد کرنے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ خیال بھی کیا جاتا ہے۔ کہ حیدرآباد کو مخمصے میں ڈال کر دیگر ہندوستانی ریاستوں کے اعتماد نفس کو متزلزل کرنا بھی اس ایجی ٹیشن کا مقصد ہے۔ اس کے علاوہ اصل غرض یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں اسلامی کلچر کے سب سے بڑے مینار کو مسمار کرنے کی کوشش کی جائے۔ حیدرآباد کی اس ایجی ٹیشن کے متعلق ایک اور خیال بالعموم یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک گہری چال ہے جو ریاستوں اور اقلیتوں کو بددل کرنے کی غرض سے چلی گئی ہے۔ تاکہ ان پر یہ واضح کیا جا سکے۔ کہ دولت عظمیٰ پر اس بارہ میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو پورا کر سکے گی۔ یا اپنے معاہدات کی شرائط کو نبھا سکے گی۔ خواہ یہ قیاسات حقیقت پر مبنی ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حالات نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اور جس قدر جلد از جلد ان کا سدباب کیا جائے۔ اتنا ہی تمام متعلقہ اصحاب کے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے دو وجوہ کی بنا پر اس موضوع کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اول تو کسی صوبے یا ریاست کے اندرونی معاملات میں اس قسم کی ناواجبی مداخلت آئینی نقطہ نگاہ سے ایک ایسی نامبارک نظیر بن جاتی ہے۔ جو نتائج کے لحاظ سے نہایت خطرناک ثابت ہوگی۔ اور دوم اس لئے کہ ہندوستان میں سب سے بڑی اسلامی ریاست کے خلاف ایسے جارحانہ اقدام کے باعث ملک بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں بالعموم میرے صوبہ کے مسلمانوں کے دلوں میں بالخصوص ایسا زبردست ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر اس کا فوراً ہی تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات رونما ہونے کا شدید خطرہ لاحق ہو جائیگا۔ میں طبعی طور پر بے معنی دھمکیاں دینے کا عادی نہیں۔ لیکن ایک ہندوستانی اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا یہ فرض ہے۔ کہ میں تمام متعلقہ اشخاص سے اس امر کا مطالبہ کروں۔ کہ وہ صورت حالات کی نزاکت کا بروقت احساس کریں اور اس شورش کے بند کرنے کا اعلان کر دیں۔ ورنہ یہ موقع ہاتھ سے نکل جائیگا۔ تمام صوبوں کی حکومتوں کا یہ واضح فرض ہے۔ کہ اس مسئلہ پر نہایت سنجیدگی سے غور کریں۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

ستیاگرہ ڈسٹرکٹ کانفرنس لائل پور

مہاشہ کرشن جی کا شاندار سواگت گئی ایڈریس تین ہزار روپیہ کی بھینٹ

(لائل پور ۲۰ اپریل) حیدرآباد ستیاگرہ کے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی گذشتہ شام کو ہی لائل پور تشریف لے آئے تھے۔ جس کی وجہ سے ہزاروں ہندوؤں کو جو آج ریلوے سٹیشن پر آپ کا ایک عظیم الشان جلوس نکالنا چاہتے تھے بے حد مایوسی ہوئی۔ مہاشہ جی کے درشن کرنے کے لئے نہ صرف ضلع لائلپور کے ہی بلکہ اضلاع سرگودھا جھنگ اور شیخوپورہ کے آریہ سماجوں کے کارکن بھاری تعداد میں پہنچ گئے۔ بہت سے کارکن آج لائل پور کی گاڑی سے بھی آئے۔ نیز ان اضلاع کے آریہ سماجوں کے علاوہ لائل پور شہر کی ستیاگرہ کمیٹی، استری سماج اور دیگر کئی سوسائٹیوں کی طرف سے مہاشہ جی کی سیوا میں ایڈریس اور تھیلیاں پیش کی گئیں۔

… صبح سے

… پورہ میں جلسہ

… آریہ سماج … پورہ کے وسیع صحن میں شہر کے استری پرش بھاری تعداد میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ صحن کی پچھلی دیوار کو گرا کر … میدان کو سڑک کے ساتھ ملا کر … جگہ پنڈال کے لئے بڑھا لی گئی تھی۔ … کے باوجود صحن حاضرین سے کھچا کھچ بھر … جلسہ کے صدر سیٹھ رام نارائن جی … تھے۔ ابتدا میں سندھیا … ہوئی۔ اس کے بعد جھنگ کے … رام دتہ مل نے ستیاگرہ پر مؤثر … دیا۔ بعد میں لڑکیوں کے بھجن … بابو رام گوبند تواسی نے بھی ایک … یاد۔

… سوامی ستیانند جی کا اُپدیش

سوامی جی نے ایک گھنٹہ تک مؤثر … دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ:۔ … بڑی مبتلی چیز ہے۔ اس لئے لوگوں … گرہن کیا ہے۔ مہرشی دیانند کی … اگر ہماری زندگیوں میں آ جائے۔ … کچھ کے کچھ ہو جائیں۔ ورنہ بزرگوں کے … تو ہم لکھتے ہی ہیں۔ اتہاس کو پڑھ … گرہن کرنے ہی سے ہمارے اندر … بزرگوں کی سی سپرٹ آ سکتی ہے۔

… چل کر آپ نے فرمایا۔ کہ۔۔۔ … اگر … میں کوئی ایک یہودی کا کان … سکتا ہے۔ تو ہمارے ملک کے سیاسی … اور اخبار آسمان سر پر اٹھا لیتے … مگر سرحد میں کتنے بچے اٹھائے … ہیں۔ وہاں کتنا انیاچار ہوتا ہے؟ … حیدرآباد میں کیا ہو رہا ہے؟ لیکن کسی

لیڈر کو درد نہیں ہوتا۔ جس جاتی کی یہ حالت ہو۔ اس کی آتما مر جاتی ہے۔ سوامی دیانند میں سنتیہ کی شکتی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ نڈر اور بے دھڑک دلیر اور اپنے یگ میں بہادر مانے جاتے تھے۔ ستیہ کے لئے ایک ہندو بالک کتنا پیار کرتا ہے۔ یہ سوامی جی نے اپنے جیون میں ظاہر کیا ہے۔

آپ لوگ سوامی جی کے تیاگ اور نڈرتا کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ لیکن آج آپ لوگوں نے سوامی جی کے اصلی جیون کو حیدرآباد کے ستیاگرہ میں سمجھنا شروع کیا ہے۔ کوئی شخص یہ خیال بھی کر سکتا تھا کہ ننھے ننھے بالک ماں باپ کا کہا نہ مان کر چھپ کر جتھوں میں چلے جائیں گے۔ آپ لوگ پہلے ایسی ایسی مصیبتوں کی کہانیاں سنا کرتے تھے۔ مگر آج یہی کہانیاں سچے واقعات بن کر آپ کے سامنے آ رہی ہیں۔ نلی پور اور دیگر مقامات پر ستیاگرہیوں پر مسلمانوں نے حملے کئے۔ لیکن ستیاگرہیوں نے اہنسا کو نہ چھوڑا۔ حیدرآباد کی تحریک نے سوامی دیانند جی کو بوڑھوں اور جوانوں میں لا کر بسا دیا ہے۔ ہم آریہ سماجی سوامی جی کی تصویریں گھروں میں لٹکایا کرتے تھے۔ مگر اب سوامی جی ہمارے دل میں نقشی ہو گئے ہیں۔ ہندوؤں نے سوامی جی کے جیون کو پا لیا ہے اور وہ شیر بن رہے ہیں۔ اور ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں کڑی سے کڑی مشقت کر رہے ہیں۔"

سوامی دیانند کی سپرٹ

آج سوامی دیانند اپنی سماج کو دیکھنے کے لئے بھاؤ روپ میں آیا ہوا ہے۔ وہ بوڑھے اور جوانوں کے دلوں میں بس کر انہیں بہادر اور دلیر بنا رہا ہے۔ یہ تحریک جو حیدرآباد میں جاری ہے۔ کسی بھی حکومت سے نہیں رک سکتی۔ یہ ایشور کی اچھا ہے۔ جو ہر حالت میں پوری ہوگی۔ یہ تحریک مسلمانوں کے خلاف نہیں۔ یہ تو اتفاق کی بات ہے۔ کہ یہ تحریک آریہ سماج کو شروع کرنی پڑی۔ ورنہ شائد وہاں کے دوسرے لوگ ہی اس تحریک کو شروع کرنے کے لئے کھڑے ہونے والے تھے۔ وہاں تو ہر حالت میں آزادی کی تڑپ کا نے ظاہر ہونا تھا۔ اس تحریک میں جو نیہ بہا لی گئی ہے۔ آریہ سماج کی ہی رچی ہوگی۔" سوامی جی کے دیا کھیان کے بعد ماسٹر گوردتہ رام بان پرستھی نے آج شام کو ہونے والی آریہ کانفرنس کا پروگرام سنایا۔ اس کے بعد پنڈت بھیم سین جی سناتک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مختصری تقریر کی۔ اور صبح کا اجلاس کامیابی سے ختم ہوا۔

عزمِ مصمم

(از شری یوگ دھیان جی ایس بی اے)

جو بھی آتی ہے مصیبت رہِ حق میں آئے
عیش و آرام کو اس دل سے بھلا رکھا ہے
خدمتِ قوم میں جاں دے کے امر ہوتے ہیں
ہمیں امرت وہ رشی ور نے پلا رکھا ہے

مہاشہ کرشن جی کا شاندار جلوس

جلسہ کے خاتمہ پر مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر سے نوجوانوں نے بہا استفسار کی۔ کہ ہم آپ کا جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ مہاشہ جی نے جلوس نکلوانے سے انکار کر دیا۔ مگر آخر کار انہیں نوجوانوں کی پرارتھنا منظور کرنی ہی پڑی۔ چنانچہ صبح کے جلسے کے خاتمہ پر آریہ سماج ڈگلس پورہ سے مہاشہ کرشن جی کا جلوس جو نہایت عظیم الشان تھا شروع ہوا۔ جو شہر کے مختلف بازاروں میں سے ہوتا ہوا آریہ سماج مندر گورو مل سیکشن منٹگمری بازار میں نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

حیدرآباد ستیاگرہ کانفرنس

۵ بجے بعد از دوپہر علاقہ بار کی تمام آریہ سماجوں کی ستیاگرہ کانفرنس آریہ سماج ڈگلس پورہ میں شروع ہوئی۔ سیٹھ رام نارائن جی ورمانی کی تجویز اور لالہ گوند شاہ ورج کی تائید سے سوامی ستیانند جی کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے۔ ابتدا میں لڑکیوں کے بھجن ہوئے۔ سوامی جی نے مختصری تقریر میں مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر کو خراج تحسین ادا کیا۔

سردار سنت سنگھ کی تقریر

سردار سنت سنگھ ممبر اسمبلی نے اپنی مختصری تقریر میں کہا۔ کہ۔۔۔"حیدرآباد کی تحریک مسلمانوں کے خلاف نہیں۔ نہ یہ ہندوؤں کی تحریک ہے۔ نہ آریہ سماج کی۔ یہ تحریک ہے ایک اصول کی۔ اگر مسلمان یہ سمجھیں۔ کہ ریاست حیدرآباد میں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ اس لئے نظام سرکار کو ہندوؤں پر سختی کرنے کا حق ہے۔ تو کیا مسلمان یہ ماننے کو تیار ہیں۔ کہ اسی طرح ہندو ریاستوں میں بھی مسلمانوں پر سختی ہو۔ یہ تحریک ایک طرز حکومت کے خلاف ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ انسانیت کے پیش نظر اس تحریک کی مدد کرے۔ ہمیں بہت جلد سیاسی آزادی ملنے والی ہے۔ ممکن ہے یہ آزادی دو سال کے اندر ہی حاصل ہو جائے۔ یہ ناممکنات میں نہیں۔ آزادی آنے ہی والی ہے۔ (تالیاں)

آزادی آنی مشکل نہیں۔ اس کا قائم رکھنا مشکل ہے۔ وہ زمانہ گیا۔ جب ہم کہتے تھے۔ کہ فلاں نے قربانی کی ہے۔ لیکن آج ہندوؤں کو یہ خیال دل میں لانا ہوگا۔ کہ اگر قوم کو میری ضرورت پڑی۔ تو میں قربانی کروں گا"۔

مہاشہ کرشن کو خراج تحسین۔۔۔ آریہ سماج بڑے بڑے مہا جنگ کیا کرتا تھا۔ آج آریہ سماج کو اسی آگ سے گذرنا پڑا ہے۔ جس آگ سے سونا گذر کر کندن بنا کرتا ہے۔ مہاشہ کرشن جیسے کمزور اور قلم چلانے والے بزرگ آج کس کے

(بقیہ صہ ۱۲ پر)

امرت سر میں مہاشہ کرشن جی کا سواگت

ہندو سیوک سبھا کی طرف سے دیا گیا ایڈریس

(امرت سر ۴ مئی) آج شام کو ساڑھے چھ بجے درگیانہ مندر کے قریب لالہ ٹیک چند کی باغیچی میں ہندو سیوک سبھا امرت سر کے زیر اہتمام حیدر آباد ستیاگرہ والنٹیرز چھاؤنی کی رسم افتتاح چھٹے ڈکٹیٹر شری ثبت مہاشہ کرشن جی کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ اور آپ کی خدمت میں ہندو سیوک سبھا کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس پیش کیا گیا:-

اخبار نویسوں کے سرتاج

"مانیہ ور مہانو بھاؤ! ہمیں بڑی خوشی ہے۔ کہ ہمارے صوبہ کے ایک اور نیتا کو اسی اندولن کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جسے آریہ جگت نے حیدر آباد دکن میں منش ماتر کے پیدائشی حقوق کے حصول کے لئے جاری کر رکھا ہے۔ آپ ہمارے پرسدھ نربھے اور جاتی کا درد رکھنے والے نیتا ہونے کے علاوہ صوبہ پنجاب کے اخبار نویسوں کے سرتاج ہیں۔ آپ نے آریہ ستیاگرہ کی جدوجہد میں جو ڈکٹیٹرشپ کا چارج لیا ہے اس کا ہمیں بڑا ابھیمان ہے۔ ہمیں آشا ہے کہ آپ دوسرے ڈکٹیٹروں سے بھی بڑھ چڑھ کر ستیاگرہ اندولن کو تیز کریں گے۔

مہاشہ جی کی لاثانی خدمات

مہاشہ جی! آپ کی خدمات اور شخصیت کسی سے پنجاب بھر میں پوشیدہ نہیں۔ ہم سب آپ کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں۔ بطور ایک آریہ سماجی نیتا کے جس نے آریہ سماج کے پرچار کے لئے اپنے جیون کا قیمتی حصہ نچھاور کر دیا ہوا ہے۔ بطور ایک کامیاب اخبار نویس کے جس کی تحریر کی طاقت کو دوست اور دشمن مانتے ہیں۔ بطور ایک مقرر کے جس کی زبان پر سرستی کا نواس ہے بطور ایک سچے رہنما کے جس نے ہمیشہ جاتی کو اونچا لے جانے کی کوشش کی ہے۔ ان تمام گنوں کے کارن آپ کی خدمات کا اعتراف کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ گن خاص خاص شخصیتوں میں پائے جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ سنہ ۱۹۱۹ء کے اندولن کے دنوں میں آپ کو جیل کی کال کوٹھڑی میں صرف اس لئے ڈال دیا گیا تھا۔ کہ آپ نے ستیہ کے اظہار کے لئے اپنی قلم کو جنبش دی تھی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آپ جس کاریہ کو ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اُسے تن اور من سے کرتے ہیں۔ اب جب کہ حیدر آباد کی حکومت منش ماتر کے حقوق غصب کر رہی ہے۔ آپ نے اپنی تحریر و تقریر کو ستیہ آگرہ اندولن کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اصحاب بشر پر کو بھی دھرم یدھ کی کیبنٹ کرنے جا رہے ہیں۔

مانیہ اب آپ اس ویر سینا کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ جس کو شری ۱۰۸ تیاگی۔ تپسوی۔ ضعیف العمر مہاتما نارائن سوامی جی نے آرمبھ کیا تھا۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ کامیابی نزدیک اور یقینی ہے۔ آپ اس دھرم یدھ کے ایک کامیاب سینا پتی ہوں گے۔

حیدر آباد ستیاگرہ چھاؤنی

ہمارے رہنما ہم نے اس دھرم یدھ کو

راج آریہ سبھا کی ستھاپنا

سبھا کے نیم واوشیک سوچنائیں

گت مارچ ماس میں بمبئی نگر میں راج آریہ سبھا جس کی آریہ جگت میں دیرگھ کال سے پرتیکھشا کی جا رہی تھی۔ ودھی وت سنگھٹت ہو گئی ہے۔ بھارت ورش کے پرسدھ پرسدھ راشٹریہ کھشیتر میں کام کرنے والے آریہ سجنوں کی ایک اکھل بھارتیہ راج آریہ سبھا بنائی گئی ہے۔ آدرش ویر شری ثبت بابو اوماشنکر جی وکیل بھوت پورو ایم۔ ایل۔ سی فتح پور بمبئی پردھان اس کے سبھا پتی اس ورش کے لئے بنائے گئے ہیں۔ تتھا دیوتا سوروپ بھائی پرمانند جی۔ پنجاب کیسری لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ نیتی وشارد شری کرشن جی لاہور۔ شری مہا لال جی اجمیر تتھا پنڈت پردیو پرشاد جی آف کلکتہ اس سبھا کے اُپ پردھان نیکت ہوئے ہیں۔ شری پنڈت دیوشنکر مول شنکر بمبئی اس کے پردھان منتری بنے ہیں۔ راج آریہ سبھا کا کیندر ستھان بمبئی نشچت کیا گیا ہے۔ پرچار منتری کا کاریہ اس سیوک (پردھان سبھا) کو سونپا گیا ہے۔

کاریہ کی دشا

ایک سروپریہ بہت ہی آپیہ راج نیتی کا سوبھ درشن سمپیانو سار نردھارت کرنا ہے۔ اور وھی دانا نیتک واد وں پر ویدک درشٹی سے پرکاش ڈالتے ہوئے راج نیتی میں آریہ آدرشوں کو ایکتی۔ نرک تتھا اُپ یوگیتا کے آدھار پر نشچت کرتا ہے۔ کھشنک وسانیک لابھ کو درشٹی میں رکھ کر راج نیتک کھشیتر میں نیتی (Politics) نردھارت کرنے کی پرتھا کا انت کر سچائی تتھا پرش کی ہیت کو ہی سے کر درشنا ہمارا ہمیشہ کا مکھیہ ہوگا۔ کسی ورگ کا الپ سنکھیک جاتی کو پرسن کرنے اور اس کی بربرتا کو سہن کرنے کی نیتی سپشٹ شبدوں میں انادر نیتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۳ پر

کاریہ کی دشا میں ہم نے ایک چھوٹا سا مورچہ کامیاب بنانے کے لئے ایک چھوٹا سا مورچہ ستھاپت کیا ہے۔ ہم جیسے اصولوں کے مطابق اس دھرم یدھ میں آپ کی رہنمائی میں جاری شدہ کام کریں گے۔ ہم نے ستیاگرہ کی چھاؤنی ستھاپت کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ تا کہ والنٹیروں کی بھرتی لگاتار جاری رہے۔ اس کاریہ کے لئے ہم آپ کا آشیرواد لینا چاہتے ہیں۔ ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ آپ ہمارے کیمپ کا افتتاح کر رہے ہیں۔ جس میں ستیاگرہیوں کے بھوجن اور رہائش کے علاوہ انہیں ستیہ آگرہ کی تربیت بھی دی جائے گی۔ اس کے بعد یہ والنٹیر آپ کی اور آپ کے جانشین ڈکٹیٹروں کی آگیا سے دھرم یدھ

کھشیتر میں اس وقت تک جاتے رہیں گے جب تک کہ آپ دھرم یدھ کا جھنڈا لہرا دیں۔

آپ مبارکباد کے مستحق ہیں

مانیہ نیتا! آخر میں ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کیونکہ بلاشبہ آپ عزت اور مان کے مستحق ہیں۔ جو آپ کو پراپت ہوئی ہے۔

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ ان سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ کمزوری بینائی۔ ککرے اور کھجلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی۔ ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر لاثانی کام دیتا ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت: سوا روپیہ (۱۴) فی شیشی ٹکٹ ڈاک آٹھ آنے

ہمارے ایجنٹ دور

لاہور: بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما ہیلتھ سٹورز نسبت روڈ
امرت سر: شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

ملنے کا پتہ:- گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

امرت سر میں ستیاگرہ چھاؤنی کا افتتاح

اکاون ۵۱ والنٹیر اور ڈیڑھ ہزار روپیہ ڈکٹیٹر کی بھینٹ

امرت سر ۔ (...) حیدرآباد ستیاگرہ کے ... مہاشہ کرشن جی کل شام کے ۵ بجے ... تشریف لائے ۔ سادہ سردار امر ... یہاں ... کے پاس آرام کرنے کے بعد ... تشریف لے گئے ۔ ... مندر میں ... سیوک دل کی طرف سے ... آپ نے ... والنٹیر کیمپ کی رسم افتتاح ادا ... مندر میں آپ کا شاندار سواگت ... آریہ سماجی لیڈروں بلکہ سناتن ... رہنماؤں نے بھی آپ کے گلے میں ... کے ہار پہنائے ۔ اس کے بعد آپ کو ... دل کے آراستہ پنڈال میں لے جایا ... جہاں ہزاروں لوگ بڑی بیتابی سے ... انتظار کر رہے تھے ۔ "ویدک دھرم کی ... اور مہاشہ کرشن کی جے" کے نعروں ... آپ کا استقبال کیا گیا ۔ اس کے بعد ... نام ہیڈ ماسٹر بالمکند ہائی سکول کی ... میں پبلک جلسہ منعقد کیا گیا ۔

صاحب صدر کی تقریر

صاحب صدر ... نے ایک ... تقریر میں کہا ۔ کہ "ہمیں خوشی ہے ۔ ... مہاشہ کرشن جی جو گذشتہ چھ ماہ سے ... زور سے حیدرآباد کی تحریک کی رہنمائی ... رہے ہیں ڈکٹیٹر کی حیثیت میں ہمارے ... مہمان ہیں ۔ اور امرت سر شہر میں اسی ... تحریک کو جو تقویت حاصل ہے ۔ اُسے آپ ... تقریر سے اور بھی زوردار بنا دیں گے ۔ ... امرت سر کی دیگر سوسائیٹیاں اس ... تحریک میں حصہ لے رہی ہیں ۔ وہاں سیوک ... بھی اپنی بساط سے زیادہ کام کر رہا ہے ۔ ... سیوک دل کی طرف سے آج ستیاگرہی ... چھاؤنی قائم کی جا رہی ہے ۔ جس کی رسم ... افتتاح مہاشہ جی ادا کریں گے" ۔

اس کے بعد مہاشہ شیو دت نے دل کی ... جانب سے ایڈریس پیش کیا ۔

مہاشہ جی کی تقریر

مہاشہ کرشن جی نے ... "ویدک دھرم کی ... جے" کے نعروں کے درمیان تقریر شروع ... کرتے ہوئے سیوک دل کا شکریہ ادا کیا ۔ ... کہ "کبھی بھی کوئی تحریک کامیاب ... نہیں ہو سکتی ۔ جب تک نوجوان اس میں حصہ ... نہ لیں ۔ بزرگ لوگ تو صرف گاڑی کو چلانے ... اور انہیں رستہ دکھلانے کا ہی کام کر سکتے ... ہیں ۔ اور ہر تحریک میں نوجوانوں اور بزرگوں ... کا ہونا ضروری ہے ۔ یہ تحریک جو حیدرآباد ... میں آریہ سماج نے جاری کی ہے ۔ اس میں ... ہزاروں ستیاگرہیوں کی ضرورت ہے ۔ اور ... کوئی بھی ... یہ کام نہیں کر سکتا ۔ جب باقاعدہ طور پر ٹریننگ حاصل نہ ہو ۔ امرت سر کو اس بات کا فخر حاصل ہے ۔ کہ اس نے سب سے پہلے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ۔ اور والنٹیروں کو باقاعدہ طور پر تربیت دی گئی ۔

یقیناً فتح ہوگی

کئی لوگ سوال کرتے ہیں ۔ کہ کیا ہمیں حیدرآباد ستیاگرہ میں فتح حاصل ہوگی ؟ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ سوال صرف ان لوگوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے ۔ جنہیں اپنے آپ پر وشواس نہیں ۔ جن لوگوں کو آتم وشواس ہے ۔ وہ خوب جانتے ہیں ۔ کہ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی طاقت نہیں ۔ یقین کامل کے آگے بڑی سے بڑی طاقت بھی جھکنا چور ہو جایا کرتی ہے ۔ آج مہاتما گاندھی جی کو اپنے آپ پر اور اپنے اہنسا کے ہتھیار پر پورن وشواس ہے ۔ ان کا کہنا ہے ۔ کہ ہندوستان اسی ہتھیار کے ذریعہ آزادی حاصل کرے گا ۔ اور بلاشک وشبہ وہ اس ہتھیار سے ہندوستان کو ہام ترقی پر لے جا رہے ہیں ۔ اسی طرح ہمیں اپنے آپ پر وشواس رکھنا چاہیئے ۔ اور میں اپنے دورہ کے چشم دید حالات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں ۔ کہ ہماری فتح یقینی ہے ۔ چھوٹے چھوٹے بچے والدین سے کہے بغیر حیدرآباد کو روانہ ہو رہے ہیں ۔ ۷۰ ۔ ۷۵ اور ۸۰ ۔ ۸۰ برس کے بوڑھے بھی پیش پیش نظر آتے ہیں ۔ دیویاں بھی کسی سے پیچھے نہیں ۔

لائل پور کا واقعہ

آپ نے لائل پور کا ایک واقعہ بیان کیا ۔ کہ ۱۲ ۔ ۱۳ سال کی عمر کے دو دو چھوٹے چھوٹے بچے آریہ سماج کے پردھان کے پاس آئے ۔ اور انہیں کہا ۔ کہ "ہمیں ستیاگرہ میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے" ۔ لیکن سماج کے پردھان نے اس بات پر انکار کر دیا ۔ کہ "کمسن بچوں کو ستیاگرہ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں" ۔ اس پر وہ کھیت میں چلے گئے ۔ اور وہاں انہوں نے اپنے جسم سے خون نکال کر چٹھیاں لکھیں اور کہلا بھیجا کہ "ہم کو حیدرآباد ستیاگرہ میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے ۔ ورنہ ...."

ہاں تو اس طرح کے کئی واقعات ہمارے پیش نظر ہیں ۔ جن سے آریہ ویروں کے دلوں کے اندر اس تحریک کے لئے قربانی کا عظیم جذبہ موجزن نظر آتا ہے ۔ اس لئے ہمیں پورن وشواس سے اس جنگ کو جاری رکھنا چاہیئے ۔ اور فتح ہمارے قدم چومیگی ۔

اگر فتح نہ ہو ......

لیکن ایک منٹ کے لئے اگر ہم ایسا مان بھی لیں ۔ کہ ہمیں ریاست حیدرآباد میں فتح نصیب نہ ہوگی ۔ تو بھی میں آپ کو بتا دوں ۔ کہ ہماری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیگی ۔ ہماری اس تحریک کے باعث ہی آج جنوبی ہند میں جہاں لوگ آریہ سماج کا نام تک بھی نہیں جانتے تھے ۔ وہاں تمام لوگوں میں آریہ سماج کے ساتھ گہری ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے ۔ وہاں کے لوگ یہ سمجھنے لگ پڑے ہیں ۔ کہ ہندو قوم کی نجات صرف آریہ سماج سے ہی وابستہ ہے ۔ نارمل حالات میں پرچار کا یہ کام جو ہم شائد آئیندہ ایک صدی تک بھی نہ کر سکتے ۔ اب صرف چار ماہ کی ایجی ٹیشن سے ہو گیا ہے ۔ کیا آریہ سماج کی یہ فتح کوئی کم ہے ؟

تربیت یافتہ فوج

دوسرا فائدہ جو ہمیں اس تحریک سے نصیب ہوا ہے ۔ یہ ہے ۔ کہ آج تک آریہ سماج نے ویر سینا بنانے کی طرف دھیان نہیں دیا تھا ۔ اور ہم یہ باور بھی نہ کر سکتے تھے ۔ کہ ہمارے پاس اتنی بھاری تعداد میں نوجوان ہیں ۔ جو دھارمک یدھ میں کام کرنے کیلئے تیار رہیں ۔ اب ان نوجوانوں کی باقاعدہ طور پر تربیت یافتہ فوج بنانے کی طرف توجہ دی جائے گی ۔ جو سینا وقتاً فوقتاً دیش اور جاتی کی بھلائی کے لئے کام کر سکے گی ۔

آج مہابیر دل ۔ اکالی سینا ۔ احرار والنٹیر کور ۔ اور خاکساروں کی کور میں موجود ہیں ۔ اور میں خوش ہوں ۔ کہ ہمارے دیش کے اندر نوجوانوں میں ڈسپلن اور ان کی باقاعدہ ٹریننگ کے لئے چند ایک جماعتیں موجود ہیں ۔ لیکن اگر یہ تمام جماعتیں دیش کی سیوا کے واسطے مل کر کام کریں ۔ اور آپس میں مرنے جھگڑنے سے باز رہیں ۔ تو بلاشک وشبہ ہمارا بھارت جلد ہی غلامی کی زنجیروں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں کامیاب ہو جائے" ۔

آپ نے دوبارہ یقین دلایا ۔ کہ ــــ "ہماری فتح نزدیک ہے ۔ لیکن اس کے لئے آپ کو اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی ۔ اور قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے" ۔

اس کے بعد سیوک دل کی طرف سے آپ کو دو سو روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی ۔ اور گیارہ والنٹیر آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے ۔ اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے درمیان جلسہ ختم ہوا ۔ اس کے بعد آپ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ۔

ایک اور جلسہ میں سواگت

مہاشہ کرشن جی کے خیر مقدم کے لئے گذشتہ رات کے ۹ بجے آریہ سماج مندر بازار شردھانند میں مقامی آریہ سماجوں کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر چونی لال چترا منعقد ہوا ۔ سماج مندر ہندو استری پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔ مقامی آریہ سماجوں ۔ اور استری آریہ سماجوں کے سبھا سدوں کے علاوہ آریہ سماج چھیہرٹا اور فتح وال کے سبھا سد بھی مہاشہ جی کی سیوا میں شردھا کے پھول بھینٹ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ سماج کے دروازے پر دیپ مالا کی گئی تھی ۔ مہاشہ جی کی آمد پر "ویدک دھرم کی جے" ۔ "رشی دیانند کی جے" ۔ "ناتھا سوامی امر رہیں" ۔ "چاندکرن شاردا امر رہیں" ۔ "مہاشہ خوشحال چند امر رہیں" ۔ "راجگورو دھریندر شاستری امر رہیں" ۔ "مہاشہ کرشن امر رہیں" ۔ "ستیاگرہی امر رہیں" کے پُر جوش نعروں سے آپ کا استقبال کیا گیا ۔

درجن سے زیادہ ایڈریس

حیدرآباد ستیاگرہ سمتی امرت سر کی طرف سے ماسٹر رام رکھا مل بی ۔ اے نے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا ۔ دس ستیاگرہی والنٹیر اور دو سو روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی ۔

کر یانہ اسوسی ایشن امرت سر کی طرف سے پنڈت جگن ناتھ نرو کت رتن نے ایڈریس پیش کیا ۔

آریہ سماج بازار شردھانند کی طرف سے پنڈت جوگیندر ناتھ نے دس ستیاگرہی والنٹیر اور دو صد روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی ۔

آریہ سماج لارنس روڈ کی طرف سے

بقیہ اگلے صفحہ پر

Digitized by eGangotri

جالندھر میں مہاشہ کرشن جی کا شاندار سواگت

تینتیس سبھا سوسائٹیوں کی طرف سے ایڈریس اور چار ہزار روپیہ کی تھیلیاں پیش کی گئیں

(جالندھر ۵ - مئی) آریہ ستیاگرہ سمتی کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی آج شام کو ۵ بجے یہاں پہنچے۔ ۶ بجے ان کا جلوس نکالا گیا۔ جو سائیں داس اینگلو سنسکرت سکول سے شروع ہوا۔ اور آریہ سماج مندر اڈہ ہوشیار پور میں ختم ہوا۔ پچھلے برسوں میں جالندھر میں کئی جلوس نکالے گئے۔ مگر جس قدر جوش و خروش مہاشہ جی کے جلوس کے سلسلہ میں تھا۔ وہ شاید ہی کبھی دیکھنے میں آیا ہو۔ ہزاروں اشخاص جلوس کے ساتھ تھے۔ دکانوں اور مکانوں کی چھتوں پر بھی خلقت کا کوئی اندازہ نہ تھا۔ جگہ جگہ پھولوں کی ورشا ہوئی رہی۔ مہاشہ جی کے گلے میں ہار ڈالے گئے "ویدک دھرم کی جے"۔ "مہاشہ کرشن کی جے" کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ شہر کے دیہات سے بھی لوگ بھاری تعداد میں مہاشہ جی کے درشنوں کو آئے ہوئے تھے۔ جلوس کے سلسلہ میں بازاروں میں خوب چہل پہل تھی۔

جلسہ کی رونق

شام کے ساڑھے سات بجے آریہ سماج مندر میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کم سے کم چھ ہزار اشخاص شریک ہوئے۔ آریہ سماج مندر کا وسیع ہال اور گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ باہر بھی بے شمار لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ لوگوں میں بے حد جوش و خروش تھا۔ اتنی بھیڑ بھاڑ کے باوجود جب مہاشہ جی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو مکمل خاموشی ہو گئی۔ مہاشہ جی نے ایک پرجوش تقریر کی۔ جس نے مردہ دلوں میں بھی ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ نے بتایا۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کیوں شروع کیا گیا۔ اور اس کی کامیابی کے لئے آریہ سماج کتنی قربانیاں کرنے کو تیار ہے۔ مہاشہ جی کو تینتیس سبھا سوسائٹیوں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ جن میں مہاشہ جی کی آریہ جاتی کے لئے شاندار خدمات کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔ مہاشہ جی کو چار ہزار روپیہ کی تھیلیاں پیش کی گئیں۔

جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ جب مہاشہ جی کی گاڑی کرتارپور اسٹیشن پر پہنچی۔ تو وہاں کے آریہ سماجی ہندو بھاری تعداد میں ان کے سواگت کے لئے جمع تھے۔ سٹیشن "ویدک دھرم کی جے"۔ "مہاشہ کرشن کی جے" کے نعروں سے گونج اٹھا۔

مہاشہ جی کو یقین دلایا۔ کہ جب تک ستیاگرہ جاری رہے گا ہم اپنی شکتی امداد کرتے رہیں گے۔ آریہ سماج نیپال کی طرف سے ۵۰ روپے کی تھیلی مہاشہ جی کی بھینٹ کی گئی۔ اور آریہ سماج فتح وال کی طرف سے مہاشہ جی کی خدمات کے اعتراف کے ساتھ ۵۰ روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ مسٹر ڈی پیارے لال کی طرف سے ۲۵ روپے

کیپٹن کیشپ چندر جی نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ کرشن بھگوان نے فرمایا ہے۔ کہ "جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ دھرم پر سنکٹ آتے ہیں۔ تب تب آپ جیسے مہانو بھاؤ آتے ہیں۔ اور جاتی کی نشکام سیوا کرتے ہیں۔ کرشن جی! آپ کے "پرتاپ" و "پرکاش" نے لوگوں میں جاگرتی پیدا کر دی ہے۔ آپ جیسے لیکھک اور مقرر قوموں میں زندگی پیدا کر دیتے ہیں۔ آپ جیسے دھرم کے پریمی جگت کے پیارے ہوتے ہیں۔ آپ کی آہوتی ایک مہان آہوتی ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ آپ کی یہ آہوتی رنگ لائے گی۔ اور انقلاب پیدا کر دے گی۔ اور تمام دایو منڈل کرشن کرشن کے نام سے گونج اٹھے گا"۔

ایک مسلمان والنٹیر

کیپٹن کیشپ چندر جی نے اپنی سماج کی طرف سے دس والنٹیروں کو جن میں ایک مسلمان بھی شامل تھا۔ اور دو سو روپیہ مہاشہ جی کی بھینٹ کیا۔ اور کہا۔ کہ مسلمان والنٹیر کی ذمہ داری آریہ سماج لارنس روڈ اپنے اوپر لیتا ہے۔

آریہ سماج مچھن سر کی طرف سے مہاشہ رور دت جی نے ایڈریس پیش کیا۔ گیارہ والنٹیر اور ۲۰۱ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔

آریہ سماج کٹڑہ سفید کی طرف سے بابو بوٹی رام جی نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں مہاشہ جی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ آپ کی قلم کی طاقت کو سارا جگت تسلیم کرتا ہے۔ جو جاگرتی آپ نے اپنے لیڈنگ آرٹیکلوں کے ذریعہ پیدا کی ہے۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ آپ کے مضامین میں جادو کا اثر ہوتا ہے۔ جو مردہ روحوں میں زندگی پیدا کر دیتا ہے۔

اس سماج کی طرف سے دس والنٹیر اور ۱۱۵ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔

آریہ سماج ڈونگرہ کی پیشکش

آریہ سماج ڈونگرہ کی طرف سے مہاشہ شانتی سوروپ جی نے مہاشہ کرشن جی کی خدمات کے اعتراف میں تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ "اس وقت پنجاب کے صوبہ کو سب سے زیادہ ڈکٹیٹر دینے کا سوبھاگیہ حاصل ہے۔ تیسرے ڈکٹیٹر ہمارے پنجاب کے پرسدھ نیتا مہاشہ خوشحال چند جی خورسند اپنی آہوتی دے چکے ہیں۔ مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر بن کر جا رہے ہیں۔ مہاشہ جی کی یہ آہوتی رنگ لائے بنا نہیں رہے گی۔ ریاست کو جھکنا پڑیگا۔ اور ہماری

دھرم یدھ میں چھٹے ویر کا بلیدان

گلبرگہ جیل میں شری چھوٹے لال کا دیہانت

(شولا پور ۴ - مئی) شری یُت چھوٹے لال آف علیل پور ضلع مین پوری (یو - پی) جو گلبرگہ جیل میں دو سال کی قید سخت بھگت رہے تھے۔ کل جیل میں سورگباش ہو گئے ہیں۔ منتری آریہ ستیاگرہ سمتی نے حکام جیل کو تار دیا ہے۔ جس میں بیماری کی تفاصیل اور موت کی وجوہات دریافت کی ہیں۔ سورگباشی کے بازو اور سر کے پچھلے حصہ پر لاٹھیوں کی ضربات کے نشانات پائے گئے تھے۔ اس لئے سمتی یہ جاننے کے لئے بے تاب ہے۔ کہ یہ نشانات کس وقت کے ہیں۔

شری یُت چھوٹے لال کی ارتھی کا جیل کے ستیاگرہی قیدیوں نے نہایت شاندار جلوس نکالا۔ شمشان بھومی میں لالہ خوشحال چند اور پنڈت دھرمیندر شاستری نے تقریر کی۔ جن ستیاگرہی قیدیوں کو ارتھی کے ساتھ جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ انہیں بعد میں پولیس واپس جیل لے گئی۔ اس سے پہلے جیل میں ۵ ستیاگرہی قیدی سورگباش ہو چکے ہیں۔

لالہ خوشحال چند جی بھوک ہڑتال کر دیں گے

ستیاگرہی قیدیوں سے خراب سلوک کی شکائت

(شولا پور ۵ - مئی) آریہ ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی ان دنوں گلبرگہ جیل میں ہیں۔ ان کی صحت غیر تسلی بخش تھی۔ اس لئے ان کو چند روز تک میڈیکل خوراک دی گئی۔ لیکن جب ان کو معلوم ہوا۔ کہ باقی ستیاگرہیوں کو بہت خراب خوراک دی جاتی ہے۔ تو انہوں نے آٹھ روز کے بعد میڈیکل خوراک لینی بند کر دی۔ اور عام خوراک جو ستیاگرہیوں کو دی جاتی ہے کھانے لگے۔ اب ان کو جوار کی دو روٹیاں اور پانی کی طرح پتلی سی دال دی جاتی ہے۔ جیل سے زبردست بندوبست کیا گیا ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو خراب خوراک دینے۔ ان سے مشقت لینے اور خراب سلوک کے متعلق حکام سے۔ مگر اب تک اس کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر حکام نے جلد ہی ان شکایات کو دور نہ کیا۔ تو لالہ خوشحال چند جی طویل بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔

جیت ہو گی۔

استری آریہ سماج بازار شردھانند کی طرف سے شریمتی منورما دیوی جی پردھانا آریہ سماج ہذا نے مہاشہ جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اور ٹیکہ تلک لگایا۔ استری سماج کی طرف سے ۵۱ روپے کی تھیلی بھینٹ کی۔ آریہ استری سبھا کی طرف سے پردھانا شریمتی کملا دیوی جی نے ایڈریس پیش کیا۔ اور ۲۵ روپے کی تھیلی بھینٹ کی۔ مہاشہ جی کو تلک لگایا۔ اور جے مالا پہنائی۔

بانچریہ آریہ سماج کی طرف سے بھی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور ۲۱ روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ یہ رقم انہوں نے پیسہ پیسہ مانگ کر اکٹھی کی تھی۔

مزید تھیلیاں پیش کی گئیں

امرت بنک لمیٹڈ امرت سر کی طرف سے مہاشہ ہنس راج جی پاٹھک نے ایڈریس پیش کیا۔ اور ۱۰۱ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی۔ اور م

راج آریہ سبھا کی ستھاپنا

بقیہ صفحہ ۱۰

دلیش اور جاتی کا ان ہت کرنے کے انترکت اس کا اور کوئی دوسرا پریام نکل کبھی نہیں سکتا۔ اتہ اس ادا ریہ نیتی کا ۔اکرن کرنا ہمارے کاریہ کرم کا ایک انگ ہوگا۔ تنا ہے اس طرح بھگتا آریہ نیتی کے دو پرمکھ ستنبھ ہیں۔ ہمیں کسی بھی اوستھا میں ان ستنبھوں کو گرنے نہ دینا ہوگا

ہرش کی بات ہے۔ کہ آریہ سنسکرتی کی ابھیمانی جنتا بڑے اُتساہ کے ساتھ راج آریہ سبھا کی اور آکرشت ہوتی جا رہی ہے۔ ابھی ۱۰-۱ اپریل کو لکھنؤ میں سنیکت پرانتیہ راج آریہ سمیلن کیا گیا۔ اس سمیلن کا سبھاپتی سیوک کو بنایا گیا تھا۔ سمیلن کے اوسر پر پرانتیہ راج آریہ سبھا سنگٹھت ہو گئی ہے۔ بڑے ہی ہرش کی بات ہے۔ کہ بھارت ورش کے پرسدھ کرانتی کاری نیتا شری مہاجن سنگھ نتھا دیہ شرومنی شری کنور رن جے سنگھ جی ساکمار اسیٹھی تتھا سیٹھ رام گوپال مٹو ناتھ کھنہ جی اُپ سبھاپتی بنائے گئے ہیں۔ پرانت کے بہت سے راج نیتک کاریہ کرتا اس پرانتیہ سبھا میں سمّلت ہو گئے ہیں۔ شیگھر ہی پرانتیہ وو دھان بن جاوے گا اور پرتیک ضلع میں راج آریہ سبھا کو سنگھٹت کرنے کے لئے سیوک نیکت کئے جا رہے ہیں۔ سنیکت پرانتیہ راج آریہ سبھا کا کاریالیہ لکھنؤ میں رکھا گیا ہے۔ شری گنگا پرشاد جی اس کے منتری نرواچت ہوئے ہیں۔

دوسرے پرانت بھی دھیان دیں

بھارت ورش کے پرتیک پرانت نتھا دیشیہ راجیہ کے آریہ بندھوؤں سے انورودھ ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں شیگھر ہی راج آریہ سبھا کی شاکھا ستھاپت کرنے کا پریتن کریں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آچاریہ دیانند کا پرتیک انویائی جس کے ہردہ میں پنیہ بھومی بھارت کو سوتنتر کرنے کی بھاونا ودیمان ہے وہ اس راج آریہ سبھا میں آئے بنا نہ رہے گا۔ پرتیک آریہ کو اپنے کریاتمک جیون سے آریہ راج نیتی کا شردھالو انویائی ... ہوگا۔ اور آریہ سنسکرتی کے کیندر بھارت ورش کو شیگھر سے شیگھر ودیشی سامراجیہ شاہی سے مکت کرنا ہوگا۔ اور آریہ ورش کے انوسار سوتنتر جن راجیہ کی ستھاپنا کرنی ہوگی آریہ ودوانوں سے بنتی آریہ جگت کے

ملتان میں مہاشہ کرشن جی کا سواگت

ستیاگرہ ڈسٹرکٹ کانفرنس کی کاروائی

نے بتلایا۔ کہ —"اس دھرم یدھ میں سناتن دھرم اور آریہ سماج کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ سماسا ویدک دھرم کی آزادی کا سوال ہے۔ اور جو پابندیاں ہمارے ویدک دھرم پر لگائی گئی ہیں۔ کہ کوئی شخص وہاں اوم کا جھنڈا تک نہیں لہرا سکتا۔ ان کو توڑنے کے لئے میں خود ملتان سے شاستریوں کا جتھا لے کر جاؤں گا"۔

اور انہوں نے فخر سے کہا۔ کہ — "چوتھے ڈکٹیٹر رائے گورو پنڈت دھریندر جی شرما بھی میرے شاگرد تھے۔ اور آٹھویں یا نویں ڈکٹیٹر پنڈت لوک ناتھ جی بھی میرے ہی شاگرد ہیں"۔

پنڈت جی کی اس تقریر نے ستیاگرہ کے جوش و خروش کو چار چاند لگا دئے۔ اور ہندو ویدک دھرم کے نلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔

اس کے بعد مہاشہ جی کو رام چندر جی کھنہ وکیل نے حیدر آباد ستیاگرہ سمتی ملتان کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ اور ان کے گلے میں لپشپ مالائیں ڈالی گئیں۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مختلف سنستھاؤں اور آریہ سماجوں کی طرف سے اور استری سماج بوہڑ دروازہ کی طرف سے ایڈریس دئے گئے۔ اور تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔ جس میں منجملہ ۱۵۰ روپے کی تھیلی ان کی بھینٹ کی گئی۔ ازاں بعد چالیس والنٹیروں کو جو کہ مہاشہ جی کے ساتھ حیدر آباد ستیاگرہ میں

جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں پیش کیا گیا۔

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

اس کے بعد تالیوں کی گونج کے درمیان مہاشہ کرشن جی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے حیدر آباد ستیاگرہ کے حالات اور چشم دید واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ کیوں جاری کیا گیا؟ اور اس کو سناتن دھرم۔ آریہ سماج اور سکھوں کے درمیان اتفاق پیدا کرنے کا قدرتی ذریعہ بیان کرتے ہوئے الیٹور کا دھنیہ واد کیا۔ اور کہا کہ میں یہ دھرم یدھ جیتنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اور اگر اس جنگ میں میری موت ہو جائے۔ تو دنیا میں اس سے بہتر موت اور کون سی ہو سکتی ہے؟ اس موقعہ پر ایسے روح پرور نظارے دیکھنے میں آئے۔ جو ملتان میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ان کی تقریر نے بچہ بچہ کے اندر ستیاگرہ کی لہر دوڑا دی۔ اور ہر ایک آدمی ستیاگرہ میں شامل ہونے کے لئے بیتاب نظر آتا تھا۔ رات کے تقریباً گیارہ بجے ان کی تقریر ختم ہوئی۔ اور کانفرنس کی کاروائی سماپت ہوئی۔

مختصر افسانے

شبنم کے قطرے نے جھیل سے کہا— "تو ایک بڑا قطرہ ہے۔ کنول کے پتے کے نیچے میں ایک چھوٹا قطرہ ہوں۔ اس کے اوپر"۔

قبضہ کند ہے۔ لیکن خوش ہے کہ وہ تلوار کی دھار کا محافظ ہے۔

قوت نے دنیا سے کہا— "تو میری ہے"— دنیا نے اسے اپنے تخت پر مقید کر دیا۔
محبت نے دنیا سے کہا— "میں تیری ہوں"— دنیا نے اسے اپنے گھر کی آزادی بخش دی۔

جب میں ان گئے گذرے وقتوں کو یاد کرتا ہوں۔ جو کبھی زلیست۔ محبت اور موت کی ندی پر اپنی مستی میں بہتے تھے۔ اور اب ایسے مجبور ہیں۔ کہ گویا تھے ہی نہیں۔ تو میں اس دنیا سے گذر جانے کی آزادی کو اپنے دل میں محسوس کرنے لگتا ہوں۔ اور مطمئن ہو جاتا ہوں۔

(ٹیگور)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

ارُونا کی آتم کتھا

بقیہ صفحہ ۷

کام کرتا تھا۔ نیپالی کا ایک مہاجن اس کی پہچان کا تھا۔ وہ ہم لوگوں کو رن دیکھا ایسا اس کا وشواس تھا۔ اُس نے مجھے کہا ——
"تُو میرے ساتھ نیپال میں چل تو سہی۔ پھر کوشش کر کے دیکھا جائیگا۔ میری گاڑی ہے۔ میں تجھے مفت لے چلوں گا"
میں نے اپنی ماں سے پُوچھا۔ اور اس کے ہاں کرنے پر میں نکل پڑی۔ پرنتو نیپالی کا یہ چکر دیر تک ہی ہوا۔ نہیں نہیں۔ اس چکر نے میرا گلا اچھی طرح کاٹ ڈالا۔ مہاجن کا رن چُکانے کے لئے دھن مل سکیگا۔ اس آشا سے اگر میں نیپال میں نہ گئی ہوتی۔ تو مجھ پر آگے آنے والا سنکٹ نہ آتا۔ میں جب واپس آئی۔ اُس سمیہ دو بھینکر سنکٹ میرے چاروں طرف چکر لگا رہا تھا۔
مجھے جانکاری کچھ بھی نہیں تھی۔ پرنتو میرے گھات کی سب تیاریاں ہو رہی تھیں۔ ان سب باتوں کا میں آپ سے کرمشہ ورنن کروں گی۔ پرنتو جو کچھ بھی اس سمیہ ہو رہا تھا۔ اُس کا مجھے کچھ بھی گیان نہ تھا۔ میں نیپال سے جب واپس آنے لگی۔ تب موٹر سٹینڈ پر مجھے ایک مسلمان موٹر ایجنٹ داؤد بھائی نے دیکھ لیا تھا۔ بچپن کا ساتھی سدھو اب وہ سدھو نہ رہ گیا تھا۔ وہ پورا دغا باز اور دھوکا باز بن گیا تھا۔ اور دھن لوٹنا نے ہی اسے اس طرح کا بنا دیا تھا۔ داؤد بھائی نے اسی کے ذریعہ مجھے پھنسانا چاہا۔
کچھ دنوں کے بعد سدھو پھر میرے گاؤں میں آیا۔ اور ایک دوسرے مہاجن کی آشا دلا کر نیپال میں لے گیا۔ اس پرکار میرا پورنتیا گھات ہوا۔ اس گھٹنا کے آگے کا جو ورنن آپ سنتے ہیں۔ وہ سرو تھا ٹھیک ہے۔
اس کے بعد آپ کے آشرم میں میں آ کر رہی۔ میں آپ کے اُپکاروں کو کبھی بھول نہیں سکتی۔
یدی آپ ان گھٹناؤں کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے امیری اور غریبی کا بھید دور [illegible]
ارونا چُپ ہو گئی۔ اس کا کہنا سماپت ہو گیا تھا۔

خط وکتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ستیاگرہ ڈسٹرکٹ کانفرنس لائل پور

بقیہ صفحہ ۹

طعنہ دینے پر نہیں۔ بلکہ خوشی سے میدانِ جنگ میں آئے ہیں۔ یہ خیال ان کے دل میں کیوں پیدا ہوا؟ اس لئے کہ جس بات کا مہاشہ جی چالیس سال سے پرچار کرتے آ رہے ہیں۔ اس کی آزمائش کا اوسر آج ان کو ملا ہے۔ مہاشہ جی کا اس ستیاگرہ میں جانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس ستیاگرہ میں آریہ سماج کو ایک ماہ تک کامیابی ہو گی۔ (چیئرز در تالیاں) نظام سرکار کی کیا طاقت ہے۔ جو اس ستیاگرہ کے سیلاب سے متاثر نہ ہو۔ مہاشہ جی کو میں ودھائی دیتا ہوں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح آج ہم مہاشہ جی کو وداع کرتے ہوئے ودھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح کامیاب ہو کر واپس آنے پر ان کا سواگت کریں"۔

گوسوامی گنیش دت کی تقریر

"گوسوامی گنیش دت جی نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ —— "میرا ارادہ تھا۔ کہ مہاشہ جی کو وداع لاہور سے کروں۔ لیکن آج لائل پور سے ان کو الوداع کہنی پڑی ہے۔ یہ لائل پور کی طرف سے ہے۔ اور لاہور سے ان کو الوداع پنجاب کی طرف سے کہوں گا۔ میرا مہاشہ کرشن جی سے بہت گہرا سمبندھ ہے۔ مہاشہ جی نے غیر زراعت پیشہ تحریک میں اپنے قلم کی طاقت سے سارے دیش میں طوفان برپا کر دیا تھا۔ مہاشہ جی کی قلم میں جادو ہے۔ کانگرس اور غیر زراعت پیشہ ممبران اسمبلی یونینسٹ منسٹری کو توڑنے کی جو کوششیں کر رہے ہیں۔ سب مہاشہ جی کی قلم کی طاقت کا ہی نتیجہ ہے۔ (تالیاں)
حیدر آباد کا ستیاگرہ محض آریہ سماج کا ہی نہیں۔ بلکہ یہ چوبیس کروڑ ہندوؤں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ یہ تحریک آل انڈیا ہے۔ خواہ تلک دھاری سناتن دھرمی ہو۔ خواہ آریہ سماجی سب اس ستیاگرہ کو چلا رہے ہیں۔ حیدر آباد میں مقابلہ نظام سرکار کے ہی ساتھ نہیں۔ بلکہ سر سکندر کے ساتھ بھی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو سر سکندر آج شولاپور میں مسلم لیگ کی صدارت کرنے نہ جاتے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس ستیاگرہ کی کامیابی سکندر منسٹری کی شکست ہے۔ یہ ستیاگرہ ہر حالت میں کامیاب ہو گا۔ سناتن دھرمی تو شروع سے ستیاگرہ میں لگے ہوئے ہیں۔ اور کئی سناتن دھرمی سماجی حیدر آباد ستیاگرہ میں۔ لیکن شری [illegible] مندر ستیاگرہ کو شروع کرنے والے کئی [illegible] سماجی ہی تھے۔ گو آج آریہ سماجی اور سناتن دھرمی مختلف جگہوں میں مورچے لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن جہاں سوامی ستیانند جیسے بزرگ ہیں۔ وہاں سناتن دھرمی اور آریہ سماجی ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ (تالیاں)
میرے بھائی خوشحال چند جیسے انسان جو صرف قلم اٹھانا جانتے ہیں۔ آج پتھر کوٹتے ہوں۔ اور جیل میں ردی خوراک کھاتے ہوں۔ آپ سب کو سادہ جیون بسر کر کے اپنا بچا ہوا خرچ ستیاگرہ فنڈ میں دینا چاہیئے۔ مہاشہ کرشن جی ستیاگرہ کے لئے جاتے ہیں بڑی خوشی ہے۔ مہاشہ جی کی قلم نے حیدر آباد کے سلسلے میں سارے دیش میں آگ لگا دی ہے۔ میری یہ خواہش تھی۔ کہ مہاشہ جی قلم سے اس ستیاگرہ کو تیز کرتے رہتے۔ لیکن مہاشہ جی کہتے ہیں۔ کہ اس عمر میں دھرم کی سیوا کرنا ہی ہمارا فرض ہے۔ مہاشہ جی بیمار ہیں۔ کمزور ہیں۔ لیکن دلیر اور بہادر ہیں۔ بھگوان سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مہاشہ جی کو کامیابی کے ساتھ واپس لائیں"۔
حاضرین نے شروع سے آخر تک دونو تقریروں میں درجنوں بار تالیاں بجائیں۔ اور "مہاشہ کرشن زندہ باد" اور دیگر نعرے لگائے۔ آخر میں سوامی ستیانند جی مہاراج نے "گوسوامی گنیش دت امر ہوں" کے نعرے لگوائے۔

—— ایڈریس اور تھیلی ——

مختلف سنستھاؤں کی طرف سے مہاشہ جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے۔ اس کے علاوہ آپ کو تین ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ مہاشہ جی نے اپنی تقریر میں آریہ سماج کے دھرم یدھ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

سردار جسونت سنگھ ورما لُدھیانوی کی ایک نہایت دلچسپ اور تازہ تصنیف

سنگیت رشی دیانند

آریہ پبلک کی ایک عرصے سے یہ زبردست خواہش تھی۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کو ایسے طرز کے اندر کویتا کے اندر لکھا جائے۔ جس سے جہاں سادھارن ریتی سے پڑھنے کے کام آ سکے۔ وہاں رشی جیون کو بطور کتھا کے بھی لوگوں کو سُنایا جا سکے۔ چنانچہ نہایت ہرش کے ساتھ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائی جاتی ہے۔ کہ جس کتاب کے لئے آریہ پبلک ایک عرصہ سے چشم براہ تھی وہ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ ہر رشی کے جیون کو اس خوبی سے حوالہ قلم کیا گیا ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھ کر ایک کٹڑ سے کٹڑ مخالف بھی اس کا معترف اور مداح بن جاتا ہے۔ رشی جیون کی کتھا کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کتاب آپ کو نہ مل سکے گا۔ طرز تحریر مضمون کی بندش۔ اور عبارت آرائی کی ضمانت کے لئے محض مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ جن کے زور قلم نے مخالفوں تک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہاف ٹون بلاک کی ۹ عدد تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ملاحظہ اور مطالعہ کیجئے۔ اور ہماری صداقت اور مصنف کی لیاقت کا خود بخود اندازہ لگ جائیگا۔
کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت اردو بارہ آنے (۱۲) ہندی عہ/۔ بڑھیا سنہری جلد سمیت چار آنے زائد ہوں گے۔

رشی درشن "یہ کتاب مہاشہ لوبھا سنگھ صابر کی تصنیف ہے۔ جس میں ہر رشی کے جیون کے مشہور مشہور واقعات کو نظم میں لکھا گیا ہے۔ جو نہایت دلچسپ اور مؤثر ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی اولاد رشی کے گُرو مہاتما کو سمجھے۔ اور اس کا گن گائن کر کے اپنے آپ کو اُچیہ بنائے۔ تو یہ کتاب ان کے ہاتھ میں دیجئے۔ جیبی سائز کی نہایت خوبصورت جلد قیمت صرف تین آنے (۳)
ملنے کا پتہ:۔ گپتا اینڈ کمپنی نمبر ۱۲ مقام لُدھیانہ (این - پی - ریلوے)

ضرورت

کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک نہایت موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت ایکبار کیلئے عہ/۔ دو بار کیلئے عہ/۔ تین بار کیلئے تین روپے۔ اور اس سے زیادہ ہر بار کیلئے صرف آٹھ آنے مزید ہر بار

...ستیاگرہیوں کو خون آتا ہے

(... ۵- مئی) ریاست حیدرآباد کے ... آریہ لیڈر پنڈت دنا تھ پرشاد ... تا کل گلبرگہ جیل میں سزائے قید ... رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان ... پیسنے کا کام لیا جاتا ہے۔ جس ... سے مشقت لی جاتی ہے۔ ... ٹین کی ہے۔ اور دھوپ سے ... پ جاتی ہے۔ کہ وہاں کھڑا ہونا ... ہوتا ہے۔ ان کے چند ساتھیوں کے ... سے خون آنا شروع ہو گیا ہے۔ ... ستیاگرہیوں کو بھی ٹین کی چھت ... مکانوں میں رکھا جاتا ہے +

...بیکانیر اور آریہ ستیاگرہ

(...۵- مئی) آریہ سماج گنگا نگر کے ... اطلاع دیتے ہیں۔ کہ بہت سے اخبارات ... امر کی خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ دربار ... آریہ سماج گنگا نگر کو اس امر کی ... کی تھی۔ کہ وہ حیدرآباد ستیاگرہ کی ... بی نقد نہ دے۔ یہ خبر درست ... دربار نے اس قسم کی کوئی ہدایت نہیں ...

...ڈان انڈیا کی غلط بیانیاں

(شولاپور ۵- مئی) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور ... بیان جاری کیا ہے۔ جس میں اخبار ... ڈان انڈیا" کی غلط بیانیوں کی بالتفصیل ... ہے۔ اس اخبار نے ایک غلط بیانی ... کہ "ستیاگرہی کرایہ کے ... یا ایسے سادہ لوح اور نابالغ لوگ ... آسانی سے گمراہ کیا جا سکتا ہے"۔ ... ستیاگرہ سمتی نے اس سلسلہ میں اخبار ... نامہ نگار کو چیلنج کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ... کسی نابالغ کو ستیاگرہ کے لئے ... نہ ہی کسی ایسے آدمی کو بھیجتے ... م نقد پر سختی سے کاربند نہ ... سمتی کے مرتب کردہ قواعد پر ... خلاف نہ ہے +

...رام لال کی سرگرمیاں

(... ۴- مئی) شری پوجیہ مہاشہ کرشن ... ڈکٹیٹر حیدرآباد ستیاگرہ ... یہاں ... پران کی شان کے شایاں ... کرنے کے لئے نہایت سرگرمی سے ... رہے ہیں۔ پرنسپل شری رام لال ... اپنی خراب صحت کے اس سلسلہ میں

مہاشہ کرشن جی ۵- جون کو ستیاگرہ کریں گے

۲۸ مئی کو لاہور سے روانہ ہو جائینگے ان کے ساتھ ستیاگرہ کرنیوالے جتھے شولاپور پہنچ جائیں

(لاہور ۸- مئی) پنڈت ٹھاکر دت شرما (امرت دھارا) پردھان ستیاگرہ سمتی کی طرف سے حسب ذیل اعلان کیا گیا ہے:- حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کے ساتھ مشورہ کے بعد تمام حالات پر غور کر کے یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ مہاشہ جی ۵- جون کو اپنے جتھے کے ساتھ حیدرآباد کی حدود میں داخل ہو جائیں۔ لاہور سے آپ ۲۸- مئی اتوار کی صبح کو بمبئی ایکسپرس سے روانہ ہو کر امرت سر۔ انبالہ۔ پانی پت کرنال کے راستہ دہلی جائیں گے۔ تو جتھے با بقائی ۵- جون کو مہاشہ کرشن جی کے ساتھ حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ۳- جون تک سیدھے شولاپور یا لیڈ پہنچ جائیں۔ ۵- جون کو دونوں جگہوں سے ستیاگرہ کیا جاوے گا۔ بہت سے سجن سپیشل ٹرین چلانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ مگر کارکنان ستیاگرہ سمتی لاہور نے مہاشہ جی کی رائے سے اس خیال کو چھوڑ دیا ہے +

جتھے بھیجنے والوں کے لئے

جو آریہ سماجیں جتھے بھیجنا چاہتی ہیں۔ وہ ان جتھوں کے لئے کرایہ اپنے پاس رکھ کر باقی روپیہ فوراً سبھا میں بھیج دیں۔ اور حساب بھی لکھ کر بھیج دیں۔ ان کی تفصیلی کل رقم کی ہی مشتہر کی جاوے گی۔ جن سماجوں نے اپنے معزز ڈکٹیٹروں کو پیش کرنے کے لئے روپیہ جمع کیا ہے۔ وہ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا یا پراد لشیک پرتی ندھی سبھا میں اپنا روپیہ بھیج دیں۔ اور لکھ دیں۔ کہ یہ رقم مہاشہ کرشن جی کو بھینٹ کرنے کے لئے ہے۔ اس کے بعد اپنی ماہوار امداد برابر بھیجتے رہیں +

مہاشہ جی کا دورہ

مندرجہ ذیل سماجوں میں مہاشہ جی خود دورہ کریں گے۔ یہ سب سماجیں اور ارد گرد کی سب سماجیں پبلک جلسوں میں اپنی بھینٹ پیش کریں گی۔ وہ خواہ مہاشہ جی خود لے آئیں۔ یا بھینٹ سویکار کرنے کے بعد سبھا میں بھیجنے کے لئے ادھیکاریوں کے سپرد کر دیں۔ موخر الذکر صورت میں وہ روپیہ ۲۵- مئی تک سبھا کے دفتر میں ضرور پہنچ جانا چاہئے۔ جن سماجوں کے جتھے جانے ہیں۔ وہ ان جتھوں کا کرایہ جتھہ دار کو دیں۔ لاہور سے اوپر مغرب یعنی پشاور۔ راولپنڈی۔ ملتان وغیرہ کے جتھے جو اپنے ڈکٹیٹر کے ساتھ جانا چاہیں۔ وہ ۲۶- مئی کو لاہور پہنچ جائیں۔ ۲۷- مئی کو مہاشہ جی کو شاندار طریقے پر وداع کیا جاوے گا۔ لاہور سے نیچے کے جتھے سیدھے پہنچیں۔ یا ۲۸- ۲۹- مئی تک دہلی پہنچ جائیں۔ ۳۰- مئی کی صبح کو مہاشہ جی دہلی سے چلیں گے۔ جو جتھے لیڈ پہنچنا چاہیں۔ وہ اٹارسی اُتر کر سماج میں چلے جائیں۔ وہاں سے آگے کے لئے سب پربندھ ہو جائیگا +

دورہ کا پروگرام

بہت سی آریہ سماجوں نے اپنے پیارے ڈکٹیٹر کے درشنوں کی خواہش ظاہر کی ہے۔ مگر جو تھوڑا سا وقت ہمارے پاس ہے۔ اس کے انوسار مندرجہ ذیل پروگرام بنایا گیا ہے۔ دوسری سماجیں اکٹھا کریں۔ اور اپنے نزدیک کی جگہ میں پہنچ سکتی ہوں۔ تو پہنچ کر لابھ اُٹھاویں +

۱۰- مئی اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ ۱۱- مئی لدھیانہ۔ ۱۲- مئی پٹیالہ یا موگا (جس کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے) ۱۳- مئی بھٹنڈہ یا جہاں بڈھلاڈہ وغیرہ کے بھائیوں نے آ کر اپنی بھینٹ کرنی ہے) ۱۴- مئی لاہور۔ ۱۵- مئی اتوار کو روانہ ہو کر ۱۶- مئی صبح پشاور روانہ ہو جائیں گے۔ ۱۷- مئی راولپنڈی۔ ۱۸- مئی وزیرآباد۔ ۱۹- لاہور۔ ۲۱- سرگودھا۔ ۲۲ سے ۲۶ تک کا پروگرام پھر پرکاشت کیا جائیگا۔ کیونکہ بہت سی سماجیں لکھ رہی ہیں +

آمدنی کا دسواں حصہ دھرم یدھ میں

(دہلی ۳- مئی) آریہ سماج بازار سیتا رام دہلی کی انترنگ سبھا نے اپنے خاص اجلاس میں باتفاق رائے سے فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے اس سماج کا ہر ایک ممبر اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقاعدہ حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ میں اس وقت تک دیتا رہے گا۔ جب تک کہ یہ دھرم یدھ جاری ہے +

ایک لاکھ آنہ جمع کرنیکی پرتگیا

(لاہور ۴- مئی) حیدرآباد دکن میں جو آریہ ہندو دھارمک اندولن چل رہا ہے۔ اس کو مادی دھن روپ دینے کے لئے سماج کے پرانے سیوک شری دینا ناتھ جی نندہ (جو کہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر آکثر سماج کے لئے دھن اکٹھا کرتے ہیں) نے پرتگیا کی ہے۔ کہ لاہور نواسی یہ تپسک بھائی بہن سے ایک لاکھ آنہ اس دھارمک اندولن کے لئے جمع کیا جائے

علاقہ کیتھل میں والنٹیروں کی بھرتی

(کیتھل ۴- مئی) لالہ کاکا رام چند ستیاگرہی ویروں کے ساتھ کیتھل میں پرچار کر رہے ہیں۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ آپ یکمشت ستیہ آگرہی ویروں کا جتھا لے کر حیدرآباد جائیں

سوامی ستیانند ستیاگرہ کیلئے

(شولاپور بذریعہ ڈاک) سوامی ستیانند اُپدیشک آریہ پرادلشیک سبھا پنجاب لاہور ۵۴ ستیاگرہیوں کا جتھا لے کر گلبرگہ روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ راستہ میں پرچار کرتے جائیں گے +

دوسرے ستیاگرہیوں سے علیحدہ کر دیا گیا

(شولاپور ۳- مئی) نظام سٹیٹ کے چوتھے ڈکٹیٹر شری شنیو راؤ وکیل کو گلبرگہ جیل میں نوار بننے کا کام دیا گیا ہے۔ ان کے گھر یلو کپڑے اُتار لئے گئے ہیں۔ لیکن جیل کا پورا لباس ابھی تک نہیں دیا گیا ہے۔ شری شنیو راؤ اور ... لال جی کو دوسرے ستیاگرہی قیدیوں سے الگ کر دیا گیا۔ کچھ آریہ لڑکوں کو علیحدہ رہنے کے لئے کہا گیا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ افسران جیل ستیاگرہیوں کو کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر وہ معافی مانگ لیں۔ تو انہیں رہا کر دیا جائیگا۔ شری شنیو راؤ جی کو جوتا پہننے کے لئے نہیں دیا گیا + (نامہ نگار)

نظام شاہی اور آریہ سماج

(دہلی ۴- مئی) "نظام شاہی اور آریہ سماج" یعنی آریہ سماج کیا چاہتا ہے۔ اور حیدرآباد ستیاگرہ کی مفصل تاریخ چھپ کر پرکاشت ہو گئی ہے۔ جو اصحاب اس کا مطالعہ کرنا چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سے مفت طلب کر سکتے ہیں +

۵۶۱۲ آریہ ویر جیلوں میں

(شولاپور ۴- مئی) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۰- تک ۵۶۱۲ آریہ ستیاگرہی ریاست حیدرآباد کی مختلف جیلوں میں جا چکے ہیں۔ ہندو مہاسبھا ستیاگرہ کمیٹی کے دو ہزار والنٹیر گرفتار اور سزایاب ہو چکے ہیں +

حیدرآباد میں نیا قانون

(حیدرآباد ۴- مئی) حیدرآباد لیجسلیٹو کونسل نے پبلک سیفٹی ریگولیشن جو لارڈ ولنگڈن ×

بمبئی میں مہاشہ کرشن جی کے استقبال کی تیاریاں

پانچ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی جائے گی

(بمبئی ۶-مئی) مہاشہ کرشن جی کے سواگت کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تھیلی پیش کرنے کے لئے روپیہ جمع کیا جا رہا ہے۔ مہاشہ جی کے آنے پر ان کا پبلک طور پر سواگت کیا جائے گا۔ اور تھیلی پیش کی جائے گی۔ کوشش یہ ہے۔ کہ تھیلی کم از کم ۵ ہزار روپے کی ہو۔ بمبئی میں مقیم پنجابی آریہ بھائی خاص طور پر سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ مہاشہ جی کو آگرہ اور جھانسی سے بھی دعوت موصول ہوئی ہے ٭

کاشی کے وِدوان بھی

کاشی کے پرسدھ ودوان ڈمرائوں کے راج جیوتشی شری پنڈت پورن چند جیوتش آچاریہ نے اپنے شش پنڈت ستیہ دیو جی کو جن کے نیتر تو میں پرہانند آشرم کا ستیاگرہی جتھا حیدرآباد کے لئے گیا ہے۔ اس پرکار آشیرواد دیا ہے۔ کہ ــــ "ودوان کا کرتویہ دھرم رکھشا اور سنسار کا اُپکار کرنا ہی ہے۔ اس لئے ہاردک آشیرواد ہے۔ کہ آپ اس پُنیہ کامنا کو پورا کر کے یاترا کو سپھل بنا دیں۔ اور جلدی لَوٹ کر دیئے ہد کو پراپت کریں۔ کیونکہ سچائی کی ہمیشہ ہی فتح ہوتی ہے"٭

پروپیگنڈا کا طریقہ

(شولاپور ۶-مئی) اطلاع ملی ہے کہ شری آچاریہ رام دیو جی آچاریہ گورکل جہلم اور لاہور کے مسٹر چمن لال جی کو مقامی حکام نے سارے ناندیڑ شہر میں گھمایا۔ اور کہا۔ کہ دیکھ لو۔ یہاں پر آریہ ہندوؤں کو کوئی تکلیف نہیں۔ انہیں سرکاری دواخانہ میں بھی لے جایا گیا۔ جہاں دو تین ہندو لیڈر بیٹھے تھے۔ شری رام دیو جی ان سے ملے۔ اور ان سے حالات کے متعلق دریافت کیا۔ ان لیڈروں نے کہا۔ کہ یہاں پر آریہ ہندوؤں کو اتنی تکالیف ہیں۔ کہ ہم یہاں پر بیٹھے بیٹھے نہیں بتا سکتے۔ اگر آپ ہماری تکالیف سننا چاہتے ہیں۔ تو حکام سے اجازت لے لیں۔ ہم یہاں کے کارکنوں کو ایک جگہ پر بُلا لیتے ہیں۔ آپ ان سے یہاں کے حالات سُنیں۔ مختصر الفاظ میں ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ ہندوؤں کا ریاست میں تکالیف برداشت کرتے کرتے ناک میں دم آ گیا ہے۔ شری رام دیو جی نے ان سے پھر ملنے کے لئے داروغہ جیل سے اجازت مانگی۔ لیکن داروغہ جیل نے انکار کر دیا ٭

معافی مانگنے پر مجبور کیا گیا

ناندیڑ سے جو ذنلود پیرون کا جتھا ناندیڑ میں لایا گیا تھا۔ اس میں سے بہت سے ستیاگرہیوں کو کسی دوسری جگہ میں بھیج دیا گیا ہے ٭

ا۔ا۔ا۔ا کے گھنشیام جی کو معافی مانگنے پر مجبور کیا گیا۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ٭

تنہائی کی کوٹھڑی میں

نظام سٹیٹ کے پرمکھ سردار دہ پکاسی شری دودھی ریڈی جی وکیل کئی ہفتوں سے حیدرآباد جیل میں تنہائی کوٹھڑی میں بند ہیں۔ آپ چوبیس گھنٹے کوٹھڑی میں بند رہتے ہیں۔ انہیں کوٹھڑی کے اندر ہی ٹٹی اور پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ آپ گذشتہ پندرہ دن سے سو نہیں سکے۔ آپ کا وزن اٹھارہ۱۸ پونڈ کم ہو گیا ہے۔ اگر انہیں اسی طرح کال کوٹھڑی میں بند رکھا گیا۔ تو ان کی زندگی خطرے میں ہے ٭

نئی اصلاحات کا خاکہ

جن اصلاحات کا اعلان کیا جانے والا ہے۔ ان کی رُو سے موجودہ لیجسلیٹو کونسل کو زیادہ وسیع کیا جاوے گا۔ اور اس کے اختیارات میں اضافہ کیا جاوے گا۔ کونسل کے ممبروں کی تعداد ۸۹ ہے۔ جس میں اکثریت منتخب ممبروں کی ہو گی۔ قانون بنانے کے علاوہ اس ہاؤس کو سوالات دریافت کر کے ریزولیوشن پیش کرنے۔ بجٹ پر نکتہ چینی کرنے اور ووٹ کرنے کا اختیار ہو گا۔ البتہ بجٹ کی بعض مدات محفوظ رکھی جائیں گی۔ مجوزہ ریفارمز کے متعلق سب سے زیادہ قابلِ ذکر بات یہ ہے۔ کہ منتخب ممبر کسی مذہبی یا علاقہ جاتی بناء پر منتخب ہونے کی بجائے اقتصادی اور پیشہ وارانہ مفاد پر منتخب ہو کر آئیں گے۔ اس طرح فرقہ وارانہ انتخابات سے جو بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ نہ ہو سکیں گی۔ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت نشستوں کی تخصیص سے کی جائے گی۔ دیہاتی پنچایتوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ذریعے لوکل سیلف گورنمنٹ رائج کی جائے گی۔ ان میں منتخب ممبروں کی اکثریت ہو گی۔ وزراء کی تعمیری سرگرمیوں میں مشورہ دینے کے لئے مشاورتی کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی۔ سرکاری ملازمتوں کے لئے ایک پبلک سروس کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ اور گورنمنٹ کی زرعی پالیسی پر نظرِ ثانی کی جائیگی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اہم پولیٹیکل اصلاحات کا اعلان کیا جائے گا ٭

کرشن ویر سبھا کا پہلا جتھا

(انبالہ چھاؤنی ۵-مئی) "کرشن ویر سبھا" کے پہلے شہیدی جتھے کا جلوس جو کہ زیر سرکردگی لالہ رنبیر چند جی بی۔ اے میونسپل کمشنر حیدرآباد کو جا رہا ہے۔ آریہ سماج کباڑی بازار سے بڑی شان کے ساتھ نکلا۔ ایک ہزار کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ اور جلوس کا ہر بازار میں الائچی۔ مصری۔ شربت اور سوڈا وغیرہ سے ستکار کیا گیا۔ پھولوں کے ہاروں سے لالہ امیر چند جی اور ان کی سبھا کو لاد دیا گیا۔ راستہ میں کئی جگہ بوجھ کی وجہ سے ہار اُتارنے پڑے۔ ہجوم بے پناہ تھا۔ بازاروں میں تل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی۔ پھولوں کا ہار دو آنے تک بکا۔ اور بازار میں پھول نہیں ملے۔ اتنا شاندار جلوس آج تک کبھی نہیں نکلا۔ رات کو ساڑھے آٹھ بجے اناج منڈی میں زیر سرکردگی لالہ ہرنارائن جی میونسپل کمشنر بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ سارا منڈی کا چوک بھرا ہوا تھا لوگ سڑکوں تک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لاؤڈ سپیکروں کا انتظام تھا۔ دس سے زیادہ مختلف سوسائیٹیوں کی طرف سے ایڈریس اور تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔ ایک ایک ایڈریس اور میڈل کمار سبھا کی طرف سے اپنے کمار دیشپال رتنی و بیکنٹھ ناتھ کو دیا گیا۔ ایک کمار سبھا کے بالک مہاشہ اوم پرکاش نے کپڑے کا بڑا خوبصورت ہار بھینٹ کیا۔ اور کمار دیشپال کو کہا۔ کہ اس ہار کو اپنے گلے سے مت اُتارنا۔ اس طرح عزیز نے اپنے بھائی دیشپال کو بھگتی درپن بھینٹ کی۔ اور یہی پرتگیا لی ٭

بیڑ جیل میں ہم ستیاگرہی بھوک ہڑتال پر

(کرنال ۵-مئی) کرنال کے ایک آریہ ستیاگرہی مہاشہ ہری چند کی بیڑ جیل سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ عثمان آباد میں ۲۵ ستیاگرہی

۱۳-اپریل ...

قیدی ہیں۔ جب ہم پر ... نو چالیس ستیاگرہیوں نے بھوک ہڑ... دی۔ تین نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ ... جب ہماری بھوک ہڑتال کو ... گذرے۔ تب جیل والوں کو بڑی فکر ہو... نے پہلے معافی مانگی۔ لیکن اس پر ... لیڈر مطمئن نہ ہوئے۔ اور بہت ... ستیاگرہیوں نے مجھے کہا۔ کہ اچھا ... ہو۔ مگر میں نے ان بزرگوں کا کہنا نہ ... اس پر۔ آج مجھے اور میرے چالیس ... کو تیرہ۱۳ روز بغیر کسی چیز کے کھائے ... ہیں۔ میری حالت نازک ہو گئی ہے ٭

سر اکبر حیدری سے مسٹر جناح کی ...

(حیدرآباد (دکن) ۴-مئی) ... کہ مسٹر جناح ریاست حیدرآباد کے ... اعظم سر اکبر حیدری سے بمبئی میں ... ملاقات کریں گے۔ موضوع گفتگو کی بابت قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ غالب ... یہ ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں ... اصلاحات اور ان کے ماتحت مسلمانوں ... پوزیشن کو زیر بحث لایا جاوے گا ٭

پابندیاں اُٹھا لی جائیں ...

(حیدرآباد (دکن) ۵-مئی) یہاں ... گرم ہے۔ کہ نظام سرکار عنقریب ... مانزم"۔ ہوم "نینڈ اصطلام کے حبد... سے پابندیاں اُٹھانے والی ہے۔ یہ بھی ... کیا جا رہا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں عنقریب ... کوئی اعلان ہو گا ٭

ڈاکٹر مونجے بھوپٹکر سے ...

(شولاپور ۵-مئی) ڈاکٹر مونجے ... بیرسٹر شری بھوپٹکر سے ملاقات ... کرنے کے لئے اورنگ آباد جیل میں ... لیکن حکام جیل نے انہیں ملاقات کی ... نہ دی ٭

اوم کے جھنڈے کی توہین

(شولاپور ۵-مئی) گذشتہ ۲۵ اپریل ... کو جب جتھے ڈکٹیٹر ... شاستری اور دیگر والنٹیروں کا مقدمہ ... ہوا۔ تو دو سپاہیوں نے اوم کے جھنڈے ... کے کپڑے سے آریہ ویروں کے سامنے ... منہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ ستیاگرہیوں ... نے پرو ٹسٹ کیا۔ اور کہا۔ کہ ان سپاہیوں کو ... سزا دی جائے۔ ورنہ ہم بھوک ہڑتال ... کر دیں گے۔ مجسٹریٹ نے یقین دلایا ... سزا دی جائے گی ٭

پانچویں ڈکٹیٹر کا الوداعی پیغام

شولاپور (بذریعہ ڈاک) آریہ ستیاگرہ کے ۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت ویدبرت جی بان پرستھی نے گذشتہ ... کو ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے سے پیشتر اہل وطن کے نام ذیل کا پیغام دیا:-

... ہمیں یہ پرن کرنا چاہیئے کہ جب تک ہم ریاست حیدرآباد میں مذہبی آزادی حاصل نہ کرلیں گے ہیں ہمیں اس امر کا ثبوت دینا چاہیئے کہ ہم اس جنگ کو آخری دم تک جاری رکھیں گے۔ اور اس میں فتح حاصل کریں گے۔ آج میرے علاوہ ایک ہزار آریہ ستیہ آگرہ کریں گے۔ ان ایک ہزار بہادر اور آتم تیاگی ویروں کا ستیاگرہ اس امر کا مظہر ہے۔ کہ ہندو دھارمک آزادی اور مساوات حاصل کرنے کا اٹل عزم کر چکے ہیں *

میں ایک بار پھر یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جنگ خالص دھارمک ہے۔ لیکن بعض فرقہ پرست پارٹیاں ریاست کے اندر اور باہر غلط پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔ تاکہ ہماری اس عظیم اور روحانی تحریک کو بدنام کیا جائے۔ ہم نے اپنے لئے جو راستہ منتخب کیا ہے۔ اس سے ہم ایک انچ بھی ادھر اُدھر نہیں ہٹیں گے۔ ہمارا کریڈ ہوگا عدم تشدد۔ تکلیفیں اٹھانا اور قربانی ہمارے ہتھیار۔ میں اپنے ہم وطنوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس دھارمک ستیاگرہ کو کامیاب بنانے میں امداد دیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہمیں کسی شخص کی ذات سے عداوت یا نفرت نہیں۔ نظام صاحب کی ذات کی بے ادبی کرنا بھی ہمارا مقصد نہیں *

طرز حکومت کے خلاف جنگ

ہماری جنگ تو ریاست حیدرآباد کی طرز حکومت کے خلاف ہے۔ اس کا مقصد ریاست کے ہندوؤں کو ابتدائی حقوق دلانا ہے۔ ہماری کوششوں کا مقصد یہ ہے کہ ریاست میں دھارمک آزادی اور مساوات قائم ہو جائے۔ دھارمک فرائض کی ادائیگی پر حکومت کی طرف سے کسی قسم کی روک ٹوک نہ کی جائے۔ میں ہندوؤں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ستیاگرہ جاری رکھیں۔ تاوقتیکہ کامیابی نہ ہو"

نظام سرکار آریہ سماج کو دھارمک آزادی دیدے

سر سکندر حیات مشورہ دیں" منتری سارودیشک سبھا کا بیان

سر سکندر حیات خان نے اپنے ایڈریس میں حیدرآباد ستیاگرہ کا ذکر ہوئے کہا کہ "میں شروع ہی سے یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم اس بات کے حامی ہیں۔ کہ ہر فرقہ کو مذہبی امور میں پوری آزادی دی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی دوسروں کے جائز جذبات کا احترام کیا جائے۔ اور اگر حیدرآباد کے غیر مسلم اپنی جائز شکایات کو، اگر کوئی ہوں دور کرانے کے آئینی طریقے سے اپنی گورنمنٹ سے درخواست کریں۔ تو انہیں ہماری دلی ہمدردی حاصل ہوگی "

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سر سکندر حیات اس طویل آئینی ایجی ٹیشن سے بالکل ناگاہ نہیں۔ جو آریہ سماجیوں نے سارودیشک سبھا کی رہنمائی میں چھ سال تک جاری رکھی۔ ہم نے صرف اسی صورت میں ستیاگرہ کا طریقہ اختیار کیا۔ جب تمام آئینی ذرائع مثلاً ڈیپوٹیشن۔ میموریل اور درخواستیں بھیجنے کے طریقے ناکام رہے *۔۔۔۔ شولاپور آریہ کانگریس نے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے تھے:۔۔۔

(۱) ویدک دھرم اور سبھیتا کے پرچار کے لئے کامل آزادی دی جائے۔ گو دوسرے مذاہب کے پیروؤں کا مناسب احترام کیا جائے * (۲) نئے آریہ سماج قائم کرنے اور نئے آریہ سماج مندر اور یگیہ شالائیں تعمیر کرنے اور پرانے مندر اور یگیہ شالاؤں کے مرمت کرنے کی پوری آزادی دی جائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ دینیات سے اجازت لینے کی ضرورت نہ رہے *

کیا میں سر سکندر سے دریافت کر سکتا ہوں۔ کہ یہ مطالبات کسی صورت میں ان کے نظریہ کے خلاف ہیں۔ کہ دوسروں کے دھارمک جذبات کا احترام کرتے ہوئے مذہبی امور میں پوری آزادی دی جائے۔ اگر جواب نفی میں ہے۔ تو کیا وزیر اعظم پنجاب نظام سرکار کو مشورہ دیں گے کہ آریہ سماج کے ان بنیادی دھارمک مطالبات کو تسلیم کریں۔ جن سے کوئی بھی مہذب گورنمنٹ رعایا کو محروم نہیں رکھتی *

آریہ ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

پنڈت لوکناتھ جی کراچی سے لکھتے ہیں۔ کہ وہ ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر مقرر نہیں کئے گئے۔ جیسا کہ اخباروں میں چھپا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سندھ کی طرف سے انہیں مسٹر ڈی۔ ڈی چودھری کے بعد دوسرا ڈکٹیٹر چنا گیا ہے *

بہرام پور آریہ سماج نے ۲۲-۴-۳۹ کو حیدرآباد ڈے سماروہ پوروک منایا۔ راگھو رو پنڈت ویدبرت اور مہاشہ کرشن جی کو مبارکباد دی گئی۔ گت ماس ۴۲ روپے سماج کی طرف سے اور ۵۰ روپے استری سماج کی طرف سے شولاپور بھیجے گئے۔ ایک آنہ فنڈ جاری کر دیا گیا ہے۔ لالہ مولراج منڈا سنے اپنے پتر ادم پرکاش کو ستیاگرہ کرنے کے لئے بمعہ فلیبر گیان چند کے جتھے کے ساتھ بھیج دیا ہے * (رام داس)

راولپنڈی صدر بازار ۲۲-اپریل کو حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ چندہ ۲۴۵ روپے جمع ہوا۔ اس وقت تک ایک ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور دو سو روپیہ ماہوار بھیجا جا رہا ہے۔ جلسہ میں تقریریں و نظمیں ہوئیں۔ جیل میں سورگباش ہوئے آریہ ستیاگرہیوں کی آتماؤں کی شانتی کے لئے پراتھنا کی گئی۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا نظام سرکار سے مطالبہ کیا گیا * (منتری ستیاگرہ سمتی)

بیٹ سوہنی سے سوامی رُدرانند آچاریہ گوروکل لکھتے ہیں۔ کہ سوامی سوتنترانند جی نے انہیں ایک سو آریہ ویروں کا جتھا لے جانے کیلئے لکھا ہے۔ بالا کے آریہ ویروں کو سوامی جی کی اس اچھا کو پورا کرنے کی طرف دھیان دینا چاہیئے *

کراچی تمام آریہ سماجوں کی مشترکہ ستیاگرہ سمتی بن گئی ہے۔ ۸-۵-۳۹ کو دو ہزار روپے کا چیک شولاپور بھیج دیا گیا۔ سمتی کے پردھان سیٹھ روپ لال نہایت سرگرمی سے دھن جمع کر رہے ہیں۔ استری سماج نے پہلے ۱۵ ستیاگرہیوں کا خرچ ۳۵۰ روپے دیا ہوا تھا۔ اب ۱۵۰ روپے اور دیا ہے۔ آریہ سماج نے ایک ہزار جو پہلے بھیجا تھا۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ ۵ جتھے بھیجے جا چکے ہیں۔ اب چھٹا جتھا تیار ہو رہا ہے۔ پنڈت ویدبرت کو گرفتاری پر ودھائی دی گئی۔ اور مہاشہ کرشن جی کو خراج تحسین ادا کیا گیا * (مول چند)

بلاس پور سی۔ پی آریہ سماج کی طرف سے ۵ ویروں کا پہلا جتھا روانہ ہو گیا ہے۔ دوسرا جتھا عنقریب روانہ ہوگا۔ اس وقت تک دو صد روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔ ۲۵ روپیہ ماسک بھیجا جاتا ہے۔ مہاشہ نارائن راؤ منتری بابو نرنجن داس اوورسیر اور پنڈت اننت رام جی شرما دھن نہایت سرگرمی سے اکٹھا کر رہے ہیں * (پردھان سماج)

بلب گڑھ ضلع گوڑگانوہ کا چھٹا جتھا ۱-۵-۳۹ کو پنڈت آتما رام کی سرکردگی میں روانہ ہو گیا ہے۔ مہاشہ کرشن جی کے ساتھ بھی ایک جلدی جتھا جائیگا۔ آریہ سماج پونہ ہانہ ۲۵ روپے ہوڈل ۱۳ روپے۔ بلب گڑھ ۱۵ روپے۔ ویدک پریم منڈل ۳۸ روپے ۱۲ ار۔ کرشن بال کیرتن سبھا گوڑگانوہ ۴ روپے۔ آریہ سماج گوڑگانوہ ۸ روپے۔ کل ۹۹ روپے ۱۲ ار بھینٹ کئے گئے * (چندن لال منتری)

نئی دہلی پنڈت دیو ماج آریہ منتری کے جتھے کا سواگت کرنے کو ۴-۵-۳۹ کو جلسہ ہوا۔ جس میں لالہ نارائن دت۔ لالہ ہریشچندر ایم۔ اے اور پنڈت دھرم بھکاش شاستری کے لیکچر ہوئے۔ اور ۵۱ روپے کی تھیلی بھینٹ کی * (اندرپال منتری)

علاولپور آریہ سماج کی طرف سے جالندھر میں ڈسٹرکٹ کانفرنس پر مہاشہ کرشن جی کو ۵۰ روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ اس رقم میں لالہ بنسی لال جی کی ماتا کے اُنیس روپے بھی ہیں لالہ امرناتھ کے پتر مدن لال نے جو دوسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ اپنے خرچ سے بچا کر ایک آنہ دیا * (گوردا اس رام منتری)

میرپور آریہ سماج نے مہاشہ کرشن کی سیوا میں ۱۰۱ روپے کی تھیلی بھینٹ کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ لالہ جگت رام و لالہ رام بھجاجی دھن اکٹھا کر رہے ہیں * (منتری)

"پرکاش" آریہ سماج کا ۳۵ سالہ پرانا تجربہ کار اور خاموش پرچارک ہے۔ اور یہ ہی ایک ہردلعزیز اخبار۔ اس لئے پرچار اسکی اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت بڑھانے کی طرف ہر آریہ بھائی کو اپنی خاص توجہ دینی چاہیئے * (مینیجر)

by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج جیند شہر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جیند شہر کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳-اپریل کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ جس میں پنڈت دیاس دیو جی شاستری۔ پروفیسر رام سنگھ جی ایم۔اے۔ پنڈت شانتی پرکاش جی اور پنڈت رام چندر جی آدی سمِلت ہوئے۔ اس اوسر پر شریمان لالہ رام پرکاش جی کی صدارت میں حیدرآباد دِسمیلن ۲۲-اپریل کو دن کے تین بجے ہوا۔ جس میں ایک پرستاؤ کے ذریعہ آریہ ستیاگرہیوں کو ان کے ستیاگرہ کے لئے ودھائی دی گئی۔ اور نظام سرکار کی سختیوں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ٭

(منتری)

شوک سماچار

آج مورخہ ۲۱-۴-۳۹ کے دن صبح کے دس بجے سے لالہ خوشحال چند جی ہیڈماسٹر آریہ مڈل سکول جنوئی کے سپتر عزیز رام چندر کی بے وقت موت کی المناک اور رنجدہ خبر ملی۔ اس شوک میں فوراً ہی سکول بند کر دیا گیا۔ اور ماتمی جلسہ منایا گیا ٭ (نامہ نگار)

گورو کل اندر پرستھ کے سماچار

سیٹھ جگل کشور برلا کی آمد

(۱) سیٹھ جگل کشور برلا اچانک موٹر کار پر یہاں پدھارے۔ گورو کل کے ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کا بغور معائنہ کیا۔ اور پرتیک وستو کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے وعدہ فرمایا۔ کہ وہ ۱۵ مئی سے پہلے ایک دفعہ پھر گورو کل تشریف لائیں گے ٭

(۲) ڈاکٹر منوہر لال صاحب افریقہ سے یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے ہسپتال وغیرہ کا بغور معائنہ کیا۔ اور بہت پربھاوت ہوئے ٭

(۳) نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ چھٹی ساتویں کا پرینام نکل چکا ہے۔ جو تھوڑے دنوں میں سرٹیفکیٹ صاحبان کو بھیج دیا جاوے گا۔ پڑھائی بدستور جاری ہے۔ ہسپتال میں صرف دو تین معمولی روگی ہیں ٭

(۴) گرمی کی تعطیلات ۲۲ مئی سے شروع ہوں گی۔ چھوٹے برہمچاریوں کو المورہ بھیجے کا وچار ہے ٭

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ٭

آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ لکھپت رائے ڈی۔اے۔وی ہائی سکول کے احاطہ میں ۵-اپریل سے ۱۰-اپریل تک منایا گیا۔ جس میں ... سوامی سردا نند جی مہاراج ... جہنہ رام چندر جی شاستری ... کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ پنڈت امرناتھ جی۔ پروفیسر ایل۔ایچ اجوانی ایم۔اے۔ چمپا بھجن منڈلی نمبرا۔ پنڈت برہم دت جی وغیرہ برگزیدہ اصحاب نے شامل ہو کر جلسہ کی شوبھا کو بڑھایا۔ جلسہ کے دوران میں رشی لنگر جاری تھا۔ مہاتما ہنسراج جی ہال بنانے کے لئے چار ہزار روپیہ جمع ہوا ٭ (منتری)

ہیں۔ انہی کو دھن دیا جاوے۔ ان کی رسید پر نئی آبادی قلعہ گوجر سنگھ لکھا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ قلعہ گوجر سنگھ میں آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ کے نام پر فرضی رسید بکیں چھپوائی گئی ہیں۔ قلعہ گوجر سنگھ کی پبلک کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فرضی رسیدوں پر کوئی دھن نہ دیویں۔ قلعہ گوجر سنگھ میں صرف ایک ہی آریہ سماج ہے۔ اگر کوئی شخص حیدرآباد کے لئے دھن اکٹھا کرنا چاہے۔ تو وہ مندرجہ ذیل رسید بک پر یا سبھا کی رسید بک سے کو حیدرآباد کے لئے دھن سنگرہ کر سکتا ہے ٭

(۴) ۱۱ مئی بروز بدھوار ۸½ بجے رات انارکلی سماج مندر میں ایک ضروری میٹنگ حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں نسبت ہوئی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس

امسال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس ۲۷-۲۸-مئی ۱۹۳۹ء کو ہوگا۔ جو آریہ سماجیں اپنے پرتی ندھی فارم بھیجنا چاہیں۔ وہ ۱۵-مئی ۱۹۳۹ء سے پہلے پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر گورودت بھون میں پہنچا دیویں۔ ورنہ کارروائی نہ ہو سکے گی ٭

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ضروری سوچنائیں

(۱) جب سے حیدرآباد ستیاگرہ شروع ہوا ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک پنجاب سے ایک خاص تعداد آریہ ویروں کی اس دھرم یدھ میں شامل ہونے کے لئے جا چکی ہے۔ لیکن ان کی صحیح تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ اس لئے سب آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے سماج یا علاقہ کے ان آریہ ویروں کی پوری تعداد ان کے نام اور پورے پتے لکھنے کی کرپا کریں۔ اور آئندہ کے لئے بھی جب کبھی ان کے یہاں سے کوئی جتھا جاوے۔ یا کوئی آریہ ویر ستیاگرہ کرنے کے لئے جاوے۔ اس کی سوچنا پنجاب حیدرآباد ستیاگرہ سمتی لاہور کو اوشیہ دیویں۔ اور آریہ سماجیں اس طرف دھیان دیں ٭

(۲) قلعہ گوجر سنگھ میں جن کے ادھیکاری لالہ ڈھونڈ راج جی۔ لالہ بیج ناتھ جی۔ پنڈت لبھن داس جی۔ اور لالہ بدری پرشاد جی ٹھکر

پرارتھنا ہے۔ کہ اس میٹنگ میں منتری۔ پردھان تتھا ادھیکاریوں کے ساتھ مقررہ وقت پر پدھار کر کرتارتھ کریں ٭

(منتری حیدرآباد ستیاگرہ سمتی گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) ۲۸-۳-۳۹ کو پنڈت دھرم دیو جی اپدیشک گوروکل بیٹ سوہنی یہاں پدھارے چنانچہ رات کے ۸½ بجے آریہ سماج مندر میں پنڈت جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور پھر آپ نے آریہ سماج کے اپکار سمبندھی کاریوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے گوروکل کے لئے چندہ اکٹھا کیا۔ آریہ سماج نے اپنی طرف سے بھی مبلغ ۵ روپے سے امداد کی ٭

(۲) ۲۹-۳۰-مارچ کو ماسٹر امرناتھ جی اپدیشک لاہور سے پدھارے۔ اور دو دن پرچار کیا۔ حاضری کافی تھی ٭

(۳) ۳۱-۳-۳۹ کو بھی ایک جلسہ آریہ

سر سکندر کی تقریر

بقیہ صفحہ ۸

اور نیک جہتی سے عمل پیرا ہونے کے لئے تلاش کرنے کے لئے باہمی مشورہ کریں۔ برطانوی صوبجات کی بعض فرقہ دارانہ جماعتیں اور افراد کے اس بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام کی جا سکے۔ جس کے ماتحت وہ انقلابی اور خلاف آئین تحریک جاری یا شروع کر کے اپنے ہمسایہ دیسی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت بے جا کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اگر اس نام پر بلکہ محب وطنی پرستان رجحان کو بڑھا دیا گیا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ باہمی کشیدگی اور منافرت ہوگا۔ جو کہ دونو جانب سے منتقمانہ کارروائیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگی ٭

سماج مندر میں منعقد کیا گیا۔ پہلے بھگت دیوی دیال جی کے بھجن ہوئے۔ پھر مہاشہ خوشی رام جی۔ مہاشہ گوکل چند اور مہاشہ مہنس راج عرائض نویس نے حیدرآباد کے بارہ میں اپنے خیالات درشائے۔ پھر مہاشہ کندن لال نے ریاست کی ان پابندیوں پر روشنی ڈالی۔ جن کو دور کرنے کے لئے ہمارے بھائی سزا بھگت رہے ہیں ٭ (منتری)

گوروکل کانگڑی کے سماچار

دن میں کسی قدر گرمی پڑنے لگی ہے۔ مگر رات کو ٹھنڈ ہوتی ہے۔ برہمچاریوں کے پریکھشا کے پرینام نکل چکے ہیں۔ نئے سال کی پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ ہسپتال میں دو تین معمولی بخار کے روگی ہیں ٭

گذشتہ سال گرمیوں کی چھٹیاں ماہ جون میں کر دی گئی تھیں۔ لیکن اس سال پچھلے سالوں کی طرح ماہ اگست میں ہی چھٹیاں ہوں گی۔ گورو کل ودیالیہ اور مہاودیالیہ غالباً ۲۲ مئی سے ڈیڑھ ماہ کے لئے بند رہے گا۔ گورو کل اندر پرستھ کے ڈاکٹر مہاشہ کو گوروکل کانگڑی بلا لیا گیا ہے۔ ان کی جگہ پر ہمیں ایک سیوا پرائڈ ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ جو آریہ بھائی سیوا بھاؤ سے وہاں کام کرنا چاہیں۔ وہ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی سے خط و کتابت کریں ٭

(شتیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

...ہمارا انتی کی اور

...شینوں سے ٹکٹ کاٹنے کی بات پُرانی ہو گئی ہے۔ پرنتو اس کی رفتار میں تیزی لانے ...نگیہ سر توڑ کوشش کرتے ... ہیں۔ حال ہی میں ایک نئے پرکار کی مشین ... تیار ہوئی ہے۔ اس کے دوارا پہلے ... ایک کلرک ایک منٹ میں چار ... آٹھ کی جگہ بارہ ٹکٹ کاٹ ...

— دشنگٹن (امریکہ) میں پراچین لیکھکوں ... سُرکھشت رکھنے کے لئے ایک ... مرمر کا بھون بنایا گیا ہے۔ اس کے ... میں ۱۴۷۵ء سے ۱۶۴۰ء تک ... میں پرکاشت انگلینڈ کی سمست ... رکھی جائیں گی۔ جن ووان سنگرہ ... نے ان پراچین کرتیوں کو اکٹر کیا ہے۔ ... اس کاریہ کو پورا کرنے میں ۸۵ لاکھ سے ... سدھیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔

— جاپان کے پردواہ میں وکتا اکثر سمیہ کا ... کو دیتے ہیں۔ روڈیشیا (افریقہ) کی ... نے ایک موٹک طریقہ کا اونشکار ... ہے۔ جب کوئی سدسیہ بھاشن دینے ... ہوتے ہیں۔ تب ہری روشنی مانو انہیں ... کرتی ہے۔ کہ لائن کلیر ہے۔ بڑھیئے۔ ... سمیہ میں جب ۵ منٹ شیش رہ ... تب روشنی پیلی کر دی جاتی ہے۔ ... کے ساتھ ہی اکثر وکتاؤں کے بولنے ... بھی تیز ہو جاتی ہے۔ ۵ منٹ بیتنے ... لال روشنی خطرے کی "جھنڈی" جیسے سامنے ... ہے۔ اور وکتا مہودیہ کو اپنی کرسی سنبھالنی ... ہے۔

— کھوج کرنے والے بتاتے ہیں۔ کہ روس ... سب سے پہلا سماچار پتر ۲- جنوری ۱۷۰۳ء ... نکلا تھا۔ اس کا نام بھی کچھ چھوٹا موٹا نہیں تھا۔ ... اٹھارہ شبدوں کا تھا۔ "نیوز آف ... اینڈ ادر میٹرس ورذی آف نوٹ ... ان ماسکو سٹیٹ اینڈ ان ادر کنٹریز" ... اب تو اس نام کا بیسویں صدی ... سنکرن کر دیا گیا ہے۔ "ملٹری ... پرتھم پرکاشن کے دن اُکت سماچار ... ہزار پرتیاں نکلی تھیں۔

...کاش — ایکسپریس دل عزیز اخبار ہے۔ اس میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھا دیں۔

اپنے دیش کی بات

ہندوستان کی معدنی پیداوار

ہندوستان کا رقبہ تقریباً دو ہزار میل اُتر دکھن اور اسی طرح پُورب اور پچھم میں پھیلا ہوا ہے۔ اب تک یہ زرعی ملک ہی کہلاتا رہا ہے۔ گیہوں۔ ایکھ۔ چاول۔ روئی۔ چائے۔ تلہن۔ اون۔ ربڑ ملک کے خاص خاص حصوں میں کافی مقدار کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ پچاس سال کے قلیل عرصہ میں معدنیات کے سائنس کی جانب توجہ کی گئی ہے۔ ۱۸۹۹ء میں گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کیا۔ کہ کوئی شخص ذاتی حیثیت سے یا کمیٹی کی صورت میں "پراسپکٹنگ" اور مائننگ کا لائسنس اور لیز حاصل کر سکتا ہے۔ پہلے ہی سال کے اندر اُنیسویں صدی میں ۳۷۰ لائسنس اور بیسویں صدی کے دس سال کے اندر ۷۰۶ تک یہ تعداد پہنچ گئی ہے۔ اور ۱۹۳۰ء تک یہی تعداد رہی۔ یہ تمام پارٹیاں ودیشی تھیں۔ حکومت ۱۸۹۴ء سے ۱۸۹۷ء تک ہر سال معدنی پیداوار کا ریویو کرتی رہی۔ اور بعد ازاں یہ ارادہ کیا گیا۔ کہ ریپورٹ زیادہ عرصہ کے بعد یہ کاشت ہونی چاہئے۔ چنانچہ پہلا ریویو ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۳ء تک کا ریکارڈ آف جیولوجیکل سروے آف انڈیا میں ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا۔ اور اس کے بعد ہر ۵ ویں سال وہ رپورٹ شائع ہوتی رہی ہے۔ سر ٹامس ہالینڈ کی پہلی کتاب جس کا نام "سکیچ آف دی منرل ریسورسز آف انڈیا" ہے ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ اور کتابی شکل میں سب سے پہلی جلد ۱۹۲۳ء میں چھپی۔ اس کتاب میں پہلے سے زیادہ ترقی دکھائی گئی ہے۔ سر ٹامس ہالینڈ نے ۵۴ معدنیات کی جانچ کی ہے۔ اور اب اس کی تعداد ۱۱۰ تک پہنچ گئی ہے۔ ۱۹۰۸ء میں ہندوستان میں جو معدنیات نکالی گئیں ان کی قیمت کا اندازہ سات کروڑ پونڈ کے قریب کیا گیا ہے۔ اور ۱۹۲۸ء کے قریب چوبیس کروڑ پونڈ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ — ہم ذیل میں ہندوستان کی خاص خاص

حیدرآباد ستیاگرہ کے سب سے پہلے ڈکٹیٹر

مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج

کرت

گرنتھوں پر ستیاگرہ کے اُپلکش میں بھاری رعایت صرف ایک ماہ کیلئے ۳/۴ قیمت پر

مرتیو اور پرلوک (بزبان اُردو ہندی) ہر ایک شخص کے دل میں یہ قدرتی طور پر خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مرتیو کیا ہے؟ اور ہم مر کر کہاں جاتے ہیں؟ مرتیو رگ ... تو کتاب ... کیا چیز ہے؟ روحیں ہیں یا نہیں۔ اگر آپ ان کا جواب لینا چاہتے ہیں ... قیمت بزبان اُردو ۱۴؍ ہندی ۸؍ بغیر جلد۔ سنہری جلد ۱۲؍

آریہ سماج کیا ہے؟ اس کے نیم اور سدھانت کیا ہیں؟ ہر ایک کی اچھی طرح دیا گیا ہے ... صرف ہندی میں۔ اس میں کھول کر بتایا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کیا ہے ... قیمت ...

آتم درشن (بزبان ہندی) آتما تتھا پرماتما کیا چیز ہے؟ آتما تتھا پرماتما کے متعلق ... وچار۔ یہ پستک سوامی جی نے بارہ ورش کے سوادھیایہ کے بعد لکھی ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ؍)۔ بغیر جلد ایک روپیہ چار آنے (عہ؍)

گرہستھ جیون رہسیہ ہماری آیو کو چار آشرموں میں بانٹا گیا ہے۔ ان چاروں میں گرہستھ آشرم سب سے شریشٹھ اور کٹھن ہے اس میں استری تتھا پرش دھرم کی دیا کھیا کی گئی ہے ... قیمت ...

پرانایام ودھی (بزبان ہندی) پرانایام کے اصول کیا ہیں؟ پرانایام کیسے کرنا چاہئے۔ پرانایام کے فوائد ... سوامی جی نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ قیمت صرف دو آنے (۲؍)

اُپنشدوں کے رتن ... رشی اُپنشدوں کا اُردو ترجمہ۔ قیمت چار آنے (۴؍)

المشتہر:۔ مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز ہسپتال روڈ انارکلی لاہور

کیا آپ جانتے ہیں؟

— ہندوستان لیگ آف نیشنز کا ممبر ہے۔ جس کے لئے ہندوستان کے خزانہ سے ہر سال آٹھ لاکھ روپیہ فیس ممبری ادا کی جاتی ہے۔

— چین میں سب سے لمبا آدمی چینگو ہے وہ اپنا نام گیارہ فٹ کی اونچائی پر بخوبی لکھ سکتا ہے۔

— ایک انچ بارش ہونے کا مطلب ہے۔ کہ ایک سو ٹن پانی کو ایک ایکڑ زمین پر پھیلا دیا جائے۔

— پیرس برگ (افریقہ) میں ایک شخص ہے۔ جس کا قد تین فٹ ... اس کے ہاں دس بیویاں اور ۳۷ بچے ہیں۔

— نیویارک کا سٹیشن بنانے میں ۲۵ کروڑ روپیہ صرف ہوا۔ اور لاتعداد مزدوروں نے دس سال میں تیار کیا۔

— ایک پونڈ سونے سے نو سو میل لمبا تار کھینچا جا سکتا ہے۔

— اگر ناخن نہ کاٹے جائیں۔ تو ایک سال میں ڈیڑھ انچ بڑھ جائیں۔

— ہاتھی گانا سننے کے بہت شائق ہوتے ہیں۔

— ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف جنرل لارڈ ریڈنگ وائسرائے بننے سے ۵۱ سال قبل "بابر خسرو" نامی جہاز پر ملاحی کا کام کرتے تھے۔

— ہندوستان میں چھوٹی بڑی ۶۰۰ ریاستیں ہیں۔

... معدنیات کی پیداوار اور اس کی قیمت کا اندازہ جو سالانہ ... اور دھات کی شکل میں نکالی جاتی ہیں پیش کرتے ہیں۔ جس سے ناظرین اپنی اس چھپی ہوئی دولت کا اندازہ لگا سکتے ہیں اس طرف سے ہمارے ملک کے سرمایہ دار قطعی آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اور کان کنی کے کام کو بہت خطرناک اور روپیہ کی مٹی میں ملانا کہتے ہیں۔ اُن کے نزدیک مثال کے طور پر بمبئی ایکسچینج بازار کے دلالوں کو سالانہ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ دلالی کا ملتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ سالانہ ہندوستان کا کس قدر روپیہ دلالی پر دیا جاتا ہے۔ اور ہندوستان کی ایک بڑی رقم صنعت اور دستکاری کے کام میں خرچ نہ ہو کر اس بیہودہ طریقہ سے ضائع کی جا رہی ہے۔ اگر محض یہی رقم جو م...

سوا ستھیہ رکھشا

ہلدی کے گن

(از پیارے لال جی وئیش کیرانہ)

ہلدی ہندو دھرم میں نہایت متبرک چیز سمجھی جاتی ہے۔ دواہ شادی کیا کوئی بھی تقریب ہو ہلدی کی اس میں ضرورت پڑتی ہے۔ شادی میں ہلدی سے اُبٹن تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ دولہا دُلہن کے جسم پر ملا جاتا ہے۔ اس سے جسم میں چمک اور خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خشکی دُور ہوتی ہے۔ اسی لئے پراچین آریوں نے ہلدی کا نام "ورنیہ" رکھا ہے۔ اس کے اُبٹن سے جسم کی بیرونی جلد کے بہت سے مرض بھی دُور ہوتے ہیں۔ میل صاف ہو جاتی ہے۔ اور جلد کے مسام کھل جاتے ہیں۔

داک بھٹ میں آیا ہے کہ اُبٹن سے بڑھی ہوئی چربی اور کف دُور ہوتے ہیں۔ اور اعضا میں طاقت آتی ہے۔ اور جسم کی کھال صاف ہو جاتی ہے۔ ہلدی سے بہت سے امراض دُور ہوتے ہیں۔ جن سے عام آدمی ناواقف ہیں۔ ہلدی میں جرمز کو ہلاک کرنے کی صفت موجود ہے۔ ویدک کے مشہور گرنتھ "بھاؤ پرکاش" میں ہلدی کے صفات اس طرح لکھے ہیں کہ یہ چرپری۔ کچھ کڑوی۔ خشک۔ گرم۔ کف اور وایو کو دور کرنے والی۔ رنگ کو نکھارنے والی۔ جلد کے امراض اور پرمیہہ۔ خرابی خون۔ سوجن۔ اور پانڈو روگ کو دُور کرنے والی ہے۔ اس کا سب سے اچھا استعمال پرمیہہ کے روگ میں لکھا ہے۔ جس طرح کھیر کنشٹ کو سادہ سمر ۳۔ زہر کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح ہلدی بھی مختلف انوپان سے ہر قسم کے پرمیہہ کو جڑ سے دُور کرتی ہے۔ ذیل میں ہلدی کے چند پریوگ دیئے جاتے ہیں۔ جو کہ بہت ہی فائدہ مند ہیں:-

پرمیہہ (۱) سبز آملہ کا رس نکالا ہوا ۲ تولہ۔ ہلدی کا باریک سفوف ایک ماشہ۔ شہد ۹ ماشہ۔ ان کو ملا کر صبح و شام دن میں دو چار بار چاٹنے سے پرمیہہ اور جریان دُور ہوتا ہے۔

(۲) سبز گلو کا رس ایک تولہ۔ ہلدی ایک ماشہ۔ شہد ۶ ماشہ۔ ان کو ملا کر صبح و شام کھا دیں۔ تو پرمیہہ دُور ہو جاوے۔ جسم کے ورم پر بھی اسی طرح استعمال کر سکتے ہیں۔

(۳) روغن ہلدی پرمیہہ کے لئے۔ ہلدی کے چنے برابر ٹکڑے کرکے پاؤ بھر پختہ لیں۔ اور انہیں تین پاؤ پختہ بھینس کے دُودھ میں بھگو دیں۔ جب دودھ خشک ہو جاوے۔ اور ہلدی بخوبی خشک ہو جاوے تب ایک آتشی شیشی جس پر کپڑ مٹی کی ہوئی ہو لیں۔ اور اس میں ہلدی بھر دیں۔ شیشی کے منہ پر سینک یا تاروں کی گچھی بنا کر ڈاٹ لگا دیں۔ تاکہ شیشی میں سے ہلدی نہ نکل سکے۔ اور تیل ٹپکتا رہے۔ بعد ازاں مٹی کے ایک گھڑے کی تلی توڑ کر اُسے چولہے پر ایسے رکھ دیں۔ کہ گھڑے کا منہ چولہے کے اندر آ جاوے۔ اور تلی اُوپر رہے۔ شیشی کے منہ کے نیچے چولہے میں ایک کٹوری رکھ دیں۔ تاکہ تیل اس میں ٹپکتا رہے۔ اوپر گھڑے کے اوپلے رکھ کر آگ لگا دیں۔ آگ لگنے سے ہلدی کا تیل نکل کر کٹوری میں گرے گا۔ جب تیل نکل چکے تو اسے شیشی میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔ یہ تیل سوزاک۔ پرمیہہ۔ قرحہ۔ جریان۔ نپنسکتا۔ کمزوری۔ چوٹ لگنا اور بہت سے امراض میں کام آتا ہے۔ سوزاک اور قرحہ میں دو بوند بتاشے میں ڈال کر کھا دیں۔ اور اُوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیویں۔ پرمیہہ۔ جریان و نیز چوٹ وغیرہ میں دودھ سے استعمال کریں۔ یہ بیرونی طور پر مالش میں بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ بہت ہی کام کی چیز ہے۔

آنکھوں کیلئے ہلدی کا استعمال

آنکھوں کے امراض میں بھی ہلدی بہت ہی کام آتی ہے۔ رسونت۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ نیم کے پتے۔ چنبیلی کے پتے ان کو پیس کر اور گائے کے گوبر کے رس میں کھرل کرکے گولیاں بنا دیں۔ پانی میں گھس کر دن میں دو بار آنکھوں میں لگانے سے رتوندا دُور ہو جاتا ہے۔

آنکھ کی چوٹ درد اور سُرخی کے لئے

ہلدی باریک پسی ہوئی ایک ماشہ۔ پھٹکڑی بریاں ایک ماشہ۔ لودھ پٹھانی تین ماشے۔ ان کو باریک پیس کر ان میں میدہ گندم چھ ماشہ ملا دیں۔ اور ایک کٹوری میں چھ ماشہ گھی ڈال کر اس میں یہ سب چیزیں ڈال دیں۔ اور آگ پر رکھ کر بھونیں۔ پھر قدرے پانی میں ڈال کر مانند حلوے کے پکا دیں۔ جب پک جاوے۔ تو آنکھوں پر نیم گرم رہتے ہوئے باندھ دیں۔ اس سے آنکھ کی چوٹ۔ سُرخی۔ درد۔ ورم کو از حد فائدہ ہوتا ہے۔

آنکھ کے پھولا کے لئے

شورہ قلمی صاف عمدہ قسم دو تولہ۔ ہلدی عمدہ ۲ ماشہ۔ دونو کو باریک کھرل کرکے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ آنکھوں میں لگا دیں۔ اس سے آنکھوں کی پھلی جاتی رہتی ہے یہاں تک کہ چیچک کے پھولے کے لئے بھی مفید ہے۔

آنکھوں کیلئے خاص مجرب گولیاں

پھٹکڑی بریاں ۲ تولہ۔ ہلدی عمدہ قسم باریک کپڑ چھان کی ہوئی ۶ ماشہ۔ افیون ۳ ماشہ۔ ان کو لوہے کے صاف برتن میں ڈال کر ۵ عدد کاغذی لیموں کا رس ڈالیں۔ اور لوہے کے دستہ سے خوب باریک رگڑیں۔ پھر آگ پر پکا دیں۔ جب گولیاں بننے کے قابل ہو جاوے تو گولیاں بقدر نخود تیار کریں۔ بوقت ضرورت ایک گولی صاف پتھر یا کانسی کے برتن پر رگڑ کر آنکھ میں ڈالیں۔ اگر آنکھ پر ورم ہو اور آنکھ کھٹک رہی ہو۔ تو لیپ بھی کر دیں۔ یہ گولیاں آنکھ دُکھنے۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک۔ ورم۔ ردھے وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہیں۔

جسم کے ورم کیلئے

ہلدی۔ پوست ہلیلہ کلاں۔ بجارنگی۔ گگل۔ سبز چینیہ کی چھال۔ دار ہلدی۔ سرپنکھ دیودار۔ سانٹھ۔ ان سب کو ہم وزن لیں۔ اور سب کو باہم ملا کر دو تولہ لے کر ۳۲ تولہ پانی میں پکا دیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جاوے۔ تو چھان کر مریض کو پلا دیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ اسے دن میں دو بار صبح و شام پلانے سے جسم کے ورم کو بہت جلد آرام ہوتا ہے۔

بواسیر کے مسّے

ہلدی کے باریک سفوف کو تھوہر کے دودھ میں

ہیضہ کے موسم میں ہوشیار

اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے!

کافور (Regd.) رجسٹرڈ

اصلی عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ برس سے زیادہ سے سالہا سال اس کے ذریعہ ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست۔ پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

پودن ہرا (Regd.) رجسٹرڈ

عرق پودینہ

بدہضمی۔ ریاح۔ پیٹ درد وغیرہ ریاحی فساد اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے دفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے۔ بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

Registered L.N. 435 (۱۵۱) Telephone No 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر: ہنستی علاولپوری

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی: ۲ روپے - سہ ماہی - عہ
... ۵ روپے - ودیشی ۶ روپے

جلد نمبر ۳۵ | اتوار: ۸ - جیٹھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۱ - مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۰

کچھ کر کے دکھاتا جا

(از شری بیت نوبہار سنگھ جی صابر)

بھوکوں کو کھلاتا جا | ننگوں کو اوڑھاتا جا
سوتوں کو جگاتا جا | روتوں کو ہنساتا جا
کچھ کر کے دکھاتا جا
کچھ کر کے دکھاتا جا

قدرت نے دیا ہے دھن | گر تیرے نصیبوں میں
کچھ اپنے لئے رکھ لے | کچھ بانٹ غریبوں میں
بگڑی کو بناتا جا
کچھ کر کے دکھاتا جا

ہر دکھ کی دوا بن جا | ہر درد کا پیارا بن
گمراہ کا رہبر بن | بیکس کا سہارا بن
اُجڑوں کو بساتا جا
کچھ کر کے دکھاتا جا

تو پریم کی مرلی بن | اور تان اُڑاتا جا
ہر تان کے پردہ میں | اک آگ لگاتا جا
اور سب کو اُڑاتا جا
کچھ کر کے دکھاتا جا

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد تیسرا کھنڈ

آرُونی رشی کا پُتر شویت کیتو پنچال دیش کے کھشتریوں کی سبھا میں آیا۔ اس کو پرواہن جے بلی راجہ نے کہا۔ "کمار کیا تجھے تیرے پتا نے شکھشا دی"۔

یہ سننے کے اننتر اُس نے اُتر دیا "نشچے سے بھگون! اُس نے مجھے شکھشا دی ہے"۔

راجہ نے کہا "ہے شویت کیتو! جیسے یہاں سے مر کر پرلوک کو یہ جا ئیں جاتی ہیں۔ وہ تو جانتا ہے"؟

اُس نے اُتر دیا "بھگون نہیں جانتا"۔

راجہ نے کہا "جیسے یہ جائیں جیو پھر جنم میں آتے ہیں۔ وہ تو جانتا ہے"؟

اُس نے اُتر دیا "بھگون! میں نہیں جانتا"۔

راجہ نے کہا "دیو یان کے اور پتری یان کے مارگوں کی بھنتا کو تو جانتا ہے"؟

اُس نے اُتر دیا "بھگون! میں نہیں جانتا"۔

پھر راجہ نے کہا "جیسے یہ لوک انقات یہ لوک جیودوں سے نہیں بھرتا۔ وہ تو جانتا ہے"؟

اُس نے کہا "بھگون! میں نہیں جانتا"۔

انت میں راجہ نے کہا "جیسے ۵ ویں آہوتی میں ہون کیا ہوا! جل پُرش کے وچن ہو جاتا ہے۔ رگ جھادھان میں جیسے پُرش آکرتی بن جاتی ہے۔ وہ تو جانتا ہے"؟

اُس نے کہا "بھگون! میں نہیں جانتا"۔

اس کے بعد پھر راجہ نے کہا "اپنے آپ کو آپ کیسے "شکھشت" ایسا کہے"۔

وہ شویت کیتو پرواہن راجہ سے پراست ہو کر اپنے پتا کے ستھان میں چلا آیا۔ اور اپنے پتا سے بولا "بنا شکھشا دئے ہی مجھ کو بھگون نے کہا۔ کہ تجھ کو سکھا دیا۔ راجنیہ بندھو کھشتری نیائی نے مجھ سے پانچ پرشن پُوچھے۔ پرنتو ان میں سے ایک کا بھی اُتر دینے میں سامرتھ نہیں ہو سکا"۔

وہ اُرونی بولا "جیسے مجھ کو تُو نے وہ پرشن کہے ہیں۔ میں بھی ان میں سے ایک کے اُتر کو بھی نہیں۔ یدی میں ان کو جانتا ہوتا۔ تو کیا میں ان کا تجھے اُتر نہ بتا دیتا"؟

وہ اُرونی گوتم پُتر سے پرشن سن کر ان کا گیان پراپت کرنے کے لئے بس راجہ کے ستھان پر چلا گیا۔ راجہ نے بس آئے ہوئے کی پُوجا کی۔ وہ گوتم پراتہ کال سبھا گت راجہ کے پاس آیا۔ اس کو راجہ نے کہا "ہے ..."

رگ وید اوم یجر وید

وید امرت

سام وید اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओइम् स नः पावक दीदिवोऽग्ने देवां इहावह ॥ उप यज्ञं हविश्च नः ॥ ऋ०मं०१ अ०४ सू०१२=मं१० ॥

(رگ وید-منڈل ۱-انوواک ۴-سوکت ۱۲-منتر ۱۰)

(اوم) سہ پاوک دی دیواگنے دیوام اہا وہہ اُپ یگیم ہوشچ نہ (۱۰)

پدارتھ:- ہے (دی دِوہ) اپنے سامرتھ سے پرکاش مان (پاوک) پوتر کرنے تتھا (واگنے) سب پدارتھوں کو پراپت کرنے والے (سہ) جگدیشور آپ (نہ) ہم لوگوں کے سکھ کے لئے (دراہ) اس سنسار میں (دیوان) ودوانوں کو (آوہ) پراپت کیجئے۔ تتھا (نہ) ہمارے (یگیم) اُکت تین پرکار کے یگیہ اور (ہوی) دینے لینے یوگیہ پدارتھوں کو (اپاوہ) ہمارے سمیپ پراپت کیجئے۔ (۱) (یہ) جو (دی دِوہ) پرکاش مان تتھا (پاوک) شدھی کا ہیتو (اگنے) بھونک اگنی۔ اچھی پرکار کلا ینتروں میں یکت کیا ہوا (نہ) ہم لوگوں کے سکھوں کے لئے (دِاہ) ہمارے سمیپ (دیوان) دویہ گنوں کو (آوہ) پراپت کرتا ہے۔ وہ (نہ) ہمارے تین پرکار کے اُکت (یگیم) یگیہ کو تتھا (ہوی) اُکت پدارتھوں کو پراپت ہو کر سکھوں کو (اپاوہ) ہمارے سمیپ پراپت کرتا رہتا ہے (۲)

بھاوارتھ:- اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ جب پرانی کو کسی پدارتھ کی اچھا اُتپن ہو۔ وہ اپنی کاریہ سدھی کے لئے پرمیشور کی پرارتھنا۔ اور پُرشارتھ کرے۔ جیسے اس وید میں جگدیشور کے گن۔ سوبھاؤ تتھا اوروں کے اُتپن کئے ہوئے درشٹی گوچر ہوتے ہیں۔ ویسے ہی منشیوں کو ان کے انوکول کرم کے انوشٹھان سے اگنی آدی پدارتھوں کے گنوں کو گرہن کر کے انیک پرکار سے بیوہار کی سدھی کرنی چاہیئے۔ (رشی دیانند کرت: رگوید بھاشیہ)

(پھر بھی اگلے منتر میں ان ہی دیوؤں کا اُپدیش کیا ہے)

وید کا وِیہ امرت

ओइम् सम्राज्ञी श्वशुरे भव सम्राज्ञी श्वश्र्वां भव। ननान्दरि सम्राज्ञी भव सम्राज्ञी अधि देवृषु॥

(رگ وید ۱۰-۸۵-۴۶)

رنج شبھ گنوں سے بڑھو۔ مہارانی تو آپ
دیور نند اور ساس کے۔ سسر کے بھی ہری نت آپ
آپ سد وِیوہار سے۔ سبھی سے وچہو سہرش
سنمان یہ سب کریں۔ سدا تمہارا سہرش

چھپے ہوئے پھول

— مخلوق سے مت مانگ بلکہ خالق سے مانگ۔

— کار خیر سے ہاتھ روکنا ایک بڑے شر کا ارتکاب ہے۔

— انسانیت سب مذہبوں سے بلند اور عظیم ہے۔

— ایک دن شیر کی طرح زندہ رہنا سو برس بھیڑ کی مانند زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

— دوست کو جلد دوست نہ بناؤ۔ اور جلد دُور نہ کرو۔

— موت سے ڈرنا یقینی بزدلی ہے۔

— دشمن کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ تاکہ وہ شرمندہ ہو جائے۔

— جو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے۔ وہ ایک نہ ایک دن ضرور برباد ہو جائے گا۔

— اپنی قدر کرنا۔ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا تعلیم کا درس اولین ہے۔

— بنی نوع انسان سے نفرت کرنا ایسا ہے۔ جیسا چوہوں سے رہائی پانے کے لئے گھر کا جلا دینا۔

— حق کی تلاش ہی زندگی کا معراج ہے۔

— دوستی ہماری خوشیاں بڑھاتی ہیں اور غم کو کم کرتی۔ اور ہمارے غم کو تقسیم کرتی ہے۔

— جب کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔

— انسان کا جوہر اور انسانیت کا معیار ہی تو ضبط نفس ہے۔

— نیکی حیا اور سچائی عورت کے محافظ فرشتے ہیں۔

— جب کوئی شخص مرتا ہے۔ تو لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ دوسروں کے لئے کیا چھوڑا اور مرنے والے سے فرشتے پوچھتے ہیں کہ ساتھ کیا لایا؟

— سب سے بُرا وہ انسان ہے جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتا ہے۔ سب سے اچھا وہ انسان ہے۔ جو اپنے عیب ڈھونڈتا ہے۔

— خیال میں دولت کا جمع کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن اس کا جائز طریق سے مصرف میں لانا بہت مشکل ہے۔

...گرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے

(...پور ۱۷- مئی) اطلاع موصول ہوئی
...ریاست حیدرآباد میں خاکسار اردوں کے
...اہتمام ایک والنٹیر کور قائم کی گئی ہے۔
...ریاست حیدرآباد میں مزید آریہ ستیاگرہیوں
...روکنے کی کوشش کرے گی کیونکہ
...لوگوں کے خیال میں پولیس ایسا کرنے
...ناکام رہی ہے *

...کی ایک درجن وارداتیں

...معلوم ہوا ہے۔ کہ قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی
...ایک درجن واقعات ڈائرکٹر جنرل جیل
...کے نوٹس میں لائے گئے ہیں - کہ
...ضلع کی سرحد پر سوامی ودیانند کی
...کے بعد ان کی سخت بے عزتی کی گئی *

عثمان آباد جیل میں لاٹھی چارج

عثمان آباد سے ایک اور اطلاع موصول
...ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رات کے
...جیل کا خطرے کا الارم بجا دیا گیا - اور
...ہوئے ستیاگرہیوں پر لاٹھی چارج کر کے
...زخمی کر دیا گیا - اس وقت ان کی مرہم
...اور دوسرے روزنا نہیں اور کسی
...جیل میں بھیج دیا گیا *

اورنگ آباد سنٹرل جیل کے حالات

...متعلقہ دار مسٹر فرحت اللہ کی مداخلت
...اورنگ آباد جیل میں حالات بہت بہتر ہو
...ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈائرکٹر جنرل
...نجات کے اس حکم کے خلاف سخت
...پائی جاتی ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو
...کی روٹی دینی بند کر دی جائے۔ مسٹر
...فرحت اللہ نے ستیاگرہیوں کی شکایت کی
...کر کے انہیں دوبارہ گیہوں کی روٹی
...جانے کے احکام جاری کر دئیے ہیں۔ بیان
...ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو ہون کرنے کی
...سہولت بھی بہم پہنچائی گئی ہے۔ سرکاری بیان
...ستیاگرہیوں کو روزانہ ۵۲۰ سیر گندم
...چاول، ۲۵ سیر دودھ اور دال وغیرہ
...جاتی ہے۔ ستیاگرہیوں سے باغبانی کا
...جاتا ہے۔ دھرم ماتا کے ٹوٹے پھوٹے
...درست کرنے کی اجازت بھی دے دی
...

...کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد
...اشتعال انگیز نعرے لگائے *

پشاور کیمبل پور اور راولپنڈی میں چھٹے ڈکٹیٹر کا استقبال

اکیس سو (۲۱۰۰)۔ پانچسو (۵۰۰)۔ اور پچیس سو (۲۵۰۰) کی تھیلیاں اور درجنوں ایڈریس

(راولپنڈی ۱۷- مئی) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی آج سات بجے شام یہاں پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر آریہ بھائیوں کی بھاری تعداد نے آپ کا سواگت کیا - اور آپ کو جلوس کی شکل میں شہر لے جایا گیا۔ رات کو ۹ بجے شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی صدارت میں جلسہ ہوا - جس میں مختلف سوسائٹیوں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ جن میں مہاشہ جی کی شاندار خدمات کا اعتراف کیا گیا - اور ان کی خدمت میں ۲۵۰۰ کی تھیلی پیش کی گئی۔ جلسہ میں کئی ہزار اشخاص شامل ہوئے - چاروں طرف جوش و خروش کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا *

کیمبل پور میں پانچسو (۵۰۰) کی تھیلی

پشاور سے واپسی پر کیمبل پور ریلوے سٹیشن پر آریہ پرشوں نے مہاشہ جی کا شاندار استقبال کیا۔ ریلوے سٹیشن پر انہیں ایڈریس اور پانچسو روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی *

پشاور میں

۱۶- مئی کو مہاشہ جی بمبئی ایکسپریس پر پشاور پہنچے - سٹیشن پر ہزاروں لوگ آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے - اکالی دل اور مہابیر دل کے والنٹیروں نے آپ کی سلامی اُتاری - رائے بہادر مہر چند جی کھنہ ایم - ایل - اے بھی آپ کے سواگت کے لئے سٹیشن پر موجود تھے - مہاشہ جی کو رائے بہادر مہر چند کھنہ کے مکان پر ٹھیرایا گیا - رائے بہادر نے ان کے اعزاز میں شہر کے دو سو سرکردہ اصحاب کو مدعو کیا - ان اصحاب نے ہندو سبھا کی طرف سے مہاشہ جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا - جن میں مہاشہ جی کی خدمات کا خراج تحسین ادا کرنے کے علاوہ صوبہ سرحد کے ہندوؤں کی مشکلات بھی بیان کیں - مہاشہ جی نے ایڈریس کے جواب میں نہایت مدلل تقریر کی - رات کو ۹ بجے آریہ سماج مندر میں جلسہ ہوا - مندر کا صحن - چھتیں اور ارد گرد کی تمام جگہ حاضرین سے بھری ہوئی تھی - مہاشہ جی کی خدمت میں ڈیڑھ درجن سوسائٹیوں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے اور اکیس سو روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی *

دہلی میں مہاشہ کرشن جی کے سواگت کی تیاریاں

ایک درجن ایڈریس اور متعدد تھیلیاں بھینٹ کی جائیں گی

حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کو حیدرآباد جاتے ہوئے ۲۹- مئی کو صبح چھ بجے براستہ بھٹنڈہ آنے والی گاڑی سے دہلی تشریف لائیں گے۔ چنانچہ سٹیشن پر آپ کا شاندار سواگت کیا جائے گا - جس کے لئے زور شور سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں - سٹیشن سے آپ کو جلوس کی شکل میں دیوان ہال میں لایا جائے گا - دہلی کی تمام آریہ سماجوں اور ہندو سنگھٹنوں و سبھاؤں سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی اپنی منڈلیوں کے ساتھ مقررہ وقت سے قبل ہی سٹیشن پر پہنچ جائیں - امید کی جاتی ہے - کہ مہاشہ جی کی خدمت میں ایک درجن سے زائد مان پتر پیش کئے جائیں گے - اور ستیاگرہ فنڈ کے لئے تھیلیاں بھینٹ کی جائیں گی

لاتور جیل میں آریہ ستیاگرہیوں سے پاخانہ اُٹھانے کی مشقت

(شولاپور ۱۷- مئی) لاتور جیل سے رہائی کے بعد آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے دفتر میں پہنچ کر سرسہ کے ستیاگرہی شری پنڈت بلدیو سنگھ نے مندرجہ ذیل بیان دیا —— لاتور جیل میں زیر سماعت قیدیوں کے پاؤں میں بھی لوہے کے کڑے ڈال دئے جاتے ہیں - اور ننگے پاؤں پانی لانے کے لئے بھیجا جاتا ہے - اور پاؤں میں کڑے ہونے کی وجہ سے انہیں سخت مشکل پیش آتی ہے - جیل میں پاخانہ اُٹھانے کا کام بھی دو آریہ ستیاگرہیوں کے سپرد ہے - شری سوامی پورنانند - شری پنڈت شانتی سنگھ اور مجھ سے بھی پاخانہ اُٹھانے کی مشقت لی گئی *

—— مولوی عبد اللہ سیالکوٹی اور مولوی عبد الکریم نے اپنی تقریر کے دوران میں حیدرآباد میں آریوں کے ستیاگرہ کو جائز قرار دیا *

حیدرآباد ستیاگرہ اور مالوی جی

(الہ آباد ۱۷- مئی) شری پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے نے مالوی جی سے ملاقات کی جو پانچ گھنٹے حالات سنتے رہے - آپ نے وائسرائے کو میموریل بھیجنے کی حمایت کی - ستیاگرہ سے مالوی جی کو پوری ہمدردی ہے - شاید اس سلسلہ میں مالوی جی اپنی ذاتی حیثیت میں وائسرائے سے درخواست کریں *

آچاریہ لکھمی رام جی کی گرفتاری

(شولاپور ۱۷- مئی) آچاریہ لکھمی رام جی کو جو گذشتہ ہفتہ شولاپور سے پرچار کے لئے روانہ ہوئے تھے - نظام راجیہ کی حدود میں پہنچنے پر کلمب میں ان کے چار دیگر ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا *

پنڈت ریڈی کی زندگی خطرے میں

(شولاپور ۱۶- مئی) پنڈت بنسی لال منتری آریہ پرتی ندھی سبھا ریاست حیدرآباد نے ذیل کا بیان جاری کیا ہے :-

پنڈت نرسنگ ریڈی جی کی زندگی خطرے میں ہے - جیل سے ہمیں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ بہت خطرناک ہیں - ریڈی جی کو ایک اندھیری کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے - تازہ ہوا نہ ملنے سے ان کی صحت خراب ہو گئی ہے - کوئی رنجیدہ واقعہ ہونے پر دل کی حرکت بند ہو گئی - پیٹ درد تھا - ایسا کہنے سے کام نہ چلیگا ریڈی جی ریاست حیدرآباد کے چوتھے ڈکٹیٹر ہیں *

سورگیہ شری چھوٹے لال کی یادگار

(شولاپور ۱۶- مئی) پچھلے دنوں آریہ ستیاگرہی شری چھوٹے لال جی گلبرگہ جیل میں سورگباش ہو گئے تھے - ان کی پوتر یادگار قائم کرنے کیلئے ان کے گاؤں بنہالی میں "چھوٹے لال بھون" تعمیر کیا جاوے گا - شری چھوٹے لال جی ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے *

راجگورو جی نل گنڈہ جیل میں

(گلبرگہ ۱۵- مئی) یہاں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے - کہ چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری نل گنڈہ جیل میں منتقل کر دئے گئے ہیں - گلبرگہ میں ایک نئی جیل بنائی جا رہی ہے *

—— منڈی بہاؤ الدین کے دو جتھوں کو ۱۵-۱۵- اور ۱۸-۱۸- ماہ قید کی سزا ہوئی ہے *

۲۲- مئی کو ایکہزار والنٹیر ستیاگرہ کریں گے

معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۲- مئی کو امرتسر کھیڈ سے ایک ہزار والنٹیر ستیاگرہ کریں گے۔ ان کو الوداع کرنے کیلئے بڑے بھاری جلسہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس کی صدارت بیرسٹر سادر کر کریں گے ✤

۱۰۷ والنٹیر گرفتار

معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۲- مئی کو امرتسر کھیڈ سے ایک ہزار والنٹیر ستیاگرہ کریں گے۔ ان کو الوداع کرنے کیلئے ایک بڑے بھاری جلسہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس کی صدارت بیرسٹر ساورکر کریں گے ✤

مہاشہ جی کے پروگرام میں تبدیلی

(لاہور ۱۶- مئی) پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۲۸- مئی کو صبح کی گاڑی سے شولاپور روانہ ہو جائیں گے۔ لیکن اب پروگرام میں قدرے تبدیلی کر دی گئی ہے۔ یعنی اب آپ ۲۸- مئی کی صبح کی بجائے رات کو بھٹنڈہ ایکسپریس سے تشریف لے جائیں گے۔ اس لئے لاہور سے شمال مغرب کے جو جتھے مہاشہ جی کے ساتھ جانا چاہتے ہیں۔ وہ ۲۷- مئی کی رات تک یا ۲۸- مئی کی صبح تک لاہور پہنچ جائیں۔ جتھوں کے سفر خرچ وغیرہ کی ذمہ داری مقامی آریہ سماجوں پر ہوگی ✤

سوامی سوتنترانند جی ستیاگرہ نہ کریں

(آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ریزولیوشن)

(لاہور ۱۶- مئی) سوامی سوتنترانند جی مہاراج ستیاگرہ کر کے جیل جانے کے لئے اصرار کر رہے ہیں۔ لیکن بھارت بھر کے ذمہ دار حلقے ان کے جیل جانے کی نسبت ان کا باہر رہنا زیادہ مفید سمجھتے ہیں۔ چنانچہ پرسوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے اس ضمن میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کر کے شری سوامی جی مہاراج سے پرارتھنا کی ہے۔ کہ وہ ابھی جیل جانے کے خیال کو ترک کر دینے کی کرپا کریں۔ ریزولیوشن حسب ذیل ہے:-

"یہ سبھا ستیاگرہ کے کاریہ کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے شری سوامی جی کا جیل سے باہر رہ کر کاریہ کرنا نہایت ضروری سمجھتی ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ کاریہ کی بھاؤنا کو درشٹی میں رکھتے ہوئے ستیاگرہ نہ کریں"

"جب سوامی دیانند کے بھگتوں پر اتنی سختی ہو رہی ہے۔ تو میں گھر میں بیٹھ کر آرام نہیں کر سکتا"

آریہ لیڈروں کی مہاتما گاندھی سے ملاقات

حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق مشورہ

(الہ آباد ۱۳- مئی) لالہ دیش بندھو جی گپتا ایم- ایل- اے دہلی- مسٹر گھنشیام سنگھ جی سپیکر سی پی اسمبلی- پروفیسر سدھاکر اور مسٹر گنگا پرشاد نے مہاتما گاندھی جی سے جب وہ بنارس سے راجکوٹ جا رہے تھے چیوکی ریلوے سٹیشن پر ملاقات کی۔ ڈیپوٹیشن نے گاندھی جی کے سامنے متعدد معاملات رکھے اور انہیں بتایا۔ کہ حیدرآباد کی جیلوں میں ستیاگرہیوں سے بدسلوکی کی جاتی ہے۔ جسے ستیاگرہی نہایت صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ تلنگانہ پور کے واقعات بھی ان کے نوٹس میں لائے گئے۔ اور انہیں بتایا گیا۔ کہ مختلف صوبوں کے سات ہزار آریہ سماجی جن میں سے کئی بلند سوشل پوزیشن کے مالک ہیں مذہبی آزادی کے لئے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر چکے ہیں۔ ریاست کی طرف سے غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ حیدرآباد کے بہت کم لوگ ستیاگرہ کی تحریک میں قید ہوئے ہیں۔ ڈیپوٹیشن کے ممبروں نے گاندھی جی کے سامنے اعداد و شمار پیش کر کے انہیں بتایا۔ کہ ستیاگرہیوں میں ۷ فیصدی ریاست کے باشندے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی پر ان باتوں کا گہرا اثر ہوا۔ اور انہوں نے ڈیپوٹیشن کو کئی امور کے متعلق مشورہ دیا ✤

چھ والنٹیروں کی جبری رہائی

(بمبئی ۱۵- مئی) بمبئی کے چھ آریہ ویروں پر پہلے تو سختی کی گئی۔ اور بعد میں کام کے بہانے انہیں باہر لے جا کر سٹیشن پر پہنچا یا گیا۔ جہاں انہیں بمبئی کے ٹکٹ دے کر گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔ یہ ستیاگرہی یہاں آ گئے ہیں۔ اور دوبارہ ستیاگرہ کرنے کے لئے چند روز تک شولاپور روانہ ہو جائیں گے ✤

حیدرآباد کے جتھے شولاپور میں

شولاپور ۱۵- مئی) ریاست حیدرآباد کے آریوں کے دو جتھے بالترتیب ۱۱ و ۱۲- مئی کو یہاں پہنچے۔ ان میں چودہ ستیاگرہی ہیں۔ انہیں چند روز تک ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے مختلف مقامات کی طرف بھیجا جائیگا ✤

ستیاگرہی کھلے میدان میں سوتے ہیں

(شولاپور ۱۵- مئی) ۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت جی کے ساتھ جو ۵۳۲ ستیاگرہی گرفتار ہوئے تھے۔ ان کے خلاف ہد گام کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ کئی ایک کو اسی وقت اور کئی ایک کو دو دن جیل میں رکھ کر چھوڑ دیا گیا ✤

آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ناندیڑ جیل سے ان ستیاگرہیوں کے آنے سے پہلے کے پانسو ستیاگرہیوں کو حیدرآباد اور نظام آباد کی جیلوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ستیاگرہیوں کے سونے کے لئے جگہ نہیں۔ وہ درختوں کے سایہ اور کھلے میدان میں سوتے ہیں۔ بچھونے ختم ہو گئے ہیں۔ قریب

واقع ایک کارخانہ سے اور دیگر مقامات سے کپڑے منگا کر بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ بھی ناکافی ہیں۔ کھانے کے لئے گڑ اور چنے دئے جاتے ہیں ✤

۲ مزید جتھے لپیدہ پہنچ گئے

(شولاپور بذریعہ ڈاک) لپیدہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہوشیارپور کا ایک جتھا لالہ دیوراج آریہ کی زیر سرکردگی یہاں پہنچ گیا ہے۔ اسی روز قصبہ بڑانی جی کا ایک جتھا یہاں پہنچا۔ دونو جتھوں کا بھاری جلوس نکالا گیا۔ بعد میں سوامی سندرانند کی زیر صدارت ایک بھاری جلسہ ہوا۔ جس میں لالہ دیوراج اور سوامی جی نے تقریریں کیں ✤

بابا مدن سنگھ گاگا کو الوداع

(لاہور ۱۶- مئی) سکھوں اور آریوں کے مشترکہ جتھا کو جو حیدرآباد ستیاگرہ کے یدھ میں آریہ سوراجیہ سبھا کی "نامایکی سینا" کی طرف سے شمولیت کے لئے دیش بھگت بابا مدن سنگھ گاگا وائس پریذیڈنٹ گوردوارہ پربندھک کمیٹی لاہور کی زیر کمان شولاپور جا رہا ہے۔ الوداع کہنے کے لئے تمام آریہ سماجوں کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان مشترکہ جلسہ آج شام کو آٹھ بجے ڈی- اے- وی مڈل سکول کے وسیع میدان میں منعقد ہوا۔ حاضری پانچ ہزار سے زیادہ تھی۔ صدر جلسہ سوامی ستیانند جی تھے۔ جتھا میں ۹ سکھ اور ۱۲ آریہ ہیں۔ اس جلسہ میں پنڈت رام گوپال جی شاستری- ڈاکٹر گوکل چند نارنگ جی (؟)- سردار ہربنس سنگھ جی- سردار امر سنگھ جی- سردار ہرچرن سنگھ جی- پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت ٹھاکر دت جی کی تقریریں ہوئیں ✤

پنڈت جواہر لال جی نہرو کا اظہار خیال

—آریہ سماجی لیڈروں کی قربانی کا اعتراف—

شری کیشو سرن پرشاد پردھان آریہ سماج فتح پور رفیع نے پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں ایک خط بھیجا تھا۔ جس کے جواب میں پنڈت جی نے مندرجہ ذیل خط بھیجا ہے:-

"از آنند بھون- الہ آباد
مورخہ ۲۶- اپریل ۱۹۳۹ء

عزیز مسٹر کیشو سرن جی!

آپ کا ۲۰- اپریل کا خط ملا۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے بارے میں کانگرس کی پالیسی حسب ذیل ہے — ہماری یہ رائے ہے۔ کہ حکومت حیدرآباد نے دھارمک کریاؤں کے پالن کرنے پر تحقیر آمیز پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ ان کو دور کرانے کے لئے جو اندولن کیا جا رہا ہے۔ اس سے ہماری ہمدردی ہے۔ لیکن ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ ستیاگرہ اندولن اس وقت بے موقعہ ہے۔ کیونکہ حکومت حیدرآباد کو فرقہ پرستی کے پردہ میں پناہ لینے کا موقع مل گیا۔ ہم اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے بہت سے لیڈروں نے اپنی دھارمک آزادی کے کاز کیلئے بڑی زبردست قربانیاں کی ہیں۔ میرے خیال میں یہ بات افسوس ہے۔ کہ ہماری نظریں اور [illegible] کسی شخصیت کے خلاف نکتہ چینی کی باسیں [illegible] ہماری تمام دلیلیں شخصیتوں کی بجائے اصولوں پر مبنی ہونی چاہئیں"

(آپ کا صادق دوست- جواہر لال)

آریہ سماج کے زندہ شہید مہاشہ کرشن

(راولپنڈی ۱۵- مئی) کل آریہ سماج کا [illegible] سکیشن میں ہر دو آریہ سماجوں کا مشترکہ اجلاس ست سنگھ منعقد ہوا۔ جس میں لالہ گوردھن رام جی سیٹھی نے مہاشہ کرشن جی کے پتی شردھا کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ "مہاشہ جی موجودہ اوستھا میں جیل جانے کے یوگیہ نہیں بہت کمزور ہیں۔ ان کے ہاتھ ہلتے ہیں۔ وہ خود لکھ نہیں سکتے۔ ان حالات میں اگر میں انہیں آریہ سماج کا زندہ شہید کہوں تو بے جا نہ ہوگا"

جالندھر کا ایک لکھ پتی میدان میں

(جالندھر ۱۵- مئی) جالندھر شہر کے ایک لکھ پتی سیٹھ بھیم چند نے اپنے والد بزرگوار بابا [illegible] کو خط بھیجا ہے۔ کہ آپ خط دیکھتے ہی واپس جالندھر آ جائیں۔ تاکہ میں تمہارے آنے پر کاروبار آپ کے سپرد کر کے حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے چلا جاؤں

۸- جیٹھ سمت ۱۹۹۶

پرکاش

(ہفتہ وار)

۲۱- مئی ۱۹۳۹ء

میدانِ جنگ سے!

ایک مختصر لیکن نہایت مصروف دورہ سے ۱۱۔ مئی کی صبح کو منٹگمری سے واپس آیا۔ اور اسی دن پونے دو بجے لدھیانہ روانہ ہو گیا۔ لدھیانہ کو جاتے ہوئے راستہ میں پھلور کے آریہ بھائیوں نے ریلوے سٹیشن پر میرا سواگت کیا۔ کچھ ایک لدھیانہ سے پھلور تک لینے کو آئے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب گاڑی میں سوار ہو گئے۔ گاڑی ۷ بجے لدھیانہ پہنچی۔ سٹیشن کے اندر اور باہر ہزاروں لوگ سواگت کے لئے کھڑے تھے۔ جلوس ریلوے سٹیشن سے شروع ہوا۔ مقامی حکام کے ادھیکاریوں نے مہربانی کر کے جلوس کا وقت مقرر کیا۔ اس لئے آٹھ بجے کے قریب ختم ہو گیا۔ اس کے متعلق صرف اتنا کہنا ہے۔ کہ جلوس نہایت شاندار اور کامیاب تھا۔ مہاشہ سوامی شردھانند اور آرین ستیاگرہ کے لیڈروں کے نام پر نہایت خوبصورت گیٹ بنائے گئے تھے۔ مختلف مقامات پر ڈکٹیٹر کا خیر مقدم کیا گیا۔ رات کے ۹ بجے منڈی میں جلسہ ہوا۔ حاضرین کا کیا ٹھکانہ تھا۔ پندرہ بیس ہزار سے کم کیا ہوں گے۔ استریوں کی تعداد بھی ہزاروں تھی۔ اس سے پہلے جہاں کہیں میں گیا۔ حاضری بہت اچھی ہوتی رہی۔ لیکن اس قدر حاضری دیکھنے کا اتفاق مجھے پہلی بار لدھیانہ میں ہوا تھا۔ لاؤڈ سپیکر لگا ہوا تھا۔ اس لئے کام ہو پایا۔ آخیر تک لوگ بیٹھے رہے۔ شری سوامی ستیانند جی پردھان تھے۔ انہوں نے مجھ پر بڑی تعریف کی۔ اس کے لئے میں ان کا پورا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ دو درجن کے قریب ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور ۱/۲ ۴ ہزار کی تھیلیاں اس کے علاوہ پانچ ہزار روپیہ کا ایک مکان پیش کیا گیا۔ اور پیش کرنے والا وہ دیر ہے۔ جس کی تنخواہ صرف اٹھارہ روپے ماہوار ہے۔ ایک رقم خاص کر قابلِ ذکر ہے۔ آریہ سماج دال بازار کے پردھان پنڈت مکندلال جی شاستری نے ایک ہزار روپیہ پریزنٹ کیا۔ یہ شاید ان کی ساری عمر کی کمائی تھی۔ آریہ سماج جالندھر نے چار ہزار کی تھیلی پیش کر کے آریہ سماج کی لیڈر شپ کا ریکارڈ توڑ دیا تھا۔ آریہ سماج لدھیانہ نے ۱/۲ ۴ ہزار نقد اور پانسو کا مکان پیش کر کے نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ جلوس اور جلسہ کی کامیابی کے لئے آریہ سماج لدھیانہ دھنیواد کا پاتر ہے۔ اس کے ساتھ ہی دال کھیڑے کے لئے بات کہنے میں سب سے زیادہ خوشی محسوس کر سکتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آریہ سکول کے پرنسپل لالہ رام لال جی نے اپنے آپ کو ستیہ گرہ کے لئے پیش کیا۔ میرے ساتھ حیدرآباد جا رہے ہیں۔ ان کے اس ایثار کی جتنی قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا شمار پنجاب کے کامیاب ترین سکولوں میں ہے۔ تو لالہ رام لال کی کوششوں سے۔ آریہ ہائی سکول کا بوجھ بھی ان کے کندھوں پر ہے۔ پھر بھی فرض کی آواز کو سن کر انہوں نے یہ سب کام چھوڑ دیا۔ اور حیدرآباد کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

۱۲- مئی کی صبح کو میں پٹیالہ روانہ ہوا۔ راستہ میں کئی سٹیشنوں پر آریہ بھائیوں نے میرا سواگت کیا۔ صبح نو بجے گاڑی پٹیالہ پہنچی۔ لدھیانہ کی طرح یہ جلوس بھی سٹیشن سے ہی روانہ ہوا۔ جہاں اندر اور باہر ہزاروں لوگ کھڑے تھے۔ یہ جلوس تین گھنٹے رہا۔ اس سے پہلے میں نے انبالہ کا جلوس اول نمبر پر رکھا تھا۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ پٹیالہ کا جلوس اس سے بڑھ کر ہی تھا۔ اس جلوس کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ یہ صرف آریوں کی طرف سے ہی نہ تھا۔ بلکہ سکھ اور سناتن دھرمیوں کی طرف سے بھی۔ جو نعرے لگائے گئے۔ وہ بھی یہی بتاتے تھے۔ میری کار کے دونو طرف اکالی بھائی تھے۔ جلوس بہت لمبا تھا۔ شہر میں کئی دروازے بنائے گئے تھے۔ اور مختلف مقامات پر جلوس کو روک کر خاطر تواضع کی گئی۔ جوش بے اندازہ تھا۔ رات کو ۸ بجے جلسہ شروع ہوا۔ آریہ سماج مندر کے ساتھ ریاست کا ایک وسیع پارک ہے۔ جس میں ہزاروں لوگ بیٹھ سکتے ہیں۔ وہ سب کا سب کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حاضرین پندرہ ہزار سے کیا کم ہوں گے۔ پٹیالہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جب کہ اس قدر شاندار جلوس اور اس قدر پُر رونق جلسہ ہوا۔ انگریزی علاقہ میں پولیٹیکل لوگوں کی تقاریر سننے کے لئے لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن ریاستی رعایا کو یہ موقعے کم ملتے ہیں۔ بہر حال پٹیالہ کی زندگی میں پہلی بار ۱۵ ہزار کے قریب اشخاص اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ دیویاں بھی ہزاروں تھیں۔ چھٹے ڈکٹیٹر کو دو ہزار کی تھیلیاں پیش کی گئیں۔ اس سلسلہ میں میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج پٹیالہ پہلے پہل پانسو روپیہ کی ذمہ داری بھی لینے کو تیار نہ تھا۔ لیکن پبلک کے جوش کا یہ حال ہے کہ روپیہ خود بخود دھڑا دھڑ چلا آ رہا ہے۔ جلوس اور جلسہ اور ساتھ ہی دو ہزار کی تھیلی کے لئے میں آریہ سماج پٹیالہ کو ودھائی کا پاتر سمجھتا ہوں +

۱۳- مئی کو صبح ۹ بجے پٹیالہ سے چل کر دو بجے بعد دوپہر بھٹنڈہ پہنچا۔ راستہ میں برنالہ۔ دھوری اور پھول منڈی کے بھائیوں نے میرا سواگت کیا۔ آریہ سماج برنالہ نے ایڈریس کے علاوہ تھیلی بھی پیش کی۔ اسی طرح پھول منڈی کے بھائیوں نے تھیلی پیش کی۔ اس موقعہ پر کڑکتی دھوپ میں سینکڑوں آدمی سٹیشن پر کھڑے ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگا رہے تھے۔ در حقیقت ایک بھی سٹیشن ایسا نہ تھا۔ جہاں استقبال نہ ہوا ہو۔ جہاں آریہ بھائی موجود نہ تھے۔ وہاں بھی یہ خبر سن کر کہ اس گاڑی سے آریہ ستیاگرہ کا ڈکٹیٹر جا رہا ہے۔ سٹیشن کا سٹاف اور مسافر اکٹھے ہو جاتے تھے۔ دو بجے بھٹنڈہ پہنچا۔ کچھ بھائی سٹیشن پر سواگت کے لئے موجود تھے۔ دو سے ۵ بجے تک ویٹنگ روم میں رہا۔ دیہات سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ آئے ہوئے تھے۔ ۲ سے لیکر ۵ بجے تک میرے کمرے میں درشنوں کا تانتا بندھا رہا۔ پُرش بھی آتے رہے اور دیویاں بھی۔ جو ڈکٹیٹر کے تئیں اپنی عقیدت کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے تھے۔ ۵ بجے ریلوے سٹیشن سے جلوس شروع ہوا۔ اس وقت کا نظارہ بیان کرنا قلم کی طاقت میں نہیں۔ جوش کا ایک سمندر تھا جو ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ جدھر دیکھو آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ جو آٹھ دس ہزار سے کیا کم ہوں گے۔ بھٹنڈہ میں جس کی آبادی کل بیس بائیس ہزار ہے۔ جلوس کے ساتھ آٹھ دس ہزار اشخاص کا ہونا معمولی بات نہیں۔ بھٹنڈہ کی زندگی میں ایسا شاندار جلوس پہلی بار نکلا۔ بازاروں میں کئی گیٹ بنائے گئے تھے۔ کئی جگہ جلوس کو روک کر تھیلیاں۔ الائچی اور مصری اور شربت پیش کیا گیا۔ رات کے آٹھ بجے پھر سبھا ہوئی۔ حاضرین آٹھ دس ہزار سے کیا کم ہوں گے۔ ڈیڑھ درجن کے قریب ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور دو ہزار کی تھیلیاں۔ اس کے لئے بھٹنڈہ نواسیوں کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے +

تھکے ماندے جسم اور بیٹھے ہوئے گلے کیساتھ ۱۴- مئی کی صبح کو لاہور پہنچا۔ یہ میرے لئے نئی بات نہیں۔ لیکن اس حقیقت کو میں نے ایک بار پھر محسوس کیا۔ کہ پبلک کی سیوا صرف وہی کر سکتے ہیں۔ جن کا جسم مضبوط ہو۔ پٹیالہ کے تین گھنٹے کے جلوس نے میری صحت پر بہت زیادہ اثر کیا۔ ہاضمہ بگڑ گیا۔ اور طبیعت مضمحل ہو گئی۔ میں اپنا پروگرام ختم کر پایا۔ تو فاقہ کشی سے۔ دن کی گرمی اور رات کی بے خوابی۔ یہ دو چیزیں برداشت نہیں ہو سکتیں۔ کسی رات بھی بارہ بجے سے پہلے سونا نصیب نہیں ہوا۔ لدھیانہ پٹیالہ اور بھٹنڈہ میں لگاتار ۱۲ بجے رات کو سونا نصیب ہوا۔ اور پھر پروگرام پورا کرنے کے لئے بہت سویرے جاگنا پڑتا ہے۔ بھٹنڈہ میں میرا ویاکھیان ۱/۲ ۱۱ بجے رات ختم ہوا۔ بارہ کے قریب سویا۔ اور ۳ بجے پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ ۱/۲ ۳ بجے کی گاڑی میں روانہ ہونا تھا۔ تھوڑا سا پروگرام باقی ہے۔ پرماتما کی کرپا سے وہ بھی پورا ہو جائے گا۔ آرام تو ۵- جون کو حیدرآباد کے جیل میں ہی نصیب ہو گا +

فیروز پور چھاؤنی کے ریلوے سٹیشن پر چھاؤنی اور شہر کے آریہ بھائی اور دیانند کالج موگا کے پرنسپل شری راجندر کرشن کمار آئے ہوئے تھے۔ فیروز پور کے بھائی تو مجھے یہ منوانے کیلئے کہ میں ان کے ہاں کا پروگرام رکھوں۔ اور پرنسپل صاحب اپنے ہاں کے لئے۔ اگرچہ میں محسوس کرتا تھا۔ کہ جسم زیادہ تکلیف برداشت نہ کر سکیگا۔ پھر بھی مجھ سے انکار نہ ہو سکا۔ اور میں نے ۲۲- مئی کو موگا جاتے ہوئے فیروز پور اترنا منظور کر لیا۔ وہاں ۱/۲ ۵ بجے شام پہنچوں گا اور ۶ سے ۷ بجے تک ویاکھیان دینے کے بعد موگا کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔ ۲۳ کی صبح کو لاہور پہنچوں گا +

۱۵- مئی کی رات کو پشاور جا رہا ہوں ۱۶-۱۷ کو وہاں قیام ہے ۱۸ کو راولپنڈی پہنچوں گا۔ اور ۱۹ کو وزیر آباد۔ ۲۱ کو مجھے سرگودھا جانا ہے۔ ۲۲- مئی کی صبح کو لاہور پہنچ کر شام کو فیروز پور روانہ ہو جاؤں گا۔ ۲۶- مئی کی صبح کو لاہور کی آریہ سماجیں مجھے الوداع کہیں گی۔ جس کیلئے ایک پبلک جلسہ ہو گا۔ اسی وقت لاہور کا آریہ جگت مجھے اپنی کھیمنٹ پیش کریگا۔ ۲۷-۲۸- مئی کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اجلاس ہے۔ اس لئے دو دن میرا لاہور میں رہنا ضروری ہے

۲۸- مئی کی رات کو میں براستہ بھٹنڈہ ۱۶ ان جتھوں کے ساتھ جو اس وقت تک لاہور پہنچ چکے ہوں گے دہلی کو روانہ ہو جاؤں گا۔ پہلے یہ طے ہوا تھا۔ کہ میں ۲۸- مئی کی صبح کو چل کر براستہ انبالہ کرنال دہلی پہنچوں۔ لیکن یہ انتظام ... کو پسند ہے نہ دہلی کو۔ گرمی کی وجہ سے شاید مجھے بھی تکلیف ہو۔ اس لئے یہ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ آریہ صاحبان نوٹ کریں +

(کرشن)

پنڈت ویدبرت کی سزایابی

آریہ ستیاگرہ کے ۵ ویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت کیے جنہوں نے ۵-مئی کو ۵۲۱ ستیاگرہی ویروں کے ساتھ ستیاگرہ کیا تھا مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا- انہیں دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے- اور ان کے ساتھ گرفتار ہونے والے دوسرے ستیاگرہیوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی- پنڈت جی کو چھ ماہ قید کی زیادہ سزا شائد ڈکٹیٹر کی شان کا لحاظ رکھ کر دی گئی ہے- آخر اسے دور سے آنے والے معزز مہمان کا سواگت بھی تو کرنا تھا۔

ہم پنڈت وید برت جی اور ان کے ساتھیوں کی ان کے اس تیاگ پر ودھائی دیتے ہیں- اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں- کہ ان کی یہ آہوتی شیگھر پھل لائے۔

ساتویں ڈکٹیٹر کی سرگرمیاں

پنڈت گیانیندر دیو جی سدھانت بھوشن آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر مقرر ہو چکے ہیں- پنڈت جی تے دیانند اپدیشک ودیالیہ میں شکشا پائی ہے- اس لئے ان میں تبلیغی سپرٹ بدرجہ اُتم موجود ہے- اب تک تو آپ آریہ سماج کے سدھانتوں کا ہی بمبئی پرانت میں پرچار کرتے رہے ہیں- اب آریہ ستیاگرہ کا سندیش کاٹھیاواڑ اور گجرات کے ہندوؤں تک پہنچائیں گے- اس پرانت کو رشی کی جنم بھومی ہونے کا فخر حاصل ہے- لیکن وہاں آریہ سماج کا پرچار نہیں کے برابر ہے- اب جبکہ پنڈت جی نے اس پرانت کا دورہ شروع کر دیا ہے- امید کرنی چاہیے کہ پرانت بھر میں آریہ سماج کا ڈنکا بجنے لگے گا- اور رشی کی جنم بھومی آریہ سماج کا ایک زبردست گڑھ بن جائے گی۔

حیدرآباد شہید دوس

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی وار کونسل نے آریہ جگت سے اپیل کی ہے- کہ وہ ۲۱-مئی کو حیدرآباد میں ہو رہے دھرم یدھ میں اپنے جیون کی بلی دینے والے ویروں کی سمرتی میں شہید دوس منائے- اس روز جا بجا جلسے کئے جائیں- اور ریزولیوشنوں کے ذریعے حیدرآباد کی جیلوں میں اسقدر اموات کے کارن کی تحقیقات کا مطالبہ کیا جائے- حیدرآباد کی جیلوں میں اس وقت تک چھ ویر اپنی آہوتیاں دے چکے ہیں۔

پانچواں "حیدرآباد ڈے"

مئی کی ۲۲- تاریخ پھر آ رہی ہے یہ یاد دلانے کو کہ آج آریہ ستیاگرہ کو شروع ہوئے پانچ ماس پورے ہو رہے ہیں- اور اس اندولن کا نیتر تو کرتے کرتے پانچ آریہ نیتا جیلوں میں چلے گئے ہیں- اور ان کے پدچنہوں پر چلتے ہوئے سات ہزار سے ادھک آریہ ویر ——— ان نیتاؤں اور ویروں کا تیاگ اپورو ہے- وہ اوشیہ پھل لائے گا- لیکن تب جب آریوں کا بچہ بچہ انوبھو کرے گا- کہ اس یدھ کو سپھل بنانا ہے- چاہے بڑی سے بڑی قربانی بھی کیوں نہ کرنی پڑے- ہر ماہ کی ۲۲ تاریخ آریہ ستیاگرہ کی سپھلتا کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاگ کا آریہ بھائیوں سے مطالبہ کرتی ہے۔

۵واں حیدرآباد ڈے مناتے ہوئے پنجاب کے آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ دھن جمع اور والنٹیر بھرتی کرکے سبھا کے اجلاس پہلا ہو رہے ہیں- اور ان کی اور سے جانے والے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کو بھینٹ کریں- تاکہ وہ شولا پور پہنچ کر ستیہ آگرہ سمتی کو بتا سکیں- کہ پنجاب اس دھرم یدھ میں کس اُتساہ سے بھاگ لے رہا ہے؟

ہمیں پورن آشا ہے- کہ آریہ جگت یہ دوس پورے اُتساہ اور سماروہ سے منائے گا- اور اس دھرم یدھ کو سپھل بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ دھن اور جن سنچے کرے گا- تاکہ ان ویروں کی شہادت سارتھک ہو سکے۔

پرتاپ جینتی

۲۱-مئی بڑے جشن کا دن ہے- جہاں ایک طرف آریہ ستیاگرہ سمتی نے آریہ جگت کو اس روز "حیدرآباد شہید دوس" منانے کا آدیش دیا ہے- وہاں دوسری طرف کانگرس نے "سیاسی اسیر دوس" منانے کی ملک سے اپیل کی ہے۔

اس پر لطف یہ کہ یہی دن اودے پور میواڑ کے پرانت سمراٹ مہارانا پرتاپ کے جنم کا ہے- اس لئے پرتاپ جینتی سمتی اودے پور نے ہندو ماتر سے اس دن پرتاپ جینتی منانے کی پرارتھنا کی ہے۔

ہمیں آشا ہے- کہ آریہ سماجی حیدرآباد شہید دوس منانے کے ساتھ ساتھ جہاں ان سیاسی اسیروں کی جو دیش سیوا کے جرم میں جیلوں میں بند پڑے ہیں رہائی کا مطالبہ کرینگی- اور اس طرح کانگرس کے آدیش کا پالن کریں گی- وہاں بھارتیہ سوتنترتا کے پجاری دیا ماتا پرتاپ کی جینتی بھی سماروہ پوروک مناکر اپنی شردھا کا پرنچے دینگی۔

مہاشہ کرشن سے!

(از مہاشہ کرشن چندر جی خورشید علیپوری)

سینہ تانے جا رہا ہے آج تو پنجاب سے
لے رہا ہے دہر میں آبروئے پنجاب سے

لیکے گلزار وفا کا رنگ تو پنجاب سے
امن کی خاطر چلے ہیں امن جو پنجاب سے

شاق کیوں گذرے دل پنجاب پہ ہجرت تری
کون ہے یار صحافت کا امیں تیرے بغیر

فخر بخشیگی سر پنجاب کو ہمت تری
کون ہے حد عدوئے فنت سے قریں تیرے بغیر

کون چمکائیگا ہند کی جبیں تیرے بغیر
آریوں کا کام چلسکتا کہیں تیرے بغیر

رہنما اپنا ترا نقش قدم ہو جائے گا
سایہ فگن دہر پہ اپنا علم ہو جائیگا

روہتک میں آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ

سر سکندر نے شولا پور میں جو تقریر کی تھی۔

آخر اس کا اثر پنجاب کے مسلمانوں پر ہوا- اور اس کا نتیجہ بھی جلد ہی ظاہر ہو گیا- روہتک میں کچھ مسلمانوں نے آریہ ستیاگرہیوں کے ایک جلوس پر بے تحاشا لاٹھیوں سے حملہ کر دیا- اور گوروکل کھینبرال کے برہمچاریوں اور دوسرے لوگوں کو پیٹنا شروع کر دیا- آریہ سماج مندر تک ستیاگرہیوں پر اینٹوں اور لاٹھیوں سے حملے جاری رہے- سماج مندر کے صحن میں بھی اینٹیں پھینکی گئیں- پولیس تقریباً پون گھنٹہ کے بعد پہنچی- اس وقت تک مسلمان حملہ آور فرار ہو چکے تھے- اس حملہ کے نتیجہ کے طور پر ایک درجن کے قریب ویروں کو سخت چوٹیں آئی ہیں- اور ان کے سر پھٹ گئے ہیں- ابھی تک کوئی مسلمان گرفتار نہیں کیا گیا- بلکہ آریہ ستیاگرہیوں کے ہی جلوس پر دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔

سر سکندر نے فرمایا تھا کہ "پنجاب کے مسلمان بھرے بیٹھے ہیں- کیا روہتک میں آریہ ستیاگرہیوں پر ہوئے حملہ سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ "بھرے بیٹھے" ان مسلمانوں پر ان کی تقریر کا خاطر خواہ اثر ہوا- اور وہ نہتے ستیاگرہیوں پر ٹوٹ پڑے۔

کیا ہم امید کریں- کہ ہمارے وزیر اعظم پنجاب کے امن کے لئے "بھرے بیٹھے" مسلمانوں کو آئندہ ایسی حرکتوں سے باز رہنے کی تلقین کریں گے؟

کانگرس میں فارورڈ بلاک

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پہلے مہاتما گاندھی اور سبھاش چندر بوس میں جو خط و کتابت ہوتی رہی ہے- اسے شائع کر دیا گیا ہے اسے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ سبھاش بابو نے دھمکی دی- کہ ——— اگر مفاہمت نہ ہوئی- اور مجھے استعفیٰ دینے پر مجبور ہونا پڑا تو کانگرس کی سیاسیات میں ایک نیا دور شروع ہو گا- اگر ہمارے سامنے الگ الگ ہو گئے- تو سخت خانہ جنگی چھڑ جائے گی- اور اس کا آخری نتیجہ کچھ بھی ہو- کچھ وقت کے لئے کانگرس کمزور ہو جائے گی- اور برطانوی گورنمنٹ فائدہ اٹھائے گی۔

بقول "ٹریبیون" ایک طرف وہ تو یہ کانگرس کے فیصلہ یعنی پنت جی کے ریزولیوشن کے لازمی اور منطقی نتیجہ سے بچنا اور اسے عملی جامہ پہنانے سے پہلو تہی کرتے رہے اور دوسری طرف اپنی رہنمائی کا بوجھ بھی گاندھی جی کے کندھوں پر رکھنے کی کوشش کرتے رہے مہاتما جی کی اول سے آخر تک یہ پوزیشن رہی

نوک جھونک

دیال باغ کے "ٹھوس پروگرام" کی گورو کیطرف ... ارشاد ہوا ہے۔ کہ —— "ہم تو کھدر بیچنے ... کو آئے ہیں۔ ہمیں "من رس" اور "کن رس" ... کیا مطلب؟ (پیارا دیال باغ)

یہاں کی روحانیت اور کیسی گوربانی؟ —— کھدر بیچو۔ کارخانے چلاؤ۔ اور مکمل کامیابی کی کوئی راہ ڈھونڈ نکالو!

بات سچی ہے۔ من کا منکا پھیرنے سے پہلے پیٹ کی آگ بجھنی چاہیئے۔ کھدر بانی اور کھدر فروشی ایسے "ٹھوس پروگرام" کو چھوڑ کر ایک ... انسان "من رس" اور "کن رس" کے جھگڑوں میں کیسے پڑ سکتا ہے۔ پھر ہمارے "انتخابی گورو" ... دن رات ٹھوس پروگرام سے واسطہ ... ہے +

سرکاری ڈیوٹی پر ہوتے ہیں۔ تو سڑکوں کی پیمائش ٹھوس پروگرام پیش نظر رہتا ہے۔ ... "بے وقوفوں کی جنت" میں پہنچتے ہیں۔ تو ہاتھ میں ... لے کر کھدر کے تھانوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور اگر اس ٹھوس پروگرام سے ذرا بھی اُکتا ... تو "ادرے نائیڈ سپر چوئل ازم" کی ... پکڑتے ہیں +

جب شریر تھک جاتا ہے۔ اور من شانتی کے لئے بیتاب نظر آتا ہے۔ تو آپ سوہنی مہینوال کے روحانیت سے بھرپور مناظر سے لطف اندوز ہونا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ "ٹھوس تفریح" کو دل ... تو پریم نگر کی برہمن بہنوں کو "ٹھوس ... " ... سٹیج آف لائف پر لا کر روحانیت کے نغمے الاپنے کے لئے اشارہ کر دیا جاتا ہے +

زمانہ بدل رہا ہے۔ زمانہ والے بدل رہے ہیں۔ پھر روحانیت کا دور ہی بابا آدم کے وقت کا کھیل رہے ہ اب روحانیت کا درس ... کتابوں اور پرانے دماغوں سے لینے کا وقت ... نوجوانوں کے لئے "جوان روحانیت" کی ... پیدا کر سکے۔ جو خون میں گرمی اور اُمنگوں میں ... ان کے لئے کسی ٹھوس پروگرام کا ہونا ضروری ہے۔ اور اسے آنکھوں ... کیف اور فنڈ ... کہاں؟ سوہنی مہینوال ... روحانیت اور رومانی مناظر میں۔ زندہ باد دیال باغ +

سندیشن چکر

مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن کون؟ یہ جاننا چاہتے ہوں۔ تو "البیان" جو اُمتِ مسلمہ امرتسر کا ماہوار صحیفہ ہے۔ کے ذیل کے الفاظ ملاحظہ کیجئے:—— "مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن نہ ہندو ہے نہ انگریز۔ اسلام اور پیروان اسلام کا سب سے بڑا دشمن "مُلّا" ہے۔ جو قصبوں میں آ کر مولوی بن جاتا ہے۔ اور شہروں میں مولانا" +

یہ ہے تعریف "مُلّا" کی۔ اب ذرا اس کے کارنامے بھی دیکھ لیجئے —— "اسلامی ہندوستان کی جڑیں کھوکھلی کرتا جا رہا ہے یہ وہ ذاتِ شریف ہے۔ جس کے فیض سے لکھنؤ اور منصور کے شیعہ سنی فساد ہر سال تازہ ہوتے ہیں۔ یہی وہ عالم و فاضل مخلوق ہے۔ جس کی سعادتوں کا ایک بڑا نشان یہ ہے۔ کہ دیوبند دہلی۔ مراد آباد اور سہارنپور کے مدرسوں سے ہر سال گھنی گھنی داڑھیوں والے نوجوان دین اور اخلاق کی سند کے ساتھ ریوڑوں کی صورت میں نکل کر سارے ملک میں پھیل جاتے ہیں" +

ریوڑوں کی صورت میں نکل کر ملک میں پھیل جانے والے ان نوجوانوں کی اسلام دوستی پر کسے شک ہو سکتا ہے۔ جبکہ دین اور اخلاق کی سندان کے پاس ہوتی ہے۔ انہیں دینی مسائل پر کس قدر عبور حاصل ہے۔ اس کا اندازہ ان الفاظ سے لگائیے —— "پھر ان نوجوان مُلّاؤں کے علم و برکت کا کیا ٹھکانہ ہے۔ مٹی کے ڈھیلے سے کر پاجامہ کی اونچائی اور داڑھی کے بالوں کی لمبائی تک جیسے "علمی مسائل" پر وہ معرکہ کے مناظرے ہوتے ہیں۔ کہ رفع یدین اور آمین بالجہر جیسے "اصولی اور فنی" معاملات پر وہ غضب کی بحثیں ہوتی ہیں ...."

اور ان بحثوں اور مناظروں کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ یہ جاننا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ لکھا ہے کہ —— "اور پھر ان مناظروں اور بحثوں کے نتیجے میں مسلمانوں کی مختلف جماعتوں میں وہ شدت کے مقابلے ہوتے ہیں۔ کہ ابلیس اور اس کے تمام چیلے چانٹے سالہا سال تک اپنے فرائض سے غافل رہ سکتے ہیں" —— زندہ باد مُلّائے اسلام ذی شان!!

لکھنؤ میں شیعوں اور سنیوں میں جو مدح صحابہ اور تبرا کی جنگ شروع ہے۔ اس کے سلسلہ میں لکھنؤ سے نکلنے والے اخبار "ہندوستان" نے ایک دلچسپ واقعہ شائع کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ —— "ایک لڑکے نے پتنگ پر مدح صحابہ لکھ کر اُڑا دی۔ غضب ہو گیا۔ شیعوں میں کھلبلی مچ گئی۔ فوراً چند "سرفروش" شیعوں نے اپنے اپنے کنکوے بڑھائے۔ اور اس شریر پتنگ کو گھیر کر کاٹ دیا +

"مدح صحابہ کی پتنگ۔ اور کٹ جائے۔ سنیوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ وہ کہاں یہ برداشت کر سکتے تھے۔ فوراً ایک گھنٹہ کے اندر اندر سارا آسمان مدحیہ کنکووں سے پٹ گیا۔ شیعوں سے یہ ظلم برداشت نہ ہو سکا۔ انہوں نے بھی بڑے بڑے کنکوے تبرے لکھ لکھ کر اُڑا دئے۔ پھر کیا تھا رنگ برنگ کی پتنگوں سے آسمان چھپ گیا +

"سنی علماء نے فتوے دے دیا۔ کہ "تبرائی پتنگوں" کو "مدحیہ پتنگ" سے کاٹ دینا یا اس کے کاٹنے میں مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جس نے ایک کنکوا بھی کاٹ دیا۔ اس کی سات پشتوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ شیعہ علماء نے فتوے دیا۔ کہ مدحیہ پتنگوں کو کاٹ دینا اور اس کے کاٹنے میں مدد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ جس نے ایک کنکوا بھی کاٹ دیا اُس کو حج کا ثواب مل گیا +

"دوکانیں۔ کارخانے اور سب طرح کے کاروبار بند ہو گئے۔ اب "پاکستان والے" یا تو کنکوے بناتے تھے۔ یا کنکوے لڑاتے تھے۔ جس بازار کی طرف گذر جاؤ۔ کنکوے ہی کنکوے دکھائی دیتے تھے۔ چھوٹے کنکوے۔ بڑے کنکوے۔ کاغذی کنکوے۔ ریشمی کنکوے۔ زہر یلا مانجھا۔ آہنی مانجھا۔ فولادی مانجھا۔ موٹی ساری۔ مہین ساری۔ چرخ چرخی۔ چھوٹی چرخی! کہیں کہیں پر بیچے کاٹ دینے کے کنکوے۔ تعویذ اور دعائیں بھی بکتی تھیں" +

من کی موج

"Wanted a christian" کے عنوان سے ایک دلچسپ مضمون لنڈن کے "ڈیلی ہیرلڈ" کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپا ہے۔ کہ ریورینڈ مسٹر ایکس ایک ایسے مسیحی کی تلاش میں ہیں۔ جو حقیقی معنوں میں ایماندار اور خدا سے ڈرنے والا ہو۔ انہیں اس وقت تک کوئی ایسا عیسائی نہیں ملا۔ ان کا یقین ہے۔ کہ ایسے عیسائی دُنیا کے کسی حصے میں بھی موجود نہیں +

ہم "ہولی ویک" (Holy week) منانا تو چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے منانے کے لئے عیسائی کہاں سے لائیں؟

مسٹر ایکس کے خیالات باقاعدہ اخبار میں جگہ پاتے ہیں۔ اور ہوتے بھی ہیں سیدھے سادے۔ ان کا نام ان کی خواہش کے مطابق پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ ذیل میں کچھ اقتباس درج کرتے ہیں:—

"اب لوگ چرچ میں اس لئے نہیں آتے۔ کہ خدا کی درگاہ میں جھکیں یا اس کی عبادت کریں۔ بلکہ کسی دوسری وجہ سے۔ جیسے ایک لڑکی نے تسلیم کیا۔ کہ وہ مسلسل کئی ہفتے چرچ میں اس لئے آتی رہی۔ تاکہ وہ ایک "نوکیلے" لڑکے کو بطور دوست کے منتخب کر سکے۔ اسے کوئی مل گیا ہوگا۔ تبھی اس نے چرچ میں اب آنا بند کر دیا ہے +

ایک نوجوان شادی شدہ جوڑہ محض اس لئے چرچ میں آیا کرتا تھا۔ تاکہ وہ اپنے گلے کو گانے کے قابل بنا سکے۔ چرچ کے choir master نے اپنے برسوں کے تجربہ سے اس جوڑہ کو بلا اُجرت مستفید ہونے دیا۔ کام پورا ہو جانے پر اس جوڑے نے چرچ میں آنا بند کر دیا +

"اسی قسم کے کئی اور واقعات کا ذکر کرنے کے بعد مسٹر ایکس نے نہایت دردمندانہ لہجہ میں اپیل کی ہے۔ کہ کیا کوئی مجھے ایک خدا دوست عیسائی ڈھونڈ دے گا۔ میں اس سے خوشی سے ہاتھ ملاؤں گا"

لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ یہ آرزو تا حیات حسرت بنی رہے گی +

+ دوڑو! بھاگو! مسلمانو! لکھنؤ کی طرف تبرائی کنکوے خریدو اور بناؤ حج کے ثواب x

آریوں کا ویدک کال

(لیکھک شری پنڈت درگا پرشاد جی شاستری اجمیر)

سنسکرت ساہتیہ اور ویدک اتہاس کے دیکھنے سے یہ سپشٹ وِدِت ہوتا ہے۔ کہ سنسار بھر میں آریوں کا سارو بھومِک راجیہ رہا ہے۔ تھا آریوں کے مکھیہ کیندر ستھان بھارت ورش سے یوروپ۔ ایشیا۔ امریکہ آدی دیشوں کے نواسیوں نے کئی پرکار کے وگیان کو سیکھا ہے۔ یہی نہیں بلکہ امریکہ۔ آسٹریلیا اور فرانس آدی دیشوں کے ساتھ آریوں کے پرسپر وواہ سمبندھ ہوتے رہے ہیں۔ جیسے ارجن کا امریکہ کی الوپی ناگ کنیا کے ساتھ وواہ کا ہونا۔ پلستی منی کا آسٹریلیا کی مالکیاری اندومتی کے ساتھ وواہ کرنا۔ دھرت راشٹر سے گاندھاری کا وواہ آدی آریوں کے پرسپر وواہ کے دیوتک ہیں ودوانوں کی جانچ سے یہ گیات ہوتا ہے۔

کہ یوروپ میں منشیوں کی بستی بہت پیچھے سے ہوئی ہے۔ مہاتما تلک کے کتھن انوسار دس ہزار برس سے ادھک پُرانی یوروپ کی بستی سدھ نہیں ہو سکتی۔ ودوانوں کا کتھن ہے۔ کہ کابل اور بلوچستان آدی جتنے دیش ہیں یہاں بھی اسلام کے پرچار سے پُوروِ آریوں کا ہی راجیہ تھا۔ یہیں پر گاندھار (قندھار) تھا۔ جہاں کی گاندھاری راجہ دھرت راشٹر کی رانی تھی۔

گاندھار کو اس سمیہ قندھار کہتے ہیں۔ اسی کا اپ بھرنش کندھار بھی ہے۔ اسی کے پاس راجہ راج سنگھ کا بسایا ہوا غزنی شہر اب تک ودیمان ہے۔ کابل میں جو پٹھان جاتی رہتی ہے۔ وہ "پرشٹھان" (پچھونی) راجدھانی کی رہنے والی چندر ونشیہ کھشتری جاتی ہے۔

افغانستان سے آگے ایران ہے۔ جس کو فارس دیش بھی کہتے ہیں۔ یہاں پہلے وہ جاتی آباد تھی۔ جو آج کل ہندوستان میں پارسی جاتی کے نام سے ودیمان ہے۔ یہ جاتی اتی پراچین کال میں آریوں سے جدا ہو کر ایلیان (ایران) میں آباد ہوئی تھی۔ یہ آریوں کی ایک شاکھا ہے۔ جو سرسوتی کو ہروتی۔ سریو کو ہریو۔ بھرت کو بھرت۔ کاشی کو کاس۔ آریہ کو ایران کے نام سے پکارتے ہیں۔

اسی پرکار سے پاتال دیش میں بھی آریوں کا پرسار اور ویدک دھرم کا پرچار تھا۔ ان دیشوں کے نواسیوں کو کہیں کہیں آریوں نے اسُر نام سے پکارا ہے۔ تاہم پرمان سے یہ بات سدھ ہوتی ہے۔ کہ منگولیا میں بھی آریہ لوگوں نے اپنا اُپنویش بسایا تھا۔

بھارتیہ ودوانوں کے اتیرکت دوسرے ودوانوں کا بھی یہ وشواس ہے۔ کہ امریکہ میں پراچین کال میں آریوں کا نواس تھا۔ ان کے دھارمک وشواسوں کے وشئے میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ناگ پوجتے تھے۔ اسی لئے پرانوں میں — "پاتال میں ناگ واس کرتے ہیں" — اس پرکار کا بہت سا ورنن آیا ہے۔

بھاگوت میں آیا ہے۔ کہ "واسکی کی مدد سے ناگوں دوارا ذی ہوئی نرم ناپور کتس کو سانگی سے گئی"۔

اس ورنن سے سپشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ ان کو یہیں ناگ پراپت ہوا۔

امریکہ کے لوگ ایک دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔ جس کا سر ہاتھی کا اور شریر منش کا ہے۔ ارتھات گن پتی (گنیش) کی پوجا کرتے ہیں۔ "سپت شتی" میں لکھا ہے۔ کہ "شمبھو اور نشمبھو راکھشسوں کو دیوی نے مار ڈالا۔ تب جو شیش بچے وہ بھاگ کر امریکہ چلے گئے"۔

بابو اُمیش چندر ودیارتن لکھتے ہیں۔ کہ "آج بھی امریکہ میں رام سیتا اُتسو منایا جاتا ہے"۔

"امر کوش" میں لکھا ہے۔ کہ — "پاتال، رساتل، ناگ لوگ سب ایک ہی نام ہیں"۔

اس سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ راجہ بلی کی راجدھانی امریکہ ہی تھی۔ بھارت میں پراچین سے پراچین اور نوین سے نوین ساہتیہ میں امریکہ کا ورنن موجود ہے۔ مہا بھارت میں آیا ہے۔ کہ — اُدھالک منی پاتال میں ہی نواس کرتے تھے۔ اور وہاں ویدک دھرم کا پرچار کرتے تھے۔ وید ویاس منی جی نے بھی وہاں ویدک دھرم کا پرچار کیا تھا۔ آریہ سماج کے پروَرتک مہرشی دیانند سرسوتی نے "ستیارتھ پرکاش" میں لکھا ہے۔ کہ — "مہا بھارت کے یدھ تک آریوں کا امریکہ میں گمن آگمن اچھی طرح تھا۔ ادم کا "شوستک چنہ"۔ گجانن پوجا۔ ناگ پوجا۔ رام سیتا اُتسو آدی باتوں سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ آدی امریکہ نواسی پراچین آریہ ہی تھے۔

ایران کا ہامشو حکیم بھارت میں بہت دِنوں آیا کرتا تھا۔ اور مہرشی جیمنی کا شِشیہ ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰ نے بھی بھارت میں آکر دھرم کے سمتعانت سیکھے۔ اور بہت سمیہ تک کاشی آدی ستھانوں میں رہے۔ بھارتیہ اتہاس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ رشی پلست سے لے کر سن عیسوی کے آرمبھ تک آریہ رشی منی اور سنیاسی آسٹریلیا۔ امریکہ۔ سیریا۔ گریس اور چین آدی دیشوں میں ویدک دھرم کا پرچار آدی کرنے کیلئے جایا کرتے تھے۔

آریہ جاتی کی سب سے بڑی اوشکتا

(لیکھک:۔ شری بی۔ این چتر ویدی ساہتیہ رتن آبو روڈ)

ایک ہی جاتی کی بھن بھن سمیوں میں بھن بھن طرح کی اوشکتائیں ہوتی ہیں۔ نہ تو کسی جاتی کی سدا ایک سی اوشکتا رہتی ہے۔ اور نہ ہی ان سادھنوں کو پراپت کرنے کا ڈھنگ ہی ایک ہوتا ہے۔ جس سمیہ کرم کانڈ کی بڑی پربلتا ہوئی اور دھرم کے نام پر ہزاروں پشوؤں کو اگنی میں جھونکنا آرنبھ کیا جانے لگا۔ تو بھگوان بدھ نے

"अहिंसा परमो धर्मः ॥"

نامک استر سے دھرم رکھشا کیا۔ جس سمیہ یون سامراجیہ کا اتیا چار اپنی چرم سیما پر پہنچ چکا تھا۔ اس سمیہ مہاراشٹر کیسری پراتہ سمرنیہ چھترپتی مہاراجہ شیوا جی تتھا گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی تلوار کے بل سے آریہ جاتی کی رکھشا کی۔

جس سمیہ یون عیسائی روپی بھیڑیے اس آریہ جاتی کو کتر کتر کھا رہے تھے۔ دودھ ہائی کے کارن نادرسے ہندو دھرم بھسم ہوا جاتا تھا۔ اس سمیہ مہرشی دیانند نے اپنی اکاٹیہ یکتیوں اسادھارن پانڈتیہ تتھا اکھنڈ برہم چریہ کے بل پر پُنہ ویدک دھرم کا پرکاش کیا۔ سنسار سے اگیان روپی اندھکار کو دور کیا۔ اور آریہ جاتی کو نشٹ ہونے سے بچایا۔ ان کی ادبھُت یُکتی تتھا تَرک کے سنمکھ دگ وجئی نت مستک ہو بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس پرکار یہ ودت ہوا۔ کہ ایک ہی جاتی کی بھن بھن روپ میں بھن بھن اوشکتائیں ہوتی ہیں۔ اور ان کو پراپت کرنے کے بھن بھن مارگ۔

کیا ورتمان کال میں مہاتما بدھ یگان کے سے اہنسا استر کی اوشکتا ہے۔ یا شیوا اور گورو گوبند سنگھ کی سی تلوار کی ضرورت ہے؟ اتھوا سوامی دیانند کی سی اکاٹیہ یکتیوں کی ضرورت ہے — اس سمیہ سب سے بڑی اوشکتا ہے نج شکتی کی اور ساتھ ہی ساتھ سنگھٹن کی۔ سنگھٹت قوم چاہیے کیسی ہی نربل ہو پھر بھی بیری سے مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور چھن بھن شکتیاں چاہے کتنی ہی شکتی شالی کیوں نہ ہوں۔ دشمن کے آگے پراست ہو جائیں گی۔ سنسار کا اتہاس اس کا ساکھشی ہے۔ بھارت ورش کے راجپوتوں کی ویرتا سنسار پرسدھ ہے۔ اس جاتی نے ایسے ایسے ویر اُتپن کئے۔ جن کی سمانتا سنسار میں دُرلبھ ہے۔ ایک ایک ویر نے ہزاروں کے بیچ میں اپنے جوہر دکھلائے۔ سینکڑوں کو اکیلے ہی موت کے گھاٹ اُتارا۔ اور جن کے لئے یُدھ کرنا ایک سادھارن سا کھیل تھا۔ ان ہی راجپوتوں کے سمیہ میں بھارت ودیشیوں کے چنگل میں پھنسا۔ ان ہی کے آگے ہزاروں سام دگ رشی کے اندیائی غزنی میں دو دو روپے میں بھیڑ بکریوں کے سمان گلیوں میں بیچے گئے۔ اور ان ہی کے سنمکھ بھیشم۔ شیوا جی اور مہارانا پرتاپ جیسے ویروں کو جنم دینے والی ویر انگناؤں کا ستیتو بھرشٹ کیا گیا۔ یہ کیوں کیا ان میں شکتی نہیں تھی؟ کیا اُن کو دیش اتھوا دھرم کا درد نہیں تھا۔ یہ سب کچھ تھا۔ اور بہت تھا۔ اور ہم سب سے کہیں ادھک تھا۔ کنتو تھا نہیں کیول سنگھٹن۔ سب مل کر کاریہ کرنے کی شکتی۔ پرتیک کو اپنی شکتی پر اتنا وشواس تھا۔ کہ وہ اکیلے ہی ویری کو پراست کر سکتا ہے۔ دوسرے سے سہایتا لینا وہ اپنی نربلتا اور بے عزتی سمجھتا تھا۔ اسی کارن ہار ہوئی۔ کنتو آج تو ہم لوگوں میں شکتی بھی نہیں۔ دوسروں کی رکھشا کرنا تو دور کی بات رہی ہم تو اپنی بھی رکھشا نہیں کر سکتے۔ یہ ہماری جاتی کی ادھوگتی ہی ہے۔ ہمارے نویوکوں کی کمر کمان ہو گئی ہے۔ چہرے سے تیج غائب ہو گیا ہے۔ برہم چریہ کے ابھاو سے ہمارا شریر نربل ہو گیا ہے۔ یہ ہیں ہمارے یووک۔ نو یووک۔ یہ ہیں ہماری جاتی کی آشائیں۔ یہ ہیں ہمارے دیش کے بھاوی ناگرک۔

اتہ یدی آریہ جاتی کو سنسار میں جیوت رہنا ہے۔ تو شکتی سمپادن کرنا اس کا پرم کرتویہ ہے۔ شکتی اس لئے نہیں۔ کہ دوسروں پر اتیا چار کرے۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

راجپوت اور سکھ کال میں شدھی

(لیکھک :- پنڈت گیا نیندرجی صوفی - مولوی فاضل)

...واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سب کا تعلق مرا ٹھا اتہاس سے ہے۔ اس سے یہ خیال نہ کرنا چاہیے۔ کہ مرا ٹھوں کے سوائے اور کسی نے شدھی کا کام نہیں کیا۔ کیونکہ دیکھی گت اور سامویک واقعات راجپوتوں، سکھوں اور دوسرے ہندوؤں کے اتہاسوں میں بھی ملتے ہیں۔ جن میں جنم کے مسلمان استری پرشوں کی شدھی کے واقعات اکثر بیشتر ملتے ہیں۔

اس کے علاوہ سیکڑوں ان نومسلموں کی جنہیں زبردستی مسلمان بنا لیا گیا تھا۔ ان کے بھی شدھ ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ "گزیٹیر آف دی ڈسٹرکٹ بہرائچ" کے صفحہ ۱۰ پر ملتا ہے۔ کہ "مسعود غازی نے بہت سے راجپوتوں کو زبردستی مسلمان بنا لیا تھا۔ پرنتو رائے پتھورا نے ان کو شدھ ہو جانے کا اُپدیش دیا۔ اور جس کے پھل سوروپ وہ شدھ ہو کر برادری میں سملت ہو سکے۔ اور پھر اُن کو قطب الدین ایبک کے زمانہ میں مسلمان بنایا گیا۔"

اس کے علاوہ ماروار کے اتہاس میں آتا ہے۔ کہ۔ "ناڈ ورائے پال نے چھ سو مسلمان استریوں کو شدھ کر کے اپنے سرداروں اور سپاہیوں کو بیاہ دیا تھا۔" اور اس میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ:- "سولھویں صدی میں جب سندھ پر مسلمانوں نے حملہ کیا۔ تو وہاں کے کھتری راجپوتوں کو زبردستی مسلمان بنا لیا گیا۔ تو جیسلمیر کے کھتری راجپوت راجہ جیت سنگھ نے ایک بڑا یگیہ کرایا۔ جو کاشی سے آئے ہوئے پنڈتوں سے کرایا گیا تھا۔ اس یگیہ میں تمام نومسلم بھائیوں کو جیت بند میں اسنان کرا کے ہندو بنا لیا گیا۔"

ورہما باد ضلع گوجرانوالہ کے سورگباشی دیوان کرشن گوپال جی شہید نے اپنی کتاب "نانی پاند" کی نمبری کرن کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے۔ کہ:-

"ہرکا داس ٹھاکر پیدائشی مسلمان تھے۔ یہ شاکا سمت ۱۳۴۲ میں بڑھن نامی گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔ جو اس وقت جیسور کے سب ڈویژن بنگرام (بنگال) میں واقع ہے۔ وہ چھوٹی عمر میں ہی گھر سے نکل کر شانتی پور میں آ گئے۔ اور ادوبیت آچاریہ سے عرض کیا۔ کہ میں نیچ ذات مسلمان ہوں۔ میرا اُدھار کیونکر ہوگا؟

مہاراج نے اس کو تسلی دی۔ اور اُپدیش کر کے اس کے بال منڈوا دیئے۔ اور تلسی مالا اور تلک دھارن کرا کے اور گنگا جی میں کھڑا کر کے ہری نام کا اُپدیش دے کر شکشت سنچار کی۔ اور ہری داس نام رکھا۔ کہ ہر روز تین لاکھ ہری نام جپ کرو۔ پھر وہ ایک دن دو پہر کے وقت جنگل کی طرف چلے گئے۔ اور تنہائی میں ہری جپن کرنے لگے۔ اس حالت میں ایک زمیندار رام چندر نے ان کو آزمانے کے لئے ایک مسلمان ویشیا کو مقرر...

کیا۔ مگر وہ بھی ان کے ست سنگ کے پربھاؤ سے ہری بھگت بن گئی۔"

سکھ اتہاس میں بھی ایسے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ چنانچہ "تواریخ گورو خالصہ" جلد ۲ صفحہ ۲۲ پر درج ہے۔ کہ۔ "رام سنگھ نومسلم تھیں کی سُنت بھی کر دی گئی تھی۔ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے اس کو سکھ بنا لیا۔ اور حکم دیا۔ کہ آئندہ جو کوئی ہندو سکھ مسلمان بنے۔ اس کو پھر اپنے میں واپس ملا لیا جاوے۔"

"تواریخ گورو خالصہ" حصہ دوم صفحہ ۱۲۹ میں آتا ہے۔ کہ۔ "سکھوں کی بہادری کو دیکھ کر بادشاہ نے کہا۔ کہ "ایسے بہادروں کو قتل کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ ان کو مسلمان بنا کر فوج میں شامل کر لینا چاہیئے۔"

اس پر قاضی نے کہا۔ کہ۔ "ان کافروں کا کوئی دین و ایمان نہیں۔ سینکڑوں مسلمان بنائے گئے۔ مگر وہ پھر دوبارہ سکھ بن گئے۔"

تواریخ گورو خالصہ جلد دوم صفحہ ۱۳۲ میں درج ہے۔ کہ۔ "انیک سنگھاں نے مخالفاں تے بیٹھیاں نیاں کے آندیاں۔ سوڈھی صاحب نے اونہاں نوں آنند پڑھا دتے۔"

"انوپ سنگھ براہمن چنال تحصیل علاقہ پٹیالے دا۔ تخت سنگھ پنچ گڑھیا۔ لال سنگھ اوسا۔ خیرا سنگھ الوکا۔ نند سنگھ بیرا۔ دیوا سنگھ سمانڑاں۔ کہر سنگھ اندھاں۔ حاط سنگھ جنگ۔ انیاں دک سنگھاں نال عورتاں نے خوشی ہو کے آنند پڑھا لیئے۔ اینہاں دی سنتان ہن تک پنڈاں وچ ہے۔ ایہو ریتی چہ تک خالصے پنتھ وچ رہی رہے نے ہن دی انیک جٹاں سکھاں دے گھراں وچ مسلمانیاں ہن۔ ایہناں دے پیٹ جٹاں دے گھر دیاہے ہوئے اسی آپ ویکھے ہن۔ جیسے سردار ہرام سنگھ سلطان پنڈ والے دے بیٹے گوپال سنگھ دی۔ نے پوتریاں دی شادی چنگے خاندان جٹاں دے گھر ہوئی۔ تے گوپال سنگھ دی مائی مسلمانی اجے تک ہوندی ہے۔ ہور مالوے دلیں دے ڈالے پنڈ دے ہری سنگھ جٹ دے گھر پٹھانی سنگھنی دی اولاد ہے۔ ہور مالوے دلیں دے سوی پنڈ دے اُتم سنگھ دے گھر بلوچنی سنگھنی دی سنتان ہے۔ ہور بٹے پنڈ پرگنہ مکتسر کور سنگھ جٹ دے گھر رنگھڑی (مسلمان) سنگھنی دے پنج پتر جٹاں دے گھر دیاہے ہوئے رنگھڑی سمیت موجود...

پورانک شدھیاں

یہ تو ہم نے اتہاسک زمانہ کی کچھ شدھیوں کا ورنن کیا۔ جو دھارمک آگیاؤں کے آدھار اور پنڈتوں کی ویوستھاؤں پر ہوئی تھیں۔

اسکند پوران میں ایک ویوستھا انگرس منی کی اس پرکار ہے:-

आतीनामगार्गमाणानां प्रायश्चि-
त्तानि यदृजा जान्तु न
प्रियच्छन्ति तेयान्ति समतां
तु तेः ॥

जातित्यक्तो हि कुरुते पापं
जातिविवर्जितः । तत पापं
जाति न-यन्नाम नायते
मनुरब्रवित ॥

اسکند پوران ادھیائے ۳۸۱ شلوک ۱۹-۲۰

ارتھ:- "پرائشچت کی اچھا کرنے والے دیکھی کو جانتے ہوئے بھی جو دوج شدھ نہیں کراتے۔ وہ براہمن آدمی بھی پیلتوں کے سمان شودر تا کو پراپت ہوتے ہیں۔ (۱۹)

ارتھ:- "دھرم کو چھوڑ کر جو منش پتت ہو کر پاپ کرتا ہے۔ وہ پاپ منو دھرم شاستر کے انوسار پاپ کرنے والے کی ساری جاتی کو لگتا اور دُکھی کرتا ہے۔" (۲۰)

شری انگرس منی کی اس ویوستھا میں دو باتیں بہت وچارنیہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ شدھ ہونے کی اچھا پرگٹ کرنے والے کو ترنت شدھ کر لینا چاہیئے۔ ورنہ دیر کرنے سے اس کے پاپوں کا اُتردائیتو ساری قوم اور دھرم گورووں پر ہوگا۔ اور دوسری بات یہ کہ ہم کو اپنا دھرم پرچار تیز گتی سے چلانا چاہیئے۔ کہ کوئی بھی منش پتت نہ ہو سکے۔ اب ان دونوں ویوستھاؤں کے آدھار پر ہر ایک ہندو اور خصوصاً ہندو جاتی کے دھارمک نیتا برہمنوں۔ سادھوؤں اور سنیاسیوں کو اپنے ہردیہ سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اب تک انہوں نے کتنے پتتوں کو پرائشچت کرائے۔ افسوس ان کے پرائشچت کرانے میں سہو لتیں پیدا کیں۔ یا کسی پتت اور ملیچھ کو پرائشچت کرانے کی پریرنا کی۔ خاص طور سے ہمارے سناتن دھرمی بھائی جو پرانوں کو پرمانک اور ماننیہ دھارمک گرنتھ مانتے ہیں۔ انہیں تو وشیش روپ سے وچار کرنا چاہیئے۔ کہ اب تک اس پوِتر دھارمک ویوستھا کے انوسار انہوں نے کچھ کیا ہے یا نہیں۔ یہ یاد رکھو کہ آج بھارت کے وہ لاکھوں نومسلم جو نام ماتر کے مسلمان ہیں۔ اور ہردیہ سے پرائشچت کرانا چاہتے ہیں۔ مگر آپ ان کے راستہ میں جانبدار ساماجک رکاوٹیں ڈال کر پرائشچت میں بادھک بنتے ہیں۔ کیا یہ دھارمک پاپ اور اُپروکت ویوستھا کے انوسار آپ کی گردن پر نہ ہوگا۔ آپ اس سے کبھی نہیں بچ سکتے۔ اس لئے اپنی ساماجک اور دھارمک وپتیوں کو دور کرنے کا ایک ماتر علاج یہ ہے۔ کہ انگرس منی کی آگیا انوسار ان کا پرائشچت کرا کے جاتیہ پردوش اور ساماجک اپرادھ سے پرکشت کر کے پنیہ اور کیرتی کے بھاگی بنیں۔

اب ایک اور ویوستھا سمرتی کے آدھار پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن یہ بھی پہلے ہی واضح کر دینا چاہتا۔ کہ سمرتیوں میں کیول منو اور وہ بھی ویدانوکول بھاگ کو ہم آریہ لوگ مانتے ہیں۔ اور باقی کو نہیں۔ لیکن ہمارے سناتن دھرمی بھائی تمام سمرتیوں کو پرمانک اور ماننیہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ سمرتیوں میں ایک دیول سمرتی ہے۔ جس میں بہت سے وستار پوروک سپشٹ ریتی سے دھرم پرچار سمبندھی ویوستھا کا ورنن کیا گیا ہے۔ جس پر ہر ایک ہندو کو دل و جان سے عمل کرنا چاہیئے۔

बलाद्दासी कृतयेच मलेच्छ-
चाण्डाला दस्यु भी अशुभकारी-
-ता: कर्मगादि प्रारा हिंसनम ॥
(۱)

उच्छिष्टमार्जनं चैवतथा तस्यै
वमोजनम । रनसंश्रुवि उवराहारस्य
मामीषस्य च भक्षणम ॥ (۲)

तत्स्त्रीणां च तथा सङ्गता-
भिश्च सहभोजनम मासीषिते
द्विजतौ तुप्रजापत्यं
विशोधनय ॥ (۳)

संवत्सरोषित: शूद्रो
मासार्धं यावकंपबेत ।
माससमात्रोषित: शूद्र: कृच्छ-
-पादन शुध्यति ॥ (۴)

ارتھات:- جس کو ملیچھوں۔ چنڈالوں اور دسیو لوگوں نے داس بنا لیا ہو۔ اور اس سے گندے آدمی پشوؤں کی ہنسا کا نکرشٹ کام کرایا ہو۔ (۱) اور جس نے ان کی [illegible] ملیچھوں۔ چنڈالوں آدمی جوٹھی چھوڑی اُٹھوائی ہو۔ یا گدھے۔ اونٹ۔ سور کا مانس کھایا ہو۔ (۲) اتھوا ایک ماس تک [illegible] ملیچھوں آدمی استریوں سے سنجوگ یا ساس یا بھوجن آدی کیا ہو۔ ان کرموں کے کرنے والے دوج برہمن۔ کشتریہ۔ ویش...

واقعات موجود ملتے ہیں۔ جن سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ کہ پراچین کال میں بھی شدھی اور دھرم پرچار کا کاریہ ہوتا رہا ہے۔ چاہے آج کل ہندو اس کام سے کترانے اور ہچکچانے لگے ہیں۔ مگر ان کے بزرگ رشی منی ایسے نہ تھے۔ سے تنگ آ دیں۔

بہتا ہوا دریا۔ اور اس کے پاس ہی ہری بھری زمین کا ایک ٹکڑا تھا۔ مکمل سا لگتا تھا وہ۔ بہت ہی سندر۔ مدھر اور آکرشک۔ ہم دو میل ٹہل کر کے آ گئے تھے۔ پرکرتی کی منوہرتا نے ہمیں کھینچ لیا۔ تھوڑا تھکے بھی تھے ہی۔ دوستوں نے بھی زور دیا — ایسی پیاری جگہ کو یونہی چھوڑ نہ جائیں گے۔ بس سب دوست وہیں اس ہری گھاس پر جم گئے۔

باتوں کا سلسلہ جاری ہوا۔ گپ شپ ہونے لگی۔ سبھی دو یار تھے پہلے سے ہی شری گنیش ہوا۔ پرشنسا کی پھلجھڑیوں سے اچھی تیزیوں کا سماں کیا جانے لگا۔ ترنت ہی پھر ناٹکیہ رنگ بیچ سے ڈھلکر جیون پٹ پر آ گئے۔ سبھی یووک تھے۔ باتیں بھی شروع ہوئیں۔ تو یووتیوں کی۔ بس استری ہی جاری سمسیا تھی۔ متر دینا ناتھ بولے — "بھائی ہم تو استریوں کے ناز پر مرتے ہیں۔ اُن کی ایک بھاوبھری مسکان پر میں تو جان قربان کر سکتا ہوں"۔

سب متر قہقہہ لگا اُٹھے۔ میں بھی ہنستا تھا۔ یدیہ اپنی متر دینا ناتھ کے بولنے میں اچھر کھلتا تھی تو ضرور۔ کنتو بھاوؤں کی سندرتا میں کوئی کمی نہ تھی۔

سب لوگوں کو اس پرکار ہنستا دیکھ کر دینا ناتھ کو کچھ گھبراہٹ ہوئی۔ سوچا کچھ بے تکا تو نہیں بولا گیا؟ عزت کا خیال آیا۔ اور تمک اُٹھے — "اسے یار! تم لوگوں نے کبھی پریم کھیل کھیلا ہوتا۔ تو معلوم پڑتا جناب کیا ہے رومانس"۔

"جی حضرت!" اندر دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا — "آپ تو ایشچہ رومانٹک ہیں۔ اچھا بتلاؤ تو اگر کوئی استری جنجھائے تو تم کیا کرو گے ....."

اتنے میں پرتھوی پال نے چٹکی لی —
"لڈو بن کر مکھ میں سما جائیں"۔

دینا ناتھ آپے سے باہر ہو گئے۔ کڑک کے — "تم لوگوں کو آتا کیا ہے؟ جانتے بھی ہو استری منوو گیان؟ آپ لوگ کیا سمجھیں استریوں کی آکرتی۔ گتی۔ پرتیک ناز اور انداز۔ وہ ادائیں ہیں۔ جن سے بلشٹ پرش کھنچا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جیسے لوہا مقناطیس سے۔ بھائی صاحب استریوں کی بھاشا انگوں کی بھاؤ لنک پر بھی ہوتی ہے۔ بولی میں ہی نہیں۔ جیسی پر عقل کا ٹاٹا ہے۔ جناب کیوں بہت سے سندر یووک استریوں سے پیار کرتے ہیں سپھل نہیں ہو پاتے؟ کامیاب ہونا ہے وہی۔ جو نظر میلی نگاہوں میں چھپائے پریم کو پہچانتا جانے۔ ادھروں کے مسکان میں سندھی

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

استری کا پردہ

(لیکھک: مسٹر بھگوتی پرشاد جی ایم۔ اے)

کا پہچانا پا سکے۔ یہ سب منوو گیانک تتھیہ ہیں۔ سہنا ہی سیکھا ہے۔ جانتے بھی ہو منو وگیان کو؟

اب تو دینا ناتھ کا حوصلہ بڑھا۔ انیہ دو متر اواک تھے۔ آج تک کسی بھی استری نے انہیں اچھا ہونے پر بھی کوئی پریم پتر نہیں لکھے تھے۔ وہ شرمیلے تھے۔ سادگی انہیں پیاری تھی۔ اچھرنکھلتا سے ڈرتے تھے۔ اسی وجہ سے دینا ناتھ کے کہنے پر اب شائد انہیں اپنی غلطی معلوم ہوئی۔ دونوں نے سویکار بھی کیا۔ دو ایک دفعہ ایسا واقعہ ہوا ضرور تھا۔ ایک دن ایک یووتی اس کی اور مسکراتی ہوئی نظر آئی تھی۔ اور ایک وقت ایک دوسری نے آنکھیں بھی گھمائی تھیں۔

ایک سرد آہ چھوڑتے ہوئے دونوں نے سوہ بھرا — "یار استری منوو گیان واقعی ہے تو سیکھنے کی چیز۔ نہیں تو موقع پر اُلو بننا پڑتا ہے"۔

تبھی میں بول اُٹھا۔ بھائی استری منوو گیان کی پرکھ کریں پرکھ والے۔ کنتو میری تو اس اور رچ نہ رہی ہے"۔

متروں نے اُتسکتا دکھلائی

"کیا؟"

میں نے کہا۔ سنو! — "کچھ سمے بیتا میں بنارس چھوڑ کر الہ آباد چلا گیا۔ ایک مکان جو میں نے کرائے پر لیا تھا ایک گلی میں تھا۔ گلی تو خاصی گندی تھی۔ ہندوستان کی جو ٹھیری۔ پرنتو اوس پڑوس تھا منوہر۔ تالاب گندا تو تھا۔ پرنتو اس میں کمل کھل رہے تھے۔ گلی اور مکان کی تو جانے دیجئے۔ پرنتو ان میلی کچیلی کوٹھیوں میں کچھ خوبصورتی کے پودے اُگ آئے تھے۔ میرے گھر کی سیدھ میں ایک میلا کچیلا مکان تھا۔ پرنتو اسباب کی نہ پوچھئے۔ جو دیکھے وہی حیران ہو جائے۔ وگیہ وتی پہاڑی ندی کا پانی نرمل ہوتا ہے۔ پرنتو کملوں کا اس میں کھلنا کوئی اوشیک تھوڑے ہی ہے۔ ٹھیک تو کہا محلوں میں ہی اپسرا، سندری اور حسین پریوں کا درگاہ ہونا کوئی اکھنڈ نیم ہے؟ نہ ..... نہ ..... نہ!

بھائی نورجہاں کوچے سے محل میں گئی تھی۔ خوبصورتی کے اُدگم میں اور۔ اور پرکھ کی ہے دوسری ٹھور۔ مان آن اور وستر وبھینا غریبوں میں پیدا ہوئی نورجہاں اور انارکلی کو کوئی پوچھتا؟ کوئی اتہاس ہمارا پتا مستک۔ اور رنگتا اُن کے گلابی سوندریہ سے پرشٹھ؟ اگر راج سنگھاسن کے گلدستے ان کی شوبھا بن کر نہ رہتے۔ بھائی اگر کوئی راجکماری۔ شہزادی یا اپسرا دیکھنی ہے۔ تو آؤ کسی کوچے میں۔ گلی میں۔ وہاں کے کسی گندے سے مکان کی اندھیری کوٹھڑی میں جھانکیئے۔ کوشش کیجئے۔ تمہیں اندھیارے میں چمکتی ہوئی ایک روپ ریکھا دیکھنے کو ملے گی۔ آکاش کا چاند بھی شرما پڑے گا۔ چھپ جائے گا۔ بادل کی چادر سے مکھ ڈھانپ لے گا۔

پہلے جب میں اپنے اس کرائے والے مکان میں آیا۔ تو من لگتا ہی نہ تھا۔ میں نے نو حال ہی میں کالج چھوڑا تھا۔ بھلا یہاں کہاں وہ رونق جو کالج کے ہوسٹل میں تھی۔ جی میں آیا۔ کہ ادھر سے چھوڑ کر کسی اور جگہ چلا جاؤں۔ پرنتو نش کا پروگرام اس کے ہاتھ میں تھوڑے ہی ہے۔

ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ میں نہا دھو کر مکان کے چھجے پر بال ٹھیک کرنے لگا۔ کہ اکسمات سامنے کی کھڑکی سے دو بڑی بڑی ہرنی سی آنکھیں جھانکتی ہوئی دکھلائی پڑیں۔ پرنتو اتنا ساہس نہ ہوا۔ کہ ان کی اور میں بھی تاکوں۔ ایک روز میں نے اُسے دیکھا بڑے ساہس پوروک۔

اس روز رات تھی۔ کمرے میں بجلی کا پرکاش تھا۔ اور آرام کرسی پر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی کھڑکی سے میری اور دیکھا۔ میں سہما۔ نگاہ سیدھی کھڑکی کو پکڑے تھی۔ ڈر سا بھی کہ کہیں ڈانٹ نہ دے — "ادھر کیوں دیکھتا ہے؟" — جلدی سے اپنا مکھ پھیر کر میں چلتا بنا۔ پرنتو یہ پتہ نہ چلا۔ کہ ایک چھلکتے ہوئے دل کو میں نے اس ویوہار سے تِرسکار کی چوٹ پہنچائی ہے۔

دوسری رات گانا ہو رہا تھا اُسی گھر میں۔ میں گانا سننے لگا۔ نگاہیں کھڑکی پر تھیں۔ جہاں سندری اندھیری کی آڑ پا کر سیدھا میرے کمرے کی اور دیکھتی جاتی تھی۔

مجھے بھی خیال آیا۔ ذرا دیکھوں تو آخر یہ آنکھیں مجھے دیکھتی ہیں یا کچھ اور۔

میں نے دو قدم کھڑکی کی اور بڑھائے۔ کنتو وہ بےفکر رہی۔

منوو گیانک پرتیہ پرگٹ ہوئے۔ کاریہ کرم بدلا۔ پہلے ایک دوسرے پر ٹکٹکی لگانے میں دونوں شرما سے تھے۔ پرنتو سمیہ سب اُلجھنوں کو دُور کر دیتا ہے۔ پھر سنکوچ کا پردہ بھی سمیہ کے ساتھ اُٹھ گیا۔

ایک دن ایسا لگا ہوں میں۔ میں نے استری منوو گیان کا اُپیوگ نہ کیجئے کنتو دُرُپیوگ کیا۔ وہ میری اور دیکھ رہی تھی بڑی سندر نظروں سے۔ پرنتو میری کُتسِت نگاہوں میں پاپ تھا۔ میرے ادھم ہردیہ نے پیچھا دکھلایا۔ اب میں نے اس کی اور سنکیت کیا۔ آہ پاپ کے سنکیت کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے۔ اب آگے نہ کہوں گا۔ .... اوہ! — اور اس نے شرم اور لجا میں گڑتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے۔ اشارہ کیا پیروں میں پڑنے کا۔ اس پونیہ آتما نے۔ پرنتو میری اس ترکیہ غلطی پر کرودھ نہ ہوئی۔ وہ پھر بھی میری اور اُسی طرح سے دیکھتی رہی۔ کیول مجھے اپنی اور گھورنے سے کنچت جھنجھلاتی۔ ابھی بھی وہ میری اور ویسے ہی پیار سے تاکا کرتی ہے۔ اور میں سر نیچا کئے چپ چاپ منتا وقت بیتا رہا ہوں۔ وہ نہ جانے کیوں دیکھتی ہے۔ اس سمسیا کو سلجھانے میں ہی اسمرتھ ہوں کیا وہ مجھ کو دیوتا سمجھتی ہے؟ ..... کنتو ایسے پاپی کو؟ یہ ناممکن ہے"۔

تبھی میرے دوستوں نے کہا۔ "عجیب پہیلی ہے۔ بھائی ہو سکتا ہے۔ اس کے کسی بھائی۔ بیٹے یا شوہر کی جھلک تمہارے چہرے پر نظر آتی ہو۔ اور وہ دیکھتا اسی کی ترپتی ہیتو تمہیں سکرون درشٹی سے دیکھا کرتی ہو"۔

"ہاں" گہری سانس لیتے ہوئے میں نے کہا — "استری ایک پہیلی ہے۔ ایک اُلجھی ہے جس کا سلجھانا ایک نربل شکتی کی شکتی سے باہر ہے۔ استری کے ہاؤ بھاؤ۔ چنچلتا اور پردہ میں پر بھی استری کے ہی اُنماد سنکیت نہیں۔ مان! وہ بہن کے بھی ستیہ بیت سمجھ چلیں ہو سکتے ہیں"۔

"کوئی چلے ہی اس مت کا ورودھ کرے۔ نہ سمیہ مت ہو۔ کنتو میری اور نہ رہو وہ دیکھ علیحدہ رہنے دیجئے"۔

دھرم بدھ اور دوسروں سے سہائتا کی آشا

(لیکھک: سوامی ابھے دیوجی آچاریہ گوروکل کانگڑی)

دیتی ہے تقا اس سے یہ آشا لگانی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں جیسا ہم چاہتے ہیں۔ ویسا سہیوگ دیگی ہی ✤

ٹھیک اُچیت رِیتی یہ ہے۔ دھارمک بھاونا کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہم اپنے ہی بل پر۔ اپنی دھارمک شکتی پر۔ اپنے پربھو پر ہی ایک ماتر بھروسہ رکھ کر یہ لڑائی لڑنے چلیں۔ پھر یدی کانگرس یا کوئی انیہ سنستھا دل سے ہماری سہائتا کرنا چاہے تو اُسے اُس انش تک جہاں تک وہ واستو نا سہائیک ہو ہم سویکار کریں۔ پرنتو پہلے سے آئی ہوئی سہائتا مان کر ہم سویکار کریں۔ ابھیمان وش اُسے یُوں ہی ٹھکرا نہ دیں ✤

جو بات کانگرس سے مل سکنے والی سہائتا کے وشے میں کہی ہے۔ وہی بات ساد ھارتئیا انیہ سہائتاؤں کے وشے میں بھی ٹھیک ہے۔ بھید اتنا ہے۔ کہ کانگرس کی سہائتا ایک راج نیتک سنستھا کی سہائتا ہے۔ پرنتو ہندو مسلمان سکھ عیسائی آدی سنستھا والی سہائتا دھرم سمپردائے والوں کی سہائتا ہے۔ ہمارے ستیاگرہ میں راج نیتک سنستھاؤں کی اپیکشا دھارمک سنستھائیں ہی واستوک رُوپ میں سہائیک سدھ ہو سکتی ہیں۔ اور ان میں بھی مسلمان دھرم سمپردائے والے یدی سہائتا کرنا چاہیں۔ تو ان کی سہائتا سب سے ادھک قیمتی ہے۔ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ یدی ہمارا ستیاگرہ سچا ستیاگرہ ہے۔ تو اس کی سپھلتا کی کسوٹی یہ ہوگی۔ کہ بہت سے مسلمان بھائی ہمارے ستیاگرہ کو اُچیت سمجھیں۔ اور اُسے اپنا دیں۔ سادھارنتیا تو یہی ٹھیک ہے۔ کہ آریہ سماج کے ستیاگرہ میں جیل آدی کا کشٹ سہنے والے آریہ سماجی ہی ہونے چاہئیں۔ پرنتو یدی دوسرے لوگ بھی جیل جانے کو تیار ہوں۔ اور ہم ان کی سہائتا سویکار کریں۔ تو سب سے پہلے مسلمان بھائیوں کو ایسی سہائتا دینے کا اوسر دینا چاہیئے۔ اس کے بعد عیسائی سکھ اور ہندوؤں کا اوسر ہونا چاہیئے۔ اس کا کارن سپشٹ ہے۔ یدی ہماری یہ دھارمک سوتنترتا پراپت کرنے کی لڑائی کسی ہندو ریاست ۔۔۔ جیسے دھول پور میں ۔۔۔ چل رہی ہو۔ تو بے شک وہاں ہندوؤں کا ہمارے ساتھ ہونا سب سے ادھک اوشیک اور ستیاگرہ کی درشٹی سے سوبھاوک ہونا۔ اس لڑائی میں تو ہندو سبھا کا ہمارے ساتھ ہونا کیول اس بات کو بڑھانے میں ہی مددگار ہوتا ہے۔ کہ یہ ہماری لڑائی مسلمانوں کے ورُدھ ہے۔ اور فرقہ وارانہ ایک ہے۔ جیسا کہ اب تک ہو رہا دیکھتا ہے ✤

ہندو مہاسبھا کا اس طرح ہماری لڑائی میں ساتھ دینا ہماری لڑائی کی دھارمکتا کو اور ہمارے سچے بلیدان کو دھکا پہنچا رہا ہے۔ اس لئے یدی ہم سچ مچ ستیاگرہ کرنا چاہیں۔ اور فرقہ وارانہ شُدھ آتم بلیدان دوارا وِرودھی کا ہردے بدلنا چاہیں۔ نہ کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں دوارا جیل بھرنے کا یا اُسے دوسری طرح پریشان کرنے کا آسری دباؤ ڈالنا چاہیں۔ تو ہمیں اس بات میں دھیان کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارا دھرم سامپردائیک لوگوں سے سہائتا لینے کا کرم مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ اور ہندو ہونا چاہیئے ✤

یہ سپشٹ ہے۔ کہ ہمیں اپنی فکنی ہندوؤں کو حیدرآباد کی سختیوں کے ورُدھ تیز کانے کی اپیکشا جہاں تک ممکن ہو مسلمان بھائیوں میں اس وشیک چرچا کرنے میں۔ انہیں صحیح بات سمجھانے میں اور ان کو قائل کرنے میں لگانی چاہیئے۔ اس پرکار مسلمانوں کی طرف سے جو تھوڑی سی بھی سہائتا آتی ہے یا آئے گی وہ دوبہ ہوگی۔ اس میں مجھے الَنوری سہائتا سپشٹ دکھائی دیتی ہے۔ جوش سے گھبرا کے ہوئے ہندوؤں کی طرف سے آتی ہوئی سہائتا میں مجھے ایسی کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کی طرف میری سمجھ میں بہت ادھک دھیان دینے کی آوشیکتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت ۔۔۔ کہ ہوتا ہے۔ کہ گاؤں والے معمولی لوگ ہندو اور مسلمان دونو ہی ۔۔۔ میں نے گاؤں سے آنے والے رشتہ ۔۔۔ ہندوؤں اور مسلمانوں سے اس وشے میں بات چیت کر کے دیکھا ہے ۔۔۔ حیدرآباد کی لڑائی کو ہندو مسلمانوں کی لڑائی ہی سمجھا ہے۔ یہ اچھا چنہہ نہیں ہے ✤

سارانش یہ ہے۔ کہ کانگرس جیسی راج نیتک سنستھا سے تو ہمیں کسی سکریہ نہیں۔ کیول نیتک سہائتا کی آشا کرنی چاہیئے اور سادھارنتیا کشٹ سہن کرنے کا کام آریہ سماجیوں کو کرنا چاہیئے۔

بڑھیا ٹانک

گوروکل کانگڑی کا

لذت دار

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پُرانی کھانسی تپ دق اور دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بڈھے مرد۔ عورت سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے ✤

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی سہارنپور (یوپی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

اوکاڑہ میں مہاشہ کرشن جی کا شاندار سواگت

(اوکاڑہ ۱۱ مئی) چھوٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی نے کل شام کے ساڑھے چار بجے کی گاڑی سے یہاں آنا تھا۔ چار بجے کے قریب اہل شہر بھاری تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ جوں ہی گاڑی پہنچی۔ اور مہاشہ جی نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا۔ اکیس توپوں سے مہاشہ جی کی سلامی اتاری گئی۔ "مہاشہ کرشن زندہ باد"۔ "آریہ سماج زندہ باد" کے نعروں سے سٹیشن گونج اٹھا۔ بعد میں ایک فٹن پر مہاشہ جی کا جلوس نکالا گیا ✦

عظیم الشان جلوس نکالا گیا

اوکاڑہ میں پہلے کئی بار جلوس نکالے گئے۔ لیکن یہ جلوس تو اپنی شان کا نرالا جلوس تھا۔ پنڈت جواہر لال کی آمد کے بعد یہی جلوس تھا۔ جس میں اہل شہر نے اتنی بھاری تعداد میں شمولیت کی جلوس کے آگے بینڈ باجہ تھا۔ اس کے پیچھے آریہ ویر دل اوکاڑہ کے دو سو والنٹیئر ۴-۴ کی قطاریں بنا کر جا رہے تھے۔ ان دو سو نوجوانوں کی کیسری رنگ کی پگڑیوں نے جلوس کی شان کو چار چاند لگا دئے تھے۔ ان کے پیچھے ستگھرہ۔ رینالہ خورد۔ اور دیپالپور کے سیوک تھے۔ ان کے پیچھے ایک بڑا بھاری ہجوم پُرجوش نعرے لگاتا ہوا جا رہا تھا۔ بازار میں تو کندھے سے کندھا چھلتا تھا۔ دوکانوں کے تختوں، مکانوں کی چھتوں۔ اور چوباروں پر ہزاروں مرد عورتیں مہاشہ جی کے درشنوں کے لئے تڑپ بیتاب ہو رہے تھے۔ یہ جلوس مختلف بازاروں اور گلیوں میں سے ہوتا ہوا ... جہاں پہلے سے ہی جلسہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ رام جی بھائی منیجر گوالیار ملز کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ آغاز میں مسٹر جگت بندھو اور لاجپت رائے منتری آریہ ویر دل نے نظمیں پڑھیں۔ مسٹر لاجپت رائے کی نظم نہایت پُرجوش تھی۔ لوگوں نے اس کو بے حد پسند کیا۔ اس کے بعد آریہ سماج ستگھرہ۔ رینالہ خورد۔ دیپالپور اور دلیان رادھا رام نے اپنا ایڈریس اور ۵۱-۵۱ اور ۱۰۱ روپیہ اور ۱۷ روپیہ کی تھیلیاں پیش کیں۔ استری سماج اوکاڑہ کی طرف سے اکہتر روپے اور ایڈریس پیش کیا گیا۔ آریہ ویر دل کی طرف ... روپے۔ اور آریہ سماج اوکاڑہ کی طرف سے ۲۵۰ روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ صدر کی مختصر سی تقریر کے بعد ... شریمت ان سب صاحبان کا ... ادا کیا۔ اور فرمایا۔ کہ آپ نے میرا جو اتنا مان کیا ہے۔ یہ مان میرا نہیں ہے۔ بلکہ یہ آریہ سماج کا مان ہے۔ اور دوسری شکل میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دلی ہمدردی اور عزت ہے۔

مہاشہ جی نے حیدرآباد کے چشم دید حالات لوگوں کے سامنے رکھے۔ جن کو سن کر لوگوں کے اندر جوش کی لہر دوڑ اٹھی۔ بہت سے آدمیوں نے اپنے آپ کو بطور والنٹیئر کے پیش کیا ✦

مہاشہ جی نے فرمایا۔ کہ ہمیں نظام سرکار کا مشکور ہونا چاہئے۔ اس نے ہمیں جگا دیا ہے۔ ہمارا سنگٹھن کر دیا ہے۔ آج ہمیں اپنی طاقت کا اندازہ لگ گیا ہے۔ جنوبی ہند میں اس ستیاگرہ کی بدولت آریہ سماج کا اس قدر پرچار ہو رہا ہے۔ کہ شاید اس پرچار کے لئے ہمیں کئی سال صرف کرنے پڑتے ✦

تھیلیاں پیش کی گئیں

شام کو غلہ منڈی میں زیر صدارت مہاشہ راما اگروال آف برلا فیکٹری ایک بڑا بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مہاشہ کرشن جی نے حیدرآباد کے چشم دید حالات بیان کئے ✦

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن

۲۷-۲۸ مئی سنہ ۱۹۳۹ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن ہوگا۔ اس موقعہ پر پنجاب کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اکٹھے ہو کر سال بھر کے بجٹ اور کاریہ کرم ... کرتے ہیں۔ وارشک ادھیویشن کا ... سبھا سدوں کے پاس پہنچ چکا ہے ... میں سبھا کے سنگٹھن کے نیموں میں سنشودھن کے لئے سبھا کا خاص ادھیویشن بھی ... یہ خاص ادھیویشن بھی پرتی ندھیوں کے ... ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر ایک پرتی ... کا فرض ہے۔ کہ وہ اس ادھیویشن میں ... ہو۔ کئی ورشوں سے سبھا کے سنگٹھن کے ... سنشودھن کرنے کی ضرورت محسوس کی ... ۱۹۳۵-۳۶-۳۷-۳۸ء کی انترنگ سبھاؤں ... اس وشے پر کئی بار وچار کیا جا چکا ہے ... سملت وچاروں کے پری نام روپ پر سنشودھن ... پرکاشت کئے جا رہے ہیں۔ ان کی ... پرتی ندھیوں کے پاس پہنچ جاوے گا ... کو اس پر وچار کر کے آنا چاہئے ✦

سبھا کے اس ادھیویشن میں ... کو اس لئے بھی خاص طور پر شامل ہونا ... کہ حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے شروع ... کے بعد یہ پہلا اوسر ہوگا۔ جب کہ پنجاب ... آریہ بھائی ایک استھان پر اکٹھے ہوں ... آباد ستیاگرہ کی ورتمان استھتی پر وچار ... موقعہ ملیگا۔ اور آگامی کے لئے اس ... مستقل طور پر چلانے کی سکیموں پر ... اس کے ساتھ ہی ان دنوں آریہ ... کے چھوٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی لاہور ... اور حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے روانہ ... اس درشٹی سے بھی ہر ایک پرتی ندھی کو ... میں شامل ہونا چاہئے۔ تاکہ اپنی سماج کی ... حیدرآباد کے لئے جن اور دھن ... میں اپنے ساتھ لا دیں ✦

میں نے نشچے کیا ہے۔ کہ میں ... نہیں بنوں گا۔ مجھے منتری پد پر کاریہ ... ۵-۶ سال ہو گئے ہیں۔ اس میں اب ... چاہئے۔ نئے وکتیوں کو سبھا کے کام ... کے لئے انہیں کاریہ کرنے کا اوسر ملنا ... میں نے یہ نشچے کیوں کیا ہے اس کے ... پرکاش ڈالنے کی ضرورت نہیں ... کہانی دہرانے کے بعد کیا ہے۔ اور اب ... کی گنجائش نہیں۔ میں آریہ ... کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ... میں سبھا کا کاریہ سنبھالنے میں ... یہ کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ کہ ...

مہاشہ جی کی سیوا میں آریہ سماج اوکاڑہ۔ استری سماج اوکاڑہ۔ آریہ سماج رینالہ خورد و دیگر آریہ سماجوں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ آریہ سماج اوکاڑہ کی طرف سے ۲۵۰ روپے۔ استری سماج اوکاڑہ کی طرف سے اکہتر روپے۔ آریہ سماج دیپالپور کی طرف سے ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج رینالہ خورد ۵۱ روپے۔ آریہ سماج دلیان رادھا رام ۱۷ روپے کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔ اور ساتھ ہی نو والنٹیئروں نے مہاشہ جی کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے جانے کے لئے اپنے نام پیش کئے۔ ۶ بجے شام مہاشہ جی منٹگمری روانہ ہو گئے ✦ (نامہ نگار)

... رہتا ہوا بھی آریہ سماج تتھا سبھا کی سیوا یتھا شکتی کرتا رہوں گا۔ ہر ورش سبھا کے وارشک ادھیویشن میں سبھا کے ادھیکاریوں۔ انترنگ سبھا اور ودیا سبھا کے چناؤ پر کافی چرچا ہوتی ہے۔ پچھلے سال ...

سردار جسونت سنگھ ورما ٹوہانوی کی ایک نہایت دلچسپ اور تازہ تصنیف

سنگیت رشی دیانند

آریہ پبلک کی ایک عرصہ سے یہ زبردست خواہش تھی۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کو ایسے طرز کے پر کو بتا کے اندر لکھا جائے۔ جس سے جہاں سادھارن ریتی سے پڑھنے کے کام آ سکے۔ وہاں رشی جیون کو بطور کتھا کے بھی لوگوں کو سنایا جا سکے۔ چنانچہ نہایت ہرش کے ساتھ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائی جاتی ہے۔ کہ جس کتاب کے لئے آریہ پبلک ایک عرصہ سے چشم براہ تھی وہ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ مہرشی کے جیون کو اس خوبی سے حوالۂ قلم کیا گیا ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھ کر ایک کٹر سے کٹر مخالف بھی اس کا معترف اور مداح بن جاتا ہے۔ رشی جیون کی کتھا کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کتاب آپ کو نہ مل سکے گی۔ طرز تحریر۔ مضمون کی بندش اور عبارت آسانی کی ضمانت کے لئے محض مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ جن کے زور قلم نے مخالفوں تک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہاف ٹون بلاک کی ۹ عدد تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا دئے ہیں۔ ملاحظہ اور مطالعہ کیجئے۔ ہماری صداقت اور مصنف کی لیاقت کا خود بخود اندازہ ہو جائے گا ✦

کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت اردو بارہ آنے (۱۲/)۔ ہندی ایک روپیہ (۱/)۔ بڑھیا سنہری جلد سمیت چار آنے زائد ہوں گے ✦

رشی درشن یہ کتاب مہاشہ نوبہار سنگھ صاحب کی تصنیف ہے۔ جس میں مہرشی کے جیون کے مشہور مشہور واقعات کو نظم میں لکھا گیا ہے۔ جو نہایت دلچسپ اور موثر ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی اولاد رشی کے گورو (مہاتما) کو سمجھے۔ اور اس کا گن گائن کر کے اپنے آپ کو اونچا بنائے۔ تو یہ کتاب ان کے ہاتھ میں دیجئے۔ بیہ سائز کی نہایت خوبصورت جلد قیمت صرف تین آنے (۳/) ✦

ملنے کا پتہ

گپتا آنند ایجنسی نمبر ۱۱۔ مقام ٹوہانہ (الیس۔ پی۔ ریلوے)

۲۴ ... رائے بہادر دیوان بدری داس جی کو سب ادھیکاریں اندبا ... اس ورش کیا ہونا چاہئے۔ پرتی ندھیوں کو وچار کر لینا چاہئے۔ میں اس وشے میں ... Democratic Institution ... سب پرتی ندھیوں کو ... اپنے ادھیکار کا استعمال کرنے ...

بھٹنڈہ میں مہاشہ کرشن جی کا سواگت

سترہ ۱۷ ایڈریس اور دو ۲ ہزار روپیہ بھینٹ

آریہ ستیاگرہ کے چھٹے

(بھٹنڈہ ۱۲ مئی) [illegible] مہاشہ کرشن جی آج دو بجے بعد دوپہر [illegible] یہاں پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر ہزاروں [illegible] نے ان کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ انہیں [illegible] سٹیشن پر سیکنڈ کلاس کے ویٹنگ روم [illegible] لے جایا گیا۔ جہاں سینکڑوں استری پُرشوں [illegible] اور بچے اظہار عقیدت کے لئے آتے [illegible] بجے مہاشہ جی کا شاندار جلوس نکالا [illegible] جلوس کی رونق دیکھنے کے قابل تھی۔ تمام [illegible] جگہ جگہ خوبصورت دروازے بنائے [illegible] جلوس کے آگے آگے مہاتما ہنسراج [illegible] سکول کا بینڈ اور رام منڈل کے والنٹیر [illegible] انتظام کر رہے تھے۔ جلوس کے ہمراہ کم از [illegible] ۱۰ ہزار اشخاص ہوں گے۔ ہزاروں [illegible] دیہات سے آئے ہوئے تھے۔ جلوس [illegible] سٹیشن سے چل کر سماج مندر میں ختم ہوا [illegible] لوگ تھیلیاں اور ایڈریس پیش [illegible] رہے۔ مختلف مقامات پر پانی کی [illegible] چھبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ جہاں لسی۔ شربت [illegible] ٹھنڈا پانی پلایا جاتا تھا۔

[illegible] جدھر نگاہ ڈالو سر ہی سر نظر آتے تھے۔ [illegible] مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر بھی استری [illegible] بھاری تعداد میں مہاشہ جی کے درشنوں [illegible] کے لئے کھڑے تھے۔ ایسا شاندار جلوس [illegible] اس سے پہلے بھٹنڈہ میں کبھی دیکھنے میں [illegible] آیا تھا۔

[illegible] ایڈریس اور تھیلیاں رات کے ساڑھے آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد آٹھ ہزار سے کیا کم ہو گی۔

مہاشہ جی کو ۱۶-۱۷ ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور دو ہزار روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ مہاشہ جی نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ آریہ سماج کو ستیاگرہ کی ضرورت کیوں ہوئی ہے؟

مہاشہ جی کا یہ دورہ جو لدھیانہ سے شروع ہو کر بھٹنڈہ میں ختم ہوا نہایت کامیاب رہا ہے۔ لدھیانہ سے بھٹنڈہ تک ہر سٹیشن پر ان کا شاندار سواگت کیا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ ان کے درشنوں کو موجود تھے۔ برنالہ آریہ سماج کی طرف سے ریلوے سٹیشن پر ایڈریس اور تھیلی پیش کی گئی۔ اسی طرح دوسرے ریلوے سٹیشنوں پر مہاشہ جی سے گہری شردھا کا اظہار کیا گیا۔

حیدرآباد میں آریہ سماج کی تحریک حق بجانب ہے

ریاست حیدرآباد سے واپسی پر لالہ دونی چند انبالوی کا بیان

(لاہور ۱۳- مئی) لالہ دونی چند جی ایم۔ ایل۔ اے (پنجاب) جو کہ ایک غیر جانبدار محقق کی حیثیت میں حیدرآباد میں آریہ سماج کی تحریک کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے پریس کے نام ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ:- "میں نے گلبرگہ جیل میں مہاشہ خوشحال چند جی خورسند مہاتما نارائن سوامی جی۔ لالہ ٹھاکر داس جی اور مسٹر مراری لال جی ریٹائرڈ سیشن جج پنجاب سے ملاقات کی۔ میری رائے ہے۔ کہ مہاتما نارائن سوامی اور مسٹر مراری لال جی جیسے لوگوں کی ستیاگرہ میں شمولیت ہی نظام گورنمنٹ پر یہ واضح کر دینے کے لئے کافی ہے۔ کہ آریہ سماج کی تحریک کس قدر مخلصانہ اور پُرزور ہے۔

جہاں تک مندرجہ بالا چار ستیاگرہیوں کا تعلق ہے۔ ان سے جیل میں کسی قسم کی بدسلوکی نہیں کی جا رہی ہے۔ لیکن جہاں تک دوسرے ستیاگرہیوں کا تعلق ہے۔ ان سے بھی دربار کو اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ کیونکہ ستیاگرہیوں سے اچھا سلوک انہیں ہمیشہ یاد رہے گا۔ اور جیل سے رہائی کے بعد وہ دربار حیدرآباد کے متعلق اچھے خیالات لے کر گھروں کو جائیں گے۔ آریہ سماج کی تحریک کو چلانے والے لیڈروں نے جو مطالبات پیش کر رکھے ہیں وہ مذہبی آزادی کے بنیادی حقوق سے کسی طرح بھی زیادہ نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی منظوری میں تاخیر سخت افسوسناک ہے۔ دربار کو ان کی منظوری میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ میں نے اس سلسلہ میں ہندوستان کے کئی سرکردہ لیڈروں سے تبادلہ خیالات کیا ہے۔ اور میری رائے ہے۔ کہ جہاں تک مذہبی آزادی کا سوال ہے۔ اس کی معقولیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

کانگرس ایک پولیٹیکل جماعت ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس تحریک سے علیحدہ رہ کر کانگرس نے دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ تاہم میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر یہ ممکن ہے۔ تو کانگرس کا فرض ہے۔ کہ حکام ریاست کو اس امر کی ترغیب دے۔ کہ دربار آریہ سماج کی مذہبی آزادی کے مطالبات کو منظور کر لے کیونکہ اس سے نہ صرف پھیلی ہوئی بدامنی دور ہو جائے گی۔ بلکہ سیاسی مسائل کے حل کیلئے بھی میدان تیار ہو جائے گا۔

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co.,
Karachi

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی: میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں عموماً سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں بینائی۔ ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی: میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کا سود مند ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت سوا روپیہ فی شیشی
ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸/)
ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش۔ (۲) راما میڈیکل ہال۔ نسبت روڈ
امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش۔

پتہ:- گورو کل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۴

[illegible] کو روزانہ

بال جیون

بچوں کو کھٹی چٹانوں سے بچاتی ہے

دانت بآسانی نکل آتے [illegible] کمزور بچے طاقتور بن جاتے ہیں [illegible] سوداگروں کو معقول کمیشن [illegible]

بال جیون کارخانہ علی گڑھ (یو۔ پی)

شاہ عالمی گیٹ لاہور

"حیدرآباد کی تحریک آزادی کی بھی حمایت کی جائے"

"مسلم لیگ کو ریاستوں میں ان تمام تحریکوں کی حمایت کرنی چاہئے۔ جو صحیح طریقوں پر چلائی جا رہی ہے۔ کشمیر۔ راجکوٹ اور جے پور کے آزادی پسند لوگوں کو بتایا جائے۔ کہ مسلم لیگ کی ساری طاقت ان کی تحریک کی پشت پر ہے۔ اسے حیدرآباد میں بھی یہی پالیسی اختیار کرنی چاہئے۔ جونہی کہ وہاں آریہ سماج کی ایجی ٹیشن بند کر دی جائے"۔

(مسلم لیگی لیڈر مسٹر ظہیر الحسن لاہری)

چاندا میں ستیاگرہ کا نیا مرکز

(لیسما ۱۱-مئی) سوامی سوتنترا نند جی چند روز پیشتر چاندا تشریف لے گئے۔ جو ریاست حیدرآباد سے تقریباً سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ستیاگرہ کیندر رکھولنے کے لئے یہ اچھی جگہ خیال کی جاتی ہے۔ یہ گرانڈ ٹرنک لائین پر ریلوے سٹیشن ہے۔ یہاں پنجاب اور یو۔پی کے والنٹیر بڑی آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ اور ان کے ٹھہرانے اور خوراک کا تسلی بخش انتظام کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس جگہ کو ستیاگرہ کا مرکز بنا دیا جائے۔ تو والنٹیروں کو لاریوں میں سفر کرنے کی دقت پیش نہ آئے گی۔ سوامی جی نے شہر کے سرکردہ ہندو اصحاب کی ایک میٹنگ بلائی۔ اور اس میں سوامی جی نے فرمایا۔ کہ چاندا میں ستیاگرہ کیندر کھول دیا جائے۔ کیونکہ برسات شروع ہونے پر لیسد کا کیندر مفید ثابت نہیں ہوگا۔ اس موسم میں لیسد اور دیگر مقامات کے درمیان آمد و رفت مشکل ہو جایا کرتی ہے۔ بعد ازاں سوامی جی حیدرآباد کے راستے سے شولاپور چلے گئے +

قوم پرستوں نے جلسہ کا بائیکاٹ کیا

حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) حال ہی میں فرقہ پرست مسلمانوں نے مہاراجہ سرکشن پرشاد کے بیان کی آڑ لے کر آئینی اصلاحات کی مخالفت کرنے کے لئے جو جلسہ زمرد محل میں کیا تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوؤں اور قوم پرست مسلمانوں نے اس کا قطعی بائیکاٹ کر دیا تھا۔ اور چند ہندو اس میں شریک ہوئے تھے۔ وہ سب تو شنادی تھے۔ فرقہ پرست مسلمان اس میں بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ اور لوگ لاٹھیوں۔ تلواروں۔ خنجروں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے تھے۔ گویا کہیں لڑائی کرنے جا رہے ہیں +

ماہ مئی میں ۵ ہزار ویر ستیاگرہ کرینگے

ستیاگرہ سمتی شولاپور کا فیصلہ

(شولاپور ۱۲-مئی) آریہ ستیاگرہ سمتی کے مہاشہ ششنکر لال کی زیر سرکردگی والنٹیروں کا ایک جتھا یہاں پہنچ گیا ہے۔ پنجاب۔ مدراس۔ حیدرآباد اور ریاست حیدرآباد کے آس پاس کے مقامات سے بھی جتھے پہنچ گئے ہیں۔ انٹرنیشنل آرین لیگ کی وارکونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مئی میں ۵ ہزار والنٹیر ستیاگرہ کرنے جائیں گے۔ چنانچہ پنجاب سے ایک ہزار۔ یو۔پی سے ایک ہزار۔ راجپوتانہ سے ۵۰۰۔ بنگال سے ۳۰۰۔ بہار سے ۱۰۰۔ سندھ سے ۱۰۰۔ اور بمبئی سے ۱۰۰۔ والنٹیروں کی رہائش کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ یکم مئی سے ۱۵۰۰ ستیاگرہی جیلوں میں جا چکے ہیں اور کئی ستیاگرہ کر رہے ہیں +

ریاست حیدرآباد ۱۵ لاکھ مسلمانوں کی ملکیت ہے

غیر مسلموں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ نواب بہادر یار جنگ کی تقریر

حیدرآباد (دکن) نواب بہادر یار جنگ نے مجلس اتحاد المسلمین کے سالانہ اجلاس منعقدہ دارنگل کی صدارت کی۔ تقریباً دس ہزار مسلمان جمع ہوئے۔ نواب بہادر نے کہا۔ کہ "دکن میں گذشتہ چھ سو سال سے مسلمانوں کو سیاسی اور تمدنی غلبہ حاصل رہا ہے۔ اور مسلمان نظام صاحب کو اپنے سیاسی اور تمدنی غلبہ کا ایک نشان سمجھتے ہیں۔ جس کو وہ کبھی ترک نہیں کر سکتے"۔ نواب بہادر نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ "ریاست حیدرآباد میں رہنے والے پندرہ لاکھ مسلمان نظام صاحب کی فرمانروائی میں حصہ دار ہیں۔ اور کہ نظام صاحب تو قوت فرمانروائی کے محض ایک ضامن ہیں۔ قوت فرمانروائی کا جہاں تک تعلق ہے۔ اس میں سب مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ غیر مسلمانوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں" +

ستیاگرہیوں کو زبردستی رہا کر دیا

(راولپنڈی ۱۱-مئی) دینا نگر کیمپ کے لیڈر مہاشہ پرکاش چند نے اپنے بھائی مہاشہ الیشور چندر کو ایک پتر میں لکھا ہے۔ کہ جیل میں ستیاگرہیوں پر سختی کی گئی۔ مگر ہمیں یہ تمام تکلیفیں سامنت معلوم ہوتی تھیں۔ آخر تنگ آ کر حکام جیل نے ہمیں زبردستی جیل سے نکال دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ریاست سے نکل جائیں۔ میں اور میرے ساتھی اس وقت جیل کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے یہاں سے جانے سے انکار کر دیا ہے +

حیدرآباد سے پنڈت بھگتی رام کا خط

(راولپنڈی ۱۱-مئی) پنڈت بھگتی رام آچاریہ گوروکل پوٹھوہار نے جو آج کل ریاست حیدرآباد کے مختلف مقامات میں پرچار کر رہے ہیں۔ ودیا ونشد برت بھاردواج منتری ستیاگرہ سمتی راولپنڈی کو ایک خط کے دوران میں تحریر کیا ہے۔ کہ یہاں جوش و خروش کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔ والنٹیر اور روپیہ دھڑا دھڑ آ رہا ہے۔ آریہ سماج کو الیشور نے کام کرنے کا یہ بہترین موقعہ دیا ہے۔ آپ اپنی سرگرمیوں کو زیادہ جوش کے ساتھ جاری رکھیں۔ اور کسی طرح بھی پرچار کا کام ڈھیلا نہ پڑے۔ جیلوں میں اور ریاست کے اندرونی حصوں میں ستیاگرہیوں اور آریہ سماجیوں پر بہت سختی ہو رہی ہے۔ لیکن ہمیں یقیناً اس دھرم یدھ میں کامیابی ہوگی + (نامہ نگار)

بمبئی سے گیارہ ہزار کی امداد

(بمبئی ۱۱-مئی) حیدرآباد ستیاگرہ سے اہل بمبئی کی دلچسپی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ستیاگرہ کے لئے یہاں سے گیارہ ہزار روپیہ بھیجا جا چکا ہے +

آریہ لیڈر کا سہولتیں لینے سے انکار

(نظام آباد ۱۱-مئی) نظام آباد جیل میں ۲۷۰ آریہ ستیاگرہی ہیں۔ ستیاگرہیوں کے لیڈر سوامی درشنانند کو حکام جیل نے چند سہولتیں دی تھیں۔ لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ جب تک دوسرے ستیاگرہیوں کو بھی اسی قسم کی سہولتیں نہ دی جائیں گی۔ وہ انہیں قبول کرنے کو تیار نہیں +

۴۲ والنٹیر ستیاگرہ کیلئے روانہ

(شولاپور ۱۱-مئی) ۴۲ والنٹیروں کا جتھا لالہ بنواری لال کی زیر سرکردگی ستیاگرہ برسون گنجوتی روانہ ہو گیا۔ اس میں ۱۹ ... کے والنٹیر ہیں۔ اور باقی ۲۳ بمبئی کے

آچاریہ رام دیو بھی جیل میں

(جہلم ۱۱-مئی) آچاریہ رام دیو گوروکل ... دھام جہلم کا خط موصول ہوا ہے۔ کہ انہیں پوشیدہ طور پر نانڈیڑ جیل سے پربھنی جیل میں تبدیل کر دیا گیا۔ جہلم اور میرپور کے سبھی ساتھی ان سے جدا کر لئے گئے ہیں۔ صرف چار ستیاگرہی ان کے ساتھ پربھنی جیل میں بھیجے گئے ہیں +

جگت گورو کو ۲۵ ہزار روپیہ

(شولاپور ۱۱-مئی) ریاست حیدرآباد کے مختلف مقامات سے اس امر کی ... موصول ہوئی ہیں۔ کہ شنکر آچاریہ کی ... بہت پراسرار ہیں۔ افسران کے ساتھ دن رات رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے پبلک کے غیر جانبدار نمائندے ان سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ سر اکبر حیدری نے انہیں شال اور تفیلی پیش کی۔ اس طرح انہوں نے سر اکبر حیدری اور ان کے بیٹے کو ایک شال اور پھولوں کے ہار پیش کئے۔ معلوم ہے۔ کہ نظام سرکار نے جگت گورو شنکر آچاریہ آف جیوترمٹھ کے دورہ کے لئے ... ہزار روپیہ منظور کیا ہے +

ستیاگرہی جتھے شولاپور پہنچ جائیں

(چھٹے ڈکٹیٹر کا اعلان)

(لاہور ۱۱-مئی) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو جتھے ان کے ساتھ ستیاگرہ کرنے کے لئے جانا چاہیں۔ وہ سیدھے شولاپور پہنچ جائیں۔

حیدرآباد ستیاگرہ اور سناتن دھرم

(امرت سر ۱۱-مئی) آج نمائندہ پرتاپ کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں ... امرت سر کے سناتن دھرمی لیڈر ... آشرم دلرمی نیتا گوسوامی چرنداس نے فرمایا۔ کہ "حیدرآباد کا ستیاگرہ صرف آریہ سماج کا ہی کام نہیں۔ بلکہ یہ سارے ہندو جگت کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اگر اس ضمن میں ہندوؤں نے کمزوری دکھلائی۔ تو ہندو تہذیب اور دھرم ...

...میں ستیاگرہیوں کی موت

...جی کے پبلسٹی بیکرٹری نے جیل
...کی موت کے متعلق ایک بیان
...یوں کی موت ... ان ڈاکٹروں وکیلوں اور
...جی میں ان ڈاکٹروں وکیلوں اور
...شہادتیں پیش کی ہیں۔ جنہوں نے
...سے پہلے لاشوں کا معائنہ کیا ✤

...یوں کی گرفتاری

...کے باوجود شو سروپ کی زیر سرکردگی
...کا چوتھا جتھا کل گلبرگہ روانہ ہوا تھا۔
...کے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ ...
...ستیاگرہیوں کا ایک جتھا بیزواڈہ
...۔ ۱۳ اور ۹ ستیاگرہیوں نے ...
...کیمپ سے روانہ ہوکر ... کاؤں
...گیا۔ اور انہیں گرفتار کر لیا گیا ✤

...سو ستیاگرہی بھوک ہڑتال پر

...کے خلاف بطور پروٹسٹ
...جیل میں دو سو ستیاگرہیوں نے
...ہڑتال کر رکھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔
...کھانا نہیں کھایا جاتا ہے۔ اس میں شبہ
...ہوئے بیار ہو گئے ہیں۔ جیل کے
...شکایات کی گئی ہے۔ لیکن کوئی کارروائی
...
...کے چھ ستیاگرہیوں نے پیر ملباہم
...کیا اور انہیں حراست میں لے لیا۔

...ستیاگرہیوں کا جتھا گرفتار

...اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بمبئی سے
...کا جو جتھا سنیچروار ۱۳-مئی کو
...روانہ ہوا تھا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا
...ستیاگرہیوں کا ایک اور جتھا اسی مقام
...روانہ ہو گیا ہے ✤

...تحریک کو زیادہ تیز کرنیکا فیصلہ

...۲۲-مئی) ڈیموکریٹک سوسائٹی پارٹی
...میں تین ریزولیوشن پاس کئے
...کے ذریعہ حیدرآباد میں ستیاگرہیوں
...کی مذمت کی گئی۔ اور حیدرآباد کی تحریک
...کانگریس کے رویہ پر اظہار افسوس کرتے
...حیدرآباد ستیاگرہ کی تحریک کو زیادہ
...کا فیصلہ کیا گیا ✤

...سکھ لال کی بھوک ہڑتال

...۱۵-مئی) آریہ ستیاگرہی سٹر ہرنبس
...گلبرگہ جیل سے لکھتے ہیں۔ کہ ٹھاکر
امر سنگھ آریہ مسافر سے سخت مشقت لی جارہی
ہے۔ آپ کو ہر روز دوپہر کے وقت کام کرنے کیلئے
ننگے پاؤں جیل سے دو میل باہر جانا پڑتا ہے۔
جس کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے ہیں۔ آپ کے
ساتھ بدسلوکی کے خلاف بطور پروٹسٹ کے
سکھ لال آریہ مسافر نے گذشتہ تین دن سے
کھانا نہیں کھایا۔ ستیاگرہی لیڈر آپ کو کھانا
کھا لینے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ٹھاکر امر
سنگھ کی تکلیف بڑھ رہی ہے ✤

۲۱ مئی کو حیدرآباد شہید دوس" منایا جائے

(شولاپور ۲۱-مئی) سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی وار کونسل کے فیصلہ کے مطابق ۲۱-مئی کو تمام ہندوستان میں ۵ دبی حیدرآباد دوس کے ساتھ ساتھ حیدرآباد شہید دوس بھی منایا جائے۔ وار کونسل نے اس سلسلہ میں اپیل کی ہے۔ کہ اس روز تمام شہروں۔ قصبوں اور مواضعات میں جلسے کئے جائیں۔ اور ریزولیوشنوں کے ذریعہ حیدرآباد کی جیلوں میں اس قدر زیادہ اموات کے کاسن کی تحقیقات کا مطالبہ کیا جائے۔ وار کونسل کا بیان ہے۔ کہ اس وقت مختلف جیلوں میں تقریباً چھ ستیاگرہی مر چکے ہیں۔ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا۔ کہ ستیاگرہیوں کی موت کن حالات میں ہوئی:۔

نمبر	نام	تاریخ	جیل	موت کا سبب
(۱)	شری پرمانند جی	۵-اپریل	چنچل گوڈا	موت کا سبب معلوم نہیں۔ لیکن ناک اور منہ سے خون جاری تھا۔ نعرے لگانے پر زدوکوب کیا گیا ✤
(۲)	شری ونکٹ راؤ جی	۱۰-اپریل	اورنگ آباد	نامعلوم
(۳)	سوامی ستیانند جی	۲۷-اپریل	چنچل گوڈا	بھوک ہڑتال کی تھی۔ سر تک شریر پر زخم تھے۔ آنکھ ناک اور سر میں زخم تھے۔ پیٹھ پر سوجن تھی ✤
(۴)	شری شنو بھگت	۲-مئی	چنچل گوڈا	سر میں گہرا زخم۔ ناک سے خون جاری تھا۔ بازو پر لاٹھی کا نشان تھا ✤
(۵)	شری چھوٹے لال	۳-مئی	گلبرگہ	سبب نامعلوم۔ بازو پر ضرب کے نشان۔ ناک سے خون بہہ رہا تھا ✤
(۶)	شری شام لال جی			ستیاگرہ شروع ہونے کے کچھ دن بعد ہی شہید ہو گئے تھے۔ ان کے جسم پر بھی زخم تھے ✤

رہتک میں آریہ ستیاگرہیوں پر لاٹھیوں سے حملہ

۴۰ اشخاص زخمی۔ شہر میں ہندوؤں کی ہڑتال

(رہتک ۱۴-مئی) گوروکل بھینسوال کے برہمچاریوں پر مشتمل آریہ سماجیوں کا ایک جتھا جو حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے جا رہا ہے کل شام کو بازار میں سے گذر رہا تھا کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے انہیں کہا۔ کہ وہ مسجد کے نزدیک نعرے نہ لگائیں۔ اس بات پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ اچانک ستیاگرہیوں پر لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا۔ ستیاگرہیوں میں کئی نو عمر بھی ہیں۔ پتھر بھی پھینکے گئے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر تقریباً چالیس اشخاص زخمی ہو گئے۔ دوکانداروں نے ڈر کے مارے اپنی دوکانیں بند کر دیں۔ لیکن پولیس نے صورت حالات پر قابو پا لیا۔ اور تمام راہگیروں سے لاٹھیاں وغیرہ چھین لیں۔ شہر اور منڈی میں ہندوؤں نے ہڑتال کر دی۔ شہر کو جانے والے ہر چوک پر پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ جس کی رو سے ہندوؤں کو دو دن جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس لئے دس والنٹیروں کے جتھے کا جو حیدرآباد جانے کے لئے دہلی بذریعہ لاری روانہ ہو گیا جلوس نہ نکالا جا سکا۔ آریہ سماج منڈی میں ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں ستیاگرہیوں پر حملے کی مذمت کی گئی ✤

سانوں میں ڈکٹیٹر کا دورہ

(شولاپور ۱۲-مئی) آسو ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن آج کل پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ ۵ دہلی ڈکٹیٹر پنڈت گیا نیندر دیو جی نے کچھ عرصہ کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ اس علاقہ میں اب تک کوئی پرچار نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے ۸-مئی کو جاگرانگ کا دورہ کیا۔ اور ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی۔ مقامی آریہ سماج نے آپ کی سیوا میں تھیلی بھینٹ کی۔ اور ایک تھیلی پکودرا میں پیش کی گئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آریہ ستیاگرہ ایک خالص دھارمک تحریک ہے۔ آپ پنڈت دیوراج جی کے ساتھ کچھ کو روانہ ہو گئے ہیں ✤

لالہ رام لال کی پیشکش

(لدھیانہ ۱۵-مئی) آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے پرنسپل لالہ رام لال نے آریہ ستیاگرہ کیلئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ انہوں نے ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن سے درخواست کی ہے۔ کہ آپ ستیاگرہ کے سلسلے میں جو خدمت چاہیں میرے سپرد کر دیں میں بجا لانے کو تیار ہوں ✤

ماسٹر گوردتہ رام حیدرآباد کو

(لائل پور ۱۴-مئی) معلوم ہوا ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ سمیتی لائل پور کی طرف سے علاقہ بار کی آریہ سماجوں کو چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ جن میں ان سے دریافت کیا گیا ہے۔ کہ وہ عنقریب لائل پور سے جانے والے ایک بھاری جتھے میں کتنے کتنے والنٹیر دے سکیں گی۔ یہ جتھا ماسٹر گوردتہ رام جی بار پرستی کی زیر سرکردگی حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کے ہمراہ روانہ ہوگا ✤

پروفیسر گیان چند جی کی دھرم پتنی کی سرگرمیاں

پروفیسر گیان چند جی ایم-اے-ای ایس پرنسپل ڈی-اے-وی کالج جالندھر جو کہ جالندھر کے جتھے کے ساتھ حیدرآباد جا کر گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان کی بیوی اور نوجوان لڑکی گھر گھر گھوم کر حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے چندہ اکٹھا کر رہی ہیں۔ یہ سلسلہ وہ تب تک جاری رکھیں گی۔ جب تک کہ وہ واپس نہیں آ جاتے۔

کنیا کیلئے ورکی ضرورت

مجھے اپنے عزیز اور باروزگار رشتہ دار برہمن کل اُتیپن بھاردواج گوتری اور کپور یا جاتی کی سوشیل روپ وتی اور ودوان اٹھارہ ورشیہ کنیا کیلئے جو پسکھینا انٹرنیس اور پربھاکر منشی کی اُتیرن ہے ایک سداچاری ودوان اور اچھے کل اُتیپن برہمن ورکی ضرورت ہے۔ جس کی آیو پچیس سے ۲۸ سال تک اور صاحب جائیداد یا برسر روزگار ہو۔ در اضلاع جہلم۔ گوجرانوالہ وسیالکوٹ کو ترجیح دی جائے گی ✤

پتہ:۔ چند اس شرما ریٹائرڈ اوورسیر معرفت پنڈت دوبی رام ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کھاری گیٹ گجرات ✤ (پنجاب) (ہمہ منہ ہے ج)

حیدرآباد میں ہندوؤں کے مطالبات کیوں ناجائز ہیں؟

سر سکندر سے ڈاکٹر مونجے کا سوال

(ناگ پور ۱۱-مئی) کل سات ٹاؤن ہال گراؤنڈ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے ہندو مہاسبھا کے ستیاگرہ پر جو وہ حیدرآباد میں کر رہی ہے روشنی ڈالی اور کہا کہ "اس ستیاگرہ کا صرف یہی مقصد ہے۔ کہ ہندوؤں کو سول لبرٹیز اور مذہب کے بارے میں وہی سہولیات حاصل ہوں۔ جو مسلمانوں کو حاصل ہیں" — سر سکندر کی شملا والی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "حیدرآباد میں ستیاگرہ ایک بڑی مسلم ریاست کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کے مترادف ہے" — ڈاکٹر مونجے نے کہا کہ "جب برطانوی ہند کے مسلمانوں نے کشمیر پر دھاوا کیا تھا۔ تو ایک بھی مسلمان نے پروٹسٹ نہیں کیا تھا۔ اگر کشمیر کے مسلمانوں کے مطالبات اس لئے جائز تھے۔ کہ کشمیر میں ان کی اکثریت ہے۔ تو حیدرآباد کے ہندوؤں کے مطالبات کیوں جائز نہیں؟" — آخر میں ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں کو نصیحت کی کہ "وہ جدوجہد کی زندگی بسر کریں" +

شولاپور کے ہندو لیڈر کو قتل کی دھمکی

(شولاپور ۱۰-مئی) یہاں کے ایک سرکردہ ہندو سبھائی لیڈر مسٹر راجواڈے کو ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ اس چٹھی پر تلوار کی ایک تصویر بنائی گئی ہے۔ اور اس چٹھی پر امیر صاحب کا نام درج ہے۔ یہ چٹھی اردو کی ہے۔ لیکن اس کا رسم الخط دیوناگری ہے +

مسلم لیگیوں نے معافی مانگ لی

(حیدرآباد ۱۰-مئی) امیر اکبر علی خاں بار۔ایٹ لا، سید محمد حسن اور مسٹر محمد صدیق مسلم لیگی لیڈران نے جنہوں نے زمرد محل کا جلسہ کرنے کی اپیل پر دستخط کئے تھے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں نواب بہادر یار جنگ کی اشتعال انگیز تقریر کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "ہم معافی چاہتے ہیں۔ کہ نواب بہادر یار جنگ نے ایک ایسی ترمیم پیش کی۔ جس سے جلسہ کا اصل مقصد ہی فوت ہو گیا" +

ایک ہزار والنٹیروں کی سپیشل ٹرین

(ہردوار ۱۱-مئی) پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں دورہ کرتے ہوئے کل گوروکل کانگڑی میں تشریف لائے۔ گوروکل کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس اور ایک سو ایک روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ پنڈت جی ۲۹-مئی کو لاہور سے حیدرآباد کی جانب روانہ ہونا چاہتے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ آپ کے ساتھ ایک ہزار سے زیادہ والنٹیر سپیشل ٹرین میں جائیں گے +

ماتا نے ڈاک کے ذریعہ تلک بھیجا

(اڑمڑ ٹانڈا ۱۰-مئی) کامریڈ بلدیو متر بجلی کے چھوٹے بھائی و یرندر کمار جو آگرہ میں ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ کا کام سیکھ رہے تھے بمبئی جا کر ایک جتھے میں شامل ہو گئے اور ستیاگرہ کر کے گرفتار ہو گئے۔ گرفتاری کی اطلاع ان کی ماتا کو ملی۔ تو انہوں نے بذریعہ ڈاک تلک بھیجا۔ اور آشیرواد دیتے ہوئے کہا۔ کہ "اس یدھ میں تمہارا بلیدان میری کوکھ کو سپھل کر گیا ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ تم مستقل مزاجی سے تمام مصائب برداشت کر سکو۔ اور وجے مالا پہن کر واپس آؤ" +

اورنگ آباد جیل میں بھوک ہڑتال

(اورنگ آباد ۸-مئی) مقامی جیل میں گذشتہ تین روز سے آریہ ستیاگرہیوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ انہیں جوار کی روٹی دی جاتی ہے۔ لیکن ان کا مطالبہ ہے۔ کہ گیہوں کی روٹی دی جائے۔ ہندو مہاسبھا کے والنٹیروں نے بھی ہمدردی کے طور پر بھوک ہڑتال کر دی ہے +

ستیاگرہ کے متعلق نظمیں

(دہلی ۱۰-مئی) ہمارا ارادہ جلد ہی حیدرآباد کے متعلق پُرزور اور دلکش نظموں کا ایک مجموعہ شائع کرنے کا ہے۔ جو ستیاگرہیوں کے گانے کے کام آسکے۔ اس لئے اردو اور ہندی کے جن شاعروں کے پاس ستیاگرہ کے متعلق نظمیں تیار ہوں۔ وہ کرپا کر کے یکم جون سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں۔
(پبلسٹی انچارج سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔ دہلی)

چار آریوں کو ۲-۲ سال قید

(حیدرآباد (دکن) ۱۰-مئی) چار آریہ سماجیوں کو جن میں سے ایک دہلی کا ہے۔ پرسوں چیف سٹی مجسٹریٹ نے دو دو سال قید کا حکم دیا۔ استغاثہ کا بیان یہ تھا۔ کہ ملزمان اوم کا جھنڈا اٹھائے رتبہ شاہی بندہ میں پہنچے۔ نعرے لگائے اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ اور ان میں سے ایک نے تقریر کرتے ہوئے یہ بھی کہا تھا۔ کہ "آریہ سماج اپنے دھارمک حقوق کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اور گورنمنٹ اس پر سختی کر رہی ہے" +

پانچویں ڈکٹیٹر پنڈت ویدبرت جی کو سزا

(شولاپور ۱۳-مئی) آریہ ستیاگرہ سمتی کے ۵ویں ڈکٹیٹر پنڈت ویدبرت کو جنہوں نے ۵۱۴ والنٹیروں کے ہمراہ ۵-مئی کو ستیاگرہ کیا تھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ناندیڑ نے ۲ دو سال قید با مشقت کی سزا دی ہے۔ اور باقی ستیہ آگرہیوں کو اٹھارہ اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے +

سات ستیاگرہیوں کو سزا

(شولاپور ۳-مئی) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر کمانڈی کر آف سانگلی اور چھ ستیاگرہیوں کو جنہیں گذشتہ اتوار کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ایک ایک سال قید کی سزا دی گئی ہے +

جلد شولاپور پہنچ جاؤ!

(پنجاب کے جتھوں کیلئے سوچنا)

(لاہور ۱۳-مئی) شولاپور وار کونسل سے بذریعہ تار حکم آیا ہے۔ کہ جس قدر جتھے پنجاب میں حیدرآباد ستیاگرہ کے واسطے تیار ہیں۔ وہ بلا تاخیر شولاپور بالضرور پہنچ جائیں۔ کیونکہ وار کونسل ستیاگرہ میں تیزی رکھنا چاہتی ہے۔ ۵-جون کو چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کے ساتھ جانے کے واسطے کافی جتھے پہنچ جائیں گے۔ اس کی چنتا نہ کریں۔ جو جتھے تیار ہیں وہ فوراً روانہ ہو جائیں +
(پردھان ستیاگرہ سمتی لاہور)

لاہور میں حیدرآباد ڈے

(لاہور ۱۳-مئی) لاہور کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے مشترکہ حیدرآباد ڈے ۲۲-مئی کو آریہ سماج گوالمنڈی کے زیر اہتمام آٹھ بجے سات کا درشنی مہلا مہاودیالیہ کی گراؤنڈ واقع ۱۱-نسبت روڈ لاہور پر بڑے سمارو سے منایا جاویگا۔ سب آریہ پرش بڑے اُتساہ سے شامل ہو کر جلسہ کو کامیاب بنا دیں +

آریہ جاتی کی سب سے بڑی ...

بقیہ صفحہ ۸

اس لئے نہیں کہ نربلوں کو ستا ... نہیں کہ اسے سکھیکوں کو کشٹ ... اس کارن کہ دوسرے دیش اور ... سے میتری کا اچھار کھیں۔ اور ... میں شانتی ہے +

آریہ جاتی سدا سے شکتی شالی ... ہے۔ ایک سمیہ تھا جب سارے سنسار ... اس جاتی کا سامراجیہ تھا۔ کنتو کیا ... اتہاس میں کوئی ایسا اُداہرن ہے جس ... سدھ ہو۔ کہ آریوں نے نربلوں پر ... کیا ہے۔ یہ شکشا تو آریہ جاتی ... ہی نہیں بتائی گئی۔ دُشٹوں کو ... کو دنڈ دینے والی اور نربلوں کا ... والی یہ جاتی رہی ہے۔ اور جو ... آج سنسار میں یُدھ کے بادل ... رہے ہیں۔ ایک شکتی شالی سبل ... کو ہڑپ کر رہا ہے۔ ایسا کیوں ... اس کا رن کہ آج بھارت ورش غلام ... آریہ جاتی سوادھینتا کا اُپیوگ نہیں ... ہے۔ سنسار کے سا شٹر میں اس کا کوئی ... نہیں۔ اس کی کوئی ہستی نہیں۔ اس ... کا کوئی مولیہ نہیں۔ ایک لیکھک ... کہ "یدی تین راشٹر مصر۔ بھارت ... چین سبل ہو جائیں۔ تو وشو شانتی ... حل ہو جائے۔ کیونکہ سنسار کی آبادی ... ان ہی دیشوں میں بسی ہوئی ہے"

میں کہتا ہوں۔ کہ یدی اکیلا بھارت ... سبل ہو جائے۔ تو سنسار ... خطرہ نہ رہے۔ سبل بھارت ... کے لئے سب راشٹر اُلنگ ہوں گے ... ان کے اُلنگھن کرنے کا ساہس ہوگا ... شانتی +

نربلوں سے سنسار کی شانتی ... ہم چھوٹی چھوٹی باتوں میں دیکھتے ہیں ... کی کیا دُرگتی ہوتی ہے۔ اور ... سفر کرتے سمیہ بھی بلوان ہی آرام سے ... ہے۔ ستانے والے بھی نربلوں کو ہی ... لوٹنے والے بھی نربلوں کو ہی لوٹتے ہیں ... تک کہ ادھیکاری بھی نربلوں پر ہی ... آزماتے ہیں۔ سنسار کا نیم ہی ایسا ہے ... کوئی کہتا ہے

"ہے دیو! ...

وہ سکتا ہے دہی ...

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

۲۲-۴-۳۹ کو حیدرآباد ڈے
...پور منایا گیا۔ صدر جلسہ پنڈت
...کاری نعدیقی و پنڈت بالکرشن جی نے
...گنیشدت نے جہاشہ
...۔ جہاشہ ... اور جیلوں میں ستیاگرہیوں
...کو دھائی
...کے ریزولیوشن پیش کئے۔
...پاس ہوئے۔ آریہ سماج کے دو
...دوساگر دشام لال جی جیدر
...کے لئے جا چکے ہیں۔ اب تین بھی
...دوم چند جی۔ جہاشہ سوم دیو جی و جہاشہ
...گئے ہیں۔ انہیں ودھائی دی گئی +

(منتری آریہ سماج جام پور)

۱۲-مئی کو بذریعہ جہاز ستیاگرہ سمتی کراچی
...کی اسے ۵ ستیاگرہیوں کا چھٹا جتھا
...ساتویں کو بھیجنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں +

(مول چند منتری)

(ضلع مظفر گڑھ) کا تیسرا شہیدی
...جتھا زیر سرکردگی جہاشہ جے دیوجی
...) روانہ ہو گیا ہے۔ علی پور۔ خیرپور
...والہ۔ شہر سلطان۔ روہیلانوالی۔
...خان گڑھ۔ سبھا ینگ سبھا
...ملتان۔ ملتان چھاؤنی۔ ینگ مین
...ملتان چھاؤنی۔ آریہ کمار سبھا
...چھاؤنی۔ لالہ جیا رام ملتان چھاؤنی۔
...ملتان چھاؤنی و بوہڑ والہ سماج ملتان
...منڈی۔ بورے والہ۔ عارف والہ۔
...منٹگمری۔ متفرق منٹگمری وغیرہ
...۸۲ روپے سر بھینٹ کئے +

(جے دیو جتھے دار)

الہ آباد ۱۲-مئی۔ المورہ کا جتھا آیا۔ جس کا سواگت کیا گیا۔
...نکالا گیا و جلسہ ہوا۔ لالہ موہنی سرن
...کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ دوسرا
...مئی کو روانہ ہوگا۔ پہلا جتھا پنڈت
...شاستری جی کے ساتھ روانہ ہو چکا ہے
...سالانہ جلسہ ستیاگرہ کے کارن ملتوی کر
...دیا گیا ہے + (لہری دت)

امرتسر آریہ سماج لارنس روڈ کے
...سا پتاہک ست سنگ میں
...کو پنڈت دولت رام جی شاستری کا
...ہوا۔ اور جتھا نمبر ۲ کے جتھے دار پنڈت
...کی چٹھی پڑھ کر سنائی گئی۔ جس میں
...کس طرح راستہ میں ان کا سواگت
...گیان چند جی ایم۔ اے جالندھر
...کے بُرے سلوک کے خلاف
...شردھانند بازار کی میدک
...بیس کہاں ہال کے
...وہ سب کی سب پاس

(منتری)

حیدرآباد ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

رسال پور چھاؤنی ۷-۵-۳۹ کو پنڈت دیدبرت جی کی گرفتاری و سزا یابی پر ودھائی دی گئی۔ اس وقت تک مبلغ پچاسی روپے تین قسطوں میں روانہ کئے جا چکے ہیں۔ جہاشہ کرشن جی کو راولپنڈی میں تھیلی بھینٹ کی جاوے گی +

(رام لال ورما)

اجمیر ۱۵-۵-۳۹ کو آٹھ یودھوں کے ایک جتھا کو وداع کیا گیا۔ جلسہ اور جلوس نکالا گیا۔ کئی مسلمانوں نے بھی حصہ لیا +

(بنواری لال سیوک)

مورنڈا اس وقت تک کل ۱۹۳ روپے بھیجے جا چکے ہیں۔ ۱۷ روپے براہ راست۔ ۶۶ روپے پنڈت مکتی رام جی کے جتھا کو۔ ۵۱ روپے جہاشہ کرشن جی کو۔ ۲۸ روپے لالہ دیوراج جی آریہ منتری کے جتھے کو۔ ۲۴ روپے جہاشہ امیر چند جی جتھیدار "کرشن ویر سینا" کو۔ اور ۲۴ روپے انبالہ چھاؤنی کے استری سماج کے ڈیپوٹیشن کو استری

سماج کی اور سے دئے گئے ہیں۔ اب بذریعہ ماہواری چندہ چالیس روپے۔ بذریعہ صندوقچی سسٹم سات روپے۔ بذریعہ آٹا سسٹم ڈیڑھ روپیہ روزانہ۔ اور بذریعہ ڈیپوٹیشن بہت سا ٹکٹی دھن ہو جاتا ہے۔ ۸-مئی کو کرشن ویر سینا کے جتھے کا سواگت کیا گیا۔ خوب جوش و خروش پھیلا ہوا ہے + (منتری)

بھاگووال میں پردھان اندر سنگھ کی صدارت میں میٹنگ ہوئی۔ ستیاگرہ اندولن کی آرتھک سہائتا کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ مبلغ ۱۵ روپے بھیج دئے گئے ہیں۔ جہاشہ منگل داس جی نے دھن جمع کرنے کا ذمہ لیا ہے + (درگا داس منتری)

کوٹ چھٹہ ۲۳-اپریل کو "حیدرآباد ڈے" منایا گیا۔ پچاس روپیہ جہاشہ کرشن جی کی سیوا میں بھیجے گئے ہیں +

(گوبراج گوبند لال منتری)

سادھورہ ۸-مئی کو کرشن ویر سینا کا جتھا آیا۔ اس کا سواگت م

رشی نمبر ۱۹۳۹ء ہندی میں بھی

اپنے اپنے آرڈر جلد درج رجسٹر کرائیں

رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن کیلئے آریہ جگت کے روز بروز کے بڑھتے ہوئے مطالبہ کے پیش نظر وچار ہے۔ کہ اس ورش "رشی نمبر" کا ہندی ایڈیشن بھی نکالا جاوے۔ لیکن یہ تبھی نکل سکیگا اگر آریہ جگت کی طرف سے اس کی کم از کم دو ہزار کاپیوں کی مانگ ہو۔ اس ورش دیوالی ۱۰-نومبر کو ہے۔ اگر ۱-اکتوبر تک کم از دو ہزار کاپیوں کے آرڈر آ گئے۔ تو ہندی ایڈیشن بھی نکلیگا ورنہ نہیں۔ ہم یو۔ پی، سی۔ پی، برہما اور افریقہ کی آریہ سماجوں سے خصوصاً اور پنجاب کی آریہ سماجوں سے عموماً اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی درخواست کرتے ہیں۔ سارویہ سماج کمیٹی نے گت ورش ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ اگر "پرکاش" کا "رشی نمبر" ہندی میں بھی نکلے تبھی منگایا جائے۔ ورنہ نہیں"۔ ہم کمیٹی آریہ سماج اور اس جیسی دیگر ہندی پریمی آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اب جبکہ ہم نے اُن کی اچھا کو پورن کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ وہ اپنے ہندی پریم کا ثبوت دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ابھی سے درج رجسٹر کرا دیں۔ ساتھ ہی اگر اُردو ایڈیشن کیلئے بھی آرڈر بھیج دئے جائیں تو اچھا ہوگا۔ آرڈر بھیجتے سمے "رشی نمبر" (ہندی۔ اُردو) کیلئے تجاویز بھی بھیجیں۔ جو آریہ سماجیں ابھی سے نام درج کرائینگی۔ انکے نام و تعداد اخبار میں پرکاشت کی جاویگی تاکہ انیہ سماجوں کو بھی اس کیلئے پریرنا ہو + ہم نے "رشی نمبر" کیلئے تیاریاں ابھی سے شروع کر دی ہیں۔ آریہ جگت بھی اس کے سواگت کیلئے ابھی سے تیار ہو جائے +

منیجر "پرکاش"۔ نسبت روڈ۔ لاہور

ضروری سوچنا

(۱) کئی جگہ سے خبریں ملی ہیں۔ کہ لوکل آریہ سماجیں ستیاگرہ کمیٹی کے لئے اکٹھے کئے ہوئے دھن کو اپنے یہاں روک رہی ہیں۔ یہ دھن صرف ستیاگرہ کے لئے اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اس روپیہ کو جلد ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور یا آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور بھیج دینا چاہئے۔ اگر اس طرح یہ روپیہ رک گیا۔ تو ستیاگرہ کے کاریہ کو دھکا لگے گا۔ اور ستیاگرہیوں کے واپس کرنے میں جو لاکھوں روپیہ کا سوال ہے ستیاگرہ کمیٹی پریشانی میں پڑ جائے گی +

(۲) آریہ سماجوں کو کئی بار سوچنا دی جا چکی ہے۔ کہ وہ کسی جتھے یا شخص کو جس کے پاس ستیاگرہ کمیٹی شولاپور۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا لوکل سماج کی طرف سے کوئی پرمان پتر نہیں ہے۔ ان کو کوئی تھیلی بھینٹ نہ کی جائے۔ اور نہ ہی کوئی دھن دیا جائے۔ کئی جگہوں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کئی شخص ناجائز طریقہ سے دھن پراپت کرتے ہیں۔ کئی لوگ جو راستے میں دھن پراپت کرتے ہیں۔ لیکن ستیاگرہ کمیٹی شولاپور میں آ کر حساب نہیں دیتے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو اس سمبندھ میں پورا پورا حساب رکھنا چاہئے +

(۳) کئی لوگ بغیر کسی پرمان پتر کے اِدھر اُدھر گھومتے رہتے ہیں۔ اور ستیاگرہ کیلئے دھن اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ بالکل بند ہو جانا چاہئے۔ اور کیول پرمانت جتھوں کو ہی پرچار کا کام کرنا چاہئے۔ اور دھن اکٹھا کرنا چاہئے +

(منتری حیدرآباد ستیاگرہ کمیٹی گورودت بھون لاہور) +

...م کیا گیا۔ جلوس نکالا گیا۔ جہاشہ امیر چند جی کو اکاون روپے کی تھیلی اور ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور سماروہ پوروک وداع کیا گیا + (منتری)

ٹھمبڑ مورخہ ۹-مئی ۱۹۳۹ء کو لالہ امیر چند جی کا جتھا سادھورہ سے براستہ پہنچا۔ آریہ سماج ٹھمبڑ کے آریوں نے جتھا کا سواگت کیا۔ جلوس نکالا۔ رات کو جلسہ ہوا۔ دس روپیہ بھینٹ کیا گیا +

(کرشن چندر گپتا منتری)

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھائیں

ساماجک سماچار

آریہ سماج جامپور کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج جام پور کا سالانہ چناؤ ۳۰-۴-۳۹ کو حسب ذیل ہوا:-

پردھان:- مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک۔ اُپ پردھان دیوان تھا نگی رام جی۔ منتری:- چودھری نودبو جی۔ اُپ منتری:- لالہ مول چند جی۔ دیوان کپل دیو جی۔ خزانچی:- دیوان بہاری لال جی۔ اکونٹنٹ:- لالہ چمن لال جی۔ لیتکا دھیکش مہاشہ پربھو دت جی۔

(۲) مہاشہ کرشن جی کے ساتھ آریہ سماج جامپور اپنا جتھا روانہ کرے گی۔ اور بھیلی کے لئے مبلغ ۲۵ روپے روانہ کر دئے ہیں۔ اس سے پہلے مبلغ ۱۵۰ روپے ستیاگرہ فنڈ میں بھیجے جا چکے ہیں۔

(نوملیو منتری)

آریہ سماج میرپور کا چناؤ

مہاشہ کرم چند جی وکیل پردھان۔ مہاشہ جگت رام جی اُپ پردھان۔ ودھشٹاتا گرام پرچار۔ مہاشہ تیرتھ رام جی منتری۔ مہاشہ تیرتھ رام جی اُپ منتری۔ مہاشہ دوارکا ناتھ جی خزانچی۔ تھا مہاشہ بودھراج جی مڈل منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ۔ مہاشہ روپ چند جی ادھشٹاتا دلت اُدھار۔ دیہری بن پاٹھ شالہ۔ مہاشہ دیوی چند جی لیتکا دھیکش۔ منشی ٹھاکر سنگھ جی منیجر مسافر خانہ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بہرامپور کا سالانہ چناؤ

پردھان حکیم داسامل جی۔ اُپ پردھان پنڈت تلسی رام جی۔ منتری ماسٹر سائیں داس جی۔ اُپ منتری پنڈت ہرونش لال جی شاستری۔ پبلسٹی سیکرٹری ماسٹر رام داس جی۔ خزانچی لالہ گوسائیں دتہ مل جی۔

شبھ وواہ:- بابو دولا رام جی کے سپتر پرکاش چند کا شبھ وواہ برام پور میں عزیزی ساوتری سپتری لالہ پیارا لال جی کے ساتھ دھوم دھام سے ہوا۔ بابو جی نے اس شبھ اوسر پر مبلغ ۵۱ روپے دان دیا۔ جس میں سے آریہ سکول۔ آریہ سماج۔ استری پاٹھ شالہ بہرام پور کو ۵-۵ روپے پراپت ہوئے۔ مبلغ ۱۰ جہید آباد فنڈ کے لئے بھی دئے گئے۔

(ماسٹر رام داس)

آریہ کمار سبھا نئی دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا ڈی۔اے۔وی ہائی سکول نئی دہلی کا دوسرا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ جون کو ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ پر بڑے بڑے لیکچرار۔ بھجنیک اور سنیاسیوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔

(منتری)

آریہ سماج کمالیہ کا وارشک چناؤ

آریہ سماج کمالیہ کا وارشک چناؤ ۱۰ مئی کو حسب ذیل ہوا:-

پردھان لالہ دونی چند جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔ اُپ پردھان لالہ جے گوپال جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔ جونیر اُپ پردھانا۔ شریمتی مہر دیوی جی۔ منتری مہاشہ نرمل چند جی۔ اُپ منتری پنڈت پرتھوی راج جی پروہت۔ خزانچی مہاشہ دیوان چند جی۔ لیتکا دھیکش مہاشہ ستیہ کام جی وئید۔

ان کے علاوہ آٹھ سجن اور انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے ہیں۔

(۲) آریہ پتری پاٹھ شالہ کمالیہ کی آٹھویں جماعت کا پنجاب یونیورسٹی کی اور سے نتیجہ پراپت ہوا ہے۔ جس میں سترہ کنیاؤں میں سے ۱۶ کنیائیں بڑی سپھلتا سے پاس ہوئی ہیں۔ اور سب کی سب سیکنڈ ڈویژن میں۔ اس پرکار نتیجہ ۹۴ فیصدی رہا۔

(۳) دھرم شکھشا پریکشا پریکشا کے پریام میں بھی ۴۴ کنیاؤں میں سے ۳۶ پاس ہوئی ہیں۔ اور کماری ودیاوتی ۸۴ نمبر لے کر پنجاب بھر میں دوئم رہی ہے۔ اور سات روپے انعام حاصل کیا ہے۔

(منتری)

گورو کل ملتان کا برہمچاری اوّل نمبر پر

اس ورش گوروکل ملتان کے تین برہمچاری امتحان دینے گوروکل اندر پرستھ دہلی گئے تھے۔ برہمچاری ست دیو ۳۶ برہمچاریوں میں ۹۰۵ میں سے ۷۶۴ نمبر لے کر اوّل نمبر پر رہے دوسرے برہمچاری سچّا اور ۱۶ ویں نمبر پر رہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج داجل کی سرگرمیاں

(۱) ہفتہ واری ست سنگ بڑے سمارہ سے منائے جاتے ہیں۔ باقاعدہ سندھیا۔ ہون۔ کتھا تتھا اُپدیش ہوتے ہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں کافی جوش وخروش پایا جاتا ہے۔ ۲-۵ ستیاگرہی حیدرآباد جانے کے لئے اُتسک ہیں۔ کیول دھن کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

(۲) گذشتہ ماہ اس نگر میں سولہ مختلف سنسکار ہوئے۔

(۳) آریہ نوویوک سبھا کے منتری مہاشہ بلدیو چند جی نے چند دنوں سے منتری پد سے تیاگ پتر دے دیا ہے۔ اب ان کے ستھان پر مہاشہ چینن دیو جی نیت ہوئے ہیں۔

(۴) آریہ بال سبھا کا انتخاب نمن پرکار سے ہوا ہے:-

پردھان سچے سکھ جی۔ اُپ پردھان سیٹھ دھرم دت جی۔ منتری مہاشہ ایشور دت جی۔ اُپ منتری مہاشہ ایشور دت جی۔

علاوہ اس کے استری سبھا بھی اپنا کاریہ بڑے اُتساہ سے کر رہی ہے۔ جس کی پردھانا شریمتی سوشیلا دیوی جی ہیں۔ اور منتری شریمتی ودیاوتی جی۔

(منتری)

آریہ سماج جامپور کے سماچار

(۱) سالانہ جلسہ کے بعد ہی لاہور سے پنڈت دیویندر کمار جی سدیقی۔ اور مہاشہ آتم دیو جی بھجنوپدیشک ۵ روز کے لئے یہاں پدھارے۔ روزانہ رات کے سمیہ لیکچر ہوتے رہے۔ صدیقی جی کے لیکچروں کا پربھاو جنتا پر بہت اچھا پڑا۔

(۲) نوویوک سبھا جام پور کا سالانہ چناؤ نمن پرکار ہوا:-

(۱) پردھان:- چودھری سوبھراج جی۔ اُپ پردھان:- چودھری نودیو جی۔ منتری مہاشہ سورج بھان جی۔ اُپ منتری مہاشہ ہنسراج جی۔ اکاؤنٹنٹ مہاشہ چیتن داس جی۔

(۳) آریہ مہلا ودیالیہ جام پور کی کامیاب ودیارتھنوں کو "سدھانت ودوشی" کا پرمان پتر دیا گیا۔

شریمتی سوشیلا دیوی۔ شریمتی شانتی

دیوی۔ شریمتی لاجونتی۔ شریمتی لکھراج ...
شریمتی سنتوش کماری۔ شریمتی چندر ...
شریمتی بینا دیوی۔

(گنیش دت منتری)

آریہ سماج نیا بانس دہلی کا چناؤ

لالہ بدھی پرکاش جی پردھان۔ لالہ ... جی اُپ پردھان۔ لالہ لبھو سوروپ جی اُپ پردھان۔ لالہ بنجاری لال جی منتری۔ بابو ... جی اُپ منتری۔ لالہ داتا کشن جی خزانچی۔ لالہ پھول چند جی لیتکا دھیکش۔ بابو منا لال جی ...

(بنواری لال منتری)

آریہ سماج ہیلوں بازار ڈلہوزی

نہایت ہی شوچنیہ بات ہے۔ کہ ابھی تک جنتا نے بیادن سماج کے مندر کے لئے کوئی اُتساہ نہیں دکھلایا۔ اور مندر تا حال نامکمل ہے۔ ... اپنی شکتی سے زیادہ کاریہ کر رہے ہیں مگر دھن کے ابھاو سے لاچار ہیں۔ امرت سر۔ گورداسپور ...

آریہ جاتی کی سب سے بڑی اوشکتا

بقیہ صفحہ ۱۵

نربل کا سے نہیں جگت میں کہیں ٹھکانہ رکھشا سادھن اُسے پراپت ہو جائے تاکہ ... اپنی شکشا بکھت سبلتا ہے اُنیائی پر تم بلنا سدا سیکھا دُکھ سہے لاکھ شترو کسی کے لئے نہیں ہے اُتنا گھاتک جتنا اس کا آپ کمزور نہ بنتا پاپی ... اس سمیہ آریہ جاتی کو نہ شاسترارتھ ... اتنی اوشیکتا ہے۔ اور نہ ویدک پنڈتوں کی جتنی کہ نوجوانوں کی اوشیکتا ہے۔ بلوان شریر ہی بلوان مستشک نماس کرتا ہے۔ اس کا ... بدی شریر بلوان ہوں گے۔ تو پنڈت بھی اور شاسترارتھی بھی ہو جائیں گے۔ اسی کا ... ہندو ماتر کا یہ کرتویہ ہونا چاہیے کہ وہ سنچیہ کرے۔ تھوڑا بہت ویایام کر کے اپنے شریر کو بلشٹ بنا دے۔ اپنی رکھشا کے ساتھ ... سرو مہتو بلوں کی رکھشا کرنے میں سامرتھ ہو ... پھر وہ دن دور نہ ہوگا۔ کہ آریہ جاتی پہلے کی ... بھانتی سنسار میں سب جاتیوں کی گورو کہلائے ... ہگدان سے ہمارے دیش میں بھیم۔ ارجن ... شیوا۔ گورو گوبند اور پرتاپ ... سنتان ہو۔ یہی ہمارا تقاضا ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection

ڈکٹیٹر کیسے بنتے ہیں؟

اٹلی کا ڈکٹیٹر لوہار کا لڑکا میسولینی

جب وہ بچہ تھا۔ تو ڈوبو پر یڈا پیو کے پرائمری سکول میں جہاں اس کی ماں ٹیچر تھی اِدھر اُدھر بچوں کے پیچھے چھپ جایا کرتا تھا۔ تاکہ ... اس کا باپ جو پیشہ کے اعتبار سے لوہار تھا۔ ... پکڑ کر سزا نہ دے سکے۔ پندرہ برس کی عمر میں اس نے پڑھنا سیکھا۔ وہ امریکہ جانا چاہتا تھا۔ لیکن فرچ کم ملنے کے سبب سوئٹزر لینڈ سے آگے نہ جاسکا۔ ۱۹۱۲ء میں وہ وہاں آوارہ گردی کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد اسی شہر میں دکان پر ملازم ہو گیا۔ اس نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ایک ایجی ٹیٹر کی حیثیت سے کیا۔ اور پہلے پہل اس نے برن میں معماروں کی ایک ہڑتال کو آرگنائیز کیا +

۱۹۱۲ء میں سیاسیات میں داخل ہوا۔ اور گرفتار کر لیا گیا۔ قید سے باہر آ کر ... نامی ایک سوشل آرگنائیزیشن ... کے لئے ہزار ممبر تھے ڈکٹیٹر بنا یا گیا +

... خدمات کے بعد وہ ایک سکول میں ٹیچر ہو گیا۔ فورلی میں ایک ایجی ٹیشن کی رہنمائی کی۔ اور آٹھ ماہ کیلئے جیل بھیج دیا گیا۔ اور کارل مارکس کے سیاسی فلسفہ کا پرچار کرنے لگا۔ کارخانوں کی ہڑتالیں آرگنائیز کر کے ... اس نے جنگ لیبیا کی شدید ترین مخالفت کی۔ اس جرم میں وہ پھر قید کر دیا گیا۔ ۱۹۱۲ء میں وہ اٹلی کی سوشلسٹ پارٹی کا سب سے بڑا رہنما تسلیم کر لیا گیا۔ ۱۹۱۴ء میں اس نے میلان کی میونسپلٹی پر دھاوا کیا۔ ۱۹۲۲ء میں جب اس کے ملک میں طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ملک کی تمام ... قوتوں کو اکٹھا کر کے اپنے جدید مسلک فیسزم کی طرف دعوت دی۔ اس نے اپنی ... کالی قمیضوں والے دستہ کے ساتھ اٹلی کے دارالحکومت روما پر دھاوا کیا۔ اٹلی کے بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا۔ اور کسی طرح کی مزاحمت اور مخالفت کے بغیر اس نے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے +

حافظہ بہت اچھا ہے۔ فرانسیسی زبان ... سے بولتا ہے۔ اور جرمن اور انگریزی ...

(اپنے دلیش کی بات)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہندوستان کی معدنی پیداوار

ہندوستان کی زمینیں سینکڑوں قسم کی معدنی اشیاء سے بھرپور ہیں۔ لیکن اچھا سائینٹفک علم نہ ہونے کے باعث اُن سے پُورا فائدہ نہیں اُٹھایا جاتا۔ بہت سی معدنی اشیاء ایسی ہوتی ہیں۔ جو کچی ہوتی ہیں۔ دوسری اشیاء جو مختلف قسم کے رسائین تیار کرنے یا کئی دوسری معدنیات کو صاف کرنے کے کام میں لائی جاتی ہیں ملی ہوتی ہیں۔ اگر ان ملی ہوئی معدنیات کو کام میں لایا جائے۔ تو اخراجات تقسیم ہو جائیں۔ اور سب اشیاء سستے داموں پڑیں۔ سترھویں صدی میں انگلینڈ میں ایسی واقفیت نہ ہونے سے گندھک کے تیزاب کا نرخ ۶۰۰۴ روپے تھا۔ اور اب سائینس کی بدولت تیس روپے سے بھی کم ہو گیا ہے۔ ہم ہر سال کروڑوں روپوں کا کچا مال غیر ممالک کو بھیج دیتے ہیں۔ اور وہی مال پکا ہو کر یہاں آ کر مہنگے دام میں بکتا ہے۔ ۱۹۲۹ء میں ہندوستان کی معدنی پیداوار کتنی تھی اس کا پتہ مندرجہ ذیل فہرست سے لگ جائے گا:-

کوئلہ ۶۶۶۹۰۰۰ — سونا ۱۵۴۲۰۰۰ - شورہ ۷۲۰۰۰ - کرومائیٹ ۹۳۰۰۰-

سرمہ ۱۸۴۶۰۰۰ - ابرق ۷۸۴۰۰۰ - رال ۸۰۳۰۰۰ - ٹوگسٹن ۵۰۸۰۰۰ - نمک ۸۴۴۰۰۰۰

پٹرولیم ۴۸۸۰۰۰ - لوہا ۴۸۴۰۰۰ - گیرو کا پتھر ۳۵۰۰۰ - میگنیز ۱۵۷۱۰۰۰-

چاندی ۴۴۸۰۰۰ - ٹین ۱۱۳۰۰۰ - جست ۲۴۴۲۱۰۰۰ +

ان کے علاوہ یہاں پھٹکری۔ طوطیا۔ ہیرا۔ کسیس۔ سجی۔ کھاری بھی پیدا ہوتا ہے۔ رسائین کا پرچار ہمارے ملک میں نہیں ہے۔ اس لئے کیمیاوی ڈھنگ سے بننے والی اشیاء کا کوئی بھی کارخانہ نہیں ہے۔ لہذا تانبے اور گندھک کی شکل میں ملی ہوئی اشیاء کو کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اور جب تک یہاں کارخانے قائم نہیں ہوں گے۔ تب تک ہندوستان کو دوسرے ملکوں کا منہ تاکنا پڑے گا +

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نرناری بچے۔ بوڑھے اور جوان حیدرآباد ستیا گرہ کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ابھی تک ایک بات کی کمی ہے کہ سمیہ انوکول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدرآباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر عائد کر رکھی ہیں۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب ہمارا کیا فرض ہے۔ بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جائیگا۔ اس لئے سب آریہ بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں +

قیمت بھی لاگت مانتر دو پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو اکٹھی منگوانے پر دو روپیہ سینکڑہ محصول ڈاک الگ +

ملنے کا پتہ مہاشہ راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ لاہور

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) ہندوستان سے یورپ جانے کے واسطے اٹلی کی کمپنی کے بمبئی سے جانے والے جہاز ہندوستانیوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ کیونکہ ان جہازوں سے بمقابلہ دیگر جہازوں کے دو یوم قبل پہنچ جاتے ہیں۔ اور ان میں خورد و نوش کا انتظام بھی بہ نسبت اور جہازوں کے نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ اس کمپنی کا نام لائیڈ ٹریسٹینو ہے۔ اور جہاز کا نام کانٹی ورڈی ہے +

(۲) بحیرہ روم میں داخلہ کے واسطے بحر ہند اور بحر قلزم کو ملانے والے آبنائے باب المندب پر بندرگاہ عدم بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اس جگہ بوجہ بارش پانی کی قلت ہے۔ گھاس اور جنگلات بھی کم ہیں۔ یہاں کے کالے کالے پہاڑ شاید کوہ آتش فشاں کی چٹانوں سے بنے ہیں +

(۳) بحیرہ قلزم کا پانی بجائے سرخ رنگ کے صاف شفاف اور نیلے رنگ کا ہے۔ ماہ ستمبر میں جو مسافر بذریعہ جہاز اس کو طے کرتے ہیں ...

... دو زبانوں میں بھی صفائی سے گفتگو کرتا ہے۔ کسی نو وارد سے فوراً بات چیت شروع کر دیتا ہے۔ کسی سے گہری دوستی نہیں رکھتا۔ لیکن جن لوگوں کو ابتدائی عمر سے جانتا ہے۔ ان لوگوں سے ملاقاتیں کرتا ہے۔ اس نے راشیل گائیڈ سے شادی کی۔ اور پانچ اولادیں رکھتا ہے۔ انٹرویو کے دوران میں زیادہ سوالات وہ خود ہی کرتا ہے۔ بہت اچھی تندرستی کا مالک ہے۔ ۱۹۲۴ء میں صرف ایک بار بیمار ہوا تھا۔ شراب بہت کم پیتا ہے۔ موٹر کار میں تیزی سے چلنا۔ رات کو موٹر کار چلانا۔ ہوائی جہاز چلانا۔ موٹر سائیکل پر چلنا۔ گھوڑے کی سواری کرنا۔ شمشیر زنی کے فن کی مشق کرنا۔ مکہ بازی۔ کشتی چلانا۔ تیرنا۔ موسیقی۔ پیانو کے لہجہ دار گانے سننا۔ اور ۱۸ویں صدی کے شاعروں کو پسند کرتا ہے۔ بچوں کو پیار کرتا ہے۔ جدید ناول اور تاریخی کتابیں مختصر الفاظ میں لکھنا پسند کرتا ہے۔ کوئی نیسٹ پروگرام صرف بارہ صفحوں کا پروگرام ہے + پھلوں کو وہ تندرستی کا راز سمجھتا ہے۔ کسانوں اور زراعتی کاموں میں دلچسپی لیتا ہے۔ روپیہ اور دولت مندوں کی شان اسے ناپسند ہے۔ اما مے کا پکا ہے۔ بوڑھی ۲۲

... ان کو گرمی کی بے حد تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس کی چوڑائی کم ہے۔ اور اس کے دونوں جانب کا ساحل دکھائی دیتا ہے۔ بجانب مشرق عرب کا ریتیلا ملک اور مغرب کی طرف ریگستان صحرائے اعظم ہے +

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی ستیہ رکھشا

ریڈیو کی لہروں و حرارت سے امراض کا علاج

کیا ریڈیو کی برقی لہریں انسانوں کے امراض و تکالیف کو کم کرنے کے لئے اور علاج کے لئے مفید ثابت ہو سکیں گے۔ ایک سوال ہے۔ جو اب سائینس میں پیدا ہو گیا ہے۔ طبی ماہروں نے ریڈیو سیٹوں سے امراض کے علاج کا تجربہ شروع کر دیا ہے۔ ان ریڈیو آلات میں سے مائیکروفون یا کوڈ بیجنے کے تختہ کے علاوہ ہر چیز وہی ہوتی ہے۔ جو ایک عام ریڈیو میں ہوتی ہے۔ ان سیٹوں سے جو تجربات کامیابی کے ساتھ ہو چکے ہیں۔ وہ اعجاز سے کم نہیں ۔

کسی گھر میں ریڈیو لگا ہوتا ہے۔ گھر کے لوگ بڑے شوق سے ریڈیو سننے میں محو ہیں۔ اور پروگرام سے دلچسپی اور حظ و لطف لے رہے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہو گا۔ اور یقین ہو گا۔ کہ جس طرح ریڈیو کی لہروں سے آوازیں پیدا کر کے آپ کیلئے سامان اور انبساط پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بالکل اسی آلہ اور طریقہ سے امراض کے علاج کا کاروبار بھی شروع ہو چکا ہے ۔

مختلف ریڈیو سٹیشن عام طور پر دو سو سے چھ سو میٹر تک لہری لمبائی منتشر کرتے ہیں۔ نیچ لہری نشر گاہیں Short-Length R. Station تو دو سو میٹر سے بھی کم لہریں نشر کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ٹرانسمیٹر (نشر کار آلہ) جو ہیں۔ یہ بنائے جائیں گے۔ جن کی لہری لمبائی بے حد کم ہو گی۔ یعنی صرف ۵ سے ۶ میٹر تک۔ ان کے ذریعہ ٹیلی ویژن (دور بینی) عمل میں آئے گا ۔

یہ ۵-۱۰-۱۵-۱۶ میٹر کی لہریں ہیں۔ جن سے علاج امراض کے معجزات آج کل عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ ان مشینوں میں ایسی حرارت پیدا کی جاتی ہے۔ جو کہ جسم کے ماؤف و مریض حصہ پر ایسی برقی حرارت پہنچاتی ہیں۔ کہ مرض تحلیل ہونے لگتا ہے۔ جسم کے مختلف حصوں کے امراض کے لئے مختلف لہری لمبائیاں (Wave-Lengths) معلوم کی گئی ہیں ۔

مختصر یہ کہ لہری لمبائی جس قدر چھوٹی ہو گی اس کا اثر اور جسم کی گہرائیوں تک پہنچنے کا نفوذ اتنا ہی گہرا اور مؤثر ہو گا ۔

مغرب کے تیز رفتار طبیب تجربہ و تحقیق کے میدان میں سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ تو معلوم کر ہی لیا ہے۔ کہ ریڈیو کی برقی لہروں کی حرارت سے امراض کا دفعیہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر وہ اس پر بھی مطمئن نہیں ہوئے ہیں۔ کہ بطور حفظ ما تقدم بھی جراثیم کش وغیرہ کیلئے ان لہروں کو انسانی عام زندگی میں داخل کر دیا جائے ۔

"نیچ لہری" اور نیچ سے نیچ لہری ریڈیو لمبائیاں میدان طب میں علاج الامراض کے لئے آگ کی طرح پھیل رہی ہیں۔ اور کوئی دن آتا چاہتا ہے۔ کہ ریڈیو کی لہروں کا عالم طب میں عام استعمال شروع ہو جائیگا۔ ڈاکٹر ڈیفنس بارخ اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:-

اس ولولہ انگیز اولوالعزمی کا تجربہ روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے۔ ریڈیو کی نیچی لہریں انسان کے اکثر مہلک اور ناقابل امراض کے لئے بہترین شفا ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ حرارت جسم کی اندرونی حصہ تک پہنچ کر جراثیم کو فنا کر دیتی ہے۔ اور ازالہ مرض ہو جاتا ہے۔ قولنج۔ درد امعاء۔ متعدی امراض۔ امراض چشم۔ بواسیر۔ پیشاب کی بیماریاں۔ پھوڑے غدودوں کا بڑھنا۔ سڑے ہوئے ناسور۔ گلے کی رگوں کے امراض۔ پھیپھڑے کے زخم۔ رسولیاں۔ معدے کے پھوڑے۔ مثانہ کی خرابیاں۔ اختلاج قلب یا گردہ اور جگر کی بیماریاں۔ غرضیکہ ہر مہلک اور پیچیدہ مرض کے لئے ریڈیو کی لہروں کا استعمال اور تجربہ کامیابی حاصل کر چکا ہے ۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت نیچی ریڈیو لہریں "قانون اوہم" (Ohm) کی پابندی سے باہر ہوتی ہیں۔ اور انہیں برقی پاروں کے ذریعہ انسان کی طبیعت ... پھوڑوں اور پھنسیوں میں سے بآسانی ... سکتے ہیں۔ اور وہ انسانی جسم کے ہر گوشہ ... جراثیم کو مارنے میں کمال سرعت ... ہیں ۔

کاربنکل اور دیگر پھوڑوں۔ ... اور جالندھر کے امراض میں ریڈیو ... بہت کامیاب ثابت ہو رہی ہیں۔ ... طور پر ان امراض کے علاج کے لئے ان ... کے سوا اور کوئی عمل مثلاً عمل جراحی وغیرہ نہیں کرنا پڑتا۔ سوائے بعض نہایت ... حالات کے ۔

بعض قسم کے سخت پرانے انگزیما (چھاجن) بھی کامیابی کے ساتھ ان لہروں سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر ... ریڈیو کی اس ریسرچ کے مختلف ... اس طرح ظاہر کیا ہے:-

سب سے پہلے سنہ ۱۸۸۸ء میں ... ہرٹس نے ۱-۱۰۰ میٹر کی برقی مقناطیسی ... کا تجربہ شروع کیا تھا۔ اور اس مضمون پر ... سے مضامین اور رسالے تحریر کئے ... اس کے بعد اس مضمون کی خاص تحقیق ... رہی ہے۔ "ہرٹزین لہریں" اسی وجہ ... کا نام پڑ گیا ہے ۔

سنہ ۱۸۹۳ء میں ڈی آرسنوال ... ڈاکٹر نے اپنے مطب میں بہت تیز ... حرارت سے امراض کا علاج شروع ... ان تمام تجربات کے ذریعہ بے تار ... ٹیلیگرافی ظہور میں آئی۔ اس کے بعد ... نے ریڈیو کی ایجاد کی۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں ایک ... ڈاکٹر شیرخ ویکی نے ایک چھوٹے ... ریڈیو کے آلہ سے ہرٹزین لہروں کو ... امراض کے لئے استعمال کرنے کی پہلی ... ذکر کامیابی حاصل کی۔ مگر یہ علاج ... میں چند جانوروں پر تجربے کرنے کے ... اور کسی چیز تک وسیع نہیں تھا۔ یہ کام ... (Schlie-Hake) نے ... سے پہلے اس نے اپنے اوپر ہی ریڈیو ... کا تجربہ کیا۔ اور ناک کے ایک زخم ... منضبط برقی پاروں" سے کیا۔ اس کے ... تحقیق مختلف ریڈیو اور طبی تجربہ ... موضوع نظر بن چکی ہے۔ اور ... وسیع ہو رہی ہے۔ اور ہر مرض کے ... ایک معین شعاع دریافت کرنے کے ... سائنس دان سرگرداں ہیں۔ مثلاً ... ڈی کے ذریعہ "ایکس ریز" علاج ... پیڑ ... کے لئے لاجواب ثابت ... بادر ... بخششی ... گیا ہے ۔

ہیضہ کے موسم میں ہوشیار
انہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے

کافور (رجسٹرڈ) (Regd.)
اصلی عرق کافور
یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ برس سے زیادہ سے سالہا سال سے اس کے ذریعہ ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست۔ پیٹ درد اور بد ہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے ۔

پودینہرا (رجسٹرڈ) (Regd.)
عرق پودینہ
بد ہضمی۔ ریاح۔ پیٹ درد وغیرہ ریاحی فساد اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ بچوں کی بد ہضمی اور دودھ کی قے دفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے۔ بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے ۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)
پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل میتامنڈر لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر:- مہاشہ کرشن

ایڈیٹر:- ہنشی علاوالپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے [illegible]
ششماہی [illegible] سہ ماہی [illegible]
ودیشی:- [illegible]

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار:- ۱۵- جیٹھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۸- مئی سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۱

اے نوجوانِ ہند اُٹھ!

(از جناب شاد عارفی)

اے باغبانِ ہند اُٹھ | اے پاسبانِ ہند اُٹھ
اے نوجوانِ ہند اُٹھ

جوشِ عمل سے کام لے | گرتے ہوؤں کو تھام لے
غفلت کے زانو پر نہ سو | حد ہو چکی بیدار ہو
تقدیر کا رونا نہ رو

ہمت سے اربابِ عمل | قسمت بھی لیتے ہیں بدل

فردا کی ہے کس کو خبر | خدمت وطن کی کر گزر
ناکامیابی سے نہ ڈر

رستہ پہ آزادی کے چل | ٹھوکر پہ ٹھوکر کھا سنبھل
مستقبل افترا کام کر | آغاز نیک انجام کر
حبِ وطن میں نام کر

معمولِ ندلی نہ بن | تاریخ پر بھاری نہ بن

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اپنشد

گوتم کی پرارتھنا سن کر راجہ دکھی ہو گیا۔ پرنتو سوچ وچار کر اس نے اس کو آگیا دی۔ کہ تو چرکال تک بہت دھارن کر کے یہاں رہ۔ نیت سمیہ پر راجہ نے اسے کہا۔ ہے گوتم! مجھ کو تو نے کہا۔ میں وہ ودیا تجھ کو دینے کو سمدیت ہوں۔ پرنتو یہ ودیا پورن کال میں تجھ سے پہلے برہمنوں کو پراپت نہیں ہوئی تھی۔ اس سے سارے دیشوں میں کھشتریوں کا ہی اس پر ادھیکار تھا۔ کھشتریہ ہی کھشتریوں کو سکھلاتے تھے۔ یہ کہا بنا کر راجہ اس کو بولا:۔

ہے گوتم! وہ پرکاش مئے ورش ہی اگنی ہے۔ ہوم کرنے کی آگ ہے۔ اس اگنی کی سوریہ سمدھا ہے۔ اس کا دھواں سورج کی کرنیں ہیں۔ دن اس کی جوالا ہے۔ چندرماں اس کا انگارہ ہے۔ اس کی چنگاریاں نکشتر ہیں۔ یہ ایک سمان ہوتی ہے۔ جو الیخوری نیم میں نرنتر ہو رہا ہے۔ دیوگ اس اگنی میں شردھا کو چر دھنا کر ہوم کرتے ہیں۔ یہ یگیہ جگت بھاونا کا ہے۔ اس شردھا کی آہوتی سے منش کے من میں سوم راجہ اتپن ہوتا ہے۔ نگیان کے بھیہ سوروپ کا درشن ہوتا ہے۔ دنیوک کا سمپورن دیوپار پرمیشور کے نیم میں ایک بھان ہوتا ہے۔ یگیہ شردھا سے ہی سمجھ میں آتا ہے۔ گوتم میگھ ہی اگنی ہے۔ اس کی وایو ہی سمدھا ہے۔ اس کا دھواں میگھ ہے۔ بجلی اس کی شکھا ہے۔ گرنے والی بجلی اس کا انگارہ ہے۔ گرجنا ہیں اس کی چنگاریاں ہیں۔ اس اگنی میں دیوجن سوم راجہ کا آواہن کرتے ہیں سو درشا سے ہے نگیان کے آگے بہار نفعا کرتے ہیں۔ اس بہار نفعا کی آہوتی سے ورشا ہوتی ہے۔ جو دنانان جگت وگیان کے دوھان میں ورشا کو بھی ہون ہی سمجھا جاتا ہے۔

"ہے گوتم! پرتھوی ہی اگنی ہے۔ ہر دپکار روپ یگیہ کا کنڈ ہے۔ ودشا کال ہی اس کی سمدھا ہے۔ آکاش اس کا دھواں ہے۔ راتری اس کی جوالا ہے۔ دشائیں اس کے انگارے ہیں۔ اور ودی شائیں اس کی چنگاریاں ہیں۔ اسی اگنی میں دیوجن ورشا کر تپسیہ کا پارجن کا سنگان ہونے سے بھومی یگیہ کی اگنی ہے۔

پرکاش میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھا لیجیے۔ (مینیجر)

وید امرت

رگ وید — اوم — یجروید
سام وید — اتھروید

رگ وید اردو بھاشیہ

(ओ३म) स नः स्तवान आभर गायत्रेण नवीयसा रयिं वीरवती मिषम् ।

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۱۱)

(اوم) سنہ ستوانہ آبھر گایتریں نوی اسا ریئم
وبرو تی مشم ۱۱۱

پدارتھ:۔ ہے بھگوان (سہ) جگدیشور آپ (نولیسا) اچھی پرکار منتروں کے نوین پاٹھ گان یکت (گایترین) گایتری چھند والے پرگاتھوں سے (ستوانہ) ستتی کو پراپت ہوئے (نہ) ہمارے لئے (ریئم) ودّیا اور چکرورتی راجیہ سے اتپن ہونے والے دھن تتھا جس میں (وبرو تیم) اچھے اچھے ویر تتھا ودوان ہوں۔ اس (اشم) سجنوں کی اچھا کرنے یوگیہ اتم کریا کا (آبھار) اچھی پرکار دھارن کیجئے ۱۱

(۲) اکت جو تک اگنی (نوی اسا) اچھی پرکار منتروں کے نوین نوین پاٹھ تتھا گان یکت ستتی اور (گایترین) گایتری چھند والے پرگاتھوں سے (ستوانہ) گنوں کے ساتھ گرہن کیا ہوا۔ (ریئم) اکت پرکار کے دھن (چہ) اور (وبرو تیم) (اشم) اکت گن والی اتم کریا کو (آبھار) اچھی پرکار دھارن کرتا ہے +

بھاوارتھ:۔ اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ تتھا پہلے منتر سے جیہار کی انوورتی کی ہے۔ ہری

وید کاویہ امرت

ओ३म् । इहैव स्तं मा वि यौष्टं विश्वमायुर्व्यश्नुतम् ।
क्रीळन्तौ पुत्रैर्नप्तृभिर्मोदमानौ स्वे गृहे ॥
ऋग्० १०-८५-४२ ॥

(رگ وید ۱۰-۸۵-۴۲)

ہے دمپتی اسگر سنسے ہیں۔ رہو یہیں سہرش
پرتھک نہ ہو اک دوسرے۔ سے کرو سدا ہی ہرش
پوری آیو آنند سے۔ بھوگو سبھی سواد
پتر پوتر دوہتر سے۔ رہتے رہت وشاد
آنند سے کھیلتے۔ نج گھر میں سکھ پائے
پوری آیو آنند میں۔ ہی تم سب اونتائے

چنے ہوئے پھول

— ماں باپ کا آشیرواد بیٹے وان ہی اصل سوبھاگیہ شالی ہے۔

— پیرنت مانو سماج کی نش کام سیوا ہی پرماتما کی سیوا ہے۔

— کسی کام کو ادھورا چھوڑ دینا ہماری عادتوں کی منہ بولتی تصویر ہے۔

— اپنے دیش کی سیوا کرنے کے لئے ہر سمیہ تیار رہو۔

— دوسروں کی سیوا کرنا اپنا پرم دھرم سمجھو۔

— درڑھتا سبھی مصیبتوں کا انت کر دیتی ہے۔

— کرم دھیں شردھا آتما دھیں کایا کے سمان ہے۔

— دکھ تو کرموں کا پھل جان لینے سے دکھ ادھک نہیں ستاتا۔

— دکھ سے کب بلہارے جاؤں! جب ہوتا ہے۔ تبھی تو پیارے پربھو کی یاد آتی ہے۔

— شانتی کے مورگ میں وچرنا چاہتے ہو تو ممتو پر وجے پراپت کرو۔

— دکھ کو منز بانٹ لیتا ہے۔

— جس منش کے ہردے میں دوسروں کیلئے گھرنا ہے۔ وہ نرک میں ڈال دیا جائے گا۔

(بائیبل)

— سمپدا اپنے ہی بل سے ملتی ہے۔ جتنا جس کے ہردے میں جیہ ماتر کے لئے پریم ہے۔ اتنا ہی اس کو ایشور پرکاش بھاپت ہے۔

— سکھ ہی ہم کہ ہمارے متر اور دکھ ہی ہم اپنے متروں کو پہچانتے ہیں۔

— متر تا کا موہیہ متر تا سے ہی بھگت سکتا ہے۔ ایک منش دوسرے پر شاسن تو کر سکتا ہے۔ پرنتو ہردہ پر پربھاؤ نہیں ڈال سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے ہردہ کو اس کے ارپت نہ کر دے۔

۴ ایک منش کو وید آدی سے نوین نوین ادھین سے وید کی اپاسن کیا پراپت ہوتی ہے۔ اس کا اپاسن کیا ہے۔ کارن (نوی اسا) اس پد کا اپاسن کیا ہے۔ بہت دھرماتما منشیوں نے بھتار تھ شیراتہ پوروک وید کے پڑھنے اور وید ودکت کرموں کے انوشٹھان سے جگدیشور کو پرتی رکھنے والی شرتشیہ کا منا تو پایا ہے۔ کیونکہ جو وید پڑھنے اور ایشور کے سیون سے یکت منشی ہیں وہ انیک سکھوں کا پرکاش کرتے ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridw

آریہ ستیاگرہیوں کو بارہ گھنٹے کے اندر شولاپور سے نکل جانے کا حکم

دو بار فرقہ وارانہ فساد - ۶ اشخاص ہلاک ۵۴ زخمی

(شولاپور ۲۳-مئی) نصف درجن آریہ والنٹیروں پر جو مسجد کے سامنے سے بھجن گاتے ہوئے کل آریہ کیمپ کو جا رہے تھے مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ اس پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں ۲ ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے۔

پھر فساد ۲۲-مئی کو پھر فساد ہو گیا۔ اور ۳ اشخاص ہلاک اور ۲۵ زخمی ہو گئے۔ ڈیڑھ سو مسلح پولیس نوجوان باہر سے منگوائے گئے ہیں۔ کرفیو آرڈر نافذ ہو گیا ہے۔ لاٹھیاں وغیرہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ مقامی اخباروں کو فساد کے متعلق خبریں شائع کرنے اور رائے زنی کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

اخراج کا حکم ۲۲ مئی کی شام کے چھ بجے آریہ لیڈروں سے بارہ گھنٹے کے اندر اندر نکل جانے کے متعلق ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی۔

کیمپ خالی کر دیا ۲۲-مئی کی رات کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق آریہ ستیاگرہ سمتی نے اپنا کیمپ خالی کر دیا۔ دو سو ستیاگرہی کل صبح گلبرگہ بھیج دیئے گئے۔ اور ۴۴ رات کو بھیج دیئے گئے۔ سوامی سوتنترانند اور پنڈت کھیان چند شری گھنشیام سنگھ جی گپتا سے مشورہ لینے کے لئے ڈرگ روانہ ہو گئے ہیں۔

دفتر شولاپور ہی رہے گا شولاپور سے اخراج کا حکم صرف والنٹیر کیمپ کے واسطے تھا۔ ستیاگرہ سمتی کا دفتر بدستور شولاپور میں ہی رہے گا۔

اب تک اکا دکا حملے کی ۳۵ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ پولیس نے آٹھ والنٹیروں کو زیر حراست لے لیا ہے۔ ۲۱-مئی کو سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں یوم شہیداں منایا گیا۔

سورگیہ لالہ رام کشن جی کا ماتم

جالندھر کے لالہ رام کشن جی وکیل کا جو بیس سال تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان رہ چکے تھے۔ اور جنہوں نے اپنی ساری عمر آریہ سماج کی سیوا میں گذار دی - ۲۲-مئی کو صبح دل کی حرکت بند ہو جانے سے دیہانت ہو گیا - ۵ بجے شام کو ان کی ارتھی کا ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جس میں لاہور کے سرکردہ آریہ سماجی شامل تھے۔

آریہ سارود لیشک سبھا - گورو کل کانگڑی - کنیا مہا ودیالیہ جالندھر اور آریہ سماج گوالمنڈی لاہور نے شوک پرستاؤ پاس کئے ہیں۔

— ریاست پٹیالہ کے ہزاروں سکھ ستیاگرہ کو جانے کے لئے تیار ہیں۔

— آریہ سماج مندر بلی کھیڈ پر اوم کا جھنڈا لہرانے پر مہاشہ رامچندر اور دیگر تین آدمیوں کو ۳۴-۳ ماہ قید اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

— ۲۱-مئی کو بیر ولدہ کے ستیاگرہ مرکز سے ۷ ستیاگرہیوں نے ستیاگرہ کیا۔

— ہندو مہاسبھا مذہبی - تمدنی - شہری اور آئینی آزادی کے مطالبات ریاست حیدرآباد سے کر رہی ہے۔

— کلیانی میں آریہ ستیاگرہیوں کی لاری پر حملہ کرنے والے تمام مسلم ملزمان کو رہا کر دیا گیا ہے۔

— امرت سر آریہ سماج لارنس روڈ نے ستیاگرہی پریوار سہایتا فنڈ جاری کر دیا ہے۔

— ستیاگرہ سمتی کے مسٹر ایچ - سی دھیار تھی نے جوان دنوں حیدرآباد میں ہیں اعلان کیا ہے کہ "جیوتر مٹھ کی گدی پر کوئی جگت گورو شنکر آچاریہ نہیں - جو شنکر آچاریہ گورو ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ وہ صوبہ مدراس کا ایک وکیل ہے۔ جس کا نام مسٹر آئیر ہے"۔

— سوامی ستیانند جی کو بدتہذیبی سے دو سو روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔

— دار العلوم دیوبند نے پنجاب گورنمنٹ کو ستیاگرہی جتھوں کو روکنے کا مشورہ دیا ہے۔

— قصبہ ساکول کے ایک آریہ سماج کے منتری کو نوٹس موصول ہوا ہے۔ کہ بتاؤ آریہ سماج کس کے حکم سے قائم کیا گیا ہے۔ اور ہون کنڈ چونہ اینٹ وغیرہ کا بنایا ہے یا کسی اور چیز کا۔

سبھا شری گھنشیام سنگھ جی گپت بھی شامل ہونگے۔ سارود لیشک سبھا نے بمبئی گورنمنٹ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور کے احکام پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کی ہے۔

مہاشہ کرشن جی کی وداعی کا جلسہ

۲۶-مئی شنکر دلد کو ۸ بجے شام ڈی-اے-وی مڈل سکول لاہور میں مشہور اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کی صدارت میں مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر کی وداعی کا جلسہ ہوگا۔ بہت سے آریہ بھائی بیرونجات سے آئیں گے۔ مہاشہ جی کو شاندار طریقہ سے الوداع کہا جائیگا۔ شریمتی اوما دیوی کویتا میں ایڈریس پیش کریں گی۔ اس کے بعد لاہور کی سب سماجوں اور مختلف آرگنائیزیشنوں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے جائیں گے۔ رائے بہادر بدری داس۔ مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت - راجہ نریندر ناتھ - پرنسپل مہر چند - پنڈت بدھ دیو - لالہ دیش بندھو گپتا - پروفیسر سدھاکر - گوسوامی گنیشدت

نریندر ناتھ - رائے بہادر بدری داس - اور ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ کو ان کی چٹھی کے جواب میں ۳ ماہ بعد لکھا ہے۔ کہ "آپ کو حیدرآباد آنے کی ضرورت نہیں"۔

اسی طرح بمبئی اسمبلی کے سرکردہ ممبروں الیس - ایل سنڈے کر - مسٹر گولکاری اور مسٹر داھن راؤ کو بھی لکھا ہے۔ کہ "موجودہ حالات میں آپ کا آنا ناپسندیدہ ہے"۔ ("دکن کرانیکل")

اصلاحات کا اعلان ۱-جون کو

اخبار "دکن کرانیکل" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست میں کی جانے والی اصلاحات کی کافی رد و بدل کے بعد اگزیکٹو کونسل نے منظوری دے دی ہے۔ نظام صاحب کی منظوری کے لئے انہیں پیش کیا گیا ہے۔ غالباً اعلان ۱-جون کو ہوگا۔

سارودلیشک سبھا کی انترنگ سبھا

شولاپور سے آریہ ستیاگرہیوں کے کیمپ کے اخراج سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے انترنگ سبھا کی ایک خاص میٹنگ ۳-مئی کو دہلی میں منعقد ہوگی - پردھان

— پٹیالہ میں مولانا ظفر علی کی آمد پر مسلمانوں نے ہندوؤں اور آریہ سماج کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ اور دو ہندو دکانداروں پر حملہ کر کے زد و کوب کیا گیا۔

... ستیاگرہیوں پر لاٹھی چارج

... ۲۳-مئی) تین سو ستیاگرہی ... کے ساتھ ڈکٹیٹر مسٹر گنیش راؤ جی ... کی سرکردگی میں ۲۲-مئی کو ... گرفتار کرلئے گئے۔ جیکارے ... پولیس نے لاٹھی چارج کیا سکھوں ... چھین لی گئیں۔ انہوں نے ... ہڑتال کا اعلان کیا۔

شیخ عبداللہ کا بیان

کشمیری لیڈر شیخ عبداللہ نے سری نگر کے ... میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ ... اگر ہم ریاست میں ذمہ دار نظام ... کا مطالبہ کر رہے ہیں - تو کشمیر میں ... والے لوگ حیدرآباد کے مظلوم بھائیوں ... ہمدردی کا اظہار نہ کریں - کیوں ... ریاستوں کے باشندے اپنے مذہبی ... کو ایک طرف رکھتے ہوئے اصول ... کی جدوجہد کو کامیاب بنانے کیلئے ... دوسرے کے ہمدرد و ہمنوا بن سکیں۔ ... کشمیر میں دفعہ بندی جائز قرار ... سکتی ہے - تو حیدرآباد میں آریوں کے ... ستیاگرہ کو ناجائز کیسے کہا جا سکتا ہے؟

... نہایت گبرانہ حکم

کہا جاتا ہے کہ سر اکبر حیدری نے سرکار ... کی اس تجویز کو کہ ستیاگرہیوں سے ... بھرانے اور مکانات بنوانے کی مشقت ... کو رد کر دیا ہے۔ ستیاگرہیوں ... معافی مانگ لینے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ ... نہایت گبرانہ حکم ہو دیا گیا ہے۔ ... متعصب لوگ ستیاگرہیوں کو آنے ... دیں گے۔ وہاں تعزیری چوکیاں ... جائیں گی۔

اسلام کے نور اور محافظ

حیدرآباد کے لئے ایک قومی گیت ... میں لکھا گیا ہے۔ جس کے ایک ... کا مطلب یہ ہے - کہ "اے ... آپ مذہب اسلام کی روشنی اور ... ہیں"۔ ... پہلے نظام صاحب نے فرمایا تھا ... کسی مذہب کے پیرو ... "اسلام کے نور اور محافظ" کہے ...

... کو اجلاس کی اجازت نہ ملی

نظام سرکار نے راجہ ...

Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی وجے کمار کے جتھا کو سزا

(شولاپور ۱۷-مئی) سوامی وجے کمار کے جتھا کو جس میں ریواڑی کا جتھا بھی شامل تھا۔ ایک ایک سال کی سزا دے دی گئی +

بمبئی میں ۵ ہزار کی تھیلی

(شولاپور ۱۷-مئی) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کے استقبال کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ آپ کی خدمت میں ۵ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی جائے گی +

شری پت چھوٹے لال کی مرتیو کے متعلق

شری پت چھوٹے لال جی کی جیل میں مرتیو کے متعلق دربار حیدرآباد نے جو کمیونک پرکاشت کیا ہے۔ اس میں اس کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ جیل سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ ان سے سخت دھوپ میں کام لیا جاتا تھا۔ کام کرتے ہوئے انہیں سن سٹروک ہو گیا۔ اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ مرتیو سے پہلے تین گھنٹہ تک وہ جیل ہی میں رہے۔ ان کے علاج معالجہ کی طرف چنداں توجہ نہیں دی گئی +

ستیاگرہیوں سے بھیک منگوائی گئی

(شولاپور ۱۷-مئی) مہاشہ داموددراس مہاشہ (لکی) اور دو دیگر حیدرآبادی ستیاگرہیوں کو ان کی سزائے قید پوری ہونے پر جیل گوڈا جیل سے رہا کیا گیا۔ اور انہیں ان کی جائے سکونت دارشی۔ بیرچھی۔ اور بارلی کے راستہ بھیجا گیا۔ انہیں کرایہ اور خوراک کے لئے بھی پیسے نہ دئے گئے۔ جب وہ پولیس کی حراست میں پربھنی اور بارلی گئے۔ تو ان پر سختی کی گئی۔ اور ان سے بازاروں میں بھیک منگوائی گئی۔ تاکہ کرایہ کے لئے رقم جمع کی جائے +

ایک ستیاگرہی کو بوٹ واپس نہ دئے گئے۔ جو اس نے قید ہونے کے وقت پہن رکھے تھے۔ اسی طرح ایک ستیاگرہی کی طلائی مرکیاں واپس نہ دی گئیں +

پنڈت بدھ دیو سے ملاقات

(شولاپور ۱۷-مئی) مسٹر پرشچندر ودیارتھی نے پنڈت بدھ دیو میرپوری اور دیگر ستیاگرہی لیڈروں سے جیل میں ملاقات کی۔ پنڈت جی۔ مہاشہ سنت رام (منڈی بہاؤالدین) پنڈت کپل دیو ودیارتھی۔ ہردیو جی (دہلی) گوردھن لال جی (کراچی) سب خوش و خرم تھے

مندر میں بھجن کی ممانعت کانسٹیبل جوتوں سمیت اندر گھس آیا

(کریم نگر ۱۷-مئی) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۵-مئی کی رات کو حسب معمول ہندوؤں کی ایک منڈلی کریم نگر مندر میں دھارمک بھجن گا رہی تھی۔ کہ ایک پولیس کانسٹیبل مندر کے اندر جوتوں سمیت گھس گیا۔ اور بھگوان رام چندر جی کی مورتی کے پاس پہنچ گیا۔ ہندوؤں نے اس پر اعتراض کیا۔ کانسٹیبل نے ان کو دھمکایا۔ اس پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ دوسرے روز مسٹر سری نواس سیکرٹری مندر نے بھجن بالکل بند کر دئے۔ ۷-مئی کو چند ہندو ان کے پاس گئے۔ اور ان سے بھجنوں کی اجازت دینے کی درخواست کی۔ مگر انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا +

معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس نے بھجن کی ممانعت کر دی ہے۔ اور جو لوگ بھجن گانے پر اصرار کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مزید اشخاص کے گرفتار ہونے کی بہت توقع ہے +

دربار حیدرآباد کو بحث اور ضد چھوڑ دینی چاہیئے

موجودہ تحریک ستیاگرہ مذہبی نوعیت کی ہے

دہلی کے مسلم اخبار "دین و دنیا" کا اعتراف۔ نظام حیدرآباد سے درخواست

(دہلی ۱۷-مئی) اخبار دین و دنیا جو نظام گورنمنٹ کا ہمیشہ حامی رہا ہے۔ نظام صاحب دکن کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔ کہ "یور ایگزالٹڈ ہائینس! اس وقت ریاست حیدرآباد میں مذہب کے نام پر جو افسوسناک ایجی ٹیشن ہو رہا ہے۔ وہ حیدرآباد کے لئے ہی نقصان دہ نہیں۔ بلکہ اس ایجی ٹیشن نے تمام ہندوستان کی فضا کو خراب کر دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس وقت تک کئی ہنگامے حیدرآباد کے موافقین اور مخالفین میں ہو چکے ہیں۔ یہ ایجی ٹیشن ہر حالت میں حیدرآباد کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے تدبر اور دانشمندی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ضد اور بحث کو قطع نظر کرتے ہوئے کوئی ایسی راہ عمل تلاش کی جائے۔ جس کے ذریعہ سے یہ تحریک ختم ہو جائے۔ کیونکہ یہ ایجی ٹیشن مذہبی نوعیت کا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے۔ کہ حیدرآباد میں وہاں کی ہندو پبلک کے نمائندوں کی ایک ایسی آزاد "دھارمک کمیٹی" بنا دی جائے۔ جو ہندوؤں کے جائز مذہبی حقوق کی نگران اور جواب دہ ہو۔ اور اس کو اس قدر اختیارات حاصل ہوں۔ کہ وہ حیدرآباد کے ہندوؤں کے تمام جائز مذہبی حقوق پورا کرنے کی قدرت رکھتی ہو۔ اس قسم کی ایجی ٹیشن نہ صرف اس ایجی ٹیشن کو قدرتی طور پر ختم کر دے گی۔ بلکہ حیدرآباد کا وقار بھی ہندوستان میں بے حد بڑھ جائے گا۔ اور اس کے بعد خود بخود دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حیدرآباد کا درجہ فرقہ وارانہ معاملات سے بہت زیادہ بلند ہے۔ مجھ کو امید ہے۔ کہ آپ اور آپ کی حکومت میرے اس مخلصانہ مشورہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے گی"+

آریہ ستیاگرہ کی امداد کیلئے خالصہ میدان میں

اضلاع کانگڑہ اور گورداسپور سے دس ہزار سکھ والنٹیروں کی پیشکش

(کانگڑہ ۱۸-مئی) "سکھ پرتی دیوان" اضلاع کانگڑہ۔ گورداسپور۔ چمبہ۔ اور منڈی ریاست" کے سرکردہ لیڈر دیوان سردار امر سنگھ کوی راج پالم پور کو جاتے ہوئے یہاں سے گذرے۔ آپ نے نمائندہ پرکاش سے انٹرویو کے دوران میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ کہ ―― پرتی دیوان نے جس سے موجودہ حیدرآباد ستیاگرہ کی ہر ممکن سہائتا کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اضلاع گورداسپور کانگڑہ اور چمبہ اور منڈی ریاست کی طرف سے کم از کم دس ہزار سکھ والنٹیر مہیا کرنے کی پیشکش آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو کی ہے۔ اور اب صرف حکم کا انتظار کیا جا رہا ہے +

حیدرآباد جیل میں ستیاگرہیوں کی...

(گلبرگہ ۲۰-مئی) گلبرگہ جیل کے تقریباً دو درجن ستیاگرہی سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ اب ان کا علاج معالجہ سول ہسپتال میں کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے ایک ستیاگرہی کو ... ہے۔ ایک ستیاگرہی مسٹر رام اوتار کو خوشحال چند اور جگت گورو دھرمیندر ... کے ساتھ وارڈ در کسی کے نزدیک ... میں بھیج دیا گیا ہے +

۸۸ ستیاگرہیوں کو ۱۸-۱۸ ماہ قید

(گلبرگہ ۲۰-مئی) مسٹر وشنو سوروپ ... ان کے جتھا کے تین ممبروں کو ۱۸-۱۸ ماہ قید سخت کا حکم سنایا گیا +

مسٹر شنکر راؤ اور اُن کے ۸۴ ... کو بھی اتنی ہی میعاد کی سزا ابھی دی گئی ہے۔

مسٹر نارائن سوامی اور ان کے جتھا کے ممبروں کو بھی ۱۸-۱۸ ماہ قید کی سزا ہوئی +

ستیاگرہیوں کی خوراک

(اورنگ آباد ۲۰-مئی) سرکاری ... شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو روزانہ جو خوراک دی جاتی ہے۔ اس ... من گیہوں دال ۱۳۰ سیر چاول۔ اور ۵۲۰ ... گندم موجود ہے +

ہر ہفتے ایک جتھا حیدرآباد...

بریلی ڈسٹرکٹ کی آریہ ستیاگرہ سمتی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بریلی سے ہر ہفتہ ستیاگرہ کرنے کے لئے ایک جتھا حیدرآباد کو بھیجا کرے گا۔ بریلی کے ضلع میں اس ستیاگرہ کے لئے بہت جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ اس لئے بڑی بھاری تعداد میں والنٹیر اپنے آپ کو بھرتی کے لئے پیش کر رہے ہیں +

ایک ستیاگرہی کا مرن برت

(منڈی جاکھل ۱۹-مئی) جاکھل کے ... آگرہ ہی اسیر لالہ ہنس راج آریہ نے ... کو بہ نیڈا ۱ (عثمان آباد) کی جیل سے ایک ... لکھی ہے۔ جس میں بتلایا ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو بہت ناقص خوراک دی جاتی ہے۔ اس ... خلاف پروٹسٹ کے طور پر پریذیڈنٹ ... موہن سدھ نے مرن برت رکھا ہوا ہے۔ ... برتن اور کپڑے جیل میں ناکافی ہیں۔ ... قیدیوں سے بڑا کھٹن کام لیا جاتا ہے ... مزید قیدیوں کے لئے گنجائش نہیں +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سمت ۱۹۹۶ ۱۵ جیٹھ
پرکاش
(ہفتہ وار)
۲۸ مئی ۱۹۳۹ء

جانے سے پہلے

میں ۲۸ مئی کو لاہور سے روانہ ہو رہا ہوں۔ ... دہلی ٹھہر کر بمبئی جانے کا پروگرام ہے۔ ... ادھر جاؤں گا اس کے متعلق کچھ نہیں ... سکتا۔ کیونکہ فساد کی وجہ سے کانگرس گورنمنٹ ... نے شولاپور سے نکل جانے کا حکم دے دیا ... تمام ستیاگرہی وہاں سے چلے گئے ہیں۔ ... کیمپ خالی ہو گیا ہے۔ اور دفتر بھی وہاں ... اٹھا لیا گیا ہے۔ نیا کیمپ کہاں قائم ... کیا جائے گا۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا ... یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ پہلے پروگرام کے ... میں یکم جون کو بمبئی پہنچ جاؤں گا۔ اور ... حکم ملیگا۔ اس کی تعمیل کروں گا۔ یہ فیصلہ کرنا ... کہاں سے ستیاگرہ کروں گا۔ آریہ ستیاگرہ ... کا کام ہے۔

میں ۱۴ اپریل کو شولاپور سے لوٹا۔ اس ... ستیاگرہ سمتی کی طرف سے یہ اعلان شائع ہو گیا۔ کہ میں چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہوں۔ ... میں نے اپنے صوبہ کے دورہ کا پروگرام ... میرا دورہ ۲۳ اپریل کو سیالکوٹ سے شروع ہوا۔ اور ۲۳ مئی کو فیروزپور میں ختم ہوا۔ اس ایک مہینہ میں میں سیالکوٹ۔ ... ہردوار۔ لائل پور۔ ملتان۔ ... امرتسر۔ جالندھر۔ اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ ... پٹیالہ۔ بھٹنڈہ۔ لپشاور۔ راولپنڈی۔ ... آباد۔ سرگودھا۔ فیروزپور۔ موگہ اور ... گیا۔ اور سوائے ذہیہ کے ہر جگہ ہزاروں ... میں دکھائی دئے۔ ان بیس مقامات ... میری تقریروں کو ڈیڑھ لاکھ سے کیا کم ... نے سنا ہوگا۔ وہ تقریریں الگ ہیں۔ ... ریلوے سٹیشنوں پر کرنی پڑیں۔ بہت ... جگہوں میں جلوس نکالے گئے۔ ان مقامات ... میں جو تھیلیاں پیش کی گئیں ان کی مجموعی رقم ... ہزار ہے۔ جو روپیہ براہ راست میرے ... پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس آیا ... وہ الگ ہے۔

پچھلے دنوں شری سوامی ستیانند جی مہاراج ... گوجرانوالہ۔ گجرات اور بدوملہی تشریف لے ... گجرات سے اڑھائی سو کا دورہ ملا۔ گوجرانوالہ ... پانسو اور بدوملہی سے اڑھائی سو ملا۔ یہ ... بھی ایک طرح سے چھٹے ڈکٹیٹر کی کیمپنٹ ... ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جنرل ... ۲۷-۲۸ مئی کو ہو رہا ہے۔ جن آریہ ... نے اس وقت تک اپنی تھیلی پیش نہیں ... وہ اس وقت کر دیں گی۔ ابھی کہہ نہیں سکتے۔ ... اس وقت کتنا روپیہ جمع ہو جائے گا۔ میں ... آریہ سماج لاہور کے لئے دس ہزار اور ... دہلی کے لئے ۵ ہزار رکھا تھا۔ ... یہ دونوں صاحب اپنا اپنا حصہ ادا کر دیں۔

تو تعجب نہیں۔ کہ چھٹے ڈکٹیٹر کی کیمپنٹ پچاس ہزار سے بھی بڑھ جائے۔ بہر حال پچاس ہزار کے جمع ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس میں میں بمبئی کا روپیہ شامل نہیں کرتا۔ لالہ دیوی دیال چنڈھوک۔ اور دوسرے بھائیوں کی کوششوں سے بمبئی کے پنجابی سوداگروں سے ۳۴۰۰ روپیہ اس وقت تک مل چکا ہے۔ میرے جانے تک یہ رقم ۵ ہزار ہو جائے گی۔ اس لئے میں اپنے آریہ بھائیوں پر جتنا بھی مان کروں کم ہے۔ انہوں نے میری درخواست کو بر مان چڑھایا ہے۔ میں نے پچاس ہزار کی اپیل کی تھی۔ اور پوری امید ہے۔ کہ وہ پوری ہو جائے گی۔ اپنے دورہ میں اپنے بھائیوں کی طرف سے میں نے جو پریم اور شردھا کے درشن کئے ہیں۔ وہ مجھے ساری عمر نہ بھولیں گے۔ میری زندگی کا یہ ایک دل خوش کن باب رہیگا۔ حیدر آباد ستیاگرہ کو جاتے ہوئے میری ان سے درخواست ہے۔ کہ اندولن میں کسی پرکار کی کمی نہ آنے پائے۔ آریہ ستیہ آگرہ سمتی کو روپیہ بھی ملتا جائے اور والنٹیر بھی۔

پچھلے دنوں شولاپور کے فساد کی وجہ سے صورت حالات میں ایک نئی پیچیدگی آ گئی ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ستیاگرہ تشدد کی فضا میں چل نہیں سکتا۔ یہ چل سکتا ہے تو عدم تشدد کی فضا میں۔ ہم دسمبر سے شولاپور میں مقیم ہیں۔ اور ہم نے پوری کوشش کی۔ کہ فضا میں کوئی تلخی نہ آنے پائے۔ اور ہم اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ جب تک مسلم لیگ کانفرنس شولاپور میں نہیں ہوئی۔ تب تک وہاں کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں کوئی کشیدگی رونما نہیں ہوئی۔ شولاپور سے سینکڑوں جتھے بھیجے گئے۔ اور ہر ایک جتھہ شولاپور میں گھومتے اور جاتے ہوئے ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگاتا تھا۔ مسلمانوں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا۔ مگر جب تو اس وقت جب مسلم لیگ کی کانفرنس ہوئی۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے شولا

پور کے چھ بے گناہ اشخاص قتل ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے زخمی۔ کرفیو آرڈر نافذ ہو چکا ہے۔ پولیس شہر میں گشت لگا رہی ہے۔ اور احتیاط کے طور پر فوج بھی بلائی گئی ہے۔

اس فساد کا مجھے رنج ہے۔ اور خاص کر اس لئے۔ کہ فضا کو مکدر ہونے سے بچانے کے لئے آریہ ستیاگرہ سمتی نے جو بھی احتیاطیں کیں۔ وہ سب کی سب مسلم لیگ کانفرنس نے رائیگاں کر دیں۔

میں مانتا ہوں۔ کہ جب تک فرقہ وارانہ فضا ٹھیک نہ ہو ستیاگرہ نہیں چل سکتا۔ اور اگر آریہ ستیاگرہ سمتی کو شولاپور سے نکال نہ دیا جاتا۔ تو بھی ستیاگرہ کچھ دنوں کے لئے معطل کرنا پڑتا۔ پھر بھی مجھے بمبئی کی کانگرس حکومت سے شکایت ہے۔ کہ اس نے ہم سے مجرموں کا سا سلوک کیا ہے۔ وہ آریہ ستیاگرہ سمتی کو اپنی ہم راز بنا کر کہہ سکتی تھی۔ کہ چند دنوں کے لئے ستیاگرہ معطل کر دو۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ کر دیتی۔ لیکن اس نے شریفانہ برتاؤ کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ اور اپنی طاقت کے زعم میں ستیاگرہ سمتی کو بارہ گھنٹے کے اندر اندر شولاپور سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ ستیاگرہ اندولن کے لیڈر بمبئی گورنمنٹ کے راستہ میں کوئی مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے اس حکم کو سراسر ایک طرفہ مانتے ہوئے بھی انہوں نے اس کی تعمیل کی ہے۔ لیکن یہ بات ہم قبول نہیں سکتے۔ کہ بمبئی کی کانگرس گورنمنٹ نے ہمارے ساتھ مجرموں کا سا سلوک کیا ہے۔ اگر ہم احاطہ بمبئی میں صرف اس صورت میں رہ سکتے ہیں۔ جب مسلمان فساد نہ کریں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم رہ نہیں سکتے۔ کسی جگہ بھی آسانی سے فساد کرایا جا سکتا ہے۔ گورنمنٹ کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ فساد کیلئے ذمہ دار کون ہے؟ اور اسے سزا دینی چاہیئے۔

چند دنوں تک ہم یہ جاننے کے قابل ہو جائیں گے۔ کہ ہمارا اگلا پروگرام کیا ہوگا؟ یہ ظاہر ہے۔ کہ شولاپور کے فساد کی وجہ سے

ستیاگرہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک ہمارے مطالبات منظور نہ ہو جائیں۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ ہماری طرف سے پوری احتیاط برتی جائے گی۔ کہ فساد کی نوبت نہ آئے۔ ہم اس وقت تک بھی محتاط رہے ہیں۔ اگر اس کے باوجود شولاپور میں فساد ہو گیا۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم اور بھی احتیاط کریں۔ اور ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ہم فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ ہم حیدر آباد کے سوائے کا اور کوئی کشیتر نہ بنائیں گے۔ یہ بھی ہمارا فیصلہ ہے۔ کہ ہم یہ دھرم یدھ عدم تشدد کے ہتھیاروں سے لڑیں گے۔ اور اس کے لئے جتنی دور تک ہمیں جانا پڑے گا ہم جائیں گے۔ ستیاگرہ کو ترک کرنے کے سوائے ہم سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔ حیدر آباد جانے سے پہلے میں اپنے آریہ بھائی اور بہنوں کو کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اندولن برابر جاری رکھیں۔ ان کے راستہ میں مشکلات آئیں گی۔ ان سے وہ گھبرائیں نہیں۔

اس وقت تک جس تپسیا اور تیاگ کا انہوں نے پریچہ دیا ہے۔ اس کی تعریف کے لئے میرے پاس شبد نہیں۔ میں انہیں دھن دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے دشمنوں سے بھی اس امر کا اعتراف کرا لیا ہے۔ کہ آریہ سماج یہ لڑائی جو اس کی زندگی میں اپنی قسم کی پہلی ہے بڑی شان اور کامیابی سے لڑ رہا ہے۔ میں حیدر آباد جا رہا ہوں۔ ایک امید میرے دل کے ساتھ۔ میرے لئے یہ کافی ہے۔ کہ آریہ سماج نے اپنی زندگی کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ اور مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ ہمارے دھرم یدھ کا پرینام ایک ہی ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے مطالبات مان لئے جائیں۔ آج ہو یا کل نظام سرکار کو آخر کار جھکنا پڑے گا۔ اور سارا آریہ جگت ایک بار ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے گونجے گا۔

(کرشن)

وی۔ پی آتے ہیں

جن خریداروں کی خدمت میں ختم چندہ کی اطلاع دی گئی ہے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ حسب اطلاع ۲۳ مئی تک اپنا چندہ بھیج دیتے۔ جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ ان کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ انہیں وصول کریں۔ اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔ تاکہ دفتر کو خواہ مخواہ نقصان نہ ہو۔

...Haridwar, Digitized by eGangotri

لالہ رام کرشن جی کا دیہانت

۲۲-مئی کی صبح کو سرگودھا سے لوٹا- تو مجھے ریلوے سٹیشن پر ہی یہ رنجدہ خبر ملی- کہ لالہ رام کرشن جی کا دیہانت ہو گیا ہے- وہاں سے میں سیدھا ان کے مکان پر پہنچا- وہ ان دنوں اپنے چھوٹے لڑکے لالہ وید سین کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے- وہاں جا کر معلوم ہوا- کہ وہ حسب معمول بلاناغہ چار بجے اٹھے- شوچ کے بعد ہاتھ دھو رہے تھے- کہ پران پکھیرو اڑ گئے- اس کے معنی یہ کہ دل نے کام کرنے سے انکار کر دیا- ان کی عمر اس وقت ۸۳ سال کے قریب تھی- سنہ ۱۹۲۶ء میں ان کا سواستھ پہلی بار بگڑا- یہ تیرہ برس تو انہوں نے کم و بیش علالت کے ساتھ جدوجہد میں ہی گذارے- ان کے ساتھ آریہ سماج کی پرانی نسل ختم ہوئی- میری مراد اس نسل سے ہے- جس کے پرتی ندھی مہاتما منشی رام- مہاتما ہنسراج- رائے ٹھاکر دت اور لالہ دلا رام تھے- باقی سب ان سے پہلے جا چکے تھے- یہ تھے، اب یہ بھی چلے گئے- گذشتہ پچھلے تیرہ برسوں سے سرگرم زندگی سے دستکش ہو چکے تھے- اس لئے ان کا نام اب سامایک پبلک کے سامنے نہ تھا- لیکن اس وقت تک آریہ سماج سے ان کی دلچسپی بنی ہوئی تھی- جب سے میرے حیدر آباد ستیاگرہ کے ڈکٹیٹر بننے کا اعلان ہوا ہے- تب سے وہ دو دفعہ میرے مکان پر تشریف لائے- میں نے دونو دفعہ ان سے عرض کی- کہ آپ نے کیوں تکلیف گوارا کی- میں خود حاضر ہوتا- اور درحقیقت میں نے سوچ رکھا تھا- کہ حیدر آباد روانہ ہونے سے پہلے ان کی سیوا میں اپسنھت ہو کر ان کا آشیرواد پراپت کروں گا- مگر ان کی دلچسپی کا یہ عالم تھا- کہ مجھے ملے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا- جب مجھے ملے- تو ان کے چہرہ اور ان کی باتوں سے دلی چنتا کا پرکاش ہوتا تھا- جیسے کسی عزیز کے متعلق چنتا ہو- بات یہ ہے- کہ میں سدا ان کا پریم پاتر رہا ہوں مجھے سدا وہ اپنا عزیز سمجھتے اور اسی طرح پیش آتے رہے- میں برسوں ان کے آدھین آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری رہا- ان کا سیوا کال میری عمر سے بھی زیادہ ہو گا آریہ سماج میں میرے پرویش سے پہلے وہ اس کے مکھ پرشوں میں سے تھے- ایک بار پہلے بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان بنے تھے- لیکن سنہ ۱۹۰۵ء سے جو بنے- تو لگاتار سنہ ۱۹۲۶ء تک رہے- اس لمبے عرصہ میں وہ ایک سال پردھان نہیں رہے- اور وہ اس لئے کہ وہ گوروکل کے کانیہ اودھشٹاتا بنائے گئے تھے- سبھا کو ان پر اتنا وشواس تھا- کہ وہ انہیں پردھان اور کانیہ اودھشٹاتا دونو پد دینے کو تیار تھی- لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے- انہوں نے کہا- کہ میں ایک ہی پد لے سکتا ہوں- اس لئے سبھا نے انہیں کانیہ اودھشٹاتا بنا دیا- اور پنڈت لشمبھر ناتھ جی ان کی جگہ پردھان بنائے گئے+

یہ اس وقت کی بات ہے- جب مہاتما منشی رام جی سنیاس لے کر گوروکل سے علیحدہ ہوئے تھے- کسی شخص کا لگاتار بیس سال ایک عہدہ پر رہنا کیا اس بات کا ثبوت نہیں- کہ آریہ سماج کو ان پر اسیم وشواس تھا- اور پھر لطف یہ کہ کبھی ان کی پردھانی کے متعلق جھگڑا نہیں ہوا- کوئی ان کے مقابلہ پر امیدوار کھڑا نہیں ہوا- میں بھی لگاتار دس بارہ سال سبھا کا منتری رہا ہوں- مگر مجھے وہ وشواس پراپت نہ ہوا جو انہیں تھا- میرے مقابلہ پر امیدوار کھڑے کئے جاتے رہے- لیکن ان کے مقابلہ پر نہ کسی کو کھڑا ہونے کی جرات ہوئی- اور نہ کسی اور نے کھڑا کیا- سنہ ۱۹۲۶ء میں علالت کی وجہ سے وہ خود ہٹ گئے- اور ان کی جگہ رائے بہادر بدری داس نے لی- جو لگاتار ۹ برس تک سبھا کے پردھان رہے- لالہ رام کرشن کی طرح رائے بہادر بدری داس کو بھی کوئی شخص پردھان پد سے ہٹانا نہیں چاہتا- لالہ رام کرشن کے وقت میں سبھا نے بہت ترقی کی- اس کی وجہ یہ کہ ان کے وقت میں شانتی رہی- اور سبھا کو دن دگنی رات چوگنی ترقی کا موقعہ ملا- لالہ رام کرشن کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی- کہ وہ کسی کے خلاف نہ تھے- اور نہ کوئی ان کے خلاف تھا- اس لئے ان کی بدولت کوئی جھگڑا پیدا نہ ہوتا تھا- وہ خاموش کام کرنے والے تھے- ان کا اپنا کوئی سوارتھ نہ تھا- نشکام بھاؤ سے سیوا کرتے تھے- وہ کسی کو دھکیل کر آگے بڑھنا نہ چاہتے تھے- درحقیقت آگے بڑھنا ہی نہ چاہتے تھے- اس لئے ان کے پردھان رہتے ہیں سب خوش تھے- انہوں نے اپنی ساری زندگی میں تحریر یا تقریر میں کسی سے جھگڑا پیدا نہیں کیا- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے علاوہ انہوں نے گوروکل کانگڑی کی بھی خوب سیوا کی- اور آریہ سماج جالندھر کی بھی- وہاں کے دوآبہ ہائی سکول کے برسوں منیجر رہے- آریہ سماج جالندھر شہر کے برسوں پردھان رہے- کنیا مہا ودیالیہ جالندھر سے بھی انہیں بہت پریم تھا- غرضیکہ ساری عمر خاموشی سے آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے- آریہ سماج انہیں گہری عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا- لیکن وہ باہر کی دنیا سے نہ زیادہ تعلق رکھتے تھے- اور نہ باہر کی دنیا والوں کو ان کے متعلق زیادہ واقفیت تھی- درحقیقت آریہ سماج سے باہر انہیں کوئی دلچسپی ہی نہ تھی- ان کے کیریکٹر کی یہ خوبی تھی- کہ وہ اپنے خیالات پر مضبوطی سے قائم تھے- یہ ناممکن تھا- کہ کوئی انہیں ان کی جگہ سے ہٹا سکے- لیکن اپنے خیالات کے اظہار میں وہ اتنے معتدل تھے کہ لوگ انہیں ڈھیلا سمجھتے تھے- جن لوگوں کو ان سے واسطہ پڑا ہے، وہ جانتے ہیں- کہ وہ اپنی رائے پر کتنی مضبوطی سے ڈٹے رہتے تھے- اور ان کی رائے عام طور پر صائب ہوتی تھی- اپنی زندگی میں انہوں نے آریہ سماج کی خوب سیوا کی- لیکن کچھ سالوں سے وہ ایکانت جیون ویتیت کر رہے تھے- اس وقت وہ آریہ سماج کی مشنری کے سرگرم پرزہ نہ تھے- لیکن آریہ سماج سے ان کی دلچسپی برابر قائم تھی- آریہ سماج کو ان کی موت پر قدرتی طور پر رنج ہو گا+

مجھے ان کی موت کا افسوس ہے- نہ صرف اس لئے- کہ آریہ سماج کا ایک خاموش اور نشکام سیوک چل بسا ہے- بلکہ اس لئے بھی کہ ان کی موت سے اس دنیا سے ایک نہایت شریف اور اعلیٰ شخص اٹھ گیا ہے- لالہ رام کرشن کے سوبھاؤ اور اخلاق کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے- وہ ساتوک بدھی کے منش تھے- کسی کی برائی نہ کرتے تھے- وہ کسی کے دشمن نہ تھے- اور کوئی ان کا دشمن نہ تھا- کوئی ان کے خلاف تھا بھی تو ان کی وجہ سے نہیں- بلکہ کسی اور کی وجہ سے- مجھے ان کی موت کا ذاتی رنج ہے- کیونکہ انہیں مجھ سے بڑی محبت تھی- اور مجھ سے بہت اچھی طرح سے پیش آتے تھے+

۲۶-مئی کو میرے متعلق لاہور میں ایک الوداعی جلسہ ہونے والا ہے- پہلے خیال یہ تھا- کہ اس جلسے کا صدر لالہ رام کرشن جی کو بنایا جائے- کیونکہ وہ سب سے بڑا بوڑھے آریہ سماجک تھے- میں نے ان کے سامنے یہ تجویز رکھی- تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا- کہ اب میرا جسم دو گھنٹے کرسی پر بیٹھنا بھی برداشت نہیں کر سکتا- جس وقت انہوں نے یہ جواب دیا مجھے کیا معلوم تھا- کہ وہ اس جلسہ سے پہلے ہی اس سنسار سے رخصت ہو جائیں گے- جیسا کہ میں نے کہا- مجھے ان کی موت کا رنج ہے- اور ویسا ہی رنج ہے- جیسا کہ ایک قریبی کا ہوتا ہے- لیکن پرماتما کے حکم کے سامنے دم کون مار سکتا ہے- ان کی عمر تو ۸۳ برس کی تھی- ہماری آنکھوں کے سامنے جوان مر جاتے ہیں- اور ہم کچھ نہیں کر سکتے- پرماتما تیری اچھا پورن ہو+

(کرشن)

بیکاروں کی نئی فوج

میٹرک کا نتیجہ ۱۷-مئی کو شائع ہو گیا- کل ۲۴۴۸۸ امیدوار امتحان میں بیٹھے تھے- ان میں سے ۱۸۴۲۵ پاس ہو گئے- اور باقی ۶۰۶۳ فیل- اس بار پچھلے سال سے ۵-۶ ہزار طلباء زیادہ شریک امتحان ہوئے- جس کا مطلب یہ ہے- کہ تعلیم دن دونی ترقی کر رہی ہے- اور اس کے ساتھ ہی بیکاری بھی- یہ ساڑھے اٹھارہ ہزار کے لگ بھگ بیکار نوجوان سوائے بیکاروں کی فوج میں شامل ہونے کے اور کیا کریں گے!

ریاست کشمیر اور ہندی!

ایک طرف ریاست حیدرآباد کو دیکھئے- جو اپنی ۸۹ فیصدی ہندو رعایا پر بھی اردو ٹھونسے جا رہی ہے- اور وہ صرف اس لئے کہ حاکم مسلمان ہے- دوسری طرف کشمیر دربار کی یہ حالت ہے- کہ حاکم ہندو ہونے پر بھی صرف ہندوؤں کے لئے بھی لازمی ہندی تعلیم کا قانون نہیں بن سکا- ہندو بر جا چاہتی ہے- کہ مداتنوں کے ہمن وغیرہ ہندی میں بھی چھپوائے جائیں- اور وہ سرکلر منسوخ کر دیا جائے جس کے ذریعہ ہندو ہندی پڑھانے والے ادھیاپکوں کے لئے اردو مڈل کا امتحان پاس کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے- لیکن ابھی تک شنوائی نہیں ہوئی+ کیا مہاراجہ صاحب کشمیر ریاست حیدر آباد سے کوئی سبق لیں گے+

اوم منڈلی کا خاتمہ

... سندھ کے ہندوؤں کی ایجی ٹیشن رنگ ... آخر سندھ گورنمنٹ سندھ نے اپنے ٹریبونل ... اور ... ہادم منڈلی کو خلاف قانون قرار ... دے دیا۔ ... اوم منڈلی توڑ دی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ ... فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر ... کر کے دیکھیں۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ ... یہ فیصلہ قائم رہے گا۔ اور بداخلاقی کا یہ ... دوبارہ نہ جم سکے گا۔

قبائلی مسلمانوں کی دھمکی

... پچھلے ہفتہ پچاس ہزار مسلمانوں کے ... میں ایک قبائلی ملک نے دھمکی دی۔ کہ ... آریوں نے ریاست حیدرآباد میں اپنا ... بند نہ کیا۔ تو قبائلی علاقہ سے تمام ... ہندوؤں اور سکھوں کو نکال دیا جائے گا۔ افسوس ہے۔ کہ مسلمان اس قسم کی نامعقول ... دھمکیاں دیتے چلے آتے ہیں۔ اگر انہیں ... خاندان کی آنکھیں نشانی اس قدر پیاری ... تو وہ کیوں نظام سرکار کو مشورہ نہیں دیتے۔ ... آریوں پر سلطانی ... کی پابندیوں ... دور کر دیں۔ تاکہ یہ ... ختم ہو۔ آخر ان ... دھمکیوں کا مطلب کیا ہے؟

شولاپور کا فساد

... مسلم لیگ بمبئی نے جس غرض سے ... شولاپور میں اپنا اجلاس کیا تھا۔ وہ پورا ہوا۔ ... کی تقریر بھی اپنا کام کر گئی۔ ... اجلاس کے ۱۵ دن بعد جو آریہ ستیاگرہیوں ... مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ کیوں؟ اس لئے ... کہ آریہ بھجن گاتے ہوئے مسجد کے ... سامنے سے گذر رہے تھے۔

شولاپور آریہ ستیاگرہ کا ۵۰ ... گزر رہے۔ اس سے پہلے بھی جلوس نکلتے ... رہے ہوتے اور آریہ ستیاگرہی بھجن گاتے ... ہوئے بازاروں میں سے گذرتے رہے ہیں۔ ... مسجدوں کے پاس سے بھی۔ پھر آج ... کیوں انہیں اشتعال ... آیا۔ کہا اس سے ... کہ یہ فیصلہ مسلم لیگ ... کی ... اشتعال انگیز تقریروں ہی ... ہوا۔ اس فساد میں چھ اشخاص ... مجروح ہوئے ہیں۔ جس کا مطلب ... پھر امن اور اہنسا ... خواہ مخواہ شرانگیزی کی جا ...

شولاپور سے اخراج

شرارت مسلمانوں نے کی۔ لیکن خمیازہ بھگتنا ہوگا آریہ ستیاگرہ سمتی کو۔ بمبئی کی کانگرسی وزارت نے شدید غلطی کی۔ جو اس نے شولاپور میں مسلم لیگ کو کانفرنس کرنے کی اجازت دی۔ البیا کرکے اس نے خود شولاپور کی فضا کو مکدر ہونے کا موقعہ دیا۔ اب اس نے دوسری غلطی یہ کی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ سمتی کو شولاپور سے اپنا کیمپ اٹھا لینے کا حکم دے دیا ہے۔ اور وہ بھی بارہ گھنٹے کے اندر اندر۔ اس حکم نے حکومت بمبئی کے اپنے اس اعلان کا جو اس نے پُرامن رہنے تک آریہ ستیاگرہیوں پر کسی قسم کی پابندی نہ لگانے کے متعلق پچھلے دنوں کیا تھا گلا گھونٹ دیا ہے۔

شولاپور سے اخراج کے متعلق ستیاگرہ سمتی کو جو نوٹس موصول ہوا ہے۔ اس میں متذکرہ بالا فساد کا بھی شاید اسی لئے ذکر نہیں کیونکہ شرارت کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی نہ کہ بے امن و اہنسا و شانتی ستیاگرہیوں کی طرف سے۔ ہم حکومت بمبئی کے اس حکم کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے آریہ جگت کو اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

پھر حملہ؟

ابھی شولاپور میں ... ستیاگرہیوں پر مسلمانوں کے حملہ کو بہت دن نہیں ہوئے کہ اسی قسم کے ایک اور وحشیانہ حملہ کی خبر آ گئی۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ شولاپور سے سولہ میل دور پارندہ میں وارسی سے آتے ہوئے ایک ستیاگرہی جتھا پر مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد نے حملہ کر دیا۔ حملہ کے وقت پولیس بھی موجود تھی۔ پھر انہیں حملہ کی جرأت کیوں ہوئی؟ اس لئے کہ اس کے سامنے پولیس نے ستیاگرہیوں سے راماین گیتا اور دوسری دھارمک کتابیں چھین کر جلا ڈالیں۔ اور ستیاگرہیوں کو واپس جانے کو کہا۔ انکار کرنے پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ اس کی مدد کیلئے مسلمانوں نے بھی لاٹھیوں اور نیزوں سے مسلح ہو کر ان ویروں پر حملہ کر دیا۔ کئی ستیاگرہی زخمی و بے ہوش ہو گئے۔

ہم نہ صرف مسلمانوں کے اس وحشیانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ بلکہ پولیس کی اس حرکت اور مذہبی ... کی بھی جو اس نے دھارمک کتابیں جلانے اور ستیاگرہیوں کو ...

... زدوکوب کرنے اور اس سے بڑھ کر مسلم حملہ آوروں کو گرفتار نہ کرنے کے متعلق روا رکھا۔ کیا نظام گورنمنٹ قصوروار افسران سے بازپرس کرے گی؟

وائیٹ لسٹ سسٹم کا خاتمہ

نہ جانے یہ اطلاع کہاں تک صحیح ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے اخبارات کی وائیٹ لسٹ کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہوا۔ تو آئندہ سرکاری اشتہارات تمام اخبارات میں چھپ سکیں گے۔ اس وقت تو صرف خاص خاص اخبارات پر ہی ابرِ کرم برستا ہے۔ اور وہ خاص اخبار ہیں ایسی ہیں۔ جن کی اشاعت بہت کم ہے۔ زندہ ہیں تو سرکاری اشتہاروں کی وجہ سے۔ اس سسٹم کے خاتمہ کے بعد گورنمنٹ اپنے روپیہ کا پورا فائدہ اٹھا سکے گی۔

"عذر گناہ بدتر از گناہ"

کچھ دن ہوئے لالہ گیان چند دائیس پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج جالندھر کے ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کئے جانے پر بے ہوش ہو جانے کی خبر اخبارات میں چھپی تھی۔ اس کی تردید دربار کی طرف سے ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ "یہ درست ہے۔ کہ کافی دیر کی بنا پر لالہ گیان چند کو تھوڑی دیر کیلئے ... کوٹھڑی میں ایک کمرے میں رکھا گیا تھا۔ وہ بے ہوش نہیں ہوئے تھے۔ لیکن جب انہوں نے غشی محسوس کی۔ تو فوراً انہیں طبی امداد پہنچائی گئی"۔

پبلک کو یہ نہیں بتلایا گیا۔ کہ قید تنہائی کی میعاد کتنی تھی۔ اور وہ کافی وجہ کیا تھی؟ جس کی بنا پر ان کی پوزیشن اور درجہ کے آدمی کو تنہائی کوٹھڑی میں بند کیا گیا؟

اگر انہیں کھلے کمرہ میں بند کیا گیا تھا۔ تو غش کیوں آ گیا؟ اور پھر غش آ جانے اور بے ہوش ہو جانے میں کیا فرق ہے؟ کیا نظام سرکار یہ سمجھتی ہے۔ کہ اس قسم کے بیان صداقت پر پردہ ڈال سکتے ہیں؟

سکھ میدان عمل میں

یوں تو ابتداء سے ہی سکھ بھائی ستیاگرہ میں فرداً فرداً حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن اب وہ اجتماعی طور پر دھرم یدھ میں کود پڑے ہیں۔

ثانوی ... اطلاع یہ ہے۔ کہ ... امرتسر اور گوردوارہ ... دس ہزار سکھوں نے اپنی خدمات ستیاگرہ سمتی شولاپور کو پیش کی ہیں۔ اسی طرح امرتسر سے ایک سو سکھوں کا جتھا حیدرآباد جانے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔

یہ آثار نیک ہیں۔ یہ پانسا اس ... ڈیڑھ میں جو کہ ... آریہ سماج ... کا دستیہ ... کرے گا۔

دمن چکر

ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہیوں پر سختیاں بڑھ رہی ہیں۔ ... کو بھی علیحدہ علیحدہ کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ ان کی صحت گر رہی ہے۔ وزن کم ہو رہا ہے۔ ... ناک سے توخون بہنے لگا ہے۔ انہیں عام ستیاگرہیوں سے ملنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ... کو کسی ... کی اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ ستیاگرہیوں سے سخت مشقت لینے کے علاوہ ان پر سختی بھی کی جا رہی ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود دھرم ویروں کے استقلال میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ پورے ... یہ سب تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں۔ جنہیں رہا کر دیا جاتا ہے۔ وہ پھر ستیاگرہ کرتے ہیں۔ یہ سب ... دیکھ کر ... ایک سادھارن سی بات دکھائی دینے لگتی ہے۔

چیتاونی

ہم پنجاب کی آریہ سماجوں سے پیار ... کر چکے ہیں۔ کہ وہ اس بار پرتی ندھیوں کو سبھا کے جنرل اجلاس پر بھاری تعداد میں ادھک سے ادھک دھن اور ... کر بھیجیں تاکہ وہ ان کی ... اور ... سے بولنے والے ... کی ... کوشش کو بھینٹ کر سکیں۔ اور انہیں ایک اعتیادی شان کے ساتھ وداع کر سکیں۔

پرتی ندھی پہلے سے زیادہ اُتساہ اور تعداد میں آئیں۔ اور یہ سپرٹ لے کر آئیں۔ کہ ... شانتی سبھا میں پیدا کی گئی تھی وہ نہ صرف اس ... قائم رہے گی۔ بلکہ ... ہوشیار رہیں ... آشا ہے۔ کہ ہماری یہ چیتاونی اپنا کام کرے گی۔ اور کوئی ایسی بات نہ ہوگی۔ جس سے آریہ سماج کی شان میلی ہو۔

آریہ سماج کے چھٹے ڈکٹیٹر کو الوداع

ہندو پنجاب آج اپنے ایک سپوت کو میدانِ جنگ میں جلنے کے لئے دل کی گہرائی سے اُٹھی ہوئی کامیابیوں کی دعاؤں اور جگر کے خون کی لال لال سُرخی سے اُٹلے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ الوداع کہہ رہا ہے۔ یہ دعائیں کیسی ہیں؟ کسی تخت و تاج کے لئے نہیں۔ کسی راج کے لئے نہیں۔ کسی دُنیاوی مقصد کے لئے نہیں۔ محض حق کا بول بالا کرنے کے لئے۔ خُدا کے بندوں میں خدا کا نام آزادی سے لینے کا ادھیکار لینے کے لئے۔ اور یہ آنسو کیسے ہیں؟ کیا فرطِ غم سے نکل آئے ہیں۔ نہیں۔ یہ خوشی کے آنسو ہیں۔ جب کوئی قوم یا سماج اپنے اس قسم کے مکھنک پیدا کر لیتا ہے۔ جو اس کی حفاظت کے لئے حفاظتِ نفس کے تمام ذرائع کو قربان کردیں۔ تو بے ساختہ یہ آنسو آنکھوں میں آ جاتے ہیں+

یہ سپوت یہ سپوت کون سا ہے؟ جس کی رخصت کا یہ اہتمام ہو رہا ہے۔ اس میں اور ان لوگوں میں کون سی چیز مختلف ہے۔ جو سینکڑوں کی تعداد میں قافلہ در قافلہ دکن کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ اس کی رخصت میں یہ خصوصیت کیوں ہے؟ کیا اس لئے کہ جانے والا مالدار ہے؟ نہیں اس سے زیادہ دھنا ڈیہ لوگ یہاں موجود ہیں۔ آئیے کچھ اس کے متعلق آپ لوگوں کو بتلائیں۔ جن لوگوں نے کرشن کو دیکھا ہے۔ ان کی آنکھوں میں اس کی تصویر آ سکتی ہے۔ جنہوں نے نہیں دیکھا۔ وہ دیکھ لیں۔ کہ ایک ادھیڑ پتلا دبلا۔ میانہ قد کا آدمی۔ اُونچی پیشانی۔ چھوٹی سی ستواں ناک۔ باریک مونچھیں کھلتا ہوا رنگ۔ ادھیڑ پن پر جوانی کا رنگ غالب۔ بہت کم بولنے والا۔ الفاظ کو تول کر بولنے والا۔ بہت زیادہ سوچنے والا سر ہے۔ سادے سے بھاؤ کا انسان۔ کھدر کے تین کپڑوں میں ملبوس۔ نقش دلکار چلے۔ چہرہ چھوٹا۔ دل بڑا۔ آنکھیں روشن۔ سنجیدگی کا پیکر۔ یہ ہے مہاشہ کی تصویر جو پہلی نگاہ میں سامنے آ جاتی ہے+

کون ہے؟ یہ شخص کون ہے؟ سنیئے۔ وزیر آباد کے ایک ساہوکار لالہ تارا چند جی کی آنکھوں کا تارا۔ اپنے گھر کا راج دلارا۔ بھارت کا پیارا۔ اور سماج کی ترقی۔ پیار کا سہارا۔ جوش و ضبط کا پُتلا۔ جس کا نام ماں باپ نے رادھا کرشن رکھا تھا۔ وزیر آباد کے ایک کھتری گھرانے میں پیدا ہوا۔ کون جانتا تھا۔ کہ یہ بچہ اپنے نام کے آخری حصہ کا اُپیا سیوک بنے گا۔ کہ ایک بار پھر بھارت کے کرشن کی سی زندگی

کی جھلک دُنیا کی آنکھوں کے سامنے آ جائیگی۔ ۱۸۹۷ء میں مشن سکول سے انٹرنس کا امتحان پاس کرتا ہے۔ اور ۱۹۰۲ء میں مشن کالج لاہور سے بی۔ اے کی ڈگری لے کر قانون سیکھنے کی خواہش میں لاء کالج میں داخل ہو جاتا ہے+

تقدیر کِند خندہ نگاہیں دیکھ رہی تھیں۔ کہ پنجاب کو ایک قابل اور منطقی طرز استدلال رکھنے والا وکیل حاصل ہونے والا ہے۔ لیکن غیب کے پردوں میں تقدیر مسکرا رہی تھی۔ کہ یہ شخص جو دھرم سماج۔ جاتی اور دیش کی وکالت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کو قانون کے دائرہ میں محدود نہیں رکھا جا سکتا۔ جو ایک خاص ضابطہ کے ماتحت ہی انصاف حاصل کر سکتا ہے۔ قدرت کا منشا یہ تھا۔ کہ یہ شخص وکیل ہو۔ لیکن ان معنوں میں کہ دھرم اور دیش کے لئے انصاف حاصل کرے۔ چنانچہ فطری رجحان ماحول پر غالب آیا۔ اور لا کالج کا طالب علم تن بہ تقدیر کالج سے نکل آیا+

دھرم پریم زندگی کی راہیں کھلی تھیں۔ اس زمانہ میں ڈگری کی قدر و قیمت بہت تھی۔ سامنے زندگی کا ذخار دریا اپنی طوفانی لہروں کے ساتھ بہہ رہا تھا۔ لیکن یہ شخص جو دُنیا کی رَو کے ساتھ بہنے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ ایک کوہ وقار چٹان کی طرح اس دریائے متلاطم میں ثابت قدم رہا۔ آرزوؤں اور خواہشوں کی کئی کشتیاں۔ ترغیبات کے کئی سفینے آئے۔ اور اس چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ اس متلاطم دریا میں ایک کشتی ہے

گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت ست

کے مصداق ڈانواں ڈول ہے۔ بڑھ کر اور اس کشتی کو کھینا شروع کیا۔ یہ کشتی تھی "آریہ پتر کا"۔ سماج کا انگریزی اخبار۔ اس کشتی کو لے کر یہ نیا ناخدا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اس شان سے۔ کہ طوفانی سے طوفانی موجوں سے لڑتا ہے۔ اور خطرہ برداشت کر کے خطرہ سے نکل جاتا ہے۔ معلوم نہیں کشتی کہاں پہنچتی۔ تقدیر نے پتوار اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ لیکن دھرم پریم کی وہ موج جو دل کے سمندر میں اُٹھ رہی تھی۔ طوفان بن

گئیں۔ آخر دنیا نے دیکھا۔ کہ "آریہ پتر کا" کا ناخدا ایک نئی کشتی زندگی کے بحر ذخار میں کھے رہا ہے۔ اور یہ کشتی تھی "پرکاش"۔ بے خوف ناخدا۔ دریا کے مد و جزر سے کھیلنے والا۔ طوفانی موجوں پر ہنسنے والا۔ اپنے زور بازو سے کشتی کو بڑھاتا چلا جا رہا تھا۔ کنارے کے کچھ مسافر رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ کاش ہم اس کشتی میں سوار ہوتے۔ بہادر ملاح بھانپ لیتا ہے۔ اور ایک نیا سفینہ جاری کرتا ہے۔ جس میں دھرم پریمیوں کے لئے ہی نہیں۔ دیش اور جاتی کے پجاریوں کے لئے بھی پار اُترنے کی جگہ تھی۔ یہ سفینہ تھا "پرتاپ" جو آج بھی سیاسیات وطن کے تند و تیز دھار اور طوفانی موجوں کو کاٹتا ہوا۔ زندگی کے سینہ پر خراماں جا رہا ہے۔ اور دُنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ یہ سفینہ کس سرعت سے منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہا ہے۔ بادِ مخالف کے کئی تند و تیز جھونکے آئے۔ لیکن کرشن کی شانِ ناخدائی نے اسے ہر گرداب و طوفان سے نکالا+

کرشن کیا ہے؟ آپ نے سُن لیا کرشن کون ہے؟ اب یہ سنئیے کہ کرشن کیا ہے؟ علم کے نور سے دماغ کو روشن اور انسانیت کے درد سے دل کو معمور کئے ہوئے ایک لاکھ پیکر ماں باپ کا ہی نہیں۔ دیش اور جاتی کا سپوت۔ دھرم اور سماج کا رکھشک۔ ایک بہترین دوست۔ ایک بہادر لیکن شریف دشمن۔ ایک شریف لیکن اصول پرست باپ۔ جو اصول کے مقابلہ میں اولاد کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ اس زمانہ میں جب کہ قدم قدم پر ہر باپ اولاد کے ناز اُٹھاتا ہے۔ کرشن اپنی لاڈلی اولاد کو جس کے کھیلنے کھانے کے دن ہیں۔ خوشی خوشی بلکہ فرض سمجھ کر دیش اور جاتی کے لئے ابتلا و آزمائش کی اس دہکتی بھٹی میں جھونک دیتا ہے۔ جہاں خس و خاشاک جل کر راکھ اور جوہر قابل تپ کر کندن بن جاتا ہے+

دل کی وسعت ایک فراخ دل اور غیر متعصب لیکن دھرم پریمی سب لوگ آدمی لاہور میں ہندو مسلم فساد برپا ہے۔ آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ کرشن صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ وہ ایک

مقام پر دیکھتا ہے۔ کہ ایک ہندو کو مار کر ایک نوجوان مسلمان کا سر پھاڑ دیا۔ برداشتہ ہو کر اس حالت پر کڑھتا ہوا واپس آ کر دیکھتا ہے۔ کہ مکان کے نیچے میں ایک مسلمان مزدور نماز پڑھ رہا ہے۔ تمام کلفت دل سے دور ہو جاتی ہے اور کرشن ایک اطمینان کا سانس لے کر کہتا ہے۔ کہ "ہمارے اس لاہور میں ایک مکان تو ایسا ہے۔ جہاں انسان انسان کی حیثیت سے مامون و محفوظ ہے"+

اس ایک واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ شاید آپ کو یہ سن کر حیرت بھی ہو کہ کرشن کے زمانہ میں ان کے بعض مسلمان ساتھی تیس برس سے ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور جھگڑے سے بھی کبھی ہندو مسلم کے بیچ میں نہیں آیا+

جذباتی پہلو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کرشن سر تا پا عقل ہے اس میں جذبہ نام کو بھی نہیں۔ لیکن اول تو جو شخص خطرہ مول لے۔ اس کے جذبات میں شک کیسے ہو سکتا ہے؟ دوسرے عام زندگی میں وہ انتہائی جذباتی ہے۔ جیسا کوئی انسان ہو سکتا ہے۔ جذبہ کا اظہار عمل سے ہو یا زبان سے۔ فرق ہے تو صرف یہ کہ کرشن اخفائے جذبات سے کام لیتا ہے لیکن عملاً اس کا یہ حال ہے۔ کہ اکثر دوستوں اور دوستوں کے بچوں کو وہ مدت مدید سے مستقل امداد دے رہا ہے۔ اور اس قسم کی امداد جو شاید جذبات پرستی کا دعویٰ رکھنے والے کبھی نہ دے سکیں+

خاموشی۔ غرور۔ بدمزاجی

طبعاً کرشن خاموش ہے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔ ع۔

ہے عروجِ حیات میں ہر تیرہ خاموش

بعض اس خاموشی کو بدمزاجی سے تعبیر کرتے ہیں۔ بعض غرور سے۔ لیکن ناک کے اس میں نہ بدمزاجی ہے نہ غرور۔ خوش مزاجی کا سوسائٹی نے جو معیار مقرر کر رکھا ہے۔ وہ اس پر پورا اُترے یا نہ۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس میں نہ اگر وہ بھی بدمزاجی یا غرور ہے دولت کا نہ علم کا۔ مزاج کی سادگی۔ اور طبیعت کی خاموشی کا اگر خود سادہ مزاج اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ تو دُنیا کیا کرے۔ جو شخص نادھ پتی ہو کر مکان میں ایک سادہ مزاج مالک۔ دوستوں میں ایک سادہ مزاج دوست۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پورانک کال میں شدھی

(از پنڈت گیانیندجی صوفی مولوی فاضل)

بھوشیہ پران پرتی سرگ پرو ۳ - کھنڈ ۴ - ادھیائے ۲۰
... ترجمہ یوں آتا ہے - کہتے ہیں +

सरस्वती आज्ञाया कण्वो
श्रदेश मुपाययौ। म्लेच्छान सं
त्य चामाण्य वदादश दस्य
कान ॥ वशीकृत्य स्वयं प्राप्
ब्राह्म वर्ते महोत्तमे। ते सर्वे
तपसा देवीं तुष्टुवुश्च सार
तिम ॥ पंच वर्षोत्तरे देवी प्रा
दुर्भूता सरस्वती। सपत्नीकां
श्चतान म्लेच्छान शूद्र वर्ण
चाकरोत १६ ॥ कारुवृत्ति
। सर्वे व भूवुर्वहु पुत्रकाः।
द्वि सहस्रा स्वदा तेषां मध्ये
वैश्या व भूविरे ॥२०॥ तन्म
चार्याया पृथुनाम्नो कश्य
सेव कः तपसा चतुर्थाय
दशाब्दं महामुनिम् ॥ रा
तदा प्रसन्नो भगवान कण्वो
वेद विदां वरः तेषांच का
राजानं राजपुत्रपुरं ददौ ॥

ارتھات :- "سرسوتی دیوی کی آگیا سے کنو رشی ... دیش میں گئے - اور دس ہزار ملیچھوں کو سنسکرت بھاشا پڑھا کر" (۱۷)

"تب ان کو اپنے وش میں کر لیا - تو ان سب کو اپنے ساتھ پوتر برہماورت ولیش میں ... لائے - اور اُن سب (مصریوں) نے اپنے تپ سے دیوی کو سنتشٹ کیا" (۱۸)

"پانچ ورشوں کے تپ سے دیوی سرسوتی نے پرسن ہو کر اُن کو مع اُن کی استریوں کے شودر ... پردان کیا" (۱۹)

"اور ان میں سے دو ہزار ... کو ان کے اُتم کرموں کے کارن ویشیہ کی پدوی مہادیوی ... نے پردان کی" (۲۰)

"اور ان میں سے پرتھو نامی ویش نے بارہ ورش تک بڑے پریم سے آچاریہ کی سیوا کی - اس ... تپ اور سیوا سے مہامنی بہت سنتشٹ ہوئے" (۲۱)

"تب پرسن ہو کر وید گیانا مہگیان کنو رشی نے ... ویشیہ پرتھو ... کو راج نگر کا راجہ بنا دیا" (۲۲)

... مصر ... پرتھو کا راج نگر ہے - ... اولاد نے پرسدھ سامراج اور نگدھ ... کی ستھاپنا کی - جو بھارت کے پراچین ... بہت ہی پرسدھ راج ونش ... اور بعد میں آگے چل کر انہی راج ونش ... دھرم کے پرچار میں بہت ہی سکھ ... ادا کیا +

اس پران سے یہاں تک تو ثابت ہو گیا کہ پورانک کال میں رشیوں نے غیر ملکوں میں جا کر پرچار کیا - اور ہزاروں آدمیوں کو شدھ کر کے اپنے ساتھ بھارت میں لائے - اور ان کو ورن مریادا کے انوسار شودر - ویش اور کھشتریہ ورن کر اور سوسنسکرت ہو شودا تلسے براہمن ورن کو پراپت کیا" اس پرکار ودیشی آریہ ملیچھوں نے پرنتو ویدک دھرم کو گرہن کر کے نہ کیول نچلے ورنوں کو ہی پراپت کیا - بلکہ اُچھیہ سے اُچھیہ براہمنتو کو بھی پراپت ہوئے +

بلند پروازیاں

— میری روح کی غمگینی اس کا نقاب عروسی ہے - وہ منتظر ہے کہ رات آئے اور پردہ اُٹھ جائے +

— موت کی ضرب زندگی کے "سکے" کو بیش بہا بنا دیتی ہے - پھر اس سے وہ کچھ خریدا جا سکتا ہے - جو فی الحقیقت انمول ہے +

— جب کوئی مرفہ الحال خدا کی خاص رعایت پر فخر کرتا ہے - تو خدا شرما جاتا ہے +

— بادل کا ٹکڑا آسمان کے ایک گوشے میں عجز کے ساتھ قائم تھا - صبح نے آ کر اسے سنہری تاج پہنا دیا +

(ٹیگور)

پرمان کم کے انہیں دیکھ شٹ کیا گیا - پرنتو سب سے اُتم براہمن ورن کو پراپت کرنے کا ثبوت اپر دکت شلوکوں سے نہیں ملتا - اس لئے ایک پرمان ان ہی لوگوں کے براہمن ورن کو پراپت کرنے کا ہم مزید دینا چاہتے ہیں - تاکہ یہ بات بالکل صاف ہو جائے - کہ پراچین پورانک کال میں شدھی کے راستہ میں کسی طرح کی بھی رکاوٹ نہ تھی - اور شدھ ہوئے ودیشی اپنے کرموں کے انوسار اُچھیہ سے اُچھیہ ورن میں دکھشت ہوا کرتے تھے - چاہے شدھ ہونے والا ودیشی ودیشی کوئی بھی ہوتا - اس کو ہر پرکار کی دھارمک اور سماجک سہولتیں دی جایا کرتی تھیں -

मिश्र देशोद्‌भवा म्लेच्छा काश्यपेनैव शासिता
संस्कृता शूद्र वर्णानां ब्रह्मवर्ण मुपागताः ॥ ७२ ॥
(भ० पु० प्र० ३ ख० ४ अ० २०)

بھوشیہ پران - پرتی سرگ - پرو ۳ - کھنڈ ۴ - ادھیائے ۲۰ +

ارتھات :- "مصر دیش میں اُتپن ہوئے ملیچھوں نے مہاشی کشیپ کے پیڑ کر رشی سے دیا بھر

ودیشی اناریہ ملیچھوں کو آریہ دھرم کا پونتر امرت پان کرانے کے علاوہ سویم بھارت کی آریہ جاتی کے انگ مگر بگڑے ہوئے انگ پتتوں کو بھی وید امرت پان کرانے کا کاریہ پورانک کال میں سمیہ سمیہ پر جب کبھی موقع ملا ہوتا رہا ہے - اسلامی راجیہ کال میں دوسرے مذاہب کے پرچار اور وستار پر بڑے کڑے پرتی بندھ لگے ہوئے تھے - تاہم جب کبھی ہندوؤں کو ذرا بھی سانس لینے کا موقعہ ملتا - تو مندروں کی شدھی - تیرتھ ستھانوں کی آبادی اور زبردستی مسلمان بنائے ہوئے ہندوؤں کی شدھی کا کاریہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ شروع کر دیا جاتا - اور خصوصیت کے ساتھ وشنو دھرم آچاریہ اور اُن کے پنڈت بڑی لگن اور سرگرمی کے ساتھ ان پتت ہوئے آریوں کی شدھی کا کاریہ کرتے تھے - اور اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو واپس لینے کیلئے بڑی لگن کے ساتھ شدھی کا کاریہ کرتے تھے - اور اس کے انیکوں پرمان ملتے ہیں - چنانچہ بھوشیہ پران میں اس کے کتنے ہی پرمان ملتے ہیں - جیسے کہا ہے - کہ

यंत्रशिला कारयामा
सुः सप्तच्छे वपुरी कुरु तद घोषया
ता लोकास्सर्वे तम्लेच्छतां गताः
महच्च कोलाहलम जात मा य-

بھوشیہ پران - پرتی سرگ پرو ۳ - کھنڈ ۴ - ادھیائے ۲۱

-र्यो शोक कारिणाम्

ارتھات — "جب ملیچھوں کا سامراج (آریہ ورت میں) ستھاپت ہو گیا - تو انہوں نے ساتوں پوریوں میں مسجدیں آدی بنا لیں - اور جب ان کے ادھیکار میں آیا - سب کو ملیچھ بنا لیا - تب ہندوؤں میں بڑا کولاہل مچا - اور وہ اتینت شوک آتُر ہوئے"

پھر کیا ہوا ہندوؤں کا شوک کیونکر دور ہوا - سنئے

श्रुत्वाते वैष्णवाः सर्वे
कृष्ण चैतन्य सेवका दिव्यं मंत्रं
गरोश्चैव पठित्वा प्रययुपुरी
(श्लो० ५१)

ارتھات :- "وشنو مت آچاریہ کرشن چیتنیہ جی مہاراج کے سیوکوں نے گرو آگیا سے ساتوں پوریوں کی اور پرستھان کیا"

اور اُن لوگوں نے وہاں جا کر

रामानन्दस्य
शिष्यो वै चयोध्याय मुपागताः। कृत्वा विलोमं तं मंत्रम्
वैष्णवा स्तान्कारयत (५२)
म्लेच्छा स्ते वैष्णवा श्चासन
रामानन्द प्रभावतः आर्याश्च
वैष्णवा मुख्या अयोध्यायां
वभूविरे (५३) ॥

ارتھات :- "رامانند کا شِشیہ ایودھیا میں گیا - اور ملیچھوں کے ستھانوں کا کھنڈن کر کے اُن کو وشنو بنایا -

اور تمام ملیچھ رامانند کے پربھاؤ سے آریہ بن گئے - پھر آریہ لوگ سکھ پوروک ایودھیا میں رہنے لگ گئے"

ان پرمانوں سے سدھ ہوتا ہے - کہ اسلامی راجیہ کال میں اتنے کڑے نیم اور پرتی بندھ ہوتے ہوئے بھی دھرم پرچار اور شدھی کا کاریہ ہوتا رہا ہے - اور چھوت چھات اور اونچ نیچ کے کٹر ماننے والے وشنوؤں کے آچاریہ اور آدی گوروؤں کے ہاتھوں سے اس کاریہ کا سمپادت ہونا اور بھی ادھک مہتو رکھتا ہے - جب کہ آج کل خصوصیت کے ساتھ آریہ سماج کے اس دھرم پرچار اور شدھی کے راستہ میں اس وشنو مت کے انویائی اپنے سنکیرن وچاروں اور سنکوچت سماجک ویوہاروں کے کارن بہت ہی ادھک بادھک ہو رہے ہیں - اور ان کے اس بیوہار کے کارن شدھی جیسے

Haridwar, Digitized by eGangotri

حیدر آباد کا ستیاگرہ

(لیکھک پنڈت مہیش پرشاد جی مولوی فاضل کاشی)

آریہ سماج و ہندو مہاسبھا نے مجبور ہو کر حیدر آباد میں ستیاگرہ آرمبھ کیا۔ اس کے شروع کرنے سے پہلے آریہ سماج و ہندو مہاسبھا دونوں کی اور سے لگ بھگ چھ ورشوں تک نرنتر یہ کوشش ہوتی رہی۔ کہ جو اڑچنیں آریہ سماجیوں و ہندوؤں کے مارگ میں ہیں۔ وہ دور کر دی جاویں۔ پرنتو سمست اُپایوں سے جب کچھ پھل نہ نکلا۔ بلکہ اُلٹا یہ ہوا۔ کہ کٹھنائیاں بڑھیں۔ ایسی اوستھا میں یہی کوئی دیکھ سکے۔ کہ ستیاگرہ آرمبھ کرنے میں جلدی کی گئی۔ یا یہ کہ آریہ سماجیوں و ہندوؤں کو وہاں کوئی کشٹ نہیں ہے۔ ان کے کشٹوں کا ہمیں پتہ نہیں ہے۔ تو بڑے آشچریہ کی بات ہے۔ پہلے کچھ پرکاشت رپورٹوں اور پستکوں کا اُلیکھ کیا جاتا ہے۔ جن سے بھلی بھانتی سپشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ کتنے دنوں پوروں نظام سرکار و جنتا کے سمکھ انیک باتیں لائی جا چکی ہیں:-

(1) Religious Disabilities of Hindus in Hyderabad State (Published by L.B Pathak 26.12.31. Albion Press by B.V.R Balreddy and Co., Secunderabad.)

(Hyderabad State)

(2) Economic condition of Hindus in Hyderabad State (Printed Bulletin Press. (Secunderabad)

(3) Rules regarding private schools, public meetings and Akhadas in Nizam Government Published by Standing Committee Hyderabad. Peoples' Educational Conference. Prem Sagar Press Hyderabad (Deccan) 1936.

(4) Representation of Hindus in Hyderabad State Service. Published by L.B. Pathak N.S.I. Press.

(5) Educational Condition of Hindus in Hyderabad state published by L.B. Pathak N.S.I. Press.

(6) Memorial submitted to H.E.H The Nizam's Government by the standing Committee of the Hindu Subjects of Hyderabad, Dated 9th April 1933. Bulletin Press Secunderabad.

(7) Misrule of the Nizam. (Swarajya Press Madras.)

(8) The statement of the Standing Committee of the Peoples Educational Conference of Hyderabad (Deccan) published by L.G Ganu 1935. Kohinoor Press & Sultan Bazar Hyderabad.

نشان اس پرکار کی کئی اور پرکاشت چیزیں ہیں۔ جن کے سمبندھ میں یہ نوٹ کر لینا چاہئے کہ اُکت پرکاشت چیزیں:-

(۱) آج سے بہت پہلے کی چھپی ہوئی ہیں۔

(۲) کچھ چیزیں حیدر آباد راجیہ کے بھیتر ہی چھپی ہیں۔

(۳) شری مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب کے منتری پد کے سمیہ میں چھپی ہیں۔

اُکت باتوں کی اُپستھتی میں مہاراجہ صاحب اکبر کوئی انیہ سجن یہ کہیں۔ کہ ہم کو ہندوؤں کے کشٹوں کا پتہ نہیں۔ اور یہی کوئی یہ کہے۔ کہ ستیاگرہ کے کرنے میں جلدی کی گئی ہے۔ تو اندھیر نہیں تو اور کیا ہے؟

گرہستھ آشرم میں اشانتی کیوں؟

(لیکھکہ۔ کماری لیلاوتی جی بی۔ اے)

استریوں کا یہ سوبھاؤ ہوتا ہے۔ کہ جب وہ کہیں بیٹھتی ہیں۔ تو ان کے وارتالاپ کا مکھیہ وشے دوسروں کی شکایت کرنا۔ یا کسی کے دوش نکالنا ہی ہوتا ہے۔ اس پرکار کے وارتالاپ کا اشحاع پر بھیانک روپ سے پڑتا ہے۔ کتنوں کا دامپتیہ جیون اسی پرکار کی باتوں سے بگڑ جاتا ہے۔ پرنتو اشکشا کے کارن استری سماج اپنی اس برائی سے دور نہیں ہو پاتا۔

میرے پڑوس کی ایک استری کا سکھ مئے سنسار اسی پرکار کی باتوں سے بگڑ گیا۔ اُسے اپنے سمان کو بھاری آگھات پہنچنے کی سمبھاونا ہوئی۔ اور وہ اتنی نراشا ہو اُٹھی۔ کہ آتم ہتیا کرنے کو تیار ہو گئی۔ پرنتو بھاگیہ وش اس کے پتی کی بدلی ہو گئی۔ تبھی سے یہ دُرگھٹنا ہوتے ہوتے بچ گئی۔

اس تما دھار اپواد

نرادھار اپواد کا کارن یہ تھا۔

کہ وہ استری سدا اتینت سندر کپڑے پہنتی۔ اور بڑے ٹھاٹھ سے رہتی تھی۔ انیہ استریوں کو یہ نہ بھاتا تھا۔ اور انہوں نے اس کی فیشن پریتا کو چرترتا کی نشانی سمجھا۔ پاس پڑوس میں یہ خبر اُڑ گئی۔ کہ یہ استری چرترہین ہے۔ اس کے بہت سے پرش مترہیں۔ لیکن اس کا پتی اتنا مورکھ ہے۔ کہ یہ سب ہونے پر بھی اُسے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

یہ دونو پتی پتنی ایک ساتھ رہتے تھے۔ تنخواہ جو کچھ پرش پیدا کرتا تھا۔ اُسے وہ ٹھاٹھ کے ساتھ رہنے میں خرچ کر دیتے تھے۔ بھوشیہ کی انہیں چنتا نہ تھی۔ یہ سنیہ ہے۔ کہ ان کے ملنے والوں میں پرشوں کی سنکھیا ادھک تھی۔ پرنتو استری متروں کی تعداد بھی کم نہ تھی۔

اس افواہ کو اُڑانے والی اس استری کے پتی کی ایک سمبندھی استری تھی۔ اس کے پتی پیدا تو کرتے تھے زیادہ لیکن خرچ کرتے تھے بہت کم۔ اتہ وہ اس استری کے رہن سہن سے سوبھاوتا ایرشیالو ہو گئی تھی۔ ادھر اس کے افواہ اُڑانے کی دیر تھی۔ پھر تو سارے پڑوس کی عورتوں میں نہ جانے کیا کیا بات پھیل گئی۔

اپ واد کا کارن

ایک اور یووک تھا۔ جو اپنے متر کے گھر اکثر جایا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے آنے جانے کا بے جا مطلب نکالا۔ افواہ پھیل گئی۔ اس کے پتی کو بھی خبر لگی۔ سندیہہ پیدا ہوا۔ اور دونو کا سکھ مئے داممپتیہ جیون نشٹ ہو گیا۔

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سماج میں اس پرکار کی افواہ کا پرینام یہ ہوتا ہے۔ کہ کتنے ہی پتی اور پتنیاں آپس میں دور دور ہو جاتے ہیں۔ کتنے وچھید اور کتنے آتم ہتیاؤں کا کارن یہی اپ واد ہے۔ کہیں کہیں تو استریاں بنا آدھار کے اس پرکار کی اپ واد جنک خبریں اُڑا دیتی ہیں۔ ان کے لئے اس دشا میں آگ کے دھوئیں اور بنا بیج کے پیڑ اگانا آسان ہوتا ہے۔

میرے پڑوس میں ایک استری رہتی تھی۔ ایک بار نوکروں کے وشئے میں اس سے کچھ کہا سنی ہو گئی۔ بدلہ لینے کے اُدیشیہ سے اس نے میرے وشئے میں انیک کلپت باتیں کہنی شروع کر دیں۔ میرے پتی کے کانوں میں بھی وہ باتیں پڑیں۔ اور بنا کسی کارن کے وہ مجھ پر سندیہہ کرنے لگے۔ پرنتو اتفاق سے سمیہ میں ہی اس استری کی قلعی کھل گئی۔ ورنہ ہمارا داممپتیہ سکھ سوبھاگیہ نشٹ ہو سکتا تھا۔

ابھاگیہ وش بھارت کی استریاں ایک تو اشکشت ہیں۔ دوسرے ان کو کوئی کام نہیں رہتا۔ اس لئے وہ دوسروں کے وشئے میں اپواد پھیلانے کے لئے کہانیاں گھڑا کرتی ہیں۔

ایک نو وواہت یووک ایک دن سینما گیا ہوا تھا۔ سنیوگ سے اُسے ایک استری کے پتی بھی سہیلی ملی۔ پڑوس کے ایک و پکتی نے اُسے وہاں بیٹھے دیکھ لیا۔ اور یہ خبر اڑا دی۔ کہ وہ کسی استری کو سینما دکھانے لے گیا تھا۔ بے چارے کے داممپتیہ جیون میں ایک کانٹا پڑ گیا۔

اس پرکار کے اپواد کرنے میں پرشوں کی اپیکشا استریاں ادھک ہوتی ہیں۔ پرشوں میں کچھ اپواد بھی ہوتا ہے۔ پرنتو استریوں میں یہ بات نہیں ہوتی۔

اس پرکار کی دُرگھٹنائیں ہمارے سماج میں برابر ہوتی رہتی ہیں۔ استریوں کو اپنی اس بری عادت کو تیاگنا ضروری ہے۔ کیونکہ ان ہی اپوادوں کے کارن آج گرہستھ آشرم میں اشانتی نظر آتی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دربار حیدرآباد کے ذمہ دار حکّام نے خود سمجھوتہ کیلئے آریہ لیڈروں سے گفت وشنید شروع کی تھی

نظام سرکار کے اعلان کی اصلیت۔ مہاتما گاندھی کے نام سارودیشک سبھا کا اہم خط

اپریل کے پہلے ہفتہ میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس شولاپور میں اس غرض کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ کہ اس میں صلح کی اس گفت و شنید پر غور کیا جا سکے۔ جو گورنمنٹ نظام کے ذمہ دار افسران۔ مہاتما نارائن سوامی اور دیگر ڈکٹیٹروں کے درمیان گلبرگہ جیل میں حکّام کی تحریک پر ہوئی تھی۔ لیکن عین اس وقت جب کہ آریہ سماجی لیڈر صلح کے مشن پر شولاپور پہنچے۔ نظام حکومت کی طرف سے اعلان شائع کر دیا گیا۔ کہ سمجھوتہ کی گفت وشنید کی خبر قطعاً غلط ہے۔ ذیل کے بیان میں اس سرکاری اعلان کا وہ جواب ہے۔ جو آریہ سماجی لیڈروں نے ۱۰-اپریل کو راجکوٹ پہنچ کر مہاتما جی کی خدمت پیش کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۴-اپریل والا بیان سراسر غلط ہے۔ اور درحقیقت نظام سرکار اپنے وعدہ سے پھر گئی ہے۔

...(۱-مئی) پر دنیبر شٹھا کر ایم۔اے ... سارودیشک سبھا نے مندرجہ ... اخبارات میں اشاعت کے لئے ... بیو دی مینی فیسٹو ہے۔ جیسے:-

... سارودیشک سبھا کی طرف سے شری ... شیام سنگھ جی گپتا نے ۱۰-اپریل کو راجکوٹ میں مہاتما گاندھی جی کی سیوا میں پیش کیا تھا۔ ... فیسٹو میں ان اسباب پر روشنی ڈالی ... جن کی وجہ سے وہ گفت وشنید ٹوٹی تھی۔ ... ستیاگرہ کے متعلق نظام سرکار اور ... لیڈروں کے درمیان ہو رہی تھی۔

... نظام سرکار کے پریس کمیونک مورخہ ۴-اپریل ... جس پر حکومت نے یہ لکھا تھا۔ کہ ... اخبارات میں اس مقصد کی خبر چھپی ہے۔ ... نظام سرکار آریہ سارودیشک سبھا سے کوئی ... سمجھوتہ یا تصفیہ کرنے کے لئے بات چیت کر ... ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔

... یہ بیان کرنا ضروری ہے۔ کہ نظام سرکار ... اس کمیونک کا مقصد عام ذہنوں میں غلط فہمی ... پیدا کرنا ہے کیونکہ باعزت اور مصالحانہ تصفیہ ... کے ذرائع ڈھونڈنے کے واسطے نظام ... سرکار کے ذمہ دار افسروں سے بات چیت ... یہ بات چیت خود نظام سرکار ... کے افسران سے شروع کی گئی۔ اور اخباروں میں ... خبر چھپی تھی۔ وہ بالکل غلط ہوتا تو کبھا بالکل ... اور سچی تھی۔

... اس کے کہ وہ حالات بیان کئے ... جن کے ماتحت یہ بات چیت ہوئی۔ ... ضروری ہے۔ کہ ان حقیقتوں کو مختصر طور سے ... بیان کر دیا جائے۔ جن کی وجہ سے ہمیں حیدر ... آباد ریاست میں آریہ ستیاگرہ اندولن ... شروع کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

... گذشتہ چند برسوں سے نظام سرکار ... مذہبی اور دھارمک آزادی پر بہت سی ... پابندیاں عائد کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہی ... ہے جس کا مقصد بالعموم ہندو دھرم اور ... خصوصاً آریہ سماجیوں کی تمام ایمانداری اور ... دھرم پرچار کی اندرونی سرگرمیوں کو مقفول ...

... نظام سرکار ... آریہ سماجی صبر و استقلال ... پر امن ... کرتے رہے۔ ... سب ... اور مجبوریوں کو دور کیا جائے۔ ... قانون بنا ہے۔ ... نظر نہ آیا۔

شولاپور کانگریس

(۵) جب یہ معینیں بالکل ناقابل برداشت ہو گئیں۔ تو بالکل مایوس ہو کر آریہ کانگرس نے جس کا اجلاس ۲۵-۲۶-۲۷-دسمبر ۱۹۳۸ء کو شولاپور میں ہوا۔ یہ اعلان کیا کہ دھارمک پرچار وغیرہ کی مکمل آزادی سب شہریوں کا ایک ناقابل انتقال پیدائشی ادھیکار ہے۔ ان دقتوں کو دور کرنے کے لئے جن میں آریہ سماج اور ان کے ہمدردی پھنسے ہوئے ہیں ستیاگرہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے مندرجہ ذیل اور کم سے کم ضروری مقاصد تھے:۔

(الف) دوسرے مذہبوں کے پیروؤں کے جذبات کا مناسب احترام کرتے ہوئے ویدک دھرم اور سنسکرتی کے پرچار اور پالن کی پوری سوتنترتا ہو۔

(ب) نئی آریہ سماجیں بنانے مندر، آریہ سماج، ہون کنڈ بنانے نیز محکمہ دینیات یا ریاست کے اور کسی محکمہ کی آگیا کے بغیر پرانے مندروں کی مرمت کی پورن سوتنترتا ہو۔

(۶) ان سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ دھارمک پرچار اور سادھنوں کی سوتنترتا کے ابتدائی ادھیکار کو تسلیم کرنے کے لئے یہ نہایت ہی معتدل مطالبات ہیں۔ اور کوئی سرکار جو مہذب ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ ان پر معمولی سا بھی اعتراض نہیں کر سکتی۔ لیکن نظام سرکار اپنے انکار پر ڈٹی رہی۔ اس نے ان مطالبات کو منظور نہ کیا۔ اور مجبور ہو کر آخری ہتھیار کے طور پر ستیاگرہ شروع کیا گیا۔

(۷) اس وقت تک تیرہ ہزار کے قریب ستیاگرہی سزا پا چکے ہیں۔ اور سب اطلاعات سے کثیر تعداد میں داخل آریہ ہیں۔ ان میں ۷۵ فیصدی سے زائد نظام سرکار کی ریاست کے باشندے ہیں (سزا پانے والوں کی تعداد اب سات ہزار سے زیادہ ہو چکی ہے)

سمجھوتہ کی بات چیت

(۸) فروری کے آخری ہفتہ میں گلبرگہ کے ڈویژنل کمشنر اور کلکٹر نے ستیاگرہ کے لیڈر مہاتما نارائن سوامی سے جو اس وقت جیل میں ہیں ملاقات کی۔ تاکہ آریہ سماجیوں کی شکایات معلوم کی جائیں۔ اور اعلیٰ افسران سے کہا جائے۔ کہ وہ باوقعت سمجھوتہ کے امکان نکالیں۔

(۹) ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء کو پولیس و محکمہ جیل کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر ہالنس۔ نواب غوث یار جنگ بہادر کمشنر گلبرگہ ڈویژن۔ مسٹر رضوی کلکٹر ضلع گلبرگہ اور سپرنٹنڈنٹ گلبرگہ جیل نے گلبرگہ جیل میں مہاتما نارائن سوامی۔ کنور چاندکرن شاردا۔ لالہ خوشحال چند اور سوامی ودیانند جی سے ملاقات کی۔ اور مسٹر ہالنس نے چند تجاویز پیش کیں۔ جن کا لب لباب یہ تھا۔ کہ نظام سرکار اوم کا جھنڈا لہرانے پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے گی۔ یگیہ کی اور ہون کنڈ بنانے کے لئے کسی قسم کی آگیا کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس وقت جتنی آریہ سماجیں اور مندر ہیں اجازت موجود ہیں انہیں تسلیم کیا جائے گا۔ نئے مندر تعمیر کرنے کے متعلق درخواست دینے سے پندرہ روز کے اندر اندر منظوری دلانے کا انتظام کیا جائے گا۔ سوائے اس وجہ کے کہ مندر ایسی جگہ نہ بنایا جا رہا ہو۔ جس سے فرقہ وارانہ جھگڑا پیدا ہو۔ اور کسی وجہ سے منظوری نہیں روکی جائے گی۔ اور دوسرے مذہب کے پیروؤں کے مذہبی احساسات کا جائز لحاظ رکھتے ہوئے دھرم پرچار کی پوری آزادی ہوگی۔

(۱۰) مہاتما نارائن سوامی اور ان کے ساتھیوں نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا تجاویز کو سمجھوتہ کی خط و کتابت کی بنیاد کی حیثیت سے سفارش کریں۔ بشرطیکہ وہ سمجھوتہ شولاپور کے ریزولیوشن کی سپرٹ کے مطابق ہو۔ سوامی جی نے مسٹر ہالنس سے یہ صاف کہہ دیا تھا۔ کہ ستیاگرہ اندولن واپس لینے کا اختیار سارودیشک سبھا کو ہے۔

(۱۱) اس کے بعد مسٹر ہالنس نے اپنے اوپر یہ ذمہ داری لی۔ کہ وہ سارودیشک سبھا کے نمائندوں اور حیدرآباد کے سرکاری افسران متعلقہ کی ایک میٹنگ کرائیں گے۔ اور سوامی جی مہاراج اور ان کے تینوں ساتھیوں کو اس گفت وشنید میں حصہ لینے کے لئے حیدرآباد بھیجا جائے گا۔ سوامی جی کی درخواست پر مسٹر ہالنس اور کمشنر نواب غوث یار جنگ بہادر نے وعدہ کیا۔ کہ آریہ سارودیشک سبھا کے نمائندوں کو ستایا نہ جائے گا۔ اور نہ ان کے ریکارڈ پر قبضہ کیا جائے گا۔ اور نہ کوئی اور مداخلت کی جائے گی۔

(۱۲) سوامی جی مہاراج کو جب یہ یقین دلایا گیا۔ تو انہوں نے سوامی سوتنترانند سیکرٹری ستیاگرہ سمتی شولاپور کو تار کے ذریعہ بلا بھیجا۔ اور مندرجہ بالا گفتگو کے لب لباب کے متعلق سارودیشک سبھا کے پردھان منتری اور چند دیگر ممبروں کو نوٹ لکھے۔

۷-تاریخ کو جب شری گھنشیام سنگھ جی گپتا لالہ دیش بندھو جی گپتا اور پنڈت سدھاکر مہاتما نارائن سوامی جی سے گلبرگہ جیل میں ملے۔ تو جیل کے سپرنٹنڈنٹ نے کہا۔ کہ آپ نے دستخط کرنے سے پہلے ہمیں نے اس گفت وشنید کے نوٹ (جن کا ذکر سوامی جی کے خطوں میں ہے) تو لقتا گلبرگہ کر دکھا ... ان کی منظوری حاصل کر لی ہے۔

سوامی سوتنترانند جی گلبرگہ گئے

(۱۳) سوامی سوتنترانند گلبرگہ گئے۔ اور مہاتما نارائن سوامی جی سے ملاقات کی۔ جہاتما نارائن سوامی جی نے کہا کہ "سارودیشک سبھا کی ورکنگ کمیٹی کی ایک ضروری میٹنگ ۱۰-اپریل سے پہلے شولاپور میں ضرور بلائی جائے"

(۱۴) سوامی سوتنترانند جی نے شولاپور میں

(بقیہ صـ۱۴ پر)

...Haridwar, Digitized by eGangotri

"دربار حیدرآباد جلد جھکنے پر مجبور ہوگا"

(پشاور میں مہاشہ کرشن جی کا سواگت و اُن کی ولولہ انگیز تقریر)

(پشاور چھاؤنی ۱۷- مئی) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر کل صبح ۹ بجے کی گاڑی سے یہاں تشریف لائے۔ ان کے سواگت کے لئے ریلوے سٹیشن پر آریہ سماجوں کے کارکنوں اور سبھی منڈلیوں کے علاوہ مقامی بہادر دل۔ اور اکالی رجمنٹ کے والنٹیر بھاری تعداد میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ پبلک وہاں بھاری تعداد میں آپ کی آمد سے پہلے پہنچ گئی۔ شہر کے معززین میں سے رائے بہادر مہر چند کھنہ ایم۔ ایل۔ اے۔ لالہ کشن چند اور لالہ ارڈہ رام جی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

جب مہاشہ جی گاڑی سے اُترے تو انہیں پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا۔ اور آپ کو جلوس کی صورت میں رائے بہادر مہر چند جی کھنہ کے مکان پر لے جایا گیا۔ جہاں آپ نے قیام کیا۔ شام کو ۵½ بجے رائے بہادر لالہ مہر چند جی کھنہ کی طرف سے آپ کو ایک شاندار پارٹی دی گئی۔ جس میں ہندو سبھا پشاور کی طرف سے مہاشہ کرشن جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔

کانفرنس اور جلسہ

شام کو ۷ بجے آریہ سماج مندر میں صوبہ سرحد کے آریہ سماجیوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق وچار ہوتا رہا۔

رات کو ساڑھے آٹھ بجے آریہ سماج کے وسیع میدان میں ایک بھاری جلسہ رائے بہادر لالہ مہر چند جی کھنہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مہاشہ کرشن جی کو چودہ آریہ سماجوں کی طرف سے ایک مشترکہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس ایڈریس کے علاوہ آریہ کمار سبھا پشاور چھاؤنی۔ آریہ سماج لکی مروت۔ آریہ سماج بنوں۔ آریہ یووک سبھا رام پورہ۔ بالمیک سبھا لال کرتی بازار پشاور چھاؤنی کی طرف سے علیحدہ علیحدہ ایڈریس پیش کئے گئے۔

مختلف سبھاؤں کی طرف سے تھیلیاں

لکی مروت آریہ سماج اور بنوں آریہ سماج کی طرف سے جو ایڈریس پیش کئے گئے۔ اُن میں یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر تھی۔ کہ انھی اور ڈکیتیوں کی وارداتوں سے جہاں سرحدی ہندوؤں کا مال و جان خطرے میں ہے۔ وہاں ہماری دیویوں کی عزت بھی خطرہ میں ہے۔ اگر ہمارے صوبہ میں یہ حالت نہ ہوتی۔ تو اب تک صوبہ سرحد کے تمام ہندو نوجوانوں کو آپ حیدرآباد کی جیلوں میں دیکھتے۔

مندرجہ ذیل آریہ سماجوں کی طرف سے مہاشہ جی کی خدمت میں تھیلیاں پیش کی گئیں۔

آریہ سماج پشاور چھاؤنی ۵۰۰ روپے۔ آریہ سماج کارج سیکشن پشاور شہر ۱۵۰ روپے۔ آریہ سماج ڈھکی نعل بندی ۱۵۰ روپے۔ آریہ سماج آسیاں ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ یووک سماج ۵۱ روپے۔ آریہ سماج بکٹ گنج ۲۰ روپے۔ مردان کمار سبھا دس روپے۔ نوشہرہ چھاؤنی کی دو سبھاؤں کی طرف سے ۱۰۲ روپیہ۔ آریہ سماج رسالپور ۲۵ روپے۔ جواہر سوپ کمپنی ۲۰ روپے۔ آریہ سماج بنوں ۱۵۱ روپے۔ آریہ سماج لکی مروت ۱۰ روپیہ۔ بالمیک سبھا لال کرتی ۵ روپے۔ لالہ دیوی چند کپور ۵ روپے۔ آریہ کنیاؤں نے چندہ جمع شدہ فنڈ میں سے دیا ۴۲۵ روپے۔ استری سماج پشاور چھاؤنی ۱۰۱ روپیہ مسز جے ناتھ بیس روپے۔ مسز گوروند مل چوپڑہ ۲۵ روپیہ۔ پنڈت گندھاری لال پچاس روپے۔ اس کے علاوہ بیس بیس روپے کی دو رقمیں اور ملیں۔ میزان ۱۴۱۲ روپے۔

مہاشہ جی کی تقریر

ان تھیلیوں اور ایڈریسوں کے بعد "ویدک دھرم کی جے" اور "آریہ سماج زندہ باد" کے نعروں کے درمیان مہاشہ کرشن جی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ "میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دورہ کر رہا ہوں۔ میں جو بات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس ستیاگرہ کے متعلق کچھ غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا یہ دھرم یدھ نہ تو مسلمانوں کے خلاف ہے۔ اور نہ نظام صاحب کی ذات کے خلاف۔ بلکہ یہ ستیاگرہ دھارمک آزادی حاصل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے"۔

کانگرس کو میدان میں آنا پڑیگا

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مہاشہ جی نے فرمایا۔ کہ "ریاست حیدرآباد میں کانگرس بھی ایک خلاف قانون جماعت ہے۔ کانگرس کو جلسہ کرنے کی وہاں اجازت نہیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ کانگرس کو وہاں ستیاگرہ کرنا پڑا۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ عنقریب ہی کانگرس کو بھی میدان میں آنا پڑے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ راجکوٹ جے پور اور دیگر ریاستوں میں تو کانگرس مداخلت کرتی پھرے۔ اور حیدرآباد کے معاملہ میں خاموش رہے۔ وہ ایسا کرے گی۔ تو اس کے وقار کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے"۔

مہاشہ جی نے یہ بھی فرمایا۔ کہ "وہ دن دُور نہیں۔ جب ہم ریاست حیدرآباد کو سر کرکے آئیں گے۔ اور بھوپال اور بہاولپور کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ انہیں سر کرنے کے بعد فتح کے ڈنکے بجاتے ہوئے واپس آئیں گے۔ اگر کانگرس "بھارت ماتا کی جے" کے نعروں کے درمیان ستیاگرہ شروع کرے گی۔ تو ہم "ویدک دھرم کی جے" کا نعرہ لگائیں گے۔ اور ضرورت پڑی۔ تو کانگرس کے ساتھ ہر جگہ پر ہم نعرے بلند کرتے ہوئے ریاستوں میں فتح حاصل کریں گے۔

زندگی کا جہاز

"یہ دُنیا ایک بڑے سمندر کی مانند ہے۔ جس میں ہر شخص اپنی زندگی کے زمانہ میں ایک بھاری سفر کرتا رہتا ہے۔ پس جو لوگ چاہتے ہیں۔ کہ اس بحری سفر میں ان کی زندگی کا جہاز ٹوٹ کر نہ ڈوب جائے۔ وہ سب باتوں سے پہلے اپنے دل میں اس نصیحت کو خوب اچھی طرح نقش کر لیویں۔ کہ ایک چیز دُنیا میں بڑی ضروری ہے۔ وہ نہ تو روپیہ ہے۔ نہ اختیار۔ نہ ذکاوت۔ نہ شہرت۔ بلکہ تندرستی بھی وہ ضروری چیز نہیں ہے۔ پھر وہ کیا ہے؟ وہ ضروری چیز صرف چال چلن یا خصلت ہے۔ یعنی انسان کی مرضی یا ارادہ جس کی خوب اچھی طرح سے تہذیب و ترتیب عمل میں آ چکی ہے۔ یہی ہماری زندگی کی کشتی کو دُنیا کی موجوں میں ڈوبنے سے بچا سکتی ہے۔ اور ہم کو اعلےٰ اعتبار سے انسان بنا سکتی ہے۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج نے طاقت پکڑ لی ہے

اس ستیاگرہ کے شروع ہونے سے آریہ سماج کو یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ کمزور حالت سے طاقت میں آ گیا ہے۔ آریہ سماج بوڑھا ہو گیا تھا۔ اس ستیاگرہ نے اُسے نوجوانوں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔

یہ اور بھی مسرت کا مقام ہے۔ کہ مسلمان سناتنی بھائی عملی طور پر ہمارے ساتھ ہیں۔ اور ان کے پیچھے بھی جا رہے ہیں"۔

آخیر میں مہاشہ جی نے فرمایا۔ کہ "اس امر کی واضح علامات نظر آ رہی ہیں۔ کہ ریاستی حکام کو جلد تاملّ مذہبی اور تمدنی آزادی کے سوال پر آریہ سماجیوں سے سمجھوتہ کرنا پڑے گا"۔

اس کے بعد صدر رائے بہادر لالہ مہر چند جی کھنہ نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں سرحدی ہندوؤں کی مشکلات کا ذکر کیا۔

ہندو سبھا کے جلسہ میں

شام کے پانچ بجے رائے بہادر لالہ مہر چند جی کھنہ کی کوٹھی پر ہندو سبھا پشاور کی طرف سے مہاشہ جی کی سیوا میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں مہاشہ جی نے فرمایا۔ کہ "سرحد کی کانگرسی وزارت کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ دیگر کانگرسی حکومتوں کی طرح وہ بھی اپنی اقلیتوں کے مفاد کا تحفظ کرے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ تو اُسے مستعفی ہو جانا چاہیئے"۔ (نامہ نگار)

مہاشہ جی کیمبل پور سٹیشن پر

(راولپنڈی ۱۷- مئی) مہاشہ کرشن جی آج بعد دوپہر کی گاڑی پشاور سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کیمبل پور سٹیشن پر ہندو جنتا بھاری تعداد میں ان کا سواگت کرنے کیلئے پہنچی ہوئی تھی۔ آریہ سماج۔ آریہ استری سماج بجرنگ سیوک اکھاڑہ۔ سناتن دھرم سبھا۔ اکالی جتھا کی طرف سے مہاشہ جی کی سیوا میں ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور اکالی جتھا۔ سناتن دھرم سبھا۔ استری سماج و آریہ سماج کی طرف سے تھیلیاں پیش کی گئیں۔ تھیلیوں کی رقم ۸۶۲ روپے ۲ ریز۔ مہاشہ جی نے مختصر مگر موزوں الفاظ میں تمام حاضرین اور سوسائیٹیوں کا شکریہ ادا کیا۔

راولپنڈی میں سواگت

کیمبل پور سے بہت سے پنچ جن بھی مہاشہ گنگا بشن جی بھین کلاند پر دکر منتری آریہ سماج کا نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ راولپنڈی تک آئے۔ یہاں لوگ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے ہی سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ سماج کے ادھیکاریوں نے ہجوم کو ریلوے پلیٹ فارم پر جانے سے روکے رکھا۔ اور پلیٹ فارم سے باہر ہی پبلک سواگت کا پربندھ کیا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ ستیاگرہ کے چرچے

(راولپنڈی ۱۸-مئی) آریہ ستیاگرہ کے [illegible] مہاشہ کرشن جی کے سواگت اور مختلف [illegible] کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس [illegible] کرنے کیلئے گذشتہ رات [illegible] آریہ سماج کا ایک سیشن کے وسیع صحن میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ ویدک [illegible] مہاشہ کرشن زندہ باد کے فلک [illegible] کے درمیان شری سوامی ستیانند [illegible] نے کرسیٔ صدارت سنبھالی۔ کماری [illegible] کے ایک منوہر بھجن کے بعد صاحب صدر [illegible] ایک مختصری تقریر کی۔

سوامی ستیانند جی کی تقریر

آپ نے فرمایا۔ کہ [illegible] راولپنڈی کا یہ اجلاس [illegible] کہ مہاشہ کرشن جی [illegible] کے سنگرام کے چھٹے سینا پتی بن کر جا [illegible] نہایت آدرسے بھیجیں۔ اور بہت دھن [illegible] مہاشہ کرشن پنجاب کے ایک بڑے [illegible] اور نیکیک ہیں۔ آج پنجاب میں جو [illegible] اور ہندو جاتی کے اندر جو جاگرتی [illegible] ہے۔ اس میں مہاشہ جی کا بڑا حصہ ہے۔ [illegible] آریہ سماج کے پرانے سیوک ہیں۔ اور [illegible] سے لے کر اس وقت تک سبھا کر [illegible] رہے ہیں۔

مہاشہ کرشن کا آتمک بل۔ مہاشہ کرشن جی کی صحت بہت کمزور ہے۔ وہ تو صرف [illegible] چلتے پھرتے ہیں۔ اگر وہ ڈکٹیٹر نہ ہوتے [illegible] دودھ کرتے۔ تو چارپائی پر پڑے [illegible] مگر ان کے اندر دھارمک یدھ کا [illegible] جو انہیں لئے پھرتا ہے۔

ایڈریس اور تھیلیاں

صاحب صدر کی تقریر کے بعد سردار ایشر سنگھ ایشر۔ سردار نرنجن سنگھ۔ [illegible] الیشر دئی نے نظمیں پڑھیں۔ سردار ایشر سنگھ کی نظم کو بہت پسند کیا گیا۔ سردار [illegible] نے انہیں ایک تمغہ دینے کا اعلان کیا۔

اس کے بعد مشہور سناتن دھرمی لیڈر [illegible] جگت رام سکسینہ نے نگر نواسیوں کی [illegible] مہاشہ جی کی سیوا میں ایڈریس پیش [illegible]۔ اس کے بعد آریہ سماج بھنڈی گھیپ۔ گھنٹہ [illegible]۔ لال کرتی صدر کی طرف سے ایڈریس [illegible] راولپنڈی صدر کی دستی [illegible] سناتن دھرم سبھا سناتن [illegible] سناتن دھرم مہابیر دل اور [illegible] کی طرف سے بھی ایک مشترکہ ایڈریس [illegible] ایڈریسوں کے بعد مختلف آریہ سماجوں [illegible] سے تھیلیاں دی گئیں۔ آریہ ستیاگرہ سمتی [illegible] سے اعلان کیا گیا۔ کہ کل تین ہزار روپیہ

راولپنڈی میں مہاشہ کرشن جی کا سواگت

(درجنوں ایڈریس و تھیلیاں بھینٹ کی گئیں)

کی رقم مہاشہ جی کی بھینٹ کی جائے گی۔ جس قدر رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ ان کی تفصیل اس طرح ہے۔ اور باقی جو رقم گھٹے گی وہ ستیاگرہ سمتی پوری کر دے گی۔

آریہ سماج صدر بازار ۵۰۰ روپے۔ آریہ سماج لال کرتی ۱۰۱ روپیہ آریہ سماج بھون ۵۰ روپے۔ آریہ سماج نلہ گنگ ۵۰ روپے۔ آریہ سماج بھنڈی گھیپ ۵۰ روپے۔ آریہ سماج گھوڑہ ۲۵ روپے۔ آریہ سماج کوہ مری ایک سو ایک روپیہ۔ آریہ سماج پکڑال ۱۶ روپیہ۔

لڑکیوں نے اپنے طور پر سندھ دیو جی و گیتیوں کے ذریعہ جو ایک آنہ اور ایک پیسہ فنڈ اکٹھا کیا تھا۔ وہ بھینٹ کیا گیا۔ بہن سوشیلا منترانی استری سماج کی چھوٹی لڑکی شرملا اور مسٹر ویکے سنتر لالہ رام لال بھاٹیہ نے ۲۵-۲۵ روپے دئے۔ ایک استری نے اپنی انگلی سے سونے کی انگوٹھی اتار کر دے دی۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ چھوٹی چھوٹی بہت سی رقوم مہاشہ جی کو بھینٹ کی گئیں۔

مہاشہ کرشن جی کی تقریر۔ اس کے بعد مہاشہ

ریاست حیدر آباد میں مذہبی آزادی کی حقیقت

دربار حیدر آباد کی طرف سے آریہ سماجوں کو عجیب و غریب نوٹس

(شولاپور بذریعہ ڈاک) گوندی امبڑ ضلع ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج قائم ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ریاستی افسروں کی طرف سے اس کے عہدیداروں کو ذیل کا نوٹس موصول ہوا۔ اور اس کی تعمیل کرائی گئی۔

"آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان سوالات کے تحریری جواب فوراً دئے جائیں:- (۱) آریہ سماج کی کمیٹی کہاں ہوتی ہے؟ آریہ سماج کی کمیٹی آپ نے قائم کی یا کسی اور شخص نے؟ اس کا نام اور اس کے پتا کا نام کیا ہے؟ (۲) اس کے ادھیکش کون ہیں؟ ان کا نام اور ان کے باپ کا نام لکھو۔ (۳) کمیٹی میں شامل ہونے والوں کی فہرست دی جائے (۴) کمیٹی کا کاریہ کرم کیا ہے؟ (۵) کمیٹی کا اجلاس کب ہوتا ہے۔ بالتفصیل لکھو (۶) کمیٹی کے اجلاس میں کن موضوعات پر تقریریں ہوتی ہیں۔ ۲۰ سے ۲۶ تاریخ تک تم کہاں گئے؟ اور کس راستہ سے آئے؟ کہاں کہاں پھرے۔ اور کب گوندی واپس آئے؟ تم دفتہ تحصیل (پٹیل پٹواری) کا دفتر پر حاضر ہو کر ان سوالات کا تحریری جواب دو۔ آج ہی دو۔"

جواب کیا دیا گیا؟ ۱۵ دن سے آریہ سماج کی سرگرمیاں بند ہیں۔ اب کاریہ کرم وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ آریہ سماج پنڈت مادھو رام اور پنڈت شری رام شاستری نے قائم کیا۔ کمیٹی کے ادھیکش ہم دونوں تھے۔ اب نہیں۔ کمیٹی کے ممبروں کی فہرست کبھی بنائی ہی نہیں گئی۔ کمیٹی کا کاریہ کرم اس طرح سے ہے۔ پہلے ایشور پرارتھنا اور ستیارتھ پرکاش پڑھا جاتا تھا۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوتا۔ ایشور پرارتھنا اور ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ ہوتا تھا۔ اب نہیں ہوتا۔ ۲۰ سے ۲۶ تک نبی لال جی ورور گئے تھے اور گنگا پرشاد جی بیتا پور۔ اب ہمارے پاس آریہ سماج وغیرہ کچھ نہیں۔

ایک اور سماج کو نوٹس

اسی طرح گامن کے ایک اور شخص کو نوٹس موصول ہوا ہے۔ اس نے چند آریوں کو ایک مکان کیا یہ پڑھنے رکھا تھا۔ جس میں وہ ایشور پرارتھنا کیا کرتے تھے۔ جواب میں اس شخص نے پٹیل (نمبردار) کو بتایا کہ "آپ میں نے مکان ان سے خالی کرا لیا ہے۔ اور تالا لگا دیا ہے"۔

کرشن جی کی جے۔ آریہ سماج کی جے۔ سوامی دیانند کی جے۔ کے نعرے۔ شگاف نعروں کے درمیان چھپا ڈیکٹیٹر مہاشہ کرشن جی تقریر کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔

آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا

مہاشہ ابناشی رام ۲۱ روپے۔ ۔۔۔ رام پورہ آریہ ستیاگرہ سمتی راولپنڈی ایک ہزار روپیہ کے علاوہ تین ہزار سے جو رقم کم ہو گی دے گی۔

چھوٹے چھوٹے بچوں کی طرف سے تھیلیاں

اس کے بعد چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور

رہا ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کا مذہب اسلام ہونا چاہئے۔ ریاست کی کل آبادی ایک کروڑ ۴۹ لاکھ ہے۔ جس میں ایک کروڑ ۳۴ لاکھ ہندو ہیں۔ اور صرف ۱۵ لاکھ مسلمان ہیں۔ اگر ریاست کے پندرہ لاکھ مسلمانوں کی وجہ سے اس کا مذہب اسلام ہونے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کا مذہب ہندو قرار نہ دیا جائے؟

اگر آریہ سماج زندہ رہا؟ آخر میں آپ نے تمام آریہ نر ناریوں و شتھانوں کی کہ وہ اس ستیاگرہ میں ہر ممکن قربانی کریں۔ کیونکہ اس میں ان کی زندگی اور موت کا سوال مضمر ہے۔ اگر آریہ سماج مر گیا۔ تو کون زندہ رہ سکتا ہے! اور اگر آریہ سماج زندہ ہے تو کون مر سکتا ہے؟ یہ بات یاد رکھئے۔ کہ ہماری ہی فتح ہے۔ چاہے وہ ۱۵ دن میں ہو یا دو سال میں۔ آپ کام کرتے جائیں۔ منتقریب ہی اس کا پھل آپ کو مل جائے گا۔"

جلسہ رات کے ۱۲ بج کر ۵ منٹ پر شانتی پاٹھ کے بعد ختم ہوا۔

دربار حیدر آباد بالآخر جھکنے پر مجبور ہو گا!

بقیہ صفحہ ۱۲

آخر پھر بھی لوگ۔ ۔۔۔ کی تعداد میں پلیٹ فارم پر پہنچ گئے۔ شہر کے تمام مہتے آریہ سماجی سناتن دھرمی۔ سکھ اور جینی آدی سواگت کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ شہر کے سرکردہ معززین نے جن میں لالہ رام لال ساہنی جو ٹیر مائیس پریذیڈنٹ کوہ مری میونسپل کمیٹی و پردھان آریہ سماج کوہ مری۔ لالہ بھگت رام ڈپٹی جنرل پردھان سناتن دھرم یودک سبھا۔ لالہ بیتا رام وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ آریہ سماج گوردکل۔ لالہ سالم ۔۔۔ میونسپل کمشنر پردھان آریہ سماج کالج پارٹی۔ لالہ گورداس رام سیٹھی منتری آریہ ستیاگرہ سمتی گوردکل۔ ۔۔۔ لالہ دیو راج آنند میونسپل کمشنر۔ جھنڈا رادھا کشن منیجر پنجاب کو آپریٹو بنک۔ لالہ ہربنس لال ساہنی چیئرمین لکشمی کمرشل بنک وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مہاشہ جی کو پھولوں کے ہار سے لاد دیا گیا۔ سٹیشن کے باہر سب سے پہلے ماسٹر سورج سنگھ کے بینڈ نے مہاشہ جی کو سلامی دی۔ اس کے بعد شکتی دل کے باوردی والنٹیروں نے مہاشہ جی کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔

آراستہ کار میں جلوس مہاشہ جی کو ایک آراستہ موٹر میں بٹھایا گیا۔

[illegible] آریہ سماج گوردکل تشریف فرما تھے۔ آپ کو [illegible] لالہ رام لال ساہنی پردھان آریہ سماج کوہ مری۔ لالہ رام چند پردھان آریہ سماج [illegible] آپ نے ایک بھاری جلسہ میں تقریر کی۔ [illegible] آپ کی عزت [illegible] رات [illegible] کوٹھی میں ٹھہرایا گیا۔

Haridwar, Digitized by eGangotri

ڈیپوٹیشن کے سب [illegible] - اور سراکبری حیدری کو خط لکھا۔ اور بہاتما نارائن سوامی اور مسٹر ہالنس اور ان کے ساتھیوں میں جو خط و کتابت ہوئی۔ اس کا اختصار [illegible] - اور انہیں یہ اطلاع دی - کہ سارودیشک سبھا کے نمائندے ریاستی نمائندوں سے [illegible] ۶-اپریل کو حیدرآباد پہنچیں گے۔ تاکہ اس [illegible] بحث ہو۔ اور ان سے ملاقات کا وقت اور جگہ مقرر کرنے کی درخواست کی گئی۔ [illegible] اپریل کو سوامی سوتنترانند نے ایک خط سپرنٹنڈنٹ گلبرگہ جیل کو بھی [illegible] جس میں انہیں اطلاع دی گئی - کہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے [illegible] وہ لوگ بھی حیدرآباد کی میٹنگ میں سبھا کی نمائندگی کریں گے۔ جن کے نام خط میں موجود ہیں ۔

سپرنٹنڈنٹ جیل کا خط

(۱۲) سوامی سوتنترانند جی کو ۳-اپریل کو سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل گلبرگہ کا خط [illegible] - جس سے معاہدہ تنازعہ پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے - یہ حسب ذیل ہے :-

"آپ کا خط [illegible] ۳۷-۹۰ آج ۳۱-مارچ ۱۹۳۹ء کو ملا - میں آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں - کہ یہ طے ہوا ہے - کہ آپ کے نمائندوں کی ملاقات مہاتما نارائن سوامی اور لالہ [illegible] سے گلبرگہ میں ہو نہ کہ حیدرآباد میں - مہربانی کر کے اپنے سب نمائندوں کو شولاپور بلا بھیجئے - اور انہیں ۵-اپریل ۱۹۳۹ء کی صبح کی ڈاک ہی سے گلبرگہ بھیج دیجئے - تاکہ وہ مہاتما نارائن سوامی جی سے ملاقات کر لیں - اور ۸ تاریخ تک ریاستی افسروں سے بات

دربار حیدرآباد کے ذمہ دار حکام نے خود سمجھوتہ کی گفت و شنید کی تھی

بقیہ صفحہ ۱۱

چیت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں - کہ آپ کے نمائندوں کو پولیس کسی پریشانی میں مبتلا نہ کرے گی - اور نہ آپ کے کاغذات پر یہاں قبضہ کیا جائے گا - بشرطیکہ آپ کی طرف سے کوئی مظاہرہ نہ ہو ۔

مہربانی کرکے پہنچنے کی تاریخ اور وقت کی اطلاع مجھے بذریعہ تار دیجئے - تاکہ ان کے لئے یہاں ضروری انتظامات کئے جائیں ۔

میں آپ کو یہ خط فرسٹ تعلقہ دار گلبرگہ کی منظوری سے لکھ رہا ہوں "

(۱۵) یہ خط زبان حال سے خود ہی بول رہا ہے - کہ جیل سپرنٹنڈنٹ نے پورے اختیارات کے ساتھ لکھا کیونکہ انہوں نے [illegible] صاف لکھ دیا تھا - کہ ڈیپوٹیشن سرکاری افسروں سے ۸-اپریل کو ملے گا ۔

(۱۶) جب کہ آریہ سماجی لیڈر حیدرآباد جا رہے تھے - تو حکومت حیدرآباد نے یہ حیرت انگیز اعلان شائع کیا - کہ :-

"بعض اخباروں میں یہ خبر پر کاشت ہوئی ہے - کہ حکومت نظام کی خط و کتابت کسی تصفیہ یا سمجھوتہ کے متعلق سارودیشک پرتی ندھی سبھا سے ہو رہی ہے یہ بالکل غلط ہے "

(۱۷) سوامی سوتنترانند جی نے سپرنٹنڈنٹ گلبرگہ جیل کو تار دیا کہ "ہمارے نمائندے ۵-اپریل کو گلبرگہ پہنچیں گے"

جس کے جواب میں انہوں نے کہا - کہ "صرف دو نمائندے یعنی ایک پردھان اور دوسرے منتری کو ملاقات کی اجازت دی جائے گی"

پردھان جی - منتری جی اور لالہ دیش بندھو جی گپتا ۷-اپریل کو گلبرگہ گئے - اور مسٹر ہالنس کمشنر اور کلکٹر سے ملے - انہیں یہ معلوم ہوا - کہ کچھ ایسے اسباب سے جو حکومت کو ہی معلوم ہو سکتے ہیں - ان

آریہ سماج کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نر ناری بچے، بوڑھے اور جوان "حیدرآباد ستیاگرہ" کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں ۔ ابھی تک ایک بات کی کمی ہے ۔ اس موقع کے انوکول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی - اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں ۔ نظام حیدرآباد نے جو پابندیاں ہم پر عائد کر رکھی ہیں ۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے ۔ اور ہو رہا ہے ۔ اب ہمارا کیا فرض ہے ۔ بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جائیگا - اس لئے سب آریہ بھائیوں کا فرض ہے ۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں ۔

قیمت بھی لاگت مات دو پیسے رکھی گئی ہے ۔ ایک سو کاپی منگوانے پر دو روپیہ - بنگڑہ محصول ڈاک الگ ۔

ملنے کا پتہ :- مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

دو کیمیاوی دوا [illegible]

پرمیہا تنگ گولیاں ان گولیوں کے استعمال سے جریان، پرمیہ، احتلام، سرعت انزال، ضعف باہ، ذیابیطس، زیادتی پیشاب [illegible] دور ہو کر جسم میں نئی طاقت [illegible] پیدا ہوگی [illegible] قیمت فی پیکٹ ۲۰ گولیاں [illegible] علاوہ محصول

کام سنجیون طلا اس طلا کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری سستی نامردی ڈھیلا پن ٹیڑھا پن چھوٹا پن پتلا پن [illegible] وغیرہ جملہ خرابیاں دور ہو کر [illegible] اصلی حالت ہو جاوے گی اور نامرد بھی مرد بنے گا۔ قیمت فی شیشی [illegible] علاوہ محصول

المشتہر :- منیجر بال جیون کمپنی کاریالیہ علی گڑھ یو پی

انسروں نے اپنے خیالات تبدیل کر لئے ہیں ۔

(۱۸) میں یہ بات پبلک کے فیصلہ پر چھوڑتا ہوں - کہ آیا حکومت نظام نے اپنے کمیونک میں جو بیان شائع کیا تھا وہ صحیح ہے یا غلط ۔

(۱۹) میں نواب یہ کہنا ہوں - کہ خط و کتابت حکومت نظام کی پوری منشا کے مطابق شروع ہوئی تھی - اور جب کہ آریہ سارودیشک سبھا اپنے مطالبات میں [illegible] کے لئے پوری طرح تیار تھی - حکومت نظام اپنے رویہ پر بضد رہی - جو بالکل مناسب نہیں تھا - اور اگر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو ستیاگرہ اندولن جاری رکھنا پڑا ہے - تو اس کی ذمہ داری حکومت نظام کے کندھوں پر ہے ۔

بقیہ صفحہ ۸

آریہ سماج کے چھپے ڈکٹیٹر لاہور

اور عام شہریوں میں ایک سادہ مزاج شہری ہو - اس کی نسبت یہ رائے قائم کرنا ایک قسم کی خود فریبی ہے ۔ کرشن کم آمیز ہے ۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں - وہ زندگی کا خاص مشن رکھتا ہے ۔

دنیا نے کرشن

امتحان کے وقت کام کی ہار [illegible]

لیا - انٹرنس کے امتحان میں وہ امتیاز سے پاس ہوا - بی - اے کے امتحان میں بھی یہی کیفیت رہی - دھرم بیر کے امتحان میں وہ اس شان کے ساتھ بار بار پاس ہوا - کہ گذشتہ امتحان میں اس کی کامیابی [illegible] سماج کی کوئی تحریک ایسی نہیں - جس میں کرشن نے اول سے آخر تک حصہ نہ لیا ہو - سماج کی کوئی [illegible] ایسی نہیں - جس کی کامیابی میں اس کا ہاتھ نہ ہو - سیاسی امتحان میں اس نے پاس کر دیا اور کامیاب ہوا - رولٹ بل [illegible] مارشل لاء - ۱۹۲۱ء کی سول نافرمانی - اور ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی - اور [illegible] آئین کے نفاذ کے وقت وہ ایک بہترین نمائندہ اور بہترین ترجمان کی حیثیت سے سینہ سپر رہا - رولٹ بل کی مخالفت کرتے ہوئے اس نے سر مائیکل اڈوائر کو ناراض کر لیا - اور مارشل لاء کے دنوں میں اسے "کرشن مندر" کی یاترا کرنی پڑی - ۱۹۲۲ء میں اس پر زیر دفعہ ۵۳ اور زیر دفعہ ۱۲۴ الف مقدمہ چلایا گیا - اور صفائی امتحان میں [illegible] ریکارڈ قائم کر دیا ہے - [illegible] مال اور [illegible] کا امتحان بھی دنیا نے اس سے لیا - اور

بمنش پنڈت اینڈ کمپنی شاہ عالمی گیٹ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

دو آریوں کو سزائے قید

حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) سلطان بازار پولیس نے دو آریوں کو ستیاگرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ یہاں سے دونوں ملزمین کو ایک سال اور چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم ہوا۔

۳۲ آریہ سماجی گرفتار

(گلبرگہ بذریعہ ڈاک) ۳۲ آریہ سماجیوں کا ایک جتھا ۸-مئی کو یہاں پہنچا۔ اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ دو گھنٹے بعد اسے عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے ۹-۹ ماہ قید کا حکم دیا۔ ایک کمسن لڑکے کو رہا کر دیا گیا۔

گلبرگہ جیل کی حالت

(گلبرگہ ۱۹-مئی) گلبرگہ جیل اس وقت آریہ ستیاگرہی قیدیوں سے کھچا کھچ بھر گئی ہے۔ نئے ستیاگرہیوں کو رکھنے کے لئے ٹین کے عارضی شیڈ بنائے گئے ہیں۔ دن کے وقت یہ شیڈ بہت گرم ہو جاتے ہیں۔ احاطہ میں سارا دن دھوپ پڑتی ہے۔ کہیں سایہ نہیں ہوتا۔ اس طرح ستیاگرہیوں کو کڑکتی دھوپ میں رہنا پڑتا ہے۔

ایک اور جتھا شولاپور میں

شولاپور (بذریعہ ڈاک) لکھنؤ کے چھ آریہ ستیاگرہیوں کا جتھا ۱۴-مئی کو یہاں پہنچا۔ چند روز تک اسے ستیاگرہ کے لئے ریاست حیدرآباد کی طرف بھیجا جائے گا۔

علی پور کے جتھے کو سزا

(علی پور ۱۹-مئی) شولاپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ کے دوسرے شہیدی جتھے کو ایک سال قید کا حکم ہوا ہے۔

صلح کرنے سے انکار

حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) چند روز پیشتر شنکر آچاریہ نے اورنگ آباد جیل میں ہندو مہاسبھا کے لیڈر شری بھوپٹکر سے ملاقات کی اور کہا کہ ”نظام سرکار سے صلح کر لینا مناسب ہے“۔ اس پر بھوپٹکر نے کہا کہ ”صلح کرنے کے اختیارات صرف ہندو مہاسبھا کو ہی حاصل ہیں۔ اور اس کے سوائے اور کسی کو نہیں۔“

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی وزیرآباد میں

۵۵۱ روپے کی تھیلیاں پیش کی گئیں

(وزیرآباد ۱۹-مئی) آریہ ستیاگرہ حیدرآباد کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۱۸-مئی کی شام کو فرنٹیر میل میں وزیرآباد پہنچے۔ سٹیشن کے اندر اور باہر سینکڑوں بھائی بہنوں نے ان کا سواگت کیا۔ ان کا جلوس نکالا گیا۔ جو ریلوے سٹیشن سے ہی شروع ہوا۔ ان کو ایک موٹر کار میں بٹھایا گیا۔ ان کی کار کے آگے باجہ بج رہا تھا۔ اور گولے چلائے جا رہے تھے۔ سینکڑوں بھائی بہنیں ساتھ تھیں۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے جلوس سارے شہر میں نہ پھر کر اروڑ بنس ہال پر ختم ہوا۔ رات کے ۹ بجے اروڑ بنس ہال میں جلسہ ہوا۔ اس کا سارا صحن استری اور پُرشوں سے بھرا ہوا تھا۔ چھتوں پر بھی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہندوؤں کے علاوہ سکھ اور مسلمان بھی بھاری تعداد میں موجود تھے۔ لالہ امرناتھ جی چڈھا جلسہ کے صدر قرار پائے۔ سب سے پہلے ملک نرنجی داس جی نے مہاشہ جی کا سواگت کیا۔ اور اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ کہ وزیرآباد مہاشہ جی کی جنم بھومی ہے۔ اس لئے اسے ان کی ذات پر خاص فخر ہے۔ اس کے بعد دو کنیاؤں نے بھجن گایا۔ پھر آریہ سماج گورودکل سیکشن۔ آریہ سماج کالج سیکشن اور استری سماج کی طرف سے ایڈریس اور تھیلیاں پیش کی گئیں۔ آریہ سماج گورودکل سیکشن نے دو سو روپیہ بھینٹ کئے۔ اور آریہ سماج کالج سیکشن نے اکاون اور استریوں نے تین سو روپے۔ اس طرح وزیرآباد سے کل ۵۵۱ روپے ملے۔ مہاشہ جی نے اپنی تقریر میں جو ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب جاری رہی حیدرآباد ستیاگرہ کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا۔ کہ آریہ سماج نے کس طرح مجبور ہو کر ستیاگرہ کیا۔ ان کی تقریر کا اثر بہت اچھا رہا۔ رات کے ۱۱½ بجے جلسہ ختم ہوا۔

بیڑیاں ڈال کر ننگے پاؤں دھوپ میں مشقت

عثمان آباد جیل میں ستیاگرہیوں پر کیا گزرتی ہے۔ رہا ہونے پر ایک ستیاگرہی کا بیان

(شولاپور بذریعہ ڈاک) کراچی کے رہنے والے ایک آریہ ویر شری سوروپ لال اورنگ آباد جیل سے رہا ہوئے ہیں۔ آپ نے بتلایا ہے۔ کہ جیل کی اندرونی زندگی کس قسم کی ہے۔ آپ کا بیان مختصر الفاظ میں ذیل میں دیا جاتا ہے:- ۱۷-اپریل کو ہم نے لاتور میں ستیاگرہ کیا۔ جتھے کے تمام ممبروں کو پاؤں میں ڈنڈے والی بیڑیاں پہنائی گئیں۔ ننگے پاؤں دھوپ میں درختوں کو پانی دینے۔ ٹٹیاں صاف کرانے۔ اور روٹی پکانے وغیرہ کے کام لئے جا رہے ہیں۔ ہمیں بیس روز کی قید ہوئی۔ اور لاتور سے عثمان آباد جیل میں منتقل کیا گیا۔ جن کمروں میں صرف سولہ آدمیوں کی جگہ تھی۔ ان میں چالیس چالیس ستیاگرہی بھر دئے گئے۔ اس جیل میں چکی پیسنے اور روٹی بنانے وغیرہ کا کام لیا گیا۔ کبھی کبھی روٹی میں سے کنکر اور مٹی نکلتی تھی۔ ایک روز کا پنج بھی نکلی۔ خاکسار پارٹی والے بھی کبھی کبھی جیل میں آتے تھے۔ ایک ہفتہ بعد ہمیں اورنگ آباد جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ جب سزا کی میعاد ختم ہوئی۔ تو حکام جیل نے ہمیں کرایہ کے لئے بھی کچھ نہ دیا۔ چند روز تک ہم پھر ستیاگرہ کرنے کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

نمستے کہنے پر ستیاگرہیوں کو مار پیٹ

(شولاپور ۲۰-مئی) شولاپور کے شری مہت لیفٹنٹ اننت اپنے کسی ستیاگرہی دوست سے ملاقات کرنے کے لئے گلبرگہ گئے۔ آپ نے دیکھا۔ کہ رات آٹھ ستیاگرہیوں کو دوسرے ستیاگرہی اُٹھائے لئے آ رہے ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ جب ستیاگرہی کام سے واپس آ رہے تھے تو ماسٹر میں کھڑے ہوئے ہندوؤں کو نمستے کے جواب میں انہوں نے نمستے کہی۔ جس پر جیل کی پولیس ستیاگرہیوں پر ٹوٹ پڑی۔ ایک ستیاگرہی تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اور بھی ستیاگرہی بے ہوش ہو گئے۔

درخت سے باندھ کر کوڑے لگائے گئے

(شولاپور ۱۹-مئی) پربھنی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سوامی دیانند سے بُرا سلوک کیا گیا۔ انہیں پربھنی ضلع کے سرحدی گاؤں سے گرفتار کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انہیں درخت سے باندھ کر کوڑوں سے پیٹا گیا۔

راجگورو جی کا ایثار

(شولاپور ۱۹-مئی) چوتھے گورو راجگورو دھریندر شاستری کو دودھ اور گیہوں کی روٹی دینے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ کر اس رعایت کو ترک کر دیا۔ کہ جو بھوجن میرے ساتھیوں کو ملتا ہے وہی میں لوں گا۔ راجگورو کے رہنے کے لئے الگ کمرہ بھی دیا گیا۔ لیکن انہوں نے اس میں رہنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ان کے ساتھی ٹین کے شیڈوں میں رہتے ہیں۔

مہاراجہ پٹیالہ نے مہاشہ جی کی تقریر سنی

(پٹیالہ ۱۹-مئی) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جب آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی یہاں تشریف لائے اور انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ تو شری حضور مہاراجہ صاحب بھی اس میں بھیس بدل کر شریک ہوئے۔ (نامہ نگار)

شولاپور ہیڈکوارٹر میں سرگرمی

آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۵ جون کو ستیاگرہ کریں گے۔ جوں جوں یہ دن نزدیک آتا جا رہا ہے۔ آریہ سماج کے ہیڈکوارٹر شولاپور میں سرگرمی بڑھتی جا رہی ہے۔

ہندوستان بھر کی آریہ سماجیں کوشش کر رہی ہیں۔ کہ ۵-جون کا ستیاگرہ چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کی شان کے شایاں ہو۔ شولاپور سنٹر سے مہاشہ جی کے ساتھ بہت سے ستیاگرہی بھیجے جائیں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ جہاں تک دھن اور جن کی فراہمی کا تعلق ہے مہاشہ جی تمام سابقہ ڈکٹیٹروں سے سبقت لے جائیں گے۔ بیڑ داوہ اور لیسد کسر کو میں بھی سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔

حیدرآباد کے وکیل کا ستیاگرہ

(حیدرآباد ۲۱-مئی) آج حیدرآباد دہانی کورٹ میں پہلی بار ستیاگرہ کیا گیا۔ جب ایک مقامی وکیل مسٹر بھاسکار گوپال ہندو مہاسبھائی جھنڈا اٹھا کر اور ہندو مہاسبھائی نعرے لگاتے ہوئے عدالت

Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیاگرہی مرکزوں کی سرگرمیاں

(شولاپور ۲۰-مئی) یکم مئی سے ۱۵-مئی تک
ہفتہ کے دوران میں جس قدر آریہ ویروں
ریاست حیدرآباد کے مختلف ستیاگرہی
مرکزوں میں جا کر اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے
پیش کیا۔ ان کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے:-

مرکز کا نام	ستیاگرہیوں کی تعداد
لپنڈ	۹۱۴
شولاپور	۱۵۹
بیزواڑہ	۲۳۸
دیگر مراکز سے	۵۵

راجگورو کی نامعلوم مقام پر نظربندی

(شولاپور ۲۰-مئی) معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری کو جو گلبرگہ جیل میں قید بھگت رہے تھے کسی نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان سے پیشتر اطلاع ملی تھی۔ کہ ونایک راؤ نارائن ... اور مہاشہ خوشحال چند جی کو کسی نامعلوم ... پر نظربند کیا گیا ہے۔

ہندوؤں کو انتباہ

(پشاور ۲۰-مئی) کل پشاور کی جامع مسجد ... خاں میں تقریر کرتے ہوئے ایک ... فریدی ملک نے کہا۔ کہ ―― اگر پنجاب اور ... سرحد کے ہندوؤں نے ریاست حیدرآباد کے خلاف اپنی سرگرمیاں بند نہ کیں۔ ... اپنے علاقے سے تمام ہندوؤں اور سکھوں کو نکال دیں گے۔

دربار حیدرآباد کی مہم

(پٹیالہ ۲۰-مئی) پٹیالہ کے مسلم حلقوں سے ... تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست ... پٹیالہ میں مسلم لیگیوں کو پٹیالہ میں جلسے کرنے ... آریہ سماج کی تحریک کے خلاف پروپیگنڈا ... کرنے کے لئے حیدرآباد سے دس ہزار روپیہ کی امداد ملی ہے۔

پنڈت بدھ دیو ودیالنکار کا بیان

(لاہور ۲۱-مئی) پنڈت بدھ دیو ودیالنکار ... کہتے ہیں کہ ―― آریہ پرتی ندھی سبھا ... پنجاب اور پنجاب حیدرآباد ستیاگرہ سمتی کی ... کو پالن کرتے ہوئے میں نے نشچے ... کیا ہے۔ کہ ―― میں پنجاب میں ماہ جون میں ... حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلے میں دورہ ... کروں گا۔

جب تک ستیاگرہ جاری رہیگا ہم آہوتی ڈالتے رہیں گے

جیجوں میں ہریجن اکالی جتھے کا سواگت گیانی رام سنگھ کی تقریر

(جیجوں ۱۸-مئی) آج یہاں ہوشیارپور کا ہری جن اکالی جتھا حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے جاتا ہوا یہاں پہنچا۔ جتھا کے لیڈر گیانی رام سنگھ جی تھے۔ جن کی کوششوں سے ہری جنوں کے جتھے حیدرآباد جانے کو تیار ہوئے ہیں۔ جتھے کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ جو بڑے بڑے بازاروں میں سے ہوتا ہوا گوردوارہ گوروست منگ میں پہنچا۔ جہاں ہری جن سکھوں کی طرف سے جتھے کو مبارکباد دی گئی۔

رات کو ایک پبلک جلسہ ماسٹر گوری شنکر کی زیرصدارت ہوا۔ جس میں گیانی رام سنگھ کا پرجوش لیکچر ہوا۔ گیانی جی نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ ―― "یہ دھرم یدھ ہم سب کا مشترکہ ہے۔ ہم سکھ لوگ اس جتھے میں بھیج کر آریہ سماجی بھائیوں پر احسان نہیں کر رہے ہیں بلکہ گورو گوبند سنگھ جی کا حکم مان رہے ہیں۔ اور تب تک اس یدھ میں اپنی آہوتی ڈالتے رہیں گے۔ جب تک یہ یگیہ جاری رہے گا۔ انت میں آریہ ستیاگرہ سمتی جیجوں کی طرف سے جتھا کی سیوا میں ۲۸ روپے بھینٹ کئے گئے۔ اور والنٹیر دینے کا بھی وعدہ کیا گیا۔

راجگورو کی ناک سے خون

(شولاپور ۲۰-مئی) راجگورو دھریندر شاستری کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ تین چار روز سے آپ کی ناک سے خون آ رہا ہے۔ ۱۳-مئی کی رات سے ان کی طبیعت خراب ہے۔ سر اور گردن میں درد شروع ہو گیا ہے۔ پانی پیتے وقت بھی آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

بیمار ستیاگرہیوں کیلئے بھی چارپائیاں نہیں

(شولاپور ۲۰-مئی) جیل میں بہت سے ستیاگرہی بیمار پڑے ہیں۔ آریہ اپدیشک ٹھاکر امر سنگھ اور شری ٹیٹ بابو رام کی حالت خاص طور پر تشویشناک ہے۔ وہ اب سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گلبرگہ جیل کے ہسپتال میں بیمار ستیاگرہیوں کے لئے بھی چارپائیوں کا انتظام نہیں۔

حیدرآباد کا ستیاگرہ اور سکھ

(شولاپور ۲۰-مئی) ریاست حیدرآباد میں صرف آریہ ہندوؤں پر ہی پابندیاں عاید نہیں، بلکہ سکھوں کو بھی ویسی ہی دھارمک مشکلات کا سامنا ہے۔ بیدر کے "نانک جھیرے" کی بات تو کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سکھوں کو گوردواروں پر گنبد بنانے اور کلس چڑھانے کی بھی اجازت نہیں۔ گوردواروں کے جو نقشے پاس کئے گئے ہیں۔ ان میں صاف لکھا ہے۔ کہ گنبد بنانے اور کلس چڑھانے کی اجازت نہیں۔

ایک سو سکھوں کا جتھا جائیگا

(امرتسر ۲۲-مئی) جتھے دار ادھم سنگھ ناگوا اپنے ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ صوبہ کے مختلف حصوں سے سکھ جماعتیں شرومنی اکالی دل سے حیدرآباد کے لئے جتھے بھیجنے کی اجازت طلب کر رہی ہیں۔ ریاست پٹیالہ کے علاقہ منسا سے ایک سو سکھوں کا جتھا حیدرآباد جانے کے لئے تیار بھی ہو گیا ہے۔ جو جلد روانہ ہو جائے گا۔

سینا پتی باپٹ کا خوفناک فیصلہ

(پونہ ۲۲-مئی) دو سال ہوئے کہ سینا پتی باپٹ نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر جولائی ۱۹۳۹ء تک ہندو مسلم سوال کا فیصلہ نہ ہوا۔ تو وہ جل سمادھی لگائیں گے۔ چنانچہ اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ۲۳-جولائی کو دریائے مولا اور متھا کے سنگم پر پونہ میں دن کے ۱۲ بجے جل سمادھی لگائیں گے۔

ایک سو دس ستیاگرہی گرفتار

(شولاپور ۲۱-مئی) اورنگ آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تعلقہ پٹن میں ...... دس آریہ ستیاگرہیوں کے ایک جتھا کو گرفتار کر لیا گیا۔ اسی تعلقہ میں ایک سو ستیاگرہیوں کا ایک اور جتھا گرفتار کر لیا گیا۔

طلباء ہڑتال کریں گے

(حیدرآباد ۲-مئی) گذشتہ آٹھ ماہ سے ریاست میں بندے ماترم کا جھگڑا چل رہا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ایک ہزار طلباء ریاست کے سکولوں اور کالجوں کو چھوڑ کر ناگپور اور دیگر جگہوں میں چلے گئے ہیں۔ ان طلباء کو واپس سکولوں اور کالجوں میں لینے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے ہندو طلباء کی کونسل آف ایکشن نے عام ہڑتال کے لئے ہدایات جاری کی ہیں۔

سرہند میں شرارت

(انبالہ ۲۱-مئی) بابا مدن سنگھ جی گاگا کی زیرسرکردگی جتھا کل یہاں پہنچا۔ چند مسلمان پہلے ہی سے حملہ کے لئے تیار تھے۔ انہوں نے مظاہرہ کیا۔ اور عنقریب تھا کہ تصادم ہو جاتا۔ لیکن پولیس اور معززین کے دانشمندانہ اقدام سے حالات بہتر بنا لیا گیا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔

وائسرائے سے مداخلت کی درخواست

(دہلی ۲۱-مئی) منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے وائسرائے کو شملہ میں ذیل کا تار ارسال کیا ہے:-

"سارودیشک سبھا آپ کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کراتی ہے۔ کہ پرینڈا ریاست حیدرآباد میں مسلمانوں نے لاٹھیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر پولیس کی موجودگی میں آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ کیا۔ یہ واقعہ اپنی قسم کا تنہا نہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر تنی پوز میں اس قسم کا واقعہ ہوا تھا۔ نظام سرکار ستیاگرہیوں کی حفاظت کی گارنٹی دینے سے انکاری ہے۔ اس لئے وائسرائے کو مداخلت کر کے اس سختی کا سدباب کرنا چاہئے۔"

چنچل گوڑا جیل بھر گئی

(حیدرآباد بذریعہ ڈاک) چنچل گوڑا جیل ستیاگرہیوں سے کھچا کھچ بھر گئی ہے۔ ان کی خوراک اور رہائش کے انتظامات ناتسلی بخش ہیں۔ منتقل کئے جانے کے احکام کے بغیر بارہ سو قیدیوں کو یہاں سے منتقل کر دیا گیا ہے۔

۷۵ والنٹیروں کا ستیاگرہ

(لاہور ۲۱-مئی) ۷۵ آریہ ستیاگرہیوں کے ایک جتھا نے ہرسوں میں گنگا کے کنارے پر ستیاگرہ کیا۔ اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ کل ایک سو کے قریب والنٹیروں کا ایک اور جتھا ستیاگرہ کرے گا۔

کنور سکھلال سے پانی ڈھونے کی مشقت

(شولاپور ۲۱-مئی) گلبرگہ جیل سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ شری بت م

فیروز پور اور سرگودھا میں مہاتما کرشن جی کا سواگت

(فیروزپور ۲۲- مئی) حیدرآباد ستیاگرہ کے ڈکٹیٹر مہاتما کرشن جی آج شام کو ۵ بجے یہاں تشریف لائے۔ آپ کو سیدھا لالہ امنت رام بیرسٹر کی کوٹھی میں لے جایا گیا۔ کچھ دیر بعد آپ کو آریہ سماج مندر میں لایا گیا۔ آپ کے آنے سے تقریباً دو گھنٹے پہلے ہی ہزاروں لوگ آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ جونہی آپ موٹر سے اُترے۔ باجوں اور گولوں سے سلامی دی گئی۔ سماج مندر نعروں سے گونج اٹھا۔ سماج مندر کے اندر اتنی بھیڑ تھی۔ کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ سینکڑوں لوگ سماج مندر کے چاروں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جس وقت مہاتما جی کرسی پر بیٹھنے لگے۔ لوگوں نے آپ پر پھولوں کی بارش کی۔ ایک بوڑھی ماتا نے آپ کے گلے میں ہار ڈالا۔ اس کے بعد آپ کو آریہ کمار سبھا۔ آریہ یوک سبھا۔ سناتن دھرم سبھا۔ مہابیر دل۔ آریہ سماج بستی ٹینکا والی۔ آریہ سماج گھیم کرن۔ اور مختلف جگہوں کی آریہ سماجوں نے ایڈریس پیش کئے۔

تھیلیاں پیش کی گئیں

اس کے بعد مہاتما جی کی خدمت میں تھیلیاں پیش کی گئیں۔ جن کا میزان ۱۱۸۷ روپے ۱۲ ریوڑی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

آریہ یوک سماج فیروزپور ۵۰ روپے۔ آریہ سماج رانی کا تالاب فیروز پور بالتفصیل ممبروں کی طرف سے ۲۵۰ روپے۔ آریہ سماج ۲۵۰ روپے کل ۵۰۰ روپے۔ آریہ یوک سبھا گھیم کرن تحصیل قصور ۲۵ روپے۔ آریہ ۱۰۲ روپے۔ سر بھگوال ... فیروز پور ۵۱ روپے۔ منوہر لال ... ہائی سکول کے سٹاف سے ۵۱ روپے۔ آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی ۱۲۵ روپے۔ آریہ سماج بستی ٹینکا والی ۱۵۱ روپے۔ استری سماج بستی ٹینکا والی ۶۱ روپے۔ گن منڈی سماج کی ... اکیس روپے۔ امرت الیکٹرک پریس ... روپے۔ آریہ سماج فرید کوٹ ۵۱ روپے۔ ... موقعہ پر ۶ روپے۔ آریہ سماج کالج ... فیروز پور ۱۰۱ روپیہ۔ ایک بوڑھی ماتا ... ایک روپیہ۔

اس کے بعد مہاتما کرشن جی نے تقریباً ... منٹ تقریر کی۔

مہاتما جی سرگودھا میں

(سرگودھا ۲۲- مئی) مہاتما جی کل یہاں تشریف لائے۔ رات کے آٹھ بجے آریہ سماج بلاک نمبر ۲ میں حیدرآباد ستیاگرہ کانفرنس زیر صدارت سوامی جینیا نند جی منعقد ہوئی۔ چند ایک نظموں کے بعد مندرجہ ذیل آریہ سماجوں نے مہاتما کرشن جی کی خدمت میں مندرجہ ذیل ایڈریس اور تھیلیاں پیش کیں:-

ستیاگرہ کمیٹی سرگودھا تین سو روپے۔ آریہ سماج خوشاب ۱۵۱ روپے۔ بھلوال ۱۳۱ روپے۔ استری سماج سرگودھا ۱۰۱ روپیہ۔ یوک سماج سرگودھا ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج پنڈ دادن خان ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج میانوالی ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج شاہ پور ۸۰ روپے۔ آریہ سماج سلیانوالی ۱۱۳ روپیہ۔ مٹھ ٹوانہ ۷۵ روپے۔ تخت ہزارہ ۷۵ روپے۔ بھیر دان ۱۵ روپے۔ شاہ پور صدر ۴۴ روپے۔ آریہ سماج کنیا پاٹھشالہ سرگودھا ۳۵ روپے۔ آریہ سماج بھیرہ ۱۵ روپے۔ میانی ۴۴ روپے ۱۴ آنے۔ جہان آباد ۵ روپے۔ پنڈت دلیپ سنگھ ۵ روپے۔ مہاتما ... لال واسدیو ۵ روپے۔ لالہ چونی لال درمانی ۵ روپے۔ پنڈت سوم دت ۵ روپے۔ مہاتما اندر پرکاش ایک روپیہ۔ جلسہ میں کل رقم ۱۴۱۵ روپے مہاتما جی کی بھینٹ کئے گئے۔ اور چار سو روپیہ صبح جلوس میں عام لوگوں کی طرف سے بھینٹ کیا گیا۔ مزید چندہ کے وعدے ہوئے۔

ستیاگرہ کمیٹی سرگودھا۔ یوک سماج سرگودھا۔ آریہ سماج بھلوال۔ خوشاب۔ شاہ پور شہر۔ اور مٹھ ٹوانہ کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور مختلف آریہ سماجوں نے مندرجہ ذیل رقم ماہوار بھیجنے کا وعدہ کیا:-

آریہ سماج سرگودھا ۳۰ روپے۔ تخت ہزارہ ۲۵ روپے۔ خوشاب ۲۵ روپے۔ شاہ پور ۴

پُرامن اور نہتے ستیاگرہیوں پر مسلمانوں کا حملہ

پولیس نے لاٹھیاں برسائیں کئی ستیاگرہی بیہوش ہوگئے

رامائن۔ گیتا اور دیگر دھارمک پستکوں کو پولیس نے جلا دیا

(شولاپور ۲۰- مئی) نلجہ پور کا سانحہ ابھی دلوں پر تازہ ہی تھا۔ کہ ریاست حیدرآباد میں ایک اور سانحہ پیش آگیا۔ جس میں ستیاگرہی شدید زخمی ہوئے۔

ستیاگرہیوں کا بیان ہے۔ کہ شولاپور سے تقریباً سولہ میل کے فاصلہ پر بارندہ (تعلقہ ٹاڑن) میں مسلمانوں کی ایک ٹولی ستیاگرہیوں پر ٹوٹ پڑی۔ پولیس نے بھی اس میں حصہ لیا۔ ستیاگرہیوں کا جتھا بدھوار کی رات کو بارسی سے روانہ ہوا تھا۔ اور دوسرے روز آٹھ بجے بارندہ کے قریب پہنچ گیا۔ پولیس نے ان کو روک لیا۔ اور ان کو واپس جانے کے لئے کہا۔ ستیاگرہیوں نے واپس جانے سے انکار کیا۔ چنانچہ ان کو زیر حراست لے لیا گیا۔ اوم کا جھنڈا۔ رامائن گیتا۔ اور دیگر دھارمک پستکیں پولیس نے چھین لیں۔ اور اتنا ہی نہیں پولیس نے ایک سو سے زیادہ مسلمانوں کی موجودگی میں ان سب چیزوں کو جلا دیا۔ پولیس نے ان کو پھر واپس جانے کے لئے کہا۔ جب ستیاگرہیوں نے انکار کر دیا۔ تو پولیس نے ان پر لاٹھی برسانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد لاٹھیوں اور نیزوں سے مسلح مسلمانوں نے ستیاگرہیوں پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر چار ستیاگرہی بے ہوش ہو گئے۔ جن کو پولیس وہاں سے اٹھا کر لے گئی۔ باقی سب ستیاگرہیوں کو لاری میں بھر کر برطانوی سرحد پر چھوڑ گئی۔ کھیت میں کچھ کسان کام کر رہے تھے۔ انہوں نے ان کی یہ حالت دیکھی اور مرہم پٹی کی۔ اور بارسی کے ستیاگرہ کیمپ میں اطلاع کی۔ وہاں سے ڈاکٹر اور ایمبولینس پارٹی بھیجی گئی۔ بڑی مشکل سے ستیاگرہیوں کو تلاش کیا گیا۔ چار ستیاگرہی ایک درخت کے نیچے بے ہوش پڑے ملے۔ سب ستیاگرہیوں کو شولاپور لایا گیا۔ اُن کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

لاہور میں حیدرآباد شہید دوس و ۵ واں حیدرآباد ڈے

آریہ سماج وچھووالی کے ست سنگ میں رائے بہادر بدری داس کی صدارت میں ۲۱- مئی کو "حیدرآباد شہید دوس" منایا گیا۔ جس میں سوامی وید آنند جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی۔ پنڈت بھیم سین جی و پنڈت آتما نند جی ودیا النکار نے تقریریں کیں۔ اسی روز رات کو آوردش مہلا ودیالیہ میں ۲۱- مئی کی رات کو لالہ پرسرام کی صدارت میں "شہید دوس" اور ۲۲ کی رات کو حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ "شہید دوس" میں جیلوں میں سورگ باش ہوئے ویروں کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔ اور پیرامونٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔ ڈاکٹر بھگت رام سہگل۔ شری متی ودیاوتی۔ پنڈت ہرچند۔ شریمتی شاردا دیوی آدی نے تقریریں کیں۔ حیدرآباد ڈے پر مسٹر ایل۔ این بال۔ پنڈت رام گوپال شاستری۔ پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا۔ پرنسپل ہرچند۔ شری متی ودیاوتی اُستانی کے لیکچر ہوئے۔ نظمیں و بھجن ہوئے۔

بیری محل میں جلسہ

۲۲- مئی کی رات کو آٹھ بجے سوامی ستیانند جی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں مہاشہ کرشن۔ پنڈت ٹھاکر دت۔ پرنسپل ہرچند۔ ڈاکٹر فان چندر دیو اور شریمتی درو پدی دیوی جی نے تقریریں کیں۔ مہاشہ کرشن جی کو "گینتی تورج" نے گارڈ آف آنر دیا۔ مہاشہ جی کی تقریر کے بعد مہاشہ جی کا فوٹو لیا گیا۔ شولاپور سے آریہ ستیاگرہیوں کے اخراج کے خلاف پروٹسٹ کا مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:-

"یہ جلسہ آریہ ستیاگرہ کیمپ کو اٹھانے کے لئے بارہ گھنٹے کے مختصر نوٹس کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ ان واقعات کی موجودگی میں یہ جلسہ بمبئی گورنمنٹ پر زور دیتا ہے۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور کے حکم کو واپس لے اور پہلے کی طرح ستیاگرہیوں کو شولاپور میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دے دے"۔ (انٹرنیشنل آرین لیگ نے بمبئی گورنمنٹ کو وضاحت بھیجی ہے۔ کہ ستیاگرہ کمیٹی کے متعلق حکام شولاپور کے احکام پر نظر ثانی کی جائے۔ کیونکہ سمتی کی طرف سے امن و انتظام کی بحالی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی)۔

کنیا کے واسطے ور کی ضرورت

ایک اٹھارہ ۱۸ سالہ سوگیہ مڈل پاس کنیا کے واسطے ور کی ضرورت ہے۔ ور اعلیٰ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ ورنشٹھ آریہ ہونا ضروری ہے۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ لڑکی کا والد ۵۰۰ روپے ماہوار تنخواہ لیتا ہے۔ مزید حالات مفصلہ ذیل پتہ سے دریافت کریں:-

الف:- معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب گھمان ضلع گورداسپور۔

نوٹ:- پنجاب بھر کی آریہ سماجوں میں شہید دوس و ۵ واں حیدرآباد ڈے خوب اُتساہ سے منایا گیا۔ تفصیلی حالات اگلے ہفتہ دئیے جائیں گے۔

Haridwar, Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ سماج چونیاں کا جلسہ

آریہ سماج چونیاں کا سالانہ جلسہ ۹ مئی سے ۱۵ مئی تک پورا ایک ہفتہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے تین دن تک ماسٹر امرناتھ کے لیکچر اور مہاشہ پرسینچند کے بھجن ہوتے رہے۔ ۱۲ مئی کو نگر کیرتن کا جلوس نکالا گیا۔ لیکچر اور ایشوار کی پیج کو پنڈت ملکھانند اور ماسٹر امرناتھ کے سرمن ہوئے۔ اور شام کو پنڈت بھودیو جی شاستری اور مہاشہ جیونی لال جی پریم کے پربھاشالی ویاکھیان حیدرآباد کا دھرم یدھ اور کرم فلاسفی پر بڑے حیرت کے ہوئے۔

۱۵ روپے ویدپرچار فنڈ کے لئے بھیجے گئے۔
(دگر دھاری لال)

سرکھشن والوں کی طرف سے مبلغ ۵۰ روپے دان میں دئے گئے۔ ورپکھشن کی طرف سے بھی کافی رقم دان میں دی گئی۔ جن میں سے آریہ سماج اور حیدرآباد کو مبلغ ۱۵ روپے دان میں ملے۔

آریہ سماج علاولپور کے ساپتاہک ست سنگ بینچر کی شام کو لگتے ہیں۔ آریہ ہائی سکول میں آریہ یودک سماج کے سوئے کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ سکول کے حالات ہی ایسے ہیں۔

علاولپور آریہ سماج کا ساپتاہک ست سنگ ایتوار کو پراتہ کال لگایا جاتا ہے جس میں شہر کے ممبران بہت کم آتے ہیں۔ سب بھائی اس طرف توجہ دیں۔ (دگورپرشاد)

آریہ سماج نروانہ کا چناؤ

آریہ سماج نروانہ کا سالانہ چناؤ مورخہ ۲۲ ویساکھ سمت ۱۹۹۶ کو ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔

پنڈت رام چندر جی ویدیہ پردھان۔ لالہ بنسی لال جی اپ پردھان۔ بابو حکم چند جی گپتا بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل منتری۔ مہاشہ منی لال جی اپ منتری۔ لالہ آسا رام جی کوشادھیکش۔ بھگت کرشن چندر جی پستکادھیکش۔ (حکم چند منتری)

دیانند اینگلو ویدک سکول نکودر

اگلے سال کے لئے اس سکول کی منیجنگ کمیٹی کا چناؤ اس پرکار ہوا۔

پردھان:- شری مالک رام جی پلیڈر۔ منتری:- مکند لال جی شرما منیجر رائے بہادر سندر سنگھ جی۔

اس سکول نے امسال ہائی سکول کا وظیفہ حاصل کیا ہے۔ اس کی کامیابی کا شریہ پنڈت امرناتھ جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اور ان کے قابل سٹاف کو پراپت ہے۔ اب تک یہ سکول آریہ سماج مندر میں لگتا تھا۔ اب شری بہاری لال جی کی کرپا سے جنہوں نے دس ہزار روپیہ سکول کی کمیٹی کو اس مطلب کے لئے دیا تھا۔ ایک عمدہ مکان گلی نمبر ۵۲ اور گینڈٹ سٹریٹ کے کونہ پر بارہ ہزار روپیہ میں خرید لیا گیا ہے۔ رخصتوں کے بعد ۲۲ مئی کو سکول اسی اپنے نئے مکان میں کھلے گا۔

سکول کا گجراتی سکیشن پچھلے سال سے کھلا ہے۔ اس میں نئے مانٹیسوری (Montessory) ڈھنگ سے چار جماعت تک پڑھائی ہوتی ہے جہاں سو بیس بچے پڑھ رہے ہیں۔

آریہ کمار سبھا، راتری پاٹھ شالہ اور دکھشن بھارت ہندی کلاسز بھی آریہ سماج مندر سے اٹھ کر اسی نئے عمارت میں آگئی ہیں۔ شکھشا کا کیندر نئے بلڈنگ میں ہو جانے سے آریہ سماج مندر میں جو تقریباً ایک لاکھ کی لاگت سے بالکل بن کر تیار ہو گیا ہے دھرم پرچار اور دھرم شالہ کا کام بڑی خوبی سے ہوتا ہے۔ (مکند لال شرما منتری)

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کا شاندار نتیجہ

اس دفعہ پاٹھ شالہ ہذا کی ۵ لڑکیاں امتحان مڈل میں شامل ہوئی تھیں۔ سب کی سب باتعریف کامیاب ہوئی ہیں۔ اس کامیابی کے لئے پربندھکوں کو دھائی ہو۔

چناؤ:- ۹ مئی کو آریہ سماج کلاچی کا حسب ذیل چناؤ ہوا ہے۔

پردھان:- لالہ لبھ داس جی۔ اپ پردھان لالہ شام داس جی۔ منتری۔ لالہ اودے دیال جی۔ سبھا کے اپ منتری و لائبریرین۔ ماسٹر دربار لال جی۔ اپ منتری لالہ چھجو رام جی۔ خزانچی:- لالہ پوکھر داس جی۔

سردار ہمت سنگھ جی نے مقامی آریہ سماج کو حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے اپنا نام بطور والنٹیر کے پیش کر دیا ہے۔

آریہ سماج کلاچی کا روزانہ ست سنگ شام کو رونق سے ہوتا ہے۔ آریہ اخبارات سے حیدرآباد ستیاگرہ کے حالات سنائے جاتے ہیں۔ (دربار لال منتری)

آریہ سماج بھلوال کا چناؤ

پردھان:- سیٹھ منگل سین جی۔ اپ پردھان لالہ دیا رام شاہ اور مہاشہ پورن چند جی۔ منتری مہاشہ رام پیارا۔ اپ منتری مہاشہ چانن شاہ۔ کوشادھیکش مہاشہ پرتھوی راج جی۔

چناؤ بیتری پاٹھ شالہ:- پردھان ڈاکٹر رام گوپال جی۔ منیجر مہاشہ برکت رام جی۔ چھچے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کی سیوا میں مبلغ بیالیس روپیہ معرفت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بدست پنڈت تیرتھ رام جی ارسال کئے گئے ہیں۔ اور مہاشہ جی کے ۳۱ مئی کو سرگودھا تشریف لانے پر مبلغ ۱۳۱ روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی ہے۔
(رام پیارا منتری)

دیانند متھرا داس کالج موگا

فرسٹ ایئر ایف۔ اے ایف۔ ایس سی کلاس کا داخلہ ۲۷ مئی سے شروع ہے۔ دس یوم تک جاری رہے گا۔ متھرا داس کالج موگا اپنی خصوصیات کی وجہ سے جن تعلیمی خدمات کو انجام دے رہا ہے۔ وہ پنجاب کی پبلک سے پوشیدہ نہیں۔ (پرنسپل)

آریہ سماج علاولپور کے سماچار

پنڈت سنت پرشاد کی سپتری اور ڈاکٹر کرشن کمار جی سابق پردھان آریہ سماج منصوری کی بھتیجی کی شادی ۷ مئی ۱۹۳۹ء کو پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ سنسکار کرانے والے پنڈت لکھشا رام جی سنگھی ہتی۔
آریہ سماج کوٹ مٹھن کا چناؤ

پردھان سیٹھ کھیمان داس جی اپ پردھان مہاشہ تارا چند جی۔ منتری مہاشہ رام چند جی۔ اپ منتری مہاشہ ریمل داس جی۔ کوشادھیکش ٹھاکر حکم چند جی۔ پستکادھیکش مہاشہ اچھرا رام جی۔ (منتری)

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی عرصہ تین سال سے گوروکل ستاتک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ عموماً سب کے سب بیمار آرام ہوتے ہیں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی، گکرے اور کھجلی میں بہت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ گکرے، سرخی، جالا، کھجلی، کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت:- سوا روپیہ فی شیشی ؏
ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸؍)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ۔
امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش۔

پتہ:- گوروکل ستاتک فارمیسی دہلی نمبر ۳

بڑے آدمی کیسے بنتے ہیں؟

(کسان کا لڑکا) سٹالن (روس کا ڈکٹیٹر)

روس کا ڈکٹیٹر ابتدائی زندگی میں بہت تکالیف برداشت کر چکا ہے۔ لینن کے خیالات اور فلسفہ کا قائل ہے۔

انقلاب روس کے بعد لینن ڈکٹیٹر بنا۔ اس کے بعد ٹراٹسکی نے کام سنبھالا۔ مگر کچھ جم نہ سکا۔ ٹراٹسکی کے بعد سٹالن کا قبضہ ہو گیا۔ سٹالن کمیونسٹ خیالات کا انسان ہے۔ اور اپنے عقیدہ میں انتہائی ہے۔ سرمایہ داروں سے دلی دشمنی ہے۔ اور لامذہبی میں بھی سب سے بڑھا ہوا ہے۔

ہندوستان میں بہت سے [illegible] پر اور خاص طور پر بنگال اور پنجاب پر اس کے خیالات کا اثر پڑا ہے۔ اور اس سلسلہ میں وہ سزائیں بھی کاٹ چکے ہیں۔ کمیونسٹ تحریک سٹالن کے دم سے ہی زندہ ہے۔

اپنی نقل و حرکت کا کسی کو راز نہیں دیتا ہر کام پوشیدہ طور پر کرتا ہے۔ معتمدین خاص میں سے کوئی اس کے متعلق صحیح حالات نہیں بتلا سکتا۔

جس محل میں رہتا ہے۔ اس کے بے شمار پوشیدہ دروازے ہیں۔ کسی کو آنے جانے کا حال نہیں بتلاتا۔ زیادہ خاموش رہتا ہے۔ جب تک خاص ضرورت نہ ہو۔ بولتا نہیں۔ مگر جب بولتا ہے۔ تو انہیں خطرناک طریقہ پر۔ اس کی خاموشی ہی سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

جاسوسی کے لئے اس نے بہت سے لوگوں کو مختلف مقامات پر مقرر کر رکھا ہے۔ اپنے ملک کا پروگرام کسی کو بتانا پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ہی روس سے باہر جاتا ہے۔ اس کو محنت کبھی کسی سے نہیں دی۔

ہندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر [illegible] دی جائیں گی۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ [illegible] بینڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar + Co,
Karachi

اپنے دلیش کی بات

ہندوستان میں ودیشی کپڑے کی کھپت

بھارت کے ودیشیوں کے ساتھ بیوپار دانجیہ کے گت ۱۵ ورشوں کے اتہاس پر نظر ڈالنے پر جو بات سب کو صاف طور پر سمجھ میں آتی ہے۔ وہ ہے بھارت میں ودیشی وستروں کی آمدنی میں اسادھارن کمی۔ وِگت ۲۱-۱۹۲۰ء سال میں جب کہ ودیشی اندولن زوروں پر تھا۔ اور مہاتما گاندھی جی اپنے ہاتھوں سے ودیشی وستروں کی ہولی جلا رہے تھے۔ اس سال بھارت میں ۱۲ کروڑ روپے کے کپاس کے وستر اور سوت آئے تھے۔ پرنتو اس کے بعد ہی اس میں کمی ہونے لگی اور ۳۸-۱۹۳۷ء میں ودیشی وستروں کی آمدنی گھٹ کر ۵ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے رہ گئی۔ بھارتیہ کپڑے کی ملوں میں پرنیک وستر تیار ہونے لگے۔ اور بازار کی مانگ پوری ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر سمبھاوتہ یہی پر آشا ہونے لگی تھی۔ کہ اب دو چار ورشوں میں بھارت کم سے کم سوتی کپڑے کے سمبندھ میں تو آتم نربھر ہو سکیگا۔ پرنتو بڑے کھید کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ورتمان سرکاری ورش کے آرمبھ ہی سے بھارت میں ودیشی وستروں کی آمدنی پھر سے بڑھنے لگی ہے۔ ورتمان سرکاری ورش کے گت ۵ مہینوں کا بھارت کے انتر راشٹریہ بیوپار کا ایک دیوسا پرکاشت ہوا ہے۔ اس حساب کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ گت ورش کے ان ہی ۵ مہینوں کی اپیکشا اس ورش کے ۵ مہینوں میں پرتی ماس ودیشی کپڑوں کی آمدنی میں بردھی ہو رہی ہے۔ یہ بردھی ادھک تر کورے کپڑے میں ہوئی ہے۔ گت ورش کے اپریل سے لے کر اگست تک کے ۵ مہینوں کی اپیکشا اس سال کے اپریل سے لے کر اگست تک کے ۵ مہینوں میں جو بردھی ہوئی ہے۔ اس کا حساب نیچے دیا جاتا ہے:۔ اپریل ۵۴۳۲۷۵ روپئے۔ مئی ۱۲۳۰۰۰ روپئے۔ جون ۲۰۱۶۳۱۳ روپئے۔ جولائی ۲۰۳۷۹۹۵ روپئے۔ اگست ۱۹۲۹۹۰۴ روپئے۔ اس حساب کو دیکھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ گت ورش کے پرتھم ۵ مہینوں کی تلنا میں اس سال کے ۵ مہینوں میں ۹۹ لاکھ روپیہ [illegible]

گورو کل کانگڑی کا

چیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپدق اور دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بوڑھے مرد عورت سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

[illegible]نارانتی کی اور

[illegible]ٹلے سے صابن کوئلہ دُنیا کی سب سے زیادہ ناصاف [illegible] مگر جرمنی میں ماہرین سائنس کوئلے [illegible] تیل نکالتے ہیں۔ اور اس تیل سے ایک [illegible] صابن تیار کرتے ہیں۔ گویا کوئلے میں [illegible] ہونے کے بعد آپ کوئلے ہی کے صابن سے [illegible] اور منہ صاف کر سکتے ہیں۔ حیوانات [illegible] اور پھلوں کے تیلوں سے تیار کردہ [illegible] جتنی لاگت آتی ہے۔ کوئلے کے صابن [illegible] اس سے کچھ ہی زیادہ خرچ بیٹھتا ہے۔ [illegible] جرمنی میں حیوانی چربی اور پھلوں کے تیل [illegible] اس لئے کوئلے کے تیل سے صابن تیار [illegible] لگا ہے۔

[illegible]شیشے کا مکان نیویارک امریکہ میں ایک شیشے کی عمارت [illegible] ہے۔ جو فائر پروف ہے۔ اس کی [illegible] دیواریں طول و عرض شیشوں کے پردوں [illegible] ہیں۔ جن کے فریم ہندوستانی [illegible] ہیں۔ بنیادوں اور چھتوں میں شیشے [illegible] لگائی گئی ہیں۔ جو ایک مربع فٹ [illegible] اس عمارت پر آتشزدگی کا کوئی اثر [illegible] نہیں ہوتا۔ مگر سورج کی شعاعوں کی حرارت [illegible] رہتی ہے۔

[illegible]کا تیل زمانہ مستقبل میں موٹر چلانے والے اپنے چلانے کا ایندھن [illegible] پٹرول اور تیل حاصل کر لیا کریں [illegible] ہائیڈروجن کو شدید ٹمپریچر اور [illegible] دباؤ سے دبا کر انگلستان کے ایک [illegible] نے تیل نکال لیا ہے۔ یہ وہی [illegible] جو کوئلہ سے تارکول اور تیلی برآمد [illegible] کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ممکن [illegible] کرو موٹر سپرٹ یا سپر ہیکنگ انجن بھی اس [illegible] تیار ہو سکے۔

[illegible]کیلئے چاندی کی پٹی

[illegible] یونیورسٹی کے ڈاکٹر مارفشی کے خیال [illegible] روئی کے چاندی کی پٹی زیادہ [illegible] ثابت ہوئی ہے۔ چاندی باریک ورق [illegible] استعمال کی جاتی ہے۔ اور زخم کے [illegible] اندمال کے لئے اس کا اثر بہت بہتر [illegible] ہے۔

[illegible] بینٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سواستھ رکھشا

ہیضہ کی وجوہات و علاج

(لیکھک:- ڈاکٹر سریندر پرشاد جی جے پور (ریاست))

برتی ورش گریشم رتو میں ہمارے دیش میں اس بھینکر روگ سے جتنی مرتیوئیں ہوتی ہیں۔ ان کا دھیان آتے ہی کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے۔ پرایہ ہیضہ کے استھان استھان پر پرکوپ ہوتے ہیں۔ اور ایک ساتھ سینکڑوں ویکتی سنسار سے چلے جاتے ہیں۔ یہاں کارن ہے کہ ہیضہ ایک دیوی سا اپنی سمجھی جاتی ہے۔ اور روگ کے پھیلنے میں ہم اپنی ذمہ داری نہیں انوبھو کرتے۔

پاشچاتیہ ودوان ہیضہ کا کارن کیٹانوؤں (دیرس) کو بتلاتے ہیں۔ ان کی چکتسا پدھتی بھی کیٹانو واد پر اولمبت ہے۔ ایلوپیتھی کے مطابق ہیضہ سنکرامک (اچھوت) روگ ہے۔ پرنتو ہم اس مت کے انویائی نہیں ہیں۔ کیٹانو واد میں ہمیں ذرا سا بھی سار نہیں دکھ پڑتا۔ یہاں یہ کہہ دینا ہی کافی ہوگا۔ کہ ہیضے کا مکھ کارن ہمارے پیٹ میں بڑھی ہوئی بہت ادھکتا دگرمی ہے نہ کہ کیٹانو۔ یہ گرمی کئی کارنوں سے اُتپن ہو سکتی ہے۔ جیسے رتو کی گرمی سے۔ دوشت کھان پان سے۔ ادھک دکھ چنتا اتیادی سے۔

روگ سے بچنے کے اُپائے

ہیضہ سے بچنے کے اُپایوں میں سب سے بڑا اُپائے بھوجن سُدھار ہی ہے۔ دینک بھوجن سوپاچیہ، سنیمت، سُپاچیہ اور ہلکا ہونا چاہیئے۔ کھید ہے کہ لوگوں میں آہار سمبندھی بھاری اندھکار پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ اگیانتا وش امرت کو وش اور وش کو امرت سمجھے ہوئے ہیں۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ کیا۔ کیسے۔ کب اور کتنا کھائیں۔ بہت دن اناپ شناپ جو چاہے جو پیٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ مٹھائیاں۔ میدہ۔ چینی اور دال آدی کا پریوگ دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمیں جاننا چاہیئے۔ کہ یہ تمام انپیہ الیسی ہی وستوؤں کو بچانے کے لئے ہمارا پاچک یتنتر نہیں بنا ہے۔ اتہ روگ کے آکرمن سے بچنے کے لئے ہمیں بھوجن میں کچھ سدھار کرنا اوشیک ہے۔

بھوجن میں ساودھانی

(۱) سرد پرکرتی ہے میل کے بھوجن نہیں کھانے چاہیئیں۔ جیسے پکا کر گھرت اور شہد برابر کی مقدار میں کھانے سے ہلاہل وش ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ہم دودھ دہی ایک ساتھ نہیں کھاتے۔ اسی طرح تھی کچھ کھانے پدارتھوں کو ایک ساتھ کھا لینے سے بھینکر پرنام ہوتا ہے۔ ہاں یہ سمجھو ہے۔ کہ کچھ انشٹ کارن وش کسی کو ہیضہ جیسے اگر روگ میں شکھر ہی پتہ مل جائے۔ اور کسی کو نہیں۔ اس لئے بنا کسی وادویواد کے بے میل کے بھوجن سے بچنا چاہیئے۔ کچھ بے میل کے بھوجن یہ ہیں:-

(الف) پھلوں کے ساتھ سٹارچ والی وستوئیں جیسے روٹی چاول آدی کھانا۔ پھل آہار جس میں خربوزہ اور تربوز بھی شامل ہیں کبھی بھول کر بھی روٹی آدی کے ساتھ مت کھائیے۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ کہ وہ لوگ ہی ہیضہ میں گرست ہوتے ہیں۔ جو روٹی کے ساتھ تربوز کھاتے ہیں۔ خربوزہ الگ بھی بھر پیٹ کھایا جا سکتا ہے۔ خربوزہ میں کچھ دوش نہیں ہے۔ دوش ہے ہماری میل وِدھی میں۔

(ب) دودھ جیسی پروٹین والی وستو کو روٹی یا چاول آدی کے ساتھ مت کھائیے۔

(ج) شاکوں اور پھلوں کا ایک ساتھ سیون بھی درجت ہے۔ ہاں پھلوں کے ساتھ دودھ اور شاکوں کے ساتھ روٹی کھانا اُچت ہے۔

(د) روٹی کے ساتھ دال یا دہی بھی نہیں کھانے چاہئیں۔ کیونکہ دالوں اور روٹی کو پچانے کے لئے کرم سے کھٹا اور کھارا مادھیم ہونا چاہیئے۔

(۲) بنا بھوک اور ادھک کھانے سے بھی اکثر ہیضہ ہو جاتا ہے۔ ادھک بھوجن سے ایکا ایک گرمی بڑھ جاتی ہے۔ اور پیٹ اُسے سہن نہیں کر سکتا۔ اتیو دستوں اور دستوں کے روپ میں پرکٹ ہونے لگتا ہے۔

(۳) ویایام یا مانسک تھا شاریرک پریشرم کے بعد بنا آرام کئے کچھ کھا پی لینے سے شریر اس کھانے کو گرہن نہیں کرتا۔ اور روگ اُتپن ہو جاتا ہے۔

(۴) دوشت جل۔ کدیہ پان۔ شربت اور سوڈا لیمن آدی سے بھی بچیئے۔ پیاس لگنے پر گھڑے میں رکھا ہوا ٹھنڈا جل یا کنوئیں آدی کا شُدھ جل ہی پینا چاہیئے۔ شربت برف وغیرہ بھیتر جاکر بڑی گرمی پیدا کرتے ہیں۔

(۵) یتھا شکتی اسوابھاوک اور اپراکرتک طریقوں سے بنے ہوئے کھانے۔ باسی بھوجن۔ سڑے پھلوں۔ شاکوں اور بھاری وستوؤں جیسے دال اور چینی آدی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۶) قبض یا اور کسی پرکار سے شریر میں گرمی سنچت نہ ہونے دینا چاہیئے۔ پیٹ کی گرمی شانت رکھنے کے لئے خوب ٹھنڈے جل سے سنان کرنا۔ پیڑو پر ٹھنڈے پانی کی دھارا ڈالنا۔ اور اُدر سنان۔ تتا پیڑو کا گیلی پٹی سنان (ہیم پیڑو کی) کرنا چاہیئے۔

(۷) شُدھ وایو میں گھومنا۔ گندگی سے بچنا اور کھلے آکاش کے نیچے سونا بھی ضروری ہے۔

اس سے پہلے کہ ہیضہ کی چکتسا پر پرکاش ڈالا جائے۔ یہ کہنا اُچت نہ ہوگا۔ کہ ہیضہ شریر کی صفائی ماتر ہے۔ ہمارے کھانے پینے کی بھول کا دنڈ ماتر ہے۔ اسے بھیشن اور بھینکر روگ سمجھ کر ڈرنے کی اوشیکتا نہیں۔

ہیضہ یا کوئی اور تیبر روگ کے ہوتے ہی ہم اسے دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پرکرتی کے کاریہ کو نہیں سمجھتے۔ اور اس کے صفائی کے کاریہ میں دوائی یا بھوجن کے دوارا اڑچن تھا رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔

یدی ہم دوائوں دوارا روگ کو دبانے کی چیشٹا نہ کریں۔ اور پرکرتی کو اپنا کاریہ کرنے دیں۔ تو روگ کے لکشن خود بخود دور ہو جائیں گے۔ اور روگ اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اس میں ذرا دھیریہ اور وشواس کی اوشیکتا ہے۔ ساتھ ہی یدی ہم اُپ واس اور جل اُپچار آدی سے پرکرتی کو سوچیتا کے کاریہ میں سہایتا دیں تو روگ جلدی بھاگ جائے گا۔ اور بچے کے چلنے بھی نہ رہیں گے۔ کارن یہ ہے کہ کئی روگوں میں پرکرتی چکتسا شت پرتی شت سپھل ہوتی ہے۔

اس لئے روگ کے لکشن پرکٹ ہوتے ہی روگی کو کھانا بند کر دینا چاہیئے۔ اور جب تک روگ پوری طرح نہ چلا جائے۔ ستی بھر بھی کوئی وستو پیٹ میں نہ جانے دیں۔ ہیضے کے روگی کو بار بار پیاس لگتی ہے۔ اور ساتھ ہی بار بار اُبکائی بھی آتی ہے۔ پرنتو تھے۔ پیٹ سے دور کر اسے ٹھنڈا جل دینا کا نہ ہو تو پندرہ پندرہ ...

ہیضہ کے موسم میں ہوشیار
انہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے

کافور (رجسٹرڈ) (Regd.)
اصلی عرق کافور
ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ برس سے زیادہ سے سالہا سال اس کے ذریعہ ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے وقت پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

پودن ہرا (رجسٹرڈ) (Regd.)
عرق پودینہ
بدہضمی۔ ریاح۔ پیٹ درد وغیرہ ریاحی فساد اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ چونکہ بدہضمی اور معدہ کی قے رفع کرنے میں اس سے عمدہ دوسری دوا نہیں ہے۔
بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ
صیغہ نمبر ۸ (راشی)
پوسٹ بکس نمبر ۲ ۵۵۴ - کلکتہ

Regd. No: L. 435.

ॐ

PHONE No: 2367

ॐ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر:
ہنتشی علاوہ لپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے (للعہ)
ششماہی:- دو روپے - (عہ)
سہ ماہی:- سوا روپیہ عہ
ودیش:- چھ روپے یا پچاس روپے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۲۲	اتوار:- ۲۳ - بیساکھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۵ - جون ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

اے نوجوان آریہ پکار مہرشی کی جے

(از میلا رام صاحب بی - اے - شاہ پور)

تو آگے بڑھ شعور سے نشان اوم کا لئے + قدم تیرا نہ ہٹ سکے عزم تیرا نہ رک سکے

تو نام لے کے ایش کا - بڑھا کے اپنا حوصلہ

تو کر بلا کا سامنا

مٹا دے تو جہالتیں، تو دور کر قباحتیں + ہٹا دے ساری ظلمتیں، ملینگی تجھ کو راحتیں

یہ وید کا پیام ہے - اسی سے نیک نام ہے

یہ آریوں کا کام ہے

اٹھو کہ چھوت چھات اور ذات پات توڑ دیں + اٹھو فضول بندھنوں کی گردنیں مروڑ دیں

یہ کام ہے ثواب کا - زمانہ انقلاب کا

نہیں سمے حساب کا

رشی کا حکم صاف ہے پڑھو پڑھاؤ وید کو + سنا کے میٹھی بانیاں مٹاؤ دل کے بھید کو

اسی سے ہوگی برتری - اسی میں تیری بہتری

یہی ہے سچی راہبری

مٹا دے پاپ تاپ کو سکھا دے اوم جاپ کو + بڑھا کے پریم وشو کا، ہٹا دے تینوں تاپ کو

کوئی جو دشمنی کرے - عناد سے اگر لڑے

ہٹا دے ویر تیج سے

یہ ہر رشی کی ہے کامنا، پھیلا دے وید پاک کو + تیری بزرگیوں کا غل سمک سے تا سماک ہے

نہ ڈر بلا کے نام سے - نہ تیغ بے نیام سے

نہ زینے سے نہ بام سے

Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

"ہے گوتم پُرش ہی اگنی ہے یگیہ استھان ہے۔ اس کی بانی ہی سمِدھا ہے۔ پردلپکار روپ اگنی پرچنڈ کرنے کا ایندھن ہے۔ پران اس کا دھواں ہے۔ جیبھا اس کی جوالا ہے۔ نیتر اس کے انگارے ہیں۔ اور شروتر اس کی چنگاریاں ہیں۔ اُس اِس اگنی میں دیوجن ان کو ہون کرتے ہیں۔ اس آہوتی سے ابنس اُتپن ہوتا ہے۔ پُرش جیون بھی ایک یگیہ دھرم کا استھان ہے۔

ہے گوتم استری ہی گرہستھ دھرم میں اگنی ہے۔ اس کے سنجوگ سے سنسار کا یگیہ کرم ہوتا ہے۔ ہتیوں میں ہی لوگ سنتان کا دان استھاپت کرتے ہیں۔ اس سے گربھ ہوتا ہے۔ سنتان دان سے استری کا جیون بھی یگیہ سوروپ ہی ہے۔ ایسے ہی ۵ ویں آہوتی میں جل رینیں پُرش داچی ہوتا ہے۔

یہ ایک پرشن کا اُتر ہؤا۔ وہ اُلب میں لپٹا ہؤا گربھ دس اتھوا ۹ ماس تک ماتا کے اُدر میں سوکر جب سمیہ ہوتا ہے۔ تب اُتپن ہوجاتا ہے۔

وہ پیدا ہؤا جتنی آیو نیت ہو تب تک جیتا ہے۔ انت میں جب وہ مرجاتا ہے۔ تو اس مرے ہوئے کو یہاں سے اگنیاں ہی۔ اشتھوری شکتیاں ہی نیت نردیشٹ استھان کو لے جاتی ہیں۔ جس کی پریرنا سے ہی جیو آیا تھا۔ جس شکتی سے وہ اُتپن ہوتا ہے۔ اسی سے وہ نردشٹ استھان میں کرم انوسار جاتا ہے۔

اور جو اس پرکار بھگوان کے نیم کو جانتے ہیں۔ اور بن میں شردھا تپ میں رت رہتے ہیں۔ وہ بھگت جیوتی میں جاتے ہیں۔ جیوتی سے دن میں۔ دن سے شکل پکھش میں۔ شکل پکھش سے جو چھ ماس سوریہ اُتر کو جاتا ہے۔ ان کو ماسوں سے۔ ورش کو ورش سے۔ آدتیہ کو آدتیہ سے۔ چندر کو دھرو کے اُپرانت ودیُت سدرش دھام کو جاتے ہیں۔ وہ پنچوتے پُرش مانو سے منش نہیں ہے۔ وہ پرم پرکاش سے پُرش ان اُپاسکوں کو برہم میں لے جاتا ہے۔ اپنا سوروپ پردرشت کرتا ہے۔ یہ دیویان مارگ ہے۔ اور جو یہ اُپاسک دنیا گرام میں رہ کر نشکام کرم کرتے ہیں جو ویدک یگیہ شالہ اور کنواں تالاب آدی بنواتے ہیں۔ تتھا دان کرتے ہیں وہ

× پراپت ہوتے۔ سکام کرم سے۔ سدا پرپوش مان رہنے والے لوک کو جیو نہیں جاتے ہیں (مسلسل)

رگ وید ——— یجر وید

ویدامرت

(اوم)

سام وید ——— اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् अग्ने शुक्रेण शोचिषा विश्वा भिर्देवहूतिभिः इमं स्तोमं जुषस्व नः

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۳۔ سوکت ۱۲۔ منتر ۱۲)

(اوم) اگنے شُکرین شوچیشا وشوابھر دیو ہوتی بھی اِمم ستومم جُشسوَنہ (۱۲)

پدارتھ:۔ ہے اگنے پرکاش سے اِیشور آپ کرپا کرکے (شُکرین) اننت ویریہ کے ساتھ (شوچیشا) شُدّھی کرنے والے پرکاش تتھا (وشوابھی) ودّوان اور ویدوں کی بانیوں سے سب پرانیوں کے لئے ہمارے (اِمم) اس پرتیکش (ستومم) ستتی سموہ کو (جشسو) پریتی کے ساتھ سیون کیجئے۔

یہ (اگنے) کھوتک اگنی (وشابھی) سب (دیو ہوتی بھی) ودّوان تتھا ویدوں کی بانیوں سے اچھی پرکار سدھ کیا ہؤا (شُکرین) اپنی کانتی (شوچیشا) پوتر کرنے والے پرکاش سے (نہ) ہمارے (اِمم) اس (ستومم) پرشنسا کرنے یوگیہ کلا کی کشلتا کو (جشسو) سیون کرتا ہے۔

اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ ودیہ ودیاؤں کا پرکاش ہونے

بھاوارتھ:۔ سے دیو شبد سے ویدوں کا پرکاش کیا ہے۔ جب منش لوگ ستیہ پریم کے ساتھ ویدبانی سے جگدیشور کی ستتی کرتے ہیں۔ تب وہ پرمیشور ان ملشیوں کو ودیا دان سے پرسن کرتا ہے۔ ویسے ہی یہ بھوتک اگنی بھی ودیا سے کلا کشلتا سنگیت کیا ہؤا ایندھن آدی پدارتھوں میں ٹھہر کر سب کریا کانڈ کا سیون کرتا ہے۔

(اس بارھویں سوکت کے ارتھ کی اگنی شبد کے ارتھ کے یوگ سے اا ویں سوکت کے ارتھ سے سنگتی جاننی چاہیئے۔ یہ بھی سوکت سائن آچاریہ آدی آریہ ورت واسی تتھا یوروپ دیشیں واسی ولسن آدی نے ویرپہنتا سے ورنن کیا ہے) ۔

یہ بارھواں سوکت اور چوبیسواں ورگ سماپت ہؤا۔

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا ویہ امرت

ओ३म् । समानी व आकूतिः समाना हृदयानि वः समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति ॥ ऋग १०-१९१-४

(رگوید ۱۰-۱۹۱-۴)

ہے منجو اتم سبھی کے نشچیہ ہوویں سمان
جس سے رہو تم پرسن ہی اک دوجے آپ

دل اور من بھی ایک ہوں بھاؤ وچار سمان
مل بیٹھے سدا پریم سے کرتے پریم آلاپ

چنے ہوئے پھول

——— بہتر گفتگو وہ ہے جو بالترتیب منتظم اور عام فہم ہو۔

——— بہتر گفتگو وہ ہے جس سے کانوں کو نفرت نہ ہو۔ بلکہ رغبت ہو۔

——— بہتر گفتگو وہ ہے۔ جو محل کے عین مطابق ہو۔

——— بہتر انسان وہ ہے۔ جو اپنے علم سے قہر و غضب کو مغلوب کرلے۔

——— بہتر کریم وہ ہے۔ جو مال سے آبرو کی حفاظت کرے۔

——— بہتر بخشش وہ ہے۔ کہ حقوق جو اپنے ذمہ واجب ہیں وہ ادا کئے جائیں۔

——— بہتر مال وہ ہے۔ جس کے خرچ سے آزاد اور شریف لوگوں کو اپنا ہمدرد بنا سکیں۔

——— بہتر رفتار وہ ہے۔ کہ اس طور پہ چلے۔ جیسے امیدوار خادم اپنے آقا کے پیچھے چلتے ہیں۔

——— بہتر کرم وہ ہے۔ جو بے مطالب اور خواہش کے ہل جاوے۔

——— بہتر شاگرد وہ ہے جو طالب علم ہو۔

——— بہتر مضمون نگار وہ ہے۔ جو دریا کو کوزہ میں بند کردے۔

——— بہتر لیکچرار وہ ہے۔ کہ بوقت لیکچر سامعین کو خوش رکھ سکے۔

——— بہتر کریم وہ ہے۔ جو بدی کی بجائے نیکی کرے۔

——— بڑا لگتے یا نما در ہوتے سے اُوپر اُٹھ جانا منش کو سچے ارتھوں میں مہان بنا دیتا ہے۔

——— سدا ستیہ بات ہی بولنا اُپدیش کرنا پُرش ہونے کی سروا اُتکرشٹ پہچان ہے۔

——— دیووں تک کو اُس پرم پُرش کے بتائے آتم سمرپن کرنا ہوگا۔ یہی ودیہ مہرشی کا اس پیکفوی پر مورت روپ میں لے آتا ہے۔

——— اگنیاں اوستھا میں مانسک عذیاں ایک دوسرے کی درو دھی ہوتی ہیں۔ ستیہ کی اوستھا میں یہ سمتیاں ایک ہی اُچ ترنگوں کی پرسپر پورک روپ ہوتی ہیں۔

——— پہلے تولو پھر بولو۔

م مرکر ودیوت سمان سرکشم شریر میں رہتے ہیں۔ اس سے راتری کو مانتے ہیں۔ کرشن پکھش کو کرشن پکھش سے یہ چھ ماس سوریہ دکشن کو جاتا ہے۔ ان ماسوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہ سکام کرم کرنے والے اُپاسک ورش کو نہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سمت ۱۹۹۶ — ۲۲ جیٹھ
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۵۔ جون ۱۹۳۹ء

میدانِ جنگ کو

آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی میدانِ جنگ کو روانہ ہو گئے۔ ۲۶ مئی کی رات ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول کے وسیع احاطہ میں ماسٹر تارا سنگھ جی کی صدارت میں ایک نہایت شاندار الوداعی جلسہ ہوا۔ دیویاں بھی بہت بڑی تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ پُرش تو ہزاروں کی سنکھیا میں شامل ہوئے۔ اس جلسہ کی حاضری کو دیکھ کر دل میں اُتساہ اور جوش کی ایک لہر دوڑ رہی تھی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ جہاں حاضری کے لحاظ سے وہاں دھن کے لحاظ سے بھی۔ ۱۱ سو سے دس ہزار کی آشا کی گئی تھی۔ لیکن تھیلی ملی اٹھارہ ۱۸ ہزار کی۔ صدر کے علاوہ سوامی ستیا نند جی پنڈت ٹھاکر دت جی۔ چودھری کرشن گوپال دت جی۔ راجہ نریندر ناتھ جی۔ رائے بہادر بدری داس جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ شریمتی ودیاوتی دیوی جی۔ اور شریمتی شنو دیوی جی آنند کے بھاشن ہوئے۔ جن میں مہاشہ جی کو مبارکباد دی گئی۔ اور دھرم یُدھ کی جس کا نیتر تو کرنے مہاشہ جی جا رہے ہیں کامیابی کی ہاردک اچھا پرگٹ کی گئی۔ مہاشہ جی کی آخری تقریر نہایت ولولہ انگیز تھی۔

۲۷۔ مئی کو بعد دوپہر آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس میں بھی وہ اُتساہ دیکھنے ہو گیا تھا۔ جو مہاشہ جی کو مان پتر دینے سمیہ پرتی ندھیوں میں پایا جاتا تھا۔ سبھا اور اس کے ممبروں کی اور سے جہاں ابھی نندن پتر پیش کیا گیا وہاں سوا ستر سو روپیہ بھی۔ اس رقم میں ایک ہزار دو پیسہ انبالہ چھاؤنی کا ہے۔ اس اوسر پر ساردیشک سبھا کے پردھان دہلی۔ پی اسمبلی کے سپیکر شری گھنشیام سنگھ جی گپت بھی اُپستھت تھے۔ انہوں نے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور آریہ بھائیوں سے اپیل کی کہ وہ من وچن اور کرم سے اہنسا تمک بنیں۔ تاکہ فرقہ وارانہ کشیدگی کا احتمال نہ رہے۔ مہاشہ جی نے ان کی اپیل کا موزوں جواب دیا۔ اور انہیں وشواس دلایا کہ پنجاب کے آریہ سماجی ان کی اس نصیحت پر پورے طور پر عمل کریں گے۔

مہاشہ جی ۲۸۔ مئی کی رات کو بھٹنڈہ ایکسپرس سے روانہ ہوئے۔ ان کو الوداع کہنے کیلئے ہزاروں کی تعداد میں پُرش اور دیویاں ریلوے سٹیشن پر موجود تھیں۔ پلیٹ فارم پر اس قدر بھیڑ تھی کہ دھکے پر دھکا لگ رہا تھا۔ اس وقت کے جوش کا کیا ٹھکانہ تھا۔ "ویدک دھرم کی جے"۔ "آریہ سماج امر رہے"۔ "مہاشہ کرشن امر رہیں" کے نعروں سے سٹیشن گونج رہا تھا۔ ان کو ہاروں سے لاد دیا گیا۔ انہیں اس قدر ہار پہنائے گئے۔ کہ کئی بار انہیں اُتارنے پڑے۔ لوگوں کی شردھا اُمڈی پڑتی تھی۔ اس کا اندازہ ہزاروں کی تعداد میں پہنچے ہوئے لوگوں کے علاوہ پھولوں کے اس ڈھیر سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جو ان کے ڈبہ میں لگ گیا تھا۔ چلنے سے پہلے فوٹو لیا گیا۔ مہاشہ جی نے الوداعی پیغام میں فرمایا۔ کہ "جب تک ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو جاتی۔ یُدھ جاری رہے گا"۔ پنجاب نے چھٹے ڈکٹیٹر کو جس شان اور سمارہ سے وداع کیا ہے۔ وہ دیر تک یاد رہنے والی چیز ہے۔

مہاشہ جی اکیلے نہیں گئے۔ ان کے ساتھ ایک سو سے اوپر یہاں سے گئے ہیں۔ تین چار سو وہاں کے جتھہ میں شامل ہونے کے لئے دہلی پہنچ چکے ہیں۔ ابھی ان والنٹیروں کی صحیح تعداد کے متعلق اندازہ نہیں لگایا جا سکتا جو لپید یا دوسرے کیندروں میں پہنچ چکے ہیں۔ یہ سب ملا کر ایک ہزار سے کم کیا ہوں گے۔ سوامی سوتنترا نند جی نے اچھا پرگٹ کی تھی کہ چھٹے ڈکٹیٹر کی شوبھا اس میں ہے۔ کہ وہ ایک ہزار والنٹیر اور پچاس ہزار روپیہ لے کر شولاپور پہنچے۔ پنجاب نے آریہ سنیاسی کی نہ کیول اچھا پوری کی۔ بلکہ ثابت کر دیا۔ کہ آپ نے جس دیکتی کو چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے۔ اس کے پیچھے پنجاب کی شردھا کس قدر ہے۔ وہ ایک ہزار والنٹیروں کے ساتھ ستیاگرہ کریں گے۔ اور سوامی جی کے سامنے پچاس ہزار کی بجائے ستر پچھتر ہزار روپیہ کا ڈھیر لگا دیں گے۔ یہ روپیہ ٹھیکریاں نہیں۔ بلکہ پنجاب کے آریہ بھائیوں کے ہردیوں سے نکلی ہوئی شردھا کا مظہر ہیں۔ جن سے لاد کر انہوں نے مہاشہ جی کو وداع کیا ہے۔ پرماتما کریں وہ سنگھرش میں جیتی ہو کر لوٹیں۔

(ہنستی علاولپوری)

رشی نمبر

پرکاش کا "رشی نمبر" رشیوں سے نکل رہا ہے۔ اور رشی سے تو یہی ہی خاص نمبر آریہ جگت کو ہمیشہ محبوب رہا ہے۔ اور ہر سال اس رشی نمبر نے ایک نیا تجربہ حاصل کیا ہے۔ چونکہ یہ خاص انگ یہ بہار کے اوسر پر نکالا جاتا ہے۔ اس لئے ہماری کوشش رہی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع ہو۔ اسی خیال سے سنہ ۱۹۳۶ء میں رشی نمبر کی قیمت تین آنہ کی بجائے دو آنے رکھی گئی۔ لیکن مانگ اتنی ہی رہی بڑھی نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ قیمت گھٹانے کی بجائے نمبر کو بہتر بنانا چاہئیے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۷ء میں جو نمبر نکالا وہ پہلے نمبروں کی نسبت بہتر تھا۔ اس کی حالت میں بھی اشاعت اتنی ہی رہی۔ البتہ یہ امید بندھ گئی۔ کہ اگلے سال مانگ بڑھ جائے گی۔ چنانچہ گت ورش جو "رشی نمبر" نکالا وہ پہلے نمبروں سے بازی لے گیا۔ اور چھپا بھی ایک ہزار زیادہ۔

گت ورش ایک بات اور دیکھنے میں آئی۔ اور وہ یہ کہ ہندی ایڈیشن کی ضرورت کو بری طرح محسوس کیا گیا۔ کہا گیا کہ ہندی پڑھنے والے بھائیوں اور دیویوں کو آپ ایسے تحفہ سے محروم رکھنا سراسر ناانصافی ہے۔ آریہ سماج ... نے تو ریزولیوشن پاس کر دیا۔ کہ وہ پرکاش کا "رشی نمبر" تب ہی منگوائے گی۔ جب ہندی ایڈیشن بھی پرکاشت ہوگا۔ اسی طرح دوسرے آریہ بھائیوں اور سماجوں نے ہندی ایڈیشن نکالے جانے کی اچھا پرگٹ کی۔ یہ بھی خوشی ہے۔ کہ آریہ جنتا کی توجہ ہندی کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ لیکن یہ بات دھیان میں رہنی چاہئیے۔ کہ پنجاب میں ہندی پڑھنے والوں کا فریق اردو سے تین گنا ہے۔ ابھی ہندی ایڈیشن کی بابت مانگ اردو ایڈیشن سے تین گنی ہونی چاہئیے۔ یا پھر اس کی قیمت اردو ایڈیشن سے زیادہ ہوگی۔ ... اس کی کامیابی کے لئے ...

... پنجاب کی آریہ سماجیں چاہتی ہیں۔ کہ پرکاش کا رشی نمبر ہندی میں بھی شائع ہو۔ اس کا جواب اثبات میں ہے۔ تو بتا بھی ... اسے منگوانے کو تیار ... اس کی مانگ پر منحصر ...

(ہنستی علاولپوری)

سبھا کا اجلاس

حسب معمول امسال بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس مئی کے آخری ہفتہ ہوا۔ تاریخ ۲۷ و ۲۸ مئی تھی۔ چونکہ ان دنوں آریہ جگت کی تمام تر توجہ حیدر آباد ستیاگرہ کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اس لئے اس بار باہر سے بہت کم پرتی ندھی آئے۔ جہاں گت ورش چھ سو کے قریب پرتی ندھی شامل ہوئے تھے۔ وہاں اس ورش کیول ۱۳۲ ہوئے۔ گویا کورم کی تعداد سے کچھ ہی زیادہ۔ پہلے دن بھی کورم گیارہ بجے سے پہلے نہ ہو پایا۔ چونکہ چناؤ اور مہاشہ کرشن جی کو مان پتر آدی دینے کے دو اہم کام ۲۷۔ مئی کو ختم ہو گئے۔ اس لئے بہت سے پرتی ندھی ۲۷۔ مئی کی شام کو ہی چلے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دوسرے روز کورم نہ ہو سکا۔ کیول ستیاگرہ کی تحریک کے مختلف پہلوؤں پر وچار ہوتا رہا۔ اور اجلاس ایک بجے ختم ہو گیا۔

اگرچہ اس بار پرتی ندھی بہت کم سنکھیا میں آئے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئیے۔ کہ اجلاس ناکامیاب رہا۔ بلکہ کئی باتوں کے لحاظ سے اس ورش زیادہ سپھلتا ہوئی۔ سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ اس ورش ویدپرچار فنڈ میں گھاٹا نہیں رہا۔ جو گت گیارہ بارہ ورشوں سے دیکھنے میں آ رہا تھا۔ دوسری بات وہ سنگٹھن اور پریم ہے۔ جو اس بار چناؤ آدی کے سمے میں دیکھنے میں آیا۔ رائے صاحب امرت لال جی نے تجویز کی۔ کہ چناؤ پچھلے ورش کا ہی اس ورش رہے۔ لالہ نارائن دت جی نے اس کی تائید کی۔ پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہو گیا۔ اسی طرح سنگٹھن اور پریم کا ثبوت مہاشہ کرشن جی کو ابھی نندن پتر اور تھیلیاں بھینٹ کرنے سمیہ ملا۔ اگرچہ ایک ویکتی کی طرف سے اس کاریہ میں وگھن ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ لیکن اس کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور مہاشہ جی کے پرتی پنجاب کے پرتی ندھیوں نے پوری شردھا اور پریم کا ثبوت دیا۔ جس سے پچھلے ورش کا سنگٹھن اور بھی درڑھ ہو گیا۔ اس ورش اجلاس نہایت شانتی اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ یہی ہماری توقع تھی اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ وہ پوری ہوئی۔

بے جا نہ ہوگا اگر ہم اس سپھلتا پر سبھا کے ادھیکاریوں اور پنجاب کی آریہ سماجوں کو بدھائی دیں۔

(ہنستی علاولپوری)

Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرم بدھ کی ویدی پر!

حیدرآباد کی جیلوں میں چھ ستیاگرہی پہلے مر چکے ہیں۔ اب مزید تین ویروں کے سورگباش ہو جانے کی اطلاع آئی ہے۔ ان میں سے ایک نظام سرکار کے بیان کے مطابق ۲۷ مئی کو گلبرگہ جیل میں انفلوئنزا کا شکار ہو گیا۔ سورگباشی کا نام مہاشہ پانڈورنگ اور عمر ۲۲ سال کی تھی۔ دوسرا ویر امراوتی کا رہنے والا تھا۔ وہ تین دن کی علالت کے بعد عثمان ہسپتال میں چل بسا۔ اس کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ تیسرا ویر مہاشہ مادھو راؤ ریاست حیدرآباد کے ضلع عثمان آباد کا رہنے والا تھا۔ ۵ دن بیمار رہنے کے بعد گلبرگہ ہسپتال میں ۲۶ مئی کو ہیٹ سٹروک کی وجہ سے سورگباش ہو گیا۔ گویا اب تک ۹ ویر دھرم یدھ کی بھینٹ ہو چکے ہیں۔

اخبارات کو فہمائش

گورنمنٹ پنجاب نے ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات کی وساطت سے اخبارات کو وارننگ دی ہے۔ کہ وہ حیدرآباد کے متعلق خبریں شائع کرنے سے احتراز کریں۔ یہ وارننگ سرسکندر کی اس فہمائش کا اعادہ ہے۔ جو انہوں نے ۲۲ مئی کو لاہور کے اخبار نویسوں کو اپنی کوٹھی پر بلا کر کی تھی۔ اس کے خلاف نہ صرف پنجاب کے پریس نے متفقہ طور پر صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ بلکہ دوسرے صوبے کے اخبارون نے بھی اس کی پرزور مخالفت کی ہے۔ اس قسم کی پابندی نہ صرف پریس کی آزادی کے منافی ہے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کی خبروں کی اشاعت روک دی جائے۔ جس سے یہ تحریک دب جائے جیسا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس کردہ ریزولیوشنوں میں واضح کیا گیا ہے۔ آریہ جگت کو پنجاب گورنمنٹ کے اس حکم کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔

ہندوستانی عیسائیوں کی آتمک شدھی

میتھاڈسٹ چرچ کے امریکن پادری مسٹر جے۔ اے۔ کے اے۔ ... دی مسٹر ... کی نے لکھنؤ کے میتھاڈسٹ چرچ سے ملحقہ اراضی کے نیلام کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہندوستانی عیسائیوں کی طرف سے کئے گئے ستیاگرہ کے خلاف فتویٰ صادر کرنا شروع کر دیا ہے۔ مسٹر ... کی کا بیان ہے۔ کہ اگرچہ گرجا گھر کی زمین کی فروخت نامناسب تھی۔ تاہم ہندوستانی عیسائیوں نے پروٹسٹ کا جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ پسندیدہ نہیں۔ لیکن آپ نے ہندوستانی عیسائیوں کی آتمک شدھی کے لئے "چور دستی" دکھائی دینے تک بہت دکھا ہے۔ وہ عیسائیت کی رو سے کہاں تک جائز ہے؟ اور پھر صرف ہندوستانی عیسائیوں کی ہی آتمک شدھی کیوں ضروری ہے۔ کیا ستیاگرہ کرنے والے سے ہندوستانی عیسائی آتمک طور پر پنڈت ہو گئے ہیں؟

یونیورسٹی کے قواعد میں تبدیلی

پنجاب یونیورسٹی نے اپنی ۳۰ مئی کی میٹنگ میں انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے کے امتحانوں کے متعلق جو اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ ان کی رو سے آئندہ لڑکیوں کے انتخابی مضامین میں گھریلو سائنس۔ موسیقی اور آرٹ کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ لیکن کیوں نہیں کھانا پکانا بچوں کی پرورش اور دیگر گھریلو کاموں کی تعلیم کو ضروری قرار دیا جاتا۔ کیا ہی لڑکیاں کل بیویاں اور مائیں نہ بنیں گی؟ حیرت ہے۔ کہ جو تعلیم ان کے مستقبل کو کامیاب بنانے کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اس کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دی جاتی۔

آریہ سماج کیا چاہتا ہے؟

آریہ سماج نے ریاست حیدرآباد میں جو ستیاگرہ جاری کر رکھا ہے۔ وہ فی الحال مندرجہ ذیل دھارمک حقوق کے حصول کے لئے ہے۔

(۱) دیگر مذاہب کے جذبات اور احساسات کا جائز خیال رکھتے ہوئے ویدک دھرم اور آریہ سنسکرتی کے پرچار کی مکمل آزادی۔

(۲) نئی آریہ سماجیں قائم کرنے۔ نئے سماج مندر و یگیہ شالائیں و ہون کنڈ بنانے اور محکمہ دینیات یا کسی اور محکمہ کی اجازت کے بغیر نئے مندر بنانے اور پرانے مندروں کی مرمت کی پوری آزادی۔

آریہ سماج کے یہ وہ مطالبات ایسے ہیں۔ جنہیں معقولیت سے بعید نہیں کہا جا سکتا۔ پھر نظام سرکار کو ان کے ماننے میں پس و پیش کیوں ہے؟

حق گوئی

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ صرف فرقہ پرست مسلمان ہی آریہ ستیاگرہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ورنہ حق پسند مسلمان ہمارے ساتھ ہیں۔ شیعوں نے تو کھلم کھلا آریہ ستیاگرہ کی حمایت کی ہے۔ شیخ محمد عبداللہ اور مولانا آزاد جیسے سرکردہ مسلم لیڈر بھی اپنی ہمدردی کا اظہار کر چکے ہیں۔ آدم کے ضلع سیالکوٹ کے ایک سرکردہ مسلمان مہر علی نے تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ "اگر ہندو بھی شردھانند تحریک خلافت میں قید ہو سکتے ہیں۔ تو مسلمان ہندوؤں کی امداد کیوں نہ کریں۔ حیدرآباد ستیاگرہ حق بجانب ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسلمان اس کی مخالفت کریں"۔ اگر مسلم عوام میں رواداری کی یہی سپرٹ آ جائے۔ تو فرقہ وارانہ کشمکش کا احتمال ہی نہ رہے۔

مسٹر منشی کا جواب

دہلی کے لالہ نارائن دت۔ لالہ دیش بندھو اور پروفیسر سدھاکر پر مشتمل آریوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے ۲۹ مئی کی صبح کو مسٹر منشی ہوم منسٹر گورنمنٹ بمبئی سے جو شملہ سے بمبئی جاتے ہوئے دہلی سے گزرے ملاقات کی۔ اور شولاپور سے آریہ ستیاگرہیوں کے اخراج کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور کے حکم پر تبادلہ خیالات کیا۔ مسٹر منشی نے بتایا۔ کہ یہ ایک ہنگامی حکم تھا۔ جو اس وقت کی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ جونہی شولاپور سے فرقہ وارانہ کشیدگی دور ہو گی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر نظر ثانی کی جاوے گی۔

یہ سب ٹھیک۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ جونہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور کا حکم واپس لیا گیا۔ مسلمانوں کی طرف سے کوئی نہ کوئی شرارت کھڑی کر دی جائے گی۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے۔ کہ جس طرح پہلے فساد کی ذمہ داری آریہ ستیاگرہیوں پر ڈال دی گئی تھی۔ اسی طرح آئندہ بھی یہ کام پھر کیا جا سکے گا۔ اس لئے بمبئی گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ آریہ ستیاگرہیوں کو محتاط ہونے کو کہے۔ وہاں مسلم عوام کو عموماً اور مقامی مسلم لیڈروں کو خصوصاً "خبردار کر دے"۔

دیال باغ کی گدی کا جھگڑا

کئی ماہ سے ہم سنتے آ رہے ہیں۔ کہ دیال باغ کی گدی پر مہتہ گورچرن داس دیال سر صاحب جی مہاراج کے جانشین کے بیٹھ گئے ہیں۔ اس امر کا اعلان بھی ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ہو گیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ برنالہ پارٹی کی طرف سے ہونے والے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر گھبرا اٹھے ہیں۔ آپ کا ایک خط "پیارا دیال باغ" مورخہ ۲۹ مئی میں پرکاشت ہوا ہے۔ جس کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ "یہ پُرزور الفاظ ہیں کہ دنیا جہان کہ اگر پریم پرچارک کے مضامین پڑھ کر آپ نے یہ رائے قائم کر لی ہے۔ کہ حضور صاحب جی مہاراج ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کو پرگٹ ہو گئے ہیں۔ تو یہ سراسر غلط ہے"۔

سوال ہو سکتا ہے۔ کہ پھر آپ ۳۰ دسمبر کو گدی پر کیوں براجمان ہو گئے تھے؟ اس کا جواب بھی ان کے ایک دوسرے خط کے ان الفاظ سے ملتا ہے۔ کہ ...... "یہ سراسر غلط ہے۔ کہ میں ست سنگ کی کرسی پر بیٹھ گیا ہوں میں تو صرف دو تین دن کے لئے ایک معمولی کرسی پر بیٹھا تھا جو خاص طور پر میرے لئے بنوائی گئی تھی"۔

ظاہر ہے۔ کہ دیال باغ کی گدی ابھی تک خالی پڑی ہے۔ دیال باغ والوں نے مہتہ صاحب کو اس پر بٹھایا تھا۔ لیکن وہ خود کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ ایسی حالت میں کیا یہ مناسب نہ ہو گا۔ کہ یہ گدی برنالہ کے لالہ گوردا س رام کو جنہیں سر آنند سروپ جی کا حقیقی جانشین ہونے کا دعویٰ ہے۔ سونپ دی جائے۔ جبکہ اس کا کوئی اور دعویدار بھی نہیں۔

مسجد کے سامنے باجہ کا سوال

آگرہ پراونشل جمعیت العلماء کانفرنس میں مولانا عبدالسلام چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ——

"مسجدوں کے قریب باجہ بجنے سے مسلمانوں کے مذہبی حقوق میں مداخلت نہیں ہوتی"۔

آپ نے توقع کی۔ کہ "اگر مسلمان اپنی ہمسایہ قوم کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے گؤکشی بند کر دیں۔ تو اس سے وہ اسلام کے کسی اصول کی خلاف ورزی نہیں کریں گے"۔ بے شک اگر مسلمان تعصب اور بغض کو تیاگ کر رواداری اور ہمدردی کی سپرٹ کو اپنے اندر پیدا کریں۔ تو ہندو مسلم جھگڑوں کی جڑ ہمیشہ کے لئے کٹ جائے۔

یہ لعنت جلد ختم کی جائے!

یہ سن کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ بیسویں صدی کے اس ترقی یافتہ زمانے میں بھی انسانی جانوں کی تجارت اور اناج کی طرح موجود ہے۔ کہ لڑکیوں کو سبزی اور اناج کی طرح تول کر بیچا جاتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے۔ اور ریاست منڈی کے ایک گاؤں میں ایسا ہوتا ہے۔ نہ صرف لڑکیاں بلکہ بعض حالتوں میں بیویاں بھی ۴-۵ روپے سیر کے حساب سے فروخت کر دی جاتی ہیں۔ ہم ریاست منڈی کے حکام اور تعلیم یافتہ اصحاب سے اپیل کریں گے۔ کہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن

اس ورش سروسمتی سے پہلے ادھیکاری ہی نرواچت ہوئے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ۵۴ واں سالانہ اُدھیویشن ۲۷-۲۸-مئی کو گورودت بھون کے دینج ہال میں ہوا۔ اس ورش پرتی ندھی گت ورش سے بہت کم تھے۔ جہاں گت ورش اپستھت پرتی ندھیوں کی سنکھیا پونے تین سو کے مگ بھگ تھی۔ اس ورش کیول ۱۳۲ تھی۔ آریہ پرتی ندھی ۲۰۵ آریہ سماجوں کی طرف سے سویکرت ۲۴۴ پرتی ندھیوں میں سے تھے +

۲۷ مئی صبح ۱۱ بجے تک کاروائی کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے شروع نہ ہو سکی۔ سوا گیارہ بجے پنڈت پریہ ورت جی کی پرارتھنا کے ساتھ کورم ہونے پر کاروائی آرمبھ ہوئی۔ سب سے پہلے پنڈت بھیم سین منتری سبھا نے سورگیہ لالہ رام کشن جی سابق پردھان سبھا کی مرتیو کے سمبندھ میں نمن لکھت شوک پرستاؤ پیش کیا:-

"یہ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھار ستمبھ دیو تُلیہ پورو پردھان سبھا۔ اور گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے بھوت پورو مکھیہ ادھشٹھاتا شری لالہ رام کشن جی کی مرتیو پر دکھ پرگٹ کرتی ہے۔ سورگیہ لالہ رام کشن جی پنجاب کی آریہ سماج کے ... کے بردھ ہتا تھے۔ آپ نے کئی ورشوں تک سبھا کا پردھان رہتے ہوئے سبھا کو ورتمان اوستھا تک پہنچایا۔ آپ کی سادگی۔ نیکی۔ سوادھیائے شیلتا سادگی۔ آریہ دھرم پریم اور دور اندیشی نے کئی بار گرہ کلہ ہونے پر بھی سبھا کے سنگٹھن دیڑ و اکشٹ رکھا۔ سبھا یہ انوبھو کرتی ہے۔ کہ آپ کی مرتیو سے جو استھان خالی ہوا ہے۔ اس کا پورا ہونا کٹھن ہے۔ سبھا ان کی سیواؤں کی ہاردک سراہنا کرتی ہے۔ اور ان کے پرتی کرتگیتا کا بھاؤ پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ان کی دونگت آتما کو شانتی پردان کریں" +

اس پرستاؤ کی تائید اور لالہ جی کے جیون کی ... کا پرکاش کرنے کے لئے لالہ رام جی ہیڈ ماسٹر لدھیانہ و ماسٹر گوردھن رام جی ان پرستی نے اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ پرستاؤ سروسمتی سے سویکار ہوا +

اس کے بعد گت ورش کی کاروائی پڑھ کر سنائی گئی۔ اور سپلیمنٹ ہوئی۔ اس کے بعد ... پرتی ندھیوں کی اور سے گوروکل اندرپرستھ ... گوروکل کانگڑی کے پربندھ ... شکایت ... کچھ پرشنوں کے ... ایک بجے بھوجن و وشرام کے لئے ... چونکہ پردھان کی کاروائی میں رائے بہادر بدری داس جی پردھان سبھا بھی موجود نہ تھے۔ اس لئے پردھان کے فرائض اُپ پردھان پنڈت لکشمن ... جی نے ادا کئے +

(بعد دوپہر) اس سمے رائے بہادر بدری داس جی پردھان سبھا بھی اپستھت تھے۔ اس لئے پردھان کے فرائض آپ ہی نے ادا کئے۔ کاروائی دو بجے آرمبھ ہوئی۔ اور سب سے پہلے سبھا نے حیدرآباد ستیاگرہ سمبندھی جو کاریہ کیا ہے۔ اس کا سنکشپت ورنن منتری جی نے پڑھ کر سنایا۔ پنجاب میں اس اندولن کو سنچالن کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جو پنڈت ٹھاکر دت۔ مہاشہ کرشن۔ پنڈت بھیم سین۔ ماسٹر گوردھن رام اور پنڈت جگناتھ جی آدی پر مشتمل ہے۔ سبھا نے پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور پنڈتا دروپدی دیوی کو اس کاریہ پر وشیش روپ سے لگایا ہوا ہے۔ مہاشہ کرشن جی کے ڈکٹیٹر بننے کے بعد سے سبھی اپدیشک اور بھجنیک اس کاریہ میں لگے ہوئے ہیں۔ سبھا کی طرف سے وقت وقت پر ضروری سرکلر نکالے جاتے رہے۔ اور سماجوں کو وقتاً وقتاً پر ان کے کرتویہ کا نردیش کیا جاتا رہا۔ منتری جی نے اس سمبندھ میں دو آریہ سنیاسیوں سوامی ستیانند جی اور سوامی سوتنترانند جی دوارا کی گئی سیواؤں کا وشیش روپ سے ورنن کیا۔ ساتھ ہی اپدیشک ودیالیہ کے دو ودیارتھیوں اور ادھیاپکوں کے تیاگ کا بھی۔ اپدیشک ودیالیہ کے تقریباً سبھی ودیارتھی اس دھرم یدھ میں اپنی آہوتی دے چکے ہیں۔ اسی کارن ودیالیہ ان دنوں بند ہے +

نمن پرکار دھن سبھا میں ستیاگرہ فنڈ میں پراپت ہوا یا دیا گیا:-

	روپے
مہاشہ جی دوارا پراپت دھن	۲۶۵۷۰
دلیے پراپت	۲۵۹۷۳
سارودیشک سبھا کو دیا گیا	۱۰۹۹۰
دچھووالی سماج کے حساب میں جمع	۵۸۰
مہاشہ جی کو دیا گیا	۵۰۰۰
پربندھ کے لئے خرچ کیا گیا	۱۷۵۰
اس وقت جمع	۳۸۰۰۰

منتری جی نے بتلایا۔ کہ سب سے پہلے گوروکل کانگڑی کے برہمچاریوں نے ہی اس دھرم یدھ میں اپنی آہوتی دی۔ اور مہاتما آنند سوامی جی کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ منتری جی نے انترنگ سبھا کے اس پرستاؤ کا بھی ذکر کیا۔ جو ان نے سوامی سوتنترانند جی سے یہ پرارتھنا کرنے کے لئے پاس کیا تھا۔ کہ وہ ستیاگرہ نہ کریں۔ اجلاس میں اس پرارتھنا کے اتر میں پراپت سوامی سوتنترانند جی کا پتر سنایا گیا۔ جس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ:-

"اس وقت تک میں ہزاروں یودھوں کو جیل بھیج چکا ہوں۔ اب میرے لئے باہر رہنا کٹھن ہو رہا ہے۔ کہ آگیا دے کر کرتارتھ کریں گے" +

اس کے بعد سبھا کے دوسرے کاریوں کی رپورٹ بھی سنائی گئی۔ گت ورش انترنگ سبھا کے آٹھ اور ودیا سبھا کے سات ادھیویشن ہوئے۔ چار مہانوبھاؤ ماسٹر آتما رام جی۔ پنڈت نردیو جی۔ لالہ جگت رام جی اور لالہ نرنجن پرشاد جی ہم سے جدا ہو گئے +

وید پرچار کے سمبندھ میں آپ نے بتایا۔ کہ اس کاریہ کو سچارو روپ سے چلانے کے لئے ایک سمتی بنائی گئی تھی۔ جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی ہیں۔ اور اس میں پنڈت بھیم سین۔ لالہ نند لال۔ لالہ نرنجن ناتھ اور لالہ سنت لال جی سمت ہیں۔ لالہ نند جی (کاریالیہ کے لئے) اور لالہ سنت لال جی (باہر کے لئے) ادھشٹھاتا کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس کاریہ کو بڑھانے کیلئے دو سکیمیں زیر غور تھیں:-

(۱) بجائے اس کے کہ ہر سماج اپنے ہاں جلسہ کرے۔ ضلع بھر کی آریہ سماجیں باری باری ضلع کانفرنس کر لیا کریں +

(۲) استری سماجوں کو سنگٹھت کرنا و استریوں میں وشیش پرچار کرنا +

منتری جی نے بتایا۔ کہ کئی کارنوں سے یہ دونو سکیمیں ادھوری کی ادھوری رہ گئیں۔ اس ورش کے سمے رائے بہادر بیلی رام جی کی دھرم پتنی شریمتی سرسوتی دیوی جی نے اپنے خرچ پر پنجاب کی سماجوں میں گھوم کر استریوں میں پرچار کرنے کا ذمہ لیا ہے +

سبھا میں چالیس اپدیشک۔ ۲۶ بھجنیک اور ۴۵ اویتنک پرچارک کاریہ کر رہے ہیں۔ ۲۲۷ اتسو۔ تین ہزار سنسکار اور ۹۸ شاستراتھ ہوئے۔ اکیس نئی سماجیں قائم کی گئیں۔ حصار کے قحط میں ۲۵ گاموں میں سبھا اپدیشک پنڈت پورن چند جی نے ریلیف کا کام کیا۔ شدھی کا کاریہ مہاشہ پریم چند جی (جو ان دنوں ستیاگرہ کر کے جیل جا چکے ہیں) منٹگمری۔ سرگودھا اور شاہ پور کے ضلعوں میں کاریہ کرتے رہے۔ اور مہاشہ رام چندر جی اوشدھ وترن کا۔ سب سے اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ گت گیارہ بارہ ورش وید پرچار ندھی میں گھاٹا رہا ہے۔ لیکن وہ اس ورش بالکل نہیں رہا +

انوسندھان وبھاگ و ساہتیہ وبھاگ کو اب اکٹھا کر کے "چموپتی ساہتیہ وبھاگ" بنا دیا گیا ہے۔ جس کے ادھشٹھاتا سوامی ویدانند جی ہیں۔ وہ آریہ کے بھی آنریری سمپادک ہیں۔ انوسندھان وبھاگ میں دو ودوان پنڈت بھگوت دت و پنڈت وجے شنکر جی بھی کاریہ کر رہے ہیں۔ پنڈت چموپتی جی کرت جیون جیوتی پنڈت ٹھاکر دت جی کے ویہ سے چھپوائی گئی۔ اور سبھا کی اور سے اردو ستیارتھ پرکاش چھپوایا گیا۔ پنڈت کندن لال۔ سردار مہر سنگھ و لالہ دیوراج جی نے سماجوں کے حساب کا انسپکشن کیا۔ دیوان چند سمارک میدپور کی کنیا پاٹھشالہ جنج گھر ... اوشدھالیہ سے لوگ کافی لابھ اٹھا رہے ہیں۔ اوشدھالیہ سے ۸۰۲۴ مریضوں نے اوشدھی لی۔ ۱۰۱۹ آپریشن ہوئے اور ۴۶۵ آنکھوں کے آپریشن ڈاکٹر متھرا داس جی نے کئے۔ گیان چند اوشدھالیہ میں اچھا کاریہ ہو رہا ہے۔ آریہ وشرام شالہ سے بھی یاتری خوب لابھ اٹھا رہے ہیں۔ یہ وشرام شالہ لالہ سندر داس جی کی سمرتی میں ان کی دھرم پتنی جی نے دس ہزار روپیہ کی لاگت سے بنوائی تھی۔ گت ورش اس میں ۳۵۴ یاتری ٹھہرے۔ راجپال سمارک سے دس روپیہ ماسک شہید راجپال کی ماتا کو سہائتا دی جا رہی ہے۔ اس فنڈ میں ۶۱۰۰ روپیہ تھا۔ لیکھرام ندھی سے پنڈت ستیہ دیو جی اور اخبار آریہ مسافر کا خرچ دیا جاتا ہے۔ "آریہ مسافر" کو گت ورش ایک ہزار کی ضمانت دینی پڑی تھی۔ جو اس ورش ضبط ہو چکی ہے۔ اپیل ہائی کورٹ میں کی جا چکی ہے جس کی وجہ سے پرچہ بند ہے۔ اسی طرح آریہ ودیارتھی آشرم اور آریہ یووک سنگھ کا کاریہ بھی بھلی بھانتی ہو رہا ہے۔ اپدیشک ودیالیہ میں تین ودیارتھی تھے۔ وہ سب کے سب ستیاگرہ میں جا چکے ہیں۔ اس لئے بند ہے۔ پریکشا دئے بغیر جو ودیارتھی گئے ہیں۔ ان کو پاس سمجھا جا کر پرمان پتر دئے جائیں گے۔ شکشا سمتی کو ۴ اور شش ستھاپت ہوئے ہو گئے ہیں

Haridwar, Digitized by eGangotri

پردھان پروفیسر شودیال اور منتری لالہ مولراج جی بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی رہے ۔ اس کے آدھین ١١٣ سنستھائیں ہیں ۔ جن میں سے ایک کالج ۔ ۹ ہائی سکول ۔ ٣٦ مڈل سکول ۔ باسٹھ پرائمری سکول اور ٥ دیگر سکول ہیں ۔ پنڈت جے دیو جی ان سکولوں کے نریکشن کے لئے نیکت ہیں ۔ دلت اُدھار سبھا ۔ پردھان لالہ ہیمراج اور منتری پنڈت ... لیفی پال جی رہے ۔ اس ورش کوئی گھاٹا نہیں رہا ۔ ١٢ اُپدیشک کاریہ کرتے رہے آٹھ سنستھانوں پر دلت اُدھار سمیلن ہوئے ۔ ایک دستکاری سکول چلتا ہے ۔ جس پر پندرہ سو روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے ۔ آمدنی ۸۹۵۰ روپے اور خرچ ۸۹۳۳ روپے ہوا ۔ جب یہ رپورٹ پڑھی جا چکی ۔ تو شری سوامی ستیانند جی و شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا پدھارے ۔ سب نے ان کا جے کاروں کے ساتھ سواگت کیا ۔

اس کے بعد ستیاگرہ سمبندھی کارروائی عمل میں آئی ۔ سب سے پہلے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ریاست کی جیلوں میں مرے چھ ویروں کی مرتیو پر شردھا اور سہانو بھوتی کا پرستاؤ پاس کیا گیا ۔ اور نظام سرکار سے آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ۔ اور ان ویروں کی سمرتی میں گوروودت بھون میں تامہ پتر لگانے کا نشچے کیا گیا ۔ دوسرے ریزولیوشن میں اب تک گرفتار ہوئے پانچیل سر وادھیکاریوں کو ودھائی دی گئی ۔ تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر وا اُپ پردھان سبھا کو ودھائی دی گئی ۔ اور دھرم یُدھ کی سپھلتا کے لئے ہر ممکن سہائتا دینے کا وشواس دلایا گیا ۔ چوتھے پرستاؤ میں آریہ سماجوں کو نمن نکھت کاریہ کرنے کا آدیش دیا گیا :-

(١) ہر شہر و قصبہ میں ستیاگرہ سمتی بنائی جاوے ۔

(٢) دھن جمع کیا جاوے اور والنٹیر بھرتی کئے جاویں ۔

(٣) ستیاگرہ سمبندھی پرچار کیا جاوے ۔ اور ستیاگرہ سمتی شولاپور کی آگیا ملنے پر والنٹیر بھیجے جاویں ۔

شری گھنشیام سنگھ جی کی تقریر

اس کے بعد شری گھنشیام سنگھ جی گپت نے شولاپور کے فساد اور ستیاگرہیوں کے وہاں سے اخراج کے متعلق آدھ گھنٹہ تقریر کی ۔ جس کا لب لباب نیچے دیا جاتا ہے :-

" میرا ہمیشہ یہ دعوے رہا ہے ۔ کہ نظام سرکار سے ہمارا مطالبہ دھارمک ہے ۔ اور ہماری لڑائی اہنسا تمک ہے ۔ جو لڑائی کانگرس نے ١٩٣١ء تا ١٩٣٢ء میں لڑی تھی ۔ اس سے آریہ سماج کی یہ لڑائی کہیں اونچی ہے ۔ اب اگر ہم نے اپنی لڑائی کو ہندو مسلم جھگڑے کا روپ دے دیا ۔ تو ہم بہت برا کریں گے ۔ عدم تشدد اور تشدد کی کارروائی میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا ۔ ان دونو کے مابین کوئی درمیانی راستہ ہی نہیں ۔ اگر ہم اہنسا تمک یُدھ لڑتے رہے ۔ تو ہماری وجے دور نہیں ۔ لیکن اگر ہم فروعی معاملات میں پھنس گئے ۔ تو ہماری کامیابی مشکوک ہو جائے گی ۔ اس لئے ہمیں نہ صرف قول فعل سے عدم تشدد پر کاربند رہنا چاہیئے ۔ بلکہ خیال سے بھی ۔

دھارمک حقوق کے لئے

نظام سرکار کہتی ہے ۔ کہ ہماری جدوجہد فرقہ وارانہ ہے ۔ لیکن ہمارا دعوے ہے کہ یہ جدوجہد ہرگز فرقہ وارانہ نہیں ۔ ہماری لڑائی نہ تو مسلمانوں سے ہے نہ اسلام سے ۔ اور نہ ہی نظام صاحب سے ۔ بلکہ ہماری لڑائی تو اپنے دھارمک حقوق کے حصول کے لئے ہے ۔ اور اسی بات کو ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے ۔

دوسری بات جو ہمیں یاد رکھنی چاہیئے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ ہمارا مقابلہ ایک بڑی طاقت سے ہے ۔ ہمیں بھول نہیں جانا چاہیئے ۔ کہ نظام کے ذرائع بہت وسیع ہیں ۔ اس لئے اگر ہماری لڑائی طول پکڑ جائے ۔ تو اس میں تعجب ہی کیا ؟ لیکن جنگ کے طول پکڑنے پر ہماری کامیابی اس وقت یقینی ہوگی ۔ جب ہم عدم تشدد پر کاربند رہتے ہوئے ۔ اپنا یُدھ جاری رکھیں گے ۔ اس لئے ہمیں ایک ہی مرکز پر اپنی تمام توجہ مرکوز کرنی چاہیئے ۔ اور اس وقت ہمارا مقصد حیدرآباد میں دھارمک حقوق کا حصول ہے ۔ ہمیں ہر ایک جگہ پر اور ہر ایک موقع پر محاذ بنانے سے احتراز کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ ایک ہی وقت میں مختلف جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہیئے ۔ اور یہ بات ہمیں ہمیشہ ذہن نشین رکھنی چاہیئے ۔ تمام ستیاگرہیوں کو ہمیشہ عدم تشدد پر کاربند رہتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے " ۔

ازاں بعد پنڈت بھیم سین ودیا النکار نے آچاریہ رام دیو کی طرف سے ایک رقت انگیز خط پڑھ کر سنایا ۔ جس میں انہوں نے مہاشہ جی کی آریہ سماج کی سیوا کو سراہا تھا ۔ اور اس بات پر اظہار افسوس کیا تھا ۔ کہ وہ بیمار ہونے کی وجہ سے اس اجلاس میں شامل نہیں ہو سکتے ۔ مگر وہ امید کرتے ہیں ۔ کہ جلد ہی تندرست ہو کر مہاشہ جی ۔ سے حیدرآباد کے کسی جیل میں جا ملیں گے ۔

ایڈریس

اس کے بعد سبھا منتری جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھا سدوں و پرتی ندھیوں کی طرف سے ایڈریس پڑھا :-

شریمان مہاشہ جی !

" آج آپ حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر بن کر پنجاب سے روانہ ہو رہے ہیں ۔ اس شبھ اوسر پر سبھا کے ادھیکاری تتھا سبھا کے سبھی پرتی ندھی پنجاب کے آریہ سماجوں کی طرف سے آپ کا ہاردک ابھی نندن کرتے ہیں ۔ اور آپکو اس دھرم یُدھ کے ڈکٹیٹر مقرر ہونے پر بدھائی دیتے ہیں ۔ آپ نے سرو ادھیکاری بن کر سبھا اور پنجاب کی آریہ سماجوں کے یش کو چمکا دیا ہے ۔

برطانوی ہند میں آریہ سماج نے اپنے بلیدان سے دھارمک سوتنترتا کی اودھیکار کی رکھشا کی تھی ۔ آج پھر حیدرآباد ریاست میں آریہ سماج دھارمک سوتنترتا قائم کرنے کے لئے جان کی بازی لگا کر لڑ رہا ہے ۔ آج آریہ سماج کے سامنے زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو رہا ہے ۔ اس نازک وقت میں آپ جیسے دانا ۔ کاریہ دکھش ۔ نیتی کشل اور اندولن کاری نیتا کی ضرورت ہے ۔

آریہ سماج کے ابتدائی اتہاس میں آپ نے پٹیالہ ۔ دھولپور وغیرہ دھارمک کانڈوں کے وقت پبلک کو بیدار کرنے اور مخالفوں کے مایا جال کو چھن بھن کرنے کے لئے اپنی لیکھنی دوارا جو اندولن کیا تھا ۔ اسے کوئی بھول نہیں سکتا ۔ حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے دنوں میں آپ نے اپنی نہ چوکنے والی اور جادو کا اثر رکھنے والی لیکھنی شکتی دوارا پنجاب میں جو جیون پیدا کیا تھا ۔ مخالف بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ جس کام کو آپ ہاتھ میں لیتے ہیں ۔ اس کو پورا کرنے والی آپ کی طاقت کی کون تعریف نہ کرے گا ۔ ماہ مئی کی کڑکتی ہوئی دھوپ میں حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کیلئے آپ نے جو دورے کئے ہیں ۔ ان میں آریہ بھائیوں نے دل کھول کر جس پرکار اُتساہ پوروک آپ کا مان اور سواگت کیا ہے ۔ وہ اس دھرم یُدھ کی قابلِ یادگار کہانی ہے ۔

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں مہاتما دل کے سنستھا پک نیتا شری لالہ رام کشن جی اور شری سوامی شردھانند جی کی نگرانی میں سبھا اور سماج کے اندولنوں اور کمائی کا ساتھ آریہ سنستھاؤں کو پبلک میں مقبول بنانے کیلئے مخالف طاقتوں کو آریہ سماج کا بھگت بنا کر آپ نے اپنی لیکھن شکتی اور بھاشن شکتی کا جس سپھلتا اور شان سے استعمال کیا ہے ۔ وہ آنے والے نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے ۔ پنجاب میں آریہ سماج کی شکتی کو بڑھانے میں آپ نے قابلِ تعریف کام کیا ہے ۔

جوانی میں آپ نے دھارمک لگن اور رشی بھگتی کی بھاونا سے متاثر ہو کر سماج کے گورو کو دیش و دیشانتر تک پھیلانے میں جو قابلِ تعریف کام کیا ہے ۔ وہ آپ کی پبلک زندگی کی سنہری جھانکی ہے ۔

آپ کے جیل جانے سے سبھا اور سماج کا گورو بڑھے گا ۔ اس شبھ اوسر پر ہم آپ کا ابھی نندن کرتے ہیں ۔ اور آپ کو یقین دلاتے ہیں ۔ کہ ہم اس اندولن کو کامیاب بنانے میں یتھا شکتی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے " ۔

آپ کے پرتی ندھی بھائی :-

(آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سدسیہ)

دیگر ایڈریس

اس کے بعد کئی دیگر سجنوں نے ایڈریس پیش کئے ۔ لالہ لکھو رام جی منیجر آنند آشرم لدھیانہ نے مہاشہ جی کو ١٧ روپے کی تھیلی بھینٹ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا :-

شری مانیہ ورپوجیہ مہاشہ کرشن جی !

" یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ ہندو جاتی پر جو ناقابلِ برداشت پابندیاں ہیں اس سے تمام آریہ ہندو جگت بیزار ہے ۔ ہمارے نتیہ کرم کرنے میں بھی بادھائیں ڈال کر ہمیں اتینت دکھی کر دیا ہے ۔ آریہ سماج نے وہاں اپنے دھارمک ادھیکاروں کی پراپتی کے لئے ستیاگرہ آرمبھ کر کے اپنی ذہنیت کا جو ثبوت دیا ہے ۔ مجھے اس کے لئے آریہ سارودیشک سبھا دہلی کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ کہنے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں ۔ کہ آپنے آپ کی باوجود اپنی کمزور صحت کے بھی اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر کے آریہ سماج کا مکھ اُجول کر دیا ہے ۔ اور اس تھوڑے سے عرصہ ماہ جولائی کی کڑکتی دھوپ میں پنجاب کا دورہ کر کے جو جاگرتی پیدا کی ہے ۔ وہ آپ کا ہی حصہ ہے ۔ مجھے اس بات کا بھی ابھیمان ہے ۔ کہ آپ نے نائیک بن کر پنجاب کا نام روشن کر دیا ۔ جس کے لئے میں آپ

(بقیہ صفحہ ١٣ پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

لاہور میں مہاشہ کرشن جی کی وداعی کا شاندار پبلک جلسہ

بتیس ۳۲ ہزار کی حاضری اُنیس ۱۹ ایڈریس اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) کی بھینٹ

آریہ ستیاگرہ کے جتھے (لاہور ۲۶ - مئی) آریہ ستیاگرہ کے جتھے کو الوداع کہنے کے لئے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کو الوداع کہنے کے لئے ۸ بجے شام کے ڈی - اے - وی مڈل سکول میں لاہور کے ہندوؤں و سکھوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ زیر صدارت ماسٹر تارا سنگھ جی منعقد ہوا - اُتساہ کا یہ عالم تھا - کہ ایک ایک منٹ کے بعد "ویدک دھرم کی جے"۔ "مہاشہ کرشن امر رہیں"۔ "آریہ سماج امر رہے" کے فلک شگاف نعرے لگ رہے تھے۔ جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے۔ بیس ہزار ہندو اور سکھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ دو ہزار کے قریب دیویاں تھیں۔ شروع میں پروفیسر جگدیش بھوشن جی سنگیت رتن کے رسیلے اور اُتساہک بھجن ہوئے۔ پنڈال میں ستیاگرہیوں کے دو جتھے بھی موجود تھے۔ جو پنجاب کے مغربی حصہ سے لاہور پہنچے تھے۔ اور مہاشہ جی کے ساتھ ستیاگرہ کرنے کیلئے حیدرآباد جا رہے ہیں۔ کئی جتھے اس وقت آئے جب جلسہ کی کارروائی شروع ہو چکی تھی۔ جتھے جب آتے تھے ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے آتے تھے۔ ستیاگرہیوں نے اوم کے جھنڈے اُٹھائے ہوئے تھے ✢

صدر جلسہ نے تقریر کرتے

صدر کی تقریر

ہوئے فرمایا۔ کہ — ہم اس وقت ایک مہان کاریہ کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں - اور یہ مہان کاریہ ایک مہان ویکتی کو الوداع کہنے کا ہے - اس میں کوئی شک نہیں - کہ اس وقت جو ستیاگرہ حیدرآباد میں کیا جا رہا ہے - وہ آریہ سماج کی طرف سے ہے بلکہ درحقیقت یہ ستیاگرہ صرف آریوں کا نہیں بلکہ تمام انصاف پسندوں کا ہے - جو یہ نہیں چاہتے - کہ کسی کے دھارمک ادھیکار اور مذہبی حقوق کی آزادی غصب ہو - اس تحریک میں نہ صرف آریوں ہندوؤں اور سکھوں کو حصہ لینا چاہیئے - بلکہ انصاف پسند مسلمانوں کو بھی - آریہ سماج نے جو اندولن شروع کیا ہے - وہ دھارمک آزادی کے لئے ہے" ✢

اس کے بعد سوامی سنتیا نند جی - راجہ نریندر ناتھ جی - پنڈت ٹھاکر دت جی - چوہدری کرشن گوپال دت جی - پنڈت بدھ دیو جی - لالہ بہادر بہاری داس جی - سنت جوالا سنگھ جی - شریمتی ودیاوتی دیوی اور شنو دیوی جی کی تقریریں ہوئیں۔ پنڈت رام سرن داس ایڈووکیٹ جالندھر آدی کی نظمیں ہوئیں ✢

ایڈریس

اس کے بعد ایڈریس دئے جانے شروع ہوئے۔ شریمتی ادما دیوی جی نے کویتا کے اندر ایڈریس پڑھا - پھر آریہ سماج وچھو والی کی طرف سے ایڈریس پڑھا گیا۔ اس کے بعد پنڈت ٹھاکر دت شرما امرت دھارا نے لاہور کی اٹھارہ ۱۸ آریہ سماجوں کی طرف سے ایک مشترکہ ایڈریس پڑھا - ان ایڈریسوں میں مہاشہ جی کی ان خدمات کو سراہا گیا تھا جو اُنہوں نے آریہ سماج اور آریہ جاتی کی کی ہیں - گو جلسہ رات کے بارہ بجے تک رہا - اور کئی دفعہ لاؤڈ سپیکر فیل ہو گئے - مگر اُتساہ اور جوش کا یہ عالم تھا - کہ لوگ آرام سے بیٹھے کارروائی سنتے رہے ✢

تھیلیاں جو بھینٹ کی گئیں

آریہ سماج وچھو والی لاہور تین ہزار روپیہ - استری آریہ سماج وچھو والی ایک ہزار روپیہ - معرفت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۵ ہزار روپیہ آریہ سماج انارکلی ایک ہزار پانسو روپیہ - استری آریہ سماج انارکلی پانسو روپیہ - آریہ پرادیشک سبھا کی معرفت ایک ہزار روپیہ - پنڈت ٹھاکر دت دھرم ارتھ ٹرسٹ پانسو روپیہ - آریہ سماج ماڈل ٹاؤن پانسو روپیہ - آریہ سماج سنت نگر دو سو روپیہ - استری آریہ سماج سنت نگر ایک سو ایک روپیہ - آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ ۱۵۱ روپیہ - آریہ سماج بھارت نگر ۱۰۵ روپیہ - آریہ سماج گوروت بھون ۱۰۱ روپیہ - استری آریہ سماج ۵۶ روپیہ - آریہ سماج رام گلی ۱۵۱ روپیہ - استری آریہ سماج ۵۱ روپیہ - آریہ سماج گوالمنڈی ۵۱ روپیہ لالہ دُنی رام (جھریا کے آریوں کی طرف سے) ایک ہزار روپیہ - آریہ سماج کرشن نگر ۱۰۱ روپیہ - مرکزی اناتھالیہ کمیٹی ۴۵ روپیہ - آریہ سماج دھرم پورہ ۱۵ روپیہ - آریہ سماج لاہور چھاؤنی ۱۰۱ روپیہ - لالہ گوپال داس سونی چیک ایک سو روپیہ - کیپٹن آر - سی گلاٹی ۵۱ روپیہ شاہ عالمی کے بھائیوں نے لالہ مانک چند کی معرفت ۲۰۲ روپیہ - آریہ سماج اچھرہ ۵۱ روپیہ - آریہ سماج بدو ملہی ۲۰۱ روپیہ - آریہ سماج شرقی پور ۳۱ روپیہ - گوپال داس ٹھیکیدار دس روپیہ - سندھی دیویاں ۵۳ روپیہ - ڈاکٹر پریم سنگھ (جمع کر کے دئے) ستر روپیہ - امراؤ سنگھ حلوائی کی دھرم پتنی ۱۰۱ روپیہ - بھارت گلاس کمپنی ۲۵ روپیہ - لالہ مانک چند ان کی دھرم پتنی ۵۱ - ۲۵ روپیہ - رائے بہادر رام رکھا مل پچاس روپے اہمادیں گے - اور بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی رقوم دس دس اور بیس بیس روپیہ کی پیش کی گئیں ✢

اس سے پیشتر پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ مختلف شہروں سے مہاشہ جی کو بھینٹ کیا جا چکا ہے ✢

اس کے بعد مہاشہ جی نے مندرجہ ذیل تقریر کی :-

مہاشہ جی کی تقریر

مہاشہ کرشن جی نے آخر میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ — "آج طبیعت کا رنگ نرالا ہے - میں نے آریہ ستیاگرہ کے لئے بیسیوں مضمون لکھے - اور بیسیوں لیکچر دئے - لیکن آج میرا دل لیکچر دینے کو نہیں چاہتا - جن اصحاب نے آج تقریریں کی ہیں - ان سے میرا دل بیٹھ گیا ہے - انہوں نے جو تعریف میری کی ہے - میں اسے ٹھیک نہیں سمجھتا - کیونکہ میں اگر جیل جا رہا ہوں - تو اس میں زیادہ قربانی نہیں ہے - ایک شخص کی جو ایک دو سال یا چند مہینوں کے لئے جیل جا رہا ہو - اس قدر تعریف نہیں کرنی چاہیئے ✢

میں جو کچھ ہوں آریہ سماج کی وجہ سے ہوں - اگر میں اس کے لئے اتنی قربانی بھی نہیں کر سکتا - تو میرے جیون پر دھبہ ہے - میں جو تھوڑی بہت خدمت آریہ سماج کی کرنے چلا ہوں - میں اپنے آپ کو اس کے لئے تعریف کے قابل نہیں پاتا - میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں - پنجاب نے میری خواہش - میری آشا اور میری امید سے بڑھ کر مجھے دھن اور جن دیا ہے - سوامی سوتنترانند کے پاس پہنچوں گا - تو انہیں بتلاؤں گا - کہ جس پنجاب کی خدمت آپ نے عمر بھر کی ہے - اور جس میں کام کرنے کے لئے آپ نے مجھے مقرر کیا ہے - مجھے اس نے ۷۵ ہزار روپیہ اور ایک ہزار والنٹیر دئے ہیں ✢

کسی نیدھ میں پڑنا ہی سپھلتا کی نشانی ہے - کسی قوم کی زندگی کی نشانی ہی یہ ہے - کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنے کو تیار ہے یا نہیں - حیدرآباد میں آریہ سماج نے جو ستیاگرہ شروع کیا ہے - اس سے وہاں سیاسی بیداری بھی پیدا ہو چکی ہے - اسے نظام کے سرکاری حلقے بھی تسلیم کرتے ہیں ✢

محکمہ دینیات ایک عجیب و غریب محکمہ ہے - جو یا تو ریاست حیدرآباد میں پایا جاتا ہے یا بھوپال میں یا دیگر اسلامی ریاستوں میں - اور کہیں آپ کو نہیں ملے گا - ایک مندر بنانے ہیں - تو محکمہ سے منظوری لینی ہیں - لیکن حیدرآباد میں اسی محکمہ دینیات میں جو درخواست پیش کی جاتی ہے منظوری نہیں دی جاتی - اب نظام سرکار کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے - کہ اس محکمہ دینیات میں ایک ہندو ڈائریکٹر کو بھی لگایا جائے گا - جو ہندوؤں کے امور مذہبی کے متعلق تحقیقات کرے گا - اور ان کی شکایات کو دُور کیا جائے گا ✢

دوسری بات جو نظام سرکار کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے - وہ یہ ہے - کہ پجاریوں کی ایک کمیٹی بنائی جاوے گی - جو ہندو مندروں کی تعمیر وغیرہ کے سلسلہ میں ضروری کارروائی کرے گی - پہلے ان پجاریوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی - لیکن آریہ سماج کی بدولت ان کو بھی یہ پوزیشن مل رہی ہے - وہ پہلے بھیڑیں تھیں لیکن آریہ سماج نے ان کو شیر بنا دیا ہے - آخر میں جو سب سے بڑی پیشکش حیدرآباد سرکار کی طرف سے ہو رہی ہے - وہ یہ ہے - کہ حیدرآباد میں ایک اسمبلی بن رہی ہے - جو کانگریسی آریہ سماج کی تحریک کے خلاف ہیں - وہ کان کھول کر سن لیں - کہ آریہ سماج کی بدولت ہی حیدرآباد کی ریاست ذمہ دار حکومت کی طرف قدم بڑھا رہی ہے ✢

وہاں آج کل ستیاگرہ کی کیا حالت ہے - وہ یہ کہ حیدرآباد سرکار کے پاس ان کو رکھنے کے لئے جگہ نہیں - اس کے پاس کپڑے نہیں - اس لئے ان کو ان ہی کپڑوں میں رکھا جاتا ہے جو وہ پہنے ہوئے ہوتے ہیں - اور ان کو راشن دے دیا جاتا ہے - کہ خود پکائیں اور کھائیں اس وقت نظام سرکار اکڑی ہوئی ہے - لیکن آخر کار اس کو جھکنا پڑے گا - آریہ سماج نے اس سوال کو جس لگن سے اُٹھایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے - پہلے کہا کرتے تھے - کہ یا تو کانگریس ستیاگرہ کر سکتی ہے یا اکالی - مگر آریہ سماج نے جو ستیاگرہ کر کے دکھایا ہے وہ ایک معجزہ ہے - کیونکہ وہاں سکھ تحریک میں دیہاتی لوگ جیلوں میں گئے - وہاں اب شہری لوگ بھی جن کے متعلق سمجھا جاتا تھا - کہ کچھ کرنا نہیں جانتے ستیاگرہ میں کود پڑے ہیں - جو بھائی ہماری مدد کر رہے ہیں - وہ ہمارے دھنیہ واد کے پاتر ہیں - کانگریس ایک جماعت کے طور پر ہمارے ستیاگرہ میں حصہ نہیں لے سکتی اور میں بھی چاہتا ہوں - کہ کانگریس جماعت کے طور پر ہماری امداد نہ کرے - کیونکہ وہ ہماری کامیابی میں حصہ دار ہوگی - لیکن کانگریسی انفرادی طور پر ہمارے ساتھ ہیں - چند روز ہوئے ہردوار سے ایک جتھا گیا - جس میں تمام کانگریسی تھے - ہندو سبھا تو ہمارے ساتھ ہی ہے - کانگریس بھی ریاستوں میں جدوجہد کر رہی ہے - گو وہ

مدھیہ بھارت میں آریہ سماجوں کی حالت

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

اس سال مجھے وسط ہند میں پرچار کرنے کا موقعہ ملا۔ وسط ہند اور برار دونو پرانتوں کو ملا کر آریہ پرتی ندھی سبھا بنی ہوئی ہے۔ جس کا صدر مقام ناگپور ہے۔ آریہ سماجوں کی تعداد ۱۵۰ سے کچھ اوپر ہے۔ لیکن ان کی حالت سنتوش جنک نہیں ہے۔ ادھک سماجوں کے مندر بنے ہوئے نہیں ہیں۔ کئی سماجوں نے کرایہ پر مکان لے رکھے ہیں۔ صرف دو چار سماجوں کے مندر اچھے ہیں۔ رائے پور۔ جبلپور اور ناگپور۔ سی۔ پی میں اچھے شہر ہیں۔ لیکن ان کے مندر بہت چھوٹے ہیں۔ ناگپور شہر میں جو مندر ہے اس پر تو ایک سادھو نے اپنا ادھیکار جما رکھا ہے۔ ساپتاہک ست سنگ اس میں ہوتا ہے۔ ناگپور صدر میں جو سماج کا مکان ہے۔ اس میں پتری پاٹھشالہ لگتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی اُپدیشک ناگپور میں جاوے۔ تو اس کے ٹھیرنے کے لئے یا تو دھرم شالہ ہے یا کسی آریہ بھائی کے مکان پر رہائش کرے۔ یہ بڑے دُکھ کی بات ہے۔ کہ اتنے بڑے شہر میں آریہ سماج کی حالت ایسی ہو۔ ساپتاہک ست سنگ میں بھی سنتوش جنک اُپستھتی نہیں ہوتی۔ رائے پور سماج کا مندر بھی چھوٹا سا ہے۔ وہاں بھی ساپتاہک ست سنگ میں درجن سے کم حاضری ہوتی ہے۔ البتہ ساگر سماج نے اپنا مندر وسیع بنا لیا ہے۔ اور وہاں سماج میں حاضری بھی اچھی ہو جاتی ہے۔ بلاسپور سماج کا مندر بھی اچھا ہے۔ اور وہاں مہاشہ نارائن سادھو بہت اُتساہی پُرش ہیں۔ جن کے طفیل سے آریہ سماج کی حالت سنتوش جنک ہے۔ برار کے پرانت میں امراوتی۔ اکولا اور خام گاؤں کی سماجیں اچھی ہیں۔ لیکن عام طور پر ادھک سماجوں میں اُپستھتی و سیوا کا بھاؤ بہت کم ہے۔ پریم اور شردھا بہت کم دکھائی پڑتی ہے۔ اوّل تو اُپدیشکوں کا مارگ وے اور بھوجن سے ستکار بہت ہی کم کرتے ہیں۔ جہاں کچھ ستکار کرتے بھی ہیں۔ تو ہوٹل سے بھوجن کھلاتے ہیں۔ ان میں دان دینے کی بھاونا بھی بہت کم ہے۔ چونکہ یہ صوبہ تعلیم میں بہت پیچھے ہے۔ اس لئے ادھر یو۔ پی اور پنجاب سے بہت سے لوگ ملازمت پیشہ ہیں۔ [illegible] جہاں آ کر قیام کیا۔

اور پھیلایا ہے۔ اب بھی جہاں کہیں پنجابی ہیں وہیں آریہ سماج کا زیادہ پرچار ہے۔ سبھاسدوں میں زیادہ تعداد سنیکت پرانتیہ بھائیوں کی ہے۔ اور ادھیکاریوں پر بھی ادھک تر پنجابی اور سنیکت پرانت کے لوگ ہیں۔ مگر یہ لوگ جوں ہی پنشن پاتے ہیں اپنے وطن کو چلے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ جہاں سے پنجابی ملازمت پیشہ تبدیل ہو گئے یا کم ہو گئے۔ آریہ سماج بھی شتھل ہو گئی۔ ابھی تک اصل باشندوں میں آریہ سماج کی رُچی کم ہے۔ یہاں پرانتک خیالات کے لوگوں کا زور ہے۔ مگر سناتن دھرم سبھا کا کچھ بھی کام نہیں۔ لوگوں کا میلان کانگرس کی طرف بہت زیادہ ہے۔ ناگپور و رساور کر کے پرچار ہونے سے ہندو مہاسبھا میں کچھ طاقت آ گئی ہے۔ اور مرہٹہ لوگوں کی ہندو سبھا کی طرف رُچی ہے۔ آریہ سماج کی طرف ابھی لوگوں کا میلان بہت کم ہے۔ کچھ یہ بھی کارن ہے۔ کہ یو۔ پی اور پنجاب کے لائق اُپدیشکوں کا آنا ادھر کم ہوتا ہے۔ اور یہاں کی پرتی ندھی سبھا کے پاس روپیہ نہ ہونے کے کارن اُپدیشک منڈل نہیں چل سکے۔ کبھی کچھ اُپدیشک اور بھجنیک ملازم رکھ لیتے ہیں۔ کچھ سمے بعد روپیہ نہ ہونے کے کارن جواب دے دیتے ہیں۔ بڑی بڑی سماجیں جلسہ پر یو۔ پی سے کوئی اُپدیشک بلا لیتی ہیں۔ اور حاضری اچھی ہو جاتی ہے۔ میرے لیکچروں میں بھی حاضری اچھی ہوتی رہی۔ ادھیکاریوں کا وچار ہے۔ کہ اگر یہاں باقاعدہ کچھ عرصہ کے لئے قابل آریہ اُپدیشک آ کر پرچار کریں۔ تو لوگوں کا میلان آریہ سماج کی طرف بڑھ جاوے۔

حیدر آباد کے ستیاگرہ نے ان لوگوں میں کچھ جاگرتی پیدا کر دی ہے۔ چونکہ جتھے اندور۔ اُجین۔ کھنڈوا۔ امراوتی۔ اکولا۔ احمد نگر۔ ناگپور آدی شہروں میں ٹھیرتے ہیں۔ اور جتھے دار اور ان کے ہمراہی ساتھ ساتھ پرچار کرتے جاتے ہیں۔ اس لئے یہاں کی سماجوں میں پرچار بہت ہو گیا ہے۔ اور اب لوگ آریہ سماج کو سمجھنے لگے ہیں۔ ادھر اُردو کا پرچار بالکل نہیں ہے۔ سوائے پنجابی بھائیوں کے لوگ اُردو سے کم واقف ہیں۔ مرہٹی۔ گجراتی اور ہندی بھاشا کا پرچار ہے۔ تاہم آریہ سماج کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور لوگوں کا میلان ویدک دھرم کے خیالات سننے کی طرف ادھک ہو رہا ہے۔

جب تک وجے نہ ہوگی دھرم یدھ جاری رہیگا

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کا الوداعی پیغام

حیدر آباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی نے حیدر آباد کی جانب روانگی سے پہلے ذیل کا بیان جاری کیا:۔

"گو میرا جسم کمزور ہے۔ لیکن مضبوط دل کے ساتھ اور تکلیفیں اُٹھانے کا عزم رکھتا ہوا میں کئی سو والنٹیروں کے ساتھ ۲۸- مئی کو حیدر آباد روانہ ہو رہا ہوں۔ لاکھوں لوگوں کی شبھ کامنائیں اس دھرم یدھ میں میرے ساتھ ہیں"

کئی حلقوں میں حیدر آباد ستیاگرہ کے غلط معنی لئے جا رہے ہیں۔ میں یہ بات بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ اور اس امر کا اعادہ کرتا ہوں۔ کہ یہ ستیاگرہ نہ نظام کے خلاف ہے نہ مسلمانوں کے خلاف۔ بلکہ یہ ایک ایسے طرزِ حکومت کے خلاف ہے۔ جس نے آریہ سماجیوں کو بالخصوص اور ہندوؤں کو بالعموم ان کے دھارمک حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔

ہم اپنے دھرم کو آزاد کرانا چاہتے ہیں

ہمارے دھرم پر پابندیاں عائد ہیں جن سے ہم اسے آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم پنجاب نے شولاپور میں اپنی تقریر میں جو کچھ کہا تھا۔ اس سے زیادہ یا کم ہم کچھ نہیں چاہتے ہم چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے مذاہب کے دھارمک جذبات کا مناسب خیال رکھتے ہوئے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کو پوری مذہبی اور تمدنی آزادی دی جائے۔ دربار کے خلاف ہماری شکایات کئی ہیں۔ اور مختلف اقسام کی۔ لیکن سر دست ہم صرف مندرجہ ذیل دو مطالبات کیلئے ہی ستیاگرہ کر رہے ہیں:۔

(۱) ویدک دھرم کا پرچار کرنے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کامل آزادی دی جائے۔ گو ایسی آزادی دیتے ہوئے دوسرے مذاہب کے پیرؤں کے جذبات کا مناسب خیال رکھا جائے۔

(۲)...... نئے آریہ سماج قائم کرنے۔ نئے آریہ سماج مندر۔ یگیہ شالائیں۔ اور ہون کنڈ بنانے اور پرانے مندروں کی مرمت کرنے کی پوری آزادی دی جاوے۔ اور ان کی تعمیر یا مرمت کرتے وقت ریاست کے محکمہ دینیات یا کسی اور محکمہ کی اجازت لینے کی پابندی اُڑا دی جائے۔

ہمارے پہلے ڈکٹیٹر اور پوجنیہ لیڈر مہاتما نارائن سوامی جی نے یہ ستیاگرہ گذشتہ ۲۲- جنوری کو شروع کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک یعنی چار ماہ کے دوران میں آریہ سماج کم از کم سات ہزار ستیاگرہیوں کو ریاست حیدر آباد کی جیلوں میں بھیج چکی ہے۔ یہ آریہ ویر ملک کے تمام صوبوں کے رہنے والے ہیں۔ مزید ہزار ہا آریہ ویر نظام سرکار کی جیلوں کے دروازہ کو کھٹکھٹا رہے ہیں۔ اور اندر جانا چاہتے ہیں۔ آریہ سماجیوں کے دلوں میں جوش و خروش کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اس ستیاگرہ کا زیادہ نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کی جیلیں بسانے والے ۷۰ فیصدی حیدر آبادی باشندے ہیں۔ یہی ایک بات حکام کے اس بے بنیاد الزام کی تردید کے لئے کافی ہے۔ کہ ریاست کے ہندو ستیاگرہ میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ روپیہ کے دریا بہہ رہے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے یہ تحریک کبھی کمزور نہ ہونے پائیگی۔

سر دھڑ کی بازی

پنجاب سے جو توقعات تھیں اس نے پوری کر دی ہیں۔ پنجاب دھن اور جن دونو لحاظ سے پیش پیش ہے۔ میں نے ایک ہزار والنٹیر اور پچاس ہزار روپے کے لئے اپیل کی تھی۔ اور یہ بتا دیا ہے ان دونو میں مجھے سپھلتا ہوئی ہے۔ میں نے صوبہ کا دورہ کیا۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ جگت میں بے پناہ اور بے مثال جوش پایا جاتا ہے۔ آریہ سماج کی جہادی جنگجوانہ سپرٹ پھر زندہ ہو گئی ہے ہر آریہ سماجی دھرم کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہے۔ بلاشبہ اس دھرم یدھ کے لئے انتہائی قربانی درکار ہے۔ لیکن آریہ سماجی ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ تحریک کئی ماہ تک جاری رہے۔ لیکن آریہ [illegible] ریاست حیدر آباد میں اپنے دھارمک حقوق حاصل کرنے کا

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection

پراچین آریوں کا ودیشوں میں پرچار
(از صوفی گیانیندرجی مولوی فاضل)

پراچین آریوں نے ودیشوں میں اپنے دھرم کا
پرچار کیا ہے یا نہیں؟ یہ پرشن بار بار ہمارے
سامنے آ جاتا ہے۔ کیونکہ پورانک پرمان
… سناتن دھرمیوں کے لئے
… رکھتے ہیں۔ لیکن دوسرے
… اتہاسک درشٹی سے پورانک
… کو مانیہ نہیں سمجھتے۔ ان کا تو کہنا ہے۔
… قدیم ہندوؤں نے اپنے دھرم کا پرچار
… میں کیا تھا۔ تو اس کا ثبوت تاریخ اور
… اقوام (جہاں بھی آریوں نے پرچار کیا
… کی تاریخ میں ملنا چاہیئے۔
… پراچین کال اور آدی سرشٹی کی بات
… کیونکہ اس سمے کی دشا لکھنا تو
… جب کہ قرآن اور بائیبل
… اس کا سمرتھن کرتے ہیں۔ کیونکہ اس
… ساری پرتھوی آباد ہوئی تھی۔ اور نہ اس
… اور قوموں کی تقسیم ہی ہوئی تھی۔
… سے لوگ دنیا کے کسی ایک کونے
… نواس کرتے ہوں گے۔ اور ایک ہی پرکار
… ریتی رواج آچار ویوہار کے انویائی
… ہوں گے۔ پرنتو سوال یہ ہے۔ کہ جب
… پرتھوی پر پورے طور سے آچھادت
… اور مختلف ملکوں، قوموں اور راشٹروں
… پر چکا۔ اور پرسپر میل جول میں آمد و
… کی کٹھنتا۔ اور راستوں کی بھیانکتا کی وجہ
… نہیں کے برابر ہو چکی۔ اور وہ
… آدی سرشٹی کا سمبندھ بالکل ٹوٹ
… چکا ہو گا۔ اور ایک دیش کا
… دیش سے اتنا مانو سنتتی کا
… آدی اُدگم استھان اور پورب پُرکھاؤں
… سنسکرتی و سبھیتا۔ آچار ویوہار و بھاشا
… سمبندھ ٹوٹ اور بھول چکا تھا۔
… اپنے سمے کی اپیکشا سے …
… کہہ سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں
… کے لوگ دنیا کو بھولا ہوا سبق
… کے آدی پُوروجوں کے
… اور ملانے کے لئے کچھ پریورتن
… اس کا کوئی پرمان ودیشوں اور
… کے پراچین ساہتیہ یا اتہاس
… یا نہیں؟ اس کٹھن پرشن کا
… پرمان سہت آپ کو اس لیکھ
… اور وہ بھی خاص عرب جو اسلام کا
… اس کے سمبندھ میں انہی
… ساہتیہ اور کاویہ کے آدھار پر
… کے مختلف اناریہ متوں پر
… سادھارنتیا یہ معلوم ہوتا
… دیشوں اور جاتیوں میں جس
… کا جنم ہوا۔ وہاں اس وقت

آریہ دھرم تو ایک طرف آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا بھی وہاں نام و نشان نہ تھا۔ وہ لوگ اپنے آدی بزرگوں کے خیالات، اور آچار ویوہار کو قطعی بھول چکے تھے۔ کیونکہ یہ نشچت ہی سا ہے۔ کہ جس مت کا جہاں جنم ہوتا ہے۔ اس جاتی کے آچار ویوہار کا اس پر اوشیہ پربھاؤ پڑتا۔ جیسے بھارت ورش کا آدی پراچین دھرم ویدک دھرم ہے۔ پرنتو اس سمے یہاں کئی اویدک مت بھی پائے جاتے ہیں۔ پرنتو ان پر آریہ سنسکرتی و سبھیتا کا پربھاؤ سپشٹ روپ سے درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ اور آریہ سنسکرتی ویدک سنسکرتی کا دوسرا نام ہی ہے۔ اس لئے ویدک سنسکرتی سے وہ اویدک مت پربھاوت ہوئے۔ جیسے بودھ۔ جین اور سکھ آدی مت۔ جو پونر الپجوری گیان وید کو نہیں مانتے۔ پرنتو آریہ سنسکرتی اور سبھیتا (ویدک) کا پربھاؤ ان کے انگ انگ پر سپشٹ روپ میں درشٹی گوچر ہوتا ہے۔

اب اس نیم کے انوسار پرشن ہو سکتا ہے۔ کہ اگر پراچین کال میں (جیسا کہ ہمارا پورن وشواس ہے) سارے سنسار کا دھرم ویدک دھرم تھا۔ اور اس کے ساتھ انواریہ روپ سے ویدک سبھیتا اور سنسکرتی بھی رہی ہوگی۔ تب ورتمان اتہاس کے آرمبھک کال میں جن جن اناریہ متوں کا جنم ہوا۔ وہ اس نیم کے پربھاؤ سے کیوں شونیہ دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے۔ عیسائی۔ یہودی اور اسلام مت دکھائی دیتے ہیں۔ جن دیشوں میں ان متوں کا جنم ہوا وہ بھی تو آخر کسی نہ کسی سمے میں (ہمارے وچار انوسار) ویدک دھرم اور آریہ سبھیتا کے انویائی رہ چکے ہوں گے۔ اور بڑی سمے کے پربھاؤ۔ اگیانتا۔ آلسیہ۔ پرماد آدی کے کارن وہ ویدک دھرم کو بھول کر چھوڑ چکے تھے۔ جیسا کہ سویم بھارت ورش میں بھی بہت سے لوگوں نے کیا۔ تو اس کا کیا کارن ہے۔ کہ دھرم کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اپنا سروسو بدل ڈالا؟ جنہوں نے مورتی پوجا آرمبھ کر دی تھی۔ ایک نراکار پربھو کے ویدک سدھانت کے ستھان میں انیک ساکار مورتیاں ایشور کے ستھان پر پوجی جانے لگی تھیں۔ ویسا کہ سویم بھارت میں بھی ہو چکا۔ اور کچھ اب بھی ہو رہا ہے۔ پرنتو پرشن یہ اُتپن ہوتا ہے۔ کہ اس وشواس پریورتن کے ساتھ ساتھ جاتیوں کی سنسکرتی اور سبھیتائیں بدل گئیں۔ لیکن ودیشوں کے سمبندھ میں ایسا کیوں نہ ہوا؟ کیونکہ ہمیں ان کا سب کچھ بدلا ہوا نظر آتا ہے۔ یدی بدلا نہ ہوتا۔ تو اسی ملک اور ان ہی لوگوں دوارا رچت جو مت سنسار میں پھیلا پھولا۔ اس پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا کوئی پربھاؤ نہیں؟

عیسائیوں اور مسلمانوں کے مذہبی اصول تو کتنے ہی آپس میں مل سکتے ہیں۔ جو سنسار کے آدی سدھانتوں سے میل کھاتے ہوں۔ مگر سبھیتا میں زمین آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ آریہ سنسکرتی کے ستھان پر بھیانک سنسکرتی ان کی اپنی بن چکی ہے۔ جو نہ ہونا چاہیئے تھا وہ ہو گیا۔ اس کا مول کارن کیا ہے؟ اس سے یہ سندیہ ہوتا ہے۔ کہ سمبھو کالین یگ میں آریوں کا ودیشیوں سے کسی پرکار کا تعلق نہ رہ گیا تھا۔ کبھی سرشٹی کے آدی کال میں ایسا کوئی سمبندھ رہا ہو تو ہو۔ پرنتو ورتمان اتہاس کے پرارمبھک اور انومانک کال (جس کا آدھار بھاشا دنت کتھاؤں اور انومان آدی پر نربھر ہے) میں بھی آریہ سنسکرتی اور ویدک دھرم کے ودیشوں میں پائے جانے کا پرمان نہیں ملتا۔

اتہاس کے سمبندھ میں دو باتیں کہی جا سکتی ہیں۔ پرتھم تو یہ کہ اس سمیہ سنسار کا اتہاس جس کال سے پرارمبھ ہوتا ہے۔ یعنی تین چار ہزار ورش پورو کا کال۔ یہ وہ زمانہ ہے جب آریوں کی اُنتی اور ترقی کا سورج است ہونے لگا تھا۔ یعنی مہابھارت یدھ۔ (جس کو لگ بھگ ۵ ہزار برس ہو گئے) سے آریوں کی گراوٹ اور پتن بہت تیزی کے ساتھ شروع ہوا۔ سنسکرتی اور سبھیتا کا وہ وشال بھون جو لاکھوں برس میں کروڑوں منشیوں اور مہاتماؤں کے اُدیوگ اور محنت سے بن کر تیار ہوا تھا۔ آپس کی پھوٹ۔ ویر بھاؤ اور لڑائیوں کے ایک ہی جھٹکے نے اس کو جڑ بنیاد سے ہلا کر چند ہی صدیوں میں دھرا شائی بنا دیا۔ اس وشال اور پراچین آریہ جاتی کا اتہاس اتنا لمبا اور پرانا ہے کہ ورتمان کال کے تمام تحقیقاتیں کی کوششیں ابھی تک اس کے پہلے سرے تک بھی پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ اس وجہ سے لوگوں کو یہ سندیہ ہوتا ہے۔ کہ سنسار کے اتہاس میں آریہ جاتی نے کوئی مکھیہ پارٹ ادا نہیں کیا۔ حالانکہ ابھی تک ہمارا زور لگنے کے باوجود یہ اتہاس وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ مخالفوں کے اتنے اور کٹھن حملے ہر طرف سے آریہ جاتی پر ہوئے۔ اور اس کا سروسو اپہرن کرنے اور لوٹنے کی کوششیں کی گئیں۔ اگر دوسری کوئی قوم ہوتی۔ تو یونان۔ مصر اور روما کی طرح سے آج یہ بھی ایک قصۂ پارینہ بن چکی ہوتی۔ لیکن مخالفوں کی تمام کوششوں اور محنتوں کے باوجود آریہ جاتی نہ صرف زندہ موجود ہے۔ بلکہ دن بدن ترقی کی طرف قدم بڑھاتی ہوئی اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آگے کی طرف چل رہی ہے۔ مخالفوں نے جہاں آریہ جاتی کے بیش قیمت نایاب علمی خزانے برباد کئے۔ وہاں اس کے اتہاس کو مٹانے اور گندہ کرنے کی بھی پوری پوری کوشش کی۔ آریوں کے تمام کارناموں اور محنتوں پر پانی پھیر کر ان کے گرے ہوئے موجودہ روپ کو ہی اصلی روپ کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کا خاص سبب یہ ہے۔ کہ ورتمان اتہاس تمام کا تمام ان لوگوں کے دوارا دنیا کے سامنے آیا ہے۔ جن کو آریہ جاتی سے کسی طرح کی ہمدردی نہیں۔ ہمدردی تو ایک طرف رہی قومی اور سیاسی تعصب رکھنے والے لوگوں کے ہاتھوں سے یہ موجودہ اتہاس دنیا کے سامنے آیا۔ اس لئے ان لوگوں سے جو آریہ جاتی کے ساتھ قومی مذہبی اور سیاسی تعصب رکھتے تھے یہ کیسے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اصلیت کو بغیر کسی رنگ آمیزی کے دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ ان دونو وجوہات کی بنا پر آریہ جاتی کا اصلی اتہاس دنیا کے سامنے نہ آ سکا۔ اور جو کچھ آیا بھی وہ رنگ آمیزی اور تعصب سے خالی نہیں۔

ہمارے کچھ اپنے بھائی جن کا نکتۂ نگاہ سیاسی ہے۔ آریہ سماج کے اس دھارمک اندولن پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ شروع سے ان کے سنسکار پرچار ورودھی رہے ہیں۔ دوسرے قومی آزادی کے وہ اتنے شیدا نہیں۔ کہ ہر ایک اندولن جس کے لئے ورودھی ذرا بھی اعتراض کر دیں۔ یا شور و شر مچا دیں۔ وہ فوراً اس کے ورودھ ہو جاتے ہیں۔ شدھی اندولن کے خلاف مسلمانوں نے شور مچایا۔ … دینا چاہیئے۔ دوسرے اگر ہندوؤں کی طرف سے یہ کہا جائے کہ یہ ہمارا دھارمک کاریہ ہے۔ ویدشاستر انو مودت ہے۔ سو یہ ٹھیک نہیں۔ کارن کہ یہ بالکل نیا کام ہے۔ ایسا کبھی نہیں … شاستروں کے جھگڑے میں نہیں پڑنا۔ ہمیں تو کیول یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا ہندو آریوں نے کبھی کسی کال میں ویدشاستروں کی آگیا کے آدھار پر یہ کاریہ کیا ہے یا نہیں؟ (باقی آئندہ)

Haridwar, Digitized by eGangotri

بڑے آدمی کیسے بنتے ہیں؟

(از شری آتمارام جی)

مارشل چانگ کائی شیک

مارشل چانگ کائی شیک کا جنم چین چیکوا چیک یانگ کے ایک ساد ھارن پریوار میں ۳۱-اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ء کو ہوا تھا۔ جب یہ بالک ہی تھے۔ تبھی ان کے پتا کا دیہانت ہو گیا تھا۔ اور اس پرکار ان کی شکشا دیکھشا کا سارا بھار ان کی ودھوا ماتا کے اوپر ہی پڑا تھا۔ ماں نے بھی بڑی دردھتا سے سب مصیبتوں کو جھیل کر شکشا دلائی۔ آتم وشواس۔ راشٹر سیوا۔ اور انوشاسن کی بھاونائیں ماں کی کرپا سے بالپن میں ہی ان کے ہردے میں انکت ہو گئی تھیں۔

سترہ ورش کی اوستھا میں ماں کے پروتساہن دینے پر مارشل چانگ پاؤ ٹنگ کے سینک شکشا سکول میں داخل ہوئے۔ یہاں پر پیدل سینا کی شکشا میں پرسدھ ہو کر آپنے ٹوکیو کے شکشنالیہ میں چار سال تک اُچیہ سینک شکشا پراپت کی۔ وہاں پر بھی اپنے کوشل اور بُدھی کی چھاپ لگا کر اپنے دیش لوٹے۔ جاپان میں ہی دیش سیوا کا سنکلپ کیا تھا۔ اور تبھی سے اپنے کرانتی کاری دل کو اپنا جیون ارپن کر دیا۔ چین کے راشٹر نرماتا ڈاکٹر سنیات سین کی "تنگ مین گوئی سنگھا" کے سدسیہ بن گئے۔ اور چینی پرجاتنتر کی ستھاپنا کی درڑھ پرتگیا کی۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں بوچانگ میں جب کرانتی ہوئی۔ تو ساتھیوں کی اچھا انوسار مارشل چانگ چین میں واپس آ گئے۔ شنگھائی میں اُترتے ہی کرانتی کاری سینا کے کپتان بنا دئے گئے۔ جس نے بادشاہی سینا سے چھین کر شنگھائی پر قبضہ کر لیا۔ جنرل چانگ کائی شیک نے سنہ ۱۹۱۳ء میں یوان شیہی کے برخلاف حملہ کرنے میں اس یدھ سے بھی ادبھت کاریہ کشلتا دکھلائی تھی۔ جس سے اپنے ساتھیوں میں ان کا بڑا مان ہونے لگا۔ اور ڈاکٹر سنیات سین کے بہت نکٹ پہنچ گئے۔ سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء میں پھر کرانتی کا جھنڈا اُٹھا۔ اور اس بار ان کا نام دیش بھر میں شہرت پا گیا۔ ڈاکٹر سنیات سین نے پرسن ہو کر انہیں معمولی افسر سے ہٹا کر اُچیہ سینک کالج کا پردھان بنا دیا۔

سامرک یوگیتا اس پرکار چھوٹی چھوٹی لڑائیوں میں اپنی سامرک یوگیتا کا پریچے دے کر کرانتی کاری دل تھا ڈاکٹر سین کا پورن وشواس پراپت کر لیا۔ چین جیہ تنگ ھنگ نے جب ڈاکٹر سین کے خلاف ودروہ کیا۔ تو اس ودروہی کی سینا بڑی اور دکھشن سینا کے مقابلے میں ... ساتھیوں کو لے کر آپ نے دیئے۔ اور ... بدھی کوشل سے پراست کر دیا۔

اور شہر میں شانتی ستھاپت کر دی۔ دوسرے سال سنہ ۱۹۲۵ء میں ودروہی چین نے اُتری سیناؤں سے مل کر پھر سر اُٹھایا۔ تو مارشل چانگ نے اس بار اور بھی ادبھت ویرتا۔ اور چاتریہ کا پریچے دیا۔ اور ۴۸ گھنٹوں کے اندر ہی دشمن کے شدروڑھ کیندر کو قبضہ میں کر لیا۔ اس پرکار سنہ ۱۹۲۵ء کے انت تک پرجاتنتر وادیوں نے کوانگ ٹنگ پرانت پر پورا پورا قبضہ کر لیا۔

سنہ ۱۹۲۶ء کا سال چین کے اتہاس میں سب سے مہتوپورن مانا جاتا ہے۔ سیناپتی چانگ کی بُدھی متا اور دُوردرشتا سے راشٹریہ چین چھن بھن ہونے سے بچا۔ ڈاکٹر سنیات سین جن کو ولین۔ لینن اور گاندھی کے برابر کی پدوی دی جاتی ہے۔ اس سنسار اسار کو چھوڑ چکے تھے۔ ان کی ساری ذمہ داری سیناپتی چانگ کے کندھے پر آن پڑی۔ ان کو پرجاتنتر سینا کا پردھان سیناپتی نیکت کیا گیا۔

ڈاکٹر سین کی مرتیو پر پرجاتنتر چین کو اناتھ سمجھ کر ودروہی سرداروں نے جگہ جگہ بغاوت کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ مارشل چانگ نے راجنیتک چالوں سے بہت سے سرداروں کو اپنے قبضہ میں کر کے چین کے بہت بڑے بھاگ کو پرجاتنتر سرکار کے ماتحت کر لیا۔

اس پرکار اسادھارن کاریہ پٹوتا اور کُشاگر بُدھی کا پریچے دے کر آپ نے جنتا کا ہردیہ اپنی اور کھینچ لیا۔ جس کے پھل سوروپ سنہ ۱۹۲۸ء میں آپ کو چین پردھان سیناپتی چنا گیا۔ اور راشٹریہ سرکار کا سبھاپتی چُن کر جنتا نے اپنی شردھا اور بھگتی پردرشت کی۔

جنتر راج نیتگیہ

اس کے بعد لگ بھگ آٹھ ورش تک انیک وبھاگوں کے پرادھیکاری کی حیثیت سے ایک ہی سمیہ میں انیک کاموں کو انجام دے کر اپنی کشاگر بدھی۔ ادھیوسائے اور

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور کھجلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی یہ تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کار آمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ دُھلکی۔ کھجلی کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (عہ) فی شیشی۔ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸ر)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ۔

امرت سر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

پتہ:- گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

آرتھک پرنیترم کر کے راشٹر کا نرمان کے کاریہ کو سنچالن کیا۔ سامرک سپھلتاؤں سے کہیں بڑھ کر ان کے جیون کی سب سے بڑی سپھلتا چین کو ایک سوتر میں باندھنے کی ہے۔ اور وہ بھی پردہ کوشل سے کہیں زیادہ بُدھی کوشل سے۔ ... کی باتی میں وہ اوج ہے۔ کہ وہ پتھر کو بھی لبھتی ہے۔ مارشل چانگ نے آرتھک شاسن راجنیتک۔ سماجک اور شکشا سمبندھی نیتی کرنے والی یوجناؤں دوارا اپنے دلیش کو دلیشوں کی ٹکر کا بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ چینی سینا کو اُت کرشٹ شکشا دینے کے لئے لگ بھگ تین سو جرمن افسر بلائے گئے تھے۔ سینکڑوں ودیارتھیوں کو وودھ ... کی شکشا پراپت کرنے کے لئے ودیشوں کو بھیجا گیا۔ اس پرکار چینی راشٹر کی سروتو مکھی اُنتی کر کے سنسار میں اپنی پرکانڈ سن نیتی اور راج نیتی کی دھاک جما دی ہے۔ جیکو سلوکیہ کے چینی راج دوت کے شبدوں میں ... چانگ ورتمان سمیہ میں سنسار کے سب سے بڑے راج نیتگیوں میں سویکار کئے گئے ہیں۔

ان کی سنگنی

سیناپتی چانگ کی دھرم پتنی کی پرکانڈ ودوتا کی دھاک بھی سارے سنسار میں چھائی ہوئی ہے۔ ان کی سنگنی چھایا کی طرح ان کے ساتھ رہتی ہے۔ اور ہر ایک وچار میں پرامرش دیتی ہے۔ ادھیکار کاریہ میں پوری سہایتا کرتی ہے۔ بھیشن یدھ میں بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ اس پرکار ایک جان دو قالب کی طرح دونوں پرانی راشٹر کی سیوا میں دن رات رت رہتے ہیں۔

جیون چریا

سیناپتی چانگ کا سوبھاؤ بہت ہی سرل ہے۔ آپ کو نام کمانے کی پرورتی سے بڑی گھرنا ہے۔ یہی کارن ہے۔ آپ کو سنسار میں بہت کم لوگ جانتے تھے۔ اس چین جاپان یدھ سے ضرور لوگ آپ کو جاننے لگے ہیں۔ آپ ڈاکٹر سنیات سین اور چین کے پرسدھ راج نیتگیہ سینگ کو فانگ دوارا لکھت نیتی شاستر اور درشن شاستر کی پستکوں کا ادھین کیا کرتے ہیں۔ ... کی دکھشتنا کو نئی عمر ... دیکھنے کے لئے آپ کا ایک دن بھی ایسا نہیں گیا۔ جس دن آپ نے اپنی ڈائری نہ لکھی ہو۔

ورتمان یدھ

چین کی پرگتی دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ تھوڑے ہی دنوں میں اپنی ستھتی پر قائم شریہ کے راشٹروں میں کر لیگا۔ پرنتو جاپان کو کب یہ برداشت ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اپنے پڑوسی کو اتنا شکتی شالی ہونے دے۔ اس نے ۱۹۳۱ء

"پاکستان کی تحریک"

(از شری چندر گپت جی ودیالنکار)

نہ معلوم وہ کون سی منحوس گھڑی تھی۔ جب کہ بھارت ورش میں مسلمانوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ اپنے دیش کی راج نیتک سلطنتوں میں ہندوؤں سے علیحدہ ہو کر حقوق مانگیں۔ آج اُن کی یہ منوورتی کمال کو پہنچ گئی ہے۔ اور مسلمان یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کے لئے علیحدہ فیڈریشن بنائی جائے۔ لارڈ منٹو ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ نوین تخفہ الیشمت کرنے کا شریہ پایا۔ کہ بھارتیہ مسلمان اپنے میں ہی ایک راشٹر ہیں۔ اس کے بعد انگریزوں چالوں سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ کھائی کو چوڑا کرنے کا یتن کیا گیا۔ پرتھک نروا چن اور سامپردائیک بٹوارے نے اسے درڑھ بنایا۔ یہ بات یہاں تک بڑھی۔ کہ مسلمانوں میں یہ وچار پیدا ہوا۔ کہ بہومت ہندوؤں کے ہاتھوں میں الپ سنکھیک مسلمانوں کے سانسکرتک اور دھارمک ادھیکار سورکھشت نہیں ہیں۔ اس لئے کے آدھار پر مسلمانوں کے لئے ورشیش سیف گارڈ مادئے گئے۔ ایک اشبھ دن مسلم نیتاؤں نے ایک عجیب سچائی کھوج نکالی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ سانسکرتک اور دھارمک ادھیکاروں کی بھانتی مسلمانوں کے راج نیتک ادھیکار بھی پرتھک ہیں۔ آج سننے میں آتا ہے کہ مسلمان الپ سنکھیک جاتی ہی نہیں۔ اپنے آپ میں ایک پرتھک راشٹر ہے۔ وہ تبھی اُنتی کر سکتے ہیں جبکہ ان کا پرتھک راشٹر ہو۔ اس لئے بھارت کے ہندو اور مسلم دو ٹکڑے کر دینے چاہئیں۔

اس آندولن کو حیدر آباد اکیڈمی کے پردھان نے عثمانیہ شور دیا ہے کہ ایک اودھیاپک ڈاکٹر سید عبد اللطیف نے مسلم لیگ کی پرارتھنا پر تیار کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان اپنے میں دو پرتھک پرتھک راشٹر ہیں۔ دونوں کی سنسکرتی۔ راج نیتی اور ادھیکار پرتھک پرتھک ہیں۔ یہ چیزیں پرتھک راشٹروں میں ہی اُنت ہو سکتی ہیں۔ آندولن میں کہا گیا ہے۔ کہ ہندو اس بات کو سویکار کر لیں گے۔ کہ مسلمانوں کی سنسکرتی ہندوؤں سے بھن ہے۔ اتنا آٹھ کروڑ مسلمان دو کروڑ ہندوؤں کے پرتیدو کو کبھی بھی سویکار ماننے کو اُدیت نہیں ہیں۔ آٹھ کروڑ مسلمان ۲۵ کروڑ ہندوؤں سے شکتی میں کم نہیں ہیں۔ اور نہ ہی وہ ہندوؤں کی طرح اہنسا ورتی رکھتے ہیں۔ ایسی دشا میں کیول گنتی کر کر ہندوؤں کی سنکھیا ادھک ہے ہندو راجیہ قائم کرنا انیائے ہے۔

یہ عجیب منوورتی ہے۔ چونکہ مسلمان ۲۵ کروڑ ہندوؤں سے شکتی شالی ہیں۔ چونکہ وہ اہنسا میں وشواس رکھتے ہیں۔ اتہ ہندوؤں کو اُن کے سمکھ جھک کر برٹش سرکار کے ہاتھ میں بھارت کے دو ٹکڑے کروا دینے چاہئیں۔ کیا ہی اُتم یکتی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ بھارت میں جب تک ایک بھی سچا ہندو جیوت ہے۔ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ اور جان کی بازی لگا کر بھی بھارت کی رکھشا کرے گا۔

آیوجنا اپنے میں بہت ہی ادبھت ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ سندھ۔ بلوچستان۔ پنجاب۔ سیمانت۔ کشمیر، خیرپور اور بہاولپور کو ملا کر ایک مسلم راجیہ بنا دیا جائے۔ کشمیر مہاراج کو معاوضہ دے دیا جائے۔ بنگال اور آسام ملا کر دوسرا مسلم راجیہ بنایا جائے۔ لکھنؤ اور حیدر آباد دو مسلم راجیہ اور بنائے جائیں۔ پنجاب کے ساٹھ لاکھ ہندو اور سکھ ہندو راجیہ میں چلے جائیں۔

آیوجنا کا بھدا پن اسی سے پرگٹ ہوتا ہے۔ کہ کشمیر کا ہندو راجہ تو معاوضہ دے کر پرتھک کر دیا جائے۔ اور حیدر آباد سے ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ہندو ۱۵ لاکھ مسلمانوں کے ہت میں ہجرت کر جائیں۔ کیوں نہ حیدر آباد کے نواب کو بھی کشمیر کے مہاراج کی بھانتی معاوضہ ... پرتھک کر دیا جائے۔ لکھنؤ کو پرتھک راجیہ بنانے کے لئے کہا گیا ہے۔ جب کہ لکھنؤ میں ہندوؤں کی سنکھیا ایک لاکھ ۴۲ ہزار چار سو اکاسٹھ ہے۔ اور مسلمان کیول ایک لاکھ ایک ہزار چھ سو تہتر ہیں۔ یدی مسلمان ہندوؤں کے ساتھ رہنے کو تیار نہیں تو وہ اس پرکار دیش کے ٹکڑے کرنے پر کیوں اُتارو ہیں۔ کہیں نہیں وہ ہمارے ... میں جا کر بسی جانے۔ آیوجنا سے یہ نشیت ہوتا ہے۔ کہ یہ گمبھیرتا کی اُپج نہیں ہے۔ اپی تو یہ نیچتا پرسنشا ہے مسلمانوں کے لئے ادھک سے ادھک ادھیکار پراپت کرنے کی چال مانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندو اتنا کبھی نرم نہیں

چین جاپان یدھ پر ایک روشنی

جاپان چین کو اپنی سامراجی لوٹ کا شکار بنانے کے لئے بہت عرصہ سے اس پر دانت لگائے ہوئے تھا۔ ۱۹ ویں صدی کے آخر میں اس نے فارموسا اور کوریا پر قبضہ کر لینے کے بعد ۱۹۱۵ء میں چین کو الٹی میٹم دیا۔ کہ وہ اپنے آپ کو جاپان کے حوالے کر دے۔

۱۹۲۷ء میں چین کو فتح کر لینے کے لئے "تنکا کا میموریل" کے نام سے ایک باقاعدہ پروگرام تیار ہوا۔ اور ۱۹۳۱ء کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں اور منچوریا اور جہول فتح کر لینے کے بعد آخر جولائی ۱۹۳۷ء میں اس نے شمالی چین پر دھاوا بول دیا۔ اور اسے راہ راست پر لانے کے لئے کروڑوں چینی بے گناہوں کا خون بہانے لگا۔ جاپان کو یہ امید ہے۔ کہ شمالی چین پر قبضہ ہو جانے سے روئی کی کاشت کا ایک بہت بڑا علاقہ اور کوئلے اور لوہے کی کافی مقدار مل جائے گی۔ جس کی کہ اس کی صنعت و حرفت کو سخت ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اندرونی منگولیا پر قبضہ کر کے وہ چین اور روس کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر سکے گا۔ اور روس کے خطرہ سے اپنی بھی بچت کر لے گا۔

۱۹۳۷ء کے اختتام پر شنگھائی چینیوں کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اور اس مورچہ میں اس کے کوئی دو لاکھ آدمی کام آئے تھے۔ شنگھائی پر قبضہ کر کے جاپانی فوجیں نانکنگ کی طرف بڑھیں۔ جہاں چینیوں نے "ٹینٹ سن نانکنگ شنگھائی ریلوے" کو مستقر بنا کر کئی مہینوں تک جاپانی فوجوں کو روکے رکھا۔ اس عرصہ میں چینیوں کو کچھ جیتیں بھی ہوئیں۔ پرنتو اپریل میں ہسوچاؤ پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور چینی فوجوں نے مورچہ پر جمے رہنے کی بجائے پیچھے ہٹنا زیادہ مناسب خیال کیا۔ اور لنگ ہائی ریلوے کے راستے سے جاپانی فوجیں ہانگ کاؤ کی طرف بڑھنے لگیں۔ جون میں چینیوں نے ایک جنگی چال برتی۔ کہ دریائے زرد کے بند کو کاٹ دیا۔ اس سے جاپانی فوجیں توپ خانے۔ مشینیں اور فوجیں زبردست سیلاب میں پھنس گئیں۔ اور شمالی محاذ پر کچھ عرصہ کے لئے امن ہو گیا۔ اور چینی فوجیں ہانگکاؤ کے محاذ پر جاپانی فوجوں کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کرنے لگیں۔

اس مہینے جاپان نے دریائے یانگسی کے فتح کرنے کے ارادہ کے ساتھ بڑھنا شروع کیا۔ دو مہینے تک چینیوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اس مورچہ پر جاپان کو جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ اور وہ بہت دھیمی چال سے آگے بڑھ سکا۔ اگست میں جاپانی فوجیں شمال میں ماٹینگ اور جنوب میں الکشی تک پہنچ گئیں۔ اور ہانکاؤ سخت خطرہ میں پڑ گیا۔

اسی زمانہ میں چانگ کو فنگ کی پہاڑیوں میں روس اور جاپان میں جھڑپ ہو گئی۔ ہفتہ تک کے لئے لڑائی ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور جاپانی فوجیں سرحد کھینچی جاتی رہیں۔ ادھر چینیوں نے ہانگ کاؤ میں اپنا مورچہ اور بھی مضبوط کر لیا۔ اور اُنہوں نے ہنسیانگ میں جاپانی فوجوں کو ایک زبردست شکست دی۔ جس میں جاپان کے چھ ہزار سے اوپر سپاہی کام آئے مگر ۵ مہینے بعد اکتوبر میں چینیوں کو ہانگ کاؤ خالی کر دینا پڑا۔ یہاں بھی مارشل چیانگ کائی شیک نے مقابلہ میں اپنے آدمی کٹانے کی بجائے شہر کو خالی کر دینے ہی کو ترجیح دی۔ چین اور جاپان کی لڑائی کو اتنے دن ہو چکے ہیں۔ لیکن اب بھی جاپان اپنے سامراجی منصوبوں کی تکمیل سے اتنا ہی دُور ہے۔ جتنا کہ وہ لڑائی شروع ہونے پر تھا۔

کافی معتبر خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس لڑائی میں جاپان کے کم از کم چار لاکھ آدمی کام آئے اور زخمی ہوئے۔ اور تقریباً ۵ کروڑ پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ چینیوں کا نقصان بھی اس سے کم نہیں ہے۔ چین کے ملک کا تقریباً دو تہائی حصہ جاپان کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ اور کوئی ۵ لاکھ آدمی کام آ چکے ہیں۔ لیکن دونوں میں فرق بہت بڑا ہے۔ چینی فوجوں میں اب بھی وہی دم خم ہے۔ جو جولائی ۱۹۳۷ء سے پہلے تھا۔ بلکہ اپنی قومی آزادی کو خطرہ میں دیکھ کر ان میں اور زیادہ جوش پھیل گیا ہے۔ برخلاف اس کے جاپانی سپاہی سامراج کے نوکر ہیں۔ انہیں بلا وجہ اپنے ہی جیسے انسانوں کا خون بہانا پڑتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

ہے۔ اس لئے ابھی دھمکیاں دے کر جتنا ادھک لیا جا سکے ... لیا جائے۔ ... میں کہتا ہوں۔ کہ راشٹر پریمی لوگ اب ایسی چالوں اور دھمکیوں میں نہ پھنسیں گے۔ اور اپنے دیش کی رکھشا کریں گے۔

ایک ایکٹ کا ڈرامہ

طلاق

(از ڈاکٹر شیام سندر لال جی)

پہلا درشیہ

(ڈاکٹر پی۔ این لاٹے کے یہاں ایک بدرد پرُش مسٹر اروند کمار۔ او شدھی ودیسنا پیشنگن ہے)

اروند۔ "ڈاکٹر! پورے دو سال ہو گئے۔ نہ تو ترقی ہی ہے نہ اچھی ہی ہوتی ہے۔ اسی کھٹ کھٹ میں نوکری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ ایک مکان کا کرایہ آتا ہے۔ اس سے گرہستی کو پالوں یا دیوی جی کی سیوا کروں۔ ادھر آپ لوگوں کے بل بھی دروپدی کے چیر کی طرح دن بدن بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں"

ڈاکٹر۔ "آپ جانتے ہیں۔ اس مرض کا نام ہے تپ دق۔ یہ بالکل اسادھیہ روگ ہے۔ جب تک روگی چلتا ہے۔ تب تک چلتا ہے۔ نہیں تو ایک دن پانی کے بلبلے کی طرح شانت ہو جاتا ہے۔ ہاں! ایسے مریض سے ذرا اپنے گھر والوں کو بچائے رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ چھوت کا روگ ہے"

اروند۔ "کیا کروں ڈاکٹر! ہندو ہوں اور بھارتیہ سماج میں رہتا ہوں۔ سوچتا ہوں کہ جس غریب کو اگنی کی ساکشی دے کر دھرم پتنی بنایا ہے۔ اور ہاتھ پکڑ کر گھر لایا ہوں۔ اُسے کہاں پھینک دوں ہے ___ کیسے ٹھکرا دوں؟ ہمارے سماج میں تو استری گلے بندھ گئی۔ تو جنم بھر کے لئے بندھ گئی۔ اُسے نبھانا ہی پڑے گا"

(اخبار بیچنے والا آتا ہے)

ڈاکٹر۔ "آج دیر کیسے ہو گئی؟"

اروند۔ "گاڑی لیٹ آئی تھی" (دے جاتا ہے)

ڈاکٹر۔ "یہ دیکھو۔ مسٹر اروند کمار! تمہارے فائدے کی بات ہے۔ اب تم بیچ ہی چھوٹ جاؤ گے ___ سنٹرل اسمبلی نے ایک بل پاس کیا ہے۔ 'ہندو ہو دواہ نردھک بل'۔ اس کے انتر گت تم اپنی استری کو طلاق بھی دے سکتے ہو"

اروند۔ "وہ کیسے ڈاکٹر؟"

ڈاکٹر۔ "اس بل کی تیسری دھارا کے انوسار یدی استری پرُش دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو طلاق دے کر انیہ پرُش اتھوا استری کے ساتھ دواہ کرنا چاہے۔ تو اُسے سول کورٹ میں ایک درخواست دے کر یہ سدھ کرنا ہو گا۔ کہ:۔

(۱) وہ کسی چھوت کی بیماری یا کسی اسادھیہ روگ سے پیڑت ہے (۲) وہ لگاتار ۵ ورش سے بری سنگت میں ہے۔ یا (۳) اس میں ایک ورش سے چرترہینتا کا دوش ہے۔ اتھوا (۴) اس کے ساتھ بے رحمی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔

ہاں یدی پرُش استری کو طلاق دینا چاہے۔ تو اُسے استری کو وہ سمست زیور۔ دھن۔ سامان۔ آدی دے دینا ہو گا۔ جو اُسے استری کے گھر سے ملا ہو۔ اور اس کے اتیرکت اُسے اپنے حصے کی سمپتی کا تہائی بھاگ بھی اس استری کو دے دینا ہو گا"

اروند۔ "ڈاکٹر! یہ بل خوب پاس ہوا۔ اس کے ماں باپ نے صرف چار سو میں شادی کر دی تھی۔ وہ سامان اسے دے دوں گا۔ اور میرے تہائی حصے کی زمین بھی زیادہ سے زیادہ تین سو روپیہ ہو گی۔ اتنا دے کر پیچھا تو چھوٹ جائیگا۔ نئی شادی کر لوں گا۔ نیا گھر بس جائے گا"

___ "اچھا ڈاکٹر! نمستے!"

ڈاکٹر ___ "ارے بھائی! آج کی دوا تو لیتے جاؤ"

اروند ___ "سوری ڈاکٹر! آج کی دوا کے دام سے کورٹ سٹیمپ ادا کیا جائے گا"

ڈاکٹر۔ "آل رائیٹ!" (چلا گیا)

دوسرا درشیہ

(ایک وشال میدان میں استریوں کی وراٹ سبھا)

سبھا پتنی ___ "آج کی سبھا بلائی گئی ہے یہ بتلانے کے لئے۔ کہ بھارتی ناریاں سمان ادھیکار چاہتی ہیں۔ وہ پرُش کی غلام بن کر نہیں رہنا چاہتیں۔ یدی پرُش دس دواہ کر سکتا ہے۔ تو ہمیں یہ ادھیکار کیوں نہیں ہے۔ یدی پرُش ہمیں تیاگ سکتا ہے۔ تو ہمیں بھی یہ ادھیکار پراپت ہونا چاہیئے۔ بہنو! آج ہمارے لئے یہ بڑے ہی ہرش کا سماچار ہے۔ کہ کیندریہ اسمبلی نے ہندو دواہ نردھک بل پاس کر دیا ہے۔ اس بل میں چھپے چھپے طور سے 'طلاق' دے سکنا بھی پاس ہو گیا ہے۔ اب ہم جب چاہیں پرُش کو طلاق دے کر سوتنتر ہو سکتی ہیں"

(کرتل دھونی)

ایک دیوی ___ "میں کچھ کہنا چاہتی ہوں"

سبھا نیتری ___ "کہیئے!"

ایک دیوی ___ "بہنو! آدی شکتی میں آ کر کسی سمتیا یہ دچار نہ کرنا انت میں دکھ کا کارن ہوتا رہا ہے۔ سچ پوچھو تو آج ہم نے اپنی ساری شکتی کھو دی ہے۔ اور کل کے بھکاری پرُش کے سامنے سمان ادھیکار کی بھیک مانگنے کے لئے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ کل تک جو پرُش ہاتھ جوڑ کر کہتا رہا تھا

"देवी! भक्तजनोद्दामदत्तानन्दोदयेऽम्बिके! रूपं देहि, जयं देहि यशो देहि द्विषो जहि।।"

آج وہی پرُش اپیکشا کی نظر سے اور تِرسکار مشرت ہاسیہ سے یہ بل پاس کر کے اپنے کرتویہ سے اور بھی دور ہٹتا جا رہا ہے۔ اُسے اس بل نے اور بھی آزادی دے دی ہے۔ ابھی تک وہ اور نہیں تو سامایک نیموں میں تو بندھا ہوا تھا۔ لیکن آج وہ چاروں طرف سے آزاد ہے۔ بہو دواہ روکنے کے نام پر یہ طلاق کی بلا بھارتیوں کے سر پر مڑھی جا رہی ہے۔ وہ گرہستھ جیون کا سروناش کر دے گی بہنو!"

(آواز) ___ "بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ جاؤ۔ نہیں سننا چاہتی ہم"

شور و غل ہوتا ہے۔ ویاکھیان داتری بیٹھ جاتی ہے)

سبھا منتری ___ "میں پرستاو کرتی ہوں۔ کہ یہ سبھا اس بل کے لئے اپنے کیندریہ اسمبلی کے سمست بھائی بہنوں کو دھنیہ واد دیتی ہوئی ان کے پرتی کرتگیتا پرکٹ کرتی ہے"

سب ___ "ضرور۔ ضرور"

(سبھا سماپت ہوتی ہے)

تیسرا درشیہ

(ایک میدان میں پرُشوں کی سبھا۔ سب پرکار کے پرُش اپستھت ہیں)

سبھا پتی ___ "بھائیو! یہ بات تو سندر ہوئی۔ کہ بہو دواہ روک دیا گیا۔ پرنتو اس سے بھی بڑھ کر ستیہ شوم اور سندر ہوا 'طلاق' کا پاس ہو جانا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر ہرش کی بات یہ رہی۔ کہ یہ بل صرف ہندوؤں پر ہی لاگو ہو گا۔ کہ ہم ہی رنگ بانٹیں گے ریوڑی اور پھر پھر کر اپنے ہی گھر والوں کو دیں گے"

ایک پرُش ___ "سبھا پتی جی! ذرا اس پاس ہوئے بل کو سنا تو دیجیئے!"

سبھا پتی ___ "سنیئے (سناتا ہے) اس بل کے انوسار کوئی بھی پرُش ایک سے ادھک دواہ نہیں کر سکے گا۔ بل کی دھاراؤں کے انوسار سمبندھ وچھید ہو جانے کے بعد ہی کوئی استری پرُش اپنا دوسرا دواہ کر سکتا ہے۔ بنا طلاق دیئے دوسرا دواہ ناجائز رہے گا۔ اور ایسا کرنے والا پرانی جیل بھیجا جا سکیگا"

سب ___ "بہت ٹھیک۔ بہت ٹھیک"

سبھا پتی ___ "پرکاش رائے میں اپنی اس آزادی کے لئے ہمیں ان لوگوں کو دھنیہ واد دینا چاہیئے"

ایک سناتنی ___ "کبھی نہیں۔ یہ شدھاروک نیتا ہماری سنسکرتی کو مٹا دینا چاہتے ہیں"

ایک آریہ سماجی ___ "ہم سنگٹھت رہنا چاہتے ہیں"

(کچھ لوگ اپنے اپنے وچار پرگٹ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم میں کی آواز اتنا زور پکڑ جاتی ہے کہ ایکدوسرے کو کوئی بھی نہیں سنتا۔ سبھا سماپت ہو جاتی ہے)

چوتھا درشیہ

(ستھان عدالت۔ جج ہو رہے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سامنے ڈھیر کی ڈھیر عرضیاں رکھی ہوئی ہیں۔ پرارتھی اپنی اپنی پتنیوں سمیت باہر کھڑے ہوئے ہیں۔ بیمار نیلما اور اروند بھی آئے ہوئے ہیں۔ پکار ہوتی ہے)

چپڑاسی ___ "مسٹر اروند کمار اور مسز نیلما حاضر ہیں؟"

اروند ___ "حاضر ہیں"

(دونو عدالت میں لے جائے جاتے ہیں)

جج۔ "اروند کمار!"

اروند ___ "جی حضور!"

جج ___ "تم اپنی استری کو طلاق کیوں دینا چاہتے ہو؟"

اروند ___ "حضور! وہ ۲ سالوں کی تپ دق سے پیڑت ہے"

جج ___ "تمہیں کچھ کہنا ہے مسز نیلما؟"

نیلما ___ "بہت کچھ کہنا ہے حضور! ___ ہم دونو ایک دن اگنی کو ساکھشی دے کر ایک دوسرے کے جیون سنگی ہوئے تھے۔ اور ایک ہو چکے تھے۔ ایک دوسرے کے دکھ اور سکھ کے ساتھی بنے۔ یہی ہے ہمارے ہندو دھرم کا سدھانت۔ اور آریہ پرمپرا کی محتنا۔ کہ ہم جس سے دواہ کرتے ہیں اُسی کو پریم کرتے ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ ہم جسے پریم کرتے ہیں۔ اس سے دواہ کرتے ہیں۔ جس دلیل میں رہ کر ہمارے جیسی بھارتیہ للناؤں نے ادھے کو دے اور اسادھیہ روگی پتیوں کو دیوتا مان کر سیوا کی ہے۔ وہی پرُش آج ہمیں کیسے طلاق دے سکتے ہیں؟ یہ کیا بیہودگی ہے!"

جج ___ "قانون اور اس کی آگیا!"

نیلما ___ "قانون یہ کہتا ہے۔ کہ جس ناری نے تمہیں سروسو سمرپن کیا ہے۔ اجان پرُش کو دیوتا مان کر پوجن اور پریم دیا ہے اس ناری کو وہی پرُش قانون کی آڑ لے کر ایک گلاس پانی کے لئے بھی (بقیہ صفحہ ۱۴)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Hari

...آپ کا سادہ
... ددھائی دیتا ہوں۔ ... سروبیا دُتھا
... جیون اور شانت ... اور تپ تاپ "وٹپ کاش"
... وشال ... نے وہ کاریہ کیا ہے۔ جو
... کی تاریخ میں سنہری حرفوں میں انکت
... آریہ ہندو بھائی سدیو آپ کے
... کاریہ پر فخر کریں گے۔ میرے ضلع
... کے بھائیوں نے جو آپ کی شان
... لدھیانہ میں آپ کا سواگت
... اس سمے تک ہر پرکار سے اڈل رہنے
... حاصل کیا ہے۔ مجھے اس پر اکبھیان
... آپ سے جو میرا اٹوٹ پریم گذشتہ
... سالوں سے چلا آتا ہے۔ اس سے
... ہو کر ضلع لدھیانہ کی ۵۰۰ سہ روپیہ
... کے علاوہ اپنے منڈل کی طرف
... ۱۶۷ روپے کی تھیلی آپ کی سیوا میں
... ستیاگرہ کے لئے بھینٹ کرتا ہوں۔
... رقم ہے۔ مگر جس پریم سے میں نے
... کیا ہے۔ اس بھاؤ سے اسے سویکار
... کرتارتھ کریں +
... پرماتما کی اپار دیا سے آپ دیرگھ
... کر کے اسی طرح سماج کی سیوا میں
... ہوں +

سولہ سو روپیہ جمع ہوا

... کچھ آریہ سماجوں کی طرف سے
... کی تھیلی ... ۔ جو ان سماجوں کی
... سے ان کے پرتی ندھی لائے تھے۔ کل
... سو روپیہ جمع ہوا۔ جن میں سے مندرجہ
... رقوم قابل ذکر ہیں :۔
آریہ سماج ... ۱۰ روپیہ - آریہ سماج
... ایک ہزار روپیہ - لالہ ... رام
... اپنے دوستوں سے جمع کر کے دیا)
... روپیہ - آریہ سماج گوجرہ ۵۱ روپیہ - آریہ
... ۵۱ روپیہ - آریہ سماج ...
... ۲۱ روپے - آریہ سماج میانوالی ۱۰۱
... لالہ گوبند سہائے آف ... لگ
... روپیہ +

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

... کے جواب میں مہاشہ کرشن
... کرتے ہوئے آریہ پرتی ندھی
... سبھاسدوں کا دھنیہ واد کیا۔
... انہوں نے ان کو مان پتر پیش کر کے ان
... بڑھایا ہے۔ انہوں نے اپنے دورے
... کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میرے
... کو کامیاب بنانے کا فخر ان آریہ
... جنہوں نے دھن جمع کیا۔

میں اپنے دورے میں جو کچھ کر پایا ہوں۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس وقت تک جن آریہ سماجوں نے اپنے حصے کا دھن بھیجا ہے۔ ان کے پرتی ندھی بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ اور جن آریہ سماجوں نے اس سلسلہ میں اپنے کرتویہ کا پالن ابھی تک نہیں کیا۔ ان کو فوراً کرنا چاہیئے۔ آج کل تو آریہ سماجیں رضا کارانہ طور پر چندہ اور والنٹیر دے رہی ہیں۔ اور اگر سمارا یدھ طول پکڑ گیا۔ اور ضرورت پڑی تو ممکن ہے۔ کہ ہر ایک آریہ گھرانے سے یہ کہنا پڑے۔ کہ ایک ایک والنٹیر دیں +

اہنسا پر کار بند ہیں

شری گھنشیام سنگھ جی گپت کی طرف سے اہنسا پر کار بند رہنے کی "تلقین" کا جواب دیتے ہوئے مہاشہ جی نے کہا کہ اس وقت میں فخر سے سر بلند کر سکتا ہوں۔ کہ جب سے یہ تحریک شروع ہوئی ہے۔ پنجاب میں ہم نے کسی کو کوئی موقعہ یہ کہنے کا نہیں دیا۔ کہ آریہ ستیاگرہی من وچن یا کرم سے تشدد کا اظہار کر رہے ہیں۔ میں نے بیسیوں لیکچر دئے ہیں۔ اور بیسیوں مضمون لکھے ہیں۔ اور سب میں میں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ہماری لڑائی نہ مسلمانوں سے ہے نہ اسلام سے۔

اور نہ ہی نظام صاحب سے ہے۔ ہم تو اپنے دھارمک حقوق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہ اس قسم کی بار بار تلقین کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ پنجاب میں آج تک ایک بھی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا +

مقرر نے شری گپت جی کو یقین دلایا۔ کہ آئندہ بھی پنجاب اس ستیاگرہ میں اپنی روایت پر کار بند رہتے ہوئے فخر سے اپنا سر بلند رکھے گا +

انہوں نے پرتی ندھیوں سے اپیل کی۔ کہ "اپنے اپنے شہر میں جا کر اس بات کا خیال رکھیں کہ آریہ ستیاگرہی من وچن کرم سے اہنسا تمک رہیں۔ اور کسی کو بھی شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ تاکہ ہم ہمیشہ اپنا سر فخر سے بلند کر سکیں"+

اس کے بعد چناؤ کا وشے پیش

چناؤ ہوا۔ رائے صاحب امرت لال جی نے تجویز کیا۔ کہ اس ورش کے لئے پھر گت ورش کے ہی ادھیکاری رہیں۔ اس کا تائید لالہ نارائن دت جی نے کی۔ یہ پرستاؤ سرو سمتی سے سویکار ہوا۔ گویا اس کے ذریعہ رائے بہادر بدری داس پردھان۔ مہاشہ کرشن۔ پنڈت لشمبھر ناتھ اور پنڈت اندر جی اپ پردھان - پنڈت بھیم سین جی منتری - لالہ

نوتن داس جی کوشادھیکش - اور لالہ ارجن دیو جی پستکادھیکش سرو سمتی سے چنے گئے +

انترنگ سبھا اور ودیا سبھا کے گت ورش کے ممبر ہی اس ورش ممبر ہوں گے +

پنڈت بدھ دیو جی کا پرستاؤ

اس کے بعد پرستاوؤں پر وچار کرنے کا وشے پیش ہوا۔ پنڈت بدھ دیو جی نے پرستاؤ پیش کیا۔ کہ "ساماجک کریتیوں کو دور کرنے کے لئے آشرم مریادا اور ویدک ورن ویوستھا کو ستھاپت کیا جائے۔ اور سبھا اس کاریہ کو وشیش روپ سے کرے"+

اس پرستاؤ کی تائید پنڈت بھیم سین نے کی۔ مہاشہ کرشن جی نے سنشودھن پیش کیا۔ کہ "ایک سمتی بنائی جاوے۔ جو اس وشے پر وچار کر کے نشچے کرے"۔

لالہ تیرتھ رام اور لالہ نند لال نے پرستاؤ کے ورودھ وچار پرکٹ کئے۔ اور مہاشہ چرنجی لال پریم اور پروفیسر دیو مترنے حق میں۔ لیکن مہاشہ جی کے سنشودھن کے ساتھ پرستاؤ پاس ہو گیا۔ اور سمتی بنانے کا ادھیکار انترنگ سبھا کو دے دیا گیا +

سمے ابھاؤ کے کارن دوسرے پرستاؤ پیش نہ ہو سکے +

اس کے بعد بجٹ پیش

آگامی بجٹ ہوئے اور نمن لکھت رقمیں سویکار ہوئے :۔

ویدپرچار	۔/۔/۲۳۲۹۷ روپیہ
ودیشی پرچار	۔/۔/۱۴۰۰ "
اپدیشک ودیالیہ	۔/۔/۷۰۰۰ "
ودیارتھی آشرم	۔/۔/۳۹۷۵ "
انوسندھان وبھاگ	۔/۔/۱۰۲۲۹
گوروکل کانگڑی	۲۴۹۳۵۲ "
کنیا گوروکل دہرہ دون	۔/۔/۱۰۰۴۴۶ "
لیکھرام سمارک	۔/۔/۳۰۷۰ "

اس کے بعد کاروائی ختم ہوئی +

۲۹ - مئی چونکہ بہت سے پرتی ندھی چلے گئے تھے اس لئے کورم نہ ہونے کے کارن کوئی خاص کاروائی نہ ہو سکی۔ صرف ستیاگرہ سمبندھی خبریں چھاپنے کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کے کمیونک پر وچار ہوتا رہا۔ رائے بہادر بدری داس جی نے وہ کمیونک پڑھ کر سنایا۔ اور اس کی مذمت کا نمن لکھت ریزولیوشن پاس کیا گیا :۔

"ڈائرکٹر انفرمیشن بیورو نے پنجاب پریس کو جو وارننگ دیا ہے۔ اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبروں نے نہایت تشویش کے ساتھ پڑھا ہے۔ اگرچہ اس وارننگ کا مقصد ...

گوروکل کانگڑی کا

چیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپ دق اور دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے۔ بڈھے مرد۔ عورت سب کے لئے بڑھیا ٹانک ہے +

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت :۔ دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ :۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی سہارنپور (یوپی)

برانچ :۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

... وارننگ کو پریس کی آزادی پر حملہ سمجھتی ہے۔ کہ پریس حیدرآباد کے متعلق صحیح رائے زنی اور خبریں بھی نہ دے سکے۔ اس لئے یہ سبھا اس وارننگ کی مذمت کرتی ہے +" ـــ ایک بجے شانتی پاٹھ کے بعد کاروائی سماپت ہوئی +

Haridwar, Digitized by eGangotri

ادھیاتم شدھا

من کو ستھر کرنے کا اُپائے

(از سوامی ودیا نند جی تیرتھ)

پٹنہ میں دانا پور کے شری جنک دھاری جی نے پوچھا۔ "چنچل من ادھر اُدھر بھاگ جاتا ہے۔ اسے کیسے ٹھہرایا جائے؟ اور کس روپ میں کہاں ٹھہرایا جائے؟"

سوامی جی نے فرمایا۔ "(۱) مولادھار سے لے کر برہم رندھر تک۔ جس چکر میں آپ کا من ستھر ہو سکے اُسی میں ٹھہرا لو۔ روپ کی ابھیاس میں کوئی آوشیکتا نہیں ہے۔ یدی چت کسی پرکار بھی ستھر نہ ہو۔ تو مولادھار سے برہم رندھر پرینت پرتیک چکر میں چمکتے ہوئے چکر کی دھارنا کرو۔ اس کے ساتھ ہی اوم کا جپ دھیان سے کرو۔

(ب) اتھوا ترکٹی میں سوئی کے ناکے کے سمان بندو کی کلپنا کر کے اس میں دھارنا۔ اور دھیان پوروک 'اوم' کا جپ کرو۔ جوں جوں آپ کی دھارنا ہوتی جائے۔ توں توں اُس تل کو کھنڈ کرتے جاؤ۔ یہاں تک کہ بندو کے بجائے آپ کی دھارنا دھرو تا کو دھارن کرے۔" (دیا نند پرکاش)

(۲) اُدے پور میں آپ نے اپنے دیکھشت شیشیہ سوامی سہج نند کو اُپدیش دیا۔ "سنیاسیوں کو سدا پرماتما میں ہی نربھر رہنا چاہیئے۔ آپ نتیہ پرتی پرانایام اور سائینگ سمیہ پرنو (اوم) پوتر کا جپ اور سادھن کیا کریں۔ یہی ہم لوگوں کا آشرا اور آدھار ہے۔ اس کے چنتن سے چت کی ساری چنچلتا دور ہو جاتی ہے۔ پاپ پنک کو دھونے کے لئے اس سے بڑھ کر دوسرا سادھن نہیں ہے۔

مہامنی جن اس مہامنتر سے من مستون ستھر کر کے پرمانند میں نمگن رہا کرتے ہیں۔

لکشیہ کو بیدھنے کے سمیہ جیسے دھنردھر ٹکٹکی لگا کر کیول لکشیہ ہی کو دیکھتا ہے۔ اسی پرکار منو ورتی کو ایکاگر کر پرنو کا چپنے سے کلپنا تیت پرنام پراپت ہوتا ہے۔ جب تم جھکال پرینت اس بھگتی یوگ کو کرتے رہو گے۔ تو سادھنی کے مدھور پھل سوادو پھل کو آپ ہی سوادن کرنے لگو گے۔ اس سمیہ آپ کی سب واسنا بھی شانت ہو جاویں گی۔ کامنا بھی پراتر ہیتی کو پراپت کر لیں گی۔ (دیا نند پرکاش)

(۳) جیسے انگیٹھی دیگ سے دھن پرکار آتش جل باہر نکل جاتا ہے۔ ویسے ہی پران کو بل سے باہر پھینک کر۔ باہر ہی یتھا شکتی روک دیوے۔ جب باہر نکلنا چاہے۔ تب مول اندریوں کو اوپر کھینچ رکھے۔ تب تک پران باہر رہتا ہے۔ اس پرکار پران باہر اوتک ٹھہر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو تب دھیرے دھیرے بھیتر وایو کو لے کے پھر بھی ویسا ہی کرنا چاہئے۔ جتنی سامرتھ اور اِچھا ہو۔ اور من میں اوم کا جپ کرتا جائے۔ اس پرکار کرنے سے آتما اور من کو پوتر تا اور ستھرتا پراپت ہوتی ہے۔" (ستیارتھ پرکاش)

بھرکٹی میں دھیان

میرٹھ میں بھگت بینی پرشاد کے نلک سمبندھی پرشن کے اُتر میں کہا۔ "تلک لگانے کا بھی کوئی پنیہ نہیں ہے۔ یہ ریتی ویرتھ میں ہی چل گئی ہے۔ ہاں یہ بات تو ٹھیک ہے۔ کہ پراچین آریہ لوگ دونو بھوؤں کے مدھیہ میں دھیان کیا کرتے تھے۔ اپنے ششیوں کو بھی اس کی شکھشا دیا کرتے تھے۔ اس استھان میں دھیان کرنے سے لابھ بھی بہت ہوتا ہے۔ ترکٹی کے ابھیاسیوں میں سے کسی کسی کو بندو سمان اُجول جیوتی کسی دکھائی دینے لگتا ہے۔ کوئی تیجومئے چکر کار کو دیکھ پاتا ہے۔ کوئی اردھ چندر کار پرکاش پنج کے درشن کرتا ہے۔ اور کسی کو دیپ شکھا کے آکار کی جیوتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ سب یوگ کے چمتکار ہیں۔ آتمک اُنتی کے چنہ ہیں۔ کورے تلکوں کا ان کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں۔" (دیا نند پرکاش)

مُکتی کے سادھن

چاندپور کے میلے میں مہاراج نے مکتی کے سادھن اس پرکار بتائے ہیں:

(ا) مکتی کا پہلا سادھن ستیہ آچرن ہے۔

(ب) دوسرا سادھن وید دوار کا ٹھیک ریتی سے لابھ کرنا اور ستیہ کا پالن کرنا ہے۔

(ج) تیسرا ستیہ پرشوں اور گیانی جنوں کا ست سنگ کرنا۔

(د) چوتھا یوگ کا ابھیاس دوارا اپنی اندریوں اور آتما کو استیہ سے نکال کر ستیہ میں ستھاپن کرنا۔

(ی) پانچواں ایشور کی ستتی کرنا۔ اس کی مہا کا کیرتن و ورنن کرنا۔ اور پرماتما کتھا کو من لگا کر سننا۔ اور

(س) چھٹا سادھن پرارتھنا ہے۔ پرارتھنا اس پرکار کرنی چاہیئے۔ ہے جگدیشور! کرپا ندھے! ہمارے پتا! مجھے استیہ سے نکال کر ست میں ستھر کرو۔ اودیا اندھکار اور ادھرم آچرن سے پرتھک کر کے گیان اور دھرم آچرن میں سدا کے لئے ستھاپت کرو۔ جنم مرن روپ سنسار سے مکت کر اپنی اپار دیا سے موکش پردان کرو۔" (دیا نند پرکاش)

(۲) اودے پور میں ایک رام سنیہی نام کے سادھو کے اُتر میں مہاراج نے اُپدیش کیا۔ "پرمانند کی پراپتی کے لئے ناموں کے گنوں کا گیان ہونا اتی آوشیک ہے۔ جیسے شبد کے ساتھ ہی ارتھ کا بودھ ہو جاتا ہے۔ جل کہتے ہی شیت گن پردھان دروی بھوت جل پدارتھ کی پرتیتی ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی نام لیتے ہی اس کے واچیہ کا گیان ہو جانا چاہیئے جیسے جل شبد کے کہتے ہی اس کے واچیہ کا گیان ہوتا۔ اور اس کی پراپتی کی کریا کرنا پرم آوشیک ہے۔ ایسے ہی نام اور اس کے ارتھ کو جاننا تتھا اس کی اُپلبدھی کے لئے پرتیاہار دھارنا اور دھیان آدی کریا کلاپ کا کرنا اتی آوشیک ہے۔" (دیا نند پرکاش)

(۳) جودھپور کے مہاراج کی جگیاسا کے سمادھان میں کہا۔ "آپ لوگوں کے دوسرے کرم تو موکش مارگ کے نہیں ہیں۔ کنتو ایک کام کرنا آپ کے ادھین ہے۔ اور وہ نشپکش نیائے کرنا ہے۔ یدی آپ پرجا کا نیائے کرنے میں نیونتا نہیں آنے دیں گے۔ تو آپ کا آتما اسی سے نرلیپ ہو کر نروان پد پاوے گا۔" (دیا نند پرکاش)

طلاق بقیہ صفحہ ۱۳

طلاق بقیہ صفحہ ۱۳

بلک بلک کر رونے دے۔ کیا یہی پرش کا آدرش ہے۔ کہ وہ عدالت میں آ کر اپنی اردھانگنی کی چرتر ہینتا پرمانت کرے۔ شبد کے برچھی کو چھوڑ کر کتوں کی طرح جو جھوٹی پتلیں چاٹتا پھرے۔"

اروند۔ "نیلما!"

نیلما۔ "شانت رہیئے آپ! میں کہتی ہوں۔ آپ دوسرا وواہ کر لیجیئے۔ میں آپ کو آگیا دیتی ہوں۔"

جج۔ "لیکن رونا چاہیئے سمجھا جاوے گا۔"

نیلما۔ "کیوں؟"

جج۔ "کیونکہ پہلی استری کو طلاق دیئے بنا دوسرا وواہ کرنا قانوناً اپرادھ ہے۔"

نیلما۔ "اوہ! تب یہ کہیئے۔ کہ استریوں کی اوٹ لے کر پرش سماج اپنا ننگا ناچ دکھانے پر تُلا بیٹھا ہے۔ اچھا ہو رہیں۔ اپنا نربیہ کیجیئے۔ اور تنہائی بھاگ لے کر الگ ہی ہو جاؤں۔ تو میرا کہیں اور بھی ٹھکانہ ہے؟ کوئی اور بھی سہارا کر سکیگا؟"

اروند۔ "نیلما۔ نیلما۔ اب آ گئے بولو۔"

جج۔ "خود یہ میں اپنی عرضی واپس لیتا ہوں۔ وواہ وواہ ہے وہ اٹوٹ بندھن ہے۔ قانون کی مہایتا سے اُسے نہیں توڑنا چاہیئے۔"

نیلما۔ "لیکن اب میں چاہتی ہوں کہ طلاق منظور ہو جائے۔"

جج۔ "تو تمہیں اروند کمار سے ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا۔"

نیلما۔ "یہ کیوں؟"

جج۔ "قانون ہے۔"

اروند۔ "نیلما گھر چلو۔ میں پرتگیا کرتا ہوں۔ کہ تمہارے مر جانے کے بعد بھی میں وواہ نہیں........"

نیلما۔ (منہ پر ہاتھ رکھ کر) "چپ رہیئے کیا کہتے ہیں آپ آدرشیں میں آ کر کسی بھی وچار کو قانون کا روپ دے دینا ٹھیک نہیں ہوتا۔ چلو۔"

(دونو گئے)

چین جاپان یدھ پر ایک نظر

ان کی حیثیت بالکل ٹڈی کی سی ہے۔ اور وہ کبھی اتنے جوش و خروش سے نہیں لڑ سکتے۔ جتنے جوش و خروش سے چینی اپنے ملک و قوم اور اپنی روٹی اور آزادی کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جاپان ایک آزاد ملک کو غلام بنانے کے لئے قومی دولت پانی کی طرح بہا رہا ہے۔ اس سے ملک میں بے چینی کا پھیلنا یقینی ہے۔ بین الاقوامی مطلع بھی جاپان کے خلاف ہے۔ روس سے اس کی پرانی لڑائی ہے۔ اور برطانیہ سے بھی اس کی کوئی دوستی نہیں۔ اس کے اشتراکی دشمن محوری ساتھیوں کو یورپ ہی کے گورکھ دھندے سے فرصت نہیں ملتی۔ وہ اس کی دور سے کیا مدد کر سکیں گے؟

مارشل چیانگ کائی شیک نے کچھ دن ہوئے اپنے ایک بیان میں چین کی لڑائی کو تین درجوں میں تقسیم کیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے دور میں جاپان اپنی طاقت کے زور سے ہر جگہ چینیوں کو پسپا کر دے گا۔ دوسرے دور میں چینی گوریلا فوجیں جاپان کی روک تھام کریں گی اور تیسرے دور میں جاپان پیچھے ہٹتے ہٹتے سمندر تک پہنچ جاوے گا۔ اس طرف چین سے جو لڑائی کی خبریں آ رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب چین دوسرے دور میں پہنچ گیا ہے۔ اب جاپان کو آگے بڑھنے میں پہلے جیسی آسانی نہیں۔ باوجود بھی قومی اتحاد اور وطن پرستی کا جذبہ ایک قوم کو سامراج سے کیسے بچا سکتا ہے۔ ایک چینی صحافت دان چین کی لڑائی کے متعلق ایک مضمون میں لکھتا ہے۔ کہ "چین ۱۹۳۹ء میں ایسے داخل ہوا جیسے کوئی شخص رات کے آخری حصہ سے گذر رہا ہو۔ ٹمٹماتی ہوئی روشنی کی یاد دلاتی ہے۔ صبح سے پہلے کے چند گھنٹے رات کا سب سے زیادہ اندھیرا حصہ ہوتے ہیں۔ لیکن چین ..."

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سماجک سماچار

آریہ سماج کمپالہ کا اُتسو

آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا) یرٹش ایسٹ افریقہ) کا آٹھواں سالانہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں یکم اپریل سے ۱۱-۱ اپریل تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ٭

اس اُتسو میں پنڈت پریہ ورت جی پنڈت رشیکر دیو جی- پنڈت رندھیر جی- بابو بدری ناتھ جی- پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار- مہاشہ مہیندر لال جی- مہاشہ اچھرو داس جی- مہاشہ کرشن چند جی- پنڈت بہاری لال جی- ممبر لیمسن- سردار گوردا س سنگھ جی- مہاشہ ودیا ساگر جی- مہاشہ دید برت جی- اور مہاشہ مدن لال جی آدی اُپدیشک و بھجنیک شامل ہوئے- جنہوں نے اپنے اپنے ویاکھیانوں اور بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا- حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں بھی ویاکھیان ہوئے- جس سے جنتا بہت پربھاوت ہوئی ٭ رنگبت سمیلن اور سہبھوج بھی ہوئے ٭

مہاشہ بدری ناتھ جی کی واپسی- آریہ سماج نیروبی کے سنستھاپک اُتساہی آریہ مہاشہ بدری ناتھ جی لگ بھگ ایک ورش بھارت میں نواس کر واپس افریقہ آئے ہیں- اور پہلے سے بھی ادھک لگن سے ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں- آریہ سماج کمپالا کے اُتسو پر اُتسو سے ایک ہفتہ پہلے آپ کے بھجن اور لیکچر ہوتے رہے- آپ نے ۵-۶ ہزار کے خرچ سے میجک لینٹرن اور آؤٹ فٹ سے خرید رکھی ہے- حاضری کافی ہوتی رہی- پرچار کا پربھاو بہت اچھا رہا- کمپالا آنے جانے کا کرایہ بھی آپ نے اپنی گرہ سے دیا- آپ کا اتینت دھنیہ واد ہے ٭

(رام کرن منتری آریہ سماج کمپالا)

آہ! سوامی سدانند جی

آریہ جنتا میں سوامی سدانند جی کی مرتیو کی خبر نہایت دکھ سے سنی جاوے گی- سوامی سدانند جی نے محکمہ ریلوے کی ملازمت عرصہ ۳۶ سال تک کی- اور اس عرصہ میں آریہ سماج انارکلی لاہور کے نہایت سرگرم ممبر رہے- آپ کا نام اس وقت بھگت شہزادہ رام جی تھا- آپ نے ملازمت کے دوران میں بھی آریہ سماج کے سدھانتوں پر ۳۵ کے لگ بھگ کتابیں لکھیں- ملازمت سے سبکدوش ہونے پر آپ نے سوامی سروانند جی سے سنیاس دھارن کیا- اور موگا مترا داس مڈل سکول میں اگر کٹیا میں رہتے رہے- آپ کا سنیاس جیون نہایت شاندار تھا- آپ کی عمر ۷۰

آریہ سماج جام پور کے سماچار

ماہ بیساکھ میں ذیل پرکار سنسکار ہوئے:-

(۱) ڈاکٹر رام لال جی منڈن دان ایک روپیہ ۴ر

(۲) مہاشہ ہرلیشچندر جی دواہ ” ۱۴ روپے

(۳) ” جے دیو جی ” ” دس روپے

(۴) ” موہن رام جی اپ نین ” آٹھ آنے

(۵) ماسٹر دیو دت جی نام کرن ” ۳ روپے ۸ر

(۶) لالہ مول چند جی کا نانا کا انتیشٹی ” آٹھ آنے

(۷) چوہدری امر چند جی پرویش مکان ۱ر

(۸) مہاشہ دیو بہشت جی نام کرن ۲ روپے

(۹) لالہ سندر داس جی دواہ ۵ روپے

دان کے علاوہ اکثر دکھشنا بھی سماج فنڈ میں ڈالی گئی ٭ (منتری)

شرن لی تھی- مجھے اب جاتے ہوئے وہ بچپن کی یاد بھی بھول نہیں رہی ہے- اور جس پرکار تب نے یہاں ودّیا اُپارجن کی ہے- وہ بھی نہیں بھول سکتا- مجھے تمام عمر اس آشرم کی یاد آتی رہے گی- میرا جس پرکار سے یہاں پالن پوشن ہوا ہے- وہ میری بانی ورنن نہیں کر سکتی ٭

پوجیہ منتری جی میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں- کہ میرے جیون کا جتنا بھی پریتن ہو گا وہ اپنی جاتی- اور ایسی سنستھاؤں کے لئے ہی ہو گا- مجھے اس آشرم نے اندھیرے سے نکال کر پرکاش میں کھڑا کر دیا ہے ٭

پوجیہ منتری جی آپ کا ویوہار بھی جناب نے میرے ساتھ کیا ہے- وہ ایک سچے پتا کے روپ میں کیا ہے- کبھی کبھی میرے سے اپرادھ بھی ہوا- تو آپ نے مجھے اپنے پتر کے سمان سمجھ کر کشما کر دیا- منتری جی انت میں میں آپ سے اپنے اپرادھوں کے لئے کشما چاہتا ہوں- میں اس آشرم کا آجیون رنی رہونگا- میں نے اپنے جیون کے جتنے بھی ورش بتائے ہیں- وہ اس پرکار سے وتیت کئے- جیسے کہ پتر اپنے ماتا پتا کے پاس رہتے ہوئے ... وتیت کرتا ہے- اب میں آپ سے اور اپنے پیارے آشرم سے ودائی چاہتا ہوں ٭

(آپ کا بالک امر سنگھ شرما ۲۴-۵-۳۹)

”رشی انک“ کا ہندی ایڈیشن

”میں سمپادک ”پرکاش“ کا دھنیہ واد کرتا ہوں- کہ انہوں نے پچھلے دو پرچوں میں ”رشی انک“ ہندی میں پرکاشت کرنے کا تجویز پر قلم اُٹھائی ہے- اگر ہر سال ایسا ہی کیا جاتا- تو ”رشی انک“ پچھلے ورشوں میں بھی ہندی میں ضرور چھپتا- اب جب کہ انہوں نے اس طرف دھیان دیا ہے- تو یہ ہو نہیں سکتا- کہ رشی انک ہندی میں پرکاشت نہ ہو- دو ہزار ہندی انک کا آریوں کے ہاتھ میں چلا جانا معمولی بات ہے- اس سے زیادہ پرکاشت کرنے کی ضرورت ہو گی ٭

میرا نام پچاس رشی انکوں (ہندی) کے لئے نوٹ کر لیا جاوے- جب یہ تجویز پختہ ہو گئی تو رشی انک چھپنے سے ایک ماہ پیشتر میں آپ سے دریافت کر کے پچاس ہندی رشی انکوں کی قیمت وغیرہ پیشگی بھیجدوں گا- پرنتو آریہ نر ناری کو ہندی رشی انک اپنانا چاہئے- اب جب کہ چاروں طرف سے ہندی کا گلا گھونٹا جا رہا ہے- تو کیا ایک آریہ پتر کے خاص انک کا ہندی میں نہ چھپنا قابل افسوس نہیں ہے- اور پتر بھی وہ جس نے کئی ورشوں سے آریہ سماج کی سیوا کا بیڑا اُٹھایا ہوا ہے- اس ورش کا رشی انک پچھلے ورشوں سے نرالا ہی ہو گا- کیونکہ حیدرآباد دھرم یدھ کا ورنن رشی انک کے کئی صفحات کی زینت بنے گا- آشا ہے- کہ آریہ پُرش اس کو اپنائیں گے- اور رشی رن سے اُرن ہونے کا پریتن کریں گے ٭

دشانی سوروپ اوورسیر- ڈاک خانہ میہوما- ضلع کھنڈوا (سی-پی)

ڈی- اے- وی ہائی سکول منٹگمری

امسال ۶۱ امیدوار امتحان میٹریکولیشن میں بھیجے گئے تھے- جن میں سے ۵۷ پاس ہوئے- یعنی نتیجہ ۹۵ فیصدی رہا ٭ مسٹر ستیہ دیو (جو کہ اوّل رہا) نے ۲۵ نمبر حاصل کئے- اور پنجاب میں دوئم رہا ٭

(ہیڈ ماسٹر)

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا شاندار نتیجہ

لدھیانہ ۲۲- مئی) آریہ ہائی سکول لدھیانہ بلحاظ تعلیم اور کھیل بلحاظ نتائج پنجاب میں ایک ممتاز درجہ حاصل کرتا آیا ہے- لدھیانہ میں خصوصیت سے تعلیمی میدان میں ایک شاندار خدمت سرانجام دے رہا ہے- یوں تو آریہ ہائی سکول ہمیشہ اپنے نتائج دکھاتا آیا ہے- لیکن کئی سالوں سے اس نے اس پہلو میں حیرت انگیز ترقی کر کے پنجاب میں نام روشن کر لیا ہے- امسال ۱۵۹ لڑکے امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے- جن میں سے ۱۵۵ کامیاب ہوئے- جہاں ان میں سے ۶۱ فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے- وہاں پار لڑکوں کو وظیفہ حاصل کرنے کی پوری امید ہے ٭ لدھیانہ کے جہاں ۵ ہائی سکول نے مل کر ۱۷۱ طلباء پاس کرائے- وہاں آریہ ہائی سکول لدھیانہ نے اکیلے ہی ۱۵۵ طلباء کامیاب کرائے- اس نمایاں کامیابی کا سہرا سکول کے پرنسپل لالہ رام لال جی بی- اے اور دلیپ چند جی ہیڈ ماسٹر کے سر ہے- جنہوں نے اپنی ان تھک کوششوں سے اس سکول کو پنجاب میں ایک چوٹی کا سکول بنانے میں کوئی دقیقہ باکسر نہیں چھوڑی ٭

(لبھو رام سیکرٹری لدھیانہ)

آریہ کنیدی اناتھالیہ کے پرچھی

بالک کی شردھانجلی

شریمان جی سادر نمستے!

میرا یہی نوبھن ہے- کہ میری پریکشا ختم ہو چکی ہے- اور میں اب جانا چاہتا ہوں- پوجیہ منتری جی میں جانتا ہوں- کہ میں بالک ہی تھا- جب کہ میں نے اس پوتر آشرم کی

آریہ سماج (گوردیال وبھاگ) لاہور

شوک پرستاؤ

سورگباشی لالہ رام کرشن جی جو مدت تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان رہے آپ نے اپنے شبھ گنوں اور نیک سوبھاؤ سے ہر ایک آریہ کے دل میں عزت کی جگہ حاصل کر لی تھی- آپ چپ چاپ ... لگاتار سے دھرم کی سیوا کرتے رہے- آریہ سماج کا اتنا بڑا کام کرتے ہوئے بھی آپ نے مشہوری کی خواہش نہیں کی- اُن کے پرلوک گمن پر شوک پرگٹ کرتے ہوئے آپ کے پریوار سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ٭ (گورو داسی منتری)

Haridwar, Digitized by eGangotri

دس ہزار استری پرشوں کی طرف سے مہاشہ کرشن کو شاندار الوداع

(لاہور ۲۸- مئی) لاہور سٹیشن پر حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ستیاگرہ کرنے کے لئے ایک سو سے زیادہ والنٹیروں کے ساتھ آج رات کے ۹ بجے بھٹنڈہ ایکسپریس کے ذریعے روانہ ہو گئے۔ دس ہزار سے زیادہ استری پرش آپ کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر جمع ہوئے۔ گو گاڑی کو ۹ بجے روانہ ہونا تھا۔ لیکن لوگ ساڑھے سات بجے سے پہلے ہی بھاری تعداد میں سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ جب آپ سٹیشن پر پہنچے۔ اور پلیٹ فارم کے اندر داخل ہونے لگے۔ تو گینڈ دل نے آپ کی سلامی اُتاری۔ اس موقعہ پر پلیٹ فارم "مہاشہ کرشن امر رہیں"۔ "ویدک دھرم کی جے"۔ "مہاتما نارائن سوامی کی جے"۔ "لالہ خوشحال چند کی جے" کے نعروں سے گونج اُٹھا۔ اس وقت ہجوم کا یہ عالم تھا۔ کہ پلیٹ فارم پر کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ آپ کو عملی طور پر پھولوں سے لاد دیا گیا۔ ہار اس قدر زیادہ ہو گئے۔ کہ انہیں کئی مرتبہ اُتارنے پڑے۔ ستیاگرہیوں کو مائیں آشیرواد دے رہی تھیں۔ اور یہ کہہ رہی تھیں۔ کہ ہم خوشی تمام دھرم یدھ میں بھیج رہی ہیں۔ دیکھنا اپنے دھرم پر ڈٹے رہنا۔ فتح پائے بغیر واپس نہ لوٹنا ‫÷

مہاشہ جی کی تقریر

جس وقت گاڑی چلنے میں چند منٹ باقی تھے۔ مہاشہ جی نے ڈبے کے دروازے میں کھڑے ہو کر جنتا کو درشن دئے۔ اس موقعہ پر پھر انہیں بے شمار ہار پہنائے گئے۔ جو انہیں کئی بار اُتارنے پڑے۔ چونکہ ان تک پہنچنا مشکل تھا۔ اس لئے لوگ شردھا کا اظہار کرنے کے لئے دور ہی سے ان کی طرف ہار پھینکتے تھے۔ کئی بار کوشش کی گئی۔ کہ لوگوں کو ہٹا دیا جائے۔ تاکہ مہاشہ جی اچھی تقریر کر سکیں۔ لیکن ہجوم پر کنٹرول رکھنا مشکل ہو گیا۔ کانوں پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ کئی بار لوگوں کو ہٹایا بھی گیا۔ لیکن وہ پھر اُٹھ بیٹھے۔ اور لوگ مہاشہ جی کے قریب جانے کی کوشش کرتے۔ بڑی مشکل سے کچھ دیر کیلئے سکون ہوا۔ اور مہاشہ جی نے مختصر سی تقریر میں فرمایا۔ کہ آج کے نظارے کو دیکھ کر کس کا دل بلیوں نہیں اُچھلتا۔ یہ جوش و خروش ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس دھرم یدھ کو آپ نے شروع کر رکھا ہے۔ وہ اس وقت تک زور و شور سے جاری رکھا جائے گا۔ جب تک وجے پراپت نہ ہوگی۔ ہم اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ جب تک فتح حاصل نہ کر لیں گے"۔ ابھی مہاشہ جی کچھ اور فرمانا چاہتے تھے۔ کہ گاڑی کی سیٹی بجی۔ اور "مہاشہ کرشن امر رہیں"۔ "ویدک دھرم کی جے" کے فلک شگاف نعروں کے درمیان گاڑی روانہ ہوئی ‫÷

دہلی ریلوے سٹیشن پر

دہلی ریلوے سٹیشن پر آپ کا استقبال کرنے کے لئے دس ہزار اشخاص موجود تھے۔ جن میں ایک ہزار دیویاں بھی تھیں۔ جونہی ٹرین پلیٹ فارم میں داخل ہوئی۔ حاضرین نے "ویدک دھرم کی جے"۔ "مہاشہ کرشن زندہ باد" کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ لالہ نرائن دت ٹھیکیدار اور دیگر سرکردہ ہندوؤں نے آپ کو ہار پہنائے۔ اس کے بعد مہاشہ جی کو ایک شاندار جلوس کی شکل میں دیوان ہال میں لے جایا گیا۔ یہاں مہاشہ جی نے ایک زبردست تقریر کی ‫÷

شہر میں جوش و خروش

مہاشہ جی کی آمد سے دہلی آریہ ستیاگرہیوں کی سرگرمیوں کا ایک بڑا بھاری مرکز بن گیا۔ آج شام کے سات بجے سے لے کر آٹھ بجے تک آریہ سماج نیا بازار نے آپ کو ایڈریس اور تھیلی پیش کی۔ مہاشہ جی نے ایڈریس کے جواب میں ستیاگرہ کے متعلق تقریر کی۔ ۸ بجے سے ۹ بجے تک آریہ سماج پہاڑ گنج میں آپ کا لیکچر ہوا۔ یہاں بھی آپ کو ایڈریس اور تھیلی پیش کی گئی۔ ۹ سے ½۱۰ بجے تک آریہ سماج نئی دہلی میں آپ کو ایڈریس اور تھیلی پیش کی گئی۔ یہاں بھی آپ نے تقریر کی۔ ان تینوں سماجوں نے مہاشہ جی کو ۳۱۰۰ روپیہ کی تھیلیاں پیش کیں ‫÷

کل شام کو گاندھی چوک میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سارے شہر کی طرف سے مہاشہ جی کو ایڈریس اور دس ہزار کی تھیلی پیش کی گئی۔ ایک سو ستیاگرہی مہاشہ جی کے [illegible] ٹرین میں لاہور سے آئے تھے۔ ان سو والنٹیروں کے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ بہت سے والنٹیروں کے کل پہنچنے کی توقع ہے ‫÷

لاہور سے لے کر دہلی تک مہاشہ جی کو مختلف سٹیشنوں پر آٹھ سو روپے کی تھیلیاں پیش [illegible] سٹیشن پر سینکڑوں کی تعداد میں آریہ دیر آپ کے سواگت اور درشنوں کے لئے آئے ہوئے تھے ‫÷

راستہ میں سواگت

رائے ونڈ کے سٹیشن پر سینکڑوں کی تعداد میں درشن ابھلاشی پہنچے [illegible] آریہ سماج کی طرف سے ۵۲ روپے۔ استری آریہ سماج قصور کی طرف سے ۵۱ روپے۔ آریہ کمار سبھا قصور کی طرف سے ۲۵ روپے۔ اور جین سیوک دل قصور کی طرف سے ۱۴ روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ ویدک دھرم کی جے اور مہاشہ کرشن زندہ باد کے نعروں میں ٹرین روانہ ہوئی ‫÷

آریہ ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

راولپنڈی لالہ بالکرشن جی کی صدارت میں آریہ سماج مندر میں ۵ واں حیدرآباد دوس منایا گیا۔ شہیدوں کے پرتی شردھا پرگٹ کی گئی۔ اور نظام سرکار سے [illegible] تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ آچاریہ لکشمی رام جی کمان کی گرفتاری پر ودھائی دی گئی۔ [illegible] ریڈی کی صحت کے متعلق تشویش بڑھ رہی ہے ‫÷ (منتری)

کراچی ۲۴- مئی کو شری ڈی۔ ڈی۔ چودھری ۸ ویں ڈکٹیٹر کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں آریہ ستیاگرہیوں کے شولاپور سے اخراج کے متعلق بمبئی گورنمنٹ کے حکم کی مذمت کی گئی۔ اور اس حکم پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا گیا ‫÷ (گوسائیں مول چند)

جنڈیالہ گورو آریہ سماج نے اپنی ایک میٹنگ میں ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں آریہ ستیاگرہیوں کے ساتھ بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور پیراماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی ‫÷ (منتری)

نیروبی (برٹش ایسٹ افریقہ) ۲۱- مئی کو ۵ واں حیدرآباد دوس منایا گیا۔ پنڈت [illegible] پال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنیہ دید ودیا النکار نے ویاکھیان دئے۔ اور اس دھرم یدھ میں ہوئے شہید ویروں کو شردھانجلی پیش کی گئی۔ اس وقت تک نیروبی سماج تیرہ سو روپیہ بھیج چکی ہے۔ اس ہفتہ تین سو روپیہ اور بھیجا گیا۔ دھن سنگرہ کا کاریہ ہو رہا ہے ‫÷ (گوردا سرام [illegible])

علی پور تیسرے شہیدی جتھے میں جو ۱۰-۵-۳۹ کو یہاں سے روانہ ہوا۔ [illegible] چند جی جتوئی نواسی اپنی دھرم پتنی کو ایک دن کے بچہ کے ساتھ چھوڑ کر جا شامل ہوئے اور نوکری کی بھی پرواہ نہ کی۔ جو ان کو بہت مشکل سے ملی تھی۔ کرنال میں اس جتھہ کا سواگت کیا گیا۔ سات کو پرچار کیا گیا۔ ۱۳ روپے ۱۴ پراپت ہوئے۔ پانی پت سٹیشن پر بھی پرچار کیا گیا۔ یہاں بھی سواگت ہوا۔ اور ۲ روپے ۵ پراپت ہوئے۔ کئی دوسرے ستھانوں پر بھی سواگت کیا گیا ‫÷ (کوڑو رام آریہ سیوک)

نلہ گنگ ۲۱-۵-۳۹ کو ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں حیدرآباد کی جیلوں میں ستیاگرہیوں کی موتوں کے سمبندھ میں پرستاؤ پاس ہوا۔ ستیاگرہیوں سے کئے جانے والے بُرے سلوک کی مذمت کی گئی۔ اور پیراماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی (کشن چند [illegible])

امرتسر لارنس روڈ آریہ سماج نے ستیاگرہ پریوار سہائتا فنڈ کھول دیا ہے۔ بیرون امرتسر کے ستیاگرہی ویروں کے پریوار بھی سہائتا پراپت کر سکتے ہیں ‫÷ (منتری)

عارف والا ۲۱- مئی کو آریہ سماج میں شہیدی دوس منایا گیا۔ ماسٹر رام نارائن اور ڈاکٹر ہیرالال نے تقریریں کیں ‫÷ ۲۲-۵-۳۹ کو حیدرآباد دوس منایا گیا۔ چار ویروں کے پہلے جتھے کو وداع کیا گیا۔ ۱/ ایڈریس دئے گئے۔ اور ستر روپے بھینٹ کئے گئے ‫÷ (نندلال منتری)

فرخ آباد ۲۱-۵-۳۹ کو آریہ سماج مندر میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں حیدرآباد کی جیلوں میں ہوئے ستیاگرہی ویروں کی موتوں پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور انہیں شردھانجلی پیش کی گئی۔ پیراماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی ‫÷ (ودیا دھر منتری)

جگادھری شملہ کا دوسرا شہیدی جتھا ۲۶- مئی کو یہاں آیا۔ اس کا جلوس نکالا گیا۔ سات کو پرچار ہوا۔ چالیس روپے جتھے کو بھینٹ کئے گئے ‫÷ (رتن لال منتری)

کربالہ روزانہ ست سنگ میں ستیاگرہ کی سپھلتا کے لئے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ آج تک ۷۵ روپے بھیجے جا چکے ہیں۔ گیارہ روپے چندہ گت میٹنگ میں اکٹھا ہوا ‫÷ (منتری)

جوالاپور ۱۴- مئی کو پنڈت نردیو جی شاستری گلبرگہ پہنچے۔ سوامی دیو کا نند جی اور [illegible] جی سے ملاقات کی۔ ۱۸- مئی کو حیدرآباد گئے۔ وہاں پنڈت [illegible]

کنیا کیواسطے ور کی ضرورت ایک اٹھارہ ۱۸ سالہ سیو گیہ مڈل پاس کنیا کیواسطے ور کی ضرورت ہے۔ ور اعلیٰ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ [illegible] ضروری ہے۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ لڑکی کا والد [illegible] روپیہ ماہوار لیتا ہے۔ مزید حالات مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں:-
الف۔ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب گھمان ضلع گورداسپور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

... اشخاص کے دستخطوں سے اپیل

... انٹرنیشنل آرین لیگ کی ڈیفنس
... مسٹر چندر لال ریاست حیدر آباد
... آریہ سماجیوں کی پوزیشن کے
... ہندو دُوں کو واقفیت
... کے سرکردہ ہندو دُوں کو واقفیت
... یہاں آئے ہوئے ہیں - وہ
... اشخاص کے دستخطوں سے وائیسرائے
... چاہتے ہیں۔ کہ وہ پیرامونٹ
... نمائندہ کی حیثیت میں ریاست حیدر
... معاملہ میں مداخلت کریں +

... ستیاگرہ ملتوی نہیں کیا جائیگا

سیکرٹری آرین لیگ کا اعلان

... ۳۱ - مئی) سیکرٹری آرین لیگ نے مندرجہ ... بیان جاری کیا ہے :-
... اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ... نے حیدر آباد میں ستیاگرہ بند کر دینے کا ... کر دیا ہے۔ خبر بالکل بے بنیاد ہے ... میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - ... ستیاگرہ سمتی کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن ... ایک ہزار سے زائد والنٹیروں کے ... ستیاگرہ کریں گے +

مسٹر گھنشیام سنگھ گپت کو اختیارات

(... دہلی ۳۱ - مئی) آج انٹرنیشنل آرین لیگ ... کمیٹی نے اپنے اختیارات مسٹر گھنشیام ... گپت سپیکر سی - پی اسمبلی کو تفویض کر ... تاکہ وہ خاص صورت حالات کے پیش ... ورکنگ کمیٹی کا اجلاس نہ بلایا جا سکتا ... فیصلہ کر لیا کریں +

... گھنٹے کام لیا جاتا ہے

(... ۳۰ - مئی) نظام آباد میں اس وقت ... کے قریب ستیاگرہی قید ہیں - ان سے ... بجے سے ۱۲ بجے تک - اور پھر ... دوپہر سے ۲ بجے تک عموماً گنڈ بلی ... گھنٹے - پتھر کوٹنے اور بنیادیں کھودنے ... کام لیا جاتا ہے۔ ستیاگرہی عموماً ننگے پاؤں ... اکثر بیمار ہو گئے ہیں +

... گیان چندر رہا نہیں ہوئے

(... ۳۱ - مئی) پروفیسر گیان چند جی ابھی ... رہا نہیں کیا گیا - انہیں ... جیل سے گلبرگہ جیل میں تبدیل کر ...

... (شولاپور ۳۱ - مئی) پرنسپل ... گرہ سبھائی کے پیش نظام ...

ستیاگرہ کیلئے ہر آریہ کی آمدنی پر ٹیکس لگایا جائیگا

ستیاگرہ جاری رہے گا - سارودیشک سبھا کا فیصلہ

(نیو دہلی ۳۱ - مئی) آج انٹرنیشنل آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا - جس میں حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق ان ریزولیوشنوں کا اعادہ کیا گیا - کہ یہ ستیاگرہ نظام کی ذات یا اُن کے خاندان یا مسلمانوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کا مقصد محض مذہبی اور تمدنی آزادی حاصل کرنا ہے +

ورکنگ کمیٹی نے وائیسرائے سے درخواست کی - کہ وہ پیرامونٹ پاور کے نمائندہ کی حیثیت سے ہندوؤں کے ان ابتدائی حقوق کے لئے مداخلت کریں +

اس امر کے پیش نظر کہ ستیاگرہ کافی عرصہ جاری رہے گا - کمیٹی نے آریوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے اپنی آمدنی پر ٹیکس لگائیں - پراونشل آرگنائزیشنوں سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ والنٹیروں اور روپیہ کی مقررہ تعداد اور رقم پوری کریں - ایک ریزولیوشن کے ذریعہ پنجاب گورنمنٹ کی وارننگ کے خلاف پروٹسٹ کیا - اور اسے آریہ سماج پبلسی کا گلا دبانے والا قرار دیا +

متھرا آگرہ اور جھانسی میں سواگت

منماڈ کو جاتے ہوئے جب مہاشہ کرشن جی یہاں سے گذرے - تو ان کا شاندار سواگت کیا گیا - پھولوں اور مٹھائی سے تواضع کی گئی - متھرا آگرہ اور گوالیار میں تھیلیاں بھینٹ کی گئیں - "مہاشہ کرشن جی کی جے" کے نعروں سے سٹیشن گونج اٹھا - جھانسی میں ایک جلسہ ہوا - جس میں مہاشہ جی کو ۵۳۱ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی +

منماڈ میں سواگت کی تیاریاں

(منماڈ ۳۱ - مئی) شمالی ہندوستان سے آنے والی ہر گاڑی میں ستیاگرہی آ رہے ہیں - دو سو والنٹیر پہنچ چکے ہیں - مہاشہ کرشن جی کے سواگت کی تیاریاں ہو رہی ہیں - جو چار سو والنٹیروں کے ساتھ پہنچ رہے ہیں - ۵ جون کو ۱۲ بجکر ۵ منٹ کی گاڑی سے اڑھائی سو والنٹیروں کے ساتھ اورنگ آباد روانہ ہونگے - اڑھائی سو والنٹیر صبح کو روانہ ہو جائیں گے - دوسرے کیندروں سے بھی ۵۰۰ ستیاگرہی ۵ - جون کو ستیاگرہ کریں گے +

ستیاگرہ سمتی کا ہیڈ کوارٹر شولاپور میں

سوامی سوتنترا نند جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ شولاپور حسب سابق ستیاگرہ سمتی کا ہیڈ کوارٹر رہے گا - باقی مراکز شولاپور کے زیر ہدایت کام کریں گے - ۵ - جون کے بعد کوئی جتھا لیسد نہ بھیجا جائیگا - پٹنہ کیتھل اور اجمیر سے ایک ایک سو والنٹیروں کے جتھے آ رہے ہیں +

دہلی میں تھیلی ایڈریس اور دس ہزار روپیہ

(دہلی ۱ - مئی) کل رات گاندھی گراؤنڈ میں پچاس ہزار اشخاص چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کی تقریر سننے کے لئے جمع ہوئے - یہ جلسہ اٹھارہ آرگنائزیشنوں کی طرف سے تھا - لالہ نارائن دت نے صدارت کی - ایک سو ایڈریس اور دس ہزار کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں - عورتوں کی طرف سے شریمتی ودیاوتی دیشاروا نے مہاشہ جی کا سواگت کیا - اور کہا کہ اگر نظام سرکار نے سخت گیرانہ پالیسی کو جاری رکھا - تو عورتیں جو اب تک اس یدھ سے الگ ہیں - اس میں کود پڑیں گی +

چوہدری چھوٹو رام اور آریہ ستیاگرہ

چوہدری چھوٹو رام نے اپنے ایک وزیٹر کے اس سوال کے جواب میں کہ وہ آریہ سماجی ہوتے ہوئے ستیاگرہ میں شامل کیوں نہیں ہوئے "ہارٹ گزٹ" میں لکھا ہے - کہ مجھے ستیاگرہ میں اعتقاد نہیں - اور کہ میں نے وزارت کی لالچ میں اپنی آتما کو نہیں بیچا +

راجہ نریندر ناتھ کا پیغام

"مہاشہ کرشن پنجاب کے اخبار نویسوں کے سرتاج ہیں ان کا اخبار پنجاب کے ہر کونے میں پہنچتا ہے - مہاشہ کرشن کا ستیاگرہ میں جانا تحریک کی کامیابی کی ضمانت ہے اور اس سے ناظرین کی وسیع تعداد مستفید ہوتی ہے - اور ہندو اس وقت تک ستیاگرہ جاری رکھنے پر مجبور ہوئے ہیں - اس قسم کی کوششیں کبھی ناکامیاب نہیں ہوتیں - اور مجھے امید ہے کہ آریہ سماجیوں کو بہت جلد مذہبی آزادی حاصل ہو جائیگی - اور ریاست حیدر آباد کے روشن دماغ مصلح کا راس سوال پر پوری توجہ دیں گے - آریہ سماج کی طرف سے جو حقوق طلب کئے جا رہے ہیں وہ بنیادی حقوق ہیں - اور تمام مہذب سلطنتوں کی بنیاد ہیں - پھر سمجھ میں نہیں آتا - کہ دربار حیدر آباد کو ان مطالبات کو تسلیم کرنے میں کیا عار ہے +

اصلاحات کا نفاذ ملتوی

غیر سرکاری حلقوں کی رائے ہے - کہ اصلاحات کے متعلق اعلان غالباً غیر ملتوی کر دیا جاویگا - اور یہ اعلان نظام صاحب کی سالگرہ جو ۱۷ اگست کو ہوگی کیا جاوے گا - خیال کیا جاتا ہے - کہ حکومت حیدر آباد - راجکوٹ - میسور اور دیگر ریاستوں کے معاملات کے متعلق فیصلہ کا انتظار کر رہی ہے +

اورنگ آباد حکام مہاشہ کرشن کے منتظر ہیں

(شولاپور ۳۱ - مئی) اورنگ آباد سے اطلاع ملی ہے - کہ اس جیل کے تقریباً ایک ہزار ستیاگرہی قیدیوں کو حیدر آباد جیل میں منتقل کر دیا جائیگا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکام چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کے استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں +

قیدیوں کو منتقل کیا جا رہا ہے

(شولاپور ۳۰ - مئی) ریاست حیدر آباد کی تقریباً تمام جیلیں ستیاگرہیوں سے بھر گئی ہیں اس لئے آج کل انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کیا جا رہا ہے +

مزید جتھے پہنچ رہے ہیں

(شولاپور ۳۰ - مئی) ۵ - جون کو ستیاگرہ کرنے والے جتھے ملک کے طول و عرض سے روانہ ہو چکے ہیں - ان میں سے بعض گلبرگہ - بیدر - دادہ اور دیگر مرکزوں پر پہنچ چکے ہیں +

دربار حیدر آباد کا نیا سرکلر

(شولاپور ۳۰ - مئی) دربار حیدر آباد نے عدالتوں کے نام ذیل کا سرکلر جاری کیا ہے :-
(۱) ستیاگرہیوں سے بے تکے سوالات نہ پوچھے جائیں +
(۲) ستیاگرہیوں کے خلاف مقدمات جلد از جلد فیصل کئے جائیں +

قیدیوں کے فوٹو لئے جا رہے ہیں

(شولاپور ۲۹ - مئی) حیدر آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں پر ستیاگرہی قیدیوں کے فوٹو لئے جا رہے ہیں - علاوہ ان کی تمام انگلیوں کے بھی فوٹو لئے جا رہے ہیں +

لائلپور میں ماسٹر گوردتہ رام کو الوداع

(لائلپور ۲ - مئی) کل رات ماسٹر گوردتہ رام جی ہان پرنسپل کوچ لائلپور سے حیدر آباد جانے کے لئے جو ستیاگرہی جتھے کی راہنمائی کریں گے الوداع کہنے کے لئے ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا - ماسٹر سنت سنگھ ...

Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیاگرہ کی خبریں شائع نہ کریں

اخبارات کو حکومت پنجاب کا وارننگ

پنجاب گورنمنٹ نے ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات کی وساطت سے اخبارات کو وارننگ دی ہے۔ کہ "وہ حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق خبریں پبلاشت نہ کریں"۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۸-مئی کو اپنے اجلاس میں اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ (صفحہ ۱۲ پر آ خبریں پڑھیں)

آریہ پرادیشک سبھا — کے پردھان نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں حکومت کی اس وارننگ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔

"ٹربیون" — نے ۳۰-مئی کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ — "سول نافرمانی کے دنوں پرانی نوکرشاہی نے بھی خبروں کی اشاعت کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ محض خبروں کی اشاعت سے فرقہ وارانہ کشیدگی کیسے بڑھ سکتی ہے؟"

بھائی پرمانند — نے بیان دیا ہے۔ کہ — "صحیح خبروں کی اشاعت کو روکنا مفاد عامہ کے منافی ہے"۔

ہندوستان ٹائمیز — نے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے۔ کہ — "پنجاب کے اخبارات پر ایام جنگ کی سنسرشپ سے بھی بدتر قسم کی سنسرشپ بٹھادی گئی ہے"۔

اسی طرح دوسرے اخبارات نے بھی اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ آریہ سماجوں کو اس حکم کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اس قسم کی پابندی لگادی گئی۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ ستیاگرہ کے متعلق خبریں نہ چھپیں۔ اور آریوں کی پرامن تحریک اپنی موت آپ مرجائے۔

نوٹ:۔ بعد کی اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ کا م

اس خبر کا مطلب یہ تھا۔ کہ اخبارات ستیاگرہ کے متعلق خبریں شائع نہ کریں۔ ... کا حکم ملیں

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنے عزیز اور بار وزگار رشتہ دار برہمن کی ایک ہوشیار، خوبصورت، گوتم کی اور کچھ باقی کی لڑکی بعمر ۱۹ برس اور ... ودوان ایف اے ورشیہ کنیا کیلئے جو پریکٹیشنر نہیں اور پڑھی لکھی، ہندی کرنا بھی جانتی ہے۔ ایک سداچاری نوجوان اور ... برہمن ور کی ضرورت ہے۔ جس کی آیو ۲۵ سے ۲۸ سال تک ہو اور ملازم یا جائیداد یا بیوپار کرتا ہو۔ ضلع جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ کو ترجیح دی جاویگی۔ پتہ:۔ پنشنر ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ... پنڈت دیوی رام ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کالری گیٹ گجرات (پنجاب)

دوسو والنٹیروں کو سزائے قید

(شولاپور ۳۰-مئی) ۲۰۷ آریہ ستیاگرہیوں کے دیکھے جتھے کو جس میں سوامی سدانند جی شامل تھے سزا دی گئی ہے۔ سوامی سدانند جی کو ڈیڑھ سال کی۔ چھ ستیاگرہیوں کو چھ چھ ماہ کی اور باقیوں کو ۱۸-۱۸ ماہ کی قید ہوئی۔

ارادتی کے لیڈر مسٹر نانا صاحب بھٹ اور ان کے جتھے کو ایک ایک سال کی سزا دی گئی ہے۔

۱۴۸ ستیاگرہیوں کو جو گلبرگہ میں گرفتار ہوئے تھے ۲-۲ سال کی سزا دی گئی ہے۔

آریہ ستیاگرہی بھوک ہڑتال پر

(حیدرآباد ۳۰-مئی) ڈسٹرکٹ جیلوں میں جگہ نہ ہونے کے باعث سیکڑوں آریہ ستیاگرہی قیدی حیدرآباد سنٹرل جیل میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان میں سے اکثر بھوک ہڑتال پر ہیں۔

سیام سے گیارہ سو روپیہ

(بنکوک (سیام) بذریعہ ڈاک) ماسٹر ہنسراج جی سیکرٹری ہندو سبھا بنکوک (سیام) لکھتے ہیں۔ کہ — "آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کی اپیل پڑھ کر مقامی ہندو سبھا نے ایک فنڈ کھولا ہے۔ جس میں اب تک گیارہ سو روپیہ اکٹھا ہوا ہے۔ یہ روپیہ بذریعہ بنک ڈرافٹ شری مہاشہ کرشن جی کی کیبنٹ کو بھیجا روانہ کیا جاتا ہے"۔

سی-پی سے دوسو کا جتھا

اکولہ (بذریعہ ڈاک) سی-پی سے ایک سرکردہ لیڈر نپیہ کار کے جتھے شری بینت ہونت راؤ بیہیر کار دو سو والنٹیروں کا ایک جتھا لے کر ستیاگرہ کرنے حیدرآباد روانہ ہوگئے ہیں۔ یہ سارے والنٹیر پیدل ہی جاتے ہیں۔

ایڈیٹر "دگ وجے" کو حکم

(شولاپور ۲۹-مئی) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور نے اخبار "دگ وجے" کے ایڈیٹر کو حکم دیا ہے۔ کہ آپ شولاپور کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کریں۔

لپسد کیندر سے ۱۱۳۲ آریوں کا ستیاگرہ

(لپسد ۲۹-مئی) لپسد کے ستیاگرہ کیندر سے اس وقت تک ۱۱۳۲ آریہ ویر ستیاگرہ کرکے گرفتار اور سزایاب ہو چکے ہیں۔

پانسو والنٹیر تیار ہو رہے ہیں

(احمد نگر ۲۹-مئی) گو احمد نگر سے ستیہ کو کھلے

بہت بڑا شاعرہ ہوا ہے۔ مگر ۵-جون کو اس مرکز سے تین سو والنٹیر ستیاگرہ کریں گے۔ چاندہ کے مرکز سے جو بہار اور مشرقی یو۔پی کے ستیاگرہیوں کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ دوسو والنٹیر اس روز (۵-جون) ستیاگرہ کریں گے۔

مزید جتھے میدان جنگ کو

(لکھنؤ ۲۹-مئی) گوالیار کا جتھا اٹارسی پہنچ گیا ہے۔ اور اسے لپسد پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ لدھیانہ کے جتھے کو بھی جلد از جلد لپسد پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کلکتہ سے بھی ایک جتھا روانہ ہوگیا ہے۔

اڑہ کا جاگیردار حیدرآباد کو

(لپسد ۲۹-مئی) معلوم ہوا ہے۔ کہ اڑہ (بہار) کا ایک سرکردہ جاگیردار عنقریب حیدرآباد جائے گا۔ اور ریاست کے ہندوؤں کی شکایات کے متعلق بات چیت سمجھوتہ کیلئے کوشش کرے گا۔

چار ہزار مکان دان میں

(کرنال ۲۷-مئی) حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلے میں ضلع بھر میں جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ اس وقت تک اس ضلع سے دو سو سے زیادہ ستیاگرہی جا چکے ہیں۔ دو ویر لالہ پیارے لال اور لیکھراج اپنی کل جائیداد جس میں چار مکان ہیں اپنی وصیت آریہ سماج کے نام کرکے ستیاگرہ کے لئے گئے ہیں۔

ہندو مہاسبھا کا ستیاگرہ

(لاہور ۲۹-مئی) ہندو مہاسبھا نے ویر ساورکر کی رہنمائی میں ریاست حیدرآباد میں جو ستیاگرہ جاری کر رکھا ہے۔ اس کے سلسلہ میں اس وقت تک ۲۵۰۰ کے قریب ستیاگرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔

برما سے مہاشہ کرشن کو کیبنٹ

(لاہور ۲۸-مئی) مہاشہ چمن لال پردھان آریہ سماج ہانگ بازار منڈلے (برما) کی اطلاعات سے وہاں کی ہندو جنتا نے حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ کے لیے مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر کی کیبنٹ کو دینے کے لئے ۱۰۳ روپے کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجی ہے۔

راجگورو نلگنڈہ جیل میں

راجگورو دھریندر شاستری آج کل نلگنڈہ جیل میں ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ اس جیل میں ایک بھی قیدی یا ستیاگرہی ایسا نہیں۔ جو ان کی زبان کو سمجھ سکے۔

مہاشہ کرشن جی ۵ جون کو

(منماڑ ۲۸-مئی) آریہ ستیاگرہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۵-جون کو ایک ہزار سے زائد ستیاگرہیوں کے ساتھ اورنگ آباد میں ستیاگرہ کریں گے۔ ان میں سے پانسو سے زائد پنجاب کے ہوں گے۔ مہاشہ جی ۵-جون کی صبح کو منماڑ سے روانہ ہوں گے۔ ان کے لئے سپیشل ٹرین کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

ویاپام شالہ کی اجازت نہیں

(شولاپور ۲۸-مئی) منتری آریہ سماج ... تعلقہ کنگل ریاست حیدرآباد نے ویاپام شالہ بنانے کی اجازت طلب کی تھی۔ جس کو ناظم صاحب نے مسترد کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ اگر خلاف ورزی کی گئی۔ تو آریہ سماج کے عہدیداروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

امرت سر میں آرین کانفرنس

(امرت سر ۲۹-مئی) ماہ جون کے دوسرے ہفتہ میں یہاں حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں آرین کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کے صدر پرنسپل دیوان چند جی ہوں گے۔

ساری جائیداد آریہ سماج کے نام

(بیچھا والی ۲۶-مئی) بیچھا والی کا پہلا ستیاگرہی جتھہ کل شام کو کمالیہ روانہ ہوگیا۔ ایک آریہ ویر ٹھاکر ... نے اپنی ساری جائیداد نقدی آریہ سماج بیچھا والی کے حوالے کر دی ہے۔

لالہ خوشحال چند جی کو پیچش

(لاہور ۲۵-مئی) آریہ ستیاگرہ سمتی کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی ... پیچش سے بیمار ہیں۔ انہیں گلبرگہ کی آب و ہوا راس نہیں آئی۔ جب سے وہ قید ہوئے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا رہتے ہیں۔

وزیر ہند کو آریہ سماج الہ آباد کا تار

(الہ آباد ۲۵-مئی) آریہ سماج الہ آباد نے وزیر ہند کو حسب ذیل تار دیا ہے:۔ "ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں چھ آریہ ستیاگرہیوں کی موت ہو گئی ہے۔ سات ہزار آریہ ستیاگرہیوں سے بدسلوکی روا رکھی جاتی ہے۔ مہربانی کرکے مداخلت کیجئے"۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

... آپ جانتے ہیں؟

دنیا میں سب سے زیادہ پانی دریائے ... ہے۔ جس کی لمبائی چار ہزار میل ... کے قریب پچاس میل ہے۔ ... سمندر میں گرتا ہے۔ تو دو میل ... سمندر کا پانی کھاری نہیں رہتا۔

... لڑکوں کے بالوں کے بڑھنے کی تعداد ... بہ نسبت لڑکیوں کے آدھی ہے۔

... ڈیل ڈول کے ہاتھی کو اگر تولا ... تو اس کا وزن چھ ٹن ہوتا ہے۔ اور ... دیل مچھلی کو تولا جائے۔ تو اس کا وزن ... میں ٹن ہوتا ہے۔

ہندوستان میں سب سے زیادہ بارش ... کے مقام پر ہوتی ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے کپڑا سینے کی مشین ... سینٹ نے ۱۷۹۰ء میں بنائی تھی۔

آسام میں چائے کی کاشت ۴۳۴۰۰ ... رقبہ میں ہوتی ہے۔

بنگال میں چاول ۲۰۵۸۲۰۰۰ ایکڑ ... میں پیدا ہوتا ہے۔

... ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ... گھوڑے ہیں۔

پنجاب میں گدھے سب سے زیادہ ... ان کی تعداد ۴۳۶۰۰۰ ہے۔

... میں ایک گدھا بھی نہیں ہے۔

آسام۔ بنگال اور مدراس میں اونٹ نہیں پائے جاتے۔

... شروع شروع میں روم اور سپین میں ... سے لائی گئی۔

انگلستان میں ہر سال ایک لاکھ سے ... چھتریاں گم ہو جاتی ہیں۔

سب سے بھاری سر آج تک ... کا تھا۔ اس کا وزن نوے اونس ...

دنیا میں سب سے لمبا آدمی سپین ... ہے۔ اس کا قد دس فٹ ۷ انچ ہے۔

دنیا میں سب سے عجیب گھڑی ... کے عجائب گھر میں ہے۔ جو دن۔ ... منٹ۔ سیکنڈ۔ اور سال ظاہر ...

دنیا میں سب سے پست قد کا ... نیپال کے ایک گاؤں میں ہے۔ ... قد صرف ایک فٹ ۷ انچ ہے۔

اپنے دلیش کی بات

ہماری تجارتی بے بسی

ہندوستانی خام تمباکو کی سب سے بڑی منڈی انگلستان میں ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۷ء دسمبر ۱۹۳۸ء میں انگلستان نے چار کروڑ ستر لاکھ پونڈ کا ہندوستانی تمباکو خرید کیا۔ انگلستان نے اس تمباکو کی ایک کروڑ ستر ہزار روپیہ قیمت ادا کی۔ بارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ کی مالیت کے تیلوں کے بیج اسی سال ہندوستان سے انگلستان گئے۔ اونی غالیچے اور نمدے جو سال مذکور میں انگلستان نے خریدے۔ ان کی قیمت ۴۵ لاکھ روپیہ تھی۔ اسی طرح سے چمڑا۔ لاکھ اور سن وغیرہ بھی انگلستان والوں نے ہم سے خرید کیا۔ جن کی مجموعی قیمت اڑھائی کروڑ روپیہ کے لگ بھگ تھی۔ اس کے علاوہ انگلستان سب سے زیادہ اور اہم ضرورت روئی کی ہے۔ اگر ہندوستان اس کے لئے روئی مہیا نہ کرے۔ تو لنکا شائر کی ملیں ایک دم بند ہو جائیں۔ انگلستان کے علاوہ امریکہ اور مصر میں بھی روئی کی کاشت ہوتی ہے۔ لیکن انگلستان صرف اسی ملک سے روئی خرید کرے گا۔ جہاں اس کا تیار مال آسانی سے بک سکے۔ پکری کے لئے جو سہولتیں ہندوستان میں مہیا ہیں اور ہو سکتی ہیں۔ دوسرے کسی ملک میں ایسی مراعات کا ملنا ناممکن ہے۔

ہندوستان میں آج کل ۲۴۰۲۳۰۰۰ ایکڑ زمین کپاس کی کاشت ہوتی ہے۔ اور اندازہ ۴۸۵۸۰۰۰ گٹھڑی روئی پیدا ہوتی ہے (ایک گٹھڑی کا وزن ۴ ۱/۴ من ہوتا ہے) اس میں سے ۲۶۰۹۰۰۰ روئی کی گٹھڑیاں ہندوستان میں ہی کھپ جاتی ہیں۔ موجودہ معاہدہ کی رو سے انگلستان ہر سال اوسطاً ۵ ۱/۲ لاکھ گٹھڑیاں روئی ہندوستان سے خرید کرے گا۔ یعنی ہماری کل پیداوار کا ۲۵ فیصدی۔ انگلستان ہم سے ہر سال تقریباً ۳۱ کروڑ روپیہ کی مالیت کا کچا مال خرید کرتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نرناری بچے بوڑھے اور جوان "حیدر آباد ستیاگرہ" کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ابھی تک ایک بات کی کمی ہے۔ کہ سبھا نو کول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدر آباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر عائد کر رکھی ہیں۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب ہمارا فرض کیا ہے۔ بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جائے گا۔ اس لئے سب آریہ بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں۔

قیمت بھی لاگت ماتر ۲ پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو اکٹھی منگوانے پر ۲ روپیہ سینکڑہ (۱۲) محصولڈاک الگ۔

ملنے کا پتہ: مہاراجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

کارآمد نسخے

گھر کا ڈاکٹر

ہیضہ کپور کو پانی میں گھس کر ۴-۵ قطرے ہر ۵ منٹ کے بعد پلانا۔ تلسی۔ ہلدی دہیوں کا عرق یا تھوڑا سا سست ملا کر چاٹنا۔ کائپھل پانی میں گھس کر چاٹنا دہیں کر پنڈلیوں پر ملنا۔

طاعون پپیتہ کی گٹھلی کو پانی میں گھس کر کئی مرتبہ چٹانا۔ یا کچلا کو عرق گلاب میں گھس کر تھوڑا تھوڑا پلانا و گلٹی پر لگانا۔ ٹنکچر آیوڈین کا ایک قطرہ شکر میں ڈال کر ۳-۴ مرتبہ کھلانا۔

انفلوئنزا لہسن ایک عدد چھٹانک بھر پانی میں گھس کر کئی مرتبہ چٹانا۔ پپیتہ کی گٹھلی کو پانی میں گھس کر کئی مرتبہ پلانا۔ سینہ پر اصلی تارپین کا تیل۔ کافور و سرسوں کے تیل کی مالش کرنا۔

نمونیہ سرسوں۔ السی۔ بابونہ وزن لیکر گرم کر کے پلٹس سینہ پر رکھنا۔ نوشادر ایک رتی پیاز کے عرق میں گھوٹ کر شہد و ادرک کے ساتھ دینا۔

تپدق یہ مرض معمولی نہیں ہے۔ اس مرض میں غفلت نہ کرنی چاہیے۔ لہذا اس کے لئے ہمیشہ ایک لائق ڈاکٹر سے مشورہ لو۔

سرسام گھی کوار کے پٹھے کا گودہ دماغ پر تھوڑی دیر کے بعد رکھنا۔ ہاتھ و پیر کے تلووں پر سرسو خالی چینگی لگوانا۔

غشی نوشادر و چونہ کو شیشی میں ملا کر اس کی خوشبو سنگھانا۔ دماغ و منہ پر گلاب کے عرق یا ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دینا۔

تپ بخار گلو۔ نیم کی کونپل۔ کالی مرچ۔ پیپل۔ سونٹھ کا جوشاندہ دینا یا بھنی ہوئی ۵ رتی پھٹکڑی کھلانا۔ یا ۵ رتی شورہ قلمی گرم گرم پانی کے ساتھ ملا کر پلانا۔

جوڑی بخار کنول گٹہ کا گودا یا سنگھاڑے کا گودا گرم گرم پانی سے کھلانا۔ ہینگ ایک ماشہ۔ مرچ سیاہ ایک ماشہ کو باریک پیس کر ایک رتی بخار سے ایک گھنٹہ پیشتر پانی کے ساتھ دینا چاہیے۔ ایک گھنٹہ قبل بخار چڑھنے کے پیپل کے درخت کی مسواک کرنا۔ اور پیپل کے پتوں کا عرق پیتے رہنا بخار کو ہرگز نہ چڑھنے دیگا۔

ملیریا سونٹھ ایک تولہ۔ مغز کنجا ایک ...

سواستھ رکھشا

تندرستی کس طرح خراب ہوتی ہے؟

(از لالہ پیارے لال جی ویش کبرانہ)

(۱) پیشاب روکنے سے — پیشاب رُک رُک کر آنے لگتا ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ شول۔ کمل اور پیشاب کی سب بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۲) پاخانہ روکنے سے — ہکگنڈ ر۔ پیٹ درد۔ پنڈ لیوں میں درد۔ قبض۔ بخار اور منہ سے بدبو آنے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) وائیو روکنے سے — پیشاب اور پاخانہ میں خرابی۔ جسم میں سستی دکاہلی اور پیٹ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۴) چھینک روکنے سے — گلے کی نسیں اکڑ جاتی ہیں۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ یکھشا گھات ہوتا ہے۔ اور جسم کمزور ہو جاتا ہے۔

(۵) ڈکار روکنے سے — ہچکی۔ کھانسی۔ دل و دماغ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۶) بھوک روکنے سے — دُبلاپن۔ کمزوری۔ مندا گنی۔ کمی اشتہا وغیرہ روگ پیدا ہوتے ہیں۔

(۷) پیاس روکنے سے — گلے۔ منہ اور ہونٹوں پر خشکی۔ سر میں چکر۔ سانس۔ دل کی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

(۸) نیند روکنے سے — جسم میں درد۔ سر میں درد۔ آنکھوں میں بھاری پن دور دپیدا ہوتا ہے۔

(۹) آنسو روکنے سے — زکام۔ نگاہ میں خرابی۔ دل و دماغ کی کمزوری دبے چینی وغیرہ روگ پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۰) جمائی روکنے سے — سر۔ منہ۔ آنکھ۔ ناک اور کان وغیرہ میں وائیو کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

چند بُری عادتیں اور اُن کے نتائج

غیر مقررہ جگہ کو تھوک کر کمرہ کی دیواروں۔ سیڑھیوں میں یا جہاں تہاں تھوکنا ناک صاف کرنا۔ اس سے بیماریاں پھیلتی ..... ہیں۔

(۲) بغیر ہاتھ دھوئے کوئی چیز کھانا۔ اس سے مختلف امراض کے جرمز پیٹ میں داخل ہوتے ہیں۔

(۳) رات کو منہ ڈھانپ کر سونے سے کلیجہ کمزور ہوتا ہے۔

(۴) جاڑے میں رات کو کمرے کے سب دروازے بند کر کے سونا اس سے خراب گیس جسم میں داخل ہوتی ہے۔ اور تندرستی کو خراب کرتی ہے۔

(۵) دانتوں کو روزمرہ صاف نہ کرنا۔ اس سے دانتوں کی میل پیٹ میں جا کر مندا گنی وغیرہ روگ پیدا کرتی ہے۔

(۶) میلے کپڑے پہننا — اس سے خارش کھجلی وغیرہ جلد کے امراض ہوتے ہیں۔

(۷) تنکا۔ قلم۔ پنسل وغیرہ کو دانتوں سے چبانا — اس سے مختلف امراض کے جرمز پیٹ میں جاتے ہیں۔

(۸) بغیر اچھی طرح چبائے جلدی جلدی بھوجن کرنا — بدہضمی کو دعوت دیتا ہے۔ اور کئی بدکاری آنتوں کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔

(۹) بڑے بڑے ناخن رکھنا — اس سے ان میں میل بھر جاتی ہے۔ اور وہ میل بھوجن کے ساتھ پیٹ میں جا کر تندرستی کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(۱۰) جگہ جگہ کوڑا کرکٹ ڈالنا — اس سے بہت سی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) میلا۔ کوڑا کرکٹ اور بچوں کا پاخانہ وغیرہ سڑکوں پر پھینک دینا — اس سے سڑکیں گندی ہوتی اور محلہ میں بیماری پھیلتی ہے۔

(۱۲) کسی کا جوٹھا بھوجن یا جوٹھے برتن میں بھوجن کرنا۔ جوٹھا دودھ یا پانی پینا — اس سے ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔

ہیضہ کی بے خطا دوا

کافو (رجسٹرڈ) (Regd.)

اصلی عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ سال سے زیادہ سے سالہا سال اس سے ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست۔ پیٹ درد۔ اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

سر کی تراوٹ

کیشراج (رجسٹرڈ) (Regd.)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس کی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے۔ اس کے لگاتے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔ بالوں کو لمبے۔ کالے۔ اور چمکیلے کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اس کی تعریف کی ہے۔ ایک بار آپ بھی آزمائش کیجئے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co., Kar.

ہماری تجارتی بے بسی

بقیہ صفحہ ۱۹

لیکن اس کے عوض میں کم و بیش ۔۔۔ سستا سٹھ روپیہ کا کپڑا۔ لوہے کی مشینری۔ چمڑے کا سامان۔ شیشے کا سامان۔ شراب۔ سگرٹ۔ تمباکو۔ لباطی کا مال اور دوسرا ۔۔۔ مال ہر سال ہندوستان میں بھیجا جاتا ہے۔ ۔۔۔ آنے کے تیلوں کے بیج عطر اور خوشبو دار ۔۔۔ اور صابون کی شکل میں جب ہمارے پاس ۔۔۔ ہیں۔ تو ان کی قیمت ایک روپیہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہماری کچی روئی کپڑے کی صورت میں کئی گنا قیمت پر ہمیں لوٹا دی جاتی ہے۔ خام چمڑا خوبصورت بوٹ اور بکسوں کی شکل اختیار کر کے ہم سے چار گنے وصول کرتا ہے۔

اگر ہم آزاد ہوتے۔ تو اپنا خام ۔۔۔ ہم دیش میں کھپاتے۔ ہزاروں قسم کے ۔۔۔ اور کارخانے یہاں جاری ہوتے۔ جن میں ۔۔۔ کر کے ہمارے ملک کے کروڑوں فاقہ کش ۔۔۔ پیٹ کی آگ بجھاتے۔ اور باعزت زندگی بسر کرتے۔ مگر آج ہماری بے بسی کا یہ عالم ہے۔ کہ دل سے چاہتے ہوئے بھی اپنے ملک کی تجارت اور صنعت و حرفت کو فروغ نہیں دے سکتے۔

حکیم تلسی پرشاد اگروال

بچوں کی اکسیر دوا

اصلی مینی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے ... اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں ... قیمت فی شیشی ۵ درجن ۳ علاوہ محصول ... مفت لو سوتن ہمزر تمام دیتے ہیں ...

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ ...

بوشی پنڈت اینڈ کمپنی شاہ عالمی گیٹ ۔ لاہور

دیوان ... بلڈنگ ہسپتال روڈ متصل سینما منیلا لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Regd. No: L. 435 ॐ Phone No: 2367.

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ (۱)

ایڈیٹر
ہتشی علاولپوی

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی: عہ سہ ماہی عہ
برہما: ۵ روپے
بیرونی ۸ روپے

نمبر ۲۳	اتوار ۲۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۱۱ جون سنہ ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

عزم بالجزم

جانتا ہوں نوجواں ہوں نوجواں — اور ہے میرا وطن ہندوستان

جانتا ہوں زندگی کی کشمکش — کشمکش ہے زندگی کی آخرش

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو امتحاں — سچ کا حامی اور پھر ہوں نوجواں

راہ بھی ہے سامنے منزل بھی ہے — اور پہلو میں تڑپتا دل بھی ہے

جنگلوں کو چیرنا مشکل نہیں — پربتوں کو پھاندنا مشکل نہیں

موت بھی آغوش کھولے ہو اگر — بڑھتا ہی جاؤں گا بے خوف و خطر

ظلم سے کوئی دبا سکتا نہیں — ولولے دل کے مٹا سکتا نہیں

کیا ہوا اگر زندگی بے چین ہے — اپنے آگے ایک نصب العین ہے

زر پرستی کو مٹانا ہے مجھے — تنگدستی کو مٹانا ہے مجھے

ہاں غلامی کو مٹا کر دہر سے — رتبۂ انساں بڑھانا ہے مجھے

(از رہبر بی-اے)

Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

ناسوں سے پیڑی لوک کو۔ پیڑی لوک سے آکاش کو۔ آکاش سے چندرماں کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہی سوم راجیہ ہے۔ یہاں ہی کرم پھل دینے والا دیوتا پر یہ سوروپ سے رہتا ہے۔ وہ دیوتا دیوتاؤں کا ان بھوگ ددھان کرتا ہے۔ اسی سے کرم پھل کو دیو بھوگتے ہیں۔ اس چندر لوک میں جتنے ورش نیت ہوں۔ تب تک رہ کر پھر اسی مارگ کو پیچھے لوٹ آتے ہیں۔ جیسے اس آکاش کو آکاش سے۔ وایو کو وایو ہو کر دھوم ہوتے ہیں۔ دھوم ہو کر گھنا بادل بنتا ہے۔ گھنا بادل ہو کر میگھ ہو جاتا ہے۔ میگھ ہو کر برستا ہے ۔

انتر یہاں وہ بادل۔ اُرد۔ دھانیہ آدی اوشدھیاں۔ بنسپتیاں۔ اور تل۔ اُرد آدی اُتپن ہوتے ہیں۔ نشچے سے اس سے نکلنا کٹھن ہے۔ کیونکہ ان میں جیون ہے۔ جو جو منش ان کو کھاتے ہیں۔ اور ویریہ سینچتے ہیں۔ اس سے دوبارہ ہی گربھ ہو جاتا ہے۔ گربھ ہی چندر سے لوٹتے ہوئے پرانی کے جنم کا استھان ہے۔ اور وہ گربھ ان سے اُتپن ہوئے ریتس سے بنتا ہے ۔

سکام کرمیوں کا پتر آگمن وایو دوارا ہوتا ہے۔ دیو پر وکشن پر پر ہوتے ہیں۔ اسی اُپ انتر ستھانت انوسار یہاں بھی کتھا ونیت ہے۔ جب گربھ بن جاتا ہے۔ تو سائیں دوارا ہی جیو مانس میں پرویش کرتا ہے ۔

وہ جو اس لوک میں شبھ آچرن والے ہیں۔ تت کال ہی اس شبھ کرم کے پربھاؤ سے شبھ جنم کو پاتے ہیں۔ جیسے براہمن جنم کو کھشتری جنم کو اتھوا ویشیہ جنم کو۔ یہاں ویشیہ میں ہی برن و ورن پر ہی گنت کیا گیا ہے۔ اور اس لوک میں جو نندت آچرن والے ہیں۔ شیگھر ہی وہ نیچ جنم کو پاتے ہیں۔ جیسے کتے کے جنم کو۔ سؤر کے جنم کو۔ تتھا چانڈال یا پاپی کے جنم کو۔ اور جو جیو ان دونو مارگوں میں سے کسی بھی مارگ سے نہیں جاتے۔ وہ یہ شدر بار بار مرنے اور جینے والے جیو ہیں۔ یہ تیسرا استھان ہے۔ جو جا یہ جیتوں اور مریہ مردل اس نام سے پرسدھ ہے۔ اس سے یہ لوک نہیں بھرتے ۔

(اوم) رگ وید · یجروید · سام وید · اتھروید

وید امرت

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् सुस मिद्धो न आवह देवाँ अग्ने हविष्यते होतः पावक यक्षि-च ॥१॥

رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۳۔ منترا

(اوم) سُسمِدّھو نہ آوہ دیوام اگنے ہوِشمتے ہوتہ پاوک یکشی چہ ۔ (۱)

پدارتھ:۔ ہے (ہوتہ) پدارتھوں کو دینے اور (پاوک) شدھ کرنے والے (اگنے) وشو کے ایشور جس ہیتو سے (سُسمِدّھ) اچھی پرکار پرکاش وان آپ کرپا کر کے (نہ) ہمارے (چہ) تتھا (ہوشمتے) جس کے بہت سی اُتم پدارتھ ودیہ مان ہیں۔ اس ودوان کے لئے (دیوان) دویہ پدارتھوں کو (آوہ) اچھی پرکار پراپت کرتے ہیں۔ اس سے میں آپ کا نرنتر ستکار کرتا ہوں ۔ (۱) جس سے یہ (پاوک) پوتر کا ہیتو (ہوتا) پدارتھوں کے گرہن کرنے تتھا (سُسمِدّھ) اچھی پرکار پرکاش والا (اگنے) بھوتک اگنی (نہ) ہمارے (چہ) تتھا (ہوشمتے) اُتم پدارتھوں والے ودوان کے لئے (دیوان) دویہ پدارتھوں کو (آوہ) اچھی پرکار پراپت کرتا ہے۔ اس سے میں اُس اگنی کو (یکشی) کاریہ سدّھی کے لئے اپنے سمیپ ورتی کرتا ہوں ۔

اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ جو منش بہت پرکار کی ساگری کو گرہن کر کے

بھاوارتھ:۔ ودوان آدی یا لوں میں سب پدارتھوں کو پراپت کرانے والے اگنی کی اچھی پرکار یوجنا کرتا ہے۔ اس منش کے لئے یہ اگنی نانا پرکار کے سکھوں کو سدّھ کرانے والی ہوتی ہے۔ (پھر بھی اگلے منتر میں شریر آدی کی رکھشا کرنے والے بھوتک اگنی کے گن ورنن کئے ہیں)

(رشی دیا نند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا وچن امرت

ओ३म् अक्षैर्मा दीव्यः कृषिमित्कृषस्व वित्ते रमस्व बहु-मन्यमानः। तत्र गावः कितव तत्र जाया तन्मे वि-चष्टे सवितायमर्यः ॥१३॥

(رگ وید ۱۰-۳۴-۱۳)

ہے جواریئے! کھیل مت پانسہ کا یہ کھیل
اس سے ہی جو دھن ملے اُسے ہی بھونا جان
اسی ٹرپا جائیگا گرو ئیں بہت پر یہ نار
(یہی کہا گیا وید میں جوا نہ کھیلے کوئے

کھیتی ہی کر پریم سے جان یہی شبھ کھیل
اُسی سے ہی شیر پن ہو بھوگ اسے بہومان
جگ اُتپادک نیائے کر ستہ نا کہے مہے سار
کھیتی آدک کھیل شبھ۔ ہی کھیلے سب کوئے

چُنے ہوئے پھول

— "پاکیزہ بات رکھنے والے کا دل آگ کی چنگی کی طرح ہوتا ہے۔ کہ جتنی اس پر لکڑ دوشنی پڑے۔ اتنا ہی وہ زیادہ چمکتا ہے"

(ہومر)

— "بدنصیب آدمی وہ ہے۔ جو دوسروں کو تکلیف دے کر آپ آرام حاصل کرتا ہے"

(شیخ سعدی)

— "عورتیں کو دوسروں کی ٹکسال کا غلام نہ بناؤ۔ اُسے کبھی کے پاس ہی گروی مت رکھو"

(گوبند بلبھ پنت)

— "منش اپنا سوامی آپ ہے۔ دوسرا کون سوامی ہو سکتا ہے۔ اپنی اندریوں کو بس میں کر لینے سے دُرلبھ سوامتو کو پاتا ہے"

(بھگوان بدھ)

— "یہ کہنا تنہائی میں بڑھائی پا سکتی ہے۔ لیکن چرتر نرمان کے لئے دنیا کی کشمکش میں رہنے کی ضرورت ہے"

(سرجون ایڈمس)

"جب تمہارے ہی بھائی جیون کی آوشیک وستوؤں سے رہت ہیں۔ تب بدی تم آوشیکتا سے زیادہ چیزیں رکھتے ہو۔ تو تم دوسروں کی چیزوں پر قبضہ کئے ہوئے ہو۔ اور اس لئے چوری کر رہے ہو"

(مہاتما گاندھی)

"جو کھادی کو نکما کہتے ہیں۔ وہ اپنے نکما ہونے کا ثبوت دیتے ہیں"

(جواہر لال)

— "یدی سؤرگ کا کوئی استھان ہے۔ تو پریم ہی وہاں جانے کا مارگ ہے"

(ٹالسٹائی)

کنیا کیواسطے ور کی ضرورت

ایک اٹھارہ ۱۸ سالہ سیر گیہ مڈل پاس کنیا کیواسطے ور کی ضرورت ہے۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور پرمیشور کا بھگت۔ ور آدیہ سماجی ہونا ضروری ہے۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں۔ شادی ویدک ریتی سے ہو گی۔ لڑکی کا والد پانسو روپیہ ماہوار وتن لیتا ہے۔ مزید حالات مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں :

الف :۔ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب گھمان۔ ضلع گورداسپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

مہاشہ کرشن جی کی گرفتاری کے تفصیلی حالات

اورنگ آباد سٹیشن پر جب گاڑی کھڑی ہوئی۔ تو سب سے پہلے مہاشہ جی نیچے اُترے۔ سب آریہ ستیاگرہی گاڑی کے اندر ہی بیٹھے رہے۔ پلیٹ فارم پر آدھ گھنٹہ کے قریب افسران مہاشہ جی سے بات چیت کرتے رہے۔ بات چیت ستیاگرہ کی بابت ہی تھی۔ مہاشہ جی نے ان افسروں سے صاف صاف کہہ دیا۔ کہ ــــ "میرے ساتھ اس قسم کی بات چیت کرنا بے سود ہے۔ اگر نظام سرکار صلح چاہتی ہے۔ تو انٹرنیشنل آرین لیگ سے گفت و شنید کرے۔ میں تو ایک سپاہی ہوں۔ اور آرین لیگ کے حکم سے ریاست حیدرآباد میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے آیا ہوں"۔ ــــ افسروں نے جواب دیا۔ کہ ــــ "آپ کو آریہ دھرم کے پرچار کی کوئی رکاوٹ نہیں۔ بشرطیکہ آپ تحریری اجازت مانگیں"۔ مہاشہ جی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ــــ "میں اپنے مذہب کے پرچار کے لئے مکمل آزادی چاہتا ہوں"۔ ــــ جب افسران نے دیکھا۔ کہ مہاشہ جی کسی طرح ان کی باتوں میں نہیں آتے۔ تو وہ آریہ ستیاگرہیوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان ویروں نے جواب دیا۔ کہ ــــ "ہمارے بادشاہ کرشن سے بات چیت کرو"۔ جب افسران نے دیکھا۔ کہ یہ لوگ بھی کسی طرح اپنا مطالبہ ترک نہیں کرتے۔ تو آخرکار انہیں لاریوں میں بند کر کے جیل کی طرف لے گئے۔ سٹیشن کے باہر ایک مسجد ہے۔ جہاں مسلمانوں کا ایک بھاری ہجوم جمع تھا۔ ان میں سے چند شرارت پسند آدمیوں نے کوشش کی۔ کہ فساد کرا دیا جائے۔ لیکن مہاشہ جی نے چند الفاظ میں اپنے بھائیوں سے درخواست کی۔ کہ کسی طرح بھی امن میں خلل نہ پڑے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں کے نعرے لگانے کے باوجود بھی آریہ ویر چپ چاپ امن و شانت رہے۔ یہ دیکھ کر افسران بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ انہوں نے آج تک ایسا organized اور Disciplined جتھا نہیں دیکھا۔

آج شام کو اورنگ آباد جیل سے مسٹر نریندر کے نام ایک تار آیا ہے۔ جس میں مہاشہ جی نے لکھا ہے۔ کہ ان کی طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔

مقدمہ کی سماعت

(منماڈ ۷ - جون) معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن اور ۲۸۲ ستیاگرہیوں کے خلاف جو ان کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے۔ مقدمہ کی سماعت ۱۰ جون کو سنٹرل جیل اورنگ آباد میں ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوگی۔ تمام ستیاگرہیوں کو اسی جیل میں رکھا گیا ہے۔ سنٹرل جیل کبھی کی بھر چکا ہے۔ اور ستیاگرہیوں کو جلتائے جایا جا رہا ہے۔ وہاں انہیں ان بارکوں میں رکھا جائے گا۔ جو فوج اور پولیس کے استعمال میں آتی ہیں۔ مہاشہ جی اور ان کے جتھے کے خلاف چار الزامات کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جائے گا ــــ (۱) بغیر اجازت جلسہ منعقد کرنا (۲) امن عامہ میں خلل ڈالنے کی کوشش (۳) پولیس کے حکم کی خلاف ورزی اور (۴) بغیر اجازت جلوس نکالنا۔

مہاشہ کرشن کو مبارکباد دینے کیلئے جلسے منعقد کئے جائیں

پنجاب اور صوبہ سرحد کی تمام آریہ سماجوں کو ہدایات

(لاہور ۹ - جون) سیکرٹری حیدرآباد ستیاگرہ کمیٹی پنجاب نے مندرجہ ذیل ہدایات پنجاب اور صوبہ سرحد کی تمام آریہ سماجوں کے نام جاری کی ہیں ــــ "آریہ سماجوں کو تمام مقامی آریہ سماجیوں اور دیگر ہندوؤں اور سکھوں کا ایک پبلک جلسہ حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کو ان کی ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتاری پر مبارکباد دینے کے لئے ۱۱ - جون کو کیا جائے۔ اس جلسہ میں مہاشہ کرشن جی کو یقین دلایا جائے۔ کہ آریہ سماج اپنے دھارمک ادھیکاروں کی حفاظت کے لئے ہر پرکار کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ اور جب تک اُسے یہ ادھیکار حاصل نہ ہوں گے یہ دھارمک یدھ جاری رہے گا۔"

سناتن دھرمی ستیاسیوں کا جتھا

(راولپنڈی ۶ - جون) سناتن دھرمی ستیاسیوں کا جو جتھا حیدرآباد ستیاگرہ کرنے کیلئے پرسوں یہاں سے گیا تھا۔ وہ دہلی پہنچ گیا ہے۔ یہاں سے سیدھا شولاپور روانہ ہوگا۔ مقامی آریہ

مختصر خبریں

ــــ ہری چند ہزارہ آریہ سماج کی پربندھک اور ناتھ کی پا نزد کو جا رہے ہارہ سادھو حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گئے۔

ــــ منماڈ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پھپولہ میں ستیاگرہ کا نیا مرکز کھولا گیا ہے۔

ــــ اس وقت تک ستیاگرہ سمتی شولاپور کے دفتر میں اڑھائی لاکھ روپیہ پہنچ چکا ہے۔

ــــ منتری سارود لینک سبھا نے اعلان کیا ہے۔ کہ "ارجن" دہلی میں چھپی خبر۔ کہ "۵ - جون کے بعد کوئی جتھا نہ بھیجا جائے" کی تردید کی ہے۔ بارشوں کی وجہ سے لمبید کیندر ۵ - جون سے بند کر دیا گیا ہے۔ ستیاگرہ بدستور زور شور سے جاری ہے۔

ــــ شری ٹپٹ کیلکر (مہاراشٹر کے لیڈر) نے آریہ ستیاگرہ سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

ــــ پنڈت نوکن نتھ جی ۱۵ شاستریوں کا ایک جتھا لے کر حیدرآباد ستیاگرہ کرنے جائیں گے۔

ــــ پنڈت دھربندر شاستری کے گورد ملتان نواسی پنڈت دیوراج جی سناتن دھرمی پنڈتوں کا ایک جتھا تیار کر رہے ہیں۔

ــــ دربار حیدرآباد پر پبلک ایجی ٹیشن کے اثر کے نتیجہ کے طور پر جیلوں کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

ــــ پنڈت دھرم دیو کے چارج میں چاندہ (سی - پی) میں ستیاگرہ کا ایک اور مرکز کھول دیا گیا ہے۔

ــــ وارنگل جیل میں مقید ستیاگرہیوں نے بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

ــــ کلکتہ سے ۳۸ والنٹیروں کا ایک جتھا حیدرآباد کو ۳۱ - مئی کو روانہ ہو گیا ہے۔

ــــ حیدرآباد دکن میں بھی شہیدی دوس منایا گیا۔

ــــ نلے گاؤں میں ایک دھارمک جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی گئی۔

ــــ دربار پٹیالہ کی طرف سے سرہند کے آریہ سماجیوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ کوئی ستیہ آگرہی جتھا نہ بنائیں۔

ــــ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کو ۲۲ - جون کو ایک الوداعی جلسہ میں تھیلیاں بھینٹ کی جائیں گی۔ پنڈت جی ۲۳ - جون کو حیدرآباد کے لئے ایک ہزار ویروں کے ساتھ روانہ ہوں گے۔

ستیاگرہ سمتی نے جتھا کو پانچصد روپیہ کی تھیلی بھینٹ میں دی۔ (نامہ نگار)

... لیڈر نے خدمات پیش کر دیں

(... ۷ - جون) بھول کے شری ست ... نے جو ضلع گوڑگانوہ کے ایک ... ہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ ... اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔

تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے گی

(حیدرآباد (دکن) ۶ - جون) معلوم ہوا ہے۔ ... حیدرآباد عنقریب یہ اعلان کریگا۔ ... ایک کمیٹی مقرر کی جائیگی۔ جو رعایا کی مذہبی ... کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ اور ... رفع کرنے کے لئے تجاویز پیش کریگی۔ ... کمیٹی میں غیر سرکاری ہندو مسلم اور پارسی ... ہوں گے۔ اور اس کا صدر ایک عیسائی ... ہوگا۔

... کے مقدمات بلزمان سیشن سپرد

(حیدرآباد بذریعہ ڈاک ۶ - جون) عدالت ... کے اجلاس اوّل میں چار سکھوں ... پرتاپ سنگھ اور راجہ سنگھ وغیرہ ... کے ڈبوں میں بم بنانے کے سلسلہ میں ... اور ڈاکٹر وغیرہ کے بیانات ... مقدمہ سیشن سپرد کیا گیا۔ ملزمان نے ... استغاثہ کے خلاف جرح کرنے سے ... انکار کر دیا۔

ستیاگرہیوں کو کوئی اخبار نہیں دیا جاتا

... جیل میں ستیاگرہیوں کو پڑھنے ... کوئی اخبار نہیں دیا جاتا۔ نیز اس جیل ... کو کوئی سبزی نہیں ملتی۔ انہیں جو اسکی ... والی ہی دی جاتی ہے۔

راجگورو کے وزن میں کمی

(... ۶ - جون) شری راجگورو دھرمیند ... شری جی اپنے جتھے کے ۵۳ ستیاگرہیوں ... گلبرگہ جیل میں تھے۔ وہاں افسران نے ... سہولتیں دینے کی پیشکش کی۔ لیکن ... شری جی نے انہیں لینے سے انکار کر دیا۔ ... وزن پہلے سے ۱۵ پونڈ کم ہو گیا ہے۔

... ستیاگرہی کی ناک سے خون

(... ۹ - جون) ٹھاکر گورکھ سنگھ جی ... اپنے دو سو ساتھیوں کے ساتھ ... ماہ قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ ... انہیں گلبرگہ جیل سے حیدرآباد ... سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ... جی اب بیمار ہیں۔ انہیں ۱۰۴ ڈگری ...

Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد کیلئے مسلم رنگروٹ

(وزیرآباد ۔ جون) ریاست حیدرآباد کا ایک سرکردہ مسلمان چند روز سے یہاں آیا ہؤا تھا۔ اور تقریباً ۲۵ مسلم رنگروٹ بھرتی کرکے یہاں سے واپس چلا گیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ان والنٹیروں سے وہاں کیا کام لیا جاوے گا ÷

جرمنی میں آریہ سبھا کا جھنڈا

(ہردوار ۶- جون) سوامی ستیہ دیو جی آف ستیہ گیان نکیتن لکھتے ہیں۔ کہ ـــ "جرمنی میں بارہ ہفتے گذارنے کے بعد میں آج آشرم میں واپس آ گیا ہوں۔ عرصہ دراز سے میں جرمنی جیسے آزاد ملک میں ویدک دھرم اور آریہ سنسکرتی کا جھنڈا گاڑنے کا خواب لے رہا تھا۔ یونانی تمدن نے یوروپ کے لوگوں کو زندگی کا فلسفہ دیا ہے۔ اور میری خواہش تھی۔ کہ آریہ تمدن کی بدولت یوروپ کے لوگوں کو زندگی کا رہبر معلوم ہو سکے" ÷

اوم کے جھنڈے کے متعلق
منتری سارودیشک سبھا کا بیان

(دہلی ۵- جون) منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا رقمطراز ہیں۔ کہ ـــ "سبھا کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہیوں کے اوم کے جھنڈے مختلف اقسام کے ہوتے ہیں۔ اور یہ بات ابھی معلوم نہیں ہوتی۔ اوم کے جھنڈے ایک ہی قسم کے ہونے چاہئیں۔ آریہ سماج کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اوم کا جھنڈا کس قسم کا ہونا چاہئیے۔ آشا ہے۔ کہ اس فیصلہ پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ اس میں جھنڈے اور اپنے سنگٹھن کی شان ہے۔ جھنڈے کا سروپ کپڑا لال رنگ کا ہونا چاہئیے۔ سوریہ منڈل۔ بیچ میں سفید رنگ کا اونکار۔ سوریہ منڈل کے بیچ میں سفید رنگ بنا ہؤا اوم ÷
لمبائی چوڑائی ـــ جھنڈے کی لمبائی اور چوڑائی کی نسبت ۳ اور ۲ ہونی چاہئیے ÷

۲ ستیاگرہی نظربند

(اکولہ ۵- جون) معلوم ہؤا ہے۔ کہ شری بہت بھیرکر اور شری بیت والے کو جو اپیچ پور سے جتھا لے کر گئے تھے گرفتار کرکے نظربند کر دیا گیا ہے ÷

۴ روپیہ اور تین سو رضاکار جن کے آخر تک روانہ کئے جاویں گے ÷

ریاست بھوپال میں حیدرآباد کے ستیاگرہی جتھوں پر پابندی
کوئی جتھا ریاست بھوپال کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتا

(بھوپال ۵- جون) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھوپال نے زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی جتھا جو حیدرآباد ستیاگرہ کرنے کے لئے جا رہا ہو۔ ریاست بھوپال کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتا" ـــ اس سے پیشتر بہت سے جتھے حیدرآباد جاتے ہوئے بھوپال میں سے گذرتے اور قیام کرتے تھے ÷

مسٹر ونایک راؤ ۸ ویں ڈکٹیٹر

(شولاپور ۵- جون) آج پنڈت گیانیندر جی سدھانت بھوشن نے جو آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر ہیں رسمی طور پر آریہ ستیاگرہ کا چارج چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی سے لے لیا۔ آپ کل سے مہاراشٹر کا دورہ شروع کر دیں گے۔ اس کے بعد گجرات اور راجپوتانہ کا دورہ کریں گے۔ آپ ۶- جون کو دھرم گاؤں جا رہے ہیں۔ جہاں سے آپ وشنو نگر اور آنند وغیرہ مقامات کی طرف تشریف لے جائیں گے۔ اور پھر اجمیر سے ہوتے ہوئے بمبئی جائیں گے۔ آپ کے ساتھ والنٹیروں کی بھاری تعداد بھی پہنچے گی۔ حیدرآباد کے بیرسٹر ونایک راؤ جو آریہ پرتی ندھی سبھا نظام صاحب کے پردھان بھی ہیں آٹھویں ڈکٹیٹر نامزد کئے گئے ہیں ÷

تمام جیلوں میں ۲۷ ہزار قیدی

(حیدرآباد دکن، ۳- جون) (بذریعہ ڈاک) پنڈت سری رام گوڈے آریہ لیڈر کے خلاف کل مقدمہ کی مزید سماعت چیف سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوئی۔ پنڈت سری رام گوڈے کو جو ریاست حیدرآباد کے سرکردہ آریہ لیڈر ہیں۔ ۲۱- مئی کو آریہ سماج شہیدی دوس کے سلسلے میں تقریر کرنے پر گرفتار کیا گیا ÷

ریاست حیدرآباد کے مختلف سنٹرل جیلوں میں ہر قسم کے کل قیدیوں کی تعداد ۲۷،۰۰۰ ہے ÷

سوامی کالی کمبلی والے حیدرآباد کو

(کلکتہ ۴- جون) بنگال کے ڈکٹیٹر سوامی کالی کمبلی والے اور ان کے جتھے کے ۲۴ انقلابی والنٹیروں کو حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دھوم دھام سے وداع کیا گیا ÷

مولانا ظفر علی کی دھمکی

(لاہور ۴- جون) آج شام کو باغ بیرون موچی دروازہ میں مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر صدارت پروفیسر عنایت اللہ ہؤا۔ جس میں مولوی ظفر علی نے دھمکی دی۔ کہ اگر یکم جولائی تک صوبائی حکومتوں نے ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں اور ہندو سبھائیوں کی جتھا بازی بند نہ کی۔ تو مسلمان اس فتنہ کو روکنے کے لئے خود کوئی مؤثر قدم اٹھائیں گے ÷

جینی بھی ستیاگرہ میں حصہ لینگے

(دہلی ۲- جون) لالہ سلطان سنگھ جی جین سیکرٹری جین پریم سنگھ دہلی نے ایک بیان برائے اشاعت اخبارات میں دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ "آج ہم حیدرآباد میں دھارمک مداخلت دیکھ کر ہرگز خاموش نہیں رہ سکتے۔ حیدرآباد میں وہاں کے ۸۵ فیصدی آریہ ہندوؤں پر سختیاں کی جا رہی ہیں۔ اور مذہبی آزادی پر پابندیاں عائد ہیں۔ ہم جینی لوگ عادتاً امن پسند ہوتے ہیں۔ لیکن حیدرآباد کے حالات سے ہمارا دل پگھل گیا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو جاتی کے جس قدر انگ جینی۔ آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی سکھ بودھ اور مہری جی وغیرہ ہیں۔ ان سب کو ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں ساتھ دینا چاہئیے۔ اس لئے میں جین پریم سنگھ دہلی کی طرف سے اپنے آریہ بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حسب ضرورت ہم لوگ تن من دھن سے آریہ سماج کی اس حیدرآباد ستیاگرہ سنگرام میں امداد کرنے کو تیار ہیں" ÷

ہندو مہاسبھا کی سرگرمیاں

(کلکتہ ۲- جون) اب تک تین ہزار ستیاگرہ کرنے والے صرف ہندو سبھا کی قیادت میں محاذ پر بھیجے گئے۔ اور اس عرصہ میں ہندو سبھا نے تقریباً ۵۰ ہزار روپیہ صرف کیا ہے ÷

تین سو والنٹیر

ہندو قوم کی حیثیت سے ہندو سبھا نئی مزید امداد کے لئے مزید آدمی اور روپیہ فراہم کریں گے۔ اس لئے طے کیا گیا ہے۔ کہ کم از کم ۵ ہزار

قبل از وقت رہائی

(شولاپور ۵- جون) ایک آریہ ... گن راؤ حیدرآباد جیل سے رہا ہو کر ... ہیں۔ آپ نے بیان دیا۔ کہ جیل میں ... آگرہ سے کھلنے میں جب ... کے ... ملے۔ تو سب ستیاگرہیوں نے ... کر دی۔ چند روز ہم میں سے ۱۲۵ ستیاگرہیوں ... کو ۵-۵ کے جتھوں میں پولیس کی ... تھانہ میں پہنچایا گیا۔ مجھے اور ... ستیاگرہیوں کو موٹر میں بٹھا کر قصبہ ... باہر چھوڑ دیا گیا۔ جب ہم قصبہ ... گئے۔ تو وہاں کی پولیس نے ہمیں گرفتار کر ... ہم نے ویدک دھرم کی جے کے نعرے ... جس پر ہمیں تھانہ میں لے جایا گیا ... گھنٹے حراست میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا ...

پروفیسر گیان چند کا رہا ہونے سے انکار

(شولاپور ۵- جون) پروفیسر گیان چند ... دیوت ہیں۔ جب جیل کے حکام نے ان کی رہائی کے متعلق بات چیت کی۔ تو آپ نے رہا ہونے سے انکار کر دیا ÷

کنور سکھ لال جی ڈبل گنتی میں

(شولاپور ۵- جون) چنچل گوڑا ... پر سدھ آریہ اُپدیشک کنور سکھ لال جی ... مسافر وانیہ کو وید ... کو ڈبل گنتی میں ... دیا گیا ہے۔ جہاں پیشاب اور ٹٹی اندر ... کرنی پڑتی ہے۔ اور وہیں کھانا کھانا پڑتا ہے ...

دھرم بدھ میں دلچسپی

(دارجیلنگ ۵- جون) مسٹر ... سیکرٹری آریہ ڈیفنس کمیٹی نے سر این ... سرکار لاء ممبر گورنمنٹ ہند اور مسٹر نلنی رنجن ... سرکار فنانس منسٹر بنگال سے ملاقات کی۔ اور انہیں ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں ... پر دھارمک اور تمدنی پابندیوں کے متعلق ... حالات بتائے۔ اور آریوں کی موجودہ ... ستیاگرہ پر روشنی ڈالی۔ سر این ... اور مسٹر نلنی رنجن سرکار نے ستیاگرہ کی ... میں بھاری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اس ... ہمدردی ظاہر کی ÷

۲ ماہ تک تقریر نہ کرو

(بنارس ۳) ... مقامی آریہ سماج کے ... مجسٹریٹ بنارس نے ... ڈاکٹر گنگا سنگھ کو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ... حکم دیا ہے۔ کہ وہ ۲ ماہ تک بنارس میں ... میں تقریر نہ کریں ÷

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۶ ۲۹- جیٹھ
۱۱- جون ۱۹۳۹ء

شولاپور میں ڈی-اے-وی کالج

جو افواہ ایک عرصہ سے آریہ جگت میں پھیل رہی تھی آخر اس نے حقیقت کی شکل اختیار کر لی۔ اور شولاپور میں ڈی۔اے۔وی کالج قائم کرنے کا فیصلہ ہو گیا۔ اس کے لئے ڈی۔اے۔وی کالج مینیجنگ کمیٹی نے دو لاکھ روپیہ بھی منظور کر دیا۔ یہ کالج کیوں قائم کیا جا رہا ہے؟ ریاست حیدرآباد کے ان ہندو طلباء کی تعلیم کا مناسب پربندھ کرنے کے لئے، جو بندے ماترم گانے کی اجازت نہ ملنے پر عثمانیہ یونیورسٹی کو چھوڑ کر آ گئے تھے۔ ان میں سے اکثر سی۔پی کے مختلف کالجوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے طلباء کی بھی تعداد کافی ہو۔ جو کسی کالج میں اب تک داخل نہ ہو سکے ہوں۔ شائد ان کی سہولیت کے لئے ہی آریہ سماج ایک بھاری ذمہ واری لینے کو تیار ہو رہا ہے۔ لیکن ہمیں کھٹکا کیا جائے اگر ہم یہ کہیں۔ کہ اس وقت آریہ سماج کو اس کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہ لینا چاہیئے۔ کیا کالج سے پہلے وہاں ایک اچھے آریہ مندر کی ضرورت نہیں؟ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ وہاں آریہ سماج کا اپنا کوئی مندر نہیں۔ شولاپور نے آریہ بھائیوں کے نزدیک اگر اس قدر اہمیت حاصل کی ہے۔ تو آریہ سماج کے اس دھرم یدھ کی وجہ سے۔ جو اس نے ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے پرچار اور پوجا کی آزادی پر .... لگائی گئی پابندیوں کے خلاف شروع کر رکھا ہے۔ یہ دھرم یدھ شیگھر سماپت ہو گا۔ ایشور سے ہمیں آشا ہے۔ کہ وجے کے ساتھ سماپت ہو گا۔ اس کی سمرتی میں اور شولاپور کو سنگٹھن روپ سے آریہ سماج کا ایک گڑھ بنا دینے کے لئے بلاشبہ کسی چیز کی ضرورت ہے۔ ہم ڈی۔اے۔وی کالج کی قائمی کے خلاف نہیں۔ لیکن یہ ضرور کہیں گے۔ کہ اس سے زیادہ ضرورت شولاپور کو ایک عالیشان سماج مندر کی ہے۔ اگر اس میں اپدیشکوں کی ٹریننگ کے لئے ایک کلاس بھی کھولی جا سکے۔ تو اور بھی اچھا ہو گا۔ ڈی۔اے۔وی کالج کی قائمی اور بعد میں اس کو ٹھیک روپ سے چلانے کے لئے کافی دھن اور شکتی کے ویہ کی ضرورت ہے۔ اس وقت جب کہ آریہ سماج کی ساری شکتی اور توجہ دھرم یدھ پر ویہ ہو رہی ہے۔ اس کا کسی دوسری طرف دھیان تک دینا... انوچت ہو گا۔ اور پھر لاکھوں کی ذمہ داری لینا تو اور بھی کشٹ دایک ہو گا۔ کئی آریہ بھائیوں کے دل میں یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ڈی۔اے۔وی کالج کمیٹی دو لاکھ روپیہ کالج بنانے کے لئے دے سکتی ہے۔ تو ستیاگرہ فنڈ میں کیوں نہیں دے سکتی؟ اگر وہ کچھ کارنوں سے فی الحال ایسا نہ بھی کر سکے۔ تو وہ وقت قریب ہے۔ جب کہ دس پندرہ ہزار ویروں کے کرایہ کا سوال آریہ سماج کے سامنے آئیگا۔ اور اسے اس سوال پر غور کرنا ہو گا۔ دبے ہونے تک جیلوں میں ہند ستیاگرہیوں کی تعداد کا اندازہ پندرہ ہزار بھی لگایا جائے۔ تو یدھ کی سماپتی پر ان سب کو ان کے گھروں تک پہنچانے کے لئے کم از کم ساڑھے چار لاکھ روپیہ درکار ہو گا۔ یہ رقم کہاں سے آئے گی؟ پھر ریاست حیدرآباد میں پرچار کا مستقل پربندھ کرنے کے لئے جو سکیم مرتب ہو گی۔ اس پر بھی ویہ ہو گا۔ ایسی حالت میں جب کہ دھرم یدھ ابھی چل ہی رہا ہے۔ اور وہ کسی فیصلہ کن مرحلہ پر نہیں پہنچا۔ آریہ سماج کو اپنی شکتی اور دھن کسی اور طرف نہ لگانا چاہیئے۔ اس یدھ کی سماپتی پر آریہ جگت اگر یہی اُچت سمجھے۔ کہ وہاں آریہ سماج کے کام کو زور شور سے جاری رکھنے کے لئے ڈی۔اے۔وی کالج ہی اُدھک اُپیوگی اور لابھدایک سدھ ہو گا۔ تو ہمیں اس کی سفاپنا پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ اعتراض تو اب بھی نہیں۔ صرف آریہ سماج کے ہت کی درشٹی سے اپنا بھاؤ پرگٹ کر دیا ہے۔ اس آشا کے ساتھ کہ پرادیشک سبھا فی الحال اس تجویز کو ملتوی کر کے دھرم یدھ کی دھن اور جن سے پوری پوری امداد کرے گی۔ کیونکہ ہمارے دھرم یدھ کی سپھلتا کا نہ کیول ریاست حیدرآباد کی ہندو جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑے گا۔ اپی تو سمپورن بھارت بھی آریہ سماج کا ساتھ دینے کو تیار ہو جائیں گے۔ تب اپنے نوجوانوں کی شکشا کے لئے وہاں کے ہندو خوشی خوشی دھن دیں گے۔ اور ہم اس یوگیہ ہو سکیں گے۔ کہ ایک کیا کئی ڈی۔اے۔وی کالج کھول دیں۔ اس وقت تو کیول دھرم یدھ کی سپھلتا ہی ہمارا ایک ماتر دھیہ ہونا چاہیئے ۔

(ہتیشی علاؤلپوری)

سورگیہ پنڈت چموپتی جی

سورگیہ پنڈت چموپتی جی کو ہم سے جُدا ہوئے ... کو دو ورش ہو جائیں گے۔ جُدائی کے ان ... ورشوں میں آریہ سماج سے کئی انیہ ودوان ... بھی چلے گئے۔ لیکن ان میں سے ایک کی بھی خالی جگہ ... کرنے والا کوئی دکھائی پیدا نہیں ہوا۔ سوال ... ہوتا ہے۔ کہ کیا آریہ سماج کے آدھار ستمبھ ... ایک ایک کر کے جُدا ہو جائیں ... اور ان کی جگہ لینے کو کوئی آگے نہ آئے گا؟ ... نوجوانوں کی دھرم سمبندھی کرتویوں سے لاپرواہی ... دیکھتے ہوئے دل بیٹھ جاتا ہے۔ اور آشا نراشا ... میں بدل جاتی ہے۔ جس جاتی کے نوجوانوں کی دھرم ... میں رُچی نہ ہو۔ اس کے مستقبل کے متعلق اُتساہ ... کیسے ہو سکتی ہے؟ آریہ نوجوانوں میں ... جوش نہیں۔ مانا کہ آج وہ اپنے دھرم ... میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن ... کتنے ہیں جنہیں سندھیا ہون کے ... اور آریہ سماج کے لکھیہ سدھانتوں ... ہے؟ پنڈت چموپتی جی بھی کالج میں ... تھے۔ انہوں نے بھی مغربی تعلیم حاصل کی تھی۔ ... آریہ سماج کے لئے ان کے دل میں جو پریم ... رشی دیانند کے لئے جو شردھا تھی وہ بہت ... نوجوانوں میں ہو گی۔ اپنے دھارمک گرنتھوں کے ... کا جو شوق انہیں تھا۔ وہ شائد ہی ... کے حصہ میں آیا ہو گا۔ یہی پریم۔ یہی شردھا۔ یہی شوق نوجوانوں کے لئے ایک انمول ساہتیہ ... کا باعث ہوا۔ پنڈت جی چلے گئے ... پیچھے جو انمول ساہتیہ چھوڑ گئے ہیں۔ ... قابل ہے کہ ہزاروں نوجوان اس کا ... کر کے بھگتی اور آریہ سماج کے پریم ... ساگر میں کسی دن پنڈت جی نے ڈبکیاں ... تھیں۔ اس کی اور بڑھیں اور اپنی جیون ... پریم اور شردھا کے اسی ساگر میں چھوڑ ... جائیں گے۔

پنڈت جی کا دوسرا سمرتی دوس منانے ... ہم نوجوانوں سے آشا کرتے ہیں۔ کہ ... ان کے آدرش جیون سے لابھ ... کریں گے۔

... پنڈت جی کے ساہتیہ کو پڑھیں۔ اور پڑھ ... کا آدرش اپنا بنا سکیں۔ تو نہ کیول ... سپھل ہو گا۔ اپی تو وہ سماج اور دیش ... کر سکیں گے۔ آج دیش اور جاتی کو چموپتی ... کی ضرورت ہے۔ اور ان کا ساہتیہ ایک نوجوان کو چموپتی بنا سکتا ہے۔

(ہتیشی علاؤلپوری)

سورگیہ سوامی سدانند جی

ہم نے سوامی سدانند جی کی مرتیو کا سماچار نہائیت دکھ کے ساتھ سُنا۔ اور سن کر آشچریہ ہوا۔ کہ سوامی جی کا سورگباش لاہور میں ہوا۔ لیکن پھر بھی اس کا علم ہمیں نہ ہو سکا۔ ہوا بھی تو کئی روز بعد۔ اگر موگا کے پرنسپل راجیندر کرشن کمار سوچنا نہ دیتے۔ تو شائد بہت دیر تک پتہ ہی نہ چلتا۔ یہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ سنیاسیوں کے بھگتی آریہ سماج کس قدر لاپرواہ ہے۔ شائد یہی چیز تھی جسے محسوس کر کے سوامی سوتنترانند جی نے دیانند مٹھ کھولنے کی تجویز آریہ جگت کے سامنے رکھی تھی۔ سوامی سدانند جی کی مرتیو نے ہمیں اس بیکار کے ایک آشرم کی ضرورت کا اور بھی زیادہ قائل کر دیا ہے۔ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ سوامی سوتنترانند جی دھرم یدھ میں شیگھر وجے پا کر جب پنجاب لوٹیں گے۔ تو اسی طرف دھیان دیں گے۔

سوامی سدانند جی سنیاس لینے سے پہلے محکمہ ریلوے میں ملازم تھے۔ اور اس محکمہ میں آپ نے ۳۶ برس ملازمت کی۔ اس وقت آپ بھگت شہزادہ رام کے نام سے مشہور تھے۔ دوران ملازمت میں آپ نے ۳۵ کے لگ بھگ کتابیں ویدک سدھانتوں پر لکھیں۔ اور آریہ سماج انارکلی کے سرگرم ممبر رہے۔ سنیاس لینے کے بعد تو آپ کا سارا جیون آریہ سماج کے ارپن تھا۔ آپ سومیہ پرکرتی کے نہائت گمبھیر پرچارک تھے۔ مان اپمان سے اوپر اُٹھ کر آریہ سماج کی نشکام سیوا کرنا آپ کا شیوہ تھا۔

جس طرح آپ خاموشی سے کام کرتے رہے اسی طرح آپ چپ چاپ چل دئے۔ سوامی جی اپنی جُدائی سے ایک ایسی جگہ خالی کر گئے ہیں۔ جس کا پُر ہونا کٹھن ہے۔ آریہ سماج میں سنیاسی ہیں ہی کہاں؟ جو چند رہ گئے ہیں یدی ان کی بھی سیوا آریہ سماج بھلی بھانتی نہ کر سکے۔ تو یہ اس کی بدنصیبی نہیں تو اور کیا ہے؟ بھاگیہ نہ کریں آریہ سماج اپنے سنیاسیوں کی ٹھیک ٹھیک سیوا کرنا سیکھے۔ اور ان کی ایک بھاری تعداد تیار کر سکے۔ کیونکہ ویدک دھرم میں پرچار کا کاریہ ان ہی کے دوارا ہو گا۔ اسلئے کہ سنیاسیوں کو نہ سمبندھیوں کا موہ ہوتا ہے نہ ان کو اپنی کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ موجودہ اقتصادی بدحالی کے پیش نظر ہمارا پرچار کاریہ سنیاسیوں کے ہی ہاتھ میں جائیگا۔ اگر ہم ان کی طرف توجہ دیں گے تو وہ بھی اس کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

(ہتیشی علاؤلپوری)

Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل شکشا پرنالی کا آدرش

پچھلے ہفتہ اُڑلیسہ کے وزیر اعظم آنریبل وشوا ناتھ داس گوروکل کانگڑی میں پدھارے۔

ادھیاپکوں و برہم چاریوں کی سبھا میں آپ نے ویاکھیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ "گوروکل کا آدرش یہ نہیں۔ کہ یہاں سے ودیارتھی پیٹ پالنے کے قابل ہو کر نکلیں۔ سُوَرگیہ سوامی شردھانند جی نے یہ سنستھا اس سے بہت اونچے آدرش کے ساتھ قایم کی تھی۔ گوروکل کے سناتکوں سے آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ نہ کیول بھارت بلکہ اپی تو ودیشوں میں بھی ویدک سبھیتا اور سنسکرتی کا سندیش پہنچائیں"۔

بے شک مسٹر داس کا کہنا بجا ہے۔ کہ گوروکل کا آدرش بہت اُونچا ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جو ویکتی اپنا پیٹ تک نہیں پال سکتا۔ وہ ویدک سبھیتا اور سنسکرتی کا سندیش پھیلانے کے یوگیہ کیسے ہو سکتا ہے؟

بنگال کے ہندوؤں سے بے انصافی

بنگال کے ہندو پہلے ہی مسلم اکثریت کی بے انصافی کا شکار ہیں۔ لیکن اب تو کلکتہ میونسپل ایمنڈمنٹ بل اور نئے فرقہ وارانہ تناسب کے ذریعہ ہندوؤں کو تباہ کرنے کی کوشش پورے طور پر شروع ہو گئی ہے۔ یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ صوبہ کے سرکردہ ہندو لیڈر بے خبر نہیں۔ اور اس کے خلاف پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ اس کام میں سر نلنی رنجن سرکار پیش پیش ہیں۔ درحقیقت اپنے بھائیوں کے لئے لڑنے کا ان کے لئے یہ پہلا موقعہ نہیں۔ کمیونل ایوارڈ کے وقت بھی انہوں نے بہت کام کیا تھا۔ اگر ہندوؤں نے سنگھٹت ہو کر اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کوشش کی۔ تو انہیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہندو نیتا سنگھٹن کو قایم رکھنے میں نہایت ہوشیاری سے کام لیں گے۔

مہاتما گاندھی کا دورہ سرحد

مہاتما گاندھی ایک بار پھر صوبہ سرحد میں تشریف لا رہے ہیں۔ اس بار وہ شائد پہلے سے بھی زیادہ دیر۔ ان کا سرحد میں آنا کسی خاص مقصد کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ وہ کچھ ہو۔ لیکن اس وقت ہندوؤں کے لئے سوال یہ ہے۔ کہ کیا وہ ہندوؤں کی حفاظت کیلئے کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں کیونکہ ان کا جان و مال تو قبائلی درندوں سے غیر محفوظ ہے ہی۔ ان کی عزت بھی خطرہ میں ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ سرحد کی گورنمنٹ اس سمبندھ میں اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کر سکی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ مہاتما جی لیکے ضرور سرحد کے ہندوؤں کی مشکل کا حل سوچنے کی کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر شاخٹ کی پیشینگوئی!

جرمنی کے مشہور ماہر مالیات ڈاکٹر شاخٹ کا یہ کہنا غلط نہیں۔ کہ جرمنی اب کسی اور ملک کی تاک میں ہے۔ کیونکہ جب پچھلے سال جرمن گورنمنٹ کے بجٹ میں ساٹھ کروڑ مارک کا خسارہ تھا۔ تو اس نے آسٹریا کو لوٹ کر اسے پورا کیا تھا۔ اور اس سال جب کہ یہ خسارا ایک ارب بیس کروڑ مارک تک بڑھ جائے گا۔ وہ اسے کیونکر پورا کرے گا۔ یہ خسارہ اس قدر بھاری ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کی لوٹ سے بھی پورا نہیں ہوگا۔ ایسی حالت میں ہر ہٹلر کا کسی دوسرے ملک کو لوٹے بنا کام نہیں چل سکتا۔ ظاہر ہے۔ کہ کسی ایک ملک کی خیر نہیں لیکن وہ ملک کونسا ہوگا؟ یہ جلد معلوم ہو جائے گا۔

مس میو کہاں ہے؟

ہندوستان کو غیر مہذب کہنے والی مس میو آج کہاں ہے؟ وہ دیکھے کہ اس کے مہذب اور ترقی یافتہ دیش میں کیا ہو رہا ہے۔ اسے ہندوستان میں پانچ پانچ سات سات سال کی ودھوائیں دیکھ کر تعجب ہوا۔ لیکن کیا اسے اپنی ایک بہن کو جو ۵ سال کی عمر میں ماں بن گئی ہے دیکھ کر فخر ہوگا؟

نیویارک کی اطلاع ہے۔ کہ لیما (پیرو) میں ایک ۵ سالہ لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ زچہ اور بچہ دونو ہسپتال میں سوستھ ہیں۔

بے شک ہندوستان کو یہ فخر آج تک نصیب نہیں ہوا۔ جو مس میو کے ملک کو حاصل ہے۔ شائید یہی وہ باتیں ہیں۔ جو امریکہ کو مہذب اور ترقی یافتہ بننے کا فخر بخشتی ہیں۔

مولانا عطاء اللہ کی حق گوئی

یو۔ پی احرار پولیٹیکل کانفرنس میرٹھ کے کھلے اجلاس میں یکم جون کو مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کرتے ہوئے بجا فرمایا۔ کہ "فرقہ وارانہ کشیدگی کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمان اسلامی رواداری کو بھول بیٹھے ہیں"۔

مولانا صاحب کی یہ حق گوئی اس بات کا کھلا اعتراف ہے۔ کہ مسلم عوام کچھ غرض مند مولویوں اور ملاؤں کی انگیخت پر رواداری و بردباری کو جواب دے بیٹھے ہیں۔ اور ہندوؤں کو اپنا دشمن سمجھ کر کشت و خون پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں پھر سے بھولی ہوئی اسلامی رواداری پیدا ہو جائے۔ تو بلاشبہ ہندو پہلے سے بھی زیادہ ان کے مذہبی جذبات کا احترام کرنے لگ پڑیں۔ اور آئے دن ہونے والے ہندو مسلم فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔

انسداد بیکاری اور پنجاب گورنمنٹ

کیا یہ درست ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ پڑھے لکھے نوجوانوں کی بے کاری کو دُور کرنے کیلئے چند سکیمیں عمل میں لانا چاہتی ہے۔ اور کہ اس مقصد کے لئے وہ پچاس لاکھ روپیہ قرض لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر یہ صحیح ہے تو ہم اسے مبارکباد دیتے ہیں۔ صوبہ کی اقتصادی ترقی کے لئے اس نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ اگر وہ انسداد بیکاری کے لئے ہی کچھ کر پائے۔ اور کارخانے وغیرہ کھول دے۔ تو یہی غنیمت ہے۔ اس کا یہ مستحسن اقدام دوسرے صوبوں کیلئے قابلِ تقلید ہوگا۔

دسویں آہوتی

ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں ۹ ستیاگرہی ویر پہلے سُورگباش ہو چکے ہیں۔ اس ہفتہ ایک اور ویر مہاشہ منو ہل جی کے دیہانت کی خبر آئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کی مرتیو "سن سٹروک" سے ہوئی ہے۔ اس طرح اب تک اس دھرم یگیہ میں دس ویر اپنے جیونوں کی آہوتی دے چکے ہیں۔

جیلوں میں اموات کے بڑھتے ہوئے ان واقعات سے آریہ جنتا میں تشویش کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اور نظام سرکار سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ جہاں وہ اپنے ان "مہمانوں" سے بہتر سلوک کرے۔ وہاں سُورگباشی ویروں کی موتوں کے متعلق غیر جانبدارانہ تحقیقات بھی کرائے۔ تاکہ آریہ جنتا کی بڑھتی ہوئی بے چینی دور ہو۔

دربار کپورتھلہ کا تازہ حکم اور آریہ سماج

دربار کپورتھلہ کی طرف سے حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ "آئندہ کسی مذہبی عبادت گاہ میں خواہ وہ کسی فرقہ کی ہو سیاسی نوعیت کا جلسہ نہ کیا جائے"۔

ہمیں معلوم نہیں۔ کہ یہ پابندی آریہ سماج پر بھی عائد ہوگی یا نہیں۔ لیکن اگر ہوگی تو آریہ سماج کو سوچنا ہوگا۔ کہ اسے دور کرنے کیلئے کیا کرے۔ کیونکہ آریہ سماج دھارمک سنستھا ہوتے ہوئے بھی ساماجک نیتی سے علیحدہ نہیں۔ جس سوسائٹی نے سب سے پہلے اپنے ... آزادی کا سندیش سنایا تھا۔ اسے اپنے ... میں اپنے دیش کی بہتری سمبندھی ... وچار کرنے سے روکنا اس پر ایک ایسی پابندی عائد کرنا ہے۔ جسے آریہ سماج کسی صورت بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم کپورتھلہ کے ادھیکاریوں سے کہیں گے۔ کہ وہ اس سمبندھ میں جانچ کریں۔ کہ کیا اس حکم کا اطلاق آریہ سماج پر بھی ہوگا؟

ایک اہم سوال

آریہ سماج مچھن سرامرت سر کی طرف سے ہمیں ایک گشتی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں یہ پرشن اُٹھایا گیا ہے۔ کہ "کیا آریہ سماج کو اور پرچار سمبندھی دو مانگیں پوری ہو جانے پر اپنا ستیاگرہ حیدرآباد میں بند کر دینا چاہئے یا کہ آریہ کانگرس شولاپور کی پیش کردہ پوری مانگیں پوری ہونے پر"؟

بے شک یہ پرشن بڑے مہتو کا ہے۔ اس پر آریہ جنتا کو اپنا مت پرگٹ کرنا چاہئے۔ اور اس کے انوسار سارو دیشک سبھا کو آدیش ... پھر آریہ ستیاگرہ سمتی کو اوسر آنے پر سمجھوتہ آدی کرنا چاہیئے۔

غلط فہمی نہ رہے!

"پرکاش" کے اس انک میں کسی دوسری جگہ ضلع کریم نگر (ریاست حیدرآباد) میں "مکمل دھارمک آزادی" کے متعلق ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح وہاں کے انسپکٹر پولیس نے ... کو لکھ کر دے دیا۔ کہ اس ضلع میں انہیں مکمل دھارمک آزادی حاصل ہے۔ اور کہ اسے ان کی چودہ مانگیں منظور ہیں۔

اس واقعہ سے آریہ جنتا میں یہ غلط فہمی نہ پھیلنی چاہیئے۔ کہ تمام ریاست میں مکمل آزادی دے دی گئی ہے۔ ضلع کریم نگر میں دی گئی اس دھارمک آزادی کی کوئی قیمت نہیں۔ جب تک کہ حکام بالا کی طرف سے کوئی باقاعدہ اعلان نہ ہو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ کل کوئی اور انسپکٹر پولیس پہلے کی جگہ آ جائے۔ اور اس حکم پر عمل نہ ہونے دے۔ اس لئے اس قسم کے واقعات سے صرف یہی نتیجہ نکالنا چاہیئے۔ کہ ہماری کامیابی ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

سدرشن چکر

کسی انتری بیگم صاحبہ نے دھمکی دی ہے۔ کہ "اگر شیعوں اور سنیوں نے تبرہ مدح صحابہ ایجی ٹیشن کا خاتمہ نہ کیا۔ تو وہ بھوک ہڑتال کر دیں گی"! ــــ ہماری رائے ہے۔ کہ انہیں برت رکھنے کی بجائے "روزے" رکھنے چاہئیں۔ اس سے جہاں وہ کفر کے فتوے سے بچ جائیں گی۔ وہاں زندگی جیسی قیمتی چیز بھی محفوظ رہے گی ؛

کیونکہ ہڑتال کی صورت میں آن اور جل چھن جاتا ہے۔ لیکن "روزے دار" کو لوگوں کے جاگنے سے پہلے ہی اچھی اچھی چیزیں کھانے کا سنہری موقعہ مل جاتا ہے۔ گویا روزے رکھنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اسلام کی شان دوبالا۔ زندگی محفوظ۔ شیعوں اور سنیوں پر مفت کا احسان۔ اور پھر قربانی کی قربانی ــــ کیوں ہے نہ ٹھیک ؛

گورنمنٹ سی۔ پی نے اس بل کی منظوری دے دی ہے۔ جس کی رو سے قیدیوں کو ہر سال دس دن کی چھٹی ملا کرے گی۔ چھٹی کے ساتھ غالباً آنے جانے کا کرایہ بھی ملا کرے گا۔ قیدی قیدی نہ رہ کر خاص سرکاری "ملازم" بن جائیں گے۔ اور غالباً گھر جا کر قیدی کہہ سکیں گے بھی یہی۔ کہ "نوکری" سے آ رہے ہیں!

سری نگر کی خبر ہے۔ کہ وہاں کے ایک سکھ نے اپنی عورت کی ناک اس لئے کاٹ لی۔ کہ اسے اس کے چال چلن پر شبہ تھا ــــ گویا خاوند نے بیوی کی ناک کاٹ کر اپنی ناک محفوظ کر لی۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ اپنی بد چلنی کے ہتھیار سے اس کی بیوی اس کی ناک کاٹنا چاہتی تھی۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ اس میں کامیاب ہوتی۔ اس نے "مورچہ" فتح کر لیا ؛

شیخو پورہ کی ایک نوجوان ہندو استری بھاگ دیوی نے اپنی ساس کی لعن طعن نہ برداشت کرتے ہوئے گلے میں پھندہ ڈال کر خودکشی کر لی۔ اس کا قصور یہ تھا۔ کہ رسوئی میں کام کرتے ہوئے شیشے کا کوئی برتن ٹوٹ گیا تھا۔ اس پر ساس نے کچھ برا بھلا کہا۔ "آزادی" کی طرف بڑھی جانے والی خود دار لڑکی برداشت نہ کر سکی۔ اور جھٹ ساس کے طعنوں سے۔ دنیا کے جھنجھٹوں سے اور ہر طرح کی غلامی سے "مستقل آزادی" حاصل کر لی ؛

بستی شیخ (جالندھر) کے ایک مسلمان نے ازراہِ مذاق اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا۔ اور بیوی نے بھائی۔ مالک مکان نے جو ساتھ والے کمرے میں تھا یہ "مذاق" سن لیا۔ اور بستی کے مسلمانوں کو بتا دیا۔ مسلمانوں نے ایک جگہ جمع ہو کر مولویوں کا متفقہ فتوے لیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ دونو کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ اب وہ میاں بیوی نہیں رہے ؛

لیکن جب مسلم نوجوان نے دیکھا۔ کہ مذاق ہی مذاق میں بیوی ہاتھ سے جا رہی ہے۔ تو اس نے مولویوں سے درخواست کی۔ کہ ٹوٹا ہوا نکاح کسی طرح جوڑ دو۔ بہت منت سماجت کرنے پر مولویوں کو رحم آ گیا۔ چنانچہ ان کی دوبارہ شادی کر کے ٹوٹا ہوا نکاح جوڑ دیا گیا ؛

ہر ہٹلر جو کنواروں و کنواریوں کو جلد از جلد بیاہ کرنے اور بیاہے ہوؤں کو زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کا اپدیش دیتا رہتا ہے خود ابھی تک کنوارا ہے۔ لیکن شاید جلدی اپنے اس اپدیش پر عمل پیرا ہو جائے۔ کیونکہ وہ ایک ۱۹ سالہ رقاصہ مس مٹانہ میرین ورسنے کے دام محبت میں گرفتار ہو چکا ہے ؛

یہ دولہا انوکھا ہوگا۔ اور دلہن انوکھی۔ دولہا میاں کی عمر پچاس کے لگ بھگ ہے۔ اور دلہن کی صرف ۱۹ برس۔ مس ورسنے نے اعتراف کیا ہے۔ کہ ہٹلر کو اس سے محبت ہے۔ اور اس کو ہٹلر سے ــــ دیکھیں یہ شادی خانہ آبادی کب ہوتی ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ جلد ہو۔ اور ساتھ ہی ایک "چھوٹا ہٹلر" بھی ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں ڈھال لئے دھاڑتا اور چنگھاڑتا ہوا جلد برلن میں وارد ہو۔ تاکہ باپ کا اشارہ پاتے ہی کسی ملک پر حملہ کر سکے ؛

دیال باغ کی سیر

دیال باغ کی موجودہ حالت

دیال باغ کی موجودہ حالت ناگفتہ بہ ہے۔ صاحب جی مہاراج کے بعد اس کی حالت بد تر ہوتی جا رہی ہے۔ روحانیت کا دیوالہ نکل رہا ہے۔ اور نوبت یہاں تک آ گئی ہے۔ کہ دیال باغ میں "دیوالی" اور حسن و عشق کے کھیل کھیلے جاتے ہیں ("اوشی" کانپور یکم مئی ۱۹۳۹ء)

ادھو داس بنام جھنڈہ گورچرنداس

گورچرنداس کا رویہ اتنا ہولناک اور ... ہے۔ کہ دنیوی اور روحانی امور ... واقفیت رکھنے والا بھی کانپ اٹھتا ہے ... دن ان کی مضحکہ خیز حرکات سے ... اصلیت وحشت انداز ہو رہی ہے۔ ان ... گرگیوں کا ہر پہلو حد درجہ قابل نفرت و ... ہے"

(اخبار "دیال باغ" آگرہ ۲۴- اپریل ۱۹۳۹ء)

دیال باغ سے ۳ میل کے فاصلہ پر

افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ دیال باغ سے ... میل کے فاصلہ پر چند رقاص ہیں جو کہ مردود ... دربار ندا کی ہیں۔ ان کو درشن بھی گورو ... نصیب نہیں۔ میری سچے مالک کے چرنوں ... برارتھنا ہے۔ کہ ان مردود روحوں کو بھی اپنے ... ست سنگ میں شامل کرنے کی موج فرما دیں"؛

("پریم پرچارک" ۸- مئی ۱۹۳۹ء)

دیال باغ کی بہنیں

دیال باغ کی بھولی بھالی و نادان بہنیں اپنے ... امرت سر کے کھدر کی گٹھڑیاں لادے ... بازاروں میں آوازیں لگاتی پھرتی ہیں۔ ... چاہیئے۔ آگرہ نواسی صبرت زدہ ... صاحب جی مہاراج کے بعد دیال ... مستورات کی اس طرح مٹی پلید کیوں ... ہے؟

(اخبار دیال باغ آگرہ ۲۹- مئی ۱۹۳۹ء)

... میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ؛ (مینیجر)

اسلامی دنیا کی سیر

زکواۃ کیا ہے؟

"زکواۃ ایک خدائی ٹیکس ہے۔ جو دینی و دنیوی امور اور مستحقین پر خرچ کرنے کے لئے ہے۔ مگر آہ! اب یہ پیشہ ور گداگروں کی خواہشات نفسانی کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے نہ مسلمانوں کا کوئی بیت المال ہے۔ اور نہ کوئی نظام جس کے ماتحت زکواۃ و صدقات کا مال مذہب و ملت کے مفاد اور جائز مستحقین پر صرف ہو سکے۔ لاکھوں روپے سالانہ مفت میں برباد ہو جاتے ہیں"؛ ("تنظیم اہلحدیث" روپڑ ۲۱- اپریل ۱۹۳۹ء)

تبرا ایجی ٹیشن

"تبرا کے جواز کے لئے کوئی معقول وجہ پیش نہیں کی جاتی۔ یہ شیعوں کی انتہائی جہالت اور بد طینتی ہے۔ کہ وہ ایک ایسے شرمناک نامعقول اور بیہودہ فعل پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور اس سے ملک کی فضا خود اپنے حق میں مسموم بناتے جا رہے ہیں۔ کاش ان کو اپنی اس حرکت کی شناعت کا احساس ہوتا"!

("ضیاء الاسلام" امرت سر ۷- مئی ۱۹۳۹ء)

بہشت و دوزخ بنانیکی ضرورت؟

"قرآن میں لکھا ہے۔ خدا جس کو چاہے سیدھے راستے دکھائے۔ جس کو چاہے برے راستے میں دکھا دے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نیکی و بدی آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اور جو کچھ کرتا ہے خدا ہی کرتا ہے۔ پس جب نیکی بدی کرانے کا ذمہ دار خدا ہو۔ تو اسے بہشت و دوزخ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی"؛

("اہلحدیث" امرت سر ۲۸- اپریل ۱۹۳۹ء)

مسلم عورتیں

"عورتوں کے متعلق تو بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان بے چاریوں کے لئے تازہ ہوا اور سبزے کے معنی ہندوستانی مسلمان بد چلنی سمجھتے ہیں۔ اور شہر میں ہزارہا گھر ایسے ہیں۔ جن کی خواتین نے ایک مکان کی چار دیواری کے اندر اپنا بچپن۔ اپنا شباب اور اپنا بڑھاپا گذار دیا۔ اور یہ بدنصیب اس وقت مکان سے باہر نکالی گئیں جب ان کی روح جسم کو چھوڑ چکی تھی"؛ ("پیغام صلح" ۸- مئی ۱۹۳۹ء)

Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

شُدّھی

(از ڈاکٹر دھنی رام جی پریتم)

وِواہ کے بعد کی پرتھم راتری — آلاس کی راتری - اُت کنٹھا کی راتری - کسی کے لئے لمبے وِیوگ کے بعد ملن کی راتری - کسی کے لئے پرتھم ملنے کی راتری - کسی کے لئے پرتھم ملن کی راتری - کسی کے لئے اکانکھشاؤں کے انت کی راتری — مرلی دھر کے لئے اس راتری میں سبھی باتوں کا سمادیش دیکھ پڑتا تھا - اُسے یہ سنتا تھی - ایک ہلکا سے وجے کا سا گرب تھا جو ہردہ میں گدگدی تھی - اور کلپنا کے سوپن تھے - پرنتو ساتھ ہی مستک پر چنتا کی ایک گہری ریکھا بھی تھی +

ہاتھ میں بانسری لگی تھی - اور من میں سنکے وچار - کئی بار ہاتھ اُٹھے - بانسری ہونٹوں تک پہنچی - کچھ دیر تک وہاں رہی - نہ جانے بانسری میں سُور نہیں تھا - نہ جانے مُکھ میں وایو پھونکنے کی شکتی نہیں تھی - بانسری نیرو رہی - بار بار ہونٹوں سے لگ لگ کر وہ نیچے آ جاتی - ایسے تھے مرلی دھر کے منو وچار - اور ایسی تھی اُس کی چنتا - جتنی دیر وہ وہاں بیٹھا - اتنی دیر میں وہ ان سب گھٹناؤں پر وچار کر گیا - جنہوں نے اُس کے من میں بہتی دو ندی بہاؤ پھر دستے تھے - تھوڑی ہی دیر میں سارا اتیت کال اس کی آنکھوں کے سامنے سے نکل گیا +

(۲)

مرلی دھر ایک اناتھ بالک تھا - اس کا پوشن (۳) کے ماموں نے کیا تھا -

ماموں اُدھر تھے - آیو کے سندھیا کال میں تھے - کوئی بال بچہ بھی نہ تھا - گھر کے اچھے تھے - سود پر روپیہ لگاتے تھے - اور کچھ جائیداد بھی تھی - روپیہ خرچ کرنے میں تھے شوم - پرنتو مرلی دھر کے اوپر تھوڑا بہت روپیہ اوشیہ خرچ کر دیتے تھے - ویسے تو مرلی دھر ان کا کام اتنا کرتا تھا - کہ کسی باہر والے کو نوکر رکھ کر کراتے - تو انہیں گھاٹا ہی رہتا - مرلی دھر نے اپنے ہی ادھیہ وسائے سے مڈل تک شکھشا بھی پراپت کر لی تھی +

ماموں تھے کٹر سناتن دھرمی - پرنتو اس کٹرتا میں پاکھنڈ اور ڈھونگ کی ہی ماترا ادھک تھی - وہ سو کُچھ سب کچھ کرتے تھے - اور یدی کوئی دوسرا سناتن دھرم کے کسی نیم کا دسودھ شبدوں میں بھی کر دے - تو اس کے شترو بن جاتے تھے - مرلی دھر کو بھی انہوں نے اپنے رنگ میں رنگنے کی نوب چیشٹا کی - اُسے چار بجے اُٹھانے - تلک چھاپ لگواتے - پوجا پاٹھ کرواتے - مندر میں نتیہ لوٹا چڑھواتے - اکادشی کا برت رکھواتے - مرلی دھر انہیں پرسن کرنے کے لئے یہ سب کچھ کرتا - ایک سچے بھگت اور دھرم اوبھی کی بھانتی - پرنتو من ہی من میں وہ کڑھتا - اور ماموں کے پاکھنڈ کی اوروں کے سامنے ہنسی اُڑاتا - اس کے ہردہ میں دھارمک روڑھیوں کے پرتی اوشواس ہی نہیں، گھرنا بھی تھی - یدی وہ سوتنتر ہوتا - تو اس ڈھونگ اور دکھاوے کی بھگتی کے بانسے کو کبھی کا ایک اور پھینک دیتا +

مرلی دھر کی اس پرورتی پر ایک دیکھی کا بڑا پربھاؤ پڑا تھا - یہ تھا اُس کے گاؤں کا ایک آریہ سماجی - اس کو گاؤں میں سبھی لوگ مہاشہ جی کہہ کر پکارا کرتے تھے - اور مہاشہ جی کا گھر بھی سب کو معلوم تھا - ایک دن مرلی اس کے گھر کے سامنے سے ہو کر جا رہا تھا - گھر میں سے بانسری کا شبد آ رہا تھا - مرلی دھر کو وہ شبد اچھا لگا - وہ مکان کے پاس کھڑا ہو گیا - اور تن مے ہو کر بانسری کی مِیٹھی تان سننے لگا - اتنے میں اس نے دیکھا - کہ ایک لڑکی تن مے ہو کر اسی اور دیکھ رہی ہے جس اور مرلی دیکھ رہا تھا - اب مرلی کا دھیان اُدھر سے ہٹ کر اُس لڑکی کی اور گیا +

وہ بارہ ورش کے لگ بھگ ہو گی - دیکھنے میں سندر - شریر کی اچھی - کپڑے بھی گاؤں کے لحاظ سے صاف ستھرے پہنے تھی - مرلی کو اپنی اور دیکھتا ہوا دیکھ کر لڑکی بھی اس کی اور دیکھنے لگی +

"میری اور کیا دیکھ رہی ہو"— مرلی نے پوچھا +

"تم میری طرف کیا دیکھ رہے ہو"؟ لڑکی نے اُسی زور سے اُتر دیا +

"مَیں تو بانسری سن رہا ہوں"

"مَیں بھی تو بانسری سن رہی ہوں"

"یہ کون بجا رہا ہے"؟

"مہاشہ جی بجا رہے ہیں"

"مہاشہ جی مجھے سکھا دیں گے"؟

"کیوں نہیں"

"وہ مجھے جانتے تو ہیں ہی نہیں"

"جاننے کی کوئی بات نہیں - تم جا کر کہہ دو - کہ بانسری سیکھنا چاہتا ہوں - بس وہ ضرور سکھا دیں گے"!

مرلی دھر نے یہ کام پھر کے لئے چھوڑنا ٹھیک نہ سمجھا - وہ اسی سمے بانسری پر ہاتھ چلانے کے لئے لالائت ہو رہا تھا - وہ اسی سمے لپک کر بھیتر کو جانے لگا - جانتے سمے جلدی میں اس کا ایک ہلکا سا دھکا لڑکی کے شریر سے لگ گیا -

"ہٹ رے! لڑکی چلّا اُٹھی"

"کیا ہوا"؟ مرلی نے ٹھہر کر پوچھا؟

"تم چھوا چھوت مانتے ہو"؟

"کیسی چھوا چھوت"؟

"یہی - کسی بھنگی چمار سے چھو جانے کی"

"ہاں - مانتا تو ہوں - کیوں"؟

"تم اشُدھ ہو گئے"؟

"اشُدھ! کیوں؟ کس طرح؟ کیسے؟ کیا مہاشہ جی بھنگی چمار ہیں"

"نہیں - مہاشہ جی تو آریہ سماجی ہیں - وہ ذات پات کو مانتے ہی نہیں"

"پھر میں کیسے اشُدھ ہو گیا"؟

"تمہارے کپڑے میرے کپڑوں سے چھو گئے ہیں"

"تو کیا ہوا"؟

"مَیں چمارن ہوں"

"مجھے بنانے چلی ہو"

"نہیں - تمہاری سوگندھ"؟

"دیکھو - میری سوگندھ نہ کھانا - میں اپنے ماں باپ کا اکیلا ہی ہوں"

"تو ایشور کی سوگندھ میں بنا نہیں رہی ہوں - میں چمارن ہوں"

"کیا"؟

"ہاں - مَیں چمارن ہوں - مہاشہ جی نے مجھے پڑھا لکھا دیا ہے - اس لئے میں چمارن نہیں لگتی"

"مہاشہ جی تمہیں چھوتے ہیں"

"ہاں - وہ تو میرے ہاتھ کا کھانا بھی کھاتے ہیں"

"رام رام - یہ تو مہا پاپ ہے"— وہ جہاں کھڑا تھا - وہاں سے کئی قدم پیچھے ہٹ گیا - اس بیچ میں بانسری بند ہو چکی تھی - مرلی کچھ دیر سوچتا رہا - پھر وہاں سے گھر کی اور چلنے کے لئے اس نے قدم بڑھایا - اتنے میں بانسری پھر بجنے لگی - کچھ دیر مرلی نے بانسری سُنی - اس کا مکھ کھل اُٹھا - پھر وہ بنا کچھ کہے اور بنا ادھر اُدھر دیکھے سیدھا گھر کے اندر چلا گیا +

لڑکی کچھ دیر تک وہیں کھڑی رہی - اور من میں انیک پرکار کے وچار آنے رہے +

(۲)

آدھے گھنٹے کے بعد مرلی باہر نکلا - چہرہ پر پرسنتا جھلک رہی تھی - اس سے پرگٹ ہوتا تھا - کہ وہ اپنے کاریہ میں سپھل ہوا ہے - ایک اور کھڑی تھی - مرلی نے اُدھر دیکھا - لڑکی کے مکھ کے بھاؤ صاف بتا رہے تھے - وہ مرلی سے کچھ سننا چاہتی تھی - جب مرلی کی اس آشا پر پانی پھیر کر آگے بڑھ گیا - مانو وہ وہاں تھی ہی نہیں - تو وہ بھی آگے بڑھی اور مرلی کے آگے آ کر کھڑی ہو گئی - مرلی شائد اس کے لئے تیار نہ تھا - پرنتو وہ کھڑا ہو گیا - لیکن کچھ بولا نہیں +

"مہاشہ جی راضی ہو گئے سکھانے کو"؟ لڑکی نے بڑی اُتکنٹھا سے پوچھا -

مرلی نے کچھ اُتر نہ دیا - کیول ایک تیکشن درشٹی سے ایک بار اس کی اور دیکھ کر دوسری اور چل دیا - لڑکی کچھ دیر تک اس کی اور دیکھتی رہی - پھر دھیرے دھیرے اپنے گھر کی اور چلی گئی +

اب مرلی نتیہ مہاشہ جی کے یہاں آتا - پرنتو اپنے ماموں سے چھپ کر - اس نے ایک بانسری خرید لی تھی - یہ نہ تو ماموں کو معلوم نہ ہونے دیا - بانسری کا بجانا ماموں کو اتنا بُرا نہ لگتا - جتنا کا مہاشہ جی کے یہاں جانا - کیونکہ مہاشہ جی آریہ سماجی - اور ان کو آریہ سماج کے نام سے ہی چڑ تھی - اگر ان کا بس چلتا - تو مہاشہ جی کو گاؤں سے نکلوا دیتے +

تھوڑے ہی دنوں میں مرلی اچھی بانسری بجانا سیکھ گیا - مہاشہ جی سے ٹکر تو وہ برسوں میں بھی نہ لے سکتا تھا - پرنتو سننے والے اس کا بجانا مہاشہ جی سے ادھک پسند کرتے تھے - اس کے بجانے میں وہ مادھریہ تھا - جو مہاشہ جی کی بانسری میں کبھی نہیں پایا گیا تھا +

لڑکی کو نتیہ اب بھی مہاشہ جی کے دروازے پر کھڑی پائی جاتی تھی - پرنتو اب اسی سمے جب مرلی کی بانسری بجتی تھی - ہاں اتنا اوشیہ تھا - کہ جس سمے مرلی آتا یا جاتا - تو وہ ایک اور کو چھپ جاتی -

مرلی آتا تب بھی - اور جاتا تب بھی مہاشہ جی کے دوار کے آگے چاروں اور درشٹی پھیر کر ایک بار اوشیہ دیکھ لیتا - جب وہ لڑکی کو وہاں کھڑا نہ پاتا - تو اس کے گھر کے دوار پر کچھ دیر کھڑا ہو جاتا - جب اس پر بھی لڑکی دکھائی نہ دیتی - تو اُداس ہو کر اپنے گھر کی اور چل دیتا - پرنتو یدی کبھی لڑکی سے اس کا سامنا ہو جاتا - تو وہ بناوٹی گھرنا سے ایک طرف منہ پھیر لیتا - اور ترنت

سورگیہ پنڈت چموپتی جی کی سمرتی

(لیکھک: شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

سورگیہ پنڈت چموپتی جی آریہ سماج کے اُن ہستیوں میں سے تھے۔ جن پر آریہ سماج ابھیمان کر سکتا ہے۔ ان یوگیتا کے آدمی آریہ سماج میں زیادہ نہیں ہیں۔ جن کو پرماتما نے لکھنے اور بولنے کی شکتی دی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو کئی بھاشائیں بھی آتی ہوں۔ مہرشی دیانند جی کے بعد پنجاب کی آریہ سماجوں میں اگر کسی کا نام سب سے پہلے اس طرح روشن ہوا۔ تو وہ سورگیہ پنڈت گورودت جی تھے۔ ان کی عمر نے وفا نہ کی۔ ورنہ وہ آریہ سماج کے لئے ایک امولیہ رتن تھے۔ پوجیہ سوامی اچھوتیانند جی مہاراج کو آریہ سماج میں لانے والے پنڈت جی تھے۔ پنڈت جی جس طرح انگریزی اور فارسی کے ودوان تھے۔ اسی طرح سنسکرت کے ودیتا تھے۔ آپ نے اپنے وقت میں آریہ سماج کے بڑے سبھاسدوں کے ہاتھ میں بھی اشٹا دھیائی دی۔ اور نوجوانوں میں سنسکرت کا پرچار کیا۔ سورگیہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی بتلایا کرتے تھے۔ کہ جب وہ کالج میں پڑھنے کے لئے لاہور آئے۔ اور آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں گئے۔ اس دن سورگیہ مہامہوپادھیائے پنڈت آریہ منی جی کا ویاکھیان تھا۔ وہ بڑے دھیان سے سُنا۔ لیکن اس میں کسی بھی لفظ کو اچھی طرح نہ سمجھ سکے۔ صرف کچھ کچھ بھاؤ ہی سمجھا۔ آخر میں پنڈت گورودت جی کی سنگت سے وہ اشٹا دھیائی پڑھنے لگے۔ اور سنسکرت جاننے والے ہوئے۔

سورگیہ پنڈت گورودت جی نے جو کچھ لکھا۔ صرف انگریزی میں ہی لکھا۔ ان کی اس تصنیف کا ترجمہ اب ہندی میں بھی ہو چکا ہے۔

پنڈت گورودت جی کے بعد اگر کسی کا نام پنجاب کی آریہ سماجوں میں اس یوگیتا سے یاد کیا جائے گا۔ تو وہ سورگیہ پنڈت چموپتی جی ہی ہیں۔ آپ انگریزی۔ فارسی۔ اردو اور سنسکرت کے ودوان تھے۔ آپ نے شروع میں اردو پڑھا۔ حسب معمول انگریزی کی پڑھائی شروع کی۔ آپ نے ایف۔ اے پاس کر کے سکول ماسٹری شروع کی۔ اور بعد میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ بعد میں خیال ہوا۔ کہ میں آریہ ہوں۔ اور دھرم کے سب پستک سنسکرت میں ہیں۔ اور ان کا ترجمہ ہندی میں۔ لیکن میں ان دونوں سے کورا ہوں۔ تب آپ نے ہندی شروع کر کے ایم۔ اے سنسکرت میں پاس کیا۔ اس لئے آپ انگریزی۔ فارسی۔ اردو اور سنسکرت کے ودوان تھے۔ فارسی میں نظم بھی آپ شروع میں لکھتے رہے۔ اور اردو میں تو نثر اور نظم آخر عمر تک لکھتے رہے۔ اردو کی نظموں میں سب سے زیادہ شہرت ان کی "گنگا ترنگ" کو بہت ہی ملی۔ ان کی نظموں کے سنگرہ اور بھی ہیں۔ اس کے علاوہ بھرتری ہری کے ویراگ شتک کو اردو نظم میں لکھا تھا۔ اس کے چھپوانے کی بات جب شہید مہاشہ راجپال جی کے ساتھ ہو رہی تھی۔ اس وقت خیال تھا۔ کہ چھوٹے آکار میں اسے چھاپا جائے۔ ایک صفحہ پر صرف سنسکرت کا شلوک ہو۔ اور اس کے سامنے دوسرے صفحہ پر اردو نظم ہو۔ مہاشہ راجپال جی نے اس بات کو مان لیا تھا۔ لیکن ایشور کو یہ منظور نہ تھا۔ کچھ دیر بعد مہاشہ راجپال جی ایک دھرم اندھ مسلمان کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ اور وہ کام وہیں رہ گیا۔ اس وقت سورگیہ پنڈت چموپتی جی بھی اس جہان میں نہیں ہیں۔ اس لئے اس کام کو پنڈت جی کا کوئی دوست یا پنجاب کی کوئی آریہ سماج اتھوا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اگر پورا کر دے۔ تو اچھی بات ہے۔

میں نے سورگیہ پنڈت جی کے بڑے سپتر لاجپت رائے سے پوچھا تھا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ وہ مسودہ پنڈت جی کے کاغذات سے ان کو مل گیا تھا۔ اور اب وہ مسودہ ان کے پاس سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ اس لئے پنڈت جی کی اس سمرتی کو اب گمنامی کی حالت سے باہر لانا چاہیئے۔

جس طرح آپ اردو کی نظم لکھتے تھے۔ اسی طرح آپ نثر بھی لکھتے تھے۔ آریہ سماج کے سدھانتوں پر آپ نے اردو میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔

اردو کی نظموں میں آپ کا تخلص صادق تھا۔ مہرشی کے سمبندھ میں لکھتے ہوئے ایک جگہ آپ نے لکھا تھا۔

"سچ تو یہ ہے نہ کھلی ہم پہ حقیقت تیری"

آج جب کہ آپ اس جہان میں نہیں ہیں۔ اس وقت آپ کا وچار مہرشی دیانند کا ادھیاتمک جیون کے درشٹی سے پرکاش ڈالنے کا تھا۔ وہ اس پستک کو انگریزی میں لکھنے کا وچار کر رہے تھے۔ جس طرح شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی مہرشی کا جیون چرتر لکھتے لکھتے بیچ میں چل دئے تھے۔ اسی طرح سورگیہ پنڈت جی اس وچار کو لے کر ہی چل دئے۔ مہرشی کا جیون چرتر تو پورا ہو گیا۔ لیکن پتہ نہیں۔ کہ پنڈت جی کا یہ سنکلپ کبھی پورا بھی ہو گا۔ یا سنکلپ ماتر ہی رہ جائے گا۔ کیونکہ اس کو لکھنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ جس کو مہرشی پر شردھا ہو۔ مہرشی کے جیون کا ادھین شردھا اور تاتوک درشٹی سے کیا ہو۔ اور یوگیتا میں بھی کامل ہو۔ یہ گُن ایشور کسی کسی کو دیتا ہے۔ ہر ایک کو نہیں۔

آپ نے انگریزی میں رشی کا جیون چرتر لکھا۔ اور مہرشی کرت دس نیموں کی ویاکھیا کی۔ جہاں پہلی پستک شردھا کا انگ لئے ہوئے ہے۔ وہاں دوسری میں درشن شاستر کی پردھانتا ہے۔

ہندی میں آپ پدیہ گدیہ لکھتے تھے۔ ہندی میں آپ کا نام چاتک تھا۔ ہندی میں آپ نے انیک پستکیں لکھی تھیں۔ "مہرشی کا جیون"۔ بالکوں کے لئے "ہمارے سوامی"۔ بھگتوں کے لئے "سندھیا کی ویاکھیا"۔ درشن والوں کے لئے "ویدک درشن"۔ اتہاس والوں کیلئے "یوگیشور کرشن"۔ آریہ سماجیوں کے لئے "آریہ سماج کا اتہاس" (جس میں ان کی اچھا کے برخلاف اور ان کی سویکرتی کے بغیر سبھا کے ادھیکاریوں نے کچھ ترمیم و تنسیخ کر دی ہوئی ہے) وید پریمیوں کے لئے "سوم سروور" پڑھنے یوگیہ پستکیں ہیں۔ ان کے علاوہ وید پر ان کی ایک اور پستک بھی لکھی ہوئی ہے۔ جو چھپی نہیں ہے۔ وہ بھی بھگت جنوں کے لئے ہی ہے۔ جیسے "سوم سروور" ہے۔ اسی پرکار کی وہ پستک ہے۔ سوم سروور سام وید کے سوم دیوتا والے سوکتوں پر ہے۔ اور وہ پستک جس کا نام جیون جیوتی ہے اگنیہ سوکتوں پر ہے۔ مہاشہ سدھاکر جی ایم۔ اے کے ساتھ اس کے چھپوانے کا نشچے بھی ہو گیا تھا۔ مگر اس وقت مہاشہ جی کسی کارن وش اسے نہ چھاپ سکے۔ اور پنڈت جی کے جیون کا انت ہو گیا۔ اور وہ "جیون جیوتی" ابھی تک بنا چھپے پڑی ہوئی ہے۔ اس کا پربندھ بھی ہونا چاہیئے۔

اس کے علاوہ سبھا میں ویدک کوش جو مہرشی دیانند جی کے شبدارتھوں کا سنگرہ ہے۔ اس کا ایک بھاگ چھپ کر پرکاشت ہو چکا ہے۔ لیکن دو بھاگ اور چھپنے باقی ہیں۔ جب میں لاہور میں تھا۔ اس وقت وہ دونو پریس میں چھپ رہے تھے۔ پتہ نہیں وہ اب تک کیوں پرکاشت نہیں ہوئے۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں۔ وہ سب چھپ گئے ہیں۔ یا کچھ باقی ہیں۔ اگر باقی ہوں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو چھاپ کر یہ کام پورا کرنا چاہیئے۔ بیچ میں رہنے سے کوئی لابھ نہیں ہے۔ اسی پرکار پنڈت جی کی لکھی ہوئی تین پستکیں ابھی ایسی ہیں۔ جن کا پورا ہونا ضروری ہے۔

"ویراگ شتک" اردو میں اور "جیون جیوتی" ہندی میں یہ جتنی جلدی چھاپی جائیں۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ اس کے لئے کوئی بندش نہیں ہے۔ اس لئے کوئی پرکاشک چھاپے یا کوئی پنڈت جی کا شردھالو دھن دے کر چھپوا دے۔ اتھوا اس کے لئے اندازہ لگایا جائے۔ کہ خرچ کہاں آئے گا؟ اندازہ لگانے پر روپیہ اکٹھا کر کے چھاپا جائے۔ اور اس کی آمدنی پر بھی وچار کر لیا جائے۔ کہ اس کو کس کام میں لانا ہے۔ جو نشچے یہ دلیا ہی کر لیا جائے۔ اور تیسری پستک جو سبھا میں ہے۔ اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پورا کر کے یہ کام بھی ختم کر دینا چاہیئے۔

یہ آریہ سماج کا دُربھاگیہ ہے۔ کہ جس طرح پنڈت گورودت جی اکال مرتیو سے اتنی جلدی ہم سے جدا ہو گئے۔ انہی کی یوگیتا والے پنڈت چموپتی جی بھی اکال مرتیو سے اکال میں اس سنسار سے چل دئے۔ اب آگے کمان کی شریعی کا کون آریہ سماج میں آتا ہے۔ اس کا پتہ ابھی تو کچھ نہیں ہے۔ جو ہوگا اسے وقت ہی بتائے گا۔

یہ بھی ایک اتفاق کی بات ہے۔ کہ یہ دونو مہانو بھاؤ ملتان پرانت کے نواسی تھے۔ پنڈت گورودت جی تو شہر ملتان کے ہی رہنے والے تھے۔ اور پنڈت چموپتی جی خیرپور ریاست بہاولپور کے نواسی تھے۔ پنڈت گورودت جی کے تو میں نے درشن نہیں کئے ہیں۔ مگر پنڈت چموپتی جی کو ملتانی بھاشا میں باتیں کرتے ایک بار دیکھا ہے۔

اوپر میں نے سادھارن درشٹی سے پنڈت جی کے لیکھ کے کام کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ بولنے والے بھی اچھے تھے۔ آپ زیادہ تر بھگتی کے وشے پر بولا کرتے تھے۔ آپ کا جیون تیاگ اور بھگتی کے ساتھ ساتھ درشن پریمی بھی تھا۔ اس لئے آپ بھگتی کو درشن کی پٹ دے کر ایک موہک اور انوکھی چیز بنا دیتے تھے۔

جس طرح آپ لکھنے میں سب وشیوں پر لکھ سکتے تھے۔ اسی لئے آپ بولنے میں بھی انیک وشیوں کا سمپادن کر دیتے تھے۔ آپ سوبھاؤ کے سرل اور ہنس مکھ تھے۔ آپ جب

(یہ لیکھ سبھا کی طرف سے چھپ چکی ہے + (ایڈیٹر)

...کرتی ہی جو کچھ لکھا ہے اپنا کر تو یہ سمجھ کر ہی لکھا ہے۔ اس لیکھ کو ختم کرتا ہوں

Haridwar, Digitized by eGangotri

استری جگت

(از کماری اندو بالا جی شاستری بی۔ اے)

شریمتی چانگ کائی شیک

چین کے سرو شکتی مان وکتی کی سہچری میڈم چانگ کائی شیک کا کہنا ہے کہ سر لٹا دئے جائیں۔ جن لوگوں نے چین کو ضرورت کے وقت دھوکا دیا۔ ان کے لئے انہوں نے یہی سزا تجویز کی تھی۔

ایک بار دیکھنے سے چانگ کائی شیک ودوارا منش بہ بھاوت نہیں ہوتا۔ لیکن جوں جوں وہ ادھک نکٹ جاتا ہے۔ توں توں ان کی مہتا تمھا ان کا آکرشن پربھاوت ہونے لگتا ہے۔

میڈم چانگ کائی شیک تین بہنیں ہیں۔ سب سے بڑی بہن چین کے پرجاپتی کی نیو ڈالنے والے سن یت سین کی ودھوا ہیں۔ دوسری بہن میڈم کونگ آرتھک بھگت کی نیجوی تھا کشل استری ہے۔ یہ تینوں بہنیں اور چار وکتی جنرل تسون چانگ کائی شیک ڈاکٹر ایچ۔ ایچ کونگ۔ شری ٹی۔ بی سونگ۔ اور شری ٹی۔ ایل سونگ مل کر آپس میں چین کے آرتھک۔ راج نیتک تھا راشٹریہ جیون کا نرمان کر رہے ہیں۔

یہ سونگ کے ونشج جن کا غربی سے اُتھان سوبھاوک ریتی پر ہی ہوا ہے۔ ضرورت کے وقت جنرل چانگ کائی شیک ایک اور وکتی کی رائے بھی لیتا ہے۔ اور وہ ہیں ایک آسٹریلیا کے رہنے والے مسٹر ڈونالڈ۔

میڈم چانگ کائی شیک نے امریکہ کے "ولیزلی" کالج سے بی۔ اے پاس کیا۔ جب وہ اکیلی رہتی ہیں۔ اور کوئی دیکھتا نہیں ہوتا۔ تب وہ امریکن کی بھانتی تیزی سے چلتی ہیں۔

ان کی بہن میڈم کونگ ٹھیک اس کے وپریت چینیوں کی بھانتی ہیں۔ وہ اکیلے میں دھیرے دھیرے جھومتی ہوئی چلتی ہیں۔

ان کا گھر بھی امریکن یا یورپینوں سے بھن نہیں ہے۔ وہ پشچمی تھا امریکن کھانا پسند کرتی ہیں۔ ان کی انگریزی سن کر یہی انومان ہوتا ہے۔ کہ ماتو کسی انگریزی شہر میں ہوں۔

انہوں نے کہا تھا۔ کہ "کالج کی سوتنتر بالکا ہونے کے کارن میں ان سب باتوں کو بھول گئی تھی۔ پرنتو جب میں سودیش لوٹی۔ اور دیکھا۔ کہ دنیا بھر کا کام کرنے کے لئے پڑا ہے۔ تب میں نے اپنے آپ کو دیش کی سیوا کے لئے پوری طرح سونپ دیا۔"

کچھ لوگوں کے لئے سبھی باتوں کا کیندر ہوتا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن میڈم چانگ کائی شیک کے لئے یہ کار بہت اُونچی کر ہے۔ اپنے دیش کے لئے انہوں نے اپنا

ایکانت جیون بھی سونپ دیا ہے۔ جسے وہ سب سے ادھک موہم وان سمجھتی ہیں۔ چین میں جو دکانت ناٹک ہو رہا ہے۔ اس کی وہ اچھا نہ رہتے ہوئے بھی نائیکہ ہیں۔ ان ہی کی سہچرتی کا پربھاو ہے۔ کہ چین کی جنتا جاپان کی غلام بننے کی قبلیک بہ۔ اڑی ہوئی ہے۔

جیون مرن کے اس کھیل میں وہ پرمکھ آدھار شکتی ہیں۔ انہوں نے جاپانی جہاز "اڈجما" کو جل مگن کرنے کی آگیا دی تھی۔ ان

پرستھتی کی وہ سنچالکا سدھ ہو چکی ہیں۔

جب چانگ کائی شیک کے وردوھی دل چانگ کائی شیک کو اٹھا لے گئے تھے۔ اس وقت ان کے ہردے میں استری تھا۔ اتھوا پتنی تو چانگ اٹھا۔ اور وہ ان کی سہائتا کے لئے بلدریہ ہوائی جہاز پہنچیں۔ اور جب وہ وہیں ہو کر دیٹیں۔ تو جنتا نے ان کو سرو سریشٹھ استری سمجھا۔

شان ٹنگ میں جاپانیوں کو روکنے میں کس کا ہاتھ ہے؟ نشچے ہی میڈم چانگ کائی شیک کا۔

بیدی ان کی رائے سے کام کیا گیا ہوتا۔ تو نانکن اور شنگھائی کو بچانے کے پرتن میں جو بھول ہوئی ہے وہ نہ ہوتی۔

ایک کمزور استری کے ہاتھ میں ادھیکار آنا بھیانک ہتھیار سدھ ہوتا ہے۔ مگر میڈم چانگ کائی شیک نے اپنی شکتی کا کبھی بھی دُرا اُپیوگ نہیں کیا۔ آکرمن کاریوں کی نرنکشتا کے جواب میں چاہے انہوں نے جاپانی شہروں پر بم برسانے کا حکم دیا ہو۔ پرنتو شرناتھیوں پر دیا۔ اور ان کی رکھشا اس نے سدا کی ہے۔

چینیوں کا سامنا کرنے کی کمزوری کے برخلاف ان کے ادھیکار میں جتنے سادھن ہیں۔ ان کو ان سبھی کا پریوگ کرنا پڑا ہے۔ اس کا رن یہ ہے

کی ہی آگیا سے چینی سینا جاپانیوں پر بم برسانے گئی تھی۔ پرنتو غلطی سے پریذیڈنٹ ہوور کو اس کا شکار ہونا پڑا۔

ان کے پرتن سے ہی جو لوگ چینی ہتھ سامگری اتھوا انیہ ہوائی جہازوں کی خرید سے لابھ اُٹھا رہے تھے ان کا پتہ لگا۔ نیشنل ایوئیشن کمیشن کی سیکرٹری کی حیثیت سے جن ایسے لوگوں کا پتہ لگایا۔ ان میں سے بہتوں کو اپنے سر گنوانے پڑے۔

اپنے پتی کے اتیرکت منتری منڈل کی وہ سب سے پرمکھ سمجھی ہیں۔ یہ یہ اپی سرکاری طور پر وہ سدسیہ بھی نہیں ہیں۔ لیکن بہت سے افسران کاموں کو کرنے میں ہچکچیں گے۔ جو وہ کرتی ہیں۔ پیدا ہونے والی پرتیک

سی بھو بہن ٹیکی ہوئی ہیں۔

ایک دوسرا دشمن جس کا انہیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ ذمہ داری سے گھبرا کر اپنے جیون اور وکتی اتو ودارا انہوں نے اس کمزوری پر آکرمن کیا۔ اور بہت کچھ سنبھلنا بھی پراپت کی۔

ان کے دن کا ادھیکر کی ولسنتا سے پرے ہوتے ہیں۔ ہر جھٹکے سے ان کے پاس نیرا کے لئے پرارتھنا بھی آتی رہتی ہیں۔ بیری کئی منتبری کے آپ ہرن کا معاملہ ہوتا ہے۔ انہیں اسی کے چھٹکارے کے لئے جانا پڑتا ہے۔ ودیشی دعووں کے معاملے ان کے پاس کرتے ہیں۔ کچھ سمیہ تک تو وہ سینسر بھی رہی ہیں۔ ادھیکار تھا بدکی ارچنوں پر وہ اپنے پتی کے ساتھ وچار کرتی ہیں۔

ان کا پتر دیوہار بہت زیادہ رہتا ہے۔ ان کے ساتھ کیبنٹ منشل سے تھا دیر میں ہوتی ہے۔ ایک پتر کار نے ایک دفعہ کہا تھا۔ کہ "اُسے میڈم چانگ کائی شیک سے ملنے کے لئے آدھی رات تک بیٹھنا پڑا۔ تب اُسے معلوم ہوا۔ کہ میڈم گھر میں آئی ہیں۔ اور وہ بھی کہیں جانے کے لئے تیار ہونے کو۔"

جب وہ گرودھت ہوتی ہیں۔ تو اُچت کرودھ کا پردرشن بھی کرتی ہیں۔ جب یورپ میں شانتی کے وشے میں ان سے کبھی پرشن کیا جاتا ہے تو وہ یہی اُتر دیتی ہیں۔ کہ بنا متر تا اور سہیوگ کے یہ اسمبھو ہے۔ انہوں نے کہا کہ جاپانیوں کا پرتن چین پر پربھاؤ نہیں جما سکتا۔ چین کا اتہاس جاپان کے اتہاس سے پراچین ہے۔ ہم نہ تو جاپان کے غلام ہوئے ہیں۔ نہ ہوں گے۔

جس دیش کی ایسی استریاں ہوں۔ یدی اس جاپان کا اتنے دنوں تک سامنا کرتا ہے۔ تو آشچریہ ہی کیا ہے؟

اس دیش بھگت ناری کا شیگھ تب تک پورن نہیں ہو سکتا۔ جب تک جنرل تسون چین کی شکتی کے آدھار ہیں۔ اور وہ چین کی شکتی کے آدھار کا آدھار ہیں۔ وہ اپنے دیکھنم کو اپنے پتی کے دیکھنے اتو سے پرتھک کبھی نہیں کرتیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یدی ان کے کوئی سنتان اُنہیں ہوتی۔ تو جو پریم وہ اس پر رکھتیں۔ وہ سب جنرل تسون کے اُوپر کیندرت ہو گیا ہے۔

جنرل تسون کے گورو کو بڑھی کرنا ہی ان کا سب سے بڑا سکھ ہے کہ اپنے پتی کے لئے جو دیش ہتایت کرنے کی انہوں نے کوشش کی ہے۔ اس کے لئے انہیں آتم تیاگ کرنا پڑتا ہے۔ یدی کسی پرستھتی میں وہ پر رکھتا ہے

امریکہ میں لیکچر دینے جانے سے انکار کر کے انہوں نے تھوڑی سمپتی سے انکار کر دیا۔ وہ جانتی تھیں۔ کہ وہاں ان کا سواگت ایک رانی کی طرح ہوگا۔ پرنتو ان کے ودیشی تھا پتی کے پریم نے ہم۔ سمجھ۔ مجبور کیا۔ کہ "جنرل تسون مجھے جانے نہیں دینا چاہتے۔ میں سمجھتی ہوں۔ کہ ان کٹھن دنوں میں مجھے ان کے ساتھ رہنا چاہئے"

وچار ترنگ

نیک عورت سے!

(۱) اے نیک عورت! تیرا زیور سونا چاندی نہیں۔ بلکہ تیری حیا ہے۔ تیرا حسن تیری شکل و صورت نہیں۔ بلکہ تیری پاکیزگی ہے۔ تیرا لباس ریشم و مخمل نہیں۔ بلکہ تیری سلیقہ شعاری ہے۔ اگر تو غریب ہے۔ تو اپنے افلاس پر رنج و قلق کے آنسو نہ بہا۔ دنیا میں کئی عورتیں تجھ سے بھی غریب ہیں۔

(۲) ہنس مکھ عورت دوزخ کی مصیبت کو بھی راحت بنا دیتی ہے۔ مگر بدمزاج عورت بہشت بریں کو بھی خوفناک عذاب میں تبدیل کر دیتی ہے۔

(۳) تیری دنیا تیرا شوہر ہے۔ اپنے آپ کو اس دنیا سے باہر نہ لے جا۔

(۴) تیرا شوہر اپنے والدین کا بیٹا بھی ہے۔ اُسے ان کی خدمت سے باز نہ رکھ۔ انہوں نے اس وقت اس کی خبرگیری کی ہے۔ جب تو اپنے ماں باپ کی شفقت کے سایہ تلے گڑیوں سے کھیلتی پھرتی تھی۔

(۵) بدمزاجی ایسی آگ ہے۔ جس کے شعلے دولت خوبصورتی اور تندرستی سب کو جلا کر خاک و سیاہ کر دیتے ہیں۔

(۶) تیرا بچہ دل کا کچا ہے۔ اُسے بھوت چڑیل سے ڈرنا ہرگز نہ سکھا۔ ورنہ وہ ہمیشہ بزدل رہے گا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہندو جاتی کی اُنتی کے اُپائے

(لیکھک : شری گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم - اے)

ہی میں تو کوئی سندیہہ ہی نہیں ہے - کہ ہندو جاتی دن پرتی دن کم ہو رہی ہے - بھارت ورش میں پہلے سمیہ میں ہندو ہی ہندو رہتے تھے - اب ان کی سنکھیا کیول دو تہائی رہ گئی ہے - اسی دو تہائی میں پچھلی گنت دس سال میں چھ لاکھ کم ہو گئے ہیں - ارتھات ایک ورش میں ایک لاکھ کے لگ بھگ کم ہو جاتے ہیں - اسی پرکار ایک ماس میں آٹھ سہسر ہوئے - اور ایک دن میں تین سو کے لگ بھگ کم ہوتے ہیں - یدی یہی دشا رہی - تو شیگھر ہی ہندو لوگوں کا نام بھارت ورش سے اُٹھ جانے لگا +

اب پرشن یہ ہے کہ اس اُچیہ جاتی کو بچانے کے کیا اُپائے کئے جاویں +

شاریرک بل

بہت سے لوگوں کا وچار ہے - کہ یدی ہندو بلوان ہو جائیں گے تو اور جاتیاں ان کو ستانے کا ساہس نہ کریں گی - یہ سروتھا ٹھیک ہے - کیونکہ کمزور کی سنسار میں کوئی سہائتا نہیں کرتا - نربل شریر والے کو شترو کا تو کہنا ہی کیا ہے - ہوا، پانی اور روٹی تک ہانی پہنچانے لگتے ہیں - اس لئے ہر ایک ہندو کو شاریرک بل بڑھانے کا وشیش پریتن کرنا چاہیئے - اکھاڑے کھودنا - کسرت کرنا - دودھ - گھی اور طاقت آدی پشٹی دایک پدارتھوں کو خوب کھانا چاہیئے - ہندوؤں میں ہتھیار باندھنے کا بھی پرچار کرنا چاہیئے - جن ہتھیاروں پر لائسنس ہو ان کا لائسنس لینا چاہیئے - اور جن پر لائسنس لینے کی ضرورت نہ ہو - ان کو ویسے ہی رکھنا چاہیئے - اس سے ایک لابھ تو یہ ہوگا - کہ ہم ہتھیاروں کو دیکھ کر ہی ڈر نہ جائیں گے - دوسرے سمیہ پر اپنی رکھشا کر سکیں گے - استریوں کو بھی اپنے پاس ایسے ہتھیار رکھنے چاہیئیں - جس سے کوئی ان کے ستیتو پر آکرمن نہ کر سکے +

پرنتو اکیلے شاریرک بل سے کام نہ چلے گا - ہندو آج کل بھی نربل نہیں ہیں - پرنتو آپس میں میل نہیں رکھتے - چمار - پاسی کوری کی جاتیاں بڑی بلوان ہیں - پرنتو ہم ان کو نیچ سمجھتے ہیں - ہم کو چاہیئے - کہ ہم ان سے گھرنا نہ کریں - یہ اوشیہ ہماری رکھشا کریں گے - سب جاتیوں کو پریم میل سے رہنا چاہیئے - اونچ نیچ کے جھگڑے دور کر کے سب اپنے کو ہندو کہیں - اور یدی جاتی کے کسی انگ پر آپتی آوے تو سب کے سب ان کی اس کی رکھشا تتھا سہائتا کریں +

ساہس اور وشواس

ہندو اتنے نربل نہیں ہیں جتنے وہ اپنے کو سمجھتے ہیں - اس سے ہمت کم ہو رہی ہے - ہر ایک کہتا ہے - کہ ہندو کمزور ہیں "کمزور کمزور" کہتے کہتے یہ اور کمزور ہوتے جاتے ہیں - کیونکہ خیالات کا اثر انسان کے اتھوا جاتی کے دل و دماغ پر بہت بُری طرح پڑتا ہے - اس لئے ہر ایک ہندو کو یہ سمجھنا چاہیئے - کہ وہ بلوان ہے - اور اس کو دوسرے ہندوؤں پر وشواس کرنا چاہیئے - ہر ایک ہندو کو آشا رکھنی چاہیئے - کہ اس کے دوسرے ہندو بھائی اس کی سہائتا کریں گے - ساہس اور وشواس سے کمزوروں میں بھی بل آ جاتا ہے +

بھرم جال اور تیاگ

ہندوؤں میں بڑا دوش یہ ہے - کہ یہ لوگ بھرم جال میں جلدی سے پھنس جاتے ہیں - ان کے پوجا کرنے کی ودھی ایسی بُری ہے - کہ یہ لوگ ایک ایشور کو نہ پوج کر پرتیک دیوتاؤں کو پوجنے لگ پڑتے ہیں - ندی - پہاڑ - برکش - جھاڑی جھنکھار سبھی ان کے پوجیہ ہیں - مسلمانوں کی قبروں کی جھوٹ پوجا کرتے ہیں - ان سے کسی اینٹ - کسی پتھر کے آگے سر نواؤ - بھوت پریت آدمی کی جھوٹی کہانیوں کو شیگھر ہی مان لیتے ہیں - مسلمان پیر - فقیر - ہندو اوجھے اور سیانے ان کو جھٹ سے بہکا لیتے ہیں - بہت سے ٹھگ سادھو اور فقیر گیروے اتھوا فقیری بھیس میں آسانی سے ان کے گھر میں گھس جاتے ہیں - اور ان کی استری کو بہکا اور دھن آدی لوٹ لیتے ہیں +

ایک انگریز نے لکھا ہے - کہ جو ہندو جھاڑیوں کے آگے سر نواتے ہیں - وہ آن جاتیوں کا سامنا نہیں کر سکتے - جو ان جھاڑیوں کو جوتے سے ٹھوکر لگاتے ہیں" +

ٹھیک ہے کیونکہ ویدوں میں لکھا ہے -

श्रद्धामानृते दधाच्छ्र
धां सत्ये प्रजापति ॥

ارتھات :- "جھوٹ پر اشردھا کرو - اور ستیہ پر شردھا کرو"۔

پرنتو ہندوؤں کی شردھا ایسی ہوتی ہے - کہ وہ ستیہ اور جھوٹ سبھی پر شردھا کرتے ہیں - کہیں ان سے کہہ دو - کہ فلاں دیوتا نے سوپن دیا ہے - کہ ہم کو نکال کر پوجو - تو جھٹ پوجنے لگ جاتے ہیں - کہیں کسی مردے کی پرانی قبر نکل آتی ہے - تو وہ دیپک جلانے اور بتاشے چڑھانے دوڑ پڑتے ہیں - یدی کوئی ان سے کہہ دے - کہ میں تمہیں تمہارے مرے ماں باپ - استری یا سُت سے ملاقات کرا دوں گا - تو وہ اس کو اپنا دھن دینے لگ پڑتے ہیں - سار انش یہ ہے - کہ ہندوؤں میں سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے اور جانچنے کی یوگیتا ہی نہیں رہ گئی - ان کو ہر پرکار کے بھرم جال سے بچنا چاہیئے - اور ایک ایشور کی پوجا کرنی چاہیئے - اور اپنے دھارمک سدھانتوں کو نشچت کرنا چاہیئے +

دھرم پرچار اور شدھی

ہندوؤں میں ایک دوش یہ بھی ہے - کہ جہاں مسلمان اور عیسائی آدی اپنی بڑھتی چاہتے ہیں - وہاں ہندو اپنی بڑھتی نہیں چاہتے - یدی کوئی ہندو مسلمان ہو جائے - تو مسلمان خوش ہوتے ہیں - کیونکہ وہ دوسروں کو مسلمان بنانا اپنا دھرم سمجھتے ہیں - پرنتو یدی کوئی مسلمان ہندو ہونا چاہے تو ہندو اس سے خوش نہیں ہوتے - اور نہ ہی اُسے اپنے میں جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اس سے ہندوؤں کی سنکھیا گھٹتی جاتی ہے - یہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر دوسروں ذات برادری سے نکال دیتے ہیں - یہ نکلے ہوئے لوگ مسلمان یا عیسائی ہو کر پھر ہندوؤں پر اتیاچار کرتے ہیں - یدی ہندو استریوں کو کوئی بہکا لیتا ہے - تو پھر ہندو ان استریوں کو غیر کے حوالے کر دیتے ہیں - ہندو لوگ سمجھتے ہیں - کہ یدی کسی نے کسی کا چھوا کھا لیا - تو دھرم بھرشٹ ہو گیا - ان کو یہ معلوم نہیں - کہ کیول کھانے پینے سے کوئی دھرم سے نہیں گرتا - پرتیک ہندو استری پرش کو چاہیئے کہ وہ اپنے دھرم کی اچھی باتوں کو دوسروں پر پرگٹ کریں - اور یدی وہ ہندو ہونا چاہیں تو ان کو ہندو ہونے میں مدد دیں +

ہندو دھرم ہندوؤں کو ایشور کی اور سے ملا ہے - وید ایشور کرت پستکیں ہیں - ان پر چلنا سب ہندوؤں کا کرتویہ ہے - اس لئے جو ہندو دوسروں کو ویدک دھرم گرہن کرنے میں سہائتا نہیں دیتا - وہ پاپ کرتا ہے - یدی ہندو دھرم سنسار بھر میں پھیل جائے - تو سمست سنسار کا کلیان ہو - لوگ گؤ کی رکھشا کرنے والے بن جائیں - ویدک سبھیتا پھیل جائے - کوئی کسی کا شترو نہ رہے - اس لئے ہندوؤں کو سب اُچت سادھنوں دوارا ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہیئے - اور یدی کوئی وکتی یا سماج شدھ ہونا چاہے -

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

آریوں کی وجے

(وید کا فرمان)

ओ३म् वयं जयेम त्वया युजा वृतमस्माकमंशमुदवा भरे भरे। अस्मभ्यमिन्द्र वरिवः सुगं कृधि प्रशत्रूणां मघवन्वृष्ण्या रुज ॥ ऋ० १-७-१४-४ ॥

(رگ وید ۱ - ۷ - ۱۴ - ۴)

ارتھ :- (मघवन) ہے اندر پرماتمن (वयं त्वया युजा) تمہارے سہیوگ سے ایکت ہم دھارمک آریہ لوگ (आवृत) گھیرے ہوئے دُشٹ شترؤں کو (जयेम) جیتیں - ہے مہاراج ادھیراجیشور! (भरे भरे अस्माकम्...) پرتیک یُدھ میں سینا کی رکھشا کرو - ہے مدھون (प्रशत्रूणां वृष्ण्या) اپنا پی شترؤں کے پراکرم آدی کو پربھگ رگن کر کے نشٹ کر دو - ہمارے لئے چکرورتی راجیہ کو سُگمتا سے (अस्मभ्यं वरिवः सुगं कृधि) پراپت کراؤ +

رشی دیانند اور سکھ پنتھ

(لیکھک: شری سوامی سوتنترانند جی)

"ستیارتھ پرکاش" کے ایکادش سملاس میں کئی متوں کے وشے میں لکھا گیا ہے۔ اس میں ایک ستھان پر "سکھ پنتھ" کے وشے میں بھی لکھا ہے۔ سکھ پنتھ کے پرکرن میں جہاں کچھ سمیکشا کی گئی ہے۔ وہاں کچھ شبد گورو گرنتھ صاحب میں سے ادھرت بھی کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ شبدوں کے وشے میں پرشن کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پاٹھ گورو گرنتھ صاحب میں نہیں ہے۔ کنتو رشی نے اپنے من مانے پاٹھ کو گوروؤں کے نام سے لکھ کر اس کی سمیکشا کی ہے۔ اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اُچیت تو تھا یہ کہ گورو گرنتھ صاحب کا پاٹھ لکھتے۔ نہ کہ اپنا من مانا لکھ کر سمیکشا کرتے۔

اس لیکھ میں میں، ان ہی پاٹھوں کے وشے میں اپنے وچار پرکٹ کرتے ہیں۔ تاکہ پاٹھکوں کو ٹھیک ٹھیک پتہ لگ جائے۔ کہ وہ پاٹھ جن کے وشے میں کہا جاتا ہے۔ کہ گورو گرنتھ صاحب میں نہیں۔ ہیں کہاں رکھے ہیں؟ "وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی" یہ سنبھ ہے۔ کہ گورو گرنتھ صاحب میں ان ہی شبدوں میں یہ پاٹھ نہیں ہے۔ کنتو یہ نہیں۔ کہ اس بھاؤ کا ہی پاٹھ نہ ہو۔ یدی اس بھاؤ کا پاٹھ نہ ہوتا۔ تب یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ رشی دیانند نے انوچت کیا ہے۔ جب اس بھاؤ کا پاٹھ ملتا ہے۔ تب اس سمیکشا کو انوچت کہنا ہی انوچت ہے۔ اس لئے نیچے میں اسی بھاؤ کو پرگٹ کرنے والے پاٹھ رکھتا ہوں۔ اس پاٹھ کے دو بھاگ ہیں:

(۱) وید پڑھت برہما مرے

(۲) چاروں وید کہانی

اُپرکت دونوں بھاگوں میں سے پہلے بھاگ کا بودھک جو پاٹھ ہے۔ وہ نمن لکھت ہے:-

(۱) برہما گرد کیا نہیں جانیا
وید کی وپت پڑی پچھتانیا

(۱) گوڑی استٹا پدیاں ۱-۱

(۲) نابھی کنول تے برہما اُپجے،
وید پڑھے مکھ کنٹھ سنوار
تاکو انت نہ جائی لکھنا
آوت جاوت رہے گنوار

(۱) راگ گجری ۲-۱

یہ دونوں پاٹھ گورو نانک جی کے ہیں۔ ایک میں ــــ "وید کی برہما کو وپتی پڑی" ــــ لکھا ہے۔ اور دوسرے میں گنوار کتھن کر کے برہما کا آواگمن لکھا ہے۔ ان دونوں پاٹھوں میں بھاؤ کا کچھ بھید نہیں ہے۔

(۳) برہما وید پڑھے بد بکھانے
انتر تامس آپ نہ پچھانے

(۳) گوڑی استٹا پدیاں ۵-۱۔

یہ پاٹھ گورو امرداس کا ہے۔ اس میں بھی برہما کو اگیانی لکھا ہے۔

(۴) سنک سنندن انت نہ پایا
وید پڑھ پڑھ برہمے جنم گنوایا

(۴) آسا ۱-۱۰-۱ (کبیر)

یہ پاٹھ کبیر جی کا ہے۔ جہاں رشی نے "مرے" لکھا ہے۔ وہاں اس میں "جنم گنوایا" پاٹھ ہے۔ اسی بھاؤ کے انیہ پاٹھ بھی گورو گرنتھ صاحب سے لکھے جا سکتے ہیں۔ پرنتو میں اتنا ہی پریاپت سمجھتا ہوں۔ پاٹھک سوئیم اس وشے پر وچار کر سکتے ہیں۔ جو پاٹھ "ستیارتھ پرکاش" میں لکھا ہے۔ یہ پاٹھ وہ نہیں ہے۔ کنتو بھاؤ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ پرنتو اُن پاٹھوں میں برہما کی نندا اودھک ہے۔ اور وید پاٹھ کو ہی اس کا کارن بنایا ہے۔ اسی پر رشی نے لکھا ہے۔ "مر گیا تو کیا؟ وید پڑھنے والے مر گئے۔ اور نانک جی آدی اپنے کو امر سمجھتے تھے۔ کیا وہ نہیں مر گئے؟"

(۵) چاروں وید کہانی

اس پاٹھ میں وید کو کہانی کہا گیا ہے۔ اور گورو گرنتھ صاحب میں

"وید کتیب انترا کہانی......"

پاٹھ ہے۔ اور "افترا" شبد کے ارتھ "کریم اللغات" میں بہتان۔ جھوٹی بات لکھا ہے۔ "بہتان" اور "جھوٹی بات" "کہانی" سے کہیں ادھک بری ہے۔ یہ پاٹھ راگ تلنگ ۱-۱ کبیر جی کا ہے۔

"ستیارتھ پرکاش" میں اس پرکار لکھا ہے۔ کہ:-

"تو چاروں ویدوں کو کہانی کہے۔ اس کی سب باتیں کہانی ہیں۔"

"ستیارتھ پرکاش" میں پھر لکھا ہے کہ:

"آمی سے ان کے گرنتھ میں جہاں ویدوں کی نندا اور ستتی بھی ہے۔ نندا تو برہما کے پرکرن میں اوپر لکھ دی ہے۔ پرنتو ستتی اس پرکار ہے:-

(۱) وید وکھیان کرت سادھو جن
بھاگ ہین سمجھت نہیں کھل

(۵) ٹوڈی ۲-۲۷-۲

(۲) ادھرو مول متہر ساکھ سلانان
چار وید جست لاگے
سہج آپ جانیتے نانک
پار برہم مکھ لاگے

(۱) گجری اشٹ پدیاں ۱-۲

(۳) اونکار وید نرمئے
رام کلا اونکار ۱-۱

ان شبدوں میں ویدوں کا الیکھ کر کے اور پڑھ کر بچار کرنا ورنت ہے۔ تو یہ سمجھ وہ کھل ہے۔ ان واکیوں میں ستتی ہے۔ اس پرکار یہ سدھ ہوا۔ کہ رشی نے جو لکھا ہے۔ وہ سروتھا ٹھیک ہے۔

گوروکل کانگڑی کا

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دینا ہے۔ پرانی کھانسی، تپدق اور دمہ وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ بچے۔ بوڑھے، مرد، عورت سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

قیمت:- دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی سہارنپور (یوپی)

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

ہندو جاتی کی اُنتی کے اُپائے

لبقیہ صفحہ ۱۱

تو شرنت ہی اس کی شدھی کرنی چاہئیے۔

کسی پیشے سے گھرنا نہ کرو

ہندو لوگوں کو چاہئے۔ کہ کسی کام سے گھرنا نہ کریں۔ آج کل بہت پیشے ان کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ جیسے پونڈی بیچنا۔ جوتے بیچنا۔ سبزی بیچنا۔ تانگہ گاڑی ہانکنا۔ باجہ بجانا۔ کپڑے بننا۔ آتشبازی بنانا۔ اور درزی آدی کا کام کرنا۔ اس میں ہندو لوگوں کو ان کاموں کے لئے دوسروں کا منہ تاکنا پڑتا ہے۔ اور دوسرے پرائی آمدنی سے پلے ہوئے لوگ ان ہی کا گلا کاٹتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے بیوپار کو بھی ہانی ہوتی ہے۔ دوسرے سب سے بڑا دوش یہ ہے۔ کہ ہندو لوگ ان پیشوں کو نیچ سمجھ کر شودروں کو بدولت کہتے ہیں۔ اور یہ لوگ آدی ہندوؤں کے ہی نمک سے پلتے ہیں۔ ہندوؤں کو کسی پیشے سے گھرنا نہیں کرنی چاہئیے۔ اپرکت کاموں کے کرنے سے بے کار ہندوؤں کو کام بھی ملیگا۔ اور ان کی بھی دور ہوگی۔ یدی گھری درشٹی سے دیکھا جائے۔ تو آج سیکڑوں پیشے ہندوؤں کے ہاتھ سے باہر ہیں۔

دھرم پستکوں کا پاٹھ

ہندوؤں کا دھرم پستکیں بیں تو بہت ہیں جیسے گیتا، رامائن آدی۔ ... بھاؤ دور ہوگا۔ اور اس سے اپنے دھرم پر اسی پرکار شردھا بڑھے گی۔ جیسی مسلمان پانچوں میں ہے۔ نیتا لوگوں کو چاہئے۔ کہ اُوپر بتلائے اُپایوں کو کام میں لادیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بمبئی ایکسپریس

دہلی جنکشن سے ۱۰-۱ بجے شب چھوٹتا ہے۔ ساڑھے نو بجے پلیٹ فارم پر پہنچ گئی۔ غضب ڈھا رہی تھی۔ ڈبہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ اس میں اس قدر بھیڑ تھی۔ کہ دیکھے سے کلیجہ چھلتا تھا۔ ایک انچ جگہ کے لئے ہزار منت سماجت کی۔ پٹھان نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا — "ہم آگے جاؤ۔ بہت جگہ خالی پڑا ہے"۔

پٹھان کا سڈول و مضبوط جسم۔ تخیم و ضخیم دہشتی آنکھیں۔ لال سرخ چہرہ۔ تمکنت۔ غرور۔ رعب۔ میرے دل میں اس کی تصویر کھنچ گئی۔ خونخوار درندہ — انسانی خون کا پیاسا۔ موت سے کھیلنے والا۔ لاپرواہ۔ بظاہر خوبصورت انسان۔ بباطن حیوان۔ بار بار یہ تصویر میری آنکھوں کے سامنے آتی۔ میرا دل کانپ اُٹھتا۔ میں سہم کر اگلے ڈبہ کی جانب چل دیا۔

پیچھے مڑ کر دیکھا۔ کہ پٹھان اب ایک نوجوان سکھ سے تکرار کر رہا تھا۔ سکھ اُسی ڈبہ میں بیٹھنے پر مصر تھا۔ پٹھان بیٹھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ بالآخر سکھ نے ماتھے پر تیوری چڑھاتے ہوئے کہا — "تو اب سنبھل جاؤ۔ مجھے موت کی پرواہ نہیں ہے اب میں اندر داخل ہوتا ہوں"۔

پٹھان نے خاموشی سے دروازہ کھول دیا اور کہا — "آئیے بھائی بیٹھئے۔ یہ سب جگہ آپ کے لئے ہی ہے۔ شوق سے بیٹھو۔ آپ اور ہم دو فقورے ہی ہیں"۔

میں نے دیکھا۔ زندگی کی جدوجہد میں وہی کامیاب ہوتا ہے۔ جو موت کو ہتھیلی پر رکھ لیتا ہے۔ اور بے خوف و نڈر ہو کر مردانہ وار اپنا گوہر مقصود حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ سرحدی پٹھان پگھل جاتا ہے۔ پتھر موم بن جاتا ہے۔ پہاڑ راستہ چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ دنیا اور دنیا کے لوگ دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور خاموشی کی زبان سے یہ سنائی دیتے ہیں — "جینا چاہتے ہو۔ تو موت کا ڈر دل سے نکال دو"۔

اسلامی چائے اور ہندو پانی

پیاس کی شدت سے ہونٹ خشک ہوئے جاتے تھے۔ بے چینی دیے کلی پڑھ رہی تھی۔ اتنے میں پانی کے گھڑوں والی

اس تماشگاہِ عالم میں

میں نے دیکھا

(از جناب گورداس سنگھ جی بی۔ اے آگرہ)

ایک گاڑی میرے سامنے سے گذری۔ میں نے اسے روکا۔ اور پانی پینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

گاڑی والے نے کہا — "تم ہندو ہو یا مسلمان؟"

میں نے کہا — "اس سے مطلب؟"

کہنے لگا — "جناب یہ اسلامی پانی ہے"۔

میں چونکا۔ یہ "اسلامی پانی" کیا بلا ہے؟

اتنے میں دوسری گاڑی والے نے صدا لگائی — "ہندو پانی"۔

میں حیرت سے زمین میں گڑ گیا۔ مذہب خدا کا سب سے بڑا عطیہ ہے۔ جو اس نے اس کو عطا فرمایا ہے۔ اور انسان کی احسان فراموشی و شکر گذاری دیکھو۔ کہ اسے ہر شئے اور ہر چیز میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اپنے دلی تعصبات اور دنیوی امور کے متعلق مفروضہ اختلافات کو مذہب کا جامہ پہنا کر عوام کے روبرو پیش کرنا چاہتا ہے۔ ہندو کا دل مسلمان سے نفرت کرتا ہے۔ مسلمان کا دل ہندو سے نفرت کرتا ہے۔ اور پھر دونوں کی ستم ظریفی دیکھئے۔ کہ اپنی اس نامناسب اور غیر منصفانہ روش کو حق بجانب ٹھیرانے کیلئے اپنے اپنے مذہب کا لیبل لگا لیتے ہیں۔ اور "ہندو پانی" اور "اسلامی چائے" کی آواز لگاتے ہیں۔ حالانکہ نہ چائے اسلامی ہے اور نہ پانی ہندو ہے۔ ہمارے دلوں میں فرق ہے۔ کینہ ہے۔ تعصب ہے۔ اور ذلیل و رسوا کرتے ہیں مذہب کو۔ ملزم ہم خود ہیں۔ اور الزام تھوپتے ہیں مذہب کے سر۔

میں نے دیکھا — ارباب غرض نہایت بیباکی و بے خوفی سے اپنی لغزشیں اور کمزوریاں چھپانے کے لئے مذہب کا خرقہ پہن لیتے ہیں۔

ہوٹل کا مینیجر

"بابو جی! بھوک سے میری ماں کا دم نکلا جا رہا ہے۔ جاں لبوں پہ ہے۔ منٹوں کی مہمان دکھائی دیتی ہے۔ خدا کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیجئے"۔

بھکارن کی آواز میں درد تھا۔ سوز تھا۔ عجز تھا۔ بے بسی و بے کسی تھی۔

"جاؤ۔ جاؤ"۔ ہوٹل کے مینیجر نے کہا — "یہ کوئی دھرم شالہ یا گوردوارہ نہیں ہے۔ جہاں مفت لنگر جاری ہے۔ یہاں تو جو گرہ سے دام کھرے کھائے۔ ورنہ گھر کی راہ لے"۔ بھکارن نے ایک سرد آہ بھری۔ مینیجر کی طرف دیکھا۔ اور زار و قطار رونے لگی۔

میں سامنے میز پر بیٹھا تھا۔ مینیجر کا دل ذرا نہ پسیجا۔ وہی رعونت۔ وہی لاپرواہی۔ وہی تحکمانہ لہجہ۔

میں نے دیکھا — ہماری اس دنیا میں انسان کی شکل میں خونخوار درندے بھی ہیں۔ جنہیں محض اپنے ٹکوں کی فکر ہے۔ دنیا مرتی ہے اپنی بلا سے۔ میں نے بھکارن کو چار پیسے دئے۔ اور کہا کہ — "لو یہ دے کر اس درندہ صفت انسان کی ہمدردی خرید لو"۔

بھکارن نے میری جانب شکر گذار نگاہوں سے دیکھا۔

یہ واقعہ میں تا زیست فراموش نہ کر سکوں گا۔ مجھے لابیان مسرت حاصل ہوئی۔ کہ میں ایک بے کس و بے نوا بہن کی زندگی بچا سکا۔

میں نے دیکھا۔ ہوٹل کا مینیجر مارے شرم کے پانی پانی ہوا جا رہا تھا۔

"پرکاش" آریہ سماج کا ۳۵ سالہ خاموش پرچارک ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر سدھانت پریمی آریہ کا فرض ہے۔

دہلی میں مہاشہ کرشن جی کا شاندار سواگت

(دہلی ۳۱-مئی) گاندھی گراؤنڈ کی فضا ویدک دھرم کی جے۔ اور مہاشہ کرشن کی جے کے نعروں سے گونج اٹھی۔ جب کہ رات کے ۹ بجے مہاشہ کرشن جی لالہ نارائن دت جی اور لالہ دیش بندھو جی گپتا کے ہمراہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مہاشہ جی کو پھولوں سے لدا پہنایا گیا۔ اور لالہ نارائن دت جی جلسے کے پردھان چنے گئے۔

تھیلیاں مہاشہ جی کی سیوا میں دہلی سے جو تھیلیاں پیش کی گئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

آریہ سماج نیا بانس ۱۲۸۴ روپے۔ آریہ سماج پہاڑ گنج ۲۲۷ روپے۔ آریہ سماج سبزی منڈی [illegible] ۱۱۴۳ روپے ۸ آنے۔ آریہ سماج سبزی منڈی ۵۰۰ روپے۔ آریہ سماج بازار سیتارام پانسو روپیہ۔ آریہ کمار سبھا ۱۲۵ روپیہ۔ آریہ سماج صدر بازار ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج استری سبھا [illegible] باغ ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج قرول باغ ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج کشن گنج ۱۲۱ روپیہ۔ آریہ سماج سبزی منڈی ۱۰۱ روپیہ۔ آریہ سماج دیو نگر ۱۰۱ روپیہ۔ [illegible] کٹڑا کے دوکاندار ۱۰۱ روپیہ۔ [illegible] ۱۷۱ روپیہ۔ پنجابی ایجوکیشن منڈل ۵۱ روپیہ ۱۲ آنے۔ [illegible] گنج کے دوبارہ ۵۱ روپیہ۔ [illegible] ۵۱ روپیہ۔ [illegible] کا سٹاف ۵۱ روپیہ۔ آریہ سماج [illegible] ۵۱ روپیہ۔ آریہ یووک سنگھ دہلی ۵۱ روپیہ۔ [illegible] ۵۱ روپیہ۔ اس کے علاوہ [illegible] ۱۰۱ [illegible]۔ [illegible] کے [illegible] ۵۰ روپے۔ اور دس پندرہ بیس پچیس اور تیس روپے کی متعدد تھیلیاں آپ کی سیوا میں بھینٹ کی گئیں۔

[illegible] کے نوٹوں کا ہار

[illegible] آریہ سماجی کارکن [illegible] نے ۵-۵ روپے کے گیارہ نوٹ کا ہار بنا کر مہاشہ جی کی سیوا میں بھینٹ کئے۔

۲۴ سو روپے کی تھیلی

دہلی میں سب سے بڑی آریہ سماج دیوان ہال کی طرف سے پیش کی گئی۔ جس میں چھتیس سو روپے تھے۔ ان میں سے لالہ دیوان چند جی نے ۵۰۰ روپے۔ لالہ بنسراج جی گپتا نے [illegible] ۲۵۰ روپے [illegible] ۲۰۰ روپے۔

لکشمی نارائن گڈوڈیہ نے ۵۰۰ روپے دئے تھے۔ لالہ دیوان چند جی کی دھرم پتنی نے ۱۰۱ روپیہ اور ان کی تینوں بہوؤں نے [illegible] روپے دئے۔ اس طرح دہلی سے مہاشہ جی کی سیوا میں کل ۹۷۵۰ روپیہ بھینٹ کیا گیا۔

دہلی نواسیوں کا ایڈریس

کئی آریہ سماجوں اور سنستھاؤں کی طرف سے مہاشہ جی کی سیوا میں ستیاگرہی بھینٹ کئے گئے۔ بعد ازاں دہلی نواسی ہندوؤں کی جانب سے لالہ دیش راج جی چودھری میونسپل کمشنر نے ایک سواگتی ایڈریس پڑھا۔ اور مہاشہ جی کی سیوا میں پیش کیا۔

پانی پت کا جتھا

لالہ دیش بندھو جی گپتا نے حاضرین سے پانی پت کے جتھے کا تعارف کرایا۔ کہ اس جتھے میں چالیس ستیاگرہی ہیں۔ یہ جتھا اڑھائی ہزار روپے کی تھیلی لے کر جا رہا ہے۔ جس میں ایک ہزار روپیہ کرایہ کا خرچ اور پندرہ سو روپیہ ستیاگرہ فنڈ میں دیا جاوے گا۔

شریمتی لاڈو رانی زُتشی کی تقریر

آل انڈیا نیشنل کانگرس کی سابق ڈکٹیٹر اور پنجاب صوبہ کانگرس کمیٹی کی سابق پردھانہ شریمتی لاڈو رانی زُتشی نے ایک مختصر سی تقریر میں مہاشہ جی کی قربانیاں بیان کیں۔ اور [illegible] سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ ویسے ہی بہادر بنیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ "آج جو لوگ دھرم کیلئے لڑ رہے ہیں۔ وہی کل دیش کے لئے بھی لڑیں گے۔" آپ نے مہاشہ جی اور دیگر ستیاگرہیوں کو نہ دل سے آشیرواد دی۔

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

پُرزور تالیوں کی گونج میں مہاشہ کرشن جی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دیسی ریاستوں کی موجودہ مطلق العنانی کے دورِ حکومت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "حیدرآباد میں کانگرس۔ ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج نے ستیاگرہ شروع کیا۔ لیکن کانگرس نے گاندھی جی کے حکم سے ستیاگرہ بند کر دیا کیونکہ انہیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ ستیاگرہ کانگرس کا ستیاگرہ نہ سمجھا جاوے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کانگرس کو وہاں کوئی شکایت نہیں یا وہاں کانگرس کی مانگیں پوری ہو گئی ہیں۔" آپ نے مزید فرمایا کہ "آریہ سماج کے ستیاگرہ سے کانگرس کے لئے میدان صاف ہو جاوے گا۔ جب تک کسی ملک کی دھارمک اُنتی نہ ہو۔ وہ راج نیتک طور سے اُنتی نہیں کر سکتا۔ حیدرآباد میں دھرم پرچار کی اجازت نہیں۔ 'ویدک دھرم کی جے' کا نعرہ لگانا۔ 'اوم کا جھنڈا' لہرانا اور ہون کرنا گرفتاری کو دعوت دینا ہے۔ اس وقت ریاست میں کوئی بغاوت نہیں۔ بلکہ ایک انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ لوگوں نے عہد کر لیا ہے۔ کہ وہ موجودہ صورتِ حالات کو برداشت نہیں کریں گے۔ جو کام کانگرس کو کرنا چاہیئے تھا۔ وہ آریہ سماج کر رہا ہے۔ اور آریہ سماج کانگرس کے ایک زبردست اندولن کے لئے میدان صاف کر رہا ہے۔"

آپ نے فرمایا کہ "یہ ستیاگرہ روز بروز زور پکڑتا جا رہا ہے۔" تقریر کے دوران میں آپ نے دہلی نواسیوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ رات کو ۱۲ بجے ویدک دھرم کی جے کے نعروں میں ختم ہوا۔

بمبئی میں مہاشہ کرشن جی کا شاہانہ استقبال

(بمبئی ۲-جون) آج صبح جب آریہ سماج کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن ستیاگرہیوں کے ساتھ کلکتہ میل سے یہاں پہنچے۔ تو ریلوے سٹیشن پر دس ہزار سے زائد ہندو نر ناریوں نے ان کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ پروگرام کے مطابق ایک ہزار والنٹیروں کے ساتھ مہاشہ جی کو یہاں پہنچنا تھا۔ لیکن شولا پور میں دفعہ ۱۴۴ کی منسوخی سے جو صورتِ حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر مہاشہ جی کے ساتھ اس قدر والنٹیروں کا بمبئی آنا غیر ضروری سمجھا گیا۔ کیونکہ منماڑ سے آ کر ایک ہزار والنٹیر چھٹے ڈکٹیٹر کے ساتھ بمبئی آتے۔ اور پھر شولا پور یا منماڑ واپس جاتے۔ تو اس طرح غیر ضروری طور پر ستیاگرہ سمتی کو بہت زیر بار ہونا پڑتا۔ اب چونکہ مہاشہ جی منماڑ کے علاوہ شولا پور کے راستہ بھی ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے وہ پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ چنانچہ مہاشہ جی صرف ۲۵ والنٹیروں کے ہمراہ بمبئی تشریف لائے۔

گاڑی کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے ۹ بمبئی کے شہری حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کے درشنوں کیلئے ریلوے سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔

جوش و خروش۔ جب گاڑی پلیٹ فارم میں داخل ہوئی۔ تو سٹیشن کی فضا "مہاشہ کرشن کی جے"۔ "آریہ سماج کی جے"۔ "ویدک دھرم کی جے"۔ "آریہ سماج امر رہے" وغیرہ نعروں سے گونج اٹھی۔ دس منٹ تک اسی قسم کے پُرجوش نعرے لگتے رہے۔

استقبال کے لئے آئے ہوئے والنٹیروں اور لیڈی والنٹیروں کی پلیٹ فارم پر قطاریں بندھی ہوئی تھیں۔ جوش و خروش کے عالم میں ڈسپلن کا یہ نظارہ دل خوش کن تھا۔ ہاتھوں میں آریہ سماج اور اوم کے جھنڈے تھے۔ اور گورو کل کا بینڈ نہایت پُرجوش انداز میں بج رہا تھا۔

جب گاڑی رُکی۔ تو آریہ لیڈروں نے ڈکٹیٹر کے ڈبے کو گھیرے میں لے لیا۔ مہاشہ جی کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا۔ والنٹیروں نے جن میں کنیا گورو کل بڑودہ کی بکستلد کنیائیں بھی تھیں مہاشہ جی کو گارڈ آف آنر دیا۔ سلامی لینے کے بعد مہاشہ جی نے والنٹیروں کے دستوں کا معائنہ کیا۔

شاہانہ جلوس

اس کے بعد جلوس نکالا گیا۔ مہاشہ جی کے آگے اور پیچھے والنٹیروں کے جتھے تھے۔ جلوس بہت بڑا تھا۔ اس کے آگے بینڈ بج رہا تھا۔ سارا راستہ "مہاشہ کرشن کی جے"۔ "آریہ سماج امر رہے" کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ ایک چیز جس نے سب لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ وہ یہ تھی۔ کہ اس قدر ہجوم کے باوجود ریلوے پولیس اور گورنمنٹ کی طرف سے ہجوم پر کنٹرول رکھنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔ جلوس ریلوے سٹیشن سے شروع ہو کر آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔

پنڈت جواہر لال جی

اس سلسلہ میں یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ جس گاڑی سے مہاشہ جی بمبئی پہنچے۔ اسی گاڑی سے پنڈت جواہر لال جی نہرو بھی بمبئی تشریف لائے۔ پنڈت جی وکٹوریہ ٹرمینس پر مہاشہ کرشن جی کے سواگت سے اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ وہ تقریباً [illegible] منٹ تک کھڑے رہ کر لوگوں کے جوش و خروش کا نظارہ دیکھتے رہے۔

سات ہزار روپیہ کی بھینٹ

۲-جون کی شام کو

شولاپور کا فساد

ذمہ داری کس پر ہے؟

(شولاپور ۳۱-مئی) آریہ ستیاگرہ سمتی کے جنرل سیکریٹری شری سیت اتیج یسی ودیارتھی نے شولاپور کے حال ہی کے فساد کے متعلق ذیل کا بیان جاری کیا ہے:-

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بیان اور سرکاری کمیونک سے کچھ غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے ان میں بیان کی گئی بعض باتوں کی تردید ضروری ہے +

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ "جب ۵ ستیاگرہی کھٹیک محلہ کے نزدیک نعرے لگاتے جا رہے تھے۔ تو نمازیوں میں سے ۲ مسلمان غصہ میں آکر مسجد سے باہر نکلے۔ اور ستیاگرہیوں کو نعرے لگانے سے منع کیا۔ لیکن والنٹیروں نے نعروں کا لگانا بند نہ کیا۔ اس پر ایک مسلمان نے جس کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ ایک والنٹیر کی پیٹھ پر دے ماری"+

گورنمنٹ کا کمیونک

گورنمنٹ کا کمیونک اس بیان پر مبنی ہے۔ اور اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ "پہلے آریہ سماجیوں نے مسلمانوں کو اشتعال دلایا۔ جبکہ نماز کے وقت انہوں نے مسجد کے باہر نعرے لگائے۔ اور جب مسلمانوں نے انہیں روکا۔ تو بھی انہوں نے نعرے لگانا بند نہ کیا"+

یہ درست نہیں۔ کہ جب جتھا مسجد کے قریب سے گذرا۔ تو نماز کا وقت تھا۔ ابھی اذان بھی نہ ہوئی تھی۔ نہ ستیاگرہیوں نے مسجد کے سامنے کوئی نعرہ لگایا۔ اور نہ ہی کسی نے انہیں نعرے لگانے سے روکا +

ستیاگرہیوں پر الزام

کمیونک میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ بہت جلد ۴۰-۵۰ ستیاگرہی لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اور نعرے لگاتے ہوئے بھاگتے آئے۔ اور مسلمانوں سے لڑنا شروع کر دیا"+

یہ بات بالکل غلط ہے۔ ان کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں تھی۔ نہ ہی وہ لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ نہ ہی انہوں نے کوئی قابل اعتراض نعرہ لگایا۔ جس سے مسلمانوں کو اشتعال آتا۔ وہ اپنے والنٹیروں کو مسلم حملہ آوروں سے چھڑانے کیلئے گئے۔ لیکن جب پولیس نے انہیں واپس جانے کے لئے کہا۔ تو وہ فوراً واپس آ گئے۔ سرکاری کمیونک میں ستیاگرہیوں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کو اس بنا پر جائز قرار دیا گیا ہے۔ کہ "انہوں نے اس شرط کو توڑ دیا۔ کہ وہ تشدد نہیں کریں گے۔ اور منافرت نہیں ×

کریم نگر (ریاست حیدرآباد) میں مکمل دھارمک آزادی

پولیس افسر نے تحریری اجازت دے دی

(شولاپور ۴-جون) آریہ ستیاگرہ کے ہیڈکوارٹر کیندر سے ملک کے مختلف صوبوں کے آریہ ویروں کا ایک جتھا ستیاگرہ کرنے کیلئے کریم نگر بھیجا گیا۔ جو ۲۲-مئی کی دوپہر کو کریم نگر پہنچا۔ شہر میں پہنچتے ہی جتھے نے اوم کے جھنڈے لہراتے ہوئے بھجن گاتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے ستیاگرہ کیا۔ ستیاگرہ کو دیکھنے کے لئے شہر کے بے شمار نر ناریاں وہاں پہنچ گئیں۔ پولیس بھی آگئی۔ اور ستیاگرہ دیکھتی رہی۔ کسی والنٹیر کو گرفتار نہ کیا۔ شام ہو گئی۔ اور تمام والنٹیر نعرے لگاتے لگاتے اور لیکچر دیتے دیتے تھک گئے۔ پھر وہ نعرے لگاتے ہوئے تھانہ پہنچے۔ تھانیدار نے جتھے دار سے پوچھا۔ کہ آپ کریم نگر کیوں آئے ہیں؟ جتھیدار نے جواب دیا۔ کہ ہم اپنی دھارمک آزادی کے لئے آئے ہیں۔ اور آریہ سماج کے چودہ مطالبات بتائے۔ جتھیدار نے یہ بھی کہا۔ کہ ان مطالبات کے بارے میں ہمیں پوری پوری آزادی ملنی چاہیئے +

چودہ ۱۴ مطالبات منظور کر لئے گئے

پولیس افسر نے جواب میں کہا۔ کہ ضلع کریم نگر میں آریہ سماج کے جملہ ۱۴ مطالبات ہمیں منظور ہیں۔ یہاں آپ کو پوری دھارمک آزادی ہے۔ آپ اوم کا جھنڈا لہرا سکتے ہیں۔ نعرے لگا سکتے ہیں۔ لیکچر دے سکتے ہیں۔ مندر بنوا سکتے ہیں۔ اور ان کی مرمت کرا سکتے ہیں۔ پھر کہا۔ کہ ان چودہ مطالبات کے لئے ہم آپ کو گرفتار نہیں کرتے۔ آپ مندروں کو دیکھئے۔ ہندوؤں سے ملیئے۔ ہمیں ریاست کے دیگر اضلاع سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن اس ضلع میں تو آپ کو پوری دھارمک آزادی حاصل ہے۔ پولیس افسر نے اس سلسلہ میں ایک تحریری پروانہ پڑھ دیا۔ جس پر سرکاری مہر لگی ہوئی ہے۔ یہ جتھا تین دن تک شہر میں گھوم کر دھرم پرچار کرتا رہا +

کنور چاند کرن جی سے ملاقات کی اجازت نہ ملی

جتھے کے والنٹیروں کو دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا سے ملاقات کی اجازت نہ دی گئی۔ اس بات کی تصدیق کے لئے۔ کہ اس ضلع میں دھارمک آزادی ہے یا محض بہانہ ہے۔ ہیڈکوارٹر کیندر کے کاریہ کرتا جامع پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ پرچارک بھیجے جائیں گے۔ جو وہاں جا کر دھرم پرچار کریں گے +

نوٹ:- اس خبر سے یہ غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کو مکمل وجے پراپت ہو گئی ہے۔ ابھی دربار نے کوئی اعلان نہیں کیا۔ اگر تحریک اسی طرح زور سے جاری رہی۔ تو مکمل فتح یقینی ہے۔ اور دربار کو جھکنا پڑے گا +

حیدرآباد ستیاگرہیوں کو ڈاکٹر ٹیگور کی آشیرواد

تم اچھے کاز کیلئے لڑ رہے ہو۔ آخر تمہاری جیت ہوگی

(مونگپو۔ دارجیلنگ ۳-جون) آج ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے انٹرنیشنل آریہ لیگ کی ڈیفنس کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر ایس چندر کو آشیرواد دیتے ہوئے کہا۔ کہ "آپ اچھے کاز کے لئے لڑ رہے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ کامیاب ہوں گے"+ مسٹر ایس چندر نے ڈاکٹر ٹیگور سے نصف گھنٹہ تک حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ اور بتایا۔ کہ اس ایجی ٹیشن میں اس وقت تک چھ ہزار آریہ قید ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر ٹیگور نے ستیاگرہیوں کے ساتھ ان کی مصیبتوں میں اظہار ہمدردی کیا +

آچاریہ رائے کی شبھ کامنا

(کلکتہ ۲-جون) جب مسٹر ایس چندر سیکریٹری آریہ ڈیفنس کمیٹی اس میموریل پر جو ایک لاکھ اشخاص کے دستخطوں سے حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق وائسرائے کو بھیجا جانا ہے۔ آچاریہ پی-سی رائے کے دستخط لینے گئے۔ تو آچاریہ رائے نے رکت انگیز لہجہ میں آریہ ستیاگرہ کو آشیرواد دی۔ اور کہا۔ "جب تک وجے پراپت نہ ہو جائے یہ ستیاگرہ جاری رہنا چاہیئے۔ آپ نے ہندو سنسکرتی اور ہندو دھرم میں موجودہ پستی پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ "مجھے وشواس ہے۔ کہ آریہ سماج اس ہندو سنسکرتی کی جوالا کو ہمیشہ کے لئے پرچنڈ رکھے گا"+

حیدرآباد ستیاگرہ اور سکھ

صدر خالصہ یوتھ لیگ کی تقریر

(امرتسر ۳۱-مئی) کل سردار دلیپ سنگھ جی دوآبیہ صدر خالصہ یوتھ لیگ مشہور اکالی لیڈر نے خالصہ یوتھ لیگ کی میٹنگ میں حیدرآباد میں ستیاگرہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج نے حیدرآباد میں جو ستیاگرہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ آریہ سماجیوں کا ہی نہیں۔ بلکہ تمام قوموں کا مشترکہ ستیاگرہ ہے۔ اس کو فرقہ وارانہ ستیاگرہ کہنا سخت غلطی ہے۔ اس تحریک کی حمایت آریہ سماجیوں کے علاوہ انصاف پسند ہندو و مسلم اصحاب کو بھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حیدرآباد میں کسی قوم کو بھی دھارمک حقوق کی آزادی نہیں۔ ہم کو اکال پرکھ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ آریہ بھائیوں کو اس تحریک میں کامیاب کرے۔ آخر میں میں سکھوں سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ تن من دھن سے اس ستیاگرہ میں آریہ بھائیوں کی امداد کریں"+

پنجاب گورنمنٹ کی پوزیشن

(لاہور ۳-جون) ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے +

"چند روز ہوئے پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کے تمام اخبارات کے نام ایک اپیل شائع کی تھی۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کی تحریک کے متعلق خبریں چھاپنے اور رائے زنی کرتے ہوئے رضاکارانہ پابندی لگائیں۔ بعض حلقوں میں اس اپیل کو ایک قسم کا حکم سمجھا گیا ہے۔ جو تحریک کے متعلق اس قسم کی خبروں اور رائے زنی کو دبانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس سے گورنمنٹ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ سرکاری اعلان میں صرف اپیل کی گئی تھی۔ حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اس حکم کا مقصد یہ ہے۔ کہ اخبارات اس تحریک کے متعلق خبریں چھاپنے اور رائے زنی کرتے ہوئے انتہائی احتیاط برتیں۔ تاکہ اس صوبہ کے امن کیلئے کسی قسم کا خطرہ پیدا نہ ہو +

Haridwar, Digitized by eGangotri

حیدر آباد ستیا گرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

کرنال آریہ پرادیشک کے آچاریہ پنڈت ہرشیش چندر جی شاستری کے نیترتو میں ۹ ویروں کے ایک جتھا کو ودائی دی گئی۔ جلوس نکالا گیا۔ ابھینندن پتر بھینٹ کیا گیا۔ اور ۵۸ ۲ روپے بھی ۔ (لیکھیہ ادھشٹاتا)

جھریا ۳۰-۵-۳۹ کو پنجاب سیوا سمتی نے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ ہر ہفتہ چندہ اکٹھا کیا جاوے۔ ۱۷ روپے ۶ آنے آج پرادیشک سبھا کو بھیجے گئے ہیں۔ اس وقت تک ۱۲۵ روپے بھیجے جا چکے ہیں۔ دوسرے ریزولیوشن میں ہر ممبر کو کالری والوں کے بل کی ادائیگی کے وقت چار آنے فی گاڑی حیدر آباد فنڈ کے لئے دان لیکر بھینٹ کرنے کا نشچیہ کیا ہے ۔ (جانن شاہ کپور)

ساہیوال ۲۱-۵-۳۹ کو شہید سمارک دوس منایا گیا۔ اور شہیدوں کے پرتی شردھا بھینٹ کی گئی ۔ (منتری)

بلب گڑھ ۲۹-۵-۳۹ کو مہاشہ کرشن جی کا سٹیشن پر سواگت کیا گیا۔ اور دہلی میں ۲۰۱ روپیہ کی تھیلی اور دو ویرمہاشہ جی کی بھینٹ کئے گئے ۔ (منتری)

آریہ سماج (کالج روڈ) **راولپنڈی** نے ریذیڈنٹ حیدر آباد ۔۔۔ اور ساروودیشک سبھا کو ۔۔۔ ریزولیوشن کی۔ جو ۲۱-۵-۳۹ کو پاس کیا ۔۔۔ بھیجی ہیں۔ اس ریزولیوشن میں ریاست حیدر آباد کی جیلوں میں ہوئے ویروں کی شہادت کے سلسلہ میں پیراماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔ اور نظام سرکار سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ (دیوان چند پردھان)

جھنگ شہر ۲۱-۵-۳۹ کو حیدر آباد شہید دوس منایا گیا۔ دو ویروں بھگت سدانند اور لالہ جے دیال کو ودائی کیا گیا

اور شاندار جلوس نکالا گیا ۔ (مہاویر منتری)

آریہ سماج کی طرف سے دس روپے **علاولپور** ہر ماہ ستیاگرہ فنڈ میں بھیجے جاتے ہیں۔ ویدک سماج کی طرف سے ۴-۶-۳۹ کو "حیدر آباد پروٹسٹ ڈے" منایا گیا۔ جلوس نکالا گیا۔ اور پریس کی آزادی پر لگائی جانے والی گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے پابندی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ۔ (چمن لال شرما منتری)

ڈھکی نحل سنگھاں آریہ سماج **پشاور شہر** کے زیر اہتمام ۲۱-۵-۳۹ کو شہید دوس منایا گیا۔ اور شہیدوں کے پرتی شردھا بھینٹ کی گئی۔ پروٹسٹ کا ایک پرستاؤ بھی سویکار ہوا ۔ (رام نارائن منتری)

کانٹھ (مراد آباد) ۲۲-مئی کو ایک جتھا بھیجا گیا۔ اس وقت تک دو سو روپے بھیجے جا چکے ہیں۔ ایک آنہ فنڈ کی سکیم بھی جاری ہے۔ لوگوں میں اپورو اتساہ اور جوش پایا جاتا ہے ۔ (منتری)

کوٹلی شریمتی بھاگاں دیوی علاقہ ریاست پونچھ میں چندہ اکٹھا کرنے گئیں۔ وہاں سے چالیس روپے پراپت ہوئے۔ اب شریمتی جی واپس راجوری چلی گئی ہیں ۔
(بھگت رام منتری)

دہلی دھرم یدھ سمبندھی کاریہ کے سنچالن کیلئے دہلی میں وار کونسل بن گئی ہے۔ پندرہ ذمہ دار اشخاص کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے سیکرٹری دیو وست جی دھرم بھکشو چنے گئے ہیں ۔

کئی سب کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ سب نے اپنا اپنا کاریہ سرگرمی سے شروع کر دیا ہے ۔
(جنرل سیکرٹری)

کراچی ۷-مئی کو آریہ سماج نے اپنے ہفتہ واری ست سنگ میں پنڈت ویربت جی حیدر آباد ستیہ گرہ کے ۵ ویں ڈکٹیٹر کو ان کی گرفتاری پر بدھائی دی۔ اور مہاشہ کرشن جی کو ہر پرکار کی سہایتا کا وشواس دلایا ۔
(موہن لال اپ منتری)

"رشی نمبر" ۱۹۳۹ء ہندی میں بھی!
اپنے اپنے آرڈر جلد درج رجسٹر کرائیں

"رشی نمبر" کے ہندی ایڈیشن کے لئے آریہ جگت روز بروز کے بڑھتے ہوئے مطالبہ کے پیش نظر وچار ہے کہ اس ورش "رشی نمبر" کا ہندی ایڈیشن بھی نکالا جائے لیکن یہ تبھی ہو سکیگا۔ اگر آریہ جگت کیطرف سے اسکی کم از کم دو ہزار کاپیوں کی مانگ ہو۔ اس ورش دیوالی ۱۰۔ نومبر کو ہے۔ اگر یکم اکتوبر تک کم از کم دو ہزار کاپیوں کے آرڈر آ سکے تو ہندی ایڈیشن بھی نکلیگا ورنہ نہیں ہم یو۔پی۔ سی۔پی۔ بہار اور افریقہ کی آریہ سماجوں سے خصوصاً اور پنجاب کی آریہ سماجوں سے عموماً اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی درخواست کرتے ہیں۔ آریہ سماج کوئٹہ نے گت ورش ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ اگر "پرکاش" کا "رشی نمبر" ہندی میں بھی نکلے تبھی منگایا جائے ورنہ نہیں۔ ہم کوئٹہ آریہ سماج اور اس جیسی ہندی پریمی آریہ سماجوں سے درخواست کریں گے کہ اب جبکہ ہم نے ان کی اچھا پورن کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ وہ اپنے ہندی پریم کا ثبوت دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ابھی سے درج رجسٹر کرا دیں ساتھ ہی اگر اردو ایڈیشن کیلئے بھی آرڈر بھجدئے جائیں تو اچھا ہوگا ۔

آرڈر بھیجتے وقت "رشی نمبر" (ہندی۔ اردو) کیلئے نیچا دینا بھی بھیجیں۔ جو آریہ سماجیں ابھی سے نام درج کرائیں گے۔ ان کے نام و تعداد اخبار میں پرکاشت کی جاویگی۔ تاکہ انیہ سماجوں کو بھی اس کے لئے پریرنا ہو ۔

ہم نے "رشی نمبر" کیلئے تیاریاں ابھی سے شروع کر دی ہیں آریہ جگت بھی اس کے سواگت کیلئے ابھی سے تیار ہو جائے ۔

منیجر۔ "پرکاش" نسبت روڈ۔ لاہور

شرق پور ۲۷-مئی کو شہید دوس منایا گیا۔ جس میں شہیدوں کے پرتی شردھا بھینٹ کی گئی۔ اور حیدر آباد کی جیلوں میں ستیاگرہی ویروں سے کی جانے والی بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ۔ (منتری)

جگادھری ۱۰-مئی کو انبالہ چھاؤنی کے ویروں کا ایک جتھا یہاں پہنچا۔ اس کا سواگت کیا گیا۔ عبداللہ پور ۔۔۔ نے ۲۱ روپے مل کی طرف سے اور ۱۱ روپے اپنی طرف سے بھینٹ کئے۔ جگادھری میں بھی دھن بھینٹ کیا گیا۔ لگ بھگ پونے دو سو روپیہ جتھا کو دیا گیا ۔

(منتری چوک بازار آریہ سماج)

راماں منڈی ۶ ویروں کے تیسرے جتھے کی ودائی کے سمبندھ میں ۱۵-مئی کو دیانند آشرم میں جلسہ ہوا۔ صدر جلسہ ڈاکٹر سوم ناتھ جی تھے۔ راماں منڈی سماج نے ۵۱ روپے۔ ۔۔۔ ۱۶۱ روپے۔ مہاشہ گیان چند نے ۱۴ روپے۔ ۔۔۔ چونی لال نے ۵۰ روپے۔ لالہ رام بھروسے رام نے ۲۵ روپے۔ مہاشہ منگل چند نے ۱۴ روپے۔ مہاشہ مکند لال و پربھدیال نے ۱۱ روپے۔ ۔۔۔ نانک چند نے ۱۱ روپے۔ چودھری کانوں رام نے ۱۵ روپے۔ اور چودھری دولا رام ۔۔۔ دس روپے بھینٹ کئے ۔

بھٹنڈہ میں جتھے کا سواگت کیا گیا۔ ۴ ویر وہاں سے جتھا میں شامل ہوئے۔ یہ جتھا مہاشہ کرشن جی کے ساتھ ستیاگرہ کرے گا ۔

(جگت پرکاش منتری)

جام پور ۲۱-۵-۳۹ کو شہید دوس منایا گیا۔ پنڈت بھیم سین جی پردھان تھے۔ پنڈت بنسی دھر نے پرستاؤ پیش کیا۔ جو سرو سمتی سے پاس ہوا۔ کہ شہیدوں کی موت کے متعلق غیر جانبدارانہ تحقیقات کا نظام سرکار سے مطالبہ کیا جائے۔ اور گورنمنٹ سے م

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی ۔۔۔ اکسیر دوا
اصلی میٹھی
رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی

۔۔۔ بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ۔۔۔ بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاوینگے ۔۔۔ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ۔۔۔ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں ۔۔۔ نام دیتے پتہ بھیجنے پر ۔۔۔ نکل مفت بھیجیں گے
منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔پی

مہدا خلت کی درخواست کی جائے ۔

۲۲-۵-۳۹ کو ۵ واں "حیدر آباد ڈے" منایا گیا۔ سبھاپتی پنڈت ہربھجن لال جی تھے۔ کئی تقریریں ہوئیں ۔۔۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مہاشہ کرشن جی ۲۸۷ ستیاگرہیوں کے ہمراہ گرفتار

اورنگ آباد اسٹیشن پر بے پناہ جوش و خروش کے نظارے

(اورنگ آباد ۶-جون) ۲۸۷ ستیاگرہیوں کے ہمراہ ستیاگرہ کرنے کے لئے کل شام کو مہاشہ کرشن جی یہاں پہنچے - آج تک ستیاگرہ کرنے کے لئے جتنے جتھے ریاست حیدرآباد میں آئے ہیں۔ ان میں سب سے بڑی تعداد کا جتھا ہے۔ پولیس نے سب کو زیر حراست کر لیا۔ مہاشہ کرشن جی نہایت دھوم دھام کے ساتھ شہر کی حدود میں داخل ہوئے۔ ان کی سپیشل ٹرین جھنڈیوں اور جھنڈیوں وغیرہ سے خوب آراستہ تھی۔ ریلوے سٹیشن پر ریلوے افسر، صوبیدار، مسٹر آئینگر ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل پولیس - ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ مہاشہ جی کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ مسٹر آئینگر مہاشہ جی کے ساتھ ریاست کی صورت حالات کے متعلق بات چیت کرتے رہے - اس دوران میں معلوم ہوا ہے - کہ حکام نے ستیاگرہیوں کو گرفتار کرنے سے انکار کر دیا - اور کہا - کہ "اگر وہ شہر جانا چاہیں - تو جا سکتے ہیں"۔ سٹیشن پر پولیس کا پہرہ تھا۔

پولیس کے انتظامات ٹرین کی آمد سے بہت دیر پہلے سٹیشن کے احاطہ سے پبلک کو ہٹا دیا گیا۔ تمام راستوں پر مسلح پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ مگر بہت سے مسلمان سٹیشن کی حدود کے باہر کچھ فاصلے پر ایک مسجد میں موجود تھے - جب گاڑی پہنچی - تو "ویدک دھرم کی جے" - "مہاشہ کرشن کی جے" وغیرہ کے نعرے بلند ہوئے - پلیٹ فارم پر صرف افسر - پولیس کنسٹیبل اور اخبارات کے نمائندے تھے - مسٹر آئینگر ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل پولیس نے مہاشہ جی سے کہا - کہ "اس قسم کے مظاہرے کی کوئی ضرورت نہیں - ستیاگرہیوں کو گرفتار نہیں کیا جائے گا - وہ جہاں جانا چاہیں جا سکتے ہیں - انہیں آزادی ہے"۔ مہاشہ کرشن نے آریہ سماج کے مطالبات کا اعادہ کیا - اور کہا - کہ

مہاشہ جی کا جواب — حکام ریاست کو انٹرنیشنل آرین لیگ سے گفت و شنید کرنی چاہیئے - تاکہ کوئی تصفیہ ہو جائے"۔ مہاشہ جی نے حکام کی اس پیشکش کو قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا - کہ "اگر ستیاگرہی ستیاگرہ نہ کرنے پر رضامند ہوں - تو انہیں شہر میں رہنے کی آزادی ہوگی"۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم ملتان کے مسٹر رام کرشن کھنہ ایڈووکیٹ جو نساد کے مقدمہ میں ہندوؤں کی طرف سے پیروی کر رہے ہیں۔ اور جو اورنگ آباد آئے ہوئے تھے ریلوے سٹیشن پر موجود تھے - انہوں نے مہاشہ جی سے صورت حالات کے متعلق بات چیت کی - اتنے میں مسٹر عبد الصمد ریلوے پولیس انسپکٹر نے مہاشہ جی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سکندر آباد (برطانوی علاقہ) کا نوٹس دکھلایا - جس میں ستیاگرہیوں کو حکم دیا گیا تھا - کہ وہ ریلوے حدود سے باہر چلے جائیں - مہاشہ جی نے جواب دیا - کہ ہم جلد ہی باہر چلے جا رہے ہیں۔

سٹیشن سے باہر افسروں کے ساتھ بات چیت کرنے کے بعد مہاشہ جی نے ستیاگرہیوں کو جو ابھی ٹرین سے اُترے نہیں تھے ہدایت کی - کہ وہ باہر آ جائیں - چنانچہ وہ سب ٹرین سے اُتر پڑے - اور مہاشہ جی ان سب کو قطاروں میں ریلوے سٹیشن سے باہر لے گئے۔ وہاں پولیس کی ایک بھاری تعداد موجود تھی - اور لوگوں کو پرے ہٹا رہی تھی۔

ستیاگرہیوں کو اُپدیش مہاشہ کرشن جی نے ستیاگرہیوں اور ہجوم کو اُپدیش دیتے ہوئے کہا - کہ "آریہ سماج کی یہ تحریک نہ نظام کے خلاف ہے - اور نہ ریاست کے مسلمانوں کے خلاف اس کا مقصد محض دھارمک آزادی حاصل کرنا ہے - ستیاگرہیوں کو چاہیئے - کہ وہ بالکل پر امن رہیں"۔

جب مہاشہ جی تقریر کر رہے تھے - تو مسٹر رضوی سب انسپکٹر سٹی پولیس نے ان سے کہا - کہ آپ بغیر اجازت جلسہ منعقد کر رہے ہیں - مسٹر رضوی نے ستیاگرہیوں کو منتشر ہونے کا حکم دیا - مگر انہوں نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا - پھر حکم دیا گیا - مگر پھر بھی اس کی تعمیل سے انکار کر دیا گیا - اس پر ستیاگرہیوں کو کہا گیا - کہ وہ گرفتار کر لئے گئے ہیں - فوراً لاریاں منگائی گئیں اور ستیاگرہیوں کو ان میں بٹھا کر پولیس کے ہیڈ کوارٹر میں لے جایا گیا - وہاں پچاس سے زیادہ کلرک آج رات کے ۳ بجے تک ہم پچے لکھنے میں مصروف رہے - جب ستیاگرہیوں کو عدالت میں لے جایا گیا - تو معلوم ہوا - کہ ۲۸۷ ستیاگرہیوں کا ریمانڈ لیا گیا ہے۔ م

ہم مکمل دھارمک آزادی حاصل کر کے ہی دم لیں گے

منماڈ سے روانگی پر مہاشہ کرشن کی ولولہ انگیز تقریر

(منماڈ ۵-جون) ستیاگرہ کرنے کے لئے روانگی سے پیشتر مہاشہ کرشن جی کو شاندار الوداع کہی گئی - جس میں مختلف اصحاب نے جس میں سرکردہ آریہ سماجی اور ہندو سبھائی لیڈر شامل تھے - آریہ سماج کی خدمات کو سراہا - اور مہاشہ جی کا دھنیہ واد کیا - جس کے جواب میں مہاشہ جی نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی اور کہا - کہ "مہاراشٹر نے ہندوؤں کو جاگرت کرنے اور ہندو دھرم کو جیوت رکھنے کے لئے بھاری کام کیا ہے - اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا - کہ مہاراشٹر کے لوگوں نے ہندو سماج میں نئی روح پھونک دی ہے - آخر میں آپ نے امید ظاہر کی - کہ مہاراشٹر ہندوؤں کے لئے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھے گا - میں ایک بار پھر کہہ دینا چاہتا ہوں - کہ ہماری جنگ آخری دم تک جاری رہے گی - آریہ لوگ، شکست کے نام سے ناآشنا ہیں - وہ فتح کرنا یا جدوجہد کرتے ہوئے ختم ہو جانا ہی جانتے ہیں"۔

والنٹیروں کو اُپدیش دیتے ہوئے مہاشہ جی نے انہیں پُرامن رہنے کی تلقین کی - اور کہا - کہ "ہر ایک ستیاگرہی کا دھرم ہوگا - کہ وہ انتہائی اشتعال انگیزی کے جواب میں عدم تشدد پر سختی سے کاربند رہے - نہایت فخر کے جذبہ کے ساتھ میں اعلان کرتا ہوں - کہ گذشتہ ۴ ماہ کی پُرامن جدوجہد کے دوران میں ہم روز بروز مضبوط ہوتے گئے ہیں - اور ہم نے نظام سرکار پر ثابت کر دیا ہے - کہ ہم مملکت نظام میں اپنے لئے مکمل آزادی کو حاصل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے پُرامن ستیاگرہیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے - اور سختی کی جو دھمکیاں دی جاتی ہیں - وہ سخت قابل اعتراض ہیں - لیکن ان باتوں کے باوجود ہمارے والنٹیر بالکل پُرامن رہے ہیں - اور انہوں نے حوصلہ نہیں چھوڑا - ان کا یہ رویہ بہت قابل تعریف رہا ہے - اور انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے - کہ آریہ دھرم کی خاطر بڑی سے بڑی تکلیف اُٹھا سکتے ہیں - اور قربانی کر سکتے ہیں"۔

جیل کی زندگی میں تکالیف مہاشہ جی نے مزید فرمایا - کہ جیل کی زندگی کی تکالیف کے خوف سے والنٹیروں نے جیلوں میں جانے سے گریز نہیں کیا - بلکہ ان تکالیف کی وجہ سے انہوں نے اپنا عزم اور بھی پختہ کر لیا - اور یہ فیصلہ کیا - کہ جب تک حیدرآباد اور بیرون ریاست کے باشندے شامل ہیں — (نیز) ستیاگرہ کیمپوں سے ستیاگرہ کر رہے ہیں - آخر میں مہاشہ جی نے منماڈ کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا - کہ انہوں نے ستیاگرہ کی تحریک کو حوصلہ افزا امداد دی ہے۔

اس کے بعد مہاشہ جی کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے - اور آریہ لیڈر جن کے پیچھے پیچھے سات سو پچاس (۷۸۲) ستیاگرہی تھے اوم کے جھنڈے اُٹھائے ہوئے گوردوارہ سے ریلوے سٹیشن تک گئے - مہاشہ جی کے ساتھ مختلف مقامات سے بارہ سو والنٹیروں نے ستیاگرہ کیا - لپنڈ مرکز سے ۱۵۰ - احمد نگر سے ۵۰ - بیزواڑہ سے ۵۰ - چاندہ سے ۱۵۰ - اور منماڈ سے آٹھ سو والنٹیروں نے ستیاگرہ کیا — شہر اور نواحی دیہات کے ہزاروں لوگ بھی اس جلوس میں شامل ہوئے اور سٹیشن تک ساتھ گئے - وہاں ایک سپیشل گاڑی پہلے ہی تیار تھی - لوگوں نے ستیاگرہیوں پر پھولوں کی بارش کی - اور جوش و خروش کے مظاہرے میں فلک شگاف نعرے لگائے۔

بارہ سو ستیاگرہی (۱۲۰۰)

(شولاپور ۶-جون) شولاپور ستیاگرہ سمتی کو جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ نظام کے علاقہ میں ستیاگرہ کے لئے مختلف مقامات سے بارہ سو ستیاگرہی گئے - معلوم ہوا ہے - کہ ایک سو پچاس لپنڈ سے - ۲۵ کوپل سے - سات سو ستیاگرہی مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر کے ہمراہ منماڈ سے اورنگ آباد روانہ ہو گئے تھے۔

ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیا تیندر جی سدھانت بھوشن نے چارج لے لیا ہے - اور وہ پروپیگنڈا کے لئے اجمیر کی طرف جا رہے ہیں - حیدرآباد کے شری بینت رنا ٹیک مادھو جی پیر ۸ویں ڈکٹیٹر نامزد کئے گئے ہیں۔

ایک اور اطلاع ہے - کہ آریہ ستیاگرہ سمتی کے بیان کے مطابق آج مختلف مراکز سے کل تقریباً بارہ سو ستیاگرہیوں نے ستیاگرہ کیا - لپنڈ سے ۱۵۰ - احمد نگر سے ۵۰ - بیزواڑہ ۵۰ - چاندہ سے ۱۰۰ - اور منماڈ سے ۸۰۰۔

Haridwar, Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ سماج ڈگلس پورہ کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج ڈگلس پورہ (لائلپور) کے ادھیکاریوں کا سالانہ چناؤ ۲۱-۵-۳۹ کو سروسمتی سے نمن پرکار ہوا:-

پردھان :- ڈاکٹر ایچ۔ آر۔ آریہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اُپ پردھان :- مہاشہ چھجو داس جی آریہ۔ منتری :- مہاشہ نارائن داس جی۔ (ان کے حیدرآباد سے واپس آنے تک مہاشہ برکت رام جی ویدمنتری کا کاریہ کریں گے)

اُپ منتری :- مہاشہ دینا ناتھ جی۔

خزانچی :- مہاشہ رام سرن داس جی۔

لائبریرین :- مہاشہ وید پرکاش جی (ان کے حیدرآباد سے واپس آنے تک مہاشہ سردار ی لال جی ونبہ کاریہ کریں گے)

(مہاشہ برکت رام ویدمنتری)

آریہ سماج منڈیالہ گوروکا چناؤ

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۹ء کو آریہ سماج منڈیالہ گورو کا وارشک چناؤ ہوا جس میں مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:-

پردھان :- پنڈت دیوسین شاردا ایم۔ اے۔ اُپ پردھان :- بابو سندر لال جی سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ خزانچی :- مہاشہ بیر بل جی۔ لیکھک دکشک :- پنڈت دوارکا ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ (سہ نبید منتری)

مہاتما ہنسراج ست سنگ سبھا بھون کراچی

...کو آریہ سماج کا ...وبھاگ میں شام کو ...سے ۸ تک ایک ...گ ...ہے۔ م

آریہ سماج نواں شہر کا شوک پرستاؤ

(۱) آریہ سماج نواں شہر کا یہ عام جلسہ ...لالہ رام کرشن جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار کے ساتھ اپنی سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کے پریوار کو اس صدمہ کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔

(۲) نواں شہر میں ان کی یادگار قائم کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی بنائی جاوے۔

(۳) ان پرستاؤں کی نقل لالہ پرمیشوری داس ...اور سماچار پتروں میں بھیجی جاوے۔

(...سین منتری آریہ سماج نواں شہر)

۵-۵ روپے کے دس وظائف

گوروکل بھٹنڈہ میں پنجاب یونیورسٹی کا اینگلو ورنیکلر فائنل مڈل کا امتحان صرف چھ سال میں دلوایا جاتا ہے۔ خرچ ماہوار دس روپے ہے۔ اس سال ہم نے دس یوگیہ ودیارتھیوں کو ۵-۵ روپے ماہوار کی سہائتا دینے کا نشچے کیا ہے۔ یعنی دس ودیارتھی صرف ۵-۵ روپے ماہوار دے کر ہی یہاں کی سکیم سے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ داخلہ یکم جون ۱۹۳۹ء سے شروع ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج جموں کا پروٹسٹ

آریہ سماج جموں کا یہ اجلاس ریاست جموں کشمیر کے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کی رو سے ان کنیا پاٹھ شالاؤں کی ادھیاپکاؤں کیلئے بھی اردو مڈل پاس کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جن میں اردو کی تعلیم دی ہی نہیں جاتی۔ اس ناجائز سرکلر کے اجرا سے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کے اندر ایک ہیجانِ اعظیم برپا ہو گیا ہے۔ اور اس کی جتنی مذمت کی جائے تھوڑی ہے۔

لہٰذا یہ اجلاس عالیجناب پرائم منسٹر صاحب ریاست جموں و کشمیر سے مؤدبانہ التجا کرتا ہے۔ کہ برائے مہربانی اس سرکلر کو جلد از جلد منسوخ فرما کر ریاست کے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کے اندر اس بڑھتی ہوئی اشانتی کو دور کیا جاوے۔

(دیا رام منتری)

دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور

دیانند کالج کمیٹی کے سامنے کئی سال سے وچار تھا۔ کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ویدک دھرم کے سوادھیائے نمت اپدیشک بننے کی شکشا کے لیے ادسر دیا جائے۔ اس سال سے چار وظائف منظور کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں سنسکرت کے ساتھ ایم۔ اے کیا ہے جو اس طرف خاص روچی رکھتے ہیں۔ دو سال کے لیے ۲۵ روپے ماہوار کے وظائف دیے جائیں گے۔ اور جو شاستری پاس ہیں یا اس جیسی کوئی دوسری پریکشا پاس ہیں۔ ان کے لیے ...وظائف ...روپیہ ماہوار کے دو سال کے لیے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ ویدک آشرم لاہور میں رہ کر ویدک دھرم گرنتھوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اور کریا تمک شکشا بھی پراپت کر سکتے ہیں۔ دو سال کے بعد کالج کمیٹی ان کو مناسب تنخواہ پر کام بھی دے گی۔ ان وظائف کے لیے درخواستیں بنام آچاریہ دیانند برہم مہاودیالیہ ویدک آشرم لاہور آنی چاہئیں۔

آچاریہ دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور

ودیا پیٹھ کی پریکشا سمبندھی

آل انڈیا ودیا پیٹھ کے آیورویدک اور سنسکرت ماہتیہ کے امتحانات ...وشارد۔ رتن۔ شاستری اور آچاریہ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء سے تمام سنٹروں (Centres) میں ہوں گے۔ ہندوستان کے تمام شہروں میں ودیا پیٹھ کے سنٹر قائم ہیں۔ طلباء کو جلد از جلد دفتر ہٰذا سے درخواست کے فارم منگوا کر انہیں معہ فیس کے جنرل سکرٹری ودیا پیٹھ بیلن گنج آگرہ کے پاس بھیجکر امتحان میں شریک ہونے کی باقاعدہ منظوری لے لینی چاہیئے۔ مفصل حالات جاننے کے لیے دفتر ہٰذا سے قواعد منگوا کر دیکھیئے۔

(منتری آل انڈیا ودیا پیٹھ بیلن گنج آگرہ)

آریہ جنتا کی سوچنا کے لئے

مہاشہ جگدیش چندر بھوشن سنگیت رتن آج کل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں ہیں۔ اور آریہ سماج وچھووالی لاہور کے آ... میں کام کرتے ہیں۔ آریہ سماجوں کے گانے وِدیا سکھانے کے لئے ایک آریہ سنگیت ودیالیہ کھولا پڑا ہے۔ جس میں مہاشہ جگدیش چندر جی گانا سکھاتے ہیں۔ اور آریہ سماج وچھووالی میں پرچار کرنے کے ...پروگرام پر آریہ سماج کے ...ہیں۔ ان کا منڈل ضلع لاہور ہے۔ ...ضلع لاہور کی آریہ سماجیں ان ...اٹھانا چاہیں۔ تو سبھا کے دفتر گوروہت بھون ...

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی کے لئے اور بیماری میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مرضوں پر لاثانی سرمہ ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (۱۴) فی شیشی۔ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸)

ہمارے ایجنٹ

لاہور :- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) رام مہتاب سنگھ سٹورز لبنڈا روڈ۔ امرت سر :- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

پتہ :- گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

وچتر وشو

اڑھائی کروڑ موٹر

اڑھائی کروڑ موٹریں تیار کی ہیں۔

بھارت میں پشو

برٹش بھارت میں گائے بیل اور بھینسوں کی تعداد ۱۵ کروڑ ۱۱ لاکھ اور ۳۵ ہزار ہے۔ اور بھیڑ بکریوں کی ۱۰ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۷ ہزار ہے۔ گھوڑوں۔ خچروں۔ گدھوں اور اونٹوں وغیرہ کی ۳۸ لاکھ ایک ہزار ہے۔

۱۵ پندرہ پونڈ کے چوہے

انگلینڈ میں آج کل ایسے چوہوں کی نسل بہت بڑھتی جا رہی ہے۔ جن کا وزن پندرہ پونڈ ہے۔

سب سے قیمتی سٹامپ

سنسار کا سب سے قیمتی سٹامپ وہ ہے۔ جو گائینا میں ۱۸۵۶ء میں چلا تھا۔ وہ ایک سٹامپ مسٹر ارنسٹ سی جارڈس کے پاس ہے۔ جس کے ۱۹۲۵ء میں اُسے لگ بھگ ایک لاکھ روپیہ ملے جا رہے تھے۔

بولنے والا اخبار

نیویارک میں مسٹر فنسی نے چالیس انونیشنوں کے بعد بولنے والا اخبار بنانے میں سپھلتا پائی ہے۔ اخبار کے حاشیہ پر ایک سلپ لگی رہتی ہے۔ آپ اُسے پھاڑ کر مشین پر لگائیے۔ اخبار میں چھپی سب خبریں آپ کو سنائی دیں گی۔ اس کا استعمال بچے بھی کر سکتے ہیں۔ اس کی قیمت کیول ایک شلنگ ہے۔ مشین کی لمبائی سات انچ اور چوڑائی ۵-۱ انچ ہے۔

سب سے موٹی استری

امریکہ میں میری لینڈ میں ایک استری تھی ×

عوام کو بہنے کی اجازت دے دی۔ اور شام کو اسی سٹیج پر اپنی پتنی کی جگہ لیکچر دے رہا تھا۔

یہ تھی خریدی ہوئی قربانی؟

(جگدیش چندر)

مختصر افسانہ

خریدی ہوئی قربانی

دوسرا دن تھا اس کی شادی کا۔ اور اُسے جانا تھا وجے ہال میں لیکچر دینے۔ ایک زبردست نیتا پر۔ کانگرس کے ایک سرکردہ لیڈر کی حیثیت سے .... لیکن .... پتی دیو نے اُسے جانے کی اجازت نہ دی۔ لاکھ منت و التجا کی۔ ہاتھ جوڑے۔ پاؤں پڑی۔ لیکن سب بے سود۔ مغربی تہذیب میں رنگے ہوئے سرکاری نمک خوار نے اپنے اور افسروں کے درمیانی تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی پہلی خواہش کو ٹھکرا کر مایوسی کے بحر عمیق میں ڈبو دیا۔ وہ غنچہ وہ کونج بے گم بیٹھی تھی۔

" میں نہیں آ سکوں گی۔ کیا تم مجھے کشما کر سکو گے۔ اچھا .... الوداع "

یہ تھے چند ٹوٹے ہوئے الفاظ جو اس کی زبان سے نکل کر مردہ دلوں میں ہیجان بپا کرتے ہوئے۔ اُفق کی گہرائیوں میں۔ سنہری پہاڑیوں میں اور سرسبز وادیوں میں جا کر خاموش ہو گئے۔ اور آخری ٹک کے ساتھ اس کا دل ساکت ہو گیا۔

مادر وطن کے ایک جاں نثار چکور نے پتی برت دھرم کا پالن کرتے ہوئے وعدہ فراموشی کے سیاہ دھبہ سے بچنے کی خاطر۔ دلیش کی راہ سے کانٹے ہٹاتے ہوئے۔ دلیش کی خاطر ایک لبادہ کو ترک کر کے ہزار ہا مردہ دلوں میں ایک دائمی حرکت پیدا کر دی۔

ارتھی جا رہی تھی دلیش کے ایک سارتھی کی۔ جس نے اپنا بلیدان دے کر مردہ دلوں میں بلیدان دینے کی شکتی بھر دی۔ مہا سہم چکی تھی۔ کیا تھا؟

آنسوؤں کا تلاطم۔ غم کا طوفان۔ ہزاروں بچے نوجوان بوڑھے آنسو بہا رہے تھے۔ آخر کیوں نہ روتے۔ وہ دلیش ماتا تھی وہ۔

اس کے پتی نے نوکری کو الوداع کہا۔ بدیشی سامان کو غربا میں بانٹ دیا۔ مکان میں مزدوروں

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نرناری بچے بوڑھے اور جوان "حیدرآباد ستیاگرہ" کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ابھی تک ایک بات کی کمی ہے۔ کہ سمیہ انوکول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدرآباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر عائد کر رکھی ہیں۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب ہمارا فرض کیا ہے بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جائے گا۔ اس لئے سب آریوں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں۔

قیمت بھی لاگت ماتر دو پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو اکٹھی منگوانے پر دو روپیہ (عہ) سینکڑہ۔ محصول ڈاک الگ۔

ملنے کا پتہ

مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ٹماٹر کے فوائد

سواستھ رکھشا

انسانی غذاؤں میں وٹامن (حیاتین) کی موجودگی بہت اہم ہے۔ اور عام طور پر مسلم ہو چکی ہے۔ اور اب یہ کھلا ہوا راز ہے۔ کہ اس مخفی جواہر حیات کا منبع اور ماخذ وہی معمولی چیزیں ہیں۔ جو ہماری غذاؤں میں داخل ہیں۔ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر نے اپنی ایک تازہ تصنیف میں لکھا ہے۔ کہ ٹماٹر کچا ہو یا اُبلا ہوا وٹامن اے اور وٹامن بی کے اعتبار سے مساوی الوزن سلاد اور لوبیا کا ہم پلہ ہے۔ اور وٹامن سی کے اعتبار سے سنگترے اور لیموں کی ہمسری کرتا ہے۔ پھر ٹماٹر اور پالک کے خشک مادے میں وٹامن اے کی اتنی مقدار پائی جاتی ہے۔ کہ مساوی الوزن مکھن میں بھی موجود نہ ہوگی۔

ٹماٹر نقطہ سے سکربوٹ میں مفید غذا سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس کا یہ فائدہ حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔ کہ جن بچوں کو غذا بخوبی ہضم نہ ہوتی ہو۔ اور وہ لاغر ہوتے جائیں۔ ان کے لئے بہت فائدہ بخش ترکاری ہے۔ جو کچی بھی کھلائی جا سکتی ہے۔

شکاگو امریکہ میں بچوں کا ایک ہسپتال ہے۔ جہاں مریض بچوں کو ٹماٹر کا رس کھلاتے ہیں۔ اور نگہبان ڈاکٹر کا قول ہے۔ کہ بچوں کی پرورش اور ان کے جسم کی اندرونی صفائی کے لئے ٹماٹر نے وہ فائدہ بخشا۔ جو عام طور پر کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتا۔

دوسرے مقامات میں بعض مریضوں کو جنہیں آشوب چشم تھا ٹماٹر کا رس کھلانے سے دُور ہو گیا۔ ایک اور امریکن ڈاکٹر صاحب جو کہ ماہر اغذیہ ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ ٹماٹر اور اس کے رس میں بیماری کے مقابلہ کی اتنی طاقت ہے۔ کہ دیگر اشیائے خوراک میں سے کسی ایک غذا کو نہ ہوگی۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ لوگ ایسی سہل الحصول اور ارزاں چیز کے مفید خواص کے قائل نہیں ہوئے۔ جو لوگ بخار میں مبتلا ہوں۔ انہیں بھی ٹماٹر کا رس پلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں جو قدرتی طور پر تیزابات ہوتے ہیں۔ وہ بخار کو دُور کرتے ہیں۔ اور دوسرے مشروبات سے بڑھ کر فائدہ بخش ہوتے ہیں۔

ایک اور محقق کا بیان ہے۔ کہ ٹماٹر کا رس بچوں بوڑھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس میں تین طرح کے قدرتی تیزابات پائے جاتے ہیں۔ اوّل میلک ایسڈ (Malic Acid) یعنی تیزاب سیب جو سیب میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا سٹرک ایسڈ (Citric Acid) یعنی تیزاب لیموں جو لیموں اور سنگترے میں پایا جاتا ہے۔ سوم فاسفورک ایسڈ (Phosphoric Acid) جو ایک طاقت بخش تیزاب اور اکثر پھلوں میں پایا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ٹماٹر کا رس کھانے کے ساتھ پئیں۔ تو اس سے بھوک بڑھتی ہے۔ لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے۔ پھر ذیابیطس کے علاج میں ٹماٹر تمام پھلوں اور ترکاریوں سے بڑھ کر غذائی دوا ہے۔ نیز بعض لوگ اسے فربہی اور قلت دم میں بھی استعمال کراتے ہیں۔ موٹاپے کو دُور کرنے میں تمام اغذیہ سے بڑھ کر ہے۔ و۔م

بڑے آدمی کیسے بنتے ہیں؟

ہر ہٹلر

(چمار کا لڑکا جرمنی کا ڈکٹیٹر)

جب وہ بچہ تھا۔ تو اپنے باپ کے ہاتھ سے مار کھایا کرتا تھا۔ اس کا باپ آسٹریا کا ایک سول سرونٹ تھا۔ جس نے تیسری مرتبہ شادی کی تھی۔ ہٹلر کی ماں کلا بیرل پہلے اس کے باپ کی ملازمہ تھی۔ اور اس سے عمر میں ۲۳ سال چھوٹی تھی۔ وہ ایک معمولی درجے کا طالب علم تھا۔ لینز کے ایک سکول میں وہ چاہتا تھا۔ کہ آرٹسٹ ہو جائے۔ لیکن امتحان میں فیل ہو گیا۔ یتیم ہونے کے بعد وہ اینٹیں بنانے کا کام کرتا تھا۔ اور بہت تکلیف سے زندگی بسر کرتا تھا۔ اس نے میونچ کے مزدوروں میں لیکچر دے کر سنہ ۱۹۱۵ء میں اپنی سیاسی زندگی شروع کی۔ حکومت نے سوشلسٹ ملیدوں پر نگرانی رکھنے کے لئے جاسوس مقرر کیا۔ سنہ ۱۹۱۴ء

میں وہ والنٹیر کی حیثیت سے ... داخل ہو گیا۔ جنگ عظیم کے بعد ... سوشلسٹ پارٹی قائم کی۔ ... مزدوروں کی پارٹی قائم کی۔ ... پروپیگنڈا کے بعد اس نے آسٹریا ... کے خلاف برلن پر دھاوے کی ... کی کوشش کی۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں ... شورش کرنے کے بعد اس کو ... دی گئی۔ لیکن بعد میں رہا کر دیا گیا ... دوران میں وہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء ... گیا۔ جنرل وان ہینڈن برگ کو ... کا صدر مقرر کیا گیا۔ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء ... ہینڈن برگ نے اس کو چانسلر ...

بہت اچھا حافظہ رکھتا ہے۔ ... بولتا ہے۔ کسی نو وارد کے آنے پر ... خاموش رہتا ہے۔ اس کے بعد بات ... کرنی شروع کرتا ہے۔ چند آدمی ... ہمیشہ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ... اپنے پاس رکھتا ہے۔ صبح کو ... سے اٹھ جاتا ہے۔

پچیس برس کی عمر تک وہ اپنے ... مقصد میں ناکامیاب رہا۔ کسی ... کی دوستی نہیں ہے۔ صرف ... سے ملتا ہے۔ اس نے شادی نہیں ... اس نے عورتوں سے دلچسپی لی ... دوران میں وہ سوالات کا جواب ... ہے۔ بہت اچھی تندرستی رکھتا ہے ... میں بڑی دلچسپی لیتا ہے۔ اور اکثر ... میں دنیا کی تمام بڑی بڑی یادگار ... حافظہ سے کھینچ سکتا ہے۔ مصوری ...

... اس کے سامنے سگرٹ پینے کی اجازت نہیں۔ عہد بازی سے کام لیتا ہے۔ مگر قسمت کا دھنی ہے۔ بہت سے کام دھونس سے ہی کرا لیتا ہے۔ ہٹلر لینن کی نسبت کم خطرناک ہے۔

م یہ بات بھی نئی ہے۔ کہ اکثر ... میں جو نا سد اور زہریلے مادے پیدا ... اسے ٹماٹر اور اس کا رس ... ہیں۔ اسی بنا پر لوبی صاحب شراب ... دوسرے مسکرات و منشیات کے عادی ... کو ٹماٹر کا رس خوب پلاتے ہیں۔ ... ڈیگنر نے بھی ٹماٹر کی حسب ذیل تعریف کی ہے ... اس سے خون عمدگی سے صاف ہوتا ہے ... کی بھی اصلاح کرتے ہیں۔ اور اس میں ... مادے ہیں انہیں نکال دیتے ہیں۔

هیضہ کی بے خطا دوا
کافو (رجسٹرڈ) (Regd.)
اصلی عرق کافور
یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ سال سے زیادہ سے سالہا سال اس سے ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

سر کی تراوٹ
کیشراج (رجسٹرڈ) (Regd)
سر کے تیلوں کا راجہ
اس کی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے۔ اس کے لگاتے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تر و تازگی حاصل ہوتی ہے بالوں کو لمبے کالے اور چمکیلے کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اس کی تعریف کی ہے۔ ایک بار آپ بھی آزمائش کیجئے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے
ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ
صفحہ نمبر ۸۰ (اسی)
پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

Regd. No: L. 435

ॐ

Phone No: 2387

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۸۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

قیمت ایک آنہ فی پرچہ (۱)

ایڈیٹر: ہیتشی علاوپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی: دو روپے (عہ)
سہ ماہی: ایک روپیہ (عہ)
درویشی چندہ روپے بر ۵ ہے

نمبر ۲۴	اتوار ۴- اساڑھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۸- جون ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

"ویر پُرش"

(از مہاشہ یوگ دھیان جی امر جی اے)

جاتی کو وہ پیارے ہیں | اور دیش کی آنکھ کے تارے ہیں
وہ ویر جنہوں نے بھارت کے | بگڑے ہوئے کام سنوارے ہیں
سنکٹ لاکھوں ہی آئے مگر | اس کے سب کشٹ نوارے ہیں
قوم اور وطن کی سیوا میں | اپنے تن من دھن وارے ہیں

ایسے ہی امر ہیں دیش بھگت
جو بھارت ماں کے پیارے ہیں

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

سونے کا چور۔ مدا پان کرنے والا۔ گورو کی ستری پر رہنے والا۔ گورو پتنی بھوگی۔ براہمن کو مارنے والا یہ چاروں پانچواں ان چاروں کے ساتھ رہنے والا یہ پانچ جا تیوں مر پتتو یونیوں میں گرتے ہیں۔ اور جو اُپاسک ان پانچ اگنیوں کو ایسے جانتا ہے۔ پرروکت ودھی سے سمجھتا ہے وہ گیانی اُپاسک ان مہاپاپیوں کے ساتھ رہتا ہوا بھی پاپ سے نہیں لپت ہوتا۔ جو اُپاسک اس مرم کو ایسا جانتے ہیں۔ وہ شدھ پوتر ہو کر اُتم لوک میں جاتے ہیں۔

گیارھواں کھنڈ اپ منیو کا پُتر پراچین شال۔ پلوشی کا پتر ستیہ یگیہ پرچاسوی کا پتر اندردیومن شرکرا کھش کا پتر جن۔ اور اشو تراشوی کا پتر بڈل یہ بڑے شالاؤں والے اور سب گیانی مل کر وچارنے لگے۔ کہ ہمارا آتما کون ہے؟ برہم کا وسلو ہے؟

انہوں نے نشچے کیا۔ کہ یہ پرسد اُدّن وتشیہ ادالک رشی ہی اس سمیا۔ اس دشو میں وویہ یان ارتھ کو جانتا ہے۔ اب ہم بھگونتو! اس کے پاس چلیں۔ وہ اس کے پاس گئے۔

ان سماگت دوانوں کو دیکھ کر اس نے نشچے کیا۔ کہ یہ مہا شالہ والے مہاگیانی مجھ سے پرشن پوچھیں گے۔ ان کے اُتروں کے دینے میں سرو پرکار سے سمرتھ ہونگا۔ اس کارن میں ان کو انیہ اُتر داتا بتاؤں۔ ادالک رشی نے ان کو کہا ــــ بھگونتو! یہ کیکیے کا پتر اشوپتی ہی اس سمیہ اس دشوانر آتما کو جانتا ہے۔ اب اس کے پاس ہم چلیں۔ وہ اس کے پاس گئے۔

اس اشوپتی راجہ نے ان آئے ہوئے ودوانوں کی پرتھک پرتھک پوجا کروائی۔ وہ پرات:کال [illegible] ان کے پاس گیا۔ اور بولا ــــ میرے دیش میں نہ چور ہے۔ نہ کوئی کنجوس ہے۔ نہ کوئی مدرا پینے والا ہے۔ نہ کوئی اگنی ہوتر رہتا ہے۔ نہ کوئی ان پڑھ ہے۔ نہ کوئی ویبھچاری ہے۔ اور جب کوئی بھی پرش ویبھچاری نہیں۔ تو استری ویبھچارن کہاں سے ہو؟ اب میں یگیہ کرنے والا ہوں [illegible] داد [illegible]

سام وید (اوم) رگ وید

ویدامرت

یجروید اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् मधुमन्तं तनूनपाद्यज्ञं देवेषु नः कवे। अद्या कृणुहि वीतये

(رگ وید منڈل ا۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۳۔ منتر ۲)

(اوم) مدھمنتم تنونپات یگیہ ہم دیویشو
نہ کوے ادیا کرنہی وبتیئے (۲)

پدارتھ:۔ جو (تنون پات) شریر تتھا اوشدھی آدی پدارتھوں کے چھوٹے چھوٹے انشوں کی بھی رکھشا کرنے۔ (کوے) پدارتھوں کو دکھلانے والی اگنی ہے۔ وہ (دیویشو) دوانوں تتھا دویہ پدارتھوں میں (وبتیئے) سکھ پراپت ہونے کے لئے (ادیا) آج (نہ) ہمارے (مدھومنتم) اُتم اُتم رس سنیکت (یگیم) یگیہ کو (کرنہی) نشپنن کرتا ہے۔
جب اگنی میں سگندھی آدی پدارتھوں کا ہون ہوتا ہے۔ تبھی وہ یگیہ

بھاوارتھ:۔ وایو آدی پدارتھوں کو شدھ تتھا شریر اور اودبہ اوشدھی آدی پدارتھوں کی رکھشا کر کے انیک پرکار کے رسوں کو اُتپن کرتا ہے۔ تتھا وہ یگیہ ان شدھ پدارتھوں کے بھوگ سے پرانیوں کے ودیا گیان اور بل کی بردھی بھی ہوتی ہے۔
اگلے منتر میں منشیوں کے پرشنسا کرنے یوگیہ یگیہ تک اگنی کے گنوں کا اُپدیش کیا ہے۔ (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا وید امرت

ओ३म् न। ता नशन्ति न दभाति तस्करो नासामा-
मित्रोव्यथिरा दधर्षति। देवांश्च याभिर्यजते
ददाति च ज्योगित्ताभिः सचते गोपतिसह!! (رگ وید ۲۸-۶)

گؤوں کا سوامی رہے ۔ جیوت دیرگھ سُکال
سُکھ سا گری بھوگتا ۔ گؤ ودوارا سب کال
دیتا گؤئیں دان میں ۔ بھی یدی مانگیں سُپاتر
ہاتھ قصائیوں کے نہیں ۔ بیچے ہی کُپاتر
وددانوں کی سیوا ستُھ ۔ گؤ پتی کرے سدیو
دیوؤں کے شبھ یگیہ میں ۔ ڈالے گو یہ سدیو
ایسے گؤ پتی کی کبھی ۔ گؤئیں نہ ہوتیں ناش
چور چُرا سکیں نہ انہیں ۔ ڈاکو نہ کریں وناش

---

۱۸ جون ۱۹۳۹ء

چنے ہوئے پھول

(۱)

"تو تمہاری دیہہ کا ناش کر سکتا ہو۔ کنتو آتما کی ہنسا کرنے کی کھشمتا نہ رکھتا ہو۔ اس سے کبھی مت ڈرو۔ پرنتو اس سے تو ضرور ہی ڈرو۔ جو آتما اور شریر دونوں ہی کی ہتیا کرتا ہے۔"
(بائیبل)

(۲)

"جو انیوں کا اُلّو اگیانتا کے گھور اندھکار میں ہی دیکھ سکتا ہے۔ پرنتو جب اسے وچار گیان کے اُجول پرکاش میں لایا جاتا ہے۔ تو اس کی آنکھیں کچھ دیکھ نہیں سکتیں۔"
(گوتم بدھ)

"کمزور وہ نہیں جسے کمزور کہا جائے۔ بلکہ وہ جو اپنے کو کمزور سمجھتا ہے۔"
(مہاتما گاندھی)

(۳)

"اپنے سکھ کے لئے چنتا شیل ہونا دُکھی ہونے کا نشچت اُپائے ہے۔ سکھ جیون کا لکشیہ نہیں ہے۔ سادھارن جیون کا لکشیہ ہے۔"
(مہاتما بدھ)

(۴)

"جہالت کے بادل اگیان کے ذریعہ زیادہ دیر تک نہیں چھپا سکتے۔ اور نہ ہی اس کا ناش کر سکتے ہیں۔ بلکہ گیان جہالت کا ناش کرنے میں پورا مہا سمرتھ ہے۔"
(ایک مہاتما)

(۵)

"زندہ وہ ہے۔ جو دوسروں کے لئے جی رہا ہو۔ ورنہ اس سنسار میں مُردوں (مرے ہوؤں) کی کمی نہیں۔"
(ایک مہاتما)

(۶)

ــــ کرم یوگی سے مرتیو بھی ڈرتی ہے۔

م والا ہوں۔ آپ اس میں روتج بیٹھے۔ جتنا ایک روتج کو دھن میں دوں گا۔ اتنا ہی ایک پُروہت کو دان کروں گا۔ آپ یہیں استھان میں رہیے۔
(مسلسل چھاندوگیہ اُپنشد)

"رشی نمبر" ہندی میں بھی اُنہوں نے ہے۔ کہ امسال مئی جگہ دو ہزار [illegible] آرڈر آنے پر رشی نمبر ہندی میں بھی [illegible] کیا جائے۔ آرڈر ابھی سے روانہ [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جگت گورو کا اعتراف

(انتولاپور ۱۴ - جون) مسٹر انتروڈلیکہ اور ... گورو شنکر آچاریہ لکھتے ہیں - کہ ... ریاست میں دَورہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں - کہ ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کو بہت سے ادھیکار حاصل نہیں - ہندوؤں کی تعمیر کے سلسلہ میں روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں - ہندوؤں کو ستیہ نارائن کی کتھا کرنے کے لئے بھی اجازت لینی پڑتی ہے - اسی طرح ایک اور تہوار گونڈل کی تقاریب کے لئے بھی اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے - ... وہ کوئی تہوار نہیں منا سکتے - ضرورت اس امر کی ہے - کہ ان شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے ✤

ریاست حیدرآباد کی خبروں پر
(پنجاب گورنمنٹ کا سنسر)

(منٹگمری ۱۴ - جون) ایڈیٹر پرتاپ کے نام ایک تار کے دوران میں سوامی ستیانند ... انچارج آریہ ستیاگرہ کیمپ منٹگمری لکھتے ہیں - کہ:

اورنگ آباد جیل میں آریہ ستیاگرہیوں کی ... کے متعلق جو بیان کل یہاں سے ... ایڈیٹر پریس کے نام بذریعہ تار بھیجا گیا تھا پنجاب گورنمنٹ نے قابلِ اعتراض ہونے کی بنا پر اسے روک دیا ہے ✤

مہاتما نارائن سوامی جی بیمار ہو گئے

(انتولاپور ۱۳ - جون) آریہ ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی کے گھٹنوں ... دونوں ٹانگوں پر پھنسیاں نکل آئی ہیں - ... تکلیف کی وجہ سے آپ بیٹھ نہیں سکتے - ... لیٹے رہتے ہیں - پھنسیوں کے ساتھ تھوڑا تھوڑا بخار بھی ہو جاتا ہے ✤

آٹھویں ڈکٹیٹر کا دورہ

(انتولاپور ۱۴ - جون) آٹھویں ڈکٹیٹر منتری ... مہاسبھا اس وقت ریاست حیدرآباد کے مختلف دیہات کا دورہ کر رہے ہیں - ... والنٹیر جمع کر رہے ہیں ✤

... گھنشیام سنگھ جی گپت حیدرآباد کو

(انتولاپور ۱۳ - جون) توقع کی جاتی ہے - کہ ... گھنشیام سنگھ گپت سپیکر سی - پی ... سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ... حیدرآباد دکن جائیں گے جہاں وہ ... ریاست کی ایگزیکٹو کونسل کے ... سے ملاقات کریں گے ✤

مدراس پریذیڈنسی میں آریہ سماجیوں کے جلسوں پر دفعہ ۱۴۴

(نئی دہلی ۱۴ - جون) مدراس گورنمنٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں تمام جلسوں کی ممانعت کر دی ہے - حیدرآباد ڈے منانا بھی ممنوع قرار دے دیا گیا ہے - حیدرآباد کے ہندوؤں کی شکایات کے متعلق جو پمفلٹ شائع ہوئے ہیں - ان کی درآمد بھی ممنوع قرار دے دی گئی ہے ✤

مہاشہ جی سے جیل میں ماسٹر گوردتہ رام بان پرستھی کی ملاقات

(شولاپور ۳ - جون) ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی بہبوں اورنگ آباد گئے - اور جیل میں آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی سے ملاقات کی - آدھ گھنٹہ تک وہاں رہے - مہاشہ جی خوش و خرم ہیں - ماسٹر جی کو لالہ نانک داس جی سے بھی ملنے کی اجازت دی گئی - لیکن اسی شرط پر کہ وہ کسی اور شخص سے بات چیت نہیں کریں گے - لالہ جی کو ۵ - جون کو ہی بخار ہو گیا تھا - اور اب تک نہیں اترا - تین اور ستیاگرہیوں کو موسمی بخار اور انفلوئنزا ہو گیا ہے - اس میں اندیشہ کی کوئی بات نہیں - ماسٹر جی کا بیان ہے - کہ مہاشہ جی جس جیل میں رہتے ہیں - وہ ایک سرائے ہے - جو ۳۵ ہزار روپیہ کی لاگت سے حال ہی میں تیار ہوئی ہے - اس کا صحن بڑا بھاری ہے - اور تمام ستیاگرہی کوٹھڑیوں اور برآمدوں میں رہتے ہیں ✤

مہاشہ جی اُپدیش دیا کرتے ہیں

جیل کا فرش کچا ہے - جس میں سے بعض اوقات کیڑے - مکوڑے اور کنکھجورے نکلتے ہیں - یہاں نمی کی وجہ سے بخار کے ساتھ انفلوئنزا بھی ہو جاتا ہے - یہاں نہ پنجاب کی سی گرمی ہے - اور نہ ہی لُو چلتی ہے ✤

ماسٹر جی نے یہ بھی بتایا - کہ جیل میں ہر روز سندھیا - ہون اور اُپدیش ہوتے ہیں - مہاشہ جی وقتاً فوقتاً ستیاگرہیوں کو اُپدیش دیتے ہیں - کہ وہ جیل والوں کو کسی شکایت کا موقعہ نہ دیں - اور اپنی عملی زندگی کا اثر ان پر ڈالیں ✤

پچیس ہزار ستیاگرہیوں کا انتظام

سُنا ہے - کہ نظام سرکار کے ایک افسر نے ایک سرکردہ آریہ سماجی سے کہا - کہ "ہم نے پچیس ہزار ستیاگرہیوں کے رکھنے کا انتظام کر لیا ہے" -

اس کے جواب میں آریہ سماجی نے کہا - کہ "اچھا ہم ۲۵ ہزار بھیجنے کا انتظام کر لیتے ہیں" ✤

سی - پی میں آریہ ستیاگرہ کا نیا سنٹر

(باسم دی - پی ۱۳ - جون) باسم ایک پرانا قصبہ ہے - یہاں کی آبادی تیرہ ہزار کے لگ بھگ ہے - جس میں سے دس ہزار ہندو اور تین ہزار مسلمان اور عیسائی ہوں گے - یہاں سے دس میل کے فاصلہ پر نظام حیدرآباد کی حد کشیر گاؤں سے شروع ہو جاتی ہے - پین گنگا برٹش علاقہ کو ریاست حیدرآباد سے جدا کرتی ہے - موسم برسات میں آریہ ستیاگرہ کے مرکز شولاپور اور احمد نگر بند ہو رہے ہیں - ان کے متبادل پر باسم میں ایک سنٹر کھولنے کی تجویز زیر غور ہے - لیڈر کی طرح یہ مقام بھی پنجاب دیو - پی سے آنے والے جتھوں کے لئے دوسرے سنٹروں کی نسبت بہت نزدیک پڑتا ہے ✤

شولاپور کیلئے ۵ سیر یگیوپویت

(جوالاپور ۱۰ - جون) آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور سے ایک پتر آریہ بان پرستھ آشرم جوالاپور میں آیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ ہردوار سے خرید کر ۵ سیر جنیؤ بذریعہ پارسل بھیج دئے جائیں - کیونکہ شولاپور میں بہت کم ملتے ہیں - اور جو جنیؤ دھاری نہیں ان کو ستیاگرہ کی روانگی سے پیشتر جنیؤ دھارن کرایا جائے ✤

... آریہ سماجوں کا ایک جلسہ ۹ - جون کو منعقد ہوا - مشہور آریہ نیتا سوامی ستیانند جی بھی اس میں شامل تھے - یہ فیصلہ کیا گیا - کہ کم از کم تین ہزار روپیہ ماہوار فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے - اور کم از کم ۲۵ والنٹیر ہفتہ وار بھیجے جائیں - سبھا توقع رکھتی ہے - کہ سب آریہ سماجیں اس مثال کی پیروی کریں گی اور تن اور دھن سے امداد کریں گی ✤

ایک مسلم لاء گریجویٹ کا پروٹسٹ

(حیدرآباد ۱۲ - جون) سید محمد عباس بی - اے - ایل - ایل - بی نے جو عثمانیہ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں - پروٹسٹ کے طور پر اپنی ڈگری سر اکبر حیدری چانسلر یونیورسٹی کو واپس کر دی ہے - سید محمد عباس کو شکایت ہے - کہ حیدرآباد میں قابلیت کو کوئی نہیں پوچھتا بلکہ اپنوں کی سرپرستی کی جاتی ہے ✤

ریاست حیدرآباد میں ساہوکارہ قانون

(حیدرآباد ۱۲ - جون) گورنمنٹ نے ساہوکاروں کو اپنے نام رجسٹر کرانے کے لئے جو ۶ ماہ کی میعاد دی تھی - وہ تین ماہ اور بڑھا دی گئی ہے ✤

تین ماہ کی تنخواہ ستیاگرہ فنڈ میں

(کھڈیاں ۱۱ - جون) پنڈت سری رام نے اعلان کیا ہے - کہ وہ اپنی تین ماہ کی تنخواہ ستیاگرہ فنڈ میں دیں گے - پہلے ماہ کے ۲۵ روپے انہوں نے آریہ سماج کھڈیاں کو دے دئے ہیں - باقی ماہ بماہ ادا کئے جاویں گے ✤

رجوعہ کا ایک لکھ پتی نوجوان تیار

(رجوعہ ۱۱ - جون) مہاشہ موہن لال جی ورما جو یہاں کے ایک لکھ پتی خاندان کے ہونہار نوجوان اور آریہ سماج کے اُپ پردھان ہیں - ایک بھاری جتھا لے کر ۲ - جولائی کو حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے جائیں گے ✤

مسٹر بھوپٹکر کی تشویشناک حالت

(پونہ ۱۱ - جون) مسٹر ایل - بی بھوپٹکر پردھان مہاراشٹر ہندو مہاسبھا کی صحت جیل میں تشویشناک ہو گئی ہے - اس اطلاع کے ملنے پر مسٹر بھوپٹکر اور ان کا عزیز کا اورنگ آباد روانہ ہو گئے ہیں ✤

سارودیشک سبھا کی اپیل

(دہلی ۱۰ - جون) سیکرٹری سارودیشک سبھا رقمطراز ہیں:-

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے گذشتہ ۲۱ - مئی کو اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے - کہ "چونکہ ریاست حیدرآباد کا ستیاگرہ بہت طویل ہو جائے گا - اس لئے ہر آریہ سماجی اپنی آمدنی سے خود بخود ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے ماہوار ستیاگرہ فنڈ کے لئے امداد دے" ✤

اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ...

... سری بہتینی علاء الدین پوری کی بہترین تصانیف "سندھیا گان" "ڈاب نندگان" (ہندی - اردو) کی ایک ایک کاپی "گیتا گیان" (ہندی ۸ ر - اردو ۹ ر) کی ایک کاپی منگوانے والے کو
... Haridwar, Digitized by eGangotri

برہما میں ستیاگرہ کیلئے جوش و خروش

(رنگون ۱۱ جون) برہما کے آریہ سماجیوں میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے بہت جوش و خروش ہے۔ بہت سی آریہ سماجوں نے روپیہ کی امداد بہم پہنچائی۔ اور پہنچا رہی ہیں۔ جگہ جگہ پرچارک چندہ جمع کر رہے ہیں۔ آریہ سماج لیون کی طرف سے پنڈت بھوانند نے تقریباً ۵۰۰ روپیہ نقد جمع کئے ہیں۔ رنگون سے ایک ہفتہ وار بلیٹن ہندی اور انگریزی میں شری برہما نند اور شری گوتم بھاردواج کی نگرانی میں شائع کرکے تقسیم کیا جاتا ہے۔ جو ہر ہفتہ برداشت ہوتا ہے۔ رنگون سے بھی ایک جتھا بھیجنے کی تیاری ہو رہی ہے۔

سابق وزیر سی۔ پی ستیاگرہ کریں گے

شری بابا صاحب کھاپرڈے سابق جاڑی وزیر سی۔ پی۔ نے آج کل ہندو دھرم ستیاگرہ کے انچارج اور پراونشل ممبر ہیں ۱۱ جون کو ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں۔ اسی دن نظام گورنمنٹ اصلاحات کا اعلان کرے گی۔ شری کھاپرڈے ایک جتھے کی رہنمائی کریں گے۔

آریہ لیڈر دورہ کریں گے

(دہلی ۱۱ جون) معلوم ہوا ہے کہ سارودیشک سبھا کے فیصلہ کے مطابق آریہ نیتاؤں کا ایک ڈیپوٹیشن عنقریب سارے دیش کے دورہ پر روانہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن میں مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے ممبر مرکزی اسمبلی جنہوں نے شولاپور کانفرنس کی صدارت فرمائی تھی۔ لالہ دیش بندھو گپتا ممبر پنجاب اسمبلی۔ پرنسپل دیوی چند جی ایم۔ اے۔ (ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج ہوشیارپور) کے علاوہ ستیاگرہ کے اول ڈکٹیٹر شری ونایک راؤ جی بھی شامل ہوں گے۔ چونکہ حیدرآباد ہائی کورٹ کے جج کے بھتیجے ہیں۔ اور نظام راجیہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان ہیں۔ یہ ڈیپوٹیشن مختلف پرانتوں میں جائے گا۔ اور وہاں کی جنتا کے سامنے آریہ سماج کے کیس کی وضاحت کرے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ڈیپوٹیشن کا دورہ کامیاب ثابت ہوگا۔ اور اس سے حیدرآباد کے اندولن کو بڑی تقویت پہنچے گی۔

ریاست حیدرآباد سے بھاری جتھا

(شولاپور ۱۱ جون) آریہ پرتی ندھی سبھا

نظام سٹیٹ کے آنریری پرچارک شری پنڈت شمبھو گرجی اس ماہ میں ایک بھاری جتھے کے ساتھ ستیاگرہ کر رہے ہیں۔

ساتویں ڈکٹیٹر کا دورہ

(شولاپور ۱۱ جون) آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیندر جی سدھانت بھوشن ۷ جون کو دیہات کاؤں میں ہوکر ستیاگرہ کے سلسلہ میں پرچار کیا۔ اور ۶ جون کو ہوٹ اور ۱۰ جون کو دوسری میں پرچار کیا۔

۱۲ سیر جوار پسوائی جاتی ہے

گلبرگہ جیل سے لاتور نواسی ایک سنیہ آگرہی مہاشے وٹھٹا بسیر باہر آئے ہیں۔ آپ نے اپنے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ ہر ستیاگرہی قیدی سے ہر روز ۱۲ سیر جوار پسوائی جاتی ہے۔ جیل کے سامنے اونچے پہاڑ پر ایک تالاب ہے۔ قلعہ کو آریہ سے اینٹیں بنانے کے لئے ستیاگرہیوں سے مٹی لانے کی مشقت بھی لی جاتی ہے۔ انہیں یہ کام کڑکتی دھوپ میں ننگے پاؤں کرنا پڑتا ہے۔ جس سے ان کے پاؤں میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔

سماج کو بند کرنے کا حکم

(حیدرآباد دکن ۱۱ جون) قصبہ دھرو بیٹھ کی آریہ سماج کے منتری مہاشہ سورج سنگھ کو پولیس تھانے میں بلایا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ آٹھ دن کے اندر اندر آریہ سماج کو بند کر دو۔ منتری جی نے کہا۔ کہ آریہ سماج کے رہنے سے کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچا۔ یہ سماج لودھ جاتی کی مجلس نمایاں کو دور کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ لیکن کوئی عذر نہ سنا گیا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ اگر سماج کو بند نہ کیا گیا۔ تو سامان ضبط کر لیا جاوے گا۔

ضلع کریم نگر کے واقعہ کی حقیقت

(شولاپور ۱۱ جون) اس سے پیشتر یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ ضلع کریم نگر میں ایک ستیاگرہی جتھے کو گرفتار نہ کیا گیا۔ اور وہاں کے امین پولیس نے اس امر کی تحریری اجازت دے دی۔ کہ اس ضلع میں آریہ سماج کو پوری آزادی ہے۔ مگر یہ ایک چال ہے۔ جو ضلع میں ستیاگرہ کی تحریک کو شکست کرنے کے لئے چلی گئی ہے۔ کسی جگہ کا سب انسپکٹر پولیس لکھ کر کچھ دے سکتا ہے۔ لیکن سارے نظام کے لئے وہ کچھ نہ کر دے جس کا اختیار نہیں رکھتا۔ علاوہ ازیں جب

تک نظام سرکار کوئی اعلان نہیں کرے گی۔ یہ پروانہ چیز کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ بہرحال آریہ جگت کو اس بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ جب تک نظام سرکار آریوں کے مطالبات منظور نہ کرے۔ پورے جوش و خروش سے دھن اور جن بھیجتے رہیں۔ (منتری ستیاگرہ سمتی)

افواہوں پر یقین نہ کیا جائے

(دہلی ۱۰ جون) منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا رقمطراز ہیں۔ کہ آریہ بھائیوں کو مندرجہ ذیل باتوں کا خاص دھیان رکھنا چاہیئے :-

(۱) آریہ ستیاگرہ ابھی بہت لمبا جائے گا۔ موجودہ حالات سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے۔ آپ لوگ گھبرائیں نہ اور صبر سے دھن اور جن بھیجتے رہیں۔

(۲) کسی مخالفانہ مضمون۔ اطلاع یا تار وغیرہ کا اس وقت تک یقین نہ کریں۔ جب تک سبھا سے سوچنا نہ ملے۔

(۳) مخالفوں کی طرف سے طرح طرح کی الٹی خبریں اڑائی جا رہی ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے۔ کہ یا تو ہم بے حوصلہ ہو جائیں یا آپس میں لڑ پڑیں۔

کوئی گفت و شنید نہیں ہو رہی

(سارودیشک سبھا کا اعلان)

(دہلی ۱۰ جون) سیکرٹری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ذیل کا اعلان کیا ہے :- "اخبار بمبئی کرانیکل" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت سر اکبر حیدری سے گفت و شنید کرنے کے لئے حیدرآباد جا رہے ہیں۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔ اور اس کا مقصد جاری تحریک کو نقصان پہنچانا ہے۔ سر اکبر حیدری یا کسی اور سے گفت و شنید کرنے یا مہاتما گاندھی کی طرف سے مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پبلک کو چاہیئے۔ کہ ایسی افواہوں پر یقین نہ کرے۔

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

(پونہ ۱۰ جون) مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی نے شولاپور کے فرقہ وارانہ فساد کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ فرقہ وارانہ فساد کے موقعہ پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو کارروائی کی۔ کمیٹی نے اس پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اور یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فساد کی روک تھام کے متعلق

کارروائی کرنے کے لئے کانگرسی کارکنوں کے مشورہ اور تعاون کا فائدہ نہ اٹھایا۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر کو بھیجدی ہے۔

منماڑ میں ستیاگرہ کا مرکز

(شولاپور ۱۰ جون) آریہ ستیاگرہ سمتی نے منماڑ میں مستقل مرکز کھول دیا ہے۔ یہاں سے ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کے لئے مختلف مقامات کو جتھے بھیجے جائیں گے۔ اس لئے جتھے بھیجنے کے متعلق تمام خط و کتابت آریہ ستیاگرہ سمتی منماڑ سے کی جائے۔ باقی تمام خط و کتابت آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور سے کی جائے۔ روپیہ بھی شولاپور کو بھیجا جائے۔ تمام جتھوں کو چاہیئے۔ کہ وہ دہلی سے روانگی سے پیشتر منماڑ ستیاگرہ سمتی سے ہدایات حاصل کر لیا کریں۔

پنڈت بدھ دیو حیدرآباد کو

(لاہور ۱۰ جون) پنڈت بدھ دیو ودیالنکار ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کے لئے ۲۵ جون کو لاہور سے روانہ ہوں گے۔ آج کل وہ پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ عوام میں ستیاگرہ کے متعلق بیداری پیدا ہو۔

مہاتما گاندھی جی کا مشورہ

(شولاپور ۹ جون) پچھلے دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا بمبئی کے پرچارک شری کنہیا لال نے مہاتما جی سے ملاقات کی۔ جس کے دوران میں حیدرآباد ستیاگرہ کے موضوع پر تبادلہ خیالات کیا۔ اور مہاتما جی نے کہا۔ کہ "جو آریہ یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ حیدرآباد میں ان کے دھرم پر پابندیاں ہیں۔ وہ ضرور وہاں جائیں"۔

ہندو سبھا کا ستیاگرہ تیز ہو گیا

(شولاپور ۱۰ جون) ہندو مہاسبھا کا حیدرآباد ستیاگرہ تیز ہو گیا ہے۔ ملک بھر سے جتھے پہنچ رہے ہیں۔ یہ جتھے چارک ریاست حیدرآباد کے چاروں طرف پھیلائے گئے ہیں۔ اور ریاست حیدرآباد کی حدود پر چار مورچے ہیں۔ مارچ سے اب تک چھ سو سے زیادہ ستیاگرہی صرف پراونشل ہندو سبھا بمبئی بھیج چکی ہے۔ ۱۰ ان جتھوں میں سکھ۔ گورکھے۔ جین منگنیت غرضیکہ ہر مت کے ہندو شامل ہیں۔

ستیارتھی جی کو ۱½ سال ۳۷ ماہ

(لاہور ۱۰ جون) آریہ ستیاگرہ سمتی سے اطلاع

اجمیر سے ۲۵۰ (اڑھائی سو) والنٹیر بذریعہ سپیشل ٹرین ساتویں ڈکٹیٹر کے ساتھ جائیں گے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۶ ۴ - اساڑھ
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
۱۸ جون ۱۹۳۹ء

آریہ ستیاگرہ اور آئندہ مردم شماری

حیدر آباد میں چل رہے دھرم یُدھ کی وجہ سے نہ کیول آریہ جگت میں ایک اپورو جاگرتی آگئی ہے۔ اپی تو سارا ہندو جگت بیدار ہو گیا ہے۔ چونکہ آریہ سماج ہندو ماتر کی بھلائی کیلئے جدو جہد کر رہا ہے۔ اس لئے ہر خیال کے ہندوؤں کی ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔ آریہ سماج کے جلسوں کی رونق اب دیکھنے لائق ہوتی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے کبھی بھول کر بھی آریہ سماج مندر میں قدم نہ رکھا تھا۔ آج نہ کیول اس کے جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ بلکہ دھن اور جن کی امداد بھی دے رہے ہیں۔ آریہ سماج کے لئے پرچار کا یہ سنہری موقع ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ ہم اس اُدیش کے لئے پرانے طریقۂ پرچار سے کام نہ لیں۔ بلکہ اب تو اس میں بھاری تبدیلی کر دینی چاہیئے۔ شاستراریقوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور کھنڈن اتمک لیکچر غیر معین عرصہ تک ملتوی کر دینے چاہئیں۔ ہمارے لیکچروں کا وشے اب یہ ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کا جنم کس لئے ہوا تھا۔ لوگوں کو بتایا جائے۔ کہ سارے سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یہی کام وہ اپنے جنم کال سے اب تک کرتا آیا ہے۔ اور آئندہ کرتا رہے گا۔ اور کہ اس اُدیش کی پورتی کے لئے ہی وہ نظام سرکار سے ٹکر لئے ہوئے ہے۔ ہم اپنے لیکچروں میں کسی مذہب یا اس کے اصولوں پر نکتہ چینی نہ کریں۔ اور نہ دوسرے مذہب کے بزرگوں کو کسی قسم کا برا کہیں۔ ہمیں صرف ویدک دھرم کی خوبیاں بیان کرنی چاہئیں۔ اور آریہ سماج نے دوسروں کی بھلائی کے لئے اب تک جو کام کئے ہیں۔ اور جو وہ اس وقت کر رہا ہے ان ہی کا ورنن کرنا چاہیئے۔ اگر اس ڈھنگ پر ہم پرچار کا کام زور شور سے شروع کر دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آریہ سماج کے سدسیوں کی تعداد نہ بڑھے۔ اور بڑھ کر کچھ ہی دنوں میں کئی گنا نہ ہو جاوے۔

اس سلسلہ میں ایک احتیاط ضروری ہے وہ یہ کہ سداچار۔ شردھا اور کرینو کے دوسرے گنوں کا لحاظ رکھ کر ہی ممبر بھرتی کئے جائیں۔ آرتھک درشٹی کون سے نہیں۔ اس کے لئے موجودہ ممبروں کو اپنا عملی جیون بھی بہت اُچیہ بنانا ہوگا۔ اور سچے معنوں میں آریہ بننا ہوگا۔ روزانہ سندھیا۔ ہون اور ویدوں کا سوادھیائے کرنے کا پرن لینا ہوگا۔ نیز دوسرے ضروری کرتویوں کا پالن کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ ان کا عملی جیون بطور خود دوسروں کے لئے ایک آکرشن ہوگا۔ اور لوگ جوق در جوق آریہ سماج کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔

آئندہ مردم شماری قریب۔۔ ہے۔ (۳۱) میں آریوں کی سنکھیا پچھلی گنتی سے کئی گنا ادھک ہونی چاہیئے۔ وہ آسانی سے ہو سکتی ہے۔ اگر آریہ سماجیں اس طرف دھیان دیں۔ اور زور شور سے ممبروں کی بھرتی شروع کر دیں۔ اس دھرم یُدھ نے آریوں کے لئے پرچار کا ایک سنہری موقعہ مہیا کر دیا ہے۔ اگر وہ اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ تو اگلی مردم شماری میں آریہ سماج بہ بازی لے جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ نہ کیول آریہ نیتا اور پرانتک سبھائیں ابھی سے اس طرف توجہ دینا شروع کر دیں۔ بلکہ آریہ سماجوں کا بھی فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے شہروں اور گراموں میں یوکل سنستھی کے انوسار کوئی کاریہ کرم نشچت کر کے اس پر ابھی سے پوری سرگرمی کے ساتھ عمل کرنا شروع کر دیں۔ اس وقت ان کی تھوڑی سی ہمت وہ کام کر سکتی ہے۔ جو ہم پچھلے کئی درشوں میں نہیں کر سکے۔

(ہیتیشی)

جا۔ ہیتیشی۔ اور بھی کئی مفید تجاویز ہو سکتی ہیں۔ جیسی کہ شاردا جی نے پیش کی ہیں۔ ان کے متعلق ہم کسی آئندہ اشاعت میں اپنے وچار پرگٹ کریں گے۔

(ہیتیشی)

جنتا تک آریہ سماج کا سندیش پہنچا سکیں۔ ہماری تجویز ہے۔ کہ یہی پہلا کام ہے۔ جو آریہ سماج کو یدھ کی سماپتی پر اپنے ہاتھ میں لینا

چھٹے ڈکٹیٹر کو ودھائی

آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۵ - جون کو گرفتار کر لئے گئے۔ اس پر ہم آپ کو ہاردک ودھائی دیتے ہیں۔ مہاشہ جی مہان ودھائی کے ادھیکاری ہیں۔ اس لئے کہ جس شان سے آپ نے دھرم یاترا کی ہے۔ اب تک کسی دوسرے ڈکٹیٹر نے نہیں کی۔ ان سے پہلے جانے والے پانچ ادھیکاریوں میں سے کوئی بھی ۵ - ۶ ہزار سے زیادہ دھن اکٹھا نہیں کر سکا۔ صرف ایک ماہ میں پچھتر ہزار اکٹھا کر لینا آپ ہی کا کام تھا۔ آپ کے تیاگ کا دھرم یُدھ کی پرگتی پر اچھا اثر پڑا ہے۔ پنجاب میں ایک نئی بجلی سی دوڑ گئی۔ ایک نیا اُتساہ اور جوش کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ درحقیقت اگر دیکھا جائے۔ تو اس جانب میں جو جاگرتی پائی جاتی ہے۔ اس کا زیادہ تر شریہ آپ ہی کو پراپت ہے۔ سردادھیکاری گھوشت ہونے سے پہلے آپ نے اپنی قلم کے جو جوہر دکھائے۔ ان سے اس تحریک کو بہت تقویت ملی۔ لیکن جب آپ نے پنجاب کا دورہ شروع کیا۔ تو آپ کی جادو بیانی نے دھرم یُدھ کی گتی اور بھی تیز کر دی۔ اس کے بعد اب آپ کی گرفتاری نے اس تیزی کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ اگر آپ نے اپنے اپورو تیاگ سے پنجاب کا سر اونچا کیا۔ تو پنجاب نے بھی آپ کو ایک امتیازی شان پیش کی۔ اس طرح ستیاگرہ آندولن کے ادھی نائیک شری سوامی سوتنترانند جی کی وہ ہاردک اچھا بھی پوری ہو گئی۔ جو انہوں نے ایک ہزار ستیاگرہی ویروں اور پچاس ہزار روپیہ کی چھٹے ڈکٹیٹر سے آشا کے طور پر پرگٹ کی تھی۔

مہاشہ جی اس وقت اورنگ آباد جیل میں مقید ہیں۔ آپ کے مقدمہ کی سماعت ۲۱ - جون کو ہوگی۔ مہاشہ جی اپنے حق میں کوئی صفائی پیش کرنا نہیں چاہتے۔ پتہ نہ جانے مقدمہ کی سماعت اتنے دنوں پر کیوں ملتوی کر دی گئی ہے۔ آپ کے خلاف چار الزام لگائے گئے ہیں۔ اس لئے شاید دو سال سے زیادہ ہی کی سزا دی جائے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ مہاشہ جی کی قربانی اوشیہ پھل لائیگی۔ اور وہ جلد ایک بار پھر ودھائی دیں گے۔ جس میں سارا آریہ جگت دستیاگرہی بھی سملت ہوں گے۔

(ہیتیشی)

[...]رم یدھ کے بعد

[...] ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند [...] شاردا کا ایک لیکھ "پرکاش" کے اسی [...] کسی دوسری جگہ چھپا ہے۔ اس لیکھ [...] شاردا جی نے کچھ مفید تجاویز آریہ ستیاگرہ [...] کے سامنے رکھی ہیں۔ ان کی اچھا ہے۔ کہ [...] یدھ کی سماپتی پر انہیں عملی روپ دیا جائے [...] دھرم یدھ میں ہماری وجے ہوگی اس میں کسی [...] سندیہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ آریہ [...] نے اسے جیون مرتیو کا پرشن سمجھ کر اپنی [...] شکتی اور توجہ ادھر لگا رکھی ہے۔ پھر [...] ستیہ اور اہنسا پر آسترت ہے۔ اسے [...] نیتاؤں کی ہمدردی اور تمام ہندو [...] کی امداد حاصل ہے۔ بعض حق پسند مسلمان [...] سمجھتے ہیں۔ ایسی حالت میں اسپھلتا [...] میں بھی دھیان نہیں آ سکتا۔ آریہ سماج [...] اوشیہ ہوگی۔ اور آشا کی جاتی ہے کہ [...] ہوگی۔ اس لئے کچھ گمبھیر وچارکوں [...] یہ پرشن اُلجھن ہے۔ کہ وجے [...] کے بعد آریہ سماج کو کیا کرنا چاہیئے۔ [...] پرشن کا اُتر شاردا جی نے اپنے لیکھ [...] دیا ہے۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ یدھ [...] پر تمام ستیاگرہی ویروں کو جیل سے [...] گھر بھیج دینا مناسب نہ ہوگا۔ ان سے [...] پرچار کا کام لینا اُچت ہوگا۔ ان [...] کچھ ایسے بھائی بھی نکلنے چاہئیں۔ جو [...] میں مستقل طور پر رہائش اختیار [...] ریاست میں دھرم پرچار کو ہی [...] جیون کا ادیش بنا لیں۔ [...] ریاست کے ایک ایک گاؤں اور ایک ایک [...] صرف آریہ مندروں کی تعمیر کا پربندھ [...] چاہیئے۔ بلکہ پرچار کا بھی۔ صرف ریاست [...] میں ہی پرچار کی ضرورت نہیں۔ [...] کے سبب ورتمان میں بھی آریہ [...] کا جھنڈا گاڑنے کی ضرورت ہے۔ [...] کے لئے کام کا میدان بہت وسیع [...] اب اسے اپنے مشن میں کامیابی [...] کرنے میں زیادہ دقت بھی پیش نہ [...] ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ [...] رکھنے والے سینکڑوں پرچارک تیار [...] اور وہ سوں بھی زیادہ تر [...] پرانتک بھاشا میں پرچار کر [...] دھارمک پستکوں کا انوواد کر کے [...] اور لیکچروں دوارا سادھان

"رانی لکھشمی بائی ڈے"

ایسا کون ہندو ہوگا۔ جس نے جھانسی کی ویر رانی لکھشمی بائی کا نام نہ سنا ہو۔ یہی وہ ویر کھشترانی تھی۔ جو اپنے دیش کی آزادی کے لئے میدانِ جنگ میں کود پڑی تھی۔ اور دشمنوں کے چھکے چھڑا دئے تھے۔ ہندو دیویوں میں ویرتا کی سپرٹ کو جاگرت کرنے کے لئے ایسی ویر مہلا کی جینتی منانا پرم اوشیک ہے۔ اور وہ اس ورش ۱۸۔ جون کو ہے +

دربار پٹیالہ کا سرکلر

محکمہ تعلیم دربار پٹیالہ کی طرف سے پرائیویٹ سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ انہیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ "وہ ریاست سے باہر کی کسی سوسائٹی کے ساتھ اپنے سکولوں کا کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں" +

یہ حکم سراسر نامناسب ہے۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں کوئی پرائیویٹ سکول زندہ نہیں رہ سکتا۔ مثال کے طور پر آریہ ہائی سکول پٹیالہ کو ہی لیجئے۔ اس کا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہے۔ کیونکہ اس کی تمام جائیداد کی رجسٹری سبھا کے نام ہو چکی ہے۔ اور سکول لوکل آریہ سماج کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ اگر منتظمین اس کا تعلق سبھا سے توڑ دیں۔ تو بھی آریہ سماج پٹیالہ کے لئے یہ سکول جاری رکھنا ناممکن ہوگا۔ کیونکہ آریہ سماج کا تعلق بھی تو سبھا سے ہے۔ اور دربار ڈائریکٹ تو کیا ان ڈائریکٹ تعلق رکھنے کی بھی اجازت دینے کو تیار نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے +

گورنمنٹ یو۔پی کا سراہنیہ کاریہ

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کے متعلق سوچنا دینے والے یا مقدمہ دائر کرنے والے کو اپنے پاس سے کورٹ فیس ادا کرنی پڑتی تھی۔ اس اڑچن کی وجہ سے اس قانون سے بہت کم فائدہ اٹھایا جاتا تھا۔ لیکن یو۔پی کی سرکار ہمارے شکریہ کی مستحق ہے۔ کہ جس نے اس اڑچن کو دور کر دیا ہے۔ اب اس ایکٹ کے ماتحت مقدمات میں مدعی کو کورٹ فیس ادا کرنی پڑے گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بال وواہ کرنے والوں کے خلاف آسانی سے قانونی کارروائی ہو سکے گی +

سیکرٹری ڈیفنس کمیٹی کا دورہ

مسٹر شو چندر سیکرٹری ڈیفنس کمیٹی آریہ سارودیشک سبھا ان دنوں بنگال کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور وہاں کے سرکردہ ہندو نیتاؤں کو دھرم یدھ کی ورتمان پرگتی اور نظام سٹیٹ کی واستوک ستھتی کا پریچہ کرا رہے ہیں۔ اس وقت تک آپ کئی سرکردہ لیڈروں سے ملاقات کر چکے ہیں۔ آپ نے تچھلے ہفتہ ڈاکٹر ٹیگور اور آچاریہ رائے سے بھی ملاقات کی۔ ان دونو نیتاؤں نے آریہ سماج کے اس دھرم یدھ سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی سپھلتا کی کامنا پرگٹ کی۔ اور اپنا آشیرواد دیا۔ امید ہے۔ کہ شری شو چندر جی جس اُدیش کو لے کر بنگال کا دورہ کر رہے ہیں وہ سپھل ہوگا +

جہیز کے انسداد کا بل

سندھ لیجسلیٹو اسمبلی میں جہیز کے انسداد کا بل پاس ہوگیا۔ اس کی رُو سے کوئی ہندو سگائی سے چھ ماہ اور شادی کے دو سال بعد تک نہ کوئی روپیہ ادا کر سکتا ہے۔ اور نہ ادائیگی کا کوئی معاہدہ ہی کر سکتا ہے۔ اگر اس بل کو گورنر کی منظوری مل گئی۔ جو امید ہے۔ کہ مل جاوے گی۔ تو اس کا اطلاق صرف ہندوؤں پر ہوگا۔ اور اس طرح سندھ کے ہندو ایک ایسی لعنت سے بچ جائیں گے۔ جس نے "ارم منڈلی" جیسی اپوتر سنستھا کو جنم دیا تھا +

صوبہ سرحد کے بدنصیب ہندو

صوبہ سرحد کے ہندو بھی کس قدر بدنصیب ہیں۔ کہ ان کی مشکلات کے حل کی کوئی صورت ہی پیدا نہیں ہوتی۔ قتل۔ ڈاکہ۔ چوری۔ اغوا اور لوٹ مار کے واقعات کم ہونے کی بجائے روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اور ان سب مصائب کا شکار ہندوؤں کے سوائے اور کوئی نہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ سرحد کی کانگریسی وزارت ہندوؤں کی شکایات کو دور کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ایسی حالت میں سوائے پرماتما کے ہندوؤں کی رکھشا اور کون کر سکتا ہے؟

سبھاش بابو پنجاب میں

سبھاش بابو فارورڈ بلاک کی تنظیم کے لئے پنجاب آ رہے ہیں۔ آپ ۱۶۔ جون کو لاہور پہنچیں گے۔ آپ کے سواگت کے لئے خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ آپ کا دورہ پنجاب میں فارورڈ بلاک کی کامیابی کیلئے کہاں تک مفید ثابت ہوگا۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کے نئے پروگرام کے متعلق پنجاب آپ کی زبان سے کچھ سننا ضرور چاہتا ہے۔ بہرحال ہم دیش کے اس بہادر سپاہی کا خیر مقدم کرتے ہیں +

گوالیار اور بھوپال!

ایک ہندو دوسری مسلمان لیکن دونو ریاستوں نے اپنے ہاں ستیاگرہی جتھوں کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ نامناسب ہوتے ہوئے بھی نظام سرکار سے ہمدردی کے طور پر ریاست بھوپال کا یہ حکم تو ہماری سمجھ میں آ سکتا ہے۔ لیکن ریاست گوالیار نے یہ پابندی لگا کر دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ دربار کی طرف سے جو بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں نظام سرکار سے اپنی پرانی دوستی کا ذکر ہے۔ ریاست کے ہندوؤں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اگر ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کو کوئی شکایت ہے۔ تو یہ اُن کا اپنا معاملہ ہے۔ جس میں باہر کے لوگوں کو دخل نہ دینا چاہیئے۔ لیکن یہ بات دربار کو کون سمجھائے۔ کہ ہر ہندو ہندو قوم کا ایک انگ ہے۔ اگر اس کا کوئی بھائی تکلیف میں ہے۔ تو دوسرے کو لازمی طور پر اس کی مصیبت میں دلی ہمدردی ہوگی۔ اور اس کی مدد کرنا اس کا فرض ہے +

کیا ہم امید کریں۔ کہ دربار گوالیار اپنے اس حکم پر نظرثانی کرے گا +

پنجاب کا ویر!

پنجاب کا ویر "نہرا" جس نے مہاشہ کرشن جی کے جتھے کیساتھ ۵۔ جون کو ستیاگرہ کیا تھا ۲۸ گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد اورنگ آباد جیل میں چل بسا۔ آریہ ستیاگرہ کے اس دھرم یگیہ میں یہ گیارھویں آہوتی ہے۔ نظام سرکار کے بیان کے مطابق اس کی مرتیو سخت بخار کی وجہ سے ہوئی۔ پنجاب کا یہ پہلا ویر ہے۔ جس نے اس دھرم یدھ میں اپنے جیون کا بلیدان دیا۔ وہ ایک بیس اکیس سالہ نوجوان تھا۔ اس کی شادی ہوئے ابھی ایک ماہ ہی ہوا تھا۔ اس لئے اس کی جدائی کا دستیش دکھ ہے۔ لیکن اس بلیدان سے اس کا نام امر ہوگیا ہے۔ پرماتما اس کی دھرم پتنی کو اس دکھ کو سہنے کی سامرتھ دے +

مہاتما نارائن سوامی اور ٹھاکر امر سنگھ

کچھ دنوں سے مہاتما نارائن سوامی اور ٹھاکر امر سنگھ کی صحت کے متعلق نہایت تشویشناک خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ مہاتما جی اس قدر کمزور ہوگئے ہیں۔ کہ اُٹھ بیٹھ نہیں سکتے۔ ٹھاکر امر سنگھ کی حالت بھی نازک کی جاتی ہے +

ایسی حالت میں جہاں ہم نظام سرکار سے ان آریہ نیتاؤں کی صحت کی اور سے ادھک دھیان دینے کا مطالبہ کرتے ہیں وہاں پرماتما سے بھی ان کے سواستھ لابھ کے لئے پرارتھی ہیں +

سارودیشک سبھا کا اعلان

"مہاتما گاندھی مداخلت کرنے والے ہیں شری گھنشام سنگھ جی گپت سر اکبر حیدری سے صلح کی گفت و شنید کرنے جا رہے ہیں جلد سمجھوتہ کا اعلان ہونے والا ہے۔ عنقریب ستیاگرہ بند کر دیا جاوے گا"۔ اس قسم کی خبریں کئی روزانہ اخباروں میں چھپ رہی ہیں۔ اور شاید آئندہ بھی پرکاشت ہوں لیکن یہ افواہیں ہیں۔ جن میں کوئی صداقت نہیں اور یہ محض ہماری تحریک کو کمزور کرنے کے لئے مخالفین کی طرف سے اُڑائی جا رہی ہیں۔ اس لئے سارودیشک سبھا نے ان کا پُرزور تردید کرتے ہوئے آریہ جگت سے اپیل کی ہے کہ ان کو پڑھ کر وہ بھرم میں نہ پڑے۔ بلکہ اپنا کام پوری سرگرمی سے جاری رکھے۔ دھرم یدھ تب تک جاری رہے گا جب تک کہ ہمارے مطالبات پورے نہیں کئے جاتے +

والیانِ ریاست کی کانفرنس

تاج محل ہوٹل بمبئی میں والیانِ ریاست کی جو کانفرنس تین دن سے ہو رہی تھی وہ کل ختم ہوگئی۔ کانفرنس نے اپنے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ موجودہ فیڈرل سکیم کو جو زیر غور ہے وقتیہ شرکت فیڈرل میں درج ہوئے قطعی طور پر مسترد کر دیا ہے۔ والیان ریاست کی رائے ہے۔ کہ جن تحفظات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ وقتیہ شرکت فیڈریشن کے مسودہ میں موجود نہیں۔ اس فیصلہ نے فیڈریشن کا مستقبل نہایت تاریک بنا دیا ہے +

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

اسلام اور تلوار

[...]سلام کے خوب صورت چہرے پر شائد [...] سے زیادہ بدنما دھبہ تھا - کہ اسلام [...]لوار کے زور سے پھیلا ہے - یہ اعتراض [...] والے اصل میں اعدائے اسلام تھے - [...] مسلمان بھی آہستہ آہستہ اس کے اثر [...] ایسے آگئے - کہ ایک رنگ میں [...] نے اسے قبول کر لیا - اور بالخصوص [...]انوں میں غلط راستہ اختیار کر کے [...] اسلام کے اس اعتراض کو خود [...] ایک اس بات کو تسلیم کر کے کہ اسلام [...] مرتد کی سزا قتل ہے - اور مرتد کا نکاح [...] دیا ہے - اور دوسرے اس عقیدہ [...] کہ امام مہدی آئیں گے اور [...] کے زور سے لوگوں کو مسلمان کریں گے ”

(پیغام صلح“ ۸ - جون ۱۹۳۹ء)

قادیانی ”مصلح“ کا اخلاق

قادیانی ”مصلح“ علمائے اسلام کے حق میں [...] لطیف فقرات فرماتے ہیں :-

[...] اے بد ذات فرقہ مولویاں !
[...] اے یہودی خصلت مولویو ! } انجام آتھم

[...] مولوی محمد حسین - مولوی احمد اللہ - ثناءاللہ [...] - کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا [...] (ضمیمہ انجام آتھم صـ ۲۵)

[...] بہت منکر بنایا (کنجنیوں) کی اولاد ہیں - [...] کمالات اسلام صـ ۵۴۷)

[...] اس نالائق نذیر حسین (حضرت میاں صاحب [...] دہلوی) اور ان کے ناسعادت مند شاگرد [...] حسین بٹالوی کا بڑا افترا ہے ” ۔

[...] مواہب الرحمٰن صـ ۱۲۷)

(تنظیم امرتسر ۹ - جون ۱۹۳۹ء)

”تبرا کی لغویت“

[...] صحابہ کی حقیقت سے آپ واقف [...] اور آپ کو اندازہ ہو گیا - کہ اس کا مقصد [...] کی دلآزاری نہیں - بلکہ اپنی قوم کی تعمیر [...] مدح صحابہ کا مقصد شیعوں کو چڑانا [...] - بلکہ مسلمانوں کو پیروی اصحابہ [...] صلعم کی تلقین کرنا ہے - ذرا اس [...] کی طرف آئیے - جس کا نام تبرا ایجی

ٹیشن ہے - ہندوستان میں یوں تو شیعہ ہمیشہ ہی سے تبرا کا مشغلہ اختیار کرتے رہے ہیں - اور ان کی [...] مجالس کا یہ سب سے زیادہ مقدس شغل رہا ہے -

لیکن لغویت کو انہوں نے اس طرح اختیار کیا جس طرح ایک برائی کو اختیار کیا جاتا ہے ۔

(ضیاء الاسلام“ امرتسر - جون ۱۹۳۹ء)

سدرشن چکر

چک نمبر ۵۸ (پاکپٹن) کا پٹواری اور نمبردار دونو مسلمان ہیں - نمبردار نے ایک سید کی لڑکی سے نکاح کر لیا - جس پر پٹواری نے فتوے دیا - کہ ”چونکہ اس کا یہ فعل خلاف شریعت ہے - اس لئے اسے طلاق دے دینا چاہیئے“ - لیکن نمبردار نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی - اس پر پٹواری نے نمبردار کو ہلاک کر دیا ۔

سوال ہے - کہ اس نے نمبردار کو ہلاک کرنے میں کس شریعت کی پابندی کی ؟

امرتسر کے ایک مسلم نوجوان محمد حسین نے اپنے پیر عظیم الدین کے خلاف اغوا کا مقدمہ دائر کیا ہے - اس کا بیان ہے - کہ پیری اور مریدی کے سلسلہ میں اس نے اس کی بیوی سے راہ و رسم پیدا کر لی - اور موقعہ پا کر اُسے بھگا کر لے گیا ۔

لیکن کون کہہ سکتا ہے - کہ پیر کی نیت کیا تھی - ہو سکتا ہے - کہ وہ اسے ”حج“ کرانے کیلئے ہی لے گیا ہو ۔

موضع اکوار ضلع پشاور کے دیہاتیوں اور خاکساروں میں تصادم ہو جانے سے بیس سے زیادہ خاکساروں کے مجروح ہو جانے کی خبر آئی ہے - کہا جاتا ہے - کہ امام مسجد نے خاکساروں کو کافر کہا - اور مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا - اس پر خاکساروں نے ”ازراہ نوازش“ مومنوں پر خاکساریت کا ہلکا سا رنگ چھڑک دیا - لیکن نتیجہ برعکس نکلا - فتح مومنوں کی ہوئی - اور یہ کافر خاکسار ٹڈی پسلی تڑوا بیٹھے !

یہ سُن کر پردہ کالج لاہور کے منتظمان خوش ہوں گے - کہ سیام میں عورتوں کو لپ سٹک اور پاؤڈر وغیرہ کے استعمال کی ممانعت کر دی گئی ہے - ان کے ایک سنہری اصول کی یہ شاندار فتح ہے - لیکن کیا عورتیں اپنے ان ابتدائی حقوق کے چھن جانے پر چُپ بیٹھی رہیں گی ؟ یقیناً وہ میدان میں کود پڑیں گی - اور ایک دلچسپ ستیاگرہ شروع ہو جائے گا - جس کو تمام یورپ کی عورتوں کی ہمدردی حاصل ہو گی ۔

سپین کی خانہ جنگی کی برکتیں یہ ہیں :- ۱۱۷۵ اطالوی ہوا باز ہلاک اور ۲۱۲ زخمی ہوئے - انہوں نے ۳۱۸ حملے کئے - اور ۲۷۰۰ ٹن بم پھینکے - اٹلی کے ۸۶ ہوائی جہاز ضائع ہوئے - اطالوی ہوا بازوں نے جمہوریہ سپین کے ۹۰۳ ہوائی سٹیشن تباہ کئے - اور ۲۶۶ ہوائی لڑائیوں میں شرکت کی ۔ --- ان سب برکتوں کا نتیجہ کیا ہے ؟ صرف تباہی ۔

لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ اور کولڈ سٹوریج سکیم کو ترک کرنے کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کو ۱۹ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا ہے - ٹھیکیداروں کی طرف سے ۴۹ لاکھ روپیہ کا مطالبہ کیا گیا تھا - جو گفت و شنید کے بعد ۲۸ لاکھ رہ گیا - عمارت کے لئے جو سامان خریدا گیا تھا - اس کی فروخت سے ۶ لاکھ وصول ہو گا - باقی ۱۹ لاکھ گورنمنٹ کو اپنی گرہ سے ٹھیکیداروں کو ادا کرنا ہو گا ۔

شروع جنوری سے ۱۵ اپریل کے خاتمہ تک صرف تین ماہ میں صوبہ سرحد میں قتل کی ۱۸۶ وارداتیں ہو چکی ہیں - صرف اپریل میں ڈاکہ کی ۲۴ اور نقب زنی کی ۱۲۷ وارداتیں ہوئیں - اور قتل کی ۴۵ ۔

سچ ہے زمانہ ترقی کا ہے - تنزل کا نہیں ۔

اِدھر اُدھر کی

لاہور کے ایک مسلم لیگی نے دون کی لیتے ہوئے دھمکی دی ہے - کہ ”اگر یکم جولائی تک آریہ ستیاگرہ بند نہ ہوا - تو وہ سات ہزار مسلم والنٹیروں کے ساتھ دو ہندو ریاستوں پر دھاوا بول دیں گے“ ۔

کیا اس سے حیدر آباد کا ستیاگرہ بند ہو جائے گا ؟

”لاہور - امرتسر - راولپنڈی اور کئی دوسرے شہروں میں کھنگیوں کی ہڑتالیں شروع ہو گئی ہیں“ - کیوں نہ ہو ہڑتالوں کی وبا ہی ایسی ہے - جو جلد ہی سب جگہ پھیل جایا کرتی ہے ۔

اکال گڑھ ریلوے سٹیشن پر ایک مسلمان عورت دوسروں کی جیب کاٹنے پر گرفتار کر لی گئی ۔

چلو یہ بھی اچھا ہوا - کہ ”حملہ“ ”عورت“ پر ہی کیا گیا - اور وہ بھی مسلم عورت پر - ورنہ کیا عجب تھا - کہ سوال فرقہ وارانہ صورت اختیار کر لیتا ؟

پنجاب کے ایک جیوتشی نے کسی سکول کے مسلمان ہیڈ ماسٹر کو بتایا تھا - کہ اس کی محبت ایک لڑکی سے ہو گی - اور اس سے اس کی شادی بھی ہو جائے گی - ہیڈ ماسٹر صاحب نے جیوتشی کی ہی نوجوان لڑکی پر ہاتھ صاف کیا - اور اسے بہاولپور میں لے جا کر مسلمان بنا لیا - اور بعد ازاں اس سے شادی کر لی ۔

جیوتش ودیا کو جھوٹی کون کہہ سکتا ہے ؟

واشنگٹن کے ایک بیان کا عنوان ہے - کہ ”ہندوستان اپنے باشندوں کی توہین کبھی فراموش نہیں کرے گا“ ۔

بے شک ! لیکن برداشت تو کرے گا ؟

لاہور میں شریف مسلم لڑکیوں کی تعلیم کیلئے ایک پردہ کالج کھولا گیا ہے - جہاں ساڑھی پہننا - سنیما دیکھنا - لپ سٹک اور پاؤڈر وغیرہ کا استعمال کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے ۔

لیکن ایسے والدین کو جو اپنی لڑکیوں کو اس کالج میں داخل کرائیں گے - انہیں بی اے ایم - اے تک پڑھانیکی ضرورت ہی کیوں محسوس ہو رہی ہے ؟

Digitized by eGangotri

وید اور شاستر کچھ آج ہی ہندوؤں نے نہیں مانے۔ بلکہ یہ لاکھوں برس سے۔ سرشٹی کے آدی سے ہندوؤں کے پوتر ماننیہ گرنتھ رہے ہیں۔ لیکن آج تک سوائے آریہ سماج کے ان کی واستوک شکشا کو سمجھنے اور عمل کرنے والا کوئی نہ ہوا۔ کیونکہ اتہاسک درشٹی کون سے یہ سدھ نہیں ہوتا۔ کہ پراچین آریہ ہندوؤں نے کبھی کسی ودیشی مت الولمبی جاتیوں کو شدھ کر کے اپنے میں ملایا ہو۔ تو کیا پراچین کال میں ویدوں کی شکشا کو سمجھنے والا کوئی نہ تھا۔ آج آریہ سماجیوں نے ہی اس کو سمجھا؟

اس پرکار کے آکشیپ کیول اس لئے ہوتے ہیں۔ کہ بدقسمتی سے ہندوؤں میں دھارمک شکشا کا ابھاؤ ہے۔ بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہندو جن کے گیان اور وگیان کا لوگ لوہا مانتے ہیں۔ اور ان کی قابلیت کا دنیا پر سکہ جما ہوا ہے۔ مگر دھارمک گیان سے بالکل کورے ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کے سنسکار ہی دھارمک بنائے جاتے ہیں۔ کارن کہ ہندو بالکوں کا پرارمبھ ہی سے جس واتاورن میں پالن پوشن شکشا و دیکشا ہوتی ہے۔ اس میں دھرم کا کوئی استھان نہیں ہوتا...... اور جن سے ہمارا مقابلہ ہوتا ہے۔ اتھوا آریہ سماج کے شدھی اندولن کا براہ راست جن لوگوں پر اثر پڑتا ہے یعنی مسلمان۔ ان کے یہاں مذہبی تعلیم کا بہت اچھا پربندھ ہے۔ ان کا بچہ بچہ چاہے اور کچھ نہ جانتا ہو۔ لیکن نماز۔ روزہ اور قرآن کی پوزیشن کو اپنے وشواس کے انوسار ضرور جانتا اور سمجھتا ہے۔ اتہ وہ اپنے مذہبی گیان سے فائدہ اٹھا کر ہمارے بڑے بڑے گیان وان لوگوں کو اپنے مذہبی ایجی ٹیشن اور شور و شر سے پربھاوت کر کے کام نکال لیتے ہیں۔ اور ہمارے بڑے بڑے قابل آدمی دھارمک شکشا کے ابھاؤ اور وید شاستروں سے ان بھگیہ ہونے کے کارن ان کی باتوں میں آ جاتے ہیں۔ اور خود اپنے دھارمک کاموں کو دوسروں کے کہنے سے ادھارمک سمجھنے اور کہنے لگتے ہیں۔

نیز وید شاستروں کے پرمان اور بھارتیہ اتہاس پرسالوں کا جہاں تک سمبندھ ہے ان کے پرمان تو ہم پیش کر چکے۔ اور اتہاسک درشٹی کون سے مرہٹوں۔ راجپوتوں اور سکھوں کے اتہاس سے بھی ہم شدھی کے ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے کچھ بھائی دھارمک شکشا سے ناواقف ہونے کے کارن مخالفوں کے اندولن سے اتنے ادھک پربھاوت اور ڈرے ہوئے ہیں۔ کہ جب ایک سجن کے سامنے (جو بڑے کٹر کانگریسی اور

ودیشوں میں آریوں کا پرچار

(از صوفی گیا نیندر جی آریو پدیشک مولوی فاضل)

راشٹر پریمی اور آدرنیہ و یکتی ہیں) راجپوتوں سکھوں اور مرہٹوں کے اتہاس سے شدھی کے پرمان پیش کئے تو انہوں نے جھٹ یہ کہہ دیا۔ کہ یہ تو محض راج نیتک دشمنی اور پکشپات کے کارن ہوا کرتا تھا۔ پرنتو دھارمک بھاوؤں سے پربھاوت ہو کر یہ شدھیاں نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ یہ دشمن کو نقصان پہنچانے اور ان کو جواب دینے کے لئے ویسا کا ویسا اتر دیا جاتا تھا۔ یہ دھارمک پریرنا نہ تھی؟

اس اعتراض کا اتر دینے کے لئے ہم کو بہت پراچین کال کی طرف چلنا ہوگا۔ اور اس کے لئے اتہاسک گرنتھوں کا آشرا چھوڑ کر پراچین قوموں کے ساہتیہ اور کاویہ آدی کا سہارا لینا ہوگا۔ عام طور پر لوگ پچھلے ہزار ڈیڑھ ہزار برس کے اتہاس کو سیکھتے ہیں۔ اور جب اس میں کوئی اتنی سثیل دھان کاریہ کا سمپادن ان لوگوں دوارا ملتا نہیں۔ تو جھٹ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان سے کبھی کوئی کام نہیں ہوا۔ حالانکہ کسی جاتی کے واستوک گن ودوشی کو جاننے کے لئے اس کے اُنتی، ترقی اور آزادی کے زمانہ کو دیکھنا چاہئے یہ سراسر انیائے ہے کہ کسی منش یا جاتی کی گراوٹ کے واقعات کو لے کر اس کو سدا سے گرا ہوا ٹھیرا دیا جائے۔ آریہ جاتی کے کارناموں کی تصویر اگر دیکھنا چاہو۔ تو دنیا کے قدیم ترواقعات کی دیشی اور ودیشی دونوں میں تلاش کرنی چاہئے۔ اور ہم نے کم از کم اسی ایک بات کے لئے (دھرم پرچار) پرچانے سے پرمانے واقعات کی تلاش کی۔ تو بہت سے ثبوت دیشی اور ودیشی دونوں میں ملے۔ جہاں تک ہمارے اس پراچین ساہتیہ پرانوں اور سمرتیوں کا تعلق ہے۔ اس میں اس سمبندھ کے احکام اور واقعات دونوں ملتے ہیں۔ مگر اس میں ایک اور کھٹکتا ہے۔ وہ یہ کہ آریہ جاتی کا جو سورن کال ہے۔ اس کا کوئی اتہاس اس وقت نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ اتنا ادھک پرانا ہے۔ کہ ہماری موجودہ تمام کھوج اس کے ..... آخری سرے تک بھی نہیں پہنچ پائی ہے۔ آج کی بڑی سے بڑی سبھیہ جاتی کا اتہاس بھی دو تین ہزار برس سے آگے نہیں بڑھتا۔ پھر اس تک رسائی کیوں کر ہو؟

اس سمبندھ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ کہ موجودہ اتہاس کے مدھیہ کال میں مختلف قوموں اور ملکوں میں جہالت کے بڑھ جانے اور پاپ۔ ادھرم اور اتیاچار کو دیکھ کر کچھ شردھالو پریمی اور رحم دل انسانوں نے اس مورکھتا اور اندھکار کو دور کرنے کے لئے زبردست اندولن کئے اور کچھ دنوں کے بعد ان اندولنوں نے مذہبی شکل اختیار کر لی۔ یا خود پرورتکوں نے ہی کامیابی کے لئے اس کو مذہبی شکل دیدی۔ اس پرکار مدھیہ کالین یگ میں کئی مت متانتروں کی اتپتی ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان مذہبی مخالفوں نے تعصب کی شکل اختیار کر لی۔ جس سے ایرشا دویش نے بڑھ کر بڑی بڑی تباہ کن جنگوں کی شکل اختیار کر لی۔ ان مذہبی لڑائیوں میں اپنے مخالفوں کی جان و مال پر ہی حملہ نہ ہوتا۔ بلکہ ان کی ہر ایک چیز کو تباہ و برباد کر دیا جاتا۔ جس میں ان کا تمام عملی اور علمی خزانہ بھی داخل ہوتا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں نے جب مصر پر قبضہ کیا۔ تو قدیم یونان اور مصر کی تحقیقاتوں کا نچوڑ اور ان کے تمام علم و عقل کا خزانہ ایک زبردست کتب خانہ کی شکل میں وہاں موجود تھا۔ جو کچھ دنوں تک یوں ہی بے کار پڑا رہا۔ آخر ایک علم کے شوقین پادری نے فاتح مصر عمرو بن العاص سے کتب خانہ مانگا۔ جس پر اس کو جواب دیا گیا۔ کہ بغیر خلیفہ کے حکم کے میں نہیں دے سکتا۔ چنانچہ جب خلیفہ سے اجازت مانگی گئی۔ تو وہاں سے جواب آیا۔ کہ "اگر اس کتب خانہ کا علم قرآن شریف کے مطابق ہے۔ تب تو اس کو قائم رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ اس میں تھا۔ وہ سب قرآن شریف میں آ گیا ہے۔ لہذا اس کو برباد کر دو۔ اور اگر وہ کتب خانہ مخالف تعلیم قرآن کتابوں کا مجموعہ ہے۔ تب تو اس کو دنیا میں رہنے کا حق ہی نہیں۔ فوراً جلا دینا چاہئے۔ مطلب یہ کہ دونوں صورتوں میں چاہے مخالف ہو یا موافق اس کو مٹا دینا چاہئے۔ چنانچہ وہ کتب خانہ جلا دیا گیا۔ اور ایک مصر کا کتب خانہ مسلمانوں ہی کے ہاتھوں کیوں؟ یہ تو اس زمانہ کی ایک روش تھی۔ کہ جو قوم کسی ملک یا شہر پر قبضہ جماتی۔ وہ وہاں کی ہر ایک چیز کو برباد کر دیتی۔ جس میں سب سے پہلے دو چیزوں پر ہاتھ صاف ہوتا۔ یعنی عمارتیں اور کتب خانے۔ چنانچہ تاتاریوں نے جب بغداد پر قبضہ کیا۔ تو خلفائے بنی عباس کی چھ سو برس کی محنت اور کوششوں سے جو عظیم الشان علمی خزانہ جمع ہوا تھا۔ اس کو نہایت بے دردی کے ساتھ دریا برد کر دیا گیا کہتے ہیں کہ زیادہ تعداد میں کتابیں دریائے دجلہ میں پھینکی گئیں۔ کہ اس کے پانی کی روانی رک گئی۔ اور ... دن تک دریا کا پانی رنگین رہا۔ کتابوں اور ... وغیرہ کے رنگ سے۔ اسی طرح بڑے بڑے کتب خانے اور علمی خزانے جن میں ہزاروں لاکھوں برس کے لاکھوں انسانوں کی دماغی ... اور کاوش کا نچوڑ بھرا ہوا تھا۔ اور ان کے محنت و پریشرم سے جو بیش بہا جواہرات بھنڈار جمع ہوا مت متانتروں کی پارسپرک ایرشا دویش اور تعصب کی وجہ سے برباد کر دیا گیا۔ جس سے بنی نوع انسان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ کاش اگر وہ علمی خزانے ہوتے۔ تو دنیا جہاں آج ہے اس سے کہیں آگے ہوتی۔ مگر برا ہو اس جہالت اور تعصب کا جس نے دنیا کو اتنا سخت نقصان پہنچایا اور آریہ جاتی کا تو سب کچھ برباد کر دیا۔ اس کا امولیہ ساہتیہ۔ بیش بہا علمی تحقیقاتیں۔ ... وشال اتہاس سب ہی کچھ نشٹ بھرشٹ کر دیا گیا۔ غرضیکہ ہمارا تاباب و دیا دھن برباد کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے ہمارا سب کچھ ... کے وشال گربھ میں سما گیا۔ پرنتو کبھی کبھی اس وشال گربھ کے کچھ بچے کچھے انش ... بھی کہیں کہیں سے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر اپنے اور پرائے دونو آشچریہ چکت ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں وشواس نہیں ہوتا کہ ہم کبھی ایسے رہ چکے تھے۔

جس طرح آج دہلی اور لکھنؤ کے بگڑے ہوئے شہزادے اور نواب (جن میں سے اب کوئی تانگہ چلاتا ہے۔ کوئی گھاس بیچتا اور چھابڑی لگاتا ہے) جب اپنے بزرگوں کی گورو اور وشالتا کا ورنن کرتے ہیں۔ تو سننے والا ہنس کر ٹال دیتا ہے اور پاگل کی بڑ سمجھتا ہے۔ یہی حال کبھی کبھی ہمارا ہو جاتا ہے۔ یہی حال عرب کا بھی ہوا۔ حالانکہ وہاں باہر سے کوئی آکرمن کاری نہیں آیا۔ لیکن ان کے اندر ہی ایسا پکشپات اور پھوٹ پیدا ہوئی جس کے کارن اسلام سے پہلے کا ان کا سب کچھ نشٹ ہو گیا یا کر دیا گیا۔ اور اسلام کے بعد جو کچھ لکھا گیا۔ وہ کیول اسلامی درشٹی سے لکھا گیا۔ اس لئے ان کا پراچین اتہاس واستوک روپ میں دنیا کے سامنے نہ آ سکا۔ مسلمانوں نے عرب کے پرانے اتہاس سے ... اور مذہب سب کے رنگ میں اپنی ... مذہبی پکشپات پورن پردہ ڈال دیا ہے۔ جس کا دوسری جاتیوں اور دیشوں کے ... اولمب کیا گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدوں کی اتی پراچینتا کو کھوجنے کے لئے
[illegible] کرنے کا بل کیول بائیبل قرآن یا
[illegible] گرنتھوں کے مول انویشن میں ہی
[illegible]۔ پرنتو انیک ایسے ستھان
[illegible] کہ پراچینتا کے بھاوؤں کو عیسائیت
[illegible] نشٹ نہیں کیا۔ ان کے ریتی رواج
[illegible] منتروں اور بھاشا شبدوں کی رچناؤں
[illegible] کو کھوج کا بل لگانا چاہیئے۔ اس
[illegible] ساہتیہ کا گورو بہت ادھک بڑھیگا۔
[illegible] کے طور پر آپ کو آشچریہ ہوگا یہ سن کر
[illegible] دویپ جو کہ برٹش دویپ کا
[illegible]۔ اس کے اتی پراچین کال
(Prehistoric Age) میں وہاں
[illegible] پہلے ایک جن کا
(Nudenti) نودنتی تھا۔ گورو کل
[illegible] میں اس سمبندھ میں میں نے کیمبرج
[illegible] آئرلینڈ کے سمبندھ کی ایک چھوٹی
[illegible] میں یہ بات پڑھی تھی۔ اس میں
(Nine toothed) [illegible] کا ارتھ
[illegible] کیا گیا تھا۔ اس سے آپ انومان
[illegible] ہیں۔ کہ آئرلینڈ کے اتی پراچین کال
[illegible] کے شاسک کا نام سنسکرت کا
[illegible] تھا۔ تب اوشیہ اس کال کے
[illegible] یوروپ کے پورے سرے تک سنسکارت
[illegible] ہوں گے۔ یوروپ کے انترکت امریکہ
[illegible] میکسکو کا پورو اتہاس پڑھنے سے پتہ
[illegible] کہ وہاں ابھی تک انیک ویدک
[illegible] چاروں سے ملتے ہیں۔ وہاں کے
[illegible] کا نام "تتے اوتل" تھا۔ جس میں "دیو" شبد
[illegible] سنسکرت نام ہے۔ مرتیو دیوی کا نام
[illegible] تھا۔ بھارت میں "یم" مرتیو دیوتا مانا جاتا
[illegible] اسی پرکار انیک دیشوں کے پورو
[illegible] میں سوریہ کو ہی پردھان دیو کر کے پوجا
[illegible]۔ یہ بات بھارت کے ساتھ سب
[illegible]۔ ویدوں کا گورو صرف ہی سادنری
[illegible] انمان ہے۔ کہ یہ سوریہ کی اپاسنا کا
[illegible] اوشیہ ویدوں کی گورو دیکھنا ہوگی۔
[illegible] آپ کا دھیان پارسی دھرم کے
[illegible] "ژند اوستا" پر کھینچ
[illegible]۔ یوروپین لوگ اس بات میں سہمت
[illegible]۔ کہ "اوستا" کی بھاشا ویدوں کی بھاشا
[illegible] ہے۔ کچھ ایک نیموں کو
[illegible] جاہیں تو سمست اوستا
[illegible] الٹا کیا جا سکتا ہے۔ اسی
[illegible] دونوں کے نام اوستا میں
[illegible] سے پائے جاتے ہیں۔ اس
[illegible] ودوان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جند اوستا
[illegible] کے مقابلے کی چیز ہے۔ یہ معلوم ہوتا

ویدوں کا مہتو

(لیکھک:۔ شری پنڈت جے دیوجی ودیالنکار میمانساتیرتھ)

ہے۔ کہ کیول سنسکرت سے سمانتا ہی اوستا کو وید کے سمیپ تک نہیں پہنچنی۔ ہمیں اور بھی کھینچی باتیں دیکھنی چاہئیں۔ "جند اوستا" میں ہمیں ایک ایسا پرمان ملا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وید کو دھرم گرنتھ ماننے والے بھی اس سمیہ بہت گر چکے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بھی اپنی اصلیت کو تیاگ کو کیول ڈھونگ یا واہیہ آڈمبر میں ہی پھنس گئے تھے۔ ان کی پرتشٹھا بھی بہت گھٹ گئی تھی۔ اس بات کو سپشٹ کرنے کے لئے "ونیدداد" (جند اوستا) کے اٹھارھویں پرکرن کو سپنے سمکھش رکھتا ہوں۔

ارتھ:۔ (١) اہر مزدہ کہتا ہے۔ کہ — اے جرتھوشٹر بہت سے آدمی ہیں۔ جو "پیتی دان" پہنتے ہیں۔ پرنتو انہوں نے اپنی کمر برت تیم و شاستر سے نہیں باندھی۔ جب وہ کہے۔ کہ "میں آرتھون" ہوں۔ وہ جھوٹ کہتا ہے۔ اس کو "آرتھون" مت کہہ۔

(٢) اسی پرکار وہ اپنے ہاتھ میں کھفسر گھن اور "شاکھا" رکھتا ہے یا وہ اپنے ہاتھ میں بھیریہ استر رکھتا ہے۔ یا جو رات بھر سوتا ہے۔ یگیہ نہیں کرتا۔ پوتر بانی (وید منتر) نہیں اچارن کرتا۔ وچن اور کرم سے بھی پربھو کی بھگتی نہیں کرتا۔ نہ پڑھتا ہے نہ پڑھاتا ہے۔ اور دیرگھ جیون جینا چاہتا ہے۔ یدی وہ اپنے کو آرتھون کہتا ہے۔ تو وہ اسلیہ بولتا ہے۔ اس کو آرتھون مت کہو۔

آرتھون اس کو کہو۔ جو رات بھر بیٹھا رہے۔ اور پوتر گیان (وید) کی یاچنا کرے۔ جو منش کو دہاور ہردہ سے چنتا سے مکت کرے۔ چنوت سیتوں کے ادبھ پرس رہے۔ جو اس کو اس پرم پوتر شریشٹھ سورگ لوک کو پراپت کراتا ہے۔

ان اداہرنوں میں آرتھون کے واہیہ چنہوں کا ورنن کیا گیا ہے۔ جینیوں کے سمان ناک پر پٹی باندھنا "پیتی دان" ہاتھ پر کھفسر گھن شاکھا بھیریہ استر دھارن کرنا آدی جرتھوشٹر کے سمیہ کے آرتھونوں کے واہیہ چنہہ تھے۔ تو بھی اس سمیہ جرتھوشٹر کو اہر مزدہ نے یہی اپدیش دیا۔ کہ وہ واہیہ چنہوں کے دھارن ماتر سے سچا آرتھون نہیں۔ کیونکہ وہ شاستر کے انوسار نہیں چلتا۔ وہ رات بھر سوتا ہے۔ منتر اچارن نہیں کرتا۔ نہ پڑھتا ہے نہ پڑھاتا ہے۔ نہ ایشور کی اپاسنا کرتا ہے۔ تب وہ کیا آرتھون ہے؟

ہمارے اس اداہرن لکھنے کا تات پریہ ہے۔ کہ جرتھوشٹر کے سمیہ اتھرو وید کے ماننے والوں میں بھی بھاری گراوٹ آ چکی تھی۔ بھارت ورش میں جیسے مہاتما بدھ کے سمیہ وید کے ودوان برہمنوں میں انیک دوش آ گئے تھے۔ اور مہاتما بدھ نے ان کے پورو ودیہ مان سدگنوں کا بھی ورنن کیا ہے۔ اسی پرکار اہر مزدہ نے جرتھوشٹر کو آرتھونوں کے دوش بتلا کر اس کے سچے دھرم بتلائے ہیں۔

یہاں یہ بھی نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ جس بھاشا میں لکھی پستک اوستا پارسیوں کی اپنی مول دھرم پستک نہیں ہے۔ پرنتیت وہ مڈیا دیش والے "مگ" یا "مگی" لوگوں کے دھرم پستک تھے۔ جن میں انیک ساہتیک گرنتھ سکندریہ کے آکرمن سے لپت ہو چکے تھے۔ وینددادتو ٢١ نوسک (Nos 21) ارتھات پستکوں میں سے ایک شیش رہا ہے۔ ان پستکوں کے پڑھنے اور پروہت یا دیو پوجا کرنے والے ہی مگی یا "آرتھون" نام سے پکارے جاتے تھے وہ جن منتروں کو بولا کرتے تھے۔ وہ "گاتھا" کہلاتے تھے۔ یہ گرنتھ جس بھاشا میں لکھی تھی وہ "زند" کہلاتی تھی۔

اب یا ٹھیک وچار سکتے ہیں۔ کہ اتی پراچین شدھ شبد "چھندس" تھا۔ جو وید کا واچک تھا۔ جس سے ویدک کال میں اتھرو وید کا گرہن ہوتا تھا۔ وہ وکرت ہو کر جرتھوشٹر کے سمیہ میں "زند" نام سے کہا جاتا رہا۔ اس کے پڑھنے والے براہمن لوگ "آرتھون" مگی بھی کہاتے تھے۔ "بھوشیہ پوران" سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ "مگ" جاتی کے لوگ سوریہ کے اپاسک تھے۔ سمبھو ہے۔ کہ "ندھو" اندر کے اپاسک ہونے سے یا مگھ کا یگیہ دیو پوجا کرنے والے ہونے سے "مگھی" یا "مگی" کہلاتے ہوں۔ اپنے جاتیہ کلا کوشل۔ شعبدے بازی یا یا منترک کلا کوشلوں جادوؤں کے کارن ان کو ہیجبیں کہتے ہوں۔ مارن۔ اچاٹن اور کرتیا آدی ارتھ ونک پریوگوں کا وچیز کوشل بھارت میں بھی پرسدھ تھا۔ اسی سے دسشٹھ آدی نہید ولیوں کا بڑا آدر تھا۔ وہ آرتھوندھی کہلاتے تھے رامائن کے مہاستروں کا ستھ پریوگ اوشیہ چمتکاری ہے۔ دشوامتر نے انیک استروں کا پریوگ رام کو بتلایا۔ پرنتو دسشٹھ کی استر سدھی دشوامتر سے بھی بڑھ کر تھی۔ کہنے کا تات پریہ یہ ہے۔ کہ بھارت کے اتھرو وید کے ودوان چمتکاری دریاؤں کے گیا تھے۔ ان دریاؤں کو پراچین کال کی اندر کی مایاؤں میں ہی گنا جاتا تھا۔ پرانک ساہتیہ میں بھی اندر کی مایاؤں کا انیک روپ سے ورنن کیا گیا ہے۔ وید میں بھی مایاؤں کا آشرے "اندر" کو کہا گیا ہے۔

इन्द्रो मायाभिः पुरुरूप ईयते
(اتھرو وید)

اس پرکار "ندھو" کے اپاسکوں آرتھونوں کے میجئین نام کا رہسیہ اور پراچین سمبندھ کچھ ودت ہوتا ہے۔ پرنتو ہمارے پورو ادھرت وچن سے یہ بھی سپشٹ ہے۔ کہ اس سمیہ وہاں کے آرتھون بہت کچھ اصلیت سے گر چکے تھے ان کے پاس اتھرو وید اپنے اصلی روپ میں نہ تھا۔ پرنتیت اپنے ویدک بھاشا میں انیک کتھاؤں ستوتیوں اور سمواددوں کے روپ میں تھا۔ جس کا نمونہ وینددادسویم ہے۔ یہ روپ گاتھا لیشٹ لیست آدی روپ میں تھا۔ گاتھاؤں کی گنتا ویدک ساہتیہ میں پوران اتیہاس کی کوٹی میں ہے۔ مول وید سے اس کا درجہ بہت نیون ہے۔ جیسے بودھوں کے جاتک سمجھیئے۔ اسی پرکار پارسیوں کے "جند اوستا" وکرت یا پرکرتک بھاشا میں سمجھیئے۔

"اوستا" اور وید کی تلنا کر کے یوروپین ودوان بڑے پربھاوت ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ:۔

"The Key to "Avesta" is not the Pahlvi but the Veda, the "Avesta" and the Veda are two echoes of one and the same voice, the reflex of one and the same thougt, the Vedas there-fore, are both the best Lexican and the best commentry of "Avesta".

"اوستا" کی کنجی پہلوی بھاشا نہیں ہے۔ پرنتو وید ہیں۔ "اوستا" اور وید ہی ایک ہی آواز کی دو گونجیں ہیں۔ ایک ہی وچار کے دو واکیہ ہیں۔ وید "اوستا" کا ویاکرن اور وکھیان دونو ہیں"۔

ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ یوروپین لوگ ابھی پکشپات کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ وہ ویدوں کو ابھی اتی پراچین ستیہ پرامانک نہیں ماننا چاہتے پرنتو سمیہ آوے گا جب ان کو ماننا پڑے گا۔

آریوں کا ویدک کال

(لیکھک: شری پنڈت درگا پرشاد جی شاستری اجمیر)

آریہ شاستر میں ویدوں کا درجہ بہت بڑا ہے۔ وید میں پرماتما آگیا دیتے ہیں۔ کہ:۔

अहं भूमिमददामार्याय

ارتھات:۔ "میں نے آریوں کو ہی بھومی دی ہے" ۔۔۔ دوسری جگہ آدیش ہے۔ کہ

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

ارتھات:۔ سنسار کو آریہ بناؤ"۔۔۔

آریہ کا نرواچن کرتے ہوئے "نرکت" یاسک آچاریہ جی کہتے ہیں۔ کہ ۔۔۔ "آریہ ایشور پتر"۔

ارتھات ۔۔۔ "آریہ ایشور پتر ہے"۔

ان سب اُداہرنوں کا تات پریہ یہی ہے کہ پرمیشور نے سب سے پرتھم آریوں کو اُتپن کر کے ان کو ہی یہ بھومی دی ہے۔ اور آریہ سبھیتا میں ہی سب کو رہنے کی آگیا دی ہے۔ سنسار کے انیہ پُرش ایشور پتر اس لئے نہیں ہیں۔ کہ وہ ایشور کی امیتھنی سرشٹی دوارا اُتپن نہیں ہوئے۔ وہ آریوں کی سنتان شاکھائیں سے ہی ہوئے ہیں۔ امیتھنی سرشٹی دوارا تو کیول آریوں کی ہی اُتپتی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ ایشور پتر کہلاتے ہیں۔ وہ آریہ پہلے چاروں رنگ روپوں کے سترت رنگ روپ سے ہی اُتپن ہوئے تھے۔ اس لئے آدی میں اس کا ایک ہی ورن ایک ہی روپ اور ایک ہی بھاشا تھی۔ ورن وبھاگ ہونے کے پورو ہی آریوں کے سروشریشٹھ پُرشوں میں سے برہما اور ویدسوت منو اپنی یوگیتا کے کارن ودیا اور شاسن کے لئے نردھارت ہو چکے تھے۔ اس لئے یہ دونو پُرش اب تک دیوتلیہ ہی مانے جاتے ہیں:۔

ब्रह्मा देवानां प्रथमः सम्बभूव॥

جس طرح لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح یہ بھی لکھا ہے۔ کہ دیو استر منش آدی سمست پرجا منو سے ہی اُتپن ہوئی ہے۔ اور منو سے اُتپن ہونے کے کارن ہی وہ مانو ونشی ارتھات منش کہلاتی ہے:۔

وید کہتے ہیں۔ کہ پرماتما کے جان لینے پر سنسار کے سمست سوکھشم پدارتھ اور نیم گیات ہو جاتے ہیں۔ دوسری جگہ آدیش ہے۔ کہ ۔۔۔ "سمبھوتی کو کیول جانو۔ پرنتو اس کی اُپاسنا مت کرو" ۔۔۔ ارتھات پرمیشور کے پرکاش سے سمست سوکھشم گیان پراپت کرو۔ پرنتو اس کی اُپاسنا نہ کرو۔ ورنہ اس میں نہ پھنس جاؤ۔ جو یوگ اور سمادھی دوارا پرماتما کا ساکھشات کار کرتے ہیں۔ ان کے سب بھرم جاتے رہتے ہیں۔ اور وہ سنسار کے مایا جال میں نہیں پھنستے۔ یدیہ اپی ویدوں میں اس پرکار کی تاکید ہے۔ تتھاپی اس دیش کے ودوانوں نے شترووں سے رکھشا پراپت کرنے کے اُدیش سے انیک پرکار کے سوکھشم لڑ دگیانوں اور کلاؤں کا اوشکار کیا تھا۔ یہاں ہم ان کے کچھ نمونے لکھتے ہیں:۔

کھاندواخ منی کمت منتر نوی کے وگیانک پرکرن میں لکھا ہے۔ کہ جل اور وایو کے سمبندھ سے جو شکتی اُتپن ہوتی ہے۔ اُسے منتر کہتے ہیں۔ اور دنڈ چکر دانتوں کی یوجنا سرا لگی اور پھر انک آدی کے دوارا جس شکتی کا وردھن اور سنچالن کیا جاتا ہے۔ اُسے ینتر کہتے ہیں۔ یہاں ان ینتر منتر اور تنتروں کے انیک پرمان ملتے ہیں۔ جو وگیان کی اُنت کرمنتا کو پرکٹ کرتے ہیں۔ جیوتش کے پرکرن میں یاگیکوں نے گرہ ویدھ کے لئے بنایا تھا۔ کھ گول و کھگول کا نقشہ بھی کاشٹ چودوں پر بنا لیا تھا۔ اسی طرح رتو جاننے کے لئے انہوں نے نقریا میٹر۔ بیرومیٹر۔ اور گھڑی کو بھی بنا لیا تھا۔ انہوں نے ایک سویم وہ ینتر بھی بنا لیا تھا۔ جو آپ ہی آپ چلتا تھا۔ ہم نے یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ وہ پرتھوی کی آکرشن شکتی اور جوار بھاٹوں کے کارنوں کو جانتے تھے۔ تتھا ودیوت آکرشن ارتھات چمبک شکتی سے بھی بھانتی بھانتی پرچت تھے:۔

اب ہم ان ینتروں کا ورنن کرتے ہیں۔ جو سواری۔ منورنجن اور یدھ آدی کے کام آتے تھے۔ بھوج پربندھ میں لکھا ہے۔ کہ راجہ بھوج کے پاس ایک کاٹھ کا گھوڑا تھا۔ جو ایک گھڑی میں گیارہ کوس جاتا تھا۔ اور ایک پنکھا تھا۔ جو بنا کسی شخص کی سہایتا کے آپ ہی آپ خوب تیز چلتا تھا۔ اور خوب ہوا دیتا تھا۔ اسی طرح دھرم پاد کی کتھا واسل دتہ بندھو صفحہ ۹۸ میں لکھا ہے۔ کہ ۔۔۔ کوشامبی کے راجہ اُدین سے اُجین کے راجہ چنڈ پردیوت کی دشمنی تھی۔ پردیوت نے اُجین کے راجہ کو دھوکا دے کر پکڑوانے کے لئے ایک ہستی ینتر تیار کروایا۔ یہ ہاتھی لکڑی کا تھا۔ اس کا رنگ سفید تھا۔ یہ آپ ہی آپ ینتر کے سہارے چلتا تھا۔ اس کے اندر ساٹھ یودھا بیٹھ سکتے تھے۔ پردیوت نے یہ ہاتھی راجہ اُدین کے جنگل میں چھڑوا دیا۔ یہ اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ سفید ہاتھی کی خبر پاکر اُدین اس کے پکڑنے کے لئے آیا۔ پرنتو خود پکڑا گیا:۔

اسی گرنتھ کی کتھا وشاکھ وتھو پرشٹھ ۱۹۵ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

وشاکھا کے لئے ایک مہالتا نام کا آبھوشن بنوایا گیا تھا۔ یہ سر سے لیکر پیر تک تھا۔ چار مہینوں میں پانسو سناروں نے اسے بنایا تھا۔ اس سمیہ اس کی قیمت کئی سکے کے بھاؤ میں نو کروڑ تھی۔ اس آبھوشن میں ایک مور لگا تھا۔ جو ہر سمیہ وشاکھا کے مستک پر ناچا کرتا تھا:۔

اسی پرکار مہابھارت آدی پرب میں اُتنک کے گھوڑے کا ورنن ہے۔ وہ بھی ینتر کے سہارے ہی چلتا تھا:۔

شاہ راج گاڑد (پشاور) میں ایک پتھر پر ریل کا اشارہ بھی ہے:۔

بمان نامک ینتر تو ویدک کال سے ہی اس دیش میں پرچلت تھا۔ بمان کے بنانے کی ودھی بتلاتے ہوئے کہا ہے۔ کہ جو آکاش میں پکھشیوں کے اُڑنے کی سیدھی کو جانتا ہے:۔

آریہ سبھیتا کا ریکھا چتر

(از آنریبل مسٹر کے۔ ایم منشی۔ بمبئی)

آریہ سبھیتا کیا ہے؟ ۔۔۔ بدی کوئی رشی پتنیوں دوارا چلائی گئی "چکی" میں اتھوا رام سیتا کو سرچرپان اُتارنے والی ٹوکا میں۔ یا مہان جی کے چلائے ہوئے مہان جھنڈے میں اُسے ڈھونڈتا ہے۔ تب میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اس کی بھول ہو گی:۔

ہماری ساماجک پرمپرائیں۔ کٹمب۔ وواہ پدھتی آدی ہمارے جیون کا ایک انگ بھلے ہی ہوں۔ لیکن یہ ہمارا سموچا جیون نہیں۔ اس لئے سبھیتا کا پورن روپ ان میں نہیں مل سکتا۔ سبھیتا ان سب چیزوں کا میل ہے۔ جو ہمیں پرانی دنت کتھاؤں۔ چانکیہ اور رشیوں۔ ہمارے جیون۔ ہماری سامائک دکھتا اور اس کے سنگھٹن۔ ہمارے ساہتیہ۔ ہماری جیون سمبندھی دارشنکتا تتھا ہماری سامائکتا بھاونا۔ آدرش وادتا آدی میں ملتی ہے۔

اور جس کے دوارا ہمارے سماج کو جیون شکتی ملی ہے۔ یہ سنچیہ ہمارے درشنوں کے پرنیتا اور ان میں پرسرت وچاروں کا پریام ہے۔ اور ان میں ہمارے جیون کا آکرشن اور آلوکن نہت ہے:۔

موٹے طور پر آریہ سبھیتا کے یہ مکھیہ لکشن سمجھتا ہوں:۔

(۱) سمنلت پریوار (۲) وانپرستھ جیون (۳) ورن آشرم دھرم (۴) آریہ ورت کی روپ ریکھا۔ (۵) سنسکرت کی مہانتا (۶) ویدوں کی پوترتا:۔

کاکنیا اُپنیشد پوتر بات ہماری آدھیاتمک جیون ہے۔ جس میں دیو ودھ کی پرکھنا رہتی ہے۔ اس میں استریوں کی پوترتا کی اور بڑا دھیان دیا گیا ہے۔ جس کا پریام نہ صرف استری جاتی کی ہی پوترتا ہے۔ اپتو اس پرکار سبھیتا کو پوتر رکھنے کا بھی پریتن کیا گیا ہے۔ اس ہیچ سو بھاوک ساماجک سنگٹھن کا اعم وردھی میں آریہ سبھیتا کے انوسار بڑی چترائی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے انوسار نہ صرف آدرش کے ہی کارن پتا کو کٹمب میں مہان استھان ہے۔ اپتو ویدوں اپسالوں اور اپی سمل پڑھوں کے اُداہرن دے کر بڑوں کی پوجا کا آدرش ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ ماتا پتا کی بھی پوجا ہے۔ اور ان میں ماتا کو پتا سے بھی اُچ اور ترجیح دی گئی ہے۔ اس بات کو بھی سپشٹ کر دیا گیا ہے:۔

یونان اور روم کی سبھیتا میں پتا کی مہانتا کی پہلی بات تو سویکار کی گئی۔ لیکن ماتا اور پتا کے ایکیہ کو وہ نہیں سمجھ پائے۔ ہماری کل ریتیوں اور سنسکاروں آدی سے سپشٹ ہے۔ کہ یہاں ان دونو بھاوناؤں کو کہاں تک پرکٹتا دی گئی ہے:۔

یہ دونو بھاونائیں ہماری سمردھی اور وچار شکتی کا پریام ہیں۔ اس سے انوسار منش سوتنتر وکتیتو رکھتا ہوا بھی ایک کل کا انش ہو جاتا ہے۔ اسی پرکار سوتنتر استیو رکھتی ہوئی بھی ایک استری اپنے سوامی کا آدھا انگ بن جاتی ہے۔ اسی پرکار آریہ بھاؤ دوارا سوتنتر وکتیتو رکھنے والے وکتیوں کو ایک کٹمب کا روپ دے کر ان میں ایکتا پیدا کر دی گئی ہے۔ وہ کتنی دردرشتا ہے۔ یہ اسی ...

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ہندی میں سے فارسی اور عربی کے
شبدوں کا سماویش ہو سکیگا۔ اتنی ہی
اور یہ ودیا یک اور پرودڑھ بھاشا ہو سکے گی"۔
یہ ودیا ہمارے کانگریسی نیتاؤں کی ہے۔
ہندی کو اس روپ میں لانے کی چیشٹا وہ
کر رہے ہیں۔ ہمارے بہار کے گورو
دیش رتن راجندر پرشاد نے ۲۵ ویں
ہندی ساہتیہ سمیلن کے سبھاپتی کے آسن
سے یہ بات کہی تھی۔ اندور میں تو مہاتما گاندھی
جی اس سے بھی آگے بڑھ گئے تھے۔ ہندی
اور اردو دونو کو ایک ہی بھاشا مان لیا تھا۔
انہوں نے ہمیں یہ صلاح دی تھی۔ کہ ہندی
کو راشٹر بھاشا بنا سکنے کے لئے اُسے اردو
سے الگ نہیں کرنا چاہئے۔ مدراس میں یہی
بات ہوئی تھیں۔ یہی راگ الاپا گیا تھا۔ آج
کانگریس کے پلیٹ فارم سے راشٹر بھاشا (رنگ
منچ) سے یہی پرچار ہو رہا ہے۔ کچھ
دنوں تک ہم یہ سمجھ نہیں رہے تھے۔ کہ کانگریس
کیا کر رہی ہے۔ اور کیا کرنے جا رہی ہے۔ یہ
سمجھنے کا کارن یہ نہیں تھا۔ کہ ہندی ساہتیہ
سیویوں کی نیتی کو سمجھنے کے لئے سنشک
رہی تھا۔ دیکھئے تو اندور سمیلن میں ہی کشمی دھر
واجپئے۔ اور نیپالی آدمی کا نرالا رُخ دیکھ
کر لوگوں نے یہ انومان لگا لیا تھا۔ کہ
ہندی ساہتیہ سیویوں سے کانگریسی نیتاؤں
کی کچھ بھی ہوئی نہیں ہے۔ آج تو ان کی
نیتی کا پردہ فاش ہی ہو گیا ہے۔ سبھی جان
گئے کہ کانگریس کہاں ہے۔ اور کتنے گہرے
پانی میں ہے۔ یہاں تک، کہ گاندھی جی تتھا
راجندر بابو کے کیمپ انویائی تتھا اندھ
بھگت بھی کہتے ہیں۔ کہ راشٹر بھاشا بنانے
کے بُرے جال میں پھنسا کر۔ اس کا (ہندی)
روپ بگاڑنے کا پریتن ہو رہا ہے۔ سمان
بھاشا اور ہندوستانی کے نام پر اس میں
ودیشی شبدوں کو دھڑلے کے ساتھ
گھسیڑ کر ہندی کی ہتیا کی جا رہی ہے +
معلوم نہیں ہمارے نیتاؤں کے دماغ
میں یہ کیا خرافات سما گئی ہے۔ کہ وہ سمجھنے
لگے ہیں۔ کہ ہندی اور اُردو دونو ایک ہیں۔
پرنتو ان کی اس نیتی سے کدا پی سہمت نہیں
ہوں۔ مجھے آشا ہے۔ جن پر لیڈری
کا بھوت سوار نہیں ہوا ہے۔ وہ کبھی
بھی ان کی اس نیتی کے ساتھ سہمت نہیں
ہوں گے۔ ان کے مت کو دچار سنگت
نہیں مانیں گے۔ کارن یہ ہے۔ کہ ہندی اور
اردو دو بھاشائیں ہیں۔ دونو کے آدھار بھن بھن
ہیں۔ ایک کا آدھار عربی سمجھنا ہے۔ دوسرے
کا سنسکرتی +

کانگریس کی ورتمان نیتی اور ہندی

(لیکھک: شری اوما شنکر جی)

ہندی کو پرودڑھ بھاشا بنانے کے لئے عربی اور فارسی کے شبدوں کا جان بوجھ کر سماویش کرنے کی جو پرورتی ہے۔ وہ بہت ہی خطرناک ہے۔ اس پرورتی کا ورنن کرنے کی ضرورت نہیں۔ پرنتو ہندی ہندوستانی کے نام پر اردو کا جو روپ بگاڑا جا رہا ہے۔ اس پر وچار کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ کانگریس نے راشٹر بھاشا کو جانی گنت وستو مان لیا ہے۔ اور اُسے بھی وہ راج نیتک ادھیکاروں کے بٹوارے کے ساتھ ہی راشٹر بھاشا کا بھی سامپردائیک روپ سے بٹوارا کرنا چاہتے

شبد ہندوستانی کے نام پر دینا چاہتے ہیں۔ پرنتو آدھے حق کے چاہنے والے مسلمان اس پر خوش نہیں ہیں۔ وہ پچاس فیصدی شبد چاہتے ہیں۔ لیکن مسٹر جناح اس سے بھی ادھک کی مانگ کرتے ہیں۔ مولانا آزاد صاحب نے یہاں تک جناح صاحب کو اشواسن دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اردو کا دوسرا نام ہی ہندوستانی ہے۔ اس میں کم سے کم ستر فیصدی اردو ہے۔ بات بھی ایسی ہی دیکھی جاتی ہے۔ کانگریس آفس میں اردو میں جیسے نوٹس نکلتے ہیں۔ وہ پرایہ پہلے کے سدرش عربی اور فارسی

کشتیٔ قوم کنارے پہ لگا سکتے ہو!

(از شری یوگ دھیان جی ایس۔ بی۔ اے شاہ پور)

رنج کے کوہِ گراں سر پہ اُٹھا سکتے ہو
نوجواں قوم کی قسمت کو جگا سکتے ہو
زورِ بازو سے اگر کر کے دکھانا چاہو
ہند کی مشکلیں آسان بنا سکتے ہو
ناخدا بن کے اگر کام کرو ہمت سے
کشتیٔ قوم کنارے پہ لگا سکتے ہو
بے پناہ جوش لئے پہنے صداقت کا نشان
اپنے نعروں سے فلک تک کو ہلا سکتے ہو

ہیں۔ اس کے لئے ہمارے نیتاؤں سے پتر ویوہار جاری ہے۔ اب تک دو مہتو پورن پتر ویوہار ہو چکے ہیں۔ ایک تو ہمارے بھوت پورو راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو تتھا ڈاکٹر سید محمود کے ساتھ۔ دوسرا وکھیات اُردو ساہتیہ سیوی ڈاکٹر اشرف اور سنیکت پرانت کے سونام دھنیہ نیتا پرشوتم داس جی ٹنڈن کے ساتھ۔ سبھی لوگ اردو کے ۳۳ فیصدی

شبدوں سے بھرے رہتے ہیں۔ پرنتو ہندی میں جو نوٹس نکلتے ہیں۔ وہ پرایہ آزاد صاحب کی ہندوستانی میں نکلتے ہیں۔ پنجاب کی راجدھانی لاہور میں پنجاب کے پردھان منتری سر سکندر حیات خان نے "اردو ڈے" کے اوسر پر بولتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "اردو ہی بھارت کی راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے۔ کانگریس کو چاہیئے۔ کہ اس کو راشٹر بھاشا مان لے" +

سر سکندر ایک ہی پرانت کے پردھان منتری نہیں ہیں۔ وہ سامپردائیک سنستھا مسلم لیگ کے پرمکھ سدسیہ بھی ہیں۔ اور ساتھ ہی مسٹر جناح کے داہنے ہاتھ ہیں۔ مجھے آشا ہی نہیں پورن وشواس ہے۔ کہ مسٹر جناح صاحب یہی مانگ کریں گے۔ اور ہندو مسلم ایکتا کرانے والی آشا وادی کانگریس اُسے مان بھی لے گی +

اردو راشٹر بھاشا کدا پی نہیں ہے۔ وہ ایک پرانتیہ بھاشا نہیں ہے۔ اردو کے شبدوں کو سمجھنے میں سنیکت پرانت اور پنجاب کو چھوڑ کر انیہ پرانت واسیوں کو ادھک کٹھنائی ہوتی ہے۔ اردو کے اتیرکت ہمارے ہاں بنگلا۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ تیلگو۔ کناڑی آدی بھاشائیں ہیں۔ انہیں بھی راشٹر بھاشا کے نرنیہ میں استھان ملنا چاہیئے۔ کارن یہ ہے۔ راشٹر بھاشا کیول ہندو اور مسلمانوں کا ہی پرشن نہیں ہے۔ وہ تو بھارت کے سبھی پرانتوں اور ان کے دوارا بولی اور لکھی جانے والی انیہ بھاشاؤں کا بھی پرشن ہے۔ کانگریس اردو کو گلے لگا کر ان انیہ پرانتیہ بھاشاؤں کا بہشکار کر رہی ہے۔ میرا تو اپنا مت ہے۔ کہ عربی اور فارسی کے شبدوں کو نہ لے کر ان پرانتیہ بھاشاؤں کے شبد لئے جاویں تو ہندی یا راشٹر بھاشا ویاپک اور پرودڑھ بھاشا ہو سکے گی۔ ہم اردو شبدوں کے ورودھی نہیں ہیں۔ ہم انیک شبدوں کا پریوگ کرتے ہیں۔ کوئی بھی وچار وان پرش کسی بھی بھاشا کے ویوہارک شبد کا بہشکار کرنے کے پکش میں نہ ہوگا۔ پرنتو ہمارے نیتاؤں نے یہ کو نیتی بنا لی ہے۔ کہ ویوہارک ہو یا اویوہارک ہو۔ وہ اردو کے ہی شبدوں کا پریوگ کریں گے۔ "ڈھنگ" کے استھان پر "ہنر" نہ لکھ کر وہ سلیقہ ہی لکھیں گے۔ "سرل" کی جگہ "آسان" نہ لکھ کر "سلیس" لکھیں گے۔ "سمتی" کی "انجمن" بنا رہتے ہیں۔ "سبھا" "تحقیق" ہو رہا ہے۔ "پیارا" "عزیز" بن گیا ہے۔ "ڈاہ" "حسد" ہو گیا ہے۔ اسی پرکار کانگریسی نیتاؤں کے جو سندیش نکلے" ہیں۔ معلوم پڑتا ہے۔ کہ جان بوجھ کر اردو۔ فارسی اور عربی کے بہت سے شبد ٹھونس کر ہندی کا رُوپ بگاڑا جا رہا ہے +

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی۔ ایکبار کیلئے عہ ر۔ دو بار کیلئے عہ ر۔ تین بار کیلئے عہ ر۔ اور اس سے زیادہ کے لئے صرف ۸ ر مزید ہر بار + (مینیجر)

Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

شدھی

(از ڈاکٹر دھنی رام جی پریم)

(گزشتہ سے آگے)

مہاشہ جی مرلی پر آریہ سماج کا پرچار پیار سے ہی ڈالنے لگے تھے۔ اسے سندھیا کرنا سکھا دیا تھا۔ کبھی کبھی وہ مہاشہ جی کے ساتھ ہون میں بھی شریک ہو جاتا۔ دھیرے دھیرے مرلی بھی ایک پرکار سے پکا آریہ سماجی بن گیا تھا۔ ہاں گھر پر ماما کو دکھانے کے لئے وہ اب بھی پرانی لکیر کا فقیر بنا ہوا تھا۔ اس لئے ماما کو اس پر بالکل سندیہہ نہیں ہوتا تھا۔ یدیپی ان کے کانوں میں اس کے آریہ سماجی ہونے کا سماچار کئی بار پہنچ چکا تھا۔

ایک دن مہاشہ جی نے اُسے اچھوتوں کے وشے میں باتیں بتائیں۔ ان دنوں سورگیہ سوامی شردھانند جی کا اچھوت اُدّھار اندولن چل رہا تھا۔ مرلی نے اس وشے میں بہت سی باتیں سنی تھیں۔ پرنتو اس کی سمجھ میں یہ نہ آتا تھا۔ کہ جنہیں ایشور نے اچھوت بنایا ہے۔ انہیں ایک منش چھوت کیسے بنا سکتا ہے؟ مہاشہ جی نے اس کا سارا سندیہہ نوارن کر دیا۔ اُسے معلوم ہوا۔ کہ وہ اور چمار کی لڑکی ایک ہی ہیں۔ ان میں کوئی بھید بھاؤ نہیں ہے۔ اس سے وہ اتنا پرسن ہوا۔ کہ بانسری لے کر باہر دوڑا آیا۔ اور چاروں اور اس لڑکی کی کھوج کرنے لگا۔ اس کا نام وہ نہیں جانتا تھا۔ اس لئے اُسے بلا بھی نہ سکا۔ آخر بانسری لے کر ایک پیڑ کے چبوترے پر بیٹھ گیا۔ اور میٹھی سُروں میں بانسری بجانے لگا۔ آج اس کی بانسری سے اپوروہ منوموگدھ کاری سُور نکل رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں لڑکی وہاں آ گئی۔ اس نے دیکھا۔ اور بانسری بجانا بند کر دیا۔

"بند کیوں کر دیا؟" لڑکی نے پوچھا

"تمہیں بلانے کے لئے بانسری بجائی تھی۔ تم آ گئیں۔ تو پھر بانسری بجانے سے کیا لابھ؟"

"مجھے ایسا معلوم ہوتا۔ تو میں ابھی دو چار گھنٹے اور نہ آتی۔"

"لیکن بانسری تو کہہ رہی ہے۔ کہ وہ تمہیں کھینچ کر لائی ہے"۔

"ہاں۔ آج مجھے کس لئے یاد کیا؟"

"یہاں بیٹھو تو بتاؤں؟"

"یہاں بیٹھنے سے تو تمہیں چھوت لگ جائیگی۔"

"اسی لئے تو تمہیں بلایا ہے۔ مہاشہ جی نے آج مجھے سب کچھ سمجھا دیا ہے۔"

"اب تم چھوا چھوت نہیں مانتے۔"

"نہیں۔"

"تو اب مجھ سے بنا گھرنا کئے اپنی بانسری سنایا کرو گے؟"

"ہاں۔ اگر تم یہاں نہیں ملوگی۔ تو تمہیں بلا لیا کروں گا۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

"تارا۔"

"اور میرا مرلی دھر ہے۔ لیکن تم مجھے "مرلی" کہہ کر پکار سکتی ہو۔"

"بانسری دھر کہہ کر نہیں؟"

"تارا دھر کہہ کر نہیں؟" — مرلی نے رسکتا سے پوچھا۔

تارا نے کچھ اُتر نہ دیا۔ شرما کر سر نیچا کر لیا۔

(۴)

یہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ کہ ان دنوں اچھوت اُدّھار اندولن زوروں سے چل رہا تھا۔ جگہ جگہ چمار بھنگی اُچیہ جاتی کے ہندوؤں کے ساتھ ایک ہی آسن پر بٹھائے جاتے۔ ان کے ہاتھ کا بھوجن لوگ پریم سے کھاتے۔ انہیں کنوؤں پر چڑھایا جاتا۔ پرنتو جہاں یہ اُدارتا تھی۔ وہاں کٹر پنتھیوں کی بھی کمی نہ تھی۔ نگروں میں اور وہاں بھی پڑھے لکھے لوگوں میں تتھا آریہ سماجیوں میں اُدارتا تھی۔ گاؤں میں اور نگروں میں بھی [illegible] ہندوؤں کی بہتات تھی۔ کہیں کہیں پر اتہ کال ایک دل کے لوگوں دوارا اچھوتوں کے پرتی اُدارتا کا ویوہار ہوتا۔ تو دوسری اور سے سندھیا کو اُن ہی اچھوتوں پر لاٹھیوں اور جوتوں کی ورشا ہوتی۔

مرلی کا گاؤں بھی ان دونو باتوں سے بچا ہوا نہیں تھا۔ مہاشہ جی کی ادھیکشتا میں وہاں ایک دل اچھوتوں کی طرف داری کر رہا تھا۔ پرنتو اس دل کی سنکھیا نگنیہ تھی۔ اچھوتوں کی سنکھیا بھی اس گاؤں میں بڑی نہ تھی۔ اس سے یہ دل اور بھی شکتی ہین ہو رہا تھا۔ دوسری طرف ورودھی دل کی سنکھیا بہت بڑی تھی۔ سارا گاؤں اس میں سملت تھا۔ اس دل کا بل بھی ادھک تھا۔ زمیندار۔ مکھیا۔ مرلی کے ماما اور پولیس کا چوکیدار بھی جو ایک ٹھاکر تھا اس دل کے سہایک تھے۔ اس دل کے کاریہ کرتا تھے گاؤں کے ٹھاکر اور پروہت، مندر کا پجاری اور چھوٹی سی پاٹھ شالہ کا ادھیاپک۔

مرلی کی دشا سانپ چھچھوندر کی سی تھی۔ ہردے سے وہ مہاشہ جی کے دل میں تھا۔ باہر سے اپنے ماما کے دل میں تھا۔ دھیرے دھیرے وہ ساہسی اور درڈھ ہی بنتا جا رہا تھا۔ پرنتو ابھی تک وہ اتنا ساہسی نہیں ہوا تھا۔ کہ کھلم کھلا ماما کا ورودھ کرنے لگتا۔ اب بھی وہ ماما کا آشرت تھا۔ اُسے یہ نشچے تھا۔ کہ ماما کی کرپا کا ہاتھ اس کے اُوپر سے ہٹا۔ تو وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ اس لئے وہ من مار کر نہ ادھر کوئی بھاگ لیتا نہ اُدھر۔

ایک دن ان دونو دلوں کی مٹھ بھیڑ ہو ہی گئی۔ مہاشہ جی نے گاؤں کے اچھوتوں کا جلوس نکالا۔ اور یہ نشچے کیا۔ کہ جلوس گاؤں کے مکھ کنوئیں پر رُکے گا۔ جہاں پر ایک اچھوت اپنے ہاتھ سے پانی کھینچے گا۔

یہ سماچار بجلی کی طرح سارے گاؤں میں پھیل گیا۔ ورودھی دل والے اچھوتوں کی اس دھرشٹتا کا سماچار سن کر خوب چمکے۔ انہوں نے کنوئیں کے چاروں طرف لٹھ باز تعینات کر دئے۔ ماما بھی میدان میں آ کودے تھے۔ انہوں نے بھی للکار کر کہہ دیا — "ان سالوں کی اتنی ہمت۔ پیدا ہوئے جھونپڑی میں اور باتیں کریں محلوں کی۔ دیکھوں کیسے کنوئیں کے پاس بھی پھٹکنے پاتے ہیں۔ ذرا منہ چلایا۔ تو خون خرابی ہو جائیگی۔"

مہاشہ جی نے یہ سب باتیں سُنیں۔ پرنتو ان سے وہ وچلت نہ ہوئے۔ انہوں نے جلوس اسی پرکار نکالا بنا کسی ڈر کے۔ بنا کسی شتھلتا کے۔ پرنتو جوں ہی جلوس کنوئیں کے پاس پہنچا۔ توں ہی وہاں کھڑے ہوئے لٹھ بازوں کا سردار سامنے آ کر مہاشہ جی کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"مہاشہ جی۔ بس آگے قدم نہ بڑھانا۔" وہ گرج کر بولا۔

"کیوں؟"

"یہی حکم ہے۔"

"کس کا؟"

"اس سے تمہیں کیا — بس کہہ جو دیا — حکم ہے۔"

"ہم اس حکم کو نہیں مانیں گے۔"

اتنا کہہ کر مہاشہ جی آگے بڑھے۔ اُن کے پیچھے جلوس بھی آگے بڑھا۔ پرنتو اتنے ہی میں لٹھ باز جلوس پر ٹوٹ پڑے۔ پہلا لٹھ مہاشہ جی کے سر پر پڑا۔ اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ انیہ ویکتی بھی گھائل ہوئے۔ تارا کا باپ گھائل ہو کر بھی کنوئیں کے اُوپر پہنچ ہی گیا۔ پرنتو فوراً اس کے سر پر چاروں اور سے لٹھ پڑنے لگے۔ اور وہ تتکال وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔

اسی رات کو اس گاؤں کے سارے اچھوت بھاگ کر قریب کے گاؤں میں پہنچ گئے۔ وہاں عیسائی مشنری نے اچھوتوں کے لئے ایک سکول کھول رکھا تھا۔ اور کبھی کبھی دو ایک اچھوت عیسائی بھی بنا لئے جاتے تھے۔

(۵)

کچھ دنوں بعد مرلی نے سنا۔ کہ انیہ چماروں کے ساتھ تارا عیسائی ہو گئی ہے۔ اسے بڑا دکھ ہوا۔ مہاشہ جی کے ساتھ رہتے رہتے وہ بولنے میں تو تیز ہو ہی گیا تھا۔ بازاروں اور چوپالوں میں جہاں کہیں دو چار ویکتی اکٹھے ہوتے۔ وہ اچھوت اُدّھار وشے پر بھاشن دینے لگتا۔ لوگوں کو سمجھاتا —

"بھائیو! اس پرکار تم کب تک اپنے دھرم کے اُوپر کلہاڑی چلاتے رہو گے۔ تمہیں شرم آنی چاہئے۔ کہ تم اپنے ہی بھائیوں کو باہر پھینک رہے ہو۔ اور دوسرے دھرم والے انہیں بھائی کی طرح گلے لگا رہے ہیں۔ جب تک کہ وہ ہندو کہلاتے ہیں۔ تب تک وہ رام و کرشن میں شردھا رکھتے ہیں۔ گنگا اور راماین کو پوتر مانتے ہیں۔ اور سر پر چوٹی رکھواتے ہیں۔ تم ان سے گھرنا کرتے ہو۔ انہیں نرکیہ کیڑا سمجھتے ہو۔ ان پر اتیاچار کرتے ہو۔ لیکن جوں ہی کہ وہ ہندو دھرم چھوڑ دیتے ہیں۔ تو تمہیں پتہ لگتا ہے۔ اور [illegible] کوشش کرتے ہو۔ کہ انہیں پھر کسی نہ کسی طرح واپس دھرم میں لے آئیں۔ اور پھر کئی قسم کے اپاؤ سوچتے ہیں۔ پہلے ہی ان سے اچھا سلوک کریں۔ تو کیوں یہ نوبت آئے۔ [illegible] میں چلے جانے پر تم انہیں پریم پوروک اپنا لیتے ہو۔ ان کی جوتیاں چاٹتے ہو۔ ان کے آگے سر جھکاتے ہو۔ انہیں کنوئیں پر تو کیا اپنے چوکے میں بھی لے جاتے ہو۔ تب تمہارا دھرم نہیں بگڑتا۔ تب تمہیں پاپ نہیں لگتا؟"

کچھ لوگ اس کے بھاشن پر ہنس دیتے۔ کچھ دانت کٹ کٹا کر کرودھ درشاتے۔ کچھ پر واستو میں کچھ پربھاؤ پڑتا۔ اور وہ کہہ اُٹھتے — "لڑکا ٹھیک کہہ رہا ہے۔"

ماما کے پاس خبر پہنچی۔ وہ کرودھ [illegible] کر کے مرلی سے سماچار کی سچائی پوچھتے۔ وہ چپ ہو جاتا۔ ماما [illegible] کر کہتے — "کبھی میں تیری ایسی باتیں اپنے کانوں سے سن لوں۔ تو تجھے کچا ہی کھا ڈالوں۔"

(باقی آئندہ)

"پرکاش"
آریہ سماج کا ۳۵ سالہ خاموش پرچارک ہے۔
اس کی اشاعت بڑھاؤ۔
ہر سدھانت پر ہمیں آریہ دیکھا کرتا ہے

دھرم یُدّھ کے بعد

دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا کا جیل سے بھیجا ہوا مضمون

ان میں حیدرآباد ستیہ آگرہ اندولن
... یوون پر ہے۔ ہزاروں بھائی جیل
... اور تپسیا کا جیون بتا رہے ہیں۔
... کے کشٹ بھوگ رہے ہیں۔
... باہر ہیں وہ بھی دھن اور جن سے
... نہیں دے رہے۔ نظام سرکار
... اور اب راضی نامہ کی باتیں ہو
... راضی نامہ دیر سے ہو یا جلدی
... اور سب ستیاگرہی قیدی چھوٹیں
... ہے۔ کہ کیا ستیاگرہیوں
... سے چھوٹتے ہی اپنے اپنے گھر چلا
... جانا چاہئے یا حیدرآباد میں رہ کر یہاں
... لوگوں کو جاگرت کرنا چاہئے۔ یدی
... سب کے سب لوگ راضی نامہ ہوتے ہی
... اپنے گھر چلے گئے۔ تو جو لاکھوں
... ہندو جنتا نے خرچ کیا ہے۔ اور جو نانا
... کے کشٹ ستیاگرہیوں نے بھوگے ہیں۔
... سب بے کار جاویں گے۔ اتہ ستیاگرہ کی
... پر حیدرآباد میں جیون جیوتی جگانے
... اپیوگی سویم سیوکوں اور دیا کھیاتاؤں
... منڈلیاں بنا کر پرچار کرتے حیدرآباد
... کے بھن بھن دیہاتوں میں بھیجنی
... ہیں۔ اور حیدرآباد میں جتنی آریہ
... ہیں۔ ان کے دھارمک اتسووں کی
... نشچت کر دینی چاہئیں۔ تاکہ
... اتسو بڑی سپھلتا کے ساتھ ہوں۔
... اچھے اچھے دیا کھیانوں اور
... کے سننے کا اوسر مل جائے۔
... حیدرآباد نواسیوں کو آریہ سماج کا بھلی
... پرچے مل جائے۔ اور نئی سماجیں
... سکول تتھا اکھاڑے آدی سنستھائیں قائم
... جانی چاہئیں۔

حیدرآباد نگر میں بڑے زوروں کا
... اتسو کرنا چاہئے۔ اور اس کا نگر
... بڑی دھوم دھام اور شان سے نکلنا
... چاہئے۔ جس میں جتنے ستیاگرہی آئے ہیں۔
... سمّلت ہوں۔ اس سے لابھ یہ ہوگا۔
... سب بھائی آپس میں مل جاویں گے۔
... ستیاگرہیوں کو ایک دوسرے کا پتہ
... جائے گا کہ کس کس نے ستیاگرہ کیا
... اور کس کس کو کیا کیا کشٹ ہوئے ہیں۔
... کے ساتھ ہی پوجیہ مہاتما نارائن سوامی
... ستیاگرہ کے سبھا پتیتو میں ایک
... سب ستیاگرہیوں کو بیٹھ
... ہدایت کرنے کے تمغے دیئے
... ہے۔ کہ ہر ستیاگرہی کو سدا کیلئے
... تھا۔ کہ میں نے اس یدھ میں بھاگ
... ہوں۔ جیسے

یدھ کے بعد یہ تنیک سا منترا اپنے سینکوں کو بانٹا کرتا ہے۔

حیدرآباد کی پرجا کیلئے پروگرام

سب سے مہتم بات جو ہمیں کرنی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں ایسے کاریہ کرتاؤں۔ اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کا سنگٹھن کرنا چاہئے۔ جو حیدرآباد میں رہ کر حیدرآباد راجیہ کے سدھار میں ہی اپنا جیون ونیت کر دیں۔

ہمارے دیا کھیان داتاؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہندو مسلمانوں میں ودلیش پھیلانے والی کوئی بات اپنے دیا کھیانوں میں نہ کہیں۔ اور یہ ماننا کی ہی ہگتی کے تتھا سامک سدھار کے دیا کھیان دیں۔ آریہ سماج کے دھارمک اُتسووں پر۔ ہندو تہواروں کے اُتسووں تتھا گن پتی سیواجی کے اُتسووں پر۔ میلے ٹھیلے اور بازاروں کے اُتسووں پر ہمیں ہندو اور آریہ سبھیتا کے گورو کا کائی ساہتیہ چھپوا کر بٹوانا چاہئے۔ اور یہ وگیاپن ہمیں تیلگو۔ کناڈی۔ مرہٹی اور ہندی بھاشاؤں میں چھپوا کر بھاری تعداد میں بانٹنا چاہئے۔

ریاست کے ادھیکاریوں کو ہمیں یہ وشواس دلانا چاہئے۔ کہ ہم حیدرآباد نواسیوں کے سچے متر ہیں۔ اور جہاں تک آریہ سماج کے سچے نیم کا تعلق ہے۔ ہم سامک شاریرک اور راج نیتک اُنتی حیدرآبادی بھائیوں کی کریں گے۔ شاریرک اُنتی کیلئے ہم ستھان ستھان پر اکھاڑے کھولیں گے۔ آریہ دیروں کی سنستھا بنا کریں گے اور سواستھ کے وِشے میں میجک لینٹرن کی سلائیڈز دوارا ہیضہ۔ پلیگ۔ بخار اور چیچک آدی سے بچنے کے اُپائے بتلا دیں گے۔ ہمارے ساتھ گھومنے والے ہسپتال رہیں گے۔ جو ستھان ستھان پر لوگوں کو اوشدھیاں بانٹیں گے۔ سامک اُنتی کے لئے ہم لوگوں میں ودیا پرچار کا کاریہ کریں گے۔ یہ ودیا پرچار ہم کیول دیا کھیانوں دوارا اور میجک لینٹرن سے ہی نہ کریں گے۔ بلکہ ستھان ستھان پر سکول کھولیں گے۔ جن میں وہاں کی بھاشا اور ہندی پڑھا دیں گے۔ اور دھرم شکشا دیں گے۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ جو بردھ آدی پڑھنے نہیں آسکتے۔ ان کے واسطے بمبئی اور سنیکت پرانت کی کانگریسی سرکاروں کے سمان شکشا کا پربندھ کریں گے۔ شراب خوری اور نشیلی وستوئیں بند کرنے کا تتھا سودیشی پرچار کا اندولن کریں گے۔ ستھان ستھان پر سم پستکالیہ اور گاؤں کے لئے گھومنے والے پستکالیہ کھولیں گے۔ اور ان میں اچھی اچھی پستکیں اور سماچار پتر منگوا کر جنتا کو لابھ پہنچاویں گے تتھا سامک سدھاروں کے لئے ہم بال وواہ روکنے ودھوا وواہ کرنے اور اچھوت بن مٹانے کا کاریہ کریں گے۔

گرام کے جو لوگ غریب اور بے کار ہیں۔ ان کو اچھا بھوجن وستر اور اچھے مکان میں رہنا پربندھ کریں گے۔ جو ہمارے بھائی قرض میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان کو قرض سے چھڑا کر ان کی آمدنی بڑھانے کے اُپائے بتلائیں گے۔ اور بے کاری مٹانے کے لئے ہم Banking System سدھاریں گے۔ تتھا سہیوگ سمتیوں دوارا سہائتا دیں گے۔

جیلوں میں ہمارے بھائی اور بہنوں کی بہت دُردشا ہے۔ اس لئے جیل سدھار کا اندولن کریں گے۔ بہت سے ہمارے بچھڑے بھائی انیک پرکار کے کشٹ پا رہے ہیں۔ انہیں ہم پنہ آریہ دھرم کی شرن میں لا دیں گے۔

بالک اور بالکاؤں کے لئے ہم کنیا گورو کل سکول۔ کالج تتھا برٹش انڈیا کے سکولوں کی شاکھائیں کھول کر ودیا پرچار میں راجیہ کا ہاتھ بٹا دیں گے۔

ہم حیدرآباد راجیہ کے پرسدھ پرسدھ تالابوں۔ گپھاؤں۔ مندروں ندی کے چتر لے کر میجک لینٹرن دوارا لوگوں کو حیدرآباد کے اتہاس کا گیان کرا دیں گے۔

ہم حیدرآباد کے پرتیک بڑے بڑے نگروں سے سماچار پتر آدی پرکاشت کر کے لوگوں کو وِدوان بنانے میں حیدرآباد راجیہ کی سہائتا کریں گے۔

مجھے پورن آشا ہے۔ کہ اُپروکت پروگرام راجیہ اور پرجا دونوں کے لئے اُنتی لابھ کاری ثابت ہوگا۔ اور اس سے حیدرآباد راجیہ کی اُنتی ہو کر حیدرآباد راجیہ کا لیتی اور گورو چاروں اور پھیلے گا۔ تتھا آتے والی سنتان ستیاگرہ سنگرام کا وجے گیت سدا گاتی رہے گی۔ تتھا حیدرآباد راجیہ میں اس کی ہندو پرجا اور دوسری پرجا اس پروگرام پر چل کر سکھ اور شانتی انوبھو کرے گی۔ اور ہندو مسلم۔ سکھ۔ پارسی اور جینی آدی تمام جاتیوں میں پرسپر پریم بھاؤ بڑھے گا۔

امرت دھارا کی مدد سے قابو کرو

"بولو امرت دھارا کی جے" اور اپنے دشمن تتھا روزمرہ حملہ کرنے والی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دھارا سے جیتو۔ امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بے ضرر اور بے خطا ہے۔ جیتنا کہ ماں کا دودھ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنے کیلئے یہ آپ کے ہاتھ میں سب سے بڑھیا قاتل ہے۔ قیمت فی شیشی ۲؍ نصف شیشی ۱؍ نمونہ ۸؍ ہر جگہ سے مل سکتی ہے۔

امرت دھارا فارمیسی لاہور

کنیا کیواسطے ور کی ضرورت

ایک اٹھارہ ۱۸ سالہ سیوگیہ مڈل پاس کنیا کے واسطے ور کی ضرورت ہے۔ ور اعلیٰ تعلیمیافتہ اور بر سر روزگار ہو۔ ور ڈھ آریہ ہونا ضروری ہے۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ لڑکی کا والد پانسو روپے ماہوار وتین لیتا ہے۔ مزید حالات مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں :-

الف، معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب گھمان ضلع گورداسپور

Digitized by eGangotri

"آریہ ستیاگرہ کی تحریک کمزور نہ ہونے پائے"

ستیاگرہ کے لئے روانگی سے پیشتر مہاشہ کرشن جی کا پیغام

آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی سینہ اورنگ آباد کی طرف جیل یاترا کے لئے جانے سے ایک گھنٹہ پیشتر ماسٹر گوروتہ رام جی بان پرستھی کی معرفت حسب ذیل الوداعی پیغام دیا ہے:-

"اس وقت ساڑھے بارہ بجے ہیں۔ اور تین بجے وہ سپیشل گاڑی (جس کے لئے میں نے ڈیڑھ بجے یہاں سے جلوس میں روانہ ہونا ہے) روانہ ہوگی۔ جس میں تقریباً آٹھ صد ستیاگرہیوں کے ساتھ تیرتھ یاترا کے لئے اورنگ آباد کو روانہ ہوں گا۔ حیدرآباد ان دنوں آریوں کے لئے تیرتھ بن گیا ہے۔ اور کوئی بھی آریہ سوائے سخت مجبوری کے یہ تیرتھ یاترا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لاہور سے بمبئی تک پہنچتے ہوئے آریہ پرشوں اور دیویوں کے جو پریم اور اُتساہ کے نظارے میں نے دیکھے ہیں۔ وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتے۔ وہ میری زندگی کا ایک نہایت ہی دل خوشکن باب رہیں گے اس جوش اور پریم کو دیکھ کر میرا دل بار بار یہ کہہ اُٹھا۔ کہ ابھی اس شکتی کو جنم لینا ہے۔ جو کہ آریہ سماج کو دبا سکے۔

آریہ سماج دب نہیں سکتا

آریہ سماج دب نہیں سکتا۔ کیونکہ اسے پرماتما کا آسرا ہے۔ اس نے ستیاگرہ شروع کیا ہے۔ تو کسی دُنیاوی طاقت کے سہارے پر نہیں۔ پربھو ستیہ اور اہنسا کا اوتار ہیں۔ اور آریہ سماج بھی ستیہ اور اہنسا کی چٹان پر کھڑا ہے۔ اس نے ستیاگرہ شروع کیا ہے۔ تو کسی دُنیاوی غرض کے لئے نہیں۔ نہ عہدے بڑھانے کے لئے اور نہ ہی نشستوں کی تعداد بڑھانے کے لئے۔ وہ تو دھارمک ادھیکاروں کے لئے لڑ رہا ہے۔ اور ریاست میں پربھو کا نام بلا روک ٹوک لینا چاہتا ہے۔ اس حق سے اُسے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس حق کو حاصل کرنے کے لئے اس نے تپ اور تیاگ کا سلسلہ دھارن کیا ہے۔ آریہ سماج کا کام پربھو کا اپنا کام ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس میں سپھلتا پراپت نہ ہو۔ لیکن میں آریہ پرشوں اور دیویوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اتہاس ایسی بے شمار مثالیں پیش کرتا ہے۔ کہ ستیہ بعض وقت بھی اس لئے ناکام رہا۔ کہ اس کی سپھلتا کے لئے اُچت تپ نہ کیا گیا۔ بے شک سچ کی جیت ہوتی ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کے لئے پوری تپسیا کی جائے۔ جھوٹ میں خود اپنے ہی مارنے کی شکتی ہوتی ہے۔ لیکن وہ کچھ عرصہ کے لئے کامیاب ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ستیہ کے لئے بھی اتنا ہی پرتن کیا جائے۔ جتنا کہ جھوٹ کے لئے ہو رہا ہے۔ تو ستیہ کے مقابلہ میں جھوٹ کھڑا نہیں رہ سکتا۔

میری ذمہ داری ختم ہوگئی

کہہ نہیں سکتا۔ کہ اپنے آریہ بھائیوں اور بہنوں کے درشن کب کر سکوں گا۔ اس لئے ان کے نام میرا سندیش ہے۔ کہ جیل میں قدم رکھتے ہی میری ذمہ داری ختم ہوئی۔ اب ساری ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے۔ اگر وہ محض میری تعریف کرنے کے لئے یہ نہیں کہتے۔ بلکہ دل سے بھی مانتے ہیں۔ کہ پنجاب میں ستیاگرہ اندولن کو جو زور حاصل ہوا ہے۔ اس میں میرا بڑا ہاتھ ہے۔ اور کہ میں اکیلا کئی آدمیوں کا کام کرتا تھا۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ میرا بوجھ بھی آپس میں بانٹ لیں۔ تاکہ ستیاگرہ کی تحریک میں کسی قسم کی کمی نہ آنے پائے۔ جالندھر کی مہاتیاسے میرے ذریعہ پنجاب کی آریہ سماج نے دھن اور جن کے لحاظ سے ایک ایسا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ کہ جس پر نہ صرف آریہ جگت بلکہ دوسرا جگت بھی حیرت زدہ ہو رہا ہے۔ اور آریہ سماج کو چاروں طرف سے مبارکباد مل رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ ریکارڈ قائم رہے۔ اور پنجاب حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے پہلے کی طرح سب سے زیادہ دھن اور جن دیتا رہے۔

مجھے بہت دُکھ ہوگا

میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کرشن مندر میں بیٹھے ہوئے مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ پنجاب کی رفتار میں کسی قسم کی کمی آئی ہے۔ تو مجھے بہت دُکھ ہوگا۔ جیل میں رہتے ہوئے مجھے شاریرک کشٹ تو ہو سکتا ہے۔ لیکن مانسک نہیں ہو سکتا۔ ہاں مجھے مانسک کلیش ہوگا اگر میرے کان میں وہاں ہوتے ہوئے یہ بھنک پڑے کہ

پنجاب کا آریہ سماج کرشن کے جانے کے بعد سُست پڑ رہا ہے۔ ایک پرستہ دوکٹا کے شبدوں میں کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج ... ماتا اپنے ایک ایک پُتر اور پتری سے آشا کرتی ہے۔ کہ وہ اس کے بھلی ... کا پالن کرے۔ اور مجھے پورن وشواس ... کہ ماتا اپنی اس آشا میں نراش نہ ہوگی ... میرے آریہ ستیاگرہی وجے پتاکا لہراتے ... اور ویدک دھرم کا ڈنکا بجاتے ہوئے جلد ... گھروں کو لوٹیں گے"۔

آریہ سبھیتا کا ریکھا چتر لقیہ حصہ

سپشٹ ہے۔ کہ ہزاروں ورش گذرنے کے بعد بھی اس میں پریورتن نہیں ہوا۔ اور بہت ... جھٹکوں کو اس نے وہ برداشت ثابت کر دیا ...

دوسری چیز ہمارا ورن آشرم دھرم ہے ... جس کے انوسار ویکتیوں کا ورگی کرن وہاں پیشیوں کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ براہمن، کھشتری۔ ویش اور شودر اس کے چار ... ہیں۔ اور پرتیک وبھاگ کو ایک ایک کار ... دیا گیا ہے۔

اس ورن آشرم کے پرشن پر جب ہم ... کرتے ہیں۔ تب پتہ اس کے اتہاس کو ... جاتا ہے۔ ورنوں کا وبھاگ اس سمے جنم ... نہیں تھا۔ جیسا کہ پراچین گرنتھوں سے ... ہے۔ پیشوں کے ہی لحاظ سے ورنوں کا ورگی ... ہوتا تھا۔ ساتھ ہی وہاں ورنوں میں ادنیٰ ... کا بھاؤ بھی ودیمان نہیں تھا۔ چاروں ورن ... تھے۔ اور ان کو ملا کر سماج کی ایک اکائی ... سماج کے یہ وبھاگ سماج کو سنگٹھت طور پر چلانے کے لئے تھے۔ اور دھرم دوارا ان ... انوشاسن ہوتا تھا ہم لوگوں نے اس سنگٹھن ... دیکھی کسی بھی سوتنترتا پر روک ٹوک ... سمجھا ہے۔ لیکن در اصل اس کا یہ روپ نہیں ... تھا۔ ہم دوسروں کے بنا اپنا جیون نہیں چلا ... اسی بھاونا پر اس کی نیو رکھی گئی تھی۔ اور اسی ... کے سنگٹھن میں اس کی شکتی نہت تھی۔

آریہ سبھیتا کی تیسری مثال پوری بات ... ورن کے پرتی آریوں کی بھگتی تھی۔ جس ملک ... رہو اس کی تن سے رکشا کرو۔ یہی اس کا ... ہے۔ اس لئے آریہ ورت کی کوئی ... باندھی گئی۔ آریہ ورت شبد بہت وسیع ... جہاں بھی آریہ رہیں وہ سمجھا آریہ ورت ...

آریہ دھرم سے سمبندھت ... وچار اور سنسکار آدی ... کہ منش کا دھیہ کیا ہے؟ یہ جاننا ہی ... اُسے کیا بننا اور بنانا چاہیے اس کا ...

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بل رام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کار آمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت سوا روپیہ (عہ) فی شیشی ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸/)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) رام میڈیکل سٹورز نسبت روڈ
امرت سر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش۔

پتہ:- گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

ماہ جنوری سے آریہ ستیاگرہ جاری ہے۔
... سارودیشک سبھا کی طرف سے اعلان کیا
جا چکا ہے۔ کہ یہ ستیاگرہ نظام صاحب کے
... ان کی ذات۔ اسلام یا مسلمانوں کے
خلاف۔ ان کی ... نہیں۔ بلکہ ہندوؤں پر مذہبی۔ تعلیمی۔
... قیود کے خلاف ہے۔ اس سے مسلمانوں
کو ناراض نہیں ہونا چاہئیے۔ ہم نظام کی حکومت
کو تہ و بالا نہیں کرنا چاہتے۔ آریہ ہندو جو
ریاست میں بستے ہیں۔ وہ نظام صاحب کے
فرمانبردار اور وفادار رعایا ہیں۔ اور صرف
مذہبی آزادی کے خواہاں ہیں +

مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ آریہ سماج
اس وقت تک ۵ لاکھ روپیہ۔ اور ۹ ہزار آدمی
اس تحریک کی بھینٹ کر چکا ہے۔ ایک درجن
کے قریب آریہ سماجی جیلوں میں سُورگباش ہو
چکے ہیں۔ کئی ہسپتالوں میں بیمار پڑے ہیں۔
یہ صورتِ حالات آریہ سماج کی شان کو دوبالا
کر رہی ہے۔ دنیا کے اتہاس میں اس سے پہلے
اس قسم کا ستیاگرہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ اڑھائی
ہزار میل سے چل کر غیر علاقہ میں ستیاگرہ کرنا
جہاں کی آب و ہوا ناموافق۔ غذا ناپسند۔
زبان سے ناواقفیت۔ جہاں کسی رشتہ دار
کے درشن نصیب نہ ہو سکتے ہوں۔ دھوپ
میں گھٹنوں تک ننگے پاؤں کام کرنا پڑتا ہو۔
کوئی خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ شاباش اُن
ستیاگرہیوں کو جنہوں نے اہنسا اور ستیہ کے
برت کو نہیں توڑا۔ آریہ سماج اس ستیاگرہ
سے امر ہو گیا ہے۔ اس کا پرچار اور سنگٹھن
مضبوط ہو گیا ہے۔ ہمارے مطالبات کے
واسطے جتنی قربانی کی ضرورت تھی۔ اس
سے بہت زیادہ ہم دے چکے ہیں۔ اگر ابھی
تک ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ تو اس
میں آریہ سماج کا کوئی قصور نہیں۔ مگر ہمارے
مخالف ہماری مزید آزمائش کرنا چاہتے
تھے۔ مہاراجہ سر کرشن پرشاد اور ہگمت
گوردشنکر آچاریہ شائد سناتنیوں کی
معرفت آریوں میں پھوٹ ڈلوا ہیں۔ ... لیکن
مکمل ریاست کے اجرا کی درخواست کرنے
اور ... اعلان ملتوی کرنے سے
ہماری تحریک نہیں رُک سکتی +

مخالفوں کی افواہیں

ہمارے مخالف مختلف افواہیں
پھیلا رہے ہیں۔ کہ ہم ستیاگرہ بند کرنے کے لئے
تیار ہیں۔ یہ سب افواہیں بے بنیاد اور غلط ہیں۔
ہم ہر وقت صلح کے لئے تیار ہیں۔ اگر ہمارے
مطالبات منظور ہو جائیں۔ اور جو نہی با عزت
سمجھوتہ ہوا۔ ہم ستیاگرہ بند کر دیں گے +
سر سکندر حیات خان کا ہمیں ممنون ہونا

آریہ ستیاگرہ کی رفتار

۹ ہزار ستیاگرہی اور ۵ لاکھ روپیہ دھرم یدھ کی بھینٹ

(از لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے)

چاہئیے۔ کہ انہوں نے صلح کرانے کی کوشش
کی۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ ہم نے سر سکندر
حیات خان کی کوششوں کا خیر مقدم کیا۔ مگر
معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کارگر نہیں ہوئیں۔ اور
کہ ریاست کے حکام اپنی ضد پر اڑے ہوئے
ہیں +

چند تدابیر

اب جب کہ ستیاگرہ لمبا
ہو گیا ہے۔ ہمیں وچار
کرنا چاہئیے۔ کہ ہم کن تدابیر پر عمل کریں۔
میں ذیل میں چند تجویزیں پیش کرتا ہوں :-
(۱) آئیندہ ستیاگرہی جانچ پڑتال کے بعد
بھرتی کئے جائیں گے۔ صرف وہی آدمی بھیجے
جانے چاہئیں جن کے جسم اور آتما مضبوط ہوں
اور جو ستی کے مشن اور ویدک دھرم کی
صداقت پر پورن وشواس رکھنے والے ہوں +
(۲) آج تک جتنے ڈکٹیٹر گئے۔ ان کی یہی
کوشش رہی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد
میں والنٹیران کے ساتھ جائیں۔ حالانکہ
وار کونسل نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ کسی
ڈکٹیٹر کے ساتھ ایک حد سے زیادہ والنٹیر
نہ جائیں۔ مگر اس ریزولیوشن پر عمل درآمد
نہیں ہوا۔ میرے خیال میں بڑے بڑے
جتھے بھیج کر اب اپنی طاقت کو ختم نہیں کرنا
چاہئیے۔ آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ گپت
اور پنڈت ٹھاکر دت جی میرے ساتھ متفق
ہیں۔ کہ اب جتھے بہت بڑے نہیں بھیجے
جانے چاہئیں۔ مگر ایسے اصحاب بھی ہیں۔
جو ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ میں وار
کونسل کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا
اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ اب پالیسی میں
تبدیلی کرنی چاہئیے +
(۳) اس تحریک کی پوترتا قائم رکھنے کیلئے
از حد کوشش کرنی چاہئیے۔ عدم تشدد
کے اصول پر اندولن کو ہم آج تک چلاتے
رہے ہیں۔ اسی اصول کو آئیندہ کے لئے
بھی عمل میں لائیں۔ حملہ ہونے پر بھی طیش
میں نہ آئیں +
(۴) کسی بھی آرگنائزیشن یا سنستھا کو ہم
قول و فعل سے ناراض نہ کریں۔ آریہ سماج کو
اس اندولن میں کامیابی کے واسطے دنیا کی
ہمدردی کی ضرورت ہے۔ کانگرس سناتن
دھرمی۔ ہندو سبھا۔ سکھ۔ جینی۔ عیسائی۔
مسلمان سب کی ہمدردی حاصل کرنے کی
کوشش کرنی چاہئیے +
(۵) پیرا مونٹ پاور پر مداخلت کے لئے
جتنا ہو سکے زور ڈالنا چاہئیے۔ میموریل
بھیجنا چاہئیے۔ ڈیپوٹیشن کی شکل میں اس سے
ملنا چاہئیے +

سارودیشک سبھا کا فیصلہ

(۶) سارودیشک سبھا نے یہ نشچہ کیا ہے۔ کہ
ہر ایک آریہ اپنی کمائی کا $\frac{1}{14}$ حصہ اس تحریک
کے لئے ماہوار دان دے۔ جہاں ہم پہلے
۵ لاکھ دے چکے ہیں۔ جس میں سے نصف
پنجاب کا ہے۔ وہاں ہم اس سے بھی زائد
دھن اس کام کے لئے دیں گے۔ آریہ سماجیوں
کی تعداد ۱۵ لاکھ ہے۔ ہم دس ہزار کے
قریب والنٹیر دے چکے ہیں۔ ریاست کے
اندر آریوں کی تعداد صرف ۹ ہزار ہے۔ وہ
۵ ہزار جیل کے اندر بھیج چکے ہیں +
(۷) ہمیں اپنے لیڈروں پر پورا وشواس
ہونا چاہئیے۔ آریہ سارودیشک سبھا اور
وار کونسل پر پورا پورا بھروسہ ہونا چاہئیے۔
نیک نیتی۔ ایمانداری۔ رشی بھگتی میں ہمیں
پورن وشواس ہونا چاہئیے۔ ڈسپلن پر ہی
ہر ایک تحریک کی کامیابی کا انحصار ہوتا
ہے۔ لیکن یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب من
وچن کرم سے ہم اہنسا پر کاربند رہیں۔ یہ
کامیابی کی پہلی شرط ہے +
(۸) آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی طرف سے
اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ آریہ سماجیں ان
جتھوں کو جوان کے شہروں سے گذریں کوئی
نقد روپیہ تھیلی کی صورت میں نہ دیا کریں۔
جو دھن دینا ہو۔ وہ اس جتھے کے نام سیدھا
آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیجا جاوے۔ لیکن
آیسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ضروری ہدایت
کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ جس کا نتیجہ
یہ نکلتا ہے۔ کہ جو روپیہ سمتی کو پہنچنا چاہئیے
تھا۔ نہیں پہنچا۔ اور سارودیشک سبھا کو
نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے ایک بار
پھر آریہ سماجوں کا دھیان اس امر کی طرف
مبذول کرایا جاتا ہے۔ کہ کسی جتھے کو تھیلی
بھینٹ کرنی ہو۔ تو نقد روپے کی بجائے
آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے نام بنک کا
چیک کاٹ کر دے دیا جائے۔ اگر اس جگہ
پر کوئی بنک نہ ہو۔ تو جو رقم تھیلی کی صورت
میں بھینٹ کرنی ہو۔ وہ منی آرڈر کے ذریعہ
آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے نام بھیج دی
جائے۔ اور اس طرح ایک خط جتھے دار کو
دے دیا کریں۔ کہ اتنی رقم ان کے نام پر
ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھیج دی گئی ہے۔ دھن
چیک یا منی آرڈر کے ذریعہ ہی بھیجنا چاہئیے۔
ایک اطلاع اپنی صوبائی پرتی ندھی سبھا۔ اور
آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو دے دی جائے +

مسٹر اینے کی ملاقات
(مہاشہ کرشن سے)

(اورنگ آباد ۲۰ جون) لوکمانیہ اینے
ممبر اسمبلی۔ شری ٹیٹ ڈی۔ ڈی گوکلے ایڈیٹر
"گیبری"۔ شری بھٹ جی۔ وی کیلکر سیکرٹری
اناتھ آشرم۔ مسز بنودھا بائی کھونیکر اور
دیگر اصحاب کے ساتھ پونہ سے آج یہاں پہنچے
اور جیل میں آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر
مہاشہ کرشن جی۔ شری بھٹ ایل۔ وی بوبیکر
شری بھٹ ڈی۔ وی۔ کیلکر۔ شری جی۔ وی
کیلکر اور شری ٹیٹ داوسے سے ملاقات
کی +

ستیاگرہیوں کو پیٹا گیا

شری بیٹ اینے
کا بیان ہے
کہ ۷۔ جون کو ستیاگرہیوں کو بری طرح پیٹا
گیا۔ ایک ستیاگرہی شری باما ساٹھے کو شدید
ضربات آئیں۔ کل ۵۰ ستیاگرہی زخمی ہوئے
کام زیادہ ہونے کی وجہ سے حکام قیدیوں
کی رہائش وغیرہ کے متعلق مناسب انتظام
نہ کر سکے۔ اس ہفتے سب ٹھیک ہو جاویگا
شری ٹیٹ اینے نے کلکٹر سے درخواست کی
ہے۔ کہ قیدیوں کی ہتھکڑیاں اُتار دی جائیں
معلوم ہوا۔ کہ کلکٹر نے وعدہ کیا ہے۔ کہ
ہتھکڑیاں اُتروا دی جائیں گی +

مہاشہ کرشن جی صفائی پیش نہیں کریں گے

مہاشہ کرشن جی نے جیل کے سپرنٹنڈنٹ سے
درخواست کی۔ کہ انہیں پنڈت مکھی رام سے
ملنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن ابھی تک
اجازت نہیں دی گئی۔ مہاشہ کرشن جی کے
مقدمہ کی سماعت ۲۱۔ جون کو سپیشل مجسٹریٹ
نواب سردار جنگ کی عدالت میں شروع ہوگی
مہاشہ جی صفائی پیش نہیں کریں گے +

چار بوڑھے ستیاگرہی رہا کر دئے جائیں گے

مسٹر اینے کے جائنٹ سیکرٹری نے مسٹر

سنہرا کی آہوتی!

(اورنگ آباد ۹-جون) کل ساڑھے سات بجے پرائیویٹ مقامی سول ہسپتال میں پچھلے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کے ساتھ گرفتار ہونے والے جتھے کا ایک نوجوان ستیاگرہی جس کا نام "سنہرا" تھا ۲۴ گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد سورگباش ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ متوفی کو ۵-جون سے سخت بخار تھا۔ گرفتاری کے بعد جب دیگر ستیاگرہیوں کے ساتھ اسے بمائے ریمانڈ عدالت میں پیش کیا گیا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔ چنانچہ پولیس اُسے جیل کی بجائے اورنگ آباد کے سول ہسپتال میں لے گئی +

۲۴ گھنٹے بے ہوش

۲۴ گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد کل ساڑھے سات بجے صبح سول ہسپتال میں سورگباش ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے اسے بچانے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ اورنگ آباد کے تعلقدار اور صوبیدار نے بذاتِ خود جیل میں جا کر پچھلے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کو یہ افسوسناک خبر سنائی۔ چنانچہ ۱۲ بجے کے قریب مہاشہ کرشن جی اور ایک درجن دیگر ستیاگرہی جیل کی لاریوں میں سول ہسپتال لائے گئے +

ارتھی کے جلوس پر پابندیاں

اورنگ آباد کے تقریباً پانسو ہندو بھی سورگباشی ستیاگرہی کے انتم سنسکار میں شرکت کرنے کیلئے وہاں پہنچ گئے۔ ہندوؤں نے مطالبہ کیا۔ کہ ارتھی کا جلوس اس راستے سے جائے۔ جہاں سے عام طور پر ارتھیاں اُٹھائی جاتی ہیں۔ لیکن حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ حکام جو رستہ تجویز کریں۔ ارتھی کا جلوس اسی راستہ سے نکالا جائے۔ مقامی ہندوؤں نے اس پابندی کے خلاف بطور پروٹسٹ ارتھی کے جلوس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اور واپس چلے گئے +

شمشان بھومی میں

متوفی آریہ ویر کی ارتھی ایک لاری میں ڈال کر شمشان بھومی میں لے جائی گئی۔ اس لاری کے پیچھے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن اور دوسرے ستیاگرہیوں کی لاری تھی۔ اور آخری لاری میں جیل افسر۔ صوبیدار اور تعلقدار بیٹھے ہوئے تھے۔ جب یہ لاریاں شمشان بھومی میں پہنچ گئیں تو مقامی ہندو بھی جنہوں نے ارتھی کے جلوس میں شمولیت نہیں کی تھی وہاں پہنچ گئے چنانچہ آریہ ستیاگرہیوں نے لوکل ہندوؤں کی موجودگی میں لاش کا انتم سنسکار کیا +

متوفی ستیاگرہی ایک ۲۲ سالہ نوجوان پنجابی تھا۔ اس کی شادی ابھی پچھلے مہینے ہی ہوئی تھی +

اورنگ آباد جیل میں اس وقت ۸۱ ستیاگرہی ہیں۔ ان میں سے صرف ایک درجن کو متوفی ستیاگرہی کے انتم سنسکار میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی۔ انتم سنسکار کے بعد مہاشہ کرشن نے مقامی حکام کو جو وہاں موجود تھے بتایا۔ کہ بہیر وغیرہ جیلوں میں جو متعدد آریہ ستیاگرہی سورگباشی ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں

مہاشہ کرشن جی کو گرفتاری پر ودھائی

(از پنڈت وتستہ پرشاد جی فدا بی۔ اے کی شردھانجلی)

ودھائی کون سے شبدوں میں دیں ہم کرشن جی تم کو
تمہاری ویرتا کا ہم سے ورنن ہو تو کیوں کر ہو
بڑی اچھی طرح تم نے رشی کا رن چکایا ہے
بڑی چھاتی کا تم نے ہو کے ڈکٹیٹر دکھایا ہے
قلم کے تم دھنی مشہور تھے پنجاب والوں میں
گنے جاتے تھے جرنلزم کے تم باکمالوں میں
کسے معلوم تھا ایسے سپہ سالار تم ہو گے
ثبوت اپنی اہنسا کا تم اس اُتساہ سے دو گے
چھٹا تم کو بنا یادار کونسل نے تھا ڈکٹیٹر
جلایا تم نے یوگی کرشن کی مانند اک چکر
کسے معلوم تھا باطل کے چھکے تم چھڑا دو گے
تم آن پر ادھم کے جھنڈے کا یوں سکہ بٹھا دو گے
تمہیں تقریر کرتے ہم نے کتنی بار دیکھا تھا
تمہاری فوج کا لیکن نہ یوں سالار دیکھا تھا
ہوئی ہے آپ کی ڈکٹیٹری سے شان دوبالا
رشی کی آن کو تم نے بڑی ہی آن سے پالا
کھڑے ہو جیل کی تم آہنی دیوار کے پیچھے
نظر آتے ہیں ساڑھے سات سو سالار کے پیچھے
تمہیں اُونچا کرے گا اور بھی وشواس ایشور کا
خدا کے سامنے جھک جائیگا سر آپ خود سر کا
ودھائی تم کو دیتی ہے فدا کی آتما دل سے
بہت بے چین ہے گو دیکھتی ہے تم کو ساحل سے

آرین لیگ کا اعلان

(شولاپور ۹-جون) آریہ ستیاگرہ پبلسٹی کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

ستیاگرہ کے مخالفین تحریک کو کمزور کرنے کیلئے تنخواہ دار ایجنٹوں کی معرفت غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور عوام کو یہ خیال دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ عنقریب ستیاگرہ ملتوی کر دیا جائے گا یا بند کر دیا جائے گا۔ اس قسم کی اطلاعات بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس قسم کی خبروں کو اہمیت نہ دے۔ جب تک کہ انٹرنیشنل آرین لیگ دہلی ان کی تصدیق نہ کرے۔ جدوجہد کے جلدی ختم ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ یہ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک آریوں کے مطالبات پورے نہیں ہو جاتے۔ سوامی سوتنترانند کل شام کو شولاپور پہنچ گئے ہیں +

ستیاگرہ اور اسلامی تعلیم

مولانا عطا محمد کالیہ سکنہ سرکار کلاں ضلع ہوشیارپور حال مقیم بلاسپور (سی۔پی) ایک خط کے دوران میں لکھتے ہیں کہ ہمارے علمائے اکرام وعظ کے دوران میں کہا کرتے ہیں۔ کہ اسلام مساوات و باہمی رواداری کا علمبردار ہے۔ کیا قرآن پاک کی اس تعلیم کی روشنی میں علمائے اکرام کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی تحریک کے خلاف مسلم عوام کو بھڑکانے کی بجائے دربار حیدرآباد پر اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لا کر حکام حیدرآباد کو ترغیب دیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے مطالبات کو جو نہایت معمولی ہیں منظور کر لے۔ ایسا کرنے سے جہاں آریہ سماج اپنی تحریک واپس لے لے گی۔ وہاں اسلام دنیا کی نظروں میں بلند ہو جائے گا۔ میری رائے ہے۔ کہ علمائے کرام حیدرآباد کے معاملہ میں آریہ سماج کے حق میں مداخلت کر کے دین اور دنیا کی بہاری خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا پر ظاہر ہو جائے گی +

نظام سرکار کا خفیہ سرکلر

(شولاپور ۱۲-جون) آریہ ستیاگرہ سمتی کے دفتر میں دربار حیدرآباد کے ایک خفیہ سرکلر کی نقل موصول ہوئی ہے۔ جو کہ نظام سرکار کی طرف سے ضلع کے تعلقداروں اور جیلوں کے سپرنٹنڈنٹوں کو بھیجا گیا ہے۔ سرکلر مندرجہ ذیل ہے:۔

خفیہ از جناب محمد اظہر حسن اسکوائر بی۔ اے سیکرٹری گورنمنٹ جوڈیشل پولیس اینڈ جنرل ڈیپارٹمنٹ

بنام

ڈسٹرکٹ تعلقدار

سپرنٹنڈنٹ جیل

جناب عالی!

مجھے نظام سرکار کی طرف سے ہدایت

ضروری اطلاع

ہماری کچی رسید بک نمبر ۲۰۰۱ سے ۴۰۰۰ تک گم ہو گئی ہیں۔ اس لئے دانی پرشوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ان کے ذریعہ دان حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ تو ہرگز اس کو دان نہ دیں۔ بلکہ ہم کو ایسے شخص کی اطلاع فوراً دینے کی کرپا کریں۔ مزید براں ہمارا کوئی ملازم آجکل چندہ جمع کرنے نہیں گیا ہوا ہے سب دانی سجن نوٹ کر لیں۔ المشتہر۔ سیکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ مہاشی روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

...گڑھ ۲۱-۵-۳۹ کو شہید
دوس منایا گیا۔ اہتمام
...میں آریہ ستیاگرہیوں پر ہونے
...کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔
...ان کے تیاگ پر دھنیواد
(منتری)

۹-۶-۳۹ کو رات کے ساڑھے
...ایک ستیاگرہی کے زیر اہتمام
...ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی سکول میں شری ڈی۔ اے۔ وی
...کی صدارت میں مہاشہ کرشن اور
...رام جی کی گرفتاری پر مبارک
...دینے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس
...ان کو پر برکاش کی سہاینتا کا وشواس دلایا
(مول چند)

۱۱-۶-۳۹ کو آریہ سماج مندر
ڈلہوزی میں آریہ یووک سماج کے
زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں منتری ہتیشی
...پوری سپادک "پرکاش" لاہور کا ایک
...اور ادھون بھاشن ہوا۔ اور
...مہاشہ کرشن جی کو ان کی گرفتاری
...مبارکباد کا پرستاؤ پاس ہوا۔
(زبدہ پرکاش)

...جون کو آریہ سماج میں ایک جلسہ
...منعقد ہوا۔ جس میں مہاشہ کرشن
...کے تیاگ اور ان کی گرفتاری پر
...گئی۔ تتفاں ان کو سرپرکار کی سہایتا
...دلایا گیا۔ پنڈت پدم دیو کی
...جو جتھا یہاں سے گیا تھا۔ وہ
...ہو چکا ہے۔ (بھگوانداس)

راولپنڈی صدر بازار آریہ سماج کے
اپنے ۱۱-جون کے جنرل
...میں مہاشہ کرشن جی کی ان کی گرفتاری
...دی گئی۔ اور اپنی سماج کے والنٹیر
...کا نام مہاشہ تاراچند ہے۔ اور
...کے جتھے کے ساتھ ۵-جون کو
...ہو گئے۔ (منتری)

الہ آباد ...جون کو مہادر یالیہ جوالاپور
...اور رڑکی آریہ سماج کا
...جو ۲۹ رہبرل پرنسپل تھا۔ اور
...پنڈت بہبردت شاستری
...پر ستیاگرہ کا اس کا اندار
...کیا گیا۔ شام کو جلوس نکالا گیا۔
...جلسہ ہوا۔ جس میں بھجن دیکھ کر
...ویروں کا تیرا جتھا پنڈت
...راجی کی سرکردگی میں ۹-جون کو روانہ ہو
...کو پھول پھول سے سنگار
...ان کو وداع کیا گیا۔
(...داس اودھیکشی)

ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

سیتارام پور (بنگال) بابو نرپت سنگھ آف لنگ شیلڈ کی دھرم پتنی نے دودھ کے خرچ سے دو روپیہ ماہوار بچت کر کے ۵ ماہ کے دس روپے سپادک "پرکاش" کی معرفت ستیاگرہ فنڈ میں بھیج دئے ہیں۔ تتفا آئندہ کے لئے دوسرے اخراجات میں بچت کر کے ۵ روپے ماسک بھیجنے کا نشچہ کیا ہے۔ یہ تیاگ اپدیش ہے۔ (نامہ نگار)

بھٹنڈہ ۱۱-۶-۳۹ کو آریہ سماج میں ایک میٹنگ مہاشہ کرشن جی کو ان کی گرفتاری پر مبارکباد دینے کے لئے منعقد ہوئی۔ (دیگر نفت رائے)

منڈی لوانہ آریہ سماج نے ستیاگرہ فنڈ میں ۲۲ روپے ہمارے بھیجے ہیں۔ ہر ماہ دو عن اکثریت کر کے بھیجا جاتا ہے۔ جو اگ ستیاگ دس روپے ماہوار ہوتا ہے۔ اور ہر ماہ کی ۲۲-تاریخ کو حیدرآباد ڈے بھی منایا جاتا ہے۔ (منتری)

شورکوٹ یکم مئی کو لالہ رام دتہ مل نے شولاپور کے لئے پرستھان کیا۔ آپ خانیوال کے جتھہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ جتھے کا ستکار کیا گیا۔ اور ۲۰ روپے جتھے کو بھینٹ کئے گئے۔ سٹیشن سے آگے روپے بر آمد ہوئے۔ لالہ چونی لال نے اپنی نئی دوکان کے پرویش سنسکار پر ۲ روپے ۸ آنے ستیاگرہ فنڈ میں دان دئے۔ لالہ شانتی پرکاش کا وواہ بابو رگھوناتھ رائے کی سپتری نرملا رانی کے ساتھ ہوا۔ اور وریکشش کی طرف سے بیس روپے ستیاگرہ فنڈ میں بر آمد ہوئے۔ ۱۲-۱ مئی کو بھگت دھنی رام نے اپنی دوکان کا مہورت کرایا۔ اور ایک روپیہ دان ستیاگرہ فنڈ میں دیا۔ پچیس روپے کی چوتھی قسط بھیجی جا چکی ہے۔ اور کئی سجنوں نے ستیاگرہ کے لئے ناموں میں نام لکھوا دیا ہے۔ (اکندلال منتری)

رائے کوٹ میں ہندوؤں اور سکھوں کی ایک مشترکہ میٹنگ میں

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نرناری بچے۔ بوڑھے اور جوان حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں ابھی تک ایک بات کی کمی ہے۔ کہ سمیہ انوکول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدرآباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر اپنی ریاست میں عاید کر رکھی ہیں۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب ہمارا فرض کیا ہے یہ بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جاوے گا۔ اس لئے سب آریوں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں۔

قیمت بھی لاگت ماتر دو پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو اکٹھی منگوانے پر دو روپیہ سینکڑہ (عار) محصول ڈاک الگ۔

ملنے کا پتہ

مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ۔ لاہور

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اخبارات کو دئے گئے وارننگ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا گیا۔ (گوپی رام پردھان)

نارائن گڑھ کے ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کے ایک مشترکہ عام جلسہ میں آریہ ستیاگرہیوں کی بھوک ہڑتال پر شوک پرکٹ کیا گیا۔ اور نظام سرکار سے بہتر راجیہ کی آشا کی گئی۔ اور ان کے متعلق غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ اور پیراماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔ (پردھان)

دہلی ستیاگرہی جتھے دیوان ہال سوچنا دیتے ہیں۔ کہ جتھے دہلی پہنچنے سے دو دن پہلے اپنی آمد کی اطلاع دے دیا کریں۔ تاکہ ان کا مناسب سواگت ہو سکے۔ (دیو برت، دہلی بندھ منتری)

پونہ شہر ۳۰-۵-۳۹ کو ایک سادھارن جنک سبھا ہوئی جس میں شولاپور کے فساد اور مجسٹریٹ کے حکم کی مذمت کی گئی۔ جیلوں میں ستیاگرہیوں سے ہونے والے برے سلوک کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ (دیباشند منتری)

امرتسر ۱۱-۶-۳۹ کو آریہ سماج لارنس روڈ میں مہاشہ کرشن جی کو ان کی گرفتاری پر ودھائی دی گئی۔ ۱۷-۶-۳۹ کو ایک اور جتھے کو الوداع کی جاوے گی۔ ۲۱-۵-۳۹ کو پنڈت دھرم بھانو جی شاستری کی ادھیکشتا میں شہید دوس منایا گیا۔ پیراماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔ ۳-۶-۳۹ کو پنجاب گورنمنٹ کی وارننگ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا گیا۔ پنڈت سہانند جی کی تیار کردہ بھجن منڈلی کو جانے کے چار تمغے دئے گئے۔ ماسٹر گوردتہ مل جی نے کرشنا ہائی سکول میں ۳-جون کو ستیاگرہ کی گرفتاری پر لیکچر دیا۔ ۱۱-جون کو ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت دھرم بھانو جی کا اپدیش ہوا۔ ۸-جون کو استری سماج کی پردھانا شریمتی کملا دیوی جی کا منو سر ودیا کیا ہوا۔ بازاروں میں ستیاگرہ تحریک کے خلاف اشتہار لگے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ (گوردتہ مل منتری)

لسپور پنجاب گورنمنٹ کی وارننگ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور پنجاب سرکار کو وشواس دلایا گیا۔ کہ ہماری تحریک ہر طرح سے پُرامن ہے۔ اور رہے گی اس لئے وہ اسے واپس لے لے۔ (منتری)

Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

گوروکل میں گئووں کی ضرورت

گوروکل کانگڑی کے لئے موٹی تازی اور تندرست دودھ دینے والی گئووں کی ضرورت ہے۔ کئی اصحاب اکثر ایسی گائیں دان کر دیتے ہیں۔ جو بوڑھی ہوتی ہیں۔ دودھ دینے والی نہیں ہوتیں۔ اس لئے دانی مہانو بھاوؤں سے نویدن ہے۔ کہ دان میں ایسی گئو دیں۔ جو پہلی بار کی بیاہی ہوں اور کم از کم سات آٹھ سیر دودھ دیتی ہوں۔ شاستروں میں ایسی گئو ہی دان دینے کا مہاتم ہے۔ یا گئو دان کے لئے پچھتر روپیہ گوروکل کاریالیہ میں بھیج دیں۔ اس روپیہ سے ان سجنوں کے نام سے جو روپیہ بھیجیں گے اور گئو دینے میں دقت محسوس کرتے ہیں عمدہ گئو خرید لی جاوے گی۔ اور برہمچاریوں کو شدھ اور تازہ دودھ دینے کے کام آوے گی۔

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

از ہائیکورٹ ریاست کپورتھلہ

لکھی رام - ... - جگن ناتھ ولد لکھی رام - قوم کھتری سکنہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ سائیلان

بنام

رام گوپال و پیارے لال پسران بھگت مل قوم کھتری - سکنہ پھگواڑہ مدعیان مسول علیہم

درخواست نظر ثانی بنا سماعت حکم عدالت ہذا مورخہ ۱۱-۱-۳۹ جس کی رو سے مالدعوےٰ روپیہ میں سے ... روپیہ سود لینا نہیں دلایا گیا۔ اور میعاد انفکاک مقرر نہیں کی گئی۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعیان مسول علیہم کو بذریعہ سمن طلب کیا گیا۔ جن پر تعمیل نہیں ہوئی۔ رپورٹ پیادہ ہے کہ وہ علاقہ انگریزی میں رہتے ہیں۔ معمولی طریق سے تعمیل ہونی ناممکن ہے۔ لہذا ان کی طلبی کیلئے اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام مسول علیہم جاری کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴ ہاڑھ سمت ۱۹۹۶ بروز بدھوار حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۳۹ء بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

(مہر) دستخط

جج ہائیکورٹ کپورتھلہ

آریہ ویر دل پھلور کا پرشوک پرستاؤ

آریہ ویر دل کی یہ سبھا آریہ سماج کے اُپ پردھان مہاشہ خیرایتی رام جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ مرتک کی آتما کو سدگتی اور مہاشہ جی کو شانتی پردان کریں۔ اور مہاشہ جی کو یہ سبھا وشواس دلاتی ہے۔ کہ ان کے اس کشٹ میں آریہ جگت سمت ہے۔

(منی لال منتری آریہ ویر دل پھلور)

ضروری اطلاع

سرخاص و عام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے اناتھالیہ کے مینیجر لالہ ... اس جگہ سے ملازمت چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اس لئے ان کا اس اناتھالیہ سے کسی پرکار کا تعلق نہیں رہا۔ دانی صاحبان تتھا دیگر سجن نوٹ کر لیویں۔

زید کے

سکریٹری پنجاب ... اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

ہندی رشی نمبر کیلئے آرڈر آنے شروع ہو گئے

اس وقت تک ہندی "رشی نمبر" کے لئے جو آرڈر موصول ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:- (۱) بابو شانتی سوروپ جی اوورسیر رنبیرا سی-پی پچاس کاپی۔ (۲) منتری آریہ سماج میٹھ ٹوانہ ۵ کاپی۔ (۳) مسٹر بھگوانداس آریہ بمبئی دس کاپی (۴) بابو سیتا رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر رادت پور ضلع کانپور (یو-پی) دو کاپی۔ (۵) مسٹر اننت رام جبا بھاٹا بلاس پور (سی-پی) گیارہ کاپی

یاد رکھو! اگر کم از کم دو ہزار (۲۰۰۰) کاپی کی مانگ یکم اکتوبر تک نہ ہوئی۔ تو "رشی نمبر" ہندی میں نہ نکل سکے گا۔ اس لئے آریہ سماجوں و ہندی پریمی بھائیوں کو ہندی پڑھے لکھے بھائیوں و استریوں میں پرچار کے لئے ہندی ایڈیشن کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر مفت بانٹنی چاہئیں۔

آپ بھی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا اپنا آرڈر فوراً بھیجدیں

آریہ سماج لائلپور کا سالانہ چناؤ

پردھان:- سیٹھ دیوان چند جی۔ اُپ پردھان:- سیٹھ رام نارائن جی و لالہ بالکشن جی بزاز۔ منتری:- بابو درگا دت جی بی۔اے۔ ایل-ایل-بی۔ وکیل۔ اُپ منتری مہاشہ لدھا رام جی ... اُپ منتری:- ڈاکٹر برہم دت جی آیوروید النکار گوروکل کانگڑی۔ کوشادھیکش:- مہاشہ گورداس رام، مینیجر پنجاب کامرس بنک۔ لیکھا ادھیکش مہاشہ گوبند رام جی ... چیف کمار ادھیکش:- ڈاکٹر دوست رام جی۔

(اُپ منتری آریہ سماج لائلپور)

جنم کے عیسائی کی شدھی

کل شام کو ۷ بجے آریہ سماج مندر کراچی میں ایک جنم کے عیسائی کی جس کا نام مسٹر تھامس تھا۔ پنڈت دھرم دیو جی کے پوتر ہاتھوں سے شدھی کرائی گئی۔ اس کا نام مہاشہ گوبندھاری لال رکھا گیا۔ مہاشہ جی مذکور نے حاضرین کو اپنے حالات بتائے۔ اور ویدک دھرم میں آنے کی وجہ بیان کی۔ انہوں نے ویدک دھرم کے اصولوں کو سب سے اونچا خیال کیا اور کہا کہ اتنے اونچے کسی کے اصول کسی دوسرے مذہب میں نہیں۔ حاضرین میں آریہ سماج کے سرکردہ ممبر موجود تھے۔

(گوسائیں مول چند منتری آریہ سماج کراچی)

سورگیہ لالہ رام کشن جی

مرتیو پر آریہ جگت میں ماتم

گوروکل کانگڑی - گوروکل ...

یہ سبھا آریہ سماج کی پرانی ... سمجھتی ہے ... آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان اور گوروکل کانگڑی کے ... ادھشٹاتا شری رام کشن جی کے سورگواش ہونے پر نہایت افسوس ... اور ان کے رکھی پریوار سے دلی ہمدردی ... کرتی ہوئی پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا ... ہے۔ کہ دیوانگت آتما کو سدگتی پردان ...

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج جالندھر شہر۔ ... شہر کی آریہ سماجوں کا یہ خاص جلسہ ... رام کشن جی ایڈووکیٹ جالندھر ... پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ... باشی ہو جانے پر دلی دکھ ظاہر کرتا ہے۔ ... محسوس کرتی ہے۔ کہ ان کی مرتیو ... آریہ جگت کو جو نقصان پہنچا ہے ... پورا ہونا ناممکن ہے۔

یہ سبھا پوجیہ مرحوم کے سمبندھیوں ... ان کے اس سنکٹ میں ہمدردی ظاہر ... ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے ... وہ مرحوم کی آتما کو اپنی آرزو ... جگہ دیویں۔

(پیارے لال منتری آریہ سماج جالندھر ...)

آریہ سماج لبستی غذال

... رام کشن جی ... پردھان آریہ ... ندھی سبھا پنجاب کا جو دیہانت ... پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور ان کے ... کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ... سے پرارتھنا کرتی ہے کہ ان کی آتما کو شانتی ... پردان کریں۔

(منتری)

کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر

ادھیاپک ادھیاپکاؤں کی یہ سبھا ... رام کشن ایڈووکیٹ جالندھر شہر ... سابق پردھان کنیا مہاودیالیہ ... جالندھر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ... دل سے شوک پرگٹ کرتی ہے کہ ان ... پریوار سے ہمدردی اور ... ... دیوکی دیوی مکھیہ ادھیاپکا

استری پرچار

شادی کا عمر پر اثر

عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ شادی کر کے گرہستھ چلانے میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میں پڑ کر انسان کی عمر کم ہو جاتی ہے۔ اور وہ کئی طرح کے گھریلو جھگڑوں میں پڑ کر انسان کی عمر کم ہو جاتی ہے۔ اور وہ کئی طرح کے گھریلو جھگڑوں میں پڑ کر اپنی تندرستی کھو بیٹھتا ہے۔ لیکن بات اصل میں کچھ اور ہی ہے۔ سائنسدان اپنی تحقیقات کی بنا پر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ مرد عورتوں کی عمر کہیں زیادہ گھٹتی ہے۔ اور ان کی عمر کی میعاد بھی کم ہی ہوتی ہے۔

پچھلے بارہ سال سنہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۲ء تک کے اعداد و شمار بتلاتے ہیں۔ کہ شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ زیادہ مرتے ہیں۔ عرصہ مذکور میں ایک لاکھ آدمیوں میں ہر سال مرنے والوں کی جو تعداد رہی۔ اس میں ۱۲۱۸ ایسے تھے جو کنوارے تھے۔ مگر شادی شدہ کی تعداد اموات صرف ۸۵۶ رہی۔ اسی طرح عرصہ مذکور میں شادی شدہ عورتوں کی تعداد اموات جہاں صرف ۸۵۷ رہی۔ وہاں کنواریوں کی تعداد ۱۰۳۹ تک پہنچ گئی۔

لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات تو یہ ہے۔ کہ شادی شدہ عورتوں کی نسبت غیر شادی شدہ عورتیں بیماریوں کا شکار کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔ تپ دق کی بیماری میں شادی شدہ کی تعداد سے غیر شادی شدہ کی ۷۰ فیصدی زیادہ رہی۔ نمونیہ کی بیماری شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ میں ۵۵ فیصدی زیادہ رہی۔ انفلوئنزہ سے چالیس فیصدی کنوارے زیادہ مرے۔ دل کی بیماری سے مرنے والے کنواروں کی تعداد ۴۶ فیصدی زیادہ رہی۔

اور یہ تو بالکل یقینی سی بات ہے۔ کہ خودکشی کرنے والوں میں کنواروں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ جو کنوارے رہتے ہیں اس کا سبب شاید یہ ہو۔ کہ شادی شدہ اپنے کو جن ذمہ داریوں میں بندھا سمجھتے ہیں وہ ذمہ داریاں کنواروں کے کندھوں پر نہیں ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں بیچارے اپنے نصیبہ سے لاپرواہ رہتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ اور بھی کئی باتوں میں لاپرواہ رہتے ہیں۔ شادی شدہ اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے میں پڑ کر حفظِ صحت کے کتنے ہی اصولوں

اخبار نویسی

مشرق اور مغرب میں

دنیا میں اس وقت امریکہ سب سے زیادہ دولت مند خیال کیا جاتا ہے۔ اس ملک میں جتنے اخبارات اور رسالے شائع ہوتے ہیں شاید ہی دنیا کے کسی حصہ میں شائع ہوتے ہوں۔ ہمارے ملک میں بڑی کوئی رسالہ یا اخبار دس پندرہ ہزار چھپنے لگے۔ تو اس کی اشاعت کو باعث فخر سمجھا جاتا ہے۔ مگر وہاں کے اخباروں اور رسالوں کی اشاعت ملاحظہ فرمائیں:-

اخبارات	اشاعت	اُجرت اشتہارات
ٹربیون شکاگو	دس لاکھ ۵ ہزار	۶۳ روپیہ فی انچ
ڈراٹ ٹیلیگرام	چار لاکھ	۲۷ " " "
ان کوائیری	چار لاکھ ۵۸ ہزار	۲۹ " " "
پوسٹ	۳ لاکھ ۵ ہزار	۲۳ " " "
سٹار	۳ لاکھ ۱۳ ہزار	۱۰ " " "

رسالے	اشاعت	اُجرت اشتہارات
فارم جنرل زراعتی	۱۵ لاکھ	$\frac{1}{4}$ روپیہ فی لفظ
جنٹل وومن نیویارک	۱۲ لاکھ دس ہزار	۱۸ روپیہ فی لائین
ہوم فرینڈ	دس لاکھ دس ہزار	۲ روپیہ فی لفظ
کنٹری ہوم	۱۵ لاکھ	عہ فی لفظ
امریکن پولیٹری جنرل	۴ لاکھ	بارہ آنہ ۴

ہزاروں اخباروں اور رسالوں میں سے چند کا نام بطور نمونہ یہاں درج کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے اخبار نویس اس پیشہ سے کبھی پیٹ نہیں بھر سکتے۔ ہم لوگ تو امریکہ کے اخبارات اور رسالوں کے یہ نرخنامے دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ وہاں کے اشتہار بازوں کو اشتہارات کیلئے کتنا روپیہ صرف کرنا پڑتا ہوگا۔ اور پھر وہ کماتے ہوں گے۔ بہرحال یہ اعداد و شمار ہندوستان کے لوگوں کی آنکھیں ضرور کھول دیں گے۔

گوروکل کانگڑی کا

چیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی تپ دق اور دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بوڑھے مرد و عورت سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

بچے بوڑھے مرد و عورت سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے

قیمت:- دو روپے (عار) فی پونڈ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

گھر کا ڈاکٹر

اکسیر معدہ

ہیرا ہینگ ۶ ماشہ کی ڈلی سے کر گرم توے پر رکھ کر بھون لیں۔ زیرہ سفید بھونا ہوا ایک تولہ۔ نوشادر ایک تولہ۔ نمک سیاہ ایک تولہ۔ نگھاں ایک تولہ۔ اجوائین دیسی ایک تولہ۔ سونٹھ ایک تولہ۔ سوہاگہ بریاں ۶ ماشہ۔ ست لیموں ۶ ماشہ۔ آک کے پھول کا لونگ ایک تولہ۔ تمام ادویات کو الگ الگ باریک کر کے ملا دیں۔ اور پیاز کے پانی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ امراض معدہ اور پیٹ مثلاً بدہضمی۔ درد پیٹ۔ اپھارہ۔ بادِ گولہ کھٹے اور خراب ڈکار آنا۔ کلیجہ جلنا وغیرہ امراض میں نہایت مفید ہے۔ خوراک دو گولی سے چار گولی تک ہمراہ پانی گرم۔

ہینگواشٹک چورن (ویدک نسخہ)

سونٹھ۔ نگھاں۔ اجوائین دیسی۔ سیندھا نمک۔ زیرہ سفید اور زیرہ سیاہ۔ ہینگ بریاں ہر ایک ایک ایک تولہ۔ تمام ادویات کو کوٹ پیس کر چھان لیں۔ بس چورن تیار ہے۔ خوراک ایک رتی سے چار رتی تک گرم پانی سے۔ بادی اور گرمی سے بگڑے ہوئے ہاضمہ کو درست کرنے کے لئے نہایت عمدہ چورن ہے۔

گولیاں ہسٹیریا

اس بیماری میں مرگی کی طرح عورتیں بیہوش ہو جاتی ہیں۔ اور واہیات بکنے لگتی ہیں۔ بیاہی

(بقیہ صفحہ ۲۷)

سواستھیہ رکھشا

مالش کے فوائد

(از شری دیپ نارائن سنگھ جی)

شریر کو ہاتھوں دوارا ملنا ہی مالش کہلاتا ہے۔ "مالش" دوارا کیول تو چہ ہی سوستھ نہیں رہتی۔ کنتو شریر کا سوندریہ بھی قائم رہتا اور بڑھتا ہے۔ مالش دوارا سمست شریر کا ویایام ہو جاتا ہے۔ سارے شریر میں شکتی کا سنچار ہو جاتا ہے۔

سبھیہ دیشوں کو مالش کی اپیوگتا سے پرچت کرانے کا شریہ کو ہیٹن نامک کو ہے۔ ایک بار انہیں عام وات ہو گیا تھا۔ انہوں نے کیول مالش دوارا ہی سواستھ لابھ کیا۔ اسی سمے سے بڑے بڑے ودوان اس کے گنوں کی کھوج میں لگ گئے۔

سنہ ۱۸۶۰ء میں ڈاکٹر سکونٹ کے مالش سمبندھی ویاکھیان دوارا ڈاکٹر سی۔ جی کو رکا دھیان اس طرف آکرشت ہوا اور انہوں نے سنہ ۱۸۷۳ء میں سدھ کر دیا۔ کہ شریر کے چمڑے کو صاف تتھا سوستھ رکھنے کیلئے مالش کا ہونا انواریہ ہے۔ مالش میں ہاتھوں کا پریوگ رکت کے وش کو نکالتا ہے۔ مالش کی پرتھا نئی نہیں ہے۔ اس کا پریوگ تو پہلے سے ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ گرلیس۔ روم۔ بھارت۔ افریقہ آدی دیشوں میں اس کا پریوگ ہزاروں ورشوں سے تھا۔

پاشچاتیہ دیشوں میں مالش پرتھا کی بہت اُنتی ہو رہی ہے۔ "میلیج کلٹ سوسائٹی" (Messabe Cult Society) کی سنرکشتا میں گلاسکو۔ ایڈنبرگ اور مینچسٹر آدی شہروں میں اس پرتھا کے ہسپتال تتھا پریوگ شالائیں بھی کھول دی گئی ہیں۔

مالش دوارا شریر کا تھکا ہوا۔ دبا ہوا انتھا ٹوٹا ہوا بھاگ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ کھجلی داد آدی روگوں پر پیاز کے رس کی مالش کرنے سے لابھ ہوتا ہے۔ بہت کنپ لنھتا

پسلی کے درد میں میٹھے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ مورچھا تتھا مرگی میں لہسن کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔

ڈاکٹر میکارتھی نے کف اور زکام آدی روگوں کو بھی مالش دوارا ہی ٹھیک کیا ہے۔ مالش دوارا شریر کا سوندریہ بڑھتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ گیان کی بردھی ہوتی ہے۔ مالش دوارا سمست شریر میں سپھورتی دوڑ جاتی ہے۔ مالش دوارا بہت سی اسدھیہ سمبندھی روگوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ انمادی کے سر پر مکھن کی مالش سے لابھ ہوتا ہے۔

مالش دو پرکار کی ہوتی ہے سوکھی اور تیل آدی کی۔ سوستھ منش کو سوکھی مالش کرنی چاہیئے۔ مالش کے سمے دھوپ میں ننگے بیٹھ جانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد سنان کرنا چاہیئے۔ تیل آدی کی مالش روگیوں کے لئے اتی لابھ دائیک ہے۔ یدی دن میں دو بار مالش کی جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ نہیں تو دن میں ایک بار کرنی چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو سپتاہ میں ایک بار تو اوشیہ ہی کرنی چاہیئے۔

پرنتو یدی مالش رگیا تک رہتی ہے نہ کی جائے۔ تو لابھ کے ستھان میں ہانی کا رکستھ ہوگی۔ مالش کرتے سمے انگوٹھے یا انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے مالش کرنے کے ستھان کی کھال اوپر کو کھینچنی چاہیئے۔ پھر اسی پرکار دھیرے دھیرے اوپر سے نیچے کو لانا چاہیئے۔

اسی پرکار سانس کے کھینچنے اور چھوڑنے کی کریا کرنی چاہیئے۔ اسی ریتی سے پنڈلی تتھا جانگھوں کی مالش ہوتی ہے۔ گردن کی مالش میں ایک ہاتھ سے چاروں طرف کو مانس کو کھینچنا چاہیئے۔ پیٹ کی انتڑیوں کو مٹھی میں بھر کر دبانا اور پھر چھوڑنا چاہیئے۔ موچ آنے تتھا ہڈی ٹوٹنے پر دبانا اتھوا سہلانا چاہیئے۔

جو لوگ مالش کرنا نہیں جانتے ان سے بچنا چاہیئے۔ دو ایک انگوں کو چھوڑ کر سمست شریر کی مالش اسی پرکار کی جا سکتی ہے۔

آیوروید ڈاکٹری تتھا حکمت میں مالش کا اُلیکھ ملتا ہے۔ بہت سے ودوان تو مالش کو ایک سوتنتر چکتسا مانتے ہیں۔ ان سب کھوجوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مالش کتنی اُپیوگی چکتسا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ سستی ہے۔ ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ اس پراکرتک چکتسا سے لابھ اُٹھا دیں۔

گھر کا ڈاکٹر بقیہ صـ ۱۹

لوگ اس کو نظر بد یا بھچاؤ وغیرہ کہتے ہیں۔ لیکن در حقیقت یہ ایک بیماری ہوتی ہے۔ یہ نسخہ مفید ہے۔

جند بدستر ۶ ماشہ۔ اجوائین خراسانی ۲ تولہ۔ ہیرا ہینگ ایک تولہ۔ زعفران خالص ۳ ماشہ۔ سنبل الطیب ۶ ماشہ۔ تمام ادویات کو باریک پیس کر پانی کے ساتھ بقدر نخود گولیاں بناویں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام ہمراہ پانی دیویں۔

مختلف بیماریوں کے لئے بڑی **ہینگ** کار آمد چیز ہے۔ اصلی ہینگ کی پہچان یہ ہے۔ کہ اس کو دیا سلائی سے آگ لگا دیں۔ تو موم بتی کی طرح جلنے لگتی ہے۔ دوسرے اگر شیشے کے گلاس میں پانی بھر کر اس میں خشک ہینگ کا ٹکڑا ڈالیں۔ اگر پانی کا رنگ دودھ کی طرح سفید ہو جاوے۔ اور کوئی جزو گلاس کے نیچے نہ بیٹھے تو خالص ورنہ نقلی سمجھو۔

ہیضہ کی بے خطا دوا

(رجسٹرڈ) کافو (Regd.)

اصلی عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ سال سے زیادہ سے سالہا سال اس سے ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

سر کی تراوٹ

(رجسٹرڈ) کیشراج (Regd.)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس کی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے۔ اس کے لگانے سے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔ بالوں کو لمبے کالے اور چمکیلے کرتے ہیں یہ بے مثل ہے۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اسکی تعریف کی ہے ایکبار آپ بھی آزمائش کیجئے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسّی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ونکی اکسیر دوا حکیم تلسی پرشاد اگروال کی

اصلی گھٹی

بال جیون (رجسٹرڈ) گھٹی

...نے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ...ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر تندرست تتا قوربن جاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ...فی شیشی ۵ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔ نمونے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں ...ت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر دو روپیہ کمانیکی کل مفت بھیجیں گے

...منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔ پی

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گرچند افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.

Karachi

جوشی پرنٹنگ اینڈ کمپنی شاہ عالمی گیٹ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۳

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر:- مہاشہ ھتشی علاولپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے (...)
ششماہی: دو روپے (عہ)
سہ ماہی: ایک روپیہ - ودیشی: چھ روپے
...ہا ۵ روپے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ (ار)

جلد نمبر ۳۵ | اتوار:- ۱۱- اساڑھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۵- جون سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵

اِمتحان کی گھڑی

(از مہاشہ یوگ دھیان جی امرتی - اے)

تری قوم کے امتحاں کی گھڑی ہے — تجھے اپنی آسائشوں کی پڑی ہے
نہ رہ مست غفلت کی نیندوں میں اتنا — کہ سر پر گھٹا آفتوں کی کھڑی ہے
پڑے ہیں مصائب کے چکر تو غم کیا — ترے بازوؤں میں بھی ہمت بڑی ہے
تو اٹھ اور جاتی پہ تن من لگا دے
امر بات اب تجھ پہ ہی آپڑی ہے

Digitized by eGangotri

ویدامرت

رگ وید · اوم · یجر وید
سام وید · اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् नराशंसमिह प्रियमस्मिन् यज्ञ उप ह्वये मधुजिह्वं हविष्कृतम् ॥३॥

(رگ وید منڈل ۱ - انوواک ۴ - سوکت ۱۳ - منتر ۳)

(اوم) نراشنس مِہہ پریہ سمِن یگیہ اُپ ہوئے مدھو جہم ہوِش کرتم ✦

پدارتھ ۔ میں (اسمن) اس (یگیہ) انوشٹھان کرنے یوگیہ ... (ہوِش کرتم) جو کہ ہوم کرنے یوگیہ پدارتھوں سے پردھپ کیا جاتا ہے۔ اور (مدھو جہم) جس کی کالی - منوہر ... جو سب جیووں کو ... (ہوئے) ... پرکاش کرنے والے اگنی کو (اپ ہوئے) ... کرتے ہیں ✦

بھاوارتھ ۔ جو ... اگنی اس سنسار میں ہوم کے نمت ... پرکاش کرانے والا ہے۔ اس اگنی کی سات جِبھائیں ہیں۔ ... جو کہ سفید آدی رنگ کا پرکاش کرنے والی۔ ... والی ... اُتم رکت ... سے بہت سے ... اُٹھتے ہیں ... کی جبھائیں ہیں۔ ... سب پدارتھوں کو گرہن کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس رکت سات پرکار کی اگنی کو جبھوں سے سب پدارتھوں میں اپنا لینا نشچے کرنا چاہئے ✦

وید کا دیامرت

ओ३म् । समानी व आकूतिः समाना हृदयानि वः । समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति ॥

(رگ وید ۱۰ - ۱۹۱ - ۴)

ہے منشیو تم سبھی کے۔ نشچے ہوویں سمان
دل اور من بھی ایک ہیں۔ بھاؤ وچار سمان
جس سے رہو سُسنگٹھت ہی۔ اِک ودھ جے ہے آپ
مل بیٹھے سدا پریم سے۔ کرتے ہیم الاپ

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

وہ ... راجن جس ہی پریوجن سے منش کسی کے پاس جاتے ... وہ ... کہ تو ... ہے۔ ہمارا پریوجن ... نہیں ہے۔ اس وشے میں ... آتما کو ہی آپ اس سمے جانتے ہیں۔ وہ کہا ... بتائیے۔ وہ ان کو بولا ... کل ... آپ کو اُپدیش ... اگلے دن سویرے اس کے پاس ... اس نے انہیں ... ہے آدپ جیہ! تو کس آتما کو ... تیرے آتما کے وشے میں ... اس نے اُتر دیا ... بھگون! ... پرکاش ... کو ہی میں اُپاسنا ہوں۔ راجہ نے کہا ... یہ ... پرکاش ... ہیں ... جس آتما کو تو ... ہے اس کا کارن تیرے کل میں ... ودیہ اُتم رس ... ہیں۔ تیرے گھر میں ... کے آشیرواد سے اُتم ... ہیں۔ تو اس ... کو ... آشیرواد سے ... ہے ... اس وشواتما کو ... ارادھتا ہے۔ وہ بھی اس کے آشیرواد سے ... ان کو ... اس کے کل میں ... ہوتا ہے۔ ... اگر ... انکار ... میرے پاس نہ آتا ✦

تیرھواں کھنڈ پھر ... چوتھی ... کو بولا ... ہے ... تو کس آتما کو ارادھتا ہے؟ اس نے کہا ... بھگون! راجن ... دن کو ہی میں ارادھتا ہوں۔ راجہ نے کہا ... جس آتما کو تو ... ہے وہ یہ ہی ... ہے۔ اس کا کارن اس کے آشیرواد سے تیرے ... بہت ... پدارتھ ... ہیں۔ اس کے ... تیرے پاس ... ہار ... ہیں۔ اور تو ان کو کھاتا ہے۔ ... دیکھتا ہے۔ اور اس کے کل میں ...

سچے ہو پھول

— ... سچ بولنا بہادری کی علامت ہے اور ... بزدلی کا نشان ✦

— زندگی کا ... دنیا ... دوسروں سے کرانا چاہتا ہے ✦

— انسان علم سے کمال حاصل کر ... اور ... ہے ✦

— ... میں کام آئے ✦

— جو شخص توانائی کے ... کرتا ہے ... ہے ✦

— جس نے جھوٹ کو اپنایا ... کبھی روشن نہیں ہوگا ✦

— ... بد ... دالا ... ہے ✦

— جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور عمل نہیں کرتا ... چلاتا ہے۔ اور تخم نہیں بوتا ✦

— ... کی طرف ... نہیں ... سے ... کی رحمت ... اسی کا نام صبر جمیل ہے ✦

— علم ... اپنے ہمسروں ... مباحثہ ... کرنے کا ... غرض سے ہی حاصل کرو ... نفس کی ... سمجھو ✦

— عقلمند وہ ... آئے ... ✦

... سچ ... بھی ... میرے پاس ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دکن کے ایک سرکردہ مسلمان کی حق گوئی

ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کے دھارمک فرائض پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ اسلام اور ہندوستان کے مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے انتہائی افسوسناک ہیں۔ نظام سرکار کی بدنامی ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلام کے کاز کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان پابندیوں کی وجہ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں دونوں قوموں کے تعلقات میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ نظام سرکار کو چاہیئے۔ کہ وہ ہندوؤں کے دھارمک حقوق پر لگائی گئی تمام پابندیوں کو فراخدلی سے دور کر دے۔ اس طرح راجہ اور رعایا کے درمیان محبت کا جذبہ بڑھیگا۔ اسلام اور نظام سرکار کا مفاد اسی میں ہے۔ کہ نظام سرکار جلد از جلد اپنی ریاست میں دھارمک آزادی کا اعلان کر دے۔

(شیخ نجم الدین قمر الدین)

یو۔پی پراونشل کانگرس کا فیصلہ

(لکھنؤ ۱۸-جون) یو۔پی پراونشل کانگرس کمیٹی کی ایگزیکٹو کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرسی اپنی انفرادی حیثیت میں آریہ ستیاگرہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مگر یو۔پی میں اس تحریک کی حمایت وغیرہ میں جلسے آرگنائز نہیں کر سکتے۔ اگر وہ حیدرآباد میں جا کر اپنی انفرادی حیثیت میں ستیاگرہ کریں۔ تو ان کے لئے ضروری نہیں ہوگا۔ کہ وہ کانگرس کی ممبری سے مستعفی ہوں۔

راستے میں ستیاگرہ

(احمد آباد ۱۸-جون) دو سو آریہ سماجی والنٹیروں کا ایک جتھا حیدرآباد جانے کیلئے یہاں پہنچا۔ چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلوسوں و دیگر تمام جیلوں کو لے کر چلنے کی ممانعت کر دی تھی۔ اس لئے پولیس نے جتھے کو جلوس کی شکل میں جانے سے روک دیا۔ والنٹیر پولیس کے اس رویہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ریلوے احاطہ میں دھرنا مار کر بیٹھ گئے ہیں۔

بہار سے ۵۰ ستیاگرہیوں کا جتھہ

(پٹنہ ۱۷-جون) آریہ پرتی ندھی سبھا بہار نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۵-جون کو ایکسپریس میں سادھو جتھا نندجی کی زیر کمان ۵۰ والنٹیروں کا جتھا حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے بھیجا جائے۔ یہ جتھا باندا کے مرکز سے ستیاگرہ کرے گا۔

شولاپور میں آریہ ستیاگرہیوں نے اشتعال نہیں دلایا تھا

مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی کی رپورٹ

(پونہ ۱۸-جون) شولاپور کے فساد کے متعلق تحقیقات کرانے کے لئے صدر مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی نے مسٹر شنکر راؤ دیو اور مسٹر پی۔ ایچ پٹوردھن پر مشتمل جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ میں آریہ ستیاگرہیوں کے رویہ کو قابل تعریف قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جارحانہ کارروائی مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ اور ان کا رویہ اشتعال انگیز ہو گیا تھا۔ ستیاگرہیوں نے اشتعال انگیز نعرے نہیں لگائے۔ کشیدگی کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ کانفرنس شولاپور میں کئی غیر ذمہ وارانہ تقریریں ہوئیں۔

مدراس گورنمنٹ کی پابندی کیخلاف سبھاش بابو کا پروٹسٹ

(بمبئی ۲۰-جون) آج بعد دوپہر کو نمائندگان پریس کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں سبھاش بابو نے فرمایا۔ کہ حیدرآباد کے لوگوں کی حمایت میں آئینی ایجی ٹیشن کے خلاف کریمنل لاء امینڈمنٹ کا استعمال ایک ایسی حرکت ہے۔ جس کی ہر ایک سچے کانگرسی کو مذمت کرنی چاہیئے۔

مسٹر ایم۔ ایس اینے کا بیان

(پونہ ۲۰-جون) مسٹر ایم۔ ایس اینے نے اپنے ایک بیان میں اورنگ آباد جیل میں ہوئے آریہ ستیاگرہیوں پر لاٹھی چارج کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ —

"کیا کبھو کے ستیاگرہیوں کی طرف سے روٹی کا مطالبہ کرنا گستاخی ہے۔ ایک ستیاگرہی مسٹر سلکھے ساری رات ضربات سے کراہتے رہے۔ مزید ۴۸ ستیاگرہیوں کو سخت ضربات آئیں۔ ابھی تک کئی ستیاگرہیوں کو لوہے کے کڑے پہنائے جاتے ہیں"۔

آپ نے وائسرائے سے درخواست کی ہے۔ کہ — "جیلوں میں ہوئی ستیاگرہیوں کی موتوں۔ اور اورنگ آباد میں ہوئے لاٹھی چارج کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جائے"۔

رسالہ "ماڈرن ریویو" کی رائے

(کلکتہ ۱۷-جون) بنگال کا مشہور انگریزی رسالہ "ماڈرن ریویو" اپنی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کے مطالبات بالکل حق بجانب ہیں۔ غیر آریہ سماجی مثلاً مسلمان عیسائی یا دوسرے ہندو ان تمام باتوں کو بے شک نہ مانیں۔ جو آریہ سماج مانتا ہے۔ لیکن کسی حکومت کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ ایسے دھارمک اعتقادات اور رسومات میں مداخلت کرے۔ جو نہ اخلاق کے خلاف ہیں نہ مجرمانہ۔ اور نہ سیاسی طور پر انقلابی ہیں۔

"عرب میں سات سال" ضبط

(شولاپور ۱۷-جون) پنڈت ُدھ رام جی کی تصنیف کردہ کتاب "عرب میں سات سال" کو نظام سرکار نے ضبط کر دیا ہے۔

ستیاگرہ کا نیا سنٹر

(باسم سی۔پی ۲-جون) "پنجاب۔ یو۔پی اور راجپوتانہ کی آریہ سمندر مندنا کی واقفیت کے لئے انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ سمتی کا لیہد میں جو سنٹر تھا۔ وہ بوجہ موسم برسات ۸-جون سے بند کیا جا چکا ہے۔ اس کے ستھان میں اسی صوبہ سی۔پی و برار کے ضلع اکولا میں باسم کے مقام پر ایک نیا سنٹر ۱۷-جون سے کھول دیا گیا ہے۔ یہاں سے دس میل کے فاصلے پر نظام سرکار کی حد شروع ہوتی ہے۔ نظام سٹیٹ میں داخل ہونے ہی پہلا جو گاؤں آتا ہے۔ وہ کنیز گاؤں کے نام سے مشہور ہے"۔

(منتری آریہ ستیاگرہ سمتی باسم)

پبلسٹی سیکرٹری ستیاگرہ سمتی کا بیان

(شولاپور ۲۰-جون) لالہ رام لال پبلسٹی سیکرٹری آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور سے لکھتے ہیں۔ کہ — "حکومت مدراس نے زیر دفعہ ۱۴۴ آریہ سماج مدراس کے زیر اہتمام ہونے والے ایک جلسہ کی جو ۱۱-جون کو منعقد ہونا تھا ممانعت کر دی۔ وجہ یہ دی گئی۔ کہ آریہ سماج کے مقابلے پر جوابی پروپیگنڈا سے نقض امن و فساد کا خطرہ ہے۔ یہ حکم صرف شہر مدراس کے متعلق تھا۔ صوبہ مدراس کے لئے نہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ مدراس تمام جلسوں کو جو آریہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں منعقد ہوں پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ہم حکومت مدراس کے اس حکم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتے ہیں۔

لاہور میں استریوں کا جلسہ

(لاہور ۲۱-جون) آریہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں مہاشہ کرشن جی چھوٹے ڈکٹیٹر اور ان کے ساتھیوں کو ان کی گرفتاری پر ودھائی دینے اور پنڈت بدھ دیو ودیالنکار کو جو آریہ ستیاگرہ کے لئے جا رہے ہیں۔ الوداع کہنے اور مبارکباد دینے کے لئے آج ساڑھے تین بجے بعد از دوپہر لاہور کی تمام استری سماجوں کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ آریہ سماج وچھووالی میں زیر صدارت شریمتی نند دیوی ہوا۔ حاضری کافی تھی۔

پنڈت بدھ دیو کی سرگرمیاں

(لاہور ۲۱-جون) پنڈت بدھ دیو ودیالنکار طوفانی دورہ کر کے آج صبح لاہور پہنچے۔ اس وقت تک پنڈت جی کی سیوا میں تقریباً بارہ ہزار روپیہ کی تھیلیاں اور پانسو والنٹیر بھینٹ ہو چکے ہیں۔ پنڈت جی ۲۵-جون کی شام کو بھٹنڈہ ایکسپریس سے والنٹیروں کے ساتھ روانہ ہو جائیں گے۔

حکومت مدراس کا بلا وجہ حکم

(مدراس ۲۰-جون) شری بی۔ ایم سالبی لوک نائک پریذیڈنٹ ستیاگرہ سمتی نے بیان شائع کیا ہے۔ کہ:-

"۱۱-جون کو حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلے میں جلسے کرنے کے متعلق زیر دفعہ ۱۴۴ پولیس کمشنر نے جو امتناعی حکم جاری کیا ہے۔ اور جس کی مجھ پر تعمیل کرائی گئی ہے۔ اس کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مدراس آریہ ستیاگرہ سمتی نے ۱۱-جون کو ستیاگرہ کے سلسلہ میں شہر میں کسی بھی جگہ جلسہ کرنے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ ورنہ ہی کوئی جلسہ کرنے کا ارادہ تھا"۔

Digitized by eGangotri

میں نے ستیاگرہ کرنیکا فیصلہ کیوں کیا؟

بمبئی میں ۸ویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ کی تقریر

(بمبئی ۱۶-جون) حیدر آباد ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ جی بیرسٹر (حیدر آباد) گذشتہ بدھوار کو یہاں پہنچے۔ مقامی ہندوؤں اور آریہ سماجیوں نے ریلوے سٹیشن پر آپ کا پر تپاک خیر مقدم کیا۔ آپ نے چوپاٹی میں پچیس ہزار کے بھاری مجمع میں تقریر کی۔

حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے دھن اور والنٹیروں کے لئے اپیل کرتے ہوئے شری ونائیک راؤ جی نے کہا کہ "کئی لوگ مجوزہ اصلاحات کیلئے توقع لگائے بیٹھے ہیں۔ لیکن ان کی آگاہی کیلئے میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب تک سر اکبر حیدری وزیر اعظم ہیں۔ ریاست حیدر آباد میں اصلاحات کا خواب بھی نہیں لیا جا سکتا۔ سر اکبر حیدری کے عہد وزارت میں ہی بندے ماترم کے گیت پر پابندی لگائی گئی ہے۔ ایک حیدر آبادی کی حیثیت سے میں بمبئی کے لوگوں سے خصوصاً اور ہندوستانیوں سے عموماً اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ دربار حیدر آباد اور نظام صاحب کو نادان دوستوں سے بچائیں۔ بمبئی والوں کی ذمہ داری خاص طور پر زیادہ ہے۔ کیونکہ سر اکبر حیدری بمبئی کے رہنے والے ہیں۔ میرا خاندان ہمیشہ حضور نظام کا وفادار رہا ہے۔ اور میں بھی حضور نظام کے وفادار کی حیثیت میں ستیاگرہ کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ حضور نظام کی رعایا کے ہر وفادار ممبر کا فرض ہے۔ کہ وہ حضور نظام کو بدنامی سے بچائے۔ جو اس وقت ہندوؤں پر دھارمک پابندیوں کی وجہ سے ان کی ہو رہی ہے۔ آپ نے اپیل کی کہ موجودہ پابندیوں کے خلاف سر اکبر حیدری کو خطوط لکھے جائیں"۔

آریہ سماج کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا کا ذکر کرتے ہوئے شری ونائیک راؤ نے کہا کہ "آریہ سماج کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اس پروپیگنڈا کی وجہ سے آریہ سماج کا نام دور دور پھیل رہا ہے"۔

مسٹر پرتاب چند پنڈت سیکرٹری آریہ ستیاگرہ سمتی نے آٹھویں ڈکٹیٹر کو یقین دلایا۔ کہ آریہ سماج کی دھن اور جن سے امداد کرنے میں کسی دوسرے صوبہ سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اور یہاں سے ہزارہا خطوط سر اکبر حیدری کے نام جائیں گے۔ جن میں ان پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کیا جاوے گا۔

ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانند کو چھ ہزار کی تھیلیاں

گجرات۔ کاٹھیاواڑ وغیرہ میں کامیاب دورہ

(شولاپور ۱۷-جون) آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانند جی سدھانت بھوشن صوبہ گجرات کا دورہ کر چکے ہیں۔ جس جگہ بھی گئے۔ ان کا پر تپاک خیر مقدم کیا گیا۔ اور تھیلیاں پیش کی گئیں۔ جب صوبہ گجرات۔ بھاؤ نگر پہنچے۔ تو وہاں کی آریہ سماج کے ایک بھاری جلسہ میں آپ کو ۱۷۷ روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ بعد میں انہیں وداع کرنے کے لئے ہزارہا نر ناریاں سٹیشن پر پہنچ گئیں۔ وہاں سے آپ شہر کچھ بلا خ گئے۔ اور لیکچر دئے۔ جام نگر سے انہیں ۵۰۱ روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ وہاں سے پوربند پہنچے۔ سٹیشن پر آپ کا شاندار سواگت کیا گیا۔ اور بعد میں جلسہ میں ایک ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔

وہاں سے ساتویں ڈکٹیٹر راجکوٹ پہنچے۔

راجکوٹ سے ایک سو ایک روپیہ

چونکہ وہاں سیاسی صورت حالات درست نہیں تھی۔ اس لئے چندہ پر چار نہ کیا جا سکا۔ بہر حال جلسہ میں وہاں کے آریہ نیتا شری کرشن جی نے وعدہ کیا۔ کہ وہ چند روز تک ایک سو ایک روپیہ کی تھیلی بھیج دیں گے۔ وہاں سے آپ بذریعہ ٹرین ویرم گنج پہنچے۔ سٹیشن پر پر تپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جلوس کی صورت میں انہیں سماج مندر میں لے جایا گیا۔ جلسہ میں ۳۰۱ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ —— آج آپ احمد آباد جائیں گے۔ اور بڑودہ وغیرہ کا دورہ کریں گے۔ ۲۰-جون کو آپ بمبئی پہنچیں گے۔

راجگورو کی ناک سے خون

(نل گنڈہ ۱۹-جون) چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری مقامی جیل میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کو کسی ستیاگرہی قیدی سے ملنے نہیں دیا جاتا۔ ان کا وزن کم ہو گیا ہے۔ ناک سے ابھی تک خون آتا ہے۔

ریاست حیدر آباد میں "مذہبی آزادی"

(شولاپور ۱۹-جون) آریہ سماج تلنگانہ نے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کے لئے کلکٹر سے اجازت مانگی۔ کلکٹر نے جواب دیا۔ کہ ہم چار روز تک جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ بلکہ صرف تین دن تک۔ اس کے ساتھ ہی کئی پابندیاں عائد کر دیں۔ مثلاً۔ ویدک دھرم کی تعریف کرتے ہوئے دوسرے مذاہب سے اس کا مقابلہ نہ کیا جائے گا۔ کوئی قابل اعتراض تقریر نہیں کی جائے گی۔ جلسہ صرف شام کے ۵ بجے سے رات کے ۹ بجے تک ہو سکتا ہے۔

حیدر آباد میں اصلاحات ملتوی

(حیدر آباد دکن ۱۹-جون) معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد میں آئینی اصلاحات کا اعلان جو ۱۹-جون کو ہونا تھا۔ وہ دو تین دن کے لئے پھر معرض التوا میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس التوا کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ آخری لمحے آئینی اصلاحات کی مجوزہ سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔

پابندیاں ہٹا لی جائیں گی

(پونہ ۱۹-جون) چونکہ شولاپور میں صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔ اس لئے حکومت بمبئی غور کر رہی ہے۔ کہ آریہ سماجی ستیاگرہیوں پر جو پابندیاں لگائی گئی تھیں وہ ہٹا دی جائیں۔

پارلیمنٹ میں آریہ ستیاگرہ کی گونج

(لنڈن ۲-جون) آج کرنل ویج وڈ نے سوال کیا۔ کہ "کیا کرنل میور ہیڈ یہ دریافت کریں گے۔ کہ پچھلے چھ ماہ میں ریاست حیدر آباد میں کتنے اشخاص اس جدوجہد کے سلسلہ میں جیلوں میں گئے۔ جو ریاست میں شہری اور مذہبی آزادی کے لئے شروع ہے۔ کیا آپ ان اشخاص کی جو جیلوں میں ہیں تعداد۔ ان کی حالت۔ اور ان کے سلوک کے متعلق واقفیت حاصل کریں گے؟"

جواب میں نائب وزیر ہند نے بتایا۔ کہ "یہ سوال ریاست میں ستیاگرہ تحریک کے متعلق ہے۔ مئی کے آخر تک پانچ ہزار گرفتاریاں ہوئیں۔ یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ قیدیوں کے ساتھ سلوک پر نکتہ چینی کی جا سکتی ہے"۔

کرنل ویج وڈ نے سوال کیا۔ کہ "چونکہ جیل خانے براہ راست ہمارے کنٹرول میں ہیں۔ اس لئے ان کی موجودہ حالت کے متعلق تحقیقات کی جائے"۔

کرنل میور ہیڈ نے بتایا۔ کہ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کا خیال ہے۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ کہ جس سے خاص تحقیقات کی ضرورت محسوس ہو۔ مگر ریذیڈنٹ حیدر آباد گورنمنٹ سے تمام واقفیت حاصل کر رہا ہے۔

——

م اس سلسلہ میں عنقریب ہی گورنمنٹ کا اعلان شائع ہو جائے گا۔

دھرم یدھ کی رفتار (بقیہ صفحہ ۵)

جس کی وجہ سے فساد ہو گیا۔ گویا اس فساد کے متعلق کانگریس گورنمنٹ کے بیان کی تردید خود کانگریس نے کر دی ہے۔ ایسی حالت میں بمبئی گورنمنٹ کے لئے مناسب ہے۔ کہ اس نے شولاپور میں آریہ ستیاگرہیوں پر جو پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ انہیں اٹھا لے۔

(۸) آریہ ستیاگرہ کی گونج پارلیمنٹ میں بھی پہنچ گئی ہے۔ ۲۰-جون کو کرنل ویج وڈ کے ایک سوال کے جواب میں کرنل میور ہیڈ نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ "حیدر آباد کی جیلوں کے متعلق تحقیقات کی ضرورت نہیں"۔ آریہ ستیاگرہ کے متعلق کئی اور سوال بھی دریافت کئے گئے۔ اگرچہ ان کے جوابات ہماری تحریک کی تقویت میں نہیں۔ بہر حال وزیر ہند تک تمام حالات پہنچ رہے ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے جب پیرامونٹ پاور ریاست حیدر آباد کے معاملہ میں مداخلت کرنے پر مجبور ہو گی۔

(ستیہ ویر)

سمت ۱۹۹۶ ۱۱ اساڑھ
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۲۵ جون ۱۹۳۹ء

دھرم یدّھ کی رفتار

(۱) دھرم یدّھ بدستور جاری ہے۔ اور دن بدن تیز ہو رہا ہے۔ چھٹے ڈکٹیٹر کی گرفتاری سے اس اندولن کی پرگتی پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا ہے۔ ستیاگرہ سمتی کے دفتر میں دھن بھی کافی پہنچ رہا ہے۔ اور ضرورت کے مطابق والنٹیر بھی جا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یدّھ لمبا چلے گا۔ سوامی سوتنترانند جی کا ایک بیان بتاتا ہے۔ کہ نظام سرکار کے ایک ذمہ دار حاکم نے ایک سرکردہ آریہ سماجی سے کہا۔ کہ "نظام گورنمنٹ نے ۲۵ ہزار ستیاگرہیوں کے لئے انتظام کر رکھا ہے"۔ اس کے جواب میں اس آریہ سماجی نے کہہ دیا کہ "اگر یہ بات ہے۔ تو ہم ۲۵ ہزار ہی بھیج دیں گے"۔

(۲) ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیندر جی گجرات کاٹھیاواڑ اور راجپوتانہ کا دورہ کرنے کے بعد ۲۱-جون کو شولاپور پہنچیں گے۔ اور ۲۲-جون کو تین سو ویروں کے ساتھ گلبرگہ میں ستیاگرہ کریں گے۔ انہیں اپنے دورہ میں کافی سپھلتا ملی ہے۔ صرف اجمیر سے اڑھائی سو ویر ان کے ساتھ بذریعہ سپیشل ٹرین حیدر آباد جا رہے ہیں۔ مختلف مقامات سے انہیں چھ ہزار روپیہ مل چکا ہے۔ اس طرح ان کے دورہ سے آریہ سماج کے پرچار سے شونیہ گجرات اور کاٹھیاواڑ کے پرانتوں میں بھی آریہ سماج کا کافی پرچار ہو گیا ہے۔

(۳) آٹھویں ڈکٹیٹر شری وناٹک راؤ جی ودیا النکار۔ جو حیدر آباد کے ہی ایک سرکردہ بیرسٹر و آریہ ہندو سبھا نظام ساجیہ کے پردھان ہیں۔ نے بھی دورہ شروع کر دیا ہے۔ وہ ان دنوں بمبئی پرانت میں گھوم رہے ہیں۔ ان کے لیکچروں کا وشیش پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ ریاست حیدر آباد کے رہنے والے ہیں۔ اور انہیں ریاست کی حالت کا دوسروں سے بہتر علم ہے۔

(۴) اصلاحات کا اعلان جو ۱۹-جون کو ہونے والا تھا کچھ دنوں کے لئے پھر ملتوی ہو گیا ہے۔ لیکن ان کے متعلق جو توقعات کی جاتی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ کھلے طور پر آریہ سماج کے مطالبات کو منظور کر لینے کے متعلق کوئی اعلان نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی دھارمک آزادی دی جائے گی۔ صرف محکمہ دینیات کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک حصے کا انتظام ہندوؤں کے ہاتھ میں رہے گا۔ اور دوسرے کا مسلمانوں کے۔ اور وہ علیحدہ علیحدہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کریں گے۔

(۵) جگت گورو شنکر آچاریہ ریاست حیدر آباد کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے وہاں سے آ کر جو بیان دیا ہے۔ اس میں آپ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ ریاست کے ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں۔

(۶) گورنمنٹ مدراس نے مدراس پرانت میں آریہ ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماج کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی ہے۔ اس کے خلاف آریہ جگت میں زبردست پروٹسٹ ہو رہا ہے۔ اور مہاتما گاندھی اور صدر کانگرس سے مداخلت کی درخواست کی جا رہی ہے۔ مدراس گورنمنٹ پر بھی زور دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے اس حکم کو واپس لے لے۔ تازہ اطلاع یہ ہے۔ کہ وہ آریہ سماجوں کی اس مانگ پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے۔

(۷) شولاپور میں پچھلے دنوں جو ہندو مسلم فساد ہوا تھا۔ بمبئی گورنمنٹ نے اس کی ذمہ واری آریہ ستیاگرہیوں پر ڈال دی تھی۔ لیکن وہاں ڈسٹرکٹ پراونشل کانگرس کمیٹی کی مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی نے اس فساد کے متعلق اپنی تحقیقات کی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہیوں نے کوئی اشتعال نہیں دلایا تھا۔ جارحانہ کاروائی پہلے مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ (بقیہ صفحہ ۴ پر)

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

آئندہ مردم شماری

نمبر ۲

پچھلے انک میں ہم نے آریہ جنتا کے سامنے تجویز پیش کی تھی۔ کہ آریہ ستیاگرہ اندولن سے ہندو جاتی میں آئی بیداری اور آریہ سماج سے ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی ہمدردی سے ہمیں پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ ممبر بھرتی کرنے چاہئیں تاکہ ۱۹۴۱ء میں جو مردم شماری ہونے والی ہے۔ اس میں آریوں کی سنکھیا پچھلی گنتا سے کئی گنا زیادہ گھوشت ہو سکے۔ اس انک میں ہم آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس ضروری کام کی طرف ابھی سے متوجہ ہوں۔ اور اس سمبندھ میں سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیں۔ ہماری تجویز یہ ہے۔ کہ جب آریہ بھائی دھن اکٹھا کرنے جائیں۔ تو آریہ سماج سے ہمدردی رکھنے والے بھائیوں سے آریہ سماج کا سدسیہ بننے کی پرینا کریں۔ یدی کوئی ویکتی اس کے لئے تیار نہ ہو۔ تو اسے آریہ ساہتیہ پڑھنے کو دیں۔ وہ ساہتیہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جسے پڑھ کر وہ آریہ سماج کے نزدیک آ سکے۔ اور خود بخود آریہ سماج میں پرویش کرنے کو اُدیت ہو جائے۔ ساہتیہ وترن کرتے وقت یہ دھیان ضرور رکھا جائے۔ کہ وہ منڈناتمک ہو کھنڈناتمک نہیں۔ ان دنوں جب کہ آریہ سماج کے سبھی کاریہ کرتاؤں۔ اُپدیشکوں اور دوسرے کارکنوں کی تمام تر توجہ دھرم یدّھ کے لئے دھن اور جن سنچے کرنے کی اور لگی ہوئی ہے لازمی طور پر پرچار کا کاریہ مدھم پڑ گیا ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں ساہتیہ بھی وہی کام دے سکتا ہے۔ جو آریہ اُپدیشک اس وقت تک کرتے آ رہے ہیں۔ لیکن اس بات کو بہت کم آریہ بھائیوں نے انوبھو کیا ہے۔ حیرت کی بات ہے۔ کہ ان دنوں آریہ ساہتیہ کی مانگ بڑھنے کی بجائے کم ہو رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ تحریری اور تقریری دونو طرح کا پرچار تقریباً بند ہے۔ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ ان موافق حالات سے فائدہ اٹھا کر پرچار کے کاریہ کو تیز کر دیا جائے۔ وہ تقریری ہو یا تحریری۔ پرچار کو بڑھانے ہی سے ممبروں کی تعداد بڑھے گی۔ آئندہ مردم شماری میں ہماری سپھلتا پرچار کے بل پر ہی ممکن ہے۔

(ہتیشی علاولپوری)

رشی نمبر کا ہندی ایڈیشن

آنند رشی نمبر کے متعلق ہمارے پہلے نویدن کو ایک مہینہ ہو چکا ہے۔ لیکن اس پر آریہ جنتا نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ شائد یہ سمجھا جاتا ہو۔ کہ دیوالی میں ابھی دیر ہے سیدے ... تک دیر ہے۔ لیکن تین چار ماہ سے زیادہ نہیں۔ اگر ایک ماہ میں آریہ جگت کی طرف سے صرف ایک سو کے لگ بھگ رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن کی مانگ ہو۔ اور مانگ کی رفتار یہی رہے۔ تو چار ماہ بعد ہم کوئی حوصلہ افزا اعلان کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ جب تک مانگ نہ ہو کوئی چیز مارکیٹ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ اخباروں اور خاص کر ان کے نمبر ایسی چیزیں نہیں۔ جن کے نکلنے پر مانگ پیدا کی جا سکے۔ وہ خود اپنی مانگ بنا سکیں۔ کسی اخبار کے خاص نمبر کی کامیابی اس کی مانگ پر ہی منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے آریہ بھائیوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم ہندی ایڈیشن پرکاشت کرنے کی تب تک ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ جب تک کہ آریہ سماجیں اس کا سواگت کرنے کو تیّار نہ ہوں۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جو آریہ سماجیں ہندی ایڈیشن کا زیادہ مطالبہ کیا کرتی ہیں۔ وہ اس وقت تک خاموش ہیں۔ ہمارے اعلان سے ان میں کوئی اُتساہ پیدا ہوا ہو تو نہیں کہہ سکتے۔ کم از کم ابھی تو ان کی طرف سے کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا گیا۔

یہ بات پہلے بھی لکھی جا چکی ہے۔ اور اب دوہرائی جا رہی ہے۔ کہ ہندی چھپائی کا خرچ اردو کی چھپائی سے تین گنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ یا تو اس کی قیمت اردو ایڈیشن سے زیادہ ہو یا صفحات کم کرنے چاہئیں۔ لیکن یہ دونو باتیں اُچت نہیں۔ ایک ہی صورت ہے جس سے اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ ہے ایڈورٹائزنگ۔ اور وہ یہ کہ ہندی ایڈیشن کی مانگ اردو ایڈیشن سے زیادہ ہو۔ لیکن اگر وہ زیادہ نہ بھی ہو۔ تو کم از کم اتنی ضرور ہونی چاہیئے۔ کہ نمبر شائع کرنے کا خرچہ پورا ہو سکے۔ دوسرے شبدوں میں یہ کہ ہندی ایڈیشن کی ذمہ داری لینے کے لئے ضروری ہے کہ دو ہزار سے ... اور ... اردو ایڈیشن کی مانگ سے کئی گنا ... اتنی بھی مانگ نہ ہو۔ تو آپ تو دم ...

...dwar. Digitized by eGangotri

راجہ صاحب منڈی کا اعلان

راجہ صاحب ریاست منڈی اپنے اسی اعلان کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جو انہوں نے پنچر وواہ کرنے کی اچھا رکھنے والی ودھواؤں کو سرکاری خزانہ سے مالی امداد دینے کے متعلق کیا ہے۔ اسی قسم کا ایک اعلان پچھلے دنوں راجہ صاحب فریدکوٹ نے بھی کیا تھا۔ اور ودھوا وواہ کو رواج دینے کیلئے ان کا یہ اعلان بہت مفید ثابت ہوا تھا۔ اس لئے آشا کرنی چاہیئے۔ کہ اس اعلان سے ریاست منڈی میں بھی ودھوا وواہ کی تحریک کو بہت تقویت ملے گی۔

مدراس گورنمنٹ کا حکم

مدراس گورنمنٹ نے نہ معلوم کیوں اپنے علاقہ میں آریہ ستیاگرہ سمبندھی پرچار اور سرگرمیوں پر پابندی لگا دی ہے۔ شائد اس کا یہ اقدام حکومت بمبئی کی تقلید میں ہے۔ لیکن اب تو اس نے بھی آریہ ستیاگرہیوں پر سے پابندی اٹھا لی ہے۔ اور تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ شولاپور کے فساد کی ذمہ داری آریہ ستیاگرہیوں پر نہیں تھی۔

اس حکم کے خلاف آریہ جگت میں پرزور پروٹسٹ کیا جا رہا ہے۔ چونکہ یہ حکم نامناسب ہے۔ اس لئے اس کے خلاف ناراضگی کا پھیلنا لازمی ہے۔ اور یہ تب تک دور نہ ہوگی جب تک کہ اسے واپس نہ لے لیا جائے۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ اسے جلد واپس لے لیا جائے گا؟

"چھٹا حیدرآباد ڈے"

ہر ماہ کی ۲۲ تاریخ کو حیدرآباد ڈے منایا جاتا ہے۔ ۲۲- جون کو بھی منایا جائے گا۔ اس کے لئے آریہ سارودیشک سبھا نے آریہ جگت سے اپیل بھی کی ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اب جبکہ آریہ بھائی اپنا کرتویہ نہایت خوبی سے پالن کر رہے ہیں۔ ان سے کسی قسم کی اپیل کرنیکی ضرورت نہیں۔ پھر بھی یہ بیان کرنا غیر ضروری نہ ہوگا۔ کہ اس دن آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیندر جی تین سو والنٹیروں کے ساتھ ستیہ آگرہ کریں گے۔ اس وقت وہ گجرات کاٹھیاواڑ کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر رہے ہیں جس میں انہیں بڑی سپھلتا مل رہی ہے۔

آشا کرنی چاہیئے۔ کہ آریہ جگت چھٹا "حیدرآباد ڈے" ۲۲- جون کو شان اور اتساہ سے منائے گا۔

آٹھویں ڈکٹیٹر کی سرگرمیاں

بیرسٹر ونائک راؤ جی ودیالنکار جب سے آٹھویں ڈکٹیٹر نیکت ہوئے ہیں برابر دورہ کر رہے ہیں۔ چونکہ آپ ریاست کے رہنے والے ہیں۔ اور ریاست میں آریہ سماج کی تحریک کو جنم دینے والوں میں سے ایک اور آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے پردھان ہیں۔ اس لئے ان کے تیاگ کا بہت ادھک ادر اس کا بہت وشیش ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کو اپنے دورہ میں آشا سے ادھک سپھلتا مل رہی ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ ان کی کوششوں سے یہ تحریک بہت زور پکڑ جائیگی۔

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

پچھلے دنوں جب شولاپور میں ہوئے ہندو مسلم فساد کی ذمہ داری آریہ ستیاگرہیوں پر ڈالی گئی۔ تو ہمیں وشواس نہ ہوتا تھا۔ کہ مہامن ستیاگرہیوں نے کوئی شرارت کی ہوگی۔ آخر صداقت ظاہر ہو گئی۔ اور صوبہ مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی کی مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی نے قرار دے دیا۔ کہ آریہ ستیاگرہیوں نے کوئی اشتعال نہیں دلایا تھا۔ وہ ہمیشہ پرامن رہے۔ اور کہ جارحانہ کاروائی صرف مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ جس کی وجہ سے فساد ہو گیا۔

ہمیں خوشی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہی نردوش ثابت ہوئے۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ کیلئے پہلے سے بھی زیادہ اہنسا اور ستیہ وادی بننے کی کوشش کریں گے۔

یو۔ پی پراونشل کانگرس کا فیصلہ

یو۔ پی کے کانگرسی اصحاب عرصہ سے اس بات پر زور دے رہے تھے۔ کہ حیدرآباد ستیہ آگرہ کے متعلق ان کی پوزیشن صاف ہونی چاہیئے۔ چنانچہ یو۔ پی پراونشل کانگرس نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ کانگرسی اپنی انفرادی حیثیت میں ستیہ آگرہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ لیکن یو۔ پی میں اس تحریک کی حمایت وغیرہ میں جلسے آگنا ئز نہیں کر سکتے۔ اگر وہ حیدرآباد میں جا کر اپنی انفرادی حیثیت میں ستیاگرہ کریں۔ تو ان کے لئے ضروری نہیں ہوگا۔ کہ وہ کانگرس کی ممبری سے مستعفی ہوں۔

آشا کرنی چاہیئے۔ کہ اب تک جو کانگرسی اس یگیہ میں آہوتی ڈالنے سے گریز کرتے تھے وہ اس سنگرام میں کود پڑیں گے۔

لاہور کارپوریشن بل

لاہور کارپوریشن بل کے مسودہ میں میونسپل ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے جو سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک ہریجنوں کی جداگانہ نمائندگی کے متعلق بیان کی جاتی ہے۔ بنگال کی وزارت نے بھی کلکتہ کارپوریشن ترمیمی بل میں اسی قسم کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن ہندو ونیتاؤں کے پروٹسٹ پر اسے ترک کر دیا گیا۔ اس تجویز کا مقصد اس کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہریجنوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کر دیا جائے۔ لیکن اسے کوئی بھی ہندو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ سنگھٹت ہو کر اس تجویز کی مخالفت کریں۔ تاکہ جو چال ان سے چلی جا رہی ہے وہ ناکام ہو کر رہ جائے۔

جاپان اور برطانیہ

دو سال سے چین اور جاپان میں جنگ جاری ہے۔ یوں تو برطانیہ کی ہمدردی پہلے بھی چین کے ساتھ تھی۔ لیکن اب تو اس نے چین کو باقاعدہ امداد دینی شروع کر دی ہے۔ پچھلے دنوں کچھ چینی جاپان کے ایک حامی چینی کو قتل کر کے خود برٹش سیٹلمنٹ میں گھس گئے۔ جہاں برطانوی پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ جاپان کی طرف سے ملزموں کی واپسی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن برطانوی حاکم کہتے ہیں۔ کہ جب تک ان کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہ کیا جائے۔ وہ انہیں واپس کرنے کو تیار نہیں۔ اس پر جاپان نے ٹنٹسن کی ..... ناکہ بندی کر دی ہے۔

اب وقار کا سوال پیدا ہو گیا ہے۔ جاپان اب اس کوشش میں ہے۔ کہ برطانیہ کو چین سے نکال دے۔ دیکھیں یہ جھگڑا کس انجام کو پہنچتا ہے۔

آریہ سماج جودھپور کے منتری کا قتل

آریہ جگت میں یہ سماچار دکھ اور رنج سے سنا جائے گا۔ کہ مہاشہ جے رام جی منتری آریہ سماج جودھپور کو چند سفاک مسلمانوں نے قتل کر دیا۔ قتل کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ کہا جاتا ہے۔ کہ منتری جی ۲۱- مئی کی رات ایک جلسہ سے واپس گھر آ رہے تھے کہ چند مسلمانوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ چونکہ وہ [illegible] تھے۔ اس لئے ان کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہیں اپنی زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے۔

ہم ان گمراہ مسلمانوں کے اس فعل کی پرزور مذمت کرتے ہوئے دربار جودھپور سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ملزمان کو سخت سزا دے۔ پرماتما مرحوم کی آتما کو شانتی دیں۔

مدراس میں پھر اینٹی ہندی ایجی ٹیشن

دو ماہ بعد مدراس میں اینٹی ہندی ایجی ٹیشن نے پھر سر اٹھایا ہے۔ اور ہندی کے خلاف پکٹنگ شروع ہو گئی ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ یہ تحریک باسی کڑھی کے ابال کی طرح جلد سرد پڑ جائے گی۔ چنانچہ اس ایجی ٹیشن کی لیڈی ڈکٹیٹر نے یہ اعلان کر کے کہ ہندی پڑھنا لازمی نہیں ہے۔ اس ایجی ٹیشن سے عملی طور پر اس تحریک سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ جونہی عوام پر اس ایجی ٹیشن کی لغویت واضح ہو گئی۔ یہ ایجی ٹیشن آپ مر جائے گی۔

ریاست حیدرآباد میں اصلاحات

ہم ایک عرصہ سے یہ سن رہے ہیں۔ کہ ریاست حیدرآباد میں اصلاحات کا اعلان ہونے والا ہے۔ کئی بار اعلان کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ اور بعد میں انہیں ملتوی کیا جاتا رہا۔ اب یہ اعلان ۱۹- جون کو ہونا تھا۔ لیکن اسے پھر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ایک طرف مسلمان اصلاحات کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔ دوسری طرف دربار جلد از جلد اصلاحات کا اعلان کر دینا چاہتا ہے۔ تاکہ اس دعویٰ میں شکست تسلیم کرنے کی بجائے ان کے قائم کی صورت پیدا کر دے۔ لیکن کہا جا سکتا ہے۔ کہ متوقع اصلاحات کے اعلان کے بعد آریہ سماج کی شکایات کا ازالہ ہو جائے گا۔

آچاریہ رامدیو جی کا سواگت

پچھلے ہفتہ جب اخبارات میں آچاریہ رامدیو جی کی [illegible] سے [illegible] ہو چکی۔ تو آچاریہ رامدیو جی کی [illegible] متعلق تشویشناک خبر ملی۔ لیکن [illegible] "گوردکل" میں یہ پڑھ کر مسرت [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

مختصر افسانہ

سقراط کے آخری لمحے

ہر طرف ایک سناٹا چھایا ہوا ہے۔ سقراط کے چہرے پر ابدی زندگی کی ایک مسرت تھی۔ اور سقراط کے شاگردوں کی آنکھیں پُر آب تھیں۔ سقراط کے اعزہ کی حسرت بھری نظریں دُنیا کی بے ثباتی کا افسانہ دُہرا رہی تھیں۔ سناٹا اور ہر طرف سناٹا۔ یہ معلوم ہوتا تھا جیسے موت نے سب کے لبوں پر مہر سکوت لگا دی ہے۔

سقراط نے اپنے پرستاروں کے مایوس چہروں کی طرف دیکھا۔ ایک ایک نگاہ میں اس فلسفی نے دلوں کے راز معلوم کر لئے۔ اس کے بعد سقراط نے یہ کہنا شروع کیا:—

"دُنیا کی سب سے محبوب چیز میرے سامنے کھڑی ہے۔ اس کا نام اگرچہ دنیا والوں کی نظر میں موت ہے۔ لیکن یہ محبوب حقیقی سی پیامبر ہے۔ جو مجھے لینے آئی ہے۔ اور ایک روز تم سب کو لینے آئے گی۔

میں سالہا سال تک دُنیا میں بھٹکتا رہا۔ میں سکون کی تلاش میں سرگرداں پھرا کیا۔ میں نے فلسفہ کی کتابوں میں سکون کو تلاش کیا۔ میں نے عشق کی صحبتوں میں سکون کی جستجو کی۔ میں نے شاہی محلوں میں سکون کو ڈھونڈا۔ اور میں برابر سکون کی تلاش کرتا رہا۔ لیکن سکون مجھے نہ ملا۔ آج میری تلاش کامیاب ثابت ہوئی۔ اور میں سکون کی دنیا میں جا رہا ہوں۔ جہاں ایسا سکون ہے۔ جو تمہارے اور تمہارے تصور سے باہر ہے۔ وہ دنیا میں سکون کی دنیا ہے۔ وہاں سکون ہے اور سکون کے سوا کچھ نہیں۔

میرے جانے کے بعد تم بھی میری طرح سکون کی جستجو میں بھٹکتے رہو گے۔ تم میں سے بعض سمجھیں گے۔ وہ سکون کے راز کو بھی سمجھ سکیں گے۔ لیکن جن کی سمجھ محدود ہے۔ وہ کہیں گے کہ شاہی ایوانوں میں۔ عیش کے مرکز میں۔ دولت کے انبار میں اور سقراط کے مقتولوں میں سکون ملے گا۔ لیکن ان کو کبھی سکون نہیں ملے گا۔ اور آخر وہ بھی اسی سکون کی دنیا میں آئیں گے۔ جہاں تمہارا سقراط جا رہا ہے۔

تمہاری آنکھیں پُر آب ہیں۔ تنہا رہنے سے افسردہ ہو۔ میری تنہائی کی شکایت نہ کرو۔ میں اگر تمہاری نگاہوں سے پردہ میں چلا جاؤں تو روح ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔"

(ظہیر صدیقی بی۔ اے)

سدرشن چکر

ایسے لوگوں کی تعداد کم نہیں۔ جو مذہب کو روزی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ مذہب کی بدولت نیک خصلت و نیک نیت بنیں۔ وہ مایا کے پیچھے ہی معمولی معقولیت اور انسانیت کو بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی مہربانیاں رنگ لاتی ہیں۔ اور مذہب بدنام ہو جاتا ہے۔

دربار صاحب امرت سر کا تازہ واقعہ ہے۔ کہ وہاں کا سیوادار بازار سے سستے داموں کھوٹے روپے لے آتا تھا۔ اور دربار صاحب کی گولک میں سے کھرے نکال کر کھوٹے رکھ دیتا تھا۔ یہ کم محنت و کم سرمایہ روزگار اس نے کچھ دنوں سے شروع کر رکھا تھا۔ لیکن بہت جلد سکیم فیل ہو گئی۔ اور راز فاش ہو گیا۔ بزنس بھی گیا۔ اور نوکری بھی۔

بردوان سٹیشن پر ایک سادھو مہاتما بلا ٹکٹ سفر کرتے پکڑے گئے۔ تلاشی لینے پر "صرف" ۵۲ ہزار کے کرنسی نوٹ برآمد ہوئے۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا۔ کہ یہ نوٹ اس کے والد نے وقتاً فوقتاً بھیجے تھے۔ عدالت نے اس بیان کو صحیح مانتے ہوئے صرف پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

یہ سادھو مہاتما بھی اچھے۔ کہ مایا جال سے چھوٹ جانے پر بھی جن کے پاس "مایا" موجود رہتی ہے۔ اور وہ اس کا موہ نہیں چھوڑ سکتے۔

اندور کے ایک نوجوان نے اپنے سسرال کے دروازہ پر کچھ دنوں سے مرن برت شروع کر رکھا ہے۔ اس کا مطالبہ معمولی ہے۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ اس کی بیوی اس کے ساتھ چلی جائے۔ تمام شادی شدہ مردوں کی ہمدردی تو اس ستیاگرہی کے ساتھ ہے۔ بلکہ وہ اس کو ہر ممکن امداد دینے کو تیار ہیں۔ کسے معلوم ہے کہ ان میں سے کسی کسی کو ان کی آنے والی بیویاں اسی قسم کا ستیاگرہ کرنے پر مجبور کر دیں گی۔ لیکن چونکہ یہ ستیاگرہ شبہ اور اہنسا پر مبنی ہے۔ اس لئے اس کا نتیجہ سپھل ہوگا۔

سکھر کے ایک سرکردہ کانگرسی سیٹھ سیتل داس اور ان کی لڑکی نے اس بار میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ خبر ہے لڑکی تو پاس ہو گئی۔ لیکن سیٹھ صاحب رہ گئے۔ آپ پچھلے اسمبلی الیکشن میں امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن رہ گئے تھے۔

کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ استریاں پرشوں سے کسی بھی بات میں پیچھے ہیں۔

مسلمانوں کا دعوے ہے۔ کہ ان میں چھوت چھات کا سوال نہیں۔ لیکن یہ دعوے کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ گوجرانوالہ جیل کے مسلمان قیدیوں نے پہلے تو ہندو رسوئیے کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اور پھر کچھ مسلمانوں کے ہاتھ کا کیونکہ وہ شیعہ تھے۔

ایک پوسٹ مین تیس سال کی سروس کے بعد ریٹائر ہوا ہے۔ اس کا اندازہ ہے۔ کہ اس نے اس عرصہ میں نوے ہزار میل کا سفر کیا ہے۔ گویا تین ہزار سال نہ یا ڈھائی سو میل ماہوار۔ یعنی ۸½ میل روزانہ۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس نے پیدل سفر کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ لیکن کیسے؟..... ۸½ میل روزانہ سفر تو عام شخص بھی کرتے ہوں گے۔ اس میں تعجب کیا۔ اگر ایک پوسٹ مین نے ایسا کیا ہے؟

راجہ صاحب ریاست منڈی نے ایسی دو نواڑوں کو جو اپنا پیشہ ور واہ کرنا چاہتی ہوں۔ سرکاری خزانہ سے مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ اس امداد سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ اور دو چار ودواہ کو ریاست میں بہ جلت کیا جائے گا۔

اسلامی دنیا کی سیر

علماء بریلی کا فتوے

ایک سوال "کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین عنایت اللہ مشرقی کی بابت۔ جس نے اپنی تصنیف تذکرہ وغیرہ میں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکواۃ۔ کلمۂ شہادت کے ارکانِ اسلام ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور یورپ کی قوموں کو متقی اور محبوب خدا کہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ بینوا توجروا"

جواب — از جناب مولوی محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی۔

"یہ ناپاک اقوال صراحۃً ہادم اساس دین و ایمان و منافی اسلام ہیں۔ جن میں کوئی تاویل و تفسیر کی بھی نہیں ہو سکتی۔ ان کا قائل یقیناً کافر قادیانی سے زائد کفر ہے۔ اس کے کفر و استحقاقِ عذاب میں شک و تامل کو اصلاً راہ نہیں۔ (والعیاذ باللہ) یہ شخص مسلمانوں کو ہی کافر نہیں ٹھیراتا۔ لیکن خود اسلام کو معاذ اللہ کفر اور کفار کو صحیح معنوں میں متقی اور محبوب خدا کہہ کر اسلام و مسلمین کے کفر و کفار ہونے کا اشعار کرتا ہے"۔

(زمیندار اسلام امرتسر ۷ مئی ۱۹۳۹ء)

مرزا صاحب اور فروعی اختلافات

"مرزا صاحب خود حنفی تھے۔ اور حنفی جو تقرد کلاس (تیسرے درجے کے) جن کا عقیدہ ان کے صاحبزادے نے "سیرۃ المہدی" میں یوں لکھا ہے۔ کہ:—

"مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ:— مُردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں۔ اسی لئے اس روز خیرات کرنی چاہیئے"۔

ایسا حنفی اگر بڑے بڑے علماء کو حنفیت کی دعوت دیتا ہے۔ تو وہ اسی قسم کی حنفیت ہوگی۔ احمدی حالات کس منہ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا ہے"۔

(اہلحدیث امرتسر ۱۶ جون سنہ ۱۹۳۹ء)

پرکاش آریہ سماج کا ۳۵ سالہ پرانا اور خاموش پرچارک ہے۔ اس کے گاہک بنیئے۔

Digitized by eGangotri

برہم چریہ کی مہانتا

(از مہاتما گاندھی جی)

میرا یقین ہے۔ کہ تندرست روح تندرست م میں رہتی ہے۔ اس لئے جس حد تک روح سانی جذبات سے نجات اور تندرستی میں ق حاصل کرتی ہے۔ اسی حد تک اسی حالت جسم کی بھی ترقی ہوتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ں ہے۔ کہ تندرست جسم کے لئے مضبوط شت کا ہونا ضروری ہے۔ بہادر روح اکثر ور اور نازک جسم میں رہتی ہے۔

"برہم چریہ" جیسے اہم مضمون پر قلم اُٹھانا ئی آسان کام نہیں۔ لیکن میرے دماغ میں بردست خواہش دیر سے چلی آ رہی ہے۔ کہ عوام کو اپنے تجربات کے محدود خزانہ کچھ حصّہ سے فیض پہنچاؤں۔ میرے پاس ئے ہوئے چند خطوط نے میری اس خواہش انہ کر دیا ہے۔

ایک دوست دریافت کرتے ہیں ——

ہم چریہ کیا ہے؟ کیا اس کی پُورے طور پر ندی ہونی ممکن ہے۔ اگر ممکن ہے۔ تو کیا اس کی پابندی کرتے ہیں؟

برہم چریہ کے اصلی اور مکمل معنی برہم کی شی کرنا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی روح کے اندر ں ہونے اور اس کا احساس کرنے سے ی کیا جا سکتا ہے۔ تمام حواسوں پر پُورے ہر قابو پائے بغیر ایسا ہونا ناممکن ہے۔ طرح برہم چریہ کے معنی ہر وقت اور ہر قول فعل اور عمل سے اپنے حواسوں پر قابو ہے۔

ہر ایک عورت یا مرد پورے طور پر برہم ہ کی پابندی کرتے ہوئے تمام خواہشوں بالاتر رہتا ہے۔ اس لئے اس قسم کا ، ایشور کے زیادہ نزدیک رہتا ہے۔ اس مجھ شک نہیں۔ کہ قول۔ فعل اور عمل سے ے طور پر برہم چریہ کی پابندی کرنا ناممکن ہے۔

میں یہ کہتے ہوئے دکھ محسوس کرتا ہوں۔ ں ابھی تک برہم چریہ کی اس کامل حد نہیں پہنچا۔ اگرچہ میں اپنی زندگی کے ک لمحہ میں جہاں تک رسائی حاصل کرنے شش کر رہا ہوں۔ میں نے اپنے جسم ا قابو پا لیا ہے۔ میں بوقت بیداری اپنے مالک رہ سکتا ہوں۔ میں نے اپنی زبان پُور رکھنے میں پوری کامیابی حاصل کر لی ۔ لیکن خیالات پر قابو پانے کے لئے ئی حالتوں کو عبور کرنا باقی ہے۔ خیالات ، حکم کی تعمیل نہیں کرتے۔ اسی طرح میرا یں میرے خلاف بغاوت کرتا ہے بوقت بیداری خیالات کو ایک دوسرے ملتے ہوئے روک سکتا ہوں۔ میں

وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ بیداری کی حالت میں میرا دماغ بُرے خیالات سے محفوظ رہتا ہے۔ لیکن سوتے وقت خواب کی حالت میں میرے خیالات قابو سے کچھ باہر رہتے ہیں۔

خواب کی حالت میں تمام قسم کے پراگندہ خیالات واہیات خوابیں اور ان چیزوں کی خواہش سے جو یہ جسم پہلے استعمال کر چکا ہے۔ بہک جاتا ہے۔ اس قسم کے خیالات اور خواب جب ناپاک ہوتے ہیں۔ تو ان کا جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے۔ جب اس طرح کے احساسات ممکن ہیں۔ تو کوئی بھی شخص نفسانی جذبات یا خواہشات سے بالاتر نہیں رہ سکتا۔ لیکن اب اس قسم کا عمل غائب ہو رہا ہے۔ ابھی بالکل رُک نہیں گیا۔ بلکہ کسی حد تک جاری ہے۔ اگر میں اپنے خیالات پر پُورے طور پر قابو پا سکتا۔ تو گذشتہ دس سالوں سے سنگرہنی وغیرہ بیماریاں جو مجھے گھیرے رہی ہیں نہ ہوتیں۔ میرا یقین ہے۔ کہ تندرست روح تندرست جسم میں رہتی ہے۔ اس لئے جس حد تک روح جذبات سے نجات اور تندرستی میں ترقی حاصل کرتی ہے۔ اسی حد تک اس حالت میں جسم کی بھی ترقی ہوتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تندرست جسم کے لئے مضبوط گوشت کا ہونا ضروری ہے۔ بہادر روح اکثر کمزور اور نازک جسم میں رہتی ہے۔ ایک مقررہ حالت کے بعد روح کے ترقی کرنے سے جسم کا گوشت بھی بڑھنے لگتا ہے۔ پورے طور پر تندرست جسم بہت کچھ گوشت کے بغیر ہو سکتا ہے۔ گوشت کا بنا ہوا جسم اکثر کئی ایک بیماریوں کا مخزن ہوتا ہے۔ لیکن اگر ظاہرہ طور پر جسم پر کسی بیماری کے آثار نہ دکھائی دیتے ہوں۔ اور وہ بیماریوں سے مبرا ہو۔ تو بھی مرض کے کیڑے۔ اور اسی قسم کی دیگر خراب چیزیں اس میں ضرور موجود ہوں گی۔ اس کے برعکس پورے طور پر تندرست جسم تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور خراب یا گندہ ہو سکنے والا خون تمام قسم کے مرض کے کیڑوں سے محفوظ رکھنے کی اندرونی طاقت رکھتا ہے۔ اس طرح یکسانیت حاصل کرنا مشکل ضرور ہے۔ ورنہ میں نے اسے حاصل

کر لیا ہے۔ کیونکہ میری روح اس بات کی گواہ ہے۔ کہ اس مکمل حالت کو حاصل کرنے کے لئے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھ سکتا۔ کوئی بھی بیرونی رکاوٹ میرے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہو سکتی۔ لیکن سب کے لئے اور کم سے کم میرے لئے گذشتہ سنسکاروں کو دُور کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن دیری کے سبب مجھے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ میں نے اس کی مکمل حالت کا روحانی فوٹو کھینچ لیا ہے۔ مجھے اس کی دھندلی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔ اب تک حاصل کردہ ترقی سے ناامیدی کی جگہ مجھے امید کی روشنی نظر آتی ہے۔ لیکن اگر اس امید کے پورے ہونے سے پہلے میری اس جسم سے مفارقت ہو جائے۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ مجھے ناکامی حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ میں پنر جنم میں اتنا ہی وشواس رکھتا ہوں۔ جتنا اس موجودہ جسم کی ہستی میں۔ اس لئے میں جانتا ہوں۔ کہ تھوڑی سی کوشش بھی بے فائدہ نہیں جاتی۔

میں نے اپنے متعلق اتنی باتوں کا صرف اس وجہ سے ذکر کیا ہے۔ کہ مجھے خطوط لکھنے والے اور ان کی طرح کے دیگر لوگ بھی اپنے میں حوصلہ اور آتم وشواس رکھیں۔ سب میں آتما (روح) ایک ہی ہوتا ہے۔ اس باعث سب کے لئے اس کی کامیابی یا ناکامی ایک سی ہے۔ بعض لوگوں میں اس نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ اور بعض میں یہ اب ایسا کرنے والی ہے۔ حوصلہ کے ساتھ کوشش کرنے سے ہر ایک انسان اسی احساس تک پہنچ سکتا ہے۔

میں نے اب تک برہم چریہ کا ذکر محدود صورت میں کیا ہے۔ برہم چریہ کے عام تسلیم کردہ معنی قول۔ فعل اور عمل سے شہوانی جذبات پر قابو پانا ہے۔ اس طرح اس کے معنی کو ظاہر کرنا بالکل درست ہے۔ اس برہم چریہ کی پابندی کرنا بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔ ان شہوانی جذبات پر قابو پانا اتنا مشکل ہو رہا ہے۔ کہ تقریباً ناممکن کے برابر ہو گیا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ زبان کو بس میں کرنے کی طرف اتنا زور نہیں دیا جا رہا۔ جتنا کر دیا جانا چاہیئے۔

ہمارے معالجوں کا یہ تجربہ بھی ہے۔ کہ بیماریوں کے حملوں سے کمزور ہوا ہوا جسم

ہمیشہ شہوانی جذبات کا عزیز مقام بنا رہتا ہے۔ اور کمزور اور نازک انسان کے لئے برہم چریہ کی پابندی قدرتی طور پر مشکل ہے۔

میں نے اُوپر دُبلے پتلے لیکن تندرست جسم کا ذکر کیا ہے۔ اس سے کسی کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ میں جسمانی طاقت کی مذمت کرتا ہوں۔ میں نے خود برہم چریہ کا ذکر اپنے بالکل موٹے اور عام فہم الفاظ میں مکمل طور پر کیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ اس کے معنی درست نہ سمجھے جائیں۔ لیکن جو شخص تمام حواسوں کو پورے طور پر بس میں کرے گا۔ اُسے جسمانی دُبلا پن کا استقبال ضرور کرنا پڑے گا۔ اگر جسم کے ساتھ محبت کرنے کا خیال دُور ہو جائے۔ تو پھر جسمانی طاقت قائم رکھنے کی خواہش کے دُور کرنے کا سوال آتا ہے۔ لیکن ایک سچے برہم چاری کا جسم غیر معمولی مضبوط اور پُر جلال ہو گا۔ یہ برہم چریہ قدرے مشکل ہے۔ جو شخص خواب میں بھی شہوانی جذبات سے ڈانواں ڈول نہیں ہوتا۔ وہ ہر طرح سے عزّت کے قابل ہے۔ وہ دیگر تمام حواسوں کو آسانی سے بس میں کر سکے گا۔"

اس محدود برہم چریہ کے بارے میں ایک دوسرے دوست لکھتے ہیں:——

میری عجیب حالت ہے۔ جب میں اپنے دفتر میں کام کرتا ہوں۔ سڑک پر چلتا ہوں۔ مطالعہ یا کام میں مصروف رہتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ایشور سے بھی پرارتھنا کرتا ہوں۔ تب بھی رات دن شہوانی جذبات مجھے گھیرے رہتے ہیں۔ چکر لگاتے ہیں۔ دماغ کو کس طرح بس میں کیا جا سکتا ہے؟ کس طرح ہر ایک استری کو ماں کے برابر سمجھا جا سکتا ہے۔ آنکھ کس طرح پاکیزہ محبت کا آشکارا کر سکتی ہے؟ کس طرح بُرے جذبات دُور کئے جا سکتے ہیں؟ میرے سامنے آپ کا "برہم چریہ" پر لکھا ہوا مضمون ہے۔ کئی برس پہلے کا۔ لیکن اس سے مجھ کو کچھ بھی مدد نہیں ملتی"۔

سچ مچ یہ حالت دل کو پگھلا دینے والی ہے۔ بہت سے اشخاص کی بعینہٖ یہی حالت رہتی ہے۔ لیکن جب تک دل کے اندر ان خیالات کے ساتھ جنگ جاری رہتی ہے۔ تب تک خوف کی بات نہیں۔ اگر آنکھ قصور وار ہے تو اُسے بند کر لینا چاہیئے۔ آنکھ نیچے کی طرف کر کے چلنا سب سے بہتر ہوتا ہے۔ اس طرح دوسری طرف دیکھنے کا موقعہ ہی نہیں ملے گا۔ جہاں فحش باتیں ہو رہی ہوں۔ فحش گیت گائے جا رہے ہوں۔ وہاں سے اُٹھ کر بھاگ جانا چاہیئے۔ اپنی لذّت پر بھی قبضہ قابو رکھنا چاہیئے۔

(۱)

آریہ ستیاگرہ اور آریہ سماج کے مطالبات

لیکھک: شری گنگا پرشاد جی اُپادھیا ایم۔ اے۔ بلیدان بھون دہلی

کچھ دنوں سے کچھ پترّوں میں یہ چرچا چل رہی ہے۔ کہ آریہ سماج نے ستیاگرہ اُٹھانے کے لئے اپنی مولک مانگوں کو سکوڑ لیا ہے۔ یدی ان کی تین مانگیں پوری کر دی گئیں۔ تو ستیاگرہ بند کر دیا جاوے گا۔ ہندو مہاسبھا نے آریہ سماج کی سبھی مانگوں کو اپنی مانگوں میں شامل کر لیا ہے۔ وہ بھی جوش کے ساتھ ستیاگرہ کو۔ یہی ہے۔ اس سمیہ یدی آریہ سماج ستیاگرہ بند کر دیا گیا۔ تو ہندو سبھا کے لوگ کیا کہیں گے۔ اور کیا کہیں گے؟ کیا آریہ سماج والوں اس گھات کا پاٹھ، نہ ہوگا۔ کہ اس نے اپنے ساتھیوں کو بیچ ہی میں چھوڑ دیا؟

میری سمجھ میں اس پرکار کی چرچا بھرم مولک ہے۔ ان لوگوں نے آریہ سماج کے اندولن کا دھین کیا ہے۔ اور شولاپور کانگرس کے پرستاؤ سنکھیا ۵ کو باریکی سے دیکھا ہے۔ ان کو پتہ ہونا چاہیئے۔ کہ پرستاؤ سنکھیا ۲ میں آریہ سماج کی طرف سے ۹ مانگوں کا اُلیکھ ہے۔ جو ستیاگرہ کے لئے اُدّیشیہ کی گئی ہیں۔ یہ دو پرستاؤ الگ الگ مانگ کر رکھے گئے تھے۔ بات یہ ہے۔ پرستاؤ سنکھیا ۵ میں جو دو مانگیں دی گئی ہیں۔ ان کے کیول شبد سکوڑے ہوئے ہیں۔ بات وہی ہے۔ اوقات ان میں مکھیہ سب باتیں آ گئی ہیں۔ اور آریہ سماج پر بھی اتنی ہی لاگو ہوتی ہیں۔ جتنی انیہ ہندوؤں پر۔ اُداہرن کے لئے یدی آریہ سماج کے مندروں۔ ہون۔ پرچار پر سے پابندیاں اُٹھا دی گئیں تو اس کے ساتھ انیہ ہندوؤں کے مندروں۔ اور دیاکھیانوں سے بھی اُٹھا ہی دی جائیں گی۔ کیونکہ جہاں تک دھارمک مانگوں کا سمبندھ ہے۔ آریہ سماج تتھا انیہ ہندو تک ایک ہی نام میں نہیں۔ اور کم سے کم حیدرآباد میں تو ان کی ایک ہی دشا ہے۔ ہمارے سمجھنے کی بات یہ ہے۔ کہ مانگیں چھوٹی یا بڑی بہت سی ہوا کرتی ہیں۔ پرنتو سب کے لئے ستیاگرہ نہیں کیا جاتا۔ ستیہ ایک بڑی چیز ہے۔ اور بڑی چیزوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ انیہ شکا یتیں پرتیک تو ان سے دور ہو سکتی ہیں۔ اور بڑی ان کے لئے آندولن جاری رکھا جا سکتا ہے۔ یہی کارن تھا۔ کہ ستیاگرہ کے لئے ایک نیا پرستاؤ ارتھات پرستاؤ سنکھیا ۵ پاس کیا گیا تھا۔

اب رہی ہندو مہاسبھا کی بات۔ ہندو مہاسبھا کی مانگوں میں دھارمک مانگوں کے اتیرکت انیہ نیتک مانگیں بھی ہیں۔ ان کے لئے ہندو مہاسبھا نے آریہ سماج کو بادھیت کدا پی نہیں کیا۔ اور نہ کر سکتی تھی۔ ہندو مہاسبھا سمجھتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے اُدّیشوں کی سیما کتنی ہے۔ اور ہندو مہاسبھا کی کتنی۔ آریہ سماج سنستھا کے رُوپ میں جس کام کو نہیں کر سکتی۔ اس کو آریہ لوگ ہندو سبھا کے سدسیہ ہونے کے ناطے کر سکتے ہیں۔

آریہ سماج کا کانسٹی ٹیوشن نشچت ہے۔ اور ہندو مہاسبھا کا بھی۔ اس لئے یدی کسی ہندو کے من میں ان سب باتوں کے وچار بنا بلیّی آشنکا اُتپن ہو جائے۔ اور وہ اس اشنکا کو سماچار پترّوں میں پھیلا کر وستریت کر دے۔ تو وہ انوچت ہی ہوگا۔ اور اس سے آریہ سماج تتھا ہندو مہاسبھا دونوں کو ہانی ہوگی۔ ایسی آشنکائیں آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کے بیچ میں ایسی کھائی اُتپن کرتی ہیں۔ کہ جو کسی ہندو کا اُدّیشیہ نہیں ہو سکتا۔

آریہ سماج کی جن تین مانگوں کا پرکاشن کرنے جی انتھوا انیہ آریہ نیتاؤں نے اپنے ورتمان دیاکھیانوں میں اُلیکھ کیا ہے وہ یہی ہیں۔ جو پرستاؤ نمبر ۵ (شولاپور کانگرس) میں دئے ہوئے ہیں۔ ان کو کنچت بھی سکوڑا نہیں گیا ہے۔

آشا ہے۔ کہ آریہ سماج اور ہندو سبھا دونوں کے ہتیشی کسی بھرم میں نہ پڑیں گے۔ اور نہ ہی جنتا کو بھرم میں پڑنے دیں گے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج باہری پربھاؤ میں بہہ رہا ہے۔ اور اُن پربھاؤں کے دباؤ سے اس نے اپنی نیتی بدل دی ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔ جو کانگرسی آریہ سماجی ہیں۔ وہ آریہ سماج میں آریہ سماج کی نیتی کو بھول نہیں سکتے۔ وہ حیدرآباد کے معاملوں کو کانیہ سماج کی درشٹی سے ہی دیکھتے ہیں۔ اور اس کے انوکول کاریہ کرتے ہیں۔ جنتا کو چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑھانا نہیں چاہیئے۔ کچھ لوگوں کا وچار ہے۔ کہ کچھ کانگرس کے لوگوں نے حیدرآباد کے معاملے میں سبھا کو سہایتا نہیں دی۔ اس لئے سبھی آریہ سماجی کانگرسی بھی ایسی ہی منوورتی رکھتے ہوں گے۔ پرنتو یہ بات نہیں ہے یہ سب جنتا کو گیات ہے۔ کہ کتنے کٹر سے کٹر کانگرسیوں نے حیدرآباد کے معاملے میں آریہ سماج کے ہی درشٹی کون کو اپنایا ہے۔ میرا انوبھو تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماجی ہر جگہ آریہ سماجی ہے۔ یہ اپنے اس کرتویہ کو بھول نہیں سکتا۔ اس پر کسی پرکار کی آشنکا کرنا اس سے انیائے کرنا اور جنتا کی سراسر بھول ہے۔

بھارت ورش کی ورتمان سبھیتا

(لیکھکہ: شریمتی سُشیل کماری جی چترویدی)

سبھیتا پرتیک بات کو اُچت ریتی سے پریوگ کرنے تتھا اُچت ریتی سے بولنے۔ اُٹھنے بیٹھنے اتیادی کو کہتے ہیں۔ یدیپی بھارت ورش کی سبھیتا بہت پراچین ہے۔ جس سمیہ پرتھوی پر کے سمست دیش اسبھیہ تھے۔ اس سمیہ بھی ہمارا بھارت ورش سبھیتا کا کیندر تھا۔ کنتو پھر بھی اب انگریزی شکھشا کا پرچار ہونے سے اس میں کچھ ہیر پھیر اوشیہ ہو گیا ہے۔ اُلٹ پھیر ہونے سے تاتپریہ یہ نہیں ہے۔ کہ یدی پراچین سمیہ میں کوئی بات سبھیہ سمجھی جاتی تھی۔ تو اب وہ بات اسبھیہ سمجھی جاتی ہے۔ پرنتو اُلٹ پھیر ہونے سے تاتپریہ یہ بھی ہے۔ کہ پہلے کی اپیکشا کچھ اُنتی بھی ادھک ہو گئی ہے۔ اور کچھ پراچین باتوں کا لوپ بھی ہو گیا ہے۔ کارن کہ بیچ میں شکھشا کا ابھاؤ ہو جانے سے پراچین سبھیتا کا بالکل ہراس سا ہو گیا تھا۔ پرنتو پھر دھیرے دھیرے ودّیا کا پرچار ہونا آرمبھ ہوا۔ اور دھیرے دھیرے سبھیتا کا وکاس ہونا بھی آرمبھ ہو گیا۔ انگلش میں وگیان کی بہت سی پستکیں مل جانے کے کارن ہمارے دیشی میں وگیانک وستوؤں کے گیان کا بھی پرچار ہوا۔ جیسے گولے۔ بندوق۔ اور توپ آدی کا گیان ان ہی وگیان کی پستکوں دوارا ہوا۔ اسی پرکار انیکوں مشینیں جیسے سینے کی مشین۔ ریڈیو۔ گراموفون اتیادی اتیادی۔ یہ سب ورتمان سبھیتا کے چنہہ ہی ہیں۔ دیا سلائی اتیادی کا پریوگ بھی اب کچھ سمیہ سے ہی پرچلت ہوا ہے۔ پہلے تو لوگ کداچت اس کا نام نہ جانتے تھے۔ کنتو اب تو بھارت ورش میں کوئی گرام کیا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جہاں دیا سلائی نہ ہو۔ ورتمان سبھیتا میں پہلے سے بولنے چالنے کا ڈھنگ بھی بالکل دوسرا ہی ہو گیا ہے۔ لڑائی ہونے کا ڈھنگ بھی اب پہلے سے بہت کچھ بدل گیا ہے۔ شکھشا کا پرچار ادھک ہونے سے راج نیتک۔ سامودائک اور ادھیاتمک اُنتی بھی کافی ہو چکی ہے۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک سبھی آزادی کی چاہ کرتے ہیں۔ کنتو یہاں اب . . . . پشچمی سبھیتا کا ہی ادھک تر پریوگ ہونے لگا ہے جو ہمارے دیش کے لئے کس طرح یوگیہ اتھوا شریشٹھ نہیں کہا جا سکتا۔ پشچمی سبھیتا میں رنگے ہوئے یووک یووتیاں اپنی پراچین سبھیتا اتھوا اپنے پراچین گورو کو بالکل بھول گئے ہیں اور ودیشیوں کی نقل کرنے میں ہی اب انہیں آنند آتا ہے۔

انگریزی سبھیتا کے انوسار فیشن بھی سبھیہ سنسار کا ایک انگ سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ویکتی چاہے کتنا ہی یوگیہ ہو اور وہ بالکل سادھارن جیون ویتیت کرے۔ تو ہمارے دیش کے ورتمان یووک اور یووتیاں اسے اسبھیہ کہے بنا نہیں رہیں گی۔ اس کے وپریت یدی کوئی ویکتی۔ چاہے وہ یوگیہ نہ ہو۔ پرنتو وہ فیشن پرست بن ٹھن کے بنا کر اُنچی سیدھی باتیں کرے۔ اور لوگوں کے سامنے ڈھونگ بنائے رہے۔ تو ایسے پرش کو بھی سبھیہ کہیں گے۔

ایسے استری پرش یہ نہیں سمجھتے۔ کہ پشچمی سبھیتا ہمارے لئے پرتیک بات میں انوکول نہیں ہے۔ کہنے کا تاتپریہ یہ نہیں ہے۔ کہ پشچمی سبھیتا میں برائیوں کے اتیرکت اچھائی کوئی ہے ہی نہیں۔ نہیں اس میں کچھ بھلائیاں اوشیہ ہیں۔ چھوٹی سے بڑی پرتیک وستو تک میں کچھ نہ کچھ برائی اور کچھ نہ کچھ بھلائی کا ہونا اوشیک ہے۔ کسی وستو یا ویکتی میں بہت سے اوگنوں کے ساتھ کوئی نہ کوئی گن ہونا بھی قدرتی بات ہے۔ جس پرکار کالے سے کالے بادلوں کے مدھیہ میں بھی ایک سنہری ریکھا ودیہ مان ہوتی ہے۔ ہمارے لئے اُچت ہے۔ کہ ہم دوسرے دیشیوں سے اس کی بھلائیاں ہی گرہن کریں۔ ان کی برائیاں انگلستان میں دھن اُس سمیہ کافی ہے۔ اور ہمارے بھارت ورش کی آرتھک دشا ہین ہے۔ اس لئے وہاں کی سبھیتا ہمارے لئے پرتیک بات میں کدا پی اُچت نہیں ہو سکتی۔ یہ

آریوں کا ویدک کال

(لیکھک :- پنڈت درگا پرشاد جی شاستری)

جرمنی کے ماربرگ نامک شہر میں ایک رشی آشرم ستھاپت کیا گیا ہے۔ جہاں پر ویدوں کی اُچیہ شکھشا دی جاتی ہے۔ شری اوٹو نام پرمہان ادھیاپک وہاں وید۔ اُپنشد اور گیتا کا پاٹھ کراتے ہیں۔ پروفیسر اوٹو بلات ودیش میں آ کر یہاں کی سبھیتا کا گہن ادھین بھی کر چکے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے لکھا ہے۔ کہ سنسکرت ان کو ماتری بھاشا کے سمان ہے۔ جب اُپیکشا ہوتی ہے۔ تب وہ سنسکرت میں بات چیت کرتے ہیں۔ جرمنی کے کئی وِدوان اس بات کو سویکار کرتے ہیں۔ کہ سنسار میں وید ہی آدی سرشٹی (آرمبھک اوستھا) کا ایشوری قانون ہے۔ ویدوں میں سدیو کے لئے سرباوت دھرم اور آپ وادوں کے لئے اپ دھرم کا ورنن ہے۔ ۲:- جو کچھ ویدوں میں کہا گیا ہے۔ منش جاتی کو اسی کے انوسار ویوہار کرنے سے لابھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے آریوں کا یہ وشواس دھرو ستیہ ہے۔ کہ آدی سرشٹی کے سمیہ منش کو پرماتما کی طرف سے گیان کی دین ہوئی۔ اور وہی گیان وید ہے۔ سنسار کے منشوں کے لئے وید کتنا اُچیہ آدرش اُپستھت کرتا ہے۔

समानी प्रपा सहवो अन्न
भागा:
समाने योक्त्रे सहवो
युनज्मि ॥

۱-۶ اتھرو وید۔ کانڈ ۳۔ سوکت ۳۔

ارتھات :- ”ہے سنسار میں سکھ سے جیون وتیت کرنے والے منشیو! تمہاری پرپا یعنی پینے کا ستھان ایک ہو۔ اور تمہارا بھوجن ساتھ ساتھ ہو۔“

منش جاتی کے سنگٹھت ہو کر رہنے کے لئے کتنا آدرش آدیش ہے۔ پرنتو کھید ہے۔ کہ پورانک کال کے نرماتاؤں نے اس پوتر سدھانت کو بھول کر کھان پان کے من مانے بندھن میں پھنس اور دوسروں کو پھنسا ماتا پتا۔ بھائی بندھوؤں سے پرتھک چوکا لگا اس ویدک سدھانت پر چوکا پھیر دیا۔ اتہاس اس بات کا ساکشی ہے۔ کہ راجاؤں کے ہاں کتنے ساجنیہ یگیہ ہوتے تھے۔ وہاں چاروں ورن اکٹھے ہو کر ایک پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کرتے تھے۔ وہاں پر باورچی کوئی گوڑ براہمن نہیں ہوتا تھا۔ اپی تو شودر لوگ بھوجن بنایا کرتے تھے۔

آپستمبکار کے شبدوں میں :-

आर्याधिष्ठिता वा शूद्रा
संस्कर्तार: स्यु:
२-३-४

ارتھات :- آریوں کی دیکھ ریکھ میں شودر بھوجن بنا دے۔ یدی ہمارے پونگا پنتھیوں کو رودھی دھرم آچاریوں کو یہ سندیہہ ہو۔ کہ یہاں پر شاید مال پوڑا۔ شری کھنڈ۔ قلاقند پوری۔ پرانٹھوں کے بھوجن کا ودھان ہوگا۔ تو وہ بالمیکیہ رامائن اُتر کھنڈ۔ سرگ ۱ دیکھ لیں۔ جہاں دال بھات کے بھوجن کا صاف صاف ذکر کیا گیا ہے۔ تات پریہ یہ ہے۔ کہ وید جو پرماتما کا گیان ہے کا راستہ پرتیک منش کے لئے کھلا ہوا ہے۔ ہندوؤں میں ساماجک نربلتا کا مول کارن ویدک شکشا کا ابھاؤ ہے۔ اس ابھاؤ کا مکھیہ کارن ہندوؤں کا پورانک کال ہے۔ جس نے کہ ہندوؤں کے ساماجک سنگٹھن کو ڈھیلا کر دیا ہے۔ جس نیم پر پورانک سمیہ میں ورن ویوستھا ستھاپت کی گئی تھی۔ اس نیم سے کبھی سمبھو نہ تھا۔ کہ ان میں ساماجک ایکتا جاتیہ پریم اور سمشٹی رہ سکے۔ اس لئے سمیہ سمیہ پر ہندوؤں کے دھن۔ جن اور بل کا ناش ہوتا رہا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ جس نے ہندوؤں کو ویاوہارک بھوجن سے اتنا نربل کر دیا ہے۔ کہ پرتیک منش آج ان پر لات مار رہا ہے۔ منہ اُٹھاتا ہے۔ انسان کو ہیہ درشٹی سے دیکھتا ہے۔ ہندو سماج کی ورتمان ساماجک نیماولی کے انوسار ایک شودر چاہے کتنا گن سمپن۔ ودوان۔ دھنا ڈھیہ اور دھرماتما کیوں نہ ہو۔ پرنتو ہندوؤں میں اس کا ساماجک ستھان شودر پد سے اُچیہ نہیں ہو سکتا۔ ہندو برادری میں سدا اس پر ایک ان پڑھ مورکھ اور دھان۔ نردھن۔ پاپ آتما۔ اور دُراچاری دوِج انیائے کرتا رہے گا۔ یہی پاپ آچار ہے۔ جو ہندوؤں کو سنگٹھت نہیں ہونے دیتا۔

”پرکاش“ کے رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن کے لئے ابھی سے آرڈر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ آپ بھی جلدی آرڈر بھیجئے۔ تاکہ ہم اسے چھاپنے کے قابل ہو سکیں۔

استری جگت

بھارتیہ استریوں کی اوستھا

(از کماری بملا دیوی رانڈ وان بی۔ اے)

بہت سے لوگ شاید یہ سمجھتے ہوں گے۔ کہ بھارتیہ استریاں بھی اب آزادی حاصل کر رہی ہیں۔ ودھوا وواہ۔ بال وواہ نشیدھ۔ پردہ تیاگ (بنیادی) ناری سوتنترتا کے چنہہ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن کیا ہماری لڑکیوں کو اپنے پتی چننے کا ادھیکار ہے۔ کیا وہ اپنے پتی کو کسی بے جا راستے پر چلنے سے روک سکتی ہیں؟ سدھانتک روپ سے اس میں کوئی سندیہہ نہیں ہے۔ کہ استریوں کو آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ پرنتو بھارت میں ادھیکانش پتنیاں غلامی کی زنجیروں میں ہی جکڑی ہیں۔ سوتنترتا کا اصلی مطلب تو یہ ہے۔ کہ من چاہا کام کر سکے۔ پرنتو ایسی آزادی کو بہت سے استری پُرش اس لئے نہ مانیں گے۔ کہ ایسی آزادی کو وہ پتن کی سیڑھی سمجھتے ہیں۔ کیول ادھ واہت ہی نہیں۔ بلکہ ودواہت استریاں بھی گھر کی چار دیواری کے اندر ٹھونس دی جاتی ہیں۔ انہیں واہیہ سنسار سے کوئی مطلب نہیں۔ وہ اپنے پتی کی داسی ہوتی ہیں۔ وہی ان کا دھرم سمجھا جاتا ہے۔

غلامی کی زنجیر مدھیہ شرینی کی استریوں کیلئے ادھک درڑھ ہے۔ امیر تتھا غریب شرینی کی استریاں تو بھلا کچھ صاف ہوا میں سانس لے بھی سکتی ہیں۔ مدھیہ شرینی کی وواہت استریوں کو یدی اپنے گھر سے دس قدم بھی جانا ہوتا ہے۔ تو ان کے ساتھ کسی انگ رکھشک کا ہونا ضروری ہے۔ نہ تو اپنے پتی کی ان اُپستھتی میں کسی متر کے یہاں جا سکتی ہیں۔ اور نہ کسی کو اپنے یہاں بُلا سکتی ہیں۔ استری متروں کے وشے میں تو بندھن ہیں ہی۔ پھر پُرش متروں کی تو بات ہی الگ۔

مدھیہ شرینی کی استری یدی سماج کے کٹھن نیموں سے تنگ بھی باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ تو سماج اس کے ہٹکشن کو تیار ہو جاتا ہے۔ اُسے شکشا انگریزی سکول میں دی جاتی ہے۔ پرنتو کیول اسی اُدیش سے کہ سنئے پتیوں کو شکشت بیوی پا سکیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ استری اپنا وکاس کر سکے۔ یا اپنے کو سماج کا اُپیوگی انگ بنا سکے۔ انہیں یدی سکول جانا ہو۔ تو کوئی ساتھ ہونا چاہیئے۔ یدی گھر سے باہر جھانکنا ہو تو اسی پر روک لگے گی۔ میں انیک ایسی لڑکیوں کو جانتا ہوں۔ جو یونیورسٹیوں میں پڑھتی ہیں۔ پرنتو اُن کو گھر سے نکلنے کا ادھیکار نہیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ہم پُرش لوگ استریوں پر وشواس نہیں کرتے۔ ان کو آزادی دیتے ہوئے ہم ڈرتے ہیں۔ استری جاتی کا یہ بھیانک اپمان ہے۔ مانو استری سنسار کے سارے پاپوں اور ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ کہ یدی وہ سوتنتر ہو جائے گی۔ تو سماج کو نشٹ کر دے گی۔ یہ سماسمان نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

بھارتیہ اپنی پتنیوں کو ایک بہو مولیہ رتن سمجھتے ہیں۔ وہ اُسے گھر میں بند رکھنا چاہتے ہیں۔ جس سے کسی اور کی اس پر نظر نہ پڑ جائے۔ ان کے لئے ہی استری دیوی ہے۔ اور یہ لیٹا چینی۔ یدی وہ ان کی آگیا انوسار گھر کے اندر بند رہ کر پتی کی سیوا کرتی ہے۔ تو اُسے منو مہاراج کے شبد وہاں بھی دیوی کہہ دیں گے۔ پرنتو یدی اس نے تنگ بھی آزادی کے لئے اپنا سر اُٹھایا۔ تو پتی دیوی ہی نہیں ۔۔۔ سماج اُسے لیٹا چینی ہی سمجھ لیگا۔

ادھک تر استریاں۔ کرانتی کاری وچاروں والی استریاں بھی وشو وواہیوں سے مل کر پنر وواہ کے بندھن میں بندھتی ہیں۔ تو پُرش انہیں چوسے اور بچوں تک ہی سیمت رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور وہ سپھل ہو جاتا ہے۔ میرے ایک متر نے اپنی لڑکی کو اُچیہ شکشا دی۔ اس کے وچار بھی اُچیہ تھے۔ پرنتو وواہ کے بعد اسے اپنے طور طریقوں کو بدلنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ پرنتو پھر بھی اُسے روز ہی ترسکار تتھا اپمان سہنی پڑتی۔ انت میں اس کا ہردیہ ٹوٹ گیا۔ اور وواہ کے ایک ورش بعد ہی جگ نے اس کی چتا کی لپٹیں جلتی دیکھیں۔ پرنتو اس کا نم بہنا۔ کا سماج پر کچھ اثر ہوا؟ استریوں کی غلامی کا انت نہ تو پُرش جاتی کر سکتی ہے۔ اور نہ سماج۔ طلاق بل یا ایسے ہی قانون استریوں کو آزادی نہیں دلا سکتے۔ یہ سب کوری کلپنا ہیں۔ استری جاتی نے غلامی کو سویم سویکار کیا ہے۔ اس لئے وہ ہی غلامی کی زنجیروں کو توڑ سکتی ہے۔ اس لئے استری جاتی کا کرتویہ ہے۔ کہ یدی وہ اپنی آزادی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو اُسے سویم پریتن کرنا چاہیئے۔ ادھیکار مانگنے سے نہیں پراپت ہوتا۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اونتی کیوں؟ اُنتی کیسے؟

(الیکھک: - لالہ سنام رائے ایم - اے)

... دھرم پراچین دھرم ہے۔ ویدک سبھیتا ... رشی دیانند بھارت کے ... سب سے بڑا رشی ہے۔ پنجاب کا پرانت ... بہ تو پنجاب کی جو ورتمان ... اس سے کوئی ... سنتشٹ ہے؟ ... مہاراج کا اُچیہ جیون اور ویدک ... لکھا اس پرانت میں نئی کھچوت ... بدی نہیں۔ تو کیا کارن ہے؟ اور ... اس کارن کو دُور کر سکتے ہیں؟ ... پرتیک آریہ سماجی کے لئے لازمی ... آستکتا کا سچا سوروپ ہے۔ پرنتو ... کے بنا آشاوادی ہونا۔ بیت پر قلعہ ... اور اس پرکار کا آشاوادی کئی بار ... کارک ستدھ ہوا ہے۔ سچا آشاوادی ... جو سچائی پر درشٹی رکھتا ہوا اپنے ... میں تنک بھی کمی نہ ہونے دے۔ ... کی انتم وجے میں درڑھ وشواس رکھے۔ ... اب آپ ذرا سوچئے۔ پنجاب کے اندر کیا ... مجھے تو تین مکھیہ بُرائیاں نظر ... ہیں۔

... بازی بڑھ رہی ہے۔

... دیوہار نام ماتر ہے۔

... بھوگ ولاس کی اِچھّا زوروں پر ہے۔

... جیون کسی بھدر پُرش میں ہی نظر آتا ...

... دھارمک گرنتھوں کا پٹھن پاٹھن براۓ ...

... دھن سداچاریوں کو کوئی نہیں پُوچھتا۔ ... پردھان ہے۔ اور پیسہ ودوان سمجھ ... سادھنوں سے نہیں کمایا جاتا۔ ... بڑی خراب ہو رہی ہے۔

... ودّیش۔ اور پارٹی بازی بڑھ رہی ... کی اُنتی میں اپنی اُنتی کا خیال شاید ... کو ہوگا۔

... سماج کے سامنے ایک سنت سنگ میں ... تھوڑی ہوتی ہے۔ آتنک ... پیاس کی ... ہو گئی ہے۔

... استھانوں کی سماجیں کیول ہیاسفت ... بن گئی ہیں۔ ویدک دھرم کے پرچار یا اند ... کے پبلک کاریہ کے لئے۔ ان کے ... کوئی جوش نہیں رہا۔ سمجھو ہے کئی اور ... بھی ہوں۔ پرنتو موٹی موٹی مجھے جو نظر ... میں نے لکھ دیا ہے۔ اب دیانند ... سیوکوں نے سوچنا یہ ہے۔ کہ وہ کس ... انہیں دُور کر سکتے ہیں۔ کیا رشی ... درشن کر سکتے ہیں؟ یا ویدک دھرم ... ستھ کر دینے سے کام بن جائیگا؟ ... پُرش نرنت یہ کہہ اُٹھے گا۔

کرداستو میں رشی دیانند وشیش نیتک وچار ان کا جیون ادوتیہ تھا۔ پرنتو کھید تو یہ ہے۔ کہ اُچیہ جیون کی پرشنسا کرنے والے۔ اور نرپکش منشیوں کی اس دیش میں بہت کمی ہوتی چلی آ رہی ہے۔ جب تک ہم ایسا منش پیدا نہ کریں گے۔ رشی دیانند کی مہماں کو کون انوبھو کرے گا۔ اور ویدک دھرم کو کون اپنائے گا۔ سانگ اور اُپانگ اچھا مانش میلوں تک نظر نہیں آتا۔ اس لئے رشی دیانند کی مہماں کون سمجھے۔ ویدک دھرم کی خوبیاں کون گرہن کرے۔ ایشور بھگتی کا رس کون پئے؟ ہمارے یووکوں کے اندر ہلڑ بازی آ گئی ہے۔ کیا اس کی موجودگی میں کوئی سچائی پھیل سکتی ہے؟ آتمک اُنتی ہو سکتی ہے؟ کسی بزرگ کا کہنا نہ ماننا اور کسی نیم کا پالن نہ کرنا آزادی ہے۔ بھانہ کال نہ اُٹھنا آزادی ہے۔ خالی نعرے لگانا۔ اور بدیشی وستوؤں کا برتنا دیش بھگتی ہے۔ جھوٹ بولنا اور پتے بازی کرنا نیتی ہے۔ کسی سے روپیہ لینا اور پھر نہ دینا ہوشیاری ہے۔ بھوگ ولاس کا جیون ویتیت کرنا اندیوں کا دیا یام ہے۔ رنگیلے ناول اور چیتر؟ ایسے سماچار پتروں کا پڑھنا ہمارے یووکوں کا سواد ہیا ہے۔ سوچئے۔ ایسی اوستھا میں سداچار کیوں کر پیدا ہو؟ اور جب سداچار پیدا نہیں ہوتا۔ تو ویدک دھرم کیسے پھیلے؟ اور سچا منش کس آدھار پر یہ کہہ سکے۔ کہ چاروں طرف اُنتی ہو رہی ہے۔ ویدک دھرم کا آدھار سداچار ہے۔ اچیہ مت سداچاری اتنی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ہم گمبھیرتا سے سوچیں۔ کہ سداچار کیسے پیدا ہو؟ ورتمان پرستھتی تو یہ ظاہر کر رہی ہے۔ کہ ہماری سبھیتا بڑے ویگ سے مٹتی جا رہی ہے۔ گاندھی جی کی کوشش بھی اس بارے میں نشپھل رہی۔ کئی سجنوں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہی پرستھتی رہی۔ تو سو وا جیہ ملنے تک بھارت ورش بالکل پشچمی رنگ میں رنگا جائے گا۔

میں حیران ہوں۔ کہ یووک آریہ سماج میں کیوں نہیں پرویش کرتے؟ آریہ سماج پُورن روپ سے پشچمی دونوں کے اُتم گنوں کو سویکار کرتا ہے۔ آریہ سماج لوک اور پرلوک دونوں کی اُنتی کا ماننے والا ہے۔ جو منش ایشور بھگتی کا رس پینا چاہتا ہے۔ اس کے لئے یوگ ابھیاس اور بھگتی کا رس موجود ہے۔ جو کرم وِیر بننا چاہتا ہے۔ اس کے لئے کرم کھشیتر کھلا ہے۔ جو گیان کا پیاسا ہے۔ اس کے لئے شاستر پڑے ہیں۔ جو کلا کوشل میں اُنتی چاہتا ہے۔ اُسے ویدک دھرم کے انوسار نہ کیول آ گیا ہی ہے۔ بلکہ آدیش ہے۔ کہ کوئی یووک کسی بھی کام کو کرنا چاہے۔ اس کے لئے ویدک دھرم کی آگیا موجود ہے۔ ویدک دھرم منش ماتر کی تمام بھاوناؤں اور کامناؤں کے وکاس کا دھرم ہے۔ شاریرک اُنتی کرو۔ دو وِیا کی کرو۔ بُدھی کی کرو۔ سداچار کی کرو۔ جاتی کی کرو۔ آتمک کرو۔ کلا کوشل کی کرو۔ بیوپار کی کرو۔ اُنتی کے پرتیک انگ کے لئے ویدک دھرم کی شکشا موجود ہے۔ پھر بھی یووک اس کی اور نہ جھکیں۔ یہ آشچریہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی ویدک دھرم کو چرِتر جیوت کرنے والے رشی دیانند کا جیون لاثانی ہے۔ شریر ورسا ستشک اتی تیبر۔ بُدھی اتی چاتر۔ گیان ادوتیہ۔ سیوا بھاؤ کمال کا۔ تیاگ بے حد۔ سداچار لاثانی۔ برہم چریہ اکھنڈ چہرے کا تیج انوپم۔ دیش بھگتی بے مثال۔ نڈرتا بے نظیر۔ ایسے مہاپُرش کے چرتر جیوت کئے ہوئے ویدک دھرم کو جو یووک نہ مانیں۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ یا یہ کہنا پڑے گا۔ کہ جن کے ہاتھ میں رشی دیانند کے مشن کی باگ ڈور ہے۔ وہ پورے طور پر چیتن نہیں ہیں۔ میری رائے میں بدی نمن لکھت باتوں پر عمل کیا جاوے۔ تو کافی حد تک آریہ سماج کی اُنتی ہو سکتی ہے۔

(۱) اپوجیوں کی پوجا ایک دم بند کر دی جائے۔ کیونکہ ہمارے شاستروں کے انوسار جہاں اپوجیوں کی پوجا ہوتی ہے۔ وہاں درِدرتا دُربکش۔ اور اکال مرتیو اپنا ڈیرہ جما لیتے ہیں۔ یووک تَرک کے مارے اپنے وچار پرگٹ نہیں کرتے۔ پرنتو اپنے دل میں وہ کسی نالائق کو نیتا نہیں ماننا چاہتے۔ رشی دیانند نے مان کے جو ۵ ستھان بتائے ہیں۔ ان پر عمل ہونا چاہیئے۔

(۲) کیول روپیہ کے بل بوتے پر آریہ سماج کا پد کسی کو نہیں ملنا چاہیئے۔ کئی ایسے بھی ہیں۔ جو مانس مدرا سے پرہیز نہیں کرتے۔ ایسے لوگ پچھلی پنکتی میں رہیں۔ انہیں آگے نہیں آنا چاہیئے۔

(۳) ویدک دھرم کے تمام سدّھانتوں کو وگیان سمبندھی روشنی میں پیش کرنا چاہیئے۔

(۴) سنسار میں جو وشے بڑے زور سے پرچلت ہیں۔ ان پر بھلی بھانتی پرکاش ڈالنا چاہیئے۔ یووک ایسا چاہتے ہیں۔

(۵) ویدک دھرم اوجمبیوں کو موجودہ ذات پات توڑ کر گن کرم سوبھاؤ کے انوسار چلنے کا ثبوت دینا چاہیئے۔

(۶) پچاس ورش کے بعد کوئی آریہ سماجی گھر کا کام نہ کرے۔ سارا سمیہ ویدک دھرم کے پرچار میں صرف کرے۔

(۷) ہر جگہ کے آریہ سماجیوں کو اپنے بیکار بھائیوں کی سہائتا کرنی چاہیئے۔

(۸) ہر جگہ کے آریہ سماجیوں کو ودھوا وواہ پرچلت کرنے چاہئیں۔ تھا یدی کوئی انیل بے جوڑ یا لبن دین کا وواہ ہو۔ تو اس کی جہاں تک ہو سکے روک تھام کرنی چاہیئے۔ اس سے آریہ سماج کا گورو بڑھے گا۔ اور آریہ سماجیوں میں حوصلہ آئے گا۔ عملی کام سے جنتا پر پربھاؤ پڑے گا۔

(۹) ہر جگہ آریہ سماجیوں کو آیورویدک پرچلت کرنے۔ اور اُپیوگی اوشدھیاں بیاپت کرنے کا پربندھ کرنا چاہیئے۔

(۱۰) آریہ سماجی ادھیاپکوں کو ودیارتھیوں کے ساتھ میل جول بڑھانا چاہیئے۔ اپنے عملی جیون سے یووکوں پر پربھاؤ ڈالنا چاہیئے۔ اپنے بچوں کی بھانتی بلکہ ان سے بھی ادھک ودیارتھیوں کا ہت کرنا چاہیئے۔

(۱۱) آریہ سماجیوں کو سنکیرت درشٹی چھوڑ دینی چاہیئے۔ آپس میں پریم اور پریتی بڑھانی چاہیئے۔ غیر آریہ سماجیوں پر پربھاؤ نہ پڑنے کا کارن ہی یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیوں میں پریتی اور پریم کی کمی ہے۔

زیادہ کیا لکھوں پیارے یووکو! رشی دیانند کے اُچیہ جیون کو ہر سمیہ اپنے سامنے رکھو۔ دیشی کرت گرنتھوں کو اپنے سرہانے کے نیچے رکھو۔ اپنے اندر ویدک دھرم کی جوالا پرچنڈ کرو۔ پرماتما کا وشواس رکھتے ہوئے آنند کی لہریں اپنے اندر پیدا کرو۔ کوئی نہ کوئی بت دھارن کرو۔ بھلائی کو پرنھم گن بناؤ۔ بدمعاشوں پر پل پڑنا سیکھو۔ ہر سمیہ کسی نہ کسی کلیان کاری کاریہ میں لگے رہو۔ روس کے یووک یہی کر رہے ہیں۔ جرمنی کے یووک یہی کر رہے ہیں۔ جاپان کے یووکوں کا یہی حال ہے۔ جب تک دیانند کے سیوک اصلی روپ میں ویر نہ بنیں گے۔ بھارت ورش میں سانگ اُپانگ منش پیدا نہیں ہوں گے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

شدھی

(از ڈاکٹر دھنی رام جی پریم)

کچھ مہینوں بعد مہاشہ جی نے اُسے ایک خبر سنائی۔ ضلعے کے شہر میں آریہ سماج کا اُتسو ہونے والا تھا۔ اس ورش کا اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا جانے والا تھا۔ بڑے بڑے بھجنیک اُپدیشک اور سادھو مہاتما وہاں آنے والے تھے۔ پرنتو سب سے بڑی بات یہ تھی۔ کہ اُتسو میں کچھ عیسائیوں کی شدھی بھی ہونے والی تھی۔

یہ سماچار سن کر مرلی کے من میں وہاں جانے کی پربل اُتکنٹھا اُتپن ہوئی۔ مرلی بھی مہاشہ جی کے ساتھ بیل گاڑی میں بیٹھ کر اُتسو دیکھنے چلا۔

ہون ہونے کے بعد شدھی کا سنسکار آرنبھ ہوا۔ چار ادھیڑ عمر کے مرد تھے اور ایک نوجوان لڑکی۔ شدھ ہو چکنے کے بعد جب یووتی وہاں آئی۔ تو مرلی اُسے دیکھ کر چکت رہ گیا۔ وہ تو تارا تھی۔ تارا کو دیکھتے ہی اس کا مکھ کمل کھل اُٹھا۔

شدھی ہو گئی۔ اس کے بعد تارا کو ایک میز پر کھڑا کر کے سماج کے منتری مہاشہ بولے "بھائیو! یہ کنیا ایک ہندو کی جاتی کی تھی۔ اُچیہ ورن کے ہندوؤں کے اتیاچاروں کے کارن عیسائی ہو گئی تھی۔ پرنتو اس کا من ہندو دھرم میں پرویش کرنے کو سدا چھٹ پٹایا کرتا تھا۔ ایشور کی کرپا سے آج وہ شبھ دن آ گیا۔ اب یہ پھر اپنے پیارے ویدک دھرم کی شرن آ گئی ہے۔ مجھے آشا ہے کہ آپ سب اسے ایک اُچیہ ورن ہندو کی بھانتی سماج میں گرہن کریں گے۔ اور اس کے پرمان سوروپ میں یہ پرستاؤ رکھتا ہوں۔ کہ آپ میں سے کوئی اوواہت نوجوان اس کے ساتھ وواہ کرنا سویکار کرے....!"

منتری جی ابھی بول ہی رہے تھے۔ کہ مرلی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور چلا کر بولا —— "میں تیار ہوں!"

ساری سبھا میں سناٹا چھا گیا۔ سب مرلی کی اور آنکھیں اُٹھا کر دیکھنے لگے۔

منتری جی کا مکھ ہرش سے کھل اُٹھا۔ تارا نے بھی مرلی کو دیکھا۔ اس نے شرما کر مکھ نیچا کر لیا۔

"تم وواہ کرنے کو تیار ہو؟" —— منتری جی نے پوچھا۔

"جی ہاں"

"ابھی!"

"ابھی"

سبھا میں تالیوں کا گگن بھیدی ناد ہونے لگا۔

"کچھ رکاوٹ تو نہ ہو گی؟" —— منتری نے پھر پوچھا۔

"کبھی نہیں"

سبھا منڈل پھر تالیوں سے گونج اُٹھا۔

مرلی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"یہ تو نے کیا کر ڈالا مرلی؟" —— مہاشہ جی بولے۔

"جو ہو گیا سو ہو گیا مہاشہ جی"

"ماما سنیں گے۔ تو؟"

"اس وقت ماما آدی کا مجھے کچھ خیال نہیں رہا تھا"

"اب؟"

"اب کیا؟ جو کہہ چکا۔ وہ کروں گا"

مہاشہ جی نے ایک بار ابھیمان سے مرلی کی طرف دیکھا۔ مرلی میں سُدھاروں کے بھاؤ مہاشہ جی نے بھرے تھے۔ آج مرلی کو اس روپ میں دیکھ کر ان کا روم روم پرسن ہو گیا تھا۔

(۶)

اسی دن تارا اور مرلی کا وواہ ویدک ریتی سے ہو گیا۔ مہاشہ جی دونوں کو ساتھ لے کر شام کو گاؤں میں لوٹ آئے۔ گاؤں میں یہ سماچار پہلے ہی پہنچ گیا تھا۔ بیل گاڑی کے گاؤں میں گھستے ہی اس کے پاس لوگوں کی بھیڑ لگ گئی۔ کچھ لوگ مرلی کی سراہنا کرتے۔ کچھ اُس پر ویَنگ بان چھوڑتے۔ اور کچھ بنا کچھ کہے سُنے کیول انہیں دیکھ کر ایک اور چلے جاتے۔

مہاشہ جی نے گھر پہنچ کر مرلی سے پوچھا —— "اب ماما کے سمبندھ میں کیا کرو گے؟"

"خبر تو انہیں لگ ہی گئی ہو گی؟"

"کیوں نہیں —— اور تمہاری ویر پرتیکشا میں وہ تیار ہی بیٹھے ہوں گے"

"تو میں بھی اب ان کے پاس جا رہا ہوں"

"اور تارا؟"

"تارا کو بھی ساتھ لے جاؤں گا"

"نہیں۔ یہ ٹھیک نہ ہو گا۔ تارا کو تم یہیں چھوڑ جاؤ۔ نہ جانے ان کے منہ سے کیا نکلے۔ تم جا کر بات چیت کر لو۔ کام بن جائے تو ٹھیک"

مرلی نے مہاشہ جی کی بات مان کر تارا کو اُن کے یہاں ہی چھوڑ دیا۔ خود چپ چاپ ڈرتا ہوا گھر پہنچا۔ دوار پر کوئی نہیں تھا۔ کواڑ کھلے ہوئے تھے وہ بھیتر گھسا۔ دوار تو وہ لانگھ گیا۔ پرنتو جوں ہی پڑ کے بیچ گھستے کے لئے اس نے دروازہ کھولا۔ توں ہی بیٹھک کے دوار سے ماما کی بجلی کے سمان کڑکتی ہوئی آواز آئی —— "مرلی"

مرلی نے کچھ اُتر نہ دیا۔ وہ چپ چاپ وہاں کھڑا رہا مورتی کی طرح نشچل۔ ماما آگے بڑھے۔ اور اُس کے پاس جا کر کچھ دیر تک لال لال آنکھوں سے اس کی اور دیکھتے رہے۔

"وہ کہاں ہے؟" اُنہوں نے پوچھا۔

"آپ کس کے لئے پوچھتے ہیں؟"

"وہی تارا"

"میری استری"

"استری۔ تو اُسے استری کہتا ہے۔"

"پھر کیا کہوں"

"ویشیا۔ چماری"......

"میں نے اس کے ساتھ وواہ کر لیا ہے"

"میرا بھانجا ہو کر۔ تو ایسا نکلے گا اس کی مجھے امید نہ تھی"

"میں آپ کا بھانجا ہوں۔ یہ تو ٹھیک لیکن میں آپ کی لکیر کا فقیر نہیں ہو سکتا"

"تو پھر تو سُن لے۔ اس گھر میں دوبارہ بھول کر بھی پیر نہ رکھنا"

"تو میں آج سے پرتگیا کرتا ہوں۔ کہ چاہے مجھے بھوکا مرنا پڑے۔ پرنتو آج سے اس گھر کا منہ تک نہ دیکھوں گا"

اتنا کہہ کر مرلی دھیرے دھیرے دوار کی اور چلا۔ اس کے منہ پر دوڑ دوڑ کر دو ادبھ ابھیمان کے بھاؤ تھے۔

(۷)

دوسرے دن مرلی نے بمبئی جانے کا نشچے کر لیا۔ مہاشہ جی نے بہتیرا سمجھایا۔ کہ وہ ان ہی کے یہاں رہ کر کوئی کام کرے پرنتو اس نے کچھ نہ سُنا۔ وہ اب کسی کی دیا پر نربھر نہیں رہنا چاہتا تھا۔ وواہ کر کے اب وہ ایک گمبھیر گرہستی بن گیا تھا۔ وہ اس ذمہ داری کو سمجھتا تھا۔ اس ہی سب کارنوں سے ادھر رہنے کی اچھا سے اس نے مہاشہ جی کی بات نہ مانی۔ آخر کار تارا کو لے کر وہ بمبئی کی اور چل دیا۔ مہاشہ جی نے کرایہ دونوں کے لئے کرا کے آدمی کے لئے روپے دے دیے۔ اور کچھ کھانے پینے کا سامان ساتھ باندھ دیا۔

بمبئی پہنچ کر دو تین دن مرلی ایک دھرم شالہ میں رہا۔ اُسے اپنی بانسری پر ایک بڑے ابھیمان تھا۔ اس کا خیال تھا۔ کہ کچھ دنوں میں ہی وہ اپنی بانسری کے بل سے اتنا پیسہ کما لے گا۔ کہ کمرہ کرایہ پر لے کر گرہستی بسا سکے۔ تارا کو اس کی بانسری پر اس سے بھی ادھک ابھیمان تھا۔ وہ سمجھتی تھی۔ کہ بڑے بڑے اس کی بانسری کی تان سن کر اتنے مگدھ ہو جائیں گے۔ کہ سینکڑوں روپیہ مرلی کے اوپر وار دیں گے۔ ..... میں اپنا سوبھاگیہ ہی سمجھیں گے۔ اس نے تارا کو سانس دیتی رہی۔ اور اسے ایک گھنٹہ بھی چنتت نہ ہونے دیا۔ دوسرے دن پہلی بار پیسہ کمانے کے خیال سے مرلی اپنی بانسری کے ساتھ چوپاٹی پہنچ گیا۔ وہاں ایک ستھان ایسا تھا۔ جہاں سندھیا کو سینکڑوں کی بھیڑ رہتی ہے۔ اور ایک اچھا خاصہ میلہ لگ جاتا ہے۔ وہاں جا کر اس نے بانسری بجانا شروع کر دیا۔ چاروں اور سے آدمی وہاں آنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں بھیڑ لگ گئی۔ مرلی نے اس دن ایسی گت بجائی۔ کہ لوگ مگدھ ہو گئے۔

جب بجانا سماپت ہوا۔ تو مرلی چاروں اور دیکھنے لگا۔ اُسے پیسہ مانگنا نہیں آتا تھا۔ یہ کام اُس نے جنم بھر نہیں کیا تھا۔ اور نہ کبھی کرنے کا اس کا خیال ہی تھا۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ لوگ سوئم ہی اس پر پیسوں کی ورشا کرنے لگیں گے۔ پرنتو مرلی کے بند ہوتے ہی لوگ تیزی سے وہاں سے کھسکنے لگے۔ کچھ چھ آدمیوں نے ایک ایک پیسہ اس کی اور پھینکا۔ اور دو آدمیوں نے دو دو پائیاں۔ دھیرے دھیرے ساری بھیڑ وہاں سے چھنٹ گئی۔

اُس نے چپ چاپ پیسے اُٹھائے۔ اور ان کی اور دیکھ کر ایک آہ بھری۔ یہ اس کی اس دن کی کمائی تھی۔ اس کی کلا کا مولیہ تھا۔ اس کلا کا جس پر اُسے ابھیمان تھا۔ اور اس میں جسے وہ سونے کی کھان سمجھتا تھا۔ وہ اداس مکھ لئے تارا کے پاس لوٹ کر چلا آیا۔ یہ تارا کا ہی کام تھا۔ کہ اُسے ڈھارس بندھا کر دو چٹکیوں میں بھی مسکرانے یوگیہ بنا دیا۔

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

کرو۔ سدا دھرماتما بنو اور برہمچاریو!
... ہم دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے اس کے
... کہ میں ایک ایسی جگہ پر ہوں جہاں آپ
... اپنے دیہاتا ودیارتھی بنتے رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا
... افسوس ہے کہ میں ایک ایسی بھاشا میں
... اپنے بچار ابھیویکت کر رہا ہوں
... نہ آپ کی ہے اور نہ میری ہے۔ مجھے اس بات
... کا افسوس ہے کہ میں آپ کے
... ... بھاشا میں دیئے ہوئے
... بدیشی بھاشا میں اُتر دے رہا
... یہاں پر جو گورو جن اور برہمچاری
... سب ہماری پراچین
... سنسکرتی کے سندیش واہک ہیں۔
... کہنے میں میں اپنے آپ کو سمرتھ
... میں آپ کے پریم۔ سوجنتا اور سواگت
... بھوت ہو گیا ہوں۔ اتنا کچھ کہنا
... ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی دو چار
... آپ کی سیوا میں کہوں گا۔
... آپ کے گوروکل کو ایک پوتر تیرتھ
... سمجھتا ہوں۔ اور یہ میری خوش قسمتی ہے۔
... یہاں آنے کا اوسر پراپت ہوا ہے۔
... وہ دن بھلی بھانتی سمرن ہیں۔ جب
... گوروکل سے پرکاشت ہونے
"Vedic Magazine"
... پاٹھک تھا۔ اس میں آپ کے
... آچاریہ کے لیکھ پڑھتا تھا۔
... کہ اُن کا میرے اوپر
... پڑا۔ اُن لیکھوں نے میرے اندر
... پیدا کیا۔ اور انیک بھاونوں کو
... سوچتا ہوں کہ جب میرے اوپر
... کا اتنا پربھاو تھا تو آپ برہمچاریوں
... کا کتنا پربھاؤ ہوتا ہوگا۔ جن
... مبارک میں رہنے کا آپ کو سوبھاگیہ
... ہے۔
... آپ کا اُتر دائتو مہان ہے۔ آپ
... اور جس یُگ میں رہ رہے ہیں۔ اس
... اُتر دائتو کو اور ادھک مہان بنا
... سوامی شردھانند جی مہاراج نے
... سنستھاپن سمے کی پرستھتی کا خیال کر کے
... کی تھی۔ ابھی تو ان کا اُدیشیہ
... سنسکرتی کا پنر اُدھار اور پرچار تھا۔
... سنسکرتی کا پنر اُدھار کیول بھارت
... نہیں چاہتے تھے۔ جو کہ سب
... ہے۔ اپنی تو وشوبا تر کے
... ہماری سنسکرتی صدیوں کی
... ایسی سنستھا سمپنا پرت
... جو اندھکار میں مانو سماج

گوروکل شکشا پرنالی کا آدرش

گوروکل کانگڑی میں اڑیسہ کے وزیر اعظم آنریبل وشوناتھ داس کی تقریر

کر اس سنسکرتی کا تیاگ کر کے پرچھم پر درشن کرتے
ہیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے بھارتیہ
اپنی پراچین سنسکرتی کے پتن کو دیکھ کر اپنی سنسکرتی
پر ہی شرمندہ ہیں۔ میں ان میں سے نہیں ہوں۔
اُتھان اور پتن تو کال کا کرم ہیں۔ ایک سمیہ
تھا۔ جب کہ بھارتیہ سبھیتا اور گیان وگیان نہ کیول
بھارت یا بھارت سے باہر پرے تک پھیلے ہوئے
تھے۔ ابھی تو سارا سنسار اس سے دیپک تھا۔
ہمارا دیش ایک سمیہ سنسار کا شرومنی تھا۔
ہماری سبھیتا کے ادشیش دور دور دیشوں میں
پراپت ہوتے ہیں۔ یہ کال کا پھیر ہے۔ کہ ہم گر
گئے۔ لیکن اس میں شرمندہ ہونے یا اپنی سبھیتا
کو ہین سمجھنے کی کیا بات ہے؟ اسی اپنے پُرانے
آدرشوں کا پنر اُدھار کرنے میں سوامی جی مہاراج نے
اپنا جیون اور اپنی شکتی لگائی تھی۔ یہ سنستھان کے
اسی پرتن کا مورت روپ ہے۔ اسی لئے
میں کہتا ہوں۔ کہ آپ جو لوگ یہاں اکٹھے ہیں۔
ان کا مہان اُتر دائتو ہے۔ باہر کے کالج
سے شکشا پراپت نویدک تو Byproducts
ہیں۔

آپ لوگوں کا اُتر دائتو اس لئے بھی مہان
ہے۔ کیونکہ باہر نکل کر آپ نے ایسی دُنیا کا
سامنا کرنا ہے۔ کہ جس میں آج اشانتی اور
ہنسا کا تانڈو نرتیہ ہو رہا ہے۔ آج کی سبھیتا
وناشک اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے
والی ہے۔ انتر راشٹریہ ویوہار اور راجنیتی
میں ستیہ اور اہنسا کا استھان نہیں رہتا۔ آپ نے
نراشا پورن جگت میں اس سنستھا کے آچاریوں
گوروؤں اور سناتکوں کو بھارتیہ سبھیتا اور
آشا کے سندیش واہک کا کاریہ کرنا ہے۔ سوامی
شردھانند جی اور اس کے بعد مہاتما گاندھی جی
اسی سنسکرتی کے اگردوت کہے جا سکتے ہیں۔
مجھے یہ جان کر پرسنتا ہوئی۔ کہ آپ نے ایک
ساتھ اپنے پاٹھیہ کرم میں گاندھی وادی اتھ
شاستر اور فلاسفی کو استھان دیا ہوا ہے۔ آپ کو
اپنی آتما کو ایک خطرناک سنسار میں پیش کرنا
ہے۔ میں نے آپ کو مارگ میں آنے والی کچھ
بادھاؤں سے ساودھان کیا ہے۔ اور چیتاونی
دی ہے۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ آپ کے اندر
جو بنیاد آپ کے آچاریوں نے ڈالی ہے۔ اس
کے آدھار پر آپ ان بادھاؤں پر وجے

پراپت کریں گے۔

ایک بات میں اور کہنا چاہتا ہوں کہ
آپ نے آچاریہ کی طرح سے پراچین دھرم
شاستروں کا کوئی ودوان نہیں ہوں۔ لیکن تھوڑا
بہت میں نے ان کو جو دیکھا ہے۔ اس سے
مجھے ایک ضروری بات معلوم ہوتی ہے۔ ویدوں
سے لیکر پرانوں تک ہمارے پراچین دھرم
شاستروں میں کہیں پر منش کے ادھیکاروں
اور طریقوں کی ویاکھیا نہیں ملتی۔ مہودیہ
ہمارے رشی ان کی آوشیکتا کو نہیں سمجھتے
تھے۔ وہ اس کے خطروں کو نہیں جانتے تھے۔
انہوں نے ادھیکاروں کے استھان پر منش کے
اُتر دائتو اور کرتویوں پر بل دیا ہے۔ انہوں
نے گورو شِشیہ۔ پتا پُتر۔ پتی۔ پتنی اور
راجہ پرجا کے کرتویوں پر بل دیا ہے۔ لیکن
ان کے ادھیکاروں پر نہیں۔ کیونکہ یہ سنگھرش
کی جڑ ہے۔ ان کا یہ اُپدیش ان کی یہ شکشا
مہان اور شریشٹھ ہے۔ یدی منش اپنے
کرتویوں پر ہی دھیان دے۔ تو سب کاریہ
سنسار میں اپنے استھان پر سمان روپ سے
چلتے رہیں۔ ان میں سنگھرش کی گنجائش ہی
نہیں رہتی۔ یہ سبق ہم نے اپنے شاستروں
سے سیکھا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پشچم میں سب لوگ
اپنے ادھیکاروں پر بل دیتے ہیں۔ کرتویوں
پر نہیں۔ ان کی راج نیتی۔ ارتھ شاستر۔ سماج
شاستر۔ فلاسفی۔ سب کا یہی آدھار ہے۔
پتا پُتر بھی پتی گورو شِشیہ راجہ پرجا سب کا
سمبندھ ادھیکاروں کو لے کر ہے۔ اس لئے
پشچمی دیشوں میں سنگھرش ہے۔ یہ تو وہاں
کی سبھیتا کا انواریہ پرنام ہے۔ وہاں راشٹروں
میں جاتیوں میں اور ناگرکوں میں سرو تر سنگھرش
درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ وہاں ہزاروں قانونوں
کے باوجود بھی شانتی استھاپت نہیں ہو سکتی؟
یہ آدرش کا بھید ہے۔
ہماری فلاسفی۔ وچار اور آدرش بھن ہیں۔
ہمیں اپنے کرتویوں پر دھیان دینا ہے ادھیکاروں
پر نہیں۔ ہندوؤں کے گھر میں پتی پتنی کا جو
سنبندھ ہے ویسا سمبندھ ہوتا ہے۔ وہ سنسار
میں دوسری جگہ درشٹی گوچر نہیں ہو سکتا۔
اس اپنی وششٹتا کو وشو ویاپی بنانے کا

ذمہ داریہ آپ کے کندھوں پر ہے۔ اسے آپ
اپنے کل پتی سوامی جی مہاراج کی وصیت سمجھیں۔
آپ لوگوں نے وشو کے ناگرک بننا ہے۔
وشو کا ہر ویکار آپ کا مدعا ہونا چاہئے۔ اس
پر تمہیں گرو ہونا چاہئے۔ کہ تمہیں یہاں گوروکل
میں اس کی تیاری کرا دی گئی ہے۔ اسے
اپنا وششٹ ادھیکار سمجھ کر اس بات کو کبھی بھی
وسمرت نہ کرو۔ کہ آپ نے اپنی ماتر بھومی کو
داسیتا کے بندھن سے مکت کرانا ہے۔ بھارت
سے بڑی آپتی ہے۔ ان لوگوں کے پر بھاؤ سے
اپنے کو سوتنتر کرنا ہے۔ جن کو اہنسا پر وشواس
نہیں رہا۔ جن کے سامراجیہ کی نینو ہی اہنسا
پر ٹکی ہے۔

مترو! آپ نے اپنے ماتر بھومی اُتکل
بھارت کے لئے کچھ کرنا پورن شبد کہے ہیں۔
ان کے لئے میں آپ کا آبھاری ہوں۔ میں تو
دراصل ایک نردھن بھارت کا پرتی ندھی ہوں۔
اُتکل بھارت انگریزی گورنمنٹ کے بھارتیہ
سے ہی اُپیکشت رہا ہے۔ اس کی دُردشا اور
دُردشا کا ورنن کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک
سمیہ تھا۔ جبکہ اُتکل بھی اُنتی کے شکھر پر تھا۔
سولھویں صدی میں اس نے مغل بادشاہوں کو
شرن دی۔ اسے بنگال اور حیدرآباد کے نواب
کے ساتھ سنگھرش کرنا پڑا۔ اب تو میں اپنے
بھارت کو بھارت میں سب سے دریدر بھارت
کہتا ہوں۔ اڑیسہ اُتکل پانسو سال کے بھارتیہ
اُتکل سے بہت بھن ہے۔ اب وہ تو سالی
رشی ودیالیہ والی بات کہاں ہے؟ وہاں اب
بھی بہت سے گھروں میں اُتکل ہی بولی
اور پڑھی جاتی ہے۔ میں آپ سب کو
(آچاریوں اور برہمچاریوں کو) نمنترن دیتا ہوں
کہ آ کر اُجڑے ہوئے اُتکل کے دھولا وششٹ
کو دیکھیں۔ تو سالی رشی ودیالیہ اور اُڑیا کاریگری
کے وسمرت اوشیشوں کو دیکھیں۔ پشچمی دیشوں
ابھی انجینئری کے لئے پرسدھ ہیں۔ لیکن پشچم
انجینئرنگ ایسی ایشین کے سبھیتا نے اُتکل
کو پراچین انجینئرنگ کی نکمت کو دیکھ کر پرشنسا
کی ہے۔ آئیے اور اس تیرتھ دھام کو بھی دیکھیے۔
اس سے ہمارے سمبندھ اور بھی گاڑھے ہوں گے۔
انت میں میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ
لوگ پاشچاتیہ وچاروں اور آدرشوں سے
جلدی پربھاوت نہ ہوں۔ میں جب شکشا لیوں
میں پڑھتا ہی ہوا دیکھتا ہوں۔ تو دُکھی ہوتا ہوں۔
آپ نے میرے پرانت کے میڈیکل سکول کی
ہڑتال کے سمبندھ میں پڑھے ہوں گے۔ یہ آدرش
خطرناک ہیں۔ ہمارے شاستروں میں جو بھی بھلی
باتیں ہیں ان کے یہ ورودھ ہیں۔ آپ سے مجھے
یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس پوتر بھومی

... میری تو یہی اپیل ہے کہ سوامی جی نے تم سے جو آشا باندھی تھی۔ اُسے پورا کرو۔ یہی کادیہ ...
... اپنے جیون کو دیا میں لگاؤ۔ اس وشو ودیالیہ کے ... آشیرواد دیتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ تم بھوشیہ اور وشو کی آشا بھی لگی ہوئی ہیں ... پرنام کرتا ہوں۔

ودیشوں میں آریوں کا پرچار

از صوفی گیانیندر جی مولوی فاضل

(گذشتہ سے پیوستہ)

اپنا لئے اور انیا چار ہم پہ ہوئے ان کا ورنن ہم آگے کر چکے ہیں۔ کہ کس پرکار دروھیوں نے ہمارے اتہاس کو من گھڑت آدابرنوں سے گرمد کیا۔ اور ہمارے بہادر مہاپرشوں کو نشٹ کیا۔ جو کچھ بچا اس میں بھی ادھر ادھر کی من مانی کپول کلپت باتیں ملا کر مشتبہ بنا دیا۔ اس طرح جو کچھ سادھن ہماری ترقی اور بھلائی کے جاننے اور دنیا تک پہنچانے کے تھے ان کو

اور میں ان کا آبھاری ہوں کہ ستیہ الوسندھن کرنا چاہئے۔ تو ودیشی اور ودیشی دونو ساہتیوں میں اس کے انیکوں پرمان مل سکتے ہیں جن کا کہ سو جم میں نے درج کئے ہیں۔ انہا میں کہ اپنا لکشی بنا کر کھوج کی اور ان کے ہی ساہتیہ اور کاویہ کے آدھار پہ جو کچھ الو سندھان ہوا اس کا یہ پرنام ہے۔ کہ آج میں یہ ستھ کر سکنے یوگیہ ہو گیا ہوں۔ کہ پراچین کال میں عرب نواسی

ہم تو جب کبھی اس پر وچار کرتے ہیں تو بڑا ہی آشچریہ ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس پرورتی کی بھینکرتا اور بھونا کا بھی پتہ ملتا ہے۔ کہ یہ مذہبی پکش پات گنتی بڑھ رہے ہیں اور بھاونا رہت دسنو ہے۔ جس میں کو ستیا اور سہردیتا کو کوئی استھان نہیں۔ اپنے اور پرائے سب کو شرزودت دیکھنے اور ویوہار کرنے بہاتا اور بنا رہتا ہے۔ ورنہ عرب اور اسلام کا جو سمبندھ ہے۔ اس کو دھیان میں رکھتے ہوئے اس ویوہار کی کبھی آشا نہیں کی جا سکتی۔ مگر یہ وہ بہانہ ہے۔ کہ جو کچھ نہ کرائے سو کم ہے۔

ویدک دھرم اور پراچین سنسار

بہت سے آریہ ودوانوں بلکہ سوئم مہرشی دیانند کا بھی یہ مت ہے کہ پراچین کال میں سمست سنسار ویدک دھرم کا انویائی تھا۔ ہر ایک جاتی کے دیوں پر ویدک دھرم کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اور سب ہی آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کے انوجیون یاپن کرتے تھے۔ یہی سادھارن درشٹی سے دیکھا جائے۔ تو یہ وچار بڑا ہی دلچسپ انوکھا اور نرآدھار سا پرتیت ہوتا ہے۔ سو میں نے بھی جب شروع شروع میں اس کو سنا۔ تو بڑا آشچریہ ہوا۔ کہ بغیر کسی ثبوت اور پرمان کے یہ فرض کر لیا۔ کہ ساری دنیا وید انویائی رہ چکی ہے ایک سمجھ اور پڑھی لکھی سماج کو شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ جب ہم اتہاس میں پڑھتے ہیں۔ کہ آریوں نے سدا دوسری جاتیوں کے اناریہ، دسیو اور ملیچھ کہہ کر گھرنا کی۔ اور ان کو اس یوگیہ بھی نہ سمجھا کہ منشیتا کے ناطے بھی سامان جیک اور شہری ادھیکاروں کا ہی نیک منش کر اپ بھوگ کرنے کا جنم سدھ ادھیکار ہے۔ وہ بھی نہ دئے۔ تو پھر ایسے لوگوں نے سنسار میں دھرم پرچار کا یہ کیسے کیا ہو گا؟ جن میں کہ اپنے ہی ہزاروں بھائیوں کو شودر کہہ کر یہاں تک ادھم سمجھ لیا کہ وید منتروں کی آواز بھی ان کے کان تک چلی جاوے۔ تو سیسہ کا نو میں ڈال دینا چاہئے۔ انہوں نے سنسار کو ویدوں کے پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کا حق کیسے دیا ہوگا۔ سارے سنسار کی بات تو دور رہی۔ جو بھارت کی چند ہی جاتیاں ہیں۔ ان میں بھی ویدک دھرم پرچار اور وستار کے سمبندھ میں اتہاس بالکل مون ہے۔ اگر کوئی اس سمبندھ میں کہتا بھی ہے۔ تو کیول دنت کتھا اور کلپنا کہہ کر اس کو ٹال دیا جاتا ہے۔ پرنتو اس سمبندھ میں جو جو اتہاسک وگیان تک

کو پڑھا۔ اور مہرشی کے ان وچاروں کو جانا کہ پراچین کال میں سارا سنسار ویدک دھرمی تھا۔ تو بار بار میرے ہردے میں یہ وچار اٹھنے لگے۔ کہ کیا عرب میں بھی کسی زمانہ میں ویدک دھرم تھا؟ وہ لوگ بھی کبھی زمانہ میں آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کے بھگت رہ چکے ہیں۔ ساتھ ہی یہ وشواس کہ ستیہ رشیوں کی کوئی بات نرکلپنا نہیں ہوتی سمجھے اس کی سچائی کا ثبوت دلاتی اور نہیں یہ سوچتا کہ یہ سمبھو ہے۔ کہ ہم اپنی الپگیتا اور سنسکاروں کے تامسک پردوں کے کارن وہاں تک اپنی درشٹی کو نہ پہنچا سکیں۔ جہاں تک رشیوں کی اور درشٹی پہنچی یا پہنچ سکتی ہے۔"

اس لئے یہ وچار نرآدھار اور نرمول کبھی نہیں ہو سکتا۔ مگر میں آریہ تھا۔ جو رشیوں کے پرتی اگاد شردھا اور بھگتی بھاؤ رکھتے ہیں۔ مگر اندھ شردھا نہیں۔ یہی فرق ہے آریوں اور اناریوں کی شردھا بھگتی میں۔ اس وجہ سے میں نے اس سدھانت پر وچار کرنا شروع کیا۔ اور اپنے تھوڑے سے عربی گیان اور ساہتیہ اس سمبندھ اور تعلق کے کارن جو کچھ مسلمان ہونے کی وجہ سے عرب اور عربوں کے ساتھ میرا رہ چکا تھا۔ میں اپنی اس کھوج کے لئے عرب گیا۔ اور اسی کھوج میں اپنے جیون کے دس بارہ امولیہ ورش لگا دئے۔ اور سارے اسلامی دیشوں، ایران، مسو پٹیمیا، پیلسٹائن، مصر اور ٹرکی آدی ملکوں میں چھ سات ورش لگا دئے۔ اس کا جو نتیجہ ہوا وہ آپ کے آگے رکھ رہا ہوں۔ یہ سلسلہ وار جنتا کے سمکھ پیش کر رہا ہوں اگر لوگوں نے اس سمبندھ میں اتساہ اور قدردانی کا بھاؤ ظاہر کیا۔ ورنہ جس طرح اور انیکوں امولیہ گیان ہماری اپیکشا کے کارن نشٹ ہوئے یہ بھی میرے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

انسان

(از شری جیت مہتہ سری رام جی الفت راولپنڈی)

تو بنا انسان کچھ نیکی کمانے کیلئے
قدرت حق نے تجھے بخشی ہے پیاری زندگی
عشرت دنیائے فانی پر مٹا جاتا ہے تو
تو کرے افسوس مل کر بہت پچھتائے گا
چونک اس غفلت کی گہری نیند سے غافل سنبھل
زور و زر جتنے دیا کر اس کے بندوں کو نہال

درد مندان وطن کا دکھ مٹانے کیلئے
زندہ دار قوم ہو کر نام پانے کے لئے
اپنے ہاتھوں آہ! اپنی خاک اڑانے کیلئے
موت جب آئیگی یہ دنیا چھڑانے کیلئے
کچھ کما نیکی خدا کو منہ دکھانے کیلئے
کام یہ ہمت ہے تو انسان کہلانے کیلئے

کام جو انسان کے آئے وہی انسان ہے
ہے کوئی نالاں تجھے غیرت دلانے کیلئے

بگاڑ دیا گیا۔ پرنتو آج بھی بہری کوئی ایمانداری ...

آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کے انویائی تھے۔ تو جب ہیں نے پہلے پہل ستیارتھ پرکاش

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔
درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co, Karachi

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی
پچھتی اکسیر دوا
اصلی۔ نیمی
بال جیون رجسٹرڈ گھٹی
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی کے نکلیں گے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر بچے طاقتور بن جاتے ہیں۔
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔ سوداگروں کو معقول کمیشن
مفت لو۔ اپنا نام پتہ بھیجئے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

جوشی پنڈت اینڈ کمپنی شاہ مالکا دروازہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

صنعت و حرفت کی رفتار ترقی

برٹش بھارت کے کل کارخانوں کے ۱۹۳۷ء کے آنکڑے حال ہی میں پرکاشت ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس سال کل کارخانوں اور ان میں کام کرنے والے مزدوروں کی سنکھیا میں کتنی ادھک بردھی ہوئی۔ اتنی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

اس سال کارخانوں کی سنکھیا ۹۸۶۳ رہی۔ جب کہ ۱۹۳۶ء میں ۹۱۸۹ تھی۔ ان میں سے جو کارخانے اس سال چل رہے تھے ان کی سنکھیا ۸۹۳۰ تھی جن میں سے ۵۲۸۰ بارہ ماسی اور ۳۶۴۳ موسمی تھے۔

یکت پرانت کو چھوڑ کر جہاں اس سال ۱۳ کارخانوں کی کمی ہوئی۔ باقی سب پرانتوں میں نئے کارخانے کھلے۔ امسال مدراس میں ۲۰۷ بمبئی میں ۱۸۵۔ پنجاب میں ۵۱۔ مدھیہ پرانت اور برار میں ۴۹۔ سندھ میں ۲۹۔ بنگال میں ۲۷۔ اور آسام میں ۲۴ نئے کارخانے کھلے۔

جس پرکار کل کارخانوں کی سنکھیا میں بردھی ہوئی۔ ان میں کام کرنے والے مزدوروں کی سنکھیا میں بھی بردھی ہوئی۔ کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی سنکھیا ۱۹۳۶ء میں لگ بھگ ۱۶۰۰۰۰۰ تھی۔ جو ۱۹۳۷ء میں بڑھ کر ۱۷۰۰۰۰۰ ہو گئی۔ سب سے ادھک بردھی بمبئی میں ہوئی۔ جہاں ۴۳ ہزار نئے مزدور بھرتی کئے گئے۔ اس کے بعد بنگال۔ مدراس۔ یکت پرانت۔ پنجاب۔ بہار اور سندھ کا نمبر آتا ہے۔ جہاں جہاں کرمشہ ۳۵ ہزار ۱۴ ہزار۔ ۶ ہزار ۴ ہزار۔ اور تین ہزار کی بردھی ہوئی۔

اس سال کارخانوں میں کام کرنے والے بچوں کی سنکھیا لگ بھگ ایک ہزار کی کمی ہونے سے انکی ہوئی سنکھیا لگ بھگ گیارہ ہزار رہ گئی ہے۔ اس سال کیول مدراس اور یکت پرانت میں ہی کارخانوں میں کام کرنے والے بچوں کی سنکھیا میں بردھی ہوئی۔ باقی سب پرانتوں میں کمی ہوئی۔

کنتو امسال مزدور عورتوں کی سنکھیا میں لگ بھگ دس ہزار کی وردھی ہوئی۔ جس سے پورن سنکھیا لگ بھگ ۲۳ ہزار ہو گئی۔ سب سے ادھک بردھی بنگال مدراس اور بمبئی میں ہوئی۔

بنگال اور بمبئی میں ایمنے ڈھنگ سے عورتوں کو نیکٹ کرنے والوں کو ڈنڈ دیا گیا۔

امسال ادھیکانش کارخانوں میں اتنی ہی دیر تک کام ہوا۔ جتنی دیر تک قانون دوارا انومتی ملی ہوئی ہے۔ بہت سے پرانتوں میں کام کے گھنٹوں کے بعد بھی مزدوروں سے کام کرانے کے کارن کارخانہ داروں کے خلاف قانونی کاروائی کی گئی۔

اس سال لگ بھگ چار ہزار دُرگھٹنائیں ادھک ہوئیں۔ جس سے ان کی پورن سنکھیا لگ بھگ ۲۸ ہزار ہو گئی۔ ان میں سے بھیشن دُرگھٹناؤں کی سنکھیا لگ بھگ چھ سو رہی۔ دُرگھٹناؤں کی روک تھام کے لئے اس سال کارخانہ قانون کا ادھک سے ادھک پریوگ کیا گیا۔ اور مشینوں کو سرکشت بنانے کی دشا میں بھی بہت پرگتی ہوئی۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس سال مزدوروں کے لئے پہلے سے اچھے ہوا اور سوا ستھ کر مکان بنانے کی یوجناؤں میں بھی اچھی پرگتی ہوئی ہے۔ کارخانوں میں بھی ہوا اور روشنی جانے کا پہلے سے بہت اچھا پربندھ ہے۔

اس سال پرایہ سمست پرانتوں کے کارخانوں کے مزدوروں کا سواستھ اچھا رہا۔ کارخانوں میں پینے کے پانی کی ویوستھا بھی اچھی رہی۔ البتہ کلکتہ اور احمد آباد میں ملوں کو وشیش روپ سے اس کا پربندھ کرنا پڑا۔

چائے کے کارخانوں اور انیہ بڑے بڑے ادیوگ کیندروں میں شکشا کا پربندھ پوروت جاری رہا۔

بال وواہ اور شاردا ایکٹ

بال وواہ سے جو بھی برائیاں ہو سکتی ہیں۔ ان کو نہ کیول شکشت سمودائے اپی تو جن سادھارن بھی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ پھر بھی اس یگ میں ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے دودھ پینے بچوں کی شادیاں رچاتے ہیں۔ اور ان بے کس اور معصوم بچوں کو اپنے آپ ہی موت کے منہ میں بھیج دیتے ہیں۔ دستوتہ ان بچوں کو ہی نہیں۔ بلکہ ان نویوکوں کو بھی وواہ کرنے کا کوئی

ادھیکار سماج سے نہیں ملنا چاہیئے۔ جو کہ واہتیہ جیون میں آنے پر اپنا اور اپنی استری کا بھرن پوشن سو یم ہی نہ کر سکیں۔ ہم رات دن سنتے ہیں۔ کہ ایک بیچاری بدھوا اسنی وکت داوا استری بدھوا کی گئی۔ اور اس کا سارا جیون کلنک لگائے دیکھتا رہ گیا۔ اور اس کی رکھشا ان نیا چاریوں کے ہاتھ سے نہ کر سکا۔ آپ ایسے نویوکوں کو بھی ایک دمپتی کو درش کرنے کا کوئی ادھیکار نہ ہونا چاہیئے۔ پھر ان دودھ پینے بچوں کا تو کہنا ہی کیا ہے؟

سماج کی اس وکٹ اوستھا کو دیکھ کر ہری شاردا جی نے ایک ایکٹ سنٹرل اسمبلی کے لیجسلیٹو ۱۹۳۰ء میں پاس کروایا۔ جس پر دیش کے بہت سے سمپردائے تلملا اٹھے اور اسی درش ادھک سے ادھک چھوٹے چھوٹے گڈے اور گڑیوں کے وواہ رچائے گئے۔ جس کا بھینکر پرنام بنگال۔ بہار اور سنیکت پرانت کو وشیش کر اور انیہ پرانتوں کو بھی بھگتنا پڑا۔ انتہ باد ھیہ ہو کر اس قانون کو اور بھی ادھک اپیوگی بنانے کے لئے سنشودھت روپ میں ۱۹۳۸ء میں پاس کرایا گیا۔ پھر بھی یہ قانون سرو سادھارن کے فائدے کے ہیتو نہیں رہا۔ اچھا تو یہی تھا۔ کہ سرچنا پانے پر عدالتیں سویم ہی اپرادھیوں پر مقدمے چلاتیں۔ پرنتو اس ایکٹ کے انوسار وادی کا ہونا اتیت آوشیک ہو جاتا ہے۔ جسے مارد جنک ناید کے ہیتو اپنا دھن پانی کی طرح بہانا پڑتا ہے۔ عدالتیں جو اس ایکٹ کی اپیوگتا کو سمجھتی ہیں۔ وہ تو ۲-۳ تاریخوں میں ہی اپنا نیصلہ دے دیتی ہیں۔ پرنتو جہاں پر نیایہ ادھیش ہی اس قانون کے خلاف ہیں۔ وہاں پرتیوادی کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

لیپ شاٹ نوٹ لئے جانے پر بھی ملزم کئی دفعہ بے داغ چھوٹ جاتے ہیں۔ حالانکہ ہر صفائی اور سمبوں میں دوار پوجا سے لے کر وواہ سنسکار تک کے ذرا مسل میں شامل رہتے ہیں۔ اس دشا میں یہ بھی کہنا ان اچت نہ ہوگا۔ کہ ہماری سرکار کی کمیٹیوں کے سنچالک گن بھی اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایک کیس اچھا سامنے لیا۔ بس اُن کی تو پو بارہ ہیں کیس چلتے ہیں پرنتو ہیں جب صلح کی بات

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے
گوروکل کانگڑی کا
بھیم سینی سرمہ
ضرور استعمال کریں
قیمت تین ۳ روپے تولہ
فہرست ادویات مفت
پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور
ایجنٹ افریقہ :- چیپ سٹورز۔ نیروبی (کینیا کولونی)

Digitized by eGangotri

ستیاگرہ کمیٹیوں سے اپیل

(لاہور ۱۷-جون) سکرٹری پنجاب حیدر آباد کمیٹی نے پنجاب اور صوبہ سرحد کی تمام حیدر آباد ستیاگرہ کمیٹیوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق مدراس گورنمنٹ کے امتناعی حکم کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ۲۵-جون اتوار کو جلسے منعقد کریں۔ اور ریزولیوشنوں کی نقول وزیر اعظم مدراس کو بھیجیں۔

آریہ ستیاگرہ اور راشٹرپتی

(پٹنہ ۱۷-جون) آریہ ستیاگرہ سمتی نے ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر کانگرس سے درخواست کی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے متعلق صوبہ مدراس میں جلسوں پر سے پابندی دور کرانے کے لئے مداخلت کریں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پروٹسٹ

(لاہور ۱۷-جون) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے وزیر اعظم مدراس کو ذیل کا تار ارسال کیا ہے۔

"آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو آٹھ سو آریہ سماجوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ صوبہ مدراس میں حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق جو امن سرگرمیوں پر نامنصفانہ پابندی کے خلاف پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اسے منسوخ کیا جائے۔"

حیدر آباد کے طلباء کی سرگرمیاں

(حیدر آباد دکن ۱۵-جون) بندے ماترم کا جھگڑا ابھی تک موجود ہے۔ جو طلباء عثمانیہ یونیورسٹی سے نکل کر ناگ پور اور جبل پور کے کالجوں میں جا داخل ہوئے تھے۔ ان میں سے بہت سے چھٹیاں گذارنے کے لئے واپس یہاں آئے ہیں۔ اور اب سمجھوتہ کیلئے محکمہ تعلیم کے اعلےٰ افسروں کے ساتھ ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ مزید براں ۱۷-۱۸ جون کو ناگ پور میں ایک بندے ماترم سٹوڈنٹس کانفرنس بھی ہو رہی ہے۔

جامعہ ملیہ کو نظام حیدر آباد کا عطیہ

(نئی دہلی ۱۵-جون) معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام حیدر آباد دکن نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کو ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

ریاست گوالیار میں ستیاگرہ سمبندھی سرگرمیوں پر پابندی

ایگزیکٹو کونسل کے مسلم سیکرٹری کا فرمان

(ابتاؤ ۱۶-۱۵ جون) دربار گوالیار نے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے:- "کچھ عرصہ سے ریاست حیدر آباد کی رعایا کے ایک طبقہ نے چند مبینہ شکایات کی تلافی کے لئے ریاست میں ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ برطانوی صوبے اس ایجی ٹیشن کی امداد اور حمایت کر رہے ہیں۔ ان شکایات کا تعلق محض ریاست کے لوگوں اور اس کی گورنمنٹ سے ہے۔ درحقیقت باہر کے لوگوں کا بہت کم تعلق ہے۔ لیکن پھر بھی باہر کے لوگ روپیہ اور آدمیوں سے اس تحریک کو چلا رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے نوٹس میں لایا گیا ہے۔ کہ حیدر آباد کو جانے والے جتھے گوالیار کے علاقہ میں ٹھیرتے ہیں۔ اور اپنی تحریک کی حمایت حاصل کرنے کے خیال سے بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ اس ریاست کے بعض گمراہ لوگ ریاست کے علاقہ سے روپیہ اور آدمیوں سے اس تحریک کی حمایت کر رہے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کی گورنمنٹ اور دربار حیدر آباد کے تعلقات ہمیشہ نہایت خوشگوار رہے ہیں۔ ان حالات میں ریاست کے علاقہ میں اگر کوئی ایسی بات کی گئی۔ جو ان تعلقات پر اثر انداز ہو۔ تو دربار گوالیار کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ایسی سرگرمیوں کو بند کرنے کے لئے ہر ممکن کارروائی کرے۔ دربار گوالیار کو پورا یقین ہے۔ کہ ریاست کے لوگ اس ذمہ واری کا احساس کریں گے۔ گوالیار کے اچھے لوگوں کے لئے اپنا رویہ درست رکھنے کے لئے صرف اشارہ ہی کافی ہے"۔

مندرجہ بالا حکم سید محمد علی سیکرٹری ایگزیکٹو کونسل ریاست گوالیار کے دستخطوں سے جاری ہوا ہے۔

مدراس میں حیدر آباد ستیاگرہ کی سرگرمیوں پر پابندی

مہاتما گاندھی۔ وزیر اعظم مدراس اور دیگر لیڈروں کو پروٹسٹ کے تار

(نئی دہلی ۱۶-جون) پروفیسر سدھاکر جنرل سکرٹری سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا آرین لیگ نے وزیر اعظم مدراس کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس کے ذریعہ ان کی توجہ مدراس گورنمنٹ کی طرف سے حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق جلسوں اور جلوسوں پر لگائی گئی پابندی سے پیدا شدہ بے چینی کی طرف مبذول کرائی ہے۔ اور درخواست کی ہے۔ کہ مدراس گورنمنٹ اپنے حکم پر نظر ثانی کرے۔ اس تار میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مدراس گورنمنٹ کی طرف سے لگائی گئی پابندی سے بالواسطہ طور پر نظام سرکار کی مطلق العنانی کی حمایت ہوتی ہے۔ اور ان لوگوں کے کاز کو نقصان پہنچاتی ہے۔ جو اپنے ابتدائی مذہبی حقوق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ گاندھی جی۔ راجن بابو۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ اور سردار پٹیل کو بھی اسی قسم کے تار بھیجے گئے۔ جن کے ذریعہ مداخلت کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

۷ویں ڈکٹیٹر پنڈت گیا نیندر ۲۲ جون کو ستیاگرہ کریں گے

(شولاپور ۱۵-جون) آریہ ستیاگرہ کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۷ویں ڈکٹیٹر پنڈت گیا نیندر جی ۲۱-جون کو بمبئی سے بذریعہ مدراس میل روانہ ہوں اور سیدھے گلبرگہ آئیں۔ اور ۲۲-جون کو تین سو ستیاگرہیوں کے ساتھ ستیاگرہ کریں۔ پنڈت گیا نیندر اجمیر سے بذریعہ سپیشل ٹرین بمبئی پہنچیں گے۔ آپ کے ساتھ پنجاب راجپوتانہ اور گجرات کے والنٹیر ہوں گے۔

۵۵۶ آریہ نوجوان جیلوں میں

(شولاپور ۱۵-جون) پرسوں ۳۷ ستیاگرہی تیز پور ضلع اورنگ آباد کو ستیاگرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ آج مزید ساٹھ والنٹیر روانہ ہو رہے ہیں۔ کل ۱۵۰ اور جائیں گے۔ اس وقت تک ۵۵۶ آریہ والنٹیر گرفتار ہو چکے ہیں۔

دھرم پتنی لالہ خوشحالچند گلبرگہ میں

(شولاپور ۱۵-جون) آج شریمتی ودیا دیوی دھرم پتنی لالہ خوشحال چند جی خورسند اپنے پتی دیو سے گلبرگہ میں ملاقات کرنے کے بعد یہاں آگئیں۔ مقامی ہندو جنتا نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ مقامی استری سماج کی طرف سے ایڈریس دیا گیا۔

حیدر آباد ستیاگرہ کیلئے چندہ

آریوں کو کن باتوں کا دھیان رکھنا چاہیئے

(لاہور ۱۵-جون) منتری حیدر آباد ستیاگرہ سمتی پنجاب لکھتے ہیں۔ کہ:-

"ہم آریہ اور ہندو جنتا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے چندہ دیتے وقت یہ خیال رکھیں۔ کہ چندہ جمع کرنے والے کے پاس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ آریہ پرادیشک سبھا یا کسی لوکل سماج کی رسید بک ہو۔ جن کے پاس باقاعدہ رسید بک نہ ہوں۔ ان کو چندہ نہ دیا جائے۔ کئی لوگ "ایک آنہ فنڈ" اکٹھا کر رہے ہیں۔ لیکن جب تک کسی سماج کی طرف سے رسید نہ ہو۔ تب تک چندہ نہ دیا جائے۔ حال ہی میں ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر بھگت رام سہگل کے دستخطوں کی رسیدوں سے جالندھر میں ایک شخص ایک آنہ فنڈ اکٹھا کر رہا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے ان کو کوئی رسید بک دستخط کر کے نہیں دی۔ اس لئے ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

مختصر افسانہ بقیہ صث

جانتے۔ اور تم کو اس دنیا کا کچھ بھی حال معلوم ہو سکتا۔ جس دنیا میں تمہارا سقراط جا رہا ہے۔ تو آج تم اتنے مسرور دکھائی دیتے۔ جتنے تم کبھی مسرور نہیں ہوئے ہو گے۔

سکون یعنی موت قریب آ رہی ہے۔ اور اب میں سب سے جدا ہونے والا ہوں۔ اور اس خرابات کی دنیا میں تم سے جدا ہو کر اس سکون کی دنیا میں دوبارہ ملوں گا۔ جہاں مسرت ہی مسرت ہے۔ اور جہاں سکون ہی سکون ہے۔

سقراط کی آواز رک گئی اور وہ آخری سانس لینے لگا۔ اس وقت موت اسے اپنی آغوش میں لئے بیٹھی تھی۔ یہاں تک کہ سقراط کا جسم سرد ہو گیا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

آریہ سماج نارائن گڑھ پر ستاؤ

آریہ سماج نارائن گڑھ ضلع انبالہ (پنجاب)

...نارائن گڑھ ... ہندو سماجی پبلک کا یہ عام جلسہ ... حیدرآباد کی جیلوں میں آریہ ستیاگرہیں ... پر اظہار رنج و افسوس کرتا ہے۔ اور ... خصوصاً پولیس منتظمان جیل کے ... کے خلاف جو آریہ ستیاگرہیوں کے ... رکھا جاتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے ... خوراک وغیرہ کا صحت پر نہایت ہی بُرا ... پر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔

... نظام سرکار سے مطالبہ کرتا ہے۔ ... ان دھارمک اور معزز ستیاگرہیوں کی ... رہائش و خورد و نوش کا جلد از جلد بہتر انتظام ... ہے۔

... پبلک جلسہ بذریعہ ریزولیوشن ہذا ستیاگرہیوں ... کے متعلق آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور ... کے مطابق یقین کرتے ہوئے حضور ... سرکار سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ... کی جلد از جلد غیر جانبدارانہ تحقیقات ... ذمہ دار مجرموں کو خاطر خواہ سزا دی جاوے۔

... پبلک جلسہ بذریعہ ریزولیوشن ہذا حضور ... وائسرائے ہند سے پرزور پرارتھنا کرتا ہے۔ ... جلد از جلد حیدرآباد آریہ ستیاگرہ میں ... مداخلت کریں۔ اور حیدرآباد دکن کی جیلوں ... آریہ ویروں کی اموات کی فوراً غیر جانبدارانہ تحقیقات کرادیں۔ اور ذمہ دار مجرموں کو ... سزا دلائی جاوے۔ تا کہ آریہ جگت ... بڑھتی ہوئی بے چینی دور ہو۔

... ان تمام ریزولیوشنوں کی نقول حضور وائسرائے ہند۔ نظام سرکار۔ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و اخبار ... اخبار آریہ گزٹ" اور اخبار "پرکاش" ... بھیجی جاوے۔ (پردھان)

مہاشہ کرشن کو مبارک باد

نوجوان ہندو سبھا کوہ مری کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر بلدیو ... نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا:-

نوجوان ہندو سبھا کوہ مری کا یہ اجلاس حیدرآباد ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن ... پرتاپ" اور ان کے ساتھ گرفتار ہونے ... ستیاگرہیوں کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔ ... یہ اجلاس نظام حیدرآباد کی موجودہ پالیسی ... کے خلاف مذمت کرتا ہے۔ اور وائسرائے ... سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس

سلسلہ میں مداخلت کریں۔ اور نظام سرکار کو مجبور کردیں۔ کہ وہ ہندوؤں کے جائز مطالبات کو منظور کرے۔

"حیدرآباد ڈے"— آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہدایت کے مطابق مہاشہ کرشن چھٹے ڈکٹیٹر حیدرآباد ستیاگرہ کو مبارک باد دینے کے لئے نوجوان ہندو سبھا کوہ مری کی طرف سے ایک پبلک جلسہ کل آریہ سماج مندر میں ہوا ہے۔ (منتری)

گوروکل کوروکھشیتر کا فیصلہ

گوروکل کوروکھشیتر ضلع کرنال کے سب کرمچاریوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ساروو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار وہ اپنی ماہواری آمدنی کا ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کے لئے دیا کریں گے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری رہے گا جب تک ستیاگرہ چلتا رہے گا۔ اس سے پہلے بھی گوروکل کی طرف سے ۲۵ روپیہ ماہوار امداد ستیاگرہ کو بھیجی جاتی تھی۔ اب یہ رقم تقریباً ساٹھ روپے ماہوار ہو جاوے گی۔ سب سے پہلے ۱۲۵ روپے کی تھیلی اس امداد کے علاوہ دی جا چکی ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

مہاشہ کرشن کو مبارکباد

بادامی باغ کے آریہ ہندو اور سکھوں کا یہ سمِلت ادھیویشن آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کو دھرم یدھ میں بھاگ لینے اور اپنا کرتویہ پالن کرتے ہوئے نظام سرکار دوارا گرفتار ہونے پر ودھائی دیتا ہے۔ اور انہیں وشواس دلاتا ہے۔ کہ کہ آریہ سماج اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے ہر پرکار کے بلیدان دینے کے لئے تیار ہے۔ جب تک آریہ سماج اپنے دھارمک ادھیکاروں کو پراپت نہیں کرے گا۔ یہ دھرم یدھ جاری رہے گا۔

(منتری بال منتری)

کانگڑہ پرانت میں دھرم یدھ کی گونج

کانگڑہ پرانت میں آریہ ستیاگرہ کے لئے آج کل پنڈت جے چند صاحب شاستری سنسکرت ٹیچر بی۔ اے۔ وی ہائی سکول کانگڑہ دشیش پرچار اور دھن سنگرہ کر رہے ہیں۔

کانگڑہ بھون سے اب تک، دو سو روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں مبلغ یکصد روپے اور اکٹھے کئے گئے ہیں۔ جو کہ بہت جلد بھیجے جاویں گے۔

شاستری جی کے ہمراہ لالہ خیراتی رام جی پھٹک اور میں خود دشیش کر ادھر اُدھر قصبوں میں پرچار کرنے کے لئے ہر ہفتہ جاتا رہتا ہوں۔ ہماری منڈلی نے نگروٹ۔ شاہ پور۔ الہو اور پڑانا کانگڑہ میں پرچار کیا۔ نگروٹ سے مبلغ ۱۱ روپیہ سوا سات آنے۔ اور شاہ پور سے مبلغ ۹ روپے ۳ پائی۔ الہو سے ۱۴ روپے ۳ / ۳ پائی۔ اور پڑانے کانگڑہ سے مبلغ بیس روپے پراپت کئے ہیں۔ ہماری منڈلی گھر گھر میں جا کر پرچار کرتی ہے۔ اور آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کے لئے آٹا۔ چاول اور دھن اکٹھا کرتی ہے۔

(الیشور داس دوند ... پور کانگڑہ)

کیتھل سے ایک سو ستیاگرہیوں کا جتھا

۲۵-جون کو زیر سرکردگی چودھری برنج لال جی روانہ ہوگا۔ اس سے بیشتر کیتھل آریہ سماج کی طرف سے تین جتھے جا چکے ہیں۔ اس جتھے میں ۱۲۵ کالی زیر بھی ہوں گے۔ جو کہ موضع گلار ریاست جیند گوردوارہ بنڈی سے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۵-جون کو سماج سے جلوس شروع ہوگا۔ اور تمام شہر میں گشت کرے گا۔ اگلی صبح روانہ ہو جاوے گا۔ (منتری ستیاگرہ سمتی)

سناتنی سادھوؤں کا سواگت

سادھو سنگھ پنجاب کے ۱۹ آدمیوں کے جتھے کا سواگت کرنے کے لئے شری سوامی ستیانند جی کی زیر صدارت دیوان ہال دہلی میں ایک عام پبلک جلسہ ہوا۔ پنڈت

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آریہ سماجوں کے سچے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نر ناری بچے بوڑھے اور جوان حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ابھی تک ایک بات کی کمی ہے کہ سمیہ انوکول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدرآباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر اپنی ریاست میں عائد کر رکھی ہیں۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب ہمارا فرض کیا ہے؟ بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جائے گا۔ اس لئے سب آریوں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں۔

قیمت بھی لاگت ماتر دو پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو کاپی منگوانے پر دو روپیہ (۲) سینکڑہ۔ محصول ڈاک الگ۔

مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ۔ لاہور

سوچنا

جات، پات توڑک منڈل لاہور کی طرف سے

مردم شماری میں ذات نہ لکھانے کے متعلق جو پروپیگنڈا جاری ہے۔ اس کے لئے ہر شہر و گاؤں میں ایسے والنٹیروں کی ضرورت ہے۔ جو منڈل کے لٹریچر کو لوگوں میں پھیلا سکیں۔ اور انہیں اس بات پر آمادہ کریں۔ کہ وہ ذات "کے خانہ میں کچھ نہیں" درج کرائیں۔ اور تجویزہ فارموں پر دستخط کرا کر منڈل کے دفتر میں بھیج دیں ٭ (منتری)

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار

(۱) موسم معمولی طور پر اچھا ہے۔ تین چار کھانسی اور ایک دو بخار کے مریضوں کے علاوہ اور کوئی روگی نہیں ہے ٭

(۲) برہمچاریوں کے ششماہی امتحان ۲۳-جولائی سے شروع ہوں گے۔ اور موسمی تعطیلات یکم اگست سے شروع ہوں گی۔ چھٹیوں میں برہمچاری ... پنجاب پہاڑ پر جائیں گے۔ اور بڑے برہمچاری پنجاب کے مشہور مشہور شہروں میں ستیہ ... کے متعلق پرچار اور دھن سنگرہ کا کام کرتے ہوئے سری نگر (کشمیر) میں جائیں گے ٭

(۳) گوروکل کے ویایام شکشک پنڈت ... رام جی ویایام کے متعلق اور زیادہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے شری مانک راؤ جی کے پاس بڑودہ ویایام شالہ میں گئے ہوئے ہیں ٭

(۴) برہمچاریوں کو شلپ سکھانے کے لئے ... پر تیل تیار۔ آسن بننا۔ دری بننا وغیرہ کام شروع کر دئے گئے ہیں۔ اور ... کام شروع کرنے کا خیال ہے ٭

(پربندھ کرتا)

دیانند سالویشن مشن کی سرگرمیاں

یکم جنوری ۱۹۳۹ء سے اب تک مشن کے پرچارکوں کی انتھک کوششوں سے ۱۳۲۷ غیر ہندوؤں کو ویدک دھرم میں پرویش کرایا گیا۔ اور ۱۹ ہندو استریوں کو ودھرمیوں کے پنجہ سے چھڑایا گیا۔ کچھ کو آشرم میں اور کچھ کو ان کے سرپرستوں کے حوالے کیا گیا ٭ (منتری)

شوک سماچار

دیو رتن گوتم اٹھارہ سالہ نوجوان لڑکے

سماجک سماچار

کے امرت سر میں اچانک سورگباش ہو جانے پر تہوڑی - پنوہ - بڈسالہ وغیرہ گرام نواسیوں کی میٹنگ اظہار افسوس کرنے کے لئے دیانند ویدک پرائمری سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ آریہ نگر تہوڑی میں ہوئی۔ مرحوم کے پتا پنڈت اودھو رام گوتم اور ان کے پرادران دپریوار سے اظہار ہمدردی کیا گیا ٭

(سانگ رام گوتم وکیل)

ہے۔ کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کا داخلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ خواہشمند ودیارتھیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے فارم داخلہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں۔ فارم داخلہ کے بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵-جولائی ۱۹۳۹ء ہے ٭

(ادھشٹاتا دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون - لاہور)

آریہ سماج لودھراں کا پرستاؤ

آریہ سماج لودھراں کے ساپتاہک ست سنگ میں مورخہ ۱۱-۶-۳۹ کو مہاشہ کرشن جی کی گرفتاری پر مبارکباد کا ریزولیوشن سویکار ہوا ہے ٭ (دشنو دت منتری)

اپدیشک ودیالیہ کا نیا داخلہ

عوام کی سوچنا کے لئے مشتہر کیا جاتا

صفحہ ۱۷ سے آگے

مول چند و پنڈت سدھ گوپال کی کوشاؤں کے بعد شری پنڈت دیوبرت جی دھرمیندو نے سادھو ول کے چیتے کا سواگت کرتے ہوئے دہلی شہر کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس بھینٹ کیا۔ جس کے جواب میں حقیقت کے حقیقہ دار سوامی گیانا نند جی کا بھاشن ہوا۔ مہتہ جیمنی جی ویدک منتری اور پنڈت لوکنا تھ

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سٹسفائڈ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے۔ اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے ٭

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی۔ ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کار آمد ہے ٭

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت سوا روپیہ فی شیشی۔ ڈاکخرچ آٹھ آنے (۸/) ٭

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) رام میڈیکل سٹورز نسبت روڈ۔
امرتسر۔ شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش ٭

پتہ۔ گوروکل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۴

جی کراچی والوں کے ... سوامی ستیانند جی کے ... کے نعروں کے بعد ... برخاست ہوئی ٭

اجمیر سے اڑھائی سو ... سپیشل ...

تاریخ ۱۶-جون ۱۹۳۹ء کو حیدرآباد ستیاگرہ میں شری پنڈت گیانیندر جی ... بھوشن کے ساتھ جانے والی راجستھان مالوہ سپیشل ٹرین کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ ساتویں سرو ادھیکاری کو جاری رہنے کی تھیلیاں ستیاگرہ سمتی دیانند آشرم کیسر گنج کی طرف سے بھینٹ کی جاویں گی ٭

اُکت سمتی کے سنچالک شری پنڈت بھگوان سوروپ جی نیائے بھوشن اس پر تین چار دن ایک کر کے جٹے ہوئے ہیں ٭

شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان مالوہ اجمیر کے موجودہ اپدیشک پنڈت سوہن سنگھ جی میجک لالٹین کے ذریعے حیدرآباد کے مسلمانوں کی کرتوتی کہانی کا پردرشن کر رہے ہیں ... شہید نامک ٹکٹ بھی نکالا ہے۔ جو کہ دو ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجنے پر منگایا جا سکتا ہے۔ اس سمیہ اجمیر کی جنتا سپیشل ٹرین کا بڑی اُتسکتا سے دیکھ رہی ہے۔ ٹرین میں ۲۵۰ ستیاگرہی پیٹھان کریں گے ٭ (منتری ...)

بال دواہ اور ... ایکٹ

بقیہ صفحہ ۱۵

چیت ... تو اچھی رقم دے کر پیردی ... اگر ... اور مقدمے خارج ہو جاتے ہیں۔ یا پیروی میں دیر لگا دیتے ہیں۔ اور ابھی ... چھوٹ جاتے ہیں ٭

اس سمیہ بھی سمجھوتا ہماری نزدیکی سبھا کی طرف سے ہر آریہ سماج میں بال دواہ ... کمیٹیوں کے بنانے کی آگیا آئی ہے۔ ہمیں اس سمبندھ میں کام کرنے کا بہت اچھا اوسر ملا ہے۔ بیدی ہم ایمانداری سے سدھار کرنا چاہیں۔ تو جنتا کے اندر کرانتی لا سکتے ہیں لیکن سمجھائیں اس بات کا بہت سترکتا کے ساتھ خیال رکھیں۔ کہ ایسے ہی ہر شی اس کے اندر سمفان نہ پائیں۔ جو اپنا روزگار چلا رہے ہوں۔ اور جو گت ورش آریہ سماجوں کو اپنی کملنکت چرتر سے دھکا پہنچا چکے ہیں۔ ... کی اکرمنیتا سے مقدموں میں ... دھن ... ہونے اور درش ہر کا ... پر بھی اسپھل بننا پڑا ہے ٭

دہری دت چتر ویدی - ...

ادبیات

الوداع

بہتی رہ اے چشمۂ سرد ـــ سمندر تک ـــ تیری موجیں فیاض گذار ہیں ـــ ـــ اب میرے قدم کبھی تیرے ساتھ نہیں ہوں گے ـــ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سکون سے بہتا چل ـــ مرغزاروں سے گذرتا ہوا ـــ پہلے ایک چشمہ، پھر ایک دریا ـــ اب میرے قدم کبھی ـــ تیرے ساتھ نہیں ہوں گے۔

ـــ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سکون سے بہتا جا ـــ لیکن یہاں تجھ سے مانوس درخت آہیں بھر رہے ہیں ـــ اور یہاں کی کائنات اُداس ہو جائے گی ـــ اور یہاں تیرے ساتھ ـــ شہد کی مکھی بھنبھائے گی ـــ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ـــ ہزاروں آفتاب تیری سطح پر ـــ عکس فگن ہوں گے۔

ـــ اور ہزاروں چاند کی کرنیں ـــ نور برسائیں گی ـــ لیکن تیرے ساتھ ـــ میرے قدم نہیں ہوں گے ـــ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

(ٹینی سن)

شالامار باغ

شالامار! اے شالامار!! تیرے نام میں ایک ترنم ہے۔ ایسا ترنم جو دور کی نغمہ ریز گونج سے پیدا ہوتا ہے۔

ـــ یہ نام ہمیں لالہ رُخ کی زندگی کی پرتکلف دونوں اور صاف و شفاف چشموں کی یاد دلاتا ہے۔ جن کے شعلہ بار چھینٹے تودہ ہائے برف سے نکلتے ہیں۔

ـــ اور ان لوگوں پر اپنا جادو کئے جا رہے ہیں۔ جو اس شاہکار اُلفت پر نگاہ دوڑاتے ہیں۔ وہ اُلفت جس سے جہانگیر نے اپنے ایام عظمت و شوکت میں نورجہاں کے متعلق جذبات و عقیدت کا ثبوت دیا تھا۔

ـــ اسی نے اپنی حسین ملکہ کے لئے یہ عمارتیں تیار کرائیں۔

ـــ جن میں سیاہ اور شفاف سنگ مرمر کے تراشے ہوئے ستون ہیں۔

ـــ جن کی آب و تاب اب بھی یہ کہہ رہی ہے۔ کہ نورمحل کے لئے ہر قسم کی آسائش ...

چند مفید معلومات

چند ایجادوں کی تاریخ

(۱) ٹیلی گرافی ـــ مسٹر رچرڈ نے ۱۸۰۲ء میں ایجاد کی۔
(۲) دخانی کشتی ـــ رابرٹ فلٹن نے ۱۸۰۷ء میں " "
(۳) برقی روشنی۔ ڈیوی صاحب نے ۱۸۱۳ء میں " "
(۴) ہوائی بندوق۔ مارن صاحب نے ۱۸۹۵ء میں " "
(۵) غبارہ ـ نوبن صاحب نے ۱۸۹۳ء میں " "
(۶) دیا سلائی ـ واکر صاحب نے ۱۸۴۳ء میں " "
(۷) گراموفون۔ ایڈیسن صاحب نے ۱۸۷۷ء میں " "
(۸) کپڑے سینے کی مشین ہارو صاحب نے ۱۸۴۶ء میں " "
(۹) ہوائی جہاز۔ رائٹ برادرس نے ۱۹۰۳ء میں " "
(۱۰) پیانو۔ کرسٹوفون صاحب نے ۱۷۱۱ء میں " "
(۱۱) دستی پنکھی۔ اینگوبس صاحب نے ۱۷۹۳ء میں " "
(۱۲) ریل کا انجن۔ سٹیفن صاحب نے ۱۸۱۴ء میں " "
(۱۳) ٹیلیفون۔ ایڈیسن صاحب نے ۱۸۷۶ء میں " "

اہلِ چین کی قدیمی ایجادیں

(۱) ریشم کی ساخت۔
(۲) حروف تہجی چار سو تک بنائے۔
(۳) لکھنے کا کاغذ۔
(۴) چھاپہ خانہ۔
(۵) سب سے پہلا اخبار اہلِ چین نے ایجاد کیا۔
(۶) انسائیکلو پیڈیا ۲۸۷ ۲۲ صفحات میں۔
(۷) سڑکوں پر سایہ دار درخت لگائے۔
(۸) دریاؤں کے پل اور نہریں کھودنے کا کام سب سے پہلے کیا۔
(۹) کاغذی سکہ سب سے پہلے ایجاد کیا۔
(۱۰) کاغذ کے رومال اور پنکھے اہلِ چین نے ایجاد کئے۔
(۱۱) دریا پر جھولنا پل بنانا۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ہمیشہ کی بے خطا دوا

Regd. (رجسٹرڈ) **کافو**

اصلی عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔

گذشتہ ۵۵ سال سے زیادہ سے سالہا سال اس سے ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں گرمی کے دست پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

سر کی تراوٹ

کشمیراج (رجسٹرڈ)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس کی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے۔ اس کے لگاتے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔ بالوں کو لمبے کالے اور چمکیلے کرنے میں بے مثل ہے۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اسکی تعریف کی ہے ایکبار آپ بھی آزمائش کیجئے

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

دیکھو و سنو

بلجیم میں ننگے پاؤں چلنا خلاف قانون ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے شخص کو جیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔

امریکہ میں امریکہ کی ایک ریاست ٹینیسی میں ابھی تک ڈارون کا نام لینا خلاف قانون ہے۔ چنانچہ وہاں کی ٹیکسٹ کمیٹی کوئی ایسی کتاب منظور نہیں کرتی جس میں ڈارون کا نام آتا ہو۔

سپین میں فرانکو گورنمنٹ نے ماتحت سپین میں آدھے بازوؤں والی قمیص پہننے کی قانوناً ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس معاملہ میں فرانکو گورنمنٹ نے ایک آرڈی نینس نافذ کر رکھا ہے۔

فرینک فرٹ (جرمنی) میں جرمنی کے شہر فرینک فرٹ میں سرخ نکٹائی پہننے کی قانوناً ممانعت ہے۔

شنگھائی (چین) میں چونکہ چین جاپان جنگ کی وجہ سے شنگھائی چین والوں کی آبادی کا ناپاک رہا ہے۔ اس لئے سیکرٹ ایجنٹ کی ہدایت۔ وہاں کی گورنمنٹ نے بالوں کو مصنوعی طور پر سنہری بنانے اور ونگ پہن کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ سنہری بالوں والی عورتوں اور ونگ پہننے والے مردوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

بلگیریا میں بلگیریا میں از روئے قانون کوئی شخص سڑک پر چلنے والے کسی شخص کو دیا سلائی مانگنے پر نہیں دے سکتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں۔ کیا ایک سے زائد شخص کو وہاں پر جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔

ہوران میں ہوران کی میونسپل کونسل نے پبلک میں چلنے والوں اور لمبی مونچھیں رکھنے کی ممانعت کر دی ہے۔

محبت کی جانتے ہیں۔

ـــ ان دیواروں کو تکا ہے جو پھولوں کی بیلوں سے ڈھکا ہے۔

ـــ جو محبت بھرے لہجہ میں سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ کہ یہاں محبت پوشیدہ ہے۔ اور جہانگیر اب بھی ڈل کے کنارے کھڑا ہے۔

ـــ کہیں انہ سے خوبصورت کشمیر کی یاد بُلا رہا ہے۔ (پبلک ہمارا وطن)

اور سیوں کا وق جاتا - کاٹھل پانی میں گھس کر چٹانا و بیں کر پنڈ میں بھر ملنا بھیجنے بھی بہت مفید ہے +

طاعون پپیتہ کی گٹھلی کو پانی میں گھس کر کئی مرتبہ چٹانا یا کچلا کو عرق گلاب میں گھس کر تھوڑا تھوڑا پلانا و گلٹی پر لگانا - ٹنکچر آیوڈین

کا ایک قطرہ شکر میں ڈال کر ۳-۴ مرتبہ اس بیماری میں بہت مفید ہے +

سواستھ رکھشا

نیند

پرماتما نے انسانی مشینری ایسی کاریگری سے بنائی ہے - جس کی دنیا میں دوسری مثال نہیں ملتی - جس طرح دنیا کی دوسری چیزیں استعمال کرنے پر گھستی رہتی ہیں - اسی طرح اس جسمانی مشینری کے پرزے سارا دن کام کرنے سے گھستے رہتے ہیں - اگر متواتر یہ مشین ۲۴ گھنٹے کام کرتی رہتی - تو اس کا بہت جلدی خاتمہ ہو جاتا - اسی لئے قدرت الہی نے ۲۴ گھنٹوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا - یعنی ۱۲ گھنٹوں کا دن کام کرنے کے واسطے بنا دیا - اور بارہ گھنٹوں کی رات آرام کے لئے مقرر کر دی - آپ نے کئی بار محسوس کیا ہوگا - کہ دن بھر کام کرنے سے شام کو طبیعت کام کرنے سے اُکتا جاتی ہے - اور قدرتاً دل آرام کرنے کو چاہتا ہے +

انسان کا دنیا کے تمام چرند پرند جو دن بھر دانہ دنکا چگتے پھرتے ہیں - شام ہوتے ہی اپنے اپنے گھونسلوں کی طرف رُخ کرتے ہیں - مویشی بھی شام کو اپنے اپنے گھروں کی راہ لیتے ہیں - تاکہ دن بھر کی تھکان کو دور کر کے رات کو آرام کریں +

انسان بھی دن بھر کا تھکا ماندہ جب شام کو گھر پہنچتا ہے - تو اس کے دل میں بھی یہی خواہش ہوتی ہے - کہ چل کر جلدی آرام کریں - اور پھر اپنے کام پر لگیں +

دنیا میں نیند ایک ایسی چیز ہے - جو انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے - اہل طب کا قول ہے کہ دنیا میں کوئی ایسی مرض نہیں جسکو نیند نہ دُور کر سکتی ہو - اکثر دیکھا گیا ہے - کہ جب انسان کسی مرض سے بے چین ہوتا ہے - اس وقت اگر اس کو تھوڑی سی نیند بھی آ جائے - تو اسی وقت مرض میں افاقہ ہونے لگتا ہے - اور مریض جب آرام سے سوتا ہے - تو اس کو کوئی بیماری نہیں رہتی +

اس لئے ہر انسان کو وقت مقررہ پر سونا چاہیئے - رات کو ۹-۱۰ بجے سے پہلے سو جانا صحت و تندرستی کے لئے نہایت مفید ہے - جو لوگ رات کو سینما وغیرہ دیکھتے رہتے ہیں - اور صبح نو نو بجے تک چارپائی پر پڑے رہتے ہیں - وہ اکثر بیمار - کمزور اور سست رہتے ہیں +

کافور کو پانی میں گھس کر ۴-۵ قطرے ہیضہ میں ہر ۵ منٹ کے بعد پلانا - قے - بدی -

قدرتی زندگی

پوری تندرستی اور طاقت حاصل کرنے کیلئے قدرت کو کام کرنے دیجئے -

قیمت یکصد گولی چار روپے
۲۴ گولی ایک روپیہ

زمانہ حال کی آرام پسند زندگی نے ہر ایک عورت و مرد کی وہ تمام طاقت زائل کر دی ہے جو قدرتی طریقوں سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے - بناوٹی طریقوں سے یعنی شباب کو پھر سے حاصل کرنے کیلئے جانداروں کے مردہ غدودوں کا استعمال یا انجیکشن کرانا صحت کیلئے نقصان دہ ہے - اس مطلب کیلئے ایک ہی قدرتی طریقہ ہے - کھلی ہوا - ورزش - اچھی خوراک اور اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کرنے کیلئے ... وقتاً فوقتاً ایک قابل اعتبار قدرتی طاقت پیدا کرنے والی دوائی کا استعمال کرن جوانی ایک ایسی رسائن ہے - جو تمام جسم کو تازہ کرنے اور اس میں طاقت بھرنے میں قدرتی اثر رکھتی ہے +

کرن جوانی

قدرتی طاقت حاصل کرنے کیلئے بہترین رسائن

امرت دھارا فارمیسی - لاہور

دیوان پرنٹنگ ورکس سرکلر روڈ متصل سینما منڈی لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Regd. No: L. 435 TELEGRAMS: "PRAKASH" PHONE No: 2367

ओ३म्

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر
[illegible] علاوپوری

چندہ
سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible] دو نئی سے [illegible] روپے
بیرون جات ۵ روپے

چلد نمبر ۳۵	اتوار ۱۸ اساڑھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲ جولائی ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۶

زباں پر نہ لا لفظِ ناکامیابی

کیے جا اگر ہو سکے تھوڑا تھوڑا || نہ کرنے سے کچھ کام کرنا ہے بہتر
تجھے زندگی میں ہے کاموں سے لڑنا || ترے واسطے ہے یہ اک جنگِ اکبر
اگر یہ مہم فتح کرنی ہے تجھ کو || تو ہر روز تو کوچ کر اے برادر

زباں پر نہ لا لفظِ ناکامیابی

پرکھ اپنی آنکھوں سے کھوٹے کھرے کو || بنا دوست دشمن کو شیریں زباں سے
کوئی شخص گرتا زمیں پر اگر ہو || سہارا تو دے بازوئے ناتواں سے
کیے جا ہر اک کام ہمت سے اپنی || تو بے خوف رہ گردشِ آسماں سے

زباں پر نہ لا لفظِ ناکامیابی

عجب دل کشا صبح ہے زندگی کی || تو اس صبح میں کر وہ کارِ نمایاں
کہ ہوں ہم وطن تیرے مشکورِ احساں || دل و جان سے ہر ایک ہو تجھ پہ قرباں
تو کرتا ہوا فتح آگے بڑھا چل || کرے دھوپ حملہ کوئی یا کہ طوفاں

زباں پر نہ لا لفظِ ناکامیابی

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

پندرھواں کھنڈ پھر راجہ نے جن سے پوچھا - تو اس نے بتایا کہ — "میں تو آکاش ایشور کی اُپاسنا ہوں"۔

تب راجہ نے کہا — "یہ بُمل انت سنگیک وشوانر آتما ہے - اس کا آگرہ ہے - تو پرجا اور دھن سے وسترت ہے - پرنتو یہ آتما کا مدھیہ بھاگ ہے - دھڑ ہے - تیرا دھڑ چھن بھن ہو جاتا - یدی تو اس اکھنڈ بھگوان کو جاننے کے لئے میرے پاس نہ آتا"۔

پھر اس نے بُڈل آشو تراشوی کو کہا — "ہے ویاگھر پدیہ تو کس آتما کو اپاسنا ہے"؟

اُس نے اُتر دیا — "آپ کو ہی - جل میں رہنے والے کو"۔

راجہ نے کہا — "یہ رئی دھن سنگیک وشوانر آتما ہے - جس کی کرپا سے تو رئی مان اور پُشٹی مان ہے - پرنتو یہ آتما کی بستی ہے - اور مستک جلاشہ ہے - برہم کا سروسروپ نہیں ہے - تیری بستی بھیدن ہو جاتی - یدی تو سروسروپ جاننے کے لئے میرے پاس نہ آتا"۔

سولھواں کھنڈ تدنتر راجہ نے اُدالک آرونی کو کہا — "ہے گوتم تو کس آتما کو اُپاسنا ہے"؟

اُس نے اُتر دیا — "پرتھوی کو ہی - پرتھوی کی ادھشٹاتری شکتی کو ہی"۔

راجہ نے کہا — "یہ پرتشٹھا سنگیک آتما ہے - اس کے پرساد ہی سے تو پرجا سے اور پشوؤں سے پرتشٹھت ہے - سمانت ہے - پرنتو پرتھوی آتما کے دو پاؤں ہیں - اس سے آتما کی ہیہا جانی جاتی ہے - تیرے دونوں ہی پاؤں شتھل ہو جاتے یدی تو سروسروپ کو جاننے کے لئے میرے پاس نہ آتا"۔ (مسلسل)

مانگ پوری کی جائے؟ رشی ہیر کے ہندی ایڈیشن کے لئے ہماری ڈو ہزار کا پیاں چھپنے کی مانگ ہے مانگ پورا کرنا ہندی پریمی آسیہ جنتا کا کرتویہ ہے۔

وید امرت

(اوم)

رگ وید — سام وید — یجر وید — اتھروو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म अग्ने सुखतमे रथे देवां ईडीत आवहअसि होता मनु-हितः॥४॥

(رگ وید منڈل ١ - انوواک ٤ - سوکت ١٣ - منتر ٤)

(اوم) اگنے سکھ تمے رتھے دیوام ایڈت آوہ اسی ہوتا منُرہتہ ؛

پدارتھ:- جو (اگنے) بھوتک اگنی (منوہ) وِدوان لوگ جس کو مانتے ہیں - نتقا (ہوتا) سب سکھوں کا دینے اور (ایڈتہ) منتریوں کو سُتتی کرنے یوگیہ (اسی) ہے - وہ (سکھ تمے) انتینت سکھ دینے نتقا (رتھے) گمن اور وِہار کرانے والے وِمان آدی سواریوں میں (ہنتہ) ستھاپت کیا ہوا (دیوان) دِویہ بھوگوں کو (آوہ) اچھے پرکار دِشیا منتر میں پراپت کرتا ہے ؛

بھاوارتھ:- منتریوں کو بہت کلاؤں سے سبکت پرتھوی - جل اور انترکھش میں گمن کا ہیتو نتقا اگنی و جل آدی پدارتھوں سے سنیکت تینوں پرکار کارتھ کلہاں کارک نتقا انتینت سکھ دینے والا ہو کر بہت اُتم اُتم کاریوں کی سِدّھی کو پراپت کرانے والا ہوتا ہے ؛

(پھر وہ بھوتک اگنی اُکت پرکار سے کر رہا ہیں ہکت کیا ہوا کیا کرتا ہے؟ سو اگلے منتر میں اُپدیش کیا ہے ؛)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا دِویہ امرت

ओ३म् येन देवा न वियन्ति नो च विद्विषते मिथः ।
तत्कृण्मो ब्रह्म वो गृहे संज्ञानं पुरुषेभ्यः ॥ ३ 30/4 ॥

(اتھروید ٣ - ٣٠ - ٤)

رنج بھگتی اور گیان رنج - دُوں تم کو شُبھ ارتھ
گھر میں ستھاپت میں کروں - وید تمہارے ہِت ارتھ
جس سے گھر کے جن سبھی - پاویں گیان سمان
دوَیش کریں نہیں پرسپر - ہیں پرسپر پران
نہیں پہنچتے وِدوان جس - وید مارگ کو آپ
جس کے کارن دیوگن - بھی دیتے نہیں شاپ
نہیں پرتھک ہوتے کبھی - دیووں سے یتھ منچ
پرہما سے بھی نہیں بچھڑتے - اتہ وید پڑھیں منچ

چنے ہوئے پھول

(از جناب رام سروپ جی پھٹنا گر نیہدار)

(١)

علم ایک ایسا لعل بے بہا ہے کہ جس کی قدر و قیمت دُنیا کی کسی اور شئے سے نہیں ہو سکتی - وہ خود ایک دولتِ لازوال ہے - پس اگر ہم لازوال شئے کے عوض میں فانی زر اور فانی اشیاء کو قبول کریں - تو اس سے بڑھ کر اور کون سا خسارہ ہو سکتا ہے - علم کی قدر و منزلت اس اعتبار سے کم کر دے کہ وہ تمہاری معاش کے ذریعوں کو کس قدر وسیع کر سکتا ہے ؛

(٢)

موسیقی جو کام سُروں سے کر سکتی ہے وہی کام خطوط سے مصور اور لفظوں سے شاعر کرتا ہے ؛

(٣)

اگر انسان اپنے دماغ سے کام نہ لے تو وہ بھی بے کار ہو جائے گا - لیکن اس کے ساتھ ہی اسے آرام کی سخت ضرورت ہے ؛

(٤)

کاہل لوگوں نے ناحق پیدا ہو کر اس زمین کی پشت کا بوجھ بڑھایا ؛

(٥)

وہ جو کہ اپنی روزانہ محنت سے بسر اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں بہت کم کاہل ہوتے ہیں ؛

(٦)

سچی خیرات تو وہی کہی جا سکتی ہے - جو دکھاوے کے لئے نہ کی جائے ؛

(٧)

عقلمند آدمی بچّوں کی چال - ڈھال - بات چیت - کھیل کود اور چھوٹے چھوٹے کام دیکھ کر تاڑ جاتے ہیں - کہ کون سا بچہ بڑا ہو کر نام پیدا کرے گا ؛

(٨)

بچّوں اور جانوروں کے دماغ جن اصول پر بنائے گئے ہیں جن پر ہمارے دماغ کی بناوٹ ہے - اس کے واسطے اسی طرح بھی حالات اور واقعات سے اسی طرح متاثر ہوتے ہیں - جس طرح ہمارے ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridw...

آریوں کا ڈیپوٹیشن انگلستان کو

مسٹر اینے رہنمائی کریں گے

(بمبئی ۲۸-جون) مسٹر ایم-اے-اینے سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ آرین لیگ کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن انگلستان لے جائیں۔ یہ ڈیپوٹیشن وزیر ہند اور برطانوی پبلک کے سامنے آریوں کا پکھش رکھے گا۔

مسٹر بھوپٹکر کو ۲۸ ماہ قید

(اورنگ آباد ۲۸-جون) پونا کے ہندو سبھائی ستیاگرہی لیڈر مسٹر ایل-بی بھوپٹکر اور تقریباً ڈیڑھ سو ستیاگرہیوں کے ساتھ جنہوں نے ان کے ہمراہ ستیاگرہ کیا تھا ۲۸-۲۸ ماہ قید کی سزا دی ہے۔

حیدرآباد کے ریزیڈنٹ کو تار

(دہلی ۲۷-جون) پروفیسر سدھاکر جی ایم-اے سیکرٹری آریہ سارودیشک سبھا نے مندرجہ ذیل تار حیدرآباد کے ریزیڈنٹ کے نام بھیجا ہے:-

"حیدرآباد جیل کے واقعات کے متعلق ... کا بیان آپ کے پاس پہنچا ہوگا۔ حیدرآباد کی اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے بااثر غیر سرکاری شہریوں نے گورنمنٹ سے ایک آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ اس مطالبہ کی حمایت کریں گے۔ اور جنتا میں پھیلے ہوئے شکوک کو دور کریں گے۔ حیدرآباد کی جیلوں میں ستیاگرہیوں سے بدسلوکیاں روزمرہ کا معمول بن گئی ہیں۔ پارلیمنٹ میں حیدرآباد کے متعلق جو سوالات ہوئے ہیں۔ ان سے پبلک کی توجہ حیدرآباد کے جیلوں کے اندر بدسلوکیوں پر مرکوز ہو گئی ہے۔ اب میں درخواست ہے۔ کہ آپ بجائے مہربانی مداخلت کریں۔ اور جیلوں کے حالات و واقعات کے متعلق خاص رپورٹ طلب کریں۔"

منشی احمد دین صاحب کی تقریر

(رہتک ۲۲-جون) کل شام یہاں کانگریس سوشلسٹ پارٹی رہتک کا اجلاس کامریڈ ... رام ورنسی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ منشی احمد دین جنرل سیکرٹری کانگرس سوشلسٹ پارٹی نے اپنی تقریر میں فرقہ پرستی کی مذمت کی۔ اور حیدرآباد ستیاگرہ کو حق X

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کے خلاف مقدمہ کی سماعت

(اورنگ آباد ۲۸-جون) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن اور ان کے ساتھ ستیاگرہ کر کے قید ہونے والے ۷۸۰ آریہ والنٹیروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ایک ہفتہ ہوا نیو جیل میں نواب سردار جنگ بہادر سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں شروع ہوئی تھی۔ اس وقت تک تقریباً دو سو ملزمان کے بیان قلمبند کئے جا چکے ہیں۔ پولیس انسپکٹر صدیق نذیر نے استغاثہ کی طرف سے وہ حالات بیان کئے۔ جن کے ماتحت ان اصحاب کی گرفتاری عمل میں آئی۔ اور جن تین الزامات کے سلسلہ میں ان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ ان پر بھی انسپکٹر پولیس نے بحث کی۔ مہاشہ کرشن نے ان جرائم کی صحت سے انکار کیا۔ مگر یہ تسلیم کیا۔ کہ وہ والنٹیروں کے ساتھ ستیاگرہ کرنے آئے تھے۔ دیگر ملزمات نے بھی اسی قسم کے بیانات دئے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ مقدمہ کی سماعت دس روز تک ختم ہوگی۔ پنڈت کرم چند اور دیگر چودہ ستیاگرہیوں کو تو بہت بوڑھے تھے۔ طبی وجوہ پر غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔

پنجاب میں پرنسز پروٹیکشن ایکٹ کا نفاذ

ستیاگرہ سمبندھی جلسوں جلوسوں اور جتھوں پر پابندیاں لگا دی گئیں

(لاہور ۲۸-جون) پنجاب گورنمنٹ نے پنجاب بھر میں پرنسز پروٹیکشن ایکٹ کی دفعات ۴ سے ۷ تک کے نفاذ کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ریاستوں کے خلاف چل رہی تحریکوں کے متعلق جلسوں-جلوسوں اور جتھوں کی ممانعت وغیرہ کے وسیع اختیارات دے دئے گئے ہیں۔

کیتھل میں ستیاگرہیوں پر حملہ

کیتھل میں ہوئے ہندو مسلم فساد کے متعلق گورنمنٹ کی جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ۲۰ جون کی صبح کو ۶۵ ہندو اور سکھ والنٹیروں کا ایک جتھا جو حیدرآباد جا رہا تھا۔ آریہ سماج مندر سے جلوس کی صورت میں نکلا۔ جب کٹڑہ کلاں میں پہنچا۔ تو دو ہزار مسلمان جو کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے وہاں پہنچ گئے۔ لیکن وقت پر کٹڑہ کے دونو طرف کے دروازے بند کر دینے سے تصادم رک گیا۔ ایس-ڈی-او اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جلوس کو آریہ سماج مندر میں واپس لے گئے۔ ہندوؤں پر اکا دکے حملے ہوئے۔ ایک سکھ پر بھی حملہ کیا گیا۔ حالات نازک ہیں۔ ہندوؤں نے ہڑتال کر دی ہے۔ گیارہ اشخاص کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ ۵ شدید طور پر زخمی ہوئے ہیں۔ لنبج کو کلہاڑی سے ضربات آئی ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور ۲۵ مسلمان

پرنسز پروٹیکشن ایکٹ پر عمل

گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے دس کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ پرنسز پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ ۴ کے ماتحت کیتھل اور پانی پت میں ستیاگرہی جتھوں کی آمد ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔

آریہ سماجیوں کی شکایات غیر حق بجانب نہیں

کشمیر کے قوم پرست لیڈر شیخ عبداللہ کا بیان

(سری نگر ۲۳-جون) شیخ عبداللہ حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ نہیں کہا۔ کہ آریہ ستیاگرہ غیر حق بجانب ہے۔ اتنے فاصلے پر بیٹھے ہوئے میں یہ کہہ بھی کیسے سکتا ہوں۔ میں نے صرف اتنا کہا ہے۔ کہ ہر ایک ریاست کے ہر ایک شہری کو شہری

X بجانب قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہر مذہب اور فرقہ کے لوگوں کو اس سے ہمدردی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ سوال آریہ سماج کے حقوق کا نہیں۔ بلکہ مذہبی آزادی کا ہے۔ آپ نے پنجاب میں قانون تحفظ والیان ریاست کے خلاف پروٹسٹ کیا۔

اگر مطالبات منظور کر لئے گئے

(الہ آباد ۲۶-جون) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ حیدرآباد اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ کہ آیا حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کو وہ شہری حقوق دئے جائیں۔ جن کا کہ وہ مطالبہ کر رہے ہیں یا نہ۔ اس معاملہ میں فی الحال کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ ریاست کے کئی سرکردہ افسروں کی رائے ہے۔ کہ ایسے مطالبات پورے نہیں کئے جانے چاہئیں۔ اور اگر آریوں کو حقوق دے بھی گئے۔ تو بھی ان کے ساتھ کئی دیگر سخت نوعیت کی شرائط لگا دی جائینگی۔

راجگورو ایک دور افتادہ جیل میں

(شولاپور ۲۵-جون) گلبرگہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے ۵ ویں ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری کو گلبرگہ جیل سے نلگنڈہ کی ایک دور افتادہ سب جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ نلگنڈہ میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ اور وہاں کی آب و ہوا راجگورو کے موافق نہیں۔ گرمی کی وجہ سے آپ کو ناک سے بھی خون آنا شروع ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور مشکل ہے کہ دور افتادہ مقام ہونے کی وجہ سے نلگنڈہ میں نہ ڈاک کا انتظام ہے نہ تار کا۔

پارلیمنٹ میں ستیاگرہ کی گونج

(لنڈن ۲۶-جون) آج ہاؤس آف کامنز میں کرنل ویجوڈ نے کہا کہ حیدرآباد دکن میں جو پانچ ہزار اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان کے رشتہ داروں میں ان کی صحت وغیرہ کے متعلق تشویش پائی جاتی ہے۔ جواب میں کرنل میور ہیڈ نے کہا۔ کہ حیدرآباد کے ریزیڈنٹ کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ قیدیوں کے متعلق ریاستی حکام کے سلوک پر نکتہ چینی ہو سکتی ہے۔ حیدرآباد کی جیلوں کا نظم و نسق نظام گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ اور اندرونی نظم و نسق کے متعلق اس گورنمنٹ کو تحقیقات کے رہے۔

Digitized by eGangotri

اچھوت ڈکٹیٹر مسٹر ونائیک راؤ

(۲۳-جولائی کو ستیاگرہ کریں گے)

(شولاپور ۲۷-جون) آریہ ستیاگرہ کے ۸ ویں ڈکٹیٹر مسٹر ونائیک راؤ ۲۳-جولائی کو ستیاگرہ کریں گے ✦

سہارنپور سے بلند والنٹیروں کا جتھا

سہارنپور (بذریعہ ڈاک) آریہ ستیاگرہ سمتی ضلع سہارنپور اس وقت ۳۲۷ والنٹیر اور سوا ہزار روپیہ آریہ ستیاگرہ میں پہلے دے چکی ہے۔ اور اب ۲۳-جون کو بلند شہر والنٹیروں پر مشتمل بھاری جتھا بھیجا گیا ✦

لاتور میں کئی اشخاص کے وارنٹ

لاتور (حیدرآباد) ۲۶-جون معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کے کئی اصحاب کے نام وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے ہیں ✦

چاندہ کے مرکز سے ستیاگرہ

چاندہ (بذریعہ ڈاک) سوامی شانتا نند جی کی رہنمائی میں ۲۸ آریہ ویروں نے یہاں سے ریاست حیدرآباد کی حدود میں داخل ہو کر ستیاگرہ کیا ہے۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا ✦

برہما کا جتھا بیزواڑہ میں

(بیزواڑہ ۲۵-جون) برہما سے ۱۳ والنٹیروں پر مشتمل پہلا جتھا یہاں پہنچ گیا ہے۔ اسے ستیہ آگرہ کرنے کے لئے چند روز تک بھیجا جائیگا ✦

کہانیوں کا ماہوار رسالہ
”سنسار“
نمونہ مفت سالانہ چندہ ۲ عہ
کے خریدار بن کر اپنا افسانہ مع فوٹو شائع کرائیے۔ اور افسانہ لکھ کر سونے چاندی کے میڈل اور دوسرے انعامات حاصل کیجئے۔ یہ رسالہ نوجوانوں میں افسانہ نویسی کا ذوق پیدا کرنے۔ اور نومشق افسانہ نویسوں کی حوصلہ افزائی کرکے انہیں بام شہرت پر پہنچانے کی غرض سے نکالا جا رہا ہے۔ اس کا باقاعدہ مطالعہ آپ کو ایک بلند پایہ افسانہ نویس بنا سکتا ہے۔ نمونہ خریدار بنئے۔ ۳۱-جولائی تک پیشگی چندہ بھیجنے والوں سے صرف ۱ عہ
پتہ:- مینیجر رسالہ ”سنسار“ ماہوار
گپتا نسبت روڈ۔ لاہور

مسٹر گھنشیام سنگھ گپت کی ملاقات

(مدراس ۲۷-جون) معلوم ہوا ہے۔ کہ آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ گپت نے بمبئی میں آنریبل مسٹر سی راجگوپال آچاریہ سے ملاقات کی۔ اور مدراس گورنمنٹ کی طرف سے آریہ سماج کے جلسوں پر امتناعی حکم کے متعلق ان سے بات چیت کی۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کہا۔ کہ مدراس کے آریوں کو ان احکام کی پابندی کرنی چاہیئے۔ جب میں مدراس جاؤں گا۔ تو ان سے ملاقات کرکے حالات کو سدھارنے لگا۔ ہندو سبھائی والنٹیروں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔ اب انہوں نے بھی یہ خیال چھوڑ دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مدراس گورنمنٹ یہ حکم واپس لے لے گی ✦

کیتھل میں ستیاگرہیوں پر حملہ

(کیتھل ۲۶-جون) کل آریہ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا جلوس کی صورت میں جا رہا تھا۔ جب کہ ایک مسلح مسلم ہجوم نے اس پر حملہ کر دیا۔ کئی ہندو زخمی ہو گئے۔ پچیس کے قریب ہندوؤں کو ہسپتال لے جایا گیا۔ پولیس نے تا حال اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری نہیں کی۔ ہندوؤں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ آج انہوں نے مکمل ہڑتال رکھی۔ کل شام ہندوؤں پر اکا دکا حملے ہوئے۔ جتھے کو پولیس کی حفاظت میں آریہ سماج مندر میں پہنچا دیا گیا ✦

حیدرآباد کا ساتواں ڈکٹیٹر گرفتار

(شولاپور ۲۶-جون) ریاست حیدرآباد کے ساتویں ڈکٹیٹر شری دگمبر راؤ جی نے ۳۷ والنٹیروں کے ساتھ بیٹھاں میں ستیاگرہ کیا۔ اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے علاوہ ساٹھ کے قریب ستیاگرہیوں نے جورسنگھ، جبل پور اور جونپور کے تھے رائچور کے مقام پر ستیاگرہ کیا۔ اور انہیں گرفتار کر لیا گیا ✦

سی۔پی میں ستیاگرہ کا پرچار

(ناگپور ۲۶-جون) پنڈت ستھرا داس جی شرما اس وقت امراؤتی کے نواحی علاقہ میں آریہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں پرچار کرنے میں مصروف ہیں۔ اور وہ بہت سے والنٹیر جمع بھی کر چکے ہیں ✦

سوامی سدانند کی رہائی

(شولاپور ۲۶-جون) سوامی سدانند جی کو لینڈ کمیدو سے ستیاگرہ کرنے پر ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی تھی۔ انہیں حیدرآباد سنٹرل جیل میں رکھا گیا تھا۔ اب ڈیڑھ ماہ گذرنے پر رہا کر دئے گئے ہیں ✦

حیدرآباد میں پیلی کرتی دل

(حیدرآباد ۲۶-جون) ریاست حیدرآباد کے کچھ مسلمانوں نے ایک دل بنانے کی تیاری کی ہے۔ جس کا نام ”پیلی کرتی دل“ ہوگا۔ یہ لوگ پیلی کرتی پہنیں گے ✦

شری چاندکرن شاردا کی صحت

شولاپور (بذریعہ ڈاک) آریہ ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاندکرن شاردا آج کل گلبرگہ جیل میں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہی۔ ان کے پیٹ میں درد رہتا ہے۔ اور چند روز سے بخار بھی رہتا ہے۔ آپ کو پھل استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ لیکن پھل وہاں میسر نہیں آتے ✦

پروفیسر گیان چند کی علالت

(جالندھر ۲۶-جون) پروفیسر گیان چند سابق پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج جالندھر کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جب سے وہ حیدرآباد ستیاگرہ میں قید ہوئے ہیں۔ ان کا وزن ۲۵ پونڈ گھٹ گیا ہے۔ انہیں اورنگ آباد جیل میں تنہائی کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے۔ وہ دل کی بیماری میں مبتلا ہیں ✦

گورنمنٹ بمبئی نے پابندی ہٹالی

(بمبئی ۲۳-جون) گورنمنٹ بمبئی نے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے۔ آریہ سماجی لیڈروں نے اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ ضلع شولاپور میں بحالی امن کے لئے حکام کی امداد کریں گے۔ اور حیدرآباد میں ستیاگرہ کے سلسلہ میں کام کو اس طرح چلایا جائے گا۔ کہ کسی شخص یا فرقہ کو اس سے شکایت پیدا نہ ہو۔ اس لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شولاپور شہر کی میونسپل حدود کے سوا باقی تمام شولاپور ضلع میں جتھوں کے داخلہ پر پابندی ہٹا دی جائے ✦

مہاتما نارائن سوامی کی صحت

(جالنا پور ۲۴-جون) آریہ جنتا کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی۔ کہ پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی اب جیل میں اچھی طرح ہیں ✦

قانون والیان ریاست قائم کر دیا گیا (؟)

لاہور کے ہندوؤں کا جلسہ

(لاہور ۲۵-جون) حکومت پنجاب کے نئے اقدام کے خلاف جس کی رو سے اس نے حیدرآباد میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کو کچلنے کے لئے صوبہ پنجاب میں قانون تحفظ والیان ریاست نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پروٹسٹ کرنے کے لئے ہندوؤں کا ایک جلسہ زیر صدارت لالہ امرت لال ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر آریہ سماج وچھو والی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرگرمی سے پاس ہوا:-

”آریہ سماج وچھو والی لاہور کا یہ جلسہ پنجاب کے قانون تحفظ والیان ریاست کے نافذ کرنے پر دلی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جس نے بجائے اس کے کہ .... بجائے آریہ سماجیوں کے جائز حقوق کے لئے اس کے پُرامن ستیاگرہ کی امداد کرتی۔ اور ریاست حیدرآباد پر دباؤ ڈالتی۔ کہ وہ جائز اور ابتدائی حقوق تسلیم کرے۔ الٹا اس پُرامن تحریک کو دبانے کا یتن کیا ہے۔ اس ایکٹ کے نافذ کرنے کے لئے کوئی وجوہات پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ یہ بالکل بے موقعہ اور بے محل ہے۔ اس کی غرض و غایت آریہ ستیاگرہ کو ضعف پہنچانا معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ آریہ ستیاگرہ نہایت امن و امان سے جاری ہے۔ اور صرف ان قوانین کے خلاف ہے جو مذہبی آزادی میں رکاوٹ ہیں۔ یہ جلسہ یقین رکھتا ہے۔ کہ آریہ سماجی قانون کے اندر رہتی ہوئی آریہ ستیاگرہ کا سلسلہ جاری رکھیں گی ✦

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھ شالہ حافظ آباد کے لئے ایک ٹرینڈ آریہ خیالات کی ادھیاپکہ کی بہت جلد ضرورت ہے۔ تنخواہ پچیس ۲۵ روپے ماہوار دی جاوے گی ✦
تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں:-
مینیجر:- آریہ پتری پاٹھ شالہ حافظ آباد
(ضلع گوجرانوالہ)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

...کی جنگی تیاریوں کے پیش ... کہا جا رہا ہے۔ کہ دنیا کا امن خطرہ ... ولایتی اخباروں میں آئندہ جنگ ... ہونے والے جنگی ہوائی جہازوں ... زہریلی گیسوں وغیرہ کے متعلق ہم ... الفاظ پڑھتے ہیں:۔
... ہوائی جہازوں سے اس طریق پر ... گے۔ کہ وہ تیز سے تیز روشنی میں ... سکیں۔ اور ان کے پاس ہلاکت ... کے اس قدر سامان ہوں گے۔ ... لینے والے ان سے کسی حالت میں ... نہ رہ سکیں گے۔ بم نہایت خطرناک ... استعمال کئے جائیں گے۔ صرف ایک ... ہزار مربع میل تک قیامت برپا ... ان بموں کے گرنے سے سطح زمین ... زہریلی مہلک گیسیں بلکہ خوفناک ... کے جراثیم بھی پھیل جائیں گے۔ بعض ... سے زمین پر آگ پھیل جایا ... اور تمام اشیاء و نباتات جل کر خاک ... ہو جایا کریں گی۔ ان بموں سے ... محفوظ عمارتیں بھی پناہ نہ دے ... ان کے علاوہ برقی بم ایجاد کئے ... وزن میں تو ایک "گرام" کا ... حصہ ہوں گے۔ لیکن جیسے ہی ... چیز سے ٹکرائیں گے آس پاس کی فضا ... حرارت تین ہزار ڈگری ہو جائے گا۔ ... تمام چیزیں جل کر معاً راکھ ہو جائیں ... بہت سی گیسیں بھی ایجاد کی گئی ہیں۔ ... قسم کے عذابوں میں مبتلا کر کے انسانوں ... کیا کریں گی۔ ان کے علاوہ ہلاکت ... ایسے سامان بھی ایجاد ہو چکے ہیں۔ جن کی تفصیل ابھی تک روشنی میں نہیں آئی۔ ان ... کے راز تا حال صرف مختلف حکومتوں کے ... تک ہی محدود ہیں"۔

چند دن ہوئے ایک ولایتی اخبار ... پڑھا لکھا کہ:۔
برطانیہ کے پاس اور بھی بہت سی ... ہیں۔ جو جنگ کے دوران میں ... ثابت ہوں گی۔ یہ یاد رہے۔ ... گذشتہ جنگ عظیم میں جرمنی نے ایسے ... ظاہر کئے تھے۔ جو جنگ ... دس سال پہلے تیار ہو چکے تھے۔ مگر ... شروع ہونے سے پہلے ان کا کسی ... علم تک نہ تھا۔ برطانیہ۔ فرانس۔ ... اور جرمنی میں یکساں طور پر ایسے ... توپیں اور بندوقیں تیار کرنے کی ... کوششیں ہو رہی ہیں۔ جو ... خطرناک ہیں۔ جہاں تک چاروں طاقتیں

سمت ۱۹۹۶ ۱۸ اساڑھ
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۲ جولائی ۱۹۳۹ء

جنگ کے بادلوں کے نیچے
امن کی پکار

غیر معمولی طور پر اس سلسلہ میں جنگ عظیم کے بعد سے اب تک ایسی ایسی چیزیں ایجاد کر رہی ہیں۔ جو مدت قلیل میں دنیا کی تمام آبادی کی ہلاکت کا باعث ہو سکتی ہیں؟

بین الاقوامی سیاسیات کی موجودہ صورت حالات کے گہرے مطالعہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے بنا نہیں رہ سکتے کہ جلد ہو یا بدیر جنگ ہو کر رہے گی۔ اور وہ ہوگی بھی تباہ کن اور ہلاکت خیز۔

ایک ولایتی اخبار کے الفاظ میں یہ کہ:۔

"آئندہ تصادم زیادہ تر زہریلی اور مہلک گیسوں اور برقی شعاعوں سے ہوگا۔ اس میں کسی کو مطلق شبہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ چیز آج بھی صاف نظر آ رہی ہے۔ دنیا میں ہلاکت آفرینیوں کے وہ وہ سامان موجود ہیں۔ جن کا نام سنتے ہی کانوں پر ہاتھ دھرنے پڑتے ہیں۔ آئندہ جنگ ایک قتل گاہ عام ہوگی۔ جس میں بیک وقت ہزاروں لاکھوں جانیں فنا ہو جائیں گی۔ خاص مقام جنگ کوئی نہ ہوگا۔ بلکہ جس جگہ حملہ ہوا وہی مقتل بن جائے گا۔ فوجی اور شہری کوئی بھی محفوظ نہ ہوگا۔ اور تو اور بوڑھے بچے اور عورتیں بھی ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنائے جائیں گے"۔

یہ محض قیاسات نہیں۔ بلکہ ان میں حقیقت ہے۔ چین اور جاپان کی لڑائی میں ہم نے یہی کچھ دیکھا ہے۔ جاپان نے بمباری کرتے وقت بڈھوں۔ بچوں۔ عورتوں۔ ڈاکخانوں۔ ہسپتالوں اور یونیورسٹیوں وغیرہ کسی کا لحاظ نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ دنیا کے سامنے ہے۔ فوجی بھی مارے گئے اور شہری بھی۔ جوان بھی تباہ ہوئے اور بوڑھے و بچے بھی۔ قلعے بھی اڑائے گئے اور ہسپتال اور یونیورسٹیاں بھی۔ فاتح جاپانیوں نے شکست خوردہ چینی شہریوں پر کیا کیا ظلم نہیں ڈھائے۔ ان کا دھن نہیں لوٹا۔ کہاں نہیں لیا؟

جنگ کا لازمی نتیجہ تباہی اور بربادی ہے۔ کسی وقت جاہلوں کی لڑائی تباہ کن خیال کی جاتی تھی۔ لیکن اب مہذب اور ترقی یافتہ ممالک کی لڑائی اس قدر تباہ کن اور ہلاکت انگیز ہوگی۔ کہ خود انسانیت سر دھنے گی۔ انسان انسان سے کیوں لڑتا ہے؟ اسلئے کہ ایک دوسرے کے حق کو چھین لیتا ہے۔ اور دوسرا اس کے حق کو تسلیم نہیں کرتا۔ خود غرضی کے نشہ میں اندھا ہو جاتا ہے۔ دونوں کو اپنی اپنی طاقت کا زعم ہوتا ہے۔ بس اسی زعم میں وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن جاتے ہیں۔ لڑائی اس وقت ہوتی ہے۔ جب انسانیت مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اس کی جگہ حیوانیت لے لیتی ہے۔ انسان خود غرضی میں اندھا ہو کر حیوانی حرکتوں پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کی وہ حرکتیں جنگ کی وجوہات پیدا کر دیتی ہیں۔ اور اندھا دھند ایک دوسرے کے گلے کٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔

ایک طرف جنگ کی یہ بھیانک تیاریاں ہیں۔ اور دوسری طرف "امن امن" کی پکار ہے۔ یہ نہیں۔ کہ امن کی پکار ان ممالک میں اٹھ رہی ہو۔ جو ان تیاریوں میں مصروف نہیں۔ بلکہ حقیقت اس کے عین برعکس ہے۔ جس ملک کے پاس زیادہ سامان جنگ ہے۔ اسی ملک میں امن کی زیادہ پکار ہے۔ لیکن کیا امن امن کی پکار مانتا امن کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نہیں۔ پھر دنیا میں امن قائم کس طرح ہو؟ انسان کو انسان کا گلہ کاٹنے سے کس طرح باز رکھا جائے؟ قوموں کو ایک دوسرے کو تباہ کرنے سے کس طرح روکا جائے؟ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا حل یورپ کے مدبرین معاہدوں اور سمجھوتوں میں کھوج رہے ہیں۔ ان کے دماغ چکرا رہے ہیں۔ لیکن انہیں کچھ سوجھتا نہیں۔ ایک طرف مغربی ممالک نے ہوائی جہاز۔ ٹیلی فون۔ ریل گاڑی۔ ٹیلی ویژن۔ تاربرقی وغیرہ سائنس کی حیرت کن ایجادیں دنیا کے سامنے پیش کر کے خود کو ترقی یافتہ ممالک کے روپ میں پیش کیا۔ اور دوسری طرف بم۔ توپیں اور زہریلی گیسیں وغیرہ بنا کر یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ ہمارے بازوؤں میں طاقت ہے۔ ہم کمزوروں کو پاؤں تلے کچل سکتے ہیں۔ لیکن مغربی تہذیب کی اس ترقی اور طاقت کا انجام ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے تباہی۔

مغربی ترقی کے موجودہ سامان انسان کو عیش و عشرت میں غلطاں کر کے اس سے عقل و ہوش چھین لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کچھ ہی دنوں میں وہ اس ترقی کے ہاتھوں تباہ ہو جاتا ہے۔ مغربی تہذیب جس دوسری چیز پر کھڑی ہے۔ وہ ہے اس کی طاقت ــــ بموں۔ توپوں اور زہریلی گیسوں کی طاقت ــــ لیکن اس طاقت کے استعمال کا انجام بھی تباہی ہی ہے۔ یہ طاقت استعمال نہ ہونے کی صورت میں بھی دوسروں کے لئے ایک دائمی خطرہ ہے۔ مختصر یہ کہ مغربی تہذیب کی انتہائی ترقی کا مطلب تباہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ایسی حالت میں جب کہ مغربی تہذیب "ترقی" کی طرف بڑھے جانا چاہتی ہے۔ امن امن کی پکار کا اس پر کیا اثر ہو سکتا ہے؟ وہ یہ الفاظ سننے کو تیار تک نہیں ہو سکتی۔ پھر اس عقدہ کا حل ہو تو کیسے؟

اس سمسیا کا حل چاہتے ہو۔ تو آؤ مشرقی تہذیب کی شرن میں جو انسان کو حیوان بنانے کی بجائے حیوان کو انسان اور انسان کو دیوتا بنانا چاہتی ہے۔ اس کی ترقی کا مطلب ہے انسانیت کی زیادہ سے زیادہ ترقی۔ اور انسانیت کا مفہوم ہے۔ انسان کا انسان کو پیار کرنا۔ خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو آرام پہنچانا۔ خود بھوکے رہ کر دوسرے کی بھوک مٹانا۔ یہ تہذیب کہاں ہے؟ یہ سنسار میں تمام باشندوں کو بھائی بھائی کی طرح رہنے کا سبق دیتا ہے۔ کس کے پاس ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ یہ تہذیب ویدوں کی تہذیب ہے۔ اور وہ وید آریہ سماج کے پاس ہیں۔

آج آسمان پر جنگ کے منڈلاتے ہوئے بادلوں کو دیکھ کر دنیا امن امن کی پکار کر رہی ہے۔ مغربی سیاست دان اور مدبر تانا شاہوں سے امن کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ مگو یہ شور۔ گرجتے ہوئے جنگ کے بادلوں کو دیکھ کر امن کی پکار اور بھی بلند ہوتی

Digitized by eGangotri

جا رہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ انسانیت کا پیغام مغربی ممالک تک پہنچایا جائے۔ ... سبھیتا کی توپ سے جنگ کے ان بادلوں کو چھن بھن کر دیا جائے ✣

ایک بار پشچمی اور پوروبہ سبھیتا کی ٹکر ہو جانے دو۔ یدھ اور امن میں ٹھن جانے دو۔ خود غرضی اور پروپکار کا سامنا ہو جانے دو۔ تاکہ دنیا دیکھ لے۔ کہ کس طرح انسانیت وجے پاتی ہے۔ اس کے بعد کیا یہ بتانا بھی ضروری ہے۔ کہ ویدک سبھیتا کا بول بالا ہوگا۔ خود غرضی ان ہی لوگوں کے پاؤں تلے کچل کر مر جائے گا۔ اور خود پشچمی سبھیتا ویدک سبھیتا کے پاؤں پکڑ لے گی۔ تب امن امن کی پکار سنائی دے گی۔ فضا گونجے گی ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے ✣

(ہینیتی)

یو۔ پی گورنمنٹ کی تجویز

اپنے پرانت کے دیہات سے ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے یو۔ پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دیہاتیوں میں ایک ایسی کتاب مفت تقسیم کی جائے۔ جسے وہ نہ صرف تعظیم کی نگاہ سے دیکھیں۔ بلکہ وہ اسے روزانہ پڑھا کریں۔ پہلے خیال تھا۔ کہ رامائن کو اس مقصد کے لئے منتخب کیا جائے۔ لیکن چونکہ اس پر بھاری خرچ اٹھتا ہے۔ اس لئے اب ایک ایسی کتاب تیار کی جا رہی ہے۔ جس میں تلسی داس۔ سورداس۔ اور میراں بائی کے بھجن ہوں گے۔ یہ کتاب ہندوؤں کے لئے ہوگی۔ غیر ہندوؤں کے لئے کوئی اور کتاب منتخب کی جاوے گی۔ اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سیٹھ گھنشیام داس برلا اور نواب چھتاری نے روپیہ دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس پر تیس ہزار روپیہ سالانہ خرچ آئے گا۔ ہم یو۔ پی گورنمنٹ کو اس مفید تجویز پر مبارکباد دیتے ہیں ✣

ہندی گھاٹنگ سرکلر واپس

یہ جان کر ہمیں اطمینان ہوا ہے۔ کہ محکمہ تعلیم ریاست جموں وکشمیر نے اپنا وہ ہندی گھاٹنگ سرکلر جس کے خلاف ایک عرصے سے ہندو پروٹسٹ کر رہے تھے واپس لے لیا ہے۔ ایک ہندو ریاست میں ہندی گھاٹنگ سرکلر کا اجرا حد درجہ افسوسناک ہے۔ لیکن

ہمیں خوشی ہے۔ کہ ذمہ دار حکام نے دانشمندی سے کام لے کر ایجی ٹیشن کو ختم کر دیا ہے ✣

ساتویں ڈکٹیٹر کو مبارکباد

آریہ ستیاگرہ کے ۷ ویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیندر جی سدھانت بھوشن نے ۲۲-جون کو ۱۷۰ ویروں کے ساتھ ستیاگرہ کیا تھا۔ ان کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ ہم پنڈت گیانیندر اور ان کے پد چنہوں پر چلنے والے ویروں کو دھرم یدھ کے لئے ان کے اس تیاگ پر ودھائی دیتے ہیں ✣

سواگت

ستیاگرہ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے پنڈت گیانیندر نے شری ونائیک راؤ جی بیرسٹر کو اپنا جانشین مقرر کر کے اس اندولن کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دے دی۔ اور انہوں نے باقاعدہ اس کا چارج لے لیا ✣

آٹھویں ڈکٹیٹر ۲۲-جولائی کو ستیاگرہ کریں گے۔ تب تک آپ دورہ کریں گے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ اس میں انہیں بھاری سپھلتا ملے گی۔ یدھ کھشیتر میں نائیک کے روپ میں کودنے پر ہم جنتا کی طرف سے آپ کا اور مسٹر مسانیہ کا جو سی۔ پی کی طرف سے دھرم یدھ کے نویں ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں ہاردک سواگت کرتے ہیں ✣

مدراس گورنمنٹ سبق لے

گورنمنٹ بمبئی نے شولاپور میں آریہ ستیاگرہیوں پر لگائی گئی پابندیوں کو واپس لے کر حکومت مدراس کی تقلید کے لئے مثال پیش کر دی ہے۔ آریہ سماج کی پرامن تحریک پر ایک کانگریسی حکومت کا اس طرح بلاوجہ پابندی لگانا ایک ایسی تعجب خیز حرکت ہے۔ جس کی مذمت کانگریسی اخبار "نیشنل ہیرلڈ" نے بھی کی ہے۔ اور سبھاش بابو کے الفاظ میں ہر سچے کانگریسی کو کرنی چاہیئے ✣

پنڈت بدھ دیو کو ودھائی

پنڈت بدھ دیو ودیا النکار جنہوں

نے مہاشہ کرشن جی کے بعد پنجاب کا دورہ شروع کر دیا تھا کو ودائی دینے کے لئے ۲۲-جون کو جیجا حیدرآباد دوس منانے ہوئے گورودت بھون میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت جی کو مان پتر دئے گئے۔ اور مختلف سماجوں کی طرف سے تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔ پنڈت جی ۲۵-جون کو بھٹنڈہ ایکسپریس سے دہلی روانہ ہوئے۔ جہاں ان کا پُر جوش سواگت کیا گیا۔ راستہ میں بھی کئی سٹیشنوں پر ان کا اُتساہ پورک سواگت کیا گیا۔ پنڈت جی ۲۵-۳۰ ہزار روپے کے لگ بھگ دھن اور تین سو سے اوپر والنٹیر اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ بہت سے والنٹیروں کو دہلی میں روک لیا گیا ہے۔ آپ ۳۰-جون کی صبح کو منماڈ پہنچ جائیں گے۔ اور جلد تین سو والنٹیروں کے ساتھ ستیہ آگرہ کریں گے ✣

ہم پنڈت جی کو ان کی ان اُتساہ وردھک سرگرمیوں اور اپوروتیاگ کے لئے ہاردک ودھائی دیتے ہوئے رن کھشیتر کے لئے وداع کرتے ہیں ✣

کچھ مہاشہ کرشن جی کے سمبندھ میں

ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی ۵-جون کو اورنگ آباد میں گرفتار ہوئے تھے۔ جیل میں داخل ہوئے ۲-جولائی کو انہیں چار ہفتے ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی تک ان کے مقدمے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ حالانکہ ان سے ۱۷ دن بعد گرفتار ہونے والے ساتویں ڈکٹیٹر کو سزا بھی ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں جب کہ مہاشہ جی کوئی صفائی پیش کرنا نہیں چاہتے مقدمہ کا اس قدر طویل التواء نہ جانے کیا معنی رکھتا ہے؟

مہاشہ جی کی صحت نہ اچھی ہے نہ بری۔ جو تکالیف انہیں باہر تھیں وہ اب بھی ہیں۔ لیکن غنیمت یہ ہے۔ کہ انہیں وہ دوائیں استعمال کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ جو وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ چونکہ وہ جیل کی روٹی ہضم نہیں کر سکتے۔ اس لئے دودھ پر گذارہ کر رہے ہیں۔ بمبئی سے پھل مہیا کرنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ انہیں کئی خطوط لکھے گئے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان تک نہیں پہنچائے گئے ✣

۲۶-جون کو انہیں ایک جوابی تار دیا گیا تھا۔ جس کا جواب اب تک نہیں آیا۔ ایسی حالت میں سوائے پرماتما سے ان کی صحت کے لئے پرارتھنا کرنے کے کیا چارہ ہے ✣

قانون تحفظ والیان ریاست

حکومت پنجاب نے اپنے صوبہ میں قانون تحفظ والیان ریاست کا نفاذ کر دیا ہے۔ اس قانون کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ریاستوں کے متعلق ہونے والی تحریکوں کے متعلق جلسوں جلوسوں کو روک دینے کے لئے وسیع اختیارات دے دئے گئے ہیں۔ لیکن حکومت پنجاب کے اس اقدام کو غیر ضروری قرار دے کر ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ کیونکہ صوبہ کے حالات اس ایکٹ کے نفاذ کا تقاضا نہیں کرتے۔ بظاہر اسے حیدرآباد کے علاوہ پنجاب کی کئی ایک ریاستوں میں ہونے والی ایجی ٹیشن کے پیش نظر نافذ کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا اصل مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد ایجی ٹیشن کو دبا دیا جائے۔ گورنمنٹ نے اپنے اعلان میں جن ریاستوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں ابھی تک باقاعدہ ایجی ٹیشن شروع نہیں ہوئی۔ ... ہی ان ریاستوں نے خود کوئی خطرہ ... ہے۔ ایسی حالت میں پنجاب گورنمنٹ کو ... کہ وہ اس حکم کو واپس لے لے ✣

برہما اور افریقہ میں

افریقہ اور برہما سے ہمیں ہر ہفتہ ... آتی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں دھرم یدھ کے لئے بہت اُتساہ پایا ... منتری آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کے ... تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف ... بڑے شہروں میں دھن سنگرہ کا کام ... اُتساہ سے ہو رہا ہے۔ بلکہ جتھے بھی ... ہو رہے ہیں ✣

رنگون سے ایک جتھا شری رام ... اُپ منتری آریہ سماج رنگون کی رہنمائی ... آ رہا ہے۔ روانگی سے پیشتر الوداعی ... جتھے کو ۲۵۳ روپے کی تھیلی بھینٹ ... اس کے علاوہ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور ... برہما سے ایک ایک ڈکٹیٹر لیا ... ہے۔ نام کا جلد اعلان ہو جائے گا ✣

ہمیں خوشی ہے۔ کہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے آریہ بھائی اپنے حیدرآباد کے پیڑت بھائیوں کے پرتی اپنے ... بڑی تن پرتا سے کر رہے ہیں ✣

خط وکتابت کرتے سمیہ ... دیا کریں ✣

سدرشن چکر

لاہور کے سکھوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی خدمت میں اس امر کی درخواست دی تھی۔ کہ انہیں ہوائی جہاز کے ذریعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ پر پھولوں کی بارش کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس کی اجازت نہ دی گئی +

اجازت دی بھی کیسے جا سکتی تھی۔ سیاسیات کی موجودہ صورتِ حالات میں سرکار کو ہر وقت "ہوائی حملہ" کا خطرہ رہتا ہے۔ پھر وہ یہ "خطرہ" خود ہی مول کیسے لے لیتی؟

بنّوں کی خبر ہے۔ کہ میری کیمپ کے باہر سرکاری فوج کے ۳۹ اونٹ چر رہے تھے۔ کہ قبائلی ڈاکو انہیں اغوا کر کے لے گئے۔ ـــــ حیرت ہے۔ کہ ڈاکوؤں کو یہ وہم کیسے ہو گیا۔ کہ یہ کسی وقت ہندوؤں کی ملکیت رہے ہیں۔ یا کہ پچھلے جنم میں یہ ہندو رہے ہونگے۔ کاش! کوئی ان ڈاکوؤں تک ہمارا پیغام پہنچا دے۔ کہ خدارا انہیں اسلام قبول کرنے کیلئے مجبور نہ کیا جاوے +

کل تک ہمارا سا خیال تھا۔ کہ زن - زر - زمین کے لئے ہی مرد لڑتے ہیں۔ اور کئی حالتوں میں ایک دوسرے کی جان تک لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ آج ہی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک اور چیز بھی ہے۔ جو پنجاب کے دیہات میں ان تینوں چیزوں سے زیادہ عزیز سمجھی جاتی ہے۔ اور وہ ہے "نمبرداری"۔ چک نمبر ۹ شمالی ضلع سرگودھا کے دو سکھ اسی "نعمتِ غیر مترقبہ" کے لئے ایک دوسرے کی جان کے لیوا بنتے ہوئے ہیں +

پٹیالہ کے ایک "بہادر لڑکے" نے اپنے تایا کے اس "حکم امتناعی" کے خلاف جو اس نے اپنے بھتیجے کے پتنگ اُڑانے کے متعلق جاری کیا تھا۔ پروٹسٹ کے طور پر آٹھ آنے کی افیون کھا کر خودکشی کر لی۔ اس نے جان دیدی مگر اپنی آزادی کو غصب نہ ہونے دیا۔ کیا لاہور میونسپل کمیٹی کے اسی حکم کے خلاف لاہوری نوجوانوں کو پروٹسٹ کرنے کی ہدایت ہوئی؟ اسی پٹیالوی نوجوان کی "شہادت" لاہوری نوجوانوں کی بہادری اور غیرت پر ایک ایسا حملہ ہے۔ جس کا وہ کبھی جواب نہیں دے سکتے +

ضلع کیمبل پور کے نواحی گاؤں خورشتی کے ایک سکول ماسٹر اور ان کے ملازم کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی سزائے قید اس جرم میں دی گئی ہے۔ کہ ماسٹر مذکور نے اپنے ملازم کی مدد سے انسپکٹر آف سکولز کو جب کہ وہ کسی گاؤں کو جا رہا تھا چاقو دکھلا کر سکول کی لاگ بک میں اپنے متعلق اچھے ریمارکس لکھوا لئے +

آخر سینما سے جو سبق ماسٹر جی نے سیکھا تھا۔ اس پر عمل کرنے کا اس سے بہتر موقعہ اور کون سا ہو سکتا تھا؟

بنارس کے ایک ہندو کانگرسی شری پنت سند گوپال ایم۔ ایس۔ سی کو نوٹس دیا گیا۔ کہ انہوں نے ۱۰۔ مئی کو "لالہ ہردیال ڈے" پر اپنی تقریر کے دوران میں "ہر ہر مہادیو" کا نعرہ کیوں لگایا؟ اب مسٹر سند گوپال جی کا سپیشل مجسٹریٹ بنارس کی عدالت میں چالان کر دیا گیا ہے +

بات معقول ہے۔ محض سیاسی جلسہ میں سیاسی موضوع پر تقریر کرتے ہوئے "ہر ہر مہادیو" کا نعرہ لگانے کے کیا معنی؟ بنارس یو۔ پی میں ہے۔ اور یو۔ پی میں ہی مسلم لیگ کا نعرہ "اسلام خطرے میں ہے" بلند ہو رہا ہے۔ دو فرقہ وارانہ نعروں کی ٹکر کا نتیجہ کیا ہوتا؟ قدرتی طور پر ہندو مسلم فساد!

کانپور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ سپرا ایچ میں کمہاروں کی ایک مسجد کے ساتھ ۳ مرلہ زمین خالی پڑی تھی۔ ہر کمہار کی یہ کوشش تھی۔ کہ اسے اپنے مکان کے احاطہ میں شامل کر لے۔ چنانچہ ایک کمہار نے راتوں رات اسے ایک دیوار کے ذریعہ اپنے مکان کے ملحقہ احاطہ میں شامل کر لیا۔ جونہی دوسرے کمہاروں کو معلوم ہوا۔ وہ مسلح ہو کر اس خیال سے مسجد میں چھپ گئے۔ کہ جوں ہی وہ نماز کو برطھنے آئے۔ اسے "جام شہادت" نوش کرا دیا جاوے۔ چنانچہ ان کا ارادہ کامیاب ہوا۔ اور دو کمہار "شہید" بنا دیئے گئے۔ لیکن کمی کا کمی کو نہ رہا۔ وہ شہید بن گئے۔ اگر ملزمان کو پھانسی کی سزا دی گئی تو وہ غازی بن جائیں گے +

اِدھر اُدھر کی

یورپ میں خدمت آرٹ کی آڑ میں کیا کچھ نہیں ہوتا ـــ بے حیائی۔ اخلاق سوزی۔ بدکاری؟ کون سی حرکت ہے۔ جو سرزد نہیں ہوتی؟ فرانس کی ملکۂ حسن سوینا بیبی کے خلاف "خدمت آرٹ" سے انکار کرنے کے جرم میں ایک دلچسپ مقدمہ چل رہا ہے۔ جرم کی تفصیل و نوعیت ملاحظہ ہو:۔

مس بیبی کسی زمانہ میں رقاصہ تھی۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں اسے ملکہ حسن کا خطاب دیا گیا۔ اور اس کا کام یہ مقرر ہوا۔ کہ وہ اشتہار بازی اور نشر و اشاعت کے لئے مستعد رہے۔ اور اشتہار بطور "ماڈل" کھڑی ہوا کرے۔ ایک روز مصور نے کہا۔ کہ ـــ کپڑے بالکل اُتار دو۔ کیونکہ میں نے ایک اشتہار کے لئے تمہارا عریاں فوٹو اُتارنا ہے۔ لیکن ملکہ حسن نے آرٹ کی اس "خدمت" سے انکار کر دیا +

لیکن یہ ایسا جرم نہ تھا جسے فراموش کر دیا جاتا۔ اس کی سزا اسے ضرور ملنی چاہیئے تھی۔ چنانچہ فرانس کی ایک عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ اس پر کئی اور الزامات بھی لگائے گئے ہیں۔ مثلاً اس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ نیویارک کی نمائش حسن میں فرانس کی نمائندگی کریگی لیکن عین وقت پر اس نے امریکہ جانے سے انکار کر کے ناقابلِ معافی گستاخی دکھائی +

کوئی بتائے۔ کہ فرانس کیوں نہ ایسی مغرور۔ بے مروت۔ پتھر دل۔ خدمتِ آرٹ کے جذبہ سے کوری۔ غدار ملک اور گستاخ لڑکی کو سزا دے؟ ہمارا خیال ہے۔ کہ اسے سخت سے سخت سزا دی جاوے گی "ملکہ حسن" کا خطاب چھین کر چڑیل کا خطاب دے دیا جائیگا۔ اور اگر انصاف کیا گیا تو عمر قید کی سزا دی جائیگی +

زندہ باد مرکز آرٹ فرانس!

مختصر افسانہ

(روزانہ زندگی کے واقعات)

دوشی کون؟

جنوری کا مہینہ تھا۔ کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا تھا۔ منڈی میں کپاس کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ میں اپنے ایک مترکے ساتھ دھوپ سینک رہا تھا۔ کہ اتنے میں تھوڑی دور پر شور وغل سنائی دیا۔ بات کی بات میں بہت سے لوگ وہاں پر اکٹھے ہو گئے۔

ہم بھی اس دکان پر پہنچ گئے۔

دکان کے منیم صاحب زمین پر پڑی ایک بچی کی لاتوں اور گھونسوں سے مرمت کر رہے تھے۔ لڑکی بے چاری بکری کی طرح سے رو رہی تھی معصوم بچی پر پڑ رہی اس مصیبت کا کارن جاننے پر پتہ لگا۔ کہ اس بالکا نے کپاس کے ڈھیر میں سے آنکھ بچا کر تھوڑی سی کپاس اٹھالی تھی۔ اسے بھاگتے ہوئے پکڑ کر منیم صاحب نے یہ کٹھور دنڈ دیا تھا۔

پاس کھڑے ہوئے لوگ کہہ رہے تھے۔ —"منیم صاحب نے تھوڑی سی کپاس کے لئے بے چاری کو بڑی نردئیتا سے پیٹا"— اجی وہ تو بڑا سنگ دل ہے۔ اس کے گھر میں کوئی بال بچہ نہیں ہے۔ وہ کیا جانے پریم کسے کہتے ہیں؟

منیم صاحب سمجھدار آدمی معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو خاموش کراتے ہوئے کہا — "میرا بھی سنوگے یا اپنی ہی کہتے جاؤ گے"۔

اس نے وہیں کھڑے غریب کسان کی طرف سنکیت کرتے ہوئے کہا —

میری چوری کرنے پر بھی لڑکی کو نہ مارتا۔ تو اس نرکنگال پر گھور ظلم ہوتا۔ اسی بے چارے نے ساون بھادوں کی کڑکتی دھوپ میں ہل چلایا۔ سخت سردی کی راتوں میں پانی لگا کر کھیت کو سینچا — کنتو افسوس! اتنا خون پسینہ بہانے پر بھی۔ ساری کپاس بیچ کر بھی وہ سرکاری لگان نہ چکا سکیگا۔ اب آپ ہی کہئے۔ کہ ان آئے دن کی چوری کی وارداتوں کو آنکھیں موند کر دیکھتے رہیں۔ تو ان دکھی اور مصیبت زدہ بے چارے کسانوں کی کیا دشا ہو؟

میں من ہی من یہ سوچنے لگا۔ — ایک طرف ایک ابودھ نردوش بالکا

استری جگت

کیسا پتی پسند ہے؟

جرمن عورت اس مرد کو پسند کرتی ہے۔ جو اس سے دائمی محبت کرتا ہے۔

روسی عورت اس مرد کی خواستگار رہتی ہے۔ جو برطانیہ وغیرہ ممالک یورپ میں باعث فخر ہو۔

چینی عورت مصور اور عیش پسند مرد کی خواہاں ہوتی ہے۔

انگلستان کی عورت کو مالدار خاوند درکار ہوتا ہے۔

فرانس کی عورت اپنے مرد کی دلدادہ ہوتی ہے۔ جو مجسم محبت اور کرشمہ ساز ہو۔

جاپانی عورت بہادر اور تاجر شوہر کو پسند کرتی ہے۔

تبت کی عورت کو مذہب سے محبت رکھنے والا خاوند پسند ہوتا ہے۔

سپین کی عورت بہادر اور اولوالعزم مرد کی تمنا رکھتی ہے۔

امریکن عورت سیر و تفریح اور جذبۂ محبت رکھنے والے مرد کی طالب ہوتی ہے۔

افریقہ کی عورت تنومند بے خوف اور لڑاکے مرد کی شائقین ہوتی ہے۔

عرب عورت مستقل مزاج اور غیور مرد کو چاہتی ہے۔

ترکستانی عورت شہسوار اور نگہبان مرد کو پسند کرتی ہے۔

ایرانی عورت عیش پسند اور تخیل والے مرد پر فریفتہ

ہے۔ کہ جس کو ننھی چھوٹی اوستھا میں اپنے پیٹ کے لئے چوری کرنی پڑتی ہے۔ دوسری طرف ہے بھارت کا بھوکا ننگا کسان جسے صبح سے شام تک سخت محنت کرنے کے باوجود بھی بھرپیٹ روٹی نہیں ملتی۔ آہ! ہماری یہ دینیہ دشا! کس سے شکایت کی جائے اور کس سے فریاد کی جائے —

م —

بن جاتی ہے۔

کوہستانی عورت کو دیوہیکل اگر اطاعت گذار خاوند پسند ہے۔

ترکی عورت با حیا اور ہنگامہ پرور خاوند پر جاں نثار کرتی ہے۔

پولینڈ کی عورت حرفا کشش اور گہری آتش رکھنے والے خاوند کی آرزو رکھتی ہے۔

پرتگالی عورت حسین اور جاں نثار خاوند کو چاہتی ہے۔

برہمی عورت تمام کاروبار اور گھربار پر حکمرانی کرتی ہے۔ اور ایسا خاوند پسند کرتی ہے۔ جو اس کے معاملات خصوصاً اطوار محبت میں مخل نہ ہو۔

افغانی عورت بہادر۔ جنگجو اور مذہب پرست خاوند کی تابع فرمان رہتی ہے۔

کشمیری عورت معزز اور مالدار خاوند سے محبت کرتی ہے۔

پنجابی عورت بہادر مرد کو پسند کرتی ہے۔

راجپوتانہ کی عورت مستقل مزاج اور وفا شعار خاوند کی خواستگار ہوتی ہے۔

یو۔پی کی عورت ایسا خاوند چاہتی ہے۔ جو ناز بردار ہو۔ اور زیورات سے اسے لاد دے۔

یورپین عورت ایسا خاوند پسند کرتی ہے۔ جو کام سے فارغ ہو کر باقی وقت بیوی اور بچوں کی رفاقت میں گذارے۔

میکسیکو کی عورت اس مرد پر فریفتہ رہتی ہے۔ جو الفناب اور ہنگامہ کی زندگی بسر کرے۔

طرابلسی عورت اس مرد کی خواہاں ہوتی ہے۔ جو مذہبی دیوانہ ہو۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

اصرت بانی

(از کبیر صاحب)

بابا دیکھ نہ پتنگ بھرم کیرتا ناہیں
گونی ایک گرو گیان سے ابھرے سادھو

ارتھ:۔ بابا چراغ کی طرح ... اور انسان بھرم کی ... جیسے اس میں گر کر کی طرح جل رہے ہیں۔ کوئی کوئی سادھو گرو کے گیان کی وجہ سے بچ ...

سمرن سے من لائیے جیسے کامی
ایک پلک بسرے نہیں نسدن آٹھوں

ارتھ:۔ سمرن ایسی لگن سے کرنا ... جیسے شہوت پرست انسان ... خیال کرتا ہے۔ اور ایک لمحہ بھی ... نہیں بھولتا۔ بلکہ آٹھوں پہر (رات ...) اسے یاد رکھتا ہے۔

سمرن من لائیے جیسے پانی
پران تجے چھن بچھڑے کہیں کبیر

ارتھ:۔ سمرن میں من کو اس طرح ... رکھئے۔ جس طرح کہ مچھلی پانی سے ... رکھتی ہے۔ ایک لمحہ کی جدائی ... جان نکل جاتی ہے۔ کبیر ... ہیں۔

سمرن سرت لگائے کر مکھ سے کچھ نہ بول
باہر کا پٹ بند کر اندر کا پٹ کھول

ارتھ:۔ سرت لگا کر سمرن کرو ... کچھ مت کہو۔ باہر کے دروازے کو بند کر ... کے اندر کے دروازوں کو کھول دے۔

تن تھر من تھر بچن تھر سرت نرت تھر ہو
کہیں کبیر اس پلک کو کلپ نہ پاوے کو

ارتھ:۔ اگر من۔ جسم۔ روح (آتما) سب ... ٹھہر کر سمرن کریں۔ تو ایسے ایک لمحہ ... سمرن سے جو پھل ملتا ہے۔ وہ ایک کلپ ... کے باہر والی سمرن سے بہت زیادہ ... کہتے ہیں۔

اسلام کی درشٹی میں گائے

(لیکھک:- شری نظیر احمد وکیل- سیتاپور)

سنہ ۱۹۰۹ء سے گؤ رکھشا کے لئے میں پرچار کر رہا ہوں۔ اور اس میں مجھے سپھلتا ملی ہے۔ اور اس کے لئے مجھے گرو ہے۔ اس سمے میں میں اپنے نشچے تھا کہ سُنّی مسلمان بھائیوں میں گؤ رکھشا کے بھاؤ کا پرچار کرنے کے لئے بہت سے لیکھ لکھے ہیں۔ میرے انوبھو تھا جانچ پڑتال نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ نشچے لوگ سوبھاؤ نہ گائے کا مانس کھانے سے ابھی چت ہیں۔

سُنّی لوگوں کی سنکھیا بھارت میں بہت ادھک ہے۔ وہ سوچتے ہیں۔ کہ گائے کو مارنے اتھوا اس کا مانس کھانے میں ہی اسلام دھرم ہے۔ یہ وامیات وچار اس سمپردائے کے سمجھدار لوگوں اور پربھاؤ شالی دلیلوں دوارا ہی دور کئے جا سکتے ہیں۔ دو سمپردائیوں کے اُنتی شیل وچاروں کے بدھی مان منش گائے کی اُپیوگتا کو سمجھتے ہیں۔ پرنتو جنتا پر قابو پانا اور ان کے مورکھتا پورن وچاروں کو دور کرنا ان کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ دکھ کی بات ہے۔ کروڑوں دودھ دینے اور شکتی داؤں کے لئے کئے جانے والے گؤ بدھ نے بھاری کھینچ تانی۔ دیہاتی آواگمن اور پریاپت ماترا میں شدھ دودھ کی اپلبدھی کو پنگو بنا دیا ہے۔ دوسرے شبدوں میں یہ ہمارے دھن اور سواستھیہ پر بڑا ہانی کارک پربھاؤ ڈال رہی ہے۔ یہ بات مسلمان اور ہندوؤں پر سمان روپ سے لاگو ہوتی ہے۔

کوئی بھی مسلمان قرآن کی آیتوں یا پیغمبر اگت حدیثوں سے یہ پرمانت نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام میں گؤ بدھ اور گؤ مانس بھکشن آوشیک ہے۔ اور نہ ہی وہ یہ سدھ کر سکتا ہے۔ کہ ان کا چھوڑنا پاپ ہے۔

وہ کیول اس سدھانت کو پرمان کے روپ میں پیش کر سکتا ہے۔ کہ اسلام دھرم میں گائے کا مانس حرام نہیں ہے۔ گائے منش کے لئے النجدی دین ہے۔ جسے ہمارے انتم پیغمبر محمد صاحب بھی دان سمجھتے تھے۔ انہوں نے سپشٹ شبدوں میں ننبیوں کو سندیش دیا ہے۔ کہ وہ گائے کا آدر کریں۔ کیونکہ یہ سب چوپائیوں کی رانی ہے۔

"گائے کا مانس بیماری ہے۔ دودھ اوشدھ ہے۔ اور اس کا گھی چکنا ہے"۔ یہ کہاوت اس بات کو سپشٹ پرگٹ کرتی ہے۔ کہ گائے کا مانس اسواستھ پرد بھوجن ہے۔

پیغمبر صاحب کے داماد خلیفہ علی نے بھی یہی بات کہی ہے۔ غوث اعظم نے جن کا سُنّی لوگ بہت مان کرتے ہیں۔ کبھی گائے کے مانس کو چھوا بھی نہیں۔ صوفی لوگ بھی اس کا اُپیوگ کبھی نہیں کرتے۔ عبد اللہ ملک سیریا کا سردو پرکھم مسلم راجہ تھا۔ جس نے ایران میں گؤ بدھ کو بند کیا تھا۔ ہندوستان میں بابر۔ اکبر۔ جہانگیر۔ ہمایوں۔ شاہ جہان۔ اورنگ زیب۔ محمد شاہ اور شاہ عالم آدی مغل سمراٹوں نے کرشی اُنتی تتھا اپنی ہندو پرجا کے بہو سنکھیک بھاگ کو سنتشٹ کرنے کے لئے گؤ بدھ بند کر دیا تھا۔ کابل کے بھوت پورو سمراٹ امان اللہ۔ حیدرآباد دکھشن کے نواب رادھن پور۔ دُجانا اور بنگنا پلی کے نوابوں نے بھی میرے وچاروں کا سمرتھن کیا۔ اور گؤ ہتیا بند کر دی۔

میری اُوپر لکھی باتوں سے سپشٹ ہے۔ کہ اسلام میں گائے کی ستھتی بہت اونچی ہے۔ اور آرتھک وا نیہ درشٹیوں سے بھی بھارت ورش کے لئے گؤ ہتیا اتینت ہانی کارک ہے۔

میں کچھ ایسے اُپائے بتانا چاہتا ہوں جو نر دوش گؤ ماتا کے سہوگیہ اور نیچے دوارا کرہا میں پرینت کئے جانے چاہئیں

(۱) مسلم جنتا کو گائے کی اُپیوگتا بتلانے اور اس بات کا گیان کرانے کے لئے کہ قربانی کے لئے بکری- بھیڑ و اونٹ ہم پرکٹ لبدھ ہیں۔ اور یہ جتانے کے لئے کہ گؤ بدھ جو ہندوستان تھا انیہ دیشوں کے شکھشت اور سبھیہ ننبیوں دوارا ابھی کیا جاتا بند کر دینا چاہئے۔ اس کے لئے مسلم پرچارک نیت کئے جائیں۔ اس پرکار پرچار کرنے سے دیرگھ کال میں ہندو مسلم جھگڑے کا بھی نپٹارا ہو جائے گا۔

(۲) بھارتی مسلم سنتان کے پتھ پردرشن کے لئے ایک مسلم گؤ شالا ستھاپت کی جائے۔ محمود آباد کے سورگیہ مہاراج نے مجھے اس کاریہ کے لئے مالی امداد دینے کا وچن بھی دیا تھا۔ دربھاگیہ سے وہ سمیہ ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اس لئے اب ہمیں دوسروں کے دوار کھٹکھٹانے پڑیں گے۔

(۳) گؤ ہتیا بند کرنے کیلئے بھارتیہ سرکار کو پریرت کیا جاوے۔ جیسا کہ مدھیہ پرانت کی سرکار نے اپنی ۲۱- مئی سنہ ۱۹۲۲ء کی سمت ۱۲۳۶ ۹۵۵ سمت ۱۳ کی گھوشنا دوارا گؤ ہتیا بند کرنے کی آگیا نکالی ہے۔

ویدک کال کے آریہ

(لیکھک:- پنڈت رام گوپال جی شاستری)

ورتمان کال کے ہندوؤں کو دیکھ کر کبھی کبھی تو آشچریہ سامنے میں آتا ہے۔ کہ کیا یہ ہندو لوگ ان ہی آریوں کی سنتان ہیں۔ جن کا ورنن ہم پرانے گرنتھوں میں پڑھتے ہیں۔ ورتمان کال کے ہندو جیون کے سب سامان ارتھات ——— دھن- بل- جن ہوتے ہوئے بھی پر پر مار کھاتے۔ اور دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ ویدک کال کے آریہ دیر نربھے۔ ستیہ وکتا- سدا چاری- اور پراکرمی ہوتے تھے۔ شکست کا نام تو انہوں نے کبھی سوپن میں بھی نہ سُنا تھا۔ اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے ڈٹ کر لڑتے تھے۔ مان اور پرتشٹھا سے تھوڑا سمیہ جینا اچھا سمجھتے تھے۔ پرنتو داس اور اپمان کا جیون انہیں پسند نہیں تھا۔

اب ہمیں وچارنا یہ ہے۔ کہ نام ماتر کے ورتمان آریہ (ہندوؤں) میں کون سی کمی ہے۔ جو کہ اس سمیہ ہمیں بڑھنے نہیں دیتی۔ اس کا اُتر میں سنکشیپ میں دوں گا:-

پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ پراچین آریہ اس سنسار کو آنند مئے بناتے تھے۔ پرلوک کے لئے وچارتے اور جانتے ہوئے بھی اس جگت کو متھیا کہہ کہہ کر جھوٹا ویراگیہ نہیں پھیلاتے تھے۔

سمیہ سمیہ پر اپنے اپنے آشرموں میں رہ کر لوک اور پرلوک کا آنند لیتے تھے۔ پچیس ورش تک برہمچاریہ کال میں ودیا پڑھ کر پھر گرہستھ میں پرویش کرتے۔ پچیس یا پچاس ورش گرہستھ میں آنند مئے جیون ویتیت کر کے ساٹھ یا ستر ورش کی آیو تک بان پرستھ اور پھر سنیاس میں پرویش کر جاتے تھے۔ ان آشرموں میں جا کر بھی اپنی اُنتی کے ساتھ ساتھ پرجا کی بھلائی کے ارتھ دھرم اُپدیش دیا کیا کرتے تھے۔

ورتمان ہندوؤں میں متھیا ویراگیہ کا بھاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ اس بھاؤ کو پیدا کرنے والے بودھ- جینی تتھا مدھیہ کال کے سنت لوگ تھے۔

یہ بھاؤ کہ یہ سنسار انتیہ ہے۔ اس میں رہنا نہیں۔ کوئی ہماری کوٹھی۔ استری یا انیہ پدارتھ نے گیا ہے۔ وہ ایشور سے یاد سے لگا۔ ان انتیہ پدارتھوں کے لئے لڑ کر اپنے جیون کی شانتی کو کیوں کھونا۔ ہمیں تو ہری بھجن سے کام ہے۔ سنسار کے بکھیڑے سے کیا لابھ؟

اس بھاؤ نے جاتی کو گھن کی طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ پراکرمی۔ اُتساہی۔ تتھا ویر آریہ اب ڈرپوک- نکمے اور بزدل بن گئے ہیں۔ جو دھن- جن اتیادی لوٹے جانے پر بھی شانتی کی تلاش میں ہیں۔ سمجھو کہ وہ اپنے اور اپنے کل کے لئے قبر کھود رہے ہیں۔

پراچین آریوں کا جیون اس سے بالکل اُلٹا تھا۔ وہ اس جیون کو ایک آنند مئے جیون سمجھتے تھے۔ ہنسنا۔ کھیلنا۔ دھن کمانا۔ بھائیوں کی سیوا۔ اچھی سنتان اُتپن کرنا۔ دیر تا آدی ان کے گن تھے۔

اپنے ادھیکار کے لئے لڑنا وہ دھرم سمجھتے تھے۔ کارن یہ کہ ان میں دنیا کو دُکھ دیتا نہیں تھا۔ وہ تو سمجھتے تھے۔ کہ اتنے ینیوں کے پھل سے منش جنم ملا ہے۔ اس کو بکھیرونا یا نکمے رہ کر نہیں گزارنا چاہیئے۔ رام چندر کو سیتا کے واپس لانے کے لئے کتنا مقابلہ کرنا پڑا۔ انت میں دُشمن کو مار کر بدلہ لیا۔ ویسے نہیں چھوٹا۔ شری کرشن جی کا اپمان جب ششوپال نے بار بار کیا تو بھری سبھا میں اس کا سر دھڑ سے الگ کر دیا۔

(باقیہ صفحہ ۱۴ پر)

بھگوان بدّھ اور ذات پات

(لیکھک: شری بہمن واتسائن)

(۱) ایک سمے بھگوان بدّھ جیتون میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان کے پریہ سشیہ آنند شہر میں بھکشا مانگنے گئے۔ مارگ میں انہیں لگی پیاس۔ پاس کے ایک کنوئیں پر ایک چانڈال کنیا پانی کھینچ رہی تھی۔ انہوں نے اس سے پانی مانگا۔ جواب ملا — "میں چانڈال کنیا ہوں"۔

آنند نے کہا — "میں نے تم سے جاتی نہیں مانگی تھی۔ میں نے تو پانی مانگا تھا"۔

جب میں بھگوان بدھ نے اس چانڈال کنیا کو بھکشنی سنگھ میں شامل کر لیا۔ اس کا سنگھ میں شامل ہونا تھا۔ کہ چاروں طرف شور مچ گیا۔ کوشل راج پرسین جیت بھی بھگوان کے پاس آکر پوچھنے لگے ۔

بھگوان نے راجہ کو ایک کہانی سناتے ہوئے کہا — براہمن اور چانڈال ایک ہی طرح اُتپن ہوتے ہیں۔ براہمن کہیں آکاش سے نہیں آتے۔ شودر۔ ویشی اور کھشتری۔ براہمن آدمی کیول مت بھید ہیں۔ جو منشیوں دوارا بنائے گئے ہیں۔ جس پرکار بالک سڑک پر کھیلتے ہیں۔ اور مٹی کے کھلونے بنا کر آپ ہی ان کے بھن بھن نام رکھ لیتے ہیں — کسی کو گھبرو۔ کسی کو وہی اور کسی کو گھی کہتے ہیں۔ پرنتو ان بالکوں کے کہنے سے وہ کھلونے ویسے بن نہیں جاتے۔ اسی پرکار منشیوں کے براہمن کھشتری آدی بھن بھن نام لینے سے ان میں کوئی بھید نہیں پیدا ہو جاتا۔ ان کی ناک۔ کان انیادی سب ایک ہی پرکار کے ہوتے ہیں۔ جس پرکار کے بھید گائے۔ بکری۔ گھوڑے آدی جانوروں میں پرسپر پائے جاتے ہیں۔ ایسا کوئی بھید منشیوں کے چار ورنوں میں نہیں دکھائی دیتا ۔

(۲) آشولائن نامک ایک براہمن نے کہا — "ہے گوتم! برہمن کہتے ہیں۔ کہ براہمن ہی شریشٹھ ہیں۔ دوسرے چھوٹے ہیں۔ براہمن ہی شدھ ہیں۔ دوسرے ورن نہیں۔ براہمن برہما کے اَورس پتر ہیں۔ مکھ سے اُتپن برہما نرمت اور اس کے وارث ہیں۔ سو ہے گوتم اس وشے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

بھگوان بدّھ — "بھاردواج! جنم ماتر سے نہ تو کوئی چانڈال ہوتا ہے۔ اور نہ براہمن۔ کرم انوسار ہی منش چانڈال ہوتا ہے۔ اور کرم انوسار ہی براہمن۔ وید آدی پڑھنے والے کل میں اُتپن براہمن بھی نِندیہ پاپ کرموں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اتم براہمن کل میں جنم لینے ماتر سے کوئی براہمن نہیں ہو سکتا"۔

(۳) بھگوان بدھ — "واششٹھ! کھشتری۔ ویشی۔ شودر اور براہمن سبھی کا یا اور من سے دُراچرن کرتے ہیں۔ متھیا دھارنا رکھتے ہیں۔ تو پھر براہمن ہی کیونکر شریشٹھ ہو سکتے ہیں؟ سنسار میں واششٹھ دھرم ہی شریشٹھ ہے۔ ستیہ کرم ہی سب کچھ ہیں"۔

ایک بار متھرا کے راجہ اونتی پتر نے بھکشو کاتسائن کے پاس جا کر پوچھا — "بھنتے! براہمن لوگ کہتے ہیں۔ کہ سنسار میں ہم ہی شریشٹھ اور دوسرے ورن نیچ ہیں۔ سو آپ کی کیا رائے ہے؟"

بھکشو کاتسائن بولے — "مہاراج! کھشتری۔ شودر۔ ویشی۔ براہمن یدی نیچ کرم کریں۔ تو انہیں اس کا پھل ملے گا یا نہیں۔ یدی پاپ کا پھل سب کو مل سکتا ہے۔ تو پھر جنم جات کا کیسا ابھیمان ہے — راجن سنسار میں پرسِدّھیا ہوا ہے۔ کہ براہمن ہی شریشٹھ ہے اور سب نیچ۔ یدی کرم پھل سمان ہے۔ تو ادشیہ ہی سبھی ورن سمان ہیں"۔

(۴) بھگوان بدّھ — "براہمن نہ جٹا سے اور نہ گوتر سے ہوتا ہے۔ جس میں ستیہ اور دھرم ہے وہی پوتر ہے۔ اور (اس لئے) وہی براہمن ہے۔ ارے دُربدّھی! جٹا رکھنے سے اور مرگ چرم پہننے سے تیرا کیا ہوگا؟ بھیتر من تو تیرا راگ دویش آدی سے بھرا ہے۔ باہر کیا دھوتا ہے؟ — براہمنی کے پیٹ سے پیدا ہوئے کو میں براہمن نہیں مانتا۔ وہ تو اہنکاری اور لالچی ہے۔ میں براہمن اس کو کہتا ہوں۔ جو اپری گرہی بنا دئے نہ لینے والا۔ اور لوبھ رہت ہے۔ اور میں براہمن اُسے کہتا ہوں۔ جو دھیانی۔ نرمل۔ سِتھر چِت والا۔ راگ رہت ہے۔ اور ستیہ کو پا چکا ہے"۔

ایک واششٹھ نامک براہمن نے بھگوان بدّھ سے پوچھا — "ہے گوتم! براہمن جنم سے ہوتا ہے یا کرم سے؟"

بھگوان بولے — "ہے وسشٹھ! تم جانتے ہی ہو۔ کہ سنسار میں جتنے پرانی ہیں۔ سب اپنے اپنے لنگ اور پرکار بھید سے پرتھک پرتھک نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جیسے۔ کیٹ۔ پتنگ۔ مچھلی اور پکھشی آدی کو ہم بھن بھن نام سے پکارتے ہیں کیونکہ ان کی جاتیاں اور آکار پرکار بھی پرتھک ہیں۔ پرنتو دیکھو وسشٹھ! منشیوں میں ایسا کوئی بھید نہیں ہے۔ دو ہاتھ۔ دو پیر۔ ناک۔ کان آدی سمست پرانی کی ہیں۔ اس میں کوئی بھید بھاؤ نہیں ہے۔ یدی منشیوں میں کوئی بھید ہے تو وہ صرف نام کا ہے۔ جو سبھی منشیوں کے بھاؤ بھن بھن ہوتے ہیں۔ اتہ ہے واسشٹھ! منشیوں میں جو گئو پالن کرتا ہے۔ اُسے کرشک سمجھو۔ براہمن نہیں۔ اسی پرکار منشیوں میں جو بھی پاجی پر دمنتائی کرتا ہے۔ اُسے یاجک جانو۔ براہمن نہیں۔ میں صرف براہمنی کے گربھ سے اُتپن ہونے ماتر سے کسی کو براہمن نہیں مانتا۔ جو مورکھ ہیں۔ وہ ہی جنم سے براہمن مانتے ہیں۔ اور انہیں کے دماغ میں یہ دھارنا گھسی ہوئی ہے۔ پنڈت لوگ کرم سے شلپی۔ کرم سے بنیا۔ اور کرم سے ہی کرشک ہوتے ہیں ۔

ہے وسشٹھ! سنسار کرم سے ہی چل رہا ہے۔ پرجا کرم سے چل رہی ہے۔ چلتے ہوئے رتھ کے چکر کی آنی کی بھانتی پرانی کرم سے بندھے ہوئے ہیں"۔

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی۔ جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سُرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے۔ اور کھجلی میں نہایت اکسیر ہے ۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی۔ ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے ۔

بھیم سینی سُرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں ۔

قیمت عہ فی شیشی

ہمارے ایجنٹ

ڈاک خرچ ۸ر

لاہور:۔ (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) رام میڈیکل سٹورز نسبت روڈ۔
امرتسر:۔ شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش ۔

پتہ:۔ گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.,
Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بڑے آدمی کیسے بنتے ہیں؟

سیلفرسن رابرٹس کی ترقی کا راز

آپ کو یہ سن کر حیران ہونا ہی چاہیئے کہ کوئی شخص صرف پھیری لگانے سے ہی کروڑ پتی بن گیا ہے۔ شاید آپ سمجھ بیٹھیں۔ کہ یہ کسی جادو یا ٹونے کی ہی کرامات ہوگی لیکن یہ غلط ہے۔ اپنی دماغی قابلیت محنت اور زبردست قوت ارادی کی بدولت ہی سیلفرسن رابرٹس کروڑ پتی بنا ہے۔ یہ وہی شخص ہے۔ جس نے پچھلے میلبورن جوبلی کے موقعہ پر ہوائی جہازوں کی دوڑ پر ایک لاکھ پونڈ کا انعام دیا تھا۔

سیلفرسن رابرٹس کا بچپن مصائب محنت و مشقت کی دردناک کہانی ہے۔ جب وہ ۹ برس کا تھا۔ تو اس کو گھر کے کاموں میں ماں باپ کا ہاتھ بٹانا پڑتا تھا۔ ساتھ ہی اپنے اور اپنے چھ بھائی بہنوں کے کپڑوں کی سلائی بھی کرنی پڑتی تھی۔ اپنی ڈائری کے ایک صفحہ پر لکھتا ہے:۔ "صبح سویرے اُٹھ دودھ اور دلیا پیا۔ پھر اسکول تک ساڑھے تین میل پیدل چلا۔ کیونکہ دو پیسہ کرایہ بھی نہیں دے سکتا تھا۔ آج پہلی بار میں نے اخبار اکٹھے کئے۔ اور بازار میں ان کو بانٹا"۔

"... ایک نائی کی دوکان بھی ہے۔ ... ۱۱ بجے سے ۸½ بجے تک گاہکوں کے منہ پر صابن لگایا"۔

"... ۴ بجے تک سکول رہا"۔

"... بجے رات تک نائی کی دوکان پر کام کرتا رہا۔ باقی سارا دن میرا مطالعہ میں ..."

... برس کی عمر تک رابرٹس نے بڑی ... کر کے اپنے پریوار کا پیٹ پالا۔ ... محنت کا معاوضہ اُسے صرف ۲ دو ... فی ہفتہ ملتا تھا۔

... پھر اپنے ماں باپ کے ساتھ ... میلبورن لوٹ گیا۔ وہاں وہ ایک ... کنفیکشنر کے یہاں کام کرنے ... اس کام کو خوب جی لگا کر کرتا تھا۔ ... دھن سوار تھی۔ کہ کسی طرح وہ ... بڑھ جائے۔ آخر اس کی ... لائی۔ اور وہ ایک کنفیکشنر بن ...

سنہ ۱۸۸۰ء کے جون کے مہینے میں رابرٹس نے اپنا کاروبار جاری کیا۔ آٹھ فٹ لمبے اور چھ فٹ چوڑے اپنی ماں کے رسوئی گھر کو اس نے اپنی فیکٹری بنایا۔ اس کی فیکٹری میں دو چار فرودی برتن۔ ایک چھوٹی سی میز۔ بین۔ "پلاسٹر آف پیرس" کے ڈھانچے۔ شکر اور ایک دو چیزیں اور تھیں۔ بس سوموار سے وہ بدھوار تک وہ شکر کے چھوٹے چھوٹے کھلونے بناتا تھا۔ شکر اور بینچروار تک انہیں بیچ ڈالتا تھا۔ رابرٹس کو کام سے شرم تو تھی نہیں۔ اس کو سخت محنت میں مزا آتا تھا۔

۷۲ پونڈ (۳۶ سیر) وزنی ایک برتن میں کھلونے سجانا۔ اور سر پر رکھ کر گھر گھر پھیری لگاتا تھا۔ اس کی ماں بھی اپنے بیٹے کا حوصلہ بڑھانے کے لئے رات رات بھر جاگ کر کھلونوں کو سجاتی تھی۔

پہلے دن جب وہ پھیری لگا کر لوٹا۔ تو اُسے بڑی مایوسی ہوئی۔ کیونکہ اس دن اس کی ایک پیسے کی بھی بکری نہیں ہوئی تھی۔ مگر اس کا دل عام لوگوں جیسا نہیں تھا۔ اس نے اپنے دل سے ناامیدی کو نکال دیا۔ حوصلہ اور امید کے ساتھ جو شخص کام کرتا ہے۔ اُسے ضرور ہی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔ اس نے امید نہیں چھوڑی اور دو شلنگ روزانہ سے بڑھتے بڑھتے اس کی آمدنی بیس لاکھ پونڈ سالانہ تک بڑھ گئی۔ جہاں اس کی فیکٹری میں دو مزدور وہ اور اس کی ماں تھے۔ وہاں اب اس کی فیکٹری میں ۵ ہزار سے زائد آدمی روز کام کرتے ہیں۔ اور اس کی وہ فیکٹری۔۔۔ رسوئی گھر۔۔۔ آج کارخانوں کے شہر کی شکل اختیار کر گئی ہے۔

اپنی زندگی کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے رابرٹس نے کامیابی اور دولتمندی کے راز کی تشریح اس طرح کی ہے:۔

"میں اُن لوگوں سے گہرا اختلاف رکھتا ہوں۔ جو بچپن کی امنگوں کو سنہری خواب کہہ کر ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ بالک کی حوصلہ شکنی نہ کر کے اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ میلبورن کے کارخانہ کی اُبلتی ہوئی شکر کو دیکھ کر ایک دن میں سوچنے لگا تھا۔۔۔ "کاش میری بھی فیکٹریاں ہوتیں۔۔۔ لیکن یہ سنہری خواب آج ایک سچی واقعہ ہے۔ میں ہر ایک آدمی کو یہی صلاح دیتا ہوں۔ کہ بالکوں کو اُن کے بچپن میں ہی ان کے رجحان کے مطابق کسی بھی دھندے کو سیکھ لینے دیا جائے۔ صرف سیکھنے سے ہی کام نہیں چلتا۔ اُسے عملی جامہ پہنا دینا چاہیئے۔ کڑی محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ عیش و آرام کا تو نام بھی نہیں لینا چاہیئے۔ آج بھی میں اپنی فیکٹری میں ایک مزدور کی جگہ بیٹھ کر کام کرتا ہوں۔ مالک کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ سو فیصدی مزدور ہو۔ بس یہی کامیابی کی کنجی ہے"۔

بڑے آدمیوں کا روزنامچہ

مہاتما گاندھی جی کا روزانہ پروگرام

(ایک قابل مطالعہ مضمون)

مہاتما گاندھی جی کا روزانہ پروگرام جاننے کی عموماً سب ہی کو خواہش رہتی ہے۔ کیونکہ ملک کے زیادہ تر لوگ ان کے پاس نہیں پہنچ پاتے۔ اور نہ سب کے لئے چوبیس گھنٹے مہاتما جی کے ساتھ رہنا ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ لہذا عوام کی واقفیت کے لئے ان کا روزانہ پروگرام یہاں دیا جاتا ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اس بڑھاپے کی عمر میں بھی ان کی زندگی کتنی باقاعدگی اور مصروفیت کی زندگی ہے۔

پچھلی رات کو عموماً دو بجے مہاتما جی کی نیند کھل جاتی ہے۔ اور وہ اسی وقت اُٹھ کر کتاب پڑھنے یا چٹھیاں لکھنے کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ دو گھنٹے تک کام کرنے کے بعد شوچ اور داتن آدی سے نپٹ کر ۴½ بجے سے ۵ بجے تک پرارتھنا کرتے ہیں۔ اس وقت کسی سے کچھ کہنا سننا ہو۔ تو وہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ اس کے بعد کبھی ٹہلتے یا بات چیت کرتے ہیں۔ اور کبھی سو بھی جاتے ہیں۔ مگر ۶ بجے سے ہی ان کا دیکھ بھال کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ ۷½ بجے ناشتہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد تازہ اخبار پڑھتے ہیں۔ اور رسوئی گھر کی چیزوں کی دیکھ پڑتال کرتے ہیں۔ اور ضروری ہدایات دیتے ہیں۔ اس وقت اگر کوئی ملنے والا آ جائے۔ تو بات چیت بھی کرتے ہیں۔ ٹھیک ۹½ بجے سنان کرتے۔ اور ساڑھے دس بجے گھنٹی بجتے ہی سب آشرم واسیوں کے ساتھ بیٹھ کر بھوجن کرتے ہیں۔ ان کے بھوجن میں بکری کا دودھ چند پھل۔ شہد۔ سوڈا۔ کچا ساگ یا نیم کی پتی کی چٹنی اور لیموں وغیرہ چیزیں رہتی ہیں۔

بھوجن کرنے کے بعد مہاتما جی آئی ہوئی ڈاک۔ چھٹی پتریاں پڑھتے۔ اور جواب لکھنے کے لئے ضروری باتیں نوٹ کرا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ۱۲ سے ۳ بجے تک آرام کرتے ہیں۔ ۳ سے چار بجے تک خود بھی چٹھیاں وغیرہ لکھتے۔ اور دوسروں کی لکھی چٹھیوں کو پڑھ کر ان پر دستخط کرتے۔ اور ۵ بجے تک ڈاک روانہ کروا دیتے ہیں۔ اسی دوران میں اگر کوئی ملنے آ جاتا ہے۔ تو اس سے بات چیت کرتے ہوئے چرخہ چلاتے ہیں۔ ۵½ بجے شوچ وغیرہ سے فارغ ہو کر بھوجن کرنے پہنچ جاتے ہیں۔ چھ بجے ادھر سے نپٹ کر آدھ گھنٹہ آرام کر کے قریب آدھ گھنٹہ ٹہلتے ہیں اس وقت عموماً آشرم کی مہلاؤں یا بالکوں کے کندھوں کا سہارا لے کر ان سے بات چیت کرتے۔ اور ان کے سوالات یا مشکلات کا حل بتلاتے ہیں۔ اس وقت اور بھی لوگ ان کے ساتھ ٹہلتے اور بات چیت کرتے ہیں۔ ٹھیک سات بجکر دس منٹ پر پرارتھنا کرتے ہیں۔ پرارتھنا ختم ہونے کے بعد اپنی دیکھ بھال میں کسی کا کوئی نقص دکھائی پڑتا ہے۔ یا کسی کی طرف سے کوئی شکایت یا بھول کی بات سنائی جاتی ہے۔ تو اس پر شانتی اور سنجیدگی کے ساتھ وچار کرتے ہوئے بڑے پریم سے ان سب باتوں کو سمجھاتے ہیں۔ کبھی کبھی ضروری ہدایات بھی دیتے ہیں۔ غرضیکہ دن بھر کی خاص باتوں کا حساب کتاب پرارتھنا کے بعد ہی ہوتا ہے۔ اس میں کبھی آٹھ ساڑھے آٹھ تک بج جاتے ہیں۔ پرارتھنا سے پہلے بھی کچھ دیر تک مہاتما جی لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے تکلی یا چرخہ کاتتے رہتے ہیں۔ پرارتھنا کے بعد بھی سونے تک چرخہ کاتتے ہوئے بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ مقررہ مقدار تک سوت تکلی جانے پر ۹ بجے رات کے بعد مہاتما جی بستر پر لیٹتے ہیں۔ (بقیہ صہ پر)

Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

شدّھی

از ڈاکٹر دھنی رام جی پریم

دوسرے دن مرلی نے نئی جگہ نوکری تلاش کی - پرنتو کہیں سپھلتا نہ ملی - شام کو وہ ہارا تھکا دھرم شالہ لوٹ آیا - جو کچھ ساتھ لایا تھا - وہ دھیرے دھیرے سماپت ہوا جا رہا تھا - دھرم شالہ میں تین دن سے ادھک رہنے کی مناہی تھی - جب وہ یہ سوچتا - کہ کل کیا ہوگا؟ کام نہ ملا - تو چار دن پیچھے کھانے کو کہاں سے آئیگا - ان ہی سب باتوں کے وچار اس کے مستشک میں چکر لگا رہے تھے - سب سے ادھک چنتا اُسے تارا کی تھی - یدی وہ اکیلا ہوتا - تو کوئی بات نہ تھی - پرنتو تارا کو وہ اپنے ساتھ ہی کانٹوں میں گھسیٹ رہا تھا - یہ وچار اس کے لئے بڑا دکھدائی تھا ؛

اُسے دیکھتے ہی تارا سمجھ گئی ——— "کوئی کام نہیں ملا؟ ——— اس نے بڑی کوملتا سے پوچھا -

"نہیں"

"ملوں میں تو سنا ہے - کہ کام مل جاتا ہے؟"

"ملوں میں تو کام مل سکتا ہے - پرنتو میں ایسا کام کرنا نہیں چاہتا"

"اس لئے کہ اس سے مزدور کہلانے لگوگے؟ پرنتو بانسری بجا کر پیسے مانگنے سے یہ اچھا ہے - کہ مزدوری کر کے پیسے کماؤ -"

"پرنتو پیسے بھی کہاں ملتے ہیں؟"

"کتنی تنخواہ دیتے ہیں؟"

"پندرہ روپے - پندرہ روپیوں میں اس شہر میں ہم دونو کا گذارہ کیسے ہوگا؟"

"کتنے میں گذارہ ہو جائے گا؟"

"تیس تو ہوں؟"

"تیس ہی ہو جائیں گے"

کس طرح؟

"کل ہم مل کے مزدوروں میں نام لکھا دیں گے"

"ہم؟"

"ہاں - ہم دونو"

"ایسا کبھی نہ ہونے دوں گا - تم سے میں نے اس لئے وواہ نہیں کیا - کہ تمہیں مزدورنی بنا دوں؟"

پرنتو تم بھولتے ہو مرلی ——— میرا سارا جنم مزدورنی کے ہی روپ میں کٹا ہے - ایک چمار کی لڑکی کو کیا تم راج رانی بنا کر رکھنا چاہتے ہو - نہیں مرلی میں تمہارے کندھے سے کندھا ملا کر محنت مزدوری کروں گی - اور تمہارا جیون سکھ مئے بناؤں گی؟ اب بھی تم شاید سویکرتی دینا نہیں چاہتے"

"نہیں ایسا نہ ہوگا - میں کچھ نہ سنوں گا - کل چل کر ایک کوٹھڑی تلاش کر لو - کل ہی گھر گرہستی کا سامان جٹاؤں گا ؛"

(۸)

دونو نے مل میں نام لکھوا لیا - دونو کو مل کر ۲۵ روپیہ ماسک ملتے تھے - مرلی نے ایک تین روپے مہینے کی کوٹھڑی رہنے کو لے لی - کوٹھڑی کیا تھی نرک تھا - نہ وہاں ہوا پہنچتی تھی نہ پرکاش - اسی میں کھانا - رہنا - سونا - نہانا سبھی کچھ کرنا پڑتا تھا - مرلی کو دکھ تھا - پرنتو تارا اُسے دلاسا دیتی رہتی تھی ؛

تارا کو بہت کام کرنا پڑتا تھا - دونو سمیہ بھوجن بنانا - گھر کا اور سب کام کرنا - اور دن بھر مل میں کام کرنا - پرنتو وہ سدا پرسن مکھ رہتی تھی - اور کبھی شکایت کا ایک شبد بھی مکھ پر نہ لاتی تھی - پرنتو اس پرکار پریہ کرنے سے دھیرے دھیرے وہ گھلنے لگی - نہ اچھا کھانا نہ اچھی جگہ - اس سے اس کی دشا اور بھی بگڑ گئی - اس کی آکرتی سے معلوم ہونے لگا - کہ وہ بیمار ہے ؛

ایک دن مرلی کو اس کا مکھ دیکھ کر یہ خیال ہوا - اس نے تارا سے پوچھا - پرنتو اس نے ہنس کر ٹال دیا - مرلی کو سندیہہ اور اس کے کارن دکھ نہ ہو - اس لئے وہ اور بھی ادھک پرسن رہنے لگی - پرنتو مرلی کو اس سے سنتوش نہ ہوا - وہ کہہ سن کر اُسے مل ڈاکٹر کے پاس لے گیا ؛

اُسے تو کھئے روگ (تپدق) ہے - دایاں پھیپھڑا آدھا خراب ہو گیا ہے" ——— ڈاکٹر نے پریکشا کر کے کہا -

"پھر کیا کرنا چاہیئے ڈاکٹر صاحب؟" مرلی نے آنکھوں میں آنسو لا کر پوچھا -

"اس کا کوئی خاص علاج نہیں ہے - آب وہوا بدل دو"

"کہاں لے جاؤں؟ کوئی اور ٹھکانا بھی تو نہیں"

"پھر ہوا دار صاف ستھرے مکان میں رکھو - ۲۴ گھنٹے آرام کراؤ - کھانے کو گھی دودھ آدی پوشٹک پدارتھ دو - یہی سب سے اچھا علاج ہے"

"یدی یہی سب سے اچھا علاج ہے ڈاکٹر صاحب تو ہم سے تو یہ ہونے سے رہا - ہمارے پاس رہنے کو اندھیری کوٹھڑی ہے - اور کھانے کو روکھی سوکھی روٹیاں - کیا بیسیوں ورشوں کے اوشکار کے بعد آپ لوگوں نے علاج کیلئے کیول انہیں باتوں کو معلوم کیا ہے؟ جو غریبوں کے لئے ملنی اسمبھو ہیں" ——— تارا سامنے آکر بولی -

"ان روگوں کا علاج راج نیتی ہے - ڈاکٹروں کی دوائیں نہیں" ——— مرلی کچھ بگڑ کر بولا -

ڈاکٹر نے ان کی اور دیکھا - اُسے آشچریہ ہوا - کہ یہ سادھارن مزدور ان باتوں کو سمجھتے ہیں - وہ کچھ کہہ نہ سکا - کیونکہ اس کے پاس کوئی اُتر نہ تھا - اچھی خوراک - اچھا نواس ستھان - ان سب باتوں کا سمبندھ تو ارتھ شاستر سے ہے - وہ ڈاکٹر جانتا تھا - اس کی آتما کو دکھ ہوا - پرنتو ایسے معاملے تو روز ہی اس کے سامنے آتے تھے - چھوٹا دشواس دلانا تو اس کا پیشہ ہی تھا ؛

مرلی کے پاس جو کچھ تھا - وہ سماپت ہو چکا تھا - جہاں جہاں سے وہ تھوڑا بہت قرض لا سکتا تھا لے آیا تھا - اور آگے ایک پیسہ ملنے کی بھی آشا نہ تھی - نتیجہ ہی وہ سینے والوں کے دوار پر بھٹکنا - پرارتھنا کرنا - پرنتو کہیں سے اُسے مدد نہ ملی - اس نے ساری گھٹناؤں پر وچار کیا - چاروں اور آنکھیں دوڑا کر دیکھا - اُسے کیول دو ہی ستھان ایسے دکھائی دئے جہاں سے کچھ سہائتا مل سکتی تھی ——— ایک تو مہاشہ جی کا - اور دوسرا ماما کا -

مہاشہ جی اچھے دل کے تھے - پرنتو اچھی قبیلی کے نہیں تھے - پھر بھی دو چار دس میں جو وہ بچا سکتے تھے بھیجنے میں کسر نہ کرتے - ماما سے اُسے کچھ آشا نہ تھی پھر بھی اس نے ایک پتر ماما کو لکھا - اور دوسرا مہاشہ جی کو - اس نے سوچا - کہ وپتی کا سماچار پڑھ کر ماما سب کچھ بھول جائیں گے - اور کم سے کم تو سہائتا کریں گے ہی ؛

ایک سپتاہ بعد مہاشہ جی کا ۵ روپے کا منی آرڈر ملا - اور ماما کی ایک چٹھی - ماما نے خوب پھٹکار بتائی تھی - اور اس کی وپتی پر پرسن ہو کر لکھا تھا - کہ یہ سب ادھرم کا پھل ہے ——— بھیجا انہوں نے ایک دھیلا بھی نہیں ؛

اس دن پراتہ کال تارا کو اتیو دربلتا معلوم پڑتا تھا - وہ شریر پر دہی پرانہ کال دہی ماتا ورن - پرنتو ان سب میں کچھ پریورتن ہو رہی تھی - دوسرے اُسے دیکھ کر کہتے تھے - کہ وہ چرم اور ہڈیوں کے اتیرکت اور کچھ بھی نہیں رہی تھی - پرنتو اسے اپنے شریر اس دن اسادھارن شکتی - اُتساہ اور پرسنتا معلوم ہو رہی تھی - اشکت ہونے پر بھی وہ کھاٹ سے اُٹھی - مرلی نے سمجھا - شاید زندگی نے پلٹا کھایا ہو - اور آگے تارا کی وشا سدھرنے لگی -

"کیسی طبیعت ہے تارا؟" اس نے پوچھا -

"بہت اچھی - اتنے دنوں میں آج ہی اچھا لگ رہا ہے" ——— وہ بولی -

شبد وں میں شتھلتا نہیں تھی - روگ کا چنہ نہیں تھا -

"ابھی سے مت اُٹھو - کمزور شریر ہے - گر پڑو گی"

"نہیں - آج نہیں گروں گی - پڑے پڑے مہینوں ہو گئے ہیں"

"اُٹھ کر کیا کرو گی"

دروازے کے پاس دھوپ میں بیٹھنا چاہتی ہے - آج کا دن بڑا مدھر معلوم ہوتا ہے - سورج کے چمکنے میں کچھ نوینتا ہے"

وہ دروازے کے پاس بیٹھی - مرلی اُسے پکڑے ہوئے تھا - وہ بولی ——— "تمہیں ایسا نہیں معلوم ہوتا مرلی"

"ہاں"

"مجھے تو ایسا لگتا ہے - کہ آج میرا وواہ ہے - وہی اُمنگ - وہی پرسنتا - اور وہی ہردے کی دھڑکن جو وواہ کے دن معلوم ہوئی تھی - آج پھر دلہن بننے کو جی چاہتا ہے - من میں آتا ہے - کہ ...."

"کیا من میں آتا ہے تارا؟"

"یہی کہ دلہن کا سا شرنگار کروں - نئی چولی - بالوں میں تیل اور بینی"

"نہیں سب کچھ لا دوں گا تارا - آج اتنے دنوں میں پہلی بار تم نے کچھ مانگا ہے"

"اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے؟"

"تم اس کی چنتا نہ کرو"

یہ کہہ کر مرلی کوٹھڑی میں گیا - اور اپنی بانسری کو کپڑے کے نیچے چھپا کر باہر چلا گیا - اور تو کچھ رہا نہیں تھا - کیول بانسری ہی تھی -

(باقی آئندہ)

ویدمیں کرشی کرم

(لیکھک: شری ویریشن جی ودیالنکار پرم ہنس)

رگ وید منڈل ۴- انوواک ۵- سوکت ۵۸ کے آٹھ منتروں میں بھگوان نے رشی کے دوارا سارا نیہ روپ سے کرشی ودیا کا گیان کرایا ہے۔ بھگوان کا اس پرکار رشی کے دوارا مانو کے لئے کھوئے ہوئے کرشی ودیا سمبندھی جن بھیوں۔ گیان سے تروں تھا نانا سادھنوں کو ودیا اصول روپ سے ان ان دیوتاؤں کو ودیا و کرم کے ادھشٹاتا ہیں تنتر کرم سوبھاو والے جڑ و چیتن پدارتھوں کی سمبودھن کر کے ستوتی کر دانا ہیر دیوتنت کرتا ہے نر بھوت۔ بھاون۔ کیونکہ شیش رشی کرشی کرم کی شریشٹھتا تتھا اُپادیتا۔ لوک میں پرکھیات کرنا چاہتے ہیں۔

अक्षैर्मा दीव्यः कृषिमित्‌-कृषस्व वित्ते रमस्व बहुमन्यमानः ॥

ارتھات اے "ہے منشیا تو پانسوں سے جوا مت کھیل۔ پرنتو کھیتی کر کے دھن دھانیہ آدی دوارا سنتوش پراپت کر۔ اور اس شرم سے پراپت دھن دولت کو سب سے ادھک شریشٹھ مان"۔

اتہاس شروتی پرموک غلامستر یا نوبہ جیون یاپن کے لئے ... دوارا سکھ شانتی پراپت کا سندیش دیتے ہیں۔ کرشی کرم و کھیتی باڑی کی اُتکرشٹتا تتھا اس کے دوارا جیون اُپیوگی سامگری کا پراپت کرنا کتنا مانو کے لئے سندر ہوتا تھا۔ ہمارے شاستروں میں ورنن ہے۔ کرشی جیسا ... ہیں تو اس موزوں انبت کال کو طرح طرح کر بار بار یاد کیا جاتا ہے۔ جب کہ

"Adam dug and eve wove."

آدی پرش "آدم" بھومی کھودا کرتا تھا۔ اور ادوا سوت کاتا اور وستر بنتی تھی۔ بھوت کال کے اس بربری۔ تہذیبی یرد تھا سنتوش ... کا کیا کہ آج بھی کرتے ہوئے اپنا گزارہ کرتے ہیں سہائیتا پراپت کر سکتے ہیں۔

پراچین کال کے شدھ اُدیوگ تھا لوگ ... دیکھتے بہت تھے۔ کرشی و کھیتی کو دو ورتی کے انوسار اُسے ادھیکار کا کام دے سکتے تھے۔ اور سادھن کے ساتھ کرشی کے گن کرم سو بھاؤ کے انوسار سب کا کھاد کے لئے پراپت ہوتا۔ نیا ملک کا کام کرتے تھے۔ ایک کرشک اپنے (وستر کار) اپنے گھر میں لپیٹ رہ کر سوت تنتا پورک

سنگمتا سے اپنی جیون اُپیوگی سامگری کو پراپت کر لیتے تھے۔ تبھی سے وہ اپنی آجیوکا کے لئے اپنا پیشہ بدلتے رہنے کی چنتا سے مکت ہو گئے تھے۔ آج کی کھیتی باڑی اور کیا آدی کے اُدیوگ دھندے نہ جانے کیوں آسپر وپھلتا ہو گئے ہیں۔ جس سے نہ تو کرشک کو ہی اور نہ ہی شرم جیوی مزدور کو ہی اپنی پراپت آجیوکا سے سنتوش ہوتا ہے۔ اس سمے مہایَنتروں کا پرچلت ہونا تتھا است کوشل و شرم سادہ پر سب اُدیوگوں کی ہاتھ دوارا چیا شکتی کا بے کام ہو جانا ان مہایَنتروں دوارا ہوا پرنام ہے۔ ان کو پرنیاموں سے بچنے کے لئے ہمارے پاس یہی دو مکھ سادھن ہیں۔ ایک تو کرشی کرم۔ تتھا اس کے لئے اُپیکت سادھنوں کا گرام میں ہی اُتپن کرنا۔ تتھا مہایَنتروں دوارا ہو رہی گھنی اُنبتی سے مقابلہ میں بہت لاکھوں سے اُتپن وستو تتھا گھریلو دھندوں سے اُتپادت وستوؤں کو پردرشن دینا۔ اس کے ساتھ ہی اُپیوگی پشوؤں کا پالن تتھا سمردھی بھی سہایک دھندے کے طور پر کی جا سکتی ہے۔ وستوتہ مہایَنتر تو کچھ ایک آدمیوں کے متر کھشن میں کچھ ایک آدمیوں دوارا چلائے جاکر۔ الپ کال اور سوپلپ ویہ میں بہت ادھک مال اُتپادن کر ڈالتے ہیں۔ اس لئے ان ان گھریلو ویوسائیوں و دھندوں دوارا اُتپن وستوؤں میں تتھا مہایَنتروں دوارا اُتپن وستوؤں میں ادھیکتا شرم۔ سمے۔ نر کھشن تتھا اُتپادن ویہ نیون ہونے کے کارن وہ بستا کا کانی وستوؤں کو گھر اور باہر تتھا بازار سے بھی نکالنے میں سمرتھ ہوتے ہیں۔ اس کا بیدھا پرنیام (گرام واسیوں) کرشکوں تتھا شرم جیویوں کی دریدرتا ہوتی ہے۔

اس دکھ دائی پرنیام سے بچنے کے لئے ویدمیں کرشی کرم۔ بہت کلا کے دھندے تتھا پشو پالن آدی انیک ادیوگوں کی مانو یہ آجیوکا کے آدھار تر سمپادن کے لئے ودھی کی گئی ہے۔

کرشی کرم پر یک ادھو کمت سوکت میں بھوی کرشن۔ جل سینچن تتھا ہل آدی سادھنوں

پرچو سامانیہ روپ سے پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پاٹھک اس کا دگ درشن کر سکتے ہیں۔

سوکت اس پرکار ہے:-

क्षेत्रस्य पतिना वयं हितेनेव जयामसि गवामश्वं पोषयित्न्वा सनो मृळातीदृशे ॥१॥

منتر میں جو بات کہی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ:-

کرشک کھیتر پتی ہے۔ اس کا کھیت پر سوامی کے سمان سوتو تتھا برتاؤ ہونا چاہیے۔ کھیتر پتی کھیت کو نہ صرف اپنا سمجھے۔ پرنتو اس کو گائے۔ بیل تتھا گھوڑوں دوارا اس پرکار اُپجاؤ بنا دے۔ جیسے کہ سوامی کی سینا وجیت دھن اور دیشی کرمانی بناتی ہے۔ جو کرشک گئو آدی پشو رہت ہو۔ وہ نِش سنیہ سامپرا کھیتر پتی ... سکے گا۔ اور پھر دوسروں کو سکھ تتھا انیہ کیسے پراپت کر سکے گا۔

क्षेत्रस्य पते मधुमन्तमूर्मिं धेनुरिव पयो अस्मासु धुक्ष्व। मधुश्चुतं घृतमिव सुपूतमृतस्य नः पतयो मृळयन्तु ॥२॥

"جس پرکار کرت روپ ستیہ ودیا دگیان کے سوامی۔ کرت کے گیان سلیہ گن یکت اور سپوت۔ دگیان کو پراپت ہو کر لوگوں کو سکھ دیویں۔ اسی پرکار کرشی بل جیسے گئو مدھر دودھ کی دھارا پردان کرتی ہے۔ (मधुमन्तमूर्मिं) مدھر آدی گن یکت دھارا کو پراپت ہو کر کرشی کرم کو پورن کرے۔ ... ہل ... کے کھیتی ... ہونا ... اور جلا ... ان کی اُتپتی سکھ ہو سکتے ہیں۔"

मधुमतीरोषधीर्द्याव आपो मधुमन्नो भवत्वन्तरिक्षम्। क्षेत्रस्यपतिर्मधुमा-न्नो अस्त्वरिष्यन्तो अन्वेनं चरेम ॥ (३)

"کھیتی ... کو مادھر یہ گن یکت اوشدھی

بھومی تبھی پراپت ہو سکتی ہے۔ جب بھومی تتھا ان آکاش سے پاتی ہوئی ورشا شیہ جل کرنوں دوارا کھاد کو پراپت کر کے کھیتر کے سینچن کا اُپیوگ کرتا ہے پرنتو ان آدی کی پراپتی کے لئے نتھا ہیر کرشی کے سمے کہیں ہر پیا ہے ہیروں وکیٹ پتنگ کا منن نہ ہوا کرے۔ اس کا سدا دھیان رکھنا چاہیے۔ تبھی سند ھان پراپت ہو سکے گا۔ دوست بل تتھا اپوتر کھوئی آتی رس کو دور کرتے سواستھ کا ناش کر دیتے ہیں۔ اتہ ایشٹ انوں کی پراپتی ہی شریشٹ ہے۔

शुनं वाहाः शुनं नरः शुनं कृषतु लाङ्गलम्। शुनं वरत्रा बध्यन्तां शुनमष्ट्रामुदिङ्गय ॥(४)

"کرشی بل کو بیل آدکوں کے ساتھ کیسے گوشٹھ جاکر آدی بنانا۔ جوئے آتی گھور نہ جوتنا۔ دوسرے کرشکوں سے سہیوگ دوارا سکھ پراپت کرنا چاہیے۔ بھوی کرشن میں ادون پوروک بیجوں کا دوارن کرنا۔ بیلوں کی نتھنی اور گلے کی رسی سے انہیں سکھ ہو ایسا بندھن تتھا ہل اور سہاگہ سے پھر پھر بھوی کو سم کرنا۔ تتھا اشٹارتو دو نش کھنڈ کی انگست سے انہیں چلانے سے کرشی کرم سکھ سادھیہ ہوتا ہے۔

शुनासीराविमां वाचं जुषेथां यद्दिवि चक्रथुः पयः। तेनेमामुपसिञ्चतम् ॥ ५ ॥

"کھیتر پتی تتھا ہر تیوں کو کرشی ودیا کے پرکاش کرنے والی بانی کا سیون دیسے ہی کرنا چاہیے۔ جس پرکار جل دوارا بھوی کا سینچن ہوتا ہے۔ کیونکہ بنا جل کے جیسے بھوی اُسر ہو جاتی ہے۔ ویسے بنا کرشی ودیا کے سیکھا ہو گیا ... ان پراپت نہیں ہو سکتا۔"

अर्वाची सुभगे भव सीते वन्दामहे त्वा। यथा नः सुभगाससि यथा नः सुफलाससि ॥ ६ ॥

"جس پرکار ... نامک اوزار بھوی میں پرویشٹ ہو۔ بھوی کا دوارن کرتا ہے۔ اور اس ... آدی دوارا سب کا ... کرتا ہے۔ ویسے ہی ... کرشی ہونے سے اس کا اُتم اُپیوگ تھا چنہ چنہ پرکار

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

قانونِ تحفظ والیانِ ریاست کا نفاذ جائز نہیں

رائے بہادر دیوان بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بیان

(لاہور ۲۵-مئی) رائے بہادر دیوان بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے:-

"پنجاب میں قانونِ تحفظ والیانِ ریاست کے نفاذ سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو سخت حیرت ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا مقصد آریہ سماج کی ستیاگرہ کی تحریک کو دبانا ہے۔ جو ریاست حیدرآباد میں آزادیٔ تقریر اور عبادت کے حقوق حاصل کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے +

اس قانون کے نفاذ کے لئے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ آریہ سماجیوں نے ابھی تک کبھی کسی مسلح جھگڑا نہیں کیا۔ ۲۲-جنوری ۱۹۳۹ء سے یہ تحریک جاری ہے۔ اس عرصہ کے دوران میں آریہ سماج پنجاب غیر آریہ ... کو یہ بات ذہن نشین کرانے میں کامیاب ہو رہا ہے۔ کہ اس کے مطالبات بالکل جائز منصفانہ اور معقول ہیں۔ بہرحال پنجاب گورنمنٹ نے یہ مناسب سمجھا ہے۔ کہ ایک ہزار میل کے فاصلہ سے دربار حیدرآباد کی امداد کرے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ اس کی پر امن رعایا۔ جو حیدرآباد میں اپنے دھرم کا پرچار کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ کسی تحفظ کی مستحق نہیں۔ نہ ہی اسے کسی تحفظ کی ضرورت ہے۔ سبھا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کہ اس قانون کے نفاذ کے خلاف پُرزور احتجاج کرے +

آریہ ستیاگرہ پُر امن رہے گا

جہاں تک قانون مذکور کا تعلق ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اس بارے میں تسلی کرنی پڑے گی۔ کہ ستیاگرہی ریاست حیدرآباد کے نظم و نسق میں خلل ڈالنے اور انسانی زندگی کے لئے خطرہ پیدا کرنے یا دنگہ فساد کے لئے وہاں جاتے ہیں +

یہ سبھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یقین دلاتی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے متعلق اس قسم کا کوئی خدشہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ستیاگرہی جتھوں کی صورت میں جاتے ہیں۔ جوں ہی وہ ریاست حیدرآباد کی حدود میں داخل ہونے پر سٹیشن سے باہر نکلتے ہیں۔ وہ اوم کا جھنڈا اٹھا لیتے ہیں۔ اور مقامی باشندوں کے سامنے اپنے دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ ساتھ ہی عام طور پر پرچارکوں کے ساتھی اور ریاستی پولیس کے آدمی ہوتے ہیں۔ اس پر ستیاگرہیوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ ریاست کے نظم و نسق سے انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ صرف دھرم پرچار پر پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

لیکن حکومت ہند نے تا حال کوئی پبلک باضابطہ تحقیقات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ایسی تحقیقات کی عدم موجودگی میں سبھا قدرتی طور پر یہ جاننے کے لئے فکر مند ہے۔ کہ

اس ورش "رشی نمبر" ہندی میں بھی نکلے گا!

آریہ سماجیں اور ایجنٹ فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ابھی سے بھیج دیں

"رشی نمبر" کے ہندی ایڈیشن کے روز بروز کے بڑھتے ہوئے مطالبہ کو دیکھ کر نشچے کیا گیا ہے۔ کہ اس ورش "رشی نمبر" کا ہندی ایڈیشن بھی پرکاشت کیا جاوے۔ چونکہ ہندی چھپائی پر اردو سے تین گنا زیادہ خرچ آتا ہے۔ اس لئے اس کی مانگ اردو ایڈیشن سے تین گنا زیادہ ہونی چاہیئے۔ لیکن اس کے آثار نظر نہیں آتے۔ "رشی نمبر" کی کامیابی اس کی زیادہ سے زیادہ مانگ پر منحصر ہے۔ لیکن اگر کم از کم دو ہزار کے بھی آرڈر یکم اکتوبر تک آ جائیں۔ تو ہندی ایڈیشن پرکاشت کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ خیال رہے۔ کہ یہ تعداد اردو ایڈیشن کی تعداد سے کئی گنا کم ہے +

آرڈر آنے شروع ہو گئے

آرڈر آنے شروع تو ہو گئے ہیں۔ لیکن رفتار بہت سست ہے۔ ہندی پریمی آریہ بھائیوں۔ آریہ سماجوں اور ایجنٹوں کو فوراً اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے +

امسال کا "رشی نمبر"

پچھلے نمبروں سے ہر لحاظ سے بہتر اور سندر ہو گا۔ پچھلے انک میں چھ آرڈر درج کئے جا چکے ہیں۔ اس ہفتہ صرف ایک آرڈر آیا ہے۔ اور وہ ہے ماسٹر بارو سنگھ جی آریہ لاندھڑی ضلع حصار کا دس کاپی ہندی اور دس اردو کے لئے +

آپ بھی اپنا زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً بھیج دیں

(منیجر "پرکاش" لاہور)

چونکہ ریاست حیدرآباد میں داخل ہونے پر فوراً ہی انہیں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے دنگہ فساد کرنے کے لئے کوئی موقعہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا +

تحقیقات کے لئے مطالبہ

آریہ سماج شروع ہی سے مطالبہ کر رہی ہے۔ کہ اس کی شکایات کے متعلق غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے۔ آزادانہ تحقیقات کے متعلق ریزولیوشن کئی بار پبلک جلسوں میں پاس کئے گئے ہیں۔ اور ان کی نقول حکومت ہند کو بھی بھیجی گئی ہیں۔

کس مسالہ کی بنا پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس ایکٹ کی دفعہ ۴ میں متذکرہ امور کے متعلق کوئی رائے قائم کریں گے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی واقفیت کا واحد ذریعہ ریاستی حکام ہو سکتے ہیں۔ یا وہ حکام جن کا ریاست سے تعلق ہو۔ یا جنہیں ریاستی حکام سے حالات معلوم ہوتے ہوں +

یک طرفہ ذرائع

یہ تمام ذرائع یک طرفہ ہیں۔ یہ ایکٹ رعایا کی شہری آزادی میں مداخلت کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو وسیع اختیارات دیتا ہے +

سبھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ سبھا کو یہ ثابت کرنے کا موقعہ دیں گے۔ کہ اس ایکٹ کی دفعہ ۴ میں متذکرہ صورت حالات موجود نہیں۔ یہ تحریک جن حالات کے نتیجہ کے طور پر جاری کی گئی ہے۔ ان کے متعلق ایک مختصر بیان سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔ کہ یہ تحریک فی الواقع پُر امن ہے +

چھ سال تک عرضداشتوں کا سلسلہ

ستیاگرہ شروع کرنے سے پیشتر آریہ سماج چھ سال تک دربار حیدرآباد کو اس امر کی عرضداشتیں بھیجتا رہا۔ کہ اسے اپنے دھرم کے پرچار کرنے کا حق دے دیا جائے گو اس شرط کے تابع کہ وہ کسی اور فرقہ کی دلآزاری اور قانون شکنی نہ کرے۔ دربار نے ان عرضداشتوں کی کچھ پرواہ نہ کی +

دسمبر ۱۹۳۸ء میں ہندوستان بھر کے آریہ سماجی شولاپور میں جمع ہوئے۔ اور اپنے مطالبات کی فہرست مرتب کی۔ انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ ستیاگرہ شروع کر دیں گے۔ اگر ان کے معقول مطالبات کو منظور نہ کیا گیا۔ متذکرہ بالا کانفرنس سے تین ہفتہ سے زیادہ عرصہ کے بعد ستیاگرہ شروع کیا گیا۔ جہاں تک رائے عامہ کا تعلق ہے۔ بہت سے تعلیم یافتہ مسلمان بھی آریہ سماج کے مطالبات کو مبنی بر حق سمجھتے ہیں۔ مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات ظاہر ہو جائیگی۔ کہ یہ تحریک کوئی ایسا فتنہ نہیں۔ جو قانون تحفظ والیان ریاست کی زد میں آتا ہو۔ ہر حالت میں آزادانہ تحقیقات ضروری ہو گی۔ پینٹیز (۶۳)

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی

بچوں کی اکسیر دوا

اصلی یعنی

رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوں گے دانت بڑی آسانی سے نکلیں گے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور ہو جاتے ہیں سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ روپے ... علاوہ محصول۔ ... مفت لو۔ ...

المشتہر- منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

... پروٹیکشن ایکٹ کا نفاذ کیوں؟

(... ۲۵-جون) پردفیسر سدہاکر جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ دہلی نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں پنجاب گورنمنٹ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ اس نے پنجاب میں قانون تحفظ شہزادگان نافذ کر دیا ہے۔ پروفیسر سدہاکر لکھتے ہیں۔ کہ ... کئی بار واضح کر چکا ہے۔ کہ آریہ ... کی تحریک نہ مسلمانوں کے خلاف ہے۔ نہ نظام کی ذات کے خلاف۔ وہ اپنے ... حقوق کے لئے لڑ رہا ہے۔ اور پنجاب کے وزیر اعظم کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے*

سوامی سوتنترانند کا جواب

(... ۲۶-جون) سوامی سوتنترانند پردھان ... کونسل آریہ ستیاگرہ سمتی بمبئی سے آج ... پہنچے۔ پنجاب میں پریس ایکٹ کے ... کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ ——
حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ گذشتہ چھ مہینوں میں ستیہ گرہیوں نے ایک بھی تشدد کی واردات نہیں کی ہے۔ سر سکندر کا بھرم بہت جلد ... جائے گا۔ کہ اس ایکٹ کے ذریعے پنجاب کے آریہ سماجیوں کے جوش کو نہیں دبا سکتے*

ساتویں ڈکٹیٹر کو ڈیڑھ سال

(... ۲۶-جون) آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیندر اور ان کے ساتھیوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید کی سزا دی گئی ہے*
... سنٹرل کے ۳۱ قیدیوں کو ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے*
... پور کے ۲۲ ستیاگرہیوں نے ... ۱۹ نے ۲۱-جون کو۔ اور دس ... جون کو ستیاگرہ کیا*
... جون کو پٹھان میں ۳۷۔ اور ساجدہ ... ستیاگرہی گرفتار ہوئے*

... لیڈروں کی وزیر اعظم سے ملاقات

(... ۲۵-جون) سارودلینگ آریہ پرتی ... سبھا کے دفتر میں بمبئی سے تار موصول ... کہ آریہ سماجی لیڈروں پر مشتمل ایک ... شریمتی راجگوپال آچاریہ ... کانگرسی لیڈروں سے ملاقات کی۔ ... میں آریہ سماجوں کے جلسوں پر

جہاں مسلمان زیادہ تعداد میں ہوں وہاں مندروں کی مرمت نہ کیجائے

عبادت گاہوں کے متعلق دربار حیدرآباد کا سرکلر

(شولاپور ۲۳-جون) کچھ عرصہ سے دربار حیدرآباد کے حامی پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ ریاست میں مندروں۔ مسجدوں اور دیگر عبادت گاہوں سے مساوی سلوک کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں جو سرکاری اعلانات ہو چکے ہیں۔ وہ مختلف پہلو پیش کرتے ہیں۔ ۲۴-شہریور ۱۳۰۸ء فصلی کو محکمہ دینیات کی طرف سے دربار حیدرآباد کے گزٹ میں ذیل کا اعلان کیا گیا:-

بحکم نواب مدار المہام بہادر

"عوام کی آگاہی کے لئے واضح کیا جاتا ہے۔ کہ شہر حیدرآباد یا اس سے باہر ریاست کے کسی مقام میں جہاں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو موجودہ پرانے مندروں یا گرڈھوں (مٹھوں) میں توسیع نہ کی جائے۔ نہ ہی ان کی مرمت کی جائے۔ یہ مندر گرڈھیاں اسی حالت میں رہنے پائیں۔ جس حالت میں چلی آتی ہیں"

(دستخط عیسےٰ خان قریشی۔ اسسٹنٹ سیکرٹری محکمہ دینیات)

مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے متعلق سرکلر

۳-خورداد ۱۳۱۸ء فصلی کو محکمہ دینیات کی طرف سے مسلمانوں کی عبادت گاہوں۔ (مسجد۔ عیدگاہ۔ مکان آثار شریف۔ اور تبرکات۔ خانقاہ۔ وعظ کی جگہیں۔ قبریں اور آشور خانہ) کے متعلق جو سرکلر جاری کئے۔ ان کا لب لباب ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"انتظامیہ مقاصد کے لئے محکمہ دینیات کا ایک افسر ہوگا۔ جسے ناظم کہا جائیگا۔ صوبہ (ڈویژن) میں صوبیدار۔ ضلع میں تعلقہ دار۔ اور تحصیل میں تحصیلدار ہوگا۔ ناظم کو ایک سال میں بجٹ کے مطابق ہر مکان یا عبادت گاہ پر پچاس روپے خرچ کرنے کا اختیار ہوگا۔ صوبیدار کو ایک سال میں ہر عمارت پر ایک سو روپیہ خرچ کرنے کا اختیار ہوگا۔ اگر بجٹ اجازت دے۔ تو محکمہ کا افسر اعلے ہر عمارت کے لئے ڈیڑھ سو روپیہ خرچ کر سکتا ہے۔ لیکن ایسے مرمت وغیرہ کے خرچ کے لئے سال میں صرف ایک بار درخواست کی جائے۔ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج ہر عمارت کے لئے ڈیڑھ سو روپیہ خرچ کر سکتا ہے۔ اور عمارت تعمیر کرنے کے لئے ساڑھے بارہ سو روپیہ۔ وزیر اعظم ایک سال میں ہر عمارت کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ کے لئے ایگزیکٹو کونسل کی منظوری ضروری ہوگی۔ انہیں دوسرے اضلاع میں منتقل کر کے خرچ کیا جا سکے گا"

اس وقت تک گیارہ ہزار والنٹیر گرفتار ہو چکے ہیں

حیدرآباد کے متعلق ایک کتاب تیار ہو رہی ہے

(لاہور ۲۳-جون) شولاپور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں اس وقت تک یعنی ۲۰-جون تک دس ہزار نو سو تینتیس (۱۰۹۳۳) آریہ ویر ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار کر لئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ۱۰۴۴۱ کو قید ہو چکی ہے۔ اور حیدرآباد کی جیلوں میں مقید ہیں۔ ستیاگرہیوں کو ٹھہرانے کے لئے ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اب ستیاگرہیوں کو ٹھہرانے کے لئے میدانوں میں ٹین یا چٹائیوں کی چھتیں بنا کر اس جگہ انہیں ٹھہرایا جائے گا*
پنڈت گنگا پرشاد اپادھیا ایم۔ اے الہ آباد بھی شولاپور ستیاگرہ کیمپ میں پہنچ گئے ہیں۔ آپ حیدرآباد میں ستیاگرہ تحریک کی دیکھ بھال کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے آپ حیدرآباد میں آریہ سماج کا ستیاگرہ نام سے کتاب لکھ رہے ہیں۔ جو لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر ہندوستان بھر میں مفت تقسیم کی جاوے گی۔ مسٹر برج لال نمائندہ سول اینڈ ملٹری گزٹ حیدرآباد پہنچ گئے ہیں۔ اور سر اکبر حیدری وزیر اعظم ریاست حیدرآباد سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں* لالہ رام ...

آریہ ستیاگرہ وار کونسل کا اجلاس

(نئی دہلی ۲۵-جون) آریہ ستیاگرہ سمتی کی وار کونسل کا ایک اجلاس پرسوں دیوان ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں پنجاب بھر میں قانون تحفظ حامیانِ ریاست کے نفاذ سے پیدا شدہ صورتِ حالات کو زیر بحث لایا گیا۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کے اس حکم کے خلاف جس کا مقصد آریہ ستیاگرہ کو دبانا ہے پُرزور پروٹسٹ کیا جائے۔ اکثریت کی رائے یہ تھی۔ یہ فیصلہ سر سکندر کی شولاپور کی تقریر کا نتیجہ ہے*

ڈاکٹر نارنگ اور حیدرآباد ستیاگرہ

(کوہ مری ۲۳-جون) سر گوکل چند نارنگ آج کل مری آئے ہوئے ہیں۔ گذشتہ روز آریہ سماجیوں کے ایک وفد نے آپ سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ وہ حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں حاکم اعلے سے خط و کتابت کر رہے ہیں*

ایک بدھ بھکشو سے انٹرویو

(مری ۲۳-جون) مری میں آج کل ایک مشہور بدھ بھکشو آئے ہوئے ہیں۔ جو ۹ سال تک پیرس میں رہے ہیں۔ نمائندہ "پرتاپ" نے آپ سے انٹرویو کی۔ جس کے دوران میں آپ نے کہا۔ کہ "حیدرآباد ستیاگرہ میں ہندو سانچی پر ہیں۔ ان کو مذہبی حقوق ضرور ملنے چاہئیں"*
نمائندہ پرتاپ نے کہا۔ کہ "کیا ہندو اپنے ستیاگرہ میں کامیاب ہوں گے؟"
جواب: "ضرور کامیاب ہوں گے۔ اگر ہندوؤں کو ضرورت پڑی تو بدھ بھی ستیہ آگرہ میں حصہ لیں گے"*

بابا کھڑک سنگھ کی تقریر

(لائلپور ۲۴-جون) ریاست حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ——"مجھے کہا گیا ہے۔ کہ میں اس کی کامیابی کے متعلق آشیرباد دوں۔ میں آشیرباد نہیں دیا کرتا۔ بلکہ خود میدان میں کود اکرتا ہوں۔ بہرحال میری ہمدردی اس ستیاگرہ میں آریہ سماج کے ساتھ ہے"*
(نامہ نگار)

م پرشاد سابق ایڈیٹر "بندے ماترم" لاہور بھی شولاپور پہنچ گئے ہیں۔ ستیاگرہ سمتی نے آپ کو پبلسٹی انچارج مقرر کر دیا ہے*

یوپی میں آریہ ستیاگرہ کی رفتار

(لکھنؤ ۲۶- جون) پنڈت شودیال نے حیدرآباد ستیہ گرہ کے سلسلہ میں ۱- جون سے یو- پی کا دورہ شروع کر رکھا ہے- اور آپ نے ستیاگرہ کی تحریک میں نئی روح پھونک دی ہے- یو- پی بھر میں اس تحریک کے لئے بہت جوش و خروش پایا جاتا ہے- وہاں سے پنڈت ستیہ پال شاستری کی رہنمائی میں ایک سو والنٹیروں کا جتھا عنقریب ستیاگرہ کے لئے روانہ ہو جائے گا ✤

ضلع بدایوں میں پانسو والنٹیر تیار ہیں

پنڈت شودیال ۱۳- جون کو بدایوں پہنچے- اور دیانند آشرم میں ٹھاکر رتن سنگھ کی صدارت میں ایک بھاری جلسہ ہوا- ضلع کانگرس کمیٹی کے جائینٹ سیکرٹری پنڈت گنگا رام کے بھتیجے کو جس میں سات والنٹیر شامل ہیں وداعی دی گئی- ضلع بدایوں سے پانسو آریہ ویر ستیاگرہ کے لئے تیار ہو چکے ہیں- اور جلد یہاں سے جتھے باری باری روانہ ہونے شروع ہو جائیں گے- پنڈت دھرم پال ودیا النکار- اور ٹھاکر رتن سنگھ ممبر اسمبلی اور دیگر اصحاب بڑی سرگرمی سے پرچار کر رہے ہیں ✤

ہردوئی سے ایک سو والنٹیروں کا جتھا

پنڈت جی ۱۳- جون کو تلہر سے ہوتے ہوئے شاہ جہان پور گئے- اور ایک جلسہ میں تقریر کی- ۱۴- جون کو ہردوئی پہنچے- اور وہاں ان کی سیوا میں ایڈریس اور تھیلی پیش کی گئی- اس ضلع سے ایک سو والنٹیروں کا جتھا پنڈت رگھونندن شرما کی رہنمائی میں ستیاگرہ کے لئے روانہ ہو جائیگا- پنڈت جی اپنے دورہ کے دوران میں ہر ضلع کے لئے والنٹیروں کی تعداد مقرر کر رہے ہیں- آپ مختلف مقامات کا دورہ کرتے ہوئے ۵- جولائی کو لکھنؤ پہنچیں گے- اور وہاں سے پھر دورہ شروع کر دیں گے ✤

پنڈت جی کا بیان ہے- کہ ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں صوبہ کے ہر گاؤں قصبہ اور شہر میں جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ آریہ جنتا یہ محسوس کر رہی ہے- کہ ہر جگہ آریہ دل قائم کئے جائیں- اور اس طرح ساری ہندو جاتی کو منظم و متحد کر کے آنے والے خطرات سے بچایا جائے ✤

ویدوں میں کرشی کرم

بقیہ صـ ۱۳

کر کے کرشی والوں کو ان کی بندنا ارتھات سپریوگ دوارا ست کرت کرنا چاہیئے" ✤

इन्द्रः सीता नगृह्णातु तां पूषाऽनुयच्छतु ।
सा नः पयस्वती दुहामु-त्तरामुत्तरां समाम ॥ ७॥

" اندر ارتھات بجلی کا دھارن کرنے والا کرشی دل سیتا ناتک ہل کے دوارا بھومی کو پھر پھر جوت کر بیج سے ادھک ادھک اُتم بنا دے- ساتھ ہی اس کو بہت بل والی اسفاٹ جلوں سے نرنتر سنچیت کر اُردرا بنا دے- ندی جلاشیوں و نہروں سے سنچت بھومی بیاپت ہونے پر ہی سُشٹی وانا کرشی بل ہم پر ان آدی دان دوارا انو گرہ کر سکتا ہے"

یہ وچار اس منتر دوارا دیا گیا ہے ✤

शुनं नः फाला विकृषन्तु भूमिं शुनं कीनाशा: अभियन्तु वाहैः । शुनं पर्जन्यो मधुना पयोभिः शुनासीरा शुनमस्मासु धत्तम ॥ ८)

پھال پھاوڑا آدی اوزاروں کا ہل میں اُتم پریوگ کرنا- بیل وا شودوں کا سکھ سنچالن تتھا آکاشستھ میگھوں سے مدھر اوشدھی گن والے جلوں کا سیون جیسے ہو ویسے یگیہ آدی سادھنوں کا پریوگ کر کے کسان اور کھیتی ہر پرکار سے ہمیں وسب کے سکھ داتا بنیں ✤

اتھروکت کرشی شکشا و شے کے منتروں میں کرشی کے لئے اوشیک باتوں میں وید نے:۔

(ا) کرشی دل کا کھیتر میں ارتھات بھومی پر سوتو ہونا چاہیئے- یہ آوشیک کیا ہے ✤

کرشی دل کے پاس گائے بیل اشو آدی پشو تتھا ان کے سکھ کی سامگری گوستھ چرادی ہونا چاہیئے- اس کا ودھان کیا ہے ✤

(ب) کرشی کے لئے اُپیکت بھومی دیہی ہے- جہاں سوبھاوک طور پر گھر تیہہ مدھومتی دھلا بہتی ہوں- اتھوا پیسوتی اُرمیاں اُٹھتی ہوں- نہیں تو پر جنیہ مدھونا پیوبھی اوشیہ میو اس بھومی پر تتھا کال برستا ہو- یہ دھونت کیا ہے- جہاں یہ اُپ بیدھ ہوں- کھیتی سرکو وہیں بھومی کھیتی باڑی کے لئے چننی چاہیئے ✤

(ج) کرشی اُپیوگی ہل آدی سادھنوں میں ہل کا پھل- سیتا- جُنگا- سہاگہ- ورما-

اشٹرا آدی سادھنوں کا ہونا اوشیک بتا کر اُپ لکشن سے اُتم بیج آدی سامگری کا بھی وِدیہن کرم کے لئے ہونا سمجھایا گیا ہے ✤

انت میں ہم کہنا اُچت ہوگا- کہ کرشی سے نہ کیول منش اور پشو آدی جاتی کو ڈگر دھ گھرت ان آدی وستر آدی دوارا سیوا پراپت ہوتی ہے- اپی تو اس سے پشو آدی جاتی کا سنرکھشن تتھا اس کی بردھی کا ہونا سدھ ہو کر بھومستھ و آکاشستھ جلوں اور مرگ دھاتیوں کا شا سنر آدی اُتپادن کے لئے اُپیوگ ہو کر ان کی دیھو یہ سارتھکتا سدھ ہوتی ہے-

اس لئے ستیوں اور پشوؤں میں شرم جیون تتھا تھارنوؤں کے کٹھور پریورتنوں کو آنند اور سنتوش سے سہن کرنے کی شکتی پیدا ہوتی ہے ✤

کرشی ہی ہمیں سب سکھوں کو ہدایت کر سنتوش کا پاٹھ پڑھا ہمارے جیون کو سپھل بنانے میں سہائیک ہے اور سہائیک ہو سکتی ہے ✤

کیسا پتی پسند ہے؟

بقیہ صـ ۸

مصری عورت جو صادق اور مزاج دان ہو- اس خاوند پر جان دیتی ہے۔

آئیرش عورت کو اس مرد سے محبت ہوتی ہے۔ جو آزادیٔ وطن دوستی کا مجسمہ ہو-

ٹیونسی عورت اس مرد کو پیار کرتی ہے جو دلیر اور کھانے پینے کا شوقین ہو ✤

کرد عورت لمبے تڑنگے- اور جدال و قتال سے شوق رکھنے والے مرد کی خواہاں ہوتی ہے ✤

شامی عورت اچھے اخلاق اور مذہب سے محبت رکھنے والے مرد کو چاہتی ہے ✤

حبشی عورت خونخوار اور مضبوط مرد کی خواہاں ہوتی ہے ✤

عراقی عورت محبت اور خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنے والے مرد کو چاہتی ہے ✤

ویدک کال کے آریہ

بقیہ صـ ۹

کا ساٹ سرشٹی سے الگ کر دیا- شرنی کرشن کی پوزیشن کا آج کوئی ہندو ہوتا- اور کسی سے بدلے کے لئے اس پرکار لڑتا- تو ہندو اُسے بہت ہی برا سمجھتے ✤

یہ ٹھیک ہے- کہ کا یہ لوگ- سندھیا

سمیہ میں تین بار شانتی شانتی کہتے ہیں- اور سب ہی شانتی کے انکول منتر ہیں- پرنتو یہ بات سمرن رکھنی چاہیئے- وہ یہ کہ گو [illegible] والے منتروں میں ایک پاٹھ آتا ہے کہ " شانتی شانتی ربہ" ارتھات "ہے پربھو! شانتی شانتی کے لئے ہو"- اس کا تات پریہ یہ ہے- کہ جس شانتی سے یہ پرنام میں اشانتی ہو- وہ شانتی نہیں- شانتی وہی ہے جس کے دھارن کرنے کا نتیجہ شانتی ہو ✤

مکان لوٹنے والے یہ شانتی پرنام میں اشانتی پیدا کرتی ہے- اُسے دنڈ دینا نتیجہ میں شانتی پیدا کرنا ہے ✤

اس سے صاف ظاہر ہے- کہ ویدک شانتی کا پکش پاتا ہے- جس سے راشٹر اور جاتی میں گڑبڑ پیدا نہ ہو- یہ ببھاگ کو لینے سے آریوں کو ویدک کال کے آریوں کے جیون کا پتہ لگ جائے گا- ویدک کال کے آریہ سرتیہ کرم کرتے ہوئے اس بھومی کو دیو گرہ بناتے- اور کرم کرتے ہوئے پرلوک اور پرلوک کو آنندمے بنا سکتے- یدی ورتمان کال کے آریہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں گے تو بچیں گے- ورنہ ان کا بھوشیہ اچھا نہیں ✤

مہاتما گاندھی کا روزانہ پروگرام

بقیہ صـ ۱۱

اگر کسی دن کسی ضروری کام کی وجہ سے سونے کی مقدار پوری نہیں ہو پاتی- تو رات کو دیر تک جاگ کر اُسے پورا کرتے ہیں- مگر ایسا کبھی کبھی ہی ہوتا ہے- ورنہ وہ عموماً ۹ بجے سو جاتے ہیں- اور پھر ۲ بجے رات کو جاگ پڑتے ہیں ✤

اس پروگرام میں خاص حالات کے مطابق کچھ تبدیلی بھی ہو جاتی ہے- لیکن عام طور پر ان کا یہی پروگرام رہتا ہے- اور ہر کام وقت پر ہوتا ہے ✤

اتوار کو شام کی پرارتھنا کے بعد فوراً [illegible] باتیں کہہ سن کر تقریباً آٹھ بجے مہاتما جی مون برت لیتے ہیں- جو سوموار کی شام کو آٹھ بجے ختم ہوتا ہے- اس وجہ میں وہ رات کو ۲ بجے جاگنے کے وقت سے لے کر دن بھر کسی سے بات چیت نہ کرنے کے باوجود [illegible] بجے سونے وقت کو نہری جی کے لئے وہ کی تیاری میں لگاتے ہیں- مہاتما جی ایسا ہی سے اخبار کے لئے ہونے کا مضمون جو ہمیشہ اپنے قلم سے لکھتے ہیں- اور وہ ٹائپ کر کے پریس میں بھیجا جاتا ہے ✤

مہاتما جی کے پاس اتنی ڈاک آتی ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ستیاگرہ میں ۲۷۵ روپیہ اور
جالندھر دو والنٹیر مہاشہ کرشن جی کی
... گئے ہیں۔ اب ۳۰۱ روپیہ اور
... پنڈت بدھ دیو کی بھینٹ کئے
... شری راجپور کی جی منتری استری
... ایک سو روپیہ بڑے اُتساہ سے
... کر دیا۔ (گنپتی دت منتری)
... آشرم کبیر گنج میں چھٹا حیدر
... آباد ڈے شری چمّاں رام جی کی
... ۲۲-۶-۳۹ کو منایا گیا۔
... آباد میں ہوئے لاٹھی چارج کی
... کی گئی۔ جلسہ میں شری سوہن سنگھ جی
... دو دانا حیدرآباد کے شہیدوں
... پر روشنی ڈالی۔
(بنارسی لال سیوک)

حصار ۲۰-۲۱-جون کو پنڈت سوہن ... جی ایم۔اے کے حیدرآباد ستیاگرہ کی موجودہ حالات پر پر جوش ... ہوئے۔

۲۱-جون کو تمام ہندوؤں کی طرف سے ... رات کو سماج مندر میں حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ جلسہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مدراس سرکار کی طرف سے ستیہ ... سمبندھی سرگرمیوں پر لگائی گئی پابندیوں کی پُر زور مذمت کی گئی۔
(جگدیش چندر گپتا)

منڈی بہاؤالدین آریہ سماج مندر میں بحکم آریہ ... ایک ... بجے چھٹا حیدرآباد ڈے منایا گیا۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مدراس سرکار کی پابندی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور کانگرس ہائی کمانڈ سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔
(... منتری)

امرتسر آریہ سماج چھمن ... نے اپنے ۲۵-۶-۳۹ کو ہوئے ... پریس ... ایکٹ کے نفاذ کے خلاف پنجاب گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ... واپس ...
(... لال گپتا منتری)

... گھوڑہ آریہ سماج نے اپنی ۲۲-۶-۳۹ ... میٹنگ ... ہو سکا ہے ... کے خلاف پُر زور ... اور ... چوہدری ... سے ... ستیاگرہ کے ذریعہ ... آباد جیل میں ہوئے لاٹھی چارج ... پُر زور مذمت کی گئی۔ ... بہرے

ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

ریزولیوشن کے ذریعہ دھرم یدھ میں اپنی آہوتی دینے والے ویروں کے پرتی شردھا کا اظہار کیا گیا۔

۱۸-جون سے پنڈت سریندر شرما جی حیدرآباد اندولن سمبندھی پرچار کر رہے ہیں۔ مقامی آریہ سماج اس وقت تک چار صد روپیہ بھیج چکی ہے۔
(شری چندر گپت)

پلونہ آریہ سماج نے اپنی ۱۸-۶-۳۹ کی میٹنگ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ۷-جون کو اورنگ آباد جیل میں اور ۱۳-جون کو گلبرگہ جیل میں ہوئے لاٹھی چارج کی پُر زور مذمت کی۔ اور نظام سرکار سے تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔
(منتری کدار ناتھ شرما)

کوروکشیتر ۲۰-جون کو پنڈت بُدھ دیو جی کرنال پدھارے۔ گورو کل کے برہم چاریوں نے ان کا سواگت کیا۔ ایک برہم چاری نے اکاون روپے کی۔ اور آچاریہ سوم دت جی نے ایک ایڈریس اور اکاون روپے کی تھیلی آریہ سماج تھانیسر کی طرف سے بھینٹ کی۔

۲۶-جون کو یک صد ستیاگرہیوں کا ایک جتھا گوروکل میں آ رہا ہے۔ اس کا سواگت کیا جائے گا۔ کرنال سے تقریباً پانچ سو روپے بھینٹ کئے جا چکے ہیں۔
(دیپچند)

سبت پور آریہ سماج کے منتری پنڈت لکشمی دت بی۔اے جن کی شادی ۵-مئی کو ہوئی تھی ۱۳-اپریل کو جتھہ لے کر حیدرآباد ستیاگرہ کرنے

ہیضہ کی بے خطا دوا

(رجسٹرڈ) کافو (Regd.)

اصلی عرق کافور

یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ سال سے زیادہ سے سالہا سال اس سے ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے۔

سر کی تراوٹ

(رجسٹرڈ) کیشراج (Regd.)

سر کے تیلوں کا راجہ

اسکی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے۔ اسکے لگاتے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تروتازگی حاصل ہوتی ہے۔ بالوں کو لمبے۔ کالے اور چمکیلے کرنے میں بے مثل ہے۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اس کی تعریف کی ہے۔ ایک بار آپ بھی آزمائش کیجئے۔

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی)

چلے گئے۔

لالہ لکھراج جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔اے۔وی ہائی سکول اپنے گھر والوں کو اطلاع دئے بغیر شولاپور روانہ ہو گئے۔ دو نواصی ب اس وقت گلبرگہ جیل میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔

ضلع ہوشیارپور کا چوتھا جتھا سوامی دیاننداں کی سرکردگی میں ۲۴-۵-۳۹ کو یہاں آیا۔ دیانند دت اُتھل سبھا کے جنرل سیکرٹری مکند لال جی ہمراہ تھے۔ ۲۰-۵-۳۹ کو ایک جلسہ کر کے انہیں ودائی دی گئی۔ آٹھ والنٹیروں نے اپنے نام پیش کئے۔

چوتھا شہیدی جتھا یکم جون کو ہوشیارپور پہنچا۔ جہاں ۱ سے ۱۵ روپے بھینٹ کئے گئے۔
(امرناتھ)

کرنال سبھا کے اُپدیشک پنڈت دیوان چند جی ہریانہ کیندر کے ادھشٹھاتا بکفتہ ستیاگرہیوں کے ہمراہ گلبرگہ پہنچ گئے ہیں۔

اگرچہ رہتک حصار میں ان دنوں قحط بڑا ہوا ہے۔ پھر بھی آپ نے ستیاگرہ فنڈ کے لئے دو ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔
(رگھوبیر سنگھ شاستری)

علی پور شری پنڈت منوہر لال جی شہید جتھا ۵-۴-۳۹ کو یہاں سے ودا ہوئے تھے اورنگ آباد جیل سے لکھتے ہیں کہ:-

"یہاں مجھے جیل جیل بیتیت نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک سماج مندر معلوم ہوتا ہے" اور کہ انہوں نے ایک کتاب "انسانی فطرت" لکھ لی ہے۔ اور ایک دوسری کتاب لکھ رہے ہیں۔

مہاشہ اُتم چند جی سبت پوری چپ چاپ حیدرآباد چل دئے ہیں۔ آپ گلبرگہ جیل میں ڈیڑھ سال کی سزائے قید بھگت رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی دیپا کو لکھا ہے کہ "ویدوں سمیت آپ بھی اس دھرم یدھ میں حصہ لیں"۔ چنانچہ ان کے بھائی اور پتا جی اگلے جتھا کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

مہاشہ جے دیو جی اپنی بوڑھی ماتا۔ نوجوان پتنی اور بیمار بچے کو چھوڑ کر ۹ ویروں سمیت حیدرآباد چل دئے ہیں۔ اور نوکری پر لات مار دی ہے۔

آریہ سماج کے پردھان ٹھاکر دولت سنگھ اور ان کے بیٹے ٹھاکر بنا لال میں تکرار ہو رہی ہے۔ پتا کہتا ہے میں جاؤں اور بیٹا کہتا ہے میں جاؤں۔ غالباً دونوں جاویں گے۔ چوتھا شہیدی جتھا ۲۵-۵-۳۹ کو

سماجک سماچار

آریہ سماجوں سے وشیش نویدن

دشانش بھیجنے کے سمبندھ میں سبھا کا نیم سمت منسجہ ذیل ہے:-

جو آریہ سماج اپنے ماسک چندہ کے دشانش کو وا تو یہ تتھی سے ۳ ماس تک ادا نہ کر سکے۔ اور انترنگ سبھا سے نوٹس پانے پر اپنی اسمرتھتا کا سنتوش جنک کارن نہ دکھلا سکے۔ تو اس کے بعد سبھا میں اس کا پرتی ندھی بیٹھا بند ہو جائے گا۔

اس نیم کے مطابق سمت ۱۹۹۵ کا دشانش اسا ڑھ سمت ۱۹۹۶ کے آخیر تک سبھا کے کاریالیہ میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ اس لئے آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ جن کی طرف سمت ۱۹۹۵ کا دشانش ابھی تک بقایا ہے وہ فوراً اس ماس کے اندر اندر دشانش کی رقم بھیج دیویں۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج بھٹنڈہ کا چناؤ

(مورخہ ۴-۶-۳۹ بروز اتوار) کو سمبھ ۲ بجے بھٹنڈہ میں جنرل سبھا ہوئی۔ جس میں حسب ذیل ادھیکاری چنے گئے:-

پردھان:- چودھری لڈو مل جی۔

اُپ پردھان:- لالہ کنوری لال جی و لالہ گنگا رام جی ٹھیکیدار۔

منتری:- ڈاکٹر بھگونت رائے جی۔

اُپ منتری:- بابو گردھاری لال جی و مہاشہ اندر سنگھ جی۔

خزانچی:- لالہ امرناتھ جی۔

آڈیٹر:- بابو سری رام جی۔

ممبران انترنگ سبھا

لالہ بردھی چند جی - بابو تیجا رام جی - مہاشہ رود ینا سنگھ جی - لالہ دلیپ رائے جی - پنڈت رامجی لال جی۔

(منتری)

سیٹ درکار ہیں!

گورودکل کانگڑی کا بنیاد سنہ ۱۹۰۲ء میں پڑی تھی۔ اور اب سنہ ۱۹۳۶ء سے پچھلے ۳۴ برسوں میں گورودکل کانگڑی اور اس کی ملحقہ - ملتان - کورو کشیتر - سوپا راسے کمٹ - منٹو وغیرہ شاخوں سے ہزاروں ودیارتھیوں نے ودیا بھیاس کی ہے۔ اور سیکڑوں کی تعداد میں سناتک بھی بنے ہیں۔ ہمیں اب سب سجنوں کے موجودہ پتوں کی ضرورت ہے۔

جنہوں نے بچپن میں کچھ نہ کچھ دن یہاں ضرور بتائے ہوں۔ ان پتوں کے ملنے پر گورودکل کے ادھیکاری اپنے پرانے چھاتروں سے دوبارہ سمبندھ قائم کریں گے۔ امید ہے۔ کہ گورودکل کانگڑی کے سبھی پرانے چھاتر اپنا موجودہ پتہ بھیجنے کی کرپا کریں گے۔

(ستیہ ورت گورنر گورودکل کانگڑی)

آریہ سماج کوٹ چھٹا کا چناؤ

پردھان:- چودھری ہوتی لال جی۔ اُپ پردھان:- مول چند آریہ سیوک و مہاشہ گوبند لال جی وئید۔ منتری:- مہاشہ سندر داس جی۔ اُپ منتری:- برہمچاری دید برت جی۔ کوشادھیکش:- مہاشہ سندر داس جی۔ لپتکادھیکش:- مہاشہ گوبند لال جی۔ آڈیٹر:- مہاشہ گوبند لال جی وئید۔ ممبران انترنگ سبھا:- مہاشہ کوڑو رام جی۔ مہاشہ کوٹھا رام جی۔ مہاشہ ڈھالو رام جی۔ مہاشہ بھیم داس جی۔ چودھری لکھمی داس جی۔

(منتری)

ویدپرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں!

(۱) اس ماہ ۱۹ جگہوں پر پرچار ہوا۔ کوٹ قیصرانی۔ منگروٹھہ شرقی۔ منگروٹھہ غربی۔ تونسہ۔ بستی رانجھا۔ گھمن۔ کوٹ کنڈی والہ۔ کالا۔ رائمن۔ گجانی۔ باول۔ گدائی۔ ڈیرہ غازیخاں۔ کوٹ چھٹہ۔ جھوک اُترا۔ کوٹ مٹھن۔ مرغائی۔ جمر کوٹ۔

(۲) ۵۷ لیکچر ہوئے:- پرشوں میں ۴۶ - استریوں میں ۲ - مشترکہ طور پر ۹۔

(۳) ۱۲ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے:- نام کرن ۱ - مونڈن ۲ - یگیوپویت ۵ - وواہ ۱ - گرہ پرویش مکان ۳۔

(۴) ستر روپے چندہ حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے

روانہ کیا گیا۔

(۵) کوٹ مٹھن میں سناتن دھرمی اُپدیشک نے آریہ سماج کے خلاف لیکچر دیئے۔ جس پر جوابی لیکچر کرا کے ویدک دھرم کا گورو لوگوں کے دلوں پر بٹھایا گیا۔

(رپورٹ ماہ بیساکھ سمت ۱۹۹۶)

(۱) دس جگہوں پر پرچار ہوا۔ مظفرگڑھ۔ ادہ جہانی شرقی۔ جہانی غربی۔ راجن پور۔ سنگاد۔ پور۔ کوٹ۔ چھٹہ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ جمپتم۔ ہزارہ۔ جتوئی۔ بیرن۔

(۲) ۴۷ لیکچر ہوئے:- مردوں میں ۲۷ مشترکہ طور پر ۲۰۔

(۳) ۶ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ مونڈن ۲ - گرہ پرویش مکان ۱ - وواہ ۲ - یگیہ ۱۔

(۴) اس ماہ کے آخیر میں شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اس ضلع میں حیدرآباد ستیہ گرہ فنڈ کیلئے پدھارے۔ ان کا پرچار سپھل ہوا۔ اور تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔ ڈیرہ غازیخاں ۴۲۵ روپے۔ جام پور ۳۰۱ روپے۔ راجن پور ۲۵۰ روپے۔ داجل ۱۰۱ روپیہ۔ کوٹ چھٹہ یکمشت ۱۰۰ روپیہ۔

کل میزان:- ۱۱۷۷ روپے۔

(رپورٹ ماہ جیٹھ سمت ۱۹۹۶)

(رگنیش دت منتری)

آریہ سماج کراچی کا چناؤ

آریہ سماج سوشیلا بھون کراچی کی جنرل میٹنگ میں جو ۷ - مئی کو ہوئی مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:-

(۱) پردھان:- پرنسپل رام سہائے جی۔ (۲) اُپ پردھان:- لالہ چرنجی لال جی۔ مسٹر ایم ایل چودھری۔ منتری (۳) ملک پنڈت امرناتھ جی۔ (۴) اُپ منتری لالہ منوہر لال و لالہ بھگوان داس جی۔ (۵) خزانچی:- لالہ مکند لال جی۔ لائبریرین:- لالہ ہزاری لال۔

(منتری)

مہتہ جیمنی جی کا پرچار

مہتہ جیمنی جی پونہ شہر میں ۵ لیکچر دیئے۔ کے پنچایت بورڈ میں آئے۔ پرتو وہاں مزدور کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس لئے وہاں پرچار کا پربندھ نہ ہو سکا۔ اب مہتہ جی وہاں سے کھانڈوا چلے آئے۔ یہاں آکر آپ نے چار لیکچر دیئے۔ اجمیر سے ایک بجے جی

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نرناری بچے بوڑھے اور جوان حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں ابھی تک ایک بات کی کمی ہے کہ سمبہ انکو ل اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدرآباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر اپنی ریاست میں عائد کر رکھی ہیں۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے اور اب ہمارا فرض کیا ہے بھجنوں دوارا آپکو پتہ لگ جائیگا۔ اس لئے سب آریہ سماجوں کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر حسب ضرورتی اس کتاب دوارا پرچار کریں۔

قیمت بھی لاگت مات دو پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو اکٹھی منگوانے پر ڈیڑھ روپیہ (۱عہ) سینکڑہ۔ محصول ڈاک الگ۔

پتہ:- مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

۳۵ لیکچر دئے۔ ہر جگہ سے پیسہ امداد ویسٹر بھرتی کرنے کے لئے اپیل کی۔ آپ اپنی گرہ سے بھی ۲۵ روپیہ ماہوار ستیاگرہ سمیتی کو بھیج رہے ہیں۔ (رادم پرکاش)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دلچسپ معلومات

شائقین سینما کی تعداد

امریکہ کا ایک مقتدر رسالہ رقمطراز ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ میں فی ہفتہ سینما دیکھنے والوں کی تعداد ۸۳,۰۰۰,۰۰۰ سے ۸۸,۰۰۰,۰۰۰ تک ہوتی ہے۔ اور تمام دنیا کی مجموعی تعداد ۲۲۰,۰۰۰,۰۰۰ ہے +

امریکن فلم سازی کی وسعت

۱۹۳۷ء اور ۱۹۳۸ء میں فلموں کی تیاری کے لئے تقریباً ۱۳۵,۰۰۰,۰۰۰ ڈالر خرچ ہوئے۔ صرف ہالی وڈ کے اداکاروں کی تنخواہ ۸۶,۰۰۰,۰۰۰ ڈالر تھی۔ ممالک متحدہ میں جملہ ۱۷۵۴۱ تھیٹر ہیں۔ اور اس صنعت میں ۲۰۰,۰۰۰,۰۰۰ ڈالر سرمایہ لگا ہوا ہے +

آلۂ سنگار

اس وقت تک سنگار میں قد آدم آئینہ سے کام لیا جاتا ہے۔ جس میں سامنے کا رُخ تو بآسانی نظر آ سکتا ہے۔ لیکن باقی حصوں کو دیکھنے میں بڑی دقت پیش آتی تھی۔ خصوصاً اداکاروں کو "میک اپ" کرتے وقت کسی دوسرے کی امداد حاصل کئے بغیر آرائش کرنا دشوار تھا۔ مگر اب ایک فوٹوگرافر نے آلۂ سنگار ایجاد کر کے یہ دشواری دور کر دی ہے۔ موجد نے ایک چھوٹی میز پر چار آئینے اس طرح لگائے ہیں۔ کہ اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ تو تمام حصے بآسانی نظر آتے ہیں +

ٹیلی فون پر ٹیلی ویژن

آج کل جرمنی میں ٹیلی فون پر ٹیلی ویژن کے نہایت کامیاب تجربے کئے جا رہے ہیں۔ برلن اور میونچ کے درمیان تقریباً چار سو میل کا فاصلہ ہے۔ لیکن ایک مقام سے دوسرے مقام تک اس طرح بات چیت ہو رہی ہے۔ جیسے بالکل قریب بیٹھ کر ایک دوسرے سے گفتگو کر رہا ہو۔ یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ یہ ایجاد عام ہو جائے۔ اور ہر شخص جو آئندہ ٹیلی فون استعمال کرتا ہے۔ اس ایجاد سے فائدہ اٹھائے +

ودیش کی بات

برٹش سرکار کا بجٹ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء

(از شری رام لوچن شاستری ایم۔ اے)

برٹش کا سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء کا انومانک بجٹ پرکاشت کر دیا گیا ہے۔ ان پنکتیوں کو لکھتے سمیہ وہ ہمارے سامنے ہے +

اس بجٹ کے انوسار برٹش کو اس ورش میں ۹۴ کروڑ ۳۶ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہونے کی آشا ہے۔ یہ آمدنی نمن مدوں سے اس پرکار ہوگی :-

انکم ٹیکس	۳۲,۷۰,۰۰,۰۰۰
نٹ کر	۲۳,۲۵,۹۰,۰۰۰
آب کاری	۱۱,۶۴,۶۰,۰۰۰
سر ٹیکس	۷,۰۰,۰۰,۰۰۰
سٹیٹ ڈیوٹی	۸,۰۰,۰۰,۰۰۰
ٹکٹ	۲,۱۰,۰۰,۰۰۰
راشٹر یہ رکشا فنڈ	۲,۵۰,۰۰,۰۰۰
موٹر کر	۴,۳۴,۵۰,۰۰۰
دکان	۱۲,۵۰,۰۰۰
ڈاک خانہ	۷۲,۰۰,۰۰۰
ڈاک فنڈ	۱۶,۰۰,۰۰۰
راجیہ بھومی	۱۳,۳۰,۰۰۰
رن آمدنی	۵۰,۰۰,۰۰۰
انیہ پھٹکر	۱۰۰,۵۰,۰۰۰

کل میزان :- ۹۴,۳۶,۰۰,۰۰۰ پونڈ

اس پرکار سپشٹ ہے۔ کہ راجیہ کی آمدنی کا سب سے نیونوپسن ذریعہ وہاں کی سرکاری آمدنی۔ ٹیکس اور نٹ کر کو سمجھتی ہے۔ کیول ان دونو مدوں دوارا ہی برٹش کی کل آمدنی کا ساٹھ پرتی شت بھاگ وہاں کی سرکار وصول کرتی ہے۔ دکان آدی دوارا تو ایک نگنیہ سا لابھ برٹش سرکار کو ہوتا ہے +

لیکن بھارت میں استھتی اس کے بالکل وپریت ہے۔ یہاں آمدنی کا ساٹھ فیصدی دکان آدی دوارا وصول کیا جاتا ہے۔ انکم ٹیکس آدی دوارا بھارت سرکار کو جو آمدنی ہوتی ہے۔ وہ بہت نگنیہ ہی ہے + (دہاتی آئینہ)

آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے

گوروکل کانگڑی کا

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت تین ۳ روپے تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

کیا آپکو معلوم ہے؟

— نیویارک میں سولہ لاکھ ۴۲ ہزار دوسو بچے ہیں۔ جن میں سے ۵ لاکھ آٹھ ہزار ایسے پریواروں میں رہتے ہیں۔ جو دان پر گذارا کرتے ہیں +

— برٹش تجارتی ہوائی جہاز سال میں ۲۰ لاکھ میل کا چکر لگاتے ہیں +

— دنیا میں جس قدر ہیروں کی تجارت ہوتی ہے۔ اس کا نوے فیصدی انگلستان میں ہوتی ہے +

— کاڈ قسم کی مچھلی ہر موسم میں ۴۵ کروڑ انڈے دیتی ہے +

— انگلستان میں چوہے ہر سال تین کروڑ پونڈ کا کاغذ کھا جاتے ہیں +

— ہندوستان میں اس وقت ۳۹ ہزار میل ریلوے لائین ہے۔ اس پر ہر سال چھپن کروڑ مسافر سفر کرتے ہیں +

— جرمنی میں اڑھائی ہزار سے زیادہ آدمی ایسے ہیں۔ جو لکھ پتی ہیں +

— ہندوستان کے مختلف ہسپتالوں میں ہر سال اوسطاً سوا چار کروڑ بیمار علاج کیلئے جاتے ہیں +

— لنڈن کی ہرکیولیز بائیسکل کمپنی اب تک تیس لاکھ بائیسکل تیار کر چکی ہے +

— اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ میں ۲۵ لاکھ بہرے ہیں +

— ایک گھنٹہ میں دل کے اندر سے بانو چالیس مرتبہ خون گذرتا ہے +

— پرکرتی کا نیم ہے۔ کہ تمام سرجیو ایکر دن جیتے ہیں۔ اور تمام ناری جیو اپنے دہادوں کے ساتھ پرد ڈن جیتے ہیں پرد ڈن کن ادھک پرسنتا شالی اور آکرشک ہوتے ہیں +

— سنہ ۱۹۳۳ء کے ستیاگرہ اندولن میں بمبئی پرانت سے ۱۳۸۰۰ ستیاگرہی جیل بھیجے تھے۔ اسی سال بنگال کے جیل جانے والوں کی سنکھیا ۱۲۴۰۰ تھی۔

— "ایسٹر کا پرب" ارتھات اس بات کی خوشی کا دن جب کہ حضرت عیسے مسیح دوسری بار مر کر امر ہو گئے تھے +

— شطرنج کے کھیل کا پرتھم جنم بھارت میں ہوا تھا +

Digitized by eGangotri

سوا ستھ رکھشا

قبض

قبض سوا ستھ کی ناشک ہے

آج کل قبض دور کرنے کے لئے سینکڑوں پیٹنٹ دوائیں اور چورن چل رہے ہیں۔ ان کے نرمانوں کا دعوے ہے۔ کہ ان کے سیون سے قبض نہیں رہتا۔ لیکن اس بیکار روگ کب تک چورن پھانکتے رہیں گے؟ اگر بات جہاں تک ہی ہوتی۔ تو بھی ٹھیک تھا۔ نہیں یہ ڈھنگ ہمیشہ کے لئے پیٹ کو کمزور بنا دیتا ہے۔

لکوڈ پیرافن یہ ایک بے کار سا ذرتی تیل ہے۔ جسے ڈاکٹر لوگ اکثر تجویز کرتے ہیں۔ یہ معدہ پاچن کریا میں بڑی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ یہ بھاری پدارتھ ہونے کے کارن آنتوں تھا پیٹ میں دھکا سا مار کر نکلتا ہے۔ جس سے بنا پچے بھوجن کو بھی اسی ہی باہر نکلنا پڑتا ہے۔ اسے ماتری کو لینا ہی ادشٹک ہے۔

لِور سالٹس بڑے اُتیجک ہوتے ہیں۔ اور تیز اُتیجک پدارتھوں کے سمان یہ بھی ہانی کارک ہیں۔

فروٹ سالٹس اس سمبندھ میں جنتا کو بڑا دھوکا دیا جاتا ہے۔ یہ بات ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک پونڈ فروٹ سالٹ پیدا کرنے میں کم از کم دس پندرہ روپے خرچ ہوں گے۔ پرنتو بازار میں ایک ایک روپے پونڈ فروٹ سالٹ مل سکتے ہیں۔ وچار کیجئے۔ کہ کیا یہ ٹھیک فروٹ سالٹ ہیں؟ واستو میں یہ پھلوں کے کھار نہیں ہوتے۔ اپی تو انیہ [illegible] اور [illegible] نمکوں کے مشرن ماتر ہوتے ہیں۔ جنہیں ایک آنے میں ایک پونڈ کے حساب سے گھر میں ہی بنایا جا سکتا ہے۔ ان سے معدے میں کمزوری آتی ہے۔ اور آگے چل کر پیٹ بھوجن نہیں پچا سکتا۔

طرح طرح کے چورنوں میں بھی [illegible] کی جڑی بوٹیاں رہتی ہیں۔ نتیجہ یہ پیٹ [illegible] آنتیں کر دیتے ہیں۔ اور [illegible] ہوتا ہے۔ اتفاقاً انہیں ایک [illegible] ہوتا ہے۔ جس سے آگے [illegible] قبض پشٹ اور دوہل ہو جاتی ہیں۔

میرا ایسے کئی روگیوں سے پالا پڑا ہے۔ جو سدا سے دوائیوں کی سہایتا سے کر کام چلاتے رہے ہیں۔ اور ان کے پیٹ اتنے کمزور اور نشکریہ ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں ذرا سا بھی بھوجن نہیں پچتا۔ یا تو انہیں بری طرح کا قبض ہے یا سنگرہنی۔ ایسے روگیوں کے پیٹ کو وشرام دینا چاہیئے۔

دوسرے دوائیں شریر کے ادشٹک انگوں اور پرتی انگوں کو بھی درشت و ناکت بنا دیتی ہیں۔ جس سے برسوں شریر میں وش بنا رہتا ہے۔ یہ سمجھنا۔ کہ وہ زہر کر نکل جاتی ہیں بڑی بھول ہے۔

انیما آج کل قبض توڑنے کے لئے ایک نئی تجویز نکالی گئی ہے۔ وہ ہے "انیما پریوگ"۔ لوگ اس سے بنا کارن ڈرتے ہیں۔ واستو میں انیما ہمارے پراچین "بستی کرم" کا ایک روپ ہے۔ اور پیٹ کی صفائی کا ایک اچھا سادھن ہے۔ اور سا تھ ہی انیما کا نسخہ سستا اور فائدے مند ہے۔ ہاں انیما کو دودھی اور نیم پورک لینا چاہیئے۔ پانی کی ماترا تھا تاپ کرم روگی کی دشا انوسار ہونے چاہئیں۔ ساتھ ہی یہ ادشٹک ہے۔ کہ انیما کے جل میں صابن۔ گلیسرین اور انیہ تیل اتیادی جنہیں ملانے کا اکثر ڈاکٹر لوگ آدیش کرتے ہیں ہونا چاہیئے۔ یہ چیزیں آنتوں میں چمٹ جاتی ہیں۔ اور صاف نہیں ہوتیں۔ انیما کا پریوگ سدیو نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ عادت پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اپنے دیش کی بات

بھارت جاپان بیوپار

اوساکا (جاپان) سے مقیم بھارتیہ ٹریڈ کمشنر کی ۱۹۳۷-۳۸ء کی وارشک رپورٹ

آج پرکاشت ہوئی ہے۔ جس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ سوتی اُدیوگ دھندوں کا کھٹا سرکاری تبنترن تھا چین جاپان یدھ کا جاپان کے بیوپار پر کیا پربھاؤ پڑا۔

رپورٹ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۸ء میں سماپت ہونے والے تین سالوں میں بھارت میں جتنی کپاس کا نریات ہوا۔ اس میں سے ۵۳ پرتی شت کپاس جاپان بھیجی گئی۔

۱۹۳۷ء میں بھارت سے پہلے کی اپیکشا کم چمڑا بھیجا گیا۔ اس ادھی میں بھارت میں جتنا کچا لوہا پیدا ہوا اس کا ۲۱ پرتی شت بھاگ اور جتنا لوہا باہر بھیجا گیا ۵۸ پرتی شت بھاگ جاپان کی جہاز بنانے والی کمپنیوں اور لوہے کے کارخانوں میں خرچ ہوا۔ ان ہی تین سالوں میں جاپان کا ۸ پرتی شت مینگنیز کا خرچ۔ اس کا کل چمڑے کا خرچ اور ابرق کے خرچ کا ادھیکانش بھاگ بھی بھارت سے ہی پورا کیا گیا۔

۱۹۳۶ء جاپان بھارت کے بیوپار میں ۱۹۳۷ء کی اپیکشا ۱۹۳۷ء میں بردھی ہوئی۔ اور بیوپارک سنتولن بھارت کے پکش میں رہا۔

بھارت جاپان کو کیا بھیجتا ہے؟

رپورٹ میں بتلایا گیا ہے کہ بھارت سے جاپان کے لئے روئی۔ چمڑا۔ کچا لوہا۔ مینگنیز۔ ابرق اور لاکھ ہی ادھک ماترا میں بھیجی جاتی ہے۔ جاپان ودیشوں سے جتنا مال منگاتا ہے۔ اس کا ایک چوتھائی بھاگ کپاس کا ہوتا ہے۔ اور کپاس کے سمست آیات میں چالیس پرتی شت بھاگ بھارتیہ کپاس کا ہوتا ہے۔ اس پرکار بھارت سے جتنی روئی ودیشوں کو بھیجی جاتی ہے۔ اس کا بیس پرتی شت بھاگ جاپان کو بھیجا جاتا ہے۔ ۱۹۳۷-۳۸ء کو سماپت ہونے والے تین ورشوں میں بھارت سے جتنی کپاس کا نریات ہوا ہے۔ اس کا ۵۳ پرتی شت بھاگ جاپان کو بھیجا گیا ہے۔

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا دھیان رکھیں

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل شیلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

TELEPHONE NO: 2367. TELEGRAMS: "PRAKASH" Regd. No: L. 433

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر
ہیتشی علاولپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے
ششماہی: ۲ روپے سہ ماہی ۱ روپیہ
برہماسے ۵ روپے
ودیشی سے چھ روپے

جلد نمبر ۳۵	۲۵-اساڑھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۹-جولائی ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۷

راز انسانیت

(۱) شریک محفل ماتم جسے ہونا نہیں آتا — کسی کو دیکھکر دکھ میں جسے رونا نہیں آتا

(۲) پرائی آگ میں جس شخص کو جلنا نہیں آتا — صداقت کیلئے جس شخص کو مرنا نہیں آتا

(۳) نہیں جس دل کو کوئی درد کی آواز تڑپاتی — جسے شفقت غریبوں اور یتیموں پر نہیں آتی

(۴) نہیں انسانیت کا جذبہ جس کے دل کو گرماتا — جسے مظلوم کا دل توڑنے سے ڈر نہیں ہوتا

(۵) خدا کی بہترین مخلوق سے نفرت جو کرتا ہے — جو دولت کو جمع کر کے زمیں کا پیٹ بھرتا ہے

(۶) بلکتا دیکھتا ہے بھوک سے نادار لوگوں کو — تڑپتا دیکھتا ہے درد سے بیمار لوگوں کو

وہ اس دنیا کے دامن پر سیہ دھبہ ہے عصیاں کا

کھلا دشمن ہے انساں کا بڑا بھائی ہے شیطاں کا

...zed by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

اٹھارھواں کھنڈ

ان اُپاسکوں کو راجہ نے کہا — نشچے سے آپ اس ویشوانر سروتر ودیہ مان آتما کو متر الگوں کی بھانتی جانتے ہوئے بھی ان کو کھاتے ہیں۔ سکھ سے جیتے ہیں۔ سکھ بھوگتے ہیں۔ پرنتو جو اُپاسک اس سورگ میں سروتر ودیہ مان ویشوانر آتما کو اسادھتا ہے۔ وہ سارے لوکوں میں سارے پرانیوں میں سب آتماؤں میں ان کو کھاتا۔ اور سروتر سکھ کو بھوگتا ہے۔ ایک اکھنڈ نگران کا اُپاسک مکت ہو کر سروتر آنند میں رہتا ہے۔ اسی ہی اس اکھنڈ سروتر ودیہ مان آتما کا شوبھن ہی سمسکے سمان ہے۔ دیولوک اس کا موردھا ہے۔ وشو روپ گیان اس کا نیتر ہے۔ برہمانڈ کی وایو جیون شکتی ہی اس کے پران ہیں۔ اننت ہی اس کا دھڑ ہے۔ دھن سمپتی ہی اس کی بستی ہے۔ پرتھوی ہی اس کے پاؤں ہیں۔ وید ہی اس کی چھاتی ہے۔ یگیہ کشتی اس کے لوم ہیں۔ گارہپتیہ اگنی اس کا ہردہ ہے۔ انوشن اگنی اس کا من ہے۔ اور اہونیہ اگنی اس کا مکھ ہے۔ وہ ویشوانر آتما ایک اکھنڈ ہے۔ سروتر ودیہ مان ہے۔ پرکاش سوروپ ہے۔ سروگیہ ہے۔ اننت ہے۔ دھنوں کا سوامی ہے۔ اور نرا کار ہے۔ تھا یگیہ روپ ہے۔ یہ اکھنڈ اُپاسنا ہے۔

انیسواں کھنڈ

وہ جو بھوجن پرتھم پراپت کرے۔ اُپاسک کو بھوجن ہے۔ وہی ہوم کی وستو ہیں۔ وہ جس پہلی آہوتی سے ہوم کرے۔ اس کو پرانائے سواہا کا لیکھ کر ہوم کرے۔ اس سے پران ترپت ہوتا ہے۔ پرانوں کے ترپت ہونے سے نیتر ترپت ہوتے ہیں۔ پرکاش میں دِشا کے ترپت ہوتے ہوئے جو کچھ دیو اور سمبندھ کا شریت ہے۔ وہ ترپت ہوتا ہے۔ اس کی ترپتی پر اُپاسک پرجا سے پشوؤں سے بھوجن ابنی سے تیج میں اور آتم پرکاش سے ترپت ہوتا ہے۔ پھر اُپاسک کا بھوجن امرت روپ ہو جاتا ہے۔

(مسلسل)

جو سنتشٹ ہے۔

— سب سے اُتم شکشا وہ ہے۔ جو سویم پانی پا سکے۔

رگ وید یجروید

اوم

وید امرت

سام وید اتھروید

رگ وید اردو بھاشیہ

ओ३म् स्तृणीत वर्हिरानुषग्घृतपृष्ठं मनीषिणः यत्रा मृतस्य चक्षणम्

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۲۔ سوکت ۱۳۔ منتر ۵)

اوم، ستری نیت برہرا نوشگ۔ گھرت پرشٹھم منی شنہ یتر امرتسیہ چکشنم۔

شبدارتھ ہے (منی شنہ) بدھیمان ودوانو (نیر) جس انترکھش میں (امرتسیہ) جس سموہ کا (چکشنم) درشن ہوتا ہے۔ جو اس (آنشگ) چاروں اور سے گھرے ہوئے (گھرت پرشٹھم) جل سے بھرے ہوئے (برہی) انترکھش کو (ستری نیت) ہوم کے دھوئیں سے آچھادن کرو۔ اس انترکھش میں انیہ بھی بہت پداستھ جل آدی کو پاتو دو

بھاوارتھ:۔ ودوان لوگ اگنی میں جو گھرت آدی پداستھ چھوڑتے ہیں۔ وہ انترکھش کو پراپت

آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے

گوروکل کانگڑی کا

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت تین ۳ روپے تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیوروید ک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

چنے ہوئے پھول

(۱)

ہم دوسرے ہردیوں کو اپنی خوبیوں کی کمی آکرشت کر سکتے ہیں۔ اور اس آکرشن ہردہ کو سنبھال کر اپنا بنا سکتے ہیں۔ ان خوبیوں سے جو آپ میں ہیں۔

(۲)

پرستنتا سے کیم نہیں آتی۔ وہ تو پرمیشور پر چلنے کا پرینام ہوتی ہے۔ اس کارن ہردے کا ایک اننت ہونا ہے۔

(۳)

بڑی تم نے ہوا میں قلعے بنائے ہیں انہیں نشٹ نہ ہونے دو۔ انہیں اپنے مکان رہنے دو۔ اور ان کی نیو زمین پر لگا دو۔

(۴)

ایک منش کا جیون اُنتی شیل ہونا چاہیے ہمیں بھوت کال کے کاریوں سے اچھا کاریہ کرنے کا پریتن کرنا چاہیے۔

(۵)

جیون کو ہمیشہ اکٹھا کر کے نہیں دیکھنا بلکہ دن کو دن کے روپ میں الگ الگ جانچنا چاہیے۔ جیون ایک جڑاؤ کام کی چیز کی طرح ہے۔ جس کا پرتیک ٹکڑا الگ الگ اپنے استھان پر جڑنا چاہیے۔

(۶)

کوئی ایسا کاریہ نہ کرو۔ جسے دوسروں کو کرتا دیکھ کر تم منہ پھیر لو۔

کوئی کاریہ بدلہ لینے کی نیت سے نہ کرو۔

کوئی ایسا کاریہ نہ کرو۔ جسے اپنے ہی پرماتما کے سامنے جانے سے پہلے تم پچھتاؤ۔

— سب سے اچھا دارشنک

ہو کر وہاں کے ٹکڑے ہونے لگے کرتے ہیں۔ اور وہ شتہ ہوا بھی آدی گنوں سے سب پداستھوں کو سب پرانیوں کو سکھ یکت کرتے ہیں اب اگلے منتر میں کہ وہاں آدی رتھ ایک سبت بنانے چاہئیں۔ اس منتر میں اُن نے اُپدیش کیا ہے

رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ

پرکاش میں اشتہار دے کر اپنے بیوپار کو فروغ دیں۔

۹۶ ستیاگرہی رہا

(گلبرگہ ۵-جولائی) ڈائریکٹر جنرل جیل نجات نے گلبرگہ جیل کا معائینہ کیا۔ ان کے معائینہ کے نتیجے کے طور پر گلبرگہ جیل سے کل چالیس ستیاگرہیوں اور آج چھپن ستیاگرہیوں کو رہا کر دیا گیا۔ تمام رہا شدہ ستیاگرہیوں کو ان کے گھروں تک کے ریلوے ٹکٹ مہیا کئے گئے ہیں۔ رہا شدہ ستیاگرہیوں کی بیشتر تعداد دوبارہ ستیاگرہ کرے گی +

چالیس ستیاگرہی زبردستی رہا

(منماڈ ۵-جولائی) بیر سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۴-جولائی کو بیر جیل سے چالیس آریہ ستیاگرہیوں کو قبل از وقت رہا کر دیا گیا۔ ان کی رہائی طبی وجوہات کی بنا پر عمل میں لائی جا رہی ہے۔ ستیاگرہیوں کے رہا ہونے سے انکار کرنے پر حکام نے انہیں زبردستی جیل سے باہر نکال دیا +

دو دو ستیاگرہیوں کیلئے ایک کمبل

(شولاپور ۴-جولائی) اورنگ آباد کی جیل کی کوٹھڑیوں میں سے سانپ اور بچھو نکل آتے ہیں۔ پانی کا انتظام خراب ہے۔ روٹی کا بندوبست ٹھیک نہیں ہے۔ روٹی دن کے دو بجے اور رات کو ۱۱ بجے ملتی ہے۔ روشنی کا بندوبست ناقص ہے۔ شہر میں بجلی ہے۔ جیل میں بجلی نہیں۔ دو دو ستیاگرہی ایک ایک کمبل میں گذارہ کر رہے ہیں +

چھوٹو رام اور آریہ ستیاگرہ

چودھری چھوٹو رام نے اپنے تازہ بیان میں حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق فرمایا ... مسلسل آئینی ایجی ٹیشن کا مہابت ... بنا نہیں رہ سکتی +

امرت بازار پتریکا کا تبصرہ

امرت بازار پتریکا" نے اپنے ایڈیٹوریل ... ہندوؤں کی طرف سے بھیجے ہوئے ... کے میموریل پر رائے زنی کرتے ... لکھا ہے کہ اگر ہیرا ماؤنٹ پاور ... کے لئے گلینسی کمیشن مقرر کر سکتی ... حیدرآباد کے متعلق تحقیقاتی کمیشن ... مقرر کیا جائے۔ ہندوستان بھر ... ہندوؤں کو ناراض کرنا دانشمندی ...

پنڈت بدھ دیو ۲۸۲ ستیاگرہیوں کیساتھ گرفتار

(اورنگ آباد ۳-جولائی) ۲-جولائی کو پنڈت بدھ دیو جی منماڈ پہنچے۔ اور ۳-جولائی کو بذریعہ سپیشل ٹرین ۲۸۲ ستیاگرہیوں کے ساتھ اورنگ آباد آئے۔ سٹیشن پر حکام نے پوچھا۔ کہ آپ کس لئے آئے ہیں؟ تو انہوں نے ازراہ تمسخر کہا۔ کہ "آپ کی محبت کھینچ لائی ہے" —— حکام نے کہا۔ کہ "آپ کو یہاں مکمل دھارمک آزادی حاصل ہے" پنڈت جی نے کہا "یہ تو ابھی معلوم ہو جائیگا" —— پنڈت جی نے تمام ستیاگرہیوں کو جمع کر لیا۔ جنہوں نے پہلے گیت گایا۔ بعد میں پنڈت جی نے انہیں اپدیش دینا شروع کیا۔ اس پر انہیں منتشر ہونے کو کہا گیا۔ انکار کرنے پر گرفتار کر لیا گیا +

الوداعی پیغام

پنڈت بدھ دیو نے اپنے الوداعی پیغام میں کہا۔ کہ "ریاست حیدرآباد میں ہماری جنگ خالص مذہبی جنگ ہے۔ ریاست میں مذہبی پابندیاں ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے نیک نام پر دھبہ ہیں۔ ہم اپنے اس مقدس کاز کے لئے قربانیاں کر کے اس دھبہ کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ پنجاب اپنی روایات کو قائم رکھے گا۔ اور جدوجہد کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے کے لئے اپنی بہترین کوششیں صرف کر دے گا" +

ستیاگرہ سمتی کا بیان

آریہ ستیاگرہ سمتی منماڈ نے ایک بیان میں انسانیت کے نام پر پیراماؤنٹ پاور سے اپیل کی ہے۔ کہ اگر حیدرآباد کی جیلوں میں ناقص خوراک۔ قلت آب۔ اور عدم صفائی کی شکایات کی طرف توجہ نہ دی گئی۔ اور ان کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو دس ہزار ستیاگرہیوں کی زندگیاں خطرہ میں پڑ جائیں گی +

مدراس گورنمنٹ کی پابندیاں

۲۹-جون کو مسٹر ... ایڈیٹر "بندے ماترم" کی صدارت میں حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا۔ حکومت نے کوئی پابندی عائد نہ کی۔ ایک اخباری نمائندہ کو انٹرویو کے دوران میں وزیراعظم نے بتایا۔ کہ "انہوں نے ستیاگرہ کے مخالفین کے مفسدانہ رویہ کے پیش نظر پابندی عائد کی تھی۔ لیکن اب چونکہ امن ہے۔ اس لئے اسے اٹھایا جا رہا ہے" +

"ہندوستان ٹائمز" کا تبصرہ

دہلی کے انگریزی روزنامہ "ہندوستان ٹائمز" نے ہندوؤں کے میموریل پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "حیدرآباد میں پیراماؤنٹ پاور کی مداخلت کا وقت آ گیا ہے۔ اور کم سے کم ہندوؤں کو ان کے بنیادی دھارمک حقوق ملنے چاہئیں" +

—— سندھ گورنمنٹ نے ادم منڈلی کو ضبط کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ منڈلی کی سرگرمیاں ابھی تک جاری ہیں +

—— مہاتما گاندھی سرحد روانہ ہو گئے ہیں +

نئی اور نرالی اور بالکل سچی مذہبی تحقیقات کا نچوڑ

"مسلم آریہ ملاپ سیریز"

کے

(۱) وید کے کلام الٰہی ہونیکے ثبوت قرآن مجید سے قیمت ۱-ر (۲) آواگون ثبوت از روئے قرآن مجید قرآن مجید سے قیمت ۱ر (۳) ویدک سورگ اور اسلامی بہشت ۳ر (۴) قدامت روح قیمت ۲ر (۵) ویدک دھرم اور دین اسلام ۲ر (۶) اسلام میں جلوہ وید ۳ر (۷) ویدک دھرم اور دین اسلام ۳ر

(۲) ویدک سورگ اور اسلامی بہشت ۴ر + نوٹ:- اردو کے کل ٹریکٹوں کی تین ماہ کے لئے رعایتی قیمت ۸ر فی سیٹ اور ہندی کے مرد و ٹریکٹ فی سیٹ ۵ر

پتہ:- لکشمن آریو پدیشک منیجر دیانند لینڈ کالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور

منشی احمد دین سے انٹرویو

منشی احمد دین مشہور سوشلسٹ لیڈر نے حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق دہلی میں ۴-جولائی کو انٹرویو کئے جانے پر کہا۔ کہ "ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کا ستیاگرہ بالکل جائز ہے۔ آریہ سماج کو مذہبی حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کا ہر ونت حق ہے۔ نیز یہ کہ قانون تحفظ والیان ریاست آریہ سماج کی تحریک پر حملہ ہے" +

گیارھویں ڈکٹیٹر

آریہ ستیاگرہ کے گیارھویں ڈکٹیٹر کیلئے پنڈت دیاس دیو جی شاستری ایم-اے دہلی کا نام تجویز کیا جا رہا ہے۔ آپ کا داخلہ ریاست میں بند ہے +

مہاشہ کرشن جی کے سمبندھ میں

پچھلے ہفتہ جیل میں ماسٹر گوردتہ رام سوامی سوتنترا نند اور لالہ دیش بندھو گپتا نے مہاشہ کرشن جی سے ملاقات کی۔ آپ مہاشہ فقیر چند جی کے سورگباش کی وجہ سے بہت اداس تھے۔ آپ کی ٹانگوں میں درد بدستور ہے۔ جیل میں ہر سہولیت کے باوجود ان کی صحت کے بگڑ جانے کا احتمال ہے۔ ان کے ۱۰ دوسرے خط جیل سے موصول ہوئے ہیں انہیں بے خوابی کی شکایت ہے۔

شادی کے دوسرے دن ستیاگرہ

حیدرآباد کے ساتویں ڈکٹیٹر شری دگمبر راؤ جی نے جو گرفتار ہو چکے ہیں۔ اسی سال وکالت کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور شادی کی رات کی دوسری صبح کو ہی آپ ستیاگرہ کرنے چلے گئے تھے +

مولانا مظفر علی شاہ سجادہ نشین کی رائے

علاقہ دینانگر کے مشہور پیر مولانا مظفر علی شاہ شمسی سجادہ نشین نے رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ہم نے آج تک کسی آریہ حیتی کو مردہ باد کے نعرے لگاتے نہیں سنا۔ آریہ ستیاگرہ بالکل پرامن ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے قانون تحفظ والیان ریاست کا نفاذ کر کے تدبر کا ثبوت نہیں دیا +

حضور نظام کا پیغام کانفرنس مذاہب کے نام

حضور نظام نے پیرس میں ہونے والی مذاہب کانفرنس کو اپنے پیغام میں فراخدلانہ مذہبی ...

Digitized by eGangotri

کوئی مخالفانہ نعرہ نہ لگایا جائے

(منماڈ ۳-جولائی) پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ "جلسوں میں ستیاگرہی جتھے ویدک دھرم یا آریہ سماج کے سمبندھ کے سوا کوئی اور نعرے ہرگز نہ لگایا کریں۔ اب ایک دفعہ پھر آریہ سماجوں کی توجہ زور سے اس طرف دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔ کہ اب کوئی نعرہ کبھی نہ لگایا جائے۔ جو کسی مذہب یا کسی شخص خاص کر نظام حیدرآباد کے خلاف ہو۔ جو جتھا اس قاعدے کی خلاف ورزی کرے اُسے روک لیا جائے"۔

آٹھویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ ایک ہزار والنٹیروں کیساتھ ستیاگرہ کرینگے

(منماڈ ۳-جولائی) ۸ویں ڈکٹیٹر شری یت ونائیک راؤ کم از کم ایک ہزار آریہ ویروں کے ساتھ ستیاگرہ کریں گے۔ آپ کے اس بھاری جتھا میں صرف حیدرآبادی والنٹیر ہی ہوں گے۔ آپ کے جتھے میں شامل ہونے کے لئے ریاست کے مختلف مقامات سے دھڑا دھڑ جتھے آرہے ہیں۔

پنڈت گیانیند تنہائی کوٹھڑی میں

(شولاپور ۳-جولائی) آریہ ستیاگرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیند جی سدھانت بھوشن کو ان کے ساتھی ستیاگرہیوں سے الگ کر کے تنہائی کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے۔ ان کے ساتھیوں کو پہلے نئی جیل میں رکھا گیا تھا۔ لیکن اب ایک بارک میں رکھا گیا ہے۔

مسلم لیگ کی دھمکی

(بمبئی ۳-جولائی) آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ کے متعلق ایک جامع ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں جتھے بھیجنے کے متعلق آل انڈیا ہندو مہا سبھا اور آریہ سماج کی سرگرمیوں پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے۔ کمیٹی نے ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی سرگرمیاں بند کر دیں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں سخت تلخی پیدا ہو گئی ہے۔ اگر جتھوں کو بند نہ کیا گیا۔ تو ان کا ڈٹ کا حملوں کا خطرہ ہے۔ جو بعد ازاں سارے ملک میں فرقہ وارانہ لڑائی کی صورت میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ پراونشل گورنمنٹوں اور پیرامونٹ پاور سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ جتھوں کو روکنے کیلئے فوراً کارروائی کریں۔

آٹھویں ڈکٹیٹر ۲۲-جولائی کو

(اورنگ آباد ۳-جولائی) آریہ ستیاگرہ کے ۸ویں ڈکٹیٹر بیرسٹر ونائیک راؤ ۲۲-جولائی کو ستیاگرہ کریں گے۔ کل تین سو آریہ ستیاگرہیوں کو نظام آباد جیل میں تبدیل کیا گیا۔ مہاشہ کرشن جی کے مقدمہ کی سماعت جاری ہے۔

مزید دو ستیاگرہی سورگباش

(شولاپور ۲-جولائی) حیدرآباد دکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اب شہر میں امن و امان ہے۔ دوکانیں کھل گئی ہیں۔ چند زخمی مرہم پٹی کے بعد ہسپتال سے خارج کر دئے گئے ہیں۔ ۲۸-جون کو عثمانیہ ہسپتال میں دو زخمی ہندو سورگباش ہو گئے۔ اس سے ہلاک شدگان کی تعداد چار تک جا پہنچی ہے۔ مزید تین زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ پچاس ہندو ابھی زیر علاج ہیں۔

سی۔ پی کے دوسرے ڈکٹیٹر

(شولاپور ۲-جولائی) سی۔ پی کے دوسرے ڈکٹیٹر پنڈت رام دت ۵-جولائی کو ایک بھاری جتھے کے ساتھ چاندا کیندر سے ستیاگرہ کریں گے۔

چھ ستیاگرہیوں کی بھوک ہڑتال

(شولاپور ۲-جولائی) معلوم ہوا ہے۔ کہ اورنگ آباد جیل میں ۶ ستیاگرہیوں نے ناتسلی بخش خوراک کے خلاف بطور پروٹسٹ ۲۶-جون سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ شری بت کنور لال کو بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

مسٹر دیوداس گاندھی حیدرآباد میں

(حیدرآباد یکم جولائی) مہاتما گاندھی کے سپتر شری یت دیوی داس گاندھی دو دن کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ مجوزہ اصلاحات کے سلسلہ میں لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔

کیتھل کی صورت حالات

(پانی پت یکم جولائی) کل سب ڈویژنل افسر کی کوٹھی پر ہندوؤں اور مسلمانوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ مسلمانوں نے ۲۵-جون کے واقعات پر اظہار افسوس کیا۔ اور معافی مانگی۔ انہوں نے زخمیوں سے مل کر ان سے بھی معافی مانگی۔

۶۴ ستیاگرہیوں کو دو دو سال

(دنرا پور نظام ریاست) ۳۰-جولائی) دینا نگر کے مسٹر بخشیش رام اور ۶۳ دیگر ستیاگرہیوں کو کل منصف نے ۲-۲ سال قید کی سزا دی۔ کل گوالبار کے مسٹر رام چندر چوہدری کی زیر سرکردگی ۶۲ مزید ستیاگرہیوں کو گرفتار کیا گیا۔

نویں ڈکٹیٹر اگست میں ستیاگرہ کریں گے

(ناگپور ۳۰-جولائی) آریہ ستیاگرہ کے ۹ویں ڈکٹیٹر شری آر۔ سی مسانیہ رقمطراز ہیں۔ کہ اب میرے صوبہ کے امتحان کا وقت آگیا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ میرا صوبہ آریہ ستیاگرہ میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اور اپنی شکتی سے بڑھ چڑھ کر دھن و جن سے امداد کرے گا۔ میں کم از کم پانسو ستیاگرہی اور دس ہزار روپیہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کو بھینٹ کرنا چاہتا ہوں۔ میں شائد اگست میں اپنے صوبہ کے مرکز یا سم سے ستیاگرہ کروں گا۔

پنڈت نریندر سے ملاقات

(شولاپور ۳۰-جون) چند روز پیشتر پنڈت نریندر جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ریاست حیدرآباد سے سر اکبر حیدری کی ملاقات ہوئی۔ اور آپس میں پندرہ منٹ تک ستیاگرہ کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

آریہ ستیاگرہ کی رفتار تیز کر دیجاویگی
ستیاگرہ وار کونسل کا فیصلہ

(منماڈ ۳۰-جون) آج آریہ کیمپ میں ستیاگرہ وار کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے مستقبل کے پروگرام کے متعلق نہایت اہم اور دُور رس فیصلے کئے گئے۔ شولاپور۔ بمبئی اور دہلی سے کئی سرکردہ آریہ لیڈر اس اجلاس میں شامل ہوئے۔ مختلف مراکز سے کارکنوں کی رپورٹوں پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ ستیاگرہ کو زیادہ تیز کیا جائے۔ اور موجودہ "بہترین وقت" سے فائدہ اُٹھانے کے لئے جتھوں کی تعداد بڑھا دی جائے۔ وار کونسل کے اس اجلاس کی صدارت سوامی سوتنترا نند جی نے کی۔ اور دیگر آریہ لیڈروں کے علاوہ آریہ ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ بیرسٹر۔ لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے۔ پرنسپل رام لال۔ ماسٹر گوردتہ رام اور بابو شری رام بھی شامل اجلاس ہوئے۔ آریہ ستیاگرہ سمتی کے بیانات کے مطابق فیصلہ کیا گیا۔ کہ ستیاگرہ کے محاذ کو وسیع کر دیا جائے۔ اور وہ اس طرح کی ریاست کی سرحد پر ستیاگرہ مراکز زیادہ کر دئے جائیں۔ جن مراکز کو بند کر دیا گیا تھا۔ ان کو پھر کھول دیا جائے۔ جتھوں کی بھرتی کا کام زیادہ تیزی سے کیا جائے۔ اور ریاست کے اندر اور باہر نہایت زور و شور سے پروپیگنڈا شروع کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آٹھویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ بیرسٹر ستیاگرہ کرنے سے پہلے ہندوستان بھر میں پھر کر ستیاگرہ کے سلسلہ میں پروپیگنڈا کریں گے۔ وہ دہلی میں پروپیگنڈا شروع کریں گے۔ جہاں پنجاب اور یو۔ پی کے لیڈر ان سے مل جائیں گے۔

سوامی سوتنترانند کا پنجاب گورنمنٹ کو جواب

(منماڈ ۳-جولائی) سوامی سوتنترا نند جی ڈکٹیٹر وار کونسل آریہ ستیاگرہ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں پنجاب گورنمنٹ کے اس بیان کو چیلنج کیا گیا ہے۔ کہ بہت سے اضلاع سے سرکاری طور پر اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ آریہ ستیاگرہیوں کے جتھے "اسلام مردہ باد" اور "نظام مردہ باد" کے نعرے لگاتے ہیں۔

سوامی جی مزید لکھتے ہیں۔ کہ ستیاگرہ کے آغاز سے ہی جتھوں کو اس امر کی سخت ہدایات کی گئی ہیں۔ کہ وہ کسی مذہب یا نظام صاحب کی ذات کے خلاف کوئی نعرہ نہ لگائیں۔ اور "قولاً" اور "فعلاً" کسی فرقہ کے لئے اشتعال پیدا نہ کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ افسروں نے اس قسم کی رپورٹ غیر معتبر اطلاعات کی بنا پر دی ہے۔ اگر کوئی قابل اعتراض نعرہ لگایا گیا تھا۔ تو حکام کا فرض تھا۔ کہ وہ اسے آریہ سماج کے اہلکاروں کے نوٹس میں لاتے۔ آریہ ستیاگرہ کمیٹی نے بارہا اپنے اس اعتقاد کا اعلان کیا ہے۔ کہ دوسروں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والے نعرے ستیاگرہ کی حقیقی سپرٹ کے خلاف ہیں۔ اس کے باوجود بعض مقامات پر مسلمانوں مثلاً کیتھل میں مسلمانوں نے بغیر وجہ اشتعال وغیرہ کے آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ کر دیا۔ پنجاب گورنمنٹ نہ صرف آریہ سماجیوں کی جائز سرگرمیوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی۔ بلکہ اس نے آریہ سماجیوں پر ایک ایسا الزام لگا کر جس کا انہوں نے کبھی ارتکاب نہیں کیا ہے تعصب کا ثبوت دیا ہے۔

پرکاش لاہور
سمت ۱۹۹۶ - ۲۵ اساڑھ
۹ جولائی ۱۹۳۹ء

مذہب کا مستقبل

ہندوستان میں سیاسی بیداری سے مذہب کی ترقی رک گئی ہے۔ کئی ایک مذہبی سوسائٹیوں کے لئے تو اپنی ہستی کو برقرار رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ بہر حال مستقبل سب یاس انگیز ہے۔ لیکن کیوں؟ اس لئے کہ وہی نوجوان جو کسی سوسائیٹی کی زندگی کا نشان ہوتے ہیں (ان) سے بیزار ہو رہے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ ملک جس سیاسی جدوجہد میں اس وقت مشغول ہے۔ اس میں زندگی ہے اور ہے جوش۔ نوجوان کبھی اس کام کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جس میں زندگی اور جوش نہ ہو۔ ہر مذہبی سوسائیٹی اب ان دو باتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ چند برس پہلے بحث مباحثوں اور باہمی جھگڑوں میں زندگی اور جوش کا جذبہ نوجوانوں کے لئے کشش رکھتا تھا۔ کیونکہ ان دنوں سیاسی میدان سرد تھا۔ پھر ان دنوں آج کی طرح ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت سمجھی جاتی تھی۔ اور نہ اس کے لئے کبھی اپیلیں کی جاتی تھیں۔ لیکن آج حالت مختلف ہے۔ ملک اپنی سیاسی جدوجہد میں کسی حد تک کامیاب ہو چکا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ملک کو صوبجاتی خود اختیاری ملی ہے۔ سات صوبوں میں کانگریسی حکومت کے ہاتھوں شاندار کارناموں کی توقع کی جا رہی ہے۔ اور اس کی سرگرمیوں کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ جن صوبوں میں ہندو اکثریت ہے وہاں کے ہندو قدرتی طور پر اپنے صوبہ کی حکومت کے راستہ میں مذہبی جھگڑوں کی وجہ سے الجھنیں پیدا نہ کرنا چاہیں گے۔ بخلاف اس کے اقلیتیں جائز اور ناجائز طور پر کئی فرقہ پرست انجمنوں کے زیر اثر ان حکومتوں کے لئے کئی مشکلیں پیدا کریں گی۔ یہی حالت مسلم اکثریت والے صوبوں کی ہے۔ وہاں ہندو اقلیت جو کچھ کرنا چاہے گی مسلم اکثریت اسے ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھ سکتی ہے؟ ایسی حالت میں مذہبی انجمنوں کو ہنگامہ آرائی کا موقعہ نہیں ملسکتا۔ اگر کوئی ایسی سیاسی مصلحتوں کے ماتحت ان انجمنوں کو اپنی زندگی اور جوش کے اظہار کا موقع نہیں ملتا۔ جس کا قدرتی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ نوجوان ان سے علیحدہ رہ کر ان انجمنوں کی سرگرمیوں میں حصہ دینا ترک کر دیتے ہیں۔ جو اپنے صوبہ کی وزارت کے خلاف اشتعال انگیزی کے مقاصد رکھتی۔ اکثریت والی اقلیت کے مفاد کی ترجمانی کرنے کے نام ... نوجوانوں کی مذہب سے بیزاری کی ...

دوسری وجہ خیالات کی وہ لہریں ہیں۔ جو دوسرے ممالک سے ہندوستان میں آ رہی ہیں۔ لامذہبیت۔ فیشن پرستی۔ اور عیش پسندی کی لہر تو ہندوستان میں اس وقت پہنچ گئی تھی۔ جب پہلی بار ہندوستانی انگلستان گئے۔ اور وہاں کی تہذیب و تمدن کا تحفہ ساتھ لے آئے۔ اور آہستہ آہستہ وہ وبا اس قدر بڑھی۔ کہ جلد عام ہو گئی۔ لیکن اس لہر سے بھی زیادہ خطرناک وہ لہریں ہیں۔ جو سوشلزم۔ کمیونزم۔ اور فاشزم وغیرہ کے ناموں سے یورپی ممالک سے یہاں آ رہی ہیں۔ یا لائی جا رہی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ تمام پڑھے لکھے لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ غیر ممالک میں مذہب کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے۔ اس کا بھی اثر ہندوستانی نوجوانوں پر پڑ رہا ہے۔

مغرب والوں کی ترقی کو رشک کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور نوجوانوں کے دل میں یہ خیال جگہ لے رہا ہے۔ کہ اگر وہ لوگ مذہب کے بغیر اس قدر شکتی شالی اور اُنتی شیل بن سکتے ہیں۔ تو ہندوستان کیسے اس طاقت اور ترقی سے محروم رہ سکتا ہے؟ بلکہ یہ خیال تقویت پکڑتا جا رہا ہے۔ کہ مذہب ملکی ترقی کا ممد و معاون نہیں۔ بلکہ اس کے راستہ میں ایک بھاری رکاوٹ ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مذہب اور خدا کے نام پر ہونے والے آئے دن کے ہنگامے اس کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اگرچہ یہ سوال بطور خود بحث طلب ہے۔ کہ آیا اہل مغرب کی ترقی کا معیار حقیقت میں صحیح ہے یا غلط۔ کیا مغربی ممالک جسے ترقی کہتے ہیں۔ وہ حقیقت میں ترقی ہے یا تنزل؟ لیکن اس سوال کو کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑتے ہوئے ہم اصلی موضوع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

مذہب کے تنزل اور نوجوانوں کی اس سے کنارہ کشی کی تیسری اور سب سے اہم وجہ یہ ہے۔ کہ مذہب کتابوں سے نکل کر اب باتوں میں آ گیا۔ پہلے لوگ اسے محض لیکچروں کا مضمون نہ بنا کر اپنی عملی زندگی میں ڈھالتے تھے۔ بولتے کم تھے۔ عمل زیادہ کرتے تھے۔ اب حالت برعکس ہے۔ بحث و مباحثہ کر سکتے ہیں۔ بڑے بڑے لیکچر دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان ہی مبلغوں اور بحث کرنے والوں کے اندر جھانک کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اس کا $\frac{1}{100}$ بھی ان کے عمل میں نہیں ہے۔ خاص کر نیتاؤں کی حالت بہت شوچنیہ ہے۔ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ پھر وہ نیتا کیوں بنے پھرتے ہیں۔ عوام ان کی بات کیوں مانتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان سے دور بیٹھے ہوئے لوگ ان کی پرائیویٹ زندگی سے واقفیت حاصل نہیں کر سکتے۔ جنہیں ان کے متعلق کچھ علم ہوتا ہے۔ ان کی تعداد اس قدر قلیل ہوتی ہے۔ کہ عوام ان کی باتوں کو خود غرضانہ پروپیگنڈا اور مخالفت پر محمول کر کے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ در حقیقت ایسے لیڈروں کی تقریروں اور تحریروں کو پڑھنے کے عادی ان نیتاؤں کے عقیدت مند ہو جاتے ہیں۔ وہ نیتا پریس اور پلیٹ فارم پر اپنے اخبار اور لوگوں کی شردھا کو ناجائز و جائز طریقہ سے اُٹھا کر اپنی لیڈری اور نیتاگری کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو بڑھانے اور زیادہ محفوظ کرنے کے لئے کبھی کسی نازک موقعہ سے فائدہ اُٹھانے سے نہیں چوکتے۔ مثلاً قحط و بھونچال وغیرہ کے موقعوں پر مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ہمدردانہ اپیل کر کے یا کچھ خود دان دے کر یا کسی سوسائیٹی کی مستقل سرپرستی کر کے یا اخبارات کو مالی امداد دے کر ان کو اپنے حق میں کر لینا ان کے لئے کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ دھرم اور مذہب کے نام پر ایک معمولی سے واقعہ یا بات کا بتنگڑ بنا کر اپنے عقیدت مندوں کی غیرت کو جوش دلانا۔ اور انہیں میدان میں کودنے کے لئے تیار کر لینا ان کا ایک دلچسپ مشغلہ ہوتا ہے۔ ایسے ہنگاموں میں مذہب اور مذہب والوں کی خدمت تو برائے نام ہوتی ہے۔ در حقیقت ان کا مقصد نیتاگری کو محفوظ کرنا ہوتا ہے۔

بہت سے نیتاؤں کے متعلق ہمارا ذاتی تجربہ ہمیں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ عام طور پر نیتاؤں کا جیون ایک سادھارن ویکتی سے بھی گیا گذرا ہوتا ہے۔ اگر مذہبی نیتا سچے معنوں میں آدرش نیتا ہوں۔ اور جو کچھ وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں بیان کرتے ہیں۔ وہ ان کے عملی جیون میں بھی ہو۔ تو سوسائیٹی کے تنزل کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ بہت سے نوجوان تو صرف نیتاؤں کے عملی جیون سے متنفر ہو کر مذہب کو خیرباد کہتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ کسی سوسائیٹی کے اصول و مقاصد چاہے کتنے ہی اعلیٰ اور نیک کیوں نہ ہوں جب تک اس سوسائیٹی کے نہ صرف نیتا بلکہ سادھارن ممبر تک اخلاقی طور پر آدرش نہ ہوں۔ اور اپنی مذہبی تعلیم کا عملی نمونہ اپنے قول و فعل سے پیش نہ کریں۔ تب تک وہ سوسائیٹی ترقی کی طرف نہیں بڑھ سکتی۔ اگر کوئی سوسائیٹی ایسی ہے جس کے نیتا اور ممبر اخلاقی طور پر اونچے اور اپنے اصولوں کے پابند ہیں۔ تو وہ سوسائیٹی بھاگیہ شالی ہے۔ لیکن یہ اصول ہمیشہ اس کے پیش نظر رہنا چاہئے۔ کہ اگر وہ ترقی کے معیار سے ذرا بھی گرے گی۔ تو اس کا قدم تنزل کی طرف اُٹھے گا۔ اور گر کر ایک سوسائیٹی کے لئے پھر سے اُٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

یہ تو ہوئیں کچھ وجوہات جو نوجوانوں کی کئی مذہبی سوسائیٹی سے بیزاری کا باعث بنتی ہیں۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ موجودہ صورت و حالات کے پیش نظر ہندوستان میں مذہب کے مستقبل کے متعلق کیا رائے قائم کی جا سکتی۔ یہ ایک اہم سوال ہے۔ جس کا تعلق اگرچہ صرف مذہب سے ہے لیکن اس کا جواب تب تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک سیاسی صورت حالات پر غور نہ کیا جائے۔ اس سوال کے جواب کا تعلق نہ صرف موجودہ سیاسی رفتار سے ہے۔ بلکہ آئندہ جنگ سے بھی۔

کیونکہ اگر جنگ ہوئی - اور جیسا کہ قیاس غالب ہے - کہ وہ ہوگی اور ہوگی بھی عالمگیر طور پر - تباہ کن اور ہلاکت خیز - تو کیا ہندوستان اس میں حصہ لے گا؟ اگر ہندوستان اس میں حصہ لینے کو تیار نہ ہو - تو اس کے لئے سوال ہوگا - کہ کیا وہ اپنی حفاظت آپ کر سکیگا؟ اگر نہیں تو کیا اپنی حفاظت کیلئے برطانیہ سے تعاون کی صورت میں وہ اس جنگ کو جو وہ آزادی کے لئے لڑ رہا ہے - جاری نہیں رکھ سکتا - اگر اسے یہ جنگ جاری رکھنی ہوگی - تو لازمی طور پر اسے اپنی حفاظت کا خود انتظام کرنا ہوگا - لیکن اگر ارادہ نہ ہوتے ہوئے بھی ایسی صورت پیدا ہو جائے - کہ اسے اپنی حفاظت کے لئے جنگ میں شامل ہونا پڑے - تو اس حالت میں مذہب کا مستقبل یقینی طور پر یاس انگیز ہوگا - لیکن اگر صورت دوسری ہوئی - تو بھی اس کے مستقبل کے متعلق کوئی حوصلہ افزا امید نہیں کی جا سکتی - درحقیقت اگر مذہب جنگ سے علیحدہ ہو کر کسی کونہ میں بیٹھ جائے - تو اس کی موت یقینی ہے - اس کی زندگی تبھی محفوظ ہے - اگر وہ جنگ سے جنگ کرے - یعنی اپنا مفسد جنگ والوں پر واضح کرے - انسان خود غرضی سے اندھا ہو کر حیوان بنتا جا رہا ہے - جس کی وجہ سے جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے - درحقیقت انسانیت معدوم ہو رہی ہے - اور حیوانیت بڑھ رہی ہے - مغربی ممالک کے لوگ جسے ترقی سمجھتے ہیں - درحقیقت وہ ترقی نہیں - ترقی وہ ہے جس کا انجام بھی ترقی ہو - جس سے پڑوسی بھی ترقی کریں - لیکن وہ ترقی ہرگز ترقی نہیں کہی جا سکتی - جس کا انجام تباہی اور صرف تباہی ہے - کیا مغربی ممالک کی موجودہ ترقی کے متعلق کوئی یہ کہہ سکتا ہے - کہ اس کا انجام ترقی ہے - اور پڑوسی اس ترقی کو رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں - اور اس سے ...... فیض حاصل کرنا چاہتے ہیں - یقیناً نہیں پڑوسیوں کو اس ترقی نے خوف زدہ کر رکھا ہے - ان کو اس ترقی کے ہاتھوں اپنی جان سلامت نظر نہیں آتی - ایسی حالت میں مذہب کو چاہیئے کہ اپنا کام کرے - حیوانیت کو روکے - انسانیت کی نشوونما کے بند ہوئے دروازہ کو کھولے - ترقی کے حقیقی معیار کو دنیا کے سامنے رکھے - اور ترقی کے ہاتھوں انسانیت کے فنا ہونے سے اس کو بچاتے ہوئے اور اس گھٹتے ہوئے گلے سے نکلنے والی امن کی پکار کو ترقی کے علمبرداروں کے کانوں تک پہنچائے - اگر وہ اس مقصد میں کامیاب ہو سکے - تو اس کا مستقبل شاندار ہے - ورنہ تباہی تو ہے ہی - جو جنگ کا لازمی نتیجہ ہے - اس لئے اے مذہب! جاگ، جاگ کر اٹھ، اٹھ کر جنگ سے جنگ کر اور اس پر فتح پا کر امن قائم کر دے +

(ہیلتھی)

پنجاب کی دوسری آہوتی

ریاست حیدر آباد کی مختلف جیلوں و شہروں میں اب تک پندرہ ویر شہید ہو چکے ہیں -

(۱) شری وید پرکاش جی (۲) شری بھیم راؤ جی (۳) شری دھرم پرکاش جی (۴) شری مہادیو جی (۵) شری شام لال جی (۶) شری برہمانند جی (۷) شری وینکٹ راؤ جی - (۸) شری پرمانند جی + (۹) سوامی ستیانند جی - (۱۰) شری وشنو بھگونت جی (۱۱) شری چھوٹے لال جی (۱۲) شری پانڈو رنگ جی - (۱۳) شری مادھو راؤ جی (۱۴) شری نتھو مل جی - (۱۵) شری سنہرہ جی +

ان میں سے مہاشہ سنہرہ پنجابی ہیں - اب ایک اور پنجابی مہاشہ نقیر چند جی کا ۳۰- جون کو اورنگ آباد کی جیل میں دیہانت ہو گیا ہے - سورگیہ ویر نے مہاشہ کرشن جی کے ساتھ ستیاگرہ کیا تھا - اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس برس کی تھی - مرنے سے پہلے آپ کا اپینڈسے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا - جو کامیاب بھی ہو گیا تھا لیکن باوجود تمام کوششوں کے آپ جانبر نہ ہو سکے - آپ کی آہوتی سولھویں آہوتی ہے - اور پنجاب کی طرف سے دوسری +

پرماتما سورگیہ ویر کی آتما کو سدگتی اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں +

دو تازہ بیان

پنڈت جواہر لال نہرو کا تازہ بیان جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ حیدر آباد میں شہری آزادی کا نام و نشان بھی نہیں - ان لوگوں کی ... جو حیدر آباد میں آریہ سماج کی تحریک کو محض شرارت سمجھتے ہیں - آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے - اگر حیدر آباد میں شہری آزادی ہی مفقود ہے - تو دھارمک آزادی کے نہ ہونے پر کیا تعجب ہو سکتا ہے؟ علاوہ ازیں بیرسٹر ونائیک راؤ جو ریاست حیدر آباد کے ایک سرکردہ شہری اور آریہ ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر ہیں کے اس بیان سے کہ اس دھرم یدھ میں اب تک ریاست حیدر آباد کے پانچ ہزار آریہ سماجی قید ہو چکے ہیں - اس الزام کی تردید ہو جاتی ہے - کہ یہ تحریک باہر کے آریوں کی چلائی ہوئی ہے +

حیدر آباد کا فساد

۲۶- جون کو حیدر آباد (دکن) میں فساد ہو گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ دیانند مکتی ٹروپ بوائیز سکاؤٹ ٹروپ کے کیپٹن سردار ارجن سنگھ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ سکاؤٹ کی وردی پہنے ہوئے جنگی وہٹوبا کے مندر میں ہونے والی ہری کتھا کا انتظام کرنے کے لئے افضل گنج میں سے گذر رہے تھے - کہ اچانک مسلمانوں کی ایک مسلح پارٹی نے حملہ کر دیا - سردار صاحب ان کی طرف سے ہونے والے لاٹھیوں کے وار کو نہ روک سکے - اور زخمی ہو کر گر پڑے - ایک شخص نے ان کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا - جس سے وہ جاں بحق ہو گئے - دوسرے دن سردار ارجن سنگھ کی مرتیو کی خبر سے شہر میں سنسنی پھیل گئی - ہندوؤں نے دوکانیں بند کر دیں - اکے دکے حملے شروع ہو گئے - حملہ آوروں نے کئی ہندوؤں کے مکانوں کو لوٹ لیا - سورگیہ ارجن سنگھ جی کی ارتھی کے جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا - فساد اور لاٹھی چارج سے ساٹھ کے قریب ہندو زخمی ہوئے جنہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا - ان میں سے تین کا دیہانت ہو چکا ہے - مزید تین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے - کچھ زخمی ٹھیک ہو کر ہسپتال سے باہر آ چکے ہیں - اور ابھی پچاس زیر علاج ہیں - تازہ اطلاع یہ ہے ... کہ اب حالات معمول پر آ گئے ہیں - اور شہر میں بالکل امن ہے +

یہ فساد کیوں ہوا؟ اور اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - واقعات اپنی کہانی آپ کہہ رہے ہیں - ہم تو نظام سرکار سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں - کہ وہ ریاست کے امن کے لئے غنڈوں کو سر نہ اٹھانے دے +

مسلم لیگ کی دھمکی

۲-۳- جولائی کو بمبئی میں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا - اس میں پاس ہونے والے ریزولیوشنوں میں ایک ریزولیوشن ریاست حیدر آباد میں ہو رہے آریہ ستیاگرہ کے متعلق ہے - جس میں ہندو سبھا اور آریہ سماج کو دھمکی دی گئی ہے - کہ وہ حیدر آباد میں جتھے بھیجنا بند کر دیں - کیونکہ اس کے خیال میں ان کی جارحانہ کارروائیوں اور اشتعال انگیزیوں نے مسلمانوں میں تلخی پیدا کر دی ہے - اور اگر ان اشتعال انگیز جتھوں کو فوراً نہ روکا گیا تو ان کا دونوں تصادموں کے وسیع لڑائی میں تبدیل ہو جانے کا سخت خطرہ ہے - ساتھ ہی برادر لنشل گورنمنٹوں اور پیراماؤنٹ پاور سے اس "شرارت" کو روکنے کی اپیل کی گئی ہے +

ہندو سبھا اور آریہ سماج کو دھمکیاں دینے کی بجائے مسلم لیگ کو چاہیئے کہ اپنے خدا نبردار چیلوں کو شرارتوں سے باز رکھے - کیا وہ ثابت کر سکتی ہے - کہ آریہ سماجی جتھے اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہیں؟ اگر وہ نظام حیدر آباد کی امداد کرنا چاہتی ہے - تو اسے حضور نظام پر زور دینا چاہیئے - کہ وہ آریہ سماج کو پورا مذہبی پرچار کی آزادی دے دیں +

کیتھل کا سانحہ

۲۵- جون کو کیتھل میں ایک افسوسناک سانحہ ہوا - اخباری نامہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق مسلح مسلمانوں نے آریہ سماجیوں کے جلوس پر حملہ کیا - جس سے کئی ہندو زخمی ہوئے - لیکن سرکاری بیان کہتا ہے - کہ مسلمانوں نے جلوس پر حملہ نہیں کیا - بلکہ اکے دکے حملوں سے ہی کچھ ہندو زخمی ہوئے ہیں - ان میں سے کونسا بیان درست ہے - یہ کہنا مشکل ہے - جب گورنمنٹ نے یہ تسلیم کیا ہے - کہ آریہ سماجیوں نے کوئی اشتعال نہیں دلایا - اور وہ بالکل پرامن رہے ہیں - تو پھر اس نے اپنے ایک بیان میں یہ الزام آریہ سماجیوں پر کیوں لگایا ہے کہ بعض اوقات آریہ سماجوں کے جلسوں اور جلوسوں میں "اسلام مردہ باد" اور "نظام مردہ باد" کے نعرے لگائے جاتے ہیں - پنجاب ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

اسلامی دُنیا کی سیر

"از ضیا الاسلام امیریت سر"

مشرقی ملحد کا مفسدانہ اعلان

آج سے چند ماہ قبل یعنی ۱۰- فروری کے "الاصلاح" میں دریدہ دہن مشرقی۔ خاکساریت کے مخالف علماء سرحد خصوصاً مولانا غلام غوث صاحب دلیقہ ضلع ہزارہ کے قتل پر خاکساروں کو کھلے لفظوں میں اکسایا گیا تھا۔ مولانا غلام غوث کی نسبت اسی پرچہ میں مشرقی نے لکھا تھا۔ کہ ــــ "اس کی زندگی کے دن گنے جا چکے ہیں" ــــ اس سے انتہائی اشتعال انگیزی کی طرف ہم نے حکومت پنجاب کی توجہ دلائی تھی۔ لیکن حکومت نے اب تک اس طرف قطعاً توجہ نہ دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب مشرقی اپنے آپ کو قانون کی گرفت سے آزاد سمجھنے لگ گیا ہے۔ اس نے ۱۶- جون ۱۹۳۹ء کے "الافساد" عرف "الاصلاح" کے صفحہ ۸ پر تحریک مدح صحابہ (رضی اللہ عنہم) اور شیعوں کے گالی ایجی ٹیشن کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"قرآن حکیم میں لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑیں۔ تو ان کے مابین صلح کرا دو۔ اور جو باغی فریق ہے۔ اس کو قتل کر دو۔ موجودہ معاملہ میں دونو فریق باغی ہیں ایک مدح صحابہ پر ضد کرنے کی وجہ سے باغی۔ دوسرا تبرا پر ضد کرنے کی وجہ سے۔ اس بنا پر۔ دونو فریقوں کے رہنماؤں کا قتل از روئے قرآن حکیم واجب ہے۔ میں سنی اور شیعہ دونو فریقوں کے ان رہنماؤں کو جو اس فساد کی بنیاد ہیں۔ جو جتھے بنا بنا کر اور اپنے اپنے گروہ کو اکسا کر گرفتاری کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ ۳۰- جون تک مہلت دیتا ہوں کہ وہ لکھنؤ میں تمام جتھا بندی کو روک دیں۔ اور فساد کو بند کر دیں۔ ان رہنماؤں کا نام لینا میں اس وقت قرین مصلحت نہیں سمجھتا لیکن ان کی تعداد تین ایک طرف ہے۔ اور تین دوسری طرف ہے۔ یہ رہنما ہوشیار ہو جائیں۔ اور ہر شخص جو چور ہے اپنی داڑھی کو خلال کرے۔ ۳۰- جون کے بعد دو ہزار خاکسار سپاہیوں کے متعلق احکام نکلیں گے ہندوستان کے آٹھ سو جانبازوں کے متعلق جنہوں نے قوم کو غلبہ کی منزل تک پہنچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا عہد اپنے قلم سے باندھا ہوا ہے۔

نہ معلوم کیا خطرناک احکام ان رہنماؤں کے متعلق نکلیں۔ (زائی نوٹ) ـــــ یہ پندرہ دن کی مہلت اس لئے دیتا ہوں۔ کہ ان رہنماؤں کو ابھی مرنے کا موقع مل سکے۔ اور انتقام کی خطرناک صورت واقع نہ ہونے پائے۔ ۳۰- جون کے بعد خود اختیاری ہو جائیں گے اور اداروں علیہ" (مجنوں مشرقی) ان سے بڑی

سدرشن چکر

سرحد کے "نقلی" گاندھی خان عبد الغفار خاں کے متعلق ایک دلچسپ حقیقت کا انکشاف ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ ہندو ساہوکاروں سے بھی زیادہ "سود خور" واقع ہوئے ہیں۔ معاصر فرنٹیر ایڈووکیٹ کے الفاظ ہیں ـــــ ہندو کاروباری لوگ زیادہ سے زیادہ بارہ آنے سینکڑہ ماہوار سود لیا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے سود خور "فخر افغان"..... صاحب کا سود پندرہ آنہ سینکڑہ ماہوار ہے"۔

معاملہ کی وضاحت کے لئے خان عبد الغفار خاں کی دوکان کے بل فارم کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے ــــ "فخر افغان ..... خان عبد الغفار خاں۔ حاجی شاہ نواز خاں جنرل تمباکو مرچنٹس اندرون ریتی دروازہ پشاور شہر"۔ (نوٹ) (۱) خریدا ہوا مال ہرگز واپس نہ لیا جاویگا۔ (۲) خریدار کو چاہیئے۔ کہ مال اس بیچک کے ساتھ پورا کر لیوے۔ کیونکہ رقم مطابق بیچک لی جاوے گی۔ (۳) بیچک کی رقم اندر میعاد ۱۵ یوم تک نہ پہنچنے پر سود بحساب پندرہ آنے سینکڑہ ماہوار لیا جاوے گا"۔

سرحدی گاندھی کی سود خوری کا مسئلہ صوبہ سرحد کے لوگوں کی دلچسپی کا ایک خاص موضوع بن گیا ہے۔ کیونکہ اول تو از روئے اسلام سود لینا ہی حرام ہے۔ لیکن یہ پٹھان اصلی گاندھی کے زیر سایہ رہ کر اپنی عادات کو کھدر کے کرتے اور تین گز کی سلوار کے سادہ لباس میں چھپا کر "کانگرسی" کے روپ میں عوام کے سامنے آ رہا ہو۔ اس کے لئے سود لینا۔ اور پھر وہ بھی پندرہ آنے سینکڑہ ماہوار کہاں تک مناسب ہے؟

کہا جاتا ہے۔ کہ بعض مسلمان کاروبار کے سلسلہ میں سود کا لین دین جائز تصور کرتے ہیں۔ لیکن اکثر ناجائز۔ سرخپوش ملاؤں کا بھی یہی حال ہے۔ اس مسئلہ میں ان کا باہمی اتفاق نہیں۔ ان میں سے کئی ایک ہندوستان کو دار الحرب خیال کرتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ہندوستان میں سود خوری کو ناجائز تصور نہیں کرتے۔ لیکن اکثر ہر حالت میں سود خوری کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ سرحدی گاندھی بھی اپنے نکتہ چینوں کا منہ بند کرنے کے لئے ان ہی لوگوں کا سہارا لے رہے ہیں۔ جو ہندوستان کو دار الحرب قرار دے کر سود کو جائز سمجھتے ہیں۔

ہمارے معاصر نے سرحدی گاندھی کے متعلق تمام حالات ظاہر کر کے ان کو ان کے اصلی روپ میں ظاہر کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ ہندوؤں کے روپیہ سے اپنا کاروبار چلا کر ہندوؤں کی تجارت کو ہی نقصان پہنچا رہے ہیں" ــــ اگر معاصر کی یہ اطلاع درست ہے۔ تو "فخر افغان"..... پر سود خوری کا الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے روپیہ پر سود وصول نہیں کرتے۔ بلکہ صرف "کافروں" کے روپیہ پر پندرہ آنے سینکڑہ ماہوار وصول کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں تو ہم "فخر افغان" کی سود خوری کو جائز ہی تصور کریں گے۔ چاہے دُنیا کا خیال ہم سے مختلف ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن "سود خوری" کے مسئلہ متنازعہ کا فیصلہ ہی کیوں نہیں کر لیا جاتا۔ ہماری رائے یہ ہے۔ کہ ایک آل انڈیا مولانا کانفرنس منعقد کی جانی چاہیئے۔ تاکہ مسئلہ سود خوری کے متعلق اپنا متفقہ فیصلہ دے دے۔ تب تک سرحدی گاندھی کی سود خوری کے سوال پر بحث ملتوی کر دی جائے۔ لیکن یہ خیال رہے۔ کہ مجوزہ کانفرنس جلد ہونی چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہندوستان کو سوراجیہ مل جائے۔ اور حکومت کی باگ ڈور سرحدی گاندھی کے ہاتھ آ جائے۔ اور اس کانفرنس کے انعقاد کی ہی اجازت نہ ملے۔

مختصر افسانہ

سوُرگ اور نرک

لاہور کے ایک محلے میں دو بھائی رہتے تھے۔ ایک بڑا تھا۔ دوسرا چھوٹا۔ بڑا وواہت تھا۔ اور چھوٹے کی ابھی تک سگائی بھی نہیں ہوئی تھی۔

دونو ایک ہی گھر میں اکٹھے رہتے تھے۔ چھوٹا بڑے کا ادب مانتا تھا۔ بڑا بھائی چھوٹے سے بہت سنیہ رکھتا تھا۔ بھاوج اور دیور میں بھی کبھی جھگڑا نہ ہوا تھا۔ وہ اسے اپنا بچہ سمجھتی تھی۔ اور وہ اسے اپنی ماں کر کے مانتا تھا۔ آنند سے بسر ہو رہی تھی۔ لوگ کہتے تھے ان کا گھر سوُرگ ہے۔

پھر ایک دن چھوٹے بھائی کی بھی شادی ہو گئی۔ اور اس کی پتنی بھی وہیں آ کر رہنے لگی۔ کچھ دن تک تو دیورانی جیٹھانی خوب مزے سے رہیں۔ پھر ایک دن جب چھوٹا بھائی کھانا کھانے لگا۔ تو اس کی پتنی نے کہا ــــ "میں کئی دن سے دیکھ رہی ہوں۔ آپ کی سبزی میں گھی نام کو بھی نہیں ہوتا۔ اور جیٹھ جی کی سبزی گھی میں تیرا کرتی ہے۔ کام کیا وہ آپ سے ادھک کرتے ہیں؟"

چھوٹے بھائی نے اس بات کی اور دھیان نہ دیا۔ اور کھانا کھا کر اُٹھ بیٹھا۔ اور اسی رات جب بڑا بھائی کھانا کھانے بیٹھا۔ تو اس کی پتنی نے دھیرے سے اس کے کان میں کہا ــــ "سرلا کا خرچ اب دنوں دن بڑھتا جا رہا ہے۔ روز دوکان سے یہ آپ کے حساب میں چیزیں منگا لیتی ہے۔ ہم گھر کا خرچ تو چلائیں گے ہی۔ پر اس اپ وَے کے لئے کیسے پربندھ کریں گے"۔

روز ایسا ہی ہوتا رہا۔ اور دھیرے دھیرے چھوٹے بھائی کو شکایت ہو گئی۔ کہ اس کی سبزی میں گھی نہیں ہوتا۔ اور دودھ پر ملائی نہیں ہوتی۔ اور بڑا بھائی چھوٹی بھاوج کے خرچ سے تنگ آ گیا۔

ہار کر ایک دن بڑے بھائی نے دوکاندار کو نوٹس دے دیا۔ کہ میرے نام سے کوئی چیز نہ جائے۔ اور اسی دن چھوٹے بھائی نے اپنی رسوئی الگ کر لی۔

لاہور کے محلے میں دو بھائی رہتے ہیں۔ دونو وواہت ہیں۔ چھوٹے کو بڑے کا ادب نہیں۔ اور بڑے کو چھوٹے سے سنیہ نہیں۔ بھاوج کو دیور ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اور دیور بھاوج کو وش کی گانٹھ سمجھتا ہے۔ دن رات لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ دونو اسی بات کی فکر میں ہیں۔ کہ سستا مکان ملے۔ تو الگ ہو جائیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان کا گھر نرک ہے۔

ایشور کی اپاسنا کیوں کریں؟

از پنڈت رام چندر جی دہلوی

آج کل لوگ ایشور کی اپاسنا کے لابھ پوچھتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کے وشواس کے لئے مضمون لکھ رہا ہوں کہ ہمارے پاس ایشور اپاسنا کا کیا ارتھ ہے۔ یدی آپ کسی مسلمان سے یہ پرشن کریں تو وہ کہے گا کہ ہم خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ "عبد" کا ارتھ بندہ ہے ارتھات وہ اپنے خدا کے سامنے اپنے بندہ ہونے کی پرتگیا کرتے ہیں۔ اور اس سے شبد بندگی نکلا ہے۔ لوگ آج کل پرایہ ایک دوسرے کو بندگی کرتے ہیں۔ ہندو بھی پرایہ ایسا کرتے ہیں۔ تو ایسا کہہ کر اپنے آپ کو غلام بنایا جاتا ہے۔ اس لئے کم سے کم ہندوؤں کو ایسا شبد نہیں کہنا چاہیئے اب آپ ایک سناتنی سے پوچھیں وہ کہے گا ہم پرماتما کی بھگتی کرتے ہیں۔ بھگتی کا ارتھ سیوا ہے۔ پرنتو آریہ سماج کی اپاسنا کا ارتھ ہے پرماتما کے نکٹ ہونا۔ پرماتما کے نزدیک رہنے کا کیا مطلب۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کی عبادت اور سناتنیوں کی بھگتی ان تینوں چیزوں پر روشنی ڈالونگا میں نے ایک بار دینا نگر کے ایک شاستراتھ میں مسلمان بھائی سے پوچھا کہ آپ بتلائیں کہ اس نماز کا کیا ارتھ ہے۔ اس سے کیا لابھ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم خدا کا ادب

بجا لاتے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کیا خدا اس سے پرسن ہو جائے گا۔ کیا وہ واہیہ چیزوں سے پرسن ہوتا ہے یا آنترک بھاؤ دیکھ کر۔ یدی آنترک بھاؤ دیکھ کر تو واہیہ دکھاوٹ کا کیا لابھ۔ اس کے اتی رکت میں نے یہ پرشن کیا کہ سچ مچ خدا پرسن ہوگا۔ یدی وہ خوش ہوگا تو اُس میں تبدیلی آ گئی۔ آپ نے ایک قرآن شریف کی آیت پڑھ کر اس بات کو درشایا کہ خدا نے اپنے بندوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اُسے کسی وستو کی اوشیکتا نہیں اس لئے اُس میں تبدیلی نہیں آتی۔ تو پھر خوش کرنے کا کیا مطلب۔ وہ بھائی اس سے آگے نہ چل سکا۔ اب آریہ سماج کی اپاسنا کو لیں۔ ہم پر یہ پرشن کیا جاتا ہے کہ اُس کے سمیپ جانے کا کیا ارتھ ہے۔ کیا پرماتما دور ہے۔ اُس کے نکٹ جائیں ہمارا کہنا یہ ہے کہ پرماتما اور جیو کے

اندر مکانی (دَیشک) یا زمانی (کالک) کوئی فاصلہ نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یدی ہم پرماتما کے گنوں کو اپنے اندر دھارن کر لیں تو ہم اُس کے نکٹ چلے جائیں گے۔ پرماتما ہر ستھان پر ودیمان ہے۔ وہ جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ ہم میں اور اُس کے مذہبہ علمی فاصلہ ہے۔ ادہارن روپ میں کئی وستوئیں ہمارے نکٹ ہوتی ہیں۔ پرنتو ہمیں پتہ نہیں ہوتا۔ کئی بار عینک کان میں ہوتی ہے ہم اُسے میز پر ڈھونڈتے ہیں۔ غازی آباد میں ایک بار میں نے اندھکار میں اپنا اپنیتر (عینک) پگڑی میں رکھ دیا۔ جب عینک کا خیال آیا تو ہم ادھر ادھر ڈھونڈتے رہے۔ انت میں مہری پگڑی میں سے مل گئی۔ یہ علمی بھول تھی یہ ماتما جاہلوں سے دور ہے اور عاقلوں کے سمیپ ہے۔ اب سناتنیوں کی بھگتی کو لیجئے۔ میں نے ایک بھائی سے پوچھا کہ سیوا کے کیا ارتھ ہیں۔ وہ خدمت کے ارتھ

نہ کر سکا۔ میں نے کہا کہ سمبیہ پر کسی منشیہ کی اوشیکتا کو پورا کرنا خدمت کہلاتا ہے ارتھات اوشیکتا پورا کرنا۔ اب اوشیکتا کسے کہتے ہیں۔ مجھے ایک بار ادھیاپک نے اوشیکتا کا ارتھ بتایا کہ جس وستو کے بنا ہمارا ضرور نقصان ہو اُسے ضرورت کہتے ہیں۔ ارتھات جس وستو کے بنا ہم رہ نہیں سکتے وہی ضرورت ہے۔ یدی ہم جل نہ پئیں تو مر جائیں۔ پرنتو کیا آپ نے اس بات پر وچار کیا ہے کہ جس ایشور کی آپ ضروریات پوری کر رہے ہیں اُس کی ضرورتیں کیا ہیں ہم کسی کو پرسن کرنے کے لئے سب سے پرتھم یہ دیکھتے ہیں کہ اُسے کس وستو کی اوشیکتا ہے۔ میں ایک منشیہ کے گھر ابھیاسی روپ سے جاتا ہوں۔ وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ آپ کیا کھائیں گے۔ وہ پوچھتا ہے کہ آپ چائے پئیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے چائے کبھی نہیں پی۔ تب وہ کہتا ہے کہ اچھا دودھ پی لو میں نے کہا دودھ رات کو پیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ اچھا پوری کھا لو۔ روٹی کھا لو۔ میں کہتا ہوں کہ ابھی روٹی کی ضرورت نہیں۔ غرضیکہ وہ ایسی چیز ڈھونڈنا چاہتا ہے جس سے کہ مجھے پرسن کرے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

قیمت کتب میں تین ۳ ماہ (آخیر ستمبر ۱۹۳۹ء تک) کیلئے غیر معمولی رعائیت

آریہ جگت اس سماچار کو ہرش سے سنے گا۔ کہ میں نے محض تحریری کام کی کامیابی اور آریہ ساہتیہ کی اشاعت کیلئے دیانند لپنڈکالیہ کے نام سے لاہور میں کام شروع کر دیا ہے۔ ۱۹۱۷ء سے آریہ لپنڈکالیہ کو گورو کل کی طرف منتقل کرنے کے لئے متواتر ۲۲ سال میں میں نے کوشش کی ہے۔ کہ آریہ سماج کے لئے ضروری کتب کی تیاری اور اشاعت کا کوئی عمدہ انتظام ہو۔ لیکن آخر اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ خود مثل سابق لاہور میں انتظام کئے بغیر کامیابی نہ ہوگی۔ امید ہے۔ کہ ویدک دھرم کے پریمی اس کام کی پوری سرپرستی کریں گے۔ میں اس امر کی پوری کوشش کروں گا۔ کہ آریہ ساہتیہ سستے داموں سرو سادھارن کے ہاتھوں میں پہنچے۔

اردو

کتاب	قیمت	رعایتی قیمت
نقش کانگ دیانند عہ		۸ر
ویدک سدھانتوں کی دیا پکتا	۸ر	۴ر
براہین الآریہ	۸ر	۴ر
جواب بابا نانک کا مذہب	۸ر	۴ر
بکرو بید کا اردو ترجمہ ادھیائے ایک	۸ر	۴ر
ویدوں کا عربی منبع	۴ر	۲ر
افشائے راز (دادھا سوامی مت)	۲ر	ار
کلوشیہ پرداز آکو چنا	۱۰ر	۶ر
رشی جیون کتھا	۱۰ر	۶ر
بابا نانک اور دین اسلام	۴ر	۲ر
رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم	۱۲ر	۸ر
دریا القوانین پرانت گیان	۶ر	۴ر
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا	عہ	۱۲ر
کلیات آریہ مسافر	لعہ	[illegible]
مجلد ،،	صہ	[illegible]
لکشمن آریہ اپدیشک ٹریکٹ ۲ر والے اب میں ار روپے ۱۰۰ میں		
نقلی جین بدھ تیرتھ سنکھیا نظام	۶ر	۴ر
دنیا کے ۹ مذہبی سلفارمر	۹ر	۵ر
وکیل حیوانات	۴ر	۲ر
بھارت میں بھول	۴ر	۳ر
راہ راست	۴ر	۳ر
وغیرہ وغیرہ		

ہندی

کتاب	قیمت	رعایتی قیمت
احمدی ایکتیوں کا کھنڈن	عہ	۱۲ر
رشی جیون کتھا	۱۴ر	۸ر
نشکلنک دیانند	۱۲ر	۸ر
نیوگ پرمان	۸ر	۳ر
ویدک ترک سنگرہ	۸	۵
رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم	عہ	۸ر
پرنس بسمارک (پنڈت آنند جی)	عہ	۱۲
اُپ نشد پرکاش	۸ر	عہ
دیانند گرنتھ سنگرہ دونو حصے	ے	عہ
سبھیتا کا اتہاس (پران ناتھ)	۱۲ر	۸ر
کرنارت (کمل کوی)	۱۰ر	۵ر
ہومیو پیتھک	۸ر	۵
پرتگیا پالن	۵ر	۳ر
ادبھت پریم	۵ر	۳ر
افرو وید اور جن میمانسا	عہ	۸ر
پنڈت بھیم سین اور کانٹہ سماج	۴ر	۲ر
مہت تن	۸ر	۴ر
(پروفیسر بال کرشن ایم۔ اے کرت)		
ارتھ شاستر	عہ	۱۲ر
،، سوار جیہ	عہ	[illegible]
،، ویدک راجیہ	۸ر	۴ر
انڈسٹریل ڈی۔ کلائی زیشن انڈیا	۸ر	عہ
چاروں ویدوں کے بھاشیہ (از سوامی اچیتانند جی)	۴ر	۳ر

ان کے علاوہ تمام آریہ مصنفوں اور پبلشروں کی اردو۔ ہندی۔ انگریزی گورمکھی کتب اس لپنڈکالیہ سے آپ کو ارزاں قیمت پر مل سکیں گی۔

لکشمن آریہ اپدیشک :- مینیجر دیانند لپنڈکالیہ۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ویدک ایشورواد اور ورتمان وگیان

(لیکھک: شری پنڈت دھرم دیوجی ودیا واچسپتی - بنگلور)

... وگیان کا یگ ہے۔ اس لئے وگیانک ... درشٹی سے پرتیک وشے کا وویچن (وہ ... کیوں نہ بھی سمجھو ہو) اس یگ میں اتی ... آوشیک ہے۔ اس لئے ویدوں کے ... سمبندھ میں کسی گوڑھ وشے یا سمسیا ... کو سمجھنے والے کچھ اپنے گنے وگیانی ہوں ... پہنچے ہوئے ہیں نے آج کل کی شکشت ... جنتا کے لئے اپیوگی اپیکت وشے کی اس ... سمبندھ کے لئے چنا ہے۔

... اس وشے کے شیرشک کو دیکھ کر سمجھوتا ... آج کل کے شکشت وکتی سہنس ڈبھی ... گے۔ اور کہیں گے کہ ورتمان وگیان ... وگیانکوں کا ایشورواد کے ساتھ ---- اتنا ... ہی نہیں دھرم اور وگیان کا بھی پرسپر ... سمبندھ ہی نہیں ہے۔ کچھ ان سے ... آگے بڑھ کر یہاں تک کہہ ڈالیں گے کہ ... ورتمان وگیان اور ایشورواد کا (چاہے وہ ... ویدک ہو اتھوا انیہ گرنتھوکت) پرسپر گھور ... ورودھ ہے۔ تتھا ورتمان کال کے سبھی وگیانک ... سب سو ہے وکاس واد کو سویکار کرتے ... ہوئے ایشورواد کا کھنڈن کرتے ہیں۔ ... اس سمبندھ میں میں یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ ... یہ دونوں وچار جو نو شکشت جنتا ... کے اسی کالجوں کے ودیارتھی ورگ میں ... بہت پھیلے ہیں سروتھا بھرانتی پورن ہیں۔ ... ورتمان کال کے بہا پر سب دھرندر ... وگیانک ویدک ایشورواد کی اور جھک رہے ... ہیں۔ جو ان کا روپ میں "دھرم اور وگیان" ... کے سمبندھ کے وشے میں ادھک وستار ... میں نہ جاتے ہوئے کیول اتنا ہی نردیش ... کرنا پریاپت سمجھتا ہوں کہ سچے دھرم اور ... وگیان کا کبھی ورودھ نہیں ہو سکتا۔ ... اس وشے میں

"The Religion of Science" ... کے لیکھک ڈاکٹر پال کیرس نے بہت ... ٹھیک کہا ہے کہ:-

"True Science and true religion can never come in conflict. If there is any conflict between religion and science it is a sign that there is some-thing wrong in either one science, and one religion, and we shall do well to revise them both."

(The Religion of Science Page 72.)

کیا دھرم اور وگیان پرسپر ورودھی ہیں۔ اُداسین اتھوا متر و سہایک۔ اس وشے وویچنا کرتے ہوئے ڈاکٹر فلیمنگ A.D. Sc., F.R.S نے "سائنس اینڈ ریلیجن" میں پرکاشت اپنے ویاکھیان میں جو بھاو پرگٹ کئے ہیں۔ ان سے ہم سروتھا سہمت ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ

"Science & Religion are not opposed. They are not enemies. They are allies."

ارتھات:- "دھرم اور وگیان نہ پرسپر ورودھی ہیں۔ اور نہ سروتھا اُداسین جن کا آپس میں کسی پرکار کا سمبندھ نہ ہو۔ کنتو وہ پرسپر متر اور سہایک ہیں۔ اسی پرکار کے وچار ورتمان کال کے وگیانک شرومنی سر آلیور لاج۔ سر جارج ہین۔ سر آلفریڈ ایونگ K.C.B. F.R.S. Hons. M.A (Cantab) LL.D. D.Sc., F.R.S.E.M. Inst., C.E Vice President of the Royal Society, London. سر آرتھر ایڈنگٹن ایف۔ آر۔ ایس ایم۔ اے۔ D.Sc. LL.D. F.R.A.S

انیادی نے بھی پرگٹ کئے ہیں۔ جن کا وستار بھئے سے الیکھ نہیں کیا جا سکتا۔ عیسائیت اسلام آدی کا وگیان کے ساتھ ورودھ تھا ان متوں کے گوروؤں دوارا گو لیلیا۔ برونو۔ آدی وگیانکوں پر کئے گئے اتیاچار و انیا چاروں کی پرورشت کرنے کے لئے ولیم ڈریپر M.A. L.D آدی ودوانوں نے

"History of the Conflict between Science and Religion."

ادیادی پستکیں لکھی ہیں۔ جو اتہاسک درشٹی سے بڑی مہتو پورن ہیں۔

ویدک ایشورواد - اب میں مختصر طور پر یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ ویدوں میں ایشور کا کیا سوروپ بتایا گیا ہے۔ ویدوں کا نشپکش پات ہو کر یدی ہم انوشیلن کریں۔ تو ہمیں سپشٹ گیات ہو گا۔ کہ وید ایک ایشور کی پوجا کا ہی پرتی پادن کرتے ہیں۔ جو سچدانند سوروپ۔ سرو ویاپک۔ سرو شکتی مان۔ نراکار۔ نروکار۔ اجما۔ اوناشی۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ جگت کا کرتا۔ دھرتا۔ اور سنہرتا ہے۔

य एक इत तमुष्टुहि
कृष्टीनां विचर्षणिः।
पतिर्जज्ञे वृषक्रतुः

(رگ وید ٦-٤٥-١٦)

اس وید منتر میں اُپدیش ہے۔ کہ ہے منش تو اس ایک پرمیشور کی ستتی کر۔ جو ایک ہی سرو گیہ۔ سرو شکتی مان اور جگت کا سوامی ہے۔ "ایک اِت"۔ ان شبدوں سے ایک ایشور پوجا کا بھاؤ اتینت سپشٹ ہے۔

نمن لکھت منتر بھی اسی بھاؤ کو اتینت پربل شبدوں دوارا پرگٹ کرتا ہے:-

"मा चिदन्यद् वि[illegible] सखायो मा रिषण्यत ॥
इन्द्रमित् स्तोता वृषणं सचा सुते मुहुरुक्था च शंसत ॥"

ارتھات:- "ہے مترو! انیہ کسی کی بھی تم ستتی مت کرو۔ اور اس پرکار کرکے دکھ مت اٹھاؤ۔ پرتیک شبھ کرم میں سرو سکھ ورشک اندر ارتھات پرمیشور کی ہی بار بار ستتی کرو۔ انیہ کسی کی بھی نہیں"۔

اندر۔ متر۔ اگنی۔ ورن۔ یم۔ ماترشوا۔ آدی شبدوں کو دیکھ کر کئی لوگ بھرم میں پڑ جاتے ہیں۔ اور سمجھنے لگے ہیں۔ کہ وید انیک ایشورواد کے سمرتھک ہیں۔ کنتو ویدوں کے نشپکش پات انوشیلن سے یہ بھرم سروتھا دور ہو جاتا ہے۔ رگ وید کے پرتھم ہی منڈل میں سپشٹ بتایا گیا ہے کہ:-

अग्निं मित्रं वरुणमग्नि-
-माहुरथो दिव्यः स
सुपर्णो गरुत्मान। एकं
सद्विप्रा बहुधा वद[illegible]

न्त्यग्निं यमं मातरिश्वा-
-नमाहुः ॥ (رگ وید ١-١٦٤-٤٦)

ارتھات:- "وِدوان گیانی لوگ ایک ہی پرمیشور کو اندر۔ متر۔ ورن آدی انیک ناموں سے اس کے انیک گنوں کو پرگٹ کرنے کے لئے پکارتے ہیں۔ پرم ایشوریہ ہونے سے اُسے پرمیشور کی اندر۔ سب کا سنیہ ہونے سے متر۔ سرو شریشٹھ اور گیان نوارک ہونے سے ورن۔ گیان سوروپ اور سب کا نیتا ہونے سے اگنی۔ سب کا نیامک ہونے سے یم۔ آکاش اور جیو آدی میں انتریامی روپ میں ویاپک ہونے کے کارن ماترشوا آدی ناموں سے اس ایک کی ستتی کی جاتی ہے"۔

اس سمبندھ کے یوروپ کے شپرسدھ ودوان دچارک مسٹر ارنیسٹ ووڈ (Ernest Wood) نے "An English-man defends mother-India" نے اس منتر کا انوواد دیتے ہوئے یہ ٹپنی کی ہے کہ:-

In the eyes of the Hindus, there is but one Supreme God. This was stated long ago in the Rig-veda in the following words एकं सद्विपा बहुधा वदन्ति" which may be translated. The sages name the One Being variously."

ارتھات:- "ہندوؤں کی درشٹی میں ایک ہی پرمیشور ہے۔ اس ستیہ کا پرتی پادن بہت پراچین کال میں رگ وید میں

एकं सद्विपा बहुधा वदन्ति"

ادیادی شبدوں دوارا کیا گیا تھا۔ جس میں سپشٹیا بتایا گیا ہے۔ کہ گیانی ایک ہی پرمیشور کو انیک ناموں سے پکارتے ہیں۔

یوروپ کے سنسکرتگیوں میں سب سے ادھک پرسدھ پروفیسر میکسمولر کو بھی جنہوں نے اپنے پہلے گرنتھوں میں ویدوں کو ہین دیوتا واد (Henotheism or Kathenotheism) کا پرتی پادک بتانے کا پریتن کیا تھا۔ یہ بات اپنے انتم گرنتھ "Six systems of Philosophy" میں جو رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ بھومکا کے پڑھنے کے بعد لکھا گیا تھا سویکار کرنی پڑی۔ کہ ویدوں میں اندر۔ متر۔ اگنی۔ ماترشوا۔ پرجاپتی ادیادی ...

ہندوستان میں فرقہ داری ان دنوں زوروں پر ہے۔ اور یہ بلا شائبہ اس قدر زور کے ساتھ سر نہ اُٹھاتی۔ اگر ملک کے معزز سیاسی لیڈر اس کے خلاف آواز اُٹھاتے۔ جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یا تو وہ مصلحتاً چپ ہیں۔ یا دھرم اور فرقہ داری میں فرق ہی نہیں سمجھتے +

اس مضمون میں دھرم اور فرقہ داری کی تشریح کی گئی ہے امید ہے۔ کہ انصاف پسند اور ستیہ و اہنسا کے وشواسی ان وچاروں پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے کسی نتیجہ پر پہنچیں گے +

وہ اصول جن کی پابندی کرنے سے عالمگیر امن قائم رہ سکتا ہے دھرم ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہوتے ہیں :-

(۱) اوّل خالص دھارمک یعنی سارو بھوم دھرم :-

(۲) دوئم سامپر دائیک یعنی مذہبی یا فرقہ دارانہ :-

خالص دھارمک یعنی سارو بھوم دھرم وہ ہیں۔ جو ہر ایک کے لئے یکساں طور پر لازم ہیں۔ مثلاً سچ بولنا۔ چوری نہ کرنا۔ اور اپنی آتما کو اُنت کرنا وغیرہ۔ سامپر دائیک یا فرقہ دارانہ اصول وہ ہیں جنہیں کسی ملک یا جماعت کے لئے ماننا ضروری ہے۔ یہ بھی دو قسم کے ہیں۔ اوّل علمی یعنی سدھانت دوئم عملی یعنی قومی۔

علمی اصول یا سدھانت وہ ہیں۔ جن کو روحانی گورو۔ رشی منی اور آچاریہ وغیرہ علمی تحقیقات اور ذاتی تجربات کی بنا پر مصلحتاً مقرر کرتے ہیں۔ مثلاً خدا کی ہستی کا اقرار یا انکار۔ مسئلہ آواگون۔ بہشت اور دوزخ کی حقیقت۔ پیدائشِ عالم کی وجوہات وغیرہ۔ ان پر اختلاف رائے ہونے کی وجہ سے ان اصولوں کو ماننے والے بھی فرقہ در فرقہ تقسیم شدہ ہوتے ہیں +

عملی یعنی قومی اصول وہ ہیں۔ جن کا تعلق طرز زندگی سے ہے۔ اور جن کو ملک کے دلیوتا یعنی اعلیٰ ودوان اور لیڈر وقتاً فوقتاً دلیش اور کال کے مطابق مقرر کرتے ہیں۔ وہ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ یعنی سیاسی تمدنی اور مصلحتی +

سیاسی اصول وہ ہیں جن کا تعلق نیتی یعنی پالیسی سے ہے۔ اور جن کے اندر صلح و جنگ کی ضرورت پر بحث کی جاتی ہے۔ اور جن کے ذریعہ راجہ اور رعایا کے مابین خوشگوار تعلقات قائم رہتے ہیں +

تمدنی اصول وہ ہیں۔ جن کے اندر طرز معاش۔ فیشن۔ زبان اور طرز حکومت پر بحث کی جاتی ہے :-

دھرم اور فرقہ داری

(از پنڈت آسا رام جی اودور سیئر)

مصلحتی اصول وہ ہیں جو عارضی طور پر بروقت مصیبت اختیار کئے جاتے ہیں۔ اور موقع پا کر چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ یہ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ یعنی ہجرت۔ بد مذہبیت بد قومیت اور غلامی +

فاتحانِ ملک یا راجہ کی مذہبی پابندیوں سے بچنے کے لئے اپنے وطن عزیز کو چھوڑ دینا ہجرت کہلاتا ہے۔ جیسا کہ یہودی عہد محمدی عربوں کے مظالم سے بچنے کیلئے ملک عرب کو چھوڑ کر یوروپ میں جا بسے تھے۔ اور کئی سو برس کے بعد آج کل پھر انگریزوں کی مدد سے اپنے وطن عرب میں واپس آ رہے ہیں +

یہاں پر یہ بتا دینا بھی بے جا نہ ہوگا۔ کہ فرقہ دارانہ مظالم یا فرقہ داری سے کیا مراد ہے؟ مذہب کا تعلق دل سے ہے۔ لہٰذا جس کے دل کو جو اصول اپیل کرتے ہیں۔ وہ ان کو سچا سمجھتا اور ان پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جب کوئی فرقہ اپنے مذہبی اصولوں کو سچا۔ اور دوسرے مذہبی اصولوں کو جھوٹا سمجھ کر تعصب کی وجہ سے جبر پر اُتر آتا ہے۔ تو اپنے مذہبی اصولوں کو دوسروں پر زبردستی ٹھونسنے لگتا ہے۔ یعنی دوسروں کو زبردستی اپنا ہم خیال بنانے لگتا ہے۔ اسی کو فرقہ دارانہ مظالم یا فرقہ داری کہتے ہیں +

اگر کوئی بادشاہ تعصب اور فرقہ داری پر اُتر آتا ہے۔ تو وہ قانون اور طاقت سے زبردستی غیر مذہب رعایا کو اپنا ہم خیال بنانے لگتا ہے۔ اور دوسری مذہبی سرگرمیوں کو قانون اور طاقت کے بل پر بند کرنا چاہتا ہے +

حاکم کے لئے مناسب ہے کہ غیر جانب دار رہے۔ جب وہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ جیسے مجھے اپنے مذہبی اصول پسند ہیں ویسے ہی دوسروں کو بھی ہوں گے۔ تو وہ مذہبی معاملات میں غیر جانب دار ہو جاتا ہے۔ یعنی مذہبی طور پر رعایا کو آزاد کر دیتا ہے اور خود قانون یا طاقت کے بل پر کسی مذہبی سرگرمی میں حصہ نہیں لیتا۔ جیسا کہ انگریزی سلطنت میں انگریزی اور ہندو راجاؤں کے راجیہ میں دیکھنے میں آتا ہے +

بادشاہ کی مذہبی یا فرقہ دارانہ پابندیوں سے تنگ آ کر یا بادشاہ کو خوش کرنے کیلئے جب رعایا اپنے مذہبی اصولوں میں بادشاہ کے مذہبی اصولوں کو شامل کر لیتی ہے۔ تو اس کو بد مذہبیت کہتے ہیں۔ جیسے کہ ہندوؤں نے تعزیہ پرستی۔ قبر پرستی اور پیر پرستی وغیرہ شروع کر دی تھی اور اب چھوڑتے جاتے ہیں۔ نیز ہندوؤں نے اپنے دھرم کا پرچار بھی بند کر دیا تھا۔ اور اب انگریزی عہد میں پھر سے شروع کر دیا ہے +

مذہب کو بجائے تہذیب کے تور قرار دینا بد قومیت (Denationalisation) ہے۔ اور یہ یہودی مسلمانوں اور عیسائیوں نے اختیار کی ہوئی ہے۔ اس کو مسلم اور عیسائی بطور سیاسی ہتھیار کے بھی استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً مسلمان عربوں نے اپنی قوم کو بجائے عرب کے مسلمان قرار دیا۔ اور مفتوح رعایا کے ایک حصہ کو زبردستی یا خوشی سے اپنا ہم خیال بنا کر یہ ذہن نشین کرایا۔ کہ تم بھی ہماری طرح مسلمان یعنی فاتح ہو۔ نہ کہ مفتوح۔ ایسی رعایا جسمانی و دماغی دونوں طرح سے حکمران قوم کی غلام ہو کر اپنے دوسرے ہم وطنوں پر فرقہ دارانہ مظالم ڈھانے کو فاتح قوم کا ساتھ دیا کرتی ہے۔ جیسا کہ آج کل ہندوستان میں دیکھنے میں آتا ہے۔ ترک اور ایرانی لوگ عرصہ تک مذہب یعنی اسلام کے نام پر عربی تہذیب و تمدن کے علمبردار رہے۔ لیکن آج کل عربی جامہ یعنی عربی زبان و تہذیب و تمدن کو خیر باد کہہ کر خالص ترکی اور ایرانی قومیت کو قائم کر رہے ہیں۔ گویا ایسا نہ کرنا عرب کی غلامی کا دم بھرنا تھا اور ایسا کرنا ہی دھرم ہے +

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

ہر جگہ آریہ نر ناری بچے بوڑھے اور جوان حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ابھی تک ایک بات کی کمی ہے۔ کہ سمیہ انوکول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدرآباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر اپنی ریاست میں عائد کر رکھی ہیں۔ اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب ہمارا فرض کیا ہے بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جائے گا۔ اس لئے سب آریہ سماجوں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں۔ قیمت بھی لاگت ماتر دو پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو اکٹھی منگانے پر دو روپیہ (۲) سیکڑہ۔ محصول ڈاک الگ۔

پتہ:- مہاراج پال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

طلاق ویدورودھ ہے؟

(لیکھک شری پنڈت رام چندر شاستری مہوپدیشک)

...سنسار کے پرتیک مہذب سماج میں وواہ کا رواج ہے۔ وواہ کی ریتی نیتی میں بھید رکھتے ہوئے بھی ہر ایک سماج مانتا ہے کہ رتی سکھ اور سنتان سوبھاؤک واسنا کو پورن کرنے کے لئے اور سنتان کے ذریعے ونش کو امر رکھنے کے لئے آوشیک ہے کہ وواہ کا سمبندھ قائم کیا جائے۔ انیہ تھا سنسار میں وبھچار کی مانڑا بڑھ جائے گی۔ اور کوئی بھی ویکتی سنتان پیدا کر کے اس کے لالن پالن کی ذمہ واری نہیں لے گا۔ وید نے تو سپشٹ شبدوں میں اپدیش کیا ہے۔ کہ

अमेना दचित जनि वत: ...
(ऋग्वेद-५-३१-...)

پرتیک پرش پیدا کا وواہ کرا دو

طلاق کی آگیا

بہت سی جاتیاں اور دھرم سماج ایسے بھی ہیں جو اپنے دھارمک اور قانونی نیموں انوسار اس سمبندھ کو توڑنے کی آگیا بھی دیتے ہیں۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں طلاق کا نام دیا گیا ہے۔

اسلامی شریعت کے مطابق ہر ایک وواہت پرش کو یہ ادھیکار پراپت ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی بھی سمے وہ اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ اور اس کے لئے تین دفعہ یہ کہہ دے کہ میں نے تجھے طلاق دیا (چھوڑا) مگر مسلمان بیوی کو یہ حق نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ دھرم تبدیل کرے تو یہ سمبندھ سویم ہی ٹوٹ جاتا ہے۔

عیسائی دھرم میں ہر ایک وواہت استری پرش کو یہ حق ہے کہ ان میں سے جو بھی طلاق لینا چاہے وہ مجسٹریٹ کو درخواست دے کر طلاق لے لے۔

افریقہ کا حبشی اپنے وواہ کے لئے کچھ بھیڑ بکریاں دے کر ایک بیوی خرید لیتا ہے۔ اور اگر وہ بچے پیدا نہ کرتی ہو تو وہ اس کو واپس کر اپنی بھیڑ بکریاں لے لیتا ہے۔ تب یہ سمبندھ ٹوٹ جاتا ہے۔

ہندوستان میں کئی پہاڑی جاتیاں ایسی ہیں جن میں ریتی ہے۔ یعنی اگر ایسی استری اپنے پتی کے پاس نہیں رہنا چاہتی۔ کسی اور پرش کو چاہتی ہے۔ تو عدالت پہلے پتی کو وہ رقم دلا کر جو اس نے وواہ پر خرچ کی تھی استری کو دوسرے کے حوالے کر دیتی ہے۔ اس کو ریت دلانا کہتے ہیں۔ مگر ویدک دھرم میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ویدک دھرم میں وواہ سمبندھ ٹھیکیداری نہیں ہے۔ اس کا گرہستھ ایک ارچنا کا ستھان ہے یہاں کا وواہ سمبندھ وہ اٹوٹ سمبندھ ہے جس کو کوئی قانون کوئی پنچایت نہیں توڑ سکتی۔

وید کے پرمان

وید منتروں کے مطابق ویدک وواہ اٹوٹ سمبندھ ہے۔ اس میں کچھ پرمان پیش کرتا ہوں۔ جو وواہ کے موقعہ پر پڑھے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے کنیا کا پتا کنیادان کے وقت اپنی لڑکی کو کہتا ہے کہ میں تمہیں اس وواہ روپی نیا پر چڑھانے لگا ہوں جو عمر بھر ٹوٹنے والی نہیں ہے۔
(اتھرو ۲-۳۶-۵)

اس کے آگے ور کو کہتا ہے کہ میں تمہیں اپنی کنیا دیتا ہوں تاکہ یہ جیون پرینت تیرے گھر میں رہے اور اپنے انم وچاروں کو پھیلا دے۔
(اتھرو ۱-۱۴-۳)

اس کا انو دیتا ہوا ور کہتا ہے میں اس کو سویکار کرتا ہوں۔ جیسے برکش سے پھول مالا۔ یہ مضبوط پہاڑ کی طرح میرے نزدیک ہمیشہ رہے گی۔
(اتھرو ۱-۱۴-۱)

اس کے بعد بدھو کا ہاتھ پکڑ کر وہ کہتا ہے۔ میں تیرے ہاتھ کو ایسے پکڑتا ہوں جیسے سوریہ نے پرتھوی کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ اتہ تو مجھ سے جدا نہ ہوگی۔
(اتھرو ۱۴-۱-۵۸)

اس کے آگے کنڈ کے ارد گرد پھیرے لیتے ہوئے اگنی میں کھیلیں ڈال کر بدھو کہتی ہے۔ میں پتا کے گھر سے الگ ہوتی ہوں۔ پر پتی کے گھر سے پرتھک نہ ہوں۔
(اتھرو ۱۴-۱-۱۷)

اس کا انو دیتا ہوا پتی کہتا ہے کہ میں تمہیں یہاں سے الگ کرنے لگا ہوں وہاں سے الگ نہ کروں گا۔
(اتھرو ۱۰-۸۵-۲۵)

اس کے بعد جب بدھو سسرال میں جاتی ہے تب ور بدھو دونوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ تم دونوں اس گھر میں مل کر رہو۔ کبھی الگ نہ ہو۔ اپنی ساری آیو ایک ساتھ یہاں ویتیت کرو۔ (رگ وید ۱۰-۸۵-۴۲)

ورتمان اوستھا

اس وقت کچھ استری اور پرشوں کا وچار ہے کہ آریہ ہندو گھروں کو سکھی بنانے کے لئے طلاق کا قانون پاس کرانا ضروری ہے۔ اسی وچار سے کچھ عرصہ ہوا پنجاب اسمبلی میں بھی یہ بل پیش کرنے کا یتن ہوا۔ اور مین میں بھی ایک دیوی کی اور سے ہوا۔ جن کا آدرش یہ تھا کہ

दीर्घायुरल्पायुर्वा सगुणो निर्गुणोऽपि वा सकृत वृत्तो मया....

پتی چاہے لمبی عمر والا ہے چاہے چھوٹی والا۔ گن وان ہے یا مورکھ۔ میں نے ایک دفعہ جس کو اپنا بھرتا چن لیا۔ وہی میرا بھرتا ہے۔ اب میں دوسرا نہیں چن سکتی
(ساوتری)

پنجاب اسمبلی میں اس بل کو پیش کرنے کی آگیا نہ ملی۔

اب اس طلاق کے بل کو مسٹر دیش مکھ نے سنٹرل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ میں نجی طور پر مسٹر دیش مکھ کو نہیں جانتا۔ پر میں یہ تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ مسٹر دیش مکھ بھی انہیں پوروجوں کا ونش دھر ہیں جنہوں نے یہ کہا تھا کہ "ہے پتا اگر تیرے بنا مجھے سورگ بھی ملے۔ تو میں اس کو بھی نہیں لوں گا۔"

راجہ کا دھرم

ودیش مکھ ہندو یا کوئی اور۔ ایک اسمبلی ہو یا کوئی دوسری۔ ان سب کے سامنے ایک بات زور سے کہتا ہوں کہ پرتیک اچھی گورنمنٹ کا جہاں یہ دھرم ہے کہ وہ پرجا کے جان مال کی رکھشا کرے وہاں اس کے ساتھ ہی اس کا یہ بھی کاریہ ہے کہ وہ ~~...~~
रामिता स्या महीसिता । भारत ॥

پرجا کے دھرم کی رکھشا کرے۔ کسی کے دھرم میں ہست کشیپ نہ کرے۔

راجہ کا دھرم پرجا کے دھرم وار تھ کی رکھشا کر کے اس کو پرسن رکھنا ہے۔ اور اس بات کو کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ اس وقت اندھا دھندی کا زمانہ نہیں ہے چونکہ طلاق کا معاملہ وید دھرم کے ورودھ ہے اتہ اس کو پاس کرنا کروڑوں ودیا انو یائیوں کے دھرم میں ہست کشیپ کرنا ہے۔

کیا طلاق گرہست جیون کو سکھی بناتا ہے

اس وقت کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ داامپتیہ جیون کو سکھی بنانے کے لئے طلاق آوشیک ہے۔ مگر دنیا کا تجربہ اس کے ورودھ ہے۔

اگر طلاق میں یہ گن ہوتا۔ تو آج یورپ اور امریکہ کا گرہستھی سب سے ادھک آنند ہوتا۔ مگر معاملہ دگرگوں ہے۔

اگر اس کی سچائی دیکھنی ہو۔ تو ان عدالتوں کا ریکارڈ دیکھو۔ جو اس کیلئے نیت ہیں۔ یا ان ویکتیوں سے پوچھو جنہوں نے ایک سے زیادہ بار سویم طلاق لیا ہے۔ میں فقط دو اداہرن دیتا ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا لاہور کے ٹریبیون اخبار میں مسٹر جوسف کا گرہستھ جیون پر ایک مضمون نکلا تھا۔

مسٹر جوسف شکاگو میں ۲۴ سال جج رہے اور چالیس ہزار طلاق کے مقدمے کئے۔ جن میں سے دو ہزار کے راضی نامے کرا دئے۔ جو یہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جج موصوف نے اپنے وستر ت انو بھو سے داامپتیہ جیون کے سکھ کے لئے دس سادہ نسخے بتائے ہیں۔ جو ویدک دھرم کی چھایا ماتر ہیں۔ تو بھی یہاں لکھے دیتا ہوں:

(۱) ایک دوسرے کے پرتی سہن شیل بنو۔
(۲) اکٹھے کام کرو۔ اکٹھے کھیلو۔ اکٹھے بیٹھو۔
(۳) سارے جھگڑوں میں کڑوی بری باتوں سے بچو۔
(۴) چھوٹے چھوٹے بھید مت چھپاؤ۔ شانتی پوروک ان پر وچار کرو۔
(۵) ایک دوسرے کے پرتی سپشٹ رہو۔
(۶) پراتہ کال جدا ہوتے سمے ونود کی باتیں اور شام کو ان کا سواگت کرو۔
(بقیہ صفحہ ۱۴)

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں

کیتھل میں آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ اور پنجاب گورنمنٹ

(آریہ سماج پر لگائے گئے الزامات کی تردید۔ پنڈت ٹھاکر دت کا بیان)

(لاہور ۳۰-جون) پنڈت ٹھاکر دت شرما وید امرت دھارا پریذیڈنٹ حیدرآباد منتیہ آگرہ سمتی لاہور پریس کے نام ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ

"آج کے اخبار میں پنجاب گورنمنٹ کا ایک کمیونک پرکاشت ہوا ہے۔ جس میں آریہ سماجوں کے نام یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ جلسوں اور جلوسوں میں اسلام مردہ باد" اور نظام مردہ باد" کے نعرے لگاتے ہیں"۔

میں اس الزام کی پُرزور تردید کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ نے ضلع کرنال کے ایک قصبہ کے فرقہ وارانہ فساد کا ذکر کیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کی مراد کیتھل سے ہے۔ اس سلسلہ میں میں ۲۸-جون کے گورنمنٹ کمیونک میں بیان کئے گئے واقعات پر انحصار رکھتا ہوا یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کمیونک کے مطابق فساد سے ایک دن پہلے مسلمانوں کے ایک جتھا نے آریہ سماجیوں پر حملہ کیا۔ اس کمیونک میں گورنمنٹ نے یہ نہیں لکھا کہ آریہ سماجیوں نے اس قسم کا کوئی اشتعال انگیز نعرہ لگایا۔ یہ بات بھی کمیونک سے واضح ہے۔ کہ

"آریہ سماجی اس حملہ کے جواب میں پُرامن رہے۔ اور انہوں نے کوئی جوابی کارروائی نہیں کی۔ برعکس اس کے وہ چپ چاپ وہاں سے چلے گئے"۔

گورنمنٹ اس سے زیادہ آریہ سماجیوں سے اور کیا توقع رکھ سکتی ہے +

علاوہ ازیں قصبہ سے تحقیقات کے بعد جو کچھ معلوم ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماجیوں پر یہ حملہ گمراہ کن ملاؤں کی اشتعال انگیز تقریر کا نتیجہ تھا۔ آریہ سماجیوں کی طرف سے کسی قسم کی اشتعال انگیزی نہیں کی گئی تھی۔ برعکس اس کے وہ خاموش رہے۔ جہاں تک نعروں کا تعلق ہے۔ میں پوری ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیوں کی طرف سے مردہ باد کا کوئی نعرہ نہیں لگایا گیا۔ لیڈروں کی یہ ہدایت ہے۔ لوگ صرف زندہ باد" اور "امر ہو" کے نعرے لگاتے ہیں۔ انہیں اس امر کی خاص ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ وہ مردہ باد کا لفظ اپنی زبان سے کبھی نہ نکالیں۔ اور میں دعویٰ سے اطمینان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیوں نے اپنے لیڈروں کی ان ہدایات کی خلاف ورزی نہیں کی +

میں نے ذاتی طور پر حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق بیسیوں جلسوں میں شرکت کی ہے۔ اور اپنے تجربہ کی بنا پر یہ دعویٰ کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماجی ہمیشہ پُرامن رہے ہیں۔ اور انہوں نے کبھی کسی کی دلآزاری نہیں کی۔ انہیں اس بات کا پورا احساس ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ ان سے خلوص و دلی عقیدت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ کسی سے جھگڑا لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کا واحد ہتھیار پرامن ستیاگرہ ہے +

شرارت کی جڑ وہ خودغرض لوگ ہیں۔ جو ذاتی اغراض کے لئے سادہ لوح مسلم عوام کے مذہبی جذبات کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں +

اس وقت تک میری نظروں سے کسی ذمہ دار مسلم لیڈر کا ایسا بیان نہیں گذرا جس میں آریہ سماجیوں کے مطالبات پر نکتہ چینی کی گئی ہو۔ اور میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ کوئی صحیح الخیال مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ کسی شخص کی مذہبی آزادی پر اس وقت تک پابندی نہ لگائی جاوے۔ جب تک کہ وہ دوسروں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتا ہے۔ آریہ سماج کبھی خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ مسلمان من الحیث القوم آریہ سماج کی موجودہ تحریک کے خلاف ہیں۔ عوام کی طرف سے فساد کی طرف تھوڑی بہت جو آمادگی ظاہر ہوئی ہے۔ وہ چند خودغرض افراد کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے +

گورنمنٹ کے کمیونک کی طرف آتا ہوں میں ایک بار پھر اس امر کا یقین دلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس ضمن میں گورنمنٹ تک غلط اطلاعات پہنچائی گئی ہیں۔ اور یہ بیان گمراہ کن اور مبالغہ آمیز رپورٹوں پر مبنی ہے۔ اگر گورنمنٹ چاہے۔ تو میں اس امر کی تسلی کرا دینے کو تیار ہوں۔ کہ آریہ سماجوں کے جلسوں میں مردہ باد کے نعرے نہیں لگائے جاتے۔ اور نہ ہی ایسا کیا جاتا ہے۔ میں تو اس سے بھی آگے جانے کو تیار ہوں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ آریہ سماج کے کسی جلسے میں مردہ باد کے نعرے لگائے گئے ہیں۔ تو ہم تحریک کو فوراً بند کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ آریہ سماج ہر وقت آزادانہ تحقیقات کی تجویز کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ یہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ آریہ سماج کو اس وقت سخت تونا ک صورت حالات کا سامنا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو بیانات جاری کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک فریق کی مبالغہ آمیز رپورٹوں پر مبنی ہوتے ہیں +

باوجودیکہ امن پسند رعایا کا بہت بڑا حصہ اس تحریک میں دلچسپی لے رہا ہے۔ گورنمنٹ آزادانہ تحقیقات کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس لحاظ سے پنجاب منسٹری نے آریہ سماجیوں کے جائز مطالبات سے ذرا بھر بھی ہمدردی ظاہر نہیں کی۔ برعکس اس کے مخالفت کے آثار نمایاں ہیں۔ کیتھل میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ پبلک کے سامنے ہے +

گورنمنٹ کمیونک کے مطابق آریہ سماجیوں میں سے گیارہ زخمی ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود قانون تحفظ مالیات ریاست کے ماتحت ان کے جتھوں پر پابندی لگا دی گئی۔ میں نہایت ادب سے لیکن پورے زور کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سوال پر غور کرے۔ کہ آیا وہ ایک ایسی پرامن تحریک کو جو قانون کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے چلائی جا رہی ہے۔ محض اس لئے بند کر دینا چاہتی ہے۔ کیونکہ اس کے مخالفوں کی طرف سے قانون شکنی ہو رہی ہے۔ کیا ایک فرقہ کی طرف سے دوسرے فرقہ پر حملہ کو فرقہ وارانہ فساد کہا جا سکتا ہے؟ اور کیا کوئی شخص دیانتداری سے کہہ سکتا ہے۔ کہ کیتھل میں آریوں پر حملہ فرقہ وارانہ فساد تھا۔ لیکن اس کے باوجود کمیونک میں اس حملہ کے متعلق فرقہ وارانہ فساد کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں +

ایک سو سرکردہ ہندوؤں کا وائسرائے کو میموریل

(نئی دہلی ۳۰-جون) ہندوستان بھر کے تقریباً یکصد سرکردہ ہندو لیڈروں کے دستخطوں سے جن میں دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ سر پی۔ سی رائے۔ مسٹر ایم۔ ایس اینے۔ سر چے لال۔ سر نیل رتن سرکار۔ رائے بہادر لالہ رام سرن داس۔ سر سی وائی چنتا منی۔ بھائی پرمانند۔ سر سیتا رام۔ سیٹھ جگل کشور برلا۔ سر جوالا پرشاد شری واستو۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ۔ مہاراجہ شمشی کانت۔ آچاریہ آف نیمن سنگھ۔ ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی۔ مسٹر این سین (کلکتہ) مسٹر راما نند چیٹرجی ایڈیٹر ماڈرن ریویو۔ ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے۔ مسٹر این۔ سی۔ کیلکر۔ لالہ جگن ناتھ اگروال۔ رائے بہادر بدری داس۔ مسٹر مہر چند مہاجن۔ گوسوامی گنیش دت۔ مسز ماللیتو سکا نہرو۔ دیوان بہادر کشن کشور۔ سردار سنت سنگھ ایم۔ ایل۔ اے وغیرہ ہندو و سکھ شامل ہیں۔ ایک میموریل لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا گیا ہے جس میں ہز ایکسلنسی کی توجہ حیدرآباد ستیاگرہ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ اور ان شکایات کا اعادہ کیا گیا ہے۔ جو نظام سرکار کی پابندیوں کے متعلق حیدرآباد کے آریہ ہندوؤں کو ہیں۔ اور جن کو دور کرنے کے لئے آریہ سماج نے گذشتہ کئی ماہ سے ستیاگرہ شروع کر رکھا ہے۔ میموریل میں وائسرائے سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں اور آریوں کی شکایات کے ازالہ کے لئے پیراماؤنٹ پاور کے نمائندہ کی حیثیت سے مداخلت کریں۔ اور حضور نظام پر زور ڈالیں۔ کہ وہ حیدرآباد کے ہندوؤں اور آریوں کے مذہبی حقوق اور سول آزادی کے تحفظ کا فوری اعلان کر دیں +

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

استری جگت

چین کی بہادر استریاں

…ورت بھی ہے سپاہی کے لئے … جاتی تھی۔ مگر چینی عورتوں نے … بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ وہ … دوش بدوش جاپانی فوجوں سے … ان کے پیروں میں اونچی … کی جگہ فوجی بوٹ ہیں۔ پنڈلیوں … موزوں کی جگہ اونی پٹیاں ہیں۔ … خوبصورت اور بھڑکدار لباس کی جگہ خاکی … ان کی زینت ہیں۔ اب ان کے … سے دوشیزگی کی مہک اور عطر کی … نہیں آتی۔ ان کی زلفوں کے پیچ و خم … چہرے غازے سے بے نیاز … حب الوطنی کی دمک ہے جو … چینی لڑکی کے رخساروں پر نظر آتی … کے خوبصورت بدن فوجی لباس میں … معلوم ہوتے ہیں جیسے ان پر … کا اثر نہ ہوگا۔

سکاؤٹ لڑکیاں

… لڑکیاں میدان جنگ میں آنے سے … قومی زندگی کی نئی تشکیل میں پیش … ہیں اور گزشتہ دس سال میں جو … انہوں نے انجام دی ہیں وہ ایسی … کی تعریف چین میں اور چین سے … ہر جگہ کی جاتی ہے۔ ایک نئی سیاسی … اور قومی غرور کے ساتھ جس نے … کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ چینی … لڑکیوں نے ہر وہ کام انجام دیا … کے سپرد کر دیا گیا۔ بلکہ بعض موقعوں … اپنے مرد ساتھیوں سے آگے نکل گئیں … مقصد کے لئے کام کر کے جس … کا انہیں یقین ہے۔ انہوں نے … ملک کی لڑکیوں کے لئے مثال … کر دی ہے۔

… بیداری کی وہ لہر جو ۱۹۱۱ء کے … کے وقت پیدا ہوئی تھی۔ ہانگ کانگ … ایک تحریک کی صورت میں شروع … لیکن انقلاب کی رفتار سست پڑ … کی وجہ سے یہ تحریک بھی مدھم پڑ … البتہ اس نے ایک قومی تحریک کی … اختیار کر لی ہے۔

۱۹۱۱ء کے بعد ۱۹۲۷ء میں دوسری … یہ تحریک نئے جوش و ولولے کے … بڑھی۔ اس کے بعد کے دس سالوں … یہ تحریک نے حکومت کی مدد … کوشش کی۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں … قومی اسکاؤٹ اجتماع کے موقعہ … اسکاؤٹ لڑکیاں چین کے ہر حصہ

سے آئیں۔ اور ان کی تعداد قریب قریب اسکاؤٹ لڑکیوں کے برابر تھی۔

۱۹۳۲ء کے ہنگامے میں شنگھائی گرل گائیڈ اور اسکاؤٹ لڑکیوں نے اپنی ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا۔ انہوں نے بہت سے ضروری کام سرانجام دئے۔ اور مردوں کے فرائض انتہائی تندہی سے ادا کئے۔ ہنگامی پولیس اور خبر رسانی کے سلسلہ میں وہ ہر طرف مشغول نظر آتی تھیں۔

۱۹۲۷ء میں جنگ شنگھائی اپنی تمام خوفناکیوں کے ساتھ آئی۔ ہندوقی کی پہلی آواز پر اسکاؤٹ لڑکیاں منظم ہو کر کام میں مشغول ہو گئیں۔ ان کی عمریں بارہ سے بیس برس تک ہیں۔ انہیں کام کرنے کی اجازت اس وقت دی جاتی ہے جب وہ تین سال کی ٹریننگ حاصل کر لیتی ہیں۔ جو کسی طرح اس ٹریننگ سے کم سخت نہیں ہے جو لڑکوں کو دی جاتی ہے۔

شنگھائی کے ہنگامے کے ابتدائی ہفتوں میں چودہ برس سے اوپر کی تمام اسکاؤٹ لڑکیاں ہنگامی ضرورت کے لئے فوج میں بھرتی ہو گئیں۔ وہ سخت دن تھے اور ہر ایک کے سامنے مشکلیں تھیں۔ خاکی قمیضوں اور سیاہ نکروں میں وہ اکثر بارہ بارہ گھنٹے اپنی ڈیوٹی پر کھڑی رہتی تھیں۔ وہ ہسپتالوں میں کام کرتیں۔ ہزاروں زخمی سپاہیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جاتیں ان کی مرہم پٹی کرتیں اور وقت ضرورت ڈاکٹروں اور نرسوں کا ہاتھ بٹاتیں۔

ٹاننا دشنگھائی میں جب جاپانیوں نے جنوبی سٹیشن پہ بمباری کی تو اسکاؤٹ لڑکیوں نے بڑا کام کیا۔ اب بھی اس منظر کی خوفناکی سینکڑوں ڈاکٹروں کے ذہن میں محفوظ ہے مگر ان لڑکیوں نے بڑی ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا۔ خود ان کے جذبات میں ہیجان تھا مگر انہوں نے اپنے جذبات پہ قابو رکھا اور وہاں جا کر قومی خدمت انجام دی۔ جہاں دوسرے لوگ ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔

شنگھائی کا ہنگامہ ختم ہو جانے کے بعد ان لڑکیوں کا کام ختم نہیں ہو گیا۔ جنگ کے مارے ہوئے چین میں ان کی ضرورت ہے۔ چین کی نئی نسل کی لڑکیاں جس جوش اور ولولہ سے کام کر رہی ہیں اس کا اندازہ ایک چینی لڑکی کے بہادرانہ کارنامے سے ہو جائے گا۔ جس کی یاد ابھی تک چینیوں کے دلوں میں باقی ہے۔ یہ نومبر ۱۹۳۷ء کا واقعہ ہے۔ چار دن تک پانچ سو محصور چینی سپاہیوں نے متحدہ جاپانی بیڑے اور فوج کا مقابلہ کیا اور انہیں اپنے اوپر فتح نہ پانے دی۔ ان سپاہیوں کی بہادری نے ساری دنیا کو متحیر کر دیا۔ ان کی عزت افزائی کے لئے شنگھائی کی شہری ایسوسی ایشن نے یہ طے کیا کہ ایک بہت بڑا قومی جھنڈا ان کو پیش کیا جائے۔ مگر سوال یہ تھا کہ جھنڈا لے کر کون جائے۔ کیونکہ چینی سپاہیوں کو چاروں طرف سے جاپانی گھیرے ہوئے تھے۔ بہت سے لوگوں نے یہ سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ امیدواروں میں ایک سولہ سترہ برس کی لڑکی تھی۔ جس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں۔ اور ہاتھ جھنڈا اٹھانے کے لئے کانپ رہے تھے اس سے کہا گیا کہ اس میں جان کا خطرہ ہے تو اس نے جواب دیا کہ:-

"مجھے موت کا کیا ڈر ہے۔ جب ہمارے ملک کا ہر آدمی موت سے لڑ رہا ہے"۔

قومی جھنڈا اس کو دے دیا گیا اور وہ اسے محصور فوج تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئی۔ یہ چینی لڑکیوں کی بہادری اور ان کے جوش کی ایک معمولی مثال ہے۔ ان لڑکیوں نے چینی سپاہیوں کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ وہ قومی دردمندی میں کہ موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں۔

سکول اور کالج کی لڑکیاں

سکولوں اور کالجوں کی لڑکیاں جن کے گھر تباہ ہو چکے ہیں اور والدین لڑائی میں کام آ گئے ہیں سپاہیانہ زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر لڑکیاں شنگھائی اور دوسرے ایسے شہروں کی رہنے والی ہیں جو اب جاپانیوں کے قبضہ میں ہیں جو اس زمانہ میں ہنگامہ آرائی تھیں (باقی صفحہ ۱۶ پر)

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی:- میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی، ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی۔ ایم۔ ڈی:- میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے درجنوں شیشی "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں

قیمت عہ فی شیشی ڈاک خرچ ۸ ؍

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) رام میڈیکل سٹورز نسبت روڈ

امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

پتہ:- گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

(آخری قسط)

شدھی

(از ڈاکٹر دھنی رام جی پریم)

کیول بانسری ہی تھی۔ جس پر وہ کچھ بھروسہ کر سکتا تھا۔ آسی کو بیچنے کا اس نے نشچے کر لیا +

بانسری مرلی کو بہت پیاری تھی۔ اُسے الگ کرتے ہوئے اُسے بڑا دُکھ ہو رہا تھا۔ پرنتو کوئی دوسرا مارگ نہ تھا۔ وہ وادیہ یینتر بیچنے والی ایک دوکان پر گیا۔ بانسری بہت اچھی تھی۔ اننہ سوا روپیہ میں وہ بک گئی۔ اس سے مرلی نے تارا کے لئے چیزیں خریدیں +

جس سمیہ وہ گھر لوٹ کر آیا۔ تارا چارپائی پر بیٹھی تھی۔ چیزوں کو دیکھ کر وہ پھولی نہ سمائی۔ بڑے پریم اور چاؤ سے اس نے اپنا شرنگار کیا۔ پرنتو شرنگار کرنے کے بعد وہ چکر شتھل ہونے لگی۔ مرلی نے ضد کر کے مشکل سے اُسے چارپائی پر لٹایا۔ جب وہ چارپائی پر بیٹھ گئی۔ تو اُس نے مرلی کو اپنے پاس بُلا لیا۔

"مرلی تم پرسنن نہیں ہو؟"

"میں پرسنن ہوں تارا" — مرلی نے اپنی دیگرتا کو چھپاتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ وہ پرسنتا ہونی چاہیئے۔ جو پرتھم ملن کے اوسر پر ہوتی ہے۔ دواہ کے بعد پرتھم راتری کو ہوتی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ ہمارا دوسرا دواہ ہے"

"تم کیا کہہ رہی ہو تارا؟"

"میں سچ کہہ رہی ہوں سوامی۔ ہنسو۔ گاؤ۔ بجاؤ۔ ہاں تمہاری بانسری کہاں ہے؟ نکال کر بجاؤ نہ۔ وہی گت۔ جو دواہ کے بعد پرتھم راتری کو سنائی تھی" +

مرلی نیچی نگاہ کر کے چپ ہو رہا۔

"کیا بات ہے؟"

"آج بجے گی نہیں۔ ہاتھ اور ہونٹ دونوں ہی کانپیں گے"

"دل سننے کو ویاکل ہو رہا ہے۔ کوشش کرو۔ میرے لئے اُسی دن والی گت سناؤ"

مرلی اُٹھا۔ دھیرے دھیرے دوار کی طرف چلا۔

"کہاں چلے؟"

ابھی دو منٹ میں آتا ہوں۔ آ کر خوب بانسری سناؤں گا +

(۱۰)

"تم نے وہ بانسری بیچی تو نہیں" — مرلی نے دوکاندار سے پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں؟"

"مجھے اس کی ضرورت آ پڑی ہے"

"تو تین روپے دینے پڑیں گے"

"میں خریدنے نہیں آیا"

"پھر؟"

"دس منٹ کے لئے اُدھار لینے آیا ہوں"

"اُدھار؟ اُدھار۔ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں مل سکتا۔ پہلے بیچی ہی کیوں تھی؟ یہ ہی خرید لینا۔ پرنتو میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ میری استری مر رہی ہے۔ انتم بار وہ بانسری سننا چاہتی ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ دس منٹ بعد لوٹا جاؤں گا"

ایسا چکمہ کسی اُلو کو جا کر دے۔ اگر گانٹھ میں پیسے نہیں ہیں۔ تو آگے دیکھ" - دوکاندار نے کروڑتا سے کہا۔

تمہارے پاس ذرا سا بھی ہردہ نہیں؟" یہ کہہ کر مرلی نے دوکاندار کی اور بڑی دینتا سے دیکھا۔

دوکاندار گرم ہو کر بولا — "ہردہ کے بچے جاتا ہے یہاں سے یا نہیں گھنٹے بھر سے جان کھا رہا ہے"

مرلی نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ سامنے ہی ایک شیشے کی الماری میں اس کی بانسری رکھی تھی۔ اس نے ایک بار بڑے درد سے اس کی اور دیکھا۔ دو آنسو اس کی آنکھوں سے نکل آئے۔ پھر اس نے اپنا منہ پھیرا۔ اور باہر جانے کے لئے قدم بڑھایا۔ پھر وہ کچھ دیر ٹھہرا اور سوچتا رہا۔ اس کے بعد مُڑا اور زور سے دوکاندار سے پوچھا — "بولو۔ بانسری دیتے ہو یا نہیں؟"

اس کی بدلی ہوئی آکرتی کو دیکھ کر پہلے تو دوکاندار ویسمت ہوا۔ پھر ساہس اکٹرت کر کے بولا — "ابے تجھ سے کہہ دیا۔ کاہے کو مغز جاٹتا ہے؟"

مرلی نے اس کی اور دھیان نہ دیا۔ وہ آگے بڑھا۔ اور ایک ہاتھ سے شیشے کو توڑ کر بانسری نکالی۔ پھر دوکاندار سے یہ کہہ کر — "تھوڑی دیر میں یہ تمہارے پاس واپس آ جائے گی" وہ وہاں سے بھاگ نکلا۔ تب دوکاندار کو چیت ہوا۔ کہ کیا ہو چکا تھا۔ اُس نے چور چور کی آواز لگائی۔ اور مرلی کے پیچھے بھاگا۔ اِدھر اُدھر کے کچھ اور آدمی اور پولیس کے سپاہی بھی مرلی کے پیچھے دوڑے +

(۱۱)

مرلی نے کواڑوں ہی ... بہتر سے سانکل لگائی۔ تارا اس سمیہ بے ہوشی کی اوستھا میں پڑی تھی۔ اس کے نیتر بند تھے۔ پرنتو ہردہ ابھی گتی سے چل رہا تھا +

ایک درشٹی تارا کے اوپر ڈال کر وہ بانسری بجانے لگا۔ وہی گت تھی۔ جو تارا کو سب سے ادھک پسند تھی۔ اس سمیہ بانسری بجانے میں اس کی ساری شکتی لگی ہوئی تھی۔ سُر اس کے ہردہ کے انتا ستھل سے آ رہا تھا +

بانسری کی دھونی سنتے ہی تارا کا شریر ہلنے لگا۔ اس کے نیتر کھلے۔ مکھ پر ہرش کی چمک دکھائی دینے لگی۔ وہ بولی کچھ نہیں۔ کیول ترشنت نیتروں سے مرلی کی اور دیکھتی رہی +

تھوڑی دیر بعد مرلی نے بانسری کا سُر دھیما کر دیا۔ دھیرے دھیرے بانسری کی سُر مند ہوتی گئی +

تارا کے نیتر بھی بند ہونے لگے۔ جوں جوں بانسری کی دھونی مند ہوئی۔ توں توں اس کے نیتر بند ہونے لگے۔ انت میں وہ بالکل بند ہو گئے +

مرلی کی بانسری بھی بند ہو گئی۔ اس نے جھک کر دیکھا۔ تارا کا دیپک بجھ چکا تھا۔ ہونٹوں پر اب بھی مسکان تھی +

مرلی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر اس کے مستک کا ایک انتم چمبن لے لیا۔ پھر وہ بانسری ہاتھ میں لئے ہوئے دوار کی اور چلا۔ دوار کھولتے ہی اُس نے دیکھا۔ دوکاندار اور پولیس کے سپاہی کچھ انیہ ویکتیوں سمیت وہاں کھڑے تھے۔

ایک سپاہی نے پوچھا — "یہی ہے وہ؟" دوکاندار نے اُتر نہیں دیا تھا۔ کہ مرلی بول اُٹھا — "ہاں۔ میں ہی ہوں۔ مجھے پکڑنے آئے ہو۔ اچھا۔" یہ بانسری نے اپنا کام کر دیا۔ یہ رہی بانسری۔ اب میں تیار ہوں"

سپاہی آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ کہ دوکاندار نے روک کر کہا — "جمعدار۔ یہ میرا چور نہیں ہے۔ نہ یہ میری بانسری ہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا +

وہ سب چلے گئے +
تارا کے شو کے سامنے بار بار
لئے مرلی سسک سسک کر رو ...

کہانیوں کا ماہوار رسالہ

ہنس

نمونہ مفت

کے خریدار بن کر اپنا افسانہ ... کرائیے۔ اور افسانہ لکھ کر سونے کے میڈل اور دوسرے انعامات ... یہ رسالہ نوجوانوں میں افسانہ نویسی پیدا کرنے اور نو مشق افسانہ نویسوں کی افزائی کر کے انہیں بام شہرت پر ... کی غرض سے نکالا جا رہا ہے۔ اس کا ... مطالعہ آپ کو ایک بلند پایہ افسانہ ... بنا سکتا ہے۔ تو آ خریدار بنئے ... تک پیشگی چندہ بھیجنے والوں کو ... دو پیہ آٹھ آنے (۸؍) بھیجنے ہوں گے

پتہ: منیجر رسالہ "ہنس" ماہوار
کچی نسبت روڈ۔ لاہور

ہینڈ و فٹ فلیر لوالور لیسنس

ہندوستان کے کسی ریلوے ... بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ... نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں ... ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر ... مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
...man Umar + Co, Karachi

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ ہندی پاٹھشالہ حافظ آباد کے لئے ... ٹرینڈ آریہ خیالات کی ادھیاپکہ ... بہت جلد ضرورت ہے۔ تنخواہ ... روپے ماہوار دی جاوے گی +
تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ ... آنی چاہئیں:
منیجر آریہ ہندی پاٹھشالہ حافظ...
ضلع گوجرانوالہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...وید وِدّھ ہے" بقیہ صـ ۱۱

...وہوں تیاگیاں گھر کے ستمبھ ہیں +
...گھر کو برباد۔
...ویوں میں پورا بھاگ لو۔
...ں نے جیون بھر کے کاموں کی پڑتال کرو۔
...ں کے بنامت سوؤ +
...یوں ایسی عمارت ہے۔ جس کی
...مت کرنی چاہیئے۔ اس کی ادھک
...کرنا سپھلتا کی اپیکشا اسپھلتا کو لانا

...پرکار یورپ کی ایک اور دیوی
...یا ہے۔ جس میں وہ لکھتی ہیں۔ کہ
...ایک دائمی بدی ہے۔ یورپ
...بھی دوڑا ایسا نہیں۔ جو دامپتیہ جیون
...کر کہہ سکے۔ جس کا لکھیہ کامن
...ومیرج" ہے +
...دیوی آگے لکھتی ہے۔ کہ ——
...دکھ کے دور کرنے کا اُپائے یہ ہے
...سمبندھ اٹوٹ سمبندھ ہے +

منو کا شلوک

...کے دنوں ایک سورگ باسی نے طلاق کی
...میں منو کا ایک شلوک

पत्या वा परित्यक्ता...
वा स्वच्छया ॥

...کر کے یہ سدھ کرنا چاہا۔ کہ وواہت
...پرش سے چھوڑی بھی جا سکتی ہے۔
...بیوپار والوں کی سیوا میں میں نویدن
...کہ جیسے جس سمیہ ولیتی کی بھن
...بہنوں میں بھن بھن ریتیں سے وواہ
...ہیں۔ اسی پرکار منو کے مت کے
...آٹھ پرکار کے وواہ ہوتے ہیں۔ منو
...ان سب کو دھرم وواہ نہیں مانا۔
...راجہ کو ان کے رواج کے مطابق
...کرنے پڑتے ہیں۔ جیسے اس وقت
...پہاڑی علاقوں میں ریتیں دینے لینے
...ہے +
...ایسے معاملوں میں جو دوپ سکتا ہے۔ میں
...ایک اُداہرن کوٹلیہ ارتھ شاستر
...۲۔ ادھیائے ۳ میں سے ۲ سوتر
...پیش کرتا ہوں:۔

(۱) अमोक्ष्या भर्तु ...
- द्विषती भार्या । भार्या...
भर्त्ता । परस्परं द्वेषान्मोक्षः
اگر کوئی استری بھرتا سے ناراض ہو کر
...چھوڑنا چاہے۔ تو وہ نہیں چھوڑ سکتی +
اگر کوئی بھرتا ناراض ہو کر بیوی کو چھوڑنا

چاہے۔ تو وہ بھی نہیں چھوڑ سکتا +
ہاں۔ یدی دونوں میں گھرنا ہو۔ اور دونو چاہیں
تو چھوڑ سکتے ہیں +
اس میں آگے کچھ شرطیں ہیں۔ لیکن
یہ لکھ کر آگے لکھا ہے۔ کہ:۔

अमोक्षो धर्म विवाहानाम

دھرم وواہوں میں طلاق نہیں ہو سکتا ہے +
اسی بھاؤ کو دوسرے دھرم شاستروں میں اس پرکار لکھا ہے۔ کہ:۔

अग्नि साक्षिकाश्च विवाहाः
न निवर्त्तन्ते ॥

وہ وواہ جن میں اگنی کو رکھ کر پھیرے لئے جاتے ہیں۔ جیسے کہ اس وقت کے آریہ اور سناتن دھرمی کرتے ہیں۔ ان میں طلاق نہیں ہو سکتا۔ اس میں تو یہی عرض کروں گا۔ کہ دامپتیہ جیون کو طلاق نہیں۔ بلکہ وید کی یہ پوتر لکشا ہے۔ کہ دمپتی ۱۔ دھرم ۲۔ تیاگ، سہشنتا۔ اور پرسوارتھ سیوا کو اپنا کر تو یہ سمجھیں +

آچاریہ رام دیو جی کی صحت

آریہ جنتا کو یہ جان کر ہرش ہوگا۔ کہ شری آچاریہ رام دیو جی کی صحت جو پچھلے دنوں خراب ہو گئی تھی اب خطرہ سے بالکل باہر ہو گئی ہے۔ ٹمپریچر بالکل نہیں ہوتا۔ امید ہے کہ پندرہ بیس روز تک چلنے پھرنے لگ جاویں گے +

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

میں نے حیدرآباد اندولن کے سلسلہ میں پرچار کے اُدیشیہ سے ہفتہ میں دو دن باہر جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو آریہ سماجیں اپنے ہاں بلا کر دیاکھیان کرانا چاہتی ہوں۔ وہ مجھے بدھوار تک مطلع کر دیا کریں۔ میں شنکر دار شام کو یا سنیچروار...

دھرم یدھ کشیتر کا نقشہ

دھرم اور فرقہ داری بقیہ صـ

کو راجیہ یعنی ناپسندیدہ نظام سلطنت کو برداشت کرنا غلامی ہے۔ جو نظام سلطنت رعایا کو ناپسند ہو یا رعایا پر زبردستی ٹھونسا جائے۔ اس کو ناپسندیدہ نظام سلطنت کہتے ہیں۔ اور یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی ودیشی بد قومی یا فرقہ دارانہ۔ اور جانبدارانہ یا غیر ذمہ دارانہ +

ودیشی راجیہ اس کو کہتے ہیں جس میں غیر ممالک کے فوائد کو مدنظر رکھ کر نظام سلطنت قائم کیا جائے۔ اور جس میں فوج و خزانہ پر ودیشیوں کا قبضہ ہو +

بد قومی یا فرقہ دارانہ سلطنت اس کو کہتے ہیں۔ جس کا نظام سلطنت کسی مذہب یا فرقہ کی ترقی کو ملحوظ رکھتے ہوئے قائم کیا جائے اور فوج و خزانہ پر فرقہ وارانہ قبضہ ہو +

جانبدارانہ یا غیر جانبدارانہ سلطنت اس کو کہتے ہیں۔ جو کہ نہ تو ودیشی ہو نہ بد قومی۔ لیکن جس میں راجہ اور اس کے مشیر یا کم سے کم راجہ کے مشیر رعایا کے نمائندے نہ ہوں۔ اور جس میں فوج اور خزانہ پر رعایا کے نمائندوں کا قبضہ نہ ہو۔ یعنی اگر راجہ رعایا کا نمائندہ نہ ہو۔ تو اس کے مشیر رعایا کے نمائندے ہوں۔ اور فوج اور خزانہ پر رعایا کے نمائندوں کا قبضہ بھی ہو۔ تو ایسا نظام بھی غیر جانبدارانہ یا ذمہ دارانہ کہلا سکتا ہے۔ جیسا کہ برطانیہ عظمیٰ میں ہے +

راجیہ کا مقصد امن اور رعایا کی بہبودی ہوتا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا تینوں قسم کے نظام سلطنت کے اندر رعایا کی بہبودی کا خیال نہیں رکھا جاتا +

ان میں سلطنت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور رعایا فوج کے ڈر سے غلامی کی زندگی بسر کرتی رہتی ہے۔ جس کو راجہ رعایا کی فرمانبرداری قرار دیتا ہے +

ناظرین پر واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ محض عبادت کرنا۔ اور کسی خاص عقیدہ کا پابند ہونا ہی دھرم نہیں ہے۔ بلکہ دھرم کے اندر اپنے ملک کی سیاسیات اور تہذیب و تمدن بھی شامل ہیں +

مذہب کی مذکورہ بالا تشریح سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

اول یہ کہ بلا تعصب ... دھرم ہے اور اس کو مذہبی رواداری بھی کہتے ہیں۔ یعنی اپنے مذہب کو اچھا سمجھتے ہوئے بھی غیر مذہب والوں سے مذہب کی بنا پر نفرت نہ کرنا دھرم ہے +

دوئم۔ غیر مذہب والوں سے مذہب کی بنا پر نفرت کرنا تعصب ہے +

سوئم:۔ غیر مذہب والوں سے مذہب کی بنا پر نفرت ہی نہیں کرنا۔ بلکہ ان کو دکھ دینے کے لئے کسی قسم کی تحریک جاری کرنا فرقہ وارانہ تحریک کہلاتی ہے +

چہارم:۔ غیر مذہب والوں پر مذہب کی بنا پر کسی قسم کا ظلم کرنا فرقہ داری یا فرقہ وارانہ ظلم کہلاتا ہے +

پنجم۔ قومی یعنی تہذیبی اصول دیش اور کال کے مطابق بدلتے رہتے ہیں +

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے نتائج اس مضمون سے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ ثابت کرنے کیلئے کہ ریاست حیدرآباد کے اندر آریہ سماج کا ستیاگرہ فرقہ وارانہ تحریک نہیں ہے۔ صرف مذکورہ بالا پانچ نتائج ہی کافی ہیں۔ جو کہ اس مضمون کے لکھنے کا مدعا ہے +

ایشور کی اپاسنا کیوں کریں؟

(بقیہ صفحہ ۱۴)

پرنتو کبھی چوک ہو جاتی ہے۔ بھاشا کی غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اور سیوا بے جا ریتی سے بھی ہو سکتی ہے۔ ایک بار لالہ لاجپت رائے جی گجرات کاٹھیاواڑ میں گئے وہاں انہیں ایک سجن نے چاء پر بلایا۔ جاء پیش کی جب اور دینے لگے تو لالہ جی نے کہا کہ کافی ہے۔ انہوں نے پھر پوچھا پھر لالہ جی نے کہا کہ کافی ہے۔ کافی کا ارتھ یہ کہ اور نہیں چاہئے۔ پرنتو انہوں نے اس کو پینے والی کافی سمجھا۔ اور وہ کافی بنا کر لالہ جی کے سامنے لے آئے۔ اس پرکار بے جا ریتی پر بھی خدمت ہو سکتی ہے۔ ایک روئی کو ۱ دام کا حلوہ کھلا دیا جائے تو یہ اس کی سیوا نہیں ہے بلکہ ہانی کارک ہے۔ ایک بڑھے کو تین لڈو دے دئے جائیں تو وہ اپرتن ہو جائے گا۔ اسی پرکار کسی کا آدر بھرا سیوا ہو اسے کھانے کے لئے دیا جائے اور جو بھر کا ہے اسے نہ دیا جائے یہ بھی ایک غلطی ہے۔ مورتی کو حلوہ کھلایا جاتا ہے کیونکہ وہ اس کے ہونٹوں سے آگے نہیں جاتا سب جانتے ہیں دہلی میں استریاں ایک ستھان پر مورتی کی پوجا کرتی ہیں۔ وہاں پر اچھے پدارتھ کھانے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک بار مجھے ادھر سے گذرنے کا اوسر ملا۔ دیکھا استریاں مورتی کے مکھ پر حلوہ لگا رہی ہیں۔ میں نے سوچا چلو انہیں کچھ اپدیش ہی دے چلیں میں نے مورتی کے سمیپ جا کر دیکھا کہ مورتی کے ہونٹوں پر حلوہ کئی دنوں سے چمٹ کر سڑ گیا ہے۔ میں نے دیویوں سے کہا کہ یہ تو پہلا حلوہ بھی نہیں کھاتی اور اسے نیا کیوں کھلاتی ہو۔ دیکھو تو کتنے دن کا حلوہ اس پر لگا ہوا ہے۔ دیویاں دیکھ کر ہنس پڑیں۔ میں نے کہا یہ مورتیاں کچھ نہیں کھاتیں۔ یدی یہ کھانے لگ جاویں تو سب سے پہلے ان کا دودھ پجاری ہی کر جائیں گے۔ کیونکہ اگر مورتیاں ہی سبھی کچھ کھا جاویں تو پجاریوں کو کیا ملے۔

پرماتما پورن ہے اسے کسی وستو کی اوشیکتا نہیں۔ پرنتو پھر بھی کوئی لڈو چڑھا رہا ہے۔ کوئی پھول۔ ایشور پورن ہے اور پرکرتی جڑ۔ جو چیز پورن ہے وہ کسی سے کچھ نہیں چاہتی۔ نہ دو مردوں کے لئے ہے۔ پرکرتی نہ اپنے سمبندھ میں کچھ جانتی ہے نہ کسی کے وشیہ میں۔ (بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

استری جگت بقیہ صفحہ ۸

جب چینی فوجیں نانکنگ کے محاذ چھوڑ کر ہٹ رہی تھیں۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء کو جب یونان کا پہلا فوجی دستہ ہم پر روانہ ہوا تو سات ہزار عورتوں نے کوان منگ میونسپل گورنمنٹ کی عمارت کو گھیر لیا۔ اور اس کا مطالبہ کیا کہ انہیں فوجیوں کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ معاملہ صوبہ کے گورنر کے پاس گیا۔ اس پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ اور اس نے حکم دیا کہ ہم پر جانے سے پہلے ان لڑکیوں کو باقاعدہ ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ بھرتی کے لئے انتخاب ہونے لگا۔ بہت سی لڑکیاں تو اپنے ارادہ میں ناکام ہونے کی وجہ سے خودکشی پر آمادہ ہو گئیں۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء کو منتخب شدہ لڑکیاں شمال کی طرف روانہ ہو گئیں۔ کن منگ سے ہانکاؤ تک کا راستہ بڑا خطرناک تھا۔ کئی بار جاپانیوں نے طیاروں سے بم برسائے اور کہیں جگہ انہیں خطرناک پہاڑی راستوں سے گذرنا پڑا۔ مگر انہوں نے خطرناک موقعوں کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا اور خوشی سے مصیبتیں برداشت کیں۔ ان لڑکیوں میں زیادہ تر ایسی ہیں جو ابھی تک اپنی جوانی کی ابتدائی منزلوں میں ہیں۔ اور بعض نے والدین کی مرضی کے خلاف فوج میں داخلہ لیا ہے۔ ان کا نعرہ یہ تھا "لڑائی کے زمانہ میں والوں کی فکر کرنے کا وقت نہیں ہے" گھروں کی آسائش اور سکون کی فکر ہی چھوڑ کر یہ لڑکیاں جنگ کے کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ بعض تو ایسی جگہوں پر آئی ہیں جہاں جنگ کا کوئی اثر نہ تھا وہ معمولی غذا کھاتی ہیں اور ہنس کر مصیبتیں برداشت کرتی ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہیں زندگی کی تلخ کامیوں سے سابقہ نہیں پڑا۔

نئی کتاب

گیتا گان۔ اُپ نشدگان وغیرہ تین امر رچناؤں وگیارہ دیگر معرکہ کی تصانیف کے بعد سری ہنسیتی علاپوری کی نئی تصنیف

ہنسیتی رامائن

جو بالمیکی رامائن کا سار ہے۔ اور صرف یکصد (۱۰۰) چھ دوہوں میں ہے۔ ہندی میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ بچوں و استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱ر) فی کاپی یا پانچ روپے (عہ) سینکڑہ۔ گیتا گان ہندی ۸ر۔ اردو ۸ر اُپ نشدگان ہندی ۔ر اردو ۔ر سندھیا گان ۲ر

مشرقی تہذیب و تمدن اور علم و ادب کا نایاب مرقع

تیج کرشن نمبر

ناظرین کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ تیج کا شہرۂ آفاق کرشن نمبر جو نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر سے بھی خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔

یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو بھگوان کرشن کے جنم پر بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا

تیج کرشن نمبر میں ہر سال نئی نئی خوبیاں پیدا کی جاتی ہیں، اور ہر نمبر کو گذشتہ نمبر سے بہتر بنایا جاتا ہے یہی سبب ہے کہ آج تک کوئی دوسرا اردو اخبار اس کی شان کا نمبر شائع نہیں کر سکا۔ دنیا کی بڑی بڑی ہستیوں کے بیش قیمت پیغامات، اہل قلم حضرات کے مفید مضامین، شعراء باکمال کی دلکش نظمیں، کہانیاں اور ڈرامے، بھگوان کرشن اور دوسرے مہاپرشوں کی دلفریب رنگین تصاویر اور حالات موجودہ پر دلچسپ کارٹون کرشن نمبر کی زینت ہوں گے ان خصوصیات کے علاوہ اس کا رنگین ٹائٹل اپنی مثال آپ ہوگا۔ غرضیکہ امسال کا کرشن نمبر سائنس لٹریچر فلاسفی اور آرٹ ہر لحاظ سے ایک بہترین تحفہ ہوگا۔

آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسی نایاب چیز تجارت کی ترقی اور اشاعت کے لئے کیسی مفید ثابت ہو سکتی ہے جن حضرات کے اشتہارات گذشتہ سولہ سال سے کرشن نمبر میں شائع ہو رہے ہیں وہ اس کے اشتہاری صفحوں کی قدر و قیمت سے خوب واقف ہیں اگر آپ کو ابھی تک تیج کرشن نمبر میں اشتہار دینے کا موقعہ نہیں ملا ہے تو اس مرتبہ ضرور اشتہار دیکھئے ہمیں امید ہے کہ نتائج سے خوش ہو کر آپ ہمیشہ کے لئے اس میں اپنا اشتہار جاری رکھنا پسند فرمائیں گے۔

ایڈورٹائزنگ منیجر روزانہ تیج دہلی

۱۲ اردو ہندی ۔ر یا ایک روپیہ سینکڑہ محصول ڈاک ۸ر۔ پورے سیٹ ہندی کے لئے ۱۲ر اور اردو کے لئے دس آنے کے ٹکٹ بھیجئے پتہ :- ہنسیتی علاپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

ستیہ آگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

پونہ شہر :- آریہ سماج نے صوبہ مدراس کے وزیر اعظم کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے "سمارتی پبلک میٹنگ نے جو کل منعقد ہوئی تھی ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے - جس کے ذریعہ آریہ ستیہ آگرہ سمبندھی سرگرمیوں پر آپ کی لگائی گئی پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا - یہ پابندیاں آریہ سماجیوں کے شہری حقوق چھیننے والی ہیں - اس لئے انہیں اٹھا لیجئے " (کے - ایس مصرا)

اخلاص پورہ :- آریہ سماج کی طرف سے ۱۰ روپے کی تیسری ماہانہ قسط ستیہ آگرہ سمتی شولاپور کو بھیج دی گئی ہے - یہ دھن اکٹھا کرنے کی تمام کوشش مہاشہ منشی رام جی بان پرستھی نے کی ہے - (منتری)

مورناڈہ :- ۲۲ جون کو حیدرآباد ڈے منایا گیا - لالہ لبھو رام آریہ منتری کا ویاکھیان ہوا اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ نظام ریاست کی جیلوں میں آریہ ویروں سے ہونیوالی بد سلوکی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا - اور دوسرے کے ذریعہ مدراس گورنمنٹ کی طرف سے اپنے پرانت میں (باقی کالم ۳ کے نیچے)

...کیوانہ :- ۲۳ جون کو مہنت جگت ناتھ ... آشرم رندپور پردھان ... مہارن پور پر چند ستیہ آگرہ سمبندھی ... پدھارے اور ... سمایا نہ کیوانہ ... وغیرہ دیہات کا دورہ کیا ... سواگت کیا گیا اور ڈیڑھ سو روپیہ ... بھینٹ کیا گیا - گوجر برادری کے ۲۸ ... کا ایک جتھہ زیر سرکردگی چوہدری ... پردھان گوروکل تیار کیا گیا - ... جون کو اس جتھہ کو وداع کیا گیا - ... رام نے الوداعی نظم پڑھی - اس ... کی روانگی سے اس علاقہ میں جوش ... کی ایک لہر دوڑ گئی ہے - ستو ... اور تیار ہیں - لیکن دھن نہ ہونے ... کارن جا نہیں سکتے - دھنی پرشوں کو ... دھیان دینا چاہیئے -

(امنگت رام ورما ٹیچر)

امرتسر :- آریہ سماج لارنس روڈ نے ۲۵ جون کے سپتاہک ... میں مہاشہ رتن چند کے ویاکھیان ... اور رنگ آباد جیل میں ہوئے لاٹھی ... کی مذمت کا ریزولیوشن پاس کیا - نیز جودھپور میں ہوئے آریہ سماج ... منتری کے قتل کے خلاف بھی پروٹسٹ ... گیا - مہتہ جیمنی جی ۲۸ جون سے ۳ جولائی ... ویاکھیان دیں گے - سوئم سیوکوں کی ... کی اپیل کے جواب میں کئی نوکل ... اور جہلم کے ایک بدھ بھائی نے ... کا وعدہ کیا ہے -

(گوردتہ مل منتری)

لاہور چھاؤنی :- ۲۷ جون کو پرانے ... کال کے سپتاہک ... رنگ میں آریہ سماج کے جتھہ کو جو ... ویروں پر مشتمل تھا وداع کیا گیا - اس جتھہ کے نائک پنڈت جیوانند جی پرسٹ ... انہیں پھول مالائیں پہنا کر جلوس ... شکل میں سٹیشن تک لے جایا گیا - یہ جتھہ ... بدھ وار کے ساتھ ستیہ آگرہ کریگا

(گردھاری لال منتری)

لاہور :- بھارت نگر سدرشن نگر آریہ سماج کی طرف سے ۲۴ جون ... سماگم منایا - مہاشہ مدن لال کو ... جلسہ میں وداعی دی گئی - تین ... اور سوا سو روپیہ کی تھیلی بھینٹ ... گئی -

(کندن لال منتری)

مہمالک غیر میں رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن کی گونج

ودیشوں سے بھی آرڈر آنے لگے!

اس ودیش رشی نمبر ہندی میں بھی نکلے گا - یہ سماچار ودیشوں میں بسنے والے آریہ بھائیوں نے بڑے ہرش کیساتھ سنا ہے اور انکی طرف سے ہماری دو ہزار کاپیوں کے آرڈر کی اپیل کے سلسلہ میں حوصلہ افزا جواب ملنا شروع ہو گیا ہے - چنانچہ پرکاش کے ایک ایجنٹ پریمی مسٹر پی - ایم - سودن سیول سیکرٹریٹ بریہرا (برٹش شمالی لبنان) اپنے ۲۹/۶ کے پتر میں لکھتے ہیں کہ مجھے پرکاش دوارا یہ جان کر ہرش ہوا ہے کہ آخر آپنے رشی نمبر کا ہندی ایڈیشن نکالنے کا فیصلہ کر ہی لیا - آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں ماہ فروری اور مارچ میں جب کہ میں چھٹی پر بھارت میں تھا تو آپ سے اس سلسلہ میں بات چیت کی تھی - آئندہ دیوالی پر ہندی ایڈیشن شائع کرنے کے متعلق میں آپ کی تجویز کا سواگت کرتا ہوں - چنانچہ میں نے آج کی ڈاک سے ۵ روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کو بھیج دئے ہیں - اس رقم سے جتنے نمبر آپ بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ بھیج سکیں بھیج دیں تاکہ میں یہاں ہندی لکھے پڑھے پبلک میں مفت تقسیم کر سکوں -

ودیش میں رہنے والے دوسرے بھائی بھی جلد از جلد اس طرف متوجہ ہوں - ہم جانتے ہیں کہ بغداد ' کابل - لندن - سنگاپور فجی انڈ یمان ' جنوبی مشرقی اور سنٹرل افریقہ کے بڑے بڑے متعدد شہروں و یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے کئی شہروں میں پرکاش کے بیسیوں پریمی موجود ہیں - اگر وہ مسٹر سودن کی نیک مثال کی پیروی کرتے ہوئے جلد اپنا اپنا آرڈر معہ رقم کے بھیج دیں تو ہمارا حوصلہ اور بھی بڑھ جائے کہ ہم ہندی ایڈیشن نکالنے کا پختہ ارادہ کر لیں - پر بہت سے بھائی بھی نہ جانے اب تک کیوں خاموش ہیں اگر ان سب نے جلد توجہ نہ دی اور

یکم اکتوبر تک کم از کم دو ہزار کاپیوں کے آرڈر وصول نہ ہوئے تو ہندی ایڈیشن شائع نہ ہو سکیگا ایسی ہی پوری امید ہے کہ جہاں باہر کے آریہ بھائی اپنے کرتویہ کا پالن فوراً کریں گے وہاں بھارت بھر کی سماجیں عموماً پنجاب کی ہندی پریمی سماجیں خصوصاً جلد از جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر و ہندی اردو دونوں ایڈیشنوں کے لئے فوراً بھیج دیں گی - رشی نمبر کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں -

آریہ سماجیں اور ایجنٹ بھی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیج دیں -

مینیجر "پرکاش" لاہور

ایشور کی اپاسنا کیوں کریں؟

(بقیہ صفحہ ۱۶)

کنتو ایشور اپنے آپ کو بھی جانتا ہے اور دوسروں کو بھی - ایک ایشور پورن ہے اور دوسری پرکرتی - نہ ایشور کو کسی چیز کی آوشیکتا ہے نہ پرکرتی کو - ان سے کوئی چیز لی جا سکتی ہے انہیں دی نہیں جا سکتی - آریہ سماجی اپاسنا کرنا چاہتا ہے ایشور کے سمیپ بیٹھنا چاہتا ہے اس لئے کہ ایشور سے کچھ لے کر اس کی خدمت کرے اب خدمت کس طرح کی جاتی ہے - آپ ایک پنڈت کے گھر جاتے ہیں - آپ پنڈت کے لڑکے کو کھلونا ہاتھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لو بابک اس پر سوار ہا کرو - پنڈت جی بہت پرسن ہوں گے - اور آپ کا سنکار کریں گے - پرنتو یدی وہ ہاتھی لے کر پنڈت جی سے کہیں - پنڈت جی یہ ہے آپ کی سواری کے لئے تو پنڈت جی اتی کرودھ کریں گے - ان کی استتی الگ ناراض - بچہ دور دور - اب ہاتھی کو دونوں اوستھاؤں میں ایک ہی گھر میں رہنا ہے پھر کارن کیا ہے کہ بچے کو دینے پر پنڈت جی خوش پر جب انہیں دیا گیا تب ناراض -

لوک سیوا ہی ایشور کی خدمت ہے پنڈت کو اس ہاتھی کی ضرورت نہیں کنتو اس کے لئے وہ اپمان نہیں ہے پرنتو یدی اسے دیا تو وہ بڑا ناراض ہوگا - کیا ایشور ناراض نہ ہوگا - یدی اسے کسی وستو کی آوشیکتا نہ ہو اور دی جائے - یدی وہی چیز اس کے بچوں کو دی جائے تو وہ پرسن ہوگا - اور یہ اس کی سیوا ہے - بھگتی ہے - خدمت خلق بھی ایشور کی اپاسنا اور خدمت ہے - اور اگر اس کے بچوں کو لابھ پہنچیگا تو ایشور پرسن ہوگا -

اب آپ سب شنکا میں پڑ جائیں گے کہ یدی لوک سیوا ہی ایشور کی اپاسنا ہے تو دوسمے سندھیا کرنے کی کیا آوشیکتا - اس کے سمبندھ میں میں آپ کو بتلا دوں کہ دو سمے سندھیا کرنا ضروری ہے - سندھیا کرنا اپنے آپ کو خلق کی سیوا کے لئے تیار کرنا ہے -

---

آریہ ستیہ آگرہ سمبندھی سرگرمیوں پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت ... کی گرفتاری و سزا یابی پر ودھائی دی گئی (منتری)

گوروکل ملتان کے سماچار

۱۶ - جون کو سہ ماہی امتحان ختم ہو گیا۔ ۱۵ - جون سے ڈیڑھ ماہ کے لئے چھٹیاں ہو گئیں۔ ۱۷ - جون کو صبح کی گاڑی سے چل کر ۱۸ - جون کو سب برہم چاری کوئٹہ پہنچ گئے۔ ۱۷ اساڑھ کی شام کو سمہ سٹہ سماج کے آریہ پرشوں نے سٹیشن پر کھوجن آدی دے کر برہم چاریوں کا اتھتی ستکار کیا۔ جس کے لئے ہیں ان کا بہت بہت دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اس وقت سب برہم چاری آنند پرستی ہیں۔ اور وہ شہر کے باہر سٹیشن کے دوسری طرف ریلوے کالونی سکھ گوردوارہ کے پاس آریہ سماج مندر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس وقت کوئٹہ میں پھلوں کی بہار ہے ✣

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ کمار سبھا لوئسہ کا انتخاب

آریہ کمار سبھا لونسہ کا سالانہ چناؤ آریہ کمار سبھا بھون لونسہ میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:۔

پردھان ماسٹر دیال چند جی۔ اُپ پردھان لالہ جگدیش منز جی۔ منتری لالہ ڈھالو رام جی۔ اُپ منتری لالہ فتح چند جی۔ جنرل سیکرٹری لالہ پریتم لال جی۔ ....

..... خزانچی مہاشہ آرسی بھاٹیہ۔

لائبریرین لالہ جیوت لال جی ✣

انترنگ سبھا کے ممبر لالہ بودھ راج جی۔ لالہ لال چند جی۔ لالہ ہوتو رام جی۔ لالہ جیون لال جی ✣

(رمیش چندر)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۳۰ - ۴ - ۳۹ کو آریہ سماج کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

پردھان:۔ ڈاکٹر اوم پرکاش جی۔

اُپ پردھان:۔ لالہ رام کنور جی نرولہ۔

منتری:۔ مہاشہ موہن لال جی۔ اُپ منتری مہاشہ روپ چند جی۔ پرچارک وبھاگ مہاشہ پرکاش چندر۔ منیجر پتری پاٹھ شالہ ٹرونان چند کھنہ۔

ممبران انترنگ سبھا۔ بابو پربھ دیال۔ لالہ ... ان چند۔ ماسٹر ہیم راج ✣

(۳) آریہ سماج نے عرصہ دو سال سے ایک پتری پاٹھ شالہ کنیاؤں کی شکشا کے لئے کھولی ہوئی ہے۔ جس میں دھارمک شکشا کا دشیش دھیان رکھا جاتا ہے۔ اس ال

سماج کے سماچار

دس کنیائیں آریہ شکشا سمتی کی دھرم پریکھشا میں بیٹھیں۔ نتیجہ سو فیصدی رہا۔ آریہ ہندو بھائیوں کو اس کی ہر پرکار سے سہائتا کرنی چاہیئے ✣

(۳) جب سے ستیاگرہ شروع ہوا ہے۔ آریہ سماج حیدرآباد دوس منا رہا ہے۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا شولاپور کو ۲۲ روپے ۱۴ آنے بھیجے جا چکے ہیں ✣

مہاشہ کرشن جی جتھے ڈکٹیٹر کے سرگودھا میں ۲ - مئی کو پدھارنے پر سماج کی طرف سے مبلغ ۷۵ روپے کی تھیلی وایڈریس بھینٹ کیا گیا۔ ہر ماہ یہاں سے مبلغ دس روپے شولاپور بھیجے جایا کریں گے ✣

بیدی شریمتی ودیاوتی دیوی جی یہاں پر پرچار اسکول بدھاریں۔ تو پرچار اچھا ہو جاوے گا ✣

شوک پرستاو

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ نے اپنے ادھیویشن انتر نگ سبھا مورخہ ۴ - ۶ - ۳۹ میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس کئے ہیں:۔

(۱) آریہ سماج مٹھ ٹوانہ شری سام کشن جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ ان کی مرتیو سے ایسی جگہ خالی ہو گئی ہے جس کی پورتی کٹھن ہے ✣

پرماتما ان کی آتما کو سدگتی دے۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ اور اس کشٹ کو سہن کرنے کی شکتی پردان کرے ✣

(۲) آریہ سماج کا یہ ادھیویشن دیوان دینو ناتھ رکیل وپریذیڈنٹ سٹی کانگرس کمیٹی خوشاب کے پرلوک گمن پر ہاردک دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ ان کی مرتیو سے ہندو.

ہیضہ کی بے خطا دوا (رجسٹرڈ) (Regd.) **کافو** **اصلی عرق کافور** یہ ہیضہ کی بے خطا دوا ہے۔ گذشتہ ۵۵ سال سے زیادہ سے سالہا سال اس سے ہزاروں جانیں ہیضہ کی ناگہانی موت سے بچتی ہیں۔ گرمی کے دست۔ پیٹ درد اور بدہضمی میں بھی یہ نہایت مفید ہے ✣	**سر کی تراوٹ** (رجسٹرڈ) (Regd.) **کیشراج** **سر کے تیلوں کا راجہ** اس کی خوشبو دلفریب اور دیرپا ہے۔ اس کے لگانے ہی دل کو فرحت اور دماغ کو تازگی حاصل ہوتی ہے۔ بالوں کو لمبے کالے اور چمکیلے کرنے میں بے مثل ہے۔ ملک کے بڑے بڑے ویدوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ ایک بار آپ بھی آزمائش کیجئے ✣

مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ (اسی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

جاتی کا ایک ایسا لال ہم سے جدا ہو گیا ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ان کی آتما کو شانتی دیویں۔ تتھا ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں ✣

(موہن لال منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

دھنیہ واد

شری پوجیہ ٹھاکر دت جی امرت دھارا لاہور نے مبلغ پچیس ۲۵ روپے ... مئی ... آریہ سماج المرٹ کو پرداں کئے ہیں۔ آریہ سماج المرٹ ان کا تہ دل سے دھنیہ واد ادا کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کے کاروبار میں ترقی دے ✣

(دیس راج منتری)

آریہ سماج موننڈہ کے سماچار

مورخہ ۸ - ۶ - ۳۹ سے ۱۱ - ۶ - ۳۹ء تک آریہ سماج مندر میں رات کے سمے ۸½ بجے سے ۱۰½ بجے تک شری پنڈت ... جی مہا اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے متواتر دید کتھا ستیاگرہ کے سمبندھ میں پرتاثیر ویکھیان ہوتے رہے۔ اور جنتا کافی تعداد میں آتی تھی۔ مورخہ ۲۳ - ۶ - ۳۹ سے ۲۷ - ۶ - ۳۹ء تک آریہ سماج مندر میں رات کے سمے ۸½ بجے سے ۱۱ بجے تک پنڈت دید کمار جی مہا اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے متواتر تبدید آبادستیاگرہ کے سمبندھ میں ویاکھیان ہوتے رہے۔ اور سروتاؤں نے بھی ان کے ویاکھیانوں کو پسند کیا۔ اور ساتھ ہی پنڈت جگدیش ... کے دل ہلا دینے والے بھجن ہوتے رہے ✣

... - ۳۹ کو آریہ سماج موننڈہ کا سالانہ چناؤ ہوا۔ جس میں نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے:۔

پردھان:۔ لالہ ہرد واری لال جی۔ اُپ پردھان لالہ ... جی۔ منتری لالہ ... جی۔ اُپ منتری بابو ... جی۔ ... لالہ ... جی۔ ... ممبر آریہ ... مہاشہ وید ... پرتی ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لالہ ... جی ✣

(منتری)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

وچتر وشو

کالا کیوں؟

وکیل بیرسٹر لوگ جب جج کے سامنے جاتے ہیں۔ تب وہ کالا کوٹ پہنے رہتے ہیں۔ تو یہ کوٹ آخر کالا ہی کیوں چُنا گیا؟ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ انگریزوں کے یہاں کسی کی مرتیو کا شوک منانے کے لئے کالا وستر پہنا جاتا ہے۔ جب انگلینڈ کی پرسدھ رانی اینی کی مرتیو ہوئی تھی۔ تو سبھی بیرسٹروں نے اس کا شوک منانے میں بھاگ لیا۔ اس سمے انہیں کالا کوٹ پہننا پڑا تھا۔ پھر آج تک رانی این مری ہی ہے۔ اس لئے بیرسٹروں کا ماتم ختم نہیں ہوا۔

کوٹ کے بٹن

جتنے بھی فیشن کے کوٹ بنتے ہیں۔ ان سبھی میں بٹن داہنی اور لگائے جاتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ پرانے سمیہ میں لوگ ہتھیار رکھتے تھے۔ بٹنوں کے داہنی اور ہونے

دولیش کی بات

(از شری راندیو جی شاستری ایم۔ اے)

برٹش سرکار کا بجٹ ۱۹۳۹-۴۰ء

(گذشتہ سے آگے)

اس کا پرینام یہ ہے۔ کہ سارا بوجھ غریب کسانوں پر پڑ رہا ہے۔ اور دھنی سمودائے مزے سے گلچھرے اُڑاتا ہے۔

یہ سوچنے کی بات ہے۔ کہ جو برٹش سرکار اپنے غریب لوگوں کو اس پرکار بھار مکت کرنا اپنا کرتویہ سمجھتی ہے۔ وہی بھارت کی غریب کسان پرجا سے اس بھار کو دور کرنا ضروری نہیں سمجھتی۔ اوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ یہاں بھی اسی نیتی پر عمل کیا جائے۔ جس پر کہ برٹش سرکار عمل کر رہی ہے۔

آمدنی کو چھوڑ اب خرچ پر دھیان دیجئے۔ برٹش سرکار کا سب سے بڑا خرچ کا مد فوجی خرچ ہے۔ اس میں کل خرچ ۲۴ کروڑ ۲۴ لاکھ ۴۸ ہزار پونڈوں میں سے ۷۷ لاکھ ۳۸ ہزار پونڈ خرچ کیا جاتا ہے۔ فوجی خرچ کے ذیل مد اس پرکار ہیں:۔

جل سینا	۷،۴۰،۸۹،۰۰۰
انیہ سینا	۵،۹۳،۴۹،۰۰۰
پنشن مد	
ہوائی سینا	۶،۵۹،۷۴،۰۰۰
سینا	۸۹،۹۸،۰۰۰
جل سینا	۱۰۰،۵۰،۰۰۰
انیہ	۵،۸۷،۰۰۰
کل	۲۱،۹۰،۴۷،۰۰۰

اس کے اتریکت رکھشا کے لئے دو کروڑ پونڈ کی ایک رقم الگ سے رکھنے کی یوجنا ہے۔ کچھ انیہ وستوؤں کو ملاکر یہ رقم کل ۲۴ کروڑ ۷۷ لاکھ ۳۲ ہزار [illegible] ہے۔

(باقی آئندہ)

ہم کینیڈا میں ۴ لاکھ ۶ ہزار اونس سونا پیدا ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱)

بھارتیہ سینا میں ۱۹۳۶-۳۷ء میں ۲۷۰۴ اور ۱۹۳۷-۳۸ء میں ۳۲۶ نوین سینک بھرتی کئے گئے۔ ان میں ۱۳۳۲۰ ہندو۔ اور ۱۴۱۶۳ مسلمان تھے۔ اسی پرکار ان دو ورشوں میں تو کا وبھاگ میں ۲۰۴ ہندو اور ۲۸۰ مسلمان پروشٹ ہوئے۔

(۲)

دنیا کی بینکوں میں کیا کل دو سو کروڑ ہے۔ اس میں نوے کروڑ بھرتی اجنبی کا ہے تا ہے۔ کچھ نہ کچھ ادیوگ کرتے ہیں۔ [illegible] میں سے ۵۵ کروڑ [illegible] کرتے [illegible] ہیں۔ جن میں سے ۲۰ کروڑ ایشیا میں ہیں۔

(۳)

ستمبر ۱۹۳۸ء میں سمست سنسار میں ۲۷ لاکھ ۹۴ ہزار اونس سونا نکالا گیا۔ اس میں دکھشن افریقہ میں دس لاکھ ۲۵ ہزار۔ امریکہ میں ۴ ہزار ۷۷ لاکھ۔ اور م

کینبدری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کی اوشیکتائیں

(لیکھک:۔ لالہ لوبھ رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ منتری کینبدری اناتھ آلیہ)

(۱) اس سمیہ اس اناتھ آلیہ میں دو سو لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ جن کا نہ صرف پالن پوشن کیا جاتا ہے۔ بلکہ ان کو دھارمک شکشا سنسکار کی شکشا دے کر اچھا شہری بنایا جاتا ہے۔ ان کے لئے کپڑوں کی ضرورت ہے۔ دانی سجن جہاں اپنے بالکوں کے لئے وستر بنوائیں۔ وہاں ان بالکوں کا بھی ضرور دھیان رکھیں۔

(۲) وستروں کے علاوہ بھوجن کیلئے سرو پرکار کی اشیاء خوردنی گھی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ دانی سجن آٹا۔ دال اور گھی وغیرہ بھیجیں یا اس کیلئے دان دے کر کرتارتھ کریں۔

(۳) اناتھ آلیہ کا خرچ ۱۵۰۰ (پندرہ سو) روپیہ ماہوار ہے۔ وہ دانی مہانو بھاؤں کی کرپا سے پورا ہوتا ہے۔ اس لئے پریمیں نر ناری دان دے کر اس خرچ کو پورا کریں۔

(۴) بالکوں کے رہنے کیلئے استھان کافی ہے۔ پرنتو روگی گرہ (بیماروں کیلئے کمرہ) کوئی نہیں ہے۔ ان میں سے کسی کا کسی سمیہ بیمار ہو جانا سوبھاوک ہے۔ اگر کوئی دانی کمرہ بنوانا چاہیں تو بنوانے کی کرپا کریں۔ تاکہ وہ کشٹ دور ہو جائے۔

(۵) اس اناتھ آلیہ کے پربندھ کے متعلق یہ لکھنا کافی ہوگا۔ کہ سرکار نے جو اغوا شدہ لڑکے پکڑے تھے اور جن کے سمبندھیوں کا پتہ نہیں لگا۔ وہ بھی بالک اسی اناتھالیہ میں رکھے ہیں۔ مانند تور دگر لاوارث بالک سرکار یا کسی اور سنستھا کے پاس آتے ہیں۔ وہ بھی اسی اناتھالیہ میں بھیجے جاتے ہیں۔ یہ اناتھالیہ سرکار کی طرف سے رجسٹرڈ بھی ہے۔ اس کے حساب و کتاب باقاعدہ رکھے اور آڈٹ کئے جاتے ہیں۔

(۶) اناتھالیہ کے بالک کبھی خیرات مانگنے کیلئے باہر نہیں بھیجے جاتے ہیں۔ انہیں پڑھانے کیلئے ہائی سکول بھی ہے۔ جو سرکار سے منظور شدہ ہے اس میں باہر کے بالک بھی مفت پڑھائے جاتے ہیں۔

(۷) اس کے ادھیکاری اس سمیہ نمن لکھت ہیں:۔ پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ اُپ پردھان شری پنڈت شمبھو ناتھ جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و شری پنڈت ٹھاکر دت جی شاستری اناتھ آلیہ لاہور و شری ڈاکٹر گنیش لال جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ کوشادھیکش:۔ لالہ وگھن لال جی بی۔ اے لاہور۔ مہاشے کرشن جی [illegible] کے بھاگی بنیں۔ جو دھن اس اناتھالیہ میں آتا ہے اس [illegible] پرنتو سار کچھ نہ کچھ دان دے کر سیوا کا [illegible]

انت میں نمر نویدن ہے۔ کہ پرتیک دھرم پریمی سجن اپنی شکتی انوسار کچھ نہ کچھ دان دے کر [illegible] اس کی رسید فوراً بھیجی جاتی ہے۔

سوامی ستیہ رکھشا

کچھ امراض اور اُن کا گھریلو علاج

سنگرہنی پر بیل گری - ناگرموتھا - اندرجو - سگندھ بالا - ماجرس ان کو بکری کے دودھ میں پکاؤ۔ پھر اس دودھ کو تین دن تک پینے سے سنگرہنی روگ ٹھیک ہوتا ہے +

وائوشول پر سہاگہ ایک تولہ - پارہ ایک تولہ - گندھک ایک تولہ - دنس ناتھ تین تولہ - کوڑی ایک تولہ - رینج ایک تولہ - پیپل ایک تولہ - سونٹھ ایک تولہ - کالی مرچ آٹھ تولہ سب کو باریک پیس کر نیبوں کے رس میں ایک دن تک کھرل کریں +

یہ "اگنی کمار رس" ہے۔ اس کے کھانے سے وائو شول ٹھیک ہوتا ہے اور بھوک خوب لگتی ہے +

اتی سار پر کیتھ - ایک بھاگ جائفل ایک بھاگ - اندرجو ایک بھاگ - اس کو اکٹھا پیس کر شہد ملا کر گولے بنادیں۔ یہ گولے سب پرکار کے اتی سار دست کو بند کرتے ہیں +

بال روگ پر سونف - وایو بڑنگ - املتاس - بڑی ہرڑ - چھوٹی ہرڑ گلاب کا پھول - پلاش کا بیج - منقا - عناب - پچھلا یا - پھولا سہاگہ - کالا نمک - سنائے کی پتی - سب کو برابر برابر لیکر چورن بنادیں - ماترا تین رتی سے ۶ رتی تک - چھٹانک بھر پانی میں ڈال کر ابال کر اور چھان کر بالک کو پلادیں۔ اس سے بالک کو بخار زکام - پیٹ کا درد دور ہو کر دبلا پن دور ہو گی - اور دست صاف آوے گا - بالکوں کے لئے یہ بہت اُتم دوا ہے +

پردر پر پھلانی چکنی مٹی کے گھڑے کا لال ٹھیکرا لے کر خوب باریک پیس لیں - لیچیات چاول کے دھوون کے پانی کے ساتھ ایک آنہ بھر ملا کر پلادیں۔ اس سے استریوں کا پردر روگ - انیمت

لیکن آدمی بڑا ہو جاتا ہے +

پھوڑے پر تبتی ایک تولہ - کبوتر کا بیٹھ ایک تولہ - نمک آدھا تولہ - گنوار پاٹھا ایک تولہ - سرسوں کا تیل اڑھائی تولہ - سب کو ملا کر گرم کرکے پھوڑے پر باندھو - اس سے پھوڑا بغیر کسی قسم کی تکلیف کے شیگھر پھوٹ جاتا ہے +

سردی اور زکام پر گاؤزبان - بڑا چیلا - کاکڑہ سینگی - بھارنگی - ملٹھی - منکہ - بہیڑہ کتاری - اڑوسا - تیم - گلو - عناب - خوب کلاں - لیڑا - لسوڑہ سب کو اوٹا کر چھان کر مصری ملا کر پیوے۔ اس سے سردی زکام ٹھیک ہوتا ہے +

داد پر البیڈ کرائی سوخینا ایک اونس - گیبا پاؤڈر ایک اونس - بھبل لون دو سیر - بخاہل آدھا اونس - سب کو ملا کر مرہم بناؤ۔ اس کو داد پر لگانے سے داد شیگھر دور ہوتا ہے +

کنٹھ کی جلن پر مصری ایک تولہ - سونف آدھا تولہ - رومی مستگی ایک آنہ بھر - سب کو ملا کر ٹھنڈے جل سے سیون کریں - اس سے کنٹھ کی جلن ٹھیک ہوتی ہے +

سر درد پر بادام کی گری - پلچی - چیرونجی - تل - رائی کو برابر لے کر آگ پر پکادیں - اس سے سر کا درد ٹھیک ہوتا ہے +

کرن روگ پر سمندر جھاگ کو خوب باریک پیس کر کپڑ سے چھان کر لیں۔ پھر کان میں ڈال دیں۔ کان کو پہلے نیم کے پانی سے یا بورک کے پانی سے دھو کر صاف کریں۔ اس سے کان کے سب روگ ٹھیک ہوتے ہیں +

ضرورت

کے اچھے ... کے لئے ...

ایک موزوں اخبار ہے۔ شرح اجرت ... واجبی - ایک بار کے لئے عہ - دو بار ... ۴ - تین بار کے لئے تین روپے - اور اس سے زیادہ بار کے لئے صرف آٹھ آنے مزید ہر بار +

(مینیجر)

طاقت جوانی گرمیوں میں قائم رکھیں

موسم کا صحت پر اثر لازمی ہے۔ موسم گرما میں ہاضمہ کمزور اور زیادہ پسینہ آنے سے جسم اور دماغ سست ہو جاتا ہے۔ اگرچہ برداشت کر سکنے والے تندرست اشخاص کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہونا چاہئے لیکن تو بھی دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ عام طور پر لوگ گرمیوں میں اپنی تندرستی پھرتی اور حوصلہ میں کمی پاتے ہیں صرف وہ لوگ جو سمجھدار ہیں اور موسم کے مطابق

گرمیوں کے رسائن

استعمال کرتے ہیں گرمیوں میں بھی اپنی صحت کو طاقت کو ترقی کرتا ہوا پاتے ہیں۔ کارخانہ امرت دھارا کی مندرجہ ذیل اکسیریں و مقوی ادویات خاصکر گرمیوں میں صحت کو ٹھیک رکھنے کے اور بڑھانے کیلئے بہت ہی اعلیٰ ہیں +

اکسیر نمبر ۴۷	اکسیر نمبر ۱۶	کرن جوانی
گرمی کی زیادتی سے جگر - گردہ - مثانہ - معدہ - دماغ - منی وغیرہ میں پیدا ہوئی سب خرابیوں کو دور کرنے کیلئے سرد طاقت بخش دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸)	پرمیہہ سے کمزور اور مرجھائی ہوئی جوانی والوں کے لئے سرد رسائن - دل - دماغ - مثانہ گردہ کیلئے طاقت بخش و ہر قسم کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے (ہ عہ) آٹھ گولی ایک روپیہ (عہ)	نسوں پٹھوں کی کمزوری - طاقت پیدا کرنے والے گلینڈز کی کمزوری - دل و جگر معدہ و اعصاب رئیسہ کی کمزوری دور کرنے کیلئے رسائن - قیمت بکبند گولی چار روپے (للعہ) ۲۴ گولی ایک روپیہ (عہ)

پتہ: - امرت دھارا - لاہور

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی

اصلی مینٹھی

بال جیون جھنڈو گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر موٹے تازے طاقتور بن جاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۱۲ درجن ۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں مفت لو۔ ... اپنا نام و پتے بھیجنے پر دیدیہ کی نقل کا صفحہ بھیجیں گے

المشتہر: منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ یو۔ پی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

Regd. No: L.435 — Telegrams: "PraKash" — Phone No: 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ — ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر:- ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے
ششماہی:- عار، سہ ماہی:- ۱عہ
ودیشی:- ۶ روپے، ۶ ماہا:- ۵ روپے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۸	اتوار:- ۲ ساون سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

تیرے در کا فقیر!

(از شری ست یوگ دھیان جی آنر بی۔ اے)

نہ عطا مجھے زر و مال کر
مجھے اپنا کر کے نہال کر
نگہ ایک پریم کی ڈال کر
کہ مَیں خوار اور حقیر ہوں

نہ ہو چاہ دُنیا کی رُوبرُو
ترا پریم ہو تیری جستجو
پھروں مست بن کے مَیں سُو بہ سُو
اسی آرزُو کا اسیر ہوں

نہ ہے مال و زر کا مجھے فخر
نہ ہے جاہ و مرتبہ پر نظر
مجھے ناز ہے اسی بات پر
کہ مَیں تیرے در کا فقیر ہوں

وچار ترنگ

بھکاری

کون - بھکاری؟

ہاں - مَیں بھکاری تیرے در کا بھکاری

آ پہنچا تیرے در پر

گرتا سنبھلتا۔ ٹھوکریں کھاتا۔

بھکشا کی جھولی لئے۔

بھکشا ملیگی مجھے؟ - ایک انوکھی بھکشا

راجیہ نہیں مانگتا۔ دھن نہیں چاہتا۔

ایشوریہ کیلئے ہاتھ نہیں پسارتا۔

مَیں مانگتا ہوں کیول دھرم پریم۔

ایک چنگاری جلا دو میرے ہردہ میں۔

ایسی چنگاری جو بڑھتے بڑھتے کسی دن جوالا ہو جائے --- وہ جوالا جو میرے اندر و باہر اُجالا کر دے --- گیان کا وہ اُجالا -

ہردہ کا اندھکار دُور ہو جائے جس سے۔

جلا دو۔ جلا دو پربھو! ایک ایسی چنگاری ہردہ میں میرے *

(ہتیشی)

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

۲۰ بیسواں کھنڈ۔ پھر جس دوسری آہوتی کو ہوم کرے۔ پھر اس کو دیانائے سواہا ایسا کہہ کر ہون کرے۔ اس سے دیان شکتی ... درون شکتی ترپت ہوتی ہے۔ دیان کے ترپت ہونے پر شتر ترپت ہوتا ہے۔ چندرماں کے ترپت ہونے سے دشائیں ترپت ہوتی ہیں۔ ان کے ترپت ہونے پر جو کچھ دشاؤں اور چندرماں کے آشرت ہے وہ ترپت ہوتا ہے۔ اس کی ترپتی پر یجمان نشان سے لینڈوں سے کھانے یوگیہ ان سے تیج سے برہم سے ترپت ہو جاتا ہے۔

۲۱ اکیسواں کھنڈ۔ تدنتر جس تیسری آہوتی کو ہون کرے۔ اس کو "اپانائے سواہا" کہہ کر ہون کرے۔ اس سے "اپان" بولنے کی شکتی ترپت ہوتی ہے۔ اگنی کی ترپتی پر پرتھوی ترپت ہوتی ہے۔ اس کی ترپتی پر جو کچھ پرتھوی اور اگنی کے آشرت ہے۔ وہ ترپت ہوتا ہے۔

۲۲ بائیسواں کھنڈ۔ پھر جس چوتھی آہوتی کو ہون کرے "سمانائے سواہا" کہہ کر ہون کرے۔ اس سے سمان من کی شکتی ترپت اور شدھ ہو جاتی ہے۔ اس کی ترپتی پر جو کچھ میگھ اور بجلی کے آشرت ہے۔ وہ ترپت ہوتا ہے۔

۲۳ تیئیسواں کھنڈ۔ پھر جس پانچویں آہوتی کو ہون کرے۔ "اُدانائے سواہا" کہہ کر ہون کرے۔ اس سے "اُدان" شریر کی شکتی ترپت ہوتی ہے۔ اس سے تو چا۔ پھر وایو۔ پھر آکاش ترپت ہوتا ہے۔

۲۴ چوبیسواں کھنڈ۔ وہ جو اس ودیتوا نتر آتما کو نہ جانتا ہوا اگنی ہوتر کرتا ہے۔ اس کا ایسا کرم جیسے کوئی انگاروں کو دور ہٹا کر بھسم میں ہون کرے۔ اس جیسا وہ ہوتا ہے۔ اور جو اُپاسک اس ودیتوا نتر اُپاسنا کو ایسا جانتا ہوا اگنی ہوتر کرتا ہے۔ اس کا سارے لوکوں میں۔ سارے بھائیوں میں اور سب آتماؤں میں ہون ہو جاتا ہے۔ اس کو کچھ بھی کرنا شیش نہیں رہتا۔ گیان کا سروتر ہی ہون ہے۔

رگ وید ۔ اوم ۔ یجروید

وید امرت

سام وید ۔ اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओउम विश्वयन्तामृता वृधो द्वारो देवी रस श्वतः अद्यानूनं च यष्टवे ॥६॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۳۔ منتر ۶)

(اوم) وشر ینتا مرتا ردھو دوارو دیوی رس شچتہ ادیا نونم چہ لیشٹوے۔

پدارتھ:۔ ہے (منی سشنہ) بُدھی مان ودوانو (ادیا) آج (لیشٹوے) یگیہ کرنے کے لئے گھر آدی کے (اسشچتہ) الگ الگ (رِتا وردھ) ستیہ۔ سکھ اور جل کی بردھی کرنے والے (دیوی) نتھا پرکاشت (دوارو) دروازوں کا (نونم) نشچے سے (وشر ینتام) سیون کرو۔ ارتقات اچھی رچنا سے اس کو بناؤ۔

بھاوارتھ منشیوں کو اچھے پرکار کے دروازوں کے گھر۔ یگیہ شالہ اور وہان آدی بانوں کو بنا کر۔ ان میں سخت ہو کر دلپنا منتروں میں جانا آنا کرنا چاہیئے۔ دھرمت کرم سے دن رات سکھ ہوتا ہے۔ سو اگلے منتر میں پرکاشت کیا ہے۔)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا ویہ امرت

ओउम् ज्यायस्वन्तश्चित्तिनो मा वि यौष्ट संराधयन्तः सधुराश्चरन्तः । अन्यो अन्यस्मै वल्गु वदन्त एत सध्रीचीनान्वः संमनसस्कृणोमि ॥

(اتھروید۔ ۳۔ ۳۰۔ ۵)

بڑھتے ہوئے شبھ گنوں سے۔ سدا بڑھاتے گیان
اک دوجے کو پرسن کر بھار اُٹھاتے مہان
مل کر ہی شبھ کاریہ کا۔ بول سمسوادو بین
اک دوجے سے آپ سہا۔ چلو اکتر جوں سئین
رکھتے پرسپر منتا۔ من پریم سے پُورن
مل بیٹھے ہی سبھی جن۔ دولیش کو کرتے اُون
جُدا نہ ہوو کبھی بھی۔ یہی ہیں ویدوں اُپدیش
سدا رہو سبھی پریم سے۔ مان یہی سندیش

چُنے ہوئے پھول

سنگرہ کرتا: شری آیودھیا پرشاد جی

بڑے بڑائی نہ کریں بڑے نہ بولیں بول
ہیرا مُکھ سے نہ کہے لاکھ ہمارا مول

بن گھمنڈ جانے بن گھٹے ہی کہیں سب کوئے
بن گھمنڈ جانے نہیں بن گھٹے جو گھٹ میں بن ہوئے

پریتی جہاں پردہ نہیں۔ پردہ جہاں نہ پریت
پریت کرے پردہ کرے پریت نہیں وہ پریت

ناری انی بل کے چھٹے۔ کل کا ہوت وناش
کورو پانڈو ونش کو۔ کیا دروپدی ناش

چلنا بھلا نہ کوس کا۔ بیٹی بھلی نہ ایک
قرضہ بھلا نہ باپ کا۔ جو پربھو راکھے ٹیک

من موتی اور دودھ رس۔ ان کا یہی سبھاؤ
پھٹیاں پیچھے نہ ملے۔ کوٹن کرو اُپائے

مایا، مندر، استری، دھرتی اور ویوہار
یہ سب منش کو ملے۔ تو کوپ سرجن ہار

کُشل ہی کُشل پوچھتے جگ میں رہا نہ کوئے
جرا مری نہ بھئے۔ کُشل کہاں سے ہوئے

استری بھوشن، چندرماں، ناری ہائی، بھوی بھوپ
ودیا بھوشن سب کو جو جگ روپ کروپ

جس طرح جیسے سینک کی روئی آگ میں پڑی ہوئی فوراً بھسم ہو جاتی ہے۔ اس پرکار اس کے جو اس ودیتوا نتر اُپاسنا کو ایسا جانتا ہوا اگنی ہوتر کرتا ہے۔ سارے پاپ بھسم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایسا جاننے والا ہوئی چانڈال کو بھی اچھشٹ دیوے۔ تو اس کا وہ کرم بھی ودیتوا نتر آتما میں ہی ہون ہو جاتا ہے۔ ایسے جن کے سارے کرم اگنی ہوتر ہو جاتے ہیں۔ ودیتوا نتر کے اُپاسک کے سارے کرم بھگوان کا پوجن بن جاتے ہیں۔ اس لوک میں جیسے بھوکے بچے ماتا کو اداس ہوتے ہیں۔ ماتا سے سکھ آدی کی آشا کرتے ہیں۔

* ہیں۔ ایسے ہی سارے بھائی اگنی ہوتر [illegible] دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ (مسدل)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

...وال "حیدرآباد ڈے" منایا جائے

(...ہاڈ ۱۲ - جولائی) آریہ ستیاگرہ سمتی نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ کہ ۲۲ - جولائی کو ہندوستان بھر میں ساتواں حیدرآباد ڈے منایا جائے۔ اس دن جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں حیدرآباد کے جیلوں کے انتظام کی مذمت کے ریزولیوشن پاس کئے جائیں۔ اور پیراماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی جائے۔

قانون تحفظ والیان ریاست کے خلاف پروٹسٹ

(لاہور ۱۲ - جولائی) سردار سوہن سنگھ جوش جنرل سیکرٹری صوبہ کانگرس کمیٹی کی طرف سے ماتحت کانگرس کمیٹیوں کو ایک سرکلر بھیجا گیا ہے۔ جس میں انہیں مطلع کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب میں قانون تحفظ والیان ریاست کے نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ۲۳ - جولائی اتوار کو پروٹسٹ جلسے منعقد کریں۔ اور پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔

وائسرائے کو ایک سرکردہ وشنو لیڈر کا تار

(شولاپور ۱۲ - جولائی) بمبئی کے وشنو سمپردائے کے مہامندر کے آچاریہ گو سوامی مہاراج شری ڈکشٹ جی نے وائسرائے ہند کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں ان کی توجہ حیدرآباد کے خلاف ہندوؤں کی شکایات کی طرف مبذول کرائی ہے۔ اور مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ سارے معاملہ کی تحقیقات کرائی جائے۔

ستیاگرہیوں سے پھر بدسلوکی

(شولاپور ۱۲ - جولائی) اورنگ آباد ... ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقامی جیل میں آریوں سے پھر بدسلوکی کی گئی ... پنڈت بُدھ دیو جی کے ... بدبختی کا شکار ہوئے۔ ... کو صاف کرایا جا رہا ہے۔ ... آریہ ستیاگرہی رکھے جائیں گے۔

... ۵۶۰ گرفتاریاں

(... ۱۰ - جولائی) ریاست حیدرآباد ... ستیاگرہ کے سلسلہ میں یکم جولائی ... جولائی تک حسب ذیل گرفتاریاں ...

اورنگ آباد ۳۱۳ - بیجاپور ۸۷ - ناندیڑ ۶ - راچور ۱۰۴ - وارنگل ۱۳ - نلگنڈہ ۴ - اور گلبرگہ ۲۹۔

حیدرآباد اور دیگر مقامات کے اعداد و شمار موصول نہیں ہو سکے۔

وزیر ہند اور وائسرائے کو پردھان ستیاگرہ سمتی کا تار

(ستارہ ۱۳ - جولائی) سوامی سوتنترا نند جی پردھان آریہ ستیاگرہ سمتی نے لارڈ زٹ لینڈ وزیر ہند اور وائسرائے کو تار ارسال کیا ہے۔ جس میں درخواست کی ہے۔ کہ پیراماؤنٹ پاور ریاست حیدرآباد کے جیلوں میں ستیاگرہیوں کی موت کے اسباب اور جیلوں کی حالت کے متعلق تحقیقات کرائے۔ تار حسب ذیل ہے:-

اب تک ریاست حیدرآباد میں ۱۴ ستیاگرہی قیدیوں کی موت ہو چکی ہے۔ چار سو سے زیادہ ستیاگرہی قیدی صحت کی بنا پر ریاست کی جیلوں سے غیر مشروط طور پر رہا کئے گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جیلوں میں قیدیوں کی تعداد کی زیادتی۔ ناقص خوراک اور طبی سہولتوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے جیلوں کی حالت بہت خراب ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ کئی سو ستیاگرہی سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ آپ فوری مداخلت کریں۔ اور تحقیقات کرائیں۔

ستیاگرہ کو بند کرو ورنہ قتل کر دئے جاؤ گے

لکھنؤ کے ایک آریہ کارکن پر مسلمانوں نے حملہ کر دیا

(لکھنؤ ۱۱ - جولائی) ایتوار کی رات کو مقامی آریہ کارکن ستیہ کمار رائے جنرل سیکرٹری کمار پریشد لکھنؤ پر موتی محل پل کے نزدیک مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر رائے آریہ سماجیوں کی ایک میٹنگ میں شرکت کے بعد واپس آ رہے تھے۔ چار مسلمانوں نے انہیں راستہ میں گھیر لیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ اگر تم نے حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں اپنی سرگرمیوں کو بند نہ کیا۔ تو تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر رائے ضربات کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آنے پر انہوں نے واقعہ کی اطلاع پولیس کو دی۔

آریہ ستیاگرہ کو تیز کرنے پر وچار

(نئی دہلی ۱۱ - جون) انٹرنیشنل آرین لیگ کی کونسل آف ایکشن کی ایک میٹنگ یہاں ۱۶ - جولائی کو ہو گی۔ جس میں ستیاگرہ کو تیز کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس معاملہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ انگلستان میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجا جائے۔

ایک اور تجویز جس پر غور کیا جائیگا یہ ہے۔ کہ آریوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں۔ بودھوں اور جینیوں کی ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں حیدرآباد میں ہندوؤں کے دھارمک اور ابتدائی شہری حقوق حاصل کرنے کے متحدہ اقدام کرنے کے سوال پر وچار کیا جائے۔

اصلاحات کی سکیم مرتب ہو گئی

(بمبئی ۱۱ - جولائی) جیوتر مٹھ کے شری شنکر آچاریہ ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کی شکایات کی تحقیقات کرنے اور نظام گورنمنٹ کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کے بعد یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ان شکایات کے سلسلہ میں ویر ساورکر پردھان آل انڈیا ہندو مہاسبھا سے ملاقاتیں کیں۔ اور ریاست کی صورت حالات پر روشنی ڈالی۔ شری شنکر آچاریہ نے محکمہ دھرم ارتھ وغیرہ کے لئے ایک جامع سکیم مرتب کی ہے۔ جسے عنقریب آپ نظام گورنمنٹ کو بھیجیں گے۔

آریہ سماجیوں کیلئے ملازمت بند

(شولاپور ۱۱ - جولائی) گورمکل سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شنکر راؤ نام کے ایک آریہ یوک نے مقامی ڈاک خانہ میں ملازمت کے لئے درخواست کی تھی۔ لیکن ادھیکاریوں نے محض اس بنا پر اسے جواب دے دیا۔ کہ وہ آریہ سماجی گھرانے میں پیدا ہوا ہے۔

باسم مرکز کھل گیا

(باسم ۱۱ - جولائی) کل باسم سے پہلے جتھے نے جو بیندرہ ستیاگرہیوں پر مشتمل تھا کنیز گاؤں میں ستیاگرہ کیا۔ اس جگہ کے دو ہزار آدمیوں نے ان کا سواگت کیا۔ سیٹھ نتھا لال مقامی لیڈر نے اپنے بیٹے مراری لال کو جو ستیاگرہ کرنے کے لئے روانہ ہوا آشیرواد دی۔ اس کے بعد یہ جتھا پنڈت کنہیا لال آف دہلی کی سرکردگی میں نظام صاحب کی سرحد کنیز گاؤں میں پہنچا۔ جہاں اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اس مرکز میں بھی اب ستیاگرہ کا زور روز بروز بڑھ رہا ہے۔

ایک ہزار ستیاگرہیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ

(ستارہ ۱۰ - جولائی) مہاشہ کرشن کے ساتھ ستیاگرہ کرنے والے ستیاگرہیوں میں سے مزید نشتر کو طبی وجوہ کی بنا پر رہا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ریاست کی مختلف جیلوں سے نہ صرف ضعیفوں بلکہ لڑکوں۔ طالب علموں اور نوجوانوں کو رہا کر کے آنے والے ستیاگرہیوں کے لئے جگہ پیدا کی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس طریقہ سے ایک ہزار قیدیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

گھر میں پوجا کیلئے اجازت لو!

(شولاپور ۷ - جولائی) تقریباً سارے ہندوستان میں ہندو اپنے گھروں میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں رکھ کر ان کی پوجا کر سکتے ہیں۔ لیکن حیدرآباد کے ہندوؤں کو اتنی بھی دھارمک آزادی حاصل نہیں۔ وہاں گھروں میں مورتیاں استھاپت کرنے کے لئے بھی مقامی افسروں سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اس سلسلہ میں سرکاری ریکارڈ سے شہادتیں مل سکتی ہیں۔ کہ ہندوؤں نے کئی مقامات پر اپنے گھروں میں مورتیاں استھاپت کرنے کیلئے درخواستیں دیں۔ جو نامنظور کر دی گئیں۔

ایک حق پرست مسلمان کی آواز

سبزی منڈی دہلی کے حق پرست مسلمان مسٹر مقبول احمد نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے مطالبات کی حمایت کریں۔

ساتویں ڈکٹیٹر بیمار ہو گئے

(شولا پور ۹ - جولائی) گلبرگہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ حیدرآباد ستیہ گرہ کے ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیا نیندر جو اپنی قید مقامی جیل میں کاٹ رہے ہیں۔ بیمار ہو گئے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد آپ کے پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے - جس کی وجہ سے دو دن وہ کچھ نہ کھا سکے۔ آپ کے پاؤں پر زخم ہو گیا ہے۔ وزن بھی کم ہو گیا ہے ✤

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

(لاہور ۱۰ - جولائی) شری مہتہ علاویدی ایڈیٹر ہفتہ وار "پرکاش" لاہور اطلاع دیتے ہیں - کہ انہوں نے ہفتہ میں دو دن لاہور سے باہر جا کر ستیاگرہ کے سمبندھ میں پرچار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو آریہ سماجیں انہیں اپنے ہاں بلا کر پرچار کرانا چاہیں وہ بدھوار تک انہیں مطلع کر دیا کریں۔ وہ ان کے ہاں پہنچ کر سنیچر و اتوار دو دن کے لئے پرچار کیا کریں گے ✤

اس ہفتہ وہ آریہ سماج جنڈیالہ گورو کے نمنترن پر ۱۵ - جولائی کو جنڈیالہ گورو جا رہے ہیں - یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ مہتہ جی ایک اچھے لکچرر ہونے کے ساتھ ساتھ فصیح اور پرجوش مقرر بھی ہیں ✤

سی۔ پی گورنمنٹ کا وائسرائے کو مراسلہ

(بمبئی ۸ - جولائی) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ سی - پی کانگرسی وزارت نے وائسرائے کو ایک پر زور مراسلہ بھیجا ہے - جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ حیدرآباد کے معاملہ میں فوری مداخلت کی جائے ✤

آریہ سماج کے ۴ مطالبات

(نئی دہلی ۸ - جولائی) انٹرنیشنل آرین لیگ دہلی کی پبلسٹی بیورو نے مندرجہ ذیل بیان پر کاشت کیا ہے :-

غرض مند حلقوں کی طرف سے اس قسم کا شرارت آمیز پروپیگنڈا کر کے آریہ سماج کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ہم نے اپنے مطالبات کم کر کے دو کر دئے ہیں۔ ہمارے تمام مطالبات پہلے کی طرح قائم ہیں۔ لیکن شولا پور کے پرستاؤ کے مطابق آریہ ستیاگرہ کمیٹی نے ابھی تک دو مطالبات پر مرکوز کر دی ہے ✤

پارلیمنٹ میں ستیاگرہ کی گونج

(لنڈن ۱۰ - جولائی) ہاؤس آف کامنز میں مسٹر گرین فیل نے لفٹننٹ کرنل میور ہیڈ نائب وزیر ہند سے دریافت کیا - کہ ۷ - جون کو اورنگ آباد میں کس قدر ہندو گرفتار ہوئے - اور پولیس نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا - اس کے متعلق انہیں (کرنل میور ہیڈ) کس قسم کے تار وغیرہ موصول ہوئے ہیں - کرنل میور ہیڈ نے جواب میں کہا - کہ ان کا رپورٹ ہندو ایسوسی ایشن لنڈن نے مجھے لکھا ہے - اور میں نے ہندوستانی اخبارات میں بھی پڑھا ہے - کہ ۷ اور ۸ - جون کو اورنگ آباد جیل میں قیدیوں سے بدسلوکی کی گئی - میں نے ہندوستانی اخبارات میں اس کے متعلق حکام حیدرآباد کی طرف سے شائع شدہ تردید بھی پڑھی ہے - مسٹر گرین فیل نے دریافت کیا - کہ کیا کرنل میور ہیڈ آزادانہ ذرائع سے معلوم کر سکتے ہیں - کہ ان دونو رپورٹوں میں سے کون سی صحیح ہے - کرنل میور ہیڈ نے جواب میں کہا - کہ میں اس سے پیشتر مسٹر ودج وڈ کو اپنی پوزیشن بتلا چکا ہوں ✤ —— ریزیڈنٹ وائسرائے حیدرآباد سے اس سلسلہ میں بات چیت کر رہا ہے - اور وزیر ہند وائسرائے کے ساتھ نامہ و پیام کر رہے ہیں - مسٹر گرین فیل نے کہا - کہ اس امر واقعہ کے پیش نظر کہ سوا دمیوں سے جیل میں بدسلوکی گئی - یہ مناسب نہیں سمجھتے - کہ ریزیڈنٹ اس معاملہ کی تحقیقات کریں - کرنل میور ہیڈ نے کہا - وزیر ہند وائسرائے سے خط و کتابت کر رہے ہیں - اور اس وقت تک وہ مطمئن نہیں ہوئے - کہ اس معاملہ میں سپیشل تحقیقات کی ضرورت ہے ✤

مسٹر گرین فیل نے پوچھا - کہ حیدرآباد سے ہندو اکثریت کے خلاف والیئے ریاست کے متعلق کون سی شکایات موصول ہوئی ہیں ؟ کیا ریزیڈنٹ نے ریاست میں ہندوؤں پر مذہبی و مجلسی پابندیوں کے متعلق چند مراسلات دیکھے ہیں - لیکن یہ سب بیرون ریاست سے آئے ہوئے ہیں - ریزیڈنٹ نے تا حال کوئی رپورٹ نہیں کی ✤

حیدرآباد جیل میں ایک اور ستیاگرہی کا سورگباش

(شولا پور ۷ - جولائی) ریاست حیدرآباد کی جیلوں کو خالی کیا جا رہا ہے - گذشتہ تین روز کے اندر گلبرگہ جیل سے دوسو ستیاگرہی بیمار پائے گئے - شری ست سکھن سنگھ جی ورڈسی نواسی یکم جولائی کو حیدرآباد جیل میں سورگباش ہو گئے - اس سے جیلوں میں اموات کی تعداد ۱۳ تک جا پہنچی ہے - یہ بھی بیان کیا جاتا ہے - کہ پنڈت مدیا رتن اور ودیا بھوشن رلیا رام کو جو قصور کے جتھے میں شامل تھے بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں - پنڈت ہیرا لال گلبرگہ جیل میں نمونیا سے بیمار پڑے ہیں ✤

۱۲۶ گرفتار اور ۱۵۲ رہا

(منماڈ ۹ - جولائی) آریہ ستیاگرہ سمتی کا بیان مظہر ہے - کہ ۵ - جولائی کو ۱۲۶ ستیہ آگرہیوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کیا - ایک سو والنٹیروں نے مسٹر رام دت گیانی کی زیر سرکردگی چاندا میں ستیاگرہ کیا - باقی ۲۶ والنٹیروں نے مہند کے بھالا سنگھ کی زیر سرکردگی دیترا پور میں اپنے آپ کو ستیاگرہ کے لئے پیش کیا - ۱۵۲ آریہ ستیاگرہیوں کو جنہیں طویل میعاد کی سزائے قید ہوئی تھی گلبرگہ اور نظام آباد جیلوں سے طبی اور دیگر وجوہ کی بنا پر غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے - حالانکہ ان کی صحت بالکل درست ہے ✤

والوں کو جسمانی اذیت پہنچائی جاتی ہے - گورنمنٹ آف انڈیا کے فرائض کیا ہیں ؟ اگر اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف انڈیا پر کوئی پابندی ہے - تو یہ بتایا جائے - کہ ایسی صورت حالات میں اس سے پیشتر وہ کیا طریقہ اختیار کرتی رہی ہے ✤

وزیر ہند کے اختیارات

کیا سوال نمبر ۲ - کی تحتی (ا) دب میں جن امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے - ان کے متعلق حکومت ہند کی پالیسی پر وزیر ہند کو بھی ✗

حکومت ہند اور آریہ ستیاگرہ
مرکزی اسمبلی میں پوچھے جانیوالے سوالات

(شولا پور ۱۲ - جولائی) مسٹر جی - وی - دیشمکھ (کانگرسی) نے مرکزی اسمبلی کے آئندہ سیشن کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیا ہے :-

کیا آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالیں گے :-

(۱) آیا انہوں نے ۲۸ - جون کے "ٹائمز آف انڈیا" میں حیدرآباد کی جیلوں کے ۵ ہزار ستیاگرہیوں کے متعلق ہاؤس آف کامنز میں کئے گئے سوالات اور جوابات کے سلسلہ میں رپورٹر نیوز ایجنسی کا پیغام پڑھا ہے ؟

(ب) کیا وزیر ہند نے ریاست حیدرآباد کے متعلق جن امور کی تفصیلات طلب کی تھیں ریزیڈنٹ حیدرآباد نے اس کا جواب براہ راست بھیجا تھا یا گورنمنٹ آف انڈیا کی وساطت سے یہ بھی بتایا جائے - کہ اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنی طرف سے بھی وزیر ہند کو کچھ لکھا تھا یا نہیں ؟

(ج) کیا گورنمنٹ آف انڈیا کو اس امر کا اختیار حاصل ہے یا نہیں - کہ وہ ریاستی جیلوں میں (۱) برطانوی رعایا کے افراد یا (۲) ریاستوں کے باشندوں پر جو وہاں مقید ہیں کی جا رہی سختی کی روک تھام یا قیدیوں سے کی جا رہی بدسلوکی کے متعلق تحقیقات کر سکے - اور اس سلسلہ میں شکایات کے سدباب یا قیدیوں کے ریلیف کے لئے کوئی کارروائی کر سکے ؟

(۳) (ا) کیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ تحفظ والیان ریاست امر کی پابند ہے - کہ ریاستوں میں ایجی ٹیشن کی صورت میں والیان ریاست کے تحفظ کے لئے برطانوی ہند میں پرنسز پروٹیکشن ایکٹ نافذ کرے - اگر ایسا ہے - تو اس پابندی کی وضاحت کی جائے۔

(ب) کیا گورنمنٹ آف انڈیا اس امر کی پابند نہیں - کہ جب کسی والئے ریاست کے خلاف شدید شکایات ہوں تو ریاستی رعایا کے تحفظ کے لئے - اور اسے بدسلوکی سے بچانے کے لئے کوئی کارروائی کرے - خصوصاً اس صورت میں جب کہ رعایا کی طرف سے نظم و نسق کے خلاف شکایات کی جا رہی ہیں - کہ ابھی ٹیشن میں حصہ لینے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ ساہتیہ

آریہ اخباروں کو ہی شکایت نہیں۔ کہ ان کی مانگ کم ہو رہی ہے۔ آریہ ساہتیہ کی بھی یہی اوستھا ہے۔ آریہ سماج کی پرارمبھک اوستھا میں ہمیں سوادھیائے کا جو شوق تھا۔ وہ اب نہیں۔ بلکہ دنوں دن کم ہو رہا ہے۔ جب ہمارے ویدک جیون سے سوادھیائے نکلتا جا رہا ہے۔ تو ساہتیہ کی مانگ کیسے بڑھ سکتی ہے؟ چونکہ والدین خود سوادھیائے نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے بچوں کی عادت میں سوادھیائے داخل نہیں ہو پاتا۔ جس کے جیون میں سوادھیائے نہ ہو۔ اس کی عادات آریہ سماجی کیسے ہو سکتی ہیں؟ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری سنتان آریہ نہیں بنتی۔ اور ہم شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے نوجوان آریہ سماج میں پاؤں نہیں رکھتے۔ لیکن جب ہم ان کو اس رنگ میں رنگنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ تو ہم ان سے یہ آشا کیسے کرتے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے سیوک بنیں گے؟

آریہ سماج کو قائم ہوئے ساٹھ سال سے اوپر کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ساری دنیا کو آریہ بنانے کا خواب دیکھنے والے بہت سے کتنے ہیں۔ جن کے گھروں میں چاروں وید ہیں؟ آریہ سماج نے جتنی شکتی اور دھن سکولوں۔ کالجوں۔ گوروکلوں اناتھالیوں اور دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کی عمارتوں پر خرچ کیا ہے۔ اس کا سوواں حصہ بھی وید کے تعلیمی پرچار پر خرچ نہیں کیا۔ کیا آریہ سماج اس وقت اس پوزیشن میں ہے۔ کہ وہ انگریزی پڑھے لکھے لوگوں تک وید کا گیان پہنچا سکے؟ کیا اردو پڑھے لکھے پریمیوں کو کھنڈٹ کرنے کے لئے ان کے پاس وید کا کوئی ترجمہ ہے؟ ان دو سوالوں کا جواب اس کے پاس نہیں۔ لیکن دنیا بھر کو اوم کے جھنڈے تلے لانے والے آریہ سماج سے تو اس قسم کے بیسیوں سوال ہو سکتے ہیں۔ جن کا جواب اس کے پاس نہیں۔ کیا ہماری یہ اوستھا شوچنیہ نہیں؟ آج بائبل (انجیل) اور قرآن بیسیوں بھاشاؤں میں چھپ چکے ہیں۔ لیکن وید جن کے متعلق ہمارا دعویٰ یہ ہے۔ کہ صرف وہی الہامی کتابیں ہیں گوشۂ گمنامی میں پڑی ہیں۔ نہ جانے آریہ سماج اس طرف کب

سمت ۱۹۹۶ ۲ ساون
پرکاش لاہور
۱۶ جولائی ۱۹۳۹ء

مذہب کا مستقبل (۲)

گت انک میں ہم مذہب کے مستقبل کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ اگر مستقبل قریب میں جنگ ہوئی۔ اور جیسا کہ خیال غالب ہے کہ ضرور ہوگی۔ تو مذہب کا مستقبل نہایت یاس انگیز اور تاریک ہوگا۔ لیکن اگر وہ جنگ سے علیحدہ کسی کونہ میں دبک کر نہ بیٹھا۔ بلکہ جنگ سے ونگ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ تو وہ نہ صرف دنیا کی امن کے لئے کی جانے والی پکار کو پورا کر سکے گا۔ بلکہ اپنا مستقبل بھی شاندار بنا لے گا۔

مذہب کے مستقبل کے متعلق وچار کرتے ہوئے آریہ سماج کے مستقبل پر وچار کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ جس جنگ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ وہ تو نہ معلوم کب ہو؟ لیکن ایک جنگ تو اس وقت بھی آریہ سماج لڑ رہا ہے۔ اس جنگ کے بادل گھرنے سے پہلے بھی آریہ سماج امن کا متلاشی تھا اور اب بھی جبکہ جنگ زوروں پر ہے وہ امن کا نہ صرف متلاشی ہے بلکہ محافظ بھی۔ کیونکہ اس کی لڑائی ایک پرامن لڑائی ہے۔ ستیہ کا یدھ ہے یا اہنسا کا سنگرام ہے۔ اور ہے ویدک سنگرش۔ اس لئے اس کا انجام بھی امن ہوگا۔ جو یدھ مختلف طاقتوں میں توپوں۔ گولوں۔ بموں اور زہریلی گیسوں سے ہونے والا ہے۔ اس کا انجام بھی بے شک امن ہی ہوگا۔ لیکن دونو حالتوں میں امن کی صورتیں مختلف ہوں گی۔ ایک ترقی کا حامل ہوگا۔ اور دوسرا تباہی کا۔ ایک وجے کے بعد ہوگا۔ اور دوسرا شکست کے۔ ایک خون بہائے بغیر ہوگا۔ اور دوسرا لاکھوں جانوں کی خونریزی کے بعد۔ پہلی حالت میں امن صحیح معنوں میں امن ہوگا۔ لیکن دوسری حالت میں اس کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔

اس یدھ میں جو آریہ سماج اس وقت لڑ رہا ہے۔ وہ اوشیہ وجئی ہوگا۔ اس سمبندھ میں ادھک وچار کرنے کی آوشیکتا نہیں۔ لیکن جس مہایدھ کے بادل گرج رہے ہیں۔ اس میں آریہ سماج حصہ لے گا یا نہیں۔ اور یدی لے گا۔ تو اس کا کیا پرینام نکلے گا؟ یہ سوال ہے جس پر وچار کرنے کی نتانت آوشیکتا ہے۔ یہ پرشن ایسا ہے جس کا سمبندھ اس کے مستقبل سے ہے۔ لیکن چونکہ آریہ سماج کی تمام شکتی اور توجہ اس وقت حیدرآباد کے دھرم یدھ پر خرچ ہو رہی ہے۔ اس لئے شاید وہ اس پرشن پر وچار کرنا ہی اچت نہ سمجھے۔ اور اس کے نیتاؤں کو اتنی فرصت ہی نہ ہو۔ کہ اس سمسیا کا کوئی حل سوچنے کے لئے وقت نکال سکیں۔ یہ تو یہ سب ہوتے ہوئے بھی دیش کی اپیوگتا اور مہتو کے پیش نظر اس کو پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا۔

اگر آریہ سماج کے حیدرآباد کے دھرم یدھ سے فرصت پانے سے پہلے ہی یورپ میں جنگ چھڑ گئی۔ اور آریہ سماج نے اس طرف توجہ نہ دی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مغربی ممالک میں آریہ سماج کے پرچار کی کامیابی کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اگر عیسائیت اور اسلام آدی دوسرے مذاہب نے جنہیں وہاں اب کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ وناش کے خلاف جنگ کر کے اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی۔ اور اس میں انہیں ذرا بھی سپھلتا ہوئی۔ تو ان کے پاؤں وہاں جم جائیں گے۔ اور وہ آریہ سماج کو وہاں قدم نہ رکھنے دیں گے۔ بے شک بھارت میں آریہ سماج اپنا جھنڈا لہرانے کے قابل ہو جائے گا لیکن آریہ سماج کے لئے کیول بھارت میں وجے پانا کافی نہیں۔ کیونکہ اس کا دھیہ وشال ہے۔ اس لئے اس کی وجے بھی سارد بھوک ہونی چاہیئے۔ (باقی صفحہ ۱۷ پر)

آریہ اخبار

ہمارے ہندوستان میں آریہ سماج کے صرف ڈیڑھ درجن کے قریب روزانہ۔ ہفتہ وار۔ اور ماسک ہندی اردو اخبار ہیں۔ جن میں "آریہ مترا"۔ "آریہ سیوک"۔ "آریہ مارتنڈ"۔ "وجے"۔ "جاگرتی"۔ "گوروکل"۔ "اتہاسی ہندی ساپتاہک۔ "ودیا" "ویدک"۔ اور "آریہ" "پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا"۔ "دیانند سندیش"۔ "ویدک دھرم"۔ "تپوبل"۔ "ویشنک"۔ ماسک ہندی پترکائیں ہیں۔ ان کے علاوہ "پرکاش"۔ "آریہ گزٹ"۔ "دیش بھگت"۔ "راجیا مترا"۔ "آریہ پرکاش"۔ بجنور۔ اتیادی اردو ساپتاہک پنجاب اور یو۔پی سے پرکاشت ہوتے ہیں۔ کئی ویکلی ہندی اور اردو پتریکائیں ہیں۔ جن کے مالک آریہ سماجی ہونے سے آریہ سماج کے کاز کی حمایت کرتے ہیں لیکن درحقیقت انہیں پولیٹیکل اخبار کہا جا سکتا ہے۔ آریہ اخبار نہیں۔ اس وقت بھارت میں آریہ سماجیوں کی تعداد لاکھوں ہے۔ لیکن یہ کس قدر شوک کا وشے ہے۔ کہ اس کے اخبارات کی یہ حالت ہے۔ کہ ان میں سے ایک بھی سیلف سپورٹنگ نہیں۔ اور ان میں سے ایک کی بھی اشاعت ایسی نہیں ہے۔ قابل فخر یا تسلی بخش کہا جا سکے۔ "آریہ مترا" پچاس برس سال سے نکل رہا ہے۔ اور یو۔پی سبھا کا مکھیہ پتر ہے۔ لیکن اس کی اوستھا شوچنیہ ہے۔ اور اسی وقت ٹھیکہ پر چل رہا ہے۔ اسی طرح "آریہ" ہماری پرتی ندھی سبھا کا پتر ہے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ تو دو اڑھائی سو سے زیادہ نہیں چھپتا۔ "آریہ مسافر" ضمانت کی ضبطی کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔ سارودیشک سبھا دہلی کا پتر "سارودیشک" ہے۔ لیکن شاید ہی وہ پانسو سے زیادہ چھپتا ہو۔ "آریہ گزٹ" آریہ پرادیشک سبھا کا پتر ہے۔ جو ۳۵ - ۴۰ سال سے جاری ہے۔ لیکن اس کی حالت بھی اچھی نہیں ....

یہ ہیں سبھاؤں کے اخبار۔ باقی پتر ویکتیگت ہیں۔ ان میں "پرکاش" سب سے پرانا ہے۔ لیکن اس کی اوستھا بھی ایسی نہیں ہے۔ جسے آتم انتوش جنک کہا جا سکے۔ یہ اوسر کیوں ہے؟ کیا اس کو دیکھتے ہوئے آریہ سماج کی اوستھا اونتی شیل انوا پرگتی شیل کہی جا سکتی ہے۔ اخبار سب پرچار [illegible]

سرحد کے ہندوؤں سے انتقام

"انقلاب" کا یہ کہنا بجا ہے۔ کہ حیدرآباد کے آریہ سماجیوں کے ستیاگرہ کا انتقام سرحد کے پٹھانوں کو بھڑکا کر سرحد کے ہندوؤں سے لینا ہندوستان کے ان صوبوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں فرقہ دارانہ صورتِ حالات کو انتہائی ناقابل برداشت بنا دینے کے مترادف ہے۔"

صوبہ سرحد کے پٹھانوں کے پہلے ہی ہندوؤں سے تعلقات اچھے نہیں۔ لیکن اگر انہیں بھڑکایا گیا۔ تو یہ آگ سے کھیلنے کے برابر ہوگا۔ اس سے ملک کی فرقہ دارانہ فضا جو آگے ہی مکدر ہے۔ اور بھی خراب ہو جائے گی +

ستیاگرہ کی رفتار

بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کہ ستیاگرہ کے کیمپوں میں کس قدر سرگرمی پائی جاتی ہے۔ ڈکٹیٹروں کی روانگی۔ گرفتاری اور ان کے جتھوں کے متعلق تو مفصل حالات ناظرین تک پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن جو ستیاگرہی بغیر کسی خاص اہتمام کے ہر روز ان کیمپوں سے میدانِ جنگ کو جاتے ہیں۔ ان کے متعلق عوام کو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر کیمپ سے ستیاگرہیوں کی ایک معقول تعداد روز ستیاگرہ کے لئے جاتی ہے۔ چنانچہ ۳۰-جون کو ختم ہونے والے ہفتہ میں جالندھر کیمپ سے ۸۵ ویروں نے شولاپور میں اور منماڈ کیمپ سے ۵۱ ویروں نے بیجاپور اور ۱۷۱ ویروں نے گلبرگہ میں ستیاگرہ کیا۔ گویا صرف ایک ہفتہ میں ۳۰۷ ویروں نے اس دھرم یدھ میں آہوتی ڈالی۔ حالات بتاتے ہیں۔ کہ ستیاگرہ کی رفتار دن بدن تیز ہوتی جا رہی ہے +

ساہوکارہ رجسٹریشن ایکٹ کا نفاذ

یکم جولائی سے پنجاب میں ساہوکارہ رجسٹریشن ایکٹ کا نفاذ ہوگیا ہے۔ اس کی رو سے قرضوں کی وصولی کے متعلق قانون میں ایک اہم تبدیلی ہوگئی ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی ساہوکار تاوقتیکہ وہ اپنے آپ کو رجسٹر نہ کرائے۔ اور اپنے کاروبار کو چلانے کے لئے لائسنس حاصل نہ کرے۔ کسی قرضہ کی وصولی یا کسی قرضہ کے متعلق ڈگری کے اجراء کے بارہ میں کامیابی کے ساتھ نالش نہیں کر سکتا۔ اس قانون کی شرائط و احکام ان نالشات یا اجراء کی درخواستوں پر عائد نہیں ہوتے جن کا اس قانون کے شروع ہونے کے وقت فیصلہ نہیں ہوا +

صحیح مشورہ

کچھ روز ہوئے مولانا ظفر علی خاں نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر آریہ سماجیوں نے یکم جولائی تک حیدرآباد ستیاگرہ بند نہ کیا۔ تو وہ جوابی ستیاگرہ شروع کر دیں گے +

بقول "انقلاب" ہمیں مولانا نے اب اتحاد ملت کے بیس رضاکار سرحد روانہ کئے ہیں۔ جو آریہ سماجیوں کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ مولانا نے یہ شر انگیز اقدام لیگ کی اجازت سے کیا ہے۔ یا صرف اپنی ڈکٹیٹریت رچائی ہے۔ بہرحال جہاں تک اس اقدام کا تعلق ہے۔ ہمارے نزدیک یہ حیدرآباد کے موجودہ پریشان صورت حال کو اور زیادہ پریشان کن بنا دے گا۔ اور مولانا ظفر علی کی نادان دوستی نظام کے لئے زیادہ تلخ نتائج پیدا کرنے کا باعث ہوگی +

کس قدر صحیح مشورہ ہے۔ لیکن ہمیں امید نہیں۔ کہ مولانا اس طرف توجہ دیں +

ہاؤس آف کامنز میں سوال و جواب

۱۰-جولائی کو ہاؤس آف کامنز میں مسٹر گرین فیلڈ اور کرنل میورہیڈ نائب وزیر ہند کے درمیان حیدرآباد کی موجودہ حالات اور پیرامونٹ پاور کی مداخلت کے متعلق جو سوال و جواب ہوئے ان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وزیر ہند وائسرائے سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہ مطمئن نہیں ہوئے۔ کہ اس معاملہ میں سپیشل تحقیقات کی ضرورت ہے۔ بہرحال دیکھنا چاہیئے۔ کہ وزیر ہند اور وائسرائے میں نامہ و پیام کا کیا نتیجہ نکلتا ہے +

مسٹر اَنے انگلستان کو

آریہ کانگرس کے پردھان مسٹر اَنے وزیر ہند کے سامنے آریہ سماج کا کیس رکھنے کے لئے عنقریب انگلستان جا رہے ہیں۔ وہ انہیں صحیح حالات سے واقفیت دلا کر واضح کریں گے۔ کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ کہ پیرامونٹ پاور کی مداخلت کا ابھی وقت نہیں آیا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ مسٹر اَنے اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہو کر لوٹیں گے +

ڈاکٹر دھرم ویر کا سورگباش

ہم نے یہ خبر نہایت دکھ سے سنی ہے۔ کہ ڈاکٹر دھرم ویر کی ڈلہوزی میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے مرتیو ہوگئی ہے۔ آپ آریہ سماج کے پرانے سیوک اور "ٹنکارا" کے انتیم پریمی تھے۔ آپ لنڈن میں ہیلتھ آفیسر کے عہدہ پر کافی عرصہ مامور رہے۔ بعد ازاں وہاں پریکٹس بھی کرتے رہے۔ لیکن پھر ہندوستان واپس آگئے۔ اور تپ دق کے مریضوں کا علاج کر کے پبلک کی بھاری خدمت کرنے لگے۔ حال ہی میں انہوں نے بھنگالی میں ایک دیہاتی ہسپتال کھولا تھا۔ پانچ سال تک آپ گلاب دیوی ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہے۔ سر گنگارام ہسپتال کے میڈیکل فزیشن بھی تھے۔ آپ اپنے پیچھے اپنی انگریز ودھوا پتنی اور دو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ دونو لڑکیاں سند یافتہ لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ آپ کی مرتیو سے قومی خادم کی ایک ایسی جگہ خالی ہوگئی ہے۔ جس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے +

پرماتما سورگیہ کی آتما کو شانتی اور ان کی پتنی و بیٹیوں کو اس صدمہ کو سہن کرنے کی شکتی پردان کریں +

حکومت سی۔ پی کا مراسلہ

اخباروں میں چھپا ہے۔ کہ سی۔ پی کی کانگرسی وزارت نے وائسرائے کو ایک پُرزور مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ حیدرآباد کے معاملہ میں فوری مداخلت کی جائے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک اس کی تردید نہیں ہوئی۔ اس لئے اسے صحیح نہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیا ہم دوسری کانگرسی وزارتوں سے بھی امید کریں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں سی۔ پی وزارت کی تقلید کریں گی +

تیرھویں آہوتی

یکم جولائی کو رڑکی کے مہاشہ سکھن سنگھ کے حیدرآباد جیل میں سورگباش ہو جانے کی خبر آئی ہے جسے پاکر ہمیں تعجب نہیں ہوا۔ کیونکہ ہر ہفتہ ایک نہ ایک ایسی خبر آہی جاتی ہے۔ دھرم یدھ میں بارہ آہوتیوں کے بعد آریہ سماج کی یہ تیرھویں آہوتی ہے۔ لیکن اس دھرم یدھ میں وجے پانے تک نہ معلوم ابھی کتنی آہوتیاں ہمیں اور دینی ہوں گی۔ پرماتما سورگیہ ویر کی آتما کو سدگتی اور اس کے سمبندھیوں کو سہن شکتی پردان کریں +

"اوم منڈلی" کا قضیہ

کراچی کی اوم منڈلی کا قضیہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ باوجود خلاف قانون قرار دیئے جانے کے اس کی سرگرمیاں ابھی تک جاری ہیں +

کڑی نگرانی ہونے پر بھی حیدرآباد کی دنی لڑکیاں منڈلی میں جا شامل ہوئی ہیں۔ اطلاع ہے۔ کہ منڈلی کی عمارتیں خالی کرائی جا رہی ہیں۔ اور دادا لیکھراج کی نظربندی کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ ہماری رائے میں سندھ گورنمنٹ کو جلد کوئی ایسی تدبیر اختیار کرنی چاہیئے۔ جس سے یہ قضیہ ختم ہو۔ اور ممبران منڈلی کو بھوک ہڑتال اور پکٹنگ وغیرہ کرنے پر مجبور نہ ہونا پڑے۔ اگر اس سلسلے میں ذرا بھی غفلت کی گئی۔ تو صوبہ کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا +

غیر مشروط رہائیوں کا سلسلہ

پچھلے دنوں ریاست حیدرآباد کے کسی افسر نے ایک آریہ سماجی نیتا سے کہا تھا۔ کہ ہماری حکومت نے ۲۲ ہزار ستیاگرہیوں کے لئے انتظام کر دیا ہے۔ لیکن ابھی صرف گیارہ ہزار ویر جیلوں میں گئے ہیں۔ اور ریاست کے انتظام کا یہ حال ہے۔ کہ نہ ستیاگرہیوں کے رہنے کیلئے جگہ ہے۔ اور نہ ان کے کھانے اور کپڑوں کا پربندھ۔ تنگ آکر اس نے کسی نہ کسی بہانے سے ستیاگرہیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اب تک گلبرگہ۔ نظام آباد۔ اورنگ آباد۔ اور پربھنی وغیرہ کی جیلوں سے کئی سو ویروں کو رہا کیا جا چکا ہے۔ نظام سرکار کی اس پریشانی سے یہ نتیجہ نکالنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ وہ جلد ہتھیار ڈال دے گی +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

کوا ہنس کی چال چلا اپنی بھی بھول گیا

"تم بھی اپنی چال چھوڑ دیتے ہو۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بات میں نقل کرتے ہو۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ و آلہ وسلم کو اللہ تعالے نے تمام بنی نوع انسان پر امتیاز بخشا ہے۔ لیکن تم دونوں سے ناکام رہتے ہو۔ نہ تم اپنی کوشش سے کسی علم کو حاصل کرتے ہو۔ اور نہ خدا تمہیں علم دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا تمہارے ساتھ کوئی وعدہ نہیں ہوتا"

(فاروق ۴۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

قادیانی جماعت میں ایک نیا گروہ

"جماعت قادیان میں جذبات کو برانگیختہ کرنے کو ایک مستقل صورت دے دی گئی ہے۔ نفرت اور حقارت کو تعصب کی حد تک پہنچا دیا گیا ہے۔ لیکن تاہم جماعت قادیان میں ایک ایسا عنصر موجود ہے۔ جو اس طریق کار کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس عنصر میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ لوگ ایسی روش سے تنفر کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں سے بعض لوگ وقتاً فوقتاً جماعت لاہور کی طرف رجوع کرتے رہتے ہیں۔ جماعت قادیان میں ایک رو پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا رخ جماعت لاہور کی طرف ہے۔"

(پیغام صلح ۸۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

تعیین مصر (بلد) میں اختلاف

حضرت علی کے فرمان میں جو مصر کا لفظ ہے۔ اس لفظ کی تعیین میں اس قدر اختلاف ہے کہ جو ناظرین سے مخفی نہیں۔ علماء حنفیہ کی تاویلات کچھ ایسی پیچدار ہیں۔ کہ اچھا بھلا عقلمند آدمی بھی حیران ہو جاتا ہے۔ اور باہر نکلنے کے لئے کیسی ہی ہیر پھیر چال چلے مگر اس سلسل سے نکلنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔

(اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ جون ۱۹۳۹ء)

سدرشن چکر

ہمارے صوبہ کی یونینسٹ وزارت کو مزدوروں۔ زمینداروں اور غریب نوکروں کا بڑا "درد" ہے۔ ابھی ابھی وہ ساہوکارہ اور انتقال اراضی کے متعلق "سنہری" قانون بنا کر پنجاب بھر کی دلی "دعائیں" لے چکی ہے۔ اب اس نے ایک اور سنہری بل تیار کیا ہے۔ وہ بھی غریبوں سے اس کی ہمدردی کا مظہر ہے ✢

اس بل کی رو سے اتوار اور ان دنوں کو جن میں بنکوں کو چھٹی ہوتی ہے۔ تمام قسم کا کاروبار بالکل بند رہا کرے گا۔ چنانچہ جب یہ بل قانون کی صورت میں نافذ ہو گا۔ تو شہروں اور دیہات میں تمام دوکانیں بند رہیں گی۔ ملازم کوئی کام نہیں کریں گے۔ اور جب تک، خاص پرمٹ حاصل نہ کئے جائیں گے پبلک تفریحات مثلاً سینما اور تھیٹر وغیرہ میں کھیل بھی نہ ہو سکیں گے ✢

گھروں اور دوکانوں میں کام کرنے والے نوکر ایسی "مہربان" سرکار کو کیوں دعائیں نہ دیں گے۔ جن کے آرام کے خیال سے وہ ایسا مفید قانون بنانے جا رہی ہے۔ لیکن کیا اس دن ٹانگے۔ بھنگی۔ نائی۔ دھوبی۔ گھروں کی عورتیں وغیرہ بھی کام نہ کیا کریں گی؟ اگر انہیں اس قانون سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ تو ٹانگوں کے گھوڑے "ستیاگرہ" کریں گے۔ بھنگی ہڑتالوں پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور مظلوم۔ بے کس و مجبور عورتیں جو مردوں کے "مظالم" سے پہلے ہی نالاں ہیں یونینسٹوں کو بددعائیں دینے کو تیار ہو جائیں گی ✢

اگر ان اور ان جیسے دوسرے کام کے "لوگوں" کو اس قانون سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا۔ تو شریف لوگ سروں پر ٹرنک اور بسترے اٹھا کر سٹیشن کی طرف خراماں جاتے نظر آئیں گے یا ہر اتوار کو گاڑیاں بھی چھٹی کریں گی۔ موٹر ڈرائیور بھی گھروں پر آرام کریں گے۔ اس طرح بابو لوگ نہ اس دن حجامت بنوائیں گے۔ نہ دھوبی سے کپڑے دھلائیں گے۔ اور نہ روٹی ہی کھائیں گے ✢

شادی شدہ لوگ تو بھوکے نہ رہیں گے۔ کیونکہ اس سنہری قانون کی "مہربانی" سے شاید وہ بیویوں کی بجائے چھٹی کے روز خود روٹی پکانے کو تیار ہو جائیں۔ لیکن کنواروں کا کیا بنے گا؟ کیونکہ ہوٹل بھی تو اس دن نہ کھل سکیں گے۔ ایسی صورت میں انہیں مہاتما گاندھی کے اپدیش پر عمل کرتے ہوئے "برت" رکھنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اور اگر قانون بننے تک حیدر آباد ستیاگرہ جاری رہا۔ تو ہم آپ سے "دھرماتما" کنواروں سے اس دن کی روٹی کا خرچ ستیاگرہ فنڈ میں دے دینے کی اپیل کریں گے ✢

لیکن یہ "ڈیڈلاک" یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا۔ جب گھروں کے نوکر کام نہ کریں گے۔ تو بڑے گھروں کی مستورات کیسے بنے گی۔ یقیناً گھر والوں کو چھٹی کے دن سب کام خود کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ نوکروں کے لئے بھی کھانا بنا کر دینا ہو گا۔ اور ان کے اپنے جوٹھے برتن کون صاف کرے گا؟ شاید کوئی بھی نہیں۔ وہ اگلا دن چڑھنے تک یوں ہی پڑے رہیں گے ✢

نئی روشنی کی بیویاں اتوار اور چھٹی کے دوسرے دنوں کی صبح کو بہت دن چڑھے تک سوتی رہا کریں گی۔ جن کے بچے ہوں گے۔ ان کو نہلانے دھلانے اور کھلانے پلانے کا کام پتی دیوتا کریں گے۔ اگر کسی نے روتے ہوئے بچے سے بھول سے بھی کہہ دیا۔ کہ "بچہ روتا ہے۔ اسے دودھ پلا دو" تو وہ ڈانٹ کر کہیں گی "معلوم نہیں آج چھٹی ہے" اور دوبارہ چادر اوڑھ اور منہ پھیر کر چارپائی پر لیٹ جائیں گی ✢

اِدھر اُدھر کی

حضور نظام (دکن) نے کانفرنس آف فیتھس کے نام پیرس میں مذہبی رواداری اور بردباری کی ضرورت کا پیغام بھیجا ہے ✢

لیکن شاید اپدیش دوسروں کے لئے ہوا کرتے ہیں۔ خود ان پر عمل کرنا ضروری نہیں ہوتا ✢

۶۔ جولائی کی خبر ہے۔ کہ نیلی پوشوں نے رات کے ساڑھے نو بجے آریہ سماج انارکلی کے سامنے "آریہ سماج مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ پنجاب سرکار نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ آریہ سماجیوں کے مردہ باد کے نعروں سے فرقہ وارانہ فضا کے مکدر ہو جانے کا احتمال ہے ✢

لیکن شاید مردہ باد کے یہ نعرے بے ضرر ہیں۔ کیونکہ ان کو لگاتے سنا گیا ہے۔ اور آریہ سماجیوں کے نعرے اب تک کسی نے نہیں سنے ✢

ادم منڈلی کی سرگرمیاں ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ حیدر آباد کی دس لڑکیاں باوجود کڑی نگرانی کے گھروں سے بھاگ کر کراچی پہنچ گئی ہیں۔ اور ادم منڈلی میں شامل ہو گئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ دادا لیکھراج کو نظر بند کر دے گی ✢

ایسا ہو۔ لیکن دنیا کو یہ معلوم نہ ہو۔ کہ انہیں نظر بند کہاں کیا ہے؟ ورنہ ڈر ہے۔ کہ یہ لڑکیاں بھاگ کر وہاں نہ پہنچ جائیں۔ اور جیل میں ہی ادم منڈلی قائم ہو جائے ✢

کہا جاتا ہے۔ کہ اگر جنگ شروع ہوئی۔ تو مسلم لیگ فوجی بھرتی میں گورنمنٹ کی امداد کرے گی۔ اور اس کی تائید سے فوجی بھرتی کا کام لیا جائے گا ✢

بے شک! مسلم لیگ کو اس کا صلہ بھی ملے گا۔ چنانچہ جب سرکاری نوکریوں کے لئے بھرتی کی ضرورت ہوئی۔ تو خالی جگہوں کے لئے مسلم لیگیوں کی بھرتی شروع ہو جائے گی ✢

Digitized by eGangotri

مختصر افسانہ

انصاف

مہاراجہ رنجیت سنگھ ایک بار امرتسر گئے - دربار لگا - گاؤں میں ایک مقدمہ پیش ہوا - دو عورتوں کا جھگڑا تھا - گھی کے ایک ٹین کے متعلق +

ایک عورت کہتی تھی - یہ گھی میرا ہے - دوسری کہتی تھی میرا ہے :

مہاراجہ صاحب نے ایک سے پوچھا - "تو نے یہ گھی کس سے لیا ؟"

وہ بولی - "مہاراج میرے پاس ایک بھینس ہے - اس کا گھی ہے"

مہاراج نے دوسری سے پوچھا -

وہ بولی - "مہاراج میرے پاس ایک بھیڑ ہے - اس کا یہ گھی ہے - میں غریب عورت ہوں - مشکل سے یہ گھی جمع کیا ہے - اسے بیچنے کے لئے یہاں لائی تھی - کہ یہ مالک بن بیٹھی"

مہاراج حیران ہوئے - کہ اب کیا فیصلہ کریں - کیسے معلوم ہو - کہ یہ گھی کس کا ہے ؟ آخر کچھ سوچ کر بولے - "تم دونو جاؤ - کل فیصلہ کریں گے"

گاؤں میں جہاں دربار لگتا تھا - اس سے تھوڑی ہی دور سامنے ایک جوہڑ تھا - جو سوکھ گیا تھا - پانی نہیں تھا - لیکن کیچڑ کافی تھا -

مہاراج نے صبح ہی صبح ایک آدمی کو حکم دیا - کہ "سامنے والے کیچڑ میں دو سرکنڈے پھینک دو"

ایسا ہی کیا گیا +

دوسرے دن دربار لگا - دونو عورتیں آئیں - مہاراج نے انہیں کہا - "تمہارے جھگڑے کا فیصلہ بعد میں کریں گے - پہلے جو دو سرکنڈے کیچڑ میں پڑے ہیں - انہیں اٹھا لاؤ"

دونو عورتیں کیچڑ میں گئیں سرکنڈے اٹھا لائیں - دونو کے پاؤں کیچڑ میں لت پت ہو گئے +

مہاراج نے ایک نوکر کو حکم دیا - "ان دونو کو دو پانی کے بھرے لوٹے دے دو" اور کہا - "پاؤں دھو کر لوٹے ساتھ لائیں" - دونو کو پانی سے بھرا ایک ایک لوٹا دیا گیا -

(بقیہ صفحہ ۱۶)

اِستری جگت

(عورت بڑے لوگوں کی نظر میں)

عورت کیا ہے ؟

از مہاتما گاندھی

ہندوستان کے مہاپرش مہاتما گاندھی نے عورتوں کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے فرمایا - کہ :-

"جب تک وہ اپنی پرانی حیثیت اختیار نہیں کرے گی - تب تک عورت خوش نہیں ہوگی - چونکہ اس نے اپنی پرانی حیثیت کو ترک کر دیا ہے - اس لئے وہ خود بھی ناخوش ہے - اور ساری دنیا کو بھی ناخوش بنا رہی ہے"

حیران ہو کر میں نے پوچھا - "عورت کی وہ پرانی حیثیت کون سی تھی - جو اب انہوں نے ترک کر دی ہے ؟"

"چرخہ کاتنا" - گاندھی جی نے اپنی تکلی کو ایک اور چکر دیتے ہوئے فرمایا - "اگر زمانہ جدید کی حوا اپنے آپ کو چرخہ کاتنے اور کدال چلانے کے لئے وقف کر دے - تو آدم زیادہ اچھی طرح زمین کی کاشت کرنے لگے گا - اس لئے ان دونو کا کام ایک دوسرے کے لئے معاون ثابت ہوگا - اور بچوں کی پرورش کرنے میں دونو حصہ لیں گے - کیونکہ بچوں کی پرورش کرنا ہی دوسرے الفاظ میں دنیا کی پرورش کرنا ہے"

زمانہ حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مہاتما جی بولے - "آج کل بچوں کی پرورش کا کام کرایہ کی ماتاؤں کے سپرد کیا جاتا ہے - ہماری زندگی کو کامیاب بنانے والی باتیں پیاری مائیں سکھاتی ہیں - ہمارے نوکر نہیں سکھا سکتے - دنیا کا بلند ترین اصول اپنے آپ کو قربان کرنے کا اصول ہے - اور یہ میں نے اپنی ماں سے ہی سیکھا ہے"

اپنی ماں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی آنکھوں سے ایک عجیب روشنی جھلک رہی تھی -

اپنی تکلی کو ایک اور چکر دیتے ہوئے مہاتما جی نے ہندوستان کی عورتوں کا خاکہ کھینچتے ہوئے بتایا - کہ - "ہمارے ملک کی عورتیں آزادی کی لڑائی میں مردوں کے دوش بدوش لڑیں گی - یہ کام ہندوستان کی عورتیں نہایت اچھی طرح کر سکتی ہیں"

"لیکن اس کے بعد؟" میں نے پوچھا - "کیا اس کے بعد ہندوستانی عورتیں بھی مغربی عورتوں کی تقلید کرتے ہوئے نوکریاں اور دیگر پیشے اختیار نہیں کریں گی ؟"

"نہیں" نہایت سنجیدگی کے ساتھ گاندھی جی کہنے لگے - "وہ ایسا نہیں کریں گی - وہ اس سے بہتر کام کریں گی - وہ لاکھوں کی تعداد میں کھیتوں کے اندر جا کر کدالوں اور بیلچوں سے کام کریں گی - اور شاید وہ یہ کام اپنے خاوندوں سے بہتر کر سکیں"

"کیا کبھی ہندوستان کی عورتیں مردوں کے مساوی درجہ بھی حاصل کر سکیں گی ؟" - یہ میرا آخری سوال تھا -

"اس وقت بھی ان کی حیثیت مردوں کے برابر ہی ہے - گاندھی جی بولے - "وہ کھانا پکاتی ہیں - اور بچوں کی پرورش کرتی ہیں - یہ کوئی خیالی بات نہیں - یہ ایک حقیقت ہے - عورت مرد کی غلام اس وقت بنتی ہے - جب وہ شہری تہذیب کے زیر اثر آ جاتی ہے" +

از جارج برنارڈ شا

"میری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے - کہ عورت مردوں کی نسبت زیادہ سخت جان ہے - لیکن انہیں اپنی طاقت کا احساس نہیں - بچہ جنتے وقت جو تکلیف ہوتی ہے - اسے عورت ہی برداشت کر سکتی ہے - اور اس تکلیف کو برداشت کرنے کے بعد ہی ایک عورت کو احساس ہو سکتا ہے - کہ اس میں کتنی طاقت اور کتنی قوت برداشت ہے +

میں ہر ایک نوجوان عورت کو یہی مشورہ دوں گا - کہ وہ بچہ کی ماں ضرور بنے - ضروری نہیں - کہ اس کی ساری عمر یا اس کا سارا وقت اس جھنجھٹ میں ہی گذرے - آج کل تو بچے سات سال کی عمر میں ہی سکول چلے جاتے ہیں - اور اس کے بعد شاذ و نادر ہی گھر میں رہتے ہیں +

(بقیہ صفحہ ۱۴)

ادبیات

تلاشِ سکون

دلِ شوریدہ یکایک پہلو میں مچلا - اور بگڑ کر کہنے لگا - "یہ کال کوٹھڑی مجھے کس جرم میں ملی - جہاں آسودگی حرام ہے - یہ قفس اور تنہائی کا راگ - مایوسیوں اور ناکامیوں کا ہجوم - میں اس ظلمت کدہ سے رہائی حاصل کر کے دم لوں گا"

میں نے پہلو چیر کر "دیوانہ" کو رخصت کر دیا -

روح نے کہا - "تیرا دل دنیا کے نشیب و فراز سے ناآشنا ہے - میں اس کی رہنمائی کے لئے ساتھ جاتی ہوں"

میں نے اس کو بھی اجازت دے دی -

روح نے دل کو انتہائی بلندیوں اور انتہائی گہرائیوں کی سیر کرائی - کبھی آبجو کی نرم نرم لہروں اور کبھی سمندر کی طوفانی موجوں میں لے گئی - گرم سے گرم اور سرد سے سرد خطے اور آبشاروں کے مناظر دکھائے -

جب تمام دنیا کی سیر ہو چکی - تو روح یوں گویا ہوئی - "کہئے - دلدادۂ سکون - آسودگی و آرام کہیں پایا ؟"

دل نے آہ سرد کھینچی اور کہا - "قدرت کے کارخانے میں سکون کہاں ؟ یہ تمام کائنات میری وسعتوں کے سامنے تنگ اور ہیچ ہے - اے روح تو مجھے واپس لے چل"

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھ شالہ حافظ آباد کیلئے ایک ٹرینڈ آریہ خیالات کی ادھیاپکہ کی بہت جلد ضرورت ہے - تنخواہ پچیس روپے ماہوار دی جاوے گی + تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں :-

منیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ
حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منش کی اُنتی اور گراوٹ اس کے اپنے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ یدی منش بھوکا ہے۔ تو اُسے آہار باہر سے پانا ہوتا ہے۔ پرنتو اُنتی کا سادھن باہر سے نہیں ملتا۔ وہ تو منش کے بھیتر ہی ہے جیسے ہر ایک وستو پرتھوی میں ودیمان ہے۔ گیہوں۔ شکر۔ پھل۔ پھول سب کچھ وہاں موجود ہے۔ پرنتو کھیت سے چیز نہیں نکال سکتے۔ کسی سقل سے گیہوں چاہیں۔ تو وہ نہیں ملے گا۔ اس کے لئے پریشرم کرنا اوشیک ہے۔ اس کے پراپت کرنے کے لئے جب بیج ڈالو گے تبھی ملے گا۔ نہیں تو منورتھ ویرتھ رہے گا۔ کیول اچھا سے کچھ بھی پراپت نہیں ہو سکے گا۔ جیسے من کا لڈو کیول من میں سوچنے سے نہیں مل جاتا۔ اسی پرکار بنا سوچنے کے منورتھ کامیابی پورن نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہی منش کو اپنی اُنتی کے لئے پریتن شیل ہونا چاہیے۔ اس کی اُنتی کے سادھن بھی اس کے اپنے ہی بھیتر ودیمان ہیں۔ وہ سادھن کیا ہیں؟ وید جگہ جگہ پر ان باتوں کی شکشا دیتا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

شردھا۔ پریم۔ سہانو بھوتی۔ آتم وشواس۔ ان باتوں کو جو بھی سماج کا منش کرنے لگیگا۔ وہ اُنت دشا کو پراپت ہوگا۔ دیش و راشٹر شکتی شالی ہو جائے گا۔ دیش اور سماج کی پتنت اوستھا سدھرنے لگے گی۔ یدی اُنتی کی بھاونا ہے۔ تو ان تینوں اُپایوں کو کام میں لانا چاہیے۔

لوگ ورشن کار نے ماتا کو کلیان منی کہا ہے۔ پرنتو ہر ایک ماتا کلیان منی نہیں ہو سکتی۔ جیسے ماتا کی اِچھا سنتان پانے کی ہے۔ کیا وہ اسی پرکار بچے کو سچا ویکتی بنا سکتی ہے؟ [illegible] انو شاسن نہیں کر سکتی۔ آج بھارت کی اوستھا [illegible] ماتائیں [illegible] پرنتو کلیانی نہیں۔ شیواجی کی ماتا کلیانی منی تھی۔

ان کے اُپدیشوں سے شیواجی یوگیہ ویکتی بن گئے۔ انہوں نے دیش اور سماج کی رکھشا کرتے ہوئے اس کو [illegible] کر دیا۔ ویر ماتا کے [illegible] اُپدیشوں نے شیوا جی کو ویر یودھا بنا دیا۔

[illegible] کیا ہے؟ مرتیو دکھوں کی [illegible] ہمارا سوبھاگیہ ہے۔

ادھیاتم سدھا

شردھا۔ سہانو بھوتی اور آتم وشواس

(از شری سوامی سرودانند جی)

کہ دکھ کے سمیہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ چنتا کی مرتیو پر روتا ہے۔ پتا پتر کے لیے بلکتا ہے۔ اسی پرکار پریوار کے پرتیک ویکتی کے ویوگ ہونے پر دکھ ہوتا ہے۔

شردھا سنسار میں میل سے بل ملتا ہے۔ دکھوں سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہو۔ تو پھوٹ سے گھرنا کرو۔ اور میل سے بل بڑھاؤ۔ ایک ایک پرمانو مل کر پرتھوی اور سوریہ بنے ہوئے ہیں۔ بجلی میں پرمانو ہیں۔ اور کوئی جوالا نہیں ہے۔ جہاں سے ہمیں بجلی مل رہی ہے اور اتنے کام چل رہے ہیں۔ ورکھش کی چھایا ایک ایک پتے سے ہے۔

پرنتو بہت جھگڑا ہے جب اس کی پتیاں جھڑ جاتی ہیں۔ تو چھایا نہیں رہتی۔ منتری۔ پردھان اور سبھا سدان پتیوں کے برابر ہونے سے سماج کا دکھوں سے پیچھا چھوٹ سکتا ہے۔ وید کہتا ہے۔ کہ اگر دکھوں سے دُور رہنا چاہتے ہو۔ تو شردھا اُتپن کرو۔ شردھا اننت کرن میں ہی ودیمان ہے۔ اُسے جہاں تہاں ڈھونڈنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ لگن سے ہی ہر منورتھ اوشیہ پورا ہو سکتا ہے۔

شری کرشن جی یودھا تھے۔ یوگیہ سینا پتی تھے۔ یوگیراج تھے۔ نیتی وشارد تھے۔ ہندو لوگ انہیں اوتار مانتے ہیں کنتو آریہ سماجی انہیں ایشور کا اوتار نہیں مانتے۔ کنتو وہ مانتے ہیں کہ منش (شری کرشن) اُنتی کی پراکاشٹھا تک پہنچ گیا ہے۔

گیان بنا سماج اور جاتیاں دنیا میں دھکے کھاتی ہیں۔ کیول دان اور پوجا کرنے سے اندھکار نہیں جاتا ہے۔ جس سمیہ منش کے ہردے میں گیان کا بودھ ہو جائے گا۔ تو اندھکار سویم ہی دور ہو جائے گا۔ گیان کے بل سے اگیان دور ہو جاتا ہے۔ پرنتو جو گیان شردھا دوارا [illegible] کو ملتا ہے۔ وہ دوسرے کو نہیں [illegible] منش کی [illegible] گیان [illegible] نہیں ہو [illegible] دکھوں سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ [illegible] اس کا [illegible] وہ دھکے کھاتے ہیں۔ جیسے ایک اندھا دیکھ سکتا ہے جس کی ٹانگیں جوان ہیں۔ کنتو وہ [illegible] سے نہیں چل سکتا۔ کیونکہ اس کو گیان کی آنکھیں نہیں ہیں۔

[illegible] ہے۔ پرنتو ہمت ہی [illegible] میں ہمت سمجھتا ہے۔ وید نام گیان کا ہے۔ چاہے وہ گیان [illegible] بلکہ جو منش گیان کی شرن لیتا ہے۔ ساری وبھوتیاں اس کے چرنوں پر آ گرتی ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ جاپان آزاد ہے۔ اس لئے اس نے اتنی ورشوں میں اُنتی کی ہے۔ پرنتو چین آزاد دیش ہے۔ اس نے اُنتی کیوں نہیں کی۔ بھارت ورش کتنا اُنت تھا۔ پرنتو اب داس کیوں ہو گیا ہے۔ [illegible] میں تھا۔ چین و بھارت میں وہ [illegible] نہ رہی اس لئے پتن کی اور بڑھے۔ [illegible] تو گیان شردھا کرنے سے ملتا ہے۔ [illegible] گیان سے شردھا کو پراپت کرنا ہے۔

[illegible] اچھی بھاونک [illegible] اپنے [illegible] وہ [illegible] ہیں۔

"समय एव करोति बलाबलं"

بھارت ورش [illegible] ہے۔ [illegible] اس پر [illegible] کرتا ہے کانگریس [illegible] اور بل سے [illegible] ہے۔ اور وہ [illegible] جائے گی۔ جیسے جیسے [illegible] ٹھیک [illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

حادثات سے ہوشیار ہمیشہ پاس رکھیئے

ہیلک مرہم (رجسٹرڈ) Regd.

کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم

حادثات کی تکلیفوں سے فوراً آرام پہنچانے میں بے مثل ہے۔ لگاتے ہی ٹھنڈک پہنچا کر درد و جلن کو رفع کر دیتا ہے۔ زہریلے کیڑے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر دُور کرتا ہے۔ اسے ہر ایک گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

بچوں کو تندرست اور طاقتور رکھنے کی دوا

لال شر (رجسٹرڈ) Regd. (لال شربت)

اس کے پینے سے بچے موٹے تازے اور طاقتور بنے رہتے ہیں۔ ان کا دل لبشاش اور جسم چست رہتا ہے۔

(ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدئیے)

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

صفحہ نمبر ۸۰ (اسی)

"The Almighty, Infinite, Eternal, Incomprehensible, Self existent Being. He who sees every-thing, though never seen is Brahma the one of the known true Being the Creator the Preserver and Destroyer of the Universe. Under such and innumerable other definitions is the Deity acknowledged in the Vedas."

اس اُداہرن کا سارانش یہ ہے۔ کہ ویدوں میں ایشور کو سروشکتیمان۔ اننت۔ نتیہ۔ سروگیہ۔ سوئم بھو۔ اوبگیہ۔ ایک سرشٹی کا کرتا دھرتا اور سنہرتا مانا گیا ہے +

امرت دھارا کی مدد سے قابو کرو

"بولو۔ امرت دھارا کی جے" اور اپنے دشمن یعنی روز مرہ حملہ کرنیوالی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دھارا سے جیتو۔ امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بے ضرر اور بے خطا ہے۔ جتنا کہ ماں کا دودھ۔ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنے کیلئے یہ آپ کے ہاتھ میں سب سے بڑھیا قاتل ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ ۸ آنے

ہر جگہ سے مل سکتی ہے

امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

ویدک ایشور واد اور ورتمان وگیان

(گذشتہ سے آگے)

(لیکھک: شری پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی۔ اجمیر)

ہوئے ہمیں دستنبش سنکوچیت ہونا پڑیگا"

اتیادی شبدوں دوارا سویکار کیا ہے وہ ٹیپنی چڑھاتے ہیں:۔

"This is the one of the hymns which have always been suspected as modern by European interepreters."

ارتھات یہ ان سوکتوں میں سے ہے۔ جن پر یورپیہ بھاشیکاروں نے سدا نوین ہونے کا سندیہ کیا ہے:۔

"प्रजापते न त्वदेतान्यन्यो विश्वा जातानि परिता बभूव" (رگ وید ۱۰-۱۲۱-۱۰)

اس منتر پر پروفیسر میکسمولر ٹیپنی چڑھاتے ہیں۔ کہ:۔

"This last verse is to my mind the most suspicious of all."

ارتھات یہ انتم منتر جس میں پرجاپتی کو سمبودھن کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ "تمہیں چھوڑ کر انیہ کوئی بھی سارے جگت میں ویاپک اور اس کا سوامی نہیں ہے"۔ میری سمتی میں سب سے ادھک سندیہا ہے۔ یہ سندیہہ اسی لئے کیا گیا ہے۔ کہ عیسائی مت کے پکھشپات کے کارن یہ لوگ اس بات کو پربل پرمانوں کے ہوتے ہوئے بھی ماننے میں سنکوچ کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے اُدیت نہیں ہوتے۔ کہ ویدوں میں ایک ایشور واد کی اُچیہ شکھشا پائی جاتی ہے +

یوروپین ودوانوں میں سے بھی جو جو اپنے کو اس موہ سے اوپر اُٹھا چکے ہیں۔ انہوں نے ویدک ایک ایشور واد کو اتینت سپشٹ شبدوں میں سویکار کیا ہے۔ اُداہرن ارتھ پرسدھ پاشچاتیہ ودوان چارلس کولبروک نے ویدک ایشور واد کا نمن لکھت سندر تتھا ہتوپورن شبدوں میں پرتی پادن کیا ہے:۔

سپشٹ پرمان پروفیسر میکسمولر کے "Vedic hymns" نامک گرنتھ کے نمن لکھت لیکھ سے ملتا ہے۔ جہاں ہرنیہ گربھ سوکت (رگ وید ۱۰-۱۲۲) کا انوواد کرتے ہوئے جس میں

"भूतस्य जातः पतिरेक आसीत"

"यः प्राणतो निमिषतो महित्वैक इद् राजा जगतो बभूव"

"यो देवेष्वधि देव एक आसीत कस्मै देवाय हविषा विधेम"

"ततो देवानां समवर्तता सुरेकः"

اتیادی منتر اتینت سپشٹ اور پربل شبدوں میں ایک ایشور واد کا پرتی پادن کرتے ہیں۔ جیسا کہ سوئم پروفیسر میکسمولر نے "History of ancient Sanskrit literature" میں :—

"I add only one more hymdn Rig., 10., 121) in which the ideals of one God is express-ed with such powere & decision that it will make us hesitate beforee we deny to the Aryan nations an instinctive mono-theism."

ارتھات میں ایک اور سوکت (رگ وید ۱۰-۱-۱) کو یہاں اُدھرت کرتا ہوں۔ جس میں ایک ایشور واد کا اتنی پربلتا اور نشچے کے ساتھ ورنن کیا گیا ہے۔ کہ آریہ جاتی کے اندر سوبھاوتہ ایک ایشور واد کا بھاو تھا۔ اس بات سے انکار کرتے

پروفیسر میکس مولر اپنے شبدوں میں لکھتے ہیں:۔

"What-ever is the age when the collec-tion of our Rigveda Samhita was finished it was before that age that the con-ception had been formed that there is but one, one Being, neither male nor female, a Being raised high above all the Conditions and limitations of personality and of human nature and nevertheless the Being that was really meant by all such names as Indra, Agni, Matarishvan and by the name of Parjapati — Lord of Creatures. In fact the Vedic poets had arrived at a Conception of God-hood, which was reached once more by some of the Christian philosophers of Alexandria, but which even at present is beyond the reach of those who call themselves Christians."

پروفیسر میکس مولر تتھا یوروپ کے کئی انیہ ودوان اس پرکار کے سپشٹ ایک ایشور واد پرتی پادک وید منتروں کو عیسائیت تتھا دکاس واد کے پکھشپات کے کارن نیچے کی رچنا بتانے کا پریتن کرتے ہیں۔ کنتو یہ ان کی من گھڑت کلپنا ہے۔ جو نرادھار ہے۔ اس پکھشپات کا

ایک دن برنتو ہیں جب میری باتیں امام صاحب سے ہوئی تھیں۔ تو مجھے دوش جو ہندو دھرم میں انہیں معلوم ہوتا تھا۔ اور جو پرایہ درودھیوں کو ہندو دھرم کی بڑی تُرٹی معلوم ہوتی ہے۔ وہ ہے ہندو دھرم کی اُدارتا اور وشالتا۔ درودھی کہتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم ایک تماشا ہے۔ کیوں؟ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو ایشور کو نہیں مانتا۔ وہ بھی ہندو ہے۔ جو مورتی پُوجا کرتا ہے۔ وہ بھی ہندو ہے۔ جو مورتی پوجا نہیں کرتا وہ بھی ہندو ہے۔ جو پیپل کو پُوجتا ہے وہ بھی ہندو ہے۔ جو ہاتھی کے سونڈ والے گنیش کو پُوجتا ہے وہ بھی ہندو ہے۔

ان کا اعتراض یہ ہے۔ کہ ہندو دھرم میں سب کھچڑی ہے۔ اس کا کوئی نشچت سدھانت نہیں۔ سب پرکار کے لوگ ہندو دھرم میں کھپ سکتے ہیں۔ یہی سب سے بڑا دوش ہندو دھرم کے درودھی اس پر لگاتے ہیں۔ چونکہ عیسائی اور مسلمان بندھے ہوئے سدھانت مانتے ہیں۔ ان میں لچیلا پن نہیں ہے۔ اس کارن انہیں ہندو دھرم کی یہ اُتکرشٹ وشیشتا بڑی اکھرتی ہے۔ وہ اس وشیشتا کو ہندو دھرم کی بڑی کمزوری مانتے ہیں۔

پرنتو اصل میں یہ بات ہے کہ ہندو دھرم سامپردائیک نہیں۔ وہ سنگٹھن کے لئے نہیں بنایا گیا۔ وہ تو ستیہ کی کھوج گیان کی وردھی اور ایشور کو ساکھشاتکار کرنے کے لئے دکست ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰ مسیح نے جب اپنے دیش کے لوگوں کو رومن سامراجیہ کے انترگت داستا میں ڈوبے دیکھا۔ تو انہوں نے ان کے اتھان کے لئے ایک نوین سنگٹھن کرنا چاہا۔

اسی پرکار حضرت محمد صاحب نے عربوں کا سنگٹھن کرنے کے لئے کرڑے مذہبی نیم بنائے۔ اور ایک زبردست پولیٹیکل مشین کی بنیاد ڈالی۔ دُنیا کے سب مذہب اپنے اپنے سمے کے کسانتی کاریوں، سُدھارکوں۔ آچاریوں۔ گوروؤں اور مہا پرشوں کے پریشرم کا پرینام ہیں۔ اس لئے وہ ان کے ناموں سے پرسدھ ہیں۔ خاص خاص سامپردائیک اور راجنیتک پرستھتیوں میں ان کا جنم ہوا۔ اسی کارن ان کے پرورتکوں نے کڑے کڑے نیم بنائے اور اپنے شِشیوں کو باندھ دیا۔ وہ اپنے آچاریہ کے سامپردائیک اور راجنیتک اُدیشیوں کی سدھی کریں۔

ہندو دھرم وکاس وادی ہے سامپردائیک نہیں

لیکھک:- سوامی ستیہ دیوجی پری ورا جک۔ جوالا پور

ہندو دھرم ایسی کسی پرستھتی میں اُتپن نہیں ہوا۔ یہ منش کے لاکھوں ورشوں کے انوبھو کا پرینام ہے۔ یہ کسی ویکتی وشیش پر اولمبت نہیں۔ اور نہ کسی پیغمبر کے الہام کا محتاج ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سمپردائیوں کے کرڑے نیموں میں بندھے ہوئے لوگ ہندو دھرم کی اس اُدارتا اور وشالتا کو سمجھ نہیں سکتے۔ جنہوں نے ستیہ گیان کی کھوج کرنی ہے۔ جو انت کے پتھ پر جانا چاہتے ہیں۔ اور جنہوں نے ایشور کی اچبھت رچنا کو سمجھنا ہے۔ وہ بھلا کرڑے نیم کیوں بنائیں گے؟ ان کا وکاس تو اُدار نیموں سے ہی ہو سکتا ہے۔ تاکہ گیان کا مارگ بند نہ ہو۔ اور پرتیک ستیہ کا جگیاسو بنا کسی اڑچن کے اپنے انوبھو دنیا کو دے سکے۔ یہ بڑے دُکھ کی بات ہے۔ کہ سامپردائیک اور راجنیتک کام کرنے والوں نے ایشور اور اس کے گیان کا ٹھیکہ بھی لے لیا ہے۔ جنتا کے اندھ وشواس کا فائدہ اُٹھا کر انہوں نے اس سہارے سے اپنا سنگٹھن درڑھ نوادستیہ کر لیا۔ پرنتو ستیہ گیان اور ایشور درشن کا دوار بند کر گئے۔

عیسائی اور مسلمان کوئی نیا گیان۔ ایشور سمبندھی کوئی نئی کھوج۔ بلکہ تک پدارتھوں کا کوئی نیا چمتکار سنسار کو نہیں دے سکتے۔ وہ کیول اپنی الہامی پُستکوں کی باربار رٹ لگا سکتے ہیں۔ جیسے کھونٹے سے بندھا ہوا بیل اس کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے۔ اسی پرکار یہ سامپردائیک لوگ اپنے الہامی کھونٹے سے بندھے رہتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے مولانا نئی روشنی کے مطابق آئیتوں کا انوواد کرنے کا یتن کرتے ہیں۔ پرنتو یہ تھ۔ کیونکہ ان کے درودھی دوسرے عربی کے پنڈت ان ہی آئیتوں کا بھن ارتھ کرتے ہیں۔ اس پرکار جھگڑا بڑھتا ہی جاتا ہے۔

درودھی یہ کہتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم میں بھنتا ہے۔ اس لئے اس کے ماننے والے ایک مت کے نہیں ہو سکتے۔ جب وہ ایک مت کے نہیں ہو سکتے۔ تو ان میں ایکتا نہیں آ سکتی۔ سچائی تو ایک ہوتی ہے۔ پھر اس میں بھنتا کیسی؟

اس کے اُتر میں ہندو دھرم یہ کہتا ہے۔ کہ جو انادی سچائیاں ہیں۔ وہ بھنتا رہتے پر بھی ایک جیسی ہو جائیں گی۔ کیونکہ ہندو دھرم بھنتا میں ایکتا سھتاپت کرتا ہے۔ وچار بھن بھن بھلے ہی ہوں۔ ان ہی میں سوندریہ ہے۔ پرنتو بھن بھن وچاروں کو سہن کر ہمیں ان میں ایکتا سھتاپت کرنی چاہیئے۔ باغ میں ایک ہی پرکار کے پھول۔ ایک ہی پرکار کے پھلوں کے پیڑ ہونے میں باغ کی خوبصورتی نہیں۔ جب بھانتی بھانتی کے پھول باغ کی شوبھا کو بڑھاتے ہیں۔ طرح طرح کے پھلوں کے پیڑ باغ کو سجاتے ہیں۔ تبھی ان کا سوندریہ بڑھتا ہے۔

ہمارا کام یہ ہے۔ کہ درودھی وچاروں کو برداشت کریں۔ اور پھر ان میں ایکتا سھتاپت کریں۔ کپل۔ کناد۔ گوتم۔ پاتنجلی اور ویاس اُچیہ کوٹی کے چنتاشیل ودوان تھے۔ ان کے وچار بھی آپس میں بھن تھے۔ انہوں نے کوئی سنگٹھن نہیں کیا۔ کیول مل کر گیان کو شُشلی کرتے تھے۔ اور اپنے گیان کو بڑھاتے تھے۔ آج ہندو لوگ اپنے سامائک نیموں میں مذہبی آدمیوں کی طرح بڑا بڑا ویوہار کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے سنگٹھن کی چیز ہے۔ ان کے دھرم کی نہیں۔ ہندو دھرم سکھلاتا ہے۔ کہ اپنے مستشک کو گیان کے لئے سدا کھلا رکھو۔ اپنے اندر پرکاش آنے دو۔ پرنتو سامائک نیموں میں کرڑے قاعدے کرو۔ تاکہ تمہارا سنگٹھن شدھ نشٹھ ہو۔ یہی ہونا چاہیئے۔ ہمیں ایشور کے اننت گیان کو کسی پستک میں بند کرنے کا کوئی ادھیکار نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا اسمبھو اور اویوہارک ہے۔ پیچھے جو ودوان آچاریہ گرنتھ لکھ گئے ہیں۔ ان کے ارتھوں کو مت بدلیئے۔ ایسا کرنے سے انرتھ کرن اپستھت ہوتا ہے۔ اور وکاسوادی منش کے چرتر کا انگ بن جاتی ہے۔ ہندو دھرم کی اس

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت عہ۱ فی شیشی — ڈاکخرچ آٹھ آنے

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوافروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ۔
امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوافروش

پتہ:- گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ نصیحت آمیز افسانہ

ایکٹریس

(از جینت)

بھوشن سٹیشن پر پہنچا۔ سیکنڈ کلاس میں اس نے اپنی ایک سیٹ ریزرو کرائی تھی۔ اس نے دیکھا۔ کہ ایک ڈبے کے باہر اس کے نام کی چٹ لگی ہوئی تھی۔ وہ اندر گیا۔ ...پر اس نے اپنا بستر لگا دیا۔ سلیپنگ سوٹ نکالا۔ غسل خانے میں جا اس نے اپنے کپڑے بدلے۔ اور اپنی ریشمی رضائی اوڑھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے سگار نکالا۔ اور اُسے سلگانے ہی لگا تھا۔ کہ اتنے میں دروازہ کھلا +

اُسی کے سامنے والی سیٹ پر ایک یووتی نے اپنا بیگ۔ بستر۔ اور چائے سے بھری تھرماس کی بوتل رکھ دی۔ قلی نے یووتی کا بستر کھول دیا +

دو ہی منٹ بعد قلی اپنی چونی کھنکھناتا ہوا ڈبے سے اُتر گیا۔ اور اُدھر گارڈ نے سیٹی دے دی +

۵۔۷ منٹ تک دونو چپ چاپ بیٹھے رہے۔ گاڑی چل دی تھی۔ رفتار بڑھ رہی تھی +

بھوشن نے اپنا اٹیچی کیس کھولا۔ اور اس میں سے اس نے انگریزی کا ایک اُپنیاس نکالا۔ اور پڑھنے لگا۔ یووتی نے اٹیچی کیس پر پڑھا — "مسٹر بھوشن چودھری۔ جوہری۔ بمبئی"

کچھ ہی دیر بعد یووتی نے اپنا بیگ اُٹھایا۔ اور اُسے کھولا۔ ذرا جھٹکے سے بھوشن کا دھیان اپنی اور کھینچتے ہوئے +

بھوشن نے بیگ پر پڑھا — "مس رینو فلم کمپنی۔ بمبئی"

ایک جوہری امیر اور سندر۔ دوسری فلم ایکٹریس۔ پرسدھ کلاکار اور سُندری۔ دونو کو معلوم ہو گیا۔ کہ ایک کا نام بھوشن ہے۔ اور دوسرے کا رینو +

رینو نے پوچھا — "آپ کے پاس کوئی اور پستک ہے؟ مجھے گاڑی میں نیند نہیں آتی۔ کچھ پڑھ کر ہی سمیہ کاٹوں گی"

بھوشن نے اپنے بیگ میں سے ایک پستک نکالی۔ اس پستک کا نام ہے — "ٹوٹو ریوانسز" — اور اسے رینو کو دے دیا +

رینو نے کہا — "دھنیہ واد" — ذرا مسکرا کر رینو نے اپنا سر ہلا دیا۔

گاڑی آگے بڑھی۔ سٹیشن آیا۔ بھوشن نے سٹیشن پر گھومتے ہوئے ہوٹل کے بیرے کو کھانا لانے کو کہا۔

بیرے نے پوچھا — "دو تھالی صاحب؟"

رینو نے اُتر دیا — "دو تھالی۔"

بھوشن نے اپنا سر رینو کی اور گھمایا۔ اور پوچھا — "آپ بھی؟"

رینو نے نخرے سے کہا — "کیوں نہیں؟"

دو تھالیاں آگئیں۔ دونو نے کھانا کھایا۔ ایک دس روپے کا نوٹ بھوشن نے بیرے کی اور بڑھایا۔ اور کہا — "ایک تھالی کے پیسے کاٹ لو"

رینو نے اس کی بات کے ساتھ کہہ دیا — "اور دوسری کے بھی اسی میں سے لے لینا"۔

بیرا چلا گیا۔

بھوشن نے کہا — "ایسی بات ہے؟"

رینو نے کہا — "اس میں حرج ہی کیا ہے"

گاڑی نے سیٹی دی۔ اور چل دی۔

اگلا سٹیشن آنے میں چار گھنٹے تھے — رات کے ساڑھے دس بجے کا سمیہ تھا۔ کھٹا کھٹ۔ کھٹا کھٹ کرتی ہوئی گاڑی بھاگی چلی جا رہی تھی +

رینو نے اپنے ہاتھ کی کتاب کو بھوشن کے پاس پھینک دیا — "اس میں کوئی بھی کہانی اچھی نہیں"

بھوشن نے کہا — "شاید آپ کے جیون میں اس سے بھی ادھک اچھی کہانیاں آئی ہوں گی؟"

"کیوں نہیں، بہت سی" رینو کا جواب تھا۔

"ذرا میں بھی تو ایک آدھ سنوں" بھوشن نے مانگ کی۔

رینو نے کہا — "سنیئے گا کیا۔ دیکھیے گا"

آدھا گھنٹہ اور بیتا۔ رینو اُچھل کر بھوشن کی بغل میں جا بیٹھی۔ بھوشن ذرا سا جھجکا۔ وہ اُٹھ کر سامنے کی سیٹ پر رینو کے بستر پر جا بیٹھا۔ اُس نے کہا — "آپ کو ٹھنڈ لگ رہی ہے۔ میری رضائی بہت گرم ہے"

رینو نے ذرا جھینپتے ہوئے کہا — "ٹھیک تو ہے۔ آپ امیر ہیں"

بھوشن نے کہا — "اس میں کیا شک ہے۔ میرا بینک کیا کہتا ہے۔ میں کروڑ امیر ہوں۔ اور جوہری ہوں۔ پرنتو میں دل کا بہت ڈرپوک ہوں"

رینو نے کہا — "موقعہ موقعہ کی بات ہے۔ آپ بھی تو بہادر بن سکتے ہیں"

"شاید! یہ مشکل ہے" بھوشن نے لاپرواہی سے کہا۔

آدھا گھنٹہ اور بیتا۔ رینو بھوشن کے بستر پر بیٹھی تھی۔ اور بھوشن رینو کے۔ رینو نے سنبدھتا بھنگ کی۔ اُس نے کہا — "کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آپ مجھے اس سمیہ پانسو روپے دے دیں"

بھوشن نے اپنی ایک چوتھائی جلی ہوئی سگار کا کش کھینچتے ہوئے کہا۔ "یہ تو کوئی خاص اچھا نہیں ہوگا"

رینو نے کہا — "پرنتو آپ کو پانسو روپے تو دینے ہی پڑیں گے"

بھوشن نے کہا — "اچھا۔ آپ اپنے بستر پر آ جائیے۔ پھر میں آپ سے بات کروں گا"

رینو اپنے بستر پر۔ اور بھوشن اپنے پر جا بیٹھا۔

بھوشن نے کہا — "ہاں۔ اب کہیئے۔"

"یہی کہا ہے نہ میں نے۔ کہ یدی آپ مجھے پانسو روپے دے دیں۔ تو کیا ہی اچھا ہو"

بھوشن نے کہا — "پرنتو میں تو نہیں دینا چاہتا"

"لیکن آپ کو دینا پڑے گا" رینو نے چیتاونی دی۔

بھوشن نے کہا — "زبردستی۔ اگر میں نہ دوں تب"

"لیکن آپ کو دینا پڑے گا"

"کیسے دینا پڑے گا" بھوشن نے ذرا زور کا کش سگار کا لیا۔ اور دھواں رینو کی اور پھینکتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کہا دے دیں۔ ورنہ مجھے اپنا ہتھیار کام میں لانا پڑے گا"

"کیا ریوالور؟ — لیکن میں نے روپیہ دینا نہیں۔ اس کا ساتھ آپ کو کالا پانی بھگتنا پڑے گا"

"ریوالور کا نشانہ چوک سکتا ہے۔ پرنتو میرا ہتھیار نہیں چوک سکتا"

"لیکن ڈاکے کی سزا بھی تو کم نہیں۔ اور میرا ڈاکو تو ہے بہت کمزور و کمسن"

"آپ سوچ لیجئے۔ میرا وار ہونے پر آپ پانی بھی نہیں مانگ سکیں گے"

"آپ تو پانی پلائیں گی ہی"

"مذاق نہیں کر رہی ہوں۔ آپ کو پانسو روپے میرے ہاتھ پر ابھی رکھنے پڑیں گے"

"یہ تو مشکل ہے مس رینو۔ میں بھی تو ذرا آپ کا ہتھیار دیکھوں۔ میں نے بھی کٹھپتلیوں کو دیکھا ہے۔ جو اپنے کو بہت دلاور سمجھتی تھیں۔ ذرا آپ اپنا کرتب تو دکھائیں"

رینو نے چیلنج سویکار کر لیا۔ اور اپنا کام آرمبھ کر دیا۔ اس نے اپنے بالوں کو استا ویست کیا۔ اپنی ساڑھی کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اور کچھ ستھانوں پر سے اپنے ہاتھ سے پھاڑا۔ سیندور کو اپنے سفید گالوں پر سے کھسکا دیا۔ اپنا بستر استا ویست کیا۔ تکیہ نیچے زمین پر پھینکا۔ اپنے پیرے پر اپنے بڑھے ہوئے ناخنوں سے ایک آدھ کھرونچ مار لی۔ اور سب کام ٹھیک کر کے کہا — "اب آپ سمجھے کیا مطلب ہے۔ میرا کیا ہتھیار ہے؟"

"نہیں۔ ذرا سننا چاہتا ہوں"

"آپ میری حالت دیکھ رہے ہیں — وہ سامنے ریل روکنے کی زنجیر لٹک رہی ہے۔ بس یہی میرا ہتھیار ہے۔ ابھی زنجیر کھینچتی ہوں۔ اور چار بار چلاؤں گی۔ "بچاؤ۔ بچاؤ" — گاڑی رکے گی۔ لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور وہ لوگ مسٹر بھوشن چودھری کی وہ مرمت بنا دیں گے کہ بس کہانی ختم"

بھوشن نے اپنی رضائی کو اپنے اُوپر اوڑھ لیا۔ اور دھیان سے سگار کو منہ میں لگا لیا۔ اور کہا — "ہاں۔ تو آپ اپنا ابھینیہ (ایکٹنگ) آرمبھ کیجئے" اور کھلکھلا کر ہنس دیا۔

رینو نے اپنا کام آرمبھ کیا۔ ایک آدھ منٹ کی اُدھیڑ بن کے بعد اس نے زنجیر کو کھینچ لیا۔ گاڑی دھیرے دھیرے رکی۔ اور اب بہت سے مسافر منٹوں میں وہاں اکٹھے ہو گئے۔

رینو نے چلانا آرمبھ کیا — "بچاؤ۔ بچاؤ — یہ آدمی میری عزت لینا چاہتا ہے"

لوگ ڈبے میں گھسے۔ بھوشن اپنی

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا اب بھی نظام سرکار کی آنکھیں نہیں کھلینگی

یکقلم ہندو لیڈروں کے میموریل پر نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ کا تبصرہ

(لکھنؤ ۵-جولائی) آریہ ستیاگرہ سے پیدا شدہ حیدرآباد کے حالات کے متعلق ہندوستان بھر کے یک صد غیر کانگرسی ہندو لیڈروں کے وائسرائے کے نام بھیجے گئے میموریل پر رائے زنی کرتے ہوئے معاصر "نیشنل ہیرلڈ" نے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے:-

ہم آریہ سماجیوں اور مسلمانوں کے تعلقات پر روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ آریہ سماج ایک مشنری سوسائٹی ہے۔ جو غیر ہندوؤں کو شدھ کر کے ہندو دھرم میں داخل کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ سوسائٹی مسلمانوں کی نظروں میں کانٹا بن کر کھٹک رہی ہے۔ لیکن کسی جماعت کا مشنری ہونا اس امر کی کوئی وجہ جواز نہیں۔ کہ حیدرآباد جیسی بڑی ریاست میں اس کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی جائے۔ آریہ سماج حیدرآباد میں کس چیز کے لئے لڑ رہا ہے۔ کوئی آزادیٔ ضمیر کے لئے۔ اس لئے یہ حیرت کا مقام نہیں۔ کہ ہندوستان بھر کے یک صد سرکردہ غیر کانگرسی ہندو لیڈروں نے حیدرآباد کے متعلق ہندوؤں کی شکایات کے متعلق وائسرائے کو ایک میموریل بھیجا ہے۔ ہندوستان بھر کے ہندو اور آریہ سماجی حیدرآباد کے متعلق ہندوؤں کی شکایات کی۔ یہ میموریل ایک زبردست "چارج شیٹ" ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ نظام سرکار اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کرے۔ اور ہندوؤں سے مصالحت کی خواہش کرے۔ جن کا مطالبہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ کہ انہیں حیدرآباد میں ہندو دھرم اور ہندو تمدن کی پُرامن نشر و اشاعت کی آزادی دی جائے۔ اور ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے پرائیویٹ سکول کھولنے پر کوئی پابندی نہ رہے۔ اگرچہ دربار حیدرآباد کی طرف سے بھی جوابی پروپیگنڈا کا وسیع پیمانہ پر کیا جا رہا ہے۔ تاہم ہندوؤں کی شکایات کی تردید نہیں کی جا سکی۔ نئے مندر قائم کرنے۔ پرانے مندروں کی مرمت یکبیہ شالہ اور ہون کنڈ بنانے۔ سکولوں کے قائم کرنے پر جو پابندیاں ہیں۔ ان کے خلاف دربار اپنا پکش ثابت نہیں کر سکا۔ حیدرآباد کے متعلق تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کے سلسلے میں ہندوؤں نے جو کیس پیش کیا ہے۔ وہ بہت مضبوط ہے۔ نظام سرکار کو اس بات کا احساس ہو جانا چاہیئے۔ کہ پیراماؤنٹ پاور سے اس کے تعلقات خواہ کتنے ہی دوستانہ کیوں نہ ہوں۔ وہ رائے عامہ کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ ہندوستان کی اس سب سے بڑی اور مالدار ریاست کے خزانے صرف ان لوگوں کا منہ بند کر سکیں گے۔ جو پہلے ہی نظام سرکار کے حمایتی ہیں۔ اخبارات میں حیدرآباد کے متعلق خبروں کی اشاعت کی روک تھام سے حقیقی صورت حالات کی پردہ پوشی نہیں ہو سکتی۔ دربار کی طرف سے آریہ سماج کی ایجی ٹیشن ختم کرنے کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اگر ان سے نصف کوششیں بھی آریہ سماجیوں کی شکایات کو دور کرنے کے لئے کی جاتیں۔ تو آج حیدرآباد کی حالت مختلف ہوتی۔ کیا یہ غلط ہے۔ کہ دربار حیدرآباد از خود حیدرآباد کے ہندوؤں کو آریہ سماج کے جھنڈے تلے جمع کر رہی ہے۔ پیراماؤنٹ پاور زیادہ دیر تک ایسے طرز حکومت کو جاری رہنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ جس کے خلاف نوے فیصدی آبادی کو شکایت ہو۔

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ نظام سرکار مذہبی سپرٹ سے بالاتر ہو کر ہندوؤں کی جائز شکایات کا سدباب کرے گی۔ اور ہندو لیڈروں کے میموریل سے نظام سرکار کی آنکھیں کھل جائیں گی ✦

ہم کم از کم ۶ ماہ تک ستیاگرہ جاری رکھیں گے

شری ونائک راؤ الہ آباد میں

(الہ آباد ۷-جولائی) حیدرآباد ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر شری ونائک راؤ آج شام یہاں پہنچے۔ سٹیشن پر ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ انہیں جلوس کی شکل میں آریہ سماج مندر میں پہنچایا گیا۔ جہاں بھاری جلسہ ہوا۔ ان کی سیوا میں بہت سی تھیلیاں پیش کی گئیں۔ ایک دیوی نے ان کے گلے میں ۵-۵ روپے کے نوٹوں کا ہار ڈالا۔ ہندو اناتھالیہ کے لڑکوں نے ۵۷۳ پیسوں کی تھیلی پیش کی۔ یہ انہوں نے ایک ایک پیسہ بھیک مانگ کر اکٹھے کئے تھے۔ دو دیگر لڑکیوں نے ۱-۵ آنہ کی تھیلی پیش کی۔ سب تھیلیوں کی رقم ایک ہزار روپیہ سے زیادہ بڑھ گئی ✦

آٹھویں ڈکٹیٹر کی تقریر

جب شری ونائک راؤ جی تقریر کرنے کے لئے اٹھے۔ تو حاضرین نے پرزور تالیوں سے آپ کا سواگت کیا۔ اس موقعہ پر ہال استری اور پُرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بہت سے لوگوں کو ہال سے باہر کھڑا ہونا پڑا۔ آپ نے پنجاب میں قانون تحفظ والیانِ ریاست کے نفاذ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کے اس اقدام کا مقصد یہ ہے۔ کہ پنجاب سے والنٹیر اور روپیہ نہ جائے۔ پنجاب نے اس تحریک میں فراخدلی سے امداد دی ہے۔ لیکن اب اسے مشکلات پیش آئیں گی۔ اس لئے یو-پی کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ بے شک یو-پی بھی ستیاگرہ میں پیچھے نہیں رہا ہے۔ لیکن اب اس کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ اور اسے زور شور سے تحریک کی امداد کرنی چاہیئے۔

بیرونی تحریک نہیں

آپ نے مزید کہا۔ کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ بیرونی لوگوں کی تحریک نہیں۔ حیدرآباد کی جیلوں میں اس وقت جو قیدی ہیں۔ ان میں اکثریت حیدرآبادیوں کی ہے۔ آپ نے اس تحریک کے خلاف اینگلو انڈین اخبارات کے پروپیگنڈا کی مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ ریاست حیدرآباد ایک جیل کی مانند ہے۔ جہاں ہندوؤں کو شہری آزادی حاصل نہیں۔ اگرچہ ستیاگرہ شروع کرنے سے پیشتر وہاں شانتی تھی۔ لیکن شکایات موجود تھیں ✦

مولوی ظفر علی کی دھمکی

مولوی ظفر علی نے دھمکی دی تھی۔ کہ وہ اگر آریوں نے چھتے چھتے بند نہ کئے۔ یکم جولائی کو جوابی ستیاگرہ شروع کر دیں گے۔ یہ دھمکی کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ مولوی صاحب کو پنجاب اور یو-پی سے ایک بھی والنٹیر نہیں ملا۔ اور اب وہ بھرتی کے لئے سرحد گئے ہیں۔ مولوی صاحب خود تنہا ستیاگرہ کے لئے حیدرآباد کیوں نہیں گئے۔ وہ خود حیدرآباد جا کر وہاں کے مسلمانوں کو بھرتی کیوں نہیں کرتے؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کے مسلمان ہماری تحریک کے مخالف نہیں۔ مسٹر ونائک راؤ نے مزید کہا۔ کہ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ پیراماؤنٹ پاور ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے۔ اس وقت ۱۳ ستیاگرہی جیلوں میں مر چکے ہیں۔ اور چار پانسو بیمار ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جیل کا انتظام درستی ٹھیک نہیں ہے۔ ریاست حیدرآباد میں مداخلت کے لئے اس سے بڑھ کر موقعہ نہیں ہو سکتا۔ م

یوگیہ ودوان اُپدیشک کی ضرورت

سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما) کو ایک آریہ شاستر گیہ ودوان سداچاری اور انوبھوی اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماج کے پروہت کا کام۔ نتیہ کتھا اور سنسکار آدی بھلی پرکار کر سکے۔ پربھاو شالی دیکتی ہوں۔ راگ ودیا جاننے والے مہانو بھاو کی پرارتھنا پر وشیش دھیان دیا جاوے گا ✦

ماسک دکشنا یوگیتا انوسار معقول دی جاوے گی۔ پرارتھنا پتر میں اپنے تجربہ۔ مہانت اور ماسک دکشنا کے سمبندھ میں صاف طور پر لکھنے کی کرپا کریں ✦

پرارتھنا پتر بہت جلد آنے چاہئیں:-

کرشن چندر منتری سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما)

Digitized by eGangotri

شولاپور میں ڈی-اے-وی کالج

لالہ دیوان چند وکیل گورداس پور کا "پرتاپ" اور "آریہ گزٹ" کی "بہک"

"پرکاش" کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک ہیڈنگ آرٹیکل "شولاپور میں ڈی-اے-وی کالج" کے عنوان سے پرکاشت ہوا تھا۔ جس کے ذریعہ پرادیشک سبھا سے پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ وہ فی الحال (جب تک ستیاگرہ اندولن میں کچھ پراپت نہیں ہو جاتی) کالج کھولنے کی ذمہ داری کا بوجھ اپنے اوپر نہ لے۔ بلکہ اس اندولن کی سہمتا میں پورا پورا سہیوگ دے۔ لیکن ہماری اس پرارتھنا کو پارٹی بازی کے مظاہرہ پر محمول کر کے "آریہ گزٹ" نے "پرکاش" کو بدنام کرنے۔ اور آریہ جنتا کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی۔ اس غرض کے لئے اس نے لالہ دیوان چند پلیڈر گورداس پور کا ایک پترا "ایڈیٹر پرکاش کا بھدا نوٹ" کے عنوان سے پرکاشت کیا۔ جس میں اس نازک موقع پر شولاپور میں ڈی-اے-وی کالج کی قائمی کی مخالفت کر کے بدترین قسم کی پارٹی بازی کے مظاہرہ کا الزام لگایا گیا۔ لیکن یہ محض شرارت تھی۔ کیونکہ ہمارے اس مضمون کا ایک ایک لفظ اس الزام کی خود تردید کر رہا ہے۔ ہم نے اس تحریر کو نظر انداز کر دیا۔ اس خیال سے کہ اگر ہم نے اس مضمون پر قلم اٹھائی۔ تو بحث چھڑ جائے گی۔ جس کا انجام ہر صورت میں ناخوشگوار ہوگا۔ لیکن منتری آریہ سماج کے نرنے کے لئے ہم نے اپنے مضمون اور "آریہ گزٹ" کی متعلقہ تحریر کے کٹنگ پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا پردھان پنجاب ستیاگرہ سمتی کی سیوا میں ہمت کے لئے بھیج دئے۔ اور اب تک اس کے انتظار میں رہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے اس طرف دھیان نہیں دے سکے ٭

آج ہمیں "آریہ گزٹ" کی اس "بہک" کے جواب میں منتری آریہ سماج بٹالہ کا مختصر سا خط موصول ہوا ہے۔ جسے ہم منتری اور منتریہ کے نرنے کے لئے نیچے درج کرتے ہوئے "آریہ گزٹ" کو دوستانہ مشورہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اُسے "پرکاش" کو نقصان پہنچانے کی غرض سے کی جانے والی شرارتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ اس نے پچھلے دنوں بھی اسی قسم کی ایک شرارت کی تھی۔ اور ہمارے رشی نمبر میں چھپے ایک اشتہار کی آڑ میں پرکاش کو بدنام کرنے کے لئے اپنے ایک خریدار کا جو "پرکاش" کا بھی رعائتی خریدار ہے خط اپنے اخبار میں شائع کیا تھا۔ جس میں "پرکاش" کو بے اصول۔ خود غرض اور ملکہ دھرمی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا تھا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ وہی اشتہار اس کے اپنے اخبار کے ہندی رشی نمبر ۱۹۳۵ء میں جبکہ چودھری وید برت جی اس کے ایڈیٹر تھے شائع ہوا تھا۔ ہم نے اس کی اس شرارت کو بھی نظر انداز کر دیا تھا۔ "آریہ گزٹ" کو "پرکاش" کی روز افزوں مقبولیت و ترقی پر رشک کھانا چاہیئے۔ نہ کہ حسد میں جل کر اسے نقصان پہنچانے کے لئے مذموم حرکتیں کرنی چاہئیں۔

نقل خط

آریہ سماج گورونکل وبھاگ - بٹالہ

مورخہ ۶-۷-۳۹ نمبر ۱۱-۳۴

سیوا میں ایڈیٹر "پرکاش"

"لالہ دیوان چند وکیل گورداس پور "آریہ گزٹ" کے پچھلے انکوں میں "ایڈیٹر پرکاش کا بھدا نوٹ" لکھ کر فرماتے ہیں۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے مہاتما گاندھی کی غیر حاضری میں یہ نوٹ لکھا ہے۔ نہ معلوم وکیل صاحب کو کون سی بھدی بات معلوم ہوئی۔ اور وہ کون سے الفاظ ہیں جن میں شولا پور میں ڈی-اے-وی کالج کھولنے کی مخالفت کی گئی ہے۔ وکیل صاحب ان لفظوں کو دوہرا دیتے تو مناسب تھا۔ اور لالہ صاحب لکھیں۔ کہ وہ کون سی سماج کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبر ہیں؟"

"آریہ گزٹ" میں چھپے اپنے خط کے نیچے لالہ دیوان چند نے اپنے نام کے بعد ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لکھا ہے۔

ایڈیٹر

(سرنداس منتری آریہ سماج بٹالہ)

ممالک غیر میں "رشی نمبر" کے ہندی ایڈیشن کی گونج

ورلڈ بولا سے بھی آرڈر آنے لگے

اس ورش "رشی نمبر" ہندی میں بھی نکلے گا یہ سماچار دور دیشوں میں بسنے والے آریہ بھائیوں نے بڑے ہرش کے ساتھ سنا۔ اور ان کی طرف سے ہماری دو ہزار کاپیوں کے آرڈر کی اپیل کے سلسلہ میں حوصلہ افزا جواب ملنا شروع ہو گیا۔ چنانچہ "پرکاش" کے ایک اننیہ پریمی مسٹر بی۔ ایم سوون سول سکرٹریٹ بربیرا برٹش شمالی لینڈ، اپنے ۱۵ جون کے پتر میں لکھتے ہیں کہ مجھے "پرکاش" دوارا یہ جان کر ہرش ہوا ہے۔ کہ آخر آپ نے رشی نمبر کا ہندی ایڈیشن نکالنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ پچھلے دنوں ماہ فروری اور مارچ میں جب کہ میں چھٹی پر بھارت میں تھا۔ تو آپ سے اس سلسلہ میں بات چیت کی تھی۔ آخر دیوالی پر ہندی ایڈیشن نکالنے کے متعلق میں آپ کی تجویز کا سواگت کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آج کی ڈاک سے ۵ روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کو بھیج دئے ہیں۔ اس رقم سے جتنے نمبر آپ بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ بھیج سکیں بھیج دیں۔ میں یہاں ہندی پڑھے لکھی پبلک میں مفت تقسیم کروں ٭

[illegible] میں رہنے والے دوسرے بھائی

ہم جانتے ہیں۔ کہ بغداد۔ کابل۔ لنڈن۔ سنگھا پور۔ فجی۔ انڈیمان۔ جنوبی مشرقی اور سنٹرل افریقہ کے بڑے بڑے متعدد شہروں و یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے کئی شہروں میں "پرکاش" کے بیسیوں پریمی موجود ہیں۔ اگر وہ مسٹر سوون کی نیک مثال کی پیروی کرتے ہوئے جلد اپنا اپنا آرڈر معہ رقم کے بھیج دیں۔ تو ہمارا حوصلہ اس قدر بڑھ جائے۔ کہ ہم ہندی ایڈیشن نکالنے کا پختہ ارادہ کر لیں۔ برہما کے بھائی بھی نہ جانے اب تک کیوں خاموش ہیں۔ اگر ان سب نے جلد توجہ دی اور بھی جلد اسی طرف متوجہ ہوں۔

یکم اکتوبر تک کم از کم دو ہزار کاپیوں کے آرڈر وصول نہ ہوئے۔ تو ہندی ایڈیشن پرکاشت نہ ہو سکیگا۔ لیکن ہمیں پوری امید ہے کہ جہاں باہر کے آریہ بھائی اپنے کرتویہ کا پالن نوراً کریں گے۔ وہاں بھارت بھر کی سماجیں عموماً پنجاب کی ہندی پریمی سماجیں خصوصاً جلد از جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ہندی وار دو دو ایڈیشنوں کے لئے فوراً بھیجدیں گے۔ رشی نمبر کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

آریہ سماجیں اور ایجنٹ بھی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجدیں

مینیجر "پرکاش" لاہور

استری کیا ہے؟ بقیہ صفحہ ۸

ایک دفعہ میں اپنے ایک نا دلسٹ دوست سمیوئیل بٹلر کے ساتھ اس قسم کی باتوں پر بحث کر رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ بچوں کی بدقسمتی کرنے کا اہل ترین شخص کون ہے؟ "کوئی بھی ہو، ماسوائے اس کے والدین کے"۔ اس کی وجہ میں نے پوچھا۔ وہ بولے "وجہ یہ ہے۔ کہ ماں باپ اپنے بچوں کے ساتھ بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔ اور اُن کو ہر ایک بُری بات سے بچانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے بچوں کو زندگی کی لڑائی لڑنے کے ناقابل بنا دیتے ہیں۔ اور بڑے ہو کر یہ بچے سوسائیٹی کے بالکل ناکارہ افراد ثابت ہوتے ہیں"۔

اپنے ایک ناول میں برنارڈشا نے لکھا ہے۔ کہ نوجوان لڑکیوں کی مائیں نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اس بارے میں جب ان سے سوال کیا گیا۔ تو اپنا مطلب واضح کرتے ہوئے اُنھوں نے کہا۔ کہ "میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ان لڑکیوں کی مائیں ان کو کھلی چھٹی دے دیں۔ ان کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے دیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہر ایک ماں اپنی اولاد کی طرف ذمہ داری محسوس کرتی ہے۔ لیکن میرا جواب یہ ہے۔ کہ جب بچے پیدا ہو جائے۔ تو والدین کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد انہیں چاہیئے۔ کہ جب بچے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے لگیں۔ تو انہیں کھلی ہوا میں زندگی بسر کرنے دیں۔ جس طرح کہ پرندوں کے بچے جب پیدا ہوتے ہیں آزاد ہو کر اُڑ جاتے ہیں۔ اور جہاں جانے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاتما گاندھی کا اعلان

(دہلی ۸ - جولائی) کیا ریاستوں کے متعلق اپنے گذشتہ آرٹیکل میں جے پور کے متعلق آپ نے جو کچھ کہا تھا۔ اس کا اطلاق مساوی طور پر حیدر آباد پر نہیں ہوتا؟

یہ تھا ایک سوال جو حیدر آباد سٹیٹ کانگرس کے مسٹر دامودرداس نے مہاتما گاندھی کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں ان سے کیا۔ مہاتما گاندھی جی نے جواب دیا کہ "یقینا ہوتا ہے۔ کیونکہ دونو کا کیس ایک دوسرے سے مشابہہ ہے۔"

اس سلسلہ میں یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ ہریجن کے گذشتہ پرچہ میں گاندھی جی نے ریاستوں کے متعلق ایک آرٹیکل کے دوران میں جے پور جیسی ریاستوں کی صورت حالات کو واضح کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ جے پور جیسی ریاستوں کا مسئلہ جہاں ذمہ دار حکومت کے فوری قیام کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا ہے بالکل واضح ہے۔ وہاں عوام کے جو مطالبات ہیں۔ ان میں کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس ضمن میں یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ حیدر آباد سٹیٹ کانگرس نے گاندھی جی کے مشورہ پر ستیاگرہ بند کر دیا تھا۔ اگرچہ گاندھی جی کی کوششوں سے سٹیٹ کانگرس کے ستیاگرہی رہا ہو چکے ہیں۔ لیکن دربار نے سٹیٹ کانگرس کو خلاف قانون قرار دینے کے متعلق جو حکم جاری کیا تھا۔ وہ بھی واپس نہیں لیا گیا۔

مہاشہ کرشن کے خلاف مقدمہ

(شماڈے - جولائی) آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن اور ان کے جتھے کے خلاف مقدمہ کے سلسلہ میں شہادت استغاثہ ختم ہو گئی ہے۔ اور ان کے خلاف فرد جرم ۸ تاریخ کو لگائی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاشہ کرشن جی کی صحت کچھ دنوں سے خراب ہو رہی ہے۔ ان کو نیند نہیں آتی تھی۔ مگر اب قدرے افاقہ ہے۔

اورنگ آباد جیل میں جگہ نہیں رہی

(شماڈے - جولائی) اطلاع ملی ہے کہ اورنگ آباد جیل میں اب مزید قیدیوں کے لئے جگہ نہیں رہی۔ چونکہ پنڈت بدھ دیو اور ان کے ساتھی گرفتار ہو کر اسی جیل میں بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے اب وہاں سے بہت سے قیدی اور ان کے ساتھ تین سو ستیاگرہیوں کو اورنگ آباد جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

آریہ سماجیں اپنے کام کی رپورٹیں ۲۰ جولائی تک بھیجدیں

دھرم یدھ کا چھ ماہ کا اتہاس تیار ہو رہا ہے

(دہلی ۷ - جولائی) پروفیسر سدھاکر سیکرٹری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا رقمطراز ہیں۔ کہ ایک ماہ پہلے آریہ سارودیشک سبھا نے سب سماجوں کے نام پتر ارسال کر کے سوچنا دی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی سماجوں کی رپورٹ ۲۵ - جون تک روانہ کر دیں۔ کیونکہ سارودیشک سبھا کی طرف سے حیدر آباد ستیاگرہ کی چھ ماہی یدھ کی مفصل رپورٹ لکھی جا رہی ہے۔ اس میں تصویریں بھی ہوں گی۔ سب سماجوں کی الگ الگ رپورٹ کہ انہوں نے حیدر آباد ستیاگرہ میں کیا کیا کوشش کی۔ کتنا دھن دیا۔ کتنے ستیاگرہی بھیجے وغیرہ وغیرہ باتیں درشائی جاویں گی۔ مگر اب تک صرف ۱۱ سماجوں نے اپنی رپورٹ بھیجی ہے۔ اس لئے سب سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے اب تک اپنی رپورٹ نہیں بھیجی۔ وہ ۲۰ - جولائی تک سبھا کے کاریالیہ میں ضرور روانہ کر دیں۔ جن سماجوں کے پاس ہماری چٹھی نہ پہنچی ہو۔ وہ بھی کرپا کر کے اپنی رپورٹ ضرور روانہ کریں۔ ضرور ہی خیال کریں۔ بعد میں روانہ کردہ رپورٹ پستک میں جگہ نہ پا سکے گی۔

حیدر آباد ستیاگرہ بند کرو ورنہ سرحدی ہندوؤں سے انتقام لیا جائیگا

سرحدی ڈیپوٹیشن کے لیڈر کی اشتعال انگیز دھمکی

(حیدر آباد ۷ - جولائی) صاحبزادہ عبدالوحید صدر جمعیت العلما سرحد و صدر اتحاد ملت افغانستان نے جو سرحد سے ایک ڈیپوٹیشن لے کر ریاست کے ہندوؤں کی شکایات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ نمائندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ "اگر آریہ سماجیوں نے حیدر آباد کی اسلامی ریاست کے خلاف ستیاگرہ بند نہ کیا۔ تو صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ کے مسلمان ان علاقوں کے ہندوؤں سے انتقام لیں گے۔ جو بالکل ہمارے رحم پر ہیں۔ ہم آریہ سماجیوں سے کوئی سمجھوتہ کرنے ہندوستان نہیں آئے۔ بلکہ انہیں تنبیہ کرنے کے لئے کہ وہ فوراً اپنا ستیاگرہ بند کر دیں۔

نظام صاحب کو ترغیب دیں کہ اپنی ہندو رعایا کو ابتدائی حقوق دیدیں

صدر ورلڈ کانگرس آف فیتھس کے نام سارودیشک سبھا کا بحری تار

(نئی دہلی ۷ - جولائی) سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے سر فرانسس ینگ ہسبنڈ صدر ورلڈ کانگرس آف فیتھس کو پیرس میں ذیل کا بحری تار بھیجا ہے:-

نظام نے کانگرس کے نام پیغام میں یہ تلقین کی ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ فراخدلانہ رواداری اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ لیکن ان کی ریاست حیدر آباد میں بارہ ہزار آریہ اور تین ہزار دیگر ہندو قید ہیں۔ اور انہیں تین تین سال تک قید کا حکم ہوا ہے۔ جیل میں بارہ المناک موتیں ہو چکی ہیں۔ براہِ مہربانی نظام صاحب کو اس امر کی ترغیب دیں۔ کہ وہ اپنے اصول کا پرچار اپنی ریاست میں کریں۔ .... اپنی ہندو رعایا کو ابتدائی دھارمک حقوق عطا کریں۔ ریاست حیدر کے حالات کے متعلق کتابیں آپ کو بھیجی جا رہی ہیں۔

ہندی رشی نمبر کیلئے جلد اپنے آرڈر بھیجئے (مینیجر)

آریہ ستیاگرہیوں کی غیر مشروط رہائی

(شماڈے - جولائی) "پرتاپ" کے نام آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور کا ایک خاص تار مظہر ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کے جیلوں سے آریہ ستیاگرہیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ گلبرگہ نظام آباد اورنگ آباد اور بادنجی جیلوں سے بہت سے قیدیوں کو بڑھاپے یا طبی وجہ کی بنا پر غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ایک سو ستیاگرہی کل یہاں پہنچے۔ اور دوسرے گروہ کے مزید آنے کی توقع ہے۔

پنڈت بدھ دیو کیخلاف مقدمہ

(شماڈے - جولائی) پنڈت بدھ دیو ودیا النکار کے خلاف جو تقریباً پونے تین سو ستیاگرہیوں کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے۔ مقدمہ کی سماعت ۱۳ - جولائی کو ہو گی۔ ان کا مقدمہ بھی اسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو گا۔ جن کی عدالت میں مہاشہ کرشن کا مقدمہ پیش ہے۔

حیدر آباد ستیاگرہ اور سر سکندر

نمائندگان اخبارات نے چند سوالات وزیر اعظم کی ان کوششوں کے ضمن میں دریافت کئے۔ جو اس وقت تک حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے کر چکے ہیں۔ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے کوئی چیز اس سے زیادہ مسرت نہیں دے سکتی۔ کہ حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں جلد از جلد سمجھوتہ ہو۔ میں دونو متعلقہ پارٹیوں سے بات چیت کرتا رہا ہوں۔ اور میں اب بھی پُر امید ہوں۔ کہ آخر کار اس کا ایسا حل مل جائے گا۔ جو دونو پارٹیوں کے لئے تسلی بخش اور باعزت ہو گا۔ اس ناخوشگوار اختلاف اور کشمکش کو ختم کرنے کی غرض سے سمجھوتہ کے لئے میری خدمات دونو پارٹیوں کے لئے ہر وقت وقف رہیں گی۔

قانون تحفظ والیانِ ریاست کے نفاذ کے ڈیفنس کے حق میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اس کا مقصد صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ایسے اختیارات دینا ہے۔ جن کے ذریعہ وہ فساد اور فتنہ کو جہاں وہ سر اٹھائے فوراً دبا سکیں۔

پرکاش میں اشتہار دے کر لابھ اٹھاویں۔ (مینیجر)

Digitized by eGangotri

ایکسپریس
بقیہ صفحہ ۱۲

رمنا نے اور بڑھے چپ چاپ سگار پی رہا تھا۔ اور مسکرا رہا تھا۔

ایک انگریز نے ڈبے میں آ کر کہا — "اس آدمی کے تو چہرے سے بدمعاشی ٹپکتی ہے۔ لیکن بہت ہمتی آدمی ہے۔ کیسے بیٹھا مسکرا رہا ہے؟"

بھوشن نے کہا — "جناب! اچھا ہو یدی آپ چپ رہیں۔ نہیں تو مجھے آپ کو ایک بات دینا پڑے گا۔ کہ بنا بوجھے کسی شریف آدمی کے لئے یہ خراب شبد نہیں کہا جا سکتا"

انگریز نے کہا — "چپ رہو بدمعاش"

بھوشن خون کا گھونٹ پی کے رہ گیا۔ "ذرا دو منٹ ٹھہرئیے۔ ابھی آپ کو بتاتا ہوں"

رینو نے ہر ایک آدمی کے سامنے رو رو کر اپنا رونا رویا۔ اور سب کی سہانوبھوتی اپنی اور کر لی۔ ریلوے گارڈ نے پاس کھڑے سپاہی کو کہا — "ان مہاشہ کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال دو۔ اور انہیں گارڈ روم میں بند کر دو"

بھوشن بڑے آرام سے اپنے بستر پر سے اٹھا۔ اس نے لوگوں کی اور سنکیت کر کے کہا — "آپ لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں"

ایک نے کہا — "اس میں بھی کوئی شک ہے"

"میرے ہاتھ میں ایک سگار ہے"

انگریز مہاشہ نے کہا — "اس میں کیا شک ہے۔ پر اس سے کیا؟" اسے ذرا اچنبھا ہوا۔

بھوشن نے انگریز کی اور بڑھتے ہوئے کہا — "اور تم اس سگار پر جو راکھ ہے۔ اسے دیکھ رہے ہو"

انگریز کی سمجھ میں کچھ کچھ بات آ رہی تھی۔ بھوشن نے کہا — "ذرا تم میرے ہاتھ کو دھیرے سے تھپکو۔"

انگریز نے ہاتھ کو تھپکا۔ اور راکھ نیچے گر پڑی۔ ساری ڈبیا چپ چاپ آنکھیں کھولے کھڑی تھی۔

بھوشن نے انگریز سے پوچھا — "اب آپ سمجھے؟"

انگریز نے کہا — "لیکن معاملہ سمجھ میں نہیں آیا"

معاملہ کیا ہے؟ یہ شریمتی جی ایک گندی فلم کمپنی کی ایکٹریس ہیں۔ روپے کی بھوکی اور عزت کی اور سے بالکل بے پرواہ ہیں"

"تمہاری سمجھ میں بات آ گئی" — گارڈ سے انگریز نے کہا — "ان کا کوئی قصور نہیں۔ یہ نردوش ہیں۔ اس عورت کو دھوکہ دہی کے ابھی یوگ (جرم) میں پکڑ لینا چاہئیے"

گارڈ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔ لوگ کانا پھوسی کر رہے تھے۔ مس رینو کے ماتھے پر پسینہ آ گیا تھا۔

بھوشن نے اپنی جیب سے رومال نکال کر کہا — "آپ کا پسینہ پونچھنے کے لئے"

رینو کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔ اس نے کہا — "مجھے معاف کیجئے"

انگریز نے بھی کہا — "مجھے بھی معاف کیجئے۔ میں نے غلطی کی"

گارڈ نے سپاہی کو پیچھے دھکیل کر رینو سے کہا — "آپ کو ریل روکنے کا ہرجانہ پچاس روپے دینا پڑے گا"

رینو نے اپنے کپڑے ٹھیک کئے۔ اور بٹوے میں سے پچاس روپے نکال کر گارڈ کو دئے۔

گارڈ نے بھوشن سے پوچھا — "آپ کو ان کے یہاں رہنے میں کوئی اعتراض تو نہیں"

بھوشن نے کہا — "کوئی نہیں"

سب لوگ اترنے لگے۔ تب انگریز نے کہا — "میں سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک افسر ہوں۔ مجھے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے" — یہ کہہ کر وہ انگریز ڈبے سے اترنے لگا۔ گاڑی تب چلنے والی تھی۔

بھوشن نے اس انگریز کو پیچھے دھکا دے دیا۔ اور کہا — "آگے سے آپ یاد رکھیں گے۔ کہ کسی شریف سے بات چیت کیسے کی جاتی ہے"

انگریز بے چارہ سنبھل کر اٹھا۔ گاڑی چل دی۔ اس نے بھاگ کر اپنے ڈبے کے پائیدان پر پیر رکھا۔

بھوشن نے دیکھا۔ کہ رینو رو رہی تھی۔ اس نے کہا۔ کہ اس میں رونے کی کیا بات ہے۔ ایسا ہوتا ہی ہے۔ کبھی کسی کا اور کبھی کسی کا وار کام کر جاتا ہے"

"مسٹر بھوشن مجھے معاف کر دیجئے۔ آپ کو میں کبھی نہیں بھول سکتی"

بھوشن نے اپنے بٹوے میں سے نکال کر پچاس روپے رینو کی اور بڑھا دئے۔ "یہ آپ کا ہرجانہ پورا کرنے کے لئے" اور ایک سگار نکال کر دیا — "یہ میری یادگار۔ اسے اپنے پاس رکھئے گا"

رینو نے سگار لے لیا۔ اور جس ہاتھ میں روپے تھے اسے اپنے ہاتھ سے دبا کر کہا — "دھنیہ واد۔ اتنا کیا کم ہے"

بھوشن نے کہا — "یہ کم ہے"

رینو نے کہا — "آپ بہت خراب ہیں"

بھوشن نے روپے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا — "آپ بہت اچھی ہیں"

باقی سفر ان دونو کا خوب ہنستے کھیلتے بیتا۔

(کہانی کا پلاٹ اور کردار فرضی ہیں)

شردھا سہانوبھوتی اور آتم وشواس
بقیہ صفحہ ۱۰

آریہ سماج نے ایک بات کو کبھی بدھ ہو کر نہیں کیا ہے۔ اس میں لگن کی کمی رہی ہے۔ شری کرشن جی نے کہا ہے۔ کہ جو اندریوں کا داس ہو گیا ہے۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ جو جاتی وشئیوں میں پھنس جاتی ہے وہ اُنتی ہی نہیں کر سکتی۔ یہ دکھ ہے۔ بڑھنے ہی نہیں دیتا۔ گراوٹ ہو رہی ہے۔ اسنو — جو گیان پراپت ہو کے اپیکشا نہ کرے گا۔ وہ پرماتما کو پراپت ہو گا۔

سہانوبھوتی اس کے بنا سنسار کا کاریہ نہیں چل سکتا۔ مل کر کام کرو گے۔ تو کام بنے گا۔ اس کے بنا منش سماج کی اُنتی نہیں ہو گی۔ آکاش میں بادلوں سے گھرا ہوا چندرما بادلوں کے ہٹ جانے سے پرکاش میں آتا ہے۔ ایسے ہی منش گیان پراپت کر کے پرکاشمان ہو جاتا ہے۔ منش کو پریم سہانوبھوتی رکھنی ہی چاہئیے۔ دھنی دھن سے۔ گیانی گیان سے سہائتا کر سکتے ہیں۔ ایک ہاتھ بڑھانا چاہتا ہے۔ اور دوسرا پیچھے ہٹنا چاہتا ہے۔ تو وہ کبھی مل ہی نہیں سکتے۔ اور یدی دونو ملنے کا پریتن کرتے ہیں۔ تو مل ہی جاویں گے۔

دل میں سہانوبھوتی کی آوشیکتا ہے۔ گھر میں استری پُرش سے سہانوبھوتی رکھتی ہے۔ بچوں میں سہانوبھوتی ہوتی ہے۔ تب ہی اس گھر کا کام چل سکتا ہے۔ پرنتو بھارت میں پتا کے کہنے میں پتر نہیں۔ پتر کے کہنے میں پتا نہیں۔ بھائی بھائی کی بات نہیں سنتا۔ پریم سہانوبھوتی ہے ہی نہیں۔ پرماتما نے سارے منشیوں کو ملا کر ایک منش کی کلپنا کی ہے۔ وید کہتا ہے۔ کہ یدی آپ مل کر کام کرو گے۔ تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو کبھی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ ودوان سہانوبھوتی دوارا گیان سے سہائتا پردان کرتا ہے۔ دھنی دھن سے اور بلوان بل سے سہائتا دے کر سہانوبھوتی پرگٹ کرتے ہیں۔ یہی بات دوسروں کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

آتم وشواس پرنتو منش میں آتم وشواس ہو۔ تو وہ سردی گرمی برسات کی بھی چنتا نہ کرے گا۔ اور اپنے پتھ پر درڑھ رہے گا۔ آتم وشواس کے لئے پربھو پر وشواس کرنا انواریہ ہے۔ جو کام ہم چاہیں گے۔ آتم وشواس سے سرل ہو جاوے گا۔ یہ تینوں باتیں آوشیک ہیں۔ کہیں دور نہیں ہیں۔

مختصر افسانہ
بقیہ صفحہ ۸

وہ عورت جو یہ کہتی تھی۔ کہ اس کے پاس بھینس ہے اور یہ گھی اس کی بھینس کا ہے۔ اس نے لوٹے کا سارا پانی خرچ کر دیا۔ اور پاؤں بھی اچھی طرح صاف نہیں کئے۔ لیکن دوسری عورت نے جو یہ کہتی تھی۔ کہ اس کے پاس بکری ہے۔ اور یہ گھی اس کا ہے۔ نہایت کفایت کے ساتھ پانی خرچ کیا۔ پاؤں بھی دھو لئے اور لوٹے میں پانی بھی بچا لیا۔

دونو مہاراج کے سامنے حاضر ہوئیں۔ مہاراج نے کہا — "لوٹے دکھاؤ"

بھینس والی نے اپنا لوٹا دکھایا۔ وہ خالی تھا۔ لیکن بکری والی کا لوٹا آدھے کے قریب بھرا ہوا تھا۔

مہاراج نے فیصلہ کیا — "یہ گھی بکری والی کا ہے۔ اسی کو دیا جائے" اور اپنے فیصلے میں لکھا۔ کہ بھینس والی بہت فضول خرچ ہے۔ اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ اس نے تھوڑا تھوڑا جوڑ کر گھی جمع کیا ہے۔ جو عورت تھوڑے پانی سے اچھی طرح پاؤں بھی دھو سکتی ہے اور اس میں سے پانی کو بچا بھی سکتی ہے۔ اس سے ہی توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ گھی کے ٹین بھرے۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۲۴-جون کو پنڈت شودت جی مولوی فاضل پدھارے
پاک پٹن ان کا دیاکھیان کرایا گیا۔ آشا ہے یہاں شیگھر ستیاگرہ سمتی بن جائے گی۔ آریہ کماروں نے ہر محلہ میں جلسے منعقد کرنے کا پربندھ کیا ہے۔ (سدرشن بالی)

پنڈت بدھ دیو کی سیوا میں
اپنا نگر ایک سو ایک روپیہ کی بھینٹ شریمتی دروپدی دیوی کی معرفت بھیجی گئی۔ آریہ سماج کی طرف سے اس وقت تک ایک ہزار روپیہ ستیاگرہ فنڈ میں دیا جا چکا ہے۔ (منتری)

سراجی ستیا نندجی کے آدیش انوسار
دہلی دہلی کی سب سماجوں نے تین ہزار روپیہ اور آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور بھیجنے کا نشچے کیا ہوا ہے۔ اس دھن کے دہلی کے لواحق دیہات کے آریہ بالک کے نیچے شولاپور میں بھیجے جا رہے ہیں۔ جون کے مہینہ میں ۵۷ ویروں کے جتھے بھیجے گئے۔ تیس ویروں کا چوتھا جتھا ہم جولائی کو جیند سے پہنچ رہا ہے۔ ... جولائی کو سواگت کے بعد انہیں حیدرآباد دھرم یدھ میں بھاگ لینے کے لئے ...

آریہ سماجوں کی حیدرآباد سمبندھی سرگرمیاں

روانہ کر دیا جاوے گا۔
(دیو برت دھرمیندو منتری ستیاگرہ سمتی دہلی)

پنڈت داجیپئی
منڈی بہاؤالدین ایم۔ اے ۱۸-جون کو پدھارے۔ ان کا سواگت کیا گیا۔ رات کو جلسہ ہوا۔ سماج کی اور سے ایک سو ایک روپیہ بھینٹ کیا گیا۔ ۱۹-۶-۳۹ کو آریہ سماج کے پردھان کے سپتر کا نام کرن سنسکار بھی پنڈت جی نے کرایا۔ بالک کا نام شیش پال رکھا گیا۔ مہاشہ لال چند جی پردھان نے اس اوسر پر ۱۵۸ روپے آٹھ آنے دان دیا۔ جن میں سے ۲۱ روپیے ستیاگرہ فنڈ کے لئے ہیں۔ (منتری)

آریہ سماج نے اپنے
لاہور چھاؤنی ہفتہ واری اجلاس مورخہ ۲۰-۷-۳۹ میں قانون تحفظ دالیان ریاست کے پنجاب میں نفاذ کے خلاف ایک ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کیا ہے۔ (گردھاری لال منتری)

آریہ سماج نے ۹-جولائی
برلا لائبریری دہلی کو ایک میٹنگ میں پنڈت بدھ دیو کی گرفتاری پر بدھائی دی۔ اور انہیں اس دھرم یدھ میں ہر پرکار کی سہایتا دینے کا وشواس دلایا۔ (منتری)

آریہ سماج کی طرف سے ۷۹ روپیے
اوچ ہر آج تک حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ میں بھیجے جا چکے ہیں۔ سماج اور بھی سرگرمی سے دھن جمع کر رہی ہے۔
(ڈاکٹر واسدیو شرما)

سے پرکاش کے گاہک و
لاڈوہ انیہ پریمی لالہ مکند لال جی لکھتے ہیں۔ کہ وائسرائے کو میموریل بھیجنے کی بجائے ہندوستان کے سرکردہ ہندو لیڈروں کے ڈیپوٹیشن کو وائسرائے سے ملاقات کر کے حیدرآباد کی صورت حالات

سے آگاہ کرنا زیادہ بہتر تھا۔ آریہ نیتا اس طرف توجہ دیں۔

لالہ امرناتھ بھلہ نے
بھارت نگر لاہور اپنے وواہ کے اوسر پر دس روپے حیدرآباد دھرم یدھ میں دان دئے۔ لالہ کشن لال خزانچی نے سماج کو ۵۲ روپے اکٹھے کر کے اس فنڈ میں دئے ہیں۔ اسی طرح مہاشہ گیان چند نے تقریباً ۱۸ روپے جمع کئے ہیں۔ ۱۸-۷-۳۹ کو ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ سنہرا کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ نیز مدراس گورنمنٹ کی پابندی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ ۲۲-جون کو چھٹا حیدرآباد دوس منایا گیا۔ اور دھرم یدھ میں بھاگ لینے والوں کو مبارکباد دی گئی۔ (مدن لال منتری)

۲۹-۶-۳۹ کو پنڈت رام
بلاس پور دت گیانی پرانتیہ ڈکٹیٹر کا جو ستیاگرہ کے سمبندھ میں دورہ کرتے ہوئے بلاس پور تشریف لائے۔ سٹیشن پر سواگت کیا گیا۔ اور جلوس نکالا گیا۔ رات کو ۸ بجے سماج مندر میں لیکچر ہوا۔ ۱۲۵ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ چار والنٹیر ۳-۷-۳۹ کو چاندہ سنٹر میں بھیجے گئے۔
(اننت رام شرما)

۲۳-جون کو ہاتھی گاٹا میں ہندوؤں
اجمیر کی ایک سبھا ہوئی۔ جس میں پنڈت سوہن سنگھ جی نے میجک لینٹرن دوارا حیدرآباد میں ہوئے شہیدوں کے حالات دکھائے۔ اور ایک اوجسوی بھاشن بھی دیا۔ (بنواری لال سیوک)

۲۲-۶-۳۹ کو چھٹا حیدرآباد
چونیاں دوس منایا گیا۔ ادکاشہ کے جتھے کا سواگت کیا گیا۔ رات کو جلسہ ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مدراس گورنمنٹ کی پابندی کے خلاف پروٹسٹ کیا

مذہب کا مستقبل
بقیہ صفحہ ۵

حیدرآباد کا یگیہ بڑی ایک دلچسپ یگیہ ہے۔ تو آنے والی جنگ ایک طرح سے اشومیدھ یگیہ ہے۔ جس میں بھاگ لینے والے تو انسان ہوں گے۔ پر تو مقابلہ سبھیتاؤں میں ہی ہوگا۔ اور جس سبھیتا کو اس میں وجے ہوگی۔ سارو بھوم راجیہ اسی کا ہوگا۔

کیا آریہ سماج کو اپنی سبھیتا پر وشواس نہیں؟ کیا اسے یہ فخر نہیں۔ کہ اس کی سبھیتا سب سے بھاری اور سنرلیشٹھ ہے۔ یدی اس کا یہ ابھیمان سچا ہے۔ تو اسے اس اشومیدھ یگیہ میں بھاگ لینے سے گریز کیوں؟

ہمیں وشواس ہے۔ کہ یدی وہ اس میں بھاگ لے۔ اور جنگ سے جنگ کرنے کو اُدیت ہو جائے۔ تو وہ اپنے اس اصول کو۔۔۔ "سارے سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے" پر ہی عمل کرے گا۔ اور اس وقت سنسار کا اُپکار اسی میں ہے۔ کہ چھائے ہوئے بادلوں کو چھن بھن کیا جائے یہ کام اگر کر سکتا ہے۔ تو صرف مذہب اور مذہب بھی وہ جسے سب پر فوقیت حاصل ہے۔ اور بلاشبہ وہ مذہب ویدک دھرم کے سوائے کوئی نہیں۔
(ہنس)

گیا۔ ۲۵-۶-۳۹ کو بابو چھج رام کے مکان پر ساپتاہک ست سنگ ہوا۔ مہاشہ جی نے ایک روپیہ دان دیا۔ اور حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا۔ ۱-۷-۳۹ کو ۹ بجے آریہ سماج مندر

چھپ گئی۔ چھپ گئی۔ چھپ گئی
حیدرآباد کے شہید
نامی پستک چھپ گئی
نظام راجیہ میں ہو رہے آریہ سماج کے دھرم یدھ میں اپنے پرانوں کی آہوتی دینے والے شہیدوں کی رومانچکاری کہانیاں چھپ چکی ہیں۔ ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ ۲۵ سے زیادہ کاپیاں منگوانے پر معقول کمیشن ملے گا۔
ملنے کا پتہ:۔
راگ و لکھیہ دہانتر آشرم کسیر گنجا...

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
Suleman Umar + Co, Karachi
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

... پرانی بالکل نئی مذہبی تحقیقات کا نچوڑ
سلسلہ آریہ بلاب سیریز (اردو)
... وید کے کلام الٰہی ہونے کے ... قرآن مجید سے ا ر (۲) آواگون ... قرآن مجید سے ا ر (۳) ... اور اسلامی بہشت ۳ ر ... روح از روئے قرآن مجید ... ویدک دھرم اور دین اسلام ۲ ر ... اسلام میں جلوہ وید ۳ ر
... ویدک دھرم اور دین اسلام ... اور اسلامی بہشت ۳ ر ... کل ٹریکٹوں کی تین ۳ ... قیمت ۸ ر فی سیٹ اور ... ٹریکٹ فی سیٹ ۵ ر ...
... منیجر ... کالج ... لاہور

ساماجک سماچار

آریہ سماج لدھیانہ کی سرگرمیاں

(لدھیانہ ۲۔جولائی) آریہ سماج لدھیانہ جس سرگرمی سے حیدر آباد اندولن کے سمبندھ میں دھن کی امداد کر رہا ہے۔ وہ سب اس کے سرگرم ادھیکاریوں اور سبھا سدوں کا حصہ ہے +

آریہ سماج لدھیانہ کے آدھین آریہ ہائی سکول۔ آریہ میڈیکل سکول۔ جے۔ ایل آریہ گرل سکول۔ استری سماج لدھیانہ بھی اس تعلق میں دھن سمبندھی کاریہ میں نمایاں حصہ لے رہی ہیں۔ یہاں لدھیانہ کے ضلع بھر کی آریہ سماجوں اور جنتا نے مل کر آریہ سماج کے نیتا شری مہاشہ کرشن جی چھٹے ڈکٹیٹر آریہ ستیاگرہ حیدر آباد کو پانچ ہزار کے لگ بھگ کی تھیلی ان کی لدھیانہ میں تشریف آوری پر (شری پرنسپل رام لال اور دیگر اُتساہی ممبران کی خاص کوشش سے) بھینٹ کی تھی۔ اس کے علاوہ آریہ سماج لدھیانہ کے ادھیکاریوں نے چھ سو روپے کے قریب پہلے سارو دیشک سبھا اور شولا پور سمتی کو بھیجا ہے۔ اور لالہ بھجو رام نمبر ڈار نے ۱۶۷ روپیہ کی تھیلی اپنے متر منڈل کی طرف سے لاہور جاکر شری مہاشہ کرشن جی کی سیوا میں بھینٹ کی ہے۔ اب آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے ساڑھے چار سو روپیہ آریہ ستیاگرہ سمتی شولا پور کے کوش میں معرفت پرنسپل رام لال جی اور جمع کرا دیا ہے۔ ادھک سے ادھک دھن اکٹھا کرنے کے لئے آریہ سماج لدھیانہ نہایت سرگرمی سے کاریہ کر رہا ہے۔ آریہ سماج لدھیانہ کو اس بات کا گرو ہے۔ کہ جو دھن اس کے ادھیکاری جمع کرتے ہیں۔ فوراً شولا پور پہنچا دیا جاتا ہے۔ جو یہاں سے جتھوں کو دھن کی سہایتا دی گئی ہے۔ اس میں دال بانا۔ کا نصف حصہ شامل ہے۔ شری ڈاکٹر نند لال جی پردھان آریہ سماج لدھیانہ اور سب ادھیکاری نہایت سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لدھیانہ سے تین مشترکہ جتھے دونو سماجوں کی طرف سے اب تک جا چکے ہیں + (نامہ نگار)

آریہ سماج بھارت نگر کا چناؤ

ڈاکٹر رام دھن پردھان۔ مہاشہ سردار چند جی سینئر اُپ پردھان۔ پرکھ دیال جی جونیئر اُپ پردھان۔ گیان چند جی

منتری۔ پرکاش چند جی اُپ منتری۔ کنسی لال جی کوشادھکش۔ رام پرکاش جی پستکادھیکش دلیپ راج جی آڈیٹر +

ممبران انترنگ سبھا

امیر چند جی۔ شری چند جی

شری متی بھاگونتی دیوی جی پرتشٹھت سبھا سد +

(پرکاش چند اُپ منتری)

خیراتی شفا خانہ گوروکل کورو کشیتر

گوروکل کورو کشیتر میں برہمچاریوں کے علاج کے لئے ایک قابل ڈاکٹر مقرر ہے۔ تقریباً تین ہزار کی قیمت شفا خانہ کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ اس شفا خانہ سے گوروکل کے برہمچاریوں کے علاوہ آس پاس کے دیہات کے روگی ہر سال مفت دوا لے کر علاج سے فائدہ اُٹھاتے ہیں +

پچھلے سالوں دھن کی کمی کی وجہ سے اس خیراتی شفا خانے کو بند کر دینے کا خیال کیا جا رہا تھا۔ لیکن اُدار دانی سجنوں کی امداد کی امید سے اب تک جاری رکھا جا رہا ہے۔ باہر کے غریب نردھن دیہاتیوں کو بلا قیمت دوا دینے میں ہر سال گوروکل کا تقریباً چار سو روپے خرچ ہوتا ہے۔ دھرم کے پریمی آریہ دانی سجنوں کو اس شبھ کاریہ میں ضرور امداد کرنی چاہیئے۔ اگر ۶۔۷ سجن پانچ پانچ روپیہ ماہوار اس کام کے لئے دینے والے نکل آویں۔ یا کچھ سجن سالانہ مدد دینے والے نکل آویں۔ تو بڑی آسانی سے یہ کام چل سکتا ہے +

(مینیجر گوروکل کورو کشیتر ضلع کرنال)

آریہ سماجوں سے وشیش نویدن

دشانش بھیجنے کے سمبندھ میں سبھا کا نیم سمٹ مندرجہ ذیل ہے:۔

"جو آریہ سماج اپنے ماسک چندہ کے دشانش کو ماتو بہ تتھی سے تین ماس کے اندر نہ ادا کر سکے۔ اور انترنگ سبھا سے نوٹس پانے پر اپنی اسمرتھتا کا سنتوش جنک کارن نہ دکھلا سکیں۔ تو اس کے پرتیندھیوں کا سبھا میں اس کا پرتی ندھی بنا بند ہو جائے گا"

اس نیم کے مطابق سمت ۱۹۹۵ کا دشانش اساڑھ سمت ۱۹۹۶ کے آخر تک سبھا کے کاریالیہ میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ اس لئے آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ جن کی طرف سمت ۱۹۹۵ کا دشانش ابھی تک بقایا ہے۔ وہ فوراً اس مہینہ کے اندر دشانش کا دھن بھیج دیویں +

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

آتمارام سے خبردار رہیں

آتما نام کا ایک آدمی۔ سیاہی مائل رنگ۔ قد میانہ۔ چارخانہ قمیض خاکی نکر۔ اُردو اور ہندی بھاشا جانتا۔ پاٹگی ریاست جمبہ کا رہنے والا۔ جو در اصل مسلمان معلوم ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو دس سال سے گوروکل کانگڑی لنگر میں کام کرنے والا ظاہر کرتا ہے +

روپیہ بٹورنے کی غرض سے آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر سے ایک چھپے ہوئے فارم پر ایک چٹھی اردو کی لکھی ہوئی۔ دستخط منتری صاحب انگریزی میں۔ طرز تحریر مشتبہ کہ "یہ آدمی گلبرگہ جیل سے جو ابھی قید کاٹ کر آ رہا ہے۔ راستہ میں غنڈوں نے اس کو لوٹا۔ اس کو پاٹگی تک کا کرایہ دے دو"۔

اس چٹھی سے ہم کو شکوک پیدا ہوئے۔ ہم نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھا۔ انہوں نے اسی وقت بذریعہ تار جواب دیا کہ "چٹھی جعلی ہے"۔ آتما رام پہلے سے چلا گیا تھا۔ ورنہ اس کو حوالۂ پولیس کر دیا جاتا۔ آریہ سماجیں اس آتمارام اور اس قسم کے دیگر آدمیوں سے خبردار رہیں۔ خاص کر حیدر آباد اندولن تک خاص دھیان رکھیں +

(سرن داس منتری)

آریہ سماج لاڈوہ ضلع کرنال

پردھان لالہ سری رام جی میونسپل کمشنر۔ اُپ پردھان لالہ رگھوناتھ داس

آہ! پنڈت بہاری لال جی!

سورگیہ دھرمشیہ جیبوار کھتری مہاسبھا لاہور کا یہ سمادھان ادھیویشن پوجیہ پنڈت بہاری لال جی جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپ بھانے اور پرسدھ جنگ میں رہے اور جیبوار جاتی کے نیتا اور اپنی جاتی کی اُنتی کے لئے ہر سمیہ تن من اور دھن سے کوشاں اور لگن سے کام کرنے والے اُتساہی سجن تھے کے دیہرہ دون میں اکسمات سورگباش ہو جانے پر ہاردک دُکھ پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ دیو انگت آتما کو سدگتی دے اور ان کی دھرم پتنی جی اور ان کے سمبندھیوں کو اس دکھ کے سہن کرنے کی شکتی دے۔ دھیریہ پردان کریں +

(رام پرشاد منتری سورگیہ دھرمشیہ جیبوار کھتری مہاسبھا لاہور)

جی۔ منتری رام چند جی۔ اُپ منتری لالہ روپ چند جی۔ خزانچی لالہ جادو رائے جی۔ آڈیٹر لالہ پورن چند جی سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی مقرر ہوئے +

ممبران انترنگ سبھا

لالہ مکند لال جی۔ بینی پرشاد جی۔ موہن لال جی۔ بابو رام جی۔ نانو مل جی +

دیویوں کا اُتساہ

مہاشہ بال مکند جی اُپ منتری آریہ سماج کھڈیاں کی ماتا نے ہمراہ بی بی کوشلیا دیوی۔ بی بی دیاوتی۔ بی بی لیلاوتی اور ٹھاکر دیوی کے دو تین گاؤں میں جاکر پرچار کر کے اکاون روپے اکٹھے کئے +

۲۲-۶-۳۹ کو حکیم بھگوان داس پردھان آریہ سماج کھڈیاں کی طرف سے پنڈت بدھ دیو کو گیارہ روپے اور استری سماج کی طرف سے اکاون روپے کل ۶۲ روپے بھینٹ کئے گئے استریاں بڑے اُتساہ سے حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے فنڈ اکٹھا کر رہی ہیں +

(منتری پنجاب حیدر آباد ستیاگرہ سمتی)

"پرکاش" آریہ سماج کا ۳۵ سالہ قومی پرچارک ہے۔ اس کے گراہک بنائیے +

(مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دو لیش کی بات

فیڈریشن کیا ہے؟

فیڈرل اسمبلی میں ۳۷۵ ممبر ہوں گے۔ جن میں سے ۱۲۵ ریاستوں کے نمائندے ہوں گے۔ اور ۲۵۰ برطانوی ہند کے۔ ان ۲۵۰ میں سے ۲۱۱ ممبر فرقہ وارانہ نیابت کے اصول پر ان ڈائریکٹ انتخاب سے منتخب ہوں گے۔ (یعنی صوبائی اسمبلیوں کے ممبر منتخب کریں گے) ۔ باد رہے کہ ان میں سے دو کے متعلق کونسل ان آرڈر ہدایات جاری کرے گی +

۹ نشستیں عورتوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ جن کا انتخاب پراونشل اسمبلیوں کی لیڈی ممبران کریں گی۔ گویا یہ انتخاب کمیونل ایوارڈ کے مطابق ہوگا۔ تاہم ان میں سے دو نشستیں مسلمان عورتوں کے لئے اور ایک انڈین کرسچین کے لئے مخصوص ہے +

۲ ممبر کورگ۔ اجمیر مارواڑ کی نمائندگی کریں گے۔ جن کا انتخاب مخلوط ہوگا۔ ۳۵ ممبروں کا جو خاص خاص چیزوں کی نمائندگی کریں گے۔ انتخاب کمیونل ایوارڈ کے مطابق ہوگا۔ ان کے متعلق مزید ہدایات کونسل ان آرڈر جاری کرے گی۔ فیڈرل اسمبلی کی جداگانہ تقسیم یہ ہے:۔

ہندو ۱۰۵ - سکھ ۶ - اینگلو انڈین ۴ - کرسچین ۸ - زمیندار ۷ - عورتیں ۹ - اچھوت ۱۹ - مسلمان ۸۲ - یوروپین ۸ - کامرس ۸ - لیبر ۱۰ +

مختلف صوبجات کی تقسیم یہ ہے:۔

مدراس ۳۷ - بمبئی ۳۰ - بنگال ۳۷ - یو۔ پی ۳۷ - بہار ۳۰ - سی۔ پی ۱۵ - آسام ۱۰ - فرنٹیئر ۵ - سندھ ۵ - اڑیسہ ۵ - دہلی ۲ - برٹش بلوچستان ایک - اجمیر مارواڑ ایک - کورگ ایک - غیر صوبائی ۴ +

پنجاب میں کمیونل ایوارڈ کی رو سے تقسیم اس طرح ہوگی:۔

ہندو ۶ - اچھوت ۱ - مسلمان ۱۴ - سکھ ۶ - انڈین کرسچین ایک - زمیندار ایک - عورت ایک - کل ۳۰ +

نشستوں کی مندرجہ بالا تقسیم میں یہ باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں:۔ (۱) پنجاب میں ہندوؤں کی نشستوں میں سے سات نشستیں ہریجنوں کے لئے مخصوص ہیں ۔ ۲ م

(از شری رامدیو جی شاستری ایم۔اے)

دو لیش کی بات

برٹش سرکار کا بجٹ ۱۹۳۹ء

سینا کا یہ خرچ اس سرکار کل خرچ کا ۹ بھگ ایک چوتھائی ہے۔ یہ خرچ انگلینڈ سادھارن فوجی خرچ نہیں۔ آج کی وشم پرستھتیوں کو دھیان میں رکھ تنا بیڑھ کی تیاریوں میں لگا ہونے کے کارن برٹش کا یہ خرچ اتنا بڑھ گیا ہے۔ انیتھا سادھارن طور پر یہ خرچ اس سے کہیں کم ہوتا۔ اس اوستھا میں یہ کل خرچ کا ۱۵ سے ۲۰ پرتی شت بھاگ سے ادھک نہیں ہو سکتا ہے +

اب اس کی تلنا بھارت کے فوجی خرچ سے کیجئے۔ بھارت کا فوجی خرچ آج بھی تمام درودھوں کے باوجود بھی کل خرچ کا لگ بھگ آدھا ہے۔ انگلینڈ جب کہ ایسی وشم اوستھاؤں میں بھی اپنے خرچ کا کیول ایک چوتھائی فوج پر خرچ کر رہا ہے۔ تب بھارت سرکار لگ بھگ آمدنی کا آدھا حصہ فوج پر خرچ کرے۔ یہ کہاں کا نیائے ہے؟ اس سمبندھ میں پاٹھک سویم انومان لگا سکتے ہیں +

برٹش کے خرچ میں لگ بھگ اتنا ہی تعلیم ، پبلک ہیلتھ ، ماشر یہ قوموں کے سماجک کو بھی ہدایت ہے۔ اس پرکار ۲۴ کروڑ اور ۷۲ لاکھ روپیہ برٹش پرتی ورش خرچ کرتا ہے۔ اس میں ۲۳ کروڑ روپیہ تو فوج اور اس کے انتظام پر خرچ کیا جاتا ہے۔ شیش میں سے ایک کروڑ آئرلینڈ کو ملتا ہے۔ اور ۶۲ لاکھ انیہ پھٹکر خرچ ہوتا ہے +

شیش لگ بھگ آدھے خرچ میں سے تمس پرکار وبھن مدوں پر خرچ ہوتا ہے :-

کیندریہ سرکار	۲۶۸۴۰۰۰
پاٹھ شالا وبھاگ و دواجیہ خرچ	۱۵۳۸۷۰۰۰
قانون اور ویوستھا	۱۹۱۰۴۰۰۰
شکشا وبھاگ	۶۳۳۴۴۰۰۰
سواستھ مزدور و بیمہ	۱۷۲۳۱۶۰۰۰
ویوسایہ و ادیوگ	۴۴۶۴۶۰۰۰
پھٹکر	۱۴۱۱۰۰۰

*

آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے

گوروکل کانگڑی کا
بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت تین روپے تولہ

فہرست ادویات مفت

پتہ :- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)
ایجنٹ افریقہ :- چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

وچتر وشو

سردی سے محفوظ

امریکہ میں کہیں کور ہیکین نام کا ایک نوجوان ہے۔ جس پر ادھک سے ادھک سردی کا بھی پربھاؤ نہیں پڑتا۔ ایک بار اتفاق سے وہ جون ٹاریو جھیل میں گر پڑا۔ اس سمے اس جھیل کا پانی جما ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی اس پر کچھ اثر نہ پڑا +

اس کے بعد ہیکین نے اپنے اس گن کا پردرشن کرنے کا نشچے کیا۔ ہزاروں آدمی روز اسے دیکھنے جاتے ہیں۔ وہ برف پر سادھارن نیکر پہنے کا رستر پہن کر لیٹا رہتا ہے۔ بنا کسی کشٹ کے برف کھاتا ہے۔ جمتے ہوئے پانی میں تیرتا ہے۔ پرنتو اس کے چہرے پر تنک بھی پریورتن نہیں دکھائی پڑتا۔ ڈاکٹر حیران ہیں۔ اس کے باہیہ شریر پر برف کا پربھاؤ پڑتا ہے۔ اور اس کا چمڑا نیلا پڑ جاتا ہے۔ پرنتو پھر بھی اسے کچھ کشٹ نہیں معلوم پڑتا +

دیا سلائیوں کا گرجا گھر

دہلی کراؤچ نام کے ایک اٹھارہ ورشیہ لڑکے نے پانچ ہزار دیا سلائیوں دوارا کرائسٹ چرچ کے ڈھنگ کا ایک گرجا گھر کا نمونہ بنایا ہے +

سمندر کے نیچے تتلی

نوواسکوٹیا میں سمندر کے کنارے ایک کوئلے کی کان ہے۔ یہ کان سمندر کی تہ میں بھی بہت دور تک چلی گئی ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک آدمی کو اس کان میں ایک ہزار فٹ سمندر کے نیچے ایک تتلی ملی۔ کان کے اندر ہی کرترم پرکاش کی مدد سے ایک باغ لگایا گیا ہے +

دن بھر میں بیس ۲۰ ردرپ

پانی کے اندر ایک پرکار کی مکھی پائی جاتی ہے۔ جس کا جیون کیول ایک ہی دن کا م

(۲) آسام اور اڑیسہ میں لیڈی ممبران کا انتخاب مخلوط ہوگا

(۳) پنجاب میں زمینداروں کی ایک نشست مرتب +

سواستھ رکھشا

آم کے فوائد

دنیا بھر میں آم صرف ہندوستان میں ہی پایا جاتا ہے۔ اور یہ ہندوستان کا سب سے بڑا میوہ ہے +

امریکہ کے لیڈنگ ڈاکٹر ولسن نے بڑے زوردار لفظوں میں تسلیم کیا ہے۔ کہ آم میں مکھن سے سو گنا زیادہ طاقت موجود ہے۔ انہوں نے آزمائش کر کے یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ آم کے مناسب استعمال سے جسم کے نروس سسٹم کو طاقت ملتی ہے۔ خالص خون بہتات سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم بنتا ہے +

امپائر مارکٹنگ بورڈ لنڈن نے آم میں پائے جانے والے مقوی جوہر کے بارے میں ایک بلیٹن نکالا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ آم میں "اے"۔ "سی" اور "ڈی" وٹامنز بہت زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ وٹامن "اے" بیرونی زہر اور کیڑے مکوڑے کے اثر کو روکنے والی ہے۔ وٹامن "سی" چمڑے کی بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ اور وٹامن "ڈی" دانتوں اور جسم کی تمام ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہے +

کتنا ہی آم کسی نے کھا لیا ہو۔ اگر وہ تین جامن اس کے بعد کھالے تو وہ کھایا ہوا آم سب کا سب بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اگر جامن نہ ملے۔ تو سونٹھ اور نمک پیس کر پھنکی بھر کھالے۔ کھائے ہوئے آم کا کہیں پتہ بھی نہ لگے گا +

خوب پکے ہوئے آم مقوی ہوتے ہیں۔ اور دودھ کے ساتھ کھانے سے یہ اور بھی زیادہ فائدہ کرتے ہیں۔ جن کا معدہ صاف نہ رہتا ہو۔ جن کو قبض کی شکایت رہتی ہو۔ یا پیٹ صاف نہ ہوتی ہو۔ ان کے لئے ایک مزیدار دوا ہے +

بے خوابی کی بھی یہ ایک بے خطا دوا ہے۔ تھوڑے سے میٹھے آم کھا کر اوپر سے نیم گرم دودھ پی لیجئے۔ نیند بغیر لائے اپنے آپ آ جائے گی۔ "بھاؤ پرکاش" میں لکھا ہے۔ کہ آم سے نیا خون پیدا ہوتا ہے۔ اور تپ دق کے مریض کے لئے یہ رام بان دوا ہے۔

نیچے آم کے چند مجربات دئے جاتے ہیں۔ جن کا استعمال بہت مفید ہے:-

(۱) دو تین کچے آم شام کو بھون لیں۔ اور رات بھر کسی کھلی جگہ پر پڑا رہنے دیں۔ سویرے انہیں مسل کر شربت سا بنا لیں۔ اور ایک چٹکی بھنا ہوا زیرہ۔ ذرا سا سیندھا نمک اور کالی مرچ ڈال کر پی جائیں۔ اس سے گرمیوں میں لو کبھی اثر نہ کرے گی۔ نیز فضول پیاس نہ لگے گی۔ اور دن بھر جسم میں تازگی بنی رہے گی +

(۲) تپ دق کی بیماری میں کسی پتھر یا چینی کے برتن میں تازہ میٹھے اور رسیلے آموں کا رس پندرہ بیس تولہ بھر نچوڑیں۔ اس میں چھوٹی مکھیوں کا شہد ۵ تولہ ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ اور دن رات میں دو یا تین بار گائے یا بکری کا تازہ دودھ مصری ڈال کر پی لیں۔ پانی کی بجائے اگر دودھ ہی استعمال کیا جائے تو اچھا ہے۔ اس طرح اکیس دن تجربہ کرنے سے تپ دق جیسی لا علاج مرض والا آدمی بھی صحت حاصل کر سکتا ہے +

(۳) سنگرہنی یا پیچش کی دیگر امراض میں صبح ۹ بجے دو بڑے اور پکے ہوئے آم لیں۔ ان کے چھلکے چھیل کر پھینک دیں۔ اور گودے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ایک قلعی دار برتن میں رکھ دیں۔ بعد کو اس کو ڈرے میں ابال کر ٹھنڈا کیا ہوا دودھ اتنا ڈالیں۔ جس سے کہ آم کے ٹکڑے ڈوب جائیں +

پھر آم کے ان ٹکڑوں کو چمچہ سے کھا کر وہی دودھ اوپر سے پی جائیں۔ صبح اس طرح آم کھا لینے کے بعد پھر دن میں تین تین گھنٹے بعد تین تین چھٹانک دودھ پینا چاہیئے۔ اس بات کا خوب دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ آم اور دودھ کے سوائے اور کوئی چیز کھائی پی نہ جائے۔ جب دستوں کی تعداد میں کمی آ جائے۔ تو مریض کو دو آم دوپہر کے وقت بھی اسی طرح دودھ کے ساتھ دینے چاہئیں۔ دو ہفتہ اسی طرح سے قاعدہ کے ساتھ آم کھانے سے سنگرہنی کی مرض پورے طور پر دور ہو جاتی ہے +

آم کی برف بھی بنائی جاتی ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ آم کا رس نکال کر شکر ڈال لو۔ اور پھر اس کو قلفی میں رکھ کر جما لو۔ یہ برف بہت خوش ذائقہ اور مفرح ہے۔ بہت سے لوگ آم کا رس اور دودھ باہم ملا کر پھینٹتے ہیں۔ یہ اور بھی خوش ذائقہ ہوتی ہے +

مشرقی تہذیب و تمدن اور علم و ادب کا نایاب مرقع

تیج کرشن نمبر

ناظرین کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ تیج کا شہرۂ آفاق کرشن نمبر جو نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر سے بھی خراج تحسین حاصل کر چکا ہے ٭

یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو بھگوان کرشن کے جنم پر بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا

تیج کرشن نمبر میں ہر سال نئی نئی خوبیاں پیدا کی جاتی ہیں اور ہر نمبر کو گزشتہ نمبر سے بہتر بنایا جاتا ہے یہی سبب ہے کہ آج تک کوئی دوسرا اردو اخبار اس کی شان کا نمبر شائع نہیں کر سکا، دنیا کی بڑی بڑی ہستیوں کے بیش قیمت پیغامات، اہل قلم حضرات کے مفید مضامین، شعراء باکمال کی دلکش نظمیں، کہانیاں اور ڈرامے، بھگوان کرشن اور دوسرے مہاپرشوں کی دلفریب رنگین تصاویر اور حالات موجودہ پر دلچسپ کارٹون کرشن نمبر کی زینت ہوں گے ان خصوصیات کے علاوہ اس کا رنگین ٹائٹل اپنی مثال آپ ہوگا، غرضیکہ امسال کا کرشن نمبر سائنس، لٹریچر، فلاسفی اور آرٹ ہر لحاظ سے ایک بہترین تحفہ ہوگا ٭

آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسی نایاب چیز تجارت کی ترقی اور اشاعت کے لئے کتنی مفید ثابت ہو سکتی ہے جن حضرات کے اشتہارات گذشتہ سولہ سال سے کرشن نمبر میں شائع ہو رہے ہیں وہ اسکے اشتہاری صفحوں کی قدر و قیمت سے خوب واقف ہیں اگر آپ کو ابھی تک تیج کرشن نمبر میں اشتہار دینے کا موقعہ نہیں ملا ہے تو اس مرتبہ ضرور اشتہار دیکر آزمائیں امید ہے کہ نتائج سے خوش ہو کر آپ ہمیشہ کے لئے اس میں اپنا اشتہار جاری رکھنا پسند فرمائیں گے، شرح اشتہارات اور دیگر حالات ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں

ایڈورٹائزنگ منیجر روزانہ تیج دہلی

دیوان پرنٹنگ پریس سرکار روڈ متصل سیتلا مندر لاہور۔ باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش ہسپتال روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا +

Regd. No: L. 435.   Telegrams: "Prakash"   Phone No: 237.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶

ॐ

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر:-
مہاشے کرشن ... لاہور

[illegible]

چندہ
سالانہ — چار روپیہ ... ششماہی ...
سہ ماہی — ... ۵ روپے
ودیشوں سے ... روپے

قیمت :- فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار :- ۹ ساون سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۹

قوم کی شان

ہماری قوم کی پہلی سی بھگون شان پیدا کر
وہی عزت وہی عظمت وہی بھرمان پیدا کر

دلوں میں درد جاتی کا دھرم سے جسکو الفت ہو
ہماری قوم کے گھر گھر میں وہ سنتان پیدا کر

بچیں خود اور بچائیں دوسرونکو قعر ذلت سے
جو جاتی کا کریں کلیان وہ دھنوان پیدا کر

ہٹائیں نہ قدم اپنا کبھی میدان سے پیچھے
جو کھائیں قوم کی خاطر جگر میں بان پیدا کر

امر کی ہے یہی بنتی پر بھوجی اس ادسنتھا میں
اٹھائیں قوم کو آکر جو وہ بلوان پیدا کر

(از امر ناتھ جی گپتا)

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد
پرپاٹھک چھٹا۔ کھنڈ پہلا

یہ اِتہاس کتھا ہے۔ کہ پراکال میں ایک ارُونی منی کا پتر شویت کیتو تھا۔ اس کو پتا نے کہا ۔۔ "ہے شویت کیتو! تو برہم چریہ دھارن کر کے آچاریہ کے سمیپ رہ ۔ ودیا ادھین کر۔ لشیچہ سے ہمارا کلین پتر ویدوں کو نہ پڑھ کر برہمبندھووت نہیں ہوتا ہے۔ ہمارے ونش کے پتر سبھی ویدگیہ ہوتے ہیں" وہ شویت کیتو بارہ برس تک گورو کے پاس رہ کر جب چوبیس ورش کا ہوا۔ تو سارے وید پڑھ کر بڑا منتوی۔ اپنے آپ کو ویدگیہ ماننے والا اور ہٹھی بن کر اپنے پتا کے پاس آیا ٭

اُس کو اس کے پتا نے کہا ۔۔ ہے پیارے شویت کیتو! جو یہ منتوی۔ پنڈتا بھِمانی ہٹی ہے۔ کیا تو نے اپنے آچاریہ سے وہ آدیش رہسیہ روپ اُپدیش پوچھا تھا۔ جس آدیش کے جاننے سے نہ سُنا ہُوا بھید سُنا ہُوا ہو جاتا ہے۔ نہ منن کیا ہُوا وشے منن کیا ہُوا ہو جاتا ہے؟

ارونی نے کہا ۔۔ ہے پیارے جیسے ایک مٹی کے ڈھیلے سے ایک مٹی کے پنڈ کے گیان سے سارے مٹی کا بنے جگت جانا ہُوا ہو جاتا ہے۔ مٹی کے بنے ہوئے پدارتھ نانا ہیں۔ پرنتو وہ وکار وچن کا ادھین ہے۔ کہنے کی وستو ہے۔ اور کیول نام ماتر ہے۔ اس میں پدارتھ مٹی کا ہی ستیہ ہے۔ ہے پیارے اس اُپدیش سے سرو گیان ایسا ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک سوَرن پنڈ سے سارا سوَرن سے جانا ہُوا ہو جاتا ہے۔ وکار سوَرن کی ہی وستو تو وچن وستار سے اور کیول نام کی وستو ہے۔ وہ وستو میں سوَرن ہی ستیہ ہے"۔

ہے پیارے! جیسے ایک نہرنے کے گیان سے ایک وہ کھنڈ کے جان لینے سے سارا لوہے کا بنا وکار یا نا ہُوا ہو جاتا ہے۔ وکار وچن دستار اور نام کی وستو ہے۔ سب وکاروں میں لوہا ہی ستیہ ہے۔ میرے ہی پیارے وہ آدیش ہے؟

وید امرت

اوم

رگوید — یجروید — سام وید — اتھرووید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओं नक्तोषसा सुपेशसास्मिन यज्ञ उप ह्वये इदं नो वर्हिरासदे

(رگ وید منڈل ۱-۱ انوواک ۴-سوکت ۱۳-منتر ۷)

(اوم) نکتوشسا سپے شساسمن یگیہ اُپ ہوئیے اِدم نو وہر را سدے ٭

پدارتھ:۔ میں (اسمن) اس گھر تھا (یگیہ) سنگت کرنے کے کاموں میں (سپے شسا) اچھے روپ والے (نکتوشسا) راتری دن کو (اُپ ہوئیے) اُپکار میں لاتا ہوں۔ جس کارن (نہ) ہمارا (ودھی) نواس ستھان (آسدے) سکھ کی پراپتی کے لئے ہو ٭

بھاوارتھ منش کو اُچت ہے۔ کہ اس سنسار میں ودیا سے سدیو اُپکار لیوے۔ کیونکہ راتری دن سب سب پرانیوں کے سکھ کا ہیتو ہوتا ہے ٭

(اگلے منتر میں ان اگنیوں کا اُپدیش کیا ہے کہ جو شدھ کرنے والے ودیت روپ سے اپرسدھ اور پرتیکش ستھول روپ سے پرسدھ ہے ٭

(رشی دیانند کرت رگوید بھاشیہ سے)

وید کاویہ امرت

ओ३म् । समानी प्रपा सह वोऽन्न भागः समाने योक्त्रे
सह वो युनज्मि । सम्यञ्चोऽग्निं सपर्यत आरा नाभि
(اتھرو وید ۳-۳۰-۶)
मिवाभित ॥

ہو پیاؤ شُبھ ایک ہی۔ ہو رسوئی بھی ایک
ایک ہی بندھن سے تمہیں۔ میں سب کو کروں ایک
جُڑے ایک میں جو تتا۔ جیوں گاڑی کے بیل
ایسے ہی سنگر سنہ کر۔ پالیں سبھی پریم میل
رتھ چکر کے دُھرے کے۔ ارے لگے جیوں اور
اگنی کو ہی سیون کرو۔ تیوں بیٹھے چَھوں اور
مل کر ہی کرو آپ سب۔ اگنی دیو ست سنگ
پرمیشور وِدوان اور۔ گورو گیانی ست سنگ

چھپے ہوئے پھول

(۱)

اگر اپنی ہمتی سے تمہیں دُشمنی ہے تو اِدھک سے ادھک منتر بناؤ ٭

(۲)

کیا اس سنسار میں کوئی اپنے کو الیاش میں رکھنے والا پُرش ہے۔ جو اپ لیش کو من کر بُرا نہیں مانتا۔ جیسے شستھ گھوڑا چابک کو ٭

(۳)

اگیان کا ہونا اتنا سپد نہیں ہے۔ لیکن اگیان کا بنے رہنے دینا ہی نسندیہ نچ ہے ٭

(۴)

اپنے سادھیہ کو پراپت کرنے کا پرتن کرو۔ انیتھا جو کچھ تمہارے سنمکھ آئے گا۔ اُسے ہی تم گرہن کرنے کے عادی ہو جاؤ گے ٭

(۵)

گیان کی پرکاشٹھا اپنے اگیان کو پہچان لینے میں ہے ٭

(۶)

راج نیتی میں اُدارتا کا وشیش مہتو ہے وشال سامراجیہ کی ویوستھا چھوٹے لوگوں سے ہونی اسمبھو ہے ٭

(۷)

دھرم پورن راج نیتی کا مُگ تو گیا ٭

(۸)

اُن سے مت ڈرو جو شریر کی ہتیا کرتے ہیں۔ پرنتو آتما کی ہتیا کرنے میں امرتھ ہیں۔ ان سے ڈرو جو شریر اور آتما دونوں کی ہتیا کر سکتے ہیں

(۹)

ہم آشاؤں کے بل پر اپنے آشرت رہتے ہیں۔ جیسے ڈوبتا ہوا دیکھتے تنکے کے سہارے

(۱۰)

منش میں جو شکتی ہو۔ اس کا اپیوگ اُسے کرنا چاہیئے ٭

(۱۱)

میری کمزوری کی اپیکشا میری مضبوطی کے ساتھ سہانو بھوتی پرورش کر مجھے سہرا پردان کرو ٭

(۱۲)

استری کی ہر ٹیک بات کو مانتے رہنا خطرناک ہے ٭

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...رہ جاری رہے گا!

(... ۱۹- جولائی) حیدرآباد ستیاگرہ ... رکھنے والے حلقوں میں بات چیت ... معلوم ہوا ہے۔ کہ حیدرآباد میں ... کے اعلان اور دھڑکی پابندیوں ... کے لئے کمیٹی کے تقرر سے ... پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ... میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ستیاگرہ ... اور سول جول کے بنیادی حقوق ... ہے۔

...ہنتی جی کا پروگرام

(... ۲۰- جولائی) شری ہنتی علادلپوری ... پرکاش نے حیدرآباد ستیاگرہ ... میں پرچار کا یہ نہایت سرگرمی ... شروع کردیا ہے۔ علاولپور اور ... گردوں میں پرچار کر آئے ہیں۔ ... آئندہ پروگرام حسب ذیل ہے:

...پنڈی شہر	۲۲- جولائی
صدر	۲۳- 〃
...نیاں	۲۸- 〃
...سر آریہ سماج لارنس روڈ	۲۹- 〃

... سماج لائل پور کا بھی نمنترن آیا ... ابھی تک تاریخ نشچت نہیں ...

... سماجوں کو پرچار کی ضرورت ہو ... لکھیں۔ سلیچر واتوار دور کی سماجیں ... ہیں۔ نزدیکی سماجیں کسی بھی روز ... ہیں۔

...رال "حیدرآباد ڈے" منائیں

(... ۱۹- جولائی) پنجاب حیدرآباد ... کمیٹی نے آریہ سماجوں سے اپیل ... کہ ۲۲- جولائی کو ساتواں "حیدر ... منائیں۔ اس میں پنجاب میں ... ولپان ریاست کے نفاذ کے ... پروٹسٹ کیا جائے۔ حیدرآباد کی ... حالات اور جیلوں میں ستیہ ... بدسلوکی کے واقعات کی ... تحقیقات کا مطالبہ کیا جائے۔ ... میں ایسی کوئی تقریر یا نظم نہ پڑھی ... جس میں اسلام یا حضور نظام کے ... بات ہو۔ فنڈوں اور والنٹیروں ... اپیل کی جائے۔ ستیاگرہیوں ... میں خاص احتیاط سے کام ...

نظام سرکار نے نام نہاد اصلاحات کا اعلان کردیا

(حیدرآباد دکن ۱۹- جولائی) سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اصلاحات کی سکیم کا اعلان کردیا گیا ہے۔ ایک فرمان کے ذریعہ نظام صاحب نے ان اصلاحات کی منظوری دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے۔ کہ اس سے ریاست میں اصلاحات کی طرف سے ایک اہم قدم اُٹھایا گیا ہے۔ اور مستقبل قریب میں ان میں مزید توسیع ہوگی۔ واضح رہے۔ کہ ستمبر ۱۹۳۷ء میں ایک تحقیقاتی کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ جس کی اسی میٹنگیں ہوئیں۔ اور اس نے ۲۳۸ گھنٹے کے غور و خوض کے بعد اپنی رپورٹ تیار کر کے ۳۱- اگست ۱۹۳۸ء کو پیش کی۔ بحث و تمحیص اور قطع و برید کے بعد اصلاحات کی جو سکیم منظور کی گئی ہے۔ وہ بہت طویل ہے۔ ذیل میں ہم مختصر طور پر اصلاحات کا لب لباب درج کرتے ہیں:-

(۱) ۸۵ ممبروں کی ایک اسمبلی قائم کی جائے گی۔ جس میں اکثریت غیر سرکاری نامزد ممبروں کی ہوگی۔ (۲) اسمبلی میں آدھے ہندو اور آدھے مسلمان ممبر ہوں گے۔ حالانکہ ریاست کی آبادی میں نوّے فیصدی ہندو اور صرف ۷- فیصدی مسلمان ہیں (۳) مشترکہ نیابت ہوگی۔ مگر یہ بھی مسلمانوں کو اکثریت میں رکھنے کے لئے ہی۔ (۴) مذہبی معاملات کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک سٹیچوری کمیٹی بنام دینیات کمیٹی بنائی جاوے گی۔ جس میں ہندو اور مسلمان ممبر برابر ہوں گے۔ اور بس۔ (۵) سرکاری ملازمتیں صرف ریاستی باشندوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ اور پبلک سروس کمیشن بھرتی کرے گا۔ (۶) سیاسی و مذہبی جلسوں کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ مگر ان کے انعقاد سے پہلے ان کی اطلاع حکام کو دینی ہوگی۔ (۷) نظام کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ کسی بھی قانون کو رد کر دے۔

مسلمانوں نے ہڑتال کردی

اس وقت اصلاحات کے اعلان کا صرف یہ ردِّ عمل دیکھا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے ایک طبقہ نے آج ہڑتال کردی ہے۔ کچھ مسلمان سائیکلوں اور کاروں پر بازاروں میں چکر لگاتے رہے۔ ان لوگوں نے یا تو ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے پکڑے ہوئے تھے یا سیاہ بلے لگائے ہوئے تھے۔

آریہ لیڈروں کی میٹنگ

نظام گورنمنٹ کے گذشتہ روز کے کمیونک اور اصلاحات کے اعلان پر غور کرنے کے لئے دہلی میں آریہ لیڈروں کا ایک اہم اجلاس ۲۴- جولائی کو ہو رہا ہے۔ لاہور سے پنڈت ٹھاکردت وئید امرت دھارا اور رائے بہادر بدری داس میٹنگ میں شامل ہونے کیلئے دہلی روانہ ہوگئے ہیں۔ اس میٹنگ میں نہایت اہم فیصلے ہونے کی توقع ہے۔

مہاشہ کرشن جی کے مقدمہ کی سماعت بند کمرے میں

(حیدرآباد ۱۷- جولائی) "دکن کرانیکل" اپنی اشاعت مورخہ ۱۶- جولائی میں رقمطراز ہے:- "عوام میں یہ افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ مہاشہ کرشن کا مقدمہ کھلی عدالت میں ہو رہا ہے۔ مگر یہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ یہ مقدمہ بند کمرے میں سماعت کیا جا رہا ہے۔ عوام کو کمرہ میں جانے کی اجازت نہیں۔ یہاں تک کے اخبارات کے رپورٹر بھی نہیں جا سکتے"۔ ہائیکورٹ کے وکیل مسٹر بنسی دھر داؤ جوشی کو مجسٹریٹ نے اجازت دے دی تھی۔ کہ وہ نئی جیل میں جہاں مقدمے کی سماعت ہو رہی ہے جا سکتے ہیں۔ اور کارروائی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ساڑھے دس بجے وہ جیل کے دروازہ پر بھی پہنچ گئے۔ مگر ۱۲½ بجے تک وہ سڑک پر ہی دھول پھانکتے رہے۔ انہیں کسی نے بھی اندر جانے نہ دیا۔ پھر انہوں نے سپرنٹنڈنٹ جیل سے ملنے کی خواہش کی۔ لیکن وارڈروں نے ان کے بھی درشن نہ ہونے دئے۔ اور وہ مایوس واپس چلے گئے۔

... (۱۰) آنند ... ۴ (۷) پرسان پہل پرکاش ۸ ر (۸) جین مت درپن ۸ ر (۹) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ ر ... (۱۳) راز مسرت ۶ ر ... ہدایت ۲ ر ... ہفتہ ۴ ر (۱۱) موسیٰ پرچاکی حقیقت ۴ ر (۱۲) پریم سری ۸ ر ...

نظام سرکار کا تازہ اعلان

(حیدرآباد ۱۸- جولائی) نظام سرکار نے آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کے ستیاگرہ کے متعلق ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں ان دو سوسائیٹیوں کی طرف سے ستیاگرہ کے جواز میں پیش کی جانے والی دلائل کو رد کرنے اور اپنے کیس کو ڈیفنڈ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس نے اپنے بیان میں لکھا ہے۔ کہ جون کے آخیر تک صرف آٹھ ہزار سے کچھ اوپر گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ اور ان میں صرف سولہ سو ریاستی باشندے ہیں۔

مذہبی پابندیوں کے متعلق اس نے کہا ہے۔ کہ ریاست کی پالیسی باقی ہندوستان جیسی ہے۔ اس نے اگر پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ تو قانون اور امن کی اہم ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔ اور کہ وہ "Prevention is better than cure" کے اصول پر عمل کر رہی ہے۔ لیکن وہ زیادہ دیر ان پابندیوں کو جاری رکھنا نہیں چاہتی۔

اس نے مزید کہا ہے۔ کہ پرائیویٹ سکولوں پر اس نے کوئی پابندی نہیں عائد کی ہوئی۔ ہندو مسلم اوقاف کے لئے سٹیچوری سٹینڈنگ کمیٹی کا تقرر عمل میں آئے گا۔ اس میں آدھے سرکاری اور آدھے غیر سرکاری ممبر ہوں گے۔ اور پریذیڈنٹ وہ شخص ہوگا۔ جو نہ مسلم ہوگا نہ ہندو۔ (مفصل جانکاری کے لئے لیڈنگ آرٹیکل پڑھیں)

ساری آمدنی ستیاگرہ فنڈ میں

شری ہنتی علادلپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور نے اپنی تمام تصانیف سے ہونے والی آمدنی ستیاگرہ جاری رہنے تک حیدرآباد فنڈ میں دے دینے کا نشچہ کیا ہے۔ ان کی زبردست و ہر دلعزیز رچنائیں یہ ہیں:-

(۱) گیتا گان ہندی ۸ ر۔ اردو ۱۲ ر
(۲) ہنتی راماین ہندی ار۔ اردو ۲ پیسے
(۳) اُپ نشد گان۔ ہندی ۳ پیسے اردو ۲ پیسے
(۴) آریہ سماج کیا ہے؟ اردو ۴ ر
(۵) سندھیا گان ہندی اردو ایک روپیہ سینکڑہ فی کاپی ایک پیسہ
(۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ ر

... عام محبت ۳ ر ——— زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر پرچار کریں۔ اور ستیاگرہ فنڈ کی امداد کا کارن بنیں۔ منیجر:- ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر پانسو والنٹیروں کیساتھ ستیاگرہ کرینگے

(منماڑ ۱۸- جولائی) آریہ ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر بیرسٹر ونائیک ماؤ ۱۹- جولائی کو احمد نگر پہنچیں گے۔ اور وہاں سے پانسو والنٹیروں کے ساتھ ۲۲- جولائی کو ستیاگرہ کریں گے +

ستیاگرہیوں کو سولہ سولہ ماہ قید

(منماڑ ۱۸- جولائی) جن ۳۸ ستیاگرہیوں نے ۱۶- جولائی کو سوامی سدانند جی کی زیر سرکردگی بیزوادہ میں ستیاگرہ کیا تھا۔ انہیں سولہ سولہ ماہ قید کی سزا دی گئی +

کتنے ستیاگرہی گرفتار ہوئے؟

(منماڑ ۱۷- جولائی) ۱۵- جولائی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کل ۲۲۲ ستیاگرہیوں نے مختلف مرکزوں سے ستیاگرہ کیا۔ شولاپور گنجوٹی سے ۲۹- بجاڑہ وارنگل سے ۲۷- چاندہ راجورہ سے ۴۴- نگر بیبھٹی سے ۵- باسیم کنیز گارڈ سے ۱۵- منماڑ باسم سے ۲۶ و ۱۷- چاندہ کریم نگر سے ۵- منماڑ باسم سے ۲۶ +

تین ہزار ستیاگرہی بیمار

(شولاپور ۱۷- جولائی) بیان کیا گیا ہے۔ کہ حیدرآبادی جیلوں میں تقریباً تین ہزار ستیاگرہی بیمار ہیں۔ اور کم از کم پچاس قید تنہائی میں ہیں۔ وہاں انہیں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں بھی ڈال دی گئی ہیں +

انگلستان ڈیپوٹیشن بھیجنے کا فیصلہ

(نئی دہلی ۱۷- جولائی) انٹرنیشنل آرین لیگ کا اجلاس ہوا۔ جس میں حیدرآباد ستیاگرہ کی صورت حالات پر غور کرنے کے علاوہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے انگلستان میں ڈیپوٹیشن بھیجا جائے۔ ڈیلیگیشن کے ممبروں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ یہ بھی تجویز پیش کی گئی۔ کہ ستیاگرہ کو نیا رنگ دے کر اس میں زیادہ سرگرمی پیدا کی جائے +

اجمیر سے ۳½ سو ستیاگرہی

(اجمیر ۱۷- جولائی) آج یو-پی کے مسٹر دیویندر ناتھ شاستری کی زیر سرکردگی ۳½ ستیاگرہیوں کا جتھا یہاں سے ستیاگرہ میں

گوردوارہ پربندھک کمیٹی حیدرآباد میں ستیاگرہ کریگی

(امرتسر ۱۷- جولائی) شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی ایگزیکٹو کا ایک اہم اجلاس ماسٹر تارا سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ دیگر امور کے گوردوارہ حضور صاحب حیدرآباد دکن کے متعلق کافی غور و خوض کیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ چونکہ اس بات کا خدشہ ہے۔ کہ گوردوارہ مذکور کے ساتھ ملحقہ تمام جائیداد انتظامیہ کمیٹی کے نامزد عہدیداروں کے ہاتھوں محفوظ نہیں۔ اس لئے دو اصحاب پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن حیدرآباد جائے۔ اور بچشم خود تمام حالات کا معائینہ کرے۔ اور دربار سے مطالبہ کرے کہ گوردوارہ مذکور کا چارج شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے حوالہ کر دیا جائے۔ ڈیپوٹیشن کے لئے سردار سمپورن سنگھ ایم-ایل-اے کو منتخب کیا گیا۔ دوسرے سجن کو ماسٹر تارا سنگھ جی نامزد کریں گے۔ باوثوق حلقوں سے پتہ چلا ہے۔ کہ اگر نظام سرکار نے سکھوں کا مطالبہ منظور نہ کیا۔ تو نظام سرکار کے خلاف ستیاگرہ پر وچار کیا جائے گا +

راجپوتانہ کے آریہ لیڈر

(اجمیر ۱۶- جولائی) راجپوتانہ کے آریہ لیڈر پنڈت جے لال ۲۶ والنٹیروں کا جتھا جمع کرنے کے بعد اجمیر آ گئے ہیں +

مہاتما جی سے مشورہ

(ایبٹ آباد ۱۴- جولائی) آج لالہ دیش بندھو گپتا ایم-ایل-اے (پنجاب) نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اور حیدرآباد میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کے سلسلہ میں ان سے تبادلہ خیالات کیا +

مہاشہ کرشن جی کیخلاف فرد جرم

(اورنگ آباد ۱۱- جولائی) سینچر وار کو مہاشہ کرشن جی اور ان کے ساتھیوں پر زیر دفعہ ۱۲۲ و ۱۲۴ تعزیرات آصفیہ (مطابق دفعات ۱۴۵ و ۱۸۸ تعزیرات ہند) و ۱۲۶ (الف) پبلک سیفٹی ایکٹ فرد جرم لگا دیا گیا۔ اتوار کو سب کے مختصر بیان ہوئے +

شامل ہونے کے لئے حیدرآباد روانہ ہوا۔ اہل شہر کی طرف سے اُسے نہایت شاندار الوداع کہی گئی +

آریہ ستیاگرہ کی رفتار

(شولاپور ۱۶- جولائی) آریہ ستیاگرہ کمیٹی شولاپور کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ۸- جولائی سے ۱۵- جولائی تک مندرجہ ذیل ستیاگرہی گرفتار ہوئے:-

۸- جولائی کو گنجوٹی سے ۲۹ ستیاگرہی

۸-	"	وارنگل سے	۱۳	"
۹-	"	راجورہ "	۲۶	"
۹-	"	نلگنڈہ "	۱۴	"
۹-	"	بیبھٹی "	۵	"
۹-	"	کنیز "	۱۰	"
۱۲-	"	بیضا پور "	۲۰	"
۱۳-	"	" "	۱۳	"
۱۳-	"	راجورہ "	۱۸	"
۱۳-	"	کریم نگر "	۵	"
۱۴-	"	باسم "	۲۳	"
۱۵-	"	بیضا پور "	۳۸	"
		کل میزان	۲۱۹	"

پوگیہ ودوان اُپدیشک کی ضرورت

سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما) کو ایک آریہ شاستر گیہ ودوان سدا چاری اور انوبھوی اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماج کے پرچار کا کام۔ سنتیہ کتھا اور سنسکار آدی بھلی پرکار کرا سکے۔ پربھاد شالی وکتا ہوں۔ راگ ودیا جاننے والے انوبھاؤ کی پراتھنا پر وشیش دھیان دیا جاوے گا +

ماسک دکھشنا یعنی ویتن معقول دی جاوے گی۔ پراتھنا پتروں میں اپنے تجربہ۔ لیاقت اور ماسک دکھشنا کے سمبندھ میں صاف طور پر لکھنے کی کرپا کریں۔ پراتھنا پتر بہت جلد آنے چاہئیں +

کرشن چند منتری سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما)

پنجاب حیدرآباد ستیاگرہ ...

(لاہور ۱۴- جولائی) ... حیدرآباد ستیاگرہ ... (۱) پنجاب کی سب ضلع ... سے چیت کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ... دی پنجاب حیدرآباد ستیاگرہ ... بھون لاہور سے الحاق کریں + (۲) حیدرآباد ستیاگرہ میں ... سوئم سیوکوں اور جتھوں سے ... کہ وہ جس شہر یا سماج کی طرف ... وہاں سے ایک پرمان پتر اپنے ... لیتے آئیں +

۱۲۰۰ ستیاگرہی تیار ...

(منماڑ ۱۹- جولائی) پندرہ ... کے جیل جانے اور جیل میں ... جانے کے باوجود آریہ سماجیوں کا ... کم نہیں ہوا۔ ستیاگرہ سمتی کے ... وقت بارہ سو والنٹیر ہیں۔ جو ... کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ... جیل کے مصائب سے آگاہ ... لیکن ان کے جوش میں ذرا ... آیا +

آٹھویں ڈکٹیٹر کی ...

(منماڑ ۱۹- جولائی) ستیاگرہ ... آٹھویں ڈکٹیٹر بیرسٹر ونائیک ... جولائی کو ستیاگرہ کرنے کے ... رہے ہیں۔ کلکتہ۔ بمبئی اور دیگر ... سے تار موصول ہوئے ہیں۔ جن ... ان شہروں میں آنے کی دعوت ... پچاس ہزار روپیہ جمع ہو چکا ... مزید وعدے ہو رہے ہیں +

چھپ گئی۔ چھپ گئی۔ چھپ ...

حیدرآباد کے

نامی پستک چھپ گئی

نظام راجیہ میں ہو رہے آریہ ... دھرم یدھ میں اپنے پرانوں کی آہوتی ... والے شہیدوں کی سوانح کا ... پیسے (۱۰) کے ٹکٹ بھیج کر منگا ... پچیس سے زیادہ کاپیاں منگانے ... ملیگا + ملنے کا پتہ ... یاگو لکھیہ دیانند آشرم کیسر ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۶ ۸ ساون
پرکاش
(ہفتہ وار)
۱۹۳۹ء ۲۳-جولائی

نظام سرکار کا تازہ اعلان

نظام سرکار کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نے ان دلائل کو رد کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کی طرف سے ستیاگرہ کے جواز میں پیش کی جاتی ہیں۔

اس کے بیان کے مطابق جون کے آخیر تک آٹھ ہزار اور کچھ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ جن میں سے ریاست کے والنٹیر صرف سولہ سو ہیں۔ ان اعداد پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن جو اعداد ستیاگرہ سمتی کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ انہیں بھی غلط نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے اندازہ کے مطابق اب تک بارہ ہزار گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ اور ان میں آدھے سے زیادہ ریاستی باشندے ہیں۔ جب یہ دھرم یدھ کے سپاہی جب رہا ہوں گے۔ تو ان کی صحیح تعداد دنیا کے سامنے آ جائے گی۔

اپنے بیان میں نظام سرکار نے جیلوں میں پچھلے ڈیڑھ درجن سے زیادہ وہیدوں کی ... اور ستیاگرہیوں پر ہوئے لاٹھی چارج اور بدسلوکی کی شکایات کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ شاید اس کے پاس اس کا کوئی جواب ہی نہ ہو۔ پھر مسلمانوں کے ہاتھوں کئے گئے آریہ سماجیوں کے قتل کے متعدد واقعات کے متعلق اس نے آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرنے کے لئے کیا تسلی دی ہے؟

مذہبی پابندیوں کے متعلق اپنی پوزیشن کو واضح کرتے ہوئے اس نے لکھا ہے۔ کہ "عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کو ان کے ابتدائی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کی پالیسی باقی ہندوستان سے مختلف نہیں ہے۔ باقی ہندوستان کی طرح حیدرآباد گورنمنٹ کی بھی یہ پالیسی ہے۔ کہ تمام لوگوں کو بلا امتیاز مذہبی اعتقادات پرستش اور اپنی رسوم کی ادائیگی کی مکمل آزادی ہونی چاہئیے۔ بشرطیکہ اس سے قانون و امن کی اہم ضروریات کو نقصان نہ پہنچے۔ اس اصول کے اطلاق کے لئے حیدرآباد میں جو ریگولیشن رائج ہیں۔ وہ بنیادی مذہبی حقوق پر پابندیاں عائد کرنے کے خیال سے رائج نہیں کئے گئے۔ بلکہ ان کا مقصد محض پبلک امن کو قائم رکھنا ہے۔"

تو کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کو مذہبی آزادی دینے سے قانون اور امن کی اہم ضروریات کو نقصان پہنچنا شروع ہو جاتا ہے؟ لیکن جس نے آریہ سماج کے طریقہ پر پرچار و عبادت کو اپنی آنکھوں دیکھا ہے۔ وہ کبھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر اسے عبادت اور پرچار کی آزادی دے دی جائے۔ تو اس کی یہ آزادی نقص امن کے لئے خطرہ بن سکتی ہے۔ ریاست میں پبلک جگہوں، سماجوں حتے کہ گھروں تک میں ہون کرنے کی ممانعت ہے۔ کیا اس کی موجودگی میں نظام سرکار یہ دعوےٰ کرنے میں حق بجانب ہے کہ اس نے بنیادی مذہبی حقوق پر پابندیاں عائد نہیں کی ہوئیں۔ کیا وہ بتا سکتی ہے۔ کہ ہون کرنے اور اوم کا جھنڈا لہرانے سے قانون اور امن کی کسی اہم ضرورت کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے؟ نظام سرکار کے اس بیان کو پڑھ کر ہماری تسلی کیسے ہو۔ جب کہ واقعات اس کے دعوے کو خود غلط ثابت کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنے تازہ بیان کے مطابق ان پابندیوں کو جو اس وقت دھارمک آزادی پر عائد ہیں زیادہ دیر جاری رکھنا نہیں چاہتی۔ تو وہ کیوں کھلے طور پر یہ اعلان نہیں کر دیتی۔ کہ ۔۔۔ "وہ آریہ سماج کو مکمل دھارمک آزادی دیتی ہے۔ اور اس سے امید کرتی ہے۔ کہ وہ اس کا بیجا فائدہ نہ اٹھائے گا۔ اور کسی طرح بھی قانون اور امن کی اہم ضروریات کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے گا۔"

ہمارا یقین ہے۔ کہ اگر وہ یہ اعلان کر دے۔ تو نہ صرف ستیاگرہ سے پیدا ہوئی اس کی پریشانی کا خاتمہ ہو جائے۔ بلکہ وہ جلد تجربہ کر لے۔ کہ آریہ سماج کس طرح امن اور قانون کا ایک سچا دوست ثابت ہوتا ہے +

پرائیویٹ سکولوں کے متعلق اس نے کہا ہے۔ کہ ان پر کوئی پابندیاں نہیں لگائی جاتیں۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو ہندوؤں کے اچھی حالت میں چل رہے تین ہزار سے زائد سکولوں کو کیوں بلا وجہ بند کر دیا گیا۔

اگر وہ تعلیمی ترقی کی خواہاں ہے۔ تو ریاست میں لازمی پرائمری تعلیم رائج کرنے میں اُسے کیا عار ہے؟ اگر پرائیویٹ سکولوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ اور تعلیم کی ترقی کے میدان میں ہندوؤں سے بے انصافی نہیں ہوتی۔ تو پڑھے لکھے ہندوؤں کی پرسنٹیج دنوں دن کم اور مسلمانوں کی بڑھ کیوں رہی ہے؟ ۱۸۹۱ء میں پڑھے لکھے ہندو 3.37 فیصدی تھے۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں 3.03 رہ گئے تو کیوں؟ اس کے مقابلے میں مسلمان 6.37 فیصدی سے بڑھ کر 10.3 فیصدی کیسے ہو گئے؟ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ ۱۹۳۴-۳۵ء میں غیر ملکی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جو وظائف دئے گئے تھے۔ ان سب کے لئے صرف مسلمان طلباء کو ہی چنا گیا؟ اس بیان میں اس نے یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ کہ اس نے ہندوؤں کو ویایام شالائیں کھولنے کی کیوں ممانعت کر رکھی ہے؟ اسی طرح اس نے سرکاری زبان کے سوال پر بھی کچھ نہیں کہا۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ صرف سولہ فیصدی آبادی ہی اردو لکھ اور پڑھ سکتی ہے۔ باقی ۸۴ فیصدی پرجا تیلگو۔ کنڑی اور ہندی وغیرہ بھاشائیں بولتی سمجھتی اور پڑھتی ہے۔ پھر اردو کو ذریعہ تعلیم و سرکاری زبان کیوں بنایا گیا ہے؟ یقیناً ان باتوں کا جواب اس کے پاس نہیں۔ اور شاید اسی لئے اس نے ان سوالوں کو چھوا تک نہیں

ہندو مسلم اوقاف کے لئے اس نے علیحدہ علیحدہ دو کمیٹیاں بنانے کی تجویز کی ہے۔ عبادت اور مذہبی رسوم کی ادائیگی میں رکاوٹوں کے متعلق ہونے والی شکایتوں پر غور کرکے گورنمنٹ کو صحیح مشورہ دینے کے لئے سٹیچوری سٹینڈنگ کمیٹی قائم کی جاوے گی۔ جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو مساوی نمائندگی حاصل ہوگی۔ اس کے آدھے ممبر سرکاری ہوں گے اور آدھے غیر سرکاری۔ دوسرے فرقوں کو بھی کافی نمائندگی دی جاوے گی۔ لیکن یہ سب جھگڑا کیوں؟ اگر ریاست حیدرآباد کی پالیسی باقی ہندوستان سے مختلف نہیں۔ تو کیا وہ بتا سکتی ہے۔ کہ کسی دوسری جگہ بھی یہ جھگڑا موجود ہے۔ اور اس کے لئے اس قسم کی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں؟ ان کمیٹیوں کی ضرورت صرف اسی حالت میں ہے۔ جب پرستش اور پرچار پر پابندیاں جاری رہیں۔ لیکن جیسا کہ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ انہیں زیادہ دیر تک جاری رکھنا نہیں چاہتی۔ تو پھر اس کمیٹی کی ضرورت کیوں؟ مشکل کا سیدھا سادہ اور صحیح حل یہ ہے۔ کہ وہ پوجا، پرچار اور پرستش کی مکمل آزادی کا اعلان کر دے۔

نظام سرکار کا سارا بیان پڑھ کر ہم یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ اگرچہ اس نے ان شکایات کا جو اس کے نظم و نسق اور پوجا و پرچار پر لگائی گئی پابندیوں کے متعلق آریہ سماج کی طرف سے کی جاتی ہیں جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ اس قدر نا تسلی بخش ہے۔ کہ ہم ان اصلاحات کے متعلق جن کا عنقریب اعلان کیا جانے والا ہے۔ کوئی حوصلہ افزا توقع نہیں رکھ سکتے۔ اس نے اس بیان کے ذریعہ صرف خود کو ڈیفنڈ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آریہ سماجیوں کی دلجوئی کی کوئی کوشش نہیں کی۔ ایسی حالت میں آریہ سماج کو کیا کرنا ہوگا؟ یہ تو سارودیشک سبھا ہی فیصلہ کرے گی۔ لیکن اتنا ہم کہے دیتے ہیں۔ کہ یدی اصلاحات وہی کچھ ہوئیں۔ جن کے متعلق ہم بہت کچھ پڑھ اور سن رہے ہیں۔ تو آریہ سماج کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اپنی جدوجہد کو ختم نہیں کر سکتا۔ اسے تب تک اسے جاری رکھنا ہوگا۔ جب تک کہ کھلے طور پر اس کے مطالبات منظور نہیں کئے جاتے۔

بہرحال ایک دو روز میں اصلاحات کا اعلان ہو جاوے گا۔ جو آریہ سماج کو اس کے آئندہ پروگرام کے فیصلہ میں مدد دے گا۔ سارودیشک سبھا کی میٹنگ ۲۴-جولائی کو ہو رہی ہے۔ اس میں مجوزہ اصلاحات پر غور بھی ہو جائے گا۔ اگلے انک میں ہم اپنے پاٹھکوں کو یہ بتانے کے قابل ہوں گے۔ کہ آیا آریہ سماج کا دھرم یدھ جاری رہے گا یا ختم ہو جائے گا۔ لیکن یہ تو زود واد ہی ہے۔ کہ مذہبی آزادی کا مطالبہ پورا ہوئے بغیر وہ اس دھرم یدھ کو ختم نہیں کریگا۔

(ہیتی)

آئندہ مردم شماری

ہندوستان کی ساتویں مردم شماری مارچ ۱۹۴۱ء میں شروع ہوگی۔ اس کے لئے سرکاری حلقوں میں ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اب کے اس موقعہ پر برطانوی ہندوستان کے طول و عرض میں شمار کنندگان کا جال بچھا دیا جاوے گا۔ اور کوشش کی جاوے گی۔ کہ مکمل اعداد و شمار حاصل کئے جائیں۔ ہندوستان میں اس مقصد کے لئے بیس لاکھ شمار کنندگان کی خدمات حاصل کی جاویں گی ٭

یہ سب تو ہوا۔ لیکن ہمارے لئے سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے اس سلسلہ میں کیا کوشش شروع کی ہے؟

دربار نالاگڑھ کو ودھائی

ریاست نالاگڑھ میں آریہ سماج کے پرچار پر ۳-۴ سال سے لگی ہوئی پابندیوں کو دربار نے واپس لے کر ایک ایسا کام کیا ہے۔ جس کے لئے ہم اُسے ودھائی دئے بنا نہیں رہ سکتے۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ پنڈت دھرمیندر کمار صدیقی کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ریاست میں نہ صرف جلسوں اور جلوسوں کی مکمل آزادی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بلکہ پولیس کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ آریہ اُپدیشکوں کو ہر پرکار کی سہولتیں بہم پہنچایا کرے ٭

ساتواں "حیدر آباد ڈے"

۲۲- تاریخ پھر آ رہی ہے۔ یہ یاد کرانے کہ آریہ ستیاگرہ کو شروع ہوئے سات ماہ ہو چکے ہیں۔ اگر اب تک یہ یگیہ سمپورن نہیں ہوا۔ تو اس میں مزید آہوتیاں ڈالنے کی ضرورت ہے۔ آریہ سارودیشک سبھا نے آریہ جگت سے یہ دوس پورے اُتساہ اور سماروہ سے منانے کی اپیل کی ہے۔ ہم اس کی یہ آواز آریہ بھائیوں تک پہنچاتے ہوئے ان سے یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس دھرم یُدھ کی سپھلتا کے لئے اپنی سرگرمیاں اور بھی تیز کر دیں گے۔ اس دن حیدر آباد نواسی شری ونا مُنک ساؤجی بیرسٹر آٹھویں ڈکٹیٹر کے طور پر کئی سو ریاستی دیروں کے ساتھ ستیاگرہ کریں گے۔ جس سے یہ بات ایک بار پھر ثابت ہو جائے گی۔ کہ یہ تحریک باہر کے لوگوں کی چلائی ہوئی نہیں ٭

شومندر ستیاگرہ ملتوی

مہاتما گاندھی اور پنڈت مدن موہن جی مالویہ نے سناتن دھرم جگت سے اپیل کی ہے کہ چونکہ سیشن کورٹ میں دیوانی مقدمہ کا فیصلہ ان کے خلاف ہو چکا ہے۔ اور اس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہونے والی ہے۔ اس لئے تا فیصلہ اپیل ستیاگرہ ملتوی کر دیا جائے۔ چنانچہ ان نیتاؤں کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے فی الحال یہ تحریک بند کر دی گئی ہے۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں اڑھائی ہزار سے زیادہ والنٹیر قید ہو چکے ہیں ٭

موجودہ صورتِ حالات میں سناتن دھرمیوں کو چاہیئے کہ وہ اس طرف لگنے والی اپنی شکتی اب حیدر آباد ستیاگرہ پر خرچ کریں۔ اس یدھ میں دجے پا کر یدی ہائی کورٹ کی اپیل حق میں نہ ہوئی۔ تو ہم سب مل کر شومندر ستیاگرہ کو کامیاب بنا سکتے ہیں ٭

دو اہم فیصلے

۱۶- جولائی کی شام کو نئی دہلی میں انٹرنیشنل آرین لیگ کا جو اجلاس ہوا۔ اس میں ستیہ آگرہ اندولن کے سمبندھ میں دو اہم فیصلے کئے گئے۔ ایک یہ کہ انگلستان میں ڈیپوٹیشن بھیجا جائے۔ اور دوسرا ستیاگرہ کی رفتار کو تیز کرنے کے متعلق۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن اصلاحات کا اعلان کیا جانے والا ہے۔ ان کے خاکہ کو دیکھ کر وہ ان سے مطمئن نہیں۔ درحقیقت اگر اصلاحات کے نفاذ سے آریہ سماج کی شکایات دُور نہ ہوں۔ تو وہ اپنی جدوجہد ختم کیسے کر سکتا ہے؟ اُسے تو یہ اندولن اور بھی تیز کرنا پڑے گا۔ تاکہ وہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر سکے ٭

مجوزہ اصلاحات کا خاکہ

وہ اصلاحات کیا ہیں جن کے متعلق ہم ایک عرصہ سے سن رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نشستوں کی تخصیص کے ساتھ مشترکہ انتخاب رائج کیا جائے گا۔ اسمبلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو مساوی نشستیں دی جاویں گی۔ شہری آزادی کے متعلق پابندیوں کو اُٹھا لیا جاویگا۔ اور اس کے متعلق قانون کو برطانوی ہندوستان کے قانون کے مطابق بنا دیا جاویگا۔ حلقہ ہائے انتخاب کو فرقہ وارانہ بنا پر تقسیم کرنے کی بجائے اقتصادی مفاد کی بنا پر تقسیم کیا جائے گا۔ مذہبی معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائیگی جس میں ہندو مسلم ممبروں کی تعداد مساوی ہوگی۔ اور اس کا پریذیڈنٹ ایک ایسا شخص ہوگا۔ جس کا ان دو میں سے کسی بھی مذہب سے تعلق نہ ہو۔ سروس میں ہندو مسلم ممبروں کو برابر کا حصہ ملیگا۔ اور اسمبلی میں منتخب ممبروں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اس میں آریہ سماج کے مطالبات کا کوئی ذکر نہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ انہیں پورا کرنے کو تیار نہیں۔ ایسی حالت میں ستیاگرہ کو اصلاحات کے نفاذ کے بعد بھی واپس لینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ٭

مہاتما گاندھی کچھ کریں

قبائلی ڈاکوؤں نے سرحدی ہندوؤں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جس دن ڈاکہ۔ لوٹ مار۔ اور اغوا کا کوئی واقعہ نہ ہوتا ہو۔ ایک عرصہ سے یہ اندھیر گردی جاری ہے۔ لیکن باوجود ہندوؤں کی بار بار کی درخواستوں اور اپیلوں کے ان کی اس مشکل کا اس وقت تک کوئی حل نہیں سوچا گیا ٭

اب جب کہ مہاتما گاندھی جی صوبہ سرحد میں قیام پذیر ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن کر۔ اپنے اس وہم کو دُور کر سکتے ہیں۔ کہ قبائلی ڈاکو جذبۂ فرقہ پرستی سے متحرک ہو کر لوٹ مار و اغوا نہیں کرتے۔ چونکہ واقعات پکار پکار کر اس خیال کی تردید کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم مہاتما جی سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ سرحدی ہندوؤں کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے کچھ کریں ٭

مسٹر سبھاش غلط راستہ پر

فارورڈ بلاک کے قیام کی تجویز سے ہی ہم نے اندازہ لگا لیا تھا۔ کہ سبھاش بابو نے اپنے لئے جو راستہ تجویز کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اب انہوں نے بمبئی کی بندشِ شراب کی سکیم کی مخالفت میں [illegible] چھپی ہوئی اپنی کمزوری کو ظاہر [illegible] موقعہ دیا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ [illegible] کانگرس پریذیڈنٹ کی حیثیت سے [illegible] چیز کے لئے بمبئی گورنمنٹ کو مبارکباد [illegible] چکے ہیں۔ آج اسی کی مخالفت کر [illegible] اگر ان کا رویہ یہی رہا۔ تو یقیناً ان [illegible] وہی حشر ہوگا۔ جو سی۔ پی کے سابق وزیر اعظم مسٹر کھیر کا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کرنے کے لئے کئی بے تکی باتیں کہی تھیں۔ [illegible] کیا سبھاش بابو ان کی مثال سے کوئی [illegible] لے سکتے ہیں؟

انگلستان کی جنگی تیاریاں

حکومت برطانیہ کی جنگی تیاریوں کے متعلق جو وائٹ پیپر پرکاشت ہوا ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ کہ لنڈن کے نواح میں سو نئے ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں۔ دماغی بیماریوں کے ۱۵۱ ہسپتال اس کے علاوہ کھولے جاویں گے۔ زخمیوں کے لئے تین لاکھ چارپائیوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اڑھائی لاکھ سٹریچروں۔ اور پٹیاں اور مرہم پٹی کے سامان کے آرڈر دے دئے گئے ہیں ٭

علاوہ ازیں انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ۴۸ گھنٹے کے نوٹس پر بارہ سو ایمبولینس کاریں پہنچ جاویں۔ ڈاکٹروں اور نرسوں کی تربیت کے لئے نئے ٹریننگ سکول قائم کئے جا رہے ہیں۔ اسلحہ کے نئے کارخانے کھل رہے ہیں ٭

دیکھیں یہ سب تیاریاں کب کام آتی ہیں؟

والیان ریاست کو انتباہ

مہاتما جی نے اپنے تازہ بیان میں والیانِ ریاست کو جو انتباہ دیا ہے۔ اس کے ذریعہ انہوں نے حسبِ ذیل مطالبات کئے ہیں:-

(۱) لوگوں کو مکمل شہری و شخصی آزادی [illegible]

(۲) اس میں پریس کی آزادی بھی شامل ہے [illegible]

(۳) لوگوں کو حکومت خود مختاری کے حق میں پروپیگنڈا اور سائے عامہ کو منظم کرنے کے لئے جماعتیں بنانے کی اجازت ہونی چاہیئے ٭

(۴) [illegible]

* اجازت ہو۔ کہ وہ اپنے صوبہ کی ہائی کورٹ میں اپیل کر سکیں ٭ —— اگر والیان ریاست یہ مطالبات منظور کر لیں۔ تو وہ آنے والے اس خطرہ سے بچ سکتے ہیں۔ جو ریاستوں میں عوام کی بیداری سے پیدا ہونے والا ہے ٭

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادبیات

دُعا

میرے مالک!
مجھے دولت نہیں چاہیئے۔
عزت و ثروت کی مجھے ضرورت نہیں۔
شہرت سے مجھے نفرت ہے۔
کیونکہ
دولت غریب کے خون کے منجمد قطرے
ہیں۔
عزت و ثروت ہاس کے کچلنے کے
اوزار۔
شہرت علم و تمدن کے لئے ایک پردہ
ہے۔
اس لئے
اے میرے داتا
مجھے سچائی کی دولت دے۔
خدمت کا زیور عنایت کر۔
نیک نامی سے دوچار رکھ۔
مجھے
دولت۔ عزت اور شہرت کی کوئی ضرورت
نہیں۔
مجھے سچائی کی دولت دے۔

زندگی کیا ہے؟

اگر تمہیں اپنے اندر جوانی کی طاقت محسوس ہوتی ہو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو۔ اگر دلچسپ۔ بے خوف۔ اور اُبھرتی ہوئی زندگی کا مزہ لینا چاہتے ہو۔ یعنی اگر تم ان مسرتوں کو جاننا چاہتے ہو۔ جن کا کوئی بھی جاندار تصور کر سکتا ہے۔ تو مضبوط بنو۔ شاندار بنو۔ اور جو کچھ بھی تم کرو۔ اس میں مستعدی سے کام لو۔

اپنے چاروں طرف زندگی کے بیج بوؤ۔ خبردار! اگر تم دھوکا دوگے۔ جھوٹ بولوگے۔ فریب کروگے۔ اپنے آپ کو کمزور کروگے۔ اپنے آپ کو چھوٹا بناؤگے۔ پہلے سے اپنی کمزوریاں قبول کروگے۔ تو تمہاری حالت زنان خانے کے اس غلام کی سی ہوگی۔ جو ہمیشہ اپنے آپ کو مالک سے ذلیل سمجھتا ہے۔

اگر تمہیں یہی باتیں پسند ہیں۔ تو یہی کرو۔ لیکن اس حالت میں لوگ تمہیں ذلیل۔ گراہوا اور کمزور سمجھیں گے۔ اور تمہارے ساتھ دلیا م

استری جگت

جرمنی میں ماتاؤں کی شکھشا

یوروپ کی استریوں کے بارے میں بھارتیہ سماج کی رائے بہت اچھی نہیں ہے۔ یہاں ان کے بارے میں بہت بھرم پورن باتیں پھیلی ہوئی ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ گورانگنائیں کیول کریم پاؤڈر اور فیشن میں ہی لپٹ رہتی ہیں۔ اور جو کام گرہنیوں کو کرنے چاہئیں۔ ان سے گھرناکرتی ہیں۔ کنتو نمن لکھت باتیں پڑھ کر ہماری ماتاؤں بہنوں کو پتہ چلےگا۔ کہ واستو میں ان کی استھتی کیسی ہے۔

پاشچاتیہ دیشوں کی استریاں بھارت کی گرہ دیویوں کے سمان ہی اشکھشت تھا کوپ منڈوک ہوتی ہیں۔ اتھوا اپنے کرتویوں کا کچھ گیان رکھتی ہیں۔

جرمنی کی نیشنل سوشلسٹ ومنز آرگنائزیشن (National Socialist Womens Organization) نامک سنستھا نے ۱۹۳۴ء میں جرمنی یووتیوں اور استریوں کو گرہ کاریہ اور سنتان کے پالن پوشن کی شکھشا دینے کے لئے "ماتری شکھشالیہ" (Mother Schools) کھولنے کی سکیم بنائی۔ جن کے دوارا وہ بھوشیہ میں آنے والے اپنے ماترتو کے اُتردائتو کو پورا پورا نبھا سکیں۔ یہ سکیم سرکاری خرچ پر گھوشت ہونے والی اتھوا نردھن استریوں تک ہی سیمت نہیں ہے۔ ورن دیش بھر کی سمست شرینیوں کی استریوں کے لابھ کے لئے ہے۔ اس سکیم کا مول آدھار اس بھاونا میں ہے۔ کہ راشٹر کے نرمان میں ماں کا استھان اتینت مہتوپورن ہے۔ اور اس کو نمن لکھت وشیوں پر شکھشا دی جاتی ہے:-

(۱) بچوں کا لالن پالن
(۲) سواستھ تتھا گھریلو چکتسا۔
(۳) شکھشا کے سدھانت۔
(۴) پاچن کلا (۵) سلائی۔

کوئی بھی بالغ جرمن استری چاہے کسی دل میں ہو اُپریکت وشیوں کی شکھشا پراپت کر سکتی ہے۔ شکھشا کی اوَدھی دو ہفتے تو ادھک بھی ہو سکتی ہے۔ کنتو ادھک تر ایک وشیہ میں دو دو گھنٹے کے ۱۲ پاٹھ ہوتے ہیں۔ جو دو سپتاہ میں پورے کئے جاتے ہیں۔ کسی وشیہ پر ۲۵ سے ادھک پاٹھ نہیں ہوتے۔ اس کا اُدیش یہ ہے۔ کہ ویکتی گت سمجھنے کے انوسار انہیں شکھشا دی جاوے۔ چھاترائیں چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں شکھشا پراپت کرتی ہیں۔ بیچ بیچ میں وہ پرشن بھی پوچھتی ہیں۔ اور ان کا اُتر شیگھر دے دیا جاتا ہے۔ جو بات انہیں تھیوری سدھانت کے روپ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کا پریوگ بھی دکھایا جاتا ہے۔ لڑکیوں کو گرہ کاریہ اور بچوں سمبندھی سب باتوں کی شکھشا کے لئے "ماترتو شکھشالیہ" کھولنے کی سکیم بنائی تھی۔ تاکہ وہ بھوشیہ میں آنے والے اپنے ماترتو کے اُتردائتو کو پورا پورا نبھا سکیں۔ گرہ بیوں دوارا بچوں کو نہلانا۔ کپڑے پہنانا اور سنبھالنا سکھایا جاتا ہے۔ شکھشا کے سدھانت سمجھانے کے لئے استریوں کو بچوں کے کھیل سکھائے جاتے ہیں۔ بچوں کے گانے یاد کرائے جاتے ہیں۔ کھلونے بنانا سکھایا جاتا ہے۔ معمولی کاریگری سکھائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی سکھلایا جاتا ہے۔ کہ پرانی تتھا ردی چیزوں سے کام میں آنے والی وستوئیں کس پرکار بنائی جا سکتی ہیں۔

کھانا پکانے اور سینے کی شکھشا اس ڈھنگ سے دی جاتی ہے۔ کہ استریاں ان دو لابھ دائیک گھریلو کلاؤں کو پوری پوری کوشش سے سیکھ جاویں۔ اور گھر میں استعمال کر سکیں۔ گھر میں انہیں کھانا پکانے کے اُتم اور کفایتی طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ کفایت میں سادہ کنتو پشٹی کارک اور رُچی کر بھوجن بنانے کے طریقے بھی بتلائے جاتے ہیں۔

استریوں کو پھٹے ہوئے کپڑوں کی مرمت تھگڑے لگانا۔ پھٹے پرانے کپڑوں کو کاٹ چھانٹ کر ان میں سے چھوٹے کپڑے بنانے کی بھی شکھشا دی جاتی ہے۔

ان وشیوں کی شکھشائیں بہت ہی اُپیوگی اور اُچیہ شکھشا پراپت ہوتی ہیں۔ وہ ہاتھ کے کاموں میں۔ گھریلو کاموں میں۔ بہت دکھشی ہوتی ہیں۔ ان شکھشکاؤں میں سے کچھ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں بھرمن کرتی رہتی ہیں۔ ایک ایک گاؤں میں ۱۵-۱۵ دن رہ کر ایک وشیہ پر شکھشا دے پھر دوسرے گاؤں میں چلی جاتی ہیں۔

(بقیہ صفحہ پر)

ادھیاتم سُدھا

یوگیوں کا لکھشیہ اُدیش

ایک دن فرخ آباد میں گڑھی کے نواب نے پوچھا— "کیا کوئی ایسی ودیا بھی ہے۔ جس سے دُکھ دستھان کا گیان ہو سکے؟"

سوامی جی نے اُتر میں کہا— "یوگی جن ایسی گپت باتوں کے جاننے کا یتن نہیں کرتے۔ ان کا لکھشیہ اُدیش تو سب وستوؤں میں گپت ستا کو جاننا ہے۔" (دیانند پرکاش)

کرتویہ کرم

لالہ جگن ناتھ نے مہاراج سے پوچھا— "مہاراج! منش کا کرتویہ کرم کیا سمجھا جائے؟"

سوامی جی نے اُتر دیا— "آدرش پراپتی کے لئے کرتویہ کرم کیا جاتا ہے۔ منش کے سامنے آدرش پرماتما کی پراپتی ہے۔ اس لئے اس کا کرتویہ کرم ہے۔ کہ جیسے دیالو ایشور سب پر دیا کرتا ہے۔ یہ بھی سب پر دیا کرے۔ ایشور ستیہ سروپ ہے منش بھی ستیہ وادی بنے۔ اس پرکار ایشور کے گنوں کو اپنے اندر دھارن کرنے کا ابھیاس کرے۔ اور انت میں پرمیشور کو اُپلبدھ کرے۔" (دیانند پرکاش)

کرم پھل

(۱) بریلی میں بھگت سکاٹ نے پوچھا—

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

وہی برتاؤ کریں گے۔ تمہاری طاقت کا کوئی ثبوت نہ ہونے کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ عوام تم کو خزاں رسیدہ پتہ سمجھیں گے۔ صرف یہی پتہ— بس۔

جب تم خود اپنے آپ اپنی قوت کو کمزور بناتے ہو۔ تو دنیا کو الزام نہ دو۔ اپنے آپ کو طاقتور بناؤ۔ مقابلہ کرو۔ مقابلے کے معنی ہیں زندگی۔ اور جتنا سخت مقابلہ ہوگا۔ اتنی ہی زندگی مضبوط اور دل خوش کن بنے گی۔ حقیقت میں تم اس وقت زندہ ہوگے۔ اور اس طرح کی زندگی گھاس پھونس کی صدیوں کی زندگی سے زیادہ اہم ہے۔ جدوجہد کرو۔ تاکہ پوری دنیا اُبھرتی ہوئی اور

Digitized by eGangotri

سمبہ سمان رُوپ میں کبھی بھی نہیں رہتا۔ ایک رس رہنا اس کا سوبھاؤ نہیں ہے۔ اس کے سوکھشم پرینام کے ساتھ ساتھ سنسار کی سمست وستوئیں بگڑتی اور بنتی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انت میں سمست وشو کا روپ بھی بدل جاتا ہے۔ اس لئے ودوانوں نے سمبہ کو پرتیک کاریہ کی سدھی کا ساہیتو بتایا ہے۔ بدھیمان پُرش ہی سمبہ کی پرتیکھشا میں پورے اُترتے ہیں۔ سامانیہ پُرشوں کے وچار کا وشیہ یہ نہیں ہو سکتا۔ ات ایو "سمبہ ایو کرونی تالیم"۔ جو منش اس کو ٹھیک ٹھیک جان جاتا ہے۔ وہ ودوان اور گیان وان کہلاتا ہے۔ اس کا گورو لیش کیرتی کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے۔ کبھی سوکھ دوسروں کو سکھ پہنچانا۔ ودوان ہوکر دوسروں کو سمجھانا۔ دھن وان ہوکر جگت کی سیوا میں دھن لگانا۔ بلوان ہوکر سمبہ سمبہ پر دوسروں کو سہایتا پہنچانا سوبھاؤ ہو جاتا ہے۔ اور جو سمبہ کی پرتیکھشا میں یوگیہ سدھ ہوتے ہیں۔ وہ چاہے دو شکرم وشان رہتی۔ ودوان اور دھن کیوں نہ ہوں اُن کی سمست سامگری جنتا کا اہت ہی سدھ ہوا۔ ہوتا ہے۔ اس میں یہ شلوک پرمان ہے۔

"विद्या विवादाय धनं मदाय शक्तिः परेषां परिपीडनाय। खलस्य साधोः विपरीतमेतज्ज्ञानाय दानाय च रक्षणाय"

ارتھات:۔ سمست رتنوں ہی جو سنسار سکھ کا سادھن پرتیت ہو رہی ہیں۔ بھاگیہ کا دان ہے۔ جو منش پربھو کے دان کو پاکر آلسیہ اور پرماد میں جاکر سمبہ آپ بھوگ کرتا ہے۔ وہ اس سے چلی جاتی ہیں۔ وہ دُکھ کے سمیت اور سادھنا رہت ہو جاتا ہے۔ یہی آگیا بھنگ کا پھل ہے۔ سمبہ نے وچترتا کا بڑا ہی پرلنڈ روپ دھارن کیا ہے۔ ابکا ایکی منش سماج کی سمورتی ودھی کا کسی اُچت نم اُدیشیہ کی اور جانا سدھ کرتا ہے۔ کہ اس میں پرورتن ہی ہے۔ سنسار کے ودھی میں آپسی اوسر آتے رہتے ہیں کہ جب جب منش سماج ان نسٹھ پرمپرا سے پرَبُدھ ہوکر اپنے شکتی کو پورا کرنے کے لئے آگے۔ وہاں ادیشیہ ہی سپھلتا ہوئی ہے۔ اس کا ساکھشی ہے۔ اور اس

سمبہ کی وچترتا اور پوترتا

(دھرم یُدھ سمبندھی پوجیہ سوامی سروانند جی کا پرتھم لیکھ)

کے ساتھ منش سماج کو گیان اور اُنتی کی اور چلنے کا ہر سمبہ دھیان رہتا ہے۔ یہ دوسرا لابھ ہے۔

سمجھانا سے انتہ کرن میں شُدھتا۔ سادھنا، اچنتیتا اور پرسنتا کا اُدے ہونے لگتا ہے۔ پربھو پریرنا سدیو پوتر انتہ کرن میں ہوتی ہے۔ ملن من اس کا ادھیکاری نہیں۔ آریہ سماج نے بھی پربھو پریرنا سے پریت ہوکر اس کام (ستیاگرہ) کو آرمبھ کیا ہے۔ بھوشیہ بتلاتا ہے کہ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔

حیدر آباد کا ستیاگرہ

ورتمان ستیاگرہ کا سوروپ جو سنسار کے سامنے ہے۔ اس کا بیج آریہ سماج کا چوتھا نیم ہی ہے۔ ارتھات "ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سدا اُدیت رہنا چاہیئے"۔ ستیہ کی مہتا کو جان کر رشی دیانند جی مہاراج نے دس نیموں میں ۵ بار اس کا اُلیکھ کیا ہے۔ اہنسا اور نیائے ستیہ کے ہی سہچاری ہیں۔ اس کے بنا نہیں رہ سکتے ہیں۔

پربھو پریرنا اس کے بنا کسی بھی منش کو یہ سامرتھ نہیں ہے۔ کہ اتنا شیگھر اس پرکار کی جاگرتی پیدا کر دے۔ اور اُچت اُدیشیہ کو پورا کرنے کے لئے سرو پرکار کے کشٹوں کو سہن کرنے کی شکتی بھر دے۔ وہ انتریامی پرماتما ہی اپنے سمبہ کو لاتا ہے۔ منش تو ایک نیشی ماتر کا نمت ہے۔

وچترتا اس سے کچھ کال پوروحیدر آباد راجیہ میں مسلمانوں کی سنکھیا اتی الپ تھی۔ ان میں کچھ راجیہ کرم چاری۔ کچھ سامانیہ گرہستی تھا بیوپاری تھے۔ ہندو بہت دھنی۔ بڑے بیوپاری اور راجیہ کرم چاری ادھک سنکھیا میں تھے۔ اور جو راجیہ کے سنچالک تھے۔ ان کی ہندو مسلمانوں پر سمان درشٹی تھی۔ تو بھی ہندو ادھک ان کے پاتر اس لئے تھے۔ کہ دھن کی دبل سا تنی جس راجیہ

کا کاریہ کرم ادھک سچا روپ سے چلتا تھا۔ انہیں سے پراپت ہوتی تھی۔ ننت کالک چندو لال منتری ایک ایسا ہو گیا وکیتی اور راجیہ سنچالن میں بڑا ہی چتر ہو چکا ہے۔ اس کے ہاتھوں سے پرجا کا بڑا ہی سُدھار ہوا ہے۔ گُن گراہی شاسن ودھان میں بڑا ہی بُدھیمان اور پرجا پریہ تھا۔ اس کا من سے ہی لوگ حیدر آباد دکھن کے نام کو بھول کر "چندو لال کا حیدر آباد" کہنے لگ گئے تھے۔ یہ ستیہ ہے کہ جس کام کو پرتنہ ہاتھ کرتے ہیں۔ وہاں ادشیہ ہی اُنتی ہوتی ہے۔ کمزور ہاتھوں سے کام بگڑ جاکر جن ہت کے لئے اُپیوگی سدھ نہیں ہوتا۔

اس سے ادھک اور کیا وچترتا ہوگی۔ کہ جس سے راجیہ کو ادھک ماترا میں دھن کی پراپتی ہوئی۔ اور جس کے کارن حیدر آباد کی گنتا بہت بڑے دھنیوں میں ہونے لگی۔ سمپرتی وہ سمپتی اُنہی کے دُکھ کا کارن ہو رہی ہے۔ کوئی بھی قانون پرجا کا ہت سادھک ہوتا ہے۔ اس سے حیدر آباد میں پرجا کا اہت سدھ ہو رہا ہے۔ یدی کوئی ہندو مندر بنوانا چاہتا ہے۔ تو راجیہ آگیا ملنے پر ہی بنوا سکتا ہے۔ انیتھا نہیں۔ یدی کوئی اپنے دھن سے ہی پاٹھ شالہ کھولنا چاہتا ہے۔ تو نہیں کھول سکتا۔ انیک رکاوٹیں پڑتی ہیں۔ ایسا کیوں؟ یہ تو ٹھیک تھا کہ راجیہ آگیا پاکر مندر نرمان کا یہ پھل ہوتا کہ یدی مندر پر کوئی دھنی جائیں سہسر دیہ کرے گا۔ تو راجیہ کی اور سے اُسے دو چار ہزار کی سہایتا ملے گی۔ راجے مہاراجے پہلے ایسا ہی کرتے تھے۔ اور اب بھی کہیں کہیں ایسا ہی ہوتا ہے۔ پرنتو سہایتا دینا تو ایک طرف رہا۔ آگیا ملنی ہی کٹھن ہو رہی ہے۔ انیک پرکار کے پرتی بندھ سامنے آتے ہیں۔ وچتر بات ہے۔ کیسا قانون ہے؟ ہندو ایشور پوجا کا استھان بناتے ہیں۔ مل کر ایشور پوجن کرتے ہیں۔ جیسے مسلمان بھائی مسجد میں جاکر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے لئے آگیا لینے

کی کیا آوشیکتا ہے؟ ہندو دھرم میں تو راجہ کے درشن کو پنیت دھرم مانا ہے۔ بھجے کا تو سنمان ہی نہیں۔ ادھین اور ادھیاپن کا ورودھ تو کسی نے بھی کبھی سمبہ نہیں کیا۔ حیدر آباد راجیہ میں اس کا بھی ورودھ ہو رہا ہے۔ بڑی ہی وچتر بات ہے ــــ ایسے پرکرتی کے ورودھ قانونوں سے پرجا میں استنوش کا پھیلنا قدرتی ہے۔ پرجا کے اشانت ہو جانے سے آج نہیں تو کل راجہ کو دُکھ کا سامنا کرنا ہی پڑے گا۔ راشٹر کا بل یدی وہ وچار پوروک کام کرنے لگے۔ تو راجیہ بل سے بہت ہی ادھک ہوتا ہے۔ ان تخفیہ باتوں کا اپواد نہیں ہو سکتا ہے

پوتر اُدیشیہ ستیاگرہی ویروں کا اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ حیدر آباد کی جیلوں میں منشیتا کا ویوہار نہیں ہوتا ہے۔ وہاں آریہ ویر بھاری سنکھیا میں ہنس کر جیلوں میں جا رہے ہیں۔ اس پرکار اُتساہت ہوکر آگے بڑھنا اُن کے من کی پوترتا کو سدھ کرتا ہے۔ ان لوگوں کو جانتے دیکھ کر سہسر شہ نر ناری پرسنتا سے لپٹیں مالائیں پہناتے ہیں۔ تلک لگاتے ہیں۔ سچے دھرتی کی گھوشنا کرتے ہیں۔ اور کاریہ سدھی کے ہیتو خوب دھن دیتے ہیں۔ یدی ستیاگرہ کے لئے جانے والے ویروں کا من پرسن نہ ہو۔ تو وہ اوروں کو کیسے ہرشت کر سکتے ہیں؟ اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ دھرم پریم نے ہر پرکار کے کشٹوں کو بھلا کر ان کے من میں اُتساہ اور ہرش کو جگا دیا ہے۔

کاریہ کرم میں نوندریہ جس پرکار سویگیہ سینا پتی اپنی سینا کو سنگرام بھومی میں دڑھتا سے ٹھیک اسی پرکار حیدر آباد دھرم سنگرام میں آریہ ویر بڑی ہی دھیرتا اور نیمتا کے ساتھ اپنے اُدیشیہ کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے پوتر اور نیوم ویہ جیون سے یہ سدھ کر دکھایا ہے۔ کہ آریہ سماج جیسے اچھے دھرم سیوک تیار کر سکتا ہے۔ وہ اپنی اُپما آپ ہی رکھتا ہے۔ جب کسی راشٹر میں اپنی ہانی اور لابھ کے لئے اتنی جاگرتی ہو جاتی ہے۔ تو اس کی اُچت آواز کو سننا اور اُسے پورا کرنا ہی پڑتا ہے۔ انیتھا شاسن سوتر بگڑ کر راجیہ کو انیک اُپدرووں کا استھان بنا دیتا ہے۔ اس لئے ابھی اوسر آنے سے

ہندوستان میں آریہ سماج کا شاندار کام

(مسٹر سی الیف انڈریوز کی آریہ سماج کو شردھانجلی)

ہندوستان کے شمال کی ایک سب سے بڑی شخصیت جس نے انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد قائم کرنے میں مدد دی - سوامی دیانند سرسوتی تھا - وہ ایک غیر معمولی ذی الشان دھارمک نیتا تھا - ان کا جنم اسی کاٹھیاواڑ میں ہوا - جہاں مہاتما گاندھی نے جنم لیا ہے - اس کا اصلی نام مول شنکر تھا - اور اس کا گھر موروی ریاست کے ایک نہایت چھوٹے سے گاؤں میں تھا - یہ ریاست کاٹھیاواڑ کے شمال میں واقع ہے - مہاتما گاندھی ۴۵ سال بعد ایک اور ریاست پوربندر میں جو کاٹھیاواڑ کے جنوب میں واقع ہے - پیدا ہوئے - انیسویں صدی میں برطانوی ہندوستان کی تاریخ میں یہ ایک نہایت شاندار بات ہے - کہ وہ سب سے بڑے دھارمک نیتا سوامی دیانند سرسوتی اور مہاتما گاندھی اسی چھوٹے سے جزیرہ نما کاٹھیاواڑ میں پیدا ہوئے - اور ہندوستان بھر میں ان کا ڈنکا بجنے لگا +

مول شنکر ابھی بچہ ہی تھا - کہ اس کے دل میں شک پیدا ہوا - کہ ان مورتیوں میں جن کی مندروں میں پوجا ہوتی ہے - پرماتما واس کرتے ہیں - ایک دن ایک چوہا ایک بڑی مورتی کے سامنے رکھی ہوئی کچھ چیزیں کھا گیا - مول شنکر کے دل میں یہ خیال آیا - کہ اس مورتی میں اتنی بھی شکتی نہیں - کہ ایک چوہے کو ہٹا سکے - اسے پرماتما سمجھ کر کیوں پوجا جائے - اس نے اس کے متعلق ماتا پتا سے سوال کیا - مگر وہ کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے - مول شنکر کے ان خیالات سے اس کے ماتا پتا کو بہت فکر ہوئی - اور انہوں نے سوچا - کہ اس کا جلدی وواہ کر دیا جائے - تا کہ وہ گرہست آشرم میں داخل ہو کر ان باتوں کی طرف دھیان نہ دے سکے +

مول شنکر کو پتہ لگ گیا - اور وہ ایک رات گھر سے بھاگ گیا - اور ہندوستان بھر میں گھومتا رہا - آخر کار وہ متھرا میں سوامی ورجانند کے جو ویدوں کے بڑے ودوان تھے پاس جا کر وید ودیا حاصل کرنے لگا +

۱۸۶۳ء میں جب کہ اس کی عمر چالیس سال کی تھی - تو مول شنکر نے سوچا کہ اب اس کی سنسکرت میں تعلیم مکمل ہو چکی ہے - گرو نے اسے کہا - کہ وہ دنیا میں ویدوں کا پرچار کرے - اپنی تمام عمر اس کام میں لگا دے - اور پھر وہی پراچین بھارت کا سمیہ لے آئے +

سوامی دیانند ویدوں کے پرچار کیلئے جگہ جگہ گئے - اور لوگوں کو بتایا - کہ ویدوں میں کیسے کیسے رتن بھرے ہوئے ہیں - اور کہ قومی سیوا کا اصلی طریقہ یہ ہے - کہ بھارت ورش میں ویدک سمیہ لایا جائے +

آریہ سماج کی بنیاد

۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند نے بمبئی میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی - جس کا مقصد یہ تھا - کہ ہندو سماج کی اصلاح کی جائے - اور مجلسی اور دھارمک لحاظ سے وہی ویدک سمیہ پھر لایا جائے - آریہ سماج کے پرچار کے لئے وہ جگہ جگہ گھومے - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ کئی بڑے بڑے آدمی آریہ سماج میں داخل ہو گئے - ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۳ء میں سوامی دیانند کی مرتیو ہو گئی - ان کے اپنے نوکر نے دھن کے لالچ میں پڑ کر - ان کے کھانے میں زہر ملا کر دے دیا +

سوامی دیانند ہمیشہ ہندی میں لکھا کرتے تھے - انہوں نے انگریزی کا ایک حرف تک نہ پڑھا تھا - جہاں تک ہندوستانی عوام کا تعلق ہے - یہ ایک بڑی بات تھی - اور اس کا بہت اچھا اثر ہوا - اس سے دیہات میں آریہ سماج کی تحریک بہت ہر دلعزیز ہو گئی - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ بہت جلد آریہ سماج شمالی ہندوستان میں ایک اجتماعی تحریک بن گئی - اس لحاظ سے یہ برہمو سماج جو اس سے پہلے قائم ہوئی تھی - بہت مختلف تھی - سوامی دیانند کی تعلیم خالص ہندوستانی تھی - جس نے عوام کو جلد ہی اپنی طرف کھینچ لیا - دیانند نے لوگوں کو بتایا - کہ پرماتما ایک ہے - اور سب کو اس کی پوجا کرنی چاہیئے - انہوں نے بڑی بے خوفی سے اس بات کا پرچار کیا - کہ وید الہٰوری گیان ہے - جو پرماتما نے منش ماتر کے فائدے کے لئے دیا ہے - سوامی دیانند کا دعوے تھا - کہ تمام موجودہ سائنس بھی ویدوں میں پائی جاتی ہے - سوامی دیانند کرم اور آواگون کو مانتے تھے - گئو رکھشا کے زبردست حامی تھے - اور پراچین ویدک تہذیب و تمدن کی رکھشا کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار تھے - ان کی شخصیت میں وہ زبردست کشش تھی - کہ جو ان کے سامنے آیا - وہ ان کا شردھالو بھگت بن گیا - بہت عرصہ ہوا - جب میں شمالی ہند میں رہتا تھا - تو میں نے ایسے کئی اشخاص کو دیکھا - کہ جن پر عالم شباب میں سوامی دیانند کی شخصیت کا گہرا اثر ہوا - ان میں سے ایک مہاتما منشی رام میرے سچے دوست تھے - جب وہ نوجوان تھے - تو خود سوامی دیانند انہیں آریہ سماج میں لائے تھے - انہوں نے مجھے بتایا - کہ وہ کس طرح آریہ سماج میں داخل ہوئے - اور کس طرح سوامی دیانند کے ساتھ صرف ایک دن کی بات چیت ان کی زندگی میں ایک نیا دور لے آئی + مہاتما منشی رام آخری دم تک آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے - بعد میں انہوں نے سنیاس آشرم میں پرویش کیا - اور سوامی شردھانند نام دھارن کیا +

ہندوستان کے شمال میں اس دھارمک تحریک کی سیاسی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے - کہ آریہ سماج نے تمام شمالی علاقے میں زبردست بیداری پیدا کر دی - اور ایک طرح سے یو - پی اور پنجاب میں سیاسی ترقی کے لئے میدان بنا دیا - سب سے بڑے لیڈروں میں سے لالہ لاجپت رائے پر سوامی دیانند کا سب سے زیادہ اثر ہوا - شمالی ہندوستان میں جس عزت اور پریم کی نگاہ سے سوامی جی کو دیکھا جاتا تھا - اور کسی لیڈر کو نہیں دیکھا جاتا تھا - عوام کے دلوں میں ان کے لئے بہت گہری شردھا تھی +

سوامی دیانند جی بہادرانہ قومی کیریکٹر کے مالک تھے - جیسے کہ سوامی ووبکانند - شمالی ہندوستان میں سوامی دیانند نے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں اپنے دیش کے لئے وہی بلند پایہ دلیرانہ پریم کا جذبہ پیدا کیا - جو سوامی دیانند نے مشرقی ہندوستان میں - آریہ سماج نے شمال میں وہی شاندار کام کیا ہے - جو مشرقی ہندوستان میں رام کرشن مشن نے کیا ہے - عوام کا بیدار مغز اور روشن دماغ طبقہ آریہ سماج کی طاقت اور اس کے اثر و رسوخ سے اسی طرح مستفید ہو رہا ہے - جس طرح کہ بنگال میں رام کرشن مشن سے - اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ آریہ سماج اور رام کرشن مشن نے تمام ملک میں ایک تازہ دھارمک جوش و خروش پیدا کر دیا ہے - اور ملک کی قومی زندگی کے معیار کو بلند کر دیا ہے - شمالی ہندوستان میں مجلسی اور دھارمک اصلاح کا شاندار کام جس قدر آریہ سماج نے اتنے تھوڑے عرصہ میں کیا ہے - کسی اور سوسائٹی نے نہیں کیا - آریہ سماجی لیڈروں کے بھاری اثر و رسوخ کا نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ ہندوؤں میں نہ صرف بچپن کی شادی کا رواج ہی بہت کم ہو گیا ہے - بلکہ اچھوت اُدھار کا کام بھی زور شور سے جاری ہے - اور اچھوتوں کو بھی امید بندھ گئی ہے - کہ اب ان کے دن پھرنے لگے ہیں - نہ صرف یہی بلکہ آریہ سماج کی بدولت ہندوؤں میں سنگٹھن کی لہر دوڑ گئی ہے - سملت پوجا کا ڈھنگ آ گیا ہے - آریہ سماج نے بڑے بڑے شہروں میں عالیشان مندر تعمیر کئے ہیں - جن میں نہ صرف سملت سندھیا ہی ہوتی ہے - بلکہ مجلسی سدھار کے متعلق لیکچر بھی ہوتے ہیں - شمالی ہند میں آریہ سماج کے اس شاندار کام نے عوام میں سیاسی بیداری کو اور بھی زیادہ کر دیا ہے - کیونکہ ہندوستان میں یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے - کہ سماجک اور دھارمک سدھار سے ہی سیاسی اصلاح کا کام زور شور سے چل سکتا ہے - اگر ہندوستان کی پچھلے پچاس سال کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا - کہ ان تمام سیاسی اشخاص میں سے جنہوں نے انڈین نیشنل کانگرس کے کام کو تقویت پہنچائی ہے - آریہ سماج کا اثر سب سے نمایاں ہے - نہ صرف کانگرس کے عام ممبر ہی - بلکہ سرکردہ لیڈر بھی سماج کے ممبر رہے ہیں - اور انہوں نے قومی کاز کے لئے شاندار بے غرضانہ خدمات سرانجام دی ہیں - نہ صرف ہندوستان میں بلکہ فجی جیسے دور دراز جزیرے اور جنوبی افریقہ میں آریہ سماج شاندار کام کر رہا ہے - ان تمام ممالک سے نوجوان ہندوستانی گروکلوں

نظام سرکار سے آریہ سماج کے مطالبات

(سیکرٹری آریہ ستیاگرہ سمتی کا بیان)

بعض غرض مند حلقوں اور مطلب پرست اصحاب کی طرف سے آریہ سماج کو بدنام کرنے اور اس کے متعلق عام ہندو جنتا اور دوسرے ہندوؤں بھائیوں کے درمیان غلط فہمی پھیلانے کی غرض سے یہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماج نے اپنے ان مطالبات کو جن کا شولاپور آرین کانگرس میں اعلان کیا گیا تھا چھوڑ دیا ہے۔ اور ان کی بجائے صرف دو مطالبات رہ گئے ہیں۔ اس لئے خاص و عام کی اطلاع کے لئے ایک مرتبہ یہ ظاہر کرنا بہ ضروری معلوم دیتا ہے۔ کہ ہمارے تمام مطالبات وہی ہیں۔ جو شولاپور آرین کانگرس کے ریزولیوشن نمبر ۔ میں قائم کئے گئے تھے۔ صرف فی الحال اسی کانفرنس کے ریزولیوشن نمبر ۵ کے بموجب ستیاگرہ کمیٹی نے اپنی موجودہ جدوجہد کو ان دو مطالبات پر مرکوز کر رکھا ہے۔ جن کے حصول سے اس دھرم یُدھ کے آغاز سے پہلے کی حالت قائم ہو سکتی ہے۔ اور حکومت نظام سے مزید مطالبات کی تکمیل کے لئے بات چیت کا دروازہ کھل سکتا ہے۔

اس ریزولیوشن نمبر ۵ کا ضمنی (ج) اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

مندرجہ بالا مطالبات کو جلد حاصل کرنے کی غرض سے یہ کانگرس ستیاگرہ کمیٹی کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ فی الحال وہ اپنے دھرم یُدھ کو مندرجہ ذیل دو مدوں پر مرکوز کر دے:۔

(الف) ویدک دھرم اور سنسکرتی (تمدن) کے عمل اور پرچار کے لئے کامل آزادی دی جائے۔ اور اس میں دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے احساسات کا بھی پورا خیال رکھا جائے۔

(ب) نئے آریہ سماجیں قائم کرنے۔ نئے آریہ سماج مندر۔ یگیہ شالائیں۔ ہون کنڈ بنانے اور پرانوں کی مرمت کرنے کی پوری آزادی دی جائے۔ اور اس کے لئے محکمہ امورِ مذہبی یا ریاست کے کسی اور محکمہ سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہ رہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونو مطالبات اتنے وسیع اور ہمہ گیر ہیں۔ کہ ان کے حاصل ہو جانے پر صرف آریہ سماج کے ہی نہیں۔ بلکہ ویدک دھرم اور سنسکرتی سے تعلق رکھنے والے سبھی مت متانتروں اور سمپرداؤں کے لئے آزادی کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ آریہ سماج کو بطور ایک مذہبی جماعت کے مذہبی آزادی کی اس جنگ میں جو فتح حاصل ہوتی ہے۔ وہ ایک طرح ان تمام ہی مذاہب کی فتح ہے۔ جو صحیح معنوں میں ریاستِ نظام کے اندر مذہبی آزادی کے خواہاں ہیں۔ اور محکمہ امور مذہبی جن کی آزادی میں اپنی ٹیڑھی ترچھی چالوں سے طرح طرح کی روکاوٹیں ڈالتا رہتا ہے۔

ساتھ ہی اس کے ان دونو بنیادی مطالبات کے حاصل ہو جانے سے باقی مطالبات کے حصول کے لئے آئینی گفت و شنید اور جدوجہد کا بھی راستہ خاطر خواہ طور پر کھل جاتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ سبھی طالبانِ آزادی خود غرض اور مطلب پرست حضرات کی پھیلائی ہوئی کسی غلط بیانی یا غلط فہمی کے جال میں نہ پھنس کر آریہ سماج کی نیک نیتی پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہوئے اس دھرم یدھ میں اس کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتے رہیں۔ اور ہر ممکن طریق پر قول و فعل سے اس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ تاکہ آریہ ویروں کی یہ بے نظیر قربانیاں جلد سے جلد کامیاب ہو کر پھولیں پھلیں۔ اور حکومت نظام صرف آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کے ساتھ ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ یکساں عدل و انصاف کے ساتھ برتاؤ کر کے اپنے ان وعدوں کو عملی طور پر پایۂ ثبوت تک پہنچا سکے۔ جن کا کہ وہ اور اس کے کارکن اکثر وقت بے وقت ڈھول پیٹا کرتے ہیں۔ اور خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت" کے مصداق بن کر دنیا کی نظروں میں مذاق اور مضحکہ کا باعث بنتے ہیں۔

مَیں کیوں ستیاگرہ کرنے جا رہا ہوں

(دہلی میں آٹھویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ کی تقریر)

(دہلی ۱۳۔ جولائی) حیدرآباد ستیہ آگرہ کے ۸ ویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ جی ودیا النکار کے سواگت کے لئے کل رات ۸ بجے گاندھی گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ سوامی ستیانند جی کی صدارت میں ہؤا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکروں کا بھی انتظام تھا۔ اور گاندھی گراؤنڈ کا وسیع میدان آریہ نرناریوں سے کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا۔ حاضرین کی تعداد کا اندازہ ۳۵ ہزار کے لگ بھگ کیا جاتا ہے۔

سوامی ستیانند جی نے اپنی صدارتی تقریر میں حاضرین سے شری ونائیک راؤ جی کا تعارف کرایا۔ اور فرمایا۔ کہ وہ اپنی جائیداد حیثیت اور پوزیشن وغیرہ کا نہ خیال کرتے ہوئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال کر حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے جا رہے ہیں۔ آپ ریاست حیدرآباد کے باشندے ہیں۔ آپ کے ہمراہ حیدرآباد کے والنٹیر جائیں گے۔ یہ ان نکتہ چینیوں کا منہ توڑ جواب ہے۔ جو دن رات یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ "حیدرآباد ستیاگرہ باہر کے لوگوں کا اُٹھایا ہؤا ہے"۔ اس سے یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ ستیاگرہ میں حیدرآبادی بھی برابر زور و شور سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور یہ ان کی بڑی بھاری قربانی ہے۔

تھیلیاں اور ایڈریس

اس کے بعد شری ونائیک راؤ جی کی سیوا میں تھیلیاں اور ایڈریس پیش کئے گئے۔ لالہ نارائن دت جی نے دہلی کے آریہ ہندوؤں کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد گپت دان دیا گیا۔ کل رقم ۳۲ سو روپیہ کے قریب بھینٹ کی گئی۔

شری ونائیک راؤ جی کی تقریر

ویدک دھرم کی جے۔ اور مہرشی دیانند جی کی جے کے فلک شگاف نعروں کے درمیان شری ونائیک راؤ جی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے یو۔پی کے دورہ کا حال بتاتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس دورہ میں میں نے لوگوں میں حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے بڑا زبردست اُتساہ دیکھا ہے۔ جگہ جگہ سینکڑوں ستیاگرہ کے لئے تیار ہیں۔ چند روز کے اس دورہ میں مجھے یو۔پی سے بارہ ہزار روپیہ ملا ہے۔ مجھے حیدرآباد میں اپنی اقامت کے دنوں میں یہ معلوم نہ تھا کہ لوگوں میں ستیاگرہ کے لئے اتنی بڑی زبردست اُمنگیں ہیں۔ میں نے پنجاب کی حالت اس سے بھی اچھی سنی ہے۔ نیز سہارنپور سے اس وقت تک دھرم یدھ میں ۲۴ جتھے جا چکے ہیں۔ اور اٹھارہ ہزار روپیہ دیا جا چکا ہے۔ بریلی میں بھی سو ستیاگرہی دھرم یدھ میں جانے کو تیار ہیں۔ اس لئے میرا اُتساہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ ہمیں اس دھرم یُدھ میں ضرور وجے پراپت ہوگی۔

ستیاگرہ مسلمانوں کے خلاف نہیں

یہ کہہ کر لوگوں میں عام غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے۔ کہ ستیاگرہ مسلمانوں کے خلاف ہے۔ لوگوں کو اپنے دل سے یہ بھرم بالکل نکال دینا چاہیئے۔ دھارمک آزادی ہر شخص کا حق ہے۔ اور ستیاگرہ کسی صورت سے نہ مسلمانوں کے خلاف ہے۔ اور نہ اعلیٰ حضرت نظام کے خلاف۔ یہ سراسر غلط ہے کہ ستیاگرہ کسی مسلم ریاست کے خلاف ہے۔

حیدرآباد ریاست اور موجودہ حکمران خاندان کو قائم رکھنے میں مسلمانوں کی نسبت ہندوؤں کا زیادہ حصہ ہے۔ اگر کسی ریاست کا راجہ مسلمان ہو۔ تو اس ریاست کو مسلم سلطنت کہنا غلط ہے۔ جس طرح برٹش سرکار کو عیسائیوں کی حکومت نہیں کہا جا سکتا۔ ہم اس خیال کو بھی جڑ سے اُکھاڑنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ مسلم ریاست ہے۔ یہ ریاست نہ ہندوؤں کی ہے نہ مسلمانوں کی۔ بلکہ یہ ریاست حیدرآبادیوں کی ہے۔ اور ستیاگرہ کے بعد بھی حیدرآبادیوں کی ریاست ہی رہے گی۔

میں حیدرآباد کے ایک وفادار باشندہ (بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آئندہ جنگ کیلئے زہریلی گیسیں

(از قلم ڈاکٹر اے۔ بی۔ اگنی ہوتری پی۔ ایچ۔ ڈی)

سائنس جدید کی بدولت اب جنگ کی وہ شکل نہیں رہ گئی۔ کہ دو حریف فوجی دستوں میں توپ بندوق سے گولے گولیوں کی بارش ہوتی ہے یا دشمن کے علاقہ پر حملہ کر کے کسی شہر یا قلعے پر اس طرح گھیرا ڈال دیا جائے ہے کہ پناہ گزین یا گھرے ہوئے فوجی دستوں کے لئے سامان خورد و نوش کا بندوبست کرنا محال ہو جائے۔ اور دشمن کو لاچار ہو کر اپنے حریف کی ماتحتی قبول کرنی پڑے۔ اب جنگ کا کام ہے تباہی مچانا۔ چاہے جس طرح سے ہو دشمن کے شہر۔ قصبہ۔ قلعہ۔ چھاؤنی۔ توپ خانہ وغیرہ تمام جنگی اور غیر جنگی مقامات کو غارت کرنا۔ اور بچے۔ بوڑھے جوان مسلح اور غیر مسلح ہر درجہ کے مرد عورتوں کی بیدردی سے ہتیا کرنا۔ توپ بندوق کا استعمال کر کے۔ ہوائی جہاز سے گولہ باری کر کے۔ تارپیڈو کے ذریعہ دشمن کے جہازوں کو ڈبا کر۔ زہریلی گیس چھڑک کر۔ قیامت بپا کرنا۔ آج کے جنگ کی پالیسی ہے۔ دن بدن مہلک سے مہلک ہتھیار ایجاد ہو رہے ہیں۔ ان کی جھنکار سے چاروں اطراف کانپ رہی ہیں۔ پھر بھی جنگ کی تباہ کاریوں سے انسان کا دل اکتا نہیں رہا ہے۔

جنگ کی تباہ کاریوں کا سب سے زیادہ ہولناک پہلو ہے زہریلی گیسوں کا استعمال۔ اس قسم کی گیسوں کے استعمال سے ملک کے ہر طبقہ کے لوگوں کا ــــ چاہے وہ ماں کی گود میں کھیلتے ہوئے ننھے بچے ہوں یا ضعیف و ناتواں بوڑھے۔ عورتیں ہوں یا مرد۔ امیر ہوں یا غریب۔ سانس روک کر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جا سکتا ہے۔ یا ان گیسوں سے بیماریوں کے جرمز اڑا کر شہروں یا قصبوں میں پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں پھیلا کر لاکھوں آدمیوں کو موت کے منہ میں ڈال دیا جا سکتا ہے۔ زہریلی گیس روپی موت کی یہ خوفناک تصویر آج یورپ کے ہر ایک مرد و زن کی آنکھوں کے سامنے ناچ رہی ہے۔ اور اس سے بچنے کے طریقے انہیں بتائے جا رہے ہیں۔

مختلف سوسائٹیوں کے ذریعے اور خاص کر لیگ اقوام کے ذریعے زہریلی گیس کا استعمال خلاف انسانیت سمجھ کر پہلے ہی ممنوع قرار دیا گیا ہو۔ مگر ہر ایک ملک کے سیاست دان اور جنگی افسران اس بات کو یقینی طور پر جانتے ہیں۔ کہ مستقبل میں جنگ چھڑنے پر زہریلی گیس بہت زیادہ مقدار میں استعمال کی جائے گی۔ اس کی تازہ نظیر اٹلی اور ایبے سینیا کی جنگ ہے۔ اس جنگ میں اٹلی کی طرف سے زہریلی گیس کا استعمال بہت بڑی مقدار میں کیا گیا تھا۔ جس سے اٹلی کو اپنے دشمن پر آسانی سے فتح پانے میں بہت کچھ سہولیت حاصل ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج ہر ایک ملک میں زہریلی گیس کے حملہ سے لوگوں کو بچانے کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد ہو رہے ہیں۔ اور سکول۔ کالج۔ ہوسٹل اور جنگی صیغہ میں گیس کے حملہ سے بچنے کے بے شمار تجربات کئے جا رہے ہیں۔ انگلینڈ کی سرکار نے تو اس کے لئے Air raid precautions department نام کا الگ محکمہ کھول رکھا ہے۔ اس محکمہ کی طرف سے "The house-holders hand Book" نامی پمفلٹ شائع کیا گیا ہے۔ جس کی ایک کروڑ جلدیں ستمبر تک مفت بانٹنے کی سکیم تیار کی گئی تھی۔ اس پمفلٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ لنڈن میں ہوائی جہازوں کے ذریعے زہریلی گیس کی بارش کرنا جتنا سہل ہے۔ اتنا دنیا کے اور کسی شہر پر نہیں۔ اور اس کے لئے ہر ایک شہری کو پہلے سے ہی تیار رہ کر زہریلی گیس کے حملہ سے اپنے گھر کو بچانے کے طریقے سمجھ لینے چاہئیں۔ تمام ملک میں اس کے لئے سرکار کی طرف سے انتظام کیا جا رہا ہے۔ سڑکوں کو زہریلی گیس سے محفوظ رکھنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سکول کھولا گیا ہے۔ جس کے ذریعے چھ سو آدمیوں کو ٹریننگ ملے گی۔ پبلک کو پانی۔ گیس اور بجلی مہیا کرنے والی کمپنیوں اور جہازوں کے ڈیک (deck) بھی ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے مختلف طریقے عمل میں لا رہے ہیں۔ محکمہ مذکورہ کے لئے بجٹ میں ۵ لاکھ پونڈ کی منظوری دی گئی ہے۔ ۳ کروڑ نقاب تیار کرنے کی تجویز سوچی گئی ہے۔ تیار ہونے ہو جانے پر انہیں سرکاری گودام میں محفوظ رکھا جائے گا۔ اور نازک صورت حالات پیدا ہوتے ہی بجلی کی تیزی سے یہ تمام ملک میں تقسیم کر دئے جائیں گے۔

زہریلی گیسیں چار قسموں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں:-

دم گھٹانے والی گیس۔ پہلی۔ ناک کو بند کرنے والی گیس ہر رلانے والی گیس۔ اور پھوڑا پیدا کرنے والی گیس

پہلی قسم کی گیس کا اثر پھیپھڑوں پر پڑتا ہے۔ اور اگر کافی مقدار میں یہ سانس کے ساتھ مل کر جسم کے اندر چلی جائے تو اس سے موت ہو سکتی ہے۔

دوسری قسم کی گیس سے ناک اور گلے میں سخت درد ہوتا ہے۔ لیکن یہ مہلک نہیں ہوتی

تیسری قسم کی گیس آنکھوں میں جلن پیدا کرتی ہے۔ جس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔

چوتھی پھوڑا پیدا کرنے والی گیسیں ــ جن میں "مسٹرڈ" گیس خاص طور سے مشہور ہے۔

جسم کے چمڑے میں تیز جلن پیدا کرتی ہے۔ آنکھوں اور پھیپھڑوں پر بھی ان گیسوں کا حملہ ہوتا ہے۔ مگر اس گیس کے لکشن جلد ظاہر نہیں ہوتے۔ اس لئے اس سے بچنے کی ضرورت کے متعلق لوگ جلد محتاط نہیں ہوتے۔

زہریلی گیس پہلے پہل گذشتہ جنگ میں استعمال ہوئی تھی۔ ۱۹۱۵ء کے اپریل کے مہینے میں بلجیم میں انگریز سپاہیوں کے خلاف جرمن والوں نے کلورین گیس استعمال کر کے دنیا کو اس نئے جنگی ہتھیار کی خبر دی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر جرمنی اس گیس کو استعمال کرنے کے لئے پہلے ہی سے خاص طور پر تیار ہوتا۔ تو بہت ممکن تھا۔ کہ ۱۹۱۸ء کے بہت پہلے ہی متحدہ سلطنتوں کو جرمنی کے ساتھ صلح کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا۔ اور اس صلحنامہ کی شکل کچھ اور ہی ہوتی۔

کلورین گیس کے بعد جرمنی نے اور بھی زیادہ زہریلی گیس استعمال کرنے کی طرف دھیان دیا۔ اس گیس کا نام "Phosegne" تھا۔ اور یہ اتنی تیز تھی۔ کہ دس ہزار حصہ ہوا میں اس کا ایک حصہ ملنے پر بھی وہ مہلک ثابت ہو سکتی تھی۔ اس گیس کے استعمال کرنے میں ایک سہولیت یہ تھی۔ کہ اس میں کسی قسم کی بدبو نہیں تھی۔ اس لئے اس کے تباہ کن نتائج ظہور میں آنے سے پہلے تک اس کے متعلق کسی کو شک و شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ گیس انسان کے دل کو اس قدر کمزور کر دیتی ہے۔ کہ تھوڑی محنت سے ہی تھک کر دشمن کی فوج مر جاتی ہے۔

"کلورو پکرن" نام کی ایک اور گیس گذشتہ جنگ میں استعمال کی گئی تھی۔ کسی "تسیل" یا یم میں مرطوب کلورائیڈ کے ساتھ ملا کر اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح اس سے سفید بادل کے مانند ایک طرح کی بھاپ پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھاپ بآسانی نقاب کو چھید کر دشمن کو لاچار کر دیتی ہے اس سے قے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور سخت جی متلاتا ہے۔ جس سے نقاب پوش شخص کو قے کے لئے نقاب ہٹا لینے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اور آمعرو دشمن کی چھوڑی ہوئی دیگر زہریلی گیسیں اس کے سانس کے ساتھ جسم کے اندر داخل ہو کر اس کا خاتمہ کر ڈالتی ہیں۔

جنگ میں استعمال کی جانے والی متعدد زہریلی گیسوں میں مسٹرڈ گیس سب سے بڑھ کر مہلک سمجھی جاتی ہے۔ جنگ ایبے سینیا میں اٹلی نے یہی گیس استعمال کی تھی۔ یہ ایک قسم کی پانی (Liquid) ہے۔ رفتہ رفتہ بھاپ کی شکل میں تبدیل ہو کر یہ دشمن کی خندقوں میں پھیل جاتی ہے جسم کے کپڑوں کو چھید کر یہ چمڑے کو جھلس دیتی ہے۔ جس سے بدن پر پھوڑے نکل آتے ہیں۔ حلق کی نالی۔ ناک میں پھیپھڑے وغیرہ پر بہت جلد حملہ آور ہوتی ہے۔ انجام کار نمونیہ۔ برنکائیٹس وغیرہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ دشمن کو ناکام کر دینے میں بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ ۱۹۱۷ء میں پہلے پہل جرمنی نے یہ گیس استعمال کی تھی۔ اس کے بعد دوسرے ملکوں نے بھی اس کی تیاری کی طرف

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ و نصیحت آمیز افسانہ

(از ڈاکٹر دھنی رام پریم)

بھوجن اور بھگوان

(۱)

عجیب ہے یہ ہمارا یُگ۔ ہم سبھیہ کہلاتے ہیں۔ اُنت کہلاتے ہیں۔ ہم نے بڑی بڑی کھوجیں کی ہیں۔ اجیت پرکرتی کو جیتا ہے۔ پھر بھی ہم کیا سنسار کو ایسا استھان بنا سکے ہیں۔ جہاں منش آرام، سکھ اور شانتی سے جی سکے۔ اور مر سکے۔ ہم پچھلے یُگوں کو کوستے ہیں۔ اس سمیہ کے ویکتیوں کو اسبھیہ کہتے ہیں۔ پرنتو یدی دھیان دے کر دیکھا جائے، تو وہ سمیہ ہمارے یُگ سے اچھا ہی تھا۔ لوگ سب سکھی تھے۔ شانتی سے جیون بتاتے تھے۔ پرنتو جتنی اسمتا۔ جتنا نارکیہ۔ جتنی اشانتی اور جتنی ہاہاکار گھرنا۔ ایسا آدمی اس یُگ میں دکھائی دیتے ہیں۔ اُتنے شاید ہی کبھی دیکھے گئے ہوں؛

ایک منتر سے اسی وشے پر بات چیت ہو رہی تھی۔

"لیکن ڈاکٹر! میں اس سے سہمت نہیں ہوں" منتر نے ذرا زور سے کہا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ کرشچین سبھیتا نے جو کچھ کر دکھایا ہے۔ وہ کبھی نہیں ہوا تھا۔"

"پہلے تو یہ بتاؤ۔ کہ کرشچین سبھیتا کو دھرم سے باندھتے ہو؟"

"بے شک۔ دھرم سے۔ پرچار سے تو سبھیتا کا آدربھاؤ ہوا ہی ہے۔"

"یدی یہی بات ہے۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ کرشچین دھرم بھی فیل ہوا، دھرم کا کام کیول کچھ اچھی باتوں کا کہہ دینا ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ واستوک اور ناتجھنیہ جیون دے سکتا ہے یا نہیں۔ یہ اس کی کسوٹی ہے۔ لوگ بھگوان پر ادھک زور دیتے ہیں۔ جب کہ انہیں بھوجن کی اوشیکتا ہے۔ کم سے کم ہزاروں غریبوں کی تڑپن دیکھ کر، ہزاروں روگیوں کی دُردشا دیکھ کر ہی میرا ایسا وچار ہوا ہے۔ بھگوان کا گن گان ہم سنتشٹ ہو کر بھی کر سکتے ہیں۔ اور نراشا میں بھی۔ ہمارے دھرم آچاریہ نراشا میں بھگوان کو یاد کرانے کا ہمیں پاٹھ پڑھاتے ہیں۔ اس سے ان کا ارتھ ہے۔ کہ لوگ نراشا کے کارنوں کی اور دھیان نہ دیں۔ اور انہیں بھگوان کا پرساد سمجھ کر گرہن کریں۔"

(۲)

منتر کچھ کہنے ہی والے تھے۔ کہ ایک غریب بڑھیا وہاں پر آ گئی۔

"آپ ہی ڈاکٹر جانسن ہیں؟"

"ہاں۔ کہئے۔"

"ہمارے گھر میں ایک نرآشرت لڑکی بہت بیمار ہے۔ کیا آپ چل کر اسے دیکھ سکتے ہیں؟"

ڈاکٹر جانسن کا جیون اسی پرکار وتیت ہوا تھا۔ نتیہ ہی انہیں ایسے بیماروں کو دیکھنے کا اوسر آتا تھا۔ کچھ کہے بنا انہوں نے اپنا بیگ اُٹھایا۔ اور چُپ چاپ چل دئے۔

(۳)

ایک گندے محلے میں ایک میلے کچیلے گھر کے پاس ایک اور بھی ادھک میلے کچیلے اور اندھکار گھر میں روگنی پڑی ہوئی تھی۔ اس کے پاس چارپائی نہ تھی۔ بھومی پر کپڑے کا بچھونا ہو رہا تھا۔ اسی پر وہ پڑی تھی۔ حالت دیکھ کر ہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ روگ بھیانک ہے۔

ڈاکٹر نے اپنا بیگ کھولا۔ روگی کے اُوپر ایک درشٹی ڈالی۔ سٹیتھوسکوپ سے چھاتی کی پریکھشا کی۔ اور تھرمامیٹر سے بخار دیکھا۔

"کتنے دن سے تمہیں بخار ہے؟"

"پانچ دن ہو گئے۔"

"تمہاری حالت سنتوش جنک ہے۔ دوا کے لئے نراش مت ہو۔"

"آپ نے یہاں آ کر کرپا کی۔ پرنتو دوا کے لئے میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ ہسپتال میں خبر بھیجی تھی۔ وہاں کوئی جگہ خالی نہیں۔"

"تم دوا کی چنتا مت کرو۔ دوا میں بھیج دوں گا۔ تم نے ٹھیک سے اُپچار کرنا۔ سمجھو ہے دشا پلٹ جائے۔"

"کھانا کیا کھاتی ہو؟"

"کچھ نہیں۔"

"اس طرح تو حالت اور بھی خراب ہو جائے گی۔ تم کو دودھ اور گلوکوز لینا چاہیئے۔"

"لیکن اس کے لئے میرے پاس پیسے نہیں۔"

ڈاکٹر صاحب نے کچھ دیر سوچا۔ پھر چپ چاپ دو روپیئے رکھ دئے۔ اور وہاں سے چلے گئے۔

(۴)

روزہ! تمہاری حالت بہت خراب ہے۔

یہ سن کر گرجے کے پادری وہاں آ گئے۔

"روزہ تمہاری حالت بہت خراب ہے۔ سمجھو ہے۔ کہ تمہیں بھگوان کے گھر جانا پڑے۔"

"لیکن فادر! ڈاکٹر کہہ گئے ہیں۔ کہ میری دشا نراشا جنک نہیں ہے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ کسے پتہ ہے۔ کہ بھگوان کب اپنی شرن میں بلا لیں۔"

"پھر؟"

"پھر کیا؟ تمہیں بھگوان سے بھینٹ کرنے کی تیاری کرنی چاہیئے۔ جو یہاں سے بنا تیاری کے جاتے ہیں۔ انہیں پربھو کی گود میں شرن نہیں ملتی۔ نیترنا مٹے نرک میں بھٹکنا پڑتا ہے۔"

"مجھے کیا کرنا پڑے گا؟"

"تم اپنے پاپوں کی سویکرتی میرے سامنے کرو۔ پھر میں گرجے میں جا کر بھگوان سے تمہارے پاپوں کو کھشما کرنے کے لئے پرارتھنا بھی کر دوں گا۔"

"تم بڑے دیالو ہو فادر؟"

"لیکن۔ روزہ" اس پرارتھنا میں روپیئے خرچ ہوں گے۔"

"روپیئے؟ بھگوان کے دربار میں بھی روپے؟"

"انوشٹھان میں خرچ تو ہوتا ہی ہے۔"

"لیکن میں روپے کہاں سے پاؤں گی۔ میرے پاس تو دوا کے لئے بھی پیسے نہ تھے۔"

"لیکن بیٹی۔ یہ تو اوشیک کاریہ ہے۔"

اتنے میں پادری صاحب کی درشٹی پاس پڑے دو روپیوں کی طرف گئی۔

"دو پیسے۔"

روزہ کچھ دیر کے لئے چپ رہی۔

"تم تو کہتی تھیں۔ کہ تمہارے پاس روپے نہیں۔"

"یہ روپے میرے نہیں۔ ڈاکٹر نے یہ روپیے کرپا کر کے دودھ اور گلوکوز کے لئے دئے ہیں۔"

"دودھ اور گلوکوز مورکھ لڑکی! کیا دودھ اور گلوکوز پربھو کی گود سے ادھک ہے؟ بھوجن تو اہلوک مایا ہے۔ بڑا کیا بھلا ہوگا۔ بھگوان کی ارادھنا تو تیرا آتمک بھوجن ہے۔ بھوجن تو تیرے شریر کو بچا سکے گا۔ میں ان سے تیری آتما کو بچاؤں گا۔ تیرے لئے پربھو کے لوک کا دوار کھولوں گا۔"

پادری صاحب روپیے لے کر چلے گئے۔ شام کو ڈاکٹر صاحب روزہ کو دیکھنے پہنچے۔

"دودھ پیا؟"

"نہیں۔"

"اور گلوکوز؟"

"وہ بھی نہیں۔"

"کیوں؟"

"پیسے نہ تھے۔"

"پیسے نہ تھے؟ اور میں جو روپے دے گیا تھا۔"

"انہیں پادری صاحب لے گئے۔ میری مکتی کے لئے۔ پرارتھنا کریں گے نا۔"

"پادری لے گئے" یہ کہہ کر ڈاکٹر صاحب پادری کے یہاں پہنچے۔

"روزہ کے روپیے واپس کرو۔"

"پرنتو وہ تو انوشٹھان میں خرچ ہو گئے۔"

"جس غریب کو پانی کی بوند تک نہیں ملتی۔ اس کی آتما کی تمہیں چنتا ہے؟ اسے مرنے کو چھوڑ دیا۔ جس سے تمہارے انوشٹھان کو روپیے مل سکیں؟ اس سمیہ اس کے لئے تمہارے بھگوان سے بھوجن کہیں زیادہ اوشیک ہے۔ نکالو روپیے نہیں تو عدالت جانا پڑے گا۔"

پادری کو روپے دینے پڑے۔ اور روزہ اچھی ہو گئی۔ وہ بھگوان کے جھوٹے بھگت پادری سے بھوجن بھگت ڈاکٹر کو بڑا اور ادھک دھرم آچاریہ سمجھتی ہے۔

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھ شالہ حافظ آباد کے لئے ایک ٹرینڈ آریہ خیالات کی ادھیاپکہ کی بہت جلد ضرورت ہے۔ تنخواہ: پچیس روپیے ماہوار دی جاوے گی۔ تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتے پر آنی چاہئیں۔

منیجر:- آریہ پتری پاٹھشالہ
حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ن طریق سے ریاست میں داخل ہونا جرم ہے تو ہمیں اپنے جرم کا اقبال ہے

عدالت میں چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کا بیان

(اورنگ آباد ۱۵-جولائی) آریہ ستیاگرہ سمتی کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن نے نواب سالار جنگ صاحب سپیشل مجسٹریٹ اورنگ آباد کی عدالت میں مندرجہ ذیل تحریری بیان داخل کیا ہے :-

جناب عالی!
...کہ میں ایک
...اجرم کا اقبال ہے۔ کہ میں ایک
...یاگرہی ہوں۔ اور آریہ ستیاگرہ کے
...ڈکٹیٹر کی حیثیت میں ۱۸۷ ستیاگرہیوں
...۵-جون ۱۹۳۹ء کو دھرم پرچار
...بشرط ضرورت ستیاگرہ کرنے
...سے اورنگ آباد میں وارد ہوا۔
...ستیاگرہی کسی قسم کی صفائی دینے
...ضرورت نہیں۔ البتہ ایک تحریری بیان
...ہتا ہوں۔ جس سے میری پوزیشن
...نظام سرکار پر اور دنیا پر واضح ہو۔
...ہمارا ستیاگرہ نہ اعلیٰ حضرت حضور
...کی ذات کے خلاف ہے۔ نہ اسلام
...ریاست حیدر آباد یا حکومت انگریزی
...مسلمان بھائیوں کے۔ ہم صرف عبادت
...آزادی حق چاہتے ہیں۔ ہمارے مطالبات
...دھارمک ہیں۔ اور میں بطور ڈکٹیٹر
...اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس
...ہمارے ابتدائی دھارمک مطالبات
...تسلیم کر لئے گئے۔ اور ان پر عمل پیرا ہونے
...اعلان کر دیا گیا۔ ہماری شرومنی سبھا
...انٹرنیشنل آرین لیگ دہلی) ستیاگرہ
...بند کر دے گی۔ مجھے عدالت پر یہ واضح
...کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ہر ایک مہذب
...حکومت نے دھارمک آزادی کا حق
...تسلیم کیا ہے۔ اس اصول کی بنا پر بادشاہ
...کا ذاتی عقیدہ یا مذہب کچھ ہو۔ بطور بادشاہ
...ملک کے تمام فرقہ جات اس کی نگاہ میں
...مذہبی لحاظ سے یکساں سلوک اور مذہبی
...آزادی کے مستحق ہیں۔ ملکہ وکٹوریہ نے
...۱۸۵۸ء میں جب ہندوستان کی
...حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی سے
...اپنے ہاتھ میں لی۔ تو اپنے مشہور تاریخی
...اعلان میں ہندوستان کی تمام جماعتوں کو
...مذہبی آزادی کا یقین دلایا۔ اور یہ بھی کہا۔
...ان کے مذہبی عقائد میں کسی طرح کی
...دست اندازی نہیں کی جائے گی۔ ہندوستان
...تمام ریاستیں جن کی رعایا ۸۹ فیصدی اہل
...ہنود پر مشتمل ہے۔ یہی توقع کی جاتی ہے۔
...فرمانروا مذہب اسلام کے پیرو ہوتے ہوئے
...ہندو رعایا کو مذہبی آزادی و رواداری
...کا مستحق سمجھیں گے۔ اور انہیں دھارمک
...پرچار کا حق دیں گے۔

دھرم پرچار پر پابندیاں

بدقسمتی سے کچھ سالوں سے نظام راجیہ میں دھرم پرچار۔ تعلیمی و تمدنی سرگرمیوں مندروں وغیرہ کی تعمیر و مرمت وغیرہ پر ناجائز پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اور آریہ سماجیوں پر خاص طور پر ناروا سختیاں کی گئی ہیں۔ اور بندشیں لگائی گئی ہیں۔ کئی مذہبی کتب و اخبارات کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اوم کا جھنڈا لہرانے گھروں میں ہون کنڈ بنانے اور ہون کرنے۔ یگیہ شالائیں کے بنانے۔ دھرم اپدیش کرنے۔ اور اپنی سنسکرتی و بھاشا کی ترقی و تعلیم کے لئے درسگاہیں کھولنے اور جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے ویایام شالائیں بنانے پر ناجائز پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمارے سناتنی مہاتماؤں اور اپدیشکوں کو اپدیش دینے سے روکا گیا۔ اور وہ ریاست بدر کئے گئے۔ جن آریہ پرشوں نے سرکار سے مذہبی آزادی کا حق تسلیم کرانا چاہا۔ ان پر مقدمات چلائے گئے۔ ان سے نیک چلنی کی ضمانتیں طلب کی گئیں۔ اسی طرح ان کو قید و بند کی بے شمار مصیبتیں جھیلنی پڑیں۔ میں عدالت سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ فیصلہ دینے سے پہلے "The case of Arya-Smaj in Hydera-bad" نامی کتاب (جو انٹرنیشنل لیگ دہلی نے پرکاشت کی ہے) کا مطالعہ کر لیوے۔ تاکہ اسے معلوم ہو جائے۔ کہ آریہ سماج نے کن حالات سے مجبور ہو کر ستیاگرہ شروع کیا ہے۔

آئینی طریقوں کی ناکامی

یہ بھی گذارش کر دوں۔ کہ آریہ سماج نے اس قدم کے اٹھانے میں جلد بازی سے کام نہیں لیا۔ پورے چھ سال تک وہ طریقے برتنے گئے۔ جنہیں آئینی کا نام دیا جاتا ہے۔ میموریل بھیجے گئے۔ ڈیپوٹیشن بھیجے گئے۔ ریاست کے اعلےٰ افسروں سے عرض و معروض کی گئی۔ جب کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ تو آریہ سماج نے اپنی مذہبی آزادی کے حق کو منوانے کے لئے اپنے تئیں تیاگ اور تپ کی بھٹی میں ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ آرین کانگرس شولا پور نے نظام سرکار سے مطالبات تو چودہ رکھے۔ لیکن ستیاگرہ صرف دو کی بنا پر ہے۔ یہ دو مطالبات صرف مذہبی پرچار اور حق عبادت کی آزادی پر مشتمل ہیں۔ دوسرے بارہ مطالبات گفت و شنید اور تحریک کے ذریعہ منوائے جائیں گے۔ آریہ سماج کی معقول پسندی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا۔ کہ جس قرارداد میں اس نے نظام سرکار سے مذہبی آزادی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس میں اس نے اپنے اوپر بطور خود پابندی لے لی ہے۔ کہ وہ دوسری جماعتوں کے مذہبی احساسات کا لحاظ رکھ کر اس آزادی کا استعمال کریگا۔

اورنگ آباد میں آنے کے بعد

اب میں وہ واقعات جناب والا سے گذارش گذار کرنا چاہتا ہوں۔ جو میرے ورود اورنگ آباد کے بعد ظہور پذیر ہو گئے۔ میں ساڑھے ۵ بجے شام کے قریب سپیشل ٹرین کے ذریعہ ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ جناب صوبیدار صاحب و دیگر افسر موجود تھے۔ میرے اترتے ہی جناب صوبیدار صاحب نے مجھے ویٹنگ روم میں بلا بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کس طرح آئے ہیں؟

میں نے عرض کیا۔ کہ "نظام سرکار کے اس اعلان کی پڑتال کے لئے کہ سب جماعتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے"۔ ستیاگرہ کے متعلق میں نے کہا۔ کہ میرا ستیاگرہ کرنا یا نہ کرنا افسران ریاست کے طرز عمل پر منحصر ہے۔ اگر ہمیں دھارمک پرچار کی اجازت ہوگی۔ تو ستیاگرہ کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ہمیں اجازت نہ دی گئی۔ تو ہم ستیاگرہ کریں گے"۔

صوبیدار صاحب نے کہا۔ کہ "آپ ستیاگرہیوں سے کہہ دیں۔ کہ وہ امن رہیں۔ اور کسی قسم کا مظاہرہ نہ کریں۔ کیونکہ آپ کی طرف سے نہ ہو۔ کسی اور جماعت کی طرف سے نقض امن کا اندیشہ ہو سکتا ہے"۔

میں نے کہا۔ "یہی ہوگا"۔

چنانچہ صوبیدار صاحب اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ جو وعدہ میں نے دیا تھا۔ اسے میرے ستیاگرہیوں نے حرف بحرف پورا کیا۔ اور ریلوے سٹیشن سے کمرہ تک ایک بھی نعرہ نہیں لگایا۔ اور دو دو کی قطار میں خاموش کھڑے رہے۔ صوبیدار صاحب سے میرا تبادلہ خیالات گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا رہا۔ عدالت ان سے دریافت کر سکتی ہے۔ کہ مجھ سے ان کی کیا باتیں ہوئیں۔ یہ قطعی غلط ہے۔ کہ کوئی جلوس بنایا گیا۔ اور صوبیدار صاحب بھی تسلیم کریں گے۔ کہ کوئی جلوس نہیں نکالا گیا۔ گاڑی سے اترتے ہی مجسٹریٹ سکنہ سکندر آباد کا حکم دکھایا گیا۔ کہ میں اپنے ہمراہیوں سمیت سٹیشن سے باہر ہو جاؤں۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں میں اپنے ستیاگرہیوں کو ساتھ لے کر سٹیشن سے باہر آ گیا۔ سٹیشن سے نکلتے ہی اس فیصلہ کے مطابق جو صوبیدار صاحب سے ہوا تھا۔ میرے ستیاگرہی عمل کرتے رہے۔ (چلتے رہے) پولیس نے ہمارا چارج لے لیا۔ جب پولیس نے کہا کھڑے ہو گئے۔ اور جب کہا چل پڑے۔ اس سے نہ جلوس کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ مجمع خلاف قانون کا۔ اور نہ پولیس کے حکم سے منتشر ہونے سے انکار کا۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ الفاظ اپنے جتھا والوں سے مخاطب ہو کر کہے —

"بھائیو! آپ جانتے ہیں۔ کہ ہم کس مقصد سے یہاں آئے ہیں۔ ہمیں حضور نظام صاحب کی ذات سے کچھ عداوت نہیں۔ نہ اسلام سے اور نہ ہی مسلمان

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

Digitized by eGangotri

مہایُدھ کا خطرہ ——— ڈینزگ!

(لیکھکا: کماری بملا سیٹھی ایم۔اے)

یوروپ کا انتر راشٹریہ سوتنتر نگر ڈینزگ آج کل یوروپ کے بھاوی یُدھ کا بارود خانہ بن رہا ہے۔ یدی ہم ڈینزگ کی استھتی کو دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ پرکرتی نے اسے جرمنی اور پولینڈ کے بیچ میں ایک خطرناک جگہ پر سنتھت کیا ہے۔ وارسیلز کی سندھی نے نگر کو دو حصوں میں بانٹ کر معاملہ اور بھی گڑبڑ کر دیا۔ ریلوے تو پولینڈ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ سڑکیں جرمن پرانت میں۔ نگل کی سڑکیں سوتنتر ہیں۔ جہاں راشٹر سنگھ کے سپاہی پہرا دیتے ہیں۔

یہ سچ ہے۔ کہ ڈینزگ یُدھ کے پہلے ایک جرمن نگر تھا۔ اس لئے ہٹلر اسے لینا چاہتا ہے۔ لیکن پولینڈ کا سمپورن ویوپار ڈینزگ سے ہوتا ہے۔ اس لئے پولینڈ کے لئے یہ ویوپار کی درشٹی سے بہت مہتوپورن استھان ہے۔ ڈینزگ کی پولینڈ کو سخت ضرورت ہے۔ جرمنی کے لئے یہ ایک راجنیتک لابھ ہے۔ نتھا یوروپ اور اگر سمپرنے کا پہلا قدم ہے۔

ہٹلر بنا فرانس۔ برطانیہ اور روس سے جھگڑا مول لئے ڈینزگ نہیں لے سکتا۔ برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو رکھشا کا وچن دے دیا ہے۔ اس میں کوئی سندیہہ نہیں۔ کہ ڈینزگ پر آکرمن کرنا پولینڈ کی سوتنترتا کے لئے خطرناک ہے۔ اس لئے جرمن آکرمن کو روکنے کے لئے وچن دینے والے راشٹر پولینڈ کی ہر طرح سے سہائتا کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہوگا وشو یُدھ۔ روس کو کم از کم اپنی پشچمی سیما کی رکھشا کے لئے پولینڈ کی سہائتا کرنی پڑے گی۔

جرمنی کا پروپیگنڈا

اس وشو یُدھ کی سمبھاونا سے ہی ہٹلر ابھی ہچک رہا ہے۔ وہ ایسے اوسر کی تلاش میں ہے۔ جب کہ وہ بنا یُدھ کی آگ لگائے ہوئے ہی ڈینزگ پراپت کر لے۔ اسی بیچ میں ہٹلر نتھا نازی پارٹی ڈینزگ لینے کے لئے زمین تیار کر رہی ہے۔ جرمنی سپاہی اپنے لال اور سفید سواستیکا جھنڈے کو لئے ہوئے ڈینزگ کی خاص سڑکوں پر یہودیوں کو نکالو کے نعرے لگاتے ہوئے گھومتے رہتے ہیں۔ سڑکوں نتھا سیڑھیوں پر نازی ایک دھبہ۔ ایک راشٹر۔ ایک فیوہرر انکت کئے گئے ہیں۔ رات کو سڑکوں پر اتنا شور و غل رہتا ہے۔ کہ بہت کم لوگ باہر نکلتے ہیں۔

یہودیوں کے پرتی زہر

اس بھاگ کے رہنے والے یہودی خاص طور پر نازیوں کے نشانے بنے ہوئے ہیں۔ ڈینزگ کے یہودیوں کو نازیوں کے ہاتھوں بھاری اپمان سہنا پڑتا ہے۔ لوبیا کے ایک پتر کا اُدّیش ہی یہودیوں کے گھرنت کارٹون بنانا ہے۔ یہ پتر ڈینزگ کے نازیوں میں بہت پرچلت ہے۔ نازی لوگ اس اخبار کے کارٹونوں کو کبھی کبھی تو بیس فٹ لمبا کر کے دیواروں پر لگاتے ہیں۔ ایک کارٹون میں ایک یہودی اپنا روپیہ امریکن تجوری میں رکھتا ہوا۔ اور کھوپڑوں کے اوپر لیٹا ہوا دکھایا گیا ہے۔

ہنسا تمک کاریہ

کبھی کبھی نازیوں کا یہودیوں کے پرتی وہ ہنساتمک روپ دھارن کر لیتا ہے۔ رات کو یہودی نازی بدمعاشوں کے ڈر سے باہر نہیں نکلتے۔ کبھی کبھی اندھیری رات میں کسی کو چلّاہٹ سنائی پڑتی ہے۔ اور وردی پہنے ہوئے نازی اس کا یہودی ہونے کے کارن اپمان کرتے رہتے ہیں۔ ڈینزگ میں نازی بھاونائیں پھیل رہی ہیں۔ پولش لیڈیاں جب سڑکوں پر نکلتی ہیں۔ تو اپنی بھووں کے بالوں کو اُکھاڑ ڈالتی ہیں۔ پرنتو نازی لیڈیاں نازی اُدیشی کے انوسار نہ تو بھویں اُکھاڑتی ہیں۔ نہ بال سنوارتی ہیں۔

شہر بھر میں سپاہی

نازی سینک تین یا چار کی قطار میں سڑکوں پر چلتے ہیں۔ جن سے راہ گیروں کو بچ کر چلنا پڑتا ہے۔ ڈینزگ ایسے شہر کے لئے جتنے سپاہیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے چوگنے سپاہی یہاں ہیں۔ وہ بے فکر ہو کر پھرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس کی آمدنی آسٹریلیا۔

(بقیہ صفحہ پر)

پنجاب میں "اسلام خطرے میں ہے" کے نام پر کیا ہو رہا ہے

سیکریٹری پنجاب سنگٹھن سمتی کا سر سکندر حیات خاں کے نام

پنڈت بھیم سین سیکریٹری پنجاب حیدرآباد ستیہ گرہ سمتی لاہور نے آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کو شملہ کے پتہ پر مندرجہ ذیل مکتوب روانہ کیا ہے:-

"جناب عالی! ——— میں نے لاہور کے جرنلسٹوں کے ساتھ آپ کے انٹرویو کی رپورٹ اخبارات میں پڑھی۔ رپورٹ میں لکھا تھا۔ کہ آپ نے جرنلسٹوں سے یہ کہا۔ کہ وہ پنجاب کے آریہ سماجیوں تک آپ کا یہ پیغام پہنچا دیں۔ کہ آپ آریہ سماجیوں پر کسی طرف سے بے تحاشا حملوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان کی حفاظت کا ہر ممکن انتظام کریں گے۔ آپ کا یہ پیغام آریہ جگت کے لئے بھاری ریلیف کا باعث ہوا۔ لیکن بدقسمتی سے پنجاب کے متعدد اسلامی اخبارات میں مسلمان لیڈروں کی ایسی تقریروں کی رپورٹیں پرکاشت ہو رہی ہیں۔ جن میں مسلمانوں سے اپیل کی ہوتی ہے۔ کہ وہ پُرامن آریہ ستیہ گرہیوں کے جتھوں کو بھی حیدرآباد جانے سے روکیں۔

پُرامن تحریک

گذشتہ چند ماہ کی تاریخ سے یہ امر قطعاً واضح ہے۔ کہ آریہ سماجی بالکل پُرامن طریقے سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کبھی ایسا نعرہ نہیں لگایا۔ جس سے فرقہ وارانہ اشتعال پیدا ہونے کا امکان ہو۔

جہاں کہیں بھی تحقیقات ہوئی ہے۔ یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ حیدرآباد میں ستیہ گرہ کرنے والے یا ستیہ گرہ کی نیت سے جانے والے ستیہ گرہیوں کا رویہ ہمیشہ پُرامن رہا ہے۔ اور انہوں نے بے مثال طریقہ سے صبر و تحمل اور خود ضبطی کی بے مثال نظیر قائم کر دی ہے۔ حال ہی میں ضلع کرنال کے ایک قصبہ کیتھل میں آریہ ستیہ گرہیوں پر حملہ ہوا۔ اس سلسلہ میں جو تحقیقاتی کمیٹیاں بیٹھی ہیں۔ انہوں نے آریہ سماجیوں کی پوزیشن واضح کر دی ہے۔ اور یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کا جلوس پُرامن تھا۔ اور اس پر مسلمانوں نے مسلح ہو کر بے تحاشہ حملہ کرنے کی سازش کر رکھی تھی۔ مقامی حکام کی بروقت ... سے ستیہ گرہی تو حملہ آوروں سے ... لیکن انہوں نے بہت سے ہندو ... جلوس کے ساتھ شامل نہیں تھے ... کیتھل کے مسلمانوں نے بہت اچھا ... جو اپنے غیر ذمہ دار ہم مذہبوں ... کے لئے معافی مانگ لی ہے۔ کیتھل ... ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر مسلمان لیڈر ... اشتعال انگیز تقریروں کا سلسلہ ... تو عوام مشتعل ہو کر قابو سے باہر ... رہیں گے۔ اور اس قسم کے افسوسناک ... کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

لاء اینڈ آرڈر کے نام پر

میں آپ صوبہ کے امن و امان کے ... ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کی ذمہ داری ... ہے۔ کہ آپ ان مسلمانوں کو جو مسلمانوں ... اشتعال دلا دلا کر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ... ستیہ گرہیوں کو بھی حیدرآباد جانے ... متنبہ کریں۔ کیونکہ یہی تقریریں ... کی وجہ سے فرقہ وارانہ فضا خراب ... ورنہ آریہ سماج کی تحریک قطعاً پُرامن ... میں آپ کے سامنے اس امر کی ... رکھ سکتا ہوں۔ جن سے ثابت ہو ... کہ مسلمان لیڈر اسلامی اخبارات ... ہندوؤں کے خلاف عموماً اور آریہ سماج ... کے خلاف عموماً بھڑکا رہے ہیں۔

"اسلام خطرہ میں ہے" کے نام پر ... دوہ مسلم عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے ... ابھی تک ان کے خلاف کوئی کارروائی ... کی گئی۔ پنجاب کے باہر سے ... انگیز لٹریچر آ رہا ہے۔ مسلمانوں میں ... کیا جا رہا ہے۔

حیدرآباد ویلفیر ایسوسی ایشن

اس ضمن میں میں آپ کی توجہ ... محمد اکبر علی خاں ایم۔ایل۔سی (یو۔پی) ... پریذیڈنٹ حیدرآباد ویلفیر ایسوسی ایشن ... کے سرکلر کے مندرجہ ذیل اقتباس ... مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو پنجاب میں ... تقسیم کیا جا رہا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

... بہار سے دوسرا جتھا

... سے پہلا جتھا بہار سے روانہ ہوا ہے۔ ... بہت بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ آریہ ... دھی سبھا بہار ہفتہ میں دو اخبار ... حیدرآباد کے حالات پبلک کو بتانے ... نکال رہی ہے۔ دوسرا جتھا مچینا ... دور افتادہ مقام سے ایک آریہ ... کا روانہ ہوا۔ راستے میں جہاں جہاں ... پرشی تھے انہوں نے اس ستیاگرہی ... سٹیشن پر پُرجوش استقبال کیا۔ مانڈلے ... آریہ بھائیوں نے نہ صرف انہیں ... ہار دیا۔ بلکہ ایک اچھی تھیلی بھی ... بھینٹ کی۔ اسی طرح انا جاؤں سے سبھا ... کے پرچارک شری گومتی پرشاد کے زیر دست ... پرچار کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ چار ستیاگرہی وہاں ... سے تیار ہو کر رنگون آ گئے۔ ان میں سے ... ایک پوجاری ہے اور ایک سادھو۔ یہ ... دونو سناتن دھرمی ہیں۔ رنگون میں ... ہر ہفتہ ستیاگرہ کے متعلق لیکچر ہوتے ہیں۔ مقامی گوردوارہ کے ممبران بہ ... وہاں پہنچے۔ اور ان کی اپیل پر نہ ... کچھ دھن ہی ملا۔ بلکہ ایک سکھ بھی ... اپنا نام والنٹیروں میں لکھوا دیا۔ ... طرح یہ مختلف اطراف سے مختلف ... خیالات کے بھائی دوسرے جتھے کے ... ساتھ جانے کو تیار ہوئے۔ آریہ سماج ... مندر رنگون میں حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے ... ایک باقاعدہ دفتر کھولا گیا ہے۔ اور ... ایک کمرہ ستیاگرہ آشرم کے لئے وقف ... کر دیا گیا ہے۔

دوسرے جتھے کا پبلک سواگت دیدار ... ۲۹ جون کو شام کے ۸ بجے سماج مندر ... میں ہوا۔ اس دن تقریباً پندرہ سنستھاؤں ... کی طرف سے مان پتر دئے گئے۔ اور ... تقریریں ہوئیں۔ پردھان پد ایل۔ بی لانڈیا ... جی نے گرہن کیا۔ ہر ایک سبھا پہلے ستیہ ... گرہیوں کو پھولوں کی مالا پہناتی تھی۔ اور ... پھر مان پتر بھینٹ کرتی تھی۔ کئی سنستھاؤں ... نے تھیلیاں بھی بھینٹ کیں۔ ماسٹر رام ... جتھے دار کے گلے میں جو ہار ڈالا گیا۔ ... اس کی نیلامی ہوئی۔ اور وہ ۴۵ روپے ... میں نیلام ہوا۔ آریہ کمار سبھا نے سب ... سے زیادہ اُتساہ دکھایا۔ اور اس کے ... ممبروں نے بہت عمدہ بھجن گائے۔ ... وردیاں پہنائیں۔ اور ۱۵۰ روپے کی تھیلی ... جتھے دار کی بھینٹ کی۔ جتھے دار نے

ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

جنڈیالہ گورو ہماری پرارتھنا پر شری پنڈت علاوپوری ایڈیٹر پرکاش ۱۵-۷-۳۹ کو یہاں پدھارے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں بھجنوں کے بعد ان کا مدلل اور پُرجوش لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے حیدرآباد کی جدوجہد و ہندوؤں سے ہونی والی بے انصافی کا ذکر کرتے ہوئے آریہ سماج کی قربانیوں کا نہایت مؤثر الفاظ میں ورنن کیا۔ حاضری اچھی تھی۔ پربھاؤ نہایت اچھا رہا۔ اگلے سپتاہ پنڈت دروپدی دیوی جی کے آنے کی آشا ہے۔ (دھرم چند منتری)

جام پور مہاشہ آتم دیو و مہاشہ جے دیال جی یہاں پدھارے۔ دو دن تک آریہ سماج میں پرچار ہوا۔ ۱۰-۷-۳۹ کو مہاشہ وجے شنکر جی پدھارے۔ ان کا لیکچر ہوا۔ اور ۲۵ روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔ اس وقت تک چھ سو روپیہ یہاں سے بھیجا جا چکا ہے۔ اور دو جتھے بھی۔ (منتری)

ہوشیار پور لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور نے وائسرائے سے ایک تار کے ذریعے چودھری لکھمان سنگھ جی کی حیدرآباد جیل میں مرتیو کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کے لئے پرارتھنا کی ہے۔ (نند سنگھ منتری)

دہلی سارودیشک سبھا نے آریہ سماجوں سے وہ واقعات قلمبند کر بھیجنے کی پرارتھنا کی ہے۔ جو حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں نہایت دلچسپ طور پر ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ ماتاؤں نے راجپوتی ویرتا کے ساتھ آشیرواد دے کر اپنے پتروں کو یدھ میں بھیجا ہے۔

(رام پرشاد ڈائرکٹر پبلسٹی۔ سارودیشک سبھا۔ دہلی)

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا پچھلے تین سال سے "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور کھجلی میں نہایت اکسیر ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مرضوں پر انتہا کار آمد ہے۔

"بھیم سینی سُرمہ"

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عمہ) فی شیشی۔ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸)

ہمارے ایجنٹ

لاہور (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوافروش (۲) راماسیڈ بجلی سٹورز نسبت روڈ

امرتسر۔ شری رام گنگا رام انگریزی دوافروش

منیجر:۔ گورو کل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۴

آریہ سنستھاؤں کے سنچالکوں سے

آریہ ستیاگرہ حیدرآباد آریہ سماج کیلئے ایک نہایت ضروری دھارمک سوال بنا ہوا ہے۔ اور ہر ایک آریہ ماتر اپنی شکتی کے انوسار ادھک سے ادھک قربانی کر رہا ہے۔ کئی آریہ سنستھائیں ستیاگرہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کر رہی ہیں۔ اور ایسا کرنا بھی چاہیئے۔ کیونکہ آریہ سماج نے یہ دھارمک اندولن اپنے اتہاس میں پہلی دفعہ کیا ہے۔ اس میں سپھلتا پراپت کرنا آریہ سماج کے گورو کا پرشن ہے۔ پرنتو ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوتا ہے۔ کہ کئی سنستھاؤں کے ادھیاپک اور کاریہ کرتا ستیاگرہ کیلئے جانا چاہتے ہیں۔ پرنتو ان کو بمعہ تنخواہ ستیاگرہ میں جانے کے لئے اوکاش نہیں دیا جاتا۔ ایسی سنستھاؤں کے سنچالکوں کا دھیان ہم بل پوروک اسی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ کہ سنستھائیں آریہ سماج کے لئے ہیں اگر اس وقت کوئی سنستھا آریہ سماج کے کام نہ آئی۔ تو ایسی سنستھا کا آریہ سماج کیلئے کیا لابھ؟ حیدرآباد ستیاگرہ میں آریہ سماج کی ریپوٹیشن ہے۔ ستیاگرہ سماپت ہونے کے بعد وقت آئے گا۔ جب پتہ لگایا جائے گا۔ کہ کس کس سنستھا نے ستیاگرہ میں کتنا بھاگ لیا ہے۔ اور کتنی سہائتا دی ہے؟

ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سنستھائیں اب بھی وقت ہے۔ کہ اپنے کاریہ کرتاؤں کو ویتن سمیت اوکاش دے کر ستیاگرہ میں سمِلت ہونے کے لئے پورن سہیوگ دیں گی۔ اور دھن سے بھی پوری پوری مدد کریں گی۔ تاکہ وہ ابھیمان سے کہہ سکیں۔ کہ ستیاگرہ کی سپھلتا میں ان کا بڑا حصہ ہے۔

(پرکاش دھاگ۔ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور)

مناسب جواب دیا۔ اس کے بعد اور تقریریں ہوئیں۔ ایک تقریر سردار گوربخش سنگھ کی بہت برجستہ ہوئی۔ جس کا بہت اثر ہوا۔ جلسے میں جوش کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد جیکارے لگتے تھے۔

اگلے دن مارواڑی بھائیوں نے اپنے ہال میں اس جتھے کا تین سنستھاؤں کی طرف سے سواگت کیا۔ اور مان پتر دئے گئے۔

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

Digitized by eGangotri

شری ونائیک راؤ کی تقریر

بقیہ صفحہ ۱۰

کی حیثیت سے ستیہ آگرہ کرنے جا رہا ہوں۔ کیونکہ وہاں لوگوں کو ابتدائی ادھیکار بھی حاصل نہیں۔ اور اس حالت کو سدھارنے کا طریقہ ستیاگرہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہم نے اس ستیاگرہ میں جس سنگٹھن کا ثبوت دیا ہے۔ وہ ہماری بڑی بھاری کامیابی ہے۔ اس وقت ستیاگرہ بڑے اُتساہ سے چل رہا ہے۔ اگر اسی طرح یہ ستیہ آگرہ چلتا رہا۔ تو ہمیں کامیابی تک پہنچنے میں زیادہ دن نہ لگیں گے۔

جیل بھر گئے

ستیاگرہ کی وجہ سے اس وقت حیدر آباد کے جیل بالکل بھر چکے ہیں۔ بارکوں اور باغوں میں ستیاگرہیوں کو رکھا جا رہا ہے۔ جیل خالی کرنے کے لئے ستیاگرہیوں کو بلا کسی وجہ کے بیماری کے سرٹیفکیٹ دے کر چھوڑا جا رہا ہے۔ سرکار بہت گھبرائی ہوئی ہے۔ پچھلے دنوں اس نے آریہ سماج کی چند مانگیں منظور کر لی تھیں۔ لیکن پھر ایک جھوٹے وقار کی خاطر وہ سمجھوتہ سے انکار کر گئی۔ لیکن حکومت کو جلد ہی اس جھوٹے وقار کو تیاگنا پڑیگا۔ اور جلد ہی ہمیں دیسے ہدایت ہوگی۔

آپ نے فرمایا۔ کہ پچھلے مہینہ تین ہزار ستیاگرہی بھیجے گئے۔ اور اسی طرح زور و شور سے اگر جتھے جاتے رہے۔ تو اسی حکومت کو جو پہلے صرف تین مانگیں منظور کرنے کے لئے تیار ہوئی تھی۔ ہماری ساری مانگیں منظور کرنی پڑیں گی۔

آخر میں آپ نے سواگت کے لئے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ آئندہ جنگ کیلئے زہریلی گیسیں

دشمیان دیا۔ جنگ ختم ہونے کے چند ماہ پیشتر برٹش اور فرانسیسی محکمہ جنگ نے اس گیس کو استعمال کر کے دشمنوں کو شکست دی تھی۔

زیادہ مہلک ہونے کے باعث صرف نقاب ڈال کر ہی اس گیس سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بچنے کے لئے کئی قسم کے آلات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس گیس سے جو بھاپ نکلتی ہے۔ اس میں کسی قسم کی بدبو نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ جسم سے چھو جانے پر بھی اس کا فوری اثر محسوس نہیں ہوتا۔ اس لئے اس گیس کا پتہ چلنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن چند گھنٹوں کے اندر ہی یہ جسم کے مختلف حصوں میں اس قسم کے مہلک پھوڑے پیدا کر دیتی ہے۔ کہ ان کے درد سے تڑپ تڑپ کر آدمی مر جاتا ہے۔

ان گیسوں کے علاوہ گذشتہ جنگ میں اور بھی کتنی ہی قسم کی زہریلی چیزیں استعمال ہوئی تھیں۔ آرسنک۔ برومن۔ سائنوجن وغیرہ سے اس طرح کی گیسیں تیار کی گئی تھیں۔ ان میں آنسو لانے والی گیس (Tears Gas) اور چھینکنے والی گیس (Sneeze Gas) کے نام سے مشہور ہیں۔

اس قسم کی گیسیں جنگ عظیم کے آغاز میں جرمنی کی طرف سے استعمال ہوئی تھیں۔ ان کے استعمال سے دشمن کے سپاہیوں کی آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔ یا چھینکے چھینکے اور کھانستے کھانستے وہ بے چین ہو اٹھتے ہیں۔ ان گیسوں کے اثر سے وہ اتنے کمزور ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کا میدان جنگ میں رہنا یا نہ رہنا برابر ہو جاتا ہے۔ چھینک لانے والی گیس کے اثر سے عموماً دشمن کی فوج کو چھینکتے چھینکتے یا کھانستے

سوامی ستیانند جی کی آخر میں مختصر صدارتی تقریر کے بعد جلسہ رات کو پونے گیارہ بجے ختم ہوا۔

آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے

گورو کل کانگڑی کا

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت تین ۳ روپے تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی سہارنپور (یو-پی)

ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

بندوقیں رفلیں ریوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔

درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.

Karachi

کھانستے لاچار ہو کر نقاب ہٹانا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی زہریلی گیس کے مہلک اثر سے ان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ چھینک لانے والی گیسوں میں ڈائی فینائل ... کا استعمال جرمنی نے سب سے پہلے ... میں کیا تھا۔

رلانے والی گیسوں میں ... برومو ایسیٹون وغیرہ مشہور ہیں۔ گذشتہ جنگ میں یہ سب گیسیں خاص طور سے ... ہوئی تھیں۔ اس وقت دنیا کے متعدد ... میں غیر قانونی مجمع کو منتشر کرنے یا ... مسلح بغاوت کو فرو کرنے کے لئے رلانے والی گیس استعمال کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں بھی تھوڑے دنوں سے اس گیس کی ... ہو رہی ہے۔ اور پنجاب کی پولیس نے آزمائش کے طور پر اسے ایک آدھ بار استعمال بھی کیا ہے۔

اس طرح جنگ عظیم میں جن زہریلی گیسوں کے تجربات کی محض ابتدا ہی تھی وہ ہی آج جنگ کے ایک نہایت خطرناک اور مہلک ہتھیار کی شکل میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد امریکہ کی ... کی نیو یارک میں ... کی نمائش میں جنگ کے دنوں میں آزمائش شدہ تقریباً تیس ... گیسوں کے نمونے رکھے گئے تھے۔ اس ... سے لے کر اب تک مختلف ملکوں ... زہریلی گیسوں کے متعلق جو نئے تجربے ہو رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ... پہلے کی نسبت اور بھی مہلک اور تباہ کن گیسیں استعمال ہوں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اُڑتے ہوئے جہازوں سے زہریلی گیس والے بموں کی بارش کر کے ... عورتوں کو کس طرح تباہ اور مغلوب کیا جا سکتا ہے۔ اس کی نظیر ہمیں حال ہی ... ابی سینیا کی جنگ میں مل چکی ہے۔ ... لئے بری اور بحری ہوائی جنگ کے خوفناک اور مہلک ہتھیاروں کے ساتھ ... جب ہم ان گیسوں کے تجربات اور ان کے خطرناک نتائج کی بابت سوچتے ہیں ... تو آئندہ جنگ کی تباہی کا خوفناک منظر ہماری آنکھوں کے سامنے آ کر ہمارے روم روم میں تھرتھراہٹ پیدا کر دیتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ زہریلی گیسوں کے مہلک اثر سے بچنے کے لئے ... قسم کے آلات بھی ایجاد ہو چکے ہیں۔ ... پھر بھی زہریلی گیسیں ان کے اثر کو ... کرنے والے ہتھیاروں کے مقابلے میں ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ڈینزگ کا خطرہ

بقیہ صفحہ ۱۴

ڈینزگ کے غریب حصوں کے
موں ان اور ڈینزگ کے غریب حصوں کے
لوگوں کے کشٹ نوارن ارتھ خرچ کیا جاتا
ہے*

ڈینزگ میں نازی بھاونائیں
پھیل رہی ہیں۔ لیکن وہاں کے بہت سے
لوگ جرمنی سے ملنا پسند نہیں کرتے ہٹلر
کے دل کو بُرا کہنے میں نہیں چوکتے۔
ڈینزگ کے پول پولینڈ کے ودلینک منزی
کرنل بیک لوگ نازی طریقوں کے سخت
خلاف ہیں۔ پول لوگ راج نیتک تھا ناگرک
معاملوں میں جرمنی دوارا آدیش لینا نہیں چاہتے
اس اسیہ یوگ کا ایک نربیادہ طریقہ یہ ہوتا
ہے۔ کہ نگر کے ایک بھاگ کو دوسرے
بھاگ سے ملانے والی کچھ نئی سڑکیں بیچ میں
جہاں جرمن اور پولش سیما ملتی ہے مڑ جاتی
ہیں۔ کیونکہ ہٹلر کی آگیا سے سارے گنت
کے نیم بدل گئے ہیں۔ پرنتو پول لوگ وہی
پرانا ڈھنگ مانتے ہیں۔ نازیوں کا سمے کون
ایک ہزار انشی کا ہوتا ہے۔ پرنتو پولش
سم کون ایک سو کا۔ اس نئے سڑکوں کی
سیدھ میں سو کا انتر پڑتا ہے۔ اس لئے
نئی سڑکوں کو جوڑنے کے لئے موڑنا پڑتا
ہے*

نازی بھاوناؤں سستا بھوجن کے پھیلنے سے

جرمن لوگ زیادہ تر جرمن سڑکوں پر بس
گئے ہیں۔ یہاں سے ادھک تر سامان
خریدتے ہیں۔ ابھی برلن یا جرمنی کی بھانتی
یہاں بھی کھادیہ پدارتھ مہنگے نہیں ہیں۔
کیونکہ بہت سا سامان پولینڈ سے سستا
آتا ہے۔ لیکن جب ڈینزگ ہٹلر کے ہاتھ
چلا جائے گا۔ تب یہ سندیہہ جنک ہے۔
کہ پولینڈ اسی طرح کھانا دیتا رہے گا۔
یدی ہٹلر نے ڈینزگ کو زبردستی لیا۔ تو
پول لوگ ڈینزگ کا بہشکار کریں گے۔ اور
ان کا باہر جانے والا سامان پول بندر
گڈنیا دوارا باہر جائے گا۔ یدی ہٹلر
ڈینزگ لینے کا کام سنیہ نیام پُوردی
پُرب کو لینا نہیں ہے۔ تو وہ ایک جرمن
شہر کے ویوپار کو برباد کرنا پسند نہیں
کریں گے*

پرجاتنتروں کا رکھشا وچن

جرمنی کے سمرتھکوں کا کہنا ہے۔ کہ یدی

ساماجک سماچار

مونڈن سنسکار

دھیہ وار مورخہ ۶ - جولائی کو بابو پورن چند
رائے کے سپتر عزیز لکھشمی کانت کا
مونڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے
کروایا گیا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا
گیا۔ اور اس شبھ اوسر پر دس روپے دان
دیا گیا* (گیان چند آریہ سوجانپان)

دھنیہ واد

میں ان سب بہنوں اور بھائیوں کا
جنہوں نے میری دھرم پتنی کے ۲۸ - جون
۱۹۳۹ء کو رنگون میں سورگباش ہونے
پر میرے ساتھ ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اور
سہانوبھوتی کے پتر لکھے ہیں۔ علیحدہ علیحدہ
پتر لکھنے کی بجائے اخبار دوارا انی دھنیہ واد
کرتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ ہم سب
ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں اسی طرح
شریک ہوتے رہیں گے*
(جگت رام سپروائزر کارپوریشنی دپدھان
آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج مونڈہ کے سماچار

آریہ سماج کی انترنگ سبھا مورخہ ۶/۷/۳۹
میں لالہ روڈیا دھرم منتری آریہ سماج کا تیاگ
پتر پیش ہوا۔ اور منظور ہوا۔ اور لالہ
شوکت رائے منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو
منتری چُنا گیا۔ لالہ آتما رام جی
کو منیجر اور لالہ رتنی پال جی کو انترنگ سبھا
کا ممبر مقرر کیا گیا*
(۲) یہاں پر حیدرآباد سمبندھی کاریہ کافی
اُتساہ پوروک ہو رہا ہے*
(شوکت رائے منتری)

جرمنی اپنے ایک شہر کو لے لیتا ہے۔ تو یدھ
یدھ کا کارن نہیں بن سکتا۔ پرنتو وہ اس
بات کو بھولتے ہیں۔ کہ اس میں اور بھی پرکھ
معاملے ہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب ہے۔ کہ
پولینڈ کی آزادی کے لئے خطرہ پیدا کرنا
ہے۔ جب تک پرجاتنتروں کا یہی درشٹی
کون رہے گا۔ تب تک ہٹلر ڈینزگ پر حملہ
نہ کرے گا۔ پرنتو یدی پرجاتنتروں نے اپنی
رکھشا کا یہ مطلب نکالا۔ کہ پولینڈ پر حملہ
ہونے پر وہ رکھشا کریں گے۔ تو جرمنی اپنی اچھا
پورن کرے گا۔ یہی خاص بات ہے جسے پرجاتنتروں
نے سپشٹ نہیں کیا۔ اسی لئے ڈینزگ کی سمسیا
سندیہہ جنک استھتی میں لٹک رہی ہے*

اوشیک نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا کے شری چھوپنی
ساہتیہ وبھاگ کی طرف سے پہلے شری
پنڈت وجے شنکر جی کاریہ کرتے تھے۔
وہ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے رخصت
لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ پر شری پیارے مہاشے
پریم چند جی منشی فاضل مقرر ہوئے ہیں۔
مہاشے جی کو "آریہ" ماہوار رسالہ کا سالانہ
چندہ وصول کرنے کا ادھیکار ہے۔
اس کے لئے ان سے ایک رسید ملے گی۔
ان کے پاس شری چھوپنی وبھاگ کی شائع
شدہ کتب بھی رہتی ہیں۔ جو ان سے
قیمتاً مل سکتی ہیں*
امید ہے۔ کہ آریہ جنتا اس ضروری
وبھاگ کی ہر پرکار کی سہائتا کر کے لیتی
کی بھاگی بنے گی*
(سوامی ویدانند تیرتھ۔ ادھشٹاتا شری
چھوپنی ساہتیہ وبھاگ۔ لاہور)

شوک پرستاؤ

آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ
افریقہ نے اپنے ایک پرستاؤ کے ذریعہ
لالہ رام کشن جی سابق پردھان آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مرتیو پر شوک
پرگٹ کیا ہے۔ اور آریہ سماج اور سبھا
کے نیتی ان کی خدمات کا اعتراف کرتے
ہوئے انہیں خراج تحسین ادا کیا ہے۔
ان کی آتما کے لئے شانتی اور سمبندھیوں
کے لئے دھیریہ کی شکتی کے لئے پرماتما
سے پرارتھنا کی ہے۔ نیز سبھا کو وشواس
دلایا ہے۔ کہ وہ ان کی یادگار کی قائمی میں
پوری پوری امداد کرے گی*
(پربھودیال منتری)

جرمنی میں ماتاؤں کی شکھشا

بقیہ صفحہ ۸

اس پرکار سارے دیش میں جرمن گرہنی
سے گھروں کا انوبھو پراپت کر کے وہ اپنے
شہر میں لوٹ آتی ہیں۔ اور اپنے انوبھووں کو
عمل میں لاتی ہیں*
جو استریاں اس سکیم کے انوسار شکھشا
پراپت کرتی ہیں۔ ان سے بہت تھوڑی سی
فیس لی جاتی ہے۔ اور جو نہیں دے سکتیں۔
انہیں مفت شکھشا دی جاتی ہے۔ یہ سکیم
جرمن استریوں میں کتنی پرسدھ ہو گئی ہے۔
یہ اس بات سے سپشٹ ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء
کے انت تک کے تھوڑے سے سمے میں ہی
بارہ ہزار پاٹھ شالاؤں میں تیس ہزار استریوں
نے شکھشا پراپت کی۔ اس کے اتیرکت
اتنی ماتر شکھشالیہ اور ہیں۔ جن میں
ماتائیں گرہ اور بچوں کے سمبندھ کے سبھی
وشیوں پر شکھشا پراپت کر سکتی ہیں۔
ان شکھشالیوں میں اٹھارہ ورش سے کم آیو کی
شدہ یووتیوں سے کر ناتیوں کی دیکھ بھال
کرنے والی بوڑھی دادیوں تک بڑے اُتساہ
کے ساتھ آتی ہیں۔ اس پرکار آشا کی جاتی
ہے۔ کہ دیش میں شکشت ماتاؤں اور گرہنیوں
کی کافی سنکھیا ہو جاوے گی۔ اور ان سے
سمست راشٹر تھا ان کے کٹمبوں کا خوب ہت
ہو گا*
بھارت میں وہ دن کب آئے گا۔ جب
بھارتیہ ناری بھی اس پرکار سنگٹھت ہو کر
اپنے کو ایک آزاد راشٹر کے ماتر تو کے
یوگ بنائے گی*

ادھیاتم شدھا

"مہاراج! کرم پھل کا کیسے پتہ لگے؟"
مہاراج نے پوچھا۔ "آپ لنگڑے
کیوں ہیں؟"
سکاٹ نے کہا۔ "ویسے ہی"
مہاراج جی نے کہا۔ "ایسے ہی نہ
کہئیے۔ یہ کرم پھل ہے۔ سکھ دکھ کے
بھوگ کا نام کرم پھل ہے۔ جس بھوگ کا یہاں
کوئی کارن دکھائی نہ دے۔ اُسے پورو
جنم کے کرموں کا پرنام سمجھتے ہیں"*
(دیانند پرکاش)
(۲) جیو جس کا من سے دھیان کرتا ہے۔
اُسی کو بانی سے بولتا۔ اس کو کرم میں کرتا۔
جس کو کرم سے کرتا اُسی کو پراپت ہوتا ہے۔
اس سے کیا سدھ ہوا۔ کہ جو جیو جیسا کرم

Digitized by eGangotri

بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ چھٹے ڈکٹیٹر مہاشے کرشن کا بیان

بھائیوں سے کچھ دشمنی ہے۔ ہم تو یہ دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ کہ ہمیں یہاں اپنے دھرم کے پرچار کی آزادی ہے یا نہیں"

یہ میری اس تقریر کا طول و عرض عمق ہے۔ جس سے اعلےٰحضرت نظام کی ریاست خطرہ میں پڑ گئی بتلائی جاتی ہے۔ اور جس کی بنا پر ہم پر سیفٹی ایکٹ لگایا گیا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ سٹی انسپکٹر صاحب پولیس نے مجھ سے وہ الفاظ منسوب کئے ہیں۔ جو نہ میرے ذہن میں تھے۔ اور نہ میری زبان سے نکلے۔ مجھے ان سے شکایت نہیں۔ بلکہ ان سے ہمدردی ہے۔ کیونکہ انہیں میرے بیان میں ایزادی کرنی پڑی۔ مجھ پر الزامات عائد کرنے کی غرض سے۔ لیکن اگر خداوند تعالےٰ کی کوئی ہستی ہے۔ اور میرا ایمان ہے۔ جو ہے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ اس غلط اور خلاف واقعہ ایزادی کیلئے انہیں خدائے ذوالجلال کے دربار سے ضرور سزا ملے گی +

گواہان استغاثہ کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ وہ اسی وضع قماش کے ہیں۔ جو عام طور پر سرکاری مقدمات میں پیش ہوتے رہتے ہیں۔ اور فاضل جج ہائی کورٹ کے الفاظ میں Constitutional کہلاتے ہیں۔ ان کی حالت نہ صرف قابل رحم بلکہ قابل نفرت ہے۔ انہوں نے اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر وہ کچھ کہا ہے۔ جو سٹی انسپکٹر صاحب نے بھی نہیں کہا۔ اگر عدالت اصلیت جاننا چاہتی ہے۔ تو میں ان سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ بمنشا قانون زیر دفعہ ۵۰۷ ضابطہ فوجداری آنرےبل جناب صوبیدار صاحب کو کہ جن کی آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ ہوا۔ اور جنہوں نے اپنے کانوں سب کچھ سنا۔ اور جو شروع سے آخر تک ہمارے ساتھ رہے۔ اور کمال مہربانی سے اپنی موٹر میں بٹھا کر پولیس لائن میں چھوڑ گئے بطور گواہ خود طلب کر کے بیان لیں۔ مجھ پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ میں نے لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے تقریر کی ہے۔ اس کا بہترین جواب بھی صوبیدار صاحب دے سکتے ہیں۔ اہ

میرے مذکورہ بالا الفاظ اس کی پوری تردید کر سکتے ہیں۔ سرکار والا! میں نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ سزا سے بچنے کے لئے نہیں۔ کیونکہ سزا کے لئے تو ہم گھر سے ہی تیار ہو کر آئے تھے۔ ہم نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا تو دور سے یاد وطن آتی وطن سمجھانے کو ہمارا تو ایمان ہے سہ

رہرو راہ محبت رہ نہ جانا راہ میں
لذت صحرا نوردی دوریٔ منزل میں ہے

ہمیں اپنے جرم کا اقبال ہے

اگر ہمارے ۱۳ ہزار بھائی آج حیدرآباد کی جیلوں میں مہینوں اور سالوں کی کڑی سزائیں بھگت رہے ہیں۔ تو ہمیں ان کا ساتھ دینے میں خوشی ہے نہ کہ رنج۔ موجودہ حالت میں میں اور میرے ساتھی پرماتما کے سامنے۔ اپنے ضمیر کے سامنے۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ تمام مہذب اور حق پسند اصحاب کے سامنے بے گناہ ہیں۔ ہمارا یہ بھی یقین ہے۔ کہ جس قدر ناکردہ گناہ اور معصوم لوگوں کو سزا دی جائے گی۔ اسی قدر جلد ہمارا مقصد حاصل ہوگا۔ ہمیں اس بات کا اقبال ہے۔ اور اس کی پاداش میں قید و بند کی جو بھی صعوبتیں ہمیں جھیلنی پڑیں گی۔ ہم انہیں خوش آمدید کہیں گے۔ میں اس عبارت کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ کہ آج ہمارا نہیں۔ بلکہ اس عدالت کا امتحان ہے۔ ہماری سرکار تو سات سو ملزمان کے خلاف فتوے دے گی۔ لیکن رائے عامہ کی بڑی سرکار جو کروڑوں پر مشتمل ہے۔ ہماری سرکار کے خلاف فتوے دینے کو تیار بیٹھی ہے۔ وہ دیکھ رہی ہے کہ ہماری سرکار ماحول کے اثرات سے اوپر اٹھ سکتی ہے یا نہیں۔ آج سے ۳۱ برس پہلے ایک مقدمہ ہائی کورٹ کے روبرو پیش ہوا تھا۔ یہ مقدمہ تاریخی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ اس مقدمہ میں جج جسٹس گوپتے اور ملزم لوکمانیہ تلک۔ لیکن رائے عامہ کی بڑی عدالت کے سامنے جابرہ جسٹس ڈاور تھے۔ لوکمانیہ تلک نے اپنی بحث کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا تھا۔ سرکار والا! اس دنیا میں اعلےٰ تر طاقتیں ہیں۔ جو انسانوں اور قوموں کی قسمت پر حاوی نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ میرے وطن کا مفاد میری آزادی کی بجائے میری قید میں ہو"

لوکمانیہ تلک کو چھ سال قید کی سزا دی گئی۔ لیکن اس سزائے قید نے ہندوستان کے لئے سوراجیہ کے دروازے کھول دیئے۔ لوکمانیہ تلک کی خاک پا ہوتے ہوئے۔ اور ان سے ہی الفاظ مستعار لیتے ہوئے میں جناب والا کی خدمت میں گذارش کیا چاہتا ہوں۔ کہ خداوند تعالےٰ کی اس دنیا میں انسانوں کی قسمت کی باگ ڈور ہم سے اعلےٰ تر طاقتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ عین ممکن ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے آریوں اور ہندوؤں و سکھوں کا مفاد میرے اور میرے ساتھیوں کی قید میں ہی ہو۔ یہ بھی حضور والا سے کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ سزا کی طرف سے ہم بے نیاز ہیں۔ فکر ہے تو انصاف کا کہیں اس کا خون نہ ہو جائے۔ ہم مجرم نہیں۔ عمر بھر میں کوئی جرم نہیں کیا۔ یہاں بھی جرم کے ارتکاب کے لئے نہیں آئے۔ اس کے لئے غالب کا ایک شعر پیش کر کے میں رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہوں سہ

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

برہما سے دوسرا جتھا

بقیہ صفحہ ۱۵

مارواڑی بھائیوں کی طرف سے تھیلیاں بھی بھینٹ کی گئیں۔ وہاں کا نظارہ بھی قابل دید تھا۔

سینچر وار یکم جولائی کو سندھیا نیوی گیشن کمپنی کے جہاز "المدینہ" سے جتھے کو صبح دس بجے روانہ ہونا تھا۔ آریہ پُرش اور دوسرے سجن صبح ساڑھے سات بجے سے سماج مندر میں جمع ہونے شروع ہوئے۔ وہاں ہون اور سندھیا کی گئی۔ اور آریہ پُرش اپنے ستیاگرہی ویروں کو موٹروں میں بٹھا کر خود پیدل۔ ٹراموں اور موٹروں میں روانہ ہوئے۔ اور گھاٹ پر بھاری تعداد میں انہیں الوداع کہنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ چونکہ یہاں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے۔ اس لئے جتھے کا جلوس نہیں نکالا جا سکا۔ گھاٹ پر ستیاگرہی ویروں نے جیکارے لگائے انہیں شریمتی شانتی دیوی دھرم پتنی ڈاکٹر گسودت جی نے سنے گھیو چوبت پہنائے۔

سیکرٹری پنجاب ستیاگرہ سمتی کا مکتوب

بقیہ صفحہ ۱۴

حیدرآباد کے متعلق مزید خاموشی ایک گناہ ہے۔ اگر آریہ اور مہاسبھائی مقصد پرداز ہندو دھرم پالن کی خاطر ہنگامہ آرائی کر سکتے ہیں۔ تو کیا ہندوستان کے مسلمان اپنی عظمت و شوکت رفتہ کی ایک محبوب یادگار کی حفاظت اور حق اور انصاف کی حمایت میں صف آرا نہیں ہو سکتے"

۱۲-جولائی ۱۹۲۹ء کے "انقلاب" لاہور میں صاحبزادہ عبدالوحید پریذیڈنٹ جمعیت العلماء سرحد و اتحاد ملت کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس کا مندرجہ ذیل اقتباس آپ کی توجہ کا مستحق ہے:-

"اگر آریہ سماجی سلطنت اسلامی حیدرآباد کے خلاف اپنی ستیاگرہی سرگرمیوں سے باز نہ آئے۔ تو صوبہ سرحد کے قبائلی اور آزاد علاقہ کے مسلمان ان علاقوں کے ہندوؤں کے خلاف جوابی کارروائی کریں گے"

اسی طرح مولینا

مولینا ظفر علی خاں

ظفر علی خاں کی تقریروں کا لب و لہجہ جو ہر روز "زمیندار" میں شائع ہوتی رہتی ہیں سخت اشتعال انگیز ہے۔ اس میں صوبہ سرحد کے پٹھانوں کو اشتعال دلایا جاتا ہے۔ کہ وہ آریہ ستیاگرہیوں کا بدلہ سرحد کے ہندوؤں سے لیں۔

آپ کی توجہ میں بمبئی گورنمنٹ کی تحقیقات کے اس نتیجہ کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ اس وقت آریہ سماجی پُرامن رہے ہیں۔ اور ان پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ ان حالات میں کیا یہ مناسب نہیں ہوگا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ اپنے اس اعلان کو واپس لے لے جس کے ذریعہ پنجاب میں قانون تحفظ والیان ریاست نافذ کیا گیا ہے"

کئی بھائیوں نے پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور کیل وغیرہ بھینٹ کئے۔ جتھا بڑے جوش و خروش کے ساتھ جہاز میں داخل ہوا۔ جتھے والے بھائیوں اور ان کو وداع کرنے والے لوگوں کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ آخر دس بجے کے قریب دوستار بھی جتھے کو وداع کر کے واپس آ گئے۔

(گھنشیام سندر شرما)

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا آپ جانتے ہیں

(۱)

...نے پتہ لگایا ہے۔ کہ دھرا تل
...سیڑھیوں پر چڑھنے میں ۱۵ اگنا
...زور پڑتا ہے۔ اس کارن سیڑھیاں
...ایک سیکنڈ میں ایک سیڑھی
...ایک ہے۔ اس سے زور نہیں
...

(۲)

...برٹن میں وارشک ۵ کروڑ پونڈ
...لوگ اپنی چٹھیاں بنانے میں
...تے ہیں۔

(۳)

...انگریز استری کے بارے میں پتہ
...کہ وہ تیس ورش تک پرش کے
...میں رہی۔ اور پہچانی نہیں گئی۔ اس
...مزدوری کی۔ ڈرائیوری کی۔ اور دفتروں
...تک کلرکی کی۔
...ایک استری سے شادی کی۔ اور
...استری ابھی چار ماہ ہوئے مری بنائی
...ہے۔
...کا بھید تب کھلا۔ جب کہ ایک
...وہ بیمار ہوئی اور اسے ہسپتال
...وہاں پر پتہ لگا۔ کہ وہ استری ہے۔

(۴)

...روس کی جیلوں میں اس سمے پچاس
...نشی قید ہیں۔

(۵)

گریٹ برٹن میں اس سمے لگ بھگ
...ہزار کروڑ پتی ہیں۔

(۶)

...دنیا کا سب سے بڑا پارک رہا ہے
...امریکہ میں یلوسٹون نیشنل پارک
...اس کا رقبہ ۳۳۵۰ میل ہے۔

(۷)

...دنیا کی سب سے بڑی دیوار چین کی دیوار
...ہے۔ یہ ایک ہزار میل لمبی ہے۔
...قبل عیسوی میں بنی تھی۔

(۸)

...دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے
...آباد براعظم ایشیا ہے۔

(۹)

...دنیا کا سب سے بڑا عجائب گھر لنڈن میں
...میوزیم ہے۔

صنعت و حرفت

کالے دھبے بہت استریوں کی آنکھوں کے نیچے کالے دھبے ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت بھدے معلوم ہوتے ہیں۔ اور چاہے ان پر کتنا ہی پاؤڈر کیوں پوتیے چھپتے نہیں ہیں۔ دس میں سے نو کو یہ دھبے گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ان کا اپچار شیگھر کرنا چاہیئے۔ انیتھا ان کا پریام بہت برا ہوتا ہے۔ جو کا پانی خون تتھا گردے کو صاف کرتا ہے۔ اس لئے جو کے پانی میں لیموں کا رس ڈال کر پرتی دن استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ یہ کالے چنہہ شیگھرتا سے غائب ہونے لگے ہیں۔

سنان کے لئے شہد۔ لیموں۔ گلیسرین اور بادام کا تیل آدی گھریلو وستوئیں آشچریہ جنک لابھ دائیک ہیں۔ شاید جلد کے لئے اتی اُتم وستو ہیں۔ اسے تھوڑا سا گرم کرکے اور اس میں اتنا ہی بادام کا تیل ڈال کر منہ۔ ہاتھ۔ پاؤں اور گردن پر لگانا لابھ دائیک ہے۔ اس پریوگ سے جلد بہت نرم اور سندر ہو جاتی ہے۔ یدی ہاتھ خراب ہو گئے ہوں۔ تو ان پر گلیسرین میں لیموں کا رس ڈال کر لگانا چاہیئے۔ نہانے سے پہلے گلیسرین میں لیموں کا رس ملا کر اسے شریر پر مل لینا چاہیئے۔ اور پھر کچھ سمیہ بعد اسے پونچھ کر نہا لینا چاہیئے۔ اس کے نرنتر استعمال کرنے سے سوندریہ سدا بنا رہتا ہے۔

— دنیا میں سب سے اونچا گرجا گھر جرمنی میں ہے۔ یہ ۵۳۲ فٹ اونچا ہے۔

— دُنیا کی سب سے بڑی عمارت مصر کے شہر گزبحر میں اہرام مصر ہے۔

حادثات سے ہوشیار ہمیشہ پاس رکھیئے

(رجسٹرڈ)
ہیلک مرہم
(Regd.)

کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم

حادثات کی تکلیفوں سے فوراً آرام پہنچانے میں بے مثل ہے۔ لگاتے ہی ٹھنڈک پہنچ کر درد وغیرہ کو رفع کر دیتا ہے۔ زہریلے کیڑے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر دور کرتا ہے۔ اسے ہر ایک گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

بچوں کو تندرست اور طاقتور رکھنے کی دوا

لال شربت (رجسٹرڈ)
Regd.
(لال شربت)

اس کے پینے سے بچے موٹے تازے اور طاقتور بنے رہتے ہیں۔ ان کا دل بشاش اور جسم چست رہتا ہے۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

صفحہ نمبر ۸۰ (اتی)

وچتر وشو

گھومنے فرش کا مکان

بہت سی باتیں ہیں جن پر ہم وشواس نہیں کرتے۔ لیکن آدھونک وگیان اس طرح کے ہیرانی کہجوتوں کی سچنا میں پورن سپھل ہو رہا ہے۔ ابھی ابھی امریکہ کے ہوٹل کے بھوجن گرہ میں ایسے فرش کا پتہ چلا ہے۔ جو گھومنے والا ہے۔ لیکن اس پر بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی کو اس کا پتہ نہیں چلتا۔ ایک آدمی جب بیٹھ کر بھوجن کرنے لگتا ہے۔ تو دیکھتا ہے۔ کہ ابھی کھڑکی کے ذریعہ وہ سامنے ایک منوہر پھلواڑی کا اولوکن کر رہا تھا۔ اور اب دوسرے ہی کھشن میں اپنے سامنے شستر استروں سے لدی ایک اونچی دیوار دیکھتا ہے۔ اور تب اس کے آشچریہ کی سیما نہیں رہتی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس فرش کا نرمان اس لئے کیا گیا۔ کہ مالک مکان کے لڑکے بھوجن کے سمیہ سدا اس لئے جھگڑا کرتے تھے۔ کہ میں کھڑکی کے سامنے بیٹھوں گا۔ میں فلاں چیز کے سامنے بیٹھوں گا وغیرہ وغیرہ۔

سر کا باجہ

پروفیسر جیرنا مک ایک وکتی ہیں۔ جن کے سر کو "زائلوفون" کہا جاتا ہے۔ کارن یہ کہ ان کے سر کو دھیرے دھیرے لکڑی سے کھٹکھٹایا جائے۔ تو اس میں سے مدھر دھونی نکلتی سنائی پڑتی ہے۔ اپنے کانوں کو مروڑ کر تتھا سر کی پیشیوں کو ادھر ادھر گھما کر کئی پرکار کی دھونیاں وہ پروفیسر خود ہی نکال سکتے ہیں۔ تتھا ان کے سر کے سہارے کسی بھی دھونی کو سپشٹتا پورک گایا جا سکتا ہے۔

اُلٹا چشمہ

شکاگو کا نواسی ایک آٹھ سالہ بالک ہے۔ جو ہر ایک چیز اُلٹی ہی دیکھتی ہے۔ سر نیچے اور پیر اوپر۔ اس کو پڑھنے کے لئے ہر ایک کاغذ کو اسی لئے اُلٹا رکھنا پڑتا ہے۔ اب اس کے نیت روگوں کے وشیشجنوں نے ایک چشمہ ایسا تیار کیا گیا ہے۔ جس سے یہ ہر ایک چیز کو ٹھیک روپ دیکھ سکیگا۔

Digitized by eGangotri

سواسنتھ رکھشا

طبیب قدرت کا ٹانک

بعض مریضوں کو امراض سے بچنے سے چھٹکارا دینے کے لئے اطبا مختلف قسم کی ٹانک تجویز کرتے ہیں۔ یہ ولایتی اور دیسی ٹانک سائنسدانوں ڈاکٹروں اور اطباؤں کی محنت و کوشش اور تحقیق و تفتیش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس قسم کا ایک اور ٹانک قدرت نے بھی بنا رکھا ہے۔ یہ پھلوں کا رس ہے۔ موسم گرما اور برسات میں یہ ٹانک ازالۂ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ صدہا برس سے انسان یہ ٹانک استعمال کرتا آیا ہے۔ ذیل میں اس ٹانک کے بعض عجیب و غریب خواص پر روشنی ڈالی جاتی ہے:

پھلوں میں ایسے قدرتی عناصر بہت کثرت سے ہیں۔ جو انسان کے نظام جسمانی کو زندگی بخشتے ہیں۔ یہ عناصر وٹامن۔ نمکین نمک۔ اور معطر پانی سے مالا مال ہیں۔ ان کا مرض کا وصف رکھنے والے کسی قدرتی مادے یا دوائی کی یہی خصوصیت ضرور ہوتی ہے۔ کہ وہ خون کے بڑھتے ہوئے خاک کو قدرتی توازن پر لاتی ہے۔ اور اس انسانی جسم کی کھٹاس کو اس مناسب درجہ پر لا کھڑا کرتی ہے۔ جس پر صحت اور تندرستی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ پھل اور ترکاریوں کے رس یہ دونو کام کرتے ہیں۔ ترکاریوں کی بہ نسبت زیادہ پھل اس ضمن میں زیادہ کارآمد ہیں:

چونکہ پھلوں میں پانی کی کافی مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس لئے پھلوں کے رس سے نظام جسمانی کی صفائی خوب ہوتی ہے۔ پھلوں کے رس کا آبی جزو مکمل طور پر مقطر پانی ہوتا ہے۔ اور تحلیل کرنے کی خاصیت بھی رکھتا ہے۔ یہ کھٹائی کے فضلات کو اچھی طرح صاف کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ رس خون کی نالیوں۔ ریشوں اور خانوں اور فضلات کو مضر اثرات سے بچا کر صاف ستھرا رکھنے میں ان کی زندگی میں اضافہ بھی کرتا ہے۔ جلد۔ انتڑیوں اور گردوں کے ذریعہ یہ فضلۂ جسمانی کو خارج کر دیتا ہے:

اس کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ پھلوں کے پانی کے دباؤ سے غیر ضروری مادے جو جسم میں باقی رہ کر سمیت پیدا کر دیتے ہیں جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف پھلوں کے ریشے انتڑیوں اور ٹلوں پر مفید دباؤ ڈالتے ہیں۔ اور انہیں فضلہ کے اخراج میں مدد دیتے ہیں۔ اس سے آلات انہضام کو بھی اپنے قدرتی فعل میں مدد ملتی ہے:

پھلوں کے شکر، اور نمکین اجزا جسم کی نشوونما کرتے ہیں۔ یہ آسانی سے خون میں مل جاتے ہیں۔ اور انرجی پیدا کرتے ہیں۔ اور جسمانی خانوں کو نئی زندگی دینے کے کام میں آتے ہیں۔ اس اعتبار سے پھل دوا بھی ہیں۔ اور غذا بھی:

ان عام فوائد کے علاوہ بعض خاص خاص پھل خاص خاص امراض کا ازالہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر لیموں سوئے ہضمی، گنٹھیا اور جگر اور دل کی خرابیوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔ اگر لیموں کو مدھم آنچ پر بختہ کر کے پلپلا ہو جانے کے بعد کھانے سے نصف گھنٹہ قبل استعمال کیا جائے۔ تو معدے اور جگر کی تقویت کا باعث ہوتا ہے:

معدے اور جگر کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے لیموں کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ کہ چار لیموں لے کر انہیں آنچ دیتے ہیں۔ اور اس کے بعد ان کا رس نکال لیتے ہیں۔ اس رس میں ایک چمچہ نمک ڈال کر ایک مرکب میں بوتل کو خوب اچھی طرح ہلاتے ہیں۔ ہر روز کھانے سے قبل اس مرکب کا ایک چمچہ استعمال کریں۔ تو اس سے معدے کی اصلاح خوب ہوتی ہے۔ ضعف معدہ کی پرانی بیماریوں کا علاج کر کے کھانے سے نصف گھنٹہ قبل یہ مرکب کھانے کے ایک گھنٹہ بعد لیموں کے ٹھنڈے رس کا ایک چمچہ پی لیا جائے۔ بدہضمی اور قبض کے لئے نارنگی کے رس میں وٹامن ڈی بہت مفید ہے۔ اگر دودھ میں نارنگی کا رس ملا کر پیا جائے۔ تو جسم کی نشوونما ہوتی ہے۔ اور راست کھانسی امراض سے نجات ملتی ہے۔ دمہ کے لئے میٹھے سبز رنگ کے انگور استعمال کرنا چاہئیں۔ اسی طرح بعض دیگر پھل بھی امراض میں جسم کی مدد کرتے ہیں۔ کمزوری کو دور کرنے کے لئے سیب ٹانک ہے۔ بعض لوگوں کو سوزش کی بیماری ہوتی ہے۔ ان کے لئے سیب تراش کر انہیں پانی کی معقول مقدار میں بھگونے کے بعد استعمال کرایا جاتا ہے

طاقت جوانی گرمیوں میں قائم رکھیں

موسم کا صحت پر اثر لازمی ہے۔ موسم گرما میں ہاضمہ کمزور اور زیادہ پسینہ آنے سے جسم اور دماغ سست ہو جاتا ہے۔ اگرچہ برداشت کر سکنے والے تندرست اشخاص کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہونا چاہئیے لیکن تو بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عام طور پر لوگ گرمیوں میں اپنی تندرستی پھرتی و حوصلہ میں کمی پاتے ہیں صرف وہ لوگ جو سمجھدار ہیں اور موسم کے مطابق

گرمیوں کے رسائن

استعمال کرتے ہیں گرمیوں میں بھی اپنی صحت کو طاقت کو ترقی کرتا ہوا پاتے ہیں سکارنا تا امرت دھارا کی مندرجہ ذیل اکسیریں مقوی ادویات خاص کر گرمیوں میں صحت کو ٹھیک رکھنے اور بڑھانے کیلئے بہت ہی اعلیٰ ہیں:

اکسیر نمبر ۴۷	اکسیر نمبر ۱۶	کرن جوانی
گرمی کی زیادتی سے جگر۔ گردہ مثانہ معدہ۔ دماغ۔ منی وغیرہ میں پیدا ہوئی سب خرابیوں کو دور کرنے کیلئے سرد طاقت بخش دوا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے	ہر عمر سے کمزور اور مرجھائی ہوئی جوانی والوں کیلئے سرور رسائن۔ دل۔ دماغ مثانہ گردہ کیلئے طاقت بخش۔ ویرج کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے قیمت ۳۲ گولی للعہ ۸۰ گولی للعہ	نسوں پٹھوں کی کمزوری۔ طاقت پیدا کرنے والے گلینڈز کی کمزوری۔ دل۔ جگر معدہ وا عضاء رئیسہ کی کمزوری کو دور کرنے کیلئے رسائن۔ قیمت ۱۲ گولی چار روپے ۲۴ گولی ایک روپیہ

امرت دھارا فارمیسی لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Phone: No: 2367. Telegrams: "Prakash" Regd. No: L. 435

ॐ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ (۱/)

ایڈیٹر۔ ھلبشی علاو لپوری

چندہ
سالانہ للعہ ششماہی ۲عار
سہ ماہی عہ بہ ماہ ۸
ولایت ۔ ۲ ۔

جلد نمبر ۳۵	اتوار۔ ۱۵۔ ساون سمت ۱۹۹۶ مطابق ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۰

آریہ نوجوان سے!

سمجھ رازِ ولادت اور تو نیکی کماتا چل! — غریبوں اور کنگالوں کو سینے سے لگاتا چل
وفا کا درس دے دنیا کو سہہ سہہ کر جفائیں بھی — خیابانِ وطن میں کوثرِ الفت بہاتا چل
گنہگاری جفاکاری سیاہ کاری سے توبہ کر — حسد و بغض و کینہ کو دلوں میں سے بھگاتا چل
جنہیں خوابِ جہالت نے کیا محرومِ غیرت ہے — انہیں شانہ ہلا کر یا صدا دے کر جگاتا چل

سمجھ علم و عمل کی ماہیت کو علم حاصل کر
عمل کے راستہ پر گامزن ہو دندناتا چل

(از کرشن چندر جی خورشید)

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

پیتا کا کتھن سن کر شویت کیتو نے کہا۔ ——" وہ میرے پڑھانے والے پوجیہ آچاریہ نشچے ہی یہ آدیش نہیں جانتے تھے۔ وہ یدی یہ بھید جانتے ہوتے۔ تو مجھے کیسے نہ کہتے؟ اب بھگوان ہی مجھے اُپدیش دیں۔" (رہسیہ بتائیں)۔

اس نے کہا پیارے۔ " تتھا استو!"

دوسرا کھنڈ ہے سوم یہ برہم سرشٹی سے پوروست اسنی روپ ہی تھا۔ وہ ست روپ برہم ایک ہی ادوتیہ تھا۔ اپنے روپ میں اکھنڈ تھا۔ اور اس کے سدرش کوئی دوسرا نہیں تھا۔ اس میں کوئی ایک جن کہتے ہیں۔ ابھاو ہی نہ ہونے میں یہ پہلے تھا وہ ابھاو ایک ہی کیول تھا۔ اس ابھاو سے ناسنی بھاؤ اُتپن ہوا۔

منی نے کہا ——" پریہ پتر نشچے سے کہاں سے ایسا ہو؟ کیسے ابھاؤ سے بھاؤ اُتپن ہو جائے۔ اس کارن سومیہ یا یہ برہم پہلے ستیہ سوروپ ہی ایک آسمان تھا۔ اوپر کے دو پہ ورتوں میں ایشور کا سدبھاؤ کہا ہے۔ پرمیشور کے ہونے کے ساتھ ساری وستوؤں کا۔ سارے بھاوؤں کا سدبھاؤ آ جاتا ہے۔ کیونکہ کسی کال میں بھی ابھاو سے بھاو نہیں ہوتا۔

اس پرمیشور نے اچھا کی میں بہت ہو جاؤں۔ اپنی شکتی کا بہت وستار کروں۔ اور جگت کو प्रजनेयम اُتپن کروں۔ اس نے اپنا پرکاش بیاپ تیج رچا۔ اس ابھی دیکت ابہیدی سوروپ تیج نے اچھا کی۔ کہ میں وستریت ہو جاؤں۔ اور جگت اُتپن کروں تب اس نے جل سرجا۔ جلیہ جگت بنایا۔ اسی کارن جہاں کہیں منش سوچتا ہے۔ پریشرم کرتا ہے۔ اتھوا پسینہ لے آتا ہے۔ تو اس اوستھا میں تیج سے ہی جل اُتپن ہوتے ہیں۔ آتما کی اچھا سے ہی پسینے کے روپ میں جل بہہ نکلتا ہے۔ اسی کارن پرمیشور کی اچھا سے ہی اویکت کارن واشپ مے ہو گیا ہے۔ ان جلوں نے اچھا کی۔ کہ ہم ہم بہت ہو جائیں۔ اور جگت کو اُتپن کریں۔ تب انہوں نے ان کو دیا۔ ... کارن ہی جہاں کہیں ... بہت اَن ہوتا ہے۔ جلوں سے ... ہو کیہ ان اُتپن ہوتا ہے۔ (مسلسل)

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) ता सुजिह्वा उपह्वये होतारा दैव्या कवी यज्ञं नो यक्षतामिमम् ॥

(رگ وید منڈل ۱ - انوواک ۴ - سوکت ۱۳ - منتر ۸)

(اوم) تا سُجہوا اُپ ہوئیے ہوتارا دئی ویا کوی یگیم نو یکشتامی مم ⁕

پدارتھ:- (اہم) میں (سجہوا) سُندر جیبھ والے (ہوتارا) ...

یہی کریا کانڈ کا انوشٹھان کرنے والا اس گھر میں جو (نہ) ہمارے (یگیم) شلپ ودیا کے یگیہ کو (یکشتام) پراپت کرتے ہیں۔ ان (سجہوا) سُندر پوروکت ساتھ جیبھ (ہوتارا) پدارتھوں کا گرہن کرے۔ (کوی) تیبر درشن دینے والا۔ (دئی ویا) وویہ پدارتھوں میں رہنے والے پرسدھ اور اپرسدھ اگنیوں کو (اُپ ہوئیے) اُپکار میں لاتا ہوں ⁕

بھاوارتھ:- جیسے ایک بجلی ویگ آدی انیک گن والی اگنی ہے۔ اسی پرکار پرسدھ اگنی بھی ہے۔ تتھا یہ دونو سکل پدارتھوں کے دینے ہیں اور کئی پرکار کریاؤں میں نیکت کئے ہوئے شلپ آدی انیک کاریوں کی سدھی کے ہیتو ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے منش کو سب اُپکار لینے چاہئیں۔

دونوں تین پرکار کی کریا کا پریوگ کرنا چاہیئے۔ اس وشے کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے۔ (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ)

وید کا دیہ امرت

ओ३म् । सहृदयं सांमनस्यमविद्वेषं कृणोमि वः । अन्यो अन्यमभि हर्यत वत्सं जातमिवाघ्न्या ॥ ... देवा इवामृतं रक्षमाणाः सायं प्रातः सौमनसो वो अस्तु ॥

تم سب کو بڑے پریم سے۔ یہی ہیں دوں اُپدیش
ایک ہی من رکھو سبھی۔ رل بیٹھو اک دلیش
کرو سہائتا پرسپر۔ گوڑھی پریت پرسار
پرانہ سائینگ سدا ہی۔ سُمن پتا وستار
امرت رکھشا دیو گن۔ کرتے جیوں جت لائے
تیوں کتنی آنند کی۔ رکھشا کرو چت لائے
امرت تتو سے دیوتا۔ جڑواتے سمبندھ
نبھا سؤکھشت کر رہے۔ پربھو کی سدا سانند
نمہ سدا ہو انہیں کو۔ اوم کو ہو نمسکار

چنے ہوئے پھول

(۱)

بیکار زندگی بسر کرنا بُری عادات کو دعوت دینا ہے ⁕

(۲)

خوب ٹھونس کر کھانا۔ یا بھوک لگنے پر نہ کھانا بیماری کو اپنے ہاں بلانا ہے ⁕

(۳)

طاقت کو فضول ضائع کرنا سب سے زیادہ نقصان دہ ہے ⁕

(۴)

اگر اس سنسار میں کوئی ناخوش ہے۔ تو اس کا اپنا قصور ہے۔ کیونکہ پرماتما نے تو منش کو خوش رہنے کے لئے پیدا کیا ہے ⁕

(۵)

اپنی کی ہوئی نیکی اور دوسروں کی بدی بھول جاؤ ⁕

(۶)

اچھے اور بُرے سوبھاؤ نہیں بدل سکتے جیسے گائے گھاس کھاتی ہے اور دودھ دیتی ہے۔ لیکن سانپ دودھ پیتا ہے اور زہر اُگلتا ہے ⁕

(۷)

دنیا میں رہ کر سب کو خوش کرنا ... ہے ⁕

(۸)

اگر تم اپنے ہمسائے کی خدمت نہیں کر سکتے۔ تو سنسار کا اُپکار کرنا ایک ... ہے ⁕

(۹)

سب سے یہ تعجب اور حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ اپنے سے چھوٹوں کو مرتے دیکھ کر بھی ہم اپنے کو نہ مرنے والا سمجھتے ہیں ⁕

(۱۰)

وہ آدمی بدنصیب نہیں ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اصلاحات اور پنڈت جواہر لال

(حیدرآباد ۲۶-جولائی) مدراس سے پونہ جاتے ہوئے پنڈت جواہر لال یہاں ٹھیرے دوران گفتگو میں آپ نے اصلاحات پر رائے میں انہیں ناتسلی بخش قرار دیا۔ ساتھ ہی مستقبل کے متعلق کوئی مشورہ دینے سے انکار کیا۔

۵ روز تک فیصلہ ہو جائیگا

(لاہور ۲۶-جولائی) لالہ نارائن داس کپور ایڈیٹر آنیسر پنجاب ستیا گرہ سمتی نے سارو دیشک سبھا کی میٹنگ میں شمولیت کر کے لاہور پہنچنے پر ایک اخباری نمائندہ کو انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق آخری فیصلہ چار پانچ روز تک ہو جائے گا۔ اور اگر آریہ سماجیوں کو نظام سرکار نے مطمئن نہ کیا۔ تو بڑے بڑے نیتا عہدوں پر لات مار کر ستیاگرہ میں کود پڑیں گے۔ موجودہ صورتِ حالات کے مطابق تمام ضروری کارروائی کرنے کا اختیار مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت کو دیا گیا ہے۔

اصلاحات کے اعلان پر مسلمانوں کے مظاہرے

(حیدرآباد ۲۴-جولائی) اصلاحات کے اعلان کے بعد حیدرآباد بھر میں مسلمانوں نے مظاہرے کئے اور مکمل ہڑتال کر دی۔ مکانوں اور دیواروں پر جا بجا اصلاحات مردہ باد لکھا ہوا تھا۔ سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرے کئے گئے۔ گدھوں پر کئی طرح کے الفاظ لکھ کر انہیں بازاروں میں چھوڑا گیا تھا۔ مثلاً "باپ حکومت کو کون سا راستہ جاتا ہے"۔ "تبدیلی کو اصلاحات مبارک"۔ "حکومت ایسے ہاتھوں میں ہے۔ جو ہندوؤں کے پروردہ ہیں"۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے سو طلباء نے بھی مظاہرہ کے لئے جلوس نکالا۔ ۵ طلباء کو گرفتار کر لیا گیا۔ نواب بہادر یار جنگ نے اعلان کیا۔ کہ ابھی انجمن اتحاد المسلمین نے کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا۔ اور اگر ضرورت پڑی۔ تو سب سے پہلے میں جیل جاؤں گا۔

سارو دیشک سبھا کے پرستاؤ

(لاہور ۲۶-جولائی) سارو دیشک سبھا نے اپنی میٹنگ میں جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم مفصل طور

سر اکبر حیدری کی طرف سے آریہ سماج کو مطمئن کرنے کی کوشش

سارو دیشک سبھا کی انترنگ سبھا کا مطالبہ نظام گورنمنٹ تمام پوزیشن واضح کرے

(دہلی ۲۵-جولائی) انٹرنیشنل آرین لیگ نے آج حیدرآباد اصلاحات اور حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق اپنا ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ اصلاحات کے متعلق سارو دیشک سبھا نے اپنی قطعی یا لمبی کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ تمام اختیارات اپنے پردھان کو دے دئے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ سارو دیشک سبھا کے پردھان اور سر اکبری حیدری کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔ ایبٹ آباد سے مہاتما گاندھی اور شری گھنشیام سنگھ جی گپتا نے سر اکبر حیدری کو جو تار دئے تھے۔ ان کے جواب موصول ہو گئے ہیں۔ سر اکبر حیدری نے کیا جواب دیا ہے۔ اس کے متعلق قطعی طور پر کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ "ہم اتنا ضرور کہیں گے" ہے۔ کہ سر اکبر حیدری کی یہ خواہش ہے۔ کہ آریہ سماج ستیاگرہ بند کر دے۔ اس لئے وہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح آریہ سماج کو مطمئن کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت ان کے مہاتما گاندھی جی اور مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپتا کے درمیان اس سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایک دو دن میں قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ ۲۷ تاریخ کو مہاتما گاندھی دہلی پہنچ رہے ہیں۔ اس وقت تک سر اکبر حیدری کا آخری جواب موصول ہو جائے گا۔ اور آریہ نیتا کوئی فیصلہ کر سکیں گے۔

اگر نظام گورنمنٹ نے مذہبی حقوق کے متعلق توضیحی بیان نہ دیا۔۔۔

انٹرنیشنل آرین لیگ کا بیان

(نئی دہلی ۲۲-جولائی) پروفیسر سدھاکر سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے:-

"آریہ سماجوں اور مختلف اصحاب کی طرف سے جو رائیں موصول ہو رہی ہیں۔ اور ہندو اور آریہ اخبارات نے غیر مبہم الفاظ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کی موجودگی میں یہ بات صاف طور پر عیاں ہو گئی ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ کی پیش کردہ شخصی اور مذہبی آزادی کے خلاف زبردست بے چینی پائی جاتی ہے۔ آرین لیگ پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ جب تک مبہم امور کو واضح نہیں کیا جاتا۔ اور مندروں۔ یگیہ شالاؤں کی تعمیر۔ جھنڈوں اور پرچارکوں پر سے پابندیاں دور نہیں کی جاتیں۔ اس وقت تک ستیاگرہ کی تحریک کو زیادہ تیز کر دیا جائے۔ ۲۴ تاریخ کے اجلاس میں مسٹر وناٹیک ساڈ کی موجودگی ضروری تھی۔ اس لئے ان کے تحقیقے کو ہدایت کی گئی۔ کہ ان کی واپسی تک ستیاگرہ نہ کریں۔ اس کا مطلب یہ نہ تھا۔ کہ آریہ سماجیوں کو اپنی کوششوں میں کسی طرح کی کمزوری آنے دینی چاہیئے۔ آریہ سماجیوں کو ایک مضبوط جماعت کے ممبروں کی حیثیت میں ۲۴ تاریخ کے فیصلوں کا انتظار کرنا چاہیئے۔

مسلمانوں کی طرف سے عدم تعاون کی دھمکی

(حیدرآباد دکن ۲۱-جولائی) مجلس اتحاد المسلمین نے آئینی اصلاحات پر متواتر چھ گھنٹے غور کرنے کے بعد آج شام کو ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں سکیم کو والیئے ریاست کے اختیارات اور مسلمانوں کے مفاد کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ ریزولیوشن میں مزید قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر مجلس کے اس میموریل کو جو اس نے ۲۴-مارچ کو گورنمنٹ کو دیا تھا نظر انداز کر دیا گیا۔ تو مسلمان گورنمنٹ کے ساتھ عدم تعاون کریں گے۔ اگر سکیم میں مسلمانوں کے مطالبات کی روشنی میں ترمیم نہ کی گئی۔ تو گورنمنٹ مسلمانوں کا جن سے وہ طاقت حاصل کرتی ہے تعاون کھو بیٹھے گی۔ مجلس نے اپنے پیروؤں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پرامن رہ کر اس کی ہدایات کا انتظار

پر صفحہ ۵ کالم ۴ کے سب لیڈر میں پڑھیں دوسرے ریزولیوشنوں میں سے ایک کے ذریعے ان اخبارات و ہندوؤں کی خدمات و قربانیوں کے لئے خراج تحسین ادا کیا گیا۔ جنہوں نے اس جدوجہد میں آریہ سماج کے لئے کی ہیں۔ ایک دوسرے ریزولیوشن میں آریہ جنتا سے امید کی گئی ہے۔ کہ اگر ضرورت ہوئی۔ تو اسی سرگرمی سے جن اور دھن کی سہائتا دینے کو تیار ہو گی۔

پنجاب ستیاگرہ سمتی کی اپیل

پنجاب ستیاگرہ سمتی نے آریہ جنتا سے اپیل کی ہے۔ کہ موجودہ صورتِ حالات کے مطابق تمام ضروری کارروائی کرنے کا حق شری گھنشیام سنگھ جی گپت کو دیا گیا ہے۔ اس لئے کچھ دن اور جنتا کو انتظار کرنا چاہیئے۔ جو آریہ نیتا حکم دیں۔ اس کے مطابق کام کیا جائے۔

شری ہینتشی جی کی سرگرمیاں

(راولپنڈی ۲۳-جولائی) شری ہینتشی علاوہ پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور ستیاگرہ اندولن کے سلسلہ میں دورہ کرتے ہوئے کل سندھ ایکسپریس میں بعد از دوپہر ساڑھے پانچ بجے یہاں پدھارے۔ مرکزی لوکل آریہ سماجیوں نے سٹیشن پر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ انہیں ہار پہنا کر کار میں سوار کر کے آریہ سماج مندر صدر بازار میں لے جایا گیا۔ رات کو ساتواں حیدرآباد ڈے آریہ سماج صدر بازار میں مہاشہ پریم چند کی صدارت میں منایا گیا۔ جس میں شری ہینتشی جی نے ایک مدلل اور پرجوش تقریر کی۔ جس کے ذریعہ انہوں نے پنجاب میں پریس پروٹیکشن ایکٹ کے نفاذ کی مذمت کی۔ اور ستیاگرہ اندولن کی موجودہ صورتِ حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے آریہ سماجیوں سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اپیل کی۔ دو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک کے ذریعہ پریس پروٹیکشن ایکٹ کے نفاذ کی مذمت کی گئی۔ اور دوسرے کے ذریعہ حیدرآباد کی جیلوں میں آریہ ستیاگرہیوں سے ہونے والی بدسلوکی کے متعلق تحقیقات کرائے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور پیرا ماؤنٹ پاور سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔

آج صبح آریہ سماج رکابج سکینشن) راولپنڈی شہر کے سالانہ سنگ سنگ میں جو اس کے وسیع ہال میں ہوگا۔ بھجنوں کے بعد ۹ بجے م

کریں۔ اور اپنے آپ کو قربانیوں کے لئے تیار کریں۔

Digitized by eGangotri

۲۲۷ آریہ ستیاگرہی رہا

(ناندیڑ۔ ۲۵-جولائی) ۲۲۷ آریہ ستیاگرہی طبی وجوہ کی بنا پر نظام آباد جیل سے غیر مشروط طور پر رہا کر دئے گئے ہیں +

صوبہ سرحد کی سماجوں سے پرارتھنا

کچھ دن ہوئے کہ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور نے تمام آریہ سماجوں کو چٹھیاں ارسال کی تھیں۔ اور ان سے پرارتھنا کی تھی۔ کہ سب آریہ سماجیں اپنی کارگذاری جو انہوں نے حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق اب تک کی ہے۔ وہ سب سلسلہ وار لکھ کر آریہ ستیاگرہ سمتی کو جلدی بھیج دیں۔ تاکہ سمتی ایک کتاب چھپوا سکے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اب تک بہت کم آریہ سماجوں نے اس طرف دھیان دیا ہے۔ اس لئے میں صوبہ سرحد کی تمام آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ جلدی سے جلدی اپنی اپنی رپورٹ آریہ ستیاگرہ سمتی شولاپور یا آریہ ستیاگرہ سمتی صوبہ سرحد پشاور صدر کو ارسال کریں۔ جس میں لکھیں۔ کہ ہر ایک آریہ سماج نے ان چھ ماہ میں کتنے والنٹیر اور کس قدر روپیہ ارسال کیا ہے۔ اور اس (ستیاگرہ) سمبندھ میں کتنا روپیہ خرچ کیا ہے +

چوہدری وید برت کو چار ماہ

(لاہور ۲۵-جولائی) اطلاع ملی ہے۔ کہ چوہدری وید برت جو یکم جولائی کو حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے نائب سینا آریہ یوا جیہ سبھا لاہور کے چوتھے جتھا کو لے کر روانہ ہوئے تھے۔ وہ ۲۱-جولائی کو مائے گاؤں اور اورنگ آباد میں ۲۴ اور ستیاگرہیوں کو ساتھ لے کر ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور ان کے تمام ساتھیوں اور ان کو چار چار ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔ اور وہ سب کے سب اورنگ آباد جیل میں ہیں +

حیدر آباد آریہ سماج کی سرگرمیاں

(حیدر آباد ۲۴-جولائی) آریہ سماج کساد سٹہ چوک حیدر آباد کے دوسرے منتری بھی میدان میں کود پڑے ہیں +

۲ تھوپن ڈکٹیٹر بیرسٹر ونائیک راؤ جی ودیا النکار کے آدیشن انوسار آریہ سماج کساد سٹہ چوک حیدر آباد کے موجودہ منتری منتری شنکر راؤ جی اپنا بیوپار۔ نوکری۔ کاروبار اور امتحان وکالت وغیرہ چھوڑ کر

ستیاگرہ سنگرام میں کود پڑے ہیں۔ آپ اپنے جتھے کے ساتھ راجدھانی میں ستیاگرہ کریں گے +

مسلمانوں کی ہڑتال

(شولاپور ۲۴-جولائی) ۱۸-جولائی کو حیدر آباد میں جب نام نہاد اصلاحات کا اعلان کیا گیا۔ تو اس کے خلاف مسلمانوں نے شہر میں ہڑتال کر دی۔ اگرچہ یہ ہڑتال نامکمل تھی۔ مگر یہ ایک معمولی سی بات کہی جا سکتی ہے۔ خاص اور قابل اعتراض حرکت جو ان کی طرف سے کی گئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ ہزاروں مسلمان ہتھیار لے کر آریہ ستیاگرہ کے ۸ویں ڈکٹیٹر شری ونائیک راؤ جی بیرسٹر کے بنگلے پر چڑھ دوڑے۔ اور انہوں نے چاروں طرف سے اسے گھیر لیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کوتوال صاحب کی موٹر پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور ایک گدھے پر اصلاحات مردہ باد لکھ کر اس کا مظاہرہ کیا گیا +

سوامی چدانند جی سنیاسی گرفتار

۲۱-جولائی کو سوامی چدانند جی سنیاسی ہندو شدھی سبھا کے کارکن سلطان بازار حیدر آباد میں معہ اپنے سات ساتھیوں کے گرفتار کر لئے گئے +

۶۴ ستیاگرہی رہا

(۱۹-جولائی) شام کو سنٹرل جیل حیدر آباد سے ۶۴ ستیاگرہی قیدی رہا کئے گئے۔ اور ۱۳۰ ستیاگرہیوں کو ڈسٹرکٹ جیل سے سنٹرل جیل میں منتقل کیا گیا +

مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا لدھیانہ میں

(لدھیانہ ۲۳-جولائی) شری یُت آنریبل گھنشیام سنگھ جی گپتا پریذیڈنٹ انٹرنیشنل آرین لیگ ایبٹ آباد میں مہاتما گاندھی جی سے ملاقات کر کے واپسی پر دہلی تشریف لے جاتے ہوئے آج بمبئی ایکسپریس میں یہاں تشریف لائے۔ آریہ بھائی بڑی بھاری تعداد میں آپ کے سواگت کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی سے اترنے پر آریہ بھائیوں نے آپ کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا +

ایک گدی نشین مہنت کا تیاگ

(رہتک ۲۲ جولائی) اب تک رہتک سے کل ستیاگرہی ... گئے

ان کی تعداد ۳۵۴ تک پہنچ گئی ہے۔ پچھلے جتھے میں مہنت منگل داس جی بھی شامل تھے۔ جن کی جائیداد تقریباً چالیس ہزار روپیہ کی ہے۔ آپ سب کچھ چھوڑ کر اور گدی تیاگ کر حیدر آباد چل دئے ہیں۔ آپ کی عمر ابھی تیس سال کی ہی ہے +

جیلیں ابھی پُر ہیں

(منماڑ ۲۲-جولائی) گو بوڑھے مریض اور نوجوان ستیاگرہی بھی بھاری تعداد میں جیلوں سے رہا ہو گئے ہیں۔ تاہم ابھی تمام جیل ستیاگرہیوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں +

پنڈت بدھ دیو کے خلاف مقدمہ

(منماڑ ۲۱-جولائی) پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے خلاف مقدمہ ۱۷-جولائی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس سے پیشتر اس کے متعلق وکلاء صفائی کو کوئی اطلاع نہ دی گئی۔ اس لئے پنڈت بدھ دیو کے عذر پر عدالت نے تین دن کی مہلت دی۔ چنانچہ کل یہ مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اس موقعہ پر ماسٹر گوردتہ رام اور پنڈت بنسی دھر بھی موجود تھے۔ استغاثہ کی شہادت کل ہی ختم ہو گئی۔ گواہوں پر جرح نہ کی گئی۔ ستیاگرہیوں نے عدالت کو بتایا۔ کہ ان کو گالیاں دی گئیں اور ان پر سختیاں کی گئیں +

احمد نگر سے ستیاگرہی جتھے

(احمد نگر ۲۲-جولائی) حیدر آباد ریاست میں سینکڑوں ستیاگرہی بیرسٹر ونائیک راؤ جی کے ہمراہ ستیاگرہ کرنے کے لئے احمد نگر میں جمع ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۱۷۷۵ اور ستیاگرہی ستیاگرہ کے لئے تیار ہیں۔ ان ستیاگرہیوں کو مختلف کیمپوں میں بانٹ دیا گیا ہے +

ریاست حیدر آباد کے سینکڑوں ویر

(احمد نگر ۲۴-جولائی) ریاست حیدر آباد سے ایک بڑی تعداد میں ستیاگرہی مختلف مرکزوں پر جمع ہو رہے ہیں۔ اس وقت کھنڈوہ چار سو۔ منماڑ میں دو سو پچاس۔ بیم میں پچاس۔ چاندہ میں پچاس اور پیزواڑہ میں ۲۵ آریہ ویر جمع ہو چکے ہیں۔ اور ۸ویں ڈکٹیٹر شری یُت ونائیک راؤ کے ساتھ ستیاگرہ کرنے کو تیار ہیں +

مولانا ظفر علی خاں کی اشتعال انگیزیاں

(لاہور ۲۴-جولائی) کو مسات باغ بیرون موچی دروازہ میں مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مولانا ظفر علی خاں نے حسب معمول انتہائی اشتعال انگیزی سے کام لیا۔ اور اعلان کیا۔ کہ اگر آریوں نے ۳۱-جولائی تک جتھے بازی بند نہ کی۔ تو پھر یکم اگست کو ہندو دیکھ لیگا۔ کہ مسلمان حیدر آباد کے تحفظ کے لئے کیا کرتا ہے۔ ہندو چاہتا ہے۔ کہ ریاست کے چپے چپے پر بُت خانے قائم کئے جائیں۔ مسلم اقلیت ہندو اکثریت کی غلام بن کر رہے۔ آریوں کو گاندھی کی حمایت حاصل ہے۔ وہی گاندھی جس نے راج کوٹ میں مسلمانوں کو نمائندگی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اب حیدر آباد میں ہندوؤں کی نمائندگی کا مطالبہ کس منہ سے کرتا ہے؟

لالہ خوشحال چند جی بھوک ہڑتال کریں گے

(شولاپور ۲۱-جولائی (بذریعہ ڈاک) آریہ ستیاگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند جی خورسند سے جیل میں "پربھو بھگتی" نام کی کتاب مہتمم جیل نے چھین لی۔ لالہ خوشحال چند جی نیز مرادی لال جی ریٹائرڈ جج نے مجبور ہو کر ولنٹ خاص بھوجن۔ کپڑے۔ چارپائی۔ دودھ اور پھل وغیرہ لینا چھوڑ دیا ہے +

اب صرف جوار کی روٹی کھاتے ہیں۔ اگر ۳۱-جولائی تک لالہ جی کی پُستک واپس نہ دی گئی۔ تو آپ اسی دن سے بھوک ہڑتال کر دیں گے +

لنڈن میں ستیاگرہ کمیٹی

(لنڈن ۲۱-جولائی) مسٹر پی۔ ڈی گرولہ نے لنڈن میں ایک کمیٹی قائم کی ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ کو اس امر کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ کہ حیدر آباد کا ستیاگرہ شہری اور مذہبی پابندیوں کے خلاف کیا جا رہا ہے +

مہاشہ رتن چند جی میدان میں

(دہلی ۲۰-جولائی) پنجاب مارشل لاء کے سابق قیدی شریمان مہاشہ رتن چند جی ماہ اگست میں ایک سو آریہ ویروں کے ساتھ ستیاگرہ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہوں گے۔ آپ نے کئی ہفتے ہوئے اپنی خدمات اس مقصد کے لئے پردھان آریہ سماج امرتسر کی خدمت میں پیش کر دی تھیں۔ آپ کے جتھے کے لئے بھرتی جاری ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمجھوتہ کی باتیں

...ظام سرکار چاہتی تو ہے - کہ آریہ سماج
...تحریک کو ختم کر دے - لیکن اس نے
...سماج کے دھارمک آزادی کے مطالبہ
...تسلیم نہیں کیا - اس لئے وہ آریہ سماج اس
...خواہش کو پورا نہیں کر سکتا - شاید
...نے کو تیار ہو جائے - کیونکہ سمجھوتہ کی
...کوششیں ہو رہی ہیں - اس سلسلہ میں لالہ
...دیش بندھو گپتا اور شری گھنشیام سنگھ
...گپت مہاتما گاندھی سے کئی بار ملاقات
...ان پر آریہ سماج کی پوزیشن واضح
...چکے ہیں - سر اکبر حیدری - مہاتما گاندھی
...شری گھنشیام سنگھ جی گپت کے درمیان
...گفت وشنید کا سلسلہ جاری ہے - اگرچہ
...تک یہ معلوم نہیں ہو سکا - کہ سر اکبر
...آریہ سماج کو مطمئن کرنے کے لئے
...کرنے کو تیار ہیں - اور آریہ سماجی
...کے لئے کون سی شرائط پیش کر رہے
...یہ بات تو واضح ہی ہے - کہ
...دھارمک آزادی کے متعلق آریہ سماج
...کے مطالبات اس قدر ابتدائی اور
...ہیں - کہ ان میں کوئی کمی ہو ہی نہیں
...اس لئے آریہ سماجی نیتاؤں کے
...مطالبات یا شرائط کے متعلق کسی تجسس
...ضرورت نہیں - ہاں یہ بات قابل اشتیاق
...کہ سر اکبر حیدری کہاں تک جھکنے کو
...ہیں؟

...کی گفت وشنید ایک بار پہلے بھی
...لیکن ناکام رہی تھی - اب پھر
...کی باتیں ہو رہی ہیں - فرق صرف یہ ہے
...مہاتما گاندھی جی بیچ میں ہیں -
...لیکن سمجھوتہ - کہ صلح ہو جائے -
...یہ بات ہماری سمجھ میں اب تک
...آئی - کہ اصلاحات کے اعلان کے
...نظام سرکار نے دھارمک آزادی
...کیوں نہ کیا؟ اگر وہ آریہ سماج
...مطالبات کو اس قابل نہیں سمجھتی -
...منظور کیا جائے - تو اب صلح کیسے
...اور کوششوں کے کیا معنی؟
...کے خیال میں آریہ سماج کے
...جائز ہیں - تو اُسے کھلے طور پر
...تسلیم کر لینے میں عار کیوں ہے؟ لیکن
...ہے کہ جھوٹے وقار نے اس
...اجازت نہیں دی - کیونکہ نظام

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور
۱۵ ساون سمت ۱۹۹۶ - ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء

اصلاحات کی سکیم اور آریہ سماج

نظام سرکار نے اُن اصلاحات کا اعلان کر دیا - جن کے متعلق ہم ایک عرصہ سے شور سن رہے تھے - اس کی سکیم جس پر اس قدر محنت اور وقت خرچ کیا گیا ہے حد درجہ یاس انگیز ہے - نہ صرف اس لئے کہ اس کے ذریعہ رعایا کو کچھ دیا نہیں گیا - بلکہ اس لئے بھی کہ یہ آریہ سماج کے مطالبات کو پورا نہیں کرتی ٭

ولائیت کے مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" کے الفاظ میں "پرانی مطلق العنانی کو جمہوریت کے لباس میں زندہ رکھنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے"۔ لکھنؤ کے "نیشنل ہیرلڈ" کی رائے میں "اصلاحات کی سکیم کیا ہے ایک مذاق ہے"۔ اسی طرح لاہور کے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" جیسے رجعت پسند اخبار نے بھی اصلاحات کو مایوس کن قرار دیا ہے - مہاتما گاندھی تک اس سے مطمئن نہیں - پھر آریہ سماج تو ہو ہی کیسے سکتا ہے - جب کہ اس کے دھارمک آزادی کے مطالبہ کو چھوا تک نہیں گیا ٭

اس نے مکمل مذہبی آزادی کا اعلان کرنے کی بجائے ایک دینیات کی کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جس کا کام محض فرقہ وارانہ تنازعات کے بارہ میں گورنمنٹ کو مشورہ دینا ہوگا - اس کمیٹی میں اگرچہ ہندو و مسلم ممبر مساوی ہوں گے - لیکن عملی طور پر اکثریت مسلمانوں کی ہی ہوگی - کیونکہ صرف وہی ہندو ممبر اس کمیٹی میں نامزد کئے جائیں گے - جو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق چلنے کو تیار ہوں - اس طرح صرف منتخب ہندو ممبر ہی حقیقی معنوں میں ہندوؤں کے نمائندے ہوں گے - ایسی حالت میں اس کمیٹی سے ہندوؤں کے لئے کسی مفید کام کی توقع رکھنا بے سود ہے - لیکن ہم پوچھتے ہیں - کہ اس کمیٹی کی ضرورت ہی کیا تھی - جب کہ نظام سرکار کی پالیسی وہی ہے - جس کے بانی ہندوستان کی ہیں - درحقیقت اگر وہ زیادہ دیر تک مذہبی پابندیاں جاری رکھنا نہیں چاہتی - تو اسے دینیات کمیٹی قائم کرنے کی بجائے مکمل دھارمک آزادی کا اعلان کرنا چاہیئے تھا - اگرچہ سیاسی اور مذہبی جلسوں کی اجازت دے دی گئی ہے - لیکن مشروط - اس آزادی کی قیمت ہی کیا - جسے ہر وقت غصب کیا جا سکتا ہو - پولیس احکام کو اختیار ہوگا - کہ اگر قانون اور امن کی اہم ضروریات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو - تو کسی جلسہ کا انعقاد روک دیں - اور کہ جلسہ کے انعقاد سے پہلے اس کی اطلاع دینا بھی ضروری ہوگا - ہون کرنے اور ہون کنڈ بنانے پر پابندیاں بدستور رہیں گی - اوم کا جھنڈا لہرانے کی بھی اجازت نہ ہوگی - دھرم پرچار کے متعلق بھی اسی پالیسی پر عمل ہوگا - نئے مندروں کو بنانے اور پرانوں کی مرمت کے متعلق جو احکام موجود ہیں وہی آئندہ جاری رہیں گے - کیونکہ انہیں منسوخ نہیں کیا گیا ٭ --- اصلاحات کی یہ سکیم مذہبی آزادی نہیں دیتی - اس لئے آریہ سماج کے لئے یہ قطعی طور پر ناقابل قبول ہے - یہ اس کے ایک حصہ کے متعلق آریہ سماج کی پوزیشن ہے - اس کے باقی حصے بھی کم ناتسلی بخش نہیں ٭

(ہنیشی)

وہ یہ سمجھتی ہو - کہ اگر اس نے آریہ سماج کے مطالبات کھلے طور پر تسلیم کر لئے - تو اسے اس کی شکست پر محمول کیا جائیگا - لیکن اب وہ کہہ سکے گی - کہ مہاتما گاندھی

کے زور دینے پر اس نے آریہ سماج کے مطالبات کو منظور کر لیا ہے - آریہ سماج کے مطالبات منظور ہونے چاہئیں - انہیں کھلے طور پر منظور کیا جائے یا سمجھوتہ کے ذریعہ ٭ (ہنیشی)

سارو دیشک سبھا کا اجلاس

سمست آریہ جگت کی آنکھیں اس وقت دہلی پر لگی ہوئی ہیں - کیونکہ آریہ سماج کے پرمکھ نیتا اگلے پروگرام کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے وہاں جمع ہیں - ۲۴ و ۲۵ جولائی دو دن سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس ہوتا رہا - جس میں نظام سرکار کی اصلاحات کی سکیم پر وچار ہوا - چونکہ یہ میٹنگ نہایت اہم ہے - اس لئے انترنگ سبھا کے ممبروں کے علاوہ دوسرے پرمکھ آریہ نیتاؤں نے بھی اس میں بھاگ لیا - اور کافی غور و خوض کے بعد ایک پرستاؤ پاس ہوا - جس کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے کہ "نظام سرکار اصلاحات کے اس حصہ کو جو جلسوں اور تحریر و تقریر کی آزادی کے متعلق ہے واضح کر کے اس امر کا یقین دلائے کہ آریہ سماجیوں اور ریاست کی دیگر رعایا کو جلسوں کے انعقاد اور آرگنائزیشنیں مثلاً آریہ سماج قائم کرنے کا پورا حق حاصل ہوگا - اور اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے گی - نیز آریہ سماج و دیگر جماعتوں کو پبلک جلسے کرنے کی مکمل آزادی ہوگی - اور ان تمام قواعد کی رو سے اس سلسلہ میں پابندیاں عائد کی گئی ہیں منسوخ کئے جائیں گے - مگر اس امر کے متعلق شک کا اظہار کیا جا رہا ہے - کہ آیا اس اعلان کا یہ بھی مقصد ہے کہ ان قواعد کو منسوخ کیا جائے گا - جن کی رُو سے مذہبی معاملات پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں - چونکہ ان شکوک کی ان قواعد سے تصدیق ہوتی ہے - جو آج کل نافذ ہیں - اور جن کا صاف طور پر ذکر نہیں کیا گیا - اس لئے اس سبھا کی رائے ہے - کہ تمام پوزیشن کو صاف کیا جائے - جہاں تک مشاورتی کمیٹی کا تعلق ہے سبھا کی یہ زبردست رائے ہے - کہ اس سے ابتدائی اور بنیادی مذہبی اور تمدنی حقوق کے متعلق جن کے لئے آریہ سماج لڑ رہا ہے کسی قسم کی تحقیقات نہیں کرائی جانی چاہیئے - اور پھر ایسی مشاورتی کمیٹی کی تحقیقات کے معنی ہی کیا ہیں جو ریاست کے ایک محکمہ سے ملحق ہو - اور جسے صرف یہ اختیار دیا گیا ہو - کہ وہ اس محکمہ کی خفیہ رپورٹ پیش کرے - ان حالات میں کمیٹی آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان انٹرنیشنل آرین لیگ سے م

یہ ریڈیو والے

یہ ریڈیو والے بھی عجیب لوگ ہیں۔ جو خود کو پبلک کا خادم نہ سمجھ کر صرف سرکاری ملازم ہی سمجھتے ہیں۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو بتایا جائے۔ کہ سوائے چند گانے والے اور گانے والیوں کے ان سے کوئی خوش بھی ہے؟ انہیں مہاتما گاندھی اور کانگریس کا نام تک سننا گوارا نہیں۔ ہاں دلبستگی کے لئے عشقیہ گانے سن و سنا سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں رنجیت سنگھ ڈے کے سلسلہ میں لاہور سٹیشن سے ایک ڈرامہ نشر کیا گیا۔ جس کے کئی حصے قابلِ اعتراض تھے۔ سکھوں نے پروٹسٹ کیا۔ لیکن یہ لوگ ہیں۔ کہ خاموش ہیں۔ سارے پنجاب میں اس دلآزار ڈرامے کے خلاف پروٹسٹ کیا جا رہا ہے۔ لیکن انہیں کوئی پرواہ نہیں۔ کیا انہیں تب ہوش آئے گی۔ جب سکھ ستیاگرہ شروع کر دیں گے؟

ہائی کورٹ کا فیصلہ

ہائی کورٹ نے پنجاب گورنمنٹ کے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ جس کی رو سے اُس نے "آریہ مسافر" کے "شہید نمبر" کی ایک نظم کو قابلِ اعتراض قرار دیکر اس کی ایک ہزار کی ضمانت ضبط کر لی تھی۔ چونکہ ہم نے نظم کو بغور پڑھا تھا اس لئے اس وقت ہی کہہ دیا تھا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کا یہ حکم نامناسب ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ ہائی کورٹ نے اس حکم کو منسوخ کر کے ہمارے اس خیال کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔

ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ہائی کورٹ کے اس فیصلہ پر ودھائی دیتے ہیں۔

مدراس میں مندر پرویش آرڈیننس

اگرچہ نارمل حالات میں ہم مذہبی اور مجلسی معاملات میں قانون کی مداخلت کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن جب مشکل کا کوئی دوسرا حل ہی نظر نہ آئے۔ تو قانون کی شرن لینا بھی ہمارے نزدیک بُرا نہیں۔ چنانچہ ہم حکومت مدراس کو مندر پرویش آرڈیننس کے نفاذ پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اس کی رو سے ان مندروں کے ٹرسٹیوں اور پجاریوں کے خلاف مقدمات نہیں چلائے جائیں گے۔ جو اپنے مندروں کے دروازے ہری جنوں پر کھول دیں گے۔

پربھو بھگتی پر اعتراض کیوں؟

ہم نے یہ خبر نہایت تعجب سے سنی ہے۔ کہ گلبرگہ جیل کے ادھیکاریوں نے آریہ ستیاگرہ کے نمبرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند سے اُن کی تصنیف کردہ کتاب "پربھو بھگتی" کا مسودہ چھین لیا ہے۔ نظام سرکار یا اس کی مذہبی رواداری کا کوئی حامی ہمیں بتائے۔ کہ اس کتاب سے جو خُدا کی عبادت کے مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ "قانون اور امن کی کس اہم ضرورت" کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ جو اس نے اسے ضبط کر لیا ہے؟

امن کیلئے

ایک طرف جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور دوسری طرف امن کے لئے کوششیں۔ لیکن امن کی قائمی کے لئے جو ذرائع استعمال کئے جا رہے ہیں۔ وہ ایسے نہیں جن سے مقصد حل ہو سکے۔ اب تک تو اپیلوں۔ معاہدوں اور درخواستوں کے ذریعہ ہی اس مشکل کا حل ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ لیکن اب اس کے لئے رشوت دینے سے بھی گریز نہ کیا جائیگا۔ عجب نہیں۔ اگر یہ افواہ درست ہو کہ برطانیہ ہر ہٹلر کو قرضہ دے رہا ہے۔

ہمارا یقین ہے۔ کہ امن کے لئے اس قسم کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوں گی۔ اور تب تک یہ مشکل حل نہ ہوگی۔ جب تک کہ مختلف طاقتوں کی ذہنیتوں میں تبدیلی نہیں لائی جاتی۔

دلآزاری کا نیا طریقہ

ایک عرصہ سے ہم مسلم ادبی رسائل اور اخبارات میں ایک نئی شرارت کو جڑ پکڑتے دیکھ رہے ہیں۔ ان میں اکثر ایسی کہانیاں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں مسلم نوجوان کو ہیرو اور ہندو لڑکی کو ہیروئین کے طور پر پیش کر کے یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ کس طرح ہندو لڑکی مسلم نوجوان سے محبت کرتی ہے۔ اور اس کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ یہ ہندوؤں کی دلآزاری کا نیا طریقہ ہے۔ ورنہ ہندو استری ابھی اپنی عزت و عصمت کی قیمت سے واقف ہے۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ مسلم مصنفین آئندہ اس بات کا دھیان رکھیں گے۔ اور مسلم جرائد اس قسم کی دلآزار کہانیاں پرکاشت کرنے کی جسارت نہ کریں گے؟

قدامت پسندی کی انتہا

دُنیا ترقی کرتے کرتے کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ لیکن بعض سناتن دھرمی ہیں۔ کہ آج بھی وہیں کھڑے ہیں۔ جہاں سو سال پہلے تھے۔ اس قسم کے سناتنیوں میں کوہ مری کے سناتنی بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے اپنے مندر میں ہری جنوں کو پرویش کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جب سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور سناتن دھرم کے نیتا مندروں میں ہری جنوں کے پرویش پر کسی قسم کی پابندی لگانے کے حق میں نہیں۔ تو کوہ مری کے سناتن دھرمی کیوں اس کیلئے بضد ہیں؟ ہمیں امید ہے۔ کہ وہ ستیاگرہ کی نوبت نہ آنے دیں گے۔ بلکہ معاملہ کو نپٹا کر دانشمندی کا ثبوت دیں گے۔

صوبہ سرحد سے واپسی!

مہاتما گاندھی نے سرزمین سرحد پر کس خاص مقصد سے قدم رکھا تھا یہ تو ہمیں معلوم نہیں۔ لیکن ان کی تقریریں ہمیں بتاتی ہیں۔ کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت بے چین ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح ملک میں ہندو مسلم اتحاد ہو جائے۔ ۲۳ - جولائی کی الوداعی تقریر میں بھی انہوں نے اسی بات پر سارا زور لگایا ہے۔ یہ سب درست اور مبارک۔ لیکن ہم جاننا یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس تقریر کا سرحد کے مسلمانوں اور قبائلی درندوں پر بھی کچھ اثر ہوا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ہندوؤں کی مصیبت کا کسی اور ذریعہ سے خاتمہ نہیں کر سکے۔ تو اگر اس طریقہ سے ہندوؤں کے جان، مال اور مان کو بچا لیں۔ تو بھی ہم سمجھیں۔ کہ مہاتما جی کچھ کر گئے ہیں۔ لیکن اگر صورتِ حالات میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ تو ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ خالی ہاتھ صوبہ سرحد میں آئے تھے۔ اور خالی ہاتھ ہی لوٹ گئے۔

پنجاب میں خودکشی کے واقعات

پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ حفظانِ صحت کی طرف سے سنہ ۱۹۳۸ء کے لئے جو رپورٹ پرکاشت کی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف پچھلے ایک سال میں خودکشی کے ۵۳۰ واقعات ہوئے۔ یہ امر افسوسناک ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ خودکشی کے ان واقعات میں سے ۱۵۰ ایسے ہیں۔ جن کا تعلق عشق و محبت سے ہے۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے پنجابی نوجوان کدھر جا رہے ہیں؟ ضرورت ہے۔ کہ گورنمنٹ اخلاق سوز فلموں اور لٹریچر پر پابندیاں لگائے اور مذہبی سوسائٹیاں اخلاقی تعلیم پر زور دیں۔

پنجاب میں تعلیم کی رفتار

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کی طرف سے جو پانچ سالہ تعلیمی رپورٹ پرکاشت ہوئی ہے۔ اس میں دئے گئے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ موجودہ مالی تنگی اور اقتصادی کساد بازاری کا مدرسوں کی تعداد اور طلباء کی حاضری پر نمایاں اثر پڑا ہے۔ جہاں لڑکوں کے سکولوں میں کمی واقع ہوئی ہے۔ وہاں لڑکیوں کے سکولوں میں اضافہ۔ اس سے بجا طور پر نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ بے کاری کی موجودہ حالت کے پیشِ نظر ہی لڑکوں کو پڑھانے کا خیال کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو اگر ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ صنعت و حرفت کی تعلیم کو فروغ دینے کی طرف دھیان دے۔

مسٹر ساورکر کا بیان

نظام سرکار کی اصلاحات کے متعلق جو بیان مسٹر ساورکر کی طرف سے نکالا گیا ہے اسے پڑھ کر ہمیں تعجب ہوتا ہے۔ کیونکہ سارے ملک میں آپ ہی ایسے دیکھے گئے ہیں جس نے اصلاحات کو خوش آمدید کہا ہے۔ آپ کے اس بیان کا آریہ سماج کی پوزیشن سے کوئی تعلق نہیں۔ ہندو مہاسبھا سے امید نہ تھی۔ کہ وہ اصلاحات کی اس قدر ناقص سکیم سے مطمئن ہو کر اپنی جدوجہد ختم کر دیگی۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ اگر صلح کی گفت و

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میرا دورہ

میں پرچار کے لئے باہر جانا تو چاہتا رہتا ہوں۔ لیکن بہت کم۔ ستیاگرہ اندولن کے پچھلے چھ مہینوں میں اچھا ہوتے ہوئے بھی نہیں جا سکا۔ اس لئے کہ میری زیادہ تر توجہ اخبار پر مرکوز رہی ہے۔ جو تھوڑا بہت سمے بچتا تھا۔ وہ تصنیف و تالیف میں خرچ ہو جاتا تھا۔ گت چھ مہینوں میں میں نے آریہ بھائیوں کے لئے تین رچنائیں تیار کی ہیں۔ سندھیا گان۔ ہنستی رامائن اور رشی گان۔ جن میں سے سندھیا گان تو آریہ بھائیوں تک بہت دیر سے پہنچ چکی ہے۔ اب رامائن بھی چھپ کر تیار ہے۔ رہ گئی تیسری پستک "رشی گان" یہ رشی دیانند کے جیون چرتر کا منظوم ترجمہ ہے۔ جو ۲۴۶ دوہوں پر مشتمل ہے۔ اس کے چھپوانے کا پربندھ ہو رہا ہے۔

ستیاگرہ اندولن جوں جوں تیز ہوتا گیا۔ باہر جا کر پرچار کرنے کی میری اچھا بھی پربل ہوتی گئی۔ حتےٰ کہ وہ سمے بھی آیا۔ جب کہ باوجود کئی ضروری مصروفیتوں کے مجھے یہ نشچے کرنا پڑا۔ کہ ہفتہ میں دو دن باہر جا کر پرچار کیا جائے۔ چنانچہ میں نے اپنا یہ نشچے آریہ جگت کے سامنے رکھا۔ آریہ جنتا کی اور سے اس کا ہاردک سواگت کیا گیا۔ اور آریہ سماجوں کی طرف سے نمنترن پر نمنترن آنے شروع ہو گئے۔ آریہ سماجوں کے پریم بھرے پتروں سے میں نے انوبھو کیا ہے۔ کہ اس کاریہ کے لئے دو دن کافی نہیں۔ اس لئے اب دو دن دُور کی سماجوں کے لئے ریزرو رکھ کے نزدیکی سماجوں سے نمنترن آنے پر کسی بھی دن جا کر پرچار کرنے کا نشچے کرنا پڑا ہے۔

ملاوپور۔ جنڈیالہ گورو اور راولپنڈی سے ہو آیا ہوں۔ پہلے دو ستھانوں کے پرچار کی رپورٹ "پرکاش" میں چھپ چکی ہے۔ راولپنڈی میں میرے پرچار کا ورتانت اس انک میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔ اس لئے اسے یہاں دوہرانے کی آوشیکتا نہیں سمجھتا۔ صرف اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ہر جگہ جہاں بھی مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ میں نے آریہ بھائیوں میں ایک اپورو اُتساہ اور پریم دیکھا۔ یہ چیز چھ ماس پورو دیکھنے میں نہ آتی تھی۔ آریہ سماج جیسی جیوت جاگرت سوسائٹی میں ہمیشہ ایسی ہی جاگرتی کی آوشیکتا ہے۔ اور مجھے یہ سنتا ہے۔ کہ ستیاگرہ اندولن کی وجہ سے یہ کمی اب پوری ہو گئی ہے۔ پرماتما کرے۔ اس کی یہ اوستھا ہمیشہ قائم رہے۔

ہفتہ رواں میں مجھے تین ستھانوں میں مجھے پرچار ارتھ جانا ہے چونیاں۔ امرتسر اور لائلپور۔ ان کی تاریخیں بالترتیب ۲۸۔ ۳۰ (صبح)۔ ۳۰ (رات) جولائی ہیں۔ اگلے ہفتہ کا پروگرام ابھی نہیں بنا۔ اس لئے وہ آریہ سماجیں جن کے ہاں پرچار کی آوشیکتا ہو مجھے لکھیں۔ اور میری تچھ سیواؤں سے لابھ اٹھا کر مجھے اس دھرم یدھ میں اپنی آہوتی ڈالنے کا اوسر دیں۔

(مہیش)

---

۴ جوڑے پیدا ہو چکے ہیں۔ ان کی آمد شہر والوں کی دلچسپی کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اور تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے۔ آنے والے مہمان کی نسبت ماں باپ کی توقع یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ لڑکا ہو۔ لیکن آج کل کی لڑکی یہ کب برداشت کر سکتی ہے۔ کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی توہین ہو۔ اس لئے کسی قسم کا انتظار کئے بغیر وہ بھی چل پڑتی ہے۔ اگرچہ وہ لڑکے سے آگے نہیں نکل پاتی۔ لیکن وہ اکٹھے ہی دنیا میں آ کودتے ہیں۔

اسی طرح شاید آپ کو یہ سن کر بھی تعجب ہوگا۔ کہ ضلع ہوشیارپور کے ایک گاؤں سالری میں ایک لڑکی نے ان پڑھ شخص سے شادی کرنے سے کیوں انکار کر دیا۔ لیکن اس میں بھی تعجب کی کوئی بات نہیں۔ ایک سکول میں پڑھنے والی لڑکی چاہے وہ شہر کی ہو چاہے دیہات کی اتنا تو سمجھتی ہے۔ کہ ان پڑھ کے ساتھ شادی کرنے سے اس کا مستقبل تاریک ہوگا۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیں۔
(منیجر)

سدرشن چکر

آدرش پتنی کا نیا مغربی نظریہ

آدرش پتنی کے متعلق یوروپ والوں کا نظریہ بدل رہا ہے۔ حقیقت کی شادیاں کامیاب ثابت نہیں ہوتیں۔ آج شادی ہے تو کل طلاق۔ دنوں دن ازدواجی زندگی میں خشکی اور بدمزگی بڑھ رہی ہے۔ اس لئے آدرش بیوی کے موجودہ گن اوگن بن رہے ہیں۔ اور جنہیں اوگن سمجھا جاتا ہے جلد ہی وہ دن آنے والا ہے۔ جب کہ انہی اوگنوں کو گن سمجھا جانے لگے گا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں انگلستان کے مشہور مورخ و مفکر مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلز جن کی عمر اس وقت بہتر برس کی ہے نے اپنے وسیع تجربات کی بنا پر کئی باتیں دنیا کے سامنے رکھی ہیں۔ شادی کرنے کا ارادہ رکھنے والے مردوں کو ان کا پہلا مفید و ذریں مشورہ یہ ہے۔ کہ "حسین عورت سے کبھی شادی مت کرو"۔ لیکن کیوں؟ اس کی وہ ایک دلچسپ وجہ بیان کرتے ہیں۔ اسے سمجھئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

ان کا کہنا ہے۔ کہ "حسین عورت تمہاری آنکھوں کو چکاچوند لگا کر تم سے بیاہ کر لیتی ہے۔ کچھ دن پرجوش مسرتوں میں گذر جاتے ہیں۔ لوگ تم پر رشک کرتے ہیں۔ لیکن چند روز بعد تم پر بیوی کی خامیاں اور کمزوریاں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اور تم اپنے آپ کو بدنصیب سمجھنے لگتے ہو۔ یقین کرو۔ کہ حسین سے حسین عورت بھی اپنے شوہر کے لئے حسین نہیں رہتی"۔

اگر حسین عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ تو پھر کیسی عورت شادی کے قابل ہے؟ یہ بھی انہی کے الفاظ میں سنیئے۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ "معمولی صورت رکھنے والی سادگی پسند عورت سے شادی کرو۔ اس سے تمہیں مستقل مسرت حاصل ہوگی۔ بعد کو اس کے بہت سے پوشیدہ محاسن تم کو نظر آنے لگیں گے۔ اس کی اچھی صفات اس کے چہرہ کے حسن سے کہیں زیادہ تمہیں مسرور کریں گی۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی بیتچی اور مخلصانہ مسکراہٹ اور اس کی محبت آمیز نگاہیں تم کو بہت اچھی معلوم ہوں گی۔ اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہوگی۔ کہ وہ بیوی تمہاری اپنی ملکیت ہوگی۔ وہ حسن جو ساری دُنیا کے لئے ہو تمہیں اذیت میں مبتلا کر دیگا۔ لیکن وہ صرف تمہاری بیوی ہوگی۔ تمہاری مسرتوں کا ایک محفوظ خزانہ ہوگی"۔

اس نصیحت کے بعد مسٹر ویلز اپنے ہونے والے مغربی شوہر بھائیوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ "شادی کرنے سے پہلے سب سے زیادہ سادہ اور قریب قریب بد صورت عورت کی تلاش کرو۔ اور اس کا بھی خیال رکھو۔ کہ وہ عمر میں تم سے کم نہ ہو۔ بلکہ تم سے زیادہ سن رسیدہ ہو۔ اس میں کسی قسم کا کمال موجود نہ ہو۔ وہ غریب ہو اور کسی قدر میلی کچیلی بھی رہتی ہو"۔

کوئی ہوشمند مغربی نوجوان بوڑھے ویلز کی باتیں سن کر عمل کرنے کو تیار نہ ہوگا۔ وہ یہ سب سُن کر ہنس دے گا۔ اور شاید وہ کہہ اُٹھے۔ کہ بوڑھا تو پاگل ہو گیا ہے۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آدھونک پتنی کے آدرش میں ایک بھاری تبدیلی ہونے والی ہے۔ وہ کیا ہوگی؟ یہ تو مستقبل ہی بتائے گا۔ لیکن تب تک شاید "ویلز" زندہ نہ رہے۔

الہ آباد میں ان دنوں جوڑے پیدا ہو رہے ہیں۔ صرف پچھلے ایک ہفتہ میں چھ ۴

ادبیات

سوشیلزم

غریب کسان کیا تیرے دل میں یہ خواہش تموج پیدا نہیں کرتی۔ کہ

اپنی خوبصورت وادیوں اور کھیتوں کو خود ا دیکھے؟

کیا تو ایک خوش آئند خواب کے بادو پر بلند نہیں کیا گیا؟

موسم بہار کے کھلے سینوں پر ہل سے نہیں بلکہ بڑی بڑی مشینوں سے کام کرنے کے لئے سکھایا نہیں گیا۔

کسان! تو اپنی مسرتوں کا مالک ہو گیا ہے!

اپنی قوتِ ارادی سے اب تو......

اس آزاد دنیا کا نقشہ بدل دے گا۔

مشین والا ہل تمہارا دوست ہے۔

بیداری کا راگ

جو جاگتے ہوئے بھی غفلت کی چادر اوڑھے سوئے ہیں۔

ارے نادان ان کے دروازے پر کب تک دستک دیتا رہے گا۔

جو لوگ مخملی لحافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے زندگی ایک لمبی رات ہے۔ وہ ہمیشہ نیند کے مارے رہیں گے۔

اور تیری آواز انہیں کبھی نہیں جگا سکے گی۔ جنہوں نے طوفان سے بچنے کیلئے ساحل پر مکان بنا لیا ہے۔ اب ان کا شانہ ہلانا بیکار ہے۔

جس نے گھر کے اندر گھس کر دروازہ کی ارگل کو سختی سے بند کر دیا۔

اس سے کہیں التجا کریں۔ کہ دم بھر کے لئے دروازہ کھول۔ مسافر اس راہ کو بھول جا!

خواب میں بیداری کی شہنائی کون سنے گا۔ لیکن اس موت کی خاموشی کو توڑ کر کبھی کبھی ایک فریاد بھی سنائی دیتی ہے۔ یہ اس کی پکار ہے جسے ہلاکت کی افیون کھلائی گئی ہے۔ تاکہ وہ ہمیشہ سوتا رہے۔

مغنی! اسے جگانے کے لئے تو کوئی نیا ساز اٹھا۔ اور نئے انداز سے ترانہ

استری جگت

عورت ویشیا کب اور کیوں بنتی ہے؟

(۱) ویشیا پن یعنی رنڈی کے پیشہ کی طرف زیادہ جھکاؤ کا بڑا سبب کاہل زندگی ہے۔ ویشیا بن جانے سے وہ محنت اور تکلیف کی زندگی سے چھٹکارہ پاتی ہے۔

(۲) نئی نئی چیزوں کی خواہش و پابندی و کڑی نگرانی سے نفرت و شہوت پرستی بھی ایک سبب ہے۔ ان اسباب کے علاوہ وہ سب باتیں جن سے عورتوں کی شرم و حیا جاتی رہے۔ ان کا آتم سمان مارا جائے ویشیا بننے میں مدد دیتی ہیں ان میں سے کچھ موٹی موٹی باتیں یہ ہیں:۔

(۱) گذارہ کا سوال (۲) لڑکیوں کے ساتھ ماں باپ اور رشتہ داروں کا سخت اور ناشائستہ برتاؤ (۳) غریبی کے باعث بے شرمی اور بے پردگی سے رہنا۔ (۴) کارخانوں میں مرد عورتوں کا اکٹھے کام کرنا۔ جہاں کہ چھوٹی عمر کی لڑکیاں بدمعاش عورتوں کے پھندے میں پھنس جاتی ہیں۔ (۵) امیروں کی عیش و عشرت میں چور زندگی کے نظارے (۶) اخلاق کو بگاڑنے والے لٹریچر کا مطالعہ (۷) بدمعاش۔ بدچلن اور گئے گذرے لوگوں کے ہتھکنڈے وغیرہ۔

معزز اور کھاتے پیتے گھروں کی جو عورتیں رنڈی کا پیشہ اختیار کرتی ہوئی دیکھی جاتی ہیں۔ اس کا بڑا سبب گھر والوں اور رشتہ داروں کی بدسلوکی ہے۔ ہندو سماج میں یہ رواج بڑا زور پکڑتا جا رہا ہے۔ جہاں کوئی بدقسمت گھر میں ودھوا ہوئی نہیں۔ کہ بس بیچاری کا کھانا۔ پینا۔ پہننا۔ آرام۔ چین سب چھوٹ جاتا ہے۔ یہاں اسے خاوند کی موجودگی میں گھر کی مالکہ سمجھا جاتا تھا۔ اور طرح طرح کے سکھ آرام اور لاڈ چاؤ سے رکھا جاتا تھا۔ وہاں خاوند کی وفات کے بعد اسے ڈائن۔ چڑیل۔ کالے منہ کی۔ منحوس سمجھا جانے لگا۔ اب آپ ہی بتائیں۔ کہ اتنا سب کچھ ہونے پر بھی وہ اپنی زندگی گذارنے کے لئے کیا کریں۔ بہت سی تو زہر کھا کر۔ ڈوب کر۔ جل کر۔ کٹار مار کر۔ گلے میں پھانسی ڈال کر خود کشی کر بیٹھتی ہیں۔ بہت سی ستائی ہوئی نکل بھاگتی ہیں۔ اور رنڈی کا پیشہ اختیار کر کے زندگی بسر کرنی شروع کر دیتی ہیں۔

عورتیں کیونکر ویشیا بنتی ہیں۔ اس کے متعلق یورپ کے علماء نے بھی خوب کھوج کی ہے۔

پیرنٹ ڈوسٹا ٹیلیکٹ جنہوں نے فرانس کی ویشیاؤں کے بارے میں گہری کھوج کی ہے۔ پانچ ہزار عورتوں کے رنڈی کا پیشہ اختیار کرنے کے اسباب اس طرح بتاتے ہیں:۔

۱۴۴۱ غریبی کی وجہ سے۔ ۱۴۲۵ بدمعاشوں سے پھسلا کر گھروں سے اغوا کی گئیں۔ اور بعد کو خراب کر کے چھوڑ دی گئیں۔ ۱۲۵۵ ماں باپ کا مر جانا۔ ۸۷۹ دیگر اسباب۔

شریمتی سینگر نے امریکہ کی دو ہزار ویشیاؤں سے دریافت کرنے کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ وہ اس طرح ہے:۔

۵۲۵ غریبی ۔ ۵۱۳ رنڈی بازی کی طرف جھکاؤ۔ ۲۵۸ بدمعاشوں سے بھگائی ہوئیں۔ اور خراب کر کے چھوڑی ہوئیں۔ ۱۸۱ شراب پینے کی خواہش اور عادت۔ ۱۶۴ ماں باپ کا سخت سلوک۔ ۱۲۴ آرام کی زندگی بسر کرنے کی خواہش۔ ۸۴ بری صحبت۔ ۷۱ ماں باپ کے کہنے سے........ ۲۹ کوئی اور کام نہیں کر سکتی تھیں۔ ۲۷ پہلے بھی عصمت لٹ چکی تھی۔ ۱۶ باہر سے بھگا کر لائی ہوئیں۔ ۸ گھر سے نکل آنے سے۔

پروفیسر ڈڈس ہنچنس نے خوب کھوج کے بعد جو اسباب دریافت کئے ہیں۔ اس کی تفصیل ہر سو ویشیاؤں کے حساب سے یوں ہے:۔

چھیڑ۔

وہ نشہ میں ہے۔ اور اس کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں پر پڑا ہوا ہے۔

اسے کیا خبر کہ کون اس کے جگر کا خون بوند بوند کر کے پی رہا ہے۔

دورِ جدید کے نقیب! اس کے دل میں اپنا جادو جگا۔ کیونکہ تیرے راگ کو کچھ یہی خفتہ نصیب سمجھتا ہے۔ اور سمجھ سکتا ہے۔

ریویو (Review)

ہتیشی رامائن

(ہندی و اردو)

پچھلے دو تین سالوں سے ہتیشی جی کا رجحان تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں ادبیات کی طرف سے ہٹ کر روحانیت کی طرف زیادہ ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ دو تین سالوں میں انہوں نے اتنی توجہ کہانیاں وغیرہ لکھنے پر نہیں دی۔ جتنی کہ کاویہ کے ساہتیہ پیدا کرنے کی طرف دی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر وہ گیتا گان۔ اپ نشد گان۔ اور سندھیا گان جیسی امر رچنائیں آریہ جنتا کی بھینٹ کر چکے ہیں۔ اب ان کی ایک اور تصنیف نے آریہ ساہتیہ میں قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔ اور وہ ہے ہتیشی رامائن۔ اگرچہ یہ رامائن صرف ۶-۱ ودیوں پر مشتمل ہے۔ لیکن مہاراجہ رام کے جیون سے تعلق رکھنے والے تمام ضروری اور اہم واقعات کو اس خوبی سے ورنن کیا گیا ہے۔ کہ باوجود اس قدر مختصر ہونے کے ہتیشی رامائن ہر لحاظ سے مکمل رامائن کہلائے جانے کی مستحق ہے۔ اس پر خوبی یہ کہ دوہے نہایت سرل اور مدھر ہیں۔ بچے بھی لطف اٹھا سکتے ہیں۔ اور بوڑھے بھی۔ لیکن سکولوں میں پڑھنے والے لڑکے لڑکیوں کے لئے تو نہایت اپیوگی چیز ہے۔ ٹائپ موٹا۔ کاغذ اور چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ہندی ایک آنہ فی کاپی یا پانچ روپے سینکڑہ۔ اردو دو پیسے یا دو روپے سینکڑہ۔ محصول ڈاک دس آنے۔ ملنے کا پتہ:۔ شری ہتیشی ایڈیٹر "پرکاش" لاہور۔ (آ و پ)

"پرکاش" آریہ سماج کا ۳۵ سالہ پرانا اور خاموش پرچارک ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ کا پہلا کرتویہ ہے۔

---

۴۲ زرق برق پوشاک اور آرام کی زندگی بسر کرنے کی تمنا۔ ۲۳ گرستھ سکھ حاصل نہ ہونا۔ ۱۱ بدمعاشوں سے پھسلائی گئیں۔ ۹ کوئی دوسرا کام نہیں بدچلنی کی طرف طبیعت کا جھکاؤ۔ ۵ شہوت پرستی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد کی جیلوں میں اسلامی تبلیغ

بیہوشی کی حالت میں ختنہ کر کے مسلمان بنا لیا گیا

(ڈاکٹر چیٹرجی ایم۔بی۔بی۔ایس کی آپ بیتی)

جن مانگوں کی پورتی کے لئے حیدرآباد ریاست میں ستیاگرہ چل رہا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ریاست اور اس کے ادھیکاریوں اور سرکاری نوکروں کو تبلیغ میں بھاگ لینا چاہیئے۔ اور نہ اُسے پروتساہن کرنا چاہیئے۔ جیلوں اور سکولوں میں کسی ہندو قیدی اور بالک کو مسلمان نہیں بنایا جانا چاہیئے۔ (شولاپور آریہ کانگریس میں سویکرت پرستاؤ سنکھیا ۴) اسی مانگ کا ۲۰۔ اپریل ۱۹۳۸ء کی سارودیشک سبھا کی انترنگ میں سویکرت پرستاؤ میں ذکر کیا تھا۔ جس پر نظام سرکار نے "Arya Smaj in Hyderabad" دسمبر ۱۹۳۸ء میں پرکاشت لپنک میں لکھا تھا کہ:-

"In order that there may be no possible ground for mis-representations Government has now issued order that in future no prisoner while he is in jail may be allowed to embrace any other religion than that which he Professed at the time of his entry" (P. 52)

...ات ہیں۔ کسی پرکار کے بھرم کی سنبھاونا ہے۔ اس لئے نظام سرکار نے اب آگیا پرکاشت کردی ہے۔ کہ جو شبہ میں جب تک کوئی قیدی جیل میں ہے۔ اس کو کسی دوسرے مت میں لانے کی آگیا نہیں دی جاوے گی۔ کنتو ڈاکٹر چیٹرجی کا یہ پتر جو انہوں نے کالی کٹ آریہ سماج کے منتری کے نام ۲۲-۵-۳۹ کو لکھا۔ اور جو کالی کٹ کے ساپتاہک انگریزی پتر "West Coast Spectator" ۲۸۔ مئی کے انک میں پرکاشت ہوا۔ سپشٹ سدھ کرتا ہے۔ کہ سرکار کی ہندو جنتا کو خوش کرنے کے لئے پرکاشت اس آگیا کے ہوتے ہوئے بھی جیلوں میں انوچت سادھنوں کو کام میں لا کر کچھ دُربل ہردے قیدیوں کو مسلمان بنانے کا کام جاری ہے۔ اور جیل کے ادھیکاری اس میں پرمکھ بھاگ لے رہے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان کی ہر طرح حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ تتھا نوکریاں بھی دے دی جاتی ہیں +

ڈاکٹر چیٹرجی کے انگریزی پتر کا اوکل انوواد نیچے دیا جاتا ہے۔ اس پر ٹیکا ٹپنی کی آوشیکتا نہیں:-

کالی کٹ ۲۲-۵-۳۹

سیوا میں منتری جی

آریہ سماج کالی کٹ

میں بکرم پور ڈھاکہ کا نواسی ایک بنگالی ڈاکٹر ہوں۔ میں نے ایم۔بی۔بی۔ایس پریکھشا پاس کی ہوئی ہے۔ یہ سن کر کہ ریاست حیدرآباد کی ہندو پرجا سے ریاست کے مسلمان ادھیکاریوں دوارا بے انصافی کی جا رہی ہے۔ اور اُنہیں کئی کشٹ دئے جا رہے ہیں۔ میں نے ہندو سول لبرٹیز یونین میں سممت ہو کر بمبئی انیہ سویم سیوکوں کے ساتھ دسمبر ۱۹۳۸ء میں ستیاگرہ کیا۔ حیدرآباد پہنچنے سے پوروہی ریلوے پولیس نے ہم لوگوں کو پکڑ کر کے ریاست کی پولیس کو سونپ دیا۔ جنہوں نے ہمیں حیدرآباد سٹی مجسٹریٹ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اور ہم میں سے پرتیک کو ۴-۴ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی +

چنچل گوڑہ جیل کی چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیوں میں ہم لوگوں کو رکھا گیا۔ جو دس فٹ لمبی اور دس فٹ چوڑی تھیں۔ پرتیک کوٹھڑی میں دس قیدیوں کو بیڑیاں پہنائے ہوئے ایک زنجیر سے باندھ دیا گیا۔ سارا دن اور رات ہم لوگوں کو تالے میں بند کر کے رکھا جاتا تھا۔ سوائے پراتہ آدھے گھنٹے اور سائینگ آدھے گھنٹے کے۔ تاکہ کوٹھڑیوں میں سے مل موتر آدی کو ہم ہٹا سکیں۔ اور ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھا سکیں۔ جس میں ۲ دو جوار کی روٹیاں اور پتلی دال ملتی تھی۔ ہمیں کوٹھڑیوں میں پرارتھنا کرنے کی بھی آگیا نہ تھی۔ ایک دن میں سندھیا کر رہا تھا۔ جب میں "اوم" شبد کا میں اُچیہ سور سے اُچارن کر رہا تھا۔ اس اپرادھ پر مجھے ایک وارڈر نے

بوٹوں سے پیٹ میں اس زور سے مارا کہ میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آئی۔ تو میں نے اپنے آپ کو عثمانیہ ہسپتال میں پایا۔ میرے پیٹ اور گپت اندری پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ ان پٹیوں کا کارن جب میں نے پوچھا۔ تو ہسپتال کے لوگوں نے بتایا۔ کہ "ہرنیا" کے لئے تمہارا اپریشن کیا گیا ہے۔ اور ایک ڈاکٹر صاحب نے ختنہ (Circumcision) کیا ہے۔ اگلے دن جب ڈاکٹر صاحب مجھے دیکھنے آئے۔ تو میں نے ختنہ کا کارن پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے ایسا کرنے کی آگیا ہوئی۔ کیونکہ تم اپنی اِچھا سے مسلمان ہو گئے ہو۔ جو بات (کم سے کم تب تک) سراسر جھوٹی تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کیا اسلام ہندو دھرم کی اپیکشا اچھا نہیں ہے؟

میں نے دُر ویوہار کے ڈر سے "ہاں" میں اُتر دیا۔ اور اُس کے لکھوانے پر ویسا ہی لکھ دیا۔ یدیپ اپنے دل سے میں پکا ہندو تھا۔ اس کے پشچات میں نے اپنی قید کا باقی بھاگ ہسپتال میں کاٹا۔ تب میرے ساتھ بڑا دیا پورن ویوہار کیا گیا۔ اور بہت اچھا بھوجن دیا جاتا رہا۔ اس کے بعد ادھیکاریوں کی طرف سے مجھے کوئی کشٹ نہیں دیا گیا۔ مولوی صاحب پرتی دن جیل میں آتے تھے۔ اور یاد کرنے کے لئے قرآن کی کچھ آئتیں دے جاتے تھے۔ جن کو میں یاد کر لیا کرتا تھا۔ اب میں قرآن کی کئی آئتیں یاد کر چکا تھا۔ اور پرارتھنا کرنی بھی میں نے سیکھ لی تھی۔ میرے ساتھ ایک اور قیدی تھا۔ جس کو ٹانگ میں گھاؤ کی شکایت تھی۔ اس ویکتی کا نام آنند راؤ گوپال راؤ تھا۔ اس کے ساتھ بھی ٹھیک اسی پرکار کا ویوہار کیا گیا۔ اور ختنہ (Circumcision) کر کے اس کا اسلامی نام احمد خاں غازی رکھ دیا گیا۔ مجھے احمد دین دستگیر احمد چیٹرجی کا نام دیا گیا +

مجھے یہ بات نشچت طور پر معلوم ہے۔ کہ حیدرآباد ریاست کے ادھیکاری ستان ستیاگرہ اندولن سے لابھ اُٹھا کر میرے جیسے کمزور دل کے لوگوں پر تبلیغ (مت پریورتن) کے اندولن کو خوب زور و شور سے چلا رہے ہیں۔ اس پرکار کتنے ہندوؤں کو مسلمان بنایا گیا ہے۔ اس کی ٹھیک سنکھیا نہیں بتائی جا سکتی۔ وہ سب کو مسلمان بننے پر نوکریاں بھی دیتے ہیں۔ اور انہیں ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ ان کی کسی طرح سے دل شکنی نہ ہو اور دوسروں کو ترغیب ملے۔

انگریزی پتر میں ڈاکٹر چیٹرجی کے اپنے شبد اس وشے میں یہ ہیں:-

"I Know it and a fact that Hyderabad state authorities are making a capital use of the present Satyagraha move-ment to carry on their Tablig (Proselytisation) on the weak minded people like my-self. I can-not give the proper estimate of the number of the Hindus thus Converted. They even give services and marry them to some Muslim girls as has been the case with the above-men-tioned Ananda Rao Gopal Rao."

مجھے حیدرآباد میں ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کرنے میں سب پرکار کی سہائتا دینے کا وچن دیا گیا۔ یدی میں اپنے کو پکا مسلمان سدھ کروں۔

جیل سے چھٹکارے کے سمیہ مجھے کالی کٹ تک کا سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ امور مذہبی (Ecclesiastical Depart-ment) دھرم وبھاگ کی اور سے دیا گیا۔ اور تین سو روپے کی مفت دوائیاں دے کر یہ صلاح دی گئی۔ کہ میں یونانی (مالا بار میں ایک پرسدھ اسلامی کیندر) میں ڈاکٹری کروں۔ ساتھ ہی انہوں نے مجھے کہا۔ کہ جب کبھی تمہیں ...

... سہا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں آپ سے پرارتھنا ... دیا۔ اب سچے دل سے پشچاتاپ کرتا ہوں۔ مجھے اب بھی ہندو دھرم کے تتو پر پورن وشواس ہے۔ اور میں مرتیو پریت ہندو ہی رہنا چاہتا ہوں۔ ... کہ میرا شدھی سنسکار کرا کر انوگرہیت کیا جاوے +

Digitized by eGangotri

چین جاپان یدھ آنکھوں دیکھے حالات

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کی قلم سے)

میرے یہاں پہنچنے پر ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا۔ کہ جاپان اور چین کے درمیان جنگ شروع ہوگئی۔ اس جنگ کی ابتدا کیوں کر ہوئی۔ کن اسباب کے ماتحت ہوئی۔ زیادتی کس فریق کی طرف سے ہوئی وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں ہیں۔ جن پر کافی سے زیادہ بحث اخبارات میں آ چکی ہے۔ ان پر کچھ لکھنا سوائے تحصیل حاصل کے اور کچھ نہیں۔ ہاں یہ کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ خط ہذا کے ساکنین پر اس جنگ کے متعلق یہ اثر ہے۔ کہ ابتدا چین کی طرف سے ہوئی۔ چینی سپاہیوں نے جاپانی سپاہیوں پر ابتداً گولیاں چلانی شروع کیں۔ جن کا نتیجہ موجودہ جنگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۷۔ جولائی ۱۹۳۷ء کو لوکاؤچو (Lukaucho) شمالی چین کے قریب وجار میں جاپانی فوج (manoeuvre) مصنوعی جنگ میں مصروف تھی۔ کہ اچانک چینی سپاہیوں کی طرف سے گولیاں آنی شروع ہوگئیں۔ جس پر جاپانیوں نے بھی گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور جنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس جنگ کی ابتدا لوکاؤچو سے ہونے کی وجہ سے اس کو (Lukaucho incident) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس جنگ پر ایک ایسا بھی وقت آیا۔ جب کہ آمدہ اطلاعات کی بنا پر معلوم ہونے لگا۔ کہ فریقین صلح کے خواہاں ہیں۔ اس وقت اگر کوئی ثالث فریقین کو صلح کی دعوت دے۔ تو جنگ کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ یہی وقت تھا۔ جب کہ برطانیہ نے صلح کے لئے کوشش کی۔ اور ٹوکیو گورنمنٹ سے اس بارے میں گفتگو کرنی چاہی۔ لیکن حکومت نے اس ثالثی پر رضامندی کا اظہار نہ کیا۔ اور تجویز کو رد کر دیا۔

ابھی حال ہی کا ذکر ہے۔ کہ اوساکا مائی نیچی (Osakamainichi) کا ایک نامہ نگار امریکہ کے پریزیڈنٹ سے انٹرویو کا ذکر کرتے ہوئے اپنے تاثرات میں اس بات کا بھی ذکر کرتا ہے۔ کہ گو پریزیڈنٹ نے کھلے الفاظ میں اس بات کا ذکر نہیں کیا۔ مگر مجھ پر یہ اثر تھا۔ کہ وہ جاپان اور چین کی جنگ میں صلح کرانے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ چینی اور جاپان دونو درخواست کریں۔

سرکاری رپورٹ

۲۹ مئی ۱۹۳۶ء کو ایک سرکاری رپورٹ بابت مضمون شائع ہوئی۔ کہ ۷۔ جولائی ۱۹۳۷ء سے لے کر ۱ اپریل ۱۹۳۹ء تک اکیس ماہ کے عرصہ میں جاپانی فوجوں نے چین کے ۱۵۶۲۹۳۸ مربع کیلومیٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ مذکورہ بالا رقبہ اصل جاپان کے رقبہ ۶۷۵۳۶۵ مربع کیلومیٹر سے قریباً اڑھائی گنا ہے۔ اس عرصہ میں چینی مقتولوں اور زخمیوں کی تعداد ۲۳ لاکھ ہے۔ اور جو لاشیں میدانِ جنگ میں پڑی رہ گئیں ان کی تعداد ۹۳۶۳۴۵ ہے۔ جاپانی مقتولوں کی تعداد ۹۹۹۹۸ ہے۔ علاقہ جو اس عرصہ میں فتح کیا گیا چہار (Chahar) اسوئی یوآن (Suiyuan) ہوپئی (Hopie) شان تنگ (Shantung) شانسی (Shansi) کیانگسو (Kiangsu) اور انہوئی (Anhuei) صوبہ ہونان (Honan) کا بڑا حصہ اور کچھ حصے چیکیانگ (Chekiang) کیانگسی (Kiangsi) ہوپئی (Hupei) اور کوانگ تنگ (Kuangtung) اور جزیرہ ہائینان (Hanian)۔

کل چینی حکومت کے رقبے ۱۰۰۵۹۸۷۷ مربع کیلومیٹر کا $\frac{1}{14}$ جاپانیوں نے فتح کر لیا ہے۔ اور ۳۱۵۷۳۴۶ مربع کیلومیٹر کا پچاس فیصدی ابھی تک چیانگ کائی شیک حکومت کے قبضہ میں ہے۔

چین اور فارن سٹیلمنٹس

۱۸۴۲ء تک چین کے تجارتی تعلقات غیر ملکوں سے باقاعدہ نہ تھے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سپین۔ پرتگال اور برطانیہ کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کئے گئے۔ یہ تعلقات کنٹن کی چینگ رجیم (Ching Regime) کی گفت و شنید کا نتیجہ تھے۔ غیر ملکی لوگوں کو تجارت کے سلسلہ میں یہاں قیام کرنا پڑا۔ اور اس کے لئے انہوں نے کچھ مقامات حکومت وقت کے سمجھوتہ سے اپنے زیر انتظام کر کے رہنا شروع کر دیا۔ ان مقامات کو مختلف عہد و پیمان کی رو سے ہم تین نام دے سکتے ہیں۔

(۱) کلی طور پر ایک ہی قوم کی سیٹلمنٹ

(۲) انٹرنیشنل سیٹلمنٹ

(۳) کنسیشن

ان کے علاوہ بعض اور مقامات بھی غیر ملکوں نے اپنے زیر انتظام کر لئے۔ جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی عہد و پیمان پر مبنی نہیں۔ مثلاً شمالی چین میں پئی تائی ہو (Peitaiho) وسطی چین میں موکانشن (Mokanshan) اور لوشن (Lushan) ہیں۔

جاپان نے شنگہائی میں سیٹلمنٹ کے علاوہ اور سات مقامات پر بھی سیٹلمنٹیں قائم کی۔ مثلاً اموئی (Amoy) ٹینٹسین (Teintsen) ہانکو (Hankow) کینٹن (Canton) کیکیانگ (Kiakiang) اور چنکیانگ (Chenkiang)۔

اسی طرح دیگر اقوام نے بھی سیٹلمنٹیں حاصل کیں۔ غیر ملکی اقوام کے تعلقات اور

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی۔ جرمنی ہیں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور کھجلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے دو مہینوں سے "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ ڈاک خرچ ۸ر

ہمارے ایجنٹ

لاہور:۔ (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ

امرتسر:۔ شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

پتہ:۔ گوروکل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۴

بندوقیں رائفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar + Co,
Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ننے بات جو ہے جو ہتے وقت
…در کہ یوروپ میں مہا بھارت چھڑنے
…والا ہے۔ اب چنگاڑی اُڑی۔ اب بارود
…کو ہی۔ اب دھماکا ہوا۔ یہی پر تیکھشا
…کرتے رہے۔ ادھر ہٹلر مہودیہ نے اسٹر
…یا کے بل ہونے پر کتنا اسنہا تمک بڑھتی
…ے آج آسٹریا لے لیا۔ کل سوڈان پرانت
…کو کے نیچے اُتارا۔ پرسوں چیک کو
…ہی لیا۔ ایسا کرتے کرتے آگے ہی بڑھتا
…گیا۔ اور انگلینڈ اور فرانس دیکھتے کے
…دیکھتے رہ گئے۔ اب جب کہ ڈینزگ کے
…معاملے پر پولینڈ سے تنا تنی ہونے لگی۔
…ب انگلینڈ اور فرانس چونک پڑے۔
…انہوں نے پولینڈ کو اشواسن دیا۔ کہ یدی
…جرمنی آکرمن کرے گا۔ تو ہم تمہارا ساتھ
…دیں گے۔ پھر کیا تھا پولینڈ بھی اکڑ گیا۔
…ادھر جرمنی کے وِرُدھ رشیا انگلینڈ اور
…فرانس میں گٹھ بندی کے لئے بات چیت
…پرارمبھ ہو گئی۔ اب تک اس دشا میں ان
…کو کامیابی نہیں ملی۔ یہ دیکھ کر کہ انگلینڈ
…بھی بھی ہی پڑ گیا ہے۔ جرمنی نے پھر ڈینزگ
…پرشن اُٹھایا ہے۔ پھر اپنے پرانے
…اپنیویشوں کی مانگ بھی آرمبھ کی ہے۔
ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ابھی اور
…کوئی بھی یُدھ میں ہاتھ ڈالنا نہیں
…چاہتا۔ پریزیڈنٹ روز ویلٹ امریکہ
…نے بھی اپنا ایک وکتویہ نکال کر کچھ دیر
…کے لئے کھلبلی مچائی تھی۔ کوئی پرینام نہیں
…یدی یُدھ چھڑ جائے تو اسی پرشن
…کا اور کانگریس کا بھی دھیان رشٹیش
…ب سے ہے۔ سمان وادی دل اسے پنچی۔
…سامراج وادی سا گرگامی۔ ٹریڈ یونین اگر
…ادی سبھی دل اس پر نشچت نہیں ہیں۔
…یدھ آرمبھ ہو جائے۔ تو ہم اس سمے کی
…پرستھیتیوں سے یوں لابھ اُٹھا لیں گے۔ توں
…ابھی اُٹھا بھی سکے۔ یہ کر لیں گے۔ وہ کریں
…گے۔ توں میں لوگوں کو دیر تک نہیں ہونے
…لگے۔
…شری سبھاش چندر بوس کا کتھن ہے
…سنگھرش کے لئے تیار ہے۔ برٹش
…کا نوکر ادھی منڈل رہنے کا یہی اوسر ہے۔
…کانگریس کے دکشن پکش نیتا یہ سمجھ
…کہ ابھی کردیش ابھی تیار نہیں ہے۔
…بالکل کی بات مان لینے سے
…گرداب میں جا پڑے گا۔
…یوروپ میں ناتا منی ہو رہی ہے۔
…اسی پرکار کانگریس میں بھی ناتا منی
…ہے۔ فیڈریشن کا یدھ چلے۔ تو

آئندہ جنگ اور ہندوستان

(لیکھک:- پنڈت نرولوچی شاستری - جوالاپور)

سب ایک ہو سکتے ہیں۔ پرنتو ہم فیڈریشن میں سملت ہونا نہیں چاہتے۔ ابھی سپشٹ گھوشنا پرنس چیمبر نے کی ہے۔ اسی بات کو لے کر کوٹ نیتگیہ برٹش منتری منڈل فیڈریشن کی بات دو ایک ورش کے لئے ٹال سکتا ہے۔ جب تک یوروپ کی سمسیا نہیں سلجھتی برٹش سرکار بھارت ورش میں کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرے گی۔ کانگریسی منتری منڈل کا ہاتھ پرانتیہ شاسن چکر میں اُلجھائے رکھے گی۔ جہاں یوروپ کی سمسیا سلجھی کہ پھر کانگریس ہے اور بھارت سرکار ہے۔ ایک بار تو بڑے ویگ سے "دھرم کشیتر کورو کشیتر" چل پڑے گا۔

پونہ کے "کیسری" میں شری آڈارکر ایم۔ اے نے ایک لمبے لیکھ میں یہ وچار کیا ہے۔ کہ یدی بھارت ورش پر آکرمن ہوگا۔ تو کس اور سے ہوگا؟ کیا کیا ہوگا انیاندی۔ ہماری سمجھ میں ابھی ایسی کوئی سنبھاونا نہیں ہے۔ کہ جرمنی۔ اٹلی یا جاپان ایسا آکرمن کریں۔ پہلے اپنا گھر تو سنبھالیں۔ اتنی دور آکر آکرمن کرنے کی بات تو دُور رہی۔

ایک لیکھک کا کتھن ہے۔ کہ پشچم اُتر پردیش کی اور سے آکرمن ہوگا۔ اور ہوائی جہازوں دوارا ہوگا۔ اس کا اُپائے آپ بتلاتے ہیں۔ کہ ہندوکش پربت پر ہوائی جہازوں پر مار کرنے والی توپوں کے رکھنے سے یہ بلا ٹل سکتی ہے۔ دوسرے یُدھ وِشارد مہودیہ کا کتھن ہے۔ کہ یدی آکرمن ہوگا۔ تو کراچی کے مارگ سے ہوگا۔ اور پہلے ہوائی جہازوں دوارا بم برسا کر بڑے بڑے نگروں کو اُجاڑا جائے گا۔ اور فوجوں کو وہاں اُتار کر بھارت ورش میں آگے بڑھایا جائے گا۔ پھر سنگھٹت یدھ ہوگا۔ تیسرے یُدھ وِشارد کہتے ہیں۔ کہ یدی پورو سے جاپان بل پڑے۔ اور پشچم سے اٹلی پرجمنی چڑھ دوڑیں۔ تو ان کی قینچی میں بھارتیہ پرجاجنوں کا برا حال ہوگا۔

چاہے جو ہو پرنتو جس کی ہوائی شکتی ادھک ہوگی۔ وہی پربل رہے گا۔ اب تو سائنس کی یُدھ گون پڑ گیا۔ اس لئے انگریزوں کی شکتی گھٹ گئی۔ اب تک انہوں نے سائنس کے بل پر سنسار کو ناچ نچایا۔ بھو مدھیہ ساگر میں اٹلی کی شکتی بڑھ جانے سے اٹلی۔ جرمنی۔ سپین کی ایک پنکتی میں آ جانے سے انگریزوں کی شکتی سکڑ جانے لگی۔

پرنتو انہوں نے سات سو ورشوں سے اپنی کوٹ نیتگیتا سے سنسار کو چھکایا۔ وہ انگریز سہسا سنسار وہاپی یُدھ کو سویم نہیں چھیڑیں گے۔

ہٹلر مہودیہ دھمکیاں تو خوب دے رہے ہیں۔ پرنتو وہ بھی پہلے وار نہ کریں گے۔ وہ تو کہہ ہی چکے ہیں۔ کہ ۱۹۱۴ء کے مہا بھارت میں جو پردیش ہمارے ہاتھ سے نکل گئے تھے۔ ان ہی کو ہم نے واپس لیا ہے۔ اٹلی بھی اپنے ڈھنگ کے داؤ پیچ چلا ہی رہا ہے۔ مسولینی گرم تو ہٹلر نرم۔ ہٹلر نرم تو مسولینی گرم۔ کبھی دونوں نرم یہ داؤ پیچ ہیں۔ انگریزوں نے داؤ پیچوں میں کبھی ایسی شکست نہیں کھائی جیسی کہ اٹلی اور جرمنی کے سامنے۔ انگلینڈ کے ہاتھ میں اب تک جو کچھ ہے۔ اس میں کمی نہ آتی یا پڑتی۔ یدی انگریز مہا یدھ کی باری آنے ہی نہ دیں گے۔

فرانس گرج رہا ہے سہی پرنتو وہ انگلینڈ کے ہی بل بوتے پر گرج رہا ہے۔ انگلینڈ نہیں اُٹھیگا۔ تو یہ بھی چپ رہے گا۔ شیش رہی روس کی بات۔ اس مدھیہ یوروپ کے جھمیلے میں پڑ کر اس کو کچھ بھی لابھ نہیں۔

ہٹلر نے بھی روس کی سوویٹ گورنمنٹ سے بات چیت پرارمبھ کر دی ہے۔ ایسی دشا میں انگلینڈ جرمنی کے وِرُدھ بھی گٹھ بندی کر سکیگا اس میں سندیہہ ہے۔

اِدھر سُدور پورو میں چین جاپان سمسیا سب راشٹروں کو اُلجھن میں ڈالے ہوئے ہے۔ اُڈان تھا۔ کہ روس چین کو بچائے گا۔ پرنتو یہ بھی بات جاتی رہی۔ جاپان آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے

اس پرکار کی سنسار کی الجھن میں کس سمے کیا ہوگا کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ اپنے رام کو تو کیول بھارت کی چنتا ہے بھارتیہ اُلجھنوں کو مٹانے کی کسی میں شکتی ہے۔ تو وہ کانگریس میں ہے۔ پرنتو ایک طرف دیسی ریاستوں کا پرشن۔ دوسری اور ہندو مسلم پرشن۔ تیسری اور کانگریس کے وبھن دلوں کا پرشن۔ چوتھی اور کانگریسی منتریوں کا پرشن۔ اس پرکار چاروں اور سے کانگریس گھری ہوئی ہے۔ اس کے بھیتر کا حال تو پوچھئے ہی نہیں۔ مہاتما گاندھی بھیتر کی شدھی پر زور دے رہے ہیں۔ سنگھٹن کمیٹی اچھے اچھے نیم بنانے میں ویست ہے۔ اس پرکار بھیتر باہر چاروں اور اشانتی ہے۔ اور نیتا لوگ ہی جانیں۔ کہ ان کے من میں کیا ہے۔ راشٹر پتی راجیندر بابو کہتے ہیں۔ کہ میں سچ سچ مہاتما گاندھی کا اندھ بھگت ہوں۔ سبھاش بابو کہتے ہیں۔ کہ میں بھی بھگت ہوں۔ پرنتو سچا بھگت ہوں۔ اندھ بھگت نہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے دن گئے۔ پرنتو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب اس پرکار کی اشانتی اُپدرو مچتے ہیں۔ تب مہاتما گاندھی کے دن آتے ہیں۔ ایک پرکار سے مہاتما گاندھی جی کانگریس سے الگ بھی ہیں۔ بیچ میں بھی ہیں۔ سر پر بھی ہیں۔ لوگ ان کی مان بھی رہے ہیں۔ نندا بھی کرتے ہیں۔ پھر ان ہی کے پاس صلاح مشورے کے لئے جاتے ہیں۔ مہاتما گاندھی کہتے ہیں۔ کہ مجھ سے جب کوئی کسی وشے میں صلاح لیتا ہے۔ تو میں سمتی دے دیتا ہوں۔ لوگ چاہیں تو اُسے نہ مانیں۔ اپنا کام چلا دیں۔ میری پرواہ نہ کریں۔ اپنی جنم بھومی راجکوٹ میں مہاتما گاندھی جی پدھارے۔ اور ان کو جو نئے انوبھو ہوئے ان کے آدھار پر ان کی اہنسا آتما کی ویاکھیا بدل گئی۔ منتری بیٹا بھی جیسے انیک شِشیہ اس ویاکھیان پر اپنی ٹیکنی چڑھا رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پنڈت جواہر لال مہاتما گاندھی کو نہ چھوڑنا ہی چاہتے ہیں۔ اور نہ پورن روپ سے ان سے ملنا ہی چاہتے ہیں۔ جو ہو کانگریس کنٹرول گاندھی وادیوں کے ہاتھوں میں ہے اور ابھی گاندھی واد بہت کال تک چلے گا۔ گاندھی واد بھارت میں گھٹ چکا ہے۔ وہ مرنے کی دشا میں نہیں ہے۔

…ایسے سمے میں استروں شستروں دوارا اکھانتی کی بات کرنا ہے۔ ہاں تو گاندھی واد سے تو [illegible]

ایک مختصر مزاحیہ ڈرامہ

خواب میں ڈکٹیٹروں سے ملاقات

(از مسٹر جگدیش کرشن جوشی)

پرتھم درشیہ

(فالسائی رنگ کی چھان کر دُوبے جی اننت کی اور اُڑے جا رہے ہیں۔ من کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی ہے۔ دلیش دشا سوچنے کے بعد انتر راشٹریہ سمسیا پر وچار ہو رہا ہے۔ وہ مکان کے باہری حصے میں تختے پر تکیئے کے سہارے لڑھکے ہوئے ہیں۔ مکھ کھلا پڑا ہے۔ اور آنکھیں بند ہیں۔ ڈکٹیٹر مسولینی کچھ جلپنت بھاؤں میں پرویش کرتے ہیں)

دُوبے جی (آنکھ کھول کر) — "آہا! آپ ہیں۔ آئیے میں آپ ہی کو سمرن کر رہا تھا"۔

مسولینی (فیسسٹ سلوٹ کر کے) "ہو جا گیہ۔ میں بھی آپ ہی کے درشنوں کی اچھا سے اپنے پرائیویٹ ہوائی جہاز پر بیٹھ کر اکیلا سیدھا اٹلی سے چل کر آ رہا ہوں۔ راستہ میں کیول جہاز تیج پرد سے پر صلاح کرنے کے لئے رُک گیا تھا۔ کہ پولو کے کھیل میں کالے رنگ کے گھوڑوں کے علاوہ انیہ رنگ کے گھوڑوں کا نکال دینا انوچت تو نہ ہوگا؟"

دُوبے جی — "بڑے آنند کی بات ہے آپ کھڑے کیوں ہیں۔ بیٹھئے۔ ہاں تو اُنہوں نے کیا کہا؟"

مسولینی — "انہوں نے کہا۔ کہ لگ بھگ سبھی گھوڑے کالے رنگ سے رنگے جا سکتے ہیں۔ آپ اُدھک سے ادھک یہ کیجئے۔ کہ آدمی ہی پیچھے رنگ کے گھوڑے رہیں۔ سنتیش اُتر میں اپنے پولیٹیکل ایجنٹ سے پُوچھ کر دوں گا۔ یہاں میں پولو پر بحث کرنے آپ کے پاس نہیں آیا ہوں"۔

دُوبے جی — "ایسا ہے؟ ارے میں بھی کیسا جھکڑ ہوں۔ اب تک آپ کی کشل منگل ہی نہ پُوچھی۔ آپ آنند سے تو ہیں؟ ابے سینیا روپی دریائی گھوڑے کو ہضم کرنے کے بعد البانیہ روپی ریچھ (شوندھی ہونی ہرڑ) کا سیون کرنے کے بعد آپ کے پیٹ کا درد تو اچھا ہو ہی گیا ہوگا؟"

مسولینی — "کہاں صاحب۔ اگر فرانس سے ٹیونس، آدی دو تین اور مقام تحفتاً ملے ہوتے۔ تو ڈبل روٹی اور ٹوسٹ میں مکھن لگنے کا ڈول ہو جاتا۔ (کمر دبا سور سے) آپ کی برٹش سرکار کے مارے کچھ وش نہیں چلتا۔ آپ بدی اندولن کر کے گاندھی مہاتما کو میرے کیمپ میں کر دیں۔ تو دو چار بورے گندم کے ہرنی ورش بھجوا دیا کروں گا۔ اور سدا آپ کا احسان مانوں گا۔ پنڈت نہرو اور سبھاش چندر بوس تو میرے بہت وِرُدھ ہیں"۔

دُوبے جی — "ذرا ٹھہرئیے"۔ (چلا کر نوکر سے) او گھنگرو! ایک کر کنہیا کی دوکان سے تین پیسے کی تمباکو میں پوری لے آ۔ اور ایک لوٹا ٹھنڈا جل۔ ہاں تو آپ نے گاندھی جی سے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے لوٹتے ہوئے ملاقات تو کی تھی۔ کیا وہ بھی آپ کے وِرُدھ ہیں؟"

مسولینی — "آپ بھی کیسی باتیں کرتے ہیں؟ تب سے لے کر اب تک دنیا کی شکل ہی بدل گئی۔ میرا راجیہ کیول اٹلی میں ہی تھا۔ میرے چھوٹے بھائی ہٹلر"......

دُوبے جی — "چھوٹا کیوں؟ بڑا کہیئے بڑا"۔

مسولینی (کھیج کر) "اچھا بڑے بھائی ہٹلر نے اپنا راجیہ سمتا بھی نہ کیا تھا۔ سپین میں کمیونسٹ پارٹی کی گورنمنٹ تھی۔ انگلینڈ اور فرانس من مانی کر رہے تھے۔ اور اب ......"۔

دُوبے جی — "خناک آہاری بھائیوں کا ڈنکا سارے یوروپ میں بج رہا ہے۔ ہاں۔ تو پھر ......"۔

مسولینی — "دیکھئے ہٹلر نے تو تنک سے سمے میں تین چار دھاوے بول کر بنا ایک گولی چلائے سبھی پر قبضہ کر لیا۔ اور مجھے ابے سینیا میں روشن یودھاؤں کا خون بہانا پڑا۔ اب تو کوئی ایسی چال بتا دیجئے۔ کہ سانپ تو مر جائے۔ مگر لاٹھی نہ ٹوٹے"۔

دُوبے جی — "تو ابھی آپ کی ترشنا نہیں مٹی"۔

مسولینی — "اجی رام بھجئے۔ زر، زمین اور جورو کبھی ایک تشٹ انوپات میں کسی بھی منش کو سنتشٹ کر سکے ہیں؟"

دُوبے جی — "چاہے آپ کے چہرے سے یہ پرگٹ نہ ہوتا ہو۔ پرنتو بات آپ پتے کی کہتے ہیں"۔

مسولینی — "کیا میری صورت سے آپ کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں مورکھ ہوں؟"

دُوبے جی — (جلدی سے) "نہیں نہیں۔ میرا تاتپریہ یہ تھا۔ کہ آپ بڑے شانت، سُودت اور پدھیان معلوم ہوتے ہیں نہ کہ لڑاکے۔ خیر میں آپ کو بڑی نیک صلاح دیتا ہوں۔ کہ (رُک کر) لیجئے گھنگرو آ گیا۔ اب آپ شانت چت سے بات چیت کر سکیں گے۔ پرنتو یہ دوسرا کون ہے؟"

دوسرا درشیہ

(ایک اور سے گھنگرو ایک پندرہ سولہ ورش کا نوکر الی نگر اور برتن لئے ہاتھ میں آتا ہے۔ دوسری اور سے ہر ہٹلر کا پرویش۔ ہٹلر کرودھ میں ہے۔ مونچھوں کے بال کھڑے ہیں۔ رہ رہ کر ایک آدھ بال پھڑک اُٹھتا ہے۔ ہاتھ کی مٹھی بار بار کھلتی اور بند ہوتی ہے)

ہٹلر — (نازی سلیوٹ کر کے دگب سے) "دیکھئے۔ یدی آپ میرے وِرُدھ اس سمے کچھ بھی بولنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو پرارنبھ میں ہی کہہ دیجئے۔ میرے باڈی گارڈ باہر کار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ آپ کو پرساد دئے دیں گے۔ اور میں ترنت ہی چل جاؤں گا"۔

دُوبے جی — (اسپنٹے سور میں) "ہے مہا پربھو! اس کوپ کا کارن بتا کر اس داس انودا س کو انوگرہیت کیجئے۔ او گھنگرو۔ ذرا جلدی سے تمباکو کی پڑیا تو لا۔ میرے دونو مناک آہاری تاناشاہوں کا مزاج اس سمے کچھ اسوستھ ہی جان پڑتا ہے۔ پہلے چلنت میں دوسرے کپٹ گھنا کھشر نیاسے دونو کا ایک ہی علاج ہے۔ ارتھات نمال پنرم"+

مسولینی — "ہاں۔ یہ تمباکو کا نام تو ضرور سنا ہے۔ کہ آپ لوگ بہت کھاتے ہیں۔ پرنتو "مین پوری" کا کیا مطلب ہے یہ نہیں سمجھا"۔

دُوبے جی — "مین" کہتے ہیں کام دیو کو۔ ارتھات کیوپڈ۔ اور "پوری" ہوا اس کا نگر۔ جہاں کام کا راجیہ ہو۔ اس مقام کی تمباکو جو ہے سو آپ کی سیوا میں سمرپت کرتا ہوں"۔

مسولینی — (ہنس کر) "اچھا۔ اچھا۔ تو پھر (تھوڑی باریک سپاری اوپر سے اُٹھا کر) ذرا درکرنا اُچت نہیں (منہ میں رکھ کر) بُری نہیں ہے"۔

ہٹلر — (ناک چڑھا کر) "مجھے اس کی بدبو آ رہی ہے۔ پرنتو اب ادشیکیہ بات چیت ہونی چاہیئے"۔

دُوبے جی — (مسکرا کر) "کرودھ کو بچا لینا چاہیئے۔ بھرا بیٹھا ہے۔ کاٹنے کو دوڑے گا۔ تو کیا کرے گا؟ (پرگٹ) جیسے آپ کی اچھا۔ بات یہ ہے۔ کہ چچا مسولینی کی رائے آپ کے پدچھوں پر چلنے کی پر درتی ہوتی جاتی ہے۔ میں ان کو صلاح دے رہا تھا۔ کہ اس چھوٹے سے مسلم راجیہ البانیہ، میں شاہ زوگ سنگھاسن پر بیٹھا پا گیا تھا کو ہضم کر کے آپ کی بھوک شانت نہیں ہوئی ہے۔ سو آپ چپکے سے ایک دو چیکو سلاو کیا میں اپنی سینا بھیج دیجئے۔ آپ کی ابے سینیا کی وجہ میں اس نے چوں تک بھی نہیں کی تھی۔ لیجئے راجیہ تھوڑا سا شور مچا کر چپکے ہو جائیں گے"۔

ہٹلر — (کرودھ سے پھڑکتے ہوئے) "چپکے ہو جائیں گے۔ اور میں کیا کروں گا؟ دھنیہ ہے آپ کی بدھی کو۔ دیکھئے کی بندر میرے کتنے کام کی ہے۔ آپ کو پتہ نہیں چلا؟ پورا یوروپ تو میری جنم پتری میں ہی میرے نام لکھ دیا گیا ہے۔ سمجھے؟"

دُوبے جی — "آپ گھبراتے کیوں ہیں؟"

مسولینی — "آپ نے بھی ایک ہی کہی۔ جب آپ کے اور ہمارے درمیان ملٹری پیکٹ ہو چکا ہے۔ تو پھر ہمارے راجیہ بھی ایک ہو گئے۔ میں تو ان کا آپ ہی۔ اس میں بھید کرنے کی بدھی آپ کی کب سے ہو گئی ہے؟"

ہٹلر — "نہیں۔ نہیں۔ میرا مطلب یہ تھا۔ کہ میڈی ٹیرین سمندر تو آپ کا ہی رہا ہے۔ یدی میں رنگ کو لے لوں تو جرمنی تو سینا بڑی آسانی سے آپ کی سہایتا کو پہنچ سکتی ہے۔ آپ میرا مطلب ...."

(باقیہ صفحہ ۱۹ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حیدرآباد میں نام نہاد اصلاحات کا اعلان

۹۰ فیصدی ہندوؤں اور ۱۰ فیصدی مسلمانوں کو مساوی حقوق و مذہبی آزادی کا ڈھونگ

ریفارمز کا خاکہ

ریفارمز کمیٹی کی سفارشات میں سرکاری ملازمتوں میں بھرتی - شہری حقوق کی آزادی - مذہبی اور جلسوں و جلوسوں کی آزادی - مذہبی آزادی کا تحفظ وغیرہ ہیں - اس نے یہ بھی سفارش کی ہے - کہ جو مذہبی پابندیاں اس وقت عائد ہیں - ان کے متعلق ایک کمیٹی تحقیقات کرے - اور اس کی رپورٹ کے بعد ان بندشوں کو دور کیا جائے - لیجسلیچر کی از سر نو تشکیل جس میں نامزد غیر سرکاری ممبروں کی اکثریت ہوگی - سٹیچوٹری کمیٹیوں کا قیام جن میں سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں کی تعداد مساوی ہوگی - یہ کمیٹیاں تعمیری محکموں کے افسران کو نئی سکیموں اور ان کے اخراجات کے متعلق مشورے دیا کریں گی - میونسپلٹیوں اور لوکل بورڈوں کی از سر نو تشکیل - دیہاتی پنچائتوں کا قیام - لوگوں کی ضروریات اور شکایات معلوم کرنے کے لئے اضلاع میں سالانہ کانفرنسوں کا انعقاد وغیرہ دیگر سفارشات ہیں - جو نئی اصلاحات کے سلسلہ میں کی گئی ہیں۔

حکمران کی آئینی پوزیشن

ریفارمز کمیٹی نے ریاست کے حکمران کی آئینی پوزیشن کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے - ریاست کے اعلیٰ حکمران (فرمانروا) اپنی ذات اور رعایا ریاست کے ساتھ اپنے تعلقات کی بنا پر - ان کا براہ راست نمائندہ ہے - اس لئے ان کے احکام کی تعمیل قدرتی طور پر کسی بھی منتخب نمائندہ سے جو عارضی طور پر کچھ عرصہ کے لئے منتخب ہوتا ہے زیادہ ضروری ہے - والیٔ ریاست ریاست کا سب سے بڑا حاکم اور عوام کی حکومت علمبردار بھی ہے - اندریں حالات اسے نہ صرف کسی قانون پر تصدیق ثبت یا اسے نامنظور کرنے کا اختیار ہے - بلکہ اسے یہ بھی اختیار حاصل ہوگا - کہ اپنی ایگزیکٹو کو مرتب کرے یا توڑے - یا حکومت کی مشینری کو تبدیل کر دے - تاکہ لوگوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

اس قسم کی شاہی نمائندگی کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ کانسٹی ٹیوشن مرتب کیا گیا ہے - اور اسے محفوظ رکھا جائیگا - نظام گورنمنٹ کا بیان ہے - کہ وہ اس اعلان کی بنیادی تصدیق کرتی ہے۔

اصلاحات کیا ہیں؟

ریفارمز کمیٹی کی سفارشات اور گورنمنٹ کی تجاویز پر مندرجہ ذیل اصلاحات دی جانی قرار پائی ہیں - جن کی نظام صاحب نے بھی منظوری دے دی ہے۔

۱ - سرکاری ملازمتیں - آئندہ صرف ریاستی باشندوں کو ہی سرکاری ملازمتوں میں لیا جائے گا - جانب داری سے بچنے کے لئے انتخاب کا سسٹم رائج کیا جائے گا - اور ملازم قابلیت اور کیریکٹر کی بنا پر بھرتی کئے جائیں گے - سرکاری ملازمتوں میں بھرتی کے لئے ایک غیر جانب دار ایجنسی (کمیشن) مقرر کی جائے گی - اس سلسلہ میں مروجہ ملکی قواعد کو زیادہ سخت کر دیا جائے گا۔

۲ - شہری آزادی اور جلسے و جلوس

آئندہ سے سیاسی اور فرقہ وارانہ نوعیت کے جلسوں کے انعقاد کے لئے پہلے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی - صرف جلسہ کے منتظمین کے لئے ضروری ہوگا - کہ وہ افسران کو جلسے کے متعلق مطلع کر دیں - مگر اس کے ساتھ ہی مقامی حکام کو اختیارات دئے گئے ہیں - کہ کسی بھی جلسے کے جس سے باغیانہ خیالات کا پرچار ہو یا فرقہ وارانہ تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے یا امن عامہ میں خلل پڑتا ہو انعقاد کی ممانعت کر دیں - اگر اس قسم کا کوئی امتناعی حکم بروقت منتظمین جلسہ کو نہ مل سکے - تو وہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں - کسی حکم امتناعی کے خلاف جلسہ کے منتظمین گورنمنٹ کے پاس اپیل کر سکتے ہیں - جلسوں کے انعقاد کی اطلاع حکام تک پہنچانے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی - گورنمنٹ امید کرتی ہے - کہ جلسوں کے انعقاد پر سے ان پابندیوں کے ہٹائے جانے کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

جہاں تک ایسوسی ایشنوں کے قیام کی آزادی کا سوال ہے یہ بتا دینا ضروری ہے - کہ ریاست میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے - جس کی رو سے ایسوسی ایشنوں کے قیام پر کنٹرول رکھا جائے - جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے کم و بیش برطانوی ہند کے پریس ایکٹ سے ملتا جلتا ایک قانون اس وقت اور نافذ کیا جائیگا - جب دیگر قوانین نافذ کئے جاویں گے۔

مذکورہ بالا اصلاح کی منظوری دیتے ہوئے نظام صاحب نے لکھا ہے - کہ پریس اور ذمہ دار پبلک پلیٹ فارم یہ دو چیزیں کسی بھی گورنمنٹ کے لئے بیش قیمت ورثہ ہو سکتی ہیں - مجھے امید ہے - کہ مجوزہ تبدیلی سے اس قسم کا پریس اور پلیٹ فارم ریاست میں پیدا ہو جائے گا۔

۳ - دھارمک آزادی - اگرچہ ریفارمز کمیٹی نے تو تجویز کی ہے - کہ مذہبی بندشوں کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک بالکل عارضی کمیشن مقرر کیا جائے - مگر گورنمنٹ نے نظام صاحب کی منظوری کے ساتھ فیصلہ کیا ہے - کہ ایک مستقل سٹیچوٹری کمیٹی بنائی جائے جس کا نام مذہبی معاملات کی کمیٹی یا دینیات کمیٹی ہو - مختلف قوموں کے پہلو بہ پہلو رہنے سے جو تنازعات پیدا ہونے لازمی ہیں - گورنمنٹ ان کا فیصلہ کرنے کے لئے انہیں اس کمیٹی کے پاس بھیج دے گی - اس کمیٹی کے پاس مذہبی پابندیوں کے متعلق جو بھی میموریل یا عرضداشتیں پہنچیں گی - ان کے متعلق وہ حکومت کو مشورہ دے گی - یہ عرضداشتیں چاہے قوانین وقت کے ماتحت پیدا شدہ مذہبی پابندیوں کے متعلق شکایات کے سلسلہ میں ہوں - یا ان قوانین پر عمل درآمد کے سلسلہ میں - اس کمیشن میں سرکاری و غیر سرکاری ممبروں کی تعداد مساوی ہوگی - نیز مختلف فرقوں کی اس قدر نمائندگی ہوگی - کہ تمام فرقوں کو اس کمیٹی کا اعتماد حاصل ہوگا۔

— مذہبی پابندی اور نظام —

اس سلسلہ میں نظام صاحب نے لکھا ہے - کہ :-

"جب سے میں گدی نشین ہوا ہوں - میری یہ کوشش رہی ہے - کہ جہاں تک ممکن ہو کسی خاص آدمی کو تفویض کرنے کی بجائے مستفادوں کو اختیارات تفویض کئے جائیں - چنانچہ میری اپنی ہی یہ خواہش تھی - کہ ایک ایسی اوقاف کمیٹی بنائی جاوے - جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کی مساوی نمائندگی ہو - مجھے امید ہے - کہ یہ کمیٹی خلوص دلی اور باہمی رواداری کی روایات کو برقرار رکھے گی - کیونکہ ان ہی روایات نے دکن میں اوقاف کے معاملات کو ایک شان امتیازی عطا کئے رکھی تھی - مجھے یہ بھی امید ہے - کہ یہ کمیٹی جو کچھ بھی کرے گی - باہمی تصفیہ سے کیا کرے گی۔"

۴ - لیجسلیچرز - ریفارمز کمیٹی نے سفارش کی ہے - کہ ایک ایسی اسمبلی بنائی جائے - جس میں ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کے علاوہ ستر ممبر ہوں - اس میں غیر سرکاری مگر نامزد ممبروں کی اکثریت ہو - مگر نظام صاحب نے گورنمنٹ کی تجویز کو منظور کیا ہے - جس کا ماحصل یہ ہے - کہ اسمبلی کے ممبروں کی تعداد ۸۵ ہو - جن میں سے ۴۲ منتخب ممبر ہوں - ان میں سے کاشتکاروں کو سولہ - زمینداروں کو آٹھ - اور مزارعان کو ۸ نشستیں دی گئی ہیں۔

ایگزیکٹو کونسل کے ممبر جن کی تعداد اس وقت سات ہے - بہ لحاظ عہدہ جدید اسمبلی کے ممبر ہوں گے - ۲۸ نامزد ممبر ہوں گے - جن میں سے چودہ سرکاری اور چودہ غیر سرکاری ہوں گے - تین نمائندے اساثبات نظام کے ہوں گے - اور تین نمائندے جاگیرداروں کے ہوں گے - ہندو نامزد ممبروں میں سے ۵ ہریجن ہوں گے - اور ایک لنگائیت - گورنمنٹ کم از کم دو عیسائیوں کی ایک زرتشتی اور دو عورتوں کو بھی اسمبلی کی ممبری کیلئے نامزد کرے گی - جن مفادات مثلاً اخبار نویسوں اور ٹھیکیداروں کو نمائندگی نہیں ملے گی - ان کو بھی نامزدگی کے ذریعے نمائندگی دی جاوے گی۔

— جداگانہ بنام مشترکہ نیابت —

جداگانہ نیابت کے حق میں جا ستدلال پیش کیا گیا ہے - گورنمنٹ نے اس کو رد

کر دیا ہے۔ اور اس کی بجائے مشترکہ انتخاب رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ البتہ کچھ تحفظات اور تخصیصات کر دی گئی ہیں۔ اقتصادی امور کی بنا پر بنائے گئے حلقہ ہائے انتخاب سے ہی اسمبلی اور لوکل بورڈوں کے انتخابات ہوں گے۔ گورنمنٹ نے جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنے کے مطالبہ کو نامنظور کر دیا ہے۔ اور اقتصادی مفادات کی بنا پر مشترکہ انتخاب کا طریق رائج کیا ہے۔ مرحوم رائے بالمکند ریفارمز کمیشن نے سفارش کی تھی۔ جس کی بعد میں ریفارمز سب کمیٹی نے تصدیق کر دی تھی۔ کہ اسمبلی میں ہندو اور مسلم ممبروں کی مساوی تعداد ہو۔ اس سلسلہ میں یہ بھی واضح رہے۔ کہ ۱۹ سال ہوئے سر علی امام نے جو سکیم پیش کی تھی۔ اس کی بنیاد بھی نمائندگی کے اسی تناسب پر رکھی گئی تھی۔ مگر حکومت نظام نے نظام صاحب سے سفارش کی۔ کہ اب اس تناسب کو تمام نمائندہ باڈیز کے لئے منظور کر لیا جائے۔ تاکہ دونو منتخب اور نامزد ممبر مساوی تعداد میں آ سکیں۔ مشترکہ انتخاب اور مساوی اصولوں کی بنا پر۔

حکومت کو معلوم ہؤا ہے۔ کہ اس طرح مختلف فرقوں کے امیدواروں کے درمیان فرقہ وارانہ تلخی پیدا نہیں ہوگی۔

مسلمانوں کا مطالبہ

رائے بالمکند کی طرف سے پیش کئے گئے شرح تناسب کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے گورنمنٹ رقمطراز ہے۔ کہ اس تناسب کے پیش نظر مسلمانوں کے بعض طبقوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جداگانہ انتخاب رائج کیا جائے۔ اور ان کو تمام نمائندہ باڈیز میں سٹیچوٹری اکثریت دی جائے۔ اس کے برعکس ہندوؤں کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ اگر لیگ آف نیشنز کے اقلیتوں کے متعلق معیار کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو مسلمانوں کو حق نہیں۔ کہ انہیں کوئی خاص رعایت دی جائے۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ لیگ آف نیشنز کے معیار کا اطلاق کبھی بھی ہندوستان پر نہیں کیا گیا۔ بعض صوبوں میں اقلیتوں کو باوجودیکہ وہ کل آبادی کا ایک فیصدی نہ تھیں۔ ان کی آبادی سے انہیں چوگنا نیابت دی گئی ہے۔ لیکن نظام کی ایگزیکٹو کونسل کے خیال میں ان دونو انتہائی

حدود تک جانا ناممکن نہیں۔ اس کے علاوہ ریاست میں مسلم فرقہ کی اہمیت اس قدر ہے۔ کہ اُسے اسمبلی میں اقلیت میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ مسلم فرقہ کی اہمیت دو باتوں سے واضح ہے۔ ایک تو اس کی تاریخی پوزیشن سے۔ اور دوسری ریاست کے سیاسیات میں اس کے اثر و اقتدار سے۔

زبان

حکومت نے ریفارمز کمیٹی کی یہ سفارش منظور کر لی ہے۔ کہ جہاں اسمبلی کی کارروائی عام طور پر اردو میں ہوگی۔ وہاں وہ ممبر جو اردو سے نابلد ہوں گے یا کم جانتے ہوں گے پریذیڈنٹ کی اجازت سے تلنگو۔ مراٹھی یا کناری (جو اس ریاست کے مختلف علاقوں کی زبانیں ہیں) یا انگریزی میں تقریر کر سکیں گے۔ ایگزیکٹو کونسل کا پریذیڈنٹ ہی اسمبلی کا پریذیڈنٹ ہوگا۔ اسمبلی کی میعاد ۵ سال ہوگی۔

اسمبلی کے اختیارات

شاہی خاندان۔ فوج اور معاملات خارجہ وغیرہ اس قسم کے معاملات پر اسمبلی کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ مگر دیگر امور کے متعلق اسے وسیع اختیارات دئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ریفارمز کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت نے یہ سفارش کی تھی۔ کہ یہ ضروری قرار نہ دیا جائے۔ کہ بجٹ اسمبلی میں پیش ہو۔ اور اس پر اسمبلی بحث کرے۔ مگر گورنمنٹ نے اس سفارش کو نامنظور کر دیا۔ اور برعکس اس کے اس نے فیصلہ کیا۔ کہ بجٹ ضرور اسمبلی میں پیش ہو۔ تاکہ لوگوں کو آمدنی اور خرچ وغیرہ کا پتہ لگتا رہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے تجویز کیا ہے۔ کہ اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کے علاوہ اس کے ممبروں کو اختیار

ہو۔ کہ آمدنی و اخراجات کی چھوٹی و بڑی مدات کے متعلق وہ خاص خاص ریزولیوشن بھی پیش کر سکیں۔ بشرطیکہ جن معاملات کے متعلق یہ ریزولیوشن پیش کئے جائیں۔ وہ اسمبلی کے ... اختیارات میں ہوں۔ اسی طرح ریفارمز کمیٹی کی سفارشات کے برعکس حکومت نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ بہت سے امور کے متعلق ممبران اسمبلی کو سوال و جواب کرنے۔ ریزولیوشن و بل وغیرہ پیش کرنے کی اجازت ہو۔ صرف محدودے چند امور ایسے ہیں جن کے متعلق وہ نہ تو سوال و جواب کر سکیں گے اور نہ ہی ریزولیوشنوں وغیرہ کی شکل میں اس معاملہ کو ہاؤس میں لا سکیں گے۔ مگر اس کے ساتھ ہی جو سوالات پوچھے جائیں گے۔ یا ریزولیوشن یا بل پیش کئے جائیں گے۔ ان کے متعلق پہلے گورنمنٹ سے منظوری لی جانی ضروری ہوگی۔ کسی فرقہ کے مذہبی اعتقادات یا عمل پر اثر انداز ہونے والا کوئی بل یا ریزولیوشن گورنمنٹ کی منظوری لینے کے بغیر پیش نہیں ہو سکیگا۔

ان تجاویز کی منظوری دیتے ہوئے نظام صاحب نے لکھا ہے۔ کہ:-

"ان تجاویز سے نہ صرف مختلف مفادات کے لوگوں کو یکجا لانا مقصود ہے۔ بلکہ رعایا کے غریب سے غریب طبقے کو بھی فائدہ پہنچانا مطلوب ہے۔ حق رائے دہی تعین کرنے کے لئے کسی حد تک مالی حالت کا اندازہ ضروری ہوگا۔ لیکن اگر حق رائے دہی کے لئے بہت اونچا مالی معیار مقرر کیا گیا۔ تو میرے خیال میں اس ریاست کے لئے جس میں زیادہ کاشتکار بستے ہیں۔ اصلاحات کا مطلب قوت کم کرنے کے مترادف ہوگا۔ جیسا کہ ریفارمز کمیٹی کے

متعلق رائے ہے۔ کہ اسمبلی محض ... کرنے والی باڈی ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا فرض ہوگا۔ جیسا کہ ... کونسل کے ممبروں کا فرض ہوگا کہ ... کا ثبوت دیں۔ میری کونسل عام ... کسی قانون کی خاص منظوری یا روک ... کی سفارش نہیں کرے گی۔ بلکہ ... اس قانون کو نظر ثانی کے لئے ... اسمبلی میں بھیج دے گی۔ جب کہ لیجسلیٹو ... کی جگہ اسمبلی نے لے لی ہے۔ تو مجھے ... سے ایک مدد اور بھی ملے گی۔ ... تجربہ کار اور عوام میں اثر و رسوخ ... والے ممبران اسمبلی میں سے اپنی ... کونسل کے لئے ممبر چن سکوں گا۔

۵۔ سٹیچوٹری ایڈوائزری کمیٹیاں

یہ کمیٹیاں ... نباتات، پبلک ... زراعت۔ صنعت و حرفت۔ تعلیم ... ہندو اوقاف اور مسلم اوقاف وغیرہ محکمہ کے سلسلہ میں بنائی جائیں گی۔ ان کمیٹیوں میں سرکاری اور غیر سرکاری ممبران کی تعداد ہمیشہ مساوی رہے گی۔ ان کمیٹیوں کے ممبر ہی عام طور پر ... کے ممبر ہوں گے۔ ممبر انچارج چیئرمین ہوگا۔ جس کو ووٹ دینے کا حق ... ہوگا۔ ان سٹیچوٹری ایڈوائزری کمیٹیوں میں سے فنانس کمیٹی سب سے زیادہ اہم ہوگی۔ یہ بجٹ پر اپنی رائے ... نیز کسی ایسی سکیم پر بھی رائے دینے کا اسے اختیار ہوگا۔ جس میں ... وغیرہ کا معاملہ در پیش ہوگا۔ مالیات ... بڑھانے اور تخفیف وغیرہ کے معاملات پر بھی یہ کمیٹی مشورہ دے گی۔

سٹیچوٹری کمیٹیوں کے متعلق ... منظوری دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "میری گورنمنٹ کے جن ممبروں کو ... کمیٹیوں کے مشورہ پر عمل کرنا ہوگا ... ان مشوروں کا ضرور خیال رکھیں ... اور جن امور پر ان کو اختلاف ہو ... وہ کونسل کے پریذیڈنٹ کے سامنے پیش کریں گے۔ اب یہ پریذیڈنٹ ... اختیار میں ہوگا۔ کہ اگر وہ چاہے۔ تو ... معاملہ کو پھر کمیٹی متعلقہ کے پاس ... کے لئے بھیج دے۔"

۶۔ لوکل سیلف گورنمنٹ

... کے متعلق گورنمنٹ کا فیصلہ تقریباً وہی ہے۔ جو ریفارمز کمیٹی کی سفارشات ... میں درج ہے۔ حکومت نے ...

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

یوگیہ وِدوان اُپدیشک کی ضرورت

سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما) کو ایک ایسے شاستر یوگیہ وِدوان سدا چاری اور انوبھوی اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماج کے پروہت کا کام رتنبہ کتھا اور سنسکار آدی بھلی پرکار کرا سکے۔ پربھاؤ شالی وکتا ہوں۔ راگ ودیا جاننے والے مہانو بھاؤ کی پرارتھنا پر وشیش دھیان دیا جاوے گا۔

ماسک دکھشنا یعنی ویتن معقول دی جاوے گی۔ پرارتھنا پتروں میں اپنے تجربہ۔ لیاقت اور ماسک دکھشنا کے سمبندھ میں صاف طور پر لکھنے کی کرپا کریں۔ پرارتھنا پتر بہت جلد آنے چاہئیں۔

کرشن چند منتری سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسکرت کے ۲ یوروپین ودوان

(جن کی وجہ سے یوروپ میں سنسکرت کو کافی فروغ حاصل ہوا)

ایک صدی سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ سنسکرت زبان کے عالم سر ولیم جونس نے ایک نئی چیز کی تحقیقات کر کے ازحد شہرت حاصل کی۔ وہ اس زمانہ میں بنگال میں تھا۔ اس نے وہاں سنسکرت زبان کی بعض کتابوں کے متعلق سنا۔ انتہائی تحقیق اور تفتیش کے بعد اس نے معلوم کیا۔ کہ وہ کتابیں ناٹک کہلاتی ہیں۔ بے حد تلاش اور جستجو کے بعد اس کو سنسکرت زبان کے ایک ناٹک کا نسخہ دستیاب ہو گیا +

یہ ناٹک سنسکرت زبان کے شاعر اعظم کالیداس کا لکھا ہوا تھا۔ اس کا نام "شکنتلا" ہے۔ سر ولیم جونس جو سنسکرت کا ایک عالم تھا۔ اس نے انتہائی محنت اور کاوش کے بعد "شکنتلا" کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ اس ترجمہ سے قبل بہت کم یوروپین سنسکرت زبان سے واقف تھے۔ لیکن اس معرکۃ الآرا ناٹک "شکنتلا" کا ترجمہ اس درجہ پسند کیا گیا۔ کہ یوروپین خصوصاً انگریزوں نے سنسکرت زبان کو سیکھنا شروع کر دیا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ سر ولیم جونس کا سنسکرت پر یہ احسانِ عظیم ہے۔ کہ کالی داس کے ناٹک "شکنتلا" کے نام سے آج ہر پڑھا لکھا انسان واقف ہے +

سر ولیم جونس کے بعد بہت سے مغربی لوگوں نے سنسکرت کی طرف توجہ کی۔ اور اس طرح سے بہت سا سنسکرت کا لٹریچر انگریزی زبان میں منتقل ہو گیا +

آخری دور کے عالموں میں ہورس ہیمن ولسن بہت مشہور ہوئے۔ آپ آکسفورڈ کے ایک مشہور کالج میں سنسکرت زبان کے پروفیسر تھے۔ آپ سنسکرت زبان کے ایک بہترین شاعر بھی تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سنسکرت لٹریچر کے مطالعہ میں صرف کیا۔ اور بہت سے اچھے ناٹکوں کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ چونکہ وہ خود ایک شاعر تھے۔ اس لئے سنسکرت کی نظموں کی خوبیوں اور لطافتوں سے بخوبی واقف تھے۔ آپ نے اپنے ترجموں میں سنسکرت زبان کی خوبیوں اور لطافتوں کی جھلک قائم رکھنے کی بے حد کوشش کی ہے۔ چنانچہ "مالتی اور مادھو" ان ناٹکوں میں سے ایک ہے۔ جس کا ترجمہ پروفیسر ہورس ہیمن ولسن نے کیا +

"مالتی اور مادھو" کے ناٹک کو سنسکرت زبان کے شاعر بھوبھوتی نے مہاراجہ ہرش کے عہد حکومت میں تحریر کیا تھا +

اس ناٹک (ڈرامہ) کا ایک حصہ یا منظر قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے

"مالتی اور مادھو جو ایک دوسرے کو خوب پیار کرتے تھے۔ ایک مہربان پروہتنی کی وجہ سے ایک باغ میں ہیں +

ایک ساتھ ہونے سے وہ بڑے خوش ہیں۔ ......

اچانک ایک آواز سنائی پڑتی ہے
"ایک چیتا بھاگ گیا ہے"
ارے! ہے!! خبردار ہو!!!

چیتا جو مندر کے دالان میں بند تھا۔ اپنی جوانی کی طاقت میں اپنے لوہے کے پنجرے کو توڑ کر نکل آیا ہے۔

وہ آزادی کے جھنڈے کی طرح دم کو اوپر لہراتے ہوئے۔ اور اپنے مضبوط ہاتھ پیروں کے بھروسہ شان کے ساتھ ـــ کنجوں میں پھر رہا ہے +

آہ! اب پھاڑے ہوئے جسموں کے بیچ میں کھڑا ہے۔ اس کا ایک پنجہ ......! بھاری ـــ!! بجلی کی طرح اٹھتا ہوا جھپٹتا ہے۔ اور تھرائے ہوئے جسم کے گوشت کو پھاڑتا ہے +

اس کا پیٹ جو ایک چھوٹے نان کی طرح ہے کڑکتی ہوئی ہڈیوں کو اپنے منحوس تیز نوکیلے دانتوں سے کچلنے یا پیس ڈالنے کے لئے نگل جاتا ہے +

اپنے گہرے گلے سے وہ بجلی کی کڑک کی طرح گرجتا ہے۔ اور آدمی اور جانور سب ہی اس کی گونج سے ڈر کے مارے کانپتے ہوئے بھاگ گئے ہیں +

خاک و خون سے آلودہ اور ناسودہ ہو کر ـــ وہ ......!! وہ ـــ!!

تیزی سے پیچھا کرتا ہے۔ اور قاتل چنگلوں کو کام میں لاتا ہے +

"ارے ... ... ہو ...... خبردار ہو!
جہاں تک، بیٹے اپنی جانوں کی فکر کرو
ارے! اس سے بچے رہو"

"مالتی اور مادھو" کا ناٹک انگلستان میں بہت ہی مقبول ہوا +

حقیقت یہ ہے۔ کہ سر ولیم جونس اور پروفیسر ہورس ہیمن ولسن کی وجہ سے سنسکرت کو یوروپ میں کافی فروغ حاصل ہوا +

چین جاپان یدھ کے آنکھ دیکھے حالات

بقیہ صفحہ ۱

ان کے قیام سے چین نے اقتصادی اور صنعتی طور پر کافی ترقی کی۔ نئی تہذیب و تمدن سیکھا۔ اخبارات کی اشاعت بڑھی لیکن ان میں ایک نقصان بھی تھا۔ کہ ملک کے خلاف سیاسی شورشیں اور بغاوت کے جراثیم ان جگہوں میں پرورش پاتے اور سیاسی مجرم اور شکست خوردہ جرنیل ان کو اپنے جائے پناہ بناتے تھے۔ ان حالات نے ملک میں ان کے خلاف جذبات کی رو کا دروازہ کھول دیا۔ اور ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا۔ جو ان سیٹلمنٹس کے قیام کے خلاف تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ واقعہ ڈکسر "Boxers trouble" اور "Taiping Rebellion" ٹپنگ کی بغاوت اسی رو کا نتیجہ تھیں +

ڈاکٹر سونیاٹسن (Sunyatsen) نے اس تحریک کو باقاعدہ شکل دی۔ اور اس کا نام کوؤ منٹنگ (Kaumintang) ہے۔ جنرل چیانگ کائی شیک اس کے جانشین ہیں +

انسداد سیٹلمنٹس

اس تحریک کو دو طریق سے اٹھایا گیا۔ اول یہ کوشش کی گئی۔ کہ ان "انتظامات" کو بالکل ہی بند کر دیا جائے۔ دوسرے اگر کلی طور پر سے بات نہ ہو سکے۔ تو کم از کم ان کے مروجہ اصولوں کی تجدید کرائی جائے تاکہ چین آہستہ آہستہ ان میں اپنی حکومت

گوروکل کانگڑی کا

برہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے۔ اور چت کو پرسن رکھتا ہے قیمت ۱ روپیہ فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط۔ خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں دانتوں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے قیمت ۸ آنے فی شیشی تین شیشی ۱ روپیہ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور (یوپی)
ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹور نیروبی (کینیا کالونی)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ خواب میں ڈکٹیٹروں سے ملاقات

نہیں سمجھ سکے"۔

مسولینی — "مگر ریچ تو اس سمے بھی میرے ہی قبضہ میں ہے"۔

ہٹلر — "اوہ! پھر بھول گیا"۔

دُو بے جی — "خیر اس بات کو جانے دیجئے۔ آپ اپنی مصیبتوں کو بیان کیجئے میں نے سُنا ہے۔ کہ کسی جیوتشی نے آپ کو بہکا دیا ہے۔ کہ بہت جلد آپ نپولین سے ملاقات کرنے کے لئے "خدا گنج" کا ٹکٹ کٹوانے والے ہیں"۔

ہٹلر — "اس بات کی خاص کر بکانے کی آپ چرچا نہ کریں تو اچھا ہے۔ میں آپ سے یہ کہہ رہا تھا۔ کہ ڈینزگ کے پرشن کو لے کر آپ نے برطن سے بڑا اُپدرو مچا رکھا ہے۔ ساتھ میں فرانس تو تھا ہی روس کو ملانے کا بھی شڑ ینتر رچ لیا ہے"۔

مسولینی — "اُلٹا ہنے کے سُوَر ہیں" دیکھئے نہ اب وچار کیجئے۔ کہ زیادتی کس کی ہے؟ میں تو ایک دیش بھی سر نہ کر سکوں اور آپ سارے دیشوں پر قبضہ کر لیں۔ نیائے کی بات کہئے۔ کہ ہم ساجھے دار ہیں"۔

دوبے جی — "ساجھے داری میں جھگڑا ہونا تو ضروری ہے۔ مگر میں آپ کو ایک آسان ترکیب بتاتا ہوں۔ تو ہمارے دیش میں چالو ہے۔ وہ یہ کہ شریمان ہٹلر آپ سے اوستھا میں بھی بڑے ہیں۔ سو یہی حال بھارت میں مسلمانوں کا ہے۔ بس آپ چپ چاپ ان کی ساری باتیں مانتے جائیں۔ چھوٹا بھائی سمجھ کر۔ اچھا ہو تو کبھی کبھی لڑ بھی سکتے ہیں یا پھر ایک آدھ آمرن انشن کر کے بیٹھ جائیے"۔

ہٹلر — "وہ بدھ کی باتیں نہ کیجئے۔ اوشیک اور لابھ دائیک صلاح دینی ہو تو دیجئے۔ نہیں تو ہم اپنا راستہ لیں"۔

دوبے جی — "ابھی لیجئے۔ اوشیکتاؤں سے نپٹنے میں تو اپنے رام کا جیون ہی وتیت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنے جیون میں اور کچھ کیا ہی نہیں ہے۔ سنیئے۔ آپ کے مسولینی صاحب کو تو مسولینی اور سنسار کی ساری نیتی ناٹک گرنتھ ورتی میں جو کچھ ہو سکے ہم بھی مل ہی گئی۔ رہے آپ تو آپ کے لئے یہی کہنا ہے۔ کہ پولینڈ کے جھگڑے کو تو دیجئے چھوڑ۔ بلّی کے گلے میں گھنٹی باندھنی آسان نہیں ہے۔ رہا پوروی یوروپ میں سو

"God said Let there be Light, and there was Light."

(آنیخور نے کہا۔ کہ پرکاش ہو اور پرکاش ہو گیا۔)

آپ ایک دن کہہ دیجئے کہ ہنگری میرا ہے۔ اور ہنگری آپ کا ہو گیا۔ اس کے بعد رومانیہ کی تیل کی کانیں اور گیہوں کے کھیت آپ کی ملکیت ہیں۔ پھر روس کے یوکرین کے میدان آپ کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ پھر اچھا ہوا تھا اوشیکتا پڑے تو ذرا ٹھوکر بھی لیجئے۔ ہندوستان کے فیڈریشن کی بھانتی یوروپ کا فیڈریشن بنا کر آپ بیسویں صدی کے نپولین نام کو سارتھک کیجئے"۔

ہٹلر — "بات تو آپ کی پوری درست ہے۔ پرنتو یہ تو بتلائیے۔ کہ ڈینزگ کو لئے بنا ڈنمارک آدمی پر اپنا پربھاو یا لنک سا گر میں جمتا نہیں۔ روس کے مارگ کا بھی اور ودھ کیا جا سکتا ہے۔ اس وشہ میں آپ چپ کیوں ہیں"؟

دُو بے جی — "اس لئے کہ آپ سویم بدھیمان ہیں۔ میں اور ادھک کیا کہوں؟ کسی دن اسی دوران میں چپ چاپ اس پر بھی سینا روانہ کر دیجئے۔ ابھی تو جھگڑے سے نپٹنے کی ترکیب بتلائی ہے"۔

مسولینی — (اپیل کرتے ہوئے) "آپ نے دُنیا بھر کی ترکیبیں ہٹلر کو تو بتلائیں۔ پرنتو مجھ کو تو بالکل بھول ہی گئے۔ یہ کیوں؟ کیول چیکو سلوکیہ پر مجھے سنتوش کرنا پڑے"؟

دُو بے جی — "ابھی تو آپ نے کہا۔ کہ اٹلی اور ہٹلر کے سامراجیہ بھی ایک ہو گئے۔ اب رونے کا کیا کام ہے؟ جیسا ہٹلر نے لیا۔ ویسا آپ نے!"

ہٹلر — "ہیر ہیر"۔ اچھا اب یہ بحث بند کیجئے۔ اگر کسی اخبار کے بھوت کے ہاتھ یہ پرائیویٹ بات چیت پہنچ گئی۔ تو ٹھیک نہ ہو گا۔ بتلائیے ہوائی جہاز سے چلیں گے یا میری کار دوں"؟

مسولینی — "اوہ دھنیہ واد۔ مگر میں کلکتہ جا کر ابھی کاؤنٹ سیانو کے لئے کچھ رشی "بلیک کیٹ" سگرٹ اور ایڈا کے لئے کچھ وستر خریدوں گا۔ تب واپس چل سکتا ہوں"۔

ہٹلر — "The worst of these married men" (ودواہت منشیوں کی سب سے بُری بات)

اچھا گورو جی: بندے!"

دونوں بندے کہہ کر جاتے ہیں۔ اور اپنے رام واسنوک جگت میں آ کر گھر کا دروازہ کھولتے ہیں۔

"رشی نمبر" ۱۹۳۹ء کے ہندی ایڈیشن کے سمبندھ میں

"پرکاش" کے ایک پریمی کا پتر

"پرکاش" کا رشی نمبر ہندی میں پرکاشت کرنے کا آپ نے پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ آپ کا یہ پوتر خیال آریہ سماج کے پرچار میں ایک معاون و مددگار ثابت ہو گا۔ ایسی حالت میں سب آریہ بھائیوں تھا آریہ سماجوں کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بھاری تعداد میں خریدار بنیں۔

میری طرف سے دنلی کاپیوں کا آرڈر درج کر لیویں۔ میری زبردست خواہش ہے۔ کہ "پرکاش" ہفتہ وار ہندی میں پرکاشت ہوا کرے۔ میں آیو پرینت اس ہندی ایڈیشن ہفتہ وار "پرکاش" کا خریدار بنا رہونگا۔ آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی۔ کہ بندہ سنہ ۱۹۱۱ء سے "پرکاش" کا خریدار بنا ہوا ہے۔ میری عمر ۱۹ انیس سال کی تھی اس وقت سے آج تک "پرکاش" کا روزانہ سوادھیائے کرتا ہوں۔ میری زندگی میں بہت کچھ تبدیلی کا باعث "پرکاش" کا روزانہ سوادھیائے ہے۔ مجھے "پرکاش" سے اس قدر پریم ہے۔ کہ میں نے اپنے لڑکے کا نام "پرکاش" رکھا ہوا ہے۔ مجھے از حد خوشی ہو گی۔ اگر "پرکاش" کا ہندی ایڈیشن پرکاشت ہونے لگے۔

(گنپت رائے رئیس آف کھیڑی لاڈوہ ضلع کرنال)

حیدر آباد میں اصلاحات کا اعلان

بقیہ صفحہ ۱۴

تبدیلی کی ہے۔ ریفارمز کمیٹی نے سفارش کی تھی۔ کہ لوکل باڈیز میں منتخب ممبروں کی اکثریت ۷:۵ کی نسبت سے ہو۔ مگر گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ منتخب اکثریت ۶:۵ کی نسبت سے ہو۔ تمام دیہات میں جن کی آبادی دو اور پانچ ہزار کے درمیان ہو گی دیہاتی پنچایتیں قائم کی جائیں گی۔ جن دیہات میں دیہات سدھار کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ ان کو سٹیچوری پنچایتیں قرار دیا جائے گا۔ لوکل سلیف گورنمنٹ کی سکیم کا نفاذ ریاست میں باشمولیت جاگیرات وسمتان ہو گا۔ پہلے ان مقامات پر اس قسم کی انسٹی ٹیوشنیں نہیں تھیں۔

چھاؤنیوں میں لوکل باڈیز کے متعلق علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ ریفارمز کمیٹی نے چھاؤنیوں کے متعلق کوئی سفارش نہیں کی تھی۔ چھاؤنیوں کے انتظامات کے متعلق جو بورڈ بنائے جائیں گے۔ ان کے متعلق ایک کنٹونمنٹ ریگولیشن پاس کیا جائے گا۔

نظام صاحب نے اپنے فرمان کے آخیر میں ریاست کے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ مجھے پورا پورا بھروسہ ہے۔ کہ جس جذبہ کے ماتحت یہ کانسٹی ٹیوشن دیا جا رہا۔ اگر اسی جذبہ کے ماتحت اس پر عملدرآمد کیا گیا۔ تو ریاست آئینی طور پر بہت ترقی کرے گی۔ اور اس کی مزید توسیع کے لئے بڑا میدان ہے۔

ضرورت

"پرکاش" ایک کے اشتہارات کے لئے نہایت موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کے لئے ۴؍ دو بار کے لئے ۷؍ تین بار کیلئے ۱۰؍ اور اس سے مزید ہر بار کیلئے صرف ۳؍ فی ہر بار + (منیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مجوزہ اصلاحات

...بین ول کی آزادی اور تحریر و تقریر کی
...آزادی کے معاملہ پر صفحہ ۱۱ کی مد ۱۰ میں
...عت کی گئی ہے +
...سیل ول کی آزادی کے متعلق صرف اتنا
...گیا ہے۔ کہ بعض دوسری ریاستوں کے
...برعکس الیوسی ایشنوں اور آرگنائیزیشنوں
...کے قیام اور چلانے کے متعلق ریاست میں
...قانون نہیں ہے +
مندرجہ بالا الفاظ مندرجہ ذیل باتوں کی
...تشریح نہیں کرتے :-
...کیا یہ بیان آریہ سماج جیسی مذہبی
...ایسوسی ایشنوں پر حاوی ہوگا یا نہیں"+
...شک اس بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ کہ کچھ
...سے مذہبی عمارتوں کی تعمیر کا قاعدہ
...سماج اور پرائیویٹ اور کرایہ کے مکانوں
...اس کے ہفتہ واری جلسوں پر حاوی کر دیا
...ہے +

اگر مندرجہ بالا بیان مذہبی ایسوایشنوں
...آرگنائیزیشنوں پر حاوی نہیں ہوتا۔ تو اس
کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگرچہ ریاست میں
...پولیٹکل اور فرقہ دارانہ ایسوسی ایشنوں کے
...قیام کی آزادی ہوگی۔ لیکن مذہبی ایسوسی
...ایشنوں پر پابندیاں بدستور قایم رہیں گی +
...کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ نئے
...قوانین بنائے جائیں گے۔ جو ایسوسی ایشنوں
...کے قیام پر حاوی ہوں گے +
...لفظ "اس وقت" نہایت پُر معنی ہے +

آزادئ تقریر کے متعلق

...آزادئ تقریر کے متعلق بیان کیا گیا۔
...پبلک جلسوں کے متعلق قواعد موجود ہیں۔
...لیکن پبلک امن کے پیش نظر بالکل منسوخ
...ممکن نہیں۔ کونسل کی خواہش ہے۔ کہ
...قابل نمائندہ باڈیز کی نشوونما ہوتی
...جائے۔ حالات کے مطابق زیادہ سے
...زیادہ آزادی دی جائے۔ اس لئے تجویز
...کی جاتی ہے۔ کہ موجودہ قواعد کو منسوخ کر
...دیا جائے۔ اور ایسا انتظام کیا جائے۔
...کہ پبلک جلسوں کے لئے اجازت حاصل
...کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ بلکہ انہیں صرف
...حاکم متعلقہ کو اطلاع دینی پڑے۔ اس کے
...علاوہ ہر قسم کی مقامی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں
...لیکن اگر حاکم متعلقہ کو کسی خاص جلسہ کو
...روکنے کی اجازت ہوگی۔ وہ صرف اسی حالت
...میں کہ اگر حاکم متعلقہ کی رائے میں اس سے
...امن میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو یا

ریاست حیدرآباد کی اصلاحات اور آریہ سماج

(سارودیشک سبھا کا اعلان)

بغاوت یا مختلف جماعتوں کے درمیان نفرت کے جذبات پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اس قسم کے احکام کے خلاف اپیل بھی ہو سکے گی +

ان الفاظ کے متعلق بھی یہ امر مشکوک ہے۔ کہ آیا یہ مذہبی جلسوں پر حاوی ہوں گے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں شک اس لئے بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ مذہبی تقاریب کے قواعد میں مندرجہ ذیل الفاظ ملتے ہیں +

پبلک جلسوں کے متعلق سوم سیکرٹریٹ کے سرکلر نمبر ۵۴ مذہبی جلسوں کے قواعد پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی مذہبی تقاریب پر اس کا اثر ہوگا +

اگر یہ شک حق بجانب ہے تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اصلاحات میں صرف مذہبی جلسے منعقد کرنے کا حق دینے سے انکار کیا گیا ہے۔ اور مذہبی جلسوں کے لئے اتنی آزادی بھی نہیں دی گئی۔ جتنی گورنمنٹ نے فرقہ دارانہ اور پولیٹیکل جلسوں کے لئے عطا کی ہے +

باقی امور مثلاً پرائیویٹ سکولوں مندروں کی تعمیر۔ مذہبی جلوسوں تہواروں کے دوران میں دوسرے جلوسوں وغیرہ کے متعلق پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ کیونکہ اعلان میں ان کا کوئی خاص ذکر نہیں کیا گیا +

مذہبی معاملات کا ذکر صرف پیراسات میں ہے۔ جو کہ صفحہ ۸ پر ہے) اس میں

صرف ایک ایڈیشنل ایڈوائیزری کمیٹی قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے (جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی تعداد برابر ہوگی) اس کو مذہبی معاملات کی کمیٹی کہا جائے گا۔ اس قسم کی سات اور کمیٹیاں ہوں گی۔ ان کمیٹیوں کا کام صرف ایسے معاملات کے متعلق متعلقہ محکمہ جات کو مشورہ دینا ہے۔ جو انہیں مشورہ کے لئے بھیجے جائیں گے۔ مذہبی معاملات کی کمیٹی۔ محکمہ دینیات کے ممبر انچارج کو مشورہ دے گی۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے۔ یہ کمیٹی اس کمیشن سے بھی بدتر ہے۔ جس کی سفارش آئینگر کمیٹی نے کی تھی۔ تحقیقاتی کمیشن کا قیام کم از کم اپنے ساتھ یہ خیال ضرور رکھتا ہے۔ کہ معاملہ بھاری پبلک اہمیت رکھتا ہے۔ اور ریاست اسے تسلیم کرتی ہے۔ کمیشن میں دوسری خوبی یہ ہوتی۔ کہ یہ پبلک ہوتا اور اس کی رپورٹ اور فیصلے پبلک کی نظروں سے نہیں بچ سکتے۔ موجودہ اعلان میں نہایت چالاکی سے کمیشن کے قیام کی تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ کہ دونوں میں عدم موافقت نہیں ہے۔ اور اس سوال پر غور کرنے کے لئے ایک غیر جانبدارانہ کمیشن مقرر کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال یہ نظام گورنمنٹ کا کام ہے۔ وہ جو بہتر سمجھے کرے۔ جہاں تک آریہ

سماج کا تعلق ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے سوال کا بہترین حل یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ بنیادی حقوق (مذہبی) کے متعلق واضح اعلان کرے۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جلسوں کے پہلے اجازت لینے کے قواعد منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ اگر وہ چاہتے۔ تو اس کے ساتھ یہ بھی اعلان کر سکتے تھے۔ کہ مذہبی معاملات اور پرائیویٹ سکولوں کے متعلقہ قواعد کو بھی منسوخ کر دیا جائے گا۔ ممکن ہے یہ باتیں اصلاحات کا لازمی نتیجہ ہوں۔ جیسا کہ گورنمنٹ نے اپنے ۱۸- جولائی کے اعلان میں دعوے کیا ہے :-

"گورنمنٹ کی عام پالیسی باقی ہندوستان سے کسی طرح مختلف نہیں۔ یعنی مذہبی اعتقادات اور ان کے عمل کے متعلق مکمل آزادی"+

اگر یہ بات ہے۔ تو سارودیشک سبھا کو بھاری خوشی ہوگی۔ اگر غیر مبہم الفاظ میں پوزیشن کو واضح کر دیا جائے +

دھرم یدھ کے امر سپاہی

(۱) شری وید پرکاش جی (۲) شری بھیم راؤ جی (۳) شری مانک راؤ جی۔ (۴) شری دھرم پرکاش جی (۵) شری مہادیو جی (۶) شری راما جی (۷) شری ستیہ نارائن جی (۸) شری شیام لال جی (۹) شری برہمانند جی (۱۰) شری ونکٹ راؤ جی (۱۱) شری پرمانند جی (۱۲) سوامی ستیانند جی (۱۳) سوامی وشنو بھگونت (۱۴) شری چھوٹے لال جی (۱۵) شری پنڈرنگ جی (۱۶) شری مادھو راؤ جی (۱۷) شری نند لال جی (۱۸) شری سرہ سنگھ جی (۱۹) شری فقیر چند جی (۲۰) سردار ارجن سنگھ جی (۲۱) مہاشہ مکھن سنگھ جی (۲۲) سوامی کلیانانند جی +

راجگورو کی بھوک ہڑتال

(شولاپور ۲۰- جولائی) چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھرمیندر شاستری و دیگر ستیاگرہی ۵- جولائی سے بھوک ہڑتال پر ہیں +

ایک اور ستیاگرہی کی موت؟

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چنچل گوڑہ جیل میں ایک اور ستیاگرہی کا دیہانت ہو گیا ہے + (ڈگ وجے "شولاپور ۲۳- جولائی)

آریہ سماج اپنا ستیاگرہ بند نہ کرے

مہاتما گاندھی کا مشورہ مسٹر گپت کا انکشاف

(نئی دہلی ۲۵- جولائی) آج ایک پبلک جلسہ میں جو آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے مفہوم کی توضیح کے لئے منعقد ہوا آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی نے جو جلسہ کے صدر تھے اعلان کیا۔ کہ :-

"ستیاگرہ کو بند کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ریزولیوشن کے دو پہلو ہیں۔ پہلا تو یہ ہے۔ کہ ستیاگرہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک کہ ہمارے مطالبات پورے نہیں ہو جاتے۔ دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ نئے اعمال جتھوں کو روک دیا گیا ہے۔ کہ وہ ستیاگرہ کرنے نہ جائیں۔ مقرر نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ ہندوستان کے سب سے بڑے آدمی نے ہم کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ اصلاحات کے اعلان سے گمراہ نہ ہوں"+

Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

دھوکہ سے بچیں!

ایک عورت جگ دئی جو ضلع گونڈہ کی رہنے والی ہے دھوکہ دے کر کئی سماجوں میں شادی کرا چکی ہے۔ ابھی وہ ۸-۹ ماہ ہوئے منشی موہن لال پوسٹ مین چندوسی سے شادی کر کے ایک ماہ بعد اس کے سب زیور وغیرہ لے کر بھاگ گئی ہے۔ وہ اسی طرح دھوکہ دیتی پھرتی ہے۔ آریہ سماجوں کو اس سے خبردار رہنا چاہیئے۔ اس کا رنگ گندمی۔ عمر تقریباً چالیس سال ہے۔

(دیوی پرشاد منتری آریہ سماج گونڈہ)

آریہ سماج جھنگ کا سالانہ جلسہ

۲۲-۲۳-۲۴-۲۵- ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ سوامی سرودانند جی مہاراج۔ [illegible] ٹھاکر ایل دسوانی جی۔ پنڈت لوکناتھ جی اور سوامی ویدانند جی کو بلانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس اوسر پر ایک [illegible] کانفرنس بلائی جاوے گی۔ اگر کسی سماج کے منتری کو سوامی سرودانند جی کا پتہ ہو۔ تو ہمیں اطلاع دے کر مشکور فرماویں۔

(دگمبن ناتھ منتری)

شوک پرستاؤ

(۱) ڈاکٹر دھرم دیر جی کے دیہانت پر آریہ ودیا سبھا نے نمن لکھت پرستاؤ سویکار کیا ہے:-

یہ سبھا ڈاکٹر دھرم دیر جی کے دیہانت پر گہرا دکھ محسوس کرتی ہے۔ ڈاکٹر جی سمیہ سمیہ پر گوروکل اور سبھا کی سیوا کرتے تھے۔ ان کی لشکام سیواؤں سے سبھا کو محروم ہونا پڑا ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کے دکھی پریوار کو شانتی دیں۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

شوک پرستاؤ

کراچی کے ہندوؤں کی اس سبھا کو یہ جان کر بڑا دکھ ہوا ہے۔ کہ شری سوامی کلیانند

جی کی نظام جیل میں مرتیو ہو گئی ہے۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پرماتما ان کو شانتی پردان کرے۔

نظام سٹیٹ کے جیلوں میں ستیاگرہیوں میں سے یہ چودھویں مرتیو ہے۔ ہم ادھیکاریوں کا دھیان ان مرتیوں کی طرف دلاتے ہوئے ان سے انورودھ کرتے ہیں۔ کہ ان کی نشپکش جانچ کرائیں۔

ہم بھارت سرکار سے بھی انورودھ کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی جلد ہی ان مرتیوں کی طرف دھیان دے۔

(منتری آریہ سماج کراچی)

گوروکل بیٹ سوہنی کا نتیجہ

اس سال پنجاب یونیورسٹی کے وشارد کے امتحان میں برہمچاری راجپال اور برہمچاری مول شنکر شامل ہوئے۔ دونو پاس ہو گئے ہیں۔

(ادھشٹاتا گوروکل ہذا)

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار

آریہ سماج مندر کی دوبارہ تعمیر شروع ہے۔ ۱۹- جولائی کو اس مندر کا آدھار شلا ستھاپن دوس بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ نگر کے تقریباً تمام آریہ پریوار اور دوسرے پرتشٹھت ہندو سجن اس اتسو میں سملت ہوئے۔ حاضری ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ سوامی ویدانند جی نے پریکاؤشالی بھاشن کے پشچات اپنے کر کملوں سے یہ رسم ادا کی۔ مندر ستمبر کے دوسرے ہفتہ تک مکمل ہو جاویگا۔ اور اس کا پرویش سنسکار سالانہ جلسے کے موقعہ پر ہوگا۔ مندر پر خرچ کا اندازہ لگ بھگ بارہ ہزار روپیہ کے ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار سرکار کی طرف سے بطور امداد ملی ہے۔ بقایا رقم اکٹھا کرنے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ آریہ سماج کے ممبران نے بخوشی اسسال اپنی ایک مہینے کی آمدنی کا بیس فیصدی مندر کے لئے دینا سویکار کیا ہے۔ آریہ پتری پاٹھشالہ کی ادھیاپکاؤں نے اپنی ایک

ایک مہینے کی تنخواہ اس کے لئے دان کی ہے۔ ہماری اپیل کا ہر طرف سے اتساہ جنک اتر مل رہا ہے۔ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے نشچیہ کے مطابق مندر کے تیار ہو جانے پر مکھ دوار کے پاس ایک پتھر لگوایا جاوے گا۔ جس پر ان تمام دانیوں کے نام لکھے جاوینگے۔ جو مندر نرمان کے لئے سو روپیہ یا اس سے زیادہ دان دینگے آریہ سماج کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندر کے تعمیر نرمان کے لئے اس موقعہ پر ضرور دھن دوارا سہائتا کریں۔

(۲) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اسی

ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

ہوڈل ۳-۷-۳۹ کو ستیاگرہ سمتی کی بیٹھک ہوئی۔ جس میں مہتہ روپ لال کے [illegible] ۱۵-۷-۳۹ کو بھیجنے کا نشچیہ کیا گیا۔ یہ جتھا بہت سے آریہ ویروں [illegible] مشتمل ہوگا۔ (منتری)

سیتا رام پور (بنگال) سے "پرکاش" کے خریدار بابو نوبت سنگھ جی نے [illegible] ماسک اپنے خرچ سے بچت کر کے دھرم [illegible] دینے کا پرن کیا تھا۔ دس روپے وہ پہلے دے چکے ہیں۔ [illegible] روپے ان کے اب [illegible] ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر "پرکاش")

ساڈھورہ ۲- جولائی کو آریہ سماج مندر [illegible] ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں پنجاب [illegible] تحفظ والیان ریاست کے نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ [illegible]

جموں ۲۵- جون کو آریہ سماج مندر میں ایک جلسہ میں جتھے کو بڑے سماروہ [illegible] کیا گیا۔ آچاریہ نردیو جی کا دیاکھیان ہوا۔ اور قانون تحفظ والیان [illegible] کے نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ (منتری)

امرتسر آریہ سماج لارنس روڈ نے پنڈت بدھ دیو جی کے ایمان کی [illegible] ڈاکٹر دھرم دیو جی کی ڈلہوزی میں مرتیو کے سمبندھ میں دو پرستاؤ [illegible] کئے۔ ۱۶-۷-۳۹ کے سپتاہک ست سنگ میں آچاریہ شیام جی [illegible] کا اتی منوہر دیاکھیان ہوا۔ ان کی گرفتاری نہ ہندو مہاسبھا کے کارج میں ہو [illegible] سماج نے اکیس سو روپیہ اس فنڈ میں دیا ہے۔ ۴۵ والنٹیر دئے ہیں۔ [illegible] پریواروں کی سہائتا کی ہے۔ (گوردت مل منتری)

لاہور چھاؤنی ۹-۷-۳۹ کے سپتاہک ست سنگ میں پنڈت بدھ [illegible] دھرم یدھ میں بھاگ لینے۔ اور اپنے کرتویہ کا پالن کر [illegible] ہوئے گرفتار ہونے پر ودھائی دی گئی۔ (منتری)

راولپنڈی ۸-۹- جولائی کو پنڈت جبرورت جی کے دو لیکچر ستیاگرہ [illegible] حالات پر ہوئے۔ مہاشہ فقیر چند جی تھا مہاشہ ملکھان سنگھ [illegible] پر اظہار افسوس کیا گیا۔ (منتری ستیاگرہ سمتی)

دلبواڑی پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری تین سو ستیاگرہیوں کے ساتھ حیدر [illegible] ہوئے سٹیشن پر ٹھہرے۔ ان کا پھولوں اور جل سے سواگت کیا گیا [illegible] دو ستیاگرہی بھی بھینٹ کئے گئے۔

بھارت نگر سدرشن نگر آریہ سماج قانون تحفظ والیان ریاست کے [illegible] نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ پنڈت [illegible] جی کو ان کی گرفتاری پر ودھائی دیتا ہے۔ (پرکاش چند اپ منتری)

دسش ۲۹-۳۰- ستمبر و یکم اکتوبر [illegible] بمطابق ۱۳-۱۴- [illegible] ۱۵-[illegible] جاوے گا۔

جلسہ سے ایک ہفتہ پیشتر [illegible] یگیہ ہوگا۔ جس کی پورن آہوتی [illegible] کو پورنماشی کے دن شام کو ہو [illegible] کے سلسلے میں ۱۷- ستمبر سے وید [illegible] کتھا کا آرنبھ ہوگا۔ سوامی ویدانند [illegible] ۱۶- ستمبر کو یہاں پہنچنا سویکار [illegible] ہے۔

(منتری آریہ سماج [illegible])

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا آپکو معلوم ہے؟

— کوئٹ نے ریوالور سنہ ۱۸۳۵ء میں ایجاد کیا
— دنیا کی سب سے بڑی دُوربین ولسن رصدگاہ امریکہ میں ہے۔ جو دوسو انچ بلند ہے۔
— سنہ ۱۹۴۴ء میں میونیل مورس نے تاربرقی ایجاد کیا۔
— دُنیا کا سب سے بڑا اگریا سینٹ ہیٹرردم میں ہے۔
— دنیا کا سب سے بڑا آبشار سدرلینڈ۔ نیوزی لینڈ میں ہے۔ جس کی بلندی ۱۹۰۴ فٹ ہے۔
— دنیا کا سب سے بڑا کتب خانہ لینن گراڈ روس میں ہے۔
— دنیا کا سب سے بڑا ریگستان صحرائے اعظم افریقہ میں ہے۔
— سنگر مشین ایک انگریز مسمی تھیونیل سینٹ نے سنہ ۱۸۳۰ء میں ایجاد کی اور ایک فرانسیسی نے ترقی دے کر سینے کے قابل بنا دیا۔
— سنہ ۱۸۸۴ء میں چھاپے کی مشین کیکسٹن نے جو انگلینڈ کا رہنے والا تھا ایجاد کی۔
— مہاتما گاندھی جی ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔
— دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتار ریل گاڑی الف۔ ڈی ریلڈ میں ہے۔ جس کی رفتار فی گھنٹہ یک صد کیلومیٹر سے بھی زیادہ ہے۔
— نیول چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ پہلے ایک معمولی دوکاندار تھے۔
— جھریا (بنگال) کوئلہ کی کان میں آج برسوں سے آگ لگی ہوئی ہے۔ جو کسی صورت میں بھی بجھائی نہیں جا سکی۔ انسانی طاقت اپنی بہترین کوششوں کے بعد بھی اسے فرو نہیں کر سکی۔
— دنیا کے بہترین تیرانداز بڑا اسکن

ودیشی کی بات

ہندوستان سے باہر گھریلو صنعتیں

معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبجاتی حکومتیں لنڈن۔ ہیمبرگ۔ ملایا اور جاپان میں مقیم ہندوستانی ٹریڈ کمشنروں کو پندرہ چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے متعلق معلومات فراہم کرنے کیلئے لکھنے والی ہیں۔ وہ صنعتیں یہ ہیں:۔ کلدار کھلونے۔ ربڑ کے کھلونے۔ لکڑی کے کھلونے۔ مٹی کے برتن۔ موزہ بنیان۔ بنا ہوا سامان۔ چھری، چاقو۔ لکھنے پڑھنے کا سامان۔ (کاغذ کو چھوڑ کر) یعنی فونٹین پن، سیسہ کا پن۔ روشنائی۔ رنگین کھریا وغیرہ۔ سلولائڈ کے کھلونے۔ کھلونوں کے علاوہ سلولائڈ کا دوسرا سامان۔ بٹن۔ ہاتھ منہ دھونے اور سنگار کا سامان۔ شیشہ کا سامان جس میں شیشہ کی چوڑیاں بھی شامل ہیں۔ گھڑیاں۔ گھڑیال۔ بائیسکلیں۔ ٹائپسکلیں اور سگرٹ پینے والوں کی ضروریات کی چند چیزیں وغیرہ۔

ٹریڈ کمشنر سے حسب ذیل امور کے متعلق معلومات فراہم کرنے کو کہا جائے گا۔

(۱) ان صنعتوں کی تنظیم گھریلو صنعتوں کے طور پر ہوتی ہے یا امداد باہمی انجمنوں یا چھوٹی چھوٹی فیکٹریوں کے طور پر؟ (۲) ان صنعتوں کے لئے خام مال کیسے مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ سامان براہ راست بازار سے خریدا جاتا ہے۔ یا کسی خاص ادارہ کے ذریعہ سے؟ (۳) تیار شدہ سامان کی فروخت کا کیا انتظام ہوتا ہے۔ ہر صنعت کی فروخت کا الگ الگ انتظام ہوتا ہے۔ یا کل سامان کسی ایک مارکیٹنگ ادارہ کے ذریعہ فروخت کیا جاتا ہے؟ (۴) ان صنعتوں کے لئے روپیہ کا کیا انتظام ہوتا ہے۔ (۵) فنی مشورہ اور امداد ہم پہنچانے کا کیا طریقہ ہے؟ (۶) حکومت ان چھوٹی صنعتوں کی کس حد تک اور کس نوعیت سے امداد کرتی ہے۔

حادثات سے ہوشیار ہمیشہ پاس رکھیے

ہیلک مرہم (رجسٹرڈ) (Regd.)

کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم

حادثات کی تکلیفوں سے فوراً آرام پہنچانے میں یہ بے مثل ہے۔ لگاتے ہی ٹھنڈک پہنچا کر درد و جلن کو رفع کر دیتا ہے۔ زہریلے کیڑے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر دُور کرتا ہے۔ اسے ہر ایک گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

بچوں کو تندرست اور طاقتور رکھنے کی دوا

لال شر (رجسٹرڈ) (Regd.)

(لال شربت)

اس کے پینے سے بچے موٹے تازے اور طاقت ور بنتے ہیں۔ ان کا دل بشاش اور جسم چست رہتا ہے۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

...نسار انتی کی اور

...ے سنگتروں کی جانچ

...مریکہ کے سنگتروں کے بیوپاریوں نے ...ب ایسی ایکس رے کی مشین تیار کرائی ...ے جس سے سنگترے کو بغیر توڑے ہوئے ...اس کے اندر کی تھوڑی سی خرابی بھی معلوم ...و سکتی ہے۔ جب سنگترے کی کسی ...جگہ میں خرابی دکھلائی پڑتی ہے۔ تو ...ایک "لیور" دبا کر فوراً اُسے باہر پھینک ...دیا جاتا ہے۔ ابھی تک نمونے کے تھوڑے ...سے سنگتروں کے خراب نکل جانے سے ...سنگتروں میں سنگترے ردی ...۔ دئے جاتے ...ہے۔ اور سنگتروں کی کاشت کرنے والے ...بے خبر فروری نقصان سے بچ جائیں گے۔

پانی میں کھیتی

ابھی تک کھیتی کا کام زمین پر ہی ہوتا ...تھا۔ اب پانی میں کھیتی کی جانے لگی ہے۔ ...اس کے لئے گھر کے اندر ہی کسی تالاب ...میں پانی کی طرح سے کچھ اُوپر تار کی جالی ...پر گھاس پھونس بچھا کر۔ بیج بویا جاتا ہے۔ ...تالاب میں کچھ کیمیاوی اجزا ڈال دئے ...جاتے ہیں۔ اور پانی کو گرم رکھا جاتا ہے۔ ...اس طرح پیداوار بہت جلدی اور بہت ...ہوتی ہے۔ تجربہ کرنے سے پتہ چلا ہے۔ ...کہ جہاں زمین میں ایک ایکڑ میں پچاس ...ہزار سیر آلو پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح ...کی کھیتی میں گیارہ لاکھ سیر پیدا ہو سکتا ہے۔

سب سے چھوٹا کیمرہ

انگلینڈ کی ایک کمپنی نے سگریٹ کی ...ڈبیہ کے برابر ایک کیمرہ بنایا ہے۔ ...جس سے آسانی کے ساتھ بڑھیا تصویریں ...کھینچی جا سکتی ہیں۔ اس کا وزن بھی ایک ...اونس سے کچھ کم ہے۔ اس میں ۲۲۷ پرزے ...ہیں۔ اور قیمت ساڑھے چار سو روپیے ...ہے۔

بجلی سے چیتاونی

امریکہ کی ریڈیو کارپوریشن نے زیادہ ...تیز موٹر چلانے والوں کو کنٹرول میں ...رکھنے کے لئے ایک بجلی کا آلہ تیار کیا ہے۔

Digitized by eGangotri

یہ اندازہ لگانا سخت مشکل ہے - کہ ہر سال جامن کی کس قدر گٹھلیاں بغیر کسی کام کے ہی پھینک دی جاتی ہیں - اگر ان سے کام لیا جائے - تو بھارت کے بہت سے غریب جو عموماً بغیر علاج کے مر جاتے ہیں یا بہت دیر تکلیف اُٹھاتے ہیں با آسانی بغیر دام خرچ کئے ہی کئی امراض سے ضرورت کے وقت چھوٹ سکتے ہیں - بشرطیکہ ان کو معلوم ہو - کہ جامن کی گٹھلی بھی کسی کام آ سکتی ہے +

(۱) آنکھوں سے پانی جاتا ہو - یا موتیا اُتر رہا ہو - تو جامن کی گٹھلی خشک کر کے باریک پیس کر تین تین ماشہ صبح و شام پانی کے ہمراہ کھلائیں - اور جامن کی گٹھلی برابر وزن شہد میں پیس کر سلائی سے صبح و شام آنکھوں میں ڈالا کریں +

(۱) لوگ کہتے ہیں - کہ جب موتیا شروع ہوتا ہے تو رکتا نہیں - یہ آسان سی دوائی لوگوں کے اس خیال کو غلط ثابت کر دیگی - جامن کی گٹھلیوں کو خشک کر کے پیس کر شہد میں ملا کر بڑی بڑی گولیاں یا ٹکیاں بنا کر رکھیں - بوقت ضرورت شہد میں گھس کر لگائیں - اس طرح ایکدفعہ بنا کر سال بھر تک کام میں لا سکتے ہیں +

(۲) یہ مرض بہت سخت مرض مانا جاتا ہے - مذکورہ طریقہ پر جامن کی گٹھلیوں کا سفوف بنا کر تین تین ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں نہایت مفید ہے - بوقت ضرورت مقدار خوراک میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے - جن لوگوں کا مثانہ کمزور ہو - اور رات کو خواب میں یا بغیر کسی خواب کے پیشاب خارج ہو جاتا ہو - ان کو جامن کی گٹھلیوں کا سفوف تین تین ماشہ صبح و شام کھانا چاہیئے +

(۳) خونی دست یا پیچش میں جامن کی گٹھلی ایک تولہ صبح و شام پانی سے رگڑ کر پلانا مفید ہے +

(۴) جامن کی گٹھلیوں کو شہد میں ملا کر بنائی ہوئی گولیاں منہ میں رکھ کر چوسنے سے بیٹھا ہوا گلا اور آواز کا بھاری پن دُور ہو جاتا ہے - اگر دیر تک استعمال کیا جائے - تو دیر سے بگڑی ہوئی آواز بھی درست ہو جاتی ہے - زیادہ بولنے یا گانے والوں کے لئے عجیب چیز ہے +

(۵) جن کا پیشاب پتلا ہو - اور ذرا سی تحریک پر جسم سے باہر نکل جاتا ہو - ان کو چاہیئے - کہ چار ماشہ جامن کی گٹھلیوں کا سفوف ہر روز شام کے وقت گرم دودھ

سواستھ رکھشا

جامن کے فوائد

کے ساتھ کھائیں - اس سے ویریہ بڑھتا ہے +

جامن کے درخت کا چھلکا

(۱) جامن کا سبز چھلکا دو تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دیں - جب آدھ پاؤ پانی رہ جائے تو چھان لیں - چار رتی نمک ملا کر صبح و شام پلائیں - مرض دمہ کے لئے نہایت مفید ہے +

(۲) اسی طرح استعمال کرنے سے کھانسی کو بھی دُور کرتا ہے +

(۳) جامن کا چھلکا دو تولہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پاؤ بھر پانی ڈال کر کسی مٹی کے کورے برتن میں بھگو کر صبح مل چھان کر پلائیں - خونی بواسیر بند ہو جاتی ہے - یا دونو وقت سردائی کی طرح رگڑ کر پلائیں یا جامن کا چھلکا خشک کر کے باریک پیس کر ۶-۶ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں +

(۴) نمبر ۳ کی طرح استعمال کرنے سے عورتوں کا پیڑا دُور ہو جاتا ہے +

(۵) اسی طرح دست و پیچش کے لئے بھی مفید ہے +

(۶) جامن کے چھلکے کا سفوف ۴-۴ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانا خرابیٔ خون کو دُور کرتا ہے +

لیکن یہ دھیان رہے - کہ ورزش سے کم از کم آدھ گھنٹہ بعد غسل لینا چاہیئے - اس سے جسم میں چستی اور پھرتی آتی ہے اور انسان کئی مرضوں سے بچا رہتا ہے +

مالش کے فوا[ئد]

مالش بھی حفاظت جسم کے ... اعلےٰ چیز ہے - دھرتی شسرت ... ہیں - کہ

"جیسے درخت کی جڑوں میں ... ڈالنے سے اس کے پتے ہرے ... اور سرسبز ہوتے ہیں - ویسے ہی ... تیل کی مالش کرنے سے انسان ... تمام اعضا طاقتور اور توانا ہو ... ہیں" + اہل طب کا قول ہے - کہ ... کے لئے مالش ایک ضروری چیز ... اس سے جسم نرم خوبصورت اور ... ہو جاتا ہے - اور بدن سے گرمی ... رہتی ہے - معدہ - جگر - انتڑیاں ... دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں - اور ... پھوڑے پھنسیوں سے محفوظ رہتا ...

دھرشی چرک لکھتے ہیں - جیسے ... کے گھڑے کو چکنائی دینے سے ... ہو جاتا ہے - اور گاڑی کے پہیے ... دینے سے گاڑی ہلکی اور ... ہے - اور زیادہ وزن اُٹھانے کے ... ہو جاتی ہے - ٹھیک اسی طرح تیل ... مالش سے انسان کا وجود مضبوط ... اور ہلکا ہو جاتا ہے +

کسی حکیم کا قول ہے - کہ چاول ... آٹھ گنا طاقت گندم میں - اور گندم ... آٹھ گنا دودھ میں - اور دودھ ... گنا گھی میں - اور گھی سے آٹھ گنا طاقت ... کی مالش میں ہے - یعنی ایک چھٹانک ... کی مالش کرنے سے نصف سیر گھی ... برابر طاقت آتی ہے +

تیل کی مالش وات - پت ... زیادتی کو دُور کرتی ہے - تکان ... کو رفع کرتی ہے - بدن کو خوبصورت ... مضبوط بناتی ہے - دماغ کو ... دیتی اور نیند لاتی ہے - قوت ... دصارت کو ترقی دیتی ہے - اس ... ہر ایک مرد عورت بچے بوڑھے کو ... یہ تیل کی مالش ضرور کرنی چاہیئے ... روزانہ نہ ہو سکے - تو کم از کم ہفتہ میں ... بار ضرور کرنی چاہیئے +

تیل کی مالش کے ساتھ ساتھ ... ہلکی سی ورزش کی جائے تو ... زیادہ لابھ دائیک ستھ ہوتی ...

Regd: No: L. 435
Telegrams: "Prakash"
Phone No: 2367.
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵
ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷
ہفتہ وار
پرکاش لاہور
قیمت فی پرچہ ار
ایڈیٹر۔ ہتیشی علاولپوری
چندہ
سالانہ چار روپے للعہ
ششماہی عہ سہ ماہی عہ
برہما ۵ روپے ودیش چھ روپے
جلد نمبر ۳۵	اتوار۔ ۲۲۔ ساون سمت ۱۹۹۶ مطابق ۶۔ اگست ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۱

بھلائی کئے جا شرافت یہی ہے!

بھلائی کئے جا شرافت یہی ہے — اطاعت یہی اور طاقت یہی ہے

نکوئی ہیں کر نام شہرت یہی ہے — بھلائی کے کر کام راحت یہی ہے

وہ کوشش ہی کیا جو اپنے لئے ہو — تو غیروں کے کام آ کہ ہمت یہی ہے

کسی سے نہ مکر و دغا کر جہاں ہیں — یہی آبرو پاس عزت یہی ہے

نہ کر دشمنی دوستی کی ہے جس سے — یہی ہے مروت محبت یہی ہے

کئے جا سلوک اپنے سے رام سب کو — یہی رشتہ داری قرابت یہی ہے

وہ بات آئے کرنے سے جس کے خجالت — نہ آئے زباں پر بھی غیرت یہی ہے

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد تیسرا کھنڈ

نِشچے سے ان جیووں کے سنیوگ سے ان پرانیوں کے تین ہی بیج ہیں۔ جنم ستھان ہیں۔ ایک انڈے سے ہونے والا۔ دوسرا جیو سے منشیوں اور پشوؤں سے ہونے والا۔ تیسرا اُدبھدوں سے ہونے والا۔ جو زمین کو چھوڑ کر نکلتے ہیں۔ ان کو اُدبھد کہتے ہیں۔ وہ بنسپتیاں ہیں۔

اس اپنشد نے اِچھا کی۔ کہ اچھا میں ان تیج جل اور پرتھوی روپ تین دیوتاؤں میں اس جیو آتما کے ساتھ پرویش کر کے نام روپ کو پرگٹ کروں۔ نانا نام روپوں کو وسترت کروں۔ ان میں سے ایک ایک کو تین گُنا کر دوں۔ ایسا سنکلپ کر کے اس سرو ادھشٹاتری دیوتا نے ان تین دیوتاؤں میں اس جیو آتما کے ساتھ پرویش کر کے نام روپ پرگٹ کئے۔

اس اپنشد نے ان تین دیوتاؤں میں سے ایک کو تین گنا کیا۔ اور نشچے سے ہے پیارے! جیسے یہ دیوتا ایک تین گنا ہوتے ہیں۔ وہ مجھ سے تو جان۔

چوتھا کھنڈ جو اگنی کا اُکت ورن ہے۔ وہ تیج کا روپ ہے۔ جو شکل ہے وہ جلوں کا روپ ہے۔ اور جو کالا روپ ہے۔ وہ پرتھوی دیوتا کا روپ ہے۔ اگنی تین دیوتاؤں کے تین روپوں کا سمُچے ہے۔ اس کارن اگنی کا اگنی پن جاتا رہا۔ اس کارن وکار وچن دستار ہے نام ماتر ہے۔ واستو میں تین روپ ہی ستیہ ہیں۔ جو سوریہ کا اُکت ورن ہے وہ تیج کا روپ ہے۔ جو شکل ہے وہ جلوں کا۔ جو کالا ہے وہ پرتھوی کا روپ ہے۔ اس پرکار سوریہ سے سوریہ پن جاتا رہا۔ وکار وچن دستار اور نام ماتر ہے۔ واستو میں تین روپ ہی ستیہ ہیں۔

اسی پرکار چندرماں اور ودیوت میں بھی اُکت ورن تیج ہے۔ شکل ورن جلوں کا ہے اور کرشن روپ پرتھوی کا ہے۔

ویدامرت

رگ وید ـ یجروید ـ سام وید ـ اتھروید

رِگ وید اُردو بھاشیہ

(ओउम्) इळा सरस्वती मही तिस्रो देवीर्मयो भुवः। बर्हिः सीदन्त्वस्रिधः ॥९॥

(رگ وید ـ منڈل ۱ ـ انوواک ۱ ـ سوکت ۱۳ ـ منتر ۹)

(اوم) اِڈا سرسوتی مہی تِسرو دیوی رمئو بھوہ
برہی سیدنتو اسرِدھہ

پدارتھ: ہے ودوانو! تم لوگ ایک (اِڈا) جس سے ستُتی ہوتی۔ دوسری (سرسوتی) جو انیک پرکار وگیان کا ہیتو۔ اور تیسری (مہی) بڑوں میں پوجنیہ بنتی ہے۔ وہ (اسرِدھہ) ہنسا رہت اور (میو بھوہ) سکھوں کا سمپادن کرانے والی (دیوی) پرکاش وان تھا دویہ گنوں کو سدھ کرانے میں ہیتو جو (تِسرا) تین پرکار کی بانی ہے۔ اس کو (برہی) گھر گھر کے بیچ (سیدنتو) بنیاد پرکاشت کرو۔

بھاوارتھ: جو اپدیشی روپ گیان کا پرکاش کرنے اور (مہی) اور جو سب پرکار سے پرشنسا کرنے یوگیہ ہے۔ یہ تینوں بانی سترک سے کھنڈن کرنے یوگیہ نہیں ہیں۔ تتھا سکھ کے لئے تینوں پرکار کی بانی سدیو سویکار کرنی چاہیئے۔ جس سے نشچلتا سے ادوبا کا ناش ہو۔

منشیوں کو (اِڈا) جو کہ بھِن پاٹھن کو پریرنا دینے ہاری (سرسوتی)

(پھر وہاں کیا کرنا چاہیئے۔ اس وشے کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا دویہ امرت

ओउम् । मघवा पाहि दर्शितेमे सोमा अरंकृताः तेषां पाहि श्रुधी हवम् ॥

(رگ وید ۱-۲-۱)

اُنہیں پدارتھ سب ۔ رکھے ہم نے سجائے
سوم سریکھے رس کئے ۔ پر ستُت شُدھ بنائے
اننت بل بھگوان جی وایو کر پرسار
آئیے ان کو پیجئے ۔ میری سُنئے پکار
پریم سے ہمیں نہاریئے ۔ دیا درشٹی دے دان
کرپا ہمارے پر کرو ۔ ہو ہمارا کلیان

چنے ہوئے پھول

ایک مغربی عورت کے وچار

یدی کوئی منش اپنی پتنی کو کوئی تحفہ پیش کرتا ہے۔ تو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے اپنی پریمکا کو اس سے اچھی ہی بھینٹ دی ہوگی۔ یا کسی انیہ نے اس بھینٹ کو لینے سے انکار کر دیا ہوگا۔

یدی ایک پُرش کسی جائے گھر یا کسی آدمی کے بارے میں کہتا ہے۔ کہ وہ تو بہت خراب ستھان ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہاں کے لوگ اس کو اچھی طرح پہچان گئے ہیں۔

یدی کوئی پرش کسی سے پریم کرتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ میں کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ کہ ہمارے بیچ کیا ہوا۔ ہمارے بابت سوائے میرے اور تمہارے اور کوئی نہیں جان سکے گا۔ اور دس منٹ بعد وہ تمہیں اپنی پچھلی پریمکا کے سب راز۔ اور اس کے ساتھ جو ہوا وہ سب بتا دے گا۔

جب پُرش کہتا ہے۔ کہ اس نے استریوں سے اپنا سمبندھ رکھنا چھوڑ دیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی استری نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔

پُرش کتوں کی طرح ہے۔ یدی تم (انگت استریاں) اس کا پیچھا کرو تو وہ بھاگ جاوے گا۔ اور یدی تم اس کی پرواہ نہ کرو گی۔ تو وہ پیروں کے گرد لوٹتا پھرے گا۔

میں اس نشچے پر پہنچی ہوں۔ کہ ادھک سنسار میں پرش کے پریم سے بڑھ کر استری کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اس سے ادھک ابھاو بھی سنسار میں کسی وستو کا نہیں۔

کبھی بھی کسی پُرش کا وشواس مت کرو۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندو مہاسبھا نے ستیاگرہ بند کر دیا

۳۱- جولائی کو پونہ میں مسٹر ساورکر کی صدارت میں ہندو مہاسبھا کی جو میٹنگ ہوئی۔ اس میں اس نے اپنا ستیاگرہ بند کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ اور وچار کیا گیا۔ کہ کوئی ایسی آئینی کوشش کی جائے۔ جس سے ہندو رعایا کی بنیادی شکایات دور ہوں۔ اور اصلاحات کو ٹھیک طور پر عملی جامہ پہنایا جائے۔ نظام گورنمنٹ کو یقین دلایا گیا۔ کہ اگر اس نے وعدے پورے کئے۔ تو اس سے تعاون کیا جائے گا۔ دوسرے ریزولیوشن کے ذریعے نظام سرکار سے ستیاگرہیوں کو چھوڑ دینے کی درخواست کی گئی۔ تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ آریہ سماج کے دھارمک مطالبات کی حمایت کی گئی +

ویدجینتی سپتاہ منائیں

ہر ورش رکھشا بندھن دوس سے جنم اشٹمی تک آریہ سماجیں وید جینتی سپتاہ منایا کرتی ہیں۔ اس ورش رکھشا بندھن ۲۹- اگست کو اور جنم اشٹمی ۶- ستمبر کو ہے۔ آریہ سماجوں کو یہ سپتاہ اس ورش نہایت اُتساہ اور سماروہ سے منانا چاہیئے +

"کرشن انک"

اس اوسر پر "پرکاش" اپنا وشیش "کرشن انک" پرکاشت کرے گا۔ جس میں وید سپتاہ۔ رکھشا بندھن اور جنم اشٹمی کے سمبندھ میں لیکھ ہوں گے۔ لیکھکوں اور کویوں کو اس اور وشیش دھیان دینا چاہیئے + (سمپادک)

"حیدر آباد کی اورنگ زیبی حکومت"

(شولاپور ۲- اگست) حکومت حیدر آباد نے "حیدر آباد کی اورنگ زیبی حکومت" کے عنوان سے ایک انگریزی کتاب۔ اس کے اقتباسات اور تراجم کو قابل ضبطی قرار دے دیا ہے +

ناندیڑ میں ستیاگرہ

(ناندیڑ- (بذریعہ ڈاک) شری سوامی جگدیش آنند کی زیر سرگردگی ۲۷ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا یہاں پہنچا۔ اور کلاک ٹاور کے قریب سب نے ستیاگرہ کیا۔ پولیس نے سب کو فوراً گرفتار کر لیا +

چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کو ۳۴ ماہ قید سخت کی سزا

(اورنگ آباد ۲- اگست) طویل سماعت کے بعد سپیشل مجسٹریٹ اورنگ آباد نے آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی و ان کے ساتھیوں کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۹ جولائی کو سنا دیا۔ اور انہیں تین الزامات میں ۳۴ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور ان کے ساتھیوں کو ۲۵-۲۵ ماہ کی۔ اس سے پہلے ۳۱- جولائی کو جو خبر آئی تھی۔ کہ مہاشہ جی کو ۲۵ ماہ کی سزا ہوئی ہے وہ غلط تھی۔ مہاشہ جی کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ انہوں نے چار روز سے کوئی ٹھوس خوراک نہیں کھائی۔ پنڈت بدھ دیو کا مقدمہ کل پیش ہو گا +

گلبرگہ جیل میں ساتویں ڈکٹیٹر و تین سو (۳۰۰) ستیاگرہیوں کی بھوک ہڑتال

شولاپور (بذریعہ ڈاک) ۲۶- جولائی کو گلبرگہ کی نئی جیل میں چار ستیاگرہیوں کو ڈنڈے والی بیڑیاں پہنائی گئی تھیں۔ اور ان سے سخت کام لیا جا رہا تھا۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر پنڈت گیانیندر جی ساتویں ڈکٹیٹر نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ نتیجہ کے طور پر ان چاروں ستیاگرہیوں کی بیڑیاں اُتار دی گئیں۔ جب سے جیل میں نیا ڈاکٹر آیا ہے۔ بیماروں کو دودھ وغیرہ دینا بند کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ بیماروں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر تقریباً تین سو ستیاگرہیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ دو وارڈوں کے قیدیوں کو یہ شکایت ہے۔ کہ بھوجن کرنے کے فوراً بعد انہیں کوٹھڑیوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ جن کی وجہ سے ان کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ تین دن تک ہڑتال جاری رہی ہے ۲۷- جولائی کو سوامی برہمانند جی نے ستیاگرہیوں کو یقین دلایا۔ کہ ان کی تمام شکایات دور کی جائیں گی۔ اس پر ستیاگرہیوں نے بھوک ہڑتال کھول دی +

حیدر آباد میں شدید ہندو مسلم فساد

حیدر آباد دکن میں ۲۷- ۲۹- اور ۳۰- جولائی کو تین دنوں میں کئی بار ہندو مسلم فساد ہو گیا ہے۔ پہلے دن فساد کی وجہ اصلاحات کے خلاف مسلمانوں کے مظاہروں اور اشتعال انگیز نعروں کے جلوس پر کسی کا گولی چلانا تھا۔ اس دن پولیس کو دو بار گولی چلانی پڑی۔ ان تین دن کے فسادوں میں گیارہ اشخاص ہلاک اور پچاس سے زیادہ زخمی ہوئے۔ دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی۔ اور تین دن کیلئے کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا +

۱۸ ویں آہوتی مہاشہ نانو رام

(حصار ۲۵- جولائی) ملک پور ضلع حصار کا ایک ستیاگرہی ویر جو مہاشہ کرشن جی کے ساتھ گرفتار ہوا تھا نمونیہ کی وجہ سے سورگباش ہو گیا۔ ۲۶ اور ۲۷- جولائی کی درمیانی رات کو بے ہوش پایا گیا۔ اور باوجود بہترین علاج معالجہ کے سورگباش ہو گیا۔ شہید کے شو کا شہر میں جلوس نکالا گیا۔ اور شمشان بھومی میں لے جا کر داہ کرم سنسکار کیا گیا +

مہاشہ کرشن نے کوئی تار نہیں بھیجا

(نئی دہلی ۲۹- جولائی) سارودیشک سبھا نے کئی اخباروں میں چھپی اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ مہاشہ کرشن جی اور پنڈت بدھ دیو نے اسے تار بھیجا ہے۔ کہ ستیاگرہ بند کر دیا جائے۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں +

—— لالہ خوشحال چند جی کو ان کی کتاب "پربھو بھگتی" کا مسودہ واپس مل گیا ہے۔

—— کریم نگر میں مسلمانوں نے کامیہ ستیہ آگرہیوں پر حملہ کر کے متعدد ستیہ آگرہیوں کو زخمی کر دیا +

—— آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سارودیشک سبھا کو ۲۳۸۰۰ روپیہ بھیجا ہے +

—— حیدر آباد سٹیٹ کانگریس کے پریذیڈنٹ نے ایک بیان میں حیدر آباد کی اصلاحات کو مایوس کن۔ ناکافی اور ناتسلی بخش قرار دیا ہے +

—— ۲۷- جولائی کو حیدر آباد کے مسلمانوں نے نظام صاحب کے محل کے نزدیک جب کہ نظام صاحب اپنی کار میں سیر سے واپس آ رہے تھے سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرے کئے +

صلح — یا — جنگ؟

بقیہ صفحہ ۵

لڑنا سپاہیوں کا کام ہے۔ اور صلح کرنا افسروں کا۔

ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام سرکار آریہ سماج کی اس رواداری کو جو اس نے اپنا ستیاگرہ ملتوی کر کے دکھائی ہے اس کی کمزوری سمجھ کر اس کا ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتی ہے۔ اور وہ اس معاملہ کو طول دے کر ہماری تحریک کو اس قدر کمزور کر دینا چاہتی ہے۔ کہ اگر اسے دوبارہ چلانے کی ضرورت پڑ جائے۔ تو اس تیزی سے نہ چل سکے۔ جس تیزی سے کہ یہ پہلے چل رہی تھی۔ اگر ہمارا یہ خیال غلط ہے۔ تو کوئی ہمیں بتائے۔ کہ کیا آریہ سماج کے مطالبات ایسے ہیں۔ کہ جن میں کسی ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہو۔ اور ان پر دنوں اور ہفتوں تک بحث کرنے یا گفت و شنید جاری رکھنے کی حاجت ہو؟ چونکہ معاملہ طول پکڑ رہا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ ہم نے جو خیال ظاہر کیا ہے۔ وہ صحیح ہو۔ اور نظام سرکار موجودہ صورتِ حالات کا فائدہ اُٹھا کر آریہ سماج کے مطالبات کو ماننے سے انکار کر دے۔ کیونکہ ہندو مہاسبھا نے تو اپنا ستیاگرہ بند کرنے کا فیصلہ کر ہی دیا ہے اور وہ بھی بغیر کچھ حاصل کئے۔ سٹیٹ کانگریس پہلے ہی ہمت ہار چکی ہے۔ رہ گیا آریہ سماج۔ اگر اس نے صلح کرتے کرتے اپنی تحریک کو ٹھنڈا پڑ جانے دیا تو تعجب نہیں۔ کہ نظام سرکار تحریک کو مردہ سمجھ کر بپھرا کر جائے +

ہماری رائے تو یہ ہے۔ کہ واردھا میں مہاتما گاندھی کے ہاں ہو رہی کانفرنس میں اگر کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو۔ تو آریہ سماج کو اور زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ اُسے پھر سے کاریہ کھشیتر میں پورے زور سے کود پڑنا چاہیئے۔ کیونکہ جب اسے اپنے مطالبات منوا کر ہی رہنا ہے۔ تو جسے صلح کی ضرورت ہو گی۔ وہ خود خود اس کے پاس آئے گا۔ اور اس کے مطالبات منظور کر کے اس سے درخواست کرے گا۔ کہ ہم نے تمہاری بات مان لی۔ اب تم ہماری مان لو اور ستیاگرہ ختم کر دو۔ اسی قسم کی صلح میں آریہ سماج کی شان ہے +

(ہلبشی)

مہاشہ...ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی امر رچنائیں گیتا گان۔ سندھیا گان ہیتیشی ما مائیں۔ آپ لشد گان کا سٹ اردو۔ ارد ہندی ۱۲ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوائیں +

پیراماؤنٹ پاور کا تحقیقات کرانے سے انکار

(لنڈن ۳۱-جولائی) حیدر آباد کی صورت حالات کے متعلق مسٹر ہین کے ایک سوال کے جواب میں کرنل میور ہیڈ نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ ۱۹ و ۲۶-جون اور ۱۰-جولائی کو میں اس سلسلہ میں سوالات کا جواب دے چکا ہوں۔ اب حیدر آباد کی جیلوں میں جو ستیاگرہی قیدی ہیں۔ ان کی تعداد آٹھ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ نظام گورنمنٹ نے اعلان جاری کئے ہیں۔ جن میں اس بات کی تردید کی ہے۔ کہ قیدیوں سے بدسلوکی کی جاتی ہے۔ وائسرائے کے پاس ان اعلانات پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس لئے پیراماؤنٹ پاور کے لئے خاص کارروائی کرنے کی کوئی وجہ نہیں ٭

مسٹر ہنشی چونیاں میں

(چونیاں ۳۰-جولائی) حیدر آباد ستیہ آگرہ کے متعلق پرچار کے سلسلہ میں شری ہنشی جی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور یہاں پدھارے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں ستیہ آگرہ کی صورتِ حالات کے متعلق ان کا ایک پُر جوش اور مدلل لیکچر ہوا۔ لیکچر سے پہلے کندن لال جی نے حاضرین سے ہنشی جی کا پریچہ کرایا۔ اور اختتام پر ان کا دھنیہ واد کیا۔ اور آئندہ بھی کرپا کرنے کی پرارتھنا کی ٭

(نامہ نگار)

امرتسر میں پرچار

(امرت سر ۳۱-جولائی) آریہ سماج لارنس روڈ کے نمنترن پر شری ہنشی جی علاولپوری آج صبح امرت سر پدھارے۔ اور آریہ سماج ہذا کے ساپتاہک ست سنگ میں ہون اور بھجنوں کے بعد حیدر آباد میں آریہ سماج کے دھرم یدھ کے سات ماہ کے اتہاس پر ان کا ڈیڑھ دو گھنٹہ تک پربھاوشالی دیاکھیان ہوا۔ حاضری معمول سے بہت زیادہ تھی۔ حاضرین ان کے لیکچر سے بہت پربھاوت ہوئے۔ چنانچہ ان سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ آئندہ بھی کبھی کبھی اپنے خیالات سے آریہ سماج لارنس روڈ کے پریمیوں کو لابھ پہنچانے کی کرپا کیا کریں ٭

(نامہ نگار)

آریہ ستیاگرہ کے متعلق آخری فیصلہ

واردھا میں مہاتما گاندھی اور آریہ لیڈروں کی کانفرنس

(واردھا یکم اگست) حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کے متعلق آئندہ طریق کار کا فیصلہ کرنے سے پیشتر، آج مہاتما گاندھی اور آریہ لیڈروں کے درمیان آخری صلاح مشورہ ہوگا۔ شری سیٹھ گھنشیام سنگھ جی گپت۔ شری دلیپ چندھو گپتا۔ مسٹر ایم۔ ایس۔ ونائیک راؤ بیرسٹر آٹھویں ڈکٹیٹر۔ سوامی سوتنترانند اور پنڈت گیان چند اس سلسلہ میں یہاں پہنچ چکے ہیں۔ مسٹر ایم۔ ایس۔ انے بھی آرہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سے ستیاگرہی والنٹیر احمد نگر۔ منماڈ۔ کھنڈوہ۔ جھانسی اور دیگر کیمپوں میں ستیاگرہ سمتی کے احکام انتظار کر رہے ہیں ٭

پتا کی موت کی غلط تار

ستیاگرہیوں کو رہا کرنے کے لئے نظام سرکار طرح طرح کے بہانے تلاش کر رہی ہے۔ گلبرگہ جیل سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ستیاگرہیوں کو بیماری بڑھاپے اور اسی قسم کی وجوہات پر میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی رہا کیا جا رہا ہے۔ ایک ستیاگرہی کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ چند روز ہوئے گلبرگہ جیل کے ایک ستیاگرہی کو ایک تار دیا گیا۔ جس میں اس کے پتا کی مرتیو کی خبر درج تھی۔ ستیہ آگرہی حیران ہو کر کہنے لگا۔ کہ میرے والد صاحب تو بہت عرصہ ہوا سورگباش ہو چکے ہیں۔ اب یہ خبر کہاں سے آگئی ٭

"گنجی کی قید"!

حیدر آباد کی جیلوں میں ستیاگرہیوں کو "گنجی کی قید" دینے کا عام رواج ہو گیا ہے۔ چنانچہ شری ستیش راؤ جی وکیل تلنگانہ شری پت بھاسکر جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل حیدر آباد جنہیں کئی ماہ ہوئے یہ سزا دی گئی تھی۔ اب تک "گنجی" میں ہیں۔ گلبرگہ کے ۸۸ ستیاگرہیوں کو پیچش کی سخت شکایت ہے۔ لیکن ان کے علاج کا تسلی بخش انتظام نہیں ہے ٭

پتھر توڑنے کی مشقت

گلبرگہ۔ نظام آباد اور حیدر آباد کی جیلوں سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ستیاگرہیوں سے پتھر وغیرہ تڑوانے کی مشقت پھر شروع ہو گئی ہے۔ یاد رہے۔ کہ پہلے بھی ستیاگرہیوں سے اس قسم کا سخت کام لیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ مشقت بند کر دی گئی تھی۔ لیکن نہ جانے اب کیوں حکام نے ستیاگرہیوں سے

پھر کام لینا شروع کر دیا ہے ٭

۸-اگست کو سارودیشک سبھا کی میٹنگ

(نئی دہلی ۲-اگست) انٹرنیشنل آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک نہایت ضروری اجلاس ۸-اگست کو آریہ پرتی ندھی سبھا (سی۔ پی) کے دفتر متصل ناگ پور میں ہوگا۔ ہندوستان بھر کے سرکردہ آریہ سماجی لیڈروں کو بذریعہ تار و ٹیلیفون شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں حیدر آباد کے آریہ ستیاگرہ کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا ٭

۱۸ سو ستیاگرہی

آریہ ستیاگرہیوں کو جن کی تعداد اٹھارہ سو کے لگ بھگ ہے۔ اور جن میں آٹھ سو ستیاگرہی ریاست حیدر آباد کے ہیں۔ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ تک حرکت نہ کریں۔ انہیں ورکنگ کمیٹی کے آخری فیصلے کا انتظار کرنا چاہیئے ٭

آریہ سماجوں کی طرف سے پریذیڈنٹ ستیاگرہ سمتی کو پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ کہ وہ مزید تاخیر کے بغیر فیصلہ کن کارروائی کریں ٭

پنجاب آریہ ستیاگرہ سمتی کا اعلان

(لاہور ۲۹-جولائی) آریہ ستیاگرہ سمتی پنجاب کے پبلسٹی سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتوار کو تمام آریہ سماجیں اپنے ہفتہ واری ست سنگ میں کھگت رام ودھ ... ستیاگرہی (جن کی مرتیو آج لاہور میں ہوئی ہے۔ اور دیپ مالو رام (جن کی مرتیو منماڈ کیمپ میں ہوئی ہے) کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کریں۔ اور اس کی نقل اخبارات اور سورگباشی ستیاگرہیوں کے سمبندھیوں کو بھیجیں ٭

حیدر آباد کے ساتویں ڈکٹیٹر کی علالت

(اورنگ آباد ۱۳-جولائی) معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کے ساتویں ڈکٹیٹر شری دگمبر راؤ جی وکیل یہاں جیل میں بیمار ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ سات آٹھ دن تک بیماری کی وجہ سے بہت پریشان رہے ہیں۔ اور نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ کئی بار آپ بے ہوش بھی ہو گئے ٭

ٹھاکر امر سنگھ نے سہولتیں ترک کر دیں

(گلبرگہ ۳۱-جولائی) ٹھاکر امر سنگھ آریہ مسافر نے تمام سہولتوں کو ترک کر دیا ہے۔ آپ نے گیہوں کی روٹی۔ دودھ اور دہی وغیرہ لینا چھوڑ دیا ہے ٭

سیفٹی ریگولیشن کے ماتحت گرفتاری

(شولاپور ۳۱-جولائی) موضع کیلگاؤں تعلقہ تلنگانہ کے پٹواری شری ستیش راؤ کو سیفٹی ریگولیشن کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ان کا ریمانڈ لیا گیا ہے ٭

حیدر آباد میں ۱۱ طلباء کی گرفتاری

(حیدر آباد (دکن) ۳۱-جولائی) یہاں گیارہ طلباء کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ سٹی کالج کے طلباء کو عام ہڑتال کرنے کی تلقین کر رہے تھے ٭

ایک ہفتہ اور

(ناگ پور ۳۱-جولائی) لالہ دیش بندھو گپتا نے جنہوں نے دہلی سے مہاتما گاندھی کے ساتھ سفر کیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ اگر نظام حیدر آباد نے آریہ سماجیوں کے کم از کم مطالبات منظور نہ کئے۔ تو اس ہفتہ حیدر آباد کی صورتِ حالات میں اہم تبدیلی پیدا ہوگی ٭

جیل میں بھوک ہڑتال

حکام جیل گلبرگہ کے رویہ سے تنگ آکر ستیاگرہیوں نے دو دن تک کھانا نہ کھایا۔ یہ واقعہ ۲۶-۲۷-جولائی کا ہے۔ ۲۶-جولائی کی رات کو جو ستیاگرہی رہا ہو کر شولاپور پہنچے۔ ان کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ بھوک ہڑتال کی وجہ سے دو ستیاگرہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ستیاگرہیوں نے یہ بھی بتلایا ہے۔ کہ اسی رات کو ستیاگرہیوں کو مصنوعی طریقہ سے خوراک کھلائی گئی ٭

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۶ — ۲۲-ساون
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۶-اگست ۱۹۳۹ء

صلح — یا — جنگ؟

اب کیا ہوگا۔ صلح یا جنگ؟ اس مضمون میں ہم اسی سوال کا جواب دیا چاہتے ہیں۔ ۲۲-جولائی کو نظام سرکار کا ایک کمیونک پرکاشت ہوا۔ جس میں اس نے آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کی طرف سے ستیاگرہ کے وارہ میں پیش کی جانے والی دلیلوں کو رد کرنے کی کوشش کی۔ اور بتایا۔ کہ "ریاست حیدرآباد میں کسی مذہب پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ اور کہ اس کی پالیسی بانی برطانوی ہندوستان جیسی ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر مذہب کو مذہبی آزادی ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر اس وقت کچھ پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ تو محض اس لئے کہ قانون اور امن کی اہم ضروریات کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ ورنہ وہ ان پابندیوں کو زیادہ دیر جاری رکھنا نہیں چاہتی"۔ نظام سرکار کا یہ کمیونک اگرچہ کچھ کم مایوس کن نہ تھا۔ تاہم توقع کی جا سکتی تھی۔ کہ مجوزہ اصلاحات میں اس وعدہ کو پورا کرکے آریہ سماج کی شکایات کو دور کر دیا جائے گا۔ لیکن دوسری صبح ہم نے اصلاحات کی سکیم پڑھی۔ تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب اس میں مذہبی آزادی پر لگی ہوئی پابندیوں کو دور کرنے کے متعلق ہم نے کوئی ذکر نہ پایا۔ اور آریہ سماج کی شکایات کے ازالہ کے لئے کوئی تجویز نہ دیکھی۔ دینیات کمیٹی کا تقرر آریہ سماج کی شکایات کو دور نہیں کرتا۔ اگر نظام سرکار سمجھتی تھی۔ کہ اس نے آریہ سماج کے درد کی جو دوا تجویز کی ہے۔ اس سے وہ دور ہو جائے گا۔ تو کیوں نہ اس نے اصلاحات کے اعلان کے ساتھ ساتھ تمام ستیاگرہیوں کی رہائی کا اعلان کر دیا؟ لیکن نظام سرکار ہم سے بھی زیادہ اچھی طرح یہ بات سمجھتی ہے۔ کہ دینیات کمیٹی کے قیام کی تجویز مشکل کا صحیح حل نہیں۔ اگر وہ بالقول خود مذہبی آزادی پر لگائی گئی پابندیوں کو زیادہ دیر تک جاری رکھنا نہ چاہتی تھی۔ تو اسے مذہبی آزادی کا کھلا اعلان کرکے اپنی تدبر، بانیت داری، فراخدلی، رواداری۔ اور بے تعصبی کا ثبوت دینا چاہیئے تھا۔ اس صورت میں دینیات کی ضرورت ہی باقی نہ رہ جاتی۔ اور اگر اس کا قیام ضروری تھا۔ تو اس اعلان کے بعد ہی اس سے کچھ مفید کام کی توقع کی جا سکتی تھی۔ لیکن جب اصل مشکل کا حل اس کمیٹی کے روبرو پیش ہی نہیں کیا جاتا۔ اور جب دینیات کمیٹی کا کام ہی محدود ہے۔ تو اس کمیٹی کے تقرر سے کیا حاصل؟ آخر اس کمیٹی کا کام یہی تو ہے۔ کہ مذہبی معاملات کے متعلق ہونے والے تنازعات کے فیصلہ میں امداد کے لئے یہ کمیٹی گورنمنٹ کو اپنا مشورہ دے۔ لیکن جو شکایات اسوقت موجود ہیں۔ انکو دور کرنے کی شکتی اس کمیٹی میں ہے؟ بالکل نہیں۔ ان شکایات کو سوائے نظام سرکار کے خاص اعلان کے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اصلاحات میں مشکل کا حقیقی حل موجود نہیں۔ اور جو حل پیش کیا گیا ہے۔ وہ بالکل نکما ہے۔ تب یہ اصلاحات کس کام کی؟

آریہ سماج کی صلح پسندی اور رواداری ملاحظہ ہو۔ اس نے یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ اصلاحات کی سکیم اس کی مشکل کا حقیقی حل پیش نہیں کرتی۔ اپنا یدھ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ تاکہ اگر نظام سرکار چاہے تو اس وقفہ میں آریہ سماج کی شکایات کو دور کر دے۔ ۲۴ اور ۲۵-جولائی کو دو دن سارودیشک سبھا نے اصلاحات پر غور کرکے فیصلہ کیا۔ کہ نظام سرکار سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ ایک توضیحی بیان پرکاشت کرے۔ جس میں مذہبی آزادی کا کھلا اعلان ہو۔ تاکہ واضح طور پر آریہ سماج کی شکایات کا ازالہ ہو جائے۔ یہ بات اس قدر معمولی تھی۔ کہ اس کے اعلان کے لئے دنوں کی نہیں صرف چند گھنٹوں کی ضرورت تھی۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آج ۲-اگست تک ایک ہفتہ ہونے کو آیا ہے۔ لیکن نظام سرکار کی طرف سے کوئی بیان پرکاشت نہیں ہوا۔ اخبارات بتاتے ہیں۔ کہ سر اکبر حیدری، شری گھنشیام سنگھ گپت اور مہاتما گاندھی کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ صلح ہو جائے۔ گو یا سمجھوتہ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن جھگڑا ہے ہی کس بات کا جس پر صلح کی گفت و شنید کی ضرورت اور اس قدر دنوں کی مہلت درکار ہو؟ بات صاف ہے۔ کہ آریہ سماج چاہتا ہے مذہبی آزادی۔ جسے اگر واضح کر دیا جائے۔ تو یہ کہ پرچار و پرچار کی آزادی کے ساتھ ساتھ نئے مندروں کو بنانے۔ پرانوں کی مرمت کرنے۔ ہون کنڈ و اکھاڑے قائم کرنے۔ اوم کا جھنڈا لہرانے اور پرائیویٹ سکول کھولنے کی کھلی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس کا جواب بھی صاف ہونا چاہیئے منظور یا نامنظور۔ ہمیں بتایا جائے۔ کہ اس میں کون سی ایسی چیز ہے۔ جس پر سمجھوتہ کی ضرورت ہے۔ سمجھوتہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دونو پارٹیوں کی شرائط میں کمی بیشی کرکے ایک درمیانی راستہ نکالا جائے۔ لیکن آریہ سماج کی شرائط یا مطالبات ایسے ہیں۔ کہ جن میں کسی کمی کی گنجائش نہیں۔ پھر اس پر سمجھوتہ کیسا؟ اور اس قدر لمبی گفت و شنید کی کیا ضرورت؟ اگر واقعی نظام سرکار صلح کی آرزومند ہوتی۔ تو اس نے سارودیشک سبھا کے فیصلہ کے بعد فوراً مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا ہوتا۔ اور تمام ستیاگرہیوں کی رہائی کا اعلان بھی۔ برعکس اس کے ہم ایک ہفتہ سے سن رہے ہیں۔ کہ صلح کی بات چیت ہو رہی ہے۔ لیکن ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ آخر صلح کی بات چیت ہو کس معاملہ پر رہی ہے؟ ہاں اگر ان مطالبات کے علاوہ آریہ سماج کے دیگر نمبر ۱۴ مطالبات کے متعلق صلح کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ تو علیحدہ بات ہے۔ لیکن یہ قیاس ہمیں صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب دھارمک آزادی کا ایک معمولی سا مطالبہ بھی نظام سرکار نے کھلے طور پر سویکار نہیں کیا۔ تو باقی ۱۴ مطالبات کے متعلق وہ سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کو کیسے تیار ہو سکتی ہے؟ اگر ہمارا یہ خیال درست ہو۔ تو اس کی روشنی میں سارودیشک سبھا کا ستیاگرہ کو ملتوی کرنے کا اقدام ایک غلطی تصور کیا جائے گا۔ لیکن اس کا ایسا کرنا غلط تھا یا صحیح اس کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے کہ ہمیں صلح کی گفت و شنید کے اندرونی حالات سے آگاہی نہیں۔ لیکن ہم تصویر کے دونو رخ اپنے پاٹھکوں کے سامنے رکھ دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ ان کی روشنی میں کوئی رائے قائم کر سکیں۔

صلح کا ابتدائی اصول یہ ہے۔ کہ اگر طرفین سمجھوتہ کے لئے تیار ہوں۔ تو دونوں طرف سے لڑائی کے لئے استعمال کئے جانے والے ہتھیار تب تک کے لئے ڈال دئے جاتے ہیں۔ جب تک کہ صلح کی بات چیت چلتی رہے۔ لیکن کیا حیدرآباد کے دھرم یدھ کے سلسلہ میں ہو رہی صلح کی گفت میں اس اصول پر عمل ہو رہا ہے؟ آریہ سماج کی "فوجیں" تو ہتھیار ڈالے پڑی ہیں۔ لیکن نظام سرکار کی "فوجیں" اپنا کام کئے جا رہی ہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ صلح کی گفت و شنید کے دوران میں کئی مقدمات کے فیصلے سنائے گئے۔ اور دو دو سال قید سخت تک کی سزائیں دی گئیں۔ مہاشہ کرشن جی وان کے ساتھیوں کو ۲۹-جولائی کو سزا دی گئی۔ اس کے علاوہ مختلف جیلوں سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ستیاگرہیوں سے کیا جانے والا سلوک اب پہلے سے زیادہ بدتر ہو گیا ہے۔ مشقت بھی لی جا رہی ہے۔ اور سختی بھی کی جا رہی ہے۔ اگر سمجھوتہ کی بات چیت اصول کے مطابق ہوتی۔ تو نظام سرکار زیر سماعت مقدموں کو تب تک کے لئے ملتوی کر دیتی۔ جب تک کہ گفت و شنید کا فیصلہ نہ ہو جاتا۔ چاہے وہ کچھ ہی کیوں نہ ہوتا۔ لیکن ادھر نظام سرکار کا طرز عمل یہ ہے۔ اور ادھر سارودیشک سبھا کا طرز عمل۔ وہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اگر نظام سرکار نے صلح کے اصول کو مدنظر نہیں رکھا۔ تو سارودیشک سبھا نے ہی کیوں اس کی پابندی کی؟ اب بھی نظام سرکار کے رتبہ سے بڑھ کر ان ستیاگرہیوں کو جو ستیاگرہ کیمپوں میں پہنچ چکے تھے ستیاگرہ کرنے کی اجازت دے دینی۔ ادھر کاروان جاری رہتا۔ اور ادھر صلح کی بات چیت ہوتی رہتی۔

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۲)

"جاگرتی" سے ضمانت!

"جاگرتی" بنگال بھر میں کلکتہ سے نکلنے والا ایک ہی آریہ سماجی ہفتہ وار پتر ہے۔ جس کے مالک شری مہر چند جی (پنجابی) سمپادک منشی نو جادک لال سرفیاستو ہیں۔ اسے جاری ہوئے ابھی صرف اڑھائی سال ہوئے ہیں۔ اس نے اپنے اس اپ یون کال میں بہت اُنتی کی ہے۔ لیکن ہمیں دُکھ ہوا۔ جب ہم نے یہ سُنا۔ کہ بنگال گورنمنٹ نے اس میں چھپے حیدرآباد ستیا گرہ سمبندھی ایک لیکھ کو قابلِ اعتراض قرار دے کر اس سے پانسو روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے۔ ہم نے وہ مضمون نہیں پڑھا۔ اس لئے نہیں کہہ سکتے۔ کہ حکومت بنگال کا یہ حکم بجا ہے یا بے جا۔ لیکن ہمیں یہ وشواس ضرور ہے۔ کہ منشی نو جادک لال ایسے پُرانے اور تجربہ کار اخبار نویس سے کسی قسم کی بے احتیاطی کی توقع نہیں ہو سکتی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ہائیکورٹ میں اس حکم کے خلاف اپیل کرنے پر یہ حکم منسوخ ہو جائے گا۔

دربار جودھپور کا فرمان

پرایوں کے خلاف آریہ سماج کو شکایت ہے۔ لیکن رنج نہیں۔ لیکن اپنوں سے شکایت بھی ہے۔ اور رنج بھی۔ اور وہ اس لئے کہ اگر وہ اس کے پرنت آدیشی میں کوئی سہایتا نہیں دے سکتے۔ تو کم از کم اس کے راستہ میں رکاوٹ تو نہ ڈالیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں۔ پچھلے دنوں ریاست گوالیار نے حیدرآباد ستیا گرہ سمبندھی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کر کے آریہ سماج کو شکایت کا موقعہ دیا تھا۔ اب دربار جودھپور نے ایک فرمان کے ذریعہ جلسوں۔ جلوسوں۔ پربھات پھیریوں اور اسی قسم کی ستیا گرہ سمبندھی دوسری سرگرمیوں کی اپنی ریاست میں ممانعت کر دی ہے۔ ہم دربار جودھپور کے اس فرمان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے آریہ جگت سے پُرزور پروٹسٹ کی پرارتھنا کرتے ہیں۔

چار آہوتیاں اور

حیدرآباد کے جیل میں ۲۳ آہوتیاں

پہلے پڑ چکی ہیں اب چار پچھلے ہفتہ دی گئی ہیں۔ بھگت اروڑہ مل جی سرگودھا نواسی مہاشہ ماڑو رام جی حصار نواسی۔ مسٹر شانتی پرکاش جی دہلی نواسی۔ اور کھانڈے راؤ جی حیدرآبادی کی گویا اب تک آریہ سماج ۲۷ ویر حیدرآباد دھرم یدھ کی بھینٹ کر چکا ہے۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ ابھی کتنے ویر اور بھینٹ کرنے ہوں گے۔ کیونکہ تین ہزار کے قریب ستیا گرہی ریاست حیدرآباد کی مختلف جیلوں میں بیمار پڑے ہیں۔ ان میں سے سینکڑوں رہا کر دئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض نامعلوم کتنے اور کال کا گراس بنیں گے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ دھرم یدھ کے ان امر سپاہیوں کی قربانیاں رائیگاں نہ جائیں گی۔

حیدرآباد کا فساد

۳۰-جولائی کو حیدرآباد میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں گیارہ ۱۱ اشخاص ہلاک ہوئے اور کئی درجن زخمی۔ اس سے پہلے بھی ایک بار حیدرآباد میں فساد ہو چکا ہے۔ اس کی ابتدا بھی مسلمانوں کی طرف سے ہوئی تھی۔ اور اس کی بھی۔ اصلاحات کے خلاف مسلح مسلمانوں کے مظاہرے کوئی رنگ لائے بنا کیسے رہ سکتے تھے؟ ہم حیران ہیں کہ حکومت نے انہیں اس قسم کی اشتعال انگیزی کی اجازت ہی کیوں دی؟ جب فساد ہو گیا۔ تب اسے ہوش آیا۔ اور اس نے مظاہروں کی ممانعت کر دی۔ دفعہ ۱۴۴ لگا دی اور کرفیو آرڈر بھی نافذ کر دیا۔ لیکن اگر اس قسم کی احتیاط اصلاحات کے نفاذ کے ساتھ ہی برتی جاتی۔ تو یہ ہولناک سانحہ ظہور پذیر نہ ہوتا۔ لیکن اگر نظام سرکار آئندہ کے لئے ہی محتاط ہو جائے۔ تو اسے ہی غنیمت جانیئے۔

اصلاحات کے خلاف مسلمانوں کے مظاہرے

حیدرآباد میں مسلمان اصلاحات کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ حضور نظام اور سر اکبر حیدری کو سیاہ جھنڈیاں دکھا رہے ہیں۔ اور اشتعال انگیز نعرے لگا رہے ہیں۔ لیکن یہ سب مخالفت کس لئے؟ ہندوؤں کی طرف سے اس قسم کی باتیں ہوتیں۔ تو کوئی بات بھی تھی۔ اس لئے کہ اصلاحات نے انہیں عملی طور پر کچھ نہیں دیا۔ لیکن مسلمانوں کی یہ مخالفت کیا معنی رکھتی ہے؟ ہمیں خدشہ ہے۔ کہ اگر اس شرارت کو روکا نہ گیا۔ تو یہ تمام ریاست میں ایک وبا کی طرح پھیل جائے گی۔ جس کا نتیجہ وہی ہوگا۔ جو شہر حیدرآباد میں ظاہر ہو چکا ہے۔

کیا ہم امید کریں۔ کہ نظام سرکار ریاست کے امن کے تحفظ کے لئے شرارت پسند افراد کی قابلِ اعتراض سرگرمیوں کا خاتمہ کر دے گی۔

ہندو مہاسبھا کا فیصلہ

ہندو مہاسبھا نے اپنے اجلاس میں جو ۳۱-جولائی کو پونہ میں مسٹر ساورکر کی صدارت میں ہوا ستیاگرہ کو ختم کر دینے کا فیصلہ کر دیا۔ اس نے اس سمبندھ میں جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ

"فی الحال ستیاگرہ کی تحریک کو ملتوی کر دیا جائے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ نظام گورنمنٹ اصلاحات پر عمل کرتے ہوئے ہندوؤں کی شکایات کا کس طرح ازالہ کرتی ہے۔"

نیز اسی ریزولیوشن کے آخری حصہ میں نظام سرکار پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ستیاگرہیوں کو رہا کر دے۔

ہماری رائے میں ہندو مہاسبھا کا یہ فیصلہ دور اندیشی پر مبنی نہیں۔ اگر نظام سرکار کو اصلاحات کے ذریعہ ہندو مہاسبھا یا آریہ سماج کی شکایات کو دور کرنا منظور ہوتا۔ تو وہ اصلاحات کے اعلان کے ساتھ ہی تمام ستیاگرہیوں کو خود بخود رہا کر دیتی۔ کیونکہ ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج نے اپنی رواداری کا ثبوت دینے کے لئے کچھ دنوں کے لئے اپنا ستیاگرہ خود بخود ملتوی کر دیا تھا۔ نظام سرکار کی صلح پسندی کا تب پتہ چلتا۔ اگر وہ کم از کم ہندو مہاسبھا کے ستیاگرہیوں کو ہی خود بخود رہا کر دیتی۔ لیکن ہمیں شک ہے۔ کہ وہ اب بھی ہندو سبھا کی اس سلسلہ میں کی گئی درخواست کو منظور کرے گی۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ ہندو سبھا کو جلد اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا۔

مہاشہ کرشن کو دو سال

آخر طویل سماعت کے بعد آریہ ستیاگرہ کے چھوڑنے والا سپیشل شریف مہاشہ کرشن جی کے مقدمہ کا سپیشل مجسٹریٹ اورنگ آباد نے ۲۹-جولائی کو فیصلہ سنا دیا۔ جس کی رو سے مہاشہ جی کو دو الزامات میں بالترتیب دو سال قید بامشقت اور ایک ماہ قید محض کی سزا کا حکم دیا گیا۔ کمیٹی کے باقی ممبروں کو چھ ماہ سے ایک سال تک قید کی سزائیں دی گئی ہیں۔

ہم مہاشہ جی اور ان کے ساتھیوں کو ان کی سزا یابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بنگال کے سیاسی قیدی

بنگال کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ نہایت نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کانگریس یہ زور دیا جا رہا ہے۔ کہ ضرورت پڑنے پر وہ کانگریسی وزارتوں کو مستعفی ہو جانے کا حکم دے۔ لیکن شاید یہ نہ ہو سکے۔ اس لئے بجائے پراونشل کانگریس کمیٹی نے اپنے صوبہ کی حکومت کو نوٹس دے دیا ہے۔ کہ یا تو وہ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے۔ ورنہ ستیاگرہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائے۔ اس تحریک کے لئے دس ہزار والنٹیر بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تین ہزار والنٹیر تو بھرتی بھی ہو گئے ہیں۔ مسٹر نوشیر علی سابق وزیر نے سب سے پہلے اپنا نام والنٹیروں میں لکھوایا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سوال کس قدر اہمیت حاصل کر چکا ہے۔ اندریں حالات حکومت بنگال کو چاہئے کہ رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے۔

بمبئی میں نشہ بندی

یکم اگست سے جس دن کہ لوکمانیہ تلک کی برسی بھارت ورش بھر میں منائی گئی بمبئی میں بندش شراب کی سکیم کو نافذ کر دیا گیا۔ بمبئی جیسے شہر میں جہاں کم از کم ۲۵ مختلف اقوام کے لوگ رہتے ہوں شراب کی بندش کرنا معمولی کام نہیں۔ لیکن حکومت بمبئی اپنی اس دلیری اور استقلال کے لئے مبارکباد کی مستحق ہے۔ جس کے بل پر اس نے کئی عناصر کی مخالفت کے باوجود اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی ٹھان لی ہے۔ بھگوان سے پرارتھنا ہے۔ کہ اسے اس نیک کام میں ضرور سپھلتا ملے گی۔

ادھر اُدھر کی

انجمن حمایت اسلام نے لاہور میں مسلمان لڑکیوں کے لئے جو زنانہ پردہ کالج کھول رکھا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی طالبات ستیاگرہ کے سوال پر غور کر رہی ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں نہ صرف ان کی شخصی آزادی "غصب" کر لی گئی ہے۔ بلکہ ان کے کچھ ابتدائی حقوق بھی ان سے چھین لئے گئے ہیں۔ اور روز بروز ان کے "ضروری" فرائض پر لگی ہوئی پابندیوں کو بڑھایا اور سخت کیا جا رہا ہے۔

پہلے تو صرف کریم۔ پاؤڈر۔ غازہ۔ لپ سٹک کے استعمال نہ کرنے۔ پردہ میں رہنے۔ سینما نہ جانے اور ٹیڑھی مانگ نکالنے کا ہی حکم تھا۔ اب ان کی پوشاک کی آزادی پر بھی ناقابل برداشت پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ مثلاً طالبات اور پروفیسروں کو ساڑھی پہن کر آنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ انہیں صرف شلوار۔ قمیض اور سبز رنگ کا دوپٹہ اور براؤن شو پہن کر آنا ہوگا۔

وہ یہ سب "مظالم" برداشت کر لیں تو کیوں؟ اعلیٰ تعلیم تو عورت کو آزادی بخشتی ہے۔ لیکن اس تعلیم سے کیا حاصل؟ جو انہیں پھر سے غلامی کے گڑھے میں گرا دے۔ بھلا وہ کب برداشت کر سکتی ہیں۔ کہ انہیں ماڈرن لائف کی سب سے اہم ضرورت سینما سے محروم رکھا جائے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جوان دل کی حسین بننے کی قدرتی خواہش کو فضول سی پابندیاں لگا کر پاؤں تلے کچلنے کی اجازت کیسے دے سکتی ہے؟ نیز پاؤڈر۔ کریم۔ لپ سٹک اور غازہ جیسی پیاری پیاری چیزوں کا بائیکاٹ کیسے کر سکتی ہے؟

لیکن ان کی سب سے بڑی شکایت یہ ہے۔ کہ مسلم کالج کی پرنسپل ہندو کیوں ہے؟ مسلم ریاست کا ہندو راجہ۔ اور اس کے فوری ہی ان چنیں اندھیر ہے اندھیر؟ مگر ان کی تمام شکایات کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی۔ اور ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے مکمل سول آزادی کا اعلان نہ کیا گیا۔ تو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے مقابلہ میں زنانہ پردہ کالج کے خلاف اس کی طالبات ستیاگرہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

سُنا گیا ہے۔ کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے روپیہ اور والنٹیروں کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ کالج کھلنے تک منتظمین کالج کو مطالبات پر غور کرنے کی مہلت دے دی گئی ہے۔ اگر یہ مطالبات تاریخ مقررہ تک پورے نہ ہوئے۔ تو (مولانا ظفر علی خاں کے الفاظ میں) ہندو دیکھ لیگا۔ کہ مسلمان "تحفظ اسلام" کے لئے کیا کچھ کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ہندو کی غلام بن کر نہیں رہ سکتا۔

سدرشن چکر

جرمنی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فرانس نے بھی کنوارے اور رنڈوے مرد عورتوں پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ اس ٹیکس سے جو آمدنی ہوگی۔ اسے ان والدین میں بطور انعام بانٹ دیا جائے گا۔ جو اپنے دلیش کے لئے زیادہ سے زیادہ تندرست اور مضبوط بچے پیدا کریں گے۔ ایک غلام اور آزاد ملک میں کتنا فرق ہے۔ ایک کو آبادی کے بڑھنے کا غم ہے۔ اور دوسرے کو آبادی بڑھانے کی فکر۔

سیشن جج سیالکوٹ نے ایک دوکاندار نگیشر اور ایک جیور تارا چند کو پھانسی کی سزا دی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے گاؤں بیگ وال کے ایک ڈاکٹر کے دو سالہ اکلوتے بیٹے کو لکشمی دیوی کی مورتی پر بھینٹ چڑھا دیا۔ کس قدر جہالت پائی جاتی ہے دیہات میں؟ آریہ سماج کو اب دیہات میں پرچار کا انتظام کرنا چاہیئے۔

یہ بھلائی کا زمانہ نہیں۔ کلجگ ہے بابا کلجگ۔ دیرووال کی ایک "بہادر" جاٹ لڑکی نے اپنی دادی کو ڈنڈے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ اس لئے کہ وہ اسے کمارگ پر جانے سے روک رہی تھی۔ لیکن جوانی بھتیری دیوانی۔ دریائے محبت میں جب طغیانی آ جائے۔ تو راستہ میں آنے والی ہر ایک چیز کو ساتھ بہائے جاتی ہے۔

تعجب ہے۔ کہ ان دنوں بھی کئی لوگ کانگریس کا ممبر ہونا ایک طرح سے گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن نوجوان ہوتے ہیں دُھن کے پکے۔ انہیں روکنے والا کون؟ کوٹ کپورہ کے ایک نوجوان کو اپنے والدین کے ہاتھوں مار پیٹ کا صرف اس لئے شکار ہونا پڑا۔ کہ وہ باوجود منع کرنے کے کانگریس میں بھرتی ہو گیا تھا۔ مار پیٹ کر باپ جب تھک گیا۔ تو بیٹے نے جواب دیا۔ کہ "اور مارو۔ میں اُف تک نہ کروں گا۔ اس لئے کہ میرا عدم تشدد کا یہ پہلا امتحان ہے"۔

موضع سونڈھ ریاست نابھہ میں ایک جاٹ نے اپنی لڑکی کی دو جگہ سگائی کر رکھی تھی۔ شادی کی مقررہ تاریخ پر دونو جگہوں سے براتیں آ گئیں۔ بجائے اس کے کہ برات والے لڑکی کے باپ سے اس "شرافت" کی وجہ پوچھتے۔ وہ آپس میں ہی لڑ پڑے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر دونو پارٹیوں کے کئی اشخاص زخمی ہو گئے۔ اس "دوڑ" میں جس پارٹی کا پلڑا بھاری رہا۔ اُسی کے دولہا کو لڑکی مل گئی۔

نمبرا ایجی ٹیشن ابھی تک جاری ہے۔ اس سلسلہ میں شہیدوں اور سنیوں میں صلح کرانے کے لئے جو کوششیں کی جا رہی تھیں۔ وہ سب ناکام رہی ہیں۔ اس تحریک میں دس ہزار کے لگ بھگ شیعے گرفتار ہوئے تھے۔ ان میں سے دو تین ہزار معافی مانگ کر رہا ہو گئے تھے۔ باقی قیدیوں کے خرچ کے لئے یو۔ پی گورنمنٹ نے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ یہ رقم تو آئندہ خرچ کے لئے ہے۔ نیز اب تک نہ معلوم کتنا خرچ ہو چکا ہے۔ کاش یہ اتنی بڑی رقم کسی اچھے کام پر خرچ ہوتی۔

میرا دورہ!

گت سپتاہ میں صرف دو ہی جگہ جا سکا۔ یعنی چونیاں اور امرت سر۔ ۲۸ - جولائی کی شام کو بذریعہ لاری چونیاں پہنچا۔ رات کو آریہ سماج میں ستیاگرہ اندولن کی موجودہ صورت حالات پر میرا سوا گھنٹہ تک دیا کھیان ہوا۔ اگلی صبح لاہور واپس آ گیا۔ وہاں مجھے آریہ سماج کے اُتساہی و پربھی منتری ماسٹر گردھاری لال اور جنرل سکریٹری مہاشہ کندن لال جی سے مل کر بہت پرسنتا ہوئی۔ ان ہی دو مہانو بھاووں کے پریم اور اُتساہ نے آریہ سماج میں جان ڈال رکھی ہے۔ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ وہاں شاندار آریہ سماج مندر اور یگیہ گھر بنے ہوئے ہیں۔ ۳۰ - جولائی کو امرت سر گیا۔ وہاں لارنس روڈ آریہ سماج ...... کے اتساہی پربھی منتری شری گوردتہ مل جی سے مل کر بھی بہت خوشی حاصل ہوئی۔ وہ ۲۸ سال تک مختلف سکولوں کے ہیڈ ماسٹر رہ کر ریٹائر ہو چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے اب اپنا سارا وقت آریہ سماج کی سیوا میں لگاتے ہیں۔ آریہ ستیاگرہ اندولن کے سمبندھ میں اس سماج میں جو سرگرمی پائی جاتی ہے۔ وہ آپ ہی کی سرگرم کوششوں کا نتیجہ ہے۔ سمست آریہ جگت میں آپ ہی پہلے دیکھتی ہیں جنہیں دھرم یدھ میں اپنی آہوتی دینے والے ویروں کے پریواروں کی سہائتا کا خیال آیا۔ اور اس کے لئے انہوں نے اپنی سماج میں پریوار سہائتا فنڈ کھولا۔ جس سے اب آٹھ آریہ پریوار سہائتا پا رہے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر ان کی ان تھک کوششوں کا ایک پرینام یہ ہے۔ کہ حال ہی میں ۹ ہزار روپیہ کے خرچ سے تین کنال زمین برلب سڑک آریہ سماج مندر کے لئے خرید لی گئی ہے۔ ستیاگرہ اندولن کے سماپت ہوتے ہی۔ وہ اس کی بلڈنگ کی تعمیر کیطرف توجہ دینے کا وچار رکھتے ہیں۔ انہی کا انورودھ مجھے وہاں لے گیا۔ چنانچہ سماپتا ہک ست سنگ میں بھجنوں کے بعد میرا ڈیڑھ گھنٹہ تک دیا کھیان وہاں بھی اس وشے پر ہوا۔ چونکہ ابھی تک اگلا پروگرام نہیں بنایا گیا۔ اس لئے جو آریہ سماجیں مجھے بلانا چاہیں۔ وہ مجھ سے پتر ویوہار کریں۔

(مہیشی)

ادبیات

اصلی بڑائی اور نقلی بڑائی

"تمہاری بڑائی کس چیز میں ہے؟"
"سب لوگ میرا لحاظ کرتے ہیں"

لحاظ تو میں اپنی میز کا بھی کرتا ہوں۔ اُسے صاف کرتا ہوں اور دھوتا ہوں۔ میں ٹیبل کی شیشی کی بھی حفاظت کرتا ہوں تو کیا۔ سب چیزیں مجھ سے اونچے پایہ کی ہیں؟ وہ میرے استعمال کی چیزیں ہیں۔ اس لئے میں ان کی فکر کرتا ہوں۔ کیا میں اپنے گدھے کی فکر نہیں کرتا؟ میں اس کے پاؤں کو نہیں دھوتا؟

کیا تمہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ ہر شخص حقیقت میں اپنی فکر کرتا ہے۔ اور تمہارا بھی تو اسی طرح کرتا ہے۔ جیسے مالک گدھے کی فکر کرتا ہے۔ اپنی غرض کے بغیر محض ایک انسان کی حیثیت سے کون تمہارا لحاظ کرتا ہے؟ مجھے یہ بتاؤ کون تمہاری طرح بننا چاہتا ہے؟ کون تمہاری نقل کرنا چاہتا ہے؟ جیسے لوگ سقراط کی نقل کرنا چاہتے ہیں؟

تم کہتے ہو میں تمہارا سر اُتار سکتا ہوں۔ ٹھیک کہتے ہو۔ میں بھول گیا تھا۔ کہ اُسی طرح تمہارا لحاظ کرنا چاہیے۔ جیسے بخار یا درد گردہ کا کیا جاتا ہے۔ جس طرح روما میں بخار کی دیوی کے لئے ایک بلی (قربانی) کا استھان بنا ہوا ہے۔ ویسے ہی تمہارے لئے بھی بننا چاہیے۔

(مہاتما ایپک ٹٹس)

قربانی!

درخت خود سردی و گرمی برداشت کر کے تھکے ماندہ مسافر کو آرام پہنچاتا ہے۔ راستے کے کانٹے نا ساپہ سے اس کی نکان دُور کر کے اُسے منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے تازہ دم کرتا ہے۔ پانی ہزارہا میل کا سفر طے کرتا۔ اور کانٹوں میں اپنا راستہ بناتا ہوا طرح طرح کے مصائب جھیل کر انسان کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

شمع خود جل کر ہمیں روشنی جیسی نعمت غیر مترقبہ بخشتی ہے۔ (پھول۔ کلیاں۔

استری جگت

راشٹر نرمان میں استریوں کا حصہ

(از مسز وجے لکھشمی پنڈت وزیر (یو۔ پی)

پرارنبھ سے ہی مانو یہ اتہاس استریوں کی پرادھینتا کے دکھانت ناٹک سے بھرپور ہے۔ پرانی ماتر کے سمپرک سے الگ رکھ کر ہی سنسار کے پرتیک راشٹر نے نربل کو اپنے وش میں رکھا ہے۔

انتو گنتا پشچمی استریاں اس بندھن کا چھیدن کر رہی ہیں۔ پرنتو ہم پورو یہ استریاں آج بھی وِبھن پرکار کے ہرنی بندھنوں سے جکڑی ہوئی ہیں۔ اور ایک ابھی سماج تک ان بندھنوں سے ہمارے جیون کا نِبیڑ تو ہوتا ہے۔

اپنے گھر کی چار دیواری کے باہری سنسار اور جیون کے گیان اندھکار میں پلی ہوئی کیا رتنیہ لڑکیاں اپنے پتا جو کہ انہیں دوان دیتا ہے کی سمپتی ہوتی ہیں۔ اور پھر وہ اپنے پتی کی سمپتی ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا سارا جیون نمر نتا کی بھکت سیوا میں ہی ویتیت ہوتا ہے۔ یدی دُربھاگیہ سے وہ ودھوا ہو جاتی ہے۔ تو وہ اپنے بیٹوں کی ادھینتا میں رہنا سویکار کر لیتی ہے۔ استری کے لئے سنگھرش اور اس کے پتی کے کٹنب کے لئے کلیان نتیہ

اور غنچے کھلتے ہیں۔ اور ہماری آنکھوں کو نور اور دل کو سرور بخش کر خود مرجھا جاتے ہیں۔

میوے اور سبزیاں اپنی ہستی کو مٹا کر ہماری زندگی کو برقرار رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔

چاند سورج خاص اوقات پر طلوع و غروب ہو کر جہاں نظامِ شمسی کو قائم رکھتے ہیں۔ وہاں ہماری دُنیوی زندگی کے انتظام کے بھی موجب بنتے ہیں۔

کاش! نخوت و تکبر کے نشہ میں مست انسان جن کا شعارِ زندگی دوسروں کو بلا وجہ تکلیف و ایذا پہنچانا ہے۔ چشمِ بصیرت وا کر کے صحیفۂ فطرت کا مطالعہ کریں۔

کیا گلشنِ قدرت کا پتہ پتہ ہمیں ایثار قربانی کا سبق نہیں سکھاتا؟

ردھی سدھی پراپت کرنے کے لئے دھرم جاتی تتھا سماج دوارا ارو پت کچھ نیموں کا پالن کرنا پڑتا ہے۔ یدی وہ اس پتھ سے وچلت ہوتی ہے۔ تو اس کا بہشکار کر دیا جاتا ہے۔

ہو دھا پرتیک اُداہرن میں پُرشوں نے اس کرتویہ کی ویاکھیا کی ہے۔ اور پرنتو تتھا ادھینتا میں جیون ویتیت کر چکنے والی بردھا استریوں نے کرودھتا سے اس کو پرچلت کر اتپنٹ کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی پوتریوں کو اپنی آپ سرن کی گئی سوتنترتا کا اُپ بھوگ کرنے کی آگیا نہیں دیتی ہیں۔ اور اس پرکار جیسے کہ غلاموں نے سدا کیا ہے۔ کٹمب کی بردھا استری نے ہی انوشاسن کی پشٹی کی ہے۔ اندھ سرپی کے وشی پرمپراؤں کے پرتیتوں نے اپنی چھاپ استریوں پر چھوڑ دی ہے۔ اس نے ترک شکتی کا تیاگ کر دیا ہے۔ اور وہ دوسروں پر اُتردایتو چھوڑنے کے لئے اوسٹیکتا سے ادھک پرسن تھی۔ اس پرمپرا سے پالی گئی بھارتیہ استری دھیرے دھیرے دھیہ انوسار اپنے پتی کی پیلی پرچھائیں بن گئیں۔ وہ کبھی بھی سوتنتر وچار کی ویکتی نہیں رہ گئی۔ پرنتو وہ اپنے جیون کا بھاگ اس پرش پتی کی شُشروشا میں ویتیت کرتی تھی۔ پرنتو سنسار پرورتن شیل ہے۔ ایک پیڑھی پُورو کی استری کے استھان میں ایک نوین رنگ ڈھنگ کی مہلا کا پرادربھاؤ ہوا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ ورتمان ناری اپکاری ہے۔ مجھے اس بات کی سنبھاونا میں سندیہہ ہے۔ یدی یہ بات سچ بھی ہوتی۔ اس کے آبھا بن جانے کے کارن ہیں۔ اور اس کا اپکار پیڑھیوں سے ہونے والے دمن کا سوابھاوک پھل ہے۔ سوتنترتا کا پرتھم اسوادن اُنماد ہے۔ اور مانو یہ اتہاس میں پرتھم بار ہی مہلا میں اس آنماد کے آنند کا انوبھو کر رہی ہیں۔ یدی ایک کھشن کے لئے وہ اپنے کو نہیں سنبھال سکی ہے۔ تو یہ کیول تھوڑے سے سمے کی بات ہے۔ جب کہ وہ سنبھل

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

امرت بانی

(۱)

سمرن کی سُدھ یوں کرو جیسے دام کنگال
کہیں کبیر بسرے نہیں پل پل لیت سنبھال

ارتھ:۔ مالک کی یاد اس طرح کرو۔ جس طرح کہ کوئی نادار آدمی اپنے روپے پیسے کا دھیان رکھتا ہے۔ وہ اس کو ذرا بھی نہیں بھولتا۔ پل پل اسی کا دھیان رکھتا ہے۔

(۲)

جیوں نینوں میں پُتلی تیوں مالک گھٹ مانہہ
مورکھ لوگ نہ جانتے باہر ڈھونڈن جانہہ

ارتھ:۔ جیسے آنکھوں میں پُتلی ہے۔ ویسے ہی مالک دل میں ہے۔ لیکن نادان لوگ اس کو جانتے ہوئے باہر تلاش کرتے ہیں۔

(۳)

جیوں تل مانہی تیل ہے۔ جیوں چقمق میں آگ
تیرا مالک تجھی میں جاگ سکے تو جاگ

ارتھ:۔ جیسے تل میں تیل رہتا ہے یا چقماق میں آگ رہتی ہے۔ ویسے ہی تیرا مالک تیرے اندر ہے۔ اگر تجھ کو جاننا ہے تو جان لے۔

(۴)

جا کارن جگ ڈھونڈیا سو تو ہردے مانہہ
پردہ دیا بھرم کا تا سے سوجھے نانہہ

ارتھ:۔ جس کی جستجو میں ہم دربدر پھرتے رہے۔ وہ ہمارے دل میں ہے۔ صرف بھرم کا پردہ درمیان حائل ہونے سے نظر نہیں آتا تھا۔

(۵)

کتھنی میٹھی کھانڈ سی کرنی وش کی لوئے
کتھنی سے کرنی کرے تو وِش سے امرت ہوئے

ارتھ:۔ باتیں بنانا شکر کی طرح میٹھا ہے۔ اور کام کرنا زہر ہے۔ اگر زبانی جمع خرچ چھوڑ کر انسان کام کرنے لگے۔ تو زہر بھی امرت ہو جاتا ہے۔

پرکاش میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیے (منیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"اوم" کا جھنڈا ॐ

(دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن جی شاردا کا وشیش لیکھ جبل سے)

پرم پوتر ویدوں میں "اوم" شبد سب سے پوتر مانا گیا ہے۔ اوم شبد اس پرکار سے ویوتپن ہوتا ہے۔ اونی اتی اوم۔ "او" دھاتو سے مہرشی پانینی نے انیس ارتھ دھاتو پاٹھ میں ورنن کئے ہیں۔ جیسے گتی۔ کانتی۔ ترپتی۔ اوگم۔ پرویشی۔ شروَن سوامی۔ ارتھ۔ یاچن۔ کریا۔ اچھا۔ دیپتی۔ اواپتی۔ النگن۔ ہنسا۔ دان۔ بھاگ اور بردھی۔ ارتھات پرماتما دھنک ہے۔ گتی دینے والا ہے۔ سنیا لک ارتھات ہے گیان گمن پراپتی یہ تینوں ارتھ گتی کے ہوتے ہیں۔ اتہ پرماتما گیان وان تھا سب کو سب تھانوں میں پراپت ہے۔ سب کو پرکاشت کرنے والا ہونے سے وہ کرانتی وان ہے۔ سمپورن سنسار کو یتھا ارتھ گیان والا تھا سو تیم گیان وان ہونے سے وہ کسی کا سہارا نہیں چاہتا بلکہ سب کی اچھاؤں کا پورن کرانے والا ہے۔ آتیادی انیادی "اوم" کے "او" دھاتو کے سولہ ارتھ ہیں +

مہرشی دیانند سرسوتی نے "ستیارتھ پرکاش" کے پرتھم سمولاس میں اوم کار شبد پرمیشور کا سروتم نام بتایا ہے۔ انہوں نے بتلایا ہے۔ کہ اوم میں جو "ا" "و" "م" ہے۔ اس کے ارتھ وراٹ۔ اگنی۔ وشو آدی۔ اوکار سے ہرنیہ گربھا تیج آدی۔ مکار سے ایشور۔ آدتیہ اور پراگیہ آدی ناموں کا گرہن ہوتا ہے۔ وید آدی ستیہ شاستروں میں سپشٹ ویاکھیان کرتے ہوئے ان سب گنوں کا سمادیشی اوم ہی بتایا۔ اتہ اوم کے جپ کو ہی سروشریشٹھ بتلایا گیا ہے +

یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے ۱۷ ویں منتر میں "اوم کھم برہم" آیا ہے۔ اس کا ارتھ اونتیہ اوم آکاش ہو ویاپکتوات، کھم۔ سروے بھیو بھرتوات برہم۔ ارتھات رکھشا کرنے سے "اوم"۔ آکاش وت ویاپک ہونے سے "کھم" اور سب سے بڑا ہونے سے برہم ایشور کا نام ہے۔ اسی پرکار اُپنشدوں میں بھی

"ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमु-पासीत" (چھاندوگیہ اُپنشد)

ارتھات اوم جس کا نام ہے۔ اور جو کبھی نشٹ نہیں ہوتا۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔ انیہ کی نہیں۔

ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम् (مانڈوکیہ اُپنشد)

ارتھات سب وید آدی شاستروں میں اوم اکشر مکھیہ روپ سے گایا گیا ہے۔ اور اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔ اور اسی پرکار کٹھ اُپنشد ولی ۲ منتر ۱۵ ویں میں

सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति। तपांसि सर्वाणि च यद्वदन्ति। यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीमि ओमित्येतत्॥

اس پرکار سے اوم کا ورنن ہے۔ اسی کا ارتھ یہ ہے۔ کہ سب دھرم انوشٹھان تدوپ تپشچرن جس کا کتھن اور مانیہ کرتے ہیں۔ اور جس کی پراپتی کی اچھا کرکے برہمچریہ آشرم دھارن کرتے ہیں۔ اس کا نام اوم ہے۔ مانڈوکیہ اُپنشد تو سارا ہی اوم کی سندر ویاکھیا سے بھری پوری ہے۔ اور اوم کے جپ سے ایشور کے ساکھشات کار کا اُپدیش دیتا ہے۔ اور جب سچدانند پرماتما سے مل گئے۔ تو پرمانند پراپت ہو جاتا ہے۔ جب پرمانند پراپت ہوگیا۔ تو سنسار میں کون سا سکھ ہے جو باقی رہ گیا۔ جب سکھ ہی سکھ میں اور آنند ہی آنند میں ہم لپت ہو گئے۔ تو سانسارک دکھ کا ہمارے نکٹ آنا اسمبھو ہے۔ اتہ اوم کے جپ سے آنند کی پراپتی ہمارے وید اُپنشد اور سب شاستروں میں بتائی ہے +

اب پرشن یہ اُٹھتا ہے۔ کہ "اوم کا جھنڈا" کیوں لہرانا چاہیئے؟ اس کا اُتر یہی ہے۔ کہ ہمارے سنسار کے سب اُدیشوں کا پرتی ندھتو اس اوم میں آ جاتا ہے۔ اتہ اس کے لہرانے سے ہم اپنے اُدیشیوں کو کدا پی نہیں بھول سکتے +

آریوں کا نیم ہے کہ مرن پرینت جیون سرشٹی کے آدی سے اب تک "اوم" سے اوت پروت رہا ہے۔ جب ہمارے گھر میں بالک اُتپن ہوتا ہے۔ اسی سمیہ جات کرم سنسکار کیا جاتا ہے۔ اور سونے کی سلائی سے اس کی جہوا پر شہد میں ڈبو کر "اوم" لکھا جاتا ہے۔ سنسکار ودھی میں مہرشی دیانند سرسوتی نے اس کی وسترت ویاکھیا کی ہے +

جب نشل کا انت سمیہ آتا ہے۔ تو

یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے ۱۷ ویں منتر میں "اوم کرتو سمر" آتا ہے۔ ارتھات ہے جیو انت سمیہ میں اوم کا سمرن کر۔ اس کی وسترت ویاکھیا انیک بھاشیہ کاروں نے ایشوپنشد کے بھاشیوں میں کی ہے۔ ہم پرتیک وید منتر کے آرمبھ میں اوم کا اُچارن کرتے ہیں۔ جیہدوں میں سنتھان پہ "اوم" کی مہمان ہے +

یجروید ادھیائے ۲ منتر ۱۳ میں "اوم پرتشٹھت" ارتھات ایشور ہمارے ہردے میں پرتشٹھت ہووے یہی بھاونا ہے۔ اس ہردے کی بات کو باہر ویاپت کرنے کے لئے ہم "اوم" کو جھنڈے پر لکھتے ہیں۔ بنا اوم کے اُچارن کئے آریوں کا کوئی سنسکار، یگیہ یا شریشٹھ کاریہ پرارمبھ ہی نہیں ہو سکتا +

گیتا رہسیہ کے پرشٹھ ۸۲۲ پر بھگوان تلک نے لکھا ہے۔ کہ پار برہم کے سوروپ کا نشل کو جو کچھ گیان ہوتا ہے۔ وہ سب "اوم تت ست" ان تینوں شبدوں کے نردیش میں گربھت ہے۔ ان میں سے اوم اکشر برہم ہے۔ اور اُپنشدوں میں اس کا بھن بھن ارتھ کیا گیا ہے۔ (دیکھو پرشن ۵۔ کٹھ اُپنشد ۲۔۱۵۔۱۷ تیتریہ اُپنشد ۱۔۸۔ چھاندوگیہ ۱۔۱۔ میتری ۶۔۳۔۴۔ مانڈوکیہ ۱۔۲) اور جب یہ ورن اکشر روپی برہم ہی جگت کے آرمبھ میں تھا۔ تب سب کریاؤں کا آرمبھ یہیں سے ہوتا ہے۔ "تت = وہ" شبد کا ارتھ ہے سامانیہ کرم سے پرے کا کرم ارتھات نش کام بدھی سے پھل کی آشا چھوڑ کر کیا ہوا ساتوک کرم۔ اور "ست" کا ارتھ وہ کرم ہے۔ کہ جو یدیپی پھل آشیہ سہت ہے۔ تو بھی شاستر انوسار کیا گیا ہو۔ اور شدھ ہو۔ اس ارتھ کے انوسار ساتوک بدھی سے ہی کئے گئے کرم کا ہی نہیں وش شاستر انوسار کئے ہوئے سامانیہ کرم کا بھی پربرہم کے ... اور سرو سامانیہ سنکلپ میں سمادیش ہوتا ہے۔ اب ایوان گروں کو نیا جنم

کہنا اُچت ہے +

اُنت میں "تت" اور "ست" کرم انتر گت ایک استیہ ارتھات بُرا کرم رہا۔ پرنتو وہ دونوں وگوں میں گرہن جاتا ہے۔ اس کارن انتم شلوک میں سوچت کیا ہے۔ کہ اس کرم کا اس میں ... نہیں ہوتا +

بھگوان کہتے ہیں۔ کہ

ओं तत्सदिति निर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधः स्मृतः। ब्राह्मणास्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिताः पुरा॥ २३॥

ارتھات "وستا سنر" میں پربرہم کا نردیش "اوم تت ست" یوں تین پرکار سے کیا جاتا ہے۔ اسی نردیش سے کال میں براہمن وید اور یگیہ نرمت ہیں۔ دو پہلے کہہ آئے ہیں۔ کہ سمپورن سرشٹی کے آرمبھ میں برہم دیو روپی پہلا براہمن وید اور یگیہ اُتپن ہوئے تھے۔ (دیکھیو گیتا ادھیائے ۳)

پرنتو یہ سب جس پربرہم سے اُتپن ہوئے ہیں۔ اس پربرہم کا سوروپ "اوم تت ست" ان تینوں شبدوں ... ہے۔ اتہ اس شلوک کا یہ بھاوارتھ ہے۔ "اوم تت ست" سنکلپ ہی ساری کا مول ہے۔ اب اس سنکلپ کے تینوں پدوں کا کرم یوگ کی درشٹی سے پرتھک نروپن کیا جاتا ہے۔

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञदानतपःक्रियाः। प्रवर्तन्ते विधानोक्ताः सततं ब्रह्मवादिनाम्॥ २४॥

"تسمات" ارتھات جگت کا آدھار اس سنکلپ سے ہوا ہے۔ اس کارن برہم وادی لوگوں کے یگیہ دان۔ تپ تتھا انیہ شاستر وکت کرم سدا اوم کے اُچار کے ساتھ ہوا کرتے ہیں +

तदित्यनभिसंधाय फलं यज्ञतपःक्रियाः। दानक्रियाश्च विविधाः क्रियन्ते मोक्षकाङ्क्षिभिः॥ २५॥

"تت" شبد کے اُچارن سے، پھل کی آشا نہ رکھ کر موکھش آرتھی لوگ یگیہ۔ تپ آدی انیک پرکار کی کریائیں کیا کرتے ہیں +

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ

سکھ اور شانتی کا سادھن

(لیکھک:- شری پنڈت وِدّیا بھاسکر کپل دیوجی شاستری شولاپور)

[...]س سنسار میں سمست مانو سماج کیول
[...]ردک ابھلاشا رکھتا ہے۔ کہ یہ جیون سکھ
[...]ی ہو۔ شش بھی شکتی اس کیلئے
[...]تن بھی کرتے ہیں۔ کوئی دھن سے
[...] پراپتی سمجھتا ہے۔ کوئی سانسارک
[...] واسناؤں کو سکھ شانتی کا سادھن
[...]ہیں۔ پرنتو جب ان کے دوارا
[...]وک سکھ پراپت نہیں ہوتا۔ تب منش
[...]و گھرنا کی درشٹی سے دیکھنے لگتا ہے۔
[...]یہ ماتما سے شدھ سرل ہردیہ سے
[...]تی کی پرارتھنا کرتا ہے۔ اس سمیہ ہردیہ
[...] دھونی آتی ہے۔ کہ وید پرماتما کا گیان
[...]۔ اس گیان سے ہی آتم گیان کے
[...]وؤں کی پپاسا شانت ہوتی ہے۔
[...] شانتی کی تشنہ سرتا کا سدرم اسی گیان
[...]دھی سے ہوا ہے۔ اتہ ہمارا دھیان
[...] بہ ہم اس بھگود بانی کی اور جاتا ہے۔
[...]ر شانتی کا سچا سادھن وید وہت
[...]ں کا ودھان ہی ہے۔ وید آدیش
[...]ہے۔ کہ:-

नकि देवा इनीमसि
नक्यायोपयामसि मन्त्र-
श्रुत्यं चरामसि ॥

([...]وید۔ ادھیائے ۲۔ کنڈ ۷۔ منتر ۲)

[...]نقات:- (دیواہ) ہم ودوان گن
[...] (انیمسی) کسی
[...]ہنسا نہ کریں۔ (نکی آیو پیامسی)
[...] اگیان یکت نہ کریں۔ تتھا (منتر
[...]یم) وید وہت کرموں کو (چرامسی)
[...] شٹھان کریں۔

یہ منتر اتی ادھک مہتو پورن تتھا
[...]ٹ ہیں۔ اس منتر میں دو تین باتوں
[...] درو شیش دھیان آکرشت کیا گیا
[...]۔

[...] آہنسا (۲) اگیان وناش (۳) وید
[...]ت کرموں کا ودھان۔

[...] ہم کسی پرکار سے من۔ وچن کرم سے
[...] کی ہنسا نہ کریں۔ کبھی کسی کا نشٹ نہ
[...]ں۔ ہمارا ہردیہ اودار ہو۔ سمست
[...]سار کو سنیہہ پورن درشٹی سے دیکھیں۔
[...]ار ہم کو پریم پورن تتھا اودار بھاودن
[...]یئے۔ اس سمیہ ہم وید کے اس آدرش
[...]منے رکھ سکتے ہیں۔ کہ

दृते दृंह मा मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम। मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे। मित्रस्य चक्षुषा

समीक्षामहे ॥

(یجروید ۳۶-۱۸)

ارتھات:- ہے گیان وناشک بھگون! سنسار مجھ کو متر کی درشٹی سے دیکھے۔ میں سمست پرانیوں کو متر کی درشٹی سے دیکھوں۔ تتھا ہم سمست پرسپر متر کی ہی درشٹی سے دیکھیں۔

یہ اولک آدرش اس سمیہ سنسار کے سمکھ رکھا جا سکتا ہے۔ جب کہ ہم من وچن کرم سے سرودتھا اہنسا کے اُپاسک ہوں۔ یہ ویدکا اہنسا الخفیہ سے سوسستر روپ سے ہے۔ اس کا ابھیرائے اتی وستِرت تتھا سارگیت ہے۔ پراچین سمیہ میں جب کہ ارشیوں کی رہنے کی استھلی بن رہتی رہتی اس اہنسا برت کا پالن کرتے تھے۔ وہاں کا سادھارن شدھ سرل تتھا اہنسا مئے واتاورن ہوتا تھا۔ تتھا ہنسک جنتو بھی اس مہاتما کے پرتاپ سے ہنساورتی چھوڑ کر مرگوں کے ساتھ نواس کرتے تھے۔ بالک سنگھوں کے ساتھ پریم پوروک کھیلتے تھے۔ یہ آدرش تھا۔ جس کو کہ وید ہمیں بتلاتا ہے۔ کیونکہ

अयं निजः परो वेति गणना लघुचेतसाम।
उदारचरितानां तु, वसुधैव कुटुम्बकम ॥

ارتھات:- یہ میرا ہے۔ یہ پرایا ہے۔ اس پرکار کی گنتا تُچھ بدھی والے منش کرتے ہیں۔ مہان آتماؤں کا تو سنسار ہی کٹمب ہے۔ اتہ ہم کسی کو پرایا نہ سمجھیں۔ تتھا

आत्मौपम्येन भूतेषु, दयां कुर्वन्ति साधवः।
आत्मवत सर्व भूतेषु यः पश्यति स पण्डितः ॥

ارتھات:- ودوت جن اپنے سدرش دوسرے پر بھی دیا درشٹی رکھتے ہیں تتھا کسی کو کسی پرکار کا کشٹ نہیں دیتے۔ یہی وید کا آدرش ہے۔

(۲) جس کا وید آدیش دیتا ہے۔ وہ ہے اگیان کا وناش تتھا گیان کا پرکاش کرنا۔ اگیان لوگ ان کے بناش کبھی سکھ شانتی پراپت نہیں کر سکتا۔ ات (اوِدّیا) کو کلیش کہا گیا ہے۔

अविद्यास्मितारागद्वेषा-
भिनिवेशाः पञ्च क्लेशाः
अनित्याशुचिदुःखानात्मसु
नित्यशुचिसुखात्मख्या-
-तिरविद्या ॥

ارتھات:- انتیہ میں نتیہ بدھی۔ اپوتر میں پوتر بدھی۔ دُکھ میں سکھ پر تیتی تتھا اناتما میں آتم گیان پراودیا ہے۔ جب تک اودیا کا ناش نہیں کیا جاتا۔ تب تک منش واستوک سکھ کو نہیں جان سکتے۔ اتہ سنسار کو گیان یکت کرنے کا یہ آدیش بھی اتی ادھک مہتو پورن ہے۔ یہ وشے اتی ادھک سپشٹ ہے۔ وشیش لکھنے کی اپیکشا نہیں رکھتا۔

(۳) وید تیسرا آدیش دیتا ہے۔ کہ یدی سکھ شانتی چاہتے ہو۔ تو وید انوکول آچرن کرو۔ وید اس پرمیشور کی بانی ہے۔ اس کے دوارا کبھی بھی منش اودیا جال میں نہیں آ سکتا۔ اس اگیان ورت بھوواردھی کا وید مارگ پردرشک پرکاش ستوپ ہے۔ اتہ اپو گیان جیوتی۔ جیوت جاگرت تتھا سکھ شانتی کے اچھکوں کو وید انوکول مارگ پر چلنا چاہیئے۔ یہی آدیش دوسرا منتر دیتا ہے:-

संश्रुतेन गमेमहि, मा
श्रुतेन विराधिषि ।

(اتھروید ۱-۱-۴)

ارتھات:- ہم وید انوکول چلیں۔ وید ورُودھ مارگ پر نہ جائیں۔ منش کو سکھ شانتی چاہیئے۔ وہ سکھ شانتی وید سے اتیرکت نہیں مل سکتی۔ اتہ اپو وید وہت مارگ کا انوسرن کرو۔ وید سویم کہتا ہے:-

स्तुता मया वरदा वेद-
माता प्रचोदयन्तां पाव-
मानी द्विजानाम। आयुः
प्राणं प्रजां पशुं कीर्तिं
द्रविणं ब्रह्मवर्चसम मह्यं
दत्त्वा व्रजत ब्रह्मलोकम

(اتھروید ۱۹-۷۱-۱)

ارتھات وید ماتا دوِجوں کو پوتر کرنے والی ہے۔ اس کے وِہت مارگ کا انوسرن کرنے پر منش آیو۔ پران۔ پرجا۔ پشو۔ کیرتی دھن تتھا ودیہ تیج کو پراپت ہوتا ہے۔ اتہ سکھ شانتی کے لئے وید وِہت مارگ پر چلنا چاہیئے۔

وید وِہت کرموں میں اپوِتر اُپاسنا تتھا یگیہ کا استھان مکھیہ ہے۔ وید آدیش دیتا ہے۔ کہ منش کو سروَدا یگیہ کرنا چاہیئے۔ یگیہ سے سکھ تتھا شانتی پراپت ہوتی ہے۔

स्वयं वाजिस्तन्वं कल्प-
यस्व स्वयं यजस्व स्वयं
जुषस्व। महिमा ते-
ऽन्येन न सन्नशे

(یجروید ۲۳-۱۵)

ارتھات:- ہے (واجن) گیان تتھا بل سے ابھلاشی جن تو (سویم) اپنے آپ (کلپیسو) سمرتھ ہو (سویم) اپنے آپ (یجسو) یگیہ کر (سویم) اپنے آپ (جوشسو) ودوانوں کی سیوا کر (تے) تیری مہما۔ شیشٹھتا (انیہ این نہ سنشے) انیہ کے دوارا نشٹ نہ ہو۔

اس منتر میں یہ بیتو سپشٹ آدیش دیتا ہے۔ کہ منش کو سوالمبی ہونا چاہیئے۔ نتیہ پرتی یگیہ کرنا چاہیئے۔ ودوانوں کی سیوا سُشرُوشا کرنی چاہیئے۔ اس سے منش کا گیان تتھا بل بڑھتا ہے۔ اس کے شیشٹی کو کوئی نشٹ نہیں کر سکتا۔

یگیہ کے دوارا منش سب پرکار کی سکھ شانتی کو پراپت کر سکتا ہے۔ یگیہ ہی ہماری سب کامناؤں کو پورن کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

ہندوستانی رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ کم بیعانہ آمدہ۔ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co.,
Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چھوت جاتیوں میں ہندوؤں کی گنتا بھی ہو سکتی ہے ـــــ حیدرآباد کا ستیاگرہ اس کا ایک پشٹ پرمان ہے۔ پرنتو مسلمانوں کی بھگتا اس سے کہیں ادھک سراہنیہ ہے۔ یہ ماننا پڑے گا۔ اُداہرن روپ سے دیکھئے۔ مالابار کے موپلوں کو جو کشٹ پہنچا۔ اس سے خیبر سے لے کر کنیا کماری تک سب مسلمان بلیدان کرنے کو تیار ہو گئے تھے۔ حیدرآباد میں ہندوؤں کی مانگیں کتنی نگنیہ اور نیائے اُچیت ہیں۔ پھر بھی بھارت بھر کے ادھکانش مسلمان کیول اس وچار سے کہ حیدرآباد کا شاسک ایک .... مسلمان ہے تن من دھن سے ستیاگرہ کو اسپھل بنانے کا پریتن کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ یدیپ اُچیت نہیں ہے۔ پھر بھی مسلمانوں کا دھارمک اندھا جوش اور پارسپرک ایکتا تو اس سے پرگٹ ہوتی ہی ہے۔ پنجاب میں دو ہندو لڑکوں کو کیول اس لوبھ سے کہ ان کو نوکری مل جائے گی مسلمان بن جانے کے لئے کہا گیا۔ اور ایک دُربھاگیہ سے مسلمان ہو بھی گیا۔

بہار یو۔ پی اور راجپوتانے سے برابر برابر ہندو استری اور بالکوں کے بھگائے جانے کے سماچار پرکاشت ہوتے رہتے ہیں۔ پرنتو کیا ہندوؤں نے کبھی ان کو روکنے کا سنگٹھت اور درڑھ پریتن کیا ہے؟ چھوڑئے بہ اشانت میں کانگرسی راجیہ ہو جانے پر بھی ہندوؤں کو کتنا کشٹ ہے۔ اس کا ہندوؤں نے کیا اُپائے سوچا ہے۔ کشمیر میں مسلمانوں نے ستیاگرہ کیا تھا۔ تب کیا کسی ہندو نے اس پرکار مدد دی تھی۔ جس پرکار آج مسلمان .... کرنے پر اُتارو ہو رہے ہیں؟

میں مانتا ہوں کہ مسلمانوں کی یہ باتیں انوکرنیہ نہیں ہیں۔ پرنتو اس سے مسلمانوں کا سنگٹھن اور پارسپرک سہانوبھوتی تو پرگٹ ہوتی ہی ہے۔ جو ہندوؤں میں بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ حیدرآباد کو نوسے بھاگ ہندو آبادی ہونے پر بھی مسلمانی راجیہ بتلاتے ہیں۔ اور جب بھارت کے پچھتر فیصدی ہندو ہونے پر بھی اس کے بردھان منتری ایک مسلمان تھا۔ مجھ کو اس سے کچھ نہیں کہنا ہے تاکہ حیدرآباد میں مسلمانوں کو حق مارنا۔ ریاست کے لئے اُدھم مچانے کی سہانبھوتی پہنچائی جائے۔ جبکہ بھارت کے بردھان منتری ہندو

ہندوؤں کے سُدھار کے کچھ اپائے

(لیکھک: نیر کھشک)

ہونے ہوئے بھی ہندوؤں کو ہی ادھکادھک کشٹ دیئے جا رہے ہوئے ہیں۔

اس پرکار سبھی پرانتوں میں ہندوؤں کے کشٹ دن پرتی دن بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ اور ہماری تیرا ۱۱ اور اکرمنتا کا ناش نہیں ہوتا ـــــ اس گھور دُردشا کا کیا کارن ہے؟ اس پرشن پر پرتیک وچارشیل ہندو کو گمبھیر وچار کرنا چاہیئے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں انیک جاتیاں ہونے کے کارن ایسی بُری دشا ہو گئی ہے۔ ـــــ یہ بات بہت حد تک سچ ہے۔ پرنتو کیول جاتیوں کے کارن ہی ہم لوگوں میں یہ کایرتا نہیں پھیلی۔ جاتیاں تو ایک پرکار سے عیسائی اور مسلمانوں میں بھی ہیں۔ اور ہونی اوشیک ہیں۔ یہ سب (Division of Labour) کے سدھانت کو پرتی پادت کرتی ہیں۔ ان کو سُدھارنے کا پربندھ ہونا چاہیئے۔ نہ کہ توڑنے کا۔ توڑ دینا سمبھو بھی نہیں ہے۔ دیکھئے۔ سکھ۔ کبیر پنتھی۔ برہمو سماجی۔ آریہ سماجی آدمی جنہوں نے جاتیوں کو توڑ کر سب کو ایک کرنے کا وچار اور پریتن کیا۔ وہ سب سویم الگ الگ جاتیاں سی بن گئیں اور دوویش کی ماترا کو اور ادھک بڑھانے والی سدھ ہوئیں۔ کیوں؟ اپنے سامپردائک کا تیاگ نہ کرنے سے۔ جو بھی اپنے کو بڑا اور دوسروں سے کچھ اُونچا مانے گا۔ وہ دوسروں سے الگ ہو جائے گا۔ سب کو اپنا اپنا سدھار تو اوشیہ کرنا چاہیئے۔ پرنتو ایک دوسرے کا ورودھ کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ویمنسیہ اور پھوٹ کے بڑھنے کا بھئے ہے۔

جاتی کی بات ہاتی نہیں کرتی۔ ہانی تو ہے ہندوؤں کے بھن وچاروں کے کارن۔ یہ نام تو لیتے ہیں گیتا کے نشکام یوگ کا۔ اور کام کرتے ہیں سدا اپنے تچھ بھید سے سنے ہوئے سوارتھ کا۔ ہندو دھرم کے نام پر ہندو جاتی کو اُونچا اُٹھانے کیلئے ہمارے ہندو دھنی اور راجے مہاراجے ایک پھوٹی کوڑی بھی دینا نہیں کرتے۔ جب کہ لاکھوں مسلمان اور عیسائی اپنے دھرم اور جاتی کے لئے تُرنت اپنے پران دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور دے رہے ہیں۔ یہ اُچیہ وچاروں اور سنگٹھن کی کمی رہی۔ سب دکھوں کا پردھان کارن ہے۔ پھر یہ کمی کس پرکار دُور ہو سکتی ہے؟ اس پر بھی کچھ وچار کرنا اوشیک ہے۔

(۱) ہندو اتھوا آریہ نام سے کسی بھی ہندو کو دوویش نہیں ہونا چاہیئے۔ چاہے وہ سناتن دھرمی ہوں یا آریہ سماجی۔ سبھی آریہ ہیں۔ سبھی ہندو ہیں۔ اور رہیں گے۔ ایسا مانتے ہیں ہم سب کو ابھیمان ہونا چاہیئے نہ کہ لجا۔ ہم کو اپنے ہندو اتہاس پر گرو ہونا چاہیئے۔

سبھی ہندوؤں اور آریوں کو۔ چاہے وہ کسی بھی وچار دھارا کے انوگامی ہوں۔ اپنے اُپکاری نیتاؤں اور مارگ درشکوں کی جینتی بڑے اُتساہ سے منانی چاہیئے۔ اور بنا کسی بھید بھاؤ کے سب کو ایسے اُتسووں میں تن من دھن سے سہیوگ دینا چاہیئے۔ جیسا رام جینتی۔ کرشن اشٹمی۔ گورو دوس۔ دیانند بودھ آدی۔

کانگرس کو مسلم لیگ کا کبھی بھی کسی دشا میں مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مسلم لیگ کیول مسلمانوں کی ہے ـــــ یدی کانگریس اس سے سہیوگ کی پرارتھنا کرے۔ تو اس کا ارتھ یہ ہوگا۔ کہ کانگریس کیول ہندوؤں کی ہے۔ جب کہ واستو میں ایسا نہیں ہے۔ اسی نیم سے جہاں جہاں کانگریس اپنے جھنڈے کا اُتسو دیکھنی ہے۔ وہاں مسلم لیگ کا جھنڈا کبھی نہیں لہرانے دینا چاہیئے۔ کیونکہ کانگریس کا جھنڈا تو سبھی جاتیوں کا ہے۔ ہندو مسلمان پارسی اور عیسائیوں کا ہے۔ پھر الگ الگ جھنڈوں کی کیا اوشیکتا؟ الگ الگ جاتیہ سبھائیں سب کی ہیں۔ پرنتو وہ اپنا اپنا سُدھار کرنے کے لئے۔ سب جاتیوں کی پرتی ندھی سبھا کانگریس کو بنانا چاہیئے۔ اور کانگریس کو بالکل ہی نشپکش ہو کر سب کے ساتھ ویوہار کرنا چاہیئے۔ نہ کسی کے پرتی دیا اور نہ پکشپات۔ جہاں بھی انیائے ہوتا ہو اس کا ورودھ کرنا۔ اور اس کو روکنا اس کا پرم دھرم ہے۔ اُپادھیائے کوئی بھی ہو۔ ہندو مسلمان۔ چھوٹا یا بڑا ادھیکاری۔

(۵) ہندو دھرم شالاؤں میں اتھوا انیہ سُدھار کے استھانوں میں ولاسیتا پریمی نیسوارتھی اور واستوک وچارشیل دوانوں دوارا نرنیہ ہوتی گیتا اُپدیش دیا جانا۔ آدی کی نیم پوروک کتھائیں ہونی چاہیئیں۔

(۶) ان سنستھاؤں سے پرسپر کا دوویش بڑھتا ہے۔ اس لئے ان سب کا نام اور نیم بدل جانا چاہیئے۔ ایسی سنستھائیں سادو جنک سیوا بھی کریں۔ کم سے کم دوویش پورن پرچار نہ کریں۔ جیسے مسلم سکول۔ اگروال سکول۔ ویشیہ اناتھالیہ آدی سے ہوتا ہے۔

ہندوؤں کو اپنی شارِیرک دشا سدھارنے کا پربل پریتن کرنا چاہیئے۔ استھان استھان پر اکھاڑے۔ دیایام شالائیں نیم پوروک پُورُکوں کے سوا استھ سدھار کے لئے کھولے جائیں۔ اور ان کو سشستر سنچالن اور سواستھ سندھی کی ویوہارک شکشا دی جائے۔

یوگیہ وِدوان اُپدیشک کی ضرورت

سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما) کو ایک آریہ شاستروں یوگیہ ودوان سدا چاری اور انوبھوی اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماج کے پروہت کا کام نتیہ کتھا اور سنسکار آدی بھلی پرکار کرا سکے۔ یہ بھاد شالی دیکھتی ہوں۔ داگ و دہا جاننے والے کو وشیش دھیان دیا جائے گا۔

دیانو بھاؤ اور کی بھارفتا پر وشیش دھیان دیا جائے گا۔ پارتھنا پتروں میں اپنے تجربہ یاسک دکشنا یعنی ونتن محقوں دی جاوے گی۔ .... مانک دکشنا کے سمبندھ میں صاف طور پر لکھنے کی کرپا کریں۔ پرارتھنا پتر بہت جلد آنے چاہیئیں:-

کرشن چندر منتری سنٹرل آریہ سماج مانڈلے (برہما)

Digitized by eGangotri

ایک نصیحت آموز افسانہ

غریبوں کی کہانیاں

(از دُکھی رام نگری)

حسب معمول وسنت آج بھی اپنی نو سالہ اکلوتی بچی کملا کو کہانیاں سُنا کر اس کے ننھے دل سے ماں کی یاد بھلانا چاہتا تھا۔ اس نے شروع کیا۔ "ایک تھا راجہ" ــــ لیکن کملا نے آج اسے بیچ ہی میں ٹوک دیا ــــ "بابا تم غریب آدمیوں کی کہانیاں کیوں نہیں سناتے۔ ہمیشہ کہتے ہو ایک تھا راجہ۔ اس کی رانیاں تھیں۔ وہ بڑے سندر محل میں رہتے تھے۔ کیا دنیا میں راجہ ہی رہتے ہیں۔ میں تو بازار میں روز غریبوں ہی کو دیکھتی ہوں۔ راجہ صاحب کو تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں۔ بابا ہم بھی تو غریب ہیں۔ کیا ہماری کوئی کہانی نہیں؟ وہ کیوں نہیں سناتے؟"

وسنت خاموش تھا۔ اس کے جذبات تڑپ رہے تھے۔ کچھ دیر بعد بولا ــــ "اچھا سنو! ــــ ایک غریب تھا۔ جنگل میں رہا کرتا تھا۔ لکڑیاں کاٹ کر شہر میں بیچا کرتا تھا۔ اور اس طرح اپنا پیٹ پالتا تھا۔ ایک دن .... ایک دن ....!" اب وہ آگے کیا کہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ کیا اس غریب کو راجہ بنا دے۔ مگر اس دنیا میں تو ایسا نہیں ہوتا۔ راجاؤں اور بڑے آدمیوں کی کہانیوں میں تو زیادہ حصہ زندگی کی مسرتوں اور عیش و آرام کا ہوتا ہے۔ اس لئے کچھ حصہ تکلیفوں کا آنے پر کھٹکتا نہیں۔ کیونکہ آخیر میں ان کو گدی مل ہی جاتی ہے۔ مگر اس غریب کو راجہ بنا کر پھر گدی سے اُتارنا کس قدر ستم انگیز بات ہوگی؟ اس کا کہانی کہنے کا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ کملا کو دُکھ پہنچے۔ یہ تو اس کا دل بہلانے کو کہہ رہا تھا۔ غریبوں کی کہانیاں تو ایسی ہی ہوتی ہیں۔ وہ ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ کملا نے پوچھا ــــ "رُک کیوں گئے بابا! اس کے بعد کیا ہوا؟"

وہ کیا جواب دیتا۔ آخر بولا۔ یہ کہانی اچھی نہیں بیٹا۔ آؤ۔ اس کے بدلے تم کو ایک دوسری کہانی سناتا ہوں"

نہیں۔ نہیں۔ بابا میں تو یہی کہانی سنوں گی مجھے پسند آ رہی تھی۔ بابا جنگل میں تو اچھے اچھے منوہر پھول ہوں گے" ــــ کملا نے سادگی سے پوچھا۔

"جنگل میں پھول کہاں بیٹا۔ وہاں تو کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کے آگے تو کہانی یاد نہیں بھول گیا" ــــ وسنت نے بات ٹالنے کو کہا۔

"تم جو روز راجاؤں کی کہانیاں کہتے تھے۔ بابا ان میں تو تم کبھی نہیں اٹکتے تھے۔ آج اس کہانی میں تم کیسے بھول گئے؟"

اس سیدھے سادے جواب نے وسنت کے جذبات کی دُنیا ہلا ڈالی۔ وہ سوچنے لگا۔ ہاں یہ غریبی ہی کی تو کہانی تھی۔ جس نے اس کی پیاری پتنی سُشیلا کو اس سے جُدا کر دیا۔ کتنی دیر سے وہ بیمار تھی۔ لیکن وسنت کے پاس علاج کے لئے ایک پائی نہ تھی۔ آخر اس کی جان۔ اس کی روح اس کا چین۔ خوشی اور راحت .... سُشیلا کملا کو اکیلی چھوڑ کر غریبی کا افسانہ دہراتے ہوئے سو گئی .... آہ!

وسنت نے جذبات پر قابو پانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن اس کی آنکھوں سے دو بوندیں ٹپک ہی پڑیں "ارے بابا تم رو رہے ہو۔ کیوں؟ کیا میں نے تمہارا دل دکھا دیا؟ بولو بابا۔ اچھا بابا۔ اب میں یہ کہانی کبھی نہ سنوں گی۔ تم دوسری کہانی کہو" ــــ کملا کہتے کہتے رو پڑی۔ کتنی حساس طبیعت پائی تھی۔ اس نے بالکل اپنی ماں کی طرح جو کسی پنچھی کو پنجرے میں دیکھ کر رو پا کرتی تھی۔

آہ! وسنت نے پھٹی ہوئی میلی دھوتی سے کملا کے آنسو پونچھے۔ جس کے جواب میں کملا نے بھی اپنی ننھی ہتھیلی سے اپنے بابا کے رخساروں سے آنسوؤں کی دھاریں مٹا دیں۔ پھر وسنت نے اُسے گود میں اُٹھا لیا۔ اور پیار کر کے پوچھا ــــ "بیٹا تم نے کہانی سُنی؟"

"کونسی؟" کملا نے پوچھا۔

"غریبوں کی کہانی بیٹا" ــــ وسنت نے جواب دیا۔

"نہیں تو بابا۔ اب میں سننا بھی نہیں چاہتی۔ تم روتے ہو۔ یہ مجھے اچھا نہیں لگتا"

کملا کے لہجے میں پیار اور خفگی دونو تھے۔

"میں رو پا تو رو پا۔ تم کیوں رو دیں؟" وسنت نے پوچھا

"میں جو تم کو غریبوں کی کہانیاں سنانے کو کہہ رہی تھی اس لئے" ــــ کملا نے بھولے پن سے جواب دیا۔

"نہیں بیٹا یہ بات نہیں۔ کہانی تو میں نے کہہ بھی دی اور تم نے سن بھی لی۔ یہی اور تمہاری آنکھوں سے جو آنسو نکلے تھے یہی ان غریبوں کی کہانیاں ہیں" ــــ وسنت نے ضبط کرتے ہوئے کہا:

"آہیں بابا یہ آنسو ہی غریبوں کی کہانیاں ہیں؟" کملا متعجب تھی*

(دکھی رام نگری)

ایک نصیحت آموز افسانہ

سہاگ کی رات

(لیکھکہ: شریمتی پاربتی دیوی 'اپریتی')

"ماں! مجھے آگیا دو۔ کہ میں دلیش کے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن کروں" ــــ رمیش نے کہا۔

"کل سُہاگ رات ہے بیٹا۔ ابھی بہو کا کنگن بھی نہیں کھلا۔ بھلا اپنے گھر کے شگون کو چھوڑ تو وہاں کیا کرنے جائے گا۔ ابھی تیرا جانا اُچت نہیں ــــ بڈھا ماتا پُتر کو سمجھاتی ہوئی کہنے لگی۔

"ماں۔ نہیں کیا ہو گیا؟ کیا کیول ولاس کے کارن میں کرتویہ پتھ سے منہ موڑ دوں۔ جب سارے دلیش میں رد بد کے بادل گھر رہے ہوں۔ تب شگون کیسا؟ ہمارے ہی گھر میں منگل کہاں سے آیا؟ مجھے سانسارک پرلوبھنوں میں نہ پھنساؤ۔ ماں۔ آگیا دو"۔

"آہ! ایسا امنگل نہ بول بیٹا۔ بھلا اس شبھ منگل میں رد بد کہاں؟ گھر رہنا ہوگا۔ نہیں تو میں سمجھوں گی۔ تجھے کرتویہ پالن کی شکھشا نہیں ملی۔ تو کا لپنک جنتی جنم بھومی کے لئے اپنی جنم داتری جننی کا نرادر کر رہا ہے۔ کیا تیرا یہی کرتویہ پالن ہے۔ کیا گورو کی یہی شکھشا ہے؟"

"ماں" ....

"چپ کرو۔ میں صفائی میں کچھ بھی نہیں سننا چاہتی۔ آہ! بدی آج تیرے پتا جیوت ہوتے۔ تو وہ بھی دیکھتے۔ کہ ان کا دُرونیت پُتر کس پرکار ماتا کی نرادر کی بات کہہ رہا ہے۔ اُسے اپنی نو وداہتا بہو کا بھی دھیان نہیں ہے" ــــ کچھ ویچلت سی ہو کر ماتا نے کہا۔

رمیش کا ہردہ ودیرن ہو گیا۔ کیا سچ ہی اسے منگل کا دھیان نہیں۔ ماتا پتا کا اُپالمبھ دے رہی ہیں۔ بہو! آہ! سچ سچ اس سُندھا دھارا کو چھوڑ۔ اور وہ کون سا امرت پی کر جانا چاہتا ہے؟ نہیں۔ نہیں ایسا نہ ہو سکیگا۔ ایک انترپٹ اکانکھشا جس کے جھونکے میں تینوں لوکوں کا دیبھو لوٹتا ہے۔ اتنا بھیشن تیاگ وہ نہ کر سکیگا۔ پریم کی شیتل ندی کو چھوڑ کر وہ کرتویہ کی چٹان سے ٹکر نہ لے سکیگا۔ رمیش سوچنے لگا۔ کہ ماتا کی باتوں میں کتنا تتھیہ ہے۔ میں ودھوا ماں کا اکلوتا پُتر ہوں۔ کیا اس کو اسہائے اوستھا میں دُکھ پہنچانا مجھے میرے دھرم سے گرا نہ دیگا؟ اُتساہ ہیتا میں نشی اپنی دُربلتا کا انُوبھو کرتا ہے۔ رمیش نے بھی ماتا سے کھشما یاچنا کر سبھا کے نمنترن کا وچار تیاگ دیا۔

ماتا پرسن ہو اُٹھی*

(۲)

ہیں؟ کیا سچ مچ ہی وہ سبھا میں نہ جائیں گے؟ سُندھا کانپ اُٹھی۔

"ہاں بھابی۔ بھیا نے اپنا وچار تیاگ دیا" ــــ سرلا نے کہا۔

"کیا یہ نشچے ہے سرلے؟"

"کھید ہے بھابی۔ یہ ستیہ ہے"

"آہ! شوک۔ بھلا کارن بھی سنوں"

"بھابی! بھیا وواہ کا منگل منانے کے کارن کرتویہ پالن کے لئے جانا نہیں چاہتے"

"سمجھی سرلے۔ دوسرے شبدوں میں ان کو کرتویہ چیت کرانے کا کارن میں ہی ہوں نہ"

"یہی سمجھئے!"

آہ! کیسا کہ لانچھن ــــ میری ....

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

اصلاحات حیدرآباد پر سرکردہ اخبارات و لیڈروں کا تبصرہ

"ٹری بیون" کا تبصرہ

"حیدرآباد کی اصلاحاتی سکیم جس کا بڑی منت اور بیتابی سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ آخرکار سامنے آ ہی گئی۔ سکیم کو غور سے دیکھنے کے بعد بلا شک و شبہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسی ناتسلی بخش سکیم کا خواب و خیال بھی نہیں تھا۔ شاید کسی نے اسی سکیم کی بابت کہا تھا۔ کہ کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۳ء سے اصلاحات دینے پر غور کیا جا رہا تھا۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں ایک ریفارم کمیٹی بنائی گئی۔ کمیٹی نے اسی میٹنگیں کیں۔ اور ۲۳۵ گھنٹے بحث ہی صرف کئے۔ نیز کمیٹی نے مختلف انجمنوں کی ۸۵ مختلف نمائندگیوں اور عرضداشتوں پر غور کیا۔ چنانچہ اصلاحات جو نظام صاحب کی منظوری سے نافذ کی گئی ہیں کمیٹی کی شبانہ روز محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص شروع سے آخر تک اس سکیم کو پڑھے۔ تو بلا ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ کہ یہ تمام محنت رائیگاں گئی ہے۔

کمیٹی نے لکھا ہے۔ کہ حضور نظام ذات بذات پبلک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور ان سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ کسی منتخب شدہ ممبر کی نسبت خود زیادہ بہتر نمائندہ ہیں۔ اس لئے ان حالات میں والیٔ ریاست کو صرف یہ ہی اختیار نہیں۔ کہ وہ اسمبلی کے کسی قانون یا کام کو روک دے۔ بلکہ ان سے اختیار ہے۔ کہ وہ ایگزیکٹو کو یا حکومت کی مشنری کو بالکل توڑ دے۔ اور پبلک کی پیدا شدہ ضرورت کے مطابق حکومت چلائے۔ شاید کمیٹی کو یہ معلوم نہیں۔ کہ پہلے دو سٹوارٹ بادشاہوں کے وقت سے لے کر آج تک کسی برطانوی بادشاہ کے متعلق ایسے الفاظ نہیں کہے جا سکتے۔ گو پارلیمنٹ میں بادشاہ قانونی طور پر بہترین شمار ہوتا ہے۔ مگر سیاسی طور پر بادشاہت لوگوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اور ہر ایک جمہوری حکومت میں ایسی ہی حالت ہوتی ہے۔ کیا نظام حیدرآباد خود نہیں محسوس کرتے۔ کہ انہوں نے جو اپنی آئینی پوزیشن رکھی ہے۔ وہ اس عالی بادشاہ کے اصول کے برخلاف ہے۔ جس کا وارث ہونے کا وہ بڑے فخر سے ذکر کرتے ہیں۔ آج کل جن ہندوستان میں بادشاہ آپ یا اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ حکومت کی مشنری کو نہیں چلاتا۔ اور اسے اپنی مرضی سے نہیں توڑ سکتا۔ بلکہ مختلف صوبوں میں لوگوں کے اپنے نمائندے حکومت چلا رہے ہیں۔ اور بادشاہ کے آئینی مشیروں یعنی پبلک کے نمائندوں کو دن بدن زیادہ اختیار مل رہے ہیں۔ لیکن ریفارمز کمیٹی نے جو اصول پیش کیا ہے۔ وہ پرانے وقتوں کے لئے موزوں تھا۔ موجودہ وقت کی ضرورت کو پورا کرنے کے ناقابل ہے۔

مایوس کن نمائندگی۔ سکیم کے مطابق اسمبلی میں ۸۵ نشستوں میں صرف ۴۲ منتخب ہوں گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نصف سے بھی کم۔ گویا ریاست حیدرآباد کے باشندوں کو آج بھی وہ حقوق نہیں دئے گئے۔ جو برطانوی ہند کو بیس سال پہلے مل چکے ہیں۔ اس سکیم سے تو مہاراجہ کشمیر کی سکیم بہت اچھی ہے۔ جس کا فروری سنہ ۱۹۳۹ء میں اعلان کیا گیا۔ وہاں ۷۵ نشستوں میں سے چالیس منتخب اور ۳۵ نامزد ہیں۔

اسمبلی یا بحث کرنے والی سوسائٹی اس سکیم کی رو سے وزراء کلی طور پر نظام کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ خواہ وہ منتخب شدہ ہوں یا نامزد۔ ان کی حیثیت صرف Ex-Officio ہے۔ ممبران کی یہ موجودہ کونسل اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو محض ایک سفارشی حیثیت رکھتی ہے۔ اور صرف ایک بحث کرنے والی سوسائٹی ہے۔ جس کے پاس کوئی اختیار نہیں۔

ہندوؤں کی مایوس کن نمائندگی

سکیم کا سب سے مضحکہ خیز وہ حصہ جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی نمائندگی کا ذکر ہے۔ دس فیصدی مسلمانوں کو ۸۵ فیصدی ہندوؤں کے برابر نمائندگی دے کر ریاست نے ایک سیاسی مذاق کیا ہے۔ کوئی بھی منصف مزاج آدمی اس نمائندگی کو قرین انصاف نہیں سمجھ سکتا"۔

معاصر "ٹائمز آف انڈیا" کی رائے

"اس سکیم کا سب سے دلچسپ وہ حصہ ہے۔ جس میں حلقوں کی تقسیم علاقوں کی بجائے اقتصادی طور پر کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ عام موجودہ تجویز جس میں حلقوں کی تقسیم جغرافیائی حالات اور آبادی کے مطابق ہوتی ہے کے برخلاف ریاست کے نمائندے مختلف اقتصادی مفادات کی طرف سے نمائندگی کریں گے یہ اصول پولیٹیکل تجویزی کے سراسر خلاف ہے۔ ان حالات میں نظام سرکار کی طرف سے عائد کردہ اصلاحات جمہوریت کے سراسر منافی ہیں"۔

"سول ملٹری گزٹ" کا تبصرہ

"اس سکیم میں کچھ بھی نہیں دیا گیا۔ مشترکہ انتخابات تجویز کئے گئے ہیں۔ مگر موجودہ بجیسلیچر میں نامزد ممبروں کی بھاری تعداد مقرر کر کے اور مخصوص مفاد کو جو دیہات میں رہنے والی آبادی کی بھاری اکثریت کے مفاد سے مختلف اقلیت ہے کو بھاری نمائندگی دے کر اس خوبی کو ملیامیٹ کر دیا گیا ہے۔ سٹیٹ اسمبلی میں ۲۴ نشستیں ہندوؤں کو دی گئی ہیں۔ جن کی آبادی نوے ۹۰ فیصدی ہے۔ اور ۲۴ نشستیں ہی مسلمانوں کو جن کی آبادی دس فیصدی ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ کے لئے جو محکمہ جات ریزرو رکھے گئے ہیں۔ ان کی فہرست غیر معمولی طور پر لمبی ہے۔ اور نظام صاحب کی ایگزیکٹو کونسل

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

نظام سرکار آریہ سماج کے ساتھ انصاف کرے

سارودیشک سبھا کے فیصلہ پر "سول ملٹری گزٹ" کا تبصرہ

سارودیشک سبھا کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر "سول ملٹری گزٹ" لکھتا ہے۔ کہ "سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس وقت تک کے لئے حیدرآباد ستیاگرہ ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جب تک کہ نظام سرکار مذہبی آزادی کے مسئلہ کے متعلق اپنے رویہ کی وضاحت نہ کرے۔ نظام سرکار کے حال ہی کے بیان کے مفہوم کے بارے میں سارودیشک سبھا کو یہ شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے نیز اس اندیشہ کی وجہ سے کہ ستیاگرہ اندولن کو قطعی طور پر بند کرنے کا یہ مطلب سمجھا جائے گا۔ کہ دس ہزار والنٹیروں کو جو کہ اس وقت جیلوں میں ہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔ تیرہ سو ستیاگرہیوں کے جتھے کو برقرار رکھنے کی ضرورت پڑی ہے۔ جو کہ ریاست کی سرحد پر ستیاگرہ کرنے کیلئے جمع ہیں۔ جو کہ حکم ملتے ہی ستیاگرہ کر دیں گے۔

حیدرآباد میں ستیاگرہ کا جواز ان مشکلات میں مضمر نہیں ہے۔ جو کہ حکام حیدرآباد کو پیش آ رہی ہیں۔ بلکہ اس کی اس صلاحیت میں ہے کہ اس نے تمام ہندوستان میں آریہ سماجیوں کی معقول شکایتوں کی جانب رائے عامہ کی توجہ مبذول کر دی ہے۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ یہ کام اس نے بڑے موثر طریقے پر کیا ہے۔

آریہ سماجی نیتا نظام سرکار سے صرف یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ان کو دھارمک معاملات میں تقریر اور جلسہ کی آزادی۔ مندر بنانے اور مرمت کرنے اور پرائیویٹ سکول سے قائم کرنے کی بشرطیکہ وہ فرقہ وارانہ جھگڑے کو روکنے والے قوانین کے مطابق ہوں کی آزادی۔ دھرم پرچار کی آزادی دی جائے۔ آریہ سماج کی جانب سے جو مطالبات پیش کئے گئے ہیں۔ اور نظام سرکار نے اپنے کمیونک میں جس پالیسی کی وضاحت کی ہے بہت معمولی فرق ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارودیشک سبھا نے جن شکوک کا اظہار کیا ہے۔ اور نظام سرکار کے جو وعدے ہیں۔ ان کی جانچ کرنے کے لئے ان کو ان تجرباتی واقعات کی کسوٹی پر کسنے میں کچھ مشکل پیش نہ آئے گی۔ جو سارودیشک سبھا نے پیش کئے ہیں۔

اس معاملہ سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں یہ امید کی جا رہی ہے۔ کہ اس معاملہ میں انصاف کیا جائے گا"۔

حیدرآباد کی جیل سے چھوٹے ہوئے ایک ستیاگرہی کا دیہانت

ناقص خوراک کی وجہ سے انتڑیاں خراب ہو چکی تھیں

ریاست حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں ایک اور ستیاگرہی شہید ہو گیا ہے۔ اس ستیاگرہی کی موت آج سوا چھ بجے صبح آیورویدک کالج لاہور میں ہوئی ہے۔ متوفی کا نام بھگت اڈرو مل ہے۔ سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ ۱۷- مارچ کو آریہ سماج سرگودھا کا پنجم سیکشن کی طرف سے سات ستیاگرہیوں کا جتھا لے کر شولاپور گئے تھے۔ اور ۲۲- مارچ کو لالہ خوشحال چند جی خورسند نمبر ۲ ڈکٹیٹر کے ساتھ گلبرگہ میں ستیاگرہ کر کے گرفتار ہوئے تھے۔ آپ کو اٹھارہ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ مگر جیل میں بیمار ہو گئے۔ اور حکام جیل نے بیماری کی بنا پر آپ کو نظام آباد یا گلبرگہ جیل سے قبل از وقت رہا کر دیا۔ رہائی کے بعد کچھ دن آپ منماڈ سنٹر میں رہے۔ وہاں سے قدرے آرام کرنے کے بعد آپ سرگودھا روانہ ہوئے۔ مگر کمزوری اور بیماری کے باعث راستہ میں کچھ دن دہلی میں ٹھہرے۔ ۵-۶ روز ہوئے دہلی سے لاہور آئے۔ مگر سفر کے ناقابل تھے۔ اس لئے آریہ سماج مندر انارکلی میں پہنچے۔ سماج مندر میں آپ پر ادیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ان کی سیوا اور علاج ہوتا رہا۔ مگر اس سے کچھ آرام نہ ہوا۔ بلکہ حالت خراب ہی ہوتی گئی۔ کل شام کو آپ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ اس پر آپ کو آیورویدک کالج ہسپتال میں ۵½ بجے ایمبولنس پر ڈال کر داخل کیا گیا۔

جیل میں ناقص خوراک کے باعث ان کی انتڑیاں کوئی چیز ہضم کرنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔ بہترین کوشش کے باوجود ان کی حالت بہتر نہ ہو سکی۔ اور آج ۶¼ بجے صبح دفعتاً ان کے دل کی حرکت بند ہو گئی۔

حیدرآباد کی جیلوں میں دو اور ستیاگرہی چل بسے!

(منماڈ ۳۰- جولائی) جیل میں دو اور ستیاگرہیوں کی موت ہو گئی۔ ان کی موت کیا تھ جیل میں مرنے والے ستیاگرہیوں کی تعداد بیس تک پہنچ گئی ہے۔ پنڈت رام رتن شرما ٹکٹ کلکٹر ریلوے سٹیشن دہلی کے بیٹے مسٹر شانتی پرکاش لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۷- جولائی کو عثمان آباد جیل میں سورگباش ہو گئے۔ سورگیہ آریہ ویر کو ٹائیفائیڈ اور بعد ازاں نمونیہ ہو گیا تھا۔ بیماری کے آغاز میں اسے مشروط رہائی کی پیشکش کی گئی۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ بیماری کی خبر ملنے پر سورگیہ ستیاگرہی کے پتا ۲۹- جولائی کو عثمان آباد پہنچ گئے۔ لیکن انہوں نے بھی اپنے لڑکے کو مشروط طور پر رہا کرانا منظور نہ کیا۔ بھیوبن ستیاگرہی کھانڈے راؤ اورنگ آباد سے اپنے گاؤں جاتے ہوئے جیل میں سورگباش ہو گئے۔ وہ جیل میں بیمار ہو گئے تھے۔ اور ۱۸- جولائی کو انہیں اورنگ آباد جیل سے نازک حالت میں رہا کیا گیا تھا۔

علاج کرنے والے ڈاکٹروں کا بیان

وہاں دھنیہ رام دت اور دیو برت نند نے آپ کا علاج کیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جس وقت مریض کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اس کا ٹمپریچر ۱۰۰.۴ تھا۔ دل ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا تھا۔ نظروں میں بار بار ہلچل ہوتی تھی۔ پتلا پاخانہ آتا تھا۔ دودھ وغیرہ حلق کے نیچے نہیں جاتا تھا۔ ان کی بیماری کی وجہ یہ تھی کہ

تیسری جیل یاترا

مرحوم کی عمر اس وقت ۵۶ سال کے قریب تھی۔ ان کا کوئی لڑکا نہیں ہے۔ صرف دو لڑکیاں ہیں۔ اور دونو شادی شدہ ہیں۔ لاہور سے ان کی نازک حالت کی تار ملنے پر ان کی ایک لڑکی شریمتی لاجونتی اور ان کا داماد سردار نہال سنگھ آج سات بجے صبح سرگودھا سے لاہور پہنچے۔ مگر ان کے پہنچنے سے پیشتر بھگت جی کی موت ہو چکی تھی۔ دوسری لڑکی لائلپور میں بیاہی ہوئی ہے۔ وہاں ان کی موت کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دی گئی ہے۔ بھگت جی کے داماد نے اخباری نمائندہ کو بتایا ہے۔ کہ جب ان کے سسر سرگودھا سے ستیاگرہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ تو ان کی صحت بڑی اچھی تھی۔ بھگت جی کانگریس کے بڑے سرگرم کارکن تھے۔ اور کانگریس کی تحریکوں کے سلسلہ میں دو بار جیل یاترا کر چکے تھے۔ اور

یہ ان کی تیسری جیل یاترا تھی۔ کانگریس کے کام کے سلسلہ میں ۲۱-۱۹۳۰ء میں انہیں ایک سال کی سزا ہوئی تھی۔ اور ۱۹۳۲ء میں چھ ماہ کی۔ ایک دفعہ ۳۲-۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر مہا سنگھ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے وقت ضلع کچہری سرگودھا میں لاٹھی چارج ہوا تھا۔ اور بھگت جی نے بڑی دلیری سے پولیس کی بہت سی لاٹھیاں کھائیں۔ مگر اُف تک نہ کی۔ سرگودھا میں ان کی مرتیو کی خبر پہنچ چکی ہے۔ اور وہاں کی آریہ سماج کے پردھان پنڈت گوبند رام کا تار آیا ہے۔ کہ وہ بھی بھگت جی کی ارتھی کے جلوس میں شامل ہونے کیلئے کچھ اور اشخاص کے ہمراہ لاہور پہنچ رہے ہیں۔

بھگت جی کی لڑکی کا کہنا ہے۔ کہ ان کے پتا کا انہیں صرف ایک خط ۲۲- مارچ کو ان کی گرفتاری سے پہلے کا لکھا ہوا موصول ہوا تھا۔ اس کے بعد ان کا کوئی خط نہیں آیا۔ انہیں ان کی وہاں کی بھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ صرف کل ہی نازک حالت کے متعلق تار ملا ہے۔

ریاست حیدرآباد میں فوری تحقیقات کی ضرورت

مسٹر گرین فل ممبر پارلیمنٹ کا حکومت برطانیہ سے مطالبہ

لنڈن:- مسٹر گرین فل ممبر پارلیمنٹ نے "مانچسٹر گارڈین" میں مندرجہ ذیل چٹھی شائع کرائی ہے:-

"۱۰- جولائی کو ریاست حیدرآباد کے اورنگ آباد جیل میں ہندو ستیاگرہی قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے متعلق میرے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کرنل میور ہیڈ نائب وزیر ہند نے کہا تھا۔ کہ اس معاملہ میں لارڈ زٹ لینڈ ریاست کے نمائندہ سے مسلسل نامہ و پیام کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک میرا اطمینان نہیں ہوا۔ کہ خاص تحقیقات کی ضرورت ہے۔ نائب وزیر ہند کے اس جواب سے میں مطمئن نہیں ہوا۔ کیونکہ مجھے ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں مجھے حیدرآباد کے صورت حالات سے آگاہ کیا گیا ہے۔

انٹرنیشنل آرین لیگ

میں تحقیقات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ انٹرنیشنل آرین لیگ ایک نمائندہ اور با اثر جماعت ہے۔ تار موصول ہونے کے بعد میں نے لیگ کا پمفلٹ "حیدرآباد میں آریہ سماج کا کیس" بھی پڑھا ہے۔

میں نے مشہور ہندو لیڈر مسٹر این سی کیلکر کا بیان بھی پڑھا ہے۔ ان بیانوں میں لکھا ہے۔ کہ ریاست کے ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو نظام راجیہ کے نظم و نسق کا شکار بن رہے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ حیدرآباد ریاست میں ہندوؤں کو ابتدائی شخصی حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ انہیں تقریر و تحریر کی آزادی نہیں۔ اور ان کے مذہب پر طرح طرح کی پابندیاں عائد ہیں۔

فوری تحقیقات کی ضرورت

ریاست حیدرآباد میں کوئی ہندو اپنی شادی نہیں کر سکتا۔ اگر اس کی تاریخ مسلمانوں کے تہوار محرم کی تاریخوں کے ساتھ آجائے۔ ذیل میں سب انسپکٹر پولیس کا ایک حکم دیا جاتا ہے۔ جو اس نے مانک نگر کے سیکرٹری کو دیا:-

"مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کے سرکل میں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اصلاحات حیدرآباد پر سرکردہ اخبارات اور لیڈروں کا تبصرہ

بقیہ صفحہ ۱۳

اسمبلی کے سامنے جواب دہ نہیں ہوگی۔ اسمبلی کو محض ایک شاندار ڈی بیٹنگ سوسائیٹی کی حیثیت حاصل ہوگی"

ڈاکٹر پٹابھائی سیتا رامیہ کا بیان

ڈاکٹر پٹابھائی سیتا رامیہ ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کہا کہ "نظام سرکار کا اعلان لفظوں کے ہیر پھیر کے سوائے کچھ بھی نہیں۔ بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام سرکار کی موجودہ اصلاحات آئینی جمہوریت کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ لیکن دراصل ہیں کچھ بھی نہیں۔ جن اصلاحات کو نافذ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ محض ڈھونگ ہے۔ موجودہ اسمبلی کی ہیئت ترکیبی اس قسم کی ہے۔ کہ جس میں جمہوریت نشوونما پا ہی نہیں سکتی مطلق العنانی بدستور جاری رہے گی۔ حیدرآباد کے عوام یہ توقع لگائے بیٹھے تھے۔ کہ مجوزہ اصلاحات کا اعلان ان کے لئے سول لبرٹیز کا پیغام لائے گا۔ لیکن ان کی یہ امید پوری نہیں ہوگی۔ جب تک لوگوں کو ابتدائی حقوق نہیں دئے جاتے۔ اصلاحات خواہ وہ کتنی ہی صدق دلی سے بھی کیوں نہ پیش کی گئی ہوں۔ بے چینی کو دور کرنے میں ناکام رہیں گی"

نظام کونسل کے ایک ممبر کا خیال

مسٹر ایم نرسنگھ راؤ ایم۔ ایل۔ سی نے جو حال ہی میں سمجھوتہ کرانے کی ناکام کوشش کرتے رہے حیدرآباد کی نئی اصلاحات کے متعلق کہا ہے "اس سکیم کا ایک خاص پہلو مخلوط انتخاب کا طریقہ رائج کرنا ہے۔ مگر مجھے ڈر ہے۔ کہ یہ مفید ثابت نہ ہو سکیگا۔ اس سکیم کا سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب نہیں بنائے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قابل آدمی لیجسلیچر میں نہ آسکیں گے۔ مجوزہ اصلاحات نہایت قدامت پسندانہ اور غیر جمہوری ہیں۔ اور ملک کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتیں"

شری ایم ایس انے کا بیان

شری ایم ایس انے لیڈر سنڈو نیشنلسٹ پارٹی مرکزی اسمبلی نے ایک طویل بیان کے دوران میں فرمایا ہے۔ کہ "نظام گورنمنٹ کی سکیم اصلاحات جمہوریت کش۔ رجعت پسندانہ۔ غیر حقیقی۔ ناتسلی بخش اور نامنصفانہ ہے"

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کا بیان

"ریاست حیدرآباد میں جن اصلاحات کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ بالکل ناتسلی بخش اور غیر مفید ہیں۔ ان اصلاحات سے تو ریاست کی سب سے بڑی اکثریت کو اس چھوٹی سی اقلیت کے برابر بنا دیا گیا ہے۔ جو کل آبادی کا نو دس فیصدی ہے۔ ان اصلاحات میں مسلمانوں پر عنایت کی بارش کرنے میں کمال کر دیا گیا ہے"

سرگودھا میں ستیاگرہی شہید بھگت راڑا مل کی ارتھی کا جلوس

(سرگودھا ۳۰۔ جولائی) حیدرآباد ستیاگرہی بھگت اروڑا مل کی موت کی خبر بذریعہ تار لاہور سے یہاں پہنچی۔ اسی وقت ستیاگرہ کمیٹی کے کارکن ڈاکٹر گوبند رام۔ لالہ مدن لال گلاٹی۔ مسٹر ہری رام سکینہ اور دیگر اصحاب بذریعہ لاری لاہور کو روانہ ہوگئے۔ اور رات کے اڑھائی بجے ان کی لاش کو بذریعہ لاری سرگودھا لایا گیا۔ اور آج تقریباً پونے سات بجے آریہ سماج بلاک نمبر ۲ سے ان کی ارتھی کا جلوس نکالا گیا۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں مرد و زن جلوس میں شامل تھے۔ اور عام پبلک کے علاوہ ہر دو آریہ سماج گوردوارہ کمیٹی۔ سناتن دھرم سبھا اور کانگریس کمیٹی کے کارکن بھی ہمراہ تھے۔ ارتھی کے ہمراہ قومی جھنڈا۔ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے جھنڈے تھے۔ جلوس شہر کے تمام بازاروں سے ہوتا ہوا تقریباً دس بجے شمشان بھومی میں پہنچا۔ اس وقت جلوس تقریباً ایک میل لمبائی میں تھا۔ باوجود سخت گرمی ہونے کے شہر کا کوئی لیڈر ایسا نہ ہوگا۔ جو جلوس میں شامل نہ ہوا ہو۔ شمشان بھومی میں ڈاکٹر لبنا سنگھ۔ پنڈت ٹولا رام۔ چوہدری اندر لال۔ ڈاکٹر گوبند رام وغیرہ اصحاب نے بھگت جی کی زندگی پر تقریریں کیں۔ ڈاکٹر لبنا سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھگت جی ۱۹۲۱ء سے کانگریس کی تحریک میں زبردست حصہ لیتے رہے ہیں۔ جب کبھی بھی تحریک شروع ہوئی سب سے پہلے قربانی انہوں نے دی۔ جب حیدرآباد ستیاگرہ کرنے کیلئے سرگودھا سے جتھا روانہ ہوا۔ تو سب سے پہلے انہوں نے اپنا نام بطور والنٹیر پیش کیا۔ اس کے بعد دیگر اصحاب نے تقریریں کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کے نام پر کوئی نہ کوئی یادگار ہونی چاہیئے۔ جس پر آخر میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ان کے نام پر شہر میں جنج گھر بنوایا جائے۔ اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہو۔ جس میں گوردوارہ کمیٹی آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے ۲-۲ نمائندے ہوں۔ اور کانگریس کمیٹی کے تین نمائندے ہوں۔ اس کے بعد لوگوں نے روپیہ کافی تعداد میں دینے کے وعدے کئے اور شمشان بھومی سے لوگ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے واپس آئے۔ شہر میں جب ان کی موت کی خبر بجلی کی طرح پھیلی۔ تو آج بھی شہر میں خود بخود مکمل ہڑتال ہوگئی۔ اور آج گندم منڈی ان کے ماتم میں تمام دن بند رہی۔

(نامہ نگار)

شولاپور۔ کانپور۔ بنارس اور لکھنؤ میں ہولناک فسادات کی ذمہ داری کس پر ہے؟

ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ مولانا علیم شاہ نظامی کا اعتراف

مولانا علیم شاہ نظامی نے ۱۳۔ جولائی کے "رہبر دکن" میں لکھا ہے۔ کہ:-

"ہندوستان میں مسلمان آریوں کے ایسا پوربی دیوہار کو دیکھتے دیکھتے لہو کے گھونٹ پی رہے تھے۔ اور تنگی ہر اپنی اخباروں تھا کیندروں کے ذریعہ خبردار کرتے رہے۔ سینکڑوں وردھی سبھائیں کیں۔ پرستاو پاس کئے۔ ادھیکاریوں کو خبریں دیں۔ لنڈن گئے اور آئے۔ لیکن جب دیکھا۔ کہ کہیں سے بھی حیدرآباد کی سہائتا کوبھوتی میں کوئی آواز نہیں اٹھ رہی ہے تو مسلمانوں نے بھی اپنی کمریں کس لیں۔ بلکہ کانپور۔ دہلی۔ بنارس۔ لکھنؤ۔ جودھپور و شولاپور کے سوا بھیانی مسلمانوں نے ان آریہ تیتھوں اور سہائی غنڈوں کی سر بازار خوب ہی خبر لی۔ ان کے جلوسوں کو سر بازار ہی گھیر لیا۔ زخمی کیا۔ خود بھی زخمی ہوئے۔ اور حیدرآباد کی شان رکھ لی۔ بڑی دیرادری کے حق کو اپنی ہمت سے پورا کیا"

اس وکتویہ کو پڑھ کر آشا ہے۔ کہ ان ہر انتیہ سرکاروں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ جو پچھلے فرقہ وارانہ دنگوں میں آریہ سماج کو اپرادھی بنا رہی ہیں

سیٹھ دھنی رام کا سورگباش

(کراچی ۳۔ جولائی) ایبٹ آباد۔ جہلم اور کراچی کے مشہور آریہ سماجی لیڈر جو کراچی میں بھیشم پتامہ کے نام سے مشہور تھے۔ ۱۸۔ جولائی کو یہاں پرلوک گمن کر گئے ہیں۔ آپ کی مرتیو سے آریہ سماج میں جو جگہ خالی ہوگئی ہے۔ اس کی پورتی مشکل ہے۔ مرتیو کے وقت آپ کی آیو ۸۲ برس کی تھی۔ آپ ان خوش قسمت آریہ سماجیوں میں سے تھے جنہوں نے رشی دیانند کے درشن کئے تھے۔ سیٹھ دھنی رام پنجابی تھے۔ موضع بھون تحصیل پکوال ضلع جہلم کے ایک معزز کھتری گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ شروع سے ہی ہونہار تھے۔ نیز ۵ویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو اسی سکول میں نائب معلم مقرر کر دیا گیا۔ پھر آپ نے پٹوار کا کام سیکھا۔ وہ کام چھوڑ کر پھر پولیس میں بھرتی ہوگئے۔ اور چند ماہ میں ہیڈ کانسٹیبل کے درجہ پر پہنچ گئے۔ افسران بالا سے اختلاف رائے ہونے پر آپ نے ملازمت بھی ترک کر دی۔ اور آریہ سماج کے کام کی طرف توجہ دی۔ ایبٹ آباد میں کاروبار شروع کر دیا۔ ۱۹۰۷ء میں آپ کی پولیٹیکل سرگرمیوں کی وجہ سے آپ کو صوبہ سرحد سے نکال دیا گیا۔ آپ نے ایبٹ آباد میں آریہ سکول قائم کیا۔ اور اس کے لئے بڑا کام کیا۔ آریہ گرلز سکول جہلم اور آریہ سماج مندر آپ کی ہی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ مجلسی سدھار کے کام میں آپ بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ پیدا لیڈر اور رہنما تھے۔ کراچی کی آریہ سماج دلچسپی لینے کے علاوہ پنچایتوں کی جماعتوں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ آپ کی مرتیو کی خبر سننے پر کراچی کی آریہ سماجی اور ہندو انسٹی ٹیوشنیں بند کر دی گئیں۔

(پرنسپل رام سہائے کراچی)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ سہاگ کی رات

اب بھلا شادی پر تشار بات ہو گیا۔ میں یہ سہہ نہ سکوں گی۔ ایک ودیشی ور وہی کے ساتھ سمبندھ نہ کر سکوں گی۔ تب اپنا کرتویہ پالن کروں گی سرلے! تم اپنے بھیا کو اس پاپ پھندے سے روکو۔"

"وہ یہ ہے بھابھی میں دیکھ چکی ہوں۔ وواہ کا لگن ہے۔ سہاگ رات ہے۔ ماتا جی آگیا ہے۔ بھلا بھیا کو تین تین کارنوں سے ہونے پر دیش سیوا کے لئے اوکاش کہاں؟"

سدھا کی انتر آتما دیا کل ہو اُٹھی۔ وہ ودیشی ور وہی کے ساتھ کبھی بھی سمبندھ نہیں کر سکتی۔ کرتویہ پالن کے لئے سدھا کو سرو سو بلیدان کرنا ہو گا۔ کرے گی۔

(۳)

شام کے ۵ بجے ہوں گے۔ گھر میں تہلکہ مچا تھا۔ بہو کا پتہ نہ تھا۔ سرلا بھی وہاں نہ تھی۔

"بہو چھوکریاں گئی کہاں؟" ماتا نے گھر سر پر اُٹھا لیا ــــ کلجگ ہے نہ؟ یہ رمیش کی دریوجناؤں کا پرنام ہے۔ اس نے سرلا کو پڑھا دیا۔ پھر وواہ بھی نہ کرنے دیا۔ تبھی تو آج یہ دن نصیب ہوا۔ کنتو وہ کل کی چھوکری۔ اس بہو کو کیا ہو گیا؟

ماتا چلا رہی تھی ــــ "ہائے ہائے اب میں برادری میں کون سا منہ دکھلاؤں گی۔ جب لوگ کہیں گے۔ اس کی بہو بیٹیاں بھاگی پھرتی ہیں۔"

میدان بھیڑ سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ ایک شدھ کھدر کی ساڑھی پہنے سدھا منچ پر کھڑی تھی۔ اس کی وکرتا میں ریخ دنا جوش تھا۔ جنتا نستبدھ تھی۔ کاٹھ کی مورتی کے سمان دھیان لگن تھی۔

سہسا سلح پولیس نے پرویش کیا۔ لوگوں پر لاٹھیاں برسنے لگیں۔ پھر بھی ان کے کانوں میں "سدھا" کے واکیہ گونج رہے تھے۔

"بھائیو! یہ پرتیکشش تمہارے اُوپر دوسرا انیائے ہے۔ ہمیں اپنے دکھوں کو کہنے سننے کا بھی ادھیکار نہیں۔ کنتو گھبرانے کی بات نہیں۔ سنتیہ کی وجے ہوتی ہے۔ ستیہ پتھ سے منہ مت موڑو۔ بھائیو! تم بھارت ماں کی سنتان ہو۔ آج اُسے پرادھینتا سے بچاؤ......"

آہتوں کی کرونا آہیں "بندے ماترم"

(۴)

کی دھونی میں پری نت ہو رہی تھیں۔ رمیش آیا۔ اس نے دیکھا۔ کہ سدھا منچ پر براجمان ہے۔ سبھا کا نیترتو کر رہی ہے۔ اسی سمیہ کسی نے اس کی اور اشارہ کیا۔ ایک لاٹھی لگی۔ سدھا گر پڑی۔ اس کے سر سے رکت دھارا پھوٹ نکلی۔ ساتھ ہی چیخ کر رمیش بھی گر پڑا۔

(۴)

رات کے ۹ بجے تھے۔ دو شو پھول مالاؤں سے سجے مرگھٹ کی اور جا رہے تھے۔ ساتھ میں اسنکھیہ بھیڑ تھی۔ لوگ کہہ رہے تھے۔ یہ "سدھا" دیوی ہے۔ اس دیوی نے پتی کو کرتویہ چیت جان کر کرتویہ کی ویدی پر اپنے پرانوں کی بلی دیدی۔

جھروکھوں سے بدھ ماتائیں اس کے اوپر پُشپ ورشٹی کر رہی تھیں۔

لوگ کہہ رہے تھے ــــ

وہ کرتویہ پالن کر کے دیوی سہاگ رات منانے چل دی ہے۔ آج اس کی سہاگ رات ہے۔

راشٹر نرمان میں استریوں کا حصہ

بقیہ صفحہ ۸

جائے گی۔ اور پہلے کی ابیکشا ادھک درڑھ آدھار پر اپنے پیر جما لیگی۔

اتہاس کی ورتمان اوستھا میں سنسکرت ادھکانش میں "بلنگ" ہے۔ اور کچھ اُداہرنوں میں کیول سماج کی شوبھا بڑھک سدر سیلا بننے کے لئے مہلاؤں نے اپنے رسوئی گھر کو چھوڑ دیا ہے۔ پرنتو کیول شوبھا کے پردیشی میں کھلائی کے لئے وہ پیچھے نہیں رکھی جا سکتی۔ سبھیتا کے لئے اس کی اتنی ہی آوشیکتا ہے جتنی کہ پُرش کی ہے۔ آج وہ روٹی کمانے کے پُرش کے ادھیکار سے ہی نہیں لڑ رہی ہے۔ پرنتو سبھیتا میں پُرش کے ایکا دھیکار سے بھی جھک رہی ہے۔ کیونکہ ایسی سبھیتا ہو ہی نہیں سکتی۔ جس میں پُرش اور استری سمان بھاگی دار نہ ہوں۔ ایسا کوئی راشٹر بنایا جاتا نہیں ہے۔ جس کا نرمان دونوں کے سنیکت پر نہیں

سے نہ ہوا ہو۔ وہ ایکتا ستھاپت ہو ہی نہیں سکتی۔ جس کے لئے استری اور پُرش دونوں نے کام نہ کیا ہو۔ اور ایک ساتھ مل کر دونوں نے جس کی یوجنا بنائی ہو۔ اور جب تک کہ پُرش اور استری ایک ساتھ مل کر سوتنترتا پراپت کرنے کیلئے کوشش نہ کریں گے سوتنترتا پراپت ہو ہی نہیں سکتی۔

میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے پرکاش میں اس دشا پر وچار کرنے کے لئے پاٹھکوں سے کہوں گی۔ اس بات میں تو ہم اور آپ ایک مت ہوں گے ہی۔ کہ بھارت کو سنیکت تھا پر گنی ستھل راشٹر بنانے کی اتی شیگھر آوشیکتا ہے۔ یدی ہم واستوک ارتھ میں راشٹر نرمان کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم کو اپنی بُدھی کو سنقیا جان تھا پکشپات سے رہت بنانا ہو گا۔ ہم کو اپنے پُرشوں کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور مترتا۔ سہیوگ اور ایکتا دوارا جیون کے پرتیک وبھاگ میں سمان آدھار پر ایک ساتھ بھارتیہ اتہاس کو بنانا چاہیئے۔ کیول تبھی ہم بھارتیہ راشٹر کی ایکتا تھا پر گتی

"آنند" کا کرشن نمبر

تمام اخبارات سے بازی لے گیا

"آنند" لاہور کا "کرشن نمبر" ہر سال شائع ہوتا ہے۔ دیگر اخبارات کے نمبروں سے یہ اس بات میں سبقت لے گیا۔ کہ اس میں بھگوان کرشن کے اعلے کارنامے۔ ان کی اعلے ترین روحانی شکشا ان کی سکھدائیک بھگتی کا ذکر ہوتا ہے۔ گھٹیا۔ نیچ سطحی اور دُنیاوی لٹریچر سے پاک رکھا جاتا ہے۔

اس کے دارشنک مضامین اور بھگتی رس میں ڈوبی ہوئی نظمیں دل میں سکون اور راحت پیدا کرتی ہیں۔ بھگوان کے سندر اور منوہر درشن کرانے والے چتر اس کی شوبھا کو بڑھاتے ہیں۔

ہر طبقہ کے امیر و غریب کاریگر سرمایہ دار سبھا ہی اور دوکاندار ہندو اسے عقیدت سے پڑھتے ہیں۔ یہ ہندوستان سے باہر کے ممالک میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے مشتہرین کے لئے اشتہار دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جلدی کیجئے اور اپنے لئے صفحات مخصوص کرائیے۔ اپنے لوکل ایجنٹ کے پاس اپنا کاپی ابھی سے ریزرو کرائیے۔ (منیجر آنند لاہور)

حادثات سے ہوشیار ہمیشہ پاس رکھئے

ہیلنگ مرہم (رجسٹرڈ) (Regd.)

کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم

حادثات کی تکلیفوں سے فوراً آرام پہنچانے میں بے مثل ہے۔ لگاتے ہی ٹھنڈک پہنچا کر درد و جلن کو رفع کر دیتا ہے۔ زہریلے کیڑے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر دُور کرتا ہے۔ اسے ہر ایک گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

بچوں کو تندرست اور طاقتور رکھنے کی دوا

لال شربت (رجسٹرڈ) (Regd.)

(لال شربت)

اس کے پینے سے بچے موٹے تازے اور طاقتور بنے رہتے ہیں۔ ان کا دل بشاش اور جسم چست رہتا ہے۔

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدئیے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صفحہ نمبر ۸۰ (ا سٹی)

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیاگرہ سمبندھی آریہ سماجوں کی سرگرمیاں

لدھیانہ ۲۲- جولائی کو حیدر آباد ڈے منایا گیا۔ دیوان رام سرن داس۔ مہاشہ بابو رام گپتا۔ مہاشہ کوڑا رام کھا بر۔ مہاشہ کشوری لال۔ پنڈت کرتا رام۔ پنڈت وید بندھو کمار صدیقی نے تقریریں کیں۔ اور دو ریزولیوشن پاس ہوئے۔ ایک کے ذریعہ پنجاب میں بہ لسٹر پروٹیکشن ایکٹ کے نفاذ کی مذمت کی گئی۔ اور دوسرے کے ذریعہ حیدر آباد کی جیلوں کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ (بابو رام منتری)

چھنیاں ۳۰-۷-۳۹ کو بھگت اروڑہ مل جی کا لاہور میں سورگباش ہونے پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ جس کی نقول ان کے داماد کو لائل پور اور اخبارات میں بھیجی گئیں۔ (گردھاری لال منتری)

بھارت نگر سدرشن نگر ۳۰-۷-۳۹ کو آریہ سماج ہذا نے بھگت اروڑا مل کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا۔ جس کے ذریعہ ان کے سمبندھیوں سے ہمدردی اور سورگیہ کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ (پرکاش چند اُپ منتری)

جھنگ شہر ۳۰-۷-۳۹ کو ۶ بجے شام ٹاہلوال کا ستیاگرہی جتھا آیا۔ شہر نواسیوں نے بڑے اُتساہ اور سماروہ سے سواگت کیا۔ جلوس نکالا گیا۔ اور رات کو جلسہ ہوا۔ پنڈت ستیہ بھوشن نے حیدر آباد کے حالات بتائے۔ آریہ سماج جھنگ شہر کی طرف سے جتھے کو ۵۱ روپے ہار پہنائے گئے۔ رات کو ۹ بجے جتھا لگیانہ کے لئے روانہ ہو گیا۔

لالہ جے دیال جی جو ۵- مئی کو مہاشہ کرشن جی کے ساتھ اورنگ آباد میں ستیاگرہ کرکے گرفتار ہوئے تھے رہا ہو کر ۳۰-۷-۳۹ کو واپس جھنگ پہنچ گئے ہیں۔ وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ (منتری)

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کو سوچنا

بھاری رعایت

ہر جگہ آریہ نر ناری بچے بوڑھے اور جوان "حیدر آباد ستیاگرہ" کے سمبندھ میں ہی پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ابھی تک ایک بات کی کمی ہے کہ سمیہ انوکول اچھے اور کافی بھجنوں کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نئی نئی طرزوں پر اچھے سے اچھے بھجن آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیکوں سے بنوا کر کتاب کی صورت میں چھپوائے ہیں۔ نظام حیدر آباد نے جو پابندیاں ہمارے اوپر عائد کر رکھی ہیں اور جو سلوک ہمارے ساتھ ریاست میں ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب ہمارا فرض کیا ہے؟ بھجنوں دوارا آپ کو پتہ لگ جائیگا۔ اس لئے سب آریہ بھائیوں کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر حسب مرضی اس کتاب دوارا پرچار کریں۔ قیمت بھی لاگت مانند دو پیسے رکھی گئی ہے۔ ایک سو اکٹھی منگوانے پر سوا روپیہ (ع۱۴) سیکڑہ۔

ملنے کا پتہ:- مہاراجپال اینڈ سنز آریہ لسٹکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ۔ لاہور

ویدک دھرم اور دین اسلام

مصنفہ ماسٹر لکشمن جی آریہ اپدیشک۔

اس ٹریکٹ میں ماسٹر جی نے وید اور قرآن کی تعلیمات کی مطابقت ظاہر کی ہے۔ قرآنی آیات سے وید کی بے نظیر عظمت آواگون کی صداقت۔ گوشت خوری کی تردید وغیرہ پر قرآن کی آیات دے کر واضح بحث کی گئی ہے نیز بتایا ہے کہ کس کس وید منتر کا ترجمہ کس کس آیت کی شکل میں ہوا ہے۔ نیز قرآن میں دیگر تمام مضامین بھی وید کی تائید کرتے ہیں۔ اس پر بھی حوالجات کے ساتھ بہت سے مختصر نوٹ لکھے ہیں۔ نرک باطل وقبول حق۔ دھرم کی مہما۔ سداچار کی فضیلت وغیرہ میں بھی وید اور قرآن کی تعلیمات کی مطابقت ظاہر کی ہے۔ ایک انوکھی بات یہ بھی واضح کی ہے۔ کہ علماء اسلام جو اُمی یعنی کہہ کر محمد صاحب کو بالکل ان پڑھ ظاہر کرتے تھے۔ وہ صحیح نہیں۔ بلکہ اُم الکتاب (وید) کو جان سے بھی عزیز سمجھنے اور اسی کی اشاعت کا دلدادہ ہونے سے وہ اُمی کہلاتے تھے۔

ہم پہلے دو ٹریکٹوں کی طرح اس کے مطالعہ کے لئے بھی تمام آریہ و مسلمان وغیرہ سے پرزور سفارش کرتے ہیں۔

قیمت اردو ۲ر۔ ہندی ۳ر۔

ملنے کا پتہ:

دیانند لپتکالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور

جیون جیوتی (ہندی)

لیکھک سورگیہ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ سمپادک سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ پرکاشک:- چموپتی ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ چار سو صفحات۔ کاغذ اور چھپائی اعلےٰ۔ مجلد لپتک کا مولیہ ڈیڑھ روپیہ (عہ)

"جیون جیوتی" سورگیہ پنڈت چموپتی جی کی آخری تصنیف ہے۔ جو سوامی ویدانند جی کے پریتن اور پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا کی آرتھک سہایتا سے حال ہی میں چھپی ہے۔

یہ سام وید کے اگنیہ پرو کی ویاکھیا ہے۔ نہ یہ کیول ویاکھیا۔ لیکن ابھی کہ پاٹھک کے ہردے میں اُتر جائے۔ بھاشا سلت بھاؤ گوڑھ اور شیلی انوکھی ہے۔ اس رس کا آسوادن ہم ایک بار پہلے

ریویو (Review)

مسلم آریہ ملاپ نمبر ۱ و نمبر ۲

آریہ پُرشوں کو معلوم ہی ہے۔ کہ ماسٹر لکشمن جی آریہ اُپدیشک نئے سالوں سے قرآن کا ویدک بھاشیہ لکھ رہے ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ ترجموں اور تفسیروں کی غلطی نے غلط فہمی پھیلائی ہے۔ ورنہ قرآن محض وید کو ہی الہامی کتاب مانتا ہے۔ اور ویدک سدھانتوں پر ستیارتھ پرکاش کی طرح ہی اس میں بحث ہے۔ اپنی اس پوزیشن کی تائید میں ہی آپ نے مسلم آریہ ملاپ نمبر ۱ و نمبر ۲ ٹریکٹ پرکاشت کئے ہیں۔

نمبر ۱ میں رسول یا نبی کو آپ نے ایک سنیاسی ثابت کیا ہے۔ اور قرآنی آیات کے حوالے دے کر ثابت کیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش والے سنیاسی وغیرہ کے اوصاف اور فرائض ہی قرآن میں رسول کے متعلق مذکور ہیں۔ اور نیز حضرت صاحب نے محض تدبیر الٰہی یعنی ایشوری دھرم وید کے پرچار کے لئے ہی سارا زور لگایا تھا۔ وید سچے علوم کا بھنڈار اور آغاز عالم سے رشیوں کی آتما میں ظاہر ہوئے ہیں۔ وید غیر حادث مستند۔ بالذات اور کل نوع کے لئے ایشور کی طرف سے ہمیشہ کے لئے واحد دھرم پستک ہے۔ اس قسم کے تمام امور کے متعلق قرآنی آیات کے حوالے دئے ہیں۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے وید کے اصولوں کا ہی پرچار کیا تھا۔ اس پوزیشن کو اگر آپ تمام اہل اسلام کے دلوں میں نقش کر سکیں۔ تو یقیناً انسانی اور مذہبی منافرت کا صفایا ہو کر شانتی اور امن و اتحاد مستقل طور پر قائم ہو سکتا ہے۔

نمبر ۲ میں آواگون کے متعلق ویدک دھرمیوں کے منتویوں کو قرآن مجید کی آیات سے واضح کیا گیا ہے۔ جیسے کہ آواگون کے مختلف قالبوں کے اصول و دلائل متعلقہ پر بہت سی آیات دے کر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تمام آریہ ہندو اور مسلمانوں کے لئے ان کا مطالعہ از بس مفید ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ علم دوست حق پسند ہر ایک کے لئے۔ قیمت نمبر ۱- ۱ر۔ نمبر ۲- ۱ر۔

ملنے کا پتہ: دیانند لپتکالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور

سماجک سماچار

آریہ پتری پاٹھشالہ کمالیہ

آریہ پتری پاٹھشالہ کمالیہ کا جنم اُتسو ۱۶- جولائی ۱۹۳۹ء کو منایا گیا۔ جس میں سوامی چیتنا نند جی۔ پنڈتہ دروپدی دیوی جی۔ شریمتی شاردا دیوی جی۔ شریمتی دیاونتی جی کے منوہر ویاکھیان۔ اُپدیش تتھا بھجن ہوئے۔ جن کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ بہن دروپدی دیوی جی کی اپیل پر ۷۸ روپے ۸ر حیدر آباد ستیاگرہ فنڈ کیلئے نقد چندہ جمع ہوا +

(نرمل چند منتری آریہ سماج کمالیہ)

آریہ سماج بھٹ پور کا چناؤ

آریہ سماج بھٹ پور ضلع جالندھر کا ساپتاہک ست سنگ ۱۶-۷-۳۹ کو ہوا۔ اور اس میں آریہ سماج بھٹ پور کا نمن لکھت وارشک چناؤ ہوا:۔

(۱) پردھان لالہ شادی رام جی (۲) اُپ پردھان لالہ کشمیری لال جی (۳) منتری لالہ ستیہ پرکاش جی (۴) اُپ منتری لالہ دلیپ راج جی (۵) کوشادھیکش لالہ ہری چند جی (۶) پستکادھیکش لالہ کرم چند جی۔

انترنگ سبھاسد

(۱) لالہ فقیر چند رام جی (۲) مہاشہ رام پرکاش جی (۳) لالہ رام چند جی (۴) لالہ ہریش چندر جی +

ضروری پرارتھنا

گوروکل کانگڑی کے برہمچاریوں کو بیوپارک شکھشا دینے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ٹائپ رائیٹر مشینوں پر ٹائپ کر سکیں۔ مگر اس کام کے لئے کم از کم دس ٹائپ رائیٹر مشینوں کی ضرورت ہے۔ اگر بیوپاری اصحاب دس ٹائپ رائیٹر دان دے سکیں۔ تو ان مشینوں پر برہمچاری ٹائپ کرنا سیکھ سکیں گے۔ ممکن ہے۔ کہ بیوپاری مہانو بھاوؤں تک گوروکل کی یہ خبر نہ پہنچ سکے۔ اس لئے گوروکل کے پریمیوں سے انوروده پوروک نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے جاننے والے بیوپاریوں کو جن کے پاس ایسی مشینیں ہوں۔ انہیں گوروکل کو دان کرنے کے لئے پریرت کریں ۵

(گورنر گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور۔)

آریہ سماج ساہووالا کا چناؤ

مورخہ ۲۳-۷-۳۹ بروز اتوار کو آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ انتخاب آریہ سماج مندر میں ہوا۔ جس میں نمن لکھت عہدہ دار چنے گئے:۔

(۱) پردھان لالہ نہال چند جی مہتہ (۲) اُپ پردھان پنڈت مکند لال جی۔ (۳) منتری مہاشہ ہری رام جی (۴) اُپ منتری لالہ سرداری لال جی (۵) خزانچی لالہ مولراج جی بزاز (۶) لائبریرین مہتہ برکت رام جی +

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) جب سے مہاشہ شیام داس نے کام سنبھالا ہے۔ آریہ نو یووک سبھا خوب ترقی کر رہی ہے۔ اس ہفتہ آریہ کماروں نے دلچسپ مضامین پڑھے۔ ایک نے "دلیش بھگتی" پر تو دوسرے نے "مورتی پوجا کے دشمن ہیں۔" اور تیسرے نے "آریہ سماج کیا ہے؟" تینوں کماروں نے اپنے اپنے مضمونوں کو خوب نبھایا +

(۲) پچھلے بدھ وار کو سنگیت سمیلن رکھا گیا۔ سبھاپتی کا آسن شری مان لالہ مول چند جی نے گرہن کیا۔ یووکوں اور کنیاؤں نے سنگیت سنایا۔ اور دوسرے تیسرے کامیاب لڑکوں کو انعام دیئے گئے +

(۳) ۲۲-۷-۳۹ کو ساتواں حیدر آباد دوس زیر صدارت پنڈت بالکرشن جی دیبا (انکار) منایا گیا۔ کئی تقریریں ہوئیں۔ پنڈت آسانند۔ پنڈت شودت۔ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ دو نو پرستاؤ سرد سمتی سے پاس ہوئے +

ایک میں پنجاب گورنمنٹ سے مطالبہ تھا۔ کہ تحفظ والیانِ ریاست والا قانون ہٹایا جائے۔ دوسرے میں حیدر آباد جیل کی جانچ کے لئے وائسرائے سے مداخلت کی درخواست تھی۔ آخیر میں مہاشہ گنگا بشنت جی پردھان آریہ سماج نے مختصر الفاظ میں بتلایا۔ کہ جام پور نے آج تک ۴۵۱ روپے نقد اور دس ویر ستیاگرہی بھیجے ہیں + (منتری)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) سنسکار:- ۱۶-۷-۳۹ کو بابو نند لال صاحب وکیل کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ اور انتم پرارتھنا مہاشہ کندن لال جی نے کرائی +

(۲) اس کے بعد اسی دن مہاشہ جے چند جی سبھاسد آریہ سماج ہذا کے سپتر مہاشہ رام چند جی سیٹھی کے نئے مکان کا پرویش سنسکار کرایا گیا۔ اور وہیں ساپتاہک ست سنگ بھی لگا۔ سملت سندھیا کی گئی۔ پرارتھنا ماسٹر گردھاری لال جی نے کرائی۔ اور اُپدیش مہاشہ کندن لال جی نے دیا۔ سب آریہ بھائیوں کا آگت لالہ جی نے لڈوؤں سے ستکار کیا۔ اور ایک روپیہ آریہ سماج کو دان بھی دیا۔

(۳) ساتواں حیدر آباد دوس ۲۲-۷-۳۹ کو آریہ سماج مندر میں رات کے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک منایا گیا۔ بھجنوں کے بعد بھگت دیوی دیال جی نے کنور سکھ لال جی کی بنائی ہوئی نظم جو انہوں نے حال ہی میں جیل میں لکھی ہے گا کر سنائی پھر مہاشہ کندن لال جی نے حیدر آباد کے تازہ واقعات سناتے ہوئے نظام کے اعلان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور انت میں وہ دو ریزولیوشن پیش کئے۔ جو پنجاب حیدر آباد سمتی لاہور نے بھیجے تھے۔ یہ ریزولیوشن سرو سمتی سے سویکار کئے گئے۔ اور ان کی نقلیں حضور والا نظام بہادر۔ سر اکبر حیدری چیف منسٹر حیدر آباد سٹیٹ اور ریزیڈنٹ حیدر آباد ریاست۔ سر سکندر حیات پرائم منسٹر پنجاب گورنمنٹ شملہ اور اخبارات کو بھیجی گئیں +

(۴) ۲۳-۷-۳۹ کو لالہ گوپال داس جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ان کے مکان پر ہوا۔ اور وہیں ساپتاہک ست سنگ بھی ہوا۔ یگیہ کے بعد بالک کا نام پربودھ چندر رکھا گیا۔ لالہ جی نے اس شبھ اوسر پر ۵ روپیہ دان دیا۔ اور سب آریہ بھائیوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔ سندھیا و پرارتھنا کے بعد بھجن ہوئے

پھر لالہ کندن لال جی نے سنسکار فلاسفی پر ایک منوہر لیکچر دیا۔ شانتی پاٹھ کے بعد کاروائی سماپت ہوئی + (منتری)

دو آریہ ستیاگرہیوں کی مرتیو پر شوک

آریہ سماج وچھووالی کے ساپتاہک ست سنگ میں مورخہ ۳۰-۷-۳۹ کو حیدر آباد کے ویر ستیاگرہی شری بیت بھگت ارو ڑا مل جی سرگودھا نواسی اور شری مانو رام جی کی جیل کے برے سلوک کی وجہ سے ان کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور ان کے پریوار کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی

(منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

آریہ سماج بٹالہ کے سماچار

۸- جون کو باوا گوردت سنگھ جی کی سپتری کا ودواہ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکھش کی طرف سے دس روپے حیدر آباد فنڈ ۵ روپے آریہ سماج م

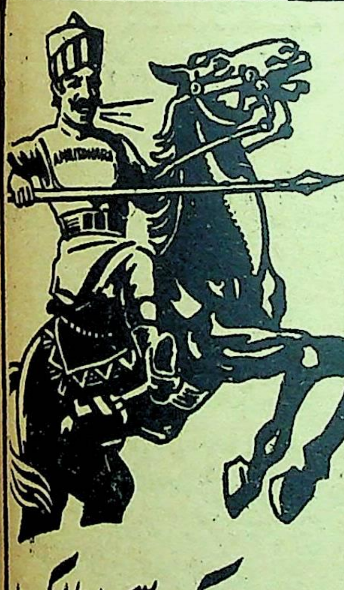

امرت دھارا کی مدد سے فاقہ کرو

"لو لو امرت دھارا کی جے" اور اپنے دشمن یعنی روز مرہ حملہ کرنے والی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دھارا سے جیتو۔ امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بے ضرر اور بے خطر ہے۔ جیسا کہ ماں کا دودھ۔ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنے کیلئے یہ آپ کے پاس سب سے بڑھیا قاتل ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپے ۸ (۸/۸) نصف ایک روپیہ ۴ (د عہ) نمونہ ۸ (۸/۸)

ہر جگہ مل سکتی ہے

"امرت دھارا فارمیسی"۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بے روزگاروں کیلئے روزگار

حرفت و صنعت

(۱) ایک سیر رس جامن - نصف سیر شہد بوتلوں میں ڈالیں - اور کارک اپنے دھاگہ سے لپیٹ کر بند کریں - کہ کھل نہ جاوے - کیونکہ دھوپ میں رکھنے سے اس مرکب کے اندر ایک گیس پیدا ہوگی - اور پندرہ دن بعد اسے نتھار کر دوسری بوتلوں میں رکھ دیں - تلی - جگر - یرقان - بدہضمی - سنگرہنی - خون کے دستوں والے مریض ایک تولہ سے دو تولہ تک دوگنا پانی ملا کر دس روز استعمال کریں - خاطر خواہ فائدہ ہوگا +

× × × × × × × ×

(۲) جامن کی چھال ہری ہو تو ایک تولہ - اور سوکھی ہو تو چھ ماشہ لے کر آدھ سیر پانی میں اُبالیں - آدھ پاؤ پانی باقی رہنے پر چھان کر سویرے اور شام پلائیں - اس سے گلے کا پکنا اور گلے کی دیگر بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں - اگر منہ میں چھالے ہوں - تب بھی اس سے آرام ہو جاتا ہے +

× × × × × × × × × ×

خون صفا کرنا

چیت مہینے کی نئی نکلی ہوئی نیم کی پتیوں کو لے کر ان میں کالی مرچ ڈال کر پانی میں پیس کر گولیاں بنا کر پندرہ دن صبح کھائیں - بہت فائدہ ہوگا +

× × × × × × × × × ×

ولائتی گوند کا نسخہ

شکر سفید ایک تولہ - گوند کیکر ۳ تولہ - اور نشاستہ تین تولہ - اُبلتا ہوا پانی حسب ضرورت ملا کر پتلا کرو - اور بوتلوں میں بھر دو - یا اگر بوتلوں میں رکھ کر فروخت کرنا منظور نہ ہو - تو ٹکیاں بنا کر فروخت کرو - بہت فائدہ مند تجارت ہے +

× × × × × × × × × × × ×

چینی اور شیشہ جوڑنے کا مصالحہ

کیکر کی گوند میں ایک چھٹانک پانی ملا کر حل کرو - اور اس کے بعد پلاسٹر آف پیرس اس قدر ملاؤ - کہ لئی کی مانند ہو جائے - اس لئی سے چینی اور شیشہ کی ٹوٹی ہوئی چیزیں جوڑی جا سکتی ہیں +

ورشو و چیتر

سنیما کی بڑھتی ہوئی وبا!

فلم ویو سائے کی اُنتی امریکہ میں بڑے زوروں سے ہو رہی ہے امریکہ کا لگ بھگ سات ارب روپیہ اس ویوسائے میں لگا ہوا ہے - ۵۶ کروڑ روپئے ہر سال فلم بنانے میں خرچ کئے جاتے ہیں - ۴۲ کروڑ روپیہ کام کرنے والوں کو دیا جاتا ہے +

سب سے پُرانے سماچار پتر

بھارت میں سماچار پتروں کا پرچار ہوئے ابھی بہت دن نہیں ہوئے - سب سے پہلا سماچار پتر وینس ۱۵۵۶ء میں پرکاشت ہوا تھا - انگلینڈ میں سب سے پہلا پتر ۱۶۲۲ء میں پرکاشت ہوا تھا +

ورشا کا پانی

پرتی ورش نہ جانے کتنا پانی برستا ہے؟ وشیشگیوں کا انومان ہے - کہ یدی کل پانی جو برستا ہے - وہ اکٹھا کر لیا جائے - تو ایک میل گہرا اور دو لاکھ مربع میل کا سمندر تیار ہو جائے +

پتھر گلایا جاتا ہے

سوویٹ روس کے ماسکو نگر میں لوہے کی بھانتی پتھر بھی گلایا جاتا ہے - اس سے ایک پرکار کا پدارتھ نکالا جاتا ہے جسے لگا دینے سے لوہے پر زنگ نہیں لگتا - گلائے ہوئے پتھر اور بھی کئی کاموں میں لائے جاتے ہیں +

انگلینڈ کا گھنٹہ!

سسیکس کے کلائیڈ برگ ایپرا ہاؤس کے لئے ایک گھنٹہ بنایا گیا ہے - جو سنسار کا سب سے بڑا گھنٹہ ہے - کلائیڈ بورن میں ...

کیا آپ جانتے ہیں؟

— دُنیا کا سب سے اُونچا پہاڑ کوہ ایورسٹ ہے - اس کی اونچائی ۲۹۰۰۲ فٹ ہے +

— دنیا کی سب سے بڑی لائبریری فرانس کے شہر پیرس میں ہے +

— دنیا کی سب سے اُونچی عمارت ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ ہے - یہ بارہ سو پچاسی فٹ اونچی ہے +

— دنیا کا سب سے بڑا محل اٹلی کے شہر روم میں ویٹیکن ہے - اس میں عیسائیوں کے پوپ رہتے ہیں +

— دنیا کا سب سے بڑا بت نیویارک میں آزادی کا بت ہے - یہ ۱۵۱ فٹ اونچا ہے +

— دنیا کا سب سے بڑا برآمدہ جنوبی ہندوستان میں رامیشورم مندر میں ہے یہ چار ہزار فٹ لمبا ہے +

— دنیا کا سب سے لمبا ریلوے پلیٹ فارم صوبہ بہار میں سونپور سٹیشن کا ہے +

— دنیا کی سب سے لمبی ریلوے لائن روس کے شہر ریگا سے ولاڈی واسٹک تک بنی ہوئی ہے - یہ چھ ہزار میل لمبی

— دنیا کا سب سے بڑا ریلوے سٹیشن گرانڈ سینٹرل ٹرمینس نیویارک کا ہے - اس میں ۴۷ پلیٹ فارم ہیں +

— دنیا کا سب سے بڑا گنبد بیجاپور میں گول گنبد ہے - اس کا قطر ۱۲۴ فٹ ہے +

— دنیا کا سب سے بڑا شاہی محل سپین کے شہر میڈرڈ میں بنا ہوا ہے +

— دنیا کی سب سے بڑی سرنگ سوئٹزرلینڈ میں سمپلن ہے - یہ بارہ میل لمبی اور ۴۵۸ گز چوڑی ہے +

— دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ گرین لینڈ ہے +

کے ادھر پر "میکینیکا" نامک نائٹک کے دھاتو کی آواز پیدا کرنے کے لئے جو بنایا گیا ہے - کہا جاتا ہے - کہ ۱۲۵ ورش کے ان گھنٹے انگلینڈ میں بنے ہیں - ان میں یہ سب سے بڑا ہے +

گوروکل کانگڑی کا

برہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر کے ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے - اور چت کو پرسن رکھتا ہے +

قیمت:- آٹھ آنے (۸) فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط - خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں - دانتوں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے +

قیمت:- آٹھ آنے (۸) فی شیشی تین شیشی ۱۲؍

چٹھی:- آیورویدک فارمیسی - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور (یو - پی)

ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹور نیروبی (کینیا کالونی)

سواستھ و سوندریہ

سوندریہ رکھشا کے کچھ سرل اُپائے

(از شریمتی کوشلیا دیوی)

ادھونک شکھشا کا پربھاؤ ودیشی و دیشی قلموں کی پرتی کریا۔ سندرتا بڑھانے کے سمبندھ میں پرکاشت ساہتیہ شرنگار کی چیزیں بنانے والے اور بیچنے والوں دولا دیئے گئے پروپیگنڈے آدی کے دوارا ہی آج بھارت میں کروڑوں روپیہ سندرتا کے نام پر سندرتا کی بھوکی استریوں دوارا بھرتی ورش ویہ کیا جا رہا ہے۔ اور پھر بھی اس کا کوئی خاص پرینام دکھائی نہیں دے رہا۔

اپنے انوبھو سے میں نے سندرتا کو ستھائی رکھنے اور اُسے پیدا کرنے والے کچھ پریوگ نکالے ہیں۔ جنہیں میں یہاں دیتی ہوں۔

نرم نتھا کومل توچا کے پوشن

توچا (کھال) اور سندرتا کو سورکھشت رکھنے کے لئے نہیت جیون اوشیک ہے۔ کھوجن و یا یام کی نیمتا کے ساتھ ایک بہت ہی سرل پریوگ ہے۔ جو دن چریا کا ایک الگ بن جاتا ہے۔ اور جس سے سواستھ سُتھرا رہتا ہے۔ اور چہرہ بھی سوستھ رہتی ہے۔ سنان پرتی دن کرنا چاہیے۔ اور اس کے پشچات شریر کو ملنا چاہیے۔ اس سے خون کی چال میں تیزی آتی ہے۔ اور خون کی چال کا کھال کی سندرتا سے بہت گہرا سمبندھ ہے۔

صابن کے ستھان پر کھٹا دہی یا بیسن کام میں لانا چاہیے۔ انہیں اچھی طرح سے منہ اور شریر پر ملنے سے چہرے میں ایک گلابی پن پیدا ہو جاوے گا۔ ایک اور بہت لابھدائیک سنان ہے۔ جو کہ مہینے میں ایک آدھ بار سے ادھک نہیں کرنا چاہیے۔ میگنیشیا یا ایپسنٹ سالٹ کو ایک مٹھی بھر کے ایک طشتری میں نوائے پانی میں اس پرکار ملانا چاہیے۔ کہ ایک گاڑھی سی لئی تیار ہو جائے۔ اسے چہرا چھوڑ کر شریر پر سپنج یا روئی سے لگانا چاہیے۔ اور ۵ منٹ تک شریر پر لگا رہنے دینا چاہیے۔ بعد میں اسے تولیہ سے صاف کر دینا چاہیے۔ ٹھنڈے یا نوائے (نیم گرم) پانی سے شریر کو بھلی پرکار دھو دینا چاہیے۔ یہ توچا کے رنگ کو سُدھارتا۔ اور اس پر جھریاں نہیں پڑنے دیتا۔

چکنی سرمیوں کے ستھان پر چہرے پر لیمون کا تیل (آیوآئل) ملنا چاہیے۔

اس مالش کا بھی ایک خاص ڈھنگ ہے۔ جو بہت لابھدائیک ہے۔ ٹھوڑی سے اوپر کو ملنا چاہیے۔ اور پھر ماتھے سے ناک پر ملتے ہوئے ہونٹوں کے دونوں اور سے انگلیوں کو پھیرتے ہوئے ٹھوڑی پر انگلیاں لا کر پھر اسی پرکار ملنا چاہیے۔ اس سے ایک چکر سا آرمبھ ہو جاوے گا۔ جس سے چہرے میں خون کی چال بڑھ جاتی ہے۔ مالش کے بعد نوائے پانی میں بھگو کر نچوڑے کپڑے سے تیل کو صاف کر دینا چاہیے۔ اس سے بدن میں چستی اور تر و تازگی آ جاوے گی۔ بعد میں چہرے کو صابن سے دھو ڈالنا چاہیے۔ پچھلے سمے میں لاکھوں استریاں چہرے پر زیتون اور بادام کا تیل ملا کرتی تھیں۔ انہیں

کھال میں جذب کر دینا چاہیے۔

چہرے پر کیلوں اور اُن سے اُٹھنے ہوئی چھیپوں کو دُور کرنا

سب سے پہلے تو بھوجن کی دیوستھا کو ٹھیک اور سمے پر بھوجن کرنا اوشیک ہے۔ چہرے کو رات کو روز اچھی طرح دھو ڈالنا چاہیے۔ روئی دار تولیے سے پہلے چہرے کے نیچے کے بھاگ کو۔ اور پھر اوپر کے بھاگ کو تین بار دبانا چاہیے۔ اس سے چہرہ چمک اُٹھے گا۔ پھر ہیر پن (بالوں میں لگانے والی لوہے کی پتی) سے کیل والے ستھان کو دھیرے سے دبا کر کیل کو نکال ڈالنا چاہیے۔ کبھی بھی کیل کو زبردستی نہیں نکالنا چاہیے۔ پھر بورک

کے پانی سے منہ کو دھو ڈالنا چاہیے۔ جب چہرہ اور گلا اچھی طرح سے صاف ہو جاوے۔ تو تین طریقے سے اُسے صاف کرنا چاہیے۔ چار چمچے دودھ میں ایک کپ بیسن ملا لینا چاہیے۔ جب وہ ذرا سوکھنے لگے۔ اُسے پھر دودھ سے گیلا کر لینا چاہیے۔ اس پرکار چھ بار کرنے کے بعد اب اُسے چہرے پر لگا کر کچھ دیر سوکھنے دینا چاہیے۔ بعد میں نرم کپڑے پر پانی سے صاف کر دینا چاہیے۔ بعد میں چہرے پر زیتون کا تیل یا کوئی کریم آدی لگانا چاہیے۔ اس پریوگ کو بھی مہینے میں ایک دو بار ہی کرنا چاہیے۔

چمکدار اور مضبوط بال

پوشٹک اور جلدی پچنے والے بھوجن۔ ویا یام۔ صاف اور سوکھی کھال۔ لمبا سوچ اور لابھدائیک تیل کا پریوگ آدی سے بال چمکدار اور مضبوط بنتے ہیں۔ ایک اچھے بالوں کے برش سے بالوں کو دن میں دو بار یا کم سے کم ایک بار صاف کرنا چاہیے۔ اور اُن کو باہنا چاہیے۔ برش سے بالوں کی ایک کسرت ہو جاتی ہے اور وہ صاف بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کا بھی ایک طریقہ ہے۔ سادھارنتیاں ایک آدھ بلکہ مار دینے سے کچھ لابھ نہیں ہوتا۔ برش کو مضبوطی سے پکڑ کر۔ گردن جھکا کر گدی سے برش کو پھیرتے ہوئے اُوپر کو لانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی سر کی مالش بھی کافی اوشیک ہے۔ بہت سی استریوں کے بال پتلے۔ رُوکھے اور سفیدی لئے ہوئے ہیں۔ ان کے بالوں کا جلدی اُڑ جانا۔ اور ان کا ہلکا ہو جانا سوبھاوک ہے۔ وہ لوگ سر کی کھال کی اچھی طرح مالش نہیں کرتیں۔ اس سے خون کا چکر ٹھیک نہیں ہوتا۔ اور جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں۔

بالوں کا دھونا

ایک ٹکیہ اچھے صابن کی پتلی پتلی پتیاں کر لینی چاہئیں۔ پھر اسے دو کپ پانی میں ڈال کر دس منٹ تک اُبالنا چاہیے۔ ٹھنڈا ہو جانے پر کئی بار بال دھونے کے لئے کافی صابن تیار ہو جاوے گا۔ ایک بار بالوں میں صابن لگا کر دھو ڈالنے سے کام نہیں چلے گا۔ تین بار صابن لگا کر اُسے ہر بار اچھی طرح پانی سے دھو ڈالنا چاہیے۔ تیسری بار دھونے سمیہ بالوں میں چکنائی پیدا نہ ہونے دینے کے لئے صابن کے ساتھ تھوڑا سا زیتون کا تیل ملا لینا چاہیے۔

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی۔ جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل ستاتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور دُھند میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

"بھیم سینی سرمہ"

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔
قیمت فی شیشی ۱۲؎
ڈاک خرچ آٹھ آنے

ہمارے ایجنٹ

لاہور (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) رما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ
امرتسر۔ شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش۔

پتہ:۔ گوروکل ستاتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۴

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سنیما مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No: L. 435. Phone: No: 2367. Telegrams: "Prakash"

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر
مہاشہ علاولپوری

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ (۱ر)

چندہ
سالانہ:- چار روپے (للعہ)
ششماہی:- ۲ روپے سہ ماہی:- ۱ روپیہ
ودیش سے:- چھ روپے
برہما:- ۵ روپے

نمبر ۳۲	اتوار:- ۲۹- ساون سمت ۱۹۹۶ مورخہ ۱۳- اگست سنہ ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

آریہ ویروں سے!

ایک سودائی کو دنیا کی خوشی سے کام کیا؟ ایک دیوانہ کو سُکھ کیا؟ چین کیا؟ آرام کیا؟
جو فدا کرنے چلا ہے قوم پر جانِ عزیز جستجوئے مرتبہ کیا؟ اس کو فکرِ نام کیا؟
دل بھی وہ دل جس میں حُبِّ قوم کی تصویر ہو حسرتیں اس دل کی بھی رہ جائیں گی ناکام کیا؟
چھوڑ دو گردابِ غم میں شوق سے کشتیٔ زیست یہ نہ سوچو ہوگا اس آغاز کیا؟ انجام کیا؟
رہرو راہِ صداقت راستی کو چھوڑ دے آئیگا اس کے بھی دلمیں یہ خیالِ خام کیا؟
جس نے مرگ و زیست کے دیکھے ہوں لاکھوں انقلاب روبرو آنکھوں کے اسکی صورتِ اوہام کیا؟
ہے خوشی جینے کی جس کو اور نہ مرنے کا قلق اس کے آگے یہ ہجومِ شورشِ آلام کیا؟
کرنا ہے نارائن سوامی کی ہدایت پر عمل خوب سن لو رہبرِ ملت کے ہیں احکام کیا؟
ہو سکو گے بے غرض راہِ عمل میں گامزن رہ سکو گے جنگ کے میدان میں نشکام کیا؟
درحقیقت ہوگا جس کو قوم کی عزت کا پاس غیر کر پائیں گے اس کے نام کو بدنام کیا؟
ایک پروانے کو شمعِ قوم پر جلنا ہے شرط ایک صیدِ حریت کو خطرۂ صد بام کیا؟

ہاں اہنسا پر عمل ہو شانتی کے ساتھ ساتھ
ہو محبت دل میں ثاقب کرانتی کے ساتھ ساتھ

(از کشن لال ثاقب)

by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

سو اس ہی رہسیہ آدیش کو جانتے ہوئے پوروج مہا شالہ والے بڑے وید ودیا جن کہا کرتے تھے۔ کہ ہمیں اس یگیہ میں کوئی پُرش بھی اشرُت انمت اوگیات گیان نہیں کہے گا۔ کیونکہ انہوں نے ان ہی اُداہرنوں سے سنپُورن سوروپ بھگوان کو تھا جگت کے سد بھاؤ کو جانا تھا۔ اور جو رکت ورن سا پدارتھ ہو گیا۔ وہ تیج کا روپ ہے۔ ایسا وہ اُنہوں نے جانا۔ جو کچھ شکل ورن سا ہو گیا وہ جلوں کا روپ ہے۔ ایسا وہ انہوں نے جانا۔ اور جو کچھ کرشن ورن سا ہو گیا۔ وہ پرتھوی کا روپ ہے۔ ایسا وہ انہوں نے جانا۔ تیج میں ہی وہ تینوں تکھیہ انگ ہیں۔ وہ ہی آدی میں رچا گیا۔ اس تیج سے ہی انیہ پدارتھ بنے ہیں۔ اس کارن ان میں چھپا یا آتی گئی ہے۔ کہ گاڑھ نہ چھپا یا پرتھوی کی ہے سو وہ کرشن ورن ہے۔ جو کچھ نہ ... نہ ایسا ہو گیا۔ جس کا روپ نہیں دکھائی دیا۔ وہ اگیات وستو بھی ان ہی دیوتاؤں کا سموداے ہے ایسا وہ انہوں نے جانا ہے۔ پیارے شِشیہ ... یہ تینوں دیوتا جیو آتما کو پراپت ہو کر ان میں سے ایک ایک تین گنا ہوتا ہے۔ وہ مجھ سے تو جان۔ کھایا ہوا ان تیج کر تین بھاگوں میں وبھگت ہو جاتا ہے۔ اس کا جو ستھول بھاگ ہوتا ہے۔ وہ وشٹھا ہو جاتا ہے۔ جو مدھیم بھاگ ہوتا ہے۔ وہ ستک کے وچار تنتو بن جاتا ہے۔ وہ ہی منو ورتی کا سکھان ہے۔ پیئے ہوئے جل تیج کر تین بھاگوں میں وبھگت ہو جاتے ہیں۔ ان کا جو ستھول بھاگ ہوتا ہے وہ موتر بن جاتا ہے۔ جو مدھیم بھاگ ہوتا ہے وہ رکت بن جاتا ہے۔ اور جو سوکشم تم بھاگ ہوتا ہے۔ وہ پران ہو جاتا ہے۔ جیون پوشک بن جاتا ہے۔ گھرت تیل آدی کو بھی ... پدارتھ کہا جاتا ہے۔ ایسا کھایا ... تیج تیج کر۔ تین بھاگوں میں وبھگت ہو جاتا ہے۔ اس کا جو ستھول بھاگ ہوتا ہے وہ استھی ہڈی بن جاتا ہے۔ جو مدھیم بھاگ ہوتا ہے وہ مجا بن جاتا ہے۔ اور جو م

رگ وید اوم یجروید

ویدامرت

سام وید اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओउम इहत्वष्टा रमग्रियं विश्व
रूपमुप ह्वये अस्माकमस्तु
केवलः ॥ (رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۳ منتر ۱۰)

(اوم) ایہہ توشٹا رم گریئم وِشو رُوپ مُپ ہوے اسماکمستو کیولہ ॥

پدارتھ:۔ میں جس (وشو روپم) سرو ویاپک (اگریئم) سب وستوؤں کے آگے ہونے تھا (توشٹارم) سب دُکھوں کے ناش کرنے والے پرماتما کو (ایہہ) اس گھر میں (اُپ ہوئے) اچھی پرکار آواہن کرتا ہوں۔ وہ ہی (اسماکم) ہم اُپاسنا کرنے والے ہم لوگوں کا (کیولہ) اشٹ اور ستُتی کرنے یوگیہ (استو) ہو (رم) اور میں (وشو روپم) جس میں سب گن ہیں۔ (اگریئم) سب سادھنوں کے آگے ہونے تھا (توشٹارم) سب پدارتھوں کو اپنے تیج سے الگ الگ کرنے والے بھوتک اگنی کے (ایہہ) سب شلپ ودیا میں (اُپ ہوئے) جس کو گُپت کرتا ہوں۔ وہ (اسماکم) ہوں تھا شلپ ودیا کے سدھ کرنے والے ہم لوگوں کا (کیولہ) اتی اُتم سادھن (استو) ہوتا ہے۔

بھاوارتھ:۔ اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ منشیوں کو اننت سکھ دینے والے ایشور ہی کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ تھا جو یہ بھوتک اگنی سب پدارتھوں کا چھیدن کرنے سب روپ گن اور پدارتھوں کا پرکاش کرنے۔ سب سے اُتم۔ اور ہم لوگوں کی شلپ ودیا کا ادوتیہ سادھن ہے۔ اس کا پریوگ شلپ ودیا میں بھاونت کرنا چاہیئے۔ (وہ اگنی کس سے پرجلت ہو ان کاریوں کو سدھ کرتا ہے۔ اس کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے)۔

وید کاویہ امرت

ओ३म् । पावका नः सरस्वती वाजेभिर्वाजिनीवती (رگ وید ۱-۳-۱۰)
यज्ञं वष्टु धियावसुः ॥

سنیہہ پرکھا تارہے اسرسوتی جگ مات
وِدّوان سے پورنا پرم پاوکا آپ
سمردِگدوں کی ندھی ہو یگیہ کی کامنا دھار
گیہہ ہمارا دیکھنی سدا ہو و پرسن

وید بانی شُو پوتر کی سروتی گیان مئی مات
ہم بالکوں کو سدا ہی کیجئے پاون آپ
اپنی بُدھی اُتما سے وہ کرو وستار
ہے پرماتما روپی سرسوتی سپرسّن

چپکے چپکے سو پھول

(۱)

ہمیں سب سے پہلے آتم سمان کی ... کرنی چاہیئے۔ ہم کا ... اور دیو ... ہیں۔ ایمان اور پانی چکنے سے ... ہیں۔ ایسے پیانوں کو تو سورگ ... شکھ نہیں پراپت ہو سکتا۔

(۲)

ہمارے وچار ہی ہمارے ... ہیں۔ اچھے وچار ایک ایمان دار ... بھی بہت قیمتی ہیں۔ بُرے وچاروں ... پُرش کبھی بھی سکھی جیون نہیں گذار ...

(۳)

جو منش اپنی دُربلتاؤں اور دوشوں ... پرکاش میں آنا سہن نہیں کر سکتا۔ ... کے پنجہ کا پھندہ ... پھینکے کے ... ہے۔

(۴)

سب سے اُتم دِبّے پریم کا ہے۔ ... سد بُدھ کے لئے دِبیہ جیوتی کا ہر وہ ... ہے۔

(۵)

کرودھ کی مار ... ہے۔ پرنتو ... مار کا انت نہیں۔

(۶)

پریم منش جیون کا پوشن کرنے والا امرت ہے۔ تھا پانی دودھ کی طرح ... بھی یہ تاثیر ہے۔ کہ اُچت سار سنبھال ... ابھاؤ میں وہ ترنت بگڑ جاتا ہے۔

(۷)

نیک زندگی بسر کرنا سب سے اچھی فلاسفی ہے۔ نیک ضمیر ہونا سب سے اچھا اصول ہے۔ ایمان داری سب سے اچھا عمل ہے۔ سادہ زندگی سب سے اچھی دوائی ہے۔

(۸)

جو شخص بُرائیوں کو چھوڑ کر نیکیوں کو اختیار کرنا چاہتا ہو اسے چاہیئے۔ ... بنیئے کے حساب کی طرح روز اپنی زندگی کے روزنامچہ کی سات کو سونے سے پہلے پڑتال کرے۔ اور آمد و خرچ کی طرح نیکیوں کو بڑھاتا اور بدیوں کو گھٹاتا جائے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کی شاندار فتح

آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور کر لئے گئے

تمام ستیاگرہی ۱۷-اگست تک رہا کر دئے جائیں گے

(ناگ پور ۸-اگست) آج انٹرنیشنل آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں جس میں ... کے بہت سے ... نیز دیگر سرکردہ اصحاب جنہیں اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی شریک ہوئے۔ ... رائے بہادر بدری داس ... ٹھاکر دت (امرت دھارا) ... پروفیسر دیوان چند شرما - لالہ نارائن داس ... اور لالہ کیشو رام اُپ پردھان آریہ ... پرتی ندھی سبھا شریک ہوئے۔ ... لالہ نارائن دت - پروفیسر ... لالہ رام پرشاد ڈائریکٹر پبلسٹی ... ڈیفنس سبھا - شری رگھوناتھ پرشاد ... شری گنگا پرشاد اُپادھیائے۔ ... امرت رائے شریک ہوئے۔ ... کے علاوہ شری ٹیٹ ایم-ایس-اے ... ایل-اے (مرکزی) پردھان آرین ... شولاپور خاص دعوت پر شریک ہوئے۔ شری ٹیٹ گھنشیام سنگھ گپت ... سپیکر سی-پی اسمبلی نے جنہیں ۲۴-جولائی ... لیگ کے اجلاس میں نظام سرکار سے ... گفت و شنید کرنے اور ستیاگرہ کو جاری رکھنے یا بند کرنے کے تمام اختیارات دئے ... وہ خط و کتابت پیش کی - جو ان کے اور سر اکبری کے درمیان ہوئی۔

تمام مطالبات منظور

اجلاس میں شری ٹیٹ گھنشیام سنگھ ... پردھان انٹرنیشنل آرین لیگ ... اعلان کیا - کہ :-

چونکہ نظام سرکار نے ایک اعلان ... آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں - اور چند نکات کی وضاحت کر دی ہے - اور مصالحانہ رویہ ... کیا ہے - اس لئے ستیاگرہ بند ...

... بہ اتفاق رائے سے فیصلہ ... کہ نظام سرکار کے آج کے اعلان کے پیش نظر ستیاگرہ بند ... ستیاگرہی والنٹیر جو مناڈ اور ... وغیرہ میں مقیم ہیں - اپنے اپنے ... مقامات پر واپس بھیج دئے جائیں - اور ... ہیں جو ستیاگرہی کیمپ ہیں۔

وہ توڑ دئے جائیں۔

۱۷-اگست تک

نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۷-اگست تک تمام ستیاگرہی قیدی رہا کر دئے جائیں گے - اس وقت ستیہ آگرہیوں کی زیادہ تعداد اورنگ آباد اور گلبرگہ کے جیلوں میں ہے - ان ہر دو جیلوں کے علاوہ دیگر جیلوں کے ستیاگرہی بھی ۱۷-اگست تک رہا ہو جائیں گے - امید کی جاتی ہے۔ کہ ستیاگرہ کے ساتوں ڈکٹیٹر غالباً ۱۷-اگست سے پہلے رہا کر دئے جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تمام ڈکٹیٹروں کو گلبرگہ جیل میں پہنچا دیا گیا ہے - اور خیال کیا جاتا ہے - کہ انہیں وہاں سے ہی رہا کیا جائے گا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا تار

(ناگ پور ۸-اگست) آج انٹرنیشنل آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی-پی اسمبلی و پردھان لیگ کی زیر صدارت منعقد ہوا - جس میں فیصلہ کیا گیا - کہ چونکہ نظام گورنمنٹ نے ایک اعلان کے ذریعہ بعض نکات کی وضاحت کر دی ہے - اور اس اعلان میں مصالحانہ سپرٹ کا اظہار کیا گیا ہے - اس لئے تحریک ستیاگرہ بند کر دی جائے - اور ستیاگرہ کمیٹی کو ہدایت کر دی جائے - کہ مختلف ستیاگرہ کیمپوں کو توڑ دیا جائے۔

اجلاس میں سوامی سوتنترانند اور دیشبندھو گپتا - مسٹر ونایک راؤ بیرسٹر آٹھویں ڈکٹیٹر - پروفیسر سدھاکر اور پنڈت دھرم ویر ودیا النکار بھی شریک ہوئے۔

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع

(لاہور ۸-اگست) ناگپور سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ آریہ سارودیشک

دربار حیدر آباد کا تازہ اعلان

(حیدر آباد (دکن) ۸-اگست) ۱۷-جولائی کو ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا تھا - جس میں مذہبی آزادی کے متعلق دربار کے رویہ کی وضاحت کی گئی تھی - اور ۱۹-جولائی کو اصلاحات کے متعلق ایک اعلان جاری کیا گیا تھا - اس سلسلہ میں آج ایک اعلان جاری کیا گیا ہے - جس میں ان ہر دو اعلانات کے متعلق چند امور کی وضاحت کی گئی ہے - یہ اعلان ایسوسی ایشنوں اور آرگنائزیشنوں کی قائمی مذہبی معاملات کے متعلق کمیٹیوں کی قائمی - مذہبی جلسوں کے انعقاد - مذہبی جلوس نکالنے - مندر وغیرہ تعمیر کرانے - پرائیویٹ مکول کھولنے اور تمام تبلیغ کے اُپدیشکوں کے باہر سے حیدر آباد میں داخلہ کے متعلق ہے۔

ایسوسی ایشنوں کے متعلق

جہاں تک ایسوسی ایشنوں کی قائمی کا تعلق ہے - اس اعلان میں درج ہے - کہ اصلاحات کے متعلق اعلان کا تمام آرگنائزیشنوں خواہ وہ مذہبی ہوں یا

سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس آج دو بجے بعد دوپہر شری ٹیٹ گھنشیام سنگھ گپت سپیکر سی-پی اسمبلی کی زیر صدارت منعقد ہوا - جس میں نظام گورنمنٹ کے آج کے اعلان پر غور و خوض کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا - کہ حیدر آباد میں ستیاگرہ بند کیا جائے۔ لالہ نارائن داس پبلسٹی افسر پنجاب ستیاگرہ سمتی نے اس سلسلہ میں ناگپور سے ایک بیان جاری کیا ہے - جس میں انہوں نے ستیاگرہ کی کامیابی پر اظہار مسرت کیا ہے - آپ کے علاوہ پنڈت ٹھاکر دت - رائے بہادر

دیگر اور تمام عقائد پر اطلاق ہوتا ہے۔ جہاں تک مذہبی معاملات کے متعلق کمیٹیوں کا تعلق ہے - اس اعلان میں درج ہے - کہ گورنمنٹ کی پالیسی جیسا کہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے یہ ہے کہ امن عامہ کا خیال رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائے - اور قواعد ایسے مرتب کئے جائیں - کہ جن میں پبلک کے زیادہ سے زیادہ آرام کو مد نظر رکھا جائے۔

مذہبی جلسوں کے متعلق

جہاں تک مذہبی جلسوں کا تعلق ہے اعلان میں واضح کر دیا گیا ہے - کہ پبلک جلسوں کو منعقد کرنے کے لئے پہلے صرف اطلاع ہی دینی ہوگی - مگر مذہبی جلسوں کے لئے اطلاع دینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوگی - جب کہ کوئی مذہبی جلسہ پبلک یا پرائیویٹ بلڈنگ (جس میں بلڈنگ سے ملحقہ احاطہ بھی شامل ہے) منعقد ہوگا یا اس میں کوئی مذہبی رسم ادا کی جائے گی - تو اس کے متعلق بھی کسی قسم کی اطلاع دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

مذہبی جلوسوں کے متعلق

جہاں تک مذہبی جلوسوں کا تعلق ہے - اعلان سے واضح ہوتا ہے کہ صرف ایسے جلوسوں کے لئے پہلے موقعوں پر اجازت کی ضرورت ہوگی - اور وہ بھی تمام متعلقہ اشخاص کے مفاد میں اس سلسلہ میں ایک قطعی حکم جاری کیا جاوے گا - جس میں اس دستہ وغیرہ کا ذکر ہوگا - جو آئندہ سالوں میں اختیار کیا جائیگا - یہ بھی اعلان کیا گیا ہے - کہ انتظامیہ ہدایات جاری کی جا رہی ہیں - جن میں اس بات پر زور دیا جائے گا - کہ قواعد کا مدعا محض اس لئے کوئی پابندی عائد کرنا نہیں - کہ وہ نئے ہیں۔

(بقیہ صفحہ پر)

بدری داس - لالہ کیشو رام اور پروفیسر دیوان چند شرما نے بھی اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

ساروویشک سبھا کا نشچیہ

(ناگ پور ۸-اگست) انٹرنیشنل آرین لیگ نے ستیاگرہ بند کرتے ہوئے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اسے درج کیا جاتا ہے:۔

(۱) اس کمیونک کو مدنظر رکھتے ہوئے جو نظام گورنمنٹ نے ان مطالبات کے متعلق جن کی سارودیشک سبھا نے توضیح طلب کی تھی شائع کیا ہے۔ خاص کر اس مصالحانہ سپرٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس کمیونک کی تہ میں ہے۔ نیز ان دوستوں اور مہربانوں کی رائے کا احترام کرتے ہوئے جو اس توضیح کا باعث بنے۔ اور جن کی ہمدردی اور امداد کو سبھا انتہائی قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ یہ سبھا اپنے آپ کو ستیاگرہ بند کرنے میں حق بجانب سمجھتی ہے۔ اور اعلان کرتی ہے۔ کہ ستیاگرہ بند کیا جاتا ہے۔ سبھا تمام ستیاگرہی جتھوں کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ جتھوں کو جو مختلف مقامات پر ہیں منتشر کر دیں۔ اس سبھا کی رائے میں کمیونک سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے ستیاگرہیوں کی ان شکایات کو جن کی بنا پر ستیاگرہ کیا گیا تھا دور کرنے کی دلی کوشش کرنا چاہتی ہے۔ سبھا نے نظام گورنمنٹ کی نیک خواہشات پر اعتبار کرتے ہوئے ستیاگرہ بند کرنے کی ذمہ واری اپنے اوپر لی ہے۔ اور ستیاگرہ کسی دشمنی یا مخالفت کی وجہ سے شروع نہیں کیا گیا تھا۔ اور نہ ہی اس کا مقصد فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنا تھا۔ اس ستیاگرہ کا واحد مقصد کلچرل اور مذہبی آزادی کا حق حاصل کرنا تھا۔

(۲) اس غرض سے کہ بیش بہا قربانیاں بہترین نتائج پیدا کر سکیں سارودیشک سبھا کی رائے میں ضروری ہے۔ کہ تمام آریہ اور دوسرے ہندو اور خاص کر نظام کے علاقہ میں رہنے والے ہندو ضبط سے کام لیں۔ اور حقیقی معنوں میں اہنسا اور ستیہ پر قائم رہیں۔

(۳) ہندوستان کے اخبارات نے ستیاگرہ کے سلسلہ میں جو تعاون کیا ہے۔ اس کے لئے سبھا اخبارات کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ سبھا کو یقین ہے۔ کہ مذہبی آزادی کے معاملات میں اخبارات ہمیشہ اپنا تعاون پیش کرتے رہیں گے۔

سبھا ان الیوسی ایشنوں اور اشخاص

نوٹ: لالہ دیش بندھو گپتا کو مبارکباد [illegible]

آریہ سماج اپنی شاندار کامیابی پر فخر کر سکتا ہے

(ناگ پور ۹-اگست) مسٹر اینے نے ایک انٹرویو کے دوران میں نظام دکن اور سر اکبر حیدری کے مصالحانہ رویہ پر اظہار مسرت کیا۔ اور کہا۔ کہ نظام گورنمنٹ نے جو کمیونک شائع کیا ہے اس کے ذریعہ تمام متنازعہ امور کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اب یہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ عبادت کرنے۔ مذہبی جلوس نکالنے اور مندر بنانے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ پرائیویٹ سکول کھولے جا سکیں گے۔ اور مذہبی لیکچر دئے جا سکیں گے۔ ایڈوائزری کمیٹی کے فرائض واضح کر دئے گئے ہیں۔ اس کے فیصلوں کے خلاف ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس اپیل ہو سکے گی۔ ان شاندار کامیابیوں پر آریہ سماج فخر کر سکتا ہے۔

حیدر آباد کے ہندوؤں سے اپیل

انٹرنیشنل آرین لیگ نے حیدر آباد دکن کے رہنے والے ہندوؤں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنی بیش بہا قربانیوں کا پورا فائدہ اٹھانے کیلئے مکمل طور پر ستیہ اور اہنسا پر قائم رہیں۔ لیگ نے ہندوستان کے اخبارات کا شکریہ ادا کیا ہے۔ نیز دانی اصحاب اور سبھاؤں کا جنہوں نے ستیاگرہ کے لئے مالی امداد دی شکریہ ادا کیا۔

شہیدوں کی یاد میں

ان شہیدوں کی یاد میں جو ستیاگرہ کے دوران میں سورگباشی ہوئے لیگ نے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ان ڈکٹیٹروں اور والنٹیروں کو جو ستیاگرہ کے سلسلہ میں قید ہوئے لیگ نے مبارکباد پیش کی ہے۔ آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ جی گپت اور مسٹر اینے کی خدمات کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

لالہ دیش بندھو اور دیگر آریہ لیڈر وارداہ میں

(وارداھا گنج ۹-اگست) پنڈت بھیم سین جنرل سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لالہ کیشو رام وائس پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا۔ مسٹر اینے۔ ڈی۔ کیمد سیکشن انچارج پنجاب ستیاگرہ کمیٹی۔ پروفیسر رام چندر شرما آف جالندھر کالج۔ مسٹر برج لال ممبر شولاپور وار کونسل جو انٹرنیشنل آرین لیگ کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے ناگ پور آئے ہوئے تھے لالہ دیش بندھو گپتا کے ساتھ یہاں پہنچے تمام اصحاب وارداھا مندر میں جائیں گے۔ اور ریاست حیدرآباد کے کمیونک کے متعلق مہاتما گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ ایک انٹرویو کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کہ پرماتما کا شکر ہے ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور نظام سرکار نے ہماری تمام باتوں کو منظور کر لیا ہے۔ بعد کی اطلاع ہے۔ کہ آریہ لیڈروں نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔

ڈاکٹر پٹابھائی سیتارامیہ نے کہا۔ کہ اگر ہمارے

م ہے۔ آریہ سماج اور حیدر آباد کی گورنمنٹ اس جھگڑے کے ...... اطمینان بخش حل پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

آریہ سماجی دوست محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کے مطالبات پورے ہو گئے ہیں۔ تو ہم اس معاملہ پر جو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ختم ہوا اظہار مسرت کرتے ہیں۔ سردار پٹیل نے بھی آریہ سماج کو اس کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔

کا جنہوں نے روپیہ یا دوسرے ذرائع سے ستیاگرہ کی امداد کی شکریہ ادا کرتی ہے۔ ہندوستان اور ممالک غیر کے آریوں کی طرف سے ان شہیدوں کو جنہوں نے ویدک دھرم کے کاز میں جان دے دی خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ سبھا ڈکٹیٹروں اور دوسرے ستیاگرہیوں کو جو دھرم یدھ میں قید ہو کر جیلوں کی مصیبتیں برداشت کرتے رہے ہیں مبارکباد پیش کرتی ہے۔

یہ سبھا اس امداد پر جو آریہ سماجیوں۔ ہندوؤں اور سکھوں اور دیگر طبقوں نے دھرم یدھ کو کامیاب بنانے میں دی اظہار اطمینان کرتی ہے۔ سبھا مسٹر اینے کی بھی اس رہنمائی کے لئے جو انہوں نے اس تحریک کی کی شکریہ ادا کرتی ہے۔ نیز آنریبل مسٹر گھنشیام سنگھ گپت۔ مسٹر دیش بندھو گپتا کی خدمات کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہے۔

فتح پر مبارکباد

(وارداھا ۹-اگست) کانگریسی ... میں ریاست حیدر آباد میں آریہ ... کے کامیابی کے ساتھ ختم ہو جانے ... کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کانگریسی ... ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے کاز میں ... پر کامیاب ہو گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک ... کے دوران ...

کہا۔ کہ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ... کہ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج ... طویل اور پر امن ستیاگرہ کا ... گیا ہے۔ ستیاگرہ کے دوران میں آریہ ... کو بھاری قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ اور ... سے دو چار ہونا پڑا۔ آریہ سماجیوں ... اس قدر جائز اور منصفانہ تھا۔ کہ اس ... مخالفت کا خیال بھی نہ کیا جا سکتا ... میں سے کئی لوگوں نے وسیع پالیسی ... کی بنا پر ستیاگرہ پر اظہار ناپسندیدگی ... لیکن ہم نے محسوس کیا۔ اور اس ... اعلان کیا۔ کہ مذہبی آزادی کے حصول ... کے لئے ستیاگرہ کیا جا رہا ہے۔ وہ ...

(صفحہ ۳ سے آگے)

مندروں کے متعلق

جہاں تک مندروں اور دیگر عبادت گاہوں کا تعلق ہے۔ اعلان میں موجودہ صورت حالات میں مشکلات کی ... کرنے کے بعد واضح کیا گیا ہے۔ کہ وہ ... مناسب وقت پر امن عامہ کے ... قاعدہ مرتب کرے گی۔ اس کا اطلاق ... عمارتوں پر بھی ہوگا۔ جنہیں فی الحال ... طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

پرائیویٹ سکول

جہاں تک پرائیویٹ سکول کھولنے ... تعلق ہے۔ یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ اس ... لئے محکمہ تعلیم کی اجازت لینے کی ضرورت ... نہیں ہوگی۔ بلکہ محض اطلاع دی جائے گی ... گورنمنٹ اس تجویز پر مناسب غور ... اعلان میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ... کہ باہر سے اشخاص کے داخلہ کی ... کا حکم صرف اس وقت تک نافذ ... جب تک کہ فضا صاف نہیں ہو جاتی ... امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ تسلی بخش صورت حالات پیدا ہو جائے گی۔

سمت ۱۹۹۶ ۲۹ ساون
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۱۳ اگست ۱۹۳۹ء

آریہ سماج کی شاندار فتح

آج کا دن ہی وہ شبھ دن ہے۔ جس کا آریہ جگت کو انتظار تھا۔ نظام گورنمنٹ نے سارودیشک سبھا کے اس مطالبہ کو کہ وہ ایک توضیحی بیان پرکاشت کرے۔ جس سے آریہ سماج کی شکایات کا واقعی طور پر ازالہ ہو جائے۔ مان کر اعلان کر دیا ہے۔ کہ اُسے آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور ہیں۔ اسے آریہ سماج کی فتح کہنا چاہیئے۔ آریہ سماج اس پر بجا طور پر ہارد ک ودھائی کا پاتر ہے۔ چونکہ یدھ کا اُدیش پورا ہو گیا ہے۔ اس لئے سارودیشک سبھا نے بھی ستیاگرہ ختم کر دیا ہے۔ تمام ستیاگرہی ۱۷-اگست تک رہا کر دئے جائیں گے۔ اور جونہی وہ واپس لوٹیں گے ہم دھرم یدھ کے ان ویر سپاہیوں اور نایکوں کا پُر جوش سواگت کریں گے +

نظام سرکار کا وہ اعلان جس کے ذریعہ انہوں نے آریہ سماج کو مکمل مذہبی آزادی دی ہے ہمارے سامنے نہیں۔ اس لئے ہم اس پر مفصل بحث نہیں کر سکتے۔ اس بیان کے خلاصہ پر جو کچھ بھی آج کے اخباروں میں چھپا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اعلان مذہبی انسٹیٹیوشنوں اور آرگنائزیشنوں کی قائمی۔ مذہبی معاملات کے متعلق کمیٹیوں کی قائمی مذہبی جلسوں کے انعقاد۔ مذہبی جلوس نکالنے۔ مندر وغیرہ تعمیر کرنے۔ پرائیویٹ سکول کھولنے اور تمام فرقوں کے اُپدیشکوں کے باہر سے حیدرآباد ریاست میں داخلہ کے متعلق ہے۔ جہاں تک انسٹیٹیوشنوں کی قائمی کا تعلق ہے اس اعلان میں درج ہے۔ کہ اصلاحات کے متعلق اعلان کا تمام آرگنائزیشنوں خواہ وہ مذہبی ہوں یا دیگر تمام وفاتید پر اطلاق ہوگا۔ مذہبی معاملات کی کمیٹیوں کے متعلق اس بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ امن کا خیال رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائے۔ اور ایسے قواعد مرتب کئے جائیں۔ کہ جن میں پبلک عامہ کے زیادہ سے زیادہ آرام کو مدنظر رکھا جائے۔ پبلک جلسوں کو منعقد کرنے کیلئے صرف اطلاع ہی دینی ہوگی۔ مگر مذہبی جلسوں کے لئے اطلاع دینے کی بھی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ جب کہ کوئی مذہبی جلسہ کسی پبلک یا پرائیویٹ بلڈنگ جس میں بلڈنگ سے ملحقہ احاطہ بھی شامل ہے منعقد ہوگا۔ اور اس میں کوئی مذہبی رسم ادا کی جائے گی۔ اس کے متعلق بھی کسی قسم کی اطلاع دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ مذہبی جلوسوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ صرف نئے نکالے جانے والے جلوسوں کے متعلق اجازت لینی ضروری ہوگی۔ لیکن انتظامیہ ہدایات جاری کی جارہی ہیں۔ جن میں اس بات پر زور دیا جائے گا۔ کہ قواعد کا مُدعا محض اس لئے پابندی عائد کرنا نہیں۔ کہ وہ نئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک قطعی حکم جاری کیا جائے گا۔ جس میں اس راستہ وغیرہ کا ذکر ہوگا۔ جو آئندہ اختیار کیا جائے گا۔ مندروں اور دیگر عبادت گاہوں کے متعلق اعلان میں موجودہ صورت حالات میں مشکلات کی پڑتال کرنے کے بعد واضح کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ مناسب وقت پر امن عامہ کے پیش نظر قواعد مرتب کرے گی۔ اس کا اطلاق موجودہ عمارتوں پر بھی ہوگا۔ جنہیں فی الحال عارضی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ پرائیویٹ سکول کھولنے کے لئے محکمہ تعلیم سے اجازت لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ صرف اطلاع دینا کافی ہوگا۔ باہر کے اشخاص کے داخلہ کی ممانعت کا حکم صرف اس وقت تک نافذ رہے گا۔ جب تک کہ فضا صاف نہیں ہو جاتی۔ اس سلسلہ میں امید کی گئی ہے۔ کہ عنقریب تسلی بخش صورت حالات پیدا ہو جائے گی +

یہ ہے نظام سرکار کے توضیحی بیان کا لب لباب جس پر غور کرنے کے لئے انٹرنیشنل آرین لیگ کا ایک اہم اجلاس ۸-اگست کو ناگپور میں زیر صدارت منتری گھنشیام سنگھ جی گپت منعقد ہوا۔ جس میں تمام صوبوں کے پرتی ندھی و دیگر سرکردہ ۲۵ آریہ سماجی اصحاب جنہیں اجلاس میں شرکت کی خاص دعوت دی گئی تھی شریک ہوئے۔ اجلاس میں وہ خط و کتابت پیش کی گئی۔ جو سر اکبر حیدری اور گپت جی کے درمیان ہوئی تھی۔ پردھان جی نے بتایا۔ کہ چونکہ نظام سرکار نے ایک اعلان کے ذریعہ آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اس لئے ستیاگرہ بند کر دیا جائے۔ وہ ستیاگرہی والنٹیر جو منماڈ اور شولاپور وغیرہ میں مقیم ہیں اپنے اپنے گھروں کو واپس بھیج دئے جائیں۔ اور مختلف مقامات میں جو ستیاگرہی کیمپ ہیں۔ انہیں توڑ دیا جائے۔

منتری گپت جی کے اس اعلان کا کہ نظام سرکار نے آریہ سماج کے مطالبات منظور کر لئے ہیں یہ مطلب ہونا چاہیئے۔ کہ آئندہ آریہ سماج کو ریاست حیدرآباد میں پرچار کرنے۔ نئے آریہ سماج بنانے۔ پرانوں کی مرمت کرنے۔ ہون کنڈ کھودنے۔ اکھاڑے و نئے سکول قائم کرنے اور اوم کا جھنڈا لہرانے کی پوری پوری آزادی ہوگی۔ لیکن کیا جن حیدرآبادی ستیاگرہیوں کی جائدادیں آریہ ستیاگرہ اندولن میں بھاگ لینے یا اس سے تعلق رکھنے کے جرم میں ضبط کی جا چکی ہیں۔ وہ انہیں واپس کر دی جائیں گی۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ کیونکہ نظام سرکار کا یہ اعلان ابھی تک پرکاشت نہیں ہوا۔ اس لئے اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن یہ توقع ضرور رکھتے ہیں۔ کہ اب جبکہ نظام سرکار نے آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ وہ اس سلسلہ میں بھی اپنی فراخ دلی کا ثبوت دیگی۔ لیکن ایک بات ضرور ہے۔ جس پر پورے غور اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ کہ اصلاحات کے نفاذ سے ہی ریاست کے مسلمان مخالفانہ مظاہرے کر رہے ہیں۔ بظاہر ان کا غصہ نظام سرکار کے خلاف ہے۔ لیکن درحقیقت ان کا یہ غصہ ہندوؤں پر ہے۔ اس لئے تعجب نہیں اگر نظام سرکار کے اس اعلان سے ریاست کے مسلمان اور بھی جوش میں آ جائیں۔ اور وہ اپنے رویہ سے ریاست کی فضا ابھی خراب رکھیں۔ کہ جس کی موجودگی میں دھارمک آزادی کے اس اعلان کو عملی جامہ ہی نہ پہنایا جا سکے۔ اگر کسی طرح سے وہ فی الحال چپ ہو بھی جائیں۔ تو یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ اس موقعہ پر بھی خاموش رہیں۔ جب آریہ سماج دھارمک آزادی سے متعلق کوئی کام کرنے لگے۔ مثال کے طور پر وہ نئے آریہ سماج مندروں کے قیام۔ جلوسوں اور جلسوں کے انعقاد اور اوم کا جھنڈا لہرانے پر کوئی شرارت کھڑی کر کے امن عامہ کو خطرہ میں ڈال دیں۔ جس کی سزا آریہ سماج کو اپنی مذہبی آزادی کھو دینے کی صورت میں ملے۔ اور ان شرارتیوں کو کوئی سزا نہ دی جائے۔ ہماری رائے میں ایسے موقعوں پر نظام سرکار کا شدید یہ ہونا چاہیئے۔ کہ سزا قصوروار کو ملے۔ اور نقص امن کی آڑ میں بے جا طور پر آریہ سماج کے مذہبی کاموں میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ نیز آریہ سماجی ہونے کے اپرادھ میں ریاستی ہندوؤں سے ناانصافی نہ ہو۔ اور ساتھ ہی پولیس اُن سے کوئی بے جا سلوک نہ کرے۔ ایک نقرہ میں یہ کہ اگر نظام سرکار نے اپنے رویہ میں تبدیلی کی ہے۔ تو اسے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ماتحت افسروں اور چھوٹے نوکروں کی ذہنیت بھی بدل جائے۔ تاکہ وہ جب تک سرکاری ملازم ہیں۔ ان کا سلوک ہر جاگے ہر بشر سے برادرانہ ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تعصب اور جانبداری کا جذبہ دیکھنے میں نہ آئے۔ اگر آئندہ کے لئے یہی طریق کار بنا لیا جائے۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ نہ آریہ سماج کو شکایت کا موقعہ ملے۔ اور نہ نظام سرکار کو سختی کرنے کا۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ ہماری یہ دلی آرزو پوری ہوگی؟

ہمارا مضمون مکمل نہیں ہوتا۔ اگر ہم دو درجن کے لگ بھگ ۱۰ ان سورگیہ ویروں کے پرتی شردھا کا اظہار نہ کریں۔ جنہوں نے اس مہان یگیہ میں اپنے پرانوں کی آہوتی ڈال کر اس کی سپھلتا کو قریب لانے کا یتن کیا۔ اور ان سات ڈکٹیٹروں کو جنہوں نے اپنے کام کاج و عیش و آرام کو تیاگ کر دھرم یدھ کے لئے دھن اور جن بھیجے کیا۔ اور جیل کے مصائب کو خوش آمدید کہا۔ خراج تحسین ادا نہ کریں۔ نیز پندرہ ہزار ستیاگرہی ویروں کو جو اپنے سینا پتیوں کی آگیا کے اندر رہتے ہوئے جیل کی سختیاں برداشت کرنے کو خوشی تیار ہو گئے دھنیہ نہ کہیں۔ ان سب نے مل کر دھرم یدھ کی سپھلتا اٹل بنا دی۔ یہ سب دھنیہ واد اور ودھائی کے پاتر ہیں۔ اسی طرح وہ آریہ سماجی بھائی و آریہ سماجیں بھی جو دھن سے سہایتا کرتی رہیں۔ اور آریہ نیتا بھی جو باہر رہ کر انتظام کرتے رہے۔ ان میں سوامی سوتنترانند جی کا نام دشیش روپ سے اُلیکھنیہ ہے۔ مہاتما گاندھی م

دُرگاناگ مندر ستیاگرہ

کئی دنوں سے سری نگر میں دُرگا ناگ مندر ستیاگرہ چل رہا ہے۔ اور دن بدن تیز ہوتا جا رہا ہے۔ کشمیری پنڈت اس مندر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن حکومت اسے پنڈتوں کے حوالے کرنے کو تیار نہیں۔ دونو اپنی اپنی بات پر بضد ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں سا حبہ اور جھگڑا میں ایک معمولی بات پر کشیدگی مناسب نہیں۔ اس لئے ہم دونوں سے درخواست کریں گے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کی جائے۔ یہ کوئی ایسی گتھی نہیں جو باہمی سمجھوتہ سے سلجھ نہ سکے۔

سنسکرت کی بیٹیوں کیلئے ایک رسم الخط

یہ ایک حقیقت ہے۔ اور اس کی مہاتما گاندھی نے اپنے ایک تازہ مضمون میں تائید کی ہے۔ کہ سنسکرت تمام بھاشاؤں کی ماں ہے۔ اپنے اس مضمون میں جس کا عنوان یہی ہے جو اس نوٹ کا۔ مہاتما جی لکھتے ہیں۔ کہ "اگر یہ زبانیں ایک ہی رسم الخط میں لکھی جائیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں بڑی بڑی صوبائی زبانوں کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ جہاں تک خوبصورتی اور اعلےٰ بناوٹ کا تعلق ہے۔ ناگری کسی رسم الخط سے خراب نہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ تعلیم کی مہم میں مصروف لوگ میری اس تجویز پر کچھ غور کریں گے۔ اگر وہ دیوناگری رسم الخط کو قبول کر لیں۔ تو وہ آئندہ نسلوں کی بہت سی محنت اور وقت بچا لیں گے"۔

مہاتما جی کا مشورہ کس قدر معقول ہے۔ لیکن کیا مسلمان اسے قبول کریں گے؟

منشی نوجادک لال کا سُورگباش

ہم نے یہ سماچار نہایت دُکھ کے ساتھ سُنا ہے۔ کہ سہیوگی "باگرتی" کے سمپادک منشی نوجادک لال جی شری واستو کا ۳۰- جولائی کو اکسمات سُورگباش ہو گیا۔ آپ ایک پرانے اخبار نویس اور لوگپریہ پبلک ورکر تھے۔ "متوالا" "ہندو پنچ" اور "چاند" کے سمپادک رہ چکے تھے۔

ہمیں اپنے سہیوگی اور سُورگیہ کے سمبندھیوں سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما سُورگیہ کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

مجوزہ ہوس ٹیکس

میونسپلٹی کے خاتمہ کے بعد سے لاہور کا انتظام ایڈمنسٹریٹر کے ہاتھوں میں ہے۔ جس کے دماغ میں شہر کو خوبصورت بنانے کا خیال اس قدر گھر کر گیا ہے۔ کہ نئی نئی قسم کے ٹیکس لگائے جانے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ ہاؤس ٹیکس تو عنقریب لگنے والا ہے۔ سب انتظام مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن تمام نگر نواسی اس کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ یہ بلا پبلک کے لئے ان کے گلے پڑ جائے گی۔ بڑے بڑے مکانوں کے مالکوں پر ٹیکس لگائے جانے کے کچھ معنی بھی تھے۔ لیکن ان مکانوں پر بھی لگیگا۔ جو صرف ان کی رہائش کے لئے ہی بمشکل کافی ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اگر شہر والوں نے متحدہ محاذ پیش کیا۔ تو انہیں اپنے مقصد میں ضرور کامیابی ہو گی۔

جرمنی کی جنگی تیاریاں

جرمنی جنگی تیاریاں کس زور شور سے کر رہا ہے۔ اس کا اندازہ صرف اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی ساڑھے سترہ لاکھ فوج ہر طرح سے مسلح اور تیار ہے۔ اس ماہ کے آخر تک یہ تعداد بیس لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ آئندہ ہفتے ان تمام فوجوں کے زبردست مظاہرے ہوں گے۔ اور ایک طرح سے نقلی جنگ کا نظارہ پیش کیا جائے گا۔ موٹریں اور لاریاں اسی طرح سامان لے جائیں گی۔ جس طرح دوران جنگ میں لے جایا جاتا ہے۔ پیادہ فوج اور توپ خانہ بھی مشق کریں گے۔ ایئر فورس بھی بالکل تیار ہے۔ یہ تمام مظاہرے ڈینزگ کے مشرق میں ایسا میں ہوں گے۔

ان سب تیاریوں کو تشویش کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سب تیاریاں کیا گل کھلانے والی ہیں۔

بے روزگاری کمیٹی کی سفارشات

مسئلہ بیروزگاری کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے سر چھوٹو رام وزیر ترقیات کی صدارت میں جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اس میں اس نے چار اہم سفارشات کی ہیں۔ پہلی سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں دس فیصدی تخفیف کی جائے۔ دوسری۔ کارخانے جاری کئے جائیں۔ تیسری فیکٹریوں میں ۷۵ فیصدی ملازمتیں پنجابیوں کیلئے بذریعہ قانون مخصوص کی جائیں۔ چوتھی لوگوں میں ضبط تولید کے حق میں پروپیگنڈا کیا جائے۔

ہم پہلی تین سفارشات کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس لئے کہ وہ مسئلہ کے حل میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ لیکن کمیٹی نے صنعت و حرفت کی لازمی تعلیم کو نہ جانے کیوں نظر انداز کر دیا؟ چوتھی تجویز کے متعلق ہم یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ یہ تجویز بداخلاقی کو بڑھانے کے سوائے اور کوئی مفید کام نہیں کر سکتی۔ کیوں نہ لوگ "ضبط کنٹرول" پر عمل کرنا سیکھیں۔ اور اس کی انہیں ترغیب دی جائے؟

بہرحال دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان چند ایک سفارشات پر ہی ہماری گورنمنٹ کب عملدرآمد شروع کرتی ہے؟

قرآن کی اشاعت و فروخت کا بل

یو۔پی لیجسلیٹو کونسل جس کا اجلاس ۱۰- اگست سے شروع ہو گا میں مسٹر محمد فیاض خاں ایک ایسا بل پیش کرنے کی اجازت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے سوا کوئی شخص نہ قرآن شریف کو چھاپے اور نہ ہی فروخت کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے۔ تو اسے ایک سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی ایک سال تک قید کی سزا دی جائے۔

اگر مسلمان نہیں چاہتے۔ کہ غیر مسلم ان کی مقدس کتاب کو چھاپیں یا فروخت کریں۔ تو انہیں اپنے اوپر بھی یہ پابندی لینے کو تیار ہونا چاہیئے۔ کہ وہ بھی ہندوؤں کی دھارمک کتابوں کو نہ چھاپیں گے۔ اور نہ ہی فروخت کریں گے۔

ہمیں وشواس ہے۔ کہ اس بل سے مسلمانوں کو بجائے فائدہ کے نقصان ہی ہو گا۔ کیونکہ شائد ہی کوئی ہندو پبلشر ایسا ہو گا۔ جو قرآن بیچتا یا چھاپتا ہو۔ برخلاف اس کے ایسے مسلم پبلشر بھاری تعداد میں ملیں گے۔ جو نہ صرف ہندوؤں کی دھارمک کتابیں بیچتے ہیں۔ بلکہ چھاپتے بھی ہیں۔

پنجاب ٹریڈ ایمپلائیز بل

دوکانداروں اور پرائیویٹ فرموں میں کام کرنے والے ملازموں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جس بل کے متعلق ہم کئی دنوں سے سن رہے تھے۔ آخر پنجاب ... کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اس ... شائع ہو گیا۔

اس بل کی کچھ بڑی بڑی خصوصیات ... ہیں:- (۱) ۱۴ سال سے کم عمر کے ... ملازم رکھنے کی ممانعت (۲) ہفتہ میں ... سے زیادہ ۶۱ گھنٹے اور دن میں گیارہ ... کام (۳) چند مستثنیات کے ساتھ ... اور کمرشل فرمیں اتوار اور پبلک تعطیل ... پر بند رہیں۔ (۴) اگر ملازمت ... سے زیادہ ہو جائے۔ تو اسے تعطیل کے ... دنوں کی اُجرت بھی ملا کرے۔ (۵) اگر ... کی ایک سال ملازمت ہو جائے۔ تو ... سال کے پچھلے پندرہ یوم کی رخصت ... با تنخواہ ملا کرے۔ جرمانہ کے طور پر ... سے کاٹ ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور جرمانہ کی رقم ایسے فنڈ میں ... کی جائے۔ جس سے ملازموں کی حالت ... کو بہتر بنایا جانا مقصود ہو۔ بل کی دفعات کی خلاف ورزی پر پہلی بار پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہو گی۔ اور بعد میں ہر ایک خلاف ورزی کے لئے ۷۵ سے ۲۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوا کرے گی۔ بل کا اطلاق تمام صوبہ پر ہو گا۔ لیکن فی الحال اس کا اطلاق لاہور۔ امرتسر۔ ملتان۔ راولپنڈی اور سیالکوٹ میں کیا جائے گا۔ یہ بل سر چھوٹو رام وزیر ترقیات نے تیار کیا ہے۔ گورنمنٹ اسے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مجوزہ بل مفید ثابت ہو گا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کی مخالفت ہو۔ اور وہ پاس نہ ہو۔

آریہ ستیاگرہ اندولن کی دیا پکتا

آریہ ستیاگرہ کی گونج نہ کیول بھارت کے کونہ کونہ میں پہنچ چکی ہے۔ بلکہ دُنیا کے ان تمام حصّوں میں بھی جہاں ایک بھی ہندو نیام پذیر ہے۔ ہزاروں میلوں کی دُوری پر بیٹھے ہونے پر بھی ان میں اس دھارمک یُدھ کے لئے وہی جوش اور اُتساہ پایا جاتا ہے۔ جو بھارت کے ہندوؤں میں دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ اس تحریک سے ہمدردی کا اظہار ہی نہیں کر رہے۔ دھن سے سہایتا بھی دے رہے ہیں۔ چنانچہ ... افریقہ۔ فجی اور برہما سے سینکڑوں روپے ستیاگرہ فنڈ میں پراپت ہو چکے ہیں۔

(بقیہ صفہ ۱۵ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

सदभावे साधुभावे च
सदित्येतत्प्रयुज्यते।
प्रशस्ते कर्मणि तथा
सच्छब्दः पार्थ युज्यते॥

... اچھے اور سادھو نا ارتھات بھلائی ... ارتھ میں ست شبد کا اُپیوگ کیا ... اور ... پارتھ اسی پرکار پرشست ... ارتھات اچھے کرموں کے لئے بھی "ست" شبد پریکت ہوتا ہے +

यज्ञे तपसि दाने च
स्थितिः सदिति चोच्यते
कर्म चैव तदर्थीयं
सदित्येवाभिधीयते

ارتھات :- یگیہ - تپ اور دان میں ... ارتھات سفر ... رکھنے کو بھی ست کہتے ہیں - تتھا ان کے نمت جو کرم ... اس کرم کا نام بھی ست ہی ہے - ... تپ اور دان کھیہ دھارک کرم ... تتھا ان کے نمت جو کرم کیا جاتا ہے - ... کو میں نسک رنگ سا مانیتا تتھا ... کرم کہتے ہیں - ان کرموں کو کرتے سمیہ یدی ... آتما ہو - تو بھی وہ دھرم کے انوکول ... اس کا رن یہ کرم "ست" شریشٹھ ... کئے جاتے ہیں - اور سب نشکام کرم ... = (وہ ارتھات پرے کی) شریشٹھ ... کئے جاتے ہیں - پرنتیک کرم کے ... میں یہ "اوم تت ست" ... سمبھ ... کہا جاتا ہے - اس میں اس ... دونوں پرکار کے کرموں کا سمادیش ... اس لئے ان دونوں کرموں کو ... ہی سمجھنا چاہئے +
... بنارھیہ پرشٹھ ۲۸۵)
... کرم کے وشے میں کہتے ہیں :-

अश्रद्धया हुतं दत्तं
तपस्तप्तं कृतं च यत्
असदित्युच्यते पार्थ
न च तत्प्रेत्य नो इह

... سے جو ہون کیا ہے - دان ... کیا ہو - یا جو کچھ کرم کیا ہو ... کہا جاتا ہے - ... پارتھ ... میں ہیں اور نہ اس ... ست کاری ہوتا ہے +
... پرشٹھ ۲۸۵ پر ادھیاتم ... تلک مہاراج لکھتے ... پریم ست اور اونا نتی ہے - ... سوتروں کا بھی ایسا ہی پھل ... کے ۲۷ ویں ادھیائے کے ۲۳ ویں

(گذشتہ سے آگے)

اوم کا جھنڈا

(دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا کا وشیش لیکھ جیل سے)

اشلوک میں اوم تت ست آیا ہے - اس میں اوم گو ڑھا کھشر روپی ویدک منتر ہے - اُپنشدوں میں اس کا انیک ودھیوں سے دیاکھیان کیا گیا ہے +
(پرشنو پنشد ۵ - منڈوکیہ ۸-۱۲ - ادھیائے ۱-۱)

اب پرشن یہ اُٹھتا ہے - کہ "اوم" شبد کیسے بنا ؟ دیاکرن سے یہ شبد اور کشش کے دھاتو سے ست پرتیہ لگا کر "ری" روپ ہو کر "اوم" بنا ہے - "او" دھاتو کے وشے میں دسترت اُلیکھ کیا جا چکا ہے - گوپتھ براہمن میں "او کار سرو ماپتوتی" اس ارتھ میں اوم آیا ہے - ارتھات جو سرو دیاپک ہے - وہی اوم ہے - سمرتی کاروں میں سرو شریشٹھ منو جی مہاراج نے منو سمرتی میں لکھا ہے ـــــ

"अकारश्चाप्युकारश्च मकारश्च प्रजापतिः"

ارتھات :- اکار - اُکار - اور مکار سے اوم بنا ہے - مانڈوکیہ اُپنشد میں تری مانترک اوم کی آ - او - ما کی دیاکھیا کرتے ہوئے رشی نے گہن ویدانت میں جا کر اوم کی چترتھ ماترا آمانترا مانی ہے - جس کا جاگرت - سوپن - سشپتی اوستھاؤں کے پشچات ترییہ اوستھا میں جا کر بودھ ہوتا ہے - اور اوم کو ست چت اور آنند مانا ہے +

آریہ سماج وید شاستر اور پراچین سمرتی گرنتھوں کا پرچارک اور آریہ سبھیتا کا پرسارک ہونے سے اور سب دھوجاؤں کو نہیں لہراتا ہے - کیونکہ "اوم" سے شریشٹھ سنسار میں کوئی دوسری وستو نہیں - آریہ سماج پرارمبھک کال سے اپنے بھجنوں میں اوم کی مہما گاتا آیا ہے - جیسے
"تیرا نام اونکار ـــــ اوم ہی ہے جیون ہمارا" ـــــ اوم ہمارا ادھار ہے ـــــ گورو کل چتوڑ کے مکھیہ ادھشٹھاتا سوامی برہمانند جی مہاراج نے اوم پر ہی انیک بھجن بنائے ہیں - جنہیں بڑے پریم سے آریہ سماج گا گا کر بھگتی رس میں چور

ہو جاتے ہیں - شری سوامی سرو دانند جی مہاراج نے سمارگ درشن میں اوم کی بڑی سندر دیاکھیا کی ہے - اور انہوں نے بتلایا ہے - کہ اوم کی اُپما ۹ کے انک سے دی ہے +

جس پرکار ۹ کے انک کا کبھی ہراس نہیں ہوتا - اسی پرکار پرماتما کا کبھی اکھنڈ نہیں ہوتا - اور جس پرکار ۹ کا پہاڑا بولتے ہیں تو ایکم نو میں یہی بتلایا گیا ہے - کہ ۹ ایک ہی ہے - نو دونی اٹھارہ میں ۸+۱ = ۹ ہی رہتے ہیں - نو تیاں ستائیس میں ۷+۲ نو ہی رہتے ہیں - اسی پرکار ۹ رقم اکائی تک ۸+۱ = ۹ ہی رہتے ہیں - اسی پرکار ۹ کے انک کے سمان پرماتما پورن تتھا ایک ہی ہے +

اس کے اتیرکت "اوم" میں دو دیان "آ" اکھشر ایشور کا دیوتک ہے - تتھا "او" جیو کا اور "م" پرکرتی کا دیوتک ہے - اتہ دھوجا پر نرجیت اوم ہم کو سہا ٹیک کی دھونی دلائے گا - کہ جیو کے آگے دو لکشیہ ہو سکتے ہیں - یا تو وہ پرماتما کو لکشیہ بنا دے یا پرکرتی کو - یدی وہ (جیو) ان سارے پروبھنوں سے اُٹھ کر ایشور کو لکشیہ بناتا ہوا اس کی اور جاویگا تو وہ مکت منی کا استھان پا کر آکار کے سر پر براجمان ہوگا - کیونکہ "آ" کے ساتھ جب "اُ" مل جاتا ہے - تب ہی "او" بنتا ہے - اور یدی یہ "اُ" = جیو سانسارک وشیوں میں پھنس کر اس پرکرتی میں رت ہو جاتا ہے - تو وہ پرکرتی کے پاؤں تلے روندھ دیا جاتا ہے - تتھا اس کی بڑی دُرگتی ہوتی ہے - دیکھئے "اوم" میں جو "م" ہے وہ ہی "اُ" جیو کا دیوتک ہے - اتہ ایشور کی اور جانے میں ہی کلیان ہے +

آریوں کے دھوجا گیت ـــــ "جینتی اوم دھوجا ویوم بہاری - وشو پریم پرتیما اتی پیاری" کو سارے سنسار کے آریوں نے مل کر "دیانند نروان ارودھ شتابدی" اجمیر سنہ ۱۹۳۳ء کے سوا دسر

پر اپنا یا تھا - استھان استھان پر آریہ ویر نوجی نواعد کے ساتھ اور بینڈوں کے ساتھ بڑے پریم سے اسی اوم دھوجا کو گاتے ہیں +

ہمارا یہ دعویٰ ہے - کہ ہمارا پوتر ویدک دھرم ہی پرماتما کا دیا ہوا سرو شریشٹھ دھرم ہے - سنسار میں جو اس وقت بھینکر اشانتی اور یدھ کے بادل چھا رہے ہیں - اُن سب کے نوارن کی ایک ماتر اوشدھی اس اوم کے منتر کے سمجھنے میں ہے - اسی سے سنسار میں سکھ اور شانتی پھیلے گی +

سنسار کا اتہاس بتلاتا ہے - کہ جب تک اوم کی پوتر دھوجا لہرائی اور آریوں کا چکرورتی - راجیہ رہا - تب تک سنسار میں سکھ اور شانتی رہی - اور ہمارے پراچین آریہ سنسار میں سکھ اور شانتی پھیلانے کے اُدیشیہ سے ہی اوم کی دھوجا لے کر دلیپ - دلیانتروں میں جاتے تھے - راکھشسوں کا دمن کرتے تھے - اشومیدھ اور وشوجیت یگیہ کرتے تھے - اور یہ اوم دھوجا انیائی اور انیاچاریوں کا ناش کر سنسار سے لڑائی جھگڑے ہٹا کر شانتی پھیلاتی تھی - اسی لئے سرشٹی کے آرمبھ سے "اوم" یہ سنسار دیاپک شبد رہا ہے - یدیہ اپی سیمٹک جاتیوں نے اس کا اُچارن "آمین" کر دیا ہے - اور عرب والوں نے قرآن شریف کے آرمبھ میں اس "آدم" "ا+ل+م" کر کے لکھا ہے - پرنتو دراصل میں بات ایک ہی ہے - کہ یہ اوم پرماتما کا سرو سرو شریشٹھ نام ہے - اور اسی کو بھن بھن پرکار سے آریہ ورت سے دوری پر رہنے کے کارن اور اودیا اندھکار کے کارن وبھن پرکاروں سے لکھنا آرمبھ کر دیا ہے +

ہر ہٹلر کے جرمنی کے نازی جھنڈے پر جو سواستیکا کا چلہ ہے - وہ "اوم" کا ہی دیوتک ہے - اور انگریزی کے یونین جیک پر جو کراس ہے وہ بھی اسی کا وکرت روپ ہے - جینی مندروں اور بودھ ستوپوں پر جو اوم ہوتا ہے - وہ بھی اسی اوم کا دیوتک ہے - اسلامی جھنڈے پر جو چاند اور تارے کا نشان ہے - وہ بھی اسی پرکار اوم کا ایک بھاگ ہے - اور بھگوان کے روپ کا دیوتک ہے - سناتنی پنڈت اپنی شو لنگ کی جل دھارا کو بھی اوم کا ہی روپ بتلاتے ہیں + دیاتی آئندہ

حیدرآباد کی اصلاحات

۵ فیصدی اقلیت کی ۹۵ فیصدی اکثریت پر حکومت!

(از لالہ رام پرشاد جی بی۔اے ڈائرکٹر پبلسٹی آریہ ساروودیشک سبھا دہلی)

جن اصحاب کا اصلاحات حیدرآباد سے کوئی براہ راست تعلق نہیں۔ انہوں نے تو اس سکیم کو سرسری دلچسپی سے ہی پڑھا ہوگا۔ لیکن جن لوگوں کو ان میں گہری دلچسپی ہے۔ وہ بھی شاید اس منشا کو پوری طرح نہ پہنچ سکے ہوں گے۔ جو بالائی سطح کے نیچے کسی قدر گہرائی میں پوشیدہ ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ ان باتوں پر سے بھی کسی قدر پردہ اٹھا دوں۔ جو عوام کی نظر سے ایسی ہوشیاری سے چھپائی گئی ہیں ؎

گلہ کیا ہے؟

میں سب سے پہلے ان اصلاحات کے ذریعہ ہندوؤں کو عطا شدہ حقوق کے عام سوال کو لیتا ہوں۔ ان میں سے پہلی اور سب سے اہم بات "حکومت" ہے۔ جس سے مراد کابینہ "وزارت" ہوا کرتی ہے۔ اس وقت وزیروں کی تعداد سات ہے۔ اور وہی آئیندہ بھی ریاست نظام میں حکمران رہیں گے۔ ریاست میں ہندو پرجا کی تعداد جیسا کہ ہر شخص پر ظاہر ہے۔ کل آبادی کا ۸۵ فیصدی ہے۔ اور مسلمانوں کی صرف دس فیصدی۔ اس تعدادی حیثیت کے علاوہ ہندو ایک اور نظر سے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ وہ یہ کہ یہی ریاست کے خزانے کا سب سے بڑا حصّہ ادا کرتے ہیں۔ شاید ہم لوگوں کے لئے جو برطانوی ہند میں رہتے ہیں۔ یہ ایک نئی بات ہو۔ کہ ریاست میں پرجا کی آمدنی پر کوئی ٹیکس نہیں۔ امیر طبقہ کو حیدرآباد میں ٹیکس کا کوئی بوجھ برداشت نہیں کرنا پڑتا۔ برخلاف اس کے صرف ہندو کاشت کار کو ہی کاشت کا رہونا پڑتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ریاست کی حکومت میں اس کا کتنا حصّہ ہے۔ سات ممبروں کی وزارت میں صرف ایک ممبر ہندو ہے۔ اور وہ بھی خود نظام صاحب کا پسند کردہ۔ اس طرح عملی طور پر ہندوؤں کو ریاست کی حکومت میں کوئی بھی حصّہ حاصل نہیں۔ جس کے وہ سب سے بڑے بنیادی سہارے ہیں ؎

لیجسلیٹو اسمبلی

اب میں لیجسلیٹو اسمبلی کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ منتخب ممبروں کی اکثریت ہوگی۔ اور ہندوؤں کو آدھی نشستیں ملیں گی۔ لیکن یہ دونو دعوے غلط اور بے بنیاد ہیں۔ منتخب ممبر درحقیقت اقلیت میں ہوں گے۔ کیونکہ سرکاری بلاک میں محصّدر بلحاظ عہدہ کے ۳۴ ممبر ہوں گے۔ اور منتخب ممبر صرف ۴۲ ہوں گے۔ اور وہ بھی صرف ایک بے ضرر اصحاب کا جتھا۔ یہ بے بنیاد دعوے صرف اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ اگزیکٹو کونسل کے سات ممبر جو اپنے عہدہ کے لحاظ سے اسمبلی کے ممبر ہوں گے نیز تین ممبر جو حضور نظام کی طرف سے مقرّر کئے جائیں گے۔ وہ نامزد ممبروں کے طور پر شمار نہیں کئے گئے۔ لیکن ہر مقصد و منشا کے لئے وہ نامزد ممبروں سے بھی بڑھ کر حکومت کے حمایتی ہوں گے۔ لہذا اس طرح عملی طور پر ۴۲ منتخب ممبروں کے مقابلے میں ۳۳ نام نہاد نامزد ممبر ہوں گے۔ اور دس ممبران بلحاظ عہدہ۔ کیا عجیب الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے ؎

لیکن میرا زیادہ تعلق تو ہندو نشستوں کے ساتھ ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نصف نشستیں تو ہندوؤں کو ملیںگی۔ لیکن دس فیصدی مسلمان اقلیت کو ۸۵ فیصدی ہندو اور ۵ فیصدی دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں یہ مساوی نمائندگی کیوں دی گئی ہے؟ اسے دو دلائل سے حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک تو یہ کہ مسلمانوں کو جو سیاسی اہمیت حاصل ہے۔ اس کی بنا پر وہ اقلیت کے درجہ تک نہیں گرائے جاسکتے۔ سیاسی اہمیت کی اس نامعقول دلیل کا چند روز ہوئے ڈاکٹر سرگوکل چند نارنگ نے خوب راز افشا کیا تھا۔ اور دوسرا بہانہ یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ بعض علاقہ جات میں جہاں وہ آبادی کے لحاظ سے ایک فیصدی ہیں۔ چھ گنا نمائندگی دی گئی ہے۔ میں یہ نہیں جانتا۔ کہ یہ اشارہ کس صوبہ کی طرف ہے۔ لیکن باقی دُنیا کو تو ذکر ہی کیا ہندوستان میں بھی کسی جگہ اتنی خورد بینی اقلیت کو ایک نہایت ہی زبردست اکثریت کے مقابلہ میں مساوی نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ پھر اس میں چھ گنا نمائندگی ...

جلنے کا بھی تو یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ اس غیر معمولی ویٹیج سے وہ اکثریت کے بالکل برابر ہو جائیں ؎

ہندوؤں کو آدھی نشستیں نہیں ملیں

لیکن درحقیقت ہندوؤں کو آدھی نشستیں بھی نہیں ملتیں۔ جب تک وہ تین خاص نشستیں جو عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے مخصوص کر لی گئی ہیں میزان کل میں سے منہا نہ کر لی جائیں۔ اور پھر باقی نشستوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں آدھا آدھا تقسیم نہ کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو یقینی طور پر یہ نشستیں بھی ہندو نشستوں میں سے دی جائیں گی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوؤں کی نشستیں ۴۲ سے ۳۹ رہ جائیں گی۔ جو کہ صاف اقلیت ہوگی ؎

دوسری نمائندہ جماعتیں

اب میں دوسری نمائندہ جماعتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ ان کی پوزیشن ان اصلاحات کا سرسری مطالعہ کرنے والے اشخاص کو بھی یہ صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ دیہات میں ہندوؤں کی حالت "حقیقتاً" ناقابل برداشت ہو جائے گی۔ اب تک تو وہ جیسے کیسے اپنی ہستی سنبھالے ہوئے تھے۔ مگر آئیندہ تو اپنی تعدادی اکثریت اور مالی حالت کے قطع نظر مٹھی بھر مسلمانوں کے رحم پر رہنا پڑے گا۔ دیہات میں مسلمان جو شاذونادر ہی ۵ فیصدی سے زائد ہوں گے پنچائیت میں ہندوؤں کے برابر نشستیں حاصل کر لیں گے۔ جن کا منشا و مُدعا سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں۔ کہ یہ پنچائتیں بھی حکومت کے ہاتھ کی کٹھ پتلی ہوں گی۔ اور جیسا کہ میں آگے ثابت کروں گا۔ ہر ایک گاؤں کے مٹھی بھر مسلمان ہندوؤں پر نوابی کیا کریں گے۔ اس لئے ہندو یہ جاننے میں ہر طرح حق بجانب ہوں گے۔ کہ یہ ...

ان اصلاحات سے بچائیے

مضحکہ خیز انتخابات

یہ پنچائتیں ... دعوے کیا گیا ہے منتخب شدہ ... ہوں گی۔ ان میں منتخب اور نامزد ممبروں کا تناسب ۵ و ۳ ہوگا۔ بعض اصحاب خیال کریں گے۔ کہ یہ منتخب ممبر حقیقی معنوں میں منتخب ہی ہوا کریں گے۔ لیکن درحقیقت یہ بات نہ ... اس کیلئے میں سرکاری سکیم کے الفاظ ہی یہاں ... ناظرین کرتا ہوں:۔

"پنچائیتی انتخابات کا سب سے ... پہلو یہ ہوگا۔ کہ گاؤں کے باشندوں کا ایک جلسہ عام کیا جائے گا ... صاحب اس تعداد سے دوگنے آدمی چھانٹ نکالیں گے۔ جتنے کہ پنچائیت کے لئے ضروری ہوں گے۔ اور ان کا ایک "پینل" بنا دیا جائے گا۔ اس پینل میں سے تعلقہ دار صاحب اوّل (ڈپٹی کمشنر ...) ممبران پنچائیت یعنی پنچوں اور سرپنچوں کو چھانٹ کر نامزد کر دیا کریں گے"۔

کیا نامزدگی کا کوئی طریقہ اس سے بھی زیادہ محفوظ اور بہتر ہو سکتا ہے۔ مگر پھر بھی ایسے منتخبہ ممبروں کے انتخاب کا نامزد قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ وہ یہ کہ سرپنچ بھی یعنی اس پنچائیت کا انتظامی افسر اعلےٰ حکومت کا منتخب کردہ ہوگا۔ جس کے عملی طور پر یہی معنی ہوں گے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ایک مشترکہ سبھا میں جو ۵ فیصدی مسلم آبادی اور ۸۵ فیصدی ہندو آبادی کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ مسلمانوں کے نمائندے نہ صرف ہندوؤں کے برابر ہی ہوں گے۔ بلکہ ان کا سرپنچ بھی ایک سرکاری افسر نامزد کرے گا۔ جو دس میں سے نو حالتوں میں مسلمان ہی ہوگا۔ اور اس طرح ۵ فیصدی کی اقلیت ۹۵ فیصدی کی اکثریت پر من مانی حکومت کر سکے گی ؎

حیدرآباد کی ہندو پرجا کو کیسی اصلاحات ملی ہیں

یہ ہیں وہ اصلاحات جو ہم کو ہندوؤں کے لئے ... حاصل ہوئی ہیں۔ نہ صرف دیہاتی پنچائیتوں میں ... بلکہ ضلع بورڈوں اور تعلقاتی کمیٹیوں میں ... بھی جہاں کہ حسب ضرورت اس تناسب ... کمی بیشی ہو سکے گی۔ خصوصاً ان سب کا ایک مشترکہ پہلو یہ بھی ہے۔ کہ کسی ... مراد وہ ایک ڈسٹرکٹ بورڈ کیوں نہ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سُکھ اور شانتی کا سادھن!

(لیکھک: شری پنڈت وِدیا بھاسکر کپل دیو شاستری شولاپور)

وید کہتا ہے کہ:-

आयुर्यज्ञेन कल्पतां प्राणो यज्ञेन कल्पतां चक्षुर्यज्ञेन कल्पतां श्रोत्र यज्ञेन कल्पतां वाग्यज्ञेन कल्पतां मनो यज्ञेन कल्पतामात्मा यज्ञेन कल्पताम् ॥ (یجروید ۱۸-۲۹)

ارتھات:- یگیہ کے دوارا ہم آیُو- پران- چکشو- شروتر- بانی- من- آتما آدی سے یکت ہوں- یگیہ سے مالک پوِتر تا سدا پراپت ہو- من کے پوِتر ہونے پر منش سکھ شانتی کو پراپت کرتا ہے۔

یگیہ سے ہی ورشٹی ہوتی ہے- ورشٹی سے دھن دھانیہ کی پراپتی ہوتی ہے- اسی پر منش کی جیون کا نربھر ہے۔

وید کہتا ہے:-

यज्ञ इन्द्र मवर्धयद्यद्भूमिं व्यवर्तयत् चक्राण ओपशं दिवि ॥

(سام وید- ادھیائے ۲- کھنڈ ۱- منتر ۷)

ارتھ:- (دِوی) آکاش میں (اوپشم) وستار (چکرانہ) کرتا ہوا (یگیہ) یگیہ (یت) جو (اندرم) ورشٹی کو (اوردھیت) بڑھاتا ہے- وہ ہی (بھومِم) پرتھوی کو (ویوورتیت) دھانیہ آدی سے یکت کرتا ہے۔

پرتی دن پراتہ تتھا سائنکال اگنی ہوتر اوشیہ کرنا چاہیئے- اس سے مانسک دوش دور ہوتے ہیں- ایو پوتر ہوتی ہے- تتھا وایو کے شدھ ہونے سے منش کو سواستھ لابھ ہوتا ہے- شریر پری پُشٹ ہوتا ہے- وید آدیش دیتا ہے:-

सायंसायं गृहपतिर्नो अग्निः, प्रातः प्रातः सौमनसस्य दाता। वसोर्वसुदान एधि वयं त्वेन्धानास्तन्वं पुषेम ॥ (اتھروید ۱۹-۵۵-۳)

प्रातः प्रातर्गृहपतिर्नो अग्निः सायं सायं सौमनसस्य दाता। वसोर्वसोर्वसुदान एधीन्धानास्त्वा शतंहिमा ऋधेम ॥

(اتھروید ۱۹-۵۵-۴)

ارتھات:- ہے گرہ پالک اگنے! تو ہمیں پراتہ تتھا سائنکال سدبھاوَن کو دینے والا ہے- دھن دھانیہ کو دینے والا ہے- شانتی کارک اگنے! ہم تجھے پرپت...

کرتے ہوئے اپنے شریر کو پُشٹ کریں- تتھا سو ورش تک آروگیہ سے یکت ہوں- جو منش یگیہ آدی نہیں کرتے وہ پاپی ہیں- انہیں سکھ بھوگنے کا ادھیکار نہیں ہے- ایسے منشیوں کو آتمک شانتی پراپت نہیں ہوتی- سکھ شانتی بھی دور رہتی ہے۔

وید کہتا ہے:-

शं पदं मघं रयीषिणे न कामव्रतो हिनोति न स्पृशद्रयिम् ।

(سام وید- ادھیائے ۴- کھنڈ ۱۰- منتر ۵)

ارتھ:- ہے پرماتمن (ادرنہ) یگیہ آدی شبھ ورت سے رہت منش (رئیم) دھن دھانیہ کو (نہ سپرشت) چھونے بھی نہیں پاتا تتھا (کامم) اِشٹ سدھی کو (نہ ہنوتی) نہیں پراپت ہوتا- کنتو (رییشنے) یگیہ آدی شبھ کرموں کے نمت دھن دینے والے (شم پدم) سکھ شانتی کے شبھ استھان اور (مگھم) دھن دھانیہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

یگیہ سے ہی منش سکھ شانتی کو پراپت کرتا ہے- اسی کسی پرکار کی ویادھی آدی کا دکھ پراپت نہیں ہوتا ہے- یگیہ کرتا کو سدا کلیان ہی کی پراپتی ہوتی ہے۔

وید کہتا ہے:-

घृताची स्थो धुर्यौ पातं सुम्ने स्थः सुम्ने मा धत्तम्। यज्ञ नमश्च त उप च यज्ञस्य शिवे सन्तिष्ठस्व स्विष्टे मे सन्तिष्ठस्व ॥ (یجروید ۲-۱۹)

ارتھات:- جو اگنی اور وایو (دھوریئے) یگیہ کے کھیہ انگ کو پراپت کرانے والے (چہ) اور (سمنے) سکھ روپ (ستھ) ہیں- تتھا (گھرتاچی) جل کے پرکاشک- سبھی آدی کے نربان کارک (ستھ) ہیں- اور سمست سنسار کو (پاتم) پالتے ہیں- وہ (ما) یگیہ کرتا مجھ کو (سمنے) سکھ میں (دھتم) ستھاپت کرتے ہیں- جیسے (یگیہ) یگنیہ پرماتما (چہ) اور (نمہ) دینے (تے) تیرے لئے

(شنوے) کلیان میں (اُپ سنتی مسو) سمیپ سمو پستھت ہیں- ویسے ہی (مے) یگیہ کرتا میرے (سمنے) سکھ کے نمت سنتشٹھسو (ستھت) ہوں۔

منش کو یگیہ سرود اہی کرنا چاہیئے- اس سے وایو آدی کی شدھی ہوتی ہے- وایو کی شدھی سے نانا پرکار کی ویادھیاں سوئیم نشٹ ہو جاتی ہیں- یگیہ سے سمست اِشٹ سدھیں ہوتی ہیں۔

وید آدیش دیتا ہے:-

उत्तिष्ठ ब्रह्मणस्पते देवान्यज्ञेन बोधय। आयुः प्राणं प्रजां पशून् कीर्तिं यजमानं च वर्धय ॥

(اتھروید ۱۹-۶۳-۱)

ارتھ:- ہے برہم دنیا ودوان! (اُتِشٹھ) پرماد چھوڑ کر جاگرت ہو- (یگین) اگنی ہوتر کے دوارا (ودوان) ودیہ گن یکت وایو آدی بھوتوں کو (بودھیہ) سکھ کاری بنا (آیو) آیو (پرانم) پران (پرجام) سنتان آدی (کیرتم) شبھ تتھا (یگیہ مانم) یجمان کو (وردھیہ) سکھ سادھن سمپن کر۔

جو منش یگیہ آدی شبھ کرموں کو نہیں کرتے ہیں- وہ آدھی ویادھیوں سے یکت ہوتے ہیں- جو نری دکربھی کے ہی مایا جال میں پھنس کر لوبھ وش یگیہ آدی نہیں کرتے- پرماتما ان کا ناش کر دیتا ہے۔

وید کہتا ہے:-

यदा पनीराधसो नि बाधस्व महाँ असि। नहि त्वा कश्चन प्रति ॥

(سام وید ادھیائے ۱۱- سوکت ۳- منتر ۲)

ارتھ:- ہے اندر! پرماتمن (پنین) کیول دان ادان کے دیو ہار کو کرنے والا اور وھی (اِرادھسہ) یگیہ آدی دوارا آرادھنا نہ کرنے والے مورکھ پرشوں کو اپنے (بپا) گیان سے (نہ بادھسو) پورن روپ سے پیڑت کر تُو (دہان اسی) سب سے بڑا ہے

رسو پرتی نیرا پرتی درندی (کشچن) کوئی بھی (نہیں) نہیں ہے۔

انادر شٹی (دُربھکش) آدی کو دور کرنے کے لئے دکھوں سے رکھشا کے لئے تتھا گیان آدی کی پراپتی کے لئے پرتی دن ایشور اُپاسنا تتھا یگیہ کریں۔

وید کہتا ہے:-

सुरूपकृत्नुमूतये सुदुघामिव गोदुहे। जुहूमसि द्यविद्यवि ॥

ارتھ:- (گو دُہے) دودھ دوہنے کے لئے جس پرکار (سُدوگھام) اُتم دُوب سے دودھ دینے والی گؤ کو پراپت کیا جاتا ہے- اسی پرکار (سُروپ کرتنم) اُتم گیان تتھا کرم سمپادن کرنے والے سکھ کارک اندر کو (اُوتیے) انادر شٹی دُربھکش تتھا پاپ آچرن سے رکھشا کے لئے (دیوی- دیوی) پرتی دن (جُہومسی) ہم سمرن کرتے ہیں- تتھا یگیہ آدی دوارا آہون کرتے ہیں۔

وید کے ان ہی آدیشوں تتھا اُپدیشوں کو براہمن گرنتھوں میں وشو دنیہ نردیشی کیا گیا ہے- یگیہ کے وشے میں براہمن گرنتھ سرودھی وستارک ہیں۔

यज्ञो वै श्रेष्ठतमं कर्म। तस्मात् मनुष्येभ्यो यज्ञं प्राह ॥

(گوپتھ اُپ نشد ۲-۳) شت پتھ (۱-۷-۱-۵) تیتریہ (۳-۲-۱-۴)

ارتھات:- یگیہ شریشٹھتم کرم ہے- اس لئے سب منشیوں کے لئے یگیہ کا ودھان کیا گیا ہے۔

नौर्हि वा एषा स्वर्ग्या यदग्निहोत्रम् ॥

(شت پتھ ۲-۳-۳-۵)

ارتھات:- یہ اگنی ہوتر نشچے پورو سکھ شانتی کو پراپت کرانے والی ہے- جو اسی نوکا پر بیٹھتا ہے ارتھات اگنی ہوتر کرتا ہے- وہ سکھ سمپن ہوتا ہے۔

सर्वेषां वा एष भूतानां सर्वेषाम् देवानामात्मा यद् यज्ञः तस्य समृद्धिं अनु यजमानः प्रजया पशुभिः ऋध्यते ॥

(شت پتھ براہمن ۱۴-۳-۲-۱)

ارتھات:- نسندیہ یہ یگیہ سب پرانیوں کا اور سب دیوتاؤں کا جیون ہے- اس کی سمردھی سے یجمان پرجا- اور پشوؤں سے سمردھی کو پراپت ہوتا ہے۔

سدرشن چکر

پچھلے ہفتہ ہم اسلامیہ زنانہ پردہ کالج میں متوقع ستیاگرہ کے متعلق لکھتے ہوئے کالج کی لڑکیوں کے مطالبات کا ذکر کر چکے ہیں۔ اس ہفتہ ہمیں آکسفورڈ کالج لنڈن کی طالبات کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ ناظرین شائد ان کے مطالبات کی نوعیت پر متعجب ہوں۔ لیکن ہوا کا رخ دیکھتے ہوئے ہمیں ذرا بھی حیرانی نہیں ہوتی ؂

چنانچہ لنڈن کے کالج مذا کی انڈر گریجویٹ طالبات نے مندرجہ ذیل چھ مطالبات منتظمین کالج کے سامنے رکھے ہیں:- (۱) زنانہ تعلیم میں ہمیں نقل و حرکت کی پوری آزادی ہونا چاہیئے۔ (۲) ہمیں رات کے بارہ۱۲ بجے تک کالج کے بورڈنگ ہاؤس سے باہر رہنے کی اجازت ملنی چاہیئے۔ اور ہم سے یہ نہ پوچھا جانا چاہیئے۔ کہ ہم نے یہ وقت کہاں اور کس طرح گذارا (۳) ہمیں کھلی چھٹی ہو۔ کہ ہم مرد ملاقاتیوں کو رات کے دس بجے تک۔ بغیر کسی اجازت کے اپنے کمروں میں رکھ سکیں۔ (۴) کالج کے اندر جو مخلوط اجتماعات ہوں۔ ان میں شراب مہیا کی جائے۔ (۵) ہماری ڈرامیٹک کلب کو یہ اجازت ہو۔ کہ کسی ڈرامہ میں پارٹ کرنے کے لئے لڑکوں کو بھی بلا سکیں۔ (۶) اسی طرح لڑکوں کی ڈرامیٹک کلب میں پارٹ کرنے کی ہمیں اجازت ہو ؂

اگر ان کے یہ مطالبات پورے نہ کئے گئے۔ تو ہو گی ہڑتال یا ستیاگرہ۔ لڑکیوں کا بیان ہے۔ کہ اب تک تو ہم یہ سب "ظلم" برداشت کرتی رہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے قوت برداشت ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے ہم یہ مطالبات منوا کر ہی رہیں گی۔ کیونکہ یہ اس قدر معمولی اور ابتدائی حقوق ہیں۔ کہ ان کے بغیر ہمارا سانس گھٹ رہا ہے۔ اگر "آزادی کی ہوا" چھوڑی نہ گئی۔ تو اغلب ہے۔ کہ ہم مر جائیں ؂

کیا آزاد برطانیہ یہ برداشت کر سکتا ہے۔ کہ اس کی لاڈلی بیٹیاں۔ جو چمن کی رونق ہیں۔ اور جن سے اسے بڑی بڑی توقعات ہیں محض "آزادی کی ہوا" کی کمی کی وجہ سے مر جائیں؟ ان میں کوئی بہترین ناچنے والی بنے گی۔ کوئی اسٹیج کی ایکٹریس۔ کوئی کسی ہندوستانی راجہ کی محبوبہ۔ اور شائد ان میں سے کوئی حسن کے مقابلہ میں اول نکل آئے۔ ایسی ہونہار دختران برطانیہ کے مطالبات پورے نہ ہوں۔ کیا معنی؟

لیکن اگر منتظمین کالج نے کوتاہ اندیشی سے کام لے کر ان کی نازبرداری کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ان آزاد تتریوں پر فضائے آزادی تنگ کر دی۔ تو وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی تک قربان کر دیں گی۔ اس لئے کہ وہ غلامی کی زندگی میں ایک منٹ کے لئے بھی سانس لینا گوارا نہیں کر سکتیں ؂

آکسفورڈ کالج کی لڑکیوں کے مطالبات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مسلم اخبار لکھتا ہے۔ کہ "یہ ہیں آکسفورڈ یونیورسٹی کی طالبات کے مطالبات جن کو والدین نے حصول تعلیم کیلئے بھیجا ہے۔ اور جو تہذیب و شائستگی کی تعلیم میں مصروف ہیں۔ اور یہ ہے وہ شہرہ آفاق یونیورسٹی جس کی تعلیمات اور ڈگریوں پر یورپ فخر کر رہا ہے۔ آہ! ؂

گر ہمیں مکتب است وایں ملّا — بے کار طفلاں تمام خواہد شد

ہمارے معاصر نے اپنے اس تبصرہ کے نیچے ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے مدرسۃ البنات جالندھر کے منتظمین سے اپیل کی ہے۔ کہ براہ خدا اس ڈرامہ نوازی کو ترک کر کے نیک دل طالبات کو کسی مفید کام میں لگایا جائے۔ کیونکہ ڈرامہ کھیلنا نہایت ہولناک نتائج و عواقب پر منتج ہے ؂

اگر مدرسۃ البنات کی طالبات کو معلوم ہو جائے۔ کہ آج کل کی لڑکیاں کیا کچھ چاہتی ہیں۔ تو فوراً وہ اپنے مدرسہ میں "آزاد ہوا" کے انتظام کا مطالبہ شروع کر دیں (بقیہ اِدھر اُدھر کی کے نیچے)

ادبیات

بکھری ہوئی پنکھڑیاں

آہ — اور میرے دل کی بجھی ہوئی شمع کو — محبت کی چنگاری سے روشن کر۔ اُف! یہ دل، رنج — نااُمیدی — اور حرماں نصیبی سے تاریک ہے۔ کیا تو اس کو محبت کی روشنی سے ایک بار اور نہ چمکائے گا؟ — دیکھ شمع کو پروانہ کی آنکھ سے دیکھ! — صرف وہی جو محبت کی آگ میں جل کر فنا کے سپرد ہو جائے گا — اس کی حقیقت پہچان سکتا ہے ؂

صبح کا سہانا وقت ہے — آفتاب اپنی سیمیں روپہلی کرنوں سے تاریک دُنیا کو نورانی جامہ پہنا رہا ہے۔ سبزہ پر اوس کے قطرے گوہر آبدار کی طرح چمک رہے ہیں۔ دیکھو مرغِ سحری بانگ دے رہا ہے۔ لیکن کیا تم جانتے ہو۔ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ وہ کہہ رہا ہے — اُٹھو! اُٹھو! اے نیند کے متوالو! — اُٹھو — تمہاری زندگی کی ایک شب اور گذر گئی — آہ! — زندگی — ایک شب — اور گذر گئی — اے دل! — تو اب تک سو رہا ہے۔ اُٹھ اور دیکھ تیری روح میں پُر سوز نغمے گونج رہے ہیں۔ اُن کو سن اور منزلِ مقصود کی طرف قدم بڑھا ؂

جوانی کے چڑھتے ہوئے دور میں — میری زندگی کی کھیتی محبت کے نہ تھمنے والے آنسوؤں سے سینچی جا رہی ہے — وہ دیکھو — میری زندگی کا باغ کس قدر سرسبز نظر آ رہا ہے — درختوں کی ٹہنیاں — نااُمیدی — حرماں نصیبی — اور افسردگی کے پھولوں سے لدی ہوئی ہیں — کیونکہ اے محبت کے دیوتا — میں نے اپنا دل تیری راہ میں قربان کر دیا ہے ؂

میری کشتیٔ حیات آرزوؤں کے عمیق سمندر میں نااُمیدی کے پہاڑوں سے ٹکرا کر چکنا چور ہو گئی — وہ ناخدا ہے۔ اس کے ان چند بچے ہوئے ٹکڑوں کو ڈوبنے سے بچائے — ذرا کوئی اسے آواز دے۔ جو اس عظیم تلاطم کو اپنی نرگسی آنکھ سے (بقیہ وچار ترنگ کے نیچے)

استری جگت

جدید لڑکی

آج سے پندرہ برس پہلے لڑکی کی عورتیں ...
نام کو نہ تھی۔ اور ان کی کڑی نگرانی کی ...
کوئی اس کی شکل نہیں دیکھ سکتا تھا ...
موقعہ پر گھر سے باہر قدم رکھنا ہوتا۔ تو ...
پردے کی ان دنوں اس قدر سختی ...
ہوئی نظر آ جاتی تھی۔ تو اس کا یہ فعل قابل ...
بہت بڑے نتائج پیدا ہوتے تھے۔ ایک ...
چاہے اپنی عورت کو طلاق دے کر گھر سے ...
زندگی مرد کی غلامی میں ہی کٹ جایا کرتی تھی ؂

لیکن کل تک جن کی ماتائیں حرم سے ...
کالجوں میں تعلیم پاتی ہیں۔ ورزش اور کھیل ...
خیال ہے۔ گھر کی چار دیواری کے اندر ...
جمہوریت کی کے پریزیڈنٹ اور ایک بڑے ...

سب سے پہلے اس جوان مرد نے ...
فروغ سے آہستہ آہستہ دُور ہو گیا۔ اس کے ...
جس کی رو سے عورتوں کا درجہ مردوں کے برابر ...

کمال اتاترک نے عورتوں کے لئے ...
بورڈوں اور ملک کی آئین ساز مجلس میں ...
درسگاہوں میں عورتوں کو درس و تدریس ...
دیا۔ ترکی میں زنانہ ججوں۔ وکیلوں۔ ڈاکٹروں ...
روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ پولیس اور ...
ہر شعبہ میں جہاں پہلے مردوں کا واحد ...
عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ...

عورتیں سیاسیات ملکی میں دل کھول کر ...
گئی ہے۔ اور آج یہ امر باعثِ مسرت ہے ...
انجام دے رہی ہیں ؂

صنعتی کار خانوں میں ہزاروں مزدور ...
کئے ہیں۔ ان قوانین کی رو سے مزدور ...

ضرور ...

(از شری ...

جاہ والوں کی ضرورت ہے ...
خدمتِ قوم میں جو سینہ سپر ...
آندھیاں بن کے اگر اُن پہ بلائیں ...
اُلفتِ قوم ...
قوم کی شمع ...

اِدھر اُدھر کی

یورپ کے حلقۂ عیسائیت میں یہ سوال زیرِ بحث ہے۔ کہ کیا چرچ میں سینما کے استعمال سے کوئی فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو چرچوں میں "سینما" کے استعمال کے حق میں ہیں۔ اور کچھ شدید مخالف۔ اس لئے یہ سوال بحث و تمحیص کا موضوع بن گیا ہے۔ چنانچہ ۴- اگست کے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں اس سلسلہ میں ایک دلچسپ نوٹ شائع ہوا ہے۔

حال ہی میں Taunton (Somerset) کے مقام پر ایک Congregational Conference ہوئی۔ جس میں اس سوال پر بحث ہوئی۔ سینما کے حق میں تقریر کرتے ہوئے Rev: J Earnest James چیئرمین Congregational Union of England and Wales نے کہا "اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم سوچیں کہ عبادت میں سینما کو کیا جگہ دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ چرچ میں جس قدر اہمیت "دعا" کی ہے۔ فی زمانہ چرچ سے باہر سینما کی بھی اسی قدر اہمیت ہے۔ بلکہ کسی قدر زیادہ ہی"۔

لیکن Rev: H. Ingham (Eastborne) نے مندرجہ بالا تجویز کی پُرزور مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ "اگر چرچ کو دنیا کی سطح پر لے جایا گیا۔ تو اس کا مشن ناکام ثابت ہوگا۔ مجھے امید ہے۔ کہ اگر چرچ میں "سروس" کی جگہ سینما نے لے لی۔ تو میرے جیسے لوگ اس میں بھول کر بھی قدم نہ رکھیں گے" ــــ اس پر خوب تالیاں بجائی گئیں۔

مسٹر انگھم نے مزید کہا۔ کہ لنڈن کا ایک methodist چرچ جس نے سب سے پہلے اس سلسلہ میں رہنمائی کا فخر حاصل کیا تھا اپنی "چرچیت" (Churchiness) کو کھو بیٹھا۔ کیونکہ وہاں دعا کے بھجنوں کی بجائے مس Annie Laurie فلم ایکٹریس کی مقبول طرزوں پر ہی گیت گائے جانے لگے تھے۔ لیکن دُنیا والے دوسروں کی مثالوں سے فائدہ اُٹھانا نہیں چاہتے۔ بلکہ خود تجربہ کیا چاہتے ہیں۔ اس لئے بحث ختم نہ ہو سکی۔

چنانچہ Dr R.S. Birch Wast نے فرمایا کہ "اینی لاری" (Annie Laurie) نے کیا گناہ کیا ہے؟ ہمارے یہاں ایک سنڈے سکول میں ایک گیت اس طرز پر گایا جاتا ہے۔ "Drink to me only with thine eyes" اور یہ مزیدار ہے۔ سینما اس سنڈے سکول میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ بات میں ایک Psychologist کی حیثیت سے دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔

کہئے سائیکولوجسٹ کی دلیل کو رد کرنے والا بھی کوئی ہے؟ مذہب کی حالت تو ان دنوں ڈوبتے ہوئے سورج کی سی ہے۔ جس کی کوئی پُوجا کرنے کو تیار نہیں۔ لوگ "چڑھتے سورج" کی پوجا کرتے ہیں۔ اور سینما اگرچہ مغرب والوں کے لئے کوئی نئی چیز نہیں مگر چونکہ اپنی دلچسپیوں کی وجہ سے وہ ہمیشہ نیا ہے۔ اس لئے اس کی حالت چڑھتے ہوئے سورج کی سی ہے۔ جس کی پُوجا کو سب تیار ہیں۔

رہا سوال یہ کہ اس کا چرچ میں استعمال ہونا چاہیئے یا نہیں یہ فیصلہ کرنا ان کا کام ہے۔ جن کی دوکان کی رونق پھیکی پڑ رہی ہے۔ اور اس کی ترقی کی کوئی دوسری صورت نظر نہیں آتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سگرٹوں اور خوبصورت لڑکیوں کی چرچ میں موجودگی شائقین کے لئے اپنی پہلی کشش کھو چکی ہے۔ تبھی اب اس نئی کشش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ لیکن کیا سینما "Exhibitors" "ایگزہیبی ٹرز" اس مداخلت کو برداشت کر لیں گے؟

اسی لئے "آزادی" کو وہاں پھڑپھڑانے تک نہ دینا چاہیئے۔ من سے۔ وچن سے۔ کرم سے۔ اسی میں بھلائی ہے۔

وچار ترنگ

دُنیا اور موت!

گھنگور گھٹاؤں اور ٹھنڈی ہواؤں میں ایک رات میں اس کی نرم و نازک گود سے ایک جھرجھری کے ساتھ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

ــــ کہاں جاتی ہو؟ ــــ ابھی تیرگی ہے ــــ آؤ میری پیاری! ٹھیرو۔ اس نے آواز دی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جو لوگ آپ کی گود سے کبھی بھی علیحدہ ہونا پسند نہیں کرتے ــــ ایک وقت ان کو آپ اپنے دامن سے کوڑے کرکٹ کی طرح جھٹک دیں گے ــــ ان کی مرضی کے خلاف ہر چند کہ وہ آپ سے لپٹے رہنا چاہیں گے۔ اور وہ آپ کو نہیں چھوڑیں گے مگر آپ انہیں چھوڑ دیں گے" ــــ یہ کہتے ہوئے میں نے ایک سرسری نظر دنیا پر ڈالی اس کا چہرہ تبدیل تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ٹھیرو! اتنی جلدی ــــ ایسی تیز قدمی۔ دوسری آواز نے میرا تعاقب کیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا ــــ اچھا آپ ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ لوگ آپ سے ڈرتے ہیں۔ گھبراتے ہیں۔ اور آپ انہیں کشاں کشاں لے جاتی ہیں ــــ ننھے ننھے معصوموں کی چیخ و پکار۔ بوڑھے باپ کے آنسو۔ خونِ جگر بھائی بہنوں کی تڑپ۔ سب کچھ آپ کے لئے بے قیمت منتیں۔ سماجتیں۔ پچھلی رات کی دعائیں بے اثر ــــ آپ نے کسی جاندار کو چھوڑا ہے نہ چھوڑیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لوگ آپ سے ڈر کر بھاگتے ہیں مگر آپ انہیں دھکیلتی ہوئی اپنے ہمراہ لے جاتی ہیں۔

اے موت میں تیرے پیچھے نہیں چل سکتی ــــ میں تجھ سے چار قدم آگے ہوں۔ ــــ وہ مسکرا رہی تھی۔

نہ جانے نوعِ انسان کیوں اجل سے خوف کھاتی ہے۔ اجل کہتے ہیں جسکو زحمتِ یک گام ہے ساقی۔

(انوری خانم)

ایک اشارہ سے بالکل خاموش کر دے۔ اے محبت کے حسین دیوتا ــــ میں نے اپنا دل تیری راہ میں قربان کر دیا ہے۔

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

...کا درجہ

...عورتوں کے لئے شخصی آزادی ... کے قریبی رشتہ داروں کے ... رکھی جاتی تھی۔ اگر اسے کبھی فردری ...

... پردہ ہٹا کر قدرت کی نیرنگی کو دیکھتی ... اور ایسی صورت میں بعض اوقات ... شادی کر سکتا تھا۔ اور وہ جس وقت ... نہ تھی۔ اس بے چاری کی تمام ...

... لڑکیاں کھلے بندوں سکولوں اور ... پردہ ان کے لئے ایک بوسیدہ ... جہالت کی نشانی ہے۔ یہ سب کچھ ... دلیری کا نتیجہ ہے۔

... سوئٹزرلینڈ کے رواج اور تعلیم کے ... (Swiss Civil Code) کا نفاذ کیا گیا۔ ... وہ عورتوں کو بھی مل گئے۔

... جس کے نتیجہ کے طور پر عورتیں میونسپل ... چلانے لگیں۔ یونیورسٹیوں اور تعلیمی ... مردوں کی نسبت زیادہ خوبی سے سرانجام ... ڈاکٹروں ... اور ہاؤسوں کی تعداد میں ... کی خدمت کر رہی ہیں۔ زندگی کے ... نشو و نما اور ترقی کے ہر پہلو میں ...

... ملک کی پارلیمنٹ میں ان کو نمائندگی دی ... عورتیں حکومت چلانے کے فرائض سر ...

... مزدور عورتوں کے لئے خاص قانون نافذ ... بنائے جاتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

ضرور ...
(از شری ... بی اے)
... کو حاجت ہے جگر والوں کی
... رکھتے ہوں پُر درد جگر رکھتے نہ ہوں
... آفت کے مقابل جائیں

جب گھر بھر کے لوگ اسے پسند کر چکے۔ تو تصویر بہن کے ہاتھ میں آئی۔ بھابھی تو اسی کی ہو گی۔ اور وہ یہ جانتی ہے۔ کہ میں کیسی کنیا پسند کروں گا۔ آخر ایک یوک ہی دوسرے یوک کا حال اچھی طرح جان سکتا ہے۔ یہی سوچ کر انہوں نے تصویر اُسے دے دی۔ بہن نے بھی کہہ دیا ــــ "ہاں۔ خوب پسند ہے"۔

اب رہ گئی کیول میری پسند ✤

جب میں کالج سے لوٹا۔ تو گھر بھر کے بچے لگے مجھے کھجلانے۔ "بھائی۔ بھابھی بڑی سندر ہے۔ ماما۔ تم سے گوری ہے۔ (گو رنگ میرا بھی کچھ گورا تھا) اور آنکھیں کتنی موٹی تھیں۔ اور ناک کیسی تیمی سی نکلی ہوئی تھی۔ اتیادی ✤

بچوں کا شور سن کر گھر بھر کے لوگ آنگن میں جمع ہو گئے۔ میں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری پسند کے لئے کوئی فوٹو آیا ہے۔ ایسا منہ بنا لیا مانو بچہ ہوں۔ کچھ جانتا ہی نہیں۔ اور اپنے کمرے کی اور تیزی سے لپکا۔

مجھے اندر جاتے دیکھ برآمدے میں بیٹھی بوا بول اُٹھی ــــ "دیکھی ابھی اُن کی تصویر۔ سندر ہے رنگ مگ جیوے۔ پرنتو ماں نے نہیں پوچھا۔ کہ دہیز؟"

مجھے بوا کی یہ آخری بات بہت اکھرتی ہے۔ بڑے بھائی صاحب کی شادی کے سمے بھی۔ اور چچیرے بھائی کی شادی کے سمے بھی اس نے یہی جھگڑا ڈالا تھا ✤

میں نے بات کاٹ لی ــــ "کیا کہتی ہو؟"

اور آگے سنے بنا ہی اپنے کمرے میں چلا گیا ✤

... کی طرح نوکر پان کھلانے کو آیا۔ کہہ دیا ــــ "بھوک نہیں"۔

پھر بہن بھائی کو منانے آئی ــــ بولی اچھی تھی۔ کچھ نہیں کھانا تو ... کھا لو۔ اور تصویر میرے سامنے کر دی ✤

میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھنی ہی چاہی تھی۔ کہ اس نے ہنستے ہوئے چھپا لی۔ کہ پہلے مٹھائی منگواؤ۔ تو دکھاؤں ؟

جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں اس سمے ... موٹی موٹی آنکھیں ہی دیکھ پایا۔ جو چہرے ... پڑھتے ہی نظر آئیں۔ میں اور ... نہ دیکھ سکا۔ کہہ دیا ــــ "تجھے کیا پڑی ... مٹھائی کھلانے کی۔ جیسے ہو گی وہ کھا ... لے گا"۔

بہن سمجھی۔ کہ میں بُرا مان گیا ہوں۔ اور تصویر میز پر رکھ دی۔ میں ایسا ہو گیا۔ مانو

ایک نصیحت آمیز سوشل افسانہ

چھی! پگلے ہو؟

(لیکھک: شری اوناش چندر جی)

مجھے اس کی پرواہ ہی نہیں ✤

بہن میری اور اس پرکار تاکنے لگی۔ جیسے مجھ سے پوچھ رہی ہو۔ کہ ــــ "تمہیں کیسی پسند آئی؟" پرنتو کوئی اُتر نہ پا رہی ہو۔ میں بھی فوٹو کو اسی پرکار دیکھ رہا تھا۔ جیسے مجھے معلوم ہی نہیں۔ کہ وہاں کوئی فوٹو ہے بھی یا نہیں ✤

بہن یہ سوچ کر کہ میں اس سمے کوئی اُتر نہ دوں گا۔ تصویر میز پر ہی رکھی چھوڑ کر چلی گئی ✤

ــــ (۲) ــــ

اس رات نہ جانے میں کتنی دیر تک بیٹھا یہی سوچتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھے بتی بجھانے کی بھی چیت نہ رہی۔ بس یہی گتھی سلجھانی تھی۔ کہ مجھے شادی کرنی بھی ہے یا نہیں ✤

بچپن کا زمانہ نظر سے گذرا ــــ میں ایک بال شِشو ماں کی گود میں پڑا ہوں۔ ماں مجھے کھلا رہی ہے۔ لوری دے رہی ہے۔ انہیں مجھ سے بہت آشائیں ہیں ــــ "تو بڑا ہو کر خوب دھن کمائے گا۔ آپ کھائے گا۔ ہمیں کھلائے گا۔ دولہا بنے گا۔ دلہن بیاہ لائے گا۔ پھر میں سکھ سے اپنے جیون کے دن کاٹوں گی۔ بہو ہی پھر گھر بار کا کام سنبھالے گی" ✤

پھر درشیہ بدلا۔ کشور اوستھا آنکھوں کے سامنے آئی ــــ "چھوٹی منی ماں کو کام نہیں کرنے دیتی۔ پرنتو میں اُسے رُلاتا تک نہیں۔ ماں اُسے اٹھانے کو کہتی ہے۔ ماں ڈرتا ہوں۔ کہیں کپڑے ہی نہ خراب کر دے۔ ماں کہتی ہے ــــ "جب اپنے بال بچے ہوں گے۔ دیکھوں گی کیسے نہیں اٹھاتے"۔

اور اب ــــ کالج میں پڑھتا ہوں۔ مجھے اپنی کسی بات کا خیال نہیں۔ کتابیں جہاں آتی ہیں وہیں پھینک دیتا ہوں۔ کپڑے ٹھیک طرح پریس نہیں کرتا ... پتلون تہہ کر کے سرہانے کے نیچے رکھ کر جب تھک جاتی ہے۔ تو آخر کہہ ہی دیتی ہے۔ ــــ "اب تو وہ ہی آ کر تمہارے کام کرے گی"۔

ہم تو ہارے" وغیرہ ✤

ماں کو مجھ سے اتنی آشائیں تھیں۔ اور میں وہ تصویر نہارنے لگا۔ لیلو کی یاد آ گئی۔ (اس کا اصلی نام تو تھا لیلا۔ پرنتو میں اُسے پیار سے لیلو ہی کہتا تھا۔) اس کی فوٹو اُٹھا لایا۔ دونو کا ملان کرتا کرتا نہ جانے کس پریام پر پہنچا۔ اور کب سو گیا ✤

ــــ (۳) ــــ

ہمارے ہاں وہ جتنے دن رہی۔ کچھ اَن منی سی دکھائی دی۔ نہ جانے کیوں؟ شاید اس لئے کہ لڑکیاں پہلے پہل سسرال میں جا کر کچھ چپ رہتی ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اُسے ہمارا گھر نہ بھایا ہو یا مجھ میں اس نے وہ چیز جو اس نے اپنے من مندر کے کلپت دیوتا میں چاہی ہو، نہ پائی ہو ✤

خیر وہ ہمارے یہاں کچھ ہی دن رہ کر مائیکے جانے کو بڑی اُتسک ہو اُٹھی۔ ساتھ میں آئی چھوٹی بہن کو پڑھایا۔ کہ بس رٹتی رہے ــــ "بہن گھر چلو۔ گھر چلو"۔ ــــ میں نے ان کا مزاج نہ پا کر اور کچھ رسم و رواج کا خیال بھی کرتے ہوئے ان کے بھائی کو لکھ دیا۔ کہ وہ بہن کو آ کر لے جاویں۔ اور وہ چلی گئی ✤

× × × × × × × × × × × ×

آج مجھے پھر اس رات والی بات یاد آنے لگی۔ پھر ان کی فوٹو اُٹھا لایا۔ کچھ من کو بھائی۔ شاید اس لئے کہ من اب جان گیا تھا۔ کہ اُسے سدا جیون ان کے ساتھ کاٹنا تھا۔ بہت دیر تک تصویر دیکھتا رہا۔ کچھ اچھی لگی تھی ✤

لیلو بھی اس کال میگھا چھن ساندی میں بجلی کی طرح ایک دو بار اپنا پرکاش کر جاتی۔ پرنتو ہوا کا ایک جھونکا اتنے زور سے آیا۔ کہ سب بھاری بھاری بادل آکاش میں کئی پرکار کی تصویریں بناتے چلے گئے۔ اور ان کے ساتھ ہی وہ دامنیاں بھی جو کبھی کبھی دمک کر اپنے کھشنک پرکاش سے لیلو کا پیلا اور اندر کی اور دھنسا ہوا منہ دکھاتی تھیں ✤

اپنے بیاہ میں میں نے لیلو کو نہیں بلوایا ... ڈر تھا۔ کہ دامنیاں شاید یہاں بھی دمک ... بادل گر جیں۔ اوپر کر اٹھیں۔ ٹھنڈے ... اور پھر برس پڑیں۔ مجھے اُسے بلانے میں ... لگا ــــ ساہس نہ پڑتا تھا۔ میں کاٹر تھا۔ پرنتو وہ اپنے آپ ہی ادھر آ نکلیں۔ اور ساتھ میں پھر بادل بھی آ گئے ✤

میں نے پوچھا ــــ "تم کیسے آئیں لیلو؟" اور اس نے کہہ دیا ــــ "ہوا کے ساتھ آئی ... اور ہوا کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ تمہارا کیا ... ہر ج تھوڑا ہی ہے۔ اور پھر وہ تھوڑا مسکرا ... میگھ گرجتا ہوا اُٹھی ✤

× × × × × × × × × ×

× × × × × × × × ×

وہ تو میرے بیاہ میں آئی۔ مجھے اُپہار بھی دے گئی۔ پرنتو میں ایسا نہ کر سکا۔ کسی نے اس کے یہاں چلنے کو کہا بھی۔ پرنتو میں نہ گیا۔ ہر دہ میں ایک ٹیس سی اُٹھی۔ پرنتو میں نے اس پر اپنا استیو جما لیا ✤

پھر کئی دن بعد میں نے سنا۔ اُن کی شادی ہو گئی۔ میرے ہردہ کے پٹ کھل گئے۔ ہوا کا ایک جھونکا میرے من مندر کی دیوی تک پہنچا۔ پہنچا ہی تھا۔ کہ کواڑ بند ہو گئے۔ ... انتر ہی میں رہی۔ میں پیڑا کے مارے رو پڑا۔ اپنے اوپر ذرا بھی سنیم نہ کر سکا ... گھر آیا۔ مُنّے نے کہا ــــ "دادا۔ آج ہم بھی تمہارے ساتھ چائے پینے چلیں گے ... نے چلوں گا"۔ میں نے اسے خوش کرنے کو کہہ دیا۔

"ہاں" ــــ پرنتو وہ تو میرے میز پر پڑا نمنترن پتر اُٹھا لایا۔ شاید انہوں نے اُسے بتا دیا تھا۔ کہ یہ پتر کیسا تھا؟ میں نے ہاں تو کہہ ہی دی تھی۔ اب جب پتر پڑھا تو سچ مچ ہم تینوں (وہ۔ مُنّا اور میں) نمنترت تھے۔ ایک پرانے دوست نے اپنے بیاہ کی خوشی میں دی پارٹی میں بلایا تھا ✤

ٹھیک سمے ہم سمبندھی کے یہاں پہنچ گئے ... آمنترت لوگوں کا تانتا لگ رہا تھا۔ کئی پرانے مترملے۔ کئی نئے بن گئے۔ کاریہ کی سمے پا سکھیاں بھی ملیں۔ ان سے ان کا پریچے کرایا۔ باتیں ہونے لگیں۔ کھانا ... لگا۔ تو دیکھی "لیبل" کے دونو اور ... میں ہکا بکا سا رہ گیا۔ منہ سے نکل ہی گیا۔ "لیلو۔ تم یہاں؟" ... سانس کا ویگ بڑھے۔ ... میرا منہ پیلا ہو رہا ہے۔ میں نے کہہ دیا ... "ہاں طبیعت ذرا خراب ہے" ــــ میں وہاں سے گھر لوٹنے کو اٹھ کھڑا ہوا۔ شریمتی ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مسلمان
... لوگوں کو یہ شکایت ہے۔ کہ ہندوؤں
اور آریہ سماجیوں نے بجائے اس کے کہ
وہ اہالیانِ سلطنت نظام سے باہمی
تصفیہ کی کوشش کرتے گورنر جنرل ہند
سے استمداد کی درخواست کی۔ ہندو
اور آریہ سماجی معززین نے جو میموریل حضور
وائسرائے ہند کو بھیجا تھا۔ وہ اخبارات
میں چھپ چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ
ان لوگوں کا یہ اعتراض ہے۔ کہ ہم نے
گورنمنٹ ہند سے درخواست کرنے
میں تعجیل کی۔ انہوں نے میموریل کو بغور
نہیں پڑھا۔ میموریل کے فقرہ پانچ میں
یہ امر صاف طور پر اگرچہ مختصر طور پر درج
ہے۔ کہ باہمی مفاہمت اور مصالحت
کی کوشش کی گئی۔ مگر ناکامیاب ثابت
ہوئی۔ اس فقرہ کے بالتفصیل توضیح کی
ضرورت ہے۔ ۲۳۔ فروری گذشتہ
کو سر اکبر حیدری کی خدمت میں درخواست
دی گئی تھی۔ کہ چار یا پانچ معزز آریہ سماجیوں
کو حیدر آباد میں آنے کی اجازت دی جائے۔
اور وہ مدار المہام صاحب سے ملیں۔
اور اُن سے ان شکایات کے بارے
میں گفت و شنید کریں۔ گذشتہ واقعات
کی نسبت اگر کچھ کاغذات کا ملاحظہ
کرنا ضروری ہو۔ تو انہیں دیکھیں۔ اور
دونو طرف کے حالات پر غور و توض
کرکے باہمی فیصلہ کریں۔ اس تحریک کے
جواب میں دو مہینے تک صدائے برنخاست
بعد اس کے جواب آیا۔ کہ باہر کے آدمیوں
کی مداخلت پسند نہیں۔ اس کا پھر جواب
لکھا گیا۔ کہ بہت تلاش کے بعد تحریر
کی معلوم ہوئی۔ اور ہندو اور آریہ سماجی
معززین ایک اور آئینی قدم اپنی شکایات
کی دادرسی کے لئے اٹھانے والے ہیں۔
اور وہ ان آئینی اصلاحات کا انتظار
نہیں کر سکتے۔ جن کے جاری کرنے کا
ارادہ اہالیانِ سلطنت نظام رکھتے
ہیں۔ ان اصلاحات کا کوئی قریبی تعلق
ان کے ان مطالبات سے نہیں ہے۔
جو پیش کی جاتی ہیں۔ اس کا جواب بھی
تسلی بخش نہیں آیا۔ اور پھر سر سکندر
حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے
توسل سے سلسلہ جنبانی کی گئی۔ جب یہ
سب تجویزیں ناکام رہیں۔ تب وائسرائے
کی خدمت میں میموریل جس کی اشاعت
اخبارات میں ہو چکی ہے بھیجا گیا۔
ہمارے مسلمان ہم وطنی اور معاونان

آریہ سماج کا ستیاگرہ

(از راجہ نریندر ناتھ)

دولت آصفیہ بڑے شد و مد سے اس امر سے انکار کرتے ہیں۔ کہ کسی قسم کی مذہبی آزادی میں سلطنت نظام کی جانب سے مداخلت نہیں ہے۔ اور جن معاملات میں تھوڑی سی مداخلت ہے۔ اس قسم کی مداخلت برٹش انڈیا میں بھی پائی جاتی ہے۔

مختصراً مطالبات یہ ہیں:-

۱۔ آریہ سماجیوں کو مذہبی رسومات کی ادائیگی۔ اور آریہ سماج کی مذہبی تلقین اور اشاعت کی پوری آزادی ہو۔ اگر سماج کا کوئی مبلغ ایسی تقریر کرتا ہے۔ کہ جو حضور نظام کی ذات یا سلطنت کی توہین سمجھی جائے۔ تو اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کو سزا دی جا سکتی ہے۔ آریہ سماج کے مبلغوں کو اس بنا پر اشاعت اور تبلیغ سے روک دینا کہ ان میں سے بعض نے قانون کی خلاف ورزی کی یا ان سے خلاف ورزی کا احتمال ہے۔ بالکل بے جا ہے۔ برٹش انڈیا میں کوئی ایسا قانون نہیں۔ کہ جس کی رو سے اس خیال پر تبلیغ و اشاعت پر رکاوٹ ڈالی جائے۔ کہ مبلغوں سے خلاف ورزی قانون کا احتمال ہے۔ مذہب کے تلقین کرنے والوں کو اس زمرہ میں شمار کرنا۔ کہ جس میں باغیانِ سلطنت یا دیگر قانون شکنوں کو شمار کیا جاتا ہے سخت بے جا ہے۔ اس قسم کا حفظِ ماتقدم مذہبی آزادی کو رد کرنے کے برابر ہے۔

دوسری شکایت یہ تھی۔ کہ آریہ سماجوں کو قائم کرنے میں یا آریہ مندروں۔ سکھ گوردواروں یگیہ شالاؤں اور ہون کنڈوں کو قائم کرانے میں یا پرانے مندروں کی مرمت کرانے میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو۔ مندروں کی تعمیر بلا اجازت ...... محکمہ دینیات یا کسی اور محکمے کے عمل میں آنی چاہیئے۔ اور ایسے ہی پرانے مندروں کی تعمیر میں بھی کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اس کے لئے کسی محکمہ کی اجازت لازمی نہ قرار دی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عبادت گاہوں کی تعمیر کی نسبت قوانین مقرر ہیں۔ کہ جو مسجدوں مندروں اور دیگر عبادت گاہوں پر پورے طور پر حاوی ہیں۔ عذر پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ تو مساجد و منادر کی اتصال سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔

اگر یہ حکم ہوتا۔ کہ مساجد اور منادر کے درمیان ایک فاصلہ مقرر کیا جاوے۔ کہ جس کے اندر ان کے تعمیر کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اس فاصلے کے باہر اس قسم کی تعمیر یا مرمت میں کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ تو ہندو اور آریہ سماجی دستخط کنندگان میموریل کو کسی قسم کا عذر نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہ امر سر سکندر حیات خاں پر بھی ذہن نشین کیا گیا۔ اور غالباً سر اکبر حیدری کو بھی بذریعہ تحریر جتلایا گیا تھا۔ اس قسم کی بندش پر ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ لیکن اگر ہمارے مسلمان ہم وطنوں کو آریہ سماج کے مندروں کی موجودگی ہی آنکھوں میں کھٹکے۔ تو ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو معقول وجہ شکایت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو ایسے اعتراض کو اہمیت اور وقعت دینا مذہبی آزادی میں مداخلت کے برابر ہے۔

اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ رعایا سے سلطنت آصفیہ میں بہت بڑی اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ دیہات میں بھی وہ اکثریت موجود ہوگی۔ غالباً بہت سے حصے حیدر آباد کے دیہات میں ایسے ہوں گے۔ جن میں تعداد مسلمان آبادی کی بہت کم ہوگی۔ ورنہ ریاست میں وہ تناسب جو اکثریت کا پایا جاتا ہے قائم نہیں رہ سکتا۔ عقل اور عدالت کے اصول کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ قلیل التعداد حصہ آبادی کا معبد گاہوں کی تعمیر میں جو اکثریت کی مذہبی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اور جن کی نسبت اکثریت کو کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے معترض نہ ہو۔ لیکن ہر ایک فرقہ آبادی کا مذہب خواہ وہ فرقہ آبادی میں قلیل ہو یا کثیر واجب احترام ہے۔ اس لئے اگر مساجد و منادر میں کوئی فاصلہ مقرر کر دیا جاتا۔ تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج مثل سکھ پنتھ کے ایک تبلیغی مذہب ہے۔ ہر ایک حصہ ملک میں اچھوتوں کی تعداد پائی جاتی ہے۔ اور آریہ سماج ان کو ملقب ہندو بہ ان تمام حقوق کے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ جو دیگر ہندوؤں کو حاصل ہیں۔ اس رعایت کے دئے جانے سے اچھوتوں کو اسلام قبول کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لئے افسران ریاست نظام کو جو کثرت سے مسلمان ہیں آریہ سماج کی اشاعت و تلقین کھٹکتی ہے۔ اور اس لئے ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کی یہ درخواست ہے۔ کہ اشاعت اور تلقین کی پوری آزادی دی جائے۔ اور منادر کی تعمیر کی نسبت مناسب قواعد جو قرین انصاف ہوں وضع کر دئے جائیں۔ کسی محکمے کے ملازمین کے اقتضائے رائے پر اس معاملے کو نہ چھوڑا جائے۔ یہ امر کہ ریاست نظام میں ہندو افسران کا تناسب کیا ہے؟ اور کیا ہونا چاہیئے؟ ایک علیحدہ امر ہے۔ اور سیاسیات سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ جس میں ہم پڑنا نہیں چاہتے۔

تیسرا مطالبہ یہ تھا۔ کہ پرائیویٹ مدارس کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کی پرائمری اور سکینڈری تعلیم کے لئے کھلی اجازت ہونی چاہیئے۔ اگر محکمہ تعلیم ان کے نظم و نسق کی نسبت اعتراض رکھتا ہو۔ تو طالب علموں کو امتحانوں میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ مگر مدارس کے بند کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔

ناظرین کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ رعایائے نظام کے کثیر طبقہ کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ مگر پھر بھی عثمانیہ یونیورسٹی میں سب اعلےٰ مضامین کی تعلیم اردو کے توسل سے دی جاتی ہے۔ جس کے سیکھنے میں کثیر حصہ رعایا نظام کو دقت ہوتی ہے۔ تمام ہندوستان میں ہندو بمقابلہ مسلمانوں کے تعلیم میں آگے ہیں۔ لیکن سلطنت حیدر آباد میں مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندو تعلیم میں پیچھے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ ریاست حیدر آباد میں ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ جو فارسی اور عربی سے وابستہ ہے۔ اور جس سے بہت بڑا حصہ رعایائے حیدر آباد کا ناآشنا ہے۔ اس میں بھی پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ افسران محکمہ تعلیم بکثرت مسلمان ہیں۔ اور اردو کے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

Digitized by eGangotri

شولاپور کی مسلم لیگ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات نے حیدر آباد کی ریاست کو "اسلام گڑھ" کا خطاب دیا۔ جس جس نے بھی یہ پڑھا اُسے تعجب ہوا۔ کہ کس طرح ایک ریاست جس کی نوّے فیصدی کے قریب آبادی غیر مسلم ہے۔ اسلام کا گڑھ کہی جا سکتی ہے۔ خیر سر سکندر کو اس سے واسطہ نہیں۔ کیونکہ ریاست کا موجودہ والی مسلمان ہے۔ اس لئے یہ ایک اسلامی ریاست قرار دی گئی۔ سر سکندر اور آپ کے ہم خیال اتنی سی بات سے اپنے آپ کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔ تو بے شک کریں۔ ورنہ حقیقت اور واقعات اس کے بالکل خلاف ہیں۔ مجھے حیدر آباد ریاست میں گھومنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور ریاست کے باشندوں سے بھی واقفیت ہوئی ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ سر سکندر کا دعوےٰ نہ صرف بالکل غلط ہے۔ بلکہ مضحکہ خیز بھی ہے۔ جس ریاست میں ایک کروڑ باسٹھ لاکھ کی آبادی میں سے دس لاکھ کے قریب مسلمان ہیں۔ اسے کس طرح اسلامی ریاست کہا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ ریاست کے عوام کے خیالات اور جذبات کیا ہیں؟ کوئی بھی آدمی جس نے غیر جانبداری سے اس ریاست کی حالت کا مطالعہ کیا ہے کہہ دے گا۔ کہ ریاست کے عوام موجودہ نظام حکومت سے پریشان ہیں۔ مگر بے بس ہیں۔ خاموش ہیں اور ... ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہ نکالا جائے۔ کہ عوام میں بیداری نہیں ہے۔ عوام میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں۔ جب سر سکندر اور ان کے فرقہ پرست ساتھیوں کو یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی۔ کہ حیدر آباد ایک اسلامی ریاست نہیں ہے۔ بلکہ ایک ہندوستانی ریاست ہے۔ آج حیدر آباد کے عوام یہ بات ماننے کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔ کہ وہ ایک اسلامی ریاست میں رہتے ہیں۔ اور میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ ستیہ گرہ کا آغاز بھی اس جذبہ کی بنا پر ہوا ہے۔ حکومت عوام سے یہ بات تسلیم کروانا چاہتی ہے۔ کہ وہ ایک اسلامی ریاست میں رہتے ہیں۔ لیکن عوام اس سے انکار کرتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ موجودہ کشمکش ہے۔

اورنگ آباد جیل میں مہاشہ کرشن سے ملاقات کے لئے

"اسلام گڑھ" کی یاترا

(مہاشہ جی کے سپتر مسٹر کے نریندر کی قلم سے)

۱۹-جولائی کو میں اورنگ آباد پہنچا۔ اورنگ آباد سے پہلا سٹیشن دولت آباد ہے۔ جب گاڑی یہاں کھڑی ہوئی۔ تو سکول کے دس پندرہ طلباء میرے ڈبہ میں آ بیٹھے۔ ان میں سے دو میری سیٹ پر آ بیٹھے۔ باتوں باتوں میں میں نے ان سے اورنگ آباد کی بابت کچھ پوچھنا شروع کیا۔ خوش قسمتی سے یہ سب وہیں کے رہنے والے تھے۔

میرے پوچھنے پر انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ دولت آباد کا قلعہ دیکھ کر واپس آ رہے ہیں۔ بعد میں پتہ چلا۔ کہ یہ بات غلط تھی۔ درحقیقت وہ دو چار دن بعد میں "بندے ماترم" کے سلسلہ میں ہونے والی سٹرائیک کا پروپیگنڈا کرنے گئے تھے۔ مگر جو کوئی بھی ان سے پوچھتا تھا۔ تو اسے جواب یہ دیتے تھے۔ کہ وہ قلعہ دیکھنے گئے تھے۔

جب میں نے ان سے ان کی بابت دریافت کیا۔ تو لازمی طور پر انہوں نے بھی مجھ سے پوچھا۔ کہ میں کہاں سے آیا ہوں؟ کہاں جا رہا ہوں؟ اور کس مقصد سے؟ میں نے انہیں بتایا۔ کہ میں بھی اورنگ آباد جا رہا ہوں۔ اس پر وہ کچھ دلچسپی لینے لگے۔ جب میں نے یہ بتایا۔ کہ میں اورنگ آباد جیل میں کسی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں۔ تو ان کی دلچسپی اور بھی بڑھ گئی۔ آخر میں نے بتایا۔ کہ میں مہاشہ کرشن جی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں۔ مہاشہ جی کا نام لینا تھا۔ کہ دو نو لڑکے اُٹھ کر میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ میں حیران تھا۔ کہ انہیں ہوا کیا ہے؟ مگر میں ابھی کچھ سمجھ بھی نہ سکا تھا۔ کہ باقی کے تمام لڑکے بھی وہیں آ موجود ہوئے۔ اور چاروں طرف سے نمسکار نمسکار کی آوازیں آنے لگیں۔ میں نے انہیں بیٹھنے کو کہا۔ اور لازمی طور پر میں نے پوچھا۔ کہ کیا آپ مہاشہ جی سے واقف ہیں؟ اس کا جواب سب نے ہنس کر دیا۔ واہ! مہاشہ جی سے کون واقف نہیں۔ جس دن وہ گرفتار ہوئے تھے۔ ہم سب نے ان کے ساتھ اسی گاڑی میں سفر کیا تھا۔ اور ہمارے سامنے ان کی گرفتاری ہوئی تھی۔ مہاشہ جی وہی ہیں نہ جو ڈیڑھ ہزار ویروں کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے۔ انہیں کون نہیں جانتا۔ آخر کس ڈکٹیٹر نے اتنا روپیہ اور اتنے والنٹیر اکٹھے کئے ہیں؟ اورنگ آباد میں تو سب لوگ مہاشہ جی کے نام سے واقف ہیں۔

ابھی یہ بے چارے اپنی خوشی کا اظہار ہی کر رہے تھے۔ کہ اورنگ آباد سٹیشن آ پہنچا۔ "دیکھئے دیکھئے" سب اپنی اپنی جگہ جا پہنچے۔ ان میں سے ایک میرے پاس بیٹھا رہا۔ اور کہنے لگا۔ کہ "اب آپ نظام راجیہ میں ہیں۔ ذرا اس کی برکات دیکھئے"۔

گاڑی سے اُتر کر باہر نکلا۔ تو ایک سی۔ آئی۔ ڈی والا ہاتھ میں پنسل کاغذ لئے ہوئے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور نام پتہ پوچھنے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ "بھئی تم کون ہو؟ میرا نام وغیرہ دریافت کرنے والے؟"

اس نے جواب دیا — "یہاں کا قانون ہے۔ کہ ریاست میں داخل ہونے والا ہر شخص اپنا نام و پتہ پولیس کو لکھائے"۔ اس پر میں نے اپنا کارڈ اس کے حوالے کر دیا۔ نام پتہ لکھ کر اس نے پوچھا۔ کہ میں کس مقصد سے اورنگ آباد آیا ہوں۔ جب میں نے بتایا۔ تو کچھ مسکرایا۔ اور ساتھ ہی کھڑے ہوئے ایک آدمی کو کچھ اشارہ کیا۔ اس پر وہ وہاں سے چلا گیا۔ اور چند منٹوں کے بعد سی۔ آئی۔ ڈی کے دو آدمی میرے پیچھے ہو لئے۔ خیر میں آگے چلا۔ دو ہی قدم آگے چلا تھا۔ کہ ایک بلند درخت پر ایک جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دیا۔ مجھے تعجب ہوا۔ کہ یہ کیا؟ آریہ سماجی تو یہ کہتے ہیں۔ کہ وہاں انہیں اوم کا جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں۔ مگر میں تو ریاست میں ابھی دو قدم بھی نہ آیا تھا۔ کہ کچھ اور ہی نظارہ پیش آ گیا۔ وہ ایک منٹ تک میں اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا۔ اور پھر معلوم ہوا۔ کہ یہ جھنڈا مسلمانوں کا ہے۔ آریہ سماجیوں کا نہیں۔ میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ اسی ریاست میں ایک طبقہ کو ایک بات کی اجازت ہے۔ اور دوسرے کو نہیں۔ مگر زیادہ دیر مجھے پریشان نہ ہونا پڑا۔ جھٹ سے میرے کانوں میں سر سکندر کے یہ الفاظ گونج اُٹھے۔

"Hyderabad is the Citadel of Islam."

میں سمجھ گیا۔ کہ یہاں آریوں اور مسلمانوں میں مختلف انصاف ہوتا ہے۔ وہاں سے دو قدم آگے چلا۔ تو چونگی خانہ پیش آیا۔ میرے سے پہلے ہی سی۔ آئی۔ ڈی والے وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور میری بابت افسران کو بتا چکے تھے۔ ۵۔۶ آدمی میرے آس پاس آ کھڑے ہوئے۔ اور گھور گھور کر میری طرف دیکھنے لگے۔ مجھے تھوڑی سی ہنسی آ گئی۔ میں نے کہا "تم۔۔۔" اس پر ایک نے آگے بڑھ کر کہا "آپ کے پاس کیا ہے؟"

میں نے کہا "میرے پاس تو چند کتابیں ہیں اور پہننے کے کپڑے"۔ جواب ملا کہ آپ کو تلاشی دینی ہوگی۔ میں نے کہا کہ میرے پاس قابلِ اعتراض کوئی چیز نہیں۔ جو کتابیں ہیں وہ میں تمہیں دکھلائے دیتا ہوں۔ باقی سب پہننے کے کپڑے ہیں۔ مگر کون سنتا تھا۔ "نہیں صاحب آپ کو سب کچھ دکھانا ہوگا — دیکھو بھئی"۔ میرے پاس اس کے سوائے کوئی چارہ نہ تھا۔ انہوں نے میرا سوٹ کیس۔ بستر اور اٹیچی کیس تک خوب غور سے دیکھا۔ جب سب کچھ دیکھ چکے تو کہنے لگے۔ کہ آپ جا سکتے ہیں۔ میں سوچنے لگا۔ کہ میں خوش قسمت ہوں۔ کہ بنا کوئی چیز ضبط کرائے شہر میں آ گیا ہوں۔ مگر میرا خیال غلط تھا۔ دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ میرا سامان غائب ہے۔ واہ رے میرے Citadel of Islam اسی دن شام کو میں نے مہاشہ جی سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات میں ان تمام رپورٹوں کی تصدیق ہو گئی۔ جو آج تک ان کی صحت کی بابت موصول ہوئی تھیں۔ اس دن مہاشہ جی کو ٹانگ درد۔ کان درد اور سر درد تھی۔ سر درد تو معمولی اور تازہ تھی۔ مگر کان اور ٹانگ درد پُرانی تھی۔ جیل جانے سے چھ ماہ پیشتر مہاشہ جی نے ٹانگ درد کی وجہ سے زیادہ چلنا پھرنا بند کیا ہوا تھا۔ باہر وہ بہترین علاج کر سکتے تھے۔ مگر جیل میں یہ سب سہولتیں کہاں؟ اس کے علاوہ آپ کے کھانے کا نہایت ہی نا تسلی بخش انتظام تھا۔ اس میں جیل والوں کا زیادہ قصور تھا۔

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[illegible] ان کو حکم ہی تھا۔ اور نگ آباد جیسی [illegible] انتظام ہو ہی نہیں سکتا۔ مہاشہ جی [illegible] مشکلات سے غافل نہ تھے۔ اس [illegible] انہوں نے کسی قسم کا گلہ نہ کیا۔ ایک [illegible] تک ہم باتیں کرتے رہے۔ اور اس کے بعد میں واپس آ گیا۔

[illegible] واپسی پر شہر میں میں نے جو نظارہ دیکھا۔ [illegible] کبھی نہیں بھول سکتا۔ میں جدھر سے [illegible] گذرتا تھا لوگوں کی نظریں مجھ پر تھیں۔ [illegible] اورنگ آباد کا ایک ہی بازار تھا۔ اور [illegible] ان لڑکوں نے میری واپسی سے پہلے [illegible] میرے آنے کی خبر پھیلا رکھی تھی۔ جہاں [illegible] سے میں گذرا۔ لوگوں نے نہایت [illegible] اور شردھا سے میرا سواگت کیا۔ [illegible] آباد کے لوگوں کی نظروں سے صاف [illegible] معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ محسوس کرتے تھے۔ [illegible] ہم نے مصیبت میں ان کا ساتھ دیا [illegible] اور وہ ہمارے احسان مند ہیں۔ دوسرے دن صبح میں نے پھر ملاقات [illegible] اور اس کے بعد ہم ایک موٹر میں سوار ہو کر دیہات میں چلے گئے۔ جہاں [illegible] بھی ہم گئے۔ لوگوں نے ستیا گرہ سے [illegible] دلچسپی ظاہر کی۔ اور مجھے جس بات کا تعجب ہوا۔ وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی میں گیا۔ مہاشہ جی کا نام میرے سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔ جس کسی کو بھی پتہ لگا۔ اس نے پہلا سوال یہ کیا۔ کہ مہاشہ جی کا کیا حال ہے؟ اور ان کی صحت کیسی ہے؟ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں میں نے گھوم کر دیکھا ہے۔ اور لوگوں میں جوش و خروش پایا ہے۔ جب میں اس نظارے کو دیکھتا تھا۔ تو مجھے سر سکندر کی یاد آ جاتی تھی۔ اور خود بخود میرے منہ سے یہ الفاظ نکل جاتے "Citadel of Islam"

حکومت حیدر آباد نے چند اصلاحات کا اعلان کیا ہے۔ انٹرنیشنل آرین لیگ ان پر غور کر رہی ہے۔ اور ممکن ہے کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ اگر اصلاحات کو سیاسی نظر سے دیکھا جائے۔ تو کوئی بھی ان سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ مگر جہاں تک آریہ سماج کے مطالبات کا تعلق ہے۔ میرا خیال ہے نظام سرکار نے انہیں تسلیم کر لیا ہے۔ بہتر ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ وہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ آریہ سماج نے جس قربانی اور دلیری کا ثبوت دیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں نظام کی مزاحمت

بقیہ مضمون "اسلام گڑھ کی یاترا" صفحہ ۱۴ سے آگے

بے سود تھی۔ حکومت حیدر آباد خواب میں بھی یہ خیال نہ کر سکتی تھی۔ کہ آریہ سماج اتنی طاقت کا مالک ہے۔ اس کا خیال تھا۔ کہ زیادہ سے زیادہ چار پانسو آدمی اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے۔ مگر اسے کیا معلوم تھا۔ کہ بیس کے قریب آدمی اپنی جانوں پر بھی کھیل جائیں گے۔ اور پندرہ ہزار سے زیادہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیں گے۔ اور اب بھی کوئی خاتمہ نہیں۔ اگر آج نظام سرکار آریہ سماج کی طاقت اور آزمانا چاہتی ہے۔ تو سماج تیار ہے۔ اس وقت بھی پندرہ سو کے قریب والنٹیر چھاؤنیوں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور حکم کی انتظار میں ہیں۔ مگر امید کی جاتی ہے۔ کہ اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ حکومت آگے ہی توبہ کئے ہوئے ہے۔ بہانے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر وہ ستیا گرہیوں کو رہا کر رہی ہے۔ اور کیا آریہ سماج کے جوہر دیکھے گی؟

سوال اٹھتا ہے۔ کہ مسلمان اصلاحات کے خلاف اتنا کیوں چلا رہے ہیں؟ اس کی دو وجوہات ہیں۔ اول تو یہ کہ آریہ سماج اب اپنا پرچار جاری کر دیں گے۔ اور آئندہ مسلمانوں کی تبلیغی تحریک کمزور ہو جائیگی۔ مگر دوسری وجہ اس سے بھی اہم ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ قلعہ میں سے پہلی اینٹ اکھڑ رہی ہے۔ اور ایک اینٹ اکھڑنے کی دیر تھی۔ مسلمان بحیثیت مسلمان شائد اصلاحات کی اتنی مخالفت نہ کرتے اگر ان کے ویسٹیڈ انٹرسٹس (Vested interests) کو خطرہ نہ ہوتا۔ وہ یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ یہ ان کی پہلی شکست ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ انہیں اپنے تمام ناجائز اختیارات اور مراعات سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ آج تک مسلم حاکموں نے ہندو رعایا کو تمام طریقوں سے دبائے رکھنے کی کوشش کی ہے۔ مگر آج رعایا بیدار ہو چکی ہے۔ اب ان میں برداشت کی طاقت نہیں رہی۔ اب وہ خاموشی سے سابقہ ظلموں کو سہنے کے لئے تیار نہیں۔ حد ہو چکی ہے۔ اور آج وہ جواب دینے کو تیار ہو گئی ہے۔ یہ بات ہے جس سے حکومت اور Vested Interests پریشان ہو رہے ہیں۔ ان Vested Interests میں چند ہندو بھی شامل ہیں۔ اور عام مسلمانوں کی طرح وہ بھی ہندو مطالبات کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ہم نے دیکھ لیا۔ کہ کس طرح سر کشن پرشاد نے ہندو مفاد سے غداری کی ہے۔ مگر وہ کچھ اور کر نہ سکتے تھے۔ ان کے لئے بھی زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اور قدرتاً انہوں نے وہ ہی راستہ اختیار کیا۔ جسے وہ محفوظ سمجھتے تھے۔ مگر اب حیدر آباد کے ہندو عوام جاگ پڑے ہیں۔ بھلا ہو نظام سرکار اور اس کی پالیسی کا۔ اس نے ہندوؤں کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم تیار کر دیا ہے۔ پہلی جنگ میں ہندوؤں کے مذہبی مطالبات تسلیم کئے گئے ہیں۔ اگلی جنگ میں ان کے سیاسی حقوق ان کے قدموں پر ہوں گے۔

آریہ ستیاگرہ اندولن کی دیا پکتا بقیہ صٹ

ابھی پچھلے ہفتہ لنڈن میں دربار حیدر آباد کی سخت گیرانہ پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ایک جلسہ ہوا جس میں کئی اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ان میں سے ایک کے ذریعہ اصلاحات کو مایوس کن قرار دیا گیا۔ دوسرے کے ذریعہ آریہ ستیاگرہ کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔ اور تیسرے کے ذریعہ ہیرا باؤنٹ بادر سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ ریاست حیدر آباد کے نظم و نسق کی تحقیقات کے لئے فوراً ایک کمیٹی مقرر کرے۔ اس جلسہ میں مسٹر ایل میجر سی مسٹر پی پر بیڈرے اور مسز ایڈتھ ایڈیٹر فرینڈز آف انڈیا نے تقریریں کیں۔ کمانڈر گلبر ممبر پارلیمنٹ اگرچہ خود جلسہ میں شامل نہ ہو سکے۔ لیکن انہوں نے پیغام دیا۔ کہ حیدر آباد کے واقعات سے مجھے سخت تشویش ہو رہی ہے۔ حیدر آباد میں ہزاروں شخص ابتدائی حقوق حاصل کرنے کے لئے مصائب اٹھا رہے ہیں۔ میں اور میری پارٹی کے اشخاص اس جدوجہد میں ان سے پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ — آریہ ستیاگرہ اندولن کی دیا پکتا

گوروکل کانگڑی کا

برہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے۔ اور چت کو پرسن رکھتا ہے۔
قیمت:- آٹھ آنے (۸ر) فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط۔ خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ دانتوں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے۔
قیمت:- آٹھ آنے فی شیشی تین شیشی عہ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)
ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹور نیروبی (کینیا کالونی)

بقیہ مضمون استری جگت صفحہ ۱۰

کارخانوں کے پاس ہی تفریح طبع کی خاطر خوشنما باغیچے بنوائے جاتے ہیں۔ بچوں کیلئے تعلیم کا انتظام کارخانے کے مالک کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ کام کرنے کے اوقات مقرر ہیں۔ اور ان پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ سال میں پندرہ روز کی رخصت ملتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو زچگی کے ایام میں ایک ماہ کی رخصت اور مل سکتی ہے۔ ان ایام میں مزدوری کی اجرت باقاعدہ ملتی رہتی ہے۔ مزدور عورتوں کو اگر اپنے مالکوں کے خلاف کسی قسم کی شکایت ہو۔ تو وہ مزدور یونین کے ذریعہ انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتی ہیں ÷

لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کے لئے بھی لازمی تعلیم کا معیار مقرر ہے۔ اگرچہ سکولوں اور کالجوں کی کمی کی وجہ سے اس ضمن میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکی۔ مگر ٹرکی لڑکیاں تعلیمی لحاظ سے دنیا کی اکثر قوموں سے بہت آگے بڑھ گئی ہیں ÷

یہاں کی عورتیں فوجی اور انتظامیہ معاملات میں بھی خوب دلچسپی لینے لگی ہیں۔ اور سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کو فوجی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ملک کے صدر مقام انگورہ میں عورتوں کے لئے فوجی تعلیمی درسگاہ (Millitary College of for Women.) قائم ہے۔ جس میں نوجوان لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں ÷ ٹرکی کی عورتیں محنتی اور جفاکش واقع ہوئی ہیں۔ ان کی عام صحت اچھی ہوتی ہے۔ (Child Welfare Centres) اور زنانہ ہسپتالوں کی کمی نہیں ہے۔ یہ طبی مراکز حکومت کی مدد سے چلتے ہیں۔ اور ان میں عورتوں کو طبی امداد مفت ملتی ہے۔ بچپن کی شادی کو سوسائٹی میں اچھا خیال نہیں کیا جاتا۔ ۱۷-۱۸ برس سے پیشتر لڑکیوں کی شادی نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ٹرکی میں لڑکیوں کی اوسط عمر ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ ہے ÷

عورتوں میں ہوا بازی کا شوق بھی پیدا ہو رہا ہے۔ ان دنوں درجنوں ٹرکی لڑکیاں انگلستان اور امریکہ میں ہوا بازی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک ہوا باز ٹرکی خاتون نے انعام حاصل کیا تھا۔ ٹرکی عورتیں جس تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اس پر کسے رشک نہ آتا ہوگا۔ کیا ہندوستان کی ترقی پسند بہنیں اس سے کچھ سبق حاصل کریں گی؟

بقیہ مضمون آریہ سماج کا ستیہ آگرہ صفحہ ۱۳

جاتی ہیں۔ یہاں ہم یہ بھی سوال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا تعلیم میں بھی ہندوؤں کو حصہ کثیر ملنا چاہیئے۔ نہ یہ ملتا ہے اور نہ یہ ملے گا۔ لہٰذا درخواست صرف یہ ہے۔ کہ مدارس کو بالکل بند نہ کیا جائے۔ اگر ان مدارس کے طالب علموں کو امتحانات میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاتی تو نہ دی جائے۔ وہ ان پڑھ تو نہ رہیں ÷

چوتھا مطالبہ بے شک ایک اس قسم کا ہے۔ کہ جو برٹش انڈیا میں بھی باعث نزاع ہے۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ ہمارے مسلمان ہم وطنوں کی ...... یہ خواہش کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی اجازت نہ دی جائے۔ ۳ یا ۴ سال سے ہی پیدا ہوئی ہے۔ قبل اس کے ان شہروں میں بھی کہ جہاں مسلمانوں کی آبادی بکثرت ہے اس قسم کی کوئی بندش نہ تھی۔ عیسائی عبادت گاہوں اور کلیساؤں کی نسبت کبھی یہ سوال نہیں اٹھا۔ جو لوگ صدق دل سے عبادت کرتے ہیں۔ ان کی توجہ ارد گرد کے شور و غوغا سے منحرف نہیں ہوتی۔ ہمارے بہت سے مسلمان بھائی ریلوں میں سفر کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات ۱۲ گھنٹے سے زیادہ مسلسل سفر جاری رہتا ہے۔ چلتی ہوئی گاڑی میں مصلے بچھا کر وہ اپنی نماز ادا کرتے ہیں۔ ریل کے شور و غوغا کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ÷

یہ جملہ امور سر اکبر حیدری کے سامنے پیش کئے گئے تھے۔ انہیں اختیار تھا کہ وہ کچھ ترمیم و تنسیخ یا رد و بدل کے بعد ان درخواستوں کو منظور کرتے۔ لیکن بجائے اس کے سلطنت نظام نے ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ کہ جس میں سرکاری و غیر سرکاری ممبران کی تعداد مساوی ہوگی۔ اور غالباً ہندو اور مسلمانوں کی بھی۔ اور جس کے پاس تصفیہ کے لئے ایسی درخواستیں بھیجی جائیں گی۔ کہ جس میں کسی قسم کی بحث یا نزاع مختلف فرقوں میں پیدا ہو۔ یہ کمیٹی سلطنت آصفیہ کو مناسب مشورہ دے گی۔ مگر ضروری نہیں۔ کہ مشورہ مان لیا جائے ÷

انگریزی اخباروں میں مختصر رپورٹ اس کمیٹی کے وضع کی بابت درج ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ انٹرنیشنل آریہ لیگ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ میں اس وقت ایک ایسی جگہ میں ہوں۔ کہ جہاں دوستوں سے صلاح مشورہ نہیں کر سکتا۔ مگر میں اپنی رائے ظاہر کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ ہماری داد رسی بالکل نہیں ہوئی۔ جن اصولوں کا ہم اعلان چاہتے ہیں ان کا اعلان نہیں کیا گیا۔ ہم کو معلوم ہے۔ کہ کمیٹیاں کس طرح کام کرتی ہیں۔ اور ان کا انتخاب کس طرح سے ہوتا ہے۔ یہ ایک علیحدہ امر ہے۔ کہ جس قدر ہیجان ... نظام کے اعمال سے تمام ہندوستانی ہندو طبقہ میں پیدا ہوا ہے۔ اس سے آئندہ کیلئے کارکنان سلطنت نظام کو سبق حاصل ہو۔ اور وہ رواداری کے ساتھ قوانین مرتبہ کی تعمیل کرے۔ مگر جن اصولوں کا ہم اعلان چاہتے تھے۔ ان کا اعلان نہیں کیا گیا۔ اور باوجود اس قدر قربانیوں کے جو کی گئیں ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو حکام وقت کا دست نگر رکھا گیا ہے۔ ہماری سمجھ میں یہ بات مطلق نہیں آتی کہ اگر واقعی تلقین و اشاعت مذہب کی پوری آزادی ہے۔ تو کیوں یہ نہیں کہا گیا کہ تلقین و اشاعت کی پوری پوری آزادی ہوگی۔ ہم اس امر پر بحث نہیں کرتے کہ پہلے ایسی آزادی تھی یا نہیں۔ لیکن اس بارے میں سلطنت آصفیہ کی خاموشی معنے رکھتی ہے کہ اس قسم کی آزادی ان ہی بندشوں کے ساتھ رہے گی۔ جو پہلے تھیں اور جن کا کسنا یا ڈھیلا کرنے کا مشورہ دینیات کمیٹی کے اقتضائے رائے پر منحصر ہے۔ اور جس مشورہ کی منظوری یا غیر منظوری تو حضور نظام کے ہاتھ میں ہوگی ÷

سیاسی اصلاحات کی نسبت میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتا۔ ان پر بحث بھی ہو سکتی ہے۔ مگر میں اس سے پرہیز کرتا ہوں۔ صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ مہاراجہ کشمیر نے جو رعایات اپنی مسلمان رعایا کو جو آبادی میں ۷۵ فیصدی ہے دی ہوئی ہیں وہ بمقابلہ ان رعایات کے جو حضور نظام نے اپنی ہندو رعایا کو جن کی تعداد ۹۰ فیصدی ہے دی ہیں بہت زیادہ ہیں۔ یہاں مسلمان اسلام کو تلقین و اشاعت کی مکمل آزادی ہے۔ مساجد و مقابر ...

برسات کے موسم میں انہیں یاد رکھیئے

جوڑی تاپ (Regd.) (رجسٹرڈ)
لرزہ بخار اور اطحال کی دوا
تین ہی چار خوراک میں ملیریا کے تمام کیڑوں کو مار کر بخار کو ایکدم بھگا دیتی ہے۔ یہ زائد از پچپن ۵۵ برس سے ملیریا بخار کیلئے بے خطا ثابت ہو کر گھر گھر مشہور ہے۔ ملیریا سے جلد شفا پانے کیلئے اسے ہی استعمال کیجئے

کف (Regd) (رجسٹرڈ)
کف کھانسی و سردی کی بے خطا دوا
پیتے ہی کھانسی کو دباتی۔ بلغم کو پتلا کر کے نکالتی۔ اور سردی کو دور کر کے سستی و حرارت مٹاتی ہے۔ چاہے کیسی ہی کھانسی و کف کی بیماری کیوں نہ ہو۔ اسے یہ جلد آرام کرنے کا دعوے رکھتی ہے ÷

ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ
صیغہ نمبر ۸۰ (ڈاکٹر) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

نہیں پایا جاتا - اور جو دین اسلام کے خلاف ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدجینتی منائیے

چاہئیں ویدک سمے میں وید اور دوسرے ویدک ساہتیہ کے پڑھنے پڑھانے اور سوادھیائے کا وشیش پرچار تھا۔ یہ تو عام طور پر آریوں میں ساہتیہ پڑھنے پڑھانے کا ابھیاس تھا۔ مگر برسات کے سہانے موسم میں ویدوں کے سوادھیائے کا وشیش آیوجن کیا جاتا تھا۔ جس دن اس وشیش وید پہاٹھ سوادھیائے کا آرمبھ ہوا کرتا تھا۔ اُسے اُپاکرن کہتے تھے۔ یہ شراونی کا دن ہوتا ہے۔ اس پرکار دیدپاٹھ کا یہ سلسلہ لگاتار چار ماہ تک نیم پوروک وشیش سماروہ سے چلا کرتا تھا۔ اور پوشش کے ماہ میں اس کی سماپتی ہوا کرتی تھی۔ اس اوسر پر جل وائیو کی شدھی کے لئے دیا یگیہ بھی ہوا کرتے تھے۔

اس تہوار کو منانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ہر سال وید جینتی سپتاہ منایا جاتا ہے جو شراونی سے لے کر کرشن اشٹمی تک ہوا کرتا ہے۔ نشچیہ کیا گیا ہے۔ کہ اس پونر اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا پرکاشت دیدامرت کا سوادھیائے کیا جاوے۔ اس پستک کے ساتھ ہی دیدپاٹھ پرنالی کو زیادہ پرچلت کرنے کے لئے پنڈت شوشنکر جی رچت "بھوش بندو" پنڈت چموپتی جی رچت "جیون جیوتی" شری آچاریہ دیو شرما (سوامی ابھے دیو) رچت "ویدک ونے" سے بھی لابھ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ۲۹- اگست شراونی سے ۶- ستمبر اشٹمی تک پرتی دن پہانہ ودھی انوسار برہد یگیہ کر کے "ویدامرت" یا دوسرے وید پستک کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ وید جینتی سپتاہ کے سمبندھ میں آریہ سماج مندروں میں جو کاریہ کرم ہو اس میں بھی اُپستھت ہو کر وید کتھا کر شرون کر کے لابھ اُٹھانا چاہیئے۔ اس اوسر پر آریہ سماج کی اور سے وید پر دیا کھیان اور کتھا دوارا پرچار کیا جاوے۔ اس اوسر پر جہاں آریہ جنتا ویدوں کے سوادھیائے کی پرپاٹی کو درڑھ کرنے کا یتن کرے وہاں دوسروں تک وید پرچار کے سندیش پہنچانے والی سنستھا آریہ پرتی ندھی سبھا

پنجاب کے وید پرچار وبھاگ کو بھی پشٹ کریں۔ سبھا کی اچھا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ نرناری کو اس موقعہ پر کم سے کم ایک ایک روپیہ وید پرچار ندھی کے لئے دان دینا چاہیئے۔ اور اس دھن کو مقامی آریہ سماج دوارا یا براہ راست سبھا کے دفتر میں بھجوا دینا چاہیئے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اس دن آئے ہوئے دھن کو اسی دن سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ اور وید پرچار کے لئے اس شبھ اوسر پر ادھک سے ادھک دھن اکٹھا کریں۔ کیونکہ سبھا کا مکھیہ کاریہ وید پرچار ہے۔ اور وید پرچار سے ہی منش کے جیون میں جاگرتی پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے جب کاریہ بنا دھن کے ہونا

بڑا کٹھن ہے۔ جتنا دھن ہوگا اتنا ہی ادھک کاریہ ہو سکے گا۔ آریوں کے لئے ایک ایک روپیہ اس دن سبھا کے کاریالیہ میں بھیجنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس میں ان کا گورو ہے۔ اس لئے اس کاریہ کو وشیش طور پر اوشیہ کریں۔

(سنت لال ودیارتھی بی۔ اے ادھشٹاتا وید پرچار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوردت بھون لاہور)

"آریہ گزٹ" کی قابل مذمت پالیسی و تنگدلی

"آریہ گزٹ" کا ۷- اگست کا تمام پرچہ ہم نے پڑھا۔ لیکن ہمیں ہفتہ کی سب سے ضروری اور اہم خبر کہیں دکھائی نہ دی۔ چھپے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کو سب سے زیادہ سزا دی گئی۔ یعنی ۴۲ ماہ قید سخت کی۔ ہمیں امید تھی۔ کہ اخبار "آریہ گزٹ" میں جہاں بیسیوں ضروری اور غیر ضروری خبریں نمایاں طور پر چھپی ہیں۔ یہ نہایت ضروری خبر بھی کہیں نہ کہیں ضرور ہوگی۔ آخر چراغ لے کر کئی گھنٹوں تک ڈھونڈا کئے۔ بعد مشکل اسے ایک کونہ میں آدھ سطر میں ان الفاظ میں کھوج نکالا کہ "مہاشہ کرشن کو ۴۲ ماہ کی سزا ہوئی ہے۔ ان کی صحت خراب ہو گئی ہے"۔

"آریہ گزٹ" کا شائد خیال ہو۔ کہ یہ خبر اس قابل نہیں۔ کہ اسے سنیاگرہ سمبندھی خبروں کے صفحہ پر چھاپا جائے یا سرخی دے کر نمایاں طور پر پرکاشت کیا جاتا۔ اسے پولیٹیکل خبروں کے آخر میں ایک کونہ میں پھینک دیا گیا ہے۔ پڑھنے والا اگر اچھا صبر اور ہمت کا مالک ہو تبھی اسے ڈھونڈ کر پڑھ سکتا ہے۔ اس کے نزدیک کوہاٹ پر پڑھنے کی مہم۔ بہار میں ہری جن اُدھار "بمبئی میں فساد" شہر سکندر کی سکیم وغیرہ خبریں تو دھرم یدھ کے ان دنوں میں نہایت ضروری ہیں۔ جنہیں نمایاں جگہ دی گئی ہے لیکن چھپے ڈکٹیٹر کی سزا یابی کی خبر جسے ہفتہ کی سب سے اہم اور ضروری خبر کہا جا سکتا ہے۔ اس قدر اہم نہیں۔ جہاں سناتنی سکھ اور مسلم اخبارات نے یہ خبر نمایاں طور پر چھاپی۔ اور آریہ سماج کے ہمدرد کہلانے کے بر عکس ڈسویکار کئے ہیں۔ وہاں پرادیشک سبھا کے اس آرگن کی تنگ دلی ملاحظہ ہو۔ اس نے ہمدردی دکھانا تو درکنار نظام سرکار کی اس قدر سختی کی پالیسی کی مذمت کرنا تو درکنار۔ مہاشہ کرشن جی کی سزا یابی کی خبر کو عام معمولی خبروں کی طرح بھی چھاپنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ کسی غیر آریہ سماجی اخباروں نے نظام ...

ممالک غیر میں رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن کی گونج

ودیشوں سے بھی آرڈر آنے لگے

اس ورش "رشی نمبر" ہندی میں بھی نکلیگا۔ یہ سماچار ودیشوں میں بسنے والے آریہ بھائیوں نے بڑے ہرش کے ساتھ سنا۔ اور ان کی طرف سے ہماری دو ہزار کاپیوں کے آرڈر کی اپیل کے سلسلہ میں حوصلہ افزا جواب ملنا شروع ہو گیا۔ چنانچہ "پرکاش" کے ایک اننیہ پریمی مسٹر بی۔ ایم سودن سول سکریٹریٹ بریرا (برٹش شمالی لینڈ) اپنے ۲۹/۷ کے پتر میں لکھتے ہیں۔ کہ مجھے "پرکاش" دوارا یہ جان کر ہرش ہوا ہے۔ کہ آپ نے "رشی نمبر" کا ہندی ایڈیشن نکالنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ پچھلے دنوں ماہ فروری اور مارچ میں جب کہ میں چھٹی پر بھارت میں تھا۔ تو آپ سے اس سلسلہ میں بات چیت کی تھی۔ آئندہ دیوالی پر ہندی ایڈیشن نکالنے کے متعلق میں آپ کی تجویز کا سواگت کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آج کی ڈاک سے پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کو بھیج دئے ہیں۔ جتنے نمبر آپ بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ بھیج سکیں بھیجدیں۔ تاکہ میں یہاں ہندی پڑھی لکھی پبلک میں مفت تقسیم کر سکوں۔

ودیش میں رہنے والے دوسرے بھائی

بھی جلد از جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ بغداد۔ کابل۔ لندن۔ سنگھاپور۔ فجی۔ انڈیمان۔ جنوبی۔ مشرقی اور سنٹرل افریقہ کے بڑے بڑے متعدد شہروں و یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے کئی شہروں میں "پرکاش" کے پریمیوں پر بھی موجود ہیں۔ اگر وہ مسٹر سودن کی نیک مثال کی پیروی کرتے ہوئے جلد اپنا اپنا آرڈر معہ رقم کے بھیجدیں۔ تو ہمارا حوصلہ اس قدر بڑھ جائے۔ کہ ہم ہندی ایڈیشن نکالنے کا پختہ ارادہ کر لیں۔ پرہمارے بھائی بھی نہ جانے اب تک کیوں خاموش ہیں۔ اگر ان سب نے جلد توجہ نہ دی اور ہم اکتوبر تک کم از کم دو ہزار کاپیوں کے آرڈر وصول نہ ہوئے۔ تو ہندی ایڈیشن پرکاشت نہ ہو سکے گا لیکن ہمیں پوری امید ہے۔ کہ جہاں باہر کے آریہ بھائی اپنے کرتویہ کا پالن خود اگر کریں گے۔ وہاں بھارت ورش کی سماجیں عموماً اور پنجاب کی ہندی پریمی سماجیں خصوصاً جلد از جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ہندی اور اردو ایڈیشنوں کے لئے فوراً بھیجدیں گے۔ رشی نمبر کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

آریہ سماجیں اور ایجنٹ بھی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجدیں

منیجر "پرکاش" - لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ رہی گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

ساماجک سماچار

آریہ سماج پیر محل کے سماچار

۱۶-۷-۳۹ کے سپتاہک ست سنگ
جس میں ہون سندھیا و بھجنوں کی کاروائی
عمل میں آئی۔ ڈاکٹر پربھدیال کا لیکچر
ہوا۔ اور نشچے ہوا۔ کہ ستیاگرہ فنڈ
کے لئے جمع ہونے والا چندہ ڈسٹرکٹ
ستیاگرہ کمیٹی کو دیا جائے۔ جو لگ بھگ
۸/ روپیہ ہوتا ہے۔ اور کوشش کی جائے۔
کہ وہ چندہ دس روپیہ تک پہنچ جائے۔
دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ سابق
منتری بابو تیرتھ داس کے باقاعدہ حساب
نہ رکھنے کے رویہ پر افسوس کا اظہار کیا
گیا۔ (ریجے کشن منتری)

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

ہسپتال میں دو تین برہم چاری بیمار
ہیں۔ باقی سب صحت مند اور خوش وخرم
ہیں۔

۲۷- جولائی کو شری مہاتما گاندھی جی
کے دہلی سے واردھا جاتے وقت گوروکل
کے سب برہم چاری اور کرم چاری ان کے
درشن کرنے کے لئے فرید آباد سٹیشن
پہنچے۔ سٹیشن پر گاڑی ۲ منٹ ٹھیری۔
شری مہاتما گاندھی جی کھوجن چھوڑ کر برہم
چاریوں سے پریم سے ملے۔ آپ نے گوروکل
کا حال پوچھا۔ شری مہاتما جی سے دستخط
دینے اور سندیش کے لئے پرارتھنا کی
گئی۔ آپ نے مسکراتے ہوئے ۵ روپے
دکشنا لیکر دستخط کر دئے۔ اور
سندیش دیا۔ کہ "ستے کبھی ستیہ مت
چھوڑو"۔

آپ نے برہم چاریوں سے پوچھا۔
کہ سب برتن اپنے ہاتھ سے مانجتے ہونگے
اور کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتے ہونگے۔
سب برہم چاری مہاتما جی کے درشن کرکے
بہت خوش ہوئے۔

شری مہاتما جی کے ساتھ شری گھنشیام
سنگھ جی گپت سپیکر سی۔پی اسمبلی اور
پردھان سارودیشک سبھا بھی تھے۔ برہم
چاریوں نے ان سے بھی سندیش کے لئے
پرارتھنا کی۔ آپ نے سندیش دیا۔ کہ بھارت
کے لئے تیار ہو"۔

۲۹- جولائی کو گوروکل کانگڑی کے
سابق گورنر پنڈت لمبھیر ناتھ جی گوروکل
پدھارے۔ ان کی زیر صدارت برہم
چاریوں نے بڑا زبردست مباحثہ کیا۔

کہ حیدرآباد میں ستیاگرہ مناسب ہے یا
غیر مناسب"۔ آپ نے آخر میں برہم
چاریوں کو نہایت اعلیٰ اُپدیش دیا۔
(ادھشٹاتا)

آریہ سماج کسمو (افریقہ) کے سماچار

مہاشہ دُرگا داس پردھان آریہ سماج
کسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کی سپتری
شکنتلا دیوی کی شادی ۱۵- جولائی کو ویدک
ریتی سے مہاشہ نند کشور ہانڈہ سے ہوئی۔
اس شبھ موقعہ پر مہاشہ درگا پرشاد جی نے
گیارہ شلنگ اور مہاشہ نند کشور نے ایک
سو ایک شلنگ مختلف سنستھاؤں کو دان
دیا۔

اس شبھ اوسر پر مہاشہ بدری داس جی
آریہ نے میجک لینٹرن سے وید پرچار کیا۔
خوب چہل پہل تھی۔

(۲) آریہ سماج مندر کا ہال جو کہ بہت بڑے
سائز کا ہے بن کر تیار ہو گیا ہے۔ ہال کی
آدھار شلا شری لالہ مرلی دھر جی (جو کہ
ڈاکٹر نقیر چند سود کے پتا ہیں) نے رکھی۔
اور آریہ سماج کو پانسو شلنگ دان دئے۔
اندازاً بیس ہزار شلنگ ہال پر خرچ آ
جاوے گا۔
دکھنو۔ی لال منتری آریہ سماج کسمو

وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

ماہ اساڑھ سمت ۱۹۹۶ میں مندرجہ
ذیل کام ہوا:-
(۱) سات جگہوں پر پرچار ہوا۔ چوٹی
زیریں۔ کوٹ چھٹہ۔ وڈور۔ ڈیرہ
غازی خاں۔ تونسہ۔ منگروٹھ شرقی منگروٹھ
غربی۔
(۲) ۱۶ لیکچر ہوئے۔ پرشوں میں
۸۔ استری پرشوں دونو میں ۸۔
(۳) ۶ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے
مونڈن ایک۔ وواہ چار۔ نام کرن
ایک۔ تمام دکشنا وید پرچارنی
سبھا کو ملی۔
(۴) ستیاگرہ حیدرآباد کے سلسلہ میں
مختلف جگہوں پر چندہ جمع کرکے سبھا کو

کھجوایا۔ اور ضلع کے پہلے جتھیدار پنڈت
دیے شنکر جی کو علاقہ میں دھن جمع کرنے
میں سبھا نے خاص امداد دی۔ جس کا پھل
یہ ہوا۔ کہ چھ سو روپیہ کے قریب قریب
چندہ اکٹھا ہو گیا۔
(۵) ایک نو مسلمہ دودھوا سے تبادلہ خیالات
کرا کے اُسے ویدک دھرم کی بزرگی بتلائی
جس سے وہ متاثر ہوئی۔
(گنیشداس منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) پرچار۔ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱-
کو ہر روز رات کے ساڑھے آٹھ بجے سے
ساڑھے دس بجے تک مہاشہ گلشن لال جی
کے بھجن اور شری دیویندر کمار جی صدیقی
کے ویاکھیانوں دوارا ویدک دھرم کا پرچار
ہوا۔ پربھاؤ اچھا رہا۔
(۲) سنسکار۔ مورخہ ۲۶- جولائی
کو شری ڈاکٹر برندا بن جی پردھان سماج
ہذا کے بردھ چچا لالہ ناگر مل جی کا دیہانت
ہو جانے پر ڈاکٹر جی نے شردھا پوروک
انتیشٹی سنسکار کروایا۔
(۳) سپتاہک ست سنگ خوب رونق
سے ہو رہے ہیں۔ ۳۰- جولائی کے ست
سنگ میں شری سوامی ستیانند جی مہاراج
نے ویاکھیان دوارا امرت ورشا کی۔
مندر آریہ نر ناریوں سے کھچا کھچ بھرپور تھا۔ مندر
کو دیکھنے ہی شردھا کے بھاؤ جاگرت ہوتے
ہیں۔ اور بیٹھ کر اُپاسنا کرنے کو جی چاہتا
ہے۔
(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) ۲۷-۷-۳۹ کو بابو منڈل جی کے
مکان پر رسم دستار بندی کے موقعہ
پر وشیش ہون یگیہ کیا گیا۔ مہاشہ کندن
لال جی نے نصیحت گرنتھ ٹیکم آدی کی حقیقت
پر ویاکھیان دیا۔ بابو جی نے ۲۱ روپے
مختلف سماجک فنڈوں میں دان دئے۔
(۲) ۲۸-۷-۳۹ کو مہاشہ منشی رام جی
کے مکان پر ان کے بچہ کا نام کرن سنسکار

ہوا۔ بالک کا نام کنج لال رکھا گیا۔ مہاشہ
جی نے عہ/۸ دان دئے۔ اور سب آریہ
بھائیوں کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔

نرسنگھ گڑھ راجیہ میں آریہ سماج کی تحریک

سنیچروار تاریخ ۲۲- جولائی ۱۹۳۹ء
کو گُنا آریہ سماج کے منتری رادھے شرن
جی و دو سدسیہ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے
دھن اکٹھا کرنے کے لئے نرسنگھ گڑھ پہنچے۔
لگ بھگ ۱۲۱ روپے بھینٹ کئے گئے۔
ان کی پریرنا سے ڈاکٹر دیارام جی کے
استھان میں آریہ سماج کی ستھاپنا کی گئی۔
جس میں ۶۰-۷۰ سجنوں کے قریب اُپستھت
تھے۔ سندھیا ہون اور بھجنوں کے بعد
مندرجہ ذیل چناؤ ہوا:-
پردھان:- مہاشہ موتی لال جی۔
منتری مہاشہ شری نواس جی۔
اُپ منتری پنڈت رام بھروسے جی۔
کوشادھیکش شاہ مانگی لال جی۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

آنند لاہور کا کرشن نمبر
تمام اخبارات سے بازی لے گیا

"آنند" لاہور کا کرشن نمبر ہر سال شائع
ہوتا ہے۔ دیگر اخبارات کے نمبر وں
پر اس بات میں سبقت لے گیا۔ کہ اس
میں بھگوان کرشن کے اعلیٰ کارنامے
ان کی اعلیٰ ترین روحانی شکشا۔ اور
ان کی سُکھ دائیک بھگتی کا ذکر ہوتا ہے
گھٹیا۔ نیچرل۔ سطحی اور دُنیاوی لٹریچر
سے اسے پاک رکھا جاتا ہے۔ اس کے
دلکش مضامین اور بھگتی رس میں
ڈوبی نظمیں دل میں سکون اور راحت پیدا
کرتی ہیں۔ بھگوان کے سُندر اور منوہر
درشن کرانے والے چتر اس کی شوبھا کو
بڑھاتے ہیں۔
ہر طبقہ کے امیر و غریب۔ کاریگر۔ سرمایہ دار
سپاہی اور ودوان ہندو اسے عقیدت سے پڑھتے
ہیں یہ ہندوستان سے باہر کے ممالک میں بھی
پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے مشتہرین کے لئے
اشتہار دینے کا بہترین ذریعہ
جلدی بھیجئے اور اپنے لئے صفحات مخصوص کرائیے ابھی سے
اپنے لوکل ایجنٹ کے پاس اپنا کاپی
ریزرو کرائیں۔ (مینیجر "آنند" لاہور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) نوجوان شخص کی ریڑھ میں ۲۶ ہڈیاں ہوتی ہیں۔

(۲) مزدور اور کام کرنے والوں کو انگلستان میں اپنی آمدنی کا ۱/۵ یا ۱/۴ حصہ ٹیکس میں دینا ہوتا ہے۔

(۳) اخبار سب سے اول ۱۵۵۶ء میں وینس (اٹلی) اور بعد کو ۱۶۶۳ء میں انگلستان میں اور ۱۶۹۰ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جاری ہوا۔

(۴) سمندر کی اوسط گہرائی تین میل ہے۔ اس حساب سے بحر اٹلانٹک کے اندر پانی کے خشک ہونے پر ۲۳۰ فٹ موٹی تہ خالص نمک کی نکلے گی۔

(۵) ۱۹۳۹ء میں لنکا شائر نے پندرہ کروڑ گز کپڑا چین کو بیچا۔ لیکن ۱۹۳۸ء میں کم ہونے پر یہ مقدار صرف بیس لاکھ گز رہ گئی۔

(۶) سمندر کی سطح اس کے بالائی حصہ کے مقابلہ میں زیادہ سرد ہے۔ ناروے اور دیگر مقامات میں تو سردی کی وجہ سے پانی سطح پر منجمد ہو جاتا ہے۔

(۷) چینی زبان کو چھاپنے والے جو ٹائپ رائیٹر ہیں۔ وہ بڑے وزنی ہیں۔ جس میں تقریباً دس ہزار حروف ہیں۔ اور تیز سے تیز ٹائپ کرنے والا شخص صرف ایک ہزار الفاظ ایک گھنٹہ میں ٹائپ کر سکتا ہے۔

(۸) ماہرین کی رائے ہے۔ کہ جس قدر بارش روی زمین پر ہوتی ہے۔ اگر وہ جمع کر لی جاوے۔ تو دو ہزار مربع گز زمین ایک میل کی نشیب تک پانی سے لبریز ہو جاوے گی۔

(۹) امریکہ ایک ایسے ہوائی جہاز کی تیاری میں مصروف ہے۔ جو تین سو آدمی لے کر پرواز کر سکے۔

م خبریں سپلے ہوتی تھیں۔ اب یہ خبریں بمبئی سے بھی نئے ٹرانسمیٹر سے سپلے ہونے لگی ہیں۔

۳۱- مارچ کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں ریڈیو کے ایک اعلیٰ عہدیدار کو بی بی سی کی ٹریننگ کیلئے بھیجا گیا تھا۔ اپریل ۱۹۳۹ء سے دو اور سٹیشن ڈائریکٹر ٹریننگ کیلئے بھیجے جا چکے ہیں۔

کم خرچ تیر بہدف نسخے

(۱) انار دانہ۔ کالی مرچ دونو اڑھائی اڑھائی تولہ۔ زیرہ سفید۔ بھونی ہینگ۔ سینڈھا نمک۔ مصری تینوں ۵-۵ تولہ لیں۔ سب کو کوٹ پیس کر چورن بنا لیں۔ تین ماشہ چورن تازے جل کے ساتھ کھانے سے بھوک بڑھتی ہے۔

(۲) رومی مصطگی۔ بہیدانہ۔ بیل کی گری۔ تینوں ایک ایک تولہ لے کر کوٹ پیس کر چورن بنا لیں۔ پھر سب کے برابر مصری ملا کر رکھ لیں۔ صبح شام تازہ جل کے ساتھ ڈیڑھ دو ڈیڑھ ماشہ کھلانے سے بالکوں کی پیچش کی بیماری ٹھیک ہوتی ہے۔

(۳) سونٹھ۔ خشخاس۔ بیل گری۔ ناگرموتھا۔ دھنیا۔ موچرس۔ سگندھ بالا ان کا کواتھ بنا کر پینے سے بہت کا ور لشٹ ہوتا ہے۔ یہ کارڈھا مل رو دھک ہے۔

(۴) بڑی ہرڑ کی چھال۔ کابلی ہرڑ کی چھال۔ چھوٹی ہرڑ۔ سوکھے آنولے۔ گیندا کے بیج۔ ریٹھا کے بیج ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ۔ شدھ گوگل تین تولہ لے۔ گوگل کو چھوڑ کر سب دوائیوں کو پیس کر کپڑے میں چھان لیں۔ اور جس پانی میں دوا بھگاتے ہیں اس پانی میں گوگل کو چھوڑ کر گرم کریں۔ اور کپڑے سے چھان کر پورو وکت چورن میں ملا کر کھرل میں خوب گھوٹائی کریں۔ جب گولی باندھنے کے قابل ہو جاوے۔ تب جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی سے کھانے سے خونی اور بادی دونو قسم کی بواسیر ٹھیک ہوتی ہے۔

ماجو پھل۔ دال سفید۔ شت چری۔ گوکھرو۔ شتاوری۔ تج صمغ۔ ناگ کیسر۔ جٹاماسی۔ سگندھ بالا۔ ر کا کل۔ مصری۔ سرنجان۔ میٹھا۔ ببول کی پھلی۔ مجیٹھ۔ بچھ۔ نیلوہ۔ سمندر سوکھ۔ سفید زیرہ۔ سفید چندن یہ سب ایک ایک تولہ۔ الائچی چھوٹی۔ الائچی بڑی ×

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے۔

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے **ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی** درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

"بھیم سینی سرمہ"

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت فی شیشی عہ
ڈاک خرچ ۸/ر

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوافروش (۲) داما میڈیکل سٹورز لسبت روڈ
امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش۔

پتہ:- گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

…انی کی اور

ریڈیو کی رفتار

…جوری لغایت مارچ ۱۹۳۹ء میں …۱۹۳۸ء کی اسی مدت کے مقابلہ میں …انڈیا ریڈیو کی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ …اس سال کسٹم کی مد میں ۵۱۳۰۰۰ …روپیہ اور لائسنس فیس کی مد میں ۲۲۱۲… روپیہ وصول ہوا۔ اس کے …مد میں ۱۹۳۸ء کی اسی مدت میں …ترتیب ۵۰۹۰۰۰ روپیہ اور …۱۳۷۷ روپیہ کی آمدنی ہوئی تھی۔

…لائسنس کی مد میں آمدنی بڑھنے کی ایک …یہ وجہ ہے۔ کہ ریڈیو اور ڈاکخانہ …محکموں نے مل کر بغیر لائسنس کے ریڈیو …استعمال کرنے والوں کے خلاف …جس محکمہ کی مقبول عام اصطلاح میں …چوری کہا جاتا ہے۔ جد وجہد کی تھی …کامیاب ثابت ہوئی۔ اور …لوگوں نے جلدی جلدی لائسنس حاصل …شروع کر دیا۔ فروری ۱۹۳۹ء …کے آخر تک ۲۷ ہوا چوروں کو سزا ہوئی۔ …بہت سے مقدمات اب تک چل …رہے ہیں۔

…اس سہ ماہی میں ریڈیو نے بعض اور …سٹیشنوں سے بھی ترقی کی۔ مثلاً بمبئی میں …نیا ریسیونگ سنٹر قائم ہوا۔ جس …جنوری ۱۹۳۹ء سے بی۔ بی۔ سی اور …سٹیشن کے پروگرام ریلے ہوتے ہیں۔ …اس وقت آل انڈیا ریڈیو میں ۵۳ …ٹرانسمیٹر کام کرتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ …سال کے اختتام تک ایک اور ٹرانسمیٹر …قائم ہو جائے گا۔ تحقیقاتی شعبہ میں بھی …نئی مسائل پر اچھا کام ہوا۔

…اس سہ ماہی میں بی۔ بی سی سے ایک …تقریر اور لارڈ براڈبرن آنجہانی …پر دہلی۔ بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس …خاص پروگرام ریلے ہوئے۔

…مارچ سے پشاور دہلی سٹیشن کے …پروگرام ریلے کرتا ہے۔ صرف ۷ سے ۸ …تک لکھنؤ میں دیہاتی پروگرام …سٹیشن کی طرف سے نشر کیا جاتا ہے۔ …اب تک صرف لاہور۔ لکھنؤ اور …دہلی سٹیشن سے نشر کی ہوئی م

سواسنتھ رکھشا

ورشا رتو کے نیم

اساڑھ۔ ساون۔ بھادوں اور اسوج ان چار مہینوں میں ورشا رتو رہتی ہے۔ اس رتو میں جل۔ وائیو اور پرتھوی میں بہت وکار پیدا ہو جاتا ہے۔ جل۔ وائیو دوشت ہونے سے انیک پرکار کے جوَر۔ دستوں کے روگ۔ زکام۔ سردی۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ کھجلی۔ چرم وکار آدی روگ ہو جاتے ہیں۔ اتہ منشیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس رتو میں ان وکاروں سے بچنے کے لئے آگے بتائی ہوئی باتوں کا وشیش دھیان رکھیں:۔

(۱) اُچت اتی جل کا پریوگ کرنا

(۲) ویایام کرنا

(۳) روگ اُتپن کرنے والے جنتوؤں سے بچنا

(۴) اجیرن قبض سے بچنا۔

اب ہم کرمشہ ان پر وچار کرتے ہیں۔

اُچت اتی جل کا پریوگ کرنا

ورشا رتو میں منشیوں کی اگنی پرایہ مند ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے ان دنوں میں ... ۔ گرم۔ سگندھ۔ تازہ۔ اگنی وردھک آہار کرنا چاہیئے۔ بھاری۔ دیر میں پچنے والا۔ باسی۔ دُرگندھت۔ سڑا اور چیت ... کرنے والا آہار ٹھیک نہیں ہے۔ ... ان دنوں میں ایک سمیہ ہی بھوجن کیا جائے۔ تو اتی اُتم ہے۔ جو لوگ ان دنوں بہت بھاری (گرسٹھ) اور اتی ماترا میں بھوجن کرتے ہیں۔ ان کی جٹھراگنی جو ان دنوں رتو کی سبل کے کارن کچھ مند ہو جاتی ہے۔ اُسے ہضم نہیں کر پاتی۔ پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو جوَر۔ دست۔ ہیضہ۔ اجیرن آدی روگ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں بھوجن کیول ایک سمیہ دوپہر میں ہی کرنا اچھا ہے۔ شام کو کیول دودھ ہی پینا چاہیئے۔ بھوجن کے ساتھ۔ نیموں۔ ادرک اور پودینہ کا پریوگ اوشیہ ہونا چاہیئے۔ یہ دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ ان دنوں نیموں کا اُپیوگ کرنا بہت ہی لابھ دایک ہے۔ بھوجن کے ساتھ دال۔ ساگ اور ترکاریوں میں نیموں کا رس ملا کر کھانا۔ اور ادرک۔ پودینہ اور ہری مرچ کی چٹنی میں نیموں کا رس ملا کر ... لابھ کاری ہے۔ ان دنوں نیموں کا سیون کرنے سے جٹھراگنی تیز ہوتی ہے۔ بھوجن جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ بھوجن میں رُچی پیدا ہوتی ہے۔ اور جل دوشت سے پیٹ میں اُتپن ہونے کرمیوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ بڑی تازے نیموؤں کے چار تولے رس میں تھوڑا سا سیندھا نمک ملا کر بھوجن سے پورو پیا جائے۔ تو ہیضہ ہونے کا بالکل بھے نہیں رہتا۔ یہ خوب ہماری انوبھو کی ہوئی بات ہے۔ نیموں کے تازے رس میں تھوڑا سا بورا اور جل ملا کر پینے سے چت شانت ہوتا ہے۔ اور اُبکی ہونا اکفوا بی متلانا بھی مٹ جاتا ہے۔ نیموں کے رس میں ادرک کے چھلے ہوئے ٹکڑے ڈال کر کھانے سے جٹھراگنی تیز ہوتی ہے۔ اور اجیرن کا ناش ہوتا ہے۔ نیموں کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر لیں۔ اس میں سیندھا نمک اور کالی مرچ بھر کر گرم کر لیں۔ اور پھر چوسیں۔ ایسا کرنے سے جٹھراگنی تیز ہوتی ہے۔ پیٹ کا درد مٹتا اور اجیرن بھی نشٹ ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ جس طرح بھی ہو سکے نیموں کا سیون کرنا چاہیئے۔ نیموں کا سیون کرنے سے ان دنوں میں لابھ کے سوائے ہانی کداپی نہیں ہو سکتی۔

جل اس رتو میں جل میں بہت وکار پیدا ہو جاتا ہے۔ ورشا کا ملن جل۔ ندی نالے۔ تالاب۔ جوہڑ اور کنوؤں میں کھو جاتا ہے۔ اس لئے ندی۔ نالے۔ تالاب جوہڑ اور کنوئیں آدی کا ورشا کا ملن جل نہیں پینا چاہیئے۔ کیونکہ ملن جل کے پینے سے اُدر وکار۔ اجیرن۔ کھانسی۔ کھجلی۔ پیٹ میں کرم۔ مندا اگنی آدی روگ ہو جاتے ہیں۔ اس رتو میں اُتم کنوؤں کا جل جو گہرے ہوں۔ اور جن میں ورشا کا جل۔ پتے۔ کرم۔ کیچڑ آدی نہ پہنچے ... چاہیئے۔ جس پرکار ورشا کا ملن جل ... ہانی کارک ہے۔ اسی پرکار ورشا کے ... جل میں سنان کرنا بھی بہت ہانی کارک ہے۔ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس رتو میں اُتم کنوؤں کا جل ہی پریوگ میں لاویں۔

ویایام کرنا ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ اس رتو میں اگنی مند ہو جایا کرتی ہے۔ اتہ مند اگنی کے دور کرنے کے لئے اور اپنے شریر کو سواستھ ... کے لئے ان دنوں ویایام کرنا بہت ہی اوشیک ہے۔ ویایام کرنے سے شریر سندر۔ سڈول اور سواستھ ہوتا ہے۔ کھایا پیا ہوا آہار ٹھیک ٹھیک پچ ... ہے۔ (باقی آئندہ)

گرمیوں میں طاقت جوانی قائیم رکھیں

موسم کا صحت پر اثر لازمی ہے موسم گرما میں ہاضمہ کمزور اور زیادہ پسینہ آنے سے گرمی سے جسم اور دماغ سست ہو جاتا ہے اگرچہ برداشت کر سکنے والے تندرست اشخاص کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہونا چاہیئے لیکن تو بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عام طور پر لوگ گرمیوں میں اپنی تندرستی پھرتی اور حوصلہ میں کمی پاتے ہیں صرف وہ لوگ جو سمجھدار ہیں اور موسم کے مطابق

گرمیوں کے رسائن

استعمال کرتے ہیں گرمیوں میں بھی اپنی صحت کو طاقت کو ترقی کرتا ہوا پاتے ہیں۔ کارخانہ امرت دھارا کی مندرجہ ذیل اکسیریں و مقوی ادویات خاصکر گرمیوں میں صحت کو ٹھیک رکھنے کے اور بڑھانے کیلئے بہت ہی اعلیٰ ہیں۔

کرن جوانی

نسوں۔ پٹھوں کی کمزوری۔ طاقت پیدا کرنے والے گلینڈز کی کمزوری۔ جگر معدہ اور اعضائے رئیسہ کی کمزوری دور کرنے کے لئے رسائن۔ قیمت یکصد گولی چار روپے ۲۴ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر نمبر ۱۶

پرمیہ سے کمزور اور مرجھائی ہوئی جوانی والوں کیلئے سرد رسائن۔ دل۔ دماغ۔ مثانہ وگردہ کیلئے طاقت بخش۔ دہ بہرح کی تمام خرابیوں کو دفعہ کرتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ

اکسیر نمبر ۴۷

گرمی کی زیادتی سے جگر۔ گردہ مثانہ۔ معدہ۔ دماغ۔ منی وغیرہ میں پیدا ہوئی سب خرابیوں کو دور کرنے کیلئے سرد طاقت بخش دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸ر)

پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Telegrams: "Prakash" Phone No: 2367 Regd. No L. 435

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

ایڈیٹر: مہاشے علاولپوری

چندہ: سالانہ چار روپے (للعہ) ششماہی عار سہ ماہی عہ بیرونجات ۵ روپے، ولایت چھ روپے

قیمت: فی پرچہ ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار: ۴ بھادوں سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۳

"پیچھے نہیں ہٹوں گا"

(ٹیگور کی ایک نظم کا ترجمہ)

چاروں طرف ہو دشمن آفات نے ہو گھیرا
بندوقیں چل رہی ہوں خنجر بھی چل رہے ہوں
کچھ اس طرح کی ہمت الیشور نے مجھ کو دی ہے
پیچھے نہیں ہٹوں گا

ساتھی نہ کوئی بھی واں جز بیکسی ہو میرا
یا خوں اچھل رہا ہو واں سر اچھل رہے ہوں
خواہش فقط یہ میرے دل میں لکھی ہوئی ہے
پیچھے نہیں ہٹوں گا

رستے کو کوئی روکے آگے کھڑا ہوا ہو
کرتا ہو بند رستے کانٹے بچھا بچھا کر
حکمت سے گو معاون اپنے کئی بنا لے
پیچھے نہیں ہٹوں گا

گو طاقت و تواں میں مجھ سے بڑھا ہوا ہو
اٹکا رہا ہو روڑے پتھر جما جما کر
طاقت کہاں کہ مجھ کو پیچھے ذرا ہٹا لے
پیچھے نہیں ہٹوں گا

ہو وقت خامشی کا تاریک راستہ ہو
گھبرا رہا ہو مجھ کو مایوسیوں نے آ کر
ہو اک طرف سدرشن اور اک طرف زمانہ
پیچھے نہیں ہٹوں گا

دہشت کے مارے عالم سنسان ہو رہا ہو
دم ناک میں کیا ہو ناکامیوں نے آ کر
اے دل ہے تجھ کو واجب نعرہ یہی لگانا
پیچھے نہیں ہٹوں گا

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد - ۵ واں کھنڈ

"اس کارن نشچے سے ہے سومیہ! ان سے من ہے - منن کرنے کا سادھن بھوت مستک تنتو جال ہے - جل سے پران جیون ہے - اور تیجومئی ہے - اور تیجومئی بانی ہے"۔

شویت کیتو نے کہا "مجھے بھگوان دوبارہ یہی بتائیں"۔

اروُنی نے کہا "پیارے پُتر - تتھا استو"۔

چھٹا کھنڈ پیارے بلوئے جاتے ہوئے دہی کا جو سوکھشم بھاگ ہوتا ہے - وہ اُوپر اکٹھا آتا ہے - وہ من تنتو جال بنتا ہے - پیارے ایسے ہی پیئے جاتے ہوئے جلوں کا جو سوکھشم انش ہوتا ہے - وہ اُوپر نتر آتا ہے - وہ بانی بن جاتی ہے - اس کارن ہی پیارے ان سے من ہے - جل سے پران ہے - اور تیجومئی بانی ہے"۔

شویت کیتو نے کہا "مجھے آپ پھر ہی بتائیں"۔

ساتواں کھنڈ ہے سومیہ! سولہ کلا والا یہ شریر ہی آتما ہے - تو پندرہ دن تک ان نہ کھا - جل بیشک اچھا پینا رہ - پانی نہ پیتے ہوئے بھی تیرا جل سے جیون نشٹ ہو جائیگا"۔

اس شویت کیتو نے پندرہ دن تک ان نہ کھایا - اور وہ سولھویں دن پتا کے پاس آیا - اور پتا سے بولا "ہے پتا میں کیا کہوں؟ کیا سناؤں؟"

اس نے کہا "پیارے رگوید تتھا یجروید کے منتروں کو تتھا سام گیتوں کو سناؤ"۔

اس نے کہا "ہے پتا - مجھے وہ وید نہیں سوجھتے - نہیں سمرن ہوتے"۔

پتا بولا "پیارے جیسے بڑی ایندھن یکت اگنی کا جگنوں سمان ایک انگارہ شیش رہ جاوے - تو بھی اس سے بہت گھاس پات نہ جل سکے - ہے سومیہ! ایسے ہی تیری سولہ کلاؤں میں سے ایک کلا شیش رہ گئی ہے - اس م

ساماوید　　رگ وید　　اوم　　یجروید　　اتھروید

وید امرت

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् अव सृजा वनस्पते देव देवेभ्यो हविः। प्रदातुरस्तु चेतनम्॥

(رگ وید - منڈل ۱ - انوواک ۴ - سوکت ۱۳ - منتر ۱۰)

(اوم) او سرجا ونسپتے دیو دیوبھیو ہوی
پرداتو رستو چیتنم ٭

پدارتھ:- جو (دیو) پھل آدی پدارتھوں کو دینے والا (ونسپتی) پھولوں کے برکھش اور اوشدھی آدی پدارتھوں کو ادھک برشٹی کے ہیتو سے پالن کرنے والا (دیوے بھیہ) دویہ گنوں کے لئے (ہوی) ہون کرنے یوگیہ پدارتھوں کو (او سرج) اُتپن کرتا ہے - اور وہ (پرداتو) سب پدارتھوں کی شدھی کرنے والے ودوان جن کے (چیتنم) دگیان کو اُتپن کرانے والا (استو) ہوتا ہے ٭

بھاوارتھ:- منشیوں نے برکھوں تتھا سب پدارتھ جل سے یکت سے کر یاؤں میں یکت کئے ہوئے اگنی سے پردیپت روگوں کی نرمولتا سے بدھی اور بل کو دینے کے کارن گیان کے بڑھانے کے ہیتو ہو کر دویہ گنوں کا پرکاش کرتے ہیں ٭ (مسلسل) (رشی دیانند کرت رگوید بھاشیہ سے)

اس کرما کانڈ کو منش لوگ کس پرکار سے کریں - سو اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے ٭

وید کا دویہ امرت

ओ३म् । पुरुतमं पुरूणामीशानं वार्याणाम् । इन्द्रं सोमे सचा सुते ॥

(رگ وید ۱-۳-۱۰)

اننت وشو میں پربھو ہی - سرو اُتکرشٹ پریش
بہو ودھی جگ کے پدارتھوں - کے ایشان ہمیش
ورنے یوگیہ جو سرو سکھ - ان اُتّم سپدارتھ
ان سب ہی کے پربھو - اور داتا ستیارتھ
اندر مہابل روپ ان - کے ہم گاویں گیت
سوم آدی شُبھ سار کر - پرستت سہہ اتی پریت
جن سے آکرشت ہو کریں - نت ہمارا سنگ
اندر دیو وہ مہا پربھو - بڑھا ہماری اُمنگ

چنے ہوئے پھول

(۱)

اپنے تنزل کا احساس کرنا - اپنے نقصان کو سمجھنا - اپنے عیب اور کمزوری کو دیکھنا سب سے بڑا ہنر ہے ٭

(۲)

غلطی کرنا انسان کا کام ہے - غلطی پر پچھتانا ولیوں کا شیوہ ہے - اور غلطی پر اصرار کرنا شیطان کا فعل ہے ٭

(۳)

بے کاری انسان کو گناہ اور گمراہی کی طرف لے جاتی ہے - لیکن محنت میں ایک عظیم شرافت اور تقدس ہے ٭

(۴)

جس طرح دریا اپنا پانی نہیں پیتا اور درخت اپنا پھل خود نہیں کھاتا - اسی طرح نیک آدمیوں کی کمائی بھی اپنی ذات سے زیادہ دوسرے آدمیوں کے کام آتی ہے ٭

(۵)

پانی دریا میں بھی بہتا ہے اور نالی میں بھی - مگر دریا کا پانی اچھی صحبت کے اثر سے پینے کے قابل ہوتا ہے اور دریا کا پانی بُری صحبت کی تاثیر سے نفرت کے لائق ٭

(۶)

جھوٹے - دغاباز - سست مزاج اور ہر وقت قسمت کی شکایت کرنے والے لوگ یقیناً ناکام رہتے ہیں ٭

(۷)

دولت کی خوشی عارضی اور فانی ہے لیکن سچی محبت اور طبیعتوں کے اتحاد سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے - وہ شیریں اور لازوال ہے ٭

نصیحت سچی خیر خواہی ہے ٭

م سے اس سمیہ تو ویدوں کو نہیں ... ان کے منتر تو سمرن نہیں کر سکتا - اب ... ان کھا - پھر جب سمجھ آئے گا ... مجھے سارا وید بتا دے گا"۔

اس شویت کیتو نے ان کھایا ... وہ ارونی کے پاس گیا - ارونی نے جو کچھ پوچھا - وہ سارا اس نے سنا دیا ...

ایک دو سالہ ہندو لڑکی کا اغوا

(ہنوں ۱۵ اگست) کل رات پندرہ مسلح ڈاکوؤں کی ایک پارٹی نے موضع میانی ہارک نزئی تھانہ سبرن میں (جو بنوں سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے) ڈاکہ ڈالا - وہ ایک ہندو حکم چند کے گھر میں داخل ہوئے - اور ایک دو سالہ لڑکی کو اُٹھا کر لے گئے - حکم چند اور اس کی بیوی کو گولیوں کے نشان لگے ہیں - اور ان دونو کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے بیوی کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے +

سارے خاندان نے خودکشی کرلی

(ناگ پور ۱۴-اگست) ابرائی تعلقہ دربارپور میں ۵ ممبروں پر مشتمل ایک کنبہ نے تین دن کی فاقہ کشی کے بعد خودکشی کرلی - بیان کیا جاتا ہے - کہ خشک سالی نے کسانوں کو اپنے مستقبل سے مایوس کر دیا ہے - اور تعلقہ کے کئی حصوں میں درخت تک بھی سوکھ رہے ہیں +

گاندھی وائسرائے ملاقات

(شملہ ۱۵-اگست) معلوم ہوا ہے - کہ پرائیویٹ طور پر یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے - کہ وائسرائے پر اس بات کا زور دیا جائے - کہ وہ مہاتما گاندھی کو ملاقات کی دعوت دیں - تاکہ غیر ممالک کو فوجوں کی روانگی اور ان حالات پر جن کے پیش نظر فوجوں کی روانگی کی ضرورت پیش آئی پیدا شدہ مسائل پر تبادلہ خیالات کیا جائے - لیکن گورنمنٹ ہند کے اس تجویز کو منظور کرنے کا کوئی امکان معلوم نہیں ہوتا +

برطانوی قونصل خانہ پر حملہ

(سنگھائی ۱۵-اگست) چینیوں کے ایک ہجوم نے جس میں کئی جاپانی بھی شامل تھے ۱۲-اگست کو چین کے برطانوی قونصل خانہ پر حملہ کردیا - حملہ آوروں نے جو نیزوں اور ... سے مسلح تھے کھڑکیوں کے شیشے توڑ دیئے - اور بھی بہت نقصان کیا +

پنڈت جواہرلال چین جائیں گے

(الہ آباد ۱۵-اگست) پنڈت جواہرلال ... کر آیا دھیانے نے اعلان ... کہ پنڈت جواہرلال نے ۲۰-اگست

تمام ستیاگرہی ویر رہا ہونیوالے ہیں

(حیدر آباد (دکن) ۱۶-اگست) ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ نظام حیدر آباد کل اپنے جنم دن کے موقعہ پر ایک فرمان جاری کریں گے - جس کی رو سے ہندو مہا سبھا اور آریہ ستیاگرہ کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا - قیدیوں کی رہائی کے تمام انتظام مکمل ہو چکے ہیں - امید کی جاتی ہے - کہ فرمان کی اشاعت کے فوراً بعد قیدیوں کی رہائی شروع ہو جائے گی +

یورپ میں خوفناک جنگی تیاریاں

(لنڈن ۱۶-اگست) ریوٹر کے فوجی ماہر نے اندازہ لگایا ہے - کہ یورپ میں آج کل امن کے موقعہ پر ۸۵۰۰۰۰۰ مسلح اشخاص لڑ مرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں - ڈیموکریٹک اور فیسسٹ حکومتوں کی فوجی طاقت تقریباً تقریباً برابر ہے - اس کا اندازہ ذیل کے نقشہ سے لگ سکتا ہے:

جمہوری حکومتیں		ڈکٹیٹری حکومتیں	
فرانس	۱۰۰۰۰۰۰	جرمنی	۱۷۵۰۰۰۰
برطانیہ	۶۰۰۰۰۰	اٹلی	۹۵۰۰۰۰
پولینڈ	۵۰۰۰۰۰	ہنگری	۹۰۰۰۰
ٹرکی	۳۰۰۰۰۰	سپین	۱۵۰۰۰۰
رومانیہ	۲۷۵۰۰۰	—	
یونان	۲۰۰۰۰۰	—	

۲۴ دوکانیں جل گئیں

(امرتسر ۱۶-اگست) آج تین بجے صبح شہر میں آگ لگ گئی - جس سے ۲۴ دوکانیں دو مکان اور ایک گوردوارہ جل کر راکھ ہو گیا - آگ دس بجے تک لگی رہی - پولیس کے فائر بریگیڈ نے موقعہ پر پہنچ کر آگ پر قابو پا لیا - آنریبل ڈاکٹر خان صاحب نے جو کل یہاں آئے تھے موقعہ کا معائنہ کیا +

جرمنی میں جبری فوجی بھرتی

(برلن بذریعہ ہوائی ڈاک) نازی گورنمنٹ نے جبری فوجی سروس کے قانون کا اطلاق کنواری لڑکیوں پر جن کی ۲۵ سال سے کم ہو کر دیا ہے - قانون کا مقصد یہ ہے - کہ کنواری لڑکیوں کو اس قابل بنا دیا جائے - کہ وہ اپنے گذارہ کی خود کفیل ہو سکیں علاوہ ازیں انہیں فوجی تربیت بھی دی جارہی ہے - تاکہ بوقت ضرورت وہ فوجی خدمات بھی سرانجام دے سکیں +

رتناگری کے نزدیک ہندوؤں پر حملہ

(رتناگری ۱۶-اگست) گوننا سے ریاست سونت واڑی میں مسلمانوں کی ایک پارٹی نے ہندوؤں کی ایک پارٹی پر حملہ کر دیا - جس سے دس ہندو زخمی ہو گئے - چار کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے +

ہری جن اُدھار بل

(ناگ پور ۱۶-اگست) آج سی-پی اور برار اسمبلی نے ہری جنوں پر سے پابندیاں ہٹانے کا بل اور دو پامندر بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دئے ہیں +

رائے بریلی میں سنی شیعہ فساد

(لکھنؤ ۱۶-اگست) موضع جیٹی ضلع رائے بریلی میں تبرہ پڑھنے پر سنیوں اور شیعوں میں فساد ہو گیا +

سندھ میں سکینڈری تعلیم لازمی

(کراچی ۱۵-اگست) سندھ گورنمنٹ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے والی ہے - کہ ان زمینداروں کے جو پانسو یا اس سے زیادہ مالیہ ادا کرتے ہیں - لڑکوں کے لئے سکینڈری تعلیم لازمی قرار دی جائے - گورنمنٹ اس تعلیم کا لڑکوں کی ۲۱ سال کی عمر تک خود خرچ ادا کرے گی - مگر مالیہ کی صورت میں زمینداروں سے وصول کرے گی +

ڈینزگ کیلئے جنگ کی ضرورت نہیں

(واشنگٹن ۱۵-اگست) باخبر حلقوں کی اطلاع ہے - کہ سالزبرگ میں کونٹ سیانو (وزیر خارجہ اٹلی) کی ہرہٹلر اور ہر وان رِبن ٹراپ سے بات چیت کا نتیجہ نکلا ہے - کہ ڈینزگ کا معاملہ ایسا نہیں - جس پر جنگ چھیڑی جائے +

خط وکتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

... پبلشر ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی امرت دھارا ... گیتا ... سندھیا گان - ...

جاپانیوں کی اشتعال انگیزیاں

(واشنگٹن ۱۵-اگست) ایک امریکن عورت جاپانی علاقہ میں داخل ہو رہی تھی۔ کہ ایک جاپانی سنتری نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ جاپانی وائس قونصل نے اس واقعہ کے لئے امریکن سفارت خانہ سے معافی مانگ لی ہے۔ امریکن سفارت خانہ داخلہ کے متعلق مکمل رپورٹ واشنگٹن بھیج رہا ہے ٭

مرکزی اسمبلی کا اجلاس

(اودھ ۱۵-اگست) معلوم ہوا ہے۔ کہ سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کی نیشنلسٹ پارٹی کے پہلے روز کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے التوا کی دو تحریکیں پیش کرے گی۔ ایک تحریک التوا اسمبلی کی میعاد میں توسیع اور دوسری ہندوستانی فوج کی نقل وحرکت کے متعلق ہوگی ٭

دُرگا ناگ مندر ستیاگرہ

(سری نگر ۱۵-اگست) مقامی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ راجہ نریندر ناتھ کی مداخلت سے دُرگا ناگ مندر کے جھگڑے کا تصفیہ ہو جائے گا۔ آج ۱۵ ستیاگرہیوں کا ایک جتھا جس کے ساتھ ننگے سر لوگوں کا بھاری جلوس تھا درگا ناگ مندر کی طرف گیا ٭

ڈکٹیٹروں کو انتباہ

(نجارسٹ ۱۵-اگست) کنگ کیرول نے ایک تقریر کے دوران میں ڈکٹیٹری طاقتوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ رومانیہ کی سرحدوں کو تبدیل کرنے کا خیال دل میں نہ لائیں۔ اگر کوئی ایسی کوشش کی گئی۔ تو سخت مزاحمت کی جائے گی ٭

جے پور کے تمام ستیاگرہی رہا

(جے پور ۱۵-اگست) پچھلے ہفتہ ۱۰ مسلم ستیاگرہی قیدیوں کی رہائی کے بعد

مہاراجہ صاحب مسجد میں گولی چلنے کے مقدمہ کے تمام گیارہ قیدیوں کی فوری رہائی کا حکم دے دیا ہے۔ آج صبح پرجا منڈل کے آخری جتھا کو بھی رہا کر دیا گیا ہے ٭

مدراس میں ہندی ایجی ٹیشن

(مدراس ۱۵-اگست) ہندو تھیولاجیکل ہائی سکول پر پکٹنگ کرتے ہوئے آج صبح تین اینٹی ہندی والنٹیر گرفتار ہوئے۔ عدالت کے روبرو انہوں نے اقبال جرم کیا۔ اور انہیں چھ چھ ماہ قید کی سزا ہوئی ٭

پنڈت پنت کے بُت کو جلایا

(کان پور ۱۵-اگست) کان پور میں مسلمانوں کے ایک طبقہ نے ۱۹-جولائی کے فائرنگ میں آزادانہ تحقیقات کے لئے مسلمانوں کے مطالبات کی نامنظوری کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے منعقدہ جلسہ میں پنڈت پنت وزیر اعظم کا بُت بنا کر جلایا ٭

ڈاکٹر خانصاحب کا مشورہ

(پشاور ۱۵-اگست) ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم نے ہندو آبادی کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ موجودہ صورتِ حالات سے گھبرائیں نہیں۔ اور اپنی حفاظت کے لئے ملیشیا کور بنائیں۔

"تبرہ" کہنے کی ممانعت

(لکھنؤ ۱۵-اگست) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت دو احکام جاری کئے ہیں۔ ان دونو احکام کا اطلاق شیعوں پر ہوگا۔ ایک کے ذریعہ شیعوں کو قابلِ اعتراض نعرے وغیرہ لگانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور دوسرے کے ذریعہ انہیں جھنڈوں پر سے "تبرہ" کہنے کی ممانعت کر دی گئی ہے ٭

— "زخمی نمبر" کی تیاریاں شروع ہیں ٭

کھانڈوا میں آریہ ستیاگرہیوں پر اڑھائی سو مسلمانوں کا حملہ

(ناگ پور ۱۱-اگست) کھانڈوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پرسوں یہاں تقریباً اڑھائی سو مسلمانوں نے جو لاٹھیوں سے مسلح تھے ایک لنگر میں سات آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ کر دیا۔ ان میں سے تین زخمی ہو گئے۔ ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ اس کے بعد مسلمان ستیاگرہیوں کے کیمپ میں گئے۔ جہاں چار سو والنٹیر مقیم تھے۔ لیکن اس دوران میں وہاں پولیس پہنچ گئی۔ اور ہجوم کو منتشر کر دیا گیا ٭

آریہ سماجوں کا دھنیہ واد

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کو شاندار وجے پراپت ہونے پر آج کل ہر ڈاک میں باہر سے آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کی طرف سے مبارک باد کے خطوط آ رہے ہیں۔ ان سب آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کا فرداً فرداً سبھا کی طرف سے جواب دینا ذرا مشکل ہے۔ لہٰذا میں سبھا کی طرف سے سب آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کا مبارکباد کے جواب میں دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اصل میں تو ہر ایک آریہ بھائی اس سپھلتا کے لئے مبارکباد کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس اوسر پر ہر ایک آریہ بھائی نے تن من دھن سے قربانی کی ہے ٭

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

(۱) پنجاب اور اُتری پچھمی سرحدی پرانتوں نیز ریاست جموں وکشمیر کے آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ حیدرآباد ستیاگرہ کیلئے جمع کیا ہوا دھن جو ان کے پاس جمع ہے فوراً ہی اس سبھا کے دفتر کو بابا رود بلڈنگ آریہ پرتی ندھی سبھا شردھانند بازار دہلی کو ارسال کر دیں۔ یہ بہت ہی ضروری ہے اس پر فوراً ہی عمل کرنے کی کرپا کریں ٭

(۲) سب آریہ بھائیوں تتھا آریہ سماجوں کی سوچنا ارتھ نویدن ہے۔ کہ بہت سے نوجوان گھومتے پھرتے ہیں۔ جنہوں نے حیدرآباد کے واقعات یاد کر لئے ہیں۔ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ حیدرآباد جیل میں رہ آئے ہیں وغیرہ حالات سنا کر مارگ ویہ مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کسی پرکار کی دھن سمبندھی سہائتا نہ کی جائے۔ ان لوگوں نے پوچھ پاچھ کر حالات یاد کر لئے ہیں۔ یا اگر حیدرآباد گئے بھی ہیں۔ تو معافی مانگ کر یا کسی دوسرے طریق پر واپس آ گئے ہیں۔ ان کو کچھ نہ دیا جائے۔ منماڑ اور شولا پور وغیرہ کیندروں میں آریہ ستیاگرہ سمتی کی جانب سے سب کو گھر تک کا پورا کرایہ و دیگر سفر خرچ دیا جاتا ہے ٭

(انچارج پنجاب حیدرآباد ستیاگرہ سمتی لاہور)

طلباء نے ہڑتال کھول دی

(حیدرآباد (دکن) ۱۲-اگست) عثمانیہ یونیورسٹی کالج اور ریاست کے سکولوں کے ہندو طلباء کی ہڑتال جو "بندے ماترم"

کے گیت پر پابندی کے خلاف کی گئی تھی آٹھ ماہ کے بعد آج ختم ہو گئی۔ اور مرہٹہ نائیوں کو یہ مشورہ دیا گیا۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں چلے جائیں ٭

مہاراجہ پرتاپ سنگھ کی طرف سے ودھائی

بمبئی صاحب سے ست گورو پرتاپ سنگھ جی مہاراج کے پرائیویٹ سیکرٹری سردار گوردیو سنگھ کی طرف سے سٹر ویر ..... کو مندرجہ ذیل چٹھی موصول ہوئی ہے:-

"آج اخبار میں یہ دیکھ کر کہ حیدرآباد کے ستیاگرہ میں آریہ سماج کو پورن وجے پراپت ہوئی ہے شری ست گورو پرتاپ سنگھ جی بڑے پرسن ہوئے ہیں۔ مہاراج نے آپ کو تتھا آپ کے دوارا شری مہاشہ کرشن جی اور سارے آریہ جگت کو ودھائی دینے کی آگیا دی۔ آپ ان کا یہ سندیش مہاشہ جی اور آریہ جگت تک پہنچا دیں۔ نیز مہاراج نے ہردک اُلّاس کے ساتھ فرمایا۔ کہ آریہ سماج کی یہ ایسی فتح ہے۔ جس پر سارا دھارمک سنسار ہمیشہ فخر کرتا رہے گا"

سوامی ستیانند کی ودھائی

(پالم پور ۱۰-اگست) "میں اخبار پرتاپ کے ذریعہ تمام آریہ جگت کو حیدرآباد ستیاگرہ کی کامیابی کے لئے تہ دل سے ودھائی دیتا ہوں۔ آریہ بھائیوں تتھا آریہ جنتا نے حیدرآباد ستیاگرہ کی لڑائی میں جو تپسیا اور بہادری دکھلائی ہے۔ وہ آریہ نام۔ کام اور جاتی کو ہی شوبھا دیتی ہے۔ اس لمبی لڑائی کے لڑتے ہوئے عام آریہ جنتا نے آریوں کے پرانے اتہاس کو دہرا دیا ہے۔ اور یہ دکھا دیا ہے۔ کہ آریہ ورش کے لہو میں ابھی تک وہ سنسکار موجود ہیں۔ جو کہ بڑے سے بڑے کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں ٭

اس لڑائی میں دلی دماغی اور جسمانی طاقت کا جو اظہار کیا گیا ہے۔ اور جو برداشت کرنے کی طاقت آریہ جنتا نے دکھلائی ہے۔ جو تپ اور تیاگ ہندو جنتا نے اس ستیاگرہ کو کامیاب بنانے کے لئے کیا ہے۔ اس کو نظر میں رکھتے ہوئے یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا مستقبل روشن ہے۔ اور نراشا کی کوئی وجہ نہیں" ٭

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۶ ۴۔ بھادوں
۲۰۔ اگست ۱۹۳۹ء

یہ شور کیوں؟

وجے کی دھونی کے ساتھ ساتھ اس سے مختلف ایک خفیف سی آواز بھی کہیں کہیں سے سنائی دیتی ہے۔ جو نراشا اور کشوبھ کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ وجے کے انند میں ہم اپنے مست نہیں۔ کہ اس آواز کو نہ سن سکیں۔ ہم اسے سُن رہے ہیں۔ اور اس لئے وچار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس آواز میں تخفیہ کتنا ہے۔ اخبارات میں نظام سٹیٹ کے ایک ذمہ دار افسر کا بیان چھپا ہے۔ جس میں اس نے برملا کہا ہے۔ کہ آریہ سماج کو ملا ملایا کچھ نہیں۔ ہندو سبھا کے کچھ افراد بھی دبی زبان میں یہی کچھ کہہ رہے ہیں۔ یدی یہ سب باتیں صحیح مان لی جائیں تو ان کے اطمینان کے لئے یہ جواب کافی ہے۔ کہ دربار حیدرآباد نے آریہ سماج کی طاقت کا اندازہ لگانا ہی تھا۔ سو اس نے لگا لیا۔ یہ آریہ سماج کی ہی طاقت تھی۔ جس نے دربار کو جھکنے پر مجبور کیا۔ اس کے علاوہ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو اُسے کچھ نہ کچھ دینا بھی پڑا۔ رہا سوال یہ کہ آریہ سماج کو کیا ملا؟ اور کیا نہ ملا؟ اس کے سمبندھ میں اگر آریہ سماج مطمئن ہے۔ تو دوسروں کو شور مچانے سے کیا حاصل؟ لیکن جہاں تک ہماری نظر کام کرتی ہے۔ اس "شور" کی تہہ میں ہمیں ایک شرارت نظر آرہی ہے۔ ہندو سبھا تو یہ شور اس لئے مچا رہی ہے تاکہ وہ اس کمینہ چینی و بدنامی کو جو اسے اپنا ستیاگرہ بند کرنے پر نصیب ہوئی دُور نہیں کر سکتی۔ تو کیوں نہ اسی کیچڑ کے جس میں کہ وہ خود لت پت ہے کچھ چھینٹے آریہ سماج پر ڈال دے؟ شاید وہ یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ ہندو مہاسبھا کو کوئی شریہ نہ ملے۔ اور آریہ سماج کو چاروں طرف سے ودھائیاں دی جائیں۔ اگر اس کا یہ شور محض شرارت نہ ہوکر ایک صدق دلانہ رائے ہوتی۔ تو بھی کوئی بات تھی۔ لیکن حقیقت یہ نہیں۔ اُسے اس امر کی زیادہ چنتا نہیں۔ کہ آریہ سماج کو جو وہ چاہتا تھا کُلی طور پر ملا ہے یا نہیں۔ اسے غم ہے تو صرف اس بات کا کہ ہندو مہاسبھا نے ستیاگرہ بند کیا۔ تو اسے کسی نے مبارکباد نہ دی۔ اور نہ ہی اس کی اس تحریک کو شاندار کامیابی قرار دیا گیا۔ لیکن جونہی آریہ سماج نے اپنا ستیاگرہ بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ چاروں طرف سے اسے مبارکبادیں دی جانے لگیں۔ اور اس دھرم یدھ کی سماپتی کو اس کی شاندار "فتح" قرار دیا گیا۔ حیدرآباد کے سرکاری افسر کا بیان ہمارے اس خیال کی تائید ہے۔ کہ آریہ سماج کی رواداری کو اس کی کمزوری محمول کیا جائیگا۔ اور درحقیقت ہوا بھی یہی۔ اسے یہ سمجھنے کا موقعہ مل گیا۔ کہ آریہ سماج نے اپنے تئیں نظام سرکار کے رحم پر ڈال دیا تھا۔ اسی لئے ہم نے سمجھوتہ کے دنوں میں صلح پر جنگ کو ترجیح دی تھی۔ اگر اس شور کو نیک نیتی پر مبنی قرار دے کر تمام صورت حالات کا جائزہ لیا جائے۔ تو نظام سرکار کے توضیحی اعلان کو یکدم مایوس کن نہیں:۔

ان پرانتوں کی سبھاؤں کو اپنی زیادہ تر شکتی دُور دورتی پرانتوں میں پرچار کرنے پر لگانی چاہیئے۔ اس سارے کام کا بھار سارودیشک سبھا ہی اپنے اوپر لے سکتی ہے۔ اور یہ کام پرانتیہ سبھاؤں کی سہایتا اور سہیوگ سے بخوبی چل سکتا ہے۔ ذمہ داری چاہے کوئی سبھا لے۔ غرض کام سے ہ

ریاست کی صورت حالات کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ مؤثر بھی ہو۔ نیز آریہ سماجیں آنے والی مردم شماری کو مدنظر رکھتے ہوئے زور شور سے ٹھوس عملی کام شروع کر دیں گی۔ اور اس طرح اس بار وید جینتی سپتاہ پوری سپھلتا کے ساتھ منائیں گی + (ہتیشی)

وید جینتی سپتاہ

پنجاب کی آریہ سماجیں ہر سال سبھا کے آدیش انوسار وید جینتی سپتاہ منایا کرتی ہیں۔ اس ورش بھی منائیں گی۔ اس سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ جگت کو اپنا ادشیک آدیش دے دیا ہے۔ اس ورش رکھشا بندھن ۲۹۔ اگست اور جنم اشٹمی ۶۔ ستمبر کو ہے ان دو پرودوں کے بیچ کے دنوں میں وید پرچار کے لئے وشیش ادیوگ کیا جاتا ہے۔ اس ورش تو یہ ادیوگ پہلے سے بہت ادھک ماترا میں ہونا چاہیئے +

آریہ ستیاگرہ اندولن نے سمست آریہ جگت میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ اب آریہ سماجوں میں جیون ہے اور آریہ بھائیوں میں نئی سپھورتی اور اُتساہ۔ اس لئے یدی یہ آشا کی جائے کہ ابکے یہ سپتاہ بہت سماروہ سے منایا جائے گا۔ تو یہ توقع قدرتی ہے۔ ساودھیا نے سمبندھی کاریہ کرم کا نشچیہ تو سبھا نے کر ہی دیا ہے۔ ہمیں صرف دو ایک مفید تجویزیں آریہ جگت کے سامنے رکھنی ہیں۔ پہلی بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مردم شماری قریب آرہی ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ سماج کو اپنے کرتویہ کا انوبھو ہونا چاہیئے۔ وید جینتی سپتاہ میں یدی یہ کام وشیش روپ سے کیا جائے۔ تو اور بھی لابھ دائیک سدھ ہوگا +

دوسری بات یہ ہے کہ ریاست حیدرآباد کے تمام ان بڑے و چھوٹے ستھانوں میں جہاں آریہ سماجیں یا آریہ سماجی موجود ہیں وید جینتی سپتاہ بڑی دھوم دھام سے منانے کا پروگرام بنانا چاہیئے۔ اس سپتاہ میں وشیش روپ سے آریہ سماج قایم کئے جائیں۔ اور ممبر بھرتی کئے جائیں۔ اس طرح نہ صرف آریہ سماج نظام سرکار کی طرف سے دی گئی دھارمک آزادی کے سمبندھ میں پریکھشا کر سکے گا۔ بلکہ اپنی وجہ سے پیدا ہوئے انوکول واتاورن سے کافی لابھ بھی اُٹھا سکے گا +

ہمیں امید ہے۔ کہ سارودیشک سبھا شیگھر ہی کوئی ایسا پروگرام بنا سکے گی۔ جو

اب کیا کرنا چاہیئے؟

دھرم یدھ ختم ہوا۔ اور اس میں اپنی ... کے لئے آریہ سماج ودھائیاں ... دیکھا۔ اب اسے کچھ کام کرنا چاہیئے ... ودھائیوں اور فتح کے جشنوں میں وقت ... کرنے کا یہ اوسر نہیں۔ موقعہ ہے ... کام کرنے کا۔ سات ماہ تک اس کا امتحان لیا جاتا رہا۔ اب جبکہ وہ اس میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اُسے اپنی کامیابی پر قناعت کر کے بیٹھ نہ جانا چاہیئے۔ ... ریاست حیدرآباد کے علاوہ ہمسایہ ... پرانتوں میں بھی پرچار کا ... وسیع پیمانہ پر انتظام کیا جانا چاہیئے۔ اس وقت لوہا گرم ہے۔ اس لئے چوٹ لگانے ہی ہماری خواہش کے مطابق ڈھلنے کو تیار ہو جائے گا۔ وایو منڈل انوکول ہے۔ لوگوں کی ہمدردی آریہ سماج کے ساتھ ہے۔ اور اس پر وشواس بھی۔ اب ان کے اس وشواس سے فائدہ اُٹھانے کا اوسر ہے۔ اس اوسر سے لابھ نہ اُٹھانا بھول ہوگی۔ اس سمبندھ میں آریہ سماج کو کیا کرنا چاہیئے؟ یہی ایک سوال ہے جس کے جواب کا وقت تقاضا کر رہا ہے۔ ہماری رائے میں اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ تقریر و تحریر کے ذریعہ مستقل پرچار کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا جانا چاہیئے۔ ریاست حیدرآباد میں پرچار کا ریہ کا بھار آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ اپنے اوپر لے۔ اور ریاست کے سمیپ ... پرانتوں میں پرچار کی ذمہ داری ... پرانتیہ سبھا۔ جا بجا پرچار کے سنٹر کھول دیئے جائیں۔ خصوصاً ان ستھانوں ... مندر ضرور اور شیگھر بن جانے چاہئیں۔ جو ستیاگرہ کے کیندر تھے۔ یدی ... ایک اُپدیشک ٹریننگ کلاس جس میں تمام پرانتیہ بھاشا جاننے والوں کو داخل کر کے آریہ سماج کے ... لئے تیار کیا جا سکے۔ کھول دی جائے۔ تو اور بھی اچھا ہو۔ ان دنوں ... ساہتیہ وِتَرن کی نتانت ... ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ ... بھاشاؤں میں چھپوا کر تقسیم کئے جانے چاہئیں۔ پنجاب و یو۔ پی میں آریہ سماج کا کافی پرچار ہو چکا ہے۔ اب

... نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ شور مچانے والوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج اس سے کہاں تک مطمئن ہے اور کیوں؟ اس سمبندھ میں ہم اگلے انک میں اپنے وچار پرگٹ ...
(ہتیشی)

بنّوں پر حملہ کا خطرہ

۱۱ - اگست کو بنّوں میں خاص احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں - تین مسلح کاریں شہر کی فصیل کے اندر اور باہر گشت کرتی رہیں - پولیس لائن میں ملٹری کی ایک پلٹن تعینات کی گئی - تمام فرنٹیئر کنسٹبلری پولیس ڈسٹرکٹ مسلح ریزرو اور ملٹری بارکوں میں تیار کھڑی رہی - یہ سب اس لئے کہ بنّوں پر حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے - ہمیں یاد ہے کہ پچھلے سال ۲۲ - جولائی کو بنّوں میں لوٹ مار کا بازار گرم ہوا تھا - جس سے ہندوؤں کو بہت نقصان اُٹھانا پڑا تھا - اب جب کہ قبائلی درندوں کی دست درازیاں بڑھتی ہی جاتی ہیں زیادہ سے زیادہ احتیاطی تدابیر اختیار کئے جانے کی ضرورت ہے - ہمیں امید ہے - کہ فرنٹیئر گورنمنٹ اس سلسلہ میں اپنا فرض ہوشیاری سے سرانجام دے گی +

تصفیہ کی امید

اگرچہ درگا ناگ مندر کا جھگڑا ابھی چل رہا ہے - لیکن تصفیہ کی امید پیدا ہو گئی ہے - کشمیری پنڈتوں نے ایک بھاری جلسہ میں فیصلہ کیا ہے - کہ اس جھگڑے کے تصفیہ کے لئے راجہ نریندر ناتھ جو بھی قدم اُٹھائیں گے - انہیں منظور ہوگا - راجہ صاحب نے بھی خیال ظاہر کیا ہے - کہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے - اس لئے امید کرنی چاہئیے - کہ یہ ایجی ٹیشن جلد ختم ہو جائے گی +

مستحسن فیصلہ

بمبئی گورنمنٹ اپنے اس فیصلے کیلئے مبارکباد کی مستحق ہے - جس کے ذریعہ اس نے سرکاری ملازمت کے لئے عمر متعین کر دیا ہے - چنانچہ اس فیصلہ پر یکم جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا - تب سے ۵۵ سال سے زیادہ عمر کا کوئی شخص سرکاری ملازمت میں نہ رہ سکے گا - لیکن اگر اس نے یہ پابندی بھی لگا دی ہوتی - کہ ریٹائر ہونے کے بعد کسی کو دوسری جگہ ملازمت کرنے کا اختیار نہیں ہوگا - تو نوجوانوں کا حق ریٹائرڈ سرکاری ملازموں کے ہاتھوں مارے جانے سے بچ جاتا - درحقیقت ملازموں کی ساری عمر کمائے جانے کی ہوس ایک تو نوجوانوں کو آگے بڑھنے سے روکتی ہے - دوسرے بوڑھوں میں قومی خدمت کا جذبہ پیدا ہونے نہیں دیتی +

بھوپال میں ستیاگرہ

بھوپال میں ایک بڑا تالاب ہے جس میں نہانے وغیرہ کی اجازت ہندوؤں کو نہیں - ایک سال سے کوشش کی جا رہی ہے - کہ دربار کی طرف سے اس کی اجازت مل جائے - لیکن بے سود - اب ہندوؤں کی طرف سے ستیاگرہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں - پنڈت چتر نارائن مالویہ نے تو اعلان بھی کر دیا ہے - کہ اگر دربار بھوپال نے ہندوؤں پر سے یہ پابندی نہ اُٹھائی - تو وہ ایک جتھا کے ہمراہ اس پابندی کی خلاف ورزی کریں گے +

لیکن ہمیں امید ہے - کہ ستیاگرہ تک نوبت نہیں آئے گی - کیونکہ یہ چھوٹی سی بات دربار طے کر لے گا +

ستیاگرہیوں کی رہائی کا سوال

سارودیشک سبھا اور نظام سرکار میں سمجھوتہ ہو جانے کے بعد آریہ سماج کو ستیہ گرہ بند کئے کئی روز ہو گئے ہیں - لیکن ابھی تک ستیاگرہیوں کی رہائی کے متعلق کوئی اعلان نہیں ہوا - خیال کیا جاتا ہے - کہ ۱۷ - اگست کو جب کہ حضور نظام کی سالگرہ ہے - تمام ستیاگرہیوں کی رہائی کا اعلان ہو جائیگا - ہم نہیں کہہ سکتے - کہ سارودیشک سبھا نے اس سلسلے میں نظام سرکار سے کیا طے کیا ہے - تاہم یہ تو ظاہر ہی ہے - کہ تمام ستیاگرہیوں کی یکدم رہائی ستیاگرہ سمتی کے لئے کئی مشکلات پیدا کر دے گی - آٹھ دس ہزار ویروں کی رہائش خوراک اور کرایہ کا یکدم انتظام ہونا مشکل ہے - اس لئے مناسب یہ تھا - کہ رہائیوں کا سلسلہ ابھی سے جاری کر دیا جاتا - اور اس طرح آہستہ آہستہ تمام ویر رہا کر دئے جاتے +

پنجاب کو رہنمائی کا فخر

اور کسی بات میں پنجاب دوسرے صوبوں سے آگے بے شک نہ ہو - لیکن بچے پیدا کرنے میں اسے رہنمائی کا فخر حاصل ہے - اس کی شرح پیدائش ۴۴٫۸۴ اور شرح اموات ۲۱٫۳۴ ہے - گویا شرح پیدائش شرح اموات سے بقدر ۲۰٫۵۰ فی ہزار کے زیادہ ہے - دوسرے صوبوں میں کہیں شرح پیدائش کم ہے - تو شرح اموات زیادہ ہے - یا کہیں شرح اموات کم ہے - تو شرح پیدائش بھی کم ہے - لیکن یہ فخر صرف پنجاب کو ہی حاصل ہے - کہ مردوں کی تعداد عورتوں سے بہت زیادہ ہوتے ہوئے بھی جس سے اکثر مرد ساری عمر کنوارے ہی رہتے ہیں - وہ دوسرے صوبوں سے آگے ہے - شاید اسی لئے پنجاب گورنمنٹ کی مقرر کردہ بے روزگاری کمیٹی نے برتھ کنٹرول کے پرچار کی سفارش کی ہے +

ودھوا وواہ کانفرنس لدھیانہ

ودھوا سہایک سبھا پنجاب جس کا دفتر جالندھر میں ہے کی طرف سے اس وقت تک گیارہ سالانہ ودھوا وواہ کانفرنسیں پنجاب کے مختلف شہروں میں دیش کے پرسدھ نیتاؤں کی صدارت میں ہو چکی ہیں - اب بارھویں کانفرنس ۱۱ سے ۱۳ - نومبر تک لدھیانہ میں ہونی نشچت ہوئی ہے - سبھا کے پردھان پنڈت مولراج ایک پرانے اُنتھاہی کاریہ کرتا ہیں - اس لئے اس کانفرنس کی سپھلتا میں کوئی سندیہہ نہیں ہو سکتا - لدھیانہ نواسیوں کو وشیش روپ سے اور پنجاب کے ہندو مانتر کو سادھارن طور پر اس کانفرنس کی سپھلتا کے لئے ودھوا وواہ سہایک سبھا کی ہر پرکار سے مدد کرنی چاہیئے +

مارشش میں مندر بنوانے کی ممانعت

کیا یہ صحیح ہے - کہ مارشش میں ہندوؤں کو مندر بنانے کی اجازت نہیں - اگر یہ غلط نہیں - تو ہندو اب تک کہاں سوئے رہے؟ اب جاگے ہیں - اور اس سوال پر غور کر رہے ہیں - کہ گورنر سے درخواست کی جائے - کہ ٹاپو میں انہیں مندر بنانے کی عام اجازت دی جائے - معلوم ہوتا ہے - کہ حیدرآباد کے دھرم یدھ نے باہر کے ہندوؤں کو بھی بیدار کر کے ان میں شکتی اور سنگٹھن کا سنچار کر دیا ہے - یہ دی دونوں چیزیں قائم رہیں - تو یہیں دوسرے ... سمجھے - کہ ہندو اپنے کھوئے ہوئے ... کو حاصل کرنے کے لئے ... ہو گئے اس میں انہیں ضرور کامیابی نصیب ہو گی +

دھرم یدھ سمیتی کا آخری کرتویہ

متعدد مہاشیوں کی طرف سے ... بتاتی ہیں - کہ ستیاگرہ سمتی شولا پور بہت روپیہ منگوا رہی ہے - جس کا مطلب یہ ہے - کہ اسے روپیہ کی اشد ضرورت ... ممکن ہے - کہ ستیاگرہیوں کی رہائی ... پہلے پہلے وہ روپیہ کا انتظام کر لینا ... ہو - ہمیں صحیح صورت حالات سے آگاہی نہیں - لیکن اتنا تو ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں - کہ اسے روپیہ کی ضرورت ہے - اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو جلد از جلد زیادہ سے زیادہ دھن ستیاگرہ سمتی کو بھیج کر دھرم یدھ کے سلسلہ میں اپنا آخری فرض ادا کرنا چاہیئے +

ہنومان مندر کراچی کا جھگڑا

سندھ گورنمنٹ نے ہنومان مندر ... جو سپرنٹنڈنٹ کے سامنے تھا ایک ... میں گرا دیا - گورنمنٹ کی اس کارروائی ... خلاف سندھ کے ہندوؤں میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے - بطور پروٹسٹ ... کو کراچی کے ہندوؤں نے ہڑتال کی - اور سیاہ جھنڈیوں سے جلوس نکالا - اور رات کو ایک بھاری پبلک جلسہ کیا گیا - جس میں گورنمنٹ کے رویہ کی مذمت کی گئی - ہندو وزرا سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا - نیز فیصلہ کیا گیا - کہ مندر کو ... کو الٹی میٹم دیا جائے - کہ مندر کو از سرنو تعمیر کرا دے - ورنہ ستیاگرہ شروع کر دیا جائے گا - وار کونسل بن چکی ہے - جو والنٹیر بھرتی کر رہی ہے +

دیکھیں یہ جھگڑا کیا صورت اختیار کرتا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ توجہ دے

قادیان سے نکلنے والے قادیانی ... اپنی ۱۴ - اگست کی اشاعت میں ایک ضبط شدہ پمفلٹ "دیانند ..." ...

۲ میں سے کچھ سطور نقل کر کے رشی دیانند کا اپمان کرنے کی بے جا حرکت کی ہے - شاید اسے معلوم نہیں کہ ایک ضبط شدہ کتاب کو کلی طور پر دوبارہ چھاپنا یا اس کا کوئی حصہ نقل ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

اسلامی دنیا کی سیر

فرقہ بندیوں کے کرشمے

اور قومیں بھی عروج پر پہنچکر گری ہیں۔ مگر مسلمان جیسا کوئی ہی گرا ہوگا۔ یہ کیونکر ہوا؟ کیا غرباء کے ہاتھوں ہوا؟ کیا دشمنوں نے کیا؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر مسلم تو ہی بتا۔ تیری حکومت کو کس نے فنا کیا؟ تیری سلطنت عباسیہ کو ہمیشہ کے لئے نہ تاک کس نے کیا؟ ایک ہفتہ کے اندر اندر شام کی زمین میں ۸ لاکھ مسلمانوں کو کس نے تاک دنوں میں تکڑا یا؟ بغداد میں ستر لاکھ بوڑھوں۔ بچوں۔ عورتوں اور جوانوں کے خون کی ندیاں کس نے بہا دیں؟ دجلہ کے پانی کو مسلمانوں کے خون سے کس نے رنگا؟ تیری مساجد۔ یونیورسٹیاں۔ اور تمام نشانِ عظمت کس نے مٹائے؟ ان کا اصلی سبب کون تھا؟ تو شاید نہ سمجھے۔ بتا دیتا ہوں۔ کہ یہ سب کچھ تیری فرقہ بندیوں نے کیا"۔

(اہلحدیث امرتسر ۱۱ - اگست سنہ ۱۹۳۹ء)

عیسائیوں کی سات پاک چیزیں

"عیسائیوں کی سات پاک چیزیں ہیں (۱) بپتسمہ (۲) مقدس روح (۳) یوحنا کی کتاب کے ایک جزو پر ہاتھ رکھ کر پاک روح حاصل کرنا (۴) اپنے گناہوں کا اقرار (۵) شادی کرنا (۶) مقدس تیل۔ (۷) وہ احکام جو بشپ کسی شخص کو پریسٹ بناتے وقت دیتا ہے"۔

(فاروق ۱۴ - اگست سنہ ۱۹۳۹ء)

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ

"خلیفہ صاحب پست قسم کے سیاسی جوڑ توڑ خوب جانتے ہیں۔ انہیں اپنی جماعت کو احمق بنانے کا فن بھی آتا ہے۔ لیکن اسلام واحمدیت کی خدمت اور مسلمانوں کی بہتری کی کوئی نئی اور مفید تجویز سوچنے کی اہلیت ان کے دماغ میں مطلق نہیں۔ لہذا خوشہ چینی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا طرز عمل اور روش تو ایسی ہے کہ ہم کیا کوئی بھی دیانت دار

سدرشن چکر

ریڈیو پر!

کئی دنوں کے بعد آج پھر ہم اپنے پاٹھکوں کو دیال باغ کی سیر کرانا چاہتے ہیں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ "پریم ومحبت" کی اس فضا میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟

سنو! آگرہ سے آواز آ رہی ہے۔ گو موسم خراب ہونے کی وجہ سے آواز ذرا مدھم ہے۔ لیکن غور سے سنوگے۔ تو سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا۔

یہ آگرہ ہے! ہم کوٹھی مارٹن صاحب سے بول رہے ہیں۔ "پیارا دیال باغ" کے نو ایجاد آلہ نشر کے ذریعہ ہم آپ تک دیال باغ کی موجودہ فضا کے متعلق صحیح حالات پہنچانا چاہتے ہیں۔ تاکہ رادھا سوامی ست کا یہ مایہ ناز انسٹی ٹیوشن آپ کے دلوں میں اپنے لئے جگہ بنا سکے۔

کسی کو وہم وگمان تک بھی نہ تھا۔ کہ پیارے حضور صاحب جی مہاراج کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی دیال باغ میں قیامت برپا کر دی جائے گی۔ مذہب و پرمارتھ کو طاقِ نسیان پر رکھ دیا جائے گا۔ شہری آزادی سلب کر لی جائے گی۔ زبان رکھتے ہوئے بھی بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ آنکھیں رکھتے ہوئے بھی دیکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ گونگے و بہرے مویشیوں کی سی زندگی بسر کرنی ہوگی۔ صاحب جی مہاراج کا دیال باغ روحانی ومذہبی سوسائٹی کا مرکز۔ زہد وتقویٰ کا گہوارہ۔ خوشی ومسرت اور سکون واطمینان سے منور۔ قلیل عرصہ میں ہی ایک نہیں دو نہیں نصف درجن سے زائد پُراسرار اموات وخودکشیوں کا شکار ہو چکا ہے۔ یہ ہنستا کانڈ اور خون ریزیاں ——— نوجوان گھٹ گھٹ کر مر رہے ہیں۔ انجن کے نیچے لیٹ لیٹ کر خون کے فوارے میں نہا رہے ہیں۔ نہ معلوم یہ سلسلہ کب بند ہو؟ جسم کانپ اٹھتا ہے۔ بیش قیمت انسانی زندگیاں یہاں ہونی اور ہولناک موت مرتی دیکھ کر"۔

ابھی ابھی پریمی بھائی گورسرن داس ست سنگی دیال باغ کی موجودہ حالت کے متعلق تقریر کر رہے تھے۔ اب کچھ "تازہ خبریں سنیئے":-

——— ونکسٹیٹیوشنل امرتسر (جو اب دیال باغ کی ملکیت ہے) میں سے ۲۰۰ سوز دور نکال دیئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ "ٹھوس پروگرام" کے ذریعہ پیاسی آتما اور بھوکے پیٹ کو شانتی دے سکیں۔

——— دیال باغ اعلیٰ نسل کے ست سنگی پیدا کرنے کی بجائے کھدر شوں کی ایک بہترین نسل تیار کرنے میں منہمک ہے۔

——— دیال باغ کے لئے سب سے مقدس فرض اس وقت یہ ہے۔ کہ اپنی مصنوعات کو سرکس اور نمائشوں کے ذریعہ مشتہر کرے۔

——— دیال باغ میں آئے دن کے خودکشی کے واقعات سے خوف زدہ ہو کر والدین اپنے لڑکوں کو واپس بلا رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں وہاں کا ٹھوس پروگرام راس نہیں آ رہا۔

——— پچھلے ہفتہ مسز وجے لکھشمی پنڈت وزیر یو۔ پی آگرہ پدھاریں۔ تمام ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنوں کا ملاحظہ فرمایا۔ مگر دیال باغ تشریف نہیں لے گئیں۔ شاید ٹھوس پروگرام میں اب کشش باقی نہ رہ گئی ہو۔

ابھی آپ دیال باغ کی خبریں سن رہے تھے۔ یہ خبریں ہر ہفتہ ریلے ہوتی ہیں۔ اس کی سالانہ فیس پہلے ڈیڑھ روپیہ تھی۔ آئندہ کے لئے یہ بڑھا کر تین روپیہ کر دی گئی ہے۔ کیونکہ جنگ کے خطرہ کے پیش نظر غلام مالکہ کے لئے "ٹھوا" مہنگی ہوتی جا رہی ہے۔ بس اب ہم رخصت چاہتے ہیں۔ اس وقت بارہ بجے ہیں۔ آداب عرض!

شدھی کا سمادھان

شنکا

مہاشہ منشا لال جی شرما منتری آریہ سماج جلال پور جٹاں نے مندرجہ ذیل شنکا سمادھان کے لئے بھیجی ہے:-

(۱) بعض اوقات وواہ پڑھنے کے سمے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ور پکھش اور کنیا پکھش کا ایک ہی گوتر ہے۔ اس کا کیا علاج کیا جاوے؟ لوگ سمبندھ کرتے وقت ذات کا تو خیال کرتے ہیں۔ لیکن گوتر کا نہیں۔ مثلاً کپور۔ کھنہ اور ملہوترہ کھتریوں کا گوتر ایک ہی ہے۔ لیکن یہ آپس میں رشتہ ناطہ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح تمام اروڑ بنسیوں کا گوتر بھی ایک ہی ہے۔ ان میں بھی وواہ شادی عام ہوتی ہے۔ انہیں اس سمبندھ میں کیا احتیاط کرنی چاہیئے؟

(۲) گوتر کتنے ہیں؟ اور کیا کوئی ایسی پستک ہے۔ جس میں تمام گوتر تفصیل سے درج ہوں؟

سمادھان

(۱) ایک گوتر والوں کو آپس میں وواہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ذات پات کے بندھن کاٹ کر ہی مشکل کا حل ہو سکتا ہے۔ اب تو انتر جاتیہ وواہ بھی جائز ہو گئے ہیں۔ نہ صرف آریہ سماج کے پرچار کی وجہ سے بلکہ آریہ میرج ایکٹ کے نفاذ سے بھی اس لئے ذات پات توڑ کر وواہ کرنا ہی اچھا ہے۔

(۲) گوتروں کی صحیح تعداد اور کسی ایسی کتاب کے متعلق جس میں ان سب کا اندراج ہو ہمیں کوئی علم نہیں۔ اگر کسی کو معلوم ہو۔ تو مہاشہ جی مذکور کو سوچنا دے دے۔

"رشی نمبر" کے ہندی و اردو ایڈیشن کے لئے آرڈر جلد ارسال کر دیں۔

(منیجر)

ادبیات

بکھری پنکھڑیاں

— مَیں آج رات آپ کے چرنوں میں پھولوں کی بھینٹ چڑھانے آؤں گی۔ جب کہ سب پنچھی چپ چاپ سو رہے ہوں گے۔ اور سڑک پر ایک بھی پتہ آواز نہیں کر رہا ہوگا۔

— مَیں اپنی کلائیوں کی چھوٹی چھوٹی گھنگھریوں کو بجنے نہیں دُوں گی۔ بہت دھیرے دھیرے پاؤں رکھوں گی۔ تاکہ میری پائل اپنے پُرانے راستے کو پہچان کر خوشی سے جھنک نہ اُٹھے۔

— مَیں گھونگھٹ نکال کر اپنے آنچل میں پریم کی پونز بھینٹ کو چھپا لوں گی۔

— جب چندرماں بادلوں سے پریم کر رہا ہوگا۔ جب بسنت کی تھکی ہوئی ہوائیں پرتھوی کی گرم چھاتی پر سو رہی ہوں گی۔ تب آج رات کو میرے پریتم میں اپنی تجھ بھینٹ لے کر تیرے چرنوں میں آؤں گی۔

(۲)

— آؤ! آنند مناؤ۔ آج میرا جنم ہوا تھا۔ جس طرح کسی گہرے سرووَر کی چھاتی پر اُٹھتی ہوئی ہریں چمک کے ساتھ ناچتی ہیں۔ اُسی طرح آ کر ناچو۔

— جس طرح پردہ دار پلنگ پر سوئی ہوئی راج رانی کی نیند کو خواب شیریں بناتے ہیں۔ اسی طرح آ کر آنند سے ہنسو۔

— پریم میں متوالے پنچھیوں کی طرح اکر ہو کر گمبھیر وایومنڈل میں رہا کرو۔

— آؤ! آنند مناؤ۔ آج میرا جنم ہوا ہے۔

(۳)

— تم اپنے کو چاہے جہاں بھی چھپا لو مَیں تم کو اسی طرح کھوج لوں گی۔ جس طرح پھول اپنے سینے میں چھپے ہوئے شہد کو کھوج لیتا ہے۔

— تم چاہے جہاں بھی بھاگ جاؤ۔ مَیں تمہارے پیچھے پیچھے اسی طرح بھاگ جاؤں گی۔ جس طرح اُڑتے وقت پنچھی کے پیچھے اس کے پنکھ جاتے ہیں۔

— تم مجھے بڑھاوا دے کر کہیں بھی چلے جاؤ۔ میں تمہارے گرد اسی طرح گھیرا ڈال لوں گی۔ جس طرح ساگر کی پھیلی ہوئی لہروں کو اُفق گھیر لیتی ہے۔

(۴)

— جب میں تم کو البیلے پن سے ہنستا ہوا دیکھتا ہوں۔ تو مجھے سمندر کی جھاگدار لہروں اور ان کے اننت سنگیت کی یاد ہو آتی ہے۔

— جب تم مجھے اپنی لہراتی ہوئی کالی زلفوں کی رات میں چھپا لیتی ہو۔ تو مجھے نامعلوم ساگر تٹ کے بھیانک جھاگیہ اور اس کے مخفی ساگ کی یاد ہو آتی ہے۔

— جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ سمندر کے کنارے پڑے ہوئے پتھروں کی طرح اکٹھا کر کے تم مجھے اپنی محبت بھری آغوش کی اننت لپیٹ میں سمیٹ لینا چاہتی ہو۔ تو مجھے ان پردار خوابوں کی یاد ہو آتی ہے۔ جو زبردست طوفان کی طرح میری نیند میں آ گھستے ہیں۔

(پ۔ ر۔ کیکئی۔ بمبئی)

استری جگت

مَیں اپنی پُتری کو کیسی شکشا دوں؟

(از مسز روز ویلٹ پریذیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ)

یدی مجھے آج اپنی پُتری کا شکشن کرنا ہو۔ تو مَیں اس ڈھنگ سے بالکل نہیں کروں گی۔ جس ڈھنگ سے کہ مَیں نے آج سے ۳۵ ورش پہلے دستوتہ اپنی پتری کا کیا تھا۔ میری اب کی اور اس سمے کی شکشا پرنالی میں بڑا بھاری انتر ہوگا۔

سب سے پہلے میں اس بات کا نشچے کروں گی۔ کہ وہ کون سے سدگن ہیں۔ جن کی اس سمیہ بچے کو آوشیکتا ہے۔ تب مَیں پرتیک سمبھو رِیتی سے ان سدگنوں کو بچوں میں پیدا کرنے کا یتن کروں گی۔ مَیں سمجھتی ہوں۔ کہ اس سمیہ بچوں کو شاریرک اور نیتک ساہس کی آوشیکتا ہے۔ انہیں رنسئے شکتی سے کام لینے کی یوگیتا کی ضرورت ہے۔ جس سے وہ دوسرے لوگوں کی سہایتا کے بنا آپ ہی باتوں کا نشچے کر سکیں۔ اس یوگیتا کی آج اتنی چھوٹی اوستھا میں ضرورت ہے۔ کہ اتنی چھوٹی اوستھا میں پہلے کبھی کسی پیڑھی میں نہ تھی۔

اپنے بچوں میں ساہس بڑھانے کے لئے میں یتن کروں گی۔ کہ میں انہیں کبھی نہ ڈراؤں۔ مَیں ان کو بہت چھوٹی آیو میں ڈرا کر ایسی باتیں بنانے کا کبھی یتن نہیں کروں گی۔ جن کو وہ سوبھاوتا ناپسند کرتے ہیں۔ پرنتو مَیں دھیرے دھیرے ان کی گھرنا کو دُور کرنے کا یتن کروں گی۔

کئی ورش ہوئے مجھے ایک بدھی متی برِدھا استری نے کہا تھا۔ کہ "لوک رِیتی کے وِرُدھ کام کرنے سے مت ڈرو۔ پرنتو کبھی کوئی ایسا کام نہ کرو۔ جس سے تمہیں سچ مچ لجّا ہو۔"

مَیں یہی اُپدیش ورتمان یُگ کی پرتیک پُتری کو دوں گی۔ آج اتنی روڑھیاں نہیں جتنی میری جوانی کے دنوں میں تھیں۔ آج لڑکی کے جیون پر ان کا دباؤ بھی بہت کم ہے۔ پرنتو یہ آج بھی ٹھیک ہے۔ کہ چاہے تم کچھ بھی کرو۔ پرنتو کبھی کوئی کام ایسا نہ کرو۔ جسے کہتے ہوئے تمہیں لجّا ہو۔ کہ یہ مَیں نے کیا ہے۔

سب سے پہلے مَیں اس بات پر دھیان دوں گی۔ کہ کیا آج کل کی لڑکی کا سواستھ اتنا مضبوط ہے جتنا مضبوط کہ وہ بن سکتا تھا۔ یدی سمبھو ہو۔ تو مَیں اُسے پرتیک پرکار کے کھیل کھیلنے کا اوسر دوں گی۔ جس سے وہ کم سے کم دوسرے بچوں سے اپنے کو گھٹیا نہ سمجھے۔ مَیں اس میں جنتوؤں کے لئے پریم۔ گھوڑوں اور کتوں کے لئے سنیہہ جڑھاؤں گی۔ اور وہ ساتھی پن کا گیان پیدا کراؤں گی۔ جو یہ مُوک جنتو پیدا کر سکتے ہیں۔

ایک پرستھ پُرش نے ایک بار کہا تھا۔ کہ مَیں نے اپنے جنتوؤں کے اولوکن سے منش پرکرتی کا بہت کچھ گیان پراپت کیا ہے۔ ساتھی پن یا سنگتی بہودھا ایک بہت سکھ کی چیز ہے۔ پر اس کو الگ رکھ کر بھی بچے اس سے مانو پرکرتی کی بہت سی باتیں سیکھیں گے۔ اور جتنی جلدی وہ یہ سیکھیں اتنا ہی اچھا ہے۔

(باقی آئندہ)

مختصر افسانہ

جیون کی کہانی

تب سمجھے ہوئے تھی۔ کہ زندگی دکھ سکھ کا ایک کھیل ہے۔

طلوع آفتاب کے بعد پرندوں نے میٹھی آواز میں کہا "زندگی قدرت کا خوبصورت عکس ہے"۔

غروب ہوتے ہوئے آفتاب سے معلوم ہوا "زندگی تبدیلی کا نام ہے"۔

پانی کے بلبلے نے کہا "زندگی ایک چلبلاہٹ ہے"۔

مرجھاتے ہوئے کمل نے کہا "زندگی چند گھنٹوں کی کہانی ہے"۔

کتّے سے معلوم ہوا "زندگی ایک لالچ ہے"۔

امتحان سے فیل ہوئے۔ خودکشی کے لئے تیار ودیارتھی سے معلوم ہوا "زندگی ایک بوجھ ہے"۔

کودتی ہوئی ہرنی نے کہا "زندگی ایک دلفریب راگ ہے"۔

بچے کی میٹھی مسکراہٹ نے کہا "زندگی مسرت ہے"۔

دن بھر محنت کرنے پر بھوکے مرنے والے مزدور نے کہا "زندگی دکھوں کا گھر ہے"۔

سنسان جنگل نے کہا "زندگی ایک گہری خاموشی ہے"۔

دولت کے نشہ میں اندھے بنے امیر نے کہا "زندگی۔ کھانا۔ پینا اور مرنا ہے"۔

قسمت پر شاکر رہنے والے نے کہا "زندگی قسمت کی فال ہے"۔

بستر علالت پر پڑے ہوئے مریض نے کہا "زندگی روگوں کا گھر ہے"۔

تماش بینوں نے کہا "زندگی ایک کھیل ہے"۔

بھکاری نے کہا "زندگی داتا کی خیرات ہے"۔

کشتی لڑنے والے پہلوان نے کہا "زندگی ایک اکھاڑہ ہے"۔

دواؤں کا اشتہار دینے والوں نے کہا "یہ گولیاں زندگی ہیں۔ جان ہیں"۔

بیواؤں کی سرد آہوں سے معلوم ہوا "زندگی آنسوؤں کی دھار ہے"۔

ارے یہ کیا! اچانک خیالات کا سلسلہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہر ایک پوجا کے پرارنبھ میں جو سانتھیاں بناتے ہیں - اور گنیش پوجا کرتے ہیں - اور اس سمیہ سوستکا لکھتے ہیں - تھا مکانوں پر دیپاولی کے سمیہ اور انیہ سنسکار اوسروں کے سمیہ جو سانتھیوں کا چنہہ بناتے ہیں - یہ سب "اوم" کے ہی دیوتک ہیں +

تلک دہا راج نے گیتا رہسیہ کے پرشٹھ ۵۹۰ پر یہی بھاؤ پرگٹ کئے ہیں - اور

The Secret of the Pacific, by C. Reginal of Enock 1912. P.P 248—252.

کا حوالہ دے کر بتایا ہے - کہ ـــــ سولی پر چڑھا کر حضرت عیسےٰ کا بدھ کیا گیا تھا - اس لئے عیسائی جس سولی کے چنہہ کو پوجا کے یوگیہ تھا پوتر مانتے ہیں - اسی سولی کے چنہہ کو سوستکا" (سانتھیاں) کے روپ میں ویدک تتھا بودھ کال والے بھی سے سینکڑوں برس پہلے سے ہی شبھ دائیک چنہہ مانتے تھے +

پراچین شودھکوں نے یہ نشچیہ کیا ہے - کہ مصر آدی پرتھوی کے پرانتن کھنڈروں کے دلیشوں ہی میں نہیں کنتو کئی سمبس سے کچھ شتابدی پہلے امریکہ کے "تیرو" تتھا میکسیکو" کے دلیشوں میں بھی سوستکا" چنہہ شبھ دائیک مانا جاتا تھا - جب یوچھیا میں جو مال ہی میں پرتھوی کھود کر پرانے مکانوں کے کھنڈر نکلے ہیں - ان میں بھی برتنوں اور دواروں وغیرہ پر "سوستکا" کے چنہہ ہیں - اس سے یہ پرنیت ہوتا ہے - کہ عیسےٰ کے جنم سے پہلے ہی سوستکا کا چنہہ لوگوں کو پوجیہ ہو چکا تھا - اور آگے چل کر حضرت عیسےٰ کے بھگتوں نے اس کا پریوگ ولکشن ریتی سے کر لیا - یہ تو سب مانتے ہی ہیں - کہ سب دھرموں کا آدی سروت ویدک دھرم ہے - ویدک دھرم سے بودھ دھرم نے سدھانت لئے - بودھ دھرم سے عیسائیوں نے اور عیسائیوں تتھا یہودیوں سے مسلمانوں نے اپنے بہت سے دھارمک سدھانت لئے ہیں - اس واسطے آریہ سماج سب سنسار کو کہتا ہے - سب کے گورو اور پراچین تم سب دھرموں کا آدی سروت پر پوتر ویدوں کے سار بھوت "اوم" کی اور لے جانا چاہتا ہے - اتہ سدھ ہوا - کہ مندروں کے گنگن سپرش "آ" کے دیوتک - سمبھوں کی گول گنبد میں "او" کی دیوتک - گرجا گھروں کے گگن چمبی مینارے

(گذشتہ سے آگے)

"اوم کا جھنڈا"

(دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا کا ویش لیکھ جیل سے)

"م" کے دیوتک سب اسی اوم کی اور سنکیت کر رہے ہیں - یہی اوم کا جپ تھا - جس کے کارن بھگوان کرشن نے بھگتی رس میں چور ہو کر بانسری بجاتے ہوئے گوال بالوں کے ساتھ نرتیہ کیا تھا - اسی اوم کی مہماں سے محمد صاحب سنسار کے دکھیوں میں ایکتا کا بھاؤ پھیلا رہے تھے - اور اسی کے پربھاؤ سے حضرت یسوع مسیح - بھگوان بدھ - مہرشی دیانند اور مہاتما گاندھی شانتی اور اہنسا کا اپدیش دے رہے ہیں - محنتی کسان کے جسم سے ٹپکتی ہوئی پسینے کی بوندیں اکال پیڑت - بھوکے - کنگال - بھکشکوں اور غریبوں کے سوکھے گالوں پر ڈھلکتے ہوئے آنسو - کراہتے ہوئے بیماروں کی آہیں اور ودھواؤں کے کرون کرندن سب اسی کی اور سنکیت کر رہے ہیں - دیش بھگتوں کے چھل چھلاتے آنسو - اور اپنے پیڑت بھائیوں کے دکھ مٹانے کی چاہ - سنسار کے راج پاٹ کے لئے پرواہ نہ کرنے والے آریہ ویر ستیاگرہی سیوک سب اسی اوم کی مستی میں چور ہیں - مندر کی سوچھ سیڑھیاں - مسجد کا کھلا ہوا دوار - گرجا گھر کا جھونپڑا تک سب تمہیں اسی اوم کی اور لے جا رہے ہیں - اٹھو اس کا جپ کرو - پرشارتھ کرو - وہاں ہمارا پیارا "اوم" سویم ہمارے ادھار ارتھ ہماری پرتیکشا کر رہا ہے +

اتہ سدھ ہوا - کہ آریہ سماج کا اوم شدھ اور سرو شریشٹھ ہے - اتہ اسے ہی جھنڈے پر لکھ کر لہرانا چاہئیے - پرماتما کے نام کے سرو شریشٹھ اس "اوم" کے لہرانے میں کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ اور کیوں کسی کا دل دکھ سکتا ہے - اپی تو سب کو یہ منتا ہوتی ہے - کہ اس جھنڈے کے لہرانے سے سنسار میں سکھ اور شانتی پھیلانے کی اتم ابھلاشا ہمارے ہردہ میں آتی ہے +

ہمیں دکھ ہے - کہ نظام سرکار کے کچھ دویشی مسلمانوں نے اس پوتر اوم دھوجا کے الٹے ارتھ بنا کر اس کا آریہ سماج کے مندروں اور آریہ گرہوں پر لہرانا قانوناً بند کروا دیا - یہ بات ہی ایسی تھی - جس کو سن کر سارا آریہ اور ہندو جگت ادوگن ہوا تھا +

ہر ایک آریہ اپنا کرتویہ سمجھتا ہے کہ وہ پوتر "اوم" کا جپ کرے - اور اوم کی دھوجا لہرا دے - جب نظام سرکار کی اور سے ان کے اس دھارمک کرتویہ میں بادھا پہنچی - تو آریہ ویروں نے ستیاگرہ پرارنبھ کر دیا - اور نظام سرکار کی جیلیں بھر دیں - اور نظام سرکار کو اس پوتر اوم کی دھوجا کے سامنے اتنا جھکنا پڑا - کہ اس کو سرکاری اعلان نکالنا پڑا - کہ اوم دھوجا کے لہرانے میں بھی کوئی بادھا یا اعتراض نہیں - اور اس کا اعلان نہ کیول کا غذوں تک ہی رہا بلکہ سماچار پتروں دوارا کرنا پڑا - کنتو ہر ایک ستیاگرہی کے پاس ان کے تعلقہ دار اور ناظم صاحب جا جا کر کہنے لگے - کہ آپ چلئے اور دیکھئے - کہ اوم دھوجا آریہ سماج کے مندر پر لہرا رہی ہے - آریہ سماج نے اپنی اس وجے کی خوشی میں نظام راجیہ کے پرتیک مندر میں ۵ - مارچ تتھا ۵ - اپریل سنہ ۱۹۳۹ء پورنماشی کے شبھ دوس اوم دھوجا لہرائی - اتہ پرتیک ماس کی پورنماشی آریوں کی اوم دھوجا کی وجے کا دوس ہے - اور اسے پرتیک آریہ کو بڑے سماروہ کے ساتھ اپنے اپنے آریہ سماج مندر وگرہ میں لہرا کر منانا چاہئیے +

جیل کے ادھیکاری ستیاگرہیوں کو پرایہ یہ کہا کرتے تھے - کہ اوم کے جھنڈے کے لہرانے سے کیا لابھ ہے؟ اوم کے کیا ارتھ ہیں - اوم کا ہی جھنڈا کیوں لہرانا چاہئیے؟ ان سب پرشنوں کا اتر اپروکت لیکھ میں آ جاتا ہے +

اب ہمیں دارشنک درشٹی سے دیکھنا چاہئیے - کہ اوم کی دھوجا لہرانے سے ہمیں کیا لابھ ہوگا - اور اس کا کیا مہتو ہے - جب تک ہم لوگوں کی رچی اس اور نہ بڑھے گی - اتہ آریہ پرشوں کا کرتویہ ہے - کہ اس لیکھ میں لکھے اوم دھوجا کے مہتو کو لوگوں کو سمجھا دیں - اور یہ بتلا دیں - کہ جس پرکار ورن مالا میں "آ" سے ادھک نہ کوئی ویاپک ہے نہ وینجن - اسی پرکار یہ اوم سرو ویاپک دھوجا ہے - اور جس پرکار "آ" ورن مالا کا پہلا اکشر ہے - اسی پرکار اونکار "آ" سرو ویاپک پرماتما کی آدی دھوجا ہے - اسی اوم کی پرکار پہلی ماترا ہے - اور ویشوانر پہلا پاد ہے - اتہ اس کے ارتھ بہت منن کرنے سے منش سمپورن کامناؤں کو پراپت کرتا ہے - اور جگت میں یش کا بھاگی بنتا ہے - اسی لئے مانڈوکیہ اپنشد میں لکھا ہے - کہ

"जागरितस्थानो वैश्वानरोऽकार: प्रथमा मात्राप्तेरादिमत्वा द्वाप्नो-ति ह वै सर्वान कामाना-दिश्च भवति य एवं वेद ॥"

ارتھات: - "جاگرتی اوستھا ستھان والا ویشوانر نام والا "اکار" اونکار کی پہلی ماترا ہے - اس کے ویاپت ہونے اور پہلا ہونے سے نشچے اس پرکار جانتا ہے - سب کامناؤں کو پراپت کرتا ہے - اور اگوا ہوتا ہے" +

اتہ آریہ سماج سارے سنسار کا نیتا بنے گا - اور پراچین آریوں نے ہی سارے سنسار کو سبھیہ اور سکھی بنایا تھا - آریہ سماج کا چھٹا نیم یہ ہے - کہ سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے - ارتھات شاریرک - سماجک اور آتمک انتی کرنا - اس نیم کو آریہ جیرش پالن کرنے کے لئے دیش دیشانتروں اور دویپ دیپانتروں میں پوتر اوم دھوجا کو لے کر ویدوں کے پرچار ارتھ جاویں گے - اور سارے سنسار کے دکھ کلیش اور اشانتی کو دور کر کے وہی پراچین شانتی دائک آریہ چکرورتی سامراجیہ ستھاپت کریں گے +

اتہ پیارے بھائیو! تیاگ اور تپسیا کا جیون ویتیت کر کے سارے سنسار میں پوتر اوم دھوجا کو لہرا دو - اسی سے ہمارا اور دیش کا کلیان ہوگا +

اب دیر کا کیا کام

آریہ جگت کی روشنی نمبر کے ہندی ایڈیشن کے پرکاشت کرنے کی پربل اچھا کو ہم نے چندا کرنے کا نشچیہ کر لیا ہے - پھر آرڈر بھیجنے میں دیر کا کیا کام؟

ستیہ یگ کب آویگا؟

(از پنڈت نردیو جی شاستری جوالا پور)

ابھی کلیگ سماپت نہیں ہوا ۔۔ ایک چرن بھی سماپت نہیں ہوا ۔ چرن کا چرن بھی نہیں گیا ۔ ستیہ یگ کی باتیں ابھی سے کرنا ۔۔ یا ستیہ یگ کے سوپن دیکھنا کہاں تک سنگت ہو گا؟ اس میں سندیہ نہیں ہے کہ پدی منو ورنت یگ کال ٹھیک ہے ۔ کرم ٹھیک ہے ۔ تو کلیگ کی سماپتی کے پشچات ستیہ یگ اوشیہ آوے گا ۔ پرنتو پرشن یہ ہے ۔ کہ کیا ستیہ یگ کا لانا کال کے ہی ادھین ہے؟ کیا منش اپنی کرتی دوارا جب چاہے ستیہ یگ نہیں لا سکتا؟ کیا پرتیک یگ کال کے دھرم بھنّ بھنّ ہیں؟ کیا ایک یگ کے دھرم کا پالن انیہ یگ میں نہیں ہو سکتا؟

"तप: परं कृत युग"

ستیہ یگ کو "تپ" پردھان یگ مانا ہے ۔ त्रेतायां ज्ञानमुच्यते ۔ تریتا گیان پردھان ہے ۔ द्वापरे यज्ञमित्याहु: ۔۔ یگیہ پردھان سمیہ کا نام دواپر ہے ۔ दानमकं कलौ युगे ۔۔۔ کلی میں کیول دان کی پردھانتا مانی گئی ہے ۔

وچار نیہ وشئے یہی ہے ۔ کہ اُن اُن سمیوں میں وستوتہ لوگ ایسے ہی ہو گئے تھے ۔ یا ہوتے ہیں ۔ اتھوا ایسے ایسے گن وششٹ لوگوں کے ادھکیہ کے کارن اس اس سمیہ کا نام کرت ۔ دواپر ۔ تریتا اتھوا کلی رکھا گیا ہے ۔ سپشٹ شبدوں میں کہنا ہو تو یہ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ کیا کرت کال سے ۔ اتھوا کال کرت گن سے ہے؟ یدی کال کرت گن مانے جائیں ۔ تو سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ جڑ کال تب آدی گنوں کو کیسے اُتپن کرتا؟ یدی کال کرت گن مانے جائیں ۔ تو ستیہ ۔ تریتا ۔ دواپر ۔ کلی ۔ اس پرکار اننت کال سے چلتا ہوا کرم بگڑ جاتا ہے ۔ یگوں کی کوئی کرم ویوستھا نہیں رہتی ۔ گن کرت کال کا پرمان ایتریہ براہمن میں اس پرکار ملتا ہے ۔

कलि: शयानो भवति
संजिहानस्तु द्वापर:
उत्तिष्ठंस्त्रेता भवति
कृतं सम्पद्यते चरन्॥

جب سماج سوپن اوستھا میں پڑا رہتا ہے ۔ تب وہ کلیگ کی دشا میں سمجھا جانا چاہئیے ۔ جب آنکھیں کھلتی ہیں ۔ کچھ جمائی لینے لگتا ہے تو وہ دواپر کی دشا ہے ۔ جب اُٹھ کر بیٹھتا ہے ۔ تب مانو تریتا میں پگ دھرتا ہے ۔ اور جب چلنے پھرنے کام کاج کرنے لگ جاتا ہے ۔ تب وہ سماج ستیہ یگ میں آیا ایسا سمجھنا چاہئیے ۔

اس لکھشن سے تو سپشٹ ہے ۔ کہ کسی یگ کا لانا منش سماج کے ہاتھ میں ہے ۔ پرنتو اس میں کوئی یگ ویوستھا نہیں بنتی ۔ نہ یگ کرم ہی رہتا ہے ۔ دوسرے شبدوں میں کہنا ہو تو یہ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ کال کرم اور کال ویوستھا نہیں بن سکے گی ۔ ایتریہ کرت یگ لکھشن ماننے سے یہ دوش رہتا ہے ۔ اور انوکت یگ لکھشن ماننے سے کال کرت گن کیسے؟ اس کا سمادھان کارک اُتر نہیں ملتا ۔ اب کیا کرنا چاہئیے؟ ایتریہ کرت یگ لکھشن کا تات پریہ بھی منوکت یگ لکھشن کے تات پریہ سے ملانے سے ایک ہی دوش رہ سکے گا ۔ اتھوا گن آدکوں کا سمبندھ کال سے اتھوا کال آدی کا سمبندھ گنوں سے نہ لگا کر کیول نردشٹ سمیہ کا نام کلی دواپر ۔ تریتا کرت آدی ہے ۔ ایسا مان لینے سے کچھ سمادھان ہو سکے گا ۔ پرنتو ایک پرشن بنا رہے گا ۔ کہ منو مہاراج نے یہ کیا لکھ دیا ۔ شائد ایسا ہی ہوا ہو؟ (نہیں ۔ نہیں اوشیہ ہوا ہے) کہ ستیہ یگ میں "تپ" پردھان ہی لوگ ہوتے ہیں ۔ تریتا میں گیان کی ہی پردھانتا رہتی ہے ۔ دواپر میں یگیوں کی ہی بھرمار رہی ہے ۔ کلیگ میں دھن کی مہماں کو تو ہم سب لوگ پرتیکش کر ہی رہے ہیں ۔ کلیگ میں چتشپاد دھرم ہے ۔ تریتا میں تری پاد رہ گیا ۔ دواپر میں دو پد ہو گیا ۔ کلیگ میں ایک پد رہ گیا ہے ۔ اس پرکار یگانوسار منش سماج اُچیہ گن سے ادھوگتی کو پراپت ہو رہا ہے ۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے ۔ اور یہ ادھوگتی کلی کال کی سماپتی تک رہے گی ۔ ایسا بھی انومان کیا جا سکتا ہے ۔

ادھوگتی کا نام سنتے ہی کئی بیر واپک لڑنے کو تیار ہوں گے ۔ کہ اس سمیہ سنسار میں اتنی اُنتی ہو رہی ہے ۔ تو بھی آپ ادھوگتی کا نام لیتے ہیں ۔ یہ آشچریہ کی بات ہے ۔ آپ وگیان کے چمتکاروں کو دیکھتے نہیں کیا؟ کیا آپکے تپ پردھان ستیہ یگ میں گیان پردھان تریتا میں یا یگیہ پردھان دواپر میں ابھی باتیں دیکھی یا سُنی گئی تھیں ۔ اس لئے ادھوگتی کا نام نہ لیجئے ۔

وگیان میں بھی بھاری اگیان

پیارے بھائیو! ہم کو تو اس وگیان میں بھی بھاری اگیان دکھتا ہے ۔ وہ وگیان کس کام کا جس میں یگ یگ پر سوارتھ بھرا پڑا ہو ۔ وہ وگیان کس کام کا جو بل میں کو سمول نشٹ کرنے میں لگایا جاتا ہو؟ وہ وگیان سنسار میں کیا بھلا کرے گا ۔ جب کہ اس کی سرشٹی ہی اس ابھپرائے سے کی گئی ہو ۔ کہ جس سے اپنے ہی پیٹ کی اگنی بجھ سکے ۔ یہ کیا وگیان ہے ۔ جو اس سمیہ یوروپ ایسے ایسے ویز درشیہ دکھلا رہا ہے؟ کیا اس وگیان میں بھاری اگیان نہیں ہے؟ وہ وگیان جو مانو یہ سندر سرشٹی کو نشٹ بھرشٹ کرنے میں تتھا پرلے تک الوہم درشیوں کو بگاڑنے میں لگایا جاتا ہو ۔۔ اگیان ہے کہ وگیان ہے ۔ تم جس کو وگیان کہتے ہو ۔ اور جس کی چمک دمک کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے ہو ۔ ہم اس کو سب دکھوں کا مول مانتے ہیں ۔ ایشور گیان وہین وگیان ۔ دھرم گیان وہین وگیان ۔ سنسار اُپکار سددشش بھاونا رہت وگیان ۔ ستو در پرائیں وگیان سب کو ہم اگیان ہی سمجھتے ہیں ۔ اتہ ادھوگتی کا نام اوشیہ ہی لیں گے ۔ تم اُنتی اُنتی چلاتے ہو ۔ بھلا بتلاؤ تو سہی اُنتی کس کا نام ہے؟ اپنے پوروجوں کی رکھشا کر اور پراپت کرنے کا نام اُنتی ہے ۔ نہ یہ کہ اپنا سب کچھ کھو کر آچار ۔ وچار ۔ دھرم کرم ۔ رہنی نیتی ۔ ویشنا چار ۔ لوکاچار ۔ جاتی دھرم ۔ سمیاچار ان سب کو تلانجلی دے کر سر سے پیر تک سر وتھا پرائے بن جانے کا نام اُنتی ہے؟ اور کیا اُنتی تم کو دیکھتی ہو گی؟ چوری گھٹ گئی ۔ کہ مکانوں سمول نشٹ ہو گئی ۔ کہ وبھچار بند ہو گیا؟ دُراچار بھاگ گیا ۔ سنسار سے سوارتھ نشٹ ہو گیا ۔ یا پرکر مادک ۔ پدارتھوں کا سیون چھوٹ گیا؟ کہ سب وکھ کلیش دُور ہو گئے؟ یہ سب کچھ نہیں ہوا ۔ اور پرتی دن یہ بُرائیاں صفائی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں ۔ تو اُنتی کا نام لینے کا اوسر کہاں ہے؟ تمہارے سارے وگیان کے زور لگانے پر بھی اب تک ہمارے اُپنشد کالک اشوپتی راجہ کا سا سمیہ نہیں آیا ۔ اور جب تک یہ وگیان روپ اگیان ایسا ہی رہے گا ۔ تب تک وہ ایسا شبھ سمیہ آج کل کے لوگوں کے نصیب میں کہاں؟ اشوپتی اپنے مکھ سے کہتے ہیں

न मे स्तेनोऽस्ति न
मद्यपो नानाहिताग्नि: ۔
न विद्वान न स्वैरी
स्वैरिणी कुत:॥

(چھاندوگیہ اُپنشد)

"میرے راجیہ میں ایک بھی چور نہیں ہے ۔ نہ کرپن پرش ۔ نہ کوئی مدیپ ہے سب اگنی ہوتری ہیں ۔ اودوان کوئی نہیں ۔ سوچھند پرشوں کا پتہ بھی نہیں ۔ سوچھند استریاں تو کہاں ملیں گی؟"

اس لئے اُنتی کے بیکار تتھا جاد کو چھوڑیے اور ادھوگتی کے نام کو سن کر نہ چڑیئے وستوتہ بڑا ہی کشٹ کا سمیہ ہے ۔ ستیہ یگ کی بات جوہ رہے ہو ۔۔ "ابھی دلی دُور ہے"

لیکھک کا وچار ہے کہ جب تک نئی روشنی کی اور لوگوں کا جھکاؤ رہے گا تب تک ستیہ یگ کا آنا اسمبھو ہے ۔ پراچین جیونی کے آشرے سے ہی ستیہ یگ آ سکتا ہے ۔ پراچین دھرم وید ۔ شاستر ۔ شاستر ریتی نیتی آدی کے بیچار منن کرنے سے ہی ستیہ یگ کی کچھ جھلک دکھائی دے گی ۔ نہیں تو آج کل جیسے سنکیت پرانت میں کاغذی بہار تو دیکھ رہا ہے ۔ اور بہار میں کاغذی ستیہ یگ دیکھ رہا ہے ۔ آریہ سماج اور انیہ سوسائٹیوں میں جیسے پلیٹ فارم ستیہ یگ ہے ۔ اور کہیں سکھی ستیہ یگ ہے ۔ اور کہیں ستیہ یگ کے شائل باجے بج رہے ہیں ۔ ایسے ایسے ہی درشیہ دیکھیں گے ۔ اور اصلی ستیہ یگ کبھی نہیں آویگا ۔ تو بھی اس پریہ کو سل مل کر پرتی دن لگانے میں کوئی ہانی نہیں ہے ۔ ستیہ یگ جہاں کہیں چھپا ہو گا ۔ اس کے کانوں تک شبد پہنچانے کیلئے ضروری ہے کہ بھارت ورش کو ۲۹ کروڑ پرجا ایک دم سوڈ سے لگا رہے

بھارتیہ شاسن ودھان میں سنگھ شاسن کا پرشن اس سمیہ پھر سے چنتا کے سنمکھ ہے۔ دیشی نرلیشوں تتھا بھارت سرکار میں دو دو دار پتر ویوہار چل رہا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھ میں آ رہا ہے۔ کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔

جس سمیہ بھارتیہ شاسن ودھان کا نیا ایکٹ بنا تھا۔ اس سمیہ یہ کہا گیا تھا۔ کہ پرانتیہ سوراجیہ کے تھوڑے ہی سمیہ کے انتر بھارتیہ راشٹر سنگھ کی ستھاپنا ہو جائے گی۔ یہ بات ۱۹۳۵ء کی ہے۔ پرانتیہ سوراجیہ کو پراپت ہوئے پر اب پونے دو برس ہو چکے ہیں۔ اور کیندریہ دیوستھاپکہ سبھا کا جیون بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ پرنتو راشٹر سنگھ کی ستھاپنا اب تک نہیں ہو سکی ہے۔ بار بار وائسرائے مہودیہ اپنے ویاکھیانوں میں راشٹر سنگھ کی چرچا کرتے ہیں۔ اور بار بار انگلینڈ اور بھارت دونوں دیشوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ راشٹر سنگھ کی ستھاپنا اوشیہ ہوگی۔ اور شیگھر ہی ہوگی۔ پرنتو دن نکلتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس کی ستھاپنا نہیں ہوتی ہے۔ اتنا ہی نہیں۔ راشٹر سنگھ کے وپکشیوں کی سنکھیا بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ راشٹر سنگھ کا نرمان ہوگا بھی یہ کہنا کٹھن ہے۔

تین اور سے آکرمن

اس سمیہ بھارتیہ راشٹر سنگھ کی آیوجنا پر تین اور سے آکرمن ہو رہا ہے۔ برٹش بھارت ایک سُر سے کہہ چکا ہے۔ کہ ورتمان یوجنا اُسے کداپی سویکار نہیں ہے۔ کانگریس، لبرل پارٹی، مسلم لیگ سبھی سنستھاؤں نے اس یوجنا کی نندا کی ہے۔ یہ بات نہیں ہے۔ کہ سنگھ پدھتی سے ان کا کوئی ورودھ ہے۔ مسلم لیگ سبھی نیتا یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ بھارت کی شاسن پدھتی کا آدھار بھوشیہ میں کسی پرکار کا سنگھ ہی ہوگا۔ مت بھید ان کا سنگھ پدھتی سے نہیں۔ بلکہ اس کی ورتمان یوجنا سے ہے۔ برٹش راج نیتگیوں نے ورتمان یوجنا میں اس بات کی پراپت ویوستھا کر لی ہے۔ کہ لوک مت راشٹر سبھاؤں میں پردھان ستھان نہ پانے پاوے۔ دیشی راجیہ مسلم لیگ بنیادی مل کر لوک مت کے پرتی ندھیوں کو دبائیں گے۔ اور پرانتک سوراجیہ کے ادھیکار ہوتے ہوئے بھی کیندریہ شاسن برٹش سرکار کے ہاتھ کی کٹھ پتلی ماتر ہوگا۔ مسلم ... سے برٹش سرکار ڈرتی نہیں۔

سیاسیات

فیڈریشن اور دیسی ریاستیں

(از شری مارکنڈے باجپیئی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

زمانہ دیکھتے ہوئے دیسی راجیوں کے بنے رہنے کا یہی ایک طریقہ انہوں نے دیکھا تھا۔ چاروں اور برٹش بھارت ہونے سے وہ چاروں کی سرحد میں پرمیت رکھنے میں کبھی بھی سمبھلتا نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے بمبئی کی سبھا میں سپنیہ ہی کہا تھا۔ کہ نرلیشوں کے سنمکھ دو ہی طریقے ہیں۔ وناش یا راشٹر سنگھ میں سمن۔ اس سمیہ بھی دیسی راجیوں میں دو دل تھے۔ ایک دل راشٹر سنگھ کے پکش میں تھا۔ اور دوسرا وپکش میں۔ جو نرلیش پکش میں تھے۔ وہ اپنی سندھیوں کو صحیح و سلامت بچائے رکھنا چاہتے تھے۔ نرلیشوں نے اپنے سندھی پتروں کے اوپر اتنا زور دیا۔ کہ لوک مت ان کے پرتی کول ہو گیا۔ یہاں تک ہو گیا۔ کہ برٹش بھارت کے نیتاؤں نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ "نرلیشوں کو ان کے سندھی پتر نہیں بچا سکتے۔ اور ان کا ہت اسی میں ہے۔ کہ وہ لوک مت کو اپنے انوکول کرنے کا پریتن کریں"۔

نرلیشوں نے یہ سوچا تھا۔ کہ راشٹر سنگھ میں سملت ہونے سے وہ اپنے سندھی پتر سورکھشت رکھیں گے۔ پرجا کو دبائے رکھیں گے۔ اور ساتھ ہی راج نیتی وبھاگ کے داستو سے چھٹکارہ پا جائیں گے۔

راجا کیوں وچلت ہوئے؟

وائسرائے مہودیہ (اس سمیہ لارڈ ریڈنگ) کے نام ۱۹۲۶ء میں لکھے گئے پتر نے دیسی راجیوں کو سنشے میں ڈال دیا تھا۔ بٹلر کمیٹی کی رپورٹ نے ان شنکاؤں کا کوئی سمادھان نہیں کیا۔ برٹش سرکار کو پردھانتا پردان کر کے بٹلر کمیٹی نے نرلیشوں کو اور بھی اشانت بنا دیا۔

سنگھ شاسن میں نرلیشوں نے راج نیتک وبھاگ سے چھٹکارے کی ایک صورت دیکھی۔ پرنتو دھیرے دھیرے انہیں یہ ڈر ہوا۔ کہ سنگھ شاسن کا پرینام یہ ہوگا۔ کہ راشٹر سنگھ اور

اور دیسی راجیوں پر راج نیتک وبھاگ (پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ) کے دوارا سمیہ آنے پر دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ اس کے اتیرکت پرجاستاتمک برٹش پرانت تتھا ایک ستاتمک دیسی راجیہ کبھی بھی ایک ہو کر نہیں چل سکتے ہیں۔ ایسا وچار برٹش راج نیتگیوں کے دماغ میں تھا۔ اس لئے ورتمان یوجنا کی سرشٹی ہوئی۔ برٹش بھارت ایسی یوجنا کا ورودھ کرے یہ سوبھاوک ہے۔

دیسی راجیوں کی پرجا

دوسری اور دیسی راجیوں کی پرجا اس یوجنا کے ورُدھ ہے۔ یہ بھی سوبھاوک ہے۔ ورتمان یوجنا میں دیسی راجیوں کے نرلیشوں کا تو ستھان ہے۔ پرنتو ان کی پرجا کا نہیں۔ کیندریہ سبھا میں نرلیشوں کے پرتی ندھی ہوں گے۔ نرلیشوں کی پرجا کے پرتی ندھیوں کی کہیں بھی کوئی چرچا نہیں ہے۔ اور اس چرچا کا نہ ہونا بھی سوبھاوک ہے۔ کیونکہ ادھیکانش دیسی راجیوں میں پرجا میں نہ تو کبھی کوئی راج نیتک جاگرن ہے۔ اور نہ اس کا شاسن میں کوئی ہاتھ ہی ہے۔ ایسی دشا میں اس پرجا کو پرتی ندھی بھیجنے کا ادھیکار دیا بھی جاتا۔ تو کیسے دیا جاتا؟

اب جاگرتی ہو رہی ہے اور چاروں اور آندولن ہو رہے ہیں۔ دیسی راجاؤں کی پرجا اب اس بات کے لئے تیار نہیں معلوم ہوتی ہے۔ کہ راشٹر سنگھ ستھاپت ہو جائے۔ اور اس کے پرتی ندھیوں کو کوئی نہ پوچھے۔

تیسرا آکرمن دیسی راجیوں کے نرلیشوں دوارا ہے۔ اس آکرمن کی برٹش سرکار کو آشا نہ تھی۔ جس سمیہ مہاراجہ صاحب بیکانیر نے گول میز سبھا لنڈن میں بھارت کی اور سے بھارتیہ راشٹر سنگھ میں سملت ہونے کی بھاونا پرگٹ کی تھی۔ اس سمیہ انہوں نے بیچی دور درشتا کا پرچہ دیا تھا۔

راج نیتک وبھاگ دونوں ہی ان پر حاوی ہو جاویں گے۔ مصیبت گھٹنے کی بجائے اور بڑھ جاوے گی۔ اور ایک کی بجائے دو مالکوں کو خوش رکھنا پڑے گا۔ ادھر پرجا میں راج نیتک جاگرتی ہونے لگی۔ اور چاروں اور آندولنوں کی دھوم مچ گئی۔ سندھی پتروں کی قدر نہ تو بھارت سرکار نے ہی اتنی کی جتنی کہ نرلیشوں کو امید تھی۔ اور نہ برٹش بھارت نے۔ سنگھ شاسن کی یوجنا گلے میں ایک پھانسی سی بن گئی۔ ایسی پرستھتی میں سوبھاوک تھا۔ کہ نرلیش بھی وچلت ہونے لگتے۔

سبھلتا کا روپ

سماچار پتروں کے سمواد سے انومان ہوتا ہے۔ کہ جو سنشودھن نرلیشوں نے بھارت سرکار کے سملت پتر کے پہلے مسودے میں سامنے رکھے تھے۔ وہ اپنی ورتمان ستھتی کو بنائے رکھنے کے ارادے سے رکھے تھے۔ ان کا ایسا کہنا کچھ سیما تک سوبھاوک بھی تھا۔ برٹش سرکار ان سنشودھنوں میں سب کو نہ مانے یہ بھی سوبھاوک تھا۔ کیونکہ اُسے تو برٹش بھارت کی اس پکار پر بھی دھیان دینا تھا۔ کہ نرلیشوں کو منہ مانگی ملی جا رہی ہے۔ سملن پتر کا دوسرا مسودہ اس سمیہ نرلیشوں کے سامنے ہے۔ یہ سننے میں آیا ہے۔ کہ نرلیشوں کی درشٹی میں یہ مسودہ پہلے مسودے سے بھی خراب ہے۔ بمبئی کے نرلیشوں کے سمیلن نے اس مسودے کی بنا پر راشٹر سنگھ میں سملت ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ گوالیار سمیلن کی بھی یہی رائے تھی۔ ادھر برٹش سرکار اب اور کچھ نرلیشوں کو دینے سے وِمکھ پرتیت ہوتی ہے۔ یہ سنبھو ہے۔ کہ دکھشن کی ریاستوں کو وہ مسودہ منظور ہے۔ اور شملہ پہاڑی کی ریاستوں کو بھی وہ منظور ہے۔ یدی بمبئی اور گوالیار سمیلن والے دیسی راجیہ اپنے انکار پر ڈٹے رہیں۔ تو ورتمان شاسن ودھان کے ایکٹ کے انوسار بھارتیہ راشٹر سنگھ کا نرمان اسمبھو ہے۔ کیونکہ ریاستوں کی پریاپت سنکھیا راشٹر سنگھ میں سملت ہونے کو تیار نہ ہوگی۔ یا تو نرلیش اپنا ہٹھ چھوڑیں۔ یا برٹش سرکار ان کی بات مانے یا ایکٹ میں سنشودھن ہو۔ یہی تین صورتیں ہیں راشٹر سنگھ کے نرمان کی سمبھاونا سنشودھن کی پرتیت ہوتی ہے۔ پرنتو ابھی یہ کہنا کٹھن ہے۔ کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

پتی کی بھول

(از شریمتی شاردا دیوی ایم ۔ اے)

"تم تو چھپے رستم نکلے رمیش" —— ونود نے اچانک تکیے کے نیچے سے ایک فوٹو نکالتے ہوئے مسکرا کر رمیش سے کہا۔ "تمہیں ہنسی اچھی نہیں لگتی" —— کہہ کر رمیش نے ونود کے ہاتھ سے فوٹو کھینچنا چاہا۔ کنتو پر یتن دیرتھ ہوا۔ رمیش اپنے منہ سے اپنے رہسیہ کو چھپا نہ سکا۔ چہرے کی تبدیلی اور آنکھوں کے سنکوچ نے اس کی گپت کہانی کو پرگٹ کر دیا۔

"آخر یہ فوٹو ہے کس کی؟"

"کسی کی سہی ۔ تم سے کیا مطلب؟"

"ذرا میں بھی سنوں"۔

"کہہ دیا کسی کی نہیں۔ مجھے راستے میں پڑی ملی تھی۔ مجھے اچھی معلوم ہوئی رکھ لی۔ بس ختم کرو یہ قصہ"۔

"کہو تو اسے اخبار میں شائع کر دوں۔ سارا کام آپ ہی کر لوں گا۔ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی"۔

"اچھا ایسی بات ہے تو یار جلدی کر ڈالو۔ تمہارا احسان مند ہوں گا"۔

"ایسی باتوں سے ہی کام نہیں چلے گا۔ پہلے اس چترو الی کا رہسیہ بتلانا پڑیگا"۔

"ونود تم سدا سے ہی ضدی ہو۔ اچھا سنو —— چتروالی کا نام ہے مالتی۔ ہم دونو کالج میں پڑھا کرتے تھے۔ اور کیا کرتے تھے ایک دوسرے کو پریم بھی۔ وہ مجھے بہت چاہتی تھی۔ اور سب سے ادھک یہ کہ میں بھی اس کے پیچھے پاگل تھا۔ وہ دن تھے اُمنگ، اُتساہ اور جوانی کے۔ ہم دونو کبھی کبھی جمنا کے نیلے جل میں نوکا وہار کیا کرتے تھے۔ پریم کی باتیں کرتے تھے۔ مالتی ان چاندنی راتوں میں سندر راگ الاپا کرتی تھی۔ اور ساتھ میں کبھی کبھی بجتی تھی میری بانسری۔ مالتی کبھی کبھی میرے سہارے بیٹھ کر گانا گایا کرتی تھی ——

"ایک بنگلہ بنے نیارا"

چندرماں ہمارے اس پریم کو دیکھ کر ہنستا تھا۔ سمجھتا ابھیناسے ۔ ونود وہ دن مجھے آج بھی یاد ہیں۔ خوب اچھی طرح سے یاد ہیں۔ کنتو منش سوچتا کچھ ہے۔ اور ہوتا کچھ اور ہی ہے۔ اس کی اچھا کے کہاں دُودھ جا سکتا ہے؟

ہونا ہے وہی جو رام رچی راکھا کو سو تر ک بڑھاوے شاکھا"۔ جاتی کے بندھنوں کے کارن مجھے اوباہ کا ودواہ مالتی سے نہ ہو سکا۔

اس کی مدھر سمرتیوں کو اب میں اسی چتر میں پاتا ہوں۔ اسی کے سہارے جیتا ہوں۔ بس یہی میرے جیون کا رہسیہ ہے۔

(۲)

آج رمیش بڑا پرسن تھا۔ صبح ہی سے نوکروں پر شامت آئی تھی۔ کوئی کمرہ صاف کر رہا تھا۔ تو کوئی کرسیوں کی جھاڑ پونچھ میں لگا تھا۔ رسوئیا طرح طرح کی سبزیاں کاٹ رہا تھا۔ اور کبھی کبھی کچھ بڑبڑاتا بھی جاتا تھا۔ ہونہ رسوئیا اپنا کرودھ ساگ سبزیوں پر ہی اُتار رہا تھا۔

بارہ بجتے بجتے سب چیزیں قاعدے کے ساتھ جہاں کی تہاں رکھ دی گئیں۔ دیواروں کی تصویروں پر نظر دوڑاتے ہوئے رمیش کی درشٹی ایکا ایک ایک بڑی فوٹو پر رُک گئی۔ وہ اس کی اور بڑے دھیان سے دیکھنے لگا ——

اپنے ہاتھوں سے گوندھی ہوئی چمیلی کی مالا رمیش نے اس فوٹو کو پہنا دی۔

رمیش کہنے لگا —— "مالتی! تم کتنی سندر ہو۔ آج تم میرے گھر کو پوتر کرنے میرے پاس آ رہی ہو۔ آہا ہا۔ میں کیسا بھاگیہ شالی ہوں۔ کتنی تپسیا کے پشچات میں نے تمہیں پایا ہے۔ میں تمہیں کتنا پریم کرتا ہوں۔ کیا تم جانتی ہو مالتی۔ کتنی ہی راتیں میں نے تمہاری کلپنا کرنے میں بتائی ہوں گی۔ تم میرے جیون کی ایک کھلی ہوئی کلکا کے سمان تھیں۔ تم کھلیں۔ تمہیں دیکھ کر میں پرسن ہوا۔ کنتو تمہارے کانٹے دار گھیرے نے مجھے تمہارے پاس نہ آنے دیا۔ میں اُنمت پاگل کی طرح تمہارے گھیرے کا چکر لگاتا رہا۔ کنتو سب ویرتھ۔ تم کتنی بھولی ہو مالتی —— اب تم جیون بھر میری سنگنی بنا۔ میرے پریم کو سفل بنا دینا اور کبھی کبھی .... شبد ابھی پورے نہ ہو پائے تھے۔ کہ رمیش کی درشٹی اب کی بار دوسری اور کے لٹکے ہوئے چتر پر پہنچی۔ اسے گیان ہوا۔ کہ مانو چتر نے اس کی ساری باتیں سن لیں۔ رمیش ایک پکڑے ہوئے چور کی طرح کچھ کھشن وہیں کھڑا رہا۔

اُسے گیان ہوا۔ مانو چتر اس کی اور دیکھ کر ہنس رہا ہے۔ چتر رمیش کی اور بھیانک دھارن کر رہا تھا —— پھر وہی مسکراہٹ —— اب کی بار رمیش کو ایسا معلوم ہوا —— مانو چتر کچھ کہہ رہا ہے —— ہاں ناتھ! کیا اسی لئے مجھے مائیکے بھیجا تھا —— کس اپرادھ میں؟"

"اپرادھ نہیں تھا۔ کنتو ایک میان میں دو تلواریں نہیں رکھی جا سکتیں"۔

"دو تلواروں کی آوشیکتا ہی کیا تھی؟ کیا ایک سے کام نہیں چل سکتا تھا؟"

"چل تو سکتا تھا۔ کنتو دوسری بھی اچھی لگتی تھی"۔

"جو میں کرتویہ نے بادھا نہیں پہنچائی؟"

رمیش اس پرشن کا کوئی اُتر نہ دے سکا۔

اُتر میں اس نے چتر کو ہی کس کر پکڑ لیا —— "کرتویہ —— کرتویہ" —— کہہ کر وہ پاگلوں کی طرح کمرے میں پھرنے لگا۔ "رانی! مجھے کھشما کر دو۔ میں نے بھاری بھول کی۔ کھشما کرو میری رانی۔ میں تمہاری سیوا۔ بھگتی۔ پریم۔ اُدارتا۔ اور تمہارے تیاگ کو نہ سمجھ سکا تھا۔ بس ایک بار..." کہتے کہتے رمیش کا گلا بھر آیا۔ وہ بالکوں کی طرح سسکنے لگا۔ اُسے گیان ہوا۔ مانو چتر اب بھی اُسے دیکھ کر ہنس رہا ہے۔

(۳)

شام کی گاڑی سے مالتی آئی۔ کنتو اُسے آشچریہ ہوا۔ کہ اب کی بار رمیش بابو اُسے سٹیشن لینے نہیں آئے۔ اور نہ ان کا کوئی آدمی ہی آیا۔ مالتی نے سوچا سمبھوتہ آنے میں دیر ہو گئی ہوگی۔ چلو سویم گھر پہنچ کر خوب تنبیہ کرونگی۔ کمرے میں چھپ کر بیٹھ جاؤں گی۔ پھر بڑے ناز اور منتوں کے ساتھ ان سے معافیاں منگواؤں گی۔ مالتی راستہ بھر طرح طرح کے وچار اسی پرکار کرتی آ رہی تھی۔ کہ ایکا ایکی موٹر رُک گئی۔ "ارے! بنگلہ آ گیا کیا؟" مالتی نے جلدی ہو کر ڈرائیور سے پوچھا۔

"جی حضور!" کہہ کر ڈرائیور نے بڑے ادب سے دروازہ کھول دیا —— کنتو یہ کیا؟ وہ یہاں بھی نہیں ہیں۔ شاید مجھے لینے سٹیشن گئے ہوں۔ چلو یہ بھی اچھا ہی ہوا"۔

نوکر کا سلام —— دروازہ پر ہی آپ کو یہ چٹھی دے گئے ہیں۔ باہر گئے ہیں مالتی نے ایک کر کھولا کیسا ہاتھوں سے لفافہ لیا۔ تیزی سے کھولا۔ اور پڑھنے ——

"پریہ مالتی! —— تم آج کتنے سمے بیتنے پر ۔ میں تمہیں پریم کرتا تھا اور سب سے ادھک۔ کنتو افسوس نبھا نہ سکا۔ پیاسا کنوئیں کے پاس آیا۔ کنتو جب کہ اُسے پانی کی چاہ نہ رہی۔ ایک طرح سے چاہ تھی۔ کنتو کرتویہ نے بادھا ڈالی۔ مالتی ایک اور تمہارا پریم ہے۔ اور دوسری اور کرتویہ۔ انت میں کرتویہ کی ہی وجے ہوئی۔ تمہیں پتہ تو ہے شاید یہ ہوگا کہ میں ودواہت ہوں۔ اور ساتھ ہی دو بچوں کا پتا بھی۔ کسی پتی اور پتا کو دوسرے سے پریم کرنے کا کیا ادھیکار ہو سکتا ہے۔ میں آج شام کی گاڑی سے رانی کو لوانے جا رہا ہوں۔ مالتی ودائے۔ سدا کے لئے وداع۔ میرے پریم کو بھول جانا۔ ان چاندنی راتوں کو بھی بھول جانا۔ بس سمرن رکھنا کیول یہی سد

"جو تھی بھوت پیریا تھی مستک
میں سمرتی سی چھائی
دُردن میں آنسو بن کر
وہ آج برسنے آئی"

جہاں کرتویہ ہے وہاں پریم نہیں۔ چاہے وہ کتنا ہی سچا کیوں نہ ہو"۔

تمہارا رمیش

باغ کے پپیہے نے کہا —— "پی کہاں؟ پی کہاں؟" —— مالتی ٹکٹکی لگا کر اب بھی اس چتر کی اور دیکھ رہی تھی۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر ڈگری دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا گرنٹیہ اقساط قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ در خواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی ۔ کراچی
Saleman Umar & Co.
Karachi

CCO. Gurukul Kangri Collection

برہم چریہ سمبندھی انوبھو

(از مہاتما گاندھی جی)

اگر میں تمام عورت ذات کو اپنی بہن بیٹی اور ماں کے برابر نہ سمجھتا۔ اور ان کو قدرتی نگاہ سے نہ دیکھتا۔ تو میرا کام کرنا تو دور رہا۔ میرا زندہ رہنا بھی ناممکن ہو جاتا۔ اگر میں ان کی طرف بُری نگاہ سے دیکھتا۔ تو وہ میری تباہی کا بالکل یقینی راستہ ہوتا"۔

جب میں جنگ بوئیر میں رضاکار کی حیثیت سے بیمار اور زخمی سپاہیوں کی تیمارداری میں مصروف تھا۔ میں نے برہم چریہ کی پابندی کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ اپنے ساتھیوں سے بھی میں نے اس بات کا ذکر کیا۔ ہاں یہ بات مجھے ابھی تک صاف طور پر دکھائی نہیں دیتی تھی۔ کہ ایشور درشن (دیدار حق) کے لئے برہم چریہ کی پابندی لازمی ہے۔ لیکن یہ بات میں اچھی طرح سے جان گیا۔ کہ ملکی خدمات کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے۔ میں جانتا تھا کہ اس طرح کی ملکی خدمات میں مجھے دن بدن زیادہ حصہ لینا پڑے گا۔ اور اگر میں عیش و عشرت میں پڑ کر اولاد پیدا کرنے اور اس کی پرورش و پرداخت میں لگا رہا۔ تو میں پورے طور پر ملکی خدمات میں وقت نہیں دے سکوں گا۔ میں دو گھوڑوں پر سواری نہیں کر سکتا۔ اگر میری بیوی اس وقت حاملہ نہ ہوتی۔ تو میں بے فکر ہو کر آج اس کار خدمت میں کود سکتا تھا۔ اگر برہم چریہ کی پابندی نہ کی جائے۔ تو قبیلے کی ترقی انسان کی اس کوشش کے خلاف ہو جائے گی۔ جو اُسے سوسائٹی کی فلاح و بہبود کے لئے کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر شادی شدہ ہو کر بھی برہم چریہ کی پابندی ہو سکے۔ تو قبیلے کی خدمات سوسائٹی یا قوم کی خدمات کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ میں ان خیالات کی لہروں میں بہہ گیا۔ اور برہم چریہ کا عہد لینے کے لئے بے چین ہو گیا۔ ان خیالات سے میں نے ایک قسم کی خوشی محسوس کی۔ اور میرا حوصلہ بڑھ گیا۔ اس وقت میرے اس ارادہ نے ملکی خدمات کا میدان میرے لئے وسیع کر دیا۔

فینکس میں پہنچ کر میں نے برہم چریہ کے متعلق اپنے خیالات حسب معمول اپنے ساتھیوں کے گوش گذار کئے۔ سب نے ان کو پسند کیا۔ سب نے برہم چریہ کی ضرورت محسوس کی۔ لیکن سب کو اس کی پابندی بہت مشکل معلوم ہوئی۔ بہت سے اصحاب نے برہم چریہ کی پابندی کرنے کی کوشش بھی کی۔ مجھے اس بات کو تسلیم کرنے میں ذرا بھی انکار نہیں۔ کہ بعض اشخاص کو اس کوشش میں کچھ کامیابی ضرور حاصل ہوئی۔ میں نے اسی وقت عہد کر لیا۔ کہ آج سے زندگی بھر برہم چریہ کی پابندی کروں گا۔ اس عہد کی عظمت اور اس کی دشواریاں میں اس وقت پوری طرح نہیں سمجھ سکا تھا۔ دشواریوں کا احساس تو میں آج کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی اس عہد کی عظمت بھی دن بدن زیادہ سمجھنے کے قابل ہوتا جا رہا ہوں۔ "برہم چریہ" کے بغیر زندگی مجھے خشک اور حیوانات کی سی زندگی معلوم ہوتی ہے۔ حیوانات قدرتی طور پر آزاد ہیں۔ لیکن انسانیت اس بات میں ہے۔ کہ انسان اپنے آپ کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے بس میں رکھے۔

"برہم چریہ" کی جو تشریح دھرم گرنتھوں (مذہبی کتب) میں کی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برہم چریہ کی پابندی کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ لیکن اب یہ بات دن بدن زیادہ صاف ہوتی جاتی ہے۔ کہ اس کی پابندی زیادہ مشکل نہیں۔ بلکہ آسان ہے۔

برہم چریہ جس سے بہت ہی اہم اور عظیم نتائج نکلتے ہیں۔ کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے۔ وہ جسمانی چیز نہیں ہے۔ جسم کو بس کرنے سے تو برہم چریہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ لیکن پاکیزہ برہم چریہ میں تو خیالات تک کی بھی ملاوٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ کامل برہم چاری خواب میں بھی بُرا ارادہ نہیں کرتا۔ جب تک بُرے خواب آیا کرتے ہیں۔ خواب میں بھی شہوانی جذبہ طاقت پکڑتا رہتا ہے۔ تب تک یہ ماننا چاہیئے۔ کہ ابھی برہم چریہ نامکمل ہے۔

مجھے تو جسمانی برہم چریہ کی پابندی میں بھی بہت تکلیفات اُٹھانی پڑیں۔ اس وقت تو میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں اپنے برہم چریہ کے بارے میں بے خوف ہو گیا ہوں۔ لیکن اپنے خیالات پر ابھی پورے طور پر فتح حاصل نہیں کر سکا۔ میں نہیں سمجھتا کہ میری کوشش میں کچھ کسر باقی رہ گئی ہے۔ لیکن میں ابھی تک نہیں جان سکا۔ کہ ایسے ایسے خیالات جنہیں ہم پسند نہیں کرتے کہاں سے اور کس طرح ہم پر چڑھائی کر دیتے ہیں۔ ہاں اس بات میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ خیالات کو بھی روک لینے کی کنجی انسان کے پاس ہے۔ لیکن ابھی تو میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں۔ کہ وہ کنجی ہر ایک انسان کو اپنے لئے تلاش کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے بزرگ جو تجربات اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ وہ ہمارے لئے راستہ دکھلانے والے ہیں۔ انہیں ہم مکمل نہیں کہہ سکتے۔ میری سمجھ میں کمالیت صرف پرماتما کی ذات میں ہے۔ اور اسی لئے بھگت لوگ اپنی تپسیا (ریاضت) سے فیض حاصل کر کے گائتری وغیرہ منتر ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔

مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اپنے آپ کو پورے طور پر ایشور ارپن (ایشور کی نذر) کئے بغیر خیالات پر کامل فتح ہرگز نہیں مل سکتی۔ تمام مذہبی کتب میں میں نے ایسے ہی اقوال کا مطالعہ کیا ہے۔ اپنے برہم چریہ کی لطیف تر پابندی میں اس کی سچائی کا احساس بھی کر رہا ہوں۔ لیکن میری اس چھٹپٹاہٹ کی تھوڑی بہت تاریخ آئندہ آنے ہی والی ہے۔ اس لئے میں یہاں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اپنے اُتساہ (حوصلہ) کے زور میں پہلے پہل تو مجھے اس عہد کی پابندی بہت آسان معلوم ہوئی۔ اور ایک بات تو عہد لیتے ہی شروع کر دی تھی۔ یعنی اپنی بیوی کے ساتھ ایک بستر پر سونا چھوڑ دیا تھا۔ اس طرح مرضی یا بغیر مرضی کے جس برہم چریہ کی پابندی ۱۹۰۰ء سے کرتا چلا آ رہا ہوں۔ اس کا آغاز عہد کی صورت میں ۱۹۰۶ء کے درمیان ہوا۔

اب مجھے ایک فکر تو یہ ہوئی۔ کہ قول و فعل اور عمل سے برہم چریہ کی پابندی کس طرح سے ہو۔ اس فکر نے مجھے اپنی خوراک میں زیادہ اعتدال اور زیادہ تبدیلی کرنے کی طرف مائل کیا۔ پھر جو تبدیلی میں خاص تندرستی کے نقطہ نگاہ سے کرنے لگا۔ اس میں فاقہ اور کم مقدار خوراک نے زیادہ جگہ لے لی۔ جن کے اندر شہوانی جذبات رہتے ہیں۔ ان کی زبان زیادہ لوازمات پسند رہتی ہے۔ بعینہٖ یہی حالت میری بھی ہوئی۔ نفس اور حواسِ لذت پر قبضہ کرتے ہوئے مجھے اہم مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اب بھی میں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ ان دونوں پر میں نے کامل فتح پا لی ہے۔ میں اپنے آپ کو پیٹو سمجھتا ہوں۔ دوستوں نے جس کو میرا اعتدال مانا ہے۔ اُسے کبھی میں نے ایسا نہیں مانا۔ جتنا ضبط یا اعتدال میں رکھ سکتا ہوں۔ اتنا اگر نہ رکھ سکا ہوتا۔ تو میں حیوان سے بھی گیا گذرا ہو کر اب تک کبھی کا تباہی کی غار تک پہنچ گیا ہوتا۔ میں اپنی خامیوں کو بھلی پرکار جانتا ہوں۔ اور کہہ سکتا ہوں۔ کہ انہیں دُور کرنے کے لئے میں نے از حد کوشش کی ہے۔ میں اسی وجہ سے اتنے سالوں تک اس جسم کو قائم رکھ سکا ہوں۔

اس بات کا علم ہونے نیز اس قسم کی سوسائٹی کے اچانک مل جانے کے باعث میں نے ایکادشی کے روز پھل آہار یعنی فاقے شروع کئے۔ جنم اشٹمی وغیرہ تہواروں کی بھی پابندی کرنے لگا۔ لیکن اعتدال کے نقطہ نگاہ سے پھل آہار (پھلوں کی خوراک) اور انّ آہار (اناج کی خوراک) میں بہت فرق دکھائی نہ دیا۔ اناج کے نام سے ہم جن چیزوں کو جانتے ہیں۔ ان میں سے جو رس ملتا ہے۔ وہی پھل آہار (پھلوں کی خوراک) سے بھی ملتا ہے۔ اور عادت پڑ جانے کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ ان سے زیادہ ہی رس ملتا ہے۔ اس باعث ان تتھیوں یعنی تہواروں کے دن مکمل فاقہ یا ایک بار کھانا کھانے کو زیادہ عظمت دیتا گیا۔ پھر پرائشچت (کفارہ) وغیرہ کا بھی کوئی موقعہ مل جاتا۔ تو اس دن بھی ایک بار کھانا کھا لیتا۔ اس سے میں نے یہ محسوس کیا۔ کہ جسم کے زیادہ صاف ہونے سے رسوں کی زیادتی ہوتی ہے۔ بھوک بڑھتی اور میں نے دیکھا۔ کہ فاقہ وغیرہ جہاں ایک طرف ضبط اور اعتدال کے سادھن ہیں۔ وہاں دوسری طرف شہوانی جذبات کو فرو کرنے کے سادھن بھی بن جاتے ہیں۔ یہ علم ہو جانے پر نیز اس خیال کو تقویت دینے کی غرض سے اسی طرح کے میں نے اور دوسروں نے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کو مذہبی آزادی

(نظام سرکار کا توضیحی اعلان)

(ناگپور ۱۱۔ اگست) آریہ سماج کے مطالبات کی روشنی میں اپنے اعلانوں کی وضاحت میں نظام سرکار نے ۸۔ اگست کو جو کمیونک شائع کیا تھا۔ اُسے تفصیل کے ساتھ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے:۔

"گورنمنٹ نے ۱۷۔ جولائی کو ایک اعلان کے ذریعے کچھ امور کے جو غلط فہمیوں کا موضوع تھے بارے میں اپنی عام پوزیشن واضح کی تھی۔ اس کے بعد ۱۹۔ جولائی کو ایک غیر معمولی گزٹ پرکاشت کیا گیا۔ جس میں اصلاحات کی سکیم کے متعلق نظام بہادر کی منظوری شائع کی گئی۔ ان اعلانوں میں مندرجہ کچھ امور کے متعلق وضاحت کا مطالبہ ایک سے زیادہ حلقوں سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ عام اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل وضاحت شائع کی جاتی ہے:۔

ایسوسی ایشنوں یا آرگنائزیشنوں کی قائمی

اصلاحات کی سکیم میں ایسوسی ایشنوں اور آرگنائزیشنوں کے متعلق بیان کا اطلاق تمام ایسوسی ایشنوں یا آرگنائزیشنوں خواہ وہ مذہبی ہوں یا دوسری سب پر اور تمام عقیدوں پر ہوگا۔

بنیادی مذہبی حقوق کی تصدیق اعلان میں پہلے ہی کی جا چکی ہے۔ مذہبی امور کے متعلق مشاورتی کمیٹی کا کام جیسا کہ غیر معمولی گزٹ سے ظاہر ہے۔ اس امر کا مشورہ دینا ہوگا۔ کہ قانون اور امن کے مفاد میں ان حقوق کے متعلق کیسے قواعد بنائے جائیں۔ ریفارمز کمیٹی کی سفارشات پر گورنمنٹ نے اس مطلب کے کوئی خاص احکام صادر نہیں کئے۔ کہ مشاورتی کمیٹی کی کاروائی خفیہ رکھی جائے گی۔ کاروائی کو خفیہ رکھنے یا نہ رکھنے کا انحصار ان قواعد پر ہوگا۔ جو اس سلسلہ میں مرتب کئے جائیں گے۔ مگر کچھ خاص امور ایسے ہوں گے۔ جن کا عام طور پر خفیہ رکھنا ضروری ہوگا۔ گورنمنٹ کی کاروائی میں مشاورتی کمیٹی کی سفارشات بھی درج ہوں گی۔ جیسا کہ پہلے اعلان میں واضح کیا جا چکا ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی زیادہ سے زیادہ آزادی دینا ہے۔ بشرطیکہ اس سے امن عامہ میں خلل نہ پڑے۔ اور وہ ریگولیشنوں پر عمل درآمد میں جہاں تک ممکن ہوگا پبلک کی سہولت کا خیال رکھا جائیگا۔

پبلک جلسے اور مذہبی جلسے

سیاسی جلسوں کے قواعد پبلک جلسوں سے بھی زیادہ لبرل ہیں۔ پبلک جلسوں کے لئے تو حکام متعلقہ کو اطلاع دینی پڑے گی۔ مگر مذہبی جلسوں کے لئے ایسا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جب کہ مذہبی جلسے یا رسوم کی ادائیگی کسی عمارت میں خواہ وہ پبلک ہو یا پرائیویٹ کی جائے گی۔ پبلک یا پرائیویٹ بلڈنگ کی تعریف میں اس عمارت سے ملحقہ احاطہ بھی آتا ہے۔ اس امر کی کوئی مثال نہیں ہے۔ جب کہ مذہبی جلسوں کے لئے بلڈنگ کے تلاش کرنے میں مشکل پیش آئی ہو۔ دیہات میں مذہبی جلسوں کے لئے بلڈنگ کے ملنے کی مشکل کا گورنمنٹ کو احساس ہے۔ اور قواعد مرتب کرتے وقت اس مشکل کے سلسلہ میں ضروری کاروائی کی جائے گی۔

سیاسی جلوس کسی بھی کمیونٹی کے مذہبی جلوسوں کے لئے صرف پہلی بار اجازت لینے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہ بات سب متعلقین کے مفاد میں ہے۔ کہ جلوس کے رستے وغیرہ کے سلسلہ میں قطعی حکم صادر ہو جائے جس پر کہ آئندہ برسوں میں عمل ہو۔ اس سلسلہ میں اگر ... احکام جاری کئے جائیں گے۔ جن میں اس امر پر زور دیا جائے گا۔ کہ قواعد کا مطلب محض اس وجہ سے کسی کمیونٹی کے جلوسوں پر پابندی عائد کرنا نہیں۔ کہ وہ نئے ہیں۔

عبادت گاہوں کے متعلق موجودہ قواعد کے پیش نظر زیادہ تردد پرائیویٹ بلڈنگز ہیں۔ جو عام طور پر عبادت یا پرارتھنا کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ عبادت کے لئے آریہ سماجیوں کا دستور مختلف نہیں ہے۔ اور وہ ہون وغیرہ کے ساتھ مذہبی جلسے یا ست سنگ پرائیویٹ یا کرایہ کی عمارتوں میں کرتے ہیں۔ ان عمارتوں کی کوئی مستقل تقدیس نہیں ہوتی۔ اور انہیں کسی وقت بھی سکونت دارست... کے لئے استعمال کرنا بند کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ عمارتیں وقت کے ساتھ پبلک عبادت گاہوں کی حیثیت اختیار کر سکتی ہیں۔ ایسی حالتوں کے متعلق گورنمنٹ مناسب وقت پر مناسب قواعد بنائیگی۔ اور امن عامہ کے مفاد میں ان عمارتوں میں مندر وغیرہ بنائے جانے کے متعلق مناسب قواعد بنائے گی۔ اس وضاحت کا اطلاق موجودہ بلڈنگز پر بھی ہوتا ہے۔ جو کسی کمیونٹی کی طرف سے عارضی طور پر خالصتاً مذہبی مقاصد کے لئے منتقل کر دیا جائے گا۔ تو یہ عمارتیں عبادت گاہوں کی تعریف میں آئیں گی۔ عبادت گاہوں کے متعلق قواعد پر نظر ثانی شروع ہے۔ اس نظر ثانی کا مطلب انہیں سادہ بنانا ہے۔ تاکہ ان عمارتوں کی تعمیر کی اجازت زیادہ سے زیادہ چھ ہفتوں کے اندر اندر مل جایا کرے۔

پرائیویٹ سکولوں کا کھولنا

پرائیویٹ سکولوں کے متعلق مختلف حلقوں سے تجویز کیا گیا ہے۔ کہ کوئی سکول کھولنے کے لئے محکمہ کی ضرورت صرف اطلاع دینے سے پوری ہو جائے گی۔ اور اس کے لئے کوئی باقاعدہ اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جب گورنمنٹ قواعد پر نظر ثانی کرے گی۔ تو اس تجویز پر خاص غور کیا جائے گا۔

تمام فرقوں کے باہر کے پرچارکوں کے

ممالک غیر میں "رشی نمبر" کے ہندی ایڈیشن کی گونج

ولایتوں سے بھی آرڈر آنے لگے

اس ورش رشی نمبر ہندی میں بھی نکلیگا۔ یہ ہما چار ولایتوں میں رہنے والے آریہ بھائیوں نے بڑے ہرش کے ساتھ سنا۔ اور ان کی طرف سے ہماری دو ہزار کاپیوں کے آرڈر کی اپیل کے سلسلہ میں حوصلہ افزا جواب ملنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ "پرکاش" کے ایک انتیہ پریمی مسٹر بی۔ ایم سودن سول سیکرٹیٹ بربیرا (برٹش شمالی لینڈ) اپنے ۲۹ کے پتر میں لکھتے ہیں۔ کہ مجھے "پرکاش" دوارا یہ جان کر ہرش ہوا ہے۔ کہ آخر آپ نے رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن نکالنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ پچھلے دنوں ماہ فروری اور مارچ میں جبکہ میں چھٹی پر بھارت میں تھا۔ تو آپ سے اس سلسلہ میں بات چیت کی تھی۔ آئندہ دیوالی پر ہندی ایڈیشن نکالنے کے متعلق میں آپ کی تجویز کا سواگت کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آج کی ڈاک سے ۵ روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کو بھیجدئے ہیں جتنے نمبر آپ بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ بھیج سکیں بھیجدیں تاکہ میں یہاں ہندی پڑھی لکھی پبلک میں مفت تقسیم کر سکوں۔

ودیش میں رہنے والے دوسرے بھائی بھی جلد از جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ بغداد۔ کابل۔ لنڈن۔ سنگاپور۔ فجی۔ انڈیمان۔ جنوبی مشرقی اور سنٹرل افریقہ کے بڑے بڑے متعدد شہروں و یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے کئی شہروں میں "پرکاش" کے بیسیوں پریمی موجود ہیں۔ اگر وہ مسٹر سودن کی نیک مثال کی پیروی کرتے ہوئے جلد اپنا اپنا آرڈر مع رقم کے بھیجدیں۔ تو ہمارا حوصلہ اس قدر بڑھ جائے۔ کہ ہم ہندی ایڈیشن نکالنے کا پختہ ارادہ کر لیں۔ پرہما کے بھائی بھی نہ جانے اب تک کیوں خاموش ہیں۔ اگر ان سب نے جلد توجہ نہ دی اور

یکم اکتوبر تک کم از کم دو ہزار کاپیوں کے آرڈر وصول نہ ہوئے تو ہندی ایڈیشن پرکاشت نہ ہو سکیگا۔ لیکن ہمیں پوری امید ہے۔ کہ جہاں باہر کے آریہ بھائی اپنے کرتویہ کا پالن فوراً کریں گے۔ وہاں بھارت ... آریہ سماجیں عموماً اور پنجاب کی ہندی پریمی سماجیں خصوصاً جلد از جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ہندی اور اردو ایڈیشنوں کے لئے فوراً بھیجدیں گی۔ رشی نمبر کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

آریہ سماجیں اور ایجنٹ بھی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجدیں

مینیجر "پرکاش" ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri

"آریہ سماج کی فتح"

(نظام سرکار کے توضیحی بیان پر سول اینڈ ملٹری گزٹ کا تبصرہ)

معاصر "سول ملٹری گزٹ" لاہور نے "آریہ سماج کی فتح" کے عنوان سے مندرجہ ذیل لیڈنگ آرٹیکل تحریر فرمایا ہے:-

نظام سرکار نے جو تازہ ترین کمیونک شائع کیا ہے۔ اس میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو ستیاگرہ اندرون بند کرنے کا جواز مل گیا ہے۔ اس نے جتھوں کو توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جو کہ اندرون کو جاری رکھنے کے لئے جمع کئے ہوئے تھے۔ مصالحانہ رویہ کا ایک عمدہ اظہار ہو گا۔ اگر سارودیشک سبھا کے پیش نظر نظام سرکار ان تمام اصحاب کو رہا کر دے جو ستیاگرہ میں حصہ لینے کی وجہ سے ریاست حیدرآباد میں سزا بھگت رہے ہیں۔ اس قسم کے مصالحانہ رویہ سے ریاست اور سارودیشک سبھا کے درمیان تعلقات بہت مضبوط ہو جائیں گے۔ اور وہ حالات بہتر ہو جائیں گے جن کے ماتحت مجوزہ اصلاحات کا نفاذ کیا جائے گا۔ نظام سرکار کے کمیونک پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس میں ایسا کوئی وعدہ یا معاہدہ موجود نہیں ہے۔ جس کی بنا پر سارودیشک سبھا اپنی پالیسی تبدیل کرنے میں حق بجانب ہو۔ لیکن جیسا کہ سارودیشک سبھا نے اپنے بیان میں واضح کیا ہے۔ کہ اس میں مصالحانہ سپرٹ پائی جاتی ہے۔ اس کا پورا فائدہ اُٹھایا گیا ہے۔

الیکشن قائم کرنے کے متعلق کمیونک میں سارودیشک سبھا کی اس شکایت کو قطعی رفع کر دیا گیا ہے۔ کہ دھارمک جماعتوں اور ترقی یافتہ سیاسی جماعتوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ مزید براں دھارمک معاملات کی کمیٹی کے سلسلہ میں حکومت کی پالیسی کے متعلق آریہ سماجیوں کے دوسرا مطالبہ کو پورا کر دیا گیا ہے۔ اس بیان میں بتلایا گیا ہے۔ کہ امن عامہ کا خیال رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آزادی حاصل ہوگی۔ امید ہے۔ کہ نظام سرکار کی جانب سے ماتحت حکام کے نام ہدایات جاری کر دی جائیں گی۔ کہ دھارمک جلسوں اور جلوسوں۔ مندروں اور سکولوں کے متعلق موجودہ قواعد کے زیادہ فراخدلی کے ساتھ معنے لگائے جائیں۔ اور امید ہے۔ کہ جلد ہی باہری پرچارکوں کے داخلہ پر سے پابندی اُٹھالی جائیں گی۔ اکثر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ان قواعد کے خلاف اعتراض نہیں۔ جس قدر اعتراض اس بات پر ہے۔ کہ نظامی افسروں کو ان قواعد کے معنی نکالنے کے لئے بے پناہ اختیارات ملے ہوئے ہیں۔ اور وہ ان قواعد کو ہمیشہ ہندوؤں کے مفاد کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ عین ممکن ہے۔ کہ گورنمنٹ کے تازہ ترین کمیونک میں جس سپرٹ کا اظہار کیا گیا ہے اس کے بعد سب قوموں سے منصفانہ سلوک کیا جائے گا۔

ریاست حیدرآباد میں انٹرنیشنل آرین لیگ کے کامیاب ستیاگرہ سے کئی سبق ملتے ہیں۔ لیکن سب سے روشن سبق یہ ہے۔ کہ ایک ایسے کاز کے لئے جو بالکل درست تھا رائے عامہ کا حاصل کرنا کتنا ضروری ہے؟ انٹرنیشنل آرین لیگ نے "صرف ابتدائی حقوق کا مطالبہ کیا تھا۔ آریہ سماجیوں کا یہ مطالبہ منظور کئے جانے سے کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچتا۔ بلکہ ریاست کی ۸۷ فیصدی آبادی کو نفع پہنچتا ہے۔ اور حیدرآباد دربار کے لئے یہ بات باعث شرم ہے۔ کہ قبل اس کے کہ دربار ان حقوق کے تعلیم کئے جانے کی گارنٹی دیتا دس ہزار اشخاص کو جیل جانا پڑا۔

اب اندیشہ یہ ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کی کامیابی سے ریاست حیدرآباد کے اندر یا باہر رہنے والے لوگوں میں جن کی رائے میں کانسٹی ٹیوشنل اور پولیٹیکل ریفارمز ریاستی باشندوں کی توقعات سے بہت ہی کم تھیں۔ دربار حیدرآباد کے خلاف ستیاگرہ کرنے کا خیال پیدا ہو۔ ایسے لوگوں کو تنبیہ کے طور پر چند الفاظ کہنا بے محل نہ ہو گا۔ یہ امر تسلیم کیا جانا چاہیئے کہ ریاست حیدرآباد میں عوام کا حکومت کے ساتھ جو تعلق قائم ہے۔ اس کی رو سے ایک بالکل نیا اصول تسلیم کیا گیا ہے۔

اس لحاظ سے مجوزہ اصلاحات ترقی کی جانب ایک بھاری قدم ہیں۔ مزید ترقی اس پیکار ہو سکتی ہے۔ کہ جو تھوڑے سے اختیارات ملے ہیں۔ ان کا مناسب طور پر فائدہ اُٹھایا جائے۔ حیدرآباد میں ڈیموکریسی کی جانب ترقی وفادارانہ اور صدق دلانہ کام سے ہو سکتی ہے۔ ایجی ٹیشن اور ستیاگرہ سے کسی حالت میں نہیں ہو سکتی۔

حیدرآباد کے دھرم یدھ کی سپھلتا پر ودھائی

شری پنڈت ہردے ناتھ کنزرو

(دہلی ۱۲-اگست) شری پنڈت ہردے ناتھ کنزرو ممبر کونسل آف سٹیٹ مشہور سناتن دھرمی نیتا رائے بہادر رام سرن داس اور آنریبل مسٹر دی۔ وی کالیکر ممبر کونسل آف سٹیٹ جو فوجی کمیٹی کے ممبر ہیں۔ شملہ جاتے ہوئے دہلی سے گذرے۔ نمائندہ "پرتاپ" نے حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق آپ سے انٹرویو کیا۔ کنزرو نے آریہ سماج کو اس فتح پر ودھائی دی۔ کہ اس نے حیدرآباد کی ریاست میں دھارمک آزادی کا اصول منوا لیا ہے۔ جس کے لئے اسے بہت قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ یہ تعجب کی بات نہیں کہ آریہ سماج کے ستیاگرہ کی وجہ سے ہندوؤں میں زبردست جذبات پیدا ہو گئے۔ لیکن سب حق پسند لوگ اس بات کو تسلیم کریں گے۔ کہ آریہ سماج نے بڑی خود ضبطی سے کام لیا ہے۔ اور کبھی بھی حیدرآباد کے ہندوؤں کو حکومت کے خلاف اُبھارنے کی کوشش نہیں کی۔ آریہ سماج نے جس سپرٹ کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ریاست میں اس کی پوزیشن مضبوط ہو گئی ہے۔ اور بڑے تسکین کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج اور نظام سرکار دونوں میں باعزت سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ میری خواہش ہے۔ کہ یہ بہت پہلے ہو گیا ہوتا۔ کیونکہ یہ بات بالے دلیپتی کے ہت میں تھی۔

رائے بہادر رام سرنداس

رائے بہادر رام سرنداس ممبر کونسل آف سٹیٹ نے فرمایا۔ کہ "مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ اعلیحضرت نظام کی حکومت نے آریہ سماج کی جائز اور منصفانہ مانگوں کو محسوس کر لیا ہے۔ اور ایک ایسا سمجھوتہ ہوا ہے۔ جو دونوں فریقوں کے لئے باعزت ہے۔ نظام سرکار کا تازہ کمیونک دھارمک مانگوں کے متعلق گذشتہ کمیونک کی وضاحت کرتا ہے۔ اور اگر کمیونک پر سرکاری افسروں اور ہندوؤں نے اچھی سپرٹ میں عمل کیا۔ تو آئندہ اس قسم کے ناخوشگوار واقعہ کا کوئی امکان نہیں رہے گا۔ میں اسلئے حضرت نظام اور سارودیشک سبھا کو ہندوؤں کی بہت سی دھارمک پابندیاں دور ہونے پر ودھائی دیتا ہوں۔

شری ایٹ کالیکر

شری ایٹ دی۔ وی کالیکر ممبر کونسل آف سٹیٹ نے ہندوؤں اور آریہ سماج کو اپنے منصفانہ کاز کے لئے بہادری سے لڑنے اور قربانیاں کرنے پر ودھائی دی۔ آپ نے نظام سرکار کو بھی ودھائی دی۔ کہ اس نے یدھ کو ختم کرانے کے لئے قدم اُٹھایا۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کاش کہ یہ قدم پہلے اُٹھایا گیا ہوتا۔ اور اس قدر بدمزگی اور جھگڑا پیدا نہ ہوتا۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔

سردار منگل سنگھ

مشہور اکالی لیڈر سردار منگل سنگھ جی ممبر اسمبلی نے فرمایا۔ کہ "میں نظام سرکار اور آریہ سماج دونوں کو اس اندولن کے تسلی بخش حل پر ودھائی دیتے ہوئے امید ہے کہ سمجھوتہ کی شرطوں پر وسیع قلبی سے عمل کیا جائے گا۔ اور جلد ہی ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔ آریہ سماج نے دھارمک آزادی کا معاملہ اُٹھا کر بہت قربانیاں کی ہیں۔ جو اس کاز کی شان کے شایاں ہیں۔ شہری حقوق کی آزادی سے جس میں مذہبی آزادی بھی شامل ہے۔ سب فرقہ کے لوگوں کا یکساں تعلق ہے۔ اور اس کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم پر لڑائی لڑی جانی چاہیئے۔ تاکہ فرقہ وارانہ تلخی پیدا نہ ہو۔ جیسے ستیاگرہ میں ہوئی۔

"آریہ سماج زندہ باد"

(لیکھک:- پروفیسر ستیہ برت جی سدھانت النکار مکھیہ ادھشٹاتا گورکل کانگڑی)

۸۔ اگست کو ناگ پور میں سارودیشک سبھا نے حیدرآباد میں چلائے آریہ ستیہ گرہ کو اس لئے بند کر دیا۔ کیونکہ نظام سرکار نے آریہ سماج کی پایہ سبھی شرطیں سویکار کر لیں۔ آریہ سماج کی اس سمیہ جو وجے ہوئی ہے۔ وہ آریہ جنتا کے تیاگ اور تپسیا کا پرنام ہے۔ جس دن سے ستیاگرہ شروع ہوا تھا۔ اسی دن سے آریہ جنتا نے دھن اور جن سے اس سنگرام کو چلانے میں کسی پرکار کی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ابھی سال بھر اور اس سنگرام کو چلانے کی آوشیکتا ہوتی۔ تو بھی آریہ سماج میں اتنا اتساہ دکھائی دیتا تھا۔ کہ اسے سہجتا پوروک چلایا جا سکتا۔ پچھلے دنوں بھن بھن ریاستوں میں کئی ستیاگرہ پرارمبھ ہوئے۔ دیش کے بڑے بڑے نیتاؤں نے ان ستیاگرہوں کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی۔ راجکوٹ میں تو مہاتما گاندھی تک نے اپنے پرانوں کی بازی لگا دی۔ پرنتو ان سب ستیاگرہوں کے مقابلے میں جس شان سے آریہ سماج کا ستیاگرہ سپھل ہوا۔ اور جس سپھلتا کے بعد اسے بند کیا گیا۔ ایسی شان اور ایسی سپھلتا تھوڑے ہی اندولنوں کو نصیب ہوئی ہوگی۔ آریہ سماج کا اتہاس پہلے ہی اجول ادھیائوں سے لکھا گیا ہے۔ ان میں حیدرآباد کے ستیاگرہ کا اتہاس سب سے اجول ادھیائے سمجھا جائے گا۔ اور آگامی سنتتی اس ادھیائے کو آتم سمان اور آتم گورو سے پڑھا کرے گی ×

ایک درشٹی سے حیدرآباد کا ستیاگرہ بھارت میں اب تک چلے سب ستیاگرہوں سے دلکش تھا۔ کانگریس کے اندولن کے سمیہ پرتیک شہر نے اپنا اپنا مورچہ بنایا تھا۔ اس لئے سویم سیوکوں کو سنگٹھت کرنے اور انہیں جیل بھیجنے میں کانگریس نیتاؤں کو کوئی وشیش فرض نہیں کرنا پڑتا تھا۔ حیدرآباد کے ستیاگرہ میں تو لاہور سے حیدرآباد تک ایک ایک سویم سیوک کے بھیجنے میں ہی کم سے کم بیس روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ابھی پرستتی میں بھارت کے کونے کونے سے دس ہزار سویم سیوک جیلوں میں بھیج دینا۔ اور دو ہزار کو حیدرآباد کی سرحد پر جیل جانے کے لئے تیار رکھنا آریہ سماج کی اسادھارن سنگٹھن شکتی کا دیوتک ہے۔ اس کے اتیرکت ایک مسلمان ریاست کے انیاؤں کے ویرودھ اتنا تیبر اندولن کھڑا کر کے متعصب مسلمانوں کے بار بار دھمکیاں دینے

کے باوجود کسی پرکار کے دنگے فساد ہونے کی سمبھاونا کو نہ پیدا ہونے دینا آریہ سماج کے ستیاگرہ اندولن کی شکتی اور شدھتا کو پرگٹ کرتا ہے۔ ایک سنستھا کا اپنے کاریہ کھیتر سے اتنی دور جہاں آرتھک تھا سا مایک کٹھنائیوں کے ہوتے ہوئے اتنا بھاری اندولن کھڑا کر دینا۔ اور اسے سپھلتا کے پرلے پار پہنچا دینا آریہ سماج کا ہی کام تھا۔ اور اسی لئے اس اندولن کو اب تک چلے ہوئے سب ستیاگرہوں سے دلکش کہا جا سکتا ہے ×

جب حیدرآباد ستیاگرہ پرارمبھ ہوا تھا۔ تب شروع میں بہت لوگوں کو اس کے سپھل ہونے میں سندیہ تھا۔ کئی نواسے سامپردائیک فرقہ وارانہ ستیاگرہ کہہ کر تکرشٹ کوٹی کا ستیاگرہ بتاتے تھے۔ اور اپنے پتروں میں اس اندولن کے سمبندھ میں خبر تک چھاپنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سینما کے درشیوں کی طرح جنتا کی منوورتی بدلتی چلی گئی۔ اور حیدرآباد کے وشے میں سماچار جاننے کی جنتا کی اتنی اچھا تیبر ہو اٹھی۔ کہ اس وشے کی خبریں نہ دینا کسی بھی پتر کے لئے اسمبھو ہو گیا۔ ہزاروں آریہ بھائیوں نے گھر بار چھوڑ کر حیدرآباد کی کال کوٹھڑیوں میں بیٹھ کر جو تپسیا کی۔ ورجنوں نے دھرم کی ویدی پر جو آتم بلی دی۔ وہ سب بے کار نہیں جا سکتی تھی۔ اس کا یہ پرنام ہوا۔ کہ بھارت کے کونے کونے میں ہی نہیں ساتھ سمندر پار برٹش کی پارلیمنٹ میں بھی آریہ ویروں کی قربانی کی کہانیاں سنائی جانے لگیں۔ کانگریس کے ستیاگرہ کے دنوں میں گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں جو دھوم دکھائی دیتی تھی۔ وہی دھوم۔ وہی جوش اور وہی اتساہ گرام گرام اور نگر نگر میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کے دنوں میں نظر آنے لگا۔ اور چاروں طرف آریہ سماج زندہ باد کے نعرے سنائی دینے لگے۔ جن لوگوں کا کن ہی کارنوں سے خیال بن چکا تھا۔ کہ آریہ سماج ایک مرت پرایہ سنستھا ہو چلی ہے۔ انہیں اپنے وچاروں

کو ایک دم تبدیل کرنا پڑا۔ اور آریہ سماج کے شتروؤں نے بھی یہ مانا۔ کہ یہ سنستھا جیون کے اکھنڈ بھنڈار کو اپنے بھیتر چھپائے ہوئے ہے ×

گورکل کانگڑی کو اس بات کا گورو پراپت ہے۔ کہ اس دھرم یدھ میں گورکل کے سناتکوں تتھا برہمچاریوں نے اپنا پورا حصہ ادا کیا۔ مہاتما نارائن سوامی جی پہلے ڈکٹیٹر تھے۔ انہیں گورکل کی طرف سے لکھ دیا گیا تھا۔ کہ برہمچاریوں کا ایک جتھا اپنے ماتا پتا سے آگیا لے کر ان کے ساتھ جیل جانے کے لئے تیار ہے۔ سوامی جی نے تار دیا۔ اور برہمچاری چل دئے۔ انہیں ایک دن بھی بیچ میں آرام کرنے کو نہیں ملا۔ اس کے بعد ستیہ آگرہیوں کا تانتا بندھ گیا۔ گورکل کے برہمچاریوں کا میدان میں نکل پڑنا پرتیک آریہ سنستھا کے لئے ایک اشارہ تھا۔ پرتیک سنستھا سے جتھے پر جتھا جانے لگا۔ اور آتم تیاگ کا ایک اپورو درشیہ اپستھت ہو گیا۔ گورکل کے سناتکوں میں سے کم نام جو گئے سو گئے ہی۔ پرنتو پنڈت بدھ دیو جی۔ اور پنڈت ونائک راؤ جی کا نام تو بچے بچے کی زبان پر ہے۔ آریہ سماج کے اس جیون مرن کے سنگرام میں گورکل کے برہمچاریوں تتھا سناتکوں نے جو راستہ دکھلایا۔ اس سے اب یہ نشچے پوروک کہا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج پر جب کبھی بھی سنکٹ اپستھت ہو۔ اس سمیہ گورکل ماتا کے پتر کبھی قدم پیچھے نہیں رکھیں گے اور دوسروں سے دو قدم آگے بڑھ کر انیاچاریوں کا مقابلہ کریں گے ×

حیدرآباد کے آریہ ستیاگرہ سے ایک بات سپشٹ ہو گئی ہے۔ کہ آریہ سماج ایک جیوت سنستھا ہے۔ آریہ سماج شکتی شالی سنستھا ہے۔ جتنی جاگرتی آریہ سماج نے پچھلے آٹھ مہینوں کے سنگرام میں دکھلائی ہے۔ اتنی جاگرتی آریہ سماج کے سمپورن اتہاس میں اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس سمیہ آریہ سماج میں جیون شکتی کا ایک نواں سوت پڑا ہے۔

پرسن یہ ہے۔ کہ اس اُمڑتے ہوئے جیون کے پرواہ کو کس طرح سنبھالا جائے؟ اگلے انک میں ہم اس وشے میں اپنے وچار جنتا کے سنمکھ رکھیں گے ×

"پریم ہا جیہ سمبندھی انوبھو" (بقیہ صفحہ ۱۳)

کتنے ہی تجربے کئے ہیں۔ مجھے چونکہ اپنا جسم زیادہ اچھا اور مضبوط بنانا تھا۔ اور رسنا میں کمال حاصل کرنا نیز رسوں پر فتح پانا مقصود تھا۔ اس لئے میں خوراک کی چیزوں میں اور ان کے طریقۂ استعمال میں تبدیلی کرنے لگا۔ مگر رس تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے رہتے۔ جب ایک چیز کو چھوڑ کر اس کی جگہ میں دوسری چیز لیتا۔ تو اس میں سے بھی نئے اور زیادہ رس پیدا ہونے لگتے۔ ان تجربوں میں میرے ساتھ میرے دوسرے ساتھی بھی تھے۔ انہوں نے میرے ہر ایک فاقہ میں دن میں ایک دفعہ کھانا کھانے میں نیز دوسری تبدیلیوں میں بھی میرا ساتھ دیا۔ ہم دونوں تبدیلیوں کے بارے میں بحث کرتے اور نئی تبدیلیوں میں پرانے رسوں سے بھی زیادہ رس پیتے تھے۔ اس وقت تو یہ رس بہت شیریں معلوم ہوتے تھے۔ یہ نہیں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان میں کوئی بات ناواجب بھی ہے۔ مگر تجربہ نے سکھایا کہ ایسے رسوں میں غوطے کھانا بھی ناواجب تھا۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ انسان کو رس کے لئے نہیں۔ بلکہ جسم کو قائم رکھنے کے لئے کھانا کھانا چاہئیے۔ ہر ایک حواس جب جسم کے ذریعہ روح کے دیدار کے لئے کام کرتا ہے۔ تب اس کے رس نہول ہو جاتے ہیں۔ اور تب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ عادتاً اپنا کام کرتے ہیں ×

ایسی عادت حاصل کرنے کے لئے جتنے تجربے کئے جائیں اتنے کم ہی کم ہیں اور ایسا کرتے ہوئے اگر بے شمار جسموں کی قربانی دینی پڑے۔ تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے۔ ابھی آج کل الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ فانی جسم کو آراستہ کرنے اور اس کی عمر بڑھانے کے لئے ہم کئی ایک جانداروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ایسا کرنے سے ہمارے جسم اور روح دونو کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے۔ ایک بیماری کو دور کرنے کے ارادے سے حواس کے بھوگوں کو بھوگنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم

...بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر حیرت کی بات تو یہ ہے۔ کہ اس کارروائی کو ظاہرہ طور پر اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھتے ہوئے بھی ہم اسے دیکھنا نہیں چاہتے + جو اشخاص "برہم چریہ" کی پابندی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں یہاں آگاہ کر دینے کی ضرورت ہے۔ کہ اگرچہ برہم چریہ کے ساتھ خوراک اور فاقہ کا نزدیکی تعلق بتلایا ہے۔ تاہم یہ فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ اس کی خاص بنا سہارا دل ہے۔ ناپاک دل فاقہ سے پاک نہیں ہوتا۔ خوراک کا اس پر اثر نہیں ہوتا۔ دل کی غلاظت خیالات سے۔ البتہ دھیان (عبادت الٰہی) سے اور آخرکار توفیق الٰہی سے ہی دور کر دیتی ہے۔ لیکن دل کا جسم کے ساتھ گہرا اور نزدیکی تعلق ہے۔ بری خواہش سے لبریز دل اپنے موافق خوراک کی تلاش میں رہتا ہے۔ پھر اس خوراک اور بھوگوں کا اثر دل پر ہوتا ہے۔ اس حد تک خوراک پر قابض ہونے اور فاقہ کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ بری خواہشوں سے لبریز دل جسم اور حواسوں پر اپنا قبضہ کرنے کی بجائے جسم اور حواسوں کے زیر اثر ہوتا جائے۔ اس باعث بھی جسم کے لئے پاک اور کم سے کم بری خواہشوں کو پیدا کرنے والی خوراک میں ردّ و بدل کرنے۔ نراہار (بھوکا) رہنے اور فاقہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ایک ضبط یا اعتدال رکھنے والے شخص کے لئے خوراک کے طریقے میں ردّ و بدل کرنے۔ فاقہ کرنے یا بھوکا رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اتنے ہی وہم میں مبتلا ہیں۔ جتنے کہ خوراک اور نراہار (بھوکا) رہنے کو سب کچھ سمجھنے والے پڑے ہوتے ہیں +

میرا ذاتی تجربہ تو مجھے یہ سکھلاتا ہے۔ کہ جس کا دل ضبط یا اعتدال کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ اس کے لئے خوراک کا طریقہ استعمال اور نراہار (بھوکا رہنا) بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اس کی مدد کے بغیر دل کا بری خواہشات سے پاک ہونا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے +

حیدر آباد میں سیاسی ایجی ٹیشن جاری رہنی چاہیئے

سیٹھ جگل کشور برلا کا مشورہ

(نیو دہلی - ۱ - اگست) سیٹھ جگل کشور برلا نے شری یُت گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی و پردھان انٹرنیشنل آرین لیگ اور لالہ نارائن دت کو تار ارسال کیا ہے۔ کہ "آریہ ستیاگرہ کی کامیابی پر مبارکباد۔ امید ہے کہ تمام دیگر امور کی بھی وضاحت ہو جائے گی۔ اور آپ مطمئن ہو جائیں گے۔ جہاں تک سیاسی حقوق کا تعلق ہے کشمیر کے مسلمانوں کے مقابلہ میں حیدر آباد کے ہندوؤں کو کچھ نہیں ملا۔ امید ہے۔ کہ ان حقوق اور مزید مطالبات کے لئے مناسب ایجی ٹیشن جاری رہے گی +

آریہ ہندوؤں کو خود ضبطی سے کام لینا چاہیئے

(ناگ پور ۱۳ - اگست) آریہ سارودیشک سبھا نے حیدر آباد کے دھرم یدھ کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اس کی تشریح کرنے کے لئے یہاں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ شری یُت گھنشیام سنگھ گپت نے صدارت فرمائی۔ جلسہ میں شری یُت کھاپڑے سابق وزیر حکومت سی۔ پی۔ بابا صاحب ساورکر اور آریہ سماج کے دیگر سرکردہ اصحاب بھی شریک تھے۔ لالہ دیش بندھو گپتا نے ستیاگرہ کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ — "آریہ سماج کی مشکلات حقیقی تھیں۔ اور ان کو دور کرنے کے لئے یدھ کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔" — آپ نے اپیل کی۔ کہ — "ہندوؤں کو خود ضبطی سے کام لینا چاہیئے۔ اور آریہ سماجیوں نے جو قربانیاں کی ہیں۔ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔" — شری یُت گھنشیام سنگھ گپت نے فرمایا۔ کہ — "میں کمیونک کے الفاظ کی نسبت اس کی سپرٹ کی زیادہ قدر کرتا ہوں۔ اور آشا ہے۔ کہ آئندہ آریہ سماج مملکتِ دکن میں اپنا کام کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رکھ سکے گا +

ستیاگرہ کو بند کرنے سے پہلے ڈکٹیٹروں سے مشورہ

(ناگ پور ۱۳ - اگست) آریہ ستیاگرہ کو بند کرنے کے لئے آخری فیصلہ کرنے سے پہلے انٹرنیشنل آرین لیگ نے ان آریہ نیتاؤں سے جو ابھی تک جیلوں میں بند ہیں مشورہ کیا۔ لالہ دیش بندھو سات میں سے ۵ ڈکٹیٹروں کو خود ملنے گئے۔ یعنی مہاتما نارائن سوامی۔ لالہ خوشحال چند۔ راجگورو دھریندر شاستری۔ پنڈت دیو برت اور پنڈت گیانیندر سے حیدر آباد اور گلبرگہ کے جیلوں میں اعلان کی شرائط پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ انہوں نے تمام جتھوں کے جتھیداروں سے بھی جو جیلوں میں بند ہیں ملاقات کی۔ انٹرنیشنل آرین لیگ کے اجلاس سے پہلے مہاشہ کرشن اور پنڈت بدھ دیو کی رائے بھی حاصل کی گئی۔ اس لئے نہ صرف جہاں تک لیگ کے ممبروں کا تعلق ہے۔ لیگ کا فیصلہ متفقہ ہے۔ بلکہ یہ فیصلہ ڈکٹیٹروں اور ان آریہ نیتاؤں کی بھی ترجمانی کرتا ہے۔ جو لیگ کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکے +

وجے دوس یا دھنیہ واد دوس کا انتظار کیجئے

(دہلی ۱۲ - اگست) پردھان سبھا کر منتری سارودیشک سبھا لکھتے ہیں۔ کہ — "حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کی کامیابی کے سماچار بھارت ورش کے کونے کونے میں بڑی خوشی سے سنے جا رہے ہیں۔ سبھا کے کاریالیہ میں دھائی کے بے شمار تار آ رہے ہیں۔ آریہ جنتا اس بات کی خواہشمند ہے۔ کہ سارے بھارت ورش میں ایک وجے دوس یا دھنیہ واد دوس مقرر کیا جائے۔ اور اس کو شان سے منایا جائے۔ پردھان سارودیشک سبھا کی آگیا ہے۔ کہ ابھی کچھ دن اور ایسا دن منانے کا انتظار کیا جائے۔ جب تمام ستیاگرہی جیلوں سے رہا ہو کر اپنے اپنے گھروں کو آ جاویں گے۔ تب وہ دن منانا زیادہ مناسب ہوگا۔ اس دن کا پروگرام سبھا کی طرف سے پہلے ہی مقرر کر دیا جائیگا اور چھپوا کر سب سماجوں میں پہنچا دیا جائیگا۔ مجھے آشا ہے۔ کہ میرے آریہ بھائی اس دن کا انتظار کریں گے +

پردھان نامدھاری دربار کیطرف سے

(بھانووالہ ۱۲ - اگست) سنت ندھان سنگھ عالم پردھان نامدھاری دربار رقمطراز ہیں۔ کہ — "نامدھاری پنتھ کی نمائندہ جماعت نامدھاری دربار کو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ دھرم ویر آریہ ستیاگرہیوں کو حیدر آباد میں مکمل فتح ہوئی ہے۔ جس کے لئے نامدھاری دربار مشہور و معروف آریہ نیتا مہاشہ کرشن۔ دیگر لیڈروں اور آریہ ستیاگرہی ویروں کو مبارکباد پیش کرتا ہوا دھرم کی خاطر ان کی قربانیوں کا اعتراف کرتا ہے" +

سرکاری حلقوں میں اظہار مسرت

(شملہ - ۱ - اگست) حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کو بند کرنے کے متعلق بیان کے سرکاری و غیر سرکاری حلقوں میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ستیاگرہ کا مقصد حاصل ہو گیا ہے۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ آئندہ نظام گورنمنٹ ہندوؤں پر کوئی ایسی پابندی عائد کرنے سے پہلے سوچ لیا کرے گی +

مسز سروجنی نیڈو کا بیان

(واردھا - ۱ - اگست) دربار حیدر آباد کے اس اعلان پر کہ جس کی رو سے حیدر آباد میں آریہ سماج کو مکمل مذہبی حقوق و آزادی دی گئی ہے۔ دربار کو مبارکباد دی ہے +

"میں آریہ سماج کو بھی صدق دلی سے مبارکباد دیتی ہوں۔ کہ اس نے اعلان پر صدق دلی سے لبیک کہا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آئندہ آریہ سماج اور دربار میں گہرا اتحاد ہوگا۔ اور فرقہ وارانہ فضا کو خوشگوار بنانے کی کوشش کی جائے گی +

شولاپور روپیہ بھیجا جائے

(لیڈر ۱۳ - اگست) صوبہ سرحد کی تمام آریہ سماجوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ م

آریہ سماج نئی دہلی کا پرستاؤ

آریہ سماج سنوبان روڈ نئی دہلی صیدر آباد کے دھرم یدھ کے شہید ملک پور ضلع حصار نواسی شری ماتو رام جی۔ سرگودھا نواسی شری بھگت اروڑہ مل جی۔ دہلی کے شری رام رتن جی ٹکٹ کلکٹر کے سپتر شری شانتی پرکاش جی کی دھرم ہیتو سرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور انہوں نے ویدک دھرم کی ویدی پر اپنے پرانوں کی جو آہوتی دی ہے۔ اس کے لئے ان کی بہادری اور ان کے پریوار کی اُدارتا پر ہرش پرگٹ کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی ان دکھ میں ان کے سمبندھیوں سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتی اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ بھگوان ان تمام کی آتماؤں کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ دیویں۔

(رام ناتھ منتری)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

۳-۸-۳۹ کو پنڈت بھودیو جی یہاں پدھارے۔ رات کو ان کا بھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ ۴۔اگست کو وجہ بارش لیکچر نہ ہو سکا۔ ۵۔ اگست کو دہلی شہری چند جی بھجنیک بھی پہنچ گئے۔ اور بہت بڑی حاضری میں پنڈت جی نے بھجنوں کے بعد "استری جاتی کی اُنتی" پر ویاکھیان دیا۔ ۶۔ اگست کو ہفتہ واری ست سنگ میں بھی پنڈت جی نے ایک وید منتر کی سندر ویاکھیا کی۔ اور رات کو پھر پنڈت ہری چند کے بھجن ہوئے۔ اور پنڈت بھودیو جی کا آخری لیکچر ڈسن دیو سنگ پر نہایت دلچسپ ہوا۔ حاضری کافی تھی۔

(گردھاری لال منتری)

آریہ سماج جالم پور کے سماچار

آریہ سماج جالم پور کئی سالوں سے اپنا جلسہ مناتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی جلسہ ۲۶ تا ۲۷۔ اگست ۱۹۳۹ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ کمہاروں کے اُتھان کے لئے آریہ سماج نے مبلغ تیس روپے امداد دی ہے۔ آریہ کمہار شہر سے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ اور جلسہ کی خوب منادی

ساماجک سماچار

بھی کر رہے ہیں۔

(۲) سنگیت سمیلن میں اوّل اور دوسرے نمبر کے کامیاب راگی کو شری گنیش دت جی پردھان سماج نے حسب ذیل انعام تقسیم کیا:-

اوّل —— ویدرتن کو ایک روپیہ نقد "ستیارتھ پرکاش" اور مٹھائی۔

دوم —— شکنتلا کماری —— آٹھ آنے نقد اور مٹھائی۔

(نوٹ) مبلغ دو روپے نقدی والے پنڈت رشی دیو جی نے دئے تھے۔ دھنیہ واد۔

(۳) لوویدک سبھا کے ہفتہ واری ست سنگ مورخہ ۲-۸-۳۹ کو سبھہ شکھشا co-education پر ڈبیٹ ہوئی۔ سبھاپتی کا آسن شری مان مہاشہ گنیش دت جی نے گرہن کیا۔ دونو طرف سے خوب تیاریاں تھیں۔ مضمون پر کافی روشنی پڑ گئی۔

حصہ لینے والوں میں پنڈت بالکرشن جی ودیالنکار۔ پنڈت آسانند جی شاستری۔ پنڈت شودت جی شاستری۔ ماسٹر جنوں رام جی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ آخر سبھاپتی جی کے ادھیوی بھاشن میں قرار پایا کہ سبھہ شکھشا آریہ سماج کے نقطہ نگاہ سے سخت ہانی کارک ہے۔ جلسہ پر بھاؤ اچھا پڑا۔ (منتری)

آریہ مسافر کے متعلق ضروری اطلاع

"آریہ مسافر" چند ماہ بامر مجبوری اپنے پریمی پاٹھکوں کی سیوا میں حاضر ہونے سے قاصر رہا ہے۔ ہائی کورٹ نے آریہ مسافر کی اپیل کا اس کے حق میں فیصلہ کر دیا ہے۔ اب جلدی "آریہ مسافر" اپنے پاٹھکوں کی سیوا میں بدستور حاضر ہونا شروع کر دے گا۔

(سوامی ویدانند تیرتھ)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کی یہ سبھا مہاشہ شانتی پرکاش جی دہلی نواسی۔ شری کھانڈے راؤ جی۔

ودیا تربیہ جی۔ تتھا شری ماتو رام جی ملک پور ضلع حصار نواسی کی دھرم ہیت سرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہوئی پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ بھگوان ان تمام کی آتماؤں کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ دیویں۔

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

شری پنڈت دیس راج جی بھجنیک پبلک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نے تین دن لگاتار ۱۴ سے ۱۶۔ اگست تک لارنس روڈ آریہ سماج مندر میں اپنے منوہر اور رسیلے بھجنوں سے جنتا کو آنند کیا۔ پنڈت جی کے پراتہ و سائینکال بھجنوں سے سینکڑوں نرناریوں نے امرت رس پان کیا۔

مورخہ ۱۶۔ اگست روی وار سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت موہن لال جی جیل یکت تحفہ واسئے آپ بیتے حالات متعلقہ جیل یاترا سنائے۔ شری بھرانا دیو جی (سپتر شری پرنسپل سندر سنگھ جی) کی دھرم ہیت کے پرلوک گمن پر اظہار افسوس کیا گیا۔

(گوردتہ مل منتری)

شوک سماچار

پنڈت پریہ ورت جی ودیالنکار آچاریہ گوروکل سوپا کی ماتا شریمتی ہردیوی جی کا ۸۔ اگست ۱۹۳۹ء کو دیہانت ہو گیا ہے۔ شریمتی کی آیو اس وقت ۷۷ سال کی تھی۔ سبھا اس دکھ میں پنڈت پریہ ورت جی آچاریہ گوروکل سوپا کے ساتھ سہانوبھوتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ دیوانگت آتما کو سدگتی تتھا تمام سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

طبیعت خود بخود صاف ہو جائیگی۔

بقیہ "سواستھ رکھشا"

بازار سے سب وستوئیں الگ الگ لاکر پرتھم ان کو دھوپ میں سکھا دیں۔ پھر کوٹ کر اور کپڑ چھان کرکے الگ ڈاٹ دار صاف چوڑے منہ کی شیشی میں بھر کر رکھیں۔ پرنتو یہ دھیان اوشیہ رکھیں۔ کہ دوا نکالنے کے بعد فوراً ہی ڈاٹ لگا دیں۔ کھلی نہ رہنے دیں۔ نہیں تو ورشا کی وجہ سے یہ چورن سیل جاویگا اور شیگھر ہی بگڑ جاوے گا۔

ماترا اس چورن کی بڑوں کے لئے ایک ماشے سے کر تین ماشہ تک اور یووا استری پرشوں کو چھ ماشہ سے لے کر ایک تولہ تک لینا چاہئے۔ دن بھر میں ایک خوراک سے ادھک نہیں کھانا چاہئے۔ گرہستھیوں کو یہ چورن بنا کر ہر دم گھر میں رکھنا اُچت ہے اس سے سمے پر بڑا کام نکلتا ہے۔

اس لیکھ کا سار انش دھیان میں رکھنے کے لئے نیچے لکھے نیموں کو دھیان میں رکھیں:-

(۱) ورشا رتو میں ہلکا۔ تازہ۔ گرم۔ سندگدھ اور جٹھراگنی پردیپک بھوجن کرنا چاہیئے۔ یدی ان دنوں ایک سمے بھوجن کیا جائے۔ اور دوسرے سمے کیول دودھ ہی پیا جائے۔ تو سواستھ اچھا رہے گا۔

(۲) ندی۔ نالے۔ پوکھر۔ تالاب۔ جھیل اور جھرنوں کا جل ان دنوں میں کبھی مت پیو۔ نہ ان میں نہاؤ اور کھانا پکاؤ۔ کنو کنوئیں اتھوا نلوں کا جل استعمال میں لاؤ۔

(۳) ان دنوں ورشا میں خوب نہانا بھیگنا سیلی جگہ میں رہنا۔ اور گیلے کپڑے پہننا روگ مول لینا ہے۔ اس سے سدا بچو۔

(۴) تندرستی۔ طاقت پیدا کرنے۔ اجیرن سے بچنے اور جٹھراگنی کو تیبر بنائے رکھنے کے لئے ان دنوں دیایام اوشیہ کرو۔

(۵) روگ اُتپن کرنے والے نیچ مکھی مچھروں سے سویم بچو۔ اور سانیہ لوگوں کو بھی ان سے اُتپن ہونے والی بھینکر بیماریوں کو لکھیں جاننے۔ انہیں بھی سمجھاؤ۔

(۶) جب کبھی قبض اجیرن معلوم پڑے تبھی ایک دو سمیہ اُپواس کر ڈالو۔ یدی اس پر بھی طبیعت ٹھیک نہ ہو۔ تو ہمارا بتایا ہوا اُپریکت "سکھ ورچن چورن" کھا کر پیٹ صاف کر لو۔ اور اس کے بعد

سنسار انتی کی اور

سچ بلوانے کی دوا

ڈاکٹر ڈی۔ ڈی ہاؤس نے ایک ایسی دوا ایجاد کی ہے۔ جو آدمی کو کھلا دینے سے وہ سچ کے سوا اور کچھ نہیں بول سکتا۔ اس دوا کا نام Truth Sexum ہے۔ جانچ کے وقت ملزم کو ایک چیر پھاڑ کی میز پر سلا دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے بدن میں سوئی کے ذریعہ دوا داخل کی جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس آدمی کو میٹھی سی نیند آنے لگتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ سچ ہی بولتا ہے۔

ویدک شاستر میں Scopolamin بعض اوقات "ٹروتھ سیرم" کوئی نئی دوا نہیں ہے۔ پہلے بھی یہ ہلکی نیند لانے کے لئے دی جاتی تھی۔ ڈاکٹر ہوس نے کئی بار دیکھا کہ آدمی سوتے وقت کئی بار ایسی ایسی باتیں بکتے ہیں۔ جن کا انہیں علم نہیں ہوتا۔ انہوں نے سوچا۔ شائد یہ دوا آدمی کے ہوش و حواس کو ختم کر دیتی ہے۔ مگر یاد داشت جوں کی توں رہتی ہے۔ اور آدمی کسی بھی سوال کا جو وہ جانتا ہے۔ ٹھیک ٹھیک جواب دے سکتا ہے۔

ڈاکٹر ہاؤس کہتے ہیں۔ کہ ——

بیداری کی حالت میں جو باتیں چھپی رہتی ہیں۔ انہیں یہ دوا اصلی حالت میں ظاہر کراتی ہے۔ ایک بات چھپا کر دوسری جھوٹی بات بنا کر کہنے کی انسان میں جو طاقت ہوتی ہے۔ وہ اس حالت میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس لئے سوالات کے جوابات ملتے ہیں۔ وہ صحیح ہوتے ہیں۔

غالباً پانسو تجربات کئے جا چکے ہیں۔ اب تک کسی میں ناکامیابی نہیں ہوئی۔ اس ایجاد سے مجرموں کو پکڑنے میں بڑی سہولت مل رہی ہے۔ جیل میں جو بے گناہ بڑی بڑی تکلیفیں جھیل رہے ہیں۔ انہیں رہائی مل رہی ہے۔ اور اصلی مجرموں کا پتہ لگا کر انہیں سزا دی جا رہی ہے۔ مقدمے کے وقت جن باتوں کا پتہ نہیں لگتا تھا۔ وہ بھی اس دوا کے ذریعہ ظاہر ہو رہی ہیں۔

خط و کتابت کرتے سمے چِٹ نمبر کا حوالہ دیں

اپنے دیش کی بات

ہندوستان کی تجارت زمانہ قدیم میں

قرون وسطی میں ہندوستان دنیا کا اقتصادی مرکز تھا۔ موجودہ زمانہ کے خیال اور نظریہ کے مطابق اگر پرانے ہندوستان کو دیکھا جائے۔ تو ہندوستان صنعتی اور تجارتی ملک تھا۔ ہر قسم کی مصنوعات ہندوستان میں تیار ہوا کرتی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی قیمتی چیزیں۔ جواہر اور دستکاری کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ ان کا تبادلہ دوسرے ملکوں سے سونے کے عوض میں ہوا کرتا تھا۔

ہندوستان سے نفیس اور قیمتی چیزوں کی نکاسی اس قدر تھی۔ کہ گویا ساری دنیا کا سونا سمٹ کر ہندوستان چلا آیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ روم بھی اپنے ملک سے سونے کے نکل جانے پر شکوہ کناں تھا۔ پلینی رومن مورخ نے لکھا تھا کہ:۔

"ہمارے ملک کا بہت سا روپیہ ہندوستان کی طرف بہا چلا جا رہا ہے"۔

پہلے زمانہ میں ہندوستانی تجارت کی سربلندی اور ہندوستانی مصنوعات کی قابل رشک برآمد اور نکاسی کا کھلا ثبوت ہے دوسرے ملک والوں کا یہ تخیل ہے۔ کہ ہندوستان میں سونے کی بہت زیادہ کھپت ہے۔ یہ خیال اس وقت تک کئی دماغوں میں موجود ہے۔

ہندوستان اپنی کچی پیداوار سے مصنوعات تیار کیا کرتا۔ اور انہیں یہاں کے باشندے اپنے ہی بنائے ہوئے جہازوں پر ایک طرف تو براہ خلیج ایران یورپ عرب اور دوسری طرف چین و جاپان لے جایا کرتے تھے۔

ہندوستان کی تجارت اور صنعت تو اتنی قدیم چیز ہے۔ کہ پروفیسر ویبر کے قول کے مطابق:۔

"تین ہزار سال قبل از مسیح بابل اور ہندوستان کے درمیان تجارت ہوتی تھی۔ اور مصر کے مقبروں میں دو ہزار سال قبل مسیح مردوں کی لاشیں ہندوستان کی عمدہ نفیس اور باریک ململ میں لپٹی پائی گئی ہیں"۔

کون سا ہنر تھا۔ جو ہندوستانیوں کو نہیں آتا تھا۔ اور کون سی صنعت تھی جسے ہندوستانی ہاتھوں نے ترقی نہ دی ہو۔ انسانی ضروریات کی اکثر و بیشتر چیزیں ہندوستان میں تیار ہوا کرتی تھیں۔ کپڑا بننے کا کام۔ لوہا گلانے اور اس سے مختلف چیزیں بنانے کا کام۔ لکڑی سے مصنوعات تیار کرنے کا کام۔ دھاتوں اور قیمتی پتھروں کا کام۔ اور مختلف قسم کے بہترین رنگ تیل اور عطر وغیرہ اور سب چیزیں اسی ملک میں تیار ہوا کرتی تھیں۔ غرضیکہ ہندوستان اپنی ضروریات میں کسی دوسرے ملک کا محتاج نہ تھا۔ بلکہ ہندوستان سے تجارت کرنا دوسرے ملک باعث فخر سمجھتے تھے۔ اور ہندوستان کی مصنوعات کو خریدنا بھی۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

— انگلستان میں ہر صبح ایک کروڑ بیس لاکھ اخبار بکتے ہیں۔ اور شام کو شائع ہونے والے ستر لاکھ اخبار بکتے ہیں۔ ایک کروڑ پچاس لاکھ سنڈے ایڈیشن شائع ہوتے ہیں۔ اور ۳۱۱۹ مختلف میگزین شائع ہوتے ہیں۔

— انگلستان میں "ملکہ الزبتھ" نامی ایک نیا جہاز تیار ہو رہا ہے۔ یہ جہاز ۱۰۳۱ فٹ لمبا ہوگا۔ اس میں پچاسی ہزار ٹن مال کے علاوہ ۲۴۱۵ مسافر سفر کر سکیں گے۔

— جنوبی کیلیفورنیا میں عینکوں کے ایسے شیشے تیار ہو رہے ہیں۔ جو کبھی نہیں ٹوٹیں گے۔ آج کل کے شیشوں کی نسبت یہ شیشے بہت ہلکے ہوں گے۔ اور ان سے روشنی کی چمک آنکھوں پر نہیں پڑیگی۔

— جاپان میں ان دنوں ۵۰۰ لڑکے ہوابازی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

گوروکل کانگڑی کا

برہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے اور چت کو پرسن رکھتا ہے۔
قیمت:۔ آٹھ آنے (۸/) فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں دانتوں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے۔
قیمت آٹھ آنے فی شیشی۔ تین شیشی ۱/۴

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور (یو۔پی)
ایجنٹ افریقہ:۔ چیپ سٹور نیروبی (کینیا کالونی)

سواستھ رکھشا

(گذشتہ سے آگے)

ورشا رتو کے نیم

(از شری ستیندر ناتھ جی وئید راج آگرہ)

طور پر مچھر اپنا جیون نرداہ پسپتیوں کا رس چوس کر کرتا ہے۔ اور منش کو کوئی وشیش ہانی نہیں پہنچاتا۔ پرنتو مچھر صاحب کی میم صاحبہ عام طور پر انبہ پرانیوں کا خون چوس کر ہی رہتی ہے۔ ناری مچھر جب گربھ وتی ہوتی ہے۔ تب اپنے گربھ کی تپشٹی کے لئے ادھک خون پیتی ہے ؛

آج کل سیل۔ گھاس۔ پھونس۔ میلا کوڑا کرکٹ اور جگہ جگہ پانی بھرا رہنے کے کارن مچھروں کا بہت زور رہتا ہے۔ لوگ گرمی کے کارن کمبل یا چادر آدی نہیں اوڑھ سکتے۔ اس لئے شریر کھلا رہتا ہے۔ راتری کو جب لوگ گہری ندرا میں سوتے ہیں۔ تب یہ ہاتھ پاؤں آدی میں کاٹ لیتے ہیں۔ جب یہ کاٹتے ہیں تب ان کا وش ہمارے شریر کے رکت میں پہنچ کر انیک

پرکار کے روگ پیدا کرتا ہے ؛

مچھروں سے بچنے کے لئے انیک پرکار کی مسہریاں آج کل تیار ہو گئی ہیں۔ جس کا اُپیوگ اوشیہ لابھ دایک ہے۔ مسہری ارتھات مچھر دانی لگا کر سونے سے مچھر مکھی سے بچاؤ ہو کر خوب گہری اور آنند دائینی نیند آتی ہے۔ مچھروں کے مارنے کے لئے آج کل انیکوں نئی نئی باتیں نکالی جا رہی ہیں۔ اور نتیہ نئی سوچی جا رہی ہیں۔ فلٹ آدی کئی پرکار کی زہریلی دوائیاں چھڑکنے کی نکلی ہیں۔ پرنتو یہ چیزیں مہنگی پڑتی ہیں۔ ہماری رائے میں گھروں میں کوٹھے۔ بیٹھک۔ سنان گرہ۔ شوچ آلیہ اور بھنڈار گرہ آدی استھانوں میں گندھک اور نیم کے پتوں کو جلا کر دھواں کرنا اچھا ہے۔ اس سے یہ جنتو (مچھر مکھی) ستیگھر مر

(۳) روگ اُتپن کرنے والے جنتوؤں سے بچنا — ان دنوں میں روگ پھیلانے والے جنتوؤں میں مکھی اور مچھر یہی دو مکھیہ ہیں۔ ان دونوں سے بچنا پرتیک منش کا کرتویہ ہے۔ یہی دونو جنتو بہ پرکار ہمارے شریر میں روگ اُتپن کرتے ہیں یہ جاننا اوشیک ہے ؛

مکھی بہت ہی گندہ جانور ہے۔ اس سے جہاں تک بچا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ بھوجن پر بیٹھے اسے نہ ہی کھانا اچھا ہے۔ مکھی کو گندگی سے پریم اور صفائی سے چڑ ہوتی ہے۔ اس لئے یہ گندے مل۔ پیپ۔ کف۔ پاخانہ اور لید آدی گندی چیزوں پر بیٹھتی ہے۔ پھر وہاں سے اُڑ کر بھوجیہ پدارتھوں مٹھائی پھل آدی پر جا بیٹھتی ہے۔ جس سے اس کے پیر اور پنکھوں میں لگی ہوئی گندگی کے کن بھوجیہ پدارتھوں میں لگ جاتے ہیں۔ ان گندگی لگے ہوئے پدارتھوں کے کھانے سے روگ اوشیہ ہی ہو جاتے ہیں۔ بازاروں میں حلوائیوں کی دوکانوں میں مٹھائی۔ دودھ۔ دہی۔ ربڑی کھلے ہوئے رکھے رہتے ہیں۔ ان پر سینکڑوں مکھیاں بھنکا کرتی ہیں۔ اور دن بھر بازاروں کی دھول اڑ کر ان پر پڑا کرتی ہے۔ ایسی دوشت مٹھائی یا پکوان کو جو منش کھاتے ہیں۔ وہ ہی ہیضہ (کالرا) پیچش (ڈائی سنٹری) موتی جھارا (ٹائی فائیڈ فیور) اکھنے روگ (ڈفائٹیس) آدی روگوں میں گرست ہوتے ہیں۔ اس لئے شکشت لوگوں کا یہ کرتویہ ہے کہ وہ سادھارن لوگوں کو ایسی مٹھائی دودھ آدی بھوجیہ پدارتھوں جن پر مکھیاں بھنکتی ہوں نہ کھانے کی شکشا دیں۔ اور ان کا یہ بھی کرتویہ ہے کہ وہ دودھ مٹھائی والوں کو اپنی مٹھائیوں کو شیشے دار یا جالی دار کیسوں یا الماریوں میں رکھ کر بیچنے کی ہدایت کریں ؛

اس گندے جنتو (مکھی) سے بچنے کا سب سے اچھا اور سُگم اُپائے یہ ہے۔ کہ ان دنوں میں جو کچھ بھی آپ کھانا کھائیں، گرم کھائیں۔ دال۔ روٹی۔ دودھ مٹھائی آدی جس کسی چیز کو کھانے کی آپ کی اچھا ہو اُسے جب وہ تازی بنی ہو۔ اور کچھ گرم ہو تبھی کھائیں۔ کیونکہ تازے گرم پداستھوں پر مکھی کبھی نہیں بیٹھتی ؛

مچھر دو پنکھوں والا (دوپہیا) اور چھ پنکھوں والا (شٹ پیا) اُڑنے والا ایک کیڑا ہے۔ اس کو اندھیرا اور سیل ہمیشہ پسند ہوتی ہے۔ اس دُشٹ جنتو کے نر اور ناری (مادہ) کرکے دو بھید ہیں۔ عام

جانتے ہیں ؛

بدی سب سے پہلے یہ بات رکھی جائے جس سے مچھر پیدا ہی نہ ہونے پاوے۔ تو ان سے بچنے اور ان کو مارنے آدی کی تدبیر ہی نہ سوچنی پڑیں۔ پرنتو ایسا کب ہو ایسا تو تبھی ہو سکتا ہے۔ جب گھر کے آس پاس گندہ کوڑا۔ گھاس۔ گھوڑے کی لید اور پیچڑ نیچے آدی نہ ہوں۔ زیادہ اندھیرے والا مکان ہونا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ مچھر اندھیرا پسند کرتے ہیں۔ سورج کی چکا چوند اور پرکاش کو یہ نہیں سہہ سکتے۔ کھلا ہوا ہوادار اور جس میں پرتیک کوٹھے میں پرکاش پہنچ سکے۔ اور سیل نہ ہونے پاوے ایسا مکان رکھنا مچھروں سے سُرکھشت رہتا ہے ؛

اس پرکار مکھی اور مچھر ان دونو روگ اُتپادک جنتوؤں سے پرتیک منش کو بچنا چاہیئے ؛

(۴) قبض (اجیرن) سے بچنا — اجیرن ایک بہت بُرا روگ ہے۔ اس سے سدا بچنا چاہیئے۔ اس سے بہت سے روگ پیدا ہوتے ہیں۔ اس رتو میں اگنی مند ہو جانے سے پرایہ قبض ہو جایا کرتی ہے۔ قبض کے ہونے سے اُدر وکار۔ اُدر شول، جوڑ۔ رکت وکار آدی روگ ہوتے ہیں۔ یدی ان دنوں کسی کو قبض ادھک رہتا ہو۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ ہمارا آگے لکھا "سُکھ ورِیچن چُورن" بنا کر رکھیں۔ جب کبھی دو تین دست کرنے ہوں۔ اس کو ہمیشہ ہی لیتے رہیں۔ پرنتو ہر روز دست آور چورن آدی لینا ٹھیک نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے آنتوں کی پاچن شکتی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب کبھی سخت قبض (کانسٹی پیشن) ہو۔ تب اس کو نہار منہ سویرے اٹھ کر یا راتری کو سونے سے پہلے پھانک کر اوپر سے گرم جل پینا چاہیئے۔ جب دو تین دست ہو کر پیٹ صاف ہو جاوے۔ تب کھچڑی دال بھات کھاویں۔ جب تک دو ایک دست صاف نہ ہو جاویں۔ تب تک کچھ بھی کھانا ٹھیک نہیں ہے ؛

نسخہ یہ ہے :-

(۱) سناء کی پتی نئی ۲½ تولے۔
(۲) سونف نئی " "
(۳) بڑی ہرڑ کا بکل " "
(۴) سیندھا نمک " "
(۵) پھول گلاب " "
(۶) نسوتھ کی چھال " "

اس کے بنانے کی ودھی یہ ہے کہ:-

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی ککرے اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے ؛

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ڈی میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کا سا اثر ہے ؛

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سُرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں ؛

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸/)

چار آنے (۴/)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ
امرتسر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش ؛

پتہ:- گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Regd. No L.435. Telegrams: "Prakash" Phone No: 2367.

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر:- منشی علاوپوری

چندہ
سالانہ:- للعہ روپے ششماہی عہ
سہ ماہی عہ ـ برہما ۵ روپے
ودیش چھ روپے

جلد نمبر ۳۵ | اتوار:- ۱۱ بھادوں سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۴

ستیاگرہی ویروں کا سواگت

کفن سر پر لپیٹے سر بکف ہو کر گئے تھے تم
مگر پلٹے ہو لیکر خلعتِ نصرت مبارک ہو!

شہنشاہِ دکن کو تاجِ دکن مبارک ہو
لوائے ادم کی ویرو! تمہیں رفعت مبارک ہو!

ڈسپلن پر تمہارے رشک ہوتا ہے حریفوں کو
تمہیں ہمت مبارک ضبط کی قدرت مبارک ہو!

لڑا دی جان تک لیکن نہ اپنے دھرم کو چھوڑا
تمہیں ابھمان جانی کے ابھی جرأت مبارک ہو!

ہزاروں سنکٹوں میں بھی نہ متزلزل ہوئے ہرگز
تمہیں غیور قوموں سی یہی غیرت مبارک ہو!

نویدِ نصرتِ حق سنتے ہی میں نے لکھا ویرو!
ہمیشہ تک تمہیں یہ نصرت حرمت مبارک ہو!

(از خورشید علی پوری)

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد ساتواں کھنڈ

اس کو پتا نے کہا — "ہے سومیہ! جیسے بڑی اینڈھن سے پرچنڈ اگنی کے جگنو مانند ایک انگارے بچے ہوئے کو کوئی لے لے۔ اور اسے تنکوں سے ملا کر جلائے۔ تو بھی اس سے بہت گھاس پات جل سکتا ہے۔ ایسے ہی تیری ۱۶ سولہ کلاؤں میں سے ایک کلا شیش رہ گئی تھی۔ وہ انّ سے سنبھیت کی ہوئی بہ جوتت ہو گئی ہے۔ اس سے اب تُو ویدوں کو انوبھو کرتا ہے۔ اس کارن ہے سومیہ انّ مئے ہی من ہے۔ جل سے پران ہے اور تیجومئی بانی ہے"۔

لمبیے ادا ہرنوں سے تب وہ اپنے پتا کے اُپدیش کو سمجھ گیا۔

آٹھواں کھنڈ ارون کے پتر اوالک نے اپنے پتر شویت کیتو کو کہا — "سومیہ! تُو مجھ سے سوپن کے ستھانت کو سار کو جان لے۔ جس اوستھا میں یہ آتما سوپتی نام ہوتا ہے۔ تب پیارے وہ ست سے شدھ ساکھشی سوروپ سے سمپن ہوتا ہے۔ اپنے شدھ سوبھاؤ میں مگن ہوتا ہے۔ اور اپنے سوروپ کو پراپت ہوتا ہے۔ اس سے اس آتما کو سشپتی میں سوپتی ایسا کہتے ہیں۔ وہ اپنے ساکھشی سوروپ میں ہی لین ہوتا ہے۔ جاگرت اوستھا میں آتما درتی سے بھاوؤں میں مگن رہتا ہے۔ اپنے آپ کو درتی سوروپ ہی سمجھنے لگ جاتا ہے۔ پرنتو سشپتی میں ورتیوں سے الگ ہو کر کیول اپنے شانتی سوروپ میں پراپت ہوتا ہے۔ اگیان اور گاڑھ تر کرم بندھن کے کارن آتما کو اس اوستھا میں اپنے سوروپ کی پرتیتی نہیں ہوتی۔ جیسے وہ پکھشی جو سوتر سے بندھا ہوا ہو دشا دشا کو اُڑ کر کہیں بھی آشرا نہ پا کر تھک کر پھر بندھن کو ہی آشرا بناتا ہے۔ جہاں بندھا ہوا ہو وہیں بیٹھ جاتا ہے۔ نشچے ایسے ہی پیارے وہ برتی سوروپ بنا سوامن آتما دشا دش کو دوڑ کر بھٹک کر کہیں بھی آشرا نہ پراپت کر کے انت میں پران کو ہی آشرا بناتا ہے۔ سشپتی میں اپنے سوروپ میں ہی وشرام کرتا ہے۔ پیارے شدھ ساکھشی ساکھشی سوروپ کے بندھن والا ہی من ہے۔ یہ اپنشد ... (مسلسل)

ژرگ وید اوم یجروید

ویدامرت

سام وید اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओउम स्वाहा यज्ञं कृणोतनेन्द्राय यज्वानो गृहे तत्रं देवां उपह्वये

(رگ وید منڈل ۱- انوواک ۴- سوکت ۱۳- منتر ۱۲)

(اوم) سواہا یگیم کرنے تیندرائے یجوانو گرہے تترم دیوام اُپ ہوئیے۔

پدارتھ:- ہے شلپ ودیا کے سدھ یگیہ کرنے اور کرانے والے وِدوانو! اتم لوگ جیسے جہاں (یجونہ) یگیہ کرتا کے (گرہے) گھر یگیہ شالہ تتھا کشلتا سے سدھ کئے ہوئے دمان آدی یانوں میں (اندرائے) پرم ایشوریہ کی پراپتی کے لئے پرم وِدوانوں کو بُلا کر (سواہا) اُتم کریا سموہ کے ساتھ (یگیم) جس تینوں پرکار کے یگیوں کو (کرنوتن) سدھ کرنے والے ہوں۔ ویسے وہاں میں (دیان) ان اُکت چیز شریشٹھ وِدوانوں کو (اُپ ہوئیے) پدارتھ کے ساتھ بُلاتا رہوں۔

بھاوارتھ منشی لوگ ودیا تتھا کریا وان ہو کر ہتا یوگیہ بنے ہوئے ستھانوں میں اُتم وچار سے کریا سموہ سدھ ہونے والے کرم کانڈ کو نتیہ کرتے ہوئے۔ اور وہاں وِدوانوں کو یا آپ ہی ان کے سمیپ جا کر ان کی ودیا اور کریا کی چترائی کو گرہن کریں۔ ہے سجن لوگو! تم کو ودیا اور کریا کی کشلتا آلسیہ سے کبھی نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ کیونکہ ایسی ہی ایشور کی آگیا سب منشیوں کے لئے ہے۔

اس تیرھویں سوکت کے ارتھ کی اگنی آدی دویہ پدارتھوں کے اُپکار لینے کے ددھان سے بارھویں سوکت کے ابھپرائے کے ساتھ سنگتی جاننی چاہیئے۔ یہ بھی سوکت سائن آچاریہ آدی تتھا یوروپ دیشیوں ولسن آدی صاحبوں نے ویپریت ہی ورنن کیا ہے۔ یہ تیرھواں سوکت اور ۲۵ واں ورگ سماپت ہوا۔

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا ویہ امرت

ओउम् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्यमा ।
शंन इन्द्रो बृहस्पतिः शं नो विष्णुरुरुक्रमः (رگ وید ۱-۹۰-۹)

پرم ہتر بھگوان وہ، ورنیہ پرمہ رُدپ
پرودوں کا رکھشک سوئم وہ پراکرمی سُمہان
شانت ہمارے ہو رہیں کریں سدا کلیان
بُکتی اور سنسار سکھ ہمیں دان کریں دیو!
منتر ومن اور آریا اندر ہمیں سرو
سدا ہمارے پرکریں سدا ہی سب کو شانت

سب کا کرتے نبائے سدا بلوان جگ بھوپ
دیا پک سارے وشو میں دیو وہی بھگوان
ہوں سکھ شانتی پرد سدا اسمدرتھ بھگوان
شم بھنڈار سر شانت کر ہم دیو سوئم ایو
ہو کر اپنی کرا وشنو بھی۔ دیو شانت دیں سرو
ان سب کی اتی کرپا سے ہوں ہم نہیں اشانت

چنے ہوئے پھول

(۱)

"تمام دکھ اور گناہ خواہشات نفسانی اور ضروریات انسانی سے پیدا ہوتے ہیں جس شخص کی ضروریات سب سے کم ہیں وہ سب سے زیادہ خوش ہے۔ جس کو مطلق کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ بالکل آسودہ ہے۔"

(مہاتما گوتم بدھ)

(۲)

"نرک کے تین دروازے ہیں۔ پہلا کام دوسرا کرودھ۔ تیسرا لوبھ۔ ان چیزوں سے انسان خود کو مٹاتا ہے۔ لہٰذا انہی تینوں چیزوں کو ترک کرنا چاہیئے۔"

(بھگوان شری کرشن)

(۳)

"راگ کے برابر دنیا میں کوئی بیماری نہیں۔ اور راگ ہی سب سے زیادہ دکھ دینے والا ہے۔ اور ترک دنیا کے برابر کوئی چیز سکھ دینے والی نہیں۔" (نامعلوم)

(۴)

"انسان وہی عقلمند اور ہمت والا ہے جو سب کاموں کو چھوڑ کر اور آتما کے دھیان میں مشغول رہ کر دنیا کے بندھن سے چھوٹنے کی کوشش کرتا ہے۔" (سنگر آچاریہ)

(۵)

"اے خدا میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے وہ چیز کبھی نہ دینا جس کو میں پسند کرتا ہوں۔ اور نہ ہی وہ جو کہ نقصان پہنچانے والی اور برے راستے پر چلانے والی ہو۔"

(سکراٹیز)

(۶)

"جس طرح پارس میں لوہا چھونے سے سونا ہو جاتا۔ اور گنگا میں کوئی ندی ملنے سے ہی گنگا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک بے دل آدمی سادھوؤں کی صحبت میں بیٹھنے ہی سے نجات پا جاتا ہے۔" (سوامی رامانند)

(۷)

"کوئی کام دنیا کا ناممکن نہیں۔ اللہ ناممکن بے وقوفوں کی زبان کی ڈکشنری کا لفظ ہے۔"

(نپولین بونا پارٹ)

(۸)

"دنیا اس کی دشمن ہے جو دنیا کو چاہتا ہے۔"

(ایک فقیر)

روڈیشیا میں بھرتی

(... ۲۳- اگست) ساؤتھ روڈیشیا ... کا خاص اجلاس ۲۸- اگست ... گیا ہے۔ جس میں برطانیہ کے فوجی ... کے بل کی طرز کا ایک بل پاس کیا ... گا۔ کل سے اس ملک میں مقامی طور ... والنٹیروں کی بھرتی شروع ہو جائیگی +

ہٹلر کا انتباہ

(... ۲۳- اگست) جرمنی برطانیہ کو اس ... کی اجازت نہیں دے گا۔ کہ وہ کسی ... ملک کو کوئی اس قسم کی گارنٹی دے۔ ... ہے کہ جرمنی کے اہم حقوق و مطالبات ... پر اثر پڑے +

ہانگ کانگ میں خطرہ

(ہانگ کانگ ۲۳- اگست) ہانگ ... تبہ کے چینی علاقہ سے برطانوی ... علاقہ کو جانے والی سڑکوں کے تمام پلوں کو ... گرادینے کے احکام جاری ہو گئے ہیں۔ ... معلوم ہوا ہے۔ کہ جزیرہ نما کالون کے ... علاقہ کے جس کا رقبہ چار سو مربع میل ہے۔ ... تمام غیر ملکی بچوں اور عورتوں سے احکام ... درخواست کی ہے۔ کہ وہ احتیاطی تدابیر ... کے طور پر شہر میں آجائیں +

امرت سر جیل میں بھوک ہڑتال

(امرت سر ۲۳- اگست) معلوم ہوا ... کہ ایک نامی ڈاکو پرتاپ سنگھ کے ... ایک عورت کو ملاقات کی اجازت ... نہ دئے جانے کے خلاف بطور احتجاج کے ... مقامی سب جیل کے ۵۷ زیر سماعت ... حوالاتیوں نے کل بھوک ہڑتال کر دی۔ آج ... سے ۴۳ نے بھوک ہڑتال ترک ... کر دی ہے۔ اور اب صرف ۱۴ بھوک ہڑتال ... پر ہیں +

جرمنی اور روس کے درمیان معاہدہ

(لندن ۲۳- اگست) روس اور ... جرمنی میں ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ ... اقدام نہ اٹھائے جانے کا معاہدہ طے ... پا جانے سے۔ جرمنی اور غیر ملکی پولیٹیکل حلقوں ... نے حیرانی کی ایک زبردست ... لہر پیدا کر دی ہے۔ پولیٹیکل حلقوں کے ... خیال میں جرمنی نے اپنی چال سے فرانس ... اور برطانیہ کو ایک نا قابل برداشت ضرب ...

آریہ ڈکٹیٹروں و ستیاگرہیوں کا دہلی میں سواگت

(دہلی ۲۳- اگست) آج صبح پشاور ایکسپریس میں ساتوں ڈکٹیٹر اور سینکڑوں آریہ ستیاگرہیوں نے آنا تھا۔ ان کے استقبال کے لئے ہزاروں سکھ۔ جینی۔ سناتنی اور آریہ سماجی بھائی پہانہ ۵ بجے سے ہی سٹیشن پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ کچھ معززین یہ تھے شری گھنشیام سنگھ جی گپت۔ لالہ دیشبندھو جی گپتا۔ لالہ نارائین دت۔ پروفیسر سدھاکر سیٹھ دیگل کشور برلا اتیادی۔ جونہی گاڑی سٹیشن پر پہنچی۔ فضا ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اکت نیتاؤں نے ساتوں ڈکٹیٹروں کا پُرجوش سواگت کیا۔ انہیں پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا۔ سجی ہوئی کاروں میں بٹھا کر بھیجی باغ میں جلوس کی شکل میں لے جایا گیا۔ جہاں پبلک سواگت کا انتظام تھا۔ چونکہ دہلی سٹیشن پر بہت بھیڑ تھی۔ اس لئے کئی بھائی نئی دہلی سٹیشن سے ہی گاڑی میں سوار ہو کر اپنے لیڈروں کے سواگت کے لئے آئے تھے۔ جونہی آریہ نیتا و ستیاگرہی منڈپ میں پہنچے۔ ایک بار پھر ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے فضا گونج اٹھی +

کنیا گوروکل ہاتھرس کی برہم چارنیوں نے سواگت کا گیت گایا۔ اس کے بعد شری گھنشیام سنگھ جی گپت نے ایک تقریر کی +

شری گھنشیام سنگھ جی کی تقریر

جس میں انہوں نے دھرم یدھ کے سب ڈکٹیٹروں کا سواگت کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہوں نے جس طریقہ سے یُدھ کو چلایا ہے۔ اس پر سارے بھارت ورش کو ناز ہے۔ اندولن شروع ہونے سے پہلے لوگوں کو سندیہ تھا۔ کہ آریہ سماج یُدھ کی پوترتا کو نہیں رنبھا سکے گا۔ لیکن ستیاگرہیوں نے جس تیاگ۔ ڈسپلن اور پوترتا کا ثبوت دیا ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اور اس یدھ میں سپھلتا کے لئے ایشور کی کرپا کے ساتھ ساتھ ان کا تیاگ اور تپسیا بھی شامل ہیں۔ آخر میں آپ نے پھر ان ستیاگرہیوں اور نیتاؤں کا سواگت کیا +

مہاتما نارائین سوامی جی کا بھاشن

حیدر آباد یدھ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائین سوامی جی نے ستیاگرہی ڈکٹیٹروں کی طرف سے اس سواگت کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک مختصر سا بھاشن دیا۔ اور فرمایا۔ کہ ستیاگرہ سے سمبندھ رکھنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ جیل خانہ کے اندر ستیاگرہیوں کو اتنا کشٹ نہیں بھوگنا پڑتا۔ جتنا باہر والوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر جیلوں سے باہر رہنے والے اپنا کرتویہ پورن روپ سے پالن نہ کرتے۔ تو یہ دھرم یدھ اتنی جلدی سپھلتا سے سماپت نہ ہوتا +

آریہ سماج کی وجے حیدر آباد کی سرکار نے یہ پرن کر رکھا تھا۔ کہ اصلاحات اس وقت تک نہ دی جائیں گی۔ جب تک ستیاگرہ بند نہ کیا جائے گا۔ لیکن آپ لوگوں کی کوشش کی بدولت نظام سرکار کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑا۔ ایشور کی کرپا سے اور شری گھنشیام سنگھ گپت۔ لالہ دیشبندھو گپتا اور سارے آریہ جگت کے واسیوں کی کوششوں کی بدولت ہی نظام سرکار کو اتنی جلدی آریہ سارودیشک سبھا سے سمجھوتہ کرنا پڑا +

آخر میں مہاتما جی نے پھر ایک بار سواگت کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور ستیاگرہی ڈکٹیٹر لالہ نارائین دت جی ٹھیکیدار کی کوٹھی پر تشریف لے گئے +

راستہ میں بھی سواگت

راستہ میں بھی بمبئی۔ منماڑ۔ کھنڈوہ۔ اٹارسی۔ بھوپال۔ جھانسی۔ گوالیار۔ آگرہ۔ متھرا اور کئی دوسرے مقامات پر آریہ بھائیوں اور ہندوؤں کی طرف سے سواگت کیا گیا۔ اور مان پتر دئے گئے۔ دہلی میں رات کو ملکہ کے باغ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مان پتر بھینٹ کئے گئے اور تقریریں ہوئیں۔ علاوہ ازیں لالہ نارائین دت کی کوٹھی پر ڈکٹیٹروں کے اعزاز میں ایک پرتکلف پارٹی دی گئی۔ اور بھی کئی اصحاب کی طرف سے دعوتیں دی گئیں +

لاہور میں آمد

مہاشہ کرشن جی۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ پنڈت گیا نیندر جی اور پنڈت بدھ دیو جی ۲۵- اگست کو بمبئی ایکسپریس میں دہلی سے روانہ ہوں گے۔ اور مہاتما نارائین سوامی۔ کنور چاند کرن شاردا اور سا گورودھر یندر شاستری میرٹھ سے لاہور کے لئے روانہ ہوں گے۔ یہ سارے نیتا انبالہ میں اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور وہاں سے ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ پر چلیں گے۔ اور شام کو ۷ بجکر ۳۵ منٹ پہلا ہو پہنچ جائیں گے۔ راستہ میں ان کا ہر جگہ سواگت کرنے کی پنجاب ستیاگرہ سمتی نے اپیل کی ہے۔ لاہور نواسی بھی شاندار سواگت کریں گے۔ رات کو ۸½ بجے گورودت بھون لاہور میں سوامی ستیانند جی کی صدارت میں پبلک جلسہ ہوگا۔ جس میں ساتوں ڈکٹیٹروں اور چار سو ستیاگرہیوں کو جو ان کے ساتھ آئیں گے۔ مبارک باد دی جائے گی +

جنگ شروع ہونیکا امکان

(وارسا ۲۲- اگست) باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ روس اور جرمنی کے درمیان معاہدہ طے پا جانے سے صورت حالات نہایت نازک ہو گئی ہے۔ اور شاید اس ہفتہ کے اندر اندر جنگ شروع ہو جائے گی۔ برلن کے اخباری نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ ۲۷- اگست کو ہٹلر ٹاننبرگ میں جو تقریر کرنے والا ہے۔ وہ نہایت ہنگامہ خیز ہوگی +

ریاستیں اور فیڈریشن

(شملہ ۲۲- اگست) ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ ایوان والیان ریاست کی درخواست پر والیسرائے ہند نے ۲۱-۲۲- اگست کو والیان ریاست کی سٹینڈنگ کمیٹی سے ملاقات کی جنہوں نے فیڈریشن کے متعلق حکومت کی پیشکش کو زیادہ قابل قبول بنانے پر اصرار کیا۔ والیسرائے نے متنازعہ امور کے متعلق والیان ریاست کی تسلی کر دی۔ اور تفصیلات میں چند تبدیلیاں کرنے کے وعدے پر سمجھوتہ طے پا گیا +

پنڈت مالویہ کی ودھائی

(ناگپور ۲۳- اگست) پنڈت مدن موہن مالویہ نے کلکتہ سے آنریبل شری سیٹھ گھنشیام سنگھ گپت پریذیڈنٹ سارودیشک سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا کو حیدر آباد ستیاگرہ بند کرنے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:

"میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں اور کارکنوں کو حیدر آباد ریاست میں شہری اور دھارمک آزادی کے لئے قربانی اور تکلیف اٹھانے اور کامیابی حاصل کرنے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں +"

مشتری ہنگی ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی امر رچنائیں گیتا گان۔ سندھیا گان۔ ہندی رامائن۔ اُپنشد گان کا سیٹ اردو ۱۰/ ہندی ۱۲/ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں +

گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی

(لکھنؤ ۲۰ اگست) یو۔پی گورنمنٹ نے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کی بھاری رقم صوبہ میں گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی کیلئے مخصوص کر دی ہے۔ جو تیس سال سے کم عمر کے ان نوجوانوں کو دی جائے گی۔ جو کسی خاص صنعت کی ٹریننگ حاصل کرنا چاہیں گے۔ اور یہ وعدہ کریں گے۔ کہ ٹریننگ کے بعد وہ اس صنعت کو قائم رکھیں گے۔

یوروپ میں نازک صورت حالات

(لنڈن ۲۰ اگست) بین الاقوامی صورت حالات آج بہت نازک ہو گئی ہے۔ اگرچہ بظاہر خاموشی ہے۔ بہر حال برطانوی گورنمنٹ اپنے اس عزم سے سختی سے کاربند ہے۔ کہ اگر جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا۔ تو برطانیہ پولینڈ کی امداد کرے گا۔ وارسا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانوی قونصل جنرل نے پولینڈ میں رہنے والے برطانوی باشندوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر ان کے وہاں رہنے کی کوئی خاص وجہ نہیں۔ تو مناسب یہی ہے۔ کہ وہ وہاں سے چلے آئیں۔

صوبہ بمبئی میں قحط کا خدشہ

(بمبئی ۲۱ اگست) چونکہ صوبہ میں بارشیں نہیں ہوئیں۔ اور فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے قحط کے خدشہ کے مدنظر بمبئی گورنمنٹ نے ایک بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے غلہ اور چارہ کی برآمد پر پابندی لگا دی جائے گی۔

یونینسٹ پارٹی سے علیحدگی

(لاہور ۲۱ اگست) پولیس کے پے در پے لاٹھی چارج نے ...... بیگم رشیدہ لطیف باجی کو موجودہ گورنمنٹ کی حمایت سے دست کش ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یونینسٹ پارٹی سے علیحدہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

کانگرس ہاؤس کا سنگ بنیاد

(کلکتہ ۱۹ اگست) آج بعد دوپہر کو جب ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے کلکتہ کے مجوزہ کانگریس ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ تو ایک بھاری مجمع تقریب میں شرکت کیلئے آیا ہوا تھا۔

سمجھوتہ ہونے کی توقع

(لکھنؤ ۲۰ اگست) مولانا ابوالکلام آزاد نے آج شیعہ لیڈروں سے طویل بات چیت کی۔ گفت و شنید صیغۂ راز میں رکھی گئی ہے۔ لیکن امید کی جاتی ہے۔ کہ گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر ٹھوس نتائج برآمد ہو جائیں گے۔

"جسٹس آف پیس"

(کراچی ۲۰ اگست) معلوم ہوا ہے کہ کئی وفد اشتوں کی بنا پر گورنمنٹ سندھ کراچی اور بڑے بڑے شہروں میں "جسٹس آف پیس" مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ سندھ میں آنریری مجسٹریٹوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

ہندوستانی فوجیں باہر نہ جائیں

(شملہ ۲۱ اگست) سردار سنت سنگھ نے مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں کو ملک سے باہر بھیجنے کی مذمت کی جائے۔

سکیت میں بیگار کا خاتمہ

(کانگڑہ ۲۱ اگست) راجہ صاحب سکیت نے اپنے ۴۶ ویں جنم دن کے موقعہ پر اعلان کیا ہے۔ کہ بیگار ممنوع قرار دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مالیہ میں بھاری معافی دی گئی ہے۔

اچھوت نہ کہا جائے!

(سرینگر) مسٹر جگت رام ابرین نے اس دفعہ کے پرجا سبھا کے سیشن میں پیش ہونے کے لئے ایک بل بھیجا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ کوئی شخص کسی کے لئے "اچھوت" اور "چانڈال" وغیرہ الفاظ استعمال نہ کرے۔ جو شخص ایسا کرتا ہوا پایا جائے۔ اسے وہی سزا دی جائے جو توہین کے لئے دی جاتی ہے۔

مسٹر جواہر لال نہرو کا عزم چین

(الہ آباد ۲۰ اگست) پنڈت جواہر لال نہرو آج رات بعد از دوپہر بمرولی کے ہوائی اڈہ سے فرانسیسی ہوائی جہاز پر چین روانہ ہوئے۔ لوگ بھاری تعداد میں ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ جونہی ہوائی جہاز نے اوپر چڑھنا شروع کیا۔ لوگ

پولیس کا گھیرا توڑ کر اندر داخل ہو گئے۔ اور "انقلاب زندہ باد" کے نعرے لگانے شروع کئے۔ کانگریسی والنٹیروں نے جو بھاری تعداد میں آئے ہوئے تھے قومی جھنڈے لہرائے بھاری جوش و خروش کا اظہار کیا گیا۔

۴۵ ہزار مکانات پر ٹیکس

معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور میں جن مکانات اور عمارتوں پر ہاؤس ٹیکس تشخیص کیا گیا ہے ان کی تعداد ۴۵ ہزار ہے۔ ۱۹ اگست کو ۱۶-۹۰ اعتراضات داخل ہوئے۔

روس اور جرمنی میں گٹھ جوڑ

(لنڈن ۲۲ اگست) روس اور جرمنی میں ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ لنڈن میں جرمن سوویٹ معاہدہ کی خبر سے سٹاک مارکیٹ میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے ساری صورت حالات بدل جائے گی۔ چنانچہ سودا کرنے میں بڑی احتیاط کی جا رہی ہے۔ نہایت خاموشی سے کام لیا جا رہا ہے۔ سرکاری حلقوں میں اس معاہدہ پر کسی قسم کا تبصرہ نہیں کیا جا رہا۔

آئندہ جنگ اور کانگرس

(دہلی ۲۲ اگست) عنقریب ہندوستان کی سیاسیات میں سنسنی خیز واقعات ہونے والے ہیں۔ جنگ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس کے بعد ورکنگ کمیٹی خاموش نہیں۔ خفیہ طور پر تمام کانگرسی گورنمنٹوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ جنگ شروع ہوتے ہی تمام ضروری اشیاء کی جن کی جنگ کے لئے ضرورت ہوتی ہے برآمد ممنوع قرار دے دیں۔ بہار گورنمنٹ ٹاٹا نگر سے لوہے کے سامان کی برآمد ممنوع قرار دے دیگی۔ گورنر لازمی طور پر ان اقدامات کی مخالفت کریں گے۔ اور کانگرسی وزارتوں کو مستعفی ہونا پڑے گا۔

پولینڈ اور جرمنی کی سرحد پر

(وارسا ۲۳ اگست) جرمنی اور پولینڈ کی سرحد پر کانسٹو چووا کے مقام پر تین جرمن سپاہی سرحد کو عبور کر کے پولینڈ میں چلے گئے۔ اور جو جرمن سپاہی ان کی فوج سے مفرور ہو گئے تھے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ پولش گارڈ نے ان کو واپس چلے جانیکا

حکم دیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اس پر پولش سپاہیوں نے ان پر گولی چلائی جس سے ایک جرمن مجروح ہوا۔

بلجیم کی تیاریاں

(برسلز ۲۳ اگست) تا حکم ثانی فوجی افسروں اور سپاہیوں کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ لیکن جو سپاہی کل رخصت پر ہیں ان کو فی الحال ...

حصار میں قحط

(کراچی ۲۶ اگست) آج مسٹر ... شملہ جاتے ہوئے یہاں پہنچے۔ ... کے دوران میں آپ نے کہا۔ کہ ... قحط کی صورت حال میں کوئی تبدیلی ... ہوئی۔ اور اگست میں بھی بارش نہ ... ستمبر میں حالت زیادہ خراب ہو ... پنجاب گورنمنٹ اس وقت تک ... کروڑ ۸۱ لاکھ روپیہ خرچ کر چکی ...

ہندوستان کی پیدل ...

(لدھیانہ ۲۲ اگست) مسٹر ... راجن گذشتہ سال ماہ نومبر میں ... کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے۔ ... میل کا پیدل سفر کر کے یہاں پہنچے ... مدراس کلکتہ الہ آباد۔ لکھنؤ آگرہ ... وغیرہ کا دورہ کر چکے ہیں۔

بھوپال میں ایجی ٹیشن

(بھوپال ۲۰ اگست) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا ... ہی بھوپال میں ستیاگرہ شروع کرنے ... ہے۔ ہندوؤں کے تمام لیڈر ... ہیں۔ بھوپال کے متعلق شمار و اعداد ... جمع کئے جا رہے ہیں۔ چند روز ... ان شمار و اعداد کے ساتھ ایک ... شائع کیا جائے گا۔ اس پمفلٹ ... نواب بھوپال کو الٹی میٹم دیا جائے ... نواب بھوپال نے اس الٹی میٹم کے ... میں اصلاحات نافذ کر دیں۔ تو ... ستیاگرہ شروع ہوگا۔

قیام امن میں ہر ہٹلر کا ...

(برلن ۲۴ اگست) کونگ برگ ... سالانہ نمائش کے موقعہ پر جس کی ... ہر ہٹلر نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ... "میں کونگ برگ کی نمائش کی ... خواہشمند ہوں۔ یہ نمائش میں ... امن کے قیام میں معاون ثابت ..."

پرکاش لاہور

(ہفتہ وار)

۱۱- بھادوں ۲۷ اگست ۱۹۳۹ء

آریہ سماج نے ستیاگرہ کیوں بند کیا؟

آریہ سماج نے سات ماہ سے حیدرآباد میں اپنا جو ستیاگرہ شروع کر رکھا تھا۔ اُسے اس نے کیوں بند کر دیا۔ یہ ایک سوال ہے جو کسی نہ کسی شکل میں بعض اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے دبی زبان میں کیا جا رہا ہے۔ اور یہ کہہ کر کہ آریہ سماج کو کچھ نہیں ملا بے معنی شور مچایا جا رہا ہے۔ آریہ سماج نے جن تین فوری مطالبات کے لئے ستیاگرہ شروع کیا تھا۔ وہ یہ تھے۔ یہ آریہ سماجوں وہون کنڈوں کی قائمی - مذہبی جلسوں کے انعقاد - جلوسوں کو نکالنے و پرائیویٹ سکولوں کے اجرا کی عام اجازت ہونی چاہیئے۔ اب نہ صرف وہ توضیحی اعلان پڑھ دیجئے - جو سارو دیشک سبھا کے مجبور کئے جانے پر چند امور کی وضاحت کے لئے نظام سرکار کی طرف سے ۱۸- اگست کو شائع کیا گیا۔ اس میں پرائیویٹ سکول کھولنے سے پہلے اجازت لینے کی پابندی کو دُور کر دیا گیا ہے۔ اور صرف اطلاع دینا کافی سمجھا گیا ہے۔ دھارمک جلوسوں کے متعلق محض پہلی دفعہ اجازت لینے کی ضرورت ہوگی۔ آئندہ کے لئے یہ پابندی نہ رہے گی۔ اس سلسلہ میں یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ نظام سرکار نے وشواس دلایا ہے۔ کہ کسی جلوس پر اس لئے کوئی پابندی عائد نہ کی جائے گی۔ کہ وہ نیا ہے۔ دھارمک جلسوں کے انعقاد کے لئے کسی اجازت یا اطلاع کی ضرورت نہیں رہی۔ ہون کریں یا ادم کا جھنڈا لہرائیں نظام سرکار کوئی مزاحمت نہ کرے گی۔ باقی رہ گیا آریہ سماجوں کی قائمی درست ہاسوال۔ اگرچہ اس سلسلہ میں اجازت لینا ضروری ہوگا۔ لیکن یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اس اجازت کے حصول میں زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے لگیں گے۔ کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے کچھ حاصل نہیں کیا؟ اس سے بڑھ کر آریہ سماج نے اگر کچھ حاصل کیا ہے۔ تو وہ نظام سرکار کی ہمدردانہ سپرٹ ہے۔ جس کا اس کی طرف سے اس توضیحی اعلان اور آریہ قیدیوں کی رہائی کے شاہی فرمان میں اظہار کیا گیا ہے۔ نظام سرکار نے آریہ سماج کی شکتی کو محسوس کر لیا ہے۔ اس لئے امید کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ان تمام وعدوں کو پورا کرے گی۔ جو اس نے آریہ سماج سے کئے ہیں۔ اور آئندہ آریہ سماج کو شکایت کا موقعہ نہ ملے گا۔ آریہ سماج بھی مسلمانوں کے احساسات اور قانون و امن کی اہم ضروریات کا مناسب احترام کرتے ہوئے اس کی طرف سے دی گئی مذہبی آزادی کا فائدہ اُٹھائے گا۔ اور کوئی وجہ شکایت پیدا نہ ہونے دیگا۔ (ہتیشی)

ہاردک سواگت

۱۷- اگست کو اپنی سالگرہ مناتے ہوئے حضور نظام دکن نے حیدرآباد ستیاگرہ کے تمام ویروں کو رہا کر دیا۔ ریاست کی وہ جیلیں جو کبھی ٹھساٹھس بھری ہوئی تھیں۔ کچھ ہی منٹوں میں خالی ہوگئیں۔ اور دھرم یُدھ کے ویر سپاہی آزادی اور وجے کا گیت گاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کی اور چل پڑے۔ گھر پہنچنے پر ان کے سمبندھی۔ مِتر اور آریہ بھائی تو ان کا سواگت کریں گے ہی ہم بھی انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور ان کی اس تپسیا اور تیاگ کی بھاونا کو جو انہیں کٹھن دھرم یُدھ میں دھرم رکھشا اور کرتویہ پالن کے لئے لے گئی پرنام کرتے ہیں۔

ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں۔ کہ ان کی تپسیا اور تیاگ نے ہی یہ شُبھ دن دکھایا ہے۔ کہ ہم ہمارے اور اُتساہ سے ہم نے انہیں وداع کیا تھا اسی اُتساہ اور سمارو سے ان کا سواگت کر سکیں۔ ویرو! جب ہم تمہاری قربانیوں کو شاردھ انجلیں ادا کرتے ہیں۔ تو یہ جانتے ہوئے ہی کہ اس سمپدنا کو نہ دیکھ پانے اور بلیدان ہو جانے میں وہ ویر بن کے تک جیک ویروں کے سر دھو تیاگ کا بڑا ہاتھ ہے۔ ان کو تمہارے ساتھ میں نہ دیکھ کر بدیہ اپنی دُکھ سے آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ تاہم یہ آنسو ان کی شہادت سے پراپت ہوئی شاندار وجے کو سامنے دیکھ کر سُکھ کے آنسو بن جاتے ہیں۔ اور ان ویروں کی اسمرتی میں شردھانجلی کے روپ میں بھینٹ ہو جاتے ہیں۔

آؤ ویرو آؤ! تم آئے ہو وجے پراپت کر کے۔ یہ وجے آپ ہی کی وجے ہے۔ جس نے آریہ سماج کا نام دنیا میں روشن کر دیا ہے۔ یہ آریہ سماج کی نہیں بلکہ ستیہ کی وجے ہے اسلئے دنیا کو ماننا پڑے گا۔ کہ آریہ سماج بھی ستیہ ہی ہے۔ اس کی نیو ستیہ پر ہے۔ اس کو دکھیہ منش ماتر کا کلیان کرنا ہے۔ اسی لئے اس کی ستھاپنا ہوئی تھی۔ اس اُدیش کی پورتی کے لئے وہ اب تک جیوت رہا ہے اور آئندہ رہے گا۔ یہ اکاٹیہ سچائی اس وجے سے ایک بار پھر پرمانت ہو گئی ہے۔ یہ مانا کریں۔ اس سچائی کا پرکاش (ہتیشی)

رکھشا بندھن

اس بار رکھشا بندھن کا پرو ۲۹- اگست ... حسب معمول امسال بھی ہندو یہ پرو منائیں گے۔ اس لئے کہ برسوں سے وہ اسے مناتے چلے آرہے ہیں ... بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ... فرض سمجھ کر ہی منائے جاتے ہیں ... کی حقیقی غرض وغایت کو سمجھ کر نہیں ... آریہ سماج نے شروع سے کوشش کی ہے ... لوگ پرو منانے کی ضرورت اور فوائد ... سمجھیں۔ اور ان کی اہمیت کے مطابق ... اُتساہ اور سمارو سے منائیں۔ لیکن ابھی ... اُسے اس مقصد میں پوری کامیابی ... نہیں ہوئی۔ اس لئے اسے ہر سال ... اپنے بھائیوں سے پروں کے سمبندھ ... میں اپنے حقیقی فرض کی ادائیگی کے لئے ... پر پرچار کرنی پڑتی ہے۔ اور شاید یہ پرچار ... اُسے تب تک کرتے جانا پڑے جب ... تک کہ سرو سادھارن پروں کے ... دیشوں متوروپ اور ان کے منانے ... کے ادیشیا کو ہردے سے انوبھو نہیں کر لیتے۔

سوتر کا ایک دھاگہ اپنی بہنوں سے اپنی کلائیوں پر بندھوا کر ایک یا دو روپیہ اس کا معاوضہ دے دینے میں ہی ہم رکھشا بندھن کے تیوہار کی سپھلتا سمجھتے ہیں لیکن اس سوتر کی خاموش پکار کو نہیں سنتے۔ ... وہ بہن کے ہردے کی ویدنا ہم تک پہنچایا ... ہوتی ہے۔

وہ دن شاید ہم بھول گئے جب لوٹوں کے ہاتھوں اپنے مان کو خطرہ میں دیکھ کر ... راجپوت رمنیاں راجپوتوں کے ہاتھوں ... پہ رکھشا بندھن کا سوتر باندھا کرتی تھیں۔ ... اور وہ ویر ان دیویوں کی رکھشا کے لئے اپنے پران تک گنوا دیا کرتے تھے۔ یکیوپویت کی طرح یہ پوتر دھاگہ بھی کرتویہ ... کا سوچک ہے۔ یکیوپویت دوج کو اس کے اپنے نیت کرتویوں کے پالن کی ... یاد دلاتا اور سنکیت کرتا ہے۔ تو رکھشا بندھن ... سوتر بھائی کو بہن کی رکھشا کے کرتویہ کو پالن کرنے کو ... دیکھنے میں یہ سوتر کمزور ... ہے لیکن یہ بھائی کے ہردے کو بہن کے ... لئے ... بازوؤں کے بل سے اسی قدر ... مضبوط کر دینا چاہتا ہے کہ وہ اپنے کرتویہ ... پالن کے راستہ میں آنے والی ہر مصیبت

۲ سنسار کے کونہ کونہ میں پھیل جائے۔ اور اس کے مارگ میں کوئی بادھا نہ آئے۔ اور اگر آئے۔ تو تم اسے اسی طرح پھر دُور کر دو۔ جس طرح کہ حیدرآباد میں دور کر دکھایا ہے۔ ہم ایک بار پھر بیدھڑک ہو کر ... سے یہ وجے پتا کا لانے میں سے لئے آنے والے اپنے ویروں کا ہاردک سواگت کرتے ہیں۔ (ہتیشی)

گیان نہیں تو اسے صرف ... بدھواڈ - یہ پرو صرف منائیے۔ اگر یہ پرو منانا ہی چاہتے ہو۔ تو اپنے کرتویہ پالن میں اپنی جان تک نچھاور کرنا سیکھو (ہتیشی)

کو ہنس ہنس کر برداشت کر لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔

آریہ نوجوانو! ہندو ویرو! بھارت ماتا کی بہنیں تمہیں یہ پوتر سوتر باندھنا چاہتی ہیں۔ ہے وہ بازو تمہارے پاس جو اُٹھ سکیں سوتر بندھوانے اور ان کی رکھشا کرنے کو؟ حیدرآباد دکن کی ابلائیں سوتر کے رکھشا بندھن پہنچا نہیں بھیج کر آنسوؤں کی زنجیریں سے لئے تمہارے مضبوط بازوؤں کی اور نہار رہی ہیں۔ ایسے رکھشا بندھن کا تیوہار منانے چلے ہو۔ تو کرتویہ دل کے ساتھ منانا۔ یہی اس پرو کی نیت کا تہیں

جنگ بہت نزدیک ہے

یورپ میں سیاسی صورتِ حالات اس حد تک نازک ہو گئی ہے۔ کہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کب جنگ چھڑ جائے۔ برطانوی گورنمنٹ اپنے اس عزم پر سختی سے کاربند ہے۔ کہ اگر جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا۔ تو وہ پولینڈ کی امداد کرے گی۔ موقعہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے برطانوی قونصل جنرل نے پولینڈ میں رہنے والے برطانوی باشندوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر ان کے وہاں رہنے کی کوئی خاص وجہ نہیں۔ تو ان کے لئے مناسب ہے۔ کہ وہاں سے چلے آئیں۔

حالات جس تیزی سے نازک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ ان کے پیشِ نظر یہ کہنا بے جا نہیں۔ کہ جنگ بہت نزدیک ہے۔

ہاؤس ٹیکس کیخلاف بڑھتا ہوا جذبہ

۲۰- اگست کو لاہور میں جو زبردست ہڑتال ہوئی وہ اپنی مثال آپ تھی۔ اس کی کامیابی سے مجوزہ ہاؤس ٹیکس کے خلاف عوام کے جذبہ کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ پھر وہ جلوس بھی دیکھنے لائق تھا۔ جو ہاؤس ٹیکس کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لئے نکالا گیا۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ اور وہ یہ کہ پولیس کے لاٹھی چارج سے درجن ڈیڑھ درجن اشخاص زخمی ہو گئے۔ ۲۱- تاریخ کو عورتوں کا بھی ایک بھاری جلوس نکلا۔ جو کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اگر مسٹر میکناب ان مظاہروں کے دیکھنے کیلئے لاہور میں ہوتے۔ تو اندازہ لگا سکتے۔ کہ عوام ان کی پالیسی سے کس قدر نالاں ہیں۔ اور ان میں کس قدر بے چینی پائی جاتی ہے ان کے تجویز کردہ ہاؤس ٹیکس کے خلاف۔

پنڈت جواہر لال کی چین یاترا

ابھی ابھی پنڈت جواہر لال لنکا کا کامیاب دورہ کر کے لوٹے ہیں۔ اب آپ ایک ماہ کے لئے چین جا رہے ہیں۔ ان کے اپنے بیان کے مطابق وہ چین اس لئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ہندوستان کے تعلقات چین کے ساتھ گہرے ہو جائیں۔ اگرچہ پنڈت جی کا یہ دورہ کانگریس کے سینئر کی حیثیت میں نہ ہو کر محض ذاتی ہوگا۔ تاہم کانگریس کے نیتاؤں کی نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کا مشن پورا نہ ہو۔ جب کہ خود چینی نیتا پنڈت جی کو مدعو کر رہے ہیں۔

سوبھاش بابو کا اخراج

سوبھاش بابو کو تین سال کیلئے کانگریس سے نکال دیا گیا ہے۔ اس پر ملک میں ایک زبردست بحث چھڑ گئی ہے۔ کچھ لوگ کانگریس ہائی کمانڈ کی اس کارروائی کو نامناسب بتاتے ہیں۔ اور کچھ اس کے ڈسپلن کی تعریف کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اب "فیڈریشن" کے فوری مسئلہ پر بحث ہو یا "یُدھ جنگ اور ہندوستان" کے مسئلہ پر وچار ہو۔ پورا زور سوبھاش بابو کے خلاف تادیبی کارروائی کے سوال پر ہی بحث و تمحیص کا موضوع بنا دیا گیا ہے۔ ہمیں خدشہ ہے۔ کہ کہیں کانگریس میں خانہ جنگی ہی شروع نہ ہو جائے۔ سوبھاش جس کانگریس کا کل پردھان تھا۔ آج وہ اسی کانگریس سے باہر کھڑا ہے۔ عوام یہ آسانی سے برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان کے تدبر اور اس کی نوعیت کو آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ اور خود سوبھاش بابو اپنے اس اپمان کا بدلہ کسی نہ کسی صورت میں لئے بنا کیسے رہ سکتے ہیں؟

ضرورت ہے۔ کہ موجودہ صورتِ حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے جھگڑے کو نپٹانے کی کوشش کی جائے۔

راشٹرپتی کا سندیش

بابو راجندر پرشاد پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس نے شملہ میں گنڈا رام سنگھ جی گپت پردھان سارودیشک سبھا کو ایک تار کے ذریعہ میں حیدرآباد ستیاگرہ کی سرگرمی سے چلنے پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے مبارکباد دی ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہ کی بدولت ریاست کے ہندوؤں میں جو جاگرتی پیدا ہوئی ہے۔ اسے تعمیری کاموں میں صرف کیا جائے گا۔ تاکہ ریاست کی مستقل بہبودی ہو سکے۔

کیا راشٹرپتی کے ان الفاظ سے یہ اندازہ لگایا جائے۔ کہ وہ سیٹھ جگل کشور جی برلا کے اس مشورہ کو کہ اب ستیاگرہ حیدرآباد میں سیاسی جدوجہد جاری رہنی چاہئے۔ عملی صورت دینا چاہتے ہیں؟

درگا ناگ مندر ستیاگرہ ختم

خوشی کا مقام ہے۔ کہ کشمیری پنڈتوں نے راجہ نریندر ناتھ کے مشورہ پر عمل کرتے ہیں درگا ناگ مندر کے سلسلہ میں اپنا ستیاگرہ بند کر دیا ہے۔ اور مندر کا قبضہ حاصل کرنے کے لئے آئینی کوشش شروع ہو گئی ہے۔ جس کے لئے ٹرسٹ کے ایک ممبر نے زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری دعوےٰ دائر کر دیا ہے کشمیری پنڈتوں کو اس وقت تک انتظار کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ اس مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اگر وہ سچائی پر ہیں تو فیصلہ انہی کے حق میں ہوگا۔

سناتنیوں کا فیصلہ

۲۰- اگست کو بمبئی میں ہندوستان بھر کے سناتنیوں کی ایک بے ضابطہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ سب سناتنی کانگریس میں شریک ہو جائیں۔ نیز یہ کہ اس جماعت کی حمایت کی جائے۔ جو مذہبی معاملات میں قانون کے ذریعہ مداخلت نہ کرنے کا اقرار کرے۔ اس کانفرنس میں جن تجاویز پر غور کیا گیا ان میں سے ایک یہ بھی۔ کہ تمام مٹھ دھاریوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔

سناتنی بھائیوں کے کانگریس میں شریک ہونے کے فیصلہ پر ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ لیکن کیا ہم ان سے امید کریں۔ کہ وہ کانگریس میں شامل ہو کر دیش کی سیوا کریں گے۔ کانگریس کے سوشل سُدھار کے پروگرام کی محض مخالفت کرنا ان کا واحد مقصد نہ ہوگا۔

سرحدی ہندوؤں کی پکار

جوں جوں قبائلی درندوں کی غارت گری بڑھتی جاتی ہے۔ سرحدی ہندوؤں کی پکار بھی بلند ہوتی جاتی ہے۔ کوئی دن بھی تو ایسا نہیں پڑتا جب کہ صوبہ سرحد میں کسی ہندو کے لٹنے یا ہندو بچہ کے اغوا کی کوئی نہ کوئی واردات نہ ہوتی ہو۔ ابھی ۱۴- اگست کو قبائلی ڈاکو میانی بارک زئی کے ایک ہندو لالہ حکم چند اور اس کی دھرم پتنی کو زخمی کر کے ان کی ڈیڑھ سال کی شیر خوار بچی کو چھین کر لے گئے۔

اس قسم کے واقعات میں روز بروز ... ہوتا جاتا ہے۔ اس اندھیر گردی کے ... پروٹسٹ کرتے۔ گورنمنٹ کے ... اپنی دُکھ بھری پکار پہنچانے کے ... کے ہندوؤں نے ۱۷- اگست کو ... منائی۔ اور ایک زبردست پبلک ... میٹنگ کی۔

لیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔ ... جب صوبہ کی گورنمنٹ کوئی مؤثر کار... کرے۔

یو۔پی میں ذریعہ تعلیم ہندی

ہم نے یو۔پی کے وزیر تعلیم کے ... اعلان کو جو انہوں نے ... یونین کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ... ان الفاظ میں کیا۔ کہ یو۔پی گورنمنٹ ... سکولوں میں ہندی کو ذریعہ تعلیم بنانے ... فیصلہ کر دیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ... میں بھی اس کا اعلان کر دیا جائے گا ... مسرت سے پڑھا ہے۔ ہم یو۔پی گورنمنٹ ... کو اس کے اس فیصلہ پر مبارکباد ... اور آشا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اعلان ... کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش ... کرے گی۔

بہار میں نیشنل یونیورسٹی

رانچی سے ۸ میل کے فاصلہ پر ... نیرل نیشنل یونیورسٹی جس کا سنگ ... مہاتما گاندھی جی رکھیں گے عنقریب ... کی جائے گی۔ اس کا مقصد ... تعلیم کرنا ہے۔ اس میں ... پر عمل کیا جائے گا۔ ابتدا میں ایک ... طلباء کی تعلیم اور رہائش کا ... ہو سکے گا۔ جوں جوں یہ آشرم ... جائے گا طلباء کی تعداد بڑھتی جائے ... حتےٰ کہ وہ دس ہزار تک پہنچ جائے ... اس یونیورسٹی کی سب سے بڑی ... کہ ذریعہ تعلیم ہندی ہوگا۔ اس ... سنگ بنیاد رام گڑھ میں کانگریس ... اجلاس کے بعد رکھا جائے گا۔

اس نیشنل یونیورسٹی ... بے جا نہ ہوگا۔ ... دھارک ...

پرکاش میں اشتہار دے کر ... کو بڑھائیے

اسلامی دنیا کی سیر

حدیث نبوی کی توہین

"بے شک مدعی مسیحیت و مجددیت ہونے کے لحاظ سے ضروری اور فرض تھا۔ کہ مرزا صاحب قرآن و حدیث کی عزت کرتے۔ مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ "پیغام صلح" کی اس کسوٹی پر بھی مرزا صاحب فیل ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ اگر کسی جگہ انہوں نے بظاہر قرآن و حدیث کی ظاہراً مدح کی ہے۔ تو دوسری جگہ احادیث رسول اللہ کے متعلق یوں درفشانی فرماتے ہیں۔ کہ :-

"تمہارے ہاتھ میں کیا ہے بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے باہم تقسیم کر رکھی ہیں۔ اور ہر ایک دوسرے کے مکذب ہو۔ کیا ضرور نہ تھا۔ کہ خدا کا حکم یعنی فیصلہ کرنے والا تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا۔ اور کچھ رد کر دیتا۔ سو یہی اس وقت ہوا"+

(اربعین مصنفہ مرزا نمبر ۴ صفحہ ۲۱)

مرزائی دوستو! مرزا صاحب کے اس فرمان کو پڑھو۔ اور بار بار پڑھو۔ اور پھر ایمان سے بتاؤ۔ کہ یہ حدیث نبوی کی توہین نہیں تو اور کیا ہے؟"

("تنظیم اہل حدیث" روپڑ ۱۸- اگست ۱۹۳۹ء)

ذلت کی انتہا

"لکھنؤ کے شیعہ سنی تنازعہ سے مسلمان قوم کو جو اخلاقی سیاسی اور اقتصادی نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اس کی جو بے آبروئی ہو رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس آتش اتحاد سوز کی چنگاریاں ایک طرف بہار سے ہوتی ہوئی بنگال تک پہنچی ہیں۔ تو دوسری طرف پنجاب سے گذر کر انہوں نے سرحدی قبائل کو مشتعل اور آپس میں دست گریبان کر دیا ہے۔ اغیار ہنس رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں جو چند صحیح الخیال لوگ موجود ہیں اپنی قوم کی شرمناک خانہ جنگی پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ لیکن اس ہنگامہ کے ذمہ داروں کو کسی بات کا ذرا بھی احساس نہیں"+

("پیغام صلح" ۱۸- اگست ۱۹۳۹ء)

سدرشن چکر

ہندوستان کی پڑھی لکھی لڑکیاں یوروپ کی تعلیم یافتہ لڑکیوں سے اب کسی بات میں پیچھے نہیں۔ ترقی کے میدان میں وہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتی جاتی ہیں۔ لیکن اس ترقی کی انتہا کہاں ہے؟ یہ انہیں معلوم نہیں۔ لیکن اہل مغرب کا تلخ تجربہ اور ہمارا دل کہہ رہا ہے۔ کہ وہ ہے "تباہی"

اعلےٰ تعلیم یافتہ ہندوستانی لڑکی آزادی کی فضا میں رہنا تو چاہتی ہے۔ لیکن اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کا اسے خیال نہیں۔ درحقیقت پاک دامنی اور پوترتا اس کے نزدیک جلتی چتا میں کود جانے والی راجپوتنیوں کے لئے ہی مخصوص تھی۔ وہ نئی زمانہ اس گن کو جہالت اور پرانے پن پر محمول کرتی ہے۔

نتیجے کا تازہ واقعہ پڑھئیے اور اس نئی قسم کی "آزادی" کا ماتم کیجئے :-

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ موہنی گلرا جانی نام کی کراچی کی ہندو لڑکی پھر گم ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۹- اگست کی شام کو ساڑھے تین بجے اسے گھر پر دیکھا گیا۔ اس کے بعد تا حال اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ پولیس میں رپورٹ کر دی گئی ہے۔ جو تحقیقات کر رہی ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ کچھ عرصہ پہلے یہ لڑکی عالم نامی مسلمان لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔ جس نے اُسے مسلمان بنا کر نکاح کر لیا تھا۔ آخر ہائی کورٹ میں یہ معاملہ گیا۔ جس نے فیصلہ کر کے لڑکی کو اس کے والدین کے سپرد کر دیا۔ لیکن اب اس کے پھر بھاگ جانے سے ہندو حلقوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے+

یہ کوئی نیا واقعہ نہیں۔ اس قسم کے کئی واقعات روز مرہ میں آتے ہیں۔ ہم سنتے اور پڑھتے ہیں۔ اور فراموش کر دیتے ہیں۔ لیکن اس سوال پر کہ یہ واقعات کیوں ظہور پذیر ہوتے ہیں ہم غور نہیں کرتے۔ اس لئے ان میں کوئی کمی نہیں ہو پاتی۔ بلکہ دنوں دن اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے+

اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔ تو وجہ وہی دکھائی دے گی۔ جس کا ذکر ابتدا میں کیا گیا ہے۔ ہمیں اپنی لڑکیوں کو نہ ایسی تعلیم دینی چاہیئے۔ جو انہیں دھرم کرم سے لاپرواہ بنا دے۔ اور نہ اتنی آزادی ہی کہ ان کے نزدیک اپنی عزت و عصمت کی کوئی قیمت نہ رہے۔ سندھ میں اس قسم کے واقعات کی وجہ جہیز کی لعنت بھی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اسے ختم کیا جائے+

لیکن اس سے بھی ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہماری لڑکیاں مغرب کی اندھا دھند تقلید کر کے گمراوٹ کا راستہ اختیار نہ کریں۔ بلکہ پراچین آدرش کو سامنے رکھیں۔ یہ تبھی ممکن ہے اگر مغربیت اور فیشن پرستی سے انہیں دور رکھا جائے+

ہم حیران ہیں ان والدین کی عقل پر جو اپنی بیٹیوں کو "آزادی" کی فضا میں کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ ان کے تئیں اپنے فرض کو بالکل بھلا دیتے ہیں۔ یہ واقعہ ایسا نہیں۔ جسے یوں ہی نظر انداز کر دیا جائے۔ ضرورت ہے۔ کہ اسے لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے والے والدین کے کانوں تک پہنچایا جائے۔ تاکہ وہ اس سے عبرت لیں+

اِدھر اُدھر کی

"پیارا دیال باغ" لکھتا ہے۔ کہ :-

"بالآخر مہتہ جی نے حضور صاحب جی مہاراج کے فرمودہ بچن نمبر ۱ ست سنگ کے اپدیش حصہ دوئم کی صداقت تسلیم کر لی۔ اور پراونشل ایسوسی ایشنز رادھا سوامی ست سنگ سبھا کی تجاویز و فیصلہ جات پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔ اور ۲۴- جون سنہ ۱۹۳۹ء کی شام کو دیال باغ میں ست سنگی بھائیوں و بہنوں کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کر رہا کہ :-

"سبھا کا دوسرا سال آج ۲۴- جون کو ختم ہو جاتا ہے۔ جہاں تک میرا تعلق تھا میں نے اپنی پوزیشن بیان کر دی۔ صوبائی ایسوسی ایشنز نے جو تجاویز میرے بارے میں پیش کیں وہ غلط تھیں۔ چنانچہ سبھا نے ان تجاویز کی بنا پر جو فیصلہ میرے بارے میں کیا۔ وہ غلط کیا"

(پریم پرچارک ۳- جولائی ۱۹۳۹ء)

مہتہ صاحب نے ان صاف و غیر مبہم الفاظ میں اپنی پوزیشن واضح کر کے ارباب غرض کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور پریم پرچارک میں حضور صاحب جی مہاراج کے جسمے آج تک کے تمام مطبوعہ ملفوظات دعاوی کو سراسر لغو و باطل قرار دے دیا تھے۔ ہماری مراد ان اعلانات سے ہے۔ جن میں بڑے طمطراق سے اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مہتہ جی کو منتخب نہیں کیا گیا۔ بلکہ "ہزاروں" ست سنگی بھائیوں و بہنوں کے بے شمار روحانی "تجربات" کی بنا پر وہ ست گورو تسلیم کئے گئے ہیں+

لیکن مہتہ جی نے کامل چھ ماہ کی خاموشی کے بعد بالآخر مہر سکوت توڑ دی۔ اور تمام سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور صاف اعلان کر دیا کہ :-

"روحانی "تجربات" کی بنا پر نہیں۔ بلکہ صوبائی ایسوسی ایشنز نے جو تجاویز میرے بارے میں پیش کیں"

یعنی "تجربات نہیں" "تجاویز" اور پھر بقول مہتہ صاحب :-

"سبھا نے ان "تجاویز" کی بنا پر جو فیصلہ میرے بارے میں کیا"......

یعنی سبھا نے بھی "تجاویز" کی بنا پر فیصلہ کیا۔ یعنی ست گورو منتخب کر ڈالا+

شکر اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ مہتہ جی نے آج اول مرتبہ پبلک طور پر یہ حقیقت تسلیم

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

ادبیات

گیت

میں بالکا ہوں پربھو!
اس لئے میرے دیپٹ کے گیتوں پر
دھیان نہ دینا۔
میں نِش آشرے ہوں۔ اس لئے اپنے
دوار سے ترسکرت نہ کرنا۔
میں بھکشُک ہوں۔ اس لئے میرے
بھکشا پاتر کو اگادھ وانسلیہ سے بھر دینا۔
میں نِبل ہوں۔ اس لئے ہے وشو آتما
مجھے اچل ہیں سمادھستھ ہونے دینا۔
(ودیا کمار بچارگو)

آنسو!

یہ گول گول آنسو نہیں ساجن۔ موتی کے کن ہیں۔ وکھشا سنھل سے اُمڈ گھمڈ کر پلکوں پر یہ ڈول رہے ہیں۔ ٹیس چھپی ہے ان ہیں اور کسک لے کر آئے ہیں یہ اُدگار!
کسی چھپی کہانی کی مستی ہیں یہ جھوم رہے ہیں۔ انہی ہیں چھپی ہے ویدنا اور ہردے کا اُدگار بھی۔ ہردہ تنتری کی درد چھپی ہے۔ اور مہیہ کی آہ بھی۔ ہردہ نے تو کہنا ہے۔ اور رکھنا انہی کا کام ہے۔ گندی گھٹناؤں کی سمرتی بھی ان ہیں چھپی ہے۔
(امرناتھ کپور)

ہردہ ویدنا

پریتم! میں آپ کو اپنا نہ سکی۔ اس لئے میری آنکھیں نجت ہیں۔ بھگتی نہین کرنے پر بھی آپ کے پریم سے ونچت رہیں۔ اس لئے کہ میں آپ کو اپنا نہ سکی۔ پھر بھی آپ دیا نہیں کرتے۔ نشٹھر ہونے پر بھی آپ ہیں وہ آکرشن شکتی ہے۔ کہ آپ بلات کار سے میرے ہردہ کو آکرشت کئے رہتے ہیں۔ میں آپ کو چھوڑ نہیں سکتی۔ نہ جیون پریت چھوڑنے نہ کچت ساہس رکھتی ہوں۔ پرنتو ناتھ! شوک ہے۔ کہ میں آپ کے ہردہ ہیں گھر نہ کر سکی۔ کیا کارن ہے؟ آپ میرے جیون کا آشرے نہ بنے۔ میرے جیون کا پشپ آپ سے وکھر رہنے سے مرجھا جائے گا۔

استری شکھشا

(گذشتہ سے آگے)

"میں اپنی پُتری کو کیسی شکھشا دوں؟"

(از مسز روز ویلٹ پریذیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ)

گھوڑے کی سواری تیرنا اور سیر کرنا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جو ہر نیک لڑکی کو کرنی چاہئیں۔ اور کھلی بھانتی کرنی چاہئیں جب تک وہ چھوٹی ہے۔ اُسے خوب سونا۔ خوب کھانا اور خوب کسرت کرنا چاہئے۔ جس سے وہ اپنے شریر کو نیروگ انوبھو کرے۔ اور سویرے اُٹھ کر سچی شکتی کے ساتھ اپنا کام کرنے کی اچھا اس ہیں اُتپن ہو۔ وہ کام چاہے کچھ بھی ہو۔

میں کسی لڑکی کو اس آیو ہیں جب کہ اس کا شریر اور من دونو مضبوط اور نیروگ ہونے چاہئیں۔ پیلی اور مرجھائی ہوئی نہیں دیکھ سکتی۔ شریر کے تندرست ہونے سے ہی وہ جیون ہیں بُدھی متا اور ساہس کے کام کر سکتی ہے۔

میں اپنی پُتری کو اپنی سامرتھ کے انوسار وہ سب کچھ وستوئیں دینے کا یتن کروں گی۔ جن کا اپیوگ سب لڑکیاں کرتی ہیں۔ جیسے کہ سندر کپڑے۔ اپنی سکھی سہیلیوں سے ملنے ملانے کے سمے اور کاش۔ یدی لڑکپن ہیں ہی ان لالساؤں کو پورن کر دینا سمجھو ہو۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ کیونکہ بڑے ہو کر لڑکی چنتا سے آنند منانے اور کپڑوں جیسی وستوؤں پر روپیہ خرچ کرنے کے اوسر بہت کم ملتے ہیں۔

میری پتری جو بھی کام اپنے لئے چننا چاہے۔ میں اُسے چننے دوں گی۔ میں اس ہیں ہستا کھشیپ کرنے کا یتن نہیں کروں گی۔ میں اس کے لئے ایک وشیش نمونہ تیار کر کے اسے اسی کے سانچے ہیں نہیں ڈھالوں گی۔ درن کام کے دوارا اُسے اپنا ایک الگ وکتتو بنانے دوں گی۔

میں اُسے جتنے بھی زیادہ ہو سکیں۔ سبھی آیاؤں اور سبھی پرکار کے لوگوں سے ملنے ہیں سہائتا دوں گی۔ کسی وشیش سموہ تک ہی اپنا منڈل سمبت رکھنا میں مورکھتا سمجھتی ہوں۔ یہ سنسار ویبھن پرکار کے لوگوں سے بنا ہے۔ اس لئے یدی ہم اس سنسار کے ناگرک بننا چاہتے ہیں۔ تو ان سب کے وشے ہیں ہمیں کچھ نہ کچھ جاننا آوشیک ہے۔

لوگوں سے مل کر جوان لڑکی ان کو جانچنا سیکھے گی۔ اُسے پتہ لگے گا۔ کہ وہ کب ان پر وشواس کر سکتی ہے۔ اور کب اُسے ان سے بچنا چاہئے؟

میں جب یووتی تھی۔ بلکہ جب میری لڑکی جوان ہو رہی تھی۔ یہی ایک بات تھی۔ جس پر بڑھے بوڑھے کبھی دھیان نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ مجھے بھی کبھی کسی یووک کے ساتھ باہر نہیں جانے دیا جاتا تھا۔

میری پتری بھی جب کسی کے یہاں سانجھ کو بھوجن کرنے جاتی تھی۔ تو اس کے ساتھ نوکرانی رہتی تھی۔ وہی اس کو گھر لاتی تھی۔ چاہے دوسرے کتنے ہی لوگ اس کے ساتھ کیوں نہ ہوں۔ بہتیرے گھروں ہیں ماتا پتا اپنے بچوں کو بلانے جاتے تھے۔ یا جب تک وہ آرام سے گھر نہ لوٹ آئیں پرتیکھشا ہیں بیٹھے رہتے تھے۔

پرنتو آج لڑکی کسی بھی یووک کے ساتھ جیسے وہ جانتی ہے باہر جا سکتی ہے۔ اسے اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں۔ کہ اس کے ماتا پتا بھی اس یووک کو جانتے ہیں یا نہیں۔ اس کے ماتا پتا کو لڑکی کے نرنے پر بھروسہ کرنا ضروری ہے۔ یہ سمجھنا مورکھتا ہے۔ کہ ان کے نرنے پر نہیں بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ جب وہ اس کی چھوٹی آیو سے ہی اس کی نرنے شکتی کو سینچتے رہے ہوں۔ کبھی کبھی لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ بہت ادھک

جب میں سنسار سے نراش ہو کر آپ کے نام کی مالا لئے پھروں گی۔ سنسار مجھ پر ہنسے گا۔ پھر آپ پچھتائیں گے۔ اور کچھ نہ بنے گا۔

کیول ماتر آپ کے سچے پریم کی بھکارن آج سے آپ پر اپنا سب کچھ نچھاور کرتی ہوں۔

بتاؤ ناتھ! آپ کیا چاہتے ہیں؟ یدی آپ کو میرے جیون نراش کرنے ہیں وشیش پرسنتا ہے۔ تو مجھے یہ سب سویکار ہے۔ یدی آپ کو میری ہردہ ویدنا وشیش سکھ کر ہے۔ تو مجھے اس ہیں ہی اپار پرسنتا ہے۔

(سوشیلا دیوی راج)

مختصر افسانہ

ہار یا جیت؟

(درشیہ پہلا)

موہن ــــ "شانتا! یہ واٹکا تمہیں کیسی لگی؟"

شانتا ــــ "سُندر! بڑی سُندر۔"

موہن ــــ "اور یہ رنگ برنگے پھول؟"

شانتا ــــ "من موہک۔ الوم پرکرتک۔"

موہن ــــ "یہاں ایک ہی طرح کے پشپ ہوتے تو؟"

شانتا ــــ "واٹکا نیرس اور روکھی سی جان پڑتی۔"

موہن ــــ "تو کیا ایک ہی استری پر سنتشٹ رہنے کی پریرنا کرنے والی گرہستی گرہستھ واٹکا کو نیرس اور روکھا بنانے کا پریتن نہیں کرتی؟"

شانتا ــــ "اس کا اُتر میں نہیں دوں گی۔ ......"

(درشیہ دوسرا)

شانتا ــــ "دیکھی آپ نے بلبل؟"

موہن ــــ "ہاں دیکھی۔ وہ گلاب کے پھولوں پر چہک رہی ہے۔"

شانتا ــــ "کیا واٹکا ہیں اور پشپ ہی نہیں ہیں۔ یا دوسری جگہ جانے کے لئے اُسے منائی ہے؟"

موہن ــــ "ایسی تو کوئی بات نہیں پشپ بھی ہیں۔ اور منائی تو کر بھی کون سکتا ہے؟"

شانتا ــــ "تو پھر ان بھنوروں سے کہیں اچھی ہے یا نہیں۔ جو کلی کلی پر منڈلاتے پھرتے ہیں؟ ــــ جواب دیجئے؟"

موہن کے پاس اس کا کیا جواب تھا وہ نرُوتر ہو گیا۔

(دیویانی)

پھیدر ڈھونڈنے اور بچوں کو کسی دیکھی کو دوسری پیڑھی سے دیکھیتوں کا گن دوش رو دیچن کرتے سننے دیا کبھیانک ہے۔ پرنتو میرا ایسا وشواس نہیں۔ میں بھی پہلا کر لوگوں کو ان کے سارے دوشوں تروٹیوں سمیت دیکھنا۔ ان کے گنوں تھا

(بقیہ صفحہ ۱۰)

CC0, Gurukul Kangri Collection

جاپان میں شکھشا پرنالی کا وکاس

(لیکھک: شری اُپیت مہتہ جیمنی جی ودیارتھی مشنری بھومنڈل پرچارک)

جاپان کے اتہاس کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شکھشا کے سمبندھ میں یہ دیش آج سے کچھ ورش پہلے بہت پیچھے تھا۔ وہاں کوئی راشٹریہ ساہتیہ نہیں تھا۔ سب سے پہلے چین کے رہنے والے ودوانوں نے بدھ بھکشوؤں دوارا دھرم کا پرچار آرمبھ کیا۔ اور جاپانیوں کو پڑھنے کے لئے اُتساہت کیا۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ بدھ مت کے پنڈتوں کا اس دھرم کے ساہتیہ کو جاپان میں پرچلت کرنے میں سراہنیہ اُدیوگ تھا۔ کنتو شکھشا کا نیم پوروک ودھان کوئی نہیں تھا۔ جو کچھ تھا وہ کیول یہ تھا۔ کہ کچھ جاپانی ودیارتھی بھکشوؤں کے ساتھ مندروں میں جاکر پنڈتوں سے شکھشا گرہن کرتے تھے۔

سنہ ۱۸۶۹ء میں جاپان نے شکھشا کو سُتنتر کیا۔ اور چار ورش بعد مہاسبھا جاپان نے شکھشا وبھاگ کی ستھاپنا کر دی۔ اور سنہ ۱۸۷۸ء میں قانون دوارا کمپلسری ایجوکیشن (Compulsory Education) کی گھوشنا کر دی۔ شکھشا میں شلپ کاری کو وشیش ستھان دیا گیا۔ آہستہ آہستہ شکھشا کا وکاس ہوتا گیا۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں جاپان کے اندر ۳۵ پرتی شت سُشکشت ہو گئے۔ اس سمیہ ۲۸۳۸۱ سکول تھے۔ اور ان سکولوں میں پچاس لاکھ ودیارتھی شکھشا گرہن کر رہے تھے۔ جہاں ودیالیوں میں سنہ ۱۹۰۰ء میں ۸½ لاکھ ودیارتھی تھے۔ پاٹھشالاؤں میں ادھیاپکوں کا پربندھ کرنا شکھشا وبھاگ Department of Education کے ادھین تھا۔ یدی پاٹھشالہ راشٹریہ انتھوا پرائیویٹ ہی کیوں نہ ہو۔

بیسویں شتابدی کے آرمبھ میں جاپان نے شکھشا کے سمبندھ میں کافی ترقی کر لی۔ ادھیاپکوں کے لئے ٹریننگ کالج بھی ستھاپت کر دئے گئے۔ سب سے ادھک مہتو کی بات یہ کی گئی۔ کہ سب شکھشا Education of Arts and Crafts or Technical Education (Compulsory) کر دی گئی۔ کالجوں میں انیہ دیشوں کی بھاشاؤں کا پڑھانا بھی شروع ہوا۔ آٹھ یونیورسٹیاں کھولی گئیں۔

آج جاپان میں ۴۶ یونیورسٹیاں ہیں۔ اور پڑھے لکھے جاپانیوں کی گنتی ۹۸ پرتی شت ہے۔

جاپان میں شکھشا وچتر ڈھنگ سے دی جاتی ہے۔ شکھشا کال کو چار بھاگوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ وہ یوں ہیں:۔

(۱) بچوں کی شکھشا (Infant Education) ــــ چار سے چھ ورش کی آیو کے بچوں کو سُشکشت ادھیاپکائیں کھیل اور میوے آدی کھلا کر اور نانا پرکار کی وستوئیں دکھلا کر منورنجک ڈھنگ سے شکھشا دیتی ہیں۔ کوئی پُستک نہیں پڑھائی جاتی۔ وارتالاپ دوارا وچتر باتیں بچوں کو سکھلائی جاتی ہیں۔ کنڈر گارٹن (Kindergarten System) کے سکول بھی بہت ہیں۔

(ب) پرائمری شکھشا (Primary Education) ــــ یہ تھوڑے ہی کال تک دی جاتی ہے۔ اس میں لکھنا اور گنت اِتیادی تو پڑھائے ہی جاتے ہیں۔ پرنتو وشیشتا یہ ہے کہ ان چھوٹے بالکوں کو کوئی نہ کوئی ہنر (Art) کا سیکھنا انیوارِیہ (Compulsory) ہے۔ سواستھیہ رکھشا تتھا سداچار پر وشیش دھیان دیا جاتا ہے۔

(ج) سیکنڈری ایجوکیشن (Secondary Education) ــــ ہائی سکولوں میں بھی ایک نہ ایک ہنر سیکھنا لازمی ہوتا ہے۔ کوئی ودیارتھی گھڑی بنانا سیکھتے ہیں۔ کوئی سائیکل کی مرمت کرنا۔ کوئی فوٹوگرافی آدی آدی۔

جاپانی لڑکے کو جاپانی کے اتِرکت ایک انیہ دیش کی بھاشا پڑھنی ہوتی ہے۔ اس سمیہ جاپان میں ۶۱۰ سکینڈری سکول ہیں۔ ان میں سنہ ۱۹۳۵ء کی رپورٹ کے مطابق ۵ لاکھ ودیارتھی شکھشا پا رہے ہیں۔

(د) کالج شکھشا College Education ــــ کالجوں میں ادھک تر شلپ ودیا (Industrial Education) پڑھائی جاتی ہے۔ اندھوں و بہروں کے لئے بھی کئی کالج ہیں۔

(۳) کئی کالجوں میں سماچار پتر سمبندھی شکھشا (Journalism) پڑھائی جاتی ہے۔ سائنس تتھا فوٹوگرافی بھی سکھائی جاتی ہے۔ اب ۱۵ لاکھ لڑکے بھن بھن ہنر سیکھ رہے ہیں۔ سارانش یہ ہے۔ کہ جاپان میں Industrial Education کو پردھانتا دی جاتی ہے۔

کنیا پاٹھشالاؤں میں اس سمیہ چار لاکھ کنیائیں پڑھ رہی ہیں۔ ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ کہ اب ۴۶ یونیورسٹیاں جاپان میں ہیں۔ کنتو ان سرکاری یونیورسٹیوں کے اتِرکت ۲۲ راشٹریہ (پرائیویٹ) یونیورسٹیاں بھی ہیں۔ ان میں بیس لاکھ ودیارتھی انیہ دیشوں کی بھاشائیں ادھین کرتے ہیں۔ اور بھن بھن کاریہ سیکھ رہے ہیں۔

جاپان نے اس ساٹھ ورش کے کال میں شکھشا کے سمبندھ میں اتنی آشچریہ جنک اُنتی کی ہے۔ کہ سنسار میں کسی انیہ جاتی نے نہیں کی۔

شکھشائیں

جاپان میں تین شکھشائیں دی جاتی ہیں:۔

(۱) لکھنے پڑھنے کی شکھشا جیسی ہمارے دیش میں پرچلت ہے۔ اس کے لئے آٹھ یونیورسٹیاں ہیں۔

(۲) بھاشاؤں کی شکھشا (Linguistic) دینے کیلئے دو یونیورسٹیاں ہیں۔ ان میں نانا پرکار کی بھاشائیں سیکھنے کا پربندھ ہے۔ اوساکا یونیورسٹی مشہور ہے۔ ہندی بھاشا بھی جاپان میں پڑھائی جاتی ہے۔

(۳) شلپ ودیا ــــ ہنر آدی سیکھنے کے لئے Industrial Institution ۲۱۰۰ ہیں۔ جن میں کھلونے۔ بٹن اور چاقو اِتیادی بنانا سکھایا جاتا ہے۔ Industrial Education کو پردھانتا دینے کا پرینام یہ ہے کہ جاپان میں بیکاری نہیں ہے۔ ۱۳۴ پرکار کی Industries سکھلائی جاتی ہیں۔ اس پرکار پرتییک جاپانی سُشکشت نوجوک کو کوئی نہ کوئی کام اوشیہ ہی مل جاتا ہے۔ ۱۵ لاکھ ودیارتھی تو کیول کھلونے بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ شکھشا گرہن کرنے کے ساتھ پرتییک ودیارتھی کچھ نہ کچھ پیسے بھی کما لیتا ہے۔

(۴) کرشی ودیا (Agriculture) سکھانے کے لئے جاپان میں اسّی پاٹھشالائیں (سکول) ہیں۔ ان میں اُتّم ریتی سے کرشی کرنا کھاد ڈالنا۔ پشوؤں کا دودھ بڑھانا۔ ڈیری فارم آدی کرشی میں بھی بہت اُنتی کر دکھائی ہے۔

(۵) میکنیکل شکھشا Mechanical Education ــــ کلا کوشل کی شکھشا کے پانسو سکول ہیں۔ جن میں جہاز موٹر کار اور انجن آدی بنانا سکھلایا جاتا ہے۔

(۶) الیکٹرک بجلی وا انجینیرنگ ــــ کے بھی انیکوں کالج ہیں۔ جن میں بجلی کے بلب آدی بنانا سکھایا جاتا ہے۔

(۷) سواستھیہ رکھشا کے سکول ــــ (Schools for Physical Training) ان میں نانا پرکار کے ویایام۔ جیو جتسو اور کشتی اِتیادی سکھلائے جاتے ہیں۔

(۸) میڈیکل شکھشا (Medical Education) جاپان میں کئی میڈیکل کالج ہیں۔ اور ان میں چکتسا۔ ندان۔ چیر پھاڑ تو سکھلائی ہی جاتی ہے۔ پرنتو ان کے اتِرکت اوشدھیاں بنانا بھی سکھایا جاتا ہے۔

ایک اور اُلّیکھ کرنے یوگیہ بات

جاپان شکھشا وبھاگ نے سب ودیارتھیوں کے پاٹھ کے لئے ایک پرشناولی رچی ہوئی ہے۔ جس کا کنٹھ استھ کرنا پرتییک ودیارتھی کے لئے انیوارِیہ ہے۔ درشٹانت ماتر ہم یہاں پر کچھ پرشن و اُتر دیتے ہیں جن سے پاٹھکوں کو پتہ لگ جاوے گا۔ کہ کس پرکار بالیہ اوستھا میں ہی بچے کے اندر دیش اُچیہ آدرش دیش بھکتی کے بھاؤ انکت کر دئے جاتے ہیں۔

پرشن ــــ "تمہارے جیون کا آدرش کیا ہے؟"

اُتر ــــ "دیش کی سیوا کرنا۔"

پرشن ــــ "تمہاری شکھشا کا اُدیش کیا ہے؟"

اُتر ــــ "اپنے دیش کو سمردھی شالی بنانا اُسے اُنت کرنا۔"

پرشن ــــ "تم اپنے دیش کو کس پرکار اُنت کرو گے؟"

اُتر ــــ "دستکاری و ایمانداری سے۔ (By industry and honesty)"

پرشن ــــ "تمہاری ہاردک جاننا کیا ہے؟"

(دیکھو صفحہ ۱۲)

پرانی اور نئی تہذیب

(از پنڈت نردیو جی شاستری)

پراچین سبھیتا کا اُداہرن ہم ریل گاڑی کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ اور ادھونک سبھیتا کی اُپما موٹر سے کر سکتے ہیں۔ ریل گاڑی میں فرسٹ کلاس۔ سکنڈ کلاس تھا تھرڈ کلاس کے ڈبے لگے رہتے ہیں۔ اسی میں سامان رکھنے کے لئے کچھ مال گاڑیاں بھی لگی رہتی ہیں۔ سب یاتری اور ڈرائیور تھا گارڈ ایک ہی سمے میں ایک استھان سے چلتے ہیں۔ اور نشچت استھان پر بھی اکٹھے ہی پہنچتے ہیں۔ ٹھیک اسی پرکار پراچین سبھیتا سب پرکار کی ویکتیوں کو اونچ نیچ کے بھاؤ سے پرتھک ہو کر ایک ہی ساتھ لے کر چلتی ہے۔ اور سب کو ایک ہی ساتھ پہنچا دیتی ہے۔

براہمن کو پڑھنے پڑھانے سے موکھش ملتا ہے۔ کھشتری کو سو دھرم کے پالن کرنے سے پرم پد پراپت ہوتا ہے۔ ویش کو بیوپار ادیادی دھرموں کے بھوجیت پریوگ سے سورگ پراپت ہوتا ہے۔ شودر کو نشکام سیوا بھاؤ سے موکھش ملتا ہے۔ یوگی جن کو اشٹانگ سادھن سے سدگتی پراپت ہوتی ہے۔ اسی

स्वधर्मे निधनं श्रेयः पर धर्मो भयावहः ॥

اس واکیہ پر ادھک بل دیا گیا ہے۔ جو جس دھرم میں یا جس دھرم پر وشواس رکھتا ہے۔ وہ پھل کی اِچھا کا پری تیاگ کر کے بھی جن کر سو دھرم تھا اپنے کرتویہ کو کرتا ہے۔ نشچے ہے اس کو اسی سے پھل مل جاوے گا۔ اور وہ اس بھوساگر سے تر جاوے گا۔ ہندو دھرم کے اس رہسیہ کو اور آریہ سنسکرتی کے اس رہسیہ کو لوگوں نے بہت کم سمجھا ہے۔ اسی لئے وہ ادھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ویرتھ ہی اونچ نیچ کے بھاؤ اپنے ہردہ میں لا کر پرسپر گھرنا کرتے رہتے ہیں۔ اسی لئے ہی لوگ آتمک سامیہ واد کو بھلا کر واہیہ سامیہ واد کے لئے مر رہے ہیں۔

विद्या विनय सम्पन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि । शुनि चैव श्वपाके च पंडिता समदर्शिनः ॥ (गीता) ॥

لوگ اس گیتا کے واکیہ کا بھاؤ نہیں سمجھ رہے ہیں۔ ہم بدھی کے تتو کو نہیں جان رہے ہیں۔ اُپری لکھت گیتا کے واکیہ کا یہ ارتھ ہے کہ:

ودّیا۔ ونیہ سمپن براہمن۔ گائے۔ ہاتھی۔ بیل۔ کتا۔ چانڈال ان کے آکار میں انتر ہو سکتا ہے۔ پرنتو آتم تتو تو ایک ہی ہوتا ہے۔ اسی پرکار سب پرانیوں کو سمجھنا چاہیئے۔ جس نے اس آتم تتو کے رہسیہ کو سمجھ لیا۔ وہ پھر کبھی بھی دوسرے سے گھرنا نہیں کرے گا۔ اور وہ پرانی کے سکھ دکھ کو اپنے سمان سمجھے گا۔ کنتو .... یہ سامیہ ویوہار تو سب سے پرتھک ہی رہے گا۔ اس آچرن آدرش کو ہماری شکشت سماج بھول گئی ہے۔ اسی لئے ہی انہیں رُوس کا کرانتی کاری منڈل اور جرمنی کا دھرم سُدھار دل اچھا لگنے لگا ہے۔

ادھونک سبھیتا موٹر کی طرح تیز گتی والی ہے۔ جیسے موٹر کار بڑے ویگ سے جاتی ہے۔ اس کی شیگھرتا کو دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔ اور موٹر میں بیٹھنے والوں کو وشیش آنند کا انوبھو ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ تیزی سے ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ اس میں تو سندیہ نہیں کہ موٹر بڑی تیزی سے دوڑتی ہے۔ پرنتو جاتے جاتے اپنی دھول منشیوں پر پھینک جاتی ہے۔ اس بات کا انوبھو پرایہ سب کو ہوگا۔ ورتمان کال کے ریفارمر بھی پرایہ موٹر کار ریفارمر ہیں۔ وہ اپنے انویائیوں کے لئے کداپی نہیں ٹھہرتے۔ بلکہ ان پر دھول پھینکتے جاتے ہیں۔

ورتمان کال کی شکشا کے سدھارک سب کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ اور سب کو ساتھ لے کر اپنے اپنے استھان پر پہنچاتے ہیں۔ وہ منش سو بھاؤ کی ترگن آتمک (ست۔ رج۔ تم) پرکرتی کو خوب سمجھتے ہیں۔ اسی لئے ادھیکار بھید سے ویوستھا بھید بھی رکھتے ہیں۔ نئی سبھیتا یدیپ اپنی منش کو چتر بنا دیتی ہے۔ پرنتو وہ اس کی آتما کو سدا کے لئے اشانت کر دیتی ہے۔ پراچین سبھیتا میں۔ ایشور وشواس ہیں۔ نیائے پرائنتا ہیں۔ کرم پھل ہیں۔ درڑھ وشواس میں ہی منش کی آتما کو شانتی پراپت ہوتی ہے۔ یدی اس پرکار کی سمادھان سامگری نہ ہوتی۔ تو ہندو جاتی کبھی کی مٹ گئی ہوتی۔ سنبھو ہے کہ

"کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا"

ادھونک سبھیتا دھرم کو تلانجلی دیتی چلی جا رہی ہے۔ جس کو نئی سبھیتا کے رنگ میں رنگے ہوئے منش دھرم سمجھ بیٹھے ہیں۔ وہ واستوک دھرم نہیں ہے۔ سنسار میں آج تک جتنے بھی جھگڑے ہوئے ہیں۔ اور دھرم کے نام پر جتنے بھی کلیش، پاپ، واتیاچار ہو رہے ہیں۔ وہ سب دھرم کے واستوک تتو کو نہ سمجھنے کے کارن ہی ہو رہے ہیں۔ پراچین سبھیتا میں یہ وشیش بات ہے۔ کہ جو بات منش ماتر کی بھلائی کے لئے ہو سکتی ہے وہی دھرم میں سملت ہے۔ نئی سبھیتا نے دھرم کے انگ کاٹ ڈالے ہیں۔ ان کی شکشا دھرم سے پرتھک ہی ہے۔ ان کا دھرم تو کیول روی وار کو گرجا گھر میں جا کر آنکھیں بند کر کے کرتم دھیان لگانے کی وستو ہے۔ پرانا آدرش تو سوریہ کے سمان ہے۔ پھر بھی آشچریہ ہے کہ لوگ سوریہ کے پرکاش کو چھوڑ کر گیس کے پرکاش کو دیکھنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ منش کا کچھ ایسا ہی سوبھاؤ ہے۔ کہ وہ پراکرتک وستوؤں کا تیاگ کر کے کرتم وستوؤں کی پراپتی کے لئے دوڑتا پھرتا ہے۔ پرانی سبھیتا دن میں دیکھنے کی چیز ہے۔ اور نئی سبھیتا اندھیرے میں دکھائی دینے والا سنیما کا چلتا چتر ہے۔ لوگ پراکرتک سوندریہ کو چھوڑ کر سنیما کے چتر پٹ کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ اس کا اُتر اوپر سے ہی کہہ دیا ہے۔ یہ نئی سبھیتا کرتم ہے۔ اس لئے یہ کبھی بھی کلیان مارگ کی اور نہ جانے دے گی۔

سکھی کون ہے؟

"جو دونوں اندریوں کو جیت کر شاستر ودھی کے انوسار اپنے اپنے آشرم دھرم کا پالن کرتے ہیں۔"

"جو دمبھ نہیں کرتے۔ جن کی آچرن نیمت ہے۔ اور جو وشیوں کے وش میں نہیں ہے۔"

"جو دوسرے سے کٹو وچن سننے پر بھی بدلے میں کٹو شبد کا پریوگ نہیں کرتے جو ہنسا کرنے والے کے پرتی بھی ہنسا نہیں کرتے۔ اور جو دیتے ہیں مگر مانگتے نہیں۔"

"جن کا کوئی بھی کاریہ وشواس سے رہت نہیں ہوتا۔ جن کی بانی ستیہ اور پریہ ہوتی ہے۔ اور جن کا دھن ستیہ کاریہ میں لگتا ہے۔"

"جن سے کسی بھی پرانی کو بھے نہیں ہوتا۔ اور جو کسی سے بھی بھے بھیت نہیں ہوتے۔ تھا جو سب پرانیوں کو اپنی آتما کے سمان دیکھتے ہیں۔"

"جو ستپُرش دوسرے کی لکشمی کو دیکھ کر سنتاپ کو نہیں پراپت ہوتے۔ اور جو بُرے کاریوں سے پرے رہتے ہیں۔"

"جو اپنا مان نہیں چاہتے۔ دوسروں کا مان کرتے ہیں۔ اور جو مانیہ پُرشوں کو پرنام کرتے ہیں۔"

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنے دوست کی بھانجی کیلئے ایک تعلیم یافتہ ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی شکل شباہت قد و قامت و صحت نہایت اچھی ہے۔ پانچویں جماعت پاس ہے۔ پرائیویٹ تعلیم جاری ہے۔ لڑکی کی آیو چودہ سال ہے۔ گھر کے کام کاج و سینے پرونے میں ہوشیار ہے۔ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہے۔ پتا جی ہی تعلیم و تربیت کی غرض سے میرے دوست کے ساتھ رہتی ہے۔ ذات پات کا بندھن نہیں۔ میرے دوست ایجوکیشنل ... کے سکولوں کے انسپکٹر ہیں۔ اور ریاست کے ... ولی عہد ریاست کے ٹیوٹر۔ خط و کتابت: ... منشی لال سکرٹری ... ریاست ...

CC0. Gurukul Kangri Collection

آریہ سماج نے حیدرآباد کے ستیاگرہ میں
طاقت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اُسے
آریہ سماج کے ہر ہی خواہ کے دل میں
طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آریہ
سماج کی اس زبردست طاقت کا استعمال
کیا جا سکتا ہے؟ آریہ سماج نے
کا ثبوت دیا ہے۔ اگر اسے صحیح
نہ چلایا گیا۔ تو کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ
تیاگ اور اتنی تپسیا کے بعد آریہ سماج
تان کر سو جائے۔ اور راہ چلتوں
زندہ یا مردہ ہونے کی پھبتیاں کسنے
اس لئے ضروری ہے۔ کہ
آریہ سماج کی آئندہ سرگرمیوں کا
کیا جائے۔ اور ان فیصلوں کو عملی
دینے کے لئے سماج کے سنگٹھن کو
بنایا جائے ٭

آرین کانگرس

آریہ سماج کے کسی بھی فیصلہ کو آل انڈیا
دینے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ
ہندوستان بھر کی آریہ سماجوں کے
مل کر کریں۔ اس کے لئے جتنی
ہو سکے۔ آرین کانگرس کا اجلاس
کا انتظام ہونا چاہیئے۔ جس طرح
ستیاگرہ شروع ہونے سے پہلے
میں آرین کانگرس ہوئی تھی۔
اس کانگرس کے ذریعہ تمام آریہ
میں اپنے حقوق کی لڑائی لڑنے
زبردست لہر چاروں طرف پھیل گئی تھی۔
طرح اگر اس وقت آرین کانگرس
اجلاس کو پھر سے بلایا جائے۔ تو جہاں
فتح کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہونے والی
کا ابھی سے علاج کیا جا سکتا ہے۔
مستقبل کے لئے کوئی پروگرام بھی
بنایا جا سکتا ہے۔ اور سب سے
بات یہ ہے۔ کہ اس پروگرام کو پورا
کی خواہش بھی تمام آریہ جگت میں
کی جا سکتی ہے۔ اگر اس موقعہ پر
کانگرس بلائی گئی۔ تو وہ دوسری
کانگرسوں سے زیادہ اہم ہوگی۔ اس
ہر ایک آریہ سماجی کے دل میں ٹھوس
کرنے کی زبردست خواہش پیدا ہو چکی
گرم ہے پر چوٹ نہ لگائی جائے۔
ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈے
ڈھالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا
اس وقت آرین کانگرس کا جو اجلاس
اس میں ہر ایک آریہ سماجی اُتساہ سے
گا۔ اور کانگرس کے فیصلوں کو

حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کے بعد

(از پنڈت ستیہ برت جی سدھانت النکار کھیہ دھشٹاتا گورکل کانگڑی)

عملی شکل دینے کے لئے اپنی تمام کوششیں صرف کر دیگا۔ سارود لیشک سبھا کا مرکز دہلی میں ہے۔ اس لئے دہلی میں ہی کانگرس کا اجلاس بلایا جانا زیادہ مناسب ہوگا ٭

آرین کانگرس کا پروگرام

آرین کانگرس کے سامنے کیا پروگرام ہوگا؟ اس کے متعلق ہر ایک آریہ بھائی کچھ نہ کچھ سوچ رہا ہوگا۔ آرین کانگرس اجتماعی طور پر ان سوالات پر غور کرنے کا موقعہ مہیا کرے گی۔ جن باتوں پر وچار کرنا ضروری ہے ذیل میں میں انہیں مختصر طور پر پیش کرتا ہوں:-

(۱) سب سے پہلی بات یہ ہے کہ حیدرآباد میں ہمارے جو مطالبات منظور کئے گئے ہیں ان کا امتحان کرنا ضروری ہے۔ اتنا کہہ دینے سے کہ وہاں ہمیں سب طرح کی آسانیاں ہوں گی کچھ نہیں بنتا۔ نظام سرکار نے یہ نہیں تسلیم کیا۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماج پر کسی طرح کی پابندیاں تھیں۔ ہماری طرف سے جو کچھ کہا جاتا رہا۔ اس کی طرف سے اس کا جواب ملتا رہا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج حیدرآباد میں اپنا ایک مستقل کاریالیہ کھولے۔ جو حیدرآباد اور تمام جنوبی ہند میں آریہ سماج کے پرچار کا مرکز ہو۔ اس کا کام اس بات کی دیکھ بھال کرنا ہو۔ کہ آریہ سماج کی مانگوں کو عملی شکل میں پورا کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس پرستاؤ کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہمیں نظام سرکار کے ارادوں کے متعلق کوئی شک ہے۔ جہاں کہیں بھی ادھیکاریوں کی لڑائیاں ہوتی ہیں وہاں اسی قسم کی کمیٹیاں بنا دی جاتی ہیں۔ جو اس بات کو دیکھتی ہیں۔ کہ مطالبات کو عملی شکل میں پورا کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس لحاظ سے بھی سارودلیشک سبھا کے کاریالیہ کا قیام نہایت ضروری ہے ٭

(۲) حیدرآباد کے ستیاگرہ سے آریہ سماج کا جنوبی ہندوستان میں بڑا زبردست پرچار ہو گیا ہے۔ اس پرچار کا فائدہ اٹھا کر جلدی ہی دکھشن بھارت پرچار سنگھ کی سبھا بنا کر دی جائے۔ تو جو کام پچھلے سالوں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود سارودیشک سبھا نہیں کر سکی۔ اس کام کو سرگرمی سے چلایا جا سکتا ہے۔ آریہ ستیاگرہ کے سلسلے میں سارودلیشک سبھا کے پاس کافی روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ اس روپیہ کو بنک میں رکھنے کی بجائے یہ موقعہ ہے۔ کہ دکھشن بھارت میں جہاں اب تک آریہ سماج کا پیغام نہیں پہنچا۔ اسے وہاں پہنچایا جائے۔ اور دکھشن کے کونے کونے میں آریہ سماج کا ناد بجا دیا جائے۔ اس روپے کو جو ستیاگرہ کے لئے آیا تھا دکھشن بھارت میں پرچار کے کام کے لئے آرین کانگرس ہی لگا سکتی ہے۔ کیونکہ اس میں ہندوستان بھر کی آریہ سماجوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اس لئے بھی آرین کانگرس کا بلایا جانا نہایت ضروری ہے ٭

(۳) ستیاگرہ سنگرام میں جن ویروں کی آہوتی پڑ گئی ہے۔ ان کے پریواروں کی مدد کے لئے کم از کم ایک لاکھ روپیہ جمع کر کے ان کی امداد کا مستقل انتظام کرنا بھی ایک ضروری معاملہ ہے۔ آریہ سماج کے سنگٹھن کی خوبی اسی میں سمجھی جائے گی۔ کہ عارضی سہایتا کا انتظام کرنے کی بجائے مستقل سہایتا کا انتظام کیا جائے۔ اس معاملہ پر بھی آرین کانگرس میں وچار ہو سکتا ہے ٭

(۴) ان باتوں کے علاوہ ایک اور اہم معاملہ ہے۔ جس پر آرین کانگرس میں وچار ہونا چاہیئے۔ ہم نے پچھلے ستیاگرہ میں دیکھا۔ کہ کانگرس کی ہندوؤں کے خلاف پالیسی کی وجہ سے ہمیں کانگرس کا تعاون حاصل نہیں ہوا۔ مہاتما گاندھی ستیاگرہ کے خلاف کچھ لکھ نہ دیں۔ اس خطرے کے پیش نظر آریہ نیتاؤں کو کئی بار واردھا بھاگنا پڑا۔ شولاپور سے آرین کیمپ اٹھا دیا گیا۔ مدراس میں جلسوں کے انعقاد پر پابندیاں لگا دی گئیں۔ ڈیرہ دون میں احتیاط کے طور پر جلوس نہ نکالا گیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ آریہ سماج نے دیر سے اپنے آپ کو ملک کی سیاسیات سے علیحدہ رکھا ہوا ہے۔ اور ملک کے سیاسی کارکن اسے ایک فرقہ وارانہ جماعت سمجھتے ہیں ٭

میری رائے میں وقت آگیا ہے۔ کہ آریہ سماج کو سیاسیات سے علیحدہ رہنے کی پالیسی کو بدل دینا چاہیئے۔ رشی دیانند نے اپنے وِدھان میں راج آریہ سبھا کو استھان دیا ہے۔ اس سبھا کو فوراً قائم کر کے آریہ سماج اپنے سدھانتوں کے مطابق راج دیوستھا کی استھاپنا کی کوشش جاری کر دے ٭

مسلمان مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے۔ ہندو سبھا ہندوؤں کے نقطہ نگاہ سے۔ کمیونسٹ کمیونزم کے نقطہ نگاہ سے۔ گاندھی بھگت گاندھی ازم کے نقطہ نگاہ سے ہندوستان کی آئندہ حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت جب کہ مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا آپس میں تصادم ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کو اپنا نقطہ نگاہ پیچھے نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ اس وقت ہماری بدقسمتی سے جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ وہاں تو کھلم کھلا ہندوؤں کے خلاف رجحانات کام کر رہے ہیں۔ اور جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ اور جہاں کانگرس کی حکومت ہے۔ وہاں مسلمانوں کو خوش کرنے کا رجحان دکھائی دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندو تو پہلے ہی کمزور تھا۔ اور کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہندو سنسکرتی تباہ ہوتی جا رہی ہے۔ آریہ سماج کا سب سے بڑا کام ہندو سنسکرتی کو بچانا تھا۔ لیکن آج کل حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ ہمارے سیاسیات سے علیحدہ رہنے سے وہ سنسکرتی بچ نہیں سکتی۔ اس پیچیدہ مسئلہ پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ ساری باتوں پر غور کر لے کے بعد آریہ سماج فیصلہ کر دے۔ کہ آریہ سماج کا الگ رہنا ہی فائدہ مند ہے۔

اوپر جن چاروں باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان پر غور کرنے کے لئے آرین کانگرس کا اجلاس بلانا ضروری ہے۔ ویسے تو کانگرس کو بلائے بغیر بھی ان باتوں پر وچار ہو سکتا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر غور کرنے سے جو بل پیدا ہوتا ہے۔ وہ بل دوسری طرح پیدا نہیں ہو سکتا ٭ امید ہے۔ کہ اوپر ظاہر کئے گئے خیالات کی آریہ جنتا تائید کرے گی۔ اور علیحدہ ہی م

گھریلو جیون کی ایک نصیحت آمیز کہانی

سُدھار

(از شریمتی منورما)

بابو کنٹوری لال کی آیو اس سمیہ پچاس ورش کے قریب ہے۔ یدیہ اپی ان کے بال اور داڑھی مونچھ بہت کچھ سفید ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کا شریر اچھا مضبوط ہے۔ بابو جی کے دو لڑکے ہیں۔ ایک کی آیو ۲۵ ورش اور دوسرے کی ۲۲ ورش کی ہے۔ بڑے کا نام متھرا پرشاد ہے۔ اور چھوٹے کا درگا پرشاد۔ متھرا پرشاد وکالت کرتے ہیں۔ اور درگا پرشاد نے اسی سال ایل۔ ایم۔ ایس کی پریکھشا دے کر ڈاکٹری کی دوکان کھول لی ہے۔

متھرا پرشاد کا وواہ ہوئے بہت دن ہو گئے۔ اور ان کے ایک پُتر بھی ہے۔ درگا پرشاد کی استری کا گونا ابھی ابھی ہوا ہے۔ ان کے علاوہ گھر میں اور کوئی استری نہیں ہے۔ بابو کنٹوری لال کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوئے ۵ ورش ہو چکے ہیں۔

ایک دن راتری کے سمیہ درگا پرشاد کی پتنی نے اُن سے کہا "تمہاری ڈاکٹری کچھ چلنے لگے۔ تو پرتھک رہیں گے"۔

درگا پرشاد نے حیران ہو کر پوچھا "کیوں؟ پرتھک رہنے کی کیا ضرورت؟"

پتنی نے جواب دیا "جیٹھانی جی سے نبھے گی نہیں"۔

"کیوں نہیں نبھے گی؟"

"وہ تو ابھی سے حکم چلاتی ہے بڑپن دکھلاتی ہے"۔

"تو اس میں کیا ہرج ہے؟ بڑی تو وہ ہے بھی"۔

"لاکھ بڑی ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کوئی ان کا دیا تو کھاتے ہی نہیں"۔

"تو کیا جس کا دیا کھائیں اسی کی بات مانیں؟"

"اس کی تو مجبوری ہے۔ ماننی ہی پڑتی ہے"۔

"یہ اچھا نیم ہے" — درگا پرشاد نے ہنس کر کہا۔

پتنی ان کی بات پر کچھ دھیان نہ دے کر بولی — "ابھی اس دن کی بات ہے کہیں سے آم آئے تھے۔ سو جیٹھانی جی نے اچھے اچھے تو اپنے اور جیٹھ جی کیلئے چھانٹ کر رکھ لئے۔ اور ہمیں تمہیں سڑے گلے دے دئے"۔

"ہاں۔ آم تو ادھشیہ خراب تھے"۔

"سب خراب نہیں تھے۔ ہمیں چھانٹ کر خراب دئے گئے تھے"۔

"ایسی بات ہے؟"

"ہاں۔ تو"

"میں نے سمجھا تھا شاید خراب ہی آئے ہوں۔ میں نے بھائی جی سے پوچھا بھی تھا۔ اُنہوں نے ہاں کر دی۔ یہ سُن کر میں چپ ہو گیا"۔

"بھلا کوئی کسی کے ہاں خراب چیز بھی بھیجتا ہے۔ تم نے اتنا بھی نہ سوچا" — پتنی نے ٹھوڑی پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ نہیں سوچا۔ یہی سمجھا۔ کہ خراب ہی آئے ہوں گے"۔

"ان ہی باتوں کو دیکھ دیکھ کر ہردہ جلتا ہے"۔

"خیر تم ان باتوں کی پرواہ مت کرو"۔

"ایک دو باتیں ہوں تو پرواہ نہ کروں۔ ان کی تو سبھی باتیں ایسی ہیں"۔

تم تو دوکان سے ادھر ۱۱ بجے آتے ہو۔ ادھر رات کے ۸ بجے۔ جیٹھ جی ۱۰ بجے کچہری جاتے ہیں۔ اور شام کو چار بجے آ جاتے ہیں۔ سو پراتہ کال بھی وہ پہلے کھاتے ہیں۔ اور شام کو بھی تم سے پہلے کھا لیتے ہیں۔ اس لئے جیٹھانی جی کی بن آتی ہے۔ انہیں خوب اچھی طرح کھلاتی ہے۔ بچا کھچا تمہارے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ پرسوں شام کو حلوہ بنا تھا۔ اس میں سے تھوڑا سا بابو جی (سُسر) کو ملا تھا۔ کچھ جیٹھ جی کو کھلا دیا۔ اور کچھ آپ ڈکار گئی۔ نہ تمہیں ملا نہ مجھے۔

"جب کھانے بیٹھی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ میری تھالی میں حلوہ نہیں ہے۔ میں کچھ نہ بولی۔ کھانے پینے کی چیز کے لئے کچھ کہتے مجھے ویسے بھی شرم آتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اپنے آپ ہی کہنے لگی — "حلوہ تھوڑا ہی بنایا تھا۔ بچا نہیں" — میں چپ ہو رہی۔ کہ کون لڑائی مول لے۔ نہیں تو کہہ دیتی — تھوڑا کیوں؟ سیر بھر تو بنایا تھا۔ بابو جی اور جیٹھ جی سب تو کھا نہ گئے ہوں گے"۔

درگا پرشاد نے گھڑیاں بھری منہی میں کہا — "ہوگا بھی۔ لیکن ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر مت ڈالو"۔

جب روز یہی باتیں ہوتی ہیں۔ تو کہاں تک نظر نہ ڈالی جائے۔ مجھے رسوئی میں گھسنے نہیں دیتی۔ کل ہی میں نے کہا تھا۔ کہ آج رسوئی میں بناؤں؟ اس پر کہتی ہے۔ تو پھر پرتی دن تجھے ہی بنانی ہوگی۔ بھلا بتاؤ یہ بھی کوئی بات ہے؟"

"تو تم نے کیا کہا؟"

"پرتی دن میں ہی بنا لیا کروں گی۔ اس پر بولی۔ ہوں۔ بنا لیا کرے گی۔ ابھی بدھ بدھ آٹھ دن تو گونا کو ہوئے۔ ماں باپ کہیں گے۔ کہ جاتے ہی لڑکی کو بیل کی طرح جوت دیا۔ میرا نام بدنام ہوگا۔ کہ جیٹھانی یہ سب کراتی ہے۔ ساس جیتی ہوتی۔ تو ایسا کبھی نہ ہونے پاتا۔ اب اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ اپنے ہاتھ سے رسوئی بنانے میں من مانی چیز بنانے و کھانے کا آرام رہتا ہے"۔

"تو کھانے پینے دو۔ ہمیں کیا؟"

"واہ! ہمیں کیسے نہیں؟ کھانے کیلئے ہی آدمی ساری کٹھنائیاں جھیلتا ہے۔ جو کھانے کو ہی اچھا نہ ملا۔ تو کمانا آدمی سب بے کار ہے"۔

"کھانا تو کچھ گڑبڑ نہیں ملتا"۔

"کسی دن تم یہ تو دیکھو۔ کہ جیٹھ جی اور جیٹھانی جی کیسا کھانا کھاتی ہیں؟ ویسے تو سب اچھا ہے ہی۔ سمیہ پر سوکھی روٹی مل جائے۔ وہ بھی اچھی ہے"۔

"ہوگا۔ ان کا دھرم ایمان جانے"۔

خیر دھرم ایمان جانے یا نہ جانے۔ پہلے یہ پربندھ ہونا چاہیئے۔ کہ رسوئی بنانے کے لئے کوئی باورچن رکھی جائے۔ نہ وہ بنائے نہ میں بناؤں"۔

"یہ تو کٹھن ہے"۔ درگا پرشاد نے منہ بنا کر کہا۔

"کیوں؟"

"پتا جی کہیں گے۔ کہ گھر میں دو دو استریاں بیٹھی ہیں۔ باورچن کی کیا ضرورت ہے؟ اور پھر ایسی حالت میں جب کہ ... کے لئے تیار ہے۔ سب سے پہلے ... ہی اعتراض کرے گی"۔

"ہاں۔ یہ بات تو ضرور ہے ... باورچن رکھنا کبھی منظور نہ کریں گی"۔

"تب پھر باورچن رکھنے کا پرشن ہی ویرتھ ہے"۔

"باورچن نہ رکھی جائے گی۔ تو کیا ایسی ہی حالت رہے گی؟"

"خیر! ابھی دو چار مہینے اسی طرح ... دو۔ پھر جو اُچت ہوگا کریں گے"۔

"اچھی بات ہے۔ دیکھو۔ لیکن ... طرح نبھے گی نہیں"۔

"جب تک نبھے گی تب تک ... گے۔ جب تنگ آ جائیں گے۔ تو ... اور انتظام کریں گے"۔

(۲)

ایک دن دیورانی جیٹھانی میں ... جھگڑا ہوا۔ کارن یہ تھا کہ بابو کنٹوری لال آٹھ زنانہ دھوتیاں لائے تھے انہوں نے دونو کو آدھی آدھی بانٹ لینے کے لئے کہہ دیا تھا۔ جیٹھانی نے چار دھوتیاں تو خود رکھ لیں۔ اور ... دیورانی کو دے دیں۔

دیورانی نے کہا "سب دھوتیاں یہاں لا کر رکھو۔ پھر ان میں سے ... یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ تم تو اچھی اچھی رکھ لو اور مجھے خراب دے دو"۔

جیٹھانی کرودھت ہو کر بولی — "... ہی تو میری بھی ہیں۔ ان میں کچھ لال ... نہیں لگے ہیں؟"

"لال نہیں لگے ہیں۔ تو یہاں لا کر ... نہیں رکھتیں؟"

"کیوں لا کر رکھوں؟ جو مجھے اچھی لگیں میں نے رکھ لیں"۔

دیورانی نے دھوتیاں اُٹھا کر ... کی اور پھینک دیں۔ "تو انہیں بھی رکھ ... مجھے ایسی دھوتیاں نہیں چاہیئیں"۔

"اوہو! یہ نخرے۔ ابھی تو تیرے ... نے کچھ کمایا بھی نہیں ہے"۔

"نہیں کمایا ہے۔ لیکن تمہارا دیا ... تو نہیں کھاتے"۔

"ہمارا کھانا آسان نہیں بڑی ... کا پسینہ ہے"۔

کیا کہنے ہیں اس محنت کے ... کا سچ جھوٹ بول کر۔ لوگوں کو ... کا خون چوس کر۔ پیسہ بٹورتے ہیں ... ایسے پیسے پر تھوکیں بھی نہیں ...

ہماری سنسکرتی اور اسکی وششٹتا

(لیکھک: شری گجانند جی)

سنسکرتی کی سب سے بڑی وششٹتا ہے۔ جس سمیہ یوروپ اور لوگ جنگلوں میں رہ کر اپنا جیون رہے تھے۔ جس سمیہ کلا اور سبھیتا کی ودن اور گریک جاتیوں کا استتو بھوشیہ کے گربھ میں تھا۔ اور جس سنسار سرشٹی کی پرارمبھک اوستھا گذر رہا تھا۔ اس سمیہ ہماری سنسکرتی کے سروا اُچیہ سدھانتوں کو تتھا جیون کے سروتم سادھنوں کو پار کر کے لوک میں پہنچ چکی تھی۔ جس سمیہ انیہ جاتیاں سادھارن اکھشر سے بھی ونچت تھیں۔ اس سمیہ ہم "کٹمبکم" کا انوپم آدرش کر اکھل وشو کو وشو بندھتو کا پکار رہے تھے۔ آج جن سدھانتوں کارل مارکس۔ روم رولاں رسل جیسے انوبھوی یوروپیہ اپنے پران گنوا چکے ہیں۔ اور گنوا اور پھر بھی جن سدھانتوں کا نرائن بھی بھی نہیں کر سکے۔ سدھانتوں کا سمپورن سمکرن ہمارے بجلی اور کپل آدی رشیوں نے کر دکھایا تھا۔ جب نشچنتا انیہ میں اپنا پرتھم پاٹھ پڑھ رہی تھی۔ میں بڑے سے بڑے قانون دان دھرندھر ودوان نرمائیک ہمارے منو اور یاگیہ ولکیہ جیسی رشیوں کا اولوکن کر کے دانتوں تلے دباتے ہیں ٭

دوسری وششٹتا جو ہماری سنسکرتی میں ہے اس کا ستھائیتو۔ آج کتنی جاتیاں اور نشٹ ہو گئیں۔ یونان کے پرامڈ اور کے وشال قلعے بھوت کے گربھ میں ہو گئے۔ کنتو ہماری سنسکرتی کا مہا ورکش گھات پرتیاگھاتوں کو سہہ کر انتی کرانتیوں کے بعد آج بھی اسی پرکار ہے۔ اس کے جیون کا پربھاو اتنا کہ آج ہزاروں اور لاکھوں ودیشوں سہہ کر بھی نانا پرکار کے ان گنت سانسکرتک سدھانتوں سے کر کے بھی تنہا ادھیک پرکار کے گھات پرتی گھاتوں کے ہونے پر بھی اس آج تک اسی سندرتا اور کے ساتھ کھلی ہے۔ سنسار ہو گئے۔ باغباں اُتپن ہوئے نئے انیکوں سندر اور منوہک پرنتو، پُشپ نرگندھ اور

نیرس تھے۔ ہماری سنسکرتی کے لیکھپ چیت آکرشک چاہے اتنے نہ رہے ہوں۔ پرنتو سُگندھت اور سُرُچی پورن اوشیہ تھے۔ ہمارے سنسکرتی کے سارگربھت سدھانت اتنے مہتو پورن تھے۔ کہ لاکھوں اور کروڑوں ورش کا سمیہ پرواہ بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ یگ پر یگ بیتتے چلے گئے۔ شتابدیاں اور سہسر شتابدیاں بیت گئیں۔ کنتو ہماری سبھیتا جوں کی توں رہی۔ اور بھوشیہ میں رہے گی بھی۔ دھیان رکھیے! جو سنسکرتی جتنی ہی نردوش رہے گی۔ جس سنسکرتی کی پرن پرتشٹھا جتنی ہی پوترتا پورن بھتی پر ہوگی۔ اس میں اتنا ہی ستھائیتو بھی رہے گا۔ اس کسوٹی پر پرکھنے سے ہماری سنسکرتی ہی سروشریشٹھ ٹھہرتی ہے ٭

ہماری سنسکرتی کا آدر بھاؤ پرکرتی کے کھد یہ پرانگن میں۔ گرامینتا کی گود میں۔ کلول کرنے والے اُپ بنوں میں ہوا تھا۔ اس کا پرادربھاؤ کل کل دھونی سے گونجت ہونے والی ندیوں کے تٹ پر نستبدھ۔ شانت۔ نرجن اور ایکانت وایو منڈل میں پلے ہوئے بنوں میں ہوا تھا۔ ہمارے رشی اور منی سانسارک کولاہل سے دور رہ کر برہم گیان کی کھوج میں اکھنڈ سمادھی لگایا کرتے تھے۔ کتنی پوترتا۔ کتنی شانتی۔ کتنی نِشچنتتا تھی ہمارے اس واتاورن میں۔ سادہ جیون اور اُچیہ وچار ہی ہمارا وہ آدرش تھا۔ جس پر ہماری سبھیتا کے محل کا نرمان ہوا تھا۔ ہماری سبھیتا کا روپ تھا "ستیم شِوم سندرم"۔ ستیہ، ہمارا کلیان کاری ستیہ تھا۔ اور ایسا ستیہ جس میں کروپتا اور کرُوچی پورنتا کے لئے استھان نہیں ہے۔ وشو بندھوتا۔ سمانتا اور نیائے پر تین ہمارے کونج تھے۔ جن سے ہم اپنی رکھشا کرتے تھے۔ ہماری سنسکرتی کا نرمان۔ بلیدان اور سوارتھ تیاگ کی بھیتوں پر ہوا تھا۔ ادھونک سبھیتا کے وپریت ہماری سنسکرتی ایکانگواد کی گھور ورودھنی تھی۔ جیون کی سروانگ پورنتا کا ندرشن ہمارے یہاں پرتیک ستھل پر ملتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ہماری سنسکرتی

میں اتنے مت متانتروں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ اور اسی کارن سے ربھن وچاروں ایوم انیکانیک مت بھیدوں کے رہتے ہوئے بھی یہ اکھنڈ بنی رہی ہے۔ ہماری سنسکرتی کا سرووچ گن یہ رہا ہے۔ کہ وہ انیکتا میں ایکتا کا درشن کرتی ہے۔ یا یوں کہیے میں بھی ایکانتتا کا انوبھو کرتی ہے۔ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے مانے جانے کا بھی رہسیہ ہے۔ جیون میں پورنتا کا سماویش رہتا تھا۔ وچار سوتنترتا کی اجازت جتنی اس سنسکرتی میں ہے۔ اتنی کہیں نہ ملے گی۔ ہم اپنے آچاریوں کی سمتیوں کا بھی شردھا پوروک ورودھ کرتے تھے۔ ہمارے وید شاستر پوران اور سمرتی آدی گرنتھوں میں جو پرسپر ورودھی باتیں ملتی ہیں۔ اور جن کے کارن ہمارے ورودھی اگیان وش ہنسا کرتے ہیں۔ وہ بھی ہمارے اسی وچار سوتنترتا کی پرچایک ہیں۔ بھگتی کے ساتھ ساتھ ہمارے یہاں سوندریہ اُپاسنا اور کلا سے پریم پایا جاتا ہے۔ ہماری سنسکرتی کے کلا پریم کا جن کو نمونہ دیکھنا ہو۔ وہ لوگ جاوا تھا سماٹرا آدی دور ستھ ٹاپوؤں میں جا کر دیکھیں اس سمیہ بھی وہاں اس سنسکرتی کے ادبھُت اوشیش ہیں۔ وہ اس سنسکرتی کے چمتکار پورن کوشل کا اچھا درشن کراتے ہیں۔ ہماری سنسکرتی نے سموچے بھارت ورش ایسے وشال دیش کو ایکتا کے ایک سوتر میں باندھا تھا۔ جسے دیکھ کر بدھی کو آشچریہ ہوتا ہے۔ ہمارے چاروں دھاموں کا چار دشاؤں میں ہونا یہ سدھ کرتا ہے۔ کہ ہم سارے بھارت کو ایک دیش سمجھتے تھے۔ اور ہمارے ہردے راشٹریتا سے اوت پروت تھے۔ چار دور ستھ پردیشوں میں چار مٹھ سوامی شنکر آچاریہ نے ستھاپت کئیں۔ چار دھرتی پرانتوں میں کچھ ایسا پربندھ جب کہ لاکھوں یاترک سنان ارتھیوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ انہوں نے نردشٹ کیا۔ ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہماری سنسکرتی میں راشٹریتا کی لہریں ہلوریں لے رہی تھیں
پرسدھ ودوان یاستھانیہ وچارک

میتھیو آرنولڈ نے کسی بھی سنسکرتی کے پردھان لکھشن دو مانے ہیں۔ اور وہ ہیں مادھریہ اور پرکاش۔ پرنتو بھارتیہ ودوان پروفیسر سادھواکرشن کے شبدوں میں ہمارے یہاں ایک تیسری وستو بھی ہے۔ اور اسے کہتے ہیں "شکتی"۔ ہمارے یہاں سوبھاؤ کی دڑھتا۔ آتما کا بل۔ دھیریہ۔ بدھیمتا اور ساہس یہ پانچ ہماری سنسکرتی کو اُنت کرنے والے ۵ ستمبھ مانے گئے ہیں ٭

جیون کا رہسیہ اس کے وکاس کے نیم میں ہے۔ ہماری سنسکرتی سوبھاوک وکاس کو نہیں مانتی۔ وہ تو دیکھتی واد کی اُپاسکا اور کرم سدھانت پر اٹل رہنے والی ہے۔ جس نے کرم یوگ سیکھنا ہو وہ بھارتیہ سنسکرتی سے سیکھے۔ یہی کارن ہے۔ کہ بھارت ورش جیون کے وکاس سمبندھی تتووں کا نروپن کرنے میں سب سے آگے ہے۔ انتر آتما اور ستیہ کی کھوج میں اس سنسکرتی نے ادھک زور دیا ہے۔ بھارت ورش کے ادھیاتمک وکاس ایوم سنسکرتک کو چرم اُنتی سمبندھی رہسیہ کو سمجھنے کے لئے ان باتوں پر بڑی گمبھیرتا اور دھیریہ پوروک وچار کرنا پڑے گا۔ ہماری سنسکرتی کا سب سے مہتو پورن سندیش جو سنسار کو ہے وہ یہ ہے۔ کہ نراشا اور ہر دم بھیلتا سے بچنے کے لئے سنگھرش اور کشٹ سہن اور تپو بل کا جو مہتو بھارتیہ سنسکرتی میں ملتا ہے۔ وہ کہیں نہیں ملنے کا۔ اسی کشٹ سہن کی شکتی سے ہمارے رشی منیوں نے جیون تتو نروپن میں ادبھُت پورن سپھلتا پائی تھی ٭

جیون سنگرام میں بھی ہماری ویوستھا بڑی نپت تھی۔ ہمارے یہاں وبھاجت پرنالی کا آشرے لیا گیا ہے۔ ورن ویوستھا کا بھی پرائے یہی ہے۔ منش ربھن رُچی والا پرانی ہے۔ سب منش ایک ہی کاریہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہماری سنسکرتی نے اس میں چار وبھاگ کر دیئے۔ ادھیاتمک وکاس کے لئے براہمن۔ شاریرک کوشل کے لئے کھشتری۔ کرشی اور آرتھک پربندھ کے لئے ویشیہ اور سیوا کاریہ کے لئے شودر یہ چار ورن بنائے گئے۔ اسی پرکار منش جیون کے بھی چار وبھاگ کر دیئے گئے جو آشرم کہلاتے ہیں۔ برہمچریہ۔ گرہستھ وان پرستھ اور سنیاس۔ سب سے شریشٹھ گرہستھ آشرم بتایا گیا ہے۔ گرہستھ آشرم میں رہ کر منش اپنے کرتویوں کا پالن کرتے ہوئے سرتا ادھک اُپکار کر سکتا ہے۔ م

آریہ سماج کا دسواں نیم

"سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔"

"سب سبھاؤں اور اُپ سبھاؤں کے سارے کام بہو پکش انوسار نشچت ہونگے۔"
آریہ سماج کے اُپ نیم سنکھیا ۳۴ -
پرکاشک سارودیشک سبھا سمت 1991

پرجا کے دھنا ڈیہ اور گیہ کھان پان آدی ستنے سمبندھ رہنے پر راجیہ کی بڑی اُنتی ہوتی ہے - پرجا کو اپنی سنتان کے سدرش سکھ دیوے - اور پرجا اپنے پتا سدرش راجہ اور راج پُرشوں کو جانے - دونو اپنے اپنے کام میں سوتنتر اور ملے ہوئے بہتی ہیکت کاریہ میں پرتنتر رہیں (پرجا کی سادھارن سمتی کے وِرُدھ راجہ و راج پُرش نہ ہوں۔ راجہ کی آگیا کے وِرُدھ راج پُرش و پرجا نہ چلے۔
(دیکھو द० ग्र० पु० भा० स० ५०६-२६७

پرشن — "جیو سوتنتر ہے یا پرتنتر؟" اُتر — اپنے کرتویہ کرموں میں سوتنتر اور ایشور کی ویوستھا میں پرتنتر ہے۔ اپنی سامرتھ کے انوکول کرم کرنے میں جیو سوتنتر - پرنتو جب وہ پاپ کر چکتا ہے۔ تب ایشور کی ویوستھا میں پرادھین ہو کر پاپ کا پھل بھوگتا ہے - اس لئے کرم کرنے میں جیو سوتنتر اور پاپ کا دکھ روپ پھل بھوگنے میں پرتنتر ہوتا ہے۔
(द० ग्र० पु० भा० स० पु० ७-३०२)

نستا کر د
द० ग्र० पु० भा० स० पु
(सप्तम समु० पृ० ३०३४)

جو جو پرادھین کرم ہو اس اس کا پرتین سے تیاگ اور جو جو سوادھین کرم ہو اس اس کا پرتین کے ساتھ سیون کرے - کیونکہ جو جو پرادھینتا ہے وہ وہ سب دکھ اور جو جو سوادھینتا ہے۔ وہ وہ سب سکھ۔ پرنتو جو ایک دوسرے کے آدھین کام ہیں۔ وہ وہ ادھینتا سے ہی کرنے چاہئیں - جیسے استری اور پُرش ایک دوسرے کے ادھین ویوہار ارتھات استری پُرش کا اور پُرش استری کا پرسپر پریہ آچرن انوکول رہنا ویبھچار ودِرودھ کبھی نہ کرنا - پُرش کی آگیا انوکول گھر کے کام استری اور باہر کے کام پُرش کے آدھین رہنا - دُشٹ ویسن میں

پھنسنے سے ایک دوسرے کو روکنا ارتھات یہی نشچے جاننا ؛
द० ग्र० पु० भा० स०
(पु० चतुर्थ समु० पृ० २०७)

مہا وِدوانوں کو وِدیا سبھا ادھیکاری - دھارمک وِدوانوں کو دھرم سبھا ادھیکاری - پرشنسنیہ دھارمک پُرشوں کو راج سبھا کے سبھاسد اور جو ان سب میں سروتم گُن کرم سوبھاؤ یکت مہان پُرش ہو اس کو راج سبھا کا پتی روپ مان کر سب پرکار سے اُنتی کریں - تینوں سبھاؤں کی سمتی سے راج نیتی کے اُتم نیم اور نیموں کے ادھین سب لوگ برتیں۔ سب کے ہت کارک کاموں میں سمتی کریں - سروہت کرنے کے لئے پرتنتر اور دھرم یکت کاموں میں ارتھات جو جو نج کے کام ہیں - اُن اُن میں سوتنتر رہیں۔
द० ग्र० पु० भा० स०
(पु० ६ष्ठ समु० पृष्ठ २४२)

سب اپنے اپنے کام کرنے میں سوتنتر ہیں پرنتو ایشور کی آگیا - جو کاموں کے کرنے کے لئے ہے۔ برے کے لئے نہیں۔
(द० ग्र० पु० भा० स० पु० पृ० ८४३)

سب جیو کرم کرنے میں سوادھین اور پاپوں کے پھل بھوگنے میں پرادھین بھی ہیں۔
(द० ग्र० द्वि० भा० ऋग्वेदादि पृ० ३२१)

"رشی نمبر" امسال "پرکاش" کا رشی نمبر نرالی سج دھج کے ساتھ پرکاشت ہوگا۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ رہائی کا کل بار ہمارے ذمہ - دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umera Co.
Karachi

ایک نئے دور کا آغاز

(دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا کا بیان)

آریہ ستیاگرہ کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا نے نظام سرکار کے کمیونک اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :-

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے - کہ نظام سرکار نے بالآخر دھارمک آزادی کے متعلق آریہ سماج کے تقریباً تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں - اور زیادہ سے زیادہ آزادی دینے کا وعدہ کیا ہے - میں پرماتما کی کرپا سے جس وجے پراپت ہوئی۔ حیدرآباد کے ستیاگرہ میں آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کی سپھلتا پر تمام ملک میں دھنیہ واد دوس منایا جائے - اور تمام عمارتوں پر "اوم کا جھنڈا" لہرایا جائے - مجھے آشا ہے - کہ ہم جلدی مطالبات کو پورا کرنے کے متعلق نظام سرکار کی نیک نیتی اور صدق دلی کی پریکھشا کر سکیں گے۔

چند ہفتوں میں ریاست حیدرآباد کے اندر آریہ سماج کے جلسے اور تہوار منائے جائیں گے - ان موقعوں پر دھارمک جلوس نکلیں گے - اور جلسے ہوں گے - اس میں شک نہیں - کہ ہندو خود ضبطی سے کام لیں گے - نظام سرکار کا فرض ہوگا - کہ وہ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں پر یہ ثابت کر دے - کہ وہ اپنے وعدوں پر قائم ہے - اور وہ تہ دل سے ان کی فلاح و بہبودی کے لئے کام کر رہی ہے۔

ریاست حیدرآباد میں باہر کے پرچارکوں پر پابندی عارضی ہے - یعنی جب تک ریاست کی فضا صاف نہ ہو - اس لئے ہمیں خود ضبطی اور پُرامن طریقوں سے جلد ہی ایسی فضا پیدا کر دینی چاہیئے - اور اس طریقہ پر آریہ سماج اور ہندو سبھا کے پرچارکوں اور لیڈروں کو ریاست کے اندر داخلہ کا موقعہ دینا چاہیئے - جس سے وہ ریاست کی بہبودی کے لئے کام کر سکیں۔

میں آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کے تمام کاریہ کرتاؤں سے تہ دل سے اپیل کرتا ہوں - کہ وہ آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کی ہر جگہ شانتی قائم کریں - اور فوراً اپنی سوشل کاریہ - مثلاً

بالیہ وواہ روکنا - اچھوت اُدھار اور غریبی دور کرنا وغیرہ شروع کر... آریہ سماج کا اندولن ... اجتماعی اندولن ہے - مجھے اس ... شبہ نہیں - کہ حیدرآباد کی تاریخ ... نئے دور کا آغاز ہو گیا ہے - ... کی طرح آریہ سماج کا مستقبل ... ہم شکوک دور کر دیں گے - اور ... میں پریم اور نمرتا کا سندیش پہنچ... ہمارے بزرگ اور رشیوں نے ... کہا ہے - کہ ہمیں یہ خیال کرنا چاہیئے ... کا ایک ہی وچار ہے - آریہ ... ایسا اندولن شروع کیا ہے - جس ... اس دنیا اور تمام مخلوقات کو ... ہے - اس مقصد کو حاصل کرنے ... اس نے سارودیشک آریہ پرتی ...

"سناتن دھرم پرچارک" کا "کرشن نمبر"

بموقعہ جنم اشٹمی یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو ... خوبصورت آرٹ پیپر کے ٹائیٹل پیج کے ... صفحات پر کرشن چرتر پر عالمانہ مضامین ... نظم کا مجموعہ دیگر دھارمک و قومی ... گلدستہ اور بے نظیر تحفہ شائع ہو ...
قیمت :- فی کاپی دو آنے ...
ایک روپیہ میں آٹھ کاپی - ... سناتن دھرم سبھائیں - ... دل دکرشن بھگت جلد ... پریم کا ثبوت دیں۔
اشتہار دہندگان ... کے لئے اشتہار بھیجکر ... اُجرت بہت کم ہے - ... کے چالیس صفحات پر ...

رلیا رام شرما ایڈیٹر
"سناتن دھرم پرچارک" امرتسر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آئندہ پروگرام

(لیکھک:۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند شولاپور)

بتا بھیا دنا جنگل مہاتما نارائن سوامی جی ... بارہ ہزار ستیاگرہی معاف کر کے واپس ... ہیں۔ میں بھی اپنی مزدوروں میں سے ... تھا۔ مجھے بھی اس جنگل کو صاف کرنے ... بڑے بھاری پہاڑ پر سڑکیں بنانے ... ہو گیا پراپت ہوا۔ ریاست حیدر ... کے آریہ مندو ویروں نے اُنتری ... بھارت کے دھرم پریمیوں نے تلمبگ کے ... دیا ہے کان میں بھی یہ پرکٹ کر دیا۔ ... بھی دھرم اور بھگوان تتھا دید کے لیئے ... اپنے پرانوں کی آہوتیاں دینے کیلئے ... تیار ہیں۔ ان پر بھو بھگتوں نے دھرم کا ... جھنڈا اونچا کر دیا۔ اور دکھشن دلیش میں ... دھرم پر آئے ہوئے سنکٹ کو دور ... کرنے کے لیئے بھاری تیاگ تتھا تپسیا ... جنگل میں اپنے آپ کر ڈالا۔ گت آٹھ ... دس ماس میں حیدر آباد ریاست کے ... ادھیکاریوں نے دیکھ لیا۔ کہ آریہ سماج ... کا شکتی کتنی ہے۔ اور اس کے سیوک دھرم ... پرچار کے لیئے نہ مرنے سے بھے بھیت ... ہوتے ہیں۔ نہ لاٹھی چارج سے۔ نہ پتھر ... توڑنے۔ چکی کھودنے اور چکی پیسنے سے ... گھبراتے ہیں۔ کیا حیدر آباد منتری کبھی ... آئی یدی ستیاگرہیوں کی ندیوں کی باڑھ ... نہ آ جاتی۔ کبھی نہیں تو جیل کے ادھیکاری ... جیل میں کہاں کر سکتے تھے۔ کہ کچھ نہیں ... ہے گا چاہے دس لاکھ ستیاگرہی آ جائیں ... پرنتو ابھی بارہ ہزار ہی پہنچے تھے۔ کہ آریہ ... سماج کو دیجے پراپت ہو گئی +

کیا سچ مچ وجے پراپت ہو گئی؟ اس ... کا اُتر دینے سمے پکشپاتی ادھیکاریوں ... کی باتیں سامنے آ جاتی ہیں۔ اس لیئے ابھی ... پورے طور سے دن سے کوئی اُتر نہیں دیا ... جا سکتا۔ یہ نشچے ہے۔ کہ نظام سرکار اب ... اور شبھ چاہتی ہے۔ کہ آریہ ہندوؤں ... پر کوئی دھارمک پابندی نہ رہے۔ پرنتو ... بڑے شوک کی بات ہے۔ کہ ابھی ... نچلے درجے کے ملازمت ادھیکاری نظام ... سرکار کی اس شبھ کامنا کو پورن کرنے میں ... سہیوگ دیتے دکھائی نہیں دیتے۔ پرنتو ... اسا وشواس تھا اودھک دن تک نہیں رہ

سکے گی۔ ان چھوٹے درجہ کے ادھیکاریوں کو بھی نظام سرکار کی بھانتی اپنا ہردہ وشال بنانے پر بادھیت ہونا ہی پڑیگا۔ یہ لوگ سیدھے مارگ پر آئیں یا نہ آئیں۔ اب جنگل تو کٹ چکا ہے۔ سڑک بن گئی ہے۔ اب تو ریاست کے جبہر

ٹھوس تھا کہ یا تنک ہو ریہ پرانجد ہو جانا چاہیئے۔ ریاست میں ساڑھے اکیس ہزار گرام ہیں۔ ان سب گراموں میں آریہ سماج ستھاپت ہونے چاہئیں۔ پرنتو یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیئے دھارمک پرچارکوں کی آوشیکتا ہے۔ اس لیئے سب سے پہلے ایک اُپدیشک ودیالیہ شولاپور میں اتھوا حیدر آباد کے کسی کیندریہ استھان پر کھول دینا چاہیئے۔ جس میں ہندی۔ سنسکرت اردو۔ انگریزی پڑھے مہاز بھاؤں کو سکھشا

تمام ستیاگرہی ویر رہا کر دئے گئے

حضور نظام کا شاہی فرمان

(حیدر آباد دکن) ۱۷۔ اگست

نظام حیدر آباد نے ۲۴ ویں جنم دن کے موقعہ پر ایک فرمان جاری کر کے تمام پولٹیکل قیدیوں کی جو جیلوں میں قید کاٹ رہے تھے۔ یا جن کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے رہائی کے احکام جاری کر

دئے ہیں۔ ان قیدیوں میں وہ قیدی بھی شامل ہیں جنہیں اصلاحات کے خلاف مظاہرے کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا +

فرمان میں ریاست کے ناخوشگوار حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان حالات کی وجہ یہ اگرچہ وہ ظاہر میں بحث کرنا نہیں چاہتا۔ ان حالات کا سب سے بڑا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اس سے ریاست کی پشان فضا خراب ہو گئی ہے مجھے بطور حکمران کے اس صورت حالات پر سخت افسوس ہے۔ کیونکہ اس سے میری رعایا کی مختلف جماعتوں کے دوستانہ تعلقات میں۔ جو صدیوں سے خوشگوار چلے آتے تھے اور ضرب المثل بن چکے تھے فرق آ گیا ہے +

اب بھی کچھ نہیں بگڑا

لیکن میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اب بھی بہت زیادہ کام خراب نہیں ہوا۔ اور اب بھی مختلف جماعتیں ٹھنڈے دل سے ماضی اور حال کے واقعات پر غور کر سکتی ہیں۔ اور مستقبل کے متعلق خوشگوار حل تلاش کر سکتی ہیں۔ جس سے انہیں مل کر ریاست کی بہبودی اور ترقی کے لیئے کام کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اس قسم کے انتظام سے جہاں موجودہ تکدر فضا صاف ہو جائے گی۔ وہاں گورنمنٹ کا کام بھی بغیر کسی رکاوٹ کے چل سکے گا اور گورنمنٹ کی تشویش کم ہو جائے گی۔ کوئی گورنمنٹ اس وقت تک مناسب طریقہ سے کام نہیں کر سکتی۔ جب تک فضا صاف نہ ہو +

دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی آواز

مجھے امید ہے۔ کہ میری رعایا میرے اس مشورہ پر دل و جان سے عمل کرے گی۔ کیونکہ یہ آواز ایک ایسے شخص کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہے۔ جس نے نہ صرف اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے ۲۶ سال تک حکومت کی ہے۔ بلکہ اپنی باقی زندگی بھی اسی مقصد کے لیئے وقف کر رکھی ہے چونکہ میں یہ اعلان خوشی کے موقعہ پر جاری کر رہا ہوں۔ اس لیئے میں ان تمام پولٹیکل قیدیوں کی رہائی کا حکم دیتا ہوں۔ جنہیں تازہ ستیاگرہ کے سلسلہ میں سزا ہوئی تھی

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

نظام صاحب کا فرمان

نظام صاحب نے اپنے ... دی جائے۔ اور ایسا ایک پروگرام کے ... جنتے بنا کر ہو جانکس کو وہاں رکھ دینا چاہیئے۔ یہ ہے سب سے پہلا کاریہ جو ہمیں کرنا چاہیئے +

مہاتما گاندھی کا اظہار مسرت

ریاست حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ کے اختتام پر تنقید کرتے ہوئے مہاتما جی لکھتے ہیں۔ کہ آریہ ستیاگرہ خوشگوار طریقے سے ختم ہو گیا ہے۔ اب تک میں نے اس تحریک کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ یہ معاملہ اتنا نازک تھا۔ کہ میں علانیہ طور پر اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ سب جانتا ہے۔ کہ میں پبلک اور پرائیویٹ معاملات کو خاص طریقے سے سرانجام دیتا ہوں۔ بعض اسے خیالی پلاؤ کا نام دیتے ہیں۔ آریہ ستیاگرہ کے متعلق اگر میں نے علانیہ واسطے ظاہر نہیں کی۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ میں اس میں گہری دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ میں آریہ سماجی لیڈروں اور ان مسلمان دوستوں کے ساتھ جنہیں ریاست حیدر آباد کے معاملات سے کچھ نہ کچھ واسطہ تھا نامہ و پیام کرتا رہتا تھا۔ مجھے آریوں کے مطالبات سے

آریوں کے مطالبات سے ہمدردی

ہمدردی تھی۔ وہ مجھے بالکل سادہ اور ابتدائی معلوم ہوتے تھے۔ لیکن میں اپنے نقطۂ نگاہ سے اس ستیاگرہ کے خلاف تھا۔ اپنے نقطہ نگاہ سے میں نے انہیں آگاہ بھی کر دیا تھا۔ جب آریہ لیڈروں نے کہا۔ کہ ان کا ستیاگرہ آپ کے ستیاگرہ سے بہتر نہیں۔ تو بدتر بھی نہیں۔ اس پر مجھ سے کوئی جواب نہ بن آیا۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ آپ کو ہم سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم آپ کے نئے طریقے پر عمل کریں گے۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ مجھے دلیل کے علاوہ کسی اور طریقے سے ان پر دباؤ ڈالنے کا کوئی حق نہیں۔ علاوہ ازیں مجھے یہ بھی فکر تھی۔ کہ میں جتنے الوسع نظام سرکار کو پریشان نہ کروں۔ اس لیئے میرے لیئے یہ ذاتی طور پر بڑی خوشی کا مقام ہے۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ دوستانہ طریقے پر ختم ہو گیا ہے۔ دونوں نظام سرکار اور آریہ سماج مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں توقع رکھتا ہوں۔ کہ شری یت گھنشیام سنگھ گپت نے جو شاندار بیان جاری کیا ہے۔ اس کا آریہ اپنی شان کے شایاں جواب دیں گے +

بمبئی میں سواگت

(بمبئی ۱۹-اگست) ریاست حیدرآباد کی جیلوں سے رہا ہونے کے بعد آریہ ستیاگرہ کے ۵ ڈکٹیٹر ستیاگرہیوں کی پارٹی کے ساتھ آج یہاں پہنچے۔ ان کا نہایت پرتپاک اور شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ مہاتما نارائن سوامی۔ کنور چاند کرن شاردا۔ لالہ خوشحال چند اور پنڈت گیانیندر پہلے۔ دوسرے۔ تیسرے اور ساتویں ڈکٹیٹر شولاپور سے یہاں پہنچے۔ مہاشہ کرشن چوتھے ڈکٹیٹر احمدآباد سے تشریف لائے۔ ہزاروں آریوں اور ہندوؤں نے ریلوے سٹیشن پر ان کا سواگت کیا۔ اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ پوری بندر پر اصحاب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان میں سے راجہ بہادر ناتھ لال پتی۔ سیٹھ شنکر لال۔ رونپ لال۔ دیوی دیال۔ جندرو گی۔ سرڈاور مسٹر پرتاپ چند اور ڈاکٹر ڈی بالی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آریہ ویروں نے گارڈ آف آنر دیا +

شولاپور میں بھاری جلسہ

شولاپور میں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں آریہ لیڈروں نے پرجوش تقریریں کیں۔ لالہ خوشحال چند خورسند نے کہا کہ حقیقی کام اب شروع ہوا ہے۔ ہمارے کام کا سخت ترین مرحلہ ابھی آنے والا ہے۔ فتح سے نشہ میں مست نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم اب سے کام کا اب ہو گئے ہیں کہ ہمارا کام جاری ہے اور ختم نہ تھا۔ ہمارا حقیقی تعمیری کام اب شروع ہوا ہے۔ آپ نے ستیاگرہیوں کو ان کی جرأت۔ سپرٹ اور قربانی کے لئے مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں امید ہے آپ کو اب زیادہ قربانیوں کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ آج شام کو پھر یہاں بھی ایک بھاری جلسہ ہو گا۔ جس میں آریہ لیڈر تقریر کریں گے +

۵ مقامات پر جلسے

آج یہاں پہنچنے پر آریہ ڈکٹیٹروں کا مقامی آریہ سماج حیدرآباد ستیاگرہ کمیٹی۔ آریہ استری سماج۔ آریہ سیوا دل اور دیگر آریہ آرگنائزیشنوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ڈکٹیٹروں کے اعزاز میں ۵ مختلف مقامات پر جلسے ہوئے۔ کل ان کے استقبال کے سلسلہ میں متعدد تقاریب ہوں گی۔ اور شام کو ڈکٹیٹر پنجاب میل سے دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ آریہ لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں۔ کہ

حیدرآباد کی اصلاحات میں وائسرائے کا ہاتھ

نظام دکن آخری دم تک روڑے اٹکاتے رہے؟

(حیدرآباد ۲۱-اگست) ریاست حیدرآباد میں اصلاحات کے متعلق بہت دلچسپ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نظام دکن ریاست میں اصلاحات جاری کرنا نہ چاہتے تھے۔ اور وہ آخری وقت تک مخالف رہے۔ وہ کسی قیمت پر بھی اپنی رعایا کو (جس میں ۸۵ فیصدی ہندو ہیں) سیاسی آزادی دینے کے حق میں نہ تھے۔ اور اعلان کے آخری روز تک اڑے رہے۔ مگر لارڈ لنلتھگو نے ریذیڈنٹ کی معرفت نظام کو مجبور کیا۔ اور ریذیڈنٹ کی طرف سے بھی متعدد بار تاکید کی گئی۔ کہ ریاست حیدرآباد میں اصلاحات جاری کی جائیں۔ سر اکبر حیدری نے نظام صاحب کو بضد دیکھ کر استعفیٰ دے دیا۔ ان تمام حالات سے مجبور ہو کر نظام صاحب نے اصلاحات پر دستخط کر دئے۔ اعلان کی تاریخوں میں تبدیلی کی بھی یہی وجہ تھی۔ کہ آپس میں سمجھوتہ نہ ہوتا تھا + (ریاست)

دہلی میں آریہ ڈکٹیٹروں اور ستیاگرہیوں کا استقبال

آریہ ستیاگرہیوں کے ڈسپلن اور ضبط کی تعریف

(نئی دہلی ۲۲-اگست) ساتوں آریہ ڈکٹیٹر اور ہزاروں ستیاگرہیوں کا دہلی ریلوے سٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا۔ ریلوے سٹیشن سے انہیں جلوس کی شکل میں انصاری پارک تک لے جایا گیا۔ مسٹر گھنشیام سنگھ گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی نے آریہ ستیاگرہیوں کو ان کے ڈسپلن کے لئے مبارکباد دی۔ آپ نے کہا۔ کہ مجھے یقین نہ تھا۔ کہ کامیابی اس قدر جلد حاصل ہو جائے گی +

مہاتما نارائن سوامی نے کہا۔ کہ اگرچہ نظام حیدرآباد نے اعلان کر دیا تھا کہ غیر حیدرآبادی لوگوں سے مصالحت کی گفتگو شاید نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہمارے ضبط۔ ڈسپلن صداقت اور قربانی نے انہیں مجبور کر دیا۔ کہ وہ ہماری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے +

راشٹرپتی کی مبارکباد

(داردھا گنج ۲۰-اگست) بابو راجندر پرشاد پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس نے مسٹر گھنشیام سنگھ گپت پریذیڈنٹ آریہ سارودیشک سبھا کو ایک چٹھی کے دوران میں حیدرآباد ستیاگرہ کی نروگھن سمپتا پر اظہار مسرت کرتے ہوئے حضور نظام کو مبارکباد دی ہے۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کے جائز مطالبات کو منظور کر لیا ہے۔ آخیر میں راجن بابو نے یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ آریہ ستیاگرہیوں

آریہ ستیاگرہیوں نے سخت اشتعال کے باوجود عدم تشدد اور سنیم کا ریکارڈ ستیاگرہ کی تاریخ میں لاثانی درجہ حاصل کر لیا ہے۔ کامیابی کا سہرا ستیاگرہیوں کی مصائب انگیزی اور شہیدوں کی قربانی پر ہے۔ آریہ سماج کا کام اب شروع ہوا ہے۔ یہ امر قابل اطمینان ہے کہ نظام گورنمنٹ

نے موقعہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ہمارے مطالبات تسلیم کر لئے ہیں ریاست میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ نے جو وعدے کئے ہیں وہ ان کی پابندی کرے گی۔ ہم پبلک سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ریاست کے آئندہ تعمیری کام میں خلوص دل سے تعاون کریں +

کی بدولت ریاست کے ہندوؤں میں جو بیگنی پیدا ہوئی ہے۔ اسے تعمیری کاموں میں صرف کیا جائے گا۔ تاکہ ریاست کی مستقل بہبودی ہو سکے +

آریہ ستیاگرہی آرہے ہیں

عام رہائی کے بعد حیدرآباد ستیاگرہ کے ستیاگرہی لاہور پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ آج صبح لائلپور کا جتھا لاہور پہنچا۔ سٹیشن پر آریہ کارکنوں نے اس کا استقبال کیا۔ اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے +

رجعت پسند مسلمانوں کی نئی تحریک

(حیدرآباد (دکن) ۱۸-اگست) جب سے حضور نظام نے ریاست میں اصلاحات رائج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سر اکبر حیدرآبادی مسلمانوں کے ایک طبقہ کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹک رہے ہیں یہ طبقہ مجلس اتحاد المسلمین کی رہنمائی میں ریاست کے سر اکبر حیدری اور نظام ایگزیکٹو کمیٹی کے سیکرٹری نواب علی یار جنگ کے خلاف خفیہ پروپیگنڈا کر رہا ہے اور حضور نظام صاحب کے کان بھر رہا ہے کہ یہ دونو افسر یہ قانون گورنمنٹ کے ہر سر... ہندوؤں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ اس لیڈران کے ہاتھ میں ریاست مسلمانوں کا مفاد محفوظ نہیں۔ ان رجعت پسند مسلمانوں کی کوشش ہے۔ کہ ... کی موجودہ وزارت کے خلاف ... کر سکے اسے توڑ دیا جائے۔ ان لوگوں کی طرف سے منظور شدہ اصلاحات رائج کئے ... اور ہندوؤں کو لیجسلیچر اور سرکاری ملازمتوں میں پچاس فیصدی نیابت دئے جانے پر زور مخالفت کی جا رہی ہے +

شولاپور میں آریہ لیڈروں کا شاندار...

(شولاپور ۱۸-اگست) آریہ ستیاگرہ ... ۲۸۳ رہا شدہ قیدی جن میں مہاتما ... سوامی لالہ خوشحال چند خورسند۔ پنڈت ... اور دوسرے آریہ سماجی لیڈر شامل ... گلبرگہ جیل سے رہائی کے بعد یہاں ... شام کو شولاپور میں ان کا نہایت شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ شہر کو سجایا گیا۔ اور ... کو پھولوں سے لاد دیا گیا۔ اور کاروں ... میں لے جایا گیا +

پولیس کمشنر حیدرآباد پر حملہ

(حیدرآباد ۲۱-اگست) آج ... بجکر ۱۵ منٹ پر ایک نہایت ... واقعہ رونما ہوا۔ ایک عرب ... کی فوج کے ایک سپاہی پر گولی چلا ... اسے ہلاک کر دیا۔ اور پھر نہایت ... سے تلوار کے ساتھ اس کی لاش کے ٹکڑے ... کر دئے۔ اس کے بعد حملہ آور نے پولیس ... نواب رحمت یار جنگ بہادر پر ... کی کوشش کی۔ یہ تمام واقعہ نظام ... کے علاقہ میں ظہور پذیر ہوا۔ حملہ آور ... ریوالور اور تلوار سے مسلح تھا ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

میں اپنی پتری کو کیسی شکشا دوں؟

بقیہ صفحہ ۸

لوگوں کا پہچاننا۔ اور یہ جاننا کہ وہ کیا ہیں۔ اور کیا ہو سکتے ہیں ایک بہو مولیہ بات ہے۔ یدی میں آج ایک دوسری لڑکی کا شکشن کروں۔ تو باہر سے دیکھنے پر سمبھو نہ میری پتیوں میں بہت تھوڑا انتر ہو گا پر تو میں اس بات کو یاد رکھنے کا پورا پریتن کروں گی۔ کہ اس یگ میں پتری کے لئے پندرہ ورشی جیون میں اس کی ماتا ہونا اچھا ہے۔ اور پھر یدی سمبھو ہو سکے تو اس کی سکھی۔ یدی آپ اس کی شکشا ساری آیو میں اس کی سکھی بنی رہ سکیں۔ تو آپ اپنے کو ایک سپھل اور بھاگیہ وتی ماتا کہہ سکتی ہیں۔

سارانش یہ کہ میں کہہ سکتی ہوں۔ کہ اس یگ میں وستوتہ اپنی پتری کا شکشن بالکل نہیں کروں گی ـــــ میں اُسے جہاں تک ہو سکے گا سہانوبھوتی اور بدھی کے واتاورن میں بڑھنے دوں گی۔ اور وکاس کے لئے اسے بدوت ساہن کروں گی۔ میرے من میں یہ بات سدا رہے گی۔ کہ میری پتری کا جیون اس کا اپنا ہے۔ اُسے سنتوش جنک ڈھنگ سے بنانے میں مجھے اُسے سہایتا دینی چاہیئے۔

جاپان میں شکشا پرنالی کا وکاس

بقیہ صفحہ ۹

اتہاس لیا اور سر ہدایت ہو۔ کہ دیش کے لئے بلیدان ہو جاؤں۔

پرشن ـــ جاپان کی سمپتی کیا ہے؟

اُتر ـــ جاپان کے نوبودک۔

پرشن ـــ "جاپان کی شکتی کہاں ہے؟"

اُتر ـــ "جاپان کی استریوں میں۔"

پرشن ـــ تمہارے بھوشن کیا ہیں؟

اُتر ـــ "آتم سمان۔ آتم وشواس اور آتم بل"

پرشن ـــ "تمہارا دھرم کیا ہے؟"

اُتر ـــ "سوتنترتا۔ پرشارتھ اور سواستھ رکھشا"

اسی پرکار کے چالیس پرشن ہیں۔ یہ جاپانی نوبودکوں کے دل میں آتم آدرش پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے جیون میں یہ پرشن و اُتر جیوتی ستمبھ کا کام دیتے ہیں۔ ایسی اُتم شکشا پرنالی کے کارن ہی جاپان نے ساٹھ ورشوں میں سنسار میں لیبی ہدایت کر لی ہے۔ جاپان میں شکشا کی اُنتی کا کریڈٹ (Credit) مہاراجہ صاحب کو ہے۔ جنہوں نے سب مندروں کے چڑھاوے کا سرکاری پربندھ کیا۔ مہنتوں کے ویتن نیت کئے۔ اور چڑھاوے کی بچت سے تمام دیش میں مفت تتھا سستی شکشا آرمبھ کر کے جاپان کو سورکشت کر دیا ہے۔ اور اسے اُنتی کے شکھر پر پہنچا دیا ہے۔

یدی بھارت کے مندروں کے چڑھاوے کا پربندھ بھی ہو جاوے۔ تو بھارت میں آریہ جاتی اس روپے سے بڑی اُنتی ہدایت کر سکتی ہے۔ بھارت سرکار کا دھرم کے معاملوں میں ہستہ آکھشیپ کرنا تو کٹھن ہے۔ ہندو مہا سبھا۔ آریہ سماج تتھا سناتن دھرم سبھائیں مل کر یدی اس اور دھیان دیں۔ اور جاپان سے اس بات کی شکشا لیں۔ تو بھارت کے یووکوں میں بے کاری کا نام نہ رہے۔ ہمارے مندروں پر تو کروڑوں روپے چڑھاوا چڑھتا ہے۔ جس سے کئی ویوسائے (Industries) جاری کئے جا سکتے ہیں۔ اور سہسروں تو یووک جن کے دوارا کاریہ پا سکتے ہیں۔

ہمیں اپنے گورو کلوں تتھا سکولوں میں جاپان کی شکشا پرنالی کو پرچلت کرنا اتی لابھ دائک ہو گا۔ ہرش کی بات ہے۔ کہ دیانند کالج مینجنگ کمیٹی نے دیانند کالج لاہور کی جوبلی پر Industrial College کھولنے کا نشچیہ کیا ہے۔

جاپان کی شکشا پرنالی سنسار میں ادتیہ ہے۔ جاپان کی اُنتی کا رہسیہ اس کی اُتم شکشا پرنالی میں ہی چھپا ہوا ہے۔

اِدھر اُدھر کی

بقیہ صفحہ ۶

کر لی۔ کہ انہیں ست گورو منتخب کیا گیا تھا۔ پراونشل ایسوسی ایشنز نے تجاویز پیش کیں۔ اور ان کی بنا پر سبھا نے فیصلہ دے دیا۔ ورنہ ست سنگی بھائیوں کو تو یہی کہا جاتا تھا۔ کہ انہوں نے یہ چمتکار دکھایا۔ یہ کرشمہ دکھایا۔ وہ معجزہ دکھایا۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مہتہ جی فی الحقیقت پراونشل ایسوسی ایشنز و سبھا کے چند خود غرض و مطلب پرست عہدہ داران کی سازش سے واقف تھے۔ تو انہوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیوں نہ کیا؟

ست سنگی بھائی سن کر خوش ہوں گے کہ مہتہ جی نے اس وقت سبھا کے اس فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ چنانچہ "پریم پرچارک" مطبوعہ ۳- جولائی میں آپ نے اعلان کیا ہے۔ کہ

"میں نے اسی وقت اُٹھ کر پروٹسٹ پیش کی تھی۔ اور حضور صاحب مہاراج سے یہ عرض پیش کی تھی کہ حضور! ان سب بھائیوں و بہنوں نے اپنا فیصلہ کیا ہے۔ جو میں نے قطعی پسند نہیں کیا۔ میں آنحضور کے چرنوں میں اپنی اپیل پیش کروں گا۔ چنانچہ میں نے اپیل پیش کی تھی۔ میری اپیل اب بھی چرنوں میں پیش ہے۔"

اس سے زیادہ وہ اور کیا کر سکتے تھے؟

آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر

(بقیہ صفحہ ۱۸)

ستیاگرہیوں کی رہائی کے متعلق پرماتما بھگوان کا دھنیہ واد کیا گیا۔ اور تمام آریہ و ہندو جنتا نے ایک دوسرے کو ودھائی دی۔

ڈکٹیٹروں و ستیاگرہیوں کے سواگت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سارودیشک سبھا کے اعلان کے مطابق ستیاگرہ وجے دوس منانے کا زبردست پروگرام تیار کیا جاویگا۔ "ملاپ" تتھا "پرتاپ" ہر دو اخبارات نے جو ستیاگرہ کے متعلق اعلےٰ خدمات سرانجام دی ہیں ان کا ہاردک دھنیہ واد ہے۔

شریمتی درو پدا دیوی اُپدیشکہ آریہ بھگنی ندھی سبھا نے یہاں ایک ہفتہ تک خوب دھرم پرچار کیا۔ دونو سبھاؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اسی طرح گاہے بگاہے اپنے اُپدیشک و بھجنیک صاحبان ضرور بھیجتی رہا کریں۔

حیدر آباد دھرم یدھ میں جن دانی پرشوں و آریہ سجنوں و دیویوں نے ہماری دھن جن سے سہایتا کی ہے ان کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔ اور ان کو تتھا ان سجنوں کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج بنا کے ادھیکاری اب سماج کی اپنی بلڈنگ تیار کرنے کی طرف پوری طاقت سے متوجہ ہونے لگے ہیں۔ جن دانی پرشوں نے اس کاریہ میں ہماری سہایتا کرنے کی پرتگیا کی تھی کرپا کر کے اس کو عملی جامہ پہنا دیں۔ (گوبند لال منتری)

حضور نظام صاحب کا شاہی فرمان

بقیہ صفحہ ۱۳

یا جو اصلاحات کے خلاف مظاہروں کے سلسلہ میں سزا کاٹ رہے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ میری اس کارروائی کے بعد میری رعایا کے مختلف فرقوں اور طبقوں میں مزید تصادم نہیں ہوں گے۔ اور تمام فرقے پہلے کی طرح امن کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ حکمران اور ریاست کے وفادار رہتے ہوئے ریاست کی ترقی اور بہبودی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

نظام صاحب کا انتباہ

اس کے ساتھ ہی میں تمام پارٹیوں اور اشخاص کو جو امکانہ اور غیر آئینی طرز عمل اختیار کرنا چاہتے ہوں متنبہ کرتا ہوں کہ میری گورنمنٹ زیادہ دیر کے لئے امن میں خلل کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ہر ایک گورنمنٹ کا سب سے پہلا فرض ہے

اشتہار مجریہ محکمہ صاحب افسر مال برنالہ

بحکم سردار شمشیر سنگھ صاحب قائمقام افسر مال۔ ضلع برنالہ

بغرض اطلاع دہی کھڑو ریسپانڈنٹ دیا سنگھ ولد مہر نام سنگھ۔ گوردیال سنگھ پسران و نیز مربی و سرپرست لکھا سنگھ نابالغ پسران ارجن سنگھ قوم جٹ سکنہ موضع جوہانکے خورد۔ تحصیل برنالہ۔ اپیلانٹان

بنام

کھڑو ولد مہر نام سنگھ قوم جٹ سکنہ ایضاً ریسپانڈنٹ

اپیل انتقال نمبر ۹۵۶ وراثت موضع جوہانکے خورد

اندریں مقدمہ رپورٹ واپسی تعمیل کنندہ سے تم لاپتہ پائے گئے ہو۔ ریسپانڈنٹان تمہاری اطلاع دہی کے لئے اشتہار جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اشتہار ہذا جاری کیا جا کر تم کو کھڑو ریسپانڈنٹ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۹۶ مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۹ء تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کرو ورنہ بصورت دیگر حکم مناسب دیا جاوے گا۔ آج ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

تحریر تاریخ ۳۱- ساون سمت ۱۹۹۶

دستخط

مہر عدالت

نائب ناظم مال برنالہ پٹیالہ سٹیٹ

ساماجک سماچار

کوٹ مٹھن میں آریہ سماج کا پرچار

(۱) سوامی چیتنا نند جی ۲۔ اگست کو پرچار ارتھ یہاں پدھارے۔ آپ کے لیکچروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سناتن دھرمیوں نے ایک ایک گھر میں جا کر اس بات کی کوشش کی۔ کہ کوئی سوامی جی کا لیکچر سننے نہ جاوے۔ جو جاوے گا اس کو برادری سے خارج کر دیا جاوے گا۔ سوامی جی کے لیکچروں میں گڑبڑ بھی ڈالی گئی۔ اور پتھر پھینکے گئے۔ باوجود اتنی مخالفت کے حاضری دن بدن بڑھتی ہی چلی گئی۔ جو ایک بار لیکچر سنتا تھا آریہ سماج کا گرویدہ بن جاتا تھا۔

(۲) ۱۰۔ اگست کو پرتاپ اخبار میں دکن حیدرآباد کے اندر جو شاندار فتح ہوئی ہے پڑھتے ہی ہرش اور خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ (رام چند نرولہ منتری)

آریہ سماج رائے ونڈ کے سماچار

حیدرآباد ستیہ آگرہ کی وجے کے بعد پہلا ستسنگ اس اتوار کو ہوا۔ جس میں اس دھرم یدھ میں کامیابی ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ تمام جنتا ایک دوسرے کو ودھائی دیتی تھی۔ اور آریہ سماج رائے ونڈ نے اس یدھ کے کاریہ کرتاؤں اور نیتاؤں کو ودھائی دی۔ اس کے بعد رائے ونڈ میں آریہ سماج مندر بنانے کی تجویز پیش ہوئی۔ جس پر مسٹر ڈی جین انبالوی جو کہ تین روز سے رائے ونڈ میں ... پر پرچار ڈ لنشانی دیا کھیان کر رہے ہیں سے یہاں کی حالت کو دیکھ کر اپنی خدمات اس سماج کے حوالہ کر دی ہیں۔ لہٰذا ڈیپوٹیشن صاحب موصوف کی سرکردگی میں مختلف مقامات پر پہنچنے کے واسطے روانہ ہو رہا ہے۔ جس میں مسٹر ایس پی ... مسٹر نانک چند اور ماسٹر کھیشپ چندر جین منتری آریہ سماج رائے ونڈ شامل ہیں۔ لہٰذا داتی سجنوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس ڈیپوٹیشن کی حوصلہ افزائی کریں۔

(کھیشپ چندر جین لسبنی رائے ونڈ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ٹلہ کے سماچار

پہلی بار شری سوامی گنگا گری جی

آچاریہ گوروکل رائے کوٹ بدھ وار ۲۳۔ تاریخ سے ہر روز رات کے ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک آریہ سماج لوئر بازار شملہ میں گیتا پر اُپدیش دیں گے۔

(بھگوان داس اُپ منتری)

آریہ سماج جلال پور جٹاں کے سماچار

۹-۸-۳۹ کو جس وقت اخبار میں یہ خبر پڑھی۔ کہ نظام سرکار نے آریہ سماج کے سب مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اور ستیہ آگرہ بند کر دیا گیا ہے۔ تو تمام ہندوؤں اور آریوں کو نہایت خوشی ہوئی۔ سارے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور گھروں میں ودھائی کے شبد سنائی دینے لگے۔ اس سلسلہ میں آریہ پتری پاٹھ شالہ میں ۴½ بجے شام کو ایک پبلک جلسہ ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ جس کی صدارت لالہ گنیش داس پتا لالہ خوشیال چند جی نے کی۔ سب بھائیوں کا جنہوں نے آریہ سماج کے سمبندھ میں سہایتا کی دھنیہ واد کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی

۵۔ اگست کو شعبہ تبلیغ خدام المسلمین کی مذہبی کانفرنس کے موقعہ پر "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے" کے موضوع پر پنڈت دھرم پال سدھانت بھوشن کا عالمانہ دیا کھیان ہوا۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور اتوار کو پنڈت جی کا منوہر دیا کھیان ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج مانسہرہ منڈی کے سماچار

۱۳-۱۴۔ اگست کو آریہ سماج مندر میں پنڈت منشا رام جی مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے منوہر دیا کھیان ہوئے۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ پنڈت جی کے دیا کھیانوں کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ ستیہ آگرہ کی سپھلتا پر ودھائی

منتری جات پات توڑک منڈل کی اور سے مندرجہ ذیل پتر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجا گیا ہے:-

حیدرآباد آریہ ستیہ آگرہ سمبندھی جو گھوشنائیں پرکاشت ہوئی ہیں۔ ان سے یہ بات سپشٹ ہو چکی ہے۔ کہ آریہ سماج کی پرایہ سبھی مانگیں پوری کر دی گئی ہیں۔ یہ سپھلتا ان قربانیوں کا پھل ہے۔ جو آریہ سماج نے تن اور دھن سے اس سوتنترتا کے یگیہ میں کی ہیں۔ اس اوسر پر آریہ سماج نے اپنے درڑھ سنگٹھن کا جو پرکاش کیا ہے۔ وہ ادوتیہ ہے۔ ہم اس سپھلتا پر اپنی پرسنتا پرگٹ کرتے ہیں۔ اور سمست آریہ جگت کو ودھائی دیتے ہیں۔

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) حیدرآباد ستیہ آگرہ کی شاندار فتح کا حال پنڈت راجپال جی لائے۔ اس وقت سارے شہر میں بجلی کی طرح یہ خبر پھیل گئی۔ آریہ سجن ایک دوسرے کو ودھائیاں دینے لگے۔ دوسرے دن اس خوشی میں جلسہ ہوا۔ اب وِیروں کے سواگت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

(۲) سماڈھ سے شری سوامی سوتنترا نند جی کا تار آیا۔ تھا کل رقم ۱۵ روپے تار دوارا روانہ کر دی ہے۔ اس حساب سے سات سو روپیہ آریہ سماج جام پور نے دیا۔

(۳) مہاشہ چھننہ رام سہرہ نے اپنی صحت یابی پر شہر کے غریب لوگوں کو آٹا۔ دال۔ بوڑے اور نقدی دان کی۔ ساماجک فنڈوں کے لئے بھی مبلغ ۸ روپے ۸ ردان دئے۔ اس ساتوک دان کے لئے آپ شکریہ کے پاتر ہیں۔

(۴) آنند کال کی کتھا آج کل سیٹھ کا لو رام جی کر رہے ہیں۔ آریہ اُپدیش رتن مالا کی دیا کھیا ہو رہی ہے۔ ... ہی شری ماسٹر جگنوں رام جی اخباروں کی تازہ خبریں سنانے کی سیوا پورے شوق سے کر رہے ہیں۔ کتھا

منڈلی لاہور اُٹھا رہی ہے۔
(گیان بندرت آریہ سیوک جام پور)

پنجاب ودھوا وواہ کانفرنس لدھیانہ

یہ تو آپ کو پتہ لگ ہی چکا ہوگا کہ ودھوا وواہ سہایک سبھا پنجاب کی بارھویں سالانہ ودھوا وواہ کانفرنس کا شاندار اجلاس امسال مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ نومبر ۱۹۳۹ء کو لدھیانہ شہر منڈی باغ فتنہ نجیاں میں منعقد ہوگا۔ جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے لدھیانہ شہر کے ودھوا ہتیشی اور ودھوا وواہ سہایک سبھا پنجاب جالندھر کی طرف سے انتہائی کوشش کی جا رہی ہے۔ گذشتہ سالانہ کانفرنس کی طرح پر تشٹھت ہتیشی کی فیس ممبری مبلغ پچاس روپے۔ ہتیشی کی فیس ممبری مبلغ گیارہ روپے۔ اور سواگت کارنی سبھا کی فیس ممبری مبلغ ۵ روپے ہے۔ اس وقت تک ایک پرتشٹھت ہتیشی ایک ہتیشی اور ستر سواگت کارنی سبھا کے ممبر بن چکے ہیں۔

جس دن پرتشٹھت ہتیشی۔ ہتیشی اور سواگت کارنی سبھا کے ممبران کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ اس دن سواگت کارنی سبھا کے انتخاب کی تاریخ مقرر کر کے اخبارات میں اعلان کیا جائے گا۔ اور تمام متعلقہ اصحاب کی سیوا میں سواگت کارنی سبھا کے دفتر کی طرف سے باقاعدہ اطلاع بھیجی جائے گی۔

(مول راج شرما پریذیڈنٹ ودھوا وواہ سہایک سبھا پنجاب جالندھر)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۱۸/۸/۳۹ سے ۲۵/۸/۳۹ تک آریہ سماج ۸ لارنس روڈ میں شری ستیہ بھیمی جی اُپدیشکوں کی کتھا ہوتی رہی۔ وقت کتھا ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک تھا۔ ان تاریخوں پر ہر روز پیانہ ۶½ سے ۷½ بجے تک سماج کے اپنے استھان پر آریہ سماج لارنس روڈ کی دیویوں نے دیلیج یگیہ بھی کیا۔ جس کا تمام خرچ شری چندر کماری جی پردھانہ استری سماج نے دینا سویکار کیا ہے۔

لارنس روڈ آریہ سماج امرتسر نے بڑے ہرش سے نظام سرکار کے اعلان ...

(بقیہ صفحہ ۲۷ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کیا آپ جانتے ہیں

(۱)

اگرچہ ابھی چند سال کا عرصہ گذرا ہے - کہ انگلستان کو کیلے کے پھل سے واقفیت ہوئی ہے - لیکن اب انگلستان میں ہر ہفتہ باہر سے تقریباً ساٹھ لاکھ کیلا آتا ہے ✦

(۲)

فرانس میں اسی لاکھ سائیکل سوار ہیں - دو چھپن لاکھ پونڈ حکومت کو ٹیکس کی صورت میں ادا کرتے ہیں - ٹیکس بارہ فرانک سالانہ کے حساب سے ہے ✦

(۳)

ایک عام پالتو کتا اپنے مالک کے اوسطاً ساٹھ الفاظ سمجھ سکتا ہے - لیکن بیشتر دو مالکوں کے کتے ۱۲۵ - الفاظ بھی آسانی سے سمجھ کر عمل کر سکتے ہیں ✦

(۴)

انگلستان میں ریلوے ہر سال ٹوٹی ہوئی رکابیوں اور پیالیوں کے عوض میں ۲۵ لاکھ نئی پیالیاں اور بیس لاکھ رکابیاں خریدتی ہے - یہ پیالیاں سٹیشن ریفرشمنٹ روموں اور چائے خانوں میں ہر سال ضائع ہوتی ہیں - ان کے علاوہ تقریباً ۳۵ لاکھ چمچے بھی خریدے جاتے ہیں ✦

(۵)

انگلستان کی تمام آبادی میں سے ہر سو انسانوں میں سے تقریباً آٹھ آدمی ساٹھ سال یا اس سے زیادہ عمر رکھنے والے ہیں ✦

(۶)

لنڈن میں ہر سال تقریباً بیس ہزار کے قریب لڑکیاں اور عورتیں گم ہو جایا کرتی ہیں - جن میں سے اوسطاً ۹۵ فیصدی پولیس کی سراغ رسانی اور تفتیش کے بعد مل جایا کرتی ہیں ✦

(۷)

جنگ عظیم سے پیشتر فرانس میں اس کثرت سے جرمن آباد تھے - کہ ان کی مجموعی تعداد ان جرمنوں سے کہیں زیادہ تھی - جو جرمنی کی تمام مختلف آبادیوں میں آباد تھے ✦

(۸)

لنڈن کی تمام گلیوں کا طول ۲۳۲۵ میل

اپنے دیش کی بات

پراچین بھارت میں پارچہ بافی

ہندوستان کی سب سے وسیع ترقی یافتہ اور فائدہ مند صنعت کپڑا بننے کی تھی - پارچہ بافی میں ہندوستانیوں نے ایسا کمال حاصل کیا تھا - کہ دنیا کا کوئی ملک آج تک اس کا مقابلہ نہ کر سکا - آج جب کہ ہر طرف کپڑا بننے کی بہتر سے بہتر مشینیں اور کلیں استعمال کی جا رہی ہیں - اور اس سلسلہ میں دنیا اس قدر ترقی کر چکی ہے - لیکن پھر بھی قدیم ہندوستانی پارچہ بافی کا کمال جو تاریخوں میں پڑھا جاتا ہے - آج دکھلائی نہیں دیتا - پہلے زمانہ کے ہندوستانی کاریگر اتنے بہتر خوبصورت اور نازک سوتی اور اونی کپڑے - شال دوشالے - ململ اور قیمتی تیار کیا کرتے تھے - کہ آج اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے - ان کپڑوں کی نفاست اور نزاکت کے متعلق بعض تاریخی شہادتیں تو ایسی ملتی ہیں - کہ عقل کام نہیں کرتی - اور ان پر یقین کرنا مشکل ہے - احمد آباد پارچہ بافی کا بہت بڑا مرکز ہے - صدیوں سے یہاں کا ریشمی کپڑا مشہور رہا ہے - یہاں ریشم کمخواب اور زربفت نفیس تیار ہوتے تھے - مسلمانوں کے دورِ حکومت میں ریشم کی صنعت احمد آباد میں بہت فروغ حاصل کر چکی ہے - مسند - شامیانے - ہاتھی کی جھولیں - مکان کے پردے اور اسی قسم کے اور آسائشی سامان زربفت سے بہت بہتر تیار کئے جاتے تھے - اسی طرح میسور میں ٹیپو سلطان نے ریشم کی صنعت کو بہت ترقی دی - لوگوں کو بنگال بھیج کر یہ کام سکھلایا - اور بنگال سے ریشم کے کیڑے منگا کر پالے - اور اس طرح سلطان نے میسور کو ریشم کی صنعت میں دنیا کے اندر ممتاز کر دیا تھا ✦

(باقی آئندہ)

سنسار اُنتی کی اور

ایک ہی وقت میں رسل و رسائل کے ایک سے زیادہ وسیلے

ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کے درمیان کیریر سسٹم کی توسیع کی وجہ سے ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ سے دوسری جگہ ٹیلیفون کے ذریعہ تقریر کی ترسیل اور تار بھیجنے کی دن بدن زیادہ آسانیاں مہیا ہوتی جاتی ہیں ✦

کیریر سسٹم جس کے ذریعہ دو مقامات کے درمیان بغیر مزید تاروں کا اضافہ کئے ایک ہی وقت میں رسل اور رسائل کے ایک سے زیادہ وسیلوں (ٹیلیفون اور تار) کا انتظام ہو سکتا ہے - ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں قائم ہو چکا ہے - چنانچہ اس قسم کا انتظام اس وقت بمبئی اور دہلی - کلکتہ اور بمبئی - بمبئی اور مدراس - کلکتہ اور دہلی - دہلی اور لاہور - اور بمبئی اور احمد آباد کے درمیان موجود ہے ✦

کیریر سسٹم دراصل سائنس کی ترقی کا نتیجہ ہے - اور اس سسٹم میں ٹیلیفون اور تار کی بجائے ایک ہی وقت میں ایک سے زائد بجلی کی لہروں سے کام لیا جاتا ہے - تبھی اس طریقہ میں صرفہ بھی کم آتا ہے ✦ یاد ہوگا - کہ ہندوستان میں کیریر سسٹم سب سے پہلے بمبئی اور کلکتہ کے درمیان ۱۹۳۲ء میں قائم ہوا تھا - اس سسٹم کی مزید توسیع کلکتہ اور دہلی اور بمبئی اور کراچی کے درمیان منظور ہو چکی ہے - لیکن بین الاقوامی حالات خراب ہونے کی وجہ سے ضروری سامان ابھی تک مہیا نہیں ہو سکا ہے - اس لئے ابھی یہ سکیم مکمل نہیں ہو سکی - اس سکیم پر سات آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا - اور اس کے مکمل ہونے میں شاید ابھی ایک سال اور لگے ✦

مدراس اور ترچناپلی اور مدراس اور جالر پیٹ کے درمیان کیریر سسٹم قائم ہونے کا حکم ہو چکا ہے - ترچناپلی اور جالر پیٹ میں نئی مشینیں لگیں گی - مگر مدراس میں موجودہ مشین سے کام لیا جائے گا ✦

رشی نمبر مشتہرین کو چاہئے - کہ ابھی سے اپنے اشتہار کے لئے بہتر جگہ ریزرو کرا لیں ✦ (مینیجر)

گورو کل کانگڑی

برہمی تیل
یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے - اور چت کو پرسن رکھتا ہے ✦
قیمت :- آٹھ آنے (۸) فی شیشی

دنت منجن
اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں - دانتوں میں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے ✦
قیمت آٹھ آنے فی شیشی - تین شیشی (۱؍۴)

مینیجر :- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور
ایجنٹ افریقہ :- چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

سوامی ستیہ رکھشا

دانتوں کی صفائی

انسان کے دانت نہ صرف اس کے چہرہ کی خوبصورتی کو دوبالا کرنے والے ہیں۔ بلکہ خوراک کے ہضم کرنے میں بھی ان کا نمایاں حصہ ہے۔ اس لئے "یوگ" دانتوں کی صفائی پر زیادہ زور دیتا ہے۔

صبح چار اور پانچ بجے کے درمیان اُٹھ کر حاجات ضروری سے فارغ ہونے کے بعد بیسانی مانڈ کو قلاہ۔ کیکر۔ بیج بل۔ اور کھادر وغیرہ جراثیم کش برکھشوں کی بارہ اُنگل کے قریب لمبی داتن کا ایک سرا دانتوں سے چبا کر اپنے پاس رکھ لینا چاہیئے۔ نیز ایک پانی کی گڑوی بھی اپنے پاس رکھ لینی چاہیئے۔ پھر ایک رتی کھرکا باریک پیسا ہوا پنجاب کا سیاہ نمک اسے پہلی کھانی کا ۶ ماشہ شدھ سرسوں کا تیل لے کر انہیں ملانا چاہیئے۔ اس کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ کی انگلی سے تیل ملے ہوئے نمک کو دانتوں کے اُوپر نیچے اور مسوڑھوں پر آہستہ آہستہ ملنا چاہیئے۔ اور دو چار بار پانی کا ایک ایک گھونٹ منہ میں ڈال کر دانتوں کو صاف کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد دو ماشہ تیل میں اس داتن کے باریک چبائے ہوئے حصہ کو بھگو کر دانتوں کے باہر اور اندر کی طرف ملنا چاہیئے۔ اور پہلے کی طرح پانی کا استعمال کرتے ہوئے داتن سے ہر ایک دانت کو اندر اور باہر سے آہستہ آہستہ دباؤ ڈال کر شدھ کرنا چاہیئے۔ جب دانت بالکل صاف ہو جائیں۔ تو اس داتن کے چبائے ہوئے سرے کو دھو اور جھاڑ کر اس کی تاروں کو اکٹھا کر کے آہستہ آہستہ جہاں تک ہو سکے گلے کے اندر داخل کرنا چاہیئے۔ اس کو اندر اور باہر حرکت دے کر زبان پر قدرے دباؤ ڈالنا چاہیئے۔ جس سے حلق میں سے وات۔ کف اور اشدھ جل وغیرہ نکلنے لگے۔ اگر تالو میں بھی کچھ میل وغیرہ ہوگی۔ تو اس کی بھی صفائی ہو جائے گی۔ جو اشخاص داتن کو حلق کے اندر لے جا کر اس میں سے کڑوا پانی نکالتے ہیں۔ وہ اصل میں جگر کے پت کو باہر نکال کر اپنی قوت ہاضمہ کو کم کرتے ہیں۔ یہ حلق کی صفائی کا فعل داتن کو باہر نکال کر اور ہر بار دھو کر دو چار بار کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد داتن کو چیر کر دو ٹکڑے کر لو۔ اس کے ہر ایک ٹکڑے کے دونو سروں کو دونو ہاتھوں میں پکڑ کر اور داتن کے چبائے ہوئے حصہ کو زبان پر رکھ کر خوب صفائی کریں۔ پھر پانی کو منہ میں ڈال کر اُوپر کی طرف منہ کا رخ کر کے دو چار بار غرارے کریں۔

دانتوں کی پوری پوری حفاظت کے لئے ہمیں کھانا کھانے سے پہلے اور بعد منہ میں پانی ڈال (کر) دانتوں کو انگلیوں سے اندر اور باہر سے مل کر صاف کرنا چاہیئے۔ اور جب کبھی بھی کچھ کھایا جائے۔ دانتوں کو ضرور احتیاط سے صاف اور شدھ کیا جائے۔ اگر یہ احتیاط نہ برتی جائے گی۔ تو دانت آہستہ آہستہ زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ اور ان میں پیپ پڑنے اور کیڑا وغیرہ لگنے کا اندیشہ ہوگا۔ گرم بھوجن کے بعد سرد پانی کا استعمال کرنے سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ چونہ اور کتھا سے تیار شدہ پان کھانے۔ تمباکو نوشی اور زیادہ میٹھا کھانے سے بھی دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔

اگر مذکورہ بالا طریق سے دانتوں کا بلا ناغہ استعمال کیا جائے۔ تو دانتوں نیز گلے کی بیماریاں سامنے کھڑی نہ ہو سکیں گی۔ کف کے روگ سے سادھارن اوستھا میں نجات مل سکے گی۔

جو لوگ کئی قسم کے دانتوں کے چورن اور دنت کرومن وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے دانت باہر سے تو بڑے شدھ اور صاف دکھائی دیتے ہیں۔ مگر اندر کی طرف سے آہستہ آہستہ ان میں کئی روگ پیدا ہو کر دانت ہلنے لگ جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کا کئی سال تک استعمال کیا ہے۔ وہ ان کے بد نتائج خوب محسوس کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جن لوگوں کے دانت اشدھ خراب ہو چکے ہیں۔ وہ انگریزی دواؤں سے شروع شروع میں ضرور فائدہ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد ان کے نقصانات کا علم ہوتا ہے۔ برش کا ایک نقصان یہ بھی ہے۔ کہ اسے ہر روز استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے غلیظ مادوں کا باوجود صفائی کے بھی منہ میں داخل ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن داتن ہم ہر روز تازہ اور حاصل کر سکتے ہیں۔ برش سے مسوڑھوں حلق اور زبان کی صفائی نہیں ہو سکتی۔ مگر داتن نیز نمک ملے ہوئے تیل کا استعمال ان کے لئے مفید ہے۔ اس کے علاوہ خاص قسم کے درختوں کی داتن جراثیم کش ہونے کی وجہ سے بے حد مفید ہوتی ہے۔ برشوں میں یہ خوبی کہاں؟ بہت اشخاص منجنوں کو بھی جراثیم کش ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر کافی مدت کا انوبھو اس کے برخلاف ثابت ہوتا ہے۔

میں نے اپنے انوبھو سے جو فائدہ سرسوں کے تیل اور داتن کو مذکورہ طریق سے استعمال کرنے میں پایا ہے۔ وہ کسی اور طریق سے نہیں پایا۔ میرے دو تین دانت کیڑا لگنے کے باعث جھڑ گئے تھے۔ جب سے میں نے اس کا استعمال شروع کیا ہے مجھے دانتوں کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ اور میں اس طریق پر کئی سالوں سے کاربند ہوں۔

اس نمک ملے ہوئے تیل کو انگلی اور انگوٹھے کے ذریعہ مسوڑھوں کے باہر اور اندر کی طرف ملنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ دانتوں کے روگ اکثر مسوڑھوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان پر نمک اور تیل ملنے سے دانتوں کے روگ کا اندیشہ نہیں رہتا۔ داتن کے استعمال کے باوجود بھی جن کے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ انہیں اس کی وجہ یہ سمجھنی چاہیئے۔ کہ وہ تیل اور نمک کا مسوڑھوں پر استعمال نہیں کرتے۔

میں نے یہ بھی انوبھو کیا ہے۔ کہ زیادہ ... میں نمک لگانے سے دانت ... لگ جاتے ہیں۔ اس لئے یہ تھوڑی سی ... میں تیل میں ملا کر حل کر نا چاہیئے ... کے بُرے اثر کو زائل کرنے ... بعد احتیاط اور غور سے تیل ... داتن کا استعمال کرنا مناسب ... سے شدھ تیل کا دستیاب ہونا مشکل ... اس لئے پہلی سرسوں کا تیل اپنے ... نکلوا کر اس سے پورا پورا فائدہ ...

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں بینائی، گکرے اور کُھجلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی بھیم سینی سرمہ اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ گکرے۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھولی کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱ ۴؍) ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸؍)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ لاہور
امرت سر:- شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

پتہ:- گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid

Regd: No: L. 435 | Telegrams: "Prakash" | Phone No: 2367

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر: ہنیشی علاولپوری

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چندہ
سالانہ :- چار روپے ۴ للعہ
ششماہی ۲ سہ ماہی ۱۲
بر ہما ۵ روپے
ولایش ۶ روپے

جلد نمبر ۳۵ | اتوار ۱۸ بھادوں سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۵

رازِ قدیم

گیتا کے دوسرے ادھیائے کے ۵ شلوکوں کا ترجمہ

(از جناب تلوک چند صاحب محروم بی-اے)

آتما دورِ آسمانی ہیں | جس طرح ایک جسم فانی ہیں
کودکی و شباب و پیری کے | دیکھ لیتی ہے مختلف درجے
ویسے ہی ایک جسم فانی سے | اثرِ گردشِ زمانی سے
جا پہنچتی ہے اور قالب ہیں | (یہی مشہور موت ہے سب ہیں)

اس تغیر پہ اہلِ استقلال (شلوک نمبر ۱۳)
نہیں ہوتے کبھی رہینِ ملال

یہ جو گرمی ہے اور سردی ہے | رنج و راحت کی یا اسیری ہے
ہے نتیجہ حواسِ خمسہ کا | ان سے ہو جب تعلقِ اشیاء

جان لے اس کو فانی و معدوم (شلوک نمبر ۱۴)
اہلِ دانش کو کیا غمِ موہوم

رنج و راحت کو جان کر یکساں | صاحبِ عقل و ضبط جو انساں
انقلاباتِ دہر میں دن رات | نہیں ہوتا رہینِ محسوسات

ہے وہی لائقِ حیاتِ دوام (شلوک نمبر ۱۵)
وار اس پر فنا کے ہیں ناکام

ہست کو کچھ نہیں ہے خوفِ فنا | نیست کا "ہست" ہو نہیں سکتا

"نہیں" کیا چیز اور "ہے" کیا ہے (شلوک نمبر ۱۶)
راز یہ عارفوں کے کھولا ہے

روح اس کائنات کی ہے جو | غیر فانی سمجھ لے تو اس کو

نہیں ہرگز کسی میں طاقت ہی (شلوک نمبر ۱۷)
ہستِ مطلق کو نیست کرنے کی

اُپنشدوں کے راز

اُپ نشدوں کے راز

ہے سومیہ! مجھ سے تو بھوک پیاس اور ان کے بھید کو جان لے۔ جس اوستھا میں آتما اشِشِ شنی نام ہوتا ہے۔ کھانے کی اچھا والا ہوتا ہے۔ اس اوستھا میں جل ہی اس کھائے ہوئے کو سروتر دیہہ میں لے جاتے ہیں۔ سو جیسے گوئیں لے جانے والے کو گونائے۔ اشوپتی کو اشونائے۔ سیناپتی کو پُرش نائے ایسا کہا جاتا ہے۔ ایسے ہی وہ جل اشونائے (کھائے ہوئے پدارتھ کو لے جانے والے) ایسا کہے جاتے ہیں۔ ہے پیارے وہاں کھائے ہوئے پدارتھ سے یہ انکر دیہہ اُتپن ہوا جان۔ یہ بنا کارن نہیں ہوتا۔ اس دیہہ کا ان سے دوسرا کہاں مول کارن ہوگا۔ دیہہ کا کارن ان استھان پرتھوی ہے۔ ایسے ہی نشچے سے ہے سومیہ! پرتھوی رُوپ انکر سے جل کارن جان۔ ہے پیارے! پانیوں کے انکر کا یہ سے تیج کارن کو جان۔ ہے سومیہ! تیج کارن ہے سب کے سنچالک بھگوان کو جان۔ ہے پیارے یہ ساری پرجائیں سب آتمائیں تتھا سرشٹیاں ست کے مول والیاں ہیں۔ ان کا آشرا پرمیشور ہے۔ یہ ست کے آشرت ہیں۔ اور ست کے پرتشٹھت ہیں۔ بھگوان ہی سارے کارنوں کا آشرا ہے۔ اور سب آتماؤں کا آدھار ہے۔ پرمیشور ہی سارے کارن وکلشن اور اچنتنیہ رُوپ سے رہتے ہیں۔ اسی کارن وہ سب کاموں میں کہا گیا ہے۔ اور جس اوستھا میں یہ آتما پینے کی اچھا کرنے والا پپاستی نام ہوتا ہے۔ جل پان کرتا ہے۔ تو اس پئے ہوئے پدارتھ کو تیج ہی رگوں میں لے جاتا ہے۔ سو جیسے گونائے اشونائے اور پرش نائے ہے۔ ایسے ہی وہ تیج اُدنیم (उदन्य) جل کو لے جانے والا ایسا کہتے ہیں۔ پیارے اس جل پان کی اوستھا میں یہ شریر روپ انکر اُتپن ہوا جان۔ یہ بنا کارن نہیں ہوگا۔ اس کا کوئی کارن ہے۔ اس کا جلوں سے

وید امرت

رگ وید — اوم — یجر وید

سام وید — اتھرو وید

رگ ویداُردو بھاشیہ

ओ३म् एभिरग्ने दुवो गिरो विश्वे-
भिः सोम पीतये देवेभिया हि य-
क्षी च ॥१॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۱)

(اوم) اے بھر اگنے دُوو گرو وشویے بھی سوم پیتئے دیویے بھر یاہی یکھشی چہ

پدارتھ: ہے (اگنے) جگدیشور! آپ (اے بھی) ان (وشوے بھی) سب (دیوے بھی) دِویہ گن اور وِدوانوں کے ساتھ (سوم پیتیے) شُکھ کرنے والے پدارتھوں کے پینے کے لئے (دُوَہ) ستکار آدی بیوہار تتھا (گرہ) وید بانیوں کو (یاہی) پراپت ہوجئے ٭ (۱)

جو یہ (اگنے) بھوتک اگنی (اے بھی) ان (وشوے بھی) سب (دیوے بھی) دِویہ گُن اور پدارتھوں کے ساتھ (سوم پیتیے) جس سے سکھ کارک پدارتھوں کا پینا ہو۔ اس یگیہ کے لئے (دُوہ) ستکار آدی بیوہار تتھا (گرہ) وید بانیوں کو (یاہی) پراپت کرتا ہے۔ اس کو (اے بھی) ان (وشوے بھی) سب (دیوے بھی) وِدوانوں کے ساتھ (سوم پیتیے) اُکت سوم کے پینے کے لئے (یکشی) سویکار کرتا ہوں۔ تتھا اگنیور کے (دُوَہ) ستکار آدی ویوہار اور وید بانیوں کو (یکشی) سنگت ارتھات اپنے من اور کاموں میں اچھی پرکار سدئیو یتھا شکتی دھارن کرتا ہوں ٭

بھاوارتھ: اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ جن منشیوں کو بیوہار اور پرمارتھ کے سُکھ کی اچھا ہو۔ وہ وایو۔ جل اور پرتھوی آدی پنتر تتھا دھان آدی رتھوں کے ساتھ اگنی کو سویکار کرکے اُتم کریاؤں کو سدھ کرتے اور ایشور کی آگیا کا سیون ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور وید اُکت کرموں کا انوشٹھان کرتے رہتے ہیں۔ وہ ہی سب پرکار سے آنند بھوگتے ہیں ٭

اب اگلے منتر میں اگنی شبد سے دو ارتھوں کا اُپدیش کیا ہے ٭

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

اب دیر کیوں؟

"پرکاش" کا سالانہ تحفہ "رشی نمبر" ہزاروں آریہ سماجیں مفت بانٹنے کے لئے کافی تعداد میں منگاتی ہیں۔ اور ہندو نرناریوں کے ہاتھوں میں جاتا ہے۔ آریہ اور پھر اب تو رشی نمبر کے اردو ایڈیشن کے ساتھ ساتھ ہندی ایڈیشن بھی چھپے گا۔ دیر سے آرڈر بھیجنے کی وجہ سے کئی مشتہرین صاحبان کو افسوس سہنا پڑتا ہے۔ اس لئے جلدی کیجئے اب دیر کیوں؟ ابھی سے موزوں جگہ ریزرو کرا لیجئے ٭

(مینیجر)

چنے ہوئے پھول

(۱)

وستو ستا ہین جو۔ وہ پیدا نہ ہو
جو وستو موجود ہے۔ اس کا انت نہ ہو

(۲)

سکھ اور دُکھ کو ایک سم۔ جو سمجھے نر دیر
ہو ادھیکاری مُکتی کا۔ پائے سکھ ندھیر

(۳)

بس میں من نہ ہو سکے۔ وشیوں میں پھنس جائے
ایسے ادھم منش کو۔ ہر دہ پاپ ستائے

(۴)

اندریوں کو وش کرے۔ کرم لین ہو جائے
کرم کو ہی جو چھوڑ دے۔ پھل کا ہے کا پائے

۵

مکتی کے آنند کو۔ پائیں جیو مہان
کرموں کا پھل مل سکے سب کو ایک سمان

(۶)

جیسے شیشہ میل سے۔ دھوآں آگ چھپائے
ویسے ہی اس گیان کو۔ کام اور کرودھ مٹائے

(۷)

کرے کام نشکام جو۔ پھل کی نہ ہو آس
ہر کرم اکرم ہے۔ جیسے کہیں سنیاس

(۸)

وید میں ورنت یگیہ سب۔ کرم سے ہوں پیدا
جو تم ایسا جان لو۔ مکتی رہو سدا

(۹)

چھوڑ کے پھل کی کامنا۔ کرم میں نت پرویر ہوئے
پائے سکھ اور شانتی۔ دُکھ پاپ کو کھوئے

(۱۰)

پاکر من کی شانتی۔ کرم بہت نہ ہوئے
فرض سمجھ کر جو کرے۔ یوگی کیول سوئے

(۱۱)

یوگ لین جو آتما۔ سم درشی ہو جائے
سب بھوتوں میں آپکو۔ اپنے میں سب پائے

(۱۲)

من وش کرنا کٹھن ہے۔ اس میں کیا سندیہہ
ویراگ کے ابھیاس سے۔ من کو وش کر لے

(۱۳)

وہ جن پائے برہم کو۔ پریم سے چت لگائے
من جائے نہ انیہ جا۔ برہم میں دھیان جمائے

(میتھی)

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اجلاس ۲۶- ۲۷- دسمبر کو شولاپور میں ہوا۔ وہاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مطالبات کی بنا پر حیدر آباد میں ستیاگرہ کیا جائے۔ وہ مطالبات یہ تھے کہ آریہ سماج کو پوجا اور سنگھٹن کی آزادی ہونی چاہیئے۔ اسی فیصلہ کے مطابق آریہ ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی نے ریاست حیدر آباد کو الٹی میٹم دیا۔ وہ الٹی میٹم پندرہ دن کا تھا۔ ریاست حکومت کے نشہ میں سرشار تھی۔ اس نے اس الٹی میٹم کا جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ اس لئے مہاتما جی ۲۲- جنوری کو ستیاگرہ کرنے کے لئے حیدر آباد جا پہنچے۔ ان کو گرفتار کرنے اور ان پر مقدمہ چلانے کی بجائے پولیس ان کو ریاست کی حد پر چھوڑ گئی۔ اس پر انہوں نے دوسری بار ۵- فروری کو گلبرگہ میں ستیاگرہ کیا۔ اس بار ریاست نے ان پر مقدمہ چلایا۔ اور عدالت نے انہیں ایک سال بامشقت کی سزا دی۔ اس کے بعد کنور چاند کرن شاردا۔ اور لالہ خوشحال چند خورسند دوسرے اور تیسرے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے۔ انہیں تیرہ اور اٹھارہ ماہ بامشقت کی سزا دی گئی۔ یہ تینوں ڈکٹیٹر گلبرگہ جیل میں تھے۔ اور چوتھے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری پانچ سو والنٹیروں کے جتھے کے ساتھ ستیاگرہ کی تیاری کر رہے تھے جبکہ ریاست حیدر آباد کی پولیس اور جیل کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر ہالنس مارچ کے تیسرے ہفتہ گلبرگہ جیل میں پہنچے۔ انہوں نے ان ہر سہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ صلح کی گفتگو کی اور صلح کی شرائط طے ہو گئیں۔ زبانی نہیں بلکہ تحریری۔ اس پر مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج نے مجھے سوتنترانند کو گلبرگہ بلایا۔ اور انہیں اس فیصلہ سے آگاہ کیا۔ اس فیصلہ کو منظور کرنے کے لئے سارودیشک سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۶- اپریل کو گلبرگہ میں بلایا گیا۔ اس میں کچھ ممبر کنٹیشن روپ سے ممنترت تھے۔ ان میں ہندو سبھا کے پردھان ویر ساورکر کا نام بھی شامل تھا۔ جب ہم بمبئی پہنچے تو نظام سرکار کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ ریاست اور آریہ سماج کے درمیان کوئی سمجھوتہ یا سمجھوتہ کی بات چیت ہوئی ہے۔ ایک لحاظ سے ہم اس اعلان کے لئے تیار ہی تھے کیونکہ ہمیں رہ رہ کر یہ خیال آتا تھا۔ کہ اتنی کم قیمت پر فتح ایں خیال است و محال است و جنون ہے۔ ابھی تو دو چار ہزار والنٹیر ہی ریاست کی جیلوں میں گئے تھے۔ ریاست کا اس قدر جلد آریہ سماج کے مطالبات منظور کر لینا عجیب نہیں تو کیا تھا۔ ریاست کے اس اعلان کے باوجود ہماری ورکنگ کمیٹی بیٹھی۔ اور اس نے ان تمام حالات پر غور کیا۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ ہم نے ستیاگرہ کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر رکھا تھا۔ لیکن جن لوگوں کے ہاتھ

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور

۱۸ بھادوں سمت ۱۹۹۶ — ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء

یگیہ کی پورن آہوتی

میں آریہ سماج کی باگ ڈور ہے۔ وہ کچھ تو اس خیال سے کہ میری صحت خراب ہے۔ اور زیادہ تر اس لئے کہ میری غیر حاضری میں پنجاب کا کام معطل پڑ جائے گا۔ مجھے جلد جیل بھیجنے کے حق میں نہ تھے۔ لیکن گلبرگہ میں یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ اب مجھے جیل جانا چاہیئے۔ چنانچہ مجھے چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔ اور ۱۴- اپریل کو اس بات کا اعلان ہو گیا۔ ۲۲- اپریل کو سنت نگر میں لاہور کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے حیدر آباد ڈے منایا گیا۔ مجھے اس کی صدارت کی عزت بخشی گئی۔ ایک لحاظ سے یہ میرے کام کی ابتدا تھی۔ سنت نگر کا جلسہ لاہور میں پہلا جلسہ تھا۔ جس میں اس قدر حاضری ہوئی۔ اس کے بعد تو کئی جلسے ہوئے جن میں حاضری اس سے بھی زیادہ تھی۔ لیکن اس وقت تک ایسا شاندار جلسہ لاہور میں نہ ہوا تھا۔ ۲۵- اپریل کو میرا دورہ سیالکوٹ سے آرمبھ ہوا۔ ۲۶- مئی کو زیرہ میں ختم ہوا۔ اس دورہ کا کیا اثر ہوا اس کے متعلق مجھے کچھ کہنا نہیں۔ ۲۸- مئی کو میں لاہور سے روانہ ہوا۔ اور دہلی منماڑ اور بمبئی ہوتا ہوا ۵- جون کو ۳ بجے رات کے اورنگ آباد کیمپ جیل میں داخل ہوا۔ میرے جتھہ میں کل ۲۸۷ ستیاگرہی تھے۔ لیکن اس دن بارہ سو کے قریب ستیاگرہیوں نے ریاست میں داخل ہو کر اپنے عمل سے اس بات کا اعلان کیا۔ کہ ہم اپنے دھارمک ادھیکار لے کر رہیں گے۔ یہ بارہ سو والنٹیر میرے ساتھ بھی جا سکتے تھے۔ لیکن انہیں اورنگ آباد لے جانے کی کوئی سبیل نہ تھی۔ کیونکہ محکمہ ریل ۵- جون کو ایک سے زیادہ سپیشل چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔ اور سپیشل میں زیادہ سے زیادہ سات سو والنٹیر جا سکتے تھے۔ اس لئے ہم نے ۲۸۷ والنٹیر تین گھنٹہ پہلے دوسری گاڑی میں بھیجے۔ جو ریلوے سٹیشن پر ہماری پرتیکشا کرتے رہے۔ ۵- جون کو میں اورنگ آباد جیل میں داخل ہوا۔ اور ۱۷- اگست کو میری رہائی ہوئی۔ اس طرح میں جیل میں کل دو ماہ بارہ دن رہا۔ یہ کوئی معیاد نہیں۔ نہ کسی کو یہ امید تھی۔ کہ اس قدر جلد ریاست آریہ سماج کے مطالبات منظور کرنے کو تیار ہو جائے گی۔ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آ جائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ اس لئے میں ریاست کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اس نے سات ماہ کے بعد آریہ سماج کے مطالبات منظور کر لیے۔ لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ریاست نے آریہ سماج کے مطالبات منظور کیے تو بلا وجہ نہیں۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ رائے عامہ آریہ سماج کے حق میں اس قدر زبردست ہے کہ اس کے مطالبات کو منظور نہ کرنا دنیا بھر کی دشمنی سہیڑنا ہے۔ آریہ سماج کی طاقت بھی دن بدن بڑھ رہی تھی۔ چنانچہ پنڈت ونائک راؤ جی بیرسٹر ریاست حیدر آباد کے آٹھویں ڈکٹیٹر ۲۲- جولائی کو ۲۲ سو ستیاگرہیوں کے ساتھ ستیاگرہ کرنے والے تھے۔ اور ان ۲۲ سو میں سے تیرہ سو خالص ریاست کے تھے۔ میں نظام سرکار کی توہین کا مرتکب ہوئے بغیر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے پاس ستیاگرہیوں کے لئے جیل نہ تھے۔ بے شک وہ نئے جیل بنا رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے وقت درکار ہے۔ ریاست کے تمام جیل خانے پُر تھے۔ اور پنڈت ونائک راؤ کے جتھہ کے لئے کوئی جیل خالی نہ تھا۔ میرے جتھہ کے لئے بھی ایک کیمپ جیل بنایا گیا تھا۔ جہاں ہمیں رکھا گیا تھا۔ وہ کبھی سو برس کی پرانی ایک سرائے تھی۔ جسے سیوا جی مہاراج کی سرائے کہتے ہیں۔ اس سرائے میں غالباً سپاہی رکھے جاتے تھے۔ پرانے وقتوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیاں تھیں جن میں ہمیں رکھا گیا۔ ان کی تعداد ستر یا پچھتر تھی۔ لیکن کل ستیاگرہیوں کی تعداد ۱۰۸۲ تھی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو نہ جیل میں رہنے کے لئے جگہ تھی۔ نہ ستیاگرہیوں کے لئے کمبل اور ٹاٹ تھے۔ اور نہ برتن۔ کچن ابھی تک بنا نہ تھا۔ اسلئے روٹی دوسرے جیل سے آتی تھی۔ انتظام نہایت ناقص تھا۔ روٹی کا کوئی وقت مقرر نہ تھا۔ بعض اوقات ستیاگرہیوں کو صرف چنے چبا کر گذارہ کرنا پڑا۔ پنڈت ونائک راؤ کا جتھہ ریاست کے لئے خاص تکلیف کا باعث ہوتا ۔

جب کبھی بھی کسی غیر جانبدار شخص نے ریاست سے کہا۔ کہ وہ آریہ سماج سے سمجھوتہ کر لے تو یہ جواب دیا گیا۔ کہ ریاست کی طرف سے

اصلاحات کا اعلان ہونے والا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کے مطالبات خود بخود پورے ہو جائیں گے۔ لیکن ریاست کو یہ بھی ضد تھی کہ آریہ سماج ستیاگرہ بند کرے۔ تب اصلاحات کا اعلان ہو گا۔ پہلے ۱۹ جون کا دن اس اعلان کیلئے مقرر کیا گیا۔ لیکن اسے بلا تعین تاریخ ملتوی کر دیا گیا۔ جولائی میں حیدر آباد کے ڈائرکٹر جنرل پولیس و جیل مسٹر ہالنس اورنگ آباد جیل میں تشریف لائے۔ مجھ سے ان کی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے یہی کہا کہ اگر آج آریہ سماج ستیاگرہ بند کر دے تو دس دن کے اندر اندر اصلاحات کا اعلان کر دیا جائیگا۔ آریہ سماج کے مطالبات منظور کر لئے جائیں گے اور تمام ستیاگرہی رہا کر دئے جائینگے۔ لیکن جب ریاست نے دیکھا کہ آریہ سماج ستیاگرہ بند کرنے کو تیار نہیں نہ ہی اس کی طاقت میں کسی قسم کی کمی آتی ہے۔ بلکہ وہ دن بدن بڑھ رہی ہے تو اس نے یہ ضد چھوڑ دی۔ ۱۹- جولائی کو اصلاحات کا اعلان کر دیا گیا۔ ان میں آریہ سماج کا کوئی ذکر نہ تھا لیکن اگلے دن پہلے آریہ سماج کے مطالبات کے متعلق ایک علیحدہ اعلان شائع کیا گیا۔ جس میں آریہ سماج کے کچھ مطالبات کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ تو پہلے ہی منظور کئے جا چکے ہیں۔ اور کچھ کے منظور کرنے کی آمادگی ظاہر کی۔ اس پر سارودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت جنہیں ستیاگرہ کمیٹی مرواد ھیکار دے گئے تھے نے عارضی طور پر ستیاگرہ بند کر دیا۔ جس سے ونائک راؤ جی کا جتھہ ۲۲- جولائی کو نہ جا سکا۔ ۲۳- جولائی کو سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کی ایک میٹنگ دہلی میں ہوئی۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگر ریاست چند امور کی وضاحت آریہ سماج کے منشا کے مطابق کر دے تو ستیاگرہ بند کر دیا جائے۔ ۸- اگست کو ورکنگ کمیٹی کا ایک اور اجلاس ناگپور میں ہوا۔ اور چونکہ اس وقت تک ریاست نے آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور کر لئے تھے۔ اور ان کا اعلان بھی کر دیا تھا۔ اس لئے ستیاگرہ بند کر دیا گیا۔ اور جو ۲۵ سو والنٹیر اس وقت ریاست کی سرحد پر پڑے تھے انہیں واپس بھیج دیا گیا۔ آریہ سماج نے جس اُدیش سے یہ ستیاگرہ کیا تھا اس میں اسے پورن سپھلتا ہوئی ہے۔ آج ہم پرماتما اور آتما کو ساکھشی کر کے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی اس کام میں پورن وجے ہوئی ہے۔ میں ہی یہ نہیں کہتا بلکہ وہ لوگ بھی جو ہمارے ستیاگرہ سے الگ تھلگ رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی پنڈت جواہر لال۔ شریمتی سروجنی نیڈو اور بابو راجندر پرشاد نے آریہ سماج کو ودھائی کا پاتر سمجھا ہے۔ بابو راجندر پرشاد نے تو ہمارے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت کو اپنے خط میں یہاں تک لکھا ہے کہ آریہ سماج کی اس ستیاگرہ میں پورن وجے ہوئی ہے ۔

ستیاگرہ سماپت ہوا۔ ستیاگرہی اپنے اپنے گھر واپس پہنچ گئے۔ ودھائیاں بھی دے چکے۔ ہر ایک آریہ سماج نے اپنے اپنے وجیتوں کا سواگت کیا۔ اور نہایت جوش اور شردھا سے سواگت کیا۔ اب سارودیشک سبھا کی آگیا ہے کہ ۳- ستمبر کو ہندوستان بھر میں "ودھائی دوس" منایا جائے۔ اس دن جو بہ دستور پاس کئے جائیں گے۔ ان کی سوچنا سارودیشک سبھا کی طرف سے آریہ سماجوں کو پہنچ چکی ہے۔ اس

"دھنیہ واد دوس"

آریہ سماجوں کی اُتکنٹ اِچھا تھی۔ کہ کوئی ایسا دِن مقرر کیا جائے۔ جب ستیا گرہ اندولن کی سپھلتا پوروک سماپتی کی سمرتی کے رُوپ میں منایا جائے۔ اس دوس کو "فتح دوس" کے طور پر منائے جانے کی تجویز تھی۔ لیکن سارودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت نے اس کا نام بدل کر "دھنیہ واد دوس" رکھ دیا ہے۔ اور ۳۰ ستمبر کو اس کے منانے کی آریہ جنتا سے اپیل کی ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ سماجیں سارودیشک سبھا کے آدیش انوسار یہ دوس پورے اُتساہ اور سماروہ سے منائیں گی ✦

دو آہوتیاں اور

آریہ ستیا گرہ سنگرام میں ہمیں آہوتیاں پہلے پڑ چکی ہیں، اب دو اور ویروں کے سورگباش ہو جانے کی اطلاع آئی ہے۔ ایک مہاشہ مدن سنگھ (سہارنپور نواسی) جو وارنگل جیل میں لگاتار نمونیہ بیمار تھے۔ اور دوسرے مانیلہ ضلع روہتک کے لالہ رتی رام۔ ان دو بلیدانوں سے شہیدوں کی سنکھیا ۲۲ تک جا پہنچی ہے۔ دھرم یدھ میں ان ویروں کا سرو سمیہ تیاگ جیسم نیہ تھا سراہنیہ ہے۔ ان کا نام آریہ سماج کے اتہاس میں سدا کیلئے امر ہو گیا ہے۔ پرماتما ان سورگیہ ویروں کی آتماؤں کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ اور شانتی۔ اس پرارتھنا کے سوا ہم اور کر بھی کیا سکتے ہیں ✦

آریہ نیتاؤں کا سواگت

حیدر آباد کی جیلوں کو الوداع کہنے کے بعد آریہ نیتا جہاں جہاں بھی گئے۔ ان کا سماروہ پوروک ہاردک سواگت کیا گیا۔ منماڈ۔ شولاپور۔ بمبئی۔ میرٹھ۔ جھانسی۔ دہلی۔ مظفر نگر۔ رڑکی۔ سہارنپور۔ جگادھری۔ انبالہ۔ راجپورہ۔ سرہند۔ کھنہ۔ گھرونڈہ۔ گورایا۔ لدھیانہ۔ پھگواڑہ۔ جالندھر۔ کرتارپور۔ جنڈیالہ۔ بوٹاری۔ امرتسر۔ منٹگمری وغیرہ استھانوں سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آریہ جنتا نے جس جوش و خروش کا اظہار اپنے نیتاؤں کو الوداع کہتے سمے کیا تھا۔ اس سے کہیں زیادہ ان کے سواگت کے وقت کیا۔ لاہور میں تو آریہ ڈکٹیٹروں کے سواگت کا درِشیہ برسوں تک یاد رہیگا۔

والی چیز ہے۔ ریلوے سٹیشن کے اندر اور باہر ہزاروں کی تعداد میں استریاں اور پرش موجود تھے۔ اس قدر بھیڑ پہلے کبھی کسی نیتا کے سواگت کے اوسر پر دیکھنے میں نہیں آئی۔ پھر وہ جلسہ بھی دیکھنے لایق تھا۔ جو ۲۵۔ اگست کی رات کو گوردت بھون میں ہوا ✦

پرماتما کرے آریہ بھائیوں میں یہ جاگرتی۔ اُتساہ۔ پریم اور سنگٹھن کے جذبات ہمیشہ قایم رہیں ✦

آریہ ستیا گرہ کا اتہاس

ہمیں یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر جو ہر خاص موقعہ پر ضروری ساہتیہ پیدا کرنے کے لئے آریہ جگت میں پرسدھ ہے نے آریہ ستیہ آگرہ اندولن کے سات آٹھ ماس کا اتہاس چھاپنے کا پربندھ کیا ہے۔ یہ اتہاس ضرور چھپنا چاہیئے۔ کیونکہ آریہ سماج نے اپنے جنم سے جیون کال میں اب تک اپنے ڈھنگ کی یہ پہلی کامیاب لڑائی لڑی ہے جس میں اس نے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ آنے والی سنتانوں کے لئے یہ اتہاس اُتساہ جوش اور سپھورتی کا سندیش دے گا اس میں سندیہ نہیں۔ بلاشبہ یہ اتہاس آریہ ساہتیہ میں ایک قابل قدر اضافہ ہوگا۔ ہم آریہ سماجوں سے پرارتھنا کریں گے۔ کہ وہ آریہ ساہتیہ منڈل کو اس کے اس مہان کاریہ کے سمپن کرنے میں پورا پورا سہیوگ دیں۔ جہاں انہیں وہ تمام واقفیت جو ان کی طرف سے کی گئی سرگرمیوں سے تعلق رکھتی ہے بہم پہنچائیں۔ وہاں اس اتہاس کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر منڈل کی آرتھک مدد بھی کریں ✦

اینٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس

پچھلے ہفتہ لوک نایک اُینے کی صدارت میں اینٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں منعقد ہوا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر این۔ این سرکار نے بجا فرمایا کہ کمیونل ایوارڈ میں ہندوؤں سے جو بے انصافی کی گئی ہے، وہ اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ان میں سے ایک کے ذریعہ کمیونل ایوارڈ کے نفاذ سے پیدا شدہ افسوسناک نتائج کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور اس رائے کا اظہار کیا گیا۔ کہ ایوارڈ سے متعلق بدترین خدشات صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ پنجاب اور بنگال

میں کئی ایسے قانون نافذ کئے گئے ہیں۔ جو نہایت فرقہ دارانہ نوعیت کے ہیں ✦

ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ کانگریس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی کر کے اسے منسوخ کرائے۔ یہ سب ٹھیک لیکن تب تک ممکن نہیں جب تک کہ ہندوستان بھر کے ہندو متحد ہو کر تہیہ نہیں کر لیتے۔ کہ جب تک ان کا یہ مطالبہ پورا نہیں ہوگا وہ چین سے نہیں بیٹھیں گے ✦

وزیرستان میں اسلامی سلطنت

فقیر اپی نے ایک فرمان کے ذریعہ آزاد علاقہ کے قبائل اور افغانی قبائل سے اپیل کی ہے۔ کہ اس علاقہ میں ایک آزاد اسلامی سلطنت کے قیام کیلئے سرحدی و باغستانی علاقوں میں جرگے بنائیں۔ جہاں اس سلطنت کے قیام کے بعد علانیہ ہر جگہ جہاد کی تلقین کی جا سکے ✦

گویا وزیرستان میں اسلامی سلطنت کی قائمی کے خواب لئے جا رہے ہیں۔ اور اس خواب کی تعبیر کے لئے سرحدی ہندوؤں کو لوٹا جا رہا ہے۔ کیا مہاتما گاندھی فقیر اپی کے اس اعلان کو پڑھ کر بھی اپنے اس وہم کو کہ قبائلی لوگ کسی فرقہ وارانہ خیال سے لوٹ مار نہیں کرتے دُور نہ کریں گے؟

جنم اشٹمی اُتسو

اس ورش جنم اشٹمی ۶ ستمبر کو ہے۔ حسب معمول امسال بھی یہ اُتسو سماروہ پوروک منایا جائیگا۔ اس سمبندھ میں ہم ہندوؤں سے عموماً اور آریہ سماجوں سے خصوصاً یہ پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ اُتسو مناتے ہوئے کرم یوگی کرشن کے اُپدیشوں کو اپنے جیون میں دھارن کرنے کا یتن کریں۔ تبھی ان کے جنم دن کے منانے سے کچھ لابھ ہو سکتا ہے ✦

"وید پرچار سپتاہ"

۲۹۔ اگست سے ۶۔ ستمبر کا درمیانی سپتاہ "وید پرچار سپتاہ" کے رُوپ میں منایا جا رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماجوں کو اس سمبندھ میں اپنا آدیش آگیا دے چکی ہے۔ ہم تو کیول ان سے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ آنے والی مردم شماری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سپتاہ میں ادھک سے ادھک سنکھیا میں ممبر بھرتی کرنے اور وید پرچار کیلئے

دھن اکٹھا کرنے کا یتن کرنا چاہیئے۔ آشا ہے۔ کہ ہمارے اس نویدن پر پورا دھیان دیا جائے گا ✦

پھر "اوم منڈلی"

اگرچہ سندھ گورنمنٹ نے دادا لیکھراج کی قابل اعتراض سرگرمیوں کو ختم کرنے کیلئے اوم منڈلی کو خلاف قانون قرار دے دیا تھا اور اس کی بلڈنگوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن دادا کی سرگرمیاں خفیہ طور پر بدستور جاری رہیں۔ معزز ہندو شہری بھی بے خبر نہ تھے۔ حکومت کی توجہ اس طرف دلائے جانے پر اس نے منڈلی کے فنڈ کو ضبط اور ان بلڈنگوں پر قبضہ کر لیا۔ جن میں منڈلی کی سرگرمیاں خفیہ طور پر جاری تھیں۔ اب حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص دادا لیکھراج کو اپنا مکان نہ دے۔ ورنہ وہ اس پر بھی قبضہ کر لے گی ✦

امید کرنی چاہیئے۔ کہ اب دادا لیکھراج کی سرگرمیاں ختم ہو جائیں گی۔ اور سارا اوم منڈلی کا طور پر نیست و نابود ہو جائے گی ✦

جنگ کے بادل

ایک طرف جنگ کے سامان ہو رہے ہیں۔ اور دوسری طرف خدا سے امن کیلئے دعائیں کرنے کی اپیلیں۔ بین الاقوامی سیاسی صورت حالات جس تیزی سے خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر جنگ کے بہت جلد چھڑ جانے کا امکان ہے۔ ہر ملک امکانی آنے والے خطرہ کے مقابلے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ کوئی جنگ میں حصہ لینے کے لئے کوئی اپنی حفاظت کے لئے۔ بمبئی کے لاٹ پادری نے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی عبادت گاہوں میں جمع ہو کر ایشور سے پرارتھنا کریں۔ کہ دُنیا میں امن و امان بحال رہے ✦

یہ دعائیں کیا کر سکتی ہیں۔ جب کہ امن کی تباہی کے سب سامان مکمل ہو چکے ہیں۔ اور شاید یہ جنگ ہو گی بھی امن کی بحالی کیلئے۔ کیونکہ ہٹلر اور دوسرے ڈکٹیٹر اُس وقت تک بے چینی میں مبتلا رہیں گے جب تک خود غرضی ان کے سر پر سوار ہے۔ انہیں اپنی بے چینی کو دُور کرنا ہے۔ چاہے ساری دُنیا ہی بے چینی میں مبتلا کیوں نہ ہو جائے ✦

خط و کتابت کرتے سمے چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

شردھانجلی

مہاتما گاندھی

"زندگی کا دوسرا نام عمل ہے۔ بھگوان بھی فرماتے ہیں۔ ہمیں بنی نوع انسان کی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے"۔

سرحدی گاندھی

"گیتا ہر خدائی خدمت گار کے لئے مشعل کا کام دے سکتی ہے۔ ہم اگر ہمیشہ صداقت اور عدالت کو ہی اپنا نصب العین بنائیں۔ تو دنیا کی بہت سی تکلیفیں راحت میں بدل جائیں"۔

راجگوپال آچاریہ (مدراس)

"زندگی کی دوڑ میں کامیابی حاصل کرنے کا سب سے پہلے بھگوان کرشن نے ہی اپدیش دیا ہے۔ اور یہ اپدیش گیتا کی ایک ایک سطر میں موجود ہے"۔

بابا کھڑک سنگھ

"شری کرشن جی نے گیتا میں جو تلقین کی ہے۔ اس پر اگر آج بھی عمل کیا جائے تو انسان تمام مصیبتوں پر فتح حاصل کر سکتا ہے۔ شری کرشن جی نے جو روشنی ہمیں دکھائی وہ کبھی مدھم نہیں ہوگی"۔

مسز ستیہ مورتی

"بھگوان کے بھگتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسری قوموں اور مذاہب کے لئے عزت اور ہمدردی کا اظہار کریں۔ بھگوان کا پیغام ہمارے لئے وہی حیثیت رکھتا ہے جو ہزاروں برس پہلے حاصل تھی"۔

ویر ساورکر

"ہندو قوم کو ہمیشہ بھگوان کے اُپدیش پر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ وہی اُپدیش ہے"

کرشن کا سندیش

(گیتا کے چوتھے ادھیائے کا انوواد)

ارجن نے پوچھا:-

من ہو وش میں کس طرح[1] - کیشو دو سمجھائے
ستھت پرگیہ منشیہ کا - لکچھن دو بتلائے

شری کرشن جی بولے:-

من کے جو سنکلپ ہوں[2] - ان کو دیوے چھوڑ
من ہی من پرسن ہو - ان سے لے منہ موڑ
جو جن موہ کو چھوڑ کر[3] - دکھ سکھ ایک سمان
دولیش کی تج کر بھاونا - آشا کرے مہان
من ایکاگر ہو تبھی[4] - وشیوں سے منہ موڑ
اندریوں کو وش کرے - باسنائیں چھوڑ
سکھوں میں نہ لپت ہو[5] - دکھ میں نہ گھبرائے
روگ بھئے اور کرودھ کو - نج سے دور بھگائے
بھوجن تیاگے سب وشے[6] - دین راگ کو چھوڑ
درشن ہو تب برہم کا - راگ سے لے منہ موڑ
وشیوں کا چنتن کرے[7] - ان میں ہو آسکت
آسکتی سے راگ ہو - کرودھ راگ میں مت
کرودھ سے اوِویک ہو[8] - اس سے یاد وکار
سمرن شکتی ناش سے - بدھ ہو ناش دچار
نرمل ہو تب آتما[9] - راگ دولیش سے دور
اندریوں کو وش کرے - ہوئے ندیگی شور
نرمل ہووے آتما[10] - دکھوں کا ہو ناش
نرمل چت سجان ہیں - ستھر بدھی کا باس
یوگ مکت کے ہوئے بن[11] - ستھر بدھی نہ ہوئے
سامیہ نہ ہو بھاونا - شانتی نہ من کوئے
اچل پرتشٹھ سمدر ہیں[12] - جل ہو جیوں پرویش
من کو تب ہو شانتی - دور ہو کام کلیش
تیاگے ممتا کامنا[13] - و چھوڑے اہنکار
آلیسا تیاگی جبھی - پائے سکھ اپار
کرم یوگ کے انت میں[14] - موہت نہ ہو جائے
ہر حالت میں سم رہے - انت میں برہم رچھائے

(منشی علاولپوری)

ادبیات

دو سروجنی نیڈو کے نغمے

اے سکھیو! جلدی کرو! میرا حبیب کرشن مراری آتا ہے۔ معطر کرنے کیلئے صندل اور زعفران کا محلول لاؤ۔ زیب تن کرنے کے لئے عمدہ عمدہ ملبوس لاؤ جن میں جھٹپٹے کے وقت کی نیلگوں چمک ہو۔ صبح کے گلابی غازہ کی جھلک ہو۔ باشعلہ زن دوپہر کا سنہری رنگ ہو۔ چمکدار جواہرات ایسے لاؤ جن سے ستارے شرما جائیں +

کمر کی ایسی دو پہلو زنجیر لاؤ اور ایسا ہار کہ انہیں دیکھ کر چاند کا رنگ پھیکا پڑ جائے۔ بہنو! جلدی کرو۔ میرا حبیب کرشن مراری آتا ہے۔ جلدی کرو......!

چاند کی طرح سفید اور سرخ۔ بھونگے کی طرح قرمزی نو شگفتہ پھول اور نیم شگفتہ کلیاں چن کر میرے حبیب کی سیج سجاؤ۔ سبزہ والیوں کے ہاروں نے ڈیوڑھی تاریک کر دی +!

اے سکھیو! — ٹھیرو! — ذرا سننا — کیا میرے حبیب کی بانسری کی آواز ہے؟

ہائے! اس نے اتنی دیر کیوں لگائی؟ پپیہے کے پنکھے کی طرح میرا دل دھڑک رہا ہے۔ نرم نرم موجوں کی طرح میرے مضمحل اعضا پھڑک رہے ہیں +

اے جمنا! پریم کی رس بھری ندیا!۔ "گا ایک عروسی نغمہ"!

(۲)

اے میرے محبوب! تمام رات میرا دل شب بیداری کرتا رہا۔ تیری آواز سننے کے لئے بے قرار رہا۔ اور از حد درد!

اے میرے راجہ گھنشیام تیرے پیغام رساں قدم کس راستہ پر آوارہ ہو گئے تھے تو کہاں چلا گیا؟

میری نقاب عروسی فرش پر ایک طرف پڑی ہے۔ میرے گلے کے عروسی ہار دروازہ کی چوکھٹ پر بکھرے پڑے ہیں۔ میری سیج پر معطر پھول اور کلیاں رات کو جو ڈالی گئی تھیں۔ اب مرجھا کر باسی ہو گئیں۔ مگر تو نہ آیا میرے محبوب +

او بنسری والے! تو کس قدر جلد اپنے نغمہ کی سروں سے تھک جاتا ہے — کچھ اور آلاپ +

کیا تجھے میرے سینہ کے ہجوم جذبات کی ×

... نہیں ہوا اور کیا تو ایک نیا گیت نہیں سنائے گا — آہ! کس کی ہیں؟ وہ خوش قسمت انگلیاں جو زلفوں کے گھنے جنگل کو اس طرح سنوارتی ہیں۔ جیسے ہرنوں کا کوئی گلہ کلیلیں کرتا پھرتا ہو۔
... خوشنما لمبا جوڑے غنچۂ دہن کی ... کو منتشر کر کے ...

گیتا کا پیغام

(سادھو ٹی۔ ایل وسوانی کی قلم سے)

ہندوستان نے تین بڑے بڑے فلاسفر پیدا کئے ہیں۔ اور ان تینوں نے گیتا کی تفسیر لکھی ہے۔ اور تینوں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ گیتا اُتم گیان ہے۔

میں اس مضمون میں اس روائتی خیال کی تردید نہیں کروں گا۔ میں گیتا کو پرماتما کے گیان کے طور پر پیش نہیں کروں گا۔ میں اسے انسانی گیان کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک انسان پرماتما کا تیج ہے۔ بھگوت گیتا انسانی گیان ہے — ایک نہائت بلند گیان — انسانی گیان اور حیرانی میں ڈالنے والا گیان۔

کیا بھگوت گیتا موجودہ زمانہ کے چیلنج کا جواب دے سکتی ہے؟ ۵ ہزار سال ہوئے بھگوان کرشن نے کورکھشیتر کی رن بھومی میں ارجن کو یہ گیان دیا تھا۔ لیکن اس وقت بھی اس میں آپ کے لئے میرے لئے۔ ہم تمام کے لئے۔ موجودہ زمانہ کے بیٹوں اور بیٹیوں کے لئے ایک نہائت بلند پیغام موجود ہے۔

موجودہ زمانہ میں مایوسی کا جذبہ بھی ہے اور آشا کا جذبہ بھی۔ تہذیب تباہ ہو رہی ہے۔ اور ہم سب مایوس ہو رہے ہیں۔ اور نہائت بے صبری سے نئی طاقت اور نئے جذبات کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو سوسائٹی اور تہذیب میں نئے سرے سے طاقت بھر دے۔ اور اسے نئے سرے سے منظم کر دے۔

ناستکتا کی زبردست تحریک

ناستکتا کی تحریک مغرب سے مشرق کی طرف پھیل رہی ہے۔ موجودہ زمانہ میں مذہب دلیل کی کسوٹی پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ دلیل کے پجاری دورِ حاضرہ کو گیتا آشا کا پیغام دیتی ہے۔ اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ دھیان لگاؤ گیتا کی تعلیم کے مطابق۔

سائنس کے ساتھ متصادم نہیں ہوتا۔ مذہب سائنس ہے۔ دھرم کتابوں کا معاملہ نہیں۔ بلکہ دھرم کہتے ہیں اپنے آپ کو سمجھنے کو۔

گیتا کا پیغام

گیتا کا پیغام ہے مالک بنو! — زندگی کے مالک — مالک بننے کے

ٹیگور کا ایک گیت

جمنا تٹ سے آئی تان

جمنا تٹ سے آئی تان
میں گھر بیٹھی سکھ میں ڈوبی
دُکھ سندلیسہ لائی تان
جیسے تیر کو چھوڑے کمان
جمنا تٹ سے آئی تان

رات اندھیری اور سنسان
بنسی گونجی — چُبھتی چُبھتی
جمنا تٹ سے آئی تان
دُکھ سندلیسہ لائی تان

کوئی نہیں جو راہ بنا دے — کوئی نہیں جو دے دے گیان
میں جا پہنچوں اُن چرنوں میں — لے کر پھولوں کا بلیدان
پھول چڑھاؤں بیکنٹھ چمن کی — منہ سے بولوں ہے بھگوان
آج ہوا سنجوگ ہے پریمی — پریم بنسی کی میٹھی تان

لئے کیریکٹر کی چند خوبیوں کی نشو و نما کی ضرورت ہے۔ گیتا نے زندگی کا نہائت بلند نقشہ پیش کیا ہے۔ گیتا ایک عملی کتاب ہے۔ کتاب نہیں ہے۔

گیتا میں سب سے پہلے جرأت اور حوصلہ کی تعلیم دی گئی ہے — اور

وہی شخص روحانیت کا حقیقی پجاری ہو سکتا ہے۔ جو اپنے آپ کو سمجھتا ہے۔

گیتا میں آپ سے کہا گیا ہے کہ خود وچار کرو۔ خود دھیان لگاؤ۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ آپ کو دھیان لگانے کا پورا طریقہ بھی سمجھایا گیا ہے۔ دھرم گیتا کے مطابق

"ارجن کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہو جاؤ۔ مایوس مت ہو"۔ گیتا بہادری کی روحانی تعلیم دیتی ہے۔ "دُنیا تمہارے کندھوں پر ... کام اور بھاری ذمہ داریاں ... ہے۔ آپ کو جرأت اور حوصلہ کے ساتھ دُنیا کے چیلنج کا مقابلہ کرنا چاہیئے"۔

سادگی کی تعلیم

گیتا کا دوسرا اہم سبق سادگی کا ... ہے۔ دانشمندی کا راستہ سادگی کا راستہ ہے۔ خواہشات کو ترک کر دو۔ دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے خیال کو ترک کر دو ... کا خیال ترک کر دو۔ اور سادگی اور ... زندگی بسر کرو۔

گیتا کا تیسرا اہم سبق ہمدردی کا ... ہے۔ تہذیب تباہ و برباد ہو رہی ہے ... دُنیا میں پولیٹیکل اور اقتصادی ابتری ... رہی ہے۔ آسمان پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ نفرت کے بادل ... طرف گھر رہے ہیں۔ ایک قوم دوسری قوم کا گلا کاٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انسان انسان کا دشمن ہو رہا ہے ... میں جماعتی جنگ ہو رہی ہے۔ دنیا ... پریشانی سے دکھ میں سے گذر رہی ہے ... ہمدردی میں نئی دُنیا پیدا کرنے کی ... ہے۔ نئی تہذیب کو جنم دینے کی طاقت ہے۔ دُنیا کو موجودہ اقتصادی اور پولیٹیکل ابتری میں ہمدردی نئی تہذیب کو جنم دے سکتی ہے۔ نئی دنیا پیدا کر سکتی ہے ... نئی دُنیا جس کا بھگوان کرشن۔ بھگوان بدھ۔ بھگوان مسیح اور رشی دیانند نے اُپدیش دیا ہے۔ اور لاکھوں اور کروڑوں انسانوں تک اپنا پیغام پہنچایا ...

بندوقیں، رائفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر ... بھیجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوار ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت طلب کریں۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنے دوست کی بھانجی کیلئے ایک تعلیم یافتہ ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی شکل و شباہت قد و قامت و صحت نہایت اعلیٰ ہے۔ ۱۰ ویں جماعت پاس ہے۔ پرائیویٹ تعلیم جاری ہے۔ لڑکی کی آیو ۱۹ سال ہے گھر کے کام کاج سینے پرونے میں ہوشیار ہے۔ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہے۔ پیدائش ہی سے تعلیم و تربیت کی غرض سے میرے دوست کے ساتھ رہتی ہے۔ ور یوگیہ ہو۔ اور ذات پات کا بندھن نہیں۔ میرے دوست راجپوت خاندان سے ہیں۔ اور ریاست کے سکولوں کے انسپکٹر و ولی عہد ریاست کے ٹیوٹر۔ خط و کتابت کا پتہ:-

چرنجی لال صاحب سیکرٹری خاص راجہ صاحب بہادر ریاست کمارسین (شملہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid...

کورو سبھا میں شری کرشن جی کا بھاشن

(از شری سوامی سوتنترانند جی)

شری کرشن جی پانڈوؤں کے دوت بن کر ہستناپور گئے تھے۔ وہاں جا کر انہوں نے کوروؤں کی سبھا میں جہاں کہ اور راجے بھی آئے ہوئے تھے۔ دھرت راشٹر کو بھی سمبودھت کرتے ہوئے صلح کے لئے بھاشن دیا تھا۔ اور زور دیا تھا۔ کہ پانڈوؤں اور کوروؤں کی صلح ضرور ہو جانی چاہیئے اس مضمون میں میں ان کے بھاشن کا ذکر کرونگا تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جائے۔ کہ صلح کے لئے کرشن جی کے وچار کیا تھے؟

شروع میں شری کرشن جی نے کہا۔ کہ میرے یہاں آنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ کسی طرح پانڈوؤں اور کوروؤں میں صلح ہو جائے۔ اور لڑائی ہو کر نہ ان کو نقصان ہو۔ اور نہ ہی ان کے ہمدرد راجاؤں کا ناش ہو۔ اور سب حالات آپ جانتے ہیں۔ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک ونش جس میں اچھے گن ہوتے ہیں۔ وہ ترقی اسی لئے کرتا ہے۔ لیکن ذیل کے گن کورو ونش میں سب سے زیادہ ہیں۔ اس لئے (۱) راجہ دھرت راشٹر کو ان کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ وہ کرم سے اس طرح ہیں۔ کرپا۔ کھشما۔ ونے کرنا۔ اور اچھے سوبھاؤ (عادات) سرلتا اور دیا۔ وہ سب پر کرپا کرتے ہیں۔ اور کوئی گناہ ہو۔ تو معاف کر دیتے ہیں۔ ان میں ونے (نمرتا) ہے۔ اور دکھیوں پر مہربانی کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے سوبھاؤ اچھے ہیں۔ ان کے علاوہ اس ونش میں سرلتا (رواداری) ہے۔

مہاراجہ دھرت راشٹر اس وقت اس ونش میں آپ بزرگ ہیں۔ اور آپ کے لڑکے کوئی بُرا کام کریں۔ تو آشرے داتا آپ ہیں۔ اس لئے وہ پاپ آپ کا مانا جائیگا۔ یہ آپ کو سمجھ لینا چاہیئے۔ اور اس وقت کوروؤں اور پانڈوؤں میں جو دشمنی بڑھ رہی ہے۔ ان میں کوئی بیگانہ نہیں ہے۔ یہ دونو ایک ونش کے ہیں۔ اور بھائی ہیں۔ اس لئے ان کا بگاڑ اچھا نہیں ہے۔ اور اگر آپ نے اس خانہ جنگی کو شانت نہ کیا۔ تو دونو کا ناش ہو جائیگا۔ اسلئے آپ ہی اس پاپ کے بھاگی بنیں گے۔ اے مہاراج! اگر آپ کی اچھا شانتی سے استھاپن کی ہو۔ تو شانتی کی استھاپنا بڑی آسانی سے ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے یہ ہو۔ کہ آپ اپنے لڑکوں کو شانت کیجئے۔ اور میں پانڈوؤں کو شانت کروں گا۔ یدی آپ ایسا کریں گے۔ تو اس سے دونو کا منگل ہو گا۔

راجن! آپ شانت چت ہو کر وچار کریں۔ اگر پانڈو لوگ آپ کے سہائک ہو جائیں۔ اس سے آپ کو کتنا لابھ ہوگا؟ بہت کوشش کرنے پر بھی پانڈوؤں جیسا حمایتی ملنا مشکل ہے۔ اگر آپ اور پانڈو ایک ہو جائیں۔ تو سنسار میں کون راجہ ہے۔ جو آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے؟ میرے خیال میں کوئی نہیں۔ جس وقت بھیشم، درون، کرپاچاریہ، اشوتھاما، وکرن، سوم دت، جیدرتھ، کامبوج راجہ، سودکش، یدھشٹر، بھیم، ارجن، نکل، سہدیو، ساتکی وغیرہ بہادر مل کر کھڑے ہوں وہاں کون بے عقل ہو گا۔ جو ان کے مقابلہ میں آ کر موت کے منہ میں پڑے گا؟ اور ان کے ملنے سے آپ کو سب سے زیادہ عزت ملے گی یہ یقینی امر ہے۔

راجن اگر آپ اپنے مطلب کی طرف نگاہ ڈالیں۔ تب بھی یہی اچھا ہے۔ جس وقت کورو اور پانڈو مل جائیں گے آپ کے دشمن بھی آپ سے صلح کی خواہش کریں گے۔ اس سے آپ شانتی سے راجیہ کے بھوگتا ہوں گے۔ اور اگر آپ نے شانتی نہ کرائی تو جنگ لازمی ہے۔ ان میں دونو کا ناش ورنہ ایک کا ناش تو ضروری ہے ہی۔ اگر پانڈوؤں کا ناش ہو گیا۔ تب بھی آپ کو کیا فائدہ ہوگا؟ اس لئے آپ کو ایسا اُپائے کرنا چاہیئے۔ کہ کسی طرح جنگ تک کی نوبت ہی نہ آنے پائے۔ اگر لڑائی ہوئی۔ تو دونو طرف ہی ایک سے ایک بڑھ کر بہادر ہیں۔ اور سب جی توڑ کر لڑیں گے۔ اس سے ونش اور جاتی کا نقصان ہی نقصان ہے۔ اور لابھ کچھ نہیں۔

راجن آپ وچار کریں۔ جس وقت پانڈو پتا رہت بالک تھے۔ اس وقت آپ نے ان کی رکھشا کی تھی۔ آپ نے ان کو پتا کی طرح پالا تھا۔ بعد میں آپ نے اُن کو کہا۔ کہ جمنا کے پار جا کر اپنا نگر بسا لو۔ وہ آپ کی آگیا مان کر جمنا پار گئے اور انہوں نے وہاں اندرپرستھ نگر بسایا۔ اور اپنے باہو بل سے دھن سنگرہ کیا۔ اپنی بہادری سے راجاؤں کو اپنا ساتھی بنایا۔ جب وہ ہمیشہ آپ کی آگیا مانتے رہے۔

آپ نے اس وقت جب کہ ان کا کوئی سہائک نہ تھا سہائک بن کر دھرم کاریہ کیا۔ تو کیا آپ اب اُن کی سہائتا نہ کریں گے؟ اس کے علاوہ آپ جانتے ہی ہیں۔ کہ آپ کے لڑکے دریودھن نے ان کو لاکھ کے مکان میں جلا دینے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ایشور کی کرپا سے بچ گئے۔ اس کے بعد جوئے میں ان کو چھل سے ہرایا گیا۔ بعد میں آپ نے اُن کو مکت کیا۔ بعد ازاں پھر اُن کو جوئے میں ڈالا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ آپ بارہ سال بن میں جا کر نواس کرو۔ اور ایک سال کہیں چھپ کر گذارو۔ اگر اس سال کورو آپ کا پتہ نہ لگا سکے۔ تو تمہارا راجیہ تم کو واپس دے دیا جائیگا۔ کیا انہوں نے یہ تیرھواں برس اسی نیم کے مطابق جو ان کے ساتھ طے کیا گیا تھا نہیں گذارا؟ جب انہوں نے کہیں دھرم کا لوپ نہیں کیا۔ تو آپ کو بھی دھرم کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ پانڈوؤں نے آپ کی پتا اور گوروؤں کی طرح آگیا مانی ہے۔ اگر کوئی سبھا میں دھرم کے لئے آتا ہے۔ اور اس سبھا کے سبھاسد اس کا فیصلہ دھرم کے انوسار نہیں کرتے۔ تو اُن سب کا ناش ہوتا ہے۔ جس طرح دریا کے کنارے کے درخت دریا کی باڑھ میں بہہ جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ سبھاسد بہہ جاتے ہیں۔ پانڈوؤں نے اب تک دھرم کی مریادا کا پالن کیا ہے۔ آپ کو بھی دھرم کا پالن کرنا چاہیئے جیسے کورو آپ کے لڑکے ہیں۔ کیا پانڈو آپ کے لڑکے نہیں ہیں؟ آپ کے لڑکوں نے اب تک ان کو کشٹ دیئے ہیں۔ انہوں نے ان سب کو بھلا دیا۔ اور آپ نے ان کو جو حکم دیا۔ انہوں نے اس کا پالن کیا۔ اُن کو آپ پر وشواس ہے۔ اور آپ کورو ونش کے مکھیہ ہیں۔ اس وقت اس ونش میں وِرودھ کی آگ بھڑک گئی ہے۔ اس کو شانت کرنا آپ کا کام ہے۔ اگر آپ اسے شانت نہ کریں گے۔ تو یاد رکھیں آپ کو پھر پچھتانا پڑے گا۔ اور اس ونش کا ناش ہو جائے گا۔

اس بھاشن میں شری کرشن جی نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کا اختصار یہ ہے:۔

(۱) پانڈوؤں کا حق ہے۔ اس لئے اُن کا راجیہ اُن کو واپس ملنا چاہیئے۔

(۲) کوروؤں نے ان کے ساتھ جو شرائط کی تھیں۔ وہ انہوں نے پوری کر دی ہیں۔

(۳) دریودھن نے ان کے ساتھ دھرم کا بیوہار نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے اسے بھلا دیا۔

(۴) آپ نے ان کی لڑکپن میں بھی رکھشا کی تھی۔ اب پھر اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔

(۵) اگر آپ اپنے مطلب سے دیکھیں۔ تو بھی ان کو حمایتی بنانا اچھا ہے۔ اور دشمن بنانا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔

(۶) اگر لڑائی ہوئی۔ اور دونو میں سے کسی کا ناش ہوا تو بھی آپ کو تکلیف ہوگی۔

مہابھارت کو پڑھنے سے یہ ثبوت ہوتا ہے۔ کہ شری کرشن جی کے اس بھاشن کا اثر دریودھن کو چھوڑ کر اوروں پر اچھا ہوا ہے۔ کیونکہ دھرت راشٹر اس وقت ڈھیلا ہو گیا تھا۔ وہاں جو لوگ حاضر تھے ان سب نے شری کرشن جی کا ساتھ دیا۔ ان کے علاوہ بھیشم پتامہ اور درون دریودھن کو سمجھانے لگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کرشن جی دریودھن کو نہ سمجھا سکے۔ تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ شری کرشن جی نے صلح کے لئے پورن یتن کیا۔ دریودھن اہنکار اور لوبھ سے اندھا ہو رہا تھا۔ وہ کسی بات کو ٹھیک سوچتا بھی نہ تھا۔ اور جب اس نے دیکھا۔ کہ سبھا میں اُپستھت حاضرین سب اس کے پرتی کول (خلاف) ہیں۔ تب وہ سبھا سے اپنے ساتھیوں سمیت اُٹھ گیا۔

شری کرشن جی کے ہستناپور جانے سے یہ تو نہ ہوا۔ کہ جو وہ چاہتے تھے۔ استھاپت صلح نہ ہوئی۔ لیکن شری کرشن جی نے وہاں اُپستھت راجاؤں کے دل میں یہ بھاؤ ضرور پیدا کر دیا۔ کہ پانڈوؤں کا پکش ٹھیک ہے۔ اور دریودھن ضدی ہے۔ یہ کسی کی نہیں سنتا۔ نیتی کے لحاظ سے یہ کوئی تھوڑا کام نہیں ہے۔ جو کرشن جی نے دریودھن کی سبھا میں جا کر نیتی سے دریودھن کو پراجت کیا۔ اور دریودھن اس وقت دھرم کو بالکل تلانجلی دے چکا تھا۔ جس کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ جو اس نے بعد میں کیا۔

گیتا ودیشی ودوانوں کی نگاہوں میں

(از رائے زادہ شانتی نارائن جی لاہور)

شری کرشن جی کا امر اپدیش شریمد بھگوت گیتا سنسکرت ساہتیہ کا ایک ایسا انمول رتن ہے۔ کہ بھارت واسی تو اس پر ابھیمان کرتے ہی ہیں۔ اور اسے سمپورن شردھا اور بھگتی کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ ودیشی ودوان بھی جنہیں اسے ایک نظر دیکھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہو جاتا ہے۔ اس کے سچے دل سے شیدا ہو جاتے ہیں۔ اور مکت کنٹھ سے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ کلکتہ کے پرسدھ پادری مسٹر جے۔ ایس فرکوہر فرماتے ہیں:

"دنیا بھر کے علم و ادب میں خواہ رفاہ عام کی نظروں سے دیکھا جائے یا کاروباری اثرات کے خیال سے بھگوت گیتا کے مقابلے کی دوسری نظیر نہیں آتی۔ فلسفے کی ایک تصنیف ہونے کے باوجود اس کا مطالعہ ہمیشہ ہی ایک دلفریب نظم کی مانند با لطف دیتا ہے۔ یہ ایک پُر دلائل مکالمہ ہوتے ہوئے بھی بھگتی اور وشواس کی تعلیم دینے والا گرنتھ ہے۔ ہندوستان کی قدیم تاریخ میں جو ایک نہایت خون ریز عالمگیر جنگ ہوا ہے۔ یہ اس کے ایک نہایت اشتعال انگیز نظارے کی تصویر پیش کرتا ہے۔ سکون و اطمینان سے بھرپور نظر آتا ہے۔ نیز سائنٹفک منطق و دلائل پر مبنی ہونے کے باوجود خالق کون و مکان کی عبادت و عقیدت کا پرچار کرتا ہے۔ روزانہ مطالعہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دلچسپ و دلفریب مضمون اور کہاں مل سکتا ہے؟"

(۲) مسٹر ہالڈین سمپسن جو ایک مشہور انگریز عالم ہیں۔ اور جنہوں نے گیتا پر ایک عالمانہ قابل قدر ٹیکا لکھی ہے فرماتے ہیں:

"شریمد بھگوت گیتا عیسائی دھرم شاستروں سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ جن سے اس کی روحانی تعلیم ملتی ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ اور ان کے شاگرد بالخصوص سینٹ پال ان ویدک شاستروں کو اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور انہیں خود شری رشی ... سمجھے گئے اس دھرم گیان کو سمجھنے میں بہت دسترس تھی۔ گیتا کو سمجھنے کا ایک واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ انسان اسے بار بار پڑھتا رہے۔ اور اپنے دل میں یقین کر کے دل ہی دل میں اس پر غور کرتا رہے۔ تاکہ وہ حافظہ میں ایسی کندہ ہو جائے۔ کہ پھر نہ ہٹ سکے ناظرین کو چاہیئے۔ کہ پہلی ہی مرتبہ گیتا کو سمجھنے۔ یا اپنے دماغ کی طاقت سے اس کے گیان کو سمجھنے کا خیال اپنے دل سے نکال کر اپنے من کو اس کے الفاظ میں لگائے رکھیں۔ اور برابر ان کا دھیان کرتے رہیں۔ تاکہ وہ ان کے انتہ کرن میں گھس جائیں۔ پھر آہستہ آہستہ انتہ کرن سے بدھی میں پہنچ کر ان کے دل و دماغ پر قبضہ حاصل کر لیں۔ اور اس طرح ان کے خیالات میں سما کر رفتہ رفتہ ان کے اعمال و افعال کو بھی اپنے سانچے میں ڈھالنے لگیں"۔

(۳) مشہور امریکن فلاسفر عالم ایمرسن کے بوجہ گورو مہاتما تھورو جب ایکانت سیون کے طور پر امریکہ کے جنگلوں میں درویشوں کی سی زندگی بسر کر رہے تھے۔ تو ایمرسن اکثر ان سے روحانی اُپدیش حاصل کرنے کی غرض سے ان کے پاس جایا کرتے تھے۔

ایک دن جب آپ اپنے گورو دیو کی کٹیا کے پاس پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی چارپائی کے نیچے دو چار سانپ اور بچھو پڑے ہیں۔ اور مہاتما تھورو بے فکر پڑے سو رہے ہیں۔ ایمرسن کو اس چارپائی کے قریب جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ سانپ اور بچھو اِدھر اُدھر ہو گئے۔ اور مہاتما ... جاگے۔ تو ایمرسن نے قریب پہنچ کر نمسکار کیا۔ اور اثنائے گفتگو میں کہا۔ کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کئی زہریلے جانور تھے۔ حکم ہو تو آپ کی کھاٹ کہیں اور بچھا دی جائے"۔

... تو وہ بڑے زور سے ہنسے۔ اور کہنے لگے۔ "عزیز ایمرسن اس میں ڈرنے کی بات کیا ہے۔ جب تک بھگوت گیتا میری رکشا کے لئے موجود ہے۔ مجھے کچھ خوف نہیں"۔

سنا جاتا ہے۔ کہ مہاتما تھورو خود ہر روز گیتا کا پاٹھ کیا کرتے تھے۔

(۴) شری مان ڈاکٹر ہنریک لیوڈرس برلن یونیورسٹی میں سنسکرت پروفیسر ہیں۔ آپ نے چند سال ہوئے اپنے ایک مضمون میں جو گورکھ پور کے مشہور رسالہ "کلیان" کے گیتا انک میں پرکاشت ہوا تھا۔ ایک مضمون کے دوران میں جرمنی کے مشہور سنسکرت (دان) ولیم فال ہمبولٹ نے جو انیسویں صدی میں ہو گذرے ہیں۔ گیتا پریم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

۳۰۔ جون ۱۸۲۵ء اور ۱۵۔ جون ۱۸۲۶ء کو مسٹر ولیم فال ہمبولٹ نے برلن کی سائنس اکیڈمی میں "مہا بھارت کا ایک مکالمہ "بھگوت گیتا" کے عنوان سے دو مضامین پڑھے تھے۔ جس میں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ کہ میں نے ان منظوم مکالمے (بھگوت گیتا) کو سنسکرت میں پڑھا ہے۔ جسے آگسٹ ولیم فان شلی نے پرکاشت کیا تھا۔ اس مکالمے سے ولیم فان ہمبولٹ کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑا۔ کہ اس کا اظہار کرنے کے لئے انہوں نے اپنے ایک عزیز دوست کو لکھا۔ کہ "دنیا بھر میں جتنے بھی گرنتھ ہیں ان میں سے کسی میں بھی بھگوت گیتا جیسا لطیف اور ترقی یافتہ خیال نہیں ملتا۔ جس وقت میں نے اس کتاب کو پڑھا۔ اس وقت سے ہی میں خدائے دو جہاں کا اس عنایت کے لئے تادم ... قرضدار ہو گیا۔ کہ انہوں نے مجھے اس گرنتھ سے تعارف حاصل کرنے تک زندہ رکھا"۔

(۵) صرف یہی نہیں بلکہ ڈاکٹر لیوڈرس رقمطراز ہیں۔ کہ:—

ہمبولٹ صاحب کی مبارک رائے میں ایک روحانی نظم کا ... ہونا چاہیئے۔ بھگوت گیتا اس کے جتنے قریب پہنچ گئی ہے۔ اتنی کوئی ... کتاب پہنچی ہوئی ہمیں آج تک دستیاب نہیں ہوئی ہے جس کتاب کو لوگ عام طور پر روحانی پند و نصائح سے پُر نظمیں کہتے ہیں۔ یہ ان سے بالکل انوکھی اور نرالی کتاب ہے۔ صرف بھگوت گیتا ہی اس بلند ترین معراج تک پہنچی ہے۔ جہاں کہ محدود (آتما) اور لامحدود (پرماتما) کا میل ملاپ ہی ایک نمایاں سوال رہ جاتا ہے۔ اور ان دونو کا اختلاف ہی ایک قدیم اور لا ... ہے۔

(۶) مندرجہ بالا ڈاکٹر لیوڈرس کی دھرم پتنی شریمتی ایلزے لیوڈرس اپنے ایک مضمون میں بھگوت گیتا کے متعلق فرماتی ہیں۔ کہ:—

"بھارتیہ ساہتیہ کے ایک شاندار اور عظیم الشان درخت پر بھگوت گیتا ایک نہایت ہی خوبصورت پھول کی مانند شوبھایمان ہے۔ اس نہایت ہی بلند پایہ گیت میں اس قدیم سے قدیم سوال پر (جو آج بھی جدید سے جدید معلوم ہوتا ہے) بحث کی گئی ہے۔ کہ روحانی تعلیم حاصل کرنے میں مدد دینے والا گیان کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ کیا ہم کرم سے، دھیان سے یا بھگتی سے ایشور کے ساتھ ایکتا حاصل کر سکتے ہیں۔ کیا ہمیں آتما کی شانتی کے لئے لگاؤ اور خود غرضی سے آزاد ہو کر دنیا کے لالچوں سے دور ہو جانا چاہیئے۔ اس چکاچوند پیدا کرنے والی پُر نور نظم میں یہ خیال بار بار لیکن ہر مرتبہ نئی سے نئی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ بھگوت گیتا کا آغاز فلسفے اور مذہب سے ہوتا ہے۔ اور اس میں یہ دونو دھارے پہلو بہ پہلو بہتی ہیں۔ آخر میں ایک جگہ آ کر ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں۔

ہندوستانیوں کے ان دلی جذبات کا ہم جرمنوں پر گہرا اثر پڑا ہے۔ اس لئے ہم میں کسی نے بھی اپنے دل میں پریم رکھ کر ہندوستان کا سفر کیا ہے۔ اس کے خیال میں یہ بات آئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ ہندوستانی دماغ اور اس کے جذبات میں سینکڑوں سال سے کوئی انقلاب نہیں آیا۔ اور آج بھی ایک ہندو کی سب سے بڑی خواہش یہی ہے۔ کہ میں ایشور کے ساتھ ایک ہو جاؤں۔ اور صداقت کا احساس کر کے برہمانند میں سما جاؤں"۔

بنگال کے سابق گورنر لارڈ رونالڈشے کا قول ہے۔ کہ:— "صداقت کا فیصلہ قائم کرنے کے لئے کوئی بے عیب کسوٹی قائم کرنا اگرچہ مشکل ہے۔ لیکن بھگوت گیتا میں میں اس کے متعلق نہایت خوبصورت طریق پر بحث کی گئی ہے۔ اس میں یقینی طور پر یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ انسان ایک دم سب طرح ... کاموں کو چھوڑ کر ... ان ان ... سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ اور صرف سنیاس لینے اور تمام دنیاداری سے قطع تعلق کرنے ... سے ہی کوئی مکتی نہیں پا سکتا۔ مکتی اسے ملتی ہے جس کے اندر خواہشات بد سے ناپاک ہیں۔ اور ... جس نے کرم پھل کے لالچ کو چھوڑ دیا ہے جسے کسی چیز کی طمع نہیں۔ جس نے اپنے من کو قابو میں کر لیا ہے۔ اور جو مکمل طور پر بے تعلق ہو کر صرف جسم سے ہی کام وغیرہ کرتا ہے"۔

گھریلو جیون کی ایک نصیحت آمیز کہانی (گذشتہ سے آگے)

سُدھار

(از شریمتی منورما)

اس بات پر جیٹھانی بہت بگڑی۔ ناک پر اُنگلی رکھ کر بولی —— تمہارے یہاں بڑے "پُنیہ کی کمائی آتی ہے۔ پرانہ ان ہی پر آسرا تھا ہے۔ کہ کوئی بیمار پڑے۔ شہر میں ہیضہ پھیلے۔ پلیگ پھیلے۔ رات دن دوسروں کا بُرا ہی مناتے ہیں۔ آگ لگی ایسی کمائی کو۔ اُف! ابھی سے یہ حال ہے۔ تو آگے کیا ہوگا؟"

"آگے جب ہوگا۔ تب پتہ لگے گا۔ ابھی تو من مانی کر لو۔ گھر کاٹ کاٹ کر خوب موج اڑا لو۔"

"ہاں۔ ہاں گھر کاٹتے ہیں۔ کسی کے باپ کا تو نہیں۔ اپنا ہی گھر تو کاٹتے ہیں۔"

"گھر جتنا تمہارا ہے اُتنا ہمارا بھی۔ میں ابھی تک بڑی سمجھ کر چُپ رہی۔ اب چپ نہیں رہوں گی۔ ایک کہو گی۔ تو چار سنو گی۔ بڑی آئی —— ہمیں اُلّو ہی سمجھ رکھا ہے۔ ہمارے آنکھ کان تھوڑے ہی ہیں۔"

"آنکھ کان ہیں تو کیا کر لو گی؟"

"اچھا یہ بات ہے تو دیکھا جائے گا۔"

اس طرح دونوں میں خوب جھگڑا ہوا۔ شام کو سب سے پہلے وکیل صاحب آئے۔ وکیل صاحب کی پتنی ان سے بولی ——

"میں اب اس گھر میں رہنا نہیں ہوگا۔ یا تو درگا اور اس کی پتنی رہے گی یا ہم رہیں گے۔"

وکیل صاحب نے گھبرا کر پوچھا ——

"کیوں؟ ایسی کیا بات ہے؟"

"بس یہی بات ہے۔"

"آخر کچھ پتہ بھی چلے؟"

"اس سے میری ایک منٹ نہیں بنے گی۔ وہ ابھی سے ہمارا کھانا پہننا دیکھ کر کڑھنے لگی ہے۔ ہمارے منّے کو دیکھ کر جلتی ہے۔"

وکیل صاحب نے حیران ہو کر پوچھا۔ "تم نے کیسے جانا؟"

"تم تو وکیلوں کی سی باتیں کرتے ہو۔ اب میں کیسے بتاؤں؟ گھنٹہ بھر لڑائی ہوتی رہی۔"

"اس سمے بابو جی کہاں تھے؟"

"وہ گھر نہیں تھے —— کہیں باہر گئے تھے۔ میں تم سے کیا کہوں؟ ایسی ایسی باتیں سنائیں بھگوان بچائے۔ یہاں تک کہہ ڈالا۔ تمہارے یہاں پاپ کی کمائی آتی ہے۔ جھوٹ سچ بول کر۔ لوگوں کو لڑا کر پیسہ کماتے ہو۔ اور نہ جانے کیا کیا کہا۔"

وکیل صاحب کا چہرا تمتما اٹھا۔ انہوں نے کہا۔ "تو ان کے یہاں کون بڑا اچھا پیسہ آتا ہے۔ پرانہ کال اٹھ کر۔ سارے سنسار کا مال موتر سونگھتے ہیں۔ اور یہی دیکھا کرتے ہیں۔ کہ کب کسے ہیضہ ہو؟ پلیگ ہو۔ رام۔ رام۔ ایسا نیچ کرم تو دیکھا بھی نہیں۔ ہم تو نہ جانے کتنوں کو جیل سے بچاتے ہیں۔ کتنوں کی عزت بچاتے ہیں۔ اور کتنوں کو دھن دولت دلاتے ہیں۔"

"میں نے اُسے یہی اُتر دیا تھا۔"

"دیا تھا بہت اچھا کیا۔"

"اور نہیں تو میں کیا کچھ کم ہوں؟"

"لیکن دیکھو تو چار دن آئی کو ہوئے ابھی سے یہ دو چار پنکھ پیدا ہو گئے۔ واہ رے سنسار۔"

"میں نے تو ایسی استری ہی نہیں دیکھی۔ بھگوان جانے ماں کے پیٹ میں کیسے رہی ہوگی؟"

"دانت اور ناخن نہیں تھے۔ اس لئے پڑی رہی۔ ورنہ پیٹ پھاڑ کر باہر نکل آتی۔"

اس پر پتنی بہت ہنسی۔ بولی ٹھیک کہتے ہو۔ ہے وہ ایسی ہی۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ ارادہ کیا ہے؟ میں تو اس کے ساتھ کداپی نہ رہوں گی۔"

"ایسی حالت ہے تو کیسے رہ سکتی ہو۔ اچھا سوچ کر بتاؤں گا۔"

ادھر تو یہ کھچڑی پک رہی تھی۔ اُدھر شام کو جب ڈاکٹر صاحب آئے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ ان کی پتنی رو رہی ہے۔ انہوں نے گھبرا کر پوچھا —— کیوں رو رہی ہو۔ ہوا کیا؟

"کیا ہوا؟ اب مجھ سے جیٹھانی جی کے جوتے نہیں کھائے جاتے۔ یا تو مجھے پرتھک لے کر رہو یا میکے بھیج دو۔ میں اس گھر میں نہیں رہوں گی۔"

"آج پھر کوئی بات ہوئی کیا؟"

"آج کیا۔ اس گھر میں رہتے رہتے روز ہی باتیں ہوں گی۔"

"میں روز کی باتیں نہیں پوچھتا۔ آج کیا ہوا؟ بتاؤ؟"

"آج بابو جی آٹھ دھوتیاں لائے تھے۔ وہ دھوتیاں لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ وہاں سے آدھ گھنٹہ بعد چار دھوتیاں لا کر میرے سامنے ڈال دیں۔ میں نے جب وہ دھوتیاں دیکھیں تو معمولی تھیں۔ میں نے کہا —— "سب دھوتیاں لا کر یہاں رکھو۔ اس میں سے ہم تم آدھی آدھی بانٹ لیں ——" بس میرا اتنا کہنا تھا۔ کہ آکاش سر پر اُٹھا لیا۔ نہ جانے کیا کیا کہہ ڈالا۔ بولی —— "تمہارے تو پرانہ کال یہی منایا جاتا ہے۔ کہ کہیں ہیضہ پھیلے۔ کہیں پلیگ پھوٹے۔ کوئی دھنی بیمار رہو۔"

وکیل صاحب کی طرح ڈاکٹر صاحب بھی کچھ جھینپے۔ پھر کرودھ میں آ کر بولے —— "ٹھیک ہے وہ بڑا پُنیہ کماتے ہیں۔ پرانہ کال اُٹھ کر جھوٹ کی کہانی گڑھاتے ہیں تو شام کر دیتے ہیں۔ غریب کسانوں کو لڑا لڑا کر۔ اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہیں۔ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بناتے ہیں۔ ہم تو لوگوں کی جان بچاتے ہیں۔ ان کی بیماری اور تکلیف دُور کرتے ہیں۔"

پتنی نے کہا —— "یہی بات تو میں نے بھی کہی۔"

"اچھا کیا تھا۔"

"آخر کرتی کیا؟ جب وہ بڑھتی ہی گئی۔ تو میرا بھی منہ کھلا۔"

"واہ ری بھابی! ہم تو تیرا آدر کرتے رہے تمہاری یہ دشا؟ واہ رے سنسار!"

"تو تم نے کیا کرنا سوچا ہے؟"

"دیکھو۔ سوچ کر بتاؤں گا۔"

"میں یہاں نہ رہ سکوں گی۔ یہ میں بتائے دیتی ہوں۔"

"میں بھی تم کو اس حالت میں یہاں نہیں رہ سکتا۔"

"تو جو کچھ کرنا ہو جلدی کرو۔"

"یہ ٹھیک نہیں ہے۔ پتا جی زندہ نہ ہوتے۔ تو میں ابھی دم پرتھک ہو جاتا۔ لیکن پتا جی کے کارن ایسا کرنا کٹھن ہے۔ اس لئے کوئی دوسرا مارگ نکالنا پڑے گا۔"

دوسرے دن پرانہ کال جب دونوں بھائی اپنے اپنے کمرے سے نکلے۔ تو دونوں نے ایک دوسرے کو گھور کر دیکھا۔ وہ منہ سے کچھ نہ بولے۔ لیکن ایک دوسرے پر یہ پرگٹ کر دیا۔ کہ آج سے ہماری تمہاری بول چال بند ہے۔

(۳)

ڈاکٹر صاحب پرانہ ہی دواخانے چلے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد وکیل صاحب پتا کے پاس پہنچے۔ اور بولے —— "پتا جی! درگا پرشاد کے ساتھ اب میرا رہنا نہیں ہوگا۔"

"کیوں؟ ایسی کون سی بات ہے؟"

"ایک بات ہو تو بتاؤں۔ نہ جانے کتنی باتیں ہیں۔ ابھی تک میں نے آپ سے اس لئے کچھ نہیں کہا تھا۔ کہ گھر میں پھوٹ کا ہونا اچھا نہیں۔ اب مجبور ہو کر کہہ رہا ہوں۔"

"تو آخر بات کیا ہے۔ یہ تو بتاؤ؟"

"بات یہ ہے۔ کہ درگا کی بہو کا مزاج بہت ہی خراب ہے۔ وہ ہمیں اور ہمارے بال بچوں کو نہیں دیکھ سکتی۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑنے پر اُتر آتی ہے۔ کل آپ دھوتیاں لائے تھے۔ اُن کے لئے اس نے وہ اودھم مچایا۔ کہ آپ سے کیا کہوں؟ جو منہ میں آیا کہہ ڈالا۔"

"دھوتیوں کے پیچھے جھگڑا کیسے ہوا؟ میں تو دونوں کے لئے لایا تھا۔"

"جی ہاں۔ اس میں چھوٹی بہو نے بڑی بہو پر یہ دوش لگایا۔ کہ اس نے اچھی اچھی اپنے لئے رکھ لی ہیں۔ اور خراب خراب اُسے دے دیں۔"

"ان میں اچھی اور خراب تو کوئی نہیں تھی۔ سب کا کپڑا ایک ہی طرح کا تھا۔ ہاں رنگوں میں فرق اوشیہ تھا۔"

"خیر یہ تو میں نہیں جانتا۔ کہ ان میں کیا فرق تھا۔ میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ لیکن بات چاہے کچھ ہو۔ جو کچھ چھوٹی بہو نے کہا ہے۔ وہ بہت بُرا کہا ہے۔ کوئی سوابھیمانی نہیں سن سکتا۔ اچھا ہے ہم دونوں پرتھک پرتھک رہیں۔"

"اور میں کہاں جاؤں گا؟"

"آپ کی اچھا ہے۔ تو میرے ساتھ رہیے یا درگا کے ساتھ رہیے۔"

"اور اس مکان کو کیا کروں؟ آگ لگا دوں؟"

(باقی دیکھو اگلے صفحہ پر)

آگ کیوں لگا دیں۔ اس میں ایک ہی آدمی رہے گا۔ یا تو درگا رہے یا میں جسے آپ کہہ دیں۔ وہ اس میں رہے۔ اور دوسرا اپنے لئے کرایہ کا مکان لے لے۔"

"یہ مجھ سے نہ ہوگا۔ کہ تمہیں یا اُسے اس گھر میں رہنے کو کہوں۔ اور دوسرے کو نکال دُوں ـــ میرے لئے دونو برابر ہیں۔"

"ہم دونو ہی اسے چھوڑ دیں۔ اور اپنا یہ مکان کرایہ پر چڑھا دیا جائے۔"

"یہ بھی اچھا نہیں۔ لوگ کیا کہیں گے۔"

"جو کہے گا۔ اُسے اُتر بھی دے دیا جاویگا لیکن اس حالت میں رہنا ناممکن ہے۔"

"بڑی حیرانی کی بات ہے۔ ابھی کل تک کوئی تکلیف نہیں تھی۔ اور آج یہ حالت پیدا ہو گئی۔ کہ ایک گھر میں رہنا اسمبھو ہے!"

"بات نئی کیوں نہیں۔ بات تو بہت دنوں سے ہے۔ لیکن آپ پر آج پرگٹ کی گئی ہے۔"

پتا نے کچھ منٹ چُپ رہ کر کہا ـــ "یہ وچار نہ کرو۔ میرے جیتے جی تم دونو مِل کر رہو۔ میرے مر جانے کے بعد جیسے چاہو کرنا۔ تم پڑھے لکھے ہو۔ سمجھدار ہو۔ اس لئے استریوں کے سکھائے پڑھائے میں مت آؤ۔ درگا کو تمہاری طرف سے کچھ شکایت نہیں۔ پھر نہ جانے تمہیں یہ وچار کہاں سے آ گیا!"

"درگا کو شکایت نہ ہوگی۔ لیکن مجھے تو ہے۔ میں کسی کے بھانسے میں آنے والا نہیں۔"

"اچھا خیر! اب پھر کوئی ایسی بات ہوگی۔ تو میں اس کے سمبندھ میں سوچوں گا۔"

(۴)

دوپہر کو ڈاکٹر صاحب جب گھر آئے۔ تو بھوجن کرنے کے بعد سیدھے پتا کے پاس پہنچے۔ اور بولے ـــ "پتا جی! آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

پتا نے پُوچھا ـــ "کیا؟"

"بات یہ ہے۔ کہ اب میں اس گھر میں نہیں رہ سکتا!"

بابو کشوری لال سمجھتے تھے۔ کہ جو کچھ شکایت ہے۔ وہ متھرا پرشاد کو ہی ہے۔ درگا پرشاد کو کوئی شکایت نہیں۔ لیکن درگا کی بات سُن کر ان کا کلیجہ دھک سا ہوا۔ انہوں نے گھبرا کر پُوچھا ـــ "کیوں؟ کیا تمہیں بھی متھرا کے خلاف کچھ کہنا ہے؟"

"اچھا۔ تو آپ کی بات سے پرگٹ ہوتا ہے۔ کہ بھائی صاحب نے آپ سے کچھ کہا ہے؟"

پتا نے خشک مسکراہٹ کے ساتھ کہا ـــ "خیر اس نے کچھ کہا ہو یا نہ کہا ہو۔ تم کہو۔ کیا کہتے ہو؟"

"میں یہی کہتا ہوں۔ کہ میں بھائی صاحب کے ساتھ ایک گھر میں نہیں رہ سکتا۔"

"کارن؟"

"کارن یہ کہ بھابھی کا برتاؤ اچھا نہیں۔ میں آپ سے کیا کہوں۔ اچھا کھانا۔ اچھا کپڑا سب اپنے لئے رکھتی ہے۔ ابھی کل جو دھوتیاں آپ لائے تھے۔ ان میں سے اچھی اچھی تو آپ رکھ لیں۔ اور خراب خراب چھوٹی بہو کو پکڑانے لگی۔"

"دھوتیاں تو سب ایک سی تھیں۔ ان میں اچھی بُری تو کوئی تھی نہیں۔ میں ایسی غلطی نہیں کر سکتا۔ کہ دو طرح کی چیز لاؤں۔ میں تو دونو کے لئے ایک طرح کی چیز لاتا ہوں۔ ہاں رنگوں میں کچھ فرق تھا۔"

"خیر! یہ تو میں نہیں جانتا۔ کہ اُن میں کیا فرق تھا؟"

پتا نے سر ہلایا۔ اور دل میں سوچا۔ کہ دونو اندھے ہیں۔ دونو میں سے بات کی تہہ تک جانے کی کوشش کسی نے نہیں کی۔ جو استریوں نے کہہ دیا وید کا واکیہ سمجھ لیا۔ یہ سوچ کر بابو صاحب کچھ مسکرائے۔

درگا پرشاد ـــ "یہ ہنسنے کی بات نہیں۔ اسے آپ کو سوچنا چاہیئے۔ میں ان حالات میں بھائی صاحب کے ساتھ ایک گھر میں نہیں رہ سکتا۔ ایک آدمی صرف اس لئے دبایا جائے۔ کہ وہ چھوٹا ہے۔ اور دوسرا بڑے پن کی آڑ لے کر موج کرے۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔"

"متھرا پرشاد اور تم میں اس بارے میں کوئی بات چیت ہوئی ہے؟"

"مجھے ان سے بات کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ مجھے جو کچھ کہنا ہے آپ سے۔ اس کی دیکھ بھال آپ کو ہی کرنی چاہیئے۔"

"اچھی بات ہے۔"

"یہ میں آپ کو کہے دیتا ہوں۔ کہ یدی پھر کوئی ایسی بات ہوئی۔ تو پھر آپ چاہے مجھ سے ناراض بھلے ہی ہو جائیں۔ لیکن میں اس گھر میں کبھی نہیں رہوں گا۔"

(۵)

کوئی ۱۵ دن بعد ایک دن دیورانی اور جیٹھانی میں پھر جھگڑا ہوا۔ اور اس کے کارن دونو بھائیوں کی بھی آپس میں تُو تُو میں میں ہو گئی۔ اس بار دونو نے بڑے زور سے اپنے پتا سے ایک دوسرے کی شکایت کی۔ بابو کشوری لال نے دُنیا دیکھی تھی۔ وہ سمجھ گئے۔ کہ جب تک استریوں کا جھگڑا بند نہ ہوگا۔ تب تک گھر کی لڑائی سماپت نہ ہوگی۔ انہوں نے گھر کا سارا انتظام اپنے ہاتھ میں کر لیا۔ استریوں کے نہ ملنے پر بھی وہ اس پر دڑھ رہے۔

بابو کشوری لال کوئی کام تو کرتے نہیں تھے۔ ایک سو پچاس روپیہ پنشن ملتی تھی۔ اس لئے دن بھر گھر میں پڑے رہتے تھے۔ یا اِدھر اُدھر مِتروں میں گھوما کرتے تھے۔ لیکن اب انہوں نے گھومنا چھوڑ دیا۔ بھوجن بنانے کے لئے ایک باورچن رکھ لی گئی۔ اب بابو جی کسی کو رسوئی میں نہ جانے دیتے تھے۔ سب کو کھلا کر سویم کھاتے تھے۔ اب دونو استریوں کو اپنے اپنے کمروں میں پڑے رہنے کے سوا کوئی کام نہیں رہ گیا تھا۔

ایک دن چھوٹی بہو کی ایک سہیلی اس سے ملنے آئی۔ اس کے ساتھ دو بچے تھے۔ اس نے سہیلی اور اُس کے بچّوں کو کچھ کھلانا چاہا۔ اس لئے وہ بازار سے مٹھائی منگانے لگی۔ سہیلی نے کہا ـــ "بازار کی تو میں کوئی چیز کھاؤں گی نہیں۔ آج کل بیماری پھیل رہی ہے۔ ہاں گھر میں کچھ بنا لو۔ تو کھا لوں گی۔" بہو نے کہا ـــ "اچھا۔"

بابو صاحب گھر میں نہیں تھے۔ سٹور کی کنجیاں ان کے پاس تھیں۔ وہ سوچنے لگی۔ کیا کیا جائے؟ اس نے سہیلی سے کہا ـــ "بنانے میں تو بڑا جھگڑا ہے۔ بازار سے ہی ٹھیک رہے گا۔"

سہیلی بولی ـــ "ہرے بھگوان! ذرا سی چیز بنانے پر جھگڑا! ابھی سے یہ حال ہے۔ تو آگے کیا ہوگا؟ یدی دو چار مہمان گھر میں آ جائیں۔ تو وہ تو بھوکے مر جائیں۔ واہ۔"

چھوٹی بہو شرما کر بولی ـــ "نہیں ایسی بات تو نہیں ہے۔ بنانے کو تو میں دس منشوں کا بھوجن بنا دُوں۔"

"جب تم دو تین کا نہیں بنا سکتیں۔ تو دس بیس کا کیا بناؤ گی۔ چلو تم نہ بناؤ۔ مجھے سامان دو۔ میں ہی بنا لوں گی۔ آج اپنی بہن کی بنی چیز بھی کھاؤ۔"

سہیلی کی بات سُن کر اس کا کلیجہ دھڑکنے لگا ـــ بابو جی گھر میں نہیں ہیں۔ سہیلی سامان منگا رہی ہے۔ کیا کیا جائے؟ اور علاج نہ دیکھ کر اس نے نوکر دوارا گھی میدہ بازار سے منگایا۔ نوکر کو سمجھا دیا گیا۔ کہ چپکے سے سامان لے آوے۔ نوکر سامان لے آیا۔ اور بولا ـــ "بہو یہ لو چار آنے۔ دو روپے دئے تھے۔ اس میں سے تین پاؤ تو گھی ہے ایک روپے کا۔ چار آنے کا میدہ ہے............"

وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا۔ کہ چھوٹی بہو نے اُسے گھورا۔ نوکر کو اپنی بھول معلوم ہوگئی۔ سہیلی سمجھ گئی۔ اور بولی ـــ "کیا سامان بازار سے آیا ہے؟"

بہو کا رنگ اُڑ گیا۔ بولی ـــ "ایک آدھ چیز نہیں تھی۔ وہ لایا ہوگا۔"

رسوئی گھر میں پہنچ کر سہیلی نے سامان دیکھا۔ اور بولی ـــ "یہ تو سب بازار سے ہی آیا ہے۔ کیا تمہارے ہاں سامان ہمیشہ ہی بازار سے ہی آتا ہے؟ پہلے تو یہ بات نہیں تھی۔"

بہو شرم سے پسینہ پسینہ ہوگئی۔ اس نے کہا ـــ "سامان تو سب ہے۔ لیکن سٹور کی چابی ہمارے سسر جی کے پاس ہے۔"

"ان کے پاس کیوں ہے؟"

اب کیا بتلائے۔ اُسے سارا حال کہنا ہی پڑا۔ اور ایسے ڈھنگ سے کہا جیسے سارا دوش جیٹھانی جی کا ہی ہے۔

سہیلی نے سب سُن کر کہا ـــ "یہ نئی بات دیکھی ہے۔ بہو چاہے تو بُرا مانے چاہے بھلا۔ میں تو یہ کہوں گی۔ کہ ہم استریوں کے لئے یہ ڈوب مرنے کی بات ہے۔ ہمارا کام پُرش کریں۔ اور ساس نے کہہ ہم میں اس کے کرنے کی یوگیتا نہیں ہے۔ یدی تم دونو سوچتیں وچارتیں تو یہ نوبت نہ آتی۔"

(۱۸)

بڑی بہو کے ساتھ بھی اسی طرح کا ایک گھٹنا ہوئی۔ ایک دن اُس کا چھوٹا بھائی آیا۔ اس نے جو یہ لیلا دیکھی۔ کہ بابو جی سب کچھ کرتے دھرتے ہیں۔ تو اُسے بڑی حیرانی ہوئی۔ اس نے اپنی بہن سے اس کا کارن پُوچھا۔ اُس نے چھوٹی بہو پر دوش لگاتے ہوئے سارا حال کہہ سنایا۔ بھائی نے کشوری لال سے پوچھا ـــ "آپ یہ سب اپنے اُوپر کیوں لئے ہوئے ہیں؟"

"کیا کروں ان میں سے تو کوئی بھی اتنا یوگیہ نہیں۔ کہ کام بھلی بھانتی سنبھال لے۔ اس لئے میں نے یہ سب اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔"

"اس میں سارا دوش تو چھوٹی بہو کا ہے۔"

"یہ میں کیسے کہوں۔ چھوٹی بڑی کا دوش بتاتی ہے۔ بڑی چھوٹی کا۔ میں تو یہی کہوں گا۔ کہ دونو کا ہی دوش ہے۔ تالی دونو ہاتھوں سے بجتی ہے۔"

(بقیہ ص۱۸)

آریہ ستیاگرہ کا اتہاس

دو درجن ویروں کا بلیدان-۱۵ہزار ستیاگرہیوں کو قید

حیدر آباد ستیاگرہ میں آریہ سماج کی قربانیوں کا شاندار ریکارڈ

ناگ پور میں آرین کانگریس
۲۵-دسمبر کا اجلاس مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے ممبر مرکزی اسمبلی کی صدارت میں ہوا۔ سردار پٹیل، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور راجہ نریندر ناتھ کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے جن میں کانگریس کی کامیابی کی خواہش کا اظہار کیا گیا تھا۔ مسٹر اینے نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا۔ کہ "اب وقت آگیا ہے۔ کہ والیان ریاست نظم ونسق کی باگ ڈور پرجا کے ہاتھ میں دے دیں"۔

آرین کانگریس نے حیدر آباد
۲۷-دسمبر میں ستیاگرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مطلب کے لئے ایک ستیاگرہ سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی مقرر ہوئے۔

آرین کانگریس کے آخری دن
۲۸-دسمبر کے اجلاس میں پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی نے اعلان کیا۔ کہ "ہندوستان کے مختلف صوبوں کے ۲۲ ہزار والنٹیروں نے اپنے آپ کو ستیاگرہ کے لئے پیش کیا ہے۔ اور ہماری جنگ حصول مقصد تک جاری رہے گی"۔

آرین کانگریس کے کھلے
۲۹-دسمبر اجلاس میں ویر ساورکر پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا نے آریہ ستیاگرہ کی امداد کرنے کا اعلان کیا۔

مسٹر اینے اور مسٹری گھنشیام سنگھ گپت نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اور شولاپور آرین کانگریس کے مقاصد ان کے سامنے رکھے۔

۱۴-جنوری سر اکبر حیدری وزیر اعظم نظام راجیہ کو مہاتما نارائن سوامی نے ۱۵ دن کا نوٹس دیا۔ کہ "اگر آریوں کے مطالبات نہ منظور کئے گئے تو باقاعدہ ستیاگرہ شروع کر دیا جائیگا"۔

۱۵-جنوری نظام گورنمنٹ کی طرف سے اعلان شایع کیا گیا۔ کہ ریاست میں پروپیگنڈا اور والنٹیروں کی بھرتی خلاف قانون قرار دے دی گئی۔ اور جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اسے قید سخت کے علاوہ جرمانہ بھی کیا جائے گا۔

جنوری نظام کی ایگزیکٹو کونسل نے اپنے اجلاس میں مہاتما ... سر اکبر حیدری کے نام خط پر ... میں مشورہ دیا گیا۔ کہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

جنوری۔ وزیر اعظم سرکار نظام سرکار کو الٹی میٹم دے دیا۔ کہ ہندوؤں کے مطالبات منظور کرو۔ ورنہ ستیاگرہ کی تحریک زور شور سے چلائی جائے گی۔

۱۸-جنوری پروفیسر سدھاکر سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ نے حیدر آباد ڈے منانے کے سلسلہ میں (جو ۲۲-جنوری کو منایا جانا تھا) ایک بیان جاری کیا۔ جس میں ہندوستان بھر کے آریوں اور ہندوؤں سے اس دن کو شان سے منانے کی اپیل کی۔

۱۹-جنوری آرین ڈیفنس لیگ کے دفتر میں آمدہ اطلاعات کے مطابق آریہ ستیاگرہ کے سمبندھ میں آٹھ سو ستیاگرہیوں کو سزا ہو چکی ہے۔ اور اسی قدر اشخاص کے خلاف سماعت ہو رہی ہے۔

۲۲-جنوری ہندوستان بھر میں پہلا حیدر آباد ڈے منایا گیا۔ حیدر آباد میں اس دن ستیاگرہ کے سلسلہ میں ۲۵ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ مہاتما نارائن سوامی پہلے ڈکٹیٹر نے اعلان کیا۔ کہ "ہمارا ستیاگرہ دھارمک حقوق حاصل کرنے کے لئے ہے۔ ہماری تحریک ہرگز ہرگز فرقہ وارانہ نہیں"۔ پونہ سے ۲۰۰ ستیاگرہیوں کا جتھا حیدر آباد کے لئے روانہ ہوا۔

۳۱-جنوری پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی اپنے چالیس دیگر ستیہ آگرہیوں کے ساتھ سلطان بازار حیدر آباد میں گرفتار کر لئے گئے۔ آپ نے کنور چاند کرن شاردا کو دوسرا ڈکٹیٹر نامزد کیا۔

۲-فروری مہاتما نارائن سوامی کو شولاپور لا کر رہا کر دیا گیا۔ مہاتما جی نے عنقریب پھر حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرنے کا اعلان کیا۔ لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے (پنجاب) واگیور دھر بیندر شاستری دربار شاہ پور۔ اور مسٹر سی۔ آر۔ مسانیہ ناگپور نے بطور ڈکٹیٹر ستیہ گرہ کے لئے اپنے نام پیش کئے۔

"ریاست" دہلی سے ستیاگرہ کی تصویر شائع کرنے پر ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی۔

۴-فروری مہاتما نارائن سوامی دوبارہ ستیاگرہ کے لئے شولاپور سے گلبرگہ روانہ ہو گئے۔ مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے ممبر اسمبلی (مرکزی) نے سر اکبر حیدری کو چٹھی لکھی۔ کہ "اگر آریہ سماجیوں کے مطالبات نہ تسلیم کئے گئے۔ تو ہندو مسلم اتحاد کے امکانات کم ہو جائیں گے۔ آریہ سماجی ابتدائی شہری حقوق چاہتے ہیں"

۶-فروری مہاتما نارائن سوامی جی بیس ستیہ آگرہیوں کے ساتھ گلبرگہ میں دوبارہ گرفتار کر لئے گئے۔ شولاپور میں انہیں پرجوش الوداع کہی گئی۔

۸-فروری مہاتما نارائن سوامی اور دیگر بیس ستیاگرہیوں کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

۱۰-فروری مہاتما نارائن سوامی آریہ ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر کو جیل میں بیڑیاں پہنائی گئیں۔ اس کے متعلق لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے مہاتما گاندھی کو تار دیا۔ کہ "اس ناواجب سلوک کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا جائے"۔

۱۱-فروری پرشوتم داس پارک الہ آباد میں ریاستوں کے متعلق جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق کہا۔ کہ "میں آریہ سماجیوں کے اُدّیش کی حمایت کرتا ہوں"۔

۱۴-فروری لدھیانہ میں آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کی سبجیکٹس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ "آریہ سماجیوں سے نظام گورنمنٹ نہایت ناروا سلوک کر رہی ہے۔ ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی کو بیڑیاں پہنا کر اس نے اچھا نہیں کیا"۔

مہاشہ خوشحال چند خورسند کیطرف سے ۵-مارچ کو ستیاگرہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ ہندوستان بھر کے سنیاسیوں کے نام مہاتما نارائن سوامی نے اپیل جاری کی۔ کہ وہ ستیہ آگرہ سنگرام میں آہوتی دینے کے لئے شولاپور پہنچ جائیں۔

۱۸-فروری مہاتما گاندھی نے "ہریجن" میں ایک مضمون کے دوران میں لکھا۔ کہ آریہ ستیاگرہ خالص دھارمک ہے۔ ہندو سبھا نے اسے فرقہ وارانہ بنا دیا ہے"۔

۱۹-فروری جنیؤ پہننے کی ممانعت کے خلاف حیدر آباد سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتال۔

مہاشہ خوشحال چند خورسند تیسرے ڈکٹیٹر حیدر آباد میں ستیاگرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے پہلے لاہور کی تمام آریہ سماجوں کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ سکھوں کی طرف سے ستیاگرہ میں حصہ لینے کا اعلان کیا گیا۔

۲۰-فروری مہاشہ خوشحال چند تیسرے

ڈکٹیٹروں کی گرفتاری وسزایابی

۱- مہاتما نارائن سوامی پہلی گرفتاری ۳۱-جنوری- ۲-فروری کو رہائی- پھر ۶-فروری کو گرفتاری اور ۸-فروری کو ایک سال قید۔
۲- کنور چاند کرن شاردا:- ۵-مارچ کو گرفتاری- ۱۵-مارچ کو تیرہ ۱۳ ماہ قید سخت
۳- لالہ خوشحال چند خورسند:- ۲۲-مارچ کو گرفتاری- ۲۷-مارچ کو ۱۸ ماہ قید سخت
۴- واگیور دھر بیندر شاستری:- ۲۲-اپریل کو گرفتاری- ۲۹-اپریل کو ۲ سال قید سخت۔
۵- پنڈت وید برت:- ۵-مئی کو امر کھیڑ میں گرفتاری اور سزایابی۔
۶- مہاشہ کرشن:- ۵-جون کو گرفتاری- ۲۹-جولائی کو ۳۴ ماہ قید سخت۔
۷- پنڈت گیانیندر:- ۲۲-جون کو گرفتاری اور ۲۶-جون کو ۱۸ ماہ قید سخت۔

ڈکٹیٹر حیدر آباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں شولا پور روانہ ہو گئے۔ آپ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ "ہم عہدے اور نوکریاں نہیں مانگتے۔ بلکہ ریاست میں پرجا بھگتی کا حق مانگتے ہیں"۔

۲۲-فروری حیدر آباد میں پولیس نے چھاپے مار کر کئی سرکردہ آریہ سماجیوں کو گرفتار کر لیا۔ پولیس زبردستی مندروں میں داخل ہو گئی۔ دوسرے ڈکٹیٹر نے اعلان کیا۔ کہ مارچ میں ستیاگرہ کو نئی شکل دی جائے گی۔ اور ایک لاکھ والنٹیر جمع کئے جائیں گے اور دوسرا حیدر آباد ڈے منایا جائے گا۔

۲۳-فروری ملک بھر میں ستیاگرہ کے سلسلے میں جوش و خروش۔ جگہ جگہ ستیاگرہ کمیٹیاں مقرر کر دی گئیں۔ پنڈت جواہر لال سے ستیاگرہ میں امداد کے لئے اپیل کی گئی۔ پنجاب میں والنٹیروں اور دھن کی فراہمی کا کام زور و شور سے شروع کر دیا گیا۔

۲۷-فروری کنور چاند کرن شاردا دوسرے ڈکٹیٹر نے ایک سو والنٹیروں کے ساتھ ستیاگرہ کرنے کا اعلان کیا۔ اور اس کے لئے ۱۵-مارچ کی تاریخ مقرر کر دی گئی۔ جو پھر ۵-مارچ کر دی گئی۔

۲۸-فروری راجہ نریندر ناتھ نے سر اکبر حیدری کے نام ایک چٹھی لکھی۔ کہ پنجاب کے سرکردہ ہندوؤں کا ایک وفد ریاست میں آکر صورت حالات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ اور کہ آپ ایک کمیٹی مقرر کریں۔

۴-مارچ دربار حیدر آباد نے ایک کمیونک پرکاشت کیا۔ جس میں بتایا۔ کہ مہاتما نارائن سوامی کو جیل میں بیڑیاں نہیں پہنائی گئیں۔

کنور چاند کرن شاردا دوسرے ڈکٹیٹر ایک سو والنٹیروں کے ساتھ حیدر آباد روانہ ہو گئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ — "کامیابی حاصل کئے بغیر میں واپس نہیں آؤں گا"۔

۸-مارچ مہاتما نارائن سوامی کے خلاف ایک اور مقدمہ حکم امتناعی کی خلاف ورزی میں چلایا گیا۔

مہاشہ خوشحال چند خورسند کے ۲۳-مارچ کو ستیاگرہ کرنے کا قطعی فیصلہ کیا گیا۔ مہاشہ جی نے راجگورو دھریندر شاستری کو چوتھا ڈکٹیٹر نامزد کیا۔

۱۱-مارچ دس لاکھ سادھوؤں نے حیدر آباد ستیاگرہ میں حصہ لینے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

سی۔ پی اسمبلی کے سپیکر شری گھنشیام سنگھ گپت نے ستیاگرہ میں شمولیت کے لئے سپیکر شپ سے استعفٰی دے دیا۔

۱۳-مارچ جگت گورو شنکر آچاریہ نے دس لاکھ سادھوؤں کے ساتھ ستیاگرہ کرنے کا اعلان کیا۔

۱۵-مارچ کنور چاند کرن شاردا دوسرے ڈکٹیٹر کو ۱۳ ماہ قید سخت کی سزا دے دی گئی۔ آپ کو ۵-مارچ کو ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا۔

لالہ دیشبندھو گپتا نے مہاتما نارائن سوامی سے گلبرگہ جیل میں ملاقات کی۔

"بندے ماترم" کا گیت گانے پر ستیاگرہیوں کو کوڑوں کی سزا دی گئی۔

۱۸-مارچ شولا پور میں آریہ سماج کے جلسے پر پتھر پھینکے گئے۔ اور ستیاگرہ کے کام میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی گئی۔

۱۹-مارچ حیدر آباد جیل میں دو سو ستیاگرہیوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔ کیونکہ انہیں گوشت والے برتن سے کھانا کھانے کے لئے کہا گیا تھا۔

۲۲-مارچ مہاشہ خوشحال چند خورسند تیسرے ڈکٹیٹر کو حیدر آباد میں ستیاگرہ کے لئے جاتے ہوئے گلبرگہ ریلوے سٹیشن پر گاڑی سے اتار کر گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کے ساتھ ایک سو ساٹھ دیگر والنٹیر بھی تھے۔

چوتھے ڈکٹیٹر شولا پور روانہ ہو گئے۔ تیسرا حیدر آباد ڈے منایا گیا۔

۲۳-مارچ مہاتما نارائن سوامی کو دوسرے مقدمہ میں دو سو روپیہ جرمانہ یا بصورت دیگر تین ماہ کی سزا دی گئی۔

۲۵-مارچ گلبرگہ جیل میں تقریباً آدھے ستیاگرہی بیمار ہو گئے۔

۲۷-مارچ لالہ خوشحال چند خورسند تیسرے ڈکٹیٹر کو اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ ۱۰ اور ۱۵۷ دیگر ستیاگرہیوں کو بھی ان کے ساتھ ہی اسی قدر سزا دی گئی۔

۳۰-مارچ سر اکبر حیدری نے مہاتما گاندھی کو لکھا۔ کہ "عنقریب گورنمنٹ کی پالیسی اور اصلاحات کے پروگرام کے متعلق اعلان کیا جاوے گا"۔

۳۱-مارچ شولا پور میں آریہ سارودیشک سبھا کا اجلاس ۱-۶ اپریل کو ہونا قرار پایا۔ جس میں شمولیت کے لئے مہاشہ کرشن کو بذریعہ تار لاہور سے بلایا گیا۔ چنانچہ دیگر سرکردہ آریہ نیتاؤں کے ساتھ وہ بھی اجلاس میں شامل ہوئے۔

۳-اپریل شری جگت گورو شنکر آچاریہ نے اعلان کیا۔ کہ میں خود ستیاگرہ کر کے جیل جاؤں گا۔

۴-اپریل شولا پور میں راجگورو دھریندر شاستری نے اعلان کیا۔ کہ "چونکہ ہمارا ستیہ آگرہ ستیہ پر مبنی ہے۔ اس لئے ہماری فتح یقینی ہے ہم کسی کی دھمکی یا ترغیب میں نہیں آئیں گے۔ اور آخیر دم تک ثابت قدم رہیں گے"۔

۵-اپریل مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے ممبر مرکزی اسمبلی نے دہلی میں ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ — "دربار حیدر آباد کے کمیونک سے سمجھوتہ کے تمام امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ دربار کا یہ رویہ نہایت قابل افسوس ہے"۔

۶-اپریل ریاست حیدر آباد میں اوم کے جھنڈے ضبط کر لئے گئے۔ اس سلسلہ میں انٹرنیشنل آرین لیگ کا اہم اجلاس بلایا گیا۔

۹-اپریل ستیاگرہ کو ہر سماج سے بھی امداد ملنی شروع ہو گئی۔ کراچی کے آریہ لیڈروں کو دھمکی آمیز مکتوب موصول ہوئے۔

۸-اپریل آریہ سارودیشک سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے اعلان کیا کہ حیدر آباد میں ستیاگرہ بند نہیں کیا جائے گا۔ یہ اعلان آریہ لیڈروں اور نظام سرکار کے حکام میں گفت و شنید کے ناکام ہونے پر کیا گیا۔

۹-اپریل شری سیٹھ گھنشیام سنگھ گپتا نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اور ستیاگرہ کو زور و شور سے جاری رکھنے کا اعلان کیا۔

تلجا پور میں دو سو مسلح مسلمانوں نے آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ کر دیا۔ دو ستیاگرہیوں کی حالت نازک ہو گئی۔

۱۰-اپریل سرکردہ آریہ لیڈروں نے راجکوٹ میں مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل سے ستیاگرہ کے سمبندھ میں ملاقات کی۔

۱۱-اپریل مہاشہ کرشن جی کو چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔

۱۴-اپریل پنڈت بدھ دیو جی ستیاگرہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

۱۵-اپریل ریاست حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہیوں پر پھر حملہ کیا گیا۔ پولیس بھی حملہ میں شریک تھی۔ شری رام دیو جی ۷۷ ستیاگرہیوں کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے۔

۱۷-اپریل پنڈت دتاتریہ کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

اورنگ آباد جیل میں ایک ستیاگرہی کی مرتیو ہو گئی۔ اسی طرح گلبرگہ جیل میں ایک آریہ ویر چل بسا۔

۱۸-اپریل پنڈت بدھ دیو (میرپوری) چالیس آریہ ویروں کے ساتھ گلبرگہ میں گرفتار کر لئے گئے۔

۱۹-اپریل چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی نے ستیاگرہ کے سمبندھ میں پنجاب کے دورے کا پروگرام مرتب کیا۔

(باقی آئندہ)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں جن کے پالن پوشن و پڑھائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان کیلئے نہ صرف آٹا دال گھی وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ اس آنے والے موسم سرما کے لئے گرم کپڑوں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا کی جاتی ہے کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائتا فرماویں۔ جو بڑے شکریہ اور خوشی سے ساتھ قبول کی جاوے گی۔

نوٹ:- بسم رام آنریری سیکرٹری یتیم خانہ ہذا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

وجے صرف آریہ سماج کی نہیں بلکہ تمام ہندو جاتی کی ہے

آریہ سماج وچھووالی کے ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ کرشن کی تقریر

...۲۷-اگست) آج صبح وچھووالی ...سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں ...اور پرارتھنا کے بعد آریہ ستیاگرہ ...جنرل ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن نے تقریر ...سماج مندر کا ہال استری پرشوں سے ...بھرا ہوا تھا۔ جگہ کی تنگی کے باعث ...سے لوگ سماج مندر کے باہر گلی میں ...تھے۔ جب مہاشہ جی سماج مندر میں ...لائے۔ تو پرزور تالیوں سے آپ ...کا سواگت کیا گیا۔ اور اس موقعہ پر بینڈ بجایا

...مہاشہ جی کی تقریر سے پیشتر پانڈہ سنت ...نے مختصر سی تقریر کی

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

...کے بعد مہاشہ کرشن جی تقریر کرنے ...لئے اٹھے۔ اس اوسر پر "ویدک دھرم کی ...اور مہاشہ کرشن کی جے" کے فلک شگاف ...لگائے گئے۔ اور ساتھ ہی بینڈ بجایا ...آپ کی تقریر کو ذیل میں درج کیا جاتا

...بہنو اور بھائیو! آج آپ کیلئے اُتساہ ...دن ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ میرے ...میں اُتساہ نہیں، جسم کہتا ہے کہ بیٹھ ...اور فرض کہتا ہے۔ کہ چل پھر۔

...اگست کو ہم اورنگ آباد جیل سے ...ہوئے۔ اور کل رات پہلی مرتبہ میں ...میری منڈلی۔ میرا جسم تو کھڑا ہونا بھی گوارا ...نہیں کرتا۔ بہر حال جب آپ کے منتری ...نے مجھے دیا کھیان دینے کیلئے حکم ...تو میں نے اسے منظور کر لیا۔ جہاں ...ویا کھیان کا تعلق ہے۔ میں یہ عرض ...کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آج حالات بھی ...بدل چکے ہیں۔ جب میں ستیاگرہ کے لئے ...روانہ ہوا تھا۔ تو میدانِ کارزار گرم تھا۔ ...لیکن اب مخالف سے صلح ہو چکی ہے۔

آریہ سماج کی مکمل فتح

...دربار حیدرآباد کے ...سے نوٹیفکیشن ...کے بعد سارودیشک سبھا کی میٹنگ ... ...میں یہ سوال پیش ہوا۔ ... فتح کی خوشی ...منانے کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے۔ ...سوال پیدا ہوا۔ کہ اس کا نام کیا رکھا ...جائے۔ ہمارے پردھان شری بت گھنشیام ...سنگھ گپت یہ نام چاہتے تھے۔ کہ اس کا کوئی ...نام رکھا جا سکے۔ جس میں نظام گورنمنٹ ...کی بابت کوئی طعن نہ پہنچے۔ آخر خود خوشی ...یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس کا نام "وجے

دوس" رکھا جائے۔ کیونکہ وجے دوس نام رکھنے سے دوسروں کو دکھ پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے ہم پر بھی فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ہم سبھا کے حکم پر کاربند رہیں۔ اور کوئی ایسی بات نہ کریں۔ جس سے دوسروں کو رنج پہنچے ✦

بہر حال میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ہماری وجے مکمل ہے۔ اور جو کام کرنے کے لئے ہم گئے تھے۔ اُسے پورا کر آئے ہیں۔ کوئی بھی کسر باقی نہیں رہی۔ بلکہ ہمیں بڑھ چڑھ کر کامیابی ہوئی ہے۔ ہوں گوتے۔ اوم کا جھنڈا لہرانے۔ آریہ سماج قائم کرنے اور جلسے منعقد کرنے کے متعلق تمام پابندیاں اُڑا دی گئی ہیں۔ آریوں کے جلسے اب اجازت حاصل کئے بغیر منعقد ہو سکیں گے۔ اگر احاطہ کے اندر جلسے ہوں گے۔ تو کوئی اجازت نہ لینی پڑے گی۔ البتہ جہاں تک شارع عام پر جلسوں کا تعلق ہے۔ دوسری جماعتوں کی طرح آریہ سماج کو بھی اس کے متعلق اطلاع دینی پڑے گی"

صلح کیسے ہوئی؟

دربار حیدرآباد اور آریہ سماج کے درمیان صلح کا ذکر کرتے ہوئے مہاشہ جی نے فرمایا۔ کہ:-

"ہمارا اور ریاست کا جھگڑا اس بات پر تھا۔ کہ صلح کے بارے میں پیش قدمی کون کرے؟ دربار چاہتا تھا۔ کہ پہلے ستیاگرہ بند ہو۔ اور اصلاحات کا اعلان بعد میں۔ لیکن آریہ سماج چاہتا تھا۔ کہ اصلاحات کا اعلان پہلے ہو۔ جن دنوں صلح کے چرچے ہو رہے تھے۔ مسٹر ہالنس مجھے جیل میں ملنے آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ تم نے تو آپ کے تمام مطالبات مان لئے ہیں۔ اب ستیاگرہ بند کر دو۔ اور اپنے گھروں کو جاؤ"۔

انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ "دس روز کے اندر اصلاحات کا اعلان کر دیا جائیگا۔ اور ستیاگرہ کے تمام قیدی رہا کر دئے جائیں گے"۔

میں نے جواب میں کہا "میں تو ایک ستیاگرہی ہوں۔ ہمارے ڈکٹیٹر شری بت گھنشیام سنگھ گپت کے پاس جائیے۔ اور اُن سے فیصلہ کیجئے۔ وہ جو حکم دیں گے اُسے ہم مان لیں گے"۔ چند روز بعد نظام صاحب نے دوسرا اعلان کیا۔ جس میں ہمارے جملہ مطالبات کو مان لیا گیا۔ اس لئے ضرورت سے زیادہ ایک دن کے لئے بھی ستیاگرہ جاری رکھنا مہا پاپ تھا ✦

ہماری کامیابی کا راز

لیکن آخر ہماری اس کامیابی کا راز کیا تھا؟ اس وقت ہندوستان میں صرف دو حکومتیں ہیں۔ ایک حکومت ہند اور دوسری مہاتما گاندھی کی حکومت۔ اور یہ دونو ہی کسی نہ کسی صورت میں ریاست حیدرآباد کے معاملہ میں اُلجھ گئی تھیں۔ اس لئے دربار حیدرآباد کو خدشہ تھا۔ کہ کہیں دونو ہی نہ بگڑ جائیں۔ اور اسے نئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے۔ رائے عامہ دربار حیدرآباد کے خلاف تھی۔ یہ بھی خوشی کا مقام ہے۔ جیسا کہ ہمارے پردھان جی فرما چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے ایک بھی مہرہ غلط نہ رکھا۔ ہم چاہتے تھے۔ کہ ہماری سیجتا پر کوئی پابندی نہ ہو۔ ہمیں دھارمک فرائض کی ادائیگی کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس مطالبہ کی تردید میں ریاست کو کوئی جواب نہ سوجھتا تھا۔ "سول" جیسے اخبار نے بھی لکھا تھا۔ کہ "دربار حیدرآباد کے لئے یہ شرم کا مقام ہے۔ کہ اس نے ابتدائی آزادی دینے کے لئے دس ہزار اشخاص کو جیل میں بھیج دیا ہے"✦

نظام صاحب کی بڑی بہو۔ جو سابق خلیفہ ٹرکی کی صاحبزادی ہیں بھی اس بات پر زور دیتی تھیں۔ کہ آریوں کو ان کے ابتدائی حقوق کیوں نہیں دئے جاتے؟ یہ تمام عناصر تھے۔ جو آریہ سماج کی تحریک کے حق میں تھے۔ لیکن سب سے زیادہ قابلِ ذکر بات یہ ہے۔ کہ ہمارا اڈ سپلن غضب کا تھا۔ کوئی موقعہ ایسا نہ آیا جب زنجیر کی کوئی کڑی ٹوٹی ہو۔ یہ تو ایک معجزہ سا تھا۔ شاید ایسا نظارہ پھر کبھی دیکھنے میں نہ آئے۔ جب میں یہاں سے چلا۔ تو ایسا محسوس کرتا تھا۔ کہ کسی تخت پر بیٹھ گیا ہوں ✦

جیلوں کی حالت

جس سمیہ میں اپنے جتھے سمیت گرفتار ہوا تھا۔ تو تمام جیلیں ستیاگرہیوں سے کھچا کھچ بھر چکی تھیں۔ ریاست کی تمام جیلوں میں صرف چار ہزار قیدیوں کے لئے گنجائش ہے۔ لیکن اس وقت تک ستیاگرہی قیدیوں کی تعداد تیرہ ۱۳ ہزار تک جا پہنچی تھی۔ ہمیں قدیم زمانہ کی ایک سرائے میں رکھا گیا جس میں ۷۵ کوٹھڑیاں تھیں۔ لیکن ان میں ایک ہزار سے زیادہ ستیاگرہیوں کو رکھا گیا۔ وہاں نہ کھانے کا انتظام تھا۔ اور نہ ہی پاخانے کا۔ دوسرے روز چنے کی بوریاں اور گڑ مہیا کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ ہم کھانا تیار نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کچھ کھانا چاہتے ہیں۔ تو چنے اور گڑ موجود ہیں۔ گویا ہمارے جانے سے محکمہ جیل کا سارا انتظام درہم برہم ہو گیا تھا۔ پانی کا انتظام خراب تھا۔ دن میں گندہ پانی تھا۔ جس میں کپڑے بھی دھوئے جاتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ سینکڑوں ستیاگرہی بیمار ہو گئے۔ بہر حال ہماری جیل کے ستیاگرہیوں کو زیادہ تکلیف نہ اُٹھانی پڑی۔ دوسری جیلوں کی نسبت جیل کے سٹاف کا رویہ بہت کم غیر ہمدردانہ تھا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ آریہ ہمارا آدرش کی حیثیت میں یہاں آئے ہیں۔ وہاں مکمل اسلامی حکومت کا نمونہ ہے۔ جس کی مثال نہ عرب میں مل سکتی ہے اور نہ افغانستان میں۔ سب کا سب سٹاف مسلمان تھا۔ صرف بھنگی ہی ہندو تھے۔ سرکاری ملازموں کو خواہ وہ ہندو ہوں یا کوئی اور سب کو ترکی ٹوپی پہننی پڑتی تھی۔ وہاں کی دس فیصدی مسلم آبادی نوے فیصدی ہندوؤں کے تمدن پر چھائی ہوئی ہے۔ میرے جتھے کے ۸۲ قیدی تھے۔ پہلے روز چھ سات گھنٹے تو ان کے نام لکھنے میں گذر گئے۔ سولہویں تک فہرستیں تیار ہوتی رہیں۔ فہرستیں تیار کرنے والے ملازم ایسے نالائق تھے۔ کہ ولدیت سکونت اور نام اکثر غلط لکھ دیتے تھے۔ اور عدالت میں بات بات پر کھلی اُڑاتی تھی۔ میں یہ ذکر کر رہا تھا۔ کہ ہماری فتح کا سب سے بڑا راز ہمارا ڈسپلن تھا۔ ہم نے صلح کے وقت بھی کوئی کمزوری نہیں دکھلائی۔ اس وقت اٹھائی ہزار ستیاگرہی ریاست حیدرآباد کی سرحد پر منظم تھے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

آریہ نیتاؤں کا لاہور میں شاندار سواگت

ریلوے سٹیشن پر بھاری اجتماع جوش و خروش کے روح پرور نظارے

(لاہور ۲۵-اگست) آج لاہور ریلوے سٹیشن پر جوش و خروش کے جو نظارے دیکھنے میں آئے - ان کی یاد ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی - لاہور والوں کو بڑے بڑے لیڈروں کا سواگت کرنے کا فخر حاصل ہے - لیکن آج شام کو حیدر آباد میں شاندار کامیابی کے بعد آریہ ستیاگرہ کے ڈکٹیٹروں اور لیڈروں پوجیہ مہاتما نارائن سوامی - دلیش رتن مہاشہ کرشن - راجگورو دھر بندر شاستری - راجستھان کیسری کنور چاند کرن شاردا - لالہ خوشحال چند خورسند - تیاگ مورتی پنڈت بدھ دیو - اور پنڈت گیانیندر کی لاہور میں تشریف آوری پر اُن کا جو شاندار اور پُرتپاک خیر مقدم ہوا - وہ اپنی نظیر آپ تھا - ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ لاہور کے تمام ہندو نرناری ریلوے سٹیشن پر چلے آئے ہیں - سواگت کرنے والوں کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا تو مشکل ہے - لیکن پچاس ساٹھ ہزار سے کیا کم ہوگی گاڑی ساڑھے سات بجے آنی تھی - لیکن لوگ چھ بجے ہی سٹیشن پر پہنچنے شروع ہو گئے - لاہور والوں نے ڈکٹیٹروں اور آریہ ستیاگرہیوں کی روانگی کے نظارے بھی دیکھے ہیں - لیکن جوش و خروش کی جو حالت آج تھی اس کے پیش نظر تو کہا جا سکتا ہے - کہ جوش کا دریا اُمڈ آیا تھا *

استقبال کرنے والے

استقبال کرنے والوں میں آریہ سماجیوں کی تعداد زیادہ تھی - لیکن دوسرے خیالات کے ہندو اور سکھ بھائی بھی کم نہ تھے - آریہ سماجیوں کے جوش کا تو ٹھکانا ہی نہ تھا - کیونکہ ان کے لیڈر آج ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے ساتھ کامیاب ٹکر لینے کے بعد واپس آئے تھے - استقبال کرنے والوں میں سناتنی بھی تھے - سکھ بھی - کانگرسی بھی - چونکہ اس موقعہ پر غیر معمولی ہجوم کی توقع تھی - اس لئے پولیس نے بھی بھاری انتظامات کر رکھے تھے - سٹیشن کے اندر اور سٹیشن کے باہر پولیس کے کئی دستے تعینات تھے - کیپٹن تونج اور مقامی سبھا سمتیوں کے والنٹیر بھی انتظامات کر رہے تھے - دیویاں بھاری تعداد میں آئی ہوئی تھیں - ماتاؤں اور بہنوں نے آریہ دیروں کو پہنانے کے لئے پھولوں کے ہاروں کی ٹوکریاں پکڑی ہوئی تھیں - انٹر کلاس پلیٹ فارم کے بالمقابل گراسی پلاٹ میں لوگوں کا بھاری ہجوم تھا - گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی اس پلاٹ میں تل دھرنے کے لئے بھی جگہ نہ رہی - ریلوے نے تین ہزار پلیٹ فارم جاری کرنے کا انتظام کیا تھا - علاوہ ازیں لوگوں نے صبح سے ہی پلیٹ فارم خریدنے شروع کر دئے تھے - بکنگ آفس سے تحقیقات کے بعد معلوم ہوا - کہ آج صبح سے ہی پلیٹ فارموں کی بکری میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ آج ڈکٹیٹروں کا استقبال کرنے والوں نے ہی ساڑھے چار ہزار پلیٹ فارم خریدے ہوں گے - پلیٹ فارم کے باہر اور اندر اس قدر رش تھا - کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی - مقامی آریہ سماجوں کے سبھاسد اور کارکن جتھوں اور جلوسوں کی شکل میں بھجن گاتے ہوئے سٹیشن پر پہنچے - بھجن منڈلیاں ویدک دھرم کی جے شہیدان حیدر آباد امر رہیں وغیرہ نعرے لگا رہی تھیں - اور بھجن گاتی ہوئی ریلوے سٹیشن پر پہنچیں *

گاڑی کی آمد

گاڑی کے پہنچنے کا وقت ساڑھے سات بجے تھا - لیکن دس منٹ لیٹ پہنچی - کیونکہ راستہ کے تمام سٹیشنوں پر آریہ جنتا ڈکٹیٹروں کا استقبال کرتی رہی - جس کی وجہ سے ہر سٹیشن پر گاڑی کو ایک دو منٹ زیادہ رُکنا پڑا *

گاڑی پلیٹ فارم کی حدود سے باہر ہی تھی - کہ لوگوں نے جو پلیٹ فارم پر والنٹیروں کی کارڈن کے پیچھے کھڑے تھے گاڑی کی سامنے والی روشنی کو دیکھ کر ویدک دھرم کی جے - شہیدان حیدر آباد امر رہیں کے نعرے لگانے شروع کر دئے - سٹیشن پر لوگوں کا ہجوم اُمڈ آیا تھا - اس قدر بھیڑ تھی - کہ قلیوں کو بھی بیٹھنے کے لئے جگہ نہ ملی - ہجوم کی زیادتی کی وجہ سے دیویوں کو پلیٹ فارم کے اس سرے پر جدھر سے گاڑی کو آنا تھا کھڑا کر دیا گیا - گاڑی کے رُکنے تک ویدک دھرم کی جے - شہیدان حیدر آباد زندہ باد - اور رشی دیانند کی جے کے فلک شگاف نعرے بلند ہوتے رہے - گاڑی پر ویدک دھرم کے جھنڈے لہرا رہے تھے - گاڑی میں ڈکٹیٹروں کے علاوہ بہت سے ستیاگرہی دیر بھی آئے - بہت سے لوگ آریہ نیتاؤں اور ستیاگرہیوں کا استقبال کرنے کے لئے امرتسر اور جالندھر تک کے سٹیشنوں پر پہنچے ہوئے تھے - اور وہ بھی اسی گاڑی پر ڈکٹیٹروں کے ساتھ لاہور آئے *

ڈکٹیٹروں کے درشن

جب گاڑی پلیٹ فارم پر آئی - تو لوگوں کا ہجوم اس ڈبے کی طرف لپکا - جس میں آریہ ڈکٹیٹر اور نیتا تشریف فرما تھے - مہاشہ کرشن جی کے سیکنڈ ڈبے کی کھڑکی میں کھڑے تھے - انہوں نے لوگوں سے اپیل کی - کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں - تاکہ ساری جنتا اپنے نیتاؤں کے درشن کر سکے - چونکہ ہجوم بہت زیادہ تھا - اور پلیٹ فارم پر تل دھرنے کے لئے بھی جگہ نہ تھی - اس لئے لوگ پیچھے نہ ہٹ سکے - تاہم تھوڑی بہت جگہ خالی کر دی گئی - شری مہت دیر سنید - ڈکٹیٹروں اور آریہ نیتاؤں کے سٹیشن نام پکارتے جاتے تھے - اور وہ باری باری گاڑی سے نکل کر کھڑکی میں کھڑے ہو کر لوگوں کو درشن دیتے تھے - سب سے پہلے بان پرستھی ماسٹر گوردتہ رام گاڑی سے اُترے - ان کے بعد راجگورو دھر بندر شاستری - راجستھان کیسری کنور چاند کرن شاردا - دلیش رتن مہاشہ کرشن - پنجاب کیسری لالہ خوشحال چند خورسند - اور تیاگ مورتی پنڈت بدھ دیو ودیا النکار نے کھڑکی میں کھڑے ہو کر لوگوں کو درشن دئے - پھولوں اور ہاروں کی بارش ہو رہی تھی - پلیٹ فارم پر پھول ہی پھول بچھے ہوئے تھے - باقی آریہ نیتا تو پلیٹ فارم سے باہر جانے میں کامیاب ہو گئے - لیکن مہاشہ خوشحال چند خورسند بچھڑ گئے - اور کیپٹنی دل کے والنٹیروں کی مدد سے انہیں بڑی مشکل سے ہجوم میں سے نکال کر پلیٹ فارم کے باہر لے جایا گیا *

گارڈ آف آنر اور فوٹو

پلیٹ فارم کے باہر کیپٹنی دل کے والنٹیروں کا جن کی تعداد سات آٹھ سو کے قریب تھی نہایت اعلےٰ انتظام تھا - وہ قطار در قطار ڈکٹیٹروں کے استقبال کے لئے کھڑے تھے - اس اعلیٰ انتظام کی بدولت جنتا لیڈروں کے نہایت اچھی طرح درشن کر سکی - گارڈ آف آنر کے بعد پریس رپورٹروں نے آریہ لیڈروں کے فوٹو لئے - اس کے بعد مہاشہ کرشن اور لالہ خوشحال چند خورسند اپنے اپنے گھروں کو اور دوسرے ڈکٹیٹر اور آریہ نیتا کاروں میں بیٹھ کر گوردت بھون کو روانہ ہو گئے - کاروں کی روانگی کے بعد دیویاں بہت دیر تک وہیں سٹیشن پر گیت گاتی رہیں *

مہاشہ کرشن جی کی تقریر (بقیہ صفحہ)

اور حکم سنتے ہی اس کی حدود میں داخل ہونے کو تیار رہتے تھے - شری ونائیک راؤ بائیس سو ستیاگرہی لے کر جانے کو تیار تھے - جن میں تیرہ سو ستیاگرہی خاص ریاست کے تھے -

آریوں کے ڈسپلن کی مثالیں

مہاشہ جی نے ستیاگرہیوں کے قابل تعریف ڈسپلن کی متعدد مثالیں پیش کرتے ہوئے کہا - کہ اگر حکام جیل ستیاگرہیوں کو کوئی ہدایت کرتے تھے - تو یہاں تک کہ وہ مجھ سے بطور لیڈر کے اجازت لئے بغیر اس کی تعمیل نہ کرتے تھے *

ستیاگرہیوں کے وزن گھٹ گئے

میں پہلے بتا چکا ہوں - کہ جیلوں میں کھانے پانی - رہائش اور پاخانے وغیرہ کے انتظامات نہایت ناقص تھے - نتیجہ یہ ہوا - کہ سینکڑوں ستیاگرہی بیمار ہو گئے - میں تو عموماً بیمار ہی رہا - ہر ایک ستیاگرہی کا وزن زیادہ یا کم گھٹا - میرے وزن میں اٹھارہ ۱۸ پونڈ کی کمی ہوئی (اس موقعہ پر بوندا باندی شروع ہو گئی - جو پندرہ بیس منٹ تک جاری رہی - لیکن اس کے باوجود حاضرین خاموشی سے بیٹھے رہے)

جیلوں میں سختیاں

جیلوں میں سختیوں کا ذکر کرتے ہوئے مہاشہ جی نے فرمایا - کہ کئی بار ایسا دیکھنے میں آیا - کہ ایک ستیاگرہی بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا ہے - یا کسی اور کام میں مشغول

بقیہ صفحہ ۱۶ پر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ سماج کا کام ختم نہیں بلکہ شروع ہوا ہے

لاہور کے ایک بھاری پبلک جلسہ میں آریہ ڈکٹیٹروں کی تقریریں

(لاہور ۲۵ - اگست) آج گورودت بھون کے وسیع میدان میں لوگوں کا سمندر اُمڈ آیا - ستیاگرہ کے ڈکٹیٹروں اور آریہ نیتاؤں نے جو حیدرآباد دھرم یُدھ کی نردگھن سپھلتا کے بعد بمبئی اور دہلی سے ہوتے ہوئے آج ساڑھے سات بجے کی گاڑی پر لاہور پہنچے تھے - سواگت کے لئے آریہ ستیاگرہ سمتی پنجاب کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا - جلسہ ۹ بجے شروع ہوا تھا - لیکن لوگ وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہی آنے شروع ہو گئے - حتیٰ کہ ۸½ بجے سے پہلے ہی وسیع میدان آریہ ہندو جنتا سے کھچ کھچ بھر گیا - جلسہ میں لاؤڈ سپیکروں کا انتظام تھا - حاضری پچاس ساٹھ ہزار سے کیا کم ہوگی - دیویاں بھاری تعداد میں شامل ہوئیں - سخت گرمی کے باوجود لوگ بھاری تعداد میں جلسہ میں شامل ہوئے - جلسہ کی صدارت ستیاگرہ کی آتما شری سوامی ستیانند جی - نے کی ؛

گورودت بھون کی سجاوٹ

ڈکٹیٹروں اور آریہ ویروں کی آمد کی خوشی میں گورودت بھون کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا - ایک شاندار گیٹ بنایا گیا تھا جس پر بجلی کے سینکڑوں قمقمے لگے ہوئے تھے - اور نور کا سمندر اُمڈا ہوا تھا - گورودت بھون کے سامنے کے منڈپ پر بھی سینکڑوں کی تعداد میں بجلی کے لیمپ لگے ہوئے تھے - والنٹیروں کا انتظام نہایت اچھا تھا - تمام ڈکٹیٹر جلسہ گاہ میں اکٹھے تشریف لائے - بینڈ باجہ اور گولوں سے ان کا سواگت کیا گیا - آریہ سماج اور رشی دیانند کے نعروں سے فضا گونج اُٹھی - جوش وخروش کا ایک سمندر اُمڈ رہا تھا - آغاز میں شری متی ودیاوتی نے حیدرآباد میں آریہ سماج کی وجے کے سمبندھ میں ایک منوہر گیت گایا - ستیاگرہیوں نے نظمیں پڑھیں - عجیب سماں بندھا ہوا تھا - آریہ سماج کی تاریخ میں یہ جلسہ اپنی نظیر آپ تھا - اور لاہور میں آریہ سماج کے زیر اہتمام شاید ہی کبھی کوئی اس قدر شاندار جلسہ ہوا ہو - آریہ ستیاگرہ سمتی پنجاب کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت شرما امرت دھارا) کی سپتری کماری رادھا نے ایک شاندار گیت گایا - جس کا پہلا بند یہ تھا ؎

حیدرآباد سے آنے والو تم کو آج ودھائی ہے ؎

کاروائی کا آغاز

شری سوامی ستیانند جی نے جلسہ کی کاروائی کا آغاز کرتے ہوئے کہا - کہ آج ہمارے لئے بہت خوشی کا موقعہ ہے - کہ حیدرآباد دھرم یدھ کے نیتا فتح حاصل کرنے کے بعد ہمارے درمیان واپس آئے ہیں - اور آج ہم ان کا سواگت کر رہے ہیں - حیدرآباد میں آریہ سماج نے جو شاندار فتح حاصل کی ہے - اور اس کے لئے خوشی خوشی قربانیاں کی ہیں - وہ ہندو دھرم کے اتہاس میں یادگار رہیں گی - ستیاگرہی ویروں نے نہایت تحمل اور حوصلے سے ہر قسم کی مصیبتوں کو برداشت کیا ہے - اور آج وہ حیدرآباد سے ہمارے لئے فتح کا پیغام لے کر آئے ہیں - اس سے زیادہ خوشی کا اور کیا موقعہ ہوگا ؟ اس دھرم یدھ میں سب سے پہلی بلی آریہ جگت کے پوجیہ نیتا شری مہاتما نارائن سوامی نے دی - یہ ان کی ہی بدولت ہے - کہ آریہ سماج حیدرآباد میں وجے پراپت کرسکا ہے - میں اپنے ڈکٹیٹروں اور آریہ ویروں کو یہ بتانا چاہتا ہوں - کہ جب آپ لوگ جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے بند تھے - اس وقت آپ کی قربانیاں ہی تھیں - جن سے آریہ جگت کو حوصلہ مل رہا تھا - اور آریہ جاتی کا بچہ بچہ آپ کے پیچھے جیل جانے کو تیار تھا - اب آپ کے سامنے آریہ ستیاگرہ سمتی کے پردھان جو جیل سے باہر رہ کر ستیاگرہ کے کام کو چلاتے رہے وہ ایڈریس پڑھیں گے - جو ستیاگرہ سمتی نے آریہ ویروں اور ڈکٹیٹروں کو پیش کرنے کیلئے تیار کیا ہے" ؛

پنڈت ٹھاکر دت نے کہا - کہ "میں پنجاب کی آریہ جنتا کی طرف سے ستیاگرہ کے ساتوں ڈکٹیٹروں کا سواگت کرتا ہوں - کیونکہ ان کی قربانیوں کی ہی بدولت آج ہمیں خوشی کا یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے - آریہ جگت کا بچہ بچہ ان لوگوں کا دھنیہ واد کرتا ہے - کیونکہ ان کی قربانیوں سے ہی آج آریہ جاتی کا مان بڑھا ہے" ؛

اس کے بعد پنڈت جی نے ایڈریس پڑھا - جس میں ستیاگرہ کے سلسلے میں آریہ ویروں اور ڈکٹیٹروں کی قربانیوں کا ذکر تھا - اس کے بعد آریہ سماج پورن نگر سیالکوٹ - اور سٹوڈنٹس وار کونسل کی طرف سے ایڈریس پڑھے گئے ؛

مہاتما نارائن سوامی جی کی تقریر

ایڈریسوں کے جواب میں سب سے پہلے حیدرآباد ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی نے تقریر کی - جب آپ تقریر کرنے کے لئے اُٹھے - تو لوگوں نے پُر جوش چیئرز دئے - مہاتما جی نے اپنی تقریر میں کہا - کہ میں لاہور نواسیوں کا اس سواگت کے لئے جو انہوں نے لاہور سٹیشن سے لے کر گورودت بھون تک کیا ہے دھنیہ واد کرتا ہوں - آریہ سماج نے حیدرآباد میں جو ستیاگرہ کیا - اس کی سپھلتا کی بڑی وجہ تو آریہ جاتی کی قربانیاں ہی ہیں - لیکن اس کامیابی کی ایک اور بڑی وجہ ستیاگرہ کا اہنساتمک ہونا تھا - ہمارے ستیاگرہیوں نے باوجود اشتعال اور طرح طرح کی تکالیف کے اہنسا کو ہاتھ سے نہ چھوڑا - سرکار کی مصیبتیں جھیلیں - لیکن اپنے نیموں کو ہاتھ سے نہ چھوڑا - آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی - کہ ہمارے تمام ستیاگرہیوں نے جیلوں میں پورے طور پر سچے ستیاگرہیوں کی طرح رہ کر ریاست حیدرآباد کے جیل افسروں سے بھی خراج تحسین حاصل کیا - آریہ ستیاگرہیوں نے ڈسپلن تیاگ اور قربانی کا جو ثبوت دیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے - اس سے پہلے بھی ریاست حیدرآباد میں ستیاگرہ ہوئے تھے - لیکن ستیاگرہیوں کی کمزوریوں کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے ؛

ستیاگرہ کیوں کرنا پڑا ؟

آپ سب لوگ جانتے ہیں - کہ آریہ سماج نے مجبور ہو کر حیدرآباد میں ستیہ آگرہ شروع کیا تھا - دربار تک اپنی شکایات پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی - لیکن حیدرآباد کے کرمچاری ہماری شکایات پر غور کرنے کیلئے تیار نہ ہوئے - جب کوئی چارہ کارگر نہ ہوا تو ہمیں یہ آخری ہتھیار استعمال کرنا پڑا - چنانچہ یہ تحریک روز بروز زور پکڑتی گئی - ہمارے مطالبات حق بجانب تھے - یہی وجہ تھی - کہ ہمیں ساری دُنیا کی اخلاقی حمائت حاصل تھی" ؛

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے اعداد وشمار بتائے - کہ کس طرح ایک ڈکٹیٹر کے بعد دوسرے ڈکٹیٹر کے ساتھ ستیاگرہیوں کی زیادہ تعداد گرفتار ہوتی رہی - آخر جب حیدرآباد کے بیرسٹر ونائیک راؤ کو ڈکٹیٹر نامزد کیا گیا - تو ان کے ساتھ تیرہ سو ستیاگرہی جن میں سے بیشتر حیدرآباد کے ہی تھے ستیاگرہ کرنے کے لئے مرکزوں میں جا پہنچے ؛

یہ دیکھ کر دربار گھبرا اُٹھا - اور آخر اُسے اصلاحات کا اعلان کرنا پڑا - اور آریہ سماج کے مطالبات منظور کر لئے گئے - یاد رہے کہ ہم نے تحریک کو شروع کرنے سے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا - کہ ہمارا ستیاگرہ نہ حضور نظام کے خلاف ہے - نہ ہی ان کے خاندان کے خلاف اور نہ ہی اسلام کے خلاف - بلکہ اس کا مقصد دھرم پرچار میں رکاوٹوں کو دُور کرنا تھا - چنانچہ اصلاحات کے اعلان کے بعد مذہبی آزادی پر پابندیوں کے سلسلہ میں بھی دربار نے اپنی پوزیشن واضح کر دی - چنانچہ آج آریہ سماج کے دھرم یدھ نے حیدرآباد کے تمام لوگوں کو دھارمک آزادی لے دی ہے - اس کامیابی کی وجہ صرف ان لوگوں کی ہی قربانیاں نہیں ہے - جو جیلوں میں تھے - بلکہ وہ بھی ہمارے دھنیہ واد کے پاتر ہیں - جنہوں نے باہر رہ کر دھرم یدھ کو کامیابی سے چلایا - جیسا کہ ہم کامیابی کا منہ دیکھ سکے - اس لئے میں ڈکٹیٹروں کی طرف سے ان بھائیوں کا بھی ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں - علاوہ ازیں آریہ جاتی کا بچہ بچہ ہمارے شکریہ کا مستحق ہے - جنہوں نے حتی المقدور کسی نے دھن سے - کسی نے اخلاقی حمائت سے اور کسی نے کسی اور طرح اس ستیاگرہ کی امداد کی - یہ سب ہندو جنتا کی نہاجنی کی بدولت ہے - کہ یہ ستیاگرہ اتنی جلدی کامیاب ہوا ہے - اس جلسہ کے پوجیہ سبھاپتی نے جیل سے باہر رہ کر جس طریقہ سے ستیاگرہ کی مدد کی ہے - اس کے لئے وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں ؛

کام شروع ہوا ہے

لیکن آپ یہ مت سمجھیں - کہ ریاست حیدرآباد میں ہمارا کام ختم ہو گیا ہے - برعکس اس کے ہمارے کام کا آغاز ہوا ہے - ابھی تو ہم نے جنگل کو صاف کیا ہے - اب ہمیں تعمیری کام

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

مہاتما نارائن سوامی کی تقریر

بقیہ صفحہ ۱۵

اور دھرم پرچار کی طرف توجہ کرنا ہوگا۔ دھرم پرچار کے لئے اپدیشک رکھے جائیں گے۔ سکول کھولے جائیں گے۔ حیدرآباد کے ہندوؤں کی تعلیمی حالت بہت بری ہے۔ ہمیں انہیں اونچا اٹھانا ہے۔ اس سلسلہ میں جو رکاوٹیں تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔ اب ہم اس کام کی طرف پوری توجہ دے سکتے ہیں۔ یہ کام ایک دو دن کا نہیں ہے۔ بلکہ اس میں کئی سال لگیں گے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ لوگ جس پرکار ستیہ آگرہ کے دنوں میں ہماری امداد کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی ہماری امداد کریں گے۔ دیئے پرابہت کرنا یا کوئی حق حاصل کرنا معمولی بات ہے۔ لیکن اسے استعمال کرنا مشکل بات ہے۔ اب آریہ سماج کو اس طرف توجہ دینی ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ بدستور آریہ سماج کی سیوا کرتے جائیں گے۔

شری کنور چاند کرن شاردا کی تقریر

شری کنور چاند کرن جی شاردا نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج جس شان سے اہل لاہور نے ہمارا استقبال کیا ہے۔ اس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔ لیکن آج آپ وجے کی خوشی میں ان ۲۱ ویروں کو نہ بھول جائیے۔ جو جیلوں میں شہید ہو گئے۔ دراصل ہمیں فتح ان شہیدوں کی شہادت سے ہوئی ہے آپ ان لوگوں کو نہ بھولیں۔ انٹرنیشنل آرین لیگ ان لوگوں کو نہیں بھولی ہے۔ اور اس نے سب سے پہلے ان ویروں کے متعلق ہی ریزولیوشن پاس کیا تھا۔

ضرورت ہے

ایک آریہ کنیا عمر ۱۵ سالہ کیلئے جو معمولی لکھی پڑھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہے۔ ایک آریہ یوگیہ ور کی جو برسر روزگار اور سدا چاری ہو خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:۔

نمبر ۱۱۵۔ معرفت "پرکاش" لاہور

مہاشہ کرشن جی کی تقریر بقیہ مضمون صفحہ ۱۴

بقیہ مضمون صفحہ ۱۴

پیچھے سے برقندار آتا ہے۔ اور اسے دھکا دے دیتا ہے۔ ستیاگرہی پتھر کے نیچے یا اوپر اوندھے منہ گر پڑتا ہے۔ اور زخمی ہو جاتا ہے۔ کئی ستیاگرہیوں کو بیدوں کی سزا بھی ملتی تھی۔ اورنگ آباد جیل میں چند ستیاگرہیوں کو ۲۰-۲۰ بید کی سزا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے سوامی پرمانند کو پیش کیا گیا۔ جب آپ کو بید لگنے لگے۔ تو آپ نے بلند آواز میں گائتری کا پاٹھ کرنا آرمبھ کر دیا۔ اور تین بید کھانے پر پاٹھ ختم کر دیا۔ اور بیس بید ختم ہونے تک ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند کی جے کے نعرے لگاتے رہے۔

پھر سوامی وچارانند کی باری آئی۔ انہوں نے بھی بیس بید کھائے۔ لیکن منہ سے ایک لفظ نہ نکالا۔

پھر مہاشہ ہربنس لال سیلانی کا نمبر آیا۔ وہ ہر بید پر "تیری اوم" کہتے تھے۔ یہ جیل تین چار سو سال کی پرانی ہے۔ اس کا فرش کچا تھا۔ اس لئے اکثر اوقات سانپ۔ بچھو اور کنکھجورے نکلتے رہتے تھے۔ بچھوؤں نے چند اشخاص کو کاٹا۔ لیکن خوش قسمتی کا مقام ہے۔ کہ سانپ نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا۔

آریوں کی کامیابی

بہر حال ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ غیر معمولی ہے۔ اس کا سہرا صرف آریہ سماج پر نہیں۔ بلکہ ساری آریہ جاتی کے سر ہے۔ میرے جتھے میں سکھ بھی تھے۔ سناتنی بھی تھے۔ اور آریہ سماجی بھی۔ کانگریس کے ستیاگرہ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ہندو محاذ پر ستیاگرہ ہوا ہے۔ اس میں ہندوؤں کی تمام جاتیاں شامل ہوئیں۔ اور انہوں نے ہندو قوم کی بہبودی کیلئے قربانیاں کیں۔

کامیابی پر اترانا نہیں چاہیئے

بہر حال ہمیں اس کامیابی پر اترانا نہیں چاہیئے۔ ہمیں کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ بلکہ اس موقعہ پر ہمیں انکسار سے کام لینا چاہیئے۔ اور جھک جانا چاہیئے ہمیں جارحانہ طریقوں سے پرچار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ پریم کے طریقہ سے۔ اصل کام تو ابھی شروع ہی ہوا ہے۔

پروگرام تیار ہو سکتا ہے۔ اور مزید روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ شولاپور میں آریہ کالج کھولنے کا تو فیصلہ پہلے ہو ہی چکا ہے۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شہر حیدرآباد میں ایک آریہ ہائی سکول کھولا جائے۔ اس کے لئے ہمارے آنریبل ڈاکٹر شری ونائیک راؤ نے تین ہزار کی مالیت کی زمین دے دی ہے۔ اور اس کے علاوہ بیس ہزار روپیہ نقد اپنے پاس سے اور اپنے رشتہ داروں سے لے کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

علاوہ ازیں سارودیشک سبھا نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں ایک اپدیشک ودیالیہ قائم کیا جائے۔ یہ کام اب آپ کے سامنے ہے۔ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا آپ کا فرض ہے۔ ہم ریاست حیدرآباد کے مشکور ہیں۔ کہ اس نے ہمارے معقول مطالبات کو مان لیا ہے۔ آخر میں مہاشہ جی نے بتلایا۔ کہ اس اندولن میں آریہ سماج نے اپنی شکتی کا احساس کر لیا ہے۔ لیکن ابھی اس شکتی کو ایک جگہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس خوشی کے اوسر پر ہمیں پرماتما کا دھنیہ واد کرنا [illegible]

حیدرآباد ستیاگرہ کا اتہاس

پیشگی آرڈر بھیجنے والوں کو لاگت دام پر

آریہ سماج کے ہی نہیں ساری دنیا کے اتہاس میں حیدرآباد ستیاگرہ یدھ ایک عجیب و غریب یدھ ہے۔ جس میں ایک بہت بڑی طاقت ور ریاست سے تیاگی تپسوی ویر آریوں نے اپنے تیاگ اور تپوبل کے ذریعہ بغیر کسی ہتھیار کو کام میں لائے صرف اہنساتمک سنگرام کو کام میں لا کر ساری رعایا کے بہت عرصہ سے چھنے ہوئے دھارمک ادھیکاروں کو حاصل کیا ہے۔ یہ اتہاس بہت ہی رومانچکاری ہے۔ حیدرآباد کے رومانچکاری واقعات کی مرم بھیدی کتھائیں اور جیلوں کی کڑی سے کڑی سزاؤں کے سچے دستچتر کھینچے جا گئے۔ حالات اس میں بغیر کسی رورعایت و پکشپات کے دیئے جاویں گے۔

ساری آریہ و ہندو سنستھاؤں و آریہ سماجوں جنہوں نے اس ستیاگرہ میں بھاگ لیا ہے کے حالات مع تصویروں کے ہوں گے۔ قریباً تین سو صفحے اور درجنوں بلاک اس میں ہوں گے۔ قیمت قریب قریب لاگت کے برابر رکھی جاویگی۔ صرف اتنی ہی تعداد میں یہ اتہاس چھاپا جاوے گا جتنے کہ پہلے آرڈر آ جاویں گے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کی کم میں پچیس ہزار کاپیاں چھاپ کر سارے بھارت ورش میں اس کا پرچار کریں۔ اپنے آرڈر جلد روانہ کریں۔

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل (لمیٹڈ) اجمیر

آریہ سماجیں نوٹ کریں۔ آج ہی منگا لیجئے

حیدرآباد کا اتہاس

پرسدھ وچارک شری سیوک جی کی لیکھنی سے پھڑکتی ہوئی بھاشا میں لکھا ہوا حیدرآباد کا اتہاس آریہ ہندوؤں کو سپھورتی دلانے والا ہے۔ اس میں نظام سرکار کی طرف سے لگائی گئی پابندیاں اور دھارمک مندروں کے حالات اور ستیاگرہ کا مکمل اتہاس آدی انیک وشے ہیں۔ [illegible] پیکنگ کا مول کیول ۱۲ رہا ہے۔ ۵ کے ٹکٹ [illegible] میں بھیجکر آج ہی منگا لیجئے۔ تھوک لینے پر ۲۵ [illegible] کمیشن دیا جاتا ہے۔ آریہ سماجیں تھوک منگا [illegible] اس کی ایک ایک پرتی ہر ہندو گھر میں [illegible] دیویں۔

مینیجر: ورت آشرم - اجمیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ڈکٹیٹروں کے اعزاز میں پارٹی
ڈیڑھ ہزار مہمان شریک ہوئے

(لاہور ۲۶- اگست) آج شام کے
پانچ بجے آریہ ڈکٹیٹروں و دیگر آریہ
ستیاگرہیوں کے اعزاز میں ڈی۔ اے
وی ہائی گراؤنڈ ہوسٹل میں ایک شاندار گارڈن
پارٹی دی گئی جس میں ڈیڑھ ہزار سے زائد
شریک ہوئے۔ دیویاں بھی کافی تعداد
میں اس دعوت کے متعلق ایک خاص
بات یہ تھی کہ کرسیوں اور میزوں کا انتظام
نہ تھا بلکہ تمام مہمانوں کے دریوں اور چادروں
پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔
سرکردہ اصحاب میں سے جو اس پارٹی میں
شریک ہوئے مندرجہ ذیل کے نام قابل
ذکر ہیں:۔
سوامی ستیانند جی۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔
مہاشہ کرشن جی۔ مہاشہ خوشحال چند جی۔ پنڈت
... جی (امرت دھارا) رائے بہادر
... داس۔ ڈاکٹر بھگت رام کھنہ۔ ماسٹر
... رام بال پربستھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا
... پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی انترنگ
سبھا کے ممبر۔ آریہ اپدیشک صاحبان۔
... مقامی آریہ سماجوں کے پردھان و
... اور باہر کے کئی آریہ سماجی اصحاب
... مختلف اخبارات کے نمائندے۔
... دھرمی و سکھ اصحاب بھی شریک
... جن میں ڈاکٹر رندھیر سنگھ ایم۔ ڈی
... رام سیوک۔ لالہ کندن لال لانبہ۔
... کندن لال درج وغیرہ کے نام
قابل ذکر ہیں۔

اوم پتاکا لہرانے کی رسم

۲۲- اگست کو ہوان ہون اور یگیہ
... ہزاروں نرناریوں کی اپستھتی
... ستیاگرہ کے پرتھم ڈکٹیٹر شری
... نارائن سوامی جی نے اوم کا جھنڈا
... کی رسم ادا کی۔
... درشیہ دیکھنے یوگیہ تھا۔
... لہراتا ہوا جھنڈا حیدرآباد میں
... کی وجے کا سندیش دے رہا
...
... پر جھنڈا لہرانے کے اوسر پر گایا جانے
... معرسوروں میں گایا گیا۔ اور مہاتما جی نے
... منوہر بھاشن دیا۔

۳ ستمبر کو تمام آریہ سماجیں "ودھائی دوس" منائیں

(دہلی ۲۵- اگست) انٹرنیشنل آرین لیگ کی طرف سے ہندوستان ...... اور ہندوستان سے باہر کی تمام آریہ سماجوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ حیدرآباد میں آریہ سماج کے دھرم یدھ کی نروگھن سماپتی کے سلسلہ میں ۳- ستمبر کو ودھائی دوس منایا جائے۔ اس موقعہ پر تمام آریہ سماجیں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق عمل کریں:۔ (۱) آریہ سماج مندروں میں یگیہ ہوں (۲) آریہ ستیاگرہ میں حصہ لینے والے ویروں کو ودھائی کا ریزولیوشن پاس کیا جائے۔ (۳) انٹرنیشنل آرین لیگ کا اعلان پڑھا جائے۔ اور حیدرآباد میں آریہ سماج کے آئندہ کام کے لئے فنڈ کی اپیل کی جائے۔

دو اور ستیاگرہی چل بسے!

مہاشہ مدن سنگھ جی (دہلی ۲۵- اگست) سہارنپور کا ایک ستیاگرہی مدن سنگھ وارنگل جیل میں بعارضہ نمونیا بیمار تھا۔ اطلاع ملی ہے کہ اس کی مرتیو ہو گئی ہے۔ حیدرآباد کے دھرم یدھ کے سلسلہ میں یہ ۲۱ ویں آہوتی ہے۔

لالہ رتی رام (سانپلہ ۲۵- اگست) ابھی پرسوں ہی لالہ رتی رام حیدرآباد سے رہا ہو کر بیماری کی حالت میں یہاں پہنچے تھے۔ آپ میں بہت بولنے کی طاقت نہ تھی۔ صرف ہاتھ جوڑ کر ہی سب بھائیوں کو نمستے کا جواب دیتے تھے۔ آپ کا جلوس ۲۲ بیلوں کی گاڑی میں نہایت شان سے نکالا گیا تھا۔ سب کام نہایت خوشی خوشی سرانجام پا گیا۔ مگر لالہ رتی رام کو دوپہر کے بعد تکلیف بڑھ گئی۔ اور رات کو تکلیف اور بھی زیادہ ہو گئی۔ ساری رات نہایت تکلیف کے ساتھ گذاری۔ کل دوپہر کے وقت تکلیف اور بھی زیادہ ہو گئی۔ اور علاج معالجہ کے باوجود حالت نہ سدھر سکی۔ ٹھیک ۵ بجے لالہ جی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔
ستیاگرہ سمتی کے ہندو نمائندگان اور منڈی بازار کے تین چار صد اصحاب ارتھی کے ساتھ تھے۔ اور شوگیہ کے ساتھ گہری عقیدت کا اظہار کر رہے تھے۔ کل ملتی خوشی و جے دوس منانے میں ہوئی آج امر شہید لالہ رتی رام کے دیہانت پر اس سے کہیں زیادہ رنج کا اظہار ہوا۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سب ودیارتھیوں کے حیدرآباد ستیاگرہ میں چلے جانے کی وجہ سے ودیالیہ کچھ عرصہ کیلئے بند کر دیا گیا تھا۔ اب ودیالیہ میں ۱۸ ستمبر سے پھر پڑھائی شروع ہو گی۔ جو ودیارتھی جیلوں سے چھوٹ کر اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں۔ انہیں پڑھائی کے دن سے دو تین دن پہلے ہی ودیالیہ میں پہنچ جانا چاہیئے (آچاریہ)

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی کھانے کی تاریخ ۲۸- اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز سنیچروار مطابق ۱۲- کارتک سمت ۱۹۹۶ بکرم ہے۔ دسہرہ سے پہلے منگوا لیں۔ ورنہ اگلے سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔ (۱) حاملہ مستورات کے لئے دوائی کا استعمال منع ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (۱۴ر) علاوہ محصولڈاک (۲) دوائی ۲۸- ستمبر ۱۹۳۹ء سے روانہ ہونی شروع ہو گی۔ المشتہر

ماسٹر رام بھیجال نیشنل ہائی سکول ۔ شہر پشاور

امر سر میں مہاشہ کرشن کا سواگت

آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کو ستیاگرہ کی کامیابی پر ودھائی دینے کیلئے ۲۹- اگست کو صبح ۷½ بجے ایک بھاری پبلک جلسہ سوامی ستیانند جی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہاشہ جی ۸½ بجے مسٹر بالی اور ماسٹر گوردھن رام کے ہمراہ تشریف لائے۔ نیشنل دل والوں نے گارڈ آف آنر دیا۔ اور بینڈ باجہ کے ساتھ آپ کا سواگت کیا گیا۔ پنڈال میں قدم رکھتے ہی آسمان "ویدک دھرم کی جے" اور "مہاشہ کرشن کی جے" کے نعروں سے گونج اٹھا۔
سوامی جی نے اپنی ابتدائی تقریر میں مہاشہ جی کو ودھائی دی۔ اس کے بعد کیپٹن کیشب چندر جی پردھان سماج نے ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد ماسٹر تارا سنگھ نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں آریہ سماج کو اس کی کامیابی پر مبارکباد دی گئی۔ اور اسے خراج تحسین ادا کیا گیا۔ اس کے بعد سردار البیلا سنگھ۔ لالہ کنج بہاری لال۔ گیانی کرتار سنگھ اور پنڈت رلیا رام نے اپنی اپنی شردھانجلیاں پیش کیں۔ ازاں بعد استری سماج لارنس روڈ کیطرف سے مہاشہ جی کی سیوا میں ایک انگوٹھی اور شال کا جوڑا بھینٹ کیا گیا۔ اس کے بعد مہاشہ جی نے "ویدک دھرم کی جے" کے نعروں کے درمیان اپنا بھاشن آرنبھ کیا۔ جس میں آپ نے ستیاگرہ کی کامیابی پر روشنی ڈالی۔ اور جیلوں کے دلچسپ حالات بیان کئے۔
جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔

آریہ سماجوں کو اوپدیشک سوچنا

پنڈت ماتھر شرما جی جو اپدیشک جی آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے پرچار کے لئے حیدرآباد کے گرد و نواح میں گئے تھے۔ وجے پراپت ہونے پر لدھیانہ تشریف لے آئے ہیں۔ اور آریہ سماج لدھیانہ کو اپنے پرچار سے لابھ پہنچا رہے ہیں۔ جو آریہ سماجیں پرچار کے لئے انہیں بلانا چاہیں۔ وہ پنڈت ماتھر شرما۔ معرفت سیکرٹری آریہ سماج لدھیانہ ان سے خط و کتابت کریں۔
(الہتو رام منیجر۔ لدھیانہ)

اگلے انک میں
ساماجک سماچار پرکاشت ہوں گے۔ (منیجر)

حیدرآباد وِدھائی دوس

ساروِدیشک سبھا کی آگیا انوسار پنجاب کی آریہ سماجوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۱۰ ستمبر کا دن "ودھائی دوس" مقرر کیا گیا ہے ۔ اس دن حیدرآباد ستیاگرہ سنگرام کے سپھلتا پوروک سماپت ہونے پر پرماتما کا دھنیہ واد کرنا چاہیئے۔ اور کاریہ کرتاؤں کو ودھائی دینی چاہیئے۔ اس دن مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل کرنا چاہیئے:۔

پراتہ:۔ سب سماجوں میں برہد ہون یگیہ کئے جاویں۔ اوم کی پتاکا ہر ایک آریہ بھائی کے گھر لہرائی جاوے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل پرستاؤ سویکار کریں:۔

(۱) (الف) دھارمک اور سنسکرتک مانگوں کے لئے آریہ سماج نے حیدرآباد میں جو ستیاگرہ شروع کیا تھا۔ اس کی کامیابی پر یہ سماج پرم پتا پرماتما کے پرتی ونیت بھاؤ میں کرتگیتا پرگٹ کرتا ہے۔

(ب) جو ویر اس دھرم یدھ میں بلیدان ہو کر سدگتی کو پراپت ہوئے ہیں۔ ان کے پرتی یہ آریہ سماج پوجا اور شردھا کے بھاؤ پرگٹ کرتا ہے۔

(ج) پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج تتھا انیہ سروادھیکاری مہودیوں کے پرتی یہ سماج کرتگیتا پرگٹ کرتا ہے۔ تتھا ہزاروں ویر ستیاگرہیوں کو ان کے تیاگ اور ویرتا پر ودھائی دیتا ہے۔

(۲) یہ آریہ سماج اپنی شرومنی سبھا ساروِدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی اپنی اٹوٹ بھگتی پردرشت کرتا ہے۔ اور یہ ادگھوشت کرتا ہے۔ کہ اس کے سنگٹھن کو مضبوط بنانے اور قائم رکھنے میں ہمیشہ اُدیت رہے گا۔ رات کو دیپ مالا کی جاوے۔ وراٹ سبھا کی جاوے۔ اس میں ستیاگرہ آریہ ویروں وشیشتے داروں کا سواگت کیا جاوے۔ اور پردھان ساروِدیشک سبھا کا سندیش سنایا جاوے۔

(.... بھیم سین منتری۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

لالہ نور جہاں دت جی کے پرشارتھ سے لارنس روڈ آریہ سماج کو مندر کے لئے مکان خریدنے اور حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ میں کافی دھن پراپت ہوا ہے۔ اس سمبندھ میں ان کا پرشن سراہنیہ ہے۔ (منتری)

وِدھائی دوس پر پردھان ساروِدیشک سبھا کا سندیش

حیدرآباد میں دھارمک اور سنسکرتک مانگوں کے لئے جو ستیاگرہ ہم نے شروع کیا تھا۔ وہ پرم پتا پرماتما کی اپار کرپا اور مہرشی کے پرتاپ سے سپھل ہوا۔ اس سپھلتا کا کارن ہمارے اُدیشیہ کی سپشٹتا۔ وشدھ دھارمکتا۔ ہمارے بلیدان کی پوترتا اور سنیہ تتھا آہنسا کے مارگ کا اولمبن ہے۔

اس دھرم یدھ میں ہمارے جو ویر بلی ہوئے ہیں۔ انہیں آریہ سماج کبھی نہیں بھول سکتا۔ ان کے پرتی میں سارے آریہ جگت کی طرف سے شردھانجلی بھینٹ کرتا ہوں۔

پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج تتھا انیہ سروادھیکاری سجنوں کا نیز تو ہمارے ہزاروں ویر ستیاگرہیوں کا تیاگ آریہ سماج کے اتہاس میں چرسمرنیہ رہے گا۔ ساروِدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو سمپورن آریہ جگت ہندو۔ سکھ۔ جین بھائیوں کا جو سہیوگ حاصل ہوا ہے۔ اس کے لئے میں ان سب کو دھنیہ واد دیتا ہوں۔

بھارت ورش کے سب آریہ سماجوں نے اس وقت جس انوشاسن بھاؤنا کا پریچے دیا ہے۔ وہ وشیش اُلیکھنیہ ہے۔ اسی سمست بلیدان کو ہم تبھی پورن چرتارتھ کر سکتے ہیں۔ جب ہم دنیا کی ساری آریہ سماجوں کو (اپنی اپنی پرتی ندھیوں کے ذریعہ) شرومنی سنستھا ساروِدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ اوچل بھگتی اور پریم سوتر میں باندھ سکیں گے۔

ہمارے سنگٹھن کے اس پردرشن سے سمست آریہ ہندو جگت کی جو امیدیں ہماری طرف ہو گئی ہیں۔ اسے بھی ہم نہیں بھول سکتے۔ ان کے دھارمک سنسکرتک ادھیکاروں کی رکھشا کی خاص ذمہ داری ہمارے سر پر ہو گئی ہے۔ اس کے یوگیہ ہم تبھی ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارا سنگٹھن مضبوط اور مکمل ہو۔ ہم کلہ۔ دویش۔ ایرشا وغیرہ دوشنوں سے رہت ہونے کا نتیہ یتن کرتے رہیں۔

ستیاگرہ کی کامیابی پر ودھائی دیتے ہوئے میں آپ سے آگرہ کروں گا۔ کہ اپنی اٹوٹ بھگتی ساروِدیشک سبھا کو آگے بھی سرپرد ہو دان کرتے رہیں۔ تاکہ وہ اُتروتر شکتی شالی بنے۔

آخر میں میں کہوں گا۔ کہ انیہ دھرم اولمبیوں کے ساتھ ہمارا ویوہار پریم کا ہی رہنا چاہیئے۔ اس ودھائی کا موقعہ ملنے پر میں پرم پتا پرماتما کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔

(گھنشیام سنگھ گپت پردھان)

شوک سماچار

ہم نے مندرجہ ذیل شوک سماچار بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ سنے ہیں۔

(۱) پنڈت ہرچند شرما آف کریہ ورڈ سپیری ڈیڑھ ماہ کی لمبی بیماری کے بعد ... ہو گئی ہے۔

(۲) لالہ چندراس پوری ایڈووکیٹ ... شہر کے انتم پربھو بھگت پتا کا دیہانت ہو گیا ہے۔

(۳) چک جھمرہ کے مہاشہ بوڑی رام جی کا ہونہار نوجوان پتر داغ مفارقت ... گیا ہے۔

(۴) پرتاپ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ... ہر دیال شاد کا سوا سال کا لڑکا ان سے ... کے لئے جدا ہو گیا ہے۔

پرماتما سورگیہ جیوں کو سدگتی اور ... کے سمبندھیوں کو دھیریہ دشانتی دیں۔ ... ان سے ان صدموں میں دلی ہمدردی ہے۔

(ادھیر)

سُدھار (بقیہ صفحہ ۱۰)

"ہاں۔ یہ تو ٹھیک ہے"۔ ... کے سالے نے اپنی بہن کو خوب ... نے کہا ... "تم گھر کی بڑی ہو۔ تم سے ... بھی شکایت نہ ہونی چاہیئے۔ یہ ... کی بات ہے۔ کہ صرف تم دونوں کے ... سکنے کے باعث یہ سب کچھ ہو رہا ہے ... بڑی بدلی۔ خیر جو ہوا سو ہوا ... بدی پہلے کی طرح ہو جائے تو ... وشواس دلاتی ہوں۔ کہ ایسا کبھی نہ ... بڑی بہو کے بھائی نے یہ بات ... لال سے کہی۔ بابو صاحب نے کہا ... ایسے وشواس نہیں کر سکتا۔ پہلے ... ایک کاغذ پر لکھ کر دیں۔ اور ... ادہر ان کے پتی گواہی ڈالیں ... یہ سویکار کر لیا اور لکھ کر دے دیا ... اب آج کل بابو کشوری لال کے گھر ... سب کام ٹھیک طرح سے چلتا ... کبھی جی ہاں وہی پکاتی ہے۔ اور باقی ... کام دونوں مل کر کرتی ہیں۔ بدی کبھی ... جھگڑا ہو جائے۔ تو بابو جی سے ... لیتی ہیں۔ اپنے دوپتا ساد ... نہیں۔ کہ اپنے پتی سے ایک دوسرے ... شکایت کریں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

وچتر وشو

بیکاری کا علاج

...ہندستان نے بے کاری کو دُور کرنے ... نے ایک دلچسپ سکیم بنائی ہے۔ ... لاکھ اشخاص جو اس وقت بیکار ... انہیں کنیڈا لاکھوں مربع میل وسیع ... میں آباد ہونے کے لئے بھیجد یا ... تاکہ کاشتکاری سے گذارہ کر ... ہیں۔

امریکہ کے کتّے

... ظاہر ہے۔ کہ ۳۱ - مارچ کو ... ہونے والی ششماہی میں امریکہ میں ... کی تعداد ۲۵ کروڑ تھی۔ نیویارک ... ان کی تعداد ۲۵ لاکھ اور کیلے فورنیا ... ۳۵ لاکھ ہے۔ گذشتہ سال ۲ اکروڑ ... کی رقم کتوں کی خوراک پر خرچ ہوئی ... گذشتہ سال تیس لاکھ کتے فروخت ... ہیں۔

طرح طرح کے بیمے

لنڈن میں ایک انشورنس کمپنی بارش ... کے لئے چیزوں کا بیمہ بھی ... محکمہ تونج کی طرف سے نوجیول ... کا بیمہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بارش ... خراب نہ ہوں - اب لنڈن ... ایک کسان نے اپنے کھیت میں ... ایک تالاب کا بیمہ کرایا ہے۔ کہ ... خشک نہ ہو۔

لکڑی کی گھڑی

... میں ایک گھڑی تیار کی گئی ہے۔ ... ہر ایک پرزہ لکڑی کا ہے۔ اس ... ڈائل ہیں۔ جن میں دُنیا کے ... مشہور شہروں کا وقت بتلایا جاتا ... معلوم ہوا ہے۔ کہ اس گھڑی کے ... میں ۲۳ برس فرح ہوئے ہیں۔

... سو منزلہ مکان

... کین نامی ایک تاجر نے ایک ایسی ... تیار کی ہے۔ جس کی دو سو منزلیں

آپنے دیش کی بات

(گذشتہ سے آگے)

پراچین بھارت میں پارچہ بافی

مسٹر بیکن نے اپنی کتاب تاریخ سوتی پارچہ بافی مطبوعہ ۱۸۴۵ء کے صفحہ ۵۶ پر لکھا ہے:۔

"جدید فیکٹریوں کی پیچیدہ مشینوں کے مقابلہ میں ہندوستان میں کپڑا بُننے والوں کے آلات پارچہ بافی نہایت سادہ اور بھونڈے ہوتے تھے۔ لیکن جو کپڑا وہ تیار کرتے ہیں وہ انسانی دستکاری نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کپڑے پریوں یا کیڑے مکوڑوں نے تیار کئے ہیں۔ اور اب بھی مانچسٹر کی اعلےٰ درجہ کی فیکٹریوں میں تیار کئے ہوئے کپڑے سے ہندوستان کا بنا ہوُا کپڑا کہیں زیادہ قابل قدر سمجھا جاتا ہے"۔

کپتان الگزنڈر ہملٹن نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"ہندوستان میں بکثرت عمدہ سے عمدہ کپڑا ایسا ملتا تھا۔ جس کی مثال یوروپ میں ملنی دشوار تھی۔ اور یہاں روئی کا ایسا کپڑا بُنا جاتا ہے۔ جو بہت باریک اور ملائم ہوتا ہے اور اس قدر پائیدار۔ کہ یوروپ کے لوگوں نے کبھی استعمال نہیں کیا"۔

اپنے سفر نامہ میں کپتان صاحب نے ایک دوسری جگہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"ہندوستان کا کپڑا ایسا عمدہ ہوتا تھا۔ کہ اس کی مانگ نہ صرف ولایت میں تھی۔ بلکہ ایسے مقامات پر بھی تھی مثلاً پیگو اور سماٹرا وغیرہ"۔

سر ولیم ڈگبی آئی۔ سی۔ ایف ممبر پارلیمنٹ نے پراسپرس برٹش انڈیا میں مسٹر روکروڈ کا ایک قول نقل کیا ہے:۔ "ہنر کی بہت سی شاخوں میں ہندوستان کے جوہر کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اس کی ململ۔ شال۔ زرنگار۔ ریشم اور صدمال وغیرہ کی کاریگری کے نمونے آ بسے ہیں۔ کہ اب تک برطانوی کاریگر ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں"۔ (باقی آئندہ)

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور پھُلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کار آمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دُور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سُرخی۔ پھُلی۔ جھِلی اور کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت فی شیشی (عہ) ڈاکخرچ (۸؍)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:۔ بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما میڈیکل سٹورز لنبت روڈ

امرت سر:۔ شری گنگا رام انگریزی دوا فروش۔

پتہ:۔ گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

سائینس کی رفتار ترقی

کھوپڑیاں بتاتی ہیں

آج کل کے مہذب انسان زمانہ قدیم کے انسانوں سے زیادہ تندرست ہیں۔ آجکل کے نوجوانوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اکثر بوڑھے کہا کرتے ہیں۔ کہ زیادہ دُور کیوں جائیے۔ ہمیں لوگ اپنی جوانی میں مائی کے لال تھے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ بڈھوں کی بات غلط ہے۔ لیکن سائنسدانوں نے کھوپڑیوں کی جانچ کر کے جو پتہ چلایا ہے وہ یہی ہے۔ کہ ہم لوگ زیادہ تندرست ہیں۔

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر کراگ مین نے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ لوگوں کا یہ خیال کہ پرانے لوگوں کو امراض لاحق نہیں ہوتے تھے۔ محض خیال ہی خیال ہے۔ انہوں نے جہاں کہیں بھی ممکن ہوسکا ہے۔ امریکہ کے قدیم باشندگان کی کھوپڑیوں و ہڈیوں کی جانچ کی ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ان کی زندگی کا اوسط محض ۳۵ سال تھا۔ نیز ان کو مختلف اقسام کے امراض پھیلنے کا ثبوت ملا۔ جن کو ہم لوگ موجودہ زمانہ کے بتلاتے ہیں۔ ایسا بھی پتہ چلا کہ ہڈیوں کے ٹوٹنے پر لوگ ان دنوں چیرا پھاڑی کرتے تھے۔ کھوپڑی میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ہڈی کاٹ کر لگا دی گئی ہے۔ کم سے کم ۵ کھوپڑیاں ایسی دستیاب ہوئیں جن کی کٹی ہوئی ہڈیاں دوبارہ بھر دی گئی تھیں۔

زلزلہ کا آنا پہلے ہی معلوم ہوسکتا ہے

ابھی تک تو مشین کے ذریعہ صرف یہی پتہ چلتا تھا۔ کہ فلاں جانب کہیں زمین ہلی ہے۔ مگر اب یہ بھی پتہ چلے گا۔ کہ زمین ابھی ہلی تو نہیں ہے۔ مگر ہلنے والی ہے۔ ایک نئے آلہ کے ذریعہ ہزاروں میل کے فاصلہ تک کے زلزلے اور ٹوٹ پھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے۔ لیکن یہ آلہ زمین کی اُوپری تہہ کی ہی خبر دیتا ہے۔ اس کے اندر گہرائی میں ہونے والی تبدیلیات کی اطلاع نہیں دیتا۔ نئی مشین زمین کے اندر ہونے والی اُلٹ پھیر اور گڑگڑاہٹ کی آوازوں کو پکڑے گی۔ اور تجربہ سے م

سوا سنگھ رکھشا

ملیریا اور اس سے بچنے کے اُپائے

ملیریا کو روکنے کے اُپائے

ذہن وگیانکوں کا دعوے ہے۔ کہ ملیریا بخار۔ اینوفلیز جاتی کے مچھروں کے بنا کبھی نہیں پھیل سکتا۔ اس لئے مچھروں کا ناش اور ان کے کاٹنے سے اپنے آپ کو سُرکھشت رکھنا ملیریا سے بچنے کا اُپائے ہے۔ پراچین دگیانک مچھر کے وِش کے اتیرکت اجیرن روپ کے بھی وِش جو ملیریا کا کارن مانتے تھے۔ اس لئے اجیرن ارتھات قبض نہ ہونے دینا ملیریا سے بچنے کے لئے اتی آوشیک ہے۔

مچھروں سے بچنے کے اُپائے

مچھر نالی۔ ہودے۔ پوکھر۔ تالاب۔ جھیل سن سڑانے کے استھان۔ دھان کے کھیت دھیمے لائین کے پاس کھدے گڑھے ہوں اور ندیوں کے کنارے کے رُکے پانی میں اپنے انڈے دیتے ہیں۔

اس لئے نالیاں ڈھلوان کی اور پکی بنا دینی چاہئیں۔ تاکہ پانی نہ رکے اور انہیں صاف رکھیں۔ کچے گڑھے اور پوکھروں کو مٹی ڈال کر بند کر دینا چاہیئے۔ ندیوں کے کنارے کھود کر ایک سے کر دینے چاہئیں۔ تاکہ وہاں پر پانی نہ رُکے اور مچھر انڈے نہ دے سکیں۔ جہاں پانی رُکتا ہے وہیں مچھر انڈے دیتا ہے۔ جو جلاشیہ بند نہ کئے جا سکیں۔ ان میں مٹی کا تیل یا پیٹرول ڈال دینا چاہیئے۔ تیل ڈالنا ہو۔ تو ایک لکڑی کے سرے پر ایک کپڑا باندھ کر۔ اسے مٹی کے تیل میں بھگو کر گڑھے کے چاروں طرف گھمانا چاہیئے۔ تاکہ تیل سارے پانی میں پھیل جائے۔

یدی کسی تالاب جھیل آدی بڑے جلاشیہ میں تیل ڈالنا ہو۔ تو ایک رسے کے بیچ میں کپڑا باندھ کر اسے تیل سے تر کریں۔ اور دو آدمی رسے کے ایک ایک سرے کو پکڑ کر جلاشیہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی اور لے جاویں۔ اس پرکار سارے جلاشیہ پر تیل پھیل جائے گا۔ بیچ بیچ میں کپڑے پر تیل ڈالتے رہنا چاہیئے۔ تیس فٹ لمبے تیس فٹ چوڑے جلاشیہ کے لئے ایک چھٹانک مٹی کا تیل کافی ہوتا ہے۔ تیل ہر ساتویں دن ڈالنا چاہیئے۔

چھوٹی چھوٹی مچھلیاں مچھروں کے انڈے و بچوں کو کھا جاتی ہیں۔ اس لئے پیکو اور اکا کی مچھلیاں جو اس کے لئے اُتم سدھ ہو چکی ہیں جلاشیہ میں چھوڑ دینی چاہئیں۔

جلاشیوں میں چاہے وہ گہرے ہوں انکوا مُنفلے "جائینا یا پوپیٹا" نامک پنسپتی لگا دینے سے جلاشیہ مچھروں کے انڈوں بچوں سے رہت ہو جاتے ہیں۔

مکان کے بھیتر یا اس کے آس پاس جو ٹوٹے پھوٹے برتن پڑے ہوں۔ جن میں پانی جمع ہو گیا ہو یا ہو سکتا ہو نشٹ کر دینے چاہئیں۔

مچھر گرمی میں مئی سے اکتوبر تک بہت پھرتیلے رہتے ہیں۔ سردیوں میں سست ہو کر اندھیری کوٹھڑیوں۔ کونوں۔ کچیلوں اور کھدانوں میں چھپ جاتے ہیں۔ گرمی شروع ہوتے ہی لمبی نیند سے پھر جاگ اُٹھتے ہیں۔ اس سمیہ یہ دشیش بھوکے ہوتے ہیں۔ مفش لیشہ اور پکھشیوں کو کاٹتے ہیں۔ اور اپنی سنتتی بڑھانے کے لئے انڈے دیتے ہیں۔ اسی سمیہ سے ان کے ناش کے اُپائے کرنے چاہئیں۔

مچھر پرکاش سے ادھک گھبراتے ہیں۔ اس لئے یہ دن میں اندھیرے استھان الماریوں۔ کونوں۔ شہتیروں۔ گھڑسالوں جھاڑیوں اور گھنے برکھشوں کی چھایا میں جا چھپتے ہیں۔ سوریہ است کے بعد رات ہوتے ہی بھوک شانت کرنے کے لئے وہاں سے باہر نکلتے ہیں۔ پرنتو جب ادھک اندھیرا ہو جاتا ہے۔ تو پھر کمرے میں لوٹ آتے ہیں۔ پھر پراتہ کال پو پھٹنے سے پہلے اُٹھتے ہیں۔ اس لئے سوریہ چھپنے کے سمیہ کمرے کی چکیں اور پردے اٹھا دینے چاہئیں۔ اور تھوڑی دیر بعد انہیں پھر گرا دینا چاہیئے۔ ملیریا سے پیڑت استھانوں میں سادتری کو جانا اور رسنا خطرے سے خالی نہیں۔ کیوں مچھر راتری کو کاٹتے ہیں۔ اس لئے ملیریا یا پرودک راتری ادھک ہوتا ہے۔

مچھر تیز وایو کو سہن نہیں کر سکتے استھان سے ۴۰-۵۰ گز سے ادھک نہیں اُڑ سکتا۔ تیز ہوا میں بھی آدھ میل سے زیادہ نہیں اُڑ سکتا۔ اس لئے گھر کے چاروں اور کم سے کم پچاس گز تک کوئی گڑھا آدی ہو تو اُسے بھروا دینا چاہیئے۔

مچھر اونچا نہیں اُڑ سکتا۔ اس لئے اونچے مکانوں کی چھت پر سونا بھی مچھر سے بچنے میں سہایک ہے۔

مچھر سفید رنگ کو پسند نہیں کرتے جتنے بھی گہرے رنگ ہیں وہ سب ان کے لئے اچھے ہیں۔ وشیش کر کالا رنگ تو اسے بہت ہی پسند ہے۔ اس لئے جتنے رنگین دیواروں۔ خاص کر دھوئیں سے کالی ہوئی دیواروں پر بیٹھے ہیں۔ اُتنے سفید پر نہیں۔ جو آدمی کالی جرابیں پہنتے ہیں۔ انہیں سفید جراب والوں کی اپیکشا ادھک کاٹتے ہیں۔ انگریزوں کی اپیکشا بھارتیوں اور خاص کر حبشیوں کو ادھک کاٹتے ہیں۔ اس لئے کالے اور رنگین پردے نہیں ڈالنے چاہئیں۔

دکھشن امریکہ میں مکانوں کو مچھروں سے سُرکھشت کرنے کے لئے سارے مکان کے چاروں طرف لوہے کی باریک جالی کا پربندھ کیا گیا تھا۔ اس کا پھل بہت اچھا رہا۔ پرنتو یہ خرچیلا پربندھ ہے۔

مچھر تیز دھوپ سے گھبراتے ہیں مگر لیمپ کے چمکیلے پرکاش کے آگے دوڑتے ہیں۔ اس لئے انہیں ہٹانے کے لئے ایک یہ بھی اُپائے ہے۔ کہ اپنے کمرہ میں اندھیرا اور پاس کے دوسرے کمرے میں پرکاش رکھو۔ تاکہ وہ وہاں چلے جاویں۔

مسہری لگا کر سونا مچھروں سے رکھشت رہنے کا اچھا سادھن ہے۔ پرنتو مسہری میں کہیں چھید نہ ہونا چاہیئے۔ اور مسہری کو اپنے بستروں کے نیچے داب دینا چاہیئے تاکہ کہیں سے کھلی نہ رہ جائے۔

(باقی آئندہ)

"رشی نمبر" اردو ایڈیشن کے لئے ہندی ایڈیشن کے لئے آرڈر بھیجیں۔ (مینیجر)

گورو کل کانگڑی

براہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے اور چت کو پرسن رکھتا ہے۔ قیمت:- آٹھ آنے (۸ر) فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط۔ خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ دانتوں میں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے۔
قیمت آٹھ آنے فی شیشی۔ تین شیشی عہ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور
ایجنٹ افریقہ:- حبیب سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

CC0, Gurukul Kangri Collection

Regd No: L. 435 Telegrams: "Prakash" Phone No: 2367.

اوم

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر
ہتیشی علاولپوری

قیمت فی پرچہ ایک آنہ (۱ر)

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی: دو روپے (عہ)
سہ ماہی: ایک روپیہ (عہ)

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۲۵ بھادوں سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۶

بھرتری ہری کے اُپدیش

(از سورگیہ پنڈت چموپتی جی صادق ایم۔اے)

اے قیدِ مکاں سے دور! تجھ کو پرنام
اے مطلعِ نار و نور! تجھ کو پرنام
پہچانا جب آپ کو تو پہچانا تجھے
ازلی، ابدی سرور! تجھ کو پرنام

جب جانتے کچھ نہ تھے ہمہ داں تھے ہم
ہاتھی کی طرح تھے مست غلطاں تھے ہم
صحبت سے جب اہلِ علم کی کچھ جانا
اُترا وہ بخار۔ جانا ناداں تھے ہم

بہتر ہے کہ زندگی بیاباں میں کٹے
ہوں جنگلی جانور ہی سنگت کے لئے
صحبت میں نہ جاہلوں کی جانا ہرگز
گو بزمِ جناں میں بھی یہ قسمت سے ملے

تقدیر کنول کو ہنس سے لاکھ چھڑائے
تالاب میں اس کا آشیاں رہنے نہ پائے
چونچ اس کی کریگی دودھ اور پانی جدا
جو طبع میں ہو کمال اسے کون مٹائے

(نیتی شتک کے کچھ شلوکوں کا ترجمہ)

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد آٹھواں کھنڈ

ہے پیارے یہ ساری پرجائیں سنمولا ہیں ۔ ستیہ کے آشرت ہیں ۔ اور ستیہ میں رہتی ہیں ۔ سب کارنوں ۔ کاریوں تھا آتماؤں کا آشرا اور آدھار پرماتما ہے ۔

رشی چہ سے ہے سومیہ! جیسے یہ تین دیوتا پُرش کو پراپت ہو کر ان میں سے ایک تین گنا ہوتا ہے ۔ وہ پہلے سے ہی کہہ دیا گیا ہے ۔ ہے پیارے اس جیو آتما کا مرتے سمیہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ اس کی بانی من میں چلی جاتی ہے ۔ من پران میں چلا جاتا ہے ۔ پران تیج میں چلا جاتا ہے ۔ اور تیج پرم دیوتا آتما میں لین ہو جاتا ہے ۔ وہ جو اس پرکرتی کے دکار سے اُوپر آتما ہے ۔ پرم سوکھشم ہے ۔ یہ ہی شُدھ آتم بھاؤ ہے ۔ یہ سب ستیہ ہے پرم ستیہ ہے ۔ اس میں وکار نہیں ہے ۔ ہے شویت کیتو! وہ شُدھ آتما ہی تو ہے ستیہ سوروپ پرم شُدھ ہے ۔

اس نے کہا ۔۔۔ اور بھی مجھے بھگوان بتائیں ۔

ارُونی نے کہا ۔۔۔ "پیارے ننھا اچھا ۔"

نواں کھنڈ

ہے سومیہ! جیسے مدھو مکھیاں مدھو بناتی ہیں ۔ نانا پرکار کے درکھشوں کے رسوں کو ایک ستھان پر لا کر ایکتا پراپت رس کو سمپادن کرتی ہیں ۔ جیسے نانا درکھشوں کے وہ رس وہاں مدھو او ستھی میں یہ دویک نہیں رکھتے ۔ کہ میں اس درکھش کا رس ہوں ۔ میں اس درکھش کا رس ہوں ۔ ہے پیارے نشچے ایسے ہی یہ ساری پرجائیں ستھہ میں اپنے شُدھ سوروپ میں رہ کر بھی یہ نہیں جانتیں ۔ کہ ہم ستیہ میں سنبراپت ہیں ۔ ہم امرا و نانی ہیں ۔ اس لوک میں وہ اگیان اور گاڑھے کرم بندھ سے گھرے ہوئے جیو ۔ دیاگھر ۔ سنگھ ۔ ورک ۔ وراہ ۔ کیٹ ۔ پتنگ ۔ ڈنس ۔ اور مشک آدی جو جو ہوتے ہیں ۔ تب وہ ہی رہتے ہیں ۔ اپنے شُدھ سوروپ کو انوبھو نہیں کرتے ۔ اپنے شُدھ ساکھشی سوروپ کی پرتیتی کا ابھیہ وش نش جنم میں ہی ہوتی ہے ۔ (مسلسل)

رگ وید ۔۔۔ اوم ۔۔۔ یجروید

وید امرت

سام وید ۔۔۔ اتھروید

رگ وید اردو بھاشیہ

(ओ३म आत्वा कण्वा अहूषत गृणन्ति विप्र ते धियः देवेभिरग्न आ गहि ॥

(رگ وید ۔ منڈل ۱ ۔ سوکت ۱۴ ۔ انوواک ۴ ۔ منتر ۲)

(اوم) آتوا کنوا آہوشت گرنتی وپر تے دھیہ دیوے بھر اگنی آگاہی ۔ (۲)

ہے (اگنے) مگدلیشور جیسے (کنوا) میدھاوی ودوان لوگ (توا) آپ کے (گرنتی) جن جن تھا (آہوشت) پرارتھنا کرتے ہیں ۔ ویسے ہی ہم لوگ بھی آپ کا پوجن اور پرارتھنا کریں ۔ ہے (وپر) میدھاوی ودوان جیسے (تے) تیری (دھیہ) بدھی جس ایشور کے (گرنتی) گنوں کا کتھن اور پرارتھنا کرتی ہیں ۔ ویسے ہم لوگ ہر سمے اس کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔ ہے منگل سے پرماتمن! آپ کرپا کر کے (دیو سے بھی) اتم گنوں کے پرکاش اور بھوگوں کے دینے کے لئے ہم لوگوں کو (آگاہی) اچھی پرکار پراپت ہوجیے ۔ (۱)

ہے وپر میدھاوی ودوان منش جیسے (کنوا) انیہ ودوان لوگ (اگنے) اگنی کے (گرنتی) گن پرکاشن اور (آہوشت) شلپ ودیا کے لئے سنکیت کرتے ہیں ۔ ویسے تم بھی کرو ۔ جیسے (اگنے) یہ اگنی (دیوے بھی) دویہ گنوں کے ساتھ (آگاہی) اچھی پرکار اپنے گنوں کو ودت کرتا ہے ۔ اور جس اگنی کے (تے) تیری (دھیہ) بدھی (گرنتی) گنوں کا کتھن تھا (آہوشت) اودھک سے ادھک مانتی ہیں ۔ اس سے تم بہت سے کاریوں کو سدھ کرو ۔

بھاوارتھ:۔ اس منتر میں شلیش النکار ہے ۔ منشیوں کو اس سنسار میں ایشور کے رچے ہوئے پدارتھوں کو یہ کہنا چاہیئے ۔ کہ یہ سب دھنیہ واد اور ستتی ایشور میں گھٹتی ہے ۔

(اب اگلے منتر میں سب دیووں میں سے کئی ایک دیووں کا اُپدیش کیا ہے)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

رشی نمبر اردو اور ہندی ایڈیشن کے لئے فوراً آرڈر بھیج دیں ۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ۔ دام نقد یا گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں بھیج سکتے ہیں ۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co, Karachi

چنے ہوئے پھول

"خداوند کا خوف علم کا شروع ہے ۔ لیکن احمق حکمت اور تربیت کی حقارت کرتے ہیں" ۔ (انجیل)

"یہ دُنیا ایک تلخ درخت ہے ۔ اس کے صرف دو ہی آبِ حیات کی مانند شیریں پھل ہیں ۔ اوّل شیریں کلامی ۔ دوئم صحبت نیک" ۔ (چانکیہ نیتی)

"بڑا آدمی کتنا ہی عالم اور ہنرور کیوں نہ ہو تو بھی وہ اس قابل نہیں ۔ کہ اس سے محبت کی جائے" ۔ (بھرتری ہری)

"دوسرے کے لئے وہ چیز پسند نہ کرو ۔ جو تمہیں اپنے لئے اچھی نہیں لگتی ۔ یہی دھرم اور ایمان کا نچوڑ ہے" ۔ (ودُر نیتی)

"روح کا ناش کرنے والے دوزخ کے یہ تین دروازے ہیں ۔ شہوت ۔ غصہ اور لالچ اس لئے ان تینوں کو ترک کر دینا چاہیئے" ۔ (بھگوت گیتا)

"غصہ کو محبت سے ۔ برائی کو نیکی سے لالچی کو سخاوت سے اور جھوٹے کو سچائی سے مغلوب کرنا چاہیئے" ۔ (دھماپدہ)

"انسان اپنے گناہ آلودہ دل کو پرماتما کے نام سے دھو سکتا ہے" ۔ (گورو نانک)

"تندرستی ۔ خوبصورتی ۔ طاقت اور دولت سے سب لوگ محبت کرتے ہیں لیکن سچی محبت وہ ہے ۔ جو ان سب سے باہر ہو" ۔ (ایک بھگت)

"پرماتما اس ہی بھگت سے خوش ہے جو کسی جیو ماتر کو تکلیف نہیں دیتا ۔ اور جو کسے تکلیف دینے سے خود بھی دُکھی نہیں ہوتا اور دُنیاوی چیزوں کی خوشی و غمی سے بے نیاز رہتا ہے" ۔ (ایک بھگت)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔ (مینجر)

میرا دورہ

۳۰ ستمبر کی رات کو لاہور سے چل کر ۲۔ ستمبر کی صبح دہلی پہنچا۔ وہاں میرا اپنا کام تھا۔ اسی دن ... پہنچ گیا۔ ۳۔ ستمبر کو سارودیشک ... دہلی کی تمام آریہ سماجوں نے ... اس سے پہلے حیدر آباد ... دوس منایا۔ جتنی بھی سارودیشک سبھائیں ہوئیں ... کی طرف سے مشترکہ۔ لیکن اس بار ... نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ سب آریہ سماجیں وجے دھائی ... اپنے ہاں منائیں۔ میں دیوان ہال ... کے آنگن میں سماپت ہوا۔ سب سے ... اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ جھنڈا لہرانے کی ... دی گئی۔ اس کے بعد سبھا شروع ہوئی۔ ... پردھان بھی مجھے بنایا گیا۔ سارودیشک ... کے منتری اور آریہ سماج دیوان ہال کے ... پروفیسر سدھاکر جی نے سارودیشک ... کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت ... سندیش پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پرستاؤ ... پاس ہوئے۔ جو سارودیشک سبھا نے بھیجے ... اس سمبندھ میں شری دیشبندھو گپتا ایم۔ اے۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ... اے۔ پنڈت دھرم دیو جی ودیا مارتنڈ۔ ... رامائن دت۔ ڈاکٹر یدھ ویر سنگھ اور ... رام پرشاد آدی سجنوں نے تقریریں کیں۔ دیشبندھو جی نے ستیاگرہ کی ساری تاریخ ... کی۔ بتایا کہ کیوں ستیاگرہ شروع کیا گیا۔ ... کس طرح چاروں طرف سے ہماری مخالفت ... اور اس کے بعد سب لوگ ہمارے حق ... ہونے لگے۔ یہاں تک کہ ریاست کو آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور کرنے پڑے۔ شری سدھاکر جی نے سارودیشک سبھا کی طرف سے حیدر آباد کے تعمیری کام کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی۔ اور بتایا کہ سارودیشک سبھا نے حیدر آباد کے لئے ایک پروگرام نشچت کیا ہے۔ خاتمہ پر میں نے تقریر کی۔ اور جیل کے حالات سنا کر بتایا کہ آریہ سماج کو جو وجے پراپت ہوئی ہے۔ اس کے لئے اسے کتنی قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ آریہ سماج دیوان ہال سے فارغ ہو کر ہم سب آریہ سماج قرول باغ میں گئے۔ وہاں کے آریہ سماجوں نے وجے دھائی دوس کے سمبندھ میں سبھا کی ہوئی تھی۔ ایک پربتی بھوجن بھی رکھا تھا۔ اس طرح دہلی کے ہر ایک آریہ سماج نے وجے دھائی دوس منایا۔

انبالہ میں اسی دن تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے میں انبالہ چلا آیا۔ وہاں کے وجے دھائی دوس میں شامل ہونے کے لئے۔ درحقیقت وہاں جا کر میں اپنا قرضہ چکانا چاہتا تھا۔ آریہ سماج انبالہ کی مجھ پر ہمیشہ کرپا درشٹی رہی ہے۔ جب میں نے حیدر آباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں دورہ کیا تھا۔ تو اس سماج نے میرا بڑا مان کیا تھا۔ اس لئے اگرچہ میرے پاس سمیہ نہ تھا۔ میں وہاں جا کر اپنی شکر گذاری کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ ایک اور لحاظ سے بھی میں انبالہ کے آریہ بھائیوں کا ممنون ہوں۔ میرے ساتھ انبالہ سے بھی ایک جتھہ گیا تھا۔ یہ جتھہ میرے بہترین جتھوں میں سے تھا۔ اور اس کے دو ممبر لالہ امیر چند آڑھتی اور مہری چند میری کوٹھڑی میں ہی رہتے تھے۔ میری صحت اچھی نہ تھی۔ اس لئے یہ دونو ستیاگرہی ہر سمیہ میری سیوا میں لگے رہتے تھے۔ لالہ امیر چند بطور ایک چھوٹے بھائی کے اور مہری چند بطور ایک عزیز کے میری جو سیوا کرتے رہے۔ اس کے لئے میں ان کا اس قدر ممنون ہوں۔ کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ان کی خواہش تھی۔ کہ میں انبالہ آؤں۔ اور میں ان کی خواہش کا نرادر نہ کر سکتا تھا۔ ساڑھے آٹھ بجے رات انبالہ پہنچا۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار بھی آئے ہوئے تھے۔ اناج منڈی میں ایک بھاری سبھا ہوئی۔ اس سلسلہ میں میں یہ کہہ دوں۔ کہ آریہ سماج انبالہ صدر ان آریہ سماجوں میں سے ایک ہے جنہوں نے ستیاگرہ کی دل کھول کر مدد کی ہے۔ اور یہاں کے جلسوں میں ہزاروں استری پرش شامل ہوتے رہے ہیں۔ اور جلوس بھی نہایت پر رونق ہوتے رہے ہیں۔ ۳۔ ستمبر کے جلسہ میں بھی ہزاروں استری پرش موجود تھے۔ پنڈت بدھ دیو جی اور مجھے دونو کو ابھی نندن پتر پیش کیا گیا۔ اور دونو نے تقریریں کیں۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی طرف سے لالہ امیر چند جتھے دار کو سونے کا اور دوسرے ستیاگرہیوں کو چاندی کے میڈل پیش کئے گئے۔ انبالہ میں کئی ہینڈ اور سیوادل ہیں۔ یہ سب آریہ سماج کے جلوسوں کی رونق بڑھاتے رہے ہیں۔ اس لئے ان سب کو ایک ایک کپ پیش کیا گیا۔ آریہ کمار سبھا کو جس نے ستیاگرہ کے سمبندھ میں شاندار کام کیا ہے ایک نہایت نفیس تحفہ پیش کیا گیا۔ یہ جلسہ بھی پہلے جلسوں کی طرح نہایت کامیاب رہا۔ اور رات کے گیارہ بجے تک اس کی کاروائی جاری رہی۔

ہردوار میں ۴۔ ستمبر کی صبح کو ۵ بجے میں ہردوار کے لئے روانہ ہو گیا۔ وہاں میں صرف سردار حکم سنگھ جی سوداگر چوب کے جنہیں مجھ سے وششیش پریم ہے۔ درشنوں کے لئے گیا۔ لیکن وہ میرے جانے سے پہلے منصوری چلے گئے تھے۔ اس لئے میرا منورتھ سپھل نہ ہوا۔ میں گوروکل بھی گیا۔ لیکن وہ گرمیوں کی چھٹیوں کی وجہ سے بند ہے۔ اس لئے وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ صرف پروفیسر وشوا ناتھ جی اور پنڈت دین دیال جی شاستری سہایک مکھیہ ادھشٹاتا کے درشن ہوئے۔

۵۔ ستمبر کو ۸ بجے صبح

دہرہ دون میں دہرہ دون پہنچا۔ وہاں میں صرف اپنے بھائی آچاریہ رام دیو جی کے درشنوں کے لئے گیا۔ جن دنوں میں جیل میں تھا۔ مجھے اطلاع ملی۔ کہ ان کی صحت زیادہ بگڑ گئی ہے۔ اس وقت سے ان کے درشنوں کی اچھا ہو رہی تھی۔ جیل سے واپس آکر کچھ مصروفیتیں رہیں۔ ان سے فارغ ہوتے ہی میں دہرہ دون پہنچا۔ میں نے کسی کو وہاں آنے کی اطلاع نہ دی تھی۔ اس لئے دہرہ دون کے آریہ بھائیوں کو یہ شکایت رہی۔ کہ میں نے انہیں سواگت کا موقعہ نہ دیا۔ لیکن موقعہ دیا یا نہ۔ وہ مجھے کب چھوڑنے والے تھے۔ ۵۔ ستمبر کی رات کو آریہ مندر دہرہ دون میں میرا ویاکھیان ہوا۔ ہزاروں استری پرش موجود تھے۔ جو دت چت ہو کر ڈیڑھ گھنٹہ تک میرا ویاکھیان سنتے رہے۔ میں نے اپنے ویاکھیان میں دو سوالوں کا جواب دیا۔ ایک یہ کہ ہم نے ستیاگرہ کیوں کیا؟ اور دوسرا یہ کہ ہمیں کیا ملا؟ اسی دن کنیا گوروکل کی برہم چارنیوں نے ایک وششیش سبھا میں مجھے نمنترت کیا۔ ان کی طرف سے مجھے ایڈریس پیش کیا گیا۔ برہم چارنیوں کی کچھ وکتائیں اور کویتائیں ہوئیں۔ جن میں میری سیواؤں کو سراہا گیا۔ انت میں میری تقریر ہوئی۔ جس میں میں نے حیدر آباد کی پرستھتی پر پرکاش ڈالا۔ اور بتایا۔ کہ کس طرح ہمیں پورن وجے پراپت ہوئی ہے؟ اور اس کے لئے ہمیں کیا قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ برہم چارنیوں کے اس پریم ویوہار سے مجھے ہرش ہوا۔ ۶۔ ستمبر کی شام کو آریہ سماج دہرہ دون کے پردھان پروفیسر مہیندر پرتاپ جی شاستری ایم۔ اے نے میرا مان بڑھانے کے لئے جل پان کی ایک پارٹی دی۔ جس میں چیدہ چیدہ آریہ سماجی اور پرتشٹھت شہری شامل ہوئے۔ ایک گھنٹہ خوب اچھی طرح کٹا۔ وہاں سے میں سیدھا موٹر پر سوار ہو کر سہارنپور پہنچا۔ اور موڈہ ایکسپریس میں سوار ہو کر ۷۔ ستمبر کی پرات لاہور پہنچ گیا۔

(کرشن)

آج کی تازہ مختصر خبریں

— پولینڈ کی مرکزی حکومت نے وارسا کو خالی کر دیا ہے۔

— وائسرائے نے ساتویں آرڈی ننس کے ذریعہ ہندوستان میں انڈین ایئر فورس والنٹیر ریزرو قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔

— پنجاب کے بجٹ میں ایک کروڑ کے خسارہ کی بوجہ محصول تو قع ہے۔

— مہاتما گاندھی جی کے اپنے الفاظ میں وائسرائے کی ملاقات کے بعد شملہ سے خالی ہاتھ واردھا روانہ ہو گئے ہیں۔

— پنجاب گورنمنٹ نے باقاعدہ ریزرو کے فوجی افسر سروس کے لئے بلا لئے ہیں۔

— پروفیسر سدھاکر نے وزیر اعظم پنجاب کو آریہ سماج شاہ آباد پر مسلمانوں کی طرف سے کی گئی وجے دھائی دوس پر خشت باری کے خلاف پروٹسٹ کا تار بھیجا ہے۔

— آسام اور بنگال کی گورنمنٹوں نے جنگ کی وجہ سے اشیاء کی گرانی کو روکنے کا بندوبست کیا ہے۔

— ۷۹ برس کی عمر میں پنڈت مالویہ کے ریٹائر ہونے پر سر رادھا کرشنن کو ہندو یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

— پولینڈ کی فوج نے دشمنوں کے ۲۲ ہوائی جہازوں کو گرا دیا ہے۔

— پنڈت جواہر لال ۷۔ ستمبر کو رنگون پہنچ کر اسی دن بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان روانہ ہو جاوینگے۔

— ہندوستان کے طول و عرض میں کئی سو جرمنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— کئی ریاستوں کے راجاؤں اور نوابوں نے جنگ میں برطانیہ کی امداد کا وعدہ کیا ہے۔

— گورنر جنرل نے مدراس کے مندر پرویش بل کی منظوری دے دی ہے۔

— شولاپور میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔

— پنجاب گورنمنٹ نے اخبار "شیعہ" لاہور سے ایک ہزار کی ضمانت طلب کر لی ہے۔

— رومانیہ نے جرمنی کو تیل مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔

— میراں شاہ ایجنسی سے ایک اور ہندو لڑکی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

— علامہ مشرقی اور ان کے کچھ ساتھی جیب کہ وہ معافی کے ذریعہ رہائی حاصل کر کے پنجاب آ رہے تھے ملیح آباد سٹیشن پر زنجیر کے ذریعہ گاڑی

ایک اور برطانوی جہاز ڈبو دیا گیا

(لنڈن ۵ ستمبر) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برٹش سٹیمر "بوسینیا" کو غرق آب کر دیا گیا ہے۔ جہاز کے تمام ملازم ناروے کے ایک جہاز نے بچائے ہیں صرف ایک فائرمین مارا گیا ہے +

دو جرمن جہاز غرق کر دئے

(لنڈن ۵ ستمبر) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دو جرمن جہازوں ادلنٹا اور کالمری کو غرق کر دیا گیا ہے۔ مگر ان کے ملاح محفوظ ہیں +

فرانس کی فوجیں آگے ہی آگے

(پیرس ۵ ستمبر) ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ محاذ جنگ پر مختلف فوجی دستے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ میل جول بند کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرانس کی بحری فوج کو جس جگہ تعینات کیا گیا ہے۔ وہ وہیں پر ڈٹ گئی ہے۔ ہوائی فوج آگے بڑھ رہی ہے +

پیرس پر ہوائی حملہ کا خطرہ

(پیرس ۵ ستمبر) آج پیرس میں صبح سات بجکر ۱۵ منٹ پر ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم کیا گیا۔ یہ گھنٹہ ۴۵ منٹ تک بجتا رہا۔ یہ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ کئی غیر ملکی ہوائی جہاز حدود فرانس میں داخل ہو گئے تھے۔ لیکن فرانسیسی طیاروں نے ان کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ اور وہ کسی نہ معلوم طرف غائب ہو گئے +

۱۹۱۴ء سے زیادہ تیار ہیں

(پیرس ۵ ستمبر) فرانس کے محکمہ جنگ نے ایک کمیونک پر کاشت کیا ہے کہ بحری اور بری فوجیں جرمنی پر باقاعدہ چڑھائی کر رہی ہیں۔ آج حالات مختلف ہیں ۱۹۱۴ء میں ہم پر جنگ کی بلا ایک دم آ گری تھی۔ لیکن آج ہم اس کے لئے تیار تھے +

حکومت کینیڈا کی تیاریاں

(اٹاوہ ۵ ستمبر) ایتھینیا پر حملے کے بعد کینیڈین گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ امریکن بحری فوج میں ایک لاکھ کی بجائے ایک لاکھ ساٹھ ہزار نوجوان بھرتی کئے جائیں +

مصر غیر جانبدار رہیگا

(قاہرہ ۹ ستمبر) مصر میں تمام پارٹیوں نے (وفد نے بھی) یہ اعلان کیا ہے۔ کہ آج

وہ برطانیہ اور جمہوری طاقتوں کے ساتھ ہیں۔ امریکہ۔ سپین۔ یوگوسلاویا۔ ارجن ٹائن اور رومانیہ نے اپنی غیر جانب داری کا اعلان کر دیا ہے۔ ٹرانس جورڈانیا کے امیر نے برطانیہ کے وزیر نوآبادیات کو ایک خط ارسال کیا ہے۔ جس میں اپنی وفاداری کا یقین دلایا ہے۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۱۰ جنگی جہاز امریکن لوگوں کی نگرانی کیا کریں گے +

جرمنوں میں جنگ کیخلاف جذبہ

(لنڈن ۵ ستمبر) جرمنی سے جو اطلاعات پہنچ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے باشندے جنگ کے خلاف ہیں۔ بعض مقامات پر جنگ کے خلاف مظاہرے بھی کئے گئے۔ ہٹلر کے دماغ میں صرف ایک جنون ہے۔ اور وہ یہ کہ کسی طرح پولینڈ پر قبضہ کرے۔ اگر اسے شکست ہوئی یا کامیابی کی صورت جلدی نظر نہ آئی۔ تو وہ خودکشی کر لے گا +

پولش فوجیں دشمن کے علاقہ میں

(وارسا ۵ ستمبر) کل لیسر نواڈٹز دفعہ میں جنگ کے دوران میں مویلیون آبادی نے بہادری کا ثبوت دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ کی پیدل اور گھوڑ سوار فوج نے جرمن لائین کو توڑ دیا۔ اور دشمن کے علاقہ میں داخل ہو گئی۔ توپوں کی خوفناک بارش کے باوجود بہت سے نوجوان اور بوڑھے آدمی آگے بڑھتے گئے۔ وہ جرمن فوجوں پر بم کے گولے پھینک رہے تھے اور قومی گیت گا رہے تھے +

برطانوی ہوائی جہازوں کی بمباری

ایک جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ ۶ بجے شام کو بارہ برطانوی ہوائی جہازوں نے "ویلہم شون" پر بمباری کی۔ جرمنوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے ۵ ہوائی جہازوں کو گولی مار کر نیچے گرا دیا +

دو اور شہروں پر جرمن قبضہ

(لنڈن ۵ ستمبر) وارسا سے وائرلیس کے ذریعہ ایک پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ پولش فوجیں سخت مزاحمت کے بعد مائی ٹو گذرو اور نمروڈزیاؤ کے شہروں کو خالی کرنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ کل پولینڈ کے ہوائی جہازوں نے تمام محاذوں پر حملے کئے۔ پولینڈ کی پیدل فوج نے مشرقی پرشیا پر حملہ کر دیا۔

پولش فوجوں کا حملہ اتنا شدید تھا کہ جرمن فوجوں میں بھاگڑ مچ گئی +

ہندوستان میں غیر ملکی باشندوں کی تعداد

(شملہ ۴ ستمبر) ۳۱ اگست تک ہندوستان میں تمام غیر ملکیوں کی جن کے نام رجسٹر ہوئے گئے ہیں تعداد حسب ذیل ہے:۔

جرمن ۱۳۲۰۔ اطالوی ۷۴۰۔ پولش ۔۔۔ رومانیین ۴۴۔ روسی ۱۷۳۔ ہسپانوی ۔۔۔ ہنگیرین ۱۰۴۔ یوگوسلاوین ۳۴۔ بلگیرین ۔۔۔ امریکن ۱۹۰۳۔ فرانسیسی ۶۰۴۔ اور جاپانی ۸۹۱۔

بمبئی میں جرمنوں کی تعداد سب سے زیادہ یعنی ۱۱۴۱ ہے۔ اس سے کم بنگال میں یعنی ۲۵۴۔ اور مدراس میں ۱۸۹ +

مدراس میں اطالویوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے یعنی ۲۲۳۔ اس سے کم بنگال میں ۱۹۳۔ اس سے کم بمبئی میں یعنی ۱۲۷ بمبئی میں جاپانیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے یعنی ۳۵۰۔ اور بنگال میں ۲۰۵

گذشتہ جنگ کے دلچسپ اعداد و شمار

جنگ عظیم کے چھڑنے پر ہندوستان میں ۸۰۰۰۰ ہزار برطانی افسر اور سپاہی موجود تھے۔ اور ۲۳۰۰۰۰ ہزار ہندوستانی افسر اور سپاہی موجود تھے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں اور سنہ ۱۹۱۸ء کے درمیان حکومت ہند نے رضاکارانہ طریقہ پر ۸۰۰۰۰ ہزار سپاہی لڑنے کے لئے اور ۴۰۰۰۰ ہزار سپاہی دیگر اغراض کے لئے بھرتی کئے۔ روس کے پیچھے ہٹ جانے اور مغربی مورچہ پر جرمنی کا دباؤ پڑ جانے سے ہندوستان کو متحدہ طاقتوں کی تعداد میں اضافہ کرنا پڑا۔ اور اپریل سنہ ۱۹۱۸ء میں دہلی میں ایک جنگی کانفرنس ہوئی۔ جس میں راجے اور امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری ممبران شریک ہوئے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر فوجی بھرتی کرنے کی سرگرمیاں دوگنی ہو گئیں۔ اور ۱۱ نومبر تک دو لاکھ مزید رنگروٹوں کا اضافہ ہو گیا۔ پنجاب میں شروع اڑھائی سال میں سپاہیوں کی تعداد ۱۰۰۰۰ تک پہنچ گئی۔ اور یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ء سے مارچ سنہ ۱۹۱۸ء تک یہ تعداد بڑھ کر ۱۴۰۰۰۰ ہو گئی۔ لام پر جانے والے سپاہیوں کی تعداد یو۔پی میں سب سے زیادہ بھرتی ہوئی۔ لڑائی چھڑتے ہی والیان ریاست نے اپنے تمام ذرائع ملک معظم کے سپرد کر دئے تھے۔ اور چار سال کے اندر اندر ریاستوں سے کم از کم ایک لاکھ اشخاص بھرتی کئے گئے۔ اور نیپال نے اپنی نوجوان آبادی کا ۱/۲ حصہ جنگ میں بھیج دیا +

رشی نمبر سنہ ۱۹۳۹ء ہندی اُردو دونو بھاشاؤں میں
ایجنٹ و آریہ سماجیں فوراً آرڈر بھیج دیں

آریہ جگت کے روز بروز کے بڑھتے ہوئے مطالبہ کو مدنظر رکھ کر یہ نتیجہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر یکم اکتوبر تک ہندی ایڈیشن کے لئے دو ہزار کاپیوں کے آرڈر آ جائیں۔ تو رشی نمبر ہندی میں بھی نکلے گا +

ہفتہ رواں میں دارالسلام (افریقہ) اور جام پور سماج کے دو آرڈر ۵ کاپیوں اور دس کاپیوں کے لئے آئے ہیں۔ آریہ سماجوں کو فوراً آرڈر بھیج دینے چاہئیں۔ اور ساتھ ہی قیمت بھی ارسال کر دینی چاہیئے۔

(صاف طور پر لکھیں کہ اردو کی کاپیاں کتنی؟ اور ہندی کی کتنی؟)

مضامین نگار و شعرا حضرات

سے ہمارا کہنا ہے۔ کہ ابھی سے اپنی بہترین رچنائیں بھیجنی شروع کر دیں۔ تا کہ انہیں اچھی جگہ مل سکے +

مشتہرین حضرات کو ابھی سے اپنے اشتہاروں کے لئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔ اس ورش رشی نمبر کے لئے جو تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس ورش کا رشی نمبر نہایت شاندار ہو گا اور چھپے گا بھی زیادہ تعداد میں +

بھارت کی اور دوسرے دیشوں کی آریہ سماجیں اور ایجنٹ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیج دیں +

منیجر پرکاش لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور
۲۵ بھادوں سمت ۱۹۹۶
۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء

...رشی نمبر کے متعلق

...دَیوش رشی نروان دوس ۶۔ نومبر کو ہے۔ ...اب کیول ۲ ماہ شیش رہ گئے ہیں۔ اسکے ...دیاپر پرتی دَیوش رشی کی سمرتی ہیں نکالے ...جانے والے دِشیش "رشی نمبر" کو اردو میں چھاپنے ...کا ارادہ ہندی میں بھی چھاپنے کا ہے۔ ...یہ خیال رہے۔ کہ کوئی چیز تب تک تیار ...نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس کی مانگ نہ ہو۔ ...سال آریہ جنتا کی طرف سے مطالبہ تو کیا ...گیا ہے۔ کہ رشی نمبر ہندی میں بھی نکلا کرے۔ ...لیکن جب آرڈروں کے لئے پریرنا کی جاتی ...ہے۔ تو خاموشی چھا جاتی ہے۔ اس لئے ہم نے ...پرکاش میں یہ بات پر واضح کر دیا تھا۔ کہ اگر واقعی وہ ...رشی نمبر کے ہندی ایڈیشن کی ضرورت کو ...محسوس کرتا ہے۔ تو ہم اسے چھاپنے کو تیار ...ہیں۔ لیکن اس بات کا ثبوت ہمیں ملنا چاہئے۔ ...اور اس کا ہاردک سواگت کرنے کو تیار ہے۔ ...اس کے لئے ہم نے تجویز کی تھی۔ کہ بدی ...اکتوبر تک کم از کم دو ہزار کاپیوں کیلئے ...آرڈر آجائیں۔ تو رشی نمبر ہندی میں بھی ضرور ...چھپے گا۔ لیکن اب تک جو آرڈر آئے ہیں۔ ...ان کی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہی کہنا پڑتا ہے ...کہ شاید یہ کام سرے نہ چڑھ سکے۔ اب ...ہماری مقرر کردہ میعاد کے ختم ہونے میں دن ...کتنے رہ گئے ہیں؟ صرف اکیس ۲۱۔ کیا آریہ ...بھائی ان تین ہفتوں میں یہ ثابت کر سکتے ...ہیں۔ کہ انہیں ہندی پرچار کے ساتھ ساتھ ...ان کے یہاں کا ریہ کو راستریوں اور ہندی ...نہ لکھے غیر آریہ سماجیوں میں پھیلانے کیلئے ...رشی نمبر کا ہندی ایڈیشن ضرور چھپوانا ہے؟ ...پورا کرنے کے لئے انہیں جاگنے۔ اور اس ...سمبندھ میں ایسا کرتو یہ پالیسی کرنے کی ضرورت ...ہے۔ اور یہ کرتو یہ کوئی ایسا کرتو یہ نہیں۔ ...رشی کے پالیسی میں وشیش تیاگ کی ضرورت ...ہر ایک آریہ سماج اپنے سبھاسدوں کی سنکھیا سے ...کافی تعداد میں اردو ایڈیشن کی۔ اور سبھا ...سدوں کے پریواروں میں ہندی پڑھی لکھی ...دیویوں کی سنکھیا سے دو گنی تعداد میں ہندی ایڈیشن ...کی کاپیاں منگوائے۔ ایک ایک کاپی اپنے ...لئے اسی طرح ایک ایک کاپی غیر آریہ سماجیوں میں ...ایک ایک روپیہ آریہ بھائی بھی کم ...سے کم اس نمت خرچ کریں۔ ...اس زمین پر دھیان دیا جائے۔ ...پرستاؤ ترک کیا۔ ایک ہی پرستاؤ میں بچاری

تین سالہ پروگرام

ریاست حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہ کی سپھلتا پوروک سماپتی سے جو اہم سمسیا آریہ جگت کے سامنے اُپستھت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ریاست میں آریہ سماج کے پرچار کا سپھائی پربندھ کرنے کے لئے کیا کچھ کیا جائے؟ بلاشبہ وہاں اس وقت ٹھوس کام کی ضرورت ہے۔ اور یہ ایسا موقعہ ہے جسے اگر یونہی کھو دیا گیا۔ تو ہاتھ مل مل کر پچھتانا پڑے گا۔ اسی خیال سے ہم نے ۲۵۔ اگست کے انک میں کچھ تجاویز آریہ جگت کے سامنے رکھی تھیں۔ اور وہ تجاویز ایسی ہیں جنہیں نہایت مفید اور اشد ضروری کہا جا سکتا ہے۔ پرسنتا کی بات ہے کہ سارودیشک سبھا نے ان کی اپیوگتا کو انوبھو کرتے ہوئے انہیں اپنے اس تین سالہ پروگرام میں جو اس کی طرف سے ریاست حیدرآباد میں ٹھوس کام کرنے کیلئے بنایا گیا ہے استھان دیا ہے۔ اور ساتھ ہی کئی مزید تجاویز بھی اس پروگرام میں شامل کر لی ہیں۔ اس تین سالہ پروگرام کا اختصار یہ ہے:-

(۱) آریہ ستیاگرہ میں ویرگتی کو پراپت شہیدوں کے سمارک بنانا اور شہیدوں کے پریواروں کی سہائیتا کرنا (۲) حیدرآباد شہر میں ایک ہائی اور انیہ استھانوں پر چھوٹے چھوٹے سکول کھولنا + (۳) ریاست بھر میں پرچار کا کاریہ سچارُو روپ سے چلانے کے لئے اُپدیشک بھیجنا۔ اور مقامی زبانیں جاننے والے اُپدیشکوں کو پرچار کے لئے تیار کرنا۔ اور ضرورت پڑنے پر شولاپور میں اُپدیشک ودیالیہ استھاپت کرنا (۴) آریہ سماجوں کو اپنے مندر بنانے کے لئے امداد دینا۔ (۵) وبھن بھاشاؤں میں ساہتیہ چھپوا کر بانٹنا۔ آریہ ستیاگرہ کا اتہاس چھپوانا۔ شہیدوں اور ڈکٹیٹروں کی جیونیاں پرکاشت کرنا۔ اتیادی +

یہ پانچوں کاریہ نہایت اُپیوگی ہیں۔ اس لئے ان کا پورا ہونا اتی آوشیک ہے۔ پرنتو ان کاریوں کو سمپن کرنے کے لئے دھن کی نتانت آوشیکتا ہے۔ چنانچہ دھن کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حیدرآباد ندھی استھاپت کی گئی ہے۔ جس میں اڑھائی لاکھ روپیہ جمع کرنے کی آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے اپیل کی گئی ہے۔ اور اس رقم کو پورا کرنے کا سادھن یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جن سماجوں اور آریہ بھائیوں کی طرف سے یدھ کے دنوں میں ماہک سہائیتا دی جاتی رہی ہے۔ وہ اس سہائیتا کو کم از کم چھ ماس تک اور جاری رکھیں۔ اس کے علاوہ انیہ بھائی بھی اسی اُتساہ اور اُدارتا سے اس ندھی میں دان دیں۔ جس اُدارتا اور اُتساہ سے کہ وہ یدھ کے دنوں میں دیتے رہے ہیں۔ واستو میں دھرم یدھ تو کام کرنے کے لئے میدان تیار کرنے کا ایک سادھن ماتر تھا۔ حقیقی مقصد نہیں۔ اس لئے اس کی سپھلتا پوروک سماپتی کے ساتھ حقیقی مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اصلی کام تو اب شروع ہوگا۔ اگر آریہ سماج اصلی کاریہ کو پورا کئے بغیر ہی چھوڑ دے۔ تو دھرم یدھ کو شروع کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور اس یدھ میں جو اس نے سپھلتا پراپت کی ہے وہ اکارتھ ہی چلی جائے۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ ستیاگرہ کی سپھلتا سے بھی ادھک آوشیک یہ ہے۔ کہ اس سپھلتا سے ریاست حیدرآباد میں اُپیدا ہوئے انوکول واتاورن سے لابھ اٹھا کر وہاں زور شور سے پرچار کیا جائے۔ اسی اُدیش سے سارودیشک سبھا نے اپنا تین سالہ پروگرام بنایا ہے۔ اور اس کو پورا کرنے کیلئے اڑھائی لاکھ کی اپیل کی ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ جگت اس مانگ کو بہت جلد پورا کر دکھلائے گا۔ کیونکہ دھرم یدھ میں اس کی سپھلتا حقیقی معنوں میں تبھی سپھلتا کہلائے گی۔ جب ریاست میں

کیا ہم امید کریں۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی رشی کے پرتی اپنی اسیم بھگتی اور شردھا کا جلد ثبوت دیں گے؟ (ہنتیش)

اپیل کا حوصلہ افزا جواب مل سکتا ہے۔ اور رشی نمبر نہایت شان سے ہندی اور اردو دونوں بھاشاؤں میں چھپ سکتا ہے +

جنگ چھڑ گئی

۴۔ اگست ۱۹۱۴ء کو برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔ آج ۲۵ سال اور ایک ماہ بعد پھر اُسے جرمنی سے لوہا لینے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ پچھلی جنگ کے وقت خیال کیا جاتا تھا۔ کہ یہ جنگ دُنیا سے جنگ و جدل کا خاتمہ کرنے کیلئے لڑی جا رہی ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ اس کے بعد ایک نہیں ۱۷ جنگیں ہوئیں۔ اگرچہ ان جنگوں کو عالمگیر نہیں کہا جا سکتا۔ مگر ان سے کافی تباہی ہوئی۔ پچھلے تین چار سالوں میں ہی کئی اُلٹ پھیر ہو چکے ہیں۔ ایبے سینیا میں جنگ ہوئی۔ سپین میں خانہ جنگی ہوئی۔ چین اور جاپان کی لڑائی تو ابھی چل ہی رہی ہے۔ اور نہ جانے وہ کب ختم ہو۔ کہ اب یوروپ میں بھی جنگ چھڑ گئی ہے۔ موجودہ بین الاقوامی پوزیشن یہ ہے۔ کہ ہٹلر کے تمام ساتھی آہستہ آہستہ اس کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ فرانکو کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ کہ وہ جنگ میں شریک نہیں ہوگا۔ اٹلی۔ جاپان۔ روس۔ امریکہ۔ ریاست ہائے بالٹک۔ سوئٹزرلینڈ۔ بلجیم۔ ہالینڈ۔ وغیرہ ممالک غیر جانب دار رہنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ مصر نے بھی جرمنی سے ڈپلومیٹک تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ رہ گیا ترکی۔ اس نے اگرچہ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ مگر اس کا رجحان شروع سے برطانیہ کی طرف رہا ہے۔ اس لئے غیر اغلب نہیں۔ کہ وہ موقعہ آنے پر برطانیہ کی مدد کے لئے تیار ہو جائے۔ گویا اس وقت جرمنی تن تنہا میدان جنگ میں اُترا ہے۔ اور برطانیہ اور فرانس دونوں پولینڈ کی گارنٹی پر ہیں۔ اور دونوں جنگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ایسا نہ کرتے تو کرتے کیا۔ مسٹر چیمبرلین نے بہتیری کوشش کی۔ کہ آئی بلا ٹل جائے۔ لیکن ان کی امن کو قائم رکھنے کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔ ہٹلر کو اپنی طاقت کا زعم ہے اور جنگی تیاریوں پر بھروسہ۔ اسی لئے وہ ڈانزگ اور پولینڈ کے جھگڑے کے کسی پرامن تصفیہ کے لئے تیار نہ ہوا۔ شاید قدرت کو اس کا یہ زعم دور کرنا منظور ہو۔ اسی لئے یہ جنگ چھڑ گئی ہے۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ تو چار سال رہی تھی۔ دیکھیں یہ جنگ کب ختم ہوتی ہے؟ یہ جنگ جلد ختم ہو یا دیر سے۔ لیکن یہ ماننا پڑیگا

...گی۔ اور یہ کام ...کے پورا نہیں ہو سکتا ہے کون نہیں جانتا؟ (ہنتیش)

ایک بلیدان اور

آریہ ستیاگرہ کا ایک اور سپاہی چل بسا۔ اس طرح دھرم یُدھ میں کام آنے والے ویر یودھاؤں کی سنکھیا اب تیس ہو گئی ہے۔ تیسویں آہوتی سی پی کے ایک آریہ نیتا پنڈت پرشوتم گیانی کی ہے۔ جن کا سورگباش ۳۳ برس کی آیو میں ۳۔ ستمبر کو برہان پور میں ہو گیا۔ جب سے آپ ریاست حیدرآباد کی جیل سے رہا ہو کر آئے تھے۔ بیمار چلے آتے تھے۔ آخر ان کی یہ بیماری ان کی جان لے کر ہی ٹلی۔

پرماتما سورگیہ ویر کی آتما کو سدگتی اور اس کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کرے۔

ابھی تک جیلوں میں!

حضور نظام دکن نے اپنی سالگرہ پر ان تمام ستیاگرہیوں کو جو دھرم یُدھ کے سلسلہ میں ریاست کی جیلوں میں مقید تھے رہا کر دیا تھا۔ لیکن شوک ہے۔ کہ چار ویر ابھی تک رہا نہیں ہوئے۔ وہ چاروں ویر یہ ہیں۔

(۱) پنڈت نریندر جی (۲) پنڈت بدھ دیو جی۔ (۳) پنڈت بنسی لال بیاس (۴) شری شنکر ریڈی جی اگرچہ یہ ویر ستیاگرہ کے سمبندھ میں نظر بند نہیں کئے گئے۔ تاہم ان کا قصور صرف آریہ سماج کے اندولن میں سرگرم بھاگ لینا مانا ہے۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ نظام سرکار انہیں جلد رہا کر کے اپنی خلوص دلی و انصاف پسندی کا ثبوت دے گی؟

اخباروں سے پابندی ہٹائی جائے

سارو دیشک سبھا نے ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کی پوجن وِدھی کی گھوشنا کی ہے۔ لیکن ابھی تک ان اخباروں پر سے جن کا داخلہ ریاست میں بند ہے پابندی نہیں اٹھائی گئی۔ اب جبکہ آریہ سماج نے اپنی رواداری اور صلح پسندی کا بہترین ثبوت دے دیا ہے نظام سرکار کو چاہیئے۔ کہ وہ اخباروں پر سے یہ پابندی اٹھا لے۔ تاکہ اس کی ہندو پرجا اپنے دھارمک اخباروں کا مطالعہ کر سکے۔ اور جان سکے۔ کہ اس کے وستُرت دھارمک کشیتر میں کیا ہو رہا ہے۔

جنگ کا اثر

یورپ میں جو جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ تمام چیزیں مہنگی ہو گئی ہیں ۲۰ ٹکے کا بھاؤ چودہ پندرہ سیر سے بارہ سیر ہو گیا ہے۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ ہر چیز کی قیمت نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے۔ اگر اشیاء کی گرانی کی رفتار یہی رہی۔ تو غریبوں اور متوسط حال لوگوں کو بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جونہی ہندوستان اس جنگ میں شریک ہو گا۔ دوکاندار من مانی قیمت وصول کرنے لگیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ حکومت پنجاب آسام اور بنگال کی حکومتوں کی طرح نرخوں پر کنٹرول کرنے کے لئے ضروری کارروائی کرے۔

چین سے واپسی

پنڈت جواہر لال اپنے مختصر سے دورہ کے بعد ۵۔ ستمبر کو چین کو خیرباد کہہ کر ہندوستان کے لئے روانہ ہو پڑے ہیں۔ اور کچھ ہی دنوں میں یہاں پہنچنے والے ہیں۔ چین میں جس گرم جوشی سے ان کا سواگت کیا گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ نہ کیول ہندوستان میں نہایت عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں۔ بلکہ غیر ممالک میں بھی ہر دل عزیز ہیں۔ وہ چین اس لئے گئے تھے۔ تاکہ ہندوستان سے چین کے جو تعلقات ہیں۔ ان کو اور بھی مضبوط کر دیا جائے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ وہ اپنے اس مشن میں کامیاب ہو کر ہی واپس آ رہے ہیں۔

ہم ہردے سے ان کا سواگت کرتے ہوئے پرماتما سے ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا گو ہیں۔

بند کر دیئے جانے پر مسلم ہجوم نے آریہ سماج مندر پر خشت باری شروع کر دی جس سے بیسیوں ہندو بُری طرح مجروح ہو گئے جو اب ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ہم ان مسلمان بھائیوں کی اس افسوسناک حرکت کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے گورنمنٹ سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اس قسم کی شرارت کو روکنے کے لئے کوئی موثر قدم اٹھائے۔

اخباروں کی مشکلات

دَ یورپ میں جنگ کی وجہ سے تمام چیزیں مہنگی ہو گئی ہیں۔ لیکن کاغذ کا بھاؤ دو گنے سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ جو کاغذ ہم کل تک تین آنے فی ریم کے حساب سے خریدتے تھے۔ آج وہی کاغذ پونے پانچ روپے فی ریم کے حساب سے مل رہا ہے۔ اس پر طرفہ یہ کہ جن فرموں سے کاغذ پہلے ہم کریڈٹ پر لیتے تھے۔ اور جو فرمیں کاغذ بیچنے کے لئے ہماری خوشامدیں کیا کرتی تھیں۔ آج وہی فرمیں نقد دام لئے بغیر سیدھے منہ بات نہیں کرتیں۔ ان اخبارات کو بھی جو منافع دے رہے تھے کاغذ کے گراں ہو جانے سے جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ لیکن ان اخبارات کا جو پہلے ہی گھاٹے میں جا رہے ہیں کیا حال ہو گا یہ مت پوچھیئے۔ اگر دو چار روز میں کاغذ کا بھاؤ پہلی حالت میں نہ آ گیا۔ تو مجبوراً ہمیں صفحے کم کرنے پڑیں گے۔ اور یہ بھی بوجہ مجبوری اس وقت تک کے لئے جب تک کہ یہ گرانی ختم نہیں ہو جاتی۔

دھرم یُدھ کے امر سپاہی

(۱) مہاشہ وید پرکاش جی	(۱۶) شری یادھو راؤ جی
(۲) " بھیم راؤ جی	(۱۷) " شنو مل جی
(۳) " مانک راؤ جی	(۱۸) مہاشہ منترا سنگھ جی
(۴) " دھرم پرکاش جی	(۱۹) " فقیر چند جی
(۵) " مہادیو جی	(۲۰) سردار ارجن سنگھ جی
(۶) " راما جی	(۲۱) چوہدری ملکھان سنگھ جی
(۷) " ستیہ نارائن جی	(۲۲) سوامی کلیانا نند جی
(۸) " شیام لال جی	(۲۳) مہاشہ پرشوتم داس جی
(۹) شری برہما نند جی	(۲۴) بھگت اروڑہ مل جی
(۱۰) " وینکٹ راؤ جی	(۲۵) مہاشہ ماتو رام جی
(۱۱) " پرمانند جی	(۲۶) " شانتی پرکاش جی
(۱۲) سوامی ستیانند جی	(۲۷) " کھانڈو راؤ جی
(۱۳) مہاشہ وشنو بھگت جی	(۲۸) " مدن سنگھ جی
(۱۴) " چھوٹے لال جی	(۲۹) لالہ رتی رام جی
(۱۵) " پانڈو رنگ جی	(۳۰) پنڈت پرشوتم جی گیانی

علامہ مشرقی کی فراری

جس قدر تعجب سے ہم نے علامہ مشرقی اور ان کے ساتھیوں کے معافی مانگ کر رہا ہونے کی خبر سنی تھی۔ اس سے کہیں زیادہ حیرت کے ساتھ ہم نے یہ پڑھا۔ کہ علامہ اور ان کے کچھ ساتھی ملیح آباد سٹیشن کے قریب جبکہ وہ رہائی کے بعد لکھنؤ سے پنجاب کی طرف آ رہے تھے زنجیر کے ذریعہ گاڑی کھڑی کر کے چھلانگ لگا کر فرار ہو گئے۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ ان کی اس فراری میں کیا راز ہے۔ بہرحال جلد ہی تمام حالات روشنی میں آ جائیں گے۔ کیونکہ پولیس نہایت سرگرمی سے ان کا تعاقب کر رہی ہے۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں

افسوسناک

ہم نے نہایت دکھ کے ساتھ یہ سماچار سُنا ہے۔ کہ آریہ سماج مندر شاہ آباد میں جب ۳۔ ستمبر کو بابو پھیدیال کی صدارت میں دھاٹی دوس منایا جا رہا تھا۔ تو کچھ شرارتی مسلمانوں نے صدر دروازہ پر ڈیوٹی دے رہے والنٹیروں پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ صدر دروازہ

ضروری اطلاع

"پرکاش" کے جن گراہکوں کا چندہ ماہ اگست میں ختم ہو چکا تھا۔ ان کو اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی جن کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ ان کی سیوا میں وی پی بھیج دئے گئے ہیں۔ کرپا کر کے وہ انہیں وصول کر لیں۔ اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔

جن گراہکوں کا چندہ ماہ ستمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ وہ ۲۴۔ ستمبر تک اپنا اپنا چندہ ادا کر دیں۔ ورنہ معیاد مقررہ کے بعد ان کو وی پی بھیجے جاویں گے۔ اگر کسی وجہ سے کسی صاحب کو چندہ بھیجنے کے لئے مہلت درکار ہو تو وہ بذریعہ خط مقررہ تاریخ تک اطلاع دے دیں۔

(مینیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

اسلامی دنیا کی سیر

ہماری موجودہ حالت

ہمارے علماء اور رہنماؤں کی آنکھیں موجودہ تہذیب و ترقی کی شعاعوں سے اس قدر خیرہ ہو چکی ہیں۔ کہ کسی دوسری طرف اُٹھتی ہی نہیں۔ جب اُٹھتی ہیں۔ تو یا یورپین جمہوریت اور اس کے ضوابط کی طرف اور یا یورپین ڈکٹیٹروں اور ان کے آئین کی طرف۔ قرآن اور حدیث نبوی کے رُو سے نظام یا اجتماع کو چھوڑا ہی نہیں۔ رہا استقلال اور قوت آمرہ کی اطاعت۔ اُن میں ہماری ساخت ظاہر ہے۔ روزانہ سینکڑوں جماعتیں بنتی اور بگڑتی ہیں۔ مگر اعتماد کسی پر نہیں۔ اطاعت کے تو نام سے ہی پڑتے ہیں۔ عموماً علماء کرام اور لیڈران نظام کو۔ ہر شخص میں جس قدر علم یا لیڈری کا اثر موجود ہے۔ اسی قدر اطاعت و تسلیم کا اثر مفقود۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے علماء اور لیڈروں کے لئے کسی دوسرے کی اطاعت کا پیغام گالی۔ توہین۔ بلکہ پیغام موت سے کم نہیں۔

(مسلمان لاہور یکم ستمبر ۱۹۳۹ء)

روزِ جزا

"مشرقی اپنے ٹریکٹ اسلام کی عسکری زندگی میں رقمطراز ہے۔
رسول خدا خود اپنی بیٹی کو تنبیہ کرتا ہے۔ کہ روزِ جزا کو میری شفاعت پر بھروسہ نہ کرنا۔ اپنے متعلق قرآن میں کہتا ہے۔ کہ مجھے معلوم نہیں۔ کہ روزِ جزا کو میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔"

(ضیاء الاسلام امرتسر ۲۲-۸-۳۹)

علامہ مشرقی کا خیال ہے کہ...

اس عالم میں مسلمان کا ہر وقت لا اللہ اللہ کہتے رہنا بے جا ہے۔ اللہ سے التجا کرنا فضول ہے۔ خدا کو دعوت دینا گویا نفس کو دھوکا دینا ہے۔

(الہام حدیث امرتسر یکم ستمبر ۱۹۳۹ء)

سدرشن چکر

برنالہ پارٹی کے "ہز ہولی نس راج جی مہاراج" اپنے اخبار "پیارا دیال باغ" میں روحانیت کی نہریں بہا رہے ہیں۔ تاکہ دیال باغ کی خشک و پیاسی زمین کو سیراب کر کے "جنت" بنایا جا سکے۔

روحانیت کے چشمے "اُگلنے" کے لئے لالہ گور داس رام کے لئے "راج جی مہاراج" اور "ہز ہولی نس" بننا ضروری تھا۔ اور انہوں نے جو چشمے اُگلنے ہیں وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک کھاری اور دوسرے میٹھے۔ یعنی ان کا "کلام پاک" منظوم بھی ہے اور منثور بھی۔

منثور کلام تو گویا میٹھا پانی ہے۔ جسے ہر کوئی ہضم کر سکتا ہے۔ لیکن کھاری پانی زبردستی ہضم کرنا ایک طرح سے پریمی بھائیوں اور پریمن بہنوں پر "اتیاچار" کرنے کے برابر ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ لالہ گور داس رام ابھی "راج جی مہاراج" اور "ہز ہولی نس" بننے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ اور کہ یہ کام ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا۔ تبھی تو ان کے "کلام پاک" میں اکثر الفاظ کی بے ترتیبی اور غیر موزونیت پائے جانے کے علاوہ پنگل کے نیموں کی بے شمار غلطیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ہندی رچناؤں کو دیکھ کر تو جانا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے ہندی پڑھنے سے پہلے ہی "کویتا دیوی" کی سادھنا شروع کر دی ہے۔

نمونہ کے لئے ان کے کچھ دوہے پیش کئے جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

(۱) درس کشٹ بھلی بھانت سے ۔ پریت ہیں تمہرے مور
چھن چھن مرکر جیت ہوں ۔ اے پریتم بن تور

(۲) اے پریتم سب بن تم ۔ درسن موہے اِک شوبن
سدھ میری نہ لیت تم ۔ جدون بِرہ کی نین

(۳) نین رسیلے تم اتی ۔ مکھڑا سندر تور
چھب اپنی دکھلائے کے ۔ کت جاوت چت چور

("پیارا دیال باغ" ۳-۸-۳۹)

دوسرے اور تیسرے دوہے میں لفظ "تم" کا استعمال غلط ہے۔ اگر انہیں سنسکرت کا معمولی گیان بھی ہوتا۔ تو وہ "تم" کی بجائے موزوں لفظ "تو" (तव) بمعنی "تیرا" استعمال کرتے۔ "تم بچن" کے کیا معنی؟ درحقیقت وہ کہنا تو چاہتے ہیں۔ کہ تیرے بچن۔ لیکن "ترے" یا "تمہارے" الفاظ اس لئے استعمال نہیں کر سکے۔ کہ وزن بڑھ جائے گا۔ لیکن جس خیال سے اُنہوں نے "تم" سے بے انصافی کی ہے۔ اور ایک خامی رہنے دی ہے۔ وہی خیال آگے جا کر بے جان ہو گیا ہے۔ کیونکہ دوہے کے پہلے پاد کے پہلے بھاگ کی تو ماترائیں تیرہ ٹھیک ہیں۔ لیکن اگلے بھاگ میں وہ چودہ رہ گئی ہیں۔ حالانکہ وہ گیارہ چاہئیں۔

اسی طرح تیسرے دوہے میں لفظ "اتی" جو "अति" یوں لکھا جاتا ہے۔ اس کی دو ماترائیں گنی جانی چاہئیں۔ اس طرح دوہے کے پہلے پاد کے پہلے حصے کی ماترائیں تیرہ کی بجائے ۱۲ رہ جاتی ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے "अती" کے روپ میں استعمال کیا ہے۔ اگرچہ آج کل بہت لوگ کی طرح یہ بھی جائز ہے۔

پہلے دوہے کا "مرا حال" ہے۔ پہلے پاد کے آدھے بھاگ کی ۱۵ ماترائیں ہیں۔ اور باقی آدھے کی ۱۲ ۔ حالانکہ وہ بالترتیب تیرہ اور گیارہ ہونی چاہئیں۔
یہ ہے کچھ مانگی رادھا سوامیوں کے نئے گورو کے "پاک کلام" کا۔ اس گورو کے پاک کلام کی۔ جسے دعویٰ ہے۔ کہ اس کا تعلق بدھا پیا تما سے ہے۔ اس لحاظ سے ان کے کلام میں کچھ برتری ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن یہاں برتری کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ الٹا شک ہوتا ہے۔ کہ آیا وہ خود کو دھوکا دینے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی گمراہ تو نہیں کر رہے؟

ریویوز (Reviews)

اخبارات کے کرشن نمبر

"پرتاپ" لاہور نے ایک نہایت شاندار کرشن نمبر پرکاشت کیا ہے۔ چھ سہ رنگی تصاویر ہیں۔ بڑھیا دبیز کاغذ لگایا گیا ہے۔ صفحات بھی ڈیڑھ سو سے زائد ہیں۔ مضامین کا چناؤ بھی خوب ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔

"تیج" دہلی نے حسب معمول امسال بھی امتیازی شان سے اپنا کرشن نمبر شائع کیا ہے۔ صفحات ۱۸۴۔ تصاویر ۳۔ مضامین و نظمیں سب عمدہ۔ قیمت ۶/۔

"آنند" لاہور بھی ہر سال اپنا کرشن نمبر نکالا کرتا ہے۔ اس نے امسال بھی نکالا ہے۔ ۲ تصویریں اور ۶۴ صفحات ہیں۔ مضامین و نظمیں بھی اچھی ہیں۔ قیمت ۲/۔

"سناتن دھرم پرچارک" امرتسر کا کرشن نمبر بھی قیمت کے مقابلہ میں اچھا ہے۔ چالیس صفحات۔ دو رنگین اور ایک رنگی تصاویر ہیں۔ قیمت ۲/۔

"کلیان" گورکھپور نے اپنا وشیش انک گیتا تتوانک کے روپ میں پرکاشت کیا ہے۔ جو ایک ضخیم کتاب سے کم نہیں۔ ایک ہزار صفحوں میں تو کیول گیتا کے اٹھارہ ادھیائوں کی ویاکھیا دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ودوانوں کے نیتاؤں اور ودوانوں کے قیمتی مضامین بھی بے شمار ہیں۔ سو سے زیادہ تو رنگین تصاویر ہیں۔
یہ وشیش انک اتی سندر اور منوہر ہے۔ چھپائی کاغذ اور ٹائپ سب بڑھیا۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف تین روپے ہے۔ اور سالانہ چندہ ۴ روپے تین آنے جس میں گیارہ دوسرے سادھارن انک بھی ملتے ہیں۔
"کلیان" دنوں دن انتی کرتا جا رہا ہے۔ چار سال پہلے اس کی اشاعت ۳۱ ہزار تھی۔ لیکن اب پچاس ہزار سے اوپر ہو گئی ہے۔ اس کی ہر دلعزیزی کا اس سے بہتر اور کیا ثبوت ہوگا؟

"پرکاش" کے گراہک بڑھا کر آریہ سماج کے تحریری پرچار کو بڑھائیں۔

ادبیات

چاند سے

آسماں کی نیلگوں بلندیوں پر۔ دُنیا و دُنیاداروں سے دُور۔ سب سے الگ تھلگ تُو کس کا منتظر ہے۔ اپنی روح نواز نُور پاشیوں میں کس کا متلاشی ہے۔ اپنی خموش زبان سے کس کا شکوہ کر رہا ہے تُو ــــ سازِ خموش تُو کس کی جُدائی میں تمام رات ــــ چاندی کے نازک اور لطیف تاروں سے ہم آہنگ ہو کر آہ و زاری کرتا ہے۔

مظہرِ قدرت! تُو ہر شام کو کس کی تلاش میں باہر نکلتا ہے۔ اور تمام شب کے انتظار کے بعد مایوس ہو کر باہر نکل جاتا ہے۔ حسین چاند! تُو محبت میں سرشار ہے۔ اور اُلفت کا جو یا ــ کسی کا متلاشی کسی کے دیدار کا تمنائی ــــ لیکن اتنا خموش ــــ وفا آشنا اور مستقل مزاج ــــ رشک آتا ہے مجھے تجھ پر اے چاند!

آبشار سے

برباد تمنا کی طرح مضطرب ــــ اے آبشار! تو کس کے لئے بے قرار ہے۔ کس نے ستم کے سبب بے چین ہے۔ سازِ غم کس کی بے التفاتی کا شکوہ کر رہا ہے۔ ــــ اے آبشار! صدائے سوز ــــ اپنے جاں نواز نغموں میں ــــ اپنی پُر درد کہانی۔ کسی کی جفا کی کہانی سُنا رہا ہے تُو۔ فطرت کے حسین شاہکار۔ تجھ میں قدرت کی رنگینیاں بیک دم جمع ہو گئی ہیں۔ تو کیوں بے چین اور مضطرب ہے۔ ازلی بے قراری اور ابدی اضطراب کے شکار! کس کی یاد میں آنسو بہا رہا ہے تُو ــــ کتنا درد ہے تجھ میں اور کتنا سوز۔ فطرت کے تخیل، جاں نواز نغمے ــــ تو اتنا دکھی کیوں ہے؟

سہاگن

اے سکھی! میں سہاگن ہوں۔ میرے دل کے ہر گوشے میں۔ خواب آفریں تصورات بسے ہوئے ہیں۔ پریتم سے ملنے کے ــــ میری آرزوؤں میں تازگی ہے۔

استری جگت

آدھونک استریاں

(از مس بملا کماری بی۔ اے)

آج کل ایک سماجی انقلاب برپا ہے۔ اور عورتیں جانتے ہوئے اور نہ جانتے ہوئے اس انقلاب میں شریک ہیں۔ ہر روز وہ نئی تبدیلیاں زندگی میں پیدا کر رہی ہیں۔ اس لئے اگر اس عہد کو "بغاوتِ عورت" کا خطاب دے دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ عورت اب اس بات سے ناخوش معلوم ہوتی ہے۔ کہ مرد کے ظلم و دباؤ اور اس کی برتری اور بھاری پن کو بلا وجہ قبول کرے۔ اور اپنی ہستی کو حقیر سمجھے۔ اور ہر حالت میں وہ مردوں پر بھروسہ کرنے کی وہ عادی رہے۔

آج کل کی عورت اپنے آپ کو ایک بالکل علیحدہ ہستی بنانے کی فکر میں ہے۔ جو اس کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔ صرف اپنے لئے ہو۔ اور اپنے اوپر ہی سب کچھ اس کا انحصار ہو۔ مگر ایسی زندگی مصنوعی زندگی ہوگی۔ اور اس کا انجام تباہی ہوگا۔ اور واقعی بات ہے بھی یہی۔ کہ عورت کا وجود بغیر اس کے دوسرے حصہ یعنی مرد کے بے کار ہے۔ مرد اور عورت دو حصہ دار ہیں نسلِ انسانی کے۔ جب تک مرد اور عورت صفحۂ ہستی پر موجود ہیں عورت الگ تھلگ رہ کر کوئی خوش آئند زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ اس کے بغیر زندگی کی آسائشیں، مراعات، لطف اور ترقی ممکن نہیں۔

شادی ایک ضروری چیز ہے اس معاملہ میں جس کے بارے میں آجکل کی عورتیں اپنے آپ کو تباہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ عورت کسی طرح بھی مرد کے ساتھ زندگی کا سنگھٹن کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس کی زندگی آدھی اور خالی رہے گی۔ اس کی تمام کوششیں اور ہزاروں حرکتیں اور کام مرد پر اور گھر گرہستی پر منحصر ہیں۔ مشکل یہ ہے۔ کہ عورتیں صحیح طور پر اپنی اندرونی زندگی اور حقیقت کو اب تک سمجھ نہیں سکی ہیں۔ اور مردوں کے مطالبات اور حیثیت پر خواہ مخواہ نکتہ چیں ہیں۔

ایک مشہور مصنف لکھتا ہے۔ کہ :۔

آج کل جسے عورت کی فطرت اور نیچر کہا جاتا ہے۔ ایک حد درجہ مصنوعی اور بناوٹی چیز ہے۔ یعنی وہ نتیجہ ہے کسی ایک سمت میں اس پر زیادہ دباؤ پڑنے کا۔ اور بعض حالتوں میں اسے ڈھیل دئے جانے کا۔ شادی مرد کے لئے ایک مطلب رکھتی ہے اور عورت کے لئے دوسرا۔ مگر صورت حالات کا ہونا لازمی ہے۔ عورت اور مرد ان معاملات میں یکساں مفاد نہیں رکھ سکتے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ عورت زیادہ اقتصادی آزادی کی طلبگار ہوتی ہے۔ اور شادی کے تعلقات کو ڈھیلا کر دینا چاہتی ہے۔ تاکہ اپنے مذاق اور آسائش میں فرق نہ آئے۔ وہ مرد کے سامنے خم ٹھونک کر مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکل چکی ہے۔ اس نے اپنے آدرش کو برباد کر دیا ہے۔ آجکل کی عجیب کشمکش کے عہد میں گھر کا سکھ یعنی محبت گرہستی۔ آنند اور بھگتی کا نام نہیں ہے۔ زنہاری معاملہ اور بزنس کے معاملہ میں اپنے دماغ کو لگانا عورتوں کے لئے ایک بالکل نیا تجربہ ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کی سُگھڑائی اُونچائی اور پوترتا کو بزنس اور مالیات کی ترازو کے پلڑے میں رکھ دیا ہے۔ اور اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور صحیح قدر و قیمت پہچاننے سے انکار کر دیا ہے۔

فریڈرک ہرلین لکھتا ہے۔ کہ :۔

عورتوں کے لئے ہر پیشہ اور کام کا دروازہ کھول دینے کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ عورتوں کی ایک غیر جنسی اقلیت کیلئے سب آزاد اور خود مختار کر دئے جائیں۔ یا دوسرا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی تباہی کو زیادہ قریب اور جلد قریب لایا جائے۔

آج کل کی عورت کے لئے شادی کرنا بھی ذرا مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ مرد عورتوں سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہاں عورتیں مردوں سے زیادہ مرد بننے کی فکر میں ہیں۔ اس لئے عورت پن ان میں سے نکل گیا

تازہ کھلے ہوئے دلآویز پھولوں جیسی حجاب دوشیزگیت کے تبسم نے اس تازگی کو جامۂ حسن پہنا دیا ہے۔

مختصر افسانہ

روزِ جزا

بانگِ صور نے مجھے نیند سے باہر نکالا۔ میرے جسم میں زندگانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

پل کے پل میں ایک اژدہام اکٹھا ہو گیا۔ جسے کوئی بھی گننے کی تاب نہیں لا سکتا تھا۔ ہر زمانے کے لوگ ایک وسیع پنڈال میں اکٹھے ہو رہے تھے۔ ہمارے سامنے خدائے پُر نور تختِ ذیشان پر جلوہ کر رہا تھا۔

بڑے بڑے شہنشاہ۔ بڑے بڑے جابر ذی دماغ مسکت بیٹھے تھے۔ اور انجام کو سوچ رہے تھے۔

فرشتۂ کتاب نے کتاب کھولی۔ اور ایک آدمی کا نام لیا۔ معاً ایک سیاہ رو شخص خدا تعالےٰ کے قدموں پر جھکا۔ اس کی شکل و شباہت سے غرور و تمکنت ٹپک رہا تھا۔

خدا نے حکم دیا ــــ "ان لوگوں کو بتاؤ۔ تم نے دُنیا میں کیا کچھ کیا؟"

اس نے جواب دیا ــــ "میں دُنیا میں ایک بادشاہ تھا۔ ایک عظیم الشان بادشاہ۔ تمام امیر اور فقیر مجھ سے کانپتے تھے۔ اور ہر گھڑی میرے عتاب سے پناہ مانگتے تھے

بقیہ ص ۱۸

ہے۔ اور گرہستی کا سکھ ایسی حالت میں کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟

آج کل ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ بہت سی عورتیں دولت۔ زیورات۔ خطاب۔ عزت۔ بڑائی اور جائیداد وغیرہ کے لالچ میں شادی کر لیتی ہیں۔ ایسی حالت میں شادی ایک تجارت اور تبادلہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں جذباتِ وفاداری اور حسن بالکل نہیں ہوتا۔ وہ ایسی عورتیں اپنی ہستی کو بیچ ڈالتی ہیں۔ وہ اپنی ہستی اور جیون کا بیوپار کرتی ہیں۔ ان کی ترقی نہیں ہونے پاتی۔ اور قدرت کے منشا کے برخلاف اپنی روحانی زندگی کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ ایسی عورتیں عورت پن کو ہی بالکل ناپسند کرتی ہیں۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ایک نظر میں (گذشتہ سے پیوستہ)

آریہ ستیاگرہ کا اتہاس

دو درجن ویروں کا بلیدان - ۱۵ ہزار ستیاگرہیوں کو قید

حیدرآباد ستیاگرہ میں آریہ سماج کی قربانیوں کا شاندار ریکارڈ

۲۲ - اپریل چوتھا حیدرآباد ڈے اوربھون دوس منایا گیا۔ راجگورو دھریندر شاستری چوتھے ڈکٹیٹر ۵۳۱ والنٹیروں کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے۔ آپ کے سواگت کے لئے جو ہجوم سٹیشن پر جمع تھا اسے پولیس نے لاٹھی چارج کر کے منتشر کیا۔

۲۴ - اپریل مہاشہ کرشن چھٹے ڈکٹیٹر نے دورہ شروع کیا۔ پنڈت بدھ دیو میرپوری اوسان کے ساتھ ۲۲ ستیاگرہیوں کو ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

۲۵ - اپریل سیکرٹری آرین ڈیفنس لیگ نے مہاراجہ سر کشن پرشاد کو لکھا۔ کہ ہم نے مایوس ہو کر ستیاگرہ شروع کیا ہے۔ متواتر چھ سال تک دربار حیدرآباد کے ہمارے مطالبات اور عرضداشت پر دھیان نہ دینے کے بعد ہم نے ستیاگرہ کا فیصلہ کیا۔

۲۶ - اپریل حیدرآباد کی جیلیں ستیہ آگرہیوں سے بھر گئیں۔ نئی جیلیں تعمیر ہونے لگیں۔ ملک بھر میں ستیاگرہ کا زور۔

۲۸ - اپریل حیدرآباد جیل میں ایک اور آریہ ویر سوامی ستیانند چل بسا۔
۵ویں ڈکٹیٹر پنڈت وید برت کے ایک ہزار والنٹیروں کے ساتھ ستیاگرہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔

۲۹ - اپریل چھٹے ڈکٹیٹر راجگورو دھریندر شاستری اور ۵۰۱ دیگر ستیاگرہیوں کو ۲-۲ سال قید کی سزا ہوئی۔ ستیاگرہیوں کے ۱۹۵ اوم کے جھنڈے بھی ضبط کر لئے گئے۔

۴ - مئی شری ست چھوٹے لال جی آف علیل پور ضلع مین پوری گلبرگہ جیل میں سورگباش ہو گئے۔

۵ - مئی پنڈت وید برت ۵ویں ڈکٹیٹر ۴۳۵ ستیاگرہیوں کے ہمراہ امرکھیڈ میں گرفتار کر لئے گئے۔
جالندھر میں مہاشہ کرشن کو چار ہزار کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔

۱۱ - مئی مہاشہ کرشن چھٹے ڈکٹیٹر کو لدھیانہ میں ۴۱/۲ ہزار کی تھیلی پیش کی گئی۔

۱۵ - مئی اورنگ آباد جیل میں دو سو ستیاگرہیوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔ کیونکہ انہیں ناقص خوراک دی جاتی تھی۔ لالہ رام لال پرنسپل آریہ سکول لدھیانہ نے اپنی خدمات ستیاگرہ کے لئے پیش کیں۔

۱۷ - مئی ستیاگرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے حیدرآباد میں خاکساروں نے والنٹیر کور قائم کی۔ ۲۱ - مئی کو حیدرآباد شہید دوس منایا گیا۔ بابا مدن سنگھ گاگا اپنے جتھے سمیت حیدرآباد روانہ ہو گئے۔

۱۹ - مئی شولاپور میں ایک سو مسلح مسلمانوں نے آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ کئی ستیاگرہی زخمی ہو گئے۔
آچاریہ بھگت رام گورو کل پوٹھوہار والے گرفتار کر لئے گئے۔

۲۰ - مئی گلبرگہ میں نمستے کہنے پر کچھ ستیاگرہیوں کو زدوکوب کیا گیا۔

۲۲ - مئی آریہ ستیاگرہیوں کو ۱۲ گھنٹوں کے اندر اندر شولاپور سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ شہر میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے دو ہلاک اور ۲۷ آدمی زخمی ہوئے۔ ملک بھر میں ۵واں حیدرآباد ڈے بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

۲۶ - مئی سوامی برہمانند اور دیگر ۱۴۸ ستیاگرہیوں کو ۲-۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔
مہاشہ کرشن چھٹے ڈکٹیٹر کو بیس ہزار ہندو سکھوں کی طرف سے شاندار الوداع کہی گئی۔ ۲۰ ایڈریس اور ۱۸ اٹھارہ ہزار روپے کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔ منماڑ پہنچنے تک آپ پچھتر ہزار روپیہ ستیاگرہ کے لئے جمع کر چکے تھے۔

۲۷ - مئی مہاشہ کرشن نے الوداعی پیغام میں کہا۔ کہ جب تک وجے نہ ہوگی۔ حیدرآباد ستیاگرہ پورے زور شور سے جاری رہے گا۔ ہر آریہ سماجی سر دھڑ کی بازی لگا چکا ہے۔

۲۸ - مئی مہاشہ کرشن حیدرآباد کو روانہ ہوئے۔ دس ہزار استری پُرشوں نے لاہور ریلوے سٹیشن پر الوداع کہی۔

۲۹ - مئی - دہلی ریلوے سٹیشن پر چھٹے ڈکٹیٹر کا نرناریوں نے سواگت کیا۔
ایک اور ستیاگرہی گلبرگہ جیل میں چل بسا۔

یکم جون دو اور ستیاگرہی جیل میں ہم سے سدا کے لئے جدا ہو گئے۔ ان دو اموات سے جیل میں سورگباش ہونے والوں کی تعداد ۹ ہو گئی۔ دہلی نواسیوں کی طرف سے مہاشہ کرشن کو دس ہزار روپیہ کی بھینٹ کی گئی۔
بمبئی میں مہاشہ جی کے سواگت کی تیاریاں ہونے لگیں۔
آسام سے آریہ ستیاگرہ کے لئے گیارہ سو روپیہ موصول ہوا۔
امرتسر میں پنڈت بدھ دیو کا سواگت پانسو روپیہ کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔

۲ - جون بمبئی میں مہاشہ کرشن کا شاندار استقبال۔ دس ہزار آریہ ہندو سواگت کے لئے جمع ہوئے۔ پنڈت جواہر لال نہرو سواگت کا نظارہ دیکھتے رہے۔ کئی میل لمبا جلوس تھا۔

۳ - جون حیدرآباد کے ستیاگرہیوں کو ڈاکٹر ٹیگور نے آشیرواد دی۔ کہ "تم اچھے کاز کے لئے لڑ رہے ہو۔ آخر تمہاری جیت ہوگی"۔

۴ - جون مولانا ظفر علی نے دھمکی دی۔ کہ حیدرآباد کو جتھے بھیجنے بند کئے جائیں۔ ورنہ ہم کوئی قدم اٹھائیں گے۔

۵ - جون مہاشہ کرشن سپیشل ٹرین کے ذریعہ ستیاگرہ کرنے کے لئے منماڑ سے اورنگ آباد روانہ ہو گئے۔ منماڑ سے پانسو ستیاگرہی آپ کے ساتھ گئے۔ "آریہ شکست کا نام ہی نہیں جانتے"۔ (مہاشہ جی کی روانگی کے وقت تقریر)

۶ - جون مہاشہ کرشن ۷۱۲ ستیہ آگرہیوں کے ساتھ اورنگ آباد میں ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔ حیدرآباد سنٹرل جیل سے کئی ستیاگرہیوں کو قبل از وقت رہا کر دیا گیا۔

۷ - جون - مہاشہ کرشن اور ۸۱۷ ستیہ آگرہیوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے ۱۰ - جون کی تاریخ مقرر کی گئی۔

۸ - جون مہاشہ کرشن کو ودائی دینے کے لئے لاہور کی آریہ سماجوں کا مشترکہ جلسہ ہوا۔

۹ - مہاشہ کرشن اور ان کے ساتھیوں کو ۲۴ گھنٹے تک کھانا نہ دیا گیا۔

۱۲ - جون اورنگ آباد جیل میں تو کمانیہ اپنے نے مہاشہ کرشن سے ملاقات کی۔ مہاشہ جی نے کہا۔ کہ "وہ اپنے مقدمہ میں صفائی پیش نہیں کریں گے"۔

۱۳ - جون ستیاگرہیوں کو شولاپور جانے سے روکنے کی ہدایت۔ دربار حیدرآباد کا ضلع کے تعلقہ داروں اور جیل سپرنٹنڈنٹوں کے نام خفیہ سرکلر جاری کیا گیا۔

۱۴ - جون مدراس پریذیڈنسی میں آریہ سماجیوں کے جلسوں پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ حیدرآباد ڈے منانے کی ممانعت کے علاوہ ہندوؤں کی شکایات کے پمفلٹ درآمد کرنے ممنوع قرار دے دئے گئے۔
اورنگ آباد جیل میں آریہ ستیاگرہیوں پر مبینہ سختی کے متعلق یونائیٹڈ پریس کا تار پنجاب گورنمنٹ نے "قابل اعتراض" قرار دے کر روک دیا۔

۱۵ - جون شری ست گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی نے سر اکبر حیدری سے ملاقات کرنے کا پروگرام مرتب کیا۔

۱۶ - جون مدراس میں حیدرآباد ستیاگرہ کی سرگرمیوں پر پابندیوں کے خلاف مہاتما گاندھی وزیر اعظم مدراس اور دیگر لیڈروں کو احتجاجی تار روانہ کئے گئے۔ ریاست گوالیار میں بھی آریہ ستیاگرہ سے تعلق رکھنے والی سرگرمیاں ممنوع قرار دے دی گئیں۔

۱۷ - جون ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیندر جی کو گجرات کاٹھیاواڑ میں چھ ہزار کی تھیلیاں بھینٹ کی گئیں۔

۱۹ - جون پنڈت بدھ دیو نے چار سو والنٹیر اور ۸۱/۲ ہزار روپیہ جمع کر لیا۔

۲۰ - جون پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند نے اعلان کیا۔ کہ حیدرآباد کی جیلوں کے متعلق تحقیقات کی ضرورت نہیں۔
اورنگ آباد جیل میں ستیاگرہیوں

Digitized by eGangotri

پر لاٹھی چارج - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے احتجاجی تار سر اکبر حیدری وزیر اعظم حیدرآباد کو بھیجا۔

۲۱-جون مدراس گورنمنٹ کے حکم کے خلاف پنجاب کے طول و عرض میں احتجاجی جلسے کرنل ویجووڈ بین ممبر پارلیمنٹ اور وزیر ہند کو پروفیسر سدھاکر نے بجری تار دیا۔ کہ — "ہمارا ستیاگرہ بنیادی دھارمک اور تمدنی حقوق کے لئے ہے"۔

۲۲-جون پنڈت گیانیندر جی ساتویں ڈکٹیٹر ۱۲۰ والنٹیروں کیساتھ گلبرگہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ اور ۲۴-جون تک ریمانڈ لے لیا گیا۔

پنڈت بدھ دیو ودیا النکار کو شاندار الوداع کہی گئی۔ متعدد ایڈریس اور تھیلیاں پیش کی گئیں۔ لاہور کی آریہ سماجوں کی طرف سے دس ہزار کے قریب روپیہ بھینٹ کیا گیا۔

صوبہ بھر میں چھٹا حیدرآباد ڈے دھوم دھام سے منایا گیا۔

۲۳-جون پنجاب میں قانون تحفظ والیان ریاست کے نفاذ کا فیصلہ کیا گیا۔ جتھوں کی روک تھام کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات دئے گئے۔

پنجاب گورنمنٹ کی آریہ ستیاگرہ کو دبانے کی تیاریاں۔

آریہ ستیاگرہ کے سلسلے میں گرفتاریوں کی تعداد گیارہ ہزار تک پہنچ گئی۔

۲۴-جون پنجاب بھر میں قانون تحفظ والیان ریاست کے خلاف احتجاجی جلسے۔

چاندا مرکز کے ستیاگرہی جلسے کی گرفتاری بنگال میں ستیاگرہ کے سمبندھ میں بابا کالی کملی والے کا دورہ۔

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے وائسرائے سے ستیاگرہ کے سمبندھ میں نامہ و پیام شروع کیا۔

مری میں ایک بدھ بھکشو نے اعلان کیا۔ کہ بودھ بھی ستیاگرہ میں حصہ لیں گے۔

۲۶-جون ساتویں ڈکٹیٹر پنڈت گیانیندر جی اور ان کے ۱۲۰ ساتھیوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

پارلیمنٹ میں ستیاگرہیوں سے کیا سلوک ہو رہا ہے۔ کیا گورنمنٹ ہند تحقیقات نہیں کرا سکتی؟ وغیرہ وغیرہ۔ پنڈت بدھ دیو کا دہلی میں شاندار سواگت کیا گیا۔

۲۸-جون - مسٹر ایم-ایس-اینے سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ آرین لیگ کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن انگلستان لے جائیں۔ جو وزیر ہند اور برطانوی پبلک کے سامنے آریوں کا پکھش رکھے۔

پنجاب میں پرنسز پروٹیکشن ایکٹ کا نفاذ شروع ہو گیا۔

مہاشہ کرشن کے ۵۰ بوڑھے ساتھیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔

۳۰-جون شولاپور میں ستیاگرہ وار کونسل نے فیصلہ کیا۔ کہ بند مراکز پھر سے کھولے جائیں۔ اور نئے مراکز کھولے جائیں۔ جتھوں کی تعداد بڑھا دی جائے۔ اور پروپیگنڈا تیز کر دیا جائے۔

۳۱-جون ایک سو سرکردہ ہندو لیڈروں نے وائسرائے کو میموریل بھیجا۔ جس میں حیدرآباد کے متعلق ہندوؤں کی شکایات کی تحقیقات کیلئے غیر جانبدارانہ کمیشن مقرر کئے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔

مہاشہ کرشن کے جتھے کا ایک اور ممبر سورگباش ہو گیا۔ پنڈت بدھ دیو جی دہلی سے شولاپور روانہ ہو گئے۔

یکم جولائی - حیدرآباد میں ایک آریہ والنٹیر کے قتل کے بعد فساد ہو گیا۔ ہندو ہجوم پر لاٹھی چارج۔

۲-جولائی پنڈت بدھ دیو کو ۲۸۲ ستیاگرہیوں کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا۔

۷-جولائی مہاشہ کرشن کے خلاف شہادت استغاثہ ختم ہو گئی۔ حیدرآباد جیل میں ایک اور ستیاگرہی چل بسا۔

۸-جولائی سی-پی گورنمنٹ نے وائسرائے کو مراسلہ بھیجا۔ کہ حیدرآباد کے حالات میں فوری مداخلت کی جائے۔

۱۳-جولائی حیدرآباد کی صورت حالات کے متعلق انٹرنیشنل آرین لیگ کی میٹنگ ستیاگرہ کو تیز کرنے - آل پارٹیز کانفرنس ہونے اور انگلستان کو ڈیپوٹیشن بھیجنے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔

۱۴-جولائی حیدرآباد کی جیلوں سے ستیاگرہیوں کی قبل از وقت رہائیاں۔

سوامی سوتنترانند پردھان آریہ ستیاگرہ سمتی نے وزیر ہند اور وائسرائے ہند کو تار بھیجے۔ جس میں پیراماؤنٹ پاور سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ حیدرآباد کی صورت حالات میں مداخلت کی جائے۔

۱۵-جولائی مہاشہ کرشن اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت۔ مہاشہ کرشن نے تحریری بیان داخل کیا۔

۱۶-جولائی آریہ ستیاگرہ سمتی نے فیصلہ کیا۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماج کی تحریک کی وضاحت کرنے کے لئے ایک ڈیپوٹیشن ولایت بھیجا جائے۔

۱۸-جولائی آریہ ستیاگرہ کے متعلق حیدرآباد گورنمنٹ کا اعلان - مذہبی آزادی کے متعلق پوزیشن کی وضاحت۔ شکایات کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر۔

۱۹-جولائی ریاست حیدرآباد میں اصلاحات کا اعلان۔

۲۰-جولائی انٹرنیشنل آرین لیگ نے فیصلہ کیا۔ کہ حیدرآباد کا ستیاگرہ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے نظام گورنمنٹ کو تار بھیجا گیا۔ کہ مذہبی پابندیوں کی وضاحت کرے۔

۲۱-جولائی مرکزی انٹرنیشنل آرین لیگ نے اعلان کیا۔ کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر نظام سرکار نے مذہبی پابندیوں کی وضاحت نہ کی۔ تو ستیاگرہ زیادہ تیز کر دیا جائے گا۔

۲۲-جولائی مہاتما گاندھی سے ایبٹ آباد میں ملاقات کرنے کے بعد آریہ لیڈروں کی لاہور میں آمد۔

۲۴-جولائی انٹرنیشنل آرین لیگ کا اجلاس - حیدرآباد کی اصلاحات پر غور۔

۲۵-جولائی مہاتما گاندھی۔ مسٹر گھنشیام سنگھ گپت اور سر اکبر حیدری میں نامہ و پیام۔

۲۷-جولائی اصلاحات کے خلاف حیدرآباد میں مسلمانوں کے مظاہرے - مہاتما گاندھی جی - مسٹر گھنشیام سنگھ گپت اور لالہ دیش بندھو کی ملاقات۔ مالوی جی کا اعلان - کہ اصلاحات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

۲۸-جولائی حیدرآباد میں اصلاحات کے خلاف مظاہروں کی جماعت۔

۲۹ - مہاشہ کرشن کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ۔ ۲-آپ کو ۳۴ ماہ کی سزا دی گئی۔ ہندو مہاسبھا کا حیدرآباد میں ستیاگرہ بند کرنے کا فیصلہ۔ پارلیمنٹ میں حیدرآباد کے

(بقیہ صفحہ ۱۶)

گوروکل کانگڑی
کا
برہمی تیل
یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے۔ اور چت کو پرسن رکھتا ہے۔
قیمت آٹھ آنے (۸) فی تولہ

دنت منجن
اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط، خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ دانتوں میں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر تین شیشی (عہ)

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو-پی)
ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

روس کی شکھشا پرنالی میں کرانتی

(لیکھک: شری اوما شنکر پرشاد)

ان دنوں بھارت ورش میں روس کی ... اور ستائی چرچا ہے۔ روس کے ... چاروں اور ساہیہ وادیوں کی ہی نہیں بلکہ ... سامیہ واد کی طرف ... کٹر وردھی لوگوں کی بھی درشٹی آکرشت ... ہوجاتی ہے۔ اس میں سندیہ نہیں ہے۔ کہ ... سوویٹ سرکار نے کچھ ایسے کام کئے ہیں۔ ... دوسرے دیشوں کے لئے انوسرن کرنے ... یوگیہ ہیں۔ ان کا شکھشا پربندھ دوسرے دیش ... کے لئے آدرش ہے۔ ہمارے کوی ورڈاکٹر ... رابندر ناتھ ٹیگور کو بھی ماننا پڑا ہے۔ کہ کچھ ... ہی سالوں کے اندر روس کے مزدوروں اور ... کسانوں میں اتنا شکھشا کا پرچار ہوا ہے۔ ... بھارت میں ڈیڑھ سو ورشوں میں بھی ... نہیں ہوا ہے +

شکھشا کا ادیشیہ

۱۹۱۷ء میں زار شاہی کا انت ہوا۔ ... بالشویکوں کے ہاتھ میں روس کا شاسن سوتر ... آیا۔ لینن کا سب سے پہلے شکھشا پربندھ ... کی اور دھیان گیا۔ اس نے لوگوں کو بتلایا ... کہ شکھشا کا واستوک ادیشیہ کلرک پیدا کرنا ... نہیں ہے بلکہ سچے دیش بھگت ناگرک پیدا ... کرنا ہے +

نئی شکھشا پرنالی کے انوسار لوگوں کا ... کیول دیکتی گت وکاس ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ ... ہر طرح سے انتی ہوتی ہے۔ پرنتو اس کے ... لئے اپرکت سکول تتھا وشو ودیالیہ کی نیتی ... اور راجیہ کے ادیش دونو ایک سوتر میں بندھ ... جاتے ہیں۔ ایک ہو جاتے ہیں۔ راجیہ ... سکول کی نیتی کا پری چالن کرتا ہے۔ اور ... سکول راجیہ کے ادیشوں کا ہرتی پادن کرتا ہے۔ ... راجیہ کی یوجنا سپھل ہو یا اسپھل ... سب ... سکولوں پر نربھر رہتا ہے۔ پانچ ورشیہ کاریہ ... ہر سکول کے ادھیکاری ورگ کا دھیان ... رہتا ہے۔ دوبار نیتی کو بتلانا کہاں راجیہ ... کے کاریہ کرم کا رہتا ہے۔ اتنا ہی سب دیش ... کے ان کو بھی اپنے دیش کے کاریہ کرم کا نہیں ... رہتا +

... ان جو شکھشا دی جاتی ہے۔ وہ کیول ... پتھو کا شُشک گیان نہیں ہے۔ وہ تو ... راجیہ نیتک آرتھک۔ سماجک اور لینک ... آدی سبھی وشیوں کا گیان ہے۔ وہاں کی شکھشا ... کا آدرش یہ ہے۔ اُلٹی شیل۔ یوگیہ۔ سجیہ ... سنسکرت ناگرک اُتپن کرنا۔ جس میں ... ان کے پرووں کے اندر استر بنیا اور دیش ... بھگتی کا بھاؤ اُٹھے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں ... شاسن کی باگ ڈور لے دیش کی بھنوا کا کمشاد ... کر سکا کریں +

کچھ کال تک شکھشا کیندر پرایہ راج نیتی کے اکھاڑے بنے رہے۔ اتہاس پڑھنے والے کو گڑے مردے اُکھاڑنے والے کہہ کر مذاق اُڑایا جاتا تھا۔ سکول اور کالجوں کو وہ اپنے مت پرچار کے سادھن سمجھتے تھے۔ لیکن سمیہ نے ہر وبھاگ میں اُلٹ پھیر کیا۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی شکھشا پرنالی نے شکھشا کیندروں کو راج نیتک اکھاڑا نہ بنا کر انہیں شکھشا کا بھنڈار بنایا ہے۔ دھاتری گرہ کی دیواروں پر اب راج نیتک شکھشا و گیان نہیں چپکائے جاتے ہیں۔ ان کے بدلے سندر منوہر پکشی اور جانوروں کے چتر رہتے ہیں۔ بالکوں کو راج نیتی کے کٹھن وشیوں سے ہٹا کر اتہاس کے منوہر کاریوں میں پھنسایا جاتا ہے +

شکھشا کا پربندھ

سوویٹ روس میں شکھشا کا پربندھ کرنے کے لئے راجدھانی ماسکو میں شکھشا نیتنگیوں کی ایک کمیٹی رہتی ہے۔ اس کا نام پبلک شکھشا کمیسریٹ ہے۔ اس کا پردھان کمیسر کہلاتا ہے۔ کمیسریٹ کا کاریہ رہتا ہے ہر ایک پرانت کے بجٹ آدی کو ٹھیک کرنا۔ ہر ایک پرانت کے سکول لینڈ کا لیہ وا چنالیہ آدی اس کے دوارا سنچالت ہوتے ہیں۔ ہر ایک پرانت میں بھی ایک شکھشا وبھاگ کا کمیسریٹ رہتا ہے۔ پرانت کے کمیسریٹ کے آدھین کئی اُپ سمتیاں ہیں۔ کسی کے ہاتھ میں پاٹھیہ تالکا اور کسی کے ہاتھ میں چھٹی کے وشے میں سرکلر جاری کرنا رہتا ہے۔ انولیشن کاریہ۔ کلا وگیان اور گان آدی کے لئے بھی الگ الگ وبھاگ ہیں۔ ٹیکسٹ بک نردھارت کرنے اور پرکاشن کاریہ کرنے کے بھی الگ الگ وبھاگ رہتے ہیں +

پرانتیہ کمیسریٹ کے نیچے ضلع تتھا ستھانیہ وبھاگ ہوتا ہے۔ ضلع اور ستھانیہ شکھشا وبھاگ کے افسر سکولوں کو دیکھا کرتے ہیں۔ اور سکول کے گھر سٹاف تتھا ستھان آدی کا پربندھ کرتے ہیں +

وہاں شکھشا دھاتری

پاٹھیہ وشے گرہ سے ہی آرمبھ

ہوتا ہے۔ دھاتری گرہ تین بھاگوں میں وبھکت ہے۔ پہلے بھاگ میں دو سے نو ماس تک کی آیو کے بچے رکھے جاتے ہیں۔ دوسرے بھاگ میں وہ بچے رکھے جاتے ہیں جن کی عمر ۹ ماس سے بارہ مہینے تک کی ہوتی ہے۔ تیسرے وبھاگ میں اٹھارہ ماس سے تین ورش تک کی آیو کے بالک رکھے جاتے ہیں۔ ......

...... دھاتری گرہ پر شکھشا وبھاگ کا ادھک ادھیکار نہیں رہتا تھا۔ اس کی دیکھ بھال کا کاریہ ادر سنچالن پبلک ہیلتھ کمیسریٹ (سواستھ وبھاگ) کے ادھین رہتا ہے۔ ہاں کبھی کبھی شکھشا وبھاگ کے دوارا کچھ سرکلر جاری ہوتے ہیں۔ جنہیں دھاتری گرہ کے ادھیکاری ورگ کام میں لاتے ہیں +

دھاتری گرہ کے بعد یہ شِشو ودیالیہ میں آتے ہیں۔ اس ودیالیہ میں تین ورش سے سات ورش تک کے ہی بالک رہتے ہیں۔ سچ پوچھئے تو یہاں سے ہی ان کی لکھائی پڑھائی آرمبھ ہوتی ہے۔ کنڈر گارٹن کے دوارا شکھشا دی جاتی ہے۔ انہیں منورنجک کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔ شِشو ودیالیہ پر شکھشا وبھاگ تتھا سواستھ وبھاگ دونو کا ادھیکار رہتا ہے +

شِشو ودیالیہ کے بعد پرائمری سکول شروع ہوتا ہے۔ پرائمری سکولوں میں سات سے بارہ ورشوں تک کے بالک لئے جاتے ہیں۔ ان کی پرارمبھک شکھشا یہیں سے آرمبھ ہوتی ہے۔ ساہتیہ اور گنت کے اپرکت دگیان۔ منووگیان تتھا سنگیت دوہا بھی پڑھائی جاتی ہے +

پرائمری سکول کے بعد وہ سیکنڈری سکول میں آتے ہیں۔ اس ودیالیہ میں بارہ ورش سے لے کر اٹھارہ ورش کی عمر تک کے بالک لئے جاتے ہیں۔ یہاں پر گنت۔ بھاشا۔ ساہتیہ۔ پرکرتی پاٹھ۔ بھوگول۔ سماج وگیان۔ ملا تتھا گان آدی سکھائے جاتے ہیں۔ یہاں پر ایک ودیشی بھاشا کا پڑھنا ضروری ہے۔ سکولوں میں ان سے چھ گھنٹے کام لیا جاتا ہے چار گھنٹے تو بالک سکولوں کے پاٹھیہ کرم میں بتاتے ہیں۔ اور دو گھنٹے مزدوری ادھات دستکاری سیکھنے کے لئے کارخانوں میں کام

کرتے ہیں۔ یہاں پوتنیاں پوکوں کے ساتھ کارخانوں میں کام کرتی ہیں۔ وہاں پوکوں ہی پوتنیوں کے ساتھ انیک کام سیکھتے ہیں۔ اس کا پرنام یہ ہوتا ہے۔ کہ جس پرکار پوتنیاں موٹر آدی چلانے میں نپن ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح پوک بھی گرہ سمبندھی کاموں میں نپن ہو جاتے ہیں +

سیکنڈری سکولوں کے بعد کالجوں میں اُچیہ شکھشا پراپت کرنے کے لئے جانا پڑتا ہے۔ یہاں گنت۔ اتہاس۔ بھاشا۔ ساہتیہ۔ پرکرتی پاٹھ۔ بھوگول۔ سماج وگیان۔ منووگیان۔ ترکون متی۔ اوشدھی وگیان۔ رسائن شاستر۔ جیو وگیان۔ شلپ وگیان۔ چترکاری ودیا۔ ینتر ودیا آدی وشے پاٹھیہ کرم میں رکھے گئے ہیں۔ ان اُپاٹھیوں کے اپرکت مارکس کے ارتھ نیتی سمبندھی سدھانت اور سماج وگیان کی پڑھائی بھی ان کے پاٹھیہ کرم میں سملت ہے +

سوویٹ روس میں شکھشا پربندھ کا دوسرا مہتو یہ ہے۔ کہ سکولوں میں بھید نہیں ہے۔ سکول سبھی ایک آدرش کے ہیں۔ سبھی کا ایک کاریہ کرم ہے۔ سبھی ایک پاٹھیہ تالکا کے انوسار چلتے ہیں۔ سبھی بالک اور بالکائیں ایک ساتھ شکھشا پاتی ہیں۔ سہ شکھشا نے سماج میں کوئی کٹھن سمسیا نہیں کھڑی کر دی ہے۔ جیسا کہ سہ شکھشا کے ورودھیوں کا خیال ہے۔ روسی نیتاؤں کا کہنا ہے۔ کہ سہ شکھشا کے کارن لوگوں کا دھیان پہلے کی اور نہیں جاتا۔ وبھچار نہیں ہوتا۔ اور دونو درگوں میں ایک گہرا سمبندھ استھاپت ہو جاتا ہے۔ جو پوتنیاں شریر سے نردگ ہیں۔ انہیں کارخانوں سے ونچت بھی کر دیا جاتا ہے۔ وہ ودیاتھی ماتا پتاؤں کے سامنے کوئی اسووِدھا اپستھت نہیں کرتے۔ انہیں آرتھک مدد بھی دی جاتی ہے۔ ان کے بال بچوں کو دھاتری گرہ میں پہنچ دیا جاتا ہے +

بے کاری کا انت

امریکہ اور جاپان جب سبھی پڑھے لکھے ہیں۔ انگلینڈ میں بھی پرتی شت ۹۶ ساکشر ہیں۔ پرنتو امریکہ جاپان اور انگلینڈ میں ۵۰ فیصدی پڑھے لکھے لوگ بے کار ہیں۔ پرنتو روس میں بے کاری کا نام بھی نہیں ہے۔ دیجن ودشبیدیا کے دستکاریہ بنا کر وہ سکولوں سے نکالے جاتے ہیں۔ نوکری آپ سے آپ ان کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی۔ مسٹر مارون نے تو یہاں تک للکار کر کہہ دیا ہے کہ یدی سوویٹ روس ......

واردھا شکھشا پرنالی اور اتہاسک شکھشا

(لیکھک: شری پنڈت چندر گپت جی ودیا النکار)

"پرکاش" کے پاٹھکوں کی جانکاری کے لئے واردھا شکھشا پرنالی میں اتہاس کا پاٹھیہ کرم نیچے دیا جاتا ہے۔ اور اس کی سمالوچنا اگلے لیکھ میں کی جائے گی۔ یہ پاٹھیہ کرم ۱۹۳۹ء میں واردھا کے ہندوستانی تعلیمی سنگھ دوارا پرکاشت بنیادی راشٹریہ شکھشا۔ پستک کے ۱۸۸ پرشٹھ سے ۲۱۰ پرشٹھ تک سے لیا گیا ہے۔ اتہاس کا ادھین "سامانیک وگیان" کے انترگت کیا گیا ہے۔

پہلا درجہ پراچین کال۔ منش کا جیون۔ پراچین مصر۔ پراچین چین اور پراچین بھارت۔ کہانیوں کے روپ میں۔ ذرا سوچئے یا مصر پہلے اور بھارت سب سے پیچھے۔ مانو ہمارا اصلی دلیش مصر ہو۔ چین چھا ماتر اور بھارت ساتھ میں کچھ لگو۔

(۱) مصر کے پہاڑ بنانے کی کہانی۔ ان میں جو داس کام کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کی کہانی۔

(ب) چین کے پہلے ۵ سمراٹوں کی کہانی۔

(ج) موہن جودڑوں کے ایک لڑکے کی کہانی اور ششنہ شیپ کی کہانی۔ عرب دلیش کے بدو۔ اُتر پردلیش کے اسکیمو افریقہ کے پگ میز۔ اور امریکہ کے ریڈ انڈین وغیرہ۔

دوسرا درجہ ورتمان کال میں آدم جیون۔ افریقہ کے مول نواسی۔ آسٹریلیا کے بُشمین۔ سیلون کے ویڈو۔ اور ہندوستان کے سنتھال۔ بھیل۔ گونڈ آدی۔

پراچین کال میں منش کا جیون۔ پراچین یہودی۔ پراچین روم۔ اور پراچین بھارت کہانیوں کے رُوپ میں۔

موسے۔ ابراہیم۔ مارکس۔ اور لیٹس۔ نچکیتا اور گارگی۔ افریدی لڑکے کی کہانی۔ فارسی لڑکے کی کہانی۔ جاپانی لڑکے کی کہانی۔ سوئیٹزرلینڈ کے گرامین لڑکے کی کہانی۔

تیسرا درجہ پراچین کال میں منش کا جیون۔ بدھ کی کہانی۔ اشوک سنگھ مترا۔ اور مہیندر کی کہانی۔

کمار جیو کی کہانی۔ کھیہ وہار کی کہانی۔ کنفیوشس کے بدھ کی کہانی۔ داراوش کے دربار کی کہانی۔ گریک کے داس کی کہانی۔ سقراط کی کہانی۔ اولمپک کھیلوں میں نوجوان آدمی کے بھاگ لینے کی کہانی۔ سکندر کی کہانی۔ میگستھنیز کی کہانی۔ پڑی پیوس اور مراٹھان جاتی کی کہانی۔ نیو یارک۔ چین اور روسی لڑکے کی کہانی۔

چوتھا درجہ (۱) سمدر گپت۔ کالی داس۔ آریہ بھٹ۔ عربی بیوپاریوں دوارا ہندوستان میں بیوپار۔ ہرش وردھن اور ہارون رشید کی کہانی۔

(ب) فاہیان اور ہیون سانگ کی کہانی۔

(ج) بھارتیہ بیوپاریوں کا جاوا اور سیام جانا۔

(د) عیسٰے۔ پراچین عیسائیوں اور سیریئن عیسائیوں کی کہانیاں۔

(ی) مانو جاتی کے اُدھارکوں کی کہانیاں۔ جیسے زرتشت۔ سقراط۔ حسین۔ لنکن۔ پاسچر۔ ڈیوی۔ نیلسن۔ فلورنس نائیٹ انگیل۔ ٹالسٹائی۔ بکر واشنگٹن۔ سن یات سین اور گاندھی۔

پانچواں درجہ ہندوستان اور دُنیا میں اسلامی سبھیتا کا اتہاس۔

(۱) پیغمبر محمدؐ کا جیون اور ان کے سمیہ عرب دلیش کی حالت۔

(ب) اسلامی اتہاس کے آدی یگ کے کچھ نیتاؤں کا جیون چرتر۔ عمر۔ علی۔ حسین۔ خلیفہ عبدالعزیز۔

(ج) ہندوستان کے ساتھ اسلامی یوگیتا کے سنیوگ کا آرمبھ۔ مسلمان بیوپاری اور منتریوں کا بھارت میں آگمن۔ محمد بن قاسم اور خواجہ معین الدین چشتی۔

(د) ہندو دھرم اور اسلام کا پرسپر پربھاؤ۔ امیر خسرو۔ کبیر۔ گورو نانک۔ اکبر اور دارا شکوہ۔

(ی) دونوں کے ملے جلے جیون کا وکاس کھانا۔ پینا۔ آمود پرمود۔ اُتسو اور تہوار۔

(س) ملاپ کا سانجھ نیتک جیون۔ شیرشاہ۔ اکبر۔ ٹوڈرمل۔

(ش) بھاشا اور ساہتیہ — فارسی کا راجیہ بھاشا کے رُوپ میں وکاس۔ فارسی کے ہندو لیکھک۔ اور ہندی کے مسلمان لیکھک۔ ہندوستانی کا عام بھاشا کے رُوپ میں وکاس۔

(ص) کلائیں — ہندو مسلم سنگیت۔ امیر خسرو اور تان سین۔ ستھاپتیہ کلا قطب مینار۔ فتح پور سیکری اور تاج محل۔ راج پتر۔ فرمانوں اور سندوں کا سندر ہست لیکھن اور جاروں اور کی سنہری چتر کاری۔

(ط) البیرونی۔ ابن بطوطہ۔ فیروز تغلق۔ بابر۔ چاند بی بی۔ نور جہاں۔ دادو۔ کبیر۔ نانک اور بابا فرید کی کہانیاں۔

(ع) وشو کو اسلام کی دین۔ شکشا۔ مانوتا اور وِدّتا کے پرتیک علی دو دانوں کے آشریہ داتا۔ ہارون رشید۔ مسلم چھاتر دھرم کے مورتی مان سوروپ صلاح الدین۔ نیگرو پر جاتنتر کے پرسی ڈنٹ بلال۔ سپین میں مور سنسکرت کے سندیش واہک بہلال کا حال بتایا جائے گا۔ اور ساتھ میں مسلم سامراجیہ کا وستار۔ کہ کون سن میں کتنا مسلمانوں کا راجیہ رہا۔

چھٹا درجہ مغل سامراجیہ کا بھنگ۔ ہندو مسلم سبھیتا کا ہراس اور بھارت میں ودیشی بیوپاریوں۔ سپاہیوں اور پرچارکوں کے آگمن تتھا انگریزوں کا بھارت میں ادھیکار۔ سکھوں کا اُتھان۔ اور پشچمی سبھیتا کا پربھاؤ بتایا جاوے گا۔

ساتواں درجہ ورتمان جگت کا حال۔ ارنفات وگیانک ادشکار۔ تار۔ موٹر گاڑی۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن۔ ادیوگک کرانتی۔ ورتمان اُتپادن پرنالی۔ سامراجیہ واد کا وکاس۔ جاپان۔ روس میں سامیہ وادی شاسن کیسا چل رہا ہے؟ اور وہ پونجی واد سے کیسے لڑ رہا ہے؟ راشٹر سنگھ آدی کا سنسار میں ستھان۔ ہندوستان میں راشٹریہ جاگرن۔ ہندوستانی کا راشٹر بھاشا کے روپ میں مہتو۔

اور راشٹریہ شکھشا کا اتہاس بتایا جاوے گا۔ — یہ سات شرینیوں کا پاٹھیہ کرم ہے ...

رشیوں کا یگ

(از سادھو ٹی۔ ایل۔ وسوانی)

کچھ دن ہوئے ایک صاحب سادھو ٹی۔ ایل۔ وسوانی کے پاس آئے۔ اور ان کے درمیان مندرجہ ذیل دلچسپ سوال و جواب ہوئے:-

سوال:- ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اگلے دن مسئلہ تناسخ کو غیر ضروری اور احمقانہ بتایا تھا۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب:- اس سلسلہ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ پروفیسر ٹی۔ ایچ ہکسلے ایک مشہور سائنسدان تھے۔ اور زندگی اور اس کے مسائل کو سختی سے سائینس کی کسوٹی پر پرکھتے تھے۔ اور انہوں نے مسئلہ تناسخ کے بارے میں کہا تھا۔ کہ یہ مسئلہ ایسا ہے۔ جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے زمانہ کے مشہور فلاسفر ڈاکٹر M. Leggart مسئلہ تناسخ کی اہمیت کے گواہ ہیں۔ Eichte اور Schopenh-Aoer ایسے فلاسفروں اور لیسنگ (Lessing) ایسے مفکروں۔ اور گوئٹے اور ورڈز ورتھ ایسے شاعروں نے مسئلہ تناسخ کی اہمیت کی داد دی۔ آپ اسے مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن اسے سائنس کے اصولوں کے خلاف یا احمقانہ نہ کہیئے۔

سوال:- آپ نئے یگ کی باتیں کرتے ہیں۔ اس نئے یگ کا کام کیا ہوگا؟

جواب:- مشرق اور مغرب کو ملانا یہ ایک ایسا کام ہے۔ جس سے زیادہ نیک کام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس کام کیلئے ایسے سیوکوں کی ضرورت ہے۔ جن کے اندر فرقہ وارانہ سپرٹ نہ ہو۔ اور وہ اس خیال سے متحرک ہوں۔ کہ عقل۔ کبھی چرچ۔ کسی آرگنائزیشن۔ کسی نردیا امپیریل سٹیٹ کی اجارہ داری نہیں ہے۔ سچائی ایک ہی ہے۔ اور وہ مختلف صورتوں اور مختلف زبانوں میں پیش کی گئی ہے۔

سوال:- آپ رشیوں کی عقل پر بہت زور دیتے ہیں۔ آپ کے خیال میں اس میں خاص بات کیا ہے؟

جواب:- اُتم گیان اور سادہ زندگی۔ رشی وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو روحانی انسان کو

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ہندو دھرم ادھیاتم وادی ہے پرکرتی وادی نہیں

(لیکھک: شری سوامی ستیہ دیو جی پری وراجک)

...ے ودیارتھی جیون کو پورا کرنے کے ...ب میں سنیکت راجیہ امریکہ میں ...رمن کرنے کے لئے نکلا۔ تو مجھے ...ستھان پر دیکھیاں دینے کا اوسر ملا۔ ...ے بڑے بڑے نگروں میں ویدانت ...ائی کی شاخیں دیکھنے میں آئیں۔ جہاں ...یاں ادھک سنکھیا میں اپدیش سننے ...ں۔ ان سوسائیٹیوں کے اتیرکت ...یوفیکل سوسائیٹی دوارا بھی بھارت ...ک ایسی سبھائیں ہیں۔ جو یوگ کے ...ں میں پرچار کیا کرتی ہیں۔ امریکن لوگ ...ے ہندو دھرم پر شکایت کیا کرتے تھے۔ ...ہندو لوگ فلاسفر ہوتے ہیں۔ جنہیں ...یاتمک درشنوں سے ادھک دلچسپی ...پرنتو وہ دیوہارک نہیں ہوتے۔ ...نشیپ ہندوؤں پر یہ ابھی دو لوگ ...انے ہیں۔ جو جیون سنگرام میں دیرنا ...رشنک ہیں۔

...سندیہ ہندو دھرم کا وچار ادھیاتم ...ہے۔ اس کی یہ دھارنا ہے۔ کہ جس ...رشٹی کرتا نے یہ سنسار رچا ہے۔ ...اُسی کے وشے میں پہلے جانکاری ...کرنی چاہیئے۔ جب ہم اُسے جان ...گے۔ تو باقی پدارتھوں کا جاننا بالکل ...ان ہو جائے گا۔ اسی وشے کی چرچا ...اپنشدوں میں پائی جاتی ہے۔ رشی ...ہیں۔ کہ ہمیں پہلے اس تتو کی کھوج کرنی ...چاہیئے۔ کہ جس کے جان لینے سے ...برہمانڈ کا گیان ہوتا ہے۔ اسے ...پداروتیا کہتے ہیں۔ اس کی چرچا ویدانت ...ہے۔ چونکہ پشچم کی وچار دھارا پرکرتی ...ہے۔ اس لئے انہیں ہندو کی فلاسفی ...بالکل نیا معلوم ہوتا ہے۔ اس ...امریکہ اور یوروپ میں ادھیاتم وادی ...کی بڑی مانگ ہے۔

...پشچم کا پرکرتی واد کیا ہے؟ ...اصل یہ ہے۔ کہ اس سمیہ دو سنسکرتیاں ...سامنے یدھ کے لئے کھڑی ہیں۔ ...رکی وچار دھارا یہ مانتی ہے۔ کہ ...سرشٹی کرتا کی سرشٹی کو اوسیشہ ...

دوارا جان لیں گے، تو سرشٹی کرتا پرمیشور کا سہج میں ہی پتہ لگ جاوے گا۔ اسی کارن سارا پشچمی سنسار پراکرتک کھوج دوارا ایشور کی تلاش کر رہا ہے۔ اسے ہی اپرا ودیا کہتے ہیں۔ یہودی سنسکرتی کے لوگ مسلمان اور عیسائی ایشور کی چرچا کرتے تو ہیں۔ لیکن اس کے وشے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائی دھرم نے اپنے سشئیوں کی کچھ شانتی نہیں کی۔ الٹا ان کے ہردے میں اشانتی کی لہریں اُتپن کر دی ہیں۔ پرا اور اپرا ودیا کا یہ سنگرام اس سمیہ بڑے زوروں پر ہے۔ پرکرتی وادی پشچم ایشور کی کھوج کرنے کی بجائے بھوگ واد میں اکثر پھنستا چلا جاتا ہے۔ جس کے کارن دگیانک اُنتی اور آتم درشن کرانے کی بجائے جیون سنگرام بڑھانے میں سہائک ہو رہی ہے۔

ہندو دھرم ادھیاتم وادی ہے۔ کیونکہ اس کا آدرش آتم تتو کی کھوج کرنا ہے۔ سوبھاوک ہی جن کا آدرش ایسا ہو۔ اُن کا مستشک بھی ویسے ہی سادھنوں کی کھوج کرنے لگے گا۔ پرنام سوروپ ہندو اپنے دیوہار کوشل اور جیون سنگرام میں بہت ڈھیلے ہو گئے ہیں۔ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ پرکرتی کو آتم تتو کا سادھن سمجھ کر اس کی اپیکشا نہ کر اس کا ٹھیک اُپیوگ کر آتم چنتن کی اور بڑھنا چاہیئے۔ بیچ کا مارگ سرو شریشٹھ ہوتا ہے۔ پراچین کال کے آریوں نے پرکرتی کی اوہیلنا نہیں کی تھی۔ انہوں نے اس کا تِرسکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ وویک پوروک اس کا اُپیوگ کرتے تھے۔ یہی بات پلیٹو۔ ارسطو اور سنت سقراط نے بھی کہی ہے۔ بھگوان بدھ کا بھی مدھیم پنتھ تھا۔ بگاڑنے والی چیز تو اتی ہے۔ جس کا سرو تر ورجن کیا گیا ہے۔ لوگوں کا سارا ہوا پشچمی ادھیاتمک شانتی تلاش کر رہا ہے۔ اور غلامی میں ڈوبے ہوئے ہندو پشچم کی سوتنترتا تلاش کر رہے ہیں۔ آت ادویہ یک سمشرن کرنے کا ہے۔ ابھی ہندوؤں کو پرکرتی وادی پشچم سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اور پرکرتی وادی پشچم کو ادھیاتمک شانتی کے لئے اُپ نشدوں کی شرن لینی پڑے گی۔ یہودی سنسکرتی کے آدھار پر سنگٹھت عیسائی اور مسلمان مذہبوں کو اپنی دھرم اندھتا تیاگ کر بدھی واد کا جامہ پہن ادھیاتم وادی ہندوؤں اور اور پشچمی وگیانکوں کی شرن میں جانا پڑیگا۔ تبھی ان کی سنساروتی دور ہو سکے گی۔ اور ان میں آتمک جیوتی کا پرکاش ہوگا۔ یدی وہ ایسا نہ کریں گے۔ تو ان کی مرتیو اوشیم بھاوی ہے۔ یہ یورپ سبھیہ سنسار میں کال کا ڈنڈا بڑا زبردست ہے۔ جو سمیہ کی گتی کو پہچان کر چلتے ہیں۔ انہیں سنسار کا بھوشیہ دکھائی دیتا ہے۔ ادھیاتم وادی ہندو بہت شیگھر چیتنیہ ہو سکتے ہیں۔ بہت جلدی سنسار کی جوتیوں سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ یدی انہیں اچھے نیتا ملیں۔ ادھیاتمک تتو کی کھوج میں اُتپن کے سب دوار کھلے رہتے ہیں۔ اوشیکتا کیول ٹھیک پتھ پردرشک کی ہوتی ہے۔

ہندوستان اور صنعت و حرفت

(از پنڈت بابولال جی شرما)

بھارت ورش ایک کرشی پردھان دیش ہے۔ یہاں کی ۷۵ پرتی شت سے ادھک جنتا گراموں میں رہ کر کھیتی باڑی دوارا اپنا گذر کرتی ہے۔ گذر اس لئے کہ آج یدی بھارت ورش کے کسی بھی بھاگ کے کرشکوں کو دیکھا جائے۔ تو سوائے کنگالی کے اور کچھ نہ ملے گا۔ بیچارے کسان دن رات ادھک پریشرم کر کھیت جوتتے ہیں۔ بوتے ہیں۔ فصل کی رکھوالی کرتے ہیں۔ اور سے جا کر رکھتے بھی نہیں پاتے۔ کہ سب دوسرے اُٹھا کر لے جاتے ہیں۔ ان کے پاس چار ورش میں کھانے لائق دانے بھی نہیں بچ رہتے۔ سال بھر محنت مزدوری کی۔ اور پھر ہاتھ ہلاتے ہی رہ گئے۔

اب یدی دُربھاگیہ وش ورشا کم ہوئی یا ادھک ہوئی۔ اسمیہ ہوئی یا بالکل ہی نہ ہوئی۔ تو بے چارے کسانوں کی دُردشا کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کھیت میں چار دانے پیدا ہوں یا نہ ہوں۔ لگان تو چکانا ہی پڑے گا۔ زمیندار صاحب کیوں نقصان اُٹھانے لگے۔ ان کی مسند اور حقہ برقرار و نیند رہنا چاہیئے۔ کسان جائے چولھے یا بھاڑ میں ان کی بلا سے۔

اب ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ بھارت ورش کے کرشی پردھان دیش ہونے کے کارن ہی اس کے ۷۵ پرتی شت باشندوں کو اس پرکار کی دکھداء ایماں جنک زندگی گذارنی پڑتی ہے۔ آج یدی بھارت ورش میں بھی اُدیوگ دھندوں کا پرچار ہوا رہتا۔ یدی یہاں بھی کافی تعداد میں اُدیوگ شالائیں ہوتیں۔ تو کوئی کارن نہیں۔ کہ یہاں والوں کو بھی انیہ سبھیہ دیشوں کے سمان جیون کو واستوک جیون کے روپ میں بتانے کا سوبھاگیہ پراپت نہ ہوتا۔

یہ تو سروودت ہے ہی۔ کہ اُدیوگ دوارا جتنے کم کشٹ میں جتنے ادھک لوگوں کا روٹی کا پرشن حل ہو سکتا ہے۔ اتنا تو کیا اس سے سوگنا کشٹ میں بھی کرشی دوارا اتنے لوگوں کی روٹی کا پرشن حل ہونا کٹھن ہی نہیں۔ اسمبھو سا بھی ہے۔

اور تو کیا انگلینڈ کو ہی لیجئے۔ یہ ایک چھوٹا سا ٹاپو یوروپ کے پشچمی کنارے پر ستھت ہے۔ یہاں کی آبادی اتنی دھنی ہے۔ کہ پرتی ورگ میل میں ۶۵۰ سے ادھک لوگ رہتے ہیں۔ جب کہ بھارت میں پرایہ دو سو وکتی ہی رہتے ہیں۔ اب یدی انگلینڈ والے بھی ہم بھارتیوں کی طرح کرشی پر ہی اولمبت ہوتے۔ تو آج شاید ان پر بھی کوئی اور ہی شاسن کرتا ہوتا۔ اور ان میں سے اب تک کروڑوں اکال ہی میں کال گرست ہو گئے ہوتے۔ پرنتو ادیوگ دھندوں کے کارن وہاں کا اتہاس کچھ دوسرا ہی ہے۔

وہاں کے لوگوں کے رہنے کا اسٹینڈرڈ (Standard of Living) اتنا اونچا ہو گیا ہے۔ کہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں کے اچھے اچھے بی۔ اے ایم۔ اے ۲۰۔۲۵ روپیوں کی نوکری کے لئے بھٹکتے رہتے ہیں۔ پرنتو وہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔ پرتی ورش ہزاروں وکتیوں کو جن میں انیکوں پرتی بھاوان بھی ہوتے ہیں۔ بے کاری سے اوب کر آتم ہتیا تک کر لیتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

Digitized by eGangotri

بہار بھونچال کے دن کی ایک گھٹنا

جوالا

(لیکھکہ :- شریمتی تیج رانی دیکشت)

میں نے اس سے پوچھا "تمہارا کیا نام ہے؟"

اس نے اُتر دیا "جوالا"

میں نے پھر پوچھا "کس کلاس میں پڑھتی ہو؟"

اُس نے اُتر دیا "ابھی میٹرک پاس ہوئی ہوں۔ اب انٹرمیڈیٹ میں آئی ہوں"۔

اتنی شکھشا اور یہ سادہ ویش۔ میرے من میں اس دیوی کے لئے بھگتی اُتپن ہو گئی۔ تھوڑی دیر ریل میں سناٹا چھایا رہا۔ پھر خاموشی کو بھنگ کرتا ہوا میں بولا "مغل سرائے میں آپ کس کے پاس جا رہی ہیں؟"

ابھی تک میں اُسے "تم" سمبودھن کرتا رہا تھا۔ کنتو اس بار منہ سے نہ معلوم کیوں آپ نکل گیا۔ اس دیوی کے پرتی میرے ہردے میں جو اُپاسنا کا بھاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ شائد اس کی جھلک اس نئے سمبودھن سے اُسے بھی مل گئی ہو۔ کیوں کہ اس بار اس کا منہ لجا سے گلابی ہو گیا۔

اس انوپم لاونیہ پر منڈلاتی ہوئی اس گلابی چھٹا میں مگدھ درشٹی سے دیکھتا ہی رہ گیا۔ اُس نے بہت ہی سنکوچ میں اُتر دیا۔ "وہاں میرے ماتا پتا ہیں"۔

اچھا ہوتا کہ اس سے کچھ اور باتیں کروں۔ کنتو میرا منہ نہ معلوم کس شکتی نے کچھ ایسا چپکا دیا۔ کہ لاکھ پریتن کرنے پر بھی وہ نہ کھلا۔ میں چپ ہی رہا۔ اور وہ بھی موَن ہی رہی۔

تھوڑی دیر کے بعد مغل سرائے سٹیشن آ گیا۔ سٹیشن پر اس کے پتا آئے تھے۔ ساتھ میں ایک نوکر بھی تھا۔ جو اس کا سامان اُتارنے لگا۔

جوالا نے میرا پریچے اپنے پتا کو دیتے ہوئے کہا "پتا جی! آج یدی یہ مہاشہ میری سہایتا نہ کرتے۔ تو میں بڑی پریشانی میں پڑ جاتی"۔

اس کے پتا نے پوچھا "کیوں کیا ہوا تھا؟"

اس نے اُتر دیا "وہاں سٹیشن پر قلیوں نے میرا سامان گاڑی میں چڑھا دیا تھا۔ لیکن صندوق نہیں رکھا۔ اتنے میں انجن نے سیٹی دے دی۔ میں قلیوں سے جتنا ہی جلدی کرنے کے لئے کہتی تھی۔ اُتنی ہی وہ دیر لگا رہے تھے۔ میں گھبرا گئی۔ کہ کیا کروں۔ اور کیا نہ کروں۔ اتنے میں یہ جلدی سے نیچے اُتر پڑے اور میرا صندوق ریل میں رکھ لیا۔ یدی یہ ذرا دیر اور نہ اُترتے۔ تو ریل چل دیتی۔ اور صندوق وہیں قلیوں کے پاس رہ جاتا۔ قلیوں کی تو یہی سزا کافی ہو گئی۔ کہ انہیں ان کی مزدوری نہیں ملی"۔

جوالا کی بات سن کر اس کے پتا نے مجھے دھنیہ واد دیا۔

معمولی شِشٹا چار کی باتیں ہونے کے بعد اس کے پتا نے مجھ سے پوچھا "آپ مونگھیر میں کیا کرتے ہیں؟"

میں نے اُتر دیا "میں وہاں بیرسٹر ہوں۔ ادھر ایک کیس میں آیا تھا"۔

انہوں نے بہت گھنشٹتا درشاتے ہوئے کہا "چلیے نہ۔ ابھی آپ کی گاڑی آنے میں دیر ہے۔ تب تک ویٹنگ روم میں چل کر چائے پیجیے"۔

میرے بہت نہ کرنے پر بھی وہ نہیں مانے۔ اور مجھے ویٹنگ روم میں جانا پڑا۔ سامان کی دیکھ ریکھ کا چارج اُن کے نوکر کے سپرد تھا۔ چائے پیتے ہوئے ہم لوگ ادھر اُدھر کی گپ شپ میں لگ گئے۔ سمیہ نہ معلوم کہاں پنکھ لگا کر اُڑ گیا۔ اور میری گاڑی آ گئی۔

گارڈ نے جب چلنے کے لئے سیٹی دی۔ تب اس کے پتا نے مجھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا "اچھا تو پھر اس بار بڑے دنوں کی چھٹیوں میں آپ اوشیہ میرے یہاں آئیے گا۔ ہم لوگ آپ کا راستہ دیکھیں گے"۔

میں نے دیکھا جوالا ایک اور چپ کھڑی تھی۔ اس نے کیول نمسکار کیا۔

(۲)

جوالا کے یہاں میرا آنا جانا بڑھنے لگا۔ واستو میں لڑکیاں چاہے کتنا ہی کیوں نہ پڑھ جائیں۔ کنتو ان کا بھولا پن دور نہیں ہوتا۔ بھولی بھالی جوالا بھی میرے چنگل میں پھنس گئی۔ اور ایک دن اس کے ماتا پتا نے ہم دونوں کو وواہ سوتر میں باندھ دیا۔

میں جوالا سے پریم اوشیہ کرتا تھا۔ اور بہت کرتا تھا۔ کنتو ہم دونوں کے آدرش بالکل ایک دوسرے کے وِپریت تھے۔ اس کا پھل یہ ہوا۔ کہ ہم دونوں میں کچھ دنوں کے بعد کھٹ پٹ شروع ہو گئی۔ ہم لوگوں میں من مٹاؤ بڑھنے لگا۔

کبھی بڑھی جوالا گھر کو قید سمجھتی تھی۔ کام گھر کا سب نوکر کرتے تھے۔ اتّ الو خالی اور اکیلے رہنا اس کو اسہیہ تھا۔ میری بھی ہاردک اِچھا تھی۔ کہ جتنا ادھک اس کے ساتھ رہ سکوں رہوں۔ پرنتو اس پیشے کے دھندے کے کارن اور متروں کے مذاق کے کارن اچھا نہ رہتے ہوئے بھی مجھے ادھکانش سمیہ باہر ہی رہنا پڑتا۔ میں اُسے بہت سمجھاتا۔ کہ میرا پریم اب بھی ویسا ہی ہے۔ کنتو وہ اسے کسی پرکار سمجھتی ہی نہیں تھی۔ اور یدی وہ سمجھتی تھی۔ تو اسے مانتی تو کسی پرکار نہیں تھی۔

ہمارے دن اسی پرکار جھگڑے سے نہ معلوم کب بھاگ گئے۔ پرنتو ایک دن ایسا آیا۔ جو اپنی امٹ چھاپ میرے ہردے پر انکت کر گیا۔

اس دن ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء تھی۔ سدا کی بھانتی اس دن بھی مجھ میں اور میری جوالا میں کچھ کھٹ پٹ ہو گئی۔ کارن بھی وہی پرانا تھا۔ میں دورہ پر جا رہا تھا۔ جوالا ساتھ چلنے کو کہہ رہی تھی۔ جیسے جیسے میں اُسے منع کرتا تھا۔ ویسے ویسے وہ ہٹ پکڑتی جاتی تھی۔

اس کا کہنا تھا "میرا یہاں اکیلے دل نہیں لگتا۔ دن کاٹے نہیں کٹتا"۔

میں نے اُتر دیا "اتنی کتابیں رکھی ہیں اگر انہیں پڑھا کرو۔ تو تمہیں معلوم بھی نہیں ہوگا کہ تمہارا دن کدھر اُڑ گیا"۔

اس بار وہ کچھ جھلا پڑی "اچھا صاحب! تو مجھے نہیں معلوم تھا۔ کہ میرا وواہ آپ کے ساتھ نہیں۔ آپ کی پستکوں کے ساتھ ہوا ہے۔ اب سے کبھی بھول کر آپ سے بات نہ کروں گی۔ وواہ ہونے سے پہلے کبھی بڑھ بڑھ کر باتیں بناتے تھے۔ اور استری شکھشا کے لئے پریم درشاتے تھے۔ کنتو جب آپ پڑھی لکھی استریوں کی قدر نہیں کر سکتے۔ تو پھر بھلا استری شکھشا کی قدر کیا کریں گے۔ میری سمجھ میں استری شکھشا کے پرچار کے پہلے آپ کے سمان دکھاوٹی پرشوں میں پرش شکھشا کا پرچار ہونا چاہیئے۔ استری شکھشا سے لڑکیوں کا ہردے دکھانے کے لئے ایک

کانٹا اور تو نہ بڑھانا چاہیئے۔ بیچاری اشکھشت لڑکیوں کو اپنا دکھ سمجھانے کی بدھی نہ ہونے کے کارن کشٹ کا انوبھو کم ہوتا ہے۔

وہ اور نہ معلوم کیا کیا بڑبڑاتی گئی۔ میں تو اپنی ٹرین کا بہانہ کر کے جلدی سے گھر کے باہر اپنی جان بچا کر بھاگا۔ میری گاڑی سٹیشن سے کچھ ہی دور رہ گئی۔ کہ میرا ہاتھ اپنی جیب میں پڑا۔ میں سب کچھ ٹٹول رہا تھا۔ پرنتو اپنا منی بیگ تو میں بھول آیا تھا۔ جلدی سے گھر کی اور لپکا۔ ڈرتے ڈرتے گھر میں گھسا۔ کنتو اس بار تو جوالا کا بیوہار بالکل وپریت ہوا۔ میرا منی بیگ میرے ہاتھوں میں دیتی ہوئی وہ بولی "مجھے شما کیجیے۔ اس سمیہ میں نے آپ کو بہت انوچت باتیں کہی تھیں۔ مارے شرم کے میرا جی تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ میں دھرتی میں سما جاؤں"۔

میری ٹرین کا سمیہ ہو گیا تھا۔ اسے کسی پرکار سمجھا بجھا کر میں گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی چل دی۔ میں نے دیکھا میری جوالا کھڑکی پر کھڑی میری اور دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نہ معلوم کیسی آنسوؤں کی بارش آ گئی تھی۔ جو ڈھلک ڈھلک کر اس کی گالوں پر بہہ چلی تھی۔ اپنی بھولی جوالا کو دیکھ کر میرے ہردے میں ایک وچار اُٹھا۔ اچھا ہوتا کہ اپنی جوالا کو لیتا آؤں۔ پرنتو سمیہ نہیں تھا۔ گاڑی چل دی تھی۔

میں نے من ہی من نشچیہ کر لیا۔ کہ اپنے ساتھ جوالا کو بھی دورے پر لایا کروں گا۔ اس پکشی کو جو سوتنترتا کی مہما کو سمجھتا ہے پرادھین بنانا انیائے ہے۔ جس کی آتما اس وشال وشو میں وچرن کرنے کے یوگیہ ہو۔ اُسے ایک ذرا سے پنجرے میں کیندرت کرنا پاپ ہے۔ استری شکھشا کا پریم کیول لیکچر بازی سے ہی پرمانت نہیں ہوتا۔ اسے پرمانت کرنے کے لئے شکھشت استریوں کی قدر کرنا پرم آوشیک ہے۔ مجھے استری شکھشا سے پریم تھا۔ پرنتو اپنی شکھشتا جوالا کو سمجھنے کی بدھی نہیں تھی۔ اس کی قدر کرنا تو دور رہا۔ میں نے اپنی جوالا کو اس گھر میں ہی قید رکھا۔ کنتو اس نے میری بھول مجھے دکھا دی۔ اور کب آ جب اُسے سمجھانے کا اوسر آ گیا تھا۔ ہائے میں اپنی جوالا کو اپنے ساتھ کیوں نہ لیتا آیا؟

ہاں تو اس دن ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء تھی۔ تب کچہری میں کام کر رہا تھا۔ میں وہاں اوشیہ تھا۔ پرنتو میرا من میری جوالا کے پاس ہی قید تھا۔ اچانک پرتھوی ہلی۔ پرتھوی ماتا نے سارے سنسار کو جھولا جھلا دیا۔

(بقیہ ص ۱۸)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

ریاست حیدرآباد میں ٹھوس کام کا تین سالہ پروگرام

سارودیشک سبھا کی طرف سے اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل

آنریبل گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی پی پردھان سارودیشک سبھا نے اکھل بھارت کے آریہ سماجوں کے منتریوں سے نمن لکھت اپیل کی ہے:۔

شری یان منتری جی سپریم نمستے!

پرم پتا پرماتما کی اسیم کرپا تھا آریہ جنتا کے ان تھک ادیوگ۔ پرلیشرم اور الوہم تیاگ تھا ان شیلتا سے حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کو جو پورن سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ اس کے لئے میں سمست آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو ہردے سے بدھائی دیتا ہوں۔

ستیاگرہ اندولن کی سماپتی کے ساتھ حیدرآباد میں ہمارا کرتویہ سماپت نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ہماری اس سپھلتا نے حیدرآباد میں رچناتمک کاریہ کو بڑھانے کا ہمیں اوسر دیا ہے۔ یدی ہم اس اوسر سے پورا پورا لابھ نہیں اٹھاتے ہیں۔ تو ہمارا سب کیا کرایا ویرتھ جائے گا۔

اس کے اتیرکت ہمارے اندولن سے حیدرآباد سے باہر دکھشنی پردیش میں آریہ سماج کے سمبندھ میں جنتا میں جو جاگرتی اور پریم اتپن ہوا ہے۔ آریہ سماج کو اس سے بھی لابھ اٹھانا ہے۔ ان سب باتوں کو درشٹی میں رکھ کر سبھا نے نشچیہ کیا ہے۔ کہ رچناتمک کاریہ کا نتی ورتک پروگرام بنا کر تتکال کاریہ آرمبھ کر دیا جائے۔ سمپرتی جو پروگرام سنکشیپ روپ میں نردھارت کیا گیا ہے۔ وہ اس پرکار ہے:۔

(۱) حیدرآباد میں جو ستیاگرہی ویر گتی کو پراپت ہوئے ہیں۔ ان کا کسی اپیکت ستھان پر اور کسی روپ میں آریہ سماجوں میں اچھا سمارک بنایا جائے۔ ان دھرم ویروں کے پریواروں کو بچوں کو شکشا دینے کی سہایتا دی جائے۔

(۲) حیدرآباد شہر میں ایک ہائی سکول کھولا جائے۔ اور یتھا سمبھو انیہ ستھانوں پر بھی چھوٹے چھوٹے سکولوں کی ستھاپنا کی جائے۔

(۳) حیدرآباد راجیہ کے انتر گت گراموں تھا نگروں میں ویدک دھرم پرچار کو تیزی سے پھیلانے کے لئے اچیہ کوٹی کے کچھ اپدیشک چن کر بھیجے جائیں۔ تیلگو۔ مراٹھی۔ کناڑی اور تیلگو بھاشا بھاشی حیدرآباد نواسی کچھ پرچارک سشکھت تیار کئے جائیں۔ اور اس اُدیش کی پورتی کے لئے اوشیکتا پڑے۔ تو شولاپور میں ایک پرچارک ودیالیہ کھولا جائے۔

(۴) حیدرآباد راجیہ میں ادھکتر آریہ سماجوں کے پاس اپنے نجی مکان نہیں ہیں۔ بہت کرایہ کے مکانوں میں کاریہ ہو رہا ہے۔ سبھا چاہتی ہے۔ کہ گراموں کے وشیش کیندروں میں سبھا کی اور سے پانسو اور قصبوں میں ایک ہزار کی لاگت کے آریہ سماج مندر بنائے جائیں۔

جو سجن ایک مندر کے دیہ کا پورا دان دیں گے۔ ان کے نام کا پتھر مندر پر لگایا جائے گا۔

(۵) حیدرآباد کی پرستھتی کو دھیان میں رکھتے ہوئے:۔

(۱) وہاں کی بھاشاؤں میں آریہ ساہتیہ تیار کرایا جائے گا۔

(۲) سبھا کے پرکاشن وبھاگ کو سدڑھ اور سنگٹھت کیا جائے گا۔

سمپرتی اس وبھاگ کی اور سے:۔

(ک) آریہ ستیاگرہ اندولن کا سروانگ پورن پرمانت اتہاس تیار کیا جائے گا۔

(ب) آریہ ستیاگرہ کے شہیدوں۔ سرواد ھیکاریوں تھا انیہ مکھیہ ستیاگرہیوں کی جیونیاں پستک روپ میں پرکاشت کی جائیں گی۔

(ج) ستیاگرہ سمبندھی انیہ ودیانچکاری گھٹنائیں لپی بدھ کرا کے چھپوائی جائیں گی۔ یہ کاریہ شری گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم۔ اے تھا شری لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے کے سپرد کیا گیا ہے۔

(۶) ان سب کاریوں کے لئے حیدرآباد ندھی ستھاپت کی گئی ہے۔ اور اس میں اڑھائی لاکھ روپیہ شیگھر سے شیگھر جمع کرا دینے کا نرنیہ کیا گیا ہے۔

آشا ہے کہ آریہ جنتا اس پروگرام کو سپھل بنانے میں سبھا کو اسی اتساہ سے سہایتا دے گی۔ جس اتساہ سے اس نے ستیاگرہ اندولن کو سپھل بنانے میں سہایتا دی ہے۔ اس کے لئے دھن سنگرہ کا کاریہ پوروت جاری رہنا چاہیئے۔ اور ماسک چندے کی پرنگیاؤں کو کم سے کم اور چھ ماس جاری رکھنا چاہیئے۔ جن سماجوں x

x میں ستیاگرہ ندھی کا دھن پڑا ہے۔ انہیں وہ شیگھر اس سبھا میں بھیج دینا چاہیئے۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ آریہ تھا ہندو جنتا نے اس اندولن میں آشا سے ادھک دھن کا تیاگ کیا ہے۔ پھر بھی دھرم پرچار کی جو بھومی دھرم ویروں کے رکت اور ویر ستیاگرہیوں کے اپورو تیاگ اور کشٹ سہشنتا سے تیار ہوئی ہے۔ اسے دھن کے ابھاؤ میں نکمی چھوڑ دینا کسی بھی آریہ کو وانچھنیہ نہیں ہو سکتا۔ اتہ دھن کی سہایتا جٹانے تھا ہر پرکار سے اس یوجنا کو سپھل بنانے میں اتساہ سے ایک دم جٹ جانا چاہیئے۔ یہی میری ہر آریہ بھائی سے وشیش پرارتھنا ہے"۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیں۔ (مینجر)

لاہور میں ودھائی دوس

(سوامی سوتنترانند جی کا آگمن سواگت اور لیکچر)

(لاہور ۳ ستمبر) آل انڈیا حیدرآباد ستیاگرہ کی وارکونسل کے نیتا سوامی سوتنترانند جی۔ پرفیسر شودیال اور پنڈت گیان چند جی حیدرآباد میں آریہ سماج کی وجے کے بعد لاہور میں پدھارے۔ مقامی آریہ نیتاؤں نے لاہور سٹیشن پر ان کا شاندار سواگت کیا۔

۹ بجے کے قریب ہندوؤں اور سکھوں کا ایک عظیم الشان جلسہ ودھائی دوس منانے کے لئے منعقد ہوا۔ جس وقت یہ تینوں نیتا جلسہ گاہ میں پہنچے۔ ان کا ویدک دھرم کی جے کے فلک شگاف نعروں سے پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ برہمانند جی صدر جلسہ تھے۔

ودھائی اور خدمات کا اعتراف

آغاز میں پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار نے دو ریزولیوشن پیش کئے۔ جن میں حیدرآباد میں ستیاگرہ کے ضمن میں وجے کے لئے آریہ سماج۔ آریہ نیتاؤں اور ویر ستیاگرہیوں کو ودھائی دی گئی۔ ان کی قربانیوں کا اعتراف کیا گیا۔ اور سارودیشک سبھا کو یقین دلایا گیا۔ کہ آریہ لوگ ہر وقت اس کے حکم پر قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ ہندو سناتن دھرمیوں۔ سکھ بھائیوں اور دوسرے اصحاب کی امداد کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ریزولیوشن سرد سمتی سے پاس ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت بھیم سین نے شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان ستیاگرہ سمتی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ شریمتی شنو دیوی نے ستیاگرہیوں کو ودھائی دی۔ اور کہا۔ کہ جو جاتیاں جاگرت ہیں۔ صرف وہی اس زمانہ میں جاگرت رہ سکتی ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آریہ سماج نے اپنی بے مثال قربانی سے وجے حاصل کر لی ہے۔ لیکن ہمیں اس پر اترانا نہیں چاہیئے۔ ابھی ہمارا کام شروع ہوا ہے۔

سوامی سوتنترانند جی

سوامی سوتنترانند جی نے کہا۔ کہ میں پہلے آپ کو ودھائی دیتا ہوں۔ کہ آپ نے اس یدھ میں ہمیں بہت سہایتا دی۔ آپ نے ہمارا جو استقبال کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم ایسے شاندار استقبال کے قابل نہ تھے۔ کیونکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو میں نے اس یدھ میں کون سی قربانی کی ہے؟ اس یدھ کی وجے کا سہرا تو ان ویروں کے سر ہے۔ جو اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے۔ جیلوں میں گئے۔ تکالیف سہیں۔ اور کئی ایک نے جانیں دیں۔ اس کے علاوہ استریوں نے ستیاگرہ کے لئے بہت کام کیا۔ دن رات ایک کر کے دھن اکٹھا کیا۔ ان ویروں کے بعد دیویاں دھن داد کے یوگیہ ہیں۔ ان کے بعد اگر یہ دیکھوں۔ کہ میرا حصہ اس یدھ میں کیا ہے۔ تو میں اس دھنیہ واد اور استقبال کے قابل نہیں۔ لیکن آپ نے مان دیا۔ آپ کی اُدارتا ہے۔ اب میں ستیاگرہ کے متعلق کچھ کہوں گا۔

والدین کے اکلوتے بیٹے

ستیاگرہ کے یدھ میں صرف من کو بدلنا ہی کافی ہے۔ مارنا ستیاگرہ کے یدھ کے خلاف ہے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ جس طرح آریہ سماج کو اس یدھ میں وجے پراپت ہوئی ہے۔ کسی اور کو ایسی وجے پراپت نہیں ہوئی۔ اس دھرم یدھ میں ۲۵ آریہ ویروں نے جانیں دی ہیں۔ ان میں سے کئی اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔

...ویروں نے معافی مانگنے سے انکار کیا۔ اور اپنے کرتویہ میں درڑھ رہے۔ پنجاب نے جہاں بہت سے ویر بھیجے وہاں سب سے زیادہ دھن بھیجا۔ خود ریاست کے آریہ ویروں کی قربانی قابل تحسین ہے۔

حیدرآباد ستیاگرہ کا اتہاس

بقیہ صفحہ ۱۰

نظم و نسق کے متعلق سوالات +

یکم اگست وارد ھا میں مہاتما گاندھی اور آریہ لیڈروں کی کانفرنس +

۳۔ اگست پنڈت بُدھ دیو کو ۲۷ ماہ قید بامشقت کی سزا کا حکم +

۶۔ اگست حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق آریہ لیڈروں کی وارد ھا میں گاندھی جی سے ملاقات۔ خاطر خواہ تصفیہ کی امید پیدا ہو گئی +

۸۔ اگست نظام سرکار نے ایک اعلان جاری کیا۔ جس میں آریہ سماج کے مطالبات کے متعلق دربار کی پوزیشن واضح کی گئی۔ اور آریہ سماج کے تمام مطالبات منظور کر لئے گئے +

انٹرنیشنل آرین لیگ کا ایک اجلاس ناگپور میں ہوا۔ جس میں نظام سرکار کے تو ضیحی اعلان کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا۔ ستیاگرہ بند کر دیا جائے +

۹۔ اگست آریہ سماج کی فتح پر پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ اور ڈاکٹر سیتا رامیہ کی طرف سے مبارکباد +

۱۷۔ اگست نظام حیدرآباد نے اپنی سالگرہ پر تمام ستیہ آگرہیوں کو رہا کرنے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ اسی روز مہاتما نارائین سوامی۔ مہاشہ کرشن۔ کنور چاند کرن شاردا۔ اور لالہ خوشحال چند دیگر ستیاگرہیوں کے ہمراہ رہا کر دئے گئے +

۱۹۔ اگست مہاتما گاندھی نے "ہریجن" میں ایک آرٹیکل لکھا۔ جس میں آریہ سماج کو کامیابی پر مبارکباد دی اور مہاراجہ سر اکبر حیدری۔ پنڈت گیانیندر اور دوسرے ستیاگرہیوں کی رہائی +

۲۲۔ اگست دہلی میں آریہ ڈکٹیٹروں کا شاندار استقبال +

ہندوستان اور صنعت و حرفت

بقیہ صفحہ ۱۳

اس کا کارن کیا ہے ؟ یہی نہ کہ ہم ان لوگوں کی گذر کا کوئی پربندھ نہیں کر پاتے۔ آج ہمارے ہاں گلی گلی میں سینکڑوں بھکاری نظر آتے ہیں۔ ان کا کوئی والی وارث نہیں۔ ان کو سرکار زمین اور اوڈر دے

کو آکاش ملتا ہے۔ ہزاروں تو جاڑے میں ٹھٹھر کر۔ ورنہ بھیک کر یا ذرا سی بیماری میں تڑپ تڑپ کر مر جاتے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال تک کرنے والا کوئی نہیں ملتا +

سنٹرل پرانت اسمبلی میں جب بھیک منگی بند کرنے کا سوال اُٹھا تو پریمیر پنڈت پنت جی نے جن شبدوں میں اس پرشن کا جواب دیا تھا۔ ان سے کسی وچارشیل کا ہردہ ریشمبر نہ اُٹھے گا ؟

انگلینڈ میں ایک سادھارن تکاڑ دینے والے کو اڑھائی تین پونڈ پرتی سپتاہ ملتا ہے۔ (۱۵۰ روپیہ سے ۲۰۰ روپے ماسک) وہاں بیکاروں کے لئے بھی بڑی سندر ویوستھا ہے۔ جس کو سن کر تعجب ہوتا ہے۔ مگر بات سولہ آنے سچ ہے۔ وہاں نمن تم شرینی کے بیکار کو ۵۰۔۶۰ روپے ماسک ملتے ہیں۔ اور یدی کسی بے کار کے پریوار ہو تو اُسے پریوار کے لئے ڈیڑھا نوسا اور بھی زیادہ رقم دی جاتی ہے +

کہنے کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ انگریز دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر شاسن کرتے ہیں۔ اور اس پر کار ورتم شاست دیشوں سے پراپت کرتے ہیں۔ اُسے اپنے دیش واسیوں کے لابھ ارتھ ویہ کر دیتے ہیں۔ پرنتو اس کا مکھیہ کارن ہے انگلینڈ کا ادیوگی کرن۔ اس ادیوگی کرن ہی کی بدولت آج جاپان نے جس کے نہ وستر ت راجیہ ہے اور نہ ادھک آبادی سارے سنسار میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ چین پر نو گنت تین ورشوں سے لگاتار گولہ باری کر ہی رہا ہے۔ کئی دوسرے ملکوں سے بھی چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی اس سے دبنا ہی پڑتا ہے +

جرمنی ہی کو دیکھئے مہایدھ کے پشچات وارسلیز کی سندھی نے جرمنی میں کیا چھوڑا تھا۔ پرنتو اُدیوگی کرن کے بل پر آج وہ اتنا شکتی سمپن ہو گیا ہے۔ کہ اس کے سروے سروا ہٹلر کی ایک ہنکار پر سارا ونشو کمپت ہو اُٹھتا ہے +

اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ صرف اُدیوگی کرن کے ہی بل پر انگلینڈ۔ جاپان اور جرمنی آدی آج جو ہیں سو ہو سکے ہیں۔ بلکہ اُدیوگی کرن نے ان کو آج اُچیہ آسن پر بیٹھنے میں اوشیک سے ادھک مدد دی +

ہماری راشٹریہ کانگریس نے بھی نیشنل پلاننگ کمیٹی کی ستھاپنا دیش کے اُدیوگی کرن کے لئے کی ہے۔ اور اس کے ورتمان ادھیکش ہیں بھوت پورو راشٹرپتی پنڈت جواہر لال

نہرو۔ آپ نے یورپ کے بھن بھن پردیشوں کا کافی ادھین کیا ہے۔ اور دیش کا آشا کرتا ہے۔ کہ اُکت کمیٹی شیگھر ہی دیش سے بے کاری کو بھگا دینے کا اُپائے کرے گی۔ لگے ہاتھوں ہم ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ سے بھی اپیل کر سکتے ہیں۔ کہ یدی وہ کانگریس کے ساتھ نہیں تو اس سے الگ رہ کر ہی کوئی ایسی تجویز سوچیں۔ جو دیش کا ہت سادھن کر سکیں۔ کیونکہ یہ دیش کا اُدیوگی کرن کر اس سے بے کاری دور کرنے کا پرشن ہے۔ اس کام کے لئے نیتا گری کے بھوکے لوگوں کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ اس میں ٹھوس سے ٹھوس پریشرم کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بے کاری کا پرشن سبھی سمپردایوں سے سمبندھ رکھتا ہے۔ اور جب ہندو سبھا اور مسلم لیگ اپنے کو دیش اُدھار میں سدھ کرنے میں نہیں چوکتی۔ تو ایسے مہتوپورن کاموں کے لئے جن سے دیش کا واستوک ہت سادھن ہو سکتا ہو اکیلی کانگریس کو چھوڑ دینا شوبھا سپد نہیں "

انت میں دیش کے پونجی پتیوں سے بھی انورودھ کروں گا۔ کہ اپنے ویکتی گت سوارتھ کو گون روپ رکھتے ہوئے تھوڑا دھیان دیش کی بے کاری دور کرنے کی اور بھی لگانا چاہیئے۔ میں یہ دعوی سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ یدی پونجی پتیوں نے ادھر دھیان نہ دیا۔ اور اپنی سمپتی کے ایک حصے کے بیاج کو بھی ادیوگ دھندوں یا اُدیوگ شالائیں کھولنے میں نہ لگایا۔ تو دیش کا اُدھار نہ ہو سکیگا۔ وہیں کانگریسی یا غیر کانگریسی پرانتیہ سرکاروں کو بھی اس اور دھیان دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سمیہ منتری منڈل جنتا کے پرتی ندھیوں کے ہیں۔ یدی یہ چاہو کی مرتی رہی۔ اور ساں کے کنشٹوں کے نرمان کا اُن کے پرتی ندھیوں نے اُچت پربندھ۔ جہاں تک ان کے ادھیکار کا سمبندھ ہے نہ کیا۔ تو ان کا موٹی موٹی تنخواہوں سے توند پھلانا دیش کا دُربھاگیہ ہے +

رشیوں کا یگ

بقیہ صفحہ ۱۲

اور ہر دلعزیزی پر سچائی کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے آرام کی پرواہ نہیں کرتے سچائی سے بڑا کوئی مذہب نہیں ہے ـــ یہ تھا مقولہ پُرانے رشیوں کا۔ مذہب مذہبی بننے کی سائنس ہے۔ مذہبی آدمی کو زندگی کی لیبارٹری میں ریسرچ سٹوڈنٹ ہونا چاہیئے۔ سنسکاروں میں عقیدہ نہیں۔ بلکہ تلاش اور گیان رشیوں کی تعلیم کا خاص پہلو ہے۔ سچائی

ایک شکتی ہے۔ جو ہمارے اندر موجود ہے۔ سنت اور پیغمبر ایک قسم کے سائن بورڈ ہیں۔ ہمیں رستہ بتانے والے ہیں۔ مگر رستہ پر ہمیں خود چلنا چاہیئے۔ عقیدوں اور سنسکاروں کا ماننا ہماری کوئی امداد نہیں کر سکتا +

سوال :۔ شکوک مجھے بار بار گھیرتے ہیں۔ مجھے زندگی کے مقصد کے متعلق شکوک ہیں۔ اور یہ مجھے ڈانواں ڈول کر دیتے ہیں مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

جواب ـــ فکر مت کرو۔ شکوک کو آنے دو۔ شکوک کے دوران میں اس بات کا خیال رکھو۔ کہ آپ کو روپیہ یا عیش کی کشش نہ ہو۔ ایک بات پر اپنی توجہ مرکوز رکھو۔ اور یہ کہ زندگی کا مقصد کیا ہے۔ گھبراؤ مت شکوک کو آنے دو اور جانے دو۔ یہ شکوک کبھی ہمیں عقل کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔ ست سنگ کی تلاش کرو +

سوال :۔ کیا آپ کے خیال میں آج مغرب اندھی قوم پرستی کے ہاتھوں نالاں نہیں؟

جواب :۔ مغرب پر ایکشن کا خیال غالب ہے۔ اور وہ انہیں مالک بننے کی طرف لگاتا ہے۔ پھر وہ خود نفسی کی اہمیت کو نہیں سمجھتا۔ قومیت کا خیال ترقی کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ مگر قوم کی پوجا غلط ہے۔ مغرب کی قوم پرستی تنگدلی کا پہلو لئے ہوئے ہے ہندوستان کے قوم پرستوں کو مغرب کی نقل کرنی چاہیئے۔ مگر انہیں رہنمائی رشیوں کے خیالات سے حاصل کرنی چاہیئے۔

سوال :۔ آپ کے خیال میں قوم کے نوجوانوں کی سب سے بڑی ضرورت کیا ہے؟

جواب :۔ آتم گیان اور ڈسپلن۔ ہم نوجوانوں کی بغاوت کی باتیں سنتے ہیں۔ یہ بغاوت زیادہ تر مغرب کی نقل ہے۔ وہ آتم گیان اور ڈسپلن کے ذریعہ نقل سے

ضرورت ہے

ایک آریہ کنیا عمر ۱۵ سالہ کے لئے جو معمولی لکھی پڑھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہے۔ ایک آریہ لڑکے کی جو برسر روزگار اور سداچاری ہو۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں

نمبر ۱۱۵
معرفت "پرکاش" لاہور

نجات حاصل کریں گے۔ ہندوستانی نوجوانوں کو اپنے رشیوں کے کارناموں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ گیان اور تپسیا میں ہی روحانی طاقت ہے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

ساماجک سماچار

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۲۳۔۱۰ اگست کو پرنسپل رام لال جی کے ... سے واپس تشریف لانے پر ... ستیا گرہیوں کے ... سٹیشن پر شاندار سواگت کیا گیا۔ ... کیا گیا۔ پھول مالائیں پہنائی گئیں۔ سٹیشن ... شاندار پنڈال بنایا گیا تھا۔ جہاں سبھا ... پھل اور پھول آدمی سے ... ستکار کیا گیا۔ سماج کے منتری۔ پردھان ... پرنسپل صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ ... ستیا گرہیوں نے بھی خیالات کا اظہار کیا۔

۲۵۔۱۰ اگست کو ڈکٹیٹر صاحبان کے لاہور ... پہلے پہل پر نہایت شاندار سواگت کیا۔ ... بے پناہ تھا۔ پھول مالائیں پہنائی ... سماج کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ ... اور پھل آدمی سے ستکار کیا گیا۔ ... کے اسی کے قریب ستیا گرہیوں کو ... کروایا گیا۔ دلیش رتن مہاشہ کرشن ... سب ڈکٹیٹر صاحبان کے درشن کرانے ... نے تقریر کی۔

۲۵۔ اگست کی رات کو سماج مندر میں ... پرنسپل رام لال جی کا حیدرآباد ستیہ ... کے حالات پر پُر از معلومات اور ... ویاکھیان ہوا۔

۲۶۔ تاریخ کو پنڈت کویراج جی کے ... سے واپس آنے پر رات کو سماج ... میں ویاکھیان ہوا۔ اور مہاشہ سرمل داس ... کا بھی ویاکھیان ہوا۔

۲۶۔ تاریخ سے پنڈت ماتھر شرما ... ہر روز میجک لینٹرن سے پرچار ... ہو رہا تھا سماج مندر میں ایک ہفتہ ... سے۔ جو سماج پنڈت جی کو ... کے لئے بلانا چاہے ہیں لکھیں۔

۲۸۔ تاریخ کو بابو رام لال جی افریقہ ... سپتر مسٹر پریم ناتھ کی سگائی پر ... بابو رام لال جی نے ساماجک ... کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔ پانچ ... کو دان دئے۔ تمام کاروائی ... سے سادہ پورک سماپت ہوئی۔ ... بابو رام گپتا منتری)

اوشیک سوچنا

سارودیشک سبھا نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کا اتہاس شیگھر ہی ... لائینوں پر لکھا جائے۔ جس میں اس گورو کی پوری پوری رکھشا کرنے کا یتن کیا جائے۔ جو اس یدھ کے سنچالن میں آریہ سماج پراپت کر سکا ہے۔ تتھا آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم پر اس کا پرتی کول پربھاؤ نہ پڑ سکے۔ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اتہاس پرامانک ہو۔ یہ کاریہ بڑی ذمہ داری کا ہے۔ اتہ سبھا نے آریہ سماج کے سپرسدھ ودوان شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم۔ اے تتھا پنجاب کے پرسدھ آریہ نیتا شری لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے کے سپرد کیا گیا۔ یہ دونو مہانو بھاؤ اس کاریہ میں دت چت ہو کر سنلگن ہیں۔ اور یہ اتہاس شیگھر ہی آریہ جنتا کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ (منتری)

گوروکل ملتان کے سماچار

سبھی برہم چاری آنند پرسن ہیں۔ کوئی بھی روگی نہیں ہے۔ گرمی کچھ کم ہے۔ دوپہر کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے۔

اس سال ۱۶۔جون سے آخیر جولائی تک سبھی برہم چاری تعطیلات موسم گرما میں کوئیٹہ گئے تھے۔ کوئیٹہ میں برہم چاریوں نے کافی پھل کھائے۔ قریباً پونے دو سو روپیہ وہاں سے دان بھی ملا۔ وہاں سے ۲۔اگست کو سبھی برہم چاری واپس لوٹ آئے۔ ۳۔اگست سے پڑھائی شروع ہو گئی۔ گوروکل کا پربند اور پڑھائی بہت اچھی ہے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کروانا چاہیں۔ اب بھی کروا سکتے ہیں۔ اس وقت برہم چاریوں کے لئے شدھ کھدر کے ۲۰۔۲۵ تھانوں کی ضرورت ہے۔ (ایک ودشک)

نئے آریہ سماجوں کی قائمی

(۱) پنڈت دیوراج جی آریہ مشنری انچارج باسم سنٹر کے پریتن سے مورخہ ۲۵۔ اگست کو باسم میں آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ سیٹھ شری کرشن جی نے اپنی دوکانوں کے اوپر ایک چوبارہ آریہ سماج کے کارالیہ تتھا ہفتہ واری ست سنگوں کے لئے پردان کر دیا ہے۔ جس کے لئے میں آریہ سماج باسم کی طرف سے سیٹھ جی کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اس وقت تک آریہ سماج کے ۳۵ کے لگ بھگ سبھاسد و سہائیک بنے ہیں۔

(۲) ۲۶۔ اگست کو پنڈت دیوراج جی مالے گاؤں میں پدھارے۔ وہاں آپ کا ایک ویاکھیان آریہ سماج کے ادھیکاروں کے وشے میں ہوا۔ اس کا اتنا اچھا پربھاؤ پڑا۔ کہ ویاکھیان کے ختم ہونے پر جنتا نے وہاں آریہ سماج قائم کرنے کی پنڈت جی سے پرارتھنا کی۔ چنانچہ اسی وقت ۲۵ کے قریب ممبر بن گئے۔ اور باقاعدہ چناؤ وغیرہ کی ضروری کاروائی عمل میں آئی۔ اس جلسہ کے پردھان باسم کے پرسدھ وکیل شری گپت جی۔ ایل ایل۔ بی مکھ تھے۔ مالے گاؤں اور باسم میں آریہ سماجوں کے قائم ہونے سے اس پرانت میں کافی جاگرتی ہو گئی ہے۔ (دانوپ رائے پردھان آریہ سماج باسم)

آریہ سماج مانسہ کے سماچار

(۷۔۸۔ بھادوں) پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی کے دو اُپدیش پُروپکار اور ویدوں پر ہوئے۔ کہ آریہ سماج ویدوں کا پرچار کیوں کرنا چاہتا ہے۔ پنڈت جی کے پرچار کا مانسہ نواسیوں پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ (انند سنگھ منتری)

دولتانگر ضلع گجرات میں شدھی

مورخہ ۱۳۔ اگست ۱۹۳۹ء کو دولتانگر ضلع گجرات میں ماسٹر دیوی دیال جی بان پرستی و سوامی آتما نند جی نے عاجزی برادری زرگراں اور ممبراں آریہ سماج لالہ موساج ولد ملکھی رام قوم زرگر کی بمع ان کے تین پسران اور دو دختران کی شدھی کی۔ لالہ موساج عرصہ سے پتت ہو چکے تھے۔ اب کوشش کرنے پر واپس ویدک دھرم میں آ گئے ہیں۔ (ونند لال شرما)

کنیا گوروکل دہرہ دون کا اُتسو

کنیا گوروکل دہرہ دون کا بارھواں سالانہ جلسہ دسہرہ کی تعطیلات میں ۱۹ سے ۲۲۔ اکتوبر تک منایا جاوے گا۔ اس اوسر پر آریہ سماج کے مشہور سنیاسی۔ مہاتما۔ علماء اور ودوشی دیویاں پدھاریں گی۔ جو اپنے اُپدیشوں اور پُر نصیحت ویاکھیانوں سے جنتا کی سیوا کریں گی۔ برہم چارنیوں کا داخلہ جلسہ پر ہوگا۔ جو سجن اپنی کنیاؤں کو داخل کرانا چاہیں۔ ان سے نویدن ہے۔ کہ وہ کنیا گوروکل کارالیہ نمبر ۶۰ ساجپور روڈ دہرہ دون سے فارم داخلہ نیز نیماولی منگوا کر فوراً خط و کتابت کر کے منظوری حاصل کر لیں۔ کنیاؤں کا چناؤ بتاریخ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ہو کر بتاریخ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ویدآرمبھ سنسکار ہوگا۔ اور نئی سناتکاؤں کا کنووکیشن بتاریخ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ہوگا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا دہرہ دون)

اُتسو سوچنا

آریہ سماج خیرپور سادات ضلع مظفر گڑھ کا ۵ واں اُتسو ۱۹ برس کے بعد حیدرآباد آندولن سے اُتساہت ہو کر منانا نشچت ہوا ہے۔ تاریخیں ۲۹۔۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر مقرر ہوئی ہیں۔

(منتری آریہ سماج خیرپور سادات ضلع مظفر گڑھ)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و پڑھائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان کے لئے نہ صرف آٹا دال گھی وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ اس آنے والے موسم سرما کے لئے گرم کپڑوں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہانبھاؤں کی سیوا میں پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری سہایتا فرماویں۔ جو بڑے شکریہ اور خوشی کے ساتھ قبول کی جاوے گی۔

(ویدک بودھ رام آنریری سیکرٹری یتیم خانہ ہذا)

آریہ سماجوں میں ودھائی دوس کی دھوم

جنڈیالہ گورو سارو دیشک سبھا کی آگیا انوسار ۳ ستمبر کو ودھائی دوس منایا گیا۔ صبح ہون یگیہ ہوا۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور حیدر آباد میں آریہ سماج کی دبے کے حالات سنائے گئے۔ اختتام جلسہ پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ رات کو منڈر پر دیپ مالا کی گئی (منتری آریہ سماج ہذا)

سدرشن نگر بھارت نگر لاہور پربھات پھیری کی گئی۔ ہون یگیہ کے بعد اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ مدن لال ستیاگرہی نے جیل کے حالات سنائے۔ پرستاؤ سویکار کئے گئے۔ رات کو دیپ مالا کی گئی (پرکاش چند اپ منتری)

بٹوڑہ ۳ ستمبر کو ودھائی دوس منایا گیا۔ صبح کو یگیہ ہوا اور اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اسکے بعد سبھا ہوا اور بھیجے گئے پرستاؤ سویکار کئے گئے۔ اور جلسہ سردار کرتار سنگھ کی صدارت میں ہوا۔ جنہوں نے آریہ سماج کی دبے پر اسے ودھائی دی۔ چناؤ میں پرانے ادھیکاری ہی نرواچت ہوئے۔ جلسہ کی تنخواہیں ۲۲-۲۳-۲۴ اسوج مقرر ہوئی ہیں (دمیری رام اپ پردھان)

لدھیانہ پردھان سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار ۳ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں ودھائی دوس نہایت اتساہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ ہوا۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور رات کو ایک جلسہ ڈاکٹر بند را بن کی صدارت میں ہوا۔ جس میں سبھا کی طرف سے موصول شدہ پرستاؤ سویکار کئے گئے۔ پنڈت شری رام نے پردھان سارودیشک سبھا کا سندیش پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پنڈت ماتھر شرما نے میجک لینٹرن کے دوارا حیدر آباد کا ستیاگرہ دکھلا کر پرچار کیا۔ دیپ مالا کے سمیہ سماج مندر کا درشنیہ دیکھنے ہی والا تھا۔ حاضری بہت زیادہ تھی (نامہ نگار)

مورنڈہ ۳ ستمبر کو ودھائی دوس کے اپلکش میں پربھات پھیری کی گئی۔ اور ۷ بجے سے ½۱۰ بجے تک یگیہ اور ہون کے بعد مہاشہ بھورام آریہ منتری کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ پروفیسر مہیندر پال کا ایک نہایت منوہر ویاکھیان ہوا۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ دھن کے لئے اپیل کرنے پر ۵۰ روپے ۸ روپے جمع ہوئے۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ ستیاگرہی ویروں کو میڈل دئے گئے (شوکت رائے منتری)

گوروکل اندرپرستھ ۳ ستمبر کو ودھائی دوس منایا گیا۔ سب برہم چاریوں اور کرم چاریوں نے مل کر برہد یگیہ کیا۔ اس کے بعد اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ بعد ازاں سبھا ہوئی۔ جس میں شہیدوں۔ ڈکٹیٹروں اور ستیاگرہیوں کے پرتی شردھا کا پرکاش کیا گیا۔ پنڈت ہری شرن اور پروفیسر گوپال جی کے لیکچر ہوئے۔ پردھان سارودیشک سبھا کا سندیش سنایا گیا۔ اور سبھی پرستاؤ سویکار ہوئے۔ دوپہر کو سب نے مل کر سہ بھوج کیا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ کمار سبھا جام پور کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا جام پور کا سالانہ جلسہ ۲۵ تا ۲۷ ۔ اگست ۱۹۳۹ء خوب رونق سے ہوا۔ جس میں شری پنڈت رام سروپ جی شانت۔ شری پنڈت سکھ دیو جی ودیا واچسپتی۔ شری پنڈت بالکرشن جی ودیا النکار۔ شری پنڈت آتما نند جی شاستری۔ اور شری پنڈت شوت سدھانت فروشی اپدیشکوں تھا شری مہاشہ مول چند جی و شری پروفیسر جگدیش چند جی رنگ [illegible]

نے بھاگ لیا۔ حاضرین سے جلسہ کا پنڈال ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ رات کو تو حاضری بے پناہ ہجوم کی شکل اختیار کر لیتی تھی۔ سنگیت سمیلن کے سبھا پتی پروفیسر جگدیش چندر۔ سنگٹھن سمیلن کے شری پنڈت سکھ دیو جی۔ بے کاری کا حل سوچنے کی کانفرنس کے پنڈت رام سروپ جی شانت تھے۔ طریقہ تعلیم پر ایک خاص لیکچر شری دیوان دھرم چند جی ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کا نہایت مدلل اور موثر ہوا۔ نشہ کی خرابیوں اور آخر میں ان ۔۔ توبہ کرتے [illegible]

پنڈت پرشوتم جی گیانی کا دیہانت

(حیدر آباد ستیاگرہ میں قید ہوئے تھے)

(ناگپور ۳۱ اگست) برہان پور سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سی۔ پی کے آریہ سماجی نیتا پنڈت پرشوتم جی گیانی گذشتہ سنیچر وار کو ۷۲ برس کی عمر میں سورگ باش ہو گئے ہیں

آپ حیدر آباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں جیل یاترا پر تھے۔ ہمیں ان کی جدائی سے ان کے پریوار سے دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما سورگیہ کی آتما کو شانتی پردان کریں

جوالا بقیہ صہ ۱۴

چاروں اور شور مچ گیا ۔ بھونچال! بھونچال!! بھونچال!!!"

واستو میں بڑا بھینکر بھونچال تھا۔ کچھ دیر کے لئے کچہری میں ایک وچتر سناٹا چھا گیا۔ کام سماپت کر کے میں بڑی اتاولی سے اپنی جوالا سے ملنے کے لئے چل دیا۔ ریل کی پٹڑی اس بھونچال سے ٹوٹ گئی تھی۔ گاڑی بند تھی۔ بڑی کٹھنتا سے سواری کا پربندھ کر میں اپنے گھر کے لئے چل دیا۔ دور سے اپنے گھر کو دیکھا۔ اور دیکھ کر آنکھیں بند ہو گئیں۔ میرا گھر اس بھونچال میں دفن ہو گیا تھا۔ وہاں پر شیش رہ گئی تھیں کیول ٹوٹی پھوٹی دیواریں۔

میں نے گھبرا کر پکارا ۔ "جوالا"

وہ ٹوٹی دیواریں اٹہاس کر کے چلا اٹھیں ۔ "جوالا"

میرا چھوٹا سا وشو جوالا میں ہو گیا۔ اتنے میں سویم سیوکوں کا دل نہ معلوم کہاں سے آ گیا۔ اور میری جوالا کو ڈھونڈنے میں سمت ہو گیا۔ میری جوالا دو دیواروں کے بیچ میں دبی تھی

خدا کی رحمت جوش میں آئی اور اسے معاف کر دیا گیا

اس کے بعد تمام مجرموں کو طلب کر کے خدا نے فرمایا۔ "میں سب لوگوں کو ایک بار اور دنیا میں بھیجتا ہوں۔ اگر کسی نے پھر قصور کیا۔ تو سخت سزا دی جائے گی"

یہ سن کر سب کی جان میں جان آئی۔ اور وہ پھر دنیا میں جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی ۔ نہ لوگوں کا ہجوم تھا۔ اور نہ روز حشر۔ صرف عبرت کا ایک مجسمہ فکریہ! (اتہچی ولیز)

مختصر افسانہ (بقیہ صہ ۸)

میں نے بارہا انسانوں کے خون سے گارے اور ہڈیوں سے چننے کا کام لیا۔ اور محلات تعمیر کئے۔ میں نے تیری مخلوق کو بہت بہت تکالیف پہنچائیں۔ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ کیونکہ بجز اس کے کوئی چارہ نہیں

میں نے تیرے ایک پیغمبر کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ حکم عدولی کے جرم میں کہ اس نے میری پرستش کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

جن لوگوں نے میری عہد حکومت میں تیرا نام لیا۔ میں نے انہیں سخت سے سخت ایذائیں پہنچائیں۔ مرتے دم تک میں نے تیری مخالفت کی

وہ شخص خاموش ہو گیا۔ اب بھی اس کے چہرے سے جلال ٹپک رہا تھا

خدا نے ایک بار اس کی جانب غصہ سے دیکھا۔ اور فرشتہ کتاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "کیا یہ صحیح کہتا ہے"

"قریباً قریباً"

فرشتہ کتاب کا یہ کہنا تھا کہ تمام لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ کیونکہ اس شخص کی شکل صورت ہی تبدیل ہو چکی تھی۔ اور وہ انسان کی بجائے ایک عجیب و غریب حیوان دکھائی دے رہا تھا

خدائے ذوالجلال نے فرشتہ کتاب کو اس کے اعمال پڑھنے کا حکم دیا

"ایک شام اس نے اپنی لڑکی ......"

"خدا۔ میرے خدا یہ واقعہ نہ پڑھا جائے میں تمام گناہوں کا اقرار کر لوں گا۔ میں معافی مانگ لوں گا"

مگر فرشتہ پڑھتا گیا ۔ "ایک شام اس نے اپنی لڑکی ......"

"خدا کے لئے نہ پڑھو۔ میرے گناہوں کو ان لوگوں پر ظاہر نہ کرو"

اس نے بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے پاؤں اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ اس اثنا میں اس کی شکل بالکل بدل چکی تھی۔ [illegible] زانو ہو گیا۔ اور ملتجیانہ لہجے میں کہنے لگا "رحیم مطلق! مجھ سے غلطی ہوئی۔ تو رحیم ہے [illegible]

میں معافی چاہتا ہوں"

"نہیں تو قابل معافی نہیں"

تب رحیم نے گناہوں پر بہت [illegible] اور صدق دل سے کہنا شروع کیا۔ "آئندہ [illegible] ایسی غلطی کا مرتکب نہ ہوں گا"

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digit[illegible]

سنسار اُنتی کی اور

انسانی جسم میں جانوروں کی ہڈی

بوسٹن یونیورسٹی کے مشہور سرجن ڈاکٹر ڈیلیٹ دہیم گرووز نے حال ہی میں اپنے ہڈی تجربات کے سلسلہ میں بعض دلچسپ معلومات فراہم کی ہیں۔ مثلاً ۱۹۲۳ء میں ایک لڑکے کی کمر کے نیچے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹر موصوف نے انسان کی ہڈی جوڑ کر اس کو درست کرنا چاہا۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو اس نے تجربتاً دریائی گھوڑے کے دانت کی ٹوٹی ہوئی ہڈی میں جوڑ دیا۔

گذشتہ اکتوبر میں عکسی شعاعوں سے معائنہ کیا گیا۔ تو ہڈی بالکل جڑی ہوئی پائی گئی۔ مریض اب تک تندرست ہے۔ اور اسے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

ایک دوسرے دس برس کے لڑکے کے بازو کی ہڈی کہیں سے ٹوٹ گئی تھی۔ ڈاکٹر مذکور نے اس کو بیل کی ہڈی کے دو ٹکڑوں کو اوپر نیچے رکھ کر ملا دیا۔ چھ ہفتہ میں لڑکا بالکل ٹھیک اور تندرست ہو گیا۔ اور آگے چل کر وہ بہت مشہور کھلاڑی ہوا۔ دس برس کے بعد جوڑ کا عکسی شعاعوں سے معائنہ کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بیل کی ہڈیاں لڑکے کی ہڈیوں میں بالکل پیوست ہو گئی ہیں۔

ایک عورت کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹر موصوف نے اس کو بارہ سنگھا کے سینگ سے ملا کر درست کر دیا۔ وہ ایک سال میں ایسا صاف چلنے لگی۔ کہ اس کی دونو ٹانگوں میں کوئی فرق نظر نہ آتا تھا۔ تین سال کے بعد بارہ سنگھا کی ہڈی مریض کی ہڈی کا جزو بن گئی۔

انسان اور برقی لہریں

ایک ڈاکٹر نے دعوے کیا ہے کہ انسان کی زندگی ان برقی لہروں پر موقوف ہے۔ جو انسان کے جسم میں کیمیائی عمل سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور محبت کے جذبات کی ذمہ دار بھی یہی لہریں ہیں۔ یہ پیدا ہوتی بند ہو جاتی ہیں۔ تو انسان مر جاتا ہے۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں

اپنے دیش کی بات

(گذشتہ سے آگے)

پراچین بھارت میں پارچہ بافی

اور عمدہ سے عمدہ اور قیمتی سے قیمتی کپڑوں کے بنانے والے اس کثرت سے تھے۔ کہ صرف ایک شہر بیجاپور میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے پچاس ملازم ایسے رکھ چھوڑے تھے۔ جو کمخواب۔ زربفت۔ چھینٹ اور سادے کپڑے تیار کرنے میں ماہر اور اُستاد تھے۔ حقیقتاً ہندوستان نے صنعت پارچہ بافی میں انتہائی ترقی کی تھی۔ اور کپڑا بننے کا کام یہاں اس قدر وسیع پیمانہ پر ہوا کرتا تھا۔ کہ صرف یہی ایک صنعت بے کاری اور بیروزگاری کے سوال کو حل کرنے کے لئے تنہا بڑی حد تک کافی تھی۔ ڈاکٹر بکانن نے ۱۸۰۰ء میں مختلف اضلاع میں چرخہ کاتنے والی عورتوں کی تعداد کا اندازہ کیا تھا۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔ ضلع پٹنہ میں جس کی مجموعی آبادی ۳۳ لاکھ کے قریب تھی چرخہ کاتنے والی عورتیں ۲۲۶۴۳۰۳ تھی۔ جن کی آمدنی ۱۰۸۴۰۰۰ روپے تھی۔ شاہ آباد ضلع میں چرخہ کاتنے والی عورتوں کی تعداد ۱۵۱۰۰۰۰ تھی۔ جن کی آمدنی کا اندازہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ کیا گیا ہے۔ اور ان کے یہاں ۵۰۷ چرخے چلتے تھے۔ ضلع گورکھپور میں چرخہ کاتنے والی عورتیں ۱۷۵۰۰۰ تھی۔ اور ان کی آمدنی ۵۱۹۰۰۰ تھی۔ ۱۱۴۰ چرخہ چلتے تھے۔ کپڑا بننے والوں کی سالانہ آمدنی بھی ۱۶۱۴۰۰۰ تھی۔ گورکھپور میں صرف ریشم کی تجارت کرنے والے پانسو خاندان تھے۔ ضلع بھاگل پور میں ۲۷۵ چرخے ایسے تھے۔ جن پر صرف ٹسری کپڑا بُنا جاتا تھا۔ اور سوتی چرخوں کی تعداد ۹۲۷۹ تھی۔ جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ چرخہ کاتنے والوں کی تعداد کیا ہو گی؟

(باقی آئندہ)

حیدر آباد ستیاگرہ کا اتہاس

پیشگی آرڈر بھیجنے والوں کو لاگت دام پر

آریہ سماج کے ہی نہیں۔ ساری دُنیا کے اتہاس میں حیدر آباد ستیاگرہ یُدھ ایک عجیب و غریب یُدھ ہے جس میں ایک بہت بڑی طاقت ور ریاست سے تیاگی تپسوی دہرم ویروں نے اپنے تیاگ اور تپوبل کے ذریعہ بغیر کسی ہتھیار کو کام میں لائے صرف اہنسا تمک سنگرام کو کام میں لا کر ساری سماج کے بہت عرصے سے چھنے ہوئے دھارمک ادھیکاروں کو حاصل کیا ہے۔ یہ اتہاس بہت ہی رومانچکاری ہے۔ حیدر آباد کے رومانچکاری واقعات کی مرم بھیدی کتھائیں اور جیلوں کی کڑی سے کڑی سزاؤں کے سچے و سچے جیتے جاگتے حالات اس میں بغیر کسی رعائت و پکھشپات کے دئے جاویں گے۔ ساری آریہ ہندو سنستھاؤں و آریہ سماجوں نے اس ستیاگرہ میں بھاگ لیا ہے کے حالات مع تصویروں کے ہوں گے۔ قریباً تین سو صفحات اور دس بلاک اس میں ہوں گے قیمت قریب لاگت کے برابر رکھی جاوے گی۔ صرف اتنی ہی تعداد میں یہ اتہاس چھاپا جاوے گا۔ جتنے کہ پہلے آرڈر آ جاویں گے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کی کم سے کم پچیس ہزار کاپیاں چھاپ کر سارے بھارت ورش میں اس کا پرچار کریں۔ اپنے آرڈر جلد روانہ کریں۔

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

صنعت و حرفت

کم سرمایہ کے روزگار

لائیم جوس کارڈیل

لاکھوں روپیہ کا لائیم جوس کارڈیل ولائیت سے آتا ہے۔ اور ہندوستان میں کوئی انگریز اور امیر ایسا نہیں ہے۔ جو موسم گرما میں بالخصوص اس کا استعمال نہ کرتا ہو۔ اور کسی نہ کسی شکل میں ہر ایک ہندوستانی کیا امیر کیا غریب۔ اس کو استعمال کرتا ہے۔ اور وہ یہ شکل لیموں کی سکنجبین کی ہے۔ لائیم جوس کارڈیل گویا لیموں کی سکنجبین ہے جو ولائیت سے تیار ہو کر ہندوستان میں آتی ہے۔ اور لاکھوں روپیہ کی بکتی ہے۔ ولائیت میں اس کو تیار کرنے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہندوستان میں کوئی اس کو تجارت کے خیال سے نہیں کرتا۔ حالانکہ یہاں تازہ بتازہ لیموں افراط سے مل سکتے ہیں۔ اور نہائیت عمدہ اور سستی چیز تیار ہو سکتی ہے۔ ویسے انفرادی طور پر ہر ایک آدمی شربت لیموں نچوڑ کر (سکنجبین) یعنی لائیم جوس کارڈیل بنا کر پیتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کو تیار کرنے کا نسخہ اور ترکیب درج کرتے ہیں:۔

نسخہ کھانڈ ۶ پونڈ۔ پانی ۴ پائنٹ۔ سائیٹرک ایسڈ (یعنی لیموں کا ست) ۱۴ اونس۔ بورک ایسڈ ½ ۱ اونس۔

ترکیب اول پانی میں سائیٹرک ایسڈ اور بورک ایسڈ ڈالیں۔ پھر کھانڈ ڈال کر قوام تیار کریں۔ لیموں کا رس نکال کر صاف کر کے ۱۴ اونس شامل کر دیں۔ اگر قوام گاڑھا ہو تو پانی اور ڈال دیں۔ اور اُتار لیں۔ پھر بوتلوں میں بھر کر خوبصورت لیبل لگا دیں۔ بعض تاجر بوتلیں بھی خاص قسم کی اپنے نام سے تیار کروا لیتے ہیں۔ اور لیبل اور بوتلوں پر لیموں کی ٹہنی کی تصویر بھی بنی ہوتی ہے۔ جہاں لیموں تازہ نہیں ملتے وہاں صرف ست لیموں اور لیموں کی خوشبو ڈال دی جاتی ہے۔ ایک سیر میں ۵ رتی کے حساب سے ایسڈ سلاس بھی اس میں ڈال دیا جائے۔ تو مدت تک خراب نہیں ہوتا۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھاؤ

سوستھ رکھشا

(گذشتہ سے آگے)

ملیریا اور اس سے بچنے کے اپائے

مچھروں سے بچنے کے لئے ملیریا کے دنوں میں موٹا کپڑا پہننا چاہیئے۔ بدن پر کڑوا تیل لگانے سے مچھر نہیں کاٹتے۔ جو لوگ اپنے گھروں میں لکڑی و اُپلے جلاتے اور دروازے کھڑکیاں بند کر کے سوتے ہیں۔ ان کے گھروں میں مچھر نہیں گھسنے پاتے۔ وہ ملیریا سے بچے رہتے ہیں۔ بند کمرے میں اُپلے۔ نیم کے پتے گندھک اور رائی آدی جلانے سے مچھر رہ جاتے اور بھاگ جاتے ہیں۔

کپور۔ چندن کا عطر۔ پیپرمنٹ۔ یوکلپٹس آئیل۔ سرکہ۔ لیموں کا رس آدی تیز گندھ والی چیزیں بستر پر چھڑکنے یا مرہم کی طرح جسم پر ملنے سے مچھر تب تک پاس نہیں آتے جب تک ان کی گندھ موجود رہتی ہے۔

بجلی یا تار کے پنکھے کی تیز ہوا سے بھی مچھر کمرے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ تلسی کے پتے صبح و شام کھانے سے ملیریا کے کیڑے اپنا پربھاؤ نہیں کرتے۔ کرتے بھی ہیں تو بہت ہی کم۔

چکتسا کے وچار سے ملیریا بخار کو تین بھاگوں میں بانٹا گیا ہے:۔

(۱) سنتت جوَر (برابر رہنے والا بخار) اس میں آپ اپواس کرانا چاہیئے۔

یدی بھوجن دینا ہی ہو۔ تو پتلی مونگی کی دال آدی جلد ہضم ہونے والا آہار تھوڑی مقدار میں دینا چاہیئے۔

کوئی تیز رینچک تیز جلاب یا کھشوبھ کارک اوشدھی مت دو۔ جس سے بخار یا بے چینی بڑھنے کا اندیشہ ہو۔

یدی دست کرانے کی آوشیکتا ہو۔ تو مردو رینچک آسانی سے کھلی دست لانے والی دوا جیسے آرگھ وادی کواتھ یا "پنچ سم" چورن دے کر دست کرانا چاہیئے۔

سنتت جوَر۔۔۔ اُترنے چڑھنے والے جوَر کی چکتسا کے سمے یہ دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ جس سمے بخار چڑھ رہا ہو یا جاڑا لگ رہا ہو یا بخار چڑھا ہوا ہو۔ اس سمے بخار کے ویگ کو روکنے والی کوئی بھی اوشدھی نہ دینی چاہیئے۔ بخار کے اُترنے کی پرتیکشا کی جائے۔

اس سمے جوَر کو پاچن کرنے والی اوشدھی "ہنگو لیشور۔ رسسندور سار سنگرہ" یا "مرتیونجے" پان کے رس کے ساتھ دو۔ اس سے جاڑا کم ہوگا۔ جی کا متلانا ہٹے گا۔ اور ساتھ پسینہ آوے گا۔

جس سمے زور سے گرمی اٹھ رہی ہو۔ جی متلانا یا قے ہو رہی ہو۔ اس سمے "ہنگولیشور" یا "مرتیونجے" "چھوٹی الائچی اور شہد" یا "آلادی چورن (چکر دت)" کے ساتھ شہد میں چٹانا چاہیئے۔

بخار کا زور زیادہ ہو۔ تو "تحمرکادی چورن" ۳ ماشے سونف کے عرق یا گرم پانی سے دینا چاہیئے۔ اس سے پسینہ آ کر بخار کم ہو جائیگا۔

بخار سے زیادہ بے چینی ہو۔ نیند نہ آتی ہو۔ روگی بکتا ہو۔ تو سر پر گل روغن (گلاب کے پھولوں کا تیل) بادام روغن یا خشخاش کا تیل ملیں۔ اس سے بخار کم ہوگا۔ نیند آوے گی۔

پانی میں نوشادر گھول کر اور اس میں کپڑا تر کر سر پر پٹی باندھ رکھنے سے بخار کم ہو جاتا ہے۔

پیاس زیادہ ہو تو نارنگی کی پھانکیں یا پیپل کے درخت کی چھال کے دہکتے ہوئے ٹکڑے یا جوم انگارے پانی میں بجھا کر پانی چھان لیں۔ یہ پانی پینے سے پیاس۔ جی کا متلانا بند ہوتا ہے۔ "شڈنگ پانیہ" (چکر دت) بھی اس سمے بڑا اُپکار کرتا ہے۔

جب پسینہ بالکل ہو جائے۔ اور بخار اُتر جائے۔ پھر اس کے روکنے کا پربندھ کرنا چاہیئے۔

بخار روکنے کے لئے

پہلے روگی کو اچھا کھیدی رس سنکر کو شٹھ شدھ کریں۔ کھانے کے لئے کھچڑی آدی جلد پچنے والا ہلکا آہار دیں۔

دو دو گھنٹے بعد چار چار "کرنجادی وٹی" پانی کے ساتھ دیں۔ "سدرشن چورن"۔ رشا رنگ دھر سنگرہ) یا "پنچ تکت" (چرک) کا کاڑھے کے ساتھ دینے سے وشیش لابھ ہوتا ہے۔

"کرنجادی وٹی" پہلے ہی دن جوَر کو روک دیتی ہے۔ یدی پہلے دن نہ روک سکے۔ تو دوسرے تیسرے دن تو اوشیہ روک دیتی ہے۔ لیکن جلتک روگی کو دست کرا دیئے گئے ہوں۔ گولیاں سے اچھی پڑتی ہے۔ ملیریا کے دنوں میں کھانے سے ملیریا سے سرکھشت رکھتی ہے۔

للت پُد آیوروید کالج کے پرنسپل شری پنڈت وشوناتھ جی نے اپنی "وشوناتھ وٹی" کی بڑی پرشنسا کی ہے۔ اسے بھی ویوہار میں لا سکتے ہیں۔

نربیچ بیچ میں شوک آدی چورن دینے سے جوَر تیز نہیں ہوتا۔ جس دن جوَر آنے کی باری ہو۔ اس دن روگی کو جوَر آنے کے سمے سے تین گھنٹے بعد تک بھوجن نہ دیں۔

جیرن وشم جوَر۔۔۔ اس میں تلی یا جگر بڑھے ہونے کی دشا میں صبح و شام "بکرہ تانک چورن" (چار ماشے ریبند چینی دو تولے شربت دو تولے۔ سبھی دوا تولے یا تین ماشے) بیچ میں دو دو گھنٹے کے انتر سے "کرنجادی وٹی" سدرشن چورن کے کواتھ کے ساتھ دیں۔

"تموادی چورن" (بھاؤ پرکاش) شہد کھسم کے ساتھ دینے سے بھی لابھ ہوتا ہے۔

کمزوری بڑھی ہوئی ہو۔ تو "مالتی وسنت" "مقوی آدی" چیونسل کے ساتھ دیں۔ "بو آدی ابھونگ" سدرشن چیونسل کے کاڑھے کے ساتھ لابھ کرتا ہے۔

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی جرمنی میں عرصہ تین سال سے گورو کل رسائنک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اسے بہت سے بہت سلتفق ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی۔ ککرے اور کیچڑ میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کارآمد ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی۔ اور کم نظر تو بہت جلد آرام ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی (۱ہ) ایکروپیہ چار آنے۔ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:۔ (۱) ہری رام اینڈ سنز انگریزی دوا فروش (۲) راما مہابیر سٹورز نسبت روڈ
امرتسر:۔ شری گنگا رام انگریزی دوا فروش

ملنے کا پتہ:۔ گورو کل رسائنک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۳

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنے دوست کی بھانجی کیلئے ایک تعلیم یافتہ ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی شکل و شباہت قد و قامت و صحت نہایت اعلیٰ ہے۔ وہ مڈل پاس ہے۔ پرائیویٹ تعلیم جاری ہے۔ لڑکی کی آیو چودہ سال ہے۔ گھر کے کام کاج دیکھنے پرونے میں ہوشیار ہے۔ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہے۔ پیدائش ہی سے تعلیم و تربیت کی غرض سے میرے دوست کے یہاں رہتی ہے۔ ور گیہو۔ ذات پات کا بندھن نہیں۔ میرے دوست ریاست کے سکولوں کے انسپکٹر رہے ہیں۔ اور ریاست کے ٹیوٹر۔ خط و کتابت کا پتہ:۔
جھنجی لال صاحب سیکریٹری راناں صاحب بہادر ریاست کہار سین (شملہ)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر:-
منشی علاولپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے (للعہ)
ششماہی:- دو روپے (عہ)
سہ ماہی:- سوا روپیہ (عہ)

جلد نمبر ۳۵ | اتوار:- اسوج سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۷

بھرتری ہری کا اُپدیش

(از سورگیہ پنڈت چھوپتی جی صادق ایم اے)

نیکوں میں ہے بنتا بیٹھ کر نیک انساں
دل ہوتا ہے روشن اس سے اور پاک زباں
بڑھ جاتی ہیں شہرت اور عظمت دونو
کھو دیتی ہے صحبت نکویاں عصیاں

*

دُنیا میں ہیں لاکھوں آتے لاکھوں جاتے
ہیں لحظ دو لحظ ٹھاٹھ سب دکھلاتے
آنا ہے انہی کا جن سے دل روشن ہو
کیا آئے جو گھر پہ ہیں تباہی لاتے

غیرت ہے اگر تو ناز برداری کیا؟
ہیبت سے کسی کی تھرتھرانا کیسا؟
آئینۂ آتشی میں گو جان نہیں
سورج کی چمک پہ ہے مگر جل اُٹھتا

*

دولت کا خمار جب اُتر جاتا ہے
سب کبر و غرور کوچ کر جاتا ہے
رہتے ہیں ہاتھ بھی زباں بھی دل بھی
لیکن وہ جوش و خروش مر جاتا ہے

(نیتی شتک کے کچھ شلوکوں کا ترجمہ)

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ نواں کھنڈ

وہ جو یہ ادکاری آتما ہے۔ وہ پرم سوکھشم ہے۔ یہ آتم بھاؤ ہے۔ یہ سروہ ستیہ ہے۔ پرم ستیہ ہے۔ ہے شویت کیتو! وہ یہ آتما وکار اگیان رہت تُوں ہے۔ اس نے کہا "اور بھی بھگوان مجھ کو اُپدیش دیں"۔ ارونی نے کہا "پیارے تتھا استو"۔

دسواں کھنڈ

"ہے پیارے! یہ پورو کو جانے والی ندیاں، پورو کی اور بہتی ہیں۔ پشچم کو جانے والی پشچم کو بہتی ہیں۔ اور انت میں وہ سمندر میں سمندر کو ہی پراپت ہوتی ہیں۔ سمندر سے واشپ روپ ہو کر اُٹھتی ہیں۔ اور پھر سمندر میں ہی چلی جاتی ہیں۔ سمندر ہی ہو جاتی ہیں۔ جیسے وہ ندیاں سمندر بن کر نہیں جانتیں۔ کہ یہ گنگا ہے اور میں جمنا ہوں ـــ یہ میں ہوں۔

ہے سومیہ نشچے ہی یہ ساری پرجائیں جیو آتمائیں ست سے اپنے شدھ ساکشی سوروپ سے باہر ویوہار میں آ کر۔ اگیان وش نہیں جانتیں۔ کہ ہم ست سے باہر آ رہی ہیں۔ اپنے سوروپ کو بھولی ہی رہتی ہیں۔ اس لوک میں وہ اودیا گرست آتما دیا گھر، سنگھ، وک، براہ، کیٹ، پتنگ، دنش اور مشک آدی جو جو ہوتے ہیں۔ وہ ہی وہ بنے رہتے ہیں۔

یہ وہ جو یہ ادکاری آتما ہے۔ وہ پرم سوکھشم ہے۔ یہ آتم بھاؤ ہے۔ یہ ہی وہ سروستیہ ہے۔ ہے شویت کیتو وہ پرم سوکھشم پرم شدھ سوروپ آتما یہ تو ہے!۔ اس نے کہا "اور بھی بھگوان مجھ کو اُپدیش دیں"۔

ارونی نے کہا "پیارے تتھا استو"۔

گیارھواں کھنڈ

ہے پیارے اس مہان ورکھش کی جو نشٹ میں ابھی ہت کرے۔ تو وہ جیتا ہوا رس گراوے۔ جو مدھیہ میں ابھی ہت کرے۔ وہ جیتا ہوا رستا رہے۔ اور جو اگر بھاگ میں ابھی ہت کرے۔ تو تب بھی وہ جیتا ہوا رستا رہے۔ پرنتو سوکھے مرے نہیں۔ کیونکہ وہ یہ ورکھش جیو سے اور آتما سے پری پورن ہے۔ اس میں جیون بھی ہے۔ اور آتما بھی ہوا کرتی ہے۔ اسی کارن پانی پیتا ہوا ہرش سے رہتا ہے۔ (مسلسل)

رگ وید ــــــ اوم ــــــ یجروید

وید امرت

سام وید ــــــ اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओं इन्द्र वायू बृहस्पतिं
मित्राग्निं पूषणं भगम् आ-
-दित्यान्मारुतं गणम् ॥३॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ سوکت ۱۴۔ انوواک ۴۔ منتر ۳)

(اوم) اِندر وایُو برہسپتم متر اگنم پوشنم بھگم
آدتیہ ان ماروتم گنم ॥ (۳)

پدارتھ:- ہے (کنواہ) بُدھیمان وِدوان لوگو! آپ کرِیا تتھا آنند کی سدھی کے لئے (اِندر وایُو) بجلی اور پون (برہسپتم) بڑے سے بڑے پدارتھوں کے پالن ہیتو سوریہ لوک (متر) پران (اگنم) پرسدھ اگنی (پوشنم) اوشدھیوں کے سموہ کے پُشٹی کرنے والے چندر لوک (بھگم) سکھوں کے پراپت کرانے والے چکرورتی آدی راجیہ کے دھن (آدتیان) بارھوں مہینے اور (ماروتم) پونوں کے (گنم) اچھے پرکار جاننے کے سنگیت کرو۔

اس منتر میں پورو منتر سے (کنواہ) (واہشت) اور (گرننتی) کی انوورتی آتی ہے۔

بھاوارتھ:- ان تین پدوں کی انوورتی آتی ہے۔ جو منش ایشور کے رچے ہوئے اُکت اندر آدی پدارتھوں اور ان کے گنوں کو جان کر کریاؤں میں سنگیت کرتے ہیں۔ وہ آپ سکھی ہو کر سب پرانیوں کو سکھ سنگیت سدیُو کرتے ہیں۔

(اُکت پدارتھ اس پرکار سنگیت کئے ہوئے کس کس کاریہ کو سدھ کرتے ہیں۔ اس وشے کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا دِویہ امرت

ओ३म्। पाहि नो अग्ने रक्षसः पाहि धूर्तेरराव्णः। पाहि रीषत उत वा जिघांसतो बृहद्भानो यविष्ठ्य ॥ (رگ وید ۱۔۳۶۔۱۵)

بلوتم مہا تیج ہے۔ شترو وداہک اگن
راکھشس ہنسا شیل سے۔ رکھشا کر تو سُو پر گیہ
کنجوس اور دھورت جن۔ سے ہمیں سدا بچا
مارنا چاہتے، مارتے، ہوئے سے ہمیں بچا

چُنے ہوئے پھول

ـــ خُدا کا دوسرا نام محبت ہے۔
ـــ پرماتما سب جگہ موجود ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔
ـــ علم سے پرماتما ملتا ہے۔ اور زر سے فرعونیت
ـــ علم بے خطر ہے۔ مال کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔
ـــ علم ایک لازوال دولت ہے جسے خرچ کرنا ہی بہتر ہے۔
ـــ خُدا کا خوف انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔
ـــ جھوٹ گناہوں کا مرکز ہے۔
ـــ حلف دے کر جھوٹ بولنا بدترین گناہ ہے۔
ـــ دُنیا میں سچ کی فتح اور جھوٹ کو شکست ہوتی ہے۔
ـــ خاموشی ہزار بیہودہ گوئی کا ایک جواب ہے۔
ـــ خاموشی عیبوں کی رازدار ہے۔
ـــ دوستی دوستی سے خریدی جاتی ہے۔
ـــ بغیر اعتبار باہمی دوستی نہیں۔ بلکہ دربردہ دُشمنی ہے۔
ـــ بُری صحبت دوزخ کا راستہ ہے۔
ـــ حسد نیکی کے انبار میں چنگاری ہے۔
ـــ فریب سے پیدا کی ہوئی دولت کو قیام نہیں۔
ـــ دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دینا ہے۔
ـــ مصیبت ایک کسوٹی ہے جس پر کھرے کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔

ضرورت ہے

ایک آریہ کنیا عمر پندرہ سال کے لئے جو معمولی پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہے۔ ایک آریہ یوگیہ ور کی جو برسر روزگار اور سداچاری ہو۔

نمبر ۱۱۵
معرفت "پرکاش" لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

تازہ خبریں

جاپانی ہوائی جہازوں کی بمباری

(چنکیانگ ۱۳۔ستمبر) ۱۷۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے لوچوا اور ایک اور مقام پر بمباری کی۔ جس سے متعدد اشخاص ہلاک اور چار مزخمی ہوئے +

پنجاب اسمبلی میں جہیز بل

(لاہور ۱۳۔ستمبر) ٹکا جگجیت سنگھ بیدی پرائیویٹ پارلیمنٹری سکرٹری پنجاب گورنمنٹ نے پنجاب اسمبلی کے آئیندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک جہیز بل کا نوٹس دیا ہے۔ جس کے پاس ہو جانے کی صورت میں کوئی شخص اپنی لڑکی کو پانسو روپیہ مالیت سے زیادہ جہیز نہ دے سکے گا۔ ایک اور بل کا نوٹس بھی موصول ہوا ہے۔ کہ جس کی غرض و غائیت یہ ہے۔ کہ رنڈوے صرف بیواؤں سے شادی کر سکیں +

لوڈز پر پولینڈ کا دوبارہ قبضہ

(لنڈن ۱۳۔ستمبر) معتبر ذریعہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولوں نے لوڈز پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے +

وارسا کو فتح کرنیکا خیال ترک

(پیرس ۱۳ستمبر) گذشتہ تین دنوں میں پولینڈ میں لڑائی کا پانسہ بدل گیا ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ نے پولینڈ کو طاقت کے ذریعہ فتح کرنے کا خیال ترک کر دیا ہے۔ جرمن نے اب پولش لائینوں کے دو طرف سے دو تیز حملے شروع کر دئیے ہیں۔ درمیان میں سے جرمن فوجیں جنوب مشرق کی طرف سے وارسا کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ جنوب کیطرف کچھ جرمن فوجی دستے ابر سان کے پہاڑی علاقہ میں لڑ رہے ہیں +

جرمنی کے ہوائی حملے سست

وارسا کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ وارسا کی فوج نے دشمن کی فوج پر بہت کامیاب حملے کئے۔ پائی محاذ پر جرمن افواج کو معکب ہا گیا ہے۔ اور وہ آگے بڑھنے کے ناقابل ہیں۔ جرمن افواج کا بہت زیادہ نقصان ہو جانے کی وجہ سے ہوائی حملے سست پڑ گئے ہیں +

یہودی گاؤں پر بمباری

(سینئروٹی ۱۳۔ستمبر) ایک یہودی گاؤں میں جرمن ہوائی جہازوں نے سات بم پھینکے۔ جس سے دو سرا اشخاص ہلاک ہو گئے +

نیوبلن کے نزدیک پولش آفیسروں کی ایک گاڑی پر بمباری کی گئی۔ بیس اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور بہت سے سرکردہ آفیسر لاپتہ ہیں +

کانگریس اور جنگ

(واردھا ۱۳۔ستمبر) یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے ریزولیوشن کے مسودے میں برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے اس سے دریافت کیا گیا ہے کہ اس نے چیکو سلواکیہ اور ابی سینیا کے معاملہ میں کیا کیا؟ اور گذشتہ جنگ عظیم کے بعد ہندوستان کی خواہشات کیوں تشنۂ تکمیل رہیں۔ اس لئے کانگریس یہ جاننا چاہتی ہے۔ کہ اب جبکہ انگلستان یہ کہتا ہے۔ کہ وہ جمہوریت کے لئے لڑ رہا ہے۔ وہ ہندوستان کے متعلق کیا کرنا چاہتا ہے؟ ریزولیوشن میں برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے متعلق اپنا قطعی اشارہ دے۔ ہندوستانیوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اس دوران میں منظم رہیں۔ اور پرُ سکون رہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی کو اختیار دیا جائیگا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں کارروائی کریں۔ اور آئیندہ طریق عمل کے متعلق ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دیں۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبر گاندھی جی کے مشورہ کے مطابق عمل کرنے کو تیار رہیں۔ تاکہ اگر موقعہ پیدا ہو۔ تو گاندھی جی کے لئے لیڈر شپ قبول کرنا مشکل نہ ہو +

سول آبادی پر بمباری

(لنڈن ۱۳۔ستمبر) آج ہاؤس آف لارڈز میں سول آبادی میں بم نہ برسانے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا۔ کہ برطانوی اور فرانسیسی گورنمنٹیں کھلے شہروں کی سول آبادی پر بمباری نہیں کرنا چاہتیں +

جرمن سپاہی بھاری تعداد میں ہلاک

(لنڈن ۱۳۔ستمبر) پولینڈ کی مہم میں جرمن بھاری تعداد میں ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں مجروحین کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کی دیکھ بھال کے لئے ڈاکٹروں اور نرسوں کی تعداد کافی نہیں +

مختصر خبریں

— ہندوستان میں فیڈریشن کا نفاذ ملتوی کر دیا گیا ہے +

— ہندوستان میں نازی پروپیگنڈا کیلئے استعمال کئے جانے والے دس لاکھ پانچ ہزار روپیہ پر بمبئی میں قبضہ کر لیا گیا ہے +

— علامہ مشرقی پھر لکھنؤ پہنچ گئے ہیں +

— امریکہ میں ایک جگہ ہٹلر کے مجسمہ کو پھانسی دے دی گئی +

— میوبینی ہٹلر سے پرے ہٹ رہا ہے +

— خیال کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ جنگ تین سال تک جاری رہے گی +

— سر سکندر نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں چھ ہفتہ کے اندر اندر دس لاکھ نوجوان دے سکتا ہوں۔ جو جنگ میں جا سکیں +

— کشمیر کے تمام جرمن سیاح ایک ہوٹل میں نظر بند کر دئے گئے ہیں +

— علامہ مشرقی نے ایک بیان دیا ہے۔ کہ میں نے یو۔پی گورنمنٹ کو کوئی تحریری معافی نامہ نہیں دیا +

— سیام گورنمنٹ نے غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے +

— ہنگری میں بھی ہٹلر کے خلاف جذبہ پیدا ہو رہا ہے +

— مسٹر جناح حیدر آباد میں مسلم ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں جا رہے ہیں +

— گورنمنٹ کی طرف سے تعلیم بالغان کے لئے دی جانے والی امداد بند کی جا رہی ہے +

— وزیر اعظم سرحد نے زیادہ منافع لینے والے تاجروں کو زبردست انتباہ دیا ہے +

— سرینگر میں دوھائی دوس پر راجہ نریندر ناتھ نے کہا۔ کہ "آریہ سماج کی تعلیم ہی سنسار میں شانتی پھیلا سکتی ہے" +

— ہندو مہاسبھا نے برطانیہ کی مشروط امداد کرنے کا فیصلہ کیا ہے +

— یو۔پی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی خاکسار یو۔پی میں داخل نہیں ہو سکتا +

— جنگ کے متعلق کانگریس کی پالیسی کا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا +

— ڈیوک آف ونڈ...

امرت دھارا اس میں بھی فائیدہ کرتی ہے

بدہضمی۔ اسہال۔ پیچش اور ان کے علاوہ تمام معدہ کی خرابیوں کے لئے امرت دھارا سے بہتر اور کوئی جادو اثر دوا نہیں ہے۔ یہ قطعی بے ضرر اور بالکل یقینی نہایت مفید دوا ہے۔ اس کے اندر ہاضمہ کی قوت بڑھانے کے لئے قیمتی اجزا موجود ہیں۔ اس لئے معدہ کی شکایتوں کو ہی رفع نہیں کرتی۔ بلکہ قوت ہاضمہ کو بھی بڑھاتی ہے +

"امرت دھارا" اب لوشن۔ بام۔ مرہم۔ نورنجن۔ اور روزانہ استعمال کے لئے صابن کی شکل میں بھی دستیاب ہو سکتی ہے +

امرت دھارا" سینہ۔ قے۔ اسہال۔ پیچش۔ اپھارہ۔ شول۔ بدہضمی۔ کھٹے ڈکار وغیرہ تمام شکایتوں میں نہایت مفید ہے +

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ ... آنہ +

آج ہی آٹھ آنے کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خرید لیں +

"امرت دھارا"

... اس میں فروغ زیادہ اور ... ہے۔ ابتدائی مشکل یہ ہے۔ کہ حیدر

... نے کہا ہے۔ کہ انہیں دو سال کی قید دی گئی تھی۔ اس لئے وہ دو سال حیدر آباد کے ارپن

... زیادہ مزید ... کیلئے صرف ... سے ...

کانگریس اور جنگ

(واردھا ۱۲ ستمبر) یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی مہاتما گاندھی کو اختیار دے دے گی۔ کہ وہ حالات کے مطابق سب کارروائی کریں +

برطانیہ سے تعاون

(الہ آباد ۱۲ ستمبر) پرائیویٹ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اگر آخری وقت کوئی خاص دقت پیدا نہ ہوگئی۔ تو کانگریس ورکنگ کمیٹی جنگ کے سلسلہ میں برطانوی گورنمنٹ سے تعاون کا فیصلہ کرے گی +

برطانوی فوجیں فرانس میں

(لنڈن ۱۲ ستمبر) آج بعد دوپہر وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی فوجیں فرانس میں پہنچ گئی ہیں۔ فوجوں نے ابھی اپنی سرگرمیاں شروع نہیں کیں +

جرمن فوجوں میں بے چینی

پیرس میں آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ بہت سے جرمن سپاہی فوج سے بھاگ گئے ہیں۔ کہ جرمن افسر کا جو فوج سے بھاگ کر آیا ہے بیان ہے۔ کہ اگر دریائے رائن پر پل بنا دئے جائیں۔ تو ہزاروں جرمن سپاہی فوج کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ پیرس کی ایک امدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹریلیا میں بغاوت کا خطرہ ہے۔ اس لئے وہاں خوراک پر اتنی پابندیاں نہیں لگائی گئیں جتنی کہ جرمنی میں لگائی گئی ہیں +

وارسا پر بمباری

(لنڈن ۱۳ ستمبر) وارسا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وارسا پر جرمن فوجوں کی بمباری جاری ہے۔ جرمنوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ جرمنوں نے دریائے وسچولا پر خاتج قصبہ ٹوئن پر قبضہ کر لیا ہے +

اشیاء کی گرانی اور گورنمنٹ

(لاہور ۱۲ ستمبر) ڈپٹی کمشنر لاہور اعلان ... ان تمام اشیاء کے جنہیں ... ڈول میں بیچنے کا ... نرخ مقررہ ...

نظام گورنمنٹ نے ابھی تک تیرہ ۱۳ آریہ سماجیوں کو رہا نہیں کیا

انٹرنیشنل آرین لیگ اور نظام گورنمنٹ میں خط و کتابت

(حیدر آباد ۱۲ ستمبر) معلوم ہوا ہے کہ انٹرنیشنل آرین لیگ ان تیرہ ۱۳ آریہ سماجیوں کی رہائی کے متعلق جو ابھی تک نظر بند ہیں نظام گورنمنٹ سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ ان میں سے مہاشہ نریندر پرشاد سکینہ جو سلطان بازار آریہ سماج کے منتری تھے منا نور میں نظر بند ہیں۔ وہ جیل میں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ باقیوں کے خلاف پبلک سیفٹی ریگولیشن کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ان کے کیسوں پر غور کر رہی ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ حضور نظام نے اپنے جنم دن پر جو عام معافی کا اعلان کیا تھا۔ کیا یہ قیدی بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں

اور اس کے متعلق رسید ساتھ لگا کر ڈپٹی کمشنر کو تحریری شکائیت بھیجیں۔ شکائیت بھیجنے والے کو تمام تفاصیل بہم پہنچانی چاہئیں +

پندرہ ۱۵ ہزار جرمن ہلاک

(لنڈن ۱۲ ستمبر) ایک نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ پولینڈ میں اس وقت ۱۲ - ۱۵ ہزار کے درمیان جرمن ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ گذشتہ دو دن کی جنگ میں ہلاک اور زخمیوں کی تعداد خاص طور پر زیادہ ہو گئی +

ایک اور برطانوی جہاز غرق

(نیو یارک ۱۲ ستمبر) ایک برطانوی مال جہاز کو آئرش ساحل پر غرق کر دیا گیا ہے۔ جہاز کے سٹاف کے ممبروں کو ایک امریکن جہاز نے بچا لیا۔ امریکن جہاز کو امداد کیلئے بمقدار میل پیچھے آنا پڑا +

جرمنی کا مفتوحہ علاقہ

رات کو فرانسیسی فوجیں سار اور بلاٹس کے جنکشن پر جرمنی علاقہ جو انہوں نے پرسوں فتح کیا تھا اپنی پوزیشن کو مستحکم کرتی رہیں +

حکومت پنجاب کا انتباہ

(لاہور ۱۲ ستمبر) پنجاب گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ پنجاب گورنمنٹ دیکھ رہی ہے۔ کہ ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے نفاذ کے باوجود چند اشخاص ایسی تقریریں کر رہے ہیں۔ جن سے ملک معظم کی افواج میں رنگروٹوں کی بھرتی پر برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ گورنمنٹ اب زیادہ دیر اس قسم کی ادعائیوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ جو ... کی رو سے ... تھا

پنڈت نریندر کی مختصر رہائی

(حیدر آباد (دکن) ۱۱ ستمبر) حیدر آبادی نوجوانوں کے ہر دلعزیز لیڈر پنڈت نریندر جی کو جو ریاست کے "کالے پانی" یعنی منا نور میں مقید ہیں۔ یہاں پولیس کی نگرانی میں لایا گیا۔ تاکہ وہ اپنے پتا کو دیکھ سکیں۔ جو کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ ان کے بھائی کی درخواست پر سر اکبر حیدری نے یہ اجازت دے دی تھی۔ کہ پنڈت جی اپنے پتا کے پاس بارہ ۱۲ گھنٹے تک رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو منا نور سے ایک بند موٹر میں لایا گیا۔ اور خفیہ طور پر گھر پہنچایا گیا۔ آپ کے گھر کے اردگرد پولیس کا سخت پہرہ لگا دیا گیا۔ کیونکہ پنڈت جی کو اپنے رشتہ داروں کے سوائے کسی اور سے ملنے کی اجازت نہ دی گئی تھی۔ بہت سے نوجوان اپنے لیڈر کے درشن کرنے کے لئے ان کے گھر کی طرف جاتے۔ لیکن مایوس لوٹ آتے۔ اسی دن شام کے وقت پنڈت جی کو واپس منا نور پہنچا دیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ پنڈت نریندر نے حیدر آباد کے ہندوؤں کو بیدار کرنے میں نمایاں پارٹ ادا کیا ہے +

مغربی محاذ پر مشترکہ حملہ

(پیرس ۱۲ ستمبر) ایم رونلڈ ڈارجلز نے براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت برطانوی سپاہی فرانسیسی سپاہیوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں۔ برطانوی سپاہی نہائیت حیرت انگیز طور پر تربیت یافتہ ہیں۔ وہ اس وقت بھاری تعداد میں ہمارے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ اور ان کی تعداد متواتر بڑھتی جائے گی +

مظہر ہے۔ کہ دشمن کی زبردست مزاحمت کے باوجود ہماری فوجیں سارے بینل کلو میٹر شرق کی جانب ایک محاذ پر آگے بڑھ رہی ہیں +

روس اور جاپان

(ٹوکیو ۱۲ ستمبر) جاپان کی سرکاری ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس جرمن رپورٹ میں ذرا بھی صداقت نہیں۔ کہ جاپان روس کے ساتھ معاہدہ کے لئے بات چیت کر رہا ہے +

برطانیہ میں چھ ہزار جرمن جاسوس

(لنڈن ۱۲ ستمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ نے چھ ہزار اشخاص کو جن میں بہت سے برطانوی باشندے ہیں اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ ان پر نازی ایجنٹ ہونے کا الزام ہے +

(بشکریہ بازار پتر کا)

آسٹریا میں بغاوت کا خطرہ

(پیرس ۱۲ ستمبر) معلوم ہوا ہے کہ جرمنی میں اگرچہ خوراک پر بہت پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ لیکن آسٹریا میں پابندیاں کم ہیں۔ کیونکہ بغاوت کا خطرہ ہے +

جرمن فوج سے بھاگ رہے ہیں

(پیرس ۱۲ ستمبر) پیرس میں آمدہ اطلاعات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ ہننگ کے مقام پر ایک جرمن افسر اور بیس ۲۰ جرمن سپاہی فوج سے بھاگ کر آ گئے ہیں +

جرمنی فاقوں مرنے لگا

(پیرس ۱۲ ستمبر) برلن میں بیاسی فیصدی سکولوں کو ہسپتالوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بہت سی یونیورسٹیوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ پٹرول کے خرچ کو کم کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ کہ کوئی موٹر جس پر سرکاری نشان نہ ہو نہیں چلائی جا سکتی۔ سوا دار اور شکر دار کو کسی ریسٹورنٹ میں کھانا نہیں بن سکتا۔ کل بڑے بڑے ہوٹلوں میں صرف شوربہ چاول اور کیک دئے گئے +

"ہندو سبھا کا حیدر آباد فنڈ"

۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء تک ہندو مہا سبھا کو
۳۲۲۴۱|۱۲|۹ کے لئے
حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے ۳۱۸۰۳/۵/- کی امداد ملی ہے۔ جس میں سے خرچ ہو چکے ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی چادر کے مطابق ہی پاؤں پھیلا سکتا ہے۔ ہندو سبھا اس دان کے مطابق ہی ستیاگرہ کر سکتی تھی۔ اس لئے اس نے جتنا بھی کام کیا قابل تعریف ہے +

... ہی کا رن پانی پیتا ہوا ہر ش سے رہتا ہے + (مسلسل)

... جی ہے۔ اور اتما جی ہوا ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۶ یکم اسوج
۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء

حیدرآباد میں تعمیری کام

آریہ سماج کے ویر ستیاگرہی اپنے اپنے
گھر پہنچ گئے۔ مقامی آریہ سماجوں کی طرف سے
ان کا سواگت ہو چکا۔ اور ہندوستان بھر میں
…دھائی دوس بھی منایا جا چکا۔ اب حیدرآباد
…میں تعمیری کام کی ضرورت ہے۔ جو کچھ
ہم نے پراپت کیا ہے اس سے لابھ اٹھانا ہے۔
…اصلاح میں جو مورچے ہم نے فتح کئے
…انہیں مستحکم کرنا ہے۔ اگر اس وقت ہم
سست رہے۔ تو عین ممکن ہے کہ پچیس
…قربانیوں، ہزارہا ستیاگرہیوں کی قید اور لاکھوں
روپیہ کے خرچ سے جو کچھ ہم نے حاصل کیا ہے۔
…نشٹ ہو جائے۔ تاریخ اس قسم کی مثالیں
…ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ کہ فتح کئے ہوئے
…ہاتھ سے نکل گئے۔ محض اس لئے کہ
…ہاتھ میں رکھنے کی شکتی نہ تھی۔ جنگ
یورپ کے بعد کئی ملکوں کا نقشہ بدلا۔ جو
…میں پہلے تھے واپس سمیٹ لئے گئے۔ ٹرکی کی
…بہت سا علاقہ یونان کے قبضہ میں جا چکا
…اور چونکہ ٹرکی اس جنگ میں جرمنی کے ساتھ
…اس لئے اتحادیوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ یونان
…کا باقی حصہ بھی لے لے تو اچھا ہے۔ چنانچہ
…نے اس مقصد کے لئے ٹرکی سے جنگ
…چھیڑ دی۔ ٹرکی کی پرانی حکومت تو ختم ہو چکی
…اس کے خلیفہ کی حیثیت اتحادیوں کے ایک
…قیدی کی سی تھی۔ وہ غریب یونان کا کیا مقابلہ
…کرتا تھا۔ لیکن ٹرکی کی قسمت میں آزاد
…ہونا تھا۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے انگورہ میں
…علیحدہ حکومت قائم کر دی۔ ٹرکی کے
…بھوکے سپاہیوں کے ساتھ یونان کا مقابلہ
…گھمسان کی جنگ ہوئی۔ یونان کو اتحادیوں
…کی مدد بھی حاصل تھی۔ لیکن شکست یونان کی
…ہوئی۔ اور ٹرکی کا جو علاقہ اس کے قبضہ میں
…تھا وہ بھی نکل گیا +

اس لئے مجھے خطرہ ہے۔ کہ جو کچھ ہم نے
…قربانی سے حیدرآباد میں حاصل
کیا کہیں غفلت کے کارن ہمارے ہاتھ
سے نکل جائے۔ اس لئے وہاں فوراً تعمیری
کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ حیدرآباد کی اپنی آریہ
…سبھا ہے۔ کام اسی کے ہاتھ میں رہے
…سارودیشک سبھا کے زیر نظر۔ کیونکہ
…کام کے لئے جتنا روپیہ درکار ہے۔ وہ
…سارودیشک سبھا ہی دے گی۔ حیدرآباد میں
…ہیں، اور سپاہی بھی لیکن روپیہ
…کام جو وہاں کیا جائے گا۔ وہ خاص
…آریہ ہائی سکول کی قائمی ہے۔
…پہلے لکھ چکا ہوں۔ یہ سکول پنڈت
… ڈکٹیٹر کے پتا
…کیشو راؤ سابق جج ہائیکورٹ

کے نام پر ہوگا۔ اس کے لئے پنڈت ونایک راؤ نے تیس ہزار روپیہ کی زمین دان کی ہے۔ اور سارودیشک سبھا نے پچیس ہزار کا چیک دے دیا ہے۔ کم از کم پچیس ہزار نقد پنڈت ونایک راؤ جمع کریں گے۔ ۳۔ ستمبر کو حیدرآباد میں جو ودھائی دوس منایا گیا۔ اس میں پنڈت ونایک راؤ نے اس سکول کا اعلان کر دیا۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ یہ سکول جلد جاری ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی امتحان ہو جائے گا۔ کہ ریاست نے آریہ سماج کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے۔ اس پر وہ کہاں تک قائم ہے؟ اس معاہدہ کے مطابق سکولوں کے کھلنے پر ناواجب پابندیاں نہیں لگائی جا سکتیں۔ یہ سکول سارودیشک سبھا جیسی معزز سوسائیٹی کے ماتحت ہوگا۔ اس کا سرمایہ بھی معقول ہے۔ ایسی حالت میں کوئی وجہ نہیں۔ کہ ریاست اس کی اجازت نہ دے۔ اگر اس نے نہ دی تو سمجھا جائے گا۔ کہ ابھی تک اس کی ذہنیت میں فرق نہیں آیا +

ساتھ ہی یہ تجویز ہے۔ کہ ایک اُپدیشک ودیالیہ کھولا جائے۔ جس میں ایسے اُپدیشک تیار کئے جائیں۔ جو ریاست کی تینوں زبانوں۔ مرہٹی تیلگو اور کناڑی سے واقف ہوں۔ ان میں دیا کھیان دے سکتے ہوں۔ پرکاش کے پاٹھکوں کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ ریاست حیدرآباد کی کل آبادی ایک کروڑ ۳۵ لاکھ ہے۔ جس میں سے ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو ہیں۔ اور ۱۵ لاکھ مسلمان۔ مسلمان زیادہ تر شہروں میں بستے ہیں۔ اور ہندو زیادہ تر دیہات میں۔ کوئی سوسائیٹی مذہبی ہو چاہے پولیٹکل ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کو ہاتھ میں لینا چاہتی ہو۔ تو اُسے دیہات تک پہنچنا ہوگا۔ اور ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان کی ماتری بھاشا میں ان سے بات چیت کر سکے۔ یہ ودیالیہ کہاں ہو اس کے لئے انتم نشچیہ نہیں ہوا۔ پہلے خیال تھا کہ شولاپور میں کھولا جائے۔ لیکن اس میں خرچ زیادہ اور لابھ کم ہے۔ ابتدائی مشکل یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کی تینوں زبانوں میں آریہ سماج کا ساہتیہ نہیں۔ اس لئے جن لوگوں کو ہم اُپدیشک بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے دھرم گرنتھ انہیں ان کی بھاشا میں نہیں پڑھا سکتے۔ پہلے تو یہ گرنتھ آریہ بھاشا میں پڑھانے ہوں گے۔ اور جب ایسے اُپدیشک تیار ہو جائیں گے۔ جو آریہ سماج کے دھارمک گرنتھوں کا انوواد اپنی بھاشا میں کر سکیں۔ تو یہ دھرم گرنتھ انہیں ان کی بھاشا میں پڑھائے جا سکیں گے۔ تیلگو، کناڑی اور مرہٹی میں ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھ پڑھانے والے بھی نہیں ملیں گے۔ اس لئے اس وقت شولاپور میں ودیالیہ قائم کرنے سے کچھ لابھ نہیں۔ آریہ سماج میں جو اُپدیشک تیار کرنے والی سنستھائیں پہلے سے قائم ہیں۔ ان میں سے ایک سے لابھ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو حیدرآباد کے لوگوں کی بھاشا میں ساہتیہ تیار کیا جائے۔ ضرور نہیں کہ پہلے ہی بڑے بڑے گرنتھ چھپ سکیں جائیں۔ فی الحال چھوٹے چھوٹے گرنتھوں سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد وہ وقت آ سکتا ہے۔ جب آریہ سماج کے بڑے بڑے دھرم گرنتھوں کا انوواد ہو سکے +

ریاست کے اپنے اُپدیشک تو جب تیار ہوں گے ہوں گے۔ اس وقت یہاں سے بھیجنے پڑیں گے۔ اور چونکہ ریاست نے یہ قید اُڑانے کا وچن دے دیا ہے اس لئے یہاں سے ہمارے اُپدیشک وہاں جا سکیں گے۔ اور مجھے وشواس ہے کہ جس دن سارودیشک سبھا اُپدیشک بھیجنے کا نشچیہ کرے گی۔ اُسے کافی تعداد میں اُپدیشک مل جائیں گے۔ میرے جتنے میں کافی اُپدیشک ایسے تھے۔ جو حیدرآباد میں اپنا سمے دینے کو تیار تھے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ وہ اپنے کام میں سپھل ہوں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے چوتھے ڈکٹیٹر مانگورو پنڈت دھریندر شاستری نے کہا ہے۔ کہ انہیں دو سال کی قید دی گئی تھی۔ اس لئے وہ دو سال حیدرآباد کے ارپن کرنے کو تیار ہیں۔ جتنے مہینے وہ قید میں رہ آئے ہیں وہ کاٹ کر باقی وقت وہ حیدرآباد میں ویدک دھرم پرچار کے لئے دینے کو تیار ہیں۔ روپے کی بھی کمی نہیں۔ کیونکہ مشہور دان ویر سیٹھ جگل کشور برلا نے حیدرآباد پرچار کیلئے ایک ہزار روپیہ ماہوار سہائتا دینا منظور کیا ہے۔ یہ سہائتا بالفعل تین سال تک جاری رہے گی۔ اس کے علاوہ سارودیشک سبھا کیلئے ایک ہزار روپیہ ماہوار اس کام کے لئے اور جمع کر لینا کیا مشکل ہے؟

حیدرآباد سمبندھی جس کام کا میں نے ورنن کیا ہے۔ وہ حیدرآباد راجیہ میں ہوگا۔ سبھا اس کے اتیرکت بھی کچھ کرنا چاہتی ہے۔ جتنے ستیاگرہی حیدرآباد گئے تھے۔ ان سب کو مان پتر دئے جائیں گے۔ جتنے ویر ستیاگرہی بلیدان ہوئے ان کے نام کی ایک تختی لگائی جائے گی۔ اور ان کے پریواروں کی سہائتا کی جائے گی۔ سارودیشک سبھا کا جنرل اجلاس یکم اکتوبر کو ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ اس کے بعد ہی یہ کام شروع ہو جائے گا۔ اس وقت تک ستیاگرہ فنڈ کا تمام حساب مکمل ہو جائے گا۔ اور ہمیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ کتنا روپیہ بچا ہے۔ خیال ہے کہ ایک لاکھ کے قریب بچے گا۔ اگرچہ ریاست نے تمام ستیاگرہیوں کا کرایہ ادا کیا۔ اور ان کے راستہ کے خرچ کے لئے چار آنے روزانہ بھی دیا۔ پھر بھی ستیاگرہیوں کو ان کے گھروں تک پہنچانے کے لئے سارودیشک سبھا کو بیس ہزار کے قریب خرچ کرنا پڑا۔ جس خوش اسلوبی سے ستیاگرہیوں کی واپسی عمل میں آئی ہے۔ اور جس قدر کم شکایت سننے میں آئی ہے۔ اس کے لئے وار کونسل کے سبھاسد دشیشی ودھائی کے پاتر ہیں۔ آریہ سماج پبلک کے روپیہ کی حفاظت کے لئے ایک خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور ایک پائی بھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ جن سجنوں کے ہاتھ میں حیدرآباد ستیاگرہ کا کام دیا گیا تھا۔ انہوں نے اس اعتبار سے اپنے فرض کو خوب نبھایا۔ اور پبلک کے روپیہ کی اپنی جان سے بھی زیادہ رکھشا کی ہے۔ جب حسابات شائع ہوں گے جنتا دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔ کہ اتنی بڑی جنگ اتنے تھوڑے سے خرچ پر فتح کی گئی ہے +

(گھرشن)

ضرورت
پرکاش کو نہایت موزوں اخبار کے اشتہارات کے لئے ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کیلئے عہ۔ دو بار کیلئے عہ۔ تین بار کیلئے تین روپے۔ اور تین سے زیادہ مزید ہر بار کیلئے صرف ۸ ر فی سطر بار

ستیاگرہ کا اتہاس

حیدرآباد کا ستیاگرہ آریہ سماج کے اتہاس میں وششیش مہتو رکھتا ہے۔ آریہ سماج نے اپنے جیون میں پہلی بار ستیاگرہ کیا۔ وہ سپھل ہوا۔ اور جس پرکار سے سپھل ہوا۔ اس نے سپھلتا کی شان کو دو بالا کر دیا۔ اس سے پہلے اس نے کسی کام کے لئے اتنا اُتساہ نہیں دکھلایا۔ جتنا کہ اس ستیاگرہ کے لئے۔ اس سے پہلے اس نے معرکہ کے جتنے کام کئے۔ ان سے اس کی عزت میں اضافہ تو ہوا۔ لیکن جو آل انڈیا پوزیشن اس ستیاگرہ سے اُسے حاصل ہوئی ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ اس کی بدولت تو آریہ سماج کا نام برطانیہ تک جا پہنچا۔ اور برطانوی پارلیمنٹ میں اس ستیاگرہ کے متعلق کئی سوال ہوئے۔

آنے والی نسلوں کو اس ستیاگرہ کا پریچے دلانے اور اس سے سفل لابھ اُٹھانے کے لئے آوشیک ہے کہ اس کا اتہاس لکھا جائے۔ یہ آسان کام نہیں اور ہے بھی بھاری ذمہ داری کا۔ اس کے لکھنے میں کوئی غلطی ہو جائے۔ تو اس کی ذمہ داری آریہ سماج پر پڑ سکتی ہے۔ اس لئے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ کچھ سجن اس ستیاگرہ کا اتہاس لکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی طرف سے اس بات کی گھوشنا بھی ہو چکی ہے۔ میں انہیں مشورہ دوں گا۔ کہ وہ یہ کام اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ میں ان کے دھرم پریم کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس کام کو پوری طرح سر انجام دینے کی یوگیتا کیول سارودیشک سبھا میں ہے۔ ستیاگرہ کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ جو پبلک کے سامنے آ چکا ہے۔ اور دوسرا وہ جو ابھی تک صیغہ راز میں ہے۔ سارودیشک سبھا کے سوا جو کوئی بھی اتہاس تیار کرے گا۔ وہ کیول پہلے حصہ سے کام لے سکیگا۔ دونوں حصوں سے کام لے سکتی ہے تو سارودیشک سبھا۔ جس کے پاس تمام خفیہ دستاویزات ہیں۔ جب تک ان سے کام نہ لیا جائے ستیاگرہ کا اتہاس اپورن رہے گا۔ آریہ جنتا اس اپورن اتہاس کو لے کر کیا کرے گی؟ اگر یہ اپورن اتہاس کسی اور کے ہاتھ میں جائے۔ تو ہانی بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ کام سارودیشک سبھا کے لئے ہی رہنے دینا چاہیئے۔

اور اس نے کام شروع بھی کرا دیا ہے۔ پنڈت گنگا پرشاد اُپادھیائے ایم۔ اے سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول الہ آباد اور لالہ رام پرشاد بی۔ اے کے حوالہ یہ کام کیا جا چکا ہے۔ وہ ستیاگرہ سمبندھی مسالہ جمع کر رہے ہیں۔ اور اس کا ستیاگرہ سمبندھی جو مسالہ ہے سب ان کی نظر سے گذر لیگا۔ اس لئے جو اتہاس وہ مرتب کریں گے۔ وہ لازمی طور پر بہترین ہوگا۔ اس اتہاس سے منافع ہو جائے تو کہہ نہیں سکتے۔ لیکن سارودیشک سبھا یہ اتہاس تیار کرا رہی ہے۔ تو تجارتی نکتہ خیال سے نہیں۔ وہ تو آریہ سماج کی بہترین جدوجہد کو موجودہ اور آنے والی نسلوں کیلئے محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے جب سارودیشک سبھا یہ اتہاس شائع کر رہی ہے۔ تو کسی اور پبلشنگ فرم کو یہ ضد نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ ہوگی۔ کہ وہ یہ اتہاس شائع کریگا۔ جس کسی کا بھی یہ خیال ہو اسے یہ سمجھ کر ترک کر دینا چاہیئے۔ کہ یہ کام مجھ سے بہتر ہاتھوں میں ہے۔ سارودیشک سبھا سے میں کہوں گا۔ کہ وہ جلد یہ اتہاس شائع کرے۔ دیر سے کریگی۔ تو اس کی اُپیوگتا میں فرق آ جائے گا۔ ممکن ہے دلچسپی بھی قائم نہ رہے۔ ہر ایک کام وقت پر ہی شوبھا دیتا ہے۔ ستیاگرہ سے آریہ جگت کی دلچسپی اس وقت تک تو قائم ہے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کب تک رہے گی۔ جوں جوں وقت گذرتا جائے گا دلچسپی کم ہوتی جائیگی۔ اس لئے جس قدر دیر سے یہ اتہاس شائع ہوگا۔ اس کا سواگت کم ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کی تیاری میں کچھ سمیہ لگیگا۔ میں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ سمیہ کم سے کم ہو۔

(کرشن)

معذرت

یہ انک میری بیماری کی اوستھا میں شائع ہو رہا ہے۔ میں بیماری کی وجہ سے ایک ہفتہ دفتر سے غیر حاضر رہا۔ اس عرصہ میں جہاں دفتر کے پربندھ سمبندھی کاریہ میں شتھلتا رہی ہے۔ وہاں اخبار کے سمپادن میں بھی کچھ ترٹیاں رہ گئی ہیں۔ یہ سب میری بیماری کی وجہ سے ہوا۔ ہے۔ اگلے ہفتہ سے کام پھر سے باقاعدہ شروع ہو جائے گا۔ اور پرچہ اسی شان سے شائع ہوگا۔ اب میں روبصحت ہوں۔ صرف کمزوری باقی ہے۔ جو آہستہ آہستہ دُور ہو جائے گی۔

آشا ہے کہ "پرکاش" کے پریمی اس انک میں نظر آنے والی ترٹیوں کے لئے کھشما کریں گے۔

(ہتیشی)

سوچنا۔ جن کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے گئے ہیں وہ کرپا کر کے وصول کریں۔ (مینیجر)

"پرکاش" کا رشی نمبر

دیپ مالکا نزدیک آ رہی ہے۔ ۲۲۔ اکتوبر کو وجے دشمی ہے۔ اس کے ۱۵ دن بعد دیوالی ہوگی۔ گویا دو مہینے سے بھی کم رہ گئے ہیں۔ اس موقعہ پر ہر سال "پرکاش" کا رشی نمبر نکلا کرتا ہے۔ اور اس کی تیاری دو ماہ پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ اس بار نکلنا ہو تو اس کی تیاری ابھی سے شروع ہو جانی چاہیئے۔ لیکن اس بار مجھے اس کے راستہ میں ایک ایسی مشکل نظر آتی ہے۔ جو شاید ناقابل عبور ثابت ہو۔ اور وہ ہے کاغذ کی گرانی۔ ناظرین کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ "پرکاش" خسارہ پر چل رہا ہے۔ رشی نمبر نکالا جاتا ہے تو کسی منافع کے خیال سے نہیں۔ اور نہ اس سے منافع ہوتا ہے۔ کچھ خسارہ ہی رہتا ہوگا۔ اس لئے اس بار ہمیں بہت زیادہ خسارہ کیلئے تیار ہونا چاہیئے۔ کاغذ کی قیمت تقریباً دوگنی ہو گئی ہے۔ آثار ایسے نہیں کہ قیمت گرے۔ اگر جنگ بھی ہو گئی۔ اور خیال یہ ہے کہ ہوگی۔ تو کاغذ گراں تر ہو جائے تو ہو جائے سستا نہیں ہو سکتا۔ وجہ صاف ہے کہ گندم کی طرح کاغذ ہندوستان کی پیداوار نہیں بے شک کاغذ ہندوستان میں تیار ہوتا ہے لیکن اخباری مطلب کا نہیں۔ اخبارات کیلئے کاغذ ولایت سے آتا ہے۔ اور زیادہ تر سویڈن سے۔ ہندوستان کے کاغذ کی قیمت چڑھ گئی ہے۔ تو باہر کے کاغذ کا کیا کہنا سمندروں کے غیر محفوظ ہونے سے ہندوستان کی درآمد و برآمد کم ہو جائیگی۔ دشمن کی آبدوز کشتیاں نامعلوم کس کس سمندر میں پھر رہی ہیں۔ اور تجارتی جہاز بھی اس کی دستبرد سے محفوظ نہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر دوسرے ممالک کو ہندوستان میں اپنی اشیاء بھیجنے میں تامل ہوگا۔ اخبار ہو یا کتاب اس کے خرچ کی دو مدات سب سے بڑی ہوتی ہیں کاغذ اور چھپائی۔ جس حد تک یہ گراں ہوگی۔ اسی حد تک کتاب یا اخبارات پر زیادہ بار پڑے گا۔ اس وقت کاغذ کی قیمت دوگنی ہو رہی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ رشی نمبر پرانی قیمت پر نہیں دیا جا سکتا۔ یا تو قیمت بڑھانی ہوگی یا حجم کم کرنا۔ حجم کم کرنے سے پرچہ کی شان کم ہو جائے گی۔ اس لئے حجم تو قائم رہنا چاہیئے۔ قیمت میں بھلے ہی اضافہ ہو جائے۔ لیکن کیا آریہ پرش اور آریہ سماجیں زیادہ قیمت دینے کو تیار ہیں؟ میں یہ کہنے میں خوشی محسوس نہیں کرتا۔ لیکن کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ کچھ برسوں سے آریہ جگت کی دلچسپی رشی نمبر سے وہ نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔ لالہ لبھو رام نیّر سریکھے دو ایک سجنوں کو چھوڑ کر جن کا سہیوگ "پرکاش" سے اس وقت تک بنا ہوا ہے۔ رشی نمبر کی اشاعت میں دلچسپی نہیں لیتا۔ ایسی حالت میں قیمت میں اضافہ کرنے کا ساہس نہیں ہوتا۔ میں نے یہ سوال "پرکاش" کے پریمیوں کے سامنے رکھا ہے۔ تاکہ ان کے مشورہ سے فیصلہ کر سکوں۔ کہ اس ورش رشی نمبر نکالا جائے یا نہ؟ اور نکالا جائے تو کس روپ میں؟ میں چاہتا ہوں۔ کہ "پرکاش" کے پریمی اس وشے میں اپنی سمتی پرگٹ کریں۔ میں دو ہفتہ تک انتظار کروں گا۔ اور اس کے بعد اپنے فیصلہ کا اعلان کر دوں گا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ آریہ پرش رشی نمبر کی اشاعت کو بند ہوا دیکھنا نہیں چاہتے۔ اور اس کی قیمت بھی ادا کرنے کو تیار رہیں۔ تو رشی نمبر نکال دیا جائیگا۔ لیکن اگر ان کی طرف سے اُداسینتا کا اظہار ہوا۔ تو مجبوری اس بار رشی نمبر نکالنے کا خیال ترک کر دیا جائیگا۔ کاغذ کی گرانی "پرکاش" کے سادھارن پرچوں پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کاغذ کی تیزی کی وجہ سے "پرکاش" کے خسارہ میں اضافہ ہو جائیگا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اگلے پرچہ سے اس کا حجم بیس کی بجائے سولہ صفحے کر دیا جائے۔ یہ چار صفحے کی کمی صرف اس وقت تک رہے گی جب تک کہ کاغذ اپنی اصلی قیمت پر نہیں آ جاتا۔ میری کوشش ہوگی۔ کہ حالات جب بھی اجازت دیں "پرکاش" بیس صفحے کا کر دیا جائے۔ امید ہے کہ "پرکاش" کے پریمی حجم کی اس عارضی کمی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس سے اپنا پریم بنائے رکھیں گے۔

(کرشن)

"پرکاش" کے پریمی دھیان دیں

"پرکاش" کے پریمیوں کو معلوم ہی ہے کہ جنگ کی وجہ سے کاغذ بہت گراں ہو گیا ہے۔ "پرکاش" جیسا کمزور اور گھاٹے پر چلنے والا پرچہ کاغذ کی گرانی سے ہونے والے خرچ کے مزید بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس کے صفحات کم کئے جائیں۔ سو نشچے کیا گیا ہے۔ کہ اگلے ہفتہ سے بیس کی بجائے سولہ صفحات کر دئے جائیں۔ جیسا کہ دوسرے اخبارات نے کیا ہے۔

اور ہفتہ وار اخبارات نے کیا ہے۔ اس مشکل کا یہ فوری حل ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ "پرکاش" کے پریمی کم از کم دو دو خریدار بنا دیں۔ جس سے ہم اس قابل ہو جائیں اور بجائے صفحات کم کرنے کے انہیں بڑھانے کے سوال پر غور کر سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہر ایک پریمی اس ضروری نوٹس پر پورا دھیان دے گا۔ اور دو دو گراہک بنا کر اپنے کرتویہ کا پالن کریگا۔

حیدرآباد دکن میں ودھائی دوس

(پنڈت ونائیک راؤ آٹھویں ڈکٹیٹر کی تقریر)

حیدرآباد میں ودھائی دوس پر پنڈت ونائیک راؤجی نے اپنے بھاشن کو شروع کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں پہلے بھی آپ کی سیوا میں اس بات کو رکھ چکا ہوں۔ اور آج پھر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ستیہ آگرہ کو کسی پرکار کا سنگرام کہنا غلط ہے۔ یہ ایک طرح کا اندولن ہے۔ جس کو انگریزی میں "ٹیکنیک" کہا جاتا ہے۔ یہ اندولن اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ جس کے پرتی ستیاگرہ کیا جاتا ہے۔ وہ اور جس تک اس اندولن کی آواز پہنچے۔ وہ سب کے سب ستیاگرہ کی مانگوں کی سچائی کی نسبت کنونسڈ ہو جائیں۔ یہ کسی پرکار کا یدھ نہ ہونے کی وجہ سے اس میں نہ کسی کی ہار ہوتی ہے۔ اور نہ کسی کی جیت۔ اس لئے ہماری شرومنی سبھا نے آج کے دن کو جیت دوس نہ قرار دیتے ہوئے ودھائی دوس قرار دیا ہے۔

ستیاگرہ اپنے آتم سنیم سے۔ اپنی مانگوں کی سچائی سے اور اپنے کاریہ کی پوترتا سے دوسروں کو بیان تک کہ اپنے وردھیوں کو بھی کنونسڈ کر دیتا ہے۔ اس لئے ہر وقت وہ ودھائی کا ہی پاتر ہوتا ہے۔ آریہ سماج نے جس سمیہ یہ ستیاگرہ آرمبھ کیا تھا۔ تو اس کا ساتھ دینے والے بہت ہی کم تھے۔ مگر جیسے جیسے کام بڑھتا گیا۔ تو ہم دیکھتے تھے۔ کہ بھارت کے سمست سماچار پتروں اور ہر طرح کی جنتا میں آریہ سماج کے پرتی سہانوبھوتی بڑھتی گئی۔ آریہ سماج نے سچے ستیاگرہی کی سپرٹ میں کشٹوں کو سہن کر کے سمست بھارت کی سمست جنتا کے ہردوں کو اپنی طرف آکرشت کر لیا تھا۔ جس کا پرنام آخر میں یہ ہوا۔ کہ حیدرآباد کی سرکار نے بھی آریہ سماج کی مانگوں میں سچائی کو دیکھا۔ اور سچائی کو دیکھ کر سہانوبھوتی پوروک ان مانگوں کو پورا کرنے کی گھوشنا کی۔ اس کے لئے آریہ سماج کو اور خاص کر ان ستیاگرہیوں کو جنہوں نے جیلوں میں کشٹ سہے ہیں جتنی ودھائی دی جائے کم ہے۔

یہاں میں ڈو سٹیڈ ان کے بارے میں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ جن کی اس ستیاگرہ میں آہوتی ہو گئی ہیں۔ ستیاگرہ کے اتہاس میں یہ آتمائیں سونے کی انگوٹھی میں ہیرے کے سمان چمک رہی ہیں۔ ہمیں اس بات کا بڑا شوک ہے۔ کہ اس اندولن میں کچھ جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ لیکن یہ بات بھی اتنی ہی سنیہ ہے۔ کہ آج ستیاگرہ کا اتہاس اگر کسی وجہ سے اُجول ہے۔ تو وہ انہیں ویروں کے کارن ہے۔ جنہوں نے دھرم یدھ میں مسکراتے ہوئے اپنا آتم سمرپن کر دیا۔ یہ آتمائیں سدا کے لئے بجلی کے دیپک کے سمان ستیاگرہ کے وکٹ پتھ پر اُجول ہوتی رہیں گی۔ اور آنے والی سنتتی کو راستہ دکھلاتی رہیں گی۔ دھنیہ ہیں یہ مہا پرش اور دھنیہ ہیں وہ خاندان جن میں یہ اُتپن ہوئے۔ ان کو سچے طور سے آپ اسی سمیہ ودھائی دے سکیں گے۔ جب کہ ان کے پرکاش میں پرکاشت ہو کر اپنے چرتر کو ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔

اس پرستاؤ میں آپ نے حیدرآباد سرکار کے ادھیکاریوں کو بھی ودھائی دی۔ اور وہ بالکل صحیح معنوں میں ہے۔ انہوں نے اس معاملے کو جس طور پر سماپت کیا ہے۔ اس میں وہ پورن ودھائی کے پاتر ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ معاملہ بالکل اسی شکل میں جس شکل میں کہ آج ختم ہوا ہے۔ کئی مہینے پورو ختم ہو سکتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی انوبھو کرتا ہوں۔ کہ سرکاری ادھیکاریوں کے سامنے بھی دوسری طرح کی بڑی بڑی کٹھنائیاں تھیں۔ جن کا بھی ان کو مقابلہ کرنا تھا۔ اس لئے معاملے کے سلجھانے میں کسی قدر دیر ہوئی۔ اس کی طرف اب دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ بھی ایک دیوی گھٹنا ہو جس کی وجہ سے آریہ سماج کی کیرتی زیادہ طور پر پرکاشمان ہو رہی ہے۔ بہر حال شروع سے یہ ادھیکاری معاملے کو سنبھالنے کی کوشش میں لگے رہے۔ اور سرکار آریہ سماج کے وردھیوں کی باتوں کی طرف زیادہ دھیان نہ دیتے ہوئے انہوں نے دھارمک سوتنترتا کی گھوشنا کر کے اور ستیاگرہیوں کو بغیر کسی شرط کے چھوڑ کر دیش میں شانتی سھاپت کی۔ اس کے لئے وہ بھی سچ مچ ودھائی کے پاتر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے پرتی اپنی وفاداری کا اعلان کر کے اپنے ایک سچے کرتویہ کو پورا کیا ہے۔

اس چیز کو آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے بار بار کہا گیا ہے۔ اس کو جتنی بار کہا جائے تھوڑا ہے۔ آریہ سماج کے وردھیوں نے اس اندولن کو دھکا پہنچانے کی غرض سے اور لوگوں کو آریہ سماج کے خلاف بھڑکانے کے خیال سے ایسی ایسی غلط افواہیں پھیلا رکھی تھیں کہ جن کے مقابلے کی باتیں الف لیلہ جیسی کہانیوں کی کتابوں میں بھی نہ ملیں گی۔ میرے سامنے بہت سے نادان لوگوں نے جب کہ مجھ سے ان کی بات چیت ہوئی۔ تو انہوں نے مجھ کو بتلایا۔ کہ ان کو آریہ سماج کے اُدّیش اور میرے بارے میں کس قدر غلط واقعات سمجھائے گئے تھے۔ ان چیزوں کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کم سے کم آج جب کہ ہم یہ ودھائی دوس منا رہے ہیں ان لوگوں کو جن کو کہ یہ غلط فہمی کرائی جا رہی تھی یہ معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ آریہ سماج کے اندولن کے پیچھے کسی طرح کا کوئی بھی پولیٹیکل اُدّیش چھپا ہوا نہیں تھا۔ میں اس بات کو یہاں صاف کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کبھی بھی دھارمک تتوں یا دھارمک بھید بھاؤں کو راج نیتک دل کا آدھار نہیں بنانا چاہتا۔ بلکہ وہ اس بات کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ کہ دھارمک بھاوناؤں کی بنا پر راج نیتک دل کھڑے کئے جائیں۔ ایسا کرنے سے دویش بھاؤ بڑھتا ہے۔ اور راج نیتک کشیتر بالکل گندہ ہو جاتا ہے۔ آریہ سماج ہر راج ستا میں ہر دھرم و دھرم والوں کے لئے پورن دھارمک سوتنترتا کی بھاوناؤں کو بڑھانا چاہتا ہے۔ یہیں پر میں اپنے راجیہ ادھیکاریوں کا دھیان اس طرف کھینچنا چاہتا ہوں۔ کہ اسی راج ستا کی جڑیں ادھک گہری اور مضبوط ہوں گی۔ جس کے راجیہ کرمچاریوں کی طرف سے اس کا پرجا کی دھرم بھاوناؤں کو نہ دکھایا جائے گا۔ بہر حال اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے پرتی اپنے وفاداری کے بھاؤ پرکاشت کرنے کے لئے میں آپ سب کو ودھائی دیتا ہوں۔

آپ نے دوسرے پرستاؤ میں اپنی شرومنی سارودیشک سبھا کے پرتی اپنا وشواس پرگٹ کیا ہے۔ وہ بہت صحیح ہے۔ شرومنی سبھا کے ادھیکاریوں نے ماتھ دن ان تھک پریشرم کر کے ستیاگرہ کو سپھل بنانے میں جو پریشرم کیا ہے۔ وہ سراہنیہ ہے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ اگر آریہ سماج پر پھر کبھی ایسا ہی سنکٹ آیا۔ تو یہ سبھا ہمیں پھر اسی پرکار سیدھے مارگ سے لے جانے میں کامیاب رہے گی۔ اس کے لئے اس سبھا کی شکتی کو بڑھانے میں پریتن کرنا ہم سب لوگوں کا کرتویہ کرم ہے۔ انت میں میں آپ کا دھیان آپ کے پاس کئے ہوئے پہلے پرستاؤ کے پہلے حصے کی طرف آکرشت کرنا چاہتا ہوں۔

آپ نے پرم پتا پرماتما کی طرف اپنی پورن کرتگیتا پرگٹ کی ہے۔ سمجھو ہے۔ کہ آپ میں سے ادھکانش نے اس پرستاؤ کو سویکار کرتے ہوئے کامل طور پر ہاتھ اٹھا دیا ہو گا۔ پرنتو میں آپ کے سامنے ایک بات رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ جیسے ہمارے ستیاگرہ کے اندرونی اتہاس کی میں گھوشنا کرتا ہوں۔ ویسے ویسے میرا وشواس اس بات کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ کہ یہ ستیاگرہ صرف اسی لئے کامیاب ہوا ہے۔ کہ اس پر پربھو کی پورن کرپا تھی۔ آپ لوگ بہت سی اندرونی گھٹناؤں اور باتوں سے واقف نہیں ہیں۔ اور نہ میں ان سب کو یہاں رکھنا چاہتا ہوں۔ ہم کئی سمیہ کچھ غلطیاں کر بیٹھتے تھے۔ اور بعد میں سوچتے تھے۔ کہ ہم سے یہ غلطی ہو گئی۔ یا کبھی خاص دشا میں چل پڑتے تھے۔ اور پھر سوچتے تھے۔ کہ کیا کر گئے۔ پرنتو آخر میں ہم دیکھتے تھے۔ کہ جو ہم کر رہے تھے وہی صحیح تھا۔ ہمارے اس ستیاگرہ میں بہت سمیہ اپنے ہاتھ سے لگائی ہوئی کانٹیاں پھولوں کے جھاڑ بن گئے۔ اور اندھیری کوٹھڑیاں جہاں رستہ ڈھونڈتے ہوئے ہم بھٹکتے پھرتے تھے وہ پرکاش میں پہنچ کر جگمگا اٹھیں۔ ہماری کمزوریاں سہاسا بل ہو گئیں۔ اور جنگل راجیہ مارگ کے سمان کھلا ہو گیا۔ یہ سب پربھو کی کرامات تھی۔ اگر پربھو کی کرپا ہمارے پر نہ ہوتی۔ تو ہم کچھ بھی نہ کر سکتے۔ اس لئے سجنو! میری اس بات پر وشواس رکھو۔ کہ پربھو کی اچھا کرپا آریہ سماج کے بھوشیہ کو اجول بنانے میں آپ کے ساتھ ہے۔ اس لئے پرم پتا پرمیشور پر بھروسہ رکھ کر اپنے کاموں میں لگو۔ اگر آپ ساتھ دو گے۔ تو اس میں آپ کا بھلا ہے۔ اور اگر نہ دو گے تو اس میں آپ کا نقصان ہے۔ آریہ جاتی کا بھوشیہ مجھے تو اُجّول دکھائی دے رہا ہے اس کے اُجّول بنانے میں یدی آپ نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ تب بھی دوسروں کے پریتن سے یہ اُجّول بنے بغیر نہیں رہ سکتا۔ صرف یہی ہو گا کہ اتہاس میں آپ کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اس لئے بھائیو! بہتی گنگا میں ہاتھ دھو لو۔ اور ایشور پر پورن بھروسہ کر کے اپنے کام

شولاپور میں ودھائی دوس

تین ستمبر کو سائیکال کے ۵ بجے ستیاگرہی ویروں کے سواگت کے لئے میکانکی کنفیڈر میں ایک وشال سبھا کا آیوجن کیا گیا تھا - جس کے سمیہ پر شری سیٹھ گلاب چند جی جو ابھی ابھی یوروپ کے وبھن دیشوں کا دورہ کر کے آئے ہیں کی ادھیکشتا میں سبھا کا کاریہ کرم آرمبھ ہوا - شری ہٹ لساجواڑے جی نے ستیاگرہ میں بھاگ لینے والے ویروں کا پریچیہ دیا - اور ستیاگرہ میں ہندو سبھا کے شولاپور ستیہ گرہ کیندر کا کتنا خرچ ہوا - اس کا بیورا پڑھ کر سنایا گیا - اس کے بعد ان ویر ستیہ گرہیوں کا آپ نے پریچیہ دیا - جو حیدر آباد اور پونا سے وشیش نمنترن دے کر بلائے گئے تھے - راجواڑے جی نے کہا - کہ ویر جسونت رائے جی جوشی عثمانیہ یونیورسٹی کے بی - اے ہیں - اور انہوں نے جب سے ستیاگرہ کیا - تبھی سے اُن کو جیل میں ڈالے رکھا - شری ساٹھے جی بی - ایس - سی ہیں - ان پر سخت لاٹھی چارج ہوا - اور وہ بیس گھنٹے بیہوش رہے - ان کا ایک ہاتھ بیکار ہو گیا ہے - شری داتے جی بمبئی یونیورسٹی کے بی - اے ہیں - ان کے سمبندھ میں بھی آپ نے بتایا - اور کہا - کہ انہیں بڑے بڑے وکھیوں سے جیل میں کیا سلوک کیا گیا - بعد میں سب ستیاگرہیوں کو پُشپ مالائیں پہنا کر سواگت کیا - اور بھن بھن وکتاؤں کے بھاشن ہوئے۔

جسونت رائے جوشی کی تقریر

ویر جسونت رائے جوشی نے اپنا بھاشن آرمبھ کرتے ہوئے بتایا - کہ آج ہمیں اپنا ادر اور سواگت دیکھتے ہوئے ان شہید آتماؤں کی یاد آ جاتی ہے - جنہوں نے دھرم کی بلی ویدی پر اپنے پرانوں کی آہوتی دی - ہندوتو کی دیکشا دینے والے شری پنڈت شیام لال جی وکیل کے ویر ادمان کی یاد آتے ہی دل میں ایک کسک اُٹھتی ہے - سنبھاجی آدی ویروں کے کارنامے پڑھ کر ہمیں لاج آتی ہے - اور ہم کہنا پڑتا ہے - کہ ویر ہم تھے یا ہم؟ میں نے ۱۹۳۴ء میں سارے نظام سٹیٹ میں بھرمن کیا - مجھے اُنیس سو گراموں میں ایک بھی سرا کٹی میں شکشا دینے والا سکول نظر نہ آیا۔

اس صدی میں راشٹریتا اور دھار کتا کے سب سے بڑے اور سب سے پہلے اُدھارک مہرشی دیانند سرسوتی ہی ہیں - ان کے بعد ویدی دیش اور جاتی کا اُدھار کسی سنستھا نے کیا ہے - تو وہ آریہ سماج ہے - نظام سٹیٹ میں سٹیٹ کانگرس اب بھی پرتی بندھ سے گرست ہے - ہم سپاہی ہیں - جب بھی کبھی ہمارے سیناپتی ویر ساورکر ہمیں جاتی رکھشا کے سنگرام میں کودنے کے لئے کہیں گے - ہم اسی سمیہ تیار ہو جاویں گے۔

ماما ساٹھے گھونڈو ماما ساٹھے نے اپنے بھاشن میں کہا - کہ جس پرکار ہندوؤں نے سنگھٹت ہو کر اس ستیاگرہ سنگرام میں وجے پرابت کی ہے - اسی پرکار آگے بھی جب کبھی دیش اور جاتی کی رکھشا کے لئے ایسا ستیاگرہ چھڑے - تو ہندوؤں کو سنگھٹت ہو جانا چاہیئے - نظام سٹیٹ میں آریہ سماج کے سہیوگ سے ہندو سبھا کا کاریہ کرنے کے لئے سبھا کی ایک شاکھا کھولنی چاہیئے۔

شری دانے جی نے اپنے بھاشن میں کہا - کہ اس یدھ کی سپھلتا پر ودھائی ویر ساورکر اور پنڈت نبسی لال جی تھا ان کے سہکاریوں کو دینی چاہیئے - میں نے جب اُدگیر میں آریہ پرتی ندھی سبھا نظام سا جیہ کا کاریہ دیکھا - تو انومان لگایا - کہ سٹیٹ کی ورتمان پرستھتی کا کیول آریہ سماج ہی مقابلہ کر سکتا ہے - اور آریہ سماج نے ہی اس کا بھنگ کار کیا - آپ نے جیلوں کے سما چار سناتے ہوئے کہا - کہ ہمارے ساتھ جیل میں مہری نگر اور پشاور کے بھی آریہ ستیاگرہی تھے - اور ادھر کرناٹک کے بھی - اور دیوتے بانک بھی تھے - جس پرکار دیدیکی رشی کے کنٹھ اندر کے لئے شبھ پرنام کاری سدھ ہوئے - اسی پرکار ماما ساٹھے آدی کے کنٹھ ہمارے ہیہ کے لئے شبھ پرنام لائے۔

پنڈت نبسی لال جی وکیل پنڈت نبسی لال جی نے ایک مثور نجک درشٹانت دیتے ہوئے بتایا - کہ یدی ہندو اپنے ارادے کے پکے ہوں - تو سنسار کی کوئی شکتی نہیں جو ان کا مقابلہ کر سکے - آپ نے بتایا - کہ جن کے ارادے پکے اور ٹھیک ہوتے ہیں - وہی سنسار کے شرومنی ہوا کرتے ہیں - ہندو سنگھٹت تبھی ہو سکتے ہیں

وجے کے بعد دگ وجے

(لیکھک: پنڈت ترلوک چند جی شاستری)

آج سمست آریہ ہندو جگت پھولا نہیں سماتا - کیوں نہ ہو اس دھارمک ستیاگرہ سنگرام کے بعد اس کا گورو بڑھ گیا - اس کی سہیتا کے دورودھیوں کے سر دیوں پر بھی نہ مٹنے والی چھاپ لگ گئی - مہاتما گاندھی و مانیہ مالویہ و راجن بابو آدی کانگریس کے نیتاؤں نے بھی اس کو ودھائی دے کر اس کا مان بڑھایا - ستیاگرہ کے کرن دھاروں تتھا موت کی بازی لگانے والے ویروں کا جنتا نے جو اپور و سواگت کیا - وہ تو ورنا تیت ہے - یہ سب کچھ ہوا - اور ہونا ہی چاہیئے تھا - پرنتو آج ہم نے جس بھاؤ کو انکت کرنے کے لئے لیکھنی اُٹھائی ہے - وہ اس وجے کے بعد "دگ وجے" سے وشیش پریم ہے - آریہ جگت کی یہی تو وشیشتا ہے - کہ وہ اُڑتے ہوئے آنند ساگر میں پلاوت ہو کر بھی اپنے ادشٹیک کرتویہ سے ایک چھن کے لئے بھی وِمکھ نہیں ہوا کرتا - پرنتو اس بار ہمارے بھائیوں نے پرانی پرورتی کو بدل دیا ہے - اسی واسطے ہم نے دو چار شبد لکھنے اُپیکت سمجھے۔

ستیاگرہ کے آرمبھ سے ہی جنتا کو سمست ستیاگرہ کے سماچار پہنچانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے اپنے ساپتاہک "وکصیہ پتر" کو ایک دم ہی دینک کر دیا - اس کا کارن یہ نہیں تھا - کہ سبھا کے پاس اتنا دھن آ گیا تھا - کہ جس سے پتر دینک کر دیا گیا - بلکہ کچھ اور ہی کارن تھا - نظام سبھا کے پردھان روپ پنڈت نبسی لال جی کے وچاروں سے جو لوگ پرچت ہیں - وہ جانتے ہیں - کہ دھارمک

جب کسی بھی ستھان پر ایک ہندو پر کوئی کشٹ آئے - تو سب ہندو جگت اس کے کشٹ کو اپنا کشٹ سمجھے - یدی نظام سٹیٹ کے ہندو آگے بھی آریہ سماج کے ساتھ اسی پرکار کا سہیوگ دیتے رہے - تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں - تو کوئی بھی شکتی آنکھ اُٹھا کر ان کی اور نہیں دیکھ سکے گی - ابھی ہم وجے کے دوار پر آئے ہیں - کام آگے ہے - اور بڑا کٹھن ہے - یہ تبھی ہو سکتا ہے - یدی یہاں کے ہندو سنگھٹت مارگ پر چلیں۔

پرچار میں وہ دھن کو کس پرکار ان کیا کرتے ہیں - سمست جنتا کو جیسے کیسے ستیاگرہ سماچار دینک ملتے رہیں - اسی لکصیہ دھیہ کو لے کر گھاٹا اُٹھا کر بھی پتر کی شان کو قائم رکھا گیا۔

ہم نسنچیہ پورو کہتے ہیں - کہ "دگ وجے" نے ہی سارے دیش میں اور دیش کے باہر ایسی ہلچل مچائی - جس نے سوئے ہوئے دلوں کو بھی جگا دیا - ستیاگرہ کی سپھلتا میں اس کا لکصیہ بھاگ تھا یدی ایسا کہا جائے تو سنگت ہی ہوگا۔

ستیاگرہ سنگرام کے دنوں میں بھی ہمیں پتہ لگا ہے - کہ کئی آریہ سماجوں نے اسے نہیں اپنایا تھا - اس کے لئے یدی ہم یہ کہیں - کہ ان کو اب اپنے اپیکشا پورن ویوہار پر پورو پشچاتاپ کرنا چاہیئے تو اُنوچت نہ ہوگا - استو یہ تو ان بھائیوں کے وچاروں پر نربھر ہے - ہم ادھونک ستھتی پر لکھ رہے ہیں - ستیاگرہ بند ہونے سے سبھا کے پتر میں بھی کمی آ گئی ہے معلوم ہوتا ہے - کہ سماجوں تتھا آریہ بھائیوں نے ایسا سمجھ رکھا ہے - کہ سبھا کا پتر ستیاگرہ تک ہی ہے - ہمیں بہت دکھ ہے کہ انہوں نے یہ غلط سمجھا ہے - سوچنے کی بات ہے - کہ جس پتر کو سینچنے کے لئے شہید آتما پنڈت شیام لال جی نے اپنے جیون کے ساتھ انتم دکت بندو بھی ارپن کر دیا ہو - کیا سماجیں اس کے ساتھ ایسی اپیکشا ورتی کا برتاؤ کریں - کیا آریہ بھائیوں کو یہ شوبھا دیتا ہے؟

مجھے سمرن ہے - کہ سبھا کے پتر کے سنچالن کرتے سمیہ شہید نیتا نے اپنے بھاؤ پورن شبدوں میں پرکٹ کئے تھے - کہ "سبھا کا پتر میرے پران ہیں - یدی آپ چاہتے ہیں کہ شری شیام لال کے بھونک شریر کے اگنی میں بھسم ہو جانے پر بھی ان کے وچاروں کا سمرن بنا رہے - تو دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ میرے پران روپ پتر کو دیش کے کونے کونے میں پہنچا نا"

یہ سورن اکشروں میں لکھے ہوئے شبد آج بھی کانوں میں سجیو روپ میں گونج رہے ہیں - ہم آریہ جنتا کا ان شبدوں کی اور دھیان دلانا چاہتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

آزاد موت

(مہاتما زرتشت کے وچار)

...ت سے لوگ دیر سے مرتے ہیں۔
...یں وقت سے پہلے۔ ابھی تک "مناسب
...ت پر مرو" کا اصول انوکھا معلوم ہوتا

مہاتما زرتشت کی تعلیم یہ ہے کہ "مناسب
...ت پر چل دو"۔ لیکن جو شخص مناسب
...ت پر جیا نہیں، وہ مناسب وقت پر
...ے سکتا ہے؟ بہتر تو یہی تھا۔ کہ وہ کبھی
...یا ہی نہ ہوتا۔ فالتو انسانوں کے لئے
...یرا مشورہ ہے۔

...مرنا تو انسان بھی اپنی موت کو بہت
...ت دیتے ہیں۔ بالکل خالی اخروٹ بھی
...ہتا ہے۔ کہ اُسے توڑنے میں کڑک کی
...از نکلے۔

...ارے انسان موت کو اہم واقعہ بیان
...تے ہیں۔ مگر ابھی تک لوگوں نے
...ت کو دعوت یا جشن کی شکل میں نہیں
...ا۔ اور نہ ہی انہوں نے یہ سیکھا ہے۔
...ہترین دعوتوں کو کیسے پوتر بنایا جا
...کتا ہے۔

...یں تمہیں ایسی موت بتاتا ہوں۔ جو
...ں بادیتی ہے۔ جو زندہ لوگوں کو آگے
...ھنے کے لئے اُکساتی ہے۔ اور ان کے
...ئے ایک سنجیدہ وعدہ ہے۔

...وہ شخص جو کچھ کر کے مرتا ہے ایک
...کی حیثیت میں مرتا ہے۔ اس کے
...ورد ایسے انسان ہوتے ہیں۔ جو آشا
...تے ہیں۔ اور جنہوں نے برت دھارن
...ئے ہیں۔ اس قسم کی موت مرنا انسان کو
...کھنا چاہیئے۔ اور کوئی دعوت ایسی نہیں
...نی چاہیئے جس میں اس قسم کی موت
...مرنے والا جینے والوں کو پوتر نہ بنادے۔
...س قسم کی موت سب سے اتم موت
...ے۔ اس سے اُتر کر سپاہی کی موت
...ے جو میدانِ جنگ میں ایک بہادر آتما
...کو اپنے سے بہاد بناتی ہے۔

...لیکن سپاہی اور فاتح دونو کی نظروں
...ں قابلِ نفرت وہ موت ہے۔ جو چور
...ی طرح دانت دکھاتی آتی ہے۔ لیکن اس
...مالک کی طرح آتی ہے۔

...تمہیں اپنی موت پرشنسا کے ساتھ
...تا ہوں۔ آزاد موت جو آتی ہے۔ کیونکہ

میں ایسا چاہتا ہوں۔ اور کب میں یہ خواہش
کروں گا؟ وہ شخص جس کا کوئی مقصد اور
وارث ہے۔ اپنے مقصد اور وارث کیلئے
مناسب وقت پر موت کی خواہش کرتا ہے۔

چونکہ آدرش اور وارث کے لئے اس
کے دل میں شردھا ہے۔ اس لئے وہ
زندگی کے دیوستھان میں مُرجھاتے ہوئے
پھول نہیں چڑھائے گا۔

حقیقت میں میں رستہ بٹنے والوں کی
طرح نہیں ہونا چاہتا۔ جوں جوں وہ لمبائی
میں بڑھتے ہوئے رستہ کو بٹتے جاتے ہیں۔
آپ بھی لگاتار پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔

بہت سے آدمی تو اپنی سچائیوں اور
فتوحات کے لئے بھی زائد المیعاد ہو جاتے
ہیں۔ جب منہ میں دانت ہی نہ رہیں۔ سچائیوں
پر اس کا کوئی حق نہیں رہتا۔ اور جو کوئی
شہرت چاہتا ہے۔ اُسے مناسب وقت
پر عزت اور مان کو سلام کہہ دینا چاہیئے۔
وہ لوگ جو دیر تک محبوب رہنا چاہتے ہیں،
اس راز کو سمجھتے ہیں۔

کئی سیب کھٹے ہوتے ہیں۔ جن کی
قسمت میں خزاں کے آخری دن تک انتظار
کرنا ہوتا ہے۔ وہ یک لخت پکتے ہیں۔ زرد
ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر جھریاں پڑ جاتی
ہیں۔

بعض لوگوں کی حالت میں پہلے دل بوڑھا
ہوتا ہے۔ بعض کی حالت میں دماغ۔ بعض
جوانی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو
جوانی دیر کر کے نمودار ہوتی ہے۔ وہ دیرپا
ہوتی ہے۔

بہت سے لوگوں کی حالت میں زندگی
ناکام ہوتی ہے۔ ان کے دلوں میں کیڑا لگ
جاتا ہے۔ ایسی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان
کی موت تو کامیاب ہو۔

بہت سے کبھی بھی میٹھے پھل نہیں دیتے
گرمی کے موسم میں بھی وہ سڑتے ہیں۔ کائرتا
کی وجہ سے ہی ایسے لوگ اپنی شاخوں سے چمٹے
رہتے ہیں۔

ایک بہت بڑی تعداد بہت عرصہ کے
لئے شاخوں سے لٹکی رہتی ہے۔ کاش کوئی
آندھی آئے اور ان سڑے ہوئے کرم خوردہ
پھلوں کو درخت سے جھاڑ دے۔

حیدرآباد میں ویدک دھرم پرچار کا ۳ سالہ پروگرام

(لیکھک: پنڈت مہوریہ دیو شرما ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول اجمیر)

شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارو
دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ستیا گرہ وجے
کے بعد آریوں کے تپ اور تیاگ کی پرشنسا
کر کے اور انہیں دھنیہ واد دینے کے بعد
آگے تین سال کے کام کا پروگرام جنتا کے
سامنے رکھا ہے۔ آپ کے پردھانتو میں
سارودیشک سبھا نے نہ صرف بھارت ورش
در ن سمست سنسار میں جو زبردست کام
کر کے دکھلایا ہے۔ یہ پرشنسا نہیں ہو سکتا
ہے۔ جب آپ کے بتائے سات کاموں کو
جلد سے جلد آریہ جنتا ہاتھ میں لے کر انہیں
اُسی اُتساہ سے سہیوگ دینے کو مستعد ہو
جاوے گی۔ اگر جیت کی خوشی میں جلسے ہی
مناتی رہ گئی۔ جیسا کہ کسی لیکھ میں شری گنگا
پرشاد جی اُپادھیائے نے لکھا تھا۔ کہ جیت
کے بعد بہا پت کی ہوئی چیزوں کے بٹوارے
میں اکثر آپس میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔
اسی پرکار اس ستیاگرہ کی جیت کے بعد کس
نے کتنا کام کیا ہے؟ اور کسے کتنا لیش
اور مان ملنا چاہیئے۔ اگر اسی بحث میں لگ
پڑ گئے۔ تو ہزاروں آریوں کی آہوتیاں اور
لاکھوں روپیہ کا خرچ سب مٹی میں مل جاوے گا۔
شری گپت جی نے سات کام ایسے بتلائے
ہیں۔ کہ اگر ان پر عمل کیا گیا۔ تو لیشچے سب
کا۔ پرلیشرم پھل دے گا۔ آپ نے سات
کاموں کو تین سال میں کرنے کا جو پروگرام
رکھا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

(۱) حیدرآباد میں ایک ہائی سکول کھولنا۔
(۲) حیدرآباد میں بولی جانے والی مختلف
زبانوں میں دھارمک پرچارکی شکھشا دینے
کے لئے شولاپور میں ایک ٹریننگ کالج کا
کھولنا۔
(۳) حیدرآباد کے مختلف مقامات میں
آریہ سماجوں کا کھولنا۔
(۴) آریہ لٹریچر کو مختلف زبانوں میں پرکاشت
کرنا۔ اور اس کا ریاست میں پرچار کرنا۔
(۵) شہیدوں کی یادگاریں ریاست میں قائم
کرنا۔
(۶) ستیاگرہ کا اتہاس تیار کرنا۔
(۷) اڑھائی لاکھ روپیہ ان سارے کاموں
کے لئے اکٹھا کرنا۔

پاٹھک گن دیکھیں۔ اوپر لکھے سات
کاموں کے پروگرام میں سبھی کچھ آ سکتا ہے۔
ہمارا خیال ہے۔ کہ ان سب کاموں کو ہاتھ
میں لینے کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ بہت
تھوڑا ہے۔ لیکن اگر ساری آریہ سنستھائیں جس
پرکار سارے بھید بھاؤ کو مٹا کر اس ستیاگرہ
اندولن میں لگ گئی تھیں۔ اسی پرکار آگے
کے تین سال کے پروگرام میں شریک ہو
جاویں۔ تو اڑھائی لاکھ کیا اس سے دوگنے
و تین گنے دھن کے اکٹھا ہونے اور کاریہ میں
سپھلتا پراپت کرنے میں دیر نہ لگے گی۔

اوپر لکھے کام کس پرکار کئے جاویں۔ اس
پر میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ آشا ہے کہ سمست
آریہ جنتا اور سنستھائیں وسارودیشک سبھا
اور آریہ پرتی ندھی سبھائیں اس اور دھیان
دینے کی کرپا کریں گی۔

(۱) حیدرآباد میں آریہ ہائی سکول کھولنا
اچھا ہو کہ یہ کام دیانند کالج کمیٹی اپنے ہاتھ میں
لے۔ اس نے شولاپور میں ایک کالج کھولنے
کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔
ایک کالج کے بدلے تین چار ہائی سکول لڑکے
اور لڑکیوں کے لئے حیدرآباد کے خاص خاص
شہروں میں کھولے۔ اور دس بیس مڈل اور
پرائمری سکول بھی کھولے۔ ایک کالج شولاپور
میں کھولنے سے اتنا لابھ نہیں ہوگا۔ جتنا کہ تین
چار ہائی سکول اور دس بیس مڈل و پرائمری
سکولوں کے کھولنے سے ہوگا۔ اس کام کو بالکل
کالج کمیٹی کے ہاتھ میں دے دینا چاہیئے۔
اور اس میں سب کو سہیوگ کرنا چاہیئے۔
(۲) ٹریننگ کالج — پنجاب پرتی ندھی سبھا
اپنے ہاتھ میں لے۔ اور اُپدیشک مہاودیالیہ
کے آدھین وہ کام کرے۔ رہا پھر پرادیشک

(باقیہ صفحہ ۱۸ پر)

کاش! ایسے پرچارک ظاہر ہوں جو جلدی
مرجانے کا اُپدیش دیں۔ ایسے پرچارک
وہ آندھی ہوں گے۔ جن کی زندگی کے درخت
کو جھنجھوڑنے کے لئے ضرورت ہے۔

اپنی موت میں تمہارا آتما اور چتر اس طرح
چمکے جس طرح سورج غروب ہونے کے
وقت شفق کی روشنی روئے زمین پر پھیل[illegible]

Digitized by eGangotri

گھر کا انتظام کیسے رکھتے ہیں؟

(سائنسدان ایڈیسن کی بیوہ مسز طامس الوا ایڈیسن کے وچار)

گھرداری کو ایک مستقل فن کہا جائے تو موزوں ہے۔ گھر کا چلانا بطور فن اور ہنر کے سیکھنا سگھڑاپہ اور سلیقہ شعاری کو بطور پیشہ کے حاصل کرنا ایک ایسی خوبی ہے۔ جو عورتوں کو کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ گھر کی ملکہ کے لئے اپنی سلطنت اور راجدھانی کا انتظام کرنا اس کی ذاتی عادات اور لیاقت کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ عورت کی ذاتی خوبیاں صرف گھر کی سجاوٹ۔ گھر کے انتظام۔ بچوں کی تربیت اور مجلسی رکھ رکھاؤ کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان خوبیوں کو اُجاگر کرنے کے لئے خواتین کو شروع ہی سے اپنی زندگی میں ایسا انقلاب پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ جب وہ کبھی گھر کی ملکہ بنیں۔ تو اس کی سلطنت کی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے وہ بہت موزوں انتخاب ثابت ہوں۔

گھرداری ایک دو روز میں تو آ نہیں سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مائیں اپنی بچیوں کو شروع ہی سے اس مقصد کیلئے تربیت دینا شروع کر دیں۔ معمولی کھیل کھلونوں اور گڑیوں کی گھرداری کے کاموں سے سکھانے کے بعد لڑکیوں کو اپنے کام خود کرنے اور اپنی ذات پر بھروسہ کر کے خود اپنی سلیقہ شعاری دکھانے کا موقعہ دیا جائے۔ یہ تربیت رفتہ رفتہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ لڑکیاں اپنی خامیوں کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور سلیقہ شعاری ظاہر کرنے کے علاوہ ذاتی جوہر کے چمکانے کا انہیں بخوبی موقعہ مل سکے۔ اگر ماؤں کے گھر میں بچیوں کو گھرداری جیسے ضروری فن کی صحیح تربیت ملے۔ تو ان کی آئندہ شادی شدہ زندگی کیلئے یہ ایسی اچھی بنیاد ہوگی۔ کہ انہیں کبھی گھریلو جھگڑوں میں گرفتار ہونے کی تکلیف نہیں ہوگی۔

زندگی کے مختلف معیار اور مالی حالات اور تعلیمی و مجلسی حالات کے اعتبار سے گھرداری کے نقشے اور طریقے بھی مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے کوئی مقررہ قاعدہ نہیں بنایا جا سکتا۔

مثلاً میں نے ایک رسالہ میں ایک گھرانے کا حال اس طرح پڑھا۔ کہ ایک امیر ماں اپنی لڑکی میں مصوری کا شوق پیدا کرنا چاہتی تھی۔ وہ اسے کبھی کبھی آرٹ گیلریوں میں لے جاتی۔ اور تصویروں کی خوبصورتیاں اسے سمجھاتی۔ پھر سالانہ نمائشوں میں لڑکی کو لے جا کر کہتی۔ کہ اپنے کمرہ کے لئے کوئی عمدہ تصویر خریدنے کے لئے فیصلہ کرو۔ چند سال بعد لڑکی کو مصوری کے کاموں کی ایسی پرکھ ہو گئی۔ کہ اس کی ماں بھی حیران رہ گئی۔ اب اس لڑکی کے کمرے میں نفیس آرٹ کے نمونے جا بجا دکھائی دیتے ہیں۔ نیز اس کا کمرہ اور گھر کے دیگر حصے خوبصورت چیزوں کی آرائش اور زیبائشی سامان سے اس قدر سجے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ اور کسی طرح یہ کام نہ ہو سکتا تھا۔ مصوری کا ذوق پیدا کرنے کے علاوہ اس کی ماں نے سینا پرونا۔ کھانے کا انتظام کرنا۔ کمروں کا سجانا اور گھربار کے تمام کاموں کو دیکھنا بھی سکھایا۔ مگر سب سے پہلے اس لڑکی میں ہر چیز کی خوبصورتی اور سلیقہ شعاری کی اہمیت کا احساس پیدا کر دیا۔ جب یہ مرحلہ طے ہو گیا۔ تو پھر لڑکی کے لئے معمولی ہدایات اور کام کا سکھانا باقی رہ گیا۔ جو رفتہ رفتہ اسے آتا رہا۔

لیکن گھرداری معمولی سلیقہ شعاری کا ہی نام نہیں۔ بلکہ بعض خوبیاں اور عادتیں ایسی بھی ہیں کہ جو عورت کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ اول تو یہ کہ عورت کے دماغ میں خوبصورتی اور نفاست یعنی ستھرائی صفائی کا خیال بہت ہی اونچے درجہ کا ہونا چاہیئے۔ اسے بھدی چیزوں خراب اور میلی چیزوں سے نفرت ہونی چاہیئے۔ جب تک یہ احساس ترقی نہ کرے گا۔ گھر میں خوبصورتی۔ صفائی۔ ستھرائی اور قرینہ پیدا نہیں ہوگا۔

دوسری چیز یہ ہے کہ عورت کو سودا خریدنے کی اچھی مہارت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جو عورت کفایت کے ساتھ خریداری نہیں کر سکتی۔ وہ گھر کے اخراجات کو بھی کم نہیں کر سکتی۔ ایک چھوٹے پیمانہ پر عورت کو ماہر اقتصادیات ہونے کی ضرورت ہے۔ تاکہ روزمرہ کی اقتصادی ضرورتوں۔ بازار کے بھاؤ اور چیزوں کی خرید و فروخت کا اسے اچھا علم رہے۔ غذاؤں کے معاملہ میں بچوں کی معمولی بیماریوں میں تیمارداری اور دوا دارو کرنے میں بھی اسے کچھ نہ کچھ معلومات طبی نقطہ نظر سے ضرور ہونی چاہیئے۔ اسے ایک اچھی میزبان بھی ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے خاوند کے دوستوں اور رشتہ داروں کی خاطر مدارات اچھی طرح کر سکے۔ اور مہمانوں کی خوشنودی کا سامان بہم پہنچا سکے۔ اور یہ بھی کہ اسے چاہیئے۔ سب حالات میں اپنے آپ کو خاوند کے شریک حال رکھ سکے۔ تنگی ترشی کی کبھی زبان پر شکایت نہ لائے۔ بلکہ زندگی کی اونچ نیچ کو اپنے خاوند کے ساتھ ہنسی خوشی عبور کر جائے۔

یہ خوبیاں تو ایسی ہیں۔ کہ ہر گھر والی کے لئے ان کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ مگر بعض ذاتی کمالات بھی ایسے ہیں۔ جو اگر کسی عورت میں ہوں۔ تو وہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے خاوند اور گھر کی زندگی کو جنت بنا سکتی ہے۔ مثلاً کسی کو موسیقی سے لگاؤ ہو۔ مصوری کا شوق ہو۔ علم و ادب سے دلچسپی ہو۔ تو وہ نہ صرف ان معاملات میں اپنے بچوں کی آئندہ تربیت کی رہنمائی کر سکے گی۔ اپنی گھر کی زینت کو بڑھا سکے گی۔ بلکہ اپنے خاوند کے لئے وہ ایک بہت اچھی بیوی ثابت ہوگی۔

یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ گھرداری میں صرف وقت درکار ہوتا ہے۔ زیادہ محنت اور لیاقت کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی۔ میری رائے میں وقت اور قابلیت دونوں چیزوں کا سوال ایک ذاتی اہمیت کے ساتھ اس سلسلہ میں پیدا ہوتا ہے۔

دوسری غلطی یہ ہے۔ کہ عورتیں گھر کی طرف سے بے توجہ ہو رہی ہیں۔ بچے پیدا کرنے سے نفرت کرتی ہیں۔ گھر اور اس کی اہمیت کو اپنی زندگی میں کوئی نمایاں حیثیت دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ میری تو یہ رائے ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش۔ گھر کا انتظام اور خاوند کی خدمت گذاری سے بڑھ کر عورت کا اور کیا کام ہوگا؟ یہ اس کا پیدائشی مقدس ورثہ ہے۔ جو اسے کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ گھر کو بے چراغ کر کے بیرونی دلچسپیوں کو مقصد زندگی بنانا معاشرتی ناہمواریاں اور مجلسی تلخیاں پیدا کرنے کا دوسرا نام ہے۔

گھر میں بے اطمینانی کی صورت عام طور پر اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی بیوی اپنے خاوند کو گھر اور اس کی دلچسپیوں میں مقید نہ کر سکے۔ اور گھر سے باہر رہنے کیلئے خاوند مجبور ہو جائے۔

دوسرے یہ کہ گھر بچوں کی پُر مسرت فردوسی آواز سے خالی ہو۔ اور عورت کے لئے نہ تو خاوند کی زندگی میں دلچسپی رہے۔ اور نہ گھر پر ہی کوئی خاص کام کرنے کے لئے اس کا مقصد حیات ہو۔ خاوند اور بچے ہی دو دلچسپیاں تھیں۔ جب یہ نہ رہیں۔ تو عورت اپنی روح کو مسرور و مطمئن کرنے کے لئے باہر جھانکے گی۔

ضرورت ہے کہ سلیقہ مند بیویاں گھر میں ایسی کشش پیدا کر دیں۔ کہ خاوند کو باہر جانے کے لئے کوئی موقعہ ہی نہ رہے۔ اور خاوند کو کسی خاص تفریح کا عادی بنا دے۔ یہ بیوی کی ایک خاص تفریح ہونی چاہیئے۔ اور اگر وہ اس محبوب مشغلہ میں اپنے بچوں اور خاوند کو بھی شریک کرے۔ تو دلچسپی اور بھی بڑھ جائے گی۔ گھر کی مسرت کو مزید بخشنے کے لئے گھر میں نادر دلچسپی اور عمومی تفریح کا ہونا از بس ضروری ہے۔ کوئی چیز گھر میں ایسی پیدا ہونی چاہیئے۔ جو سب ممبروں کو باہم متحد اور اکٹھا رکھے۔ میری رائے میں اگر باغیچہ لگانے کی طرف توجہ کی جائے۔ تو یہ بڑی چیز ہے۔ کیاریاں بنانا اور پھول لگانا بڑی اچھی تفریح ہو سکتی ہے۔ اور اس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہو سکتے ہیں۔

آ رہا ہے جلد نوٹ کر لیں ۔ آج ہی منگائیے

حیدر آباد کا اتہاس

یہ ہندو دھارمک شری [illegible] جی کی لکھی ہے پھر تاریخ میں دو بادشاہوں [illegible] حیدرآباد کا اتہاس آریہ [illegible] والا ہے۔ اس میں نظام سرکار کی طرف سے [illegible] ہندو ریاست کے حالات اور [illegible] آدمی [illegible] ہیں۔ ایسی اعلیٰ پستک کا مول کیول چار آنے (۴) ہے۔ پانچ آنے (۵) کے ٹکٹ لفافہ میں بھیج کر آج ہی منگا لیجئے۔ تھوک لینے پر ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ آریہ سماجیں دس دس [illegible] منگا کر اس کی ایک ایک کاپی ہر ہندو گھر میں اوشیہ پہنچا دیں۔

مینیجر۔ ودیت آشرم۔ اجمیر

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجے
ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ [illegible]
افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں
درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.,
Karachi

پرنسپل رام لال کا شاندار سواگت

لدھیانہ میں پرنسپل رام لال کا شاندار سواگت (۲۳- اگست) بمبئی ایکسپریس سے پرنسپل ... آریہ ہائی سکول لدھیانہ اور دیگر ... ستیاگرہیوں کے جتھوں کے ساتھ گئے ... ستیاگرہی جو لدھیانہ ... کے بعد یہاں پدھارے۔ آپ کے ... دہلی ... کے لئے ڈاکٹر بندرابن جی پردھان ... لالہ بھیم رام جی نمبر پہلے ہی دہلی پہنچ گئے ... یہاں مہاتما نارائن سوامی۔ مہاشہ کرشن ... آدی ڈکٹیٹر ان کے سواگت میں شامل ہوئے۔ ... پلیٹ فارم پر اس قدر بھیڑ ہو گئی ... پرنسپل صاحب کے ڈبے تک پہنچنا مشکل ہو ... دیک دھرم کی جے۔ رشی دیانند کی جے ... فلک شگاف نعروں سے سٹیشن گونج رہا تھا۔ آپ کو پلیٹ فارم سے باہر لائے۔ آپ کا فوٹو ... لیا گیا۔ سٹیشن گراؤنڈ میں جہاں آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے جھنڈا لگا ہوا تھا۔ پرنسپل صاحب لدھیانہ کے ستیاگرہی جو آپ کے ہمراہ آئے تھے۔ آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے ہار ڈالے گئے پہنا کر سب کا نہایت گرمجوشی سے سواگت کیا گیا۔ اور سوڈا واٹر ... مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

ڈکٹیٹروں کا شاندار سواگت

... مہاتما نارائن سوامی۔ کنور چاند کرن شاردا۔ ... مہاشہ خوشحال چند خورسند۔ مہاشہ کرشن جی ... سوامی دھرویندر۔ پنڈت گیان اندر۔ پنڈت ... چند دیو جی کی ۲۵- اگست کو تشریف آوری ... آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے ریلوے ... پلیٹ فارم پر ان کی شان کے شایاں سواگت کیا گیا۔

ہزاروں نرناریوں نے سٹیشن پر پہنچکر ... نہایت گرمجوشی کا اظہار کیا۔ پلیٹ فارم پر اس قدر بھیڑ ہو گئی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ تمام سٹیشن مہاتما نارائن سوامی کی جے۔ مہاشہ کرشن کی جے۔ رشی دیانند کی ... ڈکٹیٹروں کی جے کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہا تھا۔ آریہ سماج لدھیانہ کی طرف ... جھنڈوں وغیرہ سے خوب سجایا گیا تھا۔ ... ادھیکاریان آریہ سماج لدھیانہ کا پربندھ ... قابل تعریف تھا۔ سب ڈکٹیٹروں کو ان کے ... ریل سے پلیٹ فارم پر لاکر پرجوش سواگت ... کیا گیا۔ مالا پہنائے گئے۔ مٹھائی اور ... آدی سے تواضع کی گئی۔ مہاشہ کرشن ... ڈکٹیٹر نے باجہ کی سریلی تانوں کے ... مختصر تقریر میں ڈکٹیٹروں کے درشن کرا کر ... حیدرآباد سمبندھی مانگیں ... پوری نہیں بتلائیں۔

(مہر رام نمبر - لدھیانہ)

حیدرآباد ستیاگرہ

آریہ سماج بہرام پور

۳- ستمبر شام کے ۸ بجے آریہ ہائی سکول کے وسیع احاطہ میں آریہ ستیاگرہی ویروں کی شمولیت سے ایک وسیع پیمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا۔ یگیہ کا نظارہ قابل دید تھا۔ شہر اور گردونواح کے ... نرناری شامل ہوئے۔

ہون یگیہ کے بعد جلسہ کی کاروائی زیر صدارت لالہ گوردھن داس جی حکیم شروع ہوئی۔ صاحب صدر نے اوم کے جھنڈے کی عظمت کو اس پیرایہ میں حاضرین کے سامنے واضح کیا کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔ بعد ازاں اوم کا جھنڈا بینڈ باجہ کے ساتھ لہرایا گیا۔ اور ویدک دھرم اوم کا پیارا۔ جھنڈا اونچا رہے ہمارا" کا گیت ہر نرناری نے مل کر گایا۔ اس وقت حاضری کا یہ عالم تھا کہ سکول کا وسیع احاطہ پبلک سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اوم کا جھنڈا لہرانے کے بعد ویدک دھرم کی جے کے فلک شگاف نعرے لگائے گئے۔ بعد ازاں ماسٹر رام سرن داس اور ... حافظ نے آریہ ویروں کو نظموں کی صورت میں ودھائی دی۔ پنڈت تلسی رام نے شری ... گھنشیام سنگھ جی گپت کا ہندی بھاشن پڑھ کر سنایا۔ اور ریزولیوشن حاضرین کے سامنے پیش کئے۔ جو با تائید ماسٹر رام سرن داس سرو سمتی سے پاس ہوئے۔ آخیر میں لالہ گوردھن داس جی حکیم صدر جلسہ نے تائید مزید کرتے ہوئے ریزولیوشنز کی مفصل طور پر وضاحت کی۔ جس سے حیدرآباد کا اس کا اعادہ ہو گیا۔ حاضرین پر صاحب صدر کی تقریر کا نہایت ہی اچھا اثر پڑا۔ جس سے مرکز وسیع پر آریہ سماج کے سنگٹھن اور اتحاد کا سکہ بیٹھ گیا۔

فیروزپور شہر میں ودھائی اُتسو

(۳- ستمبر ۱۹۳۹ء) شام کو آریہ سماج ... کا تالاب کی طرف سے ودھائی اُتسو منایا گیا۔ سیٹھ گوجرمل جی جوہری پردھان نیت کئے گئے۔ اور سب سے پہلے فیروز پور شہر کی ہر دو آریہ سماجوں کی طرف سے اور ستیاگرہ سمتی کی طرف سے سیٹھ گوجرمل جی کی سیوا میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں سیٹھ صاحب اور ان کی ... اضافات

کا اعتراف کیا گیا۔ جو انہوں نے تن من دھن سے حیدرآباد کے دھرم یدھ میں اپنی جان کی بازی لگا کر کیں۔ اور ویر رتن پنڈت یوگیراج جی شاد نے نظم کے ذریعہ ودھائی پیش کی۔ بعد میں لالہ رام لال جی کمار منتری سماج نے ریزولیوشن پیش کئے۔ جو سرو سمتی سے پاس ہوئے۔ اور جلسہ میں لالہ لیش راج جی جگا ایڈووکیٹ اور جسونت رام جی اور پنڈت آریہ منی جی کی تقریریں ہوئیں۔ بعد میں شری گوجرمل جی پردھان جلسہ نے مختصر تقریر کی۔ اور شہر کی سب سنستھاؤں کا اور دوکانداروں کا ... کا جنہوں نے ان کا استقبال کرنے میں پرجوش حصہ لیا۔ اور مختلف ایڈریس پیش کرنے والوں کا۔ ... اور ان کے اعزاز میں دعوتیں کرنے والوں کا اور ہر دو آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ... کیا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔

(نامہ نگار)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نشچے

(۱) نشچے ہوا کہ دھارمک اور سانسکرت مانگوں کے لئے آریہ سماج نے حیدرآباد میں جو ستیاگرہ پرارمبھ کیا تھا اس کی سپھلتا پر سبھا پرم پتا پرماتما کے پرتی دھنیہ واد میں کرتگیتا پرگٹ کرتی ہے۔

(۲) جو ویر ستیاگرہی اس دھرم یدھ میں بلیدان ہو کر سدگتی کو پراپت ہوئے ہیں ان کے پرتی یہ سبھا پوجا اور شردھا کے بھاؤ پرگٹ کرتی ہے۔

(۳) پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج تتھا انیہ سروادھیکاری مہودیوں کے پرتی یہ سبھا کرتگیتا پرگٹ کرتی ہے۔ تتھا ہزاروں ویر ستیاگرہیوں کو ان کے تیاگ اور ویرتا پر ودھائی دیتی ہے۔

لشکر گوالیار

۲۲- اگست (لشکر گوالیار) لالہ جسونت رام جی خوشحال ویر ستیا فیروزپور شہر کی وجے سنگرام حیدرآباد سے واپسی

کی خوشی میں سیٹھ گوجرمل جی جوہری نے اپنے مکان پر پرتکلف دعوت دی۔ جس میں شہر کے بہت سے آریہ پرش شامل ہوئے۔ ماتا گوردیوی جی دھرم پتنی سیٹھ گوجرمل جی جوہری نے بڑی شردھا اور پریم سے آریہ ستیاگرہیوں کی سیوا کی۔ شام کے وقت ایک بڑا ہون یگیہ کیا گیا۔ اور لالہ جسونت رام جی کی سیوا میں ایک مان پتر اور ایک سنہری قبضے کی تلوار سیٹھ گوجرمل جی نے بھینٹ کی۔ بعد میں پنڈت بھودیو جی۔ ماسٹر کرشن چندر جی ... رام سرن جی چودھری تمنا رسم بہاری جی نے دیا کھیان دئے۔ اور ... کو بینا بھینٹ کی۔ اور لالہ جسونت رام جی نے مبارکباد دی۔ بعد ازاں لالہ جسونت رام جی نے اپنی سپیچ میں سیٹھ گوجرمل جی جوہری کا دھنیہ واد کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ میرا جیون ہی سیٹھ جی کی بدولت بنا ہے۔ آپ نے بچپن سے مجھے آریہ سماج میں پرویش کرایا۔ جس سے آج میرا جیون سپھل ہو رہا ہے۔ رات کو سیٹھ جی نے اپنے مکان کو گھی کے چراغوں اور بجلی کے قمقموں سے منور کیا۔ اور بینڈ باجہ بجایا۔

(پرکاش پال)

آریہ سماج مانسہ

۱۲- اگست کو واپس آئے ہوئے ویر آریہ ستیاگرہیوں کا بڑی شان سے سواگت کیا گیا۔ بازار سجائے گئے۔ اور تین گیٹ تیار کئے گئے۔ خوشحال گیٹ، اور کرشن گیٹ بنائے گئے۔ ۱۲ بجے کی گاڑی سے جلوس روانہ ہوا۔ راستہ میں آریہ سماج امر رہے کی جے کے نعروں سے آسمان گونجتا تھا۔ رات کے ۸ بجے اُتسو منایا گیا۔ جس میں پنڈت جگن ... منڈالی کے بھجن اور سردار اندر سنگھ کا ویاکھیان ہوا۔ لالہ گوپی رام جی بڈلاڈہ نواسی کی کویتا اتی اُتم تھی۔ لالہ نند لال جی اُپ پردھان آریہ سماج بڈھلاڈہ کا ویاکھیان "آریہ سماج نے کن کارنوں سے یدھ کو چھیڑا" اس وشے پر اتی منوہر ہوا۔ اور جنتا نے اس سے اچھی تمامی ستیاگرہ کے وشے میں واقفیت حاصل کی۔

اُتسو نہایت کامیاب رہا۔ حاضری خاصی تھی۔ آخیر میں شانتی پاٹھ کے بعد کاروائی سماپت ہوئی۔

(اندر سنگھ منتری آریہ سماج مانسہ منڈی (پٹیالہ))

آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر

امرت سر میں رکھشا بندھن کے سمبندھ میں بڑا بھاری برہد یگیہ کیا گیا۔ جس کی پورن آہوتی سوامی ستیانند جی کے پوتر ہاتھوں سے ۲۹/۸/۳۹ کو ڈلوائی گئی۔ رکھشا بندھن کا تیوہار خوب سمارو سے منایا گیا۔

اسی روز بھارت ساڑھے چھ بجے مہاشہ کرشن جی چیف ڈکٹیٹر کا نہایت شاندار سواگت کیا گیا۔ اکالی دل اور اگنی دل نے جلسہ کی شان کو دوبالا کیا ہوا تھا۔ گارڈ آف آنر دیا گیا۔ بینڈ باجہ نے سلامی دی۔ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ جن کو نرناریوں نے دھارن کیا۔ حاضرین کا کڑاہ پرشاد سے ستکار کیا گیا۔ اس کے بعد ۳/۹/۳۹ تک ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی سکول میں نہایت وسیع پیمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا۔ چونکہ حیدرآباد دوھائی دوس کے اپلکش میں تھا۔ جس کی پورن آہوتی ۳/۹/۳۹ کو حیدرآباد دوھائی دوس پر ڈالی گئی۔ اس تمام یگیہ کا خرچ جو کہ ۱۸۔ اگست سے ۳۔ ستمبر تک پہلے لارنس روڈ اور پھر ڈی۔ اے۔ وی سکول میں ہوتا رہا شریمتی چیند کماری پردھانہ استری آریہ سماج لارنس روڈ دھرم پتنی سورگیہ سیٹھ جگت بندھو جی نے اپنی گرہ سے دیا ہے۔

۳/۹/۳۹ کو سارودیشک سبھا کے پروگرام کے مطابق آریہ سماج لارنس روڈ میں دوھائی دوس خوب سمارو سے منایا گیا۔ پرستاؤ پاس کئے گئے اور جھنڈا لہرایا گیا۔ اس روز گھر گھر اوم کے جھنڈے لہرائے گئے۔ دیپ مالا کی گئی۔ اور حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ پنڈت جگن ناتھ جی نرکت رتن کا منوہر اپدیش ہوا۔

۴-۹-۳۹ کو استری آریہ سماج کا ساپتاہک ادھیویشن آریہ سماج کے اپنے ستھان پر ہوا۔ جس میں کہ دیویاں خوب دلچسپی لیتی رہیں۔ یہ ادھیویشن ہر سوموار کو ۴ بجے سے ۶ بجے تک لگتا ہے۔

۵/۹/۳۹ کو بروز منگلوار شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا لارنس روڈ آریہ سماج میں نہایت شاندار طریقہ سے سواگت کیا گیا۔ بینڈ باجہ کے ساتھ ہزاروں نرناریوں نے اسی شانتی و استقلال کے دیوتا کا خوب مان کیا۔ ویدک دھرم کی جے۔ سوامی سوتنترانند کی جے کے فلک شگاف نعروں سے آسمان گونج اٹھا۔ گارڈ آف آنر دیا گیا۔ وسیع پنڈال خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ شری سوامی جی مہاراج نے اپنے منوہر بھاشن میں ہزاروں کی تعداد میں اپستھت جنتا کو خوب آنندت کیا۔ گو سوامی گنیش دت جی مشہور کتھا واچک نے نہایت پربھاؤشالی شبدوں میں آریہ سماج کے دھرم یدھ اور ایکتا کی تعریف کی۔ اور منوہر بھاشن دیا۔

آریہ سماج چونیاں

۲۲-۸-۳۹ کو چونیاں سماج کا پہلا جتھا جس میں مہاشہ نیشپال، مہاشہ امرناتھ، مہاشہ پرکاش چند، مہاشہ بھاگ مل اور مہاشہ امرناتھ سیکنڈ شامل تھے ۵ بجے شام چونیاں پہنچا۔ اڈہ پر ان کا شاندار استقبال بینڈ باجہ سے ممبران آریہ سماج اور معززین شہر نے کیا۔ راستہ میں ہر ایک ضروری مقام پہ دروازے لگائے گئے تھے۔ بہت سی جگہوں پہ پارٹیاں دی گئیں۔ ستیاگرہی فتح کے گیت گا رہے تھے۔

۲۷-۸-۳۹ کو دوسرے جتھے کا سواگت بھی اسی شان سے نگر نواسیوں نے کیا۔ اس جتھا میں مہاشہ خوشی رام، مہاشہ جسونت رائے اور موہن لال شامل تھے۔ رات کو آریہ سماج کے وسیع میدان میں زیر صدارت لالہ دیوان چند جی ایڈووکیٹ جملہ ستیہ گرہیوں کے سواگت کے لئے جلسہ کیا گیا۔ جس میں ستیاگرہیوں کو مان پتر اور ستیارتھ پرکاش کی ایک ایک جلد بھینٹ کی گئی۔ بعد ازاں مہاشہ نیشپال۔ مہاشہ امرناتھ۔ مہاشہ جسونت رائے اور مہاشہ خوشی رام ستیاگرہیوں نے جیل کے حالات بتائے۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ آخیر میں مہاشہ کندن لال جی نے آریہ سماج اور ہندو جاتی کو اس شاندار فتح پر مبارکباد دی۔ اور لوگوں کو آریہ سماج کا ممبر بننے کی پریرنا کی۔ جلسہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد مہرشی دیانند کی جے کے نعروں سے سماپت ہوا۔

(گرمکھاری لال منتری آریہ سماج چونیاں)

گوروکل اندرپرستھ

گوروکل اندرپرستھ میں حیدرآباد ستیاگرہ سے وجے پراپت کر کے ڈکٹیٹروں کے واپس آنے کا سماچار سن کر بڑی خوشی ہوئی۔ ۲۲۔ اگست کو پراتہ تین بجے سب برہمچاری اور کرم چاری ۵ میل کا سفر طے کر ریلوے سٹیشن پہ ۵ بجے اپنے وجئی ویروں کا سواگت کرنے کے لئے پہنچے۔ گاڑی کے پلیٹ فارم پہ پہنچتے ہی مانیہ ڈکٹیٹروں کی جے کے نعروں سے آسمان گونج اٹھا۔ سب ڈکٹیٹروں کو پھول مالائیں پہنائی گئیں اور ان کی سیوا میں مان پتر پیش کیا گیا۔ ویدک دھرم کی جے۔ مہاتما نارائن سوامی کی جے۔ اور وجئی ڈکٹیٹروں کی جے کے نعروں کے درمیان گاڑی روانہ ہوئی۔

۲۳۔ اگست کو گوروکل کا گوکڑی کا وجئی جتھا۔ جس نے ۲۰۔ فروری کو سلطان بازار حیدرآباد میں ستیاگرہ کیا تھا گوروکل پدھارا۔ ان کے سواگت میں ودیالیہ بند کر دیا گیا۔ اور پنڈت چندرمنی کی زیر صدارت سبھا ہوئی۔ جس میں پنڈت چھترپال جی جتھے دار نے اپنے ستیاگرہ کرنے اور جیل کی کہانی نہایت منورنجک طریقہ سے بیان کی۔ جس بہادری سے ان نوجوانوں نے حیدرآباد ریاست میں پرویش کیا۔ اور جو مصائب جیل کے ادھیکاریوں کے سہے بڑے آشچریہ جنک تھے۔ پنڈت چندرمنی جی نے اپنا چھوٹا سا بھاشن حیدرآباد کے ویوہار اور جیلوں کی تکلیفوں کے متعلق دیا۔ آچاریہ گوپال جی نے گوروکل کے لڑکوں کو آشیرواد دی اور بڑی خوشی ظاہر کی۔ کہ ان کی قربانی نے گوروکل ماتا کے گورو کو بڑھایا ہے۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ آگے بھی جب کبھی دھرم اور ملک پر کوئی مصیبت آئے گی۔ تو گوروکل کے برہمچاری اپنی سیوائیں سب سے پہلے پیش کریں گے۔ آخیر میں سواگت اور خوشی میں سب کا سمیلن سہ بھوج ہوا۔

(گوپال لکھیہ ادھشٹاتا)

اب کیا کرنا چاہئے

پرکاش مورخہ ۲۰۔ اگست میں شری ہنستی جی کی قلم سے "اب کیا کرنا چاہئے" اس مضمون کا ایک لیکھ چھپا ہے۔ ہنستی جی نے جو اپائے ستیہ آگرہ کے بعد حیدرآباد میں آریہ سماج کا ٹھوس کام کرنے کے لئے ورنن کئے ہیں۔ ٹھیک ایسے ہی ملتے جلتے اپائے میں نے سوامی سوتنترانند جی مہاراج پردھان ستیاگرہ سمتی شولا پور کو لکھے تھے۔ اور سوامی جی کا اتر بھی آ گیا ہے۔ اب جبکہ لوہا گرم ہے۔ صرف چوٹ لگانے کی دیر ہے۔ اس وقت وایو منڈل بھی انوکول ہے۔ لوگوں کی ہمدردی آریہ سماج کے ساتھ ہے۔ اور اس پر وشواس بھی۔ اس اوسر سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

تقریر و تحریر کے ذریعہ مستقل طور پر پرچار کا وسیع پیمانہ پر انتظام ہونا چاہئے۔ نظام راجیہ میں جگہ جگہ پرچار کے سنٹر کھول دیئے جاویں۔ اور ان ستھانوں پر جو ستیاگرہ کے کیندر تھے۔ اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں سماج مندر ضرور اور جلدی بن جانے چاہئیں۔ اور ان سماج مندروں کے آدھین ہندی پاٹھشالائیں لڑکے اور لڑکیوں کی کھول دی جاویں۔ جیسا کہ پنجاب میں ہیں۔ دیا یا رام شالائیں بنائی جاویں وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب کام تو آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ اپنے ہاتھ میں لیوے۔ اور سارودیشک سبھا اور دوسری پرانتیہ سبھائیں اس سبھا کو مالی امداد دیویں۔ نظام ریاست کے نزدیک پرانتوں مدراس بمبئی اور سی۔ پی انتہادی میں پرچار کی ذمہ واری دہلی کی پرانتیہ سبھائیں اپنے اوپر لیویں۔ اور سارودیشک سبھا یا پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا ان کی اس کام میں امداد کریں۔ مختلف بھاشاؤں میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ چھپوا کر مفت تقسیم کئے جاویں۔ سب سے ضروری آوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ شولا پور میں ایک اپدیشک ٹریننگ کلاس فوراً کھول دی جاوے۔ جس میں تمام پرانتیہ بھاشا بھاشی یووکوں کو داخل کر کے آریہ سماج کے پرچار کے لئے تیار کیا جاوے۔ خوش قسمتی سے اس وقت سارودیشک سبھا یا ستیاگرہ سمتی کے پاس کچھ بچا ہوا فنڈ بھی ہو گا۔ اس کو اس کام میں لایا جاوے۔ اگر کچھ کمی ہو۔ تو اس کے لئے اپیل کی جاوے۔ لوگ خوشی سے اس کام کے لئے دھن دیں گے۔ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی کی قلم میں زور ہے۔ جہاں اپنی کمزوری صحت کی حالت میں انہوں نے پنجاب میں جگہ جگہ دورہ کیا۔ اور غالباً پچیس ہزار نقد اور کوئی آٹھ سو والنٹیر ستیاگرہ کے لئے جمع کئے۔ وہاں اب وجے پراپت ہونے پر تو وہ لوگوں کی نظروں میں اور بھی ہردلعزیز ہو گئے ہیں۔ مجھے تو ایسے ڈکٹیٹروں کے ہوتے ہوئے کوئی وجہ نہیں دکھائی دیتی کہ شولا پور میں دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کی طرح پر ایک اپدیشک ٹریننگ کلاس جلد از جلد نہ کھولی جاوے۔ اور حیدرآباد میں کوئی ٹھوس کام نہ ہو۔ آریہ سماج کو اس وقت ہر طرف سے دعائیں مل رہی ہیں۔ لیکن یہ حقیقی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

...یں۔ لیکن یہ حقیقی دودھابان صرف ...یں ہوں گی۔ جبکہ آریہ سماج کے ...یں اور ستیاگرہ کی سمرتی میں حیدر... ...ست میں آریہ سماج کا کوئی ٹھوس ...ر اس کا پھل آریہ جنتا کے سامنے

...پرتی ندھی سبھا برہما رنگون کی طرف ...ستیاگرہی شولاپور کو کافی دھن بھی بھیجا ...ب اور دو جتھے نبرہ نبرہ آریہ ویروں ...اور موقعہ پڑنے پر اب بھی بر... ...نظام راجیہ کی پرتی ندھی سبھا کو بیفاشکتی ...نے کے لئے تیار ہے۔

جگت رام مہاجن
(پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا برہما رنگون)

...نڈہ میں ستیاگرہی ویر

...۸-۳۹ کو مورنڈہ کے تینوں ستیہ ...ویر پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت وسنت ...مہاشہ شو پرکاش جی گپتا اور لالہ ...چند جی گپتا جتھہ دار مورنڈہ پدھارے۔ ...ان ویروں کے سواگت کے لئے ...ول استری پرش گئے۔ بڑی شان ...سواگت کیا گیا۔ دیروں کو جلوس کی ...یں بھی گانے ہوئے تمام بازاروں ...دھرم محلوں میں پھرایا گیا۔ مختلف ...ت پر پھلوں مٹھائی وغیرہ سے ستکار ...گیا۔ گوردوارہ میں مقامی سکھوں کی ...سے عالیشان طریقہ سے ستکار کیا ...جلوس کے خاتمہ پر آریہ سماج مندر ...لے جایا گیا۔ اور مٹھائی سے ستکار کیا ...اور اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔

جلسۂ عام

رات کو ساڑھے آٹھ بجے منڈی کے ...میدان میں زیر صدارت لالہ دھنپت ...رائے صاحب پردھان آریہ سماج ایک بڑا ...پبلک جلسہ مبارک باد کے لئے ...کیا گیا۔

جلسہ آریہ ویروں کے بھجنوں کے ساتھ ...شروع ہوا۔ پہلے پنڈت رام دت جی آریہ ...اپدیشک نے مبارک باد دی۔ پھر لالہ امیر ...چند نے جیل کے حالات نہایت دردناک ...الفاظ میں بیان کئے۔ بعد ازاں مہاشہ بھو... ...جی آریہ نے مبارک باد کا ریزولیوشن ...پیش کرتے ہوئے مختصر سی تقریر کی۔ جس ...کی تائید سردار گیان سنگھ جی نے کی۔ ...بعدہٗ آریہ سماج کی جانب سے تینوں ...ویروں کو میڈل (تمغہ جات) پردھان ...جی کے دست مبارک سے دئے گئے۔

(شوکت رائے منتری آریہ سماج مورنڈہ)

آریہ سماج راماں منڈی

۲۴۔ اگست کو آریہ سماج راماں منڈی کا ستیاگرہی جتھا حیدرآباد سے واپس آیا۔ جتھا گیارہ آریہ ویروں پر مشتمل تھا۔ ان کے سواگت کے لئے سارے شہر کو جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ شہر میں ۹ دروازے بنائے گئے۔ ہر دروازے پر ویروں کا الائچی۔ مصری۔ شربت۔ لسی اور دودھ سے سواگت کیا گیا۔ اور ایک بڑے بھاری جلوس کے ساتھ ان کو دیانند آشرم تک پہنچایا گیا۔ آج تک اتنا بڑا جلوس اس علاقہ میں پہلے کبھی نہیں نکلا۔ ویروں کو مبارکباد دینے کیلئے رات کو ورات سبھا مہاشہ نہال چند جی کی صدارت میں کی گئی۔ ستیہ آگرہی ویروں نے جیل کے حالات سنائے۔

۲۹-۸-۳۹ کو بڑا بھاری یگیہ کیا گیا۔ غریبوں میں چاول تقسیم کئے گئے۔

$\frac{9}{39}$-۳ کو دیانند آشرم میں اوم کا جھنڈا لہرایا۔ اور ایک بڑا بھاری جلسہ کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج راماں منڈی)

حیدرآباد ستیاگرہ کی کارگذاری

اب جبکہ حیدرآباد ستیاگرہ میں آریہ سماج کو شاندار کامیابی ہوئی ہے۔ ہر ایک آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ اس نے ستیاگرہ کے سلسلہ میں جو جو کام کیا ہے۔ اس کو اخبار میں پرکاشت کرائے۔ تاکہ آریہ ستیاگرہ کا اتہاس لکھنے میں سہایتا ملے۔

میں نے ۲۳ مارچ ۱۹۳۹ء سے لیکر ۱۳-اگست ۱۹۳۹ء تک ستیاگرہ کے متعلق حسب ذیل کام کیا تھا:-

آخیر مارچ تک برہمچاری شریتی ستوشیلا دیوی دھرم پتنی مہاشہ نند لال۔ بابو جگن ناتھ کی ماتا چونڈہ۔ خانیوال۔ بھاگووال۔ پسرور وغیرہ میں چندہ کی فراہمی کا کام کیا۔ اس کے بعد کئی مقامات پر چار لیکچروں دوارا کیا گیا۔ جس پر ڈیڑھ سو کے قریب کرایہ خرچ ہوا۔ چونکہ آریہ سماجوں نے دیا ہے۔ علاوہ ازیں سات ہزار ٹریکٹ نمبرا تا نمبر۲ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ اور پنجاب کی آریہ سماجوں کو بذریعہ ڈاک بھیجے جاتے رہے ہیں۔ جس پر ایک سو روپیہ کے قریب خرچ ہوا ہے۔ ان ٹریکٹوں سے جہاں کام کیا ہے۔

ان مقاموں کے نام یہ ہیں:-

(۱) شولاپور۔ (۲) زاگیر ضلع عثمان آباد۔ (۳) پونہ (۴) بمبئی (۵) بڑودہ (۶) آنند (۷) احمد آباد (۸) کوہ آبو (۹) اجمیر (۱۰) جے پور (۱۱) دہلی (دیوان ہال) (۱۲) دہلی (قرول باغ) (۱۳) انبالہ چھاؤنی (۱۴) جالندھر شہر (۱۵) لاہور (۱۶) وزن نگر (۱۷) چونڈہ (۱۸) گوجرانوالہ (۱۹) انہر (۲۰) سیالکوٹ شہر (۲۱) منڈی بہاؤالدین (۲۲) سرگودھا (۲۳) کھیوال (۲۴) گوجرہ (۲۵) سٹھ ٹوانہ (۲۶) کیمبل پور (۲۷) راولپنڈی مسلال کرتی بازار (۲۸) سردان دیکا گنج (۲۹) شام گنج سردان (۳۰) رسال پور چھاؤنی (۳۱) پشاور صدر (۳۲) پشاور شہر (۳۳) ایبٹ آباد (۳۴) مانسہرہ۔

(آنند منی سنیاسی)

ملتان پرانت میں حیدرآباد ستیاگرہ

ملتان پرانت میں حیدرآباد ستیاگرہ کا کام شاندار پیمانہ پر ہوتا رہا ہے۔ سینکڑوں آریہ ویر جیلوں میں گئے۔ اس کے علاوہ اکیلے ملتان شہر و چھاؤنی سے تیرہ سو روپیہ ماہوار وصول ہوتا رہا۔ اس شاندار کامیابی کا سہرہ جن مہانو بھاؤں کے سر باندھنا چاہیئے ان میں لالہ بہاری لال جی ریٹائرڈ تحصیلدار۔ لالہ مرلی دھر جی جنرل سکرٹری حیدرآباد ستیاگرہ سمتی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت شرومنی۔ ڈاکٹر آسو رام جی پروپیگنڈا سکرٹری۔ پنڈت ارجن دیو جی پروہت آریہ سماج بوہڑ دروازہ۔ ماسٹر دینا ناتھ جی سکنڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول ملتان۔ لالہ دیوی داس جی عرائض نویس و منتری آریہ سماج علی پور۔ پنڈت شودت جی سدھانت شرومنی و مولوی فاضل دیانند اپدیشک ودیالیہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

پنڈت شودت جی نے جون اور جولائی کے گرم ترین ایام میں پنجاب کے گرم ترین علاقہ میں جس لگن اور سرگرمی سے کام کیا ہے۔ اس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں رات کے بارہ بارہ بجے دیا کھیان دینا۔ اور دن میں دوپہر کے وقت کڑکتی دھوپ میں میلوں پیدل چل کر ارد گرد کے گراموں اور چکوں کے زمینداروں میں۔ مسجدوں اور گوردواروں میں پرچار سے پبلک رائے کو اپنے حق میں بنانا آپ کا قابل قدر کارنامہ ہے۔

آپ ۱۲- جون ۱۹۳۹ء کو لاہور سے دورہ کے لئے نکلے۔ تب سے اب تک آپ نے ڈیڑھ صد لیکچر دئے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں نے چندے لکھوائے۔ اور اس طرح انہوں نے آٹھ صد روپیہ کے لگ بھگ شولاپور بھجوایا ہوگا۔ اور بہت سے سویم سیوک حیدرآباد جانے کے لئے تیار کئے۔

کچھ چھوٹی چھوٹی رقوم خود بھی وصول کرکے پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھجوائیں۔ جنکی تفصیل حسب ذیل ہے:-

مبلی ۴۱ روپیہ۔ کہروڑ پکا ۲۵ روپیہ۔ لالہ کشن چند جی پاک پٹن ۵ روپیہ۔ ملال پور پیروالا ۲۵ روپیہ۔ مظفرگڑھ بیس روپیہ۔ خان گڑھ اکسٹھ روپیہ۔ سنجھر ۱۵ روپیہ۔ کبیتا ہر ۲۵ روپیہ۔ ڈیڈے لال دس روپیہ۔ موچی والا بیس روپیہ۔ شہر سلطان ۲۵ روپیہ۔ سیت پور ۱۵ روپیہ۔ جھگیوالہ سات روپیہ۔ جتوئی دو روپیہ۔

نوٹ:- ان میں کچھ رقوم دیانند اپدیشک ودیالیہ کے لئے بھی ہیں۔

(منتری ستیاگرہ سمتی ملتان شہر)

حیدرآباد دھرم یدھ کا سمارک

شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارودیشک سبھا کے دوارا مہاتما نارائن سوامی جی کی سیوا میں ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی جاوے۔ یہ روپیہ حیدرآباد دھرم یدھ میں بلیدان ہوئے شہیدوں کے پریوار کو دیا جاوے۔ میری سمتی میں ہر ایک شہید کے پریوار کو ۵ ہزار روپیہ دیا جاوے۔ اور یدی کسی شہید کے پریوار نہ ہو۔ تو اس کے نام سے اس روپیہ سے حیدرآباد ریاست کے اندر لیکھالیہ۔ ویدک ودیالیہ۔ آریہ سماج مندر۔ ودیا یام شالہ۔ یگیہ شالہ آدی کوئی استھان سمارک روپ سے بنوا دیا جاوے۔ یدی کوئی پریوار روپیہ نہ لینا چاہے۔ تو اس کے نام سے بھی اُکت سمارکوں میں سے سمارک بنوانے کا آیوجن کیا جاوے۔

(۲) حیدرآباد شہر میں ایک ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کھولا جاوے۔

(۳) نظام ساجیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا بھون حیدرآباد میں تعمیر کرایا جاوے۔ اس بھون میں حیدرآباد یدھ میں بلیدان ہوئے ویروں کے چتر مع چرتر کے لگائے جاویں۔ اس کا نام بلیدان بھون ہو۔

(پردھان آریہ سماج کانٹھ ضلع مراد آباد)

Digitized by eGangotri

کنور سکھ لال کو ایڈریس

ستیاگرہ سمتی منماڑ کی طرف سے ۲۱- اگست کو سیٹھ گوجرمل جوہری کو سوچنا ملی - کہ کنور سکھ لال جی ٹھاکر امر سنگھ جی گوالیار آ رہے ہیں - سیٹھ گوجرمل جی معہ اپنے پریوار کے سٹیشن پر پہنچے - آریہ جنتا بھی کثیر تعداد میں موجود تھی - آپ کا سٹیشن پر شاندار استقبال ہوا - آپ پر پھولوں کی ورشا ہوئی - اس کے بعد آپ کو کار میں بٹھا کر شہر میں شاندار جلوس نکالا گیا - دوسرے دن آریہ سماج لشکر میں آپ کے ویاکھیان ہوئے - جنتا میں بے حد جوش تھا - حاضرین سے صحن کھچا کھچ بھرا ہوا تھا +

ویاکھیان کے پیشتر پال برادری کی طرف سے کنور سکھ لال جی ٹھاکر امر سنگھ جی کو ایڈریس اور چاندی کا ایک کپ بھینٹ کیا گیا - آپ کے ویاکھیان بڑے شاندار تھے - آپ نے اپنے بتائے ہوئے بھجنوں دوارا حیدرآباد کی جیلوں کے حالات سنائے - آپ نے یہ بھی فرمایا - کہ ستیاگرہی خالی ہاتھوں گھر نہیں آئے - بلکہ دھرم کی سوتنترتا اور جاتیہ سیوا کی دیجے مالائیں پہن کر لوٹے ہیں +

آریہ سماج جگادھری

آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی آگیا انوسار ۳-۹-۳۹ کو آریہ سماج چوک بازار جگادھری نے دیجے دوس منایا - صبح کے وقت سامپاہک ست سنگ کے پیچھے متعدد پرستاد سرو سمتی سے پاس کئے گئے - جن میں آریہ سماج کی دیجے کے لئے پرماتما کا دھنیہ واد کیا گیا - جن ویر ستیاگرہیوں نے اس یدھ میں پرانوں کا بلیدان دیا ہے - ان کے لئے پوجا اور شردھا کا بھاو پرگٹ کیا گیا ہے - اور مہاتما نارائن سوامی جی تتھا دیگر ڈکٹیٹروں کے لئے کرتگیتا پرگٹ کی گئی - اور ستیاگرہیوں کو دھائی دی گئی - اس کے علاوہ ایک پرستاو میں آریہ ہندو دھرم سبھا و سارودیشک سبھا کے لئے اٹوٹ بھگتی پر ورشٹ کی گئی +

رات کو چوک بازار میں پبلک میٹنگ ہوئی جس میں بھجن گائے گئے - نظمیں سنائی گئیں - لیکچر ہوئے - اخباروں سے ضروری باتیں بھی پڑھ کر سنائی گئیں - پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی کا سندیش پڑھ کر سنایا گیا - اور حیدرآباد کے لئے آئندہ پروگرام جو سارودیشک سبھا نے نشچت کیا ہے - وہ بھی پڑھ کر سنایا گیا - حاضری کافی تھی +

ہر ایک سبھاسد نے اپنے اپنے مکان اور دوکانوں پر روشنی کی +

(منتری آریہ سماج چوک بازار جگادھری)

آریہ سماج کالج سیکشن جام پور

دیجے دوس

آریہ سماج کالج سیکشن کی طرف سے بھیجے گئے ویروں کے بیچھے کی مالیہ پر ممبران کے علاوہ شہر کی ہر ایک سوسائٹی کے ممبروں نے شہر سے باہر جا کر جلوس نکالا - جو آریہ نوجوانوں سے ٹھاٹھیں مارتا ہوا شہر میں گھوما - اور ستیاگرہی ویروں کو پھولوں سے لاد دیا گیا +

۳- ستمبر کو ان کی دیجے پراپتی کی خوشی میں مہاشہ گنبش داس جی سچدیو نے اپنے گھر میں ایک برہد ہون یگیہ رچایا - جس میں تمام ستیاگرہیوں کو شمولیت کی دعوت دی - شام کو پھر مندر آریہ سماج میں آریہ سماجیوں کا ایک پریتی بھوجن ہوا - مندر خوب دیپ مالا سے جگمگا رہا تھا - رات کو ایک شاندار جلسہ زیر صدارت پنڈت شاستری جی ہوا - جس میں لالہ کنور بھان جی بی - اے - ایل - ایل بی - پنڈت شودت جی شاستری - حکیم دولارام صاحب و دیگر مہانو بھاوؤں کی موثر تقاریر ہوئیں ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا - ہر لحاظ سے اتسو شاندار رہا +

(منتری آریہ سماج کالج سیکشن جام پور)

سیٹھ گوجرمل جوہری گوندوال میں

۵- ستمبر کو گوالیار کے سیٹھ گوجرمل جی جوہری حیدرآباد سے رہائی کے بعد دوپہر کو تشریف لائے - آپ کا شہر میں شاندار سواگت ہوا - رات کو ٹھاکر دوارا میں جلسہ ہوا - سیٹھ جی کی آمد کی خوشی اور تیم اشٹمی اتسو کی وجہ سے شہر کے سب نر ناری شامل جلسہ ہوئے - بھجن کیرتن ہونے کے بعد پنڈت سالگرام نے کہا - کہ ہمارے شہر کے سیٹھ گوجرمل جی آج حیدرآباد سے کرشن مندر کی یاترا کرنے کے بعد دیجے پراپت کر کے پدھارے ہیں - ہم لوگ خوشی سے پھولے نہیں سماتے - کہ ہمارے نگر کے ایک ویر نے دیوتا سے اپنی جان کی بازی لگا کر تمام دلیش کے اندر اپنی آریہ جاتی کے سر کو اونچا کر دیا ہے - ایسے ویروں کی قربانیوں سے وہ فتح نصیب ہوئی ہے - جس کے اثرات صدیوں تک دنیا یاد رکھے گی - سیٹھ صاحب کی سب قربانیوں کا اعتراف کیا گیا +

اس کے بعد سیٹھ جی نے حیدرآباد دکن اور کرشن مندر (جیل) کے حالات ایسی خوش اسلوبی سے بیان کئے - کہ حاضرین نے بڑے پریم پوروک سنا - ان کی دلچسپی کیلئے ایک نظم بھی جس سے جیل کی اوستھا کا ورنن ہوتا تھا ہارمونیم باجے کے ساتھ گا کر سنائی گئی +

دوسرے روز شہر والوں اور گئوشالہ والوں نے وہ لنگر جاری کئے - اور غریبوں مسکینوں کو بھوجن تقسیم کیا گیا + (نامہ نگار)

امرت سر میں - ۳- ستمبر کو گوالیار کے سیٹھ گوجرمل جی جوہری امرت سر پدھارے - آپ کا باوا دیر سنگھ جی آف ممبر نرباوا پرم نرمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر نے پریم پوروک سواگت کیا - اور تینکائیں بھینٹ کیں - اور لالہ گنگا رام پردھان آریہ سماج بھجن منڈلی رام آشرم کے پرنسپل ماسٹر سندر سنگھ نے بڑے پریم سے بھوجن اور مٹھائی آدی سے سواگت کیا - اور ودھائی دی +

اجمیر میں ودھائی دوس

(۳- ستمبر ۱۹۳۹ء) سارودیشک سبھا کے آدیش انوسار ودھائی دوس مہرشی دیانند آشرم کیسر گنج اجمیر میں بڑے سمارہ کے ساتھ منایا گیا - کل ٹھیک آٹھ بجے برہد ہون یگیہ کے اپرانت آریہ دھوجا اروہن ہوا - سرو پرتھم وید پاٹھی ودوانوں نے منتر پاٹھ کیا - پھر پنڈت بھگوان سروپ جی نیائے بھوشن نے آریہ دھوجا لہرائی - اس کے ساتھ ہی بندوقیں چلیں اور بینڈ باجہ بجنے لگا - اس کے بعد ڈاکٹر شو چرن لال جی تتھا ویاکھیان آچاریہ جگدیش چندر نے آریہ دھوجا گان کرایا - لگ بھگ ڈیڑھ دو سہسر آریہ نر ناری اس اوسر پر اپستھت تھے - اس سمیہ پنڈت نیائے بھوشن جی نے ایک چھوٹا سا پرنتو سارگربھت ویاکھیان آریہ دھوجا کے مہتو پر دیا - اس کے بعد کارروائی سماپت ہوئی +

سائنکال آٹھ بجے شریمد دیانند آشرم کی واٹکا میں پنڈت جے دیو جی شرما ودیالنکار میمانسا تیرتھ کے سبھاپتتو میں ورات سبھا ہوئی - جس میں پروفیسر گھیا لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان نے سارودیشک سبھا کے پردھان آنریبل شری گھنشیام سنگھ جی گپت کا وکتویہ سنایا - تتھا کنور چاندکرن جی شاردا - پنڈت بھگوان سروپ نیائے بھوشن - پنڈت رام چند رشرما ریٹائرڈ انجینئر - دریاؤ پنڈت مہیندر شاستری اور پنڈت رام ابھی منتر آدی نے سارودیشک سبھا دوارا نردھارت پرستاووں کے اوپر بھاشن دئے - اور سرو سمتی سے پرستاو سویکرت ہوئے - پنڈت چاندکرن شاردا نے بتلایا - کہ سارودیشک سبھا کے کاریہ کرتاؤں نے کس پرکار بدھی متا اور نیتی متا کے ساتھ ستیاگرہ سنگرام کا سنچالن کیا - اور اپیل کی - کہ سمست آریہ سماجوں تتھا آریہ بندھوؤں کو سدا سارودیشک سبھا کے نیتتو میں رہنا چاہیئے - یہ بھی کہا - کہ ہمارے ... کا بہت کچھ شریہ ہمارے انوشاسن پریہ ... نربھر ہے +

چونیاں میں ودھائی دوس

(۳- ستمبر کو ودھائی دوس بڑے سمارہ سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا - پہلے یگیہ کیا گیا - پھر بھجنوں کے بعد اوم کا جھنڈا لالہ بلاقی رام جی پردھان نے لہرایا - اس وقت جھنڈے کا گیت سب بھائیوں نے مل کر گایا - اس کے بعد پردھان سبھا کا ... سنایا گیا - اور وہ دونوں پرستاو سویکار کئے گئے - جو سبھا کی اور سے پراپت ہوئے تھے - رات کو ماسٹر دولارام جی قادر کے پردھانتو میں ایک مشاعرہ ہوا - جس میں بہت سے آریہ - ہندو تتھا سکھ بھائیوں نے حصہ لیا + (منتری)

آریہ سماج سالواں ضلع کرنال

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار دھنیہ واد دوس سمارہ سے منایا گیا - یگیہ کیا گیا - اور جھنڈا لہرایا گیا - بعد از آں رات سبھا ہوئی - جس میں حیدرآباد کی سیمتا پر مہاشہ کرتار سنگھ پردھان سماج نے سوپر بھاشن دیا - اور سبھا کے نردھارت پرستاو پاس کئے گئے - پردھان سارودیشک سبھا کا وکتویہ پڑھ کر سنایا گیا - حیدرآباد سے واپس آئے ویروں کا مٹھائی پھل آدی سے ستکار کیا گیا +

دھرم یدھ کی ایک اور آہوتی

آریہ سماج رکشا گنج (چمپارن) سے ایک اور جیل سے مکت ستیاگرہی ویر کے دیہانت کا سماچار پراپت ہوا ہے۔ شری اودھ بہاری لال جی لکھتے ہیں۔ کہ ہت آتما کا نام اشرفی لال ہے۔ اور اسی سماج کی طرف سے وہ ستیاگرہ کرنے گیا تھا۔ اس کی آیو ۲۲ ورش تھی۔ ۲۲۔ مارچ کو چھ ویروں کے جتھے کے ساتھ اس نے ستیاگرہ کیا۔ اور جیل گیا۔ جیل میں جاتے ہی بیمار ہو گیا۔ اور انت تک بیمار رہا۔ جیل کے ادھیکاریوں نے اُسے معافی مانگ کر رہائی پانے کے لئے کہا۔ پرنتو ویر سے ویر دوا اس نے جیل سے واپس جانا نہ چاہا۔ اور نانا پرکار کے کشٹ سہتا رہا۔

۲۳۔ اگست کو وہ جیل سے چھوٹ کر آیا۔ اس سمیہ بھی وہ بیمار تھا۔ گھر میں اس کا بہت علاج کرایا گیا۔ پرنتو جو ایشور منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ ۲۹۔ اگست کو اس کا دیہانت ہو گیا۔ ہت آتما اپنے پیچھے ایک ودھوا ماتا تھا دھرم پتنی اور اس کی گود میں ڈیڑھ ورش کا ایک بالک چھوڑ گیا ہے۔ ان کے بھرن پوشن کا بھار اسی پر تھا۔ گھر کی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔

آریہ سماج اخلاص پور

۳۔ ستمبر کو بیانہ ہون یگیہ کیا گیا۔ اور ۵ بجے شام ستیاگرہی چوہدری مہیندر پال و رام پیارا جی کا جلوس نکالا گیا۔ بعد ازاں آپ کو آریہ سماج کی طرف ایک پبلک جلسہ میں پان پتر دیا گیا جس میں بہر خیال کے ہندو شامل ہوئے۔ رونق کافی تھی۔ جلسہ میں انٹرنیشنل آرین لیگ کے سرکلر کے مطابق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (منتری)

آریہ سماج الہڑ

(۳۔ ستمبر ۱۹۳۹ء) آریہ سماج الہڑ نے حیدرآباد ستیاگرہ کی وجے کی خوشی میں دھوم دھام سے یہ دوس منایا۔ ہون سندھیا اور آرتی کے بعد بھجن گائے گئے۔ پاس ہوا کہ سبھا اس ستیاگرہ سنگرام کی وجے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو بہت بہت ودھائی دیتی ہے۔ اور ان آریہ ستیاگرہی ویروں کا دھنیہ واد کرتی ہے۔ کہ جنہوں نے اس کاریہ میں امداد کی ہے۔ ان آریہ ویروں کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ جو اس دھرم یدھ میں بلیدان ہوئے۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اس تمام کاروائی کے بعد شرینی تقسیم کی گئی۔

(سیکرٹری آریہ سماج الہڑ ضلع سیالکوٹ)

ایک ستیاگرہی کی ویرگتی

آریہ ودیالیہ کرنال (میرٹھ) کے پردھان تھے کے ایک ویر ستیاگرہی چوہدری تارا چند جی ناگپور ہسپتال میں مورخہ ۲۔ ستمبر کو ویرگتی پراپت کر گئے۔ آپ کی آیو ۲۰ سال کی تھی۔ آپ گاڑی ٹوٹیب ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے۔ آپ کا سارا خاندان ودیشی بھگت اور آریہ سماجی ہے۔ حیدرآباد سنٹرل جیل سے آپ کو ۱۸ اگست کو چھوڑا گیا تھا۔ آپ سپیشل وارڈ نمبر ۲ میں رہتے تھے۔ وہیں سے کچھ کمزوری تھی۔ راستے میں یکدم نمونیا کا حملہ ہو گیا۔ ناگپور میں ڈاکٹر پرانجپے صاحب نے اُتار لیا۔ اپنے زیر علاج رکھا۔ اور ہسپتال میں داخل کر دیا۔

۳۰۔ اگست کو آپ کے چچا چودھری رام چندر بھی ناگپور پہنچ گئے۔ بہت کوشش علاج کی کی گئی پرنتو بے سود۔ اس پرکار ہمارا ایک اور ویر ستیاگرہی حیدرآباد کی بلیدان ویدی کی بھینٹ چڑھ گیا۔

ڈاکٹر پرانجپے اور ہندو مہاسبھا کے ادھیکاریوں نے ہر طرح سے سیوا کی۔ ہم ان کے مشکور ہیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا آریہ مہاودیالیہ کرنال)

آریہ سماج کریالہ ضلع جہلم

(۳۔ ستمبر ۱۹۳۹ء) پرانے حسب دستور روزانہ ست سنگ میں ہون یگیہ سندھیا پرارتھنا تھا کتھا کے بعد حیدرآباد ستیاگرہ وجے دوس منایا گیا۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور جھنڈے کا گیت گایا گیا۔ پرستاو پاس کئے گئے۔ اور پردھان سارو دیشک سبھا کا وکتویہ پڑھ کر سنایا گیا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی۔ (منتری)

آریہ سماج جام پور

(۳۔ ستمبر ۱۹۳۹ء) وجے دوس سماروہ سے منایا گیا۔ سبھاپتی کا آسن پنڈت سکھ دیو جی واچسپتی نے گرہن کیا۔ سب سے پہلے اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور جھنڈے کا گیت گایا گیا۔

برہمچاری دویا ساگر نے ورد کے حالات سنائے۔ آپ چھ ماہ جیل رہ کر لوٹے ہیں۔

آخیر میں لالہ گنیش دت جی پردھان سماج نے سارودیشک آریہ پرتی ندھی کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت کا سندیش پڑھ کر سنایا۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ رات کو دیپ مالا ہوئی۔ آریہ سبھاسدوں و ہندوؤں نے گھروں اور دوکانوں پر دیپ مالا کی۔ انت میں سبھاپتی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔

(منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین

(۱) ۲۔ ستمبر کی رات کو حیدرآباد سے واپس آئے ہوئے ستیاگرہیوں کے اعزاز میں ڈنر دیا گیا۔ جس میں سبھاسد آریہ و دیگر معزز اصحاب شامل ہوئے۔

(۲) تین ستمبر کو وجے دوس بڑی شان سے منایا گیا۔ پرانہ ہون یگیہ کے بعد سوامی اننتا نند جی مہاراج کے پوتر ہاتھوں سے اوم کا جھنڈا جو کہ آریہ سماج کے وسیع صحن میں چالیس فٹ اونچا نصب کیا گیا تھا لہرایا گیا۔ بینڈ باجہ اور گولوں سے سلامی دی گئی۔ ماسٹر صاحب رام جی نے "جھنڈا اونچا رہے ہمارا" کو بلند آواز اور سور میں گایا۔

(۳) دس بجے سے تین بجے تک رشی لنگر جاری رہا۔ جس میں آٹھ صد کے قریب غربا نے کھانا کھایا۔

(۴) شام کو ہر ایک آریہ نے اپنے اپنے گھر میں اوم کا جھنڈا نصب کیا۔ اور دیپ مالا کی۔

(بقیہ صفحہ ۔)

پرکاش آریہ سماج کا ایک پرانا اور فاموش پرچارک ہے۔ ہر ایک سدھانت پریمی آریہ کا فرض ہے۔ کہ اس کی اشاعت بڑھا کر اپنے کرتویہ کا پالن کرے۔

حیدرآباد ستیاگرہ کا اتہاس

پیشگی آرڈر بھیجنے والوں کو لاگت دام پر

آریہ سماج کے ہی نہیں ساری دنیا کے اتہاس میں حیدرآباد ستیاگرہ یدھ ایک عجیب و غریب یدھ ہے۔ جس میں ایک بہت بڑی طاقت ور ریاست سے نہتے۔ نشستوی ویر آریوں نے اپنے تیاگ اور تپوبل کے ذریعہ بغیر کسی ہتھیار کو کام میں لائے ادھار مک ادھیکاروں کو حاصل کیا ہے۔ یہ اتہاس بہت ہی رومانچکاری ہے۔

حیدرآباد کے رومانچکاری واقعات کی مرم بھیدی کتھائیں اور جیلوں کی کڑی سے کڑی سزاؤں کے سچے و سچتر جیتے جاگتے حالات اس میں بغیر کسی رو رعایت و پکشپات کے دئے جاویں گے۔

ساری آریہ و ہندو سنستھاؤں و آریہ سماجوں جنہوں نے اس ستیاگرہ میں بھاگ لیا ہے کے حالات مع تصویروں کے ہوں گے۔ تقریباً تین سو صفحے اور دس بلاک اس میں ہوں گے۔ قیمت قریب قریب لاگت کے برابر رکھی جاویگی۔ صرف اتنی ہی تعداد میں یہ اتہاس چھاپا جاوے گا۔ جتنے کے پہلے آرڈر آ جاویں گے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کی بیس ہزار کا پیاں چھاپ کر سارے بھارت ورش میں اس کا پرچار کریں۔

اپنے آرڈر جلد روانہ کریں

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

Digitized by eGangotri

حیدرآباد میں ویدک دھرم پرچار کا ۳ سالہ پروگرام

بقیہ صفحہ ۱

پرتی ندھی سبھا اپنے آدھین لے کر یہ ہم جو ودیالیہ کے آدھین یہ کام کرے ؂

(۳) حیدرآباد کے مختلف شہروں میں آریہ سماجوں کا کھولنا ـــــ یہ کام سارو دیشک پرتی ندھی سبھا اپنے ہاتھ میں لے۔ آپ کے ایک بڑے بھجنیک اُتساہی اُپدیشک دھرم دیو جی منگلور وغیرہ میں عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ ادھر کی زبان بھی وہ جان گئے ہیں۔ ان کو اور کچھ اور اُپدیشکوں کو بھیج کر جلد از جلد جتنی زیادہ سے زیادہ سماجیں کھولی جا سکیں کھلوا دیں۔ ان کا کام سماجوں کا کھولنا اور پرچار کرنا ہی ہو۔ چندہ ان سے نہ منگوایا جائے۔ ورنہ اثر ان کا نہ پڑیگا ؂

۴۔ آریہ لٹریچر کو مختلف زبانوں میں پرکاشت کرنے کا کام ـــــ آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر یہ کام بہت اُتمتا سے کر سکتا ہے۔ اس نے چار آنہ میں ستیارتھ پرکاش۔ دو آنے میں سنسکار ودھی اور ۱۲ میں رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا نکال کر بڑا کام کیا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ ویدوں کو ہندی میں نکال کر انگریزی میں نکالنے کی تیاری کر رہا ہے۔ لہذا اُسے یہ کام ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ جس سے کم سے کم دھن سے وہ سستے سے سستا لٹریچر نکال کر حیدرآباد کی جنتا کو پہنچا دے ؂

(۵) شہیدوں کی یادگار ـــــ یہ کام بھی سارو دیشک سبھا کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے کالج کمیٹی جو سکول وغیرہ کھولے شہیدوں کے نام ان میں لگا کر ان کے نام چرستھائی کر دے ؂

۶۔ ستیاگرہ کا اتہاس تیار کرنا ـــــ یہ کام آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے آرمبھ کر دیا ہے۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ آریہ سنستھا ہے۔ اور کسی سنستھا وشیش سے سمبندھ نہ ہونے کے کارن جو اتہاس وہ نکالے گا۔ وہ بلا کسی پکشپات کے ہوگا۔ اس اتہاس کا آریوں اور غیر آریوں میں برابر مان ہوگا۔ اور مستند مانا جاوے گا۔ سارو دیشک سبھا یا کسی پرتی ندھی سبھا سے نکلے ہوئے اتہاس کا سمست آریہ تھا ہندو جنہوں نے اس ستیاگرہ میں کسی پرکار کی بھی سہائتا دی ہے۔ ایک پکش سمجھ کر اتنا سا گت نہیں کریں گے۔ جتنا کہ آریہ ساہتیہ منڈل جیسی نرپکش سنستھا سے نکلے ہوئے اتہاس کا کریں گے۔ ایسی سمجھا دنا ہے۔ یہ بھی سمجھ ہے۔ کہ ستیاگرہ سے سمبندھت کسی سنستھا سے نکلے ہوئے اتہاس کے مستند ہونے میں اسی پرکار شک کیا جاوے۔ جس پرکار نظام حیدرآباد کی طرف سے نکلے ہوئے اتہاس پر شک کیا جا سکتا ہے۔ لہذا آریہ ساہتیہ منڈل جو اتہاس نکالے۔ اس میں ہندو سبھا و کانگریس وغیرہ کے ستیاگرہیوں کا بھی اتہاس ساتھ میں رہنا چاہیئے۔ تاکہ جنتا کو پتہ لگ جاوے۔ کہ آپسے آڑے وقت میں کانگریس یا ہندو سبھا وغیرہ نے کہاں تک ساتھ دیا ؂

اگر میرے ادپر بتائے ہوئے پروگرام کے انوسار کام کیا گیا۔ تو سچ میں ہی سارے کام ہونے لگ جاویں گے۔ اور سب آریہ سبھائیں و سنستھائیں جو اپنا اپنا کام نیم پوروک کر رہی ہیں۔ انہیں اپنا دائرہ کچھ بڑھانا بڑے گا۔ اگر سارو دیشک سبھا اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا کرنے میں لگ گئی۔ تو اس کا بہت سا وقت اور آریوں کا جوش ہلکا ہو جاوے گا۔ اور جتنی زور سے کام ہونا چاہیئے نہ ہو سکیگا۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا نہ کیا جاوے۔ یہ ضرور اکٹھا کیا جاوے۔ کام کرنے والی سنستھاؤں کو اس روپیہ سے گرانٹ دیا جاوے۔ دوسرے حیدرآباد ستیاگرہ میں جن جن آریہ سنستھاؤں آریہ سماجوں اور آریوں نے سہیوگ دیا ہے۔ ان سبھی کا سہیوگ پراپت کیا جاوے۔ ہاں یہ ضرور دھیان رکھا جائے۔ کہ ان سب کے اُوپر ایک نینترن رہے ؂

آشا ہے۔ کہ سب آریہ مہانو بھاؤ میرے اس وچار سے سہمت ہوں گے۔ اور اسی پرکار کاریہ کرنا آرمبھ کر دیں گے ؂

حیدرآباد ستیاگرہ

بقیہ صفحہ ۱۳

(۵) رات کو آریہ سماج بھی بجلی سے روشن کی گئی۔ اور جلسہ کیا گیا۔ ماسٹر شودیال جی بھگت جلسہ کے پردھان چنے گئے۔ ماسٹر رام لال جی۔ لالہ نانک چند جی و لالہ سوہن لال جی کی نظموں کے پیچھے مہاشہ سنت رام جی و پنڈت بھیا نند جی نے حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہیوں نے جو جو سختیاں برداشت کیں ان کو بتلایا۔ اور پنڈت بھیا نند جی نے آریہ سارو دیشک سبھا کے پردھان کا سندیش پڑھ کر سنایا۔ اور حیدرآباد ستیاگرہ سمبندھی پرستاؤ سروسمتی سے پاس کیے گئے۔ آخر میں ماسٹر شودیال جی پردھان جلسہ نے آریہ ویروں کا دھنیہ واد ادا کیا۔ شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی کاروائی رات کے گیارہ بجے سماپت ہوئی ؂

(منتری آریہ سماج منڈی بہاؤالدین)

لدھیانہ آریہ سماج میں ودھائی دوس

۳۔ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں ودھائی دوس نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ مندر حاضرین سے پُر تھا۔ بھجن و پرچار تھا کے بعد ڈاکٹر بندرابن جی پردھان آریہ سماج نے اوم کا جھنڈا لہرایا۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر جھنڈے کا گیت گایا۔ اس سمے آریہ ہائی سکول کے بینڈ نے اپنی سُریلی تانوں سے عجب سمیہ باندھ رکھا تھا۔ تت پشچات پنڈت ماہر منترا نے حیدرآباد کے حالات بیان کرتے ہوئے حیدرآباد کے تعمیری کاریہ کے لئے اپیل کی ؂

(۲) سوامی سوتنترانند جی۔ پروفیسر شودیال جی۔ پنڈت گیان چند جی جو شولا پور سے بمبئی ایکسپریس میں تشریف لے جا رہے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے نہایت گرم جوشی سے سواگت کیا گیا۔ پھول مالاؤں سے لاد دیا گیا۔ ویدک دھرم کی جے کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ سوامی جی مہاراج نے مختصر سی تقریر میں ستیاگرہ کی سپھلتا پر ودھائی دیتے ہوئے سوامی ستیانند جی مہاراج کے کاریہ کی بہت پرشنسا کرتے ہوئے حیدرآباد میں تعمیری کام کو برابر جاری رکھنے کی پریرنا کی ؂

(۳) رات کو آٹھ بجے آریہ سماج مندر میں رجو بجلی کے بے شمار قمقموں سے جگمگا رہا تھا) ایک وراٹ سبھا زیر صدارت ڈاکٹر بندرابن جی پردھان سماج منعقد ہوئی۔ مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پردھان جی نے پرستاؤ پیش کیا:۔

(ا) دھارمک اور سانسکرتک مانگوں کیلئے آریہ سماج نے حیدرآباد میں جو ستیاگرہ آرمبھ کیا تھا۔ اس کی سپھلتا پر پرم پتا پرماتما کے نہایت نمرتا سے دھنیہ واد کا اظہار کرتا ہے ؂

(ب) جو ویر ستیاگرہی اس دھرم یدھ میں بلیدان ہو کر سدگتی کو پراپت ہوئے ہیں۔ ان کے لئے یہ آریہ سماج پوجا اور شردھا کا بھاؤ پرگٹ کرتا ہے ؂

(ج) پوجیہ جہاتما نارائن سوامی جی اور دیگر سروادھیکاری لیڈروں کا یہ سماج دھنیہ واد کرتا ہے۔ اور ہزاروں ویر ستیاگرہیوں کو ان کے تیاگ اور بہادری پر ودھائی دیتا ہے ؂

اس پرستاؤ کا لالہ بابو رام منتری سماج نے انومودن کیا۔ اور سروسمتی سے پاس ہوا ؂

(۴) لالہ بھجو رام نیّر نے پرستاؤ پیش کیا کہ ـــ یہ آریہ سماج اپنی شرومنی سبھا سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے اپنی اتھاہ بھگتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور یہ وشواس دلاتا ہے۔ کہ اس کے سنگٹھن کو درڑھ بنانے اور سُدرڑھ رکھنے میں سدا تیار رہے گا ؂

شری رائے صاحب لالہ شو پرشاد جی نے نہایت موزوں الفاظ میں اس کی تائید کی اور سروسمتی سے سویکار ہوا ؂

بھجنوں اور نظموں کے بعد آخر میں پنڈت ماہر منترا نے میجک لینٹرن سے چتر دکھا کر حاضرین کو بہت محظوظ کیا۔ ویدک دھرم کی جے کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ اس سوادسر پر شہر کے ہزاروں نرناریوں نے شامل ہو کر رونق کو دوبالا کیا۔ روشنی کی چھب دیکھنے کے لئے تمام آریہ سماج بازار میں بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ آریہ سماج کے سبھا سد خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے ؂

آریہ سماج نروانہ

آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ نے ۳۔ ستمبر ۱۹۳۹ء کو حسب ہدایت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے:۔

(۱) آریہ سماج نروانہ کی جنرل میٹنگ سروسمتی سے حیدرآباد ستیاگرہ میں حصہ لینے والے ویروں کو ودھائی دی جانے کے متعلق ریزولیوشن پاس کرتی ہے ؂

ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ اور بھجن یگیہ کیا گیا ؂ (منتری) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

...ج لارنس روڈ امرتسر کے سماچار

...ماج کے ادھیکاری نئے سبھا سد
...بنانے آریہ سماج مندر تیار کرنے
...مہ میں خوب ہمت سے کام
...ئے ہیں۔ اس پونیہ کاریہ کی آدھار
...نہ بہاتما نارائن سوامی جی
...کے پوتر ہاتھوں سے رکھی جاوے گی۔
...ی کا اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا
...جس بھائی یا بہن نے کمرہ وغیرہ
...بنانا ہو وہ اس اوسر کو ہاتھ
...نے دیں۔ سول لائینز کے ہیئے خاص
...اج بھُت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔
...ایک دیبچ ہال۔ استری سماج
...بنا الگ کمرہ۔ اُپدیشک صاحبان
...کرے۔ اسنان کا باقاعدہ انتظام
...ں اُتارنے کے لیئے الگ کمرے
...بھی استھان نہایت رمنیک۔ بر
...ک، پاس نہر کا شاندار نظارہ
...رف دیانند نگر اور دوسری طرف
...نند نگر۔ ان دونوں کے سنگھم پر
...ا کا استھان ہے۔ شہر کی گرد و غبار
...ستان نہیں ✚

(استری آریہ سماج ہذا)

...ریہ پبلیک سنگٹھن

...ورو کل کا سماجک سبھا تھا جاتی
...کے کاریلیاں کے لیئے سنگٹھن کرنے کا
...ی اور شیوں سے آریہ دیر دل دوارا کیا
...ہ۔ پرنتو یہ کاریہ جس ویگ سے ہونا
...تھا نہیں ہو رہا ہے۔ اس پرستھتی
...دوراندیشتا میں رکھتے ہوئے سارو
...ک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس کاریہ کو
...ے بیرگتی کے ساتھ سمپادن کرنے کا
...ہے ✚

...آریہ سبھا دل کو اس بدلی ہوئی پرستھتی
...جاتی کی ورتمان اکشیکتاؤں کو لکشش
...ک پبلیک شکشا میں ایک وشال
...کے روپ میں بھی ورنت کرنا نانت
...ہے۔ اسی نشچے کو گت ۲۳-۲۲ اگست
...کر حیدرآباد ستیاگرہ کے ڈکٹیٹروں
...ساویدک سبھا کے سدسیوں سے کنور
...ی جی شاردا اجمیر تھا شو دیا لوجی بیرھ
...ک اُپ سمتی بنائی ہے۔ جو آریہ ویر
...کے ورتمان سنگٹھن کو اُتنت کرنے
...وش شکشا انوسار بھی ورتن کرنے
...ہ ریہ سیلکوں کی شکشن پدھتی تیار
...کا سمپادن کریں گی۔ تھا یہ

سماجک سماچار

سمتی اپنی رپورٹ یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء سے
پوروسارو دیشک سبھا کی بیٹھک میں پیش کریگی۔
اتہ سمتی کے سنیوجک کے ناطے میں ان سب
مہانو بھاووں سے جو آریہ ویر سیوک سنگٹھن
کے کام سے سمت رکھتے ہیں نویدن کرونگا
کہ وہ اس سنگٹھن کے بھاوی روپ تتھا کاریہ
کرم آدی کے سمبندھ میں اپنے وچار ۲۰ ستمبر
تک لکھ کر میرے پاس بھیجنے کی کرپا کریں ✚

(نویدک:- شو دیالو)

آریہ کمار سبھا کی ستھاپنا

آج تاریخ ۳- ستمبر دن کے تین بجے
شریمد دیانند آشرم میں پنڈت بھگوان
سوروپ نیائے بھوشن کے کرکملوں سے
آریہ کمار سبھا کی ستھاپنا ہوئی۔ آریہ کمار پرایت
سنکھیا میں اُپستھت ہوئے۔ اور کافی جوش
دکھلایا۔ اور شمبھوناتھ جی سنیوجک چنے گئے ✚

(بنواری لال سیوک ویدک بینترالیہ اجمیر)

آریہ سماج جام پور سماچار

(۱) جنم اشٹمی کا پرب دھوم دھام سے ۷-۹-۳۹
کو منایا گیا۔ سبھا پتی کا آسن پنڈت بالکرشن
جی دیدیا النکار نے گرہن کیا۔ کافی تقریریں ہوئیں
پنڈت سکھ دیو جی واچسپتی کا ویاکھیان
نہایت ہی واقفیت سے پُر تھا۔ حاضرین نے
خوب آنند لیا۔ مہاشہ گنیش دت جی پردھان
سماج کی تقریر بھی قابل غور نقطہ دے گئی ✚
(۲) ۴-۹-۳۹ کو ایک دلچسپ بحث
تھی۔ موضوع تھا "کیا ایشور گناہوں کو معاف
کرتا ہے؟" سبھا پتی کا آسن چودھری لبھو رام
جی نے گرہن کیا۔ دونو طرف سے خوب
تیاریاں تھیں۔ پنڈت سکھ دیو جی واچسپتی
کی تقریر نہایت اعلیٰ رہی ✚ (منتری)

آریہ سماج آریہ نگر

آریہ نگر میں ۲۷-۸-۳۹ سے بوقت
شب ۹ بجے تا ۱۱ بجے روزانہ پنڈت
وشنو دت جی وید بھگوان کی کتھا کرتے ہیں۔
آریہ نگر کے علاوہ دوسرے محلوں کے بھی
استری پرش شامل ہوتے ہیں۔ حاضری
۵-۶ سو کے قریب ہو جاتی ہے۔ یہ سلسلہ
جنم اشٹمی تک رہا ✚

(ٹھکو ناتھ سائے پردھان آریہ سماج آریہ نگر)

میری پتری جانکی دیوی کی اکال مرتیو

میری پتری جانکی دیوی عمر ۱۵ سال کی اکال
مرتیو ۲۵- اگست کو ہو گئی۔ عزیزی ۱۹۳۳ء
میں جب میری دھرم پتنی کا دیہانت ہوا
دس سال کی بالودھ بالکا کے روپ میں رہ گئی تھی۔
لیکن اس نے گھر کا سب بار سنبھال لیا ہوا تھا۔
میرے چھوٹے لڑکے وید پرکاش کو جو اس وقت
صرف چار ماہ کا رہ گیا تھا اس نے ہی پالا۔ پڑھائی
اور گرہ کاریوں میں نپن ہونے کے علاوہ
عزیزی درڑھ آریہ وچاروں کی دیوی آریہ کنیا
تھی ✚

عزیزی کی اکال مرتیو کے بعد میرے گھر کا
انتظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ عزیزہ وید پرکاش
جو ابھی چھ سال کا بھی نہیں اس کی مرتیو کے بعد
بیمار ہو گیا ہے۔ میرے بڑے لڑکے اوم
پرکاش کی صحت بھی خراب ہو چکی ہے۔
میری صحت پہلے ہی کمزور تھی۔ "آریہ ویر"
ضمانت مانگے جانے کے باعث مارچ سے
بند ہے۔ اس وقت سے آزمائشیں ہی
آزمائشیں آ رہی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود
"آریہ ویر" کے اجرا کی کوشش کی جا رہی تھی۔
اور اگر عزیزی کی اکال مرتیو نہ ہوتی۔ تو
اب تک نکل چکا ہوتا یا نکلنے والا ہوتا۔
مگر پرماتما کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا
ہے۔ پربھو اِچھا کے آگے سر جھکانا پڑتا
ہے۔ ابھی تک آپتیوں کا چکر ختم نہیں ہوا۔
نگران کے درمیان پھنسا ہوا ہوں۔ پرماتما
کو مخاطب کر کے یہی کہتا ہوں ؎
"راضی ہوں میں اسی میں جس میں رضا ہے تیری"

دھرم چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور

آریہ سماج پنڈ دادنخاں کا چناؤ

(۱) لالہ سکھرام داس پردھان (۲) بخشی
بودھراج سینئر اُپ پردھان (۳) ڈاکٹر
نانک چند جونیئر اُپ پردھان (۴) تارا
چند منتری (۵) مہتہ یگیہ دت خزانچی
(۶) رام رکھا لائبریرین ✚

(کرم چند منتری آریہ سماج پنڈ دادنخاں)

آریہ سماج لدھیانہ میں پرچار

پنڈت ماہر شرما بھجنو پدیشک ہر
رات کو قدیم آریہ سماج کے شمال مندر

میں اُپدیش و میجک لینٹرن دوارا پرچار
کرتے ہیں ✚

پرنسپل رام لال جی نے ۲۵- اگست
کی رات کو آریہ سماج مندر میں حیدرآباد
سمبندھی ایک پُر از معلومات ویاکھیان دیا۔
۲۷- اگست کے ساپتاہک ستسنگ
میں دھرم اُپدیش دیا۔ مندر حاضرین سے
بھرپور تھا ✚

(نتھو رام نیر - لدھیانہ)

آریہ سماج الہڑ کو دان

پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا لاہور
نے پچیس روپیہ تعمیر مندر آریہ سماج الہڑ
ضلع سیالکوٹ کو دان دئے ہیں۔ آریہ سماج
الہڑ ان کا تہ دل سے دھنیواد کرتا ہے ✚

(منتری آریہ سماج الہڑ)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پانی پت کا وارشک اُتسو تاریخ
۲۹-۳۰- ستمبر اور یکم اکتوبر کو ہونا نشچت
ہوا ہے۔ نگر کیرتن ۲۹ ستمبر کو نکلے گا ✚

(دلیپ سنگھ منتری)

گوروکل اندرپرستھ (دہلی)

۷- ستمبر کو ۹½ بجے پراتہ سب سے
سملت برہد ہون یگیہ کیا۔ اس کے بعد شریمد
بھگود گیتا کے اٹھارہ ادھیائوں کا پاٹھ کیا گیا۔
پنڈت آتما رام جی ودیا النکار نریکشک
گوروکل کی زیر صدارت "کرشن جنم واسر"
سبھا منائی گئی۔ اس میں سب کلواسی
برہمچاری تتھا کرمچاری حاضر تھے۔ برہمچاریوں
اور ادھیاپک ورگ مہانو بھاووں نے بھگوان
کرشن کے پوتر جیون پر شکشا پرد روشنی
ڈالی۔ پنڈت ہری شرن نے بھگوان کرشن
کے ناموں پر ودوتا پورن بھاشن دیا۔ پنڈت
گوپال جی آچاریہ نے گیتا میں بھگوان کرشن
کے سدھانت بڑے عالمانہ طریقہ پر ظاہر کئے۔
لالہ ہردیالو جی بی۔ اے نریکشک گوروکل
نے بھگوان کرشن اور مہابھارت کو بڑی
خوبی سے بیان کیا۔ آخر میں سبھا پتی جی نے
بھگوان کرشن کی شکشاؤں کو بڑے سندر
تتھا پربھاؤ شالی طریقہ سے بیان کیا۔ ان
سب کا برہمچاریوں پر اُتم پربھاؤ پڑا۔
دوپہر کو سب کا سملت سہبھوج ہوا۔
شام کو برہمچاریوں کی دلچسپی کھیلیں اور
دیا یام سمبندھی کئی عمدہ عمدہ کرتب دکھلائے
گئے ✚

(مکھیہ ادھشٹھاتا)

Haridwar. Digitized by eGangotri

دھنیہ واد

(۱) حیدرآباد ستیہ آگرہ میں سات ماہ تک کرتویہ کا پالن کرنے کے پشچات میں ۲۲ اگست ۱۹۳۹ء کو سرینگر واپس پہنچ گیا۔ ایسے اوسر جیون میں کم ملتے ہیں۔ اس لئے میں پرماتما کا دھنیہ واد کرتا ہوا مہاتما نارائن سوامی جی اور سوامی سوتنترا نند جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ میں بھی اس یگیہ میں حصہ لے سکا۔ جو لابھ مجھے ہوا ہے اس کی میں قیمت نہیں لگا سکتا۔ آریہ جنتا نے جو اُتساہ و تیاگ دکھایا ہے۔ اس کے لئے میں آریہ جنتا کو ودھائی دیتا ہوں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ یہ اُتساہ و تیاگ و سنگٹھن و ڈسپلن آریہ جنتا میں آگے بھی بنا رہے۔ تاکہ ہم اسی طرح حیدرآباد ہی نہیں بھارت ورش کے سب بھائیوں کی آتم پیاس کو بجھا سکیں۔

(۲) ۳ ستمبر کو یہاں حیدرآباد ستیاگرہ ودھائی دوس منایا گیا۔ صبح کو آریہ سماج صفوری باغ مندر میں گورو کل سماج و کالج سماج نے اکٹھا اُتسو منایا۔ جس کے پردھان شری سوامی شانتا نند جی تھے۔ یگیہ ہونے کے پشچات شری سوامی شانتا نند جی نے اوم کا جھنڈا لہرایا جس میں گورو کل کوروکشیتر اور گورو کل گوجرانوالہ کے برہم چاریوں نے دستبش بھاگ لیا۔ آریہ استری پرشوں کی تعداد کافی تھی۔ اس کے پشچات گورو کل کے برہم چاریوں کے و پنڈت بالکرشن جی کے بھجن ہوئے۔ پنڈت ہردیالو جی آریہ اُپدیشک پنڈت کیشو دیو جی گھابی مدراس والے تھا میرا بھاشن ہوا۔ آریہ سارودیشک سبھا کے پردھان کا آدیش سنایا گیا۔ اور کاروائی سماپت ہوئی۔

شام کو سری نگر کی پانچوں سماجوں کی طرف سے شیتل ناتھ مندر میں ایک عام ودھائی دوس منایا گیا۔ جس کے پردھان شری سادھو نرنجن ناتھ جی تھے۔ جو کہ آج کل یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔

یہ اُتسو تین بجے سے ساڑھے چھ بجے تک رہا۔ یہاں بھی یگیہ ہونے کے بعد اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ استری پرش کافی تعداد میں تھے۔ شری بابو راجہ صاحب ساڑھے چار بجے تشریف لائے۔ اور ساڑھے چھ بجے تک سب کاروائی اپنی زیر صدارت کی۔ آریہ سارودیشک سبھا کے ریزولیوشن بھی سنائے گئے۔ اور سویکار ہو گئے۔ اس اُتسو میں پنڈت سوم دت جی آچاریہ گورو کل کوروکشیتر سوامی شانتا نند جی مہاراج۔ پنڈت ہردیالو جی آریہ اُپدیشک۔ پنڈت پرتھوی ناتھ جی بی۔ اے اُپ پردھان آریہ سماج وشنا وارڈی۔ اور میرا بھی کچھ بھاشن ہوا۔

آخیر میں راجہ صاحب نے آریہ سماج کو ودھائی دیتے ہوئے کہا۔ کہ ”میں اس ستیاگرہ کے کاریہ میں شروع سے حصہ لیتا رہا ہوں۔ آریہ سماج کی مانگیں راستی پر تھیں سلاطین کا ماننا ریاست حیدرآباد کے لئے مفید تھا۔ آریہ سماج و ہندو جنتا نے جو اس وقت سنگٹھن کا نمونہ دکھایا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ ہمیشہ کے لئے قائم رہے۔ میں تمام ہندو سماج کو کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج آپ کا رکھشک ہے۔ آریہ سماج آپ کا گڑھ ہے۔ اس کی تعلیم سب کے کلیان کے لئے ہے۔ اس لئے میں جہاں بھی جاتا ہوں وہاں پوچھتا ہوں کہ یہاں آریہ سماج ہے یا نہیں؟ سری نگر میں آریہ سماج کا کام و شکتی دیکھ کر میں بہت خوش ہوا ہوں۔ آخیر میں شانتی پاٹھ ہو جانے کے پشچات راجہ صاحب نے سب جلسہ کو پھر فرمایا۔ کہ اگر یہ شانتی پاٹھ ہر ہٹلر تک پہنچایا جاتا۔ تو موجودہ جنگ یوروپ نہ ہوتی۔ یہ آریہ سماج کی تعلیم ہی ہے۔ جو سنسار میں شانتی لا دے گی۔

(دچھ جیت لال بان پرستھی)

شاندار کامیابی کی خوشی میں جلسہ

(۱) ۱۰۔ اگست ۱۹۳۹ء کو آریہ سماج کلاچی کے روزانہ ست سنگ میں سندھ باد پرارتھنا کے بعد حیدرآباد ستیاگرہ کی وجے کا سماچار پڑھ کر سنایا گیا۔ سب ڈکٹیٹروں و تمام ستیاگرہیوں کو ایسی شاندار وجے پر ہاردک ودھائی دی گئی۔ اور اس خوشی میں کھجوروں کا پرشاد تقسیم کیا گیا۔

۱۲۔ اگست ۱۹۳۹ء کو استری سماج کی دیویوں نے پاٹھ شالہ میں جلسہ کیا۔ حیدرآباد ستیاگرہ کی سپھلتا کے حالات سنائے۔ اور کھجور کا پرشاد تقسیم کیا گیا۔

(۲) آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کی تعمیر — آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کی جدید تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ٹھیکہ شری بابو لالہ بدھ لال صاحب نیتیجہ ٹھیکیدار ٹانک کو جو آریہ سماج ٹانک کے پردھان اور سماج و پاٹھ شالہ کے ہتیشی و ہمدرد ہیں کو دیا گیا ہے۔ چار کمرہ جات و ایک برآمدہ بنایا جاویگا تقریباً چار ہزار روپیہ کا کام ہے۔ ۱۵۔ نومبر تک کام مکمل کرنے کا وعدہ ہے۔

(۳) ست سنگ — آریہ سماج کلاچی کا روزانہ ست سنگ بڑی رونق سے ہوتا ہے۔ سندھیا پرارتھنا و اُپدیش ہوتے ہیں۔

(درباری لال تیلجہ سہائک منتری)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) وید سپتاہ — اس سماج کی طرف سے رکھشا بندھن سے کر کرشن جنم دوس تک سماج مندر میں جہاشہ کندن لال جی مجر دیہ کے چالیسوں ادھیائے سے کتھا کرتے رہے۔ کرشن جنم دوس پر بھجنی و نظموں کے بعد مہاشہ کندن لال جی کا لیکچر ہوا۔ حاضری بڑی کافی تھی۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج چونیاں)

مانفرو ویشیہ مہا سبھا کا دواتش ادھیویشن

تاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ فیروز آباد ضلع آگرہ میں منایا جاوے گا۔ اس اوسر پر مہیلا سمیلن۔ شکشا پرچارشنی۔ سویم سیوک منڈلی۔ سوجاتیہ سنسٹھا منتری منڈل کانفرنس۔ وہاں ہام سمیلن و وسالٹ کوی سمیلن آدی انیک اُپیوگی منورنجک اور لابھ دائیک کاریہ ہوں گے۔ سمست جاتیہ بندھو مانفرو ویشیوں سے سا گرہ پرارتھنا ہے۔ کہ اس اوسر کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ پرنیت ادھک سے ادھک سنکھیا میں پدھار کر ادھیویشن کو سپھل بنانے میں سہائک ہوں۔

ادھیویشن کی تیاریاں بڑے زوروں سے ہو رہی ہیں۔ نگر اور دوار اپنی شان کے نرالے اور بجلی کی روشنی سے اولک واد کھیت چھٹا پردرشت کرتے ہوں گے۔ جنتا کی سودھا کے لئے لاؤڈ سپیکروں و دھونی ورد ھک یلنتر کا بھی پربندھ ہو رہا ہے۔ باہر سے پہنچنے والے بھائیوں کے لئے سودھا جنک ستھان جھولداری اور خیموں آدی کا اُتم پربندھ ہو رہا ہے۔

کوی سمیلن کے پردھان شری بابو رام گوپال جی گپتا دہلی چنے گئے ہیں۔

(ستیام سندر لال گپتا اجمیرہ سلیو یک پرکاشن و بھاگ۔ مانفرو ویشیہ مہا سبھا آگرہ)

پنڈت سنگرامبا جی کا دیہانت

شوک میں سبھا بند

(اُدگیر ۴۔ ستمبر) شولاپور کی ۳۔ ستمبر کی ودھائی دوس کی سبھا میں ایک تار پراپت ہوا۔ جس میں یہ شوک سماچار لکھا تھا۔ کہ اُدگیر کے پنڈت سنگرامبا جی وکیل کا دیہانت ۳۔ ستمبر کو ہوا۔ شوک میں ۳۔ ستمبر کو آریہ سماج اُدگیر کے ودھائی دوس کے سمبندھ میں لشچت کیا گیا۔ کہ پروگرام ستھگت کیا جائے۔

سنگرامبا جی لنگائیت سماج کے ایک اُتساہی کاریہ کرتا تھے۔ ان کی مرتیو سے اس سماج کی بھاری ہانی ہوئی ہے۔ وشیشتا آپ نظام سٹیٹ کے لنگائیتوں کے ایک مکھیہ نیتا ندھی تھے۔

تار پہنچتے ہی ساری سبھا میں شوک چھا گیا۔ اور شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

”وجے کے بعد دگ وجے“

بقیہ صفحہ ۸

ستیاگرہ ہی وجہ مکمل ہو کر سا... ہیں لیکچر مالاؤں سے لدے ہوئے دیس کے... جے گھوشوں سے اپنے اپنے مقامات... کہ اپنے کاریہ میں لگ گئے ہیں۔ ”دگ ...“ سے لاپرواہ سے ہونے لگے ہیں۔ یہ ایک... اچھی نہیں۔ ابھی تو مہاتما نارائن سوامی... کھنڈا لوسار جنگل کاٹا گیا ہے۔ سندر نگر... کے لئے پرنتو تھا آپ جناب توابھی شر... ہوں گی۔ ان سب کے لئے ”دگ وجے“... اوشیک سادھن ہے۔ ”دگ وجے“ کے... میں جتنا لکھا جائے تھوڑا ہے۔

یہ نظام ہندی ندھی سبھا کا ایک انیا... تھا پربھاونشالی پرچارک ہے۔ کہ جس کا... کا لوگوں نے ستیاگرہ کال میں ہی انوبھو کر... اس لئے ہم آریہ ہندو جنتا آریہ سماجوں... سنستھاؤں۔ ودیالیوں۔ گوروکلوں۔ سکولوں... انورودھ کرتے ہیں۔ کہ جس کو ویروں نے... وکت کے ایک ایک ہندو سے پہنچ کر ایسی... پر پہنچایا ہے۔ اس سے اب ایسی اپیکشا... کیوں کی جا رہی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ... بھر کی کوئی آریہ سماج تھا اس کی کوئی... ایسی نہ ہو جہاں یہ پتر نہ پہنچے۔ نہ کیول... سماجیں اپنے لئے ہی اس کو جاری کرائے... آدیش دیں۔ بلکہ ادھک سے ادھک اس... پرچے منگوا کر دوسروں کو یہاں کے سماچار... سے سوچیت کرانے کا پربندھ کریں۔

ہم پنجاب و یو۔ پی کی سب سماجوں... دستبش انورودھ کرتے ہیں۔ کہ ستیاگرہ کال... اُتساہ کے ساتھ اس کے سمبندھ میں بھی... اُتساہ کا دگ درشن کرائیں۔

ہمارا وچار تھا۔ کہ ہم سماجوں کو پتر... لکھیں۔ پرنتو پرتھک پرتھک لکھنے کی اپیکشا... ہم نے سماچار پتر دوارا سے لکھنا اُچت... اس روپ میں لکھا۔

پرچار تھا اپنے وچاروں کو سنگٹھت... تھا دور تک پہنچانے کے لئے پلیٹ فارم... (Press-power) پریس... ساتھ ساتھ... شکتی کتنی اوشیک تھا۔ یہ والی ہے اس... میں کبھی پرکاش ڈالیں گے۔ آج ہم... کرتے ہوئے پرسن آشا ہی نہیں بلکہ... ہیں۔ کہ اس کرتویہ کو پڑھتے ہی... سماج وسنستھا ہمارے اُتساہ کو بڑھانے... اتی سنگھرہی دگ وجے کے لئے پر... کرے گی۔ دھیان رہے کہ سبھا کے... پریہ تھا شاندار بنانے کی آیوجنا...

اپنے دلیش کی بات

(گذشتہ سے آگے)

پراچین بھارت میں پارچہ بافی

ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں پارچہ بافی کس قدر وسیع اور کتنی ہمہ گیر تھی۔ اور اس کے ذریعہ کتنے لاکھ خاندان روزی کماتے تھے۔ اور آرام و آسائش سے اپنی زندگی گذارتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ہندوستان میں ہر قسم کا کپڑا اتنی کافی مقدار میں تیار ہوا کرتا تھا۔ جو یہاں کی ضرورت کو پورا کر کے بکثرت غیر ملکوں میں بھیجا جاتا تھا۔ اور کپڑے کی عمدگی خوبصورتی اور پائیداری دوسرے ملک والوں کو مجبور کرتی تھی۔ کہ وہ ہندوستان کا کپڑا خریدیں۔ اور استعمال کریں۔

ایچ ایچ ولسن نے تاریخ ہند میں لکھا ہے۔ کہ:۔ "سنہ ۱۸۱۳ء میں ایک شہادت کے دوران میں بیان کیا گیا۔ کہ ہندوستان کے بنے ہوئے سوتی اور ریشمی کپڑے اس وقت تک برطانیہ کے بازاروں میں ولایتی کپڑے سے ارزاں بکتے ہیں۔ اور ہندوستانی مال کی قیمت ولایتی مال کے مقابلہ میں پچاس سے لے کر ساٹھ فیصدی تک کم ہوتی تھی۔ مگر اس پر بھی ہندوستانی کپڑے کی تجارت میں فائدہ رہتا تھا"۔

کپتان الگزنڈر نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے۔ کہ ــــ ہندوستان میں بعض شہروں کے کارخانوں میں پچاس پچاس ہزار پارچہ باف کام کرتے ہیں۔ اور جو سامان تیار ہوتا ہے۔ اس کا بڑا حصہ دوسرے ملکوں کو بلکہ خاص یورپ کو جاتا ہے۔

ہندوستانی مال کی برآمد و نکاس کا ذکر کرتے ہوئے جے۔ سی۔ کمار نے "مالیات عامہ" میں لکھا ہے۔ کہ ــــ "ہندوستان کے مغربی ساحل کالی کٹ اور مشرقی ساحل مسولی پٹم میں روئی کی پیداوار سے خوبصورت ململ تیار ہوتی تھی۔ اٹھارھویں صدی میں ململ کی بہت بڑی مانگ انگلستان میں اس قدر ہو گئی تھی۔ کہ انگلستان کی صنعت پارچہ بافی کو تباہی سے بچانے کے لئے بھاری محصولات قائم کر دئے گئے۔

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر بلرام ایم۔ ڈی۔ جرمنی میں عرصہ تین سال سے گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ میں اس سے بہت سنتشٹ ہوں۔ اپنے پریوار میں بھی استعمال کرتا ہوں۔ بینائی کمزوری اور پھلی میں نہایت اکسیر ہے۔

ڈاکٹر ارجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے درجنوں شیشی "بھیم سینی سرمہ" اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ آنکھ کے تمام مریضوں پر انتہا کا آرام دہ ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ پھلی۔ کھجلی اور کم نظر تو بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۸/ ڈاک خرچ آٹھ آنے

سوا روپیہ (۱۸)

ہمارے ایجنٹ

لاہور:۔ (۱) بیلی رام اینڈ سنز انگریزی دوافروش (۲) رام میڈیکل سٹورز نسبت روڈ

امرتسر:۔ شری رام گنگا رام انگریزی دوافروش

پتہ:۔ گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۴

کارآمد باتیں

ــــ ہینگ پانی میں گھول کر پی لینے سے افیون کا نشہ اُتر جاتا ہے۔

ــــ جب بھڑ کاٹے۔ تو ٹھنڈا پانی پی لینے سے درد رفع ہو جاتا ہے۔

ــــ چاندی کی پیالیوں کے اندر دھبے لگ گئے ہوں۔ تو رات کو تھوڑا سا سوڈا ڈال کر انہیں جوش دے دیجئے۔ اور صبح اُٹھ کر اچھی طرح دھو ڈالیئے۔

ــــ شیشہ کی بوتلوں کو صاف کرنا ہو۔ تو سرکہ اور نمک ہم وزن ملا کر اس میں ڈال دیجئے۔ اور خوب زور سے ہلایئے اور پھر گرم پانی سے دھو ڈالیئے۔

ــــ نوٹ بہت دیر تک پڑے رہنے سے دھندلے ہو جاتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا کپڑا لے کر اسے میتھیلیٹڈ سپرٹ سے بھگو لیجئے۔ اور نوٹوں پر پھیر دیجئے۔ اس طرح نوٹ روشن ہو جائے گی۔

ایلومونیم کے برتنوں کو صابن ملے ہوئے گرم پانی سے دھونا چاہیئے۔ جب برتن اچھی طرح خشک ہو جائیں۔ تو بورکس کے سفوف میں تھوڑا سا پانی اور امونیا کے چند قطرے ملا کر اس پر پھیر دینے چاہئیں۔ ان کی چمک دوچند ہو جائے گی۔

ــــ اگر رنگدار کپڑے پر پینے وقت دھبے پڑ جائیں۔ تو انہیں میتھیلیٹڈ سپرٹ اور امونیا کے مرکب سے دور کیا جا سکتا ہے۔

ــــ اگر یہ دیکھنا ہو کہ شہد اصلی ہے یا نقلی۔ تو اس کو ایک چراغ میں ڈال کر اس میں بتی جلا دیں۔ اگر یہ جل جائے۔ تو سمجھ لو اصلی ہے ورنہ نقلی۔

ــــ لیموں کے رس میں کھانڈ ملا کر سر میں لگانے سے بالوں کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

ــــ چوپایوں کے جو کیڑے پڑ جاتے ہیں ان کے لئے ہلدی بہت باریک پیس کر زخموں میں بھرنے سے وہ مر جاتے ہیں اور زخم بھی بھر آتے ہیں۔

ــــ پھٹکری گرم پانی میں گھول کر چارپائی میں ڈالنے سے کھٹمل اس میں ہرگز نہ لگیں گے۔

ــــ میٹھا تیل چراغ میں جلنے سے جو باقی رہے۔ اس کو کھنکھجورے کی کاٹی ہوئی جگہ پر

چتر وشو

عجیب لیمپ

...میں ایک لیمپ تیار کیا گیا ہے۔ ...الٹرا ... شعاعیں نکلتی ہیں۔ ان ...کو جب کسی جاندار جیسے کتا۔ بلی۔ ...وغیرہ کے جسم پر ڈالا جاتا ہے۔ تو ...کو تکلیف دینے والے ہر طرح کے ...ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے ...جانوروں کی تکلیف آسانی سے دور ہو ...ہے۔

...آلو کا عجیب استعمال

...کے ایک ماہر علم کیمیائی نے آلو کے ...ایک نیا استعمال نکالا ہے۔ آلو کے ...مشین کے ذریعہ دبا کر بڑے بڑے ...کی شکل میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اندر ...کے اوپر دوسرے کو رکھ کر سکھا لیا جاتا ...رکھنے پر یہ چھلکے معمولی کارک کی طرح ...ہونے لگتے ہیں۔ اور بوتلوں کے ڈاٹ ...لگانے میں ان کا بھی استعمال کیا جا سکتا ...

گیہوں کا نعم البدل

...دیال باغ میں رہنے والوں کو معلوم ہے۔ ...کے ڈیری فارم میں ایک گھاس ایسی ...جو بار بار کاٹے جانے پر پھر اپنے آپ ...پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے مویشیوں کے ...کا انتظام کرنے میں بڑی سہولیت رہتی ...

ٹھیک اسی طرح کی ایک گھاس روس ...میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ اتنے زور سے ...بڑھتی ہے۔ کہ اس سے گیہوں کی فصل کو ...نقصان ہوتا ہے۔ بادونسٹ نامی ایک ...سائنسدان نے گیہوں کی قلمیں کاٹ کر اس گھاس ...کے پودوں پر باندھیں۔ تھوڑے ہی دنوں ...میں گھاس کے ان پودوں میں گیہوں کے ...دانے نکل آئے۔ اسی طرح کا نیا گیہوں ...پیدا ہونے لگا ہے۔ اس کی روٹی بالکل ...گیہوں کی طرح ہی لذیذ ہوتی ہے۔ مزے ...کی بات یہ ہے۔ کہ ایک بار لگ جانے پر اس ...گھاس کو دوبارہ بونے اور جوتنے وغیرہ ...کی ضرورت نہیں پڑتی۔

Digitized by eGangotri

سواستھ رکھشا

نیم اور اس کے گُن

نیم ایک سادھارن ورکھش ہے۔ جو بھارت بھر میں سرورتا ادھکتا کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ نیم کا پیڑ بہت بڑا اور چھایادار ہوتا ہے۔ اور جیٹھ اساڑھ میں خوب پھلتا ہے۔ اس کے پھل کو "نیمولی" کہتے ہیں۔ جو کھرنی پھل کے سدرش ہوتی ہے۔ نیم کی پتیاں نوکیلی کنگھی دار ہوتی ہیں۔ اس درکھش کے تمام انگ اسنگات چھال۔ پتیاں پھول پھل جڑ گوند اور رس جسے نیم کی تاڑی کہتے ہیں اوشدھیوں کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ نیم کڑوے پن کے لئے پرسدھ ہے۔ اور اسی گن کے کارن یہ رکت دوش اور چرم روگ کو دور کرنے کی سرودتم اوشدھی سمجھی جاتی ہے۔ کشٹ اور چرم روگ کے لئے نیم اتنی پرسدھ ہے۔ کہ دور دور سے لوگ اس کی تاڑی اکٹھی کرنے آتے ہیں۔ تاڑی تمام نیم کے ورکھشوں سے نہیں نکلتی۔ لوگ نیم کے ورکھش کو اپنے گھروں میں بھی لگاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس سے سپرش کر کے جو ہوا چلتی ہے۔ وہ سواستھ کے لئے بہت لابھدایک ہوتی ہے۔ اس کے اتیرکت ملیریا۔ چیچک آدی چھوت سے لگنے والے روگ بھی اس کے کارن نہیں پھیلنے پاتے۔ نیم کی پرشنسا نہ کیول ہندو چکتسا پدھتی میں ہی کی گئی ہے۔ اپتو ادھونک یوروپین اور بھارتیہ چکتسک بھی اس کا پادیتا کو سویکار کرتے ہیں۔ وہ انیک پریکشنوں کے بعد اس نشکرش پر پہنچے ہیں۔ کہ نیم میں کرمی ناشک اور ملیریا نتھا چھوت ناشک گن ہوتے ہیں۔ اس کی چھال تاپ مارک ہوتی ہے۔ اور پتوں کے رس میں کرمی ناشک گن ہوتے ہیں۔ پھلوں کا تیل چرم روگ کے لئے بڑا اُتم ہوتا ہے۔ تاڑی بہت لشٹی کارک ہوتی ہے۔ اور کشٹ تھا چرم روگ میں کام آتی ہے۔ آیوروید شاستر میں نیم کے گن اس پرکار بتائے جاتے ہیں:۔

निम्ब वृक्षस्य पंचाग रक्त
शोध - हर मतम् ।
पतं कषाहं दाहं कुष्ठम
चैत विनाशयेत ॥

ارتھات:۔ "چھال۔ پھل۔ پھول۔ پتیاں اور پھل کشٹ۔ کھاج۔ پیٹ وکار۔ پھوڑا جلن دور کرتے ہیں۔ اور رکت سمبندھی تمام دوش ہر لیتے ہیں"۔

چھال کو استعمال کرنے کا سب سے اچھا طریقہ اس کا چورن یا کاڑھا بنا کر پریوگ کرنا ہے۔ چورن کی ماترا تولے کے آٹھویں بھاگ سے لے کر چوتھے بھاگ تک ہے۔ کاڑھا بنانے کیلئے دو تولے چھال کو ۳۲ تولے پانی میں تب تک اوٹانا چاہیئے۔ جب تک پانی جل کر چوتھائی نہ رہ جاوے۔ بخار کے سمے پیاس انقوا سے روکنے کے لئے یہ کاڑھا دیا جا سکتا ہے۔ ایک تولہ پرانے گڑ کے ساتھ کاڑھا بنا کر عورتوں کو دینے سے ماسک ستراو ٹھیک رہتا ہے۔ جن استریوں کا ماسک ستراو کم ہوتا ہے۔ وہ اس کا پریوگ کر سکتی ہیں۔ نیم کی چھال۔ گرنج۔ چرائیتا۔ کٹکی۔ دھن پاپڑ۔ ناگر موتھا۔ اور دارو ہلدی کا کاڑھا پیوے تو فصلی بخار اُتر جاتا ہے۔

گھاؤ پر نیم کی پتیوں کی پلٹس بنا کر دینے سے گھاؤ سڑتا نہیں اور جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ کھگندر روگ میں نیم کی پتیاں پھل تل اور شہد اور گائے کے گھی کا مرہم بہت لابھدایک ہوتا ہے۔ جب تلی خراب ہو گئی ہو۔ اور ٹٹی کی شکایت ہو تو نیم کی پتیوں کا کاڑھا دیا جا سکتا ہے۔

اسی کرم ناشک گن کے کارن چیچک کے روگیوں کو نیم کی ٹہنیوں سے پنکھا جھلاتے ہیں۔ اور ان کے بستر پر نیم کی پتیاں رکھی جاتی ہیں۔ چیچک کے گھاؤ ہو جانے پر نیم کی پتیوں کا مرہم بہت لابھ پہنچاتا ہے۔

ڈاکٹر بلڈی اینڈی نے کہا ہے۔ کہ:۔ "نیم کی تازی کومل پتیاں اور مدھو کا چورن تنہا تھوڑا پانی ملا کر ۵ گرین کی گولیاں بنائی جاویں۔ اور چیچک کے روگیوں کو دن میں تین بار دی جائیں۔ تو بہت لابھ پہنچاتی ہیں"۔

آیوروید میں چیچک کے لئے جو اوشدھیاں بنائی گئی ہیں۔ ان کا ادھکانش تو نیم میں پایا جاتا ہے۔ نیم کے بیج اور بہیڑے کا چورن بنا کر جل کے ساتھ لینے سے چیچک کا روگ نہیں ہوتا۔ نیم کے بیجوں سے نکالا ہوا تیل کرم ناشک ہوتا ہے۔ اور کشٹ ۔۔۔ تھا اور چرم روگ کو نشٹ کرنے میں بڑا فائدے مند ہوتا ہے۔

نیم کی داتن بڑی نیمت روپ سے کچھ سمیہ تک کی جائے۔ تو اس سے تمام دانت اور مسوڑھوں کے روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اس پرکار ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نیم کے ورکھش میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس کا اوشدھی روپ میں پریوگ نہ ہوتا ہو۔ جن لوگوں کو رکت شدھی کے لئے کسی پرکار کی آوشیکتا ہو۔ وہ چار آنہ بھر گرچ۔ ہاکس۔ چھال۔ پرول کی پتیاں موتھا۔ جھٹ بن۔ چھال کٹھ۔ اندر جو کول۔ نیم کی پتیاں۔ ہلدی اور دارو ہلدی پتیاں کو آدھا سیر پانی میں ڈال کر تب تک اوٹائیں جب تک آدھا پانی نہ رہ جائے۔ پھر اسے صاف کپڑے سے چھان کر صبح و شام پئیں۔ کچھ سمیہ تک اس کا سیون کرنے سے واقعت پربھاؤ پڑتا ہے۔ اس کے اتیرکت:۔

(۱) نیم کڑوا شیتل۔ ہلکا۔ کف۔ وائو۔ پت دانت۔ گرمی۔ کشٹ۔ رکت وکار اور پریمیہ کو نشٹ کرتا ہے۔ اور سرد پرکار کے چرم روگوں کی ایک رام بان اوشدھ ہے۔ اس کے لگانے سے کھاج۔ کھجلی سمول نشٹ ہو جاتی ہے۔

(۲) نیم کا رس — جس سمیہ نیموں سے (تاڑی) ٹپکتا ہے۔ اُسے صاف کر کے ایک بوتل میں بھر لو۔ اور آوشیکتا انوسار کام میں لاؤ۔ یہ رکت شدھی کی ایک سرودتم دوا ہے۔

(۳) پتیاں — نیم کی کومل کومل پتیوں کو پیس کر پھوڑوں پر لگانے سے پھوڑا پکا اور کشٹ پر لگانے سے کشٹ روگ جڑ سے ناش ہوتے ہیں۔ سمرن رہے کہ اس کا انتی نیتروں میں پرویشٹ نہ ہونے پاوے۔

(۴) نمولی اور پھول — اس کی نمولیوں کو شیتل جل کے ساتھ لگنے سے پرمیہ۔ کشٹ اور بواسیر آدی روگ نشٹ ہوتے ہیں۔ پھولوں سے پیٹ کف روگ دور ہوتے ہیں۔

(۵) نیم کے پانی سے سنان کرنا — ایک ٹین کے برتن میں پانی گرم کرو۔ اور اس میں نیم کی پتیاں ڈال دو۔ جب پانی خوب گرم ہو جائے تب اُسے کسی اَنیہ برتن میں چھان لو۔ پھر کچھ ٹھنڈا ہونے پر سنان کرو۔ ایسا کرنے سے کھاج کبھی پاس تک نہیں پھٹکنے پاوے گی۔

(۶) نیم کی داتن — نیم کی چھوٹی چھوٹی ڈالیوں کو توڑ کر چاقو سے صاف کرو۔ اور انہیں چھوٹے چھوٹے داتن کے سدرش بناؤ۔ اس کو پرتی دن پرات کال سورج آدی سے نورت ہو کر کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں سے خون آدی کا نکلنا۔ مسوڑھوں کا پھولنا اور منہ سے دُرگندھ آدی کا آنا بند ہو جاتے ہیں۔

(۷) نمولیوں سے بواسیری دوا — نیم کی نمولی ...

گوروکل کانگڑی کا

برہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے۔ اور چت کو پرسن رکھتا ہے۔

قیمت آٹھ آنے (۸) فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ دانتوں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے تین شیشی ۱؎

پتہ۔ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

ایجنٹ افریقہ:۔ چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ۔ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

Regd. No: L. 435. Telegrams: "Prakash" Phone No: 2367.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر: مہاشہ کرشن جی ... بی اے

چندہ
سالانہ للعہ ششماہی عہ سہ ماہی عہ
ودیش چھ روپیہ ہر بہار پانچ روپیہ

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۸ اسوج سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۸

نغمۂ بیداری

ہندو جاگے دُنیا جاگے

جیون مئے آشا گاتی ہے || ہر تار سے یہ سُر آتی ہے
وِدّیا ۔ نیتی ۔ بل ۔ پربھی ہیں || دُنیا پیچھے ہندو آگے

ہندو جاگے دُنیا جاگے

ہندو کی شکتی شکتی ہے ۔ ہندو کی بھگتی بھگتی ہے —— کیا ہو گا دھن سمپّن بنکے ۔ بکھرے ہیں مالا کے منکے
ہندو کا پریم ہے وشو پریم ۔ ہندو اب آلس کو تیاگے —— یہ مالا پھر سے جُڑ جائے ۔ گُتھ جائیں پھر سندر تاگے
ہندو جاگے دُنیا جاگے —— ہندو جاگے دُنیا جاگے

پرکاش ہو شکتی پریتی کا || اندھکار ہٹے دُر نیتی کا
چھل ۔ کھوٹ ۔ کپٹ ۔ سنکٹ چنتا || اس بھارت سے بھاگے بھاگے

ہندو جاگے دُنیا جاگے

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ گیارھواں کھنڈ

اس برکھش کی جب ایک شاکھا کو جیو چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ سوکھ جاتی ہے۔ دوسری کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ سوکھ جاتی ہے۔ تیسری کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ سوکھ جاتی ہے۔ اور جب جیو سارے درکھش کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ سارا درکھش سوکھ جاتا ہے۔ پیارے نشچے! ایسے ہی منش شریر کو جان۔ نشچے سے یہ شریر آتما رہت ہی مرتا ہے۔ آتما نہیں مرتا۔ امر بھاؤ آتما میں نہیں ہے۔ وہ سدا امر رہتا ہے۔ وہ جو یہ اوناشی آتما ہے۔ پرم سوکھشم ہے یا آتم بھاؤ ہے۔ یہ سرو وہ شنبہ ہے پرم شنبہ ہے سے شویت کیتو! وہ امر اوناشی آتما تو ہے۔

اس نے کہا۔ "اور بھی مجھ کو بھگوان اُپدیش دیں"۔

اروُنی نے کہا۔ "پیارے نتھا! سنو!"

بارھواں کھنڈ

"تو یہاں سمیپ سے گولر کا پھل لے آ"۔

پتر نے لا کر کہا۔ "بھگون! یہ پھل ہے"۔

اُس نے کہا۔ "اسے توڑ دے"۔

پتر نے پھل کو توڑ کر کہا۔ "بھگون! بھید ہو گیا"۔

اس نے کہا۔ "اس میں تو کیا دیکھتا ہے"؟

پتر نے اُتر دیا۔ "سوکھشم سے یہ دانے"۔

اُس نے کہا۔ "پیارے ان میں سے ایک دانے کو توڑ دے"۔

پتر نے توڑ کر کہا۔ "بھگون! بھید ہو گیا"۔

اس نے پھر کہا۔ "اس دانے میں تو کیا دیکھتا ہے"؟

پتر نے کہا۔ "بھگون! کچھ بھی نہیں دیکھتا ہوں"۔

تب اروُنی نے اس سے کہا۔ "پیارے جس ہی اتینت سوکھشم کارن کو تو نہیں دیکھتا ہے۔ پیارے اسی سوکھشم کارن کا ہی یہ ایسا مہان نیگرودھ درکھش کھڑا ہے۔ بیج میں ہی برکھش بننے کی یوگیتا رہتی ہے۔ پیارے اس بات پر شردھا کر"۔

وہ جو دیہہ میں یہ آتما ہے پرم سوکھشم ہے۔ یہ آتم بھاؤ ہے۔ یہ سرو وہ شنبہ ہے سے شویت کیتو! اس دیہہ میں آتما کس پرکار رہتا ہے۔ یہ نرنک سے اگمیہ بات ہے۔ اس پر شردھا کرو۔

رگ وید ۔ اوم ۔ یجروید

وید امرت

سام وید ۔ اتھروید

رگ وید اردو بھاشیہ

ओ३म् प्र वो भ्रियन्त इन्दवो-
मत्सरा मादयिष्णवः द्रप्सा म-
ध्वश्चमूषदः ।

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۵)

(اوم) پرووہ بھریت اندروہ متسرا مادیشنوہ
درپسا مدو شچ موشدہ ॥ (۵)

شبدارتھ ہے منشیو! جیسے میں نے دھارن کئے ہوئے پورو منتر میں اندر آدی پدارتھ کہے ہیں۔ انہی سے (ندوہ) مدوگن والے (متسرا) جس سے اُتم آنند کو پراپت ہوتے ہیں۔ (مادیشنوہ) آنند کے نمت (درپسا) جن سے بل اور اتساہ ہیں۔ ایک کے لوگ اچھی پرکار آنند کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور (چموشدہ) جن سے شترؤں کی سینا سے تھر ہوتے ہیں۔ ان (اندروہ) رس والے سوم آدی اوشدھیوں کے سموہ کے سموہوں کو (وہ) تم لوگوں کے لئے (بھریتے) اچھی پرکار دھارن کر رکھے ہیں۔ ویسے تم لوگ بھی میرے لئے ان پدارتھوں کو دھارن کرو۔

بھاوارتھ ایشور سب منشیوں کے پرتی کہتا ہے۔ کہ جو میرے رچے ہوئے پہلے منتر میں پرکاشت کئے بجلی آدی پدارتھوں سے یہ سب پدارتھ دھارن کر کے میں نے پشٹ کئے ہیں۔ تتھا جو منش ان سے ویدک دشلپ شاستروں کی ریتی سے اُتم رس کے اور شلپ کاریوں کی سدھی کے ساتھ اُتم سینا کے سمپادن ہونے سے روگوں کا ناش تتھا جے کی پراپتی کرتے ہیں۔ وہ لوگ نانا پرکار کے سکھ بھوگتے ہیں۔

(اب اگلے منتر میں اگنی شبد سے ایشور کا اُپدیش کیا ہے)

وید کا دویہ امرت

ओ३म् त्वमस्य पारे रजसो व्योमनः स्वभूत्योजा
अवसे धृषन्मनः । चकृषे भूमिं प्रतिमानमोजसोऽपः
स्वः परिभूरेष्या दिवम् ॥

(رگ وید ۱۔ ۵۲۔ ۱۲)

پرماتما پر میشور ساری سرشٹی تتھا گیان اپنے بل ایشور یہ سے۔ آکاش میں دیاپ من دشٹوں کا ترسکرت کر دھرشٹ ہو بار پرکاش، مدھیہ تھا اور بھومی لوک نرمان اس سب میں ہو سروگت۔ سوباپی سرو تر جل آکاش اور بھومی دیو۔ بل سے رہے ہو دھا

آپ رتچھے کر پا کر۔ ہم ہو دیں دوران آر پار اس لوک کے بھیتر باہر آپ رکھشا کر رہے بھگت جن۔ اور جگ کی سو چار کر دھار رہے آپ ہی۔ بل شالی بھگوان گھیر رہے ان سبھی کو۔ باہر بھی سروتر پرمان کرم پورک۔ کر آپ کا دستار

پرارتھنا

ہے اسنگ سوروپ بھگون! آپ تیج سوروپ ہیں۔ آپ کا پرتاپ اُجول ہے۔ آپ کی کانتی کے سمکھ سہسروں کا نتیاں پھیکی پڑ جاتی ہیں۔ دیکھو! آپ کی کانتی میں اُچاٹن اور موہن دو گن ہیں۔ بھگتوں کے لئے آپ کا اور کمنیہ کانتی والا ہے۔ سیھہ سے سنا آشیرواد ہے۔ پریم سے انکا پرم اُپکار ہے۔

پر نیائے ادھی پتے! یہی آپ کا روپ پاپی کی درشٹی میں اُگرتا دھارن کر لیتا ہے۔ پاپی آپ کے نام سے بھی بھاگتا ہے۔ آپ کے تیج کو وہ سہن نہیں کر سکتا۔ اس کا انتر آتما اسے دھتکارتا ہے۔ تریلوکی کی اوستھا میں آپ کا روپ اُگر اُگر جان پڑتا ہے۔ وہ اس سے بچنا چاہتا ہے دور۔ اتی دور۔ جہاں اُس کا اسے سپرش بھی نہ ہو سکے۔

ہے دیو! مجھے بھی اگنی مے بنا دو۔ میرے تیج کو بھی دھرشٹ نہ کر سکے۔ لانگھنے کی اچھا والے کے پگ کو بھی میں جھلس دوں۔ لانگھنے میں اسمرتھ اور نکما بنا دوں۔

میرا تیج۔ میری کانتی اپنوں کو شانتی دینے والی ہو۔ اور پردوں کو دیکھنیوں کو اس تیج اور نکما بنانے والی۔ میرے تیج کو وہ درشٹ کرنے کا دھیان بھی نہ لا سکیں۔ ان کے دھرشٹ اور دھرشن سے وہ پریپت ہو اُٹھے۔ یہ آپ کا تیج مجھے انتر آتما میں ہی ملے گا۔ شریر یہ اس کا پربھاؤ ہوگا۔ شاریرک تپسیا سے وہ اور بڑھے گا۔

پرنتپ جوں جوں کشٹ ملے گا۔ میرا روپ نکھرے گا۔ میرا روپ اُگر ہوگا۔ تیج تیبر ہوگا۔ جس کے پسار پر ہی میری دجے ہوگی۔ کرپا ندھے! اس کانچ کو بڑھانے کا مجھے ابھیاس ستھ ہو۔ یہ آپتیاں ہی مجھے اجول کر بنا دیں گی۔

ضرورت

ایک آریہ کنیا عمر ۱۵ سالہ کیلئے جو معمولی پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہے ایک ایسے یوگیہ ور کی جو برسر روزگار اور سلجھا ہوا ہو۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:-

نمبر ۱۱۵ معرفت "پرکاش" لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۳۹ء ۱۰ اسوج ۱۹۹۶

جاگتے رہو!

انگریزی کا ایک فقرہ ہے۔
"Eternal Vigilance is the price of Liberty."
ہمیشہ چوکنا رہنا آزادی کی قیمت ہے۔
اس فقرہ میں جو خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کی سچائی ثابت ہو چکی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو قوم ہمیشہ چوکنی نہیں رہتی۔ اور سوئی رہتی ہے وہ کر لیے ادھیکاروں کی رکھشا نہیں کر سکتی۔ وہ آزاد نہیں ہو سکتی۔ جو قوم آزاد ہونا چاہتی ہے۔ اُسے آنکھیں کھول کر رہنا چاہیئے۔ اپنے چاروں طرف دیکھتے رہنا چاہیئے۔ کہ کہیں اس پر کسی طرف سے حملہ تو نہیں ہوتا۔ آزادی کوئی ایسی چیز نہیں جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور قیمت بھی ایک آدھ دن نہیں۔ بلکہ ہمیشہ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی قوم کسی نہ کسی طرح آزادی حاصل کر لے۔ لیکن اسے بحال نہیں رکھ سکتی۔ اگر وہ کسی وقت بھی سونا گوارا کرتی ہے۔ قدرت کا تقاضا پورا کرنے اور جسم کو سستانے کے لئے نیند لینا ضروری ہے۔ کسی شخص کو تو اس کی اجازت ہو سکتی ہے۔ لیکن قوموں کو سونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سونے کا کیا سوال ہے اونگھنے کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جس وقت بھی قوم اونگھے گی کوئی نہ کوئی نقصان اٹھائے گی۔ ہندوؤں کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ انہوں نے لمبی نیند لی۔ مہینوں کی نہیں بلکہ برسوں کی۔ اور برسوں کی نہیں بلکہ صدیوں کی۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ ان کے پاؤں ایسے اکھڑے۔ کہ اب کھڑا ہونا محال ہو رہا ہے۔ ہماری تاریخ میں ہی ایسے واقعات ملتے ہیں۔ کہ محمود غزنوی سے چلتا ہے۔ بلا کھٹکے سومناتھ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور کوئی اُسے راستہ میں نہیں روکتا۔ کیا مجال جو کوئی اس کے مقابل ہوا ہو۔ یا کسی نے پیچھے سے حملہ کیا ہو۔ یہی نہیں۔ بلکہ اسے رسد وغیرہ بھی یہیں سے ملتی رہی۔ اور جب وہ سومناتھ کے پاس پہنچا۔ تو کیا ہوا؟ کیا کوئی اس کے مقابلہ کیلئے تیار تھا؟ بالکل نہیں۔ کیا کسی نے اس کی مزاحمت کی؟ قطعاً نہیں۔ ہندو بیچارے بھنگ پی کر اس خیال میں مست رہے۔ کہ وقت آنے پر سومناتھ کا دیوتا رُدر روپ دھارن کریگا۔ اور دشمن کو ختم کر دے گا۔ ہمارے دیوتا رُدر روپ دھارن کرنے کے قابل ہوتے۔ تو ہماری یہ دُرگت کیوں ہوتی؟ سومناتھ کا دیوتا خاموش بیٹھا رہا۔ محمود بلا روک ٹوک مندر میں داخل ہوا۔ اس نے مورتی کو توڑا اور اس میں سے زر و جواہرات لے کر غزنی کو لوٹ گیا۔ یہ ہماری خواب تھی۔ صدیوں کی خواب۔ جس نے ہمیں غیروں کا غلام بنایا۔ جس نے ہمیں اس قدر بے خبر بنا دیا۔ کہ کوئی بھی آئے۔ ہمیں اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگا دے۔ یہ نوبت کیوں آئی؟ اس لئے کہ ہم نے اس صحیح اصول کو فراموش کر دیا۔ کہ آزادی ہمیشہ جاگتے رہنے میں ہے۔ افیونیوں کی طرح ہم نے پینک لگائی۔ اور سمجھا۔ کہ دنیا و مافیہا کا آنند اسی میں ہے۔ لیکن جس وقت غیروں نے ہمیں اپنا غلام بنا لیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آزادی کے بغیر نہ دھرم اپنا ہے نہ ملک اپنا ہے۔ نہ قوم اپنی ہے اور نہ بیوپار اپنا ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی چیز محفوظ نہیں۔

یہ خیالات میرے دل میں اس وقت پیدا ہوئے۔ جب مجھے بتایا گیا۔ کہ لاتور (ریاست حیدر آباد) میں آریہ ستیہ گرہیوں کو رہا کرنے سے روکا گیا۔ اس خبر کی صحت کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن تعجب نہیں۔ جو درست ہو۔ اسی طرح یہ خبر بھی ہے۔ کہ ریاست نے ابھی تک تمام ستیہ گرہی رہا نہیں کئے۔ میں اس قسم کی خبروں کے لئے تیار ہوں۔ اس کی وجہ ہے۔ کہ گو ریاست نے ہمارے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اس کے ادھیکاریوں اور کرمچاریوں کی منو ورتی نہیں بدلی۔ ادھیکاریوں کی بدل گئی ہو۔ تو آشچریہ نہیں۔ اور جو یہ لکھا ہیں انہوں نے ہم سے کی ہیں انہیں وہ پورا بھی کرنا چاہتے ہوں۔ لیکن یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیئے۔ کہ حکومت کی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہاں سے گئے بغیر آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ مسلمان ریاست کے انتظام پر کس طرح چھائے ہوئے ہیں۔ پھر وہ آریہ سماج کو کسی حالت میں معاف کرنے کو تیار نہیں۔ ان سے بار بار کہا گیا۔ کہ ہمیں تم سے کوئی ورودھ نہیں۔ ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہمارا جھگڑا تو اس طریق حکومت سے ہے۔ جس نے ہمیں ہمارے ادھیکاروں سے محروم کر رکھا ہے۔ لیکن اس طریق حکومت کے ہرتی ندھی بھی تو وہی ہیں۔ اسلئے وہ ہمارے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کیا ہوا جو ریاست کے اُچیہ ادھیکاریوں نے ہمارے ادھیکار مان لیئے۔ ان پر عمل کرنا تو چھوٹے ادھیکاریوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ نہ کریں تو اُن کا کون کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ اس لئے میں اپنے آریہ بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس قسم کی خبریں پڑھ کر انہیں گھبرا نہ جانا چاہیئے۔ دربار کے ساتھ فیصلہ ہو جانے کے باوجود نامعلوم کتنے عرصہ تک ہمیں ہمارے ادھیکاروں سے ونچیت رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ اور ہمیں ان کے لئے جدوجہد کرنی ہوگی۔ سچ پوچھیئے تو ہماری مشکلات کا خاتمہ اس وقت ہوگا۔ جب انتظام کی مشینری ان لوگوں کے ہاتھ میں آئے گی۔ جو ہمیں اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ اس کے لئے عرصہ درکار ہے۔ لیکن اس عرصہ کو لمبا یا مختصر بنانا ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم جاگتے رہیں۔ تو نہ صرف اس عرصہ کو مختصر بنا دیں گے۔ بلکہ اپنے ادھیکاروں پر حملہ کرنے کی کسی کو اجازت بھی نہ دیں گے۔ لیکن اگر اپنے ہندوؤں کی طرح سو گئے۔ تو جو کچھ ہم نے اپنے بلیدان سے حاصل کیا ہے۔ وہ بھی کھو بیٹھیں گے۔ کیا مجھے اپنے پاٹھکوں کو بتانے کی ضرورت ہے۔ کہ حیدر آباد میں ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ اس کی ہمیں کیا قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ ایک دو نہیں بلکہ ۲۵ آریہ ستیہ گرہیوں نے اس کے لئے اپنی جانیں دی ہیں۔ ہم بھی کتنے زندوں کو سمجھے جا سکتے ہیں۔ کہ ستیہ گرہ کے دوران میں ہمیں اس بات کا خیال تک نہ آتا تھا۔ کہ ہمارے نوجوان لال ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس وقت تو ہمارا ایک ہی لکش تھا۔ ایک ہی منزلِ مقصود تھی۔ اور وہ تھی حیدر آباد میں مذہبی آزادی۔ اس کیلئے ہمارے بارہ ہزار کے قریب آریہ بھائیوں نے جیل آباد کئے۔ اور ناقابلِ بیان کشٹ سہے۔ تو ہم سے زیادہ مورکھ کون ہوگا۔ جو اتنی قربانی کے بعد اپنے ادھیکار حاصل کر کے ہم کھو دیں گے۔ لیکن ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم ذرا بھی اونگھے۔ تو بلاشبہ جو ادھیکار ہمیں ملے ہیں۔ وہ بھی چھن جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ کہ ہمارے دشمن تاک میں ہیں۔ اور جس وقت بھی انہیں موقعہ ملا۔ وہ چھاپہ مار دیں گے۔ کیا میرے بھائی جانتے ہیں۔ کہ حیدر آباد کی مجلس اتحاد المسلمین نے کس قدر اودھم مچا رکھا ہے حالانکہ جن اصلاحات کا دربار حیدر آباد نے اعلان کیا ہے۔

آریہ سماجوں کے نمنترن

جب سے جیل سے لوٹا ہوں۔ کئی آریہ سماجوں نے مجھے اپنے ہاں آنے کا نمنترن دیا ہے۔ کچھ تو میری عزت افزائی۔ اور کچھ حیدر آباد کے حالات سننے کے لئے۔ میں نے عام طور پر یہ نمنترن سویکار نہیں کیا۔ اس کی بھاری وجہ تو یہ ہے۔ کہ جب میں لوٹا۔ تو میری صحت کمزور تھی۔ مجھے آرام کی ضرورت تھا۔ جسم زیادہ کام کرنے کے قابل نہ تھا۔ اور ڈر تھا۔ کہ کام کر کے کہیں بیمار نہ پڑ جاؤں۔ دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ موسم خراب تھا۔ اور کمزوری صحت کی وجہ سے اس موسم میں نکلنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا۔ تیسری وجہ یہ بھی ہوئی۔ کہ یورپ میں ایک بھیانک یدھ چھڑ گیا۔ اور پرتاپ کے پرتی جو میرا کرتویہ ہے۔ اس نے مجھے لاہور میں نظر بند کر دیا۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں نے آریہ سماجوں کا نمنترن اسویکار کر دیا ہے۔ میرا نشچیہ ہے۔ کہ میں جہاں تک شکتی ان تمام سماجوں میں جاؤں۔ جنہوں نے میرے جیل جانے سے پور میرا سواگت کیا تھا۔ اور ستیہ گرہ فنڈ کیلئے مجھے دل کھول کر دان دیا تھا۔ میں انہیں نہ صرف حیدر آباد ستیہ گرہ کے حالات سنانا چاہتا ہوں۔ بلکہ ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میرا دورہ اکتوبر میں شروع ہوگا۔ اس وقت تک موسم بھی اچھا ہو جائے گا۔ اور میری صحت بھی اچھی ہو جائے گی۔ جیل کی نسبت اب میری صحت اچھی ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ پندرہ روز تک اور بھی اچھی ہو جائے گی۔ پہاڑ جا سکتا۔ تو شاید اور بھی اچھی ہو جاتی۔ دہلی اور انبالہ ہو آیا ہوں۔ اس لئے اب وہاں جانے کی پابندی نہیں۔ سالانہ پر بھی ایمنہ ہو آیا ہوں۔ باقی آریہ سماجوں کا اکتوبر و نومبر میں دورہ ختم کر دوں گا۔ اکتوبر میں کئی آریہ سماجوں کے جلسے ہیں۔ جن جن میں میں شامل ہو سکونگا ہو جاؤں گا۔ اس لئے جن آریہ سماجوں نے مجھے نمنترن بھیجے ہیں۔ ان سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ کچھ دن ٹھہریں۔ میں ان کی سیوا میں حاضر ہو جاؤں گا۔ میں احسان ناشناس نہیں۔ جو ان کے کئے ہوئے احسان کو بھول جاؤں۔ میری صحت اجازت دے تو مجھے بھی آریہ سماجوں کے وارشک اُتسووں پر جانا چاہیئے۔ لیکن اس وقت تو میری گردن پر ایک مزید بوجھ ہے۔ اور اسے اُتارے بغیر میں صبر نہیں کر سکتا۔ مشکل یہ ہے کہ وارشک اُتسووں کے علاوہ آریہ سماجوں کی کمیٹی اور سرگرمیاں ہیں۔ جو سمیہ اور شکتی مانگتی ہیں۔ منش کے پاس جتنا سمیہ ہے اسے ہی وہ بانٹ سکتا ہے۔ آشا ہے کہ میرے ہتیشی ان سماجوں کی تسلی کا باعث ہوں گے۔ جنہوں نے مجھے نمنترن دیا۔ لیکن میں نہیں پہنچا۔

(کرشن)

Digitized by eGangotri

ان میں ہندوؤں کے ساتھ سخت بے انصافی کی گئی ہے۔ ان کی تعداد ۸۹ فی صدی ہے۔ اور انہیں پچاس فیصدی سے بھی کم ادھیکار دئے گئے ہیں۔ پھر بھی طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ دربار کو سول نافرمانی کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ایک بار فساد بھی کیا جا چکا ہے۔ جو لوگ دس فیصدی ہوتے ہوئے ۹۰ فیصدی کو اس کے جائز حقوق دینے کو تیار نہ ہوں۔ وہ یہ بات ٹھنڈے دل سے کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کو ریاست میں دھرم پرچار کی اجازت ہو۔ اس لئے ان کی طرف سے ورودھ ہو۔ اور سلطان کرچاری اس پر کیوں ہیں۔ ان کی مدد کریں۔ تو اس میں آشچریہ کیا؟ اس سے ہم بچ سکتے ہیں تو اسی طرح کہ ہم جاگتے رہیں۔ اور اپنے ادھیکاروں کی ہر وقت رکھشا کرتے رہیں۔ یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ بار بار ستیاگرہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ اس وقت آوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ جب کبھی کسی جگہ ہمارے ادھیکاروں پر چھاپہ مارا جائے۔ ہم جھٹ ادھیکاریوں کا دھیان اس طرف دلائیں۔ اور اس کے خلاف ایجی ٹیشن کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ ہمارے ادھیکار ہمیں مل نہ جائیں۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے۔ جب ہم جاگتے رہیں۔ اسی لئے میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ ہماری جنگ ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ شروع ہوئی ہے۔ ہماری مشینری اپ ٹو ڈیٹ ہونی چاہیئے۔ تاکہ جب ریاست کے کسی گمنام مقام میں بھی کسی آریہ پرش پر سختی ہو۔ یا اُسے اس کے جائز حقوق کے استعمال سے روکا جائے۔ تو ہم جھٹ وہاں اپنا ایک آدمی اس معاملہ کی تحقیقات کیلئے بھیجدیں۔ اگر شکایت سچی ہو تو ہمارا پرتی ندھی مقامی ادھیکاریوں سے ملے۔ وہ شکایت دور نہ کریں۔ تو سارودیشک سبھا اونچے ادھیکاریوں کو لکھے۔ یاد رہے کہ ہم ذرا بھی اونگھے۔ تو ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں۔ اُٹھو جاگو کہ صبح ہو گئی۔

(کرشن)

شوک سماچار

ہمیں یہ جان کر دکھ ہوا۔ کہ لالہ نند لال جی آریہ سابق اُپ منتری وعال ادھشٹاتا ویدپرچار سکار یہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بردھ پتا لالہ فتح چند جی کا ۱۶-۱۲ ستمبر کو لدھیانہ میں دیہانت ہو گیا۔ ہمیں اس صدمہ میں لالہ جی وان کے بھائی ڈاکٹر گوپال جی سے دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما سورگیہ کی آتما کو سدگتی۔ اور ان کے پریوار کو اس صدمہ کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔

"پرکاش" کے خریدار بن کر سماجک واقفیت میں اضافہ کریں۔ (منیجر)

میری جیل یاترا

نمبر ۱

۵۔ جون کو رات کے ساڑھے تین بجے میں اورنگ آباد کیمپ جیل میں داخل ہوا۔ یہ میری منزل مقصود تھی۔ یہ میری اس یاترا کی انتہا تھی جو ۲۳۔ اپریل سے شروع ہوئی تھی۔ ۱۴۔ اپریل کو یہ اعلان ہوا۔ کہ ولد کونسل نے مجھے حیدر آباد ستیاگرہ کا چھٹا ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے۔ ۲۳۔ اپریل سے میں نے دورہ شروع کیا۔ جو ۲۳۔ مئی کو ختم ہوا۔ اس ایک مہینہ میں میں ۲۵ مقاموں میں گیا۔ اور اس سے کہیں زیادہ لیکچر دئے۔ در حقیقت لیکچروں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ کیونکہ چھوٹی موٹی تقریر تو ہر سٹیشن پر کرنی پڑتی تھی۔ میرے اس دورہ نے جسے بجا طور پر طوفانی کہا گیا ہے حیدر آباد ستیاگرہ کے لئے جو جوش پیدا کیا۔ اس کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ دُنیا خود اس کی شہادت دے رہی ہے۔ مجھے امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی۔ میں نے پچاس ہزار کی اپیل کی تھی۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ روپیہ جمع ہو گیا۔ اس دورہ کی سپھلتا کیلئے مجھے پرماتما کا دھنیہ واد کرنا ہے۔ کیونکہ ان کی کرپا سے میری صحت قائم رہی۔ یہی نہیں کہ اس میں کوئی نقص نہیں آیا۔ بلکہ دن بدن اچھی ہوتی گئی۔ چنانچہ جب میں لاہور سے روانہ ہوا۔ تو میرا وزن ۱۴۰ پونڈ تھا۔ جو میری عمر میں کبھی نہیں ہوا۔

۲۸۔ مئی کی رات کو لاہور سے روانہ ہوا۔ ریلوے سٹیشن پر ان آنکھوں نے جوش اور پریم کا جو نظارہ دیکھا۔ وہ بھول نہیں سکتا۔ گاڑی ریلوے سٹیشن سے چلی۔ اور ستیاگرہیوں نے میرا چارج لے لیا۔ اس وقت سے میری حیثیت میں ایک انقلاب آیا۔ میں ان کا راجہ اور وہ میری پرجا بن گئے۔ ۲۸۔ مئی سے ۱۷۔ اگست تک انہوں نے میری جو سیوا کی۔ اُسے تازیست فراموش نہیں کر سکتا۔ ان کے لئے میرا ہر حکم بمنزلہ قانون تھا۔ کیا مجال جو کبھی اُنہوں نے خلاف ورزی کی ہو۔ لاہور سے دہلی تک ساری رات جاگنا پڑا۔ کیونکہ ایک بھی سٹیشن ایسا نہ آیا جہاں آریہ بھائی سینکڑوں کی تعداد میں موجود نہ ہوں۔ اور فضا ویدک دھرم کی جے اور سدشی دیانند کی جے سے گونج نہ اُٹھی ہو۔ اس کے لئے میرے ساتھی آریہ بھائیوں کو بھی جاگنا پڑا۔ مگر انہیں اس بات کی پرواہ نہ تھی۔ تین بجے کے قریب گاڑی جاکھل پہنچی۔ وہاں بہت سے بھائی آئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا۔ کہ ان میں ٹوہانہ کے آریہ پُرش بھی ہیں۔ وہ رات کے ۲ بجے جاکھل پہنچے۔ انہوں نے پربھات پھیری کی۔ اور سینکڑوں آریہ بھائیوں کو ساتھ لیکر ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ جن آریہ بھائیوں کو اس سے پہلے ایڈریس اور تھیلی پیش کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ انہوں نے اس وقت کر دی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مجھے ہر ایک سٹیشن پر تقریر کرنی پڑی۔ ریلوے سٹیشن دہلی پر ہزاروں بہن بھائی سواگت کے لئے موجود تھے۔ وہاں میں دو دن رہا۔ سارودیشک سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بھی تھا۔ اسی اجلاس میں سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت کو سیاہ و سفید کے تمام اختیارات دے گئے۔ یہ ایک نتیجہ تھا۔ جس کا ستیاگرہ کی سپھلتا میں بڑا ہاتھ ہے۔ دُنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ آریہ سماج اپنے ارادہ پر مضبوطی سے قائم ہے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے گی جب تک کہ اس کے مطالبات پورے نہ ہو جائیں۔ دہلی کی بہت سی آریہ سماجوں نے ایڈریس اور تھیلیاں پیش کیں۔ سب سے بڑا اور کامیاب جلسہ گاندھی گراؤنڈ میں ہوا۔ جس میں حاضری کا کیا ٹھکانہ تھا۔ نا معلوم کتنے ایڈریس پیش کئے گئے۔ دس ہزار نقد میری بھینٹ کیا گیا۔ ۳۱۔ مئی کی صبح کو دہلی سے روانہ ہوا۔ اور یکم جون کی صبح کو منماڑ پہنچی۔ راستہ میں جہاں کہیں بھی گاڑی ٹھہری آریہ پُرش ہمارے سواگت کو موجود تھے۔ یو۔ پی ایک بات میں پنجاب سے بازی لے گیا۔ وہاں کئی سٹیشنوں پر بینڈ باجے بھی تھے۔ جن سے سواگت کی رونق دوبالا ہو گئی۔ سواگت کا یہ سلسلہ رات کو بھی جاری رہا۔ میں ایک دن منماڑ رہا۔ اس سے کچھ دن پہلے شولاپور میں ہندو مسلم فساد ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے بمبئی گورنمنٹ نے ہماری ستیاگرہ سمتی کے ممبروں اور والنٹیروں کو ۲۴ گھنٹے کے اندر شولاپور چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ بیک بینی دو گوش وہاں سے چلے آئے تھے۔ اس بے سروسامانی کی حالت میں سوامی سوتنترانند جی منماڑ پہنچے۔ انہیں یہ بھی گوارا نہ تھا۔ کہ میرا ستیاگرہ ایک دن کیلئے بھی ملتوی ہو۔ اسلئے جس طرح ہو سکا۔ انہوں نے وہیں سے میرے جتھہ کو اورنگ آباد بھیجنے کا بندوبست کیا۔ ۳۔ جون کو میں ۲۵ ستیاگرہی لے کر بمبئی روانہ ہوا۔ ریلوے سٹیشن پر سینکڑوں بھائیوں نے سواگت کیا۔ سٹیشن سے نکلے۔ تو سواگت کرنے والوں کی تعداد ہزاروں ہو گئی۔ وہاں سے میرا جلوس شروع ہوا۔ جو آریہ سماج میں جا کر ختم ہوا۔ یہ حیدر آباد ستیاگرہ کی برکت تھی۔ کہ بمبئی جیسے بڑے شہر میں میرا جلوس نکلا۔ ورنہ وہاں مجھے کون پوچھتا تھا۔ رات کو چوپاٹی کے میدان میں جلسہ ہوا۔ جس میں پچیس ۲۵ ہزار سے کم کیا حاضری ہو گی۔ لالہ دیوی دیال چندھوک کی پریرنا سے وہاں کے پنجابی بیوپاریوں کی اپیل سے پانچ ہزار کی تھیلی بھینٹ کرنے کا نشچیہ کیا۔ چنانچہ روپیہ جمع بھی ہو گیا۔ لیکن انہوں نے اس میں یہ ترمیم کر دی۔ کہ اڑھائی ہزار کی تھیلی مجھے بھینٹ کی جائے۔ اور اڑھائی ہزار کی تھیلی پنجابی ڈکٹیٹر کے لئے رکھا جائے جو لالہ دیو دیال۔ چونکہ مجھے ۵ ہزار روپیہ دینے کا سنکلپ کر چکے تھے۔ اس لئے انہیں یہ بات پسند نہ آئی۔ انہوں نے اڑھائی ہزار اپنی جیب سے ادا کر دیا اور کہا۔ کہ اگر یہ رقم جمع ہو گئی۔ تو لے لوں گا۔ ورنہ یہ میرا دان سمجھا جائے۔ اسی رات کو دس بجے سے ایک بجے تک رام باڑی میں دوسری سبھا ہوئی۔ اس میں حاضری دس ہزار کے قریب ہو گی۔ دوسرے دن آریہ سماج متنگا کی طرف سے ایڈریس اور تھیلی پیش کی گئی۔ بمبئی میں چھ ہزار سے زیادہ کی بھینٹ ملی۔ ۴۔ کی صبح کو منماڑ لوٹ آیا۔ اور ۵۔ کی دوپہر کو ہماری سپیشل جس پر ستیاگرہیوں نے "کرشن سپیشل" کا لیبل لگا دیا تھا۔ سات سو ستیاگرہیوں کو اورنگ آباد روانہ ہوئی۔ در حقیقت میرے ساتھ بارہ سو کے قریب ویروں نے ستیاگرہ کیا۔ لیکن چونکہ ان سب کو ایک ہی دن میں اورنگ آباد لے جانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لئے چار سو کے قریب ستیاگرہیوں نے دوسرے مقامات سے نظام سرکار کو چیلنج کیا۔ منماڑ سے حیدر آباد تک نظام سرکار کی اپنی ریلوے ہے۔ یہ نظام سٹیٹ ریلوے کبھی ایک سے زیادہ سپیشل دینے کو تیار نہ ہوئی۔ اور اس سپیشل میں سات سو سے زیادہ مسافر لے جانے کو۔ اس لئے ۸۲ ستیہ آگرہی پہلی ٹرین میں بھیجنے پڑے۔ جو پلیٹ فارم پر ہی ہمارا انتظار کرتے رہے۔ منماڑ سے اورنگ آباد تک ہم نے ایک نیا نظارہ دیکھا۔ جس سٹیشن پر ہماری سپیشل ٹھہری۔ وہاں تو ہندو بھائی سواگت کے لئے موجود تھے ہی۔ جس گاؤں سے گذری وہاں کے ہندو سڑک پر کھڑے تھے۔ انہوں نے مختلف طریقوں سے ہمارا سواگت کیا اور ہمارے آنے پر خوشی کا اظہار۔ کسی کسی جگہ انہوں نے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ بھی جتلایا۔ کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ ساڑھے پانچ بجے "کرشن سپیشل" اورنگ آباد سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں ہمارے خیر مقدم کے لئے صوبیدار (کمشنر) تعلقہ دار (ڈپٹی کمشنر)۔ ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل پولیس۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ سٹی انسپکٹر وغیرہ ریاست کے اعلےٰ حکام موجود تھے۔

(کرشن)

"رشی نمبر" کے لئے لیکھ۔ کویتائیں اور اشتہارات وغیرہ جلد از جلد بھیجدیں۔ (منیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدر آباد میں وید پرچار سپتاہ

ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجوں نے اس بار وید پرچار سپتاہ نہایت اُتساہ اور سماروہ سے منایا۔ ہون ہوئے۔ اور اوم کے جھنڈے لہرائے گئے۔ اور بھاری جلسے کر کے ویاکھیان کرائے گئے۔

حالات کے پیش نظر ہمیں امید تھی۔ کہ ریاست میں کہیں بھی آریہ سماج کے پرچار میں رکاوٹ نہ ڈالی جاوے گی۔ لیکن افسوس کہ کئی جگہوں سے مقامی افسروں کی طرف سے روڑے اٹکائے جانے کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ سارودیشک سبھا کو چاہیئے کہ حکام بالا کی توجہ ان تمام واقعات کی طرف دلائے۔ جو دھارمک آزادی کے اعلان کے بعد ریاست کے مختلف مقامات میں رونما ہوئے ؀

نئی آریہ سماجیں

جب سے آریہ سماج کو حیدر آباد ستیاگرہ میں وجے پراپت ہوئی ہے۔ آریہ جگت میں ایک نیا اُتساہ اور جوش بھر گیا ہے۔ یہ اسی نوجیون کا پرنام ہے۔ کہ جن آریہ سماجوں نے ورشوں سے اپنا اُتسو نہیں منایا تھا۔ وہ اب پھر سے منانے جا رہی ہیں۔ اور جو سماجیں پہلے سے ہی شتھل ہیں۔ وہ اپنے نواحی دیہات میں نئی آریہ سماجیں قائم کر رہی ہیں۔ یہ اوستھا وِلّاس افزا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ یہ اوستھا ہمیشہ قائم رہے۔ تاکہ آریہ سماج دنوں دن آگے بڑھتا رہے۔ اور رشی کے ادھورے کام کو پورا کر سکے ؀

تھل پراجیکٹ کی سکیم ملتوی

پنجاب پر جنگ کا ایک بھاری اثر یہ ہوا ہے۔ کہ تھل پروجیکٹ کی سکیم کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ حال ہی میں پنجاب گورنمنٹ نے جو قرضہ لیا تھا۔ اس میں سے ۶۳ لاکھ روپیہ اس پروجیکٹ کیلئے علیحدہ رکھ لیا تھا۔ لیکن اس اندیشہ کے ماتحت کہ جنگ کے دنوں میں شاید کم شرح پر قرضہ اٹھانے میں مشکل پیش آئے۔ گورنمنٹ نے یہ مناسب سمجھا کہ سکیم کو تب تک کیلئے ملتوی کر دیا جائے۔ جب تک کہ حالات خوشگوار نہیں ہو جاتے۔ اس پراجیکٹ کے التواء سے میانوالی۔ شاہ پور اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لیکن گورنمنٹ بھی حالات سے مجبور ہے۔ وہ کر بھی کیا سکتی ہے ؟

ستیاگرہیوں کو پرشنسا پتر

ستیاگرہ کے سماپت ہوتے ہی کچھ آریہ بھائیوں کی طرف سے تجویز پیش کی گئی ......کہ جن ویروں

نے اس اندولن میں بھاگ لیا ہے۔ انہیں میڈل یا پرشنسا پتر دئے جانے چاہئیں۔ کئی آریہ سماجوں نے اپنے طور پر اپنے ستیاگرہیوں کو میڈل دئے بھی ــ لیکن یہ طریقہ درست نہ تھا۔ ضرورت تھی۔ کہ سارودیشک سبھا کی طرف سے ایک ہی قسم کے میڈل سارٹیفکیٹ تمام ستیاگرہیوں کو دئے جاتے۔ پرسنتا کی بات ہے کہ سارودیشک سبھا نے آریہ جگت کے اس مطالبہ کو منظور کر کے ستیاگرہیوں کو پرشنسا پتر دینے کا نشچے کیا ہے۔ اور "وجے دشمی" کا موزوں دن اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے ویروں کے نام درج کر کے سارودیشک سبھا سے اُپروکت پتر منگوالیں اور انہیں اس کے نشچت پروگرام پر عمل کرتے ہوئے "وجے دشمی" کے دن وجئی ستیاگرہیوں میں وترن کر دیں ؀

پنڈت مالویہ کے جانشین

پنڈت مدن موہن مالویہ ہندو یونیورسٹی بنارس کی وائس چانسلرشپ سے ریٹائر ہو گئے اور ان کی جگہ سر رادھا کرشنن وائس چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔ ۱۷۔ ستمبر کو یونیورسٹی کی کورٹ کی جو سپیشل میٹنگ ہوئی۔ اس میں مالویہ جی کے جانشین نے پنڈت جی کو شردھانجلی پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ " وہ یونیورسٹی اور ہندو دھرم کی آتما ہیں " ؀

پنڈت جی آگامی دسمبر ماس میں اپنی ۷۹ دیں سالگرہ منائیں گے۔ اس اوسر پر ان کے پریمیوں کی طرف سے ان کی پچاس سالہ پبلک خدمات کے اعزاز میں ایک بھاری تھیلی بھینٹ کی جائیگی۔ مہاتما گاندھی نے تجویز کیا ہے۔ کہ بھینٹ کی رقم پندرہ لاکھ سے کم نہ ہونی چاہیئے۔ چنانچہ مہاراجہ دربھنگہ نے اس تھیلی کے لئے پچاس ہزار روپیہ۔ مہاراجہ بیکانیر و مہاراجہ کوٹاہ نے پچیس پچیس ہزار اور مہاراجہ کوچین نے دس ہزار روپیہ دے بھی دیا ہے۔ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ سالگرہ کے موقعہ پر تھیلی کی رقم پوری ہو جائے گی۔ ہم اس اوسر پر پنڈت جی کو شردھا کے پشپ بھینٹ کرتے ہیں۔ اور ان کے جانشین کا ہاردک سواگت ؀

امید ہے کہ ان کے عہد میں یونیورسٹی کی شان برقرار رہے گی ؀

"جہیز بل"

پنجاب اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے ایک نہیں تین ایسے بلوں کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جن کا مفاد ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ کسی طرح جہیز کی لعنت کا پنجاب میں خاتمہ ہو جائے۔ اور اس بد رسم کی وجہ سے جو آئے دن بے قصور و معصوم ہندو دیویوں کو اپنے جیون کی بلی دینی پڑتی ہے وہ بند ہو جائے۔ کون درد مند ہندو ایسا ہو گا۔ جو اس بد رسم کا خاتمہ نہ چاہتا ہو گا۔ اس کام کے لئے اگر قانون کی مدد کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے تو صرف اس لئے کہ ہندوؤں کا ایک خاص طبقہ لطور خود اس لعنت کو ختم کرنے میں سہیوگ دینے کو تیار نظر نہیں آتا۔ ایسی حالت میں اس کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے۔ کہ قانون بنوایا جائے۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ جہیز کی بد رسم کو دُور کرنے والا کوئی مفید قانون پاس ہو جائے ؀

فرانٹیر اسمبلی میں "قرآن بل"

ہمیں تعجب ہوا۔ جب ہم نے معاصر "فرانٹیر ایڈووکیٹ" میں یہ پڑھا۔ کہ فرانٹیر اسمبلی میں آنریبل ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم ایک ایسا بل پیش کر رہے ہیں۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ کوئی غیر مسلمان نہ تو قرآن شریف کی طباعت کرے۔ اور نہ ہی اس کی فروخت میں کوئی حصہ لے۔ اور اگر وہ ایسا کرے۔ تو اس کیلئے اُسے ایک سال کی قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے ؀

ہمیں اس بل کے پیش کئے جانے پر اعتراض نہیں۔ اعتراض ہے تو اس بات پر کہ اسے ایک ایسا شخص پیش کر رہا ہے۔ جس سے مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی توقع کی جاتی ہے۔ اگر اس بل میں دوسرے مذاہب کی کتب مقدسہ کی طباعت اور فروخت پر بھی غیر مذہب والوں پر ویسی ہی پابندی عائد کر دی جاتی۔ تو بھی کچھ بات ہوتی۔ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں ان الفاظ کو پڑھ کر تعجب ہوتا ہے۔ جو ڈاکٹر خان صاحب نے بل کو پیش کرنے کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے کہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ چونکہ غیر مسلمان لوگ مسلمانوں کی طرح پاک و صاف تصور نہیں کئے جاتے۔ اس لئے وہ اس قابل نہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی مقدس کتب کی اشاعت یا فروخت میں حصہ لیں ؀

کیا ایک کانگرسی وزیر اعظم سے ان الفاظ کی توقع کی جا سکتی تھی ؟ کانگرس ہائی کمانڈ کو چاہیئے۔ کہ اس طرف دھیان دے ؀

علامہ مشرقی کی سزا یابی

آخر علامہ مشرقی کے گلے وہی "بلا" پھر پڑ گئی۔ جس سے انہوں نے معافی مانگ کر چھٹکارہ حاصل کیا تھا۔ انہوں نے تو چلتی گاڑی کو روک کر فرار ہونے میں کافی ہمت دکھائی۔ لیکن پولیس نے کہ کسی کو نہیں چھوڑتی۔ اس نے علامہ کا بھی لحاظ نہ کیا۔ اور پکڑ لے گئی۔ عدالت نے انہیں سرکاری احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یو۔ پی میں داخل ہونے کے الزام میں ایک ماہ قید محض اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ جس پر علامہ جیل چلے گئے۔ اور اس طرح انہوں نے طعنے دینے والے ان لوگوں کا منہ بند کر دیا۔ جو یہ کہتے تھے۔ کہ علامہ نے اپنے ایک سالا کو تو سرکار کا حکم مان کر اپنی حکم عدولی کے جرم میں سر بازار کوڑے لگوا دئے۔ لیکن خود انہوں نے معافی مانگ کر یو۔ پی سے نکل جانا منظور کر لیا۔ تو اپنے لئے انہوں نے کیا سزا تجویز کی ؟ علامہ کے خاکساروں کو علامہ کی بہادری پر شک ہو تو ہو۔ ہمیں تو اب بالکل نہیں رہا۔ ہاں یہ بات دریافت طلب ضرور ہے۔ کہ انہوں نے یو۔ پی گورنمنٹ کو جو معافی نامہ لکھ کر دیا تھا۔ اس سے انہوں نے انکار کیوں کیا ؟ اور اب جبکہ ان کے معافی نامہ کا عکس اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ ان کے اس انکار کو جھوٹ کہا جا سکتا ہے یا نہیں۔ جس تحریک کے بانی کی اخلاقی و ذہنی حالت یہ ہو۔ وہ تحریک زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی ؀

فیڈریشن کا مستقبل

۱۱۔ ستمبر کو شملہ میں مرکزی حکومت کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں وائسرائے نے جو تقریر کی۔ اس میں انہوں نے اعلان کیا۔ کہ "گو اب بھی ہم اپنے اس فیصلے پر قائم ہیں۔ کہ ہندوستان میں فیڈریشن ہی ہمارا نصب العین ہے۔ لیکن جنگی مصروفیتوں کی وجہ سے ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ ہم فوراً فیڈریشن کے خیال کو چھوڑ دیں۔ چنانچہ تا اطلاع ثانی فیڈریشن سکیم کو ملتوی کیا جاتا ہے"۔

کانگرس شروع سے ہی فیڈریشن کے نفاذ کے خلاف ہے۔ اگرچہ جنگ کی وجہ سے اس کا نفاذ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ لیکن ملک تو یہ چاہتا ہے۔ کہ اس سکیم کو بالکل ترک کر دیا جائے ؀

ممکن ہے۔ کہ جنگ میں کانگرس کا مکمل تعاون حاصل کرنے کے لئے برطانیہ اس کے لئے تیار ہو جائے۔ جب کہ مسلم لیگ کا بھی یہی مطالبہ ہے ؀

دربار بھرت پور کا حکم

دربار بھرت پور کی طرف سے منتری آریہ سماج بھرت پور کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ سماج کو رجسٹرڈ کرائیں۔ ورنہ سماج کو خلاف قانون قرار دے دیا جائیگا۔ ہمیں دربار بھرت پور کے اس انوکھے حکم پر تعجب ہوتا ہے۔ آج تک برٹش انڈیا میں تو کیا۔ کسی دیسی ریاست ... سوسائٹی کو اس قسم کا حکم نہیں دیا گیا۔ سارودیشک سبھا کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے ؀

Digitized by eGangotri

حیدرآباد میں آریہ سماج کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے

(آریہ سماج وچھووالی میں مہاشہ کرشن اور سوامی سوتنترانند جی کی تقریریں)

(لاہور ۱۷ ستمبر) آج ساپتاہک ست سنگ کے بعد آریہ سماج وچھووالی میں مہاشہ کرشن جی اور سماج کے دیگر سبھاسد آریہ ستیاگرہیوں اور ستیاگرہ کے سلسلہ میں کام کرنے والے دوسرے کارکنوں کو ایڈریس پیش کرنے کے لئے ایک پبلک جلسہ زیر صدارت سوامی سوتنترانند جی ہوا۔ جلسہ کی صدارت پنڈت لکشمی دت نے کرنی تھی۔ لیکن انہوں نے سوامی جی کی موجودگی میں جلسہ کی صدارت کرنا مناسب نہ سمجھا۔ سردار مہر سنگھ منتری آریہ سماج وچھووالی نے ایڈریس پڑھا۔ جس میں مہاشہ کرشن جی کو مخاطب کر کے کہا گیا۔ کہ آپ نے آریہ سماج کی جو سیوا کی ہے۔ اس کے لئے آریہ سماج ہمیشہ شکر گذار رہے گا۔ دوسرے اصحاب جنہیں ایڈریس پیش کئے گئے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مہاشہ کرم چند۔ لالہ راجپورام۔ پنڈت بدھ دیو ودیا النکار۔ مہاشہ تیج رام۔ مسٹر جگل کشور اکاؤنٹنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ ٹھاکر پرتاپ سنگھ۔

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مہاشہ جی نے آغاز میں اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ چھوٹی چھوٹی سماجوں نے تو بہت ستیاگرہی بھیجے۔ لیکن بڑی بڑی سماجیں بہت پیچھے رہیں۔ آریہ سماج کی فتح کے متعلق مہاشہ جی نے کہا۔ کہ اخبارات میں آریہ سماج کی فتح کا اتنا ڈنکا بجنے کے باوجود کئی بھائیوں کے دل میں ابھی تک یہ شبہ ہے۔ کہ آیا واقعی اس دھارمک یدھ میں آریہ سماج کی فتح ہوئی ہے۔ یا یہ محض پروپیگنڈا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو فتح کس طرح ہوئی۔ نظام سرکار کہتی تھی۔ کہ جب تک آریہ سماج اپنا ستیاگرہ بند نہیں کرتا۔ تب تک اصلاحات کا اعلان نہیں کیا جاوے گا۔ لیکن آریہ سماج کے استقلال کو دیکھ کر اسے اصلاحات کا اعلان کرنا پڑا۔ پہلے ریاست میں پرائیویٹ مکانوں پر اوم کا جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں تھی۔ چنانچہ اپنے مکان پر اوم کا جھنڈا لہرانے کے الزام میں ایک آریہ سماجی کو نوٹس بھی دیا گیا۔ اس پر مہاتما گاندھی نے سر اکبر حیدری وزیر اعظم کو لکھا۔ کہ کیا آپ کی ریاست میں گھروں میں بھی اوم کا جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ سوال ایسا تھا۔ کہ جس کا جواب کوئی بھی گورنمنٹ نفی میں نہیں دے سکتی۔ سر اکبر حیدری نے جواب میں لکھا۔ کہ ایسی کوئی پابندی نہیں۔ اصلاحات کے اعلان سے پہلے یوں کا بھی جھگڑا تھا۔ لیکن اب نہ اوم کے جھنڈے پر پابندی ہے نہ ہون پر۔

آریہ سماج کو کیا ملا ہے

اب سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اصلاحات سے آریہ سماج کو کیا ملا؟ اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ریاست حیدرآباد کے دیہات میں بہت غریبی ہے۔ ریاست میں آریہ سماجیں تو ڈیڑھ سو کے قریب ہیں۔ لیکن وہاں آریہ سماج مندر بہت تھوڑے ہیں۔ وہاں کے آریہ سماجی کرائے کے مکانوں میں آریہ سماجیں قائم کر لیتے تھے۔ لیکن حکومت ان کرائے کے مکانوں کو آریہ سماج کی ہستی تسلیم نہیں کرتی تھی۔ اب اصلاحات کے بعد جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے کرایہ کے مکانوں میں جو آریہ سماجیں قائم ہوں گی۔ انہیں بھی تسلیم کر لیا جاوے گا۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ پابندیوں کے باوجود ریاست حیدرآباد میں جتنی آریہ سماجیں قائم کی گئیں۔ وہ سب گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر کی گئیں۔ اب ان تمام سماجوں کو بھی گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا ہے۔ تیسرا سوال آریہ سماج کے پرچار کا تھا۔ اب ہمیں بلا روک ٹوک ویدک دھرم کے پرچار کی اجازت ہوگی۔ ہمیں پرچار کے لئے کوئی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ چوتھا سوال باہر سے اپدیشکوں کے ریاست میں آنے کے متعلق تھا۔ دربار نے آریہ سماج کا یہ حق بھی تسلیم کر لیا ہے۔ پانچواں جھگڑا سکولوں کا تھا۔ اب سکول کھولنے کی بھی اجازت مل گئی ہے۔ سکولوں پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ ریاست نے ستیاگرہیوں کو رہا کیا۔ انہیں گھر پہنچنے تک کا کرایہ دیا۔ خرچ دیا۔ یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ آریہ سماج کی کامل فتح ہوئی ہے۔ اس وقت ہمارے ۱۳ کے قریب آریہ سماجی جیل میں ہیں۔ اور ان کی رہائی کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ ان میں سے کچھ تو ستیاگرہ سے پہلے کے گرفتار شدہ ہیں۔ اور ایک دو بم کیس کے سلسلہ میں گرفتار ہیں۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ یہ آریہ قیدی بھی جلد رہا ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں آپ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گاندھی ارون پیکٹ کے بعد بھی تمام قیدی یک لخت رہا نہیں کئے گئے تھے۔ بعد میں گفت وشنید کے ذریعہ رہا ہوئے تھے۔

اس کے بعد مہاشہ جی نے بتلایا۔ کہ ان کے مقدمہ کا فیصلہ ہونے میں دیر کیوں لگی۔ اور مقدمہ کے حالات بتائے۔ مہاشہ جی نے ایک بڑی دلچسپ بات بتائی۔ کہ ہمارے مقدمہ میں ایک سی۔ آئی۔ ڈی انسپکٹر بطور گواہ پیش ہوا۔ اس سے پوچھا گیا۔ کہ کیا اس نے مہاشہ کرشن کی تقریر کے نوٹ لئے تھے؟"

اس نے کہا۔ کہ "اس نے سگرٹ کے ڈبہ پر تقریر نوٹ کی تھی۔ اور وہ ڈبہ کھو گیا ہے۔"

سوامی سوتنترانند جی کی تقریر

سوامی سوتنترانند جی نے اپنی تقریر میں کہا۔ "کہ اپریل میں آریہ سماج اور نظام سرکار کا سمجھوتہ ہو جاتا۔ تو آج ہمیں جو دوہائی دی جا رہی ہے وہ نہ دی جاتی۔ اس دوہائی کے مستحق ریاست حیدرآباد کے آریہ سماجی ہوتے۔ اپریل میں ریاست کے ۸۲ فیصدی ستیاگرہی تھے۔ ہم نے ریاست سے باہر کے ستیاگرہی اپریل کے بعد مانگنے تھے۔ اور یہ امر بھی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس ستیاگرہ میں پنجاب کو بڑا فخر حاصل ہوا ہے۔ پنجاب سے سب سے زیادہ ستیاگرہی ضلع رہتک نے دئے ہیں۔

ایشور پراپتی کے سادھن لقیہ

کسی دانا کا قول ہے۔ کہ "جو ایشور دا کی یاد نا۔ ادھر اُدھر پھرتا اور دھرم لاؤ" جب تک انسان یہ ہم نے اپنی توجہ کا تیر مارتا ہے۔ وہ کبھی اپنی جگہ سے ہلتا جلتا ہی نہیں۔ وہ برابر بیٹھا رہتا ہے۔ یہ ہمارا من چل ہے۔ سر وقت پھر رہا ہے۔ وہ کسی جگہ کو خالی کر ہی نہیں سکتے۔ ہلتا تو من ہمارا من ہی ہے۔ اسی کو ٹکانا ہے۔ اسی کو بجائے سے روکنا ہے۔ اور نو کچھ کرنا ہی نہیں۔ سو یہ کیا بڑی بات ہے؟ آؤ آج سے ہم اس من کو روکنے کی کوشش میں لگ جاویں۔ ہم کو یہ مانا پڑے۔ یہی ایک خیال کہ ہم آسانی سے ... ہمارے دلوں میں اگنت ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ اس اندھیرے کو دور کر سکے۔ ہم اس کی کوشش میں لگ جاویں۔ اسی سے یقین ہونے کی کوشش میں رکھنا ہوگی۔ اور سب کو برکھنا ہوگا۔ دھرم کی ... ہے کہ "جو ہم جانتا ہے" الشنی اپنشد میں اُپدیش ہے۔ کہ ... ہمارا استار آپ کے گھٹ میں ہے۔

رشی نروان اُتسو نزدیک آ رہا ہے۔ اس اوسر پر اس ورش بھی

پرکاش لاہور کا رشی نمبر (بالتصویر)

بڑی آب وتاب سے پرکاشت ہوگا۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ہندی اردو دونو بھاشاؤں میں نکلے۔ ایک طرف جنگ کی وجہ سے کاغذ کا بھاؤ بہت چڑھ گیا ہے۔ دوسری طرف آریہ سماجوں کی طرف سے دلچسپ سرگرمی کا اظہار نہیں ہو رہا۔ ایسی حالت میں ہماری یہ کوشش اور آریہ جنتا کی ہندی اپڈیشن کی اچھا کیسے پوری ہو؟ ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جاگیں۔ اور اس سمبندھ میں اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ اب مزید سستی اور غفلت کا وقت نہیں۔ علیحدہ جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ابھی سے آ جانے چاہئیں۔ اس ورش تو دہ کی خوشی میں رشی نمبر کئی گنا زیادہ چھپنا چاہیئے۔

لیکھکوں اور کویوں سے

پرارتھنا ہے۔ کہ ابھی سے اپنی اُتم اُتم رچنائیں بھیجنی شروع کر دیں۔

آریہ سماجوں و ایجنٹوں سے

سے پرارتھنا ہے۔ کہ فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیج دیں۔

مشتہرین حضرات

ابھی سے اپنے اپنے اشتہاروں کیلئے جگہ ریزرو کرا لیں۔ شرح اُجرت اشتہارات کیلئے خط وکتابت کریں۔ جو اشتہار پہلے آئے گا۔ وہ قدرتی طور پر اچھی جگہ پائے گا۔ اس لئے جلد اشتہار بھیج دیں۔

منیجر "پرکاش" لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ادھیاتم شدھا

ایشور پراپتی کے سادھن

(از لالہ اندرسین وکیل۔ انبالہ شہر)

ویدک دھرم ہم کو بتلاتا ہے۔ کہ ہم محض خوراک ہی نہیں۔ ایک مٹی کا پتلا ہی نہیں۔ بلکہ ہمارے اندر آتما ہے۔ جو مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ جس کو نہ آگ جلا سکتی ہے نہ پانی گلا سکتا ہے نہ تلوار کاٹ سکتی ہے۔ وہ بالکل ایک غیر مادی وستو ہے۔ کسی مادی ذریعہ سے اس کو پکڑ نہیں سکتے۔ اس میں تبدیلی نہیں کر سکتے۔ وہ امر ہے۔ اننت اور انادی ہے۔ ہم کو زندگی اس لئے نہیں ملی ہے۔ کہ ہم دنیا کو محض خواب سمجھ لیں یا اپنے آپ کو برہم سمجھنے لگ پڑیں۔ اور کرم چھوڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاویں۔ بلکہ اس لئے ملی ہے۔ کہ ہم نیکی بھلائی، گیان، دھیان وغیرہ اس کی اُنتی کریں۔ ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ہم زندگی کے فرائض کو تن دہی سے ادا کریں۔ اور اپنے میں پرماتما ہے۔ جو تمام برہمانڈ کی روح ہے۔ آتما کے اندر بھی اوت پروت ہے۔ اصلی سکھ کا سروت ہے۔ ان دونوں میں نہ دوری مکانی ہے نہ زمانی۔ بلکہ محض علمی۔ جب تک ہم کو پرماتما کے درشن گیان دوارا نہیں ہوں گے۔ ہم کو سکھ نصیب نہ ہوگا۔ اور ہم آواگون کے چکر میں بھٹکتے رہیں گے۔ ہمارے جیون کا یہی کرتویہ ہے۔ کہ ہم پرماتما کو حاصل کریں۔ اور اپنے دل کے مندر میں اس کے ساکھشات درشن کریں۔ اور اصلی سکھ کے بھنڈار کو حاصل کریں۔

یہ ایک مہان سچائی ہے۔ لیکن ہم لوگوں کی توجہ اس طرف بہت کم جاتی ہے کہ مغربی تہذیب نے ہم لوگوں کو چکا چوند کر رکھا ہے۔ مغربی تہذیب سائنس کی دلدادہ ہے۔ سائنس کسی غیر مادی شئے آتما یا پرماتما کو تسلیم نہیں کرتی۔ محض ایک اندھ شکتی یا انرجی (energy) کو مانتی ہے۔ جس کو وہ پرماتما یا آتما کا درجہ دینے کیلئے تیار نہیں۔ اس لئے مغربی تہذیب و تعلیم پرماتما سے دور لے جاتی ہے۔ جس سے ہم لوگوں میں اندر ہی اندر دہریہ پن بڑی سرعت کے ساتھ پھیلتا جا رہا ہے۔ ہماری طرز رہائش اور زندگی کے سادھن ایسے بن چکے ہیں۔ کہ پرماتما کی چاہ من کے نزدیک بھی پھٹکنے نہیں پاتی۔ سارا سکھ مادی پدارتھوں میں ہی سمجھ بیٹھے ہیں۔

اس مادی زندگی کا ایک بھیانک نتیجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہمارے خیالات میں اس قسم کا پرورتن آگیا ہے۔ کہ ہم پرماتما کو حاصل کرنا اپنے لئے دُرلبھ خیال کرنے لگے ہیں۔ اور کسی ذرا سے سادھن میں لگنا بھی ڈھکوسلہ خیال کرتے ہیں۔ اور کسی دلی لگن سے پرماتما کو حاصل کرنے کے لئے نہیں پرورت ہوتے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ دھرم محض ایک فیشن رہ گیا ہے۔ ہم اپنے آپ کو نہایت کمزور سمجھتے ہیں ہمارے دل میں سستی اور مایوسی کے خیالات بھرے رہتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ پرماتما ہم سے اتنی دور ہے۔ بھلا وہ ہم کو کیسے مل سکتا ہے۔ لوگ برسوں سندھیا کرتے کرتے آخر مایوس ہو کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ پرماتما نہیں ہے۔ اور نہیں مل سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پرماتما کو پانے والے پرماتما کی پراپتی کے سادھنوں میں لگے ہوئے پربھو کے بھگت لوگ بہت کم نظر آتے ہیں۔ ہمارے دل میں یہ خیال گھر کر گیا ہے۔ کہ پرماتما کو پانا ممکن نہیں۔

ایک سچے دھرم کے راستہ میں یہ خیال ایک بھاری رکاوٹ ہے۔ اس کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ہم مایوس ہو کر دھرم کو کھو بیٹھیں گے۔ جس سے منش سماج کی بڑی ہانی ہوگی۔ اور سب طرف سے کشٹ اس کو آن گھیریں گے۔ دنیاوی پرلوبھنوں میں پھنس کر سانسارک وستوؤں کو حاصل کرنے کیلئے ہم جتنے کشٹ اُٹھاتے اور ان کے لئے ادھرم کرتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہم پرماتما کے لئے کچھ بھی نہیں کرتے۔ دن بھر دھن کمانے کی دھن میں ہی لگے رہتے ہیں۔ دلوں میں لوبھ اور لالچ ہے۔ مزدور ہو یا دفتر کا بابو۔ وکیل ہو یا ڈاکٹر۔ سب اپنا سارا وقت دھن کی پراپتی کیلئے ہی خرچ کر رہے ہیں۔ پرماتما کی پراپتی کے لئے کچھ بھی نہیں کرتے۔ پھر وہ پربھو کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ بڑے بڑے کارخانے کھولتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ ان پر خرچ کرتے ہیں۔ غیر ملکوں میں چکر لگاتے ہیں۔ سمندر پار جاتے ہیں۔ پہاڑوں کو عبور کرتے ہیں۔ یہ سب کشٹ دھن کی پراپتی کے لئے ہی سہن کرتے ہیں۔ چودہ چودہ برس کی سخت محنت کے بعد بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ تعلیم کی خاطر غیر ملکوں کو انجینیری۔ ڈاکٹری یا بیرسٹری کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور بہت سا دھن برباد کرتے ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیاں کھولتے ہیں۔ بر سبھی ان کے لئے محنت کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ دھن کی خاطر ہی کرتے ہیں نہ اب ذرا غور کریں۔ کہ کیا پرماتما کی پراپتی کے لئے بھی کوئی اُدیم دنیا میں نظر آتا ہے؟ ہم اپنے دنیاوی دھندوں میں اس قدر پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ دو کال سندھیا کے لئے بھی وقت نہیں نکال سکتے۔ اور پھر بھی امید رکھتے ہیں۔ کہ پرماتما ہم کو مل جاویں۔ جتنا اُدیم دھن کی پراپتی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر اس کا انش ماتر بھی پرماتما کے لئے لگا دیں۔ تو پرماتما ہمیں ضرور مل سکتا ہے۔ دھن پراپتی کی نسبت اس کو پانا آسان ہے۔ اسے پانے کے لئے کسی ڈگری کی ضرورت نہیں۔ در در ٹکریں کھانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ گھر ہی میں بیٹھ کر پرماتما کو پا سکتے ہیں۔ کسی دنیاوی حاکم کو ملنے جاویں۔ تو بڑھیا سوٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر پرماتما کے نکٹ ورتی ہونے کے لئے کسی سوٹ کی ضرورت نہیں بلکہ سوٹوں سے اپرام ہونے کی ضرورت ہے۔ ان کے چرنوں میں پہنچنے کے لئے کسی بھینٹ کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی ان کے درشنوں پر کوئی ٹیکس ہی ہے۔ سارا دن ان کی آرادھنا میں بیٹھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف ڈیڑھ دو گھنٹے صبح شام کافی ہیں۔ تمام گیان اندریوں کو بیرونی دنیاوی پدارتھوں سے ہٹا کر اندر کی طرف متوجہ کریں۔ آسن لگا کر ادھر اُدھر بھاگنے والے من کو قابو کرنے کی ضرورت ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۱)

مختصر افسانہ

دان

لیڈروں نے آ کر کھوسلا باندھنے کے پشچات کہا ــــ "سیٹھ جی بھیانک باڑھ کے
کارن لوگ تباہ ہو گئے ہیں۔ چندے کے روپ میں آپ کیا لکھاتے ہیں؟"
لیڈروں نے چندے کی لسٹ سامنے رکھی۔ گمبھیرتا پُورو ک سیٹھ جی دیکھتے رہے۔ لیڈر
ٹھوڑا ٹھوڑا رُک رُک کر باڑھ کی بھیانکتا بتاتے رہے "۔ انیک استھان پر گاؤں کا گاؤں سمندر کے
روپ میں پریٖنت ہو گیا۔ شہروں میں ایک ایک منزل کے مکان پانی میں ڈوب رہے ہیں۔"......
سم ویدنا پرگٹ کرتے ہوئے سیٹھ جی نے کہا ــــ "میرے بھی چار سو لکھ لیجئے۔"
لیڈر ٹھوڑا ہنسنے کا اُپ کرم کرتے ہوئے بولے ــــ "آپ کے لئے؟ (ارتھات اتنا
ٹھوڑا دان آپ کے لئے ہرگز نہیں ہو سکتا) لیڈروں کے زور دینے پر سیٹھ جی کا دان بڑھ
کی طرح بڑھ کر چار ہزار ہو گیا۔
دوسرے دن اخباروں کے مکھیہ پرشٹھ پر موٹے اکشروں میں نوٹ سیٹھ جی کا دان چھپا لیکھوں
نے لیکھ لکھے۔ شبھ چنتکوں نے پڑھ کر اور ان پڑھوں نے سن کر کہا ــــ "دھنیہ۔ دھنیہ!"
"سنتی ہو؟" بیندو نے پرشن مئی درشٹی سے دیکھا ــــ "دو دن میرے لئے روٹی نہ بنانا۔"
"کیوں۔ کہیں نیوتا ہے؟" ــــ "نہیں" ــــ "تو کیا کوئی برت ہے؟" ــــ "نہیں" ــــ "تو
پھر؟" ــــ "پگلی! جانتی ہو ہزاروں دلیش واسی بھائی باڑھ کے کارن بھوک سے تڑپ رہے ہیں
کھانے کو بھوجن نہیں۔ پہننے کو کپڑا نہیں۔ رہنے کو جگہ نہیں۔ ایسی اوستھا میں میں دو دن بھوکا
رہوں گا تو کون سا بڑا اُپکار کروں گا؟...... نہ جانے کیسی کیسی پیڑا آتماؤں کے پیٹ میں اپنا
ان جاوے گا۔ ہم تو جیسا بھی ہے گھر میں تو سو رہتے ہیں۔ اور وہ بجلی کی بھیانک کڑکڑاہٹ میں
مُوسلا دھار ورشا میں۔ اور سنساتی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں کسی پیڑ کے سہارے ...."
"میں بھی بھوکی رہوں گی۔ آپ نے دو دن کی مزدوری باڑھ پیڑت رکھشا کمیٹی میں دے آنا۔
ایسے بھاری سنکٹ میں میوانہ کریں گے۔ تو کریں گے کب؟"
"تیسرے دن ڈیڑھ روپیہ رگھو باڑھ پیڑتوں کے لئے دے آیا۔"
× ×
میں سوچتا رہا۔ ایک کو کر تو یہ سمجھا یا گیا۔ سمجھایا گیا اس لئے کیرتی کلاپوں کو گایا گیا۔
گائے جانے کے لئے ہی دیا گیا۔
"اور دوسرا ....؟" ــــ آتما نے انوبھو کیا۔ پیڑا نے پیڑا کو سمجھا۔
× ×
میں سمجھ نہیں پاتا۔ کہ اس میں پرتھم ستھان کس کا ہو؟ کیا آپ بتا سکیں گے؟ (نول پربھاکر)

Digitized by eGangotri

استری اُپدیشکائیں تیار کرو!

(از ہتیشی علاولپوری)

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آریہ سماج کا ادھک تر پرچار پرشوں میں ہے۔ استریوں میں بہت کم ہے۔ بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے۔ کہ استریوں میں آریہ سماج کا پرچار نفی کے برابر ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ آریہ پرشوں کے پریواروں کی استریاں بھی بہت کم آریہ وچاروں کی دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان میں پرانک رسم و رواج اور سدھانتک وچار ہی پرچلت ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان پریواروں کی کنیاؤں پر تو آریہ سماج کا رنگ بالکل نہیں چڑھتا۔ بالک چاہے پتا کی سنگتی سے کچھ کچھ آریہ وچاروں کے ہو جائیں۔ لیکن بالک اور بالکاؤں کو پورن روپ سے آریہ بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پتا اور بھائیوں کے آریہ ہونے کے ساتھ ساتھ ماتائیں اور پریوار کی دوسری استریاں بھی آریہ وچاروں کی ہوں +

یہ اب تک کیوں نہیں ہو پایا؟ اس لئے کہ آریہ سماج نے استریوں میں پرچار کی ضرورت کو انوبھو ہی نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو اس طرف وشیش دھیان نہیں دیا۔ شاید ہماری پرانتک سبھائیں یہ سمجھتی ہوں۔ کہ آریہ سماج کے اُتسووں اور پرچار کے موقعوں پر استریاں اُپستھت ہوتی ہیں۔ وہ وہاں سے آریہ وچار لے جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات نہیں۔ اوّل تو جو لیکچر آج کل آریہ سماجوں کے اُتسووں پر ہوتے ہیں۔ وہ سادھارن استریوں کی سمجھ سے پرے ہوتے ہیں۔ دوسرے ان پر ایک استری کے اُپدیشوں کا جو پربھاؤ پڑ سکتا ہے۔ وہ ایک پرش کے لیکچروں کا نہیں۔ ویسے بھی استریوں میں جو کُریتیاں اور رُوڑھیاں پائی جاتی ہیں۔ وہ لیکچروں کے ذریعہ دُور نہیں کی جا سکتیں۔ ان کے لئے تو کوئی سمجھدار پڑھی لکھی پرچار کی لگن رکھنے والی استری ہی بار بار پریتن کرے۔ تو کچھ سپھلتا کی آشا ہو سکتی ہے۔ پھر استریوں میں بھیڑ چال عام ہے۔ ایک استری دوسری کو کچھ کرتی دیکھے۔ تو وہ فوراً اس کی تقلید کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ یدی کوئی آریہ اُپدیشکا کچھ دن استریوں میں رہ کر اپنے عملی جیون [illegible] سے ان کی کُریتیوں کو دُور کر سکے اور آریہ وچاروں کا پرچار کرنا چاہے۔ تو اسے بہت کچھ سپھلتا مل سکتی ہے۔ پھر استریوں کو ساپتاہک ستسنگوں، لیکچروں اور اُتسووں پر جانے کا اوسر بھی کم ملتا ہے۔ کیونکہ انہیں گھر کا کام کرنا ہوتا ہے۔ انہیں تو فرصت دوپہر کے وقت ملتی ہے۔ وہ اپنا یہ فرصت کا وقت یونہی بیکار باتوں اور نندا چغلی میں کھو دیتی ہیں۔ پرنتو یدی ہر محلہ میں ایک سد گرہستی استری بھی ہو۔ جو آریہ سماجک وچار اور پرچار کی لگن رکھتی ہو۔ تو وہ اس سمیہ کا سدُپیوگ کرتی ہوئی محلہ بھر کی استریوں کی توجہ ایک اچھے مارگ کی طرف لے جا سکتی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ عام پریواروں میں مشنری سپرٹ رکھنے والی استریاں نہیں۔ جو کبھی کنیا گورکل اتھوا کسی آریہ شکھشنالیہ میں ودیا پراپتی کے سمیہ ہوتی بھی ہوں گی۔ وہ گرہستھ میں آکر پہلی لگن ہی کھو بیٹھتی ہیں۔ ایسی اوستھا میں سادھارن گرہستھ استریوں سے ان کو بغیر کسی قسم کی ٹریننگ دئیے پرچار کی آشا رکھنا ویرتھ ہے۔ ہاں یدی پڑھی لکھی سمجھدار اور ساہسی استریوں کو کچھ ماس ٹریننگ مل جائے۔ تو وہ اچھا کام کر سکتی ہیں +

سارے آریہ جگت میں اس وقت آریہ اُپدیشکائیں ہیں ہی کتنی؟ بمشکل دو تین۔ کیا وہ سمست آریہ جگت تو کیا کیول پنجاب ہی کیلئے پریاپت ہیں؟ کداپی نہیں۔ پھر کیوں نہیں اس طرف توجہ دی جاتی؟ گت ستیاگرہ آندولن کیلئے دھن اکٹھا کرنے میں استریوں نے نہایت پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے۔ یدی ہمارے پاس استری اُپدیشکائیں ہوتیں۔ تو اس آندولن سے پیدا ہوئی استریوں میں جاگرتی و آریہ سماج سے سہانوبھوتی سے لابھ اُٹھا کر ہم ان سب کو آریہ سماج کی شرن میں لا سکتے تھے +

میں بل پوروک آریہ جگت کے سامنے تجویز رکھتا ہوں۔ کہ شیگھر اتی شیگھر ایک تہا اُپدیشک ودیالیہ استھاپت کیا جائے۔ جہاں پڑھانے والی بھی استریاں ہی ہوں۔ اور اس میں یوگیہ، پرودھا، ودواہت اور اودواہت سب آریہ وچار رکھنے والی استریوں کو آریہ سماج کے سدھانتوں کی کچھ ماس تک شکھشا دی جائے۔ اور انہیں بھاشن دینا و بھجن گانا سکھایا جائے۔ کچھ ہی ماس کی ٹریننگ سے وہ پرچار کے یوگیہ ہو سکتی ہیں۔ اور آریہ سماج کے کام کو آگے لے جانے میں کافی سہائتا پہنچا سکتی ہیں۔ آشا ہے۔ کہ آریہ جگت میں میری اس تجویز کو سنتظر پسندیدگی دیکھا جائیگا۔ اور اس کا پُرزور سمرتھن کیا جائے گا +

آریہ سماجوں کے مندر

(لیکھک: شری رام کرشن جی رشی کیش)

کچھ کال پوروآریہ سماجیں۔ آریہ سماج اتھوا آریوں کی سبھا کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ پرنتو سمیہ کے ہیر پھیر سے اب اس کے پیچھے بھی "مندر" کی اُپادھی لگ کر آریہ سماج مندر بن گیا۔ دُنیا بھر کے مسلمانوں کی "مسجدیں" پرایہ ایک ہی پرکار کی ہوں گی۔ سناتن دھرم کے گرجا گھر پرایہ ایک ہی پرکار کے ہوں گے۔ اسی پرکار ہندو دھرم۔ بدھ دھرم اتھوا جین دھرم کے مندر بھی پرایہ ایک ہی ڈھب دکھلاتے ہیں۔ بنا سائن بورڈ کے دُور سے ہی مندر کا آکار پرکار دیکھ کر منش یہ بھاونا کر لیتا ہے۔ کہ یہ ہندوؤں کا شوالیہ یا دیوالیہ ہے۔ وہ مسلمانوں کی مسجد ہے۔ وہ عیسائیوں کا گرجا گھر ہے۔ ہمارے دُوردرشی نیتاؤں نے آریہ سماج کو مندر کا روپ تو دے دیا ہے۔ پرنتو آج دن تک آریہ سماج مندر کا کوئی کسی ایک طرح کا آکار نہیں بنایا۔ کیول سائن بورڈ ہی سماج مندر کا سوچک چنہہ ہے۔ یدی سائن بورڈ نہ ہو۔ تو وہ سماج مندر نرے چوبارے، دوکانیں، بیٹھک خانے اور بالا خانے ہی رہ جاتے ہیں۔ جہاں کہیں آریہ سماج کی بڑی بڑی بلڈنگیں ہیں۔ اور ان کے بیچ میں ہون کرنے کی ویدی بھی ہے۔ وہ اتنی ہی دیر تک مندر کے روپ میں رہتی ہیں کہ جب تک ہون تتھا ساپتاہک ادھیویشن ہوتا ہے۔ تت پشچات ہون کنڈ پر ڈھکنا رکھا۔ تت کال سکول و کالجوں کے ودیارتھی جوتوں سمیت اس کے اوپر کودنے پھاندنے لگے۔ اتفاقات آریہ مندر تت کشن سکولوں و کالجوں کا روپ دھارن کر لیتا ہے۔ دیش میں کوئی اچھا گاہی آریہ مندر ایسا ہوگا۔ کہ جس میں چرم اُپانت (جوتا) دیوتا کا آواگون نہ ہوتا ہوگا۔

مجھے بھلی پرکار سمرن ہے۔ کہ ایک قصبہ نگر کے آریہ مندر کا آکار پرکار نتانت گرجا گھر کے سمان ہی تھا۔ اتفاقات دُور سے گرجا گھر ہی پرتیت ہوتا تھا۔ سیڑھیاں چڑھتے ہی دوار کے پاس ایک پانی کی صراحی کٹورے سے ڈھکی رکھی رہتی تھی۔ میں نے پنڈت جی سے پانی پلانے کو کہا۔ مجھے یو۔پی کا سمجھ کر انہوں نے ایک گلاس پانی کا اپنے استھان سے لاکر دے دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک مہاشہ آئے۔ انہوں نے کٹورے میں صراحی سے پانی لے کر جھٹ پیا۔ پشچات کٹورہ صراحی کے اوپر ہی رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد ایک اور سجن پدھارے تو انہوں نے بھی اسی طرح پانی پی کر صراحی کے اوپر کٹورہ رکھ دیا۔ میں نے اُکت وشے پر پنڈت جی سے پوچھا وہ بولے — "یہاں پر ایسی ہی پرتھا ہے۔ اتہ میں نے صراحی کا پانی آپ کو پینے کے لئے نہیں دیا تھا" +

سماج مندر کے ہال میں ایک اونچا پلیٹ فارم تھا۔ اسی پر ہون کنڈ بھی بنا تھا سامنے جنتا کے بیٹھنے کے لئے ٹیکنے دار بنچیں بچھی تھیں۔ روی وار کو پراتہ کال سماج کا چپڑاسی یا بابو ہون کنڈ میں اگنی جلا کر تتھا گھرت میں سامگری ملا کر ایک بار ہی کنڈ میں ڈال دیتا تھا۔ شام کو ساپتاہک کاروائی پرارمبھ ہوتی تھی۔ سامنے بنچوں پر جوتے پہنے بیٹھے ہوئے آریہ سبھا سد سندھیا تتھا ہون کے منتروں کا پاٹھ کر لیا کرتے تھے۔ اُکت کریا کے وشے میں میں نے پنڈت جی سے پوچھا۔ وہ بولے — "یہاں سماج میں بابو پارٹی ہی ہے۔ وہ پراتہ کال نہیں آنا چاہتے اور میں پرایہ باہر ہی ادھک رہا کرتا ہوں۔ اتہ اسی پرکار سامگری پھونک دی جاتی ہے۔" کہنے کا ابھی پرایہ یہ ہے۔ کہ آج کل آریہ سماج مندروں میں بھی وہی بھرشٹ لیلائیں ہوتی رہتی ہیں۔ جو کہ دوسرے مندروں میں ہوا کرتی ہیں۔ کہ جن کا پلیٹ فارموں کے اوپر کھڑے ہو کر ہم بھانڈہ پھوڑا کرتے ہیں۔ پرمان میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے نریکشک مہودیوں کی رپورٹیں موجود ہیں۔ جن کو دیکھنے سے ہردیہ کو دُکھ ہوتا ہے۔

اس سوتنترتا کے یگ میں اب ہمارے سدھار وادی کٹر پنتھیوں کا دھیان آریہ سماج کی اُنتی کی اور آکرشت ہوا ہے۔ یہ سوبھاگیہ کے چنہہ ہیں۔ آریہ سماج ایوم آریہ سماجک سنستھا وادیوں نے سردپرتھم یہاں ایک سدھار یہ کیا۔ کہ اپنی یگیہ شالاؤں کو مندر کے شکھر کا روپ دے دیا۔ میں نے سوئم ایک بار اسی پرکار کے شکھر کو دُور سے دیکھ کر خیال کیا۔ کہ یہاں کوئی دیوالیہ ہے۔ پرنتو جوں ہی کچھ دُور آگے بڑھا۔ توں ہی ایک بڑے بورڈ پر درشٹی پڑی۔ اس پر موٹے موٹے اکشروں میں لکھا تھا "آریہ سماج م" میں پڑھتے ہی آشچریہ چکت رہ گیا۔ اس کا کارن یہ تھا کہ مجھے آریہ سماجک سنستھاؤں میں شوالیہ جیسا شکھر دیکھنے کا سوبھاگیہ سردپرتھم تھا — ضرورت ہے کہ آریہ نیتا اور پرتی ندھی سبھائیں اس اور دھیان دیں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

...لگاتار ۱۹۰۸ء فروری سے لے کر ...اگست ۱۹۳۹ء تک ۳۰-۳۱ ورش سے ...ک شکھشا کا پریوگ مہاودیالیہ جوالاپور کی ...بھومی میں کر رہے ہیں +

جس وقت نِشلک شکھشا کی آواز آریہ ...میں اُٹھائی گئی تھی۔ تب لوگ اس کو ...سمجھ کر چلا اُٹھے تھے +

...دوسری اور پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا بھی ...اُدیش گوروکل کو ستھاپت کرنے کی چنتا ...تھی۔ نِشلک شکھشا کا پریوگ گوروکل سکندر ...میں پرارمبھ ہوا۔ تو نِشلک شکھشا کا پریوگ ...کانگڑی اور اس کی شاکھاؤں میں کیا گیا۔ ...نِشلک شکھشا کے اب کئی گوروکل ہیں۔ ...آباد۔ پرالسی۔ بدایوں۔ ...پوٹھوہار۔ ...مہاودیالیہ جوالاپور آدی ستھانوں میں نِشلک ...شکھشا کے پریوگ برابر ہو رہے ہیں۔ کون کہے گا۔ ...نِشلک شکھشالیوں دوارا سہسروں آریہ ...کا اُدّھار نہیں ہوا؟ کون کہے گا۔ کہ ان ...شکھشالیوں دوارا آریہ سماج کا گورو نہیں ...ہے؟

...اور نِشلک شکھشالیوں کے بڑے بڑے ...گوروکل کھلے ہوئے ہیں۔ ان کا پریوگ بھی ...ہے۔ کہ انہوں نے بھی بہت اچھا کاریہ کیا ...ان گوروکلوں کو ایک اچھا سمجھتا یہ تھا۔ کہ ...برہم چاریوں سے پورا شلک بھی لے پاتے تھے۔ ...گوروکل دوارا بھی آریہ جگت پر یا پت ...دیا رہا ہے۔ وہ گوروکل بھی یہی کہتے ...اب تک کہتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ ہم ...نِشلک شکھشا ہی دیتے ہیں۔ ہم برہمچاریوں ...شلکوں سے جو کچھ لیتے ہیں۔ وہ اَنّ ...کا لیتے ہیں۔ شکھشا کا نہیں لیتے۔ یہ ...نِشلک شکھشالیہ والے ان وستر ...سب پرکار کا ویہ سنستھا سے ہی کرتے ...اس ویہ کے لئے سروتھا چنتا پر ہی ...رہے ہیں۔ پہلے پہلے سنستھا میں تھوڑی ...میں شردھا لگی پریاپت تھی۔ پہلا ...چلا۔ ان شکھشالیوں میں ...اَنّ اور دھن کے کاریہ کرتا بھی ان ...کے پیچھے سر پیٹے۔ اور انت میں یہ ...دکھلا دیا۔ کہ نِشلک شکھشا کا پریوگ ...ہے۔ بڑی تیاگی تپسوی اور دھن ...کرتا رہے رہے۔ اور پیچھے ارتھوں ...سفید ہاتھی بنا رہا۔ اور گورو جن اور ...ایک دوسرے کا سکھ دکھ اپنا ...نِشلک شکھشالیہ تو سمبدھ دھرم دیکھ ...پر چل دیئے۔ اور سمبدھ کی گئی۔ ...بھی چل رہے ہیں۔ یہ یہ ...

مہاودیالیہ جوالاپور کی سُدھ لو

(لیکھک: پنڈت نردیو جی شاستری جوالاپور)

دان کے لئے ان کا بھی ہر سمے رونا رہتا ہے۔ اور کہتے رہتے ہیں۔ کہ کشٹ ہی پورا ہونے میں نہیں آتا۔ برہم چاریوں کے سنرکھشک سوئم دان بھی دیتے ہیں۔ فیس بھی دیتے ہیں۔ اپنے یہاں سے چندہ اکترت کر کے بھی بھیج دیتے ہیں۔ اور جتنا بھی پریاپت سہائتا دی رہتی ہے۔ تب اس کی بات کو وہ جانتے ہیں تو نِشلک شکھشا کی چنتا ہے۔ جہاں نے کاریہ کرتاؤں میں بہا جین نِشلک شکھشا کے کرتا اُپاسک انگلیوں میں ہم گنے چنے ہی دیکھی رہ گئے ہیں۔ سشلک گوروکل جن سبھا سوسائٹیوں کے آدھین ہیں۔ وہ سبھا سوسائٹیاں پہانت بھر کی بہاؤ شالی سبھا سوسائٹیاں ہیں۔ اور نِشلک شکھشالیہ جن سبھاؤں کے آدھین ہیں۔ وہ سبھائیں ایک ولبنیہ ہیں۔ اور ان کے سدسیہ پیچھے پر بھی اور یہ اپنی تو ہیں۔ اپنی الپ شکتی کے انوسار کاریہ بھی کرتے ہیں۔ دان بھی دیتے ہیں۔ پرنتو دوسری سبھاؤں کی سی بات کہاں؟ بھیتر کے کاریہ کرتاؤں پر ہی سب بھار ہے۔ مانگ کر بھی لاؤ۔ پربندھ بھی کرو۔ پڑھاؤ بھی۔ پھر اُتر داتو بھی۔ سچ پوچھو۔ تو ورتمان نِشلک شکھشا سب سے مہنگی شکھشا ہے۔ جس میں کاریہ کرتا تھا گوروجنوں کو کسی پرکار کا آرام نہیں +

ادھر برہم چاریوں کے سنرکھشکوں کا یہ حال ہے۔ کہ کسی پرکار ایک بار بالک پرویشٹ ہو جانا چاہیئے۔ بس ہو گیا کرتویہ۔ تم سے کوئی شلک نہیں مانگتا۔ پرنتو کیا آپ کو کسی نے یہ منع کر رکھا ہے۔ کہ تم اپنے پاس سے دان روپ میں کچھ بھی نہ بھیجا کرو۔ جو سمتت روپ میں سب کے کام آئے۔ کیا آپ کو یہ کسی نے منع کر رکھا ہے۔ کہ اپنے گاؤں یا آس پاس سے چندہ جمع کر کے نہ بھیجا کرو۔ جب یہاں کے کاریہ کرتا رات دن مانگنے کی ہی چنتا میں رہیں گے۔ "بھکشام دے ہی" کرتے رہیں گے۔ تب یہ سوچنے کی بات ہے۔ کہ وہ نِشچنت ہو کر آپ کے بچوں کو کیا پڑھائیں گے؟ گرمیوں کی چھٹیوں میں سب برہم چاری گھر چلے جاتے ہیں۔ تین ماس اس میں خراب ہوتے ہیں۔ بھرتی ماس میں یہاں کچھ دن وہیا ہوتے ہیں۔ اس پرکار اڑھائی ماس یہ جاتے ہیں۔ بھادر پد آشون ملیریا کی بیماری میں دو ماس چلے جاتے ہیں۔ بڑی

کٹھنتا سے ہم ۵ ماس شکھشا دیکھشا دے پاتے ہیں۔ اس میں بھی مانگنے کھانے کے پرشن کے کارن ایک ادھیاپک جگہ کر ایک شریش کو اچھی طرح پڑھانے نہیں پاتا۔ وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ ہی نے مجھے باہر مانگنے بھیجا تھا۔ میں اس شریش کی شکھشا دیکھشا کا اُتر دائی نہیں ہوں۔ یدی وہ ایسا کہے تو ٹھیک ہی ہے۔ یہ مانگنے کھانے کی دقت مٹ جاتی۔ یدی مہاودیالیہ کے سینکڑوں اُپادھی دھاری سناتک برہم چاری پرتی ورش ایک ایک ماس گھوم گھوم کر مہاودیالیہ کے لئے کچھ نہ کچھ اکترت کر کے بھیجتے۔ پرنتو ان کو کیا پڑی ہے۔ یہاں سے شکھشا دیکھشا پراپت کر کے چلے گئے۔ کہیں کام پر لگ گئے۔ بس ہو گئے بے فکر۔ اس مہاودیالیہ کی کس کو پیڑ پڑی ہے؟

اس مہاودیالیہ کو چلانے کا اب ایک ہی اُپائے ہے۔ یہاں ایسے ادھیاپک وکاریہ کرتا آ جائیں۔ جو اپنا کم سے کم بھار مہاودیالیہ پر ڈالیں۔ اور دھن کے کاریہ کرتا ہوں +

ذرا سوچیئے۔ ہم برہم چاریوں کو اچھا بھوجن نہیں دے سکتے۔ اُن کو وستر آدی بھی پریاپت نہیں ملتے۔ ان کو پٹی پاٹھن کی پستکیں بھی سمیہ پر نہیں دے سکتے۔ ادھر ادھیاپک کاریہ کرتاؤں کا سات سو روپیہ ماسک بل مہاودیالیہ کے سر چڑھا رہتا ہے۔ اس کے برتی ورش کے مہوتسووں میں بھی وہ رونق نہیں ہوتی۔ جلسہ ہو جانے پر بھی ادھیاپکوں کاریہ کرتاؤں کے تین تین ماس کے ویتن رہ جاتے ہیں۔ بس نباہی ہی نباہی ہے۔ ہم جنتا کا دوش نہیں بتلائیں گے۔ وہ تو جب کوئی مانگنے جائے۔ کچھ نہ کچھ دیتے ہی رہتے ہیں۔ اس پرکار مہاودیالیہ کا تیس بتیس سہسر روپیہ کا آیہ ویہ چل جاتا ہے +

کنگال مہاودیالیہ کے پریمی بھینٹی کسانوں کی عمر ہزار ہزار ورش کی کرے۔ جن کے اَنّ دان کے بل پر یہ مہاودیالیہ جیون دھارن کر رہا ہے۔ مہاودیالیہ نے اپنی تیس بتیس ورش کی سیوا سے یہ سدھ کر دیا ہے۔ کہ نِشلک شکھشا کا پریوگ اب تک تو سپھل رہا ہے۔ یہ بھی سدھ کر دیا ہے۔ کہ اس کے دوارا ہزاروں بالکوں کا اُدّھار ہوا ہے۔ یہ بھی سدھ کر دکھایا ہے۔ کہ مہاودیالیہ آریہ جگت کے گورو کی وستو ہے۔ اس آریہ سنستھا نے

میں پورن روپ سے سہیوگ دے کر یہ بھی سدھ کیا ہے۔ کہ آٹے سمیہ میں مہاودیالیہ آریہ جگت کے کام میں آنے والی سنستھا ہے +

اب تو مہاودیالیہ اپنے پیروں پر کھڑا رہ سکنے والی سنستھا ہے۔ اس کی رجت جینتی بھی دھوم دھام سے ہو گئی تھی۔ اس کے بعد اس سنستھا میں کئی پرکار کی شتھلتائیں آ گئیں۔ بس یہی چنتا ہے۔ کہ کیا ہوگا۔ کیسے ہوگا۔ کام کیسے چلے گا؟ باہر سے دان ملتا ہے سہی پرنتو کوئی جاوے تب۔ بیٹھے بٹھائے کوئی چاہے کہ یہاں دھن آتا رہے یہ بات نہیں رہی +

مہاودیالیہ کی پرشنسا تو بہت ہو رہی ہے۔ نام تو بہت ہو رہا ہے۔ وہ تو آریہ جگت کی مانی ہوئی سنستھا ہے۔ پرنتو دان کم آنے لگا ہے۔ جو بھی آتا ہے سمیہ پر نہیں آتا ہے۔ جس کے کارن آنا ہوا بھی کچھ نہیں آنے کے برابر ہے +

مہاودیالیہ کے پریمی سچی ستھتی کو سامنے رکھنے کے کارن ہم سے ناراض نہ ہوں۔ یہ بھی بات دھیان میں رکھیئے۔ کہ پہلے مہاودیالیہ میں دور تک بہت آتے تھے۔ جن کے دوارا پرتی دن دس پانچ بیس مل ہی جاتے تھے۔ پرنتو اب یہ بات بھی نہیں +

باہر اتنی ادھک سنستھائیں بن گئی ہیں۔ کہ باہر سے آنے والے دان کا پرواہ دوسری اور ہو گیا ہے +

ہم تو یہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ مہاودیالیہ کی پرتیک بات میں وششٹ کرانتی ہوئے بنا مہاودیالیہ کا مارگ رُک سا گیا ہے +

مہاودیالیہ کی بھومی لگ بھگ اڑھائی تین ماس کا اَنّ دے دیتی ہے۔ کچھ شاک بھاجی پھل بھی دے دیتی ہے۔ مہاودیالیہ کے سدسیوں کا وارشک چندہ بھی لگ بھگ دو ہزار کے آتا ہے۔ اَنّ دانا کسان بھی ۵-۶ سو من اَنّ دان دے دیتے ہیں۔ بس اس کی ہی مستقل آیہ سمجھیئے۔ شیش سب آکاش ورتی جانیئے۔ آیا آیا نہ آیا نہ آیا۔ مہاودیالیہ کا سب سے بڑا گُن یہی ہے۔ کہ یہاں کوئی ستھر ندھی نہیں ہے۔ اور لوکک درشٹی سے یہی بڑا دوش ہے +

ورتمان دشا میں وہی کاریہ کرتا۔ وہی ادھیاپک۔ وہی سچا تک یہاں رہ سکتے ہیں۔ جو سنتوش ورتی سے رہ سکتے ہوں۔ جن میں مہاودیالیہ کے لئے پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔ جو سب پرکار کے مان اپمان کو اپنوں تھا بہائیوں دوارا کئے گئے مان اپمان کو امرت کا گھونٹ سمجھ کر پی سکتے ہوں +

ہاں تو سبھا اتنی شکتی شالی بنے۔ کہ بچے بچے کا سب وہی پورا پورا پربندھ کرے۔ اور

(دیکھیے صفحہ ۱۳ پر)

by eGangotri

سورگیہ منشی پریم چند جی بی۔ اے کی ایک نصیحت آمیز کہانی

چوری

میرے سامنے دو سوال تھے۔ بھیک مانگوں یا چوری کروں۔ ان ہی دونوں راستوں میں مجھے فیصلہ کرنا تھا۔ ایک تیسرا راستہ بھی تھا ـــــ خود کشی ـــــ لیکن میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے اس زندگی میں بھی آنند آتا ہے۔ اس زندگی میں جو آنند ہے۔ وہ چین کی نیند سونے والوں کو کہاں میسّر۔ میں تو اس بھوکے حال میں بھی اپنی تقدیر ان سے نہیں بدل سکتا۔ امیر غلام ہے ـــــ اپنا بھی پرایا بھی ـــــ خواہش کا غلام۔ خواہشات کا غلام۔ نوکروں کا غلام ـــــ نہیں۔ میں اس بھوکے حال میں بھی اس سے اپنی تقدیر کا تبادلہ نہ کرونگا۔ ایک مٹھی چنے میں میں نے جو آنند اٹھایا ہے۔ اُسے وہ کیا جانیں۔ جاڑوں میں پیڑ کے نیچے پھٹی دھوتی کا پلہ اوڑھ کر رات کاٹ دینے میں جو آنند ہے۔ اس کا خواب بھی وہ کبھی دیکھ سکتا ہے؟ اپنے بچے کو بھوک سے بلبلاتا دیکھ کر میرے دل میں کیسے کیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ غصے کے جذبات۔ سوز کے جذبات۔ امید کے جذبات۔ ناامیدی کے جذبات۔ ان کا آنند اُسے کہاں نصیب۔ بچے کی بیماری میں جب میں اس کے سرہانے کھڑا ہو کر اس کے پنجر کو مایوسی سے بھری ہوئی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔ اور پکارتا ہوں کتنے عاجزانہ لہجہ میں۔ اس کا آنند بدقسمت امیر کو کہاں نصیب۔ اس کی قسمت میں بدہضمی کے سوا اور کیا ہے؟ اور بدہضمی میں آنند کہاں؟ سکھ اگر مخمل کے گدیلے پر سونا ہے۔ لذیذ کھانے کھانا ہے۔ محلوں کے بوجھ کے نیچے دب کر رہنا ہے۔ تو مجھے وہ سکھ نہ چاہیئے۔ میرا سکھ تو کڑوے تجربوں میں ہے۔ کھٹے تجربوں میں اور کبھی کبھی میٹھے تجربوں میں ہے۔ ماتا پتا نے بچپن ہی میں میرا وواہ کر دیا۔ کتنے ہی لوگ اس کے لئے ماتا پتا کو کوستے ہیں۔ میں ان کا یش گاتا ہوں۔ ورنہ یہ آنند مجھے کہاں ملتے؟

تو میرے سامنے یہی دو سوال تھے ـــــ بھیک مانگوں یا چوری کروں۔ پانچ دنوں سے گھر میں ہانڈی نہ چڑھی تھی۔ گھر والوں کی ایشور جانے۔ پرنتو میں پانی کی قسم نہیں کھاتا۔ پانی آپ کسی سے بھی مانگ سکتے ہیں۔ اس کا شمار بھکشا میں نہیں۔ شرافت میں ہے۔ پیٹ کی آگ پانی سے بجھاتے۔ مجھے پانچ دن ہو گئے۔ پیٹ میں وہ کاں کوں۔ وہ جلن۔ بدن میں وہ بے جان سی سستی۔ کھڑے ہونے میں پاؤں کا وہ لڑکھڑانا۔ آنکھوں کے سامنے وہ تتلیوں کا اُڑنا۔ اشیاء خوردنی کی طرف دیکھ کر دل کا للچانا۔ کیا کبھی بھول سکتا ہے۔ یہی سمرتیاں تو میری زندگی کی کمائی ہیں۔ سمجھا بھی۔ کیا کہوں؟ جہاں جہاں کچھ کام مل سکتا تھا

وہاں سے مجھے مایوس کن جواب۔ پھیکی ہمدردی۔ اور ترس بھری پھٹکار مل چکی تھی۔ اب کیا کروں۔ یہی سوال سامنے تھا۔

میں سب کچھ سہہ سکتا ہوں۔ بے عزتی نہیں سہہ سکتا۔ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا خیال ہی مجھے ایسا لگتا ہے۔ جیسے ہاتھ کٹے جا رہے ہیں۔ ضمیر جیسے حقارت میں ڈوبنے لگتی ہے۔ سوچتا ہوں۔ میرے پاس بھی وہی ہاتھ پاؤں۔ وہی عقل۔ وہی محنت کرنے کی طاقت ہے جو اوروں کے پاس ہے۔ میرا دعوے ہے۔ کہ یہ سبھی مجھے اپنے حصے سے زیادہ ملے ہیں۔ پھر کسی کے سامنے ہاتھ پھیلا کر اپنی ہار کیسے تسلیم کروں۔ اپنی خودداری کا گلا کیسے گھونٹوں۔ رحم انسانیت کا خون کر ڈالتا ہے۔ میں اس کا پاتر نہیں بن سکتا۔ غصے کی ٹھوکریں کھا سکتا ہوں خوشی سے۔ حقارت کے تھپیڑ کھا سکتا ہوں آنند سے۔ رحم کی بھیک نہیں لے سکتا۔ کسی طرح نہیں۔ اتنے موٹے تازے بھکاری کیسے اتنے بے شرم ہو جاتے ہیں۔ نہیں کہہ سکتا۔ داتا کے چہرے پر رحم کی شکل میں چھپا ہوا وہ تِرسکار۔ وہ ابھیمان! اوہ! مجھے کوئی بٹھا کر سو جوتے بغیر گنے مار دے۔ وہ شکل نہ دکھائے۔

تو چوری کروں؟ اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ اس خیال کے آنے سے مجھے اپنے دل میں ایک طرح کی چستی کا احساس ہوا۔ میرے ان بے جان اعضاء میں بجلی دوڑ گئی۔ جیسے کوئی سپاہی جنگ میں جا رہا ہو۔ جنگ میں زندگی ہے۔ آنند ہے۔ آتم سمرپن ہے۔ تم اکیلے دشمن کے کیمپ میں جا رہے ہو۔ اس کے قلعے میں گھس رہے ہو۔ جان کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے۔ اسے کون بزدلی کہے گا۔

اندھیری رات تھی۔ گلی بھی تنگ اور اندھیری۔ نہ جانے کس محلے میں جا پہنچا تھا۔ میں ایک گھر کا کھلا دروازہ دیکھ کر اندر گھسا۔ بجلی جل رہی تھی۔ ڈیوڑھی میں ایک تخت پوش پڑا تھا۔ اس کی آڑ میں چھپ کر بیٹھ رہا۔ چھاتی میں دھڑکن ہو رہی تھی۔ مگر ایک لمحہ میں خطرے کے اندیشہ نے دل کو خاموش کر دیا۔ بارش کے پہلے ہوا رُک جاتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد دروازے پر ایک موٹر آ کر رُکی۔ اس میں سے ایک آدمی اُتر کر اندر آیا۔ اس کے بعد ایک بڑھیا نے آ کر اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ سمجھ گیا۔ کسی مالدار کا گھر ہے۔ شائد قسمت کھل جائے۔

کوئی بارہ بجے ہوں گے دروازہ پر موٹر کی آواز آئی۔ ایک لمحہ میں وہی آدمی اُوپر سے اُترا موٹر چلی گئی۔ اس بڑھیا نے آ کر پھر دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ شائد اوپر کوئی مریض ہو گا۔ ڈاکٹر اسی کو دیکھنے آیا ہوگا۔ یہی بڑھیا اس کی تیمارداری کر رہی ہوگی۔ ایک آدھ گھنٹہ گھر میں اندھیرا ہوگا۔ کسی نوکر چاکر کی آہٹ نہ ملتی تھی۔ یہ سب اچھے شگون تھے۔ ضرور آج قسمت کھلے گی۔ من کے لڈو کھانے لگا۔ کہیں ایک ہزار کی تھیلی مل جائے۔ تو ساری غریبی دور ہو جائے۔ تھیلی نہ ملے۔ گہنوں کی پٹاری ہی ہاتھ لگ جائے تو کیا بُرا۔ ایک ہزار کا تو گہنا ہی ہو سکتا ہے۔ تب شان سے گھر جاؤں۔ گھر پہنچ کر کیا ناٹک کروں گا۔ اور مایوسی کی چکی میں پسی چمپا کو کس طرح چمکا کر مال کی گٹھڑی اس کے سامنے رکھ دوں گا۔ ان تصورات کا لطف اُٹھانے لگا۔ صاف کہہ دوں گا چوری کی ہے۔ جب کوئی اور راستہ نہ سوجھا۔ تو اور کیا کرتا؟ چمپا روئے گی۔ جھنجلائے گی۔ مگر آخر میں روپے اُٹھا کر گھر رکھ لے گی۔ تب میں اس سے کہوں گا۔ کم از کم چوتھائی رقم کسی تپسیہ کام میں صرف کی جائے۔ چمپا ایک پیسہ بھی دینے کو تیار نہ ہوگی۔ تب اُسے سمجھاؤں گا۔ بڑے بڑے آدمی کتنا دان پُنیہ کرتے ہیں۔ اسی لئے تو کہ ان کے پاپ کا بار ہلکا ہو جائے۔ غریبوں کا خون چوس کر لاکھوں کماتے ہیں۔ اور اس میں سے تھوڑا دھرم کاریہ میں لگا کر کتنا یش کماتے ہیں؟ اسی نیتی پر چلنا ٹھیک ہے۔ اتنے میں منی سو کر اُٹھے گی۔ اُسے لے کر بازار جاؤں گا۔ اور وہ جو کچھ لینے کو کہے گی۔ سب لے دوں گا۔ موٹر گاڑی۔ سیٹی۔ گھنٹی۔ بگل۔ ربڑ۔ کتا۔ بلی۔ بندر۔ چکی۔ ریوڑیاں۔ بیڈر۔ سب کچھ خرید دوں گا۔ اور منی کے اُچھلنے اور کودنے کا آنند اُٹھاؤں گا۔

دو گھنٹے بعد میں رام کا نام لے کر اُٹھا اور ڈبے پاؤں اوپر گیا۔ ایک بڑا کمرہ تھا نفیس ارائشی سامان سے سجا ہوا۔ فرش موٹے قالین کا تھا۔ اس پر مسند اور گاؤ تکیے لگے ہوئے تھے۔ پاس ہی اُگالدان رکھے ہوئے تھے۔ کمرے کے داہنی طرف ایک پلنگ پر مسہری کے اندر ایک سندری سو رہی تھی۔ پلنگ کے نیچے ایک صندوقچی پڑی تھی۔ جس کے اوپر دو کنگن چمک رہے تھے۔ شاید سونے سے پہلے سندری نے اپنے گہنے اُتار کر رکھ دئے ہیں۔ اور سستی کے باعث صندوقچی کو الماری میں بند نہیں کر سکی ہے۔ میرا دل اُچھلنے لگا۔ کبھی سندری کو اس حالت میں دیکھنا کتنی نا شائستگی ہے۔ اس خیال نے مجھے ادھر سے آنکھیں پھیر لینے پر مجبور کر دیا۔ پھر بھی ایک دبی ہوئی نگاہ اُوپر اُٹھ ہی گئی۔ لال متوالی شراب بوتل میں چمک رہی تھی۔

پہلے دل میں آیا۔ کنگن اُٹھا کر اپنی راہ لوں۔ اور کچھ نہ ہو تو بھی یہ کنگن تو میرے باپ کے ہیں۔ چار پانسو سے کم کے تو ہوں ہی نہیں گے سال بھر تو مزے سے کٹے گا۔ پھر دیکھا جائیگا۔ لیکن من نے نہ مانا۔ صندوقچی کھول کر دیکھ لینے میں کیا رکاوٹ ہے؟ جب پینے ہی بیٹھا۔ تو آدھا پیالہ پی کر کیوں اُٹھ جاؤں؟ میں نے آہستہ سے کنگن اُٹھا کر صندوقچی کا ڈھکن اُٹھایا۔ آنکھیں چندھیا گئیں۔ بیش قیمت جواہرات تھیں۔ میں نے صندوقچی اُٹھا کر بغل میں دبائی اور چلا۔

سہواً میرے دل میں ایک شک پیدا ہوا۔ میں نے نزدیک سے جھک کر سندری کو دیکھا۔ شک ٹھیک نکلا۔ میں نے سندری کو فوراً پہچان لیا۔ میں نے اُسے کئی بار محفلوں میں گاتے دیکھا تھا۔ اُسی دم میرے دل میں ایک ویراگ پیدا ہو گیا۔ ان گہنوں کے لئے اس عورت نے کتنی بھاری قیمت دی ہے۔ ان کے لئے اس نے اپنا سُوب۔ اپنی حیا۔ اپنی جوانی۔ اپنی لاج اور اپنی آبرو۔ کیا کچھ نہیں کھویا؟ ان کے لئے آتما کا بلیدان کیا گیا ہے۔ عصمت جیسے بے بہا کی ہتیا کی گئی ہے۔ یہ تو سلیاں ہی کے کئے ہوئے پُنیوں سے بھی قیمتی ہیں۔ اس سے بھی پوتر۔

وہ صندوقچی میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی جیسے کسی زبردست اندرونی ترغیب نے مجھے دھکیل کر اس کمرے سے باہر نکالا۔ جب میں گلی میں پہنچا۔ تو میری آتما مجھے بدھائی دے رہی تھی۔

پرکاش لاہور میں اشتہارات دے کر فائدہ اُٹھائیں۔

تازہ ترین خبریں

پولش سرحد پر روس کا قبضہ

(لندن ۲۰ ستمبر) جرمن وائرلیس مظہر ہے۔ کہ سوویٹ افواج نے اب رومانیہ کے ساتھ والی تمام سرحد پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور رکوٹی پر قبضہ کے بعد تمام سرحد پران کا قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔

جرمنی کی ۵ آبدوز کشتیاں غرقاب

(پیرس ۱۹ ستمبر) فرانس کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ فرانسیسی جنگی جہازوں نے جرمنی کی پانچ آبدوز کشتیوں کو غرق کر دیا ہے۔ ان کشتیوں کی تلاش میں فرانسیسی بحری فوج کے دستے تارپیڈو وغیرہ سے مسلح ہو کر برطانوی بحری محکمہ سے تعاون کر رہے ہیں۔

مغربی محاذ پر!

(پیرس ۱۹ ستمبر) فرانسیسی فوجوں نے لیوال کے جنگل میں پاؤں جما لئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجیں اب ایسی جگہ پہنچ گئی ہیں۔ جس سے آگے جرمن فوجیں اب انہیں بڑھنے نہیں دینا چاہتیں۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے۔ کہ مغربی محاذ پر اب جنگ خوفناک صورت اختیار کر جائے گی۔

ملازمت چھوڑ کر جنگ میں

(کابل ۲۰ ستمبر) یورپ میں جنگ شروع ہو جانے پر پولش روڈ انجینئروں نے جو افغانستان کی ملازمت میں تھے۔ اپنے ٹھیکہ جات منسوخ کر کے پولش فوج میں شامل ہونے کے لئے پولینڈ روانہ ہو گئے ہیں۔ جو ہندوستانی ٹریڈ انجینئر جرمنوں کی ملازمت میں تھے۔ وہ ملازمتیں چھوڑ کر ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں۔

"ادھم منڈلی" کے خلاف مزید کارروائی

گورنر سندھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ادھم وادے پیپلیٹ ادھم منڈلی کا مکان و سکول جس کو منڈلی کے ممبر استعمال کرتے ہیں۔ اور شادی شدہ ممبروں کے مکانات خلاف قانون ہیں۔

سوامی ستیانند جی لدھیانہ میں

۱۸ ستمبر کو دہلی جاتے ہوئے آریہ پرشوں کی بہ بہ تاپہ لدھیانہ اسٹیشن پر شاندار سواگت کیا گیا۔ رات کو آریہ سماج میں ایک بھاری جلسہ ہوا۔ جس میں سوامی جی کو مان پتر پیش کئے گئے۔ جن کے اُتر میں سوامی جی نے ایک پُر جوش تقریر کی۔

ہاؤس ٹیکس اور کرایہ دار

لاہور میں کمائیوں کے انتظام کا بل حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ اس کی رو سے مالک مکان ہاؤس ٹیکس کا بوجھ کرایہ داروں پر نہ ڈال سکیں گے۔ یہ بل ۵ سال تک نافذ رہے گا۔

نظام حیدر آباد کا عطیہ

حضور نظام حیدر آباد نے اسلامیہ کالج کے لئے تین لاکھ روپیہ دیا ہے۔

جنگ جاری رہے گی

(لندن ۲۰ ستمبر) برطانیہ کے براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے آج رات وارسا کا ایک پیغام براڈ کاسٹ کیا گیا ہے۔ پیغام میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اتحادی ممالک پولینڈ کی آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے جنگ جاری رکھیں گے۔

ڈیوک آف ونڈسر ہندوستان میں؟

(شملہ ۱۹ ستمبر) آج دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر کو انگلستان سے باہر فوج میں کوئی عہدہ دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر کو ہندوستان میں میجر جنرل کا عہدہ دیا جائے گا۔

پرکاش کا رشی نمبر اور آپکا کرتویہ

۱۷ ستمبر کے انک میں پرارتھنا کی جا چکی ہے۔ اور اب اسے دہرایا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ دیپ مالا میں اب بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس لئے جلد فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ کہ اس بار رشی نمبر کی قیمت کیا رکھی جائے۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے پہلی قیمت پر ثواب کے دیا نہیں جا سکتا۔ حجم کم کرنے سے نمبر کی شان کم ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ قیمت میں اضافہ کیا جائے۔ چونکہ یہ نمبر پرچار کی غرض سے نکالا جاتا ہے۔ اور نکالا بھی آریہ سماجوں کے لئے جاتا ہے۔ اس لئے ان کی سمتی کے انوکول ہی نمبر نکلنا مناسب ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی سنگھرا اپنے کرتویہ کا انوبھو کرتے ہوئے ہمیں بتائیں۔ کہ اس بار رشی نمبر کی قیمت کیا رکھی جائے؟ اور اُسے زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ کتنی کتنی کاپیاں منگوائیں گے۔ وقت بہت کم ہے۔ اس لئے اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

(ایڈیٹر)

بلجیم کی سرحد پر!

(پیرس ۲۰ ستمبر) اخبار "لامتین" کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جرمنی اور بلجیم کی سرحد پر مقام پر پُر اسرار سرگرمیاں نظر آ رہی ہیں۔

ڈیفنس آف انڈیا بل پاس

(شملہ ۲۰ ستمبر) آج مرکزی اسمبلی نے ڈیفنس آف انڈیا بل "بغیر ترمیم" کے پاس کر دیا۔ یہ بل سلیکٹ کمیٹی میں پیش کیا گیا تھا۔ جب کمیٹی میں پیش کیا۔ تو وہاں چند ترامیم پیش ہوئیں۔

۹۰۰ سو پول فوجی نظر بند

(ریگا ۲۰ ستمبر) پولش فوج کی ایک پلٹن جس میں ۹۰۰ نوجوان تھے آج لیٹویا میں داخل ہوئی۔ سب نظر بند کر دیا گیا۔

پولش گورنر نے خود کشی کر لی

(بوڈاپسٹ ۲۰ ستمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ ریڈیو گورنر لواؤ نے منگچ کے ایک ہوٹل میں خود کشی کر لی۔ اس نے اپنی کار شوفر کو دیدی اور روپیہ بہادرین کے نذر اور ایک دوست کو دے دیا۔

وارسا کے مغرب میں گھمسان کی جنگ

(برلن ۲۰ ستمبر) وارسا کے مغرب میں کٹنو کے نزدیک دریائے دسچولہ کے موڑ پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ صرف اسی علاقہ میں ایک لاکھ ہزار قیدی بنائے گئے ہیں۔

مسولینی کا رسوخ کم ہونے لگا

(نیو یارک بذریعہ ڈاک) اٹلی میں مسولینی کا رسوخ کم ہو رہا ہے۔ اور اس کی ایک بڑی وجہ جرمنی کے ساتھ اٹلی کا الحاق ہے۔

مسٹر چیمبرلین کا اعلان

مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا ہے۔ کہ "جنگ میں برطانیہ کا عام مقصد یہ ہے۔ کہ یورپ کو جرمنی کے حملے کے خطرے سے بچایا جائے۔ اور یورپ کے لوگوں کو اپنی آزادی اور خود مختاری بحال رکھنے کے قابل بنایا جائے۔ ہم یا ہمارے فرانسیسی اتحادی کسی قسم کی دھمکیوں میں آ کر اس مقصد کو ترک کرنے کے نہیں"۔

ایک ہزار نازیوں کو پھانسی

(لنڈن ۲۰ ستمبر) آج جرمن فریڈم سٹیشن سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ کہ جنگ چھڑ جانے کے بعد ایک ہزار نازی ممبروں اور ساٹھ لیڈروں کو ملک سے غداری کرنے اور جنگ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے الزام میں پھانسی دے دی گئی ہے۔

جنگ کے خاتمہ کی امیدیں ختم

(روم ۲۰ ستمبر) اٹلی کے لوگوں کا خیال تھا۔ کہ اب جنگ ختم ہونے کو ہے۔ صلح کی تحریک کی جائے گی۔ مگر اب یہ امید بالکل ختم ہو گئی ہے۔

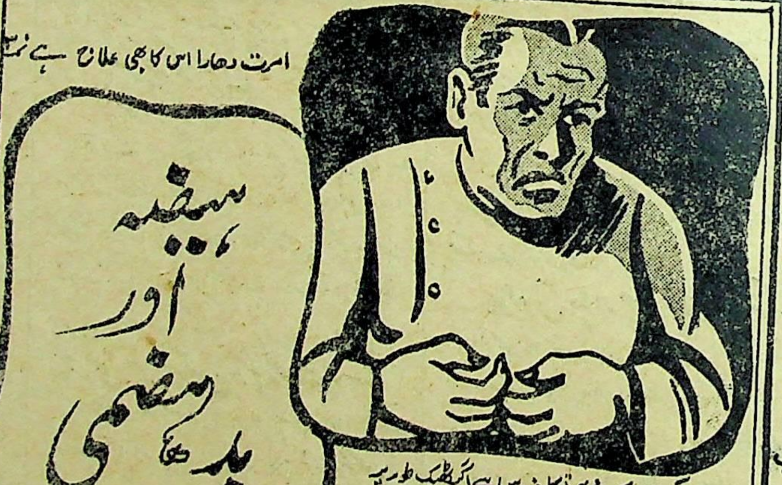

معدہ کی متعلق کوئی بھی تکلیف ہو اسے اگر ٹھیک طور پر دُور کرنا مطلوب ہو۔ تو پہلے اس کے اندر بڑھی ہوئی تیزابی مادے اور ترشی کو اعتدال پر لائیے۔ اور اس کیلئے بہتر طریقہ ہے "امرت دھارا" کا استعمال۔ یہ معدہ و انتڑیوں کے متعلق تمام امراض یہاں تک کہ ہیضہ تک کو دور کرتی ہے۔ اور کیونکہ اس کے اندر قوت ہاضمہ کو بڑھانے والے بہت سے اجزا موجود ہیں اس لئے ہاضمے کو بھی درست رکھتی ہے۔ اس چادر میں اثر دوا کے اندر جراثیم کو ہلاک کرنے کی عجیب و غریب طاقت موجود ہے۔ اسلئے یہ ہیضہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ آپ اسے پیٹ کے متعلق تمام خرابیوں مثلاً قے۔ دست۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ پیٹ درد میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ان تمام خرابیوں سے بچنے کیلئے بعد از غذا استعمال کیا جائے تو اچھا ہے۔ قیمت امرت دھارا ۱ دو روپیہ ۸ ر نصف ۱ روپیہ ۴ ر نمونہ آٹھ آنے

آج ہی آٹھ آنے کی نمونے کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خرید لیں۔

"امرت دھارا"

امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاک خانہ - لاہور

پچاس ہزار قیدی

(برلن ۱۹ ستمبر) دریائے بزرا کے نزدیک جنگ ختم ہوگئی ہے۔ اس وقت تک پچاس ہزار قیدی بنائے گئے ہیں۔ اور اسلحہ و سامان جنگ کی بڑی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ قطعی نتائج کے متعلق اس وقت کوئی اندازہ لگانا بالکل ناممکن ہے۔

ہر ہٹلر ڈینزگ میں!

(برلن ۱۹ ستمبر) آج دوپہر کو ہٹلر ڈینزگ کے علاقہ میں پہنچ گیا۔

جرمنوں کے خلاف بغاوت

(کوپن ہیگن ۱۹ ستمبر) سلوا کیہ میں بغاوت ہوگئی ہے۔ جس کے نتیجے کے طور پر خفیہ پولیس نے سینکڑوں اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ پراگ کے بلک کی عمارت میں لوگوں کو پھانسی دی جا رہی ہے۔

برطانیہ کے دو اور جہاز غرق

(لنڈن ۱۹ ستمبر) دو مچھلیاں پکڑنے والے جہازوں "لارڈ منٹو" اور "آرنیٹا" کو غرق کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ کے کئی ایک تجارتی جہازوں پر جن میں "تا نفٹے کیبل" "بہارستان" اور "تیرن وو وارٹ" بھی شامل ہیں آبدوز کشتیوں نے حملے کئے۔ مگر ان جہازوں نے اپنے آپ کو نہایت کامیابی کے ساتھ ان کی زد سے بچا لیا۔

لتھونیا کو روس سے خطرہ

(کوناس ۱۹ ستمبر) اگرچہ روس کے سرکاری افسروں نے حکومت لتھونیا کو یقین دلایا ہے۔ کہ روسی فوجوں کی سرگرمیاں صرف وائیٹ رشیا اور یوکرائن تک محدود رہیں گی۔ لیکن اس قسم کا یقین دلائے جانے کے باوجود لتھونیا نے اپنی حفاظتی فوج کو کمک پہنچانے کے لئے ریزرو دستے کا ایک اور بیچ بلایا ہے۔

ڈاکٹر گوبلز کو قتل کر دیا گیا؟

(پیرس ۱۹ ستمبر) جرمنی سے ایمسٹرڈم آنے والے لوگوں کا بیان ہے۔ کہ ڈاکٹر گوبلز وزیر پروپیگنڈا کو روس کے ساتھ یارانہ گانٹھنے کی نئی پالیسی کی خاطر قربان کر دیا گیا ہے۔ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ اب وہ زندہ نہیں۔

بالغ انگریز بھرتی ہوں

(شملہ ۱۹ ستمبر) حکومت ہند کے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک حکم جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے یوروپین مردوں کو جو برطانیہ کی رعایا ہیں۔ اور جن کی عمر سولہ اور پچاس سال کے درمیان ہے۔ ملٹری ڈسٹرکٹ افسر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر ملک سے باہر جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ایک یوگی کی سمادھی

(جبل پور ۱۸ ستمبر) یہاں ایک یوگی سوامی رام لکھن داس نے یوگ کے عجیب و غریب کمالات دکھلائے۔ وہ پورے تیرہ گھنٹے ایک ایسے صندوق میں بند رہے۔ جس میں ہوا کی آمد و رفت بالکل روک دی گئی تھی۔

برطانیہ پوری طاقت سے لڑیگا

(لنڈن ۱۸ ستمبر) اس وقت جب کہ برطانیہ کے ایک ساتھی کے خلاف جرمنی کی زبردست طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے اسے تباہ کر رکھا ہے۔ ایسے وقت میں برطانوی گورنمنٹ اس پر روس کے حملہ کو کسی صورت میں حق بجانب قرار نہیں دے سکتی۔ جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان سے برطانوی گورنمنٹ کے ارادوں میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور جب تک اس کا مقصد پورا نہ ہوگا تمام طاقت کے ساتھ جنگ کو جاری رکھیگی۔

جہاز "کریجس" کی غرقابی

(لنڈن ۱۹ ستمبر) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ جہاز "کریجس" کے جسے غرق کر دیا گیا ہے۔ مسافروں میں سے جو بچے ہیں ان میں چالیس افسر بھی شامل ہیں۔ یہ جہاز اتوار کو غرق کیا گیا تھا۔ پہلی فہرست سے پتہ لگتا ہے۔ کہ گیارہ سو اشخاص میں سے ۶۸۳ زندہ بچے ہیں۔

سوویٹ افواج کی پیشقدمی

(لنڈن ۱۹ ستمبر) آج صبح سرخ فوج نے ماسکو سے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ سوویٹ افواج نے آج صبح ولنا پر قبضہ کر لیا ہے۔

امریکہ کو چین کا مشن

ٹوکیو (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت چین نے ڈاکٹر ہسنفو کو امریکہ بھیجا ہے۔ تاکہ امریکہ اور جاپان میں جو اختلاف کی خلیج پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا فائدہ اٹھا کر چین کے لئے امریکہ کی امداد حاصل کرے۔ اور جنگ کے لئے امریکہ سے قرضہ مانگے۔

جرمنی میں ٹیکس ڈیوڑھے ہوگئے

(لنڈن ۱۸ ستمبر) ریخ ڈیفنس کونسل نے ریخ چانسلر کی زیر ہدایت تقریباً تمام مروجہ ٹیکسوں میں پچاس فیصدی اضافہ کر دیا ہے۔ انکم ٹیکس میں (پچاس فیصدی) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ بیئر تمباکو، سپرٹ اور شمپین پر جنگ کی وجہ سے مزید بیس فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے۔

روس اور جاپان

(سنکیانگ ۱۸ ستمبر) سوویٹ، مانچوکو سرحد پر جاپان اور روس کی فوجی نقل و حرکت کو بند کرنے کے لئے جو عارضی صلح ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے بعض حلقوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے۔ کہ روس جاپان سے مشرق بعید کے متعلق کوئی اور معاہدہ کرنا چاہتا ہے باخبر چینی حلقے اس کی تردید کرتے ہیں۔

پولینڈ کے خلاف روس کی لشکر کشی

(واشنگٹن ۱۸ ستمبر) امریکہ کے سیاسی حلقوں کو پولینڈ کے خلاف روس کی لشکر کشی سے صدمہ تو ضرور ہوا ہے۔ لیکن حیرت نہیں۔ اور یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ روس اتحادیوں کے دشمن سے ہرگز نہیں ملے گا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے چین میں جاپان کو من مانی کارروائیاں کرنے کا موقعہ مل جائیگا۔

گورنمنٹ کی صنعتی سکیم

نئی انڈسٹریاں کھولنے کی سکیم گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے۔ سوڈا ایش، کاسٹک۔ بلیچنگ پاؤڈر وغیرہ کیمیکلوں کی فیکٹریاں شروع ہوگئی ہیں۔ بہار اور بمبئی میں سائیکلوں کے کارخانے تیار ہو رہے ہیں۔ اور بہت جلد مکمل ہندوستانی سائیکل مارکیٹ میں آ جائینگے۔ ٹیکسٹائل مشینری کے پرزے بنانے کی انڈسٹری بھی شروع ہو رہی ہے۔ سٹار ریچ انڈسٹری کو بھی اب بھاری تقویت ملے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لوکوموٹو بنانے کی سکیم بھی اب گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

خاکسار اور یو۔ پی گورنمنٹ

(لکھنؤ ۱۹ ستمبر) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ خاکساروں کی ناپسندیدہ سرگرمیوں کو کچلنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ انہیں ان سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

پولینڈ سر ہوگیا

(برلن ۱۸ ستمبر) جرمن ہائی کمانڈ نے آج صبح اعلان کیا۔ کہ پولینڈ کی مہم قریب الاختتام ہے۔ جرمن فوجوں نے پولینڈ کے نئے دارالخلافہ ڈبلن کو فتح کر لیا ہے۔ اور شہر لباؤ کا محاصرہ۔ جرمن کے ہوائی جہاز مشرق میں عملی طور پر اپنا مشن پورا کر چکے ہیں۔ اور اب دوسرے کاموں کے لئے تیار ہیں۔

چالیس ہزار چینی سپاہیوں کو شکست

(ٹوکیو ۱۸ ستمبر) چین کے میدان جنگ سے آمدہ ایک جاپانی مراسلہ مظہر ہے۔ کہ جاپانی فوج نے کوان کے شمال میں چینی فوج کے چھ ڈویژنوں کو جن میں چالیس ہزار جوان تھے پھانس لیا ہے۔ ہوپئی کے صوبہ دریائے ہان کے ساتھ ساتھ بھی جاپانی فوجوں نے چڑھائی کر دی ہے۔

وائسرائے نہرو ملاقات

(شملہ ۱۸ ستمبر) سیاسی حلقوں کا یقین ہے۔ کہ وائسرائے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس سے پہلے پنڈت جواہر لال نہرو چیئرمین کانگریس وارسب کمیٹی کو ملاقات کی دعوت دیں گے۔ اس بات کا کوئی امکان خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ مہاتما جی اور وائسرائے کے درمیان پھر ملاقات ہوگی۔

مدرح صاحبہ ایجی ٹیشن کے قیدی رہا

(لکھنؤ ۱۸ ستمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے مدرح صحابہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے ماتحت زیر سماعت تمام مقدمات واپس لینے اور اس ... کے ماتحت سزا یافتہ تمام شیعوں کو رہا کر ... کے احکام جاری کر دئے ہیں۔

پولینڈ کے شہروں پر روس کا ...

(ماسکو ۱۷ ستمبر) بیان کیا جاتا ہے ... کے ہوائی جہازوں نے پولینڈ کے جنگی جہاز ... نیچے گرا دیا۔ اور تین زبردست بمبار ... کو اترنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اعلان ... کہ ہر جگہ سرخ فوج کا بڑی خوشی سے ... کیا گیا ہے۔

سوویٹ گورنمنٹ کا دعوے ہے کہ ... نے روسی سرحد پر ۳۵ میل کے ... قدمی کی ہے۔ سوویٹ فوجیں تمام محاذ ... ساتھ پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اور سوویٹ ... میں ۴۴ میل کے فاصلہ پر مقام ... گذر گئی ہے۔

سوویٹ افواج کا پولینڈ پر حملہ

(صوفیہ ۱۸ ستمبر) سوویٹ افواج ... میں داخلہ کا ہلگیریا پر بہت اثر ہوا ... سیاسی حلقوں میں اس کا بہت ... عام خیال ہے۔ کہ عنقریب معاہدہ ... ہو جائے گا۔ اور مشرقی اور جنوبی یورپ ... سوویٹ اپنا سکہ جمائیگا۔ اس کے لئے ... بحیرہ بالٹک ... ضروری ہیں۔ بحیرہ بالٹک ... ڈینیوب کا شمالی حصہ اور درہ ... ۔

جاپان اور روس میں مصالحت

(لنڈن ۱۷ ستمبر) جو اطلاعات یہاں ... ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی نے جاپان ... روس میں اس طرح مصالحت کرائی ... جاپان چین کے شمالی علاقہ کو تجارتی ... خصوصی حاصل کرنے کیلئے خالی کر دے ... اس علاقہ کو صرف اپنی تجارت کر ... کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔

پولینڈ کو تقسیم کرنے کی سکیم

(ماسکو ۱۸ ستمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ ... گورنمنٹ کی سکیم یہ ہے۔ کہ سائیلیشیا، ... اور پولش کاریڈور جرمنی کے حوالے کر دئے جائیں۔ مغربی یوکرائن پر اپنا قبضہ ... اور سوویٹ یونین اور جرمنی کے درمیان ... کی ایک آزاد سٹیٹ قائم کر دی جائے ...

برطانیہ کے جنگی اخراجات

(لنڈن ۱۸ ستمبر) برطانیہ کے جنگی ... کیا ہیں؟ اس کا اندازہ محض اس بات سے ... سکتا ہے۔ کہ امن کی حالت میں برطانیہ ... ہندی پر تیرہ سو پونڈ فی منٹ کے ... خرچ کر رہا تھا۔

...ودیالیہ چوالا پور کی سُدھ لو

لقیہ صفحہ ۹

...رکھے نہ سکے۔ جو رُچی کرے
...جیسا چاہے چلاوے۔ جیسا چاہے
...ہے۔ کہ وہ اس سنستھا کے اُولنبی
...کر ڈالے۔ اس کا اُولنبی لنمٹ
...سنتا ہی۔ مہاودیالیہ کی نشنک لنگوٹا
...ایسا چھنکا رہے۔ ایک ایسا ڈیپوٹیشن
...یہ چھنکار جاتا رہا۔ وہ آکر بنتی کم ہوا۔
...ایک بیوست چیتا کی علیم سمجھو۔
...لنک شکھشانیوں سے ماتا پتا سے
...تھوڑا تھوڑا لینا آسنبھو کیا۔ سنسکرتوں
...ہم چاریوں کو وستر لپیٹنگ۔ انیہ تحفا
...چھوٹے دہیوں کے لیئے ردوش کیا۔
...کے یہاں ہی تو نکل سکیئے۔ ان
...ہی جاتا رہا۔ یہ بات ہم نے اپنی
...سے دیکھی ہے۔ اس لیئے ہم نشلک
...کے چوشیہ کے وشے میں چنتت ہو
...ہیں۔

...ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ مہاودیالیہ کا ہر
...برہم چاریوں کا ہر ٹیک سنسکرنک
...کا ہر ٹیک پر بھی پہنتی۔ اس وانا۔
...ناگیمرتا پورک ہماری باتوں پر وچار
...کا۔

...ہم لوگوں سے یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ
...برگٹ کئے ہیں۔ اُن سے اُن کا
...کس کس انش میں ہے۔ ہم یہ بھی جاننا
...ہیں۔ کہ مہاودیالیہ کی ورتمان پر نالی
...کس انش میں اور کتنا پر یورتن
...مہاودیالیہ کی آیو بڑھانے کیلئے
...اُپائے کام میں لانے چاہئیں۔
...سماتنک تروپ بھی ہو۔ دیکھی گت
...ہم پسند نہیں کرتے۔
...ادھیکاری۔ کاریہ کرتا۔ سدسیہ
...ایسا کوئی اُپائے سوچنا چاہیئے۔
...مہاودیالیہ میں ایسا پربندھ ہو۔
...کم از کم اور بہیں ورش چلتی
...انہوں نے اتنا بھی کیا۔ تو وہ اپنے کرتویہ
...ایسا ہم مانیں گے۔

آریہ سماج کے اربن ضبط

...۸۔ ستمبر) مدراس گورنمنٹ نے ایک
...انگریزی کتاب آریہ سماج کے "اربن" جسے
...پبلشنگ ہاؤس مدراس نے پرکاشت
...کیا ہے۔ کیونکہ اس میں ایسا لٹریچر
...ایمرجنسی ایکٹ کیخلاف آتا ہے۔

بھرت پور دربار کی آگیا

(دہلی ۱۰۔ ستمبر) آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھرت پور کی ایک خبر آئی ہے۔ کہ وہاں کی آریہ سماج کو ریاستی دفتر کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ سماج کو رجسٹرڈ کرائیں۔ نہیں تو ریاست میں آریہ سماج کو خلاف قانون قرار دے دیا جائیگا۔ وہاں کی آریہ سماج نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور سارودیشک سبھا سے رائے مانگی ہے۔ آریہ سماج کا کہنا ہے۔ کہ وہ ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اس لئے رجسٹرڈ کروانا اوشیک نہیں۔

"حیدرآباد بھجناولی" ضبط

اسلئے حضرت کے ایک آگیا پتر دوارا شری آتما رام جی منتری آریہ سماج پونا ضلع علیگڑھ کرت پستک "حیدرآباد ستیاگرہ بھجناولی" ضبط ہو گئی ہے۔ اب اس پستک کی پرتیاں یا اس کو کوئی بھاگ رکھنا جرم ہے۔ اس کا کارن یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ اس میں بہت سی بھڑکانے والی باتیں ہیں۔

شری آتما کا دیہانت

(رنگون ۹۔ ستمبر) آج رات کے ڈیڑھ بجے برہما کے وکھیات بودھ نیتا راج نیتک نیتا بھکشو شری اُتما کا دیہانت ہو گیا۔ وہ اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا کے کانپور کے ادھیویشن کے پردھان تھے۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ میں دوہائی دوس

(لاہور ۱۱۔ ستمبر) مہاشہ کرشن جی ادھشٹاتا دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون پریس کے نام ایک بیان میں لکھتے ہیں۔ کہ "دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور گذشتہ ۱۵ سال سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس سے پڑھ کر نکلے ہوئے یوگیہ اُپدیشک بھارت ورش کے ہر ایک صوبہ کے علاوہ برما۔ ماریشس اور جنوبی امریکہ میں بھی ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ ودیالیہ کے ودیارتھیوں کی لگن اور ساہس کے دھرم پریم کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کا اندولن شروع ہوتے ہی ودیالیہ کے سارے کے سارے ودیارتھی ستیاگرہ کر کے جیل چلے گئے۔ ودیالیہ کے ادھیاپک بھی اس اندولن میں لگ گئے۔ اس لئے ودیالیہ عارضی طور پر بند کر دیا گیا۔ اور تقریباً آٹھ مہینہ بند رہا۔ اب حیدرآباد کے دھرم یدھ کے سپھلتا پورک سماپت ہونے کے بعد ۱۸ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ودیالیہ پھر سے کھل رہا ہے۔

۱۷۔ ستمبر بروز اتوار بوقت ۶ بجے شام گورودت بھون لاہور کے وسیع ہال میں ودیارتھیوں کو ودھائی دینے کے لئے ایک اُتسو ہوگا۔ جس کے سبھاپتی حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے پرتھم ڈکٹیٹر پوجیہ شری سوامی سوتنترتا نند جی مہاراج ہونگے۔ اس اوسر پر بہت سے آریہ بھائی آمنترت تھے۔ جنہوں نے کارروائی میں اُتساہ کیساتھ حصہ لیا۔

اُپدیشک ودیالیہ دوبارہ کھل گیا

(لاہور ۱۷۔ ستمبر) حیدرآباد ستیاگرہ میں آریہ سماج کی ہر ایک انسٹی ٹیوشن نے اپنے والنٹیر بھیجے۔ لیکن یہ فخر صرف دیانند اُپدیشک ودیالیہ کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس کے تمام ودیارتھیوں نے اپنے آپ کو ستیاگرہ کے لئے پیش کر دیا۔ جس کی وجہ سے ودیالیہ کو بند کرنا پڑا۔ اب چونکہ ستیاگرہ بند ہو گیا ہے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نے جو ودیالیہ کو چلا رہی ہے ۱۸۔ ستمبر کو ودیالیہ کو دوبارہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج ودیارتھیوں کو مبارکباد پیش کرنے کیلئے جلسہ ہوا۔ جلسہ کے صدر ودیالیہ کے پہلے آچاریہ سوامی سوتنترانند جی کو خاص طور پر دہلی سے اس مقصد کے لئے بلا کر بنایا گیا۔ ودیالیہ کے موجودہ آچاریہ پنڈت بدھ دیو جی ادھیاپک۔ پنڈت ٹھاکر چند رائے بہادر بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا۔ اور مہاشہ کرشن ادھشٹاتا ودیالیہ کی تقریریں ہوئیں۔ ودیارتھیوں نے جیل کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے حالات حاضرین کو سنائے۔

ودیشی ستیاگرہیوں کو پرمان پتر

سارودیشک سبھا کے آدیش انوسار ودیشی ستیاگرہیوں کے لئے پرمان پتر منگوانے کیلئے آریہ سماجیں اپنے ستیاگرہیوں کی فہرست جہاں سارودیشک سبھا کو بھیجیں۔ وہاں اس کی ایک کاپی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھی بھیجیں۔ تاکہ لسٹوں کو چیک کیا جا سکے۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

ریاستوں میں ویدک دھرم پرچار

کئی دیسی ریاستوں میں آریہ سماج کے ویدک دھرم پرچار میں ریاستی حکام کی طرف سے کئی پرکار کی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کے متعلق سبھا یہ جاننا چاہتی ہے۔ کہ کس کس سماج کو ایسی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ اس کے لئے مندرجہ ذیل پرشنا ولی کے جوابات کی ضرورت ہے۔ اس سبھا سے سمبندھت ریاستی آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ بہت جلد ان سوالات کے جوابات تیار کر کے سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔

(۱) آریہ سماج کا نام اور جگہ (۲) ریاست کا نام جس میں وہ قائم ہے (۳) کسی پرتی ندھی سبھا سے سمبندھت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس سے (۴) کب سے قائم ہے؟ (۵) سماج کا مندر یا بھون اپنا ہے یا نہیں (۶) سبھا سدوں کی تعداد (۷) دھارمک پرچار یا دھرم سمبندھی دوسرے کاموں میں ریاست کی طرف سے کوئی رکاوٹ تو نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کیا؟ (۸) اگر اس راجیہ میں کوئی ایسا قانون یا قاعدہ جاری ہو۔ جس سے پرچار میں رکاوٹ ہوتی ہو۔ تو مفصل لکھیں (۹) اگر پرچار میں رکاوٹ ہونے پر

اس سماج یا سارودیشک سبھا یا کسی صوبجاتی پرتی ندھی سبھا کی طرف سے کوئی کارروائی کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوا؟

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

بھرت پور میں ستیاگرہ؟

(متھرا ۱۹۔ ستمبر) ریاست بھرت پور میں کمپنیز لاء ایمنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت حکم دیا گیا ہے۔ کہ بھرت پور سٹیٹ آریہ سماج کو رجسٹرڈ کرایا جائے۔ اس سے آریہ سماجیوں میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مسٹر کرن سنگھ چونکہ پریذیڈنٹ متھرا آریہ سماج و ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی اس سلسلہ میں سر رچرڈ ٹاٹنہم وزیر اعظم بھرت پور سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔ اگر انہوں نے آریہ سماج کو خالص مذہبی انجمن قرار نہ دیا۔ اور آریہ سماج کو رجسٹریشن سے مستثنیٰ قرار نہ دیا۔ تو مسٹر چونکہ اسے انٹرنیشنل لیگ کو لکھیں گے۔ کہ بھرت پور میں کوئی اہم قدم اٹھایا جائے۔ غالباً وہ سول نافرمانی شروع کرنے کی تحریک کریں گے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اگر ریاست بھرت پور میں آریہ سماج جھک گئی۔ اور اس نے اپنے آپ کو رجسٹر کرانا منظور کر لیا۔ تو دوسری ریاستوں میں بھی اسے شاید ایسا کرنا پڑے۔

ستیاگرہی قیدیوں کا معاملہ

(ناگ پور ۱۸۔ ستمبر) سی۔ پی و برار آریہ پرتی ندھی سبھا کا اجلاس کل رات یہاں شری گھنشیام سنگھ جی گپت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ گپتا جی ہر ایک بار اتفاق رائے سے سبھا کے پردھان منتخب کئے گئے۔ حیدرآباد پرتی ندھی سبھا کے پردھان شری ونائک راؤ اور منتری پنڈت بنسی لال جی شریک ہوئے۔ ستیاگرہ بند کرنے کے بعد ریاست کی صورت حالات کیا ہے؟ پنڈت نریندر دیو کا بھی ذکر کیا گیا۔ جو منانور میں قید ہیں۔ ان کی رہائی کا معاملہ سارودیشک سبھا پر چھوڑا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ شری بینا گپت نے وارودھا میں شری سروجنی نیڈو سے ملاقات کی تھی۔ اور انہیں بتایا تھا۔ کہ ابھی تک کئی ستیاگرہی رہا نہیں کئے گئے۔ اور ان سے جرمانے وصول کئے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے آریہ سماجی...

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

SuLeman Umar & Co.,
Karachi

سماجک سماچار

آریہ ویر دل سانگاہل کا چناؤ

عرصہ سے آریہ ویر دل کی کمی کو محسوس کیا جا رہا تھا۔ ہر سماج کی سمجھا سے ہم نوجوانوں کی تمنائیں بر آئیں۔ ویر گوپال داس کی انتھک کوششوں نے ہم سب کو ایک ہوں کو متحد کر کے آریہ ویر دل کی ستھاپنا کر دی ہے۔ اور چناؤ نمن پرکار عمل میں لایا گیا ہے:-

پردھان ویر گوپال داس جی آریہ ستیاگرہی۔ اُپ پردھان مہاشہ منشو رام جی۔ منتری ڈاکٹر چنی لال جی۔ اُپ منتری پنڈت امرناتھ جی۔ خزانچی لالہ کستوری لال جی۔ لائبریرین مہاشہ دریائی لال جی۔ کپتان لالہ پرمانند جی ٭ (منتری)

گورد کل کمالیہ کی سہ ماہی رپورٹ

سب برہم چاری آنند پرسن ہیں۔ سہ ماہی پریکھشا جس کی رپورٹ ہر ایک سرپرست کو بھیجی گئی تھی، سے بعد گرمی کی چھٹیاں کر دی گئی تھیں۔ جواب سماپت ہو چکی ہیں۔ جمع و عالیہ کی پڑھائی یکم بھادوں سے شروع ہو گئی ہے۔ برہم چاری سنتاہی پریکھشا کیلئے خوب زور شور سے پڑھائی کر رہے ہیں ٭

اس سہ ماہی میں مفصلہ ذیل سجنوں نے گورد کل کا معائنہ کیا ہے جن کے ریمارک مفصلہ ذیل ہیں:-

(۱) حکیم سکندر جعفر پردھان کانگریس پارٹی ماموریت سرحد:- "برہم چاریوں میں پریم۔ سیوا بھاؤ اور ڈسپلن کوٹ کوٹ کر بھرا گیا ہے۔ کاش ایسی درسگاہیں پنجاب میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے ہر ایک شہر میں ہوں"٭

(ب) ڈاکٹر سیف الدین کچلو پردھان کانگریس پارٹی پنجاب:- "اس گورد کل میں روحانی تعلیم کا بہترین انتظام ہے۔ جس کو دیکھ کر میں بہت پرسن ہوا ہوں"٭

(ج) مہاتما ٹیک چند جی بان پرستھی:- "برہم چاریوں کی شاریرک اور مانسک پڑھائی بھوجن چھادن کا اُتم و انتظام پایا جاتا ہے۔ لوگوں کو اپنے بچے اس گورد کل میں بھیجنے کی پریرنا میں پہلے بھی کرتا رہتا ہوں۔ میں یہ بندھ دیکھ کر بہت پربھاوت ہوا ہوں"٭

(د) ہنیش سنگھ کرم چاری دیو سماج:- "میں برہم چاریوں کو کھیتوں میں کام کرتے ہوئے جا کر ملا۔ وہ خوب کام کر رہے تھے۔ بھوجن شالہ۔ گؤ شالہ دیکھنے کے بعد بچوں کی اچھی صحت کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں"٭

(۳) آڈیٹر صاحب نے سمت ۱۹۹۵ تک حساب و کتاب کی رپورٹ چیک کر کے بھیج دی ہے۔ ان کے ریمارکس یہ ہیں:- "میں نے کل حساب و کتاب چیک کیا ہے سب درست آخیر تاریخ تک ہے۔ نتیجہ

تسلی بخش ہے"٭

(۴) حیدرآباد ستیاگرہ وجے اُتسو برہم چاریوں نے ۳ ستمبر کو یگیہ شالہ میں منایا۔ رات کو گولے چھوڑے گئے۔ دیپ مالا بوجہ تیز ہوا کے نہ منائی جا سکی ٭

(۵) رگ وید اور سام وید کا یگیہ سماپت ہو چکا ہے۔ اتھرو وید کا یگیہ جاری ہے۔ چاروں ویدوں کا یگیہ بسنت کے دن سماپت کر دینے کا سنکلپ کیا ہوا ہے ٭ (ادھشٹاتا)

آریہ سماج ریاست نابھہ کو دان

آریہ سماج نابھہ کے دھن دیوی آریہ بھون کے لئے نمن مکمت دانی سجنوں نے دان دے کر بھون کی شان و خوبصورتی کو قابل دید بنا دیا ہے۔ بہت بہت دھنیہ واد کیا جاتا ہے ٭

(۱) یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۶ کو لالہ آتما رام صاحب پوسٹ ماسٹر نابھہ نے اپنی سورگیہ دھرم پتنی شریمتی پرمیشوری دیوی کی یادگار میں ایک کمرہ بنا کر ان کے پوتر نام کو روشن بنا دیا ہے۔

(۲) ۳۔ بیساکھ سمت ۱۹۹۶ کو شریمان لالہ موہن لال صاحب مالک کارخانہ جراب نابھہ نے اپنے سورگیہ بھائی لالہ دیوی دیال کی یادگار میں ایک بڑا خوبصورت چبوترہ یعنی جلسہ سٹیج بنوا کر ہمیشہ کے لئے آریہ سماج نابھہ کی تکلیف کو دور کر دیا ہے ٭

(۳) ۳۔ اساڑھ سمت ۱۹۹۶ منجملہ رقم دان کردہ رائے بہادر لالہ شادی رام صاحب ٹنڈن مرحوم نابھہ مبلغ ۳۴ روپیہ آٹھ آنہ دان بذریعہ شریمان لالہ چندا س صاحب ڈپٹی جیلر نابھہ پراپت ہوئے۔ اس رقم سے ایک چھوٹا خوبصورت اشنان آریہ بنوایا گیا جس کی بھون میں سخت ضرورت تھی ٭

(۴) ۶۔ اساڑھ سمت ۱۹۹۶ شریمان لالہ ہیرا لال صاحب انجینیر گورنمنٹ پنشنر نابھہ نے اپنی سورگیہ دھرم پتنی شریمتی سرسوتی دیوی کی یادگار میں ایک خوبصورت کمرہ بنوا کر ان کے پوتر نام کو روشن کر دیا ہے ٭

(۵) یکم ساون سمت ۱۹۹۶ شریمان ماسٹر رام پرشاد صاحب اگروال معرفت کانگو کھل ضلع کرنال نواسی حال مقیم نابھہ نے مبلغ گیارہ روپے دان دے کر دھن دیوی آریہ بھون کا بڑا دروازہ نہایت خوب صورت بنوا دیا ہے۔ اور اس کے اُوپر آگے اور پیچھے دو بڑے گھنٹے لگا کر بھون اور دروازہ کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ ٹائم دیکھنے کے لئے پبلک کو بہت آرام ہو گیا ہے ٭

(۶) یکم بھادوں سمت ۱۹۹۶ کو بالمکند منتری آریہ سماج نابھہ نے ۱۴۰ روپیہ خرچ کر کے ایک یگیہ شالہ معہ چاروں طرف چبوترہ کے بنوائی ہے ٭

(۷) ۳۔ ستمبر کو دھنیہ واد و اُتسو کے دن ایک بڑا یگیہ اسی یگیہ شالہ میں کیا گیا۔ اور اوم کا جھنڈا لہرایا گیا ٭

(۸) ۱۴۔ بھادوں سمت ۱۹۹۶ شریمان لالہ مادھو رام جی آڑھتی غلہ منڈی نابھہ نے پندرہ روپیہ کے خرچ سے اشنان آریہ کے ساتھ ایک خوبصورت چبوترہ بنوا کر بہت لابھ پہنچایا ہے ٭ (بالمکند منتری)

آریہ سماج نارائن گڑھ کے سماچار

آج ۳-۹-۳۹ کو بوقت ۸ بجے شام آریہ سماج نے ایک پبلک جلسہ ہانار میں کیا جس کے صدر بابو لچھمن نارائن جی بی۔اے وکیل بنائے گئے۔ کاروائی حسب ذیل عمل میں آئی:-

(۱) ماسٹر رام چندر جی نے ایک بھجن ایشور بھگتی کا اور ایک دلیش اور جاتی کی اُنتی کا گا کر سنایا۔ ایک بھجن سب نے مل کر گایا ٭

(۲) بابو کرشن گوپال جی بی۔اے وکیل نے ایک حیدرآباد ستیاگرہ کی کامیابی پر ایک تقریر کی اور واضح طور پر واکھیان دیا۔ جس میں بتایا کہ حیدرآباد میں آریہ سماج نے نہایت شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اس ستیاگرہ کی کامیابی کا راز آریہ سماج کا سنگٹھن۔ ڈسپلن۔ آریہ ویروں کی قربانیاں مالی امداد اور دھرم پریم ہے۔ دیگر امداد دینے والے سجنوں اور دوسرے سب امداد دینے والوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان سب کا ذکر کیا گیا۔ اور ان سب کا آریہ سماج پردھان آریہ سماج نے

(۳) حکیم واسدیو جی پردھان آریہ سماج نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ کہ آریہ ستیاگرہ کی کامیابی ابھی کام ہے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں جب تک کہ کام کرنے والی سوسائٹی کے نیتا لیڈر و دھان۔ اور نوجوان میدان عمل میں آویں۔ ان کی ہر ممکن قربانی کرنے ہی پر اہمیت ہو سکتی ہے۔ یہی راز آریہ سماج کی کامیابی میں پنہاں ہے۔

گوروکل کانگڑی کا

برہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر کے ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے۔ اور چت کو پرسن رکھتا ہے ٭

قیمت:- آٹھ آنے (۸ر) فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ دانتوں میں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے۔

قیمت:- فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)
تیز شیشی ایک روپیہ چار آنے (عـہ)

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)
ایجنٹ افریقہ:- چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

CC0. Gurukul Kangri Collection

...نے سب بہنوں کا دھنیہ واد کیا - اور
...ایتا کی - کہ بھگوان ہمیں ہر مشکل
...گمبھیرتا اور شکتی پردان کریں
...پرو وصلہ

...درشن کمار جی نے فرمایا - کہ ناساپن
...لڑکیوں کی پاٹھ شالہ جو کہ ڈسٹرکٹ
...نے جاری کی ہوئی ہے عرصہ تین چار ماہ
...ہو رہی ہے - یہاں اس وقت کوئی ادھیاپکہ
...نے والی نہیں ہے - اس لئے ہم حکام بالا
...پراتھنا کرتے ہیں - کہ جلد از جلد ادھیاپکہ
...مقرر کر کے پاٹھ شالہ ہذا میں تعینات
...ہیں - تاکہ لڑکیوں کی تعلیم کا بہتر انتظام ہو
...امید ہے - کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز
...جالندھر اس طرف توجہ فرماویں گے - اس کے
...بعد کارروائی سماپت ہوئی + (سادھو رام منتری)

...آرورویدک سبھا سے پرارتھنا

...آرورنگ سبھا آریہ سماج بٹالہ کے اجلاس
...حیدرآباد ستیاگرہیوں میڈل دینے کے
...بابت بلائی گئی تھی نشچت ہوا - کہ اکثر سماجیں
...ستیاگرہیوں کو میڈل دیتے ہیں - مگر ایسا
...ٹھیک نہیں - میڈل ایک ہی قسم کے
...ہوں جو کہ بھارت ورش کی سب سماجوں
...ایک جیسے ہوں - اور سارودیشک سبھا
...سے درخواست کی جاوے - کہ وہ اس کام
...کو ہاتھ میں لے - اور جتنے جتنے ستیاگرہی
...سماج سے گئے ہیں اس کے بموجب
...خرچ لیا جاوے - اور میڈل ایک ہی
...بنائے جائیں - جس کا اوپر سنتری
...کی تصویر ہو - اور حیدرآباد دگ وجے
...لکھا ہووے - اور ان پر ہر ایک ستیاگرہی
...کا نام لکھے جاویں - اور ایک ایک دوپٹہ
...ایک قسم کا ہر ایک ستیاگرہی کو دیا جاوے۔
...وہ خاص خاص موقعوں پر پہن سکیں -
...ہے - کہ سارودیشک سبھا اس بینتی پر
...دے کر اس کام کو ہاتھ میں لیگی +

(سرنداس منتری)

...سماج لائل پور کے سماچار

...آریہ سماج نے حیدرآباد
...ستیاگرہ میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں -
...یادگار کے طور پر یہاں ایک نئی آریہ سماج
...۱۰-۹-۳۹ بروز اتوار کو ستھاپت کی گئی ہے -
...سماج ڈی لائلپور کاٹن ملز میں کام کرنے
...والے بھائیوں نے فیکٹری کے ایریا میں
...ستیاگرہ کی یادگار کے طور پر بنائی ہے -
...بڑی دھوم دھام سے شام کے ۵ بجے شروع کی
...گئی - ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری

تھی - شہر سے بہت سے پُرش اور استریاں وہاں پہنچ گئی تھیں - فیکٹری ایریا اور کاٹن ملز کے ورکر بھاری تعداد میں وہاں موجود تھے - جلسہ گاہ میں شامیانہ لگایا گیا تھا اور کارکنان نے بڑی محنت سے پنڈال سجایا ہوا تھا - جلسہ کے سبھاپتی شری ماسٹر گورانندتہ رام جی بانا پہنچ بنائے گئے - کارروائی سندھیا ہون سے اور وید منتروں سے شروع کی گئی - لڑکیوں کے بھجن ہوئے - پنڈت وشوانا تھ اور پنڈت سوم دیو جی کے آریہ سماج کے متعلق بھاشن ہوئے *

سماج کے لئے زمین دان - لائل پور کے دانویر سیٹھ رام ناراین نے اعلان کیا - کہ آریہ سماج مندر کے لئے وہ زمین جالا نگر میں دان دیں گے - یہ اعلان پر جوشی نعروں اور تالیوں کے درمیان سنا گیا - جلسہ میں آریہ سماج کے لئے کئی سجنوں نے دان دیا - لالہ جیون لال درمانی سپنر سیٹھ دیوان چند جی بل اوسر نے ۷۵ روپئے دان دیا + (منتری)

گورو کل اندر پرستھ کے سماچار

۱۰- ستمبر اتوار کے دن تقریباً ۶ بجے شام کو اچانک دانویر سیٹھ جگل کشور جی برلا گوروکل میں پدھارے - آپ بڑے پریم سے گوروکل کے

برہم چاریوں اور کرمچاریوں سے ملے - آپ آشرم اور ودیالیہ کے آنگن میں لگائے گئے درختوں کی قطار کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے - اور آپ نے خواہش ظاہر کی - کہ گوروکل کی کل زمین میں کیکر - نیم - فالسہ - پپیتہ اور شہتوت وغیرہ کے درخت لگائے جاویں - آپ نے فرمایا - کہ گوروکلوں کے بھون پراچین وشو ودیالیوں کے ڈھنگ کے نہیں ہیں - اپنی طرف سے ماہر بلڈنگ کو بھیج کر نقشہ تیار کروا ان کو کریہ کیجئے لوں میں تبدیل کرنے کی خواہش ظاہر کی - آپ نے برہم چاریوں کے شریروں کو اچھی طرح دیکھا - اور زور دیا - کہ ان کے شریر خاص طور پر بلوان ہونے چاہئیں - برہم چاریوں کے اندر کھشاتر بل کی ضرورت ہے - آپ نے برہم چاریوں کی جسمانی ترقی کے لئے تین ماہ کے لئے پہلوان رکھ کر ان کو کشتی کے داؤ پیچ - گتکا - لاٹھی سکھلانے کیلئے یکمشت روپیہ دان دیا - آپ نے برہم چاریوں سے کہا - کہ آریہ جاتی کے نوجوان اپنی تہذیب کی حفاظت کے لئے مر مٹنے والے ہونے چاہئیں *

گوروکل میں شری سیٹھ جی کی آمد برہم چاریوں اور سنستھا کے لئے سبق آموز ثابت ہوئی ہے - ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ گوروکل

اپنے مہانبک ہمدردوں کی خواہش کے مطابق ملک اور قوم کی ترقی میں شانہ بشانہ رہے - گوروکل کے ادھیکاری شری مانیہ سیٹھ جی کے گوروکل میں پدھارنے اور ان کے نیک مشورہ کے لئے احسان مند ہیں - اور ان سے امید کرتے ہیں - کہ وہ آئندہ بھی گوروکل میں پدھار کر برہمچاریوں اور سنستھا کی ترقی کے لئے قیمتی مشوروں سے مشکور کرتے رہیں گے * (اودھشٹاتا)

سُوچنا

سرو سادھارن آریہ بھائیوں کو سوچنا دی جاتی ہے - کہ سنسکار کرانے والا کیہان تھا بھی کرانے کی اوشیکتا ہو - تو نمن لکھت پتہ سے پتر ویوہار کریں :-

(اندرو یو آریہ پروہت برلا لائینز دہلی)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) رکھشا بندھن کا پرب اُتساہ سے منایا گیا - سبھاپتی کا آسن پنڈت سکھدیو جی وید واچسپتی نے گرہن کیا - آریہ جاتی کی رکھشا کے سادھنوں پر تقریریں ہوئیں - یگیوپویت بدلے گئے - ۴۵۰ یگیوپویت تقسیم کئے گئے - کئی دیویوں نے یگیوپویت سنسکار بھی کروائے *

وید جینتی سپتاہ - روزانہ رات کو آریہ سماج مندر میں رونق رہی - روز ہی کچھ نہ کچھ ستیاگرہی واپس آ جاتے تھے - جس سے جنتا میں خوب اُتساہ رہا - اپنے ویروں کا جنتا نے اچھا سواگت کیا - روزانہ جلوس نکلتا رہا - سماج کی طرف سے شری مہاشہ گنیش دت جی پردھان سماج نے پھولوں کے ہار ڈالے اور ودھائیاں دیں - مختصر سی تقریریں بھی روزانہ ہوتی رہیں +

(۳) ودھائی دوس - ۳-۹-۳۹ کو ودھائی دوس منایا گیا - سبھاپتی کا آسن پنڈت سکھدیو جی واچسپتی نے گرہن کیا - سب سے پہلے اوم کا جھنڈا لہرایا گیا - اور جھنڈے کا گیت گایا گیا *

برہمچاری ودیا ساگر نے درد بھرے حالات سنائے - جو انہوں نے چھ ماہ جیل میں رہ کر بھگتے تھے - آخر میں مہاشہ گنیش دت جی پردھان سماج نے سارودیشک سبھا کے پردھان گھنشیام سنگھ جی گپت کا سندیش پڑھ کر سنایا اور دو نو پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوئے - حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا - دیپ مالا بھی ہوئی - انت میں سبھاپتی کے بھاشن کے بعد کارروائی سماپت ہوئی *

(منتری آریہ سماج جامپور ضلع ڈیرہ غازی خان)

حیدرآباد ستیاگرہ کا اتہاس

پیشگی آرڈر بھیجنے والوں کو لاگت دام پر

آریہ سماج کے ہی نہیں ساری دنیا کے اتہاس میں حیدرآباد ستیاگرہ کا یُدھ ایک عجیب و غریب یُدھ ہے - جس میں ایک بہت بڑی طاقت اور ریاست سے تیاگی تپسوی ویروں نے اپنے تیاگ اور تپوبل کے ذریعہ بغیر کسی ہتھیار کو کام میں لائے دھارمک ادھیکاروں کو حاصل کیا ہے - یہ اتہاس بہت ہی رومانچکاری ہے -

حیدرآباد کے رومانچکاری واقعات کی مرمبھیدی کتھائیں اور جیلوں کی کڑی سے کڑی سزاؤں کے سچے دلچسپ جیتے جاگتے حالات اس میں بغیر کسی رو رعایت و پکشپات کے دئے جاویں گے +

ساری آریہ ہندو سنستھاؤں اور آریہ سماجوں جنہوں نے اس ستیاگرہ میں بھاگ لیا ہے کے حالات مع تصویروں کے ہوں گے - تقریباً تین سو صفحے اور دس بلاک اس میں ہوں گے - قیمت قریب لاگت کے برابر رکھی جاوے گی - صرف اتنی ہی تعداد میں یہ اتہاس چھاپا جاویگا - جتنے کہ پہلے آرڈر آ جاویں گے - ہم چاہتے ہیں - کہ اس کی بیس ہزار کاپیاں چھاپ کر سارے بھارت ورش میں اس کا پرچار کریں *

اپنے آرڈر جلد روانہ کریں

مینیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

پنڈت اُدے سنگھ بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مورخہ ۲۷ سے ۲۹۔اگست ۱۹۳۹ء تک یہاں پرچار کیا۔پرچار کا بڑا اچھا پربھاؤ پڑا ہے۔پنڈت جی کو مبلغ سولہ روپیہ چار آنہ حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ میں بھی دئیے گئے ہیں +

(۲) رکھشا بندھن تہوار ۲۹۔اگست کو سماروہ پوروک منایا گیا۔ہون۔یگیہ والیشور ستتی کے بھجنوں کے پشچات ٹھاکر اُدے سنگھ جی کا بھاشن ہوا۔جس میں انہوں نے اس تہوار کی مہتا پر روشنی ڈالی۔اُپستھت جنتا کا مٹھائی سے ستکار کیا ہے +

(۳) آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار مورخہ ۳۔ستمبر ۱۹۳۹ء کو حیدرآباد وجیہ واد دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔پراتہ ہون یگیہ وسندھیا کے پشچات سب نے ملکر اوم دھوجا لہرائی۔اور اوم دھوجا کا گیت ملکر گایا۔راتری کو جلسہ منانے کا پروگرام نشچت کیا گیا۔رات کو ۹ بجے ویدک پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے بھجنوں کے پشچات مہاشہ ہنس راج نرولہ نے اوم دھوجا کا گیت گایا۔ڈاکٹر اوم پرکاش جی پردھان آریہ سماج نے حیدرآباد ستیاگرہ پر روشنی ڈالی۔اور جنتا کا پریچہ آریہ ویر راجندر کمار ودیارتھی دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور (جنہوں نے لالہ خوشحال چند جی خورسند ترتیہ ڈکٹیٹر کے ساتھ ستیاگرہ کیا تھا۔اور سوا پانچ مہینے سزا کاٹ کر اور رہا ہو کر اپنے سمبندھیوں کو ملنے یہاں آئے ہوئے تھے۔) سے کرایا۔اس کے بعد مہاشہ پریتم چند کے بھجن ہوئے۔تدانتر ویر ستیاگرہیوں کو آریہ سماج کی طرف سے پھولوں کی مالا پہنائی گئی۔اور انہوں نے جیل کے دل ہلا دینے والے واقعات سنائے۔جن کا جنتا پر بہت گہرا پربھاؤ پڑا۔منتری جی نے سارودیشک سبھا کے پردھان جی کا وکتویہ پڑھ کر سنایا۔

(۴) جنم اشٹمی اُتسو سماروہ پوروک سماج مندر میں منایا گیا۔ہون یگیہ سندھیا و بھجنوں کے بعد دیویوں نے ایک سملت بھجن گایا۔مہاشہ روپ چند منتری سماج نے دیاکھیان دئیے اور سب کا پرشاد سے ستکار کیا گیا۔ (منتری)

پنجاب کی آریہ سماجیں نوٹ کر لیں

سبھا کے نیموں کے مطابق ہر ایک سماج کا سمت ۱۹۹۵ بکرمی کا دشانش ہاڑھ سمت ۱۹۹۶ کے آخیر تک سبھا کے دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔لیکن بہت سی آریہ سماجوں نے ابھی تک یہ دشانش کا دھن نہیں بھجوایا۔چنانچہ انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۵۔اکتوبر ۱۹۳۹ء تک ہر ایک سمبندھت سماج کا دشانش سبھا میں پہنچ جانا چاہیئے۔ورنہ نیم (۲۵) کے مطابق جس سماج کا دشانش نہ آیا۔اس کا پرتی ندھی لینا بند ہو جاوے گا +

دشانش کا دھن پہلے سال جس وقت پرتی ندھی چن کر بھیجا تھا اس سے کم نہ ہونا چاہیئے۔کم ہونے کی صورت میں سبھاسدوں کی فہرست۔چندہ وغیرہ منتری پردھان و خزانچی کے دستخط کرا کر بھیجیں۔تاکہ پتہ لگے کہ کمی کیونکر واقع ہوئی ہے۔

یہ سب کارروائی ۱۵۔اکتوبر ۱۹۳۹ء سے پہلے پہلے ہو جانی چاہیئے۔اس کے بعد نیم کے مطابق کارروائی ہو گی +

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج منڈی پھول کا چناؤ

پردھان ڈاکٹر ہربنس لال صاحب پردھان بالیدیس راج۔منتری مہاشہ اچھرو رام۔اُپ منتری مہاشہ منی شرن۔خزانچی مہاشہ نند لال +

ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ لگتے ہیں۔

(۲) مورخہ ۴-۵۔ستمبر ۱۹۳۹ء کو شری سوامی سدانند جی کا کتیا پاٹھ شالہ میں منوہر اپدیش ہوا۔حاضری کافی ہوتی تھی۔جنتا پر کافی پربھاؤ پڑا۔شری سوامی جی سے پرارتھنا ہے کہ پھر بھی ہمیں اُپدیش دے کر کرتارتھ کریں +

(۳) یہاں پرہری جنوں کے لئے پاٹھ شالہ جاری کی گئی ہے۔جس میں بیس کے قریب ودیارتھی شکھشا گرہن کر رہے ہیں۔مہاشہ منشی شرن ادھیاپک بڑی لگن سے پڑھا رہے ہیں +

(۴) آریہ سماج کی طرف سے ایک آنکھوں کا ہسپتال جاری کرنے کا بھی وچار ہے۔جس میں غریبوں کا مفت علاج کیا جاوے گا +

(ڈاکٹر ہربنس لال پردھان آریہ سماج)

لائل پور میں وید جینتی سپتاہ

۲۹۔اگست سے ۶۔ستمبر تک آریہ سماج لائل پور میں وید جینتی سپتاہ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔لائلپور کی تینوں آریہ سماجوں نے مل کر ایک مشترکہ پروگرام تیار کیا تھا۔اسی پر عمل کیا گیا۔چنانچہ صبح روزانہ ۶½ سے ۸½ بجے تک باری باری تینوں آریہ سماجوں میں سام وید کے منتروں سے ہون یگیہ ہوتا رہا۔اس کے بعد پنڈت وشوانات جی پروہت وید منتروں کی ویاکھیا کیا کرتے تھے۔ہر روز ست سنگ کے بعد حلوہ تقسیم کیا جاتا رہا +

رات کا پروگرام۔۲۹۔اگست سے ۵ ستمبر تک روزانہ رات کو ویدوں کے متعلق لیکچر ڈگلس پور آریہ سماج کے وسیع صحن میں ہوتے رہے۔اس سمے سوامی جگنانند جی اور پنڈت پریہ ورت جی پدھارے ہوئے تھے۔جن کے لیکچر جنتا نے بڑے پریم اور شردھا سے سنے +

رکھشا بندھن اور جنم اشٹمی۔وید سپتاہ کے ساتھ ہی رکھشا بندھن اور جنم اشٹمی کے تہوار بھی آریہ سماجوں نے ملکر منائے۔وشیش بات جو اس سال نظر آئی وہ حیدرآباد ستیاگرہ کے بعد آریہ سماجوں میں بڑی رونق اور کافی حاضری رہتی رہی ہے +

نئی آریہ سماج کی قائمی کے موقعہ پر جو مورخہ ۳-۹-۳۹ء بروز اتوار کو سخابیت کی گئی ہے۔ایک بھاری جلسہ ہوا جس میں اگنی دل کے والنٹیروں نے بھی حصہ لیا۔سماپتی پر جنتا میں لڈو تقسیم کئے گئے۔

چناؤ۔جلسہ کے بعد ممبران جن کی تعداد دو سو کے قریب ہو گئی تھی نے چناؤ کیا۔جس میں نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے :۔

پردھان :۔ سیٹھ جیون لال درمانی مل اونر۔اُپ پردھان :۔ ڈاکٹر شیام لال جی۔ بابو تانک چند جی۔ لالہ دوارکا ناتھ جی۔منتری بابو برج ناتھ جی۔اُپ منتری بابو آنند سروپ جی۔بابو لکھیراج سنگھ جی۔مہاشہ بھگت رام جی۔خزانچی بابو شیام لال جی۔لائبریرین :۔ مہاشہ گوبند سنگھ جی ؛

نوٹ :۔ جہاں اس نئے آریہ سماج کی قائمی میں بہت سے سجنوں کا ہاتھ ہے۔وہاں شری سوامی لکھانند جی سرسوتی کی سہایتا بھی قابلِ تعریف ہے +

(موہن لال اُپ منتری)

دیانند متھراداس کالج موگا

دیانند متھراداس کالج موگا موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۱۸۔ستمبر ۱۹۳۹ء کو کھل رہا ہے۔جو طلباء امتحان ایف۔اے یا ایف۔ایس۔سی (نان میڈیکل) میں ناکام رہے ہیں۔دس دن کے اندر داخل ہو سکتے ہیں ؛

موگا صحت افزا مقام ہے۔جو خوبی آب و ہوا کے لحاظ سے ممتاز ہے۔دیانند متھراداس کالج موگا کے یونیورسٹی نتائج ہر سال شاندار ہوتے ہیں۔یہ کالج کم سے کم خرچ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔اس کالج میں طالب علم پچیس روپے ماہوار میں اچھا گذارہ کر سکتا ہے۔یہ کالج بڑے شہروں کی مکدر فضا سے پاک جسمانی۔ذہنی اور اخلاقی تعلیم کی بہترین درسگاہ ہے ؛ (پرنسپل)

اوشیک سوچنا

سبھا نے نشچے کیا ہے۔کہ آگامی وجے دشمی کے دن ان سبھی آریہ ستیاگرہیوں کو جنہوں نے حیدرآباد ستیاگرہ میں بھاگ لیا ہے۔پرشستی پتر و پرمان پتر بانٹے جائیں۔یہ پرشستی پتر اس کاریالیہ سے سماجوں کو بھیجے جائیں گے۔اتہ سبھی آریہ سماجوں کے منتریوں سے نویدن ہے کہ وہ ۱۵ اپنے اپنے ستیاگرہیوں کی نامالی پورے پورے پتے سہت شیگھر بھیج دیں۔تاکہ یہاں کی سوچیوں سے ان کو ملا لیا جائے۔جس سے آگے کسی غلطی کی سمبھاونا نہ رہے۔یہ پرشستی پتر وجے دشمی کے اوسر پر سماج مندروں میں سارودیشک سبھا میں کرکے وترن کئے جانے چاہیئں۔

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔دہلی)

آریہ نو یووک سماج سیت پور کے سماچار

(۱) ویر ستیاگرہیوں کی واپسی پر ان کا شاندار سواگت کیا گیا۔اور راتری کو شاندار جلسے ہوئے۔جن میں ویروں نے جیل کے حالات سنائے۔یہ امر قابل ذکر ہے۔کہ ضلع مظفر گڑھ میں سب سے پہلا جتھا سیت پور کے ویروں کا تھا۔نیز ستیاگرہ میں اس چھوٹی سی سماج نے علاوہ دیگر ضلع بھر کی ہر سماج سے زیادہ ستیاگرہی بھیجے۔

(۲) جنم اشٹمی کا تہوار بڑی شان سے منایا گیا۔اس اوسر پر اتنا شاندار جلوس نکالا گیا کہ آج تک کبھی تہوار پر نہیں نکالا۔

(۳) استری سماج کا ست سنگ ہر ہفتہ جاری ہے +

(منتری آریہ سماج ہذا)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں۔جن کے پالن پوشن و پڑھائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ان کے لئے نہ صرف آٹا دال گھی وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔بلکہ اس آنے والے موسم سرما کیلئے گرم کپڑوں کی اشد ضرورت ہے۔دانی مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا کی جاتی ہے۔کہ وہ اس بارے میں ہماری سہایتا فرمادیں۔جو بڑے شکریہ اور خوشی کے ساتھ قبول کی جاوے گی +

(نویدک :۔ یوسہ رام آنریری سیکرٹری یتیم خانہ ہذا)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سینما منڈی لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection

Regd No: L. 435.   Telegrams: "Prakash"   Phone No: 2367

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ॐ

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

قیمت ایک آنہ فی پرچہ (۱؍)

ایڈیٹر
ہنستی علاولپوری

چندہ
سالانہ للعہ [illegible] ششماہی ۲؍
سماجی ممبر و دلیش سے چھ روپے
بیرونجات سے دو روپے

نمبر ۳۸	انوار ۱۵ اسوج سمت ۱۹۹۶ مطابق یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

اے سونے والے ہوشیار!

(۱)

ہوشیار اے سونے والے خوابِ غفلت کے شکار
اٹھ کے گوشِ ہوش سے سن عہدِ حاضر کی پکار
جاگنے والوں کے رخ پر شاد کامی کا نکھار
نیند کے ماتوں کے رخ پر نامرادی کا غبار
ہوشیار
اے سونے والے ہوشیار

(۲)

نیند کیا ہے؟ عارضی تسکین کا رنگین فریب
خود فراموشی کا پُر کیف و سحر آگیں فریب
بیخودی کا بزمِ دار و گیر میں شیریں فریب
اٹھ کھڑا ہو اے فریبِ خود فریبی کے شکار
ہوشیار
اے سونے والے ہوشیار

(۳)

دام رنگین بچھ رہے ہیں دانے دانے کے قریب
اور شکاری گھات میں ہیں آشیانے کے قریب
مرغِ ناداں جا رہا ہے کیوں نشانے کے قریب
بے خبر ہوتے ہیں آخر خوابِ غفلت کا شکار
ہوشیار
اے سونے والے ہوشیار

(۴)

انقلابی دور میں یہ خود فراموشی تیری
نیند کی دنیا میں راحت ہے ہم آغوشی تیری
مجھ کو ڈر ہے ایک نہ اک روز بیہوشی تیری
موت کا پیغام نہ بن جائے او غفلت شعار
ہوشیار
اے سونے والے ہوشیار

Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد - ۱۳واں کھنڈ

ارونی نے کہا۔ "یہ لون پانی میں رکھ کر سویرے میرے پاس آنا"۔

اُس نے ایسا ہی کیا۔ جب پراتہ وہ اپنے پتا کے سمیپ گیا۔ تو اس نے اُسے کہا۔ "رات کو جو لون تم نے پانی میں رکھا تھا۔ پیارے وہ لے آؤ۔ اس نے لون کو پانی میں کھوج کر بھی نہ جانا۔ اس کو وہ نہیں ملا۔

ارونی نے کہا۔ "پیارے! اس میں لون گھل گیا ہے جیسے دلین ہی ہو۔ اس جل کو اُوپر سے آچمن کر"۔

آچمن کرنے پر ارونی نے کہا۔ "جل کا سواد کیسا ہے؟"

اُس نے کہا۔ "لون ہے"۔

پھر کہا۔ "مدھیہ سے آچمن کر"۔

آچمن کرنے پر ارونی نے کہا۔ جل کا سواد کیسا ہے؟

اُس نے کہا۔ "لون ہے"۔

پھر کہا۔ "کنارے سے آچمن کر"۔

آچمن کر چکنے پر پوچھا۔ "کیسا ہے؟"

اُس نے کہا۔ "لون ہے"۔

انت میں منی نے کہا۔ "اب اس جل کو پان کر کے میرے سمیپ آنا"۔

اُس نے ویسے ہی کیا۔ اور پتا کو کہا۔ "لون نرنتر ورتمان ہے۔ نشٹ نہیں ہوا"۔

منی نے اس کو کہا۔ "سومیہ! نشچے وہ لون جل میں ہی ہے۔ پرنتو لین ہو جانے سے تو نہیں دیکھتا۔ یہاں ہی رما ہوا ہے۔ نشچے سے یہاں ہی ہے"۔

"وہ جو یہ آتما ہے۔ پرم سوکھشم ہے۔ یہ آتم بھاؤ سے۔ یہ وہ سروبتیہ ہے۔ وہ دیہ میں رما ہوا آتما ہی تو ہے"۔

اُس نے کہا۔ "اور بھی بھگوان مجھ کو اُپدیش دیں"۔

ارونی نے کہا۔ "پیارے تھا سنو!

ہے پیارے جیسے کوئی شترو کسی پُرش کو گندھار دیش سے آنکھیں باندھ کر دُور دیش میں لا کر اس کو تب نرجن ستھان میں چھوڑ دے۔ وہ جیسے وہاں پُورو کو اُتر کو نیچے کو تھا پشچم کو اونچے سور سے چلائے۔ کہ میں نیتر بدھ لایا گیا ہوں۔ مجھ پر کوئی دیا کر کے مجھے سو دیش م

ویدامرت

رِگ وید ... اوم ... یجر وید

سام وید ... اتھرو وید

رِگ وید اُردو بھاشیہ

ओइम घृत पृष्टा मनो युजो ये त्वा वहन्ति वह्नयः आ देवान्त्सोम-पीतये ॥

رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۶

(اوم) گھرت پرشٹھا منو یجو یے توا وہنتی وہنیہ

آ دیوانت سوم پیتئے ۶

پدارتھ:۔ ہے ودوانو! جو وکتی سے سنیکت کئے ہوئے (گھرت پرشٹھا) جن کے (پرشٹھ) جن کے آدھار میں جل ہے۔ (منو یجہ) تتھا جو اُتم گیان سے رتھوں میں یکت کئے جاتے ہیں۔ (وہنیہ) وا رتھا پدارتھ دیانوں کو دُور دیش میں پہنچانے والے اگنی آدی پدارتھ ہیں۔ جو (سوم پیتئے) جس میں سوم آدی پدارتھوں کا پینا ہوتا ہے۔ اس یگیہ کے لئے (توا) اس بھوشت کرنے یوگیہ یگیہ کو اور (دیوان) دویہ گن دویہ بھوگ اور لبدھت آدی رتوؤں کو (آوہنتی) اچھی پرکار پراپت کرتے ہیں۔ ان کو سب منش تتھا رتھ جان کے انیک کاریوں کو سدھ کرنے کیلئے ٹھیک ٹھیک پریکت کرنا چاہیئے۔

بھاوارتھ:۔ جو میگھ آدی پدارتھ ہیں۔ وہی جس کو اُوپر نیچے ارتھات انترکش کو پہنچاتے اور وہاں سے برساتے ہیں۔ اور تار اکھیہ یتنتر سے چلائی ہوئی بجلی من کے ویگ کے سمان رتھ تاؤں کو ایک دیش سے دوسرے دیش کو پراپت کرتی ہے۔ اس واسطے سب سکھوں کو پراپت کرانے والے یہی پدارتھ ہیں۔ ایسی ایشور کی آگیا ہے۔

اب اگلے منتر میں اگنی شبد سے ایشور اور بھوتک اگنی کا اُپدیش کیا ہے۔

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کاویہ امرت

ओइम् विजानी ह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया

(رگ وید ا۔ ۵۱۔ ۸)

शासद व्रतान् । शाकी भव यजमानस्य चोदिता विश्वेता ते सधमादेषु चाकन ॥

سب کو نیتھارتھ جاننے والے پربھو پرمیش
نشکپٹ اور نشکتی پر رہیئے سدا ہی آپ
آنند مئے لوک شبھ میں کرتا سو ہار
کامنا اُتم کرم سب کی ہی من میں دھار
ہنسا شیل جو دشٹ جن اُتم برت سے ہین
وش میں ہمارے ہی رہیں شکھنت وہ ہو جائیں

ہم کو جانیئے آریہ ہی شُدھ چاری ہمیش
ہم یجمانوں کو وِدھی پریرنا بھی کرو آپ
آپ کے ہی سنگھم میں سدا سنیہ سے ہانہار
ہیں وچروں ہی ہرش سے کرو پورن کرتار
کرتے اُپدرو یگیہ میں دے ہوں پران ہین
نہیں تو وہ سب کُرو جن جڑ سے ہی کٹ جائیں

چنے ہوئے پھول

(۱)

اگر یہ چاہتے ہو لوگ عزت سے تمہیں دیکھیں
تو اوروں کو نہ دیکھو تم ذلت کی نگاہوں سے

(۲)

وہ آ سکتا نہیں قابو میں اے دانش کسی کے بھی
عنانِ نفس اپنے ہاتھ میں جس شخص نے لی

(۳)

دوست اس دنیا میں سچا اس کو ہوتا ہے نصیب
جس میں دانش دوست بننے کی لیاقت خود بھی ہو

(۴)

دوسروں کے عیب اے دانش جو کرتا ہو تلاش
تو سمجھ لینا کہ ہے وہ آدمی خود عیب دار

(۵)

آدمی وہ ہے جو اس طرح دُنیا میں رہے
جیسے پانی میں کمل رہتا ہے پانی سے الگ

(۶)

دوسروں کو جس نے دنیا میں بنایا کامیاب
زندگی اس کی ہے دانش اس کا جینا ہے سپھل

(۷)

آدمی کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے
ایک گر ہے اور وہ سچی محبت ہے فقط

(۸)

قابلِ افسوس ہے وہ شاعرِ زریں خیال
جو نہ کرتا خود ہو اپنی شاعری پر کچھ عمل

(۹)

پہلے دانشی آدمی اصلاح خود اپنی کرے
پھر بتائے اور لوگوں کو صلاح و مشورے

(۱۰)

احمق تو دل کو رکھتا ہے دانش زبان پر
عاقل زبان رکھتے ہیں دل میں چھپی ہوئی

(۱۱)

نیرنگی جہاں کو کیا دیکھتا ہے دانش
گر گر پڑے ہیں لاکھوں انسان سنبھل سنبھل کر

(۱۲)

رفتہ رفتہ کھل کر رہیگا ایک دن دانش ضرور
ایک سے جس میں زیادہ آدمی ہونگے شریک

(۱۳)

جس نے کی دنیا میں اوروں کی مدد
فی الحقیقت اس نے کی اپنی مدد

(۱۴)

جتنے تم دنیا میں بڑھتے جاؤ گے
اتنے ہی حاسد بھی اپنے پاؤ گے

ھو کا پنتھ پر درشن کرے۔ جیسے اس کے کرتن کرنن کو سن کر آتا دیا دان اس کے نیترون کے بندھن کو کھول کر کہہ سکے۔ کہ اس دشا کو گندھار ہے۔ اس دشا کو جا۔ وہ گرام سے گرام پوچھتا جانتا ہی ...

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
۱۴ اسوج ۱۹۹۶ سمت — یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء

کنیا گوروکل کا وارشک اُتسو

کنیا گوروکل دہرہ دون کا وارشک اُتسو دسہرہ کی تعطیلات میں منانے کی تجویز ہے۔ پچھلے دنوں جب میں آچاریہ رام دیو جی کے درشنوں کے لئے وہاں گیا۔ تو میں نے اس کل کو بھی دیکھا۔ اس کے حالات سنے۔ اور مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی۔ کہ یہ دن بدن اُنتی کر رہا ہے۔ اس کی چھاتراؤں کی تعداد اب اڑھائی سو سے اُوپر ہو گئی ہے۔ اگرچہ آشرم کے بھون میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ پھر بھی کافی نہیں۔ ایک طرف تو یہ حالت کہ برہمچارنیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ گوروکل لوگوں کے ہردہ میں اپنا ستھان بنا رہا ہے۔ دوسری طرف ایک ایسی گھٹنا ہوئی ہے جس سے اس کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ سنستھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ کسی نہ کسی طرح چلتی رہے گی۔ لیکن سبھا کا ایمان نہیں کرتا جب میں کہتا ہوں۔ کہ یہ گوروکل دو دیکتیوں کے سہارے چل رہا ہے۔ آچاریہ دیوبرتی جی جو شروع سے اس کی آنریری پرنسپل رہی ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے سواسھتہ کی پرواہ نہ کر کے بھی اس برکھشی کو اپنے خون سے سینچا ہے۔ اور آچاریہ رام دیو جی جو برسوں سے اس کے لئے بھکشا اٹھاتے چلے آ رہے ہیں۔ اور جنہیں اس بات کا شریہ پراپت ہے۔ کہ انہوں نے اس کل کو اس قدر سروپریہ بنا دیا ہے۔ اس کے لئے جو دھن اکٹھا ہوتا رہا ہے۔ وہ بھی زیادہ تر ان کے پرشرم سے۔ اب اوستھا یہ ہے کہ وہ تقریباً تین ورش سے بیمار پڑے ہیں۔ اور کام کرنے کے قابل نہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں۔ جن میں میں ان کے حوصلہ اور ہمت کی تعریف کروں۔ ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہونے کے باوجود کیا مجال جو ان کے حوصلہ میں فرق آیا ہو۔ اس قدر کمزور صحت کی حالت میں بھی انہیں اس کل کی چنتا رہتی ہے۔ اگرچہ وہ چل نہیں سکتے۔ اور بول بھی نہیں سکتے۔ پھر بھی اس کی ہی فکر رہتے ہیں۔ کوئی درشک آ گئے۔ تو اُسے خود گوروکل دکھلاتے ہیں۔ ان دنوں وہ دہلی گئے ہیں۔ وہاں وہ خود بھی جانا چاہتے تھے۔ میں نے بھی انہیں یہی مشورہ دیا۔ کہ آپ آپ وہاں

تبدیل کریں۔ چنانچہ وہ وہاں چلے گئے۔ ان کی صحت بھی اچھی ہے۔ لیکن ان کے سر پہ کنیا گوروکل کے اُتسو کی چنتا سوار ہے۔ مجھے ان کا پتر آیا ہے۔ کہ کنیا گوروکل کا اُتسو نزدیک آ رہا ہے اس لئے وہ واپس جانا چاہتے ہیں۔ میں نے یہ خط پڑھا۔ تو میرے دل کو سخت ٹھیس لگی۔ میں نے سمجھا۔ کہ آریہ سماج اپنی سنستھاؤں کی طرف سے کس قدر اُداسین ہے۔ آچاریہ رام دیو سے کام لینا ان پر سخت ظلم کرنا ہے۔ آرام کی ایک گھڑی ان کی زندگی کو بڑھا سکتی ہے۔ اور محنت کی ایک گھڑی اسے گھٹا سکتی ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بھی کنیا گوروکل کے اُتسو کو سپھل بنانے کے لئے ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے کر رہے ہیں۔ اور سارے آریہ سماج میں ایک بھی دیکتی ایسا نہیں۔ جو یہ سمجھے کہ اپنے ایک پرتشٹھت بھائی کی جو حقیقی معنوں میں آریہ سماج کی سیوا کرتے کرتے اپنی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جان بچانے کے لئے ہی کنیا گوروکل کا بوجھ اپنے اُوپر لے لوں۔ رام دیو جی کی صحت کس قدر کمزور ہے۔ اس کا اندازہ میرے مضمون سے نہیں لگایا جا سکتا۔ صحیح اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے۔ جو انہیں اپنی آنکھوں دیکھے۔ اگر کوئی بے تعلق شخص انہیں کنیا گوروکل کے لئے کام کرتے دیکھے۔ تو بے اختیار کہہ دے۔ کہ آریہ سماج کتنا ناشکر گزار ہے۔ رام دیو جی دھن اکٹھا کرنے کے لئے دورہ کرنا چاہیں تو کر نہیں سکتے۔ ان کے لئے یہ کام ناممکن ہے۔ درحقیقت وہ لکھ بھی نہیں سکتے۔ پھر بھی جتنا کام وہ کر سکتے ہیں ایک جگہ بیٹھ کر ہی کر سکتے ہیں۔ اگر ان کے لیکھ کو پڑھ کر اندازہ اس بات کا آدر کر کے کہ آریہ سماج کو پڑتا اور روحانیہ سلوک صحت کے ہاتھوں لاچار ہم تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور لیکھ دوارا ہم سے دھن کی یاچنا کرتا ہے۔ اور کنیا گوروکل کی سہائتا کرنا ہمارا کرتویہ ہے۔ ہم دھن دیں تو مشکل حل ہو سکتی ہے۔ ورنہ ان کی جگہ کسی اور کا بھرتی کرنا اوشیک ہے۔ ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آچاریہ دیوبرتی جی بھی پورتی نہیں کر سکتیں۔ نہ صرف اس لئے کہ ان کی صحت بھی کمزور ہے۔ بلکہ اس

لئے بھی کہ ان کی غیر حاضری سے گوروکل کو نقصان پہنچتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ پچھلے ورشوں میں وہ دھن اکٹھا کرنے کیلئے دورہ کرتی رہی ہیں۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ جو دورہ انہوں نے کیا۔ "مرتا کیا نہ کرتا" کے اصول پر عمل کرتے ہوئے۔ اور یہ دورہ انہیں سخت مہنگا پڑا۔ ان کی صحت پہلے ہی کمزور تھی۔ بگڑ گئی۔ اور اس کے بعد انہیں مہینوں آرام کرنا پڑا۔ اس لئے دھن اکٹھا کرنے کا کام تو کسی اور کو ہی اپنے ہاتھ میں لینا پڑیگا۔ یہ درست ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ یہ بندوبست کرے۔ لیکن سبھا بھی ہمارے سوا کیا ہے؟ آریہ سماجوں کے مجموعہ کا نام ہی تو سبھا ہے۔ اگر تمام آریہ سماجیں حرکت کرنے لگیں۔ اور کنیا گوروکل کی آرتھک سہائتا کرنا اپنا کرتویہ سمجھیں۔ تو بھکشا کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ لیکن پچھلے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں بھکشا کئے بغیر ایک پائی بھی نہیں ملتی۔ ایسی دھارمک سنستھائیں ہیں۔ جہاں کہ بھگت خود بخود اپنی آمدنی کا مقررہ حصہ دان کے لئے نکال دیتے ہیں۔ وہاں کسی کو مانگنے کے لئے جانا نہیں پڑتا۔ بلکہ دانی خود دان کر دیتا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے آریہ سماج میں اُلٹی پرتھا پڑ گئی ہے۔ اور لوگوں کو یہ عادت ہو گئی ہے کہ کوئی مانگنے آئے تو دیں۔ اچھے اچھے آریہ سماجی بھی اس وقت تک نہیں دیتے۔ جب تک کوئی بھکشا کرنے کو نہ آئے۔

ایسی اوستھا میں کیا کیا جائے؟ کیا اس انسٹیٹیوشن کو بند ہونے دیا جائے؟ یہ بات سوپن میں بھی نہیں لائی جا سکتی۔ برسوں کی محنت کون برباد کر سکتا ہے؟ اس لئے کنیا گوروکل کو جیوت رکھنا لازمی ہے۔ ہمیں اس کے اُپائے سوچنے چاہئیں۔ سب سے بڑا اُپائے یہ ہے۔ کہ اسے بھرپور آرتھک سہائتا ملتی رہے۔ اگر بھکشا کی پرتھا جاری رہے۔ تو کسی نہ کسی سمیہ مانگنے والے تھک جائیں گے۔ اس لئے مناسب یہ ہے۔ کہ ہمیں خود بخود دان دینے کی عادت پڑے۔ ایک کنیا گوروکل کے اُتسو میں کیول کچھ سپتاہ رہ گئے ہیں۔ پرتیک آریہ اپنا کرتویہ سمجھے۔ کہ وہ اُتسو پر اپنے حصے کا دان ضرور بھیجے۔ میں جانتا ہوں کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے دان دے دے کر میری بہنیں اور بھائی تھک گئے ہیں۔ لیکن اگر کنیا گوروکل کو سُرکھشت رکھنا ہے۔ تو ہمیں یہ بھی اسے پسا کیا جا سکے۔ ان تمام باتوں یعنی آچاریہ رام دیو کا سواسٹھ آچاریہ دیو برتی کا سواسٹھ اور کنیا گوروکل کی کمزور آرتھک دشا کا خیال کرتے ہوئے ہم سب کا کرتویہ ہے کہ یتھا شکتی خود اس کی سہائتا کریں۔ (کرشن)

پرکاش کا رشی نمبر

دو ہفتے ہوئے۔ میں نے پرکاش کے پریمیوں کو چیتاونی دی تھی۔ کہ جب تک ان کی طرف سے کسی وِششٹ اُتساہ کا پرمان نہ ملے تب اس ورش رشی نمبر کا نکلنا مشکل ہے۔ کیونکہ کاغذ کی قیمت تقریباً دوگنی ہو گئی ہے۔ رشی نمبر سے نفع حاصل کرنے کی نہ خواہش ہے۔ نہ کبھی ہوا ہے۔ نفع نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ لیکن خسارہ ہو تو سوچنا پڑتا ہے۔ کہ خسارہ کے مقابلہ میں فائدہ بھی ہوتا ہے۔ پرکاش دیسے ہی خسارہ میں رہتا ہے۔ اگر رشی نمبر بھی خسارہ پہ نکلے۔ تو خسارہ کا بوجھ اس کی کمر کو توڑ دیگا۔ دو ہفتے کی انتظار کے بعد میں یہ کہنے کے قابل نہیں ہوا۔ کہ آریہ پرش اور پرکاش کے پریمی رشی نمبر کے متعلق اتنا اُتساہ رکھتے ہیں۔ کہ کاغذ کی گرانی کے باوجود اس میں خسارہ نہ رہے گا۔ خسارہ کی بھی پرواہ نہیں اگر اس کا مقصد پورا ہو جائے۔ رشی نمبر پرچار کے اُدیش سے نکالا جاتا ہے۔ اگر پرچار ہی نہ ہو تو نقصان اُٹھانے سے کیا حاصل؟ اور پرچار تب ہوتا ہے۔ جب اس کی اشاعت وسیع ہو۔ میں نے نشچے کیا ہے۔ کہ اس بار پرکاش کا رشی نمبر اپنی پرانی روایتی شان کے ساتھ نہ نکلے۔ کیونکہ اس میں بھاری خسارہ کا احتمال ہے۔ کاغذ مہنگا تو ہو ہی گیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اچھا کاغذ ملے ہی نہ۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ رشی نمبر نکلے گا ہی نہیں۔ اس انسٹیٹیوشن کو قائم رکھا جائے گا۔ اگرچہ حالات سے مجبور ہو کر تبدیل شدہ صورت میں۔ رشی نمبر کا حجم عام حجم سے ڈیوڑھے کے برابر ہوگا۔ غالباً تصویر بھی ہوگی۔ اور اس کی قیمت بھی ایک آنہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس طرح رشی نمبر نکل بھی جائے گا۔ اور خریداروں پر کوئی مزید بوجھ بھی نہ پڑے گا۔ اگلے ورش حالات جیسی اجازت دیں گے۔ ویسا کر لیا جائے گا۔ جنگ بند ہو گئی۔ تو حالات کے معمول پر آنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اور جاری رہی تو کاغذ اور بھی گراں ہو جائے گا۔ اور رشی نمبر نہ نکل سکے۔ لیکن میں اس مضمون کو اس اعلان کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ کہ پرکاش کا رشی نمبر شائع تو ہوگا۔ لیکن اپنی پرانی شان اور حجم کے ساتھ نہیں۔ اگر آریہ پرش اور آریہ سماجیں ایک ایک آنہ کا پرچہ لے کر بانٹنا چاہیں۔ تو وہ مینیجر کے پاس اپنی اپنی فرمائشیں بھیج دیں۔ تاکہ ضرورت کے مطابق پرچہ چھپوایا جائے۔

(کرشن)

میری جیل یاترا

(۲)

ہماری سپیشل ٹرین ایک خاص شان تھی۔ طرح طرح کے نشانوں پھولوں اور پتوں سے سجی ہوئی تھی۔ اوم کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ ہمارے پاس کس قدر جھنڈے اور بیج تھے۔ اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب پولیس نے عدالت میں ہمارا ضبط شدہ مال پیش کیا۔ تو اس میں اڑھائی سو سے اوپر جھنڈے تھے۔ اور ساڑھے تین سو سے اوپر بیج۔ جس وقت ہماری سپیشل سٹیشن پر پہنچی۔ "ویدک دھرم کی جے" اور رشی دیانند کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ سٹیشن پر ریاست کے اعلیٰ افسر موجود تھے۔ جس وقت گاڑی کھڑی ہوئی۔ اور میں پلیٹ فارم پر اترا۔ تو ایک شخص نے میرے پاس آ کر سوال کیا۔ کہ کیا آپ مہاشہ کرشن ہیں؟ میرے ہاں کہنے پر اس نے کہا۔ کہ صوبیدار صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ نظام سرکار میں کمشنر کو صوبیدار اور ڈپٹی کمشنر کو تعلقہ دار کہتے ہیں۔ صوبیدار صاحب ویٹنگ روم میں تشریف فرما تھے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ میرے ساتھ خلق سے پیش آئے۔ اور اس وقت سے لے کر پولیس لائنز تک وہ میرے ساتھ رہے۔ بلکہ وہ ہی اپنی موٹر میں بٹھا کر مجھے پولیس لائنز تک چھوڑ آئے۔ جس طریق سے وہ میرے ساتھ پیش آئے۔ اور گفتگو کرتے رہے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا۔ میں نے اس وقت جو رائے قائم کی۔ اور وہ اس وقت تک ہے۔ کہ صوبیدار صاحب کی صورت میں مجھے ایک نہایت شریف انسان سے واسطہ پڑا تھا۔ گو انہوں نے مقدمہ میں ہمارے خلاف شہادت دی۔ لیکن ان کے متعلق میری رائے تبدیل نہیں ہوئی۔ پہلی ملاقات میں ہم نے ایک دوسرے کے متعلق جو رائے قائم کی تھی۔ وہ بعد کی ملاقاتوں میں مضبوط ہوتی گئی۔ چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ تو نہ صرف انہوں نے اورنگ آباد کے سول سرجن کو میرے علاج کے لئے بھیجا۔ بلکہ خود بھی میری خیریت پوچھنے میری کوٹھڑی میں تشریف لائے۔

لیکن ہم دونوں کے راستے الگ الگ تھے۔ اس لئے حقیقی اختلاف مٹ نہ سکتا تھا۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ کہ یہ دیکھنے کہ ریاست میں دھرم پرچار کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا آپ ستیاگرہ کریں گے؟ اس سوال پر میں نے عرض کیا۔ "ضرورت ہوئی۔ تو کریں گے"۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ اس وقت ستیاگرہ نہ کریں۔ دو دن ٹھہریں۔ اور حالات کا بچشم خود ملاحظہ کریں۔ ریاست آپ کی میزبانی کیلئے تیار ہے۔ آپ کیلئے ایک بورڈنگ ہاؤس خالی کرا دیا گیا ہے۔ وہاں باہر کھڑی ہیں۔ دو دن تک حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ ستیاگرہ کی ضرورت سمجھیں تو کریں"۔ میں نے عرض کیا۔ کہ "ہمیں پرچار کی اجازت ہو گی؟" انہوں نے کہا۔ "اگر اورنگ آباد میں آریہ سماج ہے تو۔ اور اگر نہ ہو تو؟" میرے اس سوال پر صوبیدار صاحب نے فرمایا۔ کہ اس صورت میں آپکو آریہ سماج قائم کرنی پڑے گی۔ "لیکن پرچار کے بغیر آریہ سماج کیسے قائم ہو گی؟ آریہ سماج پرچار کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی۔ اور پرچار کی آریہ سماج کے بغیر اجازت نہیں۔ یہ تو ایک Vicious Circle ہے۔ آپ ہمیں پرچار کرنے دیں۔ تاکہ ہم آریہ سماج بنا سکیں"۔ انہوں نے کہا۔ اس کے لئے آپ کو اجازت حاصل کرنی ہو گی۔ میں نے کہا۔ "اس کے لئے ہم تیار نہیں"۔ گفتگو آدھ گھنٹے تک جاری رہی اور ابھی رہتی۔ اگر ریلوے پولیس ہمیں دق نہ کر دیتی۔ گاڑی سے اترتے ہی مجھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سکندر آباد کا ایک پروانہ دکھایا گیا۔ جس میں درج تھا۔ کہ آپ ریلوے رقبہ سے فی الفور نکل جائیں۔ جب تک میں صوبیدار سے گفتگو کرتا رہا۔ ستیاگرہی گاڑی میں بیٹھے رہے۔ جب دیکھا۔ کہ سمجھوتے کی کوئی صورت نہیں تو ہم ویٹنگ روم سے باہر آ گئے۔ میں نے ستیاگرہیوں سے کہا۔ کہ گاڑی سے اتر آؤ۔ اور دو دو کر کے چلنا شروع کر دو۔ اس وقت تک اندھیرا ہو چکا تھا۔ ریلوے احاطہ سے باہر نکلتے ہی ریاست کی پولیس نے ہمارا چارج لے لیا۔ اس نے ہمیں ایک ایسی جگہ کھڑا کیا۔ جو بعد میں معلوم ہوا۔ کہ مسجد تھی۔ وہاں مسلمان جمع تھے اگرچہ زیادہ نہیں۔ جب مقدمہ چلا۔ اور پولیس انسپکٹر نے شہادت دی۔ تو یہ راز کھلا۔ کہ ہمیں وہاں کیوں کھڑا کیا گیا تھا۔ یہ ثابت کرنے کیلئے کہ جتھہ کے ڈکٹیٹر نے مسجد کے پاس تقریر کی جس سے مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے۔ اور نقص امن کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ مجھے اس وقت مسجد نظر نہ آئی۔ کچھ تو اس لئے کہ اندھیرا تھا۔ اور زیادہ تر اس لئے کہ میں صوبیدار صاحب کیساتھ باتوں میں مشغول تھا۔ وہاں سے ہمیں آگے بڑھنے کا حکم ہوا۔ چنانچہ ہمیں ایک ایسی جگہ لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ جہاں آبادی نہ تھی۔ اس عرصہ میں صوبیدار صاحب میری طرف سے مایوس نہ ہوئے تھے۔ اور لگاتار اس کوشش میں تھے۔ کہ میں ان کی مان کر ستیاگرہ کا خیال چھوڑ دوں۔ جہاں ہمیں دوسری بار کھڑا کیا گیا وہاں بھی یہی گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے ان سے عرض کی کہ مجھے جیل پکار پکار کر اپنی طرف بلا رہا ہے۔ مجھے وہاں جانا ہے۔ اس لئے آپ مجھے گرفتار کر لیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں ستیاگرہ نہ کروں۔ تو آپ جیلوں کے پھاٹک کھول دیں۔ اور میرے ہزاروں بھائیوں کو رہا کر دیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کے اندر ہوتے ہوئے ہی باہر رہوں۔ میں نے یہ بھی کہا۔ کہ نہ آپ Free Agent ہیں نہ میں۔ ریاست کی اجازت کے بغیر آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ اور آریہ سماج کی اجازت کے بغیر میں۔ جب ان دونوں میں سمجھوتہ ہو جائیگا۔ تو ہم بھی نکل آئیں گے۔ اب ہمیں آپ جیل جانے دیجئے"۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ ان تلوں میں تیل نہیں۔ تو کہا۔ کہ کوئی جرم کرو۔ تو گرفتار کر دوں۔ میں نے کہا۔ کیا ویدک دھرم کی جے کا نعرہ کافی ہو گا؟ انہوں نے کہا۔ نعرہ لگانا تو جرم نہیں تقریر کرو۔ میں نے کی۔ اور گرفتار ہو گیا۔

(۳)

جس تقریر پر مجھے گرفتار کیا گیا وہ یہ تھی:-

"بھائیو! آپ جانتے ہیں۔ کہ ہم کس مقصد سے یہاں آئے ہیں۔ ہم نظام کی ذات کے خلاف نہیں۔ نہ ہی مسلمانوں کے۔ ہم تو یہ دیکھنے آئے ہیں۔ کہ ہمیں یہاں مذہبی آزادی ہے یا نہیں"۔

جب میرے منہ سے آخری فقرہ نکلا۔ تو کہا گیا۔ کہ یہ گرفتاری کے لئے کافی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ اگر آپ مجھے اس تقریر کے لئے گرفتار کرتے ہیں۔ تو ریاست کے خلاف ہمارے الزامات خود بخود درست ثابت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں لاریوں میں بھرنا شروع کیا گیا۔ ہم ۲۸ تھے۔ سفارشیوں کی تعداد صرف نصف درجن کے قریب۔ سامان لادنے والے چھکڑے بھی لائے گئے۔ کئی پھیروں کے بعد ہم پولیس لائن پہنچے۔ وہاں ہمیں زمین پر بٹھا دیا گیا اور ہماری گنتی اور تلاشی لی جانے لگی۔ اس میں تین بج گئے۔ آندھی چل رہی تھی اور گرد اڑ اڑ کر آنکھوں میں پڑ رہی تھی۔ کچھ بوندا باندی بھی ہوئی۔ لیکن پولیس کے پاس سایہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ پولیس کی طرف سے ہمارے لئے کھانے کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لئے وہ رات نہ صرف جاگتے کٹی۔ بلکہ بھوکے بھی۔ جب سب ستیاگرہی بے چلائے جا چکے۔ تو میں آخری لاری میں جیل پہنچا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل پھاٹک پر کرسی ڈالے بیٹھے تھے۔ ایک اور صاحب بھی ان کے پاس پڑی کرسی پر براجمان تھے۔ جب میں پہنچا۔ تو برقندازوں نے میرے بستر کی تلاشی لینی شروع کی۔ ایک چیز اٹھا کر ادھر پھینکی۔ تو دوسری ادھر۔ حکم ہوا۔ کہ جوتا اتار دو۔ میں نے انکار کیا۔ اس پر مجھے سپرنٹنڈنٹ کے پاس جانا پڑا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ اس مطالبہ کے کیا معنی۔ کہ جوتا اتار دو؟ انہوں نے کہا۔ کہ ریاست کے جیل مینول کے مطابق ایک حوالاتی جیل تو پہن سکتا ہے۔ لیکن جوتا نہیں۔ میں نے کہا۔ اس استثناء کے کیا معنی؟ انہوں نے کہا۔ معنی تو کچھ نہیں چنانچہ میں نے جوتا اتار کر جیل میں لی۔ اسوقت ایک واقعہ ہوا۔ جس سے میں نے سمجھا۔ کہ جیل میں ہم سے کیا سلوک ہو گا؟ جب میں سپرنٹنڈنٹ سے بات کر رہا تھا۔ تو پاس بیٹھے صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ کہ "پرے ہٹ کر ادب سے کھڑے ہو"۔ ۱۹۱۹ء کے بعد جبکہ میں لاہور سنٹرل جیل میں تھا۔ پہلی بار اس تجربہ سے دوچار ہوا۔ میں خود کو قابو میں نہ رکھ سکا اور انگریزی میں کہا۔ "آپ میری توہین کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے مجھے کیا سمجھا ہے"؟ جب میں نے غصہ میں ایک دو اس قسم کے فقرے کہے۔ تو سپرنٹنڈنٹ نے میری توہین کرنے والے کو ہاتھ کے اشارہ سے چپ کرا دیا۔ مجھے بعد از آں معلوم ہوا۔ کہ وہ اس جیل کا سابق سپرنٹنڈنٹ تھا۔ چند دن بعد اس پر بھی کھل گیا۔ کہ میں کون ہوں؟ اور میری حیثیت کیا ہے؟ اس لئے اس نے صلح کی کوشش کی۔ لیکن میں اس کے لئے تیار نہ ہوا۔ ایک دن جب کہ صوبیدار اور تعلقہ دار سپرنٹنڈنٹ کے بنگلہ پر بیٹھے تھے۔ تو میں نے کہا۔ کہ جب سے میں نے ریاست میں قدم رکھا ہے۔ مجھے ایک ہی بدتمیز شخص سے واسطہ پڑا ہے"۔ صوبیدار صاحب نے پوچھا۔ کون؟ سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا۔ "میرا پیشرو"۔ خیر معذرت کر دی گئی۔ اور معاملہ ختم ہوا۔

جس جیل میں ہم رکھے گئے۔ اس میں ہم سے پہلے بھی کچھ ستیاگرہی تھے۔ ان کیلئے یہ رات ایک خاص رات تھی۔ وہ ہمیں ملنے کے لئے بیتاب تھے۔ اس لئے انہوں نے ساری رات جاگتے کاٹی۔ میں پھاٹک پر ہی تھا۔ کہ اندر سے نعرے کی آوازیں آنے لگیں۔ جس سے میں نے سمجھ لیا۔ کہ میرے بھائی میرے سواگت کے لئے جاگ رہے ہیں۔ انہوں نے میرا بستر اٹھایا۔ اور مجھے اندر لے گئے۔ تلاشی کے وقت برقندازوں نے میرا بیگ اپنے پاس رکھ لیا۔ جو دوسرے دن واپس کیا۔ میں جیل میں جاتے ہی سو گیا۔ صبح اٹھا تو دیکھا۔ کہ یہ کوئی باقاعدہ جیل نہیں۔ تین سو برس کی پرانی سرائے کو جیل کے اغراض کے لئے برتا جا رہا ہے۔ مسلمان اسے اورنگ زیب کی سرائے کہتے ہیں۔ اور ہندو سیوا جی کی۔ اس میں ۷۵ کے قریب کوٹھڑیاں ہیں کوئی دو فٹ والی اور کوئی ایک۔ یہ پرانی وضع کی گنبد نما کوٹھڑیاں ہیں۔ جن میں روشنی اور ہوا کا گذر نہیں۔ اب کسی کسی کوٹھڑی میں روشندان لگا دئے گئے ہیں۔ کئی کوٹھڑیاں اب بھی روشندانوں کے بغیر ہیں۔ پینے اور نہانے کے لئے پانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سرائے کے صحن میں جو بہت وسیع ہے۔ ایک حوض بنایا گیا۔ جس

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection

طلاق بل کا حشر

مرکزی اسمبلی میں ڈاکٹر دیشمکھ نے جو طلاق بل پیش کیا تھا اس کا وہی حشر ہوا جس کی کہ اُمید تھی۔ جب اس کے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کئے جانے کی تحریک پر ووٹ لئے گئے۔ تو حق میں ۵۱ اور اس کے خلاف ۳۲ ووٹ ملے۔ اور اس طرح بھاری اکثریت سے یہ تحریک ... ہمیں خوشی ہے کہ ہندو دیویوں اور بہنوں کا نام کلنک کے ... سے محفوظ رہا ✦

پنجاب یونیورسٹی حرکت میں

پنجاب یونیورسٹی حرکت میں آئی اور اس نے ... پنجاب یونیورسٹی ... امتحانات کے کورسوں میں سے قابل اعتراض حصے نکال ... پبلشروں کو نوٹس دیدیا گیا ہے کہ وہ جلد از جلد قابل اعتراض حصوں کو نکال کر ان کتابوں کے نئے ایڈیشن شائع ... اگر مقررہ تاریخ تک انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کتابوں کو منظور شدہ لسٹ سے خارج کر دیا ... یونیورسٹی کی طرف سے طلباء کو بھی ہدایت کر دی گئی ... کہ وہ صرف نئے ایڈیشن کی کتابیں خریدیں۔ یہ سب ... ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے۔ جو ایک عرصہ سے کورسوں میں ... قابل اعتراض حصوں کے اخراج کیلئے کیا جا رہا تھا ✦

سکھوں کا لیڈر کون؟

مرکزی اسمبلی میں "ڈیفنس آف انڈیا بل" پر بحث کے دوران میں جبکہ سردار سنت سنگھ تقریر کر رہے تھے ایک عجیب سوال اُٹھایا گیا۔ یورپین گروپ کے لیڈر ... نے سردار صاحب سے پوچھا۔ کہ سکھوں کا حقیقی لیڈر کون ہے؟ سردار صاحب کو اس سوال کا جواب نہ بن ... اس لئے خاموش رہے۔ لیکن اس طرح کام کیسے ... چلتا تھا۔ یہی کہتے بنتا کہ ماسٹر تارا سنگھ پریذیڈنٹ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی۔ اور کوئی نہیں۔ لیکن ... پنجاب کے سکھوں کے ایک طبقہ کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔ دوسرے کی نہیں۔ اس لئے یہ سوال ابھی تک قائم ہے۔ کہ سکھوں کا حقیقی لیڈر کون ہے؟

ضمانت کی واپسی

نظام سرکار نے "رہبر دکن" کی تین ہزار کی ضمانت واپس کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اس لحاظ سے ... کی صوبائی حکومتوں سے اچھی ہے۔ کیونکہ ہماری حکومتیں تو ضمانت لیکر واپس کرنیکا نام ہی نہیں لیتیں۔ لیکن یہ خیال ... پکڑیگا۔ جب ان تمام ہندو ویکلی اخبارات ... جن کا داخلہ ستیاگرہ شروع ہونے سے پہلے ریاست ... بند کر دیا گیا تھا پر پابندی اُٹھالی جائیگی ✦

سناتن دھرم میں کرانتی

سناتن دھرم ہمشا ندھتی سبھا پنجاب کی طرف سے اعلان ... ہوا ہے کہ اس کی طرف سے اچھوت اُدّھار کا کاریہ نہایت ... سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ اس وقت تک ان پر ... پاٹھ شالائیں اور مندر کھولے جا چکے ہیں۔ ... ہری جنوں کو دھن سے سہایتا بھی دی جا رہی ہے ✦ اور کہ آگامی ورش کیلئے ہریجن اُدّھار کا ایک خاص پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے سناتن دھرمی بھائی کل تک آریہ سماج کی طرف سے کئے جانے والے جس کاریہ کی مخالفت کرتے تھے آج وہی کام وہ اپنے ہاتھوں کر رہے ہیں۔ سناتن دھرم میں یہ کرانتی ہمارے بھائیوں کو آریہ سماج کے نزدیک تر لا رہی ہے ✦

اُردو کیساتھ ہندی بھی

ریاست جموں و کشمیر کے ہندوؤں میں ایجوکیشن ری آرگنائزیشن کمیٹی کی اس سفارش کیخلاف کہ پرائمری سکولوں میں صرف اردو لازمی طور پر پڑھایا جائے ناراضگی کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ اردو کے ساتھ ہندی کو بھی شامل کر لیا جائے۔ یہ مطالبہ ہر طرح سے جائز ہے۔ اس لئے امید کرنی چاہیئے۔ کہ منظور کر لیا جائیگا۔ لیکن ریاست کے ہندوؤں کو چاہیئے کہ کامیابی حاصل ہونے تک ایجی ٹیشن جاری رکھیں ✦

"مندر بھرشٹ ہو جائیں گے"

پنجاب میں تو سناتن دھرمی خود بخود ہریجنوں پر اپنے مندروں کے دروازے کھول رہے ہیں۔ لیکن مدراس میں مندر پرویش بل پاس ہو جانے کے باوجود قدامت پسند ہندو شور مچا رہے ہیں۔ کہ اچھوتوں کے مندر پرویش سے مندر بھرشٹ ہو جائیں گے۔ اور وہ "نیشنل پریر ڈے" کے سلسلہ میں یکم اکتوبر کو ملک معظم کی افواج کی موجودہ جنگ میں کامیابی کے لئے پرارتھنا نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے انہوں نے گورنر مدراس اور وائسرائے ہند سے اپیل کی ہے۔ کہ اچھوتوں کے مندر پرویش کے خلاف آرڈی نینس جاری کیا جائے ✦

مندروں کے بھرشٹ ہو جانے کی بھی ایک ہی کہی۔ جب "گنگا جل" سے مندر شدھ ہو سکتے ہیں۔ تو وہ کیوں نہیں مندر بھرشٹ کرنے والوں کو ہی شدھ کر لیتے۔ تا کہ مندروں کے بھرشٹ ہو جانے کا خدشہ ہی نہ رہے ✦

"قرآن بل" پاس

سرحدی اسمبلی نے قرآن بل پاس کر دیا۔ اس بل کے قانون بننے کے بعد سرحد کے ہندو نہ قرآن کی اشاعت میں حصہ لے سکیں گے۔ اور نہ اسے بیچ ہی سکیں گے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک سال کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائیگی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر اس بل میں ایک ایسی دفعہ بڑھا دی جاتی۔ جو غیر ہندوؤں پر ہندوؤں کی کتب مقدسہ کی اشاعت و فروخت کی پابندیاں عاید کر سکتی۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے اب ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ اسی قسم کا بل اپنے لئے پاس کروائیں۔ اور اپنے وزیر اعظم کے اس وعدہ کا امتحان کریں۔ جو انہوں نے اس سلسلہ میں ان کی مدد کرنے کے متعلق کیا ہے ✦

گورنمنٹ ہند کی صنعتی سکیم

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ نئی انڈسٹریاں جاری کرنے کی ایک جامع سکیم گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے۔ سوڈا کا سلسلہ، بلیچنگ پاؤڈر وغیرہ کیمیکلوں کی فیکٹریاں شروع ہو گئی ہیں۔ بمبئی اور بہار میں سائیکلوں کے کارخانے کھل رہے ہیں۔ ٹیکسٹائل مشینری کے پرزے بنانے کی انڈسٹری بھی شروع ہونے والی ہے۔ سٹارچ انڈسٹری کو بھی بھاری تقویت ملے گی۔ لوکوموٹو بنانے کی تجویز بھی ہے۔ ہم گورنمنٹ کو صنعتی ترقی کی اس سکیم کیلئے مبارکباد دیتے ہیں ✦

ہولناک اعداد و شمار

ہندوستان میں عورتوں اور بچوں کی اموات کے متعلق گورنمنٹ کے شائع کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہر سال کم از کم دو لاکھ عورتیں بچہ جننے کے وقت ہی مر جاتی ہیں۔ عورتوں کے علاوہ بچوں کی اموات کی تعداد بھی دیگر ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۷ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۲۵ فیصدی بچے ایک سال سے کم عمر میں مرتے ہیں۔ اور اُنیس فیصدی ۵ سال سے کم عمر میں۔ اور ساڑھے ۵ فیصدی ۵ سال سے ۱۰ سال کی عمر میں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں انگلستان میں بچوں کی اموات کی شرح سات فیصدی ۲½ فیصدی اور ۱⅕ فیصدی ہے۔ گورنمنٹ اور پبلک دونو کا فرض ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ اور بڑھتی ہوئی شرح اموات کو کم کرنے کی کوشش کریں ✦

آریہ سماجوں کے جلسے

یوں تو آریہ سماجوں کے جلسے سارا سال ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اکتوبر اور نومبر کے دو مہینے خصوصیت سے جلسوں کے ہیں۔ آریہ سماجوں کے لئے وارشک اُتسو کرنا اب "آن" کا سوال بن گیا ہے۔ ورنہ ان کا موجودہ روپ پرچار کی درشٹی سے اتنا اوپیوگی نہیں۔ آوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ سمے کے پریورتن کے ساتھ ساتھ ہم اپنے طریقہ پرچار کو بھی بدلتے جائیں۔ اور اپنے اُتسو ایسے ڈھنگ سے منائیں۔ کہ جس سے اُتسو منانے کا حقیقی مقصد حل ہو سکے ✦

ایک ہندی گھاتک سرکلر

کہا جاتا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز حصار نے ایک سرکلر کے ذریعہ ضلع بھر کے سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ والدین کی درخواست پر بھی بلا منظوری ڈائریکٹر پنجاب ہندی نہ پڑھائی جائے۔ نیز جو اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس کے خلاف سخت نوٹس لیا جاوے گا ✦

اس سرکلر کی وجہ سے حصار کے ہندوؤں میں اشتعال بڑھ رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ محکمہ تعلیم اس طرف توجہ دے۔ اور اس ہندی گھاتک سرکلر کو منسوخ کر کے ضلع حصار کے ہندوؤں کی بے چینی کو دور کرے ✦

دیالباغ میں "روحانی روشنی"

اکثر رادھا سوامیوں کا خیال ہے۔ کہ سر[illegible] سوروپ کی موت سے دیالباغ میں "روحانی روشنی" بجھ گئی ہے۔ چنانچہ اس خیال کی تائید بھی ہو گئی۔ جب ہم نے "پیارا دیالباغ" میں یہ پڑھا۔ کہ پچھلے ہفتہ "حضور صاحب جی مہاراج" کے بھنڈارہ کے اوسر پر ست سنگی بھائیوں وبہنوں میں لالٹینیں تقسیم کی گئیں۔ یہ کہہ کر کہ جو شخص لالٹین خریدے گا۔ اُسے انتر میں "روشنی" دکھائی دے گی۔ سوال یہ ہے۔ کہ جب ست سنگیوں کے انتر میں دیالباغ کے الیکٹرک لیمپ "روشنی" نہیں کر سکے۔ تو یہ باہر سے لائی گئی مدھم روشنی کی لیمپیں کیا کریں گی؟ اور پھر اگر لیمپوں سے ہی ست سنگیوں کے انتر میں روشنی کرنا مقصود ہے۔ تو کیوں نہیں انہیں ایک ایک الیکٹرک لیمپ نگل لینے کی "تلقین" کر دی جاتی ہے

"تہذیب مغرب کا نیا شاہکار"

تہذیب مغرب کا "نیا شاہکار" ایک ولایتی اخبار کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ "ہالی وڈ کی ایکٹرسیں اب لباس کی بجائے اپنے جسم پر نقش و نگار بنوانا زیادہ پسند کر رہی ہیں۔ چنانچہ یہ لڑکیاں اپنا سینہ بازو اور کمر بالکل عریاں کر کے مصور کے سامنے بیٹھ جاتی ہیں۔ مصوران کے سینے اور پشت پر برش سے بیل بوٹے بنا دیتا ہے۔ اس نقاشی کے بعد وہ کوئی لباس نہیں پہنتیں۔ بلکہ اسی طرح سوسائٹیوں میں جاتی آتی ہیں۔ نقش و نگار کی کمال یہ ہے۔ کہ جسم عریاں ہونے کے باوجود عریاں دکھائی نہیں دیتا۔ یہ فیشن اب سرعت سے یورپ میں بھی پھیل رہا ہے۔"

مغربی تہذیب کے اس نئے شاہکار کی یورپ میں مقبولیت پر تعجب کیا؟ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ مقبولیت ہندوستان پر بھی اثر انداز نہ ہو جائے ✦

"گاندھی جینتی"

۲۔ اکتوبر کو مہاتما گاندھی اپنی عمر کے ستّرھویں (۷۰) سال میں قدم رکھیں گے۔ اس دن تمام ہندوستان میں "گاندھی جینتی" منائی جاوے گی۔ اور اس سلسلہ میں پورا ایک ہفتہ قومی مفاد کے کاموں کے پروپیگنڈا پر صرف کیا جاوے گا۔ یہ جینتی امسال زیادہ سے زیادہ شان کیساتھ منائی جاوے گی۔ اس پروگرام میں سب سے زیادہ اہمیت کھدر کی فروخت اور ہریجن اُدّھار کو حاصل ہے ✦

ہم اس اوسر پر مہاتما جی کو ودھائی دیتے ہوئے پرماتما سے ان کی دیرگھ آیو اور سوستھ کیلئے پرارتھنا کرتے ہیں ✦

ضروری اطلاعات

(۱) جن گراہکوں کو وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ کرپا کر کے وصول کر لیں۔ اور کسی حالت میں بھی واپس نہ کریں۔

(۲) ماہ اکتوبر میں جن گراہکوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ فوراً اپنا اپنا چندہ منی آرڈر سے ارسال کر دیں ✦

(۳) دو دلیتوں میں "پرکاش" کے جو پریمی ہیں۔ انہیں بھی اپنا اپنا چندہ فوراً بھیج دینا چاہیئے ✦ (منیجر)

Digitized by eGangotri

ادھیاتم شُدھا

جیون کا آدرش

(از شری کرشن لال جی ایم۔ اے)

انگریزی میں کہاوت ہے۔ کہ:۔

"An aimless Life is a nameless Life."

یعنی "وہ زندگی جس کا کوئی مقصد نہیں۔ زندگی کہلانے کا حق نہیں رکھتی"۔ دُنیاوی مقاصد کو نظر انداز کرتے ہوئے آج ہم انسانی چولے کے حقیقی مقاصد پر وچار کرتے ہیں۔ منش جنم پا کر بھی اگر انسان حیوان کی طرح زندگی بسر کرتا ہوا سفرِ عاقبت اختیار کر جائے۔ تو وہ اِنسان انسان کہلانے کا حقدار نہیں۔ انسان کو حیوان پر یہی فوقیت حاصل ہے۔ کہ ایشور نے اسے بھلے اور بُرے کی تمیز اور اپنے فرائض کو پہچاننے کی عقل عطا فرمائی ہے۔ اگر ہم اپنی طاقتوں کا صحیح اور جائز استعمال سیکھ جائیں۔ تو ہم اپنے اِنسانی جیون کو میٹھا اور قابل بنانے کے علاوہ پرلوگ کا سُدھار کر سکتے ہیں۔

رشیوں نے انسانی جیون کو میٹھا اور آدرش بنانے کے لئے ہمیں ہر ایک کے ساتھ دھرم انوسار برتاؤ کرنے کی تلقین کی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ دھرم انوسار برتاؤ کسے کہتے ہیں۔ نیز جو ہم انوسار برتاؤ دُنیا کے تمام مذاہب کے پیروؤں سے وابستہ ہو سکے۔ شاستر کی مریادا اور دھرم انوسار برتاؤ وہ ہے۔ جو ہمارے اپنے برتاؤ کے عوض دنیاداروں کی طرف سے ہمارے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ آج کل دنیا میں چاروں طرف پاپ اور اتیاچار بڑھا ہوا ہے۔ ہر طرف خود غرضی اور خود پرستی کا دَور ہے۔ کوئی شخص کسی کا پُرسانِ حال نہیں۔ اس گراوٹ کے زمانہ میں جب کہ ہمارا اپنا سلوک عوام کے ساتھ اچھا نہیں۔ ہم کسی دوسرے سے بہتر برتاؤ کی امید رکھ سکتے ہیں؟ جب ہم خود اس ہدایت پر عمل نہیں کرتے۔ کہ

"دوسروں سے وہی سلوک کرو۔ جس کی تم اُن سے امید رکھتے ہو۔"

پھر کسی سے گلہ کیوں؟ جاپان نہیں چاہتا۔ کہ کوئی طاقت اس پر قبضہ کرے۔ تو پھر اس کے چین پر حملہ کرنے کے کیا معنی؟ جرمنی اپنے ملکی معاملات میں کسی دوسرے ملک کی مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تو پولینڈ کی فتح کس لیے؟ کوئی انسان نہیں چاہتا۔ کہ کوئی اور شخص اس کی بہو بیٹیوں کی طرف نظرِ بد اُٹھائے۔ لیکن وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے۔ تو وہ اپنے آپ کو اس بدعادت کا شکار پائے گا۔ اس لئے دوسروں کے سلوک کا گلہ کرنے کی بجائے ہم کو خود اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔

دُنیا میں اِنسانی تعلقات کے ساتھ انسان کی ذمہ داری بھی بہت زیادہ ہے۔ جو ہمیشہ دھرم انوسار اپنے اس فرض کو ادا کرتا جائے گا۔ وہ اوشیہ ہی کامیابی کی بلند ترین چوٹی پر پہنچ جائے گا۔ ایشور کا درشن اُن ہی لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ جو دھارمک اصولوں کے مطابق اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ آغاز جوانی سے ہی ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ تبھی ہمارا جیون پوتر بن سکتا ہے۔ یہی ایک موقعہ ہے جس میں ہم اپنے جیون کو جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھال سکتے ہیں۔ جو لوگ مکمل طور پر اپنی ذمہ داریوں سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں شری رام چندر جی۔ بال برہمچاری بھیشم پتامہ اور مہرشی دیانند کے جیون چرتر پڑھنے چاہئیں۔ جن سے انہیں پتہ لگے گا۔ کہ خُدا پرست اِنسان ہی اپنی پاک ذمہ داریوں کو ایمانداری سے ادا کر سکتا ہے۔ آستک انسان اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے دُنیاوی مصیبتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ مشکلات اُسے اپنے ارادوں سے متزلزل نہیں کر سکتیں۔ دُنیاوی رکاوٹیں اس کے راستہ میں حائل ہوتی تو ہیں۔ لیکن اس کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آتی۔ اور آخرکار وہ ایک نہ ایک دن اپنے اُدّیش کو حاصل کر لیتا ہے۔

یہی آتما کی اُنتی درتی کا سادھن ہے۔ جو انسان دکھوں سے ڈر کر اپنے فرائض کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور دُنیاوی نکتہ چینیوں سے گھبرا کر ہمت ہار دیتا ہے۔ وہ بزدل ہے۔ کائر ہے۔ گمراہ ہے۔ اپنی ضمیر کی آواز کو دبانا یا اُس کے برخلاف چلنا گراوٹ کی انتہا ہے۔ اسی لیے رشیوں نے ہدایت کی ہے۔ کہ ہر سمے اپنی آتما کی آواز کی طرف دھیان رکھنا چاہیئے۔ ایسا تبھی ممکن ہے۔ جب آتما کے ساتھ پرماتما کا یوگ ہو۔ پرماتما کے ساتھ یوگ ہوتے ہی اس میں وہ عظیم الشان طاقت آ جائے گی۔ جس سے یہ چنچل من کو روک کر اندریوں کو اپنے وش میں کر سکے گی۔

جب من اور اندریاں پاپ سے ہٹ کر پُن مارگ پر لگ جائیں۔ تو بلا شبہ انسانی آتما میں شرافت اور پریم کی جھلک نظر آئے گی۔ جوں جوں یہ روشنی بڑھتی جائے گی۔ رکاوٹوں کے دور ہوتے ہی غم و غصہ بھاگ جائیں گے۔ اور من شانتی کا انوبھو کرے گا۔ جس من میں شانتی ہوگی وہاں پربھو کا واس ہوگا۔ اس لئے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فرائض کی ادائیگی کیلئے۔ اپنے جیون کو کامیاب بنانے کے لئے اور دُنیاوی کلفتوں کو دور کر کے راحت حاصل کرنے کے لئے ایشور چنتن ہی ایک پرم سادھن ہے۔

جب تک ہم اپنے آپ پر مکمل قابو نہ پا لیں گے۔ تب تک ہم دوسروں کی مشکل میں کام نہیں آ سکتے۔ اس لئے ہمیں لازم ہے۔ کہ سب سے پہلے ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ اپنی کمزوریوں کو جان کر انہیں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ خواہشات کو حدود کے اندر رکھیں۔ نفس کشی بنیں۔ نفس کشی کے یہ معنی نہیں۔ کہ اندریوں کو اُن کے بھوگوں سے بالکل الگ کر دیا جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دھرم اور نیتی سے ان کو بھوگوں کی طرف جھکایا جائے۔ ایسا کرنے سے ہمارے اندر سے خودی دُور ہو جائیگی اور ہمارا پار برہم پرمیشور سے وصال ہوگا۔ یہی ہمارا جیون اُدّیش ہے۔ اور یہی ہمارا لکش ہے۔

وقت کی جٹل سمسیا کا ویدک حل

دُنیا میں امن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟

(از پنڈت وشو بندھو جی شاستری ایم۔ اے۔ لاہور)

غریب ہندوستان کے لئے بے شک آج کل روٹی کا سوال زبردست ہے۔ لیکن جہاں پر جن لوگوں کو ایشور نے کھانے کے سب سامان رہنے کے لئے مکان اور پہننے کے لئے اچھے کپڑے دیئے ہیں۔ ان لوگوں کو ان دُنیاوی سب پدارتھوں کے علاوہ ایک چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہے "دل کی لگن"۔ اگر وہ نہ ہو۔ تو دِل میں بے صبری پائی جاتی ہے۔ اپنی سب ضرورتیں پوری ہوتے ہوئے بھی دل میں ایک قسم کا خلا سا بنا رہتا ہے۔ نہ اُسے گھر اچھا لگتا ہے نہ گھر کا رہن سہن۔ نہ محل ماڑی۔ میراں بائی بھگوان کرشن کو سپنے میں دیکھ لیتی ہے۔ اب اس کی تلاش میں گلی گلی اور کوچے کوچے میں گھومتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میں ایک ریاست کی مالک ہوں۔ راج محل میں رہنے والی ہوں۔ سو سامان مہیا ہیں۔ کھانے کو ۳۶ پدارتھ ملتے ہیں۔ ان سب کے ہوتے ہوئے بھی مجھے ایک چیز کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اور بندرابن کی گلیوں میں پھر رہی ہوں۔

آدمی قدرتی طور پر سکھی رہنا چاہتا ہے۔ اُسے دنیاوی سکھ چاہیئے۔ شریر اس کا تندرست ہو۔ اس کے بال بچے سکھی ہوں۔ اس کے سمبندھی سکھی ہوں۔ اس کا من سکھی ہو۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے؟ آؤ وید بھگوان سے پوچھیں۔ اتھروید ۳۔۳۰۔۱۔۴ میں کیسا سندر اُپدیش ہے۔ اگر اس پر وچار کیا جائے۔ تو سنسار میں بہت جلد سچی شانتی اور سچا امن قائم ہو سکتا ہے۔

सहृदयं सामनस्य मविद्वेषं कृणोमि वः। अन्यो अन्य-
मभि हर्यत वत्सं जातमिवाघ्न्या ॥१॥(अथर्व वेद) ॥
अनुव्रतः पितुः पुत्रो मात्रा भवतु संमनाः। जाया पत्ये
मधुमतीं वाचं वदतु शान्तिवाम् ॥२॥
मा भ्राता भ्रातरं द्विक्षन् मा स्वसारमुत स्वसा।
सम्यञ्चः सव्रता भूत्वा वाचं वदत भद्रया ॥३॥
येन देवा न वियन्ति नो च विद्विषते मिथः।
तत् कृण्मो ब्रह्म वो गृहे संज्ञानं पुरुषेभ्यः ॥४॥

ارتھ: "میں تمہارے ہردیوں اور منوں کو ملا ہوا بناتا ہوں۔ تمہارا آپس میں ویر بھاؤ نہ ہو۔ جیسے نئے پیدا شدہ بچھڑے کو گؤ چاہتی ہے۔ ویسے ہی تم ایک دوسرے کے ہت پر پریم والے ہو"۔

(۲) "گھر گھر میں پُتر پتا کے آگیا کاری اور ماتا کے ساتھ ملے ہوئے من والا ہو۔ پتنی پتی سے میٹھی اور شانتی کے دینے والی بانی بولے"۔

(۳) "بھائی بھائی سے اور بہن بہن سے کبھی دولیش بھاؤ نہ کرے۔ سب مل کر چلو۔ مل کر برتو (قول و اقرار) کو پورا کرو۔ اچھے شبد (الفاظ) بولا کرو"۔

(بقیہ صفحہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection

ویدک آشرم اور سامیہ واد

(لیکھک: پنڈت اودھ بہاری لال جی ایم۔ اے۔ کلکتہ)

ویدوں نے منش کے جیون کو چار حصوں میں ... وہ چار حصے آشرم کہے گئے ہیں۔ ... منش کی اوسط عمر سو سال مان کر پہلے ... برہم چریہ۔ پھر ۲۵ سال گرہست ... برس کی عمر سے ۷۵ برس کی عمر تک بان ... بعد عمر کا باقی حصہ سنیاس آشرم میں ... کی تلقین کی گئی ہے +

برہم چریہ آشرم برہم چریہ آشرم میں گھر بار ماتا پتا کو چھوڑ کر بالک ... سے دور جنگلوں میں گورو کے گھر رہنا ... ویدک کے شبدوں میں ہیں:-

आवासस: परि धानात

... جب بالک کپڑے پہننے لگیں۔ تبھی ... میں داخل ہو جائیں۔ یہ قاعدہ امیر و غریب ... کے لئے ایک سا تھا۔ گھر سے بالکوں کیلئے ... ماہوار رقم نہ بھیجی جاتی تھی۔ چاہے راجکمار ... ہو چاہے غریب کا لڑکا سداماں۔ دونو ... ہی جیسے قاعدے کے اندر رہنا پڑتا ... دونوں جھکنا اور گورو سیوا یکساں طور پر ... ودیا حاصل کیا کرتے تھے۔ کھانا۔ پینا۔ ... رہنا۔ چلنا۔ پھرنا امیر و غریب سب کے ... کے لئے ایک جیسا تھا۔ یہاں نہ کسی کو ... کا ابھیمان ہو سکتا تھا۔ اور نہ کوئی جنم کے ... دولت مند اور کنگال ہی ہو سکتا تھا۔ ... کا بھید بھاؤ یہاں ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ... ہمت سے۔ کوشش سے۔ لیاقت سے ... اپنے زور بازو سے اپنے لئے اپنی جگہ دنیا ... سیکھو۔ دوسرے کے کمائے ہوئے ... کو اپنے استعمال میں نہ لاؤ۔ اس طرح ... پاؤں پر کھڑا ہونے کی سادگی۔ تپ ... تیاگ کی شکھشا زندگی کے ابتدائی زمانہ ... منش کو صحیح معنوں میں سامیہ وادی ... بنا دیا جاتا تھا +

گرہستھ آشرم گرہستھ آشرم میں منش وواہ کر کے اپنی ... اور ہمت کے مطابق دھن وغیرہ ... کر کے پریوار کی پرورش کر سکتا تھا۔ ... یہاں بھی اس کو دھن آسکت اور یہی ... کرنے کی اجازت نہ تھی۔ وہ دھن تو ... لیکن یگیہ کے لئے کمائے یہ ہدایت ...

... یگیہ کہا ہے۔ یگیہ کا منتر ہمیں بتلاتا ہے۔

इदं प्रजा पतये इदं न मम

... یہ دھن وغیرہ بھوگ پدارتھ پرماتما کیلئے ... میرے لئے نہیں ہے"۔ ... پرماتما نے وید کے ان شبدوں میں ہیں:-

वसुनः पूर्व स्पात

... دھن وغیرہ پدارتھوں کا سوامی ہے"۔

اُسے کوئی کیا کھلائے گا۔ اس لئے اپنے دھن وغیرہ کو پرماتما کی سنتان منش۔ نہیں۔ نہیں پرانی ماتر کے لئے ارپن کر دے۔ یہ تھا منش جیون کا اُدّیشیہ۔ برہم چریہ۔ بان پرستھ اور سنیاس آشرم گرہستھیوں کے دام پر ہی انحصار رکھتے ہیں۔ گرہستھ کے نت کرموں میں سے تھے:۔

(۱) دیو یگیہ ۔۔۔ جس میں اُسے وِدوانوں کا ستکار کرنا پڑتا تھا۔

(۲) پتری یگیہ ۔۔۔ جس میں بوڑھے ماتا پتا آدی بزرگوں کا ان وغیرہ سے ستکار کیا جاتا تھا +

(۳) اتتھی یگیہ ۔۔۔ جس میں دھارمک وِدوان سنیاسیوں وغیرہ کا بھوجن وغیرہ سے مان کرنا ہوتا تھا +

(۴) بلیت یگیہ ۔۔۔ جس میں چانڈال وغیرہ پتت۔ جن کو کُکرم وغیرہ کے باعث سوشل بائیکاٹ کیا گیا ہو۔ اور جن کی روزی چھن گئی ہو۔ پاپ روگی (یعنی بھگندر۔ کوڑھ۔ دق۔ بواسیر وغیرہ خطرناک بیماریوں میں مبتلا۔ نیز اندھے لُولے۔ لنگڑے وغیرہ جو اپنی روزی نہیں کما سکتے۔) یہاں تک کہ کوّے۔ کتے آدی کو بھوجن دینے کا ودھان ہے +

گرہستھ کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے گرہ سوتروں میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ہر ایک گرہستی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بھوجن کرنے سے پہلے دیکھ لے۔ کہ اس کے پڑوس میں کوئی بھوکا تو نہیں وغیرہ:

ایسی سندر ویوستھا میں غریبوں کا خون چوس کر بڑھنے والا Capitalism (سرمایہ پرستی) کہاں بڑھ پھول سکتی ہے؟ موجودہ کمیونزم و سوشل ازم کا ہاہاکار اور سرمایہ داروں کی لوٹ اور اپنی پیٹ کی آگ بجھانے کی پکار ہی کیونکر ممکن ہو سکتی ہے؟

کہا جا سکتا ہے۔ کہ ویدک دھرم کی یگیہ دان وغیرہ کی شکھشا نے بھارت میں نکمّے بھکاری پیدا کر دئیے۔ لیکن یہ کہنے والوں کی بھول ہے۔ ویدک دھرم سناتن دھرم کے نام پر آج ۵۶ لاکھ "سادھو سنت" دوسروں کے ان پر پلنے والے ہندوستان میں پیدا ہو گئے۔ سناتن دھرم کے نام پر ان کو ہندو جنتا پال پوس رہی ہے ضرور۔ لیکن ایسی دشا ویدک دھرم کے کارن نہیں ہوئی۔ بلکہ ویدک دھرم کے بھول جانے سے ہوئی ہے۔ دیکھئے مہاراج منو نے کیسا اتّم دستور اُپدیش اس کے بارے میں دیا ہے:

पाखण्डिनो विकर्मस्थान् वैडालव्रतिकान् शठान् ।
हैतुकान् बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत् ॥

یعنی پاکھنڈی۔ وید ورُدھ کرم میں لگے ہوئے۔ بگلے بھگت۔ فضول کے بکواسی۔ بیہودہ دلیل بازی کرنے والے لوگوں کا وچن ماتر سے بھی ستکار نہ کرے"۔

अतपास्त्वनधीयानः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः ।
अम्भस्यश्मप्लवेनेव सह तेनैव मज्जति ॥

یعنی ۔۔۔ "سندھیہ۔ برہم چریہ وغیرہ تپ سے خالی۔ ان پڑھ۔ دان لینے کا شوقین۔ نام ماتر کا براہمن۔ دان دینے والے کے ساتھ ہی ادھوگتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جیسے پتھر کی ناؤ میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے" +

اس لئے دیش کال اور پاتر کا وچار کر کے دیا ہوا دان ہی ساتوک دان ہے اور ویسا ہی دان دینا چاہیئے۔ نکمّے سادھو سنتوں کو دان دینا ہرگز واجب نہیں۔ بھوکے۔ بیکس اور مصیبت زدہ کو بھوجن وغیرہ دینا گرہستھی کا دھرم ہی ٹھہرا۔ اس لئے گداگری رہی کہاں سے +

بان پرستھ آشرم تیسرا آشرم بان پرستھ آشرم ہے۔ شاستروں کا ودھان ہے۔ کہ منش دھن وغیرہ کے بوجھ میں پڑ کر وشیوں میں نہ پھنس جائے۔ اور اس کو دنیاوی جاہ و حشمت کا گھمنڈ نہ ہو۔ اس لئے ۲۵ برس سے زیادہ حصہ اپنی زندگی کا گرہستھ آشرم میں نہ گذارے۔ جب اس کے پُتر کا پُتر ہو جائے۔ تو گھر بار چھوڑ کر جنگل میں رہے۔ وہاں گاؤں یا قصبہ بھر کے گرہستھیوں کے بالکوں کو پڑھائے۔ تپ اور سوادھیائے سے اپنے آپ کو چوتھے آشرم کے قابل بنائے۔ گھر بار دھن دولت سے کچھ بھی تعلق نہ رکھے۔ اس آشرم میں بھی پھر چھوٹائی۔ بڑائی۔ غریب اور امیر وغیرہ کا سوال نہ رہا۔ راجہ بھی جنگل میں رہے اور کنگال بھی۔ دونوں ہی پرماتما کا چنتن کریں۔ یہ ہوا ویدک سامیہ واد +

سنیاس آشرم چوتھا یعنی آخری آشرم ہے سنیاس آشرم۔ دھن کی خواہش۔ پتر کا موہ۔ دنیا میں نام پانے کی خواہش ۔۔۔ ان تینوں طرح کی خواہشات ۔۔۔ جن سے چھٹکارہ پانے کے لئے بان پرستھ آشرم میں تیاری کی گئی تھی۔ اور جن پر فتح حاصل ہو چکی ہے ۔۔۔ سے اوپر اُٹھ کر منش اب پوری وراگی سنیاسی ہے۔ وہ اب کسی خاص مقام پریوار یا جاتی کا نہیں۔ وہ سنسار کا ہے۔ سنسار کے سب لوگ اس کے بھائی ہیں +

سوشلزم کی تعلیم مغربی دنیا کیا دے گی؟ ویدک دھرم میں واحد سے کل (Society سے Individuality) کی طرف جانا ہر ایک انسان کی زندگی کا مقصد مانا گیا ہے۔ پہلے کے تین آشرموں میں آہستہ آہستہ مگر ٹھوس طریقے سے تیاریاں کرتے ہوئے آدمی اس طرف قدم اُٹھاتا ہوا سنیاس آشرم میں وہیں پر پہنچ جاتا ہے +

زندگی کی کسی بھی حالت میں رہ کر ہمیں دھرم مکت پرُشارتھ کرنے میں تکلیف نہ ہو۔ اس لئے برہم چریہ آشرم میں تپ اور تیاگ کا ابھیاس ڈال کر اپنے کو یگیہ وِدوان بناتے ہیں۔ یہاں پر ہمارا اپنے شریر اور آتما سے ہی تعلق رہتا ہے۔ ہم اپنے کو ہی اکیلے یگیہ بناتے ہیں۔ کیونکہ بغیر اپنی تیاری کے دوسروں کے لئے کچھ بھی کر سکنا ناممکن ہے۔ گرہستھ آشرم میں استری اور لڑکے رہتے ہیں ان کی پرورش کرنا۔ اور ان کو یگیہ بنانا ہی ہمارا لکھیہ اُدّیشیہ رہتا ہے۔ واحد سے کل کی طرف کچھ آگے قدم رکھتے ہیں +

بان پرستھ آشرم میں کل (Society) کی طرف ہم زیادہ بڑھتے ہیں۔ ہمارا جیون گرام۔ نگر یا راشٹر کے لئے ہو جاتا ہے۔ اس کے پشچات چوتھے آشرم سنیاس میں ہم اس قابل ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم وشو بندھو بنیں۔ دیش۔ جاتی۔ راشٹر۔ ان سب کے تنگ دائروں سے نکل کر

मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि
भूतानि समीक्षामहे ॥

مِتر کی درشٹی سے سنسار کے پرانی ماتر کو دیکھنے لگ جاتے ہیں +

ضرورت

کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک موزوں اخبار ہے۔ شرح اجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کیلئے ۶ پیسہ۔ دو بار کیلئے ۱۰۔ تین بار کیلئے ... اور تین سے زیادہ بار کیلئے صرف ... آنہ (... ہر بار +) (منیجر)

ایک ایکٹ کا دلچسپ ڈرامہ

پبلک مین

(از ڈاکٹر شیام سندر لال دیکشت)

(پہلا درشیہ)

(پبلک مین اپنے کمرے میں بیٹھا چائے پی رہا ہے۔ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ بات چیت چل رہی ہے)

ایک — "نہیں۔ آپ کو چلنا پڑے گا۔"

پبلک مین — "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے پرانتیہ کانفرنس کا سبھا پتیتو گرہن کرنے کیلئے بھی تو جانا ہے۔"

دوسرا — "یہ بھی خوب رہی۔ گویا آپ دیش والوں کے بیٹے ہی ہیں۔ ہمارا کوئی سمبندھ چاہے دھول میں ہی کیوں نہ مل جائے۔ کیوں؟ ہے نہ یہی آپ کا مطلب؟"

تیسرا — "ہم آپ کی ایک بھی دلیل نہیں سننا چاہتے۔ آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہی ہوگا۔"

پبلک مین — "لیکن بھائی! میں نہ تو کوی ہوں۔ اور نہ کویتا سے مجھے پریم ہی ہے۔"

چوتھا — "سب چلتا ہے بابو جی۔ کون پوچھتا ہے آپ کوی ہیں یا نہیں۔ صرف کرسی پر بیٹھے رہئیے۔ باقی ہم سب کچھ کر لیں گے۔"

پبلک مین — "اچھا مان لیجئے ایک سٹیج پر آیا اور اس نے کویتا پڑھی۔ اور اسی سمے دوسرے کوی نے آواز لگا دی۔ کہ اس کویتا میں گتی بھنگ ہے تو؟"

دوسرا — "تو آپ بھی یہ کہہ دیجئے۔ کہ جب گتی بھنگ ہو جاتی ہے۔ تبھی پرگتی پیدا ہوتی ہے۔ اور گتی بھنگ ہوتے ہی راستہ آپ سے آپ سوجھ پڑتا ہے۔"

پبلک مین — "اچھا بابا! تم جو کہو وہی سہی۔ لیکن اس کے لئے......"

ایک — "اس کی چنتا نہ کیجئے۔ کار آپ کو لے جائے گی۔ اور اس 'بیگار' کیلئے دھنیواد کے علاوہ ایک نوٹ بھی آپ کی بھینٹ کر دیا جائے گا۔"

پبلک مین — "آل رائیٹ! آپ لوگوں کیلئے چائے منگائی جائے کیا؟"

دوسرا — "نہیں۔ اب تو آ گیا دس بجے۔"

پبلک مین — "کیسے کہوں؟"

(سب لوگ چلے جاتے ہیں۔ بےچارہ اٹھنا چاہتا ہے۔ اسی سمے کچھ کانگریس کیمپ والے آ دھمکتے ہیں)

سب — "بندے ماترم۔"

پبلک مین — "بندے ماترم۔"

پہلا — "پربھات پھیری چوراہے پر آ چکی ہے۔ اس میں آپ کا شامل ہونا بہت ہی آوشیک ہے۔ چلئے۔ اٹھئے!"

پبلک مین — "بھائی! ابھی چائے پی کر اٹھا ہوں۔ دتنا سنان بھی تو کیا نہیں۔"

پہلا — "یہ بھی کوئی بات ہے۔ وہاں سے لوٹ کر فارغ ہو لینا۔ جلدی کیجئے۔ وہ دیکھو گانے کی آواز سنائی دے رہی ہے۔"

(جوں ہی پبلک مین چلنے کو تیار ہوتا ہے۔ توں ہی کچھ اور لوگ بھی آ دھمکتے ہیں۔ یہ لوگ کرتہ اور پاجامہ پہنے ہوئے ہیں۔ سر ادھکتر کے ننگے ہیں۔ سب تمنچے کھینچے ہیں)

نمبر ۱ — "کدھر چلے مہاراج! پربھات پھیری میں جا رہے ہوں گے۔ کیوں؟"

پبلک مین — "ہاں ارادہ تو کچھ ایسا ہی تھا۔"

دو نمبر — "اچھا تو آپ دھوکا دینا کب سے سیکھ گئے؟ ہم سے کہا۔ کہ ہم تمہاری سبھا کا سبھا پتیتو گرہن کریں گے۔ اور جب فارورڈ بلاک کے وہاں کا سمے ہوا۔ تو آپ کھسک چلے۔"

نمبر ۳ — "بھلا یہ بھی کہیں ہو سکتا ہے۔ گاندھی کی آندھی میں تو آپ پتنگ کی طرح اڑتے اڑتے پھریں — اور سماج واد سے اتنا ڈریں۔ جتنا بلی سے چوہا۔ آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہی ہوگا۔"

(پبلک مین دونوں کی طرف کرونا بھری درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اسی سمے کچھ اور آدمی بھی آ پہنچتے ہیں۔

یہ لوگ دھوتی اور کرتہ پہنے ہیں۔ کرتے کے اوپر چادر لپٹی ہوئی ہے۔ سبھی نمسکار کرتے ہیں)

نمبر ۱ — "آپ نے یہ دیکھا ہمارا سرکلر؟"

پبلک مین — "کیسا سرکلر؟"

نمبر ۲ — "گویا آپ ابھی تک اندھیرے میں بیٹھے ہوئے رام نام کی مالا ہی جپ رہے تھے۔ دنیا بھر میں کرانتی ہو گئی۔ آسمان ہل گیا۔ لوگوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور آپ ابھی تک سو رہے ہیں؟"

پبلک مین — "آخر ہوا کیا؟"

نمبر ۳ — "جو ہونا تھا وہی ہوا۔ کانگریس ہائی کمانڈ کی ڈکٹیٹر شاہی کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا گیا ہے۔ ہم لوگوں نے 'گاندھی واد' اور 'سماج واد' دونوں طرح کے وادیوں کو نکال کر اپنا ٹھوس کاریہ کرم دیش کے سامنے رکھ دیا ہے۔ کل سے ہم لوگ 'فارورڈ بلاک' میں آ گئے ہیں۔"

پبلک مین — "بلاک! کام تو اچھا ہے۔ اس روزگار کا دھندا بھی اچھا ہے۔ ہاں۔ تو کیا مولیہ پرتی انچ کے حساب سے آپ لوگ بلاک بنایا کریں گے؟ تانبے اور جست کے بلاک چھاپنے میں تو اچھے ہوتے ہیں۔ مگر زیادہ دن نہیں چلتے۔"

نمبر ۲ — "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

پبلک مین — "کیوں؟"

نمبر ۳ — "ارے! ہم لوگوں نے کوئی بلاک بنانے کی دوکان تھوڑے ہی کھولی ہے؟"

پبلک مین — "تو پھر؟"

پبلک مین — "ہم نے تو 'اگرگامی دل' قائم کیا ہے۔ جسے انگریزی میں 'فارورڈ بلاک' کہتے ہیں۔"

پبلک مین — "یہ بات ہے۔ تو آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟"

نمبر ۲ — "دیکھئے! آپ پبلک مین ہیں۔ جن سیوا کرنا آپ کا دھرم ہے۔ اس لئے ہمارے ساتھ چلئے۔ ہمارے یہاں 'بلاک' کی سبھا ہو رہی ہے۔ آپ کو وہاں چلنا ہی پڑے گا۔"

پبلک مین — "بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔"

(سب لوگ پبلک مین کو اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اسی کھینچا تانی میں میز کرسی کی کھڑکھڑاہٹ سن کر اندر سے شریمتی جی چمٹا ہاتھ میں لئے ہوئے آتی ہے۔ شریمتی جی کا رودر روپ دیکھ کر سب لوگ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔)

شریمتی — "یہ کیا شور تھا؟"

پبلک مین — "کچھ نہیں۔"

شریمتی — "بنتے ہیں صاحب بڑے بھاری پبلک مین! نہ کمانا۔ نہ کچھ لانا۔ جب دیکھو تب ایک نہ ایک آفت سر پر لئے ہوئے ہیں۔ چلو اٹھاؤ لڑکے کو گودی میں۔ جب تک میں روٹی بنا لوں۔"

(جاتی ہے)

پبلک مین (بچوں کو پچکارتا ہوا) "یہ بھی تو پبلک سیوا ہے۔ جب گھر کے ہی بچے نہ کھلائے جا سکیں گے۔ تو باہر والے کیسے ہلائے جا سکیں گے — او...... او...... منا...... او

......راجہ......ہو......

......ہو......سو...... جا سو رے راجہ۔"

(دوسرا درشیہ)

(برسات کا موسم ہے۔ پانی پڑ رہا ہے۔ پبلک مین بھیگتا ہوا چلا آ رہا ہے۔)

پبلک مین — "جو کرو گے سیوا تو پاؤ گے میوہ۔ سیوا سے ہی میوا ملتا ہے۔ ایک چپل چپ چاپ پیر میں سے اتر کر بہہ گئی۔ دوسری نے نٹر فٹر کر کے سارے کرتے کا ستیاناس کر دیا۔ چھاتا لاویں کہاں سے؟ ابھی تک ودیشی کھادی کے بنے ہی نہیں۔ بوندیں برابر سر پر برس رہی ہیں۔ ستیاگرہی جانے لوگ کس پرکار ستیاگرہ میں ڈنڈوں کی مار کھا جاتے ہیں۔ یہاں تو بوندوں کی مار سے ہی دم نکلا جا رہا ہے۔ (پیر پھسلنے کے کارن گر پڑتا ہے۔ پھر اٹھتا ہے) یہ بھی بیٹھے بٹھائے میونسپل گنگا میں غوطہ خوب لگا...... (گھر کے پاس آ کر) ارے او منا۔ چھنا۔ ستا۔ سب مر گئے کیا؟"

(اندر سے شریمتی جی آتی ہیں)

شریمتی — "کیا ہے؟ کیوں کان کھائے جا رہے ہو؟"

پبلک مین — "اچھا۔ ہم کان کھائے جا رہے ہیں۔ ہمارا بولنا بھی تمہیں کان کھانا سمجھ پڑتا ہے۔ اری رودرا! ہمارا بول سننے کو تو شہر کی ساری جنتا ترستی رہتی ہے ترستی!"

شریمتی — "ہاں۔ ہاں۔ محلے کی بھنگن بھی یہی کہہ رہی تھی۔"

پبلک مین — "سچ! ہاں۔ کیا کہہ رہی تھی وہ؟"

شریمتی — "کہہ رہی تھی تمہارا سر۔ کہہ رہی تھی۔ کہ بابو جی بہت میٹھا بولتے ہیں۔ گڑ سے بھی زیادہ۔ انہیں سمجھا دینا۔ مجھے پیاری نہ کہا کریں۔ ورنہ جھاڑوؤں سے مار مار کر سر گنجا کر دوں گی۔"

پبلک مین — "کتنے مورکھ ہیں یہ ہندوستانی۔ سبھیتا تو جانتے ہی نہیں۔ ولائیت میں ڈیئر اور پیاری کہہ دینا کوئی اپمان نہیں سمجھا جاتا!"

شریمتی — "لیکن یہ ولائیت نہیں ہندوستان ہے ہندوستان۔ ارے۔ ارے تم کانپ رہے ہو؟ چلو۔ چلو۔ اندر چلو۔ چائے بنا دوں۔ کچھ گرمی آ جائے گی۔"

(پبلک مین کپڑے اتارتا ہے۔ شریمتی جی چائے بناتی ہیں۔ اسی سمے کچھ کاریہ کرتا آ دھمکتے ہیں۔ پبلک مین کمبل اوڑھے بیٹھا ہے۔ سب چائے پیتے ہیں)

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

پراچین بھارت میں استر وڈیا

(لیکھک:۔ شری راجیندر پال وِدیالنکار)

...وا اس واد کے سدھانت کو ماننے والوں کا
...یہ دعوی رہا ہے کہ پراچین لوگ سناتن کال
...سے مورکھ اور جنگلی چلے آئے ہیں۔ انہیں
...رہن سہن کا ڈھنگ آتا تھا۔ اور نہ ہی پرمیشر
...کا۔ لیکن ٹھیک اس کے پرتی کول آریہ
...ادر اس کے پری ورتک سوامی دیا نند جی کا
...سدھانت ہے کہ پراچین سمیہ سوورنیہ سمیہ
...اور جوں جوں ادھا چیتنا کی اور آسنیہ جانے
...توں توں منش میں پاشوکتا اور اسبھیتا کا
...ہوتا جاتا ہے۔ ادھیاتمک، ادھی دَیُوک
...ادھی بھوتک الیوم دھارمک۔ سامارجک اور
...نیتک پرتیک درشٹی سے سماج میں نرنتر ادھہ
...ہوتا جا رہا ہے۔
یہاں اس چھوٹے سے لیکھ میں میں یہ دکھانے
...کروں گا۔ کہ پراچین کال میں لوگ ادھی بھوتک
...درشٹی سے بھی بہت اُنتی کے شکھر پہنچے تھے۔
...ادھیاتمک اور ادھی دَیُوک درشٹی سے تو وہ کتنے
...بڑھے تھے اس کے درشانے کی دشیکتا اور شیکتا
...نہیں۔ اور اس میں بھی سب انیہ دشاؤں کو
...چھوڑ کر ایک "استر ودیا" کے دشہ میں ہی آج کچھ
...کا سامنے کروں گا۔
دشہ کو پرارمبھ کرنے سے پورو یہ جاننا اوشیک
...کہ "استر اور شستر" ان دو شبدوں میں کیا
...ہے۔ اس کے جاننے پر دشہ ادھک سرل
...اور سپشٹ ہو جائے گا۔ شکر نیتی کے رچیتا
...شکراچاریہ کی سمتی کے انوسار:۔

अस्यते क्षिप्यते यत्तु मन्त्र यंत्राग्नि भिश्च तत। अस्त्रं तदन्यत शस्त्रमासि कुन्तादिकञ्च यत्। अस्त्रं तु द्विविधं ज्ञेयं नालिकं मांत्रिकं तथा ॥२५॥

ارتھات:۔ جو ینتر، منتر اور اگنی ان تینوں سے
...پھینکا جائے، اُسے استر کہتے ہیں۔
...استر دو پرکار کا ہوتا ہے۔ ایک نالک اور
...دوسرا مانترک۔
...ورتمان سمیہ میں ینتر اور اگنی سے چلائے
...جانے والے توپ بندوق آدی استر تو پائے
...جاتے ہیں۔ کنتو منتر سے چلائے جا سکنے والے
...استروں کا سرتھا ہی لوپ ہو چکا ہے۔ کنتو جن
...لوگوں نے رامائن کا پاٹھ کیا ہے۔ وہ جانتے
...ہیں کہ اس میں سکتے پرکار کے منتروں سے
...چلائے جا سکنے والے استروں کا ورنن ہے۔
...نو ادھک تر ورنن ملتا ہی مانترک استروں
...کا ہے۔ ... جو نالکا استر بھوشنڈی آدی کا ورنن
...پایا جاتا ہے۔ انہیں بھی منتر پورت کر کے ہی
...چلائے جانے کا ادھکتر ورنن ہے۔ اس دشہ
...میں ادھک پرمان دینا دشہ کو طول دینا ہی
...ہوگا۔

اس دشہ میں وید میں بھی کچھ ایسے منتر پائے
جاتے ہیں۔ جن میں منتر پورت استروں کے
پریوگ کرنے کا دگ درشن کرا دیا گیا
ہے۔ اُداہرنارتھ:۔

अवसृष्टा परापत शरव्ये ब्रह्म संशिते। जयामित्रान्प्रपद्यस्व जह्येषां वरं वरं मामीषां मोचि कश्चन ॥

اس منتر میں برہم روپ سے پریرت
الیبی شکتی کا ودھان ہے۔ جو شترووں کا ناش
اور بھیدن کرنے میں سمرتھ ہے۔
اسی پرکار سے رامائن اور مہا بھارت میں
ایسے استروں کا ودھان بھی ہے۔ جو ایک بار
چلائے جا چکنے پر پھر سے اپنے ہی استھان پر
لوٹ کر آ جایا کرتے تھے۔
ورتمان سنسار چاہے ایسے شلوکوں کو
پرکشپت کوٹی میں ڈال دے۔ پرنتو جب
تک ہمارے پاس وید کی ساکھشی ہے۔ ہم ایسے
پرکرنوں کو گپ نہیں مان سکتے۔ وید کہتا ہے:۔

आते योनिं गर्भ एतु पुमान् बाण इवेषुधिम् ॥
(अथ० ३० ५० मं० २३।म० २

ارتھات:۔ "ہے بندھیا استری! تیری یونی
میں گربھ اس پرکار پرویش کرے، جس پرکار
بان ترکش میں پرویش کرتا ہے۔ یہاں اوشدھی
اتیادی سے بندھیا تو ناکرتی کا ورنن ہے۔
اور اس پرکرن میں یہ اُپما دی گئی ہے۔
اسی پرکار وید دوارا مانترک استروں کا
پرمان دینے کے پیچھے ہم نالک استروں کا بھی
پرمان دیں گے۔ اتھرو وید میں لکھا ہے:۔

"तं त्वा सीसेन विध्यामो यथा नोऽसो अवीरहा" ॥

ارتھات:۔ "کو آدی پرانیوں کے گھاتک تجھ کو
ہم سیسے (سیسے کی گولی) سے بیندھتے ہیں جس
سے تو ہمارے ویروں کا مارنے والا نہ ہو۔"
اس کے اتیرکت وید میں کہیں کہیں "اگنی
شبد سے" اگنی استر" کی جھلک بھی سپشٹ دکھائی
دیتی ہے۔ اتھرو وید کانڈ ۳۔ سوکت ۱۔ منتر ۱
اس پرکار ہے:۔

अग्निर्नः शत्रून् प्रत्येतु विद्वान् प्रतिदहन्नभिशस्तिमरातिम् स सेनां

मोहयतु परेषां निर्हस्तांश्च कृणवज्जातवेदाः ॥

ارتھات:۔ "اگنی استر ہمارے شترووں اور ان
کی سینائوں کو جلاتا اور موہت کرتا ہوا۔ پھر
ہمارے پاس لوٹ آوے"۔
ایک اور استھان پر بھی یہی منتر کچھ ایک بھیدوں
کے ساتھ آیا ہوا ہے۔ الیوم ایک استھان پر:۔

त्रिषन्धेऽमितोऽर्बुदेः प्रवेपयतु सर्वतः ...

اس منتر بھاگ میں اس اگنی شستر کے منتر کرنے
کا ورنن بھی پایا جاتا ہے۔ الیوم آگے پاٹھ ہے۔

"तमसा विध्यशत्रून्" - तां विध्यत तमसा पव्रतेन यथैषामन्यो अन्यं न जानात (اتھرو وید کانڈ ۳ سوکت ۲ منتر ۵-۶)

ارتھات:۔ "ہے اگنی استر! تو شترووں کو
ایسے بیندھ کہ ایک ایک کو نہ جانے"۔
وید کی ساکھشی سے اُترنے کے پیچھے ہم
مدھیہ کالین یگ میں پرویش کرتے ہیں۔ اس
میں اپنند دشک پرمانک گرنتھ "شکر نیتی" ہی
پایا جاتا ہے۔ "شکر نیتی" کو پڑھنے سے تو ایسا
پرتیت ہوتا ہے۔ کہ جیسے مانو شکراچاریہ جی
آج کے زمانہ میں بیٹھے ہوئے وہ پستک
لکھ رہے ہیں۔ اس میں استر ودیا کا کس سرکھشتا
(in detail) سے ورنن پایا گیا ہے۔
یہ دیکھنے ہی سے سمبندھ رکھتا ہے۔
"شکر نیتی" ادھیائے ۱ میں دھنکا آدی
پریوار گرہوں کا کرم بتاتے ہوئے شلوک ۳۴۵
میں کہا ہے:۔

....."बृहन्नालिकयन्त्राणि ततः स्युर्जीनगाः"

ارتھات:۔ "تلوار، ہاتھی وان آدی کا گروہ بڑا کر
پھر بڑے بڑے نالیوں کا ینتر (بندوق آدی
رکھنے کا استھان) اور اس کے اینتر گرہوں کے
سمیہ......... اس کرم سے ان کے گرہ پور
میں سدا بنوا دیں"۔
یدی اس سمیہ استر ودیا کا پرچار نہ ہوتا۔ تو
توپ......... کے رکھنے کے لئے استھان آدی
کا ودھان ہی کیسے کیا جا سکتا تھا؟
اسی پرکار شکر نیتی ادھیائے ۲ میں کتنے
ہی کاریوں کے کرنے والے کہار۔ چرم کار۔
شلپ کار اتیادی" کا ورنن کرتے ہوئے شلوک
۱۵ و ۱۶ میں توپ کے گولے سے کیسے (زنانہ)

...بھیدن کرنے والے بندوق۔ اگنیہ چورن (بارود)
ارتھات بان اور گولے بنانے والے۔ الیوم ایک
پرکار کے ینتر استر شستر آدی کے بنانے والوں
کا بھی ورنن ملتا ہے۔ شلوک ۱۵ نمن پرکار ہے:۔

मध्य नालिक यन्त्रस्थ गोलैर्लक्ष्य विभेदिनः। लघु यन्त्राग्नि चूर्णाक गोलान् सिक्कारिणः

ادھیائے ۴۔ شلوک ۱۴ میں اس بات کا ورنن
ملتا ہے۔ کہ "جب مانترک استر نہ ہو۔ تو
نالکا استر کو شستر سہت راجہ دیکھنے کے لئے
سدیو دھارن کرے"۔
اس شلوک میں جہاں نالکا استر (بندوق) کا
ورنن ملتا ہے۔ وہاں یہ بات بھی پرکٹ ہوتی
ہے۔ کہ اس سمیہ نالکا استر کی اپیکشا منتر استر کو
ادھک پرشنسنیہ سمجھا جاتا ہوگا۔ جس کا اب سرتھا
لوپ ہو چکا ہے۔
شکر نیتی ادھیائے ۴۔ شلوک ۲۷ سے ۳۳
تک یہی وشے وستار پوروک پایا جاتا ہے۔
ارتھات ان شلوکوں میں بندوق کے بھن بھن پرکار
ان کا سنچالن اور انکات بارود بھرنے کی ودھی
ان کے ادھیکاری اور کیسے بندوق کو اور
کون کون دھارن کرے اتیادی ورنن بھی پایا جاتا
ہے۔
شکر نیتی کے نمن شلوک میں توپ کا بھی ورنن
ملتا ہے:۔

बृहन्नालिक संज्ञं तत् काष्ठबुध्न विवर्जितम्। प्रवाह्यं शकटाद्यैस्तु सुयुक्तं विजय प्रदम् ॥

ارتھات:۔ "ایسی بھرپور نالکا (توپ) جو
کاشٹھ بدھن (ادپر کا کاشٹھ) سے رہت
ہو۔ پہلی پرکار لگانے سے، وجے کو دینے والی ہو
وہ شکٹ (گاڑی) آدی سے چلانے یوگیہ ہوتی
ہے"۔
اس کے آگے کے شلوکوں میں توپ کا بارود
کیسے، کس اوپاد سے میں بنانا چاہیئے۔ اس کا بھی
سوستار سپشٹ ورنن کیا ہوا ہے۔ آگے
۳۷ ویں شلوک میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ بندوق کیسے
سیسے کا اتھوا انیہ دھات کا گولہ ہوتا ہے۔ اس
سے آگے توپ میں بارود بھرنے کی ودھی تھا اس
کی سنچالن ودھی کا بھی ورنن دیا گیا ہے۔ جسے
کہ وستار بھے سے ہم یہاں دینے میں اسمرتھ
ہیں۔
اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ یورپ میں ودوان
اس دشہ میں کیا ساکھشی دیتے ہیں۔ یدیپہ اپنی
انیک ودوانوں کا یہ مت ہے۔ کہ بندوق وتوپ
اور اس میں پرکت Gun-powder کا
پریوگ سب سے پرتھم (Crecy) کے یدھ

(بقیہ صفحہ پر)

Haridwar, Digitized by eGangotri

بقیہ مضمون پراچین بھارت میں استروّدیا (بقیہ صفحہ)

ہیں سنہ ۱۳۴۶ء میں ہوا تھا۔ کنتو اتہاسک درشٹی سے ہمیں یہ ستھانت سردتھا پرمانک اور اشردھے دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ جب ہم چمپو بھارت کو پڑھتے ہیں۔ وہاں کمپیشٹو تریوں کا (بدھ میں) پریوگ اور ان کی پرچنڈ بھیشنتا کا ورنن پایا جاتا ہے۔ ایک ستھان پر لکھا ہے۔

कालाम्बुदालिनलिकात
क्षणदीप्ति वल्या सन्ध्य-
क्षितात सपदि मध्वानि
नि: सरङ्ि: ॥
वर्षा स्मसीस गुलिका निकरः
कठोरैश्चर्मभि यातिमवची-
-हुन कालयोध: ॥

ایم چمانک سمے میں پرتھوی راج کا منتر چند کوی ایک یدھ کا یوں ورنن کرتا ہے:۔

توپ پنگن پر کھوٹے عراب
کوٹ ہی کنگور چڑھی چڑھی ستاب
جمبور توپ چھٹے ہیں جھنکی
دشی کوس گولہ جائے بھنکی

اس پد میں بھی توپ کے گولے کا دس کوس تک دور جا کر بھینکرتا سے شبد کرتے ہوئے چھوٹنے کا سپشٹ ودھان پایا جاتا ہے۔

اس کے اتیرکت اتہاسکوں اور ودوانوں کی نرنتر کھوج نے بھی اب اس بات کو سندیہ رہت کر دیا ہے۔ کہ ترکی کے سیدھ سے پہلے بھی بھارت میں توپ بندوق اور ان کے چورن (Gun-powder) کا بہت کال سے پریوگ ہوتا آتا تھا۔ مسٹر ہول ہیڈ (Hol-head) کہتا ہے کہ

"Gun-powder has been Known in China as-well -as in Hindustan for beyond all periods of in-vestigation."

ارتھات:۔ کھوج کے سمیوں سے بھی پوروّ چین اور ہندوستان میں Gun-powder کا پریوگ ہوا کرتا تھا۔ ایم کئی ودوانوں کی یہ بھی سمتی ہے۔ کہ عرب کے رہنے والے لوگ ۱۳ویں شتابدی میں ایسے کھوکھلے لوہے کے گولوں کا پریوگ کرتے تھے۔ جن میں بارود بھر کر وہ انہیں آگ پر رکھ کر دھڑ سے پھینک کر چلایا کرتے تھے۔ ایم ایک اور ودوان یہ سمتی رکھتے ہیں۔ کہ:۔

"(Rockets) and indeed seem to have been Known in India from time immemorial, Some of them having been made of great size."

ارتھات:۔ "(راکٹس) اگنی بانوں کا پریوگ اگیات پوروسمے سے بھارت میں ہوتا آیا ہے۔ تھیمسٹس (Themistius) کی سمتی کے انوسار:۔

"The Brahmins had similar machines."

ارتھات:۔ "براہمنوں کے پاس اس پرکار کی مشینیں (توپ آدی) تھیں۔ فلاسٹریٹس نے ہائی فلیسز اور گنگا کے بیچ میں رہنے والے لوگوں کا اس پرکار ورنن کیا ہے:۔

"Their cities he (Alexandar) could never had taken...... for they...... these holly-men, beloved by the gods, over throw their enemies with tempests and over-bolts shot from their walls."

ارتھات "ان لوگوں کو سکندر بادشاہ نہیں جیت سکا۔ کیونکہ وہ اپنی دیواروں پر کھڑے ہو کر اگنی سے استروں کا بڑی بھینکرتا سے پرہار کرتے تھے۔"

گریک لوگوں کے سمے میں بھی اس بارود کا پریوگ کیا جاتا تھا۔ جسے کہ وہ (Greek Fire) کے نام سے پکارتے تھے۔ پرنتو کہیں کہیں اس کا نام (Chinese fire) بھی پرسدھ ہوا ہے۔ میم ہرگ (Maim-bourg) نے اپنی پستک "History of the Crusades." میں اس آگ (Chinese fire) کا ٹھیک اسی پرکار ورنن کیا ہے۔ جس پرکار کہ توپ سے نکلی آگ کا ہوتا ہے۔

پرایہ سبھی ودوانوں کی سمتی یہی ہے۔ کہ ہو نہ ہو اس گن پاؤڈر (بارود) کا آدی ستھان بھارت ورش ہی ہے۔ جہاں سے کہ چین اور گریس آدی سے ہوتا ہوا اس کا سروتر سنسار میں پرچار ہو گیا۔ اور سب سے بڑھ کر ایک پرمان پرتیت ہے۔ کہ بارود کے گھٹک کالی کیڑوں میں سے بھی ہے تو (جیسا کہ وشیشگیوں کی بھی سمتی ہے) وہ بھارت ورش ہی ہے۔ تو کیوں نہ پرمان لیا جاوے کہ سب گیانوں کی بھانتی استروّدیا کا آدی سروت ادگم ستھان یہ بھارت ورش ہی ہے۔

منو مہاراج نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ:۔

"एतद्देश प्रसूतस्य सका-
-शादग्रजन्मन: ।
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन
पृथिव्यां सर्वमानवा: ॥"

دنیا میں امن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟

بقیہ صفحہ ۱۱

(۴) "تب برہم کو سمجھ کر دیوتا ایک دوسرے سے نہ جُدا ہوتے ہیں۔ اور نہ دویش کرتے ہیں۔ تم سب آدمیوں کو ملانے والے اسی برہم کو تمہارے گھر میں پرکٹ کرتا ہوں۔"

دیاکھیا:۔ "اے گرستھ میں وچرنے والے لوگو! اس سنسار میں آئے ہو۔ تو اپنا دل ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر چلو۔ غلط فہمی کا شکار مت ہو جاؤ۔ اس غلط فہمی کو لوگ ایک دوسرے سے مل کر دور کر دیا کرو۔ ورنہ رائی کا پہاڑ بننے کا اندیشہ رہتا ہے۔ پھر آپس میں دوری کی خلیج بڑھ جاتی ہے۔ یہ دنیا ایک دوسرے کو پریم کرنے کیلئے ایک دوسرے کو سکھ پہنچانے کے لئے اور ایک دوسرے کی سیوا کرنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ اگر من میں کسی خاص شخص کے خلاف بھاؤ ہیں۔ تو من کو پہلے صاف کرو۔ سندھیا کے آسن پر بیٹھنا چاہتے ہو۔ تو دل شانت نہ ہو گا۔ ہاں ایشور کو دھوکہ دینے کے لئے یا دنیا کو ٹھگنے کے لئے آنکھیں بند کر کے بیشک گھنٹہ بھر چوکڑی لگا کر بیٹھے رہو۔ لیکن جب تک من کے وکار دور نہیں کئے جاتے من شانت نہ ہو گا۔ غلط فہمی اور وکار روپی راکھشس کو من سے نکال دو۔ تب من شانت ہو گا۔ اور سندھیا کرنے میں آنند آئے گا۔ ایک دوسرے کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کرو۔ اگر آپ سے دوسرے کی طبیعت چند ایک باتوں میں نہیں ملتی۔ تو اسے صاف کہہ دو۔ کہ میں ان ان باتوں میں دخل نہیں دوں گا ہاں۔ دل کی صفائی ضرور کر لو۔ دونوں دلوں

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

آریہ سماجوں کے منتری اور آریہ پُرشوں کو ضرور سوچنا

مندرجہ ذیل چیزیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے درست کروا کر چھپوائی گئی ہیں:۔

(۱) آریہ سماج کے نیم۔ اُپ نیم ہندی قیمت ایک لیٹنگ دو پیسے۔ سینکڑہ دو روپیہ (۲)

(۲) آریہ سماج کے لئے پرولیش پتر اور نیم ایک فارم پر چھپے ہوئے قیمت ایک سینکڑہ کاپی بنی ہوئی دس آنے (۱۰)

(۳) شدھی کے پرمان پتر۔۔۔۔ آرٹ پیپر پر دو رنگوں میں سندر چھپے ہوئے ۱۵"×۱۲" سائز کے ہر آریہ سماج میں اوشیہ ہونے چاہئیں۔ دو روپیہ دس آنہ سینکڑہ (۲/۱۰)

(۴) ویدک سندھیا۔۔۔۔ کاغذ و چھپائی سندر ہندی یا اردو ایک روپیہ سینکڑہ۔

(۵) سندھیا ہون منتر اکٹھے ہندی یا اردو اڑھائی روپیہ سینکڑہ (۲/۸)

(۶) ست سنگ گٹکا۔۔۔۔ اس میں سندھیا۔ ہون منتر اور بھجن اکٹھے ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو دو آنے۔ زیادہ کیلئے ڈیڑھ آنہ۔

(۷) ست سنگ گٹکا۔۔۔۔ اس میں ۴۵ بھجن ایشور بھگتی کے ست سنگ میں بولنے والے درج ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ایک آنہ (۱) زیادہ کے لئے تین پیسے۔

(۸) ہون منتر (ارتھ سہت)۔۔۔۔ ہندی دو آنے (۲) زیادہ کیلئے ڈیڑھ آنہ۔

(۹) بھگتی درپن۔۔۔۔ یہ پستک ہر ایک آریہ کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں آریہ سماج کا خزانہ ہے۔ قیمت ہندی یا اردو دس آنے (۱۰) زیادہ کے لئے آٹھ آنے (۸)

(۱۰) آریہ سماج کے لئے رجسٹر۔۔۔۔ ماسک چندہ کے حساب کا رجسٹر آٹھ آنے (۸)۔ جمع و خرچ کا رجسٹر آٹھ آنے (۸) آریہ سماجوں کیلئے ودیشش رسید بک ایک سو فارم آٹھ آنہ (۸) آریہ سماجوں کے لئے چیک بک ایک سو فارم آٹھ آنے (۸)

رگ وید کے انتم سوکت کے چاروں منتر بڑھیا کاغذ پر سندر پرکار سے ارتھ سہت چھپے ہوئے ایک سو فارم آٹھ آنے (۸)

نوٹ:۔ میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ انارکلی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection

ساماجک سماچار

آریہ سماج جام پور کے سماچار

آریہ سماج کا ست سنگ مورخہ ۱۷-۹-۳۹
پنڈت داسی دیدوا جیپنی کا منوہر بھاشن
پنڈت سکھدیو جی دید دا جیپنی کا منوہر بھاشن
پنڈت جی نے نہایت عمدگی سے
... میں پنڈت جی نے نہایت عمدگی سے
... کیا۔ یہ مقبول اور سوکشم پاپ کیسے منش
... کرواتے ہیں ✤
(۲) مہاشہ موتی رام جی حیدرآباد دیتیا گڑھ سے
... آریہ سماج مندر میں مہاشہ گنپت رائے
... آریہ سماج نے آپ کا سواگت کیا۔
... پردھان آریہ سماج کی طرف سے شریمتی بھگوان دیوی
... استری سماج کی طرف سے ہار ڈالے اور منظر یہ کی۔
... مندی پھاکر نے ہار ڈالے
... ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ سماج
مندر گونج اٹھا ✤
(۳) سائیکال کی سندھیا بدستور سابق جاری ہے۔
روزانہ سماج مندر میں شام کو خوب چہل پہل رہتی
ہے۔ آریہ کمار سندھیا کرنے میں خاص دلچسپی
لیتے ہیں ✤
(۴) پراتہ کال کی کتھا اب مہاشہ گنپت رائے جی آریہ
سیوک کر رہے ہیں۔ ان کی ودیا کھیا شیلی سے
کتھا منڈلی خوب لابھ اٹھا رہی ہے ✤ (منتری)

ویدپرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

رپورٹ بابت ماہ اگست

(۱) اس مہینہ میں ۱۷ جگہوں میں پرچار ہوا۔ کوٹ
چھٹہ، تیہرانی۔ منگروٹھ شرقی۔ منگروٹھ غربی۔ تونسہ۔
بستی تیہرانی۔ مہرو شرقی۔ غربی۔ منڈی۔
... کلاں۔ سوکڑ۔ تجلانی۔ لیہہ۔ کوٹ چھٹہ۔
ڈیرہ غازیخاں۔ جام پور۔ داجل۔ نواں شہر
قرتی ✤
(۲) بیالیس لیکچر ہوئے:۔
پرشوں میں ۲۰۔ استریوں میں ۴ مشترکہ
طور پر ۲۶ ✤
(۳) دو آریہ سماجیں نئی قائم ہوئیں:۔
تجلانی۔ مہرو شرقی ✤
(۴) سات سنسکار ویدک ریتی سے کرائے گئے۔
یگیوپویت ۴۔ مونڈن ایک۔ پرویش
مکان ایک۔ مرتک ایک ✤
(۵) ... میں ... کی ... استھا سدھار نے
کی ضرورت ہے ... ایک دیوی ہنت ہو رہی تھی۔
پر وقت اطلاع ملنے پر اسے بچا لیا گیا۔ اور
اس کی شادی بھی ہو گئی ✤ (گنپت رائے منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

اس آریہ سماج کے وشال بھون میں اتنی
شا اریں انیک سنیاسی تھا آریہ سماج کے ودوان
اپدیشک سمے سمے پر پدھارتے رہتے ہیں۔
گذشتہ روی وار کو یوگ منڈل کاشی کے سنستھاپک
سوامی ارجن آنند جی یہاں پدھارے۔ اور یوگ
کے وشے پر بھومکا روپ میں کچھ پرکاش ڈالا۔
جس کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ لوگوں کی پرارتھنا
پر سوامی جی نے تین دن مختصر پورن دیاکھیان
دیئے۔ اور یوگ کی کریاؤں کا پردرشن کیا ✤
سوامی جی نے بہت سے سجنوں کو پرانایام
کی ودھی سکھائی۔ اور پرویگ نوارن ارتھ انیک آسن
بتائے۔ اور شریر سے شکتی پراپت کرنے کی
ودھی بتلائی ✤ (کیدار ناتھ منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۶۔ ستمبر کو وید سپتاہ کے بعد آریہ سماج مندر
میں جنم اشٹمی پرو منایا گیا۔ ۱۳۔ ستمبر کو آریہ
سماج مندر میں ایک جنم کے مسلمان کو شدھ کر کے
نور بخش سے مہاشہ پرکاش چند بنایا گیا ✤
۱۴۔ ستمبر کو لالہ نند لال جی سابق اپ منتری
آریہ سماج ... ڈاکٹر گوبند جی ورما کے
بدھ پتا لالہ فتح چند جی کے دیہانت پر انتیشٹی
سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ✤
۱۷۔ ستمبر کے جنرل اجلاس میں مذکورہ بالا مرتیو
پر شوک اور ہمدردی کے پرستاؤ پاس کیے گئے ✤
لالہ چونی لال جی آریہ کی استری کی مرتیو پر پنڈت
وشو ونت جی نے انتیشٹی سنسکار کروایا ✤
(بابو رام گپتا اپ منتری)

آریہ سماج نابھہ کا گیارھواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج نابھہ کا گیارھواں وارشک ادھیویشن
دھن دیوی آریہ بھون سکندر سیج ہنڈال میں ۱۸۔ اکتوبر
تا ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۔ کارتک
تا تیتھ ۶۔ کارتک سمت ۱۹۹۶ بروز بدھ وار
تا اتوار بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ آریہ

کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کی دستکاری کی ایک نمائش
دکھلائی جائے گی ✤
نگر کیرتن کا جلوس ۱۸۔ اکتوبر کی شام کو چار
بجے چوک آریہ سماج میں آریہ سماج مندر سے روانہ
ہو کر ختم ہوگا ✤
۲۲۔ اکتوبر کو آریہ استری سماج کا اتسو ہوگا۔
جس میں صرف استریاں ہی شامل ہو سکیں گی ✤
(بالمکند منتری)

مہتہ جیمنی جی کا پرچار

مہتہ جیمنی جی نے ۲۶۔ اگست سے ۳۱ اگست
تک آریہ سماج لکڑ بازار شملہ میں کئی لیکچر دئے۔
جن میں سر جیالال جی سابق جسٹس ہائی کورٹ
پنجاب، رائے صاحب لال چند اسسٹنٹ سیکرٹری
پنجاب گورنمنٹ۔ پروفیسر عطر سنگھ ایم۔ اے
پروفیسر عبدالمجید ایم۔ اے نے کرسی صدارت
کو زینت بخشی۔ ستمبر کے شروع میں آریہ سماج
شملہ کے جلسہ پر دو لیکچر ہوئے۔ ۵ سے ۷۔ ستمبر
تک مہتہ جی نے آریہ سماج سولن میں پرچار
کیا۔ اس کے بعد ۸ سے ۱۰۔ ستمبر تک آپ نے
کسولی آریہ سماج میں پرچار کیا۔ اب آپ آریہ
سماج ناہن سٹیٹ میں پرچار کر رہے ہیں۔ یہاں
سے آپ مظفر نگر پرچار کرتے ہوئے دس روز
کے لئے منصوری جا رہے ہیں۔ وہاں بھی آپ کے
لیکچروں کا سلسلہ جاری ہوگا ✤ (جگدیش چندر)

کنور چاند کرن جی شاردا کی سرگرمیاں

کنور چاند کرن جی شاردا اپنے گجرات کے
دورہ سے ۱۹۔ ستمبر کو واپس اجمیر لوٹے۔ آپ نے
بمبئی۔ بلسار۔ نوساری۔ سورت۔ بروچ۔
احمد آباد۔ ابو وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔
آپ کا ہر جگہ شاندار سواگت کیا گیا۔ اور مان پتر
بھینٹ کئے گئے ✤
اجمیر پہنچنے پر وہاں بھی شاندار سواگت کیا گیا
آپ نے کئی مقامات پر آریہ ویر دل قائم کئے۔
ایک ہفتہ آرام کرنے کے بعد آپ راجپوتانہ کا

دورہ شروع کر دیں گے ✤ (نیکھ راج سنگھ)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کے سماچار

۱۷۔ ستمبر کو لارنس روڈ آریہ سماج میں پروفیسر
گیان چند جی ایم۔ اے کے سواگت کے لئے ہزاروں
نر ناری اکٹھے ہوئے۔ لیکن افسوس کہ پروفیسر
صاحب بوجہ اپنے فرزند کی بیماری تشریف نہ لا
سکے۔ اس لئے خوشی مایوسی میں تبدیل ہو گئی ✤
پنڈت دھرم بھانو جی بی۔ اے شاستری کا
منوہر اپدیش ہوا۔ منتری سماج نے ڈاکٹر
دیوی داس جی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول و ڈسٹرکٹ
سکاؤٹس ماسٹر کی ان بے غرضانہ خدمات کہ
وہ لارنس روڈ میں ایک آرگنائزڈ سکاؤٹس
کا جتھا تیار کریں گے کا دھنیہ واد کیا ✤
برہم نگر میں کنیا ہندی مہا ودیالیہ اور
لارنس روڈ کوٹھی نمبر ۲ میں جیون سدھا آشرم
اور دیانند نگر میں اچھوت کنیا پاٹھ شالہ کھلنے
کی حاضرین کو اطلاع دی ✤
پنڈت موہن لال جی جتھیدار و لالہ سکھ دیال
اور لالہ پیارے لال جی سناتن دھرمیوں کی سبھا میں
پرنسپل سندر سنگھ جی رام آشرم کے کرمکوں
سے سمان پتر دستخط کرائے گئے ✤
(گوردتہ رام منتری)

آریہ نگر میں "ودھائی دوس"

۱۰۔ ستمبر ۱۹۳۹ء کو آریہ سماج آریہ
نگر (خانیوال) کی طرف سے ودھائی دوس
منایا گیا۔ جس کا پروگرام حسب ذیل تھا:۔
۵ بجے پراتہ سے ۶½ بجے تک پربھات
پھیری ✤
۷ بجے پراتہ جھنڈا لہرانے کی رسم ✤
۸ بجے تا ۱۱ بجے تک ہون سندھیا بھجن و
اپدیش۔
۱۱ بجے سے اڑھائی بجے تک پریتی بھوجن۔
جس میں دو ہزار کے قریب استری پرش اور
بچے سمت ہوئے ✤
۳ بجے سے ۶ بجے شام بھجن اور اپدیش
ہوئے۔ استریوں کی دستکاری کی نمائش کی گئی۔
اس کاروائی کے پردھان لالہ جیون لال صاحب
سیکرٹری آریہ سماج خانیوال تھے۔ صدر کی طرف سے
۵ روپے اور آریہ سماج آریہ نگر کی طرف سے ۶

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد بچے لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و پڑھائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان کے لئے نہ صرف آٹا دال گھی وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ اس آنے والے موسم سرما کیلئے گرم کپڑوں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائیتا فرمادیں۔ جو بڑے شکریہ اور خوشی کے ساتھ قبول کی جاوے گی ✤
(نویدک:۔ بوسہ رام آنریری سیکرٹری یتیم خانہ ہذا)

Haridwar. Digitized by eGangotri

ریاست حیدر آباد کے تازہ سماچار

شری ونائیک راؤ و دتاتریہ پرشاد کا سواگت

حیدر آباد ــــ چندر کا پور (حسین عالم) کے آریہ سماج تھا انیہ گیارہ ہندو سنستھاؤں کی اور سے شری بیرسٹر ونائیک راؤ جی کو مان پتر دیئے تھا حیدر آباد کے مانیہ آریہ نیتا شری پنڈت دتاتریہ پرشاد جی وکیل کے سواگت کے لئے ایک وراٹ سبھا کی گئی۔ پرنتو ایک اوشیک کاریہ کے کارن پنڈت ونائیک راؤ جی کے وارودھا چلے جانے پر مورخہ ۱۷ ستمبر کو مان پتر نہیں دیا جا سکا۔ پنڈت جی کے درشنارتھ حیدر آباد کی ہندو جنتا انیہ پرتشٹھت دیکھی سبھا ستھان پر پہنچ گئے تھے۔ پرنتو پنڈت جی کی انپستھتی سے جنتا اداسین سی ہو گئی۔ کاریہ کرتاؤں نے سوچنا دی۔ کہ کسی دوسرے دن پنڈت جی کو مان پتر دیا جائے گا۔ جس کی سوچنا جنتا کو دیدی جائے گی ✚

بھجنوں کے پشچات شری شنکر راؤ جی یادو تھا شری کرشن جی بی۔ اے دیارتھی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ شری وینکٹ راؤ جی وکیل ہائیکورٹ نے شری پنڈت دتاتریہ پرشاد کا جنتا کو پریچے کرایا۔ تھا جتنی بھی آریہ سماجوں و ہندو سنستھاؤں کی طرف سے آپ کا سواگت کرتے ہوئے پشپ مالائیں بھینٹ کی گئیں۔ تالیوں کی گونج میں پنڈت جی کا ۵۵ منٹ تک مارمک تھا اوجسوی بھاشن ہوا۔ انت میں جے گھوشوں کے ساتھ سبھا وسرجت ہوئی ✚

پرچار کی دھوم

جن ورش جن جن محلوں میں گنیش اُتسو منائے جاتے تھے۔ وہاں اس ورش پرایہ آریہ سماج کے پرچارکوں تھا بھجنیکوں کو نمنترت کیا جا رہا اور آریہ سماج کا پرچار کرایا جا رہا ہے۔ اس سے گلی گلی میں ویدک دھرم پرچار کی دھوم مچ رہی ہے۔ ہندو مہاسبھا ایوم ہندو جنتا کی اور سے کئی ویاکھیان تا کئی استھانوں پر ہندو سنگٹھن پر بھاشن ہو رہے ہیں۔ ہندو جنتا میں اس سے کافی جاگرتی آ رہی ہے ✚

یادگیر میں دھرم پرچار

آریہ سماج یادگیر کے کچھ اُتساہی سجنوں کے کہنے پر آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے اُپدیشک پنڈت کرم دیر جی یادگیر پدھارے۔ ۱۱ تاریخ کی رات کو گنیش منڈل میں ان کا "ویدک سنسکرتی کے تتو" پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ دوسرا پروگرام گنیش منڈل بازار میں رکھا گیا۔ جس میں پنڈت نبی لال جی ویاس کے منوہر بھجنوں کے بعد پنڈت کرم دیر جی کا "سنگٹھن" پر اوجسوی بھاشن ہوا۔ جنتا پر بڑا پربھاؤ پڑا ✚

میری جیل یاترا بقیہ صفحہ ۴

میں ٹیوب ویل سے پانی ڈالا جاتا ہے۔ ڈھکنا ڈھکا ہوا نہیں۔ اس لئے اس میں مٹی بھی پڑ جاتی ہے۔ اور درختوں کے پتے بھی۔ کئی بار اس کے پانی میں کیڑے بھی پڑ گئے۔ یہی پانی پینے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے ستیاگرہی بیمار پڑ گئے۔ ایک طرف جوار کی روٹی جس کے ہمارے ستیاگرہی عادی نہ تھے۔ اور دوسری طرف یہ گرد سے بھرپور پانی۔ ستیاگرہیوں کو پیچش ہونے لگی۔ اور ایک ایک دن میں ڈیڑھ ڈیڑھ سو مریضوں کی نوبت آئی۔ یہ خونی پیچش تھی۔ اور کئی کئی مریضوں کو دن میں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ بار حاجت ہوتی تھی۔ اس جیل میں کوئی شفا خانہ نہ تھا۔ البا بھی ہوا کہ کمزوری کی وجہ سے ستیاگرہی پاخانے جاتے ہوئے راستہ میں ہی گر گئے۔ اور پاخانہ نکل گیا۔ ٹٹیاں بھی نئی بنائی گئی تھیں۔ لیکن وہ بھی اوپر سے ننگی تھیں۔ اور بارش کے دنوں میں انہوں نے ہمارے جیل کو جہنم بنا دیا۔ لطف یہ کہ ٹٹیاں کچن کے عین ساتھ تھیں۔ مکھیاں وہاں سے اُڑ کر کھانے کی چیزوں پر بیٹھتی۔ اور اس طرح پیچش کے بیماروں کی تعداد میں اضافہ کرتی تھیں ✚

اس سرائے میں کل ۷۵ کوٹھڑیاں تھیں۔ ٹٹیوں کی بدولت ان میں سے اس کا نصف حصہ ناقابل رہائش ہو گیا تھا۔ اور جس وقت ہوا چلتی تھی۔ اس قدر بو آتی تھی۔ کہ وہاں رہنا ناقابل برداشت ہو جاتا تھا۔ لیکن ۵-۶ کوٹھڑیاں تو ٹٹیوں کے عین ساتھ تھیں۔ ان میں بھی ۵۰-۶۰ ستیاگرہی بھر دئے گئے۔ کیونکہ ان کے لئے کہیں اور جگہ نہ تھی۔ اس سرائے میں ستیاگرہیوں کی تعداد گیارہ سو تک پہنچی لیکن رہائش کا انتظام پانسو یا زیادہ سے زیادہ سات سو کے لئے تھا۔ لاچار ستیاگرہیوں نے درختوں کے نیچے سونا شروع کر دیا۔ نکن سنگھ یہ کہ جیل والوں کے پاس دینے کو ٹاٹ تک نہ کمبل۔ اس سے ستیاگرہی زمین پر ہی پڑے رہتے تھے۔ (کرشن)

"رشی نروان دوس" نزدیک آرہا ہے اس اوسر پر حسب معمول امسال بھی

پرکاش لاہور کا "رشی نمبر" (باتصویر) شائع ہوگا

(قیمت صرف ایک آنہ)

آریہ سماجیں و ایجنٹ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجیں

نشچے کیا گیا ہے۔ کہ اس بار "رشی نمبر" کی قیمت بڑھانے کی بجائے کم کر دی جائے۔ اور ایک آنہ میں زیادہ سے زیادہ شاندار رشی نمبر بھینٹ کیا جائے۔ ایک سہ رنگی تصویر تو ہوگی ہی۔ اس کے علاوہ حجم بھی زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائیگا۔ رشی نروان دوس پر بانٹنے کے لئے پرکاش کا رشی نمبر ایک شاندار تحفہ ہوگا۔ اس کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کی جا رہی ہے ✚

مضمون نگاروں و شاعروں سے پرارتھنا ہے کہ اپنی رچنائیں شیگھر بھیج دیں۔ (۱) آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر معہ قیمت ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے ارسال کر دیں۔ (۲) پیشگی قیمت بھیجنے والوں سے ڈاک خرچ (ایک پیسہ فی کاپی) نہیں لیا جاویگا۔ (۳) کوئی کمیشن وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ پہلے ہی قیمت لاگت سے بھی کم رکھی گئی ہے۔ (۴) رشی نمبر وی۔ پی سے نہیں بھیجے جاویں گے۔ اس لئے ایجنٹوں و آریہ سماجوں کو فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کی قیمت منی آرڈر سے ارسال کر دینی چاہیئے ✚

مشتہرین حضرات کو چاہیئے کہ اس ہزاروں کی سنکھیا میں چھپنے اور آریہ سماجوں کی طرف سے مفت بانٹے جانے والے خاص نمبر میں اپنا اشتہار ضرور دیں۔ یہ موقعہ سال بھر میں صرف ایک بار آتا ہے ✚

شرح اُجرت اشتہارات کے لئے خط و کتابت کریں۔

مینیجر "پرکاش" لاہور

مختصر خبریں

— رومانیہ کے وزیر اعظم کو قتل کر دیا گیا ہے ✚

— روسی فوجوں نے رومانیہ اور پولینڈ کی تمام سرحد پر قبضہ کر دیا ہے ✚

— دشمن قوم کے سوا باقی غیر ملکی نظربندوں کو رہا کر دیا جائے گا۔

— ڈیڑھ لاکھ پولش سپاہی روس نے نظربند کر لئے ہیں ✚

— ساٹھ ہزار پولش پناہ گزیں رومانیہ پہنچ گئے ہیں ✚

— جرمن آبدوز کشتیوں کو فرانسیسی جنگی جہازوں نے غرق کر دیا ہے ✚

— سلوواکیہ اور بوہیمیا میں جرمنی کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے ✚

— پولینڈ کے پریذیڈنٹ نے مہاتما گاندھی کی شخصیت کو خراج تحسین ادا کیا ہے ✚

— گورنمنٹ ہند نے پنجاب میں گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے ۲۳ ہزار روپیہ دیا ہے ✚

— وزیر اعظم رومانیہ کے قاتلوں کو گولی سے اُڑا دیا گیا ہے ✚

— برٹش ریڈ کراس سوسائٹی فنڈ میں دس لاکھ پونڈ جنگ کے زخمیوں کی سہائتا کے لئے جمع ہو گئے ہیں ✚

— گذشتہ جنگ میں برطانیہ کو دس کروڑ روپیہ روزانہ خرچ کرنا پڑتا تھا۔ لیکن اب صرف اٹھ دو ئی کروڑ کرنا پڑے گا ✚

— جنگ کے آغاز سے اب تک ۹ ہندوستانی جہاز ران ہلاک ہو چکے ہیں ✚

— امریکہ فریقین جنگ کو قرضہ نہیں دے گا۔

— یو۔پی میں خاکساروں کی گرفتاریاں ابھی جاری ہیں ✚

— پولینڈ کی لڑائی میں ایک ہزار جرمن ہوائی جہاز کام آ چکے ہیں ✚

— ہر ہٹلر مغربی محاذ پر پہنچ گیا ہے ✚

— جرمنی کا سابق کمانڈر انچیف لڑائی میں مارا گیا ہے ✚

— روس نے ایک لاکھ بیس ہزار پولش۔ تین سو اسی توپیں اور چودہ سو مشین گنوں پر قبضہ کر لیا ہے ✚

— پولینڈ کی جنگ میں ڈیڑھ لاکھ جرمن ہلاک ہو چکے ہیں۔ چھ سو ہوائی جہازوں کو نیچے گرایا جا چکا ہے۔ اور سات سو ہوا باز ہلاک ہو چکے ہیں۔

— ہالینڈ نے بھی فوجی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

ریاست بھرت پور میں آریہ سماج پر پابندیاں

سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کی دربار سے اپیل

(اجمیر ۲۱-ستمبر) سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ نے ذیل کا بیان جاری کیا ہے:— دربار بھرت پور اس امر پر زور دے رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کو ریاست میں ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت اپنا نام درج رجسٹر کرانا چاہیئے۔ اور یہ دھمکی دی جا رہی ہے۔ کہ اگر رجسٹریشن نہ کرائی گئی۔ تو اسے خلاف قانون قرار دے دیا جائیگا۔ آریہ سماجوں نے حکام پر یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک جماعت ہے۔ اس لئے وہ اس قانون کی زد میں نہیں آتی۔ بھرت پور آریہ سماج نے اس معاملہ کو اس دفتر کے سپرد کر دیا ہے۔ اور سبھا موجودہ جھگڑے کو حکام سے خط و کتابت اور ملاقاتیں کر کے پُرامن طریقوں سے دُور کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ کشمکش کا موقعہ ہی پیدا نہ ہو۔ مجھے امید ہے۔ کہ ریاستی حکام تدبیر سے کام لیں گے۔ اور ایسا روّیہ اختیار کریں گے۔ جس سے بھرت پور کی فضا خراب نہ ہونے پائے۔

آریہ سماج کیوں کھولا گیا؟

منتری آریہ سماج مکھیڑ کو نوٹس

(شولا پور ۲۶-ستمبر) مکھیڑ (ریاست حیدر آباد) کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آریہ سماج مکھیڑ کے سیکریٹری مسٹر ہیرا لال کو مقامی منتظم مسٹر محمد عمر خان کی طرف سے نوٹس ملا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مقامی آریہ سماج بالکل بند تھا۔ اب کس کے حکم سے کھولا گیا ہے؟ اور قانون کی خلاف ورزی کیوں کی گئی ہے؟ اس کے علاوہ یہ بھی درج ہے۔ کہ سماج مندر میں ہون سندھیا وغیرہ بغیر اجازت نہ کی جائے۔ اگر آریہ سماج چلانا چاہتے ہو۔ تو محکمہ سے باقاعدہ اجازت لی جائے۔ (تہال کمیٹی)

وارسا میں عارضی صلح

(لنڈن ۲۷-ستمبر) وارسا کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ دوپہر سے عارضی صلح ہو گئی ہے۔ اور تصفیہ کی شرائط پر بحث کی جا رہی ہے۔

ایک روسی جہاز غرق

(ماسکو ۲۷-ستمبر) آج شام کو ایک روسی جہاز کو ایک آبدوز کشتی نے ڈبو دیا۔ سٹاف کے ۲۴ ممبروں میں سے ۹ کو بچا لیا گیا۔

یوگو سلاویہ کی غیر جانبداری

(بلگریڈ ۲۷-ستمبر) یوگوسلاویہ کی ریڈیکل یونین گورنمنٹ پارٹی نے موجودہ جنگ میں غیر جانبدار رہنے کے متعلق گورنمنٹ کے اعلان کی تصدیق کر دی ہے۔

آٹھ سو (۸۰۰) چینی ہلاک

(چنکیانگ ۲۶-ستمبر) ٹوکیو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے دریائے سنکیانگ کا مورچہ فتح کر لیا ہے۔ اس تصادم میں آٹھ سو چینی ہلاک ہوئے۔

برطانوی توپخانہ فرانس پہنچ گیا

(لنڈن ۲۷-ستمبر) برطانوی توپخانہ کا پہلا دستہ خیر و عافیت سے فرانس پہنچ گیا۔ موجودہ جنگ کا یہ نمایاں پہلو ہے۔ کہ جہاں ۱۹۱۴ء میں توپخانہ کی نقل و حرکت گھوڑوں کے بغیر ناممکن تھی۔ اب ایک گھوڑا بھی دکھائی نہیں پڑتا۔ اس کی جگہ موٹروں نے لے لی ہے۔

---

۳ میں جرمن طیارے بیک وقت حملہ آور ہوئے۔ کسی برطانوی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا۔ البتہ ہمارے توپچیوں نے ایک جرمن طیارے کو گرا لیا۔ اور دوسرے کو سخت نقصان پہنچایا۔

— نازی فوجوں نے تمام سلواکیہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

پولش فوج نے ہتھیار ڈال دئے

(جرمن ۲۷-ستمبر) جرمن ہائی کمانڈ کا کمیونک مظہر ہے۔ کہ وارسا کے پولش کمانڈر نے شہر اور اپنی فوج جرمن کے حوالے کرنے کی پیشکش کر دی ہے۔ جنرل بلاسکووٹز کو جرمنی کی طرف سے شہر کو حوالے کئے جانے کے متعلق گفت و شنید کرنے کے متعلق مقرر کیا گیا ہے۔

جرمن آبدوزوں کے ناکام حملے

(شملہ ۲۷-ستمبر) دو برطانوی جہازوں کو جو دو ہزار سول اور فوجی افسروں کو لے کر انگلستان سے ہندوستان کو آ رہے تھے۔ بحر اوقیانوس اور بحیرہ روم میں جرمن آبدوزوں کے حملوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان جہازوں کے ساتھ آبدوزوں کا مقابلہ کرنے والی تباہ کن کشتیاں بھی تھیں۔ جن کی بروقت مدد سے جہاز بچ گئے۔ اور دشمن کی دو آبدوز کشتیاں جنہوں نے بحر اوقیانوس اور بحیرہ روم میں ہمارے جہازوں پر حملے کئے تباہ ہو گئیں۔

پنجاب سے ۵ لاکھ آدمی

(لنڈن ۲۷-ستمبر) سر مائیکل اوڈوائر لکھتے ہیں۔ کہ اگر ضرورت پڑی۔ تو پنجاب موجودہ جنگ کے لئے کم از کم ۵ لاکھ آدمی دے گا۔ اور ایک بار پھر ثابت کر دیگا۔ کہ وہ ہندوستان کا بازوئے شمشیر کہلانے کا پورے طور پر مستحق ہے۔

کانگریس کا بیان برطانیہ کے زیر غور

(لنڈن ۲۷-ستمبر) آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر سورنسن کے ایک سوال کے جواب میں سر ہگ اوڈنیل نے بیان کیا۔ کہ برطانوی حکومت اس امر سے آگاہ ہے۔ کہ جنگ کے متعلق انڈین نیشنل کانگریس کی اعلان کردہ پالیسی کیا ہے؟ اور اس سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی کا بیان برطانوی حکومت کے زیر غور ہے۔

بحیرہ شمالی میں جنگ

(لنڈن ۲۷-ستمبر) برطانوی بیڑے پر ۳

گاندھی وائسرائے ملاقات

(شملہ ۲۶-ستمبر) آج مہاتما گاندھی نے ساڑھے تین گھنٹے تک وائسرائے سے ملاقات کی۔ ملاقات میں کیا بات چیت ہوئی اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ ۳ اکتوبر کو مہاتما جی پھر وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

راجندر بابو اور پنڈت نہرو کو دعوت

وائسرائے نے راجندر بابو اور پنڈت جواہر لال کو دعوت دی ہے۔ کہ ۴-اکتوبر کو دہلی میں ملاقات کریں۔ اس ملاقات کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ جو سب کمیٹی کا اجلاس ۲۹-ستمبر کو واردھا میں ہوگا۔

اہم اعلان کی توقع

جناح۔ گاندھی۔ جواہر اور راجندر سے وائسرائے کی ملاقاتوں کے متعلق سیاسی حلقوں میں خیال پایا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں کوئی اہم اعلان ہوگا۔ جس میں برطانوی گورنمنٹ اپنی پالیسی کا اعلان کر دے گی۔

۲۰۰ سو ہوائی جہازوں کا حملہ

(لنڈن ۲۷-ستمبر) اگرچہ وارسا کے محاصرہ کو ۲۱ دن ہو گئے ہیں۔ لیکن وارسا میں مقیم پولش فوج بہادری اور مستقل مزاجی کا ثبوت دے رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جو حملے کئے گئے۔ وہ گذشتہ کئی دن کے حملوں سے زیادہ خطرناک اور شدید ہیں۔

ان ۲۴ گھنٹوں میں دو سو ہوائی جہاز متواتر شہر پر بمباری کرتے رہے۔ ہوائی جہازوں کے علاوہ توپخانہ بھی بمباری میں مصروف رہا۔ شہر پر ہزاروں آگ لگانے والے بم پھینکے گئے۔ جن سے شہر میں جابجا آگ لگ گئی۔ سرکاری عمارتیں اکثر آگ کی لپیٹ میں ہیں۔

... ڈسٹرکٹ خیل ضلع کوہاٹ سے ایک اور ... عورت اغوا کر لی گئی ہے۔

... گورنمنٹ خاکساروں کی امن سوز ... کے خلاف کوئی اہم قدم اٹھانے والی ہے۔

... نیتر خیل سے سات ہندوؤں، اور ... کانسٹیبل کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

... من فوجوں نے فرانس پر حملہ شروع کر ... ہے۔

... وارسا پر بمباری سے ایک ہزار سویلین ... چکے ہیں۔

... مقدمہ سازش لاہور کے قیدی مسٹر ... سنگھ آزاد رہا کر دئے گئے ہیں۔

... روسی گورنمنٹ کا دعویٰ ہے۔ کہ اس نے ... ہزار مزید پول گرفتار کر لئے ہیں۔

... میں کرشن لیلا کا جلوس روک ... دئے جانے پر ہندو ۹-ستمبر سے ہڑتال پر ہیں ... کے ہندوؤں نے دسہرہ نہ منانے ... فیصلہ کیا ہے۔

... فرانسیسی فوج نے جرمن قلعہ بندی پر ... باری شروع کر دی ہے۔

... جرمن آبدوز نے انگلستان کے ساحل ... نزدیک ایک فرانسیسی جہاز کو غرق کر دیا۔

... برطانیہ ہٹلر ازم کا خاتمہ کر کے دم لیگا۔

... جرمن نے وارسا کے گرجا گھر، اور ریڈ ... کراس ہسپتال پر بمباری کی۔

... چیکوں نے جرمنوں کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

... حکومت پنجاب اس سال بھی ۵۵ لاکھ ... دیہات سدھار پر صرف کرے گی۔

... غازی آباد کے قریب خاکساروں اور ... پولیس پارٹی میں تصادم ہو جانے سے چھ ... کانسٹیبل زخمی ہو گئے۔

... پنڈت جواہر لال کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر ... جنگ میں فتح یاب نہیں ہوگا۔

... بحیرہ شمالی میں بحری جنگ شروع ہو گئی ہے۔

... جرمنی میں ساٹھ ہزار عورتوں کو فوج میں ... کیا گیا ہے۔

... روس نے پولینڈ کے ایک شہر کو تیز پر ... کر لیا ہے۔

... وائسرائے گاندھی ملاقات کے متعلق ... کہا جا رہا ہے۔ کہ ہندوستان کو درجہ ... دیا جائے گا۔ اور وائسرائے کی ایگزیکٹو ... کونسل کے ممبروں کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔

... کونسل آف سٹیٹ میں ایک سوال کے ... جواب میں بتایا گیا ہے۔ کہ ملک کے ۷۵ فیصدی ... ڈاک و تار میں صرف ... فیصدی ... کے حق دار ہیں۔

... عیسائیوں کی طرف سے دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

... مخالف ممالک میں ہوائی جہازوں سے وبائی جراثیم چھوڑے جائیں گے۔ — سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس کی غیر موجودگی میں سر جسٹس ٹیک چند قائم مقام چیف جسٹس مقرر کئے گئے ہیں۔

Haridwar. Digitized by eGangotri

بقیہ مضمون "دنیا میں امن کیسے قائم ہو سکتا ہے" بقیہ صفحہ ۱۱

کو ملا لو۔ دونو دلوں میں پریم کی گنگا بہا دو پھر دیکھو۔ دیر بھاؤ۔ دولیش۔ دشمنی۔ اور شکر رنجی کیسے دنیا سے کافور ہوتی ہے؟ جیسے "گدھے کے سر سے سینگ"۔

(۲) دوسری بات وید کہتا ہے۔ تمہارے وچار ٹھیک ہوں۔ تمہارے من ایکدوسرے کو سمجھنے سمجھانے والے ہوں۔ دیانت داری سے ہمارے من ایک دوسرے کے وچاروں کو سننے سمجھنے اور سمجھانے کو تیار رہنے والے ہوں۔ دنیا میں جتنے منہ اتنی باتیں۔ اور جتنے من اتنے وچار۔ لیکن ایک دوسرے کے وچاروں کو رد نہ کرنے والے ہوں۔ بلکہ سب وچاروں کو اکٹھا کرنا چاہیئے۔ من ایک زبردست شکتی ہے۔ اور ہر ایک من کے علیحدہ علیحدہ وچار ہوتے ہیں۔ تھوڑا بہت وچار بھید (اختلاف رائے) ضرور ہوتا ہے۔ آپ کا اصول یہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ چند ایک باتوں میں اختلاف رائے رکھتے ہوئے بھی دوسری باتوں میں جن میں آپ متفق الرائے ہیں ملکر کام کر سکیں۔ یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اگر آپ ایک دو بات میں نہیں مل سکے۔ تو آپ دریا کے اس پار اور وہ دریا کے اس پار اور ہمیشہ کے لئے وہ اور آپ ایکدوسرے سے جدا ہو جائیں۔ من اور بدھی اپنا اپنا وکاس چاہتے ہیں۔ ہر جگہ دنیا میں اپنے اپنے اغراض و مقاصد کو لئے ہوئے علیحدہ علیحدہ سبھا و سوسائیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو ایک کتاب کے بعد دوسری کتاب نہ بنتی۔ وِدّیا اتنی نہ بڑھتی۔ یہ سب کچھ بدھی وکاس اور مت بھید کا ہی پھل ہے۔ فزکس اور کیمیسٹری اتنی آگے بڑھ گئی ہے۔ اور سائنس اور ترقی کر گئی ہے۔

سونا دنیا میں بڑا محدود ہے۔ اتنی محنت و مشقت کے بعد کانوں سے نکالنا پڑتا ہے۔ وہاں گورنمنٹ کا پہرا رہتا ہے۔ بھاری ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ کیمیاگری تو گھر گھر میں شروع سے آ رہی ہے۔ لیکن آج تک سونا کوئی نہیں بنا سکا۔ ہاں اسی سونے کی دھن میں لگے ہوئے صاحب دماغ لوگوں نے بدھی کے وکاس سے سونے سے بھی بڑھ چڑھ کر آیوروید وغیرہ کئی ودیاؤں کو بڑھا لیا ہے۔ وِدّیا تب بڑھ سکتی ہے۔ جب وچار بھن بھن ہوں۔ لیکن وچار علیحدہ علیحدہ ہونے پر بھی آپس میں وچاروں کی لڑائی نہیں ہو سکتی۔

ودیا کے پرچار کے لئے سبھا سوسائیٹیوں نے کالج کھولے۔ گوروکل بنائے۔ سکول اور پاٹھ شالائیں قائم کیں۔ آپس میں بحث مباحثے ہونے چاہئیں۔ تبادلہ خیالات جتنا ہو گا اتنا ہی اچھا ہے۔ لیکن بلند کو ہر وقت دیانتداری سے بات کو سننے۔ سمجھنے اور سمجھانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور جو ٹھیک ہو اسے مان لینا چاہیئے۔ آتما کیا ہے؟ پرماتما کیا؟ پنر جنم کیا ہے؟ ان سوالات کا حل آج تک نہ کسی کو ملا۔ اور نہ ہی اس کا پتہ آج تک چلا۔ غیر یہ گہری فلاسفی کی گہری باتیں ہیں۔ ان میں ہمارے بزرگ (رشی منیوں) میں اختلاف رائے ہو بھی۔ تو کوئی مضحکہ خیز بات نہیں۔

لیکن عام ویوہار کی دنیاوی باتوں میں بھی تو کبھی ایک وچار نہ ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہو گا۔ بڑے بڑے آچاریوں نے اپنے سے علیحدہ وچار رکھنے والے آچاریوں کے مت بھید اپنے اپنے وچاروں کے ساتھ اپنے اپنے گرنتھوں میں دئے ہیں۔ فلاں آچاریہ کا یہ مت ہے۔ فلاں آچاریہ ایسا مانتا ہے۔ پانِنی منی سنسکرت گرامر کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ اس نے چار ہزار سوتروں میں سنسکرت کی گرامر کو بند کر کے رکھ دیا ہے۔ وہ اس وقت تک سب سے بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اس نے بھی دوسرے آچاریوں کے مت بھید اپنے گرنتھ میں دئے ہوئے ہیں۔

دنیا میں دریا کی لہروں کی طرح اور پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرح وِدّیا کی چوٹیوں کا بھی انت نہیں۔ اس لئے جتنے وچار بھن ہوں گے اتنی ہی وِدّیا بڑھے گی۔ اور اتنا ہی وِدیا کا پرچار ہو گا۔ یہی ایک طریقہ ہے۔ کہ دیانت داری سے سمجھنے اور سمجھانے پر اختلاف رائے ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے۔ اور سب سے پریم سہت سدویوہار کرنا چاہیئے۔ تبھی دنیا میں سچی شانتی اور سچا امن قائم ہو گا۔

پبلک مین

بقیہ صفحہ ۸

پبلک مین — "ہاں تو تلک سمارک فنڈ" میں تم کتنا روپیہ اکٹھا کر لائے ہو؟

ایک — تین ہزار۔

پبلک مین — "اور تم؟"

دوسرا — "بلیدان بھون" کے لئے دس ہزار۔

پبلک مین — "اور تم؟"

تیسرا — "جوبلی فنڈ" میں گیارہ ہزار۔

پبلک مین — "اور آپ جناب؟"

چوتھا — "بھلا بنتا گرہ فنڈ" میں ۵ ہزار۔

پبلک مین — "اور آپ؟"

۵واں — "جنرل فنڈ" میں بیس ہزار۔

پبلک مین — "دیش میں چندے کی کمی نہیں ہے۔ دیش والے کام چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں میرے جیسا ایماندار آدمی۔ پیسے کی کیا کمی ہے۔ اچھا روپے پیچھے ایک آنہ تم لوگ لے لو۔ اور سات آنے میرے حوالے کر دو۔ سیشن دو پیسہ منتری جی کے پاس جمع کروا دو۔"

دوسرا — "لیکن؟"

پبلک مین — "لیکن ویکن کا سوال ہی کیا ہے؟ یہ ہندوستان ہے۔ یہاں دان میں دو پیسہ دے کر اس کا حساب پوچھنا پاپ سمجھا جاتا ہے۔ کچھ دن گئے نیتاؤں کے سواگت میں اٹھارہ بیس ہزار روپیہ خرچ ہو گیا۔ کون پوچھتا ہے ان باتوں کو۔"

سب — "اچھا تو آ گیا دن بجے۔"

پبلک مین — "چھا اچھا۔"

(سب چلے جاتے ہیں۔ مسز پبلک جی آ جاتی ہیں)

مسز پبلک — "یہ روز روز تم کیا جھگڑا لگاتے ہو۔"

پبلک مین — "تم کیا جانو ان باتوں کو۔ استری ہو نہ۔ اور استریاں مورکھ ہوتی ہی ہیں۔ آج ہی بیس ہزار روپے کا دھندا کیا ہے۔ اب لیتا ہوں مول ایک بنگلہ اور ایک موٹر۔ ڈھونگ سے ڈھنگ پیدا ہوتا ہے۔ جو چار لاکھ روپے کی آسامی بن کر اپنے گھر بیٹھوں گا۔"

(گن گناتا ہے)

"ایک بنگلہ بنے نیارا"

مسز پبلک — "تو ان روپیوں کو تجوری میں رکھ دوں نہ۔"

پبلک مین — "بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ استری کا دھرم ہے۔ کہ پتی کی جیب ٹٹول کر جو بھی کچھ پائے فوراً صندوق میں بند کر آئے۔ تلسی داس جی نے ٹھیک ہی کہا ہے۔

"ڈھول۔ گنوار۔ شودر۔ پشو۔ ناری

یہ سب تاڑن کے ادھیکاری"

"جاؤ۔ اب میں سوتا ہوں۔"

تیسرا درشیہ

ایک عالیشان بنگلہ۔ دیوار پر ایک لمبا سا سائن بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

"Bharat-mata Life Assurance Co., Limited."

دعوت ہو رہی ہے۔ ریڈیو بج رہا ہے۔ ناچ گانے کا بھی پروگرام ہے۔ پبلک مین سب کا سواگت کرتا جاتا ہے۔ مسز پبلک جی بھی ریشمی ساڑھی میں لپٹی ہوئی اتتھی ستکار میں مشغول ہیں۔ دعوت سماپت ہونے پر۔

پبلک مین — "بھائیو اور بہنو! اگر پردیشی سکے اور سر پر جیسا کچھ بھی بن پڑا آپ کا سواگت کیا گیا۔ آپ جانتے ہیں۔ میں تو کورا پبلک مین ہوں۔ میرے پاس ہے ہی کیا۔ جس سے میں آپ کی خاطر تواضع کر سکوں۔ میرا تو ہر شریر بھی جنتا کا ہے۔ ہاں پبلک کی میں کچھ اور بھی زیادہ سیوا کر سکوں۔ اس لئے میں نے ایک نئی سکیم شروع کی ہے۔ اس میں ورگ بھید مٹا کر سب کی زندگی کا بیمہ سمان روپ سے کیا جا سکے گا۔ اب تک ہمارا کام آٹھ لاکھ کا ہو چکا ہے۔"

(سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔ پشپہار باری باری سے دھنیہ واد دیتے ہوئے چل دیتے ہیں)

(چوتھا درشیہ)

(کمپنی کے ڈائرکٹروں کی بیٹھک۔ پبلک مین بھی اپسِتھت ہے)

ایک — "آخر یہ ہوا کیسے؟"

پبلک مین — "اس سال بہتیری کوشش کی گئی پھر بھی کام نہیں ملا۔ صرف بیس ہزار کے کیس ملے ہیں۔ تنخواہ اور کمیشن سب کو دینا ہی پڑا۔ گھاٹا ہوا اور کمپنی فیل ہو گئی۔"

دوسرا — "اب کیا کیا جائے؟"

پبلک مین — "ہو بھی کیا سکتا ہے۔ اپنے اپنے گھر بیٹھئے۔"

تیسرا — "اور بیمے والے؟"

پبلک مین — "سب چیخ پکار کر رہ جاویں گے۔ ان سے میں نپٹ لوں گا۔"

چیئرمین — "اچھا تو کمپنی دیوالیہ قرار دلا دی گئی۔ کورٹ سے بھی طے کروا لو بابا۔ ہمارا تو جو کچھ روپیہ مارا یا ناتھا سو مارا ہی گیا۔"

(سرو سمتی سے کمپنی دیوالیہ قرار دے دی جاتی ہے۔ سب لوگ جاتے ہیں۔ مسز پبلک جی آتی ہیں)

مسز پبلک — "اب کیا ہو گا؟"

پبلک مین — "تمہارا سر۔" — "بیس تو بچے لاکھ مل ہی گئے۔ پبلک بھاڑ میں جائے یا چولھے میں پڑے۔"

مسز پبلک — "میں پوچھتی ہوں اب کرو گے کیا؟"

پبلک مین — "پھر وہی پرانا دھندا۔" "نام زندوں میں لکھا جائیں گے مرتے مرتے۔"

(ہارمونیم بجاتے ہیں)

مسز پبلک — "اور کسی دن قلعی کھل گئی تو۔"

پبلک مین — "یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ آخر ہم بہاتے سیوک ہیں۔ سائیں ہی ہیں دونوں طرف چلنے والے ہیں۔ چلو تم بھی شروع کر دو۔ پرانے احساس کو پھر تازہ کریں۔"

"چھین سکتی ہی نہیں سرکار بندے ماترم"

(دونو گاتے ہوئے اندر چلے جاتے ہیں)

"پرکاش" کو بڑھائیں اور اس میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت (دیبما)

وچتر وشو

لوہے کا لباس

آج کل فولاد کی ایک ایسی پوشاک تیار کی گئی ہے۔ جس پر گولی کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب اس پر گولی آکر پڑتی ہے۔ تو چپٹی ہو جاتی ہے۔

پندرہ کروڑ سال کے پرانے پتھر

میڈ دستان (انگلینڈ) کے نزدیک سائینس دانوں کو دو پتھر ملے ہیں۔ جن کے متعلق ان کا بیان ہے۔ کہ وہ پندرہ کروڑ سال کے پرانے پتھر ہیں۔ ہر ایک پتھر کے اندر مچھلی کی ہڈیوں کا ڈھانچہ دیکھا جا سکتا ہے۔

گنجوں کا کلب

امریکہ میں ایک کلب ہے۔ جس کے ممبر صرف گنجے اشخاص ہی ہو سکتے ہیں۔ اس کو ۲۷ سال قبل قائم کیا گیا تھا۔ ہر سال اس کلب کے ممبران کی ایک میٹنگ ہوتی ہے۔ جس میں سب سے زیادہ گنجا شخص صدر چنا جاتا ہے۔

آندھی پروف کپڑا

لیڈز یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر ایم۔ سی ارش نے ایک کپڑا تیار کیا ہے۔ جس پر آندھی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کپڑے سے غبارے تیار کئے جائیں گے۔ جن کو اگر کبھی آندھی کا سامنا کرنا پڑے۔ تو بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

خون کا سٹور

برٹن میں آج کل انسانی خون اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ جو کہ ہسپتالوں میں ایام جنگ میں کام میں لایا جائے گا۔ اس کام کے لئے لنڈن اور یارک شائر کے علاقہ کے دو ہزار والنٹیروں نے اپنے خون کا حصہ دینے کیلئے کہا ہے۔ یہ خون ایک خاص طریقہ سے رکھا جائے گا۔ جس سے جمنے یا پھٹنے نہ پائے۔ اور جب کسی زخمی یا مریض کو اور خون کی ضرورت پڑے۔ تو اس میں سے اس کی ناڑیوں میں ڈال دیا جائے۔

چھڑی میں ریڈیو سیٹ

روس کے ایک موجد نے ایک اتنا ہلکا ریڈیو سیٹ بنایا ہے۔ جو کہ چھڑی کے دستہ میں آ سکتا ہے۔ اور آپ چلتے پھرتے بھی گانا سن سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ روس ایسے بہت سے ریڈیو سیٹ بنانے کا انتظام کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ لڑائی کے موقعہ پر بہت کام آئیں گے۔

ودلیش کی بات

یورپ کے دولتمند

قیصر جرمنی کی دولت ۱۷۵۰۰۰۰ پونڈ اور ۱۲۵۰۰۰۰ پونڈ کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ اس کی پرجا کے چار اشخاص اس سے بھی زیادہ دولتمند ہیں۔ کروپ کی دولت ۱۴۱۵۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ لیکن اب وہ کمزور ہو رہا ہے۔ لیکن جرمنی کے دو لوہے کے بیوپاری ہر پلب اور ہر فرنٹز ویسے ہی اونچے درجے کے دھنی ہیں۔ دونو کی دولت ایک ارب مارکس تک پہنچتی ہے۔ وہاں تین بیوپاری اور ایسے ہی دولت مند ہیں۔

ایم آڈرے سٹ روبن ربنالٹ

فرانس کا سب سے بڑا ساہوکار ہے۔ ایم کوٹی پوڈر اور عطر تیل وغیرہ گلی گلی میں بیچ کر اس وقت ایک کروڑ پونڈ کا مالک بنا ہوا ہے۔ اور ایک لاکھ پونڈ غریبوں کو دان کر چکا ہے۔ یہ دو اخباروں کا مالک بھی ہے۔ اس کا ایک اخبار فرانس میں سب سے سستا چھپتا ہے۔

یوگوسلیویا میں آرتھر ڈارج کے پاس جنگ سے پہلے دو کروڑ پونڈ تھے۔ اب اس کا دھن اس سے دوگنا ہو گیا ہے۔ وہاں کا دوسرا دولت مند جارج دیلفیز ہے۔ اس کی دولت سولہ کروڑ پونڈ ہے۔ تیسرا دولت مند انڈریز سربن پنساری اور کتابوں کی دوکان کرتا ہے۔ اس کی دولت تین کروڑ بیس لاکھ پونڈ تک پہنچ چکی ہے۔ بلگیریا میں ٹیکس وغیرہ بہت ہیں۔ اس لئے کوئی اپنی دولت نہیں بتاتا۔

ہنگری ہنگری کا سب سے زیادہ دولتمند راج کمار پال استر ہیزی ہے۔ اس کے پاس تین لاکھ ایکڑ زمین ہے۔

پولینڈ میں سب سے بڑا زمیندار الفریڈ پوٹو پوٹو کا کھلاڑی ہے۔ اس نے افریقہ میں ایک کھیل پر پچاس ہزار پونڈ خرچ کر دیا۔ وہاں کا دوسرا آدمی پرنس راضی دل۔ جو انگلینڈ میں بطور راج دوت رہتا ہے دولت مند ہے۔

گوروکل کانگڑی کا

برہمی تیل

یہ تیل دماغ کی کمزوری اور گرمی کو دور کر ٹھنڈک اور طاقت دیتا ہے۔ اور چت کو پرسن رکھتا ہے۔

قیمت:۔ آٹھ آنے (۸؍) فی شیشی

دنت منجن

اس کا روزانہ استعمال کرنے سے دانت مضبوط، خوبصورت اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ دانتوں میں سے خون و پیپ آنے کو روکتا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸؍) تین شیشی عہ

آیوروید ک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

ایجنٹ افریقہ:۔ چیپ سٹورز نیروبی (کینیا کالونی)

صنعت و حرفت

ناخنوں پر لگانے کا سرخ پالش

اسیٹون "Aceton" سپرٹ کی طرح اڑ جانے والی ایک انگریزی دوا ہے۔ کہ جس میں ربڑ حل کر کے ربڑ سلیوشن بنایا جاتا ہے۔ اور اس سے سائیکلوں کے ٹائیروں کی ٹیوبوں کے سوراخ بند کئے جاتے ہیں۔ دوسری دوا کا نام "Amyl Acetate" امیل اسٹیٹ ہے یہ ولایتی کیلوں کی خوشبو ہے۔ کہ جس کو ریکٹی فائیڈ سپرٹ میں ملانے سے کیلے کے پھل کی خوشبو بن جاتی ہے۔ جو کہ سوڈا واٹر والے۔ مٹھائیوں والے اور شربتوں والے کیلے کی خوشبو پیدا کرنے کے لئے ملاتے ہیں۔ اگر اسٹیون اور امیل اسٹیٹ دونو کو ہم وزن بوتل میں ملا کر اس میں سلیولائیڈ سرخ رنگ اس قدر ڈالا جائے۔ کہ یہ حل ہو کر شہد جیسا گاڑھا بن جائے۔ تب اس میں خوشبو کے چند قطرے ملا دیں۔ لیجئے نیل پالش یعنی ناخنوں کا پالش تیار ہے۔ اس کو ناخنوں پر لگاتے ہیں۔ دوا فوراً خشک ہو جاتی ہے۔ اور ناخن چمکیلے سرخ رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور عورتیں خوبصورتی کے لئے اس کو استعمال کرتی ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ کا یہ پالش یوروپ اور جاپان سے آکر ہندوستان میں فروخت ہوتا ہے۔ یہ اصل نسخہ آج تک نہیں چھپا۔ اسٹیون اڑھائی روپیہ پونڈ اور امیل اسٹیٹ قریباً دو روپیہ فی پونڈ کے حساب سے ہر انگریزی دوا فروش سے مل جاتا ہے۔

ہندوستانی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ مندرجہ بالا چیزوں کو خود تیار کر کے فائدہ اٹھائیں۔ ایک دوا "مٹلین" نام کی یوروپ سے ڈبوں میں آتی ہے۔ کہ جس کو دوا ساز کمپنیاں اور عطر تیل کے کارخانے بھاری مقدار میں خریدتے ہیں۔ اور شیشیوں کو کارک سے بند کر کے مٹلین میں شیشی کو گردن تک مع کارک کے فوراً ڈبو کر نکالنے پر کارک اور بوتل کی گردن پر سفید رنگ کا غلاف چڑھ جاتا ہے۔ اور فوراً خشک ہو جاتا ہے۔

اس کا اور ناخن پالش کا نسخہ ایک ہی ہے مٹلین تیار کرتے وقت سرخ سلیولائیڈ کی بجائے صرف سفید سلیولائیڈ مندرجہ بالا ادویات میں حل کی جاتی ہے۔ بوتلوں کے منہ پر لگانے والے کیپ بھی اسی دوا کو سانچوں میں بھر کر بناتے ہیں۔

آپ نے دیکھا صرف ان دواؤں سے یوروپ کیا کیا چیزیں تیار کرتا ہے؟ جس سے ہندوستان ناواقف ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں ایسی

سوامی سنند رکھشا

دالیں ماس سے زیادہ مقوی اور مفید ہیں

ایک نہایت محققانہ و سائنٹفک مضمون

دالیں ہندوستان میں عام مستعمل ہوتی ہیں۔ دال سائنٹفک نقطۂ نگاہ سے گوشت سے زیادہ مفید ہے۔ ذیل میں گوشت اور دالوں کا کیمیاوی تجزیہ کا مقابلہ کیا جاتا ہے:۔

نام خوراک	مقدار پروٹین
چنا	۱۷٫۰۸
مونگ	۲۳٫۹۵
ماش	۲۳٫۹۶
مسور	۲۵٫۱۰
مٹر	۱۹٫۶۸
ارہر	۲۲٫۲۷
سویابین	۴۳٫۲۲
بیف	۲۲٫۹۱
انڈا	۳۳٫۳۱
مچھلی	۲۲٫۶۰
کلیجی بھیڑ	۱۹٫۲۹
بھیڑ کا گوشت	۱۸٫۵۴
بکری کا گوشت	۱۸٫۲۲
کمبکڑہ	۸٫۶۷

مندرجہ بالا نقشہ سے ظاہر ہے کہ دالوں میں بالخصوص سویابین میں گوشت سے تقریباً دوگنی پروٹین پائی جاتی ہے۔

دالوں کی پروٹین

کل دالوں کی پروٹین ماسوائے مٹر سویابین اور مونگ پھلی کے نامکمل ہے۔ بہر حال یہ پروٹین کی کمی کو دور کرنے کیلئے ایک اہم پارٹ ادا کرتی ہیں۔ اور اگر دال روٹی کے ساتھ تھوڑا سا دودھ شامل کر لیا جائے۔ تو پروٹین کی کمی مکمل طور پر دور ہو جاتی ہے۔

دالوں میں لوہے کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ اور جسم اُسے آسانی سے استعمال میں لا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں فاسفورس بھی کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔

دالوں میں وٹامن B بکثرت پائی جاتی ہے۔ اگر یہ غذا میں نہ ہو۔ تو اعصابی مرض بیری بیری لاحق ہو جاتی ہے۔ یہ وٹامن اعصاب اور دماغ کو تندرست اور مضبوط رکھتی ہے۔ یہ دل جگر امعائے ہاضمہ اور گردوں کو توانا بناتی ہے۔ یہ کل جسم کے پٹھوں کو (بہ نسبت انتڑیوں کے پٹھوں کے) مضبوط بناتی ہے۔ یہ بھوک کو لگاتی اور ہاضمہ کو تندرست رکھتی ہے۔

دالوں میں وٹامن "جی" بھی کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اگر یہ غذا میں نہ ہو تو منہ اور زبان پک جاتی ہے۔ اور ایک بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے (Pella-Gara) کہتے ہیں۔ جلدی امراض لاحق ہو جاتی ہیں اسہال شروع ہو جاتے ہیں اور اعصابی اور دماغی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ وٹامن خاص کر مونگ چنا اور ارہر میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ یہ وٹامن اناج میں خصوصاً نہیں پائی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے دال اناج کی اس کمی کو پورا کرتی ہے۔

دالوں میں وٹامن "اے" بہت کم پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سوڈیم کیلسیم اور کلورین بہت کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ (سویابین اس سے مستثنےٰ ہے)۔

دالوں کو کس طرح کھانا چاہیئے۔ ثابت دالیں بہ نسبت دھلی ہوئی دالوں کے زیادہ مفید ہیں۔ دالوں میں وٹامن "سی" بالکل نہیں پائی جاتی لیکن اگر دالوں کو بھگو کر اُگایا جاوے۔ تو ان میں وٹامن "سی" پیدا ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر میکیرسن دالوں کو اُگانے کا مندرجہ ذیل طریقہ اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں:۔ ثابت دال کو ۲۴ گھنٹے کے لئے پانی میں بھگو دو۔ اور اس کے بعد اسے کسی بھیگے ہوئے کمبل یا کپڑے پر بچھا دو۔ اور اس کے اوپر کوئی گیلی بوری یا اور کوئی کپڑا ڈال دو۔ اور اوپر ڈالے ہوئے کپڑے کو کاہے بگاہے پانی چھڑکنے سے تر رکھو۔ دو تین دن کے بعد دانے اُگ آویں گے۔ اور استعمال کے لائق ہو جاویں گے۔ ان میں وٹامن "اے" بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی دال کو کچا استعمال کرنا چاہیئے۔ یا زیادہ سے زیادہ دو منٹ تک پکانا چاہیئے۔

دال پکانے کے لئے ہلکا پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر اسے ایسے پانی میں اُبالا جاوے جس میں چونے کی معیاری مقدار پائی جاوے۔ تو دال بڑی ثقیل ہو جاتی ہے۔ دالوں کو ثابت استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ وٹامن کا بیشتر حصہ چھلکے میں پایا جاتا ہے۔ دھلی ہوئی دال ثقیل و قابض ہوتی ہے۔ اور اس کی نشوونمائی حیثیت بہت کم رہ جاتی ہے۔ یہ امر یاد رہے۔ کہ وٹامن B جو دالوں میں پائی جاتی ہے پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ اس لئے دالوں کو بہت دفعہ دھونا نہ چاہیئے۔ اور دالوں کو پانی میں ڈال کر پانی نہ اُتارنا چاہیئے۔ بعض دفعہ دالوں کو پکاتے وقت پانی میں سوڈا ڈال دیا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح نرم ہو جائے۔ اس سے وٹامن B بالکل ضائع ہو جاتی ہے۔ حرارت سے وٹامن B ضائع نہیں ہوتی۔ دال زیادہ مقدار میں نہ کھانی چاہیئے۔ ایک انسان چار پانچ اونس سے زیادہ دال ہضم نہیں کر سکتا۔ اس سے زیادہ مقدار ضائع ہو جاتی ہے۔ اور انتڑیوں میں سڑنا شروع کر دیتی ہے۔ سب سے بہتر دال مونگ کی ہے۔ اور اس کے بعد ارہر کی۔ میکیرسن لکھتا ہے۔ کہ دال کو استعمال کرنیکا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ اسے پیس کر گیہوں وغیرہ کے آٹے میں شامل کر لیا جائے۔ اور اس کی روٹی تیار کی جائے۔

دال کے لڈو

ہندوستان میں دالوں کو پیس بھون کر اور کھانڈ ملا کر یا دال کو بھگو کر پھر آٹے کی طرح باریک کر کے اسے گھی میں گھٹا کر اور اس میں کھانڈ ملا کر استعمال کرنے کا رواج ہے۔ اور اسے بڑا مقوی سمجھا جاتا ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ دالوں کا چھلکا اُتارنے سے ان میں جو قیمتی وٹامن پائے جاتے ہیں۔ وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور گھی کو زیادہ گرم کرنے سے اس کی وٹامن "اے" ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ گھی کھانڈ اور دال کا مرکب نہایت ثقیل ہو جاتا ہے۔ تلی ہوئی چیز ہمیشہ ثقیل ہو جاتی ہے۔ اور معدہ اسے جذب نہیں کر سکتا۔

ہندوقین فلیس پوا اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

امرت دھارا اس میں بھی فائدہ کرتی ہے

بدہضمی۔ اسہال۔ ہیضہ اور ان کے علاوہ تمام معدہ کی خرابیوں کیلئے "امرت دھارا" سے بہتر اور کوئی جادو اثر دوا نہیں ہے۔ یہ قطعی بے ضرر اور بالکل یقینی نہایت مفید دوا ہے۔ اس کے اندر ہاضمہ کی قوت بڑھانے کے لئے قیمتی اجزا موجود ہیں جس سے معدہ کی شکایتوں کو ہی رفع نہیں کرتی۔ بلکہ قوت ہاضمہ کو بھی بڑھاتی ہے۔

"امرت دھارا" اب وسٹ۔ بام۔ مرہم۔ نور بجنرا اور روزانہ استعمال کے لئے صابن کی شکل میں بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔

"امرت دھارا" ہیضہ۔ قے۔ اسہال۔ پیچش۔ اپھارہ۔ شول۔ بدہضمی۔ کھٹے ڈکار وغیرہ تمام شکایتوں میں نہایت مفید ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف ایک روپیہ چار۔ نمونہ آٹھ آنے۔

آج ہی آٹھ آنے کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خریدیں۔

"امرت دھارا"

امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

اوم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵۴
ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷
ہفتہ وار
پرکاش لاہور
ایڈیٹر
مہاشے کرشن
ہنتشی علاؤپوری
چندہ
سالانہ چار روپے (للعہ) ششماہی (للعہ)
سہ ماہی عہ - ودیش سے چھ روپے
برہما :- ۵ روپے
قیمت :- فی پرچہ ایک آنہ
جلد نمبر ۳۵ | آیت وار - ۲۹ اسوج سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۱۵ - اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۰

اُے میرے پیارے وطن!

(مسز سروجنی نیڈو کے ایک گیت کا ترجمہ)

کیا سناؤں حال دل کیونکر نوا پرواز ہوں - اس صداؤں سے بھری دنیا میں بے آواز ہوں

اے میرے پیارے وطن

اس مرے ٹوٹے ہوئے دل کا بنا لے اک رباب - پھر محبت کے ترانے سن جہاں میں انتخاب

اے میرے پیارے وطن

میں تجھے کیا دوں کہ میں بے بس ہوں میں نادار ہوں - کیا سہارا دوں تجھے مجبور ہوں ناچار ہوں

اے میرے پیارے وطن

زندگی میری کنول کا پھول بن جاتی اگر - تو میں قدموں پر ترے سو بار رکھتا اپنا سر

اے میرے پیارے وطن

دیوان پرنٹنگ پریس لمرکلروڈ متصل سینٹا منڈی لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

رگ وید ——— اوم ——— یجروید

وید امرت

سام وید ——— اتھروید

رگ وید اردو بھاشیہ

ओ३म् ये यजत्रा यई ड्यास्त्ते ते पिवन्तु जिह्वया मधोरग्ने वषट् कृति ॥८॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۸)

(اوم) یے یجترا یئی اڈیا سنتے تے پونتو جہویا مدھوراگنے وشٹ کرتی ॥(۸)

شبدارتھ:۔ (یے) جو منش (دیوت) آدی پدارتھ کلا آدکوں میں سنگیت کرتے ہیں (ستے) وے دا (یے) جوگن دامے (اڈیا) سب پرکار سے کھوجنے یوگیہ ہیں۔ (ستے) وے (جہویا) جوالا روپی شکتی سے (اگنے) اگنی ہیں (وشٹ کرتی) یگیہ کے دشتین کام کرنے سے (مدھو) مدگنوں کے انشوں کو (پونتو) پیتا دت پیتے ہیں۔

بھاوارتھ منشیوں کو اس جگت میں سب سنگیت پدارتھوں سے دو پرکار کا کرم کرنا چاہیئے۔ اول ایک تو ان کے گنوں کا جاننا۔ دوسرا ان سے کاریہ کی سدھی کرنا۔ جو دیوت آدی پدارتھ سب موصنی ماں پدارتھوں سے اس کو گرہن کر کے پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس سے ان کی شدھی کے لئے سگندھی کاری پدارتھوں کا ہوم نرنتر کرنا چاہیئے۔ جس سے وہ سب پرانیوں کو سکھ دینے والے ہوں۔

(کس پرکار کے منش ان گنوں کو گرہن کر سکتے ہیں۔ اس وشے کا اپدیش اگلے منتر میں کیا ہے)
(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا وید امرت
(یجروید کا پہلا منتر)

دھار اچھا شدھ ان کی ارواد شدھی رس ادج
ہے دالہ گن! آپ ہیں بلوان گتی مان
اتم کرم جو یگیہ جو اس میں لگا دیں وہ
ملے سوم رس اندر کو۔ جو اس کا پربہ بھاگ
روگوں سے ہوں سر و فقارہت گترمی سے ہیں
دایو دت ہوں بل دنی۔ گؤ اور اتم نار
چور آپ پر سا جیہ نہ کریں نہ پاپی نرشنس
بہت ہوں گؤ! آپ سب رکھشا کریں بھگوان

آدھان کریں آپ کا ہے سویتا امی توج
سو بتا پریریں آپ کو دیوہ دیو سماہان
جس سے بڑھیں گؤ ہیں بہت۔ ناش نہ پادیں وہ
بچھڑے والی گؤ ہوں سیکھی بدی نہا بھاگ
تھامنتر ناریں، روگ رہت کرمی ہیں
ان پر لیشر مشبل وہ۔ پائیں اچیہ گتی نار
گئو رکھشک گؤ نتال ہیں سیکھ پرستا ریے وش
لپشوؤں کی بھمان کے سویتا دیو مہان

اپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اپنشد۔ ۱۵واں کھنڈ

اور بدی وہ اس کرم کا کرتا نہیں ہوتا۔ تو وہ اس سے ہی اپنے آپ کو ستیہ بدھ کرتا ہے۔ وہ ستیہ بھاشی نہائے ادھیش کے سندیہہ پر ستیہ سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر تپتے ہوئے پرشو کو پکڑ لیتا ہے۔ پرنتو ستیہ کے پربھاؤ سے وہ نہیں جلتا۔ تب چھوڑ دیا جاتا ہے۔

جیسے ستیہ کے پربھاؤ سے وہ ستیہ وادی وہاں پرکھشا میں نہیں جلتا۔ تتھاپی تتھا سر ونتر ستیہ ادناشی ہے۔ ستیہ سوروپ آتما کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ وہ آتم بھاؤ ہے۔ وہ سرو ستیہ ہے۔ وہ ستیہ سوروپ ادناشی آتما ہے۔ ہے شوبیت کیتو یہ تو ہے۔

تب اس ارونی کا وہ وگیان شوبیت کیتو جان گیا۔

ساتواں پرپاٹھک

کھنڈ پہلا ایک سمیہ نارد مہاتما نے سنت کمار کے پاس جا کر کہا ”ہے بھگون! مجھے برہم ودیا پڑھائیے۔ سنت کمار نے اس کو کہا جو کچھ تو جانتا ہے۔ اس سے میرے سمیپ بیٹھ۔ سنا مجھے سنا دے۔ اس سے اوپر تجھے بتاؤں گا“۔

نارد نے کہا ”بھگون! میں رگ وید کو جانتا ہوں۔ یجروید کو۔ سام وید کو۔ چوتھے اتھروید کو۔ پانچویں اتہاس پران کو۔ ویدوں کے وید ویاکرن کو۔ پتری کرم کو۔ گنتی شاستر کو۔ کیا گیہ وگیان کو۔ ندی گیان۔ ترک شاستر کو۔ نیتی شاستر کو۔ دیووں کے گیان کو۔ بھگتی شاستر کو۔ پانچوں تتوؤں کی ودیا کو۔ دھنروید کو۔ جیوتش شاستر کو۔ سرپوں کے گیان کو۔ اور مدھر سنگیت نرتیہ دو ہا کر بھی جانتا ہوں۔ ہے بھگون ان سب کا میں ادھین کرتا ہوں۔ یہ ودیائیں مجھے آتی ہیں۔

ہے بھگون! وہ سرو ودیا سمپن میں ہی ہوں۔ منتروں کے پاٹھ کا گیاتا بھی ہوں۔ آتما کا گیاتا نہیں ہوں۔ میں نے بھگون سنا ہوا ہے۔ کہ آتم گیانا شوک کو جنم مرن کی چنتا کو تر جاتا ہے۔ مجھ کو بھگون! شوک سے پار اتار دیں“۔

نارد کو سنت کمار نے کہا ”تو نے جو کچھ ادھین کیا ہے۔ وہ یہ نام ہے شبد ماتر ہے“۔

چنے ہوئے پھول

— بڑے بڑے خوبصورت الفاظ سے انسان پاک نہیں ہو سکتا۔ اس کی اعلےٰ اور نیک زندگی اسے پرماتما کی نظر میں عزیز بنا سکتی ہے۔

— توبہ اور پشچاتاپ کے معنے سمجھنے کی نسبت دل سے توبہ کرنا بہت مفید ہے۔

— دُنیاوی دولت۔ عزت۔ منصب اور رُتبہ سب آخرش لاحاصل ہوتے ہیں۔

— وہ شخص سخت غلطی کرتا ہے جو خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ کیونکہ آخرش اُسے ان کے لئے سخت سزا بھوگنی پڑتی ہے۔

— وہ شخص سخت غلطی پر ہے۔ جو بہت دیر تک زندہ رہنا تو چاہتا ہے۔ لیکن اچھی طرح زندگی بسر کرنا نہیں چاہتا۔

— دنیا کی عارضی خوشیوں کی طرف مائل رہنا اور ابدی خوشی کا خیال نہ کرنا سخت نادانی ہے۔

— وہ شخص جو ہمیشہ دنیاوی لذات کا خیال کرتا ہے اپنے ضمیر کو خراب کرتا ہے۔ اور پرماتما کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

— اس شخص کو ہم دانا نہیں کہہ سکتے۔ جو صرف چیزوں کی طرف مائل ہے۔ جن کی نجات میں اسے کچھ مدد نہیں مل سکتی۔

— انسان بڑی بڑی لمبی چوڑی سکیمیں بناتا ہے لیکن قسمت سر پر کھڑی ہنستی ہے۔

— بہت دفعہ ایسا ہوا۔ کہ انسان پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کا خواہشمند تھا۔ لیکن پاتال میں گرا۔ اور حالات دُنیا سے یہ خیالات چکر لگا رہے تھے۔ کہ اب گرا چاہتا ہوں۔ لیکن قدرت کی مدد سے ہمالیہ کے شکھر پر جا پہنچا۔

— بدی سے پرہیز کر۔

سنت کمار نے کہا ”ہے نارد! رگ وید آدی ساری ودیا نہیں نام ہے۔ نام ہی ہے۔ نام کے شبد کا یہ وستار ہے۔ تو نام ہی چنتن کر۔ پاٹھ کو کیا بھانتی سمجھ۔ وہ جو نام برہم کا رادھنا ہے۔ اس کا جہاں تک نام کی گتی ہے۔ وہاں تک سو اچھا گمن ہو جاتا ہے“۔

نارد نے کہا ”بھگون! نام سے بھی ادھک کچھ ہے“؟

اس نے کہا ”نام سے بھی ادھک ہے“۔

نارد نے کہا ”وہ دستو بھگون مجھے بتائیں“۔

(مسلسل)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۶ ۲۹ اسوج پرکاش (ہفتہ وار) لاہور ۱۹۳۹ء ۱۵ اکتوبر

خبردار!

میں پچھلے ایک لیکھ میں لکھ چکا ہوں۔ کہ حیدرآباد کے سمبندھ میں ہم ایک منٹ کے لئے بھی اونگھ گئے۔ تو جو کچھ ہم نے حاصل کیا ہے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ جب سے نئی اصلاحات کا اعلان ہوا ہے مسلمانوں کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ کسی طرح یہ نافذ نہ ہونے پائیں۔ ان میں ہندوؤں کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ ۸۹ فیصدی ہوتے ہوئے انہیں پچاس فیصدی سے کم حق نیابت دیا گیا ہے۔ لیکن وہاں کے مسلمانوں کو یہ منظور نہیں۔ کہ ان کے ہاتھ سے کچھ بھی نکلنے پائے۔ دس فیصدی ہوتے ہوئے وہ سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ ریاست کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے ادھیکاروں میں کچھ بھی کمی ہو۔ لیکن تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ حالات سے مجبور ہو کر ریاست نے نئی اصلاحات کا اعلان کر دیا ہے۔ جب سے یہ اعلان ہوا ہے۔ تب سے وہاں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور دربار کو ہر وقت نقص امن کا اندیشہ رہتا ہے۔ باہر کے مسلم لیڈر بھی اس کوشش میں ہیں۔ کہ اصلاحات نافذ نہ ہوں۔ یوں تو ریاست کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ ہم غیر ملکی یعنی ریاست سے باہر کے لوگوں سے کوئی سروکار رکھنا نہیں چاہتے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ پچھلے دنوں مسٹر جناح حیدرآباد گئے۔ دربار کے مہمان رہے۔ بظاہر اس لئے گئے۔ کہ حیدرآباد دربار اور وہاں کے مسلمانوں میں جو کشمکش چل رہی ہے اسے دور کرائیں۔ لیکن درحقیقت اس لئے گئے تھے۔ کہ ممکن ہو۔ تو اصلاحات کے نفاذ کو روک دیا جائے۔ اور نہ ہو تو انہیں ایسی صورت دلائی جائے۔ کہ وہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول بن جائیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ ناکارہ تو ہیں ہی۔ انہیں اور بھی ناکارہ بنا دیا جائے۔ اب مولانا ظفر علی خاں وہاں گئے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ جہاں کہیں جاتے ہیں۔ ہندو مسلمانوں کے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ اور حیدرآباد میں تو پہلے ہی خراب ہو رہے ہیں۔ اس لئے کہہ نہیں سکتے۔ کہ ان کی اس "یاترا" کا کیا "پھل" ہوگا؟ لیکن یہ تو قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ گئے وہاں اسی لئے ہیں۔ کہ وہاں کے مسلمانوں کو اصلاحات کی زد سے بچائیں۔ پچھلی بار جب مولانا حیدرآباد گئے تھے۔ تو دربار کو کہنا پڑا تھا۔ کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ ان کی موجودگی دربار کے خیال میں خطرہ کا باعث تھی۔ اس لئے انہیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ دیکھیں اس بار کیا ہوتا ہے؟ اگر مسٹر جناح اور مولانا ظفر علی خاں کی یاترا کے ساتھ اس افواہ کو ملایا جائے۔ جو ریاست میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ اصلاحات کا نفاذ جنگ یورپ کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان اصحاب کی وہاں جانے کی غرض و غایت کیا ہے؟ اگر ان واقعات کے ساتھ اس خبر کو ملا کر پڑھا جائے۔ کہ سر اکبر حیدری ایک ماہ کے لئے شری ہبت آروندو گھوش کے پاس پانڈیچری گئے ہیں۔ اور کہ وہ جلد ریاست کی خدمت سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ تو خطرہ حقیقی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اصلاحات کا اعلان ہو پایا ہے۔ تو سر اکبر حیدری کے اصرار کی وجہ سے۔ ریاست کی تمام مسلم طاقتیں ان کے خلاف لگ رہی ہیں۔ اور یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ وہ ریاست سے الگ ہو جائیں۔ نامعلوم کتنی بار "سر اکبر حیدری مردہ باد" کی گونج حیدرآباد کی فضا میں پیدا ہوئی +

اصلاحات نافذ ہوں یا ملتوی جہاں تک آریہ سماج کے دھارمک ادھیکاروں کا تعلق ہے۔ ان میں خلل واقع نہ ہوگا۔ دربار جو وعدہ آریہ سماج سے کر چکا ہے۔ اُسے پورا کر کے رہیگا۔ لیکن ریاست کے ہندوؤں کے ادھیکار ضرور خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ اصلاحات کے نفاذ کے ساتھ جو تھوڑے بہت ادھیکار انہیں ملنے والے ہیں۔ وہ ملتوی ہو جائیں گے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟ اصلاحات کے اعلان میں کئی برس لگے ہیں۔ اگر اب ان کا نفاذ ملتوی ہو گیا۔ تو نامعلوم پھر کب ان کا اجرا ہو۔ آریہ سماج بطور جماعت تو اس معاملہ میں دلچسپی نہیں لے سکتا۔ ہاں ہندو سبھا کا اس سے براہ راست تعلق ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ اپنے ایک دو پرتی ندھی وہاں بھیجے۔ جو دربار کے ذمہ دار افسروں سے ملاقات کر کے دریافت کریں۔ کہ معاملہ کیا ہے؟ اگر انہیں معلوم ہو۔ کہ اصلاحات واقعی معرض التوا میں ڈالی جا رہی ہیں۔ تو اعلےٰ افسروں سے مل کر اس کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ اور اگر یہ افواہ بے بنیاد ہے۔ اور اصلاحات کیلئے قواعد وغیرہ مرتب ہو رہے ہیں۔ تو یہ پتہ لگائیں۔ کہ دیر کیوں ہو رہی ہے؟ اور کہ اصلاحات کے اجراء کی کب امید کرنی چاہیئے؟ میرا خیال ہے۔ کہ ریاست کو ہندو لیڈروں کے وہاں جانے پر اعتراض نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر جناح اور ظفر علی وہاں جا سکتے ہیں۔ تو ساورکر اور مونجے کیوں نہیں جا سکتے؟

بات یہ ہے۔ کہ اس وقت حکومت کی ساری مشینری مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہندو ۸۹ فیصدی ہوتے ہوئے بھی کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ جب تک حکومت میں ہندوؤں کا ہاتھ نہ ہو۔ تب تک ان کی شنوائی نہیں ہو سکتی۔ افسران بالا دست ہندوؤں کے ساتھ انصاف کرنا چاہتے ہوں تو بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے کانوں تک ان کی فریاد سچی صورت میں نہیں پہنچتی۔ انہی دنوں اخبارات میں نظام آباد...... کے ہندوؤں کی ایک وضداشت شائع ہوئی ہے۔ یہ وضداشت وہاں کے دو مسلمان تعلقہ داروں کے خلاف ہے۔ اتنی دور بیٹھے ہوئے میں دعوی سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ تعلقہ داروں پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ درست ہیں۔ لیکن یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر ان الزامات کا کوئی حصہ بھی درست ہو۔ تو ان تعلقہ داروں کا ایک منٹ بھی ریاست کی ملازمت میں رہنا مناسب نہیں۔ سرکاری ملازموں کی نظر میں رعایا کے تمام طبقے ایک سے ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی افسر رعایا کے ایک طبقہ کے ساتھ سختی کرتا ہے۔ تو وہ سرکار کی ملازمت میں رہنے کے قابل نہیں۔ نظام آباد کے ہندوؤں کا میموریل حیدرآباد دربار کے پاس بھی گیا ہوگا۔ مجھے امید ہے۔ کہ نظام آباد کے تعلقہ داروں کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کی تحقیقات کی جائے گی۔ اور درست ثابت ہوں۔ تو نہ صرف انہیں نظام آباد سے بدل دیا جائے گا۔ بلکہ ان کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کی جائے گی۔ ایک طرف تو ریاست کا یہ دعویٰ اور ہندوستان بھر کے مسلمان گلے پھاڑ پھاڑ کر اس کی تائید کریں۔ کہ وہاں کے ہندوؤں کے ساتھ پوری رواداری برتی جاتی ہے۔ انہیں وہ حقوق حاصل ہیں۔ جو کسی اور ملک کی رعایا کو نہیں۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کی شکایات کی طرف دھیان نہ دیا جائے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ ریاست کے ہندوؤں پر کیسی گذر رہی ہے۔ ان کی حالت اچھی ہے یا بری۔ اس بحث میں نہ پڑتے ہوئے میں یہ کہوں گا۔ کہ ریاست کے امن و امان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ۸۹ فیصدی آبادی مطمئن رہے۔ صحیح طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اقلیت کو بھی شکایت کا موقعہ نہ دیا جائے چہ جائیکہ اکثریت بے زار ہو۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ نظام آباد کے ہندوؤں کی شکایات کی طرف پورا دھیان دیا جائیگا لیکن یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہماری کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ اصلاحات کے نفاذ میں التوا نہ ہو۔ لیکن باہر کے ہندو اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک ریاست کے ہندو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ باہر سے انہیں مدد تو دی جا سکتی ہے۔ ساری ذمہ داری نہیں لی جا سکتی آریہ سماج نے جس مقصد سے ستیاگرہ شروع کیا تھا وہ اور تھا۔ دھارمک پرچار کے متعلق ہم کسی قسم کی پابندی تسلیم نہیں کرتے۔ جہاں ہمارا پرچار نہیں۔ وہاں ہمیں پرچار کا حق ہے۔ اور جہاں کہیں کم پرچار ہے۔ وہاں زیادہ پرچار کی ضرورت ہے۔ دوسرے الفاظ میں جہاں زیادہ اندھکار ہے۔ وہاں زیادہ پرکاش کی آوشیکتا ہے۔ پولیٹیکل تحریک اور دھارمک اندولن میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پولیٹیکل اندولن کی حالت میں تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب تک خود ریاست کے لوگ اپنے ادھیکاروں کے لئے کھڑے نہیں ہوتے۔ اور ان کا مطالبہ نہیں کرتے تب تک باہر کے لوگوں کا کیا ادھیکار ہے کہ ریاست کے معاملات میں دخل دیں۔ لیکن دھارمک پرچار کے متعلق یہ نہیں

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

Haridwar. Digitized by eGangotri

نجات کا نیا و سہل طریقہ

لیجئے! دیال باغ والوں نے "مالک" تک رسائی حاصل کرنے کا نیا و سہل طریقہ ریاضت ایجاد کر لیا "پریم پرچارک" کے خیال میں ریاضت کے اس سہل طریقے پر عمل کرنے سے دُنیا کی کایا پلٹ جاوے گی۔ زندگی کا نقطۂ نظر و نظریہ ہی بدل جاوے گا۔ دنیا میں ایک نئی تہذیب نیا مذہب۔ نیا نقطۂ نگاہ۔ نیا معیار اور نئی روشنی آجاوے گی۔ لیکن وہ طریقہ کیا ہے؟ اگرچہ یہ بتانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ لیکن ہمیں معلوم ہے۔ کہ دیال باغ سے ایک لالٹین خرید لو۔ بس ہو جائے گی نجات گھر کے اندر تو اُجالا ہو گا ہی۔ انتر میں بھی روشنی ہو جائے گی + اگر یہ بات نہیں۔ تو کوئی بتائے۔ کہ دیال باغ کے اس روحانی "گرو" سے جو بتلا کہتا ہے۔ کہ میرے پاس کپڑے ہیں۔ جوتے ہیں۔ اور مردہ جانوروں کی کھالیں ہیں۔ جو میں ہر وقت مہیا کر سکتا ہوں۔ مگر مجھے روحانیت کے چکر میں نہ لپٹاؤ۔ اور کس سہل و سستے طریقہ ریاضت کی توقع ہو سکتی ہے؟

آریہ سماج کس کے ساتھ؟

ہندو سبھا کی طرف سے سوال اُٹھایا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کو کس کا ساتھ دینا چاہئے؟ کانگریس کا یا ہندو سبھا کا؟ ہندو سبھا کانگریس کو آریہ سماج کے تعاون کی مستحق نہیں سمجھتی۔ اس لئے کہ حیدرآباد ستیاگرہ میں اس نے آریہ سماج کی کوئی مدد نہیں کی۔ بلکہ شروع شروع میں تو اس کی طرف سے مخالفت ہی کی گئی۔ اور کہ کانگریس ویدک دھرم کو مٹا کر ہندو جاتی کی راکھ پر اپنی آزادی کی عمارت قائم کرنا چاہتی ہے۔ بخلاف اس کے ہندو سبھا نے نہ صرف حیدرآباد ستیاگرہ میں آریہ سماج کی مدد کی۔ بلکہ ہندو دھرم و ہندو تہذیب و ہندو تمدن کی رکشا کرنا اس کے جیون کا ایک مانو اُدیش ہے۔ ایسی حالت میں وہ کس کا ساتھ دے گا؟ یہ سوال بڑے جھگڑے کا ہے۔ لیکن آریہ سماج کا جواب صاف ہے۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک سنگٹھن ہے۔ اس لئے اس کے مجموعی طور پر کسی جماعت میں شامل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کانگریس جس اُدیش کے لئے لڑ رہی ہے۔ وہ آریہ سماج کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح ہندو سبھا کا پروگرام بھی اس کے پروگرام کا ایک انش ہی ہے۔ ہندو سبھا ایک فرقہ پرست جماعت سمجھی جاتی ہے۔ جس کا مفاد ایک قوم کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن آریہ سماج کا اُدیش سارے سنسار کا اُپکار کرنا ہے۔ ایسی اوستھا میں آریہ سماج کی ہمدردی اور سہایتا ان دو جماعتوں کو اس حد تک حاصل ہوں گی۔ جس حد تک کہ اس کے نیم اس کو اجازت دیں گے۔ ہاں انفرادی طور پر کسی جماعت کا ساتھ دینے یا نہ دینے کے متعلق آریہ سماج اپنے کسی ممبر پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا +

مدراس میں مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیاں

مدراس میں مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیاں زور شور سے جاری ہیں۔ اس پرانت میں تبلیغ کے کئی سنٹر ہیں۔ اور ہر سنٹر میں ہندوؤں کو مسلمان بنانے کا کام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ صرف ایک سنٹر کی رپورٹ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ یکم جنوری سے ۳۱ جولائی تک کے عرصہ میں تھیہ۔ نائر۔ براہمن وغیرہ اُونچی و نیچی ذاتوں کے ۳۴۸ پُرشوں اور ۲۰۸ استریوں کو داخل اسلام کیا گیا۔ یہ تو صرف ایک سنٹر کا کام ہے۔ لیکن نہ جانے اس قسم کے کتنے سنٹر اور ہیں۔ جو شاید اس بھی بڑھ کر سرگرم کار ہیں۔ کیا ہندوؤں کو اب بھی تشانے ہلا ہلا کر جگانے کی ضرورت ہے۔ جب کہ ہم سنتے ہیں۔ کہ وہ اب جاگ رہے ہیں۔ ان کے جاگتے ہوئے ان کی یہ حالت کیوں؟

پنجاب میں جرائم کی رفتار

پنجاب پولیس کے ریکارڈ کے مطابق ۱۹۲۹ء میں قتل کی وارداتوں کی تعداد ۶۷۹ تھی۔ جو ۱۹۳۸ء میں بڑھ کر ۱۰۴۱ ہو گئی۔ اس تاریک روئیداد کا صرف ایک روشن پہلو ہے۔ اور وہ یہ کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے قتل کی وارداتوں میں شاید از پچاس فیصدی کمی ہو گئی۔ لیکن بدقسمتی سے دوسری وجوہ کی بنا پر قتل کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا۔ بالخصوص یہ اضافہ جنسی تعلقات کے متعلق وارداتوں میں ہوا۔ جن کی تعداد ۱۹۳۷ء میں ۲۹۸ تھی۔ لیکن ۱۹۳۸ء میں ۳۴۴ ہو گئی۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے مندرجہ بالا اعداد و شمار دیکر اعتراف کیا ہے۔ کہ حکومت اور پولیس کے بہتر سے بہتر انتظامات جرائم کی تعداد کو تسلی بخش طریق پر روک سکنے پر قادر نہیں ہیں۔ اس لئے اس نے بجا طور پر محسوس کیا ہے۔ کہ

"ایسے حالات میں اصلاح کے لئے پولیس کی بجائے سوشل سیفا مردوں کی زیادہ ضرورت ہے"

بلاشبہ مذہب کی اخلاقی تعلیم اصلاح کا کام بدرجہ اتم سرانجام دے سکتی ہے۔ اور آریہ سماج اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تیار ہے +

ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس

اس ورش ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۸واں سالانہ اجلاس ۱۵ سے ۱۸۔ اکتوبر تک بنارس میں ہو گا۔ سواگت کارنی کمیٹی کے پردھان پد کیلئے پنڈت مالویہ جی کو چنا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں وشواس کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ اجلاس نہایت کامیاب ہو گا +

اس ادھیویشن کی سپھلتا اس لئے بھی یقینی ہے۔ کہ یہ بنارس جیسے ہندی اور سنسکرت کے مرکز میں ہو رہا ہے۔ چونکہ ہندی اردو کے جھگڑے سے متاثر ہو کر کانگریسی نیتاؤں نے دو تین ورشوں سے سمیلن کے ادھیویشنوں میں حصہ لینا بند کر دیا ہے۔ اس لئے اب وہ رونق نہیں ہوتی۔ جو کچھ ورش پہلے ہوا کرتی تھی۔ پھر بھی ہمیں نراشا نہیں بلکہ پورن آشا ہے۔ کہ یہ ادھیویشن اپنی پوری سپھلتا کے ساتھ سماپت ہو گا +

ریاست بھوپال کے ہندو

ریاست حیدرآباد کی طرح ریاست بھوپال میں بھی ہندوؤں کی بھاری اکثریت ہے۔ یعنی ہندو ریاست کی کل آبادی کا ۸۵ فیصدی ہیں۔ لیکن ان کی بھی وہی حالت ہے جو ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کی۔ ذیل میں ہم ۱۹۳۹ء کے بجٹ سے چند اعداد و شمار دیتے ہیں۔ جن سے بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ دربار کو اپنی ۸۵ فیصدی رعایا کی بہبودی کا کہاں تک خیال ہے:۔

مسلمانوں کے مذہبی اغراض کے لئے ۱۰۲۲۴۵ روپیہ مخصوص کئے گئے ہیں۔ بخلاف اس کے ہندوؤں کے لئے صرف ۸۰۸۶ روپیہ۔ اسی طرح تعلیمی اداروں کی امداد کیلئے جو رقم منظور کی گئی ہے وہ اگرچہ ۴۸۱۹۳ روپے ہے۔ لیکن اس میں سے ہندو اداروں کو صرف دو ہزار روپیہ ملیگا۔ فارسی اور عربی کی تعلیم کے لئے دو سکول جاری ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام ہے مدرسہ احمدیہ دعلیہ یار۔ اور دوسرے کا سلیمانی سکول۔ ایک کی گرانٹ ۱۳۱۳۵ روپیہ ہے۔ تو دوسرے کی ۱۱۶۹۶ روپیہ۔ اس قسم کی ہندو انسٹی ٹیوشن کوئی نہیں۔ مدا لحت فنڈ میں ۷۰۰۰ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اس میں سے رمضان کے دنوں میں خوراک کی تقسیم کے لئے ۶۲۰۰ روپیہ روزانہ۔ خیرات کے لئے ۹۲۰۰ روپیہ۔ قربانی پر ۲۰۰ روپیہ۔ اور حج پر جانے والے مسلمانوں کی امداد کے لئے ۳۰۰۰ روپیہ کی رقمیں مخصوص ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ اس فنڈ کے خرچ کیلئے جو کمیٹی مقرر ہے۔ اس میں ہندو صرف ایک ہے۔ باقی سب مسلمان۔ اس واحد ہندو ممبر نے بھی لسٹور پر وٹسٹ اس بنا پر استعفا دے دیا۔ کہ اس فنڈ میں سے ہندوؤں کو جائز حصہ نہیں ملتا۔ جب ان کے استعفا سے خالی ہوئی جگہ کو پُر کرنے کے لئے کوئی ہندو نہ ملا۔ تو دربار نے اپنے ایک ملازم کو ہی نامزد کر دیا۔ مصارف فنڈ کا صرف دس فیصدی ہندوؤں کے حصے آتا ہے +

ایسی حالت میں ہندو رعایا کو دربار کے خلاف کچھ شکایات ہوں تو تعجب ہی کیا ہے۔ لیکن کیا دربار اپنی ۸۵ فیصدی پرجا کی شکایات دُور کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتا؟

ہندو راشٹر دوس

ہندو سبھا کی طرف سے ۲۲۔ اکتوبر کو ہندو راشٹر دوس منانے کی اپیل کی گئی ہے۔ اس سے پہلے آریہ سماج کی طرف سے اس دن وجئے ستنبا گرہیوں کو پرمانی پنر کبھینٹ کرنے کی گھوشنا کی جا چکی ہے۔ گویا اس دن ہندو تین پروگرام عمل میں لائیں گے۔ اور وہ اس طرح کہ سناتن دھرمی وجے دشمی منائیں گے۔ آریہ سماجی ستیاگرہی ویروں کا مان بڑھائیں گے۔ اور ہندو سبھائی "ہندو راشٹر دوس" منائیں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہندو سبھا کی یہ تجویز کہاں تک سپھل ہو گی؟ کیونکہ ہندوستان کی سیاسیات کی موجودہ صورت نہ مسلمانوں کو پاکستان کا خواب لینے کی اجازت دیتی ہے۔ اور نہ ہندوؤں کو ہندو راشٹر کا۔ ہاں یدی اس دن ہندو اپنے سنگٹھن کو دڑھ کرنے کے لئے کوئی پروگرام بنا سکیں۔ تو اس سے بڑھ کر خوشی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی +

کانگریس کا فیصلہ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے جنگ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی تصدیق کر دیا۔ پنڈت جواہر لال کو ورکنگ کمیٹی میں لے کر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی۔ پنڈت جواہر لال نے اپنی تقریر میں درست کہا۔ چند دنوں میں ہماری قسمت کا فیصلہ ہو جائیگا یا تو ہم ساری طاقت کے مالک ہوں گے۔ یا جیل کی سلاخوں کے پیچھے۔ بلاشبہ کانگریس غیر جانبدار نہیں رہ سکتی +

میری جیل یاترا

(۶)

...نی کو میں لاہور سے حیدرآباد کے لئے ...۲۸ ...ہوا۔ اسی صبح ایک کانگرسی لیڈر مجھے ...نے آئے۔ مجھے گلے لگایا۔ اور کہا۔ ...انگریزی جیلوں میں کئی بار ہو آیا ہوں۔ ...اب بھی جانے کو تیار ہوں۔ لیکن ریاست ...آباد کے کسی جیل میں جانا اور بات ہے۔ ...خیال کی سچائی مجھے جیل جا کر محسوس ہوئی۔ ...دیکھا۔ کہ چاروں طرف دشمنوں سے گھرے ...ہیں۔ ہمارے ہاں کے جیلوں میں ہندو ...ہیں اور مسلمان بھی۔ کھلم کھلا اپنی ہمدردی ...کر سکیں یا نہ۔ لیکن دل سے کسی بھی پولیٹیکل ...تحریک کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی ...ہمدردی ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ جو اس ...تحریک کے سلسلہ میں جیل کو دعوت دیں۔ وہ ...محسوس کرتے ہیں۔ کہ تحریک ان کے مفاد میں ...کی گئی ہے۔ اور اس کی کامیابی میں ان کا ...ہے۔ لیکن حیدرآباد کے جیلوں میں یہ ...بات نہیں۔ وہاں کے کرمچاری محسوس کرتے ...ہیں۔ کہ جو لوگ حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ ...میں آئے ہیں۔ وہ ہمارے دشمن ہیں۔ ہماری ...ملازمت چھیننا چاہتے ہیں۔ ہمارے عہدے لینا ...چاہتے ہیں۔ اور ہمیں ہمارے ملک سے نکالنا ...چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کا سلوک ہمارے ...ساتھ دشمنوں کا سا تھا۔ وہ قدم قدم پر ہماری ...مخالفت کرتے تھے۔ جیل جانے سے پہلے جو ...میں نے کتابوں میں پڑھا تھا۔ وہاں جا کر ...آنکھوں دیکھ لیا۔ وہاں جا کر ہمیں محسوس ...ہوا۔ کہ ہم کسی غیر علاقہ میں ہیں۔ ہمارے ...جیل میں بھنگیوں کو چھوڑ کر کوئی بھی ہندو اہلکار ...نہ تھا۔ اس کا علم مجھے اس وقت ہوا۔ جب ...انہوں نے مجھے جے رام جی کی کہی۔ ویسے ...ریاست میں ملکی اور غیر ملکی کی تمیز ہے۔ اور ...یہاں تک بھی کہا جاتا ہے۔ کہ غیر ملکیوں کیلئے ...ریاست میں کوئی جگہ نہیں۔ لیکن جہاں تک ...ہندوؤں کا تعلق ہے۔ اعلیٰ افسر بھی غیر ...ملکی ہیں۔ اور معمولی ملازم بھی۔ میرے جیل ...کے سپرنٹنڈنٹ ایک خان بہادر تھے۔ جن ...کی خدمات ۵ برس کے لئے یو۔ پی گورنمنٹ سے ...مستعار لی گئی ہیں۔ اور برقندازوں میں کئی پٹھان ...تھے۔ ان کے علاوہ پٹھانوں کی ایک آنریری سروس ...ہے۔ جو ہر جیل کے باہر رہتی ہے۔ ...اس لئے نہیں۔ کہ انہیں تنخواہ نہیں ملتی۔ ...اس لئے کہ انہیں کام نہیں۔ ان کا کام صرف ...یہ ہے۔ کہ جیل میں فساد ہو۔ تو ڈنڈے لے ...کر آ جاویں۔ میرے جیل میں یہ لوگ ...اگست کو کلاہ اور شلوار پہنے۔ اور ...ہاتھوں میں لئے تشریف لائے سنٹرل ...جیل میں ایک بار انہوں نے اپنی لاٹھیوں ...

سے ستیاگرہیوں کی تواضح کی تھی۔ میرے جیل کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایک ریٹائرڈ پولیس افسر تھے۔ صحت کے لحاظ سے وہ بہت کمزور تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ مسلمان تھے ان کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ چنانچہ ایک شام وہ ہمارے جیل سے چنگے بھلے گئے۔ اور دوسری صبح معلوم ہوا۔ کہ اس جہان سے رحلت کر گئے ہیں۔ جیل میں انہیں اورنگ زیب کہا جاتا تھا۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ یہی اس کا نام ہے۔ چنانچہ جب ان کی موت پر اظہار ہمدردی کا خط میں سپرنٹنڈنٹ کو لکھا۔ تو میں نے انہیں اورنگ زیب ہی لکھا۔ جو منتیہ گرہی میری چٹھی لکھ رہا تھا۔ اُس نے مجھے بتایا۔ کہ یہ ان کا اصلی نام نہیں۔ بلکہ ستیاگرہیوں کا رکھا ہوا ہے۔ تینوں وارڈر تھے اور تینوں مسلم۔ یہ شائد ملکی ہوں۔ سنٹرل جیل کا ڈاکٹر ایک عیسائی تھا۔ جس کی ترقی اس لئے رکی ہوئی تھی۔ کہ وہ اردو کا امتحان پاس نہیں کر سکا۔ اُن کی جگہ ایک نوجوان مسلم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لگایا گیا۔ اور جب وہ حیدرآباد چلا گیا۔ تو ایک اور مسلمان ڈاکٹر تشریف لائے۔ ہم نے پہلی بار ایک ہندو افسر کے درشن اس وقت کئے۔ جب ڈاکٹر نائیڈو ہماری جیل کے سول سرجن ہو کر آئے۔ یہ صاحب یوروپ کی کئی یونیورسٹیوں کے سند یافتہ ہیں۔ اخبارات میں شائع ہوا۔ کہ ورنگ آباد اور گلبرگہ کے جیلوں میں ستیاگرہی بھاری تعداد میں بیمار ہیں۔ اور یہ درست تھا۔ ریاست کو ہر لمحہ یہ خدشہ رہتا تھا۔ کہ کسی بنا پر سرکار انگریزی اس ستیاگرہ میں مداخلت نہ کر دے۔ اس لئے ان دو جیلوں کے لئے ایک ایک سپرنٹنڈنٹ مقرر کر دیا گیا۔ سول سرجن کے آنے کے بعد طبی لحاظ سے ستیاگرہیوں کی حالت بہتر ہو گئی۔ اور بھی ہو جاتی۔ اگر سول سرجن کو کچھ اختیارات ہوتے۔ وہ تو ہم سے بھی زیادہ قیدی تھے۔ اور جاسوس ان کے ساتھ لگے رہتے تھے۔

غرضیکہ کسی نے مکمل اسلامی حکومت کا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو ریاست حیدرآباد میں دیکھ لے۔ جیل کے مسلمان اہلکار ہمیں دشمن سمجھتے تھے۔ اس لئے ان کی کوشش ہمیشہ یہ ہوتی تھی۔ کہ ہمیں دق کریں۔ مختلف جیلوں میں ستیاگرہیوں کو ناقابل برداشت سختیاں برداشت کرنی پڑیں۔ میرے ... جیل میں عام طور پر ان کا ...

سپرنٹنڈنٹ انگریزی علاقہ کے تھے۔ پھر بھی وہ کوئی نہ کوئی موقعہ نکال ہی لیتے تھے۔ مقدمہ کے فیصلہ تک چونکہ ستیاگرہیوں کو کوئی کام نہ تھا۔ اس لئے وہ وقت کٹائی کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے تھے۔ دو ستیاگرہی زمین پر بیٹھے کوئی تصویر بنا رہے تھے۔ کہ برقنداز نے جو چھت پر پہرا دے رہا تھا انہیں تصویر بناتے دیکھا۔ اس کے دماغ نے اتنے فاصلے سے یہ فیصلہ کر لیا۔ کہ یہ نظام کی تصویر ہے۔ اور ستیاگرہی اس کی توہین کر رہے ہیں۔ پس اس نے رپورٹ کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دونو ستیاگرہی سنٹرل جیل میں بھیج دئے گئے۔ اور وہاں ایک کو بارہ اور دوسرے کو پندرہ ضرب بید کی سزا دی گئی۔ ایک غیر ملکی سپرنٹنڈنٹ کے لئے انصاف کرنا مشکل ہو گیا۔ اور قصور تھا یا نہ اپنی چمڑی بچانے کے لئے اُسے ان کو سزا دینی پڑی۔

ریاست میں کسی پر نظام کی توہین کا سچا یا جھوٹا الزام لگا دیا جائے۔ تو وہ بچ نہیں سکتا۔

(۷)

نظام گورنمنٹ کے خلاف میرا سب سے سنگین الزام یہ ہے۔ کہ اس نے ستیاگرہیوں کو خط و کتابت کی اجازت نہ دی۔ یہ تمام مہذب حکومتوں کے عمل کے خلاف ہے۔ قانون اس کے خلاف ہے اور اخلاق اس کے۔ قیدی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک زیر سماعت۔ دوسرے سزایاب۔ دونو قسم کے قیدیوں کو ملاقات اور خط و کتابت کے خاص حقوق حاصل ہیں۔ زیر سماعت قیدیوں کو زیادہ۔ کیونکہ ان کی خط و کتابت کا بار حکومت پر نہیں ہوتا۔ ان کے حقوق نہایت وسیع ہیں۔ در حقیقت تا فیصلہ انہیں نظر بند سمجھا جاتا ہے۔ ان کی حرکات و سکنات پر پابندی ہوتی ہے۔ اور بس۔ وہ اپنے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ چاہیں تو گھر سے کھانا منگا سکتے ہیں۔ خط و کتابت کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ملاقات کے لئے بھی انہیں خاص سہولتیں دی جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں سزایاب قیدیوں کی تین قسمیں ہیں۔ اول۔ دوم اور سوم۔ تیسری قسم کے قیدیوں کو تین مہینوں میں ایک بار ملاقات کی اجازت ہے۔ اور انہیں ایک کارڈ لکھنے کو ملتا ہے۔ دوسری اور پہلی کلاس کے قیدیوں کو ملاقات اور خط و کتابت کے لحاظ سے بہت زیادہ سہولتیں ہیں۔

اے کلاس قیدیوں کو پندرہ دن میں ایک بار ملاقات اور ایک خط لکھنے کی اجازت ہے۔ ہمارے جیلوں میں جہاں تک پولیٹیکل قیدیوں کا تعلق ہے۔ زیادہ خط و کتابت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ یا تو وہ مقامی جیل میں رکھے جاتے ہیں یا کسی نزدیکی۔

لیکن حیدرآباد کے ستیاگرہیوں کی حالت بالکل مختلف تھی۔ اور یہ بات ہے۔ جو میں خاص طور پر اپنے ہم وطنوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ریاست کے ستیاگرہیوں کو چھوڑ کر ہر ایک ستیاگرہی اپنے گھر سے سینکڑوں میل دور تھا۔ اور ایک ایسے علاقہ میں جو مخالف سمجھا جاتا ہے۔ اور ایسے شخص کی حراست میں جن کے خلاف ان کا ستیاگرہ تھا۔ اس لئے ان کے رشتہ داروں اور دوستوں کی تشویش بنی رہتی تھی۔ اور ان کے سماچار کا سماچار سننے کے لئے بیتاب رہتے تھے۔ یہ قدرتی تھا۔ خاص کر اس لئے کہ آئے دن ستیاگرہیوں کی موت کی خبر انہیں ملتی رہتی تھی۔ لیکن ریاست کی طرف سے اس کا کیا جواب تھا۔ وہاں قیدیوں کی صرف ایک ہی کلاس ہے۔ اور یہاں کی سی کلاس سے بھی بدتر۔ وہاں کے قیدیوں کو چار ماہ میں صرف ایک خط لکھنے کی اجازت ہے۔ قیدی چونکہ باہر سے کچھ منگوا نہیں سکتے۔ اس لئے جیل کی طرف سے انہیں خط ملے۔ تو لکھ سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اور چونکہ ستیاگرہیوں کی تعداد ہزاروں تھی۔ اس لئے ریاست عام طور پر کارڈ چھپتا نہ کرتی تھی۔ ستیاگرہیوں کو تنگ کرنے کے لئے ریاست نے ایک اور قاعدہ بنا لیا تھا۔ کہ ملاقات صرف رشتہ دار ہی کر سکیں گے۔ گویا نہ صرف ملاقات چار ماہ میں ایک بار ہوگی بلکہ صرف رشتہ داروں کو ہی اس کی اجازت ہوگی۔ یہ قاعدہ سختی سے برتا جاتا تھا۔ اس کے اثر کا اندازہ آپ اس طرح لگا سکتے ہیں۔ کہ پشاور کے دس ستیاگرہی کسی جیل میں بند۔ تو ضروری ہے۔ کہ ملاقات کے لئے دس رشتہ دار اس جیل میں پہنچیں۔ پشاور سے حیدرآباد یا گلبرگہ کا تیسرے درجہ کا کرایہ ستر روپیہ سے کم نہ ہوگا۔ باقی اخراجات الگ۔ گویا جب تک پشاور کے آدمی ساتھ ایک ہزار خرچ کرنے کو تیار نہ ہوں۔ وہ اپنے دس ستیاگرہیوں کی خیر و عافیت جان نہیں سکتے۔ ریاست کو یہ اجازت دینے سے انکار تھا۔ کہ پشاور سے ایک شخص آئے۔ اور تمام ستیاگرہیوں کی خیر و عافیت پوچھ جائے۔ ایسی صورت میں خط کی قیمت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن خط تو تبھی لکھا جا سکتا ہے۔ جب ریاست دے۔ اور ریاست کی یہ حالت

...war. Digitized by eGangotri

کہ جیل سپرنٹنڈنٹوں کو یہ کہنے میں عار نہ تھی۔ کہ ستیاگرہ سمتی کارڈ بھیج دے۔ تو ستیاگرہیوں کو دے دئے جائیں گے۔

میرا جتھا ۵۔ جون کو گرفتار ہوا۔ اور ۲۹۔ جولائی کو سزایاب۔ ۱۷۔ اگست سے رہائی شروع ہو گئی۔ اس طرح ہمارا زیادہ تر وقت زیر سماعت قیدی کی حیثیت میں گذرا۔ قاعدہ کے مطابق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ ہوتے ہی ہر ایک قیدی کو ایک ایک کارڈ ملنا چاہئیے تھا۔ لیکن جب فیصلہ سے پہلے ہی ہمیں خط وکتابت کی اجازت نہ تھی۔ تو بعد میں کیا ملنی تھی؟ پہلے تین ہفتے نہ ہم نے کسی کو خط لکھا۔ اور نہ جیل والوں نے ہمیں باہر کا کوئی خط دیا۔ افسران جیل کے اس رویہ کے خلاف جب پر زور پروٹسٹ ہوا۔ تو جواب ملا۔ کہ آپ اپنے خرچ پر لکھ سکتے ہیں۔ لیکن عمل یہ تھا۔ کہ ستیاگرہی جو خط لکھ کر دیتے تھے۔ وہ روک لئے جاتے تھے۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ میری خط وکتابت سب سے زیادہ تھی۔ میں نے ساٹھ کے قریب رشتہ داروں اور دوستوں کو خط لکھے ہوں گے۔ لیکن ان میں سے صرف نصف درجن کے قریب کا جواب آیا۔ اس وقت میں نے سمجھا۔ اور اب اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ میرے خطوط وہیں روک لئے جاتے تھے۔ ایسے بے ضرر بھی جن میں سوائے خیر و عافیت کے کچھ نہ ہوتا تھا۔ مجھے کئی قسم کی جسمانی شکایات ہیں۔ ہر ایک شکایت کیلئے میں نے لاہور میں ڈاکٹر مقرر کر رکھے ہیں۔ میرے دانتوں میں درد ہوا۔ جو دوائی میں ساتھ لے گیا تھا ختم ہو گئی۔ اور نسخہ میرے پاس نہیں۔ اس لئے میں نے لاہور کے اس ڈینٹل سرجن کو جس سے میں دانتوں کے بارہ میں مشورہ لیا کرتا ہوں۔ دو خط لکھے۔ لیکن روک لئے گئے۔ اسی طرح میں نے دوسرے ڈاکٹروں کو بھی کئی خط لکھے۔ لیکن سوائے ایک کے کسی کا جواب نہ آیا۔ میں نے جو خط اپنے گھر لکھے۔ ان میں سے بھی بہت کم یہاں پہنچے۔ یہ سلوک خطوط کے ساتھ ہی نہ تھا۔ بلکہ تاروں کے ساتھ بھی۔ میرے جو تار سپرنٹنڈنٹ کے ہاتھ پڑ جاتے تھے۔ وہ تو مجھے مل جاتے تھے۔ لیکن جو عملہ کے ہاتھ پڑتے وہ نہیں۔ دیرینہ سے ایک جوابی تار کا جواب لکھ کر دفتر میں دیا۔ وہ تار آج تک لاہور نہیں پہنچا۔ اور دلی اور جو رجسٹرڈ خط ۲۸۔ جون کو لاہور سے روانہ ہوئے۔ وہ مجھے ۱۷۔ جولائی کو دئے گئے۔ جب سپرنٹنڈنٹ سے شکایت کی۔ تو انہوں نے مسکرا کر کہا۔ شکر کرو مل تو گئے۔ سب سے افسوسناک اور شرمناک بات یہ تھی۔ کہ ایسے تار بھی روک لئے گئے۔ جو جان بلب مریض ستیاگرہیوں کے رشتہ داروں کو بھیجے گئے۔ میں نے سپرنٹنڈنٹ سے بارہا شکایت کی۔ اور انہیں ثابت بھی کرا دیا۔ کہ ڈاک روکی جاتی ہے۔ وہ اپنی معصومیت کا اظہار بھی کرتے رہے۔ اور انہوں نے ڈاک کے انچارج کو فہمائش بھی کی۔ لیکن اثر نہ ہوا۔ آخر کار انہوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کر دیا۔ اور یہاں تک کہا۔ کہ جیل میں تو آپ کی ڈاک نہیں روکی جاتی۔ شاید کہیں اور جگہ روکی جاتی ہوگی۔ ایک دفعہ سپرنٹنڈنٹ کے بنگلہ پر تعلقہ دار اور سول سرجن بیٹھے تھے۔ میں نے کہا۔ آپ کی ریاست کو تو وزیر ہند نے ترقی یافتہ ہونے کی سند عطا کی ہے۔ لیکن آپ کے مہذب ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ ہماری خط وکتابت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ دونو افسران نے میری اس شکایت پر تعجب کا اظہار کیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ سے پوچھا۔ کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ سپرنٹنڈنٹ نے یہ کہہ کر چھٹکارہ حاصل کیا۔ کہ میں تو خود ڈاک روکے جانے کے خلاف ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ کا خیال تھا۔ کہ میری ڈاک کہیں اندر روکی جاتی ہے۔ لیکن ۱۷۔ اگست کو جو میری رہائی کا دن تھا۔ ان کی لاعلمی طشت از بام ہو گئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ ریاست کا کوئی اور محکمہ نہیں۔ بلکہ ان کا اپنا عملہ ہی ہماری ڈاک کا ڈاکو تھا۔ رہائی سے چند گھنٹے پہلے میں پہلی بار سنٹرل جیل میں گیا۔ اور جو کلرک ڈاک کے لئے ذمہ دار تھا۔ اس سے دل لگی کے طور پر کہا۔ کہ جو سلوک تم نے ہماری ڈاک کے ساتھ کیا ہے۔ اس کا جواب تو ریاست سے کوئی بڑی طاقت تم سے لیگی۔ لیکن آج کی ڈاک تو مجھے دے دو۔ اس پر اس نے ایک الماری کھولی۔ اور خطوط کے بیسیوں بنڈل نکال کر سپرنٹنڈنٹ کے سامنے میز پر رکھ دئے۔ ساتھ ہی کہا۔ کہ ان میں سے اپنے خط نکال لو۔ از راہ کرم یہ بھی کہا۔ کہ میں نے اپنے من میں طے کر رکھا تھا۔ کہ لیڈروں کے خطوط ان کے گھر پہنچا دوں گا۔ آپ چاہیں تو اپنے خط اسی وقت نکال سکتے ہیں۔ میرے پاس اتنا سمیہ کہاں۔ کہ ان سارے خطوط کی پڑتال کر سکتا۔ لیکن سرسری پڑتال پر بھی دو خط ملے۔ ایک ۷۔ جون کا۔ اور دوسرا ۹۔ جون کا۔ ۹۔ جون کا خط میرے لڑکے کا تھا۔ میں نے دونو خط سپرنٹنڈنٹ کو دکھلائے۔ خطوط کے بنڈل دیکھ کر وہ پہلے ہی پانی پانی ہو رہے تھے۔ میری شکایت کا کیا جواب دیتے؟

(۸)

زیادہ سے زیادہ ۲۰ گھنٹوں میں ختم ہوتے رہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ میرے مقدمہ نے پورے دو ماہ لئے؟ یہ سوال ہے۔ جو عام طور پر میرے بھائیوں کے لئے باعث حیرت رہا۔ ایک فقرے میں اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ریاست کی بدنظمی کی وجہ سے۔ جب تک ستیاگرہ جاری رہا ریاست کی عدالتیں زیادہ تر انہی مقدمات میں مصروف رہیں۔ اور چونکہ ستیاگرہی مختلف اطراف سے ریاست پر دھاوا کرتے تھے۔ اس لئے کسی جگہ کے مجسٹریٹ دوسری جگہ بلائے نہ جا سکتے تھے۔ ہمارے ہوتے ہوئے ستیاگرہ کے کئی مقدمات چل رہے تھے۔ ہندو سبھا کے والنٹیر چھوٹے چھوٹے جتھوں میں آتے تھے۔ اور مختلف دنوں میں۔ اس لئے سب کے مقدمات علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے۔ میرے مقدمہ کی سماعت کیلئے اورنگ آباد میں کوئی مجسٹریٹ خالی نہ تھا۔ اس لئے جالنا سے لانا پڑا۔ لیکن وہاں بھی کوئی اور انتظام نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے یہ مجسٹریٹ بطور سابق جالنا کا تو ناظم یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رہا۔ اور اورنگ آباد کا سپیشل مجسٹریٹ ہو گیا۔ اس کے کندھوں پر جالنا کی ذمہ داری بھی تھی۔ اس لئے اسے مقدمہ ملتوی کر کے بار بار وہاں جانا پڑتا تھا۔ اتفاق سے مجسٹریٹ تھا امیر طبع اور نازک مزاج۔ اس لئے تین گھنٹہ سے زیادہ کام نہ کر سکتا تھا۔ عام طور پر ایک مشکل یہ تھی۔ کہ جیل میں کھانے پینے کا تسلی بخش انتظام نہ تھا۔ عام طور پر ایک دو بجے کے بعد ستیہ آگرہی کھانے پینے سے فارغ ہوتے تھے۔ اس لئے مقدمہ ایک بجے سے پہلے شروع نہ ہوتا تھا۔ اور یہ بھی اس لئے کہ مجسٹریٹ نے یہ تکلف چھوڑ دیا تھا۔ کہ کوئی حاضر ہوتا ہے یا نہیں۔ درحقیقت کبھی ملزموں کی گنتی نہ ہوئی۔ مقدمہ کی سماعت جیل کے اندر ہوتی تھی۔ اس لئے فرض کر لیا جاتا تھا۔ کہ سب کے سب حاضر ہیں۔ ستیاگرہیوں کو کوئی کام نہ تھا۔ اس لئے عام طور پر بھاری تعداد میں حاضر رہتے تھے۔ لیکن کئی ایسے بھی تھے۔ جنہیں مقدمہ میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اور فیصلہ کیطرف سے لاپرواہ۔ وہ جانتے تھے۔ کہ مجسٹریٹ ہمیں سزا دے گا۔ اور ریاست ہمیں چھوڑے گی۔ کیا یہ دلچسپ بات نہیں۔ کہ کم از کم ایک ستیاگرہی جیل میں رہتے ہوئے شروع سے آخر تک غیر حاضر رہا۔ مقدمہ کی ساری کارروائی میں اس کا کہیں نام نہ آیا۔ [illegible]

کو پہنچا کی تھی۔ اور جب فیصلہ سنایا جا چکا۔ اور ہمارے ساتھ جتھا کو سزا ہو چکی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ ستیاگرہی کورا بچ نکلا ہے۔ سوچ رہے تھے۔ کہ کیا کریں۔ اس پر از سر نو مقدمہ چلائیں یا چھوڑ دیں۔ کہ ہماری رہائی کا چرچا شروع ہو گیا۔

میرے جتھا میں ۸۲ ستیاگرہی تھے۔ اس میں ساٹھ جتھے تھے۔ جو ملک کے مختلف صوبوں سے آئے ہوئے تھے۔ ان میں دیہاتی بھی تھے اور شہری بھی۔ اُن کی بھاشاؤں میں بہت انتر تھا۔ اضلاع رہتک وحصار اور ریاست جیند کے جو جاٹ میرے ساتھ تھے۔ ان کی بولی سمجھنا ہمارے لئے مشکل تھا۔ حیدر آباد کی پولیس یا جیل کا عملہ کیا سمجھتا۔ خاص کر جب کہ وہ ہو بھی نالائق۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے ستیاگرہیوں کی فہرست کبھی مکمل نہ ہوتی۔ اگر ستیاگرہی خود مرتب نہ کرتے۔ ستیاگرہی ہوتے ہوئے وہ کوئی ایسا کام نہ کیا چاہتے تھے۔ جس سے مزاحمت کا پہلو نکلتا ہو۔ نہ ہی وہ مقدمہ کو التوا میں ڈالنا چاہتے تھے۔ جس شام کو ہم گرفتار ہوئے۔ ساڑھے سات بجے پولیس لائین پہنچ گئے۔ اور تین بجے رات فارغ ہوئے۔ اس عرصہ میں ستیاگرہیوں کا نام اور حسب نسب لکھا جاتا رہا۔ نا معلوم کتنی فہرستیں تیار ہوئیں۔ اور کتنے پنچ نامے لکھے گئے۔ لیکن جب وہ فہرست عدالت میں پیش ہوئی۔ اور اس کے مطابق ملزموں کو پکارا گیا۔ تو کسی کا نام غلط تو کسی کی ولدیت۔ نتیجہ یہ کہ مقدمہ کی کارروائی جاری نہ رکھی جا سکی۔ یہی مشکل اس وقت پیش آئی۔ جب ملزموں کے بیانات ہوئے۔ ایک دن تو مجسٹریٹ نے تنگ آ کر فہرست ایک طرف رکھ دی۔ اور ایک ایک ستیاگرہی کو بلا کر اس کا نام اور ولدیت لکھنی شروع کر دی۔ اس سے ایک اور مشکل پیدا ہو گئی۔ کہ کچھ ستیاگرہیوں کے بیان فہرست کے مطابق لئے گئے۔ اور کچھ کے اس کے بغیر۔ چنانچہ کوئی حساب نہ رہا۔ اور یہ جاننا مشکل ہو گیا۔ کہ کتنے ستیاگرہیوں کے بیانات دوبارہ لئے گئے ہیں۔ اس لئے سماعت چار دن کے لئے ملتوی ہو گئی۔ یہ بیانات کبھی ختم نہ ہوتے۔ اگر میرے بھائی ماسٹر گوردتہ رام بانبرسیتھی ایڈووکیٹ لائیلپور کئی دن لگا کر ستیاگرہیوں کی فہرست مرتب نہ کرتے۔ عام طور پر مجسٹریٹ ایک دن میں ایک سو سے زیادہ ستیاگرہیوں کا بیان قلمبند نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے میرے بھائی ہر روز ایک سو ستیاگرہی بیان [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

حیدرآباد کا ستیاگرہ سماپت ہوگیا۔ اور سیمیلتا کے سمبندھ میں جو کچھ اُتھوا دی کرنے تھے وہ بھی پورے ہو چکے۔ ہم نے اب تک کی نصل کو کاٹ چکے۔ ایشور کو دیا تھا۔ اس کی ... دے چکے۔ اب نئی فصل بونا ہے۔ زمین یہ تو کھیت کی جتائی کا سمیہ تھا۔ بونا تو ابھی ہونا ہے۔

حیدرآباد میں کیا کرنا ہے؟ سبھی جانتے ہیں ویدک دھرم پرچار۔ پرنتو کیوں؟ اس لئے ہماری سمجھ میں جاتی اتھوا منش سمرہ کی اُنتی کے لئے ویدک دھرم پرچار ہی سب سے اُتم سادھن ہے۔

ہمیں کسی سے دیش نہیں۔ نہ اسلام سے نہ انیہ دھرموں سے۔ اور مسلمانوں سے تو دیش کا کوئی کارن ہی نہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ منش ماتر کا ہت کرنا آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ مسلمانوں کا ہت بھی ہم کو اتنا ہی ابھیشٹ ہے جتنا انیہ کسی منش سمرہ کا۔

حیدرآباد سرکار سے ہم کو کوئی دویش نہیں۔ دویش تو پہلے بھی نہ تھا۔ شکایت تھی یا یوں کہئے۔ کہ اپنا رونا رونا تھا۔ نظام سرکار جیسی مسلمانوں کی سرکار ہے اسی پرکار آریوں کی بھی۔ ان کے راجیہ میں مسلمان پرجا بھی ہے اور آریہ پرجا بھی۔ حیدرآباد کے مسلمان اپنی کٹھنائیوں کے لئے اپنے راجہ اعلیٰحضرت نظام صاحب کے پاس جاتے ہیں۔ ان سے پکار کرتے ہیں۔ اسی پرکار آریہ بھی اپنی کٹھنائیوں کو اپنے اُسی راجہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ پرجا میں کچھ بھنتا ہوتے ہوئے بھی راجہ تو ایک ہی ہے۔ اور میرا یہ وچار ہے۔ کہ حیدرآباد کے آریہ کچھ کم راج بھگت نہیں ہیں۔

رہا سامانیتا آریہ سماج کا سمبندھ۔ وہ آریہ سماج کسی دیش یا ریاست کے شاسک ... اس کے ویوہار کے رستے میں تو کچھ کرتی نہیں۔ اُسے تو منش ماتر کو ویدک دھرمی بنانا ہے۔ یہی اُدیشیہ ہے۔ اس لئے ستیاگرہ کے سمیہ بھی آریہ سماج یہی گھوشنا کرتا رہا ہے۔ کہ ہم کو نہ تو اعلیٰحضرت کی ذات سے کوئی شکایت ہے نہ اُس کے ویوہار سے۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے دھارمک کرتیوں میں جو کچھ بادھائیں ہیں ان کو مکمل طور پر دور کر دیا جائے۔ دھنیہ واد ہے کہ نظام سرکار کی گھوشنا تھا اشواسن سے آشا بندھ گئی ہے۔ اور شکایتیں دور ہوتی جا رہی ہیں۔ ہم کو پورن وشواس ہے۔ کہ بھوشیہ میں آریہ سماج تتھا نظام سرکار کے سمبندھ اتینت اچھے رہیں گے۔ اور دونوں اور سے یہ پریتن رہے گا۔ کہ بانسری ...

حیدرآباد میں ویدک دھرم پرچار

(از پروفیسر سدھاکر ایم۔اے منتری ساردیشک سبھا دہلی)

اب ایک پرشن ہے۔ اور وہ یہ کہ ویدک دھرم پرچار کیسے کیا جاوے؟ ہمارا اُتر یہی ہے۔ کہ بڑے پریم کے ساتھ۔ دھرم پرچار کا سب سے اُتم اور اُچت سادھن یہی ہے۔ کہ وہاں کے لوگ آریہ سماج کے دھرم کو گرہن کرنے میں اپنا کلیان سمجھنے لگیں۔ ہم نہ تو ان کو

اس کا کاریہ کرم بھی نشچت ہو گیا ہے۔ شولاپور میں اُپدیشک ودیالیہ شیگھر ہی کھل جائے گا۔ اور مراٹھی۔ کناڑی تتھا تیلگو بھاشا بھاشی اُپدیشک دکھشن کے پرانتوں میں کاریہ کرنے کے لئے سُلبھ ہو سکیں گے۔ آریہ جنتا کو اس دشا میں بڑا اُدّت سُکیہ ہے۔ وہ بے چین ہیں۔ یہ تو

تقریر کرنے کے ۱۰ دس اُصول

فرانس کے مشہور ماہرِ فنِ تقریر نے حسب ذیل احکام عشرہ یعنی دس اصول اس فن کے بنائے ہیں:۔

(۱) ہمیشہ نرم اور آہستہ آواز سے بولنا شروع کرو۔ اور آہستہ آہستہ بلند کرو۔

(۲) ہر لفظ دوسرے سے علیحدہ کرکے بولو۔ تاکہ وہ الگ الگ رہیں۔ اور ایک سے ملکر خراب آوازیں اور غلط مطلب پیدا نہ کریں۔

(۳) ٹھیر ٹھیر کر گہرا سانس لے کر تقریر کرو۔ اور ایسا کبھی نہ ہو۔ کہ تم کچھ بول رہے ہو۔ اور تمہارے دانت بند ہوں۔

(۴) اپنے سامنے سننے والے لوگوں کی طرف دیکھتے رہو۔ اور اگر کوئی تحریر پڑھ رہا ہو۔ تو کوشش کرو۔ کہ آواز کی موجوں کا رخ سننے والوں کی طرف سے نہ ہٹے۔

(۵) ہر لفظ کو زبان اور لب کی پوری حرکت سے صاف صاف ادا کرو۔

(۶) جب تقریر کرو۔ تو پوری طرح تن کر کھڑے ہونے کی کوشش کرو۔

(۷) تقریر کرتے وقت کبھی تنگ اور چست کپڑے استعمال نہ کرو۔

(۸) کھانا کھانے کے بعد تقریر کرنے سے پرہیز کرو۔

(۹) میٹھی چیزیں زیادہ استعمال کرو۔

(۱۰) اگر ان تمام احتیاطوں کے باوجود تمہاری آواز کام نہیں دیتی۔ تو کسی طبیب کے پاس جاؤ۔

کچھ دینا چاہتے ہیں۔ نہ اُن سے کچھ لینا چاہتے ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں صرف یہ کہ ان میں جو بُرائیاں ہیں وہ دور ہوں۔ اور ان کی سکھ شانتی میں بردھی ہو۔ جب ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم نسوارتھ بھاؤ سے ان کے سیوک ہیں۔ اور ہماری سیوائیں ان کے بھلے کے لئے ہیں۔ تو بس آگے کیا چاہیے۔ وہ سوئم وہی کام کریں گے جو ہم ان سے کرانا چاہتے ہیں۔

ساردیشک سبھا حیدرآباد کے کاریہ کو جس درشٹی سے دیکھتی ہے۔ وہ سرو سادھارن کی درشٹی سے بھی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ سب کی یہی درشٹی ہو جائے۔ جس سے کام کرنا سگم ہو۔

ساردیشک سبھا کی طرف سے کاریہ آرمبھ ...

سبھا کو ان سے ادھک بے چینی ہے۔ بھید صرف اتنا ہے۔ کہ ٹھوس کاریہ کرنے کے لئے ڈھول بجانے کی فرصت نہیں ہوتی۔ اور کبھی کبھی تو ڈھول بجانے سے دھیان دوسری اور آکرشت ہو کر کچھ وگھن ہی پڑتا ہے۔ سبھا نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ دکھشن کیلئے اُپیکت ساہتیہ تیار کیا جائے۔ اس کا بھی سوتر پات ہو گیا ہے۔ چونکہ دکھشن بھارت کے پرانت میں بڑے ہیں۔ چاہے چھوٹی ہوں چاہے بڑی ان سب کی اور سبھا گمبھیرتا سے وچار کر رہی ہے۔

سو بھاگیہ ہمارے شترو بھی ہیں اور متر بھی۔ شترووں میں بدھیمان شترو بھی ہیں اور نربل شترو بھی۔ متروں میں بھی یہی دونوں کوٹیاں ہیں۔ ...

اُتاولے شترو ہمیشہ اچھے ہوتے ہیں۔ اور اُتاولے متر ہمیشہ ہانی کارک۔ یدی کوئی شترو ہمارے اوپر گولی چلانے میں اُتاولا پن کرے۔ تو ہم اوشیہ بچ جائیں گے۔ اور گولی ہمارے سر پر سے ہو کر گذر جائے گی۔ یدی ڈاکٹر پھوڑا چیرنے میں اُتاولا پن کر جائے۔ تو مرتیو اوشیہ بھاوی ہے۔ اس لئے متروں کا اُتاولا پن یا متروں کی بھول یا متروں کے سندیہ شترووں کے ان دوشوں کی اپیکشا ادھک گھاتک ہو جاتے ہیں۔ یہ بات ہم پر پورنتیا لاگو ہوتی ہے۔ بہت سے متروں کی اور سے بنا سمجھے اتھوا بہت سی باتوں کو بنا جانے بھرم پھیل جاتے ہیں۔ ہمارے پاس ان بھرموں کو دور کرنے کا سادھن نہیں۔ بھرم دور کرنے میں جو کٹھنائیاں ہیں وہ روگ سے بھی ادھک بھیشن ہیں۔ اسی پرکار ستیاگرہ سمبندھی جتنی باتیں ہم کو گیات ہیں۔ وہ دوسروں کو نہیں۔ کچھ اخباروں میں نکل سکتا ہے کچھ نہیں۔ کبھی کبھی سماچار پتروں میں کچھ ایسی باتیں بھی نکل جاتی ہیں۔ جن میں کچھ نیتھارتھتا بھی ہوتی ہے۔ نہ جان بوجھ کر نہیں بلکہ بنا جانے۔ کچھ شترو دل بھی اپنی سوارتھ سدھی کے لئے کچھ لکھ دیتے ہیں۔ متر دل وشواس کر لیتا ہے۔ ستیاگرہ کے دوران میں ایسا ہوا۔ لیکن آریہ بھائی بہت ہی سادھان رہے۔ انہوں نے دھیریہ کو نہیں چھوڑا۔ اس سے پرینام اچھا ہوا۔ آگے بھی یدی یہی نیتی رہی۔ تو پرینام اچھا ہوگا۔

آریہ ساردیشک سبھا نے یہ گھوشنا کی تھی۔ کہ جو سجن اپنے نام سے آریہ سماج مندر بنوانا چاہیں۔ وہ سبھا کو لکھیں۔ ہرش ہے کہ کئی سجنوں نے اپنے نام بھیجے ہیں۔ اور ان کے دھن سے اس جگہ سماج مندر بنوائے جائیں گے۔ جہاں پر مندروں کی اتینت آوشیکتا سمجھی جائے گی۔

ہمارا وچار ہے۔ کہ ستیاگرہ کے سمرتی چنہ شولاپور میں بھی ایک آریہ سماج مندر بن جاوے جس سے پرچار کی سُوِستھا ہو۔ اس پرکار دکھشن کے سمست پرانت میں اس نئی جاگرتی سے لابھ اُٹھانا ہے۔

ایشور کرے۔ کہ آریہ جنتا کے بھاگیہ میں اس مہان کاریہ کا لبدھی ہو۔ اور اس کاریہ کے سمپادن کا شریہ اسے پراپت ہو۔ اور ساردیشک سبھا آریہ پرشوں تتھا انیہ ویدک دھرم پریمی جنتا کے سہیوگ سے سپھل ہو۔ دیدیہ ماتا کی رکھشا تو پرم پتا پرماتما کے ہی ہاتھ میں ہے۔ اور اسی میں ہم امرت پتروں کا کلیان ہے۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
(منیجر)

Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

ایک سال میں ایک لاکھ ممبر بھرتی کئے جائیں گے

(از پنڈت بنسی لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ)

سنسار میں کوئی بھی سماج سوسائٹی سنستھا آدی تبھی اُنتی کر سکتی ہے۔ جب کہ اس کا پرتیک سبھاسد اس سوسائٹی کے نیم اُپ نیم اچھی پرکار جان کر ان کے پالن کرنے میں تھوڑی سی بھی بھول نہ کرتا ہو۔ میں آج کیول آریہ سماج کے ہی سمبندھ میں لکھنا چاہتا ہوں۔ وید بھگوان کے پرسدھ منتر "سنگچھدھوم سنوددھوم" کا بھاوارتھ بھی تو یہی ہے۔ کہ سماج کے پرتیک سبھاسد کو ایک ساتھ چلنا چاہیئے۔ ایک ہی سُر میں بولنا چاہیئے۔ اتنا ہی نہیں اپی تو اپنے شرلیشٹھ پرش جس پرکار آچرن کرکے سکھ شانتی تتھا سمّ اُنتی کو پراپت ہوتے تھے۔ اسی پرکار ہم کو بھی ویر بن کر اُنتی پراپت کرنی چاہیئے۔

آریہ سماج کے نیم اُپیوگی تتھا اُپ نیم سماج کو اُنت کرنے کے لئے اُتم رُوپ سے مارگ پردرشک ہیں۔ یدی پرتیک سبھاسد ادھیکاری اپنی پُورن شکتی کے ساتھ اس کا پالن کرنے لگ جاویں تو سماج دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کے پتھ پر چلنے لگ جاتا ہے۔

ادھیکاریوں تتھا وشیش کر منتری کے لئے آوشیک ہے۔ کہ سبھاسدوں کی سنکھیا بڑھانے میں پرتیتن شیل رہیں۔ آپ کریاتمک جیون بتاتے ہوئے اوروں کا سُدھار کریں۔ اپنے ذمہ جتنا بھی کام ہے۔ اس میں تنک بھی آلسیہ نہ کریں۔ سمیہ پر سب کام کرتے رہیں۔

سبھاسدوں کو چاہیئے۔ کہ پرتی ماس اپنے ذمہ جتنا ماسک دان ہے۔ وہ بنا کسی ہچکچاہٹ کے سوئم الیہ لاکر دے دیویں۔ جو دان دینا آریہ سماج جیسی دھارمک سوسائٹی کو ہم نے سویکار کیا ہے۔ اُسے نہ دے کر اپنی کمائی میں سے نہ دے کر سوئم اس کا آپ بھوگ کرنا مہا پاپ ہے۔ اتہ اپنی کمائی میں سے سب سے پہلے ودیہ آریہ سماج کا دان ہے پہلے اسے دے کر گرہ کاریہ پشچات آرنبھ کرنا چاہیئے۔ ادھیکاریوں کو چاہیئے۔ کہ پرتی ماس دان (چندہ) پراپت کریں۔ کسی کے ذمہ شیش نہ رہنے دیں۔

ایک کام اور بھی شیگھر سے شیگھر کرنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے سبھاسد نہیں کو بنانا چاہیئے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اس کے لوگیہ سدھ کر لیا ہو۔ ہاں ایک شرینی ایسی بھی رکھنی چاہیئے جن کو سہائیکوں کے نام سے پکارا جاوے۔ ان کا بھی نیم انوسار رجسٹر رکھنا چاہیئے۔ اور یہ وارشک ایک روپیہ یا اس سے ادھک والے ممبر ہوں۔ یہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو آریہ سماج کے ہت چنتک ہیں۔ ان کی سنکھیا جتنی ادھک سے ادھک ہو سکے بنا لینی چاہیئے۔ نظام سٹیٹ میں ان کی سنکھیا کم از کم ایک لاکھ تو ضرور ہو جانی چاہیئے۔ جس پرکار سبھاسدوں و سہائیکوں کو اپنا ماسک دان دے کر ہی انیہ کاموں میں اپنا دھن ویہ کرنا چاہیئے۔ اسی پرکار سماجوں کو بھی چاہیئے۔ کہ پراپت دھن سے پہلے اپنی پرانتیہ پرتی ندھی سبھا کو دھن دے کر ہی اپنے انیہ کاموں میں دھن ویہ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ پرانتیہ سبھائیں بھی اپنی سنرومتی سارودیشک سبھا کو دھن دے کر ہی آگے چلیں۔ یدی تمام آریہ بھائی اس معمولی سی بات کی مہما کو انوبھو کریں۔ اور آج سے ہی کاریہ آرنبھ کر دیں۔ تو یہ اپنی سماج تتھا اپنی جاتی کا بھلا کر سکتے ہیں۔ ادھیکاری ایسے

چننے چاہئیں۔ جن کے دل میں آریہ سماج کے پرچار کیلئے سچی تڑپ ہو۔ تتھا یوگیتا سے کاریہ کر سکیں۔ سبھاسدوں کے لئے آدرش ہوں۔ کیونکہ آگے والے رگوں نے ان کا ہی انوکرن کرنا ہے۔ جس پرکار راجیہ۔ پرماتما کی ایک دھروہر ہے۔ جو اسے پراپت کرکے انیہ اتھوا انیائے کرے گا۔ وہ مہان پاپ کا بھاگی بنے گا۔ اسی پرکار دھرم یا سماج بھی پرماتما کی ایک دھروہر ہے۔ اس کام میں آلسیہ کرنا۔ انیائے کرنا مہان پاپ ہے۔ اس کے پھل کو بھوگنے کے لئے اُدیت رہنا پڑے گا۔ اس لئے سبھاسدوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے ادھیکاری چننے میں پارٹی بازی کا پکھشپات چھوڑ کر یوگیتا دیکھ کر ادھیکاری چنیں۔ تو ان کا بھلا ہوگا۔ انیتھا یہ بھی مہان پاپی بنیں گے۔ اور اس کا پھل انہیں بھوگنا پڑے گا۔

گراموں میں آریہ سماج کا پرچار

(از شری آنند منی جی سنیاسی)

میں چھ سات سال سے دیہات کے اندر ویدک دھرم کے پرچار کا کاریہ مختلف طریقوں سے کر رہا ہوں۔ اور اس کاریہ میں مجھے بلا مبالغہ شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور اس پر زیادہ خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ یہ تمام کاریہ بغیر کسی سے دھن پراپت کئے ہوا ہے یہ سب پربھو کی کرپا ہے۔ ابھی یہ کام دو ضلعوں تک محدود ہے۔ ضلع گجرات میں دولتا نگر ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور ضلع سیالکوٹ میں چونڈہ۔

کام کے طریقے مختصراً حسب ذیل ہیں:-

(۱) جن دیہات کے اندر کنیاؤں کے پڑھنے کا پربندھ نہیں ہے۔ وہاں چھوٹے پیمانہ پر ہندی کنیا پاٹھ شالہ جاری کرنا۔ اور کنیاؤں کی انعاموں دوارا حوصلہ افزائی کرنا۔

(۲) جہاں کہیں آریہ سماج مندر نہیں ہیں۔ وہاں مندر بنوانا۔

(۳) لڑکوں کو دھارمک شکھشا دینا۔

(۴) دستریوں میں کتھا کرنا۔

(۵) آریہ سماجوں کو سالانہ جلسے کرنے کی پریرنا کرنا۔

(۶) چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ منگوا و چھپوا کر مفت تقسیم کرنا۔

(۷) اُپدیشکوں و بھجنیکوں دوارا پرچار کرانا۔

(۸) ویدک دھرم کے متعلق چھوٹے چھوٹے بھجنوں دوارا پرچار کرنا۔

(۹) آریہ سنسکاروں پر زور دینا۔

(۱۰) جگہ جگہ مختلف اوقات پر ہون یگیہ کروانا۔

(۱۱) آیوروید ویدک دوائیاں منگوا کر مفت تقسیم کرنا۔

(۱۲) ستیارتھ پرکاش وسنسکار ودھی مفت تقسیم کرنا۔

(۱۳) شدھی پر زور دینا۔

(۱۴) غربا کے بالکوں کو بغیر کسی فیس کے گورکلوں میں داخل کروانا۔

چنانچہ میرے اس گرام پرچار کو دیکھ کر جس کے حالات وقتاً فوقتاً اخبارات میں نکلتے رہتے ہیں۔ کئی آریہ سماجوں و آریہ بھائیوں نے اپنے اپنے ضلع میں اسی ڈھنگ سے گرام پرچار کا کاریہ آرنبھ کر دیا ہے۔

اب میں اس کاریہ کو بڑھانا چاہتا ہوں۔ جو کہ دھن کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ میں نے ہزاروں میل کا سفر گراموں میں پیدل کیا ہے۔ اب تھک گیا ہوں۔ اور جب دو چار میل بھی پیدل چلا کرتا ہوں۔ تو کئی روز تک ٹانگیں درد کرتی رہتی ہیں۔

رشی نمبر کیلئے آرڈر جلد بھیجئے

رشی نمبر کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مضمون نگاروں اور شاعروں کو اپنی اپنی رچنائیں شیگھر بھیج دینی چاہئیں۔ ہم اس مقصد کے لئے بذریعہ خطوط ان سب کی سیوا میں پہنچ رہے ہیں۔ لیکن یدی کسی بھائی کو نمنترن نہ بھی ملے۔ تو بھی وہ رشی کے چرنوں میں اپنی شردھانجلی اوشیہ بھینٹ کرے۔

ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس نمبر میں ستیاگرہ کے آٹھوں ڈکٹیٹروں کے لیکھ۔ اور فوٹو دئے جائیں۔ ان کی جیل کی زندگی اور ستیاگرہ کی وجے کے متعلق دلچسپ حالات ان ڈکٹیٹروں کی قلم سے اس نمبر میں پڑھیئے۔

آریہ سماجوں کو یہ نمبر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نے اس بار قیمت بھی تین آنے کی بجائے صرف ایک آنہ کر دی ہے۔ پیشگی قیمت بحساب ایک آنہ فی کاپی بھیجنے والوں سے ڈاک محصول (ایک پیسہ فی کاپی) نہیں لیا جاوے گا۔ لیکن وی۔ پی منگوانے والوں کو جہاں محصول ڈاک خود دینا ہوگا۔ وہاں وی۔ پی کا خرچ بھی۔ پھر وی۔ پی کے پارسل عام طور پر دیر سے ملا کرتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر آرڈر بھیجتے وقت آریہ سماجوں کو قیمت بھی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینی چاہیئے۔ اب دیر کرنے کا وقت نہیں۔ فوراً آرڈر بھیج دیجئے۔

منیجر پرکاش [illegible] لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

غلط فہمی کا شکار

(ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی ایک کہانی کا ترجمہ)

سندری تھی - یہی کارن تھا - کہ لوگ اسے
کے نام سے پکارتے تھے - وہ واہیہ رنگ
وہ سوبھاؤ سے بھی اسی نام سے بُلائے
گئی تھی - اس کا پتا کلکتہ کا ایک دھنی
تھا - لیکن انہوں نے اپنے آدرشی
کل اس کا دواہ ایک نردھن لیکن
ذلولوک پریشن سے کر دیا -
جب تک پریشن پڑھتا رہا - گوری میکے رہی -
وہ پٹنہ کا ایک سپھل وکیل تھا - اور گوری اس
گرہنی - دھن دولت سے گھر بھرا تھا - پریشن
کے ماتا پتا سُورگ سدھار چکے تھے - اور سوائے
گوری کے اس کا اس سنسار میں اور کوئی نہیں تھا -
اس کے جیون اور پرسنتا کا کیندر گوری کا
روپ تھا - پریشن کو گوری سے اتینت پریم تھا -
ہر پایہ ایسا ہوتا تھا - کہ وہ عدالت سے
کام ختم کئے بنا ہی گھر چلا آتا - لیکن اس
کے برعکس اس میں ایک دُرگن بھی تھا - اور
وہ تھا سندیہی (شکی مزاج) ہونے کا - یہی
کارن تھا کہ وہ اکارن ہی نوکروں کو نکال دیتا
تھا - اس کے ہاں کوئی نوکر ٹک ہی نہیں سکتا تھا -
پھر جس کی سفارش گوری کر دے - اس کو تو دو
ہی دنوں میں باہر کر دیا جاتا - بہیہ اپی گوری کو
اس کی اس پرورتی کے کارن بڑا دکھ ہوتا لیکن
وہ سب سہن کرتی اور شکایت تک نہ کرتی -
اس بات سے پریشن بڑا گھبراتا -
ماما داراپریشن نے گوری کے سَت کی
جانچ کرنی چاہی - کسی طرح گوری کو بھی یہ معلوم
ہو گیا - لیکن اپنے سوبھاؤ انوسار اس نے یہ
بھی پرسنتا سے ٹال دیا - گوری کو بھی یہ معلوم
ہو گیا - ایسا جان کر پریشن نے پرگٹ روپ
میں اپنے سندیہ کی گھوشنا کر دی - استری
سب کچھ سہن کر سکتی ہے - کنتو آچرن پر
آکشیپ نہیں - اس بات نے گوری پر بڑا
بُرا پربھاؤ ڈالا - لیکن وہ لہو کا گھونٹ پی کر
چُپ ہو گئی -
گوری کے دواہ کو تین ورش بیت چکے
تھے - لیکن ابھی تک اس کے گھر کوئی سنتان
نہیں تھی - پریشن کا دیوہار دن پرتی دن ناقابلِ
برداشت ہوتا جا رہا تھا - اس نے من کی "شانتی"
کے لئے ایک سنیاسی راما نند سے پڑھنا
شروع کیا - راما نند سنیاسی مندر کا ایک نوبودک
پجاری تھا - اس کے شدھ آچرن کی گاتھا شہر بھر
کے منہ پر تھی - سارا شہر اس کا آدر کرتا تھا -
اور یہی کارن تھا - کہ شروع شروع میں پریشن
اس سے کچھ نہ کہہ سکا - لیکن وہ اندر ہی اندر
اس دُکھ میں گھلا جا رہا تھا - اس نے سنیاسی
کو بہت بُرا بھلا کہا - یہاں تک کہ اُسے غنڈا
تک کہہ ڈالا - گوری کو بھی آواسہ ہونے کی

اُبادھی سے وجوشت ہونا پڑا -
گوری سے یہ سن کر چونک پڑی - اور کرودھ
میں بولی ۔۔۔ "کیوں جھوٹ بولتے ہو - ایشور سے
ڈرو !"
پریشن کرودھ میں ہی کچہری چلا گیا - اور

گوری نے سویم ہی سنیاسی کے گھر جانے کی بات
کہہ دی - پریشن کے مکھ سے مارے کرودھ کے
جھاگ نکلنے لگی - اس دن آیُو میں پہلی ہی بار اس
نے ایک استری پر (گوری) ہاتھ اُٹھایا - اور
گھر میں پہرا لگا دیا - اس پر اتنے اتیاچار کئے ۔

گوری گورو کے گھر - سنیاسی اس سمیہ ادھین میں
سنلگن تھا - گوری نے گڑگڑا کر کہا ۔۔۔ "اس
نرک سے میرا چھٹکارہ کرائیے - تاکہ میں شانت
ہردہ سے گیان پراپت کر سکوں"
سنیاسی نے نمرتی سے اُسے سمجھا بجھا کر گھر بھیج
دیا - جب پریشن کچہری سے واپس آیا - تو

کہ شہر بھر میں چرچا ہونے لگی - ساتھ ہی ساتھ اس
نے گورو جی کو بھی بدنام کرنا شروع کر دیا - اور
سنیاسی کے شدھ آچرن کی ڈھاک کو اس بات
سے دھکا لگا -
گوری کو ایک کڑی قید کے بعد ایک دن
سنیاسی جی کی طرف سے ایک پتر ملا - جس میں

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

مختصر افسانہ

اچھّا کھیل !

پیاری ماں ! بادل کے باشندے دور دور سے مجھ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں - کہ ہم صبح سے شام تک متواتر کھیلتے ہیں - اور ہم سنہری صبح کی اولین کرن کے ساتھ آنکھ مچولی کرتے ہیں میں ان سے سوال کرتا ہوں - کہ میں وہاں تک کیسے پہنچوں ؟ وہ کہتے ہیں - کہ تم زمین کے کنارے پر آ جاؤ - اور اپنے ننھے ننھے ہاتھ بلند کر دو - پھر تم بادلوں میں اُٹھا لئے جاؤ گے -

اس پر میں کہتا ہوں - کہ ۔۔۔ ماں گھر پر میرا انتظار کر رہی ہوں گی - میں ان کو چھوڑ کر کیسے آ سکتا ہوں ؟

یہ سن کر وہ مسکراتے ہیں - اور فضا میں شور مچاتے کھیلنے چلے جاتے ہیں - لیکن اماں میں ان سے بھی اچھا ایک کھیل جانتا ہوں - اور وہ یہ کہ ۔۔۔ "تم چاند بنو گی - میں بادل ۔۔۔ میں اپنے دونو ہاتھوں سے تم کو چھپا لوں گا - پھر ہمارے کوٹھے کی چھت نیلگوں آسمان بن جائے گی -"

(۲)

ماں سمندر کی لہروں میں رہنے والے لوگ مجھ سے کہتے ہیں - کہ وہ صبح سے سورج غروب ہونے تک گاتے ہیں - اور چلتے جاتے ہیں - اماں ان کو یہ بھی انہیں معلوم کہ وہ کہاں سے گذر رہے ہیں ؟ میں ان سے بھی سوال کرتا ہوں - کہ ۔۔۔ "میں تم سے کیسے مل سکتا ہوں ؟"

وہ جواب میں کہتے ہیں - "کہ تم برلب ساحل آنکھیں بند کر کے کھڑے ہو جاؤ - لہریں تمہارا استقبال کریں گی - اور تم کو پہنچا دیں گی" ۔۔۔ یہ سن کر میں ان سے پھر یہی کہتا ہوں - کہ "میں ماں کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں" ۔۔۔ یہ سن کر لہروں کے باشندے مسکراتے ہیں - رقص کرتے شور مچاتے گذر جاتے ہیں - لیکن ۔۔۔ ہاں ! میں ان سے بھی اچھا کھیل جانتا ہوں - کہ ۔۔۔ "تم ساحل بنو گی میں لہر ۔۔۔ میں ہمک ہمک کر آؤں گا - اور تمہاری گود میں آ پڑوں گا ۔۔۔ اماں ! دنیا میں کبھی کسی کو یہ معلوم نہ ہوگا - کہ ہم اور تم کہاں ہیں ؟

(ٹیگور)

ادبیات

شانتی کہاں ؟

وہ جا رہا تھا -
میں نے اس سے پوچھا ۔۔۔ "کہاں جا رہے ہو ؟"
اُس نے کہا ۔۔۔ "شانتی کی تلاش میں"
اور وہ چلا گیا -

راستے میں ایک سنیاسی ملا - اس نے سنیاسی سے پوچھا ۔۔۔ شانتی کہاں ملے گی ؟
اور اُسے جواب ملا ۔۔۔ "جنگلوں اور پہاڑوں کی ایکانت وادیوں میں"
اُس نے جنگلوں کا رُخ کیا -
اتنے میں ایک فلاسفر سے اس کی بھینٹ ہو گئی !
اس نے فلاسفر سے کہا ۔۔۔ شانتی کس طرح مل سکتی ہے ؟
اس نے اسے بتایا - کہ "سوچنے سے" -
وہ کھڑا ہو کر سوچنے لگا -
سو ساتھ ہی ایک شرابی کا گذر وہاں سے ہوا - شرابی نے اس سے پوچھا ۔۔۔ کیا سوچ رہے ہو ؟
اس نے کہا ۔۔۔ "شانتی پراپت کرنے کا طریقہ" !
شرابی نے جھٹ پیالہ منہ کے ساتھ لگا لیا - اور دوسرا پیالہ بھر کر اس کے آگے کر دیا اور کہا ۔۔۔ "شانتی اس میں موجود ہے" -
اس نے ہاتھ بڑھا دیا - مگر شرابی نے وہ پیالہ بھی خود ہی چڑھا لیا - اور چل دیا -
وہ شرابی کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا - کہیں پاس ہی کسی مندر میں گھڑیال بج رہا تھا - اس نے اس کی آواز سنی اور اس کی طرف چل دیا - اندر پہنچ کر اس نے مورتی کو نمسکار کیا - اور اس کے پاؤں پکڑ لئے - تھوڑی دیر میں پجاری آیا - اور اس سے پوچھا ۔۔۔ "یہاں کیوں بیٹھے ہو ؟"
اس نے جواب دیا ۔۔۔ "شاید یہاں ہی شانتی مل جائے" !
پجاری یہ سن کر ہنس دیا - اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا - وہاں ناچ ہو رہا تھا - اس نے نگاہ اوپر اُٹھائی - اور وہاں لکھا ہوا تھا ۔۔۔ "شانتی کنج" !
اس کا دل گھبرا اُٹھا - اور وہ باہر چلا گیا -
اب وہ واپس لوٹ پڑا ۔۔۔ ح

Digitized by eGangotri

آریہ سماجوں کی بعض مشکلات اور ان کا حل

(از ماسٹر گوردتا مل جی منتری آریہ سماج لارنس روڈ۔ امرتسر)

عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ سماجوں میں ہون۔ سندھیا اور پراتھنا کے وقت بہت کم سبھاسد اُپستھت ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ ہمارے پروگرام کا سب سے پرتھم اور نہایت ضروری حصّہ ہیں۔ اور یہ بات بھی عام دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ خاص خاص ویکتی ہی ان کاموں کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ کہ ہر ہفتے ساپتاہک ست سنگ میں باری باری سبھاسد پرارتھنا کیا کریں۔ نہ یہ کہ صرف ایک کی ہی ڈیوٹی لگ جاوے۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر وہ ویکتی کسی سپتاہ سماج کے ست سنگ میں حاضر نہ ہو سکے۔ تو کاروائی بھی ادھوری چھوڑنی پڑے گی۔ بڑی مشکل سے اس فرض کی ادائیگی ہو سکے گی۔ اس مطلب کے لئے بھگتی رسبہ پستک جس میں یگ صد کے قریب پرارتھنائیں درج ہیں کا پریوگ کرنا اتی اُتم ہوگا۔

دوسری بڑی بھاری دقت جو ہمارے ست سنگوں کے سمبندھ میں ہوا کرتی ہے۔ وہ اُپدیشکوں و پرچارکوں کے اُتارے بھوجن کے متعلق ہے۔ اُچیہ کوٹی کے پرچارک و لیکھک تو گھروں میں نمنترت ہوتے ہیں۔ لیکن درمیانی طبقہ کے پرچارکوں آدی کی کوئی بات نہیں پوچھتا۔ بعض حالات میں وہ سماج مندروں میں ٹھہر بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ وہاں عموماً پاٹھ شالائیں کھلی ہوتی ہیں۔ کہیں کہیں پردھان یا منتری کے گھروں میں اور کہیں کہیں سماجیوں کے مکانوں میں انہیں ٹھہرانا پڑتا ہے۔ اس سے ایک طرف پربندھ کرتاؤں کو روزمرہ ان کے آنے جانے سے بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف ان کی آزادی میں بادھا پڑتی ہے۔ اگر کسی پردھان یا منتری کا مکان سماج مندر سے ادھک دوری پر ہو تو ان کو بھی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان دنوں حالات اس مشکل کا حل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے پردرشک نے ہمارے لئے جن ۵ مہایگیوں کا ودھان کیا ہے۔ انہیں اپنے عملی جیون میں لانے کا یتن کریں۔ یدی ہم اتتھی یگیہ کو اپنا لیں تو اپروکت سمسیا آسانی سے حل ہو سکتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر دن آپس میں بانٹ لئے جاویں۔ اور جو جن آدی کا باسی باری سبھاسدوں کے گھروں میں انتظام کر لیا جائے۔ اس سے جہاں پربندھ کرتاؤں کو کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

وہاں کسی ویکتی وشیش کو بوجھ بھی محسوس نہ ہو۔ ساتھ ہی اُپدیشکوں کو ہوٹلوں میں جانے کی ضرورت نہ رہے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے سب سے بڑی بات یہ ہوگی۔ کہ ہم کو اتتھی سنسکار کی عادت پڑ جاوے گی۔ اُپدیشکوں کے اُتارے کے لئے سماج کے اپنے ستھان میں خاص کمرے مخصوص ہونے چاہئیں۔ اور وہ کمرے۔ ایسے ہونے چاہئیں۔ جہاں اُپدیشک کسی وقت بھی آ کر ٹھہر سکیں۔ وہیں ان کی تمام ضروریات کے پورا کرنے کا مکمل اور مستقل پربندھ ہونا بھی ضروری ہے۔

عموماً اُپدیشک بھن بھن ستھانوں کے جل وایو میں رہتے۔ اور دن رات سفر کرتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے بھوجن جو بسا اوقات ان کی خواہش اور طبیعت کے خلاف ہوتے ہیں۔ کھاتے رہتے ہیں۔ اور ہر جگہ سماج کے ادھیکاریوں کا مطالبہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ہاں آپ سال کے بعد آئے ہیں۔ اس لئے خوب پرچار کریں۔ مگر یہ نہیں محسوس کیا جاتا۔ کہ یہ تو کولہو کے بیل کی طرح سدا چلتے ہی رہتے ہیں۔ کہیں آج رات کے بارہ بجے تک پرچار کر رہے ہیں۔ اور دوسرے دن طویل سفر کی تھکاوٹ کے فوراً بعد دوسری جگہ انہوں نے پھر پرچار کرنا ہوتا ہے۔ کہیں اُنہیں دودھ نہیں ملتا۔ کہیں لسی تک کو ترستے ہیں۔ بلکہ کہیں کہیں تو انہیں رات کے وقت چارپائی تک نصیب نہیں ہوتی۔ بھوجن کا تو کہنا ہی کیا ہے؟ ممکن ہے شہروں میں رہنے والے تمہارے آریہ سجن ان باتوں کو ناممکن تصور کریں۔ لیکن میں تو اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ سب کچھ تحریر کر رہا ہوں۔ اور خاص کر پرچار کرنے والے اُپدیشک ان دقتوں کا عموماً شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے پربندھ کرتاؤں کو چاہیئے کہ وہ ان مہانوبھاؤں کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے آرام کا کافی پربندھ کیا کریں۔ اس سے جہاں ان کا سواستھ بنا رہے گا۔ وہاں پرچار میں کسی قسم کا وگھن نہ پڑے گا۔ اور یہ لوگ بھی دوگنے اُتساہ اور پریم سے اپنی طاقت سے زیادہ کام کریں گے۔ آشا ہے۔ کہ میرے اس نویدن پر دھیان دیتے ہوئے آریہ سماجوں کے پربندھ کرتا ان تجاویز کو عملی جامہ ...

سچی دیو پوجا

(از مہاشہ مولچند جی آریہ سیوک کوٹ چھٹہ)

آج کل دوسرے موقعوں پر عموماً اور دواہوں پر خصوصاً دیو پوجا کی جاتی ہے۔ جس کو پورانک اور آریہ سماجی مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ پورانکوں کا خیال ہے۔ کہ آریہ سماجی دیوتاؤں کی پوجا نہیں کرتے۔ میں دونو فریقوں کے دیو پوجا کے طریقے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان کو پڑھ کر آپ خود فیصلہ کر لیں۔ کہ کون سا طریقہ دیو پوجا کا اُتم ہے۔ اور اس پر ہی عمل کریں۔

پورانک طریقہ

زمین پر دیوتاؤں کے آکار بنا دیئے جاتے ہیں۔ اور ان پر پھل پشپ اور چل آدی چڑھا کر ماتھا ٹیک دیا جاتا ہے۔ پھر ایک دو پیسے اس دیوتا پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ جنہیں بعد میں برہمن (پجاری) ان لوگوں کے سامنے یا بعد میں اُٹھا کر جیب میں ڈال لیتا ہے۔ بس اتنی ہی پورانک دیو پوجا ہے۔ لیکن درحقیقت دیوتا ہیں ماں باپ۔ گرو یا اگنی۔ وایو۔ جل۔ آکاش پرتھوی اتیادی۔ اب آپ ہی فرمائیے۔ کہ اس پرکار کی دیو پوجا کرنے والے اتھوا پوجا کئے جانے والے کو کیا لابھ ہوا؟

آریہ سماجی طریقہ

آریہ سماجی لوگ گھی اور سامگری لیتے ہیں۔ اور ہون کنڈ تیار کر کے دیوتاؤں میں مکھیہ اگنی دیوتا کا آواہن کرتے ہیں۔ استھات جلاتے ہیں۔ اور پھر گھی جیسے رتن اور سامگری میں بڑے اُتم پدارتھوں مثلاً کیسر کستوری۔ چھوہارہ۔ شہد اور چندن سے دیوتاؤں کی سچی پوجا وید منتروں سے شروع کرتے ہیں۔ اوم اگنے سواہا۔ اوم سومائے سواہا۔ اوم پرجاپتئے سواہا۔ اوم اندرائے سواہا منہ سے کہتے ہیں۔ اور گھی سامگری ہاتھ سے دیوتاؤں کے مکھ اگنی میں ڈالتے ہیں۔ اب اگنی اس گھی سامگری کو تقسیم کر کے ماں۔ باپ۔ گورو۔ وایو۔ جل۔ سوریہ پرتھوی ان سب کو حصّہ دیتا ہے۔ جس سے سب سکھی اور شدھ رہ کر سکھ اور صحت دیتے ہیں۔ اور دستور بھی یہی ہے۔ کہ کھانا منہ سے کھایا جاتا ہے۔ اور سب اعضاء کو تقویت دیتا ہے۔ یہاں بھی دیوتاؤں کے مکھ کو گھی سامگری دی گئی۔ کسی نے جیب میں نہیں رکھی۔

یا پورانک۔ اس میں یوگیراج کرشن بھگوان کا پرمان دیکھنا ہو تو گیتا میں دیکھئے۔ جہاں یگیہ کا ودھان ہے۔ آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائیگا۔ میں نے دونو پہلو آپ کے سامنے رکھ دئے ہیں۔ اور اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ کہ ان میں سے کون سی پوجا سچی دیو پوجا ہے۔ کیا دیوتاؤں کے نام پیسے کر اپنی جیب میں رکھ لینا ہی دیو پوجا ہے یا ان تک پہنچانا یہ بھی عجیب بات ہے۔ کہ جو جیب میں رکھ لیں۔ ان کو دیوتاؤں کی پوجا کرانے والا کہا جاتا ہے۔ اور جو دیوتاؤں تک پہنچا دیتے ہیں۔ ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ یہ دیوتاؤں کو نہیں مانتے۔

غلط فہمی کا شکار

بقیہ صفحہ ۹

اُسے کسی دن پینے کے لئے رکھا گیا تھا۔ گوری نے اس پتر کو سنبھال کر رکھ دیا۔ دوسرے دن اکسمات اُسے یاد آئی۔ اور دیکھنے لگی۔ تو وہ پتر وہاں نہیں تھا۔ وہ گھبرا کر پرکاش کے کمرے کی طرف گئی۔ کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ گوری نے آوازیں دیں۔ لیکن کوئی اُتر نہ ملا۔ وہ پاس پڑوس والوں کو بلا لائی۔ اور سب نے مل کر دروازہ توڑا۔ اندر دیکھا تو پرکاش اچیت پڑا تھا۔ اس کا سارا شریر نیلا ہو چکا تھا۔ پاس ہی ایک کاغذ کے اوپر وش کی ایک شیشی پڑی ہوئی تھی۔ گوری نے دھیان سے دیکھا۔ تو پتہ لگا۔ کہ وہ کاغذ سنیاسی کا بھیجا ہوا ہی پتر ہے۔ وہ سب سمجھ گئی۔ اور جھٹ سے شیشی اُٹھا کر شیش وش پی لی۔ لوگوں کو اس کا پتہ اس سمے لگا۔ جب وہ شیشی خالی کر چکی تھی۔ شیشی چھین لی گئی لیکن بہت لیٹ۔ ڈاکٹر بلایا گیا۔ لیکن وہ بھی سنبھل نہ ہو سکا۔ گوری نے مرتے سمے پرکاش کی دیہہ کو سمبودھت کر کے کہا "پران ناتھ! آپ نے میری ایک نہ سُنی۔ میں نے بالکل کوئی پاپ نہیں کیا۔ آپ کو دیر تھا ہی سندیہہ تھا۔ اور اسی سندیہہ کے کارن آج ہم دونو سنسار چھوڑ رہے ہیں"۔

لوگوں نے دیکھا — پرکاش کا منہ مسکرا رہا تھا شریر پر پیلا پن آ گیا تھا۔ دونوں کا گوری کی آہ سے اکٹھا ہی شمشان بھومی میں سنسکار کیا گیا۔

اب بھی وہاں سے کبھی کبھی آواز آیا کرتی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

ضروری اطلاع

سب سماجوں کو اطلاع دی جاتی ہے - کہ پنڈت لبھو رام جی آریہ مشنری دیانند سالویشن مشن کی ملازمت سے مستعفی ہو چکے ہیں - کوئی سماج ان کو پرچار کے واسطے بلانے کے لئے اب مشن کو نہ لکھے - اور پنڈت جی اب مشن کے نام پر پرچار اور نہ ہی چندہ نہیں کر سکتے ٭

(سیکرٹری مشن)

جہیز نشیدھ سپتاہ

آریہ کمار پریشد کی سچت جینی پرورش کے لئے جو کاریہ کرم نشچت ہوا تھا - وہ حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کے کارن سنتھاگت کر دیا گیا تھا - اب ستیاگرہ سپھلتا پورک سماپت ہو جانے کے کارن آریہ نتھا ہندو سماج میں وشیش جاگرتی ہے - اس لئے کاریہ کارنی سبھا نے نشچے کیا ہے - کہ سچت جینی پر پاس ہوئے جہیز نشیدھ سمبندھی پرستاؤ کو کاریہ کرم میں پری نت کیا جاوے - اس کے لئے کاریہ کارنی سبھا نے جہیز نشیدھ سپتاہ ۱۹ - نومبر سے ۲۶ - نومبر تک منانا نشچت کیا ہے ٭

کاریہ کارنی سبھا تمام آریہ کمار سبھاؤں کو آدیش کرتی ہے - کہ اس سپتاہ کو سپھل بنانے کے لئے ابھی سے پریتن کریں - اس کے پورن ورن کے لئے ٹریکٹ تیار کیا گیا ہے آری پریشد کمار سبھاؤں کے پاس نشچت سمیہ پر بھیج دے گی ٭

(منتری آل انڈیا آریہ کمار پریشد - دہلی)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

(۱) ۲۴ - ستمبر کو آچاریہ نریندر دیو جی بانی پرنسپل کا عالمانہ لیکچر سماج کے ست سنگ میں ہوا ٭

(۲) ۲۵-۹-۳۹ سے پنڈت لبھو رام جی اپدیشک دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور نے دارا پر پرچار کرایا گیا - اور سالویشن مشن کے لئے پنڈت لبھو رام نے ۸۰ روپے اکٹھے کئے ٭

(۳) ۳۰-۹-۳۹ کو پروفیسر گیان چند جی کا ریلوے سٹیشن پر ہاردک سواگت کیا گیا - یکم اکتوبر کو ان کا منوہر بھاشن ہوا - اور ان کو سمان پتر دیا گیا ٭

(گورودتہ مل منتری)

آریہ سماج کمہاٹی کے سماچار

۳-۹-۳۹ کو پرماتما کال ۹ بجے سپتاہک ست سنگ کے بعد پنڈت لوکناتھ جی نے کارروائی میں آئے ہوئے سب سجنوں کے

یگیہ پوپیت تبدیل کروائے - جس میں حیدرآباد سے وجے پراپت کر کے آئے ہوئے سب ویر شامل ہوئے - پھر پنڈت جی نے پر استری پُرش کو یگیہ پوپیت کیوں دھارن کرنا چاہیئے - اور یگیہ پوپیت دھارن کرنے کا کیا مطلب ہے ؟ پر ویاکھیان دیا - بعد ازاں آریہ سماج کمہاٹی کے لئے آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے :-

(۱) پردھان سیٹھ سہدت جی - (۲) اُپ پردھان مہاشہ کشن چند جی (۳) منتری مہاشہ پیارے لال جی (۴) اُپ منتری مہاشہ سوروپ لال جی (۵) اور رام ناتھ جی (۵) کوشادھیکش مہاشہ بھیم سین جی (۶) لائبریرین مہاشہ بلو رام جی ٭

سات انترنگ سبھا کے ممبر - مہاشہ مراری لال جی - مہاشہ کرم چند جی - مہاشہ دیو سنگھ جی - مہاشہ پورن چند جی - کارروائی ختم ہوتے پر سب سجنوں کا حلوہ سے ستکار کیا گیا ٭

(سوروپ لال اُپ منتری آریہ سماج کمہاٹی)

"سادھنا" کا اجرا

پنڈت ہری شنکر شرما نے "سادھنا" کا سمپادن کرنا سویکار کر لیا ہے ٭

"سادھنا" کیتھیا ساہتیہ پردھان پتر کا ہوگی - ہندی میں نت نئی نکلنے والی پستکوں کی کھری سماوچنا ہر انک میں رہے گی - ساہتیہ کی پرگتی کا دگدرشن - ساہتیہ پریمیوں کا بھی پردرشنی اور ہندی بھاشیوں کو سمجھا تھا گرنتھ آدرشوں سے ہٹا کر اُتنا بہت تھا سچی سکھین کلا کا بودھ کرانا آدی اس پتر کا کے مکھیہ اُدیشیہ ہوں گے ٭

وارشک مولیہ کیول ۳ روپے

(مینجر "سادھنا" ایجوکیشنل پریس آگرہ)

سری نگر کشمیر میں ویدک دھرم پرچار

اس سال آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو دیہ سے ہوئے - سری نگر شہر میں چار آریہ سماجیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت ہیں - پہلے یہاں اُتسو ماہ جولائی یا اگست میں ختم ہو جایا کرتے تھے - لیکن اس سال ماہ ستمبر میں ہوئے - سارا مہینہ ست سنگ اور پرچار میں وتیت ہوا - سب سے پہلے آریہ سماج حضوری باغ کا - اس کے پشچات آریہ سماج مہاراج رنبیر گنج دریا واڑی سماج کا - ۱۰ - ۱۱ - ستمبر میں ناگرک سماج کا وارشک اُتسو ہوا - جو یکم اکتوبر کو ختم

ہوا - درمیان میں آریہ سماج بارہ مولہ کا بھی اُتسو ہوا - یہاں گوروکل گوجرانوالہ کے برہم چاری دو لاریوں میں مع اپنے بینڈ باجہ کے گئے - نگر کیرتن خوب رونق سے ہوا - اس ورش بارہ مولہ میں وارشک اُتسو پہلی مرتبہ ہوا - حاضری اچھی ہوتی رہی - جنتا نے آریہ سماج کے پرچار کی ضرورت بہت محسوس کی - اور اُپدیشوں و ویاکھیانوں سے خوب لابھ اُٹھایا - اننت ناگ میں بھی پرچار کیا گیا - جو تین دن تک ہوتا رہا - آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اس دفعہ پنڈت ہردیالو جی آریہ اُپدیشک و مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک پہلے آ گئے تھے - اور حضوری باغ میں کتھا و بھجن ہوتے رہے - اس کے بعد پنڈت گورودت جی سناتک - پنڈت دل پتی جی - پنڈت رام سوروپ جی آریہ اُپدیشک - مہاشہ مہر چند جی و شمشیر سنگھ جی بھجنیک بھی آ گئے - اور اپنے ویاکھیانوں و بھجنوں سے خوب پرچار کیا - ان کے علاوہ سوامی شانتا نند جی بھی آئے ہوئے تھے - ان کے بھی حضوری باغ میں - مہاراج رنبیر گنج و بارہ مولا میں بہت اُتم اُپدیش ہوئے ٭

اسی دوران میں دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کے اُپدیشک پنڈت نند لال جی بھی آ گئے - ان کے بھی بارہ مولا و ریناواڑی سماج کے اُتسو پر ویاکھیان ہوئے - اور ستمبر ماس کے آخیر میں شریمتی شانتا دیوی جی بھی پہلگام سے پہنچ گئیں - ان کے بھی ناگرک سماج کے اُتسو پر ویاکھیان ہوئے - درمیان میں جہاں کسی جگہ میری ضرورت پڑی - میں نے بھی سیوا کی - اور اس طرح اس ورش بھی پورا ایک ماہ ویدک دھرم کا پرچار ہوا - جس کے لئے میں ان سب سجنوں کا جنہوں نے اس کاریہ میں میری سہائتا کی دھنیہ واد کرتا ہوں - آشا ہے - کہ اب میں کچھ دیر بعد لاہور پہنچوں گا - اور پھر اپنی سیوا آریہ پرتی ندھی کے سپرد کر دوں گا ٭

(رنجیت لال وان پرستھی سری نگر کشمیر)

آریہ سماج گونڈہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج گونڈہ میں وید کتھا سنگو جی کا ۲۲ سے ۲۵ - ستمبر تک پرچار ہوا - جس کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا ٭

(۲) مہاشہ شو دیالو جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا و پردھان آریہ ویر دل پدھارے

اور اُنہوں نے سماج کا نریکشن کیا - اس سماج نے مہاشہ جی کو آریہ ویر دل کے لئے چندہ بھی دیا ہے ٭

مہاشہ شمشیر بہادر "آزاد" اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا یو - پی کا شبھ آگمن ہوا - آپ نے بھی اس سماج کا نریکشن کیا - اور مہاشہ جی کو اس سماج نے ضلع کے ویر پرچار فنڈ میں دان دیا ٭

(دیوی پرشاد اُپ منتری)

پتہ دیجئے

ایک سادھو جس کا نام پورن داس مہنت کپڑے گیروے - عمر ساٹھ سال - قوم راوسیا - اُداسی - نرواسی کی طرف کا ہے - ایک عورت کو جس کی عمر تیس سال - رنگ گورا - ماتھے پر تل گیہوں کے دانے کے برابر ہاتھ کی کلائی میں چوٹ کا نشان ہے - گرہ کھل بازار متصل کسولی سے اغوا کر کے لے گیا ہے - وہ سادھو اس کو اپنی چیلی کہتا تھا - عورت کا نام دیو کو - قوم راوسیا چمار ہے - گھر سے زیورات اور نقد روپیہ لے کر بھاگ گئی ہے - جو بھائی پتہ دے گا - بہت دھنیہ کا بھاگی ہوگا ٭

(منتری آریہ سماج دھرم پور ضلع شملہ ہلز)

ایک انتر پرانتیہ وواہ

لائل پور کے لالہ سادھو رام جی ریلوے سب انجینئر کے سپتر ڈاکٹر ہری چند - اور شریمتی ڈاکٹر دیوی صاحبہ سپتری مسٹر جیوت رائے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ٹھٹہ (سندھ) کا شبھ وواہ کراچی میں پورن ویدک ریتی سے ہوا ٭

اس اوسر پر سندھی بھائی بڑی بھاری تعداد میں شامل ہوئے - شادی کا انتظام آریہ سماج سوشیلا بھون کراچی کی طرف سے تھا - اس سماج کے پردھان شری مان لالہ رام سہائے جی ایم

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد مگر ہیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.,
Karachi

Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد کے سماچار

شری ونائیک راؤ کا بھاشن

حیدرآباد ۲۲ ستمبر کو بیگم بازار میں شام سے ۷ بجے شری پنڈت ونائیک راؤ جی بار۔ ایٹ۔ لاء کا پربھاؤ شالی بھاشن ہوا۔ جنتا کافی سنکھیا میں اُپستھت تھی۔

ابھی تک جیل میں

پنڈت بنسی لال جی ویاس کو ابھی تک مکت نہیں کیا گیا۔ آپ کو عدالت نے دوش مکت کر کے مقدمہ سماپت کر دیا ہے۔ سُنا جا رہا ہے۔ کہ صوبے جا کا دعویٰ کیا جائے گا۔

آریہ سماج سلطان بازار

(۲۲۔ ستمبر) آریہ سماج سلطان بازار کے ہفتہ واری ست سنگ میں جیل مکت شری پنڈت چندر پال جی کا سواگت کیا گیا۔ نت لیکچات دکھشن کیسری شری پنڈت ونائیک راؤ تھا دان ویر شری پنڈت نارائن لال جی پیتی آریہ سماج میں پدھارے۔ شری بیرسٹر جی نے شری نارائن لال جی پیتی کا جنتا کو پریچہ دیتے ہوئے آپ کی سماج سیوا کا ورنن کیا۔ تھا آپ نے حیدرآباد نواسی آریوں کی طرف سے ہاردک سواگت کرتے ہوئے پُشپ مالا بھینٹ کی۔

چٹگوپہ کے آریوں پر مقدمہ

۱۵۔ ستمبر کو چٹگوپہ کے آریوں کے مقدمہ کی پیشی تھی۔ لیکن تاریخ بڑھا دی گئی۔ اس کیس میں شری گوپال راؤ جی بورگاؤنکر ایڈووکیٹ کام کریں گے۔

چھرے سے حملہ

(ورنگل ۲۲۔ ستمبر) گت سپتاہ میں ایک عرب نے ایک براہمن ودیارتھی پر بنا کارن راستے پر چلتے چلتے چھرے سے حملہ کیا۔ ودیارتھی کا ایک ہاتھ کلائی سے کٹ گیا۔ سر اور منہ پر بھی بھینکر گھاؤ آئے ہیں۔ پولیس نے عرب کو گرفتار کر لیا ہے۔

ایک ستیاگرہی کا دیہانت

(چنچولی ریپے ۱۵۔ ستمبر) یہ سماچار دکھ سے سُنا جائے گا۔ کہ آریہ سماج چنچولی کے منتری شری گونڈی رام عرف دبے کمار بھادر پد لندی ایکیم پر بسپت وار ۱۱ بجے پلیگ سے سُورگباش ہو گئے۔ یہ ستیاگرہ کر کے جیل سے چھوٹ کر آئے تھے۔ جب یہ بیمار تھے۔ تو انت سمیہ تک گایتری کا پاٹھ کرتے رہے۔ جو بھی ان سے ملنے آتا اوم کا جاپ کرنے لگتے۔ یہ اپنے بدھ پتا کے اکلوتے سپتر تھے۔

سالانہ چناؤ

آریہ سماج تلجاپور کے سبھاسدوں کی شری ڈی۔ آر۔ داس جی لاتور نِرِیکشک اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی ادھیکشتا میں سبھا ہوئی۔ اس میں سماج اُنتی کے سمبندھ میں سادھنوں پر وچار کیا گیا۔ سروسمتی سے نمن لکھت سجنوں کو آگامی ورش کے لئے ادھیکاری چنا گیا:۔

پردھان: مہاشہ صاحب رام جی پٹیل۔
اُپ پردھان: مہاشہ کرشن جی ماسٹر۔
منتری: مہاشہ دیویداس راؤ جی۔
اُپ منتری ناگیندر جی۔ کوشادھیکش: مسری دھرجی شندے۔ لیکھا دھیکش: مہر لیشچندر جی۔

ایک عرب کا ایک ہندو پر حملہ

۱۶ شعبان کو ایک مستنڈ عرب سائیکل کو سائیکل پر جا رہا تھا۔ اس نے ایک بوڑھے ہندو کو ٹکر دی۔ اس بوڑھے نے کہا۔ کہ کیوں بابا! آنکھیں نہیں۔ دیکھ کر چلاؤ۔

ان شبدوں کو سنتے ہی عرب چھرا نکال کر اس بوڑھے اور اس کے ایک ساتھی کو گھائل کر کے بھاگ گیا۔

جے کے نعرے لگانے پر ایک ماہ

سُنا گیا ہے۔ کہ موضع اکونڈ تاریخ ہالی جاگیر کے ۸ منشیوں کو شیواجی کی جے کے نعرے لگانے پر ایک ایک ماہ قید و ۲۵-۲۵ روپیئے جرمانہ کا ڈنڈ ہوا ہے۔

اصلاحات کا نفاذ ملتوی

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یورپ کے یُدھ کے کارن اصلاحات کی سکیم کو یُدھ کی سماپتی تک کاریہ روپ نہ دینے کے پرشن پر وچار کیا جا رہا ہے۔

دھرم پرچار کی دھوم

(مارڈی تاریخ ۲۸۔ ستمبر) آریہ سماج مارڈی کی ایک میٹنگ شری گنپت لال جی کی ادھیکشتا میں ہوئی۔ آریہ سماج کا کاریہ کس ڈھنگ سے کیا جائے۔ اس وشے پر وچار تھا پرستاو پاس کئے گئے۔ اچھوت اُدّھار کی سکیم بنائی گئی۔ آس پاس کے ماکنی۔ کرنج کھیڑی۔ ہجانا گلی۔ تھا مارڈی آدی گراموں کی وارشک یاتراؤں پر پرچار کرنا نشچت ہوا۔

شولاپور فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

(شولاپور تاریخ ۲۸۔ ستمبر) آج شولاپور کے فساد کے کیس کا فیصلہ عدالت نے سنا دیا۔ شری وشوناتھ ٹمکے۔ ناگ ناتھ۔ ستا دبودتے۔ شرن اپا اوتے۔ اور نلمے شولاپور تھا پیارے لال شرما کراچی۔ گیانی رام روہتک۔ بھینیا مدراس۔ امر سنگھ کراچی۔ پرشرام کراچی۔ ان دس کو تین تین ماس کی قید ہو گئی۔ بھیم سنکر اپاسے اور شوتے کو مکت کر دیا گیا ہے۔ چھ مسلمانوں کو بھی اسی کیس میں ۲-۳ مہینوں کی قید ہو گئی ہے۔ ایک مسلمان مکت کر دیا گیا ہے۔

مسجد کے سامنے نعرے لگانے کا الزام

(لاتور ۲۸۔ ستمبر) ۲۷۔ ستمبر کو جب کہ گن پتی وسرجن کے لئے گنیش منڈل رام گلی لاتور کا جن سموداے بنئی گلی سے گذر رہا تھا۔ اس سمیہ شام کے ۷ بجے لوکل پولیس نے شری بھگوان ڈھگے۔ شری گن پتی راؤ۔ دتاتریہ۔ نامدیو۔ دارکیہ رام راؤ۔ ماروتی راؤ ۱۵-۱۴ ورشیہ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ ان پر مسجد کے سامنے نعرے لگانے کا اپرادھ لگایا گیا ہے۔

میری جیل یاترا

بقیہ صفحہ ۱۱

کے لئے تیار رکھتے تھے۔ پولیس تو اپنی کارکردگی میں فیل نکلی۔ ۵۔ جون کو ہم گرفتار ہوئے۔ اور ۲۱۔ جون تک پولیس ہمارا چالان مرتب نہ کر سکی۔ اور جب اس دن مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بسم اللہ ہی غلط ہے۔ اس لئے اس دن صرف ایک گواہ پولیس انسپکٹر کا بیان لے کر مقدمہ چند دنوں کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اس کے بعد عملہ جیل نے اپنی کارگذاری دکھانی چاہی۔ لیکن وہ بھی چاروں شانے چت۔ آخری وقت تک فہرست مرتب نہ ہو سکی۔ اور ناچار اسے جتھا کے ڈکٹیٹر سے درخواست کرنی پڑی۔ کہ ہمارا ہاتھ بٹاؤ۔

ریاست حیدرآباد میں سماعت مقدمہ کا طریق بھی ہمارے ہاں سے مختلف ہے۔ اس لئے وقت زیادہ لیتا ہے۔ ہمارے ہاں تو یہ قاعدہ ہے۔ کہ استغاثہ اپنی ساری شہادت پیش کرتا ہے۔ تب ملزم پر فرد جرم عائد ہوتا ہے۔ استغاثہ کی شہادت پر فرد جرم سے پہلے اور بعد دونو وقت جرح ہو سکتی ہے۔ اور ملزم کی شہادت بھی فرد جرم کے بعد شروع ہوتی ہے۔ لیکن حیدرآباد میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ پہلے صرف پروسیکیوٹر یعنی انسپکٹر پولیس کی شہادت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ملزم یا ملزمان کے بیان ہوتے ہیں۔ اور اُن سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ پولیس کی طرف سے جو الزام تم پر لگایا گیا ہے۔ تمہیں اس کا اقبال ہے یا نہیں۔ ملزمان کے بیان کے بعد استغاثہ کی باقی شہادت پیش ہوتی ہے۔ اور جب فرد جرم عائد کیا جاتا ہے۔ تو ملزمان کے دوسری بار بیانات ہوتے ہیں۔ عام مقدمات میں تو یہ طریق زیادہ مشکل پیدا نہیں کرتا لیکن میرے پہنچنے کی حالت میں مجسٹریٹ کے دیوال وہاں گیا۔ پولیس انسپکٹر کی شہادت کے بعد ملزمان کے بیانات ہوئے۔ وہ ۸۲ تھے۔ اور بمشکل تمام ایک دن میں ۱۰۰ سے ۱۵۰ تک کے بیانات ہوتے تھے۔ مجسٹریٹ کو ایک ایک لفظ اپنے ہاتھ سے لکھنا پڑتا تھا۔ اس نے پہلا بیان تو کسی نہ کسی طرح ختم کیا۔ لیکن جب فرد جرم کے بعد دوسری بار بیانات کی باری آئی۔ تو اس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور ہم سے خواہش کی۔ جسے ہم نے پورا کر دیا۔ کہ ہم ستیاگرہیوں کا تحریری بیان پیش کر دیں۔ چنانچہ وہ شامل مسل ہو گیا۔ مجسٹریٹ نے اتنا پوچھ کر کہ اس مسل پر تمام ستیاگرہیوں کے دستخط ہیں اپنی تسلی اور ضابطہ پورا کر لیا۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے اس سوال کا جواب مل جاوے گا۔ کہ ہمارے مقدمہ نے اتنا عرصہ کیوں لیا۔ مجسٹریٹ کے علاوہ پیروکار یعنی کورٹ انسپکٹر بھی نایاب تھے۔ اس لئے ایک پیروکار کو ایک دن میں کئی کئی عدالتوں میں پیش ہونا پڑتا تھا۔ اور اسی طرح مجسٹریٹ کو کئی بار پیروکار کی انتظار بھی کرنی پڑتی تھی۔ ہمارے مقدمہ میں بھی ایک بار ایسا ہوا۔ کہ مجسٹریٹ نے کچھ دیر آن بیٹھا۔ لیکن پیروکار ندارد۔ اس نے کچھ دیر انتظار کی۔ لیکن پیروکار نہ پہنچا۔ چنانچہ ناراض ہو کر اٹھ گیا۔ اور مسل پر لکھ گیا۔ کہ چونکہ پیروکار غیر حاضر ہے۔ اس لئے مقدمہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ ہمارے مجسٹریٹ کی مشکل اس وقت حل ہوئی۔ جب کورٹ انسپکٹر کی جگہ ایک نائب کورٹ انسپکٹر ہمارے مقدمہ کی پیروی کیلئے مقرر کیا گیا۔ اس طرح ہمارا مقدمہ بڑے مزے چلتا رہا۔ نہ مجسٹریٹ کو اُسے ختم کرنے کی جلدی تھی نہ ستیاگرہیوں کو۔ وہ جانتے تھے۔ کہ ہمیں جیل میں کچھ عرصہ رہنا ہے۔

(کرشن)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

حیدرآباد کے بعد بھرت پور میں آریہ سماج کا مورچہ

آریہ سماجوں کو رجسٹرڈ کرانے کے حکم کے خلاف ستیاگرہ کی تیاریاں

(میرٹھ ۱۰-اکتوبر) ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دربار بھرت پور کی طرف سے آریہ سماج کے سبھاسدوں پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے۔ جس کی رو سے انہیں حکم دیا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کو دوبارہ رجسٹرڈ کرائیں۔ کیونکہ رجسٹریشن کے سابقہ حکم کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ آریہ سماج کے سبھاسد اس حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور باوجودیکہ نوٹس ملے تقریباً دس دن ہو گئے ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کو رجسٹرڈ نہیں کرایا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر صورت حالات تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج نے ستیاگرہ کے لئے والنٹیروں کی بھرتی شروع کر دی ہے۔ متھرا۔ آگرہ۔ علی گڑھ۔ ایٹہ اور منی پور کے آریہ سماجوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ دوسری سماجوں کی مدد کے بغیر ہی بھرت پور کا مورچہ فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مزید تفصیلات کا انتظار کریں۔ (ہندوستان ٹائمز)

بھرت پور میں سٹیٹ کانگرس ستیاگرہ

(میرٹھ ۱۰-اکتوبر) بھرت پور سٹیٹ کانگریس کے ستیاگرہ کیمپ واقع متھرا سے ۵ عورتوں کا جو جتھا ریاست میں بھیجا گیا تھا گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتاری کے وقت تین ہزار سے زیادہ اشخاص کا ہجوم تھا+

داؤد پور کیمپ کے دو والنٹیر بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں+

پنجاب گورنمنٹ کی طبی سکیم

(راولپنڈی ۹ اکتوبر) پنجاب گورنمنٹ نے دیہات میں مفاد عامہ کے لئے طبی سکیم جاری کی ہے۔ جس پر سب سے پہلے عمل درآمد ضلع راولپنڈی میں کیا جائے گا۔ اس کے ماتحت ہر ایک قصبہ میں دو آنے فی گھر وصول کئے جائیں گے۔ اس رقم سے ادویات خریدی جائیں گی۔ اور بوقت ضرورت لوگوں میں مفت تقسیم کی جائیں گی۔ اس مطلب کے لئے ایک اسسٹنٹ سرجن رکھا جائے گا+

سندھ کے وزرا کو مسلم لیگ کی دھمکی

(کراچی ۱۰-اکتوبر) کل سے وزرا کے مکانوں پر مسلم لیگ کی طرف سے ستیاگرہ کی دھمکی کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے صورت حالات پر مضبوطی سے قابو پانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہجوم کو رُلانے والی گیس سے منتشر کرنے کے انتظامات ہو گئے ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو پولیس اور فوج کو بھی بُلا لیا جائے گا+

خاکساروں کی جیل سے بھاگنے کی کوشش

(لکھنؤ ۱۰-اکتوبر) ۵ سو خاکساروں کا ایک جتھا ۳-اکتوبر کو دہلی سے بلند شہر روانہ ہوا۔ سنیچر وار کی شام کو انہوں نے شہر سے ۸ میل کے فاصلہ پر کیمپ لگا دئے۔ جب انہیں اطلاع ملی۔ کہ پولیس انہیں گرفتار کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ تو انہوں نے کیمپ کو توڑ دیا۔ اور کھورجہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ رات بھر میں انہوں نے سترہ میل سفر طے کیا۔ جب کھورجہ پہنچے۔ تو پولیس نے انہیں روک لیا۔ خاکساروں نے گرفتار ہونے اور اپنے بیلچے چھوڑنے سے انکار کر دیا+

طے پایا۔ کہ خاکساروں کو لاریوں کے ذریعہ دہلی پہنچایا جائے گا۔ لیکن اس کی بجائے انہیں بلند شہر کی جیل میں پہنچا دیا گیا۔ چند خاکسار جیل کے اندر چلے گئے۔ جو باہر تھے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو آوازیں دیں۔ کہ باہر نکل آؤ۔ ڈاکٹر نذر محمد کا بیان ہے۔ کہ اس موقعہ پر پولیس نے گولی چلا دی+

بحیرہ شمالی میں لڑائی

(لنڈن ۹-اکتوبر) محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج جرمنی کے بمبار ہوائی جہازوں اور برطانوی کروزروں اور تباہ کن جہازوں کے درمیان بحیرہ شمالی میں لڑائی جاری رہی۔ برطانوی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا+

سپاہیوں کو حاضر ہونے کا حکم

(ماسکو ۹-اکتوبر) فن لینڈ میں ابھی تک ریزرو فوجی سپاہیوں کو بلایا جا رہا ہے۔ ویبورگ کے علاقہ میں جو سوویٹ سرحد کے نزدیک ہے بہت سے سکول فوج کے لئے خالی کر دئے گئے ہیں+

صلح کی باتیں

(روم ۹-اکتوبر) سرکاری حلقوں کی طرف سے اس امر پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس میں ہٹلر کی تجاویز صلح پر ابھی تک ناپسندیدگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

نیا سوویٹ جرمن معاہدہ

(برلن ۸-اکتوبر) اٹلاس ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ سوویٹ اور جرمنی میں معاہدہ ہو گیا ہے

آریہ سماجوں کے منتری اور آریہ پرشوں کو سوچنا

مندرجہ ذیل چیزیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے درست کروا کر چھپائی گئی ہیں:-

(۱) آریہ سماج کے نیم اُپ نیم ہندی قیمت ایک ٹکٹ دو پیسے۔ سینکڑہ ۱۲ر+

(۲) آریہ سماج کے لئے پروشیش پتر اور نیم ایک فارم پر چھپے ہوئے ۱۵ × ۸½ سائز کے ہر آریہ سماج میں اوشیہ ہونے چاہئیں۔ دو روپیہ دس آنے سینکڑہ+

(۳) آریہ سماج کے لئے پروشیش پتر اور نیم ایک فارم پر چھپے ہوئے قیمت ایک سینکڑہ کاپی بنی ہوئی ۱۰/ہ ایک روپیہ سینکڑہ+

(۴) ویدک سندھیا ____ کاغذ چھپائی سُندر۔ ہندی یا اردو اڑھائی روپیہ سینکڑہ+

(۵) سندھیا ہون منتر اکٹھے ہندی یا اردو۔ قیمت ہندی یا اردو دو آنے (۲ر) زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ+

(۶) ست سنگ گٹکا ____ اس میں سندھیا۔ ہون منتر اور بھجن اکٹھے ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ایک آنہ زیادہ کے لئے تین پیسے+

(۷) ست سنگ گٹکا ____ اس میں ۷۵ بھجن ایشور بھگتی کے ست سنگ میں بولنے والے درج ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو دو آنے (۲ر) زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ+

(۸) ہون منتر اسقد سہت ____ ہندی یا اردو ایک آنہ (۱ر) زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ+

(۹) بھگتی درپن ____ یہ پستک ہر ایک آریہ کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں آریہ سماج کا خزانہ ہے۔ قیمت ہندی یا اردو ۱ر۔ زیادہ کے لئے آٹھ آنے+

(۱۰) آریہ سماج کے لئے رجسٹر ____ ماہک چندہ کے حساب کا رجسٹر ۸ر۔ جمع و خرچ کا رجسٹر آٹھ آنے۔ آریہ سماجوں کے لئے وششیش رسید بک ایک سو فارم آٹھ آنے۔ آریہ سماجوں کے لئے چیک بک ایک سو فارم ۸ر+

رگ وید کے انتم سوکت کے چاروں منتر بڑھیا کاغذ پر سُندر پرکار سے ارتھ سہت چھپے ہوئے ایک سو فارم آٹھ آنے (۸ر)+

نوٹ بک: مینیجر راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ انارکلی لاہور

... ہونے والا ہے؟

(... وردھا گنج ۱۰-اکتوبر) آج آل انڈیا ... ورکنگ کمیٹی میں پنڈت جواہر لال ... نے نہایت زوردار تقریر کی۔ آپ نے ... "ہم نہایت نازک صورت حالات ... سے گذر رہے ہیں۔ ہندوستان ... اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ پرانے ... نظام کی جگہ نیا نظام لے رہا ہے۔ چند ... مہینوں میں وائیسرائے سے ہماری بات چیت ... کا نتیجہ نکل آئے گا"+

ہٹلر کی ایک اور تقریر

(برلن ۱۰-اکتوبر) آج ہٹلر نے جنگ کی عام ... پوزیشن کے متعلق کہا ____ "دنیا کو یقین ... رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت جرمنی ... کو فوجی اور اخلاقی طور پر شکست نہیں دے ... سکتی۔ خواہ کچھ ہو جائے۔ ہم اپنی آنکھوں سے ... جرمنی کو تباہ ہوتا نہیں دیکھیں گے"+

جنگ کے متعلق ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن

(وردھا گنج ۱۰-اکتوبر) آل انڈیا کانگرس نے جنگ کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی تصدیق کر دی ہے۔ ریزولیوشن میں تمام ترامیم نامنظور ہو گئیں۔ بعد دوپہر کو اجلاس کے التوا کے متعلق ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن بھی پاس ہو گیا+

کانگرس کے کم از کم مطالبات

(وردھا گنج ۱۰-اکتوبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ وائیسرائے نے کانگرس کے کم از کم مطالبات وائیٹ ہال کو بھیج دئے ہیں۔ اور یہ بات عالی ہالیٹکس سے باہر نہیں۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشنوں سے مرکزی گورنمنٹوں میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں۔ آخری تصفیہ کے لئے یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کو مکمل اختیارات دئے جائیں+

کانگرس کے بیان کی حمایت

(لنڈن ۱۰-اکتوبر) کل صبح لبرل پارٹی کی پارلیمنٹری اگزیکٹو میٹنگ ہوئی+

صبح کی میٹنگ میں تمام ممبر پارٹی نے اس بات سے اتفاق کیا۔ کہ ہندوستان کا سوال نہایت اہم سوال ہے+

چینی فوجوں کی پیشقدمی

(چنکنگ ۱۰-اکتوبر) شمالی ہونان میں چینی فوجوں نے دو مقامات پر جو دریائے سنکیانگ کے شمالی ساحل پر واقع ہیں۔ جاپانی فوج کو پسپا کر دیا۔ اور ستر میل علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ اس تصادم سے چینی دستوں کی کامیابی سے خوش ہو کر مارشل چیانگ کائی شیک نے جنگ میں شامل ہونے والوں میں ڈیڑھ لاکھ ڈالر تقسیم کئے+

... ن کی رو سے سوویٹ جرمنی کو فوراً خام مسالہ بھیجا کرے گا+

Digitized by eGangotri

مختصر

— ۲-اکتوبر کو مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے تیسری ملاقات کی ٭

— میرٹھ کے فرقہ وارانہ فساد میں آٹھ شخص ہلاک اور دو صد زخمی ہوئے ہیں ٭

— جرمنی ہالینڈ اور بلجیم سے گذر کر فرانس پر حملہ کرے گا ٭

— لتھونیا سے روس نے باہمی امداد کے معاہدہ کا مطالبہ کیا ہے ٭

— ... میں جرمنی اور برطانوی جہازوں میں سارا دن جنگ ہوتی رہی ٭

— اگر جرمنی نے امریکہ کی حفاظتی حدود کو تسلیم نہ کیا۔ تو شاید اسے بھی جنگ میں کودنا پڑے ٭

— ہٹلر نے وارسا پہنچ کر فاتح فوجوں کا معائنہ کیا ٭

— گورنمنٹ نے سونے کی درآمد و برآمد ممنوع قرار دے دی ہے ٭

— وائسرائے نے ویر ساورکر کو ۹-اکتوبر کو ۱۱ بجے ملاقات کرنے کی دعوت دی ہے ٭

— ڈیفنس آف انڈیا کے ماتحت گرفتاریاں ہو رہی ہیں ٭

— قبائلی ڈاکو کوہاٹ بنوں روڈ پر جا رہی ایک لاری کو روک کر چار ہندوؤں کو اغوا کر کے لے گئے ٭

— ایک شخص کو تلاشی کے جانے سے انکار کرنے پر اُسے اُسی وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ٭

— جرمنی کا ۳۳ ہزار ٹن مال برطانوی جہازوں نے پکڑ لیا ٭

— روم سائبر لیس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی میدان جنگ میں نہیں کودے گا ٭

— وزیر اعظم فرانس کے خیال میں جرمنی سارے یورپ پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے ٭

— قلت خوراک کی وجہ سے جرمنی کی سرحد پر قصبے خالی ہو رہے ہیں ٭

— خاکساروں اور یو-پی گورنمنٹ میں مصالحت کی کوشش ہو رہی ہے ٭

— ڈاکٹر مونجے نے تجویز کی ہے کہ ہندو لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں ہندوؤں کے جنگ کے متعلق رویہ کا فیصلہ کیا جائے ٭

— دو سال کے بعد "یو-پی کا ٹی ٹیننس بل" پاس ہو گیا ٭

— ہٹلر نے اپنی صلح کی تجویز میں برطانیہ و فرانس سے سوائے بستیوں کے اور کوئی مطالبہ نہیں کیا ٭

مضمون بقیہ صفحہ ۳

جا سکتا۔ آریہ سماج نے جو ستیاگرہ کیا۔ وہ خالص دھارمک تھا۔ نہ ملازمتوں کے لئے تھا۔ اور نہ نشستوں کے لئے۔ باہر کے آریہ تو صرف تپ اور تیاگ کیلئے گئے تھے۔ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہ تھا۔ جتنا بھی فائدہ پہنچا ریاست کے لوگوں کو۔ لیکن جہاں تک وہاں کی ہندو آبادی کی شہری آزادی کا سوال ہے۔ وہ تب تک نہیں اُٹھایا جا سکتا جب تک وہاں کے ہندو ساتھ دینے کو تیار نہ ہوں۔ یہ تو وہی "مدعی سست گواہ چست" کی مثال ہوگی۔ کہ ریاست کے ہندو خود تو کسی چیز کا مطالبہ نہ کریں۔ اور باہر کے ہندو مرتے جائیں۔ میں اورنگ آباد جیل میں اڑھائی مہینے کے قریب رہا۔ اس عرصہ میں پھر کر ریاست کو دیکھ نہیں سکا۔ لیکن جیل میں رہتے ہوئے جو کچھ سن اور دیکھ سکتا تھا۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ریاست کے ہندوؤں کی حالت نہایت پست ہے۔ ان میں جرات نہیں۔ کہ جائز مطالبات بھی پیش کر سکیں۔ اور جائز شکایات کی تلافی کا مطالبہ بھی کر سکیں۔ ان پر مردنی چھائی ہوئی ہے۔ وہ خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ اور ان کی حالت مسلمانوں کے مقابلہ میں بالکل دبی ہی ہے۔ جیسی کہ کسی وقت ہندوستانیوں کی انگریزوں کے مقابلہ میں تھی۔ آریہ سماجیوں

— فرانس کے وزیر اعظم نے ہٹلر کی صلح کی تجویز کو ٹھکرا دیا ہے ٭

— انگلستان کے ایک لاکھ ۵۸ ہزار سپاہی فرانس میں ہیں ٭

— ہٹلر خود اب فوج کی کمان سنبھال لیگا ٭

— فرانسیسی فوجیں جرمن علاقہ پر بدستور قابض ہیں ٭

— بحیرہ شمالی میں جرمنی اور برطانیہ کے ہوائی جہازوں میں جنگ ہو رہی ہے ٭

— سر سکندر مسلم لیگ اور کانگریس میں سمجھوتہ کے متعلق پر امید ہیں۔ وہ پنجاب میں موقعہ آنے پر کانگریس کے ساتھ کولیشن وزارت بنانے کو تیار ہیں ٭

کی رہنمائی کے بغیر وہ ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتے۔ آریہ سماج بحیثیت مجموعی تو اس معاملہ میں دلچسپی نہیں لے سکتا۔ لیکن ریاست کے آریہ سماجی تو لے سکتے ہیں۔ اور انہیں لینی چاہیئے۔ ریاست کے ہندو ان کی طرف رہنمائی کے لئے دیکھ رہے ہیں۔ ان کی طرف امداد کے لئے ہاتھ پسارے ہوئے ہیں۔ اور انہیں ان کا ہاتھ پکڑنا چاہیئے۔ وہ ان کا ہاتھ پکڑیں گے۔ تو اس سے آریہ سماج کو بھی لابھ ہوگا۔ اس وقت بھی ہندوؤں کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ ان کی نجات آریہ سماج کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ اگر آریہ سماجی اس آڑے وقت میں ان کے کام آئیں۔ تو ان کا یہ خیال اور بھی مضبوط ہو جائے گا۔

(کرشن)

خبریں

— برطانیہ اور فرانس اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ مکمل فتح نہیں ہو جاتی ٭

— جاپان کے محکمہ خارجیہ کے نوے افسر مستعفی ہو گئے ہیں ٭

— مسٹر بریلسفورڈ نے ہندوستان کو آزادی دئے جانے کا مشورہ دیا ہے ٭

— وائسرائے نے مسٹر سبھاش چندر کو بھی ۱۰-اکتوبر کو دس بجے ملاقات کرنے کی دعوت دی ہے ٭

— روس بحیرہ اسود پر قبضہ کرنے کے ارادے کر رہا ہے ٭

— جرمنی فوجیں میگناٹ لائن پر دھاوا کریں گی ٭

— مسٹر جیمز ایڈیسن ہائی کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس مقرر ہوئے ہیں ٭

— یو-پی میں کولیشن وزارت کے قیام کی توقع کی جا رہی ہے ٭

— سندھ گورنمنٹ اوم منڈلی کے کارکنوں کی بھوک ہڑتال کی طرف کوئی توجہ نہیں دیگی ٭

— جنگ اور ہندوستان کے متعلق برطانوی گورنمنٹ کا اعلان ۲۰-اکتوبر یا اس کے قریب ہو جائے گا ٭

— وزیر اعظم فرانس نے کہا ہے۔ کہ ہم دیرپا امن چاہتے ہیں ٭

— دریائے رائن پر جرمنی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں میں زبردست جنگ ہوئی ٭

— روس بحیرہ بالٹک میں میگناٹ لائن بنانا چاہتا ہے ٭

— "جرمنی کی شکست کے بعد ہم ہندوستان میں جمہوریت کے قیام کے لئے کوشش کر سکتے ہیں"۔ یہ ہیں الفاظ لبرل لیڈر سر آرچیبالڈ سنکلیر کے ٭

— مہاتما گاندھی نے "ہریجن" میں اپنے ایک تازہ مضمون میں لکھا ہے۔ کہ "والیان ریاست ہٹلر کی طرح ہی مطلق العنان ہیں" ٭

— پولینڈ کی جنگ میں سات سو ہوائی جہاز تباہ۔ ۹۱ ہزار اشخاص ہلاک۔ اور دو لاکھ زخمی ہوئے ٭

— چینگ شا کی جنگ میں چین نے زبردست فتح حاصل کی ہے۔ اس نے تین شہر چھین لئے ہیں۔ اور تینتیس لاکھ جاپانی سپاہی تباہ ہو گئے ہیں ٭

— ہندوستان میں اون کی برآمد ممنوع قرار دی

ناٹک اور رام لیلا کا سامان

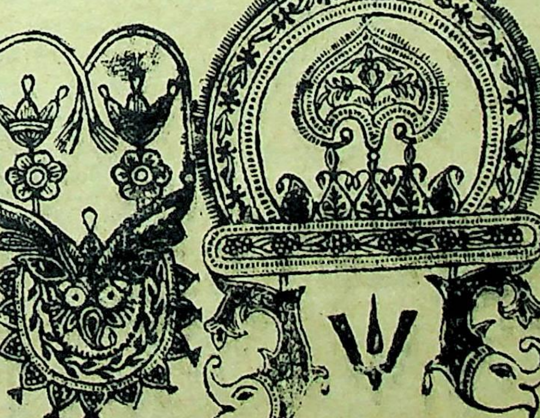

پردے۔ پکھوائی۔ جھالر۔ چہرے۔ کوٹ۔ مکٹ۔ کریٹ۔ کنڈل۔ چندرکا۔ تاج۔ پگڑی۔ صافے۔ بال۔ جٹا۔ داڑھی۔ مونچھ۔ ساڑھی۔ جمپر۔ الغرض نقلی سنہری روپہلی زیور سستے اور اچھے ہم سے منگائیے ٭

سنگار کی فہرست مفت طلب کیجئے

سکھ سنچارک کمپنی۔ متھرا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ریویوز {Reviews}

"ستیاگرہ وجے انک" (ہندی)

[ماسک] پتر "تیاگ بھومی" جو ویدیہ بال دنیش، داوتکارنا تھ دنکر کے سمپادکتو میں اجمیر سے نکلنے والے ماسک پتر "تیاگ بھومی" نے اپنا ستمبر کا انک "ستیاگرہ وجے انک" ۲۸ اگست کو پرکاشت کیا ہے۔ جو $\frac{20\times30}{8}$ سائز کے روپ میں پرکاشت کیا ہے۔ اس انک میں آٹھوں صفحات پر مشتمل ہے۔ اس انک میں آٹھوں رنگین چترون کے سادہ چتر۔ ان کی سنکھشپت جیونیاں دی گئی ہیں ستیاگرہ اندولن سمبندھی انیک چتر اور کارٹونوں کے چتر بھی ہیں۔ لیکھ اور کویتائیں سب اُتم اور پڑھنے یوگیہ ہیں۔ اس انک کا مولیہ کیول دو آنے۔ وارشک مولیہ اڑھائی روپے ہے۔ پتہ:۔ مینیجر "تیاگ بھومی" اجمیر۔

"کرانتی" کا کہانی نمبر (اُردو)

"کرانتی" نے اپنا ستمبر کا انک کہانی نمبر" کے روپ میں پرکاشت کیا ہے۔ یہ نمبر بھی اس کے پہلے نمبروں کی شان کا ہے۔ کہانیوں کا انتخاب اچھا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر صرف ہندوستانیہ اور دیشیہ پرسدھ افسانہ نگاروں کی کہانیاں دینے کے ساتھ ساتھ نئے افسانہ نولیسوں کو بھی حوصلہ افزائی کا موقعہ......دیا جاتا۔ "کرانتی" کے ماتھے پر اس موٹو۔ کہ "مذہبی مجلسی اور اخلاقی برائیوں کی بلاخوف دھجیاں اُڑانے والا بہترین رسالہ" کی موجودگی میں ہمیں اس نمبر میں عریاں۔ فحش اور گندے اشتہاروں کی بھرمار دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ یہ اشتہار "کرانتی" کے پاٹھکوں کو کئی اخلاقی برائیوں کی ترغیب نہ دیں گے؟ پھر اکیلا عورتوں کی تصاویر کے نیچے "خاموش حسن"۔ "دیکھا تیں کاسے کہوں مورے ساجن" وغیرہ لکھ دینے سے حقیقت کو چھپایا جا سکتا ہے؟ قیمت آٹھ آنے (۸؍) * مینیجر "کرانتی" ہسپتال روڈ۔ لاہور *

"دیانند سندیش" کا کرم وپر انک (ہندی)

دہلی سے پنڈت راجندر ناتھ شاستری کے سمپادکتو میں نکلنے والے ماسک "دیانند سندیش" نے اپنا ستمبر ماس کا انک کرم ویر انک کے روپ میں پرکاشت کیا ہے۔ جو $\frac{20\times30}{8}$ سائز کے پونے دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ویر راجپوتی۔ سوامی دیانند۔ شری کرشن۔ سوامی شردھا نند۔ اور پنڈت لیکھرام کے ترنگے۔ اور سوامی دیانند مرتیو شیا پر و حضرت عیسیٰ کے دو سادہ چتر ہیں۔ اس انک میں پراچین ویدک کال سے لے کر ادھونک کال تک کے لگ بھگ تیس چالیس مہا پرشوں کی سنکھشپت جیونیاں ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عیسیٰ۔ حضرت محمدؐ صاحب وانیہ کئی دلیتوں کے دیروں کے ویرتا پورن جیونوں کا اُلیکھ ہے۔ کئی لیکھ اور کویتائیں بھی کرم۔ ویرتا اور کرم یوگ کے سمبندھ میں دی گئی ہیں۔ صفحات کی کوئی ترتیب نہیں۔ کاغذ بھی ملا جُلا استعمال ہوا ہے۔ کہیں آٹھ صفحے بڑھیا کاغذ کے ہیں۔ اور کہیں گھٹیا کاغذ کے۔ تاہم وِششیش انک سنگرہنیہ ہے۔ وِششیش انک کا مولیہ سوا روپیہ (عہ؍)۔ وارشک مولیہ دو روپے ۳ آنے ستھانم ہے * ملنے کا پتہ:۔ ایڈیٹر "دیانند سندیش"۔ چرخے والاں۔ دہلی *

"دی ہاربنجر" (Harbinger) دہلی (انگریزی)

"ہاربنجر" نام کا ایک انگریزی ساپتاہک پتر مسٹر کرم چند کھنہ کے سمپادکتو میں دو ماہ سے پہنچایا دعالاجار کے مقام سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ "ہاربنجر" مالابار میں آریہ سماج کے پرچار کے اُدیش سے نکالا گیا ہے۔ اور ہمیں آشا ہے۔ کہ اگر "ہاربنجر" دیر گھ جیوی ہوا۔ تو یہ اُدیشیہ اوشیہ سپھل ہوگا۔ لیکھ۔ لیڈنگ آرٹیکل اور نوٹ بھی پڑھنے یوگیہ ہوتے ہیں ہر ایک انک $\frac{20\times26}{2}$ سائز کے آٹھ صفحوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چندہ سالانہ چار روپے *

رسالہ "نیا زمانہ" (اُردو)

"نیا زمانہ" نام کا ایک ماہوار اردو رسالہ چودھری دیدمتر ایم۔ اے کی ادارت میں پچھلے ماہ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس کے جنم کا اُدیش پراچین ویدک شکھشا کو نئے ڈھنگ سے مغربی تہذیب کے شیدائی نوجوانوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ تاکہ وہ اپنی سبھیتا اور تمدن پر ناز کر سکیں۔ پہلا انک ہی اس کے سپھل بھوشیہ کا ثبوت ہے۔ سبھی لیکھ اور کویتائیں اُتم اور پڑھنے یوگیہ ہیں۔ لکھائی چھپائی ...

امرت دھارا اس کو بھی فائدہ کرتی ہے

درد اور تکلیفات

ہر قسم کی دردوں کو دُور کرنیکے لئے مارکیٹ میں صرف "امرت دھارا" ہی ایک ایسی دوا ہے۔ جس میں اسپرین کنین وغیرہ مخدر۔ کہ اجزا جو لجد میں نہایت خطرناک ثابت ہوتے ہیں بالکل شامل نہیں ہوتے۔ یہ ایک قدیم آریہ اصول پر تیار کی گئی ہے۔ اور تمام جسمانی کوفتوں اور دردوں کو دُور کرتی ہے۔ چاہے وہ اندرونی ہوں یا بیرونی مقامی پٹھوں کو تسکین دیکر قدرتی صحت بخشتی ہے *

یہ جادو اثر دوا آج کل بیرونی استعمال کیلئے بام کی شکل میں بھی مل سکتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی ڈبیہ۔ آپ اسے پیٹ درد۔ کان درد۔ آنکھ درد۔ چوٹ درد زہریلے ڈنگ کی درد۔ سر درد۔ گنٹھیا۔ سوداوی امراض۔ گھاؤ۔ پھوڑا پھنسی کے باعث ہونیں درد وغیرہ میں استعمال کریں۔ اور فائدہ اُٹھائیں۔ قیمت فی شیشی امرت دھارا عہ؍ نصف عمہ؍۔ نمونہ آٹھ آنے (۸؍) *

آج ہی آٹھ آنے کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دکان سے خریدیں *

"امرت دھارا"

امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

لذّت دار

بڑھیا ٹانک

گورو کل کانگڑی کا

جیون پراش

دِل و پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے۔ پُرانی کھانسی تپدق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بوڑھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے * فہرست ادویات مفت طلب کریں *

قیمت:۔ دو روپے (عہ؍) فی پونڈ *

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:۔ گورو کل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

Haridwar, Digitized by eGangotri

سواستھ رکھشا

شیت رِتو کا سواستھ سمبندھی پروگرام

(از وئید کویراج منگل لال جی)

دن چھوٹا، راتیں بڑی، اور رِتو چریا کا ٹھیک ٹھیک آچرن کرنے والا پُرش ہی سوستھ رہ سکتا ہے۔ اتہ رِتو پریورتن پر آگامی رِتوؤں میں کیسا آچرن ہونا چاہیئے یہ ایک گیا تویہ وِشے ہے۔ اسی اُدیش سے شرد رِتو کی شرد چریا پاٹھکوں کی بھینٹ کی جا رہی ہے۔

ورشا رِتو میں کھٹے پاک والے جل سے اور پہلے ہی اُشنتا سے اتہا کی پت سنچیہ ہوتی ہے۔ یہی اسون ماس میں سوریہ کی پرکھر کرنوں دوارا اُتپت ہو کر کُپت ہو جاتا ہے۔ اتہ اس رِتو میں ادھک پت کو شانت کرنے والے کاریہ اور آہار وِہار آدی کرنے چاہئیں۔

شرد رِتو کے گُن دوش

شرد رِتو گرم پت کارک اور ملیریا میں مدھیم بل کو دینے والی ہے۔ اور ورشا رِتو میں کُپت ہوا وایو شمن ہو جاتا ہے۔

وشیش گیا تویہ باتیں

بہت شانت رکھنے کیلئے ریچن دوائیوں سے اُسے شریر سے باہر نکالنا ہی ادھک شریسکر ہے۔

"विरेचनं पित्त हरणां मिति"

اس لئے سترہ رکھئے ہوئے تُرنت گھرتوں کے سیون کے بعد ریچن پر یاگوں دوارا دست کرا دیں۔

اسی رِتو میں رکت دکار بھی جو اور رِتوؤں میں پیدا ہوئے رہتے ہیں پت کے بڑھ جانے سے اُبھر آتے ہیں۔ کیونکہ پت ہی رکت کا آدھار اور ادھک تر سمان گُن والا ہوتا ہے۔ اتہ ایو رکت شدھی کے ہیتو وئیدوں اور حکیموں نے اسی مہینے کو دست کرانے اور رکت موکشن کیلئے ٹھیک اور اچھا مانا ہے۔

ریچن دوائیوں سے پورو گھرت پریوگ سے ایک ہی ساتھ دو باتیں ہو جاتی ہیں۔ پہر آنتوں کو سنگدھ کرنے کے لئے الگ سنگدھ کرم اوشیک نہیں ہوتا۔ دوسرے رکھش موکشن اور دست کرانے کے بعد اگر یہ کچھ زیادہ ہو جائیں۔ تو وایو کے کُپت ہونے کی آشنکا نہیں رہتی ہے۔ اس لئے ریچن سے پورو گھرتوں کا پریوگ اچھا سمجھا جاتا ہے۔

بہت کو شانت رکھنے کیلئے ریچن تو ضروری ہے ہی۔ پرنتو جنہیں پربل رکت دکار بھی ہوا نہیں

درِیچن کے ساتھ ساتھ ہی کسی وئید یا حکیم کے پرامرش سے ودیادھی انوروپ رکت موکشن بھی کرانا چاہیئے۔ پرنتو رُگی کے بلابل کا دھیان رکھنا اوشیک ہے۔

بھوجن ویوستھا

خوب بھوک لگنے پر پت کو شانت رکھنے والا کڑوا میٹھا یا کشایہ رس یکت ٹھنڈا اور ہلکا بھوجن کرنا چاہیئے۔ یتھا:-

کھانا دن میں بڑھیا پرانے چاولوں کا بھات گیہوں یا جو کی روٹی۔ دھلی مونگی کی دال گھی ڈال کر مصری آنولے کی چٹنی یا مربہ۔ پربل۔ لوکی۔ تُرئی کا شاک۔ شہد کا شربت اور رات کو اوٹا کر ٹھنڈا کیا ہوا اور مصری ملا ہوا دودھ پئیں۔

پھل سیون

پھلوں میں میٹھا انار۔ سیب انگور۔ میٹھا نتھا انیہ پھل بھی جو میٹھے ٹھنڈے تتھا ہلکے ہوں کھاویں۔

جل پان

انشودک پان کریں۔ انیتھا ستوا اور صاف ندی کا جل جو بہیں اور کوڑے کرکٹ سے یکت نہ ہو مُردے اور میونسپلٹی کے گندے نالوں سے اپوتر نہ کیا گیا ہو یا کنوئیں کا شدھ جل پینا چاہیئے۔

انشودک جل

جس پانی کے اوپر دن میں سوریہ کی اور رات میں چندرماں کی کرنیں پڑتی ہوں۔ اسے انشودک کہتے ہیں۔ یہ پانی وات آدی تینوں دوشوں کو نشٹ کرنے والا ہے۔

سنان

سفید چندن۔ خس۔ کپور آدی کا انولپن کریں۔ تتھا تالاب یا ندی کے صاف پانی میں اور یہ نہ ہونے پر کنوئیں کے ہی شیتل جل سے سنان کرنا چاہیئے۔

شین

چندرماں کی چاندنی میں اوس کا بچاؤ کرتے ہوئے سونا چاہیئے۔

"پتھیہ"

شیتل رس تتھا جل کا پینا۔ درکھش کی چھایا۔ چندن۔ چندرماں کی چاندنی مصری۔ مونگ۔ مسور۔ گئو دُگدھ۔ ایکھ۔ شالی۔ چاول کا بھات آدی شرد رِتو میں "پتھیہ" کہلاتے ہیں۔

اپتھیہ

نمک۔ کھٹائی۔ لسی اور وداہی وستو۔ مانس۔ مدرا۔ گھام۔ دہی۔ ورت کرنا۔ کرودھ۔ تیل۔ السی۔ تل کا تیل۔ اور مٹھا یہ وئیدوں نے شرد رِتو میں "اپتھیہ" کہے ہیں۔

"رشی نمبر" آپ کے آرڈر کی پہلی ڈاک میں انتظار کر رہا ہے۔ (منیجر)

رشی نِروان دوس (دیوالی) پر مفت بانٹنے کے لئے

ہفتہ وار "پرکاش لاہور" کا "رشی نمبر"

حجم ڈیوڑھا۔ شاندار ٹائٹل ایک سہ رنگی و کئی یکرنگی تصاویر

قیمت صرف ایک آنہ (۱؎)

نومبر کے پہلے ہفتہ میں نہایت شان سے پرکاشت ہوگا۔ جس میں دلچسپ و دلکش سیاسی نیتاؤں کی شردھانجلیاں۔ آریہ سنیاسیوں۔ اُپدیشکوں۔ پنڈتوں۔ پروفیسروں و ریسرچ سکالروں کے بلند پایہ۔ چوٹی کے شاعروں کی جوشیلی نظمیں و بہترین افسانہ نگاروں کی کئی سبق آموز کہانیاں تو ہونگی ہی۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوگی۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے آٹھوں ڈکٹیٹروں کے فوٹو اور مضمون اپنی جیل یاترا اور ستیاگرہ کی وجہ کے سمبندھ میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ رشی دیانند کی زندگی کے متعلق کئی نئی اور کھوج پورن باتیں جن کا ابھی تک آپ کو علم نہیں بڑی محنت اور کوشش سے فراہم کی جا رہی ہیں۔ ان تمام خوبیوں اور کاغذ کی بھاری گرانی کے باوجود بجائے قیمت بڑھانے کے اس کی قیمت دو آنے کی بجائے ایک آنہ کر دی گئی ہے۔ تاکہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی یہ شاندار رشی نمبر جو رشی دیانند کی سمرتی میں آریہ جنتا کی بھینٹ کیا جاتا ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ سکیں۔ اب دن بہت تھوڑے باقی ہیں۔ اس لئے دیر کرنے کا وقت نہیں۔ جلد از جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر معہ قیمت (بحساب ایک آنہ فی کاپی) ارسال کر دیں۔

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

ہے کہ فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر معہ قیمت بحساب ایک آنہ فی کاپی (بذریعہ منی آرڈر) ارسال کر دیں۔ تاکہ بعد میں مایوس نہ ہونا پڑے۔ وی۔ پی منگوانے والوں کو جہاں وی۔ پی کا خرچ خود دینا ہوگا۔ وہاں محصول ڈاک بحساب ایک پیسہ فی کاپی بھی۔ اس زائد خرچ سے بچنے کیلئے قیمت صرف منی آرڈر سے ہی بھیجنی چاہیئے۔ یہ بھی خیال رہے کہ وی۔ پی پارسل عموماً کئی کئی دن دیر سے ملا کرتے ہیں۔

اب دیر کا وقت نہیں فوراً آرڈر بھیجئے

مشتہرین حضرات توجہ دیں

اس ہزاروں کی تعداد میں چھپنے اور ہندوستان اور ممالک غیر کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے بھاری تعداد میں مفت بانٹے جانے والے "سالانہ" میں اپنا اشتہار ضرور دیں۔ یقیناً فائدہ رہیگا۔ جو اشتہار پہلے آئیگا۔ وہ قدرتی طور پر اچھی جگہ لگے گا۔

اب دیر کرنیکا وقت نہیں۔ اسلئے فوراً اپنا اشتہار اور اُجرت بھیجدیں۔ شرح اُجرت مندرجہ ذیل ہے:- ایک صفحہ ۲۵ روپیہ۔ نصف صفحہ ۱۵ روپیہ۔ ایک کالم ۸ روپیہ۔ نصف کالم ۵ روپیہ۔ ۱/۴ کالم ۳ روپیہ۔

لیکھکوں و شاعروں سے

پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی بہترین رچنائیں جلد از جلد ارسال کر دیں۔ ہم نے نمنترن پتر جاری کر دئے ہیں۔ لیکن جس مہانو بھاؤ کو نمنترن نہ ملے۔ وہ بھی رشی دیانند کے چرنوں میں اپنی شردھانجلی اوشیہ ارپت کریں۔ مضمون چھوٹے اور نوینتا و شکشا کا پہلو لئے ہوئے ہونے چاہئیں۔

منیجر "پرکاش" نسبت روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No: L. 435.　　Telegrams: "Prakash"　　Telephone No: 2367.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

اوم

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر: ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے (للعہ) ششماہی عار
سہ ماہی عہ - ودیش سے چھ روپے
برہما:- ۵ روپے

جلد نمبر ۳۵	اتوار:- ۶- کارتک سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۲- اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۴۱

بھارت کی سرزمین

(از شری پت امر چند جی قلیش جالندھری)

کوئی مقام اس سے بہتر کہیں نہیں ہے - بھارت کی سرزمین کا ہر ذرہ عنبریں ہے
ہر چیز روح پرور ہر شکل دل نشیں ہے - فردوس کا نظارہ پیش نظر یہیں ہے

پیارا وطن ہمارا بھارت کی سرزمیں ہے

دریا ہیں روح پرور آبشار دلکش - ویرانے دلربا ہیں اور کوہسار دلکش
باغات جانفزا ہیں اور سبزہ زار دلکش - پھولوں کا کیا ہی کہنا ہوں جبکہ خار دلکش

جذب نظر کا ساماں ہر منظر حسیں ہے

کیا حسن ڈھا رہے ہیں کشمیر کے نظارے - اور عرش سی ہمالہ کرتا ہے کیا اشارے
گنگ و جمن کے دلکش پھولوں کے بھر کنارے - جادو سا کر رہے ہیں منظر یہ پیارے پیارے

بھارت کا ہر نظارہ کیا وجد آفریں ہے

برسا رہی ہے قدرت راحت کے سارے ساماں - ذروں میں ہیں نمایاں انوار مہر تاباں
پھولوں میں مو ہنی ہے نزہت قریں ہیں کلیاں - جنگل ہرے بھرے ہیں اور پر کشش ہیں میداں

کس کس کا ذکر کیجیے ہر ایک نفیس حسیں ہے

جنت کی مستیوں سے معمور ہیں فضائیں - برسا رہی ہیں نشہ توبہ شکن گھٹائیں
مدہوش کر رہی ہیں مدہوش کن ہوائیں - بھارت کے نونہالو آؤ یہ مل کے گائیں

پیارا وطن ہمارا بھارت کی سرزمیں ہے

Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ دوسرا کھنڈ

سنت کمار نے کہا۔ "ہے نارد! بانی ہی نام سے بڑی ہے۔ بانی میں ہی شبد پروئے ہوئے ہیں۔ بانی ہی رگ وید کو بتلاتی ہے۔ بانی ہی ویدوں کا ساری ودیاؤں کا تتھا سارے تتووں کا گیان کراتی ہے۔ دیو لوک کو پرتھوی کو۔ وایو کو۔ آکاش کو۔ جلوں کو۔ تیج کو۔ دیوں کو منشیوں کو۔ پشوؤں کو۔ پکشیوں کو۔ ترن بنسپتیوں کو۔ جنتوؤں کو۔ کیڑوں سے لے کر پتنگ چیونٹی تک کو۔ دھرم کو ادھرم کو۔ ستیہ کو استیہ کو۔ اچھے کو بُرے کو۔ ہردے انوکول کو۔ ہردے پرتی کول کو بانی ہی بتلاتی ہے۔ یدی بانی نہ ہوتی تو نہ دھرم اور نہ ادھرم کا گیان ہوتا۔ نہ ستیہ نہ استیہ۔ نہ اچھا نہ بُرا۔ نہ ہردے انوکول نہ ہردے پرتی کول جانا جاتا۔ بانی ہی اس سب کو بتلاتی ہے۔ نارد تو بانی کی ارادھنا۔ وہ جو بانی کو برہم ایسا جان کر ارادھتا ہے۔ جہاں تک بانی کی گتی ہے وہاں تک اس کا یتھا اِچھا گمن ہوتا ہے"۔

نارد نے کہا۔ "بھگون! بانی سے بھی ادھک کچھ ہے"۔

اُس نے کہا۔ "بانی سے بھی ادھک ہے"۔

نارد نے کہا۔ "وہ مجھے بھگون کہیے"۔

تیسرا کھنڈ

سنت کمار نے کہا۔ "من بانی سے بڑا ہے۔ جیسے آنولوں کو۔ دو بیروں کو دو پاسوں کو مٹھی انوبھو کرتی ہے۔ ایسے ہی بانی کو نام کو من انوبھو کرتا ہے۔ جب وہ منش کرنے والا من سے وچارتا ہے۔ کہ منتروں کو پڑھوں۔ تو پڑھنے لگ جاتا ہے۔ چیزوں کو پشوؤں کو چاہوں تو چاہنے لگ جاتا ہے۔ اس لوک کو چاہوں تو اچھا کرنے لگ جاتا ہے۔ من ہی آتما ہے۔ من ہی لوک ہے۔ من ہی بھگوان ہے۔ نارد! تو من کو ارادھ۔ جو منش من کو برہم مان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک من کی گتی ہے وہاں تک اس کا سوچھند سنچار ہوتا ہے۔ (انبادی) م

رشی نمبر کے لئے آرڈر جلد بھیجئے۔ ایک ہفتہ اور دوسرے ہفتہ رشی نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ (مینیجر)

رگ وید　اوم　یجروید

ویدامرت

سام وید　اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् आकीं सूर्यस्य रोचना द्विश्वान् देवां उषर्बुधः विप्रो होतेह वक्षति ॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۱۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۹)

(اوم) آکیم سوریسیہ روچنا دِوشوان دیوام اُرشش وروھا وِپرو ہوتیہ وکشتی

پدارتھ:۔ جو (ہوتا) ہوم میں چھوڑنے یوگیہ وستوؤں کا دینے لینے والا (وپرہ) بدھیمان) ودوان پُرش ہے۔ وہی (سوریسیہ) چراچر کے آتما پرمیشور و سوریہ لوک کے (روچنات) پرکاش سے (اہ) اس جنم ولوک میں (اُرشش بُدھ) پراتہ کال کو پراپت ہو کر سکھوں کو جتانے والوں (دشوان) جو کہ سمست (دیبان) شریشٹھ بھوگوں کو (وکشتی) پراپت ہوتا وکراتا ہے۔ وہی سب ودیاؤں کو پراپت ہو کے آنندیکت ہوتا ہے۔

بھاوارتھ اس منتر میں شلیش النکار ہے۔ جو ایشور ان پدارتھوں کو اُتپن نہیں کرتا۔ تو کوئی منش اُپکار لینے کو سامرتھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور جب منشیہ ندرا میں ستھت ہوتے ہیں۔ تب کوئی منشیہ کسی بھوگ کرنے یوگیہ پدارتھ کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ کنتو جاگرت اوستھا کو پراپت ہو کر ان کے بھوگ کرنے کو سامرتھ ہوتا ہے۔ اس لئے اس منتر میں (اُرشش بُدھ) اس پد کا اُچارن کیا ہے۔ سنسار کے ان پدارتھوں سے بدھیمان منش ہی کریا کی سدھی کر سکتا ہے۔ انیہ کوئی نہیں۔

اس کے ساتھ میں یہ ودیت اگنی کریاؤں کی سدھی کرانے والا ہوتا ہے۔ سو اگلے منتر میں کہا ہے۔ (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا دِویہ امرت

ओ३म् । तद्विष्णोः परमं पदं सदा पश्यन्ति सूरयः दिवीव चक्षुराततम् ॥

(رگ وید ۱۔ ۲۲۔ ۲۰)

سرو اُتم سپراپیہ پد۔ اُس ویاپک بھگوان کا
ودوان دھر یاتما۔ سنت نہاریں پریم سے
جیوں پھیلا آکاش میں۔ سپرکاش سُمہان کا
نینوں سے آدتیہ وہی۔ جیوتی نہاریں پریم سے

چنے ہوئے پھول

— میرا سایہ میرے ہی سامنے پڑ رہا ہے کیونکہ میں نے اس شمع کو روشن نہیں کیا۔ جو میرے پہلو میں موجود ہے۔

— اے اندھیری رات میں تیری خوبصورتی کو اسی طرح محسوس کرتا ہوں جیسے ایک محبوبہ کے حسن کو جب وہ شمع گل کر دے۔

— رات نے سورج سے کہا۔ "تُو مجھے چاند کی صورت میں اپنے محبت نامے بھیجتا ہے۔ اور میں سبزے پر شبنم کے آنسوؤں میں اپنا جواب دیتی ہوں"۔

— ہتھوڑے کی ضرب نہیں۔ بلکہ بہتے ہوئے پانی کا رس اپنے نغموں سے سنگریزوں کو سڈول بنا دیتا ہے۔

— ممکن غیر ممکن سے کہتا ہے۔ تمہارا مسکن کہاں ہے؟ جواب ملتا ہے۔ بے کاروں کے خواب موہوم میں۔

— قول نے عمل سے کہا۔ "میں اپنی بے ضامنی سے شرمندہ ہوں"۔

— حقیقت اپنے لباس میں واقعات کی سخت بندش کو محسوس کرتی ہے۔ افسانہ میں وہ آزادی سے چلتی پھرتی ہے۔

— اے عورت اپنی انگلیوں کی لطافت سے تُو نے میری چیزوں کو چھو لیا۔ اور ان میں موسیقی کی طرح ترتیب پیدا ہو گئی۔ (ٹیگور)

م چوتھا کھنڈ

سنکلپ میں چت والا ہی من سے مہان ہے۔ جب بھی کوئی سنکلپ کرتا ہے۔ تب منن کرنے لگ جاتا ہے۔ تب بانی کو پریرنا کرتا ہے۔ اس بانی کو نام میں شبدوں میں پریرنا کرتا ہے۔ نام میں منتر ایک ہو جاتے ہیں۔ منتروں میں کرم ایک ہو جاتے ہیں۔ وہ ہی یہ نام آدی سنکلپ آشرت ہیں۔ سنکلپ آتمک ہیں اور سنکلپ میں رہتے ہیں دیو لوک اور پرتھوی لوک سنکلپ کرتے ہیں۔ پرتیت ہوتے ہیں۔ وایو اور آکاش سنکلپ کر رہے ہیں۔ ان میں بھگوان کا سنکلپ کام کرتا ہے۔ ان کے سنکلپ نمت ورشٹی ہوتی ہے۔ ورشٹی کے سنکلپ نمت ان ہوتا ہے۔ ان کے سنکلپ نمت پران ہوتے ہیں۔ پرانوں کے سنکلپ نمت منتر ہوتے ہیں۔ منتروں کے سنکلپ نمت کرم ہوتے ہیں۔ کرموں کے سنکلپ نمت لوک ہوتے ہیں۔ لوکوں کے سنکلپ نمت سب کچھ ہوتا ہے۔ وہ یہ سنکلپ جت مہان ہے۔ نارد! تو سنکلپ کو چنتن کر۔ (مسلسل)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہفتہ وار پرکاش لاہور
سمت ۱۹۹۶ - ۱۰ - کارتک
۲۲ - اکتوبر ۱۹۳۹ء

ورن بیوستھا اور ذات پات توڑک منڈل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے جنرل اجلاس میں پنڈت بدھ دیو ودیا النکار نے ... پیش کیا جس کا منشا یہ تھا ... ورن بیوستھا کے پرچار کی طرف سبھا دھیان دے - یہ اجلاس ایسی ... حالت میں ہوا تھا - جب کہ آریہ جنتا کی ... توجہ حیدر آباد ستیاگرہ کی طرف ... ہوئی تھی - اور میں بطور ڈکٹیٹر حیدر آباد ... جانے کو تیار تھا - اس لئے اس پر وچار ... نہ ہو سکا - وہ ہو پکش سے سویکار بھی ہو گیا - ... سبھاسدوں کا وچار تھا - کہ کوئی سکیم ... سامنے آوے - تو اچھا ہو - میں نے ... پنڈت بدھ دیو کے پرستاو میں سنشودھن ... کیا کہ ایک اپ سمتی بنائی جاوے - جو اس ... پرستاو کو کاریہ روپ میں لانے کی ودھی ... بتائے - میرا بھاؤ یہ تھا - کہ جہاں تک ورن ... بیوستھا کا تعلق ہے - یہ آریہ سماج کا ایک ... مانا ہوا سدھانت ہے - اس پر سینکڑوں ... شاستراتھ ہو چکے - آج اس بات کی گھوشنا ... کی آوشیکتا نہیں - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ... پنجاب ورن بیوستھا کو مانتی ہے - آوشیکتا ... ہے تو اس بات کی - کہ ورتمان اوستھا میں ... اسے کاریہ روپ میں کیسے لایا جا سکتا ... ہے اور اس کی ودھی کا نشچے جنرل سبھا ... نہیں کر سکتی - یہ کام تو کوئی مختصر کمیٹی ہی ... کر سکتی ہے - چنانچہ اس وقت کمیٹی مقرر ... کر دی گئی - ایسے سجن بھی اس کے ممبر بنائے ... گئے جو ذات پات توڑک منڈل سے ... تعلق رکھتے ہیں - اور جو براہمن - کھشتری - ویش ... اور شودر ان چار ورنوں کے سدھانت ... کو نہیں مانتے - ۱۵ - اکتوبر کو اس اپ سمتی ... کی رپورٹ انترنگ سبھا میں پیش ہوئی - ایک ... دو ممبروں کے اختلافی نوٹ بھی تھے - کئی ... ایک سنشودھن کے بعد یہ رپورٹ پاس ہو ... گئی - رپورٹ کی ایک دو باتیں پرکاش کے ... پاٹھکوں کے سامنے رکھتا ہوں - ایک ... یہ کہ سبھا جو "دید سپتاہ" شراونی سے جنم ... اشٹمی تک پرتی ورش مناتی ہے - اس ... میں ایک دن ورن آشرم دھرم پرچار کے ... لئے نیت کیا جائے - اور تمام آریہ سماجیں ... اس دن ورن اور آشرم کے سدھانت ... پر ویاکھیان کرائیں - دوسری یہ کہ سبھا ... کے اپدیشکوں کو ہدایت کی جائے - کہ وہ ... اپنے ویاکھیانوں میں ورن آشرم دھرم پر بل دیا ... کریں - اور اس سدھانت پر ویاکھیان دیا ... کریں - تیسری یہ کہ رشی دیانند کے گرنتھوں ... میں ورن آشرم دھرم کے متعلق جو کچھ لکھا ... ہے - اسے آریہ جنتا کے سامنے رکھا جائے۔

ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی کوئی اور سفارش بھی ہو - ان سے ایک بات سپشٹ ہے - کہ رپورٹ میں کوئی دوار اسپد بات پیش نہیں کی گئی - اس پر یہ اعتراض تو ہو سکتا ہے - کہ اس میں ان حقیقی مشکلات کا علاج نہیں بتایا گیا - جو سوسائٹی کی ورتمان اوستھا میں ورن آشرم دھرم کو کاریہ روپ میں لانے میں بادھک ہیں - لیکن یہ نہیں کہ اس میں کوئی ایسی سفارش ہو - جسے نرالی کہا جا سکے - یا جس سے بھیے کی سمبھاوت ہونے کی آوشیکتا ہو - رشی دیانند نے ورن اور آشرم کے متعلق جو کچھ لکھ گئے ہیں - آریہ سماج اسے صحیح مانتا ہے - اس کا آدر کرتا ہے - اسے آریہ جنتا کے سامنے رکھا جائے - تو یہ ایسی بات نہیں جس پر آپتی اٹھائی جا سکے - نہ اس پر آپتی اٹھائی جا سکتی ہے - کہ وید سپتاہ میں ایک دن ورن آشرم دھرم کے پرچار کے لئے مخصوص کیا جائے - یا اس پر کہ اپدیشک اپنے ویاکھیانوں میں ورن آشرم دھرم کی بھی ویاکھیا کیا کریں - یہ ایسی باتیں ہیں - جو آریہ سماج جنم دن سے کرتا آیا ہے - سبھا نے آریہ جنتا کا دھیان ان کی طرف دلایا - تو کوئی پاپ نہیں کیا +

اس لئے مجھے دکھ ہوا جب میں نے "ٹربیون" میں لالہ ہر بھگوان سیکرٹری ذات پات توڑک منڈل لاہور کا ایک خط پڑھا - جس میں نہ صرف سبھا کے نشچے کو غلط طور پر پیش کیا ہے - بلکہ آریہ سماج کو خبردار کیا ہے - گویا اس پر کوئی بھاری آفت نازل ہونے والی ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ لالہ ہر بھگوان کو سبھا کے نشچے کی صحیح رپورٹ نہیں ملی - ورنہ وہ ایسی غلطی کے مرتکب نہ ہوتے - جو غلط بیانی کے درجہ تک پہنچتی ہے - لیکن یہ غلط بیانی بھی نظر انداز کی جا سکتی ہے - مجھے زیادہ اعتراض تو چٹھی کے لب و لہجہ پر ہے - لالہ ہر بھگوان نے لکھا ہے - کہ "اپ سمتی کے براہمن" ممبروں نے یہ رپورٹ پیش کی ہے"۔ میں نہیں سمجھ سکا - کہ براہمن اور غیر براہمن کا سوال کیوں اٹھایا گیا ہے - کمیٹی میں براہمن بھی تھے اور غیر براہمن بھی - بہو پکش میں ایسے لوگ بھی تھے - جو جنم کے لحاظ سے براہمن ہیں - اور ایسے بھی جو نہیں - ایک طرف تو وہ جنم مولک ذات پات کو اٹھانا چاہتے ہیں - دوسری طرف ان کے سر پر ذات ایسی بے طرح سوار ہے - کہ وہ ہر ایک بات کا نشچے کرنے میں اس سے پربھاوت رہتے ہیں - ذات پات توڑک منڈل بھلے ہی کچھ سمجھے - آریہ سماج کبھی کو اس لئے برداشت کرنے کو تیار نہیں - کہ اس کا جنم ایک براہمن گھرانے میں ہوا تھا - نہ ہی اس کی یہ منو ورتی ہے - کہ کسی اچھی بات کو اس لئے رد کر دے - کہ اس کا پیش کرنے والا براہمن ہے - اور کسی بری بات کو اس لئے منظور کر لے - کہ وہ کسی غیر براہمن کی طرف سے آئی ہے - میں مانتا ہوں - کہ آریہ لوگ جنم مولک ذات پات کے بندھنوں کو توڑ نہیں سکے - لیکن میں یہ بھی مانتا ہوں - کہ سماج کی وشیش اوستھاؤں میں اسے توڑنا آسان بھی نہیں - اور اگر اپ سمتی کی رپورٹ میں ان بندھنوں کو توڑنے کی کوئی ودھی پیش کی جاتی - تو ممکن ہے - کہ اس پر اختلاف ہو جاتا - جس بات نے لالہ ہر بھگوان کو زیادہ چونکا دیا ہے - وہ غالباً یہ ہے - کہ اپدیشکوں کو ہدایت کی جائیگی کہ وہ یگیوپویت سنسکار کو سارتھک بنانے کا یتن کریں - ان دنوں یگیوپویت سنسکار کرائے جاتے ہیں سنسکاروں کے طور پر نہیں - بلکہ رواج کے طور پر - مجلسی تعلقات کو پورا کرنے کے لئے - اپدیشکوں کو یہ ہدایت کی جائیگی کہ جس وقت انہیں کوئی ایسا سنسکار کرانے کا اوسر ملے - وہ سنسکار کرانے والے وکتی سے یدی وہ آیو کے لحاظ سے نشچے کرنے کے یوگیہ ہو - یا اس کے ماتا پتا سے یہ پوچھ لیں - کہ کس ورن کی پراپتی کے لئے یہ سنسکار کرایا جا رہا ہے - اور اپدیشک یہاں تو بھاؤ سنسکار کرانے والوں کو یہ ذہن نشین کرا دیں - کہ جب آپ نے اس ورن کی پراپتی کے لئے سنسکار کرایا ہے - تو آپ اپنا جیون اس کے انوسار ڈھالنے کا یتن کریں - تاکہ واستوک ارتھوں میں ورن دھاری بن سکیں - اپ سمتی نے یہ ... تھا - کہ جس ورن کی دیکھشا دی جائے - اس کے انوسار جیون ویتیت کرنے کی شکھشا دی جائے +

"دیکھشا" ایک عام شبد ہے - اور شاستروں میں آتا ہے - اس لئے زیادہ غلط فہمی کی گنجائش نہیں - پھر بھی اس خیال سے کہ کوئی غلط فہمی نہ ہو - دیکھشا کا لفظ اڑا کر "اپ نین" کر دیا گیا - لیکن نا معلوم لالہ ہر بھگوان کو کیا بتایا گیا - کہ وہ چونک اٹھے اور انہوں نے سمجھ لیا - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوئی نئی بات کرنے لگی ہے - میں ان سے کہوں گا - کہ وہ سبھا کا پرستاؤ پڑھ لیں - اور اگر انہیں معلوم ہو - کہ ان کی نکتہ چینی غلط اطلاع پر مبنی ہے - تو اسے واپس لے لیں - باقی رہا یہ سوال کہ ورن چار ہیں یا ایک - اس کے متعلق پریم پوروک وچار پری ورتن ہو سکتا ہے - آریہ سماج سناتن دھرم سبھا کے ساتھ جنم دن سے شاستراتھ کرتا آیا ہے - کہ ورن جنم سے نہیں گن کرم سوبھاؤ سے ہوتا ہے - وہ جنم کی ذات پات کو نہیں مانتا - اگرچہ وشیش اوستھاؤں کے کارن اسے وہ نشٹ بھرشٹ نہیں کر سکا - ذات پات توڑک منڈل ذات کے جذبہ کو کمزور کرنے کا یتن کر رہا ہے - اس حد تک اس کا یہ یتن سراہنیہ ہے - اور سبھا نے جو پرستاؤ سویکار کیا ہے - اس میں بھی یہ شبد رکھے گئے ہیں - "جنم مولک ذات پات کو توڑنے اور ویدک ورن آشرم دھرم کا پرچار کرنے کے لئے" - لیکن میں افسوس سے دیکھ رہا ہوں - کہ ان دنوں ذات پات توڑک منڈل کی ساری کوشش آریہ سماج کو بدنام کرنے میں صرف ہو رہی ہے - یہ منڈل ذات پات کے خلاف جو جہاد کر رہا ہے - اس کا سبق اس نے آریہ سماج سے سیکھا ہے - بجائے اس کے کہ وہ ان سبھاؤں سے جھگڑتا - جو جنم کی ذات پات کو مانتی ہیں - وہ لٹھ لے کر آریہ سماج کے گرد ہو رہا ہے - یہ ویسا ہی ہے - جیسا کہ کوئی بچہ اپنی ماتا کے ہی گرد ہو جائے - ہم نے سن رکھا ہے - کہ لوگوں کو اصل سے اتنی محبت نہیں ہوتی - جتنی کہ سود سے - لیکن اس کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے - ذات پات توڑک منڈل کی ضرورت محسوس کی گئی تھی - اسے قائم کیا گیا - تو اس لئے کہ آریہ سماج

کے ایک سدھانت پر وشیش بل دیا جائے لیکن آج اس منڈلی کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی جان کا لاگو ہو رہا ہے۔ اس نے اپنے اور آریہ سماج میں سدھانت بھید پیدا کر لیا ہے۔ اس وقت تک بھی آریہ سماج کی ویدی استعمال کرتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کے خلاف آریہ سماجسٹ پرشوں کے جذبات بھڑکانے کے لئے بھی اس کے ادھیکاریوں سے پریم پوروک کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سے ان کے اُدیش کو ہانی پہنچے گی۔ بیشک انہیں ایسے لوگوں کی سہایتا مل سکتی ہے۔ جو دھرم سے دکھ ہوتے ہوئے نہ ذات کو مانتے ہیں نہ ورن آشرم دھرم کو۔ لیکن اس سہایتا کی کوئی قیمت نہیں۔ واستوک سہایتا اسے مل سکتی ہے۔ تو آریہ سماج سے جو دھرم کی بنا پر جنم مولک ذات پات کے خلاف ہے اگر وہ آریہ سماج کو ہی کوستے رہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جن سے انہیں سہایتا مل سکتی ہے۔ انہیں تو وہ اپنے سے بیزار کر دیں گے اور ان لوگوں سے اُسے سہایتا مل ہی کیا سکتی ہے۔ جو جنم کی ذات پات کے قائل ہیں۔ یہ بھی لطف کی بات ہے۔ کہ ذات پات توڑک منڈل قائم کیا گیا تھا آریہ سماج کے خیالات کا پرچار کرنے۔ اور اسے سرو پریہ بنانے کیلئے اور آج وہ آریہ سماج کے ہی گرد ہو رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو یدی وہ اس لکشیہ کو جس کیلئے وہ ستھاپت کیا گیا تھا سمکش رکھتے ہوئے آریہ سماج کا ورودھ چھوڑ دے۔ (اکرسش)

بھرت پور میں ستیہ آگرہ؟

بھرت پور دربار کی طرف سے مقامی آریہ سماج کو رجسٹرڈ کرانے کا نوٹس ملے کئی دن ہو چکے ہیں۔ آریہ سماجی اس نامعقول حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے کہ جب مسجدوں۔ مندروں و گوردواروں کو رجسٹرڈ کرانے کی ضرورت نہیں۔ تو آریہ سماج کے لئے ہی اس کی ضرورت کیوں محسوس کی جا رہی ہے؟ کیا آریہ سماج ویدک دھرمیوں کی عبادت گاہ نہیں؟

معاملہ سارودیشک سبھا کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ اس کا جلد تصفیہ ہو جائے۔ لیکن اگر نہ ہوا۔ تو بھرت پور میں آریہ سماج کو ستیہ گرہ کرنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے بھرت پور کے اردگرد کی آریہ سماجیں تیار بھی ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ ایک تازہ سماچار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے والنٹیروں کی بھرتی شروع کر دی ہے۔ — لیکن! بھرت پور دربار حیدرآباد ستیہ گرہ سے کوئی سبق نہ لے گا؟

رشی نمبر اور آریہ سماجیں

اگرچہ تین ماہ سے ہم آریہ سماجوں سے رشی نمبر کے لئے آرڈر بھیجنے کی پرارتھنا کر رہے ہیں۔ لیکن آریہ سماجیوں کی خاموشی سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری پرارتھناؤں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ اب تک ہزاروں کاپیوں کی مانگ نہ آ جاتی۔ جب کہ ستیہ گرہ کی وجہ سے آریہ سماجوں میں وشیش جاگرتی آ چکی ہے۔ کیا آریہ سماجیں اپنے آچاریہ کا سمرتی دوس منانا نہیں چاہتیں! اگر وہ یہ دن پہلے سے بھی وشیش اُتساہ سے منانا چاہتی ہیں۔ تو انہیں اس اوسر کے لئے بھاری خرچ سے تیار کی ہوئی اس بھینٹ کو جاری سنکھیا میں منگوا کر بانٹنا چاہیئے۔ جب کہ اس بار تو قیمت بھی تین آنے کی بجائے ایک آنہ کر دی گئی ہے۔

لدھیانہ کے لالہ بھولا رام جی تنیجا نے چار سو کاپی کا آرڈر بھیجا ہے۔ یدی دوسری سماجوں کے اُنساہی کاریہ کرتا ان کا انوکرن کریں۔ تو ہمارا یہ وارشک یگیہ پورن سپھلتا سے سماپت ہو سکتا ہے۔

ریاست آواگڑھ ترقی کی طرف

مہاراجہ آواگڑھ نے اپنے ایک تازہ فرمان کے ذریعہ ریاست کے ملازمین کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ رجسٹروں میں سے ذات کا خانہ اڑا دیا جائے۔ نیز ریاست کے مذہبی پرچارکوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ وہ ذات پات اور چھوت چھات کے خلاف پرچار کریں۔

ناظرین "پرکاش" کو یاد ہوگا۔ کہ اس سے پہلے وہ اپنی ریاست میں موروثی پوجاری کی مخالفت کر چکے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کی سوشل سدھار سمبندھی کوششیں مبارک ہیں۔ ریاست کی ترقی میں مہاراجہ صاحب کی گہری دلچسپی دیکھ کر ہمیں خوشی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر پھر بولے

ایک لمبے عرصہ کے بعد ڈاکٹر امبیدکر پھر بولے ہیں۔ اور بولے بھی ہیں اپنے پرانے انداز میں۔ اگرچہ ہندوستان بھر کے ہریجن ایک بار نہیں کئی بار اس امر کا کھلا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب ہمارے نمائندہ نہیں۔ اور کہ وہ اپنے آبائی ہندو دھرم کو کسی صورت میں بھی تیاگنا نہیں چاہتے۔ اب وہ پھر اُن کے غم میں گھلے جاتے دکھائی دے رہے ہیں۔ تبھی تو انہوں نے مسٹر جناح سے جب وہ وائسرائے سے ملاقات کیلئے

جانے لگے کہا۔ کہ آپ ہریجنوں کی بھی نمائندگی کریں۔ — نہ جانے ڈاکٹر صاحب کا لیڈری کا خبط کب دور ہوگا؟

کچھ جنگ کے متعلق

مسٹر چیمبرلین کی تازہ تقریر سے بخوبی یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ برطانیہ صلح کے لئے تیار نہیں۔ وہ ہو بھی کیونکر جب کہ اسے معلوم ہے۔ کہ ہٹلر سے صلح کے معنی یہ ہیں۔ کہ چھ ماہ بعد پھر جنگ کرنی پڑے گی۔ وہ صلح تو چاہتا ہے۔ لیکن مستقل۔ ایک نازی لیڈر نے امریکہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ مداخلت کر کے صلح کرا دے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے۔ کہ اس اپیل کا کیا جواب دیا جائے گا۔ جب کہ امریکہ ابھی اپنے صدر کی اس تجویز کو نہیں بھولا۔ جو ہٹلر نے مسٹر روزویلٹ کی اس اپیل کا کہ جنگ میں سول آبادی کو نقصان نہ پہنچایا جاوے جواب تک دینا گوارا نہ سمجھا۔ اس لئے اب تو جنگ ہو کر رہے گی۔

خاکساریت کا بڑھتا ہوا فتنہ!

کہنے کو تو خاکسار خدمت انسانی کے لئے ہیں۔ لیکن واقعات اس خیال کی اچھی طرح تردید اور حقیقت کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ یو۔پی میں ان دنوں انہوں نے جو اودھم مچا رکھا ہے۔ اس کی موجودگی میں کون اس جماعت کو ایک "تبرادل" سمجھنے کو تیار ہوگا۔ ان کا رویہ تشدد آمیز ہے۔ جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ یہ لوگ کئی بار پولیس سے متصادم ہو چکے ہیں۔ ان کی حرکتیں ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ بات اس واقعہ سے ثابت ہے۔ کہ یو۔پی کے ایک جیل میں پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی۔ اس لئے مفاد عامہ کا تقاضہ ہے۔ کہ اس تحریک کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے۔ کیونکہ اگر یہ آج یو۔پی کے امن کیلئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ تو کل یہ کسی دوسرے صوبہ کی حکومت کے لئے باعث تشویش ہو سکتے ہیں۔

دسہرہ کا سندیش

ایک سال کے بعد پھر دسہرہ آیا ہے۔ اور اپنے ساتھ وہی پرانا سندیش لایا ہے۔ وہ سندیش ہے پریم۔ دھرم اور سنگٹھن کا۔ جو پریم رام۔ بھرت۔ لکشمن اور شترگھن میں تھا۔ اگر وہی پریم آج ان کی سنتان ہندوؤں میں ہو۔ تو وہ پھر سے شکتی شالی بن جائیں۔ یدی ہماری استریاں سیتا جیسی دھرم پرائن بن جائیں۔ تو جو بداخلاقی اور گراوٹ نظر آتی ہے دور ہو جائے۔ اور

مہاتما رام کا جیون چرتر دنیا کے لئے آدرش بن جائے۔ اس سے بھی بڑھ کر اگر ہندو صرف سنگٹھن کا پاٹھ ہی پڑھ لیں۔ تو اپنے بڑے سے بڑے شتر پر وجے پراپت کر سکتے ہیں۔

سینکڑوں برسوں سے ہم دسہرہ مناتے رہے ہیں۔ لیکن اگر ہم اس کے سندیش کو نہیں سنتے تو اس تہوار کے منانے سے کیا لابھ؟

گداگری کے انسداد کی کوشش

گداگری کے انسداد پر غور کرنے کے لئے کراچی میں جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے گورنمنٹ سندھ کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ کراچی کے باہر ایک بہت بڑے رقبہ میں گداگروں کے لئے کوارٹر تعمیر کرائے جائیں۔ اور ان سب کو وہاں بھیج دیا جائے۔ وہاں ان کو کچھ کام دیا جائے۔ اور دونو وقت کا کھانا مہیا کیا جائے۔ انہیں شہر میں آنے کی اجازت نہ ہو۔

یہ تجویز نہایت مفید ہے۔ اس لئے امید کرنی چاہیئے۔ کہ سندھ گورنمنٹ اسے منظور کر کے جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔ لیکن ضرورت تو اس امر کی ہے۔ کہ ہندوستان کے سبھی بڑے بڑے شہروں میں اس سکیم پر عمل کیا جائے۔

دربار کشمیر کا مستحسن فیصلہ

کہاں تو ہندو اکثریت والی ریاستوں کا یہ حال کہ وہاں اردو سرکاری زبان ہے۔ اور سکولوں میں اردو پڑھنا لازمی ہے۔ اور کہاں ہماری ہندو ریاستیں جہاں ہندی لازمی تو کیا اردو کے ساتھ اس کو عدالتی زبان تسلیم کرانے کے لئے ہندو پرجا کو ایجی ٹیشن کرنی پڑتی ہے۔ یہی کچھ پچھلے دنوں کشمیر میں ہوا۔ دربار نے ہندی کو سرکاری زبان بنانے سے انکار کیا ہی تھا۔ لیکن اردو کے ساتھ ساتھ اس کو بھی عدالتوں میں رائج کئے جانے کے ہندوؤں کے مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔ ہندو پرجا نے پُرزور پروٹسٹ کیا۔ تب جا کر کہیں اب تجربہ کے طور پر یہ مطالبہ منظور کیا گیا ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوگا۔

سناتنیوں اور آریہ سماجیوں میں لڑائی

ہمیں رنج ہوا جب ہم نے سنا۔ کہ کراچی میں آریہ سماجی اور سناتن دھرمیوں میں لڑائی ہو پڑی۔ جس سے بارہ ۱۲ اشخاص زخمی ہو گئے۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں۔ کہ لڑائی کی نوبت کیوں آئی۔ قیاس کہتا ہے۔ کہ ضرور کسی سدھانتک وشے پر دونوں میں مت بھید ہو گیا ہوگا۔ سدھانتوں پر اختلاف ہوتا ہی رہتا ہے۔ اور اس پر ۴

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

میری جیل یاترا

(۹)

۔۵-جون کو گرفتار ہوئے۔ اور ۲۱-جون کو خدا خدا کر کے ہمارا مقدمہ شروع ہوا۔ مقدمہ اگرچہ جیل ہی میں ہو رہا تھا۔ پھر بھی شاہی دبدبہ کے اظہار کے لئے پولیس تعینات کی گئی۔ وہ مجسٹریٹ کے ساتھ آتی اور ساتھ ہی چلی جاتی۔ لیکن پہلے روز ہی ثابت ہو گیا۔ کہ انتظام قائم رہ سکتا ہے۔ تو ملزمان کی خوشنودی حاصل کر کے۔ پولیس کی نمائش ان ملزمان کو کیا مرعوب کر سکتی ہے۔

جو
جو نہ ہے پریم کھیلن کا چاؤ
سر دھر تلی گلی میری آؤ

سر بکف گھر سے نکلے ہوں۔ اور جن کی تعداد بھی آٹھ سو کے قریب ہو۔ سماعت شروع ہوئی۔ تو مجسٹریٹ نے جتھا کے لیڈر کو کرسی دینا کسر شان سمجھا۔ اور جتھا اس بات پر مصر تھا۔ کہ جب تک ہمارے لیڈر کو کرسی نہ دی جائے گی۔ ہم کارروائی میں حصہ نہ لیں گے۔ ایک دو منٹ کارروائی بند رہی۔ جب ہم مجھے اپنے ستیاگرہیوں سے کہنا پڑا۔ کہ اگر مجسٹریٹ آپ کے لیڈر کو کرسی پیش کرنا کسر شان سمجھتا ہے۔ تو اس کا مطالبہ آپ کے لیڈر کے لئے بھی کسر شان ہے۔ اس لئے آپ خاموش ہو جائیں۔ وہ خاموش ہو گئے۔ اور سٹی مجسٹریٹ کی شہادت ہوئی۔ شہادت کے بعد مجسٹریٹ نے ملزمان سے پوچھا۔ کہ آپ میں سے کوئی جرح کیا چاہتا ہے۔ جواب میں صدائے برنخاست والا معاملہ تھا۔ مجسٹریٹ نے خاموشی کے معنی یہ لئے۔ کہ کوئی ملزم جرح کرنا نہیں چاہتا اور اجلاس برخاست کر کے چلتے بنے۔ دوسرے دن تشریف لائے۔ تو پہلے دن سے زیادہ سپاہیوں کے ساتھ۔ لیکن ستیاگرہیوں کے ہتھیار کا جواب پولیس کے پاس کہاں۔ سٹی انسپکٹر کی شہادت کے بعد ملزمان کا بیان ہونا تھا۔ اور بیان بھی سب کا بحیثیت مجموعی نہیں۔ بلکہ فرداً فرداً۔ کارروائی شروع ہونے پر عدالت کے اردلی نے ستیاگرہیوں کو پکارنا شروع کیا۔ پہلا نام پکارا گیا کوئی ستیاگرہی نہ اٹھا۔ دوسرا پکارا گیا تو بھی کوئی نہ بولا۔ تیسرے کی باری آئی پھر بھی خاموشی کا عالم طاری رہا۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے چھ نام پکارے گئے۔ جب کوئی بھی ستیاگرہی نہ بولا۔ تو مجسٹریٹ بگڑ گیا۔ اور خفگی کے لہجہ میں اسسٹنٹ جیل سپرنٹنڈنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ ہے آپ کا انتظام۔ اگر ملزمان کا یہی رویہ رہے۔ تو مقدمہ کیسے چل سکتا ہے؟ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ نے صاف الفاظ میں اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرے کہنے سے کچھ نہ بنے گا۔ جب تک مہاشہ جی حکم نہ دیں گے۔ کوئی ستیاگرہی نہ اٹھے گا۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے اس جواب نے مجسٹریٹ کو سخت مشکل میں ڈال دیا۔ وہ ملزم سے چاہے وہ ملزموں کا لیڈر ہی ہو مدد کی درخواست کیسے کرے؟ اور ملزم کی مدد کے بغیر اس کے لئے قدم اٹھانا مشکل۔ دو چار منٹ کارروائی بند رہی۔ آخر ملزمان کے وکلاء اور پبلک پراسیکیوٹر میں سرگوشی ہوئی۔ جس پر پبلک پراسیکیوٹر نے اٹھ کر مجسٹریٹ کے کان میں کہا۔ کہ جتھا کا لیڈر کرسی پر بیٹھ جائے تو کیا ہرج ہے؟ مجسٹریٹ نے کہا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ مجھے جھجک ہے تو یہ کہ کل کوئی ملزم مجھ سے کرسی کا مطالبہ کر بیٹھے تو میں کیا جواب دوں؟ آخر کار سمجھوتا ہوا۔ کہ میرے لئے نہ زمین پر بیٹھنا ضروری ہے نہ کھڑا ہونا۔ میں کرسی لے سکتا ہوں۔ لیکن جیل کے گھونسلے میں ماس کہاں؟ اور نظام کی عدالت میں کرسی کہاں؟ مجسٹریٹ کے لئے تو کرسی ضروری تھی۔ اس کے علاوہ دو کرسیاں تھیں۔ ان میں سے ایک پبلک پراسیکیوٹر کیلئے اور دوسری اس کے منشی کے لئے۔ اورنگ آباد کے وکلاء کی یہ شان تھی۔ کہ وہ پیروکار کے منشی کو کرسی دے کر خود بنچ پر بیٹھنا گوارا کر سکتے تھے۔ میں نے مجسٹریٹ سے پوچھا۔ کہ جیل میں پولیس کی یہ نمائش کیوں؟ کیا یہ آپ کی حفاظت کے لئے ہے؟ کیا آپ کو یہ خدشہ ہے۔ کہ کوئی ستیاگرہی آپ پر حملہ نہ کر دے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ ہم نے عدم تشدد کا حلف لیا ہوا ہے؟ میں تمام ستیاگرہیوں کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ایک ایک ستیاگرہی آپ کی حفاظت کا ضامن ہے۔ اور اگر کوئی آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔ تو میں بڑی سے بڑی سزا کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ پولیس کو واپس نہیں بھیج سکتے۔ تو کم از کم اسے کہہ دیں۔ کہ ذرا ہٹ کر کھڑی ہو۔ اس وقت تو اس نے ستیاگرہیوں کی جگہ گھیر رکھی ہے۔ اس پر سپاہیوں کو حکم ہوا۔ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ ستیاگرہیوں کے بیچ میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔ کرسی کا واقعہ "گربہ کشتن روز اول" ثابت ہوا۔ اس کے بعد مجسٹریٹ کے طرز عمل کے متعلق کوئی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں۔ کہ وہ بالطبع نہایت شریف ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے جذبات اور ضروریات کا دھیان رکھا۔ لیکن کوئی کسر تھی تو ایک اور واقعہ نے پوری کر دی۔ مجسٹریٹ کو ایک تحریری درخواست دی گئی۔ انہوں نے کہا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ جیل کی معرفت بھجواؤ۔ ہمارے وکیلوں نے کہا بہت اچھا۔ لیکن میں نے اٹھ کر کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ جس جگہ ہم اس وقت بیٹھے ہیں۔ وہ جیل نہیں بلکہ عدالت کا کمرہ ہے۔ قانون کا یہ تقاضا ہے۔ کہ عدالت کھلی جگہ ہو۔ اگر آپ جیل میں عدالت کر رہے ہیں۔ تو ہماری اجازت سے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ جیل سے باہر عدالت کرنے میں آپ کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا ہو گا۔ اس لئے ہم نے عدالت کے یہاں کئے جانے پر اعتراض نہیں کیا۔ لیکن اگر آپ کسی ایسے شخص کو جو ہمارے مقدمے سے دلچسپی رکھتا ہے۔ یہاں آنے سے اس لئے روکیں گے۔ کہ یہ جیل ہے۔ اور یہاں آنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ تو ہم یہاں عدالت نہ ہونے دیں گے۔ اس وقت یہاں دو ہی فریق ہیں۔ مجسٹریٹ اور ملزم۔ سپرنٹنڈنٹ جیل کے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں۔ مجسٹریٹ نے میری اس پوزیشن کو صحیح تسلیم کیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ ان کے ساتھ کوئی بھی مقدمہ کی کارروائی سننے آنا چاہے آ سکتا ہے۔ لیکن اسے ان کے ساتھ ہی واپس ہو جانا ہو گا۔ اس طرح دوسرا crisis ٹلا۔

(۱۰)

سب سے پہلے سٹی انسپکٹر کی شہادت ہوئی۔ ان کی شہادت سے سب ستیاگرہی حیران رہ گئے۔ کیونکہ اس میں کئی باتیں خلاف واقعہ تھیں۔ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ ہماری سپیشل کے اورنگ آباد پہنچتے ہی ریلوے پولیس نے ہمارا چارج لے لیا۔ سٹیشن سے نکلے تو شہر کی پولیس نے۔ اس نے پہلے ہمیں ایک ایسی جگہ کھڑا کیا۔ جو بعد میں معلوم ہوا۔ کہ مسجد تھی۔ اور وہاں کچھ مسلمان جمع تھے۔ لیکن وہ ریلوے سٹیشن سے اتنی نزدیک تھی۔ کہ میرے ۸۲ء ستیاگرہیوں کے لئے جو دو دو کی قطار میں تھے کھڑے ہونے کی جگہ نہ تھی۔ اس لئے پولیس ہمیں آگے لے گئی۔ ایک ایسی جگہ جہاں دونو طرف آبادی نہ تھی۔ اور وہیں ہمیں گرفتار کیا گیا۔ سٹی انسپکٹر نے اپنی شہادت میں ایک غلط بیانی تو یہ کی۔ کہ میں نے مسجد کے سامنے تقریر کی۔ اور دوسرے میری تقریر کو قابل اعتراض بنانے کے لئے چند ایک فقرے اپنے ملا لئے اور کہہ دیا۔ کہ مہاشہ جی کی تقریر پر مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے۔ حالانکہ جو الفاظ انہوں نے بڑھائے۔ وہ بھی مسلمانوں کے خلاف نہ تھے۔ اور انہیں جرح میں تسلیم کرنا پڑا۔ کہ مہاشہ جی نے مسلمانوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ ریاست کے خلاف کہا۔ گویا ان کے نزدیک بھی میں دفعہ ۱۲۴ء تعزیرات ہند کا مرتکب ہوا۔ ۱۵۳ء کا نہیں۔ یہ بات کہ میں نے مسجد کے سامنے تقریر کی۔ اس قدر غلط تھی۔ کہ مجسٹریٹ کو بھی ماننی پڑی۔ فیصلہ سے دو دن پہلے انہوں نے موقعہ کا معائنہ کیا۔ میں بھی ساتھ تھا اور سٹی انسپکٹر بھی۔ سٹی انسپکٹر نے کہا۔ کہ مہاشہ جی کی تقریر مسجد کے سامنے ہوئی۔ میں نے کہا۔ کہ مسجد سے لے کر سٹیشن تک ۸۲ء ستیاگرہی دو دو کی قطار میں کھڑا کر کے دیکھو۔ وہ تو سٹیشن کے پار پہنچ جائیں گے۔ یہ بات مجسٹریٹ کی سمجھ میں آ گئی۔ اور انہوں نے کہہ دیا۔ کہ مسجد سے سٹیشن تک ۸۲ء والنٹیروں کے دو دو کی صف میں کھڑا ہونے کی گنجائش نہیں۔ سٹی انسپکٹر نے اس کا جواب یہ دیا۔ کہ والنٹیر چار چار اور آٹھ آٹھ کی قطار میں تھے۔ میں نے کہا۔ کہ جب والنٹیر ریلوے سٹیشن سے نکلے۔ تو وہ دو دو کی قطار میں تھے۔ انہیں چار چار یا آٹھ آٹھ کی قطار میں ہونے کا حکم کس نے دیا؟ سٹی انسپکٹر کے منہ سے نکل گیا۔ میں نے۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ آپ حکم دے دیکھیں۔ کوئی آپ کی مانتا بھی ہے۔ ستیاگرہیوں کے نزدیک تو حکم دینے والا ایک ہی شخص ہے اور وہ ہے ان کا ڈکٹیٹر۔ ہمارا فیصلہ ہے۔ کہ ہم صفائی پیش نہ کریں گے۔ صرف تین ستیاگرہی مقدمہ لڑنا چاہتے تھے۔ لیکن انہوں نے بھی سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیا تھا۔ میں نے اس کے لئے ستیاگرہ سمتی کی اجازت مانگی اور وہ مل گئی۔ لیکن جب سٹی انسپکٹر نے غلط شہادت دی۔ تو کئی ستیاگرہیوں کا یہ خیال ہو گیا۔ کہ استغاثہ کی شہادت پر جرح کر کے اس کا پول کھولا جائے۔ اس لئے سٹی انسپکٹر پر بھی جرح ہوئی۔ اور استغاثہ کے دو نو گواہوں پر بھی۔ سٹی انسپکٹر نے اپنی شہادت میں بیان کیا۔ کہ کس طرح کرشن سپیشل اورنگ آباد پہنچی۔ ستیاگرہیوں کے پاس ادم کے سینکڑوں جھنڈے تھے۔ اور سینکڑوں ہی بیج۔ ان کے پاس ڈھولکیاں تھیں اور چمٹے۔ ایک جتھہ کے ہاتھ میں مہاشہ کرشن کی تصویر تھی۔ ان کی حرکات و سکنات سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ریاست پر دھاوا کرنے آئے ہیں۔ دو مسلم گواہ پیش ہوئے۔ دونو نے ہر ایک تفصیل طوطے کی طرح رٹ رکھی تھی۔ جرح پر اس قسم کے گواہ ٹھہر نہیں سکتے۔ سٹی انسپکٹر کی شہادت بھی جرح پر ٹوٹ گئی۔ جیسا کہ میں

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پہلے لکھ چکا ہوں۔ اُن سے پُوچھا گیا۔ کہ آپ نے ابتدائی رپورٹ کی؟ اُن کے لئے یہ نئی بات تھی گھبرا گئے۔ اور کچھ جواب نہ بن آیا۔ پھر پُوچھا گیا۔ کہ مہاشہ کرشن کی جس تقریر پہ آپ نے جتھہ کو گرفتار کیا۔ وہ آپ نے لی تھی؟ گھبراہٹ کے عالم میں ان کے منہ سے نکل گیا۔ کہ ہاں۔ کہا گیا۔ کہ عدالت میں پیش کرو۔ سراسیمہ تو ہو ہی رہے تھے۔ کہا گیا۔ کہ میں نے سگریٹ کی ڈبی پر رپورٹ لی تھی۔ اور بعدازاں اُسے پھینک دیا۔ یہ جواب حیدرآباد کا سٹی انسپکٹر ہی دے سکتا تھا۔ اور دینے کے بعد اپنے عہدہ پر رہ سکتا تھا۔ انگریزی علاقہ ہوتا تو اُسے کہدیا جاتا۔ کہ اپنا انتظام سوچ جرح میں اُن سے پوچھا گیا۔ کہ صوبیدار صاحب شروع سے آخر تک ان کے ساتھ رہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ نہیں۔ لیکن جب صوبیدار صاحب کی شہادت ہوئی۔ تو اُنہوں نے کہدیا۔ کہ میں شروع سے آخر تک جتھہ کے ساتھ رہا۔ اور میں ہی اپنی کار میں مہاشہ کرشن کو پولیس لائین میں چھوڑ آیا تھا۔ استغاثہ نے جو دو گواہ پیش کئے۔ ان میں سے ایک نے اپنی ماہوار آمدنی دس روپیہ بتائی۔ اور دوسرے نے پانچ روپے۔ جب اُن سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کو مہاشہ کرشن کی تقریر لفظ بہ لفظ کیسے یاد ہے؟ تو اُن سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ ایک نے کہا۔ کہ جب مہاشہ جی کی سپیشل آئی۔ تو میں ریلوے سٹیشن پر موجود تھا۔ اُس سے پُوچھا گیا۔ کہ تم وہاں کیوں گئے؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ اپنے ایک رشتہ دار کو جو حیدرآباد جا رہا تھا چھوڑنے۔ لیکن اُسے یاد نہ رہا۔ کہ ہم اس گاڑی میں نہ آئے تھے۔ جو حیدرآباد جاتی ہے۔ بلکہ سپیشل میں۔ عام گاڑی ۳½ بجے اورنگ آباد پہنچتی ہے۔ اور ہماری سپیشل ۵½ بجے پہنچی۔ اور پولیس نے ہمارے اعزاز میں پلیٹ فارم خالی کرا رکھا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ جب مہاشہ کرشن نے تقریر کی۔ تو میں ان کے دائیں ہاتھ کھڑا تھا۔ اس سے پُوچھا گیا۔ کہ پولیس تو اس وقت کسی کو مہاشہ جی کے پاس نہ آنے دیتی تھی۔ کیا تمہیں اس لئے وہاں کھڑے ہونے کی اجازت ملی۔ کہ تم پولیس کے گواہ ہو؟ اس سوال پر وہ بغلیں جھانکنے لگا۔ غرضیکہ دونو کی خوب مٹی پلید ہوئی۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ وہ پولیس کے پیشہ ور گواہ ہیں۔ پولیس نے گواہ تو ۲۵-۲۶ لکھائے تھے۔ لیکن پہلے دونو گواہوں پر جرح کے بعد اس کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور اس نے باقی گواہ چھوڑ دئیے۔ صفائی کی طرف سے صرف دو گواہ پیش ہوئے۔ ایک ملک رام چند کھنہ ایڈووکیٹ ملتانی۔ جو کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے حسن اتفاق سے اورنگ آباد موجود تھے۔ اور دوسرے اورنگ آباد کے کمشنر۔ کمشنر صاحب نے اپنی شہادت میں استغاثہ کی بہت سی باتوں کو رد کر دیا۔ ہاں یہ کہا۔ کہ مہاشہ کرشن کی گفتگو سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ستیاگرہ کے لئے آئے ہیں۔ اور ستیاگرہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ملک رام چند نے اپنی شہادت میں پولیس کی شہادت غلط اور ناقابلِ اعتبار ثابت کر دی۔ اور چونکہ وہ شروع سے آخر تک ہمارے ساتھ رہے تھے۔ اس لئے اُن کے ایک ایک لفظ پر عدالت کی چھاپ تھی۔

―――(۱۱)―――

اورنگ آباد جاتے ہوئے میں بطور ڈکٹیٹر اپنے جتھا کے چار ممبروں کو پیچھے چھوڑ گیا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ وہ باہر رہ کر زیادہ کام کر سکتے ہیں ان میں سے ایک آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے پرنسپل رام لال۔ اور دوسرے لائل پور کے ہاں پرسیتی ماسٹر گوردتہ رام ایڈووکیٹ تھے۔ لالہ رام لال شولاپور آفس میں کام کرتے رہے۔ اور ماسٹر گوردتہ رام جیلوں میں پڑے ستیاگرہیوں کی خبرگیری۔ ان کا بیشتر حصہ اورنگ آباد میں گذرا۔ اور وہاں کے ستیاگرہیوں کی جو خدمت اُنہوں نے کی۔ اس کے لئے کافی شکریہ ادا کیا نہیں جا سکتا۔ ان دنوں جب کہ عوام کی نظر میں جیل جانا ہی خدمت تھی۔ جیل سے باہر رہنا بھاری قربانی تھی۔ یہ دونو بزرگ جیل جانے کو تیار تھے۔ لیکن میں نے نہ جانے دیا۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ میں نے ایسا کیا۔ ماسٹر گوردتہ رام اگرچہ پنجاب ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹ تھے۔ لیکن ریاست حیدرآباد میں اسوقت تک کسی مقدمہ کی پیروی نہ کر سکتے تھے۔ جب تک وہاں کے ہائی کورٹ کے وکیل نہ بنیں۔ اس کے لئے ۵ روپیہ داخل کرنا ضروری تھا۔ یہ خرچ مناسب نہ سمجھا گیا۔ لیکن ماسٹر جی نے یہ اجازت حاصل کر لی۔ کہ وہ ہمارے مقدمہ کی نگہداشت کریں۔ چنانچہ شروع سے آخر تک ہمارے مقدمہ میں حاضر رہے۔ تین ستیاگرہیوں کی طرف سے ایک مقامی وکیل پیش تھے۔ لیکن یا تو اس خیال سے کہ انہیں مقدمہ کا نتیجہ معلوم تھا۔ یا اس لئے کہ ریاست حیدرآباد میں وکالت کا درجہ برطانوی علاقہ سا بلند نہیں۔ اور یا ہو سکتا ہے۔ کہ مقدمہ سے زیادہ دلچسپی دکھلا کر ریاست کی نظروں میں مشکوک نہ ہونا چاہتے تھے۔ کیا گواہان استغاثہ پہ جرح اور کیا بحث میں وہ نہایت مختصر رہے۔ لیکن ماسٹر گوردتہ رام انگریزی علاقہ میں کام کر چکے تھے۔ اس لئے ان کی تسلی نہ ہوتی تھی۔ اور بار بار پرچے لکھ کر وکیل کو دیتے جاتے تھے۔ سٹی انسپکٹر کی جرح میں ابتدائی رپورٹ کا نکتہ بھی اُنہوں نے ہی اُٹھایا تھا۔ ریاست کے قانون کی رو سے باقاعدہ وکیل نہ ہوتے ہوئے بھی ایک شخص کسی ملزم کی طرف سے بحث کر سکتا ہے۔ ماسٹر جی نے اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بحث میں حصہ لینے کی درخواست دے دی۔ درخواست تو نامنظور کر دی گئی۔ لیکن بحث کی اجازت دے دی گئی۔ انہوں نے قانونی کتب سے دو میزیں بھر دیں۔ اور بحث میں ہائی کورٹوں کے فیصلوں کے اتنے حوالے پیش کئے۔ کہ عدالت کے علاوہ وکلاء بھی دنگ رہ گئے۔ ہماری حیرت یہ تھی۔ کہ اگرچہ انہیں وکالت چھوڑے دو سال ہو گئے ہیں۔ انہیں سب کچھ یاد ہے۔ کئی گھنٹے وہ مقدمہ کی تیاری میں لگے رہے۔ اور مجسٹریٹ کے کہنے پر انہوں نے تمام حوالہ جات مجسٹریٹ کے حوالہ کر دئیے۔ اُن کی تقریر کے خاتمہ پر سب نے اتفاق رائے سے کہہ دیا۔ کہ مجسٹریٹ سوائے اس کے کہ ستیاگرہیوں کو بری کر دے۔ کوئی دوسرا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ لیکن میں جانتا تھا۔ کہ ریاست کی کسی عدالت کے سامنے Case-Law پیش کرنا بھینس کے آگے بین بجانا ہے۔ اور وہی ہؤا۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں ماسٹر گوردتہ رام کے پیش کردہ کسی بھی حوالہ کا ذکر نہ کیا۔ اور صرف واقعات کی بنا پر ہمیں سزا دے دی۔ پولیس کے ہم پر تین الزامات تھے۔ ایک کی سزا دو سال قید بامشقت تھی۔ دوسرے کی ایک سال بامشقت اور تیسرے کی ایک ماہ قید محض۔ مجسٹریٹ نے فرد جرم عائد کرتے ہوئے تینوں الزامات قائم رکھے۔ اور تینوں میں سزا دی۔ ایک جرم میں مجھے دو سال کی پوری۔ اور میرے ستیاگرہیوں کو ڈیڑھ سال کی۔ دوسرے جرم میں مجھے نو ماہ۔ اور ستیاگرہیوں کو چھ ماہ۔ اور تیسرے میں ہم سب کو ایک ایک ماہ قید محض کی سزا دی۔ اس طرح مجھے دو سال دس مہینے۔ اور میرے ستیاگرہیوں کو دو سال ایک ماہ۔ میرا اندازہ تین سال کا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجسٹریٹ نے وہ دو ماہ مجرا کر دئیے۔ جو ہم نے بطور زیر سماعت قیدی گذارے تھے۔

جیل میں ہر روز ایک بار دو بار ستیاگرہیوں کی سبھا ہؤا کرتی تھی۔ اور اکثر مجھے ہی تقریر کرنی پڑتی تھی۔ سماعت کے دوران میں جوں جوں استغاثہ کمزور ہوتا گیا۔ ستیاگرہیوں کا یہ خیال مضبوط ہوتا گیا۔ کہ فیصلہ ان کے خلاف نہ ہوگا۔ لیکن میں جانتا تھا۔ کہ پولیٹیکل مقدمات کا فیصلہ ان کے حسن و قبح پر نہیں ہوتا۔ بلکہ خارجی وجوہات پر۔ اس لئے میں اُن سے ہر وقت کہتا رہتا تھا۔ کہ تمہیں سزا کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ میں نے انہیں یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ مجھے تین سال قید کی سزا ملے گی۔ اور تمہیں دو دو سال۔ جب فیصلہ کا دن نزدیک آیا۔ تو میں نے ایک دن بھری سبھا میں ان سے پُوچھا کہ تم بری ہونا چاہتے ہو۔ کہ سزایاب؟ میں نے ان سے ہاتھ اُٹھانے کو کہا۔ اور یہ دیکھ کر میری خوشی کی حد نہ رہی۔ کہ تقریباً سب نے سزایاب ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ میں اس کا مطلب سمجھتا تھا۔ گنگا کے کنارے جا کر کوئی شخص ڈبکی نہ لگائے۔ تو اس سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا؟ جیل میں پہنچ کر بھی سزا کا ڈپلومہ لے کر نہ لوٹے۔ تو لوگ کیا کہیں گے؟ چنانچہ جب مجسٹریٹ نے حکم سنایا۔ تو جیل کی فضا ویدک دھرم کی جے۔ رکھی دیانند کی جے کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ ستیاگرہی نہایت خوش تھے۔ اور ایک دوسرے کو بدھائی دے رہے تھے۔ دوسرے دن سے اُن کی زندگی کا نیا دور شروع ہؤا۔ اس وقت تک وہ زیر سماعت قیدی تھے۔ اب سزایاب قیدی ہو گئے۔ پہلے افسران جیل کی ان پر حکومت نہ تھی۔ اب ہو گئی۔ اور اُنہوں نے اپنی حکومت خوب جتلائی۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔

آج کے مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں اپنے بھائی گوردتہ رام کا دھنیہ واد کرنا چاہتا ہوں۔ اس محبت بھری توجہ کے لئے جو وہ مجھے خصوصاً اور دوسرے ستیاگرہیوں کو عموماً دیتے رہے۔ جیل میں ہونے ہوئے انہیں اس قدر تکلیف نہ ہوتی۔ جتنی کہ انہوں نے باہر اُٹھائی۔ ستیاگرہیوں کی سیوا میں انہوں نے دن رات ایک کر دیا۔ وہ بیمار بھی ہوئے اور دو بار گرفتار بھی۔ اور قید سے بچے تو محض اس لئے۔ کہ اورنگ آباد کے افسران پولیس اُن کی شرافت کے قائل ہو چکے تھے۔ ذاتی طور پر میں اُن کا نہایت شکرگذار ہوں۔ وہ اورنگ آباد نہ ہوتے۔ تو نا معلوم میرا کیا حال ہوتا۔ میری صحت سخت خراب تھی۔ عام طور پہ دوائی وغیرہ باہر سے منگوانی ہوتی تھی۔ ایک بار میری عینک ٹوٹ گئی۔ انہوں نے چند ہی گھنٹوں میں نئی عینک بھیجدی۔ غرضیکہ اُنہوں نے میرا بڑے بھائی کی طرح دھیان رکھا۔ اور مجھے ان کی اس محبت کی قدر ہے۔ (کرشن)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

زندگی کیا ہے؟

مہاتما ٹالسٹائے کے زرین خیالات

میں زندہ چیز کے پیچھے پیچھے چلا۔ میں فراخ اور تنگ سے تنگ راستوں پر گیا۔ فراخ اور تنگ سے تنگ راستوں پر گیا۔ تاکہ اس کے سروپ کو جان سکوں۔

میں نے شیشے میں جب کہ اس کے لب خاموش تھے۔ اس کی نگاہ کی طرف دیکھا۔ تاکہ اس کی آنکھ مجھ سے کچھ کہے۔ اور اس کی آنکھ نے میرے ساتھ بات کی۔

لیکن جہاں کہیں میں نے زندہ چیز کو پایا۔ وہاں میں نے آگیا پالن کا ذکر بھی سُنا۔ تمام زندگی ایک آگیا پالن ہے۔ اور دوسری بات میں نے یہ سنی۔ اس شخص کو حکم دیا جاتا ہے جو خود اپنی آتما کی آگیا کا پالن نہیں کر سکتا۔ یہ زندہ چیز کا سوبھاؤ ہے۔

لیکن تیسری بات جو میں نے سنی وہ یہ ہے۔ کہ حکم دینا حکم ماننے سے زیادہ مشکل ہے۔ اور اس کا کارن کیول یہ نہیں کہ جو شخص حکم دیتا ہے۔ اس کے سر پر تمام حکم ماننے والوں کا بوجھ ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ یہ بوجھ اُسے چکنا چور کر دے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ حکومت کے کام میں سدا تجربہ اور خطرہ شامل ہیں۔ اور ہمیشہ زندہ چیز حکم دینے میں انہیں قبول کرتی ہے۔

ہاں۔ ہاں جب زندہ چیز اپنے آپ پر شاسن کرتی ہے۔ تب بھی یہ درست ہے۔ اس حالت میں بھی اُسے حکم دینے کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ زندہ چیز کو اپنے قانون کے مطابق سزا دینے والا۔ سزا دلوانے والا اور سزا بھگتنے والا بننا ہوتا ہے۔

میں نے اپنے آپ سے پُوچھا۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کون زندہ چیز کو ترغیب دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حکم مانتی ہے۔ حکم دیتی ہے۔ اور حکم دیتے ہوئے بھی حکم مانتی ہے؟

دانا لوگو! میری بات غور سے سنو۔ اور خود اپنے لئے دیکھو۔ کہ میں زندگی کے دل میں گھس گیا ہوں۔ اس کے دل میں گھس کر اس کی جڑ تک پہنچا ہوں یا نہیں؟

جہاں کہیں میں نے زندہ چیزوں کو دیکھا۔ میں نے وہاں پراپتی کی بڑی زبردست خواہش کو بھی محفوظ پایا۔ جو لوگ سیوا کرتے ہیں۔ ان کی مرضی میں بھی میں نے مالک بننے کی خواہش کو دیکھا۔

کمزور اپنی مرضی سے بلوان کی سیوا کرتا ہے۔ اس میں اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے سے نربلوں پر حکم چلا سکے۔ اس کا آتما اس خوشی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اور جس طرح چھوٹا اپنے آپ کو بڑے کے حوالہ کر دیتا ہے۔ تاکہ اپنوں سے چھوٹوں پر حکم چلانے کی خوشی حاصل کر سکے۔ اسی طرح سب سے بڑا بھی اپنے آپ کو خرچ کر دیتا ہے۔ اور طاقت کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔

طاقت ور کی شردھا اور بھگتی یہ ہے۔ کہ وہ پانسہ کے داؤ پر خطرہ اور موت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

اور جہاں کہیں تیاگ سیوا اور پریم کا ظہور ہے۔ وہاں بھی مالک بننے کی چنتا موجود ہے۔ وہاں کمزور شخص پوشیدہ راستوں سے قلعہ میں اور اپنے سے زیادہ بلوان کے عین دل میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور وہاں وہ شکتی کو چرا لیتا ہے۔ اور خود زندگی نے مجھے یہ راز بتایا۔ دیکھو فطرت سے ہی میرے لئے ہر حال میں یہ لازمی ہے۔ کہ اپنے آپ کو اُلانگھ جاؤں۔

تم اسے پیدا کرنے کی خواہش۔ بڑھنے کی خواہش۔ پوشیدہ کی طرف حرکت اور کشش کی خواہش بیان کرتے ہو۔ لیکن یہ سب ایک ہی چیز ہے۔ مختلف نام ہیں۔ اور ایک ہی راز کو بیان کرتے ہیں۔

اس ایک چیز کو ترک کرنے کی نسبت میں موت کو ترجیح دوں گا۔ اور حقیقت میں جہاں کوئی پتا سُوکھ کر گرتا ہے۔ وہاں زندگی اپنے آپ کو قربان کرتی ہے۔ لیکن طاقت کے لئے میرے لئے ضروری ہے۔ کہ میں جنگ بنوں۔ بھری درتی بنوں۔ اُدیشیہ بنوں۔ اور اُدیشیوں کا سنگرام بنوں۔

آہ! مجھے یقین ہے۔ کہ جو شخص میری مرضی کو سمجھتا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتا ہے۔ کہ اس کے لئے کن ٹیڑھے راستوں سے چلنا ضروری ہے۔ جو کچھ میں پیدا کرتا ہوں اور جتنا بھی اُسے پیار کروں۔ جلدی ہی مجھے اس کا دشمن اور اپنے پریم کا دشمن بننا پڑتا ہے۔

ترقی کیلئے آستکتا کی ضرورت

(لیکھک پنڈت سکھدیو جی شاستری)

اس دھرتی یگ میں جب کہ سنسار کے پرتیک کھنڈ میں بھاری اُتھل پتھل سنگھرش اندولن اور کرانتی ہو رہی ہے۔ شانتی پُروک اس بات پر منن کرنا چاہیئے۔ کہ "سچی اُنتی" کا سروپ اور اس کے سادھن کیا ہیں؟

چونکہ وید کا اُدیشیہ اور سب کا اُدیشیہ یہی ہے۔ "اُنتی کرنا"۔ دیکھیئے:-

"उद्यानं ते पुरुष नावयानम्"

(اتھروید ۸-۱-۶)

ارتھات:- "ہے پُرش! تیری اُنتی ہو" دیکھئے۔ سماج راشٹر سمست مانو جاتی کا لکشیہ یا اُدیشیہ اُنتی ہی ہے۔ یہ بات وید شاستر۔ بدھی۔ ودیا۔ انوبھو دوارا نرودواد سدھ ہوتی ہے۔ اس سروتنتر سدھانت کے ہوتے ہوئے بھی الپگیہ منش اپنے اس اُدیشیہ کو بھاپیہ کھول جاتا ہے۔ ایوم اونتی کے بھیانک گرت (گڑھے) میں پتت ہو جاتا ہے۔ سنسار کے سروانتر یامی سچے مک تتھا نیتا نے اسی لئے ہمارے کلیان کے لئے بُدھی اور ودیا کا انادی سروت وید ہمیں پردان کر کے ہماسچا مارگ پردرشن اور نیتر تو کیا ہے۔ کنتو ہمارا سب سے بڑا پاپ اور دُربھاگیہ یہی تو ہے۔ کہ نہ تو ہمیں اس پربھو کی ستتا۔ چیتنا اور انوکمپا میں درڑھ وشواس ہے۔ اور نہ اس کی کلیان مئی وانی میں۔ یہی بات ہماری سب پرکار کی اونتی کا آدی مُول ہے۔ ہماری مُتول بُدھی سچی اُنتی کے سروپ کو نہیں سمجھتی۔ سچی اُنتی وستار میں چاہے کتنی بھی پرکار کی ہو سنکشیپ اور سار میں تین پرکار کی ہوتی ہے۔

(۱) شاریرک (۲) سامانک (۳) آتمک۔

اس کی سدھی کے لئے ان تین پرکار کی اُنتیوں کا آپس میں گھنشٹ سمبندھ ہے۔ اور کرم سمبندھ بھی ہے۔ یہ بات بھلی پرکار سمجھ لینی چاہیئے۔ چونکہ اس سچی اُنتی کے لئے سچی آستکتا کی پرم اوشیکتا ہے۔ اسی لئے تو بھگوان وید میں "ادم" دیو کے ادبھُت گُن کرم سوبھاؤ کا سینکڑوں ہزاروں وید منتروں میں ورنن ہے۔ لیکھ کے وستار بھے سے یہاں کیول دو منتر دیتے ہیں:-

(۱) इन्द्रो दिव इन्द्र ईशे

पृथिव्या इन्द्रो अपामिन्द्र इत पर्वतानाम इन्द्रो वृधामिन्द्रो इन्मेधिराणा-मिन्द्रः क्षेमे योगे हव्य इन्द्रः ॥ (رگ وید ۱۰-۸۹-۱۰)۔

پدارتھ:- (اِندرہ۔ دِوہ۔ اِلیشے) پرمیشور دیو لوک پر شاسن کر رہا ہے (اِندرہ پرتھویا) وہی اندر پرتھوی کا شاسک ہے۔ (اِندرہ اپام) پرماتما جلوں کا (اِندرہ اِت پروتا نام) اِندر ہی میگھوں کا (اِندر وِردھام) اِندر ورِدھی والوں (اِندرہ اِت میدھی را نام) اور اِندر ہی میدھا ویوں کا سوامی ہے۔ (کشیمے) پراپت پدارتھوں کی رکشا کے لئے (یوگے) اپراپت پدارتھوں کی پراپتی کے لئے (ہودیہ اِندرہ) وہ پرمیشور ہی پرارتھنا کرنے یوگیہ ہے۔

अस्य हि स्वयशस्तरं सवितुः कच्चन प्रियम्। न मिनन्ति स्वराज्यम्॥

(رگ وید ۵-۸۲-۳)

پدارتھ:- (اسیہ سوِتوہ) اس جگت کے اُتپادک پرمیشور کے (سویشسترم) اپنے یش سے پھیلے ہوئے (پریم) پریم کرنے یوگیہ (سوراجیم) اپنے راجیہ کا (کچن) کوئی بھی (نہ منتی) ناش نہیں کرتے۔

किन्वहना! तपोचन उपनिषत्कार ने — सर्वे वेदा यद पदमाम-नन्ति" —

کی دِویہ دھونی کی گھوشنا کی ہی ہے۔ پرنتو ہم اسے بھی نہیں سُنتے۔ بھگوان منو نے تو کہا ہے۔

"नास्तिको वेद निन्दकः"

ارتھات: "وید کا نندک اور نہ ماننے والا ناستک کہاتا ہے۔ اور "ایسے وید نندک ناستک" کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیئے"۔ الپارتی نے "ستیارتھ پرکاش" میں اسی کہا ہے۔ یدی بھگوان منو اور دیانند کی اس دیو سکھشا کو ہم آریہ نر ناری شیتل (ٹھنڈے) ہردے اور ستنک سے اپنے اُوپر لاگو کرنے کے لئے اُدیت ہو جاویں۔ تو آج ہماری کیا گتی ہو گی؟ رشی دیانند نے جو مہان کاریہ اپنے

ناستک سے جیون میں کیا۔ اور اپنے ترادھیکاری آریہ سماج کے سامنے جو پھیلنا کا ... دکھا۔ وہ "منسا واچا کرمنا اپنے جیون میں اوت پروت" آستکتا ہی ہے۔ ات ایو انہوں نے آریہ

آریہ سماج کی اُنتی کے لئے کچھ تجاویز

لیکھک مہاشہ موہن لال جی منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ

پرانتیہ آریہ سمیلن

جیوت جاگرت سوسائیٹیاں ہر سال ایک جگہ اکٹھی ہو کر اگلے سال کا پروگرام بنایا کرتی ہیں۔ چنانچہ انڈین نیشنل کانگریس اور ہندو مہاسبھا ہر سال اپنے اجلاس بُلا کر آئیندہ سال کا پروگرام بناتی ہیں۔ پنجاب کے آریہ بھائی بھی تین چار سمیلن مختلف جگہوں پر کر چکے ہیں۔ جہاں تک میری یادداشت کام دیتی ہے۔ ایک ایسا آریہ سمیلن ۱۹۳۴ء میں سرگودھا میں ہوا تھا۔ جس میں اگلے ورش کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اور آریہ سماج سیالکوٹ کے ادھیکاریوں نے اگلا اجلاس اپنے ہاں بُلانے کا نمنترن بھی دیا تھا۔ پرنتو اگلے سال آریہ سمیلن نہ ہو سکا۔ اس کے بعد اس اوشیک کاریہ کی طرف کسی نے بھی دھیان نہیں دیا۔ حالانکہ یہ ایک ایسا اوشیک کاریہ ہے جس کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ جو سوسائیٹی لکیر کو ہی پیٹتی جاتی ہے۔ اور نیا پروگرام نہیں سوچتی۔ وہ کبھی اُنتی نہیں کر سکتی۔ اگر آریہ سارودیشک سبھا آرین کانگریس کا اجلاس شولاپور میں نہ بُلاتی۔ اور حیدرآباد میں ستیاگرہ کرنے کا نرنے نہ کرتی۔ تو کیا آج ہم وجے دوس منا سکتے؟ اور کیا آج ہمارے حیدرآبادی بھائی سوتنترتا پُوروک دھرم کاریہ کر سکتے؟ حرکت میں ہی برکت ہے۔ یدی ہم کچھ کریں گے نہیں۔ تو سپھلتا کی آشا بھی نہیں ہو سکتی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس کا بہت سا وقت ادھیکاریوں کے چناؤ میں صرف ہو جاتا ہے۔ جس کے کارن آریہ بھائیوں کو اُنتی کے سمبندھ میں سوچنے کا اوسر نہیں ملتا۔ اس لئے آریہ جنتا کو کسی نہ کسی جگہ ہر ورش آریہ سمیلن کر کے اپنا بھاوی پروگرام بنانا چاہیئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس اور دھیان دینا چاہیئے۔

گرام پرچار

آریہ جنتا کافی سمئے سے یہ انوبھو کر رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کا پرچار زیادہ تر شہروں تک ہی محدود رہتے۔ سمئے سمئے پر اُپدیشک لوگ آ کر سماج مندروں میں لیکچر دے جاتے ہیں۔ لوگ سُن لیتے ہیں۔ پرنتو یتھوچت لابھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اکثر شہری لوگ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی طرح جلسوں پر بھی کچھ اُپدیشک اور بھجنیک لیکچر دے جاتے ہیں۔ لیکن اس کا پرنام سنتوش جنک نہیں ہوتا۔ سبھاسدوں کی سنکھیا میں وردھی نہیں ہو پاتی۔ ایک طرف تو شہروں کی حالت یہ ہے۔ اور دوسری طرف اوستھا یہ ہے۔ کہ گاؤں کے گاؤں ایسے پڑے ہیں۔ جہاں آج تک کوئی اُپدیشک نہیں پہنچا۔ وہاں وہی پُرانی کُریتیاں ابھی تک پرچلت ہیں۔ ڈھونگی سادھو وغیرہ ناجائز طریقوں سے جنتا کا دھن آدی اپہرن کر رہے ہیں ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج کے اُپدیشک و آنریری کاریہ کرتا گراموں میں پھیل جاویں۔ اور وہاں کی جنتا کو اپنے ویکتی گت جیونوں کی نرملتا سے اپنی اور آکرشت کریں۔ اگر کچھ دڑھ آریہ ایک ایک گرام میں بھرمن کر کے لوگوں میں دھرم پرچار کرنا آرنبھ کر دیں۔ ان کے بچوں کو ویدک شکھشا دے کر ویدک سنسکاروں دوارا انہیں پراچین سبھیتا کا شیدائی بنا دیں۔ تو بھاری سپھلتا کی آشا ہو سکتی ہے۔ گرام واسی سیدھے سادے اچھے آچرن والے دھارمک باتوں کو سننے کے پریمی ہوتے ہیں۔ اتہاسوں کا ستکار بڑے پریم سے کرتے ہیں۔ یدی ان میں رامائن مہابھارت اور گیتا کی کتھا کے ساتھ ساتھ ویدک سدھانتوں کا بھی پرچار کیا جائے۔ تو سپھلتا میں کوئی آشنکا نہیں رہتی۔ سرگودھا سمیلن میں آچاریہ رام دیو جی نے اپنے بھاشن میں بڑے مارمک شبدوں میں گرام پرچار کی طرف آریہ جنتا کا دھیان دلایا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی ادھیکشتا میں ہوئے آریہ سمیلن میں بھی اس کاریہ کی اور توجہ دلائی گئی تھی۔ اب وقت ہے۔ کہ ہم گراموں میں آریہ سماجیں قائم کر کے ویدک دھرم کا نادگو نجادیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو یہ کاریہ اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ اس سے جہاں ویدک سبھیتا گراموں میں پھیلے گی۔ وہاں سبھا کی آرتھک اوستھا بھی اُنت ہوگی۔

استری اُپدیشکائیں

اُپدیشک مہانو بھاؤ قریباً ۴۰-۵۰ سال سے جنتا میں دھرم اُپدیش کر رہے ہیں۔ پرنتو یہ بات سبھی مانتے ہیں۔ کہ دیویاں آریہ سماج کے ست سنگوں میں کم دلچسپی لیتی ہیں۔ جو اس بات کا پرمان ہے۔ کہ استریوں میں ہمارا پرچار بہت کم ہے۔ استری اُپدیشکائیں بہ نسبت پرشوں کے استریوں میں بہت زیادہ کامیابی کے ساتھ کام کر سکتی ہیں۔ اپنی بہنوں کی ترٹیوں کو بھلی بھانتی جان کر انہیں دھرم مارگ دکھلا سکتی ہیں۔ کچھ سمئے سے دو تین دیویاں سبھا کے آدھین پرچار کاریہ کر رہی ہیں۔ ان دیویوں کے پُرشارتھ سے ہزاروں روپیئے ستیاگرہ ندھی میں پراپت ہوئے۔ پچھلے ورش شریمتی شنتو دیوی جی نے سبھا کے جنرل اجلاس میں سبھا کا دھیان اس اور آکرشت کیا تھا۔ کہ وہ استری اُپدیشکاؤں کی تعداد میں اضافہ کرے۔ شریمتی دروپدی دیوی و شریمتی شکنتلا کماری جی استری جاتی میں اچھا سدھار کاریہ کر رہی ہیں۔ پرنتو یہ دونو ہر جگہ نہیں پہنچ سکتیں۔ اب شری ست سنتیتی علاولپوری سمپادک "پرکاش" و شری آنند سوامی جی سنیاسی نے اس اوشیک کاریہ کی اور جنتا کا دھیان پھر دلایا ہے۔ اوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ بھاری تعداد میں استری اُپدیشکائیں تیار کی جاویں۔ کیونکہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ جس عمدگی سے دیویاں دیویوں میں پرچار کر سکتی ہیں۔ ان کی ترٹیوں کو ان کے سامنے رکھ کر سدھار کے لئے اپیل کر سکتی ہیں اُپدیشک لوگ کداپی نہیں کر سکتے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو استری اُپدیشکاؤں کی سنکھیا بڑھانے کی طرف دھیان دینا چاہیئے۔ اگرچہ آریہ سماج کی اُنتی کے انیک سادھن ہیں۔ پرنتو ان پر پھر کسی سمئے پرکاش ڈالنے کا پریتن کروں گا۔

ویدک سنسکرتی

(از شری سوامی چدانند جی سرسوتی دہلی)

ویدک سنسکرتی مہان ہے۔ سنسار میں جو کچھ بھلائی تتھا دھرم درشٹی گوچر ہو رہا ہے۔ یہ سب اس ویدک سنسکرتی کا ہی پھل ہے۔ اس سنسکرتی کی رکھشارتھ پراچین سمئے سے ہی آریہ لوگ بلیدان کرتے آ رہے ہیں۔ مانو سماج کو اُنتی شیل بنانے کے سدھانت ویدک سنسکرتی میں کوٹ کوٹ کر بھرے پڑے ہیں۔ کیونکہ

"वेदोऽखिलो धर्म मूलम्"

منوسمرتی میں کہا گیا ہے۔ کہ سمپورن دھرم کا مول وید ہے۔ جاتی ویکتی تتھا راشٹر کی اُنتی تتھا اونتی اس کی سبھیتا کی اُنتی اونتی پر نربھر ہے۔ اس منتر میں ویدک سنسکرتی کا نچوڑ بھرا ہوا ہے۔ اس کو ہم چار بھاگوں میں وبھکت کرتے ہیں۔ پرتھم

"ईशावास्यमिदम् सर्वम्"

استقات: "ایشور سروویاپک ہے"۔ دوتیہ

"यत् किञ्च जगत्यां जगत्"

"جو کچھ اس سنسار میں ہے۔ اس سب میں ایشور پری پورن ہے"۔ ترتیہ

"तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा"

اس کے دئے پدارتھ کا بھوگ تیاگ بھاؤ سے کرو۔ چترتھ

"मा गृधः कस्यस्विद्धनम्"

استقات: کسی کے دھن کی ابھلاشا مت کرو۔ کیونکہ یہ دھن کسی کا بھی نہیں ہے"۔

اس پرکار یدی اس وید منتر کو ہی پورن روپ سے سمجھ لیا جاوے۔ اور اس پر عمل کیا جائے۔ تو سنسار میں سے اشانتی دُور ہو سکتی ہے۔ واستو میں سنسار کی اشانتی کا مول کارن ویدک سنسکرتی کا نہ اپنانا ہی ہے۔ منش پرماتما کو سرو ویاپک سمجھے تو کوئی بھی پاپ اس سے نہ ہو۔ پاپ ہی دُکھ کا کارن ہے۔ اور دُکھی کو ہی ہوتی ہے اشانتی۔ جو لوگ ایشور کو ایک دیشی مانے ہوئے ہیں۔ ان کے دل پاپ دُراچار کرنے سے نہیں ڈرتے۔ جوں جوں سنسار میں پاپاچار بڑھتا ہے۔ توں توں اشانتی کا ساماراجیہ ستھا پت ہوتا ہے۔ اتہ اشانتی کو دُور کرنے کیلئے ویدک سنسکرتی کے انوکول پرماتما کا گیان اوشیک ہے۔

منتر کا دوسرا بھاؤ بتلاتا ہے۔ کہ جگت پری ورتن شیل ہے۔ آج جو پدارتھ میرا ہے۔ وہ کل کسی دوسرے کا ہو سکتا ہے۔ اتہ میں کیوں پاپ کر کے اس سمپتی کو اکٹھا کروں۔ جب منش اس بات کو سمجھ لیتا ہے۔ تو وہ پاپ نہیں کرتا۔ پراچین اتہاسوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جب تک ویدک سنسکرتی کا پرچار رہا تب تک کسی پرکار کی اشانتی نہیں تھی۔ جوں جوں اس کا پرہاس ہوا۔ توں توں سنسار کی اشانتی بڑھتی گئی۔ اور آج یہاں تک ہو گیا ہے۔ کہ ایک دیش دوسرے دیش کو۔ ایک جاتی دوسری جاتی کو۔ ایک ویکتی دوسرے ویکتی کو ہڑپ کرنے کے لئے اُدیت ہے۔ جب منش کے ہردے میں ویدک سنسکرتی کا بھاؤ اُتپن ہو جاتا ہے۔ تو اُس سمئے منش پاپ نہیں کر سکتا۔ اور پھر پاپ

(بقیہ صلا پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مختصر افسانہ
گواہی
از مسٹر گنیش پرشاد

...گا مصر کچہری میں ایک درخت کے
...ٹھے ہیں۔ آپ کی ایک ماتر روزی گواہی
...ب کرایہ پر گواہی دیا کرتے ہیں۔ دو دو
...گئے ہیں۔ مگر ابھی تک آج کوئی "جَجمان"
...ملا ہے۔
...بے چارے کلو میاں کو آواز پڑ گئی۔ اس
...س کوئی گواہ آج حاضر نہیں ہے۔ چہرے
...ائیاں اُڑ رہی ہیں۔ کسی نے اُسے درگا
...پتہ دیا۔ وہ اس پریشانی میں پڑ گیا۔ کہ
...مصر نے تو فضل میاں مرحوم کو دیکھا تک
...پھر وہ گواہی کیا دیگا؟ مگر کوئی دوسرا
...ی کیا تھا؟ کل دو روپے پر مصر جی نے
...دینا منظور کر لیا۔

...وکیل — "کیوں مصر جی! آپ فضل میاں
...کو جانتے ہیں؟"
...درگا مصر — "حضور جاننے کی کیا کہوں۔
...اُن کے ساتھ برابر رہنا ہی تھا۔"
...وکیل — "وہ بوڑھے تھے یا جوان؟"
...درگا — "تھے تو جوان ہی۔ مگر کچھ بیماری
...باعث بوڑھے سے بھی معلوم ہوتے تھے۔"
...وکیل — "گورے تھے یا کالے؟"
...درگا — "نہایت گورے چٹے جوان تھے۔
...بیماری کے باعث کچھ کالا پن سا بنا رہتا
...تھا۔"
...وکیل — "لمبے تھے یا ٹھگنے؟"
...درگا — "تھے تو لمبے مگر کچھ جھک کر چلتے۔
...اس لئے ٹھگنے قد کے معلوم ہوتے تھے۔"
...وکیل — "موٹے تھے یا دُبلے؟"
...درگا — "حضور کیا بتائیں۔ دُبلے ہونے
...جب وہ اپنا لباس پہنتے تھے۔ تو کتنے ہی
...اسے موٹا تگڑا بھی سمجھ لیتے تھے۔"
...وکیل — "آپ تو بڑے عجیب آدمی معلوم
...ہوتے ہیں۔ یہ کیا؟ — بوڑھے بھی تھے۔
...جوان بھی تھے۔ گورے بھی تھے کالے بھی تھے۔
...لمبے بھی تھے ٹھگنے بھی تھے۔ موٹے بھی تھے دُبلے
...بھی۔ سیدھے ایک بات میں جواب کیوں
...نہیں دیتے؟ — بتلائیے فضل میاں
...داڑھی رکھتے تھے یا نہیں؟"
...درگا — حضور! پھر بھی تو وہی کہوں گا۔
...طبیعت کا عجیب ہی رنگ تھا۔ کبھی
داڑھی بڑھائی تو خواجہ خضر کو بھی مات کر دیا۔ اور
کبھی طبیعت بدلی۔ تو ڈاڑھی مونچھ سب ہی صاف
کرا دیا۔

وکیل — "وہ شہر میں رہتے تھے یا گاؤں میں؟"
درگا — ویسے رہتے تو شہر میں ہی تھے۔ مگر
جب دِل اُکتا جاتا تھا۔ تو کہتے تھے چلو درگا
مصر! اب دیہات میں ہی چلیں۔"

وکیل — "اچھا بابا جی ایک بات تو بتلائیے۔
آپ تو برابر اُن کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی
تحریر تو آپ ضرور پہچانتے ہوں گے۔ کہیئے
تو یہ دستاویز ان کی لکھی ہوئی ہے یا نہیں؟"
درگا — یہی تو مرحوم میں کمال تھا۔ حضور!
وہ جتنی مرتبہ لکھتے تھے اتنی ہی طرح کا دستخط
ہوتا تھا۔ روزنئے ڈھنگ سے لکھنے کی ان
کی مشق پر تو سبھی دنگ رہتے تھے۔ ان کے
حروف تو اس طرح الگ الگ ڈھنگ کے
ہوتے تھے۔ کہ کبھی کبھی وہ خود بھی انہیں پہچاننے
میں دھوکا کھا جاتے تھے۔"

وکیل — "آپ پڑھے لکھے معلوم ہوتے
ہیں۔ گنتی تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ کہیئے تو
ان کو مرے کتنے دن ہوئے؟"
درگا — "پڑھنا لکھنا چھوڑے بہت
دن ہوئے۔ حضور گنتی دنتی اب کہاں یاد
ہے؟"

وکیل — "واہ صاحب! آپ تو اصل سوال
ہی اُڑا گئے۔ میں پوچھتا ہوں ان کو مرے
کتنے دن ہوئے؟"
درگا — "کیا بتاؤں حضور — ان کے
مرنے سے ایک ایک دن کس طرح ایک
ایک برس کی طرح گذرا ہے۔ آپ اس کی
یاد تازہ کرا کر میرا دل کیوں دُکھاتے ہیں؟"

وکیل — اچھا بابا جی! ان باتوں کو جانے
دیجئے۔ مگر یہ تو بتلائیے۔ کہ فضل میاں مرے
کس بیماری سے؟"
درگا — (رونی سی صورت بنا کر) "آپ
نے بھی کیا سوال پوچھ لیا ہے۔ دل کے زخم
کو اور بھی ہرا کر دیا۔ ان کی بیماری میں کون
ایسے نامی ڈاکٹر یا حکیم تھے۔ جو نہ بلائے گئے
ہوں۔ مگر کسی کو بیماری کا اصل پتہ نہیں لگا۔
میں تو یہی کہوں گا۔ کہ انہیں موت کی بیماری تھی
حضور!"

نظام سٹیٹ میں آریہ سماج کیسے سپھل ہوسکتا ہے؟
از پنڈت منسی لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ

حیدرآباد ریاست میں آریہ سماج کیسے
سپھل ہو سکتا ہے؟ یہ پرشن سمست آریہ
جگت کے سامنے اُپستھت ہے۔ کسی نے
سوچا کالج کھول دو۔ کسی نے سوچا ہائی سکول بنا
دو۔ کچھ سوچ رہے ہیں۔ کہ پرچار کی سکیم بناؤ۔
کسی بھی کام کے لئے اس کی ٹھیک ٹھیک پرکستھتی
جان کر اس کو پورا کرنے کے سادھن جٹانے
چاہئیں۔ جیسے ایک روگی ہے۔ اس کی چکتسا
کرنی ہے۔ تو سیدھا مارگ یہ ہے۔ کہ پہلے روگ
کا کارن اور روگ کیا ہے؟ کارن کو دُور کر
کے اصلی روگ کا اوشدھی آدی دوارا اُپچار
کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ کر کے یہ کہدیں۔ کہ بیماری
کمزور ہے شکتی ور دھک پاک کھلا دو۔ بیمار
کمزور اوشیہ ہے۔ پرنتو اس کمزوری کے
کارن پر وچار کر کے کارن کو دُور کر کے اوشدھی
نشچت نہیں کی جاوے گی۔ تو وہ بیماری دُور
کدا پی نہ ہوگی۔

آؤ۔ اب ذرا ریاست حیدرآباد کی اوستھا
پر درشٹی ڈالیں۔ وہاں ایک کروڑ ۲۵ لاکھ
کے لگ بھگ ہندو پرجا بستی ہے۔ یہ ادھک
تر گراموں میں بستی ہے۔ اس کا دھندہ کھیتی
بیوپار مزدوری ہے۔ ادھک تر کھیتی کرتے
ہیں۔ وہ دھن ہین ہیں۔ ان کو دوسروں کا
اتنا بھے ہے۔ کہ وہ اپنا سُدھار کرنے کے
اُپائے سوچنا بھی پاپ سمجھتے ہیں۔ ان ہی
ہندوؤں میں سے دل و دماغ رکھنے والے
ہندو آریہ سماج کی چھتر چھایا میں آئے۔ ان
میں ساہس ہے لگن ہے سب کچھ ہے۔
پرنتو نہ اُن کا کوئی سہایک ہے۔ نہ ان کے
پاس دھن ہے۔ جہاں کہیں کوئی بھی آریہ سماج
کا کاریہ آرمبھ کیا۔ بس چاروں طرف سے
اس پر کشٹوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ سب
سے بڑا آرتھک سنکٹ اس کے سامنے
اُپستھت ہو جاتا ہے۔ وہ دِل توڑ کر ہٹنے
لگتا ہے۔ چونکہ ہندوؤں پر سنکٹ ہے۔
وہ اپنے سنکٹ دُور کرتا کی تلاش میں
ہیں۔ آج کل انہیں سوائے آریہ سماج کے
دوسرا کوئی ہت چنتک درشٹی گوچر نہیں
ہوتا۔ اتہ وہ اس کی چھتر چھایا میں تیزی سے
آنے لگا ہے۔ پرنتو آریہ سماج کے کاموں
میں سرکاری افسر روڑے اٹکاتے ہیں۔

کوئی سمبندھ ہٹھ سے نہیں جانے دیتے۔ پرجا
دھرم کرم سے اَن بھگیہ ہے۔ اتہ بڑی ہی
اُتسکتا کے ساتھ آریہ سماج کا سندیش
سُننا چاہتی ہے۔ پرنتو یوگیہ پرچارک اور
اُپدیشکوں کا ابھاو ہے۔ اتہ سنکشپت
روپ میں مشکلات یہ ہیں:-

(۱) آرتھک سنکٹ۔
(۲) مصیبتوں کا سامنا۔
(۳) سرکاری کرمچاریوں کی رکاوٹ۔
(۴) پرچار کی کمی۔

اس وقت ریاست میں تقریباً ایک
سو ساٹھ آریہ سماجیں ہیں۔ اس کی ایک پرانتیہ
پرتی ندھی سبھا ہے۔ اس کے پاس کاریہ ہے پرنتو
دھن و آدمی نہیں ہیں۔ اَت ایو میرے وچار
میں سب سے پورو آریوں کی سہایتا چاہیئے۔
اس کے بعد ایک ایسے یوگیہ پُرش کی سمتی
چاہیئے۔ جس کا کام آریہ سماج کے کاموں
میں رکاوٹ کی جانچ سنگرہ کر کے قانونی
کارروائی کرنا ہو۔ ایک اور سمتی چاہیئے۔ جو
کشٹوں کو دُور کرنے میں سہایک ہو۔ اور
کشٹوں کے دُور کرنے کے اُپائے ڈھونڈے

سب سے پہلے اُپدیشک ودیالیہ

اُپدیشک ودیالیہ کھولا جاوے۔ جس میں یوگیہ پرچارک و اُپدیشک
تیار کر کے ریاستی بھاشا اور ودستھا کا گیان
پراپت کر کے پرچار میں اپنے آپ کو لگا
دیں۔

سماچار پتر

دوسری بات یہ ہے۔ کہ ریاست میں ایک بھی پتر
آریہ سماج کا نہیں ہے۔ ورودھیوں کے
درجنوں دَینک۔ ساپتاہک۔ ماسک پتر کام
کر رہے ہیں۔ پرتی ندھی سبھا کے پاس پریس
ہے۔ دَینک و سپتاہک پتر بھی ہے۔ پرنتو یہ
بھی آرتھک سنکٹ میں سانس لے رہا ہے۔
اس پریس اور اخبار کو مضبوط بنانا چاہیئے
یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب کہ اس کے گراہک
بڑھائے جاویں۔ اور دھن کی سہایتا کی جاوے۔
اور ریاستی بھاشا کے پرچار کے لئے اُتم اُتم
ٹریکٹ اس پریس میں چھپوا کر ریاست
کے کونے کونے میں پہنچا دئے جاویں۔ تب
کہیں جا کر ہم آریہ سماج کو کامیاب دیکھ...

...گے ہو — اس کے بعد تم کالج کھولو۔ سکول کھولو۔ جو چاہے کرو۔ پہلی اُپدیشک باتوں کی اتینت آوشیکتا ہے۔ بڑی سمبھ کھو دیا پرنتو آریہ سماج رہ سکتا ہے۔ نہ ہی ہندو جنتا اس کا ساتھ...

ودیشیں پانتھا وپرچار

پڑھئے چینیوں کا دھرم

[illegible]

ملایا دیش کے نام سے یدیہ اپی بھارتیہ بہت دنوں سے پری چت تھے۔ جہاں بھارت آدی گرنتھوں میں اس کو ملیہ دویپ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ ملایا میں بھارتیوں نے اپنے دھرم کا پرچار کیا تھا۔ سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی طرف سے نچھلے تین چار ماس سے مجھے ایک آریہ پرچارک کی حیثیت سے ملایا میں رہنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ ملائی لوگوں کے رہن رواجوں کو بڑے دھیان سے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس دیش کی پراچین دھرم تھا سامایک سنگٹھن پر ہندو سنسکرتی کی کبھی گہری چھاپ پڑی تھی۔ جس کا کہ پربھاؤ ہم کو بہت دن گذر جانے پر بھی اس سمیہ درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ پرنتو اس وشے پر "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے پھر کچھ ادشیہ لکھوں گا۔ اب نہیں +

پاٹھک شائد اس لیکھ کے ہیڈنگ کو دیکھ کر تھوڑا آشچریہ کریں۔ کہ ملایا کے ساتھ چینیوں کے دھرم کا کیا تعلق ہے؟ وستوتہ بات یہ ہے۔ کہ ملایا میں چینیوں کی آبادی اتنی ہے۔ کہ یدی ملایا کو ہم آبادی کے لحاظ سے چین کا ہی ایک پرانت سمجھ لیں۔ تو شائد اتیوکتی نہ ہوگی۔ ملایا کا سمپورن بیوپار۔ ویوسایہ چینیوں کے ہاتھ میں ہی ہے۔ یہاں کے اصلی نواسی جن کو کہ ملائی کہتے ہیں پرایہ گراموں میں ہی بسے ہوئے ہیں۔ سنگاپور۔ کولالمپور۔ اپوہ پنانگ آدی بڑے شہروں میں ملائی لوگ بہت ہی الپ سنکھیا میں رہتے ہیں۔ اور ان کا مکھیہ پیشہ موٹر ڈرائیوری ہے۔ یہ بات بڑے آشچریہ کی ہے۔ کہ ملایا در حقیقت جن لوگوں کا دیش ہے۔ ان کی ہی ستھتی اپنے دیش میں اتینت شوچنیہ ہے۔ نہ ان کی کوئی دوکان ہے نہ ویوسایہ۔ یہ ان کاریوں کا کرنا اپنی سوتنترتا کا اپہرن سمجھتے ہیں۔ سنگاپور کی ۵ لاکھ کی آبادی میں سے کم از کم چار لاکھ چینی لوگ ہیں۔ ایسا ہی ملایا کے انیہ شہروں میں ہے۔ ساتھ ملایا کے اندر رہنے والے چینیوں کے دھرم کے وشے میں اوشیہ کچھ وچار کرنا چاہیئے +

چینی لوگوں نے بڑے کشٹ کے اندر اپنی ماترِی بھومی کو چھوڑا۔ اور غریبی سے دن کاٹتے ہوئے ملایا میں رہنے لگے۔ لوہن وگیا تک کے پربھاؤ کے کارن کھانوں سے ٹین سونا۔ چاندی نکالے جانے لگے۔ اور اس ویوسایہ کو چینیوں نے ہی سب سے پہلے اپنایا۔ اتہ چینی لوگ کروڑ پتی ہو گئے +

چینیوں نے اپنی ماترِی بھومی ہی نہیں چھوڑا۔ کنتو انہوں نے اپنے دھرم کو بھی تلانجلی دے دی۔ ملایا میں رہنے والے ادھکانش چینی عیسائی دھرم کو سویکار کر چکے ہیں۔ آدنیہ وار کو سنگاپور کے گرجا گھر چینی استری پرشوں سے بھرے ہوئے درشٹی گوچر ہوتے ہیں۔ مجھ کو اپنے ایک چینی مترڈبلیو۔ ایچ جھینگ سے یہ سن کر آشچریہ ہوا۔ کہ چین کی آبادی کا بھی زیادہ حصہ عیسائی ہو چکا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ڈاکٹر سنیات سین عیسائی تھے۔ تتھا چین جاپان یدھ میں چین کے نیتا چانگ کائی بھی عیسائی ہیں۔ اتہ اس سمیہ چین میں عیسائی آبادی بڑھ رہی ہے۔ میں اپنے من میں سوچنے لگا۔ کہ جو چین اپنی سنسکرتی کو سب سے پرانا بتانے کا دم بھرتا ہے۔ وہ اپنے دھرم تتھا سنسکرتی کو چھوڑ کر ودیشی سنسکرتی کو اپنا رہا ہے۔ کیا اس طرح سے چین کی سرکار کو کوئی نشچت دھرم سویکار کر لینا چاہیئے۔ اور کیا اس دھرم کو جنتا کو ماننے کے لئے بادھیہ ہونا چاہیئے۔ پرنتو اب تک چین کے نیتا یہ نشچت نہیں کر سکے۔ کہ چینی لوگوں کا دھرم کیا ہونا چاہیئے؟ کیا دھرم کا گورو پورن بھارت اپنے پڑوسی چین کی اس وشے میں سہائتا کر سکے گا؟ چین کا تتھا بھارت کا سمبندھ پرانا ہے۔ اس بات کو پرنتیک اتہاس کا پڑھنے والا مانتا ہے۔ سنگاپور کے چینی ادھکانش میں عیسائی دھرم اولمبی ہیں۔ تتھاپی ان کے ہردے میں بھارتیوں کے لئے اسیم شردھا تتھا پریم کا بھاؤ ودیمان ہے۔ اس لئے میرے وچار میں بھارت ورش کو اپنے پڑوسی چین کے ساتھ سمبندھ پیدا کرنے کیلئے اس سمیہ بھی پریتن کرنا چاہیئے۔ چینی لوگوں کے ہردے میں یہ وچار گھر کر گیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چین کا مہا چین دھرم تتھا سنسکرتی مرت پرایہ ہو چکی ہے۔ اتہ اس کو چھوڑ کر کوئی نیا راستہ ڈھونڈنا چاہیئے۔ اتہ چینی نو یووک نوین جیون پراپت کرنے کے لئے عیسائی دھرم تتھا سنسکرتی کا اندھا انوکرن کرنے کیلئے اُتسک دکھتے ہیں۔ پرنتو اصل میں وچار تو یہ کرنا ہے۔ کہ کیا واستو میں چینی نو یووکوں کا نیتا ڈوبتی کو اس پرکار اپنے دھرم میں سنبھال سکتی ہے یا نہیں؟ میرے پاس تو اس کا اُتر یہی ہے۔ کہ کوئی بھی دیش اندھا انوکرن کر کے اُتتھان نہیں کر سکتا +

جس پرکار چین کی سبھیتا بہت پرانی ہے۔ اسی پرکار بھارت کی سبھیتا چین سے بھی پراچین ہے۔ پرنتو اس میں بھید کیول اتنا ہے۔ کہ بھارت ورش کے اتنے دنوں سے عیسائی دھرماولمبیوں کے آدھین ہونے پر بھی صرف ساٹھ لاکھ عیسائی اب تک ہیں۔ پرنتو چین کے راج نیتک درشٹی سے سوتنتر رہنے پر بھی آبادی کا بہت بڑا حصہ عیسائی ہو چکا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ چین کا دھرم اور سنسکرتی جیون رہت دکھائی پڑ رہی ہے۔ تتھا چینیوں کا اس پر سے وشواس اُٹھ رہا ہے۔ اور جو تھوڑا بہت جیون دکھتا بھی ہے اس کے اُتھان کرنے والے چین میں چانگ کائی شیک جیسے عیسائی نیتا ہیں۔ پرنتو بھارت ورش میں یہ وشیشتا آرمبھ سے ہے۔ کہ راج نیتک تتھا آرتھک درشٹی سے پرادھین ہونے پر بھی بھارت نے سانسکرتک دھارمک پرادھینتا کبھی سویکار نہیں کی ہے۔ بھارت کے دھرم میں یہ وشیشتا اب بھی ودیمان ہے کہ وہ مہرشی دیانند۔ مہاتما گاندھی۔ اور رابندرا ناتھ ٹیگور جیسے مہا پرشوں تتھا ودوانوں کو اب بھی جنم دے سکتا ہے۔ کسی دیش کے پتن کی پراکاشٹھا تبھی سمجھنی چاہیئے۔ جب اس دیش میں مہا پرش پیدا ہونے بند ہو جاویں۔ جو سنسکرتی مہا پرشوں کو پیدا کر سکتی ہے۔ اس کو پراچین ہونے پر بھی مرت پرایہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جو دھارمک اور راج نیتک نیتا شنکر آچاریہ۔ رانا پرتاپ۔ شیواجی آدی نیتاؤں سے کی ہے۔ اس سے ادھک بڑھ کر نیتا آریہ سماج اور اس کے پرورتک رشی دیانند نے کی ہے۔ اتہ چین کی اوستھا کو دیکھنے سے آریہ سماج کی اوشیکتا وشیشٹ پرتیت ہونے لگتی ہے۔ جس کے لئے بھارت کے پرتیک نر ناری کے اُوپر رشی کا مہان رن ہے جسے اُتارنے کیلئے ہمیں ہمیشہ اُدیت رہنا چاہیئے۔ اب پرشن رہ جاتا ہے۔ کہ "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" کے انوسار کاریہ کرنا ہے۔ یا نہیں۔ یدی کرنا ہے۔ تو بھارت کی دھارمک سنستھاؤں کو اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ چین کی آبادی تتھا بھارت کی آبادی مل کر دنیا کے آدھے سے ادھک ہے۔ اور سنسار سے یدی اپنا سمبندھ بنائے رکھنا ....

آریہ سماجوں کے منتری اور آریہ پرشوں کو سوچنا

مندرجہ ذیل چیزیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے درست کروا کر چھپوائی گئی ہیں +

(۱) آریہ سماج کے نیم اُپ نیم ہندی قیمت ایک پُستک ۲ پیسے۔ سینکڑہ دو روپیہ (۲ر) +

(۲) آریہ سماج کے لئے پرویش پتر اور نیم ایک فارم پر چھپے ہوئے قیمت ایک سینکڑہ کاپی ۱۰ر +

(۳) شدھی کے پرمان پتر۔ آرٹ پیپر دو رنگوں میں سندر چھپے ہوئے ۱۵×$8\frac{1}{2}$" سائز کے۔ ہر ایک آریہ سماج میں اوشیہ ہونے چاہئیں۔ دو روپے ۔ار سینکڑہ (۲ر) +

(۴) ویدک سندھیا — کاغذ چھپائی سندر۔ ہندی یا اردو ایک روپیہ سینکڑہ +

(۵) سندھیا ہون منتر اکٹھے ہندی یا اردو اڑھائی روپیہ سینکڑہ +

(۶) ست سنگ گٹکا — اس میں سندھیا ہون منتر اور بھجن اکٹھے ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ۲ آنے۔ زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ +

(۷) ست سنگ گٹکا — اس میں ۴۵ بھجن ایشور بھگتی کے ست سنگ میں بولنے والے درج ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ایک آنہ۔ زیادہ کے لئے تین پیسے +

(۸) ہون منتر ارتھ سہت — ہندی دو آنے (۲ر) زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ +

(۹) بھگتی درپن — یہ پُستک ہر ایک آریہ کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں آریہ سماج کا خزانہ ہے۔ قیمت ہندی یا اردو ۱۰ر زیادہ کے لئے آٹھ آنے +

(۱۰) آریہ سماج کے لئے رجسٹر — ماسک چندہ کے لئے حساب کا رجسٹر ۸ر۔ جمع و خرچ کا رجسٹر آٹھ آنے۔ آریہ سماجوں کے لئے دستیش رسید بک ایک سو فارم آٹھ آنے۔ آریہ سماجوں کیلئے چیک بک ایک سو فارم آٹھ آنے + رگ وید کے انتم سوکت کے چاروں منتر بڑھیا کاغذ پر سندر ہر کارے ارتھ سہت چھپے ہوئے ایک سو فارم آٹھ آنے (۸ر) +

نوٹ: میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ انارکلی لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کورو کھشیتر کے سماچار

گوروکل کی چھٹیوں کے بعد سب برہمچاری دو ماہ کی چھٹیوں کے بعد گوروکل میں واپس آ گئے ہیں۔ ماسٹر گوروکل میں ۱۰ اکتوبر سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ اور اسی دن (۲۔ اکتوبر) مہاتما گاندھی جی کا جنم دن دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور ایک سبھا منعقد کی گئی۔ جس میں مہاتما جی کے جیون پر کئی مقرروں نے تقریریں کیں۔ اور مہاتما جی کی عمر درازی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔

شلک میں اضافہ لگاتار دو سال سے قحط پڑ رہا ہے۔ اور لڑائی کی وجہ سے ہوئی گرانی کے کارن گوروکل کے منتظموں کو لاچار ہو کر برہمچاریوں کے والدین سے لئے جانے والے بالن پوشن کے خرچ میں زیادتی کرنی پڑی ہے۔ اب تک پہلی سے تیسری شرینی تک دس روپے ماہوار۔ چوتھی اور پانچویں میں ۱۲ روپے ماہوار۔ اور چھٹی سے آٹھویں تک سولہ روپے ماہوار لیا جاتا تھا۔ اب ماہ اسوج سے حسب ذیل شلک لیا جایا کرے گا۔

پہلی سے تیسری شرینی تک ۱۲ روپے ماہوار۔ چوتھی اور پانچویں میں ۱۴ روپے ماہوار۔ چھٹی سے آٹھویں تک ۱۶ روپے ماہوار۔

(گورنر گوروکل کورو کھشیتر)

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ چناؤ

پردھان:۔ ڈاکٹر ہندا بن جی۔
اُپ پردھان:۔ پرنسپل رام لال جی۔
"۔ لالہ نتھو لال جی بی۔اے۔ ایل ایل بی
منتری:۔ بابو رام جی گپتا۔
اُپ منتری:۔ پنڈت برہم دت جی اور شانتی سوروپ جی۔
لائبریرین۔ ماسٹر لیش پال جی بی۔اے۔
اسسٹنٹ لائبریرین۔ مہاشہ چندر پال جی۔
خزانچی:۔ پنڈت دھنو دت جی سناتک
مہاتمک خزانچی:۔ پنڈت رام ناتھ جی۔
آڈیٹر:۔ لالہ امیر چند جی اگروال۔
ممبران انترنگ سبھا:۔
(۱) رائے صاحب لالہ نتھو پرشاد جی (۲) پنڈت لبھا کھی رام جی (۳) ماسٹر دلیپ چند جی (۴) لالہ بھوشن جی نیّر (۵) لالہ منگل سین جی آنند۔

(منتری)

شوک پرستاؤ

بھورام دو آبہ ہائی سکول ۷۔ اکتوبر کو پنڈت رام ناتھ جی شاستری کی اکال مرتیو کے باعث بند رہا۔

سماجک سماچار

مرحوم سکول ہذا کے ہیڈ سنسکرت ماسٹر تھے۔ ان کی شوک جنک مرتیو سے سکول ہذا نے ایک نہایت ہی قابل اور سچا سیوک کھو دیا ہے۔ پنڈت جی نے تقریباً ۲۵ سال سکول ہذا کی نہایت تندہی سے خدمات سرانجام دیں۔

(مظہر داس چوپڑہ بی۔اے بی۔ٹی)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

۲۰۔ ستمبر کو ڈاکٹر ادم پرکاش جی پردھان آریہ سماج کے گھر سپتر پیدا ہونے پر شری مہتہ رام چندر جی شاستری نے پورن ویدک ریتی سے جات کرم سنسکار کرایا۔

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو بالک کا نام کرن سنسکار پنڈت ہری کرشن جی پروہت آریہ سماج سرگودھا نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ بالک کا نام بھارت بھوشن رکھا گیا۔ ڈاکٹر جی نے اس خوشی کے موقعہ پر چودہ روپے دان دیا۔

سالانہ جلسہ آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر کو منایا جانا نشچے ہوا ہے۔ جس میں پنڈت ہردیالو جی۔ ہرپال جی سدھانت بھوشن۔ آتم دیو جی۔ ہرلیش چندر جی۔ شریمتی درد پدی دیوی جی اُپدیشکا و سوامی چیتنا نند جی کے پدھارنے کی پوری آشا ہے۔

(منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) ۲۷-۹-۳۹ کو شرادھ وشے پر پنڈت سکھدیو کی صدارت میں ڈی بیٹ ہوئی۔ مباحثہ کا نتیجہ اچھا پڑا۔ سبھاپتی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔

(۲) مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو پنڈت بلبی دھر جی شاستری کا دیاکھیان ہوا۔ جس میں اُنہوں نے سامایک سنگٹھن کو ڈھیلا کرنے والے اسباب کا ورنن کیا۔ اس کے بعد پنڈت گوردت جی شاستری نے "سنگٹھن" پر اپنے وچار پرکٹ کئے۔

(۳) استری سماج کے ست سنگ ہر دیروار کو خوب رونق سے ہوتے ہیں۔ منترانی اور پردھانہ بڑی لگن سے کاریہ کر رہی ہیں۔

(۴) آریہ نو یودک سبھا نے ۴-۱۰-۳۹ کو دُسہرہ کیسے منایا جائے؟ اس وشے پر نہایت دلچسپ کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں پنڈت بلبی دھر جی شاستری ماسٹر جمنوں رام۔ ماسٹر دیو دت۔ حکیم بہاری لال۔ حکیم حکم چند۔ اور مہاشہ گنپت دت جی آریہ سیوک نے کافی حصہ لیا۔ سبھاپتی کا آسن پنڈت سکھدیو جی واچسپتی نے سشوبھت کیا۔ سب مقرروں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ دُسہرہ کتھا وغیرہ کے روپ میں منایا جائے۔

(منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۳۰-۹-۳۹ کو پروفیسر گیان چند جی کا ۹ بجے شام ریلوے سٹیشن پر شاندار طریقہ سے استقبال کیا گیا۔ آریہ سماج کٹڑا سفید و لچھمن سر سماج کے کارکن و کئی دیگر سجن مہاشہ رتن چند جی اتیادی وہاں موجود تھے۔ پروفیسر جی کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا۔ پروفیسر جی کی سیوا میں شہر کی تمام استری و پرش سماجوں کی طرف سے مان پتر بھینٹ کیا گیا۔ ماسٹر بخشیش رام نے عقیدت کے پھول کے عنوان سے باموقعہ خود ساختہ نظم بھینٹ کی۔ دیویوں نے اس اوسر پر خاص بھجن جو لارنس روڈ آریہ سماج کی طرف سے پروفیسر صاحب کے سواگت کے لئے تیار کئے گئے تھے گائے۔ جمنا بھجن منڈلی کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور ودھائی کا بھجن گایا گیا۔ پنڈت دولت رام شاستری نے کویتا پڑھی۔ پروفیسر صاحب نے ویدمنتروں کی سندر ریتی سے دیاکھیا کی۔

ماہ نومبر میں پروفیسر صاحب آریہ سماج لارنس روڈ میں کافی دن کتھا کریں گے۔ اور اسی ماہ میں مہاتما نارائن سوامی جی کے کر کملوں سے سماج کی آدھار شلا رکھوائی جائیگی۔

سوامی ستیانند جی کی کتھا ۵ سے ۹۔ اکتوبر تک سوامی ستیانند جی مہاراج نے اپنشد اُپ لکشہ پر نہایت منوہر طریقہ پر کتھا کی۔ نرناری بھاری سنکھیا میں اُپستھت ہوتے رہے۔ سماج کے وسیع پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی تھی۔

مہاتما نارائن سوامی جی کے کر کملوں سے وہ اسا آریہ سماج ہذا کی آدھار شلا ماہ نومبر میں رکھوانی نشچت ہوئی ہے۔ دھنا ڈیہ سجنوں کو اس پونیہ یگیہ میں آہوتی ڈالنے کے لئے نمنترت کیا جاتا ہے۔

۳۰-۹-۳۹ سے ۱۰-۹-۳۹ تک جمنا بھجن منڈلی کے بھجن ہوئے۔ ۴-۹-۳۹ کو رات کے ۸½ بجے سوامی ستیانند جی کی پردھانتا میں لالہ خوشحال چند جی کا دیاکھیان ہوا۔

آریہ سماج لارنس روڈ کے پردھان کیپٹن کیشپ چندر جی سین نے ان کی سیوا میں ایڈریس پیش کیا۔ ماسٹر بخشیش رام جی نے نظم پڑھی۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔

۵-۱۰-۳۹ کو لالہ خوشحال چند جی کی سیوا میں ڈی۔اے۔وی ہائی سکول کی طرف سے مان پتر پیش کیا گیا۔ اور اننت رام جی ہیڈ ماسٹر سکول ہذا نے ایڈریس پڑھا۔ سکول باقی وقت کے لئے ان کی تشریف آوری کی خوشی میں بند کیا گیا۔

(گوروناتا مل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جلالپور نو کا چناؤ

لالہ حویلی رام ملہوترہ پردھان۔ لالہ میگھراج ملہوترہ اُپ پردھان۔ لالہ کشن داس ورما منتری۔ لالہ گنپت لال ملہوترہ خزانچی۔ لالہ روشن لال چوپڑہ لپکا دھیکش۔

(کشن داس منتری)

سوچنا

مہاشہ ڈوری لال جی جھنجھیک بریلی کچھ سمے کے لئے باہر چلے گئے تھے۔ اب وہ پھر بریلی آ گئے ہیں۔ ان کو آنسووں پر جو بنوانا چاہیں وہ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں:۔ مہاشہ ڈوری لال جھنجھیک معرفت پنڈت ستیہ پال آریہ سماج بریلی)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & co.,
Karachi

آریہ سماج پر خشت باری

آریہ سماج مندر ہلی کھیڑ پر برابر پتھر پھینکے جاتے ہیں۔ سماج کے ادھیکاریوں نے کئی بار تھانیہ پولیس ادھیکاریوں کا دھیان ادھر دلایا پرنتو دھیان دلانے پر بھی پتھر ورشا ہوتی رہی۔ اب اعلےٰ حکام کو درخواستیں دی گئی ہیں +

پنڈت ونائیک راؤ کا سواگت

(حیدر آباد ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء) سائیکال کے چھ بجے آریہ سماج براہمن واڑی بیرون یاقوت پورہ میں دکھشن کیسری ویرو نائیک راؤ جی ندویا النکار بار۔ ایٹ لاء کو آریہ سماج برہم واڑی آریہ سماج ویدک بازار۔ آریہ سماج مہا دلیہ پیٹھ۔ اُما مہیشور بھگت سماج۔ دھلیشور بھگت سماج۔ نرسنگھ بھگت سماج۔ جگدیشور بھگت سماج۔ مہا دیو بھگت سماج۔ بال بھگت سماج۔ شری لکشمی بھگت سماج۔ آرچلا پری پورن بھگت سماج۔ نرنجن بھگت سماج۔ شری انجنی بھگت سماج کی اور سے ابھی نندن پتر دیا گیا۔ اس سبھا ادسر پر شری پنڈت گنپت لال جی ایڈیٹر کیبٹ کی ادھیکشتا میں شری پنڈت رام چندر راؤ جی پنڈت دگمبر راؤ جی وکیل ہائی کورٹ کے دیا کھیان۔ تتھا شری پنڈت بنسی لال جی ویاس و بابو لال جی کے بھجن ہوئے۔ جنتا کافی تھی +

پنڈت بلدیو کی رہائی

(حیدر آباد ۲۔ اکتوبر) شری پنڈت بلدیو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام ساجیہ ۲۔ اکتوبر کو حیدر آباد سنٹرل جیل سے سزا کی سما پتی پر رہا کر دئے گئے ہیں +

شولا پور کے فساد کا مقدمہ

ملزموں کی اپیل منظور

(شولا پور ۳۔ اکتوبر) شولا پور کے دنگہ کیس کے ابھیکتوں شری پیارے لال آدی کو سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولا پور نے تین تین ماس قید کا دنڈ دیا تھا۔ انہیں شولا پور سے بیجا پور جیل لے جایا گیا۔ سیشن کورٹ میں مقدمہ چلنے کے لئے مسٹر دوتی سیشن ڈسٹرکٹ جج شولا پور کی عدالت میں اپیل کی درخواست دی گئی تھی۔ جو منظور ہو گئی ہے۔ اور نوا بھی یکتوں کو ۵۔ ۵ سو روپیہ کی جرمانہ پر مکت کرنے کیلئے سو نپیلے بھر دئے ہیں +

حیدر آباد میں وجے دشمی

آریہ سماج کشن گنج حیدر آباد کی طرف سے وجے دشمی کے اُپلکش میں اس دن اُکت سماج کی طرف سے جھنڈا لہرانے کے پشچات جلوس نکالا جائے گا۔ جس میں ضلع بھر کی تمام سماجیں شامل ہوں گی +

حیدر آباد کے سماچار

مسلمانوں نے جلوس نہ نکلنے دیا

۲۹۔ ستمبر کو مسٹر ہالنس صاحب دارلگل تشریف لائے۔ انہوں نے جلوس کے موقعہ کا نریکشن کیا۔ مسجد ناکہ اور مقام فساد بھی دیکھا۔ تین بجے جلوس نکالنے کا حکم دیا۔ مسلمان کہتے تھے۔ کہ رتھ کو مسجد کے سامنے سے نہ جانے دیں گے۔ لاٹھی چارج۔ فائرنگ اور گرفتاری کی دھمکیاں اسپھل سدھ ہوئیں۔ ہالنس صاحب نے ہندوؤں کے پرتشٹھت لوگوں کو کہا۔ کہ یدی وہ چاہیں۔ تو دوسرے مارگ سے جلوس نکالنے کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ ہندوؤں نے کہا۔ کہ آج جلوس بند رکھا جا سکتا ہے۔ پرنتو مارگ یہی ہو۔ جلوس وہاں سے منتشر ہو گیا۔ شہر میں ابھی تک آتنک چھایا ہوا ہے۔ دوکانیں بند ہیں۔ اور دفعہ ۱۴۴ جاری ہے +

جلوس پر حملہ

(مکھیڑ ۳۔ اکتوبر) ناندیڑ سے تار پہنچا ہوا ہے۔ کہ ۳۔ اکتوبر کو مکھیڑ کے کچھ غنڈوں نے پالکی کے جلوس پر آکرمن کیا۔ آکرمن کاریوں نے پولیس کے سمکھ ہی بندوقوں کے فائر کئے۔ پرنیام سوروپ مادھو راؤ اڈیکار سے اسی سمبہ سرتیو کو پراپت ہوئے۔ اور لال گولی۔ گوپی ناتھ۔ شنکر۔ چھیا سوامی۔ کاشی ناتھ پردھان آریہ سماج مکھیڑ بری طرح زخمی ہوئے۔ ان کو بعد میں سول ہسپتال لے جایا گیا۔ راج کونڈ دگر۔ کولی گری۔ کاشی ناتھ ناگرکوں کے انیہ پریوار مکھیڑ کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں +

کیا حیدر آباد کی اصلاحات میں تبدیلیاں کی جائینگی؟

مسٹر جناح اور مولانا ظفر علی خاں کی حیدر آباد کی یاترا کا حقیقی مقصد

ہندو نیتاؤں کا بیان

شری ایم ہنومنت راؤ جی۔ شری راما چاری جی۔ اور شری ایم نرسنگھ راؤ جی نے نمن لکھت وکتویہ پرکاشت کیا ہے:۔

مدگو ایک ستھانیہ نیوز ایجنسی نے یہ سماچار پرکاشت کیا ہے۔ کہ مسٹر جناح کے آگمن کا تعلق کسی سرکاری یا راج نیتک ہاتوں سے یا کسی پرکار کی انیہ باتوں سے نہیں ہے۔ مگر مسٹر جناح کی اس کاریہ ستھا سے جو آپ کی ان تھوڑے سے دنوں میں حیدر آباد میں رہی۔ اور انہی کے اس سندیش سے جو آپ نے جاتے سمیہ حیدر آباد نواسیوں کو دیا۔ اُپیکت سماچار کا کھلی پرکار کھنڈن ہو جاتا ہے۔ ایسے سمیہ میں جب کہ گوشت سدھاروں کو کاریہ روپ دینے کا پرشن ہے۔ حیدر آباد میں مسٹر جناح کا آگمن اور اپنے پرستھان کے سمیہ آپ کا یہ وشواس دلانا۔ کہ اعلیٰ حضرت کی حکومت مسلمانوں کو الپ وشواس اوشیہ دلائے گی۔ جو ان کا سمادھان کرے گا۔ تتھا نواب یار جنگ بہادر کا یہ کتھن کہ مسٹر جناح پرستن اور سپھل واپس جا رہے ہیں۔ یہ سب پچھلی باتوں کی درشٹی سے بہت ہی وچارنیہ ہیں۔ ایسی اوستھا میں جب کہ دوسرا پکش بالکل اندھکار میں ہے کچھ کہنا کٹھن ہے۔ پھر بھی ہم اس اوستھا میں اتنا کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ حیدر آباد کی آئینی اصلاحات جیسے مستفانک پرشن کی جانچ پڑتال ایک اکھل بھارتیہ درشٹی کون سے کرنا۔ اور کوئی (Unilateral Agreement) کرنا کسی بھی درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور اگر ایسا کوئی سمجھوتہ ہو تو وہ بڑے ڈر کا وشیہ کی بات ہوگی۔ اور دوسرے پکش کے لئے سویکار کرنے یوگیہ نہیں ہو سکتا۔ سدھاروں کی سکیم کے سمرتھن میں بر ٹش بھارت یا کسی دیشی ستھا میں پرچلت دستور کے کسی سدھانت۔ کسی بھاگ یا کسی انگ کا انوکرن نہ کیا گیا ہو۔ ایسی ایک سدھار سکیم کے کسی بھاگ یا انگ کا کوئی سنشودھن در اگر ڈر کا وشیہ ہے ایسا سنشودھن ہو۔ جس سے اکھل بھارتیہ مسلم لیگ کے درشٹی کون کا سمادھان ہو جو اس سدھار نا سکیم کو کاریہ روپ میں پری نت کرنے کے لئے سروتھا پرتی کول (Unworkable) بنا دیتا ہے +

پنڈت شنکر ریڈی کی رہائی

(حیدر آباد [illegible] اکتوبر) شری شنکر ریڈی جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کو یکم اکتوبر کو جیل سے رہا کر دیا گیا۔ کرشن گنج تتھا گوش محل کی آریہ سماجوں نے آپ کا شاندار سواگت کیا +

ویدک سنسکرتی

بقیہ صفحہ ۹

نہ کرنے سے اشانتی کہاں؟

تیسری بات یہ ہے۔ کہ جب منش نے ایشور کو سروویا پک سمجھ لیا۔ اور یہ بھی جان لیا کہ جگت پری ورتن شیل ہے۔ تو اب اوشیکتا ہوتی جیون یاپن کے سادھنوں کی۔ تو وید نے اُتر دیا۔ تیاگ بھاؤ سے پدارتھوں کا اُپ بھوگ کرو۔ کسی بھی پدارتھ میں ممتا ہونا ہی سنگرہ سکھاتا ہے۔ جب من میں یہ بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ پدارتھ ہمارا اُپارجت ہے۔ تو اس میں ممتا پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس ممتو کے کارن وہ تیاگ نہیں کر سکتا۔ تیاگ نہ ہونے سے جیون اشانت ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ویدک سنسکرتی نے بتایا۔ کہ

तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा

چوتھی تتھا انتم بات ویدک سنسکرتی کے ہتو کی منتر نے بتائی کہ

"मा गृधः कस्यस्विद् धनम्"

ارتھات:۔ کسی کے دھن کی لالسا مت کرو۔ اتھوا یہ دھن کسی کا بھی نہیں ہے۔ آج دھن کے پیچھے دنیا بادلی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ نیتی کاروں نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ

"सर्वे गुणाः काञ्चनमाश्रयन्ति"

سمست گن دھن کے اندر ہیں۔ جب یہ بات منش کے دماغ کے اندر بیٹھ گئی ہے۔ تو لوگ کیوں نہ دھن کے پیچھے پڑیں؟ آج پاشچاتیہ دیشوں میں جو ہر گھڑی یدھ کے بادل منڈلا رہے ہیں یہ دھن کو لوٹنے کا ہی پرنیام ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے ستو کو ہرن کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایسی اوستھا میں شانتی کہاں؟ ویدک سنسکرتی بتاتی ہے۔ کہ کسی دوسرے کے دھن کو مت ہرن کرو۔ یہ کسی کا سگا نہیں ہوتا۔ اتہاس میں کاروں کے خزانے تتھا محمود غزنوی نے دھن کی کہانیاں پرسدھ ہیں۔ کیا قارون دنیا سے جا کر وہ اکثرت دھن ان کے ساتھ گیا۔ دوسروں کا بھاگ چھیننے ہی سے دنیا کی اشانتی بڑھی ہے۔ اسی لئے تو ویدک سنسکرتی نے بتایا۔ کہ کسی کا دھن استھات کسی کے بھاگ کا بھوگ نہ کرو۔ اس پرکار سنسار میں سکھ شانتی کی بردھی کرنے والی ویدک سنسکرتی کا پرچار آریہ سماج اپنے جنم کال سے کر رہا ہے۔ کنتو کچھ لوگوں کو یہ اچھا نہیں لگتا۔ کہ سنسار میں سکھ شانتی قائم ہو۔ اتہ وہ آریہ سماج کو سمپردائے وشیش کہہ کر اُسے بدنام کرنے کی چیشٹا کرتے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج اس پرکار بدنام نہیں ہو سکیگا۔ وہ ایک وقت آئے گا جب کہ آریہ سماج کے سدھانتوں کو سب کو سویکار کرنا ہی ہوگا۔ اور دارشنیہ میو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے آکر ویدک سنسکرتی کا پرچار کرتے ہوئے سنسار میں ۲۰۵

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کانگریس کے مطالبہ کا وائسرائے کی طرف سے جواب

(لاہور ۱۸-اکتوبر) کانگریس کے مطالبہ کے جواب میں برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے ہندوستان کے مستقبل کے متعلق جس اعلان کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ وائسرائے نے آج وہ اعلان کر دیا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق اور دوسرا جنگ کے سلسلہ میں مشاورتی کمیٹی کے قیام کے متعلق ہے۔ وائسرائے نے اپنے اعلان میں فرمایا ہے۔ کہ ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کے نقطہ نگاہ میں بھاری اختلاف ہے۔ آئینی تبدیلیوں کے سوال پر جنگ کے خاتمہ پر غور کیا جائے گا۔ ہم درجہ نوآبادیات کے وعدہ پر قائم ہیں۔ ہندوستانیوں کی خواہشات سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ مختلف فرقوں اور پارٹیوں میں اتحاد کی اپیل کی گئی ہے۔ کانگریس کے مطالبہ خود مختاری و آزادی کا کچھ ذکر نہیں۔ ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔ مرکز میں مزید اختیارات دینے کا کوئی ذکر نہیں۔ صوبجاتی خود اختیاری اچھی طرح چل رہی ہے +

مہاتما گاندھی کا بیان

وائسرائے کا اعلان نہایت مایوس کن ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ کسی قسم کا اعلان کرنے سے انکار کر دیتی۔ وائسرائے کے طویل بیان سے صرف یہی بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ "تقسیم کرو۔ اور حکومت کرو" کی سابقہ پالیسی جاری رہے گی۔ کانگریس اس میں حصہ دار نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی کانگریس سے ہمدردی رکھنے والے ہندوستانی جنگ میں شریک ہو سکیں گے۔ جنگ کے خاتمہ پر جس گول میز کانفرنس کے انعقاد کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ بھی ناکام رہے گی۔ کانگریس نے روٹی مانگی۔ اور پتھر دیا گیا۔ کانگریس کو منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے ایک بار پھر آزمائش کی گھڑیوں میں سے گذرنا پڑے گا +

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

وائسرائے کے اعلان پر غور کرنے کے لئے ۲۲-اکتوبر کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وائسرائے کے اعلان کے نتیجہ کے طور پر نازک صورت حالات پیدا ہونے کا بھاری امکان ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کانگریس ہائی کمانڈ نے کانگریسی وزیروں کو بے ضابطہ طور پر مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ قلیل نوٹس پر مستعفی ہونے کو تیار رہیں +

دوسرے لیڈروں کے بیانات

پنڈت جواہر لال اور مولانا آزاد نے جو مشترکہ بیان دیا ہے۔ اس میں کہا ہے۔ کہ وائسرائے کے اعلان میں آزادی جمہوریت اور آئم نرتے کرنے کا ذکر تک نہیں۔ یہ بیش[تر] ... اس ال بیشتر بھی نہ امید المعماد سمجھا جاتا۔ اسی طرح دوسرے لیڈروں کا بیان ہے۔ کہ اس بیان سے کوئی بھی پارٹی مطمئن نہیں ہوئی۔ وائسرائے کے اعلان سے ہندوستان کے طول عرض میں گہری مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے +

ناٹک اور رام لیلا کا سامان

پردے۔ پکھوائی۔
جھالر۔ پہرے۔ کوٹ
مکٹ۔ کریٹ۔ کنڈل۔
چندر کا۔ تاج۔ پگڑی۔
صافے۔ بال۔ جٹا۔
ڈاڑھی۔ مونچھ۔ ساڑھی۔
جیمپر۔ الفی۔ نقلی سنہری
اور روپہلی زیور
سستے اور اچھے
ہم سے منگائیے ::
سنگار کی فہرست مفت طلب کریں
سکھ سنچارک کمپنی۔ متھرا (یو۔ پی)

مختصر خبریں

— چھ ہزار جرمن فرانسیسی توپوں سے ہلاک ہو چکے ہیں +

— علامہ مشرقی نے یو۔ پی گورنمنٹ کو دھمکی دی ہے۔ کہ مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو نتائج خطرناک ہوں گے +

— سکاٹ لینڈ کے شمالی جزائر پر ہوائی حملوں میں دو جرمن جہازوں کو نیچے گرا دیا گیا ہے +

— برطانیہ نے تجارتی جہازوں کو جنگی جہازوں میں بدل دیا ہے +

— امریکہ اسلحہ کی فروخت پر سے پابندی ہٹا لے گا +

— روس جرمنی کو کا بدنہ بہی قتھیا کرے گا +

— صوبہ سرحد میں ایک ماہ میں قتل کی بہاسی وارداتیں ہوئیں +

— بنگال گورنمنٹ نے ڈیڑھ سو سیاسی قیدی رہا کر دئے ہیں +

— ہندی ساہتیہ سمیلن بنارس کے سوا گت ادھیکش پنڈت مدن موہن مالویہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ ہندی ہی ہماری قومی زبان بن سکتی ہے۔ کیونکہ وہ کم از کم ۲۴ کروڑ باشندوں کی زبان ہے۔ اسے اور دیوناگری لپی کو حملوں سے بچایا جائے +

— فن لینڈ کے ایک تہائی باشندوں کی لام بندی کی گئی ہے +

— لکھنؤ کے شیعہ سنی جھگڑے کا تصفیہ ہو گیا ہے +

— پنجاب اسمبلی کا سرمائی سیشن ۲۴-اکتوبر کو شروع ہوگا +

— بوٹوں کا مشہور سوداگر باٹا گرفتار کر لیا گیا ہے +

— پنجاب گورنمنٹ ٹیکس تفریحات میں توسیع کرنے اور سوڈا واٹر فیکٹریوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز کر رہی ہے +

— گاندھی جینتی کے سلسلہ میں وزیر اعظم سندھ نے ۵ ہزار کا کھدر بیچا ہے +

— فن لینڈ کے تین لاکھ سپاہی اپنے ملک کی حفاظت کے لئے تیار ہو گئے ہیں

— آسام کے آئندہ بجٹ میں چالیس لاکھ بچت کی توقع ہے +

— علامہ مشرقی کو رہا کر دیا گیا ہے +

— گذشتہ سوموار کو کوہاٹ بنوں روڈ پر چھ ہندوؤں کو اغوا کر لیا گیا +

— برطانیہ نے ہٹلر کی صلح کی تجویز کو ٹھکرا دیا ہے +

مہاشہ کرشن کے دورہ کا پروگرام

(لاہور ۱۹-اکتوبر) آریہ سماج کے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے ۱۹-اکتوبر کو سرگودھا پہنچیں گے۔ رات کو ان کا لیکچر ہوگا۔ ۲۰ کی صبح کو لاہور واپس آ جائیں گے۔ شام کو بذریعہ کار گجرات جائیں گے۔ جہاں رات کو ان کا لیکچر ہوگا۔ ۲۱ کو سیالکوٹ جائیں گے۔ راستہ میں وزیر آباد کچھ گھنٹوں کے لئے ٹھہریں گے۔ ۲۲-اکتوبر کو واپس لاہور آ جائیں گے۔ ۲۳-اکتوبر کو گوردا سپور روانہ ہو جائیں گے۔ اور ۲۸-اکتوبر کو واپس آئیں گے۔ ۲۸ کی رات کو آریہ سماج سنت نگر لاہور کے سالانہ جلسہ میں ان کا ویاکھیان ہوگا۔ ۲۹-اکتوبر کو آریہ سماج لائل پور کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں وہاں جائیں گے۔ اور ۳۱-اکتوبر کو واپس لاہور آ جائیں گے +

ویدک لائبریری (گوونڈ بھون) لاہور

۲۳-اکتوبر سے یہ لائبریری مندرجہ ذیل اوقات پر کام کرے گی :-

بدھ سے سوموار تک۔ ۱۲ بجے دوپہر سے ۵ بجے شام تک +

صرف ریڈنگ روم :- ہر روز ۸ سے ۱۰ بجے صبح تک +

آریہ ستیاگرہ کا اتہاس

اس سے پورو یہ اُدگھوشت کیا جا چکا ہے۔ کہ ساروديشک سبھا حیدر آباد کا اتہاس لکھ رہی ہے۔ اور اتہاس میں اس بات کا پورا پورا دھیان دیا جا رہا ہے۔ کہ اس سے آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم کو کسی پرکار کا دھکا نہ لگے۔ سبھا نے یہ بھی اُدگھوشت کر دیا تھا۔ کہ یہ کاریہ بہت گمبھیر اور ذمہ داری کا ہے۔ اور ان سجنوں اور سنستھاؤں کو جو ستیاگرہ کا اتہاس لکھنے کا آیوجن کر رہی تھیں۔ یہ پریرنا کی تھی۔ کہ وہ اس ذمہ داری کو اپنے اوپر لینے کی ان ادھیکار چیشٹا نہ کریں۔ پرنتو ہم اخباروں میں پڑھ رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے نشچیہ پر دڑھ ہیں۔ اور اتہاس تیار ہو رہے ہیں۔ اس سمبندھ میں ہم ادھک نہ کہہ کر آریہ سماجوں سے نویدن کریں گے۔ کہ وہ سبھا کے اتہاس کی پرتیکشا کریں۔ سبھا کے اتہاس کے اتیرکت انیہ اتہاسوں کو پرمانت نہ سمجھیں۔ کیونکہ یہ کاریہ بہت گمبھیرتا اور دستبش ذمہ داری سے کرنے یوگیہ ہے۔ اور آریہ سماج کی بھاوی کاریہ نیتی سے سمبندھ ہے۔ اتہ اس بز...

جرمنی کا سکاٹ لینڈ پر حملہ

(لندن ۱۶- اکتوبر) آج بعد از دوپہر جرمن ہوائی جہازوں نے سکاٹ لینڈ کے ساحلی مورچوں پر ہوائی حملہ کرنے کی کوشش کی۔ رائیل ایر فورس کے ہوائی جہازوں نے حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں کے ساتھ جنگ کی۔ اور انہیں نقصان پہنچایا۔ ۲ بجے کے بعد ایڈن برگ کے ارد گرد کے ہوائی جہازوں کو گرانے والی توپیں گولے برسانے میں مصروف رہیں۔ ہوائی حملہ کے دوران میں تین جرمن ہوائی جہازوں کو نیچے گرا دیا گیا +

زبردست جنگ ہونیوالی ہے

(پیرس ۱۶- اکتوبر) تمام محاذ پر جرمن حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور جرمنی کی طرف سے فرانسیسی علاقہ پر حملہ ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ فوجی دستے فرنٹ لائین پر پہنچ گئے ہیں۔ رات کو انجنوں کی آواز سنی گئی۔ لیکن جرمن توپوں نے اس خیال سے گولہ باری نہ کی۔ کہ ان کی پوزیشنوں کا پتہ نہ لگ سکے۔ فرانسیسی توپ خانے نے نہایت شدت سے گولہ باری کی

سکاٹ لینڈ میں جنگ

(لنڈن ۱۷- اکتوبر) وزارت انفارمیشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل جن جہازوں نے فرتھ آف فورتھ پر حملہ کیا۔ ان میں سے نصف کو نیچے گرا دیا گیا۔ چار ہوائی جہازوں کو اینٹی ایئر کرافٹ توپوں نے نیچے گرا دیا۔ باقی جہازوں میں سے کئی کو اس قدر نقصان پہنچا۔ کہ وہ بحیرہ شمالی کو پار نہیں کر سکیں گے۔ اس حملہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۶ تک جا پہنچی ہے +

وائسرائے سے ملاقاتوں کا سلسلہ

(نئی دہلی ۱۶- اکتوبر) وائسرائے سے ملاقاتوں کا جو سلسلہ مہاتما گاندھی سے شروع ہوا تھا۔ آج ختم ہو گیا ہے۔ سرکاری حلقوں میں یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے نے ان ملاقاتوں کے نتیجہ کے طور پر مختلف گروپوں اور پارٹیوں کے لیڈروں سے ذاتی تعلقات قائم کر لئے ہیں +

راجکوٹ میں اصلاحات

(راجکوٹ ۱۶- اکتوبر) سرکاری حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ راجکوٹ میں اصلاحات کا اعلان یکم نومبر کو یا اس سے پہلے کیا جائیگا۔

تین فرانسیسی جہاز ڈبو دئے

(پیرس ۱۵- اکتوبر) گذشتہ چند روز کے دوران میں فرانس کے تین جہاز جن کے نام منگو یٹ۔ برٹن اور لذین تھا غرق کئے گئے۔ جب برٹن کی کشتیوں کو سمندر میں چھوڑا جا رہا تھا تو ایک آبدوز نے ان پر گولہ پھینکا۔ جس سے

ہندی ہی ہندوستان کی قومی زبان ہو سکتی ہے

ہندی ساہتیہ سمیلن بنارس کے پردھان کی صدارتی تقریر

(بنارس ۱۵- اکتوبر) آج شام کو آل انڈیا ہندی ساہتیہ کانفرنس کا ۲۵ واں سالانہ اجلاس ناگری پرچارنی سبھا کی بلڈنگ میں ایک خوبصورت پنڈال میں منعقد ہوا۔ جو اصحاب اجلاس میں شریک ہوئے ان میں سے بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو۔پی اسمبلی اور ڈاکٹر بھگوان داس کے نام قابل ذکر ہیں۔ پنڈت مدن موہن مالویہ پردھان سواگت کارنی سبھا نے ڈیلی گیٹوں کا سواگت کیا۔ اس کے بعد بابو راجندر پرشاد نے بابو امبکا پرشاد کا نام صدارت کے لئے تجویز کیا۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی۔ مسٹر کھیر وزیر اعظم بمبئی۔ مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم یو۔پی اور سر سیتہ بی سری واستو کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے۔ جن میں کانفرنس کی کامیابی کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔ پنڈت امبکا پرشاد نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ "اگر کوئی زبان ہندوستان کی قومی زبان ہو سکتی ہے۔ تو وہ ہندی ہی ہے۔ ہندی کے پرچار میں مجھے کوئی فرقہ وارانہ بات نظر نہیں آتی ہے۔ ہندی اور اردو دونوں ایک ہی زبان کی شکلیں ہیں۔ اردو دونوں کا شاندار لٹریچر ہے۔ نہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے نہ ہندی ہندوؤں کی۔ دونوں ہی کم و بیش ہندوؤں اور مسلمانوں کی قومی زبانیں ہیں"+

لتھونیا سے نکالے ہوئے جرمن

(کونس ۱۵- اکتوبر) پولش منسٹر ایم چراوٹ مقیم کونس نے لتھونیا سے دلنا کے الحاق کے خلاف گورنمنٹ لتھونیا کو پروٹسٹ بھیجا ہے۔ کہ روس کو اس بات کا کوئی حق نہیں کہ وہ پولش علاقہ کی تقسیم کرے۔ اس کا فیصلہ پولینڈ اور لتھونیا کی حکومتوں کو کرنا چاہیئے۔ اس نے دلنا لتھونیا کے حوالے کیوں کیا ہے؟ +جرمن

امرت دھارا اس کو بھی فائدہ کرتی ہے +

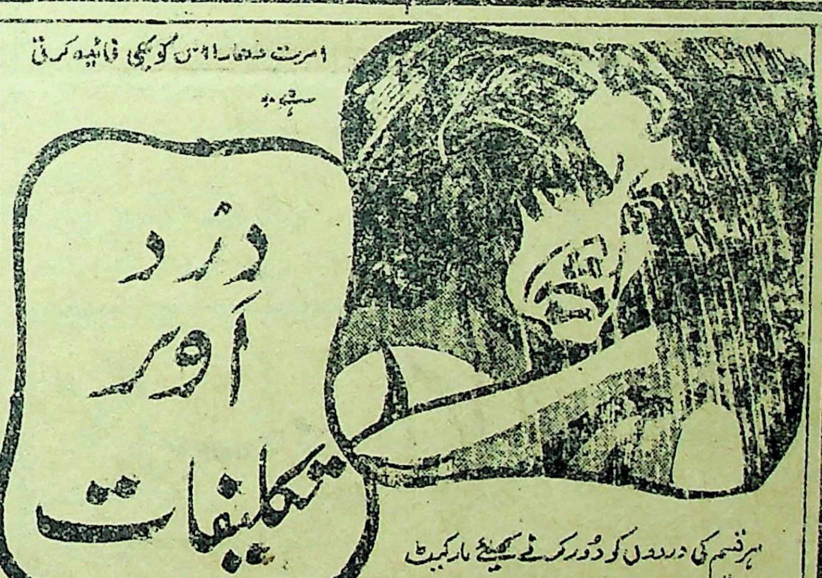

ہر قسم کی دردوں کو دور کرنے کیلئے مارکیٹ میں صرف "امرت دھارا" ہی ایک ایسی دوا ہے۔ جس میں اسپرین کیفین وغیرہ مخدر کے اجزا جو بعد میں نہایت خطرناک ثابت ہوتے ہیں بالکل شامل نہیں ہوتے۔ یہ ایک قدیم آریہ اصول پر تیار کی گئی ہے۔ اور تمام جسمانی کوفتوں اور دردوں کو دور کرتی ہے۔ چاہے وہ اندرونی ہوں یا بیرونی۔ مقامی پٹھوں کو تسکین دیکر قدرتی صحت بخشتی ہے +

آج ہی آٹھ آنہ کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دکان سے خرید لیں +

یہ جادو اثر دوا آج کل بیرونی استعمال کیلئے بام کی شکل میں بھی ملتی ہے۔ قیمت ایک چھوٹی ڈبیہ۔ آپ اسے پیٹ درد کان درد۔ آنکھ درد چوٹ درد۔ زہریلے ڈنگ کی درد۔ سر درد گنٹھیا۔ سوداوی امراض۔ گھاؤ۔ پھوڑا پھنسی کے باعث سوجن درد وغیرہ میں استعمال کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی شیشی امرت دھارا ؎ ۔ نصف شیشی ؎ ۔ نمونہ آٹھ آنے (۸/) +

"امرت دھارا"

لتھونیا۔ لاٹویا اور اسٹونیا سے باہر لائے گئے ہیں۔ ان سب کو پولینڈ میں آباد کیا جائیگا +

ریاستہائے بالٹک میں روسی فوج

(لنڈن ۱۶- اکتوبر) تین سو روسی فوج کا پہلا دستہ کل اسٹونیا میں داخل ہو گیا۔ روم سے وائرلیس کی اطلاع ہے۔ کہ اسٹونیا۔ لاٹویا اور لتھونیا میں سات ہزار روسی فوج تعینات کی جائے گی +

اٹلی کی تیاریاں

(روم ۱۶- اکتوبر) مسولینی نے اپنے وزیر جنگ سے تبادلہ خیالات کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کانفرنس کا مقصد اٹلی کی پیادہ فوج میں اضافہ کرنا ہے +

قومی زبان پر انٹرویو

(بنارس ۱۶- اکتوبر) ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر کانگرس نے آج آل انڈیا ہندی لٹریری کانفرنس کے زیر اہتمام منعقدہ راشٹر بھاشا کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اپیل کی کہ اردو والے ہندی کو ملا کر ہمیں ہندوستان کی مشترکہ زبان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ہندی ...... اور اردو کا جھگڑا ختم ہو جانا چاہیئے۔ یہ تجویز پیش کی۔ کہ ہندی میں دوسری زبانوں کے الفاظ رائج کر کے اسے مالا مال کرنا چاہیئے۔ ہندی یا ہندوستانی ایسی ہونی چاہیئے۔ جسے ہندوستان کے تمام حصوں میں آسانی سے ...... سمجھا جائے +

اتحادی جہاز جرمنی پر!

(لنڈن ۱۷- اکتوبر) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ رائیل ایر فورس کے ہوائی جہازوں نے کامیابی کے ساتھ کل مغربی اور مشرقی جرمنی پر پرواز کیا تھا۔ اس سلسلہ میں جن جہازوں نے پرواز کیا تھا۔ ان میں سے ایک واپس نہیں آیا۔ شائد تباہ کر دیا گیا ہو +

مسٹر تھامسن کا مشن

مسٹر تھامسن بغیر اطلاع دئے سر تیج بہادر سپرو کے مکان پر آگئے۔ مسٹر تھامسن نے ایک ملاقات میں کہا۔ کہ وہ یہاں کسی خاص مشن کو لے کر نہیں آئے۔ بلکہ ہندوستان کے تمدنی اور مجلسی حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے انگلستان سے روانہ ہوئے ہیں۔ جب میں انگلستان سے روانہ ہوا۔ تو سنسر نے مسٹر چیمبرلین کی ایک تقریر کی ایک کاپی جو میرے پاس تھی اس لئے ضبط کر لی۔ کہ اسے نہایت باغیانہ خیال کیا گیا۔ ...تو میری بائیبل بھی ضبط کرنا چاہتے تھے۔ آل انڈیا کانگرس کے ریزولیوشن جنگ کے متعلق کا مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔ اس کے الفاظ نہایت اعتدال پسندانہ ہیں +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سوا سنتھ رکھشا

تیل کی مالش

(از مہاشہ کندن لال وئید واچسپتی)

...سے پہلے تیل کی
...دیش میں نہانے سے پہلے تیل کی
...رواج ہے یہ رواج دیہات کے
...پایا جاتا ہے۔ لیکن شہری لوگ
...بھی متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے
...معلوم ہوتا ہے۔ کہ طبی نکتہ نگاہ سے تیل
...پر غور کیا جاوے۔

...مالش کا اتہاس

...برس پہلے سے ہندوستان ہی نہیں
...کے بھی ممالک کے لوگوں میں تیل کی
...رواج چلا آیا ہے۔ اور لوگ ہر زمانہ میں
...مستفید ہوتے چلے آئے ہیں۔ یونان اور
...سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے
...کو بڑا مفید مانتے تھے۔ اور وہاں کی
...سے اپنے جسم کو مضبوط۔ سڈول
...صورت بنایا کرتی تھیں۔ وہ اس سے
...مالش کے ذریعہ سے لڑکی کو مضبوط
...صورت بنایا جاتا تھا۔ اور وہی تو نمایاں
...کی طرف سے بیاہ کے موقعہ پر لڑکی
...بھی بانٹی جاتی تھیں۔ جو تیل کی مالش
...بانٹی جاتی تھیں۔ اور ان کا فرض
...یونان کے اس رواج کے مطابق

...کان۔ ہاتھ۔ کمر و پیروں کی مالش
...ہمیشہ ہی رہی ہے۔ اور خاوند
...کرتا ہے بہترین طریقہ سے مالش
...کی جوانی کو قائم رکھنے کی کوشش

...ترکی، فرانس اور عرب میں تیل
...کی ہی ہوتی ہے۔ ہندوستان
...جگہ ایسا رواج ہے۔ پنجاب کے
...شہروں میں تو مالش کرنے والے
...پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہیں
...بیٹھ کر اکثر سر کی مالش کر دیتے
...کرانیاں پہلے جسم پر تیل کی
...اور پھر نہلاتی ہیں۔ اٹلی اور
...سے لوٹے ہوئے سپاہیوں
...ماہ تک تیل کی مالش کا علاج
...جسم کی تھکاوٹ دور کرنے کیلئے
...مالش کے ماہرین کے زیر علاج
...ہے۔

...اور افریقہ کے لوگ تو جہاں حرارت
...تیل کی مالش سے خون کی زیادتی
...کا بڑھنا مانتے تھے۔ اب موجودہ
...تیل کی مالش کو ایک الگ طریقہ
...لگے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں
...تیل کی مالش کو مفید ثابت
...لگ تھا۔ اس کو لقوہ کی

بیماری ہو گئی تھی۔ اور ایک ملاح نے اس کا مالش کے ذریعہ علاج کیا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۸۶۰ء میں ڈاکٹر سکاٹ نے اس مضمون پر پیرس میں ایک لیکچر دے کر ڈاکٹروں کی توجہ کو اس طرف مبذول کیا تھا۔ پھر سنہ ۱۸۷۲ء میں جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر نے اس مضمون پر لکھا تھا اور بتایا تھا کہ

"قدرتی چادر (کھال) کو صاف، تندرست اور خوبصورت بنانے کے لئے تیل کی مالش، روپی دھوبی کی ضرورت ہے۔ ۴۵ فیصدی روگ تو صرف جلد کی خرابی سے ہوتے ہیں۔ اور تیل کی مالش کرتے رہنے سے آدمی ان سے بچا رہتا ہے"۔

سنہ ۱۹۳۳ء میں برلن یونیورسٹی کے ایک ممبر جرمنی کے مشہور ڈاکٹر "لیکسر" نے یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ:-

"دنیا میں بدصورت ہو کر جینا بے فائدہ ہے۔ جہاں قدرت بھول کرتی ہے۔ وہاں سائنس اس بھول کو سدھارنے کے لئے ہے۔ تیل کی مالش سے انسان قدرت کی بھول کو ٹھیک کر کے اپنے آپ کو خوبصورت بنا سکتا ہے"۔

ڈاکٹر لوگ بے شک اس معاملے میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور تیل کی مالش کے متعلق ابھی تک تحقیقات جاری ہے۔ لیکن ہمارے رشیوں نے ہزاروں برس پہلے سے ہی آیوروید کی کتابوں میں اس کے فوائد بہترین طریقہ پر بتا رکھے ہیں۔ جیسا کہ ۱۹۳۳ء کی رپورٹ میں ڈاکٹر دریچ نے بھی لکھا ہے۔

تیل کی مالش کا طریقہ علاج تو تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آرین تہذیب سے پہلے بھی ہندوستان کے قدیم باشندے جانتے تھے۔ اور اس کا ثبوت آیوروید کی کتابوں سے ملتا ہے۔

مغربی علماء ہر ایک بات ایک بڑے مزیدار ڈھنگ سے کہتے ہیں۔ اور وہ پرانی تواریخی تحقیقات کرتے ہوئے بھی عموماً کسی خوبی کا سہرا ہندوستان کے سر نہیں باندھنے دینا چاہتے۔ لیکن پھر بھی کبھی نہ کبھی مذہب میں اُن کو سچائی کہنی ہی پڑتی ہے۔

جسم پر تیل کی مالش

چرک نے کہا ہے۔ کہ ہر روز تیل کی مالش کرنے والے آدمی کے جسم پر چوٹ لگنے سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوتا۔ اور کشتی لڑنے اور بوجھ اٹھانے میں تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ وہ شخص مضبوط۔ طاقتور۔ سڈول اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اور بڑھاپے میں بھی جسم پر جھریاں نہیں پڑتی ہیں۔ اس جلد ملائم اور کسی چیز کے چھونے سے اس کا جلدی احساس کر لینے والی ہو جاتی ہے۔ وات روگ پاس تک نہیں پھٹکنے۔ تیل کھجلی اور زخموں کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ اس کام کے لئے تلوں کا تیل اور سرسوں کی کچی گھانی کا تیل مفید ہوتا ہے۔ خاص حالتوں میں باقی تیل بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

سر پر تیل کی مالش

ہر روز سر پر تیل کی مالش کرنے سے نہ سر درد ہوتا ہے۔ اور نہ گنجا پن ہی۔ اور نہ ہی بال سفید ہوتے ہیں۔ بلکہ لمبے۔ کالے اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ ان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ کھوپڑی طاقت ور بنتی ہے۔ ساری اندریاں طاقت ور ہوتی ہیں۔ اور آدمی کو میٹھی نیند آتی ہے۔ لیکن مالش بالوں کی جڑوں میں ہونی چاہئیے۔ نہ کہ اوپر ہی تیل چپڑ لیا جاوے۔

کانوں میں تیل ڈالنے کے فوائد

کانوں میں تیل ڈالنے سے کانوں کے روگ۔ گردن کی اکڑن۔ لقوہ اور نچا سننا بالکل نہ سننا وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ آواز اونچی اور صاف ہوتی ہے۔

پیروں پر مالش

پاؤں پر مالش کرنے سے پاؤں کا کھردرا پن۔ روکھا پن۔ تھکاوٹ۔ پاؤں کی سوجن۔ اور بوائی پھٹنا دور ہوتا ہے۔ پاؤں مضبوط ہوتے ہیں۔ ہاتھوں اور منہ پر مالش کرنے سے خوبصورتی بڑھتی ہے۔ رات کو سوتے وقت آنکھوں کی پلکوں کے اوپر تیل لگا کر سونے سے نظر تیز اور آنکھوں کی لالی دور ہوتی ہے۔

آج کل اکثر لوگ ایسے تیلوں کا استعمال کرتے ہیں۔ جن میں چکنائی نہیں ہوتی۔ لیکن ...

...کے استعمال سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ عورتوں میں ساڑھی خراب ہونے کے بہانے چکنائی والے تیلوں کے استعمال کا رواج بہت حد تک کم ہوتا جا رہا ہے....

بڑھیا ٹانک — گوروکل کانگڑی کا — لذت دار

چیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی
تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بوڑھے
عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔ فہرست دیا...

مفت طلب کریں۔

قیمت: دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ: آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یوپی)
برانچ: گوروکل فارمیسی۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

Digitized by eGangotri

بے روزگاروں کیلئے روزگار

چھاپہ کی سیاہی بنانیکی ترکیب

اچھی اور سستی روشنائی کی مانگ ہندوستان میں برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ مگر کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ ہندوستان میں گنتی کی چند فرمیں قابلِ اطمینان روشنائی فراہم کر سکتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ ملک کے سرمایہ دار اس طرف توجہ کریں۔ کارخانے کھولیں۔ اور ودیشی فرموں کی محتاجی سے نجات دلائیں۔ ہم یہاں کسی قدر تفصیل سے بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اچھی اور سستی روشنائی کس طرح بنتی ہے +

روشنائی کے اجزا میں ۲ جزو خاص اہمیت رکھتے ہیں رنگ اور وارنش۔ آپ خود بھی بنا سکتے ہیں۔ یہ اچھی بھی ہوگی۔ آپ کو سستی بھی پڑے گی لیکن اگر آپ اس کو بنانے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ تو بازار سے بنی بنائی بھی خرید سکتے ہیں +

سیاہ روشنائی بنانے کے لئے کاجل استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کاجل زیادہ پڑ جائے۔ تو روشنائی چھپنے پر پھیل جاتی ہے۔ خواہ کتنی بھی احتیاط کیوں نہ کی جائے۔ تنہا آئیوڈری کا استعمال بھی ٹھیک نہیں رہتا۔ اس میں دوسری چیزیں بھی پیس کر ملائی جائیں۔ اس سے بہت قیمتی روشنائی تیار ہوگی۔ اور لکڑی کے بلاک کی چھپائی میں بہترین ثابت ہوگی۔ پروشین بلو باریک پیس کر روشنائی میں شامل کر دینے سے رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر زیادہ ڈال دیا جائے۔ تو رنگ میں بھدا پن پیدا ہو جائے گا۔ پروشین بلو کی جگہ نیل بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سب سے گہرا رنگ، پروشین بلو اور نیل دونوں کو برابر ملانے سے بنتا ہے۔ اس میں خوشنمائی پیدا کرنے اور نیل اور پروشین بلو کی خرابی دور کرنے کے لئے ذرا سا انڈین ریڈ ملا دینا عین مناسب ہوگا +

وارنش کے اجزا میں بالسم آف کوپے یا اور کناڈا بالسم اہم چیزیں ہیں۔ ان میں سے بالسم آف کوپے بازیادہ بہتر ہے۔ کناڈا بالسم زیادہ گاڑھا ہوتا ہے۔ اور جلد خشک ہو جاتا ہے۔ اسے اکیلا استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن اچھی روشنائی بنانے کے لئے یا تو کچھ حصہ بالسم آف کوپے کا ملایا جا سکتا ہے۔ یا مصنوعی وارنش کا، جس کی ترکیب نیچے لکھی جاتی ہے۔

مصنوعی وارنش کا ایک جزو سرسوں کا تیل ہوتا ہے۔ یہ جتنا پرانا ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ وارنش میں رال ضرور ڈالنی چاہیئے۔ اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حل ہو جانے کے بعد پھر رنگ سے تیل جدا نہیں ہوتا۔ اور روشنائی بھی نہیں پھیلتی۔ روشنائی میں صابن کی آمیزش مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر بہت اہم ہے :-

(۱) روشنائی ٹائپ کی سطح پر ہر جگہ برابر لگتی ہے +

(۲) اگر یہ ذراسی مقدار میں بھی ہو تب بھی ٹائپ کی سطح پر اچھی طرح پھیل جاتی ہے +

(۳) روشنائی جب نرم کاغذ پر دباؤ سے منتقل ہو جاتی ہے۔ تو ٹائپ صاف نکل آتا ہے۔

(۴) روشنائی کو ٹائپ سے آسانی سے صاف کیا جا سکتا ہے۔

(۵) روشنائی کو جتنی دیر تک بھی رکھا جائے اس پر جھلی نہیں جمتی +

تمام گہرے رنگ کی روشنائیوں کیلئے خوب خشک کیا ہوا پیلا یا تارپین کا صابن استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہلکے رنگ کی روشنائی کے لئے کارڈ سوپ (Curd Soap) بہتر ہے +

(۱) بڑے سائز کے تختے کو چھاپتے وقت رنگ میں یکسانیت نہیں رہتی +

(۲) روشنائی ٹائپ کے کناروں پر پھیل جاتی ہے۔ اس سے بھدا پن آ جاتا ہے +

(۳) روشنائی دیر میں خشک ہوتی ہے +

وارنش بنانے کی ترکیب

روشنائی جس مقدار میں بنانی مطلوب ہو اس سے دوگنا تگنا بڑا لوہے کا برتن لیا جائے اس میں سرسوں کا چوتھائی کوارٹر (Quart) تیل ڈالو۔ اور اس کے نیچے آگ جلاؤ۔ تھوڑی دیر میں تیل گرم ہو جائے گا۔ اور اس میں بلبلے اٹھنے لگیں گے۔ لیکن جیسے جیسے اس کی حرارت بڑھے گی اس کی سطح ہموار ہوتی جائے گی۔ پھر اس میں سے دھواں نکلے گا۔ اور پھر اُبلنے لگے گا۔ اور اس میں سے بہت تیز بدبو نکلے گی۔ اُبلنے کے دوران میں اس پر جھاگ آ جائے گی۔ اب اس وقت تھوڑی تھوڑی دیر میں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی بھاپ شعلہ پکڑتی ہے یا نہیں۔ جب ایسا ہو جائے۔ تب برتن کو فوراً آگ پر سے اُتار لینا چاہیئے۔ اور اس کا گاڑھا پن بھی دیکھتے رہنا چاہیئے۔ (باقی آئندہ)

رشی نروان دوس (دیوالی) پر مفت بانٹنے کے لئے

قیمت صرف ایک آنہ

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا "رشی نمبر"

حجم ڈیوڑھا شاندار ٹائٹل ایک سہ رنگی کئی یک رنگی تصاویر

نومبر کے پہلے ہفتہ میں نہایت شان سے پرکاشت ہوگا جس میں دیشی و ودیشی سیاسی نیتاؤں کی شردھانجلیاں۔ آریہ سبھاسدوں۔ اُپدیشکوں۔ پنڈتوں۔ پروفیسروں و ریسرچ سکالروں کے بلند پایہ مضمون۔ چوٹی کے شاعروں کی جوشیلی نظمیں و بہترین افسانہ نگاروں کی کئی سبق آموز کہانیاں ہوں گی۔ اس بار سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوگی۔ کہ آریہ ستیاگرہ کے آٹھوں ڈکٹیٹروں کے فوٹو اور مضمون اپنی جیل یاترا اور ستیاگرہ کی وجہ کے سمبندھ میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ رشی دیانند کی زندگی سے متعلق کئی نئی اور کھوج پورن باتیں جن کا ابھی تک آپ کو علم نہیں بڑی محنت اور کوشش سے فراہم کی جا رہی ہیں۔ ان تمام خوبیوں اور کاغذ کی بھاری گرانی کے باوجود بجائے قیمت بڑھانے کے اس بار تین آنہ کی بجائے ایک آنہ کر دی گئی ہے۔ تاکہ آریہ بھائی اور آریہ سماجیں یہ شاندار تحفہ جو رشی دیانند کی امرتی پر آریہ جنتا کی بھینٹ کیا جاتا ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ سکیں۔ اب دن بہت تھوڑے باقی ہیں۔ اس لئے دیر کرنے کا وقت نہیں۔ جلد از جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر معہ قیمت (بحساب ایک آنہ فی کاپی) ارسال کر دیں +

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

ہے۔ کہ فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر معہ قیمت بحساب ایک آنہ فی کاپی (بذریعہ منی آرڈر) ارسال کر دیں تاکہ بعد میں مایوس نہ ہونا پڑے۔ وی۔ پی منگوانے والوں کو جہاں وی۔ پی کا خرچ خود دینا ہوگا۔ وہاں محصول ڈاک بحساب ایک پیسہ فی کاپی بھی۔ اس زائد خرچ سے بچنے کے لئے قیمت صرف منی آرڈر سے ہی بھیجنی چاہیئے۔ یہ بھی خیال رہے۔ کہ وی۔ پی پارسل عموماً کئی کئی دن دیر سے ملا کرتے ہیں +

اب دیر کا وقت نہیں فوراً آرڈر بھیجئے +

مشتہرین حضرات توجہ دیں

اس ہزاروں کی تعداد میں چھپنے والے اور ہندوستان اور ممالک غیر کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے بھاری تعداد میں مفت بانٹے جانے والے نمبر میں اپنا اشتہار ضرور دیں۔ یقیناً فائدہ رہے گا۔ جو اشتہار چھپ آئے گا۔ وہ قدرتی طور پر اچھی جگہ لیگا۔

اب دیر کرنے کا وقت نہیں اس لئے فوراً اپنا اشتہار اور اُجرت بھیجدیں +

شرح اُجرت مندرجہ ذیل ہے:-

ایک صفحہ ۲۵ روپیہ۔ نصف صفحہ ۱۵ روپیہ۔ ایک کالم ۸ روپیہ۔ نصف کالم ۵ روپیہ۔ $\frac{1}{4}$ کالم تین روپیہ

لیکھکوں و شاعروں سے

پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی بہترین رچنائیں بہت جلد ارسال کر دیں۔ ہم نے نمبر پر جاری کر دئے ہیں۔ انجلی اور شردھانجلی ادبیات لیکن جس بھاؤ کو نمبر نہ بھی ملے۔ وہ بھی رشی دیانند کے چرنوں میں اپنی شردھانجلی ادبیات کرے۔ مضمون چھوٹے اور زیادہ دلچسپ کا پہلو لئے ہوئے ہونے چاہئیں +

منیجر "پرکاش" نسبت روڈ۔ لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سنیلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd No: L. 435.   Phone No: 2367.   Telegrams "Prakash"

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر:- ہیتشی علاولپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے - ششماہی ۲ عہ
سہ ماہی عہ - ودیش سے چھ روپے
برہما:- ۵ روپے

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۶ - کارتک سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۴۲

جدّوجہد

بے کوشش و بے جہد ثمر کس کو ملا ہے؟ | بے غوطہ زنی گنج و گہر کس کو ملا ہے؟
بے رنج سہے لقمۂ تر کس کو ملا ہے؟ | بے جورکشی تاج ظفر کس کو ملا ہے؟
بے خاک کے چھانے ہوئے زر کس کو ملا ہے؟ | بے کاوش جاں علم و ہنر کس کو ملا ہے؟

جو رُتبہ والا کے سزاوار ہوئے ہیں
وہ پہلے مصیبت کے طلبگار ہوئے ہیں

کوشش ہی نے اجرامِ سماوی کو ہے تولا | کوشش ہی نے طبقاتِ زمیں کو ہے ٹٹولا
کوشش ہی نے رستہ نئی دنیا کا ہے کھولا | کوشش ہی نے گوہر کو تہِ بحر سے رولا
کوشش ہی کا ہے طوطی سدا دہر میں بولا | کوشش ہی ہے ایک طرفہ طلسمات کا گولا

قدرت نے فتوحات کی رکھی ہے یہی راہ
کوشش سے ہی ہوتی ہے پوری ہر اک چاہ

ridwar. Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ چوتھا کھنڈ

وہ جو سنکلپ کو ہی آتما جان کر آرادھنا کرتا ہے۔ وہ نِشچیہ نشچت کئے ہوئے لوکوں کو سدھ کر لیتا ہے۔ سنکلپ والا منش پدارتھوں کو سادھتا ہے۔ پرتشٹھت جن پرتشٹھت ستھانوں کو پراپت کرتا ہے۔ اور سنکلپ آدمی سے اُپیکشت منشیہ پیڑا سندیہ رہت سمبندھیوں کو پراپت کرتا ہے۔ جہاں تک سنکلپ کی گتی ہے۔ وہاں تک اس کو سوتنترتا ہو جاتا ہے۔ اتیادی +

پانچواں کھنڈ چت ہی سا کھشی آتما ہی سنکلپ سے مہان ہے۔

اس کی ستتا سنکلپ کا شاسن کرتی ہے۔ منش جب ہی چنتن کرتا ہے۔ تو تبھی سنکلپ کرتا ہے۔ پرنتم بچن جگت میں ہوتی ہے۔ پھر منن کرتا ہے۔ تد نتر بانی کو پریت کرتا ہے۔ اور پھر اس بانی کو نام میں۔ شبدوں کے جوڑنے میں سمرتی کے نادھین پریرت کرتا ہے۔ نام میں منتر ایک ہو جاتے ہیں۔ اور منتروں میں کرم ایک ہو جاتے ہیں۔ منتر شبد میٹے ہیں۔ اور کرم منتروں میں ورتنت ہیں +

وہ ہی یہ سنکلپ آدی چت کے آشرت ہیں۔ چت روپ ہیں۔ اور چت میں پرتشٹھت ہیں۔ اس سے یدیپی کوئی بہو شرت منش اور دت ہو جاتا ہے۔ انمنت ہو جاتا ہے۔ تو یہ نہیں ہے۔ ایسا ہی لوگ اس کو کہتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے پڑھا ہوا ہے۔ یدی یہ سمرن کرتا ہوتا۔ تو اس پرکار چیتنا رہت نہ ہوتا۔ اور یدی کوئی تھوڑا جاننے والا چیتنا رہت ہوتا ہے۔ تو اس کو ہی منش سیوتے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے چت ہی سنکلپ آدکوں کا آشرا ہے۔ چت آتما ہے۔ اور چت پرتشٹھا ہے۔ ہے نارد! تو چت کی آرادھنا کر وہ جو چت کو مہان جان کر بھگوان کو چت سے آرادھتا ہے۔ وہ چیتنا ونت لوکوں کو سدھ کر لیتا ہے +

چھٹا کھنڈ سنت کمار نے کہا۔ دھیان ہی آتما کی ایکاگرتا ہی چت سے مہان ہے۔ دھیان کرنا ہونے سے پرتھوی ہے۔ مانو پرتھوی اپنے رچیتا پرمیشور کا دھیان کرتی ہوئی نشچل ہے۔ دھیان کرتا ہوا انترکش ہے۔ سارے

رگ وید ۔۔۔ اوم ۔۔۔ یجر وید

وید امرت

سام وید ۔۔۔ اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म विश्वेभिः सोम्यं मधवम्न इद्रेण वायुना पिबा मित्रस्य धामभि ॥१०॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۱۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۱۰)

(اوم) وشوے بھی سومیم مدھوگن اندرین وایُونا

پبا مترسیہ دھام بھی +

پدارتھ:۔ (اگنے) یہ اگنی (اِندرین) پرم ایشوریہ کرانے والے (وایُونا) پرش دگمن کرنے ہارے پون کے اور (مترسیہ) سب میں رہنے تھا سب کے پران روپ ہو کر برتنے والے وایُو کے ساتھ (وشوے بھی) سب (دھام بھی) ستھانوں سے (سومیم) سوم سمپادن کے یوگیہ (مدھو) مدھو آدی گن یکت پدارتھ کو (پبا) گرہن کرتا ہے +

بھاوارتھ:۔ یہ ودیُت روپ اگنی براہمانڈ میں رہنے والے پون تھا شریر میں رہنے والے پرانوں کے ساتھ ورتمان ہو کر سب پدارتھوں سے اس کو گرہن کر کے رکھتا ہے۔ اس سے یہ منکھیہ شلپ ودیا کا ... ہن ہے (۱۰)

اب اگلے منتر میں اگنی شبد سے ایشور کا اُپدیش کہا ہے +

(رشی دیا نند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کاویہ امرت

ओ३म् । पराणुदस्व मघवन्नमित्रान्त्सुवेदा नो वसू कृधि अस्माकं बोध्यविता महाधने भवा वृधः सखीनाम् ॥

(رگ وید ۷۔ ۳۲۔ ۲۵)

پرم ایشور یہ شکت ہے۔ مدھون اندر پرپیش ہو
پرتھوی کا دھن سر ونتا سلبھ ہمارے لئے ہو
یدھ مہا سنگرام میں۔ اور ہماری آپ ہوں
جان میں رکھ جن سدا سبنا کے پتی ایش ہوں

شترو ہمارے سبھی ہی۔ ہوں پراست بھو کر پا سے
منتر ہمارے اور ہم۔ بڑھیں سدا بھو بھگتی سے
سبھی ہمارے کے سدا رکھشک ہوں ہے یم اپی ہی
سدا بڑھاویں ہم سبھی منتر جنوں کو اندر ہی

چنے ہوئے پھول

کرم کی گتی

کرم کی گتی کا وشئے بہت گہن ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے نمن لکھت نیم دھیان میں رکھنے یوگیہ ہیں:۔

(۱) جس پرکار کے نیم اس استھول جڑ جگت میں کام کر رہے ہیں۔ ویسے ہی نشچت سدھانت سوکھشم جگت میں کام کر رہے ہیں +

(۲) یہ سدھانت اٹل ہیں۔ ان کی کوئی اُلنگھنا نہیں کر سکتا +

(۳) کرموں کا پھل اوشیہ بھوگنا ہوگا۔ اس سے بچنے کا کوئی اُپائے نہیں ہے +

(۴) کرم اور پھل کو سمجھ لینے سے ایشور جیو اور پرکرتی کا پرسپر کا سمبندھ سمجھ میں آ جاتا ہے +

(۵) کرم اور اس کے پھل میں کارن اور کاریہ کا سمبندھ ہے۔ پرنتو کبھی کبھی یہ سمبندھ ادرشٹ اور اپیکشت رہتا ہے۔ اس سے وہ بھرم ہوتا ہے۔ اور وہم کی وردھی اُتپن ہوتی ہے +

(۶) ہمارے کرموں کا پربھاو دوسروں پر پڑتا ہے۔ اور دوسروں کا ہمارے اُوپر +

(۷) اس پربھاو کو دیکھ کر یہ بھرم نہیں ہونا چاہئیے۔ کہ کرم کرے کوئی اور پھل کوئی دوسرا بھوگے +

(۸) دوسروں کے کرموں کا پربھاو جو ہمارے اُوپر پڑتا ہے۔ اس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے ہی کرموں کا پھل دوسروں کے کرموں کے پربھاو دوارا بھوگ رہے ہیں

لوک مانو دھیان کر رہے ہیں۔ جل مانو دھیان کر رہے ہیں۔ پربت مانو دھیان کر رہے ہیں۔ دیوتا تھا منش مانو دھیان کر رہے ہیں۔ یہ سارا دکھاس بھگوان کے نیم روپ میں نیت روپ سے نشچل ہے۔ اس کارن جو نر ناری اس لوک میں منشیوں کی کلا کو پراپت کرتے ہیں۔ دھیان کی کلا کے انش سے ہی وہ ہوتے ہیں۔ تھوڑے بہت دھیان سے ہی ایکاگرتا ہوتی ہے۔ دھیان سے ہی بڑائی پاتے ہیں۔ اور جو اپ ہیں۔ تچھ تھا چنچل چت ہیں۔ اور کلہہ کرنے والے چغل خور اور نندک ہوتے ہیں۔ وہ تھا دیوتن سمرتی شکتی شالی ہوتے ہیں۔ دھیان کی کلا کے انش سے ہی وہ ہوتے ہیں۔ مانو دھیان کے ایک انش سے ان کی یہ گتی ہے۔ ہے نارد! تو دھیان کو ... پراپت ہوتا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہفتہ وار پرکاش لاہور
سمبت ۱۹۹۶ ۶۔کارتک
۲۹۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء

رشی نمبر کے سمبندھ میں ضروری نویدن

...نمبر تیار ہو رہا ہے۔ وہ کیسا ہوگا۔ ہمارا ...کہنا ہے ...اشتہار۔ پچھلے چند سالوں میں جو نمبر ...نکلے ہیں۔ ان کے متعلق آریہ جگت کی جو ...رائے ہے۔ اس کی روشنی میں ہمیں بلند بانگ ...دعووں کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہنا کافی ...ہے کہ پرکاش کا ہر نمبر پہلے نمبروں سے بہتر ہوتا ہے۔ ...اس سال بھی اس کی یہ روایتی شان برقرار رہے ...گی۔ اس نمبر کے لئے جس قدر اعلیٰ پایہ کے ...مضمون موصول ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق لکھنے ...کے لئے نہ وقت ہے نہ استھان۔ کیونکہ اگر رائے ...ظاہر کرنی مقصود ہو۔ تو ہر مضمون کے لئے علیحدہ ...مضمون درکار ہوگا۔ پھر آریہ سماج کے ...چوٹی کے نیتاؤں اور دھرندھر ودوانوں کے ...مضمونوں کے سمبندھ میں لکھنے کی ضرورت ہی ...کیا ہے۔ ان کا نام لیکھوں کے بلند پایہ ہونے ...کا بہترین ثبوت ہے۔ مضمونوں کے علاوہ ...بہترین نظمیں بھی موصول ہو چکی ہیں۔ یہ سب ...کچھ تو ہوگا ہی۔ اس ورش ہم کئی ایک وشیش ...چیزیں دے رہے ہیں۔ مثلاً ایک بہت ...بڑا ...جنہوں نے رشی دیانند کے ...درشن کئے ہیں۔ ایک آریہ ودوان کے ...سوامی جی کے جیون کے سمبندھ میں ایک ...لیکھ حاصل کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی سوامی ...جی کے شاسترارتھوں سے ...ورن بھی پرکاشت ...کئے جائیں گے۔ تاکہ آریہ بھائیوں اور شاستراتھوں ...کا علم ہو سکے۔ کہ شاستراتھ کرنے سمے سوامی ...جی کا لہجہ کیسا ہوتا تھا۔ اور ان کی ترک ...کس طرح اپنے مخالف کو پراست کر دیتی ...تھی۔ ...چیزیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ...ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور چیزیں بھی ہیں۔ ...جو پاٹھکوں کے لئے بالکل نوین اور دلچسپ ہونگی۔ ...بڑی کوشش کر کے آریہ ستیارتھ کے آٹھوں ...کے لیکھ حاصل کئے ہیں۔ "پرکاش" ...پاٹھکوں کو دھرم بُدھ کے ان مہارتھیوں ...کے درشن کرانے کے لئے ان سب کے ...فوٹو دینے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ ٹائیٹل ...نہایت سندر اور دیدہ زیب ہوگا۔ سوامی ...جی کی ایک منوہر سہ رنگی تصویر ہوگی۔ ضخامت ...ایک سو تیس صفحے ہوگی۔ اگرچہ کاغذ اور ...سامان جنگ کے باعث بہت گراں ہیں۔ دوگنا سے ...زیادہ۔ پھر بھی ان کی بہتری کا پورا پورا ...خیال رکھا جائے گا۔ ہم تین ماہ سے اس ...نمبر کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ...پوری امید رکھتے ہیں۔ کہ رشی کی سمرتی میں آریہ ...سماجوں کو بھینٹ کیا ...جائے گا۔ جو رشی کی شان کے عین شایاں ...ہوگا۔ ...بڑی محنت اور کثیر خرچ سے ...تیار کیا گیا ہے۔ ان دو باتوں کے ہوتے

ہوئے بھی پرچار کی درشٹی سے قیمت لاگت سے بھی کم رکھی جاتی ہے۔ تاکہ آریہ سماجیں رشی کا نام۔ کام اور پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے میں سامرتھ ہو سکیں۔ کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں جو ادھک ویہ نہیں کر سکتیں۔ اور کئی ایسی ہیں۔ جو سینکڑوں خرچ کر سکتی ہیں۔ جو سماج جتنا ویہ کرنے کی سامرتھ رکھتی ہو۔ اس کے انوسار اس یگیہ میں آہوتی ڈالے۔ یہ نمبر منافع کے خیال سے نہیں نکالا جاتا۔ اگر ہمارے سامنے وہاپارک درشٹی کون ہوتا۔ تو ہر سال خسارہ رہنے کی وجہ سے یہ نمبر تو کیا اخبار ہی آج سے کئی ورش پورو نکلنا بند ہو گیا ہوتا۔

رشی نمبر آریہ سماجوں کے لئے نکالا جاتا ہے۔ اس لئے انہیں اسے اپنی چیز سمجھ کر اپنانا چاہیئے۔ جتنی زیادہ مانگ اس نمبر کی ہوگی۔ اسی قدر زیادہ لوگوں تک رشی کا پیغام پہنچ سکے گا۔ اور رشی کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔ نمبر کو دیکھ کر آپ محسوس کریں گے۔ کہ ہم نے اپنا کرتویہ ٹھیک پالن کیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ "پرکاش" کے پریمی اور آریہ سماجیں رشی کے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن کس طرح کرتی ہیں۔ وہ بھی اس امتحان میں پاس ہوتی ہیں یا نہیں۔

پنجاب میں لگ بھگ پانسو آریہ سماجیں ہیں۔ اگر پچاس کاپی فی آریہ سماج کی اوسط رکھی جائے۔ تو رشی نمبر کی اشاعت ۲۵ ہزار تک جا سکتی ہے۔ دوسرے صوبوں اور ودیالیوں کی مانگ الگ رہی۔ یہ اندازہ کوئی زیادہ نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی سماج میں پچاس کا پیاں منگوانے کی سامرتھ نہ ہو۔ لیکن ایسی سماجیں بھی تو ہیں۔ جو ایک سو سے لے کر پانسو کاپی تک منگوا سکتی ہیں۔ جیسا کہ لدھیانہ سماج نے چار سو کاپیوں کے لئے آرڈر بھیجا ہے۔ سو پچاس کاپیوں پر اس ورش خرچ ہی کیا آئے گا۔ یہی نہ سات یا آٹھ روپے ۲ ر۔ یہ کوئی ایسی رقم نہیں جسے کوئی سماج ورش کے اپرانت اپنے آچاریہ کا سمرتی دوس منانے کے لئے خرچ نہ کر سکے۔ اس ورش آریہ بھائیوں میں وشیش اُتساہ اور جاگرتی ہے۔ اس لئے اس ورش رشی نمبر کی مانگ گت ورشوں سے بہت ادھک ہونی چاہیئے۔ ہم ان سماجوں سے جو پچھلے ورشوں میں "پرکاش" کے رشی نمبر منگواتی رہی ہیں۔ نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ اس ورش ہم نے قیمت پہلے سے ایک تہائی کم کر دی ہے۔ اس لئے اس بار وہ پہلی تعداد سے تگنی تعداد میں رشی نمبر منگوائیں۔ قیمت کم بھی اسی لئے کی گئی ہے۔ تاکہ رشی نمبر کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو سکے۔

آریہ سماجوں کو یہ بات دھیان میں رکھنی چاہیئے۔ کہ نمبر وی۔ پی کے ذریعہ مت منگوائیں کیونکہ وی۔ پی کے پارسل بنانے اور بھجوانے میں جہاں ہمیں کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ وہاں خرچ بھی زیادہ آتا ہے۔ اور پھر یہ پارسل گراہکوں کو دو ایک دن دیر سے ملتے ہیں۔ اور ہمیں وی۔ پی منی آرڈروں کی رقم بھی کئی کئی دن بعد وصول ہوتی ہے۔ بعض حالتوں میں تو کئی ہفتوں کی دیر ہو جاتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے۔ کہ کئی آریہ سماجیں آرڈر دے کر وی۔ پی وصول کرنے سے انکار کر دیتی ہیں۔ جس سے ہمیں خواہ مخواہ زیر بار ہونا پڑتا ہے۔

چونکہ اس ورش قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ اس لئے کمیشن کی گنجائش نہیں۔ لہذا کوئی سماج کمیشن کا مطالبہ نہ کرے۔ صرف یہ رعایت کی جائے گی۔ کہ جن آرڈروں کی قیمت پیشگی وصول ہو جائے گی۔ ان پر جو ڈاک خرچ یا ریل کرایہ لگے گا۔ وہ ہم خود ادا کریں گے۔ جو وی۔ پی سے منگوائیں گے انہیں ڈاک خرچ بھی خود دینا ہوگا اور وی۔ پی کا خرچ بھی۔ ان سب باتوں کو دھیان میں رکھ کر آرڈر

بھیجیں۔ اور اپنا لاہور چارک آرمٹس کے ساتھ قیمت بھی منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔

چونکہ رشی نمبر کی چھپائی تاریخ اشاعت سے بہت دن پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے آرڈر جلد از جلد بھیج دیں۔ تاکہ نمبر کی چھپائی شروع ہونے سے پہلے ہم یہ فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکیں۔ کہ نمبر کتنا چھپوایا جائے؟ آرڈر بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۔ نومبر ہے۔

ہندی ساہتیہ سمیلن

ہندی ساہتیہ سمیلن کا جو اجلاس بنارس میں ہو رہا تھا۔ وہ ختم ہو گیا۔ ہم نے اسے اپنی آنکھوں نہیں دیکھا۔ اس لئے وثوق سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ سپھل رہا یا اسپھل۔ لیکن جو کچھ اخباروں میں چھپا ہے۔ اس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ادھیویشن سپھل رہا۔ سمیلن کے سواگت ادھیکش پنڈت مالویہ اور ادھیویشن کے پردھان شری واجپئی کے بھاشن پڑھنے یوگیہ ہیں۔ پنڈت مالویہ نے زوردار لفظوں میں کہا ہے۔ کہ ہندی ہی بھارت کی راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے۔ اور کہ "ہندوستانی" کی آڑ میں ہندی کو مٹانے کے لئے اس پر جو حملے ہو رہے ہیں۔ ان سے اسے اور ناگری لپی کو بچانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح شری واجپئی جی نے بھی کئی مہتوپورن باتیں کہی ہیں۔ اور ہندی ساہتیہ کی اُنتی اور ناگری لپی کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے کئی اُپیوگی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کا بھاشن کسی دوسری جگہ چھپا ہے۔ اسے پڑھ کر پرتیک ہندی پریمی انوبھو کرے گا۔ کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے دل سے کہا ہے۔ اور ان کی تجاویز اس قابل ہیں۔ کہ ان کو شیگھر کاریہ روپ میں پرینت کیا جائے۔

سمیلن نے چار پرستاؤ سویکار کئے ہیں۔ ان میں سے تین تو نہایت اہم ہیں۔ ہم ان کا سمرتھن کرتے ہیں۔ ایک کے ذریعہ بھارت سرکار سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ سکوں پر ہندی حروف میں بھی اُن کی قیمت لکھے۔ دوسرا یہ کہ ہندی بھاشا بھاشی پردھان پرانتوں کی عدالتوں اور دفتروں میں ہندی کے پرتی جو اپیکشا کی جاتی ہے۔ اسے دور کرانے کا یتن کیا جائے۔ اور تیسرا یو۔ پی سرکار دوارا نیکت کی گئی نریندر دیو سمتی کی اس سفارش کے متعلق ہے۔ جو اس نے پرارمبھک شکھشا کے لئے ناگری اور فارسی دونو لپیوں کے انواریہ روپ سے سکھائے جانے کے متعلق کی ہے۔ سمیلن

چاہتا ہے۔ کہ بچوں کے نازک دماغ پر ڈولپیوں کا بوجھ نہ لادا جانا چاہیئے۔ بلکہ اس بات کا فیصلہ والدین کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچے کو ہندی پڑھانا چاہتے ہیں یا اُردو ✦

یہ تینوں مطالبات ہر طرح سے جائز ہیں۔ اس لئے ان کے پورا نہ ہونے کا کوئی کارن نہیں۔ ہم ہندی ساہتیہ سمیلن کے بنارس اَدھیویشن کی سپھلتا کے لئے اس کے پربندھکوں کو ودھائی دیتے ہیں ✦

لالہ لبھو رام جی نیّر کو صدمہ

آریہ جگت میں یہ خبر رنج کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آریہ سماج لدھیانہ کے سرگرم کاریہ کرتا دیش کاسنگھٹن کے انتیہ پریمی لالہ لبھو رام جی نیّر کی دھرم پتنی کا ۲۱۔ اکتوبر کی شام کو سورگباش ہو گیا۔ آپ بہت دنوں سے بیمار چلی آ رہی تھی۔ اس سمیہ آپ کی عمر ۴۷ سال کی تھی۔ آپ استری سماج کی سرگرمیوں میں بھاری حصہ لیا کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے ۱۵ سال تک آریہ سماجک کاموں میں لالہ جی کا ہاتھ بٹایا۔ مقامی استری سماج میں انہیں خاص عزت حاصل تھی۔ باریک سُوت کاتنے میں بھی انہوں نے پنجاب بھر میں نام پیدا کیا ہوا تھا۔ کئی موقعوں پر انعام بھی حاصل کئے تھے۔ بڑھاپے میں ایسی دھرم پرائن اور سادھوی دیوی کا دیوگ بلاشبہ لالہ جی کے لئے اسہیہ ہے۔ ہمیں اس صدمہ میں لالہ جی سے دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما انہیں اس صدمہ کو سہن کرنے کی شکتی۔ اور سورگیہ دیوی کی آتما کو سدگتی پردان کریں ✦

مدراس میں ہندی

مدراس پرانت میں دنوں دن ہندی کا پرچار بڑھ رہا ہے۔ کچھ ورش پوروا اس پرانت میں ہندی پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی۔ آج ہندی بھاشا بھاشی ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ملیں گے۔ دکھشنی ناگری سبھا ودھائی کی پاتر ہے۔ جس نے وہاں ۱۹۱۸ء میں ہندی پرچار کا کام شروع کیا۔ پہلے دس سالوں میں کام کی رفتار کچھ دھیمی رہی۔ لیکن اب بہت بڑھ گئی ہے۔ ۱۹۲۸ء میں ہندی کا امتحان دینے والے ودیارتھیوں کی تعداد صرف آٹھ ہزار تھی۔ لیکن اب یہ تعداد ۹۴ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ وہاں پہلے ٹیچنگ سنٹر صرف چار سو تھے۔ لیکن اب ۔۔۔ ۱۹۲۸ء میں صرف بہتّر ہزار کی پستکیں فروخت ہوئیں۔ پرنتو اب اس رقم میں چار لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ دلّی

سال پہلے اس مشن کے لئے دو لاکھ روپیہ خرچ کیا جاتا تھا۔ مگر اب سات لاکھ چالیس ہزار روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر ہندی پرچار کی رفتار یہی رہی۔ تو وہ دن دور نہیں جب ہندی گھر گھر میں اپنا استھان بنائے گی ✦

مخلوط تعلیم کے تباہ کن نتائج

مخلوط تعلیم کے تباہ کن نتائج سے سبھی آگاہ ہیں مگر پھر بھی مغربی تہذیب کے دلدادہ اس کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ایک تازہ واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ لاہور کی ایک عدالت نے حال ہی میں ایک مقامی بیرسٹر کی لڑکی کی طرف سے راولپنڈی کالج کے ایک سابق پروفیسر کے خلاف گذارہ کے لئے کئے گئے دعوے کا فیصلہ کیا ہے۔ لڑکی کا بیان ہے۔ کہ حصول تعلیم کے دوران میں اس کا سمبندھ پروفیسر مذکور سے ہو گیا تھا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر اُسے لڑکا پیدا ہو گیا۔ اب اسے بچہ کی پرورش کے لئے بیس روپے ماہوار پروفیسر سے دلائے جانے چاہئیں۔ لیکن پروفیسر نے کہا۔ کہ وہ ان دنوں بے کار ہے۔ اس کی کوئی جائیداد بھی نہیں۔ اس لئے سات روپے ماہوار سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ آخر عدالت نے پروفیسر کو دس روپے ماہوار ادا کرنے کا حکم دیا۔ یہی ایک واقعہ نہیں۔ اس قسم کے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ جنہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے بھی اگر ہم کوئی سبق نہ لیں۔ تو ہماری بدقسمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے؟

آتم رکھشا کا پرشن

کوئی قوم چاہے اس کی تعداد کتنی بھی کیوں نہ ہو تبھی زندہ رہ سکتی ہے۔ جب اس کے پاس اپنی رکھشا کے سادھن موجود ہوں مسلمان دنوں دن ایسی آرگنائیزیشنز بنائے جا رہے ہیں۔ جو نہ صرف ان کی اپنی حفاظت کے کام آ سکتی ہیں۔ بلکہ ضرورت پڑنے پر پڑوسیوں کے لئے خطرہ بھی بن سکتی ہیں۔ سرخپوشوں کی تعداد ۵ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ بیلچہ فوج بھی اس سے کم نہیں۔ احرار کی الگ تنظیم ہے۔ لیکن ہندو کہاں ہیں؟ ان کی تعداد ۲۵ کروڑ کہی جاتی ہے۔ لیکن کیا وہ اپنی حفاظت آپ کر سکتے ہیں۔ ان کی کوئی باقاعدہ آرگنائیزیشن نہیں۔ اگر مہابیر دل یا آریہ ویر دل ہے بھی تو نہایت خستہ حالت میں۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم انہیں مضبوط کریں۔ اور سنگھٹت ہو کر آتم رکھشا کے پرشن کا حل سوچیں ✦

راشٹر پتی کی کمزور دلی

ہندی ساہتیہ سمیلن بنارس کے وارشک اَدھیویشن میں بابو راجندر پرشاد بھی شامل ہوئے۔ اور انہوں نے تقریر بھی کی۔ جس میں آپ نے "ملک کی قومی زبان کیا ہونی چاہیئے؟" اس وشے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس بات پر ادھک زور دیا۔ کہ ہندی اردو کا جھگڑا ختم ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے آپ نے ہندوستانی کو اپنانے کی اپیل کی۔ ہمیں راشٹر پتی کے ان وچاروں کو پڑھ کر آشچریہ نہیں ہوا۔ اس لئے کہ راشٹر پتی ہوتے ہوئے وہ ایک سچی بات کہنے سے اس لئے ڈرتے ہیں۔ کہ کہیں کوئی ناراض نہ ہو جائے۔ قومی زبان ہندی نہ سہی ہندوستانی ہی سہی۔ سوال قومی لپی کا ہے۔ اور اس کے متعلق مہاتما گاندھی متعدد بار کہہ چکے ہیں۔ کہ ناگری لپی ہی قومی لپی بننے کے لائق ہے۔ کیا راشٹر پتی مہاتما گاندھی کے ان وچاروں سے اپری چت ہیں؟ اگر نہیں۔ تو انہوں نے یہ بات ہندی ساہتیہ سمیلن کے اَدھیویشن میں تقریر کرتے ہوئے کیوں نہیں کہی؟ اس لئے نہ کہ مسلمان آسمان سر پر اٹھا لیں گے۔ لیکن کسی کی مخالفت کے ڈر سے سچی بات نہ کہہ سکنا کمزور دلی نہیں تو اور کیا ہے؟

سودیشی صنعت و حرفت

جنگ کی وجہ سے غیر ملکی اشیاء کی درآمد بند ہے۔ اور تب تک رہے گی۔ جب تک نہ بین الاقوامی سیاسی حالات معمول پر نہیں آ جاتے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کب ہوگا؟ ہندوستانی صنعت کو فروغ دینے کا یہ سنہری موقعہ ہے۔ کیونکہ ودیشی چیزیں نہ ملنے یا مہنگی ملنے پر لوگ سودیشی خریدنے پر خود بخود مجبور ہوں گے۔ لیکن اگر ان کی پروڈکشن کافی نہ ہو۔ تو قدرتی طور پر وہ بھی مہنگی ہو جائیں گی۔ بیرسٹر ساورکر نے اس موقعہ پر بجلیچروں سرمایہ داروں اور مزدوروں سے بجا طور پر اپیل کی ہے۔ کہ ان ہزاروں ودیشی چیزوں کی جگہ جو باہر سے آتی ہیں دیسی صنعت و حرفت کو ترقی دے کر ہندوستان کی ضروریات پوری کریں۔ جو کام بیس سال کے سودیشی پرچار سے یا ٹیکس سے نہیں ہو سکتا۔ وہ دو سال میں ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہمارے بجلیچر سرمایہ دار اور مزدور اپنی کوششوں کو حب الوطنی کی سپرٹ میں یک جا کر دیں ✦

ہندو مسلم فساد

ابھی میرٹھ کے ہندو مسلم فساد کو بہت دن نہیں ہوئے۔ کہ ۲۴۔ اکتوبر کو کان پور اور منڈالہ میں بھی فساد ہو گیا۔ کان پور میں رام لیلا کے جلوس پر جب کہ وہ ایک مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا مسلمانوں کی طرف سے پتھر برسائے جانے کی وجہ سے اور منڈالہ میں مسلمانوں کے مسجد سے نکل کر ہندوؤں کے جلوس پر حملہ کر دینے کے کارن۔ کان پور میں پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ مجسٹریٹ نے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ فضا جلد ٹھیک ہو جائے گی ✦

آئے دن کے ہندو مسلم فسادات۔۔۔۔ بتاتے ہیں کہ کس طرح مذہب کے جوش میں ایک ہی خدا کے دو نام لیوا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن جاتے ہیں۔ لیکن کیا مذہب اس کی اجازت دیتا ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر وہ خدا اور مذہب کو بدنام کرنے کا باعث کیوں بنتے ہیں؟

پنجاب اسمبلی

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس چھ ماہ بعد ۲۴۔ اکتوبر سے شروع ہو گیا۔ اس کے پہلے ان کی کارروائی میں سب سے اہم بات مہر چھوٹو رام کے پرائیویٹ ملازموں کے ریلیف سمبندھی بل کا سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جانا ہے۔ کئی دلچسپ سوال و جواب ہوئے۔ علاوہ ازیں یونینسٹ ممبروں کی طرف سے ایک ایسے ریزولیوشن کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد پنجاب کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کرنا ہے۔ کہ برطانوی حکومت واضح الفاظ میں اعلان کر دے۔ کہ جنگ کے اختتام پر ہندوستان کے آئین پر از سر نو غور کیا جائے گا۔ اس بات کے پیش نظر ہندوستان کا نوری منشائے مقصود درجہ نوآبادیات دے دیا جائے ✦

ریویو

موجودہ جنگ

موجودہ جنگ کے عنوان سے ایک کتاب دفتر کمشنر دیہات سدھار پنجاب لاہور کی طرف سے اردو میں موجودہ جنگ کی اہمیت کو بیان کرنے کے لئے پرکاشت کی گئی ہے۔ اس میں ڈینزگ اور پولینڈ کی تواریخ کو بیان کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اس جنگ میں محض جمہوریت کے اصولوں کی حفاظت کی خاطر لڑ رہا ہے ✦

اس میں ہز میجسٹی شاہ معظم، مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ۔ جناب وائسرائے ہند۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کے ساتھ ہے۔ غرضیکہ یہ چھوٹی سی کتاب اس جنگ کے متعلق عام لوگوں کی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کاشی میں ہونے والے ۲۸ ویں ہندی ساہتیہ سمیلن کے پردھان پد سے بھاشن دیتے ہوئے شری امبا پرشاد جی واجپئی نے نمن لکھت وچار پرگٹ کئے ہیں :۔

سمیلن کا یہ ۲۸ واں ادھیویشن ہے۔ پرنتو یدی کوئی پوچھے۔ کہ اتنے ورشوں سے سمیلن نے ساہتیہ سمبندھی کیا کام کیا۔ تو موجودہ اور سمادھان کارک اُتر دینا کٹھن ہے۔ یہ کوئی اسویکار نہیں کر سکتا۔ کہ سمیلن نے ہندی پریکشاؤں کی ویوستھا کر کے ہندی ساہتیہ کے پرچار میں پرشنسنیہ پرتن کیا ہے۔ اور اُدار ہندی ہتیشیوں کے دان سے پرسکاروں کا کو جو پربندھ ہوا ہے اس سے ساہتیہ کی کچھ برودھی ہوئی ہے۔ تتھاپی یہ سنتوش جنک نہیں ہے۔ ساہتیہ کی رچنا کی اس مندا گتی کا کارن نہیں ہو سکتا۔ تتھاپی لکھیہ کارن یہ ہے۔ کہ سمیلن کا اس سے وشیش انوراگ نہیں ہے۔ اور ہندی بھاشی ودوان ہندی میں لکھنا پسند نہیں کرتے۔ ہندی بھاشی ودوانوں کا ابھاو نہیں ہے۔ پرنتو یہ انگریزی میں ہی لکھتے ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ اُچیہ کوٹی کے مولک گرنتھ ہندی میں بہت کم نہیں کے برابر پائے جاتے ہیں۔ اس سے انگریزی کے ودوان اور ساہتیہ کا رن پڑھے لکھے لوگوں میں بڑا انتر پڑ گیا ہے۔ راجنیتک درشٹی سے تو یہ انتر سر دنتھا ادانچھنیہ ہے ہی۔ پرنتو ساہتیک اور سانسکرتک درشٹیوں سے بھی انشٹ دُوشنیہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی سُرچی پُورن ساہتیہ کے ابھاؤ میں کُرچی پورن ساہتیہ کا پرچار اوشیم بھاوی ہے۔ ارتھ شاستر کا یہ سدھانت کہ بازار میں کھوٹے سکے بڑھ جاتے ہیں۔ تب سچے سکے پرچار میں نہیں رہتے ساہتیہ پر بھی گھٹتا ہے۔ اسی سے ہونے والی ہانیاں آپ سجنوں سے چھپی نہیں ہیں۔ ورتمان اوستھا میں ساہتیہ نرمت ہونے بھاس کا پرچار نہیں ہوتا۔ اور یہ چارک پھر اُچیہ کوٹی کے ساہتیہ کے پرکاشن میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ ہندی پاٹھک اُت کرشٹ ساہتیہ نہیں پڑھتے۔ کیا یہ اوستھا اشٹ ہے؟

ہندی دیا پکنا میں ادونیہ ہے۔ اس کا پُرانا ساہتیہ بھی بہت بڑا ہے۔ پرنتو جسے آج ہم ہندی کہتے ہیں۔ اور جس میں ہم لکھتے پڑھتے ہیں۔ اس میں اُچیہ ساہتیہ کی پرتیشٹھا برودھی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا ایک کارن بتایا جا چکا ہے۔ دوسرا یہ ہے۔ کہ ابھی یہی نہیں ہے۔ کہ ہندی ہے کیا

راشٹر بھاشا آندولن کے جنمداتا رشی دیانند ہیں

(ہندی ساہتیہ سمیلن بنارس کے پردھان کی صدارتی تقریر)

ہے اور کیا نہیں۔ اس کا پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی کسی وشے کا تو ایک بھی گرنتھ نہیں ملتا۔ اور کسی کسی وشے کے انیک ملتے ہیں۔ جن کو دیکھنے سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ان میں کئی پرویرتھ شرم اور دھن ویہ کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں ایسے لیکھک جنہیں شبدارتھ کا گیان نہیں ہوتا انوواد کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے پرلشرم سے ساہتیہ میں کتنی ہانی کرتے ہیں وہ سب لوگ جانتے ہیں۔ جنہیں ان کے سچے گرنتھ دیکھنے کا دُربھاگیہ پراپت ہوتا ہے۔

آج سے ۲۷ ورش پہلے میں نے پریاگ کے سمیلن میں پرستاؤ کیا تھا۔ کہ ہندی میں مُدرت اور ابھی مُدرت گرنتھوں کی ایک سوچی تیار کی جائے۔ پرستاؤ تو پاس ہو گیا تھا۔ پرنتو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تب سے کھٹائی میں ہی پڑا ہے۔ یدی آج ہمارے پاس ایسی سوچی ہو۔ تو ہم جان سکیں۔ کہ ہمارے بھنڈار میں کیا ہے۔ اور کیا نہیں۔ اور تدانوسار ان کو بھی اُتر دے سکیں۔ جو پوچھا کرتے ہیں۔ کہ ہندی میں کیا ہے؟

مجھ سے یہ آشا تو آپ

ساہتیہ کا ارتھ

کر ہی نہیں سکتے۔ کہ میں آپ کو ودوتا پُورن بھاشن سناؤں گا۔ کیونکہ میں ودوان نہیں ہوں۔ اور نہ ودوان ہونے کا مورکھتا پورن دعوے کیا ہے۔ پرنتو میں جو سمجھتا ہوں۔ وہ آپ کے سامنے نویدن کر دینا چاہتا ہوں۔ اور اس میں کوئی بات آپ کو جنچے تو مان لیجئے۔ اور جو بے تکی جان پڑے۔ اُسے ہنس کر اُڑا دیجئے۔ یہ ساہتیہ سمیلن ہے۔ اس لئے ساہتیہ کیا ہے۔ یہ جاننا ہمارے لئے آوشیک ہے۔ سنسکرت کے پنڈتوں کا کہنا ہے۔ کہ

साहित्यस्य भाव: साहित्य

ساہتیہ کا بھاو ہی ساہتیہ ہے۔ اب پرشن یہ ہے۔ کہ یہ ساہتیہ کیا ہے؟ سنسکرت کوش میں ساہتیہ کا ارتھ "ساتھ" لکھا ہے۔ اور اس لئے ساہتیہ کا ارتھ "ساتھ والا" ہوتا ہے۔ پرنتو "سہت" کا ارتھ ہت سمیت ہے۔ اور اس پرکار وہ ہتکاری بھی ہوتا ہے۔

हितेन सह साहितं तस्य

भाव: साहित्य ॥

ارتھات: جو ہت کر ہے۔ وہ ساہتیہ ہے۔ اور جو ہتکاری اُکتیوں کا سنگرہ ہے۔ وہ ساہتیہ ہے۔ یہی ساہتیہ کی پری بھاشا ہے۔ ساہتیہ وانگمے اور سارسوت پریایہ سمان ارتھ بودھک ہے۔ من اور گیان کی اُنتی کرنے والے بچنوں کا سنگرہ ہی ساہتیہ ہے۔ چاہے وہ ادھیاتمک گیان ہو یا ادھی لوکک۔ ساہتیہ کی یہ ویاکھیا یدی ٹھیک ہو۔ تو کیا یہ وچارنیہ نہیں ہے۔ کہ جو ساہتیہ سمیلن ہم پرتی ورش کرتے ہیں۔ اس سے ساہتیہ کی برودھی وا اُنتی سادھن کرنے میں ہم کہاں تک سامرتھ ہوئے ہیں۔ یدی ہمارا یہ کام بہت اگرسر نہیں ہوا ہے۔ تو ہمارے سمیلن بھی سپھل نہیں کہے جا سکتے۔

اس کے بعد آپ نے ہندی اردو کے سوال پر وستار سے وچار کیا۔ اور بتایا۔ کہ دونو ایک ہی بھاشا کے دو روپ ہیں۔ اور دونوں کا ایک ساہتیہ ہے۔ ہندی میں عربی۔ فارسی اور ترکی شبدوں اور محاوروں کا پرویش کرا کے ایک نئی بھاشا کی نیو ڈالی گئی ہے۔ اور بہت سمے تک یہ ہندی ہی کہاتی رہی۔ تتھاپی اس کی لپی فارسی ہونے سے کالانتر میں یہ ہندی سے بھن ہو گئی۔ اور اس وشیشتا نے بھاشا پر سمپردائک (سامی) سکہ جما دیا۔ یہی اردو کے جنم کا مختصر اتہاس ہے۔ اس سمیہ اردو اور ہندی میں یہ بھید ہے۔ کہ اردو۔ فارسی۔ اور عربی جاننے والوں کی اور ہندی سنسکرت اور ہندی جاننے والوں کی بولی ہے۔

اس کے بعد آپ نے ہندی اردو میں بھید ہونے کے کارنوں کی وستار کے ساتھ میمانسا کی ہے۔ دونو کو ملا کر ہندوستانی بنانے کی پرورتی کو آپ نے نتنے ورش پہلے کی پرورتی بتایا ہے۔ پرنتو اس کی سپھلتا میں سندیہ پرگٹ کرتے ہوئے آپ کہتے ہیں۔ کہ اس بھاشا میں وہ لوچ نہیں ہے۔ کہ یہ ساہتکوں اور گراہکوں دونو کو سنتشٹ کر سکے۔ اس لئے جیسے دھرم سمپرداؤں کے بھید بھاؤ نشٹ کرنے کے لئے اس دیش میں انیک پرتن ہوئے۔ پرنتو ان کے پھل سوروپ نئے سمپرداؤں کی سرشٹی ہو گئی۔ ویسے ہی ہندی اُردو کے ساتھ ایک اور بھاشا ہندوستانی بھی میدان میں آ گئی۔ یہ کون کہہ سکتا ہے؟ آپ کی قومی سینا اور "نیمی سنگھ" جیسے مشترکہ شبدوں کو سر تیج بہادر سپرو کی روح بھی کانپ اُٹھے۔ تو آشچریہ نہیں۔

راشٹر بھاشا کا آندولن

راشٹر بھاشا بھی پرانا ہے۔ اور اس کو وید پارک روپ دینے کا شریہ مہرشی دیانند سرسوتی جی کو ہے۔ جنہوں نے آریہ سماج سے سمبندھ رکھنے والا سمست ساہتیہ ہندی میں پرکاشت کیا تھا۔ وہ ہندی کو آریہ بھاشا کہتے تھے۔ یدیپی سنسکرت پرسوت ہونے کے کارن سندھی۔ پنجابی۔ بنگالی۔ اُڑیا۔ مراٹھی۔ گجراتی آدی بھی آریہ بھاشائیں ہی ہیں۔ سندھی۔ پنجابی۔ بنگالی۔ اُڑیا۔ مراٹھی۔ گجراتی آدی میں ہندو مسلمان سبھی پرادیشک بولیاں بولتے۔ اور انہی میں اپنا انیہ ویوہار چلاتے ہیں۔ یہ اُتر بھارت کی جو بھاشا سمجھتے اور سمجھ سکتے ہیں۔ وہ ہندی سنسکرت نشٹ بھاشا ہوتی ہے۔ اردو۔ عربی۔ فارسی سے ادت پرورت نہیں۔ کیونکہ ان کی بھاشا میں جو شبد پرچلت ہوتے ہیں۔ ان میں تتسم اور تدبھو ہی ادھک ہوتا ہے۔ اس لئے بہوجن کی سمجھ میں آنے والی بھاشا اردو نہیں۔ ہندی ہے۔ اور وہی راشٹر بھاشا بن سکتی ہے۔ اسی کارن بھارت کے سب مسلمانوں کی بھی بھاشا اردو نہیں ہے۔ شبد ویچتیہ شاستر کے انوسار تو اردو کوئی سوتنتر بھاشا ہی نہیں۔ پرنتو اس کی چرچا کا یہاں کوئی پریوجن نہیں ہے۔ بنگالیوں میں ڈاکٹر راجندر لال متر اور ادیبا سک سمراٹ بنکم چندر چیٹرجی۔ شری آروند گھوش جیسے بھاشا مرمگیہ اور دیش بھگت تتھا لوک مانیہ تلک جیسے نیتاؤں نے آج سے پچاس سال پہلے ہی نشچے کر دیا تھا۔ کہ دیش کی کوئی ایک بھاشا ہو سکتی ہے۔ تو وہ ہندی ہی ہے۔ ہمارا شریہ ہی تو یہ جاننے کے لئے کہ اکھل بھارت کی کوئی ایک بھاشا ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور ہو سکتی ہے تو کون؟ سمبندھ لکھوائے گئے تھے۔ اور سمبندھ لیکھک کو پرسکار دیا گیا تھا۔ ایسا ایک سمبندھ "راشٹر بھاشا" نام سے بمبئی فری چرچ مشن کے پنڈت شری کیشب وامن پیٹھے نے ۱۸۹۱ء میں لکھ کر پونہ کی ڈکرینٹ اُتنک سبھا میں پڑھا تھا۔ اور وہ ۱۸۹۴ء میں پستکا کار میں چھپی بھی تھی۔

مہاراشٹر کے نیتاؤں اور منیشیوں نے اس کی بڑی سراہنا کی تھی۔ ۱۹۰۸ء میں بنگ بھنگ کے اندولن کے اندر ایک بھاشا کا اندولن چلانے کی بھی چیشٹا کی گئی تھی۔ اس کے سنچالک ایک مہاراشٹریہ سجن وید یہ شاستری بھاؤ راؤ عرف سداشو راؤ تھے۔ یہ بنگالی سمپادکوں سے ہندی کے پکش میں ٹپنیاں لکھانے۔ اور بنگالی یووکوں کو ہندی پڑھانے کیلئے کلاس چلاتے تھے۔ پرنتو یہ ستولپ سادھن سجن کی سیوا تھی۔ سنگھٹت پریتن نہ تھا۔ اس سمیہ اس کاریہ کو لوگ سندیہ کی دِرشٹی سے دیکھتے تھے۔ اس لئے اس کام میں کسی پرکار کی سپھلتا بھی نہ ملی۔

۱۹۱۵-۱۶ء میں یہ اُدیوگ کیا گیا۔ کہ انیہ بھاشاؤں کے پتروں میں کالم دو کالم لیکھ ہندی میں بھی رہا کریں۔ کچھ سمیہ تک مہاراشٹری اور گجراتی پتروں نے یہ نیم نبھایا۔ پرنتو پھر یہ کام بند ہو گیا۔ آپ کے سامنے میں نے کچھ وستار سے ہندی بھاشا اندولن کے اتہاس کا ورنن اس لئے کیا ہے۔ کہ مدراس میں پرچار کے پریتن سے پہلے یہ اندولن اُٹھا تھا۔ ہاں ہمیں مہاتما گاندھی جی کا کرتگیہ ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے اس کا دکھشن بھارت میں پرچار کیا۔ جہاں لاکھوں استری پرش بچے ہندی لکھتے بولتے ہیں۔

یہی سُدھار کی ورتمان پرورتی کا آپ نے سخت ورودھ کیا۔ بولیوں کی بھنتا کو انیک اُداہرن دے کر سمجھاتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ہندی بھاشا کی دیا پک شکتی سب سے ادھک ہے۔ بھاشاؤں میں اوپر سے دیکھنے والے بھید بھاؤ کی تہہ میں جانے پر آپ نے کہا۔ کہ ان میں ادھک انتر نہیں ہے۔ بنگلا کو راشٹر بھاشا بنانے کے پریتن کی بھی آپ نے میمانسا کی۔ اور کہا۔ کہ جب تک بنگلا بھاشا کے پرچار کے پریتن میں بنگالی ویفل نہ ہو جائیں گے۔ تب تک ان کا انوچت ابھیمان نشٹ نہیں ہوگا۔

ہندی بھاشا کی شیلیوں کی چرچا کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ ہندی بھاشا کی انیک شیلیاں ہیں۔ کوئی سنسکرت وشیشٹ کوئی سنسکرت۔ ہندی اردو فارسی وشیشٹ اور کوئی ندبھاؤ شبدوں سے بھری ہوئی ہے یہ انتر لکھنے اور لکھنے بولنے والے کے نواس ستھان کے کارن ہوتا ہے۔

ریڈیو براڈکاسٹنگ کے ہندی ورودھ کے بارے میں آپ نے کہا۔ کہ وہ اُن کی دلیشی بھاشاؤں میں اردو کو ہی پرشستتا دیتے ہیں۔ ہندی میں اس کے پروگرام نہیں

ویاکرن شکشا پریوگ

(از شری سوامی سرودانندجی مہاراج)

پنچ ورشیہ کاریہ کرم سمجھ ہے اس میں سپھلتا ہو یا نہ ہو۔ پریام انوکول نکلیں یا نہ نکلے۔ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ پرنتو یتن کرنا منش کا سوبھاؤ ہے۔ کاریہ کرم یہ ہے:-

اسٹادھیائی اور مہابھاشیہ کے پٹھن پاٹھن کی شیلی یتن کرنے پر بھی ٹھیک نہیں نکلی ہے۔ رشی نے اسٹادھیائی اور مہابھاشیہ پر چلت کرنے پر بل دیا ہے۔ کہیں تو اس میں سمیہ ادھک لگ جاتا ہے۔ پھر بھی جس یوگیتا کے ساتھ ودیارتھی کو یوگیہ ہو جانا چاہیئے۔ پرتیت نہیں ہوتا۔ ویاکرن کے لئے پانچ ورش کا سمیہ پریاپت ہے۔ جو دسویں ورش سے لے کر ۱۵ ادیں ورش تک سماپت ہو جانا چاہیئے۔ وچارنے سے یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ اسٹادھیائی اور مہابھاشیہ کے مدھیہ میں ایک گرنتھ جس کا نام "مہابھاشیہ سرنی" ہو نرمان کیا جائے۔ تب یہ تین گرنتھ ہوئے۔ اسٹادھیائی۔ مہابھاشیہ سرنی اور مہابھاشیہ۔ مہابھاشیہ سرنی کا روپ ایسا ہونا چاہیئے۔ اور وہ ایسے سنکیتوں سے یکت ہو کہ بدی کوئی اس کا ادھین کرے۔ اور دس ورش پشچات بھی اس گرنتھ کو لے کر وہ ودیارتھی کو پڑھا دے۔ تو بھاوت پڑھا لے۔ کوئی سندیہہ نہ رہے۔ لگھو سدھانت کومدی آدی گرنتھوں کو ودیارتھی الپ کال میں ہی بھول جاتے ہیں۔ مہابھاشیہ سرنی اس دوش سے پرتھک ہو۔ اس گرنتھ کی رچنا ویدانگ پرکاش اور سدھانت کومدی کے ہی روپ میں ہوگی۔ جس پرکرن میں جتنے سوتر اُپیوگی ہوں گے۔ اس میں سے چھانٹ لئے جائیں گے۔ سوتر سنگرہ تین ہزار کے لگ بھگ ہوگا۔ سوَر پرکرن سب چھوڑ دیا جائیگا۔ اور ویدک پرکرن سب لے لیا جائے گا۔ مہابھاشیہ سرنی کا کلیور سنکیتوں کے کارن کچھ بڑا تو ہو جائے گا۔ پرنتو اُپیوگی ہوگا۔ اب یہ تین گرنتھ ہوئے۔ اسٹادھیائی۔ مہابھاشیہ سرنی۔ اور مہابھاشیہ۔ ان کا ادھین کال کرمشہ ۱-۲ اور دو ورش ہوگا۔ اس کے سمیہ میں گرنتھ رشی جو سنگرہیت ہوں گے۔ اپنے اپنے کال میں پڑھائے جائیں گے۔ ان کا اُلیکھ ابھی نہیں کیا جاتا۔ سمیہ سمیہ پر پرکاشت کیا جائے گا۔ ۵ ودیارتھی لئے جائیں گے ان پر یہ انوبدھ ہوگا:-

(۱) ودیارتھی کی آیو دس ورش سے ادھک نہ ہو۔ (۲) ہندی لکھنا چار پاس ہو یا یوگیتا رکھتا ہو۔ (۳) سوستھ۔ سچیت اور سچیشٹ ہو۔

بالک جہاں تک ہو سکے نردھنوں کے ہوں۔ سب کو اس میں آنے کا یتن نہ کرنا چاہیئے۔ بالک دسویں ورش سے آرمبھ کر کے پندرھویں ورش میں اس کاریہ کو ختم کریں گے۔ بدی سپھلتا نہ ہوئی۔ تو اس کی وگیاپتی سوچنو جنتا پر پرکاشت کر دی جائے گی۔

اس کا آرمبھ کہاں پر ہوگا؟ سادھو آشرم ستھان تو اچھا ہے۔ پرنتو اس ستھان پر پستکالیہ آدی جس کی پرم اوشیکتا پڑے گی نہیں ہے۔ اس لئے اجمیر میں ہی اس کا آرمبھ کیا جائے گا۔ اپنے سوبھاؤ سے ستھان اچھا ہے۔ اور سہائیک پستکیں بھی وہاں مل سکتی ہیں۔ اسی لئے وہاں رہنے کا وچار ہے۔ آرمبھ سے لے کر سماپتی پرینت جو ویہ ہوگا۔ وہ سامگری پریاپت ہو رہی ہے۔ کسی سے یاچنا نہ کرنی پڑے گی۔ ودیارتھیوں کے بھوجن آدی کا اُچت پربندھ آشرم کی طرف سے ہی کیا جائے گا۔ جس سمیہ سے اس گرنتھ کا آرمبھ کیا جائے گا۔ تو اسی سمیہ سے بدی یوگیہ ودیارتھی مل گئے۔ تو ان کا ادھین ساتھ ساتھ چلے گا۔ جب تک اس گرنتھ کی سپھلتا نہ ہو جائے گی۔ تب تک یہ مدرت نہ کیا جائے گا۔ سمیہ سمیہ پر انیہ ودوانوں سے بھی جو انوکول ہوں پرامرش کیا جائے گا۔ یہ کاریہ سگم اور کٹھن دونو پرکار کا پرتیت ہوتا ہے۔ سگم تو اس لئے ہے۔ کہ سنگرہ کے لئے سارے گرنتھ ودیمان ہیں۔ اور اس کی ویوستھا کرنا بڑے ہی وچار کا کام ہے۔ تتھاپی یتن کرنا اُچت ہی ہے۔

اس کا پتر ویوہار سادھو آشرم۔ پُل کالی ندی۔ پوسٹ آفس ہردوا گنج۔ پرانت علی گڑھ سے ہی سپنے سے کرنا چاہیئے۔ جس سمیہ پتر ویوہار کرنے کے پشچات ودیارتھیوں کا نشچیہ ہو جائیگا۔ کام آرمبھ کر دیا جائے گا۔

سے برابر رہتے ہیں۔ اس کے اتیرکت ان کی اردو بھی ٹھیک نہیں ہوتی۔ جس سے مد ہزاری

بھاشیوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ آشچریہ تو تب ہے جب وہ اُتر۔ پشچم آدی دشاؤں کے

ناموں کو شمال جنوب اور عربی ناموں سے یاد کرتا ہے۔ آشا ہے۔ کہ براڈکاسٹنگ کے ڈیپارٹمنٹ اس ہوجن سماج کے ہت کا دھیان رکھیں گے۔ جو اُن کا خرچ چلاتا ہے۔ براڈکاسٹنگ کی بھاشا سکل بودھ گمیہ ہونے سے ہی اس کا اُدیشیہ سدھ ہو سکتا ہے۔ یہ بات بھولنی نہ چاہیئے۔

اُپنولیشوں کے پرستر بھارت میں بسے ہوئے ہندی بھاشیوں کا ہندی اور ہندوستان سے سمبندھ بنائے رکھنے کی ضرورت کو پیش کرتے ہوئے آپ نے یہاں سے ایک پرچارک دل بھیجنے کا پرستاؤ کیا۔

ہندی کے سماچار پتروں کی چرچا کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ گت ۲۵ ویں ورش میں اچھی اُنتی ہوئی ہے۔ پرنتو ہندی کا دیش میں جو ستھان ہے۔ اور اس کے بولنے والوں کی جو سنکھیا ہے ان کی تلنا میں یہ اُنتی "نہیں" کے سمان ہے۔ کیا یہ آشچریہ کی بات نہیں ہے کہ ۵ کروڑ لوگوں کی بھاشا کے کسی دَینک پتر کی پرتیاں ۵ کروڑ کی بھاشا کی پتر کا آنند بازار کی تہائی بھی نہیں نکلتیں؟ اس کے کارنوں پر وچار کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہندی والوں میں بنگالیوں کی اپیکشا شکشا کی کمی ہے۔ اور ان میں پڑھنے لکھنے کا ویسا چاؤ بھی نہیں ہے۔ اس اوستھا کو بیٹھا سادھن یہ شکشا پرسار دور کرنے کا پریوجن ہے۔ اسی سلسلے میں میں اپنے دیوسایہ بندھوؤں سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اپنے پتروں کو ادھک آکرشک بنانے کے ساتھ ہی ساتھ اس بات کی بھی چیشٹا کرتے رہیں۔ کہ آپ کے پتر میں جو بھاشا نہ چھپیں۔ وہ بھاشا انتر ہوں۔ اور کیول کمشکا سُفانے "مکشکا" (مکھی پر مکھی) نہ ہوں۔ جس میں ان کا انوواد بھی کے لئے بہت اکثر انگریزی کے سماچار دیکھنے کی اوشیکتا نہ ہو۔ مجھے یہ پورن کہنا پڑتا ہے۔ کہ سماچار ودُں کے بھاشانتر میں بڑے بڑے دینک پتر بڑی لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ ایسے اداہرن ہیں جن سے جان پڑے گا۔ کہ ان بھاشا نتروں کا آشے انگریزی سیکھوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ آشا ہے کہ آپ میری اس ڈھٹائی کو کھشما کر کے اس کے سدھار میں پرتین شیل ہوں گے۔

بھاوی کاریہ کرم آپ نے ہمیں کی اُنتی کے لئے بھائیوں پر بہت بھار رکھ کر ایک کاریہ کرم بنایا ہے۔ ہمارے کئی متر دش ورشیہ یوجنا کی بات سوچ رہے ہیں۔ جس سے میری سہانو بھوتی ہے۔ انہیں اپنی یوجنا سمیتی میں رکھنی چاہیئے۔ ان کے کاریہ میں پوری ہونے سے مجھے بڑی پرسنتا ہوگی۔ کہ

(بقیہ صـــ ۱۲)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ بھائیوں میں مشنری سپرٹ کی اُپیکشا

(از ماسٹر گوردتا مل منتری آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر)

اس میں شک نہیں ۔ کہ آریہ سماج میں موجودہ پرچار کا طریقہ کسی حد تک کامیاب رہا ہے۔ ان شہروں اور اُن قصبوں میں جہاں گاڑی موٹر اتیادی کا انتظام ہے ۔ اُپدیشک صاحبان آئے دن درشن دیتے ہی رہتے ہیں ۔ اور بھجنیک صاحبان بھی بھجنوں دوارا لوگوں کو آنند کرتے رہتے ہیں ۔ مگر عموماً اس قسم کے پرچار سے لوگ سنتشٹ نظر نہیں آتے۔ یدی ہم ذرا گمبھیر درشٹی سے دیکھیں۔ تو بہت حد تک آپ ایسے پرشن تھے بجا نب بھی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ۔ کہ جس محلہ میں ہمارا کوئی سکھ یا مسلمان بھائی بودوباش رکھتا ہے ۔ تو وہ اور اس کے پریوار کے ممبر اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر بچوں میں گلی کوچوں میں بیٹھ کر گلی محلہ والوں میں ۔ دوکان پر بیٹھ کر گاہکوں میں بھی اپنی سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار کرتے رہتے ہیں ۔ ان کا ہر ایک بچہ اپنے آپ کو ایک مشنری روپ میں سمجھتا اور بغیر کسی کی پریرنا کے یا بغیر کسی معاوضہ کے اپنے اپنے دھرم کا پرچار کرتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ باوجودیکہ ان میں کئی قسم کی تروٹیاں اور خامیاں ہیں ۔ پھر بھی مردم شماری میں ان کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ ہم نے ان کی کمزوریوں کو کئی بار ناقابلِ قبول قرار دیا ہے ۔ مگر ان کی خوبیوں کی تعریف کرنا اور ان کی پیروی کرنا بھی لازمی امر ٹھیرایا ہے ۔ جو دھرم پریم ۔ جو سنگٹھن جو باہمی رابطہ اتحاد اور جو خاتمہ کی شکتی ان میں ہے۔ اگر اس کا کچھ انش بھی ہم اپنے اندر رکھتے ۔ تو آج ہم کہیں سے کہیں نکل گئے ہوتے ۔ میرا مطلب یہ نہیں ۔ کہ میں اپنے بھائیوں پر کسی قسم کی نکتہ چینی کروں یا نراشا ہرگٹ کروں ۔ بلکہ میں اپنے پیارے پاٹھکوں کی سیوا میں چند ایک تجاویز رکھنا چاہتا ہوں ۔ اگر ان کو اپنایا گیا ۔ تو پرچار میں اودھک اُنتجنا کی سمبھاونا ہو سکتی ہے ۔ میں نمان کا یہاں سنکشیپ سے ہی ذکر کروں گا۔ اور اشا کرتا ہوں ۔ کہ کوئی اُپیہ دیکھنے اقوا قلم میں زیادہ طاقت رکھنے والا پریمی سجن ان سب پر زیادہ وستار سے روشنی ڈالیگا پہلی بات جو اس سمبندھ میں میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک بھائی بہن اپنے آپ کو باعمل بنا دے ۔ سادھارن اصول جن کا ہم لوگوں میں پرچار کرنا چاہتے ہیں ۔ ان پر خود عمل کریں ۔ اس سے اپنے پریوار کو ہم بہت حد تک ستھار ہیں گے۔ اس کا اثر گلی محلہ میں اوشیہ پڑے گا۔ گورونانک دیو جی مہاراج سے ایک جاٹ نے کہا ۔ "مہاراج! میرے لڑکے کو گڑ کھانے کی بہت عادت ہے ۔ اسے چھڑا دیں۔ انہوں نے کہا ۔ "کل آنا"۔

وہ دوسرے دن آیا۔ گورو مہاراج نے بالک کو مخاطب کر کے کہا ۔ "بیٹا! گڑ نہ کھایا کرو"۔

جاٹ نے کہا ۔ "مہاراج! اگر اتنی ہی بات کہنی تھی ۔ تو کل کہہ دیتے"۔

مہاراج کہنے لگے ۔ "بھائی! ہم نے تو کل خود گڑ کھایا ہوا تھا ۔ اس کو کیسے کہتے ۔ کہ نہ کھایا کر ۔ آج ہم نے خود گڑ کھانا چھوڑ دیا ہے ۔ اس لئے اس کو بھی ہم ایسا کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں"۔

واقعی اگر تمام پرچارک ان باتوں پر عمل کریں ۔ جو وہ پلیٹ فارم پر کہتے ہیں ۔ تو جن لوگوں میں وہ پرچار کرتے ہیں ان کی کایا پلٹ جائے ۔ اور ان کا پرچار جادو کا سا اثر کرے ۔

ویدک لٹریچر کو مفت یا سستے داموں تقسیم کرنا

مجھے کئی سجنوں نے کہا ہے ۔ کہ انگ کتاب منگوا دیں ۔ یا انگ کتاب لکھا دو ۔ مگر سادھن نہ ہونے سے ان کی اس خواہش کو پورا نہ کیا جا سکا ۔ نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ میں ان میں سے دونان اس سمبندھ میں کچھ نویدن نہ کر سکا ۔ اگر آریہ سماجوں کی طرف سے ساہتیہ پرچار کے لئے کوئی الیا خاطر خواہ پربندھ کیا جائے ۔ اور دانی پرش اس مطلب کے لئے دان دیویں ۔ اور دھنی لوگ کتابوں کو دل کھول کر خریدیں ۔ اور مفت بانٹیں ۔ سماجوں میں اودھک سنکھیا میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ سندھیا ہون منتر اتیادی منگوا کر انہیں مفت یا برائے نام قیمت پر فروخت کیا جاوے ۔ نہ صرف دوکان پر یا سماج میں بلکہ لوگوں کے گھروں میں جا کر ان سے وارتالاپ کیا جاوے ۔ اور ایسی پستکیں خریدنے کی ضرورت محسوس کرائی جائے ۔ اور جہاں تک ہو سکے اصل لاگت سے بھی کم داموں پر مہیا کی جاویں ۔ اور اس گھاٹا کو دان سے پورا کیا جاوے ۔ تو کوئی وجہ نہیں ۔ کہ کامیابی نہ ہو ۔ شروع شروع میں بہت کم قیمت پر کتابیں لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے ۔ اور بعض اوقات انہیں مفت تک تقسیم کیا جاوے ۔ یہ لٹریچر جہاں تک ممکن ہو سکے ۔ چھوٹے سائز کا اور خوبصورت مجلد ہو۔

سماجوں کو برادریاں تصور کیا جائے ۔ اور برادریاں بھی پرانے ٹائپ کی ۔ جس طرح سے کسی سمپلتی پریوار کا کوئی سمبندھی کسی وقت مر جاتا یا بیمار ہو جاتا تھا ۔ تو پریوار کا نیتا اس کے پسماندگان کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا ۔ اسی طرح یدی کسی سا پتاہک ست سنگ میں کوئی سجن درشن نہ دیوے ۔ تو اس کے پربندھ کرتاؤں کو فکر ہونا چاہیئے ۔ اور کارن معلوم کرنا چاہیئے ۔ ممکن ہے ۔ کہ اس کی علالت ہی اس کی عدم موجودگی کا کارن ہو ۔ غیر حاضری کی حالت میں اگر اس کے گھر جا کر حالات معلوم کئے جاویں ۔ تو وہ کیا اس کا سارا پریوار اور محلہ بھی اس بات کو انوبھو کرے گا ۔ کہ سماسد درد کوئی ہے ۔ تو آریہ سماج ۔ اس سے پرسپر پریم بھی بڑھے گا ۔ اور باہمی سنگٹھن بھی مضبوط ہو گا ۔ میں نے کئی بار اس کا خود تجربہ کیا ہے ۔ اور مجھے اس میں سو فیصدی کامیابی ہوئی ہے ۔ اس سلسلہ میں میں یہ بھی جتا دینا چاہتا ہوں ۔ کہ جو پریم مصیبت کے وقت محسوس کیا جاتا ہے ۔ وہ سنگھائی ہوا کرتا ہے ۔ اور اگر اس طرح ہر ایک سماسد اپنے کو سامک پریوار کا ٹھیک معنوں میں ممبر خیال کرے ۔ تو یہ رشتہ اور بھی مضبوط ہو جائے ۔ انترنگ سبھا کے ممبران کا فرض ہونا چاہیئے ۔ کہ جس علاقہ یا محلہ میں وہ رہتے ہوں ۔ اس محلہ یا علاقہ کے ممبران کی اسی طرح دیکھ بھال کریں ۔ اور سا پتاہک ادھیویشن میں وقتاً فوقتاً ان کا ذکر کرتے رہیں ۔ اور نئے ممبران یا سبھا سمیک بنانے کا یتن بھی کرنا ان کا فرض ہونا چاہیئے ۔ عملی طور پر سماجوں میں اس طرف بہت کم دھیان دیا جاتا ہے ۔ سماجوں میں پریم کے اجاڑ کا بڑا کارن زیادہ تر یہی ہوا کرتا ہے ۔

کئی آریہ سماجوں میں سبھاسدوں کی تعداد تو سینکڑوں ہوا کرتی ہے ۔ مگر سوائے منتری یا چند ایک ذمہ وار دیکتیوں کے کسی کو ان کا علم تک نہیں ہوتا ۔ اس طرح یہ مالا کے منکے باوجود ایک تار میں پروئے ہوئے ہونے کے بھی پرسپر الگ رہتے ہیں ۔ اس سمبندھ میں نویدن کیا چاہتا ہوں کہ جب کوئی نیا سبھاسد سماج میں پرویش کرے ۔ تو اس کو سبھا میں سب سے انٹروڈیوس کرایا جاوے ۔ اس پرکار پہلے سجنوں کو اس نئے دیکتی کے پرچے سے ان کا پرسپر پریم بڑھ جاوے گا ۔ ہر ایک انترنگ سبھا کا ممبر اس بات میں خاص خیال کرے ۔ کہ اس کے علاقہ میں سماج کے ممبران کی اودھک سنکھیا نہ صرف درج رجسٹر ہے بلکہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگوں میں باقاعدہ آتے ہیں ۔ یہ کام تھوڑے سے پرشارتھ سے ہو جایا کرتا ہے ۔ دو چار بار کرنے سے عادت پڑ جائے گی ۔ آتے آتے اگر کسی ممبر یا دیکتی کو کہہ دیا ۔ کہ بھائی سماج چلو ۔ تو اس میں کیا لاگت آتی ہے؟ اور تکلیف کیا ہوتی ہے ۔ صرف عادت کی بات ہے ۔ یہ تو "ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے" والی مثال کے مصداق ہے ۔ کئی سجن آپ کے اس تھوڑے سے ایثار سے نا زیست آپ کے مشکور ہو جاویں گے ۔ اور بے زر غلام بن جاویں گے ۔ اسی لئے تو رشی نے کہا ۔ کہ :-

"ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ ہونا چاہیئے ۔ بلکہ ہر ایک کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے"۔

ہر ایک سماج کے ساتھ ایک آریہ کمار سبھا کا بھی ہونا ضروری ہے ۔ جہاں جہاں کمار سبھائیں موجود ہیں ۔ وہاں بڑی سماجوں کے کارکنوں کو نوجوان کندھا دینے والے بہت مل جایا کرتے ہیں ۔ اور یہ نوجوان کچھ سالوں میں ہی ٹرینڈ ہو کر سماج کے لئے اتی لابھ دائیک ہو جایا کرتے ہیں ۔ ہمیں یہ شکشا کسانوں اور زمینداروں سے سیکھنی چاہیئے ۔ کیا آپ نے کبھی نہیں دیکھا ۔ کہ عقلمند کسان ہمیشہ فصل کی ترقی کے لئے پنیری کا استعمال کیا کرتے ہیں ۔ اور پنیری لگانے اور اس کی حفاظت کرتے ہیں ۔ باقاعدہ فوج میں بھرتی ہونے کے لئے رنگروٹوں کی سخت آوشیکتا ہوا کرتی ہے ۔ جہاں پلٹن میں آگے بھرتی ہونی بند ہو جاوے ۔ یا بند کر دی جاوے ۔ وہ پلٹن بھلا کب قائم رہ سکتی ہے ۔ نوجوانوں کا خون گرم ہوا کرتا ہے ۔ مگر ان کی ہڈی بڑی نرم ہوتی ہے ۔ نرم شاخ کو جدھر جھکا دو اُدھر جھک جاوے گی جدھر ان کی طبع کا میلان کر دیں گے ۔ اُدھر کے ہی وہ ہو جاویں گے ۔ ہم لوگ بسا اوقات ان نوجوانوں کی طرف سے غافل ہو جایا کرتے ہیں ۔ اور یہی کارن ہے ۔ کہ اکثر گھروں میں ناستک سنتانیں دکھائی دے رہی ہیں مسلمان اور سکھ ماتائیں تو بچہ کو گودی میں ہی اللہ اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

بُدھ کال کی شکھشا پرنالی

(از پنڈت دھرم رتن جی بنارس)

یدی کوئی اتہاسک درشٹی سے پراچین بُدھ ساہتیہ کا ادھین کرے۔ تو وہ بُدھ کالین اور اس سے پہلے کی بھارت کی راج نیتک سماجک تتھا دھارمک دشا کے بارے میں انیک باتیں جان سکتا ہے۔ مسٹر رلس ڈیوی ڈس نے "بُودھ بھارت" نامک جو سُندر گرنتھ لکھا ہے۔ وہ اسی ساہتیہ کے آدھار پر +

بُدھ ساہتیہ میں جاتک کہانیوں کا وشیش ستھان ہے۔ ابھی ابھی پنڈت آنند کوشلیاین کا کیا ہوا ان کا انوواد (پرتھم بھاگ) لاہور سے پرکاشت ہوا ہے +

جاتک کہانیوں کے انوسار بُدھ کے سمیہ کے بھارت کا سرو پرتھم شکھشا کیندر ٹیکسلا رہا ہے۔ کچھ ودوان یہ شریہ بنارس کو دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک جاتک کتھاؤں کا تعلق ہے۔ یہ بات بھرم پورن پرتیت ہوتی ہے۔ بنارس بھی اس سمیہ پردھان شکھشا کیندروں میں سے ایک رہا ہے۔ لیکن سرو پردھان نہیں۔ "سنجیو جاتک" اس کا پرمان ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ایک بنارس کا براہمن یووک ٹیکسلا کے ودیا پیٹھ سے شکھشا پراپت کر لوٹنے کے بعد بنارس کے شکھشا پیٹھ میں پانسو شیشیوں کا ادھیاپک مقرر ہوا۔ یدی بنارس اُس سمیہ کا پردھان شکھشا کیندر رہا ہوتا تو اس یووک کو شکھشا پراپت کرنے کے لئے اتنی دور جانے کی کوئی آوشیکتا نہ تھی۔ سمبھو ہے۔ کہ بنارس میں اُسے پراتھمک شکھشا ملی ہو لیکن اُچیہ شکھشا کی پراپتی کے لئے ٹیکسلا ہی جانا پڑا۔ اور وہاں سے اُتیرن ہونے کے بعد وہ ادھیاپک بنا۔ اس جاتک سے یہ بات بھی سپشٹ ہوتی ہے۔ کہ اُس سمیہ کا ادھیاپکوں کا ٹریننگ کالج بھی ٹیکسلا میں رہا ہوگا +

جاتک کتھاؤں میں لکھیہ ستھان ٹیکسلا کا رہنے پر بھی بنارس کو ایک بڑا شکھشا کیندر مانا گیا ہے۔ اتہ ان دونو کے پاٹھیہ کرم اور نیمس انیادی کے کچھ نیم یہاں درج ہیں:۔

ان ودیا پیٹھوں میں بہت تیک وشے کی شکھشا دی جاتی تھی۔ ایک ہی ودیا پیٹھ سے بھنّ بھنّ دیشوں کے بھنّ بھنّ وشیوں میں پروین ہو کر نکلتے تھے۔ جس ستھان سے ایک راجکمار راج نیتی تتھا بُدھ کلا کے وشے میں شکھشا لابھ کر نکلتا تھا۔ وہیں سے ایک براہمن یووک سانگوپانگ وید پارنگت ہو کر نکلتا تھا۔ کبھی کبھی ایک ہی آچاریہ کئی وشیوں کے آچاریہ ہوتے تھے۔ ایک سمیہ جہاں وہ ایک شِشیہ کو بُدھ کلا کا ابھیاس کراتے تھے۔ اور دوسرے سمیہ میں دوسرے کو منتر شکھشا دیتے۔ شکھشا کے سماپت ہونے تک وہ گورو کی سیوا میں رہتے تھے۔ اور شکھشا کی سماپتی کے بعد ہی گھر جاتے تھے۔ ان ودیا پیٹھوں میں اونچ نیچ کا وچار بالکل نہیں تھا۔ ایک راجکمار سے لے کر دردری تک کی بھرتی سمان روپ میں ہو سکتی تھی۔ ان میں فیس لینے کی کوئی بڑی پرتھا نہیں تھی۔ پڑھانے سے پہلے بھی گورو کو شِشیوں سے گورو دکھشنا کے روپ میں بہت کچھ ملتا تھا۔ اس میں کوئی زبردستی نہیں تھی۔ شِشیہ لوگ اپنی اپنی شکتی کے انوسار گورو دکھشنا دیتے تھے۔ جو دین ودیارتھی تھے۔ وہ گورو کی سیوا کرتے تھے۔ اور وہی ان کی گورو دکھشنا سمجھی جاتی تھی۔ اس پر بھی جو اتیئنت ہی دین ہوتے تھے۔ انہیں گورو کی کرپا سے کھانا کپڑا تک مل جاتا تھا۔ اس کا ایک اُتّم اُداہرن تلمشٹی جاتک ہے۔ یہاں تک کہ یہاں ایک سیٹھ ساہوکار کا بیٹا روپیہ پیسے سے گورو کو سنتشٹ کر ودیا لابھ کرتا ہے۔ وہاں دوسری اور ایک دین ودیارتھی گورو کی سیوا کر ودیا پراپت کرتا ہے۔ گورو دکھشنا کے دینے کا کوئی نیت سمیہ نہ تھا۔ کبھی کبھی ودیالیہ میں بھرتی ہوتے ہی۔ اور کبھی کبھی شکھشا لابھ کے انت میں گورو دکھشنا دی جاتی تھی +

ان ودیا پیٹھوں میں تُلنا تمک دھارمک شکھشا کے لئے وشیش پربندھ نہ تھا۔ ہاں وید ادھین اوشیہ ہوتا تھا۔ اس سمیہ بھارت میں کوئی ۶۲ مت پرچلت تھے۔ ان بھنّ بھنّ متوں کے ادھیکانش سنستھاپک اس سمیہ جیوت تھے۔ وہ اپنے اپنے شِشیوں کے ساتھ جگہ جگہ گھومتے ہوئے اپنے اپنے مت کا پرچار کرتے تھے۔ جس کو جو مت اچھا جچتا۔ وہ اُسے سویکار کر لیتا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک دن مہاتما بُدھ کالام کھتریوں کے گرام میں گئے۔ یہاں کالاموں نے بُدھ سے کہا — بھگون! اس گرام میں بھنّ بھنّ متوں کے پرچارک آتے ہیں۔ وہ دوسروں کے متوں کو اشدھ اور اپنے مت کو ستیہ بتاتے ہوئے اُسے سویکار کرنے کی شکھشا دیتے ہیں۔ اور ہم اس دُبدھا میں ہیں۔ کہ کس کو سویکار کریں۔ اور کس کو اسویکار"۔

مہاتما بُدھ نے کہا — "کالامو! تم کسی بات کو اس لئے مت مانو۔ کہ وہ تمہارے پُوروَ پُرشوں کی مانی ہوئی ہے یا گرنتھ مُدرت ہے اتھوا گورو کی کہی ہوئی ہے یا وہ جن پریہ ہے جو بات تمہیں سہت کر لگے۔ کلیان کاری لگے۔ اُسے تم مانو"۔

اس سے کالاموں کی وہ جٹل سمسیا حل ہو گئی۔ تُلنا تمک ادھین کے ابھاؤ میں بھنّ بھنّ متوں کے پرچارک ہی اس کمی کو پورا کرتے تھے +

آریہ سماج کی اُنّتی کیلئے ایک تجویز

(از مہاشہ کندن لال جی منتری آریہ سماج چونیاں)

حیدرآباد ستیہ آگرہ میں آریہ سماج کی شاندار فتح کے دوست دشمن سب قائل ہیں۔ اس سے آریہ سماج کے پرچار کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ اگر اس اوسر سے آریہ سماج نے فائدہ نہ اُٹھایا۔ تو حیدرآباد ستیہ آگرہ میں کی گئی بے بہا قربانیاں اور لاکھوں روپے کا خرچ سب ویرتھ جائے گا۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج کے ذمہ دار لیڈر نہ صرف ریاست حیدرآباد اور اس کے ارد گرد بلکہ تمام بھارت ورش میں ویدک دھرم پرچار کا زبردست سدرشن چکر چلا دیں +

آریہ پرتی ندھی سبھائیں اگرچہ نہایت خوش اسلوبی سے اپنے اپنے پرانت میں کاریہ کر رہی ہیں۔ لیکن اب جو پرچار کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو یہ سبھائیں پورن روپ سے پورا نہیں کر سکتیں۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے۔ کہ ہر ایک ضلع میں "اُپ سبھائیں" قائم کی جائیں۔ جن کے ذمہ اپنے اپنے ضلع میں وشیش روپ سے پرچار کرنا ہو۔ اور ہر ایک ضلع کی سماج اگر کم از کم ایک اُپدیشک اور ایک بھجنیک بھی رکھ کر سارا سال اپنے ضلع میں پرچار کراوے۔ تو کئی نئی سماجیں ہر سال قائم ہو سکتی ہیں۔ اور اگر اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ تو اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آریہ سماج کتنا شکتی شالی بن سکتا ہے۔

اس طرح کام کرنے سے ایک ہی سال میں آپ دیکھ لیں گے۔ کہ صوبہ پنجاب میں آریہ سماجوں کی تعداد دوگنی نہیں۔ تو ڈیوڑھی ضرور ہو سکتی ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ ۹ سالانہ لاہور کی آریہ سماجوں کے جلسوں پر اس پرشن کو نہایت زور سے اُٹھایا جاوے اور ضلع آریہ سماجوں کا سنگٹھن کیا جاوے۔ اس طرح جب ضلع یا تحصیل وار آریہ سماجوں کا سنگٹھن ہو گیا۔ تو ضلع اور تحصیل واروں کے سالانہ جلسے بھی خوب رونق سے ہوا کریں گے۔ اور ہر سال آریہ پُرش اپنے اپنے ضلع میں پرچار کے نئے نئے ڈھنگ سوچیں گے۔ آریہ سماجوں کے لئے ایک ایک سال کا خاص پروگرام بھی رکھ سکتے ہیں۔ اگر صوبہ وار سبھائیں بنا کر آریہ سماج اتنا شکتی شالی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ حیدرآباد جیسی شکتی شالی ریاست سے ٹکر لے کر شاندار کامیابی پراپت کر سکے۔ تو ضلع وار پرچارک سنگھ بنا کر آریہ سماج کی شکتی نہ بڑھے۔ یہ نہیں ہو سکتا +

اس لئے سب آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ آگامی ماس میں ہونے والے لاہور کے جلسوں پر اس پروگرام کو ضرور زیر بحث لا کر نشچے کریں۔ آریہ سماج انارکلی اور وچھووالی کے ادھیکاریوں سے وشیش روپ سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس بات کو اپنے پروگرام میں رکھیں۔ اگر صرف ضلع لاہور کی آریہ سماجیں سنگٹھت ہو کر ایک سال اس پروگرام کا تجربہ کر دیکھیں۔ کہ کتنی کامیابی ان کو نصیب ہوتی ہے۔ تو اس تجویز کی اُپیوگتا کا ان کو خود ہی پتہ لگ جائے گا + — مجھے پورن آشا ہے۔ کہ وچارشیل آریہ پُرش اس طرف وشیش دھیان دیں گے +

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ افسانہ

رانی

(مترجمہ کنور بہاری ماتھر)

منوہر بابو شہر کے رئیسوں میں تھے - ان کے ہاں ودھوا کو شلیا کام کرتی تھی - رانی کو چھوٹی چھوڑ کر ہی اس کی ماتا سدا کے لئے اس سنسار سے وداع ہو گئی - مرتے سمیہ دینتا بھرے شبدوں میں اس نے کہا تھا "مالکن! اب اس ابھاگی رانی کا آپ کے اتیرکت کون ہے؟ میں بھی برسوں سے آپ کے گھر میں رہی - اور یہیں مر بھی رہی ہوں - آپ سے کیا کہوں بہو جی! آج سے آپ ہی اس کی سب کچھ ہیں"!

ودھوا کے یہ شبد سن کر کنور کی ماتا کا ہردہ امنڈ آیا - انہوں نے پریم سے رانی کو اپنے پاس کھینچ لیا - اور بولی "بیٹی! میں تیری ماں ہوں - تو کیوں چنتا کرتی ہے"؟

رانی کی ماں جیسے یہی شبد سننے کے لئے جیوت تھی - بس اتنا سنتے ہی اس کے پران پکھیرو اس شریر روپی پنجرے سے اُڑ گئے ۔

رانی اب انہیں ہی اپنا سب کچھ سمجھ کر اپنے جیون کے دن دتیت کرنے لگی - منوہر بابو کے پتر کنور کے ساتھ وہ بہودا کھیلا کرتی تھی - اور ان کا تھوڑا بہت کام کر دیتی تھی - کنور کے ساتھ رہ کر وہ کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ گئی - اور گانے بجانے کا تھوڑا ابھیاس بھی اسے ہو گیا ۔

ایک دن کنور کی ماں نے منوہر بابو سے کہا "اب رانی وواہ کے یوگیہ ہو گئی ہے - کہیں اس کا پربندھ کر دو"۔

"میں سویم بھی اس کوشش میں تھا - ایک، مڈل پاس لڑکا ہے - کہو تو کوشش کر دوں"۔

"یدی تم اُچت سمجھتے ہو - تو کر لو نہ"۔

"لڑکا سندر ہے - سکول میں ماسٹر ہے - ماں مر چکی ہے - پتا سٹیشن پر کام کرتا ہے - چال چلن کا اچھا ہے - ایشور نے چاہا - تو رانی سکھ سے رہے گی"۔

"بس میری بھی یہی اِچھا ہے - کہ بے چاری سکھ سے رہے" ۔

~~~~~ (۲) ~~~~~

کنور اپنے کمرے میں بیٹھا ایک نقشہ کھینچ رہا تھا - رانی بھی پاس بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھی - کنور نے سر اُٹھایا - رانی کی اور دیکھا - اور بولا: -

"کیوں جی! تمہاری شادی ہو گئی - پرنتو تم نے مجھے نہ کچھ دیا - نہ کھلایا پلایا ہی"۔

"میں تمہیں کیا دے سکتی ہوں کنور! میرے پاس ہے ہی کیا؟" - رانی نے نیچا کر اُتر دیا۔

"اس سے پہلے تو کبھی رانی تم نے مجھے اُلیا سوکھا اُتر نہ دیا تھا"۔

(رانی چپ رہی)

"کیوں؟ مجھ سے رُشٹ ہو رانی"۔

"کبھی باتیں کرتے ہو کنور! کیا یہ سمجھو ہے"؟

"تب پھر میرے پرشن کا اُتر دو نہ"؟

"کیا"؟

"وواہ کے دن تو مجھے بالکل ہی بھول گئیں - تم نے مجھے کچھ نہ دیا"۔

رانی اب ادھک وہاں نہ بیٹھ سکی - وہ لجّا میں گڑی جا رہی تھی - آج اس نے کنور کا پتے سے بہت دُور پایا - اس کا اُسے دکھ تھا - کنور نے دیکھا - رانی اُٹھ کر چلی گئی - اب آپ ہی آپ ہنس پڑا ۔

~~~~~ (۳) ~~~~~

رانی کے وواہ کو آٹھ ماس ہو چکے ہیں - راتری کا سمیہ ہے - منوہر بابو چین سے سو رہے ہیں - لگ بھگ گیارہ بجے نوکر نے انہیں جگایا - بولا "رانی کا سسر آیا ہے - آپ سے ملنا چاہتا ہے"۔

شیگھر ہی وہ اندر بلایا گیا - اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی تھی - روتے روتے وہ بولا "غضب ہو گیا سرکار! آج سندھیا سمیہ کچھ غنڈے سٹیشن پر گھوم رہے تھے - کہ دُرگا (رانی کا پتی) بھی اُدھر سے آ نکلا - غنڈہ نے اُسے چھیڑا - بات بڑھ گئی - اور مار پیٹ آرمبھ ہو گئی - نردئی غنڈوں نے دُرگا کو بُری طرح مارا - اور پولیس آتے ہی بھاگ گئے - دُرگا ہسپتال پہنچایا گیا - پرنتو سٹیشن والے کہتے ہیں - کہ وہ بچے گا نہیں"۔

تتکشن ہی دونو ہسپتال کی اور لپکے - پرنتو ہونا وہی جو ہونا تھا - آہ! ابھاگنی رانی ودھوا ہو گئی - کون جانتا تھا - اتنے تھوڑے سمیہ میں ہی اس کا سہاگ سیندور پُنچھ جائے گا - رانی دُکھیا کی بُری دشا تھی - اس کے آنسو تک نہ نکلے - کہتے ہیں شوک ادھک ہونے پر ہردہ رونا ہے - اور آنسو سوکھ جاتے ہیں ۔

(۴)

راتری کا سمیہ اور دودھ سی سوچھ چاندنی چھٹکی ہوئی تھی - لہروں پہ چاندنی دوڑ رہی تھی - اور لتیکاؤں پہ ہنس رہی تھی - پرتھوی سے آکاش تک چاندنی ہی کا تو راجیہ تھا - کنور اپنے کنج میں ٹہل رہا تھا - رانی اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی - کنور نے اُسے چندرماں کے پرکاش میں دیکھا - رانی کا رُوپ سوندریہ بھرے ہوئے پیالے کی بھانتی چھلک رہا تھا - اس کا یوون گلاب کے پُشپ کے سمان کھلا ہوا تھا - وہ سوندرتا کی دیوی دکھ پڑتی تھی ۔

رانی نے کہا "کنور! چاندنی کتنی پریہ لگتی ہے"۔

کنور نے کچھ اُتر نہ دیا - اُس نے جیسے کچھ سُنا ہی نہیں - وہ تو ٹکٹکی لگائے رانی کا سوندریہ نہار رہا تھا ۔

"کس دھیان میں ہو"؟ - رانی نے پوچھا۔

"کس دھیان میں ہوں - اچھا تم ہی بتا دو نہ - اُتر ملا -

رانی ہنس پڑی - بولی "میں کیا جانوں کسی کے ہردہ کا بھید"؟ - پھر بولی "کنور! تم وواہ کیوں نہیں کر لیتے؟ دیکھتے نہیں - کہ تمہارے اس ہٹھ پر ماں جی کو کتنا دُکھ ہوتا ہے - کیوں نہیں کرتے شادی؟ - بولو!"

"بتا ہی دوں" - کنور نے کہا - "میں کسی رانی کے ساتھ وواہ کرنا چاہتا ہوں - یدی یہ سمجھو ہے - تو مجھے کوئی آپتی نہیں"۔

رانی پر جیسے وجر گرا - سویم کو سنبھالتے ہوئے اس نے کہا "تمہاری سنسی میرے لئے وِش کا کام کرے گی - جانتے ہو کنور"؟

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

استری اپدیشکائیں تیار کرو!

(لیکھک مہاشہ جگت رام جی پردھان آریہ سماج رنگون)

اخبار "پرکاش" مورخہ ۲۴-ستمبر میں ایک لیکھ شری ہنتی جی ایڈیٹر "پرکاش" کی قلم سے نکلا ہے - میں اس کا پُر زور سمرتھن کرتا ہوا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں - کہ وہ اس کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لے - اور اس کو جلد از جلد کاریہ روپ میں لائے - جہاں اس نے پُرشوں کے سے مویانند اُپدیشک ودیالیہ کھول رکھا ہے - وہاں اپنے آدھین ایک اور اُپدیشک ودیالیہ استریوں کے لئے قائم کرے - جہاں پر استریاں ہی ادھیاپکہ ہوں - اور ایک استری ادھیاپکہ بڑودہ کے کنیا ودیالیہ سے منگائی جاوے - تاکہ پرچار کے علاوہ استریوں کو جسمانی تربیت اور اپنی رکھشا کے لئے تیر اندازی وغیرہ کے کھیل بھی سکھلائے جائیں - جنہوں نے اجمیر شتابدی پر بڑودہ کی کنیاؤں کے جسمانی کھیل دیکھے ہوں گے - وہ ضرور اس بات کی اوشیکتا ظاہر کریں گے ۔

استری جاتی میں آریہ سماج کا پرچار پہلے ہی بہت کم ہے - اور وہ زیادہ تر پُرانی رُڑھیوں پر ہی قائم ہیں - اکثر دیکھا گیا ہے - کہ آریہ سماج کا پرچار ہوتے ہوئے بھی استریاں گھروں میں مسلمانوں کی قبروں - اُن کے پیروں ملانوں وغیرہ کو پوجتی ہیں - تعزیوں پر چڑھاوے چڑھاتی ہیں - مُنشیوں کے پرچار کا استریوں پر اتنا اثر نہیں ہوتا - جتنا کہ استری پرچارکاؤں کے ذریعہ - استریوں کے سُدھار سے مُنشیوں کا سُدھار بھی ہو سکتا ہے - ہم نے خود دیکھا ہے - کہ جن قصبہ جات میں کنیا پاٹھ شالائیں ہیں - ان کی ادھیاپکائیں بدی کوئی اُپدیشکہ کی حیثیت رکھتی ہے - تو اس کے ذریعہ کتنا آدی دوارا استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کافی ہوتا ہے - اور آج کل جب کہ ہمارے اکثر نوجوان دھرم سے منہ پھیرے ہوئے ہیں - اور آریہ سماج کے ست سنگ میں شامل ہونا نہیں چاہتے - استریوں میں پرچار ہو جانے پر ضرور اپنی اپنی ماتاؤں اور بہنوں کے پربھاؤ سے آریہ سماج کی طرف آکرشت ہوں گے - ماتائیں شکشت ہونے کے کارن اپنے بچوں پر شروع سے ہی اس قسم کے پربھاؤ ڈالیں گی - جس سے ان کی رُچی دھرم اور کرم کی طرف ہو - ہمارے پُرانے کاریہ کرتاؤں اور لیڈروں کے بعد بہت کم نوجوان ایسے نظر آتے ہیں - جو آریہ سماج کے کاریہ کو آگے لے جاویں - اس لئے ضروری ہے - کہ ایک "مہلا اُپدیشک ودیالیہ" قائم کر کے اس میں چھ ماہ یا ایک سال کی ٹریننگ کے بعد استری پرچارکہ تیار کی جاویں ۔

کیا ہی اچھا ہو - یدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کوئی ممبر اس معاملہ کو انترنگ سبھا میں رِزولیوشن کے رُوپ میں رکھ دیوے - اور اس کو سرو سمتی دوارا سویکار کر کے عملی جیون دیا جاوے ۔

ہندو سنگٹھن کا مول منتر

(لیکھک :- کاکا کالیلکر)

سوتنترتا کی لہر آج کل زوروں پر ہے۔ ہم لوگ سوتنترتا کے سپنے دیکھ رہے ہیں۔ ایشور کرے۔ کہ ہم سوتنترتا کو پراپت کریں۔ پرنتو کیا سوتنترتا پراپت ہونے پر بھی ہم آرام سے بیٹھ سکیں گے؟ ہندو مسلمانوں میں شانتی سے نبھ سکے گی؟ یا اس سے بھی ادھک سر پھٹول ہونے لگے گی؟ یہ ایک الیا وکٹ پرشن ہے۔ جس کا حل کرنا آسان نہیں۔ سوتنترتا کے دعویدار اس کا یہ اُتر دیتے ہیں۔ کہ ابھی تک ہندوؤں اور مسلمانوں کے مستک میں داستا نے گھر کر رکھا ہے۔ سوتنتر ہونے پر دونو سنبھل جاویں گے۔

سوتنترتا کے نیتا پوجیہ باد مہاتما گاندھی جی کے سامنے بھی یہ پرشن کئی بار آیا۔ اور اُنہوں نے سدا یہی کہا ہے۔ کہ الپ سنکھیک جاتیاں جو مانگتی ہیں انہیں دے دو۔ پرنتو مہاتما جی کے اس وچار میں بہتیرے ہندوؤں کو بھئے دکھائی دیتا ہے۔ پنجاب میں بھائی پرمانند جی ایم۔ اے سمجھتے ہیں۔ کہ سوتنترتا ہندوؤں کو بہت مہنگی پڑے گی۔ اور وہ سوچ رہے ہیں۔ کہ اس قبولی سوتنترتا کو پراپت کر کے انہیں کیول ہندوستان کے مسلمانوں کا ہی سامنا نہیں کرنا ہے۔ بلکہ انہیں اُن ساری اردھ سبھیہ جاتیوں کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ جو ہندوستان کے سمکش یا اُن کی پیٹھ پر ہیں۔ بھائی پرمانند جی کا سوچنا بالکل نرادھار بھی نہیں ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی ... سودھاؤں پر اپنے ساری سودھائیں بلیدان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور سمے سمے پر ایسی ایسی مانگیں اُپستھت کرتے رہتے ہیں۔ جن کے پرنام سوروپ ہندوؤں کی ادھیکار چھنتا جاتا ہے۔ اب پرشن یہ ہے۔ کہ کیا اس کی کوئی اوشدھی بھی ہے؟ اور یدی ہے تو کیا ہے؟

میرے اپنے وچار میں جہاں ایک اور داستا بُری ہے۔ وہاں دوسروں سے دب کر اپنے واستوک ادھیکاروں سے ہاتھ کھینچنا بھی بھئے پرد ہے۔ پرنتو اس کم کی تو یہ وسرو شا میں پڑے رہنا بھی کم بھئے پرد نہیں۔ اتہ اس کی اوشدھی کرنی ہوگی۔ پرنتو اوشدھی پرارمبھ کرنے سے پہلے روگ کا نداں کر لینا بھی کچھ کم ضروری نہیں۔ اس لئے پہلے اس بات پر وچار کرنا چاہیئے۔ کہ الپ سنکھیک جاتیاں کیوں ایسی مانگیں اُپستھت کرتی ہیں؟ اور کیوں وہ بہو سنکھیک ہندوؤں کی پرواہ نہیں کرتیں۔ تتھا اُن کی سودھاؤں کی اپیکشا کر اپنی سودھاؤں پر ان کو بلی کر دینا چاہتی ہیں۔ میرے وچار سے اس کا کارن اور پرایہ ایک ماتر کارن یہی ہے۔ کہ ہندو شکتی ہین ہیں۔ ان میں پریم اور ایکتا نہیں۔ اسنکھیہ سمپرداؤں نے ہندوؤں کے جاتیہ جیون کو لنشٹ کر دیا ہے۔ ان کی جاتیہ شکتی چھِن بھِن ہو چکی ہے۔ ان میں کوئی کیندریہ پلیٹ فارم نہیں۔ جہاں سب اکٹھے ہو سکیں۔ کوئی ایسا سدھانت نہیں جس پر سب ایک مت ہو سکیں۔ کوئی ایسا نام نہیں جس کے جھنڈے تلے سب اکترت ہو سکیں۔ ساراَنش یہ ہے۔ کہ ان کی دشا بڑی ہی شوچنیہ ہے۔ یہاں تک کہ اس سمے "ہندو" شبد کی پری بھاشا کرنی بھی کٹھن ہو گئی ہے۔ پنجاب ہندو سبھا کے پہلے ادھیویشن کے اوسر پر میں نے "ہندوستان" میں ایک لیکھ — "ہندو کون ہیں؟" شیرشک سے لکھا تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اس سمے پنجاب کے کئی پڑھے لکھے مہاشیوں نے ہندو شبد کی پری بھاشا کرنے کی چیشٹا بھی کی تھی۔ پرنتو سپھلتا نہیں ملی۔

آپ کدا چت کہیں۔ کہ ہندوؤں کے دھارمک وچاروں میں ویبھنتا تو پراچین کال سے چلی آتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہندوؤں م

ادھیاپکا کی ضرورت

ہمیں ایک آریہ وچاروں والی ایسی ادھیاپکا کی بہت جلد ضرورت ہے۔ جو آریہ شکشا سمتی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ساتویں جماعت تک کی کنیاؤں کو دھارمک شکشا دے سکے۔ جے۔ وی یا ایس۔ وی پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ گذشتہ کام کے پرشنسا پتر و کم سے کم جو تنخواہ لینا سویکار ہو۔ اس کے متعلق سرٹیفکیٹ نمبر لکھت پتہ پر فوراً خط و کتابت کریں:— ماسٹر فقان چند منیجر ویدک پتری پاٹھ شالہ مٹھ ٹوانہ (ضلع شاہ پور)

رشی نروان دوس (دیوالی) پر مفت بانٹنے کیلئے شاندار تحفہ

ہفتہ وار پرکاش لاہور کا "رشی نمبر" قیمت صرف ایک آنہ

۵ نومبر کو شائع ہوگا

حجم ڈیوڑھا۔ شاندار ٹائٹل۔ ایک سہ رنگی اور کئی یک رنگی تصاویر

ایک انک اور اس کے بعد شاندار رشی نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ جنگ کی وجہ سے کاغذ پہلے سے دوگنی قیمت پر مل رہا ہے۔ اس لئے چاہیئے تو یہ تھا کہ قیمت بڑھائی جاتی۔ لیکن ہم نے قیمت بڑھانے کی بجائے کم کر دی ہے۔ رشی نمبر کو دیکھ کر آپ بھی محسوس کریں گے۔ کہ اس کی قیمت لاگت سے بھی کم رکھی گئی ہے۔ لیکن رشی دیانند کا سمرتی دوس منانے کے لئے "پرکاش" ہر تی ورش جو کیہ رچنا کرتا ہے وہ اس ورش ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتا۔ آریہ سنہا گرد کی وجہ سے آریہ سماجوں میں دلچسپی ... ہے۔ اس لئے اور اس لئے بھی کہ قیمت کم ہے آریہ سماجوں کو بہت بھاری تعداد میں یہ نمبر منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔

جن کے لیکھ پراپت ہو چکے ہیں

(۱) شری گھنشیام سنگھ جی سپیکر سی۔ پی اسمبلی و پردھان سارودیشک سبھا۔ (۲) مہاتما نارائن سوامی جی (۳) سوامی سوتنترانند جی (۴) سوامی گنگا گری جی (۵) کنور چاند کرن جی شاردا (۶) ماگھو رد دھرمیندر شاستری جی (۷) پنڈت ودیا برت جی ان سپکٹر (۸) پنڈت گیا نیندر جی (۹) پرنسپل بالکرشن جی راجہ رام کالج کولہاپور (۱۰) لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے (۱۱) پنڈت تر دیو جی شاستری جوالا پور (۱۲) پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے (۱۳) بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ ایم۔ اے۔ اٹاوی۔

"رشی نمبر" کی وشیشتائیں

(۱) آٹھوں ڈکٹیٹروں کے مضمون اور فوٹو ہوں گے۔ (۲) رشی کے بچپن کے متعلق ایک ریسرچ ایک بہت مہا نوبھاؤ کا ہوگا۔ جنہوں نے سوامی جی کے درشن کئے ہیں۔ (۳) رشی کے بچپن کی کچھ ایسی گھٹناؤں کا ذکر ہوگا۔ جو ابھی تک روشنی میں نہیں آئیں۔ (۴) رشی کے کچھ شاستراتھوں کا ورنن ہوگا۔ (۵) رشی دیانند کے جیون کی کچھ گھٹنائیں کونا میں ہوں گی۔

آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور قیمت فوراً پیشگی بھیج دیں

(۱) رشی نمبر اتنا ہی چھپے گا۔ جتنی کہ مانگ ہوگی۔ عین وقت پر آنے والے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (۲) پیشگی قیمت آنے والے آرڈروں کی تعمیل پہلے ہوگی۔ (۳) وی۔ پی سے رشی نمبر منگوانے پر ہمارا محصول ڈاک ایک پیسہ فی کاپی منگوانے والوں کو ادا کرنا ہوگا۔ وہاں وی۔ پی کا خرچ بھی۔ اور پھر وی۔ پی کے پارسل کئی دن دیر سے ملا کرتے ہیں۔ اس لئے قیمت صرف پیشگی منی آرڈر سے ادا کرنی چاہیئے۔ (۴) اپنے پتہ میں ریلوے سٹیشن۔ ڈاکخانہ اور ضلع ضرور لکھیں۔

اب دیر کا وقت نہیں۔ اس لئے فوراً آرڈر اور قیمت بھیج دیں

مشتہرین اصحاب توجہ دیں

اب صرف چند صفحات اشتہاروں کے لئے باقی رہ گئے ہیں جن کے جلد بک ہو جانے کی امید ہے۔ اس کے بعد کوئی اشتہار کسی اُجرت پر بھی نہ لیا جاوے گا۔ لہذا جو اشتہار دہندگان اشتہار دینا چاہتے ہیں وہ فوراً اپنا اشتہار و اُجرت بھیج دیں۔

شرح اُجرت ایک صفحہ ۲۵ روپیہ۔ ½ صفحہ ۱۵ روپیہ۔ ¼ صفحہ ۸ روپیہ۔ ⅛ صفحہ ۵ روپیہ ۱/۱۶ کالم تین روپیہ

منیجر :- "پرکاش" لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج گوبند پورہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوبند پورہ بیرون دہلی دروازہ ملتان شہر کا سالانہ جلسہ ۳-۴-۵-نومبر ۱۹۳۹ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اس شبھ اوسر پر اچھے اچھے اور اُپدیشکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ کے ساپتاہک ست سنگ مورخہ ۱۵-۱۰-۳۹ میں لالہ پیارے لال جی سود مشہور ریڈیو سنگر کے منوہر اور دلکش پربھو بھگتی میں سنگے ہوئے بھجن ہوئے۔ اور پنڈت دھرم بھانو جی نے اتی اتم پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ منتری سماج نے گھوشنا کی۔ کہ سماج ہذا کے ایک صد سبھاسد سہائک بن چکے ہیں۔ نیز کہ سماج ہذا کی آدھار شلا شری مہاتما نارائن سوامی جی کے کرکملوں سے ۱۵ نومبر میں رکھوائی جائیگی۔ سوامی جی مہاراج نے ۲۰-نومبر کو یہاں آنا سویکار کر لیا ہے۔ سماج مندر کی بلڈنگ کے لئے دھن سنگرہ کا کام لالہ گوردھن داس جی و کیپٹن کیپٹن چندر جی خوب اُتساہ سے کر رہے ہیں۔ دانی سجنوں کو اس اور دھیان دینا چاہیئے۔ (منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

۱۱-۱۰-۳۹ کو ایک نہایت دلچسپ بحث ہوئی۔ کہ ملتے وقت آپس میں "نمستے" ہی کہنا واجب ہے۔ یا "رام رام" سبھاپتی کا آسن پنڈت سکھدیو جی واچسپتی نے گرہن کیا۔ خوب اعتراضات ہوئے۔ لیکن آخر میں سبھاپتی کے بہترین معلومات لیکچر کے ساتھ یہ ثابت ہوا۔ کہ ہر حالت میں "نمستے" ہی کہنا چاہیئے۔

پنڈت جی نے گیتا۔ اُپنشد۔ وید۔ یہاں تک کہ پرانوں کے بہت سے حوالے دئیے۔ رامائن کی کتھا مہاشہ مولچند جی نے ۱۲-اکتوبر سے ۲۲-اکتوبر تک روزانہ کی۔ آریہ جنتا نے خوب لابھ اُٹھایا۔

مورخہ ۱۴-اکتوبر ۱۹۳۹ء کو سماج مندر میں ایک ودھوا وواہ ہوا۔ وواہ کے موقعہ پر ودھوا دیوی کے رشتہ دار دادا۔ بھائی اور ماتا بھی موجود تھی۔ کافی حاضری میں وواہ کی رسم ادا کی گئی۔

۱۵-اکتوبر کو پنڈت سکھدیو جی واچسپتی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ مضمون تھا "دشمنوں سے چھٹکارہ کیسے ہو؟" تقریباً دو ماس پنڈت جی نے گرمی کا اوکاش یہاں گذارا۔

ساماجک سماچار

اور ہر ہفتہ اپنے منوہر اُپدیشوں سے جنتا کو کرتارتھ کرتے رہے۔

(۴) ماسٹر جمنوں رام کے سپتر عزیز ودیا ساگر کے وواہ پر ۲۵ روپے۔ اور مہاشہ بھیم چند جی کے وواہ پر مبلغ سات روپے ساماجک فنڈوں کے لئے دان پراپت ہوا۔ مہاشہ پریم داس جی کے وواہ پر بھی ۲۸ روپے دان ملا۔ (گنپت)

مہتہ جیمنی جی کا پرچار کاریہ

مہتہ جی نے سوری والہ میں پرچار کر کے ڈور ونڈوئی والہ میں پرچار کیا۔ یکم اکتوبر کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک آریہ سماج میرٹھ کے ساپتاہک ست سنگ میں "دھرم اور مذہب میں فرق" پر ویاکھیان دیا۔ رات کو آریہ کمار سبھا کے سالانہ اُتسو پر ڈیڑھ گھنٹہ آپ نے ایک عالمانہ لیکچر دیا۔

۲-اکتوبر سے ۴-اکتوبر تک آریہ سماج بجنور میں۔ ۵-اکتوبر سے ۷-اکتوبر تک امروہا اور ۸ سے ۱۰-اکتوبر تک رہا مست رامپور میں پرچار کیا۔ اگرچہ یہاں دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی تھی۔ مگر مہتہ جی نے کتھا کے روپ میں اُپدیش دئیے۔ اب مہتہ جی چندوسی پرچار کے لئے جا رہے ہیں۔ وہاں سے بدایوں۔ کاس گنج۔ بریلی پرچار کرتے ہوئے ہردوئی جائیں گے۔ (جگدیش چندر)

ویدک ریتی سے وواہ

ملکوال انجن شیڈ کے مشہور آریہ سماجی ڈرائیور پنڈت متھرا داس کی سپتری کماری شانتی کی شادی ۱۳-نومبر کو پنڈت پرمانند ملازم ریلوے انجن شیڈ لاہور سے پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ سنسکار پنڈت رام چندر اور سوامی ایودھیا ناتھ نے کرایا۔ ورکی طرف سے آریہ سماج کو ۵۰ روپے۔ اور لڑکی کے پتا کی طرف سے بیس روپے دان مختلف فنڈوں میں دیا گیا۔ پرماتما جوڑے کو چرنجیوی کریں۔ (نامہ نگار)

آریہ سماجوں کے منتری اور آریہ پرشوں کو سوچنا

مندرجہ ذیل چیزیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے درست کروا کر چھپائی گئی ہیں۔

(۱) آریہ سماج کے اُپ نیم ——— ہندی قیمت ایک پستک دو پیسے۔ سینکڑہ دو روپے۔

(۲) آریہ سماج کے لئے پرویش پتر اور نیم ایک فارم پر چھپے ہوئے قیمت ایک سینکڑہ کی کاپی بنی ہوئی دس آنے (۱۰) ۔

(۳) شدھی کے پرمان پتر ——— آرٹ پیپر پر دو رنگوں میں چھپے ہوئے ۱۵ × $\frac{1}{2}$ ۱۱" سائز کے۔ ہر ایک آریہ سماج میں اوشیہ ہونے چاہئیں۔ دو روپے۔ ۱ر سینکڑہ (۲ر) ۔

(۴) ویدک سندھیا ——— کاغذ چھپائی سندر۔ ہندی یا اردو ایک روپیہ سینکڑہ۔ اُردو اڑھائی روپیہ سینکڑہ۔

(۵) سندھیا ہون منتر اکٹھے ہندی یا اردو۔ اس میں سندھیا ہون منتر اور بھجن اکٹھے ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ۲ر۔ زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ۔

(۶) ست سنگ گٹکا ———

(۷) ست سنگ گٹکا ——— اس میں ۴۵ بھجن الیشور بھگتی کے ست سنگ میں بولنے والے درج ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ایک آنہ۔ زیادہ کے لئے تین پیسے۔

(۸) ہون منتر اسقدر سہت ——— ہندی دو آنے۔ زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ۔

(۹) بھگتی درپن ——— یہ پستک ہر ایک آریہ کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں آریہ سماج کا خزانہ ہے۔ قیمت ہندی یا اردو ۱ر۔ زیادہ کے لئے آٹھ آنے۔

(۱۰) آریہ سماج کے لئے رجسٹر ——— ماسک چندہ کے لئے حساب کا رجسٹر ۸ر۔ جمع و خرچ کا رجسٹر ۸ر۔ آریہ سماجوں کے لئے دکشنا رسید بک ایک سو فارم ۸ر۔ آریہ سماجوں کیلئے چیک بک ایک سو فارم ۸ر۔

رگ وید کے انتم سوکت کے چاروں منتر پڑھیا کاغذ پر سندر پرکار سے ارتھ سہت چھپے ہوئے ایک سو فارم آٹھ آنے۔

نوٹ:- میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ انارکلی لاہور

لاپتہ ستیاگرہیوں کا پتہ دیجئے

(۱) عزیز بھال چند جس کی عمر ۲۱-۲۲ سال ہے۔ قد درمیانہ۔ سر پر ٹوپی یا ننگا سر۔ ذرا لکنت سے بولتا ہے۔ جسم پر چھوٹے سیاہ داغ ہیں۔ پنڈت بدھ دیو کے جتھے کے ساتھ حیدرآباد کے مورچہ میں آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے گیا تھا۔ مگر افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آیا۔ وہ ڈرتا ہے۔ کہ گھر والے اس کو ستیاگرہ میں قید ہونے کے کارن بُرا بھلا کہیں گے۔ اس کو یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ ہم اس کو بُرا بھلا کچھ نہیں کہیں گے۔ اس کے دھارمک یدھ میں شامل ہونے کا ہے۔

آریہ بھائیوں سے لویدن ہے۔ کہ یدی کسی لڑکا مندرجہ بالا حلیہ و نام کا ملے۔ تو مجھے اطلاع دے کر مشکور فرما دیں۔ یا اُسے میرے پاس پہنچا دیں۔ میں سب خرچ ادا کر دونگا۔ (دل باغ رائے معرفت سب پوسٹ ماسٹر اربن مندر جالندھر شہر)

(۲) میرا لڑکا لبنت لال عمر ۲۲ سال نیا نکوڈ سے ستیاگرہ کے لئے حیدرآباد گیا تھا۔ اور وہاں قید ہو گیا تھا۔ رہا ہو جانے کے بعد اس نے چٹھی تحریر کی۔ کہ میرا پاس گم ہو گیا ہے۔ خرچ کے واسطے روپیہ روانہ کر دو۔ چنانچہ یہاں سے روپیہ بھیجا گیا۔ منی آرڈر کی رسید پر اس نے لکھا۔ کہ میں سردار صاحب کے پاس ایک ماہ کام کروں گا۔ اور پھر گھر آؤں گا۔ لفافہ پر Secunderabad ڈاکخانہ کی مہر تھی۔ اور کچھ پتہ نہ تھا۔ اس کے بعد سے کوئی خط عزیز کا نہیں آیا۔ کیونکہ بڑھاپے میں وہ میری زندگی کا سہارا تھا۔ اب بوجہ ضعیفی کام بھی نہیں ہوتا۔ کہ جس سے پیٹ بھر سکوں۔ اس کی جدائی کا صدمہ الگ ستا رہا ہے۔ اس لئے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس کا پتہ دے کر کرتارتھ کریں۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے:-

لبنت لال ولد مکھن قوم راجپوت عمر ۲۲ سال۔ سانولہ رنگ۔ سکنہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

نویدک:- مکھن راجپوت آریہ۔ حافظ آباد متصل بیٹھک لالہ نند لال۔

رشی نمبر کے لئے اپنا پہلی ڈاک سے آرڈر ارسال کر دیں۔ اب وقت بہت کم ہے۔ اور دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ (منیجر)

جھنڈا لے کر چلنے کی اجازت نہیں

اُدگیر میں ہر تی ورش دوسہرے کے دن آریہ سماج کی اور سے ایک جلوس جھنڈے سمیت نکلا کرتا ہے۔ جلوس شہر سے باہر جاکر جنگل میں سبھا کیا کرتا ہے۔ اور وہاں گتکا اور تلوار آدی چلانے کے کھیل ہوتے ہیں۔ یہ وہاں کے آریہ ہندوؤں کا قدیمی رواج ہے ؞

اس ورش بھی دسہرہ پر جھنڈے سمیت جلوس نکالنے کے لئے منتری آریہ سماج کی طرف سے ایک درخواست سرکاری ادھیکاریوں کو دی گئی۔ مگر افسوس کہ صرف بھجن گانے کی اجازت دی گئی۔ جھنڈا اور ہتھیار لے کر چلنے کی اجازت نہ دی گئی ؞

چار دیواری میں بھی جلسہ نہ ہونے دیا

جالنا ـــــ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے اُپدیشک منوہر لال جی دھنیک پریم چندر جی پرچار کرتے ہوئے جالنا پہنچے۔ ۹-اکتوبر کو آریہ سماج جالنا کی اور سے ان کے پرچار کے سمبندھ میں ایک وگیاپن نکالا گیا۔ اس وگیاپن کے انوسار رات کو جب ٹھیٹر کی چار دیواری میں سبھا شروع ہوئی۔ تو مہتمم صاحب پولیس نے ایک تحریری نوٹس شری منوہر لال تھا منتری آریہ سماج کے نام دیا۔ کہ تمہارے وگیاپن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تم ایک سارو جنک سبھا میں تقریر کرنے والے ہو۔ اس جلسہ کی آگیا حسب ضابطہ نہیں لی گئی۔ یدی تقریر کرو گے۔ تو تمہارے برخلاف کارروائی کی جاوے گی۔ اس پرکار نوٹس دے کر چار دیواری کے اندر ہونے والی سبھا میں دھارمک ویاکھیان پر بھی پابندی لگا کر سبھا بند کر دی گئی ؞

آریہ سماج کیلئے آٹھ سو گز زمین دان

آریہ سماج مدینہ بیٹھ پرانی عیدگاہ (حیدر آباد) کے لئے اس محلہ کے لوگوں نے مارتی مندر کی زمین میں سے لگ بھگ آٹھ سو گز بھومی دان دی ہے۔ آریہ سماج مدینہ بیٹھ ان کا شکریہ ادا کرتی ہے ؞

پردھان آریہ سماج سے بدسلوکی

(حیدر آباد ۱۷-اکتوبر) ہر آنہ سات بجے بیگم بازار سے ایک پولیس نوجوان بغیر وردی آپ پردھان آریہ سماج کشن گنج کے مکان پر گیا۔ اور تحت تحریری مراسلہ نمبر ۱۰۶۷ پردھان جی کو سوچنا دی۔ کہ امین صاحب بلاتے ہیں۔ جلدی حاضر ہونے کے لئے کہا گیا۔ آپ پردھان جی کو سر بازار نہایت بُرے

حیدر آباد کے سماچار

طریقے سے من مانی گالیاں دیں۔ اور تھانہ رسمت بیگم بازار میں تین گھنٹہ تک بلا وجہ بٹھائے رکھا ؞

سرکاری نوکروں کو حج کے لئے چھٹی

حیدر آباد ـــــ عالی جناب پردھان منتری کی آگیا انوسار پونہ ستھالوں کی حج و زیارت کرنے کے لئے ۹ ماہ کا وِشیش اوکاش پیشگی تنخواہ سمیت دیا گیا ہے ؞

حیدر آباد سٹیٹ پرجا منڈل کے پرستاؤ

حیدر آباد سٹیٹ ہندو پرجا منڈل نے اپنے ۴-اکتوبر کے اجلاس میں نمن لکھت پرستاؤ پاس کئے ہیں :-

(۱) نشچیت ہوا۔ کہ اعلیٰ حضرت کی سیوا میں ایک درخواست جس پر کم از کم ایک لاکھ لوگوں کے دستخط ہوں اس دشے کی پیش کی جائے کہ ریاست حیدر آباد میں ۱۹۲۴ء سے لے کر اب تک جو فساد ہوئے ہیں۔ ان کے سلسلہ میں جن ہندوؤں کو سزائیں دی گئی ہیں یا جو زیر سماعت ہیں ان کو بلا کسی شرط کے مکت کر دیا جائے۔ جس پرکار حضور نے ۱۵-اگست ۱۹۲۴ء کے گلبرگہ کے فساد کے سلسلہ میں غیر مشروط رہائی کا اعلان کیا تھا ؞

(۲) وارنگل کے شری گنیش جلوس کے موقعہ پر جو گھٹنائیں ہوئی ہیں اس بارے میں حیدر آباد سٹیٹ ہندو پرجا منڈل اپنی نیت کی گئی جانچ کمیٹی دوارا پراپت ہوئی وِشیش باتوں کے آدھار پر سرکار سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ واستوک گھٹناؤں کی جانچ کرلے۔ اور اپرادھیوں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ وارنگل کی پرجا نے ہوئی گھٹناؤں کی ایک نشپکش کمیشن دوارا جانچ کی جو مانگ پیش کی ہے اس کا منڈل انومودن کرتا ہے ؞

(۳) تیسرا پرستاؤ پنڈت نریندر جی۔ پنڈت

گوروکل کانگڑی کا

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپدق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے۔ بوڑھے۔ عورت مرد سب کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت :- دو روپے فی پونڈ (عہ)

پتہ :- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برانچ :- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

شری رام۔ پنڈت راجہ رام شاستری آدی کی رہائی سے سمبندھ رکھتا ہے ؞

(۴) مراٹھی۔ ہندی۔ انگریزی۔ اردو بھاشاؤں کے بیرونی پترّوں کے پروبیش پر سے پابندی اٹھالی جائے ؞

(۵) ۳۰-ستمبر کو مقام مکھیڑ میں شری گنیش راؤ کے جلوس کے موقعہ پر جو گھٹنائیں ہوئیں۔ ان کی جانچ کے لئے بھاسکر راؤ جی وکیل کو بھیجا گیا ؞

حکیم گنپت راؤ کی رہائی

شری حکیم گنپت راؤ جی ۹-اکتوبر کو جیل سے مکت کر دئے گئے ہیں۔ ان کا آریہ سماج گوش محل تھا کیسر ستھا آریہ سماج کی اور سے شاندار سواگت کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شری رام جی و شری راجا رام جی کو بھی فرمان مبارک کے انوسار مکت کیا جانے والا ہے ؞

پربھات پھیری کرنے پر مقدمہ

ستغاثہ آریہ سماجیوں پر پربھات پھیری کا ایک مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ بکش پرتی بکش کی بحث ہو رہی ہے ؞

طلباء کی شکایات دور نہیں ہوئیں

(حیدر آباد ۸-اکتوبر) جو ودیارتھی ہندو مذہب کے لئے عثمانیہ یونیورسٹی چھوڑ ناگپور گئے تھے۔ وہ سب کے سب ہندو نیتاؤں۔ یونیورسٹی کے ادھیکاریوں اور سرکاری وکتوبیہ دوارا یہ وشواس دلانے پر کہ ان کی ساری مانگیں پوری کی جائیں گی۔ اور ان کے کشٹوں کا نوارن کیا جائیگا۔ اپنی ہڑتال سماپت کر دوبارہ عثمانیہ یونیورسٹی میں سمّلت ہو گئے تھے۔ مگر لگ بھگ دو ماس ہونے کو آئے ہیں۔ مگر ان کے کسی کشٹ کو نوارن نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی ان کی شکایتوں پر دھیان دیا گیا ہے ؞

حیدر آباد میں ستیاگرہیوں کا سواگت

(۲-۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء) آریہ سماج گوش محل کے سادھارن ادھیویشن میں شری پنڈت شنکر ریڈی جی و شری پنڈت بلدیو جی کا بڑے سماروہ کے ساتھ سواگت کیا گیا۔ پنڈت بلدیو جی اُسی دن چھوٹ کر آئے تھے۔ اور پنڈت شنکر ریڈی جی اس کے ایک دن پورو سماج مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور ہزاروں کی سنکھیا میں سماج مندر کے باہر بھی لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ بھجن اور بھجنوں کے پشچات دیالو مہانو بھاؤں کا سواگت کرتے ہوئے۔ شری پنڈت دتاتریہ راؤ جی بیرسٹر نے بہت ہی مارمک اور دل ہلا دینے والے شبدوں میں ویاکھیان دیا ؞

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو جائیں گی

چونکہ گورنمنٹ ہند کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی وجہ سے اپنی اس پوزیشن کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ جو اس نے وائسرائے کے اعلان میں لی ہے۔ اس لئے کانگرس نے عدم تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی رو سے تمام کانگرسی صوبوں کے وزرا کو مستعفی ہو جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ آسام کی وزارت اکتوبر کے آخیر میں۔ بمبئی اور مدراس کی وزارتیں ۳۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے۔ سی پی کی ۴۔ نومبر کو اور اڑلیسہ کی نومبر کے شروع میں۔ یوپی اور بہار کی وزارتیں ۳۰۔ اکتوبر کو مستعفی ہو جائیں گی۔ جہاں جہاں وزارتیں مستعفی ہوں گی۔ وہاں وہاں لیجسلیچر توڑ دئے جائیں گے۔ کانگرسی صوبوں میں آئین کو معطل کر کے ۔ ۔ ۔ تمام اختیارات گورنروں کے حوالے کر دئے جائیں گے +

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے کانگرس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ ۱۸۔ نومبر کو واردھا میں کانگرس کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ بمبئی اسمبلی میں وزارت کے استعفے کا ریزولیوشن پیش ہو گیا ہے۔ اسی قسم کا ریزولیوشن پیش کرنے کے لئے فرنٹیر اسمبلی کا سپیشل اجلاس ۱۱۔ نومبر کو بلایا جا رہا ہے۔ نومبر میں ہندوستان کے سیاسیات میں ایک زبردست انقلاب آنے والا ہے +

آریہ ستیاگرہ کے تمام قیدی رہا

سارو ولیشک سبھا نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنڈت راجہ رام اور پنڈت شری رام بھی جو عام رہائی کا اعلان ہو جانے کے باوجود رہا نہ کئے گئے تھے۔ ۲۰۔ اکتوبر کو رہا کر دئے گئے۔ اب آریہ ستیاگرہ کا کوئی قیدی نہیں رہا +

نظام حیدر آباد کی جنگ میں امداد

نظام حیدر آباد نے وائسرائے کو گیارہ ہزار دو سو پچاس پونڈ سالانہ جنگ میں بطور امداد دینا کیا ہے۔ آپ نے ہوائی فوج کیلئے بھی ایک لاکھ پونڈ دیا ہے +
ملک معظم نے نظام صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے +

پارلیمنٹ میں ایک اور اعلان

توقع کی جاتی ہے۔ کہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق ایک اور اعلان کیا جائیگا۔ جس میں برطانوی حکومت کی طرف سے خلوص دلی کا کوئی اشارہ ہوگا۔ کانگرسی گورنمنٹوں کے استعفا سے برطانوی گورنمنٹ کے خلاف زبردست پروپیگنڈا شروع ہو جانے کی امید ہے۔ جسے وہ برداشت نہیں کر سکتی۔ (اس) لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کانگرس کو منانے کی کوشش کرے گی +

پھر ملاقاتوں کا سلسلہ

کہا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے کے ساتھ لیڈروں کی گفت و شنید کا سلسلہ اگلے ہفتہ سے پھر شروع ہو جائیگا۔ سرکاری حلقوں نے ابھی تک امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا +

لالہ لبھو رام نیّر کی دھرم پتنی کا دیہانت

لالہ لبھو رام نیّر لدھیانہ کی دھرم پتنی کا ایک طویل علالت کے بعد ۲۱۔ اکتوبر کو ۴۷ سال کی عمر میں دیہانت ہو گیا۔ رسم پگڑی ۲۔ نومبر کو لدھیانہ میں ہو گی +

ہندو مہاسبھا وزارتیں بنائے گی

ڈاکٹر مونجے نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہو جانے کے بعد ہندو مہاسبھا کی وزارتیں بنائی جائیں۔ تاکہ مسلم لیگ کی ان کوششوں کو جو وہ صوبائی حکومتوں میں فرقہ داری گھسیڑنے کے لئے کرے خاک میں ملایا جا سکے +

جمہوری حکومت کی مخالفت

مسٹر جناح "مانچسٹر گارڈین" میں اپنے ایک مضمون کے دوران میں فرماتے ہیں۔ کہ "جمہوری حکومت کے معنی ہندوستان میں ہندو راج کے ہوں گے جسے مسلمان کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے" +

دس لاکھ جرمن مرنے کو تیار

مسٹر ہٹلر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ فرانس کے میجی نو لائن کو توڑنے کے لئے دس لاکھ جرمن نوجوانوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہے +

روس کا انکار

پیرس کے ایک اخبار کا بیان ہے۔ کہ ہر ہٹلر نے سٹالن سے فوجی امداد کی درخواست کی تھی۔ جسے اس نے نامنظور کر دیا ہے۔ اٹلی پہلے ہی اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر چکا ہے +

خبریں

— جرمنی صلح کی نئی شرائط پیش نہیں کریگا +
— پولینڈ میں جہاں روس کا قبضہ ہے۔ استصواب رائے عامہ کیا گیا کہ کیا لوگوں کو اس کی حکومت پسند ہے یا نہیں؟
— افغانستان میں صنعتی ترقی کے لئے ۱۷ لاکھ پونڈ منظور کئے گئے ہیں +
— سادر کرنے گورنر سندھ کو تار دیا ہے کہ منزل گاہ کا تنازعہ فیڈرل کورٹ کے سپرد کر دیا جائے +
— ۲۶۔ اکتوبر کو وائسرائے کے ایک اور اعلان کی توقع ہے +
— برطانیہ میں فوجی بھرتی کے سلسلہ میں چار لاکھ نام رجسٹر ہوئے ہیں +
— ڈیرہ اسمعیل خاں سنگھٹ سلیم وغیرہ مقامات سے ہندو مسلم فساد کی اطلاعات آئی ہیں +
— ۲۱۔ اکتوبر کو مہاشہ کرشن کا سیالکوٹ میں شاندار سواگت کیا گیا +
— اٹلی موجودہ جنگ میں غیر جانب دار رہے گا +
— جرمنی میں برطانیہ کی ناکہ بندی کی ہریک کی جا رہی ہے +
— لاہور میں بھی بلیک آؤٹ کے تجربہ کے سلسلہ میں انتظامات شروع ہو گئے ہیں +
— کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنی نے ۶ اور ۸۔ ستمبر کے درمیان پولینڈ کی پیادہ فوج پر گیس سے حملہ کیا تھا +
— بنگال اور برما میں اس ورش کانگریس ممبروں کی تعداد ۷۱۶۴۴۶ تک پہنچ گئی ہے +
— مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے خلاف مدراس میں ورن آشرم سوراج سنگھ والے ستیاگرہ کرنے والے ہیں +
— مسٹر راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس مستعفی ہونے کے بعد سکول ٹیچر بنیں گے +
— امریکہ کی سات لاکھ فوج لام بندی کیلئے تیار ہو رہی ہے +
— سندھ پراونشل کانگرس کمیٹی نے وائسرائے کے اعلان کو ہندوستان کی توہین قرار دیا ہے +
— آزاد پولش سٹیٹ قائم کرنے کی تجویز ابھی تک عمل میں نہیں آئی +
— ۱۹۔ اکتوبر کو ملک معظم نے انڈیا ہاؤس لنڈن میں ہندوستانی طلباء سے ملاقات کی +

مختصر

— امریکہ فوجی تیاریوں پر چار ارب ڈالر خرچ کرے گا +
— آبنائے جبرالٹر میں ایک جرمن آبدوز کشتی نے برطانیہ کے دو جہاز غرق کر دیئے۔ جن کے اسی ہندوستانی ملاحوں میں سے صرف سترہ کو بچایا جا سکا ہے +
— روس جرمنی کو دس لاکھ ٹن گندم اگلے دو ماہ میں مہیا کرے گا +
— مدراس اسمبلی میں لیگی ممبر کو جنگ کے متعلق ریزولیوشن میں ترمیم کی اجازت نہ ملی +
— جرمنی کو روس کا ساڑھے سات ٹن سونا جو اب ہالینڈ کے بنکوں میں جمع ہے نہیں مل سکا +
— برہما نے خود اختیاری کا مطالبہ کیا ہے +
— برطانیہ میں اسیران جنگ کی تعداد ایک سو دس ہے +
— برطانیہ میں رہنے والے پولوں کی لام بندی کا حکم دے دیا گیا ہے +
— ہٹلر نے حکم دیا ہے۔ کہ کیتھولک چرچ اور اکر نیشنل چرچ قائم کیا جائے +
— فیروزپور میں دسہرہ پر راون کے بت کے ساتھ ہٹلر کا بت بھی جلایا گیا +
— منڈی جنڈولہ روڈ پر ڈاک لاری سے اغوا کردہ ۱۵ اشخاص میں سے قبائلی ڈاکوؤں نے دو مسلمانوں اور دو بھنگیوں کو تو رہا کر دیا ہے۔ لیکن ہندوؤں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے +
— ہٹلر سابق زار کے ہیروں اور جواہرات پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہے +
— پنڈت چندر گپت ودیا النکار کو ہلدوانی میں کی گئی ایک تقریر کی بنا پر چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے +
— برطانیہ بچوں عورتوں اور دیگر شہریوں پر بمباری نہیں کرے گا +
— ۲۴۔ اکتوبر کی شام کو کانپور میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ کل ۱۵ اشخاص زخمی ہوئے۔ جن میں سے دو مر گئے +
— سیشن جج پونہ نے مسٹر ڈاور سے وائس پریذیڈنٹ مہاراشٹر ورن آشرم سوراج سنگھ کو ستیاگرہ کے دنوں میں کی گئی ایک تقریر کی بنا پر چھ ماہ قید اور پانسو (۵۰۰) روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے +
— سپیکر کی منظوری سے پنجاب اسمبلی میں ایک پریس کمیٹی قائم کی گئی ہے +

رانی

بقیہ صفحہ ۹

"تمہیں دکھ نہ ہو۔ اسی لئے تو میں کچھ کہتا نہ تھا۔ مجھے وواہ کی ادسنیکتا نہیں۔ مجھے تو اتنا ہی کچھ بہت ہے۔"

رانی کا پھول سا منہ کملا گیا ـــــ "مجھے دکھ نہ ہو کنور؟ تمہاری کیا اچھا ہے۔ میں وودھوا ہوں ......"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

کنور کے نینوں سے آنسو گر رہے تھے۔ وہ بولا ـــ "تمہیں کیا بتاؤں رانی۔ میں نے اپنے ہردہ کے چھوٹے سے سنسار کو تمہارے پریم کی اگنی میں جلا دیا ہے۔ اسے نہ جان کر بھی تم ایک بار جان لو۔ یدی تم نے مجھے اپنا لیا۔ تو جیون بن جائے گا۔"

رانی اور ادھک نہ سن سکی۔ وہ بول اٹھی ـــــ "اب تم بالک نہیں رہے ہو کنور۔ جو تمہیں سمجھانے کی ادسنیکتا ہو۔ میری لاج۔ میرا مان تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ایک ودھوا کا اپمان کر کے تمہیں کیا ملے گا؟"

اتنا کہہ رانی بنگلے کی اور بھاگ گئی۔ اور کنور سر پکڑے بیٹھا رہا۔

(۵)

منوہر بابو کے گھر کے آج سب تھیٹر دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ کیول رانی ہی سر درد کا بہانہ کر کے بستر پر پڑی رہی۔ لگ بھگ آدھی رات گئے وہ اٹھی۔ اور یہ پرزہ لکھا ـــــ

"کنور اس گھر میں اب ادھک نہیں رہ سکتی۔ میں جا رہی ہوں۔ کہاں اور کدھر؟ یہ تو سویم بھی نہیں جانتی۔ مجھے میرے کہے سننے کے لئے چھما کرنا۔ میں سمجھتی ہوں۔ میرے اس پرکار چلے جانے پر جھوٹی خبریں اڑیں گی۔ مجھے ان کی چنتا نہیں۔ یہاں سے چلے جانے میں ہی میرے لئے اچھائی ہے۔ اور مجھے سکھ بھی اسی میں ہے۔ تم سے ایک پرارتھنا ہے۔ یدی سنو تو۔ وہ یہ کہ تم اپنا وواہ ادشیہ کرنا۔ میری ایک ابھلاشا تمہارے بچے کو کھلانے سے پوری ہو سکتی ہے۔ مجھے ڈھونڈنا نہیں۔ میں مل بھی نہیں سکتی۔ ہاں یدی وواہ کرو گے۔ تو تمہاری دھرم پتنی کی سیوا میں ادشیہ اپستھت ہوں گی۔ اچھا۔ وداع!"

ابھاگنی ـــــ تمہاری رانی

پرزہ لکھ کر رانی رو پڑی۔ پھر وہ کنور کے کمرے میں گئی۔ اور اس کے پلنگ پر وہ پرزہ رکھ

آئی۔ باہر آ کر اس نے ترشنا بھری درشٹی سے ایک بار بنگلے کی اور دیکھا۔ اور دھیرے دھیرے پیر بڑھاتی ہوئی اندھیرے میں ولین ہو گئی۔ سامنے کنور بیٹھ پر بیٹھا یہ سب نظارہ دیکھ رہا تھا۔

ہندی ساہتیہ سمیلن پر پردھان کی تقریر

بقیہ صفحہ

جو سوچا ہے وہ اس پرکار ہے:۔

(۱) ہندی بھاشا میں نامی ودوانوں سے جو اپنے وشے کے وشیشگیہ ہوں۔ پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ اگلے سمیلن سے تین ماس پہلے ایک گرنتھ سمیلن کو بھینٹ کریں۔ ایسے مولک گرنتھوں کی سنکھیا دس سے کم نہ ہو۔ یہ گرنتھ سمیلن پرکاشت کرے۔ یدی سمجھو ہو۔ تو سمیلن کی پریکشاؤں میں پاٹھیہ پستک نیت کئے جائیں۔

(۲) منگلا پرشاد پرتی توشک انہی گرنتھوں پر دیا جائے۔ جو سمیلن کی تتھی سے پندرہ ماس کے اندر پرکاشت ہوئے ہوں۔

(۳) یوگیہ ودوانوں سے وودھ وشیوں کے کم سے کم دس گرنتھوں کا بھاشانتر کرایا جائے۔

(۴) انگلش ہندی ڈکشنری تیار کرائی جاوے۔ جس میں ورتمان انگریزی کے پرتیت ہونے والے شبد دئے جائیں۔ اور اس میں بنگلا۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ پالی۔ پنجابی۔ اردو آدی بھاشاؤں کی ڈکشنریوں سے بھی سہائتا لی جائے۔ ایسی ڈکشنری کی ادسنیکتا پر مت بھید نہیں ہو سکتا۔

(۵) ہندی کے اتہاس کا شودھ کرایا جائے۔ ابھی تک جو اتہاس نکلے ہیں۔ وہ ادھورے ہیں۔ گدیہ کے اتہاس میں فورٹ ولیم کالج جرنل Fort William College Journal سے اچھی سہائتا مل سکتی ہے۔

(۶) ہندی کے پراچین گرنتھ بڑھانے کی یوگیتا رکھنے والوں کا پتہ لگایا جائے۔ اور ان کی سہائتا سے ان کے سچا شدھ سنسکرن پرکاشت کئے جائیں۔

(۷) ہندی کی پراچین کویتا ڈنگل اور پنگل دونوں کے گیاتا کھوج کھوج کر شکشا کا ربہ میں نیکت کئے جائیں۔

(۸) ہندی پٹھن پاٹھن کی اس سمبہ جو ویوستھا شکشا سنستھاؤں یا وشو ودیالیوں میں ہے۔ اس کی جانکاری پراپت کی جائے۔ اور یدی کہیں ترٹیاں ہوں۔ تو انہیں دور کرانے کا یتن کیا جائے۔ کلکتے کے سکول کالجوں میں ہندی شکشا کی اور وشیش دھیان نہیں دیا جاتا۔ اس کے پھل سوروپ بی۔ اے کے بہت کم ودیارتھی شدھ بھاشا لکھ پاتے ہیں۔ اس اوستھا کو سدھارنے کی اتینت ادسنیکتا ہے۔

(۹) ہندی کے گرنتھوں کی سوچی بنائی جائے۔ جس میں۔ (آ) لیکھک کا نام (آ) لیکھک کا نام (ای) سمے (ای) رچنا کال (اُ) مدرت یا ہست لکھت (اُو) کہاں سے ملی؟ (ر) پرتیاں مل سکتی ہیں۔ نوسنے کا ٹھکانہ۔ اور (ل) دام لکھے ہوں۔ لائبریری مانند پر سوچی بھیجی جائے۔

(۱۰) ایک ودوان پرلشید بنائی جائے۔ جو سمیہ سمیہ پر ہندی بھاشا ورن (Spelling یا ہجے) آدی کے سمبندھ میں وچار کرے۔ اور جس کا نرنے انتم ہو۔ تتھا جس کا آدھار ودوانوں کی ایکیشانک ہو۔

آریہ بھائیوں میں منشنری سپرٹ کی ادسنیکتا

بقیہ صفحہ ۷

وانگورو کا جاپ سکھاتی ہیں۔ اور دودھ کے ساتھ ہی اسلام اور سکھ دھرم کی گھٹی دیتی رہتی ہیں۔ مگر ہمارے سماجک بھائی اپنی سنتانوں کو مذہبی باتیں اور آریہ سنسکرتی کی تعلیم بہت کم دیتے ہیں۔ مہاتما جی پر پوار میں سماجک باتوں کا ابھاؤ اس کا صریح ثبوت ہے۔

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ان چھوٹے بچوں کو سماجک ست سنگوں میں پریم سے پاس بٹھایا جاوے۔ ان کومل ہردوں میں بال پن سے پوتر آریہ سنسکرتی کا بیج ڈالا جائے۔ آرتی یا شانتی پاٹھ کے بعد ان کے ہاتھوں میں کوئی دھارمک تصویر۔ اوم کا جھنڈا۔ یا وید منتر پیلے آدی کی شکل میں دے دیا جاوے۔ پھر دیکھیں۔ کس طرح یہ اگلے سپتاہ دوسروں کو ساتھ لے کر شہد کی مکھیوں کی طرح کچھ کر ست سنگ میں آتے ہیں۔ نہ صرف ست سنگوں میں وقت بیتے۔ بلکہ والنٹیر بن کر بڑی لگن سے ہم سیوک بن کر دکھلائیں گے۔ اسی سمبندھ میں کئی اور باتوں پر بعد میں وچار کیا جاوے گا۔ امید ہے۔ کہ کئی اور سجن بھی اس مضمون پر اظہار رائے فرماویں گے۔

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھ شالہ لال کرتی بازار راولپنڈی کے لئے ایک یوگیہ مڈل پاس جے۔ وی ٹرینڈ ٹیچر ادھیاپکہ (ہیڈ مسٹریس) کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بمعہ نقل سارٹیفکیٹ مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں:۔

چوہدری بھدرسین شاستری سیکرٹری

آریہ سماج لال کرتی۔ راولپنڈی

ہندی ساہتیہ سمیلن کاشی کے پرستاو

(۱) یہ سمیلن منتری آریہ مہادیر پرشاد دویدی جی سمیلن کے پورسبھاپتی مہاراج شری سر سیاجی راؤ گائیکواڑ اور منتری جگن ناتھ پرشاد چترویدی تتھا شری نو جانک لال شری واستو۔ ٹھاکر یادھیائے شری مدھوسودن ادبھار شری رام چرت اپادھیائے اور شری سدیہ کمل پاریک کے دیہہ اوسان پر ہاردک دکھ تتھا ان کے کٹمبیوں کے ساتھ سہانوبھوتی اور سم ویدنا پرگٹ کرتا ہے۔

(۲) تانبے اور چاندی کے سکوں پر بھارت سرکار نے ابھی تک بھارت ورش کی لکھیہ لپی ناگری کو ستھان نہیں دیا ہے۔ بھارت سرکار کی لاپرواہی اور کلپنا کی کمی پر یہ سمیلن اپنا تیبر اسنتوش پرگٹ کرتا ہے۔ اور بھارت سرکار کا دھیان اس کے اس کرتویہ کی اور دلاتا ہے۔ کہ سکوں پر اس لپی کا ہونا ادسنیک ہے۔ جو بھارت کی جنتا میں سب سے ادھک پڑھی لکھی اور بولی جاتی ہے۔

(۳) جن جن پرانتوں میں ہندی بولی جاتی ہے۔ وہاں عدالتوں۔ کچہریوں اور اردھ سرکاری سنستھاؤں کے ویوہار کی بھاشا اتنی کٹھن عربی اور فارسی کے شبدوں سے بھری ہوتی ہے۔ کہ سامانیہ جنتا کے سمجھنے یوگیہ نہیں ہوتی۔ سمیلن نے کئی بار جنتا کی اس اسودھا پر دھیان دیا ہے۔ پرنتو اب تک ان سنستھاؤں کی بھاشا سرو سادھارن کے سمجھنے یوگیہ نہیں۔ یہ سمیلن پھر سے ہندی بھاشی پرانت کی سرکاروں تتھا اردھ سرکاری سنستھاؤں سے آگرہ انورودھ کرتی ہے۔ کہ اپنے دفتروں اور کچہریوں کی بھاشا کا شدھ کریں۔ اور نقلی بھاشا کو چھوڑ کر سہل سب کے سمجھنے کے یوگیہ بھاشا کا پریوگ جاری کریں۔

(۴) اس سمیلن کا نشچت ابھپرائے ہے کہ بچوں کی شکشا کے لئے پرارمبھک ادستھا میں ان کی کومل متی پر دو لپیوں کا بوجھ ڈالنا ہانی کارک ہے۔ اتہ یو۔ پی۔ پرانت کی سرکار سے سمیلن کی پرارتھنا ہے۔ کہ نریندر دیو سمتی کی سفارش کو سویکار نہ کرے۔ کہ پرارمبھک درجے میں ناگری اور فارسی دونوں لپیاں انواریہ روپ سے پڑھائی جائیں۔ سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ بچوں انتھوا ان کے سنرکشکوں کو سوتنترتا دی جائے۔ کہ دونوں لپیوں میں سے کسی ایک کو شکشا کے لئے پسند کریں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کیا آپ جانتے ہیں؟

گرین لینڈ کے دریائی حصہ میں بعض برف کے پہاڑ ایسے ہیں جو پگھلتے نہیں۔ بلکہ پانی کے اُوپر تیرتے رہتے ہیں۔ اکثر اوقات ان برف کے پہاڑوں سے جہازوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ جہاز راں اس مقام پر بڑی ہوشیاری کے ساتھ جہاز چلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ برف کے پہاڑ اس قدر اُونچے اور مضبوط ہیں۔ کہ اگر جہاز ان سے ٹکرا جائے۔ تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کئی مرتبہ ایسا ہو چکا ہے ؎

مسٹر تھامسن نے جزیرہ نکاٹن میں ایک عجیب و غریب جھیل معلوم کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اس جھیل کا پانی تین قسم کا ہے۔ اوپر کی سطح کا پانی نہایت میٹھا صاف شفاف اور غذا ہضم کرنے والا ہے۔ درمیان کا پانی کھاری اور کڑوا ہے۔ اور نیچے کی تہ کا نہایت بدبو دار۔ بدمزہ اور نیلے رنگ کا ہے۔ اس جھیل میں جانور بھی تین قسم کے رہتے ہیں۔ اُوپر کے پانی میں خوشنما مچھلیاں۔ بیچ میں کچھوے اور نیچے کیکڑے +

راجگر صوبہ بہار میں بعض چشمے ایسے ہیں۔ جن کا پانی ہمیشہ گرم رہتا ہے۔ اگر چاولوں کی پوٹلی باندھ کر چشمے کے پانی میں ڈال دیجائے۔ تو چاول پکے ہوئے نکلتے ہیں۔ اگر کسی برتن میں چائے ڈال کر اس چشمے کا تھوڑا سا پانی ڈال دیا جائے۔ تو چائے فوراً تیار ہو جاتی ہے اگر کوئی آدمی ان چشموں میں کچھ دیر کے لئے اپنا ہاتھ یا پاؤں ڈال دے۔ تو کھال علیحدہ ہو جاتی ہے +

کشمیر میں ایک جگہ پر ایک ایسا چشمہ ہے کہ اس کا پانی اور چشموں کی طرح ہر وقت نہیں نکلتا۔ کبھی پانی نکلتا ہے۔ اور کبھی بند ہو جاتا ہے۔ بند ہونے اور اُبلنے کا کوئی وقت بھی مقرر نہیں۔ کبھی زیادہ دیر تک پانی اُبلتا ہے۔ اور کبھی زیادہ دیر تک بند رہتا ہے۔ اس چشمہ کا پانی کچھ رنگین سا ہے ؎

کیلیفورنیا کے ایک شہر میں جو موٹر ڈرائیور کسی حادثہ کی وجہ سے مجرم ثابت ہوتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

اپنے دیش کی بات

پچھلی لڑائی میں ہندوستان کی امداد

پچھلے مہا یدھ میں ہندوستان کے کس صوبے سے کتنے آدمی مہا یدھ میں گئے۔ اس کی فہرست نیچے دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ برٹش سرکار کو دو ارب ۸ کروڑ روپے کی سہائتا بھی دی گئی تھی :-

پرانت	لڑائی پر گئے	بھرتی ہوئے	جوڑ	کل جن سنکھیا
آسام	۹۰۰۰	۱۴۲۰۰	۲۳۲۰۰	۷۶۰۰۰۰۰
بنگال	۷۲۰۰	۵۱۹۰۰	۵۹۰۰۰	۴۶۷۰۰۰۰۰
بہار اڑلیسہ	۸۶۰۰	۳۳۰۰۰	۴۱۶۰۰	۳۴۰۰۰۰۰۰
بمبئی	۴۱۳۰۰	۳۰۲۰۰	۷۱۵۰۰	۱۹۳۰۰۰۰۰
مدھیہ پرانت	۵۴۰۰	۹۶۰۰	۱۵۰۰۰	۱۳۹۰۰۰۰۰
مدراس	۵۱۲۰۰	۴۱۱۰۰	۹۰۳۰۰	۴۲۳۰۰۰۰۰
یو۔پی (سیما پرانت)	۳۲۲۰۰	۱۳۰۰۰	۴۵۲۰۰	۲۳۰۰۰۰۰
پنجاب	۳۴۹۷۰۰	۹۷۳۰۰	۴۴۷۰۰۰	۲۰۷۰۰۰۰۰
صیکٹ پرانت	۱۶۳۶۰۰	۱۱۷۶۰۰	۲۸۱۲۰۰۰	۸۵۴۰۰۰۰۰
برہما	۱۴۱۰۰	۴۶۰۰	۱۸۷۰۰۰	۱۳۳۰۰۰۰۰
اجمیر مارواڑ	۷۳۰۰	۱۶۰۰	۸۹۰۰	۵۰۰۰۰۰
بلوچستان	۱۸۰۰	۳۰۰	۲۱۰۰	۴۰۰۰۰۰
نیپال	۵۴۷۰۰	۴۱۰۰	۵۸۸۰۰	۳۵۰۰۰۰۰
دیشی راجیہ	۸۸۹۰۰	۲۱۹۰۰	۱۱۰۸۰۰	۷۰۰۰۰۰۰۰
کل میزان	۸۲۶۸۰۰	۴۴۰۴۰۰	۱۲۹۷۲۰۰	۳۱۹۸۰۰۰۰۰

مختلف ممالک کی فوجی طاقت

ملک	مشین گن	توپ خانہ	ٹینک	ہوائی جہاز	فوج
روس	۵۳۰۰۰	۱۲۶۰۰	۱۰۰۰۰	۹۰۰۰	۱۲۸۰۰۰۰۰
پولینڈ	۱۱۳۰۰	۱۷۸۰	۷۰۰	۱۶۰۰	۳۹۰۲۰۰۰
فرانس	۳۴۵۰۰	۳۳۹۰	۴۵۰۰	۵۰۰۰	۵۸۶۰۰۰۰
برطن	۱۴۲۰۰	۲۹۰۰	۶۰۰	۵۰۰۰	۲۶۲۹۲۰۰
اٹلی	۱۹۰۰۰	۲۷۰۰	۱۱۰۰	۴۰۰۰	۲۴۰۰۰۰۰
امریکہ	۳۵۰۰۰	۳۸۰۰	۴۰۰	۳۷۰۰	۲۹۲۹۰۰۰
جاپان	۸۰۰۰	۷۹۲	۲۷۰	۲۶۰۰	۲۹۲۹۰۰۰

گت مہا یدھ کی بلی ویدی پر

اسی ارب پونڈ دھن خرچ ہوا۔ ایک کروڑ آدمی یدھ کھشیتر میں مرے۔ دو کروڑ گھائل ہوئے۔ یدھ کے کارن بعد میں ہوئے انفلوئنزا سے ایک کروڑ مرے۔ یدھ کے بعد ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۷ء تک اُتپتی (پیداوار) میں ۲ سو ارب پچاس کروڑ پونڈ کی ہانی ہوئی۔ اس مہا یدھ میں سات کروڑ سینکوں نے بھاگ لیا +

سواستھ رکھشا

پیشاب روکنے سے ۔۔۔ پیشاب ... رُک رُک کر آنے لگتا ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ شول اور پیشاب کی سب طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ؎

پاخانہ روکنے سے ۔۔۔ بھگندر۔ پیٹ درد۔ اور پنڈلیوں میں درد۔ قبض۔ بخار منہ سے بدبو آنے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ؎

... روکنے سے ۔۔۔ پیشاب اور پاخانہ میں خرابی۔ جسم میں سستی و کاہلی اور پیٹ کی کئی پرکار کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ؎

چھینک روکنے سے ۔۔۔ گلے کی نسیں رُک جاتی ہیں۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ اور جسم کمزور ہو جاتا ہے ؎

ڈکار روکنے سے ۔۔۔ ہچکی۔ کھانسی دل و دماغ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ؎

بھوک روکنے سے ۔۔۔ دُبلا پن۔ کمزوری مندا گنی۔ کمی اشتہا وغیرہ روگ پیدا ہوتے ہیں ؎

پیاس روکنے سے ۔۔۔ گلے۔ منہ اور ہونٹوں پر خشکی۔ سر میں چکر۔ سانس۔ دل کی کمزوری وغیرہ روگ پیدا ہوتے ہیں ؎

نیند روکنے سے ۔۔۔ جسم میں درد سر میں درد۔ آنکھوں میں بھاری پن و درد پیدا ہوتا ہے ؎

آنسو روکنے سے ۔۔۔ زکام۔ نگاہ کی خرابی۔ دل و دماغ میں بے چینی اور کمزوری وغیرہ روگ پیدا ہوتے ہیں ؎

جمائی روکنے سے ۔۔۔ سر۔ منہ۔ آنکھ۔ ناک اور کان وغیرہ میں وایو کے امراض پیدا ہوتے ہیں ؎

پائیوریا (ماسخورہ) کا بے نظیر نسخہ

ست پودینہ ۸ گرین۔ ست اجوائن ۸ گرین۔ کیمفر (کافور) ۸ گرین۔ ٹنکچر آیوڈین ... ایک ڈرام۔ ٹنکچر مر ایک ڈرام۔ ... آئیل ۲۵ منم۔ ... آئیل (روغن ...) ۲۵ منم۔ البیکار ... ۵ منم۔ ... ۵ منم۔ ان سب کو ملالیں ؎

ترکیب استعمال مسوڑھوں پر دن میں تین مرتبہ روئی کے پھاہے سے لگا دیا کریں +

جب اس تیل کی ایک بوند چینی کی کسی چیز کی سطح پر ڈالنے سے آدھا انچ تک ہو جاوے تو یہ معمولی کتابیں چھاپنے کے لئے اچھی ہے۔ اب برتن کو بالکل ڈھانک دو۔ کہ اس کی سطح کے شعلے بالکل بجھ جائیں۔ ڈھکنا ہٹانے پر بہت تیز بدبودار دھواں نکلے گا۔ اور بہت سا جھاگ بھی۔ چمچہ چلانے سے جھاگ بیٹھ جائے گا۔ جب جھاگ بالکل بیٹھ جائے۔ تو چھ پاؤ انبر (Amber) یا سیاہ سیاہ رال تھوڑی تھوڑی ملائی جائے۔ اور اُسے چلایا جائے۔ جب رال بالکل حل ہو جائے۔ ۱ ¾ پونڈ خشک۔ بادامی یا تارپین کے صابن کے پرت آہستہ آہستہ ملائے جائیں اور خوب چلائے جائیں۔ کیونکہ اب جھاگ زیادہ نکلے گا۔ جب تمام صابن حل ہو جائے۔ اور جھاگ نکلنا بند ہو جائے۔ تو برتن کو آگ پر رکھ دو۔ اور اُسے پھر اُبلنے دو۔ اس اثناء میں برابر چلاتے رہو۔ اب وارنش تیار ہو گئی۔ ایک مٹی کے کشادہ برتن میں ۵ اونس پروشین بلو یا نیل ڈالو۔ یا ان دونو کو ملا کر پھر چار پونڈ بہت اچھے قسم کا منرل بلیک (Mineral Black) اور ساڑھے تین پونڈ لمپ بلیک (Lamb black) اور پھر وارنش آہستہ آہستہ ملاؤ۔ اور چلاتے رہو۔ یہاں تک کہ سب اجزا بالکل حل ہو جائیں ✚

ایک اچھی سیاہ روشنائی بغیر تیل اور رال کے اس طرح بنتی ہے:۔

بالسم آف کوپے با ۱۹ اونس لیمپ بلیک ۳۰ اونس۔ نیل یا پروشین بلو سوا اونس (دونو برابر مقدار میں) انڈین ریڈ ¾ اونس خشک۔ تارپین کا صابن جو کھرل میں اچھی طرح پیس لیا گیا ہو۔ تین اونس لکڑی کے چھاپوں سے چھاپنے کے لئے یہ روشنائی بہت اچھی ہوگی ✚

رنگین روشنائیاں

چھاپنے کی روشنائیاں علاوہ سیاہ رنگ کے اور رنگوں میں بھی بن سکتی ہیں۔ خاص خاص یہ ہیں:۔

سُرخ (۱) کارمائین (Carmine) کو خوب پیس کر تھوڑی سی سیاہ روشنائی کی وارنش (جس میں بالسم آف کوپے با ملا یا گیا ہے) ملا کر اسے خوب خوش رنگ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ مہنگی ضرور ہوتی ہے۔ لیکن خاص کاموں کے لئے اچھی ہوتی ہے ✚

(گذشتہ سے پیوستہ)

بے روزگاروں کیلئے روزگار

چھاپہ کی سیاہی بنانیکی ترکیب

(۲) کریمسن لیک (Crimson Lake) کھرل میں خوب حل کی جائے۔ اس میں بھی وارنش کے علاوہ زیادہ صابن نہیں لگتا۔ اس کی چھپائی صاف ہوتی ہے ✚

(۳) پچھلی روشنائی سے زیادہ گہرے رنگ کی روشنائی بنانے کی ترکیب یہ ہے:۔ کچنیل (Co-chineal) پاؤڈر ایک اونس ایک کوارٹر پانی میں اُبالو۔ یہاں تک کہ اس کا رنگ نکل آئے۔ پھر کچنیل پاؤڈر کو بیٹھ جانے دو۔ اور دوسرے برتن میں نتھار لو۔ ٹھنڈا ہو جانے پر کاربونیٹ آف ٹین آہستہ آہستہ ملاؤ۔ اور چلاتے رہو۔ یہاں تک کہ اگر اس کو چھوڑ دیا جائے۔ تو اس کا سب رنگ غائب ہو جائے۔ اب تھوڑا سا پھٹکڑی کا سفوف ملاؤ۔ اور تھوڑا سا چلا کر چھوڑ دو۔ تلچھٹ چیز کو نتھار لو۔ رنگین تلچھٹ کو تین چار مرتبہ دھولو۔ تاکہ الیڈ نکل جائے۔ اور بہت آہستہ آہستہ احتیاط سے خشک کرو۔ اسے بینجنی بنانا ہو۔ تو کریم اور ٹارٹر ملا دو ✚

(۴) لال روشنائی کے لئے جہاں صفائی درکار ہو۔ امیلین استعمال کرنا چاہیئے۔ مقدار تناسب کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اس میں صابن زیادہ ملایا جاتا ہے ✚

(۵) سستے کاموں کے لئے مثلاً دستی اشتہارات کے لئے ریڈ لیڈ استعمال کرنا چاہیئے۔ اس میں بھی صابن اور ملانا پڑتا ہے تاکہ وہ صاف رہے۔ یہ جلد سیاہ ہو جاتی ہے ✚

پیلا رنگ کرومین آف لیڈ کو خوب باریک پیس کر بہت اچھی روشنائی بنتی ہے۔ یہ بہت اچھا کام دیتی ہے۔ اس میں صابن ملانے کی زیادہ ضرورت نہیں۔ کیونکہ وارنش میں صابن موجود ہے۔

(۲) یلو اوکر (Yellow Ochre) پیس کر وارنش میں ملانے سے بہت اچھی روشنائی بن سکتی ہے۔ اس کا رنگ بہت شوخ نہیں ہوتا۔ مگر دیرپا ہوتا ہے ✚

سبز سبز رنگ کئی طرح سے بنائے جا سکتے ہیں۔ پیلے اور نیلے مختلف مناسبت سے ملانے سے پروشین بلو۔ کرومیٹ آف لیڈ ملانے سے گہرا سبز رنگ بنتا ہے۔ نیلا اور پیلا ملانے سے بہت گہرا مگر کم شوخ رنگ بنتا ہے۔ اچھے رنگ بنانے کے لئے کرومیٹ بالکل صاف اور خالص ہونا چاہیئے ✚

نیلا نیلے سے خوب گہرا مگر کم شوخ رنگ بنتا ہے۔ اور دیرپا ہوتا ہے ✚

(۲) پروشین بلو کبھی بہت پیسنا پڑتا ہے۔ صابن زیادہ ملانا پڑتا ہے۔ اس سے گہرا اور چمکدار رنگ بنتا ہے۔ اور دوسرے رنگ بنانے میں کام آ سکتا ہے ✚

(۳) الٹرامرین بلو آسانی سے پیسا جا سکتا ہے۔ اور اس سے اچھی روشنائی بنتی ہے چھپائی بھی اچھی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ چمکدار ہلکا اور سبزی مائل ہوتا ہے ✚

کیا آپ جانتے ہیں لقیہ صفحہ ۱۵

سے قانوناً مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی موٹر کے گرد چار انچ چوڑی سرخ رنگ کی لکیر کھینچ دے۔ تاکہ پبلک دور سے ہی خطرے کا نشان دیکھ کر آگاہ ہو جایا کرے ✚

ٹوکیو کے ایک روزانہ اخبار کا رپورٹر جب کہیں رپورٹ لینے جاتا ہے۔ تو وہ اپنے ساتھ کبوتروں کا ایک ڈربا لے جاتا ہے۔ ایک جگہ کی رپورٹ حاصل کر لینے پر وہ اسے کاغذ پر لکھ کر ایک کبوتر کے گلے میں باندھ کر کبوتر کو ہوا میں چھوڑ دیتا ہے۔ کبوتر اُڑ کر اخبار کے دفتر میں پہنچ جاتا ہے۔ اور خبریں اخبار میں چھپ جاتی ہیں۔ اس طرح رپورٹر متواتر کئی روز باہر رہ سکتا ہے۔ مگر خبریں بھیجنے میں کچھ حرج نہیں ہوتا ✚

دنیا میں سب سے چھوٹے قد کا آدمی مدراس میں رہتا ہے۔ اس کا نام اوبالاراؤ ہے۔ اس کی عمر ۲۱ سال ہے۔ اور وہ ۲ فٹ ۶ انچ۔ وزن ۱۹ پونڈ ہے۔ اس کی عمر پچھلے دس برسوں میں صرف ایک انچ بڑھا ہے ✚

امرت دھارا اس کا بھی علاج ہے

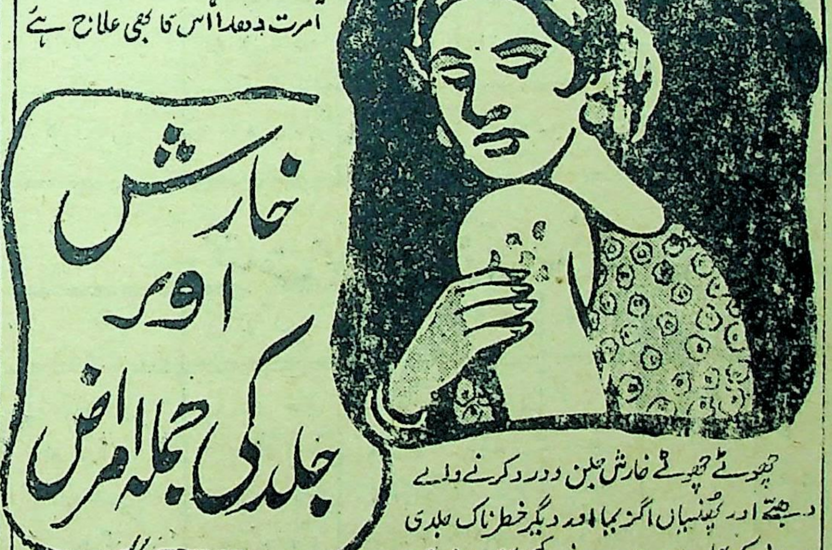

چھوٹے چھوٹے خارش جلن دور کرنے والے دھبے اور پھنسیاں اگزیما اور دیگر خطرناک جلدی امراض کی پہلی علامت ہیں۔ انہیں کبھی بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے فوراً امرت دھارا کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے ان کا قلع قمع کیجئے۔

اس جادو اثر دوا "امرت دھارا" کو ملا کر جلدی امراض کے لئے اب ایک مرہم بھی تیار کی گئی ہے۔

آپ اسے تمام زخموں خواہ وہ آتشکی ہوں یا کوئی اور پھنسی۔ زخم۔ داد۔ چنبل۔ ڈنگ۔ اگزیما تمام جلدی امراض میں استعمال کیجئے ✚

آج ہی آٹھ آنے کی ٹکٹ بھیج کر نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار سے کسی اچھی دکان سے خرید لیں ✚

قیمت امرت دھارا بڑی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔ امرت دھارا مرہم فی ڈبیہ ایک روپیہ ✚

"امرت دھارا"

امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd No: L. 435. Telegrams "Prakash" Telephone No: 2367

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر
ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ چار روپے ششماہی عہ
سہ ماہی عہ
ولایت: چھ روپے
برہما: پانچ روپے

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۲۰ کارتک سمت ۱۹۹۶ مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۴۳

ولولے

(از قلم لالہ روشن لال جی گپتا بی۔ اے روشنؔ)

اک پھونک سے مردوں کو دم بھر میں جلا دینگے
اعجازِ مسیحائے عالم کو دکھا دیں گے

ہم ایفائے وعدہ میں سر تک بھی کٹا دیں گے
جو کچھ ہے کہا ہم نے وہ کرکے دکھا دیں گے

ہم نقشِ دوئی یکسر عالم سے مٹا دیں گے
ہم دل پہ محبت کا سکہ سا بٹھا دیں گے

اس دل کی ودیعت میں پروانہ کی سوزش ہے
ہم شمعِ مقصد پہ جل بھن کے دکھا دیں گے

سر چشم، جگر، جاں کیا ان کی حقیقت ہے؟
خدمت میں وطن کی ہم سب کچھ ہی مٹا دینگے

افلاکِ وطن پہ جو چھائی ہے گھٹا کالی
خورشیدِ تدبر سے اب اس کو مٹا دیں گے

گمراہ ہیں عالم میں جو راہِ صداقت سے
فانوسِ عمل اپنا ہم ان کو دکھا دیں گے

ہے تیرگی چھائی جو توہمات پرستی سے
ہم شمعِ حق بن کے دم بھر میں مٹا دیں گے

پردۂ بطالت سے تاریک ہے جن کا دل
ہم جلوۂ حق ان کو اک بار دکھا دیں گے

چمکیں گے لحد میں بھی یہ داغِ جگر روشنؔ
ہم مر کے بھی دنیا کو پیغام ضیا دیں گے

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد چھٹا کھنڈ

وہ جو دھیان کو تہان جان کر بھگوان کی اُپاسنا کرتا ہے۔ دھیان میں بھگوان کو ارادھتا ہے۔ جہاں تک دھیان کی گتی ہے۔ وہاں تک اُس کا سوچھند سنچار ہوتا ہے۔

ساتواں کھنڈ سنت کمار نے کہا۔ وگیان ہی یتھارتھ گیان ہے۔ دھیان سے تہان ہے۔ منش کو یتھارتھ گیان ہونا چاہیئے۔ وگیان سے منش رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ چوتھے اتھروید کو جانتا ہے۔ پانچویں اتہاس پُران کو نرک شاستر کو نیتی شاستر کو۔ دیو ودیا کو۔ بھگتی شاستر کو۔ تتوؤں کی ودیا کو۔ کھشاتر ودیا کو۔ جیوتش ودیا کو۔ مرتیو کے گیان کو تتھا گاین ودیا کو۔ دیولوک کو۔ پرتھوی۔ جل۔ وائو۔ آکاش۔ تیج۔ دیو منش۔ پشو۔ پکشی۔ ترن بنسپتی۔ ہنسر جیو کیٹ۔ پتنگ چیونٹی دھرم ادھرم۔ ستیہ استیہ۔ اچھا بُرا۔ انوکول پرتی کول۔ ان رس۔ رس۔ لوک پرلوک۔ ان سب کو وگیان سے ہی منش جانتا ہے۔ نارد تُو وگیان کو پراپت کر جو منش وگیان کو تہان جان کر پرمیشور کی اُپاسنا کرتا ہے تو وہ وگیان والے اور گیان والے لوکوں کو سدھ کر لیتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ سنت کمار نے کہا۔ بل ہی وگیان سے ادھک ہے نشچیہ سو وگیان والوں کو ایک بلوان کمپا دیتا ہے۔ وہ گیانی جب بلی ہوتا ہے۔ تبھی گیان کا ربہ کرنے کو کھڑا ہوتا ہے۔ کھڑا ہوتا ہوا سیوا کرنے لگ جاتا ہے۔ سیوا کرتا ہوا ست سنگ میں بیٹھنے والا ہو جاتا ہے۔ ست سنگ میں بیٹھتا ہوا تتو کو دیکھنے والا ہو جاتا ہے۔ تتو شرونا ہوتا ہے۔ منن کرنے والا ہوتا ہے۔ تتو گیانی ہوتا ہے۔ ست کرم کرتا ہوتا ہے۔ اور آتم گیانی ہو جاتا ہے۔ بل سے ہی پرتھوی ٹھیری ہوئی ہے۔ بل سے آکاش۔ بل سے دیو لوک۔ بل سے پربت بل سے دیو منش۔ بل سے پتر۔ بل سے پکشی بل سے ترن بنسپتیاں۔ بل سے ہنسر جیو۔

اوم رگ وید یجر وید

ویدامرت

سام وید اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् त्वं होता मनुर्हितोऽग्ने यज्ञेषु सीदसि सेमं नो अध्वरं यज ॥११॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۱۱)

(اوم) توم ہوتا منرہتو اگنے یگیشو سیدسی
سیمم نو ادھورم یج ۔

پدارتھ: ہے (اگنے) جو آپ اتی شٹ کر کے پُوجن کرنے یوگیہ جگدیشور (منرہتا) منش آدی پدارتھوں کے دھارن کرنے اور (ہوتا) سب پدارتھوں کے دینے والے ہیں۔ (توم) جو (یگیشو) کرما کانڈ کو آدی سے لیکر گیان ہونے پر ینت گرہن کرنے یوگیہ یگیوں میں (سیدسی) استھت ہو رہے ہیں (سم) سو آپ (نہ) ہمارے (امم) اس (ادھورم) گرہن کرنے یوگیہ سُکھ کے ہیتو یگیہ کو (یج) سنگت ادھات اس کی سدھی کو دیجئے ۔

بھاوارتھ: جس ایشور نے سب منش آدی پرانیوں کے ہتر یہ آدی پدارتھوں کو اُتپن کر کے دھارن کئے ہیں۔ تتھا جو یہ سب کرم اُپاسنا تتھا گیان کانڈ میں اتی شٹ سے پُوجنے کے یوگیہ ہے۔ وہی اس جگت رُوپی یگیہ کو سدھ کر کے ہم لوگوں کو سُکھ سمیکت کرتا ہے ۔

تشریح: انسانوں و دوسرے جانداروں کے جسم وغیرہ چیزوں کو پیدا کرنے والا جو پرماتما ہے وہی ہماری حفاظت و پرورش کرتا ہے۔ عبادت اور معرفت میں جو ہماری توجہ کا مرکز ہے۔ وہی ہمیں راحت دیتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں اس کائنات کو سمجھنا۔ اور اس پر فتح حاصل کرنی لازم ہے۔ یہ دنیا یگیہ رُوپ ہے ۔ (ہتیشی)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا دویہ امرت

ओ३म् स्थिरा वः सन्त्वायुधा पराणुदे वीळू उत प्रतिष्कभे । युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिनः ॥

(رگ وید ۱-۳۹-۲)

استر شستر بھی آپکے سدرڑھ ہوں سدا	جس سے بھگا سکیں شترو نج دیکھ ان کو سبھی
بل ملے سینا آپکی پر سدا ہو شریشٹھ	چھل کپٹی پا نہ سکیں۔ منج سینا بل کبھی

جیتے ہوئے پھول

— منش کو ایشوری کرم ویوستھا میں ہستکشیپ کرنے کا ادھیکار نہیں ہے۔ ہم کسی دُکھی منش کو دُکھی دیکھ کر اس کو ادھک دُکھی بنانے کی چیشٹا نہیں کر سکتے۔ یہ کہہ کر کہ ہم ایشور کی اچھا کی پُورتی کر رہے ہیں ۔

— یہ مانتے ہوئے بھی کہ ہر ایک آدمی سکھی اور دُکھی اپنے کرموں کے آدھار پر ہی ہے۔ پھر بھی منش کا کرتویہ ایک دوسرے کی سہایتا کرنا اور پر اُپکار کرنا ہے ۔

— جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ اور اگر جیو کو سوتنتر کرتا نہ مانا جائے گا۔ تو سنسار کی ویوستھا ٹھیک اور نیائے انوکول نہ ہو گی ۔

— جیو کے سوتنتر کرتا ہونے میں سندیہ کرم کرنے کے سمبندھ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پھل بھوگنے کے سمبندھ میں ہوتا ہے ۔

— جب جیو کے کسی کرم کا پھل اس کی اچھا کے انوکول نہیں ملتا۔ تو جیو سمبندھی پرتنترتا کے وچار اُتپن ہو جاتے ہیں ۔

— جیو کی یہ پرتنترتا بھی باہیہ کارنوں سے نہیں۔ بلکہ اُس کے پوروکرموں کے انوسار ہے۔ اور چاہے وہ کرم اس جنم کے ہوں یا پورو جنم کے ۔

— کرم کی گتی کے پرشن کے ساتھ جیو کے پورو جنم اور پورو جنم کا پرشن گھنشٹ روپ سے سمبندھت ہے ۔

— منشیوں کے کرم سوئم پھل نہیں دے سکتے کسی پھل پردا تا کے ماننے کی آوشیکتا ہے ۔

— یہ پھل پردا تا وہ نکتی ہو سکتی ہے جو جنم مرن کے چکر سے رہت ہو ۔

م کیٹ پتنگ تتھا چیونٹیاں۔ یہ سب اپنے سوبھاؤ میں ٹھہرے ہوئے ہوتے ہیں بھگوان کا نیم اور اٹل نیتی ہی پرم بل ہے اس سے سب کی ستھتی ہے۔ بل سے لوک پرلوک میں سمتت ہیں۔ ہے نارد! تُو بل کو پراپت کر۔ جو جن بل کو تہان جان کر بھگوان کی اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک بل کی گتی ہے۔ وہاں تک اس کا سوچھند سنچار ہوتا ہے ۔

(مسلسل)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۶ ۲۰۔کارتک
پرکاش لاہور
۵۔نومبر ۱۹۳۹ء

رشتی نمبر

...پرچہ رشتی نمبر ہوگا۔ اس لئے جو کچھ مجھے
...کے متعلق کہنا ہو۔ اسی پرچہ میں کہہ سکتا
...میرے پاس کوئی نئی بات کہنے کو ہے
...جو کچھ کہہ سکتا ہوں کئی بار کہہ چکا
...ہیں۔ ہاں اس بار وشیش رُوپ سے
...کرسکتا ہوں۔ آریہ سماج چاہے ترقی
...رہا ہو۔ لیکن آریہ پرشوں کا دھیان اپنے
...بیانات کی طرف سے ہٹ گیا ہے۔
...آریہ پرچوں کے سوا دھیان کے کا اتنا
...نہیں۔ جتنا کہ پولٹیکل پرچوں کا۔ یہی
...ہے۔ کہ آریہ پتروں کی وہ شان نہیں رہی
...تھی۔ بعض اوقات مجھے خیال آتا ہے۔
...پنجاب میں دو اخبارات کے مالک
...سماجی نہ ہوتے۔ اور دہلی میں ایک اخبار
...حیدرآباد ستیاگرہ کا کیا بنتا؟ آریہ
...بندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ واری اُردو
...آریہ مسافر" ضمانت کی ضبطی کی وجہ
...بند ہو چکا تھا۔ باقی رہ گئے تھے پرکاش"
...آریہ گزٹ"۔ ان کے ذریعہ ستیاگرہ
...پروپیگنڈا ہونا ہوتا۔ تو اس قدر نہ ہوتا
...جتنا کہ ہوا۔ پروپیگنڈا ہوا۔ تو "پرتاپ" اور
...ملاپ" لاہور اور "تیج" دہلی کے ذریعہ۔ اور
...دوسرے صوبوں میں آریہ سماج کے
...ہاتھ میں روزانہ پرچے نہ تھے۔ اس لئے
...اتنا پروپیگنڈا نہ ہوا جتنا کہ پنجاب
...میں ہوا۔ آریہ سماج کے ہاتھ میں انگریزی کا
...کوئی اخبار نہیں۔ اور دوسرے انگریزی
...اخبارات نے اس کام میں زیادہ دلچسپی نہ
...لی۔ اس لئے ان کے ذریعہ پروپیگنڈا نہ
...ہو سکا۔ یہ سب باتیں میں نے یہ دکھلانے
...کے لئے کہی ہیں۔ کہ ان دنوں پروپیگنڈا
...کے لئے ایک زبردست پریس کی کس
...قدر ضرورت ہے۔ ہر ایک جماعت
...نہ صرف ترقی بلکہ اپنی ہستی کے لئے اپنے
...اخبار کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ لیکن
...ایک آریہ سماج ہے۔ جو اپنے اخبارات
...کی طرف سے لاپرواہ ہو رہا ہے۔ اور اس
...کا یہ اثر ہے۔ کہ اس کا پروپیگنڈا اس قدر
...زبردست نہیں جتنا دوسری سوسائٹیوں
...کا ہے۔ آخر یہ بھی تو آریہ جگت کی اُداسینتا
...کا ہی پھل ہے۔ جو اس بار "پرکاش" کے
...رشتی نمبر کا حجم گھٹانا پڑا۔ بے شک کاغذ
...کی قیمت چڑھ گئی ہے۔ پہلے سے دوگنی
...ہو گئی ہے۔ لیکن اگر سوسائٹی اپنے اوپر
...یہ بوجھ لینے کو تیار رہے۔ تو کیا پرواہ؟
...آخر یہ بوجھ تو سب پر مساوی تھا۔ اس کے
...زیادہ سے زیادہ یہ سکتے۔ کہ جو پرچہ
...پچھلے تین آنے کو ملتا تھا۔ وہ اب ساڑھے

تین آنے کو مل جاتا۔ ذرا ان لوگوں کی طرف نگاہ کرو۔ جو براہ راست جنگ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے ہر ایک چیز گراں ہو رہی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اس بوجھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے ہیں۔ مجھے یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ میں "پرکاش" کے رشتی نمبر کا حجم قائم رکھوں۔ اور اس کی قیمت کسی قدر بڑھا دوں۔ میں نے حجم کو گھٹانا منظور کیا۔ لیکن قیمت نہیں بڑھائی۔ آریہ جگت کی اُداسینتا کو دیکھ کر مجھے قیمت بڑھانے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ میں بار بار آپ کا دھیان اس بات کی طرف دلا رہا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی ترقی کے لئے ایک زبردست پریس کی ضرورت ہے۔ تو اس لئے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ کوئی بھی سوسائٹی زبردست پریس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ آج میں نے ایک بار پھر شکایت کی ہے۔ تو اس امید پر کہ کبھی تو میری بات سنی جائے گی۔

"رشتی نمبر" کے متعلق میں اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ نہ یہ نفع کے لئے نکالا جاتا ہے۔ اور نہ اس سے نفع ہوتا ہے۔ اور نہ اس بار ہوگا۔ ایک آنہ میں سہ رنگی تصویر ہوگی۔ اور زیادہ سے زیادہ جتنے صفحے دئے جا سکیں گے دئے جائیں گے۔ یہ جو کچھ بھی ہوگا۔ اس لئے نہیں۔ کہ ایک آنہ میں دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ایک پرچہ سندر ہے گا۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ حجم گو کم ہو۔ لیکن پرچہ اچھا ہو۔ اس لئے آریہ پرشوں کو یہ کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ وہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔ تین چار آنے کا پرچہ بھینٹ کرنے میں کسی کو تکلیف محسوس ہو بھی سکتی ہے۔ لیکن ایک آنہ کا پرچہ بھینٹ کرنے میں کیا تکلیف ہے؟ غریب سے غریب شخص بھی ایک آنہ خرچ کر کے گوارا کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر اس رشتی نمبر کی اشاعت پچھلے رشتی نمبروں سے دوگنی تگنی ہو جائے۔ تو بھی سنتوش ہو سکتا ہے۔ کیا میں آشا کروں۔ کہ آریہ پرش اور آریہ سماجیں میری اس اِچھا کا آدر کریں گی۔

"پرکاش" کے اُتساہی پریمی لالہ لبھو رام نیر نے جنہیں حال ہی میں اپنی دھرم پتنی کے ویوگ کا ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ اس اوستھا میں بھی چار سو پرچوں کا آرڈر دے دیا ہے۔ اسی طرح کچھ اور پریمیوں نے بھی اُتساہ وردھک آرڈر بھیجے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک ایک آریہ پرش اور ایک ایک آریہ سماج رشتی نمبر خریدے۔ خود پڑھے۔ اور دوسروں کو پڑھائے۔ ایک آنہ کا پرچہ تو آسانی سے فروخت بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن فروخت نہ ہو تو بھی کیا۔ جتنا بھی زیادہ تقسیم کیا جائے۔ اُتنا ہی اچھا ہے۔

(کرشن)

میرا دورہ

پچھلے دنوں میں لگاتار آٹھ دس دن لاہور سے غیر حاضر رہا ہوں۔ ۱۸۔ اکتوبر کی رات کو لاہور سے چل کر ۱۹ کی صبح کو سرگودھا پہنچا۔ وہاں آریہ سماج کا وارشک اُتسو تھا۔ میں وہاں اس دن کو چھٹکارے کے لئے جانا چاہتا تھا۔ جو اس آریہ سماج کا میرے اُوپر تھا۔ حیدرآباد ستیاگرہ میں یہ آریہ سماج بڑا سرگرم رہا ہے۔ اور جب میں ستیاگرہ سے پہلے دورہ کر رہا تھا۔ تو اس نے نہ صرف مجھے کئی ہزار روپیہ دیا۔ بلکہ اپنے ہاں بُلا کر میری عزت بھی کی۔ میں وہاں صرف ایک دن ٹھہر سکا۔ وہ اُتسو کا پہلا دن تھا۔ اس دن اُتسو نہایت کامیاب رہا۔ اور مجھے آشا ہے۔ کہ دوسرے دن بھی ویسا ہی کامیاب رہا ہوگا۔ پراتہ کال شری سوامی سوتنترانند جی نے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ پراتہ کال اور بعد دوپہر دیا کھیان ہوئے۔ رات کو میرا دیا کھیان ہوا۔ پنڈال استری پرشوں سے ٹھسا ٹھس بھرا ہوا تھا۔ میں نے چند شبدوں میں بتایا۔ کہ حیدرآباد سے ہم کیا لے کر آئے ہیں۔ میرے دیا کھیان کے بعد کوی سمیلن تھا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ اور حاضرین نے اس میں خوب دلچسپی لی۔ آریہ سماج سرگودھا کے اُتسو پر حاضری ہمیشہ ہی بہت اچھی ہوتی ہے۔ کنتو اس ورش حیدرآباد ستیاگرہ کی وجہ سے اور بھی اچھی تھی۔ صوبہ بھر میں غالباً یہی ایک آریہ سماج ہے۔ جہاں ہر روز پراتہ کال ست سنگ ہوتا ہے۔ اور اس میں پانسو کے قریب استری پرش شامل ہوتے ہیں۔ وہاں کی جنتا میں دھرم اُپدیش سننے کی وشیش رُچی ہے۔

سرگودھا سے مجھے گجرات جانا تھا۔ وہاں بھی آریہ سماج کا اُتسو تھا۔ اور میں نے وہاں کے ادھیکاریوں کو لکھ بھی دیا تھا۔ کہ میں ۲۰۔ اکتوبر کی دوپہر کو پہنچ جاؤں گا۔ کنتو ۲۰۔ اکتوبر کو اپنے ایک بھائی کے لڑکے کی سگائی کی وجہ سے مجھے سرگودھا سے لاہور آنا پڑا۔ خیال یہ تھا۔ کہ موٹر میں لاہور سے ۵ بجے چل کر عین دیا کھیان کے سمیہ گجرات پہنچ جاؤں گا۔ لیکن عین سمیہ پر معلوم ہوا۔ کہ میرا ڈرائیور نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس کے پریوار کے تمام ویکتی بخار میں مبتلا ہیں۔ اس وقت کوئی اور تسلی بخش انتظام ناممکن تھا۔ اس لئے میں نہ جا سکا۔ اس کے لئے میں گجرات آریہ سماج کے ادھیکاریوں سے کھشما چاہتا ہوں۔

۲۱۔ اکتوبر کی پراتہ میں سیالکوٹ کے لئے روانہ ہوا۔ ستیاگرہ کے لئے حیدرآباد جانے سے پہلے میں نے اپنا دورہ سیالکوٹ سے ہی آرمبھ کیا تھا۔ وہاں سے مجھے وشیش سہائتا بھی ملی۔ اس رن کو چکانے کے لئے وہاں جانا چاہتا تھا۔ لیکن اس سمیہ تک وقت نہ نکال سکا تھا۔ ۲۱۔ اکتوبر کی دوپہر کو وہاں پہنچا۔ آریہ پرشوں نے ریلوے سٹیشن پر میرا سواگت کیا۔ اور جلوس کی شکل میں لے گئے۔ اٹھا

بجے سے چار بجے تک آریہ مدیکھ آدھار سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس تھا - چونکہ میں اس سبھا کا پردھان ہوں - اس لئے میں اس میں شامل ہوا - ساڑھے چار بجے سے گنڈا سنگھ ہائی سکول میں راشٹریہ سویم سنگھ کے والنٹیروں کی ریلی تھی - مجھے اس اُتسو کا پردھان بنایا گیا تھا - اس لئے سات بجے تک وہاں رہا - یہ اُتسو نہایت کامیاب تھا - اور سیالکوٹ کے ہندو معززین بھاری تعداد میں اس میں شامل ہوئے - دیویاں بھی کافی تعداد میں موجود تھیں - رات کو ساڑھے آٹھ بجے سے آریہ ہائی سکول کے صحن میں پبلک جلسہ ہوا - آریہ سماج کی طرف سے مجھے ابھی نندن پتر دے کر میرا مان بڑھایا گیا -

اس کے بعد میں نے ایک گھنٹہ تک ویاکھیان دیا - جس میں واقعات کی بنا پر ثابت کیا - کہ نظام سرکار سے ہمارے جو مطالبات تھے - وہ بہت حد تک پورے ہو چکے ہیں ⁂

۲۲ - اکتوبر کو لاہور لوٹا - اور ۲۳ کو گورداسپور چلا گیا - وہاں میرے بھائی لالہ ملکھی رام جی ایڈووکیٹ گورداسپور کے بیٹے لالہ سورج پرکاش بی - اے ایل - ایل بی کا وِواہ تھا - اسی شام سہرا بندی کی رسم ادا ہوئی - شہر اور باہر کے معززین بھاری تعداد میں شامل ہوئے - ۲۴ کی صبح کو برات لاریوں میں ڈلہوزی کے لئے روانہ ہوئی - رات وہاں رہے - دوسری صبح وہاں سے چمبہ کے لئے روانہ ہوئے - اور دوپہر کو کھجیار میں بھوجن کر کے شام کو چمبہ پہنچے - لالہ ملکھی رام کے سمدھی لالہ گوردتہ مل سٹیٹ انجینئر ہیں - سنسکار پورن ویدک ریتی سے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما اور پنڈت ہردیال جی نے کرایا - سنسکار کے وقت استری پُرشوں کی تعداد ایک ہزار سے کیا کم ہو گی؟ وہاں کے لوگوں نے سنسکار کیلئے جو دلچسپی دکھلائی - وہ کسی اور جگہ کم دیکھنے میں آتی ہے - اس سنسکار سے وہاں کے سماج کو بھی بھاری تقویت ملی - سواگت - ملنی اور رخصت کے وقت بھی سینکڑوں لوگ موجود تھے - برات کی جو خاطر تواضع کی گئی - اس کی کیا تعریف کروں - میں کئی براتوں میں شامل ہوا ہوں - لیکن خاطر تواضع کا ایسا انتظام بہت کم دیکھنے میں آیا ہے - لالہ ملکھی رام جی نے اس موقعہ پر اڑھائی سو روپیہ دان دیا - جس میں سے ایک سو روپیہ آریہ سماج چمبہ کے حصے آیا - آریہ سماج چمبہ نے ہماری

موجودگی سے فائدہ اُٹھایا - اس نئے مکان میں جو اسے مندر بنانے کے لئے دان میں ملا ہے - اس نے داخلہ کیا - اس کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت شرما وَید تھے - ان کی اور میری تقریریں ہوئیں - سارا مکان حاضرین سے پُر تھا - آریہ سماج چمبہ کی طرف سے مجھے ایڈریس پیش کیا گیا - جس کے لئے میں سماج کا شکر گذار ہوں - یہ آریہ سماج ابھی کمزور حالت میں ہے - لیکن پنڈت رام سرن داس کا دم غنیمت ہے - جنہوں نے اس کے لئے ملازمت ترک کر دی ہے - اور دن رات اس کی سیوا میں لگے رہتے ہیں - ۲۷ کی صبح کو چمبہ سے چل کر اسی شام ہم گورداسپور پہنچ گئے اور ۲۸ کی دوپہر کو لاہور - ۲۹ کی صبح کو میں لائل پور چل پڑا ⁂

مہاتما نارائن سوامی جی بھی اسی گاڑی میں لائل پور جا رہے تھے - ہم دو بجے وہاں پہنچے - وہاں کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے آریہ ستیاگرہ حیدر آباد کے پرتھم سردار دھیکاری کا دل کھول کر سواگت کیا - انہیں ریلوے سٹیشن سے جلوس کی شکل میں لے جایا گیا - جلوس لائلپور کے بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا آریہ سماج ڈگلس پورہ میں جا کر ختم ہوا - ہزاروں استری اور پُرش جلوس کے ساتھ تھے - ویدک دھرم - رشی دیانند اور مہاتما نارائن سوامی کی جے کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی - منڈپ میں ہزاروں استری پُرش موجود تھے - سب سے پہلے ستیاگرہ کے پہلے اور چھوٹے ڈکٹیٹر کو ابھی نندن پتر پیش کئے گئے - اس کے بعد مہاتما نارائن سوامی نے لائلپور کے ستیاگرہیوں کو مان پتر تقسیم کئے - اس کے بعد انہوں نے ستیاگرہ کے متعلق مختصر سی تقریر کی - اس کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا - رات کو پھر آٹھ بجے سے کارروائی شروع ہوئی - اس وقت حاضری کا کیا ٹھکانا تھا؟ استریوں کی تعداد بھی کئی ہزار تھی - لاؤڈ سپیکر لگایا گیا - منڈپ کو وسیع کرنے کے باوجود جگہ ناکافی ثابت ہوئی - اور سینکڑوں لوگ سڑک پر کھڑے ویاکھیان سنتے رہے - پہلے مہاتما جی کا ویاکھیان ہوا اور اس کے ساتھ میرا - انہوں نے یہ بتایا - کہ آریہ سماج کو ستیاگرہ میں وجے پراپت ہوئی ہے - تو اس لئے کہ وہ ستیہ اور اہنسا پر آشرت تھا - آریہ سماج نے شاریرک نہیں - بلکہ آتمک شستروں سے کام لیا - میں نے اپنے ویاکھیان میں یہ بتایا - کہ حیدر آباد

سے کیا لے کر آئے ہیں؟ اس طرح یہ اُتسو اپورو سپھلتا سے سماپت ہوا ⁂

لیکن - ۳۰ - اکتوبر کو بھی اُتسو تھا - اس دن شام کو ساڑھے چار بجے مہاتما نارائن سوامی جی کے کرکملوں دوارا آریہ پتری پاٹھ شالہ کے لئے نئے بھون کی آدھار شلا رکھی جانی تھی - آریہ سماج لائل پور نے شہر سے باہر لیکن نزدیک ہی ساڑھے تین ایکڑ زمین خرید کی ہے - وہاں آریہ پتری پاٹھ شالہ کا نیا بھون نرمان ہو گا - جس وقت یہ بھون تیار ہو گا - آریہ پتری پاٹھ شالہ کی وشیش شان ہو گی - پتری پاٹھ شالہ کمیٹی کے پردھان سیٹھ رام نارائن ورمانی کی یہ اِچھا تھی - کہ میں اس اُتسو میں اوشیہ شامل ہو کر کچھ کہوں - لیکن میری وزیر آباد کی ایک عدالت میں شہادت تھی - اور مجھے وہاں ضرور پہنچنا تھا - اپنے معزز بھائی کی اِچھا کا آدر کرتے ہوئے میں پہلا نہ سات بجے لائل پور سے موٹر کار میں روانہ ہوا - اور وزیر آباد کی عدالت میں شہادت دے کر عین ساڑھے پانچ بجے لائل پور لوٹ آیا - اُتسو مہاتما نارائن سوامی جی کی ادھیکشتا میں ہوا - اور انہوں نے ہی پتری پاٹھ شالہ کی آدھار شلا رکھی - یہ جلسہ بھی نہایت کامیاب رہا - ہزاروں استری پُرش موجود تھے - سب سے پہلے پتری پاٹھ شالہ کی رپورٹ پڑھی گئی - اس کے بعد اس کمیٹی کے پردھان سیٹھ رام نارائن ورمانی نے بتایا - کہ اس جگہ کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر یتن کرنا پڑا - اور اس کی قیمت ادا کرنے کے لئے کس قدر پریشرم - یہ کہہ سُنا کہ اس وقت تک پتری پاٹھ شالہ کی عمارت اور زمین کے لئے بیس ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے - اُلپھت نر ناریوں کے لئے ہرش کا وشیہ تھا - اس کے بعد میری تقریر ہوئی - اور پھر مہاتما نارائن سوامی جی کی - اس طرح یہ اُتسو اپورو سپھلتا کے ساتھ سماپت ہوا - رات کو آریہ سماج میں پریتی بھوجن ہوا - جس میں حیدر آباد کے ستیاگرہیوں کے اتیرکت لائل پور کے تمام آریہ اور بہت سے پرتشٹھت ہندو شامل ہوئے - آریہ سماج کے اُتسو کی سپھلتا کیلئے اس کے پردھان سیٹھ دیوان چند جی ورمانی - اور پاٹھ شالہ کی سپھلتا کے لئے اس کے پردھان سیٹھ رام نارائن جی ورمانی کو ودھائی دیتا ہوں - اسی رات مہاتما نارائن سوامی اور میں لاہور کے لئے روانہ ہوئے - شیخوپورہ کے آریہ پُرش ریلوے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے - مان

کی پرارتھنا کو سویکار کر کے مہاتما جی وہاں اُتر گئے - اور میں لاہور آگیا ⁂

کرشن

آریہ پرتی ندھی سبھا یو - پی

ہمیں یہ جان کر افسوس ہوا - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا یو - پی کی انترنگ سبھا کے چند ممتاز ممبران مثلاً راجگورو دھریندر شاستری پریذیڈنٹ کالی چرن سیکرٹری - بابو مدن موہن سیٹھ وغیرہ اصحاب نے استعفے دے دیئے ہیں - وجہ یہ بتائی جاتی ہے - کہ انہیں گوروکل برنداین کے کسی معاملہ میں دوسرے ممبروں کی رائے سے اختلاف ہے ⁂

وجہ کچھ بھی ہو - اس قسم کے حالات کا پیدا ہونا افسوسناک ہے ⁂

پنجاب اسمبلی میں جہیز بل

پنجاب اسمبلی میں چار جہیز بل پیش ہیں - ان سب کا مقصد یہ ہے - کہ قانون کے ذریعہ پنجاب میں اس لعنت کا خاتمہ کر دیا جائے - اگر کوئی ایسا بل پاس ہو جائے - جس کی رُو سے پانسو روپیہ کی مالیت سے زیادہ کا جہیز لینا یا دینا ممنوع قرار دے دیا جائے - تو متوسط درجہ کے ہندوؤں کی مشکلات کا کسی قدر حل ہو جائے ⁂

کیا ہونے والا ہے؟

چار صوبوں کی کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو چکی ہیں - باقی جلد ہونے والی ہیں - مدراس میں تو گورنر نے آئین کو معطل کر کے صوبہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - اور حکومت کو چلانے کیلئے مشیر مقرر کئے گئے ہیں - مشاہرہ چار ہزار روپیہ ماہوار - یہی ... کر لئے ہیں - یو - پی کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ گورنر نے استعفے منظور کر لئے ہیں - ... ہوتا ہے - کہ کانگریس نے جو قدم اٹھایا ہے - حکومت اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہے - بہر حال دیکھنا چاہیئے - کہ کیا ہونے والا ہے

پھر مُلاقات

یکم نومبر کو ایک بار پھر وائسرائے ... مہاتما گاندھی - راشٹرپتی راجندر پرشاد اور مسٹر جناح سے ملاقات کی - اگرچہ یہ معلوم نہیں ہو سکا - کہ بات چیت کیا ہوئی - تاہم ... سے کہا جا سکتا ہے - کہ نہ وائسرائے ...

مو ہاس دینے کو کہہ رہے ہیں - اور نہ کانگریس اپنے مطالبہ سے دستبردار ہونے کو تیار - ایسی حالت میں نتیجہ کیا ہو سکتا ہے؟ وہی ڈھاک کے تین پات ⁂

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنت نگر لاہور کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ - اکتوبر کی رات ... بجے تک مہاشہ کرشن کا لیکچر ہوا اس وقت پنڈال ... کھچا کھچ بھرا تھا - ہزاروں کی تعداد میں لوگ مہاشہ جی کا لیکچر سننے کے لئے موجود ... مہاشہ جی نے اپنی تقریر میں کہا - کہ پچھلے سال مجھے کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا - وہاں ... مندر ہیں - ان میں سے ایک مندر چمار نے بنوایا ہوا ہے - وہ چمار جوتے بنایا کرتا ... جوتے بناتے بناتے اس کے پاس ... سا روپیہ جمع ہو گیا - مگر اس کی دھرم پتنی اور بیٹے کی مرتیو ہو گئی - اب اس نے سوچا کہ اس کے پاس جو روپیہ ہے - وہ کس کام آئے گا؟ اس نے اپنے روپیہ سے مندر بنوایا - اس وقت کے رواج کے مطابق کسی مندر کا پجاری کسی براہمن کا ہونا ضروری تھا - چنانچہ مندر کے لئے براہمن پجاری کی تلاش شروع ہوئی - مگر براہمنوں نے ایک چمار کے روپیہ سے بنے مندر کا پجاری بننے سے انکار کر دیا - جب پرم ہنس رام کرشن کو پتہ لگا - کہ اس مندر کا پجاری کوئی نہیں بنتا - تو انہوں نے اپنے بھائی کو اس مندر کا پجاری بننے کے لئے تیار کیا - اس وقت کے ہندوؤں کی ذہنیت یہ تھی کہ نہ صرف چمار ہی اچھوت تھا - بلکہ اس کا روپیہ بھی اچھوت تھا۔

اسی طرح میں نے وہاں ایک اور مندر دیکھا - اس مندر میں بہت سی مورتیاں ہیں - اس مثال کو بتانے سے میرا مطلب ... تھا - کہ بنگال میں مندر اور مورتیاں تو بہت ہیں - مگر یہ مورتیاں بنگال کے ہندوؤں کی حفاظت نہیں کر سکیں - اور کمیونل ایوارڈ نے ان سے سب کچھ چھین لیا - کلکتہ کارپوریشن اور کلکتہ یونیورسٹی ہندوؤں کی محنت اور دماغ کی پیداوار ہیں - لیکن آج وہاں مسلمانوں نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اپنا غلبہ قائم کر لیا ہے - کلکتہ یونیورسٹی سے "شری" کا نشان ہٹا دیا گیا - محمود غزنوی کے حملہ کے وقت بھی سومناتھ مندر کی مورتیاں ... حفاظت نہ کر سکیں - میرا کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ مورتیاں ہندوؤں کی حفاظت کرنے کی شکتی نہیں رکھتیں - اب ... حالات اس قسم کے ہو رہے ہیں - کہ صرف ... اور تعداد سے ہندوؤں کی حفاظت ... ہندوؤں نے دھرم کو قید کر ... خاص خاص آدمیوں کے پاس ... اس سے ہندو جاتی کو نقصان عظیم ... ہزاروں ہندو گھرانوں میں پیدا ہونے ... کروڑ ہندوؤں کو اچھوت بنا دیا۔

آریہ ستیاگرہ کی کامیابی تمام ہندو جاتی کی کامیابی ہے

(آریہ سماج سنت نگر لاہور کے سالانہ جلسہ پر مہاشہ کرشن جی کا بھاشن)

ہم نے دھرم کے دروازے دوسروں کے لئے بند کر دیئے - ہم نے دھرم کو غلط معنوں میں سمجھا - اور آج ہم اس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں - آج ہم ٹھوکریں کھا رہے ہیں - میرے کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ ہندوؤں میں سنگٹھن نہیں تھا - اس لئے کمزور ہو گئے - آپ کے سامنے ستیارتھی جی نے ہندوؤں کی تعداد کے بارے میں جو کچھ کہا ہے - میں اس سے متفق ہوں - اب مردم شماری آ رہی ہے - اس کے متعلق ہندوؤں کو نہ کانگریس کے بائیکاٹ کی پرواہ کرنی چاہیئے - اور نہ کسی اور بات کی - اور مردم شماری میں اپنی اپنی صحیح تعداد لکھوانی چاہیئے - نوجوانوں کو اس مردم شماری کے سلسلہ میں سرگرمی سے کام کرنا چاہیئے - میں یہ نہیں کہتا - کہ مسلمانوں کی تعداد صحیح نہ لکھی جاوے - مگر میں یہ چاہتا ہوں - کہ ہندوؤں کی تعداد صحیح لکھی جاوے - پچھلی مردم شماری میں ہندوؤں میں اس کے بائیکاٹ کی تحریک ہو گئی - اور اس سے ہندوؤں کی تعداد کم لکھی گئی - اس کے نتیجہ کے طور پر کمیونل ایوارڈ کے بنتے وقت ہندوؤں پر بہت بڑا اثر پڑا - اور اس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔

حیدرآباد ستیاگرہ میں

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مہاشہ جی نے کہا - کہ حیدر آباد کا مسئلہ تو جملہ معترضہ تھا - میرے کہنے کا مطلب یہ تھا - کہ ہندوؤں میں سنگٹھن کی کمی تھی - اس سے وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتے رہے - اب ان میں کچھ سنگٹھن پیدا ہو رہا ہے - اور حیدر آباد ستیاگرہ میں اس سنگٹھن کا ثبوت ملا ہے - حیدر آباد ستیاگرہ میں صرف آریہ سماجی ہی نہیں - بلکہ سناتنی اور سکھ بھی گئے - میرے جتھا میں ۸۲ ستیاگرہی تھے - ان میں سناتنی بھی تھے - سکھ بھی تھے - بابا بدن سنگھ سے حیدر آباد میں کہا گیا - کہ "وہ تو سکھ ہیں - ان کا آریہ سماج سے کیا تعلق ہے؟ وہ کیوں ان کے ستیاگرہ میں آئے ہیں؟" بابا بدن سنگھ نے کہا کہ - شہید گنج کے معاملہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان نے سکھوں کی طرف سے مفت پیروی کی - گوردوارہ نبو رچہ کے وقت آریہ سماج کے مشہور لیڈر سوامی شردھانند جی دو سال کے لئے جیل گئے - آریہ سماج نے مصیبت کے وقت سکھوں کا ساتھ دیا - تو اب سکھ ان کا ساتھ کیوں نہ دیں"۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ سکھوں نے حیدر آباد ستیاگرہ میں ہماری جو امداد کی اس کا بہت اچھا اثر پڑا - حیدر آباد ستیاگرہ کی کامیابی صرف آریہ سماج کی کامیابی نہیں - بلکہ ہندو جاتی کی کامیابی ہے - حیدر آباد ستیاگرہ میں ہندو جاتی نے سنگٹھن کا ثبوت دیا - اور اسے شاندار کامیابی ہوئی - راجہ سر کشن پرشاد نے حیدر آباد ستیاگرہ میں سناتنیوں کو آریہ سماج سے جدا کرنے کی کوشش کی - اور ان کی اس کوشش کا منہ توڑ جواب کس نے دیا - گوسوامی گنیش دت اور پنڈت نیکی رام شرما نے - انہوں نے اور دوسرے سناتن دھرمی لیڈروں نے اس بات کا اعلان کر دیا - کہ راجہ سر کشن پرشاد حیدر آباد ستیاگرہ میں اگر سناتنیوں اور آریہ سماجیوں کو علیحدہ کرنا چاہتے ہیں - تو ان کی یہ سعی لاحاصل ثابت ہو گی - اور آپ جانتے ہیں - کہ راجہ سر کشن پرشاد ہیں کون؟ وہ نہ ہندو ہیں نہ مسلمان آدھے تیتر ہیں آدھے بٹیر۔

سنگٹھن اور ڈسپلن

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مہاشہ جی نے کہا - کہ ہم نے حیدر آباد ستیاگرہ میں ایک تو سنگٹھن سے فتح حاصل کی - اور دوسرے ڈسپلن سے - ستیاگرہیوں میں اتنا ڈسپلن تھا - کہ ان پر صرف ایک شخص کی حکومت تھی - اور وہ تھی ڈکٹیٹر کی - وہ اپنے ڈکٹیٹر کے سوا کسی کی نہیں سنتے تھے - میرے جتھے کا مقدمہ شروع ہونے پر مجھے کرسی نہ پیش کی گئی - میرے ستیاگرہیوں نے اس پر بہت برا منایا - انہوں نے فیصلہ کیا - کہ جب تک ان کے لیڈر کو کرسی نہ پیش کی جائے گی - وہ مقدمہ نہیں ہونے دیں گے - چنانچہ انہوں نے عدالت کو اپنے نام تک بتانے سے انکار کر دیا - اس پر سپرنٹنڈنٹ جیل نے عدالت سے کہا - کہ جب تک مہاشہ کرشن ان کو حکم نہیں دیں گے - وہ اپنے نام نہیں بتائیں گے - آخر مجبوراً کے طور پر جتھے کے لیڈر کو کرسی پیش کی گئی - اور مقدمہ شروع ہوا - ستیاگرہی اپنے ڈکٹیٹر کے سوا کسی کی سنتے ہی نہیں تھے - ان سے کوئی بات کہی جاتی تھی - تو ان کا جواب ہوتا تھا "ہمارے صاحب سے پوچھو" —— وہاں تو ستیاگرہی غیر مشروط طور پر بھی جیل سے باہر نہیں نکلتے تھے - جب تک کہ ان کا ڈکٹیٹر انہیں حکم نہیں دیتا تھا - اس طرح کی وہاں سپرٹ تھی - اور وہاں جو حیدر آباد کے ستیاگرہی تھے وہ چٹان کی طرح مضبوط تھے - اس سنگٹھن اور ڈسپلن کی وجہ سے ریاست حیدر آباد کو ہمارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے - اور ہمارے تمام مطالبات ماننے پڑے۔

بعض بھائی کہتے ہیں - کہ آیا حیدر آباد میں آریہ سماج کو کچھ ملا بھی ہے - یا یہ محض اس کا پروپیگنڈا ہی ہے - میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ حیدر آباد میں آریہ سماج کو صرف فتح ہی نہیں ہوئی بلکہ کامل فتح ہوئی ہے - وہاں اوم کا جھنڈا لہرانے کی ممانعت تھی - اب وہاں اس قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی - ہون یگیہ پر پابندیاں تھیں - لیکن ہم نے جیلوں میں اتنے ہون یگیہ کئے - اور سناتن ویدک دھرم کی جے بولی گئی - کہ ہم نے جیلوں کی اپوترتا دور کر دی - اور اگر آپ آج وہاں جائیں - تو آپ کو جیل کی دیواروں سے ویدک دھرم کی جے سنائی دے گی - اوم کے جھنڈے اور ہون کے متعلق جھگڑا ختم ہوا - اس کے علاوہ تمام مندروں کے متعلق جھگڑا تھا - جب تک سماج مندر نہ تھے - تب تک کسی سماج کو سماج نہیں کہا جاتا تھا - اور نیا مندر بنانے کی اجازت نہیں تھی - بڑا ٹیڑھا معاملہ تھا - وہ عارضی سماج کو سماج مندر نہیں مانتے تھے - اب یہ جھگڑا بھی ختم ہوا - پہلے آریہ سماجیوں کو جلسے کیلئے اجازت لینی پڑتی تھی - اب ہم کسی بھی جگہ جہاں سماج مندر ہو حکام کو اطلاع دیئے بغیر جلسہ کر سکتے ہیں - کسی کھلی جگہ جلسہ کے لئے صرف اطلاع دینا کافی ہو گا - باہر کے اپدیشکوں پر سے بھی پابندیاں دور ہو گئی ہیں - مگر ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے - اس کی قیمت بھی ہمیں بہت ادا کرنی پڑی ہے - ہمارے ۲۲ - ستیاگرہی بلیدان ہوئے لاکھوں روپیہ خرچ ہوا - کئی ہزار ستیاگرہی جیلوں میں سڑتے رہے - ۲۲ ستیاگرہیوں کے شہید ہونے کی مثال کسی بھی ستیاگرہ میں نہیں ملتی۔

... قربانیں کرکے ستیاگرہ میں اٹھ ہزار والنٹیر جیلوں میں گئے - اور ان میں سے بہت ہی کم اموات ہوئیں ہیں - حیدر آباد ستیاگرہ کا جو نمونہ ہندوؤں نے پیش کیا ہے - اس کے اگر اور نمونے......

وید کے سمبندھ میں

(شری آروند گھوش کے وچار)

وید یہ ستیہ کا پرکاش کرنے والی شبد شکتی اور جیون کے گوڑھ ابھپرائے کو رُوپک تھا پرتیک میں اچھادت کر کے پرگٹ ہوا ؛

وانگ سے ہیئے — پراچین رشی ”وید“ کو اسی درشٹی سے دیکھتے تھے — وید شبد برہما کی رہسیہ مئی اننت شکتی کا دِویہ اور بھاؤ اور اس کی سرجنا تمک کھشمتا کا آوشکار تھا۔ تُرگ سُشِیل بدھی النکوار رس و بک کی شکتی سے اُدبھوت ہونے والا ”شبد وِید“ نہیں ہے۔ وید ہے سچ گیان اور اننت پربرہما سے پرگٹ ہوئی ڈیپند دئی دیا پرتیا - اوقات منتر رُوپک اور آکھیان کو پریوگ وید میں نکمت رُوپ سے ہوا ہے۔ کنتو کلپنا والاس کی درشٹی سے نہیں۔ وید کے رُوپک اور آکھیان ان باتوں کے جیوت درشٹانت اور پرتیک ہیں۔ جو اُن مہان رشیوں کے سمرودھا استوک تھی۔ جس کا انہوں نے سچ سچ درشن اور انوبھو کیا تھا۔ اور جنہیں رُوپک تھا آکھیان کا آشرا لئے بنا کسی اور پرکار استتھ نکمت الوم سچ رُوپ سے اچھی دیکت کرنا سمبھو نہیں تھا۔ اور جو اُن کے اننت درشٹیوں کی کلپنا نہیں سنتوں جیون تھا۔ پارتھو نکت کے باہیہ پرچار و ں میں آیدھ سادھن اور آنکھوں کے لئے پرتیکش اور انہیں رشی بھوت کرنے والی دانتوتاؤں سے کہیں ادھک مہان سانستو کتاؤں کی پرتوک بھی تھی ؛

× × × × × × × × × × × × ×

یگیہ وید کی رچناؤں کا کیندر ہے۔ اسی کے چاروں اور وید لکھے گئے۔ یگیہ کی تھوڑی سے تھوڑی ودھی میں بھی ایک لاکھ شنکھ اور ادھیاتمک ارتھ کی شکتی بھی اچھی پربت تھی۔ اس کی ایک ایک کریا رشیوں کے من کی پرتیک روپ تھی ؛

× × × × × × × × × × × × ×

وید کے درشٹا اپنے اندر ہی ہے ہو سکے کسی ستھا ور نکمت کو پرگٹ کرنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے باروں اور جو ستھول نکت تھا اس کا کیول آنترک اور ادھیاتمک ارتھ نکمت کرنا چاہتے تھے۔ ہمارے سامانیہ چیتنا جن کے شیری چیت ہے۔ اس سے بھی چیتنا کے ستروں کے دیووں شکتیوں۔ درشٹیوں اور انوبھوتیوں کو شبدوں میں رکھنا چاہتے تھے ؛

× × × × × × × × × × × × ×

وید کے درشٹاؤں کا مانس ادھونک مانس سے بھنا ہے۔ وہ رُوپکوں کا پریوگ کرتے ہیں۔ پرنتو وشیش ارتھ میں اور وشِشٹ پرکار سے ان کا درشن پراچین ڈھانچوں میں ڈھلا ہوا ہونے کی وجہ سے کچھ وچتر سا لگتا ہے ؛

× × × × × × × × × × × × ×

رشیوں کی درشٹی میں ستھول اور سوکھشم — باہیہ اور اندر — دونو پرکار کی سرشٹیاں وراٹ دیوتاؤں کے دِویہ بل اور بھاؤ کے رُوپ میں ہی تھیں۔ انہیں یہ بھی ہوتے ہوئے بھی پرسنگک وراٹ دیوی کے رنگ کی ہی لگتی تھیں۔ مانو کا انتر اور باہیہ جیون وراٹ دیووں کے ساتھ ایک دِویہ تین دین پرتیت ہوتا تھا۔ انہیں معلوم تھا۔ کہ ساری سرشٹی کے پیچھے ایک ہی آتما ایک ہی پرش دیاپ رہا ہے۔ اور وراٹ کے دیوتا اس ایک پرش کی شکتی کے بھن بھن سو روپ ہیں۔ دیوتا ستھول نکمت کے اس کے مولک تتووں کے اور وودھی نام ردیوں کے سوامی ہیں۔ ستھول نکت کے ”دیو“ اور ان کا شریر بھی وہی ہے۔ نکمت کے انتر پنہ میں۔ سوکھشم شکتی اور اس کے انوکول چیتنا کی اوستھائیں بھی ایک وراٹ دیوتا ہی ہیں۔ مانو انتر میں جو شکتیاں پرگٹ ہیں۔ وہ بھی ان ہی دیووں کا سوروپ ہیں۔ کیونکہ سمست وشو میں رسے بسے چیتن تتووں میں آتم شکتی کو دیوتا جاگرت کرتے ہیں۔ دیوتا ستیہ کے اور امرتتو کے سنرکشک ہیں۔ اننت کے بالک ہیں۔ پرتیک دیو کا مول پرم پرش میں ہے۔ اور پرتیک دیو کی انتم ساتھکتا اس پرم پرش کا ایک اپنا پرگٹ کیا ہوا سوروپ ہے۔ وید کے رشی اس ستیہ کا انوبھو کرتے ہیں ؛

× × × × × × × × × × × × ×

وشوامتر۔ وام دیو۔ دیرگھا تما آدی مہان رشیوں کی بانی رہسیہ مئی۔ مہان اور اُدات کاویہ شکتی کے اُتّم منترکھوں اور ونالتاؤں کو چھوتی ہے ؛

پرسشی سوکت جیسے سوکت وچار شکتی کے اُتّنو اُتّم منترکھوں پر سامرتھ وشدھتا پوروک وچرن کرتے ہیں۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ مانو اجب لنڈوں کے رچیتا ان منترکھوں پر ادھک سنت اور سہج پربرتا پوروک نواس کرتے تھے۔ ساری آریہ میمانسا۔ سدھ دھرم۔ اور آریہ سنسکرتی سبھی مولک تتووں کا مول وید کے پراچین رشیوں ورنیوں سے نکلا ہے۔ یہ ماننے میں پُرانے آریوں کی بُدھی نے کوئی بھول نہیں کی کیونکہ آریہ پرجا کی ساری ادھیاتمکتا بیج روپ میں یا پرتھم بانی کے روپ میں وید میں موجود ہے ؛

”پرکاش“ کے گراہک بڑھا کر آریہ سماج کے پرچار میں اضافہ کریں ؛ (منیجر)

آریہ ستیاگرہ کے سمبندھ میں ضروری بیان

(از مسٹر شو چندر آریہ پرکھشا سمتی سارودیشک سبھا - دہلی)

پرتھم بار لگ بھگ ڈیڑھ ماس ہوا - اور دوسری بار لگ بھگ ایک ماس ہوا اس سبھا نے سمست آریہ سنستھاؤں کو سماچار پتروں دوارا سوچت کیا تھا کہ وہ حیدرآباد ستیاگرہ میں اپنے دوارا بھیجے گئے ستیاگرہیوں کی سوچیاں وجے دشمی سے ایک سپتاہ پوروادھشٹھیہ بھیج دیں۔ تاکہ ان ستیاگرہی ویروں کے پرشستی پتر اُن سنستھاؤں کے پاس وجے دشمی کے اوسر پر بھینٹ کرنے کے لئے بھیجے جا سکیں۔ ان جن سنستھاؤں نے وجے دشمی سے پورو سبھا کے کاریالیہ میں اپنی سوچیاں بھیج دی تھیں ان کے پرشستی پتر یتھا سمیہ بھیج دئے گئے تھے۔ کچھ سنستھائیں وجے دشمی کے بعد بھی دھیمے دھیمے اپنی سوچیاں بھیج رہی ہیں۔ جن سنستھاؤں نے اپنے ستیاگرہی ویروں کے نام ابھی تک نہ بھیجے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ادھک سے ادھک تاریخ ۶ - نومبر ۱۹۳۹ء دن سوموار تک اپنی سوچیاں سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ تاکہ باقی ستیاگرہی ویروں کو اُن کی سنستھائیں دیپاولی کے اُتسو کے اوسر پر پرشستی پتر بھینٹ کر سکیں ؛

شری پردھان سارودیشک سبھا کی آگیا پر ستیاگرہ ستھگت ہو جانے پر جو ستیاگرہی ویر کھنڈوا تھا جھانسی کیمپوں میں رُکے رہے - اُنہیں بھی پرشستی پتر دئے جائیں گے - جن میں سے جن کے پرشستی پتر ان کی سنستھاؤں کے پاس ابھی تک نہ پہنچے ہوں - انہیں بھی تاریخ ۶ - نومبر تک ان کے نام بھیج دینے چاہئیں ؛

جن ستیاگرہی ویروں نے کبھی سنستھا کی اور سے بھاگ نہ لے کر سو تنتر روپ سے ستیاگرہ میں بھاگ لیا ہو - انہیں چاہیئے کہ ... پرشستی پتر پراپت کرنے کے لئے

جو کسی آریہ سنستھا سے اپنا نام certify کرا کر بھیجیں۔ تب ہی انہیں پرشستی پتر بھیجے جاویں گے انیتھا نہیں۔ یہ پہلے بھی پرکاشت کرایا جا چکا ہے۔ پرنتو کچھ سجنوں نے اس پر عمل نہیں کیا ؛

تاریخ ۶ - نومبر تک اس پرکار کی سوچیاں بھیجتے ہوئے پتر کاریالیہ میں رجسٹرڈ آنے چاہئیں۔ تاکہ بعد میں کوئی شکایت کرے۔ کہ اُنکے نے سوچی بھیجی تھی - اور اس کے پرشستی پتر نہیں پہنچے ؛

تاریخ ۶ - نومبر ۱۹۳۹ء کے بعد جو نام آویں گے سبھا ان کے پرشستی پتر بھیجنے کی ذمہ دار نہ ہوگی - اس وشے میں ہمارا نمر ۳۳

۲۳ سو چنا ہے - سپیا تمام آریہ سنستھائیں - اور آریہ ستیاگرہی ویر نوٹ کر لیں ؛

رشی نمبر کے لئے تیاریاں بڑے زور شور سے شروع کر دی گئی ہیں۔ بڑے بڑے ودوانوں سے مضمون اور کویوں کی رچنائیں پراپت ہو چکی ہیں ؛ (منیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سی ۔ پی اسمبلی کے سپیکر و سارودیشک سبھا کے پردھان

شری گھنشیام سنگھ جی گپت کا جیون پریچے

(از پروفیسر سدھاکر جی ایم ۔ اے منتری سارودیشک سبھا)

...کی جیونی لکھنا سرل ہوتا ہے
...ے دیکھنے کا چیزن کرنا اتیمنت
...ا ہے ۔ آپ اس کے جیون سے
...ت گھٹناؤں اور انگوں کا ورنن
...ے ہیں ۔ پرنتو ان سدھانتوں کے
...رنے میں سمرتھ نہیں ہو سکتے ۔ جو اس
...یو کو پربھاوت کرتے اور پریرت کا
...تے ہیں ۔

...گھنشیام جی گپت کے سمبندھ میں
...وا یہ ستھت ہوتی ہے ۔ جتنا ہی
...ں نے ان کے جیون کا ادھین کیا
...اتنا ہی ادھک ان سو کھشم سدھانتوں
...سمجھنے کا کاریہ کٹھن ہو گیا ہے ۔ جو ان کے
...اور کاریوں کو پربھاوت کرتے ہیں ۔
...ان کا پرتیارن کی سادھارن اٹھان
...ادانتے اونچے اٹھ جاتے ہیں ۔ جیسا
...ان کی پرگتیوں میں دیکھا گیا ہے ۔ کہ ان
...یو کا اندازہ لگانا کٹھن ہو جاتا ہے ۔

شری گھنشیام گپت جی کا

...نش پریچے جنم ٹھتیس گڑھ
(مدھیہ پردیش) کے ایک چھوٹے اندر سندھ
...میں ہوا ہے ۔ ان کے پوروج سوتی تحصیلدار
...کے حوصلہ سا جاؤں کے آدھین
...تیس گڑھ کے ایک صوبے کے تحصیلدار
... گپت جی موتی صوبیدار کی پڑنواسی
...سب سے بڑے چچا کے بڑے بیٹے ہیں ۔

...گھنشیام گپت جی وچار اور ویوہار

...ورش کی آیو میں جبل پور کالج سے ...
...کالج ساہارٹسن کالج کے نام سے وکھیات
...الہ آباد وشوودیالیہ کی بی ۔ اے
...پرکھشا پاس کی ۔ اور سوئن میڈل پراپت
...شری پرونیسر ایم راپ ڈول اور
...کے نجی سے آپ اتیمنت پریہ
...ودیارتھی تھے ۔

...شری جی گپت جی بڑے اچھے کھلاڑی
...کالج کی ہاکی ٹیم کے کپتان تھے ۔ پڑھنے
...اور کھیلنے میں آپ جتنے اچھے تھے
...اچھے آچرن میں بھی تھے سات تینوں
...میں آپ اپنے سہپاٹھیوں کے
...ہے ہار بن گئے تھے ۔ اور وہ آپ کا
...آدر کرتے تھے ۔ جب آپ کالج
...میں پڑھتے تھے ۔ تب سے دنگ بھنگ کا
...بڑا تھا ۔ آپ نے اس اندولن
...میں بڑا بھاگ لیا ۔ ۱۹۰۷ء میں کالج
...کے پرنسپل نے ان کے ایک سہپاٹھی
...کا اپمان کیا تھا ۔ اس پر کالج میں ہڑتال ہو
...گئی تھی ۔ شری جی گپت جی اس سمے الہ آباد

میں قانون اور ایم ۔ ایس ۔ سی کا ادھین کر رہے تھے ۔ پڑھائی کی پرواہ نہ کر کے گپت جی جبل پور آ گئے ۔ اور اپنے منتر او ۔ ڈی گھوسٹ کے ساتھ ہڑتال کا نیتر ن کیا ۔ ہڑتال جاری رہی اور پورن سپھلتا کے ساتھ سماپت ہوئی ۔ اس سمے کی بھارت ورش کی کداچت یہی ایک سپھل ہڑتال تھی ۔ پرنسپل کو کھشما مانگنی پڑی ۔ اور اس کے پشچات وہ ریٹائر ہو گیا ۔ اس سمے سے لے کر گپت جی اب تک کانگرس کے اُتساہی کاریہ کرتا رہے ہیں ۔

آپ کا راج نیتک

راج نیتک جیون

جیون کا لج جیون سے ہی پرارمبھ ہوتا ہے ۔ (سنہ ۱۹۰۶-۷ء) ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۶ء تک برابر نرنتر آپ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کے سدسیہ رہے ہیں ۔ کانگرس کے آدیش پر آپ نے ۱۹۲۱ء میں اپنی اچھی وکالت چھوڑ دی تھی ۔ ۱۹۲۳ء میں آپ مدھیہ پردیش اور بہار کی لیجسلیٹو کونسل کے سدسیہ نرورودھ نرواچت ہوئے تھے ۔ ۱۹۲۶ء میں ان کے وپکھشی کی کراری ہار ہوئی تھی ۔ ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۶ء تک گپت جی مدھیہ پردیش کی کونسل میں ورودھی دل کے نیتا رہے ۔ ستیاگرہ اندولن میں آپ کو دو بار دنڈ ملا ۔

کیندریہ دھارا سبھا میں ان کا کاریہ

شری سیٹھ گوبند داس جی کے ساتھ آپ کیندریہ اسمبلی میں نرواچت ہو کر آئے تھے ۔ کیندریہ اسمبلی میں آریہ وواہ ایکٹ کے پاس کرانے کا شریہ گپت جی کو پراپت ہے ۔

سیوا بھاؤ ۔ جیون کا مول منتر

گپت جی میں بچپن ہی سے سیوا کا بھاؤ رہا ہے ۔ بی ۔ ایس ۔ سی اور قانون کی پریکھشا پاس کرنے کے بعد انہوں نے نت کال پریکٹس شروع نہیں کی ۔ ورن ودربھ گوروکل کا نگڑی کی سیوا کے لئے ارپن ۔ کئے ۔ وہاں فزکس اور گنت کے اونریری پروفیسر کے روپ میں کاریہ کیا ۔ وہاں انہوں نے سنسکرت کا ادھین کیا ۔ اور لگ بھگ تین ماہ کے عرصہ میں سنسکرت بولنے لگ گئے تھے ۔ گوروکل نواسیوں اور سورگیہ سوامی شردھانند جی (اس سمے کے مہاتما منشی رام جی) کے لئے یہ بات بڑے آشچریہ اور اطمینان کی تھی ۔ اور وہ اس بات کی لوگوں میں چرچا کیا کرتے تھے ۔ ودیارتھیوں میں وہ بہت لوک پریہ تھے ۔ اور آج بھی گوروکل کے سناتک ان کا بڑے پریم اور آدر سے سمرن کرتے ہیں ۔

یہ جنم کے آریہ سماجی ہیں اور آریہ سماج کے پرتی انہوں نے کئی اتکرشٹ سیوائیں کی ہیں ۔ انہی کے پریتنوں سے مدھیہ پردیش کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو چھتیس گڑھ میں استری شکشا کے لئے چار لاکھ کی سمپتی کا دان ملا ۔

سنہ ۱۹۲۰ء سے وہ مدھیہ پردیش کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان چلے آ رہے ہیں ۔ ان کی کتنی ادھک لوک پریتا ہے ۔ اور ان کی سیوا کا کتنا بڑا آدر ہے ۔ اس بات کا پریچے اوپر بہت بات سے چلتا ہے ۔ یہ پرتیہ اپی پردھان کا چناؤ پرتی ورش ہوتا ہے ۔

سارودیشک سبھا کے پردھان

گپت جی آج کل سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان ہیں ۔ یہ پرتیہ اپی آریہ سماج کے پرتی ان کی بہت سی سیوائیں ہیں ۔ پرنتو حیدر آباد کے ستیاگرہ میں ان کی سیوائیں بہت اُجول روپ میں جنتا کے سمکش آئی ہیں ۔ سبھا کے پردھان ہونے کے ناطے سے ستیاگرہ اندولن کے اُتردائتو انہی پر تھا ۔ ستیاگرہ یدھ کے وشد ودھ سنچالن سے کون ... انہوں نے سہسروں آریہ ستیاگرہیوں کو بھیجا تھا ۔ انہوں نے اتیمنت سادھارنا اور بدھی متا کا پریچے دیا تھا ۔ انہوں نے

اس یدھ کو ادھیاتمکتا کی جو چھٹ دی تھی اس کے لئے ان کے منتریوں اور شترو گن سب نے ان کی اُدارہردہ سے پرشنسا کی تھی ۔

ہندی کے پرتی پریم

گپت جی ہندی کے بڑے پریمی ہیں ۔ اس لئے نہیں ۔ کہ یہ ان کی ماتری بھاشا (mother-tongue) ہے ۔ بلکہ اس لئے کہ یہ بھارت ورش کی راشٹر بھاشا بننے یوگیہ ہے ۔ ان کا یہ پورن وشواس ہے ۔ کہ یدی انگریزی کے استھان میں سمست راشٹر کی سمت بھاشا ہندی ہو جائے ۔ تو دیش کی بہت زیادہ اُنتی ہو گی ۔ ہندی کے پرتی ان کا پریم کیول وا ... نہیں ہے ۔ ورن جہاں سمبھو ہوا ہے اپنے ویوہار سے انہوں نے ہندی کو اپنایا ہے ۔

درگ کی جہاں کے وہ نواسی ہیں ۔ کواپریٹو بنک (Co-operative Bank) میونسپل کمیٹی ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ : تبادی سنستھاؤں کا جن کے سمبندھ ... ۲

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھ شالہ لال کرتی بازار راولپنڈی کے لئے ایک یوگیہ مڈل پاس بے ۔ وی ٹرینڈ کلمبیہ ادھیاپکہ (ہیڈ منسٹرلیس) کی ضرورت ہے ۔ درخواستیں بمعہ نقل سرٹیفکیٹ مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں :-

چوہدری بھدرسین شاستری ۔ سیکرٹری
آریہ سماج لال کرتی بازار راولپنڈی

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ۔ ریلوے کرایہ ہمارے ذمہ ۔ دام نقد ۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی ۔ کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

... ادھیکش رہے ہیں ۔ کاریہ انہوں نے ہندی میں کرایا ہے ۔ کیندریہ اسمبلی کے سدسیہ تھا سی ۔ پی اسمبلی کے سپیکر کی حیثیت میں وہ اپنے بہتا کہ شرہندی میں ہی کرتے رہے ہیں ۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

بنگال کے پرسدھ ودوان شری بپن چندر پال اپنی پستک سول آف انڈیا کے پرشٹھ ۹۵ پر لکھتے ہیں کہ:-

"But while granting the ut-most freedom of thought and institutions the Aryan Nation builders took great care to ordain certain rules and rituals, certain sacrements and ceremonies that were binding upon all the sections of the expanding Aryan Society and that sought to preserve and strengthen their fundamental unity."

اس کا بھاوارتھ یہ ہے کہ آریہ جاتی نرماتا رشیوں نے وچار اور سمپردایوں کی دشٹی میں وشیش سوتنترتا دے رکھی تھی۔ اس بات کا ... روپ سے ... وشیش وشیش نیموں کو۔ سنسکاروں کو ... آچار وچار اور سنسکاروں کو ... آریہ سنگٹھن کے ... سب کے لئے ایک ... تھے۔ اور جن کے بندھن سے ایکتا کی رکشا کی گئی۔ اسی پرکار ڈاکٹر بینٹ ... اپنی پستک "ہندو آئیڈیلز" (Hindu ...) کے پرشٹھ ۱۸۲ پر ہندوؤں کے دھرم درشنوں اور ترتیبوں ... لکھتی ہیں کہ

"In conduct and in Social Life how-ever great strictness has been en-forced, and this has given stability to nation".

اس ... ایک جیون اور آچار وچار میں ... اپنی ... سے کام لیا ... جاتی ہیں جن کی ...

پرنتو یہ ہی ان سانجھے بندھنوں ... ہندوؤں کی جاتیوں کو باندھے ... اور اس کے کارن ... ہندو ... دکھائی دیتے

ہندو سنگٹھن کا مول منتر

(لیکھک:- کاکا کالیلکر)

ہیں۔ اور سنسکار کی اسنکھیہ اور بہو وشالی جاتیاں جو اس کے بعد پیدا ہوئیں۔ وہ نشٹ پسا ہو گئیں۔ تتھاپی ان کا وچار نہ کر ہم ہندو آج اپنے آچار وچار کو پسند نہیں کرتے۔ اور ہمیں یہ دیکھتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے سب ... کے سب شکشت پرش آئے دن ہمیں کو توڑنے کی چیشٹا میں لگے ہوئے ہیں +

ان سانجھے بندھنوں سے ہمیں بگڑنا کیوں ہے؟ اس کے لئے بڑی کھوج کی آوشیکتا نہیں۔ ہندوؤں کو شتابدیوں تک مسلمانی شاسن کی داستا کرنی پڑی۔ اور آج بھی عیسائی شاسن سر پر موجود ہے۔ مسلمانی بادشاہوں کے سمے میں ہماری سنسکرتی کو ملیا میٹ کر دینے کے لئے دوجھ کیا گیا۔ وہ ایک دکھ بھری کہانی ہے۔ جس کے دوہرانے کی آوشیکتا نہیں۔ اس کے بعد عیسائیت کا دور دورہ ہوا۔ مشنری لوگوں کی پابندی اس بات میں تھی۔ کہ سانجھے بندھن ٹوٹ جائیں۔ کیونکہ اس کے بنا ان کی بھرتی اسمبھو تھی۔ انہوں نے اس کے پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ دوسری اور آج کل کے عیسائیوں کے بھوگ ولاس کے جیون نے ہمیں موہت کر لیا ۔۔۔ ان کے کھان پان کی سوتنترتا۔ ان کے رہن سہن کا ڈھنگ۔ ان کے ولاستا کے سامان نے ہمارے من اور مسز پر ادھیکار کر لیا۔ اور عیسائی سماج نے ہماری راج نیتک ربجے (Political Conquest) کرنے کے ... (Social Conquest) بھی پراپت کر لی۔ پنجاب کے پرسدھ دیش بھگت لالہ ہردیال جی نے کیا ہی ٹھیک کہا ہے کہ ہندوستان کی راج نیتک وجے سے اودھک بھیانک ہندوؤں پر پاشچاتیہ سبھیتا کی ... ہے۔ مسلمان اور عیسائی دونوں سانجھے سنسکاروں پر نربھر نہیں ہیں۔ ان کی ... اپنے ایک وشواس پر ہے۔ مسلمانوں کو یہاں جو حضرت محمد صاحب پر شردھا رکھنا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ اسی پرکار جو عیسائی ہیں حضرت یسوع مسیح کے کتھن پر وشواس رکھتے ہیں عیسائی ہیں۔ اس لئے یدیپی ان میں بھی سمپردائے ہیں۔ تتھاپی ان کے ہوتے ہوئے بھی وہ ان وشواسوں کے کارن بھن بھن نہیں ہیں۔ مسلمان حضرت محمد صاحب اور عیسائی حضرت عیسیٰ کے نام پر ایک ہیں۔ اور سدا ایک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان میں ایکتا ہے۔ اور اسی کارن ان میں شکتی اور پران ہے۔ پرنتو ہمارے ہاں ایسا نہیں۔ یدی ہندو جاتی کا کبھی ایسا ہوتا۔ اور ہندوؤں کی بھن سمپردائے دیوتا سویکار کرتے ہوئے بھی کسی ایک کیندر پر اکٹھے ہو سکتے۔ تو کداچت ان سانجھے بندھنوں کے ٹوٹنے سے اتنی ہانی نہ ہوتی۔ پرنتو چونکہ ہماری جاتیتا کے آدھار ... سانجھے سنسکار اور بندھن ہیں۔ اس لئے پرنتو اس آدھار کے ڈانوا ڈول ہو جانے سے ہماری جاتیتا کے نشٹ ہو جانے کی آشنکا ہو رہی ہے +

اب پرشن یہ ہے۔ کہ کیا ہندوؤں کا بھی کوئی کیندر بن سکتا ہے۔ جہاں آ کر سمپردائے اور بھید بھاؤ وں کے رہتے ہوئے بھی ہم ... سکیں ... دوسرے شبدوں میں کیا ہم اس بات کا نرنے کر سکتے ہیں کہ ہم ہندوؤں کا ہندوتو کیا ہے ... ایسا کوئی کیندر ... جس کے نام پر ہم اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کو بھائی سمجھتے ہوئے کیندر سے کندھا ملا سکیں؟ پرانے سانجھے بندھن ... بھن درشنوں اور سمپردایوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک سمدت جاتی بنائے ... اس کا نرنے سرسری ... نہیں ہے۔ اور کداچت ادھونک ... کٹھن ہے۔ اور کداچت ... رشیوں کے وچار اسمبھو بھی ہے۔ بہتر ... پرنتو یہ تم ... وہ دیتے ہیں ... ہندوؤں کی جاتیتا بھی بچا ہو سکتا۔ یدی ہم ہندوؤں کے لئے ... کے کیندر رکھو ...

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

امرت دھارا اس کا بھی علاج ہے

سور تھروٹ
گلے کا پکنا

فوراً امرت دھارا استعمال کر کے آپ پیاری آنے والی تکلیف سے بچیں!

"امرت دھارا" سوزش اور درد کو فی الفور رفع کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر جراثیم اور زہریلے مادوں کو ہلاک کرنے کی بیش بہا طاقت موجود ہے۔ یہ بیماری کے جراثیم کو دور کر کے گلے کو صحت اور آرام بخشتی ہے۔ گلے کی صحت کے لئے یہ قدرتی امداد ہے۔

"امرت دھارا" بادو تاثیر دوا۔ گلے کی تکالیف میں غرارے کرنے کے لئے لوشن کی شکل میں بھی ملتی ہے۔ قیمت فی شیشی لوشن ایک روپیہ۔ آپ اسے گلے اور گلے کی رگوں کے متعلق تمام چھپلنے والے امراض مثلاً زکام، کھانسی، انفلوئنزا وغیرہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

قیمت امرت دھارا فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ۲/۸، نصف ایک روپیہ بارہ آنے (نمونہ ۸/ ...)

آج ہی آٹھ آنہ کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خرید لیں۔

امرت دھارا

امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ کہانی

سگائی کے دن

(لیکھکہ: شریمتی ستیہ وتی جی ملک)

ودیادھر کے ہزار منع کرنے پر بھی اس کی بہن بھگوتی نے اپنے انیک متر باندھوؤں اور پریچتوں کو نمنترن پتر بھیج دئیے۔ سگائی کا وقت ۹ بجے پراتہ دیا گیا تھا۔ پرنتو لگ بھگ آٹھ بجے سے ہی پاس پڑوس کے لوگوں کا آنا شروع ہو گیا۔

برامدے تتھا بھیتر کی بیٹھک میں مہلاؤں ایوم بچوں کے بیٹھنے کا۔ اور باہر کوٹھی کے احاطہ میں شامیانہ لگا کر پُرشوں کے سواگت کا پربندھ کیا گیا تھا۔

شامیانے کے نیچے ایک اور رنگ برنگے رنگوں سے چترت ویدی میں ہون کنڈ رکھا گیا تھا۔ دھوپ۔ چندن اور اگر آدی سامگری کے اتیرکت وہاں کیاریوں میں کھلی بیلا۔ چمبیلی کی تازی سگندھ بھی بار بار اُٹھتی ہوئی۔ کے ساتھ مانو آگنتکوں کا سواگت کر رہی ہو۔

سفید وردی میں انا تھالیہ کا بینڈ کچھ دور کاش سے کہ ایک نوتن راگ بجا دیتا ہے۔

ودیادھر کے بہنوئی لالہ گیانی رام تتھا ان کے دو بانجے شری پرکاش چند آنے جانے والوں کو آدر سہت بٹھلاتے جاتے۔ سوڈا۔ لیمن۔ پان سپاری کے اتیرکت ایک ایک بیلا کا گجرا بھی آگنتک مہودیوں کے گلے میں ڈالا گیا۔

شہر بھر میں لالہ گیانی رام سے کبھی ادھک میل ملاپ۔ جان پہچان ان کی استری سے ہے۔ اسی کارن جھلملاتے وستر ابھوشنوں سے سسجت یووتیاں۔ کنیائیں۔ ایوم بڑی استریاں بادام۔ ناریل۔ سپاری آدی سے بھرپور تھالیوں سے ڈھکے تھال بیٹھک میں ایک اور رکھی بڑی میز پر رکھ رہی ہے۔

(بیٹھک میں کچھ ولیشی کے نیتاؤں اور کچھ ایکٹرسوں کی تصویریں ٹنگی ہیں)

زرّی انفواسلے سے جڑت پوشاک پہننے والی لڑکی ایک اور بیٹھی ہوئی اپنی اپنی شادی اور سگائی کی باتیں سنا رہی ہے۔ دوسری اور ہیرا اور سارڑھیوں پر کاڑھے گئے بیل بوٹوں کی چرچا کرتی ہوئی کچھ یووتی کنیائیں بیٹھی ہیں۔ کمرے کے بیچوں بیچ لال دوپٹہ اوڑھے شریمتی بھگوتی دیوی بہت سی برودھ ایوم پروڑھا استریوں سے گھری شگن لینے بانہہ لینے کا کاریہ کر رہی ہیں۔ برامدے میں ایک اور الپ وئیسک بالکوں نے گراموفون لگا رکھا ہے۔ سفید وستر پہنے نوکر ٹرے میں شیشے کے گلاسوں میں لیمونیڈ۔ سوڈا ایوم الپ مشٹھان لئے کمروں میں گھوم رہے ہیں۔

منتر اُچارن۔ شانتی پاٹھ کے ساتھ ٹھیک ۹ بجے ہون سماپت ہوا۔ ودیادھر کے ہاتھ میں کنگن باندھا گیا۔ کنیا پکش کی اور سے اس کے چچا اور بھائی ایک سو روپیہ تتھا پچیس ۲۵ تھال میں مٹھائی آدی سے سجا کر لائے تھے۔ جنہیں بڑے اُلّاس سے اُٹھا اُٹھا کر سریندر۔ مہیندر۔ پدما (ودیادھر کی چھوٹی بھانجی) اور بھانجے اندر لا رہے تھے۔

ودیادھر کی آنکھیں ہون کے دھوئیں سے کچھ کچھ لال ہو رہی تھیں۔ پرنتو ایک الوکک پرسنتا اس کے چہرے پر کھیل رہی تھی۔ ہردے میں ایک مردُل اُلّاس تھا۔ گلے میں ایک بڑا سا پھولوں کا گجرا اور ماتھے پر تھا کیسر کا ٹیکا۔

ویدی سے اُٹھ پرتھم اس نے بہنوئی کے چرنوں میں پرنام کیا۔ اس کے اُپرانت ایک دو متروں ایوم بچوں سے گھرا ہوا بھیتر بہن کا آشیرواد لینے چلا۔ بہن نے بھائی کے سر سے چھوا کر روپئے پیسے بانٹے۔

کچھ برودھ استریاں ایک ساتھ بیٹھے سُر سے "گھوڑی" گانے لگیں۔

"نکّی نکّی بوندیاں نکّیا پیوں کرے
ماں اے سہاگن تیرے شگن کرے"

(ننھی ننھی بوندیں پڑ رہی ہیں۔ اے بچے! تیری ماں سوبھاگیہ وتی تیرے شگن منا رہی ہے)۔

ایک، دوپٹے کے کور سے آنکھیں ملتی ہوئی ایک استری بول اُٹھی — ہاں۔ آج بیچارے کی ماں ہوتی۔ باپ ہوتا۔

دوسری — ہائے! وہ تو ترستی تھی۔ آج ودیادھر کی نوکری بھی لگ گئی ہے۔ شادی ہونے والی ہے۔

(بقیہ صـ۱۳ پر)

حیدرآباد میں عیسائی

(لیکھک: پروفیسر مہیش پرشاد جی مولوی فاضل ہندو یونیورسٹی بنارس)

حیدرآباد میں عیسائی جس سمے سے کاریہ کر رہے ہیں۔ اس کو میں ابھی تک نہیں جان سکا۔ پرنتو یہ بات نشچت ہے۔ کہ دکھن میں عیسائیوں کا کام انیسویں شتابدی کے پوروارد سے ہی ہو رہا ہے۔ استو۔ اُکت شتابدی میں عیسائی کاریہ کرتا وہاں ادشیہ رہے ہوں گے۔ اسی کا پھل ہے۔ کہ بیسویں شتابدی میں عیسائیوں کی سنکھیا وہاں اس پرکار بڑھتی ہے:-

سن	سنکھیا
۱۹۰۱ء	۲۲۹۹۶
۱۹۱۱ء	۵۴۲۶۶
۱۹۲۱ء	۶۴۷۵۶
۱۹۳۱ء	۱۵۱۳۸۲

اس بات کے جتلانے کی آوشیکتا وشیش روپ سے نہیں۔ کہ اُکت سنکھیاؤں میں ودیشی عیسائی کم اور دیسی ہی ادھک ہیں۔ یہ دیشیہ لوگ ادھک تر ہندوؤں میں سے لئے گئے لوگ ہیں۔ وہاں یہ سوچا گیا۔ کہ عیسائی ہونے کے بدلے یہ اچھوت ہندو اور جنگلی لوگ مسلمان ہو جائیں۔ اور عیسائی لوگوں کی شکتی روکی جائے۔ تاکہ اُکت لوگوں میں ان کو وشیش روپ سے پھلتا پراپت نہ ہو سکے۔

۱۹۰۳ء کی بات ہے۔ کہ عیسائیوں کی اور سے کچھ عمارتیں بنانے کا خیال ہوا۔ تو اُن کے مارگ میں پہلے روڑا اٹکایا گیا۔ اُکت سمیہ سے کچھ کال پہلے شیعہ اور سنیوں میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور اُسی کے دشئے میں دربار کی اور سے ایک آگیا پتر ۱۹۰۰ء میں نکلا تھا۔ استو۔ اُسی کی آڑ میں رکھا گیا۔

اُکت سمیہ میں پہلے عیسائیوں پر کرپا ہوئی تھی۔ اتھوا اس سے پہلے بھی کبھی ان پر کچھ ادرکرپا ہوئی تھی۔ یہ ٹھیک ٹھیک نہیں کہا جا سکتا۔ پرنتو اس کے بعد کے کم از کم دو اداہرن ایسے ہیں۔ جس میں عیسائی لوگ نظام سرکار کے کرپا پاتر بنے ہیں۔

آریہ سماجیوں کو شکایت ہے۔ کہ پرائیویٹ سکولوں کے وشے میں جو قانون ہیں وہ سخت ہیں۔ جن کے کارن بہت سے پرائیویٹ سکول بند ہو گئے ہیں۔ اکثر بند کر دئیے گئے ہیں۔ دلچسپ پتہ یہ چلتا ہے۔ کہ اُکت قانون کے شکار پہلے عیسائی لوگ ہی ہوئے تھے۔ اور اُکت قانون کے بنانے کی نوبت جس طرح آئی تھی۔ اس کی کہانی نظام سرکار کے ہی شبدوں میں سنئیے:-

In (1923 F.) the Divisional Inspector of Schools, Aurangabad, re-ported to Govern-ment that he asked the authorities of the Anglo-Vernacular Mission School Jalna, to supply him with certain statistics relating to the School for in-corporation in his annual report, but the authorities flatly refused to furnish the required material on the ground that the school was not in re-ceipt of any grant-in-aid and as such it was not binding upon them to accede to the wishes of H. E. H the Nizam's Educational authorities. This attitude of the Misson School gave rise to the general question whether private schools were established with or without permission of the Educational Depart-ment etc.,

۱۹۲۳ء کی بات ہے۔ کہ اورنگ آباد

بقیہ صـ۱۳

حیدرآباد کے سماچار

شولاپور میں اُپدیشک ودیالیہ

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی دیکھ ریکھ میں نظام سٹیٹ کے بھن بھن بھاشا بھاشی بھاگوں میں اور ان بھاشاؤں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے والے اُپدیشک تیار کرنے کے لیے شولاپور میں ایک اُپدیشک ودیالیہ کھل رہا ہے۔ اس ودیالیہ میں تیلگو، کناڑی، تھا تینوں بھاشا بولنے والے ودیارتھی لئے جائیں گے۔ جو ودیارتھی اُکت ودیالیہ میں پرویشٹ ہونا چاہیں۔ وہ ۳۰- اکتوبر سے پہلے پہلے شولاپور پہنچ جائیں ۳۰- اکتوبر کو ودیالیہ میں سکھتے ہوگیہ ودیارتھی چنے جائیں گے۔ پرویشٹی کی اچھا سے آئے ہوئے سب ودیارتھیوں میں سے کیول یوگیہ تم ہی یعنی ودیارتھی ہی لئے جائیں گے۔ ان کے بھوجن اور نواس آدی کا بھار سبھا پر ہوگا +

ونشی لال منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ

آریہ سماج لوالارام کا چناؤ

شری بی بالکرشن جی پردھان۔ شری جی نارائن ریڈی جی اُپ پردھان۔ شری سی۔ آر رام کرشن ریڈی جی منتری۔ شری ناندڑ پیٹیا جی اُپ منتری۔ شری بی بال رام جی کوشادھیکش +

کندھار کے ہندوؤں کے مقدمہ کا فیصلہ

کندھار (حیدرآباد) کے کچھ ہندوؤں پر دفعہ ۵۰۵ کا مقدمہ چلایا جارہا تھا۔ اس مقدمہ کی پیروی شری رام چندر جی لکھنہ کر رہے تھے۔ مقدمہ کا فیصلہ ۲۷-۱۲-۴۸ف کو سنایا گیا۔ ۵ کو ۱۲ سے ۱۵ ماس تک کٹھور قید کی سزا دی گئی ہے۔ شری شنکر راؤ جی وکیل کو اٹھارہ ماس تھا شری مادھوراؤ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کو بندرہ ماس تھا شیش تین کو ایک ایک ورش کی کٹھور قید کا دنڈ دیا گیا ہے +

منتری آریہ سماج اُدگیر کو نوٹس

اُدگیر —— شری نواس راؤ جی منتری آریہ سماج اُدگیر کے نام نمن لکھت آگیا پر تحصیل اُدگیر ضلع بیدر سے پرمٹ کیا گیا ہے :-

"بجواب درخواست مورخہ ۵ ذ ۴۹ ف بحکم صدر مہا لیش دی جاتی ہے۔ کہ بتقریب مندرجہ درخواست کی قدامت کی نسبت کوئی واقفہ نہیں ہے۔ اور نہ اب ہی آپ نے کوئی وثیقہ پیش کیا ہے۔ بلحاظ قواعد تقریب مذہبی ۱۳۳۱ ف مندرجہ فقرہ ۳ اس کے لئے صدر سے منظوری کی ضرورت ہے۔ ورجب تک صدر سے تحریکا منظوری نہ مل جائے تقریب مذکور عمل میں نہ لائی جاوے۔ اور آپ کو چاہئیے۔ کہ فوراً حصول منظوری کے لئے اعلیٰ اوّل تعلقدار ضلع بیدر میں رجوع ہو جائیں +

دسہرہ کے جلوس پر پابندیاں

اُدگیر —— محکمہ تحصیل تعلقہ اُدگیر ضلع بیدر سے دسہرہ کے جلوس کے سمبندھ میں شری بابو اپا مٹھ شنکر بتا کے نام نمن لکھت حکم آیا ہے :-

"بجواب درخواست ۲۶ ذ س ۱۳۴۸ ف لکھا جاتا ہے۔ کہ تاریخ و وقت مقررہ اور مقررہ راستہ جات پر سے جلوس پالکی برآمد کرنے کی اجازت پابندی شرائط ذیل بہ دی جاتی ہے۔ جس کی عمل ذمہ داری بانیان جلوس پر رہے گی :-

(۱) حسب احکام سرکار مسجد کے پاس اندرون چالیس قدم باجہ نوازی نہ ہو۔ التزام کا لحاظ رکھا جائے۔

(۲) مسجد اور درگاہ جو راستہ میں واقع ہیں۔ جلوس میں شامل ہونے والے وکمسن لڑکے "جے جے" کے نعرے مت لگائیں۔ خموشی کے ساتھ جلوس نکالیں +

(۳) جلوس کے ہمراہ کسی قسم کے پوسٹر۔ اعلانات تختیاں وغیرہ جو قابل اعتراض ہوں نہ رکھی جائیں۔ اور نہ تقسیم کی جائیں +

(۴) جلوس بغیر ہلچل رہے +

(۵) بھجن جو راستہ میں گائے جائیں مذہبی اور ایسے ہونے چاہئیں۔ جو دوسرے مذہب والوں کے لئے اشتعال انگیز نہ ہوں +

(۶) جھنڈا وغیرہ کسی قسم کا جلوس کے ساتھ نہ رہنا چاہئیے +

(۷) مذہبی رسموں کی ادائیگی کے مقصد سے کیول جلوس کا منتظم اپنے ساتھ دو تلواریں لے +

ہندوستان کی راشٹر بھاشا ہندی ہی ہوسکتی ہے

(ہندی ساہتیہ سمیلن بنارس کے سواگت ادھیکش پنڈت مدن موہن مالویہ کا بھاشن)

کاشی میں ہونے والے ہندی ساہتیہ سمیلن کے ۲۵ ویں ادھویشن کے سواگتا دھیکش پوجیہ پنڈت مدن موہن جی مالویہ نے منگلا چرن کے بعد اپنا سواگت بھاشن پڑھا۔ اپنے بھاشن میں پہلے آپ نے سبھا پتی مہودیہ کو دھنیہ واد دیا۔ اس کے بعد ناگری پرچارنی سبھا کاشی تتھا ہندی ساہتیہ سمیلن دوارا کی گئی ہندی کی سیوا کا ذکر کیا۔ اس کے بعد آپ نے کہا۔ کہ :-

"جو کاریہ ہو چکا وہ اچھا ہی ہوا۔ اس کے اتیرکت بڑے بڑے پرشن سمیلن اور ناگری پرچارنی سبھا کے سامنے اُپستھت ہیں۔ اور یہ آوشیک ہے۔ کہ ہندی بھاشا اور ناگری لپی کے پریمی سبھا اور سمیلن کے کاریہ کو دھیان سے دیکھتے رہیں۔ اور اس میں بھاشا تتھا لپی کی رکشا کے کاریہ میں بہت سہایتا دینا ہے کام کریں +

ہندی کا سوروپ اور ناگری لپی

میں کیول دو باتوں پر وشیش دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ پہلا ہندی بھاشا کے سوروپ پر۔ دوسرا ناگری لپی پر۔ ہندی بھاشا کا سوروپ بھاشا کے بننے کے انوسار بنا ہے۔ اس کا نکاس اسی بھاشا سے ہے۔ جو پرتھوی منڈل کی بھاشاؤں میں پرانی ہے۔ اور جس کا سب سے پرانا گرنتھ رگ وید ہے۔ جس کی پراچینتا اور مہتتا کا یورپین لیکھک بھی آدر کرتے ہیں۔ اور کم از کم چار ہزار برسوں کا پرانا مانتے ہیں۔ بدی کوشش لیکر کوئی دیکھے۔ تو جان پڑے گا۔ کہ کتنے وشیشیہ۔ وشیشن اور کریا بادھک شبد ہندی میں ہیں جن کا مول سنسکرت ہے۔ بھاشا وگیان شاستر جاننے والوں کا کہنا ہے۔ کہ ہندی کے سمان دوسری کوئی بھاشا نہیں ہے۔ جس میں نِربھاؤ شبدوں کے اتنے اور ایسے سندر اُداہرن ملیں جتنے ہندی میں ملتے ہیں +

مسلمانوں کے سمیہ میں بہتیرے عربی فارسی شبد ہماری بھاشا میں مل گئے۔ اور اب وہ بھاشا کے انگ ہیں۔ اسی پرکار انگریزوں کے آنے سے انگریزی بھاشا کے شبد بھی ہماری بھاشا میں مل گئے۔ کنتو ان کا یہ تاتپریہ نہیں ہے۔ کہ ہماری بھاشا ان شبدوں سے بنی ہے۔ یا اُن کے کارن بنی ہے۔ ہماری بھاشا ان ہی شبدوں سے بنی ہے۔ جو سنسکرت سے پراکرت اور اپ بھرنش بن کر ہندی کی شکل کو بڑھاتے ہیں۔ جیونت بھاشاؤں کی یہ سوبھاوک گتی ہے۔ کہ ان میں پریوجن کے انوسار دوسری بھاشاؤں کے شبد ملائے جاتے ہیں +

راشٹر بھاشا کا پرشن

جب سے بھارتیہ سماج کے راشٹر کو پھر سے سنگٹھن کرنے کا یتن ہونے لگا۔ تب سے اس بات کی چنتا بہت سے دیش بھگتوں کو ہو گئی ہے۔ کہ راشٹریہ کاریوں اور ویوہاروں کے لئے ایک راشٹر بھاشا مان لی جائے۔ انہ انہوں نے ہندی کو راشٹر بھاشا مان لیا۔ کیونکہ یہی دیش کے ادھک استھانوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ ادیوگ سرو تھا سراہنے کے یوگیہ ہے کنتو جس رنج سے آج کل بھاشا کا سوروپ بدلنے کا یتن ہو رہا ہے۔ وہ میری رائے میں دیش اور سماج کے لئے بہت کاری نہیں ہوگا۔ اور ہمارے دھارمک تتھا اتہاس کے گرنتھوں کو اس میں ہانی پہنچنے کی آشنکا ہے +

دوسرا پرشن ناگری لپی کا ہے۔ سدھار کے نام پر ناگری لپی کا جو بگاڑ کیا جا رہا ہے۔ اس سے ہم لوگوں کو ساودھان ہو جانا چاہئیے۔ کئی صدیوں کے نرنتر کلاتمک وکاس ہونے کے بعد ناگری اکشروں نے ایک سندر روپ دھارن کر لیا ہے۔ اور اس لپی کو سیکھنے والا بنا کسی بادھا کے لکھنے اور پڑھنے لگتا ہے۔ اس سے اور کسی لپی کی شریشٹھتا کا اور کیا پرمان ہو سکتا ہے؟ اس میں اناوشیک پریورتن کرنے سے یہ لپی کل کی دستو ہو جائے گی۔ ہمارا سمپورن لکھا اور چھپا ہوا ساہتیہ عجائب گھر کی سامگری بن جائے گی۔ انہ سب پریمی سجنوں سے میرا نویدن ہے۔ کہ وہ ان دونوں سمسیاؤں پر گمبھیرتا پوروک سوچ سمجھ کر اور ساودھان ہو کر وچار کریں۔ اور اپنے پوروجوں کا دردھ کریں جو ہمارے سانسکرتک رتنوں کی رکشا کریں۔ اور اپنے جیون میں کسی پرکار کی ادھکتا پرپت کریں۔ مجھے وشواس ہے کہ پنڈت امبا پرشاد

... سے آپ

وہ دواجیپئی جی کی ادھیکشتا میں ہندی۔ ساہتیہ بھاشا اور ناگری لپی کی رکشا ہو گی سا ہی بار پھر میں کاشی کی اور سے۔ کاشی ہندو وشو ودیالیہ کی اور سے اور سواگت سمتی کی اور

ساماجک سماچار

آریہ سماج میرپور کے سماچار

ڈاکٹر تلک راج آنریری اسسٹنٹ سرجن نے اپنے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ آریہ سماج کو پانچ روپے دان پراپت ہوا۔

صاحب موصوف نے اپنی سپتری کا مونڈن سنسکار بھی ویدک ریتی سے کرایا۔

آریہ ویر دل کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ پنڈت منسا رام ہوپدیشک۔ پنڈت دل پتی شاستری۔ پنڈت شیو کمار شاستری کے منوہر ویاکھان ہوئے۔ مہاشہ دلیپ راج و مہاشہ مہر چند کے سریلے بھجنوں سے جنتا نے لابھ اٹھایا۔ اپیل پر دو سو روپیہ چندہ پراپت ہوا۔ آریہ ویر دل میرپور میں نہایت شاندار کام کر رہا ہے۔

دان لالہ کرم چند وکیل پردھان آریہ سماج میرپور نے عہ روپیہ آریہ ویر دل کے لئے دسہ یگیہ کے لئے۔ کل لعہ روپیہ دان دیا ہے۔ آپ موٹر حادثہ کی وجہ سے زخمی ہوئے تھے۔ الشکر کا شکر ہے۔ کہ اب آپ صحتیاب ہو گئے ہیں۔ (تبرتھ رام منتری)

چمبہ میں ایک آدرش ویدک وواہ

۲۵۔ اکتوبر کو لالہ ملکھی رام ایڈووکیٹ گورداسپور کے لوگیہ سپتر لالہ سورج پرکاش بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا وواہ لالہ گوردتہ مل سٹیٹ انجینئر ریاست چمبہ کی سپتری کماری انسویا کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ برات میں گورداسپور اور باہر کے بہت سے معززین شامل تھے۔ ۳۰۔ اکتوبر کی شام کو سہرہ بندی کی رسم ادا ہوئی۔ جس میں علاوہ ان مہمانوں کے جو برات میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔ شہر کے تقریباً تمام سرکردہ اصحاب موجود تھے۔ ۲۴۔ اکتوبر کو برات گورداسپور سے چل کر ڈلہوزی پہنچی۔ اور رات وہاں رہی۔ دوسری صبح چل کر شام کے چار بجے چمبہ پہنچی۔ کہاں ڈلہوزی اور کہاں کھجیار۔ دونو مقامات پر برات کے سواگت کا پورا پورا انتظام تھا۔ اس کھلانے وغیرہ کے لحاظ سے کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ چھ بجے شام کے برات شہر میں داخل ہوئی۔ اس کے لئے ایک طرح سارا شہر آیا ہوا تھا۔ ریاست کے تمام بڑے بڑے اہلکار نہ صرف استقبال بلکہ ملنی اور سنسکار کے وقت موجود تھے۔ ملنی کے وقت سینکڑوں لوگ موجود تھے۔ اور سنسکار کے موقعہ پر اس سے کہیں زیادہ۔ استریوں کی تعداد کئی سو تھی۔ سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ اور اس کا شہر بھر پر بڑا اچھا پربھاو رہا۔ لالہ ملکھی رام نے اپنی نیک کمائی سے اڑھائی سو روپیہ اس مبارک موقعہ پر دان دیا۔ ۲۶۔ اکتوبر کو برات کا قیام رہا۔ اور ۲۷ کی صبح کو روانہ ہو کر برات رات کے ساڑھے آٹھ بجے واپس گورداسپور آ گئی۔ اس طرح یہ تقریب نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوئی۔ برات کی خاطر تواضع نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کی گئی۔ یہ کہنا مبالغہ میں شامل نہ ہوگا۔ کہ ایسا شاندار انتظام بہت کم شادیوں میں دیکھنے میں آیا ہے۔ ہم لالہ ملکھی رام اور لالہ گوردتہ مل کو اس شبھ سمبندھ پر بدھائی دیتے ہیں۔

دیانند مٹھ

حیدرآباد سے واپس آ کر میں دیانند مٹھ دینا نگر میں ٹھہرا ہوں۔ اور میرا اب پتہ دیانند مٹھ دینا نگر ہی ہے۔ اگر کسی نے خط لکھنا ہو۔ تو مذکورہ بالا پتہ پر ہی لکھنا چاہیئے۔

دیانند مٹھ کے لئے وہاں زمین اندازاً بارہ تیرہ کنال مل گئی ہے۔ اب اس میں چھپر وغیرہ بنوانے کا بندوبست کرنا ہوگا۔

۱۱۔ نومبر کو دیانند مٹھ میں مہرشی دیانند جی کی سمرتی میں میلہ کیا جاوے گا۔ اس وقت اگلے پروگرام کا بھی کچھ وچار کرنا ہوگا۔ آریہ سجن اگر اس اوسر پر درشن دیویں تو کرپا ہوگی۔ خاص کر آریہ سنیاسی۔

اس وقت دیانند مٹھ میں میرے ساتھ پنڈت رُچی رام جی۔ برہمچاری سنیہ پال جی رہتے ہیں۔ اگر کسی کو پرچار کے لئے ان کی سیوا کی ضرورت ہو۔ تو مٹھ کے پتہ سے ان کو لکھ کر بلا سکتے ہیں۔ (سوتنترانند)

سوچنا

چونکہ انیک آریہ سجن اور آریہ ہندو سجن سارودیشک سبھا دہلی کی طرف سے لکھے جانے والے حیدرآباد ستیاگرہ کے اتہاس کے سمبندھ میں پوچھ تاچھ کر رہے ہیں۔ اتہ سرو آریہ سماجوں اور آریہ سجنوں کو سوچت کیا جاتا ہے کہ ستیاگرہ کا اتہاس پرایہ پورن ہو چکا ہے۔ اور چھپنے کے لئے شیگھر ہی پریس میں بھیجا جا رہا ہے۔

سبھا اتہاس کی اتنی ہی پرتیاں چھپوانا چاہتی ہے۔ جتنی آریہ سماجوں اور آریہ ہندو جنتا کے لئے آوشیک ہوں۔ اتہ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ابھی سے سبھا کے کاریالیہ میں سوچنا بھیجدیں۔ کہ انہیں کتنی پرتیوں کی آوشیکتا ہے۔ تاکہ بعد میں کسی پرکار کی آسودھا نہ ہو۔ (منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا پرستاؤ

نقل پرستاؤ جو آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے ساپتاہک ست سنگ ۲۲-۱۰-۳۹ (صبح ۹ بجے) پاس کیا گیا۔ جس دن پرشنی پتر سنیاگرہیوں کو بھینٹ کئے گئے:۔

"آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جلسہ آریہ سارودیشک سبھا دہلی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ حیدرآباد دھرم یدھ میں جو شہید ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی اُچت سمارک جنتا کو اُتساہت کرنے کے لئے دہلی اتھوا کسی انیہ اُچت ستھان پر تیار کیا جاوے۔"

(منتری آریہ سماج ہذا)

چونیاں میں ویدک وواہ

۱۵-۱۰-۳۹ کو ڈاکٹر کشن چند جی کی پتری بی بی ساوتری دیوی کا شبھ وواہ لالہ جے دیال ساکن ادکاڑہ کے پتر نے حکیم رام سرن داس جی کے ساتھ پنڈت گنگا شرن جی نے ویدک ریتی سے کروایا۔ ور پکش نے ۲۱ روپیہ اور کنیا پکش نے اکاون روپے دان کیا۔ (کندن لال منتری)

آریہ سماج سنت نگر کا سالانہ جلسہ

(لاہور ۲۹۔ اکتوبر) کل آریہ سماج سنت نگر کا تیسرا دارشک اُتسو ڈی۔ اے۔ وی کالج کے میدان میں ہوا۔ بڑے بڑے اُپدیشک اور وکتا آئے ہوئے تھے۔ دوپہر کو استری سماج کی سبھا ہوئی۔ شام کو پنڈت لبھا رام اور شری بیت بنیارتھی آدی نے بھاشن دئے۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کے سبھاپتتو میں کوی دربار ہوا۔ جس میں کویوں کو میڈل بانٹے گئے۔ رات کو مہاشہ کرشن نے بھاشن دیا۔ آج پرانہ سوامی ویدانند کا اُپدیش ہوا۔ ۱۲ بجے ڈاکٹر خان چند دیو کے سبھاپتتو میں یووک کانفرنس ہوئی۔

اس کانفرنس کے پشچات پنڈت بدھ دیو کے سبھاپتتو میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں اس بات پر وچار کیا گیا۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کی سپھلتا کے بعد اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے۔ جس میں پنڈت وید پرکاش۔ چوہدری وید برت۔ ڈاکٹر رگھوور دیال۔ ڈاکٹر گردھاری لال شریمتی شاردا دیوی نے اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔

اُتسو نہایت سپھلتا سے سماپت ہوا۔

"ہارِ بنجر" کا خاص نمبر

بھٹیارا (مالابار) سے لالہ کرم چند جی کی ادارت میں نکلنے والا ہفتہ وار انگریزی اخبار "ہار بنجر" کا ایک خاص بانی دیانند نمبر دیوالی کے موقعہ پر پرکاشت ہوگا۔ جس میں مہرشی دیانند کی زندگی۔ اور حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق وسشیش لیکھ اور چیزیں ہوں گے۔ قیمت فی کاپی دو آنے (۲)، سو کاپی کا مولیہ دس روپیہ۔

پتہ:۔ مینیجر "ہار بنجر" ونیکلی بھٹیارا (مالابار)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ کے ساپتاہک ست سنگ منعقدہ ۲۲-۱۲-۳۹ کو پنڈت دھرم بھانو جی بی۔ اے شاستری کا اتی اُتم اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا کے پروگرام کے انوسار اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور منتری سماج نے سوچنا دی۔ کہ ویدک ساہتیہ پرچار کے لئے سماج ہذا نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور ویدک پستکیں برائے نام قیمت پر یا مفت لوگوں کے ...

(یو۔ پی)

ہفتہ وار اخبار "درشن" بدایوں

بارہ سال سے ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے۔ ہر قسم کے دلچسپ اور مفید عام مضامین شائع کرتا ہے۔ سالانہ چندہ تین روپے۔ ہر طبقہ میں شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اشتہار دینے کا اچھا ذریعہ ہے۔

مینیجر:۔ "درشن" بدایوں

سگائی کے دِن
بقیہ صفحہ ۹

تیسری ممّا وشوتی پر گھر کے دولت اور بچوں کی جوڑی کو سنبھالنے ہمیشہ کھڑی رہتی۔ اسے بچاری کے ذہن میں یہ دن دیکھنا نہیں بھی تھا۔ بیوک ودیا دھر یہ سب کچھ سُن رہا ہے!

ایک ہی ورش کی بات ہے۔ اوہ! ماں کی نرجیو دیہہ اسی استھان پر اسی کمرے میں پڑی تھی۔ سب اپنوں سب گنتوں سے وہ مکت پتا کو اس نے جنم سے نہیں دیکھا۔ سن رکھا ہے۔ کہ اس کے پتا ایک سرکاری پد پر نیکت ہوکر برہما گئے تھے۔ وہیں انہوں نے ایک برہمی استری سے شادی کرلی۔ اور وہیں بس گئے +

ودیا دھر کے مستشک میں یہ وچار گھنٹہ بھر تک گھوم گیا۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالی ہے۔ اپنے کو بڑی بہن کے گھر بیٹھے دیکھا۔ سگی بہن کے گھر پر ہنسی رہتے ماں جس پتی کو پی کر سد بانی تھی۔ ساتھ ہی وہ اس کا انوبھو کرتا آیا ہے۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بچپن کی ایک گھڑی جلدی سے پھر گئی۔

وہ ضد کر رہا ہے۔ میں بھی ویسے ہی نئے سفید بستر پر سوؤں گا۔ جیسا پرکاش (بھگوتی کے بڑے لڑکے) نے لیا ہے۔ میں بھی ویسا ہی کوٹ سلواؤں گا۔ ہر بار بھگوتی کا بھنوٹی ایک ڈنڈا لے کر اس کی پیٹھ ٹھوکنے پر سیدھے ہو گئے ہیں +

"ایسا ہاں میں بندر کہیے"۔

اور اس دن شاید گھر میں ایک اُدسر پر نمنترن دیا گیا تھا۔ باہر بیٹھک میں بڑی دعوت ہو رہی تھی۔ گانا بجانا ہوتا رہا بہت دیر تک۔ اور وہ وہیں رسوئی گھر میں بیٹھی بیٹی تھی۔ وہ بار بار ماں کو کھینچ کر باہر لے جانے کا ہٹ کر رہا تھا۔ لیکن اور کسی نے باہر سے آتے ہوئے لوگوں سے اپنی ماں کے چھپ کر رہنا نہیں سمجھی۔ کہنے کو بڑی چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن ایک ابودھ ہردے پر ایسی ہی چھوٹی باتیں سدا کے لئے انگٹ چھوڑ جاتی ہیں +

اور جب ایک دن کا رخ بانٹنے سمیہ ماں سے روپے مانگے۔ تو اس کی بہن نے کس طرح ماں کو ڈانٹا تھا۔ "پیتل کو بہت یاد کر۔ کون بیٹھا ہے تیرا یہاں جو سنبھالا"۔ سچ مچ ماں بیری کمزور ہوتی۔ اپنے پتا کا سینہ کہیں اُسے پراپت ہوتا۔ ودیادھر ننھے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو اُٹھا +

اس کے ہردے میں نہ کیول ٹوٹر گیہ ماں کی سمرتی ہی اپتو بچپن کے ادی دیہہ پر اسنرت جیون۔ اس سوبھاوک وانسلیہ پوروں پیاسا کی جاگرتی ایک ساتھ ہو اُٹھی +

اوہ! آج وہ ایک اچھے کاروبار میں لگ گیا ہے۔ اچھی آمدنی ہے۔ کس اُتساہ کے ساتھ آج بھی سمبندھی آنسو منا رہے ہیں +

لیں کر بیٹا! ودیا دھر کے سر کو چھاتی سے لگا کر ایک استری نے کہا۔ جو شائد رشتہ میں اس کی چاچی لگتی تھی ۔۔ اب یہی تیرے ماں باپ ہیں۔ اپنے ماں باپ ٹھنڈی چھایا ہوتے ہیں"۔

اپنے آنچل کے کور سے کرمشہ اس نے اپنے تھا ودیادھر کے بہتے ہوئے آنسوؤں کو پونچھا۔

ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرتی ہوئی انیہ دو تین استریاں کہنے لگیں ۔۔ "بھگوتی کا سوبھاؤ تیز تھا۔ ڈرتی تھی وہ لڑکی سے"۔
"بھئی! مری ہوئی تو ذرا نہیں لگتی تھی"۔
"ایسے لگتی تھی جیسے سو رہی"۔

گھنٹہ بھر میں کمرے کا سارا واتاورن ایک دم نستبدھ ہو اُٹھا۔ ایسا سناٹا چھا گیا۔ مانو ودیا دھر کی ماں کی مرت دیہہ ہی بیچ میں فرش پر پڑی ہو +

اسی سمیہ باہر سے دو سندر بالکاؤں کو ساتھ لے کر بھگوتی نے پرویش کرتے ہوئے کہا ۔۔ "ودیا دھر! تمہاری چھوٹی سالیاں تمہیں دیکھنے آئی ہیں" +

حیدرآباد میں عیسائی
بقیہ صفحہ ۹

(حیدرآباد راجیہ) کے سکولوں کے انسپکٹر مہودیہ نے سرکار میں رپورٹ کی کہ جالنا نامی استھان میں اینگلو ورنیکلر مشن سکول کے کاریہ کرتاؤں سے سکول کے سمبندھ میں کچھ پوچھا گیا۔ تاکہ اس کا ٹھیک وارشک رپورٹ میں کر دیا جائے۔ لیکن مشن والوں نے کچھ بھی بتانے سے انکار کیا۔ کیونکہ سکول کو راجیہ کی اور سے سہایتا نہیں ملتی +

یہی اصل بات ہوئی کہ جس سے پرائیویٹ سکولوں کے کھولے جانے کے مارگ میں پرتی بندھ لگائے گئے۔ ایک دیو گنڈ نامی استھان میں ایک سکول کھولا گیا تھا۔ اس پر نظام راجیہ کے کرمچاریوں نے سنیگھر اُچت کارروائی نہ کی تھی۔ اور وہ سکول ٹوٹ بھی گیا۔ اس کا کارن اس کے علاوہ نے میں کوئی اور بات نہ ہوئی۔ کنتو سرکاری کرمچاریوں کے سمت ۱۹۳۶ء میں یہ آگیا پتر اوشیہ نکلا۔ کہ وہ اس بات کی نگرانی رکھیں۔ کہ کوئی مشنری دھارمک سکول آدی بنا آگیا ستھاپت نہ کریں۔ نہیں تو ان کو اس دشہ میں اُتر دائی ہونا پڑے گا +

عیسائی لوگ حیدرآباد میں بہت پہلے سے کام کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ وہاں کی نیتی سے بھلی بھانتی پریچت ہیں۔ اسی کارن اپنا کام سکول دوارا کرنا ادھک اُچت سمجھا ہوگا۔ کنتو راجیہ نے اس مارگ میں بھی روڑا اٹکایا۔ وستوتہ عیسائیوں کے کچھ کال بعد وہاں آریہ سماج نے کچھ زور پکڑا۔ اور ہندوؤں میں بھی کچھ جان آنے لگی۔ تو جو نیم عیسائی مشنوں کے ہیتو بنا تھا۔ وہی نیم سکول وشیک آریہ سماجیوں و ہندوؤں پر بھی لاگو کر دیا گیا۔ تاکہ یہ لوگ بھی سنگھٹت روپ سے اُبھرنے نہ پاویں۔ پرنتو مسلمانوں کو چھوڑ کر عیسائی و آریہ سماجیوں کی باڑھ کو روکنے کے نمت کسی نہ کسی بات کو آڑ میں رکھ کر وہاں انوکھے قانون اوستھیکتا انوسار سمیہ سمیہ پر بنے ہیں۔ آریہ سماج کی اور سے جو پستکیں پرکاشت ہیں۔ ان میں سے کچھ حیدرآباد راجیہ میں ضبط ہیں۔ عیسائیوں دوارا ابھی انیک پستکیں مسلمانوں کے وِرودھ میں ہیں۔ ان میں سے بھی کوئی پستک ضبط ہے یا نہیں۔ اس بات کا گیان مجھے ابھی تک کچھ نہیں ہو سکا +

تجارت کیلئے نہایت وسیع میدان

تمام شمال مغربی سرحدی صوبہ جس میں تمام ریلوے اسٹیشن مثلاً رسالہ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ تمام سرحدی چھاؤنیاں مثلاً بنوں۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ کوہاٹ پشاور۔ لنڈی کوتل۔ میر علی۔ ادسلی۔ سرادمنہ۔ جنڈولہ۔ ونانی۔ ڈیڈم ل۔ دانا۔ منزئی۔ ٹانک۔ ہنگو۔ پارہ چنار۔ مردان۔ نوشہرہ۔ چھاٹ۔ مالاکنڈ۔ ایبٹ آباد۔ لنڈی کوتل۔ مارٹی۔ انڈس۔ میانوالی۔ جمرود۔ مل۔ الک۔ کیمبلپور۔ تمام سرحدی ریاستیں مثلاً ٹانک سٹیٹ۔ دیر۔ سوات۔ امب۔ چترال وغیرہ میں ہمدرد سرحد کافی تعداد میں فروخت ہوتا ہے۔ ہمدرد سرحد صوبہ سرحد کا واحد کثیر الاشاعت اور ہردلعزیز اخبار ہے۔ اس میں بے خوف تنقیدیں اور تازہ ترین خبریں ہوتی ہیں۔ آپ بھی اپنا اشتہار دیکر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ نرخ وغیرہ کیلئے جنرل منیجر ہمدرد سرحد۔ بنوں۔ وزیرستان کو تحریر کریں +

گوروکل کانگڑی کا
چیون پراش

دِل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پُرانی کھانسی۔ تپ دِق و دمہ وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ بچے۔ بوڑھے۔ عورت مرد سب کے لئے بڑھیا ٹانک ہے +

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ دو روپے فی پونڈ (عہ)

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مختصر

— کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہونے پر یکم نومبر کو بمبئی کی منڈیاں اظہار ہمدردی کے طور پر بند رہیں۔

— بحر اوقیانوس میں برطانیہ کا ایک اور جہاز غرق کر دیا گیا۔

— سوئٹزرلینڈ جرمن حملہ کا خطرہ محسوس کر رہا ہے۔

— جرمن کے ہالینڈ پر حملہ کی افواہ ہے۔

— جرمنوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ جرمن فوجیں فرانس کی حدود میں داخل ہو گئی ہیں۔

— روس جنگ میں غیر جانب دار رہیگا۔

— یو-پی اور بہار میں بھی مدراس کی طرح ڈمی وزارتیں بنانے سے انکار کر دیا گیا۔

— مغربی محاذ پر بھاری سرگرمی شروع ہو گئی۔ جرمنی لائنوں پر کئی بار لڑائی ہوئی۔

— برطانیہ میں آٹھ ہزار اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

— رومانیہ۔ ٹرکی۔ بلجیم اور سویڈن میں بھی زبردست جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

— رب قادیاں کے خلاف بٹالہ کی عدالت میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں وہ بری ہو گئے ہیں۔

— سندھ کے ہندو اپنی حفاظت کے لئے ایک کانفرنس کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

— علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بھی خاکسار تحریک کا مرکز بن جائے گی۔

— انٹی ہندی ایجی ٹیشن مدراس میں بند کر دی گئی ہے۔

— نیز ایجی ٹیشن کے تمام قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

— جرمنی کے پاس صرف دو ماہ کی ضروریات کے لئے پٹرول ہے۔

— سندھ وزارت نے فحش اور اشتعال انگیز پمفلٹ، ایمان جنگ لیکھ و اشتہار وغیرہ چھاپنے کی ممانعت کر دی ہے۔

— مسلمانوں کو سود نہ لینے کی تلقین کرنے پر ساہوکاروں نے ضلع کیمبل پور کا امام مسجد قتل کر دیا گیا۔

— ۱۲-۱۳-۱۴ نومبر کو سرگودھا میں پراونشل کانفرنس ہو رہی ہے۔

— سوامی رام تیرتھ کی یاد میں ۱۱-۱۲-۱۳ نومبر کو مراری والا میں میلہ ہو گا۔

— اب تک برطانیہ کا جنگ پر ... کروڑ روپیہ خرچ آ چکا ہے۔

یو-پی مدراس بمبئی اور بہار کی کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو گئیں

۳۰-اکتوبر کو ۱۱ بجے مدراس کی وزارت نے چارج دے دیا۔ دسوں وزیروں نے گورنر سے ملاقات کی۔ اور انہوں نے استعفے منظور کر لئے۔ گورنر نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت صوبہ کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور اس کام میں امداد کے لئے تین مشیروں پر مشتمل ایک ایڈوائزری بورڈ بنایا گیا ہے۔ ممبروں کے نام ہیں ایچ ایم ہڈ۔ جی۔ آر۔ فورڈ۔ اور جی۔ ٹی بوگ۔ ان کو چار چار ہزار روپیہ ماہوار تنخواہیں ملیں گی۔

یو-پی۔ بہار و بمبئی بہار کی وزارت نے ۱۱-اکتوبر کو بعد دوپہر استعفے داخل کر دئے۔ پارلیمنٹری سیکرٹری بھی مستعفی ہو گئے۔ بمبئی کی وزارت نے بھی استعفے دے دیا۔ گورنر نے ملاقات پر کہا۔ کہ استعفے منظور کرنے سے پہلے انہیں صوبہ کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے ضروری انتظامات پر غور کرنا ہے۔

یو-پی کی وزارت ۳۰-اکتوبر کو اپنے استعفے داخل کر چکی ہے۔ گورنر نے یو-پی کے وزیر اعظم کو بھی ان کے استعفے کے متعلق وہی جواب دیا۔ جو بہار اور بمبئی کے گورنروں کی طرف سے دیا گیا ہے۔

باقی کانگرسی وزارتیں سی-پی کی وزارت ۴-نومبر کو مستعفی ہو گی۔ آسام کی وزارت کو جلد از جلد مستعفی ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسی طرح صوبہ سرحد اور اڑیسہ کی وزارتیں بھی جلد مستعفی ہو جائیں گی۔

مہاتما گاندھی۔ راجندر بابو اور مسٹر جناح کی وائسرائے سے ملاقات

(نئی دہلی یکم نومبر) آج ۳ بجے بعد دوپہر مہاتما گاندھی۔ راجندر بابو اور مسٹر جناح نے وائسریگل لاج میں وائسرائے سے ملاقات کی۔ اس کے بعد مہاتما جی و ڈاکٹر راجندر پرشاد نے مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ جاری رہی۔ مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لال جی آ رہے ہیں۔

وائسرائے سے ہوئی ملاقات میں بات چیت کے متعلق قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے نے مشاورتی کمیٹی یا مرکز میں ذمہ داری کا عنصر داخل کرنے کے متعلق کوئی تجویز پیش نہیں کی۔ اور یہ کہا۔ کہ سر سیموئیل ہور کی تقریر کو کانگرس نے غلط سمجھا ہے۔ نیز وزارتوں کے مستعفی ہونے کا حکم دے کر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے خواہ مخواہ نازک صورت حالات پیدا کر دی ہے۔ اور مہاتما جی نے جواب میں کہا۔ کہ وہ کانگرس کی طرف سے تعاون پیش کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ گورنمنٹ ہمیں یہ حق دے دے۔ کہ ہم ہندوستان کا آئین وضع کرنے کے لئے کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی بلا سکیں۔ چاہے یہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی بلانے کا فوراً وعدہ نہ کیا جائے۔ مگر یہ حق ضرور تسلیم کیا جائے۔

وائسرائے نے مزید کہا۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ کو آپس میں سمجھوتہ کر کے تجاویز پیش کرنی چاہئیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جناح اس بات پر اڑے رہے۔ کہ مہاتما جی مسلم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مان لیں۔ لیکن یہ نہ ہو سکا۔

— لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ پر ساڑھے تین لاکھ روپیہ خرچ آ چکا ہے۔

— پنجاب میں خاکسار تحریک کو دبا دینے کے متعلق تدابیر اختیار کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن کا نوٹس لالہ دیش بندھو گپتا نے دیا ہے۔

— ۳۱-اکتوبر کو برطانیہ کا ایک اور جہاز غرق کر دیا گیا۔

— پنجاب میں ۵-نومبر کا دن کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی تائید میں جلسے کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

— موگہ کے پاس ایک لاری اور ڈیزل کار میں ٹکر ہو جانے سے سات اشخاص ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔

— پولش محاذ سے واپس آئی ہوئی فوجوں نے ہٹلر کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔

موضع کھچیاں ضلع کیمبل پور میں ایک مسلم نوجوان نے ایک ہندو ساہوکار کو قرضہ دینے سے انکار کرنے پر قتل کر دیا۔

— پنجاب اسمبلی میں دو دن کی چھٹی لیتے ہوئے سر سکندر نے کہا کہ "اگر آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ تو میں آپ کو پندرہ دن میں درجہ نو آبادیات ...

خبریں

لے دوں۔

— جنگ کے متعلق کانگرس کا ریزولیوشن سندھ اسمبلی میں بھی پیش کیا جائے گا۔ ڈپٹی سپیکر نے نوٹس دے دیا ہے۔

— ہٹلر انگلستان پر بیک وقت بحری اور ہوائی حملے کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

— صوبہ پنجاب میں ۲۸ قرضہ مصالحتی بورڈ کام کر رہے ہیں۔

— برطانیہ کے دو اور جہاز غرق کر دئے گئے۔

— پنجاب اسمبلی میں پنچایت بل کی کچھ دفعات پاس ہو گئی ہیں۔

— جرمنی نے ایک ہزار قیدیوں کو گولی سے اڑا دیا ہے۔

— حکومت ہند ہندوستانی کھانڈ کی صنعت کے متعلق ایک کانفرنس بلائے گی۔

— فرانس کے پاس جرمنی سے تین گنا ہوائی جہاز ہیں۔

— جنگ کی وجہ سے برطانیہ کی تجارت میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

— ریاست راجکوٹ میں اصلاحات کا اعلان ہو گیا۔ مسودہ ممبروں کی پرجا سبھا ہو گی۔ چالیس ممبر منتخب اور بیس نامزد ہوں گے۔

— ہندو مہاسبھا کے سالانہ اجلاس کی کلکتہ میں شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں۔

— جرمنی کے فتح کردہ پولش علاقہ میں لوگوں کی زمینیں ضبط کی جا رہی ہیں۔

— حیدرآباد میں ہندوؤں کے اقتصادی بائیکاٹ کی تحریک ہو رہی ہے۔ چھ مسلمان والنٹیر اس سلسلہ میں پبلک سیفٹی ریگولیشن ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

— پٹنہ میں بنیادی تعلیم کانفرنس ۲۹ اکتوبر کو ہوئی۔ جس میں واردھا شکشا پرنالی کی وضاحت کی گئی۔

— رنگون کے جہاز ... کے ۲۹ ہندوستانی ملاحوں کو کام کرنے سے انکار کرنے پر گرفتار کر لیا گیا۔ ان کا مطالبہ تھا۔ کہ ان کی تنخواہیں دوگنی کر دی جائیں۔

— پنڈت جواہر لال نے مصیبت زدگان چین کے لئے لیکچروں سے جمع شدہ کئی ہزار روپیہ بھجوایا ہے۔

— سول نافرمانی کی صورت میں مہاتما گاندھی رہنمائی کریں گے۔

— سرحد کانگرس کی ورکنگ کمیٹی

... نو دار کونسل میں تبدیل ہو گئی ہے۔ — ایک اور برطانوی جہاز کی غرقابی کی جس کا نام "ٹینکر" تھا اطلاع آئی ہے۔ — پنجاب گورنمنٹ نے بھی "گنگا دین" فلم کی نمائش بند کر دی ہے۔

...ed by eGangotri

ریویو

رسالہ "تپدق وسل" (اُردو)

لالہ دینا ناتھ صاحب کوہلی نے جو ایک مشہور ویدانے حکیم ہیں۔ مندرجہ بالا نام کا ایک از حد مفید ٹریکٹ پرکاشت کیا ہے۔ آپ نے اس ٹریکٹ میں تینوں امراض تپ۔ دق وسل کی وجوہات تشخیص کے طریقوں و دیسی طریقہ علاج پر پُر از معلومات روشنی ڈالی ہے۔ اور یہ واضح کرنے کی بھی کامیاب کوشش کی ہے۔ کہ مغربی طب کیوں ان امراض کا علاج کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دیسی طریقہ علاج کیوں اور کہاں تک کامیاب ہو سکتا ہے ؎

یہ ٹریکٹ دلچسپ و مفید واقفیت سے پُر ہے۔ اس ٹریکٹ میں دوائیوں وغیرہ کا کوئی اشتہار نہیں۔ بلکہ اسے خالص قومی خدمت کے نیک جذبہ سے متحرک ہو کر لکھا و شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ناظرین "پرکاش" کو اس مفید ٹریکٹ کے مطالعہ سے ضرور مستفید ہونا چاہیئے ؎

کاغذ لکھائی و چھپائی سب عمدہ۔ سرورق آرٹ پیپر کا۔ سائز $\frac{۲۰\times۳۰}{۱۶}$ ضخامت ۳۶ صفحات ؎

ملنے کا پتہ:- ایرانڈ یا کیمیکل اینڈ فارمسیوٹیکل ورکس (بھارت دواگھر) چیمبرلین روڈ۔ لاہور ؎

آریہ سماج ننکانہ صاحب کا انتخاب

مورخہ ۱۹-اکتوبر کو آریہ سماج ننکانہ صاحب کا مندرجہ ذیل چناؤ ہوا:-

پردھان:- مہاشہ دیوان چند جی۔
منتری:- " مہر نبس لال جی جوتشی
خزانچی:- " میلا رام جی ؎
لائبریرین " ہنسراج جی ؎

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر کا سالانہ جلسہ امسال ۳-نومبر سے ۵-نومبر تک ہونا قرار پایا ہے ؎

اس سلسلہ میں شری پوجیہ سوامی سرودانند جی مہاراج کی کتھا ۳۰-اکتوبر سے ۲-نومبر تک ہر روز رات کے ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک ہوا کرے گی ؎

رشی نروان دوس منائیں

امسال رشی نروان دوس ۱۰-نومبر ۱۹۳۹ء کو ہے۔ آریہ سماجوں کو اپنے آچاریہ رشی دیانند کا نروان دوس بڑے اُتساہ سے منانا چاہیئے۔

سوامی دیانند جی نے اپنا سروسو ویدک دھرم پرچار تھا دکُریتیوں کو دُور کرنے۔ اچھوت پن کو دُور کرنے۔ بھراتری بھاؤ پیدا کرنے استری جاتی میں جاگرتی پیدا کرنے میں نچھاور کر دیا۔ اس دن اس مہان پُرش کے جیون سے شکھشا گرہن کر کے اپنے میں آئی کمزوری پر وچار کرنا چاہیئے ؎

اس دن پراتہ کال اپنے اپنے گرام اور نگر میں سب بھائی ملکر سنکیرتن کریں۔ اور وسیع پیمانہ پر یگیہ کیا جاوے۔ اور اس دن اپنے جیون کو اُنت بنانے کیلئے برت لئے جاویں ؎

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے چار آنے مشن فنڈ قائم ہے۔ اس اوسر پر ہر ایک آریہ نر ناری کم از کم چار آنے رشی کے مشن کے لئے دان دیوے۔ اس دھن سے سبھا گرام گرام میں ویدک دھرم کا پرچار کرائے گی ؎

امید ہے۔ کہ سب آریہ سماجیں اس کے مطابق اپنے ہاں پروگرام بنا کر بڑے اُتساہ سے یہ دن منائیں گی۔ اور وصول شدہ دان سبھا کے دفتر گورودت بھون میں بھیج دیں گی ؎

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

اردگرد کے سجن درشن دے کر کرتارتھ کریں ؎
(دیو سین نارد ایم اے پردھان)

ادھیاپکہ کی ضرورت

ہمیں ایک آریہ وچاروں والی ایسی ادھیاپکہ کی بہت جلد ضرورت ہے۔ جو آریہ شکھشا سمتی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ساتویں جماعت تک کی کتابوں کو دھارمک شکھشا دے سکے۔ جے۔ وی یا ایس۔ وی پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ گذشتہ کام کے پرشنسا پتر و کم از کم تنخواہ لینا سویکار ہو۔ اس کے متعلق شیگھر ہی لکھت پتہ پر خط و کتابت کریں:-

ماسٹر نفاں چند منیجر ویدک پتری پاٹھ شالہ مٹھ ٹوانہ (ضلع شاہ پور)

ہندو سنگٹھن کا مول منتر

(بقیہ صفحہ ۱۰)

موڑ لیں۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ سمست سنستھائیں جو ہندوؤں کی کُشلتا کلیان کے لئے دَوڑ دھوپ کر رہی ہیں۔ ان کی ساری چیشٹائیں بدیہ اپنی وہ بڑے سدبھاؤ سے کی جا رہی ہیں وہ نِشفل ہیں۔ کداچت ایک کیندر سنگٹھن کئے بنا یہ سب ہمیں ان جانے ہی پاشچاتیہ سبھیتا کے بھوت کے منہ میں دھکیل رہی ہیں۔ اور سمجھو ہے۔ کہ یہ سب ہمیں پاشچاتیہ سبھیتا میں مگن ہونے اور اپنی سنسکرتی کو کھو بیٹھنے میں سہائیک سدھ ہوں ؎

پرنتو کیا ہم پاشچاتیہ سبھیتا کے سامنے سے بھاگ سکتے ہیں۔ کیا ہم اس سے بالکل الگ ہو کر رہ سکتے ہیں۔ سنسار کی وَرتمان دشا سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا کداپی سمبھو نہیں۔ ہاں اوشیکتا یہ ہے۔ کہ جہاں ایک اور ہم پاشچاتیہ سبھیتا میں پڑھیں وہاں دوسری اور اس کی وششٹتاؤں پر بھی وچار کریں۔ اور ان کو ہندو روپ دے کر اپنانے کا ساہس کریں۔ کچھ ہی دن ہوئے دکھشن امریکہ کا پریٹن کرتے ہوئے برٹش ولایت میں پرنس آف ویلز نے برٹش پرورشتی کا اُدگھاٹن کرتے ہوئے اپنی جاتی کے لئے یہ آدرش اُپستھت کیا ہے۔

"Adopt, adopt, improve"

ارتھات: "گرہن کرو۔ اپناؤ اور اُنت بنو"

ہندو سبھا کے اُپاسک سر جان ووڈرف (Sir John Wodroff)... مہاشیہ اپنی پستک "از انڈیا سولائزڈ" (Is India civilized) میں اس سدھانت پر وواد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اپنانے کے لئے بھی اپنانے والا ویکتی بلشٹ ہونا چاہیئے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو کم از کم پراچین ہندو سنسکرتی کے بیج ماتر کو بچائے رکھیں۔ اور یدی ہم اس بیج کو بچائے نہیں رکھ سکتے تو اُپیکت سجن کے شبدوں میں

Her death approaches. Her last breath will help to unity other living forms

ارتھات:- اُس کی (ہندو جاتی کی) مرتیو سمیپ ہے۔ اور اس کا انتم سانس دوسری

جیوت جاتیوں میں ایکتا پردان کرے گا ؎

پرنتو ہندو جاتی کو جیوت رکھنے کے ہی درشٹی کون سے نہیں۔ ہندو شاستر بھی بار بار یہی پکار رہے ہیں۔ کہ کلی یگ میں دھرم کیول بیج روپ سے سُرکشت رہے گا۔ اس لئے شاستر انوسار بھی اوشیک ہے۔ کہ ہم اس بیج کی رکھشا کریں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ بیج ہی ایک ایسا کیندر ہے جس پر سب ہندو اکٹھے ہو سکتے ہیں ؎

اب پرشن یہ ہے۔ کہ وہ کیندر کیا ہے؟ پرنتو کیندر کے کھوجنے سے پہلے یہ جان لینا اوشیک ہے۔ کہ اس کیندر کی وششٹتائیں کیا ہیں؟ میرے بچ کے وچار میں کچھ نمن لکھت وششٹتائیں ہو سکتی ہیں:-

(۱) یہ کیندر ایسا اُت کرشٹ ہو۔ کہ اسے مان کر ہم سب کے سامنے گرو سے سر اونچا کر سکیں ؎

(۲) یہ پراچین ہندو سبھیتا سے وہ ہمارا سمبندھ نہ ٹوٹنے دے ؎

(۳) اس میں ایسی ادھک بادھائیں اور کرمیں نہ ہوں۔ جنہیں ہم کو پرتنیک آنے والی سبھیتا کے سامنے توڑنا پڑے۔ بلکہ وہ پرتنیک آنے والی سبھیتا کو اپنا سکے ؎

(۴) پرتیک منش کو اچھا ناگرک بنا سکے۔ اور ساتھ ہی ادھیاتمک مارگ کی اور بھی جو ہندو سنسکرتی کی اُنت کرشٹتم پونجی ہے اگرسر کر سکے ؎

(۵) سمست ہندو سمپردائے اس کو سہج ہی سویکار کر سکیں۔ ارتھات وہ ان کے نیم اور آچار ویوہار میں بہت ہی کم ہستکھیپ کرتا ہو ؎

(۶) سرو سادھارن کی اس تک پہنچ ہو سکے۔ لیکن ساتھ ہی وہ مہان سے مہان دارشنک کے لئے بھی مارگ درشک ہو ؎

(۷) وہ کیندر ایسا ہو۔ کہ اس کے چہرے پر ایک سو سترت کھشیتر ہو۔ اور وشو کیندر بننے کی بھی یوگیتا رکھے ؎

ان وششٹتاؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ایسا کیندر کیا ہو سکتا ہے؟ میں نے ایک مہاتک ہندوؤں کی اُنتی اونتی کا سمبندھ۔ ورتمان سبھیتا کا سوتر روپ تھا کچھ انش تک ہندو شاستروں کا ادھین کیا ہے۔ اور میں اس پرنام پر پہنچا ہوں۔ کہ ایسا کیندر وید بن سکتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ وید اپوروشیہ گیان ہے۔ یہ وید ایشوری گیان ہے۔ ان کو سب رشی اور منی اس کو ایسا ہی مانتے چلے آئے ہیں۔ پورا ایک وگ بھی اسے سمست ہم کو ایشوری گیان مانتے ہیں۔ ...

... ہندوؤں کا اس پر وشواش ہے۔ ورتمان کال کے سُدھارک مہرشی دیانند اتیادی جنہوں نے ویدوں کا سہارا لے کر ہندو جاتی میں سُدھار کا پرینتن کیا۔ اور آریہ سماج جو ان کی قائم کی ہوئی سبھا ہے اس کو ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

صنعت وحرفت

ادرک سے سونٹھ بنانا

بازار میں سبز ادرک بکتا ہے۔ وہ ایک سستی چیز ہے۔ اور اس سے سونٹھ تیار کرلی جاتی ہے۔ تو وہ مہنگی بکتی ہے۔ اس لئے ادرک سے سونٹھ بنانے کا طریقہ لکھا جاتا ہے:۔

نسخہ سبز ادرک کو ایسے کمرے میں رکھیں۔ جو ٹھنڈا مرطوب اور ہوادار ہو۔ ادرک کے تمام ٹکڑے دیکھ بھال لیں۔ اور گلے سڑے پھینک دیں۔ پھر کمرہ کے فرش کو دس بارہ انچ گہرا کھود دیں۔ جو مٹی نکلے اس میں پانی ملا دیں۔ آٹھ دس دن میں پانی جذب ہو جائے گا۔ اور فرش تقریباً خشک سا نظر آنے لگے گا۔ پھر اس فرش پر چار یا پانچ فٹ اونچا ڈھیر ادرک کا لگا دیا جاتا ہے۔ اور ڈھیر پر ادرک کے سوکھے پتے بچھائے جاتے ہیں۔ ان پتوں پر گاہے بگاہے پانی چھڑکا جاتا ہے۔ ہفتہ میں ایک بار ادرک کو دیکھنا چاہیئے۔ اور اگر ڈھیر کا میانی حصہ گرم ہو۔ تو تمام ڈھیر کو نکال کر غور کے ساتھ سڑے ہوئے ٹکڑے نکال کر پھینک دینے چاہئیں۔

تین چار دن کے بعد ادرک کا پھر اسی طرح ڈھیر لگا دینا چاہیئے۔ اس بات کا خیال ضرور رہے۔ کہ ڈھیر کا ہر حصہ سرد ہونا چاہیئے۔

سبز ادرک کو پہلے پانی میں بھگو دیا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی ہاتھ سے ملا جاتا ہے۔ اس طرح ادرک سے ساری مٹی اُتر جاتی ہے۔ اور ادرک نرم بھی ہو جاتا ہے۔ نیز اس طرح بھگونے سے ادرک کی جلد اُترنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جب باہر والی جلد نرم ہو جائے۔ تو اسے کسی چیز سے چھیل دیا جائے۔ پھر ادرک کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔ اور اسے تین چار دن دھوپ میں سوکھنے کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ اس طرح ادرک کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اور وہ خشک بھی ہو جاتا ہے۔ پھر اسے ہاتھ سے رگڑا جاتا ہے۔ یہ کام ذرا احتیاط سے کیا جاتا ہے۔ تاکہ ادرک کے کنارے وغیرہ ٹوٹ نہ جائیں۔ اور ادرک کو پھر دھوپ میں رکھا جاتا ہے۔ اور ہاتھ

سے رگڑا جاتا ہے۔ اس کے بعد دو تین گھنٹے کے لئے ادرک کو پانی میں بھگویا جاتا ہے۔ پھر نکال کر خشک کر لیا جاتا ہے۔

جب اچھی طرح سوکھ جائے۔ تو ادرک کو کھردرے کپڑے سے رگڑا جاتا ہے۔ اس طرح باہر کا چھلکا جو باقی رہ گیا ہو۔ اور جو پہلے عمل میں نہ اُتر سکا ہو۔ وہ بالکل اُتر جاتا ہے۔ اب جو ادرک تیار ہوگا۔ وہ سونٹھ ہوگی۔ اور منڈی میں بھیجنے کے قابل ہوگی۔ یہ بھی ایک اچھی تجارت ہے۔

سبز ادرک بہت سستا ہوتا ہے۔ سونٹھ مقابلتاً مہنگی ہوتی ہے۔ سبز ادرک کے سوکھنے سے اس کا وزن بہت کم رہ جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر فرصت کے وقت کام کیا جائے۔ تو کافی نفع ہو سکتا ہے۔

سواستھ رکھشا

پرانایام کے طریقے

(از پوجیہ شری سوامی شوانند جی مہاراج آنند کٹیا رشی کیش)

مشق نمبر ۱:۔ (۱) اپنے اُپاسنا لیہ میں اپنے پسندیدہ آسن پر اپنے پربھو کے دربار میں بیٹھ جاؤ۔ اور اپنے دائیں نتھنے کو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے بند کرو۔ اور آہستگی سے اپنے بائیں نتھنے سے ہوا اُس وقت تک داخل کرو جب تک کہ تم لطف اور آرام محسوس کر سکو۔ تب بائیں نتھنے سے ہی اُسے خارج کرو۔ اس مشق کا تقریباً چھ بار اعادہ کرو۔ شروع شروع میں مذکورہ بالا عمل کو روزانہ کرو۔ اور اس کے بعد اس میں آہستہ آہستہ اضافہ کرتے جاؤ۔ حتےٰ کہ تمہیں بارہ دفعہ مذکورہ بالا عمل کرنے کی مہارت ہو جائے۔

نوٹ مذکورہ بالا عمل کو کرتے وقت سادھک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر داخل کرنے والی ہوا کے ساتھ محبت۔ رحم۔ معافی۔ خوشی۔ علم اور عمل وغیرہ تمام انسانی خوبیوں کو جمع کر رہا ہے۔ اور تمام برائیوں مثلاً لالچ غصہ اور اوّدیا وغیرہ کو اپنے اندر سے باہر خارج کرنے والی ہوا کے ساتھ باہر پھینک رہا ہے۔ اور ساتھ ہی اس عمل کے دوران میں اُسے اوم۔ (پربھو کا پوتر نام) کا جاپ بھی کرتے رہنا ضروری ہے۔

(ب) بائیں نتھنے کو اپنے دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی اور اس کے ساتھ کی اُنگلی (Ring-finger) سے بند کرو۔ اور دائیں نتھنے سے ٹھیک پہلی مشق کی طرح ہوا اندر لے جاؤ۔ اور پھر اُسی راستہ سے داخل شدہ ہوا کو خارج کر دو۔ اس عمل کو بھی چھ بار روزانہ کرو۔ اور چند یوم کے بعد اسے بھی بارہ کی تعداد تک پہنچا دو۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سویابین کیا ہے؟

سویابین — یہ ایک لوبیا کی قسم ہے۔ اس کے دانے مٹر کے برابر ہوتے ہیں۔ چین میں اس کی کاشت قدیم ایام سے ہو رہی ہے۔ منچوریا میں اس کی کاشت بڑے وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کل دنیا میں جتنا سویابین پیدا ہوتا ہے۔ اس میں دو تہائی کے قریباً صرف منچوریا میں پیدا ہوتا ہے۔

جاپان کے منچوریا کو ہڑپ کرنے کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ منچوریا میں سویابین بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ چینی اور جاپانی لوگوں کی خوراک کا یہ ایک اہم جزو ہے۔ حال ہی میں جدید تحقیقات نے اسے نہائیت مفید قرار دیا ہے۔ اس لئے ہر ایک ملک میں اس کی کاشت شروع ہو گئی ہے۔

سویابین کا کیمیائی تجربہ حسب ذیل ہے:۔

پروٹین ۲۲٫۴۳ روغن ۱۹٫۵۰
نشاستہ ۲۰٫۷۶ پانی ۸٫۶۰

مندرجہ بالا تجربہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ سویابین میں کل اشیاء خوردنی کی نسبت زیادہ پروٹین پائی جاتی ہے۔ گوشت سے تقریباً دوگنی سے بھی زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور یہ پروٹین مکمل ہے۔ یعنی اس میں ہر جزو جو (Cell) کی نشوونما کے لئے ضروری ہے پایا جاتا ہے۔ بلکہ کئی ڈاکٹر تو اس کی پروٹین کو گوشت اور انڈوں کے برابر درجہ دیتے ہیں۔ کل دالوں میں کیلشیم کی کمی ہے۔ لیکن سویابین میں یہ بکثرت پائی جاتی ہے۔ دالوں میں وٹامن اے بالکل نہیں پائی جاتی۔ لیکن سویابین میں وٹامن اے۔ بی دہی کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ گوشت اور دالیں جسم میں ایسڈ پیدا کرتی ہیں۔ لیکن سویابین اعلےٰ درجہ کا الکلی اثر رکھتا ہے۔ اور ایسڈ کو فوراً نیوٹرے لائیز کر دیتا ہے۔ اس میں ایک نہائیت اعلیٰ جزو .... (Lecithin) پایا جاتا ہے۔ جو دماغ کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اس لئے سویابین ان اشخاص کے لئے جو کہ دماغی کام کرتے ہیں۔ یا اعصابی امراض میں مبتلا ہیں نہائیت مفید غذا ہے۔ اس میں لوہے کی مقدار کافی پائی جاتی ہے۔

سویابین میں تیل کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ چین میں سویابین کا دودھ دہی مکھن پنیر عام بنایا جاتا ہے۔ ایک پونڈ سویابین سے تقریباً چار سیر دودھ بنایا جا سکتا ہے۔ پہلے سویابین کو پانی میں کافی عرصہ تک بھگویا جاتا ہے۔ پھر اس کو تھوڑا عرصہ آگ پر رکھ دیا جاتا ہے۔ بس دودھ تیار ہے۔ اور اسی دودھ کو جما کر دہی بنایا جا سکتا ہے۔ اور دہی کو بلو کر مکھن نکالا جا سکتا ہے۔

حال ہی میں تجربات ہوئے ہیں۔ کہ لیکٹک بے سلائی جو دہی بناتے ہیں۔ سویابین کے دودھ میں گائے کے دودھ سے بھی زیادہ سرعت سے بڑھتے ہیں۔ کئی لوگ سویابین کے دودھ دہی مکھن آدی پر گذارہ کرتے ہیں۔ اگر ہندوستان میں بھی دوسری دالوں کی طرح اس کا رواج ہو جائے۔ تو خوراک کا ایک اہم مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ سویابین کی کاشت کی طرف اب یہاں بھی کافی ترقی ہو رہی ہے۔ امریکہ اور انگلینڈ میں اس کی وسیع پیمانہ پر کاشت ہو رہی ہے۔

مونگ پھلی مونگ پھلی بھی دالوں کی قسم میں سے ہے۔ جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے۔ کہ اس کی پروٹین مکمل ہے۔ باقی امور میں یہ سویابین کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ اس میں معدنی نمکوں کیلشیم سوڈیم کلورین کی از حد کمی ہے۔ اور اس میں وٹامنز بہت کم پائے جاتے ہیں۔

by eGangotri

رشی نروان اُتسو (دیوالی) پر پرچار ارتھ مفت بانٹنے کے لئے شاندار بھینٹ

۶ - نومبر کو شائع ہوگا

ہفتہ وار "پرکاش لاہور" کا باتصویر "رشی نمبر"

قیمت صرف ایک آنہ

حجم ڈیوڑھا - شاندار ٹائیٹل - اعلےٰ پایہ کے مضمون اور نظمیں - ایک شاندار نئی سہ رنگی تصویر

۱۲/۱۹ نومبر کا اگلا انک "رشی نمبر" ہوگا جو ۶ - نومبر کو شائع ہو جائیگا - اس نمبر کے لئے نہایت اعلےٰ پایہ کے لیکھ اور نظمیں موصول ہو چکی ہیں - اس بار جو تصویر دی جا رہی ہے وہ نہایت دلکش منوہر اور نئی ہے - اس پر گئی ورشوں سے ڈیوڑھا خرچ کیا گیا ہے - صرف تصویر پر ایک پیسہ فی کاپی کے حساب سے خرچ آیا ہے - "پرکاش" کا رشی نمبر رشی سمرتی دوس منانے کے لئے رشی کی شان کے عین شایاں تحفہ ہوگا - ایک آنہ جیسی کم قیمت پر دیسے ہی دھارمک اخباروں کے لئے ایسا شاندار تحفہ پیش کرنا بہت مشکل ہے - پھر ان دنوں جب کہ چھپائی اور کاغذ کی قیمت دوگنا ہے - یہ اور بھی مشکل ہے - لیکن رشی کے بھگتی "پرکاش" ہر سال رشی ورش جو شردھا بھری بھینٹ کرتا ہے - وہ اسے بند نہیں کرنا چاہتا - چنانچہ اس بار رشی نمبر بھاری خرچ کی ذمہ داری پر تیار کیا جا رہا ہے - آریہ سماجوں و آریہ بھائیوں کا کرتویہ ہے - کہ اس شاندار نمبر کو بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیں ۔

پانچ ضروری اور قابل غور باتیں

(۱) چونکہ قیمت لاگت سے بھی کم رکھی گئی ہے - اس لئے کمیشن کی گنجائش نہیں - اس کا مطالبہ نہ کیا جاوے ۔ (۲) چونکہ وی - پی پارسلوں پر جہاں خرچ زیادہ آتا ہے - وہاں ان کی تیاری پر محنت بھی زیادہ خرچ کرنی پڑتی ہے - پھر یہ پارسل دو ایک دن دیر سے ملا کرتے ہیں - اور پھر ان کی رقم کئی کئی دن بعد - اس لئے جتنے اصحاب وی - پی کے ذریعہ نمبر طلب مت کریں - کیونکہ اس صورت میں وی - پی کا خرچ بھی آپ کو ادا کرنا ہوگا - اور محصول ٹاک بھی (۳) جو آریہ صاحبان قیمت پیشگی بحساب ایک آنہ فی کاپی بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں گے - ان سے ہم محصول ڈاک یا کرایہ ریل نہیں لیں گے - یہ بھاری رعایت ہے - جس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے (۴) آرڈر بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن یا چٹھی پر اپنا مکمل پتہ ڈاک خانہ - ضلع و سٹیشن ضرور لکھیں ۔ (۵) ایک کاپی کے لئے دو آنے کے ٹکٹ ارسال کریں ۔

قیمت منی آرڈر سے ارسال کریں	آج ہی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت پیشگی ارسال کر دیجئے	اب دیر کرنے کا وقت نہیں

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون نگار	مضمون کا عنوان
(۱)	شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارودیشک سبھا	"سنگھٹن کا سندیش"
(۲)	شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج	"ستیاگرہ اور اسپرہ یوگ"
(۳)	شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج	"آریہ سماج میں سنیاس"
(۴)	شری سوامی گنگاگری جی مہاراج	"سنسار شانتی کی اور"
(۵)	کنور چاند کرن جی شاردا	"آریہ ویر دل قائم کرو"
(۶)	راجگورو دھریندر شاستری	"ستیارتھی دیانند"
(۷)	پنڈت ویدبرت جی وان پرستھی	"رشی کا سمارک"
(۸)	پنڈت گیانیندر جی سدھانت بھوشن	"تاراواس کا جیون"
(۹)	ڈاکٹر بالکرشن جی ایم - اے کولہاپور	"آریہ سماج زندہ باد"
(۱۰)	پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم - اے	"آریہ سماج کیا ہے؟"
(۱۱)	بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ آگرہ	"جیو اور ایشور کا سمبندھ"
(۱۲)	پنڈت نردیو جی شاستری جوالاپور	"پرانے دنوں کی یاد"

نمبر شمار	مضمون نگار	مضمون کا عنوان
(۱۳)	سوامی رودرانند جی	"رام نام جاپ اور سوامی دیانند"
(۱۴)	لالہ دیوی چند جی ایم - اے	"شنکر جی نے راستہ میں رکاوٹیں"
(۱۵)	مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک	"سپائی کا جادو"
(۱۶)	لالہ لبھو رام جی نیئر	"سماجک بل کی آوشیکتا"
	وشیش لیکھ	
(۱۷)	پنڈت مدن موہن جی مالویہ	"ہندوؤں کی دشا"
(۱۸)	پادری سی - ایف انڈریوز	"آریہ سماج کا گورو"
(۱۹)	پنڈت شنبھو دیو مرال شاستری	"مہرشی کا بچپن ایک بدھ کی زبانی"
(۲۰)	کنور چاند کرن جی شاردا	"راجستھان اور رشی کے جیون کی گھٹنائیں"
(۲۱)	رشی دیانند کے اپنے شبدوں میں	رشی دیانند کے شاستر ارتھ

نظمیں — منشی تلوک چند جی محروم بی - اے - مہاشہ منوہر لال جی شہید بی - اے - ایل - ایل بی - مہاشہ یوگ دھیان جی بی - اے - لالہ انوپ چند جی آفتاب - جیمنی سرشار - اندر جیت جی شرما مانچھرا - ٹیک چند جی سخن - واجد ہندی - شرر سبت پوری - پریم ملتانی - شاد ورٹ سنڈیمن - سینا رام ماہری - اشوک رہناہی وغیرہ ۔

ان کے علاوہ سوامی ستیانند جی مہاراج - بیرسٹر ونائک ساورکر جی - پنڈت شبھی لال جی (ریاست حیدر آباد) - پروفیسر سدھاکر جی ایم - اے منتری ساردیشک سبھا دہلی - لالہ خوشحال چند جی خورسند - سوامی دیانند جی - لالہ دلیش بندھو جی گپتا ایم - ایل - اے انیادی کئی اچھیہ کوٹی کے ودوانوں کے لیکھ اور راشٹر کے نیتاؤں کے سندیش پراپت ہو چکے ہیں ۔

یہ نمبر کیا ہوگا؟ اعلےٰ اعلےٰ مضمونوں اور نظموں کا شاندار گلدستہ ہوگا - اس نمبر سے جہاں خود محروم رہنا بدقسمتی ہے - وہاں دوسروں تک بھاری تعداد میں نہ پہنچانا رشی کے بھگتی کو کھٹکتا ہے - جلدی کیجئے - اور آج ہی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیجئے ۔

منیجر "پرکاش" لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. 435. No. L.

ॐ

Phone 2367. No.

"प्रकाश" साप्ताहिक लाहौर का ऋषि-नम्बर

The Prakash Lahore

Rishi Number As.-/4/-

ہفتہ وار پرکاش لاہور کا رشی نمبر

۱۲/۱۹ - نومبر سنہ ۱۹۳۹ء

ایڈیٹر ہتیشی علاولپوری

پروپرائٹر مہاشہ کرشن بی۔اے

نمبر ۴۴-۴۵

جلد نمبر ۳۵

چندہ
سالانہ چار روپے (۴) ششماہی (۲)
سہ ماہی سوا (۱) روپیہ

قیمت
فی پرچہ ایک (۱) آنہ

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سینما منڈوا لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش ۵ نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

… by eGangotri

گورو کل کانگڑی کی چند مشہور ادویات

چیون پراش

کھانسی۔ دمہ۔ کھشے وتپدق
کیلئے مفید بڑھاپا اور لذیذ ٹانک ہے۔
استری پُرش بچے بوڑھے سب استعمال
کر سکتے ہیں۔
قیمت دو روپے (عہ) پونڈ

دراکشاسو

ہاضمہ کو ٹھیک کرتا۔ بھوک بڑھاتا
اور تفکاوٹ کو دور کر کے چستی دیتا
ہے۔
قیمت:۔ سوا روپیہ (عہ) فی پونڈ

بھیم سینی دنت منجن

دانتوں کو صاف کرتا۔ اور پیپ و
خون آنے سے روکتا ہے۔
قیمت ایک شیشی ۸ر۔ تین شیشی عہ

چندر پربھاوٹی

ہر قسم کے پیشاب اور استریوں کے
رجودوش کو دور کرنے والی بواسیر
کیلئے اکسیر ہے
قیمت دس آنے (۱۰ر) تولہ

بسنت کسماکر

کمزوری اور ذیابیطس کیلئے اکسیر
ہے۔

براہمی ہیر آئیل

دماغ کو تراوت و طاقت
دیتا۔ اور بالوں کو خوبصورت بناتا
قیمت:۔ ۲۔ ۸ آنے (۸ر) شیشی

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں سے پانی بہنا۔ کھجلی۔ ککرے۔ جالا
دھول دغیرہ آنکھوں کی تمام امراض کیلئے
سب سے بڑھیا سرمہ ہے۔ قیمت تین روپیہ تولہ

ملنے کا پتہ:۔
آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برانچ:۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور
ایجنٹس:۔
سیالکوٹ:۔ گوروکل میڈیکل ہال
کوئٹہ ایجنٹ:۔ میڈیکل ہال اسٹیڈسن روڈ
سرگودھا ایجنٹ:۔ ملک آیورویدک اوشدھالیہ آریہ سماج

سدھ مکردھوج

سونے اور کستوری والا۔ جوانی و
طاقت کے لئے اکسیر ہے۔
قیمت ۲۴ روپیہ تولہ

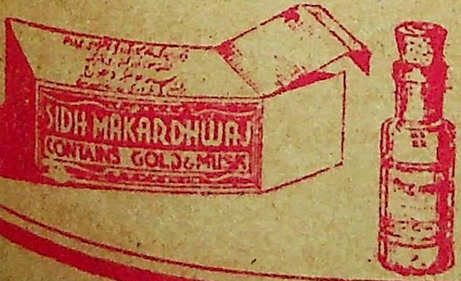

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی ویدؔ
کی ایجاد کردہ بعض معجزہ اثر دوائیاں

گو کھا (رجسٹرڈ)

بگڑے ہوئے گلوں کے لئے اچوک دوا

بغیر آپریشن کے سنئے اور پرانے گلوں کو درست کرتی ہے آتشک اور دق کے باعث گلے کے دانے دگلٹیاں۔ گلے کا بیٹھنا۔ آواز بند ہوجانا۔ کن پیڑے آغاز خناق۔ بچوں کے دانت نکالنے کی سب تکالیف بچوں کا پیلاپن۔ سوکھا وغیرہ بیماریوں میں مفید ہے۔ ٹائیفائیڈ۔ نمونیا وغیرہ میعادی بخاروں کے دور ہونے پر کمزوری دور کرتی۔ طاقت اور پھرتی بخشتی ہے۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ۸) فی شیشی

وڈا (رجسٹرڈ)

دیرینہ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ اپھارہ۔ پیشاب کے ساتھ چھاچھ یا چونے کے پانی کی مانند سفید مادہ کا خارج ہونا۔ مقوی اغذیات کھانے پر بھی جسم کا نہ بڑھنا۔ ان تمام شکایات کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔

قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی۔

آم واتیشور

جوڑوں کا درد۔ ورم۔ درد سینہ۔ کمر۔ سردی۔ زکام۔ بخار۔ انفلوئنزا کو فوراً آرام کرنے والی گھریلو دوائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

رکت وٹی

سردی لگ جانا۔ جسم میں درد سستی۔ نزلہ زکام۔ کھانسی۔ موسمی بخار۔ بدہضمی۔ نمونیا کو فوراً آرام دینے والی گھریلو دوائی ہے۔

قیمت چھ آنے (۶) فی شیشی (۱۰۰ گولیاں)

پنڈت جی کا نام کون نہیں جانتا؟

راجے۔ مہاراجے۔ رئیس۔ اعلےٰ حکام۔ جرنلسٹ اور ہر حلقہ کے سرکردہ اصحاب آپ کے دست شفا کے قائل ہیں۔ آپ کی قابلیت اس قدر مسلمہ ہے۔ کہ لاہور کے تمام ویدوں سے آپ کی پریکٹس زیادہ ہے۔ آپ ہندوستان کی تمام سرکردہ آیورویدک انسٹی ٹیوشنوں کے ممتحن رہے ہیں۔ اور اپنی پینتیس ۳۵ سالہ پریکٹس کے دوران میں ہزاروں مریضوں کو پیچیدہ سے پیچیدہ اور پرانی سے پرانی امراض سے نجات دلا چکے ہیں۔

لاہور سے باہر والے لوگ آپ کے چشمہ فیض سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے اس واسطے آپ نے ایسے لوگوں کے فائدہ کے لئے

ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ

کے نام سے ایک دواخانہ نہایت وسیع پیمانہ پر کھول دیا ہے تاکہ باہر کے ضرورتمند لوگ بھی آپ کے مشوروں سے مستفید ہو سکیں۔

پنڈت جی کی ادویات پشتہا پشت سے مجرب و بے خطا ہیں

نو نو — NAV-NU

جن لوگوں کو صبح اٹھتے ہی چھینکیں آجاتی ہیں۔ ان کیلئے اکسیر دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲)

کھشیر کر

ماتاؤں میں بڑھیا دودھ پیدا کرنے اور بڑھانے کی مفید خوراک ہے۔ حاملہ مستورات اور پیدا ہونے والے بچے کے لئے قدرتی طاقت کا ذریعہ ہے۔ زچہ کی کمزوری کو جلد دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال کرنیوالی ماتاؤں کے بچے بہت جلد بڑھتے ہیں۔ بچوں کی زندگی کو ان خطروں سے بچاتا ہے۔ جو بناسپتی دودھ سے پیدا ہوتے ہیں۔ بچوں کو دودھ پلانے والی جن ماتاؤں میں دودھ کی کمی یا نقصان ہو۔ ان کیلئے اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ فوراً اثر دکھاتا ہے۔

قیمت ایک روپیہ (عہ) فی بوتل۔

امرت جل

بچوں کے ہاضمہ کو بڑھا کر جسم میں تندرستی اور نشوونما بڑھانے کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بچوں کو دانت نکالنے کے ایام میں دست۔ پیٹ درد۔ آنکھ دکھنا۔ بخار۔ کھانسی۔ مروڑ اور اپھارہ کے لئے نافع ہے۔ خاص کر بچوں کے سوکھیا مسان میں چند یوم کے استعمال سے بگڑی ہوئی حالت بھی سدھر جاتی ہے۔ ہاضمہ درست ہو جاتا ہے۔ رنگ نکھر آتا ہے۔ وزن بڑھ جاتا ہے۔ اور بچہ موٹا تازہ اور ہشاش بشاش ہو جاتا ہے۔

قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲)

واگ وردھن

جو بچے دیر تک بولنا شروع نہ کریں۔ صاف و جلد نہ بول سکیں۔ جن کی زبان تتلاتی ہو یا جو بات کو دیر سے یا بہت کم سمجھتے ہوں۔ جن کا دماغ کمزور ہو۔ جسم کمزور دبلا پتلا اور ہاضمہ خراب رہتا ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ (قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی)

پرساموشانتی

ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) اور اس کے باعث پیدا ہونے والی امراض مثلاً بے خوابی۔ دماغی تکان۔ سر چکرانا۔ سستی اور پاگل پن تک کو دور کرتی ہے۔ دل و دماغ۔ جگر اور گردوں کے فعل کو درست کرتی ہے۔ مضر ادویات سے مبرا ہے۔

قیمت دو ہفتے کا کورس پانچ روپے (ہ)

ماکیو

یہ دوا جگر کی پتھری۔ جگر کی سوجن۔ پت کی نالی کی رکاوٹ۔ پت کا گاڑھا پن۔ اور جسم کے پیلاپن کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

قیمت:۔ دو روپے دس آنے (۲/۱۰)

سدھ یوگ

یہ ایک بیش بہا مصفیٰ خون دوائی ہے۔ ہر قسم کی دیرینہ و پیچیدہ جلدی و خونی امراض کے لئے اکسیر ہے۔ آتشک کے زہریلے مادے کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔ ہر قسم کے پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم خارش تر و خشک۔ کھجلی۔ داد۔ چنبل ...... زہرباد۔ اگزیما۔ کوڑھ۔ اور جلد کی ورم وغیرہ امراض میں اپنا فوراً اثر دکھاتی ہے۔

زخم کے اندر سے آتشک کے زہریلے مادہ کو نیست و نابود کرکے قابل اولاد بناتی اور بچہ کو تندرست و توانا پیدا کرتی ہے۔

قیمت:۔ ایک روپیہ بارہ آنے (۱/۱۲)

اس کے علاوہ تمام آیورویدک ادویات پنڈت جی کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں۔ اور ویدوں کو نہایت واجبی قیمت پر دی جاتی ہیں

فارمیسی کی فہرست و پنڈت جی کا مشورہ حاصل کرنے کے لئے (Questionaire LeafLet) پرچہ تشخیص امراض منگانے کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے

مینیجر ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

یُو-پی میں آیورویدک شاستروکت اوشدھیاں

شُدھتا اور پوِترتا سے بنانے والا

سب سے بڑا کارخانہ

سُکھ سنچارک دراکشاسو

طاقت بڑھانے والا۔ بھوک بڑھانیوالا۔ چستی دینے والا بڑھیا پینے کا ٹانک ہے۔ صرف یہی ایک ایسا دراکشاسو ہے۔ جس کی تعریف بے شمار وئید ڈاکٹر اور پینسٹھ ۶۵ اخباروں نے کی ہے۔

قیمت

بارہ ۱۲ اونس کی بوتل .... ایک روپیہ (عہ)
چوبیس ۲۴ اونس کی بوتل .... دو ۲ روپیہ (عہ)

نوٹ: تین ۳ درجن منگوانے پر اکیس ۲۱ روپیہ آٹھ ۸ آنہ میں ہر ایک ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیا جاوے گا۔"

ملنے کا پتہ:- سُکھ سنچارک کمپنی متھرا (یُو-پی)

ہفتہ وار
پرکاش لاہور کا رشی نمبر
۱۲/۱۹ نومبر ۱۹۳۹ء
جلد نمبر ۲۵ نمبر ۴۴-۴۵

ہمارا سنکلپ

...ن کے مطابق آریہ جگت دیپ مالا اس
...ہے کہ اس دن بھگوان رام لنکا کی فتح کے
...یا میں داخل ہوئے۔ اس رات خوشی کے
...دھیا میں روشنی کی گئی۔ اور اس وقت
...ئے اجودھیا میں روشنی کی گئی۔ اور اس وقت
...دیپ مالا پرتی ورش دیوالی کے روز دیپ مالا
...آریہ پرش اس خوشی کے اظہار میں اپنے
...بھائیوں کے ساتھ ہیں لیکن دیوالی کا دن
...ایک اور کارن سے بھی وششیش مہتو
...ہے۔ وہ یہ کہ اس دن آریہ سماج کے پروردنک
...مہانند نروان کو پراپت ہوئے تھے۔ یہ درست
...آریہ جاتی میں جنم دن منانے کا رواج ہے۔
...نروان نہیں۔ لیکن وششیش اوستھاؤں کے کارن
...اس وقت ذکر کرنے کی ضرورت نہیں آریہ
...رشی کا نروان دوس منا رہا ہے۔ اور وہ ایسا
...میں ایک طرح سے حق بجانب بھی ہے۔
...جس ادیش کو لے کر رشی اپنے گھر سے نکلے تھے۔
...ن کے نروان کے ساتھ سمپورن ہوا۔ وہ
...گھر سے نکلے تھے؟ سچے شو کی تلاش میں۔
...کی تپسیا کے بعد انہوں نے شو کے درشن
...جس کا ثبوت یہ کہ انت سمے میں وہ ایسے
...یہ کہتے نہیں دیکھے گئے۔ کہ "میرے
...تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" بلکہ یہ کہتے
...سنسار سے رخصت ہوئے "پربھو
...لیلا نیاری ہے۔ تیری اچھا پورن ہو"
...انہوں نے اپنی مثال سے ثابت کر دیا۔ کہ یوگی
...طرح موت کو پچھاڑ سکتے ہیں؟ انہوں نے
...کا اس طرح سواگت کیا جس طرح کوئی
...عزیز کا کرتا ہے۔

آریہ سماج پرتی ورش رشی کا نروان دوس
...منانا ہے۔ یہ بھی ایک رواج سا بن گیا ہے۔ اس
...اس میں کوئی وششیش بات نہیں رہی۔ پرنتو
...ورش کا رشی اُتسو آریہ سماج وششیش روپ
...منانے کا ادھیکار رکھتا ہے۔ بھگوان رام
...اپنے پتا کی ایک آگیا پالن کرنے کے لئے
...برس کا بن باس لیا۔ آریہ پرشوں نے اپنے
...دھرم کی رکھشا اور اپنے آچاریہ کی اس آگیا کا
...پالن کرنے کے لئے کہ جب بھی دھرم پر سنکٹ
...آئے۔ وہ اپنا تن من دھن بھینٹ کر دیں حیدر
...آباد کا بن باس اختیار کیا۔ ان کے بن باس
...کی میعاد مقرر نہ تھی۔ جب تک آریہ سماج کو
...حیدرآباد میں دھرم پرچار کا ادھیکار نہیں ملتا۔
...ہم وہاں رہیں گے" یہ کہہ کر ہزاروں آریہ پرشوں
...نے حیدرآباد کے جیل لبالب۔ اور اس قدر
...بھاری تعداد میں وہاں پہنچے۔ کہ حیدرآباد کے جیل
...تنگ ہو گئے۔ دربار نئے جیل بنوانے پر مجبور ہو گیا۔
...لیکن جب اس نے دیکھا۔ کہ نئے جیل بھی آریہ
...ستیاگرہیوں کے لئے کافی ثابت نہیں ہوں گے۔
...تو اس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور آریہ سماج

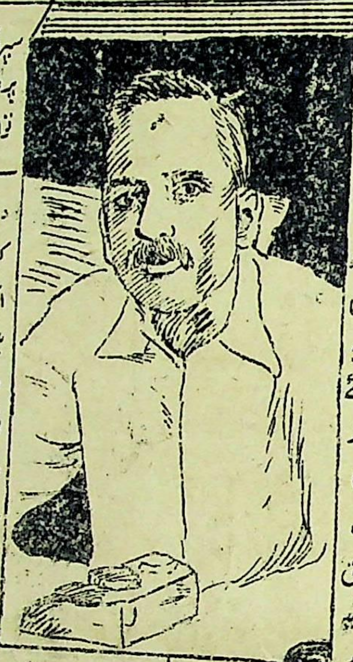

کے مطالبات منظور کر لئے۔ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آجائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ اور اسی لئے حیدر آباد دربار نے ۹ مہینے کی جدوجہد۔ لاکھوں روپے کے خرچ اور ہزاروں آریہ سماجیوں کے جیل میں پڑنے کے بعد آریہ سماج کے مطالبات منظور کئے تو بھی میں اسے بدھائی کا پاتر سمجھتا ہوں۔ لیکن اسے یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ بے لاگ لوگوں نے اس کے عمل کے متعلق کیا رائے قائم کی ہے؟ ستیاگرہ کے ختم ہونے پر لاہور کے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے جسے کسی بھی طرح مسلمانوں کے خلاف نہیں سمجھا جا سکتا۔ ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا۔ جس میں ستیاگرہ کے بند ہونے پر اظہار مسرت کرتے ہوئے یہ کہا۔ کہ "جس ریاست میں اپنے ابتدائی مذہبی حقوق حاصل کرنے کے لئے دس ہزار لوگوں کو جیل جانا پڑا۔ اس کے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے"۔

بہر حال آریہ سماج کے مطالبات منظور ہوئے اور اس کا ستیاگرہ ختم ہوا۔ اس لحاظ سے آریہ جگت اس بار کا رشی اُتسو وششیش اُتساہ سے منانے کا ادھیکاری ہے۔ جس طرح بھگوان رام کے اجودھیا واپس آنے پر نگر نواسیوں نے دیپ مالا کی تھی۔ اسی طرح سارا آریہ جگت آریہ ستیاگرہیوں کے وجئی ہو کر واپس آنے پر ہرش منا رہا ہے۔ اور دیوالی کے دن بھی منانا چاہیے گا۔ لیکن ہمیں بھول نہ جانا چاہیئے۔ کہ ہم اس سمے تک رشی کی آگیا کا پورنتیا پالن نہیں کر پائے۔ وہ آگیا کیا ہے؟ یہ کہ "سارے وشو کو آریہ بناؤ" آریہ سماج کے نیموں میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدّیش ہے۔ سارا سنسار اُپکار کیا؟ شاریرک۔ آتمک اور سماجک کویا پورن روپ سے۔

یہ کتنا بڑا کام ہے۔ جو رشی نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ جب رشی نے پروپکارنی سبھا کی بنیاد ڈالی۔ تو اس کا ایک اُدّیش یہ قرار دیا۔ —"ولیش ولیشانتر اور دیپ دیپانتر میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا"۔ اور ان کے جیون کا ایک ایک چھن سارے سنسار میں ویدک دھوجا لہراتے ہوئے دیکھنے کی آشا میں گذر گیا۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ آریہ سماج اور ورتمان ہندو دھرم میں کیا فرق ہے؟ اس کا جواب مختصر ہے۔ کہ رشی کی سب سے بڑی وششٹتا یہ ہے۔ کہ انہوں نے ویدک دھرم کا وشال روپ پھر سے سنسار کے سامنے رکھا۔ ہمارے بزرگوں نے ویدک دھرم اُن لوگوں کیلئے محدود کر دیا۔ جو ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ یہی نہیں بلکہ ان سے بھی کئی کروڑ انسانوں کو یہ کہہ کر اپنے حلقہ سے خارج کر دیا۔ کہ وہ اچھوت ہیں۔ حالانکہ وہ بھی ہندوؤں میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس طرح انہوں نے انکی تو بیت کو بدل دیا۔ اس کے کھیتر کو سمیٹ کر دیا۔ اور ایک سارو بھوم دھرم کو ایک دیشی بنا دیا۔ درست کہا گیا ہے۔ کہ "رکھشا کیا ہوا دھرم رکھشا کرتا ہے۔ اور مارا ہوا دھرم مارتا ہے"۔ ہمارے بزرگوں نے اپنی غلطی سے دھرم کو مارنے کی کوشش کی۔ دھرم تو کیا مرتا۔ ہاں وہ خود مر گئے۔ نتیجہ یہ کہ جہاں کبھی وقت آریہ دھرم سارے سنسار میں پرچلت تھا۔ وہاں آج ایک ملک میں بند ہے۔ سنسار کے تمام مذہب ترقی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ عیسائی بڑھ رہے ہیں۔ اور مسلمان بڑھ رہے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی ترقی رک گئی ہے۔ ان کے سنسکار انہیں ویدک دھرم کو وکست ہونے کی آگیا نہیں دیتے۔ کوئی شردھالو غیر ہندو ویدک دھرم میں آنا چاہے۔ تو پہلے وہ آنے نہیں دیتے۔ اور آ جائے۔ تو اسے اتنا تنگ کرتے ہیں۔ کہ وہ چند دنوں میں واپس جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس طرح آریہ سماج عملی طور پر ایک ہندو تماعت بن کر رہ گیا ہے۔ اس کے معنی یہ کہ رشی دیانند نے اسے جس اُدّیش سے قائم کیا تھا۔ وہ ترک کر دیا گیا ہے۔ اگر انڈین نیشنل کانگریس اس وقت تک نیشنل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس میں تمام جماعتیں شامل نہ ہوں۔ تو یقیناً آریہ سماج اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک غیر ہندو اس میں شامل نہ ہوں۔ وہ زیادہ شامل ہوں یا کم آریہ سماج کا دروازہ ان کے لئے کھلا رہنا چاہیئے۔ اور اس کی طرف سے یہ کوشش جاری رہنی چاہیئے۔ کہ وہ انہیں اپنے ساتھ ملائے۔ نہیں ملتے تو اس کا قصور نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور نہ ہی اس کا سارو بھوم کیریکٹر بدل سکتا ہے لیکن اس کا یہ کرتویہ ضرور ہے کہ غیر ہندوؤں کو اپنے اندر لانے کا یتن کرتا رہے۔ بھارت کی سیتھی وششیش ہو رہی ہے۔ غلامی کی وجہ سے جو سمسیائیں یہاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کی بدولت دھرم راج نیتی کے آدھین ہو گیا ہے۔ اس لئے دھرم پرچار کرتے ہوئے فرقہ پرستی کا الزام وارد ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کی ورتمان مانسک اوستھا انہیں ویدک دھرم کے گن دیکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ تبادلہ خیالات مشکل ہو رہا ہے۔ آریہ سماج اور اسلام کے درمیان مناظرے بند ہو چکے ہیں۔ کیونکہ فرقہ وارانہ تلخی کی وجہ سے شاستر ارتھ حقیقت شاستر ارتھ کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک فرقہ وارانہ تعلقات صحیح صورت اختیار نہ کریں ہندوستان میں پرچار کٹھن ہے۔ صوبائی حکومتوں کی طرف سے بھی پرچار کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ اس لئے اندریں حالات آریہ سماج کے لئے بہتر رہے۔ کہ وہ دوسرے ممالک کا رخ کرے۔ اپنے ودیشی پرچار کو تیز کرے۔ اور ان دیشوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرے۔ جہاں فرقہ وارانہ تلخی نہیں۔ اور لوگ ویدک دھرم کے گنوں کا نشپکش ہو کر درشن کر سکتے۔ اور انہیں گرہن کر سکتے ہیں۔ ہندوستان غلام ہے۔ اس غلامی کا یہ اثر ہے۔ کہ ودیش سے جو بھی چیز آئے۔ اسے ہم وششیش درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ اگر آریہ سماج ایک زبردست Foreign Mission قائم کرے۔ اور اس کام میں اسے کامیابی ہو جائے۔ تو ہندوستان میں اس کا درجہ خود بخود بلند ہو جائے۔ حیدرآباد ستیاگرہ نے اسے ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ باہر بھی ایک وششیش مہتو دلا دیا ہے۔ اس لئے وقت ہے۔ کہ وہ ودیش کی طرف قدم بڑھائے۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنے لئے نئے نئے میدان بنائے گا۔ بلکہ رشی کی اس آگیا کا بھی پالن کرے گا کہ "ویدک دھرم کا پرچار ولیش ولیشانتر اور دیپ دیپانتر میں کرو"۔ دیپ مالا کے دن ایک ایک آریہ کو یہ سنکلپ دھارن کرنا چاہیئے۔ کہ اس اُدّیش کی سمپدنا کے لئے اس سے جو ہو سکے گا کرے گا۔

(دکرشن)

سندیش

مہاتما گاندھی مہرشی دیانند کے لئے میرا عقیدہ ہے۔ کہ وہ ہند کے آدھونک رشیوں میں۔ رفارمروں میں۔ نیک آدمیوں میں ایک تھے۔ ان کا عملی جیون دوسروں کو ترغیب کرتا رہا۔ ان کی زندگی کا اثر بھارت ورش پر بہت ہی پڑا ہے۔ آریہ سماج دیانند سرسوتی کی کیرتی ہے۔ آریہ سماج کے مخالف بھی قبول کریں گے کہ آریہ سماج نے بھارت ماتا کی بہت خدمت کی ہے۔ آنے والی نسلیں دیانند کی قیمت کا اندازہ آریہ سماج کے کام سے ہی کریں گی ؛

سر رابندر ناتھ ٹیگور مہا گورو دیانند کو میری تعظیم ہو۔ جنھوں نے اپنی گہری نظر سے بھارت ورش کے آتمک اتہاس میں سچائی اور اتفاق کو دیکھا۔ جس مہا گورو کے من نے بھارت ماتا کی زندگی کے سب حصوں کو روشنی سے منور کیا۔ جس گورو کا مشن بھارت ماتا کو جہالت تعصب اور ہمارے پراچین اتہاس کے تنزل کی کان سے نیکی۔ سچائی اور پاکیزگی کیلئے بیدار ہونے کا پیغام ہے ؛

پنڈت مدن موہن مالویہ رشی دیانند کو میں رشی کہتا ہوں۔ میں پوجیہ اور برہمچاریوں میں پوجیہ اور ہندو قوم کی خدمت کرنے میں سب سے بڑا مانتا ہوں۔ ان کی تعلیم سے سوامی شردھانند کے دل میں اونچے خیالات پیدا ہوئے۔ انہوں نے گوروکل جیسی پوتر انسٹی ٹیوشن کو جاری کیا۔ ملک کی غلامی پر سوامی دیانند کا دل غم و الم سے معمور تھا۔

شریمتی سروجنی نائیڈو رشی دیانند مانند شیشہ کے ہیں جس میں الگ الگ شخص الگ الگ رنگ دیکھتے ہیں۔ کوئی انہیں رشی، کوئی پولیٹکل لیڈر، کوئی سچا انسان۔ اور کوئی مذہبی پیشوا کہتا ہے۔ اور وہ بیشک ان صفات کا مجموعہ ہے۔ مگر میں رشی دیانند کو ہر طرح کی غلامی سے رہا کرانیوالا مانتی ہوں۔ یعنی دماغی۔ جسمی۔ ملکی یعنی ہر قسم کی غلامی سے نجات دلانے والا مانتی ہوں۔ رشی دیانند نے ہمیں آتم رکشا سکھایا۔ اور بتایا۔ کہ دنیا میں خوبصورتی قربانی ہے۔ خوبصورتی بہادری اور خوبصورتی آزادی ہے ؛

سوامی کی بھینٹ

(از منشی تلوک چند محروم)

اے رہبر نامدار سوامی — وے مرشد روزگار سوامی
اے سالک بحر و گمراہی — وے مرسل کردگار سوامی
اے نیر آسمان دانش — روشندل و حلم و بار سوامی
اے صدر نشین بزم عرفاں — وے مستحق وقار سوامی
اے تازہ گل ریاض وحدت — وے تازگی بہار سوامی

اے کاشف معنیٔ حقیقت
وے مغز آشنکار سوامی

بھارت کیلئے تھی ذات تیری — سرمایہ افتخار سوامی
تیرے ہاتھوں بنائے مذہب — پھر سے ہوئی استوار سوامی
باغ ودھانت کو بخشی — تو نے تازہ بہار سوامی

تھا وہ وقت تھے فیوض تیرے — اے دہر کے غمگسار سوامی
اہل عالم کی بہتری کا — تھا دل میں ترے گزار سوامی
ہم سے کیوں کر ترے خصائل — ہو سکتے ہیں آشکار سوامی

پایہ ترا قدسیوں سے بڑھکر
اور ہم ہیں گنہگار سوامی

تسلیم و رضا کے راستے پر — تو ہی تھا وہ رہ سپار سوامی
سمجھا انہیں فرش گل ہمیشہ — تھے تلووں تلے جو خار سوامی
جب زہر کا جام دے گئے تجھکو — دشمن ہوئے کامگار سوامی
وقت رحلت قریب آیا — حالت ہوئی تری زار سوامی
اس وقت بھی تو رہا شگفتہ ؛ — تھی مثل گل بہار سوامی
ایشور اچھیا کی ناؤ میں تو — ہر وقت رہا سوار سوامی

بحر عصیاں میں ڈوبتوں کو
کر دے آ کر تو پار سوامی

جاں لب پہ تھی بات کہن کی — تھا تیر جگر کے پار سوامی
گنتی کے رہے تھے سانس باقی — مایوس تھے چارہ کار سوامی
آنکھیں تیری طرف لگی تھیں — تیرا ہی تھا انتظار سوامی
آنے ہی کئے تو نے روشن — چشمے امرت کے چار سوامی
جاں بخش ہے جن کا قطرہ قطرہ — فرحت وہ خوشگوار سوامی

شردھانجلی

کونٹ ٹالسٹائی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا ہے میں نے۔ آریہ سماج کے اصولوں کو میں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ میرے من کو تسکین ہو رہی ہے۔ اور میں راحت محسوس کر رہا ہوں ؛

میکس مولر سوامی دیانند اپنے ملک کے دھارمک گرنتھوں میں ماہر تھے۔ اور بنارس و دیگر جگہوں کے بڑے بڑے پنڈتوں کے ساتھ پبلک مباحثوں اور مناظروں میں اکثر فتحیاب ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک قابل آدمی تھے۔ اور کسی درجہ تک دیوانہ مذہبی۔ (بیاگرافیکل سیریز آف میکس مولر)

روماں رولینڈ موجودہ زمانہ میں جتنی عظیم ہستیاں ہندوستان میں ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ بڑھی دیانند کی ہستی تھی۔ جتنی زندگی ہندوستان میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کے جنم داتا دیانند ہیں ؛

مسٹر اے۔ او ہیوم (بانی کانگرس) جن اصولوں کا سوامی دیانند نے پرچار کیا۔ اس سے قطع تعلق کرکے ہم سب کو ماننا پڑے گا۔ کہ آپ بڑے نیک انسان تھے۔ اور ملک کی عزت کا باعث تھے ؛

کرنل الکاٹ (دیکھئے از بانیان تھیاسوفیکل سوسائٹی) سوامی دیانند جی میں جب اونچی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے ان (کرنل الکاٹ اور مسز بلیوٹسکی) سے تعلق کی اتنی پرواہ نہیں کی۔ جتنی کہ انہیں اپنے ملک کی کرنی ضروری تھی۔ ہمارے ناظرین حیران ہیں۔ کہ سوامی دیانند جیسے یوگی کو کہ جس میں یوگ ودیا کی طاقتیں موجود ہوں۔ اس بات کی پہلے خبر نہ تھی۔ کہ آپ کی موت سے بھارت ورش کو نقصان عظیم پہنچے گا۔ کیا وہ یوگی نہ تھے۔ کیا وہ برہم رشی نہ تھے۔ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ دیانند کو اپنی موت کی خبر دو سال پہلے تھی۔ ان کی وصیت کی نقل اس بات کا پورا ثبوت ہے ؛ (اقتباس از رسالہ ”تھیاسوفسٹ“)

مرحوم رام زے میکڈانلڈ (وزیر اعظم برطانیہ جب کہ ممبر ریفارم تھے)

آریہ سماج میں سنیاسی

لیکھک شری سوامی ستوتنتر آنند

آریہ سماج پرچارک سنستھ سے۔ مہرشی دیانند نے اننت شمبہ تک پرچار کیا۔ انہوں نے پاٹھشالائیں کھولیں۔ اور بعد میں بند کردیں۔ لیکن پرچار انت دم تک بند نہیں کیا۔ جس وقت مہرشی جی جودھ پور میں جاکر بیمار ہوئے۔ اس وقت بھی پرچار کرتے تھے۔ جودھ پور کو چلتے وقت آریہ سماجیوں نے کہا تھا مہاراج مارواڑ کے لوگ گنوار ہیں۔ آپ وہاں جا رہے ہیں۔ دھیان رکھیں۔ تب بھی آپ نے یہی اتر دیا تھا۔ اگر لوگ میری انگلیاں کاٹ کر ان کی بتیاں بنا کر جلا دیں۔ تو بھی میں پرچار سے نہ رکوں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ مہرشی کے بھاؤ پرچار کے وشے میں کیسے پرشٹ تھے۔

ویدک دھرم میں پرچار کا کام سنیاسیوں اور براہمنوں کے آدھین رہا ہے۔ جس طرح راجیہ پربندھ کشتری کیا کرتے تھے۔ اسی طرح دھرم پرچار سنیاسی اور براہمن کرتے تھے۔ ان میں بھی براہمن ایک جگہ ٹھہر کر پرچار کرتے تھے۔ اور سنیاسی بھرمن کرکے۔ دونو طرح پرچار کرتے تھے۔ ستیارتھ پرکاش کے پانچویں سمُلاس میں ایک جگہ یہ سوال بھی کیا گیا ہے کہ سنیاسی کسی جگہ تین رات سے زیادہ نہ ٹھہرے۔ مہرشی نے اس کا جواب دیتے وقت لکھا ہے۔ سنیاسی ایک جگہ ٹھہر بھی سکتا ہے۔ اسی طرح اسی سمُلاس میں سنیاسی کو دھن گرہن نہ کرنے کا سوال ہے۔ اس کے جواب میں بھی مہرشی نے لکھا ہے کہ جنتا کے اپکار کے لئے سنیاسی دھن گرہن کر سکتا ہے۔

مہرشی سے پہلے سنیاسی عام طور پر پرچار نہیں کرتے تھے۔ اور سنیاس شبد کے ارتھ ہی بھرمن کے جانتے تھے۔ وہ ہست کرموں کا دھیان تیاگ سنیاس ہے۔ لیکن مہرشی نے سنیاسی کو ویدک کرم کرنے کا ودھان کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ سنیاسی کا پرچار کرنا کرتویہ بتلایا ہے۔ اس لئے سنیاسی ٹھہر کر اور بھرمن کرکے پرچار کا کاریہ کرتا ہے۔ یہ ویدک مریادا ہے۔

آریہ سماج نے مہرشی کی وصیت کے مطابق پرچار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اس وقت کام کے لئے اپدیشک مقرر کئے۔ ان اپدیشکوں نے اس کام کو اپنی شکتی بھر کیا۔ لیکن اس میں ایک کمی ہو گئی۔ لوگ اپدیش اس کا سنتے ہیں جس پر ان کی کچھ شردھا ہو۔ اگر کسی ویکتی پر شردھا نہ ہو۔ تو اس سے باتیں تو کریں گے۔ اس کا اپدیش نہیں سنتے ہیں۔ جس پر شردھا ہو۔ اس کے ودوان اور اودوان ہونے پر وشیش دھیان نہیں دیا جاتا۔ اس کے آچار پر دھیان ہوتا ہے۔ اس آچار سے اس پر شردھا ہوتی ہے۔ اسی شردھا سے اس سے اپدیش گرہن کیا جاتا ہے......

آریہ سماج کے پرچار میں اس شردھا کا کوئی سمان نہیں ہے۔ جیسا اپدیشک اپدیش کے لئے آریہ سماجوں میں یا دوسری جگہوں میں جہاں آریہ سماج نہیں ہے پہنچتا ہے۔ اس اپدیشک نے اپدیش کیا ہے۔ اور شروتاؤں نے سن لیا ہے۔ شروتاؤں کو وکتا کی واقفیت نہیں ہے۔ اور وکتا شروتاؤں سے انبھگیہ ہے۔ اس حالت میں اپدیش کا جیسا نتیجہ نکلنا چاہیئے تھا۔ نہیں نکلتا ہے۔ مثال کے طور پر مجھے ستیاگرہ کا ورشی انوبھو ہے۔ اور واقفیت کے لحاظ سے شاید میں سب سے اچھا تھا۔ کیونکہ میں سب پرانتوں میں گھوم چکا تھا جو واقف تھے ان میں اور جو ناواقف تھے ان میں بڑا فرق تھا۔ ایک دن پنڈت ونائک راؤ جی سولاپور رات کو دس بجے کی گاڑی سے آئے۔ جب وہ دفتر کے مکان پر پہنچے۔ تو پہرے دار نے دروازہ نہ کھولا۔ انہوں نے کہا۔ میں حیدرآباد سے آیا ہوں۔ میرا نام ونائک راؤ ہے۔ پہرے دار نے کہا۔ میں آپ سے پریچت نہیں ہوں۔ نام سنا ہے۔ لیکن کیا پتہ آپ وہی ہیں۔ یا کوئی اور ہیں معاف کریں میں دروازہ نہیں کھولونگا۔ وہ چبوترے پر سو رہے۔ اگر ان کی واقفیت ہوتی۔ تو سلوک اور ہوتا۔ اسی طرح شروتا اور اپدیشک میں جان پہچان ہونا بہت فائدہ مند ہے۔

سبھاؤں کو اپدیشک مقرر کرتے وقت یہ سوچ لینا چاہیئے کہ وہ کہاں کام کریں گے۔ ان کو کسی ایک جگہ مقرر کرنا چاہیئے۔ وہ اس دائرہ میں جو ہمارے پنجاب کا نہیں۔ صرف پانچ سات گاؤں کا ہو۔ اسی میں کام کرے۔ اور اپنے آچار سے ان لوگوں میں جس میں اس نے کام کرنا ہے۔ اپنے لئے شردھا اتپن کرادے۔ جس وقت لوگوں کی شردھا ہوگی۔

اس وقت وہ اس کی بات مانیں گے۔ اور سیوا بھی کریں گے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ تو وہ اپدیشک اس جگہ کے لائق نہیں ہے۔ براہمن بننا آجکل مشکل نہیں ہے۔ لیکن براہمن کا کام کرنا پہلے سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ مجھے ایک اپنی گھٹنا یاد آگئی ہے۔ اسے کہہ دوں۔ میں ایک گاؤں میں جاکر ٹھہرا۔ اور میں وہاں اندازاً پانچ مہینے رہا۔ میرا وہاں کوئی واقف نہ تھا۔ میں باہر ایک کٹیا میں ٹھہرا۔ جو کسی سادھو نے بنوائی تھی۔ اور اب ان کا سورگباس ہو گیا تھا۔ کچھ دن بعد دو لڑکے آئے۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے کچھ پڑھنا ہے۔ وہ پڑھنے لگ گئے۔ پھر ان کی تعداد بڑھ گئی۔ پھر بوڑھوں نے کہا سوامی جی ہمیں گیتا کی کتھا سناؤ۔ میں نے وہ شروع کی۔ تو مرد اور عورتیں سننے لگ گئے۔ اب مجھے روٹی مانگنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ وہاں بیٹھے سب کچھ مل جاتا تھا۔ میرے پاس دودھ کی نہریں بہتی تھیں۔ اس حالت میں ان کو پتہ لگا۔ کہ میں آریہ سماجی ہوں۔ تب نوجوانوں نے کہا۔ سوامی جی ہم کو یگیوپویت دیدو۔ میں نے ان کو یگیوپویت پہنا دئے۔ چار مہینوں میں اس گاؤں کا گرو بن گیا۔ اور وہ گاؤں آریہ سماجیوں کا ہو گیا۔ اسی طرح جب تک شردھا نہ ہو۔ تب تک کوئی مانتا نہیں ہے۔ براہمن کو اپنے پر شردھا اتپن کرنا سب سے پہلا ڈنڈا اپدیشک کی سیڑھی کا ہے۔

باقی رہے سنیاسی آریہ سماج میں اب تک سنیاسیوں کے لئے یتن کیا گیا ہے۔ اور نہ آریہ سماج کے کانسٹی ٹیوشن میں سنیاسیوں کی کوئی جگہ ہے اور نہ ہی آریہ سماجیوں کو سنیاسیوں کی عادات کا گیان ہے۔ اس لئے ان کا میل ابھی الجھیل ہی ہے۔ آگے جو کچھ ہوگا۔ وہ زمانہ بتا دیگا۔ سنیاسیوں کو اس بات سے اداس نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج میں ان کی کوئی جگہ نہیں۔ مہرشی دیانند کو لوگ اس وقت عیسائی بتلاتے تھے۔ ناستک کہتے تھے۔ آج کوئی ویدک دھرمی ایسا نہ ہوگا۔ (باقی صفحہ ۲۲)

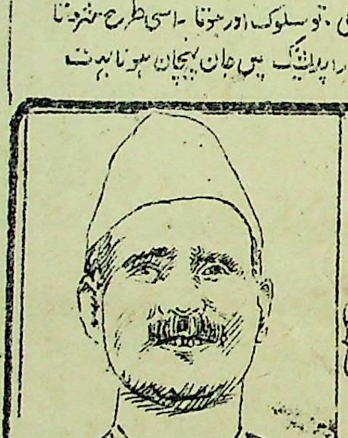

سنگٹھن کا سندیش

(از شری گھنشیام سنگھ جی گپت۔ سپیکر سی۔ پی
اسمبلی پردھان سارودیشک سبھا دہلی)

درگ ۱۸۔ اکتوبر۔

شریمان سمپادک جی۔ نمستے!

"آپ کے پتر پراپت ہوئے۔ "پرکاش" کے رشی انک کے لئے میں کیا لکھوں؟ اس کے لئے تو سمیہ چاہیئے۔ جو میرے پاس نہیں ہے۔ "پرکاش" نے آریہ سماج کی جو سیوا کی ہے۔ وہ کسی سے چھپی نہیں ہے۔ آریہ سماج کے بل کا ایک مکھیہ کارن اس کا "سنگٹھن" ہے۔ آریہ سماج کے سنگٹھن کو مضبوط بنانے میں "پرکاش" کا پرمی دیا پتنا کا ہاتھ رہا ہے۔ آریہ سماج کا سنگٹھن سمپورن اور پورا تبھی ہوگا۔ جبکہ سمپورن آریہ جگت ایک سوتر میں بندھ جائے۔ سارودیشک سبھا کو سمپورن آریہ جگت کا بل اور ودھ شکتی پراپت ہونا اس کے لئے پرم آوشیک ہے۔ اس کے لئے جو بھی اچت تیاگ کی آوشیکتا ہو کرنا چاہیئے۔ مجھے وشواس ہے کہ "پرکاش" اس کام کو کر سکتا ہے۔ اور آریہ سماج کو اور بھی درڑھ بنا سکتا ہے۔ "پرکاش" کی شکتی شالی لیکھنی بہت کچھ اس دنیا میں چھائے۔ تو مجھے بڑی پرسنتا ہوگی۔ میں تو اس دن کے لئے لالائت ہوں۔ جبکہ آریہ سماج کا کوئی بھی بھاگ ایسا نہ ہو جس کی ساری شکتی اور سمپورن شکتی سارودیشک سبھا کو سدا نہ پراپت ہوتی ہے۔ (بھودیہ کرپا آکانکشی۔ گھنشیام سنگھ گپت۔ پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

...d by eGangotri

ستیاگرہ اور اسہیوگ

(لیکھک :- مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

(١) سول نافرمانی (CIVIL DISOBEDIENCE) یہ ایک پرچلت اریتھوں میں سب سے پہلے امریکہ کے پرسدھ ودوان تھورو (THOREAU) نے پرچلت کئے تھے۔ امریکہ والے اس کا پریوگ کئی بے قانونوں کے ورُدھ خاص کر یُدھ میں ہتھیاروں کے سمبندھ پریوگ اور انُچت ٹیکس سے سمبندھت قانونوں کے وِرُدھ کرتے تھے۔ پرنتو مہاتما گاندھی نے سبھی باتوں میں اس کا پریوگ کیا ہے۔

اس دیش میں مہاتما گاندھی سے پہلے اہنسا نے اسہیوگ کا پریوگ برٹش راجیہ کے ورُدھ سنہ ١٩١٢ء میں بنارس میں کیا گیا تھا۔ برٹش کرمچاریوں کی پربندھ سمبندھی کچھ باتیں ایسی تھیں جنہیں بنارس والے اپنے لئے انیائے پورن سمجھتے تھے۔ چرکال تک دوکانیں بند رہیں۔ لوگوں نے کام چھوڑ رکھا۔ اور اپنے نیتاؤں کی آگیاؤں کا پورن ریتی سے پالن کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اندولن سپھل ہوا۔ انگریز کرمچاریوں کو جھکنا پڑا۔ اور وہ باتیں رد ہوئیں اور ٹیکس بھی معاف کیا گیا۔

(٢) سنہ ١٩٣٠ء میں میسور راجیہ کے ورُدھ بھی سمپورن سول نافرمانی کی گئی تھی۔

(٣) مہاتما گاندھی کے نیترتو میں افریقہ کے بعد اس دیش میں بھی کئی بار اسہیوگ اندولن کیا گیا۔ پرنتو ستیاگرہیوں نے پورنتیا اہنسک نہ رہنے اتھوا ستیاگرہ کی مریاداؤں کا بھنگ کرنے سے وہ اندولن بند کرنے پڑے اور اتھوا اسپھل ہوئے۔

(٥) ستیاگرہ کے اتہاس میں حیدرآباد کا آریہ ستیاگرہ ایک وششٹ ستھان رکھتا ہے۔ اس اندولن کی خوبیاں یہ تھیں:-

(ک) اندولن پرارمبھ سے انت تک پورنتیا شانتی اور اہنسا پر اوَلمبت رہا۔

(ب) ستیاگرہیوں نے انیک پرکار کے اپمان سہنے اور اتیجت کئے جانے پر بھی نیم اور مریاداؤں کا بھنگ نہیں کیا۔

(ج) اب تک کے ستیاگرہ پرایہ ستھانک ہوتے رہے ہیں۔ ارتھات جو جہاں رہتا تھا اُس نے وہیں ستیاگرہ کیا تھا۔ پرنتو اس حیدرآباد ستیاگرہ میں ستیاگرہیوں کے لئے پہلے یاترا اور بہت سا دھن ویہ کر کے ستیاگرہ کرنا پڑا۔

(د) بھن بھن جیلوں میں ستیاگرہیوں پر انیک پرکار کی سختیاں کی گئیں۔ امانوشی دیوہار کئے گئے۔ روگی ہونے پر چکتسا کا بھی اچھا پربندھ نہیں تھا۔ اس لئے ٢١ ستیاگرہیوں کی مرتیو بھی ہوئی۔ لیکن پھر بھی ہمارے ستیاگرہی پرسنتا سے ان سبھی سختیوں کو سہتے رہے۔ اور نیموں سے وچلت نہ ہوئے۔

(ہ) ستیاگرہیوں کے ستیاگرہ کیندروں تک پہنچنے میں انیک پرکار کی اوردھاؤں کے ہونے پر بھی بڑے بڑے نیتاؤں اور سپیشل ٹرینوں دوارا ستیاگرہ کرنے کے لئے سانیہ آگرہ ستھلوں پر پہنچتے رہے۔

(و) ستیاگرہ کرنے کے لئے نمبری اور جو تھی صف میں رہنے والے دیکھی ہی نہیں سکتے تھے۔ اپتو ڈکٹیٹر بن کر جانے والے مہاپرش بھی پرتھم صف میں رہنے والے دیکھی سکتے تھے۔

(ز) ستیاگرہ کا سنچالن اتنی سپھلتا سے ہوا۔ کہ اس دیش میں سب کا دھیان اس کی اور آکرشت نہ ہوا۔ کنتو انگلینڈ میں بھی اس کا اثر پہنچ گیا۔ چار بار پارلیمنٹ میں بھی پرشنوتر کئے گئے۔

(ط) ستیاگرہ کے دیوتا مہاتما گاندھی نے بھی آریہ ستیاگرہ کی مکت کنٹھ سے پرشنسا کی۔

(ع) ستیاگرہ پورنتیا سپھل ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر صفر کی بات یہ ہوئی۔ کہ حیدرآباد راجیہ میں آریہ سماج کے آریہ ستیاگرہ کی سمانپتی پر سب آنند سے ہوئے۔

راجستھان اور رشی دیانند

(لیکھک :- کنور چاند کرن جی شاردا اجمیر)

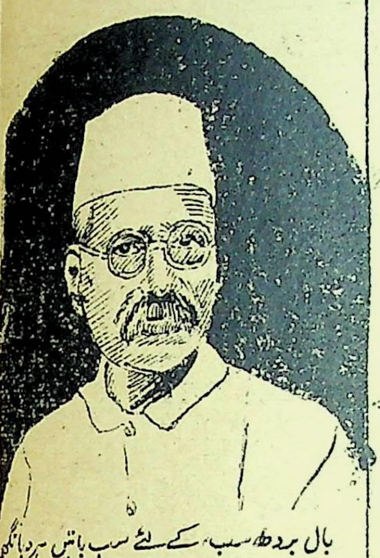

مہرشی دیانند پورن یوگی تھے۔ انہوں نے پراچین ویدک سمیہ کو لانے کے لئے اُپدیشک بن کر بھرمن کرنے کا برت لیا۔ اُن کا نشچیہ تھا۔ کہ میں شاستراتھ کر سنیہ کی جے کراؤں گا۔ وام مارگ۔ جین مت۔ ناستک مت۔ مایاواد۔ اور پورانک مت۔ یون مت۔ عیسائی مت اتیادی سب اویدک متوں کے ودشوں کا نربھینتا پوروک کھنڈن کروں گا۔

اسی واسطے وہ گرو دکشنا لے کر متھرا سے چل کر بیساکھ سمت ١٩٢٠ کے انت میں آگرہ پدھارے۔ اور یہاں جمنا کے کنارے لالہ گلال روپ چند اگروال کے باغیچے میں ٹھہر کر دھرم اُپدیش کیا۔ اور مورتی پوجا کا کھنڈن کیا۔

مہرشی کا ہردے پرارمبھ سے ہی راجستھان اور اس کے دیشی نرپتیوں کو سدھارنے کا تھا۔ اتہ پوجیہ گرو ورجانند جی سے دکشنا لینے کے پشچات آگرہ میں ٹھہر کر دھول پور سے دیشی راجیوں میں پرویش کیا۔ اور بھن بھن رجواڑوں میں بھرمن کیا۔ آپ کے انتم بھاگ میں انہوں نے راج ادھیراج شاہ پورہ آدی، پور مہاراجہ صاحب شری سجن سنگھ کو شِشیہ بنایا۔ اور جودھ پور نریش کے سدھار کے لئے پریتن کرنے پر لوگوں کے شڈینتر سے زہر کا پیالہ پیا۔ اور اجمیر میں آکر ناستک پنڈت گورودت جی ودیارتھی کو آستک بنا کر اپنا نشور شریر الیشور شری راجہ پورن ہو یہ کہتے ہوئے دیپاولی کے دن چھوڑ کر سدھارے۔

مہرشی دیانند کے سب سے پرانے آریہ بھاشا کے جیون چرتر "آریہ دھرم میندر جیون" میں میرے پوجیہ پتا جی ساہو صاحب رام ولاس جی شاردا نے دیشی نرپتیوں کے وشے میں سوامی جی کی باتیں لکھی ہیں۔ جن سے سپشٹ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ مہرشی دیانند جی دیشی راجیوں کا سدھار چاہتے تھے۔ اسی واسطے انہوں نے اپنے انتم دنوں میں راجستھان میں ہی ایک دکشن وادی راجیوں کے ہوتے ہوئے بھی پرچار کیا۔ اجمیر نگر میں جب شری سوامی جی مہاراج پدھارے تھے۔ اور سیٹھ گجمل جی کی حویلی کے چوک میں ویاکھیان دیتے تھے۔ تو اس سمیہ میرے پوجیہ بھائی اپنے چاچا ہرناراین جی شاردا کے ساتھ ان کے ویاکھیان سننے جایا کرتے تھے۔ ویاکھیان میں شری سوامی جی کتھاؤں سے بہت روچک بنا دیتے تھے۔ جس سے بال برہمچاری سب کے لئے سب باتیں ہردیانگم ہوتی تھیں۔

مہرشی اپنے ویاکھیانوں میں کہا کرتے تھے۔ کہ ورتمان بھارت راجاؤں کی ادنتی اور ہراس کا کارن دُشٹ ویکتیوں کا ہونا ہے۔ اجمیر میں وہ "اندھیر نگری اندھیر راج۔ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا" والی کتھا کہتے تھے۔

آج پچاس ورش سے ادھک آریہ سماج کو راجستھان میں پرچار کرتے ہو گئے۔ دیدوں کے پرچار میں آریہ سماج کے مارگ میں دیشی سمیر راجیوں نے کتنی کتنی بادھائیں ڈالیں۔ اب تک دیشی راجیوں میں سبھابندی کے قانون بنے ہوئے ہیں۔ جن کے کارن آریہ سماج کے پرچارک بھی پرکار پرچار نہیں کر سکتے۔ پرنتو اتنا ہونے پر بھی رشی کے تپ اور بل سے آج دو سو پچاس آریہ سماجیں راجستھان میں کام کر رہی ہیں اس کے سکول۔ گورکل۔ کنیا پاٹھ شالائیں۔ اناتھالیہ سما پرچار۔ ویدک پولیس آدی انیک سنستھائیں انُتم آدرش رکھ کر سنسار کو پرلوپکار کا پاٹھ پڑھا رہی ہیں۔ جو دیشی راجیہ سوراجیہ کے نام سے ڈرتے تھے۔ آج ان میں سے کئی نرپتی اجمیر منڈل ہو رہے ہیں۔ ہری جنوں کو سمان دے رہے ہیں۔ اپنے اپنے نگروں میں ودیا دوارا ہیلتھ یونیورسٹیاں ستھاپت کر رہے ہیں۔ یہ سب رشی دیانند کا پرتاپ نہیں؟

"پرکاش" آریہ سماج کا سب سے پرانا اور بہترین ہفتہ وار اخبار ہے۔ اس کا سالانہ چندہ چار روپے ہے۔ اس کے خود خریدار بنیں اور دوسروں کو بنائیں۔ (منیجر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ستیاگرہی دیانند

(راجگورو دھریندر شاستری جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی)

رشی دیانند تپ تیج کے پنج تھے۔ وہ ... کے لئے جیتے اور ستیہ کے لئے ہی ... انہوں نے اپنے پرانوں کی آہوتی دی۔ ستیہ ... کے جیون کا سہارا تھا۔ ستیہ پریاتما ... ہے۔ اور ستیہ ہی رشی ... کا مطلب ہے۔ رشی ... نے چاروں لیکھ ... باتیں لکھی۔ پرمان ... نا منتر تھے اور وہاں بھان ... سب ستیہ کے ادھار پر ... کرتا تھے۔ وہ ستیہ ... کی کھوج میں گھر سے نکلے ... اور ستیہ کی کھوج میں ... بن بن گھومتے پھرے ...

کی بات نہیں سماتی۔ جو ودھیوں کے پربل پرہاروں کو ہنستے ہنستے بڑی شانتی کے ساتھ سہنے کی اپورو کشمتا رکھتا ہے۔ وہ ستیاگرہی نہیں تو کیا ہے؟ رشی دیانند پرم ستیاگرہی تھے۔ ان کے آدرش جیون سے نکلتا ہے کہ ہم لوگ بھی ستیہ کی مہما کو سمجھتے ہوئے ستیہ کے پتھ پر اگرسر ہو سکتے ہیں۔ چھل چھدم لیپا پوتی کا ستیہ سے کوئی سمبندھ نہیں۔ جو دیکھنی یا جو سماج

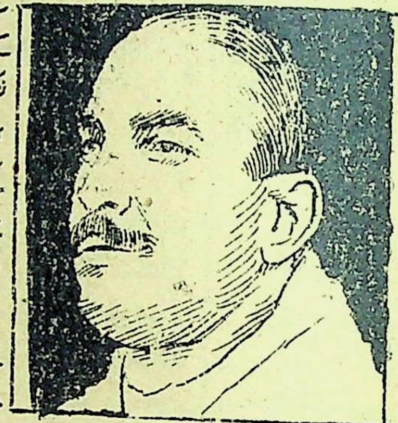

داستوک ستیاگرہی بننے کا ابھلاشی ہے اسے اس پرکار کے سب دگنوں کو تلانجلی دینی پڑے گی۔

آریہ سماج کا پروارشی دیانند دوارہ ہی

جب تک انہیں ستیہ کا پتہ نہ لگا۔ تب تک ... ابرابر ایک ... سوکی بھانتی ستیہ کی تلاش ... رہے۔ رشی دیانند ستیہ کے اننیہ ... اپاسک تھے۔ ان کے من، وچن اور کرم میں پورن سمتا تھی۔ ارتھات وہ جیسا سوچتے ویسا کہتے اور جیسا کہتے ویسا ہی کر کے دکھاتے تھے۔ ان کے پرتیک پرہ ... سب ایوم تیجسوی منتر ہر کو دیکھ کر ... پر ایک ادبھت پربھاؤ پڑتا تھا۔ ان کا آتما ستیہ سے پوری پورن ہونے ... کا بہاں تھا۔ اور یہی کارن ہے کہ بڑی سے بڑی درودھنی شکتی بھی رشی ... کو منتر کے لئے بھی کرتویہ سے چیوت نہیں کر سکی۔ انہوں نے ستیہ ورودھیوں کے ... پرہار سہے پرنتو ہردے میں کوئی ... پروکش نہ ہونے دیا۔ ... کے ... پاشان پرہار سہنے کے لئے ... رشی دیانند نے ... چاڑوں ... راتریاں ... جنگل میں کھڑے کھڑے ... پرنتو اس سمیہ بھی ان کے ستیہ ... ہردے میں لوک منگل کامنا کے اتی رکت ... اور کچھ نہ تھا۔

رشی کا جیون ستیاگرہ کا جیون ہے ... ان کے کاریہ کرم کا انگ ہی نہ تھا۔ جو ... اپنے وش دینے والے تک کو ... روپیوں کی تھیلی دیکر چپ چاپ ... نکل جانے کو کہتا ہے اس کے ستنک میں ... کٹر درودھی کو بھی بندھن میں باندھ ...

دیانند کے آج بھکشو سچے ہیں؟

(از لالہ خوشحال چند جی خورسند پردھان پرادیشک سبھا لاہور)

حیدر آباد ریاست کے گلبرگہ جیل میں آریہ ستیاگرہیوں کو جب لمبی قید کی سزا ہوتی۔ اور انہیں جیل کے بھگوے رنگ کے کپڑے پہنائے گئے۔ تو اس وقت ستیہ آگرہیوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ جب بھگوے رنگ کا لباس ستیاگرہیوں نے پہنا۔ تو پھر وہ جیل کوئی جیل تھوڑا معلوم ہوتا تھا۔ وہ تو سادھوؤں اور بھکشوؤں کا آشرم معلوم ہوتا تھا۔ جب ستیہ آگرہیوں نے ایک بغل میں کمبل اور ٹاٹ دبایا۔ دوسرے ہاتھ میں چمچو اور تسلا پکڑا اور بھگوے کپڑے پہن لئے۔ تو وہ خوشی سے اچھلنے اور گانے لگے۔ اس وقت اگر کوئی مصور ان کی تصویر

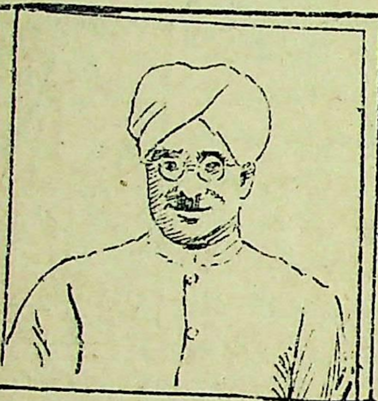

کھینچ لیتا۔ تو شاید آپ ان کی خوشی کا کچھ اندازہ لگا سکتے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ آج ہمارا جیون سپھل ہو گیا ہے۔ تب خوشی میں مست ہو کر وہ گانے لگے۔

دیانند کے ویر سینک بنیں گے۔ دیانند کا کام پورا کریں گے۔ ہم نے ان سے کہا۔ کہ اب تو تم ویر سینک بن گئے ہو۔ اسلئے اب یہ گاؤ۔ دیانند کے ویر سینک بنے ہیں۔ دیانند کے آج بھکشو سچے ہیں۔ تب وہ یہی گیت گانے لگے۔ اور جب وہ ایک سور سے یہ گیت گا رہے تھے جیل کی سنگلاخ دیوار بھی بول اٹھی تھیں۔ اس درشیہ کو دیکھ کہ میرے دل میں

بھگوان دیانند کا چتر کھچ گیا تھا۔ اور میں کہہ رہا تھا۔ بھگوان! دیکھ رہے ہو۔ اپنے بھکشوؤں کے اس درشیہ کو۔ یقیناً بھگوان دیانند کی آتما ہزاروں آشیرواد ستیہ آگرہیوں کو دے رہا ہوگا۔ اور آج جبکہ ہم ان کا نروان دوس منا رہے ہیں۔ آج بھی ان کے آشیرواد ہمیں مل رہے ہیں۔ اور ان کے جواب میں ایک ایک آریہ ہندو نر ناری کا ایک ایک روم کہہ رہا ہے۔ مہاراج آپ دھنیہ ہیں۔ آپ ہی کا ہے۔ آپ نہ ہوتے تو ہم کہاں ہوتے؟ کوئی سیموئل ہوتا۔ کوئی دین محمد ہوتا۔ آپ ہی کی کرپا سے ہماری چوٹی قائم ہے۔ آپ ہی کے بلیدان سے ہمارا یگیوپویت نظر آتا ہے۔ آپ کے آدیش اور ویدک دھرم کے پرچار کے لئے جیل کی قیدیں تو معمولی بات ہیں۔ اگر ہمارے شریر کے ٹکڑے بھی اڑا دئے جائیں پھر بھی بھگوان! آپ کے احسان سے ہم سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

مہرشی کا سمارک!

(از پنڈت وید برت جی ایم اے پرستھی بستی (بہار))

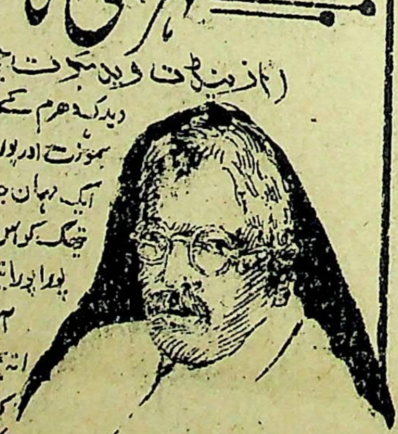

ویدک دھرم کے انویایہ مہرشی دیانند جی کا جیون سروتو بھاوین سمونت اور پورن ہونے کے کارن سمست مانو جاتی کے لئے ایک مہان جیوتی ستمبھ ہے۔ پرنیک کلیان مارگ کے پتھک کو ان کے پرکاش سے پریا پیشنا لابھ اٹھانے کا پورا پرایتن کرنا چاہیے۔

آریہ سماج ہی مہرشی کا سرو شریشٹھ سمارک ہے۔ اتہ ہم آریہ لوگوں کو اسے سو سنگٹھت اور سو ویوستھت کرنے میں وشیش دھیان دینا چاہیے۔ آریہ سماج کے دوارا انوشاسن اور انوپالن ہونے میں ... ہمیں گورو ماننا چاہیے۔ آج مہرشی کے نروان دوس پر ہم لوگوں کو سمست جھگڑا لوپتی سے پرتھک رہنے اور سپھل حیدر آباد ستیاگرہ کے دوارا جو سنگٹھن شکتی پرداپت ہو چکی ہے۔ اسے اور بھی ادھک درڑھ اور برہتی بنائے رکھنے کا برت لینا چاہیے۔ رشی کا یہی سچا سمارک ہوگا۔

اروپت کیا گیا تھا۔ وہ اب وشال برکش کے روپ میں سنسار کے سامنے ہے۔ آریہ سماج کی آدھار شلا ستیہ کی اٹل اور اڈگ چٹان پر رکھی گئی ہے۔ آریہ سماج کا کرتویہ ہے کہ وہ ایک کٹھن سے کٹھن سمیہ میں بھی ستیہ پالن سے ...

رشی کی منظوم مکمل جیونی دوہوں میں

رشی گان

از شری ہستی ... ہبوری ... لاہور تلسی راماین کی طرح ... گھر گھر میں پاٹھ کیلئے بہترین پستک ہے۔ قیمت ہندی آٹھ آنہ اردو ۶ ر- ایڈیٹر پرکاش لاہور سے منگوائیں

سب دروازے کھول دو!

(از پنڈت ونائک راؤ ودیا النکار بار ایٹ لاء پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ حیدرآباد)

یہی دیوالی کی رات تھی جس میں جگت گرو دیانند کے منہ سے پرتاثیر الفاظ نکلے تھے۔ کہ "سب دروازے کھول دو"۔ اِس وقت کے لوگوں نے حیرانگی کا اظہار کرکے اِن شبدوں کے اندر ایک مخفی بھید کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جس کو کسی کسی نے ہی سمجھا۔ آج آچاریہ دیانند کے وہ سنہری شبد روز روشن کی مانند نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے کونے کونے میں درخشندہ ہو رہے ہیں۔ اِس وقت کا فرمایا ہوا ایک ایک لفظ اپنے اندر ایک نئی پُرکیف طاقت اور عظیم الشان جوش رکھتا ہے۔ دنیا کی نظروں میں رشی سنسار کو چھوڑ رہے تھے مگر گرو دت کی آنکھوں نے دیکھا کہ رشی ایک نئی قسم کا انقلاب لا رہے ہیں۔ اِن الفاظ کی طاقت سے اِن کے خیالات ایک دم تبدیل ہو کر جدید شکل میں آ کھڑے ہوئے۔ ایک سیکنڈ میں پنڈت گرو دت ناستک سے آستک بن گئے۔ کبھی کے آگے نہ جھکنے والا سر آج کے دن رشی کے چرنوں پر جھک کر اِن کی آشیرواد کا طالب بن گیا۔ یہ ایک آنے والے انقلاب کی ابتدا تھی۔ لوگوں نے دیکھا اور دھارمک کرانتی کی جگمگاتی شکل دیکھنے کے منتظر ہو گئے۔

دنیا میں مادی ایجادات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تغیر و تبدل کا چکر بڑی سرعت سے چلنے لگا۔ رفتارِ زمانہ کا اندازہ لگاتے لگاتے ہزاروں انسان اِس طرح کی نظر ہو گئے۔ مگر کرانتی کی اصلیت سے کسی کو بھی مکمل واقفیت نہ ہو سکی۔ صرف ہندو بلکہ خود آریہ سماج کے بھی کئی بھائی یہی کہتے سنے گئے۔ کہ اب آریہ سماج کے روپ کو تبدیل کر دیا جائے۔ پروگرام میں بھاری پریورتن کرنے سے ہی اِس کی وقعت بڑھ سکیگی۔ لیکن لوگوں کا دیوالی کی اِس رات میں گونجتے ہوئے شبدوں پر دھیان نہ رہا۔ اور اپنی اپنی ڈفلی کے مطابق الگ الگ راگ الاپنے کی تیاری کرنے لگے۔ مگر رشی کے الفاظ کیا کبھی بے معنی ہو سکتے تھے۔ وہی شبد ہندوستان میں دکن کی جانب سے گونج اٹھے۔ لوگوں نے اِس جدید انقلاب کو دیکھا اور آنکھیں مَل لیں لیکن اِس سے کیا ہو سکتا تھا۔ آسمان میں گونجنے والے الفاظ کسی تاریک مکان میں قید کئے جا سکتے ہیں؟

Go forth into the world and spread enlightenment among mankind. His soul rises in revolt against unreality in the name of Religion. He belongs to truth."

تین اطراف کے دروازے کھل چکے تھے۔ دکن کا دروازہ ابھی مکمل طور پر نہیں کھلا تھا۔ اِس کے آس پاس ہزاروں انسان موجود تھے مقابلہ بڑا سخت تھا۔ پہریدار ہر طرح مقابلہ کے لئے کمربستہ تھے۔ مخالف کے پاس زر کثیر تھا۔ فوج کا بھاری دستہ تھا۔ خزانوں کی انتہا نہیں تھی۔ جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیاں تھیں۔ اِس پران کا مصمم ارادہ رشی کی دروازے کھولنے والی آواز کو دبانا تھا۔ ایک انسان سے اصلیت اور صداقت چھپانے کے لئے جتنی تدابیر عمل میں لائی جا سکتی ہیں۔ وہ سارے طریقے آریہ سماج کی شکتی کو دبانے کے لئے استعمال میں لائے گئے۔ مگر دیوالی کے اِن الفاظ میں شکتی تھی۔ بھاری طاقت تھی۔ دونوں میں ایک زبردست ٹکر تھی۔ ایک طرف تھی صداقت اور دوسری طرف دنیاوی طاقت۔ دنیا کی آنکھیں اِس مورچہ پر لگ رہی تھیں۔ آٹھ اگست کو ایک زودکار دھماکا ہوا۔ انہی الفاظ کی طاقت سے القدر [illegible]

کاراواس کا جیون

(از پنڈت گیانیندر سدھانت بھوشن)

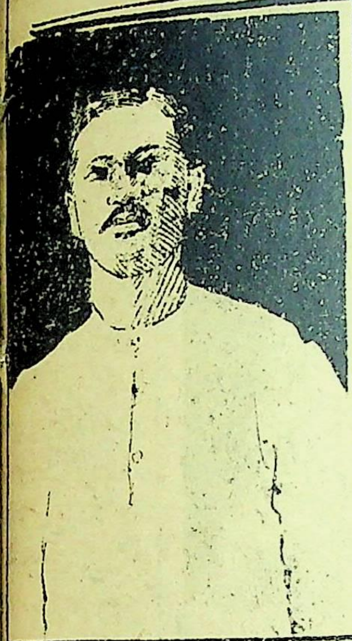

پرتا یہ دیکھا گیا ہے کہ منش جیل جانا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ جو منش جیل جاتا ہے اِس کو اپنے گھر کی ورتنتی سے لکھتے ہیں۔ کیونکہ جیل کی کٹھور یاتناؤں کو سہن کرنے والے منشیوں بہت ہی کم ہوتا ہیں۔ پرنتو آج دیش کا اتہاس بدل گیا ہے اور ثابت کر رہا ہے کہ دیش کے لوگوں کے دلوں سے اب جیل کی زندگی کی کٹھنائیوں کا بھے دور ہوتا جا رہا ہے۔

اتہاس گواہ ہے کہ بھارت ورش کا اتہاس کیول ایک سوتنتر کے اگنی کار کرنے مانے سے بنا ہے۔ وہ سوتنتر ہے "مجھے کیا"؟ جب کبھی منشیہ پر آپتی آتی ہے تو بہ سنکوچ وہ بھی کہنے لگے کہ "مجھے کیا"؟ پرنتو اب وہ سمے نہیں رہا۔ مہرشی دیانند کہہ گیا ہے کہ اب کسی پر بھی وپتی آئے تو دوسرے کے لئے چپ بیٹھے رہنا انیائے سمجھا جانا ہے۔ یہی کارن ہے کہ وہ ہزاروں برس پہلے کے اتہاس میں شاید آباد کا دھرم یدھ پہلا اپنا تمام یدھ ہے جس میں بھارت کے کونہ کونہ کے آدمیوں نے سہائتا دینا اپنا پرم کرتویہ سمجھا۔ اتنا ہی نہیں ودیشوں میں رہنے والے آریہ بھائیوں نے بھی اپنا کرتویہ پالن کیا۔

راجکوٹ کے ستیہ آگرہ میں ستیہ آگرہیوں کی بہت کمی رہی۔ لیکن کیوں ہوا اِس کا اُتر کئی نیتا یہ دیتے ہیں کہ گجرات کے سماچار پتروں نے راجکوٹ کی جیلوں کی یاتناؤں کا ورنن اتی شیوکتی کے ساتھ کیا۔ جس سے لوگوں میں آتنک چھا گیا۔ مگر حیدرآباد ستیہ آگرہ میں ستیہ آگرہیوں کی سینکڑوں رہنمائیں بھر بھر کر کیوں گئیں۔ جب کہ حیدرآباد کی جیلوں میں کم یاتنا ئیں نہیں سہنی پڑتی تھیں۔ اور آریہ بھائی ستیہ آگرہ آرمبھ کرنے سے پہلے اِن سے اپریچت نہیں تھے۔ مجھے سویم انوبھو ہے کہ ستیہ گرہ کرنے کی تتھی جوں جوں قریب آتی جاتی تھی توں توں میری صحت اچھی ہوتی جاتی تھی۔ جن بھائیوں نے جیل جانے کے ڈیڑھ ماس پورو مجھے اور میرے پریشرم کو دیکھا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ کچھ آرام بھی کرنا چاہیئے۔ پرنتو آپ نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن گرمی دیکھتے ہیں نہ سردی۔ نہ وقت پر سوتے ہیں نہ کھاتے ہیں اور ٹرینوں میں یا بیل گاڑی میں کبھی سائیکل پر تو کبھی پیدل یاترا کرتے رہتے ہیں۔ اِس پر کارانیت جیون ہونے پر بھی میرا وزن اِس سمے ۱۱۰ پونڈ تھا۔ اور وہ بڑھ کر جیل جانے سے پورو ۱۲۰ پونڈ ہو گیا تھا۔ میری طرح دوسرے ستیہ گرہیوں کا بھی یہی انوبھو ہے۔ میں جب جیون کو گلبرگہ پہنچا۔ سواگت کے لئے گلبرگہ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر پولیس و کانسٹیبل آئے ہوئے تھے۔ سٹیشن پر پونا گھنٹہ بات چیت ہوتی تب جیل پہنچے۔ مقدمہ چلا۔ بحث ہوئی دکھلائے گئے الزامات کا جواب نہ دیا۔ ڈیڑھ برس کی سزا ہوئی۔ دوسرے دن ہیون کے لوبھ میں ستیہ آگرہیوں کو اپنے سدھانت پر درڑھ رہنے۔ اور کسی بھی اوستھا میں ڈانوا ڈول نہ ہونے کا اپدیش دے رہا تھا۔ کہ کلکٹر صاحب اور دوسرے دو تین افسر آئے۔ انہوں نے اِس سمے تو مجھے کچھ نہ کہا مگر کچھ دیر بعد پھر لوٹے اور مجھے حکم دیا۔ کہ میں یہاں نہیں رہ سکتا مجھے "شردانند" ۱۵ ستمبر کو بیرک میں لے گئے مقدمہ چلایا گیا اور اِس کی سزا مجھے یہ ملی کہ تین دن بند کمرے میں رہنا پڑا۔ ڈاکٹر اور سپرنٹنڈنٹ سے گفتگو ہوئی۔ لیکن بیکار پھر چار دن بند رہنا پڑا۔ دوبارہ بات چیت ہوئی دو دن کام بھی نہ لئے گئے۔ مگر پھر بند کر دیا گیا اسی طرح ہوتا رہا۔ ستیہ آگرہیوں سے مجھے بدسلوکی کے خلاف پردشن کے طور پر بھی بھوک ہڑتال بھی کرنی پڑی۔ مگر جلد ہی حکام کے معذرت کر دینے پر کھول دی گئی اور ستیہ آگرہیوں کے پاؤں سے بیڑیاں اتار دی گئیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

افسانہ

پرائشچت

از ہنستی علاولپوری

...دن نے جونہی بی ۔ اے کیا ۔ اُس کے ماتا ...نے اُسے گرہستھ کی زنجیروں میں جکڑ دینا ...لی ۔ ان کی سب سے بڑی سنتان ...ن ہی اُن کی ...بڑھاپا دوڑا آ رہا تھا ۔ زندگی کا کیا بھروسہ ؟ ...میں والدین کو بیٹے کے بیاہ کا کتنا ...ہوتا ہے ۔ اُس کا اندازہ آپ اُسی امر ...ہیں ۔ کہ باوجود مدن کے پروٹسٹ کے ...شادی کر دینے پر بضد تھے ۔ مدن رضا مند ...تو اس لئے کہ اُسے معلوم تھا ۔ کہ ...اے کی ڈگری کی نوکری کے میدان میں ...قیمت کیا ہے ۔ ؟ بیکار ۔ بیاہ کر کے کیا ...ے گا ۔ خود تو بوجھ ہے ہی کیبر دو کا بوجھ ...دین پر آ پڑے گا ۔ اگر بیکاری کے سوال ...والدین کی ضد کے پیشِ نظر درگذر بھی ...جاتا ۔ تو بھی اُس کے آگے یہ سوال تھا ...ایک گریجوایٹ ہو کر گاؤں کی بھدی ہڑ ...ان پڑھ اور بدصورت لڑکی سے ...شادی کر لینے پر کیسے تیار ہو جائے ؟ آخر ...شبھ کاریہ کے جلد از جلد کر ڈالنے میں ...کارن دَشیش یا آکرشن بھی ہو ۔ لڑکی ...والدین امیر بھی نہ تھے ۔ جو جہیز کا لالچ ہو ...کے کانوں میں بھنک پڑ گئی تھی ۔ کہ ...جہاں ان پڑھ ہے ۔ وہاں قدرے ...بدصورت اور موٹی بھی ہے ۔ مدن چاہے ...ہی سوشیل اور ستر سالہ لڑکا تھا ۔ ...تا اپنے مستقبل کی تباہی کا تصور آنے ...جن کے لئے برداشت کرنا ناممکن ہو ...اور وہ پتا سے جھگڑنے بھی لگتا ۔ ...نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا ۔ باپ کی نصیحتوں ...میں ۔ پیار ، دلاسوں اور نہ جانے کن ...ترکیبوں کے آگے اُس کی دوہائی اور ...تھا کا بس نہ چلا ۔ شادی کی تاریخ مقرر ...۔ شادی میں ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا ...رات کو ...گئے ۔ تک مدن گھر نہ آیا ۔ اُس ...ہی تیار ہیں آئی ایک کمبل اُٹھایا ۔ ٹیشن ...ٹکٹ لیا ۔ اور لاہور آ گیا ۔ اُس نے ...بیوقوفی یا (عقلمندی ؟) یہ کی ۔ کہ وہاں ...ہی ایک خط پتا کو لکھ دیا ۔ کہ وہ لاہور ...ہے ۔ فکر نہ کریں ۔ مگر وہ کب لوٹے گا ...اسے بھی کوئی علم نہیں ۔ اُدھر بیاہ ...تیاریاں ہو رہی تھیں ۔ اور اِدھر دولہا ...چھپنے کو جگہ ڈھونڈ رہا تھا ۔ ماتا پتا ...کے یکایک غائب ہو جانے کی وجہ

سے پریشان ہو رہے تھے ۔ اُس کا خط پاتے ہی کچھ تو سنتوش ہوا ۔ اور کچھ اس پر غصہ بھی آیا ۔ پتا لاہور آیا ۔ اور اُسے زبردستی لے گیا ۔ شادی ہو گئی ۔

(۲)

دلھن سسرال آئی جس نے دیکھی یہی کہا جوڑی ٹھیک نہیں ۔ خود ماں نے بھی اپنی غلطی تسلیم کی ۔ باپ نے بھی افسوس ظاہر کیا ۔ لیکن اب اُس سے کیا ہوتا تھا ۔ اُس نے پرن کیا ۔ کہ باقی بیٹوں کے بیاہ لڑکیاں دیکھ کر کرے گا ۔ اس موقعہ پر مدن یہ کہے بنا نہ رہ سکا ۔ "تو گلا میرا ہی گھونٹنا تھا" ؟ سچ مچ یہ گلا گھونٹنے سے بھی بڑھ کر تھا ۔ گلا گھونٹ دینے سے کسی کا خاتمہ تو ہو جاتا ہے ۔ اور یہ ایسا عذاب گلے پڑ گیا تھا ۔ جو ساری عمر جھیلنا تھا ۔ جس سے وچار نہ ملیں ۔ من نہ ملے ۔ رنگ نہ ملے ۔ اور کوئی گُن بھی نہ ملے ۔ اس سے ساری عمر نرواہ ہو تو کیسے ؟ اب کیا حالت تھی ۔ نہ خاوند بیوی سے بولتا نہ اُس کے پاس بیٹھتا ۔ نہ اُس کے پاس سوتا ۔ اُس کے سایہ سے کوسوں دور بھاگتا ۔ سسرال میں اُسے چھوڑنے جاتا نہ لینے ! اُس کی اس بے رخی سے سبھی پریشان ہیں ۔ لڑکی خود لڑکے سے زیادہ وہ اپنے ہی جیسے کسی پُرش کو بیاہی گئی ہوتی تو اُس کے گلے کا ہار بنتی ۔ اور یہاں نہ اپنے پتی کی نظروں میں جگہ پانے کے قابل نہ تھی ۔ دل میں سمانے کی بات ہی کیا ہے ؟ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا ۔ کہ وہ کیا کرے ؟ اُدھر مدن اپنے ماں باپ سے جھگڑتا تھا ۔ کہ میرا پلہ کس پھوہڑ سے باندھ دیا ۔ اُدھر وہ اپنی ماں سے اپنے پھوٹے نصیبوں پر آنسو بہاتے ہوئے کہتی ۔ کہ کیوں مجھے ایک ہیرے میں نروتی اور منرور گریجوایٹ کے پلّے باندھ دیا ؟ دونو کی زندگی عذاب میں تھی ۔ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا ۔ کہ بگڑی بات کیسے بن پائے ۔ دو ٹوٹے ہوئے دِلوں کو کیسے جوڑا جائے ۔ بیوی تو پتی پُوجا کو تیار تھی ۔ لیکن دیوتا درشن دے تبھی نا ؟ لکھشمی کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا ۔ کہ وہ کیا کرے ؟ دِل میں آتا ۔ کہ اُن کے پاؤں پکڑے ۔ لیکن وہ اس کے پاس آئے بیٹھے کچھ کہے یا سُنے بھی تو ۔ اسی طرح ایک برس بیت گیا ۔

(۳)

کچھ بیکاری کی وجہ سے اور کچھ اس رنج و پریشانی کی وجہ سے مدن بیمار پڑ گیا ۔ پتنی جو بہت دیر سے مائیکہ میں تھی پتی کی سیوا کے لئے آ گئی ۔ تن من سے پتی کی تیمارداری کرنے لگی ۔ رات کو دیر گئے تک سر دباتی ۔ پاؤں دباتی ۔ اور انہیں سُلا دینے پر خود جاگتی ۔ کچھ پڑھتی ۔ اور آنسو بھرے نینوں سے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ۔ "پربھو ! میرے دیوتا سے روٹھو نہیں ۔ انہیں جلد اپنی کرپا کا پاتر بنا کر اچھا کر دو" ۔

اس دوران میں ایک خوشگوار واقعہ ظہور پذیر ہوا ۔ مدن اچھا ہو رہا تھا ۔ بیماری تو جاتی رہی تھی کمزوری باقی تھی ۔ اس کی آنکھیں کھلیں ۔ اور اس نے دیکھا ۔ کہ لکھشمی بھگوان کرشن کی تصویر کے آگے بیٹھی ہے ۔ آنکھوں میں آنسو چھلک رہے ہیں ۔ یاس و حسرت کی ایک تصویر بنی ہوئی ہے ۔ اور کچھ کہہ رہی ہے ۔ اس نے سُنا ۔ "پربھو ! میرے دیوتا کو صحت دے رہے ہو ۔ کیا ان کے ہردے میں میرے لئے پریم نہ سہی سہانو بھوتی پیدا نہ کر دو گے ؟ میں ابھاگن ان کے چرنوں میں استھان نہ پا سکوں گی ؟"

لکھشمی سمجھ رہی تھی ۔ کہ مدن سویا ہوا ہے ۔ لیکن وہ جاگ اُٹھا تھا ۔ اس نے اس کی یہ سب کارروائی دیکھی ۔ وہ نمسکار کر کے اُٹھی اور اپنے پتی کے چرنوں کی دھول ماتھے پر لگائی ۔ اور پیروں پر سر رکھ کر رونے لگی ۔ مدن نے سونے کا بہانہ کرتے ہوئے کروٹ بدلی ۔ کہیں جاگ نہ اُٹھیں اس خدشہ سے وہ سنبھلی ۔ اور پاؤں دبانے لگی ۔

یہ نظارہ دیکھ کر مدن کے دل میں کچھ رحم آیا ۔ سچی سہانو بھوتی کا بھاؤ تھا ۔ جو اس کے دِل میں اپنی پتنی کے لئے پہلی بار پیدا ہوا ۔ اس نے کہا ۔ "لکھشمی ! ابھی تک جاگتی ہو کیا ؟ اُٹھو سو رہو" ۔ لکھشمی پتی کے منہ سے آج صرف پہلی بار سہانو بھوتی کے یہ چار شبد سن کر خوشی سے پھولی نہ سمائی ۔ اُسے نراشا میں آشا کی جھلک دکھائی دی ۔ اس کے دِل میں خیال آیا ۔ بھگوان نے میری ہاردک پرارتھنا کو سویکار کر لیا ہے ۔

(۴)

صحت یابی کے بعد کمزوری کو دور کرنا ضروری تھا ۔ ڈاکٹر نے کسی پہاڑ پر جانے کا مشورہ دیا ۔ ماں نے چاہا کہ بیٹے کے ساتھ وہ جائے ۔ لیکن لکھشمی بضد تھی ۔ کہ وہ خود سیوا کرے گی ۔ آخر لکھشمی کو ہی مدن کے ساتھ کشمیر بھیج دیا گیا ۔ کشمیر کی خوشگوار و صحت افزا آب و ہوا ۔ اور لکھشمی کی دن رات کی سیوا اور پرارتھناؤں سے مدن بہت اچھا ہو گیا ۔

جب مدن لکھشمی کی نمرتا ۔ سوشیل سبھاؤ ۔ سیوا اور اپنے لئے اس کی تڑپ کو دیکھتا ۔ تو ضمیر کہتی ۔ کہ ایسی دیوی کو جو نہ صرف نام کی لکھشمی ہے ۔ بلکہ سچ مچ لکھشمی ہے ۔ ٹھکرانا نہیں چاہیئے ۔ اسے سر ماتھے پر بٹھانا چاہیئے ۔ لیکن دل کہتا ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ یہ گُن تو سبھی عورتوں میں ہوتے ہیں ۔ جس کے پاس سندرتا نہیں ۔ ہردے میں جذبات اور ان جذبات کے اظہار کیلئے جس کے پاس گیان نہیں ۔ وہ استری میرے پریم کی پاتر کیسے ہو سکتی ہے ؟ صرف اَن پڑھی ہوتی ۔ تو بھی کچھ زیادہ قابلِ اعتراض بات نہ تھی ۔ اس کے پاس استری کی سب سے بڑی خصوصیت اور آکرشن شکتی سوندریہ بھی تو نہیں ۔ سوندریہ نہ تھا ۔ تو کم از کم اس کے پاس علم کا زیور تو ہوتا ۔ کہتے ہیں چوتھی فیل ہے ۔ مجھے تو اس میں بھی شک ہے ۔ لیکن یہ دونو سے محروم ۔ ہے کیا ؟ آنکھوں میں آنسو اور دِل میں سیوا کا بھاؤ ۔ اور وہ ہیں تو کیا ہوا ۔ یہ دو چیزیں تو ہر عورت کے پاس ہوتی ہیں ۔ یہ نہ ہوں ۔ تو وہ عورت عورت ہی نہیں" ۔ اسی قسم کے وچاروں کی لہریں مدن کے دل میں اُٹھا کرتی تھیں ۔ جب اپنی بے لبی پر نظر ڈالتا ۔ تو اُسے لکھشمی پر غصہ آتا ۔ اور جب وہ اس کی لاچاری کا دھیان کرتا ۔ تو چپ رہ جاتا ۔ اب اُسے تیاگنا ممکن نہ تھا ۔ لیکن اسے پریم کرنا بھی اس کے بس کی بات نہ تھی ۔ پریم کا آکرشن تو اِستری کے پرتی پُرش کے ہردے میں سوئم اُتپن ہوتا ہے ۔ جس عورت میں یہ آکرشن شکتی نہیں ۔ وہ بدقسمت ہے ۔ یہی حالت لکھشمی کی تھی ۔ وہ لاچار تھی ۔ تو وہ بھی مجبور تھا ۔ بگڑی بات بنے تو کیسے ؟

(باقی آئندہ)

ساروبھوم آریہ سماج

(از پادری سی۔ الیف اینڈریوز)

میرے لئے اسمجھو ہے۔ کہ میں سوامی دیانند دوارا سستھاپت سماج میں ان کے جیون اور ان کی سپرٹ کا کہاں تک پربھاؤ ہے۔ اس بات کا وستار سے ورنن کروں۔ پرنتو جو بات میں اپنے لیکھ میں درشانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ میں نے آج بھی مہرشی دیانند کی سپرٹ کو آریہ سماج میں جیوت جاگرت روپ میں کام کرتے دیکھا ہے۔ مجھے زنجبار۔ ڈربن۔ فجی اور افریقہ کے مدھیہ بھاگ کینیا۔ یوگنڈا۔ لاہور۔ مدراس۔ مالابار۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ۔ سُووا۔ کمپالا۔ اور بلوچ آدی دُور دُور اور سمیپ سے سمیپ ستھانوں میں آریہ سماج کے ادھیویشنوں میں سملت ہونے کا اوسر پراپت ہوا ہے۔ مجھے آریہ سماج کے سبھاسدوں سے بھی برابر نیوزی لینڈ۔ جاپان۔ یوروپ۔ افریقہ اور آسٹریلیا میں ملنے کا سوبھاگیہ ملا ہے۔ اور میں نے انہیں سوامی دیانند کے آدرشوں کے انوکول کام کرتے دیکھا ہے۔

میں اس سمیہ کو آگے دیکھ رہا ہوں۔ جب اس کے مہان کاریہ کے کچھ انش کا پرچار اسبھیہ جنگلی جاتی کے ان لوگوں میں بھی ہو جائے گا۔ جنہوں نے آج تک کبھی پرماتما اور آتما سمبندھی سنبہ کا نام بھی نہیں سُنا۔ مجھے اچھا لگتا ہے۔ کہ میں ان باتوں کا ورنن کروں جنہیں میں نے افریقہ میں دیکھا ہے۔

وہ یہ ہے۔ کہ ایک نیروبی برانت میں آریہ سماج نے وہاں کے آدی نواسیوں کو اس سنبہ کی شکھشا کے دینے کے لئے جس کا کہ پراچین بھارتیہ دھارمک گرنتھوں میں ورنن ہے — نمنترت کیا ہے۔ تتھا ان کے لئے راتری پاٹھ شالائیں (Night Schools)...

رشی دیانند کی جیون سنچاری منتو

(از شری ہنشی علاو لپوری سمپادک "پرکاش" لاہور)

(دوہے)

۱۔ گھاتک پر غصہ نہیں کوئی نہیں دویش
۲۔ سیوک جو چرکال کا اس کو پاس بلائے
۳۔ ہونی ہو کر ہی رہے تالیں ٹال نہ ہوئے
۴۔ ویکر مارگ دیہ کہا جا سپرد مانیپال
۵۔ آریہ پرشوں کو سبھی اپنے پاس بلائے
۶۔ سب کی رائے سے رشی آکر کے اجمیر
۷۔ مہدا جانے کو کہا سیوک تن گھبرائے
۸۔ دو دن میں ہو جائیگا پورا ہی آرام
۹۔ چھالوں سے تن بھر گیا تر بل ہوا شریر
۱۰۔ روم روم میں وش رچا پھر بھی دھیر مہان
۱۱۔ شوچ کر کے ہاتھ منہ خود ہی لیٹے جائے
۱۲۔ رشی دیا آدیش پھر سب کو پاس بلائے
۱۳۔ دیکھا سب کو پریم سے آنکھیں نیند وچار
۱۴۔ "تیری اچھا ہے پربھو پورن شکتی مان
۱۵۔ سیدھے لیٹے کہہ رشی کروٹ ایکر شواس
۱۶۔ ساینکل چھ چالیس میں کارتک منگلوار

نہ وہ چاہتے تھے ایسے پہنچے کوئی کلیش
کام ادھورا رہ گیا "پھوکھی ڈوں سمجھائے
اچھا ہے یہ ایش کی ووش نہ تنراکوئے"
رہ کر اب مہوا کے میں جینا بہت محال
روگ اوستھا پر کہو گیا ہے سب ہو رلمئے"
ٹھہرے کوٹھی ایک میں کی نہ بالکل دیر
ایسی حالت میں بھلا کیسے جایا جائے
دیپاولی کا روز تھا اور سمیہ تھا شام
نیوٹن[1] صاحب دیکھنے آئے اُن کو پیر[2]
ادم ادم چھینے رہے ہوئے دیکھ حیران
کہا دوار سب کھول دو شیتل وایو آئے
گورو دت کیول رہے پیچھے شش ہٹائے
کیا ایش سمرن ونے بولے نین اُگھار
اچھا پورن ہو تری اے میرے بھگوان"
روکا لیلا ختم کی صرف ایک نشواس
دن دیپاولی مچ گیا بھارت ہاہاکار

[1] نیوٹن = ایک نامی انگریز ڈاکٹر تھے۔ [2] پیر = ایک مشہور حکیم تھے۔

نوٹ :۔ اوپر دت رچنا ہنشی جی کمت منظوم رشی جیون "رشنو گیت" کا بائیسواں[۲۲] ادھیائے ہے۔

سنتیہ مورتی ایم ایل۔ اے کی شردھانجلی

"رشی دیانند کی زندگی کا ستی یہ تھا۔ کہ پرانی ہندو قوم کو آزاد بنا دے۔ اس کے لئے بڑے بھاری انقلاب کی ضرورت تھی۔ ہندوستان نے میں اس کام کا آنا ضروری تھا۔ جب ہندوستان میں انقلاب کی لہر چلانے والوں کی فہرست تیار کی جائے گی۔ تو رشی دیانند کا نام یقیناً اس میں سب سے اونچا ہوگا۔"

ستیہ مورتی مدراس

سندھیا میں من نہیں لگتا؟

یہ شکایت عام ہے لیکن کیوں؟ اس لئے کہ سنسکرت نہ آنے سے منتروں کے ارتھوں پر وچار نہیں ہوتا۔ اور من دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ اس مشکل کا حل شری ہنشی علاو لپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور نے "سندھیا گان" لکھ کر کر دیا ہے۔ منتروں کا ارتھ ایک ایک دوہے میں دیا گیا ہے۔ منتروں کے ساتھ دوہے یاد کر لیں۔ سندھیا کرتے سمیہ دوہے (ہر منتر کے مہاس کے ارتھ کا دوہا) گا دیا کریں۔ من نہ لگنے کی شکایت کچھ ہی دنوں میں دور ہو جائے گی۔ سینکڑوں بھائیوں نے لابھ اُٹھایا ہے۔ بھاری تعداد میں منگا کر استری اور پرشوں میں مفت بانٹیں۔ قیمت لاگت ماتر ہندی یا اردو فی کاپی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصولڈاک ۸ ر۔ ایک کاپی کے لئے ایک آنے کا ٹکٹ ارسال کریں۔
پتہ :۔ ہنشی علاو لپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور

آریہ سماج کیا ہے؟

لیکھک پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔ اے

یک ایسا سوال ہے۔ جس کو پڑھ کر شاید
سمجھ درست چونکیں۔ لیکن چونکنے کی
نہیں۔ میں آریہ سماج کے لیڈروں کی
ایک ایسے سوال کی طرف مبذول کرانا
ہوں۔ جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ لیکن
حل کرنا اس وقت نہیں تو آنے والے
ضرور لازمی ہو جائے گا۔
میں اس سوال کو محدود کر دوں۔ سوال یہ
کیا آریہ سماج ایک دھرم ہے۔ یا ایک
یک ہے۔ یا ایک سنگھٹن ہے۔ اس
اس میں یہ تینوں چیزیں ملے جلے ہیں۔ آریہ
کا آغاز تحریک سے ہوا۔ یہ ایک تحریک تھی
موجودہ دھرم میں جو خرابیاں آگئی تھیں ان
دور کرنے کے لئے جاری کی گئی تھی۔ اس
صورت میں آریہ سماج ۱۸۷۵ء سے بہت پہلے
شروع ہونی چاہئے۔ یا یوں کہنا چاہئے۔ کہ
کا آغاز اس وقت ہوا۔ جب رشی دیانند
موجودہ ہندو دھرم میں سے اویدک خرابیاں
دور کرنے کے لئے پرچار کرنا شروع کیا۔ تحریک
صورت میں یہ اب بھی جاری ہے۔ اور جو
اس یا شخصوں کی جماعت اس کام میں حصہ
رہی ہے۔ وہ تحریک میں شامل ہے۔
لیکن اس تحریک کو باقاعدہ بنانے کے
سوامی دیانند نے ضروری سمجھا کہ ایک سنگھٹن
کی جائے۔ جس کے ہاتھ میں یہ تحریک ہو
۱۸۷۵ء میں اس کا نام کرن کیا گیا اور
کے لئے نیم اپ نیم بنائے گئے۔ اسوقت
اس کا روپ سنگھٹن کا ہو گیا۔ اور یہ اب
چلی آتی ہے۔ اس سنگھٹن میں صرف وہی
شامل ہیں۔ جو اس کے رجسٹرڈ ممبر ہیں۔
مقررہ تعداد چندہ کی دیتے ہیں۔ اور جن کو
ووٹ دینے اور انتظامی معاملات میں دخل
دینے کے اختیارات حاصل ہیں۔ اس کے
اگر جو لوگ ہیں وہ ویدک دھرم کے ماننے یا
پھیلانے میں مدد دیتے ہیں وہ آریہ سماج
تحریک میں تو شامل ہیں۔ مگر آریہ سماج کی سنگھٹن
میں شامل نہیں ہیں۔ گذشتہ حیدرآباد ستیاگرہ
میں ہزاروں بھائیوں اور بہنوں نے شرکت کی
جو آریہ سماج کی سنگھٹن میں شامل نہیں تھے۔
یعنی وہ آریہ سماج کے نہ تو ممبر تھے اور نہ ہی آریہ
سماج کے نیموں اور اپ نیموں پر چلنا ان پر فرض
تھا۔ لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج
کی تحریک میں وہ یقینی طور پر شریک تھے۔
رشی دیانند نے پہلے یہ خیال کیا تھا۔ کہ
اگر ہندو پنڈتوں کو ان کی غلطی بتائی جائے
تو ہندو ویدک دھرم کا جو چند برائیوں سے مل کر
ہندو دھرم کہلاتا ہے۔ پھر صاف ہو کر
خالص ویدک دھرم بن جائے گا۔ اس میں ان

کو کامیابی نہ ہوئی۔ اور ایک الگ سنگھٹن بنانی پڑی
ستیارتھ پرکاش میں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر
کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تو جواب دو کہ ہم آریہ ہیں
کوئی پوچھے کہ تمہارا دھرم کیا ہے۔ تو جواب دو
کہ "ویدک" یہ ٹھیک تھا۔ لیکن آریہ سماج کے
باہر پورانک لوگ بھی ویدک ہیں۔ اگرچہ اس معنی
میں نہیں جس میں کہ ہم آریہ سماجی اپنے کو سمجھتے ہیں
اس پرکار آریہ سماج ایک "دھرم" بھی بن گیا
ہے۔ اگر کوئی صرف یہ کہہ دے کہ میں آریہ ہوں یا ویدک

ایک شخص مسلمان ہوتا ہے۔ اس کا نام کسی
رجسٹر میں درج نہیں۔ ممکن ہے وہ اشاعت
اسلامیہ جماعت کا ممبر ہو ممکن ہے نہ ہو۔ ممکن
ہے چندہ دے۔ ممکن ہے نہ دے۔ دان کے لئے
احکام ہیں مگر ان پر عمل نہ کرنے سے وہ مجرم نہیں
ہے۔ دان کو ٹیکس کا درجہ حاصل نہیں ہے۔
اگر وہ دان نہ دے گا۔ تو اپنی عاقبت خراب
کرے گا۔ لیکن جماعتی قانون اس کو مجرم قرار
نہیں دے گا۔ یہی حال عیسائی چرچ کا ہے

آریہ سماج کا کام

از جناب شاہ حسینی سرشار خیرپور سادات ضلع مظفرگڑھ

شہرہ جہاں میں عام ہے آریہ سماج کا
شاہوں کے سر بھی جھک گئے ہیں اسکے سامنے

آؤ کدھر ہو بادۂ عرفاں کے طالبو!
دنیا میں سرفراز ہے عقبے میں سرخرو

ہر بزم میں ہیں تذکرے آریہ سماج کے
عالم کو جس نے والہ و شیدا بنا لیا

ہر انجمن کو رشک ہے ہر بزم کو ہے ناز
پستی میں رہنے والوں کو اندازہ اسکا کیا

ہر ایک لب پہ نام ہے آریہ سماج کا!
وہ ضبط و انتظام ہے آریہ سماج کا

لبریز اس سے جام ہے آریہ سماج کا
وہ شخص جو غلام ہے آریہ سماج کا

ہر دل میں احترام ہے آریہ سماج کا
وہ شاندار کام ہے آریہ سماج کا

وہ حسنِ انتظام ہے آریہ سماج کا
اونچا بہت مقام ہے آریہ سماج کا

سرشار جس پہ ششدر و حیران ہے اک جہاں
وہ تزک و احتشام ہے آریہ سماج کا

دھرمی ہوں تو محض اتنے جواب سے یہ سمجھ لینا غلطی
ہوگا کہ اس کا وہی دھرم ہے جس کو آریہ سماج
ویدک کہتا ہے لیکن اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میرا
دھرم "آریہ سماجک" ہے تو شاید اس میں لغوی
غلطی ہے۔ مگر مفہوم میں کوئی شک باقی نہ رہیگا
اس پرکار آریہ سماج "دھرم" بھی ہے۔ یعنی آریہ سماج
ایک تحریک ہے۔ ایک سنگھٹن ہے اور ایک
دھرم ہے۔
مشکل یہیں سے شروع ہوتی ہے۔ تحریک
سنگھٹن اور دھرم ایک نہیں ہیں مگر معلوم
ہوتے ہیں۔ دوسرے دھرموں پر غور کیجئے۔

یہی دیگر مذاہب کا۔ مذہب میں داخل ہونے
کی رسم ادا کرنے کے بعد۔ وہ اس مذہب کا
پیرو ہے۔ البتہ اگر وہ اس دھرم کی کسی ایسی
جماعت کا ممبر ہو جانا چاہتا ہے۔ جس کا تعلق
دوٹوں یا انتظام سے ہے تو ان جماعتوں کے
مقررہ قواعد کی پابندی لازمی ہوگی اور
فیس کی ادائیگی بھی لازمی ہوگی۔ لیکن آریہ سماج
ایک رجسٹروں کی جماعت ہے۔ آریہ سماجی پر
آریہ سماج کے رجسٹروں میں نام لکھانا اور مقررہ
ٹیکس دینا ضروری ہے۔ یہ ٹیکس دان نہیں ہے
ٹیکس ہے ووٹ کے حق کا۔ دان مرضی پر ہوتا

ہے اور جماعتی قانون دان نہ دینے والے کو مجرم
قرار نہیں دیتے اور نہ اس کو سزا ملتی ہے۔ دان
دینے کی جزا اور نہ دینے کی سزا دنیاوی حلقہ
سے باہر سمجھی جاتی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ
رجسٹری دھرم یا رجسٹری چرچ دیرپا نہیں ہو
سکتا۔ آج کل اس کا یہ ایک نقصان بھی ہے
جو شخص چندہ نہیں دیتا یا سماج کا ممبر نہیں
بن سکتا وہ آریہ سماجی نہیں سمجھا جاتا۔ اور
اکثر وہ خود اپنے کو آریہ سماجی نہیں سمجھتا۔ کل
ایک شخص منتری تھا۔ آج کوئی جھگڑا ہو گیا
اس کا نام سماج سے خارج ہو گیا اور ساتھ
ہی آہستہ آہستہ اس کا آریہ سماجی ہونا بند
ہو گیا۔ کچھ دنوں بعد۔ اس کے گھر کے لوگ
مع اس کے یا اس کو چھوڑ کر قدرتی طور پر پرانے
ہندو دھرم میں مل گئے اور آہستہ آہستہ
آریہ سماج کے دھرم سے ان کا تعلق ٹوٹ گیا
آریہ سماج کی عام تحریک میں شرکت ایک
اور بات ہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ جیسے
زلزلے آنے پر جوش رکھنے والے لوگ اکثر
جوشیلی تحریکوں میں شریک ہو جایا کرتے
ہیں اور ان زلزلوں کے بند ہو جانے پر وہ
الگ ہو جاتے ہیں کل جو لوگ سماج پر دوشواس
رکھ کر حیدرآباد کے جیلوں میں چلے گئے
تھے۔ ان میں سے بہت سے ایسے ملیں گے
جو آج آریہ سماج سے کسی معنی میں بھی متعلق نہیں
ہوں گے۔ ہاں اگر کل آریہ سماج پھر جنگ
شروع کر دے تو آجائیں گے۔ اور اگر آریہ سماج
نے جنگ شروع نہ کی بلکہ کسی آریہ سماج سے
متضاد سوسائٹی نے جنگ شروع کی۔ تو
ان کی شرکت اس جماعت کے ساتھ ہوگی
اس سے آریہ سماج کو وقتی مدد تو ملتی ہے۔
لیکن آریہ دھرم کو کوئی پائیدگی حاصل نہیں
ہوتی۔ جس وقت تک ہندو دھرم آریہ سماج
کو جذب کرنے کے لئے موجود ہے اور آریہ
سماج ایک رجسٹر والی سنگھٹن اور رجسٹر
والا دھرم ہے۔ اس وقت تک آریہ سماج
قائم بھی رہے گا۔ اور اس معنی میں عوام آریہ
نہ بن پائیں گے۔ جس معنی میں مسلمان یا عیسائی
بنتے ہیں۔ اس سے تحریک اور سنگھٹن کے جاری
رہنے کے باوجود بھی ویدک دھرم نہیں پھیل
سکتا۔ سنگھٹن سنگھٹن ہے اور دھرم دھرم
ہے۔ ان کا ایک دوسرے سے تعاون تو ممکن
ہے مگر تطابق ممکن نہیں۔ مثال کے طور پر جب
آریہ میرج بل پاس ہوا تو سوال اٹھا کہ آریہ کون
ہے۔ اگر صرف اسی کو آریہ مانا جائے جو رجسٹرڈ
ممبر ہے تو میری لڑکی جو ۱۴ برس کی ہے۔ اور
آریہ سماج کی ممبر نہیں اس ایکٹ سے فائدہ
نہیں اٹھا سکتی

باقی صفحہ ۲۲ پر

ہندو جاتی کے اندر جو سب سے وشیلی ہوا بھر گئی ہے۔ وہ ہے اس کی اچھوتوں کے پرتی اپیکشا بھاونائیں۔ نہ جانے سورن ہندو کس پرکار اپنے ان بھائیوں کو دُور کرتے نہیں شرماتے۔ کہ جو سوناان کے لئے وشیش سہائیک سدھ ہو رہے ہیں۔ کھید کا وشے تو یہ ہے۔ کہ جن اپیکشت چاروں کو سے کر سورن ہندو ہری جنوں کو دُور کرنا چاہتے ہیں۔ ساماجک اور دھارمک بات سے بھی ان میں کوئی ہانی نہیں ہے۔ عام طور سے جن بھنگی چماروں کو ہری نیکت کر دُور کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے سب سے بڑا جرم ان کے سر یہی رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ گندے رہتے ہیں۔ کنتو اس بات میں جہاں سنیتا ہے۔ وہاں اپ واد بھی کم نہیں ہے۔ ایسے بھنگی چمار کم سنکھیا میں نہیں ہیں۔ جو دھن سمپنّ بن کر انیکوں اونچی جاتیوں کے ویکتیوں سے کہیں ادھک صاف ہوتے ہیں۔ نہ کیول وہ شدھ مانے جاتے ہیں بلکہ انیک شہروں میں ان ہری جن بھائیوں کی اور سے سُندر اور بھویہ مندر بھی نرمان کرائے گئے ہیں۔

سورن ہندو کیول جاتی کی اہمینتا اور سوارتھتا کے کارن ہی ہری جنوں کو الگ رکھنا پسند کرتا ہے۔ اس کے لئے نہ تو شاستروکت ہی انکار کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہری جن بھی ویسے ہی ادھیکار نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی ساماجک ریتی سے ہی اسے چھپایا جا سکتا ہے۔ بھلا جو ہری جن سورنوں کی طرح سنان کرے۔ کپڑے بدلے۔ چوٹی رکھے۔ اور بھگوان کی پوجا کرے اُسے ہندو اپنے سے الگ رکھے۔ اس سے بڑی آشچریہ اور دُکھ کی بات کیا ہو سکتی ہے۔

بھیشن پرینام جس کا پھل جو سبھاونہ ہی ہمارے سامنے آنا تھا آ گیا۔ عیسائی ہندو جاتی کی اس کمزوری کو پا کر ہری جنوں کو کس قدر اپنانے میں سامرتھ ہو سکے ہیں۔ یہ چھپی بات نہیں ہے اس میں عیسائیوں کو دوش نہیں دیا جا سکتا سچ تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے وہی کاریہ کیا جو ایک جاتی دوسری جاتی کی کمزوریوں سے فائدہ اُٹھانے کے خیال سے کیا کرتی ہے۔ عیسائیوں کو جو چمار آسانی سے ملیں۔ تب بھلا کیوں نہ وہ انہیں اپنے مذہب میں لیں۔ انہیں اناپاس سپھلتا مل گئی۔ بھلا جب انہیں اچھوت اور لِتش کرشٹ سمجھ کر ٹھکرایا جائے۔ دھوکے دے کر بیگار

ہندوؤں کی دشا
(از پنڈت مدن موہن جی مالویہ)

میں کام کیا جائے۔ تب آخر انہیں بچنے کا کوئی مارگ تو نکالنا ہی تھا۔

گراموں میں ہری جنوں کے ساتھ جو بیگار کی پرتھا لگائی گئی ہے۔ وہ گھرنا جنک ہی نہیں۔ ورن ایک جاتی کے لئے مہاپاپ کی بات ہے۔ عیسائیوں نے اس روپ میں ہری جنوں کی جو مدد کی ہے۔ حالانکہ اس کے عوض میں انہوں نے اپنا ادھک سوارتھ سادھا لیکن اس کو نہ دیکھ کر اُن کے اوپر جو ظلم اور اتیاچار ہندو جاتی نے کئے۔ وہ بند ہو گئے۔ ان کی بیگار اور انیہ مصیبتیں دُور کر دی گئیں۔ کیونکہ عیسائیوں کی سرکار نے مدد کی۔ اور زمینداروں کو پھر کچھ کہنے کا ساہس نہیں ملا۔ کب؟ جب کہ ان کے سگے اور سہودر بھائی اُن سے چھین لئے گئے۔

اس اپیکشت بھاونا اور ظلم نے ہندوؤں کی سنکھیا کو کتنا کم کر دیا۔ یہ بتانے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ جس سمپردائے نے دھرم کو "دھرم: رکشت رکشت:" ... "بدھی شنر و گھاتم" کی نیتی کر کے سنسار میں اپنا مستک اونچا کیا۔ جس جاتی کے ویکتیوں نے دھرم کیلئے اپنے سر قربان کر دئے۔ جس جاتی کے سکمار بالکوں نے دھرم کے لئے سہرش دیوار میں

چنوا دیا۔ آج اُسی جاتی کے شدھ اور پوتر ہری جن ہندو سماج کے دوسری جاتیوں میں ملتے جا رہے ہیں۔

پورانوں میں ایک راجہ رنتی دیو کی کتھا پرسدھ ہے۔ راجہ دھارمک تھا۔ جس کی کیرتی دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجہ دھارمکتا کے ساتھ دانی بھی تھا۔ ایک بار اُسے ۴۸ دن تک نراہار رہنا پڑا۔ وہ بھوک اور پیاس سے بیکل ہو رہا تھا۔ جب ایک دن بھوجن کرنے چلا۔ تو اسی سمیہ ایک براہمن آ گیا۔ راجہ نے اُسے بھوجن کرایا۔ اتنے میں ایک شودر نے آ کر بھوجن کی یاچنا کی۔ راجہ نے اُسے بھی بھوجن کرایا۔ ساتھ ہی اس کے پاس جو کتا تھا۔ اُسے بھی کھلایا۔ اب راجہ کے پاس کیول پانی بچ گیا تھا۔ وہ اُسے جیسے ہی پینا چاہتا تھا۔ کہ ایک چانڈال نے اُسے پی لینے کو کہا۔ راجہ نے وہ پانی سہرش اُس کو پلا دیا۔ حالانکہ راجہ پیاس اور بھوک کے مارے مر رہا تھا۔ کنتو اس نے اس کی پرواہ نہ کی۔ کیونکہ اس کی ایک ماتر ابھلاشا تھی۔ کہ وہ جیون میں سب کے ساتھ دیا سے پیش آئے۔

شدھی۔ ادھر کچھ ورش سے شدھی دیوستھا کا کاریہ آگے آگیا ہے۔ ہندوؤں میں سمیہ رہتے یہ لہر دوڑ آئی۔ عیسائی اور مسلمانوں کی طرح ہندو جب شدھی کا ریہ کو لے کر آگے بڑھے ہیں۔ یہ نہ تو دھرم وِردھ ہی ہے۔ اور نہ ہی کسی روپ میں انوچت ہی۔ لیکن یہ سمجھنے کی بات ہے۔ کہ سب سے ہندوؤں پر ہی نگاہ ڈالی جا رہی ہے۔ عیسائی مسلمانوں کو بہت کم عیسائی بناتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جہاں ذرا دماغ نے پلٹا کھایا۔ کہ پھر مسلمان ہمارا الوداعی ہو گیا۔ کنتو ہندوؤں کے لئے یہ بات لاگو نہیں ہے۔ ان کا مت یہی ورتن ایک ادھرم — بھیانک پاپ ہے۔ جو پاپ ہو گیا وہ ہو گیا۔ شدھی کاریہ میں رکاوٹوں کا آنا ایک اس سمسیا پر بھی ادھک نربھر ہے۔ ہم نے جہاں کسی کو ایک بار مسلمان کے ساتھ کھانا کھاتے یا حقہ پیتے دیکھ لیا۔ کہ بس وہ بھائی ہمارے خون سے سمبندھ رکھنے والا سدا کے لئے پری تیکت کر دیا گیا۔ اس کٹّل اور اوچھی بھاونا نے بھی ہندو جاتی کو گرا دیا ہے۔ ہم اس بات کو ذرا بھی نہیں سوچتے کہ ہمارے ان وچاروں سے پڑوسیوں نے کس پرکار فائدہ اُٹھایا ہے۔ ہم پرائشچت کا ودھان جانتے ہیں۔ شدھی ویوستھا کا الیکھ ہمارے گرنتھوں میں ملتا ہے۔ جو آج ہمارے لئے ایک آوشیک انگ بن گیا ہے۔

ملکانے مسلمان ادھک دن سے مسلم نہیں ہوئے ہیں۔ وہ نیم پوروک بھی مسلمان نہیں بنے۔ ان کے رسم و رواج بھی مسلمانی نہیں ادھک سے ادھک انہیں تین سو ورش مسلمان میں گئے ہوئے ہوں گے۔ کنتو ہندو اس اور سے بھی اُداسین ہیں۔ ملکانے مسلمان بھارت کے پرتیک حصے میں ملتے ہیں۔ جو راجپوت جاتی سے ہیں۔ کیا ہم اُنہیں اپنا کر اپنا بھلا نہیں کر سکتے۔ کشمیر کے راجہ رنبیر سنگھ ملکانے راجپوتوں میں سے تھے۔ پرنتو انہوں نے پنڈتوں کی سبھا کر کے شدھی ویوستھا ڈھونڈوائی۔ اور انیک ملکانے راجپوتوں کو پوروَت راجپوت بنایا۔ یدی اس پرکار کی ویوستھا نہ دی جاتی۔ تو آج پنجاب میں ایک بھی ہندو نہ دیکھ پڑتا۔ ہندو جاتی کے لئے اب بھی سمیہ ہے۔ کہ وہ چیتے۔ اور سمجھے کہ وہ کس اور جا رہی ہے۔ اور اس کا کیا کرتویہ ہے؟

"پرکاش" میں اشتہار دینا یقینا اپنی تجارت کو فروغ دینا ہے۔

(دمینجر)

اِن کتب کے مطالعہ سے ہزاروں نے فائدہ اُٹھایا ہے

ہدایت نامہ صحت ۶/-
ہدایت نامہ غذا ۶/-
ہدایت نامہ خاوند ۸/-
ہدایت نامہ بیوی ۱۲/-
ہدایت نامہ والدین عہ/-
عورت کی سیرت ۱۰/-
محافظ جوانی ۱/-
ہمسفر ۶/-

مصنفہ کویراج ہرنام داس بی۔اے لاہور
سب کتب فروش اور ریلوے بک سٹال بیچتے ہیں

مہرشی کا بچپن ایک بردھ کی زبانی

(لیکھک:- شری ستیہ دیوجی شرما "مرال" شاستری)

ٹیکارہ یاترا کرنے کے اوسر پر ایک بردھ نے جو کہ مہرشی دیانند کے بالیہ اوستھا میں سہپاٹھی رہے تھے۔ ان کے بچپن کا ورتانت ورنن کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ:-

"مول شنکر جی (جو پشچات مہرشی دیانند کے نام سے وکھیات ہوئے) بڑے بنجوتی۔ تیکشن بدھی والے۔ نربھے اور دھیر پیر وان تھے۔ آپ کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ ہر ایک آپتی کو بڑی ویرتا سے سہن کرتے تھے۔ ان کے ساتھی ہمیشہ اُن سے لیش کپٹ دیوہار کیا کرتے تھے۔ جو بات آپ کو ستیہ کے وِرُدھ پرتیت ہوتی تھی۔ اس کا کھنڈن بل پُورو ک کرتے ہیں۔ آپ کی دلیلوں کا اُنت دینے کی کسی کو سامرتھ نہ ہوتی تھی۔ جس کاریہ کا آپ ایک بار نشچیہ کر لیتے تھے۔ اُسے پُورا کئے بنا چین نہیں لیتے تھے۔ ساتھیوں پر آپ کا بڑا پربھاو پڑا۔ ہم سب آپ کو بڑا شُور ویر تیکت درڑھ نشچیہ۔ نڈر اور اپنا نیتا (Hero) سمجھتے تھے"۔

یدیپی یہ باتیں ان کے ساتھی دوارا بتائی ہوئی سادھارن سی پرتیت ہوتی ہیں۔ پرنتو وچار سے دیکھا جائے تو پتہ لگے گا۔ کہ اُن کی بالیہ اوستھا کی یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ان کے بھوشیہ جیون میں سمبھلنا کا کارن ہوئی ہیں۔ سوامی جی کے سامنے انیہ دھارمک سُدھار کوں کی اپیکشا بہت کٹھن کاریہ تھا۔

آریہ جاتی کو ادھوگتی کی دشا سے نکالنا۔ جات پات کی کٹھنائیاں اپنے دھرم سمبندھی شاستروں کے پرتی چھوا چھوت کی گھرنا۔ استریوں پر اتیاچار۔ اناتھ بچوں کی طرف سے لاپرواہی آدی نانا پرکار کی کُرِیتیوں سے بچانا۔ مُورتی پُوجا۔ قبر پُوجا آدی سے ہٹا کر ایشور اُپاسنا سکھانا۔ بھولے بھالے ملنیوں کو ست پتھ پر لانا۔ ایسی اوستھا کے سمے جب کہ لوگ ویدوں کے نام تک کو بھول گئے تھے۔ وید کے گیان کا پرکاش پھیلانا۔ سنستا یدیوں سے ودیشیوں پر نیرسی ہوئی جاتی میں دیش بھگتی کی لہر پھونکنا۔ ایک انگریز لیکھک نے لکھا تھا۔ کہ:-

رشی دیانند پرتھم دیکتی تھا۔ جس نے سنگھ گرجنا کے ساتھ کہا تھا۔ کہ بھارت بھارتیوں کے لئے ہے"۔ یہ سب ایسے مہان کٹھن کاریہ تھے۔ جن گُنوں کے بنا جن کو کہ اُن کے سہپاٹھی نے اُن کے بچپن کے بتلائے تھے بالکل اسمبھو تھے۔ گرودھت راجہ کرن سنگھ کی کلائی مروڑ کر تلوار کے دو ٹکڑے کرنے میں ان کے بچپن کا وہی آتم وشواس و نڈرتا دکھائی دیتی ہے۔ مرتیو کا سمیہ بڑا بھینکر ہوتا ہے۔ بڑے بڑے ودوان تک مرتیو کلیش میں پڑ جاتے ہیں۔ پرنتو بال برہم چاری مہرشی دیانند اپنے انتم سمیہ میں اتنی نڈرتا۔ شانتی و دھیرج سے "اوم" جاپ کرتے ہوئے پران وسرجن کرتے ہیں۔ تتھا جنم بھر کے پرم ناستک پنڈت گورودت جی ودیارتھی جو کبھی بھی ایشور کا ہونا سویکار نہیں کرتے تھے۔ اس اچل شانتی مئے اوستھا کو دیکھ کر ایشور کے پرم وشواسی بھگت بن گئے۔

جہاں یووکوں کا مہرشی کے بتلائے مارگ پر چلنا کرتویہ ہے۔ وہاں اُن کے بالیہ اوستھا کے گُنوں کو بھی دھارن کرنا چاہیئے۔ برہم چریہ و ستیہ ودیا سے اپنے شاریرک و آتمک بل کو بڑھا دیں۔ ڈرنا پاپ ہے۔ ڈر سب ادھرموں کا مول ہے۔ آتم وشواس شانتی اور سنتوش سے سنسار کے مہان پرشوں نے بڑے بڑے کٹھن کاریہ سدھ کئے ہیں۔ اس لئے کرتویہ پالن کرنے میں کشٹوں کا بھئے چھوڑ کر تنت پرواہنا ہی اپنے جیون کا پرم اُدیش سمجھیں۔

سنسار کے نام رشی دیانند کا سندیش

(از شری سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل رائے کوٹ)

ویسے تو سبھی مل کر اس اشانتی کی آگ کو جو اس سمیہ سنسار میں پھیلی ہوئی ہے۔ شانت کرنے کے اُپائے سوچ رہے ہیں۔ لیکن آریہ سماج اے وشیش رُوپ سے وچار کر شانتی ستھاپن کا واستوک اُپائے سنسار کو بتانا چاہتا ہے۔ سنسار میں شانتی ستھاپت کئے رکھنے کے لئے پچیس ورش تو سارے یورپ کو تیّن کرتے ہو گئے۔ شانتی ستھاپن کے لئے پچھلے یدھ کے بعد ایک راشٹریہ لیگ کی ستھاپنا کی گئی تھی۔ اس کا اُدیشیہ تھا۔ کہ آگے کے لئے راشٹروں کے اندر کوئی جنگ نہ ہو۔ پچیس ورش اس سنگھ نے مل کر۔ اپنی میٹنگوں میں شانتی کی ستھاپنا کے لئے بڑا بھاری یتن کیا۔ پرنتو کچھ نہ بنا۔ میٹنگیں ہوتی رہیں۔ کئی بلوان راشٹر نربل راشٹروں پر اتیاچار کرنے سے نہ رُکے۔ اُداہرن کے لئے اٹلی ایسے سینا کو ہڑپ کر گیا۔ جاپان نے شانت چین پر بنا کسی جھگڑے کے دھاوا بول دیا۔ جنرل فرانکو سپین پر قابض ہو گیا۔ جو کچھ سپین کی خانہ جنگی میں ہوا۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ جس جرمنی کو بھوت پُورو یدھ میں سب نے مل کر فتح کیا تھا۔ اسی جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر نے کئی چھوٹے راشٹروں کی آزادی کو چھین لیا۔ چیکو سلوویکیہ تتھا آسٹریا کی سوتنترتا کو چھین کر اب شانت پولینڈ کا ستیاناش کر دیا۔ جس کے ساتھ سٹالن بھی مل گیا۔ جس کا سدھانت سنسار میں ایکتا پیدا کرنا تھا۔ آج وہ بھی ایک اتیاچاری کے ساتھ مل کر پولینڈ کے حصے بانٹتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ اس اشانتی کی آگ کو بجھانے کے لئے اپنے راشٹروں کا سہیوگ پراپت کر رہی ہے۔ سب راشٹروں کو اپنے اپنے ستھان میں سوتنترتا اور شانتی پُوروک جیون ویتیت کرنے کے لئے ہماری گورنمنٹ اس جنگ میں شامل ہوئی ہے۔ پرماتما کریں۔ کہ وہ پچھلی بھوت ہو۔ اور یہ سنسار ناشک جنگ بہت جلد سماپت ہو۔ جس سے سنسار کا ستیاناش ہونے سے بچ جاوے۔ پرنتو اس کا ابھی کوئی پتہ نہیں۔ کہ شانتی کب ہوگی۔ بہت ورش پہلے بھگوان کا شانتی ستھاپن کرنے کے لئے اپنے ایک پرتی ندھی کی اور سے سندیش آیا تھا۔ اس سندیش کو سنسار نے نہیں سُنا۔ یدی کچھ لوگوں نے سُنا بھی تو انہوں نے اپنے من میں دھارن کر اس کے انوکول اپنا آچرن نہیں بنایا۔ آج کے میرے لیکھ کا آشیہ یہی ہے۔ کہ میں اس سندیش اور اس پرتی ندھی کو آپ کے پرگٹ کر دوں۔ وہ بھگوان کا پرتی ندھی دیانند تھا۔ جس نے شانتی کی ستھاپنا کے لئے مت متانتروں کو سنسار سے ہٹا کر ایک مت ہونے کے لئے لوگوں کے آگے اپنے وچاروں کو رکھا۔ اور اس ویدک دھرم کے سندیش کو لوگوں کو سنایا —— اے لوگو! تم سنسار میں سکھ اور شانتی چاہتے ہو۔ یدی تمہاری یہ اچھا ہے کہ سنسار میں سے شستر استر کی شکتی کو بالکل اُٹھا دیا جاوے۔ تو آپ اس سندیش کو سنو۔ تم ایک ہی پرماتما رُوپی پتا کے پتر ہو۔ تمہاری ماتا بھی ایک ہی ہے۔ تمہارا ناطہ بھائی بھائی کا ہے۔ تم ایک دوسرے کے سہیوگی بن کر چلو۔

وہ وید کا سندیش جو رشی دیانند لایا تھا۔ اس پرکار ہے:-

[illegible]

ارتھ:- ہے سرو شکتی مان ایشور! آپ کی کرپا رکھشا اور سہایتا سے ہم لوگ پرسپر ایک دوسرے کی رکھشا کریں۔ اور ہم سب لوگ پرم پریتی سے مل کر سب سے اُتم ایشوریہ

خیالاتِ پریشان

(از مہاشہ برج لال شاد فورٹ سنڈیمن)

اپنے کئے کا آخر پھل پا رہی ہے دُنیا
شعلہ فشانیوں کا آہی گیا زمانہ
جنگ آزمائیوں کا انجام دیکھنا ہے
نالے فغاں پکاریں دلدوز آہ چیخیں
اندوہناک اقدام لے رہی ہے دُنیا
اُف اپلیسی کے پنجے میں آ گئی ہے ایسے
وہ دن بھی کاش آئے دُنیا پکار اُٹھے
اوروں کی بہتری میں اپنی ہی بہتری ہے

تہذیب نَو کے ہاتھوں تنگ آ رہی ہے دُنیا
ارض و سما میں شعلے برسا رہی ہے دُنیا
کیا جانیئے کدھر کو یہ جا رہی ہے دُنیا
آہوں بھری کہانی دُہرا رہی ہے دُنیا
آپس میں ہی غضب ہے ٹکرا رہی ہے دُنیا
تھرا رہی ہے دُنیا گھبرا رہی ہے دُنیا
بھارت کی سبھیتا کو للچا رہی ہے دُنیا
کہتا تھا جو دیانند — اپنا رہی ہے دُنیا

ارتقات چکرورتی راجیہ آدی سامگری سے آنند کو اپنے اُپ گرہ سے سدا یُوگیں۔ اے کرپاندھے! آپ کے سہائے سے ہم لوگ ایک دوسرے کے سامرتھ کو پُرشارتھ سے سدا بڑھاتے رہیں۔ اور آپ کے

سچائی کا جادو

(از مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

جس سچائی کو مول شنکر نے بودھ راتری کو پایا اسی کو پھیلانے کے لئے گھر سے نکل پڑے۔ نہ یار و مددگار۔ نہ کسی راجہ کا سہارا۔ دھن دولت سے بے نیاز ہو گئے۔ صرف ایک سچائی کی خاطر اتنے کشٹ برداشت کئے۔ کہ رشی جیون پڑھتے پڑھتے وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے دیانند فولادی جگر کا مالک معلوم دیتا ہے۔ اپنی دھن کا پکا رشی آریہ سماج قائم کرتا ہے ۱۸۷۵ء میں بمبئی میں آریہ سماج قائم کر کے منظم پرچار کا راستہ تیار کرتا ہے۔ جہاں جاتا ہے۔ اس سچائی کا بے خوف ہو کر پرچار کرتا ہے۔ لوگ نہ چاہتے ہوئے بھی قائل ہو جاتے ہیں۔ ان کی زبان پر تالا لگ جاتا ہے۔ دل سے اشیرواد نکلتی ہے رشی تیری جے ہو۔

سچائی کا جادو اپنا رنگ لایا۔ جگہ جگہ آریہ سماجیں قائم ہوئیں۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کے دماغ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ باوجود انسانی خامیوں کے آریہ سماج سرپٹ دوڑتا چلا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اب ہر ایک میدان میں آریہ سماج چھایا ہوا ہے۔ میں ان بھائیوں کے لئے یہ نوٹ لکھ رہا ہوں۔ جو ہر وقت یہی بے سری راگنی الاپتے رہتے ہیں کہ آریہ سماج گر رہا ہے۔ آریہ سماج گر رہا ہے۔ ترقی بند ہے حالانکہ اعداد و شمار سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء میں آریہ سماج کی جو طاقت تھی وہ آپ کے روبرو رکھنے لگا ہوں۔ تاکہ کاکرنے والوں کا لشاہ بنا رہے

۱۹۳۱ء میں آریہ سماج کی طاقت

آریہ سماجیں	۱۶۸۶
آریہ پرتی ندھی سبھائیں	۱۳
سارودیشک سبھا	۱
آریہ سماجی	۱۷ لاکھ
تنخواہ دار اپدیشک	۱۷۲
آنریری اپدیشک	۲۳۰
سنیاسی	۱۳۱
دلیاں	۳۷
گورو کل	۲۸

کالج	۱۰	ہائی سکول	۲۰۰
پرائمری مڈل سکول	۲۶۱	کنیا گورو کل	۳
کنیا پاٹھشالہ	۷۰۰	سنسکرت پاٹھشالہ	۳۰۰
ولت پاٹھشالہ	۳۲۲	کل ودیارتھی	۶۱۵۶۷
ودیارتھیوں پر خرچ	۲۰ لاکھ		
یتیم خانہ	۳۷	ودیارتھی آشرم	۲۷۱
پریس	۳۰	اخبار	۷۰

صاحبان آج ۱۹۳۹ء ہے۔ ان آٹھ سالوں کی ترقی کا اندازہ خود ہی خیال فرما لیجئے سچائی کے پیغامبر رشی کو اپنی سچائی کا کتنا بھروسہ تھا۔ یہ بات ان کے ساہس اور دڑھتا سے پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کسی نے رشی کی بعزتی کرتے ہوئے فرمایا۔ میں ایسے چنڈال کا منہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ تب مان اپمان سے اونچے اٹھے ہوئے رشی نے فرمایا۔ بے شک وہ میرا منہ نہ دیکھے۔ پردہ ڈال کر بات تو سن لے۔ سچائی آخر اپنا اثر کرے گی۔ اور اس کے اندر ہل چل مچا دے گی۔

ناظرین! دیکھا سچائی پر کتنا وشواس ہے۔ سو رشی واکیہ پورا ہوا۔ اتنے تھوڑے سے عرصہ میں اس سچائی نے اپنا جلوہ دکھایا۔ قابل سے قابل دماغوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔ منی ور پنڈت گورو دت جی کہا کرتے تھے۔ کہ دیانند کو سمجھنے میں ابھی ایک سو سال لگے گا۔ واقعی یہ فقرہ صحیح ہے۔ ابھی ۵۶ سال ہی گذرے ہیں منی ور کے خیال کے مطابق ۴۴ سال اور رہتے ہیں جب حالات حاضرہ پر نظر ڈالتا ہوں۔ تب اندر سے آواز آتی ہے۔ اس وقت دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔ اس تصور اور پیارے تصور میں لطف لینے لگ جاتا ہوں چاروں طرف سے ایک ہی آواز آئے۔ جو بولے سو ابھے۔ ویدک دھرم کی جے۔ رشی دیانند کی جے۔ آریہ سماج زندہ باد۔ ویدک نعرہ "اوم"۔ ناظرین براہ کرم ذرا رک جائیے۔ اور ارشاد فرمائیے۔ کہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے والی کہاوت درست ثابت ہوتی ہے۔ یا کیا!

ص

مہاتما منشی رام کا وچن

ساماجک بل کی ضرورت

ایک منشیہ کی شکتی آخر ایک ہی کا کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہ منشیہ کیسا ہی مہانو بھاؤ اور تجربہ کار کیوں نہ ہو۔ ایک آدمی کی شکتی پر آخر اعتبار ہی کیا ہو سکتا ہے؟ ساری دنیا زمین پر اپنے ارادوں کی ایک مضبوط لڑی بنانے والا نپولین بونا پارٹ بھی جب فرانس کے تخت سے علیحدہ ہوا۔ تو اس کی ساری بنائی ہوئی عمارت چکنا چور ہو گئی۔ سکندر اعظم کا بنایا ہوا چکر ورتی راج اس کی مرتیو کے بعد ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غارت ہو گیا۔ لیکن برطانیہ اعظم کی جمہوری سلطنت گو بادشاہ کے ماتحت ہے۔ تاہم بوجہ قوم کی مجموعی طاقت ہونے کے اب تک نہ صرف قائم ہے۔ بلکہ ساری پرتھوی کو اپنے دائرہ میں لینے کو تیار ہے۔ یہ مانا کہ ایک کا راجیہ اگر راجہ یوگیہ دھارمک اور دیرگھ درشی ہو تو بڑا ہی مضبوط اور مستقل ہوا کرتا ہے۔ لیکن یہ استقلال چند روزہ ہوتا ہے جس شخص کے ساتھ ایسا اعلیٰ انتظام آتا ہے۔ اسی کے ساتھ وہ انتظام غائب ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے سبھا یا سماج کا متفقہ انتظام دیرپا ہوتا ہے اور منشیوں کی تبدیلی کے ساتھ اس کے اندر کوئی بھی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ یہ تو بات ہی دوسری ہے۔ کہ ایک سوسائٹی کے ممبروں کی کثرت تعداد بد نیتوں یا نالائقوں کی ہو۔ لیکن معمولی صورت میں بہ نسبت ایک شخص کے سوسائٹی کا متفقہ بل اد ھک دیرپا اور قابل یقین ہوا کرتا ہے۔

آریہ سماج کو اس اصول پر چلا کر رشی دیانند اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی آریہ سنتان کی اُدنتی کی آشا رکھتے تھے اور شروع شروع میں اس اصول پر چل کر آریہ سماج نے اُنتی کی لیکن جوں جوں رشی دیانند کا زمانہ دور چلتا گیا توں توں خود غرضیوں نے آریہ سماجیوں کی نظروں سے بھی اس سچے اصول کو چھپا دیا۔ نتیجہ جو ہوا وہ سب کی نظروں کے سامنے ہے۔ اگر یہی رفتار جاری رہی تو ہم سب کو اس سے بڑھ کر نظارے دیکھنے کے لئے تیار رہنا چاہئیے

ازلالہ بھورام ہیڈ ماسٹر لدھیانہ

ص سچائی ہی جادو ہے۔ اس لئے وہ فی الحال کرتے ہیں سچائی کا جادو

روماں رولاں اور رشی دیانند

روماں رولاں فرانس کے ایک سائنسدان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے شری سوامی دیانند جی کے شبدوں میں لکھا ہے کہ آدمی اسی کو کہنا چاہئے جو بے انصاف بلوان سے نہ ڈرے بلکہ انصاف والے دھرماتما سے ڈرتا رہے۔ اصل میں یہ الفاظ سوامی جی کے جیون میں تھا بتھ روپ میں پرکاشت ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور اسی کا سلسلہ کانگرس پر پڑا ہے۔ سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کا پرچار کرتے ہوئے اپنی ساری زندگی میں اگیان میں پھنسے مت متانتروں کا کھنڈن اور ویدک مت کا پرچار کرنا دھرم ہی نہیں بلکہ کرتویہ سمجھا ہوا تھا یہی ان کو اپنے گورو کا حکم اور یہی دھن تھی۔

نئی کتاب

ہندوستانی شکھشاولی

اس نام کی کتاب ہم نے اردو کے قاعدہ کی ترمیم و تجدید کر کے تیار کی ہے۔ اس میں ہجے کرنے کا طریقہ بدل کر ناگری کی طرح کر دیا ہے۔ اس قاعدہ کی رو سے عربی رسم الخط بھی ناگری کی طرح کار آمد ہو گا۔ نیز دونو رسم الخط ایک دوسرے کی غلطیاں نکالنے اور صحیح کرنے میں کار آمد ہوں گے۔ قاعدہ کو پڑھنے کا مشرح طریقہ بھی درج کیا گیا ہے۔ قیمت فی کاپی ۳ر۔ ایک کاپی کے لئے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

حسب ذیل پتہ سے طلب فرما دیں۔ آسا رام اوورسیر۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ایٹہ ڈاکخانہ مصر کھ ضلع سیتا پور (یو۔پی)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً ذ فقد ۸۰ لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و پڑھائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کیلئے نہ صرف آٹا۔ گھی۔ دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ اس آنیوالے موسم کیلئے گرم کپڑوں کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری سہایتا فرما دیں۔ جو بڑے شکریہ اور خوشی کیساتھ قبول کی جاویگی۔

نویدک:۔ بوسہ رام آنریری سیکرٹری یتیم خانہ ہذا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

سب دروازے کھولدو بقیہ صفحہ ۱۰

دیلوں کی دیواریں ہل گئیں۔ دروازے کھل گئے عظیم الشان فتح ہوئی۔ پھر لوگوں نے اپنے کانوں میں گونجتے ہوئے ان شبدوں کو سنا۔ کہ "سب دروازے کھولدو۔" آنکھوں کے سامنے دیوالی کی رات تالا اجمیر کے ایک مکان میں بیٹھے ہوئے ایک تپسوی کے چہرہ کا جلال آگیا۔ اوہو! اس دن یہ آریہ سماج کو بھاری فخر ہے۔ ستیہ گرہ ختم ہو گیا۔ بھارت کے کلچر کی عزت کو چار چاند لگ گئے۔ مردہ رگوں میں نیا خون جوش مارنے لگا۔ آریہ سماج نے ایک بار پھر دنیا کو صداقت اور دھرم پر بلیدان ہونا سکھا دیا

دروازے کھلنے کے بعد

دکن کے سینکڑوں سالوں سے بند دروازے کھل گئے۔ گھر گھر اور مندر مندر میں رشیوں کے یہی پوتر شبد گونج رہے ہیں مگر ابھی تک رشی مشن ختم نہیں ہو گیا ہے وجہ ہماری نہیں۔ ہمارے خیالات کی نہیں بلکہ ویدک دھرم اور پراچین تہذیب کی فتح ہے۔ ہم تو صرف ذریعہ ہیں۔ آواز دکن کے کونے کونے میں گونج چکی ہے۔ لیکن ہمارا کام تو ابھی شروع ہوا ہے۔ دروازے کھل گئے لیکن ان میں داخل ہونا ہمارے ذمہ ہے۔ لیڈروں نے جنگل صاف کیا۔ اس میں جگہ جگہ مندر بنانا ہمارا کام ہے۔ یہ کام اکیلی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام کا نہیں۔ نہ صرف سارودیشک سبھا کا بھی نہیں۔ بلکہ تمام ہندو جاتی کا ہے۔ اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام نے ایک آسان اور شاندار سکیم تیار کی ہے کہ ایک سال میں پانچ لاکھ ایسے سجن تیار کئے جاویں جنکو پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا سہائک یا معاون کا درجہ دیا جائے۔ زیادہ نہیں تو کم سے کم ایک ایک روپیہ ہی سالانہ سبھا کو دیویں اس طرح ایک ہی سال میں ایک کثیر رقم حیدر آباد کے پرچار کار یہ کے لئے بغیر کسی تکلیف کے خود بخود جمع ہو سکتی ہے۔ پھر آریہ ہند دیکھ لے کہ حیدر آباد واسی آریہ سماج کے کھلے ہوئے دروازوں میں کس شان سے گذرتے ہیں۔

دیوالی اور رشی دیانند

(از پریم ملتانی)

دیوالی! یوں تیرا ہر سال ہم ستکار کرتے ہیں
تیرے اعزاز میں لغمات کو بیدار کرتے ہیں
جگاتے ہیں دئے ارمان دل جن سے نکلتے ہیں
ہم اپنے چارسو پیدا نئے آثار کرتے ہیں
مٹانا تاریکیاں انوار سے اپنے تو دیوالی!
تجھے ہم اپنے دل کا مطلع انوار کرتے ہیں
نہ ہوں گے لب ہمارے آشنا حرف شکایت سے
وفا کیشی کا تیرے روبرو اقرار کرتے ہیں
دیانند نے پیا جام شہادت آج کے دن تھا
ہم اظہار تشکر اس کا سو سو بار کرتے ہیں
دل غم دیدہ دیتا ہے صدائیں کون سنتا ہے؟
چراغاں سے ہم اپنے سوز کا اظہار کرتے ہیں
چمکتے ہیں انہی لوگوں کے گن اے پریم سینے میں
ہماری ناؤ کو منجدھار سے جو پار کرتے ہیں۔

کارا واس بقیہ صفحہ ۱۰

اور ستیہ آگرہیوں کے پاؤں سے بیڑیاں اتار دی گئیں۔ یہ تو ہو گیا لیکن میرا وہاں رہنا خطرناک سمجھ کر مجھے Criminals والے کمرہ میں جہاں Criminals کو چار تالوں میں بند کر کے رکھا جاتا تھا۔ آٹھ تالوں میں بند رکھا گیا۔ میرے جانے سے پہلے نارائن مندر (۷ نمبر کا کمرہ) ۹، ۱۰ کے ساتھ ہوتا تھا۔ یہ نواب میرے لئے الگ بھی آنے لگا۔ ستیہ آگرہیوں کے ساتھ ڈاکٹروں کا سلوک عام طور پر روکھا ہوتا تھا۔ انہیں سمجھانے کے لئے کئی بار جانا پڑتا تھا۔ نہ کھانے کا انتظام ٹھیک تھا نہ رہنے کا۔

پولیس والے پرایہ اسبھیتا سے پیش آتے تھے۔ کسی شریف آدمی سے کیسی طرح پیش آنا چاہیئے انہیں شاید معلوم ہی نہ تھا۔ ان میں سے اکثر تو اپنے دستخط ہی کرنا جانتے تھے

ستیا گرہیوں نے اس ستیہ گرہ میں بڑی دیرتا کا پرچہ دیا ہے۔ مشکل سے مشکل امتحان میں بھی پاس ہوئے۔ کاراواس کے جیون سے کئی سونے سے کندن بن گئے۔ اور کئی امر پد پا گئے۔ میں نے اس سے پایا ہے نو جیون اور پھرتی۔ اور سچ پوچھو تو یہ جیون ہی ہے جس میں پڑ کر یدی کوئی پاس ہو جائے تو اس کے دھرم پریم کا واستوک پرمان مل جاتا ہے۔ دھرم بھیرو اس جیون کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

سستا اور اپیوگی آریہ ساہتیہ انگریزی میں

آریودیش رتن مالا مین ۔Industrial Decline in India 1/4/-
روپیہ سینکڑہ ۔ رگ وید (انگریزی ترجمہ) از ماسٹر دوارکا پرشاد ‎=/4/ -5/4/-
ویدک لوک ورشٹی ‎-/4/- ۔ ویدکی لوک ۔Know Thy-self -/1/6
1/8/ گیتا ۔Arya-smaj and its detractors 2/8/-
Glimpses of Dyanand 1/4/- Public Spirit -/3/-
ماڈرن میلہ ۔Torch-Bearer 1/8/+/3/- ویدک سندھیا (دھیرا لال)
‎-/2/- دستیارتھ پرکاش ‎-/3/- + لائیف آف دیانند از آرو بندو گھوش ‎-/2/-
لائیف آف بی۔ ایل دسوانی ‎-/1/- + لائیف آف چنتامنی ‎-/1/-
Vedas as Interpreted by Dyanand -/3/-
Sayings and precepts of Dyanand -/2/-
High Govt. officials on Arya-samaj -/4/-
Arya-samaj . Political Body -/3/-

ملنے کا پتہ:۔ لکشمن آریہ اپدیشک مینیجر دیانند کمپنی کالج ہسپتال روڈ لاہور

آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ

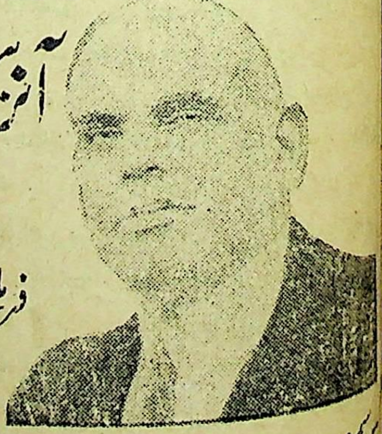

سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ

فرماتے ہیں "مجھے آپکے ہدایت نامے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ میں انہیں بہت مفید سمجھتا ہوں اس ملک کے مرد اور عورتوں کو ایسی رہنمائی کی بیحد ضرورت تھی۔ اب طالب علموں کے لئے بھی ایک ہدایت نامہ لکھئے آپکو اپنی قیمتی خدمات جاری رکھنی چاہئیں"

کتب فروش اور ریلوے بک سٹال بیچتے ہیں کویراج ہرنام داس بی۔ اے لوہاری اڈہ لاہور

by eGangotri

کیا لکھوں؟

از مسٹر منوہر لال منوہر کمالیہ

تلاطم بحر عالم میں بلا کا تھا غضب کا تھا
جہاز زندگی گرداب میں اسوقت سب کا تھا

بہت ڈھونڈا مگر ملاح بھی ملتا نہ ڈھب کا تھا
تہ موجاتی دنیا یکت زمونہ رب کا تھا

تپسوی مول شنکر ناخدا بن کر کے آجائے
دھرم کا بیڑا ہے جو ڈوب جانے کو بچا جائے

جہاں میں اسطرح آیا رشی حق کے اشارے پر
دھرم کا ڈوبتا بیڑا لگایا ہے کنارے پر

حرارت کا اثر جیسے ہوا کرتا ہے پارے پر
ہوا آمد سے انکی کذب کے دم دار تارے پر

ضلالت کفر و بدعت ہند سے یکدم نکل بھاگے
پڑے سوتے تھے غفلت سے مسلماں ہند و سب جاگے

اناسج ہو گئے تھے آریہ تو نے بنایا ہے
طریقہ ایشور کی پوجا کا اصلی سکھایا ہے

ہے کیا مکتی کا مارگ دنیا ساری کو دکھایا ہے
رہ گم کردگاں تھے ہم بھٹکنے سے بچایا ہے

تیرے اپکار لکھنے کی قلم رکھتا نہیں طاقت
بیاں جو کر سکے ان کو زباں کی یہ نہیں قدرت

رشی تجھکو مسیحائے زماں لکھوں میں کیا لکھوں؟
تجھے شیریں سخن معجز بیاں لکھوں میں کیا لکھوں؟

الٰہی حکمتوں کا راز داں لکھوں میں کیا لکھوں؟
دھرم کی جان یا روح رواں لکھوں میں کیا لکھوں؟

زمانے نے نہیں پیدا کیا تجھ سا بشر کوئی
نہ تجھ سا رہنما کوئی نہ تجھ سا راہبر کوئی

دعائیں دیتے ہیں تجھکو پتت سارے پتت پاون
کئے دکھ و ربیوا کے یتیموں کا کیا پالن

بنی ہے ایک جاتی جو کیا اتحاد کا درمن
گئو رکھشا میں تو بیگماں اس ور میں مو من

منوہر ہر تن مردہ میں تو نے زندگی پھونکی
ہر اک کے طالع منحوس میں فرخندگی پھونکی

آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ تک خاص رعایتی قیمت

(اردو) (۱) کلیات آریہ مسافر مجلد ۱۲ عہ (۲) لنش کانک دیانند ۸ ر (۳) رگ وید کی بھاشیہ بھومکا ... (۴) بھوشیہ پوران آو چنا ۱ر (۵) ستیارتھ نربھرانت گیان ۴ ر (۶) رشی جیون کتھا ... (۷) یجروید کا پہلا سوادھیائے ۴ ر (۸) براہمن ... الآریہ ۳ ر (۹) بابا نانک کا مذہب ۴ ر (۱۰) افشائے راز ۲ ر (۱۱) چور اور چتر ایک آنہ (۱۲) باوا نانک صاحب اور دین اسلام ۲ ر (۱۳) قادیانی مسیح کا کچا چٹھا ۳ ر (۱۴) ویدک سدھانت کی دیا پکتا ۳ ر (۱۵) رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم ۱۰ ر (۱۶) ویدوں کا عربی مبلغ ۲ ر (۱۷) داعی اسلام یا تباہی اسلام ۱ر (۱۸) حصول نجات کے وسائل ۱۰ ر (۱۹) مکتی سے واپسی ۱۰ ر (۲۰) وید ایشوری گیان ہے ۲ ر (۲۱) ایشور کی ہستی ۱۰ ر (۲۲) جیو آتما کی ہستی ۸ ر (۲۳) آریہ خالصہ ملاپ ۱ ر (۲۴) بدھ و جین ویدک دھرمی ہیں ۱ ر (۲۵) اسلام میں جلوہ وید ۱ ر (۲۶) عیسائیت میں جلوہ وید ۱ ر (۲۷) مورتی پوجا کھنڈن ۱ ر (۲۸) فساد کا حقیقی انسداد ۱ ر (۲۹) حضرت ارمان کا کچا چٹھا ۱ ر (۳۰) دفعہ ۲۹۵ اے ۱ ر (۳۱) کفر توڑ کا لبانڈہ پھوڑ ۹ ر (۳۲) اکھلانند کی شرارت ۱ ر (۳۳) ستنو راما یئی ۱ ر (۳۴) آغا خانی دام فریب ۸ ر (۳۵) ڈھول کی پول ۸ ر (۳۶) علمیت کا نچوڑ ۱ ر (۳۷) ویدک سندھیا ۱ ر (۳۸) خلاصہ تعلیم قرآن ۲ ر (۳۹) ادبھت لپشا نجلی ۱ ر (۴۰) آریہ سماج کا منور چہرہ ۱ ر (۴۱) وید اور قرآن کے متعلق نئی تحقیقات — مسلم آریہ ملاپ نمبر ۱ ر نمبر ۲ ۱ ر نمبر ۳ ۳ ر نمبر ۴ ۲ ر (۴۲) وید دھرم دین اسلام ... (۴۳) بہشت ۷ ر (۴۴) پنڈت گورودت ودیارتھی ۱۰ ر (۴۴) رادھا سوامی محل — ر (۴۵) عرب میں سات سال ۷ ر (۴۶) ماتا سہر کیدار ناتھ میں بھول ۴ ر دو نو ۷ ر (۴۷) پشپ ورشا ۶ ر (۴۸) پھولوں کا گچھا ۹ ر (۴۹) موتیوں کا ہار ۹ ر (۵۰) نیرنگ خیال ۳ ر (۵۱) منتر یاتائیں ۳ ر (۵۲) شدھ رامائن ۸ ر (۵۳) کیا ہندوؤں کے لئے کوئی امید ہے ۱ ر (۵۴) جیون شکشا ۲ ر (۵۵) آنند اپدیش مالا ۸ ر (۵۶) آنند سنگرہ ۴ ر (۵۷) سنتیہ اپدیش مالا ۱۰ ر (۵۸) سچی دیویاں ۴ ر (۵۹) روحانی آدرش ۳ ر (۶۰) عروج روحانی ۳ ر (۶۱) ہماری زندگی اور صحت ۴ ر (۶۲) سچی استریاں ۴ ر (۶۳) ہماری مانائیں ۸ ر (۶۴) فانوس خیال ۴ ر (۶۵) اب لنڈ شو بہت لال ۱۰ ر (۶۶) انمول موتیوں کی مالا ۴ ر (۶۷) جاپان کی حیرت انگیز ترقی ۷ ر (۶۸) عقلی کیمیا ۲ ر (۶۹) بھگتی یوگ ۴ ر (۷۰) گوسائیں تلسی داس ۲ ر (۷۱) وچار کلپ درم ۱۰ ر (۷۲) بدھ دھرم ہندو دھرم کا جین ۱ ر (۷۳) سنت برتانت ۴ ر (۷۴) بھگت برتانت ۳ ر (۷۵) آہ مینز خیال ۳ ر (۷۶) گیان کلپ درم ۸ ر (۷۷) یوگ کے عملی سبق ۳ ر (۷۸) ہندوستان کی نو دیویاں ۶ ر (۷۹) مذہبی ریفارمر ۶ ر (۸۰) فلسفہ اگنی ہوتر ۳ ر (۸۱) وکیل دیوانات ۲ ر (۸۲) ستیارتھ اردو مجلد ۸ ر منوسمرتی مجلد ۱۲ ر جگدیش چندر بوس ایک روپیہ وغیرہ وغیرہ

(ہندی) رشی جیون کتھا ۷ ر۔ رشی جیون کتھا مجلد ۹ ر۔ مکتی ۔ر۔ ستنو راما یئی ۱ ر۔ اکھلانند کی شرارت ۱ ر۔ ویدک سندھیا ۲ ر۔ یوگ پرمان ۳ ر۔ احمدی یکتیوں کا کھنڈن ۱۲ ر۔ لنش کانک دیانند ۹ ر۔ ویدک دھرم و دین اسلام ۲ ر۔ ویدک سوڑرک و اسلامی بہشت ۳ ر۔ ویدک ترک سنگرہ ۶ ر۔ رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم ۴ ر۔ ... آریہ ڈائریکٹری ۱ ر۔ پروفیسر بالکرشن بی اے ایم اے حال پرنسپل راجہ رام کالج کولہاپور ——— اپنشد شاستر ۱۲ ر۔ سوما جیہ ۱۰ ر۔ ویدک للسفہ ۴ ر۔ آریوں کی ویدک اُنتی ۲ ر ——— ستیارتھ درشن سوامی سرودانند جی ۳ ر۔ ستیارتھ درشن سوامی سرودانند مجلد ۴ ر۔ دیا کھیان مالا سوامی اچیتانند جی ۱۲ ر۔ چاروں ویدوں کے مشتک ۱۴ ر

ان کے علاوہ دیگر آریہ ساہتیہ پستک ہندی۔ اردو۔ گورمکھی۔ انگریزی میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر۔ شاردا مندر دہلی۔ سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی۔ پنڈت تلسی رام جی۔ پنڈت راجا رام جی مہاشہ شہزادہ رام جی۔ پروفیسر رتن چند جی وغیرہ وغیرہ کی طلب کرنے کے لئے آرڈر اس پتے سے بھیجیں:-

لکھشمن آریہ اپدیشک منیجر دیانند لسیکالیہ ہسپتال روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

جیو اور ایشور کا سمبندھ

(لیکھک:- پورن چندجی ایڈووکیٹ۔ آگرہ)

جیو اور ایشور کا سمبندھ سمجھنے کے لئے ہمیں جیو آتما کے پرتیک سوبھاوک گن کو پرتھک پرتھک درشٹی میں رکھنا ہوگا۔

گیان کی درشٹی سے:-

(ا) ایشور گیان کا بھنڈار ہے۔ اور جیو کے لئے گیان دینے کا نمت کارن ہے۔ جیسے آنکھیں ہونے ہوئے بھی ہم بنا سورج کے پرکاش کے نہیں دیکھ سکتے۔ اور سورج کا پرکاش ہوتے ہوئے بھی اندھے کو نہیں دکھتا۔ اسی پرکار جیو سوئم اپنے ادیوگ سے بنا ایشوری گیان کا بھنڈار کے گیان پراپت نہیں کر سکتا یدی جیو کے اندر گیان پراپت کرنے کا سوبھاوک گیان نہ ہو تو بھی جیو گیان پراپت نہیں کر سکتا۔ اس لئے ویدک سدھانت میں سرشٹی کے آرمبھ میں ایشوری گیان کی پرم آوشکتا مانی ہے۔

(ب) جیو کو گیان پراپت کرنے کے لئے اس سنسار میں سمرت پدارتھ اُتپن کرنے کا نمت کارن ایشور ہے۔

(ج) جیو آتما کو شریر دھارن کر کے گیان پراپت کرنے کے سادھن گیان اندریوں دوارا پرمان کرنا ہے۔

(د) جیو اپنی سوبھاوک گیان شکتی سے اس جگت کے پدارتھوں کا گیان پراپت کر کے ایشور کی سنتا اور ہستی کو انوبھو کرتا ہے۔ اور گیان کا انتم لکشیہ ایشور کے سوروپ کو سمجھ لینا ہے۔

کرم کی درشٹی سے

(ا) ایشور کرم کا کھنیتر جیو کو اس وشو میں دیتا ہے۔

(ب) کرم کرنے کے لئے کرم اندریاں پردان کرتا ہے۔ اور اس پرکار جیو کو کرم کرنے کی پریرنا کرتا ہے۔ جس پرکار گیان کا انتم ادیش ایشور کو جان لینا ہے۔ اسی پرکار کرم یا نشکا سب سے اونچا شکھر ایشور کا ساکھشات کرنا اتھوا اس کی پراپتی ہے۔

بھوگ کی درشٹی سے

یدی جیو آتما کیول گیان رکھتا۔ اور کرم ہی کرتا رہتا۔ اور اس کو پھل سوروپ بھوگ پراپت نہ ہوتے۔ تو اس کا گیان نشپھل اور کرم نشپھل پریوجن ہو جاتے۔ اسی لئے ایشور نے جیووں کو کرم کا پھل بھوگنے کے لئے اس سنسار کے بھوگ پدارتھ اُتپن کئے ہیں۔ اور جیو کا اُن بھوگ پدارتھوں سے سمبندھ کمنوں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے ایشور اپنی مریادا نشچت کرتا ہے۔

اب پریہ ہم بھوگ شبد سے کیا ابھپرائے ہے۔ سمجھ لیں۔ تو آگے چل کر ہمیں جیو اور پرکرتی کا سمبندھ سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

بھوگ

ہماری اچھا کی شرط بھوگ ہے۔ ہم بھوکے ہیں۔ کھانا کھانا چاہتے ہیں۔ جاڑا لگ رہا ہے کپڑا پہننا چاہتے ہیں۔ دھوپ اور ورشا سے دکھت ہو کر مکان میں رہنا چاہتے ہیں۔ ایشور اپنے نیموں سے کھانا کپڑا مکان اور منتر دلا دیتا ہے۔ کھانا اچھا ہو سکتا ہے۔ کرم اچھا ہو سکتا ہے۔ اور بالکل روکھا سوکھا بھی کھانا ہو سکتا ہے۔ اور یہی حال مکان اور کپڑے کا ہے۔ اور یہی دشا اس استھان اور دیش کی ہے۔ جہاں ہم رہتے ہیں۔ ہمارا اس سنسار میں پدارتھوں پر جو اُپبھوگ میں لانے کا ادھیکار ہے۔ اور سامرتھ ہے۔ اسی کا نام ہم بھوگ دیتے ہیں۔

اعلانِ تعطیل

یہ رشی انک ۱۲ اور ۱۹- نومبر کا مشترکہ پرچہ ہے۔ اس کے بعد اگلا انک جس پر ۲۶- نومبر کی تاریخ ہوگی ۲۳ نومبر کو شائع ہوگا

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

دس دس روپے کے حصّے خریدنے سے دس فائدے

۱ - ہر سال منافع ملتا ہے۔

۲ - مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصّوں پر روپیہ لگانا ہے۔

۳ - اس روپے کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگاتا ہے۔

۴ - اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصّہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے۔

۵ - مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب لاگت کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے۔

۶ - منڈل کے حصّے غریب سے غریب آدمی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصّہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لیا جا سکتا ہے۔

۷ - منڈل قسطیں ماہواری قسطوں پر اُدھار بھی حصّے داروں کو دیتا ہے۔

۸ - بیروزگار گریجویٹ آدمیوں کو روزی پر لگاتا ہے۔

۹ - ویدک براہمن گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کے پرکاشن کا پرینتن کرتا ہے۔

۱۰ - چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انگریزی انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

اتنے بڑے کام کرتے بھی منڈل کسی سے دان یا چندہ نہیں لیتا۔ پھر کیا آریوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ منڈل کے زیادہ سے زیادہ حصّے لے کر اس کے کاموں میں سہیوگ دیں۔

مفصّل حالات کے لئے پتہ:-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

آپ بوڑھے کیوں ہو گئے ہیں؟

شاید گرمیوں کی گرمی نے آپ کو نڈھال کر دیا ہے

مردوں کا تحفہ

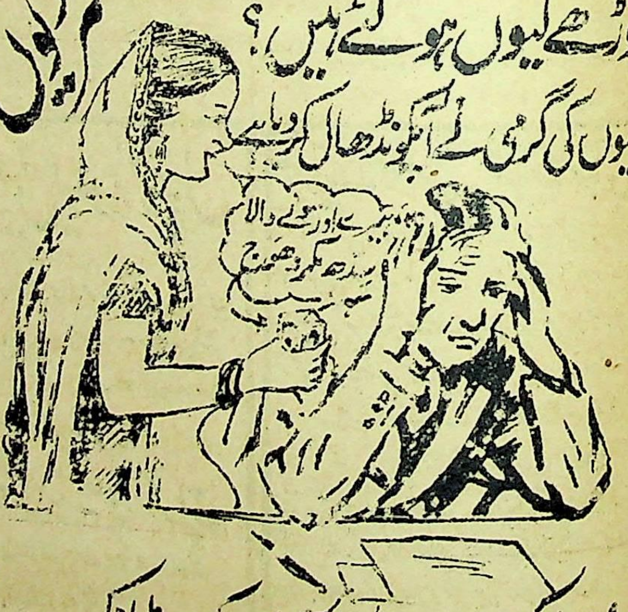

دنیا کی سرتاج آیورویدک ٹانک

ہیرے اور سونے والا اصلی

سدھ مکردھوج

(رجسٹرڈ)

آپکی کھوئی ہوئی طاقت کو بحال کر کے نئی طاقت پیدا کرے گا

پتہ:- آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ ہٹی بازار لاہور قائم شدہ ۱۹۰۵ء

رام نام جاپ اور سوامی دیانند

(لیکھک :- سوامی رودرانند جی آچاریہ گوروکل بیٹ سونیہ)

بہت سے لوگ مہرشی کے آنے سے پہلے رام نام کا جاپ کیا کرتے تھے۔ اور اس سے مکتی مانا کرتے تھے۔ یہ سوال مہرشی دیانند کے سامنے بھی آیا۔ اور انہوں نے رام نام کے جاپ پر جو ٹیکا ٹپنی کی ہے۔ وہ اس پرکار ہے:۔

کبیرہ رنگ تب ہی ہٹیا رٹیا نرنجن رائے
تب جنم کا کاغذ پھٹیا کٹیا کرم تب جائے

رشی ——— اب عقلمند لوگ وچار لیں۔ کہ رام نام کہنے سے کبیرہ یہ جہالت ہے۔ یا ہم راج کے پاپ کے مطابق حکومت کرنا یا کئے ہوئے پاپ کا چھوٹنا کبھی ہو سکتا ہے۔ یہ صرف لوگوں کو بابوں میں پھنسانا اور ان کا جنم نشٹ کرنا ہے۔

(رام نام کہنے سے جنم کا قصد نو کیا جائیگا۔ وہ تو) بھاری ہے۔ لیکن راج سپاہی چور۔ ڈاکو، بھیڑیا، سانپ بچھو و مچھر وغیرہ کا ڈر بھی دور نہیں ہوتا ہے۔ چاہے رات دن رام رام کرتے رہیں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جیسے شکر شکر کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا۔ ویسے ہی ستیہ بولنا وغیرہ کرم کئے بغیر رام رام کرنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اگر رام رام کہنا ان کا رام نہیں سنتا۔ تو جنم بھر کہنے سے بھی نہیں سنے گا۔ زرد جو سنے گا۔ تو دوسرے بار بھی رام رام

لینا فضول ہے"۔

دوسری جگہ دارد پنچہ پر لکھتے ہوئے سوامی جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ جب بھوک لگتی ہے۔ تو رام نام ہی سے روٹی شاک نہیں نکال لیتے۔ نام سمرن ماننے سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مصری مصری کہنے سے میٹھا اور نیم نیم کہنے سے منہ کڑوا نہیں ہوتا۔ بلکہ زبان سے چاٹنے سے منہ کڑوا یا میٹھا ہوتا ہے۔ شری سوامی جی نے تین دلیلیں بڑی ہی زبردست دی ہیں۔ ایک یہ کہ صرف رام نام جپنا ایسا ہی فضول ہے۔ جیسے منہ سے مصری مصری یا شکر شکر کہنا۔ اس سے منہ میٹھا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سے نام جپنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

ہم ظاہر دیکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ کوڑھی ہیں۔ وہ دل سے رام نام جپتے ہیں۔ مگر انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لاکھوں ہندو مسلمان عیسائی سکھ وہ ارتک یا مذہبی لوگ بھوک سے تنگ ہوتے ہوئے نام جپتے ہیں۔ اور سچے دل سے جپتے ہیں۔ مگر بھوک میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

بہت سے دریڈھ آریہ سماجی بھی جنم جنم کر اور اچھل اچھل کر ادم نام کی رٹ لگاتے ہیں۔ مگر یہ لوگ رشی کی فلاسفی پر دھیان نہیں دیتے۔ کہ صرف نام کا جاپ کرنا بالکل فضول ہے۔ جب تک عمل نہ کیا جاوے۔

سوامی جی نے دوسری دلیل یہ دی ہے۔ کہ اگر رام ایک دفعہ کہنے پر نہیں سنتا ہے۔ تو جنم بھر بھی نہیں سنے گا۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب کوئی کسی کو مخاطب کرتا ہے۔ تو وہ ایک ہی دفعہ میں اس کا جواب دیتا ہے۔ جو ایک دفعہ میں جواب نہیں دیتا بہرہ ہوتا ہے۔ یا اس کا من کسی اور جگہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ اگر ہم کہیں۔ کہ رام بہرہ ہے۔ تو بالکل بیوقوفی کی بات ہے۔ اور جو من کسی دوسری جگہ لگا ہوا ہونے سے نہیں سنتا۔ تو بھی ایکی حکمت بات نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سروگیہ (سب کچھ جاننے والا) ہے۔ اس میں آسکتی ماننا تو سارے انتظام کو بگاڑتا ہے۔ اگر وہ پدارتھوں میں سنلگن ہونے والا ہو۔ تو سب کا انتظام ہی نہیں کر سکتا۔ رشی کی یہ یکتی بہت عمدہ ہے۔

تیسری بات یہ کہی۔ کہ صرف شبد سے ارتھ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر شبد سے ارتھ کی پیدائش ہو۔ تو کسی کو بھی کام کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ کچھ آریہ لوگوں کو یہ بھرانتی ہے۔ کہ پرمیشور یا اونکار کے وشے میں یہ بات نہیں یہ تو رام ناپ کے جاپ کے سمبندھ میں ہے۔ ہم لوگ ادم ادم کرتے ہیں۔ یہ بھولا پن ہے۔ وہ لوگ بھی رام کو پرمیشور مان کر جاپ کرتے ہیں۔ اور اسی بھاؤ کو لے کر رشی نے کھنڈن کیا ہے۔ اور اسی لئے کہا ہے۔ کہ لوگ صرف نام کے بھروسہ پر آلسی ہو کر ادویا اور فلاسفی کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ نام کا بہانہ بنا کر آج بھی لوگ ویسے ہی ڈھونگی کرتے ہیں۔ اور نام کی مہما گا گا کر اپنا رنگ جماتے ہیں۔

حقیقی نام جاپ کیا ہے؟ اس جیسا اپنے آپ کو بنانا۔ وہ نیائے کاری ہے۔ اس

ہر ایک کام میں شرطیہ کامیابی

اگر آپ کا کوئی کام باوجود ہر قسم کی کوشش اور خواہش کے پورا نہ ہوتا ہو۔ روزگار نہ ملتا ہو۔ امداد نہ ہوتی ہو۔ کوئی مقدمہ درپیش ہو۔ گھر میں ناچاقی رہتی ہو یا کسی اور مصیبت یا پریشانی کا سامنا ہو۔ تو اپنے مفصل حالات لکھ کر حسب ذیل پتہ پر ہمارے ساتھ خط و کتابت کریں۔ کامیابی شرطیہ آپ کے قدم چومے گی۔ فیس حسب حیثیت یا حسب نوعیت کام۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

پتہ:- سالگرام شرما ۱۹۰ نمبر مچھی گلی۔ گوالمنڈی۔ لاہور

بندوقیں پستولیں ریوالور اور رائفلیں

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co, Karachi

فینسی رسٹ واچ مفت انعام

ہمارا مشہور خوشبودار عطر اسینس نہایت عمدہ پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو پوشاک اور تمام گھر کو معطر کر دیتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر پانچ منٹ کے بعد نئی خوشبو دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ۱۴) اس عطر کو ہر گھر میں پہنچانے کیلئے ہماری فرم نے ہر شیشی کے خریدار کو ایک عدد میڈ رسٹ واچ مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گھڑی کیا ہے ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ اس کی چمک، رنگ اور خوبصورتی غضب ڈھاتی ہے۔ مضبوطی اور پائیداری کی گارنٹی دس سال ہے۔ اگر کسی کی گھڑی خراب ہو جائے تو کمپنی دوسری گھڑی مفت دے گی۔ دو یا ایک شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک و پیکنگ خرچ گیارہ آنے علاوہ دینے پڑیں گے۔ مگر تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف اور تین گھڑیاں

[illegible] کمپنی بھنڈار دہلی نمبر ۲۴

چھپ رہا ہے ——— جلد آرڈر دیں

حیدرآباد ستیاگرہ کا اتہاس

پیشگی آرڈر بھیجنے والوں کو لاگت دام پر

آریہ سماج کے ہی نہیں۔ ساری دنیا کے اتہاس میں حیدرآباد ستیاگرہ یدھ ایک عجیب و غریب یدھ ہے۔ جس میں ایک بہت بڑی طاقت ور ریاست سے تیاگی تپسوی دیر آریوں نے اپنے تیاگ اور بل کے ذریعہ بغیر کسی ہتھیار کو کام میں لائے صرف اہنسا تمک ستیہ آگرہ کو کام میں لاکر ساری رعایا کے بہت عرصہ سے چھینے ہوئے دھارمک ادھیکاروں کو حاصل کیا ہے۔ یہ اتہاس بہت ہی رومانچکاری ہے۔

حیدرآباد کے رومانچکاری انیا چاروں کی مرم بھیدی کتھائیں۔ اور جیلوں کی کڑی سے کڑی سزاؤں کے سچے دیکھنے جیتے جاگتے حالات اس میں بغیر کسی رعایت [illegible] کے دیئے جاویں گے۔

ساری آریہ و ہندو [illegible] جنہوں نے اس ستیاگرہ میں بھاگ لیا ہے کے حالات مع تصویروں کے ہوں گے۔ قریب تین سو صفحات اور دس بلاک اس میں ہوں گے۔ قیمت قریب قریب لاگت کے برابر رکھی جاوے گی۔ اور صرف اتنی ہی تعداد میں یہ اتہاس چھاپا جاوے گا۔ جتنے کہ پہلے آرڈر آ جاویں گے۔

ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کی بیس پچیس ہزار کاپیاں چھاپ کر سارے بھارت ورش میں اس کا پرچار کریں۔ لہٰذا اپنے آرڈر جلد روانہ کریں۔

منیجنگ ڈائریکٹر:- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت تارا چند اور سوامی جی کے مابین اپریل ۱۸۷۳ء میں

ہٹگی شاستر ارتھ

(بھگت رمیل کے ہست لکھت لیکھوں سے پراپت کچھ بھاگ)

پنڈت:۔ ہم پرتیا پوجن کے منڈن کا پکش لیتے ہیں۔
سوامی جی ۔۔۔ آپ کی جو اچھا ہو سو کیجئے۔ پرنتو میں تو اس کا وید ورُدھ ہونے سے کھنڈن ہی کروں گا۔
پنڈت ۔۔۔ اس شاستر ارتھ میں واد ہونا ٹھیک ہے اتھوا جلپ یا وتنڈا؟
سوامی جی ۔۔۔ واد ہی ہونا ٹھیک ہے کیونکہ جلپ اور وتنڈا کرنا پنڈتوں کو سروتھا اُچت نہیں۔ اور واد بھی وہی جو کہ گوتم رشی نے لکھا ہے۔
پنڈت:۔ اچھا! واد ہی ہوگا۔
(اس سمے یہ بھی نشچت ہو گیا۔ کہ اس شاستر ارتھ میں چار وید۔ چھ انگ اور وید شاستروں کے انیرکت اور کسی کا پرمان سروتھا نہ لیا جاوے گا)
پنڈت ۔۔۔ پاتنجل شاستر کا سوتر ہے۔

"विषयस्य आलम्बन स्थूल [illegible] भोगः"

پرتیما استھول پدارتھ کے سفر نہیں ہوتا۔ اس لئے اُپاسنا میں ستھول پدارتھ پرتیما کا گرہن ہو جاتا ہے۔ یہ ویاس جی کا وچن ہے۔
سوامی جی ۔۔۔ پاتنجلی کے شاستر میں ایسا سوتر کہیں نہیں ہے۔ ہاں اس پر کا ادھیشبہ ہے۔

"विषयवती वा प्रवृत्तिरुत्पन्ना मनसः स्थिति निबन्धनी"

ارتھات:۔ من کی ستھتی کا کوئی وشے ہوتا ہے۔ سو اس سوتر کی ویاکھیا میں ویاس جی نے یہ لکھا ہے۔ नासिकाग्रे धारयत انیادی
ارتھات:۔ ناسکا کے آگے کے بھاگ میں من کو ستھر کرو۔
آپ کے اشُدھ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے یوگ شاستر نہیں دیکھا۔ اور آپ نے جو پہلے پاتنجلی کا سوتر کہہ کر پھر انت میں اس کو ویاس کا وچن کہا ہے۔ سو سروتھا استیہ ہے۔ کیونکہ ویاس جی نے یوگ شاستر کی ویاکھیا میں کہیں ایسا نہیں لکھا ہے۔ جو یہ پاتنجلی کا سوتر ہوتا۔ تو ویاس جی کا وچن نہیں ہو سکتا۔ اس سے آپ کی ایک بات دوسری بات کا کھنڈن کرتی ہے۔

پنڈت ۔۔۔ "स्वप्ने साक्षात्कृती प्रजा आ भोगाः स च स्थूल विषयत्वात् स्थूलः"
ارتھات:۔ ایک پدارتھ آنکھوں سے دیکھنے سے بُدھی میں ساکشات ہوتا ہے۔ اور کیونکہ آنکھوں سے ستھول پدارتھ ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے اُپاسنا کا ستھول وشے ہونے سے پرتیما آتی ہے۔
سوامی جی ۔۔۔ آپ پہلے پرتگیا کر چکے ہیں۔ کہ ہم شاستر ارتھ میں وید آدی ست شاستروں کے انیرکت اور کسی کا پرمان نہ دیں گے۔ سو یہ جو آپ نے تاچیلی کا پرمان دیا۔ سو کیوں؟ دیکھو! جب جاگرت اوستھا ہوتی ہے۔ تب تب درشٹی میں سب پدارتھ ستھول رہتے ہیں۔ سوپن اوستھا میں کوئی پدارتھ ستھول نہیں رہتا۔ پھر سوپن اوستھا میں آپ کے کتھن انوسار کسی وستو کا دھیان نہیں ہونا چاہیئے۔ پرنتو یہ بات نہیں ہے۔ اور آپ یہ پرتگیا کر چکے ہیں۔ کہ ہم جلپ اور وتنڈا نہ کریں گے۔ پھر جبل۔ جاتی آدی سادھن سے پرتیما ستھاپن کرنا کیا؟
دیکھیئے! آپ کے اس کتھن سے کہ ستھول پدارتھوں میں ہی من ستھر ہوتا ہے یہ دوش آتا ہے۔ کیونکہ ستھول پدارتھوں میں سب سنسار آ جاتا ہے۔ کیا گدھا۔ کیا گھوڑا۔ کیا برکھش کیا اینٹ پتھر اتیادی۔ اب آپ بتلایئے کہ کس کا دھیان کریں گے؟
کیول پرتیما ہی تو ستھول پدارتھ نہیں ہے۔ جو آپ اس کو لیتے ہیں۔
پنڈت ۔۔۔ آپ کے کہنے سے بھی پرتیما پوجن کی سدھی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی ستھول ہے۔
سوامی جی ۔۔۔ آپ نے جو یہاں "اوم" شبد تین بار ویاکرن کے وِرُدھ کہا۔ سو اس سے آپ کی سنسکرت کا حال پورن روپ سے پرگٹ ہو گیا۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ آپ کو اسی کارن اتنا ابھیمان ہے۔
اور لو کا شنر ستھ جو آپ جیتر بھیج وشنو کو لیتے ہیں۔ سو وہ تو بیکنٹھ میں سُنے جاتے ہیں۔ پھر ان کی اُپاسنا ارتھات ان کا نکٹ ملانا اور ان پر سن سنگت کرنا کیسے ہو سکتا ہے؟ کدا پی نہیں۔ اور پتھر اتیادی کی مورتی ایک
(بقیہ ص ۲۳ پر)

غور سے پڑھیئے

ڈاک کے ردی ٹکٹوں سے روپیہ کمانے کا راز ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگائیں۔ اپنے نام و پتہ کے لیٹر فارم۔ لفافے۔ اشتہار مفت چھپوانے کا طریقہ و نمونے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگائیں۔ ولایتی فرموں کی ایجنسیاں لینے اور نمونے مفت منگانے کے طریقہ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں۔ پہلی رات کیسے گذاری ایک دلہن کی سنسنی خیز آپ بیتی قیمت سوا روپیہ (عہ/) نمونہ کے لئے صرف چھ پیسے کے ٹکٹ روانہ کریں۔ نئے سال کے رنگین خوبصورت دلکش دیواری کلنڈر دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر ایک۔ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین یا ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر ایک درجن منگائیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنی فرم۔ کارخانہ۔ کتابیں و دوائیاں رجسٹرڈ کرانے کے قواعد مفت طلب کریں۔
جو جو منگانا ہو اسی حساب سے ٹکٹ روانہ کریں۔

(کیلاش پرنٹنگ پریس سبا تھو شملہ)

تپ دق کے مریض نراش نہ ہوں

تپ دق اگرچہ ایک بھیانک مرض ہے۔ تاہم بروقت آیورویدک علاج شروع کرنے سے شفایابی ہو سکتی ہے۔ ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور کی مفصلہ ذیل مجرب دوائیاں تپ دق کے مریضوں کو استعمال کرنی چاہئیں:۔

(۱) چیون پراش (مہرشی چیون کا نسخہ) یہ رسائن نہ صرف بدنی طاقت پیدا کرتی ہے۔ بلکہ معدہ۔ جگر اور پھیپھڑوں کے افعال کو ٹھیک کرتی ہے۔ قیمت:۔ ایک پیکٹ (ایک پاؤ) ایک روپیہ ایک آنہ (عہ)

(۲) دراکشا سو (شارنگ دھر کا نسخہ) تازہ انگوروں کے رس سے تیار شدہ یہ آسو نیا خون پیدا کرتا ہے۔ کھانسی اور بدہضمی کو دور کرتا ہے۔ اس کے لگاتار استعمال سے مریض کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ قیمت:۔ بارہ آنے (۱۲/) فی پونڈ

(۳) ستوپلادی چورن اس میں ابرک کشتہ اور شہد ملا کر چاٹنے سے کھانسی دور ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ بلغم با آسانی خارج ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ (ایک چھٹانک) آٹھ آنے (۸/)

(۴) کشتہ موتی اور کشتہ سونا یہ دونوں ست گلو کے ساتھ سیون کرنے سے دل کو طاقت ملتی ہے۔ اور زہریلے مادے کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ قیمت کشتہ موتی ۳۲ روپیہ فی تولہ۔ کشتہ سونا ۴۸ روپیہ فی تولہ

ان کے علاوہ مریض کی حالت کے مطابق مشورہ اور دوائی مل سکتی ہے۔ بہتر ہوگا کہ مریض کا پہلے معائنہ کرا لیا جاوے۔ دوائی اور فہرست ادویات ملنے کا پتہ:

مینیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور

Digitized by eGangotri

آریہ سماج کیا ہے؟

صفحہ ۱۳ سے آگے

اگرچہ وہ اسی دہرم کو مانتی ہے۔ جو آریہ سماج کے مطابق ویدک دہرم کہلاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ جو کہہ دے کہ میں آریہ ہوں۔ وہ آریہ ہے تو بھی بہت سی مشکلات ہیں یہ میں نے مثال کے طور پر کہا۔

میرا خیال ہے۔ کہ جب تک کوئی ایسا طریقہ نہیں نکلتا۔ جس کے مطابق آریہ سماجک دہرم اس شکل میں پھیل نہ جائے۔ جیسے دیگر دھرم ہیں اور جب تک آریہ ہونیکا مطلب رجسٹرڈ ممبر ہونا ہے۔ اس وقت تک مشکلات حل نہ ہوں گی۔ اور آریہ سماج کا قیام بھی ویدک دہرم کو بڑھا نہ سکیگا

میرے سامنے اس مشکل کا کوئی عملی حل نہیں ہے۔ آغاز ہی اس پر ہو کہ اب جتنا زمانہ اور گذرتا جاتا ہے۔ اتنی ہی مشکلات بڑھتی جاتی ہیں۔ اگر آریہ جنتا اس مرض کی جانب اپنا دھیان دیں تو کم از کم ان جگہوں کے لئے جہاں سماج کا پرچار آغاز میں ہوگا کوئی نہ کوئی صورت نکل سکتی ہے۔ یہ سوال میرے دماغ کو ایک مدت سے تکلیف دے رہا ہے۔

گجرات کا چاند

ستم بت نے آسماں ڈھا رہا تھا
نشاں تک بھی اپنا مٹا جا رہا تھا

تھی سوکھی ہوئی اپنی جاتی کی کھیتی
اسے دور سے ابر ترسا رہا تھا

رہی تھی زباں اور نہ تہذیب اپنی
رسائل کو بھارت گرا جا رہا تھا

پریشاں بھٹکتی تھیں سب آتمائیں
اندھیرا وہ اگیان کا چھا رہا تھا

مگر چاند گجرات سے ایک نکلا
جسے دیکھ کر چاند شرما رہا تھا

نہیں چاند تھا وید ودیا کا سورج
کہ اندھکار سارا مٹا جا رہا تھا

دیا تیج پھر اس نے جاتی کو ایسا
وطن خواب سے ہوش میں آ رہا تھا

بجھاتا تھا وہ پیاس ہر آتما کی
وہ ہر چیز پر نور برسا رہا تھا

بچایا دیانند نے آ کے ورنہ
نشاں تک بھی اپنا مٹا جا رہا تھا

سید صاحب عاصم

آریہ سماج میں سنیاسی

بقیہ صفحہ ۷

جو مہرشی کو دیش کا رکھشک نہ مانتا ہو۔ حیدر آباد کے آندولن نے جہاں آریہ سماج کو روشن کیا ہے۔ وہاں مہرشی کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔ مہرشی دیانند کے کا گوش اس وقت ... ہوگیا ہے۔

سنیاسیوں کو مہرشی دیانند کے ناطے سے آریہ سماج کو اپنانا چاہیئے۔ اور اپنا کاریہ سمجھنا چاہیئے۔ وہ براہمن نہیں ہیں جو ان کو آریہ سماجیں یا سبھائیں مقرر کرینگی۔ وہ سنیاس ... سے اپدیشک ہیں۔ اور مہرشی دیانند کا کاریہ ان کا اپنا کاریہ ہے۔ ویدک پرچار ان کا کرتویہ ہے۔ اور مہرشی دیانند کے کاریہ کو سنیاسی اچھی طرح چلا سکتے ہیں۔ اس لئے اب یہ ... ان کو اپنے سر پر لینا چاہیئے۔

مہرشی دیانند کے سورگ ... اب دکش میں ہیں یہ ... جس پر آریہ ... پچھ دشیش انک نکال رہے ہیں اس انک ... سنیاسیوں کو بھی کوئی سنکلپ لینی چاہیئے تاکہ وہ بھی رشی رن سے اُرن ہو سکیں۔

اگر

آپ اپنے بچوں کے لئے بہترین کتب کی تلاش میں ہوں تو پنجاب کتاب گھر موہن لال روڈ پر تشریف لاویں۔ یہاں پر آپ کو ہر مضمون کیلئے بہترین کتب ملسکیں گی۔ علاوہ کتابوں کے باقی ہر قسم کی ضروریات متعلقہ سکول بھی ملسکتی ہیں۔

پنجاب کتاب گھر رجسٹرڈ موہن لال روڈ۔ لاہور

ہنگلی شاستر ارتھ

(بقیہ صفحہ ۲۱)

شیلی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے۔ وہ وشنو کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ بڑے آشچریہ کی بات ہے!

پنڈت ۔۔۔ اس وچن سے

[illegible]

[illegible]

اس سے دوسرے لوک میں رہنے والے کی بھی اُپاسنا کا گرہن ہوتا ہے۔

سوامی جی ۔۔۔ یہ وچن اس بات سے ذرا بھی سمبندھ نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس سے اُپاسنا ذرا بھی نہیں آتی۔ اس کا تو یہ ابھپرائے ہے۔ کہ جب یوگی کی انیما آدک سدھی ہو گئی ہے۔ وہ سدھ جس جس لوک میں جانے کی اچھا کرتا ہے۔ وہاں جاکر آنند کرتا ہے۔ آپ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مر کر اس لوک میں آتا ہے۔ یا پتروں کی اُپاسنا اس لوک میں کرتا ہے۔ سو یہ دونوں باتیں اس وچن سے سدھ نہیں ہوتیں۔

پنڈت ۔۔۔ اُپاسنا کا جو منقول دشنہ کیا تھا۔ اس میں یہ نتیجہ بھی آگئی۔ آپ دیکھئے ہم واد ہی کریں گے۔ ریلیف اور ونشٹام

دیکھا نہیں کریں گے۔

سوامی جی ۔۔۔ آپ جو بار بار منقول سادھرمیہ سے جو نتیجہ پوجن ستھاپن کیا چاہتے ہیں۔ سو آپ ابھی اس پر تنگیا کو کوٹ ہم واد کریں گے۔ شاستر ارتھ کرتے ہیں۔

پنڈت ۔۔۔ جس بات کا آخر اصرار دیا جاوے اس میں سب باتوں کا ملنا کچھ درست ٹھیک نہیں۔

سوامی جی ۔۔۔ میں نے ایسا کب کہا ہے۔ کہ مثال سب پرکار ملنی ہی چاہیئے۔ آپ نے جو یہ وچن بولا تھا۔ اس کا تو ایک بھی پکشن سے سمبندھ نہیں تھا۔ اس لئے اس کا کہنا اور آپ کا پکشن سب دیرتھ ہی ہو گئے۔

پنڈت ۔۔۔ اُپاسنا مانیہ الیوہم ہوتم ۔۔۔ ارتھات اُپاسنا سب سمتھا ہی ہے۔

سوامی جی ۔۔۔ دیکھو آپ کا جو پرتیما ستھاپن کا پکشن تھا۔ سو جب وہ سدھ نہ ہو سکا۔ تو آپ ہی اس کا کھنڈن کرنے لگے۔ کہ پرتیما پوجن پتا جرم موک ارتقات منع ہے۔

(شبھ شاستر ارتھوں کا دورق اگلے انکوں میں)

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاویں

آریہ ویروں کا ترانہ

(از مسٹر اشوک رنباسی کتھمبر ڈی میڈیکل سٹوڈنٹ لاہور)

قربان صداقت پہ تن اپنا ہے گھر اپنا
شیدائی اخوت کے دیوانے محبت کے
مضبوط عزائم ہیں پربت کی طرح اپنے
مٹ جائیں بلا شک ہم دنیا سے پر آ ہم
بڑھتا ہے فلک آسا بڑھتا ہے پہاڑ ایسا
پھولوں کی طرح ہنسنا جھرنے کی طرح گانا

وحدت کے پجاری ہم حق بین ہے خضر اپنا
ہم ہیرو ہیں ہانند کے دل اپنا ہے سر اپنا
کیا خاک بگاڑیں گے فتنہ و شر اپنا
منزل پہ پہنچ کر ہی رکتا ہے سفر اپنا
تلوار جہالت سے کٹ کٹ کے شجر اپنا
ہر حال میں خوش رہنا ہی دولت و زر اپنا

ظلمت کو جلا دیں گے غفلت کو مٹا دیں گے
سورج کی طرح ہوگا جس جا بھی گذر اپنا

پنجاب کا سب سے پرانا اور مضبوط بنک

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ	ادا شدہ سرمایہ	فروخت و جاری شدہ سرمایہ	محفوظ شدہ سرمایہ	کل امانتیں
ایک کروڑ روپیہ	۳۱۴۶۰۶۲ روپیہ	پچاس لاکھ روپیہ	۲۱۴۵۳۰۰ روپیہ	۸۴۲۳۱۰۸۹ روپیہ

FOREIGN-AGENTS:
THE NATIONAL CITY BANK OF NEW YORK.
2. THE MIDLAND BANK Ltd LONDON.

برانچیں

تمام پنجاب اور ہندوستان کے تمام بڑے بڑے تجارتی شہروں میں ہیں

ہر قسم کا غیر ملکی بزنس بھی کیا جاتا ہے

بنک

اپنے صدر دفتر لاہور اور شاخوں میں اپنے بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچاتا ہے۔ اور بنکنگ کا ہر قسم کا کام کرتا ہے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

(۱) چیرمین ۔۔۔ رائے بہادر بدری داس بی اے ایڈووکیٹ لاہور۔ (۲) رائے بہادر ڈاکٹر مہاراج کرشن صاحب کپور ایل۔ ایم۔ ایس۔ ڈی۔ ٹی۔ ایم۔ ڈی۔ پی۔ ایچ لاہور۔ (۳) ڈاکٹر نہال چند صاحب سیکری ایل۔ ایم۔ ایس۔ (۴) مسٹر دھرم چند صاحب مہاجن بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ لاہور۔ (۵) لالہ جگن ناتھ صاحب اگروال ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی لاہور۔ (۶) رائے بہادر مکند لال صاحب پوری ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لاء لاہور۔ (۷) لالہ ہری دیو کھنہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ٹمپل روڈ۔ لاہور۔

لالہ یودھ راج سیکرٹری

پانچ سالہ کیش سرٹیفکیٹ

بنک کا پانچ سالہ کیش سرٹیفکیٹ دس روپیہ سے لے کر دس ہزار روپیہ تک خرید فرمادیں۔

شرح سود حساب میعادی

تین فیصدی سے کچھ زیادہ

شیر مارکہ

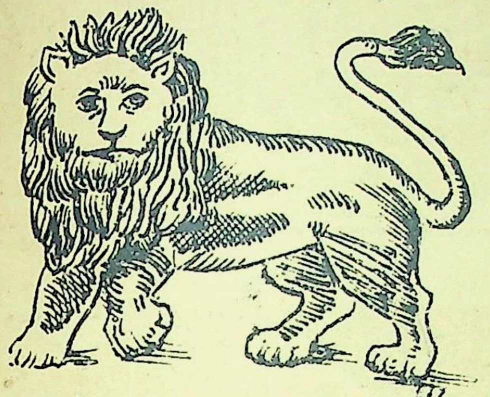

موم بتیوں کے متعلق

دیوالی کے دن باپ بیٹے کی گفتگو

بیٹا۔ پتاجی! کل دیوالی ہے۔

باپ۔ ہاں بیٹا! کل مکان میں خوب صفائی کرو۔ اور شام کو روشنی کرو۔

بیٹا۔ پتاجی! دیوالی کے دن میں تو موم بتیاں جلانا چاہتا ہوں۔

باپ۔ اچھا! چلو۔ تمہیں موم بتیوں کا پیکٹ خرید دوں۔

بیٹا۔ پتاجی! میں شیر مارکہ موم بتیاں خریدوں گا۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ یہ موم بتیاں ہندوستان میں ہی ہندوستانی کاریگروں کے ہاتھوں تیار ہوتی ہیں۔

باپ۔ بیٹا۔ میں تمہاری بات کو سن کر بہت خوش ہوا واقعی تمام ہندوستانیوں کو دیوالی کے دن صرف شیر مارکہ موم بتیاں ہی خریدنی چاہئیں۔ تمہیں جتنی درکار ہیں لے لو۔ مگر نقالوں سے بچنے کے لئے شیر کی تصویر کا خیال رکھنا۔

ستیاگرہی دیانند

بقیہ صفحہ ۹

دچلت نہ ہو۔ سروستو نشٹ ہو جانے پر بھی اسے ستیہ اپالن سے وکمکھ نہ ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج کا پرتیک سد سیہ ستیہ کے لئے بلیدان ہو جاور کرنے کو تیار رہے۔ اس کے جیون کی سادھنا سچائی یا ستیتا ہی ہونی چاہیئے۔ ستیاگرہی کی آتما میں ایک دویہ شکتی پرادربھوت ہوتی ہے جس کی سمتا میں سنسار کا بڑے سے بڑا پاشوک بھی تیتج اور کنیین سدھ ہو جاتا ہے۔ ایک اور اکیلا ستیہ سادھک لنگوٹ بند دیانند اور دوسری اور ورودھ کرنے والا سارا سنسار۔ پرنتو انت میں ستیہ کی جے ہوتی ہے۔ اور رشی دیانند نشکنٹک دو یکیوں کے ہردے مندر میں آسن بچھا کر بیٹھے ہیں۔ یہ ہے ستیہ کا پرتاپ ابھی کل پرسوں نظام جبھی ہستی نے کیسے ستیہ میں سنسار ستیہ ہی کا سادھارن ساچمتکار دیکھ چکا ہے۔ دشو بندیہ مہاتما گاندھی ستیہ کے سہارے ہی آج وشو کی درشٹی میں بھارت کا گورو ستھاپت کر رہے ہیں۔

ستیہ ستیہ کے کہنے سے کوئی ستیہ گرہی نہیں بن سکتا۔ ستیہ آگرہی بننے کے لئے اپنے آتما میں پورن ستیہ کا سما دیش کرنا ہوگا۔ من وچن اور کرم کو ستیہ سے بنانا ہوگا۔ ہمارا وایو منڈل ستیہ مے ہوگا۔ سوتے۔ جاگتے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ستیہ ہی ستیہ کا سروپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ اس سمے ہمارے پران ستیہ کے لئے ہوں گے۔ اور ستیہ ہماری سہائتا کرے گا۔ ہم ستیہ کی ویدی پر بلیدان ہوں گے۔ اور سنسار میں ستیہ کی مہما بڑھے گی۔ ستیہ کہتے کہتے ہم سنسار سے وداع ہوں گے۔ اور انتہ ستیہ میں ہی ہم ولین ہو جائیں گے۔ اسی آدھار پر ستیاگرہی دیانند نے آریہ سماج ستھاپت کی تھی۔

امرت دھارا اس کا بھی علاج ہے۔

سور تھروٹ
گلے پڑنا

فوراً امرت دھارا استعمال کر کے آئندہ آنیوالی تکالیف سے بچو!

امرت دھارا اس مرض اور درد کو فی الفور رفع کرتی ہے کیونکہ اس میں جراثیم اور زہریلے مادوں کو ہلاک کرنیکی بیش بہا طاقت موجود ہے۔ یہ بیماری کے جراثیم کو جڑ سے اکھاڑ کر گلے کو صحت اور آرام بخشتی ہے۔ گلے کی صحت کیلئے یہ قدرتی امداد ہے۔

"امرت دھارا" جادو کا اثر رکھتا ہے۔ گلے کی درد میں غرارے کرنیکے لئے لوشن کی صورت میں بھی مل سکتی ہے۔ قیمت فی شیشی لوشن انگریزیہ آپ اسے گلے اور گلے کی رگوں کے متعلق تمام پھیلنے والے امراض مثلاً زکام کی نسی انفلوئنزا وغیرہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

قیمت امرت دھارا فی شیشی ۔/۱۲ نصف ۔/۸ نمونہ آٹھ آنے۔

آج ہی آٹھ آنے کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خریدیں۔

امرت دھارا

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور۔

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کی کچھ مشہور دوائیاں

سُکھ سنچارک — اشوکارشٹ

اس کے سیون کرنے سے شوبہت اور رکت پردا۔ ٹھیک سمیہ پر رتو نہ ہونا۔ رتو سمیہ پیٹ میں درد ہونا پردر کے کارن ہاتھ پیروں میں دھڑکن مندا گنی ارُچی۔ جور۔ بندھیا تو آدی روگ دُور ہوتے ہیں۔ **قیمت:۔** بارہ ۱۲ اونس کی بوتل ایک روپیہ (عہ) چوبیس ۲۴ اونس کی بوتل پونے دو روپے (۱۲ عہ)

سُکھ سنچارک — جیون پراش

سردی۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ کشئے روگ آدی ایسے ہی روگوں کی نشچت دوا ہے۔ **قیمت:۔** ۲۰ تولے کی شیشی سوا روپیہ (عہ)

سُکھ سنچارک کماری آسو

اس کے استعمال سے ہر سمیہ پیٹ کا درد۔ پیٹ کی گانٹھیں پتھری اجیرن۔ مندا گنی آدی روگ نشٹ ہو کر بل۔ ویریہ اگنی (حرارت غریزی) کی بڑھتی ہے۔ یہ سب اُدر (پیٹ) کے دکاروں کی اعلیٰ دوا ہے۔

قیمت:۔ بارہ ۱۲ اونس کی بوتل ایک روپیہ (عہ) چوبیس ۲۴ اونس کی بوتل پونے دو روپے (۱۲ عہ)

ملنے کا پتہ:۔ سُکھ سنچارک کمپنی متھرا (یو۔پی)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کے دو نایاب تحفے

بھارت و جرمن سرکار سے رجسٹرڈ

بال سدھا
قیمت فی شیشی ۱۲/

دبلے۔ پتلے و روگی بچوں کو موٹا تازہ وصحت ور بنانے والی میٹھی دوا ہے۔

سدھا سندھو
قیمت فی شیشی صرف ۸/

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ قولنج۔ سنگرہنی وغیرہ روگوں کی گھریلو دوا ہے۔

سول سرجن صاحب متھرا کی رائے

"میں سکھ سنچارک کمپنی کے کاریالیہ کو دیکھنے گیا۔ اور پنڈت کشیتر پال شرما نے اپنے مولیہ وان سمے کا ایک بھاگ مجھے کمپنی کے بھن بھن وبھاگوں کے دکھانے میں نشٹ کیا۔ ان کے کاریہ سمجھانے میں جو رُچی دکھائی کہ پاکی کاریہ کی سُو دیوستھا پرشنسا یوگیہ ہے۔ اس کے اتیرکت پنڈت جی کے وشیش وبھاگوں کے وشے کے گیان اور ان کی چت آکرشک سوجھ بوجھ اور سنگٹھن نے مجھے پربھاوت کیا۔ اس کاریالیہ نے انیک اوشدھیوں کا نرمان کیا ہے۔ ان کی اُتّمتا اور نرمان کی سوجھ بوجھ پرشنسنیہ ہے۔ میں پنڈت جی کو اس دلچسپ ملاقات کیلئے دھنیہ واد دیتا ہوں"

میجر الفرڈ ولبو ہومس

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر سکھ سنچارک کمپنی متھرا (یو۔ پی)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی کچھ مشہور دوائیاں

چندر پربھاوٹی

شاسترنے اس وٹی کی جلیبی پرشنسا کی ہے ہم نے گن میں بھی ویسی ہی پائی ہے۔ اس سے
چلتسا سب بیماریاں جدا جدا انوپانوں سے دور ہو سکتی ہیں۔
گھی اور شہد سے کھائی جاوے تو بیش پرکار کے پرمیہہ دور ہوتے
ہیں۔ بواسیر میں یہ دوا شہد اور ادرک کے رس کے ساتھ۔ استریوں کے رجو
دھرم سمبندھی روگوں میں اشوک کی چھال کیساتھ۔ دانتوں اور آنکھوں کی مرضوں میں تتھا پانڈو۔ کھلی۔ شیت۔ کمر کا درد وغیرہ بیماریوں میں
شہد اور پیپل کے چورن کیساتھ کھائی جاتی ہے۔ پیٹ کے مرض اپھارہ میں زیرہ کیساتھ استعمال کرنی پڑتی ہے ہوتو گھات پلیہا۔ انڈ برودھی ان بیماریوں میں دودھ
کیساتھ سیون کرنے سے عجیب فائدہ دکھاتی ہے۔ قیمت :۔ فی ڈبیہ چالیس گولی صرف ایک روپیہ (عہ)

یوگراج گوگل

کسی پرکار کی وات ویادھی ہو گنٹھیا۔ کمر کا دکھنا۔ جوڑوں میں درد کا ہونا۔ کمر اور انگلیوں کا ٹیڑھا ہو جانا وغیرہ مرض اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا راسنا آدی کواتھ کیساتھ کھائی جاتی ہے۔ قیمت: ۳۲ گولیاں (شیشی) ایک روپیہ۔ اسنادی کواتھ ۱۶ پڑیوں کی قیمت ۸ر

دش مول آرشٹ

مندا گنی۔ ادر روگ۔ بات ویادھی۔ پرسوتی کے روگ۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ روگوں کو دور کرتا ہے۔
قیمت :۔ ایک روپیہ (عہ)

مہا نارائن تیل

کون نہیں جانتا کہ آیورویدک کی سرو سریشٹھتا کا ساری تیل ہے۔ کیسا ہی وات روگ کیوں نہ ہو اس کے دلوبارہ ہونے کی باقی نہیں رہتا۔ گنٹھیا۔ کمپ وات۔ کمر درد۔ پیٹ وات۔ لقوہ اتبادی وات سمبندھی سب روگ علاوہ انہیں بخاریوں بھی یہ تیل مفید ہے۔ قیمت:۔ دس تولہ والی ڈھائی روپیہ۔ ۵ تولہ والی ...

نارائن تیل

یہ بھی وہی گن دکھاتا ہے۔
قیمت :۔ دس تولہ والی شیشی سوا روپیہ (عہ)
۵ تولہ والی شیشی دس آنہ (۱۰ر)

ہمارے آیوروید وبھاگ کے ونشیں ویدراج کا ابھپرائے

میں کور و کھنیشور سے رہتے ہوئے سنری متھرا جی آیا۔ اور پنڈت کھشتر پال جی سے سنچالت سکھ سنچارک کمپنی کے کاروبار کو دیکھ کر نہایت پرسن ہوا۔ ایک وید ہونے کے کارن میں نے آپ کے آیوروید وبھاگ کو بھی بڑی باریکی سے دیکھا۔ اس وبھاگ کا کام نہایت سنتوش جنک ہے۔ مکردھوج۔ چندر ودیہ۔ سہمرتی۔ ابرک۔ دھاتو۔ اپ دھاتو۔ بھسم۔ رس پرس۔ آسو۔ آرشٹ گھوت۔ چورن وغیرہ سبھی شاستریہ پدھتی سے تیار کرائے جاتے ہیں۔ اس وبھاگ کا سارا کام آیوروید آچاریہ پنڈت بشمبر ناتھ شرما جی کی ادھکشتا میں ہوتا ہے۔ ... ... کا گیان ... ...
... سر نہیں رکھی جاتی۔ آشا ہے کہ بہت جلدی یہ وبھاگ ... ویدراج ... ... راجپوتانہ
... ... ودیا بھوشن ... ...

صلیبی کا پتہ :۔ سکھ سنچارک کمپنی متھرا (یو۔ پی)

روزانہ ضروریات

اور اپنے گھروں کی سجاوٹ کیلئے ریشم کی بجائے ہمیشہ

اصلی جہاز مارکہ

کپڑے خرید فرماویں

یہ اعلیٰ قسم کی روئی سے پختہ اور دلفریب رنگوں میں تیار کئے جاتے ہیں

دنیا شاہد ہے کہ دھلنے پر ان کی پائیداری نفاست اور پاکیزگی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ باوجود ان امتیازی خصوصیات کے قیمتوں میں یہ "جہاز مارکہ" کپڑے بے حد ارزاں ہیں۔

اپنی اور اپنے گھروں کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے

ہمیشہ

اصلی

جہاز مارکہ

کپڑا خریدیں

روزانہ ضروریات کے لئے ہمیشہ سفید اور مختلف خوبصورت پکے چالیس رنگوں میں کاٹن کریپ لٹھا برف سے بھی زیادہ سفید۔ پاپلین رنگین و سفید۔ سلک فنش شرٹنگ۔ ٹول سفید و خاکی۔ زین سفید۔ خاکی اور نیلی۔ خاکی پگڑی کلاتھ۔ سفید مکھن زین۔ سوٹوں کے لئے قمر۔ بستروں کی چادروں کے لئے شیٹنگ۔ دسوتی۔ میزوں کی سجاوٹ کے لئے ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ پردوں اور کاؤچ کے غلافوں کے لئے مقبول عام کاٹن کریپ۔ بدن صاف کرنے کے لئے تولیہ۔

خریدتے وقت "اصلی جہاز مارکہ" کا نشان ضرور ملاحظہ کریں

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر۔ برانچہائے۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

Regd No: L. 435.　Telegrams: "Prakash"　Telephone No. 2327

ओ३म्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ار

ایڈیٹر: ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ :- چار روپے ششماہی عہ
سہ ماہی عمر - بدیسی - پانچ روپے
ودیشیں :- چھ روپے

جلد نمبر ۳۵	آتوار :- ۱۱ مگھر سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۴۶

آریہ سماج

ہر ایک دل مقام ہے آریہ سماج کا
ہر ایک لب پہ نام ہے آریہ سماج کا

ویدوں کا منتر منتر ہے امرت کی ایک گنگ
لبریز جس سے جام ہے آریہ سماج کا

بیوہ یتیم اچھوت غلام ہندی اور گائے
ان سب پہ فیضِ عام ہے آریہ سماج کا

گاندھی سے رہنما کو بھی ہے جس کا اعتراف
وہ ضبط وہ انتظام ہے آریہ سماج کا

سیلِ بلا کے سامنے جاتا ہے سر بکف
ہر فرد برق گام ہے آریہ سماج کا

دشمن کی بھی زبان پہ بھی ہے شہید آج
کیا شاندار کام ہے آریہ سماج کا

(منوہر لال شہید بی۔ اے۔ ایل ایل بی)

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد۔ دسواں کھنڈ

ان ہی بل سے ادھک ہے۔ ان سے بل پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے یدی کوئی منش دس رات تک نہ کھائے۔ اور اگر وہ جیتا رہے۔ تو دیکھنے سننے۔ سانس لینے اور سمجھنے سوچنے کی طاقت کھو بیٹھتا ہے۔ اس میں عقل کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اسے پھر سے ان ملنا شروع ہو جائے۔ تو کھوئی ہوئی قوتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ اور پھر سے سننے والا۔ سمجھنے والا۔ بدھی والا۔ کام کرنے والا۔ اور سوچنے والا ہو جاتا ہے۔ اس کا منن کرنے کا گیان بنا رہتا ہے۔ اس لئے ہے نارد! تو ان کو سیون کر۔ جو جن ان کو دھیان مان کر بھگوان کی اُپاسنا کرتا ہے۔ کھاتا پیتا ہوا بھگوان کو نہیں بھولتا۔ وہ امرت بھوجن ان دینے اور پان والے لوگوں کو ساتھ کر لیتا ہے۔

دسواں کھنڈ جل ان سے ادھک ہے۔ جل سے ان ہوتا ہے۔ اسی کارن جب ورشا نہیں ہوتی۔ تو ہم دُکھی ہوتے ہیں۔ کہ ان تھوڑا ہوگا۔ اور جب اچھی ورشا ہوتی ہے۔ تو آنندت ہوتے ہیں۔ کہ ان بہت ہوگا۔ جل ہی یہ آگے کے مورتی منت پدارتھ ہیں۔ جو یہ پرتھوی ہے۔ انترکھش ہے۔ جو دیولوک۔ جو پربت۔ جو دیو منش۔ جو پشو پکھشی۔ بنسپتیاں۔ ہنسر جیو۔ کیٹ سے پتنگ چیونٹی تک جل ہی پر مورت ہیں۔ جل ہی ان میں مورتی منت بنے ہوئے ہیں۔ ہے نارد! تو جل کو سیون کر۔

وہ جو جلوں کو دھیان الیا جان کر بھگوان کی اُپاسنا کرتا ہے۔ سنان آدی سے شدھ ہو کر اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ سارے منورتھ کو پراپت کر لیتا ہے۔ ترپتی مان ہو جاتا ہے۔

گیارھواں کھنڈ تیج ہی جلوں سے ادھک ہے۔ تیج سے جل بنے ہیں۔ جیس تیز سے جلوں کی اُتپتی تتھا پرکاش ہوتا ہے۔ وہ تیج ہے۔ وہ یہ تیج وایو کو بھلی بھانتی گرہن کر کے آکاش کو تپاتا ہے۔ تب لوگ کہتے ہیں بہت تپ رہا ہے۔ ان تپ رہے ہے۔ اب برسے گا۔ تیج ہی اس پورو اوشن ستوپ کو دکھا کر پھر جلوں کو رچتا ہے۔ وہ یہ تیج ہی اُدہر کی اور ترچھی بجلیوں سے گرجتے ہوئے چلتے ہیں۔ اس کارن لوگ کہتے ہیں۔ کہ چمک رہا ہے۔ گرجتا ہے۔ اب برسے گا۔ اس کارن ہے نارد! تو تیج کو جان۔ — وہ جو تیج کو دھیان جان کر بھگوان کو آرادھتا ہے۔ وہ تیجسوی اُپاسک تیج والے پرکاش مان اندھیرے سے رہت لوکوں کو سدھ کر لیتا ہے۔ (مسلسل)

رگ وید — اوم — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھرووید

رگ ویدادی بھاشیہ

ओ३म युक्ष्वा ह्यरुषी रथे हरितो देव रोहितः ताभि र्देवां इहावह ॥ १२ ॥

(رگ وید۔ انوواک ا۔ منڈل ا۔ سوکت ۱۴۔ منتر ۱۲)

(اوم) یکشوا ہیہ رُشیر تھے ہری تو دیو روہتہ تابھر دیوام اِہا وہ ۱۲

پدارتھ :۔ ہے (دیو) ودوان منش تو (رتھے) پرتھوی سمندر اور انترکھش میں جانے آنے کے لئے یان آدی رتھ میں (رہنہ) نیچی اونچی جگہ اُتارنے چڑھانے (ہری تہ) پدارتھوں کو ہرنے (اروشی) لال رنگ سہت اتھوا گمن کرانے والی جوالا ارتھات لپٹوں کو (یکشو) سہت کر اور (تابھی) ان سے (اِہ) اس سنسار میں (دیوام) ودودھ کر یا سدھ دیہاروں کو (آوہ) اچھی پرکار پراپت کر۔

بھاوارتھ ودوانوں کو کلا اور وماں آدی یانوں میں اگنی آدی پدارتھوں کو سنیکت کر کے ان سے اس سنسار میں منشیوں کے سکھ کے لئے دوبہ پدارتھوں کا پرکاش کرنا چاہیئے۔ اب دیووں کے گنوں کے پرکاش اور کرپاؤں کے ہمود اسے سے اس چودھویں سوکت کی سنگتی پورو کت تیرھویں سوکت کے ارتھ کے ساتھ جاننی چاہیئے۔

تشریح اس منتر میں بھگوان کی طرف سے کاؤں یعنی انجینئرنگ جاننے والوں کو ہدائیت ہے۔ کہ انسانوں کی ترقی سہولیت اور آرام کے لئے انہیں ایسے جہاز اور ہوائی جہاز جو آگ کی مدد سے چلتے ہیں بنانے چاہئیں۔ اور اسی قسم کی دوسری ایجادوں کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ (ہلیتی)

اس سوکت کا بھی ارتھ سائن آچاریہ آدی ودوان تتھا یوروپ دلیش نواسی لوگوں نے وپریت ہی ورنن کیا ہے۔

(یہ چودھواں سوکت اور ستائیسواں ورگ سماپت ہوا)

(رشی دیا نند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

وید کا دیہ امرت

ओ३म् । विष्णोः कर्माणि पश्यत यतो व्रतानि पस्पशे ।
इन्द्रस्य युज्यः सखा ॥

(رگ وید ا۔ ۲۲۔ ۱۹)

اِندر یہ پتی اس جیو کے انتریامی الیش ہی	سدا ہتیشی مترہیں انہیں نہ پریہ جن ہو سکے
ان دیا پک پربھو کے انّہ کرم وچتر نہارہی	پراپیچہ یہ تپ سنیہ ورتا جیو سساہن کرسکے

چھپے ہوئے پھول ۶

— کرموں کا جو پھل پراپت ہونے کی ودھی ہے۔ اس کا آدھار دنڈ ودھان ادھیشٹھ ہے۔ یہ دنڈ ودھان سدھار کی درشٹی سے ہے۔ دُکھ پہنچانے کے لئے نہیں۔

— کرم اور پھل کی ویوستھا کو سمجھ لینے منش اور انیہ پرانیوں کا پریم کا سمبندھ ستھاپت ہو سکتا ہے۔ اسی آدھار پر منش سرو پرانیوں میں اپنی ہی آتما نواس کرتی ہوئی سمجھ سکتا ہے۔

— منش اور انیہ پرانیوں میں کرم ویوستھا کا سمبندھ ہے۔ ان کے شریر نرمان کی ویوستھا دیکھ کر اور اس ویوستھا میں سمانتا دیکھ کر وکاس کا یہ نیام نہیں نکالا جا سکتا۔

— جیسے وکاس وادی پرانی کول پرستھتی سمجھتے ہیں۔ وہ پرانی کول پرستھتی دکھ کا ہی نام ہے۔ چونکہ کرموں کے پھل سوروپ ہی پراپت ہوتا ہے۔ اور جب اس کو بھوگ لیتا ہے۔ تو اس دکھ کا انت ہو جاتا ہے۔ اور اس کو پھر ایسی پرستھتی سے شریر ملتا ہے۔ جہاں اس کو اس پرکار کا دکھ نہیں ہوتا۔

— کیول شریر نرمان کی ویوستھا دیکھ کر وکاس واد نانک بھرم ہو کر سدھانت پرچلت ہوا ہے۔

— یدی جیو اور شریر کے سمبندھ کو سمجھ لیا جاوے۔ تو جس آدھار پر وکاس واد کا سدھانت پرتی پادت کیا جاتا ہے۔ اسی آدھار پر پنر جنم کا سدھانت پرتی پادت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بات دھیان میں رکھنی چاہیئے۔ کہ شریر جیووں کے نواس کے لئے ہے۔

— یہ درشیہ جگت جیووں کے کرم کرنے کے لئے کھیتر ہے۔ اور اسی درشیہ جگت میں کرم کرتے ہوئے جیو اُپ ورگ کی پراپتی کر سکتا ہے۔

— یہ سرشٹی کیوں رچی گئی۔ اس پرشن کا اُتر کیول کرم کی گتی سمجھنے سے ہی دیا جا سکتا ہے۔

— یہ کرم اور کرم پھلوں کی ویوستھا انادی ہے۔ دیکھی گت درشٹی سے جیو ایک سیمت انادی ہے۔ اس کے لئے موکھش کی دشا میں اس چکر سے بچ سکتا ہے۔

— سام ویک روپ سے پرانی ماتر کے کرموں کی ویوستھا ہونے کی دشا میں گت رہتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

سمبت ۱۹۹۶
۱۱۔ مگھر
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۲۶۔ نومبر ۱۹۳۹ء

...سماج لاہور کا وارشک اُتسو لاہور
...کے لئے ۲۱۔ نومبر سے شروع ہو
...گا۔ کنتو باہر کے لوگوں کے لئے اس
...۲۲۔ نومبر سے ہوگا۔ جبکہ اس کا نگر
...نکلے گا۔ ۲۵ و ۲۶۔ نومبر کو دیاکھیان
...ہوں گی۔ کیا یہ اُتسو کوئی وشیش
...ہے یہ میرا اُتر ہاں نہیں ہے مگر
...آریہ سماج کے اُتسو پر ہی حیدر
...کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے پردھان
...ہمارے بھائی لالہ دیش بندھو گپتا
...ایل۔ اے تھے۔ انہوں نے اس سمے
...پورن وکتر تا کی۔ اس سے نہ صرف
...واس ہو گیا۔ کہ آریہ سماج کا یکشی
...ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آریہ
...نے تپ اور تیاگ کی شکتی ہیں
...کر رہا ہے۔ حاضری کا نیا ٹھکانہ
...سارا پنڈال بھرا ہوا تھا۔ اور پھر بھی
...لوگ پنڈال کے باہر کھڑے تھے۔
...آریہ سماج پنجاب کی طرف سے پہلی
...تھی اس بات کی کہ ہم ریاست
...میں آریہ سماج کے ادھیکاروں کی
...کے لئے بڑی سے بڑی قربانی
...تیار ہیں [illegible] ۔ پنجاب کو آریہ
...گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ اور اس
...میں اس نے ثابت کر دکھایا۔
...سنمان کا پاتر ہے۔ دھن کے
...سارودیشک سبھا کے پاس
...ابھی اس میں آریہ پرتی ندھی سبھا
...کا آدھا حصہ ہے۔ کسی صوبہ
...نے اتنا دھن جمع نہیں کیا۔
...پنجاب کے چھوٹے سرواد ھیکاری
...سے یہ گورو پراپت ہے۔ کہ
...نے ایک ماہ میں چھہتر ہزار کے
...روپیہ جمع کر دیا۔ جہاں دوسرے
...نے ایک ایک سرواد ھیکاری
...پنجاب نے ڈیڑھ دئے۔ حیدر
...کر چلنے سوئم سیوک باقی پرانتوں
...۔ اتنے کیول پنجاب نے۔ اور
...اس کا خرچ بھی زیادہ ہوا۔
...اس کے سوئم سیوکوں کی سنکھیا
...ادھک اور دوسرے حیدر
...سب سے دور۔ اس لئے ستیاگرہ
...سے ادھک اس پر رہا...
...نے کہا ہے۔ شکایت کے
...گورو کے طور پر۔ آریہ سماج
...میں بھی بار ستیاگرہ کیا۔
...ہزار۔ پنجاب کے آریہ سماج کا اس
...اس پر وہ جتنا گورو کرے

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو

کھوٹا سے ستیاگرہ سماپت ہو گیا۔ آریہ ویر اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ اب آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو آ رہا ہے۔ ستیاگرہ کے بعد یہ پہلا اُتسو ہے۔ اس لئے ستیاگرہ کا وشے اس میں پردھان رہنا چاہئے۔ گت ورش ہم نے سوچا تھا۔ کہ ستیاگرہ کیسے سپھل بنایا جائے۔ اس ورش ہم نے سوچنا ہے۔ کہ ستیاگرہ کی سپھلتا سے ہم کیا لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ چنانچہ ۲۸۔ نومبر کی صبح کو لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے کا دیاکھیان حیدرآباد ستیاگرہ اور اس کے بعد وشے پر ہوگا۔ اس میں وہ نہ صرف بتائیں گے۔ کہ حیدرآباد میں ہمیں کیا پراپت ہوا۔ بلکہ یہ بھی کہ ابھی ہمیں وہاں کیا کچھ کرنا ہے۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ لالہ دیش بندھو گپتا کا ستیاگرہ کی سپھلتا میں کتنا ہاتھ ہے؟ وہ جیل جانے کو بھی تیار نہ تھے۔ لیکن جن لوگوں کے ہاتھ میں ستیاگرہ کی باگ ڈور تھی۔ انہوں نے ان کا باہر رہنا ادھک اُپیوگی سمجھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کا یہ نشچے آریہ سماج کے لئے بہت ٹھیک تھا۔ یدی وہ جیل چلے جاتے۔ تو جو کچھ انہوں نے ستیاگرہ کیلئے کیا ہے نہ کر پاتے۔ اور آریہ سماج خسارہ میں رہتا۔ مجھے سارے آریہ سماج میں ان کا استھان لینے والا کوئی اور نظر نہیں آتا۔ جو کام انہوں نے کیا ہے وہ کوئی اور نہ کر سکتا۔ جب تک ستیاگرہ رہا انہوں نے دم نہیں لیا۔ عملی طور پر یہ باس ہی رہے ان کا ایک پاؤں بمبئی میں تھا دوسرا ابیٹ آباد میں۔ کبھی کہیں اور کبھی کہیں۔ جنوری سے لے کر اگست تک وہ لگاتار پھرتے رہے۔ اور انہوں نے اس وقت اپنا کام ختم سمجھا جب ستیاگرہ سپھل ہو گیا۔ اس لئے ان سے بہتر حیدرآباد ستیاگرہ اور اس کے بعد وشے پر دیاکھیان دینے کا ادھیکاری کون ہو سکتا ہے۔ اسی دن بعد دوپہر مہاتما

نارائن سوامی جی کی صدارت میں حیدرآباد سمیلن ہوگا۔ اس میں وہ لوگ جو کسی نہ کسی حیثیت میں جیل ہو آئے ہیں اپنے تجربات بیان کریں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس وشے پر بھی وچار ہوگا۔ کہ حیدرآباد میں پرچار کا آگامی پروگرام کیا ہونا چاہئے۔ آریہ سماج لاہور چاہتا تھا۔ تو اپنے نگر کیرتن وغیرہ میں حیدرآباد ستیاگرہ کی سپھلتا کا مظاہرہ کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے لئے دھن کی ضرورت تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی دھن کی۔ پنجاب سے ہزاروں ویر حیدرآباد گئے۔ انہیں لاہور بلانے کے لئے ہزاروں روپیہ درکار ہے۔ ان میں سے کئی تو اپنے خرچ پر آ سکتے ہیں۔ لیکن بہت سے اس قابل نہیں۔ اس کے علاوہ سب کو انفرادی طور پر بلانا مشکل ہے۔ کیونکہ ان کے نام اور پتے معلوم نہیں۔ صرف عام دعوت دی جا سکتی تھی۔ آریہ سماج لاہور نے یہ کرنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ پھر بھی میں سمجھتا ہوں۔ کہ کئی آریہ ویر لاہور کے اُتسو پر پہنچیں گے۔ اور نگر کیرتن کے سمے ان کا اپنا ایک خاصہ جتھا ہوگا۔ حیدرآباد ستیاگرہ سماپت ہوا۔ اور اس کے ساتھ نظام سرکار کے ساتھ ہمارا جھگڑا بھی۔ اس لئے نگر کیرتن میں کوئی ایسا بھجن گانا بعد از وقت ہوگا۔ جو اس سمیہ ہا[illegible] سے سمبندھ رکھتا ہو۔ جب کہ ستیاگرہ زوروں پر تھا۔ پرنتو کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر ایسے بھجن گائے جا سکتے ہیں۔ جن میں سپھلتا کے لئے آریہ جگت کو دودھائی دی گئی ہو۔ جن دنوں ستیاگرہ زوروں پر تھا۔ ان دنوں ہم نے کوئی ایسا بھجن نہ گایا۔ اور نہ نعرہ لگایا۔ جو ہمارے مسلمان بھائیوں کی دلآزاری کا موجب ہو۔ آج جبکہ جھگڑا سماپت ہو چکا ہے۔ کسی ایسے بھجن یا نعرے کے کیا معنی؟ مجھے نگر کیرتن کو شاندار بنانا مقصود ہے۔ نہ کہ اسے کسی طرح anti-muslim

با anti Hyderabad بنانا

غرض یہ کہ آریہ سماج کا یہ وارشک اُتسو ایک وشیش مہتو رکھتا ہے۔ تو اس لئے کہ ہم اس میں نہ صرف اپنی پچھلی کارگذاری کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی نشچے کر سکتے ہیں۔ کہ ہمیں اب کیا کرنا ہے؟ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ حیدرآباد آریہ سماج کی نئی کالونی ہے۔ اسے بسانے کے لئے برسوں کی محنت اور لاکھوں روپیہ درکار ہے۔ اس لئے اگلے کام کا پروگرام ٹھیک ہونا چاہئے۔ اور اس کے لئے آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو سے بہتر موقعہ اور کون سا ہو سکتا ہے؟ جہاں پنجاب بھر کے پرتشٹھت آریہ پرش اکٹھے ہوں گے۔ یاد رہے۔ کہ حیدرآباد کی آبادی ایک کروڑ پینتیس لاکھ ہے۔ جس میں سے ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو ہیں۔ اتنی بڑی ہندو جن سنکھیا آپ کو پرچار کے لئے کہاں ملے گی؟ ہمارے پرانت میں ہندوؤں کی سنکھیا ایک کروڑ سے کم ہے۔ یہاں ہمارے کام کا جو پھل ہے۔ اس سے کہیں اچھا پھل ہمیں حیدرآباد میں مل سکتا ہے۔ ہمارے ستیاگرہ سے حیدرآباد کی ہندو جنتا پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا ہے۔ اور اُسے یہ وشواس ہو گیا ہے۔ کہ اگر کوئی جماعت اس کی رکھشا کر سکتی ہے۔ اور اُسے اس کے دھارمک اور دوسرے ادھیکار دلا سکتی ہے۔ تو وہ آریہ سماج ہے۔ آریہ سماج اس لابھ کو جو اسے اس ستیاگرہ سے پہنچا ہے۔ اپنے ہاتھ سے جانے دیگا۔ تو اس کی بڑی ادوردرشتا ہوگی۔ یہ بھی کہہ دوں۔ کہ حیدرآباد کے جو ہندو اس وقت تک آریہ بنے ہیں وہ چٹان کی طرح مضبوط ہیں۔ اورنگ آباد جیل میں مجھے ان سے واسطہ پڑا ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ لوہے کی لاٹھ ہیں۔ ان پر آریہ سماج کا ایسا گہرا رنگ ہے۔ کہ آپ کو پنجاب میں بھی نظر نہ آئے گا۔ اس لئے اگر آریہ سماج وہاں اپنا کام جاری رکھے گا۔ تو اسے بھی لابھ ہوگا۔ اور وہاں کی ہندو جنتا کو بھی۔ وہاں کی ہندو جنتا پیڑت اور پددلت ہے۔ وہاں اس کی رکھشا کرنے والا کوئی نہیں۔ آریہ سماج نے ستیاگرہ کر کے اسے بتا دیا ہے کہ اس کا رکھشک کون ہے؟ اب وہ اس کی طرف نظر لگائے بیٹھی ہے۔ اسے سخت نراشا ہوگی۔ اگر آریہ سماج نے وہاں اپنا کام جاری نہ رکھا۔ اور خود آریہ سماج کے ہاتھ سے کام کا ایک وسیع میدان نکل جائے گا۔ اس لئے چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج لاہور کے آگامی وارشک اُتسو کو ایک طرح سے وشال حیدرآباد سمیلن بنا دیا جائے۔ اور اس موقعہ پر حیدرآباد پرچار کا آگامی کاریہ کرم م...

...کے سامنے سارودیشک سبھا کو رکھ دیا جائے۔ کہ پنجاب کا آریہ سماج اس وشہ میں آپ کی سرکار کی سہایتا کے لئے تیار ہے۔ (کرشن)

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا وارشک اُتسو

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا وارشک اُتسو ۱۲-۱۳- نومبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ میرا وچار اس بار اس میں شامل ہونے کا نہ تھا۔ کیونکہ میرا پروگرام کسی اور جگہ کا تھا۔ اور ودیالیہ کے ادھیکاریوں کو میں لکھ بھی چکا تھا۔ کہ میں نہ آسکوں گا۔ کنتو چند کارنوں سے مجھے وہاں جانا پڑا۔ اور ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ میں آریہ سماج جالندھر کا رن چکانا چاہتا تھا۔ اس آریہ سماج کے پردھان سیٹھ بندرابن سوندھی نے حیدرآباد ستیہ آگرہ کے لئے مجھے چار ہزار روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی تھی۔ آریہ سماج جالندھر مجھے اس قدر دھن نہ بھینٹ کر سکتا۔ اگر سیٹھ بندرابن نے دکشنا نہ دی ہوتی۔ اس سماج کے احسان کا بوجھ میری گردن پر تھا۔ اور چونکہ وہ اس سے پہلے مجھے کئی بار نمنترن دے چکے تھے۔ اور کاریہ وش میں اسے سویکار نہ کر سکا تھا۔ اس لئے میں نے ایک بھشٹ دوکار کے طور پر ودیالیہ میں جانا سویکار کر لیا۔

۱۲- نومبر اُتسو کا پہلا دن تھا۔ اس دن بھی میرا ویاکھیان ہوا۔ جس میں میں نے بتایا۔ کہ شکھشا کا واستوک اُدیش بالکوں اور بالکاؤں کو جیون یدھ کے لئے تیار کرنا ہے۔ اور جو شکھشا انہیں اس اُدیش کے لئے تیار نہیں کرتی۔ اسے اسپھل سمجھو۔ آریہ سماج کو اس بات کا شریہ پراپت ہے۔ کہ اس نے سب سے پہلے استری شکھشا کا پرچار کیا۔ اور آج سب سماجوں کی طرف سے پُتری پاٹھ شالائیں کھل گئی ہیں۔ کنتو جس وقت آریہ سماج نے کنیا مہاودیالیہ جالندھر کھولا تھا۔ اس سمیہ استری شکھشا کو نہاری کفر سمجھا جاتا۔ اور اس کا پرچار کرنے والے کو بہشکرت کیا جاتا تھا۔ شاستروں کے آدھار پر ثابت کیا جاتا تھا۔ کہ استری شکھشا پاپ ہے۔ پنجاب میں جتنی پُتری پاٹھ شالائیں کھلیں۔ اور استری شکھشا کا جتنا پرچار ہوا۔ اس کے لئے آریہ سماج دھنیاواد کا پاتر ہے۔

اسی رات کو آریہ سماج مندر میں ایک وراٹ سبھا ہوئی۔ آریہ سماج کی طرف سے لالہ دلیپ چند ھوگپتا ایم۔ ایل۔ اے۔ پرنسپل رام لال اور مجھے اس تھوڑی سی سیوا کے لئے جو ہم نے حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں آریہ سماج کی کی ابھینندن پتر بھینٹ کیا گیا۔ رائے بہادر بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس سبھا کے پردھان تھے۔ اس رات کی حاضری کو دیکھ کر مجھے وہ سماں یاد آگیا۔ جو حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے جاتے ہوئے میں نے اس سماج مندر میں دیکھا تھا۔ حاضری شائد اس دن سے کچھ کم ہو۔ پھر بھی سماج مندر استری پُرشوں سے بھرا ہوا تھا۔ چھت پر بھی لوگ تھے۔ اور سماج مندر سے باہر بھی۔ اور چونکہ لاؤڈ سپیکر لگا ہوا تھا اس لئے سب لوگ ہماری تقریریں کو اچھی طرح سن پائے۔ پہلے ایڈریس پڑھے گئے۔ جو کنیا مہاودیالیہ جالندھر اور دوآبہ کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے تھے۔ اس کے جواب میں پہلے پرنسپل رام لال نے تقریر کی۔ جو زیادہ تر میرے ستیاگرہ کے متعلق تھی۔ اس کے بعد میں نے سوا گھنٹہ تک تقریر کر کے بتایا۔ کہ ہم حیدرآباد سے کیا لے کر آئے ہیں؟ اور اب وہاں کیا کرنا چاہتے ہیں۔

دوسرے دن کنیا مہاودیالیہ کے جلسہ میں نو سناتکاؤں کو کنووکیشن ایڈریس دینے اور انعام تقسیم کرنے کی عزت مجھے دی گئی تھی۔ چنانچہ اس سمبندھ میں مجھے ایک تقریر کرنی پڑی۔ جس میں میں نے بتایا۔ کہ ودیالیہ کس پوتر اُدیش سے سھاپت کیا گیا ہے۔ اور آج جب کہ سارا سنسار پچھمی سبھیتا کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ ودیالیہ کو اپنے آدرش پر درڑھ رہنے کی کتنی آوشیکتا ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں کہیں جن کے اُلیکھ کے لئے ستھان نہیں۔ اس کے بعد میں نے انعام تقسیم کئے۔ اور اس طرح یہ اُتسو پوری سپھلتا کے ساتھ ختم ہوا۔ اس بار جلسہ میں جن سنکھیا بہت ادھک تھی۔ پنڈال ناکافی ثابت ہوا۔ اور سینکڑوں لوگ باہر کھڑے تھے۔ لیکن چونکہ لاؤڈ سپیکر لگا ہوا تھا۔ اس لئے کسی کو تقریروں کے سننے اور سمجھنے میں کٹھنائی نہ ہوئی۔ اس اُتسو کے سمبندھ میں ایک بات وشیش روپ سے لکھنے کے یوگیہ ہے۔ وہ یہ کہ رائے بہادر بدری داس اور سیٹھ بندرابن سوندھی نے ودیالیہ کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ سالانہ چار سال تک دینے کا وعدہ کیا ہے۔ لالہ اچھرو لال ایڈووکیٹ نے پانسو روپیہ سالانہ چار ورشوں کے لئے۔ آریہ جگت کی درشٹی میں کنیا مہاودیالیہ سے کچھ بھول ہوئی ہے۔ ودیالیہ میں اس سمیہ بی۔ اے۔ تک تعلیم دی جاتی ہے۔ جو لوگ اپنی کنیاؤں کو یونیورسٹی کی تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ انہیں اس کام کے لئے ودیالیہ سے بہتر شکھشالیہ نہ ملے گا۔ اس کا آشرم نہ صرف بہت وشال ہی ہے۔ بلکہ نہایت سورکھشت بھی۔ اور وہاں لوگ اپنی کنیاؤں کو رکھ کر بے فکر ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے اُن آریہ بھائیوں سے جو اپنی کنیاؤں کو یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں کہوں گا۔ کہ وہ انہیں کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں بھیجیں۔ اس کے نتیجے نہایت شاندار ہوتے ہیں۔ سو فیصدی کنیائیں یونیورسٹی کے امتحانات میں پاس ہو جاتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہاں شکھشا کا پربندھ اتی اُتم ہے۔ جب سے کماری لجیاوتی نے اس ودیالیہ کو سنبھالا ہے تب سے وہ دن بدن اُنتی کر رہا ہے۔ جس کا پرمان یونیورسٹی کی پریکشا کا پرنام ہے۔ کنتو ان کا یہ شارنتی سپھل ہو سکتا ہے۔ جب وہاں ادھیاپکاؤں کی سنکھیا سنتوش جنک ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آرتھک اوستھا بھی۔ شوک سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس سمیہ اس کی آرتھک اوستھا اچھی نہیں۔ آریہ سماج نے سب سے پہلے کنیاؤں کے لئے یہ شکھشالیہ سھاپت کیا تھا۔ اس پر اسے گورو رہا ہے۔ اور یہ گورو تبھی سُرکشت رہ سکتا ہے۔ جب یہ ودیالیہ آرتھک سنکٹ سے سُرکشت ہو جائے۔ اور یہ تب تک سُرکشت نہیں ہو سکتا۔ جب تک آریہ سماج اسے ایک بار پھر نہ اپنائے۔ ودیالیہ کے ادھیکاریوں کو چاہیئے۔ کہ اسے آریہ سماج کا انسٹی ٹیوشن بنانے کا یتن کریں۔

(دکرشن)

لالہ سنت لال کی ماتا کا دیہانت

آریہ جگت میں یہ سماچار نہایت شوک کے ساتھ سنا جائے گا۔ کہ لالہ ارجن دیو ایڈووکیٹ و لالہ سنت لال ایڈیٹر ”ریفارمر“ کی ماتا کا دیہانت ۲۰۔ نومبر کی رات کے دس بجے ہو گیا۔ ہمیں اس صدمہ میں ہر دو اصحاب سے گہری ہمدردی ہے۔ پرماتما سورگیہ ماتا کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو اُن کے وِیوگ کا دُکھ سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔

رشی نمبر کی سپھلتا

اس ورش رشی نمبر بہت کم قیمت پر آریہ جنتا کی خدمت کیا گیا۔ ایک سہ رنگی تصویر اور دو سو صفحات ایک آنہ میں دینا اس وقت بھی مشکل تھا۔ جب کاغذ کی قیمت موجودہ قیمت سے آدھی تھی۔ لیکن سالہا سال سے جو خدمت آریہ جگت کی سیوا میں پرکاش کرتا آیا ہے۔ اسے بند نہ کرنے کے خیال اور رشی کے پرتی اپنی شردھانجلی پیش کرنے کے لئے بھاری خرچ کی ذمہ واری لے کر یہ نمبر نکالا گیا۔ یہ نمبر رہا تو سپھل۔ لیکن پچھلے سال سے زیادہ نہ بک سکا۔ حالانکہ اس سال قیمت پہلے سے دوگنی ہونے کے کارن اس کی مانگ بھی دوگنا ہونی چاہیئے تھی گویا ثابت ہو گیا۔ کہ قیمت چاہے کچھ رکھی جائے آریہ سماجیں اتنی ہی کاپیاں منگواتی ہیں جتنی کے ان کے سبھاسدوں کے لئے کافی ہوں۔ بخلاف اس کے چاہیئے یہ کہ ایک خاص رقم ہر سال اس کے ادھینٹ کر دیا جایا کرے۔ اگر اس رقم سے ضرورت سے زیادہ پرچے دستیاب ہو جائیں تو فالتو پرچے پرچار کے اُدیش سے مفت بانٹ دیئے جائیں۔ اس بار یہ بات بھی دیکھنے میں آئی۔ کہ آرڈروں کی بھرمار عین وقت پر زیادہ رہی۔ بلکہ دیوالی کے بعد بھی کئی آرڈر آتے رہے۔ آریہ سماجیں ہمارے تین ماہ پہلے سے دیئے جانے والے بار بار کے نوٹسوں پر دھیان نہیں دیتیں۔ اگر وہ اپنے کرتویہ متعلق سچیت رہیں۔ تو انہیں مایوس ہونا پڑے۔ جیسا کہ اس بار کئی سماجوں کو ہونا پڑا۔ آشا ہے۔ کہ آریہ سماجیں آئندہ کیلئے اس بات کا دھیان رکھیں گی۔

کنیا گورو کل دہرہ دون کے وارشک اُتسو کی سپھلتا

پراچین پدھتی کے مطابق آریہ کنیاؤں کو شکھشا دینے کا ایک ہی شکھشالیہ ہے اور وہ ہے کنیا گورو کل دہرہ دون۔ گذشتہ ماہ اس کا وارشک اُتسو ۱۲-۱۳- نومبر منایا گیا۔ ہمیں خود تو اس میں شامل ہونے کا اوسر نہیں ملا۔ لیکن اس کے متعلق جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اُتسو نہایت سپھل رہا۔ اس سال حیدرآباد ستیاگرہ کا تمام

ننڈوں پر بیٹا پرچار پڑتا ہے۔ پھر اپنی کنیا کو رکی کے آنسو پر اٹھائیس ہزار روپیہ کا گوردکی کے آنسو پر اٹھائیس ہزار روپیہ کا خرچ ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آریہ جنتا کو اپنی یہ سنستھا بہت پیاری ہے۔ دیا کھیانوں اور حاضری کے لحاظ سے بھی اسے سپھل کہا جا سکتا ہے۔ اس اُتسو کے سمبندھ میں ایک خاص دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ گوروکل کے ایڈریس ساچکاری ادرنت کور نے پڑھا۔ یہ ایڈریس نہائیت دووتا پورن اور شکھشا پرد ہے۔ جس سنستھا نے مہاتما گاندھی جیسے مہان نیتا کو یہ ہو۔ اور وہ اس سے بڑی بڑی آشائیں لگائے ہوئے ہوں۔ اس کے اُتسو کی سپھلتا سوبھاوک ہی ہے۔

ہم کنیا گوروکل کی آچاریا کماری ودیاوتی جی سیٹھ بی۔ اے۔ تمبہ ادھشٹاتا آچاریہ رام دیو جی کو اس اُتسو کی سپھلتا کے لئے بدھائی دیتے ہیں +

بھگت کنور رام کا قتل

پچھلے ہفتہ سندھ کے ایک پرسدھ ہندو بھگت کنور رام کو اس وقت جب، کہ وہ ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے دو مسلح مسلمانوں نے قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ منزل گاہ کے جھگڑے میں ہندوؤں کے پکش کے پوشک تھے یہی ان کا قصور تھا۔ جس کے کارن انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ قاتل ابھی تک پکڑے نہیں گئے۔ ہم اس قتل کی مذمت کرتے ہیں۔ اور یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ اس قسم کے واقعات ہی فرقہ وارانہ کشمکش کا موجب ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ قاتلوں کو سزا دے گی یہ ہم جانتے ہیں۔ لیکن مشکل کا یہ حقیقی حل نہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ مذہب و ملت کے نام پر جو انگیخت کی جاتی ہے اُسے بند کیا جائے۔ اور عام مسلمانوں کی منوورتی میں تبدیلی لانے کا یتن کیا جائے +

مہاتما گاندھی اور سناتن دھرمی

"ہری جن" کے تازہ پرچہ میں مہاتما گاندھی نے "میری زندگی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے شکایت کی ہے۔ کہ ہندوستان میں ایسے ویکتی بھی ہیں۔ جو ان پر نہایت گرے ہوئے حملے کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ چنانچہ مہاتما جی لکھتے ہیں۔ کہ ان کے متعلق ایک اخبار میں یہ الفاظ چھپتے ہیں :-

"وہ عیاشی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا برہم چریہ ان کی نفسی پرستی پر پردہ ڈالنے کا ایک ذریعہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

مہاتما جی کا خیال ہے۔ کہ "اس قسم کے الزامات کے لئے ذمہ دار زیادہ تر سناتن دھرمی ہیں۔ کیونکہ وہ (۱) ہری جن اُدھار کے پروگرام میں میرے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے۔ (۲) عدم تشدد کے عقیدہ سے بیزار ہیں۔ اور انہوں نے مجھے بدنام کرنے کے لئے مہم جاری کی ہوئی ہے"۔

اگر مہاتما جی کا یہ خیال درست ہو۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ درست نہ ہو۔ تو سناتن دھرمیوں کی اس سے زیادہ گمراہی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس مہان آتما کو گرانے کا یتن کریں۔ جس نے نہ صرف انہیں۔ بلکہ بھارت ورش کو بھی پستی سے اٹھا کر بلندی پر پہنچا دیا ہے +

سکھر میں ہولناک ہندو مسلم فساد

آخر منزل گاہ کا جھگڑا نتیجہ خیز ہو گیا

۲۰۔ نومبر کو سکھر میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں شدید فساد ہو گیا۔ حالات اس قدر خراب ہو گئے۔ کہ پولیس کے لئے ان پر کنٹرول کرنا ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ اب شہر فوج کی حفاظت میں ہے۔ ۲۹۔ اشخاص ہلاک اور ۲۶ مجروح ہو چکے ہیں۔ ایک رات پولیس کو گولی بھی چلانی پڑی۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور چار مجروح ہوئے۔ شہر میں فسادیوں نے آگ لگانے کی متعدد شرارتیں کیں۔ شہر بھر میں خوف و ہراس چھایا ہوا ہے۔ لوگ گھروں میں اندر بیٹھے ہیں۔ اور کاروبار بند ہیں۔ تمام صوبہ کی فضا خراب ہو رہی ہے۔

جب آنکھیں اس قسم کے واقعات کو دیکھتی ہیں۔ تو دل کہہ اُٹھتا ہے۔ کہ بیسویں صدی کا انسان انسانیت کے جذبہ سے دن بدن محروم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر مذہب اس قسم کے افسوسناک واقعات کو ناممکن بنانے کی بجائے ان کا باعث بنتا ہے۔ تو اسے جلد از جلد ختم ہو جانا چاہیئے +

اخباروں کی ضمانتیں

پنجاب کی موجودہ وزارت کو برسر اقتدار آئے صرف اڑھائی ورش ہوئے ہیں۔ لیکن اس عرصہ میں اس نے تین سو اخبارات اور ۶۷ چھاپہ خانوں سے ضمانتیں طلب کی ہیں۔ ان میں سے نوے فیصدی ایسے ہیں۔

تازہ مختصر خبریں

— مغربی محاذ پر شدید جنگ شروع ہے +

— مہاتما گاندھی کانگریس کے واحد ڈکٹیٹر مقرر کر دئے گئے ہیں +

— سکھر میں فساد پر قابو پا لیا گیا ہے۔ دو سو اشخاص کی گرفتاری عمل میں آئی ہے +

— منزل گاہ ایجی ٹیشن کے لیڈر خان بہادر کھوڑو نے گورنمنٹ سے معافی مانگ لی ہے +

— شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے آل پارٹیز کانفرنس کی تجویز کی گئی ہے +

— مانچسٹر گارڈین نے برطانوی حکومت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہندوستان کو یقین دلا دو۔ کہ "وہ غلام نہیں ہے"۔

— برطانیہ میں دس لاکھ اشخاص کو فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔

— سیاسی صورت حالات کے متعلق مہاتما گاندھی نے ورکنگ کمیٹی میں ایک ریزولیوشن پیش کر دیا ہے +

— شکارپور میں بھی ۲۲۔ نومبر کو فساد ہو گیا +

— بلوچی ڈاکوؤں نے ۱۴ اشخاص کو شکارپور میں قتل کر دیا +

— وائسرائے پھر برطانوی گورنمنٹ کے ارادوں کے متعلق وضاحت کریں گے +

— خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈیڈلاک کو ختم کرنے کے لئے دہلی میں ابتدائی گول میز کانفرنس کر کے کانگریس سے سمجھوتہ کی وائسرائے کی طرف سے ایک اور کوشش ہو گی +

— جنگی خدمات کے لئے کراچی میں ۲۴۳ عورتیں بھرتی ہو گئی ہیں +

— چیکوسلواکیہ اور پولینڈ میں جرمنی کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے +

— سندھ کے ایک اور سنت سوامی ہرنام داس کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔

— ہندو مہاسبھا نے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ ہندو کانگریس لیگ اور برطانوی گورنمنٹ کے کسی فیصلہ کے پابند نہیں ہوں گے +

— جرمنی نے پچھلے دو ہفتوں میں متعدد برطانوی جہازوں کو غرق کر دیا۔

— ایک سو بیس چیک طلبا کو جرمنوں نے پھانسی دے دی ہے۔ اور آٹھ ہزار کو جلاوطن کر دیا ہے +

— برطانوی حکومت جنگی ضروریات کے لئے ۵ اور ۷ سال کی میعاد کے تین فیصدی سود پر بانڈ جاری کر کے قرضہ لینے لگی ہے +

— روسی پولینڈ میں گرجا گھروں کو سینما میں بدل دیا گیا ہے۔ اور سب سے بڑا چرچ اصطبل بنا دیا گیا ہے +

— آسام میں کانگریسی وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد سر سعد اللہ نے وزارت بنا لی ہے +

— ۱۹۔ نومبر کو تمام ہندوستان میں لالہ لاجپت رائے کی برسی منائی گئی +

— گورنر پنجاب نے بیوگان پنجاب کی وراثت کا بل منظور کر لیا ہے +

— بہت سے مسلمانوں نے راولپنڈی کی جامع مسجد کے خطیب کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے علامہ مشرقی کے خلاف فتوے نہ دیا تھا۔

— سول نافرمانی کے مقابلہ کے لئے آرڈیننس تیار ہو گئے ہیں +

— برطانیہ نے بیس ہزار مزید عورتوں کو بھرتی کیا ہے +

— اس وقت چھ سات ہندو لڑکیاں قبائلیوں کی قید میں ہیں +

— جرمنی کے سابق کمانڈر انچیف کو نازیوں نے

جن سے ان کے جنم سے پہلے ہی ضمانت مانگ لی گئی۔ ضمانتوں کی کل رقم دو لاکھ ۲۴ ہزار بنتی ہے۔ پچھلی حکومت نے جسے ہم دفتری حکومت کہتے ہیں پانچسالوں میں صرف ۱۵۶ اخباروں سے ۹۷ ہزار کی ضمانتیں طلب کیں۔ کہنے کو اس وقت ہمارے صوبہ میں ڈیموکریسی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ پریس کی آزادی دنوں دن سلب ہو رہی ہے +

آریہ سماج لاہور کا جلسہ شروع ہو گیا

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا جلسہ ۲۱۔ نومبر سے شروع ہے۔ ۲۱ کی رات کو مہاشہ کرشن جی کے پردھانتو میں پنڈت پریہ ورت جی کا ویدک سداچار پر اور ۲۲ کی رات کو پنڈت ٹھاکر دت کی صدارت میں پنڈت ایشور چندر کا لیکچر "دان" کا ویدک آدرش" پر ہوا۔ ۲۳ کی رات کی پنڈت بدھ دیو کی صدارت میں برہم گری سمیلن ہو گا۔ ۲۴ اور ۲۵ نومبر کا پروگرام صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرما دیں +

قوموں کی ترقی کا راز

وچے سوتر

(از شری وشو بندھو جی شاستری لاہور)

یہ یُگ مل کر کام کرنے کا ہے۔ سمیہ تھا جب ایک آدمی پر جاتیوں اور دیشوں کے سمبندھ اور اسمبندھ کا نربھر ہوتا تھا۔ اس اوستھا میں ابھی ورتمان کال کے جاتی اور دیش کے ساتھ سمبندھ رکھنے والی بھاونا اور پری بھاشا کا وکاس نہیں ہو پایا تھا۔ آج وہ سمیہ آ چکا ہے جب آدرش روپ میں ہر ایک ویکتی جاتیہ کاریوں کے سنچالن میں اپنی آواز کی قدر چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھنے لگا ہے۔ کہ وہ اپنی برادری کے دوسرے ویکتیوں کے ساتھ اپنی آواز ملا کر چلنا اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی شخصیت بہت زبردست ہو۔ اور اس کے آدھار پر وہ دوسروں کی آوازوں کو اپنی آواز میں ملا کر چل سکتا ہو۔ پرنتو تب بھی اُسے یہی پریوگ کرنا پڑتا ہے۔ کہ میں ایسا کاریہ اس لئے کرتا ہوں۔ یا ایسی بات اس لئے کہتا ہوں۔ کہ جاتی کے ویکتی ادھک سے ادھک سنکھیا میں اس بارہ میں میرے ساتھ سہمت ہیں۔ ان دنوں یورپ میں جہاں یُدھ ہو رہا ہے۔ اس کی تہہ میں جہاں جاتیوں کے اندر پایا جانیوالا مریادا سے باہر ہو چکا ہوا لوبھ اور اہنکار کا بھاؤ اوشیہ موجود ہے وہاں اس میں بھی سندیہہ نہیں ہے۔ کہ اوپرکت آواز کے ملانے کے دو پرکاروں کی آپس میں ٹکر ہو رہی ہے۔ ایک طرف جاتی کے ویکتی سمشٹی کی آواز میں اپنی آواز ملاتے ہیں۔ پرنتو اس کے ساتھ ہی اپنی شخصیت بھی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف ایسا کرنے پر وہ مجبور ہیں۔ کہ ان کی الگ شخصیت کا احساس نہ ہو سکے۔ زبردست آدمی کی آواز ہی ان کی آواز بن رہی ہے۔ پُرانے سمیہ سے بھید یہ ہے۔ کہ آج کا ہر ایک ویکتی اپنے پکش کی پشٹی میں اپنے ساتھ کے دوسرے ویکتیوں کے ہاتھ کھڑے کرانا بھی آوشیک سمجھتا ہے۔ پہلے کی طرح آج صرف لاٹھی ہی کافی نہیں۔ کیوں لاٹھی والا سمیہ بیت چکا ہے۔ آج برابری کے آدھار پر ملائی جانے والی آواز اور لاٹھی کے بل پر ملائی جانے والی آواز کے مدھیہ میں سنگھرش ہو رہا ہے۔

(۲)

ہندو دھرم کی روایت کے انوسار سینکڑوں برسوں سے یہ بات چلی آتی ہے۔ کہ سنگھ شکتی ہی کلیگ کا دھرم ہے۔

آواز کے میل سے ہی یہ شکتی پیدا ہوتی ہے۔ انتر کیول اتنا ہے۔ کہ برابری کے آدھار پر آوازوں کے میل کی اوستھا میں بہت سمیہ تک استھر رہنے والی سنگھ شکتی پیدا ہو سکتی ہے۔ پرنتو لاٹھی دکھا کر پیدا کی گئی سنگھ شکتی بہت کال تک استھر نہیں رہ سکتی۔ اس کے اندر بہت جلد اپنے وکار پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے کارن اس شکتی کا سنگھٹن ہی ناش ہو جاتا ہے۔ پرایہ آریوں کے شبدوں میں یوگ ارتھات سمپتی کا پیدا کرنا۔ اور کھشیم ارتھات اس کا سرکشن کر سکنا دونوں آوشیک ہیں۔ اس لئے انت میں وہی پکش بازی لے جاوے گا۔ جو سمشٹی میں ویکتی کو شامل کرتا ہوا بھی اس کے وجود کو سرکشت رکھ سکتا ہے۔ اُسے سموہ میں بالکل نشٹ نہیں کر دیتا۔

(۳)

سموداے کی ایکتا اور اسی کے آدھار پر پیدا ہونے والی سنگھ شکتی اس بات کی اپیکشا کرتی ہے۔ کہ سموداے کے اندر شامل ہونے والے ویکتیوں کا آپس میں ورودھ بھاؤ نہ ہو۔ ان ویکتیوں کے سامنے جسم کے بھنّ بھنّ انگوں کا درشٹانت رہیگا جیسے دائیں ہاتھ میں کوئی پدارتھ پکڑا جاوے۔ اور وہ کچھ زیادہ وزنی ہو۔ تو بائیں ہاتھ میں اس کی سہایتا کرنے کے لئے جھٹ حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی ایک سموداے کے ویکتیوں میں پرسپر سہایتا کا بھاؤ ضرور ہوگا۔ ودویش کا بھاؤ وہاں ہوتا ہے۔ جہاں پرسپر شترتا پائی جاوے جہاں ایک کی بہتری دوسرے کی ابتری ہو۔ ایک کی زندگی دوسرے کی موت ہو۔ ایک سموداے کے ویکتیوں میں آپس میں سہایک پن کا بھاؤ ہوگا۔ ارتھات سب کی بہتری ہی سب کی بہتری۔ اور سب کے جیون سے سب کے جیون کے اُنّت ہونے کا سنسکار پایا جاوے گا۔ ہر ایک ویکتی یہ سمجھے گا۔ کہ میں اکیلا اس سنسار یاترا کے سنگرام کو نہیں لڑ سکتا۔ مجھے اس میں اپنے ساتھ کے لوگوں کی سہایتا کی ضرورت ہے۔ پس جونہی یہ بھاؤ دل میں پیدا ہوا۔ تُوں ہی ودویش بھاؤ کا ناش ہوا۔ کہنے کا تاتپریہ یہ ہے۔ کہ ودویش وہاں ہوتا ہے جہاں اپنے بیگانے کا خیال ہو۔ جہاں اپناپن پایا جاوے۔ وہاں ایک دوسرے کے اپرادھ کو کشما کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے کی دربلتا کا انوچت لابھ اٹھانے یا انیائے پورن بیوہار کرنے کا سوچن بھی نہیں آ سکتا۔

(۴)

اپناپن وہاں ہوتا ہے۔ جہاں دل کا میل ہو۔ دل کے میل میں سچا پریم ہے۔ جہاں پریم ہے وہاں مل کر پریتی بڑھانے اور سنسار کے بھنّ بھنّ رسوں کے آسوادن اور آنند انوبھو کرنے کا وچار رہتا ہے۔ وہاں پداارتھوں کے وبھاگ اور بٹوارے کا یا میرا تیرا الگ الگ کرنے کا وچار نہیں ہوا کرتا۔ دل پریتی اور پریم کا کیندر ستھان ہے۔ اس کے میل کی وہاں سمبھاونا ہو سکتی ہے۔ جہاں لوگوں کی سمان باتوں میں ایک جیسی پریتی اور سردھا پائی جاتی ہو۔ سمان دیش۔ سمان بھاشا۔ سمان دھرم کرم۔ سمان آچار وچار۔ یہ سب باتیں دلوں کو سمیپ لانے والی ہیں۔ پرنتو ان سب کی تہہ میں پائی جانے والی اور سب کا نچوڑ ایک بات ہے۔ اور وہ یہ کہ لکشیہ ایک ہو۔ اور ایک دوسرے کی نسبت پرسندیہہ نہ ہو۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ایک ویکتی ہو بہو ایک دوسرے کی صورتی اور پرکرتی بمب ہی ہوں۔ تبھی میل ہو سکتا ہے۔ بلکہ سندرتا اس بات میں ہے۔ کہ ہر ایک ویکتی اسی دیش اور بھاشا آدی سے پریم کرتا ہو۔ جس کے ساتھ اس سموداے کے دوسرے ویکتی کرتے ہیں۔ اس پریم کے پرگٹ کرنے کے پرکار کے وستار میں ہر ایک ویکتی کچھ نہ کچھ اپنا نرالا پن داخل کر سکتا ہے۔ پرنتو پریم ایکتا اور وشواس کے بھاؤ کے کارن ایسے سموداے کے لوگوں میں آپس میں پھوٹ نہیں ہو سکتی۔ دل کی میل کی ایکتا۔ اور پہلے ہندسے کی ایکتا میں بھید ہے۔ دل کے میل کی ایکتا میں پربل بھاونا پائی جاتی ہے۔ جو باوجود اس بات کا علم ہونے کے

ہر ایک دل اپنے اپنے طور پر الگ الگ ہے۔ اُن کو سمان لکشیہ کے ایک سوتر میں باندھ دیتی ہے۔ جہاں سمان پداارتھوں سے پریم اور پریتی دوارا سمان لکشیہ پیدا ہو کر دل کے میل کو بڑھاتا ہے۔ اور سموداے کے سنگٹھن کو شکتی شالی بنائے رکھتا ہے۔ وہاں سموداے شکتی کے ششٹی وکاس کا آدھار اس کے ویکتیوں کا مانسک وکاس کے لئے میل لگاتار ہوا کرتا ہے۔ مانسک وکاس کے دوارا ہی ہر ایک ویکتی اپنے بھلے اور برے کے درمیان تمیز کرتا ہوا بھلے مارگ کا اولمبن کر سکتا ہے۔ مانسک وکاس کے دوارا ہی وہ اس لوک میں اُنّتی کے سادھنوں کو سمجھتا ہوا اُنہیں گرہن کرنے کا نشچے کر سکتا ہے۔ مانسک وکاس کے دوارا ہی آتمک اپکاری وبھاؤں کا سنسار میں پرچار ہوتا ہے۔ اور سُکھ سمپتی کی بردھی ہوتی ہے۔ جس سموداے کے ویکتیوں میں مانسک وکاس زیادہ ہے۔ وہ سموداے سانسارک وجے کو پراپت کرنے کے یوگیہ ہوتا ہے۔ ویکتیوں کا مانسک وکاس اس بات پر نربھر ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے وچاروں کو پریم سے سنیں۔ اور اُنہیں سمجھتے ہوئے ان سے سہمت یا بھنّ مت کا اظہار کریں۔ ہر ایک ویکتی دیانت داری سے اپنی آتما کے ناد کو سنے۔ اور اپنے اندر کی روشنی سے پداارتھوں کے سوروپ کو جاننے کا یتن کرے۔ جہاں اس پرکار کے لوگ آتمک اور مانسک وکاس کے دھنی موجود ہوتے ہیں۔ وہ اپنے سموداے یا دیش کے دوارا بڑے بڑے ودیا اور وگیان کے کاریوں کو سنبھال سکتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے راستہ میں کھڑے نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک دوسرے کی کمی کو پورا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایک پیڑھی کے پشچات دوسری پیڑھی وگیان کے بھنڈار کو بڑھاتی چلی جاتی ہے۔ اور سارا سنسار اس سے لابھ اُٹھاتا ہے۔ شریہ مارگ وسترت ہوتا چلا جاتا ہے۔ جہالت اور اگیان کا اندھکار دور بھگایا جاتا ہے۔ اس سے منش نہ صرف اس لوک میں ہی سکھ پاتا ہے۔ بلکہ آتمک کلیان کی اونچی منزل کو بھی طے کرنے کے یوگیہ بنتا ہوا پرلوک کو بھی سدھار لیتا ہے۔ اس کے برعکس جہاں پرسپر ایرشا اور دویش کا بازار گرم رہتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection

— کرامات چمتکار آپ کس کو [کہتے ہیں]؟

— [...]وک عادت [یا] سوبھاؤ کا [...] منش کی اور لگایا جاوے۔

— آپ سوبھاؤ کس کو کہتے [ہیں]؟

— سوبھاؤ وہ ہے جو ناٹک [...] کے انوکول ہو۔

— جو منش کی شکتی سے باہر [...] کس پرکار اُس سے ہوا؟

— ناٹک کرم دو پرکار کے [...] ہیں۔ ایک وہ جن کے [...] ہیں [...] کا پرکاش کہا جاتا ہے۔ دوسرے [...] ہیں جن میں منش کو بھی دخل کرنا نہیں [...] جیسے کہ کھیتی باڑی کا ناج - ارتقات [...] کام الیشور کی اور سے اس کے دوارا [...] ہوتے ہیں۔

— سب منشیوں میں یہ دونو [...] کے کرم ہیں یا کسی ایک میں؟

— ہر ایک میں نہیں - کئیوں [میں ہو]تے ہیں۔

— الیشور اُلٹے کرم کر [...] سکتا ہے یا نہیں؟

— کر سکتا ہے - ناٹک [...] کے ورُدھ - اور وہ کام الیشوری [سوبھ]اؤ کے ورُدھ نہیں ہوتا - اور وہ [...] اپنے سوبھاؤ کے وِرُدھ نہیں کرتا۔

— الیشور کے کرم اُلٹے ہوتے [ہیں] یا نہیں؟

— الیشور کے کرم کبھی اُس کے [سوبھ]اؤ کی اپیکشا وِرُدھ نہیں ہوتے۔ [...] منشیوں کے سوبھاؤ کی اپیکشا وہ [الٹے] سمجھے جا سکتے ہیں۔

— چمتکار سرشٹی کے سوبھاؤ [...] پراکرتک نیموں کے انوکول ہوتا [ہے] یا وِرُدھ؟

— چمتکار میں یہ اوشیک [...] کہ سب سرشٹی کے نیموں یا سوبھاؤ [کے] وِرُدھ ہوں - بلکہ اپنی یہ سمجھ ہے - کہ [...] (رحم لانے والا) یا [...] (الیشور کا [...] ایسا کارن ہو - جو کہ سب سرشٹی [...] کے نیموں کے انوکول نہ ہو۔

— چمتکار کیسے دکھایا یا [...] گا نہ اس کا پرمان؟

— یہ پرشن ایسا ہے - جیسے [...] کے منہ پر ڈاڑھی آئی ہوئی ہو - اور [...] اس کی ڈاڑھی آنے کی کب [...] ہے؟ چمتکار میں یہ ورنن کیا گیا

مولوی احمد حسین اور سوامی جی کے مابین

جالندھر شاستر ارتھ کا کچھ بھاگ

سے - کہ وہ کام جو منش کی اپنی پرکرتی کے وِرُدھ ہو - ارتقات اس سے الوکک کام ہونا - یہی چمتکار کا پرمان ہے۔ بہت سے منشیوں نے جو داتا پربھو کے نکٹ مانیہ اور تیرتھ شٹھمت ہیں۔ اور الیشور نے اُن کو سرشٹی کی بھلائی کے لئے بھیجا ہے - اُنہوں نے بھوت کال میں یہ دکھایا۔ اور بھوشیہ میں بھی دکھلا دیں گے۔ جیسے کہ حضرت محمد رسول اللہ والے وسلم نے بھی بہت کام دکھائے - اور ایسے ہی اُن سے پہلے حضرت عیسیٰ نے بھی بہت کام دکھلائے - اس کی سدھی دو پرکار سے ہوتی ہے - ایک خبر دینے والی اخباروں سے - اور دوسری سوئیم سدابات (پرمپراسے پراپت موکھک کتھاؤں) سے - جیسے کہ دونو تماشاؤں کے دیکھنے میں اوپر ورنن کیا گیا ہے - جو لوگ اُن کے سمے میں ورتمان تھے - انہوں نے سوئیم اپنی آنکھ سے دیکھا - اور ہم لوگ جو اُس سمیہ کے پیچھے ہوئے ہم کو اس کا پرمان سچی خبر دینے والوں کے دیتیوں اور لیکھوں سے معلوم ہوا ٭

سوامی جی — یہ ٹھیک ٹھیک بکتی سے سِدھ نہیں ہوا - کیونکہ سُننا - لکھنا اور کہنا دو پرکار کا ہوتا ہے - سچا اور جھوٹا۔ اب یہ چمتکار کی بات سچی ہے - اس کی پریکشا کیسی کیا ہے؟ جیسے کاریہ کو دیکھ کر کارن کی پہچان - ارتھات ندی کے پرواہ کو دیکھ کر معلوم کرتے ہیں - کہ اوپر ورشا ہوئی ہے۔ اسی پرکار یہ چمتکار ہوا - اس کا پرمان کیا ہے؟ شاید وہ جھوٹا ہی لکھا ہوا کہا ہوا یا سُنا ہوا ہو - کیونکہ کوئی کوئی مطلبی آدمی جھوٹی باتوں سے بہکا سنا کر اپنا مطلب سادھتا ہے۔ جیسے اب بھی دو چار کراماتی اوتار ہوئے ہیں - اُداہرن کے لئے دیکھئے:۔ آگرہ میں شودیال اور رام سنگھ کو کا ہوئے - جو کہ سے بانی بھیج دے گئے ہیں۔ ایک "اکال کوٹ" کا سوامی دکھشن میں ورتمان ہے - اور ایک دیو دھاملدار نے سات دن بیکنٹھ میں رہ کر پھر آکر سُنایا ہے۔

نہیں نا سائیں سے بات کر کے آیا ہوں - اور اب میں تم کو سُناتا ہوں - جو جو کچھ ہوا۔ اب لاکھوں آدمی اُس کے پاؤں میں اُسے نمسکار کرتے ہیں - کہ اس کے پاؤں سوج گئے ہیں ٭

جیسے یہ بات اب جھوٹے اندر جال کے سمان ہے - ایسے ہی پہلے بھی ہوگا - اب اس سمیہ اتنے آدمیوں کے بیچ میں کوئی کرامات یا چمتکار دکھانے والا موجود ہو - تو دکھلائے - اور جب اب نہیں - تو پہلے بھی نہیں تھا - اور آگے بھی نہیں ہووے گا - کیونکہ کاریہ کے دیکھنے بنا کارن کی یا کارن کے دیکھنے بنا کاریہ کی سدھی نہیں ہوتی ٭

مولوی جی — اب یہ سدھ ہو چکا - کہ چمتکار پرنتو پربھو کی ایک کرپا ہے - یدیپی وہ منش کے لئے اسمبھو ہوتی ہے - تتھاپی الیشور کے لئے وہ اسمبھو ہو جاوے - تو کوشیوں کا اُلٹا ناکبھی بھی نہ پایا جاوے - اسی پرکار سوبھاؤ کے ورُدھ سب سرشٹی نیم کی کریائیں یدیپی منش کے لئے اسمبھو پرتیت ہوتی ہیں - پرنتو الیشور کے لئے اسمبھو نہیں ہیں - جب پرمیشور ایک کے لئے وہ اسمبھاونا کو اُتپن کرتا ہے - تو انیہ شریر کے لئے بھی پیدا کر سکتا ہے - اب ان کا انکار مانو الیشوری شکتی کا انکار ہے - یدی پرنتیک دسنو کی خبر جھوٹی ہو - تو کلکتہ - لنڈن - یا انیہ نگر کہ جن کو ہم نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا - اُن کا استیو بھی سویکار نہ کریں - یدان چمتکار کی پرمانکتا اس پرکار سے ہے۔ جیسے آپ کے آگے وید کی پرمانکتا ہے - ارتھات جس سے آپ یہ کہہ سکتے ہیں - کہ یہ وید وہی پستک ہے - جو الیشور کی اور سے آئی تھی - نہیں تو اس کے اوپر کوئی الیشور کی مُدرا نہیں لگی ہوئی - جس سے یہ کہا جاوے - کہ یہ وید وہی پستک ہے - جو کچھ آپ وید کے پرمان ہونے میں دیویں گے - وہی چمتکار کی پرمانکتا میں بھی ہوگی ٭

سوامی جی — میں نے یہ پرمان چاہا تھا - کہ الیشور نے کس دیکتی کے دوارا چمتکار دکھلائے - اُن میں کیا پرمان ہے؟ چمتکار پرمیشور کے

سوبھاؤ کے وِرُدھ ہونے سے کبھی سچے نہیں پائے جاتے - اور جو الیشور کا سنکلپ سرشٹی کی رچنا - دھارن کرنا - پرلے - نیائے دیا - اننت ودیا ہوتا ہے - وہ کبھی اپنے سوبھاؤ سے وِرُدھ نہیں کرتا - اس کا اداہرن ساری سرشٹی ہے۔ جیسے اس سمیہ منش کا پُتر منش ہی ہوتا ہے - پشو نہیں - اسی پرکار پرمیشور کے کام میں کبھی بھول نہیں رہتی - اس لئے پرمیشور کی شکتی ماننا چمتکار پر نربھر نہیں - اور جو کوئی چمتکار مانتا ہے وہ اس ورتمان سمیہ میں کسی چمتکار دکھانے والے کا اُداہرن دے۔ اور پرمیشور کی شکتی کی بھی کچھ نہ کچھ سیما ہے۔ جیسے الیشور مر نہیں سکتا - مورکھ نہیں ہو سکتا - بُرا کام نہیں کر سکتا - کیونکہ وہ نیائے کاری ہے - اوناشی ہے .... انیائے کاری وہ اس سمیہ بھی انیائے کاری کے آگے نہیں جھکے اور نیائے نیائے کاری کے آگے ہی خوشی تھا آتما کا پرکاش کرتا ہے۔ اس لئے وید کا اُداہرن چمتکار سے سمبندھ نہیں رکھتا - اور یہ پستک الیشور کرت ہے۔ اس بات سے میرا ابھی پرایہ ہے - کہ ایشور کا سوبھاؤ سرشٹی کا کرم پرتیکش آدمی پرمانوں سے سدھ ہے - اور اننت ودیا کا پرکاش نروشنا آدمی ہی الیشور کے سکتے میں سب مُدرا ہیں۔ اور جو آپ کہیں - کہ انیہ پرکار کی مُدرا چاہیئے - جو زمین سورج چندر اور منش پر الیشور کے نیائے کی مُدرا ہے۔ پھر جب مُدرا سے الیشور کا کیا سدھ کرنا ہو - تو کہیں مُدرا نہیں دیکھنی ٭

الیشور کا سوبھاؤ کیا ہے؟ یدی الیشور منش کے سوبھاؤ سے اُلٹا کر سکتا ہے - تو کیا اس نے کبھی منش کو پیر سے کھایا اور پلایا ہے - اور مکھ سے پیر کا کام لیا ہے - یا لیا ہے - مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے - کہ سب مت والوں نے اس چمتکار اور ہوشیار بانی کا ساین آدمی کے سمان لوبھ دکھا کر بہت لوگوں کو پھنسا رکھا ہے۔ پرمیشور کرپا کریں - کہ سب کی آتما میں ودیا کا پرکاش ہو - جس سے کہ منش ایسے جال پھندوں سے چھوٹ کر ستیہ کو مانیں اور جھوٹ سے الگ رہیں ٭

ضرورت

"پرکاش" کے اشتہارات کیلئے ایک نہایت موزوں اخبار ہے - شرح اجرت نہایت واجبی - ایک بار کیلئے ۴؎ - دو بار کیلئے ۳؎ - تین بار کیلئے ۲؎ اور اس سے زیادہ بار کیلئے صرف آٹھ آنے فی سطر ہر بار - (مینیجر)

ستیہ یگ پھر کب آوے گا؟

(از شری چرنجیت لال جی بان پرستھی)

سنسار کو پھر سے ستیہ یگ میں پری ورتن کرنے کے لئے ایک ہی نسخہ ہے۔ یہ نسخہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی ہر مذہب۔ ہر ورن اور ہر ملک کے منشیوں کے لئے یکساں ہے۔ اور جب تک اس نسخہ پر جاتیاں۔ ویکتیاں اور پریوار عمل نہیں کرتے۔ اس وقت تک کسی پرکار کی واستوک اُنتی چاہے وہ جسمانی۔ دماغی۔ روحانی مجلسی یا پولٹیکل ہو حاصل نہیں کی جا سکتی۔ جتنا جتنا کوئی ویکتی یا پریوار اس نسخہ کو عمل میں لاوے گا۔ اُتنا ہی وہ اپنے منزلِ مقصود کے نزدیک پہنچ سکے اور شانتی کو حاصل کر سکے گا۔ اور دوسروں کو بھی لابھ پہنچا سکے گا۔ یہ نسخہ ہے پوترتا اور پاکیزگی۔ ارتھات من وچن تھا کرم کی پوترتا۔

ورشٹانت

جیسے شدھ پوتر جل میں جو چیز ہے۔ ویسی ہی نظر آتی ہے۔ کسی قسم کا دھوکا نہیں لگتا۔ لیکن گندے اور میلے پانی میں کوئی چیز اصلی روپ میں نظر نہیں آتی۔ غلطی لگتی ہے۔ کوئی کانٹا چبھ جاتا ہے۔ کبھی بچھو وغیرہ کاٹ کھاتا ہے۔ اور دکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ اگیان و اپوترتا ہی دکھ کا کارن ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے۔ اس لئے جسمانی دکھ کا کارن اپوترتا ہی ہے۔

(۲) جیسے میرے بدن پر خارش ہو رہی ہے۔ تو یا میرے کپڑے میلے ہیں۔ یا میرا خون گندا ہے۔ یا میں نے کئی دن سے سنان نہیں کیا۔ گویا میرے شریر کے دکھ کا کارن سوائے اپوترتا کے کچھ نہیں ہے۔

(۳) سانسارک کاروبار کو ہی لیجئے۔ یدی میں کسی کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا۔ کسی کا حق نہیں دباتا۔ دوسروں کے لئے من میں بُرے بھاؤ نہیں لاتا۔ دوسروں کو نقصان پہنچا کر آپ اونچا ہونے کی کوشش نہیں کرتا۔ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تو پھر لڑائی۔ جھگڑا یا مقدمہ بازی نہیں ہوتی۔ اور میرا وشواس بنا رہنے سے میرے کاروبار میں کوئی ہانی نہیں ہوتی۔ اور میری آجیوکا یا روزگار آنند کا دینے والا ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ سکھ پوترتا میں ہے۔ اور یہی ستیہ یگ ہے۔

(۴) اسی طرح سماجک یا پولٹیکل میدان میں اگر پبلک سے روپیہ اکٹھا کر کے جس کام کے لئے روپیہ لیا گیا ہے۔ اسی کام کیلئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اور حساب صاف رکھا جاتا ہے۔ تو پبلک کا وشواس بھی بنا رہتا ہے۔ دان کی بھی کمی نہیں رہتی۔ اور پبلک سیوا کا کام بھی ٹھیک ہو کر جاتی۔ ورلڈ میں کا کلیان ہوتا ہے۔ اور مجھے مفت میں یش مل جاتا ہے۔

اسی طرح جب میں نے اپنے جیون کا کچھ سمیہ پبلک کی سیوا کے لئے کچھ آجیوکا کے طور پر لے کر دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ تو مجھے اپنی پرتگیا دیانت داری سے نبھانی چاہیئے۔ اُس وقت کوئی اور کام ساتھ ساتھ کر کے اپنی آمدنی کو بڑھانے کی کوشش کرنا بے ایمانی یا اپوترتا ہے۔ جس کے کارن وشواس نہیں رہتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ میں بھی گرتا ہوں اور وہ پبلک سیوا کا کام بھی کمزور رہتا ہے۔ اور خراب ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی اوستھا میں جنتا کی سہائتا ملنی بند ہو جاتی ہے۔ گویا پبلک یا پولٹیکل کاموں میں ناکامیابی کا کارن بھی اپوترتا ہے۔

(۵) جس پرکار سورج سمندر اور دریاؤں سے پانی کھینچ کر ورشا کے روپ میں پھر واپس برساتا ہے۔ اسی پرکار جو راجہ پرجا کا دھن ٹیکس کے طور پر لے کر اس کی بہبودی کے کاموں میں خرچ کرنے کی صورت میں پرجا کو واپس نہیں کرتا۔ وہ نہ کیول خود تکلیف اٹھاتا ہے۔ بلکہ پرجا میں بے چینی بھی بڑھ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ راجہ اور پرجا میں کشمکش جاری ہو جاتی ہے۔ اور دیش تک نشٹ ہو جاتا ہے۔ کسی ملک کی ایسی دشا کو دیکھ کر شکتی شالی راشٹر نربلوں کو دبا لیتے ہیں۔ اور نربل راشٹر پرتنترتا کے گڑھے میں پڑ کر دکھی ہو جاتے ہیں۔ گویا اس پرتنترتا کا کارن بھی اپوترتا ہی ہے۔ چنانچہ سنسار کو ستیہ یگ میں تبدیل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ ہے پوترتا۔ یہی ویدک دھرم کا سب سے اُتم سدھانت ہے۔ جتنا کوئی ویکتی پریوار یا جاتی اس کو اپنے جیون میں دھارن کرے گا۔ ویسا ہی پھل لاوے گی۔ اُتنا ہی اس کے لئے یہ سنسار ستیہ یگ بن جاوے گا۔ کیونکہ جہاں پوترتا ہے وہاں سکھ ہے۔ وہاں سنتیہ ہے۔ اور جہاں ستیہ ہے۔ وہ پیار کی پوترتا ہے۔ وہاں ہی وشواس ہے۔ جہاں وشواس ہے وہاں ہی پریم ہے۔ اور جہاں پریم ہے وہاں ہی سنگٹھن ہے۔ اور جہاں ایکتا و سنگٹھن ہے وہاں بل ہے۔ اور جہاں بل ہے۔ وہاں ہی کامیابی ہے۔ راشٹر کی پراپتی ہے۔ اس کے برعکس جہاں اپوترتا ملتا اور استیہ ہے وہاں ناکامیابی ہی ناکامیابی ہے۔ کیونکہ پوترتا کا دوسرا نام ہی ستیہ ہے۔ اور ستیہ ہی پرمیشور ہے۔ اور جہاں پرمیشور ہے۔ وہاں کمزوری، ورنہ ناکامیابی کا کچھ کام نہیں۔

ضلع شملہ کے پہاڑوں میں پرچار کی ضرورت

مجھے تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔۔۔۔ دیانند ودیا پرچارنی سبھا کے آدھین جو سکول اس پہاڑ میں کھولے ہوئے ہیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں شملہ سے اس خیال سے کہ پہاڑ میں پرچار کیا جاوے اپنے ساتھ لالہ پرشو رام جی ودیارتھی ایڈیٹر رسالہ "ہمالہ" دھرم سالہ۔ پنڈت ... رنبند ناتھ جی وئید کو بھی ساتھ لے گیا۔ ہم آریہ سماج لکڑ بازار شملہ سے کافی دوائیاں بھی شاریرک روگوں کو دور کرنے کے لئے لے گئے۔ تاکہ یہاں ان لوگوں کو روحانی خوراک دی جاوے۔ وہاں ان کی شاریرک بیماریوں کو بھی دور کرنے کا پربندھ کیا جاوے۔

دیانند ودیا پرچارنی سبھا کا پہلا سکول گوی میں ہے۔ اور دوسرا ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول ٹھیوگ میں ہے۔ تیسرا ڈی۔ اے۔ وی پرائمری سکول ریاست کھوند میں ہے۔ یہ سکول آریہ سماج کے پرچار کے اُتم سادھن ہیں۔ لیکن ان کی مالی حالت بڑی شوچنیہ ہے۔ جس کے کارن سکولوں کی اوستھا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

کوٹ کھائی میں آریہ سماج کی قائمی کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ کوٹ کھائی گورنمنٹ علاقہ ہے۔ اور چاروں طرف سے ریاستوں سے گھرا ہوا ہے۔ کوٹ کھائی سے قبل ہونے ہوئے روہڑو ریاست بشہر میں گئے۔ وہاں کے اڈھال ہائی سکول میں ودیارتھی جی اور میرے لیکچر ہوئے۔ اور اس علاقہ میں وئید جی نے کافی دوائیاں تقسیم کیں۔

اس کے بعد ہم نے بھنولی۔ انندپور۔ تُھوا۔ بھمنراڑ۔ بلندرا گاؤں میں پرچار کیا۔ اور وئید جی نے دوائیاں تقسیم کیں۔

اس پہاڑی علاقہ میں پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہاں ایک پرچارک ... اتی آوشیک ہے۔ جو کہ آیورویدک بھی ہو۔ دوائیاں بھی دے سکے۔ روحانی روگوں کے ساتھ ساتھ جسمانی روگوں کو بھی دور کر سکے۔ اس علاقہ میں جہاں لوگوں کو ... خوراک کی ضرورت ہے۔ وہاں لوگ ... کی بیماریوں سے بھی بہت دکھی ہیں۔ اس لئے شملہ کی دونوں آریہ سماجوں یا جو سماج ... پوتر کام کے لئے زیادہ سے زیادہ ... خرچ کر سکے۔ اس پہاڑی علاقہ میں پرچار ... رکھ کر بڑا اُپکار کر سکتا ہے۔ کیونکہ ... سے پنڈت پدم دیو جی جو کہ پہاڑی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ اور جن کو آریہ سماج لکڑ بازار شملہ نے بطور پرچارک رکھا تھا پرچار کاریہ سے علیحدہ ہو گئے ہیں ... سے پہاڑ میں پرچار ہونا بند ہو گیا ہے ... چونکہ آریہ سماج لکڑ بازار شملہ کے پاس دھن نہیں ہے۔ اور اس سماج پر چالیس ہزار روپیہ کے قریب آریہ پرادیشک ... پرتی ندھی سبھا کا قرضہ ہے۔ اس لئے ... ہے۔ آریہ سماج وجر بازار شملہ کے پاس ... دھن ہے۔ اگر وہ پہاڑ پرچار کے لئے ایک اُپدیشک جو کہ وئید بھی ہو۔ اور ... کی کھٹنائیاں سہن کر سکتا ہو رکھ لیوے۔ ... بہت پرچار تھا اُپکار ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ... اس ضلع میں تیس کے قریب پہاڑی ریاستیں ... ہیں۔ جن کے سارے راجے ہندو ہیں۔ اور ... ساری آبادی ہندوؤں کی ہے۔ اور یہاں ... پر آریہ سماج کا کام بڑی کامیابی سے ہو سکتا ہے۔

آریہ سماجوں تھا آریہ پرتی ندھی سبھا ... کو اس اور شیگھر اتی شیگھر دھیان دینا چاہیئے۔

کستوری لال پردھان آریہ سماج شملہ

پرکاش آریہ سماج کا ۳۵ سالہ ... پرچارک ہے۔ اس کی اشاعت بڑھا کر پرچار کاریہ میں سہائک سدھ ہوں۔

چھپ گئی — چھپ گئی

اُردو سنسکار ودھی !
معہ ویاکھیا !

ٹیکا کار سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج

سنسکار ودھی اُردو مدت سے ختم تھی ۔ آریہ بھائیوں کے پُرزور اصرار پر ہم نے اب پھر اسے چھپوایا ہے ۔ اُردو جاننے والے بھائی بھی اب بنا کسی دِقت کے خود سنسکار کروا سکینگے ۔ اور ان کا اصلی مقصد مُدعا بخوبی سمجھ سکیں گے جب تک کسی سنسکار کا مُدعا و اہمیت معلوم نہ ہو تب تک وہ سنسکار ویرتھ ہے ۔ اس لئے سب اُردو جاننے والے آریہ بھائیوں کو اس کی ایک ایک کاپی فوراً منگا لینی چاہیئے ۔ جلدی آرڈر بھیجیں ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑیگی ۔ اس اُردو سنسکار ودھی کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں ۔

۱ ۔ ہر ایک منتر کو پہلے سنسکرت میں لکھ کر نیچے وہی منتر اُردو بھاشا میں بھی دے دیا گیا ہے ۔

۲ ۔ سنسکار ودھی میں آتے ہوئے ہر ایک منتر کا ارتھ ۔ بھاؤ ارتھ تتھا ویاکھیا بھی درج کی گئی ہے ۔ جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے وہاں نیچے فٹ نوٹ دیکر اچھی طرح تشریح کر دی گئی ہے ۔

۳ ۔ بڑھیا کاغذ پر سندر چھپائی موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے ۔

۴ ۔ کتاب کے کل صفحے .. کے قریب ہیں ۔ اتنا ہونے پر قیمت صرف لاگت ماتر بغیر جلد عہ ۔ مجلد عـــہ ۔

آریہ کیلنڈر مفت — (۱) ہر آرڈر کے ساتھ سوامی دیانند جی مہاراج کی بڑھیا تصویر والا کیلنڈر مُفت ۔ (۲) اور کتابوں کی سوچی جاننے کے لئے فہرست کتب اُردو ۔ ہندی مفت منگائیں ۔

منیجر
شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز آریہ پستکالیہ انارکلی لاہور

روزانہ مطالعہ کیلئے چند نہایت اُتم پستکیں

گیتا اٹھارہ ادھیائے مکمل صرف ہندی

مترجم سوامی ستیہ نند جی مہاراج گیتا کا پاٹھ شانتی دایک ہے ایسا کوئی وشئے نہیں - جو کہ گیتا میں نہیں۔ سوامی جی مہاراج نے اسکا ترجمہ بڑی سرل بھاشا میں کیا ہے جسکو ہر نرناری بڑی سہولیت سے پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ قیمت سنہری جلد سمیت ۱۲؍ بڑھیا ۱۲ اندر بھی رنگین ہیں ۸؍

دھرم کا آدی سروت (ہندی)

لیکھک شری گنگا پرشاد جی - ایم - اے چیف جسٹس ٹیہری - اس پستک میں .... بائبل - قرآن - تتھا اور مختلف مذاہب تتھا متوں کا بھلی پرکار الیکھ کر یہ بتایا گیا ہے - کہ ویدک دھرم ہی سب دھرموں کا آدی سروت ہے مصنف نے مختلف مذاہب کا مقابلہ ویدک دھرم سے کیا ہے قیمت ۲؍

ہندی آتم درشن ہندی ۱۲؍

لیکھک شری نارائن سوامی جی مہاراج - آتما کیا چیز ہے - آتما کا پرماتما کے ساتھ کیا سمبندھ ہے - سنسار کے مختلف مذاہب کی فلاسفی درشنوں تتھا سائنس میں آج تک آتما کے وشئے میں جتنے بھی سدھانت نکلے ہیں - ان سب کی پریکھشا اسی کتاب میں کی گئی ہے - قیمت صرف ۱۲؍

اردو مرتیو اور پرلوک ہندی ۱۲؍

لیکھک شری نرائن سوامی جی مہاراج اس میں سوامی جی نے بتایا ہے کہ مرتیو کیا ہے آدمی مر کر کہاں جاتا ہے مرنے پر آدمی کی کیا حالت ہوتی ہے - روحوں آدمی کا بلانا اور یورپ کے ودوانوں کے روحوں کو بلانے کے تجربات - قیمت ہندی بغیر جلد ۸؍ مجلد ۱۲؍ اردو ۱۲؍

ویدک سوراجیہ ہندی ۸؍

لیکھک شری چندر منی جی ودیا النکار - چاروں طرف آج سوراجیہ کی گونج ہے - اس میں بتایا گیا ہے کہ ویدک سوراجیہ کا کیا آدرش ہے - قیمت ۸؍

سرل یوگا بھیاس (ہندی)

(لیکھک سوامی اولکارا نند جی مہاراج) اس پستک میں سوامی جی مہاراج نے یوگ کے اتنے آسان طریقے بتلائے ہیں جن کو جان کر ہر نرناری بنا کسی کشٹ کے یوگ کے سادھن سیکھ سکتا ہے - گرہست میں رہتے ہوئے بھی منشیہ کس پرکار اس ودیا سے لابھ اٹھا سکتا ہے یہ بھی اس میں دکھایا گیا ہے - قیمت صرف ۶؍

ہندی دیو یگیہ قیمت ۶؍

لیکھک شری چموپتی جی ایم - اے - اس پستک میں دیوتا - یگیہ - اگنی سواہا - انگ سپرش - آچمن - اور سمیدھا آدی سبھی شبدوں کی سائنٹیفک ورشٹی سے بہت سندر اور سرل ویاکھیا کی گئی ہے - قیمت صرف ۶؍

سندھیا رہسیہ

ہندی قیمت ۷؍

لیکھک شری چموپتی جی - ایم - اے - یہ پستک اُن کے لئے لکھی گئی ہے جن کا من سندھیا تتھا سمرن آدی میں نہ لگتا ہو - اس میں سندھیا کی اوشکتا سندھیا کی ودھی - سندھیا کے منتر منتروں کے ارتھ - ان کی ویاکھیا - سندھیا پر شنکاؤں کے جواب پکی سنہری جلد - قیمت صرف ۷؍

ہندی کلیان مارگ

شری سوامی سردانند جی مہاراج کے بالکل نئے اُپدیش ولیکھ - اس پستک میں سوامی جی نے حسب ذیل وشیوں پر اپدیش لکھے ہیں بھگتی مارگ کیا ہے ... (illegible remainder)

آریو نکے نتیہ کرم (ہندی)

لیکھک شری سوامی اچیوتا نند جی مہاراج - اس میں آریہ پرشوں کا روزانہ کیا پروگرام ہونا چاہیئے تبلایا گیا ہے - قیمت ہندی صرف ۳؍

ہندی برہم پران کی آلوچنا

(لیکھک شری ویدیہ تیرتھ شری کانت جی) منشیہ کی مرکر کیا گتی ہوتی ہے - پتری لوک مرتیولوک - یم لوک - نرک سورگ کیا ہے مرتیو کے بعد کیا کریا کرنی چاہیئے قیمت ۸؍

ہندی لنگ پران کی آلوچنا

لیکھک شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار - اس میں لنگ پران کی تشکھش تتھا زبردست سما لوچنا کی گئی ہے - ہندی قیمت صرف ۷؍

ہندی آریہ سماج کیا ہے

(لیکھک نارائن سوامی جی مہاراج) اس میں بتایا گیا ہے - کہ آریہ سماج کے سدھانت تتھا نیم کیا ہیں - پرچار کیلئے منگا کر بانٹیں قیمت ہندی ۵؍

اردو سندھیا یوگ ہندی ۵؍ ۴؍

یہ پستک سوامی ستیہ نند جی مہاراج نے لکھی ہے - سندھیا پرتی دن کرنے کا کرم ہے - سندھیا کی کیا ویاکھیا اور مہتو ہے پر اس سے بڑھیا کوئی کتاب نہیں ملیگی - پستک ساتواں ایڈیشن چھپی ہے قیمت ہندی ۵؍ اردو ۴؍

ہندی جاتی نرنیہ قیمت ۱۲؍

لیکھک شری شوشنکر جی کاویہ تیرتھ اس میں ورن ویوستھا کے سمبندھ میں گوڑھ سے گوڑھ پرشنوں کا بڑی سرلتا سے اتر دیا گیا ہے جاتیاں کیسے بنیں - جاتیاں کیا ہیں - بڑی گمبھیرتا سے لکھا گیا ہے قیمت ۱۲؍

سنسکرت سوئم شکھشک

تینوں بھاگ - لیکھک شری پنڈت ستولیکر جی اس کو پڑھنے سے معمولی ہندی جاننے والا بھی اچھی طرح سنسکرت کا گیان حاصل کر سکتا ہے - مہاتما جی نے بھی اسکی تعریف لکھی ہے - قیمت ہر حصہ ۱۲؍

مہابھارت

ہندی ٹیکا سہت - وراٹ پرب تک دو حصوں میں صفحہ ۲۰۰۰ سے اوپر ٹیکا کار شری پنڈت آریہ منی جی - اوپر سنسکرت اور نیچے ہندی بھاشا میں ٹیکا - قیمت چھ روپیہ

ہندی مانس بھوجن نشیدھ

- لیکھک شری ایش پال جی سدھانت النکار - اس پستک میں ودوان لیکھک نے بڑے بڑے ودوانوں کی رائیں سے ثابت کیا ہے کہ مانس آدمی کی قدرتی خوراک نہیں قیمت ہندی صرف ۸؍

ملنے کا پتہ: شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ انار کلی لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

روزانہ سوادھیائے کیلئے چند بہترین کتب

یوگ درشن اُردو

آریہ ہندوؤں میں چار وید اور چھ شاستر پرمانت ہیں۔ یہ سوامی دیانند جی مہاراج نے بھی دھرم پستک مانے ہیں۔ یہ سب گرنتھ پہلے صرف دیوبانی یعنی سنسکرت میں ہی ملتے تھے۔ کیونکہ آج کل سنسکرت بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اُردو جاننے والے بھائیوں کے لئے یوگ شاستر کا اُردو ترجمہ بطرز سوال و جواب شائع کیا ہے۔ سنسکرت کے بھی پورے منتر درج کر دیئے ہیں۔ کتاب مفید بنانے کے لئے یوگ ودیا کے وہ بہترین جذبات جو سوامی جی کو حاصل ہوئے تھے۔ درج کر دیئے گئے ہیں۔

قیمت مجلد عہ/

بھگتی درپن

ہندی ۱/ — اُردو ۱۰/

یہ پستک ایسی ہے جس کا کہ ہر ایک آریہ گھر میں ہونا ضروری ہے۔ ہندی بھاشا میں اس کتاب کے ۱۱ ایڈیشن بک چکے ہیں۔ اُردو میں بھی چوتھا ایڈیشن فوٹو بلاک کی شاندار تصویروں سمیت تیار ہے۔ بھگتی درپن آپ کے لئے کیوں ضروری ہے۔ اس کے لئے کچھ فہرست مضامین نیچے درج کی جا رہی ہے۔

۱ جیون کی سپھلتا کے سادھن۔ نتیہ کرم۔ زندگی کا پروگرام۔ سوا اسنکا اور ان کی ویاکھیا۔ صبح و شام کے بھجن۔ آریہ سماج کی۔ سندھیا کرنے کا طریقہ۔ سندھیا کا ترجمہ اور تشریح۔ ہون کے فوائد۔ ہون کا طریقہ۔ ہون کا سامان۔ ہون منتر معہ ویاکھیا۔ صحت کے اصول۔ آریہ نیتاؤں کے درشن۔ شدھی کا طریقہ۔ بیاہ کے چھند۔ وغیرہ۔ اتنا ہونے پر بھی پکی سنہری جلد قیمت اُردو ہندی ۱۰/

ویدانت درشن

اردو عہ/

یوگ درشن کے بعد دوسرے درشن یعنی ویدانت درشن کا ترجمہ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی شری سوامی درشنانند جی مہاراج نے کیا تھا۔ جس کو حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔

اس میں ویدانت کا اصلی سروپ درشایا گیا ہے۔ آسان سے آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

قیمت اردو عہ/

ہندی عہ/

رگوید آدی بھاشیہ بھومیکا

اُردو عہ

یہ پستک سوامی جی نے بزبان ہندی میں لکھی تھی۔ اس میں یہ بتلایا ہے کہ ہمارے دھرم گرنتھ چاروں ویدوں میں کیا لکھا ہے۔ اسے ویدوں کی تمہید کہنا بجا ہے۔ ویدوں کے پڑھنے سے پہلے اس کتاب کو پڑھنا ضروری ہے۔ ہر ہندو بھائی کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ جانے۔ کہ ہمارے دھرم گرنتھوں میں کیا کیا رتن بھرے پڑے ہیں۔

قیمت عہ

دیانند چتراولی

اُردو عہ/

آریہ سماج کے پروتنک اور زمانہ حال کے مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کی سبق آموز زندگی کے مکمل حالات۔ رنگ برنگی بلاک کی خوشنما تصاویر۔ جن کو سلسلہ وار دیکھنے سے مہرشی جی کا پورا جیون چرتر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ تصاویر کا اتنا بڑا ذخیرہ آپ کو کسی کتاب میں نہیں ملے گا۔ موٹا کاغذ۔

قیمت عہ/

ستیہ اُپدیش مالا

اُردو ۱۲/ — ہندی عہ/

سوامی ستیہ نند جی مہاراج کو کون ایسا پُرش ہے جو کہ نہیں جانتا۔ یہ سوامی جی مہاراج کے لیکھوں تتھا اُپدیشوں کا سنگرہ ہے۔ اس میں سوامی جی نے بتلایا ہے کہ اونکار اُپاسنا بھگتی یوگ کرم یوگ۔ راج یوگ۔ گیان یوگ وغیرہ کیا ہے ہر گھر میں کتھا کرنے لائق پستک ہے۔

قیمت ۱۲/

آتم چکتسا

اُردو ۱۲/

سوامی ستیانند جی مہاراج کی لکھی ہوئی پستک ہے اور آتما کو ... شہزادہ رام ... کہ آتما کیا چیز ہے اس میں بتایا گیا ہے ... کیا جا سکتا ہے۔

قیمت اُردو ۱۲/

پرارتھنا سنگرہ اُردو

اس میں تمام ویدک پرارتھنائیں یعنی سندھیا اور ہون ... سنسکرت ... اور جو بھی بہت ... ہندی ۳/ ... آسان ہیں ... قیمت ۲/ ... ۱۳/

آنند سنگرہ

اُردو عہ — ہندی عہ/

آدرش سنیاسی شری سوامی سرو آنند جی مہاراج کے لیکھوں تتھا اُپدیشوں کا سنگرہ۔ اس پستک میں اُپنشدوں تتھا شاستروں کی عام فہم ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس پستک کو اگر بھگتی مارگ کے لئے دیپک کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

قیمت اُردو عہ۔ ہندی عہ/

نوٹ: ہر آرڈر کے ساتھ آریہ کیلنڈر مفت بھیجا جاتا ہے۔ اور بڑی فہرست کتب مفت منگائیں۔

ملنے کا پتہ: شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز لاہور

ہر گرہستھی گھر میں رکھنے یوگیہ کچھ اُتم گرنتھ

عورت
اُردو ۱۴؍

ہر ایک شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے۔ اس کی اپنی دھرم پتنی سے لڑائی جھگڑا نہ ہو یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ آپ عورت کی فطرت کو جانیں۔ اور سمجھیں کہ عورت کیا ہے۔ عورت کیا چاہتی ہے اگر آپ یہ جان لیں۔ تو کبھی گھر میں لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ یہ جاننے کے لئے عورت نام کی کتاب منگائیں۔ بزبان اُردو

قیمت ۱۴؍

دواہت پریم
اُردو ۱۲؍ ہندی ۱۲؍

یہ کتاب مشہور انگریزی کتاب میریڈ لو مصنفہ میری سٹوپس کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب کی اب تک قریباً ۵ لاکھ کے قریب کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے دواہت پرشوں خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے۔ یکساں طور پر لابھ ہوتا ہے۔ جو لوگ کام شاستر کو فحش اور چال چلن بگاڑنے والا سمجھ کر پڑھنا فضول سمجھتے ہیں۔ انہیں اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ علم مباشرت ایک باقاعدہ علم ہے کتاب اُردو ۱۲؍ ہندی ۱۲؍

اپنے بس کی اولاد
ہندی ۳/۸ اُردو ۲/۱

یہ کتاب صرف شادی شدہ اصحاب کے لئے ہے۔ اس کتاب میں آسان بے ضرر سائنٹفک طریقے بتلائے گئے ہیں۔ جن سے خاص حالات (بیماری اور مفلسی وغیرہ) قیام حمل کو روکا جا سکتا ہے تاکہ زیادتی اولاد دکھ کا باعث نہ ہو۔ یہ کتاب قدیم و جدید ڈاکٹروں اور ڈاکٹروں کے تجربات کا نچوڑ ہے۔ کتاب بڑھیا لکھائی۔ چھپائی۔

قیمت ہندی ۳/۸ اُردو ۲/۱

آدرش پتی
بزبان ہندی ۸؍

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ یہ کہاوت مشہور ہے۔ ایسے ہی گرہستھ میں ہوتا ہے۔ گرہستھ میں گھر بھی سکھی رہ سکتا ہے جب پتی پتنی کے وچار آپس میں ملتے ہوں۔ اگر پتنی سب کچھ جانتی اور پتی بالکل کچھ نہیں جانتا۔ تو بھی ہر وقت جھگڑا ہی رہے۔ اس لئے پرش کو بھی جاننا چاہیئے کہ استری کی طرف اس کا کیا کرتویہ ہے۔ اس میں ہی بتلایا گیا ہے قیمت بزبان ہندی ۸؍

گرہستھ جیون رہسیہ
ہندی

مصنفہ حیدر آباد کے سب سے پہلے ڈکٹیٹر نارائن سوامی جی مہاراج۔ سوامی جی مہاراج نے اس کتاب میں بتلایا ہے کہ گرہستھ کیسا ہونا چاہیئے جو بھی گرہستھ ونشے پر کتاب اُٹھا کر دیکھیں۔ ان سب میں کچھ نہ کچھ اشلیلتا ضرور ہو گی۔ یہ کتاب ایسی ہے جس کو پڑھ کر استریاں سچی گرہ لکشمی بن سکتی ہیں۔ لڑکیوں کو جہیز میں دینے یوگیہ۔

قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۱۴؍

استری شکشا!
ہندی

لیکھک مہانند جی۔ اس کتاب میں بتلایا ہوا ہے کہ استری کا دواہت دھرم کیا ہے پتی کے گھر میں تمہارا کیسا برتاؤ ہونا چاہیئے۔ استری کی لاج کیا ہوتی ہے استری کا زیور کیسا ہونا چاہیئے۔ گھر کا خرچ کیسے کرنا چاہیئے رسوئی گھر تتھا پوشاک کیسی ہونی چاہیئے۔ بچوں کی رکھشا وغیرہ سب ضروری باتیں درج کر دی گئی ہیں۔

قیمت صرف ۸؍

انجنا ہنومان
ہندی قیمت ۶؍

ہر ایک استری پرش جانتا ہے کہ ہنومان کتنا بہادر اور سوامی بھگت تھا جس ویرمتی کو ایسے آدرش دیر کی ماتا کہلانے کا سوبھاگیہ پراپت ہے اسکے پوتر جیون کو کون نہیں جاننا چاہیگا انجنا دیوی کی جیونی ہے قیمت ۶؍

ساوتری ستیہ وان (ہندی)

اس کتاب میں ساوتری ستیہ وان کی اصلی کتھا درج کی گئی ہے۔ اس کتاب کو ایسے ڈھنگ سے لکھا گیا ہے کہ جسکے پڑھنے سے پتی ورت دھرم کی مہما کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ آریہ دیویاں بہت فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔
۱۲؍ قیمت مجلد ۱۲؍

سیتا بن باس (ہندی)

کون ایسا ہندو ہے جو کہ جنک دلاری سیتا کو نہیں جانتا۔ وہ راجا کی بیٹی .... ہو کر بھی پتی دیو کے ساتھ جنگلوں میں دکھ اٹھاتی رہی ہے اسکے لیکھک ایشور چندر ودیاساگر ہیں قیمت ۶؍

بہو (ہندی)

آج تک جتنے بھی سماجک ناول نکلے ہیں ان میں استری کیریکٹر پر اتنا اچھا اثر ڈالنے والا اس جیسا ابھی تک کوئی ناول نہیں نکلا۔ ہر ایک دیوی کے لئے پڑھنا لازمی ہے قیمت ۶؍

ششو پالن ہندی

کون ایسی استری ہے جو کہ سنتان نہیں چاہتی ماتائیں اپنے بچوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ چاہتی ہیں۔ انکا ہر طرح سے خیال رکھتی ہیں لیکن پھر بھی بچوں کی بہت بڑی تعداد ہر سال بیمار ہو کر اس سنسار کو چھوڑ جاتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہماری ماتائیں بچوں کو پالنے کا صحیح طریقہ نہیں جانتی یہ جاننے کیلئے کہ بچوں کو کس پرکار پالنا چاہیئے۔ یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ قیمت بزبان ہندی صرف ۶؍

نوین یگ کا مہلا سماج ہندی

اس کتاب کے متعلق روزانہ انگریزی اخبار ٹریبیون کی رائے ملاحظہ فرماویں۔ اس کتاب کا مقصد ان عورتوں کو ہمت دلانا ہے۔ جو کہ گھر کی چار دیواری میں باہر کے معاملات میں پس و پیش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں مختلف ممالک کی عورتوں کی زندگی کا ہر ایک پہلو خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱۰؍

المشتہر خوشخبری:- ہر آرڈر کے ساتھ سوامی جی کی سہ رنگی تصویر بڑا آریہ کیلنڈر مفت۔ II بڑی فہرست کتب اُردو و ہندی مفت منگا لیں

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ انار کلی لاہور

پرانے کاریہ کرتاؤں کی یاد

لاہور کے وہ دن!

(لیکھک: شری نردیو جی شاستری وید تیرتھ جوالاپور)

کہاں حیدر آباد (دکن) اور کہاں لاہور۔ ؟
پر سوامی دیانند کی شکشا کا ہی پربھاؤ تھا کہ
جس سے پریت ہو کر ہم حیدر آباد سے
لاہور پہنچے تھے۔ اور قریب چار پانچ سال
تک ویدک آشرم میں رہتے تھے۔ آج
اُسی کی یاد آ رہی ہے۔ اس لئے اس سمیہ
کی کچھ اُپیوگی باتیں لکھنے ہیں :-

آریہ ودیارتھی آشرم میں جب کوئی
بڑا آدمی آتا۔ تو اُس کا ویاکھیان کرایا
جاتا۔ پنڈت لیکھرام۔ مہاتما منشی رام
جی اکثر آتے رہتے تھے۔ ہم جب اس
آشرم میں تھے۔ تو لاہور میں کیکر سنگھ اور
گاما پہلوان کی پرسدھ کشتی ہوئی۔ ہر
سال ہم سب لبنت پنچمی کے اور سریہ
حقیقت رائے کے میلے پر بھی جاتے
تھے۔ اپنے دوست لچھمن ناتھ کے
ساتھ میں ایک مرتبہ لدھیانہ سماج
کے جلسہ پر گیا تھا۔ جلسہ کے موقعہ پر
پنڈت لیکھرام جی کے سخت شکم شول
اُٹھا۔ تو بھی آشچریہ کی بات ہے تو یہ
کہ انہوں نے اس حالت میں بھی تین
گھنٹہ تک ویاکھیان دیا۔ ایک بار گرمیوں
کی چھٹیوں میں ہم نے دھرم سالہ کی یاترا
کی۔ ہمارے ساتھ ماسٹر نگا رام جی بھی
گئے تھے۔ وہاں رام کرشن پرمہنس کے
مشہور شاگرد بخشی سوہن لال جی وکیل
کے ہاں قیام کیا۔ ایک ماہ تک وہیں
رہے۔ ہمیشہ پہاڑ پر گھومنے کے لئے
نکلتے۔ اور سوامی جی کی امریکہ سے تعلق
رکھنے والی دلچسپ باتیں سنتے تھے۔ ان
کے ساتھ ایک امریکن اور اس کی بیوی
تھی۔ سوامی ویویکانند جی کرشن بھگت
تھے۔ اور گائن ودیا جانتے تھے۔
ان کے بھگتی رس سے بھرے گانے پر ایسہ
نوجوانوں کو وہ لبھاتے تھے۔ سوامی جی
پنجابیوں کو اکثر اُردو کی دال چھوڑنے
کا اُپدیش دیتے تھے۔ ہنسی میں کہہ
دیا کرتے تھے۔ کہ اس دال کے کھانے
سے تم بیل ہو گئے ہو۔ تمہارے دماغ
نہیں رہے۔ اس کے بعد سوامی جی لاہور
آئے۔ تو ملنے کا اتفاق ہوا۔ ایک بار ہم
سندر آباد گئے تھے۔ اور بعد میں گورداس
پور کے ضلع میں بٹالہ آدمی تعلقوں پر
گئے۔ پھر سیالکوٹ۔ جموں۔ رام نگر
بلاس پور تک جانا ہوا تھا۔ امرتسر میں
تو کئی بار گئے۔ سلکھوں کے سونے کا مندر
دیکھنا ہی اس یاترا کا کارن تھا۔ یہ
ودیارتھی آشرم پہلے لارڈ رپڈنگ کے
بنگلے کے پاس کی کوٹھی میں تھا۔ پھر اُسی
کے پیچھے ایک سکھ سردار کی بڑی کوٹھی
میں چلا گیا تھا۔ بیچ میں تین چار ماہ کیلئے
جب ماسٹر نگا رام جی چھٹی لے کر گئے
تھے۔ تب بھگت رمل داس جی آشرم کے
سپرنٹنڈنٹ بن کر آ گئے تھے۔ وہی پہلے
ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کے سپرنٹنڈنٹ
بھی تھے۔ بھگت رمل داس اور پنڈت
دولت رام جی پہلے تو ڈی۔ اے۔ وی
سکول میں پڑھاتے تھے۔ کنتو ان کے
سرمن پرایہ آریہ سماج وچھو والی میں
ہوا کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ پرانہ راوی
ندی کی طرف جایا کرتے تھے۔ آپ
گوروکل کانگڑی میں بھی کچھ دن رہے۔
پھر آتو پ شہر کی طرف چلے گئے۔ اور
اس طرف ہی سنیاس آشرم میں پرولیش
کیا۔ آپ شری اچیوت سوامی نام سے
پرسدھ تھے۔ اور پہنچے ہوئے یوگی سمجھے
جاتے تھے۔ آپ کا اپنا ایک آشرم
ہے۔ لاہور کے دو کٹانوں کا ذکر کرنا
یہاں اوشیک پرتیت ہوتا ہے۔ ایک
رائے پیڑا رام جی ایکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر۔ دوسرے رائے ٹھاکر دت جی
دھون۔ یہ دونو بھائی اپنے دن چریا میں
بہت نیمت تھے۔ گھڑی کے کانٹے
کے ساتھ سب کام ہوا کرتے تھے۔
کسرت سے تو کبھی بھی نہ چوکا کرتے تھے۔
آریہ ودیارتھی آشرم میں ڈی بیٹ کی
پرتھا اُنہوں نے ہی چلائی تھی۔ دونو
مہاتما پارٹی کے ستمبھ تھے۔ رائے پیڑا
رام جی چپ چاپ کام کرتے تھے۔
اور رائے ٹھاکر دت جی دھون منترانتی
نام سے آریہ پتر کا میں تو سب لکھتے تھے۔
بابا ارجن سنگھ کے بعد مہاشہ کرشن
جی بی۔ اے آریہ پتر کا کے سمپادک ہے۔
شو دیال جی ایم۔ اے بھی مہاتما پارٹی میں
پہ لکڑ سمجھے جاتے تھے۔ شری رام دیو
جی کو ہم نے پہلے پہل سنٹرل موڈل سکول
کے میدان میں دیکھا تھا۔ ہم بھی میچ
دیکھنے پہنچے تھے۔ اور وہ بھی۔ بڑے
چلبلے سو بھاؤ کے تھے۔ ان کی بیٹھے بیٹھے
ٹانگ ہلانے کی عادت اب بھی چلی آتی
ہے۔ لاہور میں جس پرکار آریہ سماج کے
دو حصوں میں سنگھرش چلتا رہتا تھا۔
اسی طرح سناتن دھرمی اور آریہ سماجیوں
میں بھی خوب تناتنی رہتی تھی۔ ادھر
وچھو والی کے آریہ سماج میں پنڈت
لیکھرام جی کا ویاکھیان ہوا نہیں۔ کہ
اُدھر پنڈت دین دیالو جی کے ویاکھیان
کا اعلان ہو جاتا تھا۔ دونو کے ویاکھیانوں
میں بڑی بھیڑ رہتی تھی۔ ایک بار مہاتما
منشی رام جی اور پنڈت گوپی ناتھ میں
لالہ متھرا داس پوری کے ہندو ہوٹل کے
وستررت آنگن میں "دید اور براہمن" دشئہ
پر۔ کئی دن تک شاستر ارتھ ہوتا رہا۔
شری گوجرانوالہ کے ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج
بھی آریہ ودیارتھی آشرم کے ایک بڑے
پورفر تھے۔ یہ آریہ سماج کے ستنبھ تک
تھے۔ ان کی کرپا سے پچاسوں نوجوانوں
نے سر اور مونچھیں منڈوا ڈالیں۔ بعد
میں ڈاکٹر جی بڑودہ ریاست میں چلے
گئے۔ انہوں نے وہاں ماسٹر آتما رام جی
راجیہ رتن نے بڑودہ راجیہ میں سرجن
اُدھار کا بہت کام کیا۔ ڈاکٹر چرنجیو
لال جی بھاردواج نے ستیارتھ پرکاش
کا انگریزی میں انوواد کیا۔ یہ بات ماننی
پڑے گی۔ کہ ڈاکٹر چرنجیو لال جی جیسے
اُتساہی اُپدیشک ورتمان سمیہ میں دیکھنے کو
نہیں ملتے۔ اس وقت سورگیہ ڈاکٹر
دھرم ویر جی بھی اسی آشرم میں رہتے
تھے۔ اس وقت ان کا نام نو ندھی تھا۔
لالہ ہر دیال جی بی۔ اے (لالہ رلا رام جی
کے بھتیجے) بھی بورڈنگ میں رہتے تھے۔
آج کل پنجاب کے شکشا وبھاگ میں
ہیں۔ لالہ وزیر چند جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل
بی وکیل (لالہ ہر دیال جی کے بھرانا)
راولپنڈی میں وکیل ہیں۔ کبھی کبھی ملتے
رہتے ہیں۔ لالہ گیان چند ان کے چھوٹے
بھائی تب سے اب تک کبھی نہیں ملے۔
چودھری رام بھجدت جی کا لڑکا ویر سین
جو پہلے گوروکل کانگڑی میں ہمارے پاس
پڑھتا تھا وہ ایک بار ملا تھا۔ شری
چودھری رام بھجدت جی کا دیہانت
منصوری میں ہوا تھا۔ ان کی ارتھی جو الاچو
(مہر دہ ادم میں) لائی گئی تھی۔ اس دن میں
حیدر آباد سے واپس لوٹ کر آیا تھا۔
اور مجھے منصوری سے تار آیا تھا کہ ہم
جا رہیں کوسٹ کہ ہر دوار آؤ۔ ہم شمشان
یاترا میں سمّت ہوئے تھے۔ شری چودھری
رام بھجدت جی و شریمتی سرلا دیوی جی
مہاودیالیہ میں بھی کئی بار آئی تھیں۔ شری
رائے ٹھاکر دت دھون بھی مہاودیالیہ
میں آئے تھے۔ آج مہاتما پارٹی کے ستمبھ
مہاتما منشی رام جی۔ رائے پیڑا رام جی۔
رائے ٹھاکر دت جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔
رلا رام جی۔ چودھری رام بھجدت جی۔
سوامی درشنانند جی۔ ماسٹر وزیر چند
پنڈت پورنانند جی۔ سوامی اپگیندر پال
جی۔ پنڈت لیکھرام جی۔ لالہ جیون داس
جی۔ لالہ دینی رام جی اس لوک میں نہیں
ہیں۔ لالہ دینی رام جی اپنی پچھلی اوستھا
میں دہرہ دون میں رہے۔ اور شانت
طریقہ سے اپنا جیون ویتیت کرتے
رہے۔ دہرہ دون میں خوشی رام لائبریری
آپ کی امر یادگار ہے۔ لدھیانہ کے
ماسٹر امراؤ سنگھ جی دہرہ دون میں آتے
تھے۔ اور مہاویوی کنیا پاٹھ شالہ میں
سنسکرت کے ادھیاپک تھے۔ اسی سال
ہر دیہ کریا (ہارٹ فیل) بند ہونے سے
آپ کا دیہانت ہو گیا۔ ماسٹر نولا رام
جی کئی بار گوروکل کانگڑی کے جلسہ میں۔
اور ایک بار مہاودیالیہ میں۔ اور ایک بار
دہلی میں ملے تھے۔ ١٩٢٩ء میں لاہور
کانگرس کے موقعہ پر میں لاہور میں تھا۔
پرنتو مجھے ایک مقدمہ میں ضروری کام تھا۔
اس لئے آپ سے مل نہ سکا۔ کانگرس
میں لالہ گردھاری داس ملے تھے۔ ہمارے
پرانے ساتھیوں میں سے ستیہ پال پرایہ
کانگرس میں ملتے رہتے تھے۔ پنڈت
لچھمن ناتھ۔ پرو فیسر رام دیو۔ مہاشہ
کرشن یو۔ پی میں ملتے ہی رہتے ہیں۔
ہاں راولپنڈی کے کویراج سیتا رام جی
شاستری مہا اُتساہی کاریہ کرتا تھے۔ آپ
نے ان دنوں سامایک پر چار میں جتنا
بھاگ لیا۔ وہ پرشنسنیہ ہے۔ وہ بھولنے
کی بات نہیں۔ آپ پرایہ مہاودیالیہ کے
اُتسو پر آتے رہتے تھے۔ ماسٹر آتما رام
جی نے شروع میں مہاودیالیہ کو بہت یوگ
دیا۔ پرایہ یو۔ پی میں کہیں کہیں ملتے رہتے
تھے۔ مہاودیالیہ کے اتسوں میں آپ ہ

ہاتھ سے رکھے گئے جوشیلے ویاکھیانوں کو جنتا اب بھی یاد کرتی ہے۔ امرت سر کے چودھری جے کرشن جی کو کوئی کیسے بھول سکتا ہے۔ آپ مہاودیالیہ میں پران سنسکرت کرنے والے لوگوں ..

افسانہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پرائشچت

(از ہنستی علاولپوری)

اسی طرح سوچتے سوچتے - جھنجھلاتے اور قسمت پر آنسو بہاتے کئی دن کشمیر میں بھی گذر گئے۔ وہ گھر میں کمشی کا پتی آنکھوں کے سامنے آتے ہی اپنے مستقبل کی تباہی اور بے لذتی کا احساس کرنے لگتا۔ وہ اس تصور سے بچنے کے لئے جھیل یا جہلم ندی کے پاس جا بیٹھتا - پہروں نظارہ دیکھتا رہتا۔ اس طرح دن بیت رہے تھے - ایک دن مدن جھیل کے کنارے بیٹھا چھپتے ہوئے سورج کے عکس کو پانی میں پڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ نہایت دلفریب منظر تھا۔ اگر وہ شاعر ہوتا۔ تو اس نظارہ کی دلفریبی سے متاثر ہو کر ضرور نظم لکھ دیتا - لیکن اس میں یہ جذبہ شعر بیت نہ تھا - نظارہ کا شوق ضرور تھا - وہ کچھ گنگنانے لگا

"سُنا مجھ کس کو من کی بات"

وہ اس قدر محو تھا کہ اسے لکشمی کے آنے کی خبر نہ ہوئی۔ وہ قریب آ کر بیٹھ گئی۔ اور دونوں باہیں اس کے گلے میں حمائل کر دیں - اور ذرا بے باکانہ طور پر کہا:-

"سُناؤ مجھ کو من کی بات"

چھپتے ہوئے سورج کی شعاعیں لکشمی کے چہرہ پر پڑ رہی تھیں - سر کا کپڑا کھسک گیا تھا - اور بال بکھر گئے تھے - مدن نے لکشمی کی باہیں ہٹاتے ہوئے سرد آہ بھر کر کہا - "نہیں لکشمی اس ہردہ کی بات تمہارا ہردہ سن کر بھی نہیں سن سکتا - اور سن کر بھی اس کیفیت کو نہیں سمجھ سکتا۔" لکشمی نے اور بھی کس کر مدن کو اپنی طرف کھینچا - لیکن ذرا خفگی دکھاتے ہوئے اس نے اس کی باہیں الگ کر دیں - اسی جد و جہد میں لکشمی کے دامن کا کپڑا سرک گیا - مدن نے پہلی بار لکشمی کے دھڑکتے ہردہ کو دھڑکتے ہوئے سنا - اور اس کو جوانی کے نشہ میں مخمور دیکھا - اس وقت اس کی آنکھوں میں ایک عجیب کشش تھی - جس سے مدن متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا - اس نے کہا - "کیا چاہتی ہو لکشمی؟"

"یہ پرشن پتی پتنی سے پوچھے گا - یہ مجھے ...

"کیوں؟"

"اس لئے کہ پتی کو اپنی پتنی کے پرتی کس کرتویہ کا پالن کرنا چاہیئے - یہ آپ کو شادی کرنے سے پہلے خیال ہونا چاہیئے۔"

"یہ میں جانتا ہوں - لیکن جو بات اختیار سے باہر ہو - اس کا کیا کیا جائے؟"

"اچھا نہ ہوتے ہوئے بھی کئی بار انسان کو کئی چیزیں کھانی پڑتی ہیں - کئی بار منشیہ کرتویہ وش ایسے کام کرنے کے لئے بادھیہ ہوتا ہے - جیسے وہ کرنا نہیں چاہتا"

"اس کا ارتھ؟"

"یہی کہ میں بخوبی سمجھتی ہوں - کہ میں آپ کے یوگیہ نہیں - دوتاؤں نے ہمیں ملایا ہے۔ ہمیں سوسائٹی نے پتی پتنی بنا کر ایک خاص فرض کی ادائیگی کے لئے ایک اٹوٹ رشتہ میں جکڑا ہے - کیا ہم پرماتما کے دئیے ملن کو - سوسائٹی کے بنائے بندھن کو ٹھکرا سکتے ہیں؟"

"نہیں بے شک - نہیں - لیکن جس کرتویہ کیلئے ہم اس رشتہ کی زنجیروں میں جکڑے گئے ہیں - وہ کرتویہ بنا پریم کے پورا نہیں ہو سکتا۔"

"تو اس پریم کو پیدا کیجئے۔"

"پریم پیدا کرنے کی وستو نہیں لکشمی! نہ یہ بازار میں بکتا ہے - نہ اس کو کسی سے بخشش کے روپ میں لیا جا سکتا ہے - یہ ہردہ کا ایک کھیل ہے - جو سوندریہ سے پربھاوت ہو کر دیوانگی کے نشہ میں کھیلا جاتا ہے۔ سوندریہ کے نشہ کے اثر سے جو دیوانگی - بے قراری - بے چینی ہردہ کو ملتی ہے - وہی تو پریم ہے۔"

لکشمی کے چہرہ پر اُداسی چھا گئی - مانو اس نے جان لیا - کہ اس کی تقدیر میں اس کی دیچھا کٹھن ہے - وہ اُٹھی اور جلدی - مدن اسی طرح بیٹھا رہا - کچھ منٹ بعد لکشمی پھر لوٹ آئی - اس نے کہا - "ایک بھکشا مانگتی ہوں۔"

"کیا حکم ہے؟"

"ایک بیٹی ہے۔"

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس

(لیکھک - شری سوامی سوتنترانند جی)

دیانند جنم شتابدی متھرا کے پشچات آریہ جگت میں آریہ سماج ستھاپنا دوس تیوہار کے روپ میں منایا جانے لگا ہے - کیونکہ اس شتابدی اوسر پر جو پربندھ بدھی بنائی گئی تھی اس میں یہ پربندھ مانا گیا تھا - اسی آدھار پر یہ تیوہار پرچلت ہوا ہے۔

یہ دن چیتر شکل ۵ مانا گیا - اور آریہ سماجیوں نے اسی دن کو ستھاپنا دوس مانا - اور دلی کے آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس کا پرچار کیا - اُن سبھا نے چیتر شکل ۵ کی ہی گھوشنا کی - کیونکہ پربندھ بدھی میں یہی تتھی مانی گئی ہے۔

پربندھ بدھی میں یہ تتھی رشی کے جیون چرتروں کے آدھار پر مانی گئی ہے - اس سمے میرے سامنے تین جیون چرتر دیکھے ہیں - جو بمبئی سماج میں تھے - اُن میں پاٹھ اس پرکار ہے:-

(۱) تدان چیتر سدی ۵ سمت ۱۹۳۲ بکرمی تدانوسار ۱۰ - اپریل سنہ ۱۸۷۵ء کو بمبئی کے محلہ گرگام میں سائینگ کال کے سمیہ ڈاکٹر منی چندر جی کی واٹکا میں نیم پورک آریہ سماج ستھاپت ہوا - (جیون چرتر شری رام بلاس شاردا کرت پرکھم سنسکرن سمت ۱۹۹۱ پرشٹھ ۱۱۱)

(۲) چیتر سدی ۵ سمت ۱۹۳۲ بکرمی شنی وار کو بمبئی نگر کے گرگام محلہ میں ڈاکٹر منی چندر جی کی واٹکا میں سائینگ سمیہ آریہ سماج کی شبھ ستھاپنا ہوئی۔ (دیانند پرکاش - سوامی ستیانند کرت پرشٹھ ۲۵۸)

(۳) "اٹھارہ سو پچھتر سال عیسوی اپریل ہو - تھی تاریخ دس گرگام جو مقام میں راجیہ ماشیہ راجیشوری پانا چند آنند جی - ہوئے کئی بدھ جیا دن کو شام میں" ڈاکٹر جو منی چندر واٹکا میں آریہ سبھا ....

(دیانند جیون کاویہ پرشٹھ ۱۹۰ - دایا بھائی خوشحال بھائی پٹیل مالک سرسوتی لپی کالیہ گرگام بمبئی)

آتا ہے - کہ اسی پرکار کا پاٹھ پنڈت لیکھرام جی - لالہ لاجپت رائے جی - شری دیویندر ناتھ تھا پنڈت گھاسی رام جی لکھت جیون چرتروں میں ہو گا - یہ بھی سمبھو ہے - کہ پرتھم پنڈت لیکھرام جی نے یہ لکھا ہو - پشچات سب نے وہاں سے لیکر ہی لکھ دیا ہو - اور اس پر سوچ کسی نے نہیں ہی نہ کیا ہو - جیسے میں سوچ رہا ہوں اس سے پورو بھی بمبئی کئی بار آیا ہوں - اور انیک بار آریہ سماج میں بھی ٹھہرا ہوں - پرنتو اس بار شری نارائن سوامی جی اور میں کاریہ وش بمبئی گئے - اور وہاں آریہ سماج میں ہی ٹھہرے - یہ وہی آریہ سماج ہے - جو مہرشی کے سمیہ میں بنا تھا - اس مندر پر تین پتھر لگا دئیے گئے ہیں - یہ بھی مہرشی کے سمیہ کے ہیں - ان تینوں میں سے دو دائیں بائیں ہیں - ایک ہندی میں ہے دوسرا گجراتی میں ہے - اس میں سوامی جی کا نام اور مندر ستھاپنا کی تتھی دی ہوئی ہے - تیسرا پتھر سامنے ہے - اس پر آریہ سماج کی ستھاپنا تتھی ہے - دھیان رہے یہ مندر بھی مہرشی کے جیون کال میں نرمان کیا گیا تھا - اسی سمیہ یہ پتھر لگایا گیا تھا - اس پتھر پر یہ پاٹھ ہے:-

آریہ سماج بمبئی

پرتیشٹھا (ادن) راسئے نمہ

سمت ۱۹۳۲ ستھاپت ہوا ۱۸۷۵ء چیتر شکل یکم تاریخ ۷ - اپریل

بدھوار

شری رام بلاس جی نے ۱۰ - اپریل اور چیتر شکل ۵ لکھا ہے - شری سوامی دیانند جی نے چیتر شکل ۵ شنی وار لکھا ہے - جیون کاویہ میں اپریل ۱۰ ہے - پتھر میں صاف ۷ - اپریل ہے - پھر پتہ نہیں ۱۰ - اپریل کیسے ہو گیا - اسی پرکار چیتر شکل یکم صاف ہے - پھر چیتر شکل ۵ کیونکر بنا - یہ باتیں چنتنیہ ہیں۔

میری سمتی میں بمبئی سماج مندر میں جو پتھر لگا ہوا ہے - وہ ان جیون چرتروں سے ادھک پرمان ہونا چاہیئے - اور سبھا کو اس پر وچار کر کے یہ نشچیہ کرنے کہ ٹھیک کیا ہے گھوشنا کر دینی چاہیئے - انیتھا بھوشیہ میں یہ بات مت بھید کا کارن ہو کر کسی سمیہ ہانی کارک ہو سکتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

لاہور میں رشی نروان دوس کی دھوم

(لاہور ۱۱-نومبر) لاہور کی دونوں آریہ سماجوں نے مل کر جلسہ کل رشی دیانند نروان دوس منانے کے لئے گورودت بھون کے سامنے میدان میں ایک شاندار پنڈال میں کیا۔ حاضری دس ہزار سے زائد تھی۔ صدر سرگوکل چند نارنگ تھے۔ جلسہ ہون سے شروع ہوا۔ لالہ ... پرنسپل مہر چند۔ پنڈت ٹھاکر دت ... سوامی دیانند کی تقریریں ہوئیں۔ ان کے بعد ڈاکٹر موجے نے تقریر کی +

ڈاکٹر مونجے کی تقریر

ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ سوامی دیانند کی اعلیٰ شخصیت کے متعلق سب جانتے ہیں۔ کہ وہ بہت ہی نڈر تھے۔ موت کا ڈر بھی ان کے راستہ میں کبھی پرکار کا نہ پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت ہندوؤں کو سب کمزور کہتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج نے ہندوؤں کو نڈر اور مضبوط بنانے کے لئے بہت شاندار کام کیا ہے۔ جس جاتی کے متعلق دوسری جاتیوں اور قوموں کو یہ خیال ہو۔ کہ وہ کمزور ہے۔ وہ قوم کبھی اُنتی نہیں کر سکتی۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ آریہ سماج نے ہندو جاتی کو نڈر اور مضبوط بنانے کے لئے بہت کچھ کر دیا ہے۔ لیکن آریہ لوگوں کو اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ وہ صرف باتیں ہی نہیں کرتے۔ بلکہ عمل بھی۔ لیکن اگر عمل کی خواہش ہے۔ تو اس وقت آپ کا فرض ہے۔ کہ ہندوؤں میں فوجی سپرٹ پیدا کریں۔ اس وقت کم از کم ایک لاکھ ہندو نوجوان ایسے ہونے چاہئیں۔ جو سپاہیوں کی طرح تربیت یافتہ ہوں۔ اگر یہ کر سکو۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ آپ عمل کرنا چاہتے ہیں +

ویدوں میں ہرگز یہ نہیں لکھا۔ کہ بدی کرنے والوں کو نہیں مارنا۔ تو مار کھاتے جاؤ۔ بلکہ لکھا ہے۔ کہ ہاتھ میں وید ہوں۔ اور جسم میں حفاظت کے لئے طاقت۔ اسلام بھی یہی سکھلا دیتا ہے۔ جو قوم غلام نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے نوجوانوں کی صحت اور تربیت کا خیال رکھتی ہے۔ غلام قوموں کے لیڈر ہی اس طرح کا اُپدیش دیا کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک گال پر کوئی تھپڑ رسید کرے۔ تو دوسرا گال آگے کر دو +

اس وقت ہندو قوم کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ اس اندر فوجی سپرٹ پیدا ہو۔ ہندو قوم کا بچہ بچہ تربیت یافتہ ہو۔ اگر آریہ سماج اس سلسلہ میں عملی کام کرے۔ تو اس کے لئے ہندو قوم کی بہتری کا سب سے بڑا کام ہوگا +

ڈاکٹر نارنگ کی تقریر

ڈاکٹر سرگوکل چند نارنگ صدر جلسہ نے زوردار تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج نے سوامی دیانند کے اُپدیش اور پریرنا سے بہت بھاری کام کیا ہے۔ اور سب دُنیا اُسے مانتی ہے۔ حال ہی میں حیدرآباد میں جو فتح آریہ سماج نے حاصل کی ہے۔ اس سے اس کا گورو اور بھی بڑھ گیا ہے۔ آریہ سماج نے شروع سے ہی شہادت کی مثالیں قائم کی ہیں۔ دھرم کے لئے قربان ہونا آریہ سماج میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آریہ سماج نے صرف دھرم کے لئے ہی کام نہیں کیا۔ بلکہ دیش کے لئے بھی۔ آریہ سماج نے وہ پروگرام شروع سے ہی ملک کے سامنے رکھا۔ جو سیاسی لیڈروں نے بعد میں اپنایا۔ اور اس میں کافی کامیابی حاصل کی۔ گاندھی جی تو اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ جب کہ سوامی دیانند اور آریہ سماج نے سوراج۔ سودیشی۔ اچھوت اُدھار اور راشٹری بھاشا کا پرچار کیا۔ یہی باتیں بعد میں سیاسی پروگرام کی بنیادیں بنیں۔ آریہ سماج نے ہندو جاتی اور دیش کے لئے بہت کام کیا ہے۔ اس نے لوگوں کو دماغی غلامی سے نجات دلائی ہے۔ مگر جہاں اُس نے ہندوؤں کی دماغی غلامی دُور کی۔ وہاں انہیں بے ہمت نہیں کیا۔ ہندو جتنا بطور جماعت بے ہمت ہے۔ اسے دوسری جاتیوں کی طرف سے خطرہ کا احساس رہتا ہے۔ اور آریہ جاتی کا آئندہ پروگرام ہندو جاتی سے خوف کے اس احساس کو دُور کرنے کا ہونا چاہیئے +

کنیا گوروکل دہرہ دون کا کامیاب سالانہ جلسہ

۲۸ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ سودیشی نمائش اور چرخے کا مقابلہ

۱۰-۱۱-۱۲- نومبر کو نہایت کامیابی سے کنیا گوروکل دہرہ دون کا سالانہ جلسہ منایا گیا۔ اس میں استری پُرش بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ کنووکیشن کا نظارہ قابلِ دید تھا۔ شریمتی ودیالنکاری امرت کور کا ایڈریس بہت جوش انگیز تھا۔ لڑکیوں نے جو پیپر پڑھے۔ ان سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کا مطالعہ کس قدر وسیع ہے۔ ہندو مسلم سوال پر مباحثہ ہوا۔ جس کی صدارت شریمتی امرت کور نے کی۔ اور وہ کنور جے سنگھ آف امیٹھی اور بابو گنگا پرشاد کے علاوہ جج بنیں۔ ایم۔ اے کے معیار پر ججوں نے تقریروں کے متعلق فیصلہ دیا۔ اور اوّل رہنے والی لڑکی نے ۷۵ فیصدی نمبر حاصل کئے +

۲۸ ہزار روپیہ جمع ہوگیا

پنڈت پریہ ورت آچاریہ اُپدیشک ودیالیہ لاہور نے چندہ کے لئے اپیل کی جس پر ۱۹ ہزار روپیہ نقد جمع ہوگیا۔ اور ۹ ہزار کے وعدے ہوئے۔ ۴۶ نئی لڑکیوں کو داخل کیا گیا۔ اور ۵ سناتکاؤں کو ڈگریاں دی گئیں +

شریمتی شانتا دیوی شاستری اور شریمتی چندرا دیوی لکھن پال ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی مسز آر۔ دی۔ دھلیکار صدر بندھا لیڈ آیورویدک کالج۔ پروفیسر سکھ دیو ودیاواچسپتی آف گوروکل کانگڑی۔ اور پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے نے مختلف کانفرنسوں کی صدارت کی۔ شریمتی اسوپا دیوی ودیالنکر ساہتیہ رتن اور پنڈت بدھ دیو نے پرانے گریجویٹوں کے نمائندوں کی حیثیت میں نئے گریجویٹوں کے سامنے تقریریں کیں +

چرخے کا مقابلہ

شریمتی سرسوتی دیوی کی صدارت میں چرخے کا مقابلہ ہوا۔ یہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ اور برہم چارنیوں نے مختلف انعامات حاصل کئے۔ سودیشی نمائش کا افتتاح شری مہنت لکشمی داس دہرہ دون نواسی نے کیا۔ اور آپ نے ۴۰۰ ۲۵ روپیہ کی مالیت کا ایک قطعہ اراضی دیا۔ ودیالیہ کا سنگ بنیاد کنور رانا جے سنگھ نے رکھا۔ سوامی ابھے دیو جی آچاریہ نے اُپدیش دیا۔ اور راجگورو دھریندر شاستری۔ شری بٹ دھلیکار اور دیگر مہانوبھاؤں نے تقریریں کیں۔ سر جگدیش پرشاد ممبر ایگزیکٹو کونسل حکومت ہند کی دھرم پتنی نے بھی کنووکیشن کی کامیابی میں نمایاں پارٹ ادا کیا +

خاص رعایت

جلسہ سالانہ آریہ سماج لاہور کی خوشی میں

ڈی اے وی فارمیسی لاہور کی

تمام ادویات پر سوائے بادام روغن۔ کشتہ سونا کشتہ موتی۔ کیسر اور کستوری کے دو آنہ فی روپیہ کمیشن

۲۰- نومبر سے ۹- نومبر تک ملیگا۔ بشرطیکہ

دوائی ۲۸ آنے (۸ ۱ر) سے کم قیمت کی نہ ہو +

دوائی اور سوچی پتر ملنے کا پتہ :-

مینیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور

Digitized by eGangotri

رشی نروان دوس کی دھوم

آریہ سماج بھارت نگر لاہور

۱۰- نومبر کو مہان ہون یگیہ کے پشچات مہاشہ منتیہ پال کے بھجن ہوئے۔ اور مہاشہ پرکاش چند اور پنڈت بھودیو کے دیاکھیان ہوئے۔ مہان ہبعات پھیری کی گئی۔ ٹریکٹ اور اخباروں کے رشی نمبر بانٹے گئے۔

(اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج علاولپور

۸- نومبر کو رشی نروان دوس منایا گیا۔ صبح ہون یگیہ اور رات کو بھجنوں کے پشچات شری ہنبنتی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کا ایک نہایت پربھاؤشالی دیاکھیان رشی کے جیون پر ہوا اور دیپ مالا کی گئی۔ (منتری)

آریہ سماج جموں

۲۰- کارتک کے سا پتاہک ست سنگ میں پنڈت امرناتھ نے پرارتھنا کرائی۔ اور لالہ ہریش چندر جی بی اے کا دیاکھیان ہوا۔ رات کو ۸ بجے سے ۹ بجے تک مہان رشی جیون کی گھٹناؤں اور بھجنوں اور شکشاؤں پر اتہاس کے پرمانوں سہت دیاکھیان ہوا۔ دیوالی کے دن صبح ہون یگیہ ہوا۔ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کے بھجن ہوئے۔ ماسٹر رام دت جی کا دیاکھیان ہوا۔ پرانی منتری کی آریہ سماج کی کنیاؤں نے نیبندھ اور کوتائیں پڑھیں۔ لیہ انساں لالہ ہریش چندر ودیارتھی کا دیاکھیان ہوا۔ اور مشن فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔ حاضری اچھی تھی۔ (منتری)

آریہ سماج اجمیر

۱۱-۱۱-۳۹ سنیچروار رات کو ساڑھے سات بجے سے دس بجے تک رشی نروان دوس منایا گیا۔ بھجنوں اور کوتاؤں کے بعد پنڈت پرسا نند جی نرپاٹھی۔ پروفیسر دیو کی نندن ایم اے۔ پروفیسر بھگوان داس ایڈووکیٹ کے دیاکھیان ہوئے۔ مہان کال یگیہ ہوا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی۔ (منتری)

آریہ سماج گوجرہ

کے اُتسو میں رشی نروان دوس دیوالی سے پہلے ۵ دن تک پربھات پھیری کی گئی۔ دیوالی کے دن مہان ہون

اور یگیہ ہوا۔ اس کے بعد لالہ یگ راج نے رشی جیون پر منور نجک اور پربھاوشالی دیاکھیان دیا۔ پتری پاٹھ شالہ کے لئے دو جہ دی ٹرینڈ آریہ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ پرارتھنا پتر پر دھان آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور کے نام آنی چاہئیں۔

وید شو نتر

بقیہ صفحہ ۶

جہاں پر پرمیشر پریم اور بھگتی کے آدھار پر دل کے میل اور من کے وکاس کے نیموں کو نہ سمجھتے ہوئے موہ اور اہنکار کے بس میں آکر لوگ سنگٹھن کے سوتر کو ڈھیلا کر ڈالتے ہیں۔ وہاں سے سچی بھگتی کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ اور انت میں دیش کے سنگھٹن میں برائیاں کا ڈیرہ جم جاتا ہے۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ساٹھواں سالانہ جلسہ

پروگرام

۲۴- نومبر شکروار

نگر کیرتن شام کو چار بجے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا ہونے کے بعد نگر کیرتن کا جلوس گرودت بھون لاہور سے چلیگا۔ جس میں لوکل آریہ سماج اور دیگر سنستھاؤں کے ودیارتھیوں اور ادھیکاریوں کے علاوہ باہر کی سماجوں کی بھجن منڈلیاں شامل ہوں گی۔

۲۵- نومبر سنیچروار

صبح اُپدیش شری سوامی گنگاگری جی۔ لیکچر شری پنڈت شانتی پرکاش جی۔

بعد دوپہر کانفرنس۔ مضمون "ویدک دھرن پر سنگھٹا کو کیونکر مضبوط کیا جا سکتا ہے"۔ پردھان پنڈت ہریہ دت جی۔

دکشنا:- شری پنڈت الہور چندر جی۔ شری پنڈت منوہر جی۔ شری پنڈت منسا رام جی۔ شری لالہ نند لال جی آریہ۔ دیاکھیان شریمتی دروپدی دیوی جی۔ شری سوامی سرودا نند جی۔

رات پنڈت پریہ درت جی۔ مہاتما آنند سوامی جی۔

۲۶- نومبر اتوار

صبح اُپدیش:- سوامی ودیا نند جی تیرتھ۔ دیاکھیان:- شری لالہ دلیش بندھو جی گپتا ایم-ایل-اے۔ مضمون "حیدرآباد ستیاگرہ اور اس کے بعد" نتھا وید پرچار کے لئے اپیل۔

بعد دوپہر کانفرنس:- مضمون "حیدرآباد ستیاگرہ کے تجربات اور آریہ سماج کا آئندہ پروگرام"۔ پردھان:- مہاتما نارائن سوامی جی۔ دکشنا:- مہاشہ کرشن جی ڈکٹیٹر اور کئی ایک جیتنے والے۔ شری سوامی سوتنترا نند جی۔ شری لالہ بھیم سین لال جی آریہ۔ شری پنڈت لال جی ودیارتھی۔

رات لیکچر سوامی سوتنترا نند جی مہاراج گیا نند جی۔

(۱۰)

شری سوامی دیانند سرسوتی نے اس دیش سوتر کے رہسیہ کو بھلی بھانت سمجھ کر آریہ سماج کے سامنے ستارہرک مالک اور آتمک وکاس کے آدھار پر سمارک دھرم کے اُدیچ آدرش کو سمجھایا تھا۔ جتنے اتسو ہیں ہم ہوا ہے ان نیموں کو سمجھنا ہوا ان پر آچرن کرتا رہے گا۔ اُتنی ہی اُنتی میں اس کی وجہ ہوگی۔ حیدرآباد کا ستیاگرہ ہمارے سامنے پرتیکش اُداہرن ہے۔ پچھلے مہینوں میں آریہ سماج کے ہر ایک ویکتی کے اندر سے مت بھید تھا وُہ دور ہو رہے تھے۔ اور سب کے سامنے ایک ہی دھیان لگن رہتا تھا۔ کہ جیسے بھی ہو اس مہم کو کامیابی کے ساتھ پار کیا جاوے۔ اسی طرح اگر آگے بھی اس نیتی کو جاری رکھتے ہوئے

(باقی ص ۱۳ پر)

امرت دھارا اس کا بھی علاج ہے

انفلوئنزا اور ہر قسم کا بخار

انفلوئنزا اور دیگر بخاروں سے نجات پانا منظور ہو تو آپ بھی وہی کیجئے جو اس مطلب کے لئے دوسرے ہزاروں لوگ کرتے ہیں۔ فوراً امرت دھارا کا استعمال کر کے آنے والے خطروں سے محفوظ ہو جائیں۔ اور جملہ شکایات کو دفع کیجئے۔ یہ آپ کے اپنے گھر کے ڈاکٹر کی مانند بے ضرر اور نہایت کامیاب معالج ہے۔ اور تقریباً تمام امراض میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

یہ عجیب و غریب دوا لوشن۔ بام۔ مرہم لوزنجز اور روزانہ استعمال کے لئے صابن کی شکل میں بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔

انفلوئنزا۔ ملیریا۔ کھانسی۔ نمونیا۔ بیہوشی۔ ٹائیفائیڈ۔ زکام وغیرہ تمام بخاروں میں اسے استعمال میں لا کر فائدہ حاصل کریں۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ ۸ آنہ۔

آج ہی آٹھ آنے کی نمونے کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خرید لیں۔

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

(گذشتہ سے پیوستہ)

جیو اور ایشور کا سمبندھ

لیکھک :- شری لچھمن چندر جی ایڈووکیٹ آگرہ

ایک دھنی سیٹھ ہے - جس کے یہاں کو ... کے کوٹھے اناج کے بھی ہیں - اور جس نے ... آگے پراد شٹ بھوجنوں سے بھری تھالی رکھی ہے - پرنتو ایک دانا اس میں سے سیٹھ نہیں کر سکتے - اور اپنے برابر تول ہیں دیپ دل کو روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں ۔

گیان اور کرم کی سمبھاؤنا تو ہم کیول منش شریر ہی میں کر سکتے ہیں - پرنتو بھوگ کے سدھانتوں کو سارے چیتن جگت کے پرادھیا سے سمجھ سکتے ہیں - آپ نے ایسے پرکھش دیکھے ہوں گے - جو دھوپ اور پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتے ہیں - ایسے بھی پرکھش ہیں جن کو پوری دست کھاد اور پانی مل رہا ہے - پرنتو کھڑے کھڑے سوکھ رہے ہیں - ٹھیک یہی منشیوں کی ہے - بجائے گئی کی ناند چارے سے بھری ہے - لیکن تنکا منہ میں نہیں جاتا - دوسری گائے گھاس کے ایک ایک تنکے کیلئے ترستی پھرتی ہے ۔

ہم نے دیکھا ہے کہ ایشور نے اس جگت کے پدارتھوں میں ہمارا سمبندھ اسی پرکار ستھاپت کیا ہے - کہ انہی سے ہمیں سکھ اور انہی سے دکھ ملتا ہے - اگنی - جل - وایو اور پرتھوی ہمارے سکھ کے سادھن ہیں - اور یہی ہمارے ناش کے سادھن ہیں - جل سے کھیتی ہوتی ہے - اور پیاس بجھتی ہے - بنا جل کے مچھلی کی طرح تڑپ جاتے ہیں - اسی جل سے جب باڑھ آتی ہے - تو تباہی تباہی کرتے پھرتے ہیں - اگنی سے ہم کتنے کام اپنے نکالتے ہیں - پرنتو یہ چنڈ اگنی کتنی ہی سبب پدارتھ بھسم کر دیتی ہے - وایو کے بنا ہمارا ... نہیں ہے - ... گھٹ جاتا ہے - پرنتو ...

آریہ سماج

وید کے سوتر بقیہ صفحہ ۱۲ کی دیکھتی

بھید کی باتوں کی بال کی کھال نہ اتارتے ہوئے آپس میں ملانے والی سانجھی باتوں پر ہی درشٹی قائم رکھیں گے - تو پھوٹ سے بچے رہیں گے - اور پرابر شکتی کو پراپت ہوتے رہیں گے - پرنتو جیسے آرنبھ میں کہا جا چکا ہے - اس سمے کے سنسار کی سمسیا ہے - کہ آریہ سمودائے کا رکھشا اس کی ویکتیوں کی سچی سوتنترتا کو قائم رکھتے ہوئے ہو سکتا ہے یا نہیں - سچی سوتنترتا وہ ہوتی ہے - جو آتما کے ناد کے انوسار ہے - جس کے اندر دیانتداری سے رائے رکھنے - اور اسے پرگٹ کرنے کا ادھیکار ہو - جس کے اندر سماج تکشی کی پربھتی سے میل اور سنگھٹن بڑھایا جاتا ہے - پرنتو جس کے اندر کسی پرکار کی مجبوری ریاکاری یا مکاری نہ پائی جاتی ہو - ایسے دشٹ پرکار کی سچی سوتنترتا کے آدھار پر ہی سمودائے کی سچی سنگھٹن شکتی پیدا ہوتی ہے - اور اسی کے دوارا ... اور سپھلتا کی پراپتی

کی آشا کی جا سکتی ہے - آنے والا زمانہ بتلائیگا کہ آریہ سماج کا سمودائے اس سچی سنگھٹن شکتی کو پیدا کرتا ہوا اس سنسار میں سچی سوتنترتا کو لانے میں کہاں تک سہائک ہو سکیگا ۔

آریہ بھائیوں کیلئے نادر تحفہ

سگندھت ہون سامگری

آریہ بھائی یہ جان کر پرسن ہوں گے - کہ ڈی - اے - وی فارمیسی لاہور میں مہرشی سوامی دیانند جی کے آدیشوں انوسار نہایت عمدہ جڑی بوٹیوں سے ہون سامگری تیار کی جاتی ہے - جو نہ صرف یگیوں اور سنسکاروں کے لئے ہی مفید ہے - بلکہ بیماروں کے کمروں میں جلانے سے ہوا صاف ہوتی ہے - اور روگوں کے جراثیم دور ہو کر صحت پانے میں مدد ملتی ہے ۔

اتنی خوشبودار سامگری اور کہیں سے نہ ملے گی ۔

قیمت :- ایک سیر کا پیکٹ ۹ آنے ۔

آدھ سیر " ۵ آنے

ملنے کا پتہ

منیجر دیانند آیورویدک فارمیسی لاہور

یا

اس کی برانچیں اور ایجنسیاں

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا ۵۴واں سالانہ جلسہ

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا ۵۴واں سالانہ جلسہ ۱۲ - ۱۳ - نومبر کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا - سوامی ستیانند - رائے بہادر بدری داس ایڈووکیٹ لاہور - لالہ ٹھیکر رام ایڈووکیٹ لاہور - لالہ دوارکا داس جج ہائی کورٹ کپورتھلہ - بھگت جگن ناتھ ڈسٹرکٹ و سیشن جج - مہاشہ کرشن - لالہ راجیندر کرشن کمار پرنسپل موگہ - پرنسپل رام لال و دیگر معززین نے شرکت کی - لڑکیوں کے جسمانی کرتب - بھجن - کنسرٹ اور قومی جھنڈے کی سلامی ہوئی - سوامی ستیانند - پرنسپل راجیندر کرشن کمار اور مہاشہ کرشن کی تقاریر ہوئیں ۔

تقسیم انعامات کے جلسہ کی صدارت مہاشہ کرشن نے کی - اور گریجویٹ لڑکیوں کو ڈپلومے دینے کے علاوہ سنگیت فسٹ ایڈ - نرسنگ - سلائی - دھرم شکشا میں اپنی اپنی کلاس میں اول و دوئم رہنے والی لڑکیوں کو انعامات دئے گئے - اس وقت بھی انہوں نے تقاریر کیں ۔

رائے بہادر بدری داس ایڈووکیٹ ویر دھان کنیا مہاودیالیہ جالندھر نے ایک ہزار روپیہ سالانہ - سیٹھ نندلال سوندھی پردھان آریہ سماج گورو کل سیکشن ایک ہزار روپیہ سالانہ - لالہ ٹھیکر رام ایڈووکیٹ پانسو روپیہ سالانہ - اور مہاشہ کرشن نے ایک سو روپیہ سالانہ مہاودیالیہ کو آئندہ چار سال تک دینے کا وعدہ کیا ۔

لڑکیوں کی بحث

جلسہ کی سٹیج پر ایک دلچسپ بحث ہوئی - کہ راشٹر بھاشا کیا ہونی چاہئیے اردو - انگریزی - بنگالی - مرہٹی - سندھی - اور پنجابی زبانوں کی نسبت علیحدہ علیحدہ لڑکیوں نے خیالات ظاہر کئے - آخر کار فیصلہ ہوا - کہ راشٹر بھاشا ہندی ہی ہونی چاہئیے - دونوں دن خوب رونق رہی - ۱۳ - نومبر کو حاضری بہت زیادہ تھی - پنڈال استری پرشوں سے بھر گیا - سینکڑوں لوگ باہر کھڑے تھے - تقاریر سننے کیلئے لاؤڈ سپیکر لگایا گیا تھا ۔

مہاشہ کرشن کا سواگت

(جالندھر ۱۳ - نومبر) مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ و پرکاش - حیدرآباد جیل سے رہائی کے بعد کل پہلی بار جالندھر تشریف لائے - چنانچہ ان کا آریہ سماج مندر اڈہ ہوشیارپور میں رات کے آٹھ بجے وسیع پیمانہ پر استقبال کیا گیا - آریہ سماج مندر اور پنڈال کو بجلی سے خوب آراستہ کیا گیا تھا - جب آپ کی کار پہنچی - تو ۲۱ گولے چلائے گئے - بینڈ نے سلامی اتاری - اور سکاؤٹوں نے گارڈ آف آنر دی - پنڈال حاضرین سے بھرا پڑا تھا - جلسہ کی صدارت رائے بہادر بدری داس ایڈووکیٹ نے کی - جالندھر کی تین سماجوں و آریہ استری سماجوں کے علاوہ ضلع بھر کی بہت سے قریب سماجوں کی طرف سے مہاشہ جی اور لالہ رام لال جی پرنسپل آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے - ایڈریس پیش کئے جانے سے پہلے پرنسپل رام لال کی تقریر ہوئی - جس میں انہوں نے مہاشہ کرشن جی کی قربانی کی تعریف کرتے ہوئے ان کے جیل کے حالات بیان کئے - ازاں بعد مہاشہ کرشن کی سوگندھ تک جیل یاترا کے متعلق پرجوش تقریر ہوئی جسے پبلک نے نہایت دلچسپی سے سنا ۔

خط و کتابت کرتے ہوئے چٹ نمبر کا حوالہ دیں ۔

دھرتی یا ... ورنگ ہے جب آندھی کے روپ میں چلنے لگتی ہے - تو کیا دشا ہوتی ہے - پرتھوی ہماری ماتا ہے - ہمارا آدھار ہے - ہم پرتھوی پر ہی چلتے اور پلتے ہیں - اس کی چھاتی پر ہم چل کر سندر اور پشٹی کارک انن پراپت کرتے ہیں - اسی پرتھوی پر اوشدھیاں پیدا ہوتی ہیں - پرنتو جب بھوکمپ (بھونچال) آتا ہے - تو پرتھوی کی مہما کا گیان ہوتا ہے - آنکھ جھپکتے ہی آن کی آن میں نگر کے نگر نشٹ ہو جاتے ہیں - اسی پرتھوی میں سے سونا چاندی نکلتا ہے - اور اس میں آگ - سانپ اور بچھو ... بس کرتے ہیں - اور ہمیں کاٹنے کے لئے تیار رہتے ہیں ۔

یہ دیویوں شکتیاں ایشور کے آدھین ہیں ۔ X

Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ ویدک سماج دسوہا کا سالانہ جلسہ

مورخہ یکم - ۲ - اور ۳ - دسمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا جا رہا ہے۔ جس میں سوامی ویدانند جی - لالہ خوشحال چند جی - لالہ دیوی چند جی ایم - اے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری - ٹھاکر امر سنگھ جی - پنڈت منسا رام جی - پنڈت لوکیندر چندر جی - اور پنڈت رلا رام جی ایم - اے کے پدھارنے کی پورن آشا ہے۔ ان کے علاوہ پنڈت منت رام جی - اور پنڈت دلیپ راج جی جیسے اُپدیشکوں کے بھجنیکوں کے پدھارنے کی بھی پورن آشا ہے۔

آریہ ویدک سماج دسوہا کے جو سبھا سد باہر ستھانوں پر ہوں۔ وہ کرپا کر کے اوشیہ اس یگیہ میں سملت ہوں۔ یدی کسی وجہ سے سملت نہ ہو سکیں۔ تو دھن کی سہایتا دیں +

(ہربنس لال مجرم پرو پیگنڈا سکریٹری)

ضروری اطلاع

سبھا کا ہفتہ وار آریہ مسافر اخبار بند ہے۔ اگر اس کے گراہک پھر جاری ہونے تک انتظار نہ کر سکیں۔ اور اپنا باقی چندہ واپس لینا چاہیں۔ تو ان کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ سبھا کے ماہواری رسالہ آریہ کے گراہک بن جاویں - ان کا بقایا چندہ اس میں جمع کر دیا جاوے گا۔ اگر وہ یہ پسند نہ کریں۔ تو شری جیوتی سامنیہ وبھاگ سے اتنی قیمت کی کتابیں منگوانے کی کرپا کریں۔ جو سبھا کو لکھنے پر بھیج دی جاویں گی +

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورو دت بھون لاہور)

ڈی - اے - وی ہائی سکول کراچی کے سماچار

شری لالہ برج لال جی بی - اے - ایل - ٹی - بی انسپکٹر آف آریہ سکولز پنجاب نے ہمارے سکول کا معاینہ مورخہ ۱۸ - اکتوبر ۱۹۳۹ء کو کیا - آپ نے شروع کی انفینٹ کلاس سے دونو ہندی اور اُردو پڑھانے کے متعلق مندرجہ ذیل ریمارکس دیئے :-

"ہمارے سکول کا تجربہ اس مسئلہ کا حل پیش کرتا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی قومی زبان ہندی اُردو یا دونو ہونی چاہئیں۔ پچھلے دو سالوں سے بمعیت رائے ڈی - اے - وی ہائی سکول کراچی میں ہندی اور اُردو شروع سے پرائمری جماعتوں میں پڑھانے کا تجربہ ہو رہا ہے۔ اس تجربہ کے نتائج نہایت اعلیٰ برآمد ہوئے ہیں۔ آریہ ودیا سبھا پنجاب لاہور کی ہندی اور اُردو کی سیریز پرائمری کی جماعتوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور لڑکوں کو دونو زبانیں پڑھنے میں کوئی دقت نہیں پیش آتی +

یہ ایک لاثانی تجربہ ہے۔ جسے آج تک کسی دوسرے انسٹی ٹیوشن میں عمل میں نہیں لایا گیا - اور یہ بات قابل تحسین اور آفرین ہے" +

(رام سہائے پرنسپل)

سہایتا کے لئے اپیل

مظفر گڑھ میں آریہ سماج نے ایک یتیم خانہ کھولا ہوا ہے - جو ایک عرصہ سے قائم ہے۔ اس میں اس وقت تقریباً ۴۴ لڑکے موجود ہیں - جن میں سے چند دستکاری سکول میں تعلیم پاتے ہیں - اور چند لڑکے پرائیویٹ طور پر دستکاری کا کام سیکھتے ہیں - اور باقی سب لڑکے باقاعدہ طور پر سرکاری سکول میں تعلیم پاتے ہیں - آپ سمجھ سکتے ہیں - کہ جس ضلع میں ہندوؤں کی تعداد صرف ۴ فیصدی ہو - اس میں یتیم خانہ کی کتنی بھاری ضرورت ہے۔ لیکن چونکہ یہ یتیم خانہ ایسے ضلع میں واقع ہے - جو کہ پنجاب کے ایک کونہ میں واقع ہے۔ اس لئے اس یتیم خانہ کے لئے آریہ سماجیں اور آریہ دانی مہاشے دان دینے کا بہت کم خیال رکھتے ہیں - آریہ سماجیں تھا آریہ دانی پرش سنسکاروں کے موقعہ پر اس یتیم خانہ کا بھی دھیان رکھیں - تو اس کی کافی امداد ہو سکتی ہے - یہ یتیم خانہ نہایت کفایت شعاری سے کام چلا رہا ہے +

(رام کرشن شرما اُپ منتری)

آریہ سندھیا مفت

اس سال ہم نے دیا نند نروان دوس کے اُپلکش میں آریہ سندھیا مفت دینے کا نشچے کیا ہے - سندھیا پریمی خود تشریف لا کر یا دو پیسے کا ٹکٹ برائے فرچ ڈاک بھیج کر مفت منگا لیں - اس میں سندھیا کے سبھی منتروں کا ترجمہ ہندی نظم میں پڑا سہل کیا گیا ہے - چند روز کے پاٹھ سے سندھیا زبانی یاد ہو جاتی ہے +

(کوہیانہ سرداری لال وید گاندھی سکوئر لاہور)

آریہ سماج وڈور کے سماچار

۵۰ حال میں شریمتی پنڈتا دروپدی دیوی جی تھا مہاشہ آتم دیو جی پدھارے - تین دن تک سائنگ مہاتما ست سنگ ہوتا رہا۔ پنچایت وڈور کی کرپا سے دیہات کے لوگ بھی جلسہ میں شامل ہوتے رہے - پرچار کا پربھاؤ بہت اچھا رہا - خاص کر استری جاتی کی ترٹیاں کافی دُور ہو گئیں - کیونکہ شریمتی پنڈتا جی نے شرادھ تھا پر اور آریہ سماج کیا ہے؟ پر کافی روشنی ڈالی - ساتھ کے گرامین لوگوں نے بانس تقاتیروں سے چھوت چھات کے تیاگ کا پرن کیا +

پروہت کی آوشکتا - پنڈتا دروپدی دیوی جی کے پرچار کا یہ بھی پربھاؤ پڑا - کہ پنچایت نے وڈور کو آریہ نگر بنانے کے واسطے ایک پروہت رکھنے کا وچار پرگٹ کیا +

ضرورت مند اصحاب آویدن پتر منتری آریہ سماج وڈور کو بھیج کر ویتن کا پتہ کر لیں یدی پروہت کی دھرم پتنی پڑھی لکھی ہو - تو اس کو ترجیح دی جائے گی - کیونکہ آریہ پتری پاٹھ شالہ کے لئے ادھیاپکہ کی آوشکتا ہے اس کا ویتن ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ملے گا +

(منتری آریہ سماج وڈور ضلع ڈیرہ غازیخان)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

ڈاکٹر دھرم ہدایت جی پردھان دھنیہ واد آریہ سماج مٹھ ٹوانہ ۱۵ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک ویدک پتری پاٹھ شالہ کیلئے دھن سنگرہ کرنے گئے تھے - منو بورڈ ۵ سے سہرا ہی لالہ چودھری رام جی تحصیلدار پنڈت شکلا جی مبلغ ۹ روپے ۸ ر - دہلی سے ملک گردھاری لال تبرو - لالہ ہیرا لال گرو اور فانوگو و لالہ موہن لال منوچہ کی سہایتا سے ۲۸۴ روپے ۴ ر نقد و وعدوں کی صورت میں اکٹھا ہوا +

(۲) ماسٹر ٹھاکر چند جی ہیڈ ماسٹر پتری پاٹھ شالہ نے ماسٹر امیر چند جی کے سہیوگ سے مبلغ گیارہ روپے ۸ ر پائی سال نوالی سے پاٹھ شالہ کیلئے اکٹھے کئے ہیں +

(۳) منیجر صاحب چودھری روپ چند ایڈووکیٹ نے پنڈت بھگوان داس وشید کے ساتھ لاہور سے ۲۹ روپے ۱۲ ر - و لالہ اودھو رائے سابق گرو اور فانوگو کے ساتھ علاقہ سون سے مبلغ ۳۰ روپے ۸ ر - لالہ پرکاش چند سہراہی لالہ موہن لال منتری آریہ سماج مٹھ پڈالی - سرگودھا دھریہ - کھلوال دھک تھرسے مبلغ ۶۵ روپے ۸ ر ویدک پتری پاٹھ شالہ کے لئے اکٹھے کر کے لائے ہیں +

نرائن داس مہاشوں کا ہاردک دھنیہ واد ہے +

سالانہ جلسہ آریہ سماج اور ویدک پتری پاٹھ شالہ مٹھ ٹوانہ

کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - اکتوبر کو بڑے سماروہ سے منایا گیا - جلسہ سے دو دن پہلے پنڈت بلدیو کرشن پروہت آریہ سماج سرگودھا نے بڑی منوہر کتھا کی - اُتسو پر پنڈت رام سروپ جی پاراشری - پنڈت دل پتی شاستری - شریمتی دروپدی دیوی جی اُپدیشکا - مہاشہ آتم دیو جی - مہاشہ بالکرشن جی کے منوہر بھجن و بھاشن ہوئے - شریمتی پنڈتا دروپدی دیوی جی اُتسو کے دنوں میں دیویوں میں آریہ دھرم کا پرچار کرتی رہیں - پتری پاٹھ شالہ کی اُنتی کو دیکھ کر جنتا پرسن ہوئی - جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا +

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج الہڑ ضلع سیالکوٹ

ذیل کے دانی مہاشیوں کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے - جن کی سہایتا سے آریہ سماج مندر مکمل ہو گیا ہے - کنوئیں کی کھدائی ہو رہی ہے - جو آئندہ اور چار دیواری کے لئے سوتنتر منڈل ہے - آریہ سماجیں اپنے کرتویہ کا پالن کریں - کیونکہ سماج مندر کے لئے دان دینا ویدپرچار کے کاریہ کو آگے لے جانا ہے +

(۱) مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ ڈپٹی مکیش لال روپیہ

(۲) پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا لاہور پچیس روپیہ +

(۳) ملیسرز بدھ مل سنگھی ایند سنز پچیس روپیہ وعدہ + (۴) آریہ سماج بلالپور جٹاں دس روپیہ + (۵) آریہ سماج سیالکوٹ نو روپیہ + (۶) آریہ سماج گکاس والہ سات روپیہ +

کل میزان ایک سو چھہتر روپیہ

(آنند منی سنیاسی)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ عام جلسہ لالہ بھگوان داس جی پردھان آریہ سماج کی مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے - اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں - اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی دیں +

(منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

چھٹا ایڈیشن

(از پنڈت نارائن پرساد بیتاب)

یہ ٹریکٹ اردو ہندی ملی جلی زبان اور ہندی ٹائیپ میں چھپا ہوا مفت تقسیم کیا جاوے گا - ایک اہم سوال پر وید اور سمرتیوں کو ناصح بنا کر روڑھی بندھن اور بیہودہ رواجوں کی عقدہ کشائی کی گئی ہے۔ لڑکیوں کے پتا خواہ سناتن دھرمی ہوں یا آریہ سماجی اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں +

ڈاک خرچ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر اپنا نام و پتہ رجسٹر کرا دیں۔ کتاب تیار ہوتے ہی مفت بھیجدی جاوے گی +

وید بھانو نمبر ۵۲۰ بھانو بھون ماٹنگا - بمبئی نمبر ۱۹

آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر

(۱) آریہ سماج مندر لارنس روڈ امرت سر کا سنگ بنیاد شری مہاتما نارائن سوامی جی مورخہ ۲۴-۱۱-۳۹ کو اپنے دست مبارک سے رکھیں گے۔ اور ۲۰-۱۱-۳۹ سے ۲۴-۱۱-۳۹ تک روزانہ تک ہر روز رات کے ½۸ بجے سے ½۹ بجے تک کتھا کیا کریں گے +

(۲) آریہ سماج ہذا کی طرف سے بھیجے ہوئے ستیا گرہیوں کی سیوا میں شری سوامی جی کے پوتر ہاتھوں سے مان پتر بھینٹ کئے جائیں گے۔ جو بھائی ایک ہفتہ تک منتری سماج کو اپنے یہاں پدھارنے کی سوچنا دیں گے۔ ان کے نام مان پتر پر لکھوا کر فریم وغیرہ لگوا کر تیار کروا دئے جائیں گے +

(گوردتا مل منتری)

گورو کل جہلم کے سماچار

آریہ جاتی کے پونر دھرم یدھ میں گورو کل دھام جہلم کے جن جن برہم چاریوں ودوانوں اور کرمچاریوں نے بھاگ لیا تھا۔ وہ سب وجے پراپت کر کے کشل پوروک گورو کل میں پہنچ گئے ہیں۔ گورو کل کا سٹاف بہت اچھا اور یوگیہ ہے۔ اس لئے برہم چاریوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ سب برہم چاری سوستھ اور پرسن ہیں۔ ان کے بھوجن۔ دودھ۔ دستروں اور ویایام کی طرف کافی دھیان دیا جاتا ہے +

گورو کل ہذا کے پردھان لالہ لعل چند جی نا رکھیں آج اس کی ترقی میں کوشاں رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ ریلوے دینا تک سے گورو کل کیلئے ایک سڑک کے لئے ریلوے سے کھوئی ... کے آخر تک پنجاب پہنچ جاویں گے ۔ (جگدیش چندر)

پراپت کرنے کا یتن کر رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ جلد کامیابی ہو جاوے گی +

اس سال گورو کل میں شریمتیاں پڑھانے کے وشئے پر وچار کیا جا رہا ہے۔ اس سال برہمچاریوں کی کافی سنکھیا داخل کی جاوے گی۔ اس لئے جو گورو کل شکھشا پرنالی سے اپنے بچوں کو یوگیہ آگیا کاری ودوان اور دیش بھگت بنانا چاہیں جلد ہی اپنے بچوں کو گورو کل ہذا میں داخل کروائیں۔ شلک نام ماتر صرف آٹھ روپے ماسک رکھا گیا ہے +

پر ولیشی پتر (داخلہ فارم) گورو کل ہذا کے دفتر سے پتر لکھنے سے پراپت ہو سکتا ہے + (منتری پرکاشن وبھاگ)

گورو کل کورو کھشیتر کے سماچار

وجے دشمی کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے - موسم اچھا ہو گیا ہے۔ مگر ابھی تک ملیریا کا کچھ اثر چل رہا ہے۔ موسمی بخار اور چوٹ کے روگی ابھی ہسپتال میں ہیں - جلد موسم بالکل اچھا ہونے کا امکان ہے +

شری مہاشہ تلسی لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ حیدر آباد اپنے بالک کو یہاں داخل کرا گئے ہیں۔ آپ یہاں دو تین دن ٹھہرے۔ اور حیدر آباد کے مفصل حالات کل واسیوں کو سناتے رہے۔ جس سے یہاں کی جنتا کو بڑا لابھ پہنچا - آپ بڑے سچے آریہ اور آریہ سماج کے نربھئے سیوک ہیں۔ گورو کل کے سمبندھ میں آپ نے روزانہ اخبار "دِگ وجے" میں بہت اچھی سمتی پرگٹ کی ہے +

(پربندھ کرتا گورو کل کورو کھشیتر)

آریہ سماج علاولپور کے سماچار

علاولپور آریہ سماج میں شری ویکر ورتی جی گا ینی آچاریہ مہا کھارت ودرنتی جیون کی منوہر کتھا ہر روز رات کے ۸ بجے سے ۹ بجے تک یکم نومبر سے ۱۶ - نومبر تک کرتے رہے۔ یہ پروگرام شروع ستمبر میں نشچت ہو چکا تھا۔ اور اس کے متعلق گھوشنا بھی کی جا چکی تھی +

قصبہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ سناتن دھرمیوں کو شکایت کا موقعہ نہ ملے۔ اس خیال سے گھوشنا کرنے سے پہلے سکریٹری مہاویر دل اور لجداناں پردھان سناتن دھرم سبھا علاولپور سے دریافت کر لیا گیا۔ کہ ان کا نہ کوئی پروگرام ان دنوں میں نہیں - مگر مہاویر دل کے چند نوجوان اس بات پر تلے ہوئے تھے۔ کہ آریہ سماج کے پرچار میں فرور وگھن ڈالا جائے۔ اس لئے ان سے نہ رہا گیا۔ ایک سادھو کو جو کچھ دنوں سے دوپہر کے سمیہ کیول کچھ استریوں میں پرچار کر رہا تھا۔ کہہ سن کر رات کی کتھا کے لئے مجبور کیا - وہ بھی ان کے کہنے میں آگیا - ۲۷ - اکتوبر سے عام پبلک میں اسی سمیہ رات کے وقت کتھا رکھ کر ہمارے کاریہ میں وگھن ڈالنے کا یتن کیا گیا - ادھر ان کی یہ منوورتی اور ادھر ہماری یہ رواداری کہ اگر کوئی اُپدیشک مہاتما اچانک بھی آ جاتا تھا۔ تو سناتنیوں کا پروگرام چلتا دیکھ کر ہم ان کے مقابلے میں پرچار نہ کراتے تھے +

چنانچہ ہم نے اب کے بھی سوامی ویدبھکشو جی سے جو ۲۲ - اکتوبر کو پدھارے تھے - سکریٹری مہاویر دل سے دریافت کر کے ۲۴-۲۵ - اکتوبر کو پرچار کرا کر دو دن کیلئے ان کا پرچار محض اس لئے بند رکھا۔ کہ ان کے ہاں کسی کا پرچار ہوتا تھا +

اسی طرح ۳۰ و ۳۱ - اکتوبر کو پنڈت گنگا سہائے جی بھجنوپدیشک پدھارے - اُن کو بھی واپس کر دیا۔ اس وچار سے کہ اگر یہ ہم سے جھگڑا و یوہار کرتے ہیں۔ تو بے شک کریں - ہم اپنی نیک نیتی کو کیوں چھوڑیں ؟ باوجود ان کی سخت مخالفت کی نیتی کے شری گا ینی آچاریہ جی کی کتھا میں بھاری تعداد میں استری پرش آ کر خوب لابھ اٹھاتے رہے +

(ایک علاولپوری آریہ)

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا پرچار

آج کل مہتہ جیمنی جی سنیکت پرانت میں پرچار کر رہے ہیں - ماہ اکتوبر میں آپ نے یکم اکتوبر کو بریلی میں دو لیکچر دئے - ۲-۳-۴ - اکتوبر کو بجنور میں پرچار کیا - ۵-۶-۷ - اکتوبر کو امروہہ میں چار لیکچر دئے - ۸-۹-۱۰ کو رام پور میں چار لیکچر دئے - ۱۱-۱۲-۱۳ - اکتوبر چندوسی - ۱۴-۱۵-۱۶ - اکتوبر بدایوں ۱۷-۱۸ - اکتوبر کاسگنج - ۱۹-۲۰ - اکتوبر کو کاشی میں پرچار کیا - ۲۱-۲۲-۲۳ - اکتوبر تک آپ نے پرمدھی آریہ سماج کے اُتسو کے موقعہ پر لیکچر دئے - ۲۴ سے ۲۶ تک گونڈہ اور ۲۷-۲۸ - اکتوبر کو لنکا پور میں پرچار کیا - ۲۹ سے ۳۱ - اکتوبر تک بستی میں پرچار کیا - گویا ماہ اکتوبر میں آپ نے بارہ مختلف مقامات پر گشت لگا کر ۴۴ لیکچر دئے - ابھی آپ نومبر کا مہینہ یو - پی میں پرچار کریں گے - اور دسمبر ...

آریہ سماجوں کے منتری اور آریہ پرشوں کو سوچنا

مندرجہ ذیل چیزیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے درست کر کے چھپوائی گئی ہیں:

(۱) آریہ سماج کے نیم اُپ نیم ہندی قیمت ایک پُستک دو پیسے - سینکڑہ ۲/۸ +

(۲) آریہ سماج کے لئے پرویشی پتر اور نیم ایک فارم پر چھپے ہوئے - قیمت ایک سینکڑہ کاپی جی ہوئی دس آنے (۱۰/) +

(۳) شدھی کے پرمان پتر — آرٹ پیپر پر دو رنگوں میں سندر چھپے ہوئے ½۱۵×۹" سائز کے ہر آریہ سماج میں اوشیہ ہونے چاہئیں۔ دو روپے ارسینکڑہ (۱۲/) +

(۴) ویدک سندھیا — کاغذ و چھپائی سندر - ہندی یا اُردو ایک روپیہ سینکڑہ +

(۵) سندھیا ہون منتر اکٹھے ہندی یا اُردو اڑھائی روپے سینکڑہ +

(۶) ست سنگ گٹکا — اس میں سندھیا - ہون منتر اور بھجن اکٹھے ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو دو آنے (۲/) زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ +

(۷) ست سنگ گٹکا — اس میں ۴۵ بھجن ایشور بھگتی کے ست سنگ میں بولنے والے درج ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ایک آنہ - زیادہ کیلئے تین پیسے +

(۸) ہون منتر ارتھ سہت — ہندی دو آنے زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ +

(۹) نِگھنٹی درپن — یہ پُستک ہر ایک آریہ کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں آریہ سماج کا خزانہ ہے۔ قیمت ہندی یا اردو دس آنے (۱۰/) زیادہ کیلئے آٹھ آنے (۸/)

(۱۰) آریہ سماج کے رجسٹر — ماسک چندہ کے حساب کا رجسٹر ۸/ - جمع و خرچ کا رجسٹر ۸/ - آریہ سماجوں کے لئے چیک بک آریہ سماجوں کے لئے دکشنا رسید بکیں ایک سو فارم ۸/ - آریہ سماجوں کے چاروں منتر پرتھما کاغذ پر سندر کار رگ وید کے انتم سوکت کے ارتھ سہت — ایک سو فارم ۸/ + چھپے ہوئے ایک سو فارم آٹھ آنے (۸/) +

نوٹ بک: میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پُستکالیہ ہسپتال روڈ لاہور

سوا ستھیہ رکھشا

نزلہ و زکام

لیکھک:۔ حکیم پرتھوی چند جی شاہ پنڈی گھیب (اٹک)

اگر ناک کا فضلہ ناک سے خارج ہو۔ تو اُسے زکام کہتے ہیں۔ اگر حلق اور پھیپھڑوں پر پڑے۔ تو اُسے نزلہ کہتے ہیں۔

اسباب موسم کا تغیر و تبدل۔ سرد ہوا کا لگنا۔ دیر تک گیلے کپڑے پہننا۔ گرمی کی تاب کر فوراً سرد پانی پینا۔ سرد چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا۔ تیل یا ترش اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا وغیرہ۔

علامات اگر رقیق رطوبت بہتی ہو۔ آنکھیں سرخ ہوں۔ اور اُن سے پانی جاری ہو۔ تو اُسے نزلہ حار کہتے ہیں۔ اور اگر رطوبت غلیظ ہو۔ نہ سر میں درد ہو۔ اور نہ پیاس کی شدت ہو۔ رطوبت میں سوزش وجلن نہ ہو۔ تو اُسے نزلہ بارد کہتے ہیں۔

علاج نزلہ حار میں بہدانہ تین ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ لسوڑی ۹ دانہ۔ پانی میں جوش دے کر مل چھان کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر سوتے وقت پلائیں۔ اور اگر قبض کی شکایت بھی ہو۔ تو مربہ ہلیلہ دو عدد پانی سے دھوکر کھالیں۔

نزلہ بارد میں گل بنفشہ سات ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ لسوڑی ۹ دانہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ۔ خبازی ۵ ماشہ۔ ملہٹھی چھلی ہوئی تین ماشہ رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر نزلہ اور زکام کے ساتھ بخار بھی ہو۔ تو گل بنفشہ سات ماشہ۔ عناب پانچ دانہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ گل گاؤزبان تین ماشہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ۔ خبازی ۵ ماشہ۔ خاکسی تدبر (پوٹلی میں بندھی ہوئی) ۵ ماشہ۔ مصری تین تولہ پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ پرانے نزلہ و زکام کے لئے پہلے دماغ کا تنقیہ کریں۔ بعد ازاں خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشہ یا معجون برہمی مرکب ۹ ماشہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ اور اطریفل زمانی ہفتہ میں دو بار سات ماشہ کی مقدار میں سوتے وقت کھایا کریں۔

نسخہ معجون برہمی مرکب جو دماغ کیلئے

انتہا مفید ہے۔ برہمی بوٹی۔ مغز بادام۔ مغز

کدو۔ الائچی خورد ہر ایک ایک تولہ۔ موصلی سفید۔ طباشیر ہر ایک چھ ماشہ۔ شہد خالص دواؤں سے سہ چند۔ (جو صاحب تیار نہ کر سکیں وہ فی پیکٹ دس تولہ ایک روپیہ پر چندن فارمیسی پنڈی گھیب سے طلب فرما دیں۔

غذا و پرہیز زود ہضم غذائیں مثلاً پالک کا ساگ۔ مونگ کی دال اور دیگر سبزیاں چپاتی کے ساتھ دیں۔ نزلہ خواہ گرم ہو یا سرد ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا سے پرہیز کریں۔ خوشبودار چیزوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ دن کا سونا اور چت سونا بھی منع ہے۔

پرائشچت

بقیہ صفحہ ۱۰

"کہو"

"میری طرف دیکھیں"

مدن نے دیکھا۔ لکھشمی کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔

"کیا چاہتی ہو؟" مدن نے اسکے آنسوؤں کیطرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "اگر یہ آنسو میرے ہردہ میں پریم کی آگ لگا سکتے۔ تو میں ان کی قیمت ہیروں اور جواہرات سے زیادہ سمجھتا"

"آنسو پریم کی آگ لگا سکیں یا نہ۔ ان کی قیمت اب بھی ہیروں اور جواہرات سے کم نہیں۔ لیکن ایک تیرے کے لئے۔ انسا گر پر ایک حسینہ کی آنکھوں کے خوش قسمت آنسو ہوتے ہیں بیشک۔ بد قسمت عورت کے آنسوؤں کی کوئی قیمت نہیں.........."

"مگر میں ان کی قیمت بالکل معمولی قیمت چاہتی ہوں۔ اور وہ ہے۔ لکھشمی نے اپنے تڑپتے ہوئے گرم لبوں کو لے جاکر مدن کے لبوں پر رکھ دیا۔ صرف ایک بار......

لکھشمی ویٹ آئی اپنی کٹیا کو۔

مدن کے جسم میں ایک برقی لہر دوڑ گئی لیکن وہ سوئے ہوئے ہردہ کو جگا نہ سکی۔ اس نے بہت سوچا۔ پریم کے بنا کرتو یہ پاپ سمجھوتہ ہے۔ کیا مجھے سوسائٹی کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ ضمیر کہتی سوسائٹی کی غلطی کی سزا لکھشمی کیوں بھگتے۔ تم دونوں مل کر سوسائٹی کے خلاف بغاوت کرو۔

مدن آہستہ آہستہ گھر کی طرف چلا

(۵)

رات بھر اُسے نیند نہ آئی۔ بہت کچھ جدوجہد ہوتی رہی۔ دل کو سمجھایا لیکن بے فائدہ تسلی دینی چاہی لیکن بے سود۔ اسے ایک جوان عورت کی جوانی کا واسطہ دیا۔ لیکن وہ نہ مانا۔ اس کی لاچاری و مجبوری کا نقشہ کھینچا سب بے نفع!!

مدن کو بہت دیر سے اُٹھا۔ لیکن لکھشمی ابھی جاگی نہ تھی۔ آگے وہ بہت جلدی جاگ اُٹھتی تھی۔ وہ سیر کو چلا گیا۔ سیر کے بعد لوٹا۔ تب بھی لکھشمی سوئی ہوئی تھی۔ آواز دی۔ وہاں کوئی جواب نہ تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے سو گئی تھی۔

مدن نے دیکھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں زہر کی شیشی تھی۔ اور دوسرے میں مدن کی فوٹو۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ چلا اُٹھا "لکھشمی! یہ کیوں؟"

لیکن اب لکھشمی اس کے اس سوال کا جواب نہ دے سکتی تھی۔

(۶)

مدن اسی وقت کشمیر سے لوٹ آیا۔ کسی کسی نے تو کہا۔ کہ مدن نے خود اسے زہر دے دیا ہے۔ لیکن نہ جانے ٹوٹے ہوئے ہندی اکھشروں میں اس نے کیسے اس کی فوٹو کے نیچے لکھ دیا تھا۔

"آتم گھات کی ذمہ وار ہیں لکھشمی پرماتما عورت کو دھن نہ دے۔ لیکن روپ نہ بنائے"

ان الفاظ کا مدن پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے ساری عمر دوسری شادی نہ کرنے کا پرن کیا۔ بہت زور دیا گیا۔ لیکن وہ کسی طرح م

گوروکل کانگڑی کا

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپدق اور دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بڈھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ دو روپے (۲) فی پونڈ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گن ہنڈ اقسام قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co,
Karachi

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سینما منرد لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" لسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

Regd. No: L. 435. Telegrams: "Prakash" Telephone No: 2367.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

اوم

ہفتہ وار پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ (۱؎)

ایڈیٹر مہتہ منشی علاوپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی عہ - سہ ماہی عہ
ودیش چھ روپے - ہر ماہ ۵ روپے

نمبر ۴۷	اتوار ۱۸ مگھر سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

برہمچریہ

(از مہاشہ کرشن چندر خورشید علی پور)

نہیں زہد و تقویٰ کبھی اس سے بڑھکر — ریاضت نہیں کوئی اس کے برابر
یہی اک تپسیا ہے جس کی بدولت — بنا موں شنکر ہمارا رشی ور
بجا ہے کہیں اس کو معراجِ راحت — کہ اس زینہ سے ہم چڑھے تھے فلک پر
وصالِ الٰہی کا ہے یہ وسیلہ — ترقیٔ عالم ہے اس پر نچھاور
اسی تپ نے بھیشم کو بل دیدیا تھا — کنہیا کو اس نے بنایا یوگیشور

اگر عزم تجرید کر لو تو تم بھی
ہو جاؤ بے شک منی ور رشی ور

اُپنشدوں کے راز

سنت کمار نے کہا "آکاش ہی تیج سے ادھک ہے۔ آکاش میں ہی سوریہ چندر دونو بجلی نکشتر اور اگنی وغیرہ رہتے ہیں۔ آکاش سے منش شبد دوارا دوسرے کو بلاتا ہے۔ آکاش سے منش شبد کو سنتا ہے۔ اُتر کو سنتا ہے۔ آکاش میں منش کریڑا کرتا ہے۔ آکاش سے سب پدارتھ اُتپن ہوتے ہیں۔ اور آکاش کو پاکر ہی جگت اُتپن ہوتا ہے۔ اس لئے ہے نارد! تُو سب ستھان آکاش کو جان۔ وہ جو آکاش کو دھیان کر آرادھتا ہے وہ آکاش والے۔ پرکاش والے۔ دُکھ کلیش رُوپ بادھا رہت اور وِستیرن لوکوں کو سِدھ کر لیتا ہے"٭

تیرھواں کھنڈ ۱۳ سنت کمار نے کہا۔ سمر۔ سمرتی۔ سمرن۔ یہی آکاش سے ادھک ہے۔ اس کارن بدھ اپی بہت منش نہ سمرن کرتے ہوئے ایک ستھان میں ہی بیٹھے ہوئے ہوں۔ تو بھی وہ نہ ہی کچھ سُنیں۔ نہ منن کریں اور نہ جانیں۔ جب بھی وہ سمرن کریں۔ سمرتی سے کام لیں۔ تب سننے لگ جائیں۔ تتھا منن کرنے لگ جائیں۔ وہ جان سکیں۔ سمرتی سے ہی منش اپنے پتروں کو جانتا ہے۔ اور سمرتی سے ہی منشیوں کو پہچانتا ہے۔ ہے نارد! تو سمرن شکتی کو سمپادن کر۔ جو منش سمرن کو دھیان جان کر بھگوان کی اُپاسنا کرتا ہے۔ جہاں تک سمرن کی گتی ہے۔ وہاں تک اُس کا سوچھند سنچار ہوتا ہے۔ اپراپت پدارتھ کی آکانکشا کا نام آشا ہے"٭

سنت کمار نے کہا "آشا ہی سمرن سے ادھک تر ہے۔ نشچے سے جب آشا سے سمرتی پردیپت ہوتی ہے۔ تب منش منتروں کو پڑھتا ہے۔ کرموں کو کرتا ہے۔ پتروں اور پشوؤں کو چاہتا ہے۔ اس اور اُس لوک کو چاہتا ہے۔ ہے نارد! تُو آشا کو آرادھن کر٭

"وہ جو آشا کو دھیان جان کر بھگوان کی اُپاسنا کرتا ہے۔ پرمیشور کی دیا کی آشا سے اس کے سارے منورتھ سِدھ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے آشیرواد امو گھ اچوک ہو جاتے ہیں"٭

رگ وید ~~~ اوم ~~~ یجر وید

ویدامرت

سام وید ~~~ اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म इन्द्र सोमं पिब ऋतुनात्वा
विशन्त्विन्दवः मत्सरासस्तदोकसः

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۵۔ منتر ۱)

(اوم) اندرم سوممم پِب رِتُونا توا وِشنتو اِندوہ متسراسس تدوکسہ٭

پدارتھ: ہے منش یہ (اندر) سمپہ وِبھاگ کرنے والا سوریہ (رِتُونا) بسنت آدی رتوؤں کے ساتھ (سومم) اوشدھی آدی پدارتھوں کے رس کو (پِب) پیتا ہے۔ اور یہ (تدوکسہ) جن کے انترکش وایو آدی نواس کے ستھان تتھا (متسراسہ) آنند کے اُتپن کرنے والے ہیں۔ (اِندوہ) جلوں کے رس (رِتُونا) بسنت آدی رتوؤں کے ساتھ (توا) اس پرانی وا پرانی کو کھش کھش (آوِشنتو) آدیش کرتے ہیں٭

بھاوارتھ یہ سوریہ ورش۔ اُترائن۔ دکشنائن۔ بسنت آدی رِتو۔ چیت آدی بارھوں مہینے۔ شکل اور کرشن پکش۔ دن رات۔ مہورت۔ جو کہ تیس کلاؤں کا سنیوگ جو تیس کاشٹھا کا سنیوگ۔ کاشٹھا جو کہ اٹھارہ ۱۸ نمیش کا سنیوگ تتھا نمیش آدی سمپہ کے وبھاگوں کو پرکاشت کرتا ہے۔ جیسا کہ منوجی نے کہا ہے۔ اور انہی کیساتھ سب اوشدھیوں کے رس اور سب ستھانوں سے جلوں کو کھینچتا ہے۔ وہ کرنوں کے ساتھ انترکش میں استھت ہوتے ہیں۔ تتھا وایو کے ساتھ آتے جاتے ہیں٭

تشریح اس منتر میں سوریہ ہمارے لئے کیا کرتا ہے؟ اس بات کو واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے۔ کہ سوریہ ہی ہے جس کی وجہ سے "اُترائن، اور دکشنائن" (جنوب و مغرب) وغیرہ اطراف پیدا ہوئی ہیں۔ اسی سے چیت وغیرہ بارہ مہینے ہیں۔ اور اسی سوریہ سے کرشن اور شکل پکش۔ بسنت وغیرہ موسم بھی سوریہ کی کرپا سے ہیں۔ اور "سال" بھی سوریہ کی وجہ سے ہے٭

نیز یہی سوریہ سمندر۔ دریاؤں ندیوں وغیرہ سے پانی کھینچتا ہے۔ اور پانی کے بخارات سوریہ کی کرنوں پر ہوا کی مدد سے آتے جاتے ہیں۔ سوریہ کی شعاعوں سے ہی اوشدھیوں کو رس ملتا ہے۔ یہ سب کچھ سوریہ ہی ہمارے لئے کرتا ہے٭

سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ منوجی نے یہ بات اپنی سمرتی میں بیان کی ہے٭ **(ہاشیہ)**

(سوامی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

نئے سال کا پروگرام

نیا سال آرہا ہے۔ نہ معلوم آریہ ویر اس آنے والے سال کیلئے شاریرک۔ سماجک اور آتمک اُنتی کے کن کن پروگراموں پر وچار کر رہے ہوں گے۔ ہمارے وچار میں انہیں آریہ سماج کے تحریری کام کو آگے بڑھانے کیلئے آریہ اخباروں کی اشاعت بڑھانے کے پروگرام پر بھی وچار کرنا چاہیئے٭

سچے ہیرے موتی

— اس پرتھوی کا آدھار جس شیش پر سمجھا جاتا ہے۔ وہ جیووں کے بچے ہوئے کرموں کا نام ہے۔ جن کا پھل ابھی جیووں کو پراپت نہیں ہوا ہے٭

— اس سرشٹی کا دکھنی رُوپ میں آنے کا ابھپرائے دکھنیوں کو بھوگ اور اپورگ پراپتی کا اوسر دینا ہے٭

— سادھارن تیا دکھنی گت رُوپ سے ہی کرموں کے پھل پراپت ہوتے ہیں۔ پرنتو کبھی کبھی اکٹھے انیکوں دکھنیوں کے کرموں کے پھل ایک ساتھ پراپت ہوتے ہیں۔ جیسے پلیگ یا مہاماری (چیچک) کے سمیہ میں۔ ایسے سمیہ میں کوئی بھرم نہیں ہونا چاہیئے٭

— جیسے دکھنیوں کے کرم ہوتے ہیں ویسے ہی راشٹر اور جاتیوں کے بھی کرم ہوتے ہیں۔ جن کا پھل اُن جاتیوں اور راشٹروں کو بھوگنا پڑتا ہے٭

— منش کی اور انیہ پرانیوں کی جاتی۔ آیو اور بھوگ پُورو کرموں کے انوسار ہی نشچت ہوتے ہیں٭

— جاتی آیو اور بھوگ سے ابھپرائے یہ ہے۔ کہ جیو کہاں رہے۔ کتنے دِن رہے۔ اور کس اوستھا میں رہے۔

— کرم کی گتی کو سمجھنے سے مرتیو کا سوروپ سمجھ میں آجاتا ہے۔ اور اُس کی بھیانکتا جاتی رہتی ہے٭

مرتیو۔ جاتی۔ آیو اور بھوگ کی ایک اوستھا کے انت کا نام ہے٭

— مرتیو کا سوروپ سمجھ لینے سے منش کے اندر دیرتا آتی ہے اور شانتی پراپت ہوتی ہے۔

— پرُشارتھ اور پراربدھ کوئی بھنن بھنن نیم نہیں ہیں۔ یہ جیو کے سوبھاوک گنوں کے آدھار پر ہیں۔ اور ان میں کاریہ اور کارن کا سمبندھ ہے٭

— جیو کے سوبھاوک اچھا۔ دویش اور پریتن سے ارتھات کرم سے پرُشارتھ کا تعلق ہے٭

— جیو کے سوبھاوک گن دُکھ اور سُکھ سے پراربدھ یا تقدیر کا تعلق ہے٭

— جیو کے ایک رُوپ کے تین ہی سوبھاوک گن ہیں ارتھات گیان۔ کرم اور بھوگ۔ ان میں سے گیان اور کرم سے پرُشارتھ اور تقدیر یا کرم کا سمبندھ ہے۔ اور بھوگ سے پراربدھ یا تقدیر کا٭

CC0. Gurukul Kangri Collection

سمت ۱۹۹۶ ۱۸ مگھر
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۱۳ - دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو

اس درش میں آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو کو پنجاب بھر کا حیدر آباد سمیلن بنانا چاہتا تھا۔ کیونکہ اگرچہ لاہور نے ستیاگرہیوں کی رہائی کے بعد تمام سرد ادھیکاریوں کا شاندار سواگت کیا۔ ایسا شاندار کہ کسی کو نصیب نہ ہوا ہوگا۔ اور اگرچہ مختلف سماجوں نے اپنے ستیاگرہیوں اور اپنے سرد ادھیکاریوں کا سواگت کیا ہے۔ پھر بھی پنجاب بھر نے حیدر آباد ستیاگرہ کی حیثیت مجموعی نہیں منایا۔ میں چاہتا تھا کہ اس اُتسو ستیاگرہ کی یہ درشنی ہو جائے۔ نگر کیرتن میں ہزاروں نہیں۔ تو سینکڑوں ستیاگرہی شامل ہوں۔ اور حیدر آباد سمیلن کیا جائے۔ جس میں ستیاگرہی بتائیں۔ کہ انہوں نے کیا کیا کشٹ اُٹھائے ہیں۔ دوسری بات تو کسی حد تک پوری ہو گئی لیکن پہلی نہیں ہوئی۔ پہلی بات کے لئے روپیہ درکار تھا۔ اور آریہ سماج لاہور اس خرچ کیلئے تیار نہ تھا۔ اس لئے نگر کیرتن میں آریہ دیروں کا کوئی دل نظر نہ آیا۔ کنتو ۲۶۔ نومبر کا دن عملی طور پر حیدر آباد ستیاگرہ کے ارپن ہوا۔ صبح کو دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک لالہ دلیش بندھو گپتا ایم - ایل - اے کا ایک پربھاؤ شالی دیا کھیان حیدر آباد ستیاگرہ پر ہوا۔ اور چونکہ وہ ایک طرح سے ستیاگرہ کے کرن آدھار رہے ہیں۔ اس لئے جو کچھ وہ بتا سکتے ہیں کوئی اور نہیں۔ اور انہوں نے کئی ایسی باتیں بتائیں۔ جو پہلے لوگوں کو معلوم نہ تھیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مہاتما گاندھی حیدر آباد ستیاگرہ کے خلاف تھے۔ اس کے شروع ہوتے ہی انہوں نے اس ستیاگرہ کو بند کرنے کا حکم دیا۔ جو حیدر آباد کے کانگرسی کر رہے تھے۔ اس کے پیرو دھیوں نے ان سے کہا۔ اور اس کے نادان دوستوں نے اس کی تائید کر دی۔ کہ آریہ سماج کو اہنسا پر وشواس نہیں۔ اس لئے اس کا ستیاگرہ اہنسا تمک نہ ہوگا۔ اور ضرورت پڑنے پر وہ تشدد سے بھی کام لے گا۔ چنانچہ وہ اس کے خلاف لکھنے کو تیار ہو گئے۔ منتری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارودیشک سبھا اور میں نے مہاتما جی سے کہا۔ کہ آریہ سماج اپنی یہ لڑائی بالکل اہنسا تمک شستروں سے لڑنا چاہتا ہے۔ ہم نے یہ بھی کہا۔ کہ کانگریس کے جتنے بھی ستیاگرہ ہوئے ہیں ان میں ہم دونوں حصہ لے کر قید ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا یہ ستیاگرہ ستیہ اور اہنسا پر آچرن کرنے میں ان سے کسی سے پیچھے نہیں۔ لیکن مہاتما جی کو ہماری بات پر وشواس اس وقت ہوا۔ جب ملی پور کے کانگرسیوں نے پولیس کے زیر حراست آریہ ستیاگرہیوں پر حملہ کر کے انہیں اپنی لاٹھیوں اور چھریوں سے زخمی کر دیا۔ لیکن کیا مجال جو ایک بھی ستیاگرہی نے جواب میں لاٹھی اُٹھائی ہو۔ ہمارے اس ستیاگرہ کا مہاتما جی پر اسقدر اثر ہوا۔ کہ انہوں نے حیدر آباد سرکار سے کہہ دیا۔ کہ آریہ سماج کی مانگیں سرد دفادھار رکھتی ہیں۔ اس نے منظور نہ کیں۔ تو مجھے خود اس ستیاگرہ کی رہنمائی کے لئے میدان میں آنا پڑے گا ⁂

دلیش بندھو جی گپتا نے دوسری بات یہ بتائی۔ کہ کانگریسی حکومتوں نے جہاں تک ہو سکا ستیاگرہ کی مدد کی۔ چنانچہ ایک نے گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھا تھی۔ کہ وہ حیدر آباد سرکار پر زور دے کر آریہ سماج کے مطالبات منظور کرا دے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا۔ کہ اگر حیدر آباد سرکار نے یہ مطالبات منظور نہ کئے۔ اور ستیاگرہ جاری رہا۔ تو ہمیں فکر ہے۔ کہ ہمارے صوبہ میں نقض امن ہو جائے گا۔ دلیش بندھو جی نے اس سلسلہ میں خاص طور پر سی۔ پی گورنمنٹ کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کئی اور باتیں کہیں۔ جو لوگوں کے لئے بالکل نئی تھیں۔ اور ان کا دیا کھیان اس قدر شوق سے سنا گیا۔ کہ کیا مجال جو اس کی سماپتی سے پہلے ایک شخص بھی اُٹھا ہو ⁂

آریہ سماج کے وارشک اُتسو پر ان کا یہ پہلا دیا کھیان تھا۔ اس لئے اسے تجربہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ وہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ مجھے تو اس کے متعلق کبھی شک نہیں ہوا۔ کیونکہ میرے بھائی اس سے پہلے بڑے بڑے پلیٹ فارموں پر تقریریں کر چکے ہیں۔ بعد دوپہر ۲ بجے سے ۵ بجے تک حیدر آباد سمیلن ہوا۔ حیدر آباد ستیاگرہ کے پرتھم سرد ادھیکاری اور جنم داتا مہاتما نارائن سوامی جی نے پردھان پد کا آسن سشوبھت کیا۔ یہ سمیلن نہایت کامیاب رہا۔ حاضری کی یہ حالت تھی۔ کہ قناتیں اُٹھا دی گئیں۔ تا کہ لوگ پنڈال سے باہر کھڑے ہو کر بھی دیا کھیان سُن سکیں۔ اور لوگ تین گھنٹہ تک جُٹ بدبار بیٹھے دیا کھیان سنتے رہے۔ پردھان جی کے علاوہ سوامی سوتنترا نند جی۔ کنور سکھ لال جی۔ سوامی وچارانند جی۔ مہاشہ کرشن شودوب جی لکھنؤ اور میں نے اپنے تجربات بیان کئے۔ بولنے والے تو اور بھی تھے۔ لیکن وقت نہ تھا۔ سمیلن کے بعد ایک اور دیا کھیان تھا۔ اس لئے کارروائی بیچ میں ختم کرنی پڑی۔ لیکن یہ سمیلن ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اور اس نے ثابت کر دیا۔ کہ ستیاگرہ تو ختم ہو گیا۔ لیکن لوگوں کی دلچسپی ختم نہیں ہوئی ⁂

اُتسو پر سوامی گنگا گری جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب شریمتی درو پدی دیوی اُپدیشکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سوامی سرود آنند جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ لالہ دلیش بندھو جی گپتا۔ پروفیسر سکھ دیو جی گوروکل کانگڑی۔ سوامی سوتنترا نند جی اور صوفی گیانیندر جی کے دیا کھیان ہوئے۔ حاضری کے لحاظ سے کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ حیدر آباد سمیلن کو چھوڑ کر جو ۲۶ کی دوپہر کو ہوا حاضری رات کو زیادہ ہوتی رہی۔ ۲۵۔ نومبر کو بعد دوپہر پنڈت پریہ ورت جی کی ادھیکشتا میں ایک سمیلن ہوا۔ جس کے سامنے یہ وشیہ تھا۔ کہ ورن ویوستھا کو پرچلت کیسے کیا جائے۔ پنڈت ایشور چندر جی ادھیاپک دیانند اُپدیشک ودیالیہ نے بڑی یوگیتا سے وچار کا آرنبھ کیا۔ اور سجنوں نے اس میں حصہ لیا۔ لالہ نند لال جی آریہ نے یہ سوال اُٹھایا کہ ورن چار نہیں دو ہیں۔ آریہ اور دسیو۔ اس لئے چار ورنوں کو سپھل بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویدیہ صرف دو ورن بتاتا ہے۔ آریہ اور دسیو۔ اس لئے عملی طور پر ایک ہی ورن ہے۔ پنڈت منسا رام۔ پنڈت ایشور چندر اور پنڈت پریہ ورت نے لالہ نند لال کی اس پوزیشن کو غلط ٹھہرایا۔ اور کہا۔ کہ ویدیں کہیں بھی آریہ اور دسیو دو ورن قرار نہیں دئے گئے۔ وہاں آریہ اور داس کے شبد آتے ہیں۔ اور داس کے ارتھ وہاں شودر کے ہیں۔ لالہ نند لال نے جو کچھ کہا اپنی ذاتی حیثیت سے۔ ذات پات توڑک منڈل کی طرف سے نہیں۔ لیکن ذات پات توڑک منڈل نے آریہ سماج سے ایک اصولی اختلاف پیدا کر لیا ہے۔ آریہ سماج چار ورن مانتا ہے۔ ذات پات توڑک منڈل کے سدھانت انوسار صرف ایک ہی ورن ہے اس لئے اس کے وچار کے سجن ایسے سمیلن میں حصہ نہیں لے سکتے۔ جو چاتر ورن کو پرچلت کرنے کے سادھن دریافت کرنے کے لئے کیا گیا ہو۔ آریہ سماج اپنے پرارنبھ کال میں سناتن دھرم سبھا سے شاستر ارتھ کیا کرتا تھا۔ کہ ورن جنم سے ہے یا گن کرم سوبھاؤ سے؟ اب اسے ذات پات توڑک منڈل سے شاستر ارتھ کرنا ہوگا۔ کہ ورن چار ہیں یا ایک؟ لیکن دوسرے شاستر ارتھ کی چنداں ضرورت نہ ہوگی۔ کیونکہ عام طور پر جن لوگوں کی ذات پات توڑک منڈل سے ہمدردی ہے۔ انہیں ورن کے جھگڑوں میں پڑنا پسند نہیں۔ مجھے خود اس جھگڑے میں پڑنا پسند نہیں۔ ایک تو اس لئے کہ میرا یہ نشچے ہے۔ کہ رشی دیانند دوارا پرتی پادت ویدک دھرم میں ایک نہیں بلکہ چار ورن ہیں۔ وید تک تو میری رسائی نہیں۔ لیکن رشی دیانند کے لیکھوں سے مجھے سپشٹ نظر آتا ہے۔ کہ ورن چار ہیں۔ دوسرا اس لئے کہ ورن چار ہوں یا ایک اگر وہ جنم سے نہیں۔ بلکہ گن کرم سوبھاؤ سے ہیں۔ تو اس کے پرچلت کرنے میں وشیش پریتن کرنا ہوگا۔ اس کے سادھن سوچنے ہوں گے۔ اگر ذات پات توڑک منڈل کا اُدیش صرف موجودہ ذات پات کو توڑنا ہے۔ اور اس کی جگہ کچھ دینا نہیں۔ تو اس کیلئے کسی وشیش پریتن کی آوشیکتا نہیں۔ لیکن اگر وہ کچھ دینا بھی چاہتا ہے۔ تو اس کے راستہ میں وہی مشکلات آئیں گی۔ جو چاتر ورن کا پرچار کرنے والوں کے راستہ میں آ رہی ہیں۔ اس کی سرگرمیاں صرف موجودہ ذات پات کو توڑنے تک محدود ہیں۔ تو وہ گھنٹوں آتمک کہی جا سکتی ہیں۔ رچن آتمک نہیں۔ تخریبی ہیں۔ تعمیری نہیں۔ اور مخض تخریبی سرگرمیوں سے لوگ بہت دیر تک مطمئن نہیں رہ سکتے۔ جنم کی ذات پات کو توڑنے یا نہ توڑنے کا تعلق زیادہ تر دواہوں سے ہے۔ سمجھا یہ جاتا ہے۔ کہ چونکہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں موجودہ ذات پات کی وجہ سے ایک محدود

by eGangotri

حلقہ میں رشتہ ناطہ کرنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے رشتے بے جوڑ ہوتے ہیں۔ ان کا گرہستھ آنند سے نہیں ہوتا۔ موجودہ ذات پات کی خرابیاں بتاتے ہوئے ہم کئی دیویوں کی دردناک داستانیں بیان کرتے ہیں۔ ایسی دردناک کہانی کہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں لیکن اگر ہم ذات پات کو توڑ کر رشتے کریں اور وہ بھی ناکام ثابت ہوں۔ جیسا کہ یوروپ اور امریکہ میں۔ جہاں کہ جنم کی ذات نہیں۔ تاہم ثابت ہو گیا تو ذات پات توڑک منڈل کے خلاف سادھارن میں ایک بے پناہ جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ محض ذات توڑنے سے کام نہیں چل سکتا۔ اس کیلئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔ اس وقت ہندوؤں کے گرہستھ نرک بن رہے ہیں اس لئے کہ ذات پات کے بندھنوں کی وجہ سے انتخاب کا دائرہ محدود ہو گیا ہے۔ لیکن جہاں انتخاب کا دائرہ لامحدود ہے وہاں بھی تو یہی حالت ہے۔ صرف اس فرق کے ساتھ کہ یہاں سمبندھ اٹوٹ ہے۔ اس لئے پتی اور پتنی سارا جیون مصیبت میں گذار دیتے ہیں۔ وہاں طلاقوں کی بھرمار ہے۔ اور وہاں کی حکومتیں آئے دن طلاق کے بندھنوں کو شتھل کر رہی ہیں۔ سب مانتے ہیں۔ کہ طلاقوں کی بہتات اس بات کا پرمان ہے۔ کہ رشتے صحیح اصول پر نہیں ہوتے۔ اور جس کسی نے پشچمی ساہتیہ کا ادھین کیا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہاں کے رشتے Fancy پر ہوتے ہیں۔ Love پر نہیں۔ چونکہ وواہوں کا آدھار سچے پریم پر نہیں ہوتا۔ اس لئے دو دن میں پالا اتر جاتا ہے۔ اور پتی اور پتنی دونو نئے شکار کی تلاش میں نکل پڑتے ہیں۔ اس لئے نہ بھارت میں گرہستھ سکھی ہو سکتا ہے۔ نہ مغرب میں۔ جب تک کہ نر و ناری وواہ کی بنیاد شہوت نفسانی کی بجائے سچا پریم نہ ہو۔ اور سچا پریم گن کرم سوبھاؤ کی سمانتا سے ہی آ سکتا ہے۔ اس لئے ویدک دھرم گن کرم سوبھاؤ کے انوکول ورن ویوستھا کے نظام پر زور دیتا ہے۔ ذات پات توڑک منڈل زبان سے زیادہ اس کا کچھ کام کرتا ہے تو یہ کہ زمین کو جھاڑیوں اور رکاوٹوں سے صاف کرتا ہے۔ عمارت بنانے کا کام تو آریہ سماج کو ہی کرنا پڑے گا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ آریہ سماج کا ورودھ کیوں کرتا ہے۔ جس سنستھا نے اسے جنم کی ذات پات توڑنے کا سبق دیا۔ اس کے خلاف ہی اس کی ساری شکتی لگ رہی ہے۔ یہ تو وہی بات ہے۔ کہ کوئی

شخص اس سیڑھی کو توڑنے لگے جس کے ذریعہ وہ چھت تک پہنچا ہو۔

چندہ کے لحاظ سے اس بار کوئی دشیشتا نہ تھی۔ درحقیقت کوئی دشیشتا ہو بھی نہیں سکتی۔ آریہ سماج وچھو والی اس لحاظ سے ہمیشہ خسارہ میں رہے گا۔ کیونکہ آریہ سماج کا کوئی بڑا انسٹی ٹیوشن جس کے لئے اپیل کی جا سکتی ہو لاہور میں نہیں۔ گت ورش مہاتما ہنسراج کا دیہانت ہوا تھا۔ انارکلی سماج نے ان کی یادگار کے لئے پانچ لاکھ کی اپیل کی۔ اور دو لاکھ سے اوپر کے وعدے حاصل کر لئے۔ اور انارکلی سماج کے سالانہ جلسہ پر سناد ئے۔ اسی طرح دیانند کالج لاہور کے ادھیکاری شولاپور میں ایک کالج کھولنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ساٹھ ہزار کے دان ملے۔ وہ بھی انہوں نے اس موقعہ پر سنا دئے۔ آریہ سماج وچھو والی کیا سنائے؟ سوامی شردھانند کا بلیدان ہوا۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اڑھائی لاکھ روپے کی اپیل کی۔ اور اڑھائی لاکھ سے اوپر جمع ہو گیا۔ لیکن وہ سارے کا سارا گوروکل جینتی پر سنایا گیا۔ رشی دیانند کی جنم شتابدی پر سوامی سنیاسی نند جی نے دیانند اپدیشک ودیالیہ کے لئے ڈیڑھ لاکھ کے قریب نقد اور وعدوں کی صورت میں دان لیا۔ لیکن اس کا بھی آریہ سماج وچھو والی سے کوئی سمبندھ نہ سمجھا گیا۔ اس لئے اس سماج کا دان تو عام طور پر وہی رہے گا۔ جو اس کی کوششوں سے جمع ہوتا ہو۔ اس بار بتیس ہزار روپیہ جمع ہوا۔ جو پچھلے ورش سے کچھ زیادہ ہے۔ بحیثیت مجموعی آریہ سماج لاہور کا جلسہ کامیاب رہا۔ اس کے لئے میں اس کے ادھیکاریوں اور ان سجنوں کو جنہوں نے اس اتسو کے سمبندھ میں اپنے سمے شکتی اور دھن کا دان دیا وَدھائی دیتا ہوں۔

(کرشن)

حیدرآباد ستیا گرہ پنجاب کا اتہاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نشچے کیا ہے۔ کہ اس سبھا سے سمبندھت آریہ سماجوں اور ستیا گرہیوں دوارا کئے گئے حیدرآباد ستیا گرہ اندولن کا اتہاس چھپوایا جائے۔ اس سلسلہ میں اس نے پنجاب کی آریہ جنتا سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اسے اس کام میں سہائتا دے۔ اس اتہاس کی تیاری کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ سماجیں ستیا گرہی یا بھائی جنہوں نے اس اندولن میں حصہ لیا۔ اسے مندرجہ ذیل واقفیت بہم پہنچائیں۔

(۱) کتنا چندہ جمع ہوا (۲) سارو دیشک سبھا کو کتنا بھیجا اور اس سبھا کو کتنا؟ (۳) کتنے ستیا گرہیوں نے اس اندولن میں بھاگ لیا۔ ان میں سے کتنے قید ہوئے۔ ان کے نام پتے اور مختصر حالات اتیادی۔

ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ جگت میں سبھا کے اس نشچے کو ہرش سے سنا جائے گا۔

جہیز پرتھا کے خلاف جہاد

ہندوؤں میں جہیز پرتھا کے خلاف جذبہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ یہ اسی کا پرنام ہے۔ کہ اس پرتھا کو ختم کرنے کیلئے کئی طرح کی عملی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ جیسے پنجاب اسمبلی میں کئی بلوں کا پیش کیا جانا۔ اور آریہ کمار پریشد کی اور سے جہیز لنشید سپتاہ منانے کے لئے آریہ کمار سبھاؤں کو پریرت کیا جانا اتیادی۔

کیا ہی اچھا ہو اگر ہندوؤں میں امیر کہا جات والا طبقہ نردھن اور متوسط حال ہندوؤں کی اس سلسلہ میں عملی طور پر رہنمائی کرے۔ یہی ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جس سے اس کام میں پوری کامیابی ہو سکتی ہے۔

محکمہ ریڈیو اور آریہ سماج

موجودہ وقت میں ریڈیو پروپیگنڈا کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن جہاں محکمہ ریڈیو اپنے پروگراموں میں آریہ سماج کو جگہ نہیں دے رہا۔ وہاں آریہ سماج کی طرف سے بھی اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ حالانکہ دوسرے مذاہب اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر روز اور ہر براڈکاسٹنگ سٹیشن سے آپ حضرت محمد صاحب کے متعلق نعتیں اور قوالیاں سنیں گے۔ قرآن شریف کی تلاوت ہو گی۔ کبھی کبھی سکھ اور سناتنی تہواروں کے متعلق بھی خاص پروگرام دیکھنے کو ملیں گے۔ لیکن آریہ سماج کا کہیں نام نہیں۔

کیا آریہ پرتی ندھی سبھائیں اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہ کریں گی؟

مخلوط تعلیم کے حامیوں کیلئے

بیس سال تک مخلوط تعلیم کا تجربہ کرنے کے بعد ڈی۔ جے۔ سندھ کالج جو سندھ بھر میں سب سے بڑا کالج ہے کے منتظمان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب آئندہ زیادہ اس طریقہ تعلیم کو جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ ان کا تجربہ ناکام رہا ہے۔

مخلوط تعلیم کے حامیوں کو اس تلخ تجربہ سے سبق لینا چاہیئے۔

رادھا سوامی مت میں انقلاب

رادھا سوامیوں کا ہفتہ وار اخبار "پیارا دیال باغ" اپنے ۳۰۔ اکتوبر کے انک میں ہمیشہ ہیر کی تہتا کا ورنن کرتے ہوئے برہمچریہ کو برقرار رکھنے کے اکیس (۲۱) طریقے بیان کرتا ہے جن میں سے چودھواں یہ ہے۔ کہ "دل میں عورتوں کا خیال کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت من میں اوم شبد کا اُچارن کرنا چاہیئے۔"

رادھا سوامی مت میں یہ کیسا انقلاب آ رہا ہے۔ جو نہ رادھا سوامی سہائے کو چھوڑ کر پرماتما کے سب سے اُتم نام اوم کو گرہن اور اپنے پیروؤں کو اس کے جاپ کا آدیش کر رہا ہے۔

پٹیالہ کے آریہ سماجیوں کا مطالبہ

ریاست پٹیالہ کی مرکزی آریہ سماج نے ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کی خدمت میں عرضداشت ارسال کی ہے۔ کہ ہدایت نمبر ۱۹۹۸ اور ہدایت ۴۔ اگست ۱۹۳۶ء کو منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کی موجودگی میں ویدک دھرم پرچار میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

دھرم پرچار کی آزادی کا مطالبہ ایک ایسا مطالبہ ہے۔ جس کے معقول و جائز ہونے سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی۔ کہ پٹیالہ کے آریہ سماجیوں کا یہ مطالبہ منظور نہ ہو۔

قبائلی ڈاکوؤں کے بڑھتے ہوئے حوصلے

قبائلی ڈاکوؤں کے حوصلے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ جہاں پہلے وہ شہری ہندوؤں کو لوٹتے مارتے اور اغوا کرتے تھے۔ اب وہ افسروں پر بھی حملے کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ تازہ افسوسناک واقعہ میجر اسرناتھ وگل آئی ایم ایس کے اغوا کا ہے۔ وہ ڈیوٹی پر جا رہے تھے۔ کہ کچھ ڈاکوؤں نے ان پر حملہ کر دیا۔ موٹر ڈرائیور کو ہلاک کر دیا۔ اور انہیں پکڑ لے گئے۔ افسروں کے اغوا کی یہ دوسری مثال ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ وہ اس وقت تک محفوظ ہیں۔ فرنٹیئر گورنمنٹ ان کی رہائی کیلئے کوشش کر رہی ہے۔ امید رکھنی چاہیئے

آریہ سماج لاہور کا شاندار ۶۲ واں وارشک اُتسو

شاندار جلوس حیدرآباد سمیلن ویران یوتھا سمیلن ۳۲ ہزار چندہ

مفصّل کارروائی

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا باسٹھواں سالانہ جلسہ نہایت سپھلتا سے سماپت ہوا۔ اُتسو ویسے تو شیڈول رُوپ سے ۲۵-۲۶-۲۷ نومبر کو ہوا۔ درحقیقت اس کا آرنبھ ۲۱- نومبر سے ہی ہو گیا تھا۔ جب کہ اس دن سے پراتہ برہد ہون یگیہ ہونا پرارنبھ ہو گیا۔ اور رات کو کتھائیں ہوا کیں۔ چنانچہ اُس دن رات کو ۸ بجے مہاشہ کرشن جی کی صدارت میں کہا آریہ سماج سوامی دیانند کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ ودّشہ پر پنڈت بدھ دیو جی اپدیشک کا شاندار ویاکھیان ہوا۔ (جو کسی دوسری جگہ درج ہے) مہاشہ جی نے بھی اِن دوشہ پر اپنے وچار پرگٹ کئے۔

دوسرے دن یعنی ۲۲- نومبر کو پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا کی صدارت میں ویدک دھرم کا آدرش ودّشہ پر پنڈت ایشور چندر کا انّتم ویاکھیان ہوا۔ اور ۲۳- نومبر کی رات کو پنڈت بدھ دیو جی کی صدارت میں ایک ورات کوی سمیلن ہوا۔ جس میں بہت اچھے اچھے اُردو اور ہندی کویوں نے بھاگ لیا۔

نگر کیرتن کا جلوس

۲۶- نومبر کو دونوں سماجوں (انارکلی اور وچھووالی) کا مشترکہ جلوس نکلا۔ وچھووالی سماج کا چار بجے بعد دوپہر گوردت بھون سے۔ اور انارکلی آریہ سماج کا ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول سے شروع ہوا۔ دونوں جلوس انارکلی میں جا کر مل گئے۔ آریہ سماج وچھووالی کا جلوس شروع ہونے سے پہلے گوردت بھون کے وسیع میدان میں اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ جو کہ پروفیسر شیو دیال پردھان آریہ سماج وچھووالی نے ادا کی۔ اس وقت فضا وید منتروں کی ٹوئی اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ اس وقت کا نظارہ دیدنی تھا۔ آریہ سماجی لیڈر مہاشہ کرشن۔ پنڈت لشمبھر ناتھ۔ پنڈت بھیم سین۔ مہاشہ ہری دت۔ پنڈت گیان چند۔ مہاشہ مہر سنگھ۔ لالہ لوسارام اس موقعہ پر موجود تھے۔ بینڈ بج رہے تھے۔ پہلے "جھنڈا اُونچا رہے ہمارا" کا گیت گایا گیا۔ اس کے بعد پروفیسر شیو دیال نے تیس فٹ اُونچا جھنڈا لہرایا۔ اس اوسر پر پھولوں کی بارش کی گئی۔

جھنڈا لہراتے ہوئے پروفیسر شیو دیال نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ مشرق اور مغرب میں ایک فرق ہے مشرق والے ڈسپلن کے ماتحت رہتے ہیں۔ مگر ہم مشرق والوں میں ڈسپلن کی کمی ہے۔ اس لئے مشرق دنیا کی دوڑ میں مغرب سے پیچھے رہ گیا ہے۔ ڈسپلن میں بڑی طاقت ہے۔ اس سال آریہ سماج کی سب سے بڑی گھٹنا حیدرآباد کا ستیاگرہ ہے۔ اس ستیاگرہ میں آریہ سماج اور ہندو جاتی نے ڈسپلن کا ثبوت دیا۔ اور شاندار فتح حاصل کی۔ ہمارا اوم کا جھنڈا ہمیں ڈسپلن کی پابندی سکھاتا ہے۔ اور سنتیہ کی تعلیم دیتا ہے۔ اس جھنڈا کی رسم کو صرف رسم کے طور پر ہی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ اس کی بڑی بھاری اہمیت ہے۔ ہم کو ڈسپلن میں رہنے کا پرن کرنا چاہیئے۔

جلوس کی ترتیب

سب سے آگے اوم کا جھنڈا تھا۔ اس کے بعد بینڈ بج رہا تھا۔ باجہ کے پیچھے اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی وید منتر پڑھتے جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے وچھووالی سماج کے سبھاسد بھجن گا رہے تھے۔ ان کے بعد گوروکل گوجرانوالہ

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

۳۲ ہزار روپیہ جمع ہوا

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلسہ پر وید پرچار کیلئے اپیل پر ۲۲ ہزار روپیہ نقد و وعدوں کی صورت میں اکٹھا ہوا۔ مہاشہ کرشن نے ایک ہزار روپیہ۔ پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا نے نو سو روپیہ۔ اور دیوان بدری داس نے ۵۴۴ روپے دئے۔ باقی سو سو روپیہ کی بہت سی رقمیں تھیں۔ استری سماج وچھووالی نے دو ہزار روپیہ دیا۔ جس سے حیدرآباد میں مندر بنوایا جائے گا۔ اور اس مندر پر حیدرآباد ستیاگرہ کے شہید ویروں کے نام کندہ کر دئے جائیں گے۔

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

(۲۳ نومبر کی رات کو سوامی سوتنترانند جی کی تقریر)

جب سے آریہ سماج نے اپنا پرچار شروع کیا ہے۔ تب سے ہم نے کئی کام کئے ہیں۔ کچھ میں ہمیں پوری کامیابی ہوئی۔ اور دوسروں میں جزوی۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہمارا آئندہ کام کیا ہونا چاہیئے۔ جس وقت آریہ سماج نے اپنا کام شروع کیا تھا۔ اُس وقت پنجاب میں ہندی جاننے والے بہت کم تھے۔ سنسکرت تو کوئی ہی جانتا تھا۔ مگر اس وقت پہلے سے بہت اُنّتی ہے۔ ہندی میں تو پنجاب نے بہت اُنّتی کی ہے۔ اور اس کا سہرا آریہ سماج کے سر ہے۔ کنیاؤں نے جہاں بہت ہندی پڑھی ہے وہاں پُرشوں نے بھی ہندی پڑھی ہے۔ مگر تھوڑی تعداد میں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پنجاب میں عدالتی زبان ہندی نہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندی کے پرچار میں آریہ سماج کو بہت حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ آریہ سماج نے دوسرا کام کنیاؤں کی تعلیم کا ہاتھ میں لیا۔ اور اس میں بھی اسے کامیابی ہوئی۔ اور اس وقت وہ لوگ بھی عورتوں کی تعلیم کے بارے میں ہمارے ساتھ ہیں۔ جو پہلے اس کے خلاف تھے۔

تیسرا کام آریہ سماج نے ورن ویوستھا کا ہاتھ میں لیا۔ ہم نے گن کرم سوبھاؤ سے ورن ویوستھا کا پرچار کیا۔ اس میں ہمیں جزوی کامیابی ہوئی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہم نے نیچے کے آدمیوں کو تو اُوپر اُٹھایا۔ مگر اُوپر کے آدمیوں کو نیچے نہیں لے جا سکے۔ ہم نے کئی شودروں کو گن کرم سوبھاؤ سے پنڈت بنا دیا۔ مگر یہ تو ہوئیں ماضی کی باتیں۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ آئندہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ ایک اور کام جو آریہ سماج کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ وہ جہیز کا معاملہ ہے۔ اس وقت جہیز کی بُرائی بہت بھیانک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور اس بُرائی کو بند کرنے کے لئے بھی آریہ سماج کو کوشش کرنی چاہیئے۔ گو گن کرم سوبھاؤ سے ہین ہونے پر ہم کسی براہمن کو نیچے کے ورن میں لانے میں کامیاب نہیں رہے۔ دوسرے حصہ میں ناکامی کی وجہ یہ ہے۔ کہ راجیہ ڈنڈ دینا ہمارے اختیار میں نہیں۔ ہم کسی کو سزا نہیں دے سکتے۔ ایک اور کام ہم نے پرچار کا شروع کیا۔ اور اس کے لئے ہم نے کئی انسٹی ٹیوشنیں کھولیں۔ مگر ہم پرچار کے لئے اتنے اپدیشک پیدا نہیں کر سکے۔ جتنے کہ ہم چاہتے تھے۔ اسی طرح کے کئی کام ہم نے شروع کئے۔ کچھ میں پوری کامیابی ہوئی اور کچھ میں جزوی کامیابی۔

لڑائی کے میدان میں

یہ تو ہوا تعمیری کام۔ اب ذرا لڑائی کے میدان میں آریہ سماج کے کام کو دیکھئے۔ اس سے پیشتر آریہ سماج نے ایک دو لڑائیاں لڑیں۔ لیکن وہ کوئی لڑائیاں نہیں تھیں۔ اصل لڑائی ہم نے ایک ہی لڑی ہے۔ اور وہ ہے حیدرآباد ستیاگرہ یدھ۔ ہمارے متعلق لوگوں کی رائے تھی۔ کہ آریہ سماج باتوں سے ہی لڑنا جانتے ہیں۔ اب ذرا عمل کے میدان میں پھنسے ہیں۔ دیکھیں گے۔ کہ کس طرح اس میں سے نکلتے ہیں۔ لیکن ہم نے دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ ہم محض باتوں سے ہی لڑنا نہیں جانتے۔ بلکہ تیغ سے لڑ سکتے ہیں۔ اور اس دھرم یدھ میں ہم نے پوری کامیابی حاصل کر کے آریہ سماج کے متعلق تمام شکوک مٹا دئے ہیں۔ اس طرح لڑائی کے میدان میں ہم سرخرو ہو کر نکلے ہیں۔

آئندہ کے لئے

آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت ہندوؤں کو اپنی جسمانی صحت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک کسی جاتی کے لوگوں کی صحت اچھی نہ ہو۔ انہیں دنیا میں سکھ مل سکتا ہے۔ اور نہ ہی ان کی عزت قائم رہ سکتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ ہمیشہ انہی قوموں نے ترقی کی۔ جن کے افراد جسمانی اعتبار

حیدرآباد ستیاگرہ اور اس کے نتیجات

(لالہ دیش بندھو جی گپتا کی وہ تقریر جو انہوں نے ۲۶ نومبر کی صبح کو کی)

" پچھلے سال جب آپ اس پنڈال میں جمع ہوئے تھے۔ تو ہم اس وقت ایک بڑے یگیہ کو شروع کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس وقت آپ نے آریہ سارودیشک سبھا کو یقین دلایا تھا کہ پنجاب اس یگیہ میں پورا حصہ لے گا۔ پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ آج ہم اس یگیہ میں سپھلتا پراپت کر کے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اور پنجاب نے جو کچھ کہا تھا کر کے دکھا دیا۔ یعنی اس نے اس یگیہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پنجاب نے حیدرآباد ستیاگرہ میں جو حصہ لیا۔ وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ کی کامیابی کا سہرا پنجاب کے سر ہے۔ تو اس میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں ہوگا۔

امتحان کا وقت

جاتیوں پر امتحان کا وقت کبھی کبھی آتا ہے۔ ہم نے بھی جب ستیاگرہ آرمبھ کیا۔ تو ہمارے دل میں طرح طرح کے شکوک تھے۔ بعض لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ آریہ سماج کے نیتا اس امتحان میں پورے نہ اتر سکیں گے۔ خود ہمیں بھی اس ستیاگرہ کی کامیابی میں شروع شروع میں شک تھا۔ مگر ہم ڈرے نہیں تھے۔ ہمارے دل میں بزدلانہ خیالات کبھی پیدا نہیں ہوئے۔ البتہ سوچ وچار سے کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی سوچ وچار کر قدم اٹھانا پڑا۔ کسی قسم کی لڑائی میں کودنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ جنگ کے بعد جاتیاں اور جماعتیں یا تو بہت اونچی اٹھ جاتی ہیں۔ یا بالکل ہی تباہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کسی قسم کی جنگ کی ذمہ داری لینا بڑے دل گردہ کا کام ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے بھی ستیاگرہ روپی جنگ میں کودنے سے پیشتر بہت تامل سے کام لیا۔

جب نظام سرکار نے ہمارے مطالبات کی بالکل پرواہ نہ کی۔ اور ہم نے پانی سر سے گذرتے دیکھا۔ تو شولاپور میں ہم نے ستیاگرہ آرمبھ کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر اس وقت ہمیں یہ خیال نہیں تھا۔ کہ یہ ستیاگرہ اس قدر کٹھن اور اس قدر طویل ہوگا۔ ہم شولاپور میں کانفرنس کر رہے تھے۔ کہ حیدرآباد میں کانگرس نے اپنا ستیاگرہ بند کر دیا۔ اس سے ہمارے لئے ایک اور مشکل پیدا ہو گئی۔ دوسری مشکل اس وقت پیدا ہوئی۔ جب ہندو سبھا والوں نے چاہا۔ کہ ہمارا ستیاگرہ ان کے آدھین ہو۔ اب ہمارے سامنے یہ مشکل پیدا ہو گئی۔ کہ آیا ہندو سبھا کو ناراض کریں یا ان کی ہمدردی حاصل کئے رکھیں؟ آخرکار بڑی سوچ وچار کے بعد آریہ نیتاؤں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ آریہ سماج کا ستیاگرہ کسی کے آدھین نہیں ہوگا۔ آریہ سماج سویم ستیاگرہ کرے گا۔ وہ سویم قربانی کرے گا۔ اور کبھی بھی اپنے راستہ سے نہیں ہٹے گا۔ یہ پہلی بار تھی۔ کہ آریہ سماج نے ستیاگرہ شروع کیا۔ اور اس میں اسے نمایاں سپھلتا ہوئی۔

رکاوٹیں

ہمیں اپنے راستہ میں بہت سی رکاوٹوں کا ڈر تھا۔ ایک تو ہمیں یہ ڈر تھا۔ کہ کہیں دوسرے انسٹی ٹیوشن ہمارے ستیاگرہ سے لاتعلقی کا اظہار نہ کر دیں۔ اس کے علاوہ نظام سرکار کا اپنا پروپیگنڈا بھی بڑے زور کا تھا۔ مگر ہم نے ان تمام رکاوٹوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ اور اس میں جو سپھلتا ہمیں پراپت ہوئی۔ اس کا سب اعتراف کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا رکاوٹوں کے علاوہ ہمارے سامنے ایک اور بڑا مسئلہ پیش آیا۔ اور وہ یہ کہ ہم نے قدم قدم پر یہ محسوس کرنا شروع کیا۔ کہ ہمارا ستیاگرہ صرف نظام سرکار کے خلاف نہیں۔ بلکہ نظام سرکار کی پشت پر ان کے سات کروڑ مسلم بھائی ہیں۔ اس سلسلہ میں مختلف مقامات پر کس طرح رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ اس کا سب کو علم ہے۔ مگر آریہ سماج نے ان تمام باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور ان تمام رکاوٹوں کے باوجود کامیابی سے اپنا ستیاگرہ جاری رکھا۔ مخالفانہ پروپیگنڈا کے زیر اثر بعض صوبائی حکومتوں نے بھی آریہ سماج کے ستیاگرہ کے خلاف قدم اٹھایا۔ ہمارے اپنے صوبہ کے وزیر اعظم نے پنجاب کے اندر سٹیٹ پروٹیکشن ایکٹ نافذ کر دیا۔ اور انہوں نے یہاں تک کیا۔ کہ جب ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن یہاں سے روانہ ہونے لگے۔ تو انہوں نے تمام اخبارات کو ان کی روانگی کی خبر شائع کرنے سے منع کر دیا۔ اگرچہ اخبارات نے ایسا کیا نہیں۔ مگر انہوں نے تو پرلبی کو ایک نازک پوزیشن میں ڈال دیا۔ خیر ہم نے ان میں سے کسی بھی رکاوٹ کی پرواہ نہ کی۔

مہاتما گاندھی پر اثر

ہمارے ستیاگرہ کے خلاف مخالفانہ پروپیگنڈا کرنے والوں نے مہاتما گاندھی پر بھی اثر ڈالنا شروع کیا۔ ایک بڑے ہندو لیڈر نے جو دوسرے ستیاگرہ سے وابستہ تھے مہاتما جی کو ایک اور خیال دیا۔ کہ آریہ سماج اور ہندوؤں کا ستیاگرہ اہنسا تمک نہیں۔ اس پر مہاتما جی نے ہمیں بلا بھیجا۔ اور ہم سے جواب طلب کیا۔ ہم نے ان کو یقین دلایا کہ ہمارا ستیاگرہ بالکل اہنسا تمک ہے۔ اور ہم عدم تشدد پر اس سے کہیں زیادہ کاربند ہیں۔ جو معیار کہ آپ نے ستیاگرہ کیلئے مقرر کیا ہے۔ چنانچہ مہاتما جی ہماری بات مان گئے۔ اور جب بعد میں گلبرگہ میں آریہ ستیاگرہیوں نے اپنے اوپر کئے گئے حملہ کے جواب میں ہاتھ تک نہ اٹھایا۔ تو مہاتما جی پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ اور انہوں نے صاف طور پر اس بات کا اعتراف کر لیا۔ کہ آریہ سماج نے عدم تشدد کا جو ثبوت دیا ہے۔ وہ میری توقع سے کہیں بڑھ کر ہے۔

کانگرسی گورنمنٹوں کا کام

عام طور پر کہا جا رہا ہے۔ کہ کانگرس نے آریہ سماج کے ستیاگرہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ اگر آپ کو اندرونی حالات کا علم ہو۔ تو آپ کو معلوم ہو۔ کہ کئی کانگرسی حکومتوں نے آریہ ستیاگرہ کی بڑی بھاری امداد کی۔ میں آج آپ کو صاف صاف طور پر بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ایک دو کانگرسی حکومتوں نے تو حکومت ہند کو کھلم کھلا طور پر لکھ دیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے مطالبات بالکل راستی پر ہیں۔ اور اگر حکومت ہند نے نظام گورنمنٹ پر زور ڈال کر ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے نہ کہا۔ تو ان گورنمنٹوں کو یہ سوچنا پڑے گا۔ کہ وہ کیا قدم اٹھائیں۔ غیر کانگرسی کی کسی حکومت نے آریہ ستیاگرہ میں رکاوٹ نہیں ڈالی۔ مگر جس قدر ان سے ہو سکتا تھا امداد کی۔ ستیاگرہ کی تاریخ میں یہ بات کہیں نہیں ملتی۔ کہ جن مشکلات میں آریہ ستیاگرہ کامیاب ہوا۔ اس قدر سخت رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے کوئی اور ستیاگرہ کامیاب ہو سکا ہو۔ آریہ ستیاگرہ کی سپھلتا نے ہمارے سر کو اونچا کر دیا ہے۔

ہمیں کیا ملا؟

ہمارے بعض بھائی ابھی تک یہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہمیں حیدرآباد میں کچھ نہیں ملا۔ مگر حیدرآباد میں ہمیں کیا ملا ہے؟ اس کا ورنن کرنے کے لئے میں آج ان بھائیوں سے کہوں گا جو ستیاگرہ سے پیشتر حیدرآباد گئے تھے۔ کہ وہ آج جا کر وہاں کی حالت کو بچشم خود دیکھ لیں۔ میں ۱۹۳۲ء میں حیدرآباد گیا تھا۔ اس وقت میں چوروں کی طرح گیا تھا۔ اور جس سجن کے پاس جا کر ٹھہرا۔ انہیں کو اس قدر پریشانی ہوئی۔ کہ مجھے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر واپس ہونا پڑا۔ اس کے بعد ایک ماہ ہوا جب میں حیدرآباد گیا۔ تو وہاں کے سرکردہ چند آریوں اور مسلمانوں نے میرا سواگت کیا۔ اور کھلم کھلا مجھے بڑی شان سے وداع کیا۔ گویا آج کل وہاں آزادی کی ایک نرالی فضا پائی جاتی ہے۔ جہاں پہلے کوئی آریہ سماج کسی آریہ سماجی کے مکان میں نہیں کھل سکتا تھا۔ آج کل وہاں اس قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ آریہ سماج کا سکہ جم گیا ہے۔ ہمارے ساتھ نظام سرکار کی جو شرائط طے پائی تھیں۔ ان کی بعض رسمی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ امید ہے جلد تمام مطالبات کو عملی شکل دی جائے گی۔

آریہ سماج کا پرچار

اس کے علاوہ اس ستیاگرہ سے آریہ سماج کا وہ پرچار ہوا ہے۔ کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ دکن میں آریہ سماج کا نام بھی شاید کسی نے نہیں سنا تھا۔ مگر اب آریہ ستیاگرہ کے دوران وہاں آریہ سماج کا اس قدر پرچار ہو گیا ہے۔ کہ لاکھوں روپیہ خرچ کرنے سے بھی اس قدر پرچار نہ ہو سکتا۔ ایک طرح سے ہم نے دکن کو یوں ہی بلحاظ پرچار فتح کر لیا ہے۔ آریہ سماج کو سپھلتا کیوں ہوئی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس کے مطالبات راستی پر مبنی تھے۔ اس کے علاوہ آریہ سماج نے ڈسپلن کا جو مظاہرہ کیا۔ وہ بھی اس سپھلتا کا ایک کارن ہے۔ جس کو بھی ڈکٹیٹر بنایا گیا۔ اس کے حکم پر آریہ سماجیوں نے بلا چون و چرا عمل کیا۔ یہ اسی ڈسپلن کا شاندار نتیجہ تھا۔ کہ ہمیں اس قدر شاندار سپھلتا ہوئی۔ مہاشہ کرشن آٹھ سو آدمیوں کا جتھا لے کر گئے۔ اور تمام والنٹیروں نے سر تسلیم خم کر کے مہاشہ جی کے

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection

سنسار میں اشانتی کیوں بڑھ رہی ہے؟

(۲۵۔ نومبر کی رات کو مہاتما نرائن سوامی کا لیکچر)

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ "اس سنسار میں اشانتی کیوں بڑھ رہی ہے؟ لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ لیکن سب میں ہو رہا ہے۔ دنیا کے کسی بھی حصہ میں شانتی نہیں ہے۔ یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا کارن نیشنلزم کا تنگ دائرہ ہے۔ ہمارا ویدک دھرم ہمیں اس محدود نیشنلزم کی تعلیم نہیں دیتا۔ ویدک دھرم ہمیں صرف اپنے دیش کا ہی نہیں۔ بلکہ نشو مانو کی سیوا سکھاتا ہے۔ ویدک دھرم ہمیں بتاتا ہے۔ دنیا کی سب قومیں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہ محدود نیشنلزم ہی آج یوروپ کو نرک بنانے کا کارن بنا ہوا ہے۔ یوروپ والوں کو نشو مانو سے کچھ کام نہیں۔ انہیں اپنے اپنے دیش کی بڑائی کا خیال ہے۔ اسی لئے وہاں اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ اسی اشانتی کے باعث یوروپ کے کئی لوگ اس محدود نیشنلزم سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور وہ اس سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ محدود نیشنلزم کے خلاف تمام دنیا میں انٹرنیشنل بھاؤ پیدا کرنے کے متعلق کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اور یہ جذبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے جو ہندوستانی بھائی محدود نیشنلزم کے معاملہ میں یوروپ کی نقل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں بھی ایسی حالت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جو آج یوروپ میں پیدا ہو رہی ہے۔ میں نیشنلزم کے خلاف نہیں۔ ہم بھی نیشنلزم چاہتے ہیں۔ لیکن یوروپ کا نیشنلزم نہیں۔ ہم وہ نیشنلزم چاہتے ہیں۔ جو ویدک دھرم چاہتا ہے۔ یوروپ کا نیشنلزم شانتی پیدا کرنے والا نہیں۔ ویدک نیشنلزم شانتی پیدا کرنے والا ہے۔ ویدک دھرم کا نیشنلزم یہ ہے۔ کہ اپنے دیش سے پریم کرو۔ لیکن کسی دوسرے دیش کو نقصان بھی نہ پہنچاؤ۔ وید کہتا ہے۔ کہ دنیا کے لوگ اس پرکار رہیں۔ جیسے ایک پریوار کے ممبر رہتے ہیں۔ سنسار کے لوگوں کو ارشٹ بنا رکھا ہے۔ اگر وید کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ تو یہ دنیا شانتی کی جگہ بن سکتی ہے۔ سنسار میں شانتی پیدا کرنے کیلئے ایشور وشواس کی بہت ضرورت ہے۔ اگر ہمارا ایشور میں وشواس ہوگا۔ تو تمام پرانی ماتر ہمیں ایشور کی سنتان نظر آئیگا۔ اور ہم کسی کو کشٹ نہیں دے سکیں گے۔

محدود نیشنلزم نے اس سو سال کے اندر پانچ کروڑ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتروا دیا ہے۔ یہ بڑی بھیانک چیز ہے۔ اس سے شانتی پیدا نہیں ہو سکتی۔ شانتی ویدک دھرم میں بتائے گئے نیشنلزم سے پیدا ہوگی۔ اور دنیا ہمارے لئے سکھ اور شانتی کی چیز تبھی بن سکتی ہے۔ جبکہ ہم وید کی تعلیم کے مطابق عمل کریں۔ ایک دوسرے کو تنگ کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی حفاظت کریں۔ اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ منش دنیا میں نہ جینے کے لئے آتا ہے نہ مرنے کے لئے۔ وہ تو اپنا کرتویہ پالن کرنے آتا ہے۔ وید کی تعلیم یہ ہے۔ کہ کرتویہ پالن کرتے ہوئے اگر اس کے لئے مرنا پڑے۔ تو مر جاؤ۔ اور اگر جینے کی ضرورت ہو تو جیو۔ جب ہم اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔ تو ہمیں آزادی بھی مل جائے گی۔ اور ہمارے ملک ...... میں شانتی بھی پیدا ہو جائے گی۔ دنیا کے

اُنتی کیلئے پنچ مہایگیوں کی آوشکتا

(شری سوامی سروانند جی مہاراج کا اپدیش)

آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر ۲۵۔ نومبر کو چار بجے شام شریمتی دروپدی دیوی نے ویاکھیان دیا۔ جس میں موجودہ خرابیوں کو دور کرنے پر زور دیا۔ اس کے بعد شری سوامی سروانند جی نے "اُنتی" کے سادھن پر ویاکھیان دیا۔ اس وقت پنڈال استری و پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ سوامی جی نے فرمایا۔ کہ:-

"سنسار کا مارگ شنش سماج کے لئے دکھ کا بھی ہے۔ اور سکھ کا بھی۔ اگر وہ غلط راستہ پر چلے گا۔ تو اُسے دکھ ہوگا۔ اور اگر صحیح گیان کے راستہ پر چلیگا تو سکھ۔ اگر ہم کسی جاتی کو سکھی دیکھیں۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ وہ صحیح راستے پر جا رہی ہے۔

سانکھ کے آچاریہ نے بھی یہی جواب دیا تھا۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ سکھ اور دکھ کیسے ملتا ہے؟ جو انسان پرماتما کو غلط طریقہ سے ڈھونڈے گا۔ اُسے پرماتما نہیں مل سکتا۔ حالانکہ وہ نزدیک سے نزدیک ہے جب تک اُسے خود اپنا پتہ نہ ملے۔ وہ ایشور کو کیسے مل سکتا ہے؟ پہلے "میں" کا پتہ لگانا چاہیئے۔ ایسا پتہ لگنے پر منش کو پرماتما کا علم حاصل کرنے کے لئے کوئی یتن نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن اپنے آپ کو کیسے جانا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے پہلے اپنی خراب عادتوں کو ترک کرنا چاہیئے۔

بیکاری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ایک طرف وہ لوگ ہیں۔ جن کے پاس کھانے کو بہت کچھ ہے۔ اور دوسرے وہ ہیں جنہیں پیٹ بھرنے کو نہیں ملتا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کل سوارتھ بڑھا ہوا ہے۔ اگر سب بانٹ کر کھائیں تو سب بیماریاں دور ہو جائیں۔

پنچ مہایگیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ جس طریقہ پر یہ کئے جاتے ہیں۔ ان سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ جب بھارت میں استریوں اور شودروں کو پڑھانا بند کیا گیا۔ تو دکھوں کا آغاز ہوا۔ گیان کے پرکاش کو روکنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ اگیان پھیلا۔

—— برہم یگیہ ——

محض شاستروں کو پڑھ لینے سے کوئی شخص ودوان نہیں بن سکتا۔ جو کچھ پڑھا جائے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

"پرکاش" کا "رشی نمبر"

دوسروں کی نظر میں

"سماچار پتر "پرکاش" لاہور کا "رشی انک" پراپت ہوا۔ اتیہ انیک دھنیہ واد ویسے تو بھارت کے سارے آریہ سماجک پتروں سے "پرکاش" کی سیوائیں ادھک ہی ہیں۔ کنتو کیول ایک آنے میں مہرشی کے ترنگے چتر سہت رشی انک جس میں بھارت کے پرسدھ پرسدھ مہانو بھاوؤں کے لیکھ و شردھانجلیاں پرکاشت ہوئی ہیں۔ دھرشٹی میں رکھتے ہوئے یہ ایک امولیہ کجانٹ ہے۔ مہاشہ کرشن جی و سمپادک مہاشے جی کی سیواؤں کا رِن آریہ جنتا کو چکانا چاہیئے۔"

"دربار" اجمیر

آزاد ہونے پر ملک میں دھن بھی آئیگا۔ بیکاری بھی نہیں رہے گی۔ اور اگر کوئی گورنمنٹ بے کاروں کو بھی روٹی دے گی۔ جس طرح کہ برطانیہ میں گورنمنٹ بیکاروں کو دیتی ہے۔ اس سے ہی دنیا میں شانتی آئے گی۔ ویدک دھرم یہ سکھاتا ہے۔ کہ کسی کے اپرادھ کے لئے اُسے سزا تو دو۔ لیکن اس کی کوئی چیز نہ چھینو۔ رام نے لنکا فتح کر کے اُسے اپنی سلطنت میں نہیں ملایا تھا۔ جس اونچے بھاؤ کا ثبوت شری رامچندر جی نے دیا۔ اگر آج وہی اونچا بھاؤ ہم لوگوں میں ہوتا۔ تو آج ابے سینیا کو غلام نہ بنایا جاتا۔ اور نہ ہی پولینڈ اور چیکو سلویکیہ کی آزادی سلب کی جاتی۔ جب تک یوروپ کا محدود نیشنلزم غارت نہیں ہوگا۔ تب تک شانتی نہیں ہوگی۔

ویدک ورن ویوستھا کو کیسے پنر جیوت کیا جا سکتا ہے

(آریہ سماج وچھووالی لاہور کے اتسو پر ہوئے آریہ سمیلن کی کارروائی)

۲۵ - نومبر کو سنیچروار بعد دوپہر گورودت بھون لاہور کے وسیع پنڈال میں، آریہ کانفرنس پنڈت بھگودت جی ویدوا چسپتی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں "ویدک ورن ویوستھا کو کیسے پنر جیوت کیا جا سکتا ہے" کے وشے پر ایک دلچسپ مباحثہ ہوا۔

پنڈت اشور چندر کی تقریر

پنڈت اشور چندر درشنا چاریہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ:-

"ورن ویوستھا کیا ہے؟ یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ سناتن دھرمیوں کے نقطۂ نگاہ کے مطابق ورن ویوستھا کا مطلب یہ ہے۔ کہ براہمن کی اولاد براہمن ہوگی۔ خواہ وہ براہمن کے فرائض ادا کرتا ہو یا نہ۔ اسی پرکار دیگر ورنوں کے بارے میں بھی ایسی اصول تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن آریہ سدھانت یہ ہے۔ کہ اگر براہمن کی اولاد براہمن کے گن سوبھاؤ نہیں رکھتی۔ تو وہ براہمن نہیں کہلا سکتی۔ اگر اس میں شودر کے گن ہیں۔ تو اسے شودر کہا جانا چاہئے۔ ایک شخص براہمن اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے گن کرم سوبھاؤ براہمن کے ہوں۔ آج یہ ورن ویوستھا بھارت میں نظر نہیں آتی۔ جب ہم ویدک ورن ویوستھا کو بھارت میں لانا چاہتے ہیں۔ تو اس سے ہمارا مقصد کیا ہے؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے پراچین زمانے کی طرف چلئے۔ ایک ہی رشی کے بیٹوں میں ایک براہمن تھا تو دوسرا کھشتری۔ اور تیسرا شودر۔ سماج بھی اسے ایسا ہی تسلیم کرتا تھا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جب گن کرم وغیرہ کے مطابق ورن ویوستھا نہیں۔ تو اسے کس پرکار پنر جیوت کیا جائے؟ جو لوگ دھن سے بے نیاز ہو کر علم کا کام کرتے ہیں انہیں براہمن کہا جا سکتا ہے۔ اور جو لوگ ان کی حفاظت کا کام کرتے ہوں۔ انہیں کھشتری۔ اسی طرح ویش انہیں کہا جا سکتا ہے جو لوگ دھن کمائیں۔ اور اسے ملک کی سیوا کے لئے ارپن کریں۔ اس کے علاوہ جو لوگ پڑھنے پڑھانے کا کام نہ کریں۔ بلکہ منڈی یا کی خدمت گذاری کا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ انہیں شودر قرار دیا جا سکتا ہے۔ آج ایک شخص جو پڑھائی لکھائی کا کام کرتا ہے۔ کل ملک کی خدمت کیلئے فوج میں بھرتی ہو جائے۔ تو اسے کیا کہا جائے؟ ویدک ورن ویوستھا میں ضروری ہے۔ کہ مختلف کاموں کو مختلف الطائفوں میں بانٹا جائے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ایک شخص اپنی زندگی میں ایک ہی کام کرے۔

اس صورت میں وہ اس کام میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔

یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ماتا پتا کے سنسکار سنتان میں جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایک ہی قسم کا گن سوبھاؤ رکھنے والے ایک مرد اور ایک استری میں سمبندھ ہوگا۔ تو ان کی اولاد میں یہ گن لازمی طور پر آئیں گے۔ جن لوگوں کو آج ہم براہمن کہتے ہیں۔ وہ کئی نسلوں کے لحاظ سے گر چکے ہیں۔ کیونکہ ورن ویوستھا کو بہتر بنانے کا کوئی یتن نہیں کیا جاتا۔ یہ درست ہے۔ کہ ورن ویوستھا گن کرم سوبھاؤ کے بغیر چل نہیں سکتی۔ اگر قوم پر مصیبت آئے۔ تو ضروری نہیں۔ کہ صرف کھشتری ہی لڑیں۔ اور دوسرے لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ لیکن بعض لوگوں کو ملک کی حفاظت وغیرہ کرنے کے فن میں خاص ماہر ہونا چاہئے۔

آج ورن ویوستھا پر سب سے زیادہ حملہ سوشلسٹوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ہندوستان میں سوشلزم کا انتظام قائم بھی ہو جائے۔ تب بھی ورن ویوستھا کو تباہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ورن ویوستھا لاکھوں سال کی پرانی ہے۔ آج اس کی ضرورت نہیں۔ لیکن آخر سورج اور چاند بھی تو ازل سے ہی چلے آتے ہیں۔ ان کی ضرورت ختم نہیں ہو سکتی۔ اگر سب کارخانے زمین اور دیگر جائیداد گورنمنٹ کی ملکیت قرار دئے جائیں۔ تب بھی لوگوں کی انفرادی حیثیت بلحاظ پیشہ وغیرہ ختم نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے پڑھانے والے۔ لڑنے والے کھیتی باڑی کرنے والے لوگ بہر حال موجود رہیں گے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے۔ کہ ایک ہی گن کرم و سوبھاؤ رکھنے والے جوڑوں میں شادی ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان کی اولاد میں ان کے اپنے گن خاص طور پر آ جائیں گے۔ اور ایک دو صدیوں تک ورن ویوستھا ٹھیک ہو جائیگی۔ لیکن ہمیں اس سے خوف نہ کھانا چاہئے۔ ہمیں یہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ یہ سلسلہ ٹھیک چلے۔ ورنہ نہ اچھے براہمن پیدا ہوں گے۔ نہ کھشتری اور نہ ویش۔ اور اس سے ملک ترقی نہ کر سکے گا"۔

شری نند لال جی کی تقریر

شری نند لال نے کہا کہ "آریہ سماج کا جنم ہوئے ۶۵ سال ہو گئے ہیں۔ اور آج بھی اس سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور پہلے بھی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ مسئلہ کتنا اہم ہے۔ سوامی دیانند نے رگ وید کا حوالہ دیتے ہوئے رگ وید آدی بھاشیہ بھومیکا میں لکھا ہے۔ کہ منش جاتی کے دو ورن ہیں۔ ایک آریہ اور دوسرا دسیو۔ ایک اور جگہ انہوں نے چار ورن براہمن کھشتری اور شودر بیان کئے ہیں۔ یہ قسمیں نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں اور نباتات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ پراچین زمانے کے انجینئرنگ میں چار قسم کی ان پڑھ مشینوں کا ذکر آیا ہے۔ یہ گن کرم سوبھاؤ پر ہوتا ہے۔

انسان ان ہر دو قسموں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ ان کے مطابق ہی بنتا ہے۔ جو بالآخر پیشہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ بہر حال جب تک موجودہ ویوستھا کو دور نہ کیا جائیگا۔ تب تک نئی ویوستھا کو قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ جو جیسا کام کرے۔ اس کو اس کے مطابق کہا جائے۔ اس کے متعلق کوئی خاص فتوے دینے یا کسی انسان پر ورن کا لیبل لگانے کی ضرورت نہیں۔ آخیر میں سوامی جی کے الفاظ کو دہرانا چاہتا ہوں۔ یعنی کسی گن کرم سوبھاؤ کی ویوستھا کا مقصد یہ ہے۔ کہ جنم مولک ذات پات کو ختم کیا جائے۔ ذات پات توڑے بغیر حقیقی ورن ویوستھا قائم نہیں ہو سکتی"۔

مہاشہ بہاری لال کی تقریر

مہاشہ بہاری لال نے کہا کہ "وید دو ورن مانتا ہے۔ آریہ اور اناریہ۔ علاوہ ازیں ورن پیشہ کے لحاظ سے ہے اگر ایک شخص اپنا پیشہ بدل لے۔ تو اس کا ورن بھی بدل جانا چاہئے۔ میری رائے میں ویدک ورن ویوستھا اہل قلم۔ اہل تلوار سرمایہ دار اور مزدوروں پر مشتمل ہے۔ پہلے دو تو راجیہ وید یگ میں آتے ہیں۔ پراچین کال میں راجیہ ویدک یگ میں جو لوگ ہوتے تھے۔ وہ تیاگی ہوتے تھے۔ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہوتا تھا۔ اس وقت کسی ورن یا ذات کے پرچار کی ضرورت نہیں۔ لوگوں کو براہمن کھشتری وغیرہ کا خاص نام دینے سے اس کا پرچار نہیں ہوگا۔ پرچار یہ ہونا چاہئے۔ کہ راجیہ ودیا گ میں بے غرض لوگ جائیں۔ لوگوں پر ورن کا لیبل لگانے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ ایسی ورن ویوستھا کو پرچلت کرنا ناممکن ہے۔ اگر آپ براہمن کو براہمن کہیں گے۔ تو خیر کوئی بات نہیں ہوگی۔ لیکن اگر آپ نام نہاد براہمن کو شودر کہیں گے۔ تو وہ اس میں اپنی توہین محسوس کرے گا۔ میری رائے میں موجودہ ورن ویوستھا کو قائم رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا"۔

پنڈت منسارام کی تقریر

آپ نے کہا۔ شری بہاری لال نے ورن ویوستھا کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ وید صرف دو ورن مانتا ہے۔ ایک آریہ اور دوسرا اناریہ۔ لیکن یہ درست نہیں۔ وید میں کہیں ایسا ذکر نہیں آیا۔ مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں ورنوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے مختلف کرم اور گن بیان کئے ہیں۔ اگر میرے بھائی صاحب ورن نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ لیکن رشی دیانند کے سر چڑھ کر ورنوں کا کھنڈن نہ کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ "ورن" کے معنی ہیں "پیشہ"۔ دُنیا میں چاہے ہزاروں پیشے ہوں۔ وہ ان چار ورنوں میں آ جاتے ہیں۔

میری رائے میں جب قابلیت کو معیار نہ رکھا جائے گا۔ تب تک ویدک ورن ویوستھا پرچلت نہیں ہو سکتی۔ رشتے ناطے۔ کھانے پینے اور بیٹھنے اُٹھنے کا معیار یہی ہونا چاہئے۔ کہ اگر ایک شخص کا سداچار اچھا ہے۔ ہم اس کے ساتھ اکٹھے اُٹھ بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر ایک شخص شدھ اور صاف ستھرا ہے۔ خواہ وہ کسی جاتی سے ہو۔ اس کے ہاتھ سے کھانا کھانے میں ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔ اسی طرح اگر لڑکے اور لڑکی کی صحت اچھی ہے۔ نیک چلن ہیں۔ اُن کے گن کرم ایک قسم کے ہیں۔ عمر ٹھیک ہے۔ تو ان میں شادی ہونی چاہئے۔ میری تجویز یہ ہے۔ کہ آریہ اپنے نوجوان کنوارے لڑکے اور لڑکیوں کے نام آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیجیں اور سال میں ایک دن مقرر کیا جائے۔ جب ان سب کو لاہور بلایا جائے۔ فہرست میں ان کے جنم کی ذات کا کوئی ذکر نہ کیا جائے۔ بلکہ صرف گن کرم و سوبھاؤ کا ذکر ہو۔ اور سبھا ان کے گن کرم و سوبھاؤ کے مطابق ان کی شادیاں کرے۔ یہ ایک طریقہ ہے۔ جس پر چلنے سے ویدک دھرم ورن ویوستھا پرچلت ہو جائیگی"۔

پنڈت منشو دیو کی تقریر

پنڈت منشو دیو نے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدک وناکھاہی ہمارے دکھ کا کارن ہے

سوامی گنگا گری جی کا اُپدیش جو انہوں نے ۲۵ نومبر کی صبح کو دیا

سوامی جی نے فرمایا۔ کہ منش کو چاہیئے۔ کہ اپنی آتما کو شدھ اور پوتر رکھے۔ وید اُپدیش دیتا ہے کہ جو لوگ اپنی آتما کا ہنن کرتے ہیں۔ انہیں اندھکار میں یونیاں ملتی ہیں۔ بھیشم پتامہ نے اُمید بُڈھ یدھشٹر کو اُپدیش دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ سنسار میں انسان کا ایک دُشمن ہے۔ اور وہ ہے اگیان۔ جب منش کی بدھی دھندلی جاتی ہے۔ تو وہ کوئی ایسا پاپ کر بیٹھتا ہے۔ جس کی سزا جنم جنمانتر تک بھگتنی پڑتی ہے۔ لیکن وہ اگیان کیا ہے؟ ہر منش یہ جانتا ہے۔ کہ فلاں کرم اچھا ہے۔ لیکن اسے کرتا نہیں۔ وہ یہ بھی جانتا ہے۔ کہ فلاں کرم بُرا ہے۔ لیکن اسے کرنے سے باز نہیں رہتا۔ موجودہ دکھوں کا سب سے بڑا کارن یہی ہے۔ کہا جا رہا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ علم اور سائنس کا ہے۔ لیکن حقیقی علم تو مٹتا جا رہا ہے۔

گیتا کا اُپدیش ہے۔ کہ تیاگی رہو اور بھوگی رہو۔ بھوگ اور تیاگ دونوں ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کو تیاگ نے تباہ کیا۔ اور یورپ کو بھوگ نے۔ دونوں کے درمیان ایک ایسا راستہ ہے۔ جس پر چل کر ہم سنسار میں بھی سُکھ پراپت کر سکتے ہیں۔ اور پرلوک میں بھی۔ یہی راستہ وید کا ہے۔ یہی راستہ صحیح ہے۔

لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم ویدوں اور شاستروں کے راستہ پر چلیں۔ تو ہمیں دُنیا میں قدم دھرنے کو جگہ نہ ملے۔ وید کا راستہ بہت ہموار اور سیدھا ہے۔ لیکن منش مات نے اسے چھوڑ دیا۔ اسی راستہ کو اس ایک فقرے میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ "جو کچھ تمہارے دل میں ہے زبان پر لاؤ۔ اور جو کچھ زبان پر ہے عمل میں لاؤ۔" آج اس راستہ پر نہیں چلا جاتا۔ اور اسی لئے انسانوں کو دکھ پراپت ہوتے ہیں۔ لوگوں کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی جا رہی ہے کیونکہ ہم ویدوں کے بتائے ہوئے راستہ سے دُور جا رہے ہیں۔ آج یہ ہم جو وید کا پاٹھ نہیں کیا جاتا۔ شاستر مریادا کے انوسار دواہ نہیں ہوتے۔ اس لئے نربل سنتانوں کی اُتپتی ہوتی ہے۔ گیتا میں آتا ہے۔ کہ نرک کے تین دروازے ہیں۔ کام

نرک کے تین دروازے

کرودھ اور لوبھ۔ اور آج دُنیا میں ان تینوں کی بہتات ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دکھ بڑھ رہے ہیں۔ آخر میں سوامی جی نے فرمایا۔ کہ پرماتما کے بھگت کہے جانے والے لوگوں سے یہ کم کرو۔ پرماتما کی سیوا منش مات کی سیوا ہے۔ یہی حقیقی بھگتی ہے۔ بھگتی یہ نہیں۔ کہ ایک جگہ بیٹھ کر کتاب کا پاٹھ کر لیا۔ اس وقت نفرت اور حسرت کے جذبات زوروں پر ہیں۔ ایسے جذبات رکھنے والا شخص کس طرح پرماتما کا سچا بھگت ہو سکتا ہے۔ سچا بھگت اور یوگی وہی ہے۔ جو منش مات کی سیوا کرے۔ وہی کچھ کہے۔ جو اس کے دل میں ہے۔ اور جو کچھ کہے اس پر عمل کرے۔ اس طریقہ پر چلنے سے منش مات کو سُکھ ہو سکتا ہے۔ اور آج سنسار میں جو دکھ نظر آ رہے ہیں۔ ان کا ناش ہو سکتا ہے۔

کہا۔ کہ سوامی دیانند نے ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ جب گن کرم سوبھاؤ کی ورن بیوستھا پرچلت ہو۔ تو اس میں راجیہ سبھا اور ودیا سبھا کو نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ لیکن اس راستہ میں جنم کی ذات پات کی بھاری اڑچن ہے۔ جب تک یہ رہے گی ورن بیوستھا پرچلت نہیں ہو سکتی۔ اگر آریہ سماج اسے پرچلت کرنا چاہتا ہے۔ تو موجودہ ذات پات کے خلاف پکٹنگ کرے۔ آج جو اپنے نام کے پیچھے کھتری۔ نارنگ۔ بھنڈاری آدی لگاتے ہیں۔ ان کے گھروں کے باہر پکٹنگ کی جائے۔ اور انہیں مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اپنے ناموں کے پیچھے یہ نام نہ لگائیں۔ اگر ہم ستیاگرہ سے حیدر آباد کا مورچہ سر کر سکتے ہیں۔ تو ہمارا یہ مورچہ بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ آریہ سماجوں کے جہاں کہیں جلسے ہوں۔ وہاں ویدک دھرم ورن بیوستھا کے مہتو پر لیکچر کرائے جائیں۔ لوگوں میں جنم کی ذات پات کے خلاف پرچار کیا جائے۔ ذات پات کا خاتمہ کر کے راجیہ سبھا اور ودیا سبھا کی ستھاپنا کر کے ہم ویدک ورن بیوستھا کو پرچلت کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد پنڈت بسمبھر ناتھ۔ پنڈت آتما نند اور مہاشہ امر سنگھ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ویدہی ایشوری گیان ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کی شہادت

(آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر پنڈت شانتی پرکاش کا لیکچر)

۲۵ نومبر کی صبح کو پنڈت شانتی پرکاش جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ”سرشٹی کی رچنا کے ساتھ پرماتما نے وید بھگوان کا شُدھ گیان پیدا کیا۔ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جب تک انسان کے بچے کو کچھ سکھایا نہ جائے۔ وہ خود کچھ نہیں سیکھتا۔ اور جو کچھ اسے سکھایا جائے وہی سیکھتا ہے۔ جب سرشٹی شروع ہوئی۔ تو اس سمے انسان کو کس نے شکشا دی؟ ناستک فلسفہ میں اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ یوگ درشن بتاتا ہے۔ کہ پرماتما ہی سب کا گورو ہے۔ نہ صرف وید بلکہ دیگر دھرموں کے گرنتھ بھی یہی بتاتے ہیں۔ یہی آستکوں کا فلسفہ ہے۔ لیکن اگر آپ مجھ سے پوچھیں گے۔ کہ جب سب آستک مذاہب اس بارہ میں متفق ہیں۔ تو مذہبی جھگڑے کیوں؟ اختلافات کیوں؟ آریہ سماج وید کو ایشوری گیان مانتا ہے۔ وہ مانتا ہے۔ کہ ایشور نے سب سے پہلے وید ہی منش مات کے کلیان کے لئے رشیوں پر نازل کیا۔ وید میں صاف طور پر آیا ہے۔ کہ یہ سب منشیوں کے لئے ہے۔ جب لوگوں نے وید پڑھنا ترک کر دیا۔ تو جہالت میں کئی لوگوں نے اس قسم کی تعلیم پھیلا دی۔ کہ اگر کوئی شودر وید پڑھے۔ تو اس کے کان میں پارہ ڈال دو۔ یا اسے موت کی سزا دو۔ حالانکہ ان باتوں کی تردید خود وید بھگوان کے منتر کرتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج ان کی پرزور تردید کرتا ہے۔ وید سب کے لئے ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات میں درج ہے۔ کہ ”میں وید کو الہامی کتاب مانتا ہوں اور اگر اس میں کوئی غلطیاں ہیں۔ تو وہ اس کے بھاشیہ کاروں کی ہیں۔“ اس بارہ میں ہمارے مرزائی دوست اب یہ کہتے ہیں۔ کہ جس طرح بچے کو شروع میں قاعدہ پڑھایا جاتا ہے۔ اور بعد میں بڑی بڑی کتابیں۔ اسی طرح شروع میں انسان کو وید ملا۔ اور بعد میں وقتاً فوقتاً دیگر الہامی کتابیں نازل ہوتی رہیں۔ اگر مرزائی صاحبان کی یہ رائے درست ہے۔ تو بعد میں کوئی اور الہامی کتاب آ سکتی ہے۔ اس کے جواب میں مرزائی صاحبان فرماتے ہیں۔ کہ نہیں۔ قرآن کے بعد کوئی اور الہامی کتاب نہیں آئے گی۔ کیونکہ یہ اُس وقت نازل ہوا۔ جب کہ دنیا جوانی کی حالت میں تھی۔ یہ تمام قسم کی انسانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ لیکن وید میں جن اصولوں کا ذکر آتا ہے۔ وہ کسی خاص وقت یا ملک کے لئے نہیں۔ وہ اٹل ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی۔

پنڈت ایشور چندر جی کی جوابی تقریر

پنڈت ایشور چندر نے جوابی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک تو جنیہ سجن نے اعتراض کیا ہے۔ کہ میں نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ کہ ویدک ورن بیوستھا کو کیسے پرچلت کیا جائے یا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ میں نے اس بات پر ہی زور دیا۔ میں نے کہا تھا۔ کہ ورنوں کے مطابق انسانوں کو براہمن کھتری ویش یا شودر کہنا چاہیئے۔ اگر یہ کام راجیہ سبھا کو دیا جائے یا کوئی پنچایت سنگٹھن روپ میں لے لے تو کامیابی آسانی سے ہو سکتی ہے۔ میں ان اصحاب کو تسلیم کرتا ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ورن صرف دو ہیں۔ آریہ اور دسیو۔ وید میں ایک بھی ایسا منتر نہیں ملتا۔ جس میں دسیو کو ورن کہا گیا ہو۔ میں نے ویدوں کے کئی بھاشیہ پڑھے ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی ایسی تشریح نہیں پائی۔ اس وقت یورپ میں گھوڑوں اور دیگر جانوروں اور بیجوں میں ورن شنکتا پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پھر منشیوں میں خاص خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کیوں نہ کی جائے؟ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ ”راجیہ سبھاؤں اور پرتی ندھی سبھاؤں سے ہم سنگٹھت روپ میں ورن بیوستھا کو پرچلت کرنے کا کام لے سکتے ہیں۔“

پردھان کی تقریر

پردھان نے کہا۔ کہ: میں صرف دو تین باتیں

(بقیہ صفحہ ۱ کالم اول کے نیچے)

کیا آریہ سماج سوراجیہ پراپتی کے راستہ میں روکاوٹ ہے؟

(مہاشہ کرشن اور پنڈت پریہ ورت کی تقریریں)

۲۱ نومبر کی رات کو آریہ سماج ... والی کے ۶۲ ویں سالانہ جلسے کے سلسلہ میں ایک جلسہ آریہ سماج مندر وچھووالی میں زیر صدارت مہاشہ کرشن جی ہوا۔ جس میں پنڈت پریہ ورت جی ... نے آریہ سماج اور سوراجیہ کے موضوع پر لیکچر دیا۔ ان کے لیکچر کے ختم پر صاحب صدر نے حاضرین کو اپنے شکوک مٹانے کے لئے سوالات کرنے کی اجازت دی۔ جن کے جوابات پنڈت جی نے دئے۔ اس کے بعد مہاشہ جی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

پنڈت پریہ ورت کی تقریر

پنڈت پریہ ورت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

پچاس ساٹھ سال سے ہمارے ملک میں سوراجیہ پراپتی کے لئے اندولن ہو رہا ہے۔ ملک کے نوجوانوں نے ملک کو آزاد کرانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ دیش بھگتوں نے ملک کی آزادی کے لئے بڑے بڑے مصائب اٹھائے ہیں۔ مگر ان سب قربانیوں اور مصائب انگیزیوں کے باوجود ملک ابھی تک غلام ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ صاف ہے۔ کہ بعض دھارمک

کہنا چاہتا ہوں۔ پنڈت الشور تیندر نے اپنی تقریر میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ ذات پات توڑک منڈل کی طرف سے ورن ویوستھا پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ وہ صاف طور پر کہہ دیں۔ کہ وہ اسے نہیں مانتے۔ لیکن انہیں یہ غلط فہمی نہیں پھیلانی چاہیئے۔ کہ رگ وید میں دسیوں کے ساتھ کہیں ورن لفظ نہیں ملتا۔ یہی رہا بندبراہمن کھشتری۔ ویش اور شودر ان چاروں کو ورن مانتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ رشی ان چاروں کو ورن نہیں مانتے۔ تو یہ سراسر جھوٹ ہے۔ جب کھشتری براہمن وغیرہ کے ساتھ ورن نہیں آتا۔ تو رشی اور وید آپ ہی نے انہیں کیوں ورن کہا؟ وید میں آتا ہے۔ کہ دسیو کو مار کر راجہ یا پجاتا آریہ ورن کے لوگوں کی رکھشا کرتا ہے۔ آگے چل کر آریوں کو پانچ قوموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور دسیو مارنے لائق ہیں۔ تو آریہ رکھشا کرنے کے لائق ہیں۔ بالفرض اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ویدوں میں انہیں ورن نہیں کہا گیا۔ تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ سارے شخص ان چاروں ورنوں میں خواہ انہیں کچھ بھی نام دیا جائے شامل نہیں ہوتے۔ یہ بالکل قدرتی تقسیم ہے۔ اس کے بعد مباحثہ ختم ہوا۔

سمجھ رہا ہے۔ سوراجیہ پراپتی کے راستہ میں روکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ دیش بھگت راستہ میں روڑا اٹکانے والوں کو ان کے حقوق اور مفاد کی حفاظت کے لئے ہر طرح کے تحفظات دینے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ پھر بھی نہیں مانتے۔ اور بگڑتے ہی جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں مسلم لیگ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ جو مذہب کے نام پر روڑے اٹکا رہی ہے۔ اور اس کی دیکھا دیکھی اور جماعتیں بھی یہی روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔

نفرت پیدا ہو گئی ہے

آزادی کے راستہ میں دھارمک سمپرداؤں کی طرف سے روکاوٹ کو دیکھ کر نوجوانوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ کہ مذہب بری چیز ہے۔ یہ نفرت کے قابل ہے۔ کیونکہ یہ ملک کی ترقی کے راستہ میں سدِراہ ثابت

ہوتا ہے۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ دھرم ایسی بری چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کسی وقت یورپ میں بھی مذہب کے نام پر اسی طرح کے جھگڑے ہوتے تھے۔ جیسے ہر کا ... ہمارے ملک میں ہو رہے ہیں۔ لیکن اب یورپ والوں کو سمجھ آ گئی ہے۔ اور انہوں نے مذہب کے نام پر جھگڑا چھوڑ دیا ہے۔ اور اب یورپین ممالک کی پارلیمنٹوں میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بھی جو کسی وقت ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کو تیار رہتے تھے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ابھی تک یہ حالت پیدا نہیں ہوئی۔ یہاں دھرم اور مذہب کے نام پر جھگڑے ہوتے ہیں۔

آریہ سماج روکاوٹ نہیں

میرا کہنا یہ ہے۔ کہ آریہ سماج سوراجیہ کے راستہ میں روکاوٹ نہیں ہے۔ ہمارے ویدوں میں بھی ایسی تعلیم دی گئی ہے۔ اور رشی دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں لکھ گئے ہیں کہ:۔

"ودیشی راجیہ اگر اچھا ہو۔ تو بھی سودیشی راجیہ سے بُرا ہے"۔

ہمارے ویدوں میں پردیشی راجیہ کے کانسٹی ٹیوشن کا بھی ذکر ہے۔ ہمارے ویدوں میں کئی منتر آتے ہیں جن میں لکھا ہے۔ کہ ملک کا راجہ منتخب ہونا چاہیئے۔ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ ملک کے پنڈت تیز، چار ورن ... کو نامزد کیا ... اور ان میں سے پرجا اپنا راجہ منتخب کرے۔ ویدوں میں لیگ آف نیشنز کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس بیکار کی لیگ آف نیشنز نہیں۔ جس طرح کی اب کام کر رہی ہے۔ اس لیگ کے سامنے کئی ممالک کی آزادی سلب ہو گئی۔ مگر یہ ٹس سے مس حرکت نہ کی۔ ویدوں کے مطابق لیگ آف نیشنز کے پاس اپنی فوج اور پولیس ہونی چاہیئے تاکہ وہ زیادتی کرنے والے کو سزا دے سکے۔ ہمارا ورن آشرم بھی سوراجیہ پراپتی میں سہایتا دینے والا ہے۔ نہ کہ روکاوٹ۔ اس پرکار سدھانت پورو ک آریہ سماج سوراجیہ کے راستہ میں روکاوٹ نہیں ہے۔

عملاً بھی

صرف سدھانت پورو ک ہی نہیں بلکہ عملاً بھی آریہ سماج سوراجیہ کے راستہ میں روکاوٹ نہیں۔ بلکہ بہت زیادہ سہایک ہے۔ آریہ سماجیوں نے سوراجیہ پراپتی کے اندولن میں بھاری قربانیاں کی ہیں۔ جتنی مقامات پر کانگریس اور آریہ سماج کے عہدیدار ایک ہی ہیں۔ لیکن ان سب قربانیوں کے باوجود آریہ سماج نے کبھی بھی اسمبلیوں کونسلوں اور نوکریوں میں خاص مراعات کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس طرح آریہ سماج پر یہ الزام ہرگز عائد نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ آزادی کے راستہ میں روکاوٹ ہے۔ اگر لوگوں کو کسی اور دھارمک سمپردائے کے خلاف نفرت ہے۔ تو ہو۔ آریہ سماج کے متعلق نہیں ہونی چاہیئے۔

مہاشہ کرشن کی تقریر

مہاشہ کرشن صدر جلسہ نے ایک مختصر تقریر میں کہا۔ کہ ویدوں میں سوراجیہ کے کانسٹی ٹیوشن کا ذکر ہے۔ لیکن وہ اس کا اطلاق نہیں بتا سکتے ان اصولوں کے اطلاق کا فیصلہ ہر ایک ملک کے حالات کے مطابق ہو سکتا ہے۔ ملک کے حالات وقت وقت پر بدلتے رہتے ہیں۔ اور حالات کے مطابق ویدوں میں بتلائے گئے طریقوں میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ آریہ سماج کا آدرش صرف ملک کی بہبودی تک ہی محدود نہیں۔ وہ تو منش ماتر کا ہی نہیں بلکہ پرانی ماتر کا بھلا چاہتا ہے۔ ایک آریہ سماجی انفرادی حیثیت سے سوراجیہ کیلئے لڑ سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کے پرتی ندھی کے طور پر اس کا دائرہ منش ماتر کی سیوا کا ہے۔

آریہ سماجوں کے منتری اور آریہ پُرشوں کو سوچنا

مندرجہ ذیل چیزیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے درست کروا کر چھپائی گئی ہیں:۔

۱۔ آریہ سماج کے نیم آپ نیم ہندی۔ قیمت ایک ٹِپنگ دو پیسے۔ سینکڑہ دو روپے (عہ/ ۲)۔

۲۔ آریہ سماج کے لئے پرویش پتر اور نیم ایک فارم پر چھپے ہوئے۔ قیمت ایک سینکڑہ کاپی بنی ہوئی دس آنے۔

۳۔ شدھی کے سمبندھ پر آرٹ پیپر پر دو رنگوں میں سندر چھپے ہوئے ۱۵×۲۰ سائز کے ہر آریہ سماج میں اوشیہ ہونے چاہئیں۔ دو روپے دس آنے سینکڑہ (عہ/ ۲)

۴۔ ویدک سندھیا۔ کاغذ چھپائی سُندر۔ ہندی یا اردو ایک روپیہ سینکڑہ۔

(۵) سندھیا ہون منتر اکٹھے ہندی یا اردو اڑھائی روپے (عہ/ ۲) سینکڑہ۔

(۶) ست سنگ گٹکا۔ اس میں سندھیا ہون منتر اور بھجن اکٹھے ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو دو آنے (۲) زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ۔

(۷) ست سنگ گٹکا۔ اس میں ۴۵ بھجن الشور بھگتی کے ست سنگ میں بولنے والے درج ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ایک آنہ۔ زیادہ کیلئے تین پیسے۔

(۸) ہون منتر ارتھ سہت ہندی دو آنے۔ زیادہ کے لئے ڈیڑھ آنہ۔

(۹) بھگتی درپن۔ یہ ٹِپنگ ہر ایک آریہ کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں آریہ سماج کا خزانہ ہے۔ قیمت ہندی یا اردو دس آنے۔ زیادہ کیلئے آٹھ آنے۔

(۱۰) آریہ سماج کے رجسٹر۔ ماسک چندہ کے حساب کا رجسٹر ۸/ر۔ جمع و خرچ کا رجسٹر ۸/ر۔ آریہ سماجوں کے لئے دکشنا رسید بک ایک سو فارم ۸/ر۔ آریہ سماجوں کیلئے چیک بک ایک سو فارم ۸/ر۔ رگ وید کے انتم سوکت کے چاروں منتر بڑھیا کاغذ پر سندر بہکار سے ارتھ سہت چھپے ہوئے ایک سو فارم آٹھ آنے (۸/ر)

نوٹ بک: میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پُستکالیہ ہسپتال روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

حیدرآباد ستیاگرہ کے تجربات اور آئندہ پروگرام

حیدرآباد کانفرنس میں مہاتما نارائن سوامی جی، سوامی سوتنتر آنند جی، مہاشہ کرشن جی اور دیگر اصحاب کی تقریریں

اتوار ۲۶ - نومبر کو دو بجے بعد از دوپہر آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں آریہ کانفرنس شری مہاتما نارائن سوامی جی کی صدارت میں منعقد ہوئی - جس میں حیدرآباد ستیاگرہ کے تجربات اور آریہ سماج کا آئندہ پروگرام کے موضوع پر تقریریں ہوئیں - حاضری اس قدر زیادہ تھی - کہ لوگوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی - اور بے شمار لوگ پنڈال کے باہر کھڑے ہوئے تھے +

مہاتما نارائن سوامی جی کی ابتدائی تقریر

کانفرنس کے صدر مہاتما نارائن سوامی جی نے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے کہا - کہ :-

ستیاگرہ کرنے کے لئے جتنے بھی جاتی گئے - ان میں سے وہ ستیاگرہی زیادہ تر پور وک جیل گئے - جو پہلے شولاپور کیمپ میں رہے تھے - اس سے یہ بات آئندہ کے لئے یاد رکھنی چاہیئے - کہ اگر پھر بھی اس قسم کی تحریک چلانی جائے - تو ستیاگرہ کے لئے بھیجے جانے والے والنٹیروں کو پہلے ضروری ٹریننگ دی جانی چاہیئے - جب آریہ ستیاگرہ سے پہلے سٹیٹ کانگریس نے حیدرآباد میں ستیاگرہ کیا - تو ان کے بیس پچیس ستیاگرہی تین گروہوں کی صورت میں جاتے تھے - اس لئے نظام کا خیال تھا - کہ آریوں کا ستیاگرہ بھی اسی قسم کا ہوگا - اور اس سے ریاست کے انتظام پر کوئی دباؤ نہ پڑے گا - لیکن جب ستیاگرہ کے ڈکٹیٹر سینکڑوں ستیاگرہیوں سے کر جیل پہنچے - تو ریاستی افسر گھبرا اٹھے - چنانچہ مسٹر آئنگر کی معرفت صلح کی گفت وشنید شروع ہوئی - آریہ ستیاگرہیوں سے حیدرآباد کے جیل بھر گئے - تو اس سے نظام سرکار کا انتظام درہم برہم ہونے لگا - اس وقت اس کے سوائے اس کے پاس اور کوئی چارہ کار نہ رہا - کہ وہ جھک جائے - اور آریہ سماج کے مطالبات مان لے - پہلے تو سٹیٹ نے یہ شرطیں لگائیں کہ ایک دن ستیاگرہ بند کر دیا جائے - اور بیرون ریاست بیرون ریاست کے لوگوں سے گفت وشنید نہیں کرے گی - بلکہ ریاستی باشندوں سے ہی گفت وشنید کی جائیگی - اس کا معقول جواب ہم نے دے دیا - جس پر ان کی بات چیت کچھ عرصہ کے لئے معرض التوا میں ڈال دی گئی +

ہمارے ستیاگرہیوں نے جیلوں کے اندر ایسا قابل تعریف صبر دکھایا - کہ خود جیل افسروں کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا - کہ آریہ ستیاگرہیوں کا رویہ نہایت قابل تعریف رہا ہے - ہم نے جیل افسروں کے منہ سے سٹیٹ کانگریس اور سول لبرٹیز کے ستیاگرہیوں کی بھی اس قدر تعریف نہیں سنی - آریہ ستیاگرہیوں کے اہنسا تمک ستیاگرہ کی تعریف خود مہاتما گاندھی جی کو بھی کرنی پڑی - اب ضرورت اس بات کی ہے - کہ ہم پچھلے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آئندہ کے لئے ایسا پروگرام بنائیں - کہ ہندوستان بھر کے گاؤں گاؤں میں آریہ سماج کا پرچار زور شور سے ہو جائے - پرچار کا کام اس قدر وسیع ہونا چاہیئے - کہ ہر ایک استری پرش تک ویدک دھرم کا پیغام پہنچ جائے - اور اگر آئندہ اس قسم کی کوئی تحریک چلانی پڑی - تو ہمیں پہلے سے ہی ٹرینڈ والنٹیر مل سکیں +

سوامی سوتنتر آنند جی کی تقریر

سوامی سوتنتر آنند جی نے اپنی تقریر میں کہا - کہ جب پہلا ستیاگرہ دوس منایا گیا - تو لوگوں کو یہ توقع تھی - کہ اب دوسرے دن جتھا جائیگا - مگر جب دوسرے دن کوئی جتھا نہ گیا - تو لوگوں نے ہم سے پوچھنا شروع کر دیا - کہ ستیاگرہ آرنبھ کیوں نہیں کیا گیا - امر واقعہ یہ ہے - کہ حیدرآباد کے آریہ سماجی چاہتے تھے - کہ مہاتما نارائن سوامی جی (پہلے ڈکٹیٹر) حیدرآباد پہنچ کر ہی ستیاگرہ کریں - مگر ہم انہیں کس طرح حیدرآباد لے جاتے - جبکہ تمام راستے بند تھے - موٹروں تک کے جانے کا کوئی راستہ نہ تھا - سڑکوں پر خار دار تاریں لگا دی گئی تھیں - چنانچہ ہم کو ہوائی جہاز کے ذریعہ انتظام کرنا پڑا - مگر مقررہ پروگرام سے ایک دن پہلے ہم کو تار ملا - کہ ہوائی جہاز پر ۹ - فروری سے پہلے کوئی سیٹ نہیں مل سکتی - اس پر ہم نے ایک اور طریقہ سوچا - کہ وہ بھی سٹیشن سے رات کے بارہ بجے چھپ چھپا کر ٹرین میں سوار ہو کر پہنچ جائے - چنانچہ ایسا ہی کیا گیا - اور مہاتما جی حیدرآباد پہنچ گئے - جب وہ سماج مندر میں پہنچے - تو وہاں تالا لگا ہوا تھا - وہ وہاں گھومتے رہے - آخر آریہ سماجی پہنچ آئے - اور اسی وقت پولیس کو بھی پتہ لگ گیا - اس نے آکر مہاتما جی کو گرفتار کر لیا - پھر انہیں ٹرین میں سوار کر کے واپس لے آئے - کہنے کا مطلب یہ کہ اس قسم کی تحریکوں میں کئی قسم کی کٹھنائیاں پیش آتی ہیں - اس لئے ان کٹھنوں کو برداشت کرنے کیلئے حوصلہ - استقلال اور ارادے کی پختگی کی ضرورت ہے - وہی ستیاگرہی کامیاب ہو سکتا ہے - جو ہر قسم کی مصیبتیں آنے پر بھی نہ گھبرائے +

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

آریہ ستیاگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن جی نے اپنی تقریر میں بتایا - کہ ہم نے حیدرآباد ستیاگرہ میں کیا دیکھا؟ سب سے پہلے حیدرآباد میں آریہ ستیاگرہیوں جو کشٹ اٹھانے پڑے - اور کسی ستیاگرہ میں والنٹیروں کو اس پرکار کے کشٹ نہیں اٹھانے پڑے ہوں گے - حیدرآباد کے جیلوں کے اندر ہمارے ستیاگرہیوں کو جو تختیاں جھیلنی پڑی ہیں - ان کے متعلق آپ کو وقتاً فوقتاً بتایا جاتا رہا ہے - میرے خیال میں آریہ ستیاگرہ کی سپھلتا کا کارن ڈسپلن ہے - میرے جتھے میں کوئی گیارہ سو ستیاگرہی تھے - آٹھ سو ستیاگرہی میرے جتھے کے تھے - اور تین سو دوسرے ستیاگرہی بھائی تھے - اب میں یہ فخر سے بتا سکتا ہوں - کہ ان گیارہ سو ستیاگرہیوں میں سے کسی نے بھی میرے حکم سے سرتابی نہیں کی - انہوں نے کمال ڈسپلن کا مظاہرہ کیا - جب مقدمہ پیش ہوا - تو میرے جتھے کے والنٹیروں نے مجسٹریٹ سے مطالبہ کیا - کہ ہمارے لیڈر کو کرسی دی جائے - لیکن عدالت نے انکار کر دیا - اس پر میرے جتھے کے تمام ممبروں نے ستیاگرہ شروع کر دیا - اور عدالت کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کر دیا - جیلر نے مجسٹریٹ کو بتایا - کہ جب تک مہاشہ کرشن ان کو حکم نہ دیں گے - وہ کوئی جواب نہ دیں گے - چنانچہ مجھ کو کرسی دی گئی - اور پھر ستیاگرہیوں نے عدالت کی کاروائی میں حصہ لینا شروع کر دیا - اور جب مقدمہ شروع ہوا - تو جب بھی والنٹیر کو بیان دینے کے لئے کہا جاتا - وہ کہتا جو بیان میرے راجہ نے دیا ہے - وہی میرا بیان ہے - کوئی کہتا تھا جو بیان میرے بادشاہ نے دیا ہے وہی میرا بیان ہے - اسی طرح کوئی مجھے بادشاہ کا نام دیتا - کوئی راجہ کا نام - کوئی ڈکٹیٹر کا -

چنانچہ جب شام کو سپرنٹنڈنٹ جیل سے ملاقات ہوئی - تو اُنہوں نے مجھے مبارکباد دی - کہ آپ کو تو بے تاج بادشاہ بنا دیا گیا ہے - میں نے ان کو جواب دیا - کہ میں تو اس روز سے بادشاہ بن گیا - جس روز سے میں لاہور سے روانہ ہوا - اسی روز سے مجھے سیوا کے لئے چنا گیا +

جب صلح کے بعد رہائی کا سلسلہ شروع ہوا تو جن والنٹیروں کو رہا کیا جاتا - وہ جیل سے باہر نہیں جاتے تھے - ان کا خیال تھا - کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں - کہ وہ معافی مانگ کر آئے ہیں - جب میں نے انہیں سمجھایا - تو وہ رہا ہونے پر تیار ہوئے - جیل میں پنڈی بھٹیاں سماج کے وودر کو نمونہ ہو گیا - جب اُن کو رہا کیا جانے لگا - تو انہوں نے کہا - کہ جب تک مہاشہ جی اجازت نہیں دیں گے - تب تک میں رہا نہیں ہوں گا - چاہے جیل میں ہی کیوں نہ مر جاؤں - اسی طرح ایک بارہ سالہ لڑکے ادم پرکاش سے پوچھا گیا - کہ کیا تم رہا ہونا چاہتے ہو - تو اس نے کہا - کہ جب تک مہاشہ جی نہ کہیں گے - میں رہا نہیں ہونا چاہتا - ۷۵ - ۸۰ برس کے بوڑھے جب جیل سے رہا ہونے لگے - تو میرے گلے مل کر روتے تھے - ایک دو قیدیوں کو آپریشن کرانا پڑا - وہ اس وقت تک آپریشن کرانے پر تیار نہ ہوئے - جب تک میں نے ان کو اجازت نہ دی +

سکھ والنٹیر

میرے جتھے میں چالیس کے قریب سکھ ستیاگرہی بھی تھے - نظام سرکار کے اہلکاروں نے ان کو ہمارے سے الگ کرنے کے لئے ایک سکھ سب انسپکٹر سی - آئی - ڈی کو بھیجا - لیکن ان سکھ والنٹیروں نے اس سے برملا کہہ دیا - کہ ہم تمہارے ساتھ کوئی بات تک نہیں کریں گے - جو بھی آپ نے پوچھنا ہو ہمارے لیڈر مہاشہ کرشن سے جا کر پوچھیے - کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ ڈسپلن نے ہی ہمارے پروگرام کو کامیاب بنایا ہے - اگر ڈسپلن ہماری زندگی کا جزو بن جائے - تو ہم کسی بھی میدان میں ناکام نہیں ہوں گے +

کنور سکھ لال آریہ مسافر کی تقریر

کنور سکھ لال آریہ مسافر نے اپنی جیل یاترا کے تجربات بتاتے ہوئے کہا - کہ :-

" ہم کو اس ستیاگرہ میں کامیابی حاصل ہوئی ہے - اس میں اگر ہمارے پنجاب کے آریہ بہن بھائیوں کا ہاتھ نہ ہوتا - تو ہمیں اس قدر شاندار کامیابی نہ ہوتی - اس لئے میں

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

لالہ دلیش بندھو گپتا جی کی تقریر

بقیہ صفحہ ۶

احکام کی تعمیل کی۔ ہمیں اندیشہ تھا۔ کہ ستیاگرہ کی سپھلتا کے بعد لیڈروں کے جھگڑے کھڑے ہو جائیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ستیہ آگرہ کے بعد آریہ سماج زیادہ شکتی شالی ہو کر نکلا ہے۔ اور یہ سب اس شاندار ڈسپلن کا طفیل ہے۔ جس کا آریہ سماج نے ستیاگرہ کے دوران میں اور اس کے بعد مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ ہمیں اس قدر سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ تو اس میں ایشور کا ہاتھ تھا۔ اگر ایشور کی رکھشا کا ہاتھ ہم پر نہ ہوتا۔ تو ہمیں اس قدر سپھلتا حاصل نہ ہوتی +

اب کیا کرنا چاہیئے؟

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ ستیاگرہ کی سپھلتا کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ حیدر آباد میں دھرم پرچار کے لئے آریہ سارو دیشک سبھا نے اپیل کی ہوئی ہے۔ آج حیدر آباد کے ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو آریہ سماج کو اپنا سمجھتے ہیں۔ سناتنی اور آریہ سماجی کا کوئی بھید نہیں رہا۔ بلکہ ان سب کا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج ہی ان کا مستقبل روشن کر سکتا ہے۔ اب وہاں آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کے درمیان کوئی بھید نہیں رہا۔ اب وہ آپ سے آشا رکھتے ہیں۔ کہ آپ ان کو اپنے سٹینڈرڈ تک لے جائیں۔ مگر آپ کو معلوم ہے۔ کہ حیدر آباد میں کس قدر مشکل کام ہے۔ حیدر آباد میں دس فیصدی مسلمان پڑھے ہوئے ہیں۔ مگر ان کے مقابلہ میں ہندو صرف تین فیصدی پڑھے لکھے ہیں۔ حالانکہ ان کی آبادی مسلمانوں سے ۹ گنا زیادہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ حیدر آباد کے ہندوؤں کو بڑھایا۔ اور ان کو علم کی روشنی سے مالا مال کیا جائے۔ مگر یہ کام کس قدر مشکل ہے۔ اس کا اندازہ آپ اچھی طرح لگا سکتے ہیں۔ یہ کام محض ریزولیوشن پاس کرنے یا باتیں کرنے سے نہیں ہوگا۔ آپ نے حیدر آباد کو آزاد کرا کے ایک بڑی منزل تو طے کر لی۔ اب دوسری منزل طے کرنی ہے۔ اور اس کے لئے ٹھوس کام کرنے کی ضرورت ہے۔ استقلال اور اُتساہ کی ضرورت ہے۔ ستیاگرہ کے لئے تو تمام آریہ سماجوں اور تمام آریہ سجنوں نے رضاکارانہ طور پر چندہ دیا۔ اب ضرورت ہے۔ کہ حیدر آباد میں ویدپرچار کے لئے بھی رضاکارانہ طور پر چندہ دیا جائے۔ سارو دیشک سبھا نے حیدر آباد میں ویدپرچار کے لئے اڑھائی لاکھ روپے کی اپیل کی ہے۔ میرے دل میں تو ایک منٹ کے لئے بھی یہ شبہ نہیں ہوتا۔ کہ آریہ سماج سے اس قدر روپیہ جمع نہیں ہو سکیگا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ بھائی اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ آریہ سماج نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ حیدر آباد میں ہم پانچسال کے اندر اندر کم از کم پانسو مندر بنوائیں۔ جو بھائی پانسو یا ایک ایک ہزار یا دو دو ہزار روپیہ دے کر مندر بنوائیں۔ ان کے نام پر ایک ایک مندر تعمیر ہوگا۔ مجھے پورا پورا بھروسہ ہے۔ کہ جن آریوں نے حیدر آباد کے ایک کروڑ بیس لاکھ ہندوؤں کی دھرم کی پیاس بجھانے کا پرتیگیا کیا ہے۔ وہی آریہ بھائی ان بھائیوں کی اس پیاس کو بھی بجھائیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ دھن دے کر اس کام کو بھی سپھل کریں گے +

اس کے بعد پروفیسر شو دیال نے اپیل کی۔ اور چندہ اکٹھا ہونا شروع ہوا +

کنور سکھ لال جی کی تقریر

بقیہ صفحہ ۱۱

تمام پنجابی آریوں اور آریہ دیویوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں کانگریس کے ستیاگرہ میں بھی قید ہوا ہوں۔ مگر جس شان سے ستیاگرہ ہوا۔ اس کا ایک موٹی بات سے ہی پتہ لگ جائے گا۔ کیا کبھی کانگریس کے ستیاگرہ میں بھی سپیشل ٹرینیں چلی تھیں۔ ہمارے ستیاگرہ میں سپیشل ٹرینیں چلیں۔ حیدر آباد ستیاگرہ نے ستیاگرہ کی شان کو دو بالا کر دیا +

جیل کے تجربات بیان کرتے ہوئے مقرر نے کہا۔ کہ ہمیں جوار کی روٹی دال یا ساگ دیا جاتا تھا۔ ہم جتنا عرصہ وہاں رہے دال اور ساگ کھاتے رہے۔ مگر آخر دم تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ دال کس چیز کی دال تھی؟ اور ساگ کس قسم کا ساگ تھا؟

آخر میں مقرر نے کہا۔ کہ جیل نے ہمیں خود ضبطی اور ڈسپلن کی وہ تعلیم دی ہے۔ کہ جیل سے باہر ہمیں ساری عمر نہ ملتی۔ جو لوگ ہمیں کہا کرتے تھے۔ کہ آریہ سماج کے پاس والنٹیر تو ہیں۔ مگر لیڈر نہیں۔ افغانستان... دو چار جواہر لال اور سبھاش نہیں۔ وہ اب نہیں کہہ سکتے۔ کہ آریہ سماج میں نیتا نہیں۔ اور نیتا بھی وہ جو قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ شری مہاتما نارائن سوامی۔ مہاشہ کرشن۔ لالہ خوشحال چند۔ پنڈت دھریندر شاستری اور کنور چاند کرن جیسے لیڈر کوئی اور جاتی پیدا کرے گی۔ یہ لیڈر تو جیل کے اندر تھے۔ باہر جو لیڈر تھے کیا کم تھے؟ شری سوامی سوتنترا نند جی پنڈت گیان چند۔ لالہ دیش بندھو گپتا۔ اور شری گھنشیام سنگھ گپت جیسے لیڈر باہر تھے۔ کسی کا تو ایک کرشن ہوتا ہے۔ مگر ہمارے دو تھے۔ ایک کرشن جیل کے اندر تھا۔ اور گھنشیام باہر تھا۔ جس جاتی کے دو گھنشیام ہوں۔ وہ کیا کبھی شکست کھا سکتی ہے؟ اس موقعہ پر مہاشہ جی نے جیل میں استعمال ہونے والے گلاس۔ باٹی اور قیدیوں کی ٹوپی دکھلائی۔ اس کے بعد ایک ستیاگرہی سوامی وجیا نند نے اپنے جیل کے تجربات بیان کئے +

سوامی سرودا نند جی کا اپدیش

بقیہ صفحہ

اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ منش میں طاقت اس وقت آتی ہے۔ جب اس کے کام اور علم میں ایکتا ہو۔ تعلیم کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ایک لڑکا صرف ایک سو روپیہ میں پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ تعلیم ماتری بھاشا میں دی جائے۔ لیکن جس ملک میں غیر ملکی زبان یا زبانوں کا پرچار زور شور سے شروع ہو جاتا ہے۔ وہ خواب میں بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ برہم یگیہ کا ارتھ ہے گیان کا پرچار اور ایشور کی اُپاسنا کرنا +

دیو یگیہ

اس کا مطلب ہے۔ قدرت کی طاقتیں یعنی اگنی وایو وغیرہ کو استعمال کرنا۔ اور ان سے فائدہ اُٹھانا۔ دیو یگیہ ہے نام شلپ ودیا کا۔ یورپ نے اس ودیا سے فائدہ اٹھایا۔ اور آگے بڑھا +

پتری یگیہ

پتری یگیہ کا مطلب ہے ماتا پتا کا آدر اور سیوا کرنا۔ لیکن اس کا حقیقی منشا یہ ہے۔ کہ منش کی سنتان کمزور نہ ہونے پائے۔ جس دیش کے منش بری عادتوں میں پھنس جائیں گے۔ ان کی اولاد کمزور ہوگی۔ جو لوگ دشمنوں کو اپنے قابو میں رکھیں گے۔ انہیں گرہستھ کا سکھ ملے گا۔ اور ان کی اولاد بھی صحت ور اور طاقت ور ہوگی۔ جس کا شریر کمزور ہے اس کا دماغ بھی کمزور ہوگا۔ جس وقت بھارت واسی شاریرک اور آتمک طور پر بلوان ہو جائیں گے۔ اس وقت دیش کی حالت بھی اچھی ہو جائے گی +

اتتھی یگیہ

پرماتما کا نام بھی اتتھی ہے۔ جس کے آنے اور جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہ ہو۔ اتتھی کی سیوا کا مطلب بھل ہے۔ انشا نہ ماتا کی سیوا کا ہے۔ اور نہ گورو کی سیوا کا۔ لیکن اتتھی کیسا ہو؟ وہ ودوان ہو۔ چھل کپٹ سے رہت ہو۔ جو کسی ذاتی فائدے کے بغیر لوگوں کے ہت کے لئے گھومتا ہو۔ ایسے اتتھی کی سیوا کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔ لیکن آج ایسے اتتھی بہت کم ملتے ہیں +

بلی ویشو یگیہ

بلی ویشو یگیہ ہے مویشیوں اور جانوروں کی سیوا۔ اگر ہمارے دیش کے مویشی اور دوسرے جانور صحت ور اور بلوان ہو جائیں تو کس قدر فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ابھی آریہ سماج کا دھیان اس طرف نہیں گیا۔ سوامی جی نے تو گوکرونا ندھی لکھ کر اس طرف سماج کی توجہ دلائی۔ اگر اس طرف توجہ دی جائے۔ تو سینکڑوں بے کاروں کو روٹی مل جائے۔

اگر یہ پانچوں یگیہ دنیا بھر میں پرچلت ہو جائیں۔ تو شانتی اور سکھ کا ساجیہ ستھاپت ہو جائے +

آج یورپ میں یہ پرچلت ہیں۔ اور وہاں ترقی ہے۔ وہاں گھوڑوں اور بھینسوں کی نسل کو بہتر بنایا جا رہا ہے +

آخیر میں سوامی جی نے حیدر آباد کے متعلق کہا۔ کہ ہم شان سے گئے تھے۔ اور آن سے واپس آئے ہیں +

وَر کی ضرورت

ایک کھتری کل اُتپن اُنیس ۱۹ سالہ لڑکی کے لئے جو کہ ہندی مڈل تک قابلیت ہر ایک مضمون میں رکھتی ہے ہندی پربھاکر کی تیاری کر رہی ہے۔ گھر کے ہر ایک کام میں ہوشیار ہے۔ آریہ ایم وار دیار رکھتی ہے۔ قابل آریہ کھتری سماچاری برسر روزگار۔ سادگی پسند اور تمام پرانی رسوم کے بندھنوں سے آزاد کنوارے ور کو حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کرنی چاہیئے:-

ایس۔ معرفت گوردِتل گورو کھتیر
تھانیسر۔ ضلع کرنال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ اُتسو کی کارروائی

بقیہ صفحہ ۵

… بینڈ اور والنٹیر تھے۔ پھر آریہ سماج وچھووالی … پاٹھ شالہ کی کنیائیں بھجن گا رہی تھیں۔ … کنیاؤں کے ساتھ دوسری دیویوں کی پارٹی … کنیاؤں اور عورتوں کی حفاظت کے لئے … کے گرد والنٹیروں نے گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ عورتوں کی پارٹی کے پیچھے آریہ سماج سنت نگر۔ آریہ سماج بادامی باغ کی پارٹیاں۔ اور … کی پارٹیاں جا رہی تھیں۔ اہل جلوس کی اکثریت کیسری پگڑیاں پہنے ہوئے تھی۔

۲۵ نومبر سنیچر وار (صبح)

پراتہ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد پہلا لیکچر … گنگا گری جی کا ہوا۔ جو ہمارے دُکھ کا کارن وشے پر تھا۔ اس کے بعد پنڈت … شانتی پرکاش جی آریہ اُپدیشک کا ویاکھیان … ویدک الہٰی گیان ہے وشے پر ہوا۔ ان دونوں ویاکھیانوں کا سار کسی دوسری جگہ درج ہے۔

—— بعد دوپہر ——

کارروائی ایک بجے بھجنوں کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس کے بعد وِدیا … سمیلن پنڈت … آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں اس وشے پر … ہوا کہ ورن … کو کیسے … کیا جا سکتا ہے۔ اس میں پنڈت … چندر۔ پنڈت منسا رام۔ لالہ … لال۔ پروفیسر … دیال۔ مہاشہ بہاری لال۔ پنڈت … ناتھ۔ پنڈت … دیو ا… دی … نے بھاگ لیا۔ (مفصل کارروائی کسی دوسری جگہ درج ہے)۔ اس کے بعد پنڈتہ درو پدی دیوی نے ۴½ بجے تک ہندو جاتی کی کچھ برائیاں وشے پر ایک … شالی ویاکھیان دیا۔ بعد میں ۵½ بجے تک شری سوامی سرودانند جی مہاراج کا … کے بعد لاہور میں پہلا ویاکھیان … مذہبوں کی اُدشیکتا وشے پر ہوا۔

—— رات ——

رات کو کارروائی بھجنوں کے ساتھ ۷½ بجے سے شروع ہوئی۔ پہلا لیکچر پنڈت … ورت کا ہوا۔ ان کے ویاکھیان کا وشے … کے ایک منتر میں آئے شبد … کی ویاکھیا تھا۔ ان کے بعد ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک شری مہاتما نارائن سوامی جی کا … شالی ویاکھیان آریہ سماج اور سنسار …

کی شانتی وشے پر ہوا۔ اس لیکچر کا سار کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرماویں۔

۲۶ نومبر اتوار (صبح)

حسب معمول کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ پھر بھجن ہوتے رہے۔ پہلا ویاکھیان شری سوامی ویدانند جی کا ہوا۔ ازاں بعد لالہ دیش بندھو گپتا نے ڈیڑھ گھنٹہ تک حیدرآباد ستیاگرہ اور اس کے بعد وشے پر ایک زبردست تقریر کی۔ جو کسی دوسری جگہ درج ہے۔

اپیل کئے جانے پر بتیس ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔

—— بعد دوپہر ——

کارروائی ۲ بجے شروع ہوئی۔ ۳ بجے تک بھجن ہوتے رہے۔ ۳ بجے سے ساڑھے تین بجے تک حیدرآباد سمیلن ہوتا رہا۔ جس کے سبھاپتی آریہ ستیاگرہ کے پرکھم ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی تھے۔ اس میں وشیش رُوپ سے مہاتما نارائن سوامی۔ سوامی سوتنترانند۔ مہاشہ کرشن کی تقریریں ہوئیں۔ کچھ ایک جتھے والوں نے بھی اپنے تجربات بیان کئے۔ اس سمیلن کی مفصل کارروائی بھی کسی دوسری جگہ درج ہے۔ اس وقت حاضری زیادہ تھی۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہونے کے علاوہ سینکڑوں لوگ باہر کھڑے تھے۔ زیادہ بھیڑ ہو جانے کے کارن قناتیں ہٹا دینی پڑیں۔

رات

کارروائی بھجنوں کے ساتھ شروع ہوئی۔ ۸ بجے سے ۹ بجے تک شری سوامی سوتنترانند جی کا ویاکھیان آریہ سماج کا آئندہ پروگرام وشے پر ہوا (یہ ویاکھیان کسی دوسری جگہ درج ہے) آخری تقریر صوفی … کی تھی۔ جو …… شور … کی جدوجہد میں … کا … وشے پر تھی۔ شانتی پاٹھ اور آرتی کے بعد جلسہ نہایت سپھلتا پورنک سماپت ہوا۔

دیانند مٹھ کے سماچار

نومبر مہینے میں دیانند مٹھ میں سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت گیا نیندر جی۔ پنڈت … رام جی اور برہمچاری … پال جی رہے۔ سوامی …

تازہ —— مختصر —— خبریں

— جرمنی کے خفیہ ہوائی اڈے پر برطانوی ہوائی جہازوں نے گولہ باری کی۔

— آسام میں ہندو لیڈر نے وزیر بننے سے انکار کر دیا۔

— حصار میں چار ڈاکو ہلاک۔ تین زندہ گرفتار اور ستر زخمی ہو گئے۔

— ہرتجن سیوا سنگھ کے سیکرٹری کی سترھویں سالگرہ پر … آچاریہ نے ایک لاکھ سے زائد روپیہ کی تھیلی پیش کی۔

— سنسر شپ کی پابندیاں ۱۵۔ دسمبر سے کم کر دی جائیں گی۔

— شکارپور میں ۲ سو شخص ہلاک دو دو دیہات میں ۲۰ اشخاص ہندو ہلاک کر دئے گئے۔

— امریکن حکام نے انڈیا ویلفیئر لیگ کے صدر مسٹر مبارک علی کو گرفتار کر لیا ہے۔

— روس اور فن لینڈ میں ٹھن گئی۔

— پنڈت نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس کا گورنمنٹ سے سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

— حیدرآباد نے امتناعی حکم کے ذریعہ دشمن کے براڈکاسٹ سننے کی ممانعت کر دی۔

— ہٹلر کی محبوبہ یونٹی مٹ فورڈ نے اعلانِ جنگ کے روز میونک میں اپنی رہائش گاہ کے اندر گولی مار کر خودکشی کر لی۔

— ایک ہفتہ میں ۱۷ جہاز غرق ہوئے گیارہ برطانوی۔ چار غیر جانبدار اور دو فرانسیسی۔

— لنڈن میں میجک لینٹرن کے ذریعے ہندوستان کی تحریک آزادی کا پروپیگنڈا کیا جائے گا۔

— ہٹلر نے اپنے فوجی مشیروں سے ۱۹۔ نومبر کو کہا۔ کہ میں دنیا کو تباہی کے گڑھے میں دھکیلنے کو تیار ہوں۔ مگر اتحادیوں کے آگے گھٹنے نہیں ٹیک سکتا۔ (بمبئی کرانیکل)

— پنجاب گورنمنٹ نے مسٹر ایم۔ این رائے کا ایک سال کیلئے پنجاب میں داخلہ بند کر دیا ہے۔

— نواب ٹونک نے اپنی ریاست میں اصلاحات رائج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

— مہاتما گاندھی مسلمانوں کو پھر کوراچیک پیش کرنے لگے۔

— سکھر کے نواحی دیہات میں ایک سو اشخاص کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

— سندھ میں ابھی لوٹ مار جاری ہے۔

— نوروز کے خطابات کی فہرست اس سال شائع نہیں ہوگی۔

— جرمنی نے اپنی صلح کی شرائط میں ہندوستان اور آئرلینڈ کی آزادی کا مطالبہ پیش کیا ہے۔

سوامی … انند جی بھٹنڈہ۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ اور لاہور کی آریہ سماجوں کے اُتسو میں شامل ہوئے۔ پنڈت … رام جی نے ڈنبوہ۔ سراڑہ اور گھروڈ میں پرچار کیا۔

کئی مہاتماؤں کے خط آنے کے متعلق آئے ہوئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ماہ دسمبر میں تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ اب مٹھ میں پاک شالہ اور سادھوؤں کے ٹھہرنے کے لئے چھپروں کی سخت ضرورت ہے۔

اوشیک سوچنا

سارودیشک سبھا کی طرف سے پرکاشت ہونے والے آریہ ستیاگرہ کے اتہاس کا مولیہ پیشگی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) ماتر ہوگا۔

جن سجنوں یا آریہ سماجوں نے اپنے جتھوں یا ستیاگرہیوں کے فوٹو اب تک سبھا کے کاریالیہ میں ارسال نہ کئے ہوں۔ وہ بہت جلدی بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ اتہاس میں انہیں بھی استھان دیا جا سکے۔

اتہاس کا آرڈر بھیجنے میں بھی سماجوں تتھا آریہ سجنوں کو شیگھرتا کرنی چاہیے۔

(منتری سارودیشک سبھا دہلی)

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی پرشاد اگروال کی

اصلی پیٹنٹ

بال جیون رجسٹرڈ گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور سے کمزور بچے طاقتور بن جاوینگے

سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۸ روپیہ من … علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔ پی

لاہور ایجنٹ برجشی پنڈت آریہ کمپنی بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور

ساماجک سماچار

آریہ سماج کولہاپور کے سماچار

(۱) کولہاپور کے راجہ رام سنگھ کے دبے دشمی اُتسو کے ادھیکش پد کو سشوبھت کرنے کے لئے کنور چاند کرن جی شاردا یہاں ۲۸- اکتوبر ببلچر دار دوپہر کو پدھارے اور آریہ سماج کے پردھان ڈاکٹر بالکرشن جی پرنسپل راجہ رام کالج کولہاپور کے ہاں ٹھہرے۔ اس دن انہوں نے ساٹھ ہزار میدان میں اس سنگھ کے بہت کوشل و شاریرک ویایام کو دیکھ کر پرسنتا پرگٹ کی۔ اس پرکار کے سنگٹھنوں کی اپیوگتا بتاتے ہوئے انہوں نے شام کو ایک گھنٹہ لیکچر دیا +

(۲) ۲۹-۱۰-۳۸ روی وار کو پراتہ انہوں نے آریہ سماج اور آریہ سماج کے ادھین سب سنستھاؤں کا نریکشن کیا۔ یہ یہ اپنی دیوالی کی چھٹیوں کے کارن آریہ سماج دوارا سنچالت شری دیانند فری ہسپتال اور گوروکل آشرم بند تھے۔ تو بھی بنیا سمیہ سکول کے ودیارتھیوں، ادھیاپکوں اور انیہ مہانو بھاووں نے شاردا جی کا آشاتیت سواگت کیا +

(۳) شری شاردا جی نے آریہ سماج کولہاپور کے شدھی کے کاریہ کو دیکھ کر اتینت پرسنتا پرگٹ کی۔ اور کہا۔ کہ "شدھی کا اتنا کاریہ شاید ہی کوئی آریہ سماج کر رہا ہو" +

الف ۵-۶ مہینوں میں جو شدھی کا کاریہ ہوا۔ وہ وستوتا سماج کے گورو کو بڑھانے والا ہے + (منتری)

آدرش ویدک وواہ

۹- نومبر کو سوگیہ داجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی بڑودہ کے سپتر مسٹر مہیندر چندر جی بی۔ اے۔ کا شبھ وواہ بمبئی کے پرسِدھ سیٹھ سکھ داس کی سپتری ودیاوتی کے ساتھ ہوا۔ اس اوسر پر بمبئی کے پرتشٹھت ناگرک اپستھت تھے۔ کنور چاند کرن جی شاردا اور رائے بہادر گوبند لال نے ور اور بدھو کو آشیرواد دیا +

پرماتما اس نو دمپتی کا گرہستھ سکھ مے بنائے + (نامہ نگار)

گوروکل ملتان کے سماچار

برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ وزن میں سب نے ترقی کی ہے۔ ۱۱ سے ۱۸- اکتوبر تک ششماہی امتحان ہوا۔ پانچویں جماعت

کو چھوڑ کر باقی سب جماعتوں کا نتیجہ اچھا رہا۔ ۱۹ سے ۲۲- اکتوبر تک دسہرے کے سمبندھ میں تعطیلات تھیں۔ ان دنوں برہمچاریوں کے کھیل ہوتے رہے۔ دسہرہ کے دن شام کو سبھا ہوئی۔ اور رات کو سہ بھوج ہوا۔ ۲۸- اکتوبر کو پرتی ندھی سبھا کی طرف سے بھیجے ہوئے لالہ ہردیال جی اور پنڈت آتما نند جی نے نریکشن کیا۔ اور ان کی رائے پڑھائی اور انتظام کے بارے میں بہت اچھی ہے + (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج منٹگمری کا پرستاؤ

۲۱-۱۱-۳۹ کی انترنگ سبھا کے ادھیویشن میں نمن پرستاؤ سرو سمتی سے سویکرت ہوا:-

"پردھان پد کے لئے لالہ مہاراج کشن کا نام پرستت کیا گیا۔ اور انومودن کے پشچات سرو سمتی سے لالہ مہاراج کشن جی پردھان آریہ سماج منٹگمری سویکرت کئے گئے" (ارجن دیو ودیا النکار منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

ضروری سوچنا ابھی تک کئی سبھاسد جو آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کی طرف سے حیدرآباد گئے تھے مان پتر نہیں لے گئے۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے نام و موجودہ پورا پورا پتہ تحریر کریں۔ تاکہ ان کی خدمت میں مان پتر بذریعہ ڈاک ارسال کئے جاویں +

پرچار ہفتہ واری اجلاس میں شری آچاریہ رام دیو جی گوروکل جہلم کا منوہر اپدیش ہوا۔ پنڈت میلا رام جی جھنگ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کے منوہر بھجن ہوئے + (گوردتہ مل منتری)

آریہ ویر دل کا شوک پرستاؤ

آریہ ویر دل پھلور کا آج تتھی ۳۰ سے ۹۶ کا سبھا پتا یک ستسنگ مہاشہ فلیک چند جی کے سپتر کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مرتک کی آتما کو سدگتی اور مہاشہ جی تتھا ان کے پریوار کو شانتی پردان

کریں۔ اور مہاشہ جی کو وشواس دلاتا ہے۔ کہ ان کے اس ویوگ کے دکھ میں اس کے ساتھ ہے + (گیان چند منتری)

آریہ سماج کوئیٹہ کا شوک سماچار

مہاشہ آنند سروپ سٹیشن کلرک کے سپتر کے اکال اور اچانک دیہانت پر یہ سماج بہت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرمیشور سے پرارتھنا کرتی ہے کہ سورگیہ کی آتما کو سدگتی اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی تتھا دھیریہ پردان کریں۔ اور ساماجک کھیتر میں ان کے ریکت استھان کی پورتی کرنے کا اُتساہ اور بل دیں + (منوہر لال منتری آریہ سماج کوئیٹہ)

آریہ سماج جھنگ شہر کا شوک پرستاؤ

۱۹-۱۱-۳۹ کو شام کے ۵ بجے پرسدھ آریہ سماجی لالہ ہری چند جی تلواڑ کا دیہانت ہو گیا۔ ۳۰-۱۱-۳۹ کو زیر صدارت رائے بہادر لالہ چیتر داس آریہ سماج مندر میں ایک ماتمی جلسہ ہوا۔ اور شوک پرستاؤ پاس ہوا + (مہادیو منتری)

ویدک پرچارنی سبھا ڈیرہ غازیخاں کی ماہ اکتوبر کی رپورٹ

نمبر ۱۳ گراموں میں ویدک پرچارنی سبھا نے پرچار کیا:-

خانہ احمدانی۔ کوٹ جانوں۔ جام پور۔ شنکر پور۔ کوٹلی مغلاں۔ گدائی۔ کوٹ چھٹہ۔ وڈور۔ باگاں۔ چوٹی زیریں۔ بستی نورنگ شاہ۔ ماڑی والا۔ ہیتم +

(۲) ۳۶ لیکچر ہوئے:- پرشوں میں ۱۹۔ عورتوں میں مشترکہ ۱۷ +

(۳) دو ویدک وواہ اور ہار یگیہ ہوئے +

(۴) کوٹ چھٹہ میں استری سماج قائم کی گئی +

(۵) وڈور کے پنچایت کے جھگڑے ختم ہوئے۔ بستی نورنگ شاہ کے ہندوؤں میں مقدمہ بازی تھی۔ ان کا صلحنامہ کرایا گیا +

(۶) باور میں ودھوا وواہ پرچلت کرنے کی تحریک کی گئی +

(۷) وڈور میں سرکاری کنیا پاٹھ شالہ میں ہندی جاری کرانے میں کافی امداد دی گئی +

(۸) ضلع کی عام حالت اچھی ہے۔ بہت سی ان جگہوں پر جہاں مخالفت ہوتی تھی کچھ

پریم پیدا ہو چلا ہے۔ بہت سی سماجوں میں ہفتہ واری و روزانہ ست سنگ ہوتے ہیں + (گنیش دت منتری)

قابل توجہ شری آنند منی جی سنیاسی

اخبار "پرکاش" مورخہ ۱۵- اکتوبر میں آپ کا ایک مضمون "گراموں میں آریہ سماج کا پرچار" کے عنوان سے پرکاشت ہوا ہے۔ تو بھلا میرا ارادہ بھی گراموں میں آریہ سماج کے پرچار کرانے کا بہت دیر سے ہے۔ اور اسی غرض سے میں نے اپنے قصبہ چھمال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ویدک آریہ دھرم ارشدادشالیہ بھی کھول رکھا ہے۔ اور وہاں پر اب ایک پاٹھ شالہ کھولنے اور گراموں میں پرچار کرنے کے لئے ایک پنڈت رکھنے کا وچار ہے۔ میری یہ خواہش بہت عرصہ سے ہے۔ کہ یدی کوئی سنیاسی مہاتما اس کاریہ کو ہمارے قصبہ چھمال میں ہیڈ کوارٹر بنا کر شروع کر دیں۔ تو میں ان کو ہر طرح کی سہولت پہنچانے کیلئے تیار ہوں۔ آپ کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے دل میں اس کاریہ کے لئے بہت لگن اور کافی تجربہ ہے۔ اس لئے آپ سے نویدن ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے ہمارے قصبہ کو ہیڈ کوارٹر بنا کر ضلع گورداسپور میں خاص کر تحصیل شکرگڑھ میں گرام پرچار کا کاریہ آرمبھ کر دیں۔ میں ان کا سفر خرچ آدمی برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ پیدل چلنے کی بجائے گھوڑا آدمی کا انتظام کیا جاوے گا +

چونکہ سوامی جی کا ایڈریس مجھے معلوم نہیں ہے اس لئے اخبار "پرکاش" کے پڑھنے والے جس کسی بھائی کو سوامی جی کا ایڈریس معلوم ہو۔ وہ کرپا کر کے میرا یہ پیغام سوامی جی تک پہنچا دیں۔ اور مجھے بھی ان کے پتہ سے آگاہ کریں میں ان کا مشکور ہوں گا +

خط و کتابت کا پتہ:-

B. Jagat Ram Supervisor
Okkyin P-O Kanayat
Rangoon (Burma)

(جگت رام پردھان آریہ سماج رنگون)

نئے بالکوں کا داخلہ

گوروکل یونیورسٹی کانگڑی میں نئے بالکوں کا داخلہ گوروکل کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہوگا۔ اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانے کے خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں بھیج کر منظوری حاصل کر لیں +

گوروکل کے قواعد اور داخلہ فارم دفتر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو پی) سے منگا بھیجیں۔ (ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ٹماٹر کی چٹنی

نعمت درخوان

۱- اچھی طرح پختہ اور سُرخ رنگ کے ٹماٹر لے کر ان کو اچھی طرح صاف پانی میں دھو ڈالو۔ اور سبز اور لگے ہوئے حصّے کاٹ کر علیحدہ کر دو +

۲- صاف شدہ ٹماٹروں کو ایک پتیلچی میں لکڑی سے کچل کر ۳ سے ۵ منٹ تک جوش دیں +

۳- کچلے ہوئے ٹماٹروں سے بیج اور چھلکے علیحدہ کرنے کے لئے انہیں ایسی چھلنی میں سے گذارو جس میں ململ کا کپڑا رکھا ہو +

۴- چھانے ہوئے ٹماٹروں کو ماپ لو۔ اور اس کے ہر چھ گیلن کے لئے مصالحہ۔ سرکہ۔ کھانڈ وغیرہ کی مندرجہ ذیل مقدار تول لو +

اجزاء		اندازہ مقدار
۱- کترے ہوئے پیاز		۷ چھٹانک
۲- " "	لہسن	۲¼ تولہ
۳- لونگ سالم		ایک تولہ
۴- مصالحہ (الائچی سیاہ مرچ۔ زیرہ برابر مقدار)		ایک تولہ۔
۵- جلوتری سالم		¼ تولہ
۶- دار چینی		ڈیڑھ تولہ
۷- سرکہ		سوا سیر
۸- کھانڈ		ایک سیر
۹- مرچ سرخ		ایک تولہ
۱۰- نمک		۵¾ چھٹانک

ٹماٹروں کے گودے کو معہ پیاز۔ لہسن و مصالحہ جو ململ کے کپڑے میں ڈھیلے باندھے جائیں پتیلچی میں ڈال کر فوراً اُبال دو۔ بجائے اس کے کہ مندرجہ بالا گودا اُبلنا شروع ہو کھانڈ کی تقریباً ⅓ مقدار اس میں ڈالو۔ اور باقی ماندہ ⅔ پکنے کے عمل کے وسط میں۔ سرکہ اُتارنے سے صرف ۵ منٹ پہلے ہی ڈالا جائے۔ چٹنی سے اس وقت جب کہ جوش دینے سے اس کا حجم ½ رہ جائے مصالحہ کی پوٹلی اس میں سے نکال لینی چاہیئے +

گرم گرم چٹنی کو ایسی بوتلوں میں ڈال دو۔ جنہیں پہلے نصف گھنٹہ تک گرم پانی میں اُبالا گیا ہو۔ اور بوتلوں کو اس طرح بند کر دو۔ کہ ان میں ہوا داخل نہ ہو سکے۔ اناں بعد انہیں کسی برتن میں پتیل کا ڈھکنا وغیرہ نیچے رکھ کر اُبلتے ہوئے پانی میں رکھ دو۔ تاکہ بوتلوں کا نچلا حصّہ برتن کے پیندے کے ساتھ نہ چھوئے۔ نصف گھنٹہ اُبالنے کے بعد بوتلوں کو نکال کر ٹھنڈی اور خشک جگہ میں رکھ دو +

اپنے دیش کی بات

یُو۔ پی میں ہندی کی اوستھا

سرٹیفکیٹ پرانت میں پرکاشت ہونے والی ہندی اور اُردو پستکوں کی سنکھیا۔

سن	ہندی پستکیں	اردو پستکیں
۱۹۳۰ء	۱۹۹۱	۳۴۸
۱۹۳۱ء	۲۰۵۶	۵۷۰
۱۹۳۲ء	۱۷۶۶	۳۹۵
۱۹۳۳ء	۲۱۲۶	۴۱۰
۱۹۳۴ء	۲۲۴۰	۳۷۸
۱۹۳۵ء	۲۱۴۲	۳۴۴
۱۹۳۶ء	۲۱۳۹	۲۵۲

سرٹیفکیٹ پرانت میں ہندی اور اُردو پریکھشارتھیوں کی سنکھیا درنیکلر فائینل

سن	ہندی	اُردو
۱۹۳۰ء	۱۵۱۳۴	۱۰۱۸۰
۱۹۳۱ء	۱۷۳۵۴	۱۱۵۴۳
۱۹۳۲ء	۱۸۴۳۱	۱۱۷۵۳
۱۹۳۳ء	۱۸۷۵۶	۱۲۷۸۵
۱۹۳۴ء	۱۹۷۷۳	۱۳۷۱۹
۱۹۳۵ء	۱۹۶۲۱	۱۴۱۶۳
۱۹۳۶ء	۲۰۱۸۸	۱۴۲۸۸

ہائی سکول پریکھشا یُو۔پی بورڈ

سن	ہندی	اُردو
۱۹۳۰ء	۴۱۶۲	۳۷۲۱
۱۹۳۱ء	۴۵۸۰	۴۱۷۰
۱۹۳۲ء	۵۰۳۸	۵۵۴۶
۱۹۳۳ء	۵۵۰۷	۴۵۳۹
۱۹۳۴ء	۶۱۹۶	۵۰۸۷
۱۹۳۵ء	۶۵۱۹	۵۱۹۹
۱۹۳۶ء	۶۸۰۴	۵۵۴۲

ایڈمشن پریکھشا بنارس وشو ودیالیہ

سن	ہندی	اُردو
۱۹۳۰ء	۵۸۲	۱۲۱
۱۹۳۱ء	۶۱۱	۱۱۴
۱۹۳۲ء	۷۷۰	۱۸۱
۱۹۳۳ء	۹۶۰	۱۹۵
۱۹۳۴ء	۱۰۸۹	۱۹۸
۱۹۳۵ء	۹۸۷	۱۴۲
۱۹۳۶ء	۹۶۳	۱۴۴

انٹرمیڈیٹ پریکھشا

سن	ہندی	اُردو
۱۹۳۰ء	۴۸۱	۳۱۷
۱۹۳۱ء	۵۲۰	۴۲۵
۱۹۳۲ء	۶۲۶	۴۶۳
۱۹۳۳ء	۷۹۹	۵۷۷
۱۹۳۴ء	۹۳۹	۷۴۸
۱۹۳۵ء	۹۶۹	۴۴۰
۱۹۳۶ء	۱۰۶۰	۷۲۱

وشیش

علی گڑھ یونیورسٹی کی ایڈمشن اور انٹرمیڈیٹ پریکھشاؤں تتھا بنارس ہندو یونیورسٹی کی انٹرمیڈیٹ پریکھشا کے آنکڑے نہیں دئے گئے ہیں +

سرٹیفکیٹ پرانت میں پرکاشت ہونے والے سامیک پتروں کی گراہک سنکھیا۔

سن	ہندی پتروں کی	اردو پتروں کی
۱۹۳۰ء	۲۶۷۲۵۰	۲۳۲،۴۹
۱۹۳۱ء	×۱۰۹۰۰۰	۲۶۰۰۰ ۴
۱۹۳۲ء	۲۵۴۴۷۰	۱۳۶۹۴۹
۱۹۳۳ء	۲۳۳۹۷۴	۱۴۸۸۴۵
۱۹۳۴ء	۲۴۴۷۳۶	۱۵۷۴۳۴
۱۹۳۵ء	۳۰۱۰۰۱	۱۶۹۳۱۵
۱۹۳۶ء	۳۲۴۸۸۰	۲۸۲۴۸۵

× = کیول اٹھارہ پتروں کی +

۴ = کیول ۹ پتروں کی +

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں

ادبیات

محبّت

مَیں کیا چاہتی ..... ہوں ...... مَیں کیا چاہتی ہوں؟ محبّت!۔۔۔ ایسی محبّت جو کبھی ختم نہ ہو۔ جس کا انجام ہی نہ ہو۔ جو بے پناہ ہو۔ جس کی صبح و شام ہی نہ ہو۔ جو خود غرضی کے جذبہ سے پاک ہو۔ جس میں پاکیزہ جذبات کے ساغر چھلکتے ہوں۔ جس کے پاکیزہ پھول آنکھوں سے گر کر انمول موتی ہوں۔ ہاں ایسی محبّت چاہتی ہوں۔ جس کی تکلیف سے میری روح تڑپتی رہے۔ اور اس تکلیف پر میری روح نثار ہوتی رہے +

میرے ہنسنے میں محبّت کی سرشاریاں ہوں ...... میرے رونے میں محبّت کی مجبوریاں ہوں۔ میری آہوں میں محبّت کی بے تابیاں ہوں .... میری نگاہوں میں محبّت کی اضطرابیاں ہوں۔ میرے دل میں صرف محبّت کی صبر آزمائیاں ہوں +

مجھے دولت نہیں چاہیئے۔ عظمت کی مجھے ضرورت نہیں۔ مَیں حسن کی بھوکی نہیں ہوں۔ مجھے دنیا داری و شان و شوکت کی ضرورت نہیں ...... لیکن درد چاہتی ہوں ..... محبّت کا۔ دُکھ چاہتی ہوں۔ لیکن محبّت کا۔ بے خودی ہو۔ لیکن محبّت کے زیر سایہ +

مَیں اس پاکیزہ لفظ میں جذب ہونا چاہتی ہوں۔ میرے تخیل کی دُنیا میں۔ ہر چیز کے عکس میں محبّت کا جلوہ ہو۔ جس وقت مَیں پہاڑ کی وادی میں گھومنے جاؤں۔ جب مَیں پتوں کو باہم سرگوشیاں کرتے دیکھوں۔ جس وقت خودرَو گھاس کی خوبصورتی دیکھوں۔ جب ابر کے سیاہ ٹکڑوں کو ہوا میں منتشر اُڑتے ہوئے دیکھوں۔ تو بس یہی چاہتی ہوں۔ کہ ہر چیز کو محو حیرت بن کر دیکھوں۔ اور یہی سمجھوں۔ کہ یہ سب ہنگام محبّت کے دلکش نغمے سُنا رہے ہیں۔ سمجھا رہے ہیں۔ سکھا رہے ہیں +

مَیں جب یہ منظر دیکھتے ہوئے مدہوش ہونے لگوں۔ تو آہستہ سے کسی جڑ سے سہارا لے کر جھک جاؤں۔ اور ہاتھ بے بسی سے گھاس پر رکھ دوں۔ اور سر پتے کو۔ ہر ٹہنی کو۔ ہر پھول کو محبّت ہی محبّت سمجھنے لگوں +

۴ محبّت اور خوشی دو مختلف کیفیتوں کا نام ہے۔ بدقسمتی سے لوگ دونو چیزیں تلاش کرتے ہیں۔ خوش وہ ہو سکتا ہے۔ جس کے دل میں جذبۂ حسن نہ ہو +

محبّت نام ہے دُکھ کا۔ احساس کا۔ درد کا۔ آنسوؤں کا۔ مایوس نگاہوں کا۔ ناشاد زندگی کا۔ حسرت نصیب حسرتوں کا + پھر بھی مَیں ...... محبّت کے بغیر زندہ رہنا نہیں چاہتی۔ محبّت کے ہر تنکے کو اپنے دل کے خون سے ...... اپنے قیمتی آنسوؤں سے سرسبز کرنا چاہتی ہوں + کاش کہ مَیں محبّت ہوں اور محبّت میں ہوں!

(شفیق بانو مدیرہ خاتون مشرق۔ دہلی)

شہد کے فوائد

سوا ستیہ رکھشا

"بھاؤ پرکاش" نگھنٹو (ویدک فارماکوپیا) کے مدھو ورگ میں شہد کی جو خاصیتیں بیان ہوئی ہیں انہیں ہم ذیل میں دیتے ہیں:-

تاثیر میں ٹھنڈا۔ ہلکا۔ زود ہضم۔ کھانے میں بہت میٹھا۔ لیکن کھانے کے بعد کسیلا رس دیتا ہے۔ اور من کو بھاتا ہے۔ مَل (فضلات) کو باندھتا اور کف کو نکالتا ہے۔ آنکھوں کیلئے اکسیر اور بھوک کو بڑھاتا ہے۔ سُور کو میٹھا کرتا اور رنگ رُوپ کو نکھارتا ہے۔ گھاؤ اور پھوڑے پھنسی کو صاف کرتا اور انہیں بھرتا ہے۔ نس و ناڑیوں کو غلاظت سے صاف رکھتا ہے۔ بدن میں طاقت اور سبکی لاتا ہے۔ اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ امدیہ کو بڑھاتا ہے +

کوڑھ۔ بواسیر۔ پت (صفرا) کف (بلغم) جریان۔ پیاس۔ قے۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہچکی۔ جلن۔ آنتوں کے کیڑے۔ خون سے متعلق تمام امراض۔ دق اور سل میں نہایت مفید ہے۔ کچھ کچھ وات (سودا) پیدا کرتا ہے +

یہ ایک یوگ واہی ہے جس چیز کیساتھ ملا دیا جائے اسے اپنا کر اس کی تاثیر کو بڑھا دیتا ہے +

بھاؤ پرکاش نگھنٹو مدھو ورگ ہندوؤں کا کون سا ایسا تہوار ہے۔ کون سا ایسا سنسکار ہے جس میں شہد کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ سنسکرت ادب میں چھ رسوں میں سے میٹھے رس کے معنی میں جس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ وہ لفظ ہے مدھر۔ یہ مدھر لفظ مدھو شہد سے نکلا ہے۔ اس لئے شہد میٹھا رس کا مادہ جاتا ہے۔ میٹھی چیزوں کی صف میں اس کا نام سب سے پہلے شمار ہوگا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے آریہ لوگوں میں کھانڈ کی تاریخ شروع ہونے سے پہلے شہد کا ہی استعمال ہوتا تھا۔ ویدوں میں مدھو یہ لفظ کم از کم سو بار مستعمل ہوا ہے۔ قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر خیر ہوا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ:- "فیہ شفاء للناس" یعنی شہد سے انسان کی کئی بیماریاں شفا پاتی ہیں +

شکر کی نسبت شہد بہت مفید ہے۔ شکر کا پہلے پیٹ میں کیمیاوی عمل ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس میں خون کے بننے کی صلاحیت آتی ہے۔ لیکن شہد پیٹ میں جاتے ہی خون میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور پاکیزگی لاکر بدن کو چمکا دیتا ہے۔ اس کے اندر جسمانی پرورش کا قدرتی مادہ ہے۔ اس کے اکیلے استعمال سے انسان بہت مدت تک جی سکتا ہے + جن لوگوں کی چربی بڑھ گئی ہو۔ ہمیشہ قبض کی شکایت رہتی ہو۔ یا آنتوں میں کیڑے پڑ گئے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کھانے کے ساتھ یا دودھ میں ایک چمچہ شہد روزانہ استعمال کریں +

جب کبھی چھوت کی بیماری کا دَور دَورہ ہو۔ تو اس سے بچنے کے لئے روزانہ شہد کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ شہد میں جراثیم کو مارنے کی طاقت پائی گئی ہے +

آنکھوں کی بیماری ہو۔ شہد میں انجن ڈبو کر استعمال کیجیے۔ پاکیزگی آ جائے گی۔ اور بیماری کا عمل مفقود ہو جائے گا +

دمہ۔ کھانسی۔ تپ دق جیسی دل اور پھیپھڑوں کی بیسیوں بیماریوں میں وزن کم ہو جاتا ہے۔ شہد کا استعمال بہت مفید پایا گیا ہے۔ جب بیماریوں میں وزن کم ہو جاتا ہے۔ وہاں یہ جادو کا کام دیتا ہے +

دُودھ اور شہد دونوں ملا کر پینے سے جسم میں خوب طاقت آتی ہے۔ جو لوگ انہیں روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ اُن پر کسی بیماری کا جلد اثر نہیں ہوتا۔ تھکان اور ماندگی دُور کرنے کے لئے تو یہ ایک ہی چیز ہے +

شہد گلیسرین کا بھی کام دیتا ہے۔ سہاگہ میں ملا کر منہ میں لگانے سے چھالے دُور ہو جاتے ہیں۔ گلے کی خارش میں فائدہ پہنچتا ہے۔ نزلہ اور زکام میں اکسیر کا کام کرتا ہے۔ معمولی گرم پانی میں کھولا شہد۔ سپرٹ۔ ایمونیا۔ اور برانڈی کی تاثیر رکھتا ہے۔ انگریزی کی مشہور دوا (Cenenol, Honey اور oxynal of Borex اسی شہد سے تیار ہوتی ہیں۔ پہلی کا استعمال منہ کے پھوڑے اور گھاؤ پر ہوتا ہے۔ دوسری کا جلد کے اُوپر کے زخموں پر۔ اور تیسری کا گلے کے گھاؤ میں +

شہد کا مرہم بھی بنتا ہے۔ اور Propolisine بھی پہلے چیز زخموں کو بھرنے کے کام آتی ہے۔ اور دوسری بیماری کے جراثیم سے نجات پانے کے +

پھلوں یا کسی اور چیز کو محفوظ رکھنا منظور ہو تو شہد میں ڈبو دیجئے۔ اس میں کبھی سڑاند اور عفونت نہیں آئے گی۔ مصر اور آسام میں تو آج کل بھی مُردوں کو محفوظ رکھنے میں اس کا استعمال ہوتا ہے +

ڈاکٹر جے کومی بچوں کو شہد کھلانا از حد مفید سمجھتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ اس کے ذریعہ کاربو ہائیڈریٹ کیلشیم بالخصوص وٹامن بی کی کثیر مقدار بآسانی ہضم ہونے والی حالت میں بچے کے جسم میں پہنچ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں فولاد اور فاسفورس کی مقدار بھی کافی مقدار میں پہنچتی ہے۔ جس سے بچے کو اجابت بسہولت ہوتی رہتی ہے +

شہد مدتوں رکھا رہنے سے بھی خراب نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر موصوف نے سوٹیزرلینڈ کے ایک دارالصحت کا حوالہ دیا ہے۔ جہاں پر سوکھے کے مریض بچوں کا علاج کیا جاتا تھا +

وہ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"جن بچوں کو صرف گرم کیا ہوا دودھ اور اس میں چمچہ بھر شہد ملا کر روزانہ دیا جاتا تھا۔ ان کے وزن میں حیرت انگیز ترقی ہوئی تھی"

ان امور کی بنا پر آپ نے بچوں کو شہد کھلانے کی پُر زور سفارش کی ہے +

مندرجہ بالا باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ شہد انسانی جسم کی نشو و نما میں ایک بہترین معاون و مددگار ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کا استعمال کرنا ہر ایک کیلئے مفید ہے +

گوروکل کانگڑی کا

چیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ تپ دق و دمہ وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ بچے بوڑھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:- دو روپے فی پونڈ (عہ۲)

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا بذریعہ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

SuLeman Umar + Co Karachi

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل شیلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

Regd. No. L. 435. Telegrams: "PraKash" Phone No. 2367.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

اوم

پرکاش لاہور

ایڈیٹر: ہتیشی علاولپوری

قیمت:۔ فی پرچہ ایک آنہ

چندہ
سالانہ:۔ چار روپے۔ ششماہی عہ
سہ ماہی عہ۔ بیرونجات پانچ روپے
ودیشی چھ روپے

نمبر ۴۸	اتوار:۔ ۲۵۔ مگھر سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۱۰۔ دسمبر ۱۹۳۹ء	جلد نمبر ۳۵

ہندواسی

(از یوگ دھیان جی اگنی بی۔ اے)

ہندوے خستہ جگر اُٹھ آسماں کی چال دیکھ
رنگِ عالم پہ نظر کر اور اپنا حال دیکھ

تیری پہلی عظمت و شوکت کی باتیں ہیں کہاں؟
کیا ہوا ہے آج وہ پہلا تیرا اقبال دیکھ

جا چکے ہیں جانے والے منزلِ مقصود پر
تو بھٹکتا پھر رہا ہے اپنی ٹیڑھی چال دیکھ

سر جھکاتا تھا تری دہلیز پر عرشِ بریں
آج لیکن کیوں ہے مثلِ خاک تو پامال دیکھ

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

پندرھواں کھنڈ ٹ پران سے تاتپریہ یہاں آتما کی شکتی سے ہے۔ وہ شکتی دیہہ میں ہوش کی دیہہ میں جیون روپ سے سچرت ہو رہی ہے۔ اور پرم پُرش کے لوگوں کے دھیان تھا سچی آدمی ہیں ابھی دکھیت ہوتی ہے؟

سنت کمار نے کہا۔ پران ہی آشا سے ادھک تر ہے۔ جیسے کہ رتھ کی نابھی میں آرے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہی اس پران میں سب کچھ سمرپت ہے۔ پران پران دوارا ہی ستمبر میں جاتا ہے۔ پران پران کو پران پردان کرتا ہے۔ پران کے لئے ہی دیتا ہے۔ پران پتا ہے۔ پران ماتا ہے۔ پران بھراتا ہے۔ پران بہن ہے۔ پران آچاریہ ہے۔ اور پران ہی براہمن ہے۔ یہ سب سنگیائیں آتم شکتی میں ہی سمجھی گئی ہیں۔ یہی وہ اوگیا کرنے والا پتا کو۔ ماتا کو۔ بھراتا کو۔ آچاریہ کو۔ براہمن کو کچھ اُلٹا پلٹا کہے۔ تو سنت رگ سے تجھے دھکار ہو۔ ایسا اُسے کہتے ہیں۔ تو پتری گھاتک ہے۔ تو آچاریہ گھاتک ہے۔ تو براہمن گھاتک ہے۔ ایسا اس کو کہتے ہیں۔

اور یہ ہی اُن مرے ہوئے پران رہت پتا آدیوں کو کوئی پُرش آدی شکول سے اکٹھا کر کے اچھی طرح جلا دے۔ تو اس کو سنت جن نہیں کہہ سکتے۔ کہ تو پتری ہنتا ہے۔ نہ کہتے ہیں تو ماتری ہنتا ہے۔ نہ بھراتری ہنتا ہے۔ نہ بہن کا ہنتا ہے۔ نہ آچاریہ ہنتا ہے۔ نہ براہمن ہنتا ہے۔

یہاں آتما ہی پرمارتھ سمبندھی پرمانا ہے۔ وہ ہی پرم آتم گیانی اپنے سمجھتا ہوا۔ ایسے منن کرتا ہوا۔ اور ایسے جانتا ہوا اتی وادی ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ ست وکتا بن جاتا ہے۔ کسی کا پکش پات وہ نہیں کرتا۔ اس کو یدی انیہ جن کہیں۔ کہ تو اتی وادی ہے۔ تو میں اتی وادی ہوں۔ ایسا انتر میں لجے اپنے بھاؤ کو نہ چھپائے۔

سولھواں کھنڈ (۱۶) ٹ اتی وادن کا ارتھ ہے اتی پرم سکھن سنت کمار نے کہا۔ یہ آتم دیتا ہی پرم سکھن کا نام

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) मरुतः पिबत ऋतुना पोत्रा-
द्यज्ञं पुनीतन यूयंहि ष्ठा सुदानवः

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۱۔ سوکت ۱۵۔ منتر ۲)

(اوم) مروتہ پبت رتونا پوترا دیگیم پنیتن
یوُیم ہشٹھا سُدانوہ ۔

پدارتھ: ہے (مروتہ) پون (رتونہ) بسنت آدی رِتوؤں کے ساتھ سب رسوں کو (پبت) پیتے ہیں وہ ہی (پوترات) اپنے پون کارک گن سے (دیگیم) آگت تین پرکار کے یگیہ کو (پنیتن) پوتر کرتے ہیں۔ تتھا (ہی) جس کارن (یُویم) وہ (سُدانوہ) پدارتھوں کے اچھی پرکار دلانے والے (سُشٹھا) ہیں۔ اس سے وہ یگیہ کے ساتھ کرہاؤں میں یُکت ہونے کے کارنوں کو سدھ کرتے ہیں۔

دیوؤں کے انو کرم سے پونوں میں ہی پتا یوگیہ گُن اُنہیں ہوتے ہیں۔

بھاوارتھ: انہا سے وہ گویں رہتوں آدی پدارتھوں دکر یاؤں کے ہیتو ہوتے ہیں۔ تتھا اگنی کے بیچ میں سگندھت پدارتھوں کے ہوم دوارا وہ پوتر ہو کر پرانی ماتر کو سکھ سمپت کرتے ہیں۔ اور وہ ہی پدارتھوں کے دینے لینے میں ہیتو ہوتے ہیں۔

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

تشریح اس منتر میں یہ بات واضح کی گئی ہے۔ کہ موسموں کی تبدیلی سے ہوا کے خواص بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اس میں بہتری یہ ہے۔ کہ موسموں کے مطابق پھلوں اور پتیوں وغیرہ کے پھیلنے اور پھولنے میں مدد ملتی ہے۔ اور ان کی خوشبو میں خوشگوار تغیر آ جاتا ہے۔ اور وہی منوہر خوشبو والی چیزیں جب سامگری میں مل کر ہون کنڈ میں جاتی ہیں۔ تو ان سے ہوا معطر ہوتی ہے۔ جو ہمارے سکھ کا باعث بنتی ہے۔ (ہتیشی)

ہے۔ جو سنتیہ کے ساتھ ساکھشی کے بھاؤ سے اتی بولتا ہے۔ ساکشی آتما کے بھاؤ سے ہی اونچی بات کہی جاتی ہے۔ نارد نے کہا۔ بھگون! النبجور کر پاسے وہ میں ستیہ سے اتی بولوں۔ اس نے کہا تب ستیہ ہی۔ اور تاشی یدہی جاننے یوگیہ ہے۔ نارد نے کہا۔ ہے بھگون! میں ستیہ کو جاننا چاہتا ہوں۔ (مسلسل)

چنے ہوئے پھول

— پراربدھ کے وچار کے ساتھ دو وچار ملے ہوتے ہیں۔ ایک جیو کی لاچاری اور بے بسی کا۔ اور دوسرا کاسن آدرش ہونے کا۔ ان دونو کے کارن تقدیر کے سمبندھ میں سندیہ نہیں ہونا چاہئے۔ ان دونو کا کارن بھی جیو کے اپنے ہی کرم ہیں۔

— تقدیر کے وچار کے ساتھ آنسیہ اور پرماد کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ بلکہ یدی ہم تقدیر کے واستوک روپ کو سمجھیں۔ تو ہمارے اندر سنتوش اُتپن ہوگا۔ اور ادھک کرم کرنے کے لئے اُتساہ ہوگا۔

— تقدیر کے وچار کے ساتھ ابھیمان کا کوئی سمبندھ نہیں۔ منش کتنا ہی پرُشارتھی کیوں نہ ہو۔ اس کا ایشور کی سَتا پر وشواس رکھنا چاہئے۔

— منش کے سوا رتھ میں جو کچھ بادھا ہے یا ہو رہتا ہے۔ وہ اس کے ہی کرموں کے آدھار پر ہے۔

— کرم کی گتی سمجھ لینے سے سنسار میں پرچلت وشمتا اور تفاوت اور سکھ کا بھید سمجھ میں آ جاتا ہے۔ جیسے غریبی۔ امیری۔ چھوٹا پن۔ بڑا پن۔

— کرم کی گتی سمجھ لینے سے پرینام یہ ہوگا کہ ہم پرجیت وشمتا یا بھیدوں کے مٹانے کی چیشٹا نہ کریں گے۔ بلکہ بھید بڑھانے کی چیشٹا کریں گے۔

— کیول منش یونی بھوگ یونی اور کرم یونی ہے۔ شیش سب یونیاں بھوگ یونیاں ہیں۔

— بھوگ یونی ہونے کا ابھپرائے یہ نہیں کہ وہ کرم یونی نہیں ہے۔ اس کا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ ان یونیوں میں جیو کے کرتویہ کرم کرنے کی آشا نہیں ہو سکتی۔

— کرم اور کرتویہ کرم کے بھید کو سمجھ لینے سے ہی منش یونی کی وشیشتا سمجھ میں آ جاتی ہے۔

— الیجور سرد شکتیاں بھی ہے۔ دیا ہو اور نیائے کاری بھی ہے۔ یہ اس کی دیا ہے۔ کہ اس نے کرم کرنے کے لئے شریر پردان کیا ہے اور بھوگ کے لئے اس سنسار کو رچا۔ یہ اس کا نیائے ہے۔ کہ جیسا اور جیسے ہم نے کرم کیا۔ اس کا اس نے پھل پردان کیا۔ الیجور سرد شکتیاں اس ابھپرائے سے

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umer & Co. Karachi

* کہ اس کے نیم اٹل ہیں۔ ان کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اور سنسار کی کوئی شکتی ان میں پرستاؤ کھنڈن نہیں کر سکتی۔ (ریون چند ایڈووکیٹ آگرہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور
۲۵ مگھر سمت ۱۹۹۶
۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء

حیدرآباد میں ہمارا کام

دوسرے بھی کہتے ہیں۔ اور مَیں بھی مانتا ہوں۔ کہ انگریز کی طرح آریہ سماجی بھی نو آبادی بسانے کا شائق ہی نہیں ماہر بھی ہے۔ انگریزوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں جاتے ہیں اپنی حکومت بنا لیتے ہیں۔ آریہ سماجیوں کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جہاں کہیں کوئی ایک آریہ سماجی بھی جائے گا۔ وہاں آریہ سماج قائم کر دیگا۔ آریہ سماجی بیوپار کے لئے عرب میں گئے۔ اور وہاں آریہ سماج بنا ڈالی۔ اسی طرح دوسرے ممالک کا حال ہے۔ اب ہم نے حیدرآباد دکن کو اپنی نئی کالونی قرار دیا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے اچھی طرح آباد کریں۔ اور وہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ہم وہاں اپنا تعمیری کام شروع کر دیں۔ نظام سرکار سے ہمارا جھگڑا ختم ہوا۔ ہمارے اور اس کے درمیان جو فیصلہ ہوا ہے۔ ہمیں وشواس ہے کہ وہ اس پر قائم رہے گی۔ اور ہم اپنی طرف سے کہنے کو تیار ہیں۔ کہ ہم اس کے ایک ایک حرف کی تعمیل کریں گے۔ اس فیصلے کے بعد اس کی طرف سے ہمارے تعمیری کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ کم از کم ہونی نہیں چاہیئے۔ جب تک تعمیری کام نہ ہو۔ تب تک حیدرآباد میں ہم ایک آریہ نو آبادی نہیں بنا سکتے۔ ساری ریاست میں آریہ سماجوں کا جال بچھایا جانا چاہیئے۔ ستیاگرہ کے ذریعے ہم ریاست کی آریہ پرجا کا وشواس حاصل کر چکے ہیں۔ وہ ہماری شکر گذار بھی ہے۔ کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ ہم نے وہاں ستیاگرہ کیا۔ تو اپنے سوارتھ کیلئے نہیں۔ ہمارے مطالبات منظور ہوئے اور ہم وہاں سے چلے آئے۔ ستیاگرہ سے حیدرآباد کے سماجسٹھ پرجا پتیوں کو جو دھارمک ادھیکار ملے ہیں۔ ان سے سارا ہندو جگت لابھ اُٹھا سکتا ہے۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ ہم کچھ مانگتے ہیں۔ صرف اپنے لئے۔ بلکہ ہم برابر کہتے رہے ہیں۔ کہ ہم حیدرآباد میں آئے ہیں۔ تو دھرم کو آزاد کرانے کے لئے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ جو کچھ ہمیں دیتے ہو۔ کسی اور کو نہ دو۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ مسلمانوں کو دیتے ہو سب کو دو۔ اور پھر ہمارا اور سناتن دھرمیوں کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جو کچھ ہمیں ملا ہے اس سے وہ کیسے محروم رہ سکتے ہیں؟

لیکن اتنا ہی نہیں۔ ہمارے ستیاگرہ کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ برسوں سے جو اصلاحات رُکے ہوئے تھے۔ نظام سرکار کو ان کا اعلان کرنا پڑا۔ کیونکہ اسے دُنیا کی نظروں میں اپنے تئیں سچا ثابت کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ پرجا کی ہمدردی حاصل کرے۔ اور یہ کچھ دئے بغیر ممکن نہ تھا۔ برسوں سے اصلاحات ٹالی جا رہی تھیں۔ لیکن ستیاگرہ کے ہوتے ہوئے یہ ٹالے ٹل نہ سکتی تھیں۔ اس لئے ان کا اعلان کرنا پڑا۔ ان کے مطابق ۸۹ فیصدی ہونے کے باوجود ہندوؤں کو پچاس فیصدی نشستیں لیجسلیٹو اسمبلی میں دی گئی ہیں۔ یہ کاغذ پر ہیں۔ در حقیقت ایک دو فیصدی کم رہیں گی۔ اس طرح دس فیصدی ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں کی لیجسلیچر میں اکثریت رہے گی۔ اس لئے اصلاحات کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس کے لئے وہاں کی ہندو پرجا نظام سرکار کی شکر گذار ہو۔ لیکن وہ آریہ سماج کی ضرور شکر گذار ہے۔ کہ اس نے اپنے تپ اور تیاگ سے اُسے پچاس فیصدی حقوق دلائے ہیں۔ ستیاگرہ نہ ہوتا۔ تو نہ معلوم اصلاحات کا کب تک اعلان نہ ہوتا۔ آریہ سماج سے بڑھ کر نادان کون ہوگا۔ اگر وہ اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ نہ اُٹھائے۔ اور وہاں اپنی پوزیشن مضبوط نہ کرے۔ اس کے لئے پروگرام بن بھی چکا ہے۔ پہلا پرشن یہ ہے۔ کہ وہاں کے لئے اُپدیشک کہاں سے لائیں؟ کیونکہ وہاں کی بھاشا ہماری بھاشا سے مختلف ہے۔ شہروں کے لوگ تو ہندی سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن دیہات کے نہیں۔ وہاں کی بھاشا تلنگی۔ مرہٹی یا کنارڈی ہے۔ اس لئے سارودیشک سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان زبانوں کے جاننے والے اُپدیشک تیار کرنے کے لئے شولاپور میں اُپدیشک ودیالیہ جاری کیا جائے۔ اور وہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ۲۵ ودیارتھی ہیں۔ لیکن یہ ودیارتھی تو ایک دو برس کے اندر کام کے قابل ہو سکیں گے۔ کیا تب تک کوئی کام نہ ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے پہ چار کیلئے دس اُپدیشک مقرر کر دئے ہیں۔ یہ اُپدیشک سب کے سب ملکی ہیں۔ یعنی حیدرآباد سے

آچاریہ رام دیو کی علالت

آریہ پرشوں کو معلوم ہے کہ آچاریہ رام دیو لگاتار تین ورشوں سے ایک موذی مرض کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۶ء میں آریہ سماج جالندھر کے اُتسو میں ہم دونو شامل ہوئے۔ ان دنوں ان کی صحت بہت گری ہوئی تھی۔ لیکن اُنہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ ویاکھیان دیا۔ مَیں نے ان سے کہا۔ کہ جب آپ کی صحت کمزور ہے۔ تو آپ اتنے لمبے ویاکھیان کیوں دیتے ہیں۔ اول تو آپ کو آرام کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو آپ اپنے ویاکھیانوں کو مختصر تو کر سکتے ہیں۔ جالندھر سے وہ گورکل کانگڑی پہنچے۔ تو انہیں فالج کا دورہ ہو گیا۔ ان کی زبان بند ہو گئی۔ اور وہ ایک دو دن بول نہ سکے سمجھا یہ گیا۔ کہ انہیں لقوہ ہو گیا ہے۔ لیکن پیچھے معلوم ہوا۔ کہ لقوہ سے کچھ زیادہ ہے۔ کیونکہ ان کی ٹانگوں اور بازوؤں پر بھی مرض کا اثر تھا۔ تین برس ہونے کو آئے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ جہاں تک ان سے ہو سکا۔ آریہ سماج کی لگاتار سیوا کرتے آ رہے ہیں۔ جن دنوں ان کو یہ شکایت ہوئی۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان تھے۔ اگلی مئی تک وہ اپنی علالت کے باوجود اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ لیکن اس عہدے سے سبکدوش ہو کر بھی کام سے سبکدوش نہ ہوئے۔ کیونکہ کنیا گورکل کا بوجھ ان کے کندھوں پر تھا۔ اس حالت میں بھی انہوں نے اس کے درتین جلسے کئے۔ وہ غضب کے باحوصلہ و باہمت شخص ہیں۔ جس مرض میں وہ مبتلا ہیں کوئی اور ہوتا تو حوصلہ ہار دیتا۔ لیکن وہ ہمیشہ پُر امید رہے ہیں۔ اور یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ مَیں اس مرض پر غالب آؤں گا۔ اور تعجب نہیں۔ کہ آ جاتے۔ اگر وہ کچھ عرصہ مکمل آرام کر پاتے۔ لیکن آریہ سماج سے انہیں اس قدر پریم ہے۔ کہ وہ ایک پل بھی اس کی سیوا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مَیں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ان کے کام کرتے رہنے کا پرینام یہ ہے کہ مغلوب ہونے کی بجائے مرض غالب آ رہا ہے۔ اور آج ان کی صحت اُن کے سمبندھیوں اور متروں کے لئے تشویش کا باعث بن رہی ہے۔ اورنگ آباد سے واپس آ کر مَیں نے پہلا کام یہ کیا۔ کہ اُن کے درشنوں کے لئے دہرہ دون پہنچا۔ جن دنوں مَیں اورنگ آباد جیل میں تھا مجھے یہ سن کر بہت چنتا ہوئی تھی۔ کہ ان کے خون کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حرارت بھی بڑھ گئی ہے۔ ان کی حالت دریافت کرنے کے لئے مَیں نے تار دیا۔ جواب میں تار آیا۔ جس سے میری تشویش کم ہو گئی۔ کہ بخار اُتر گیا ہے۔ اور خون کا دباؤ بھی کم ہو گیا ہے۔ اس لئے میری خواہش تھی۔ کہ اُن کے درشن کروں۔ جب میں دہرہ دون گیا۔ تو ان پر بخار وغیرہ کا کچھ اثر تھا۔ مَیں نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ آپ یا تو لاہور آ جائیں یا دہلی چلے چلیں۔ چنانچہ وہ میرے مشورہ پر دہلی چلے گئے۔ اور وہاں ایک مہینہ کے قریب رہے۔ میں بھی وہاں پہنچا۔ اور تین چار دن ان کے ساتھ رہا۔ اس ایک مہینہ میں ان کی صحت نے نمایاں ترقی تو نہ کی۔ لیکن کچھ ترقی ضرور ہوئی۔ اور اغلب تھا۔ کہ اور بھی ہوتی۔ اگر وہ وہاں رہتے۔ لیکن آریہ سماج کا پریم اور اپنے فرض کا احساس انہیں دہرہ دون کھینچ لے گیا۔ کنیا گورکل کا جلسہ سر پر تھا۔ وہ اس سے غیر حاضر نہ ہونا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ دہرہ دون چلے گئے۔ وہاں جا کر ان کی صحت اور بھی کمزور ہو گئی۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا۔ کہ اُتسو کے دنوں میں وہ چلنے پھرنے کے ناقابل تھے۔ لیکن فرض کے احساس کا یہ عالم ہے۔ کہ کرسی پر بیٹھ کر جلسہ میں پہنچتے تھے۔ اور چھ چھ گھنٹے وہاں بیٹھے رہتے تھے۔ شائد اس سے انہیں تھکان ہو گئی۔ جلسہ کے بعد صحت اور بھی بگڑ گئی۔ بخار آنے لگا۔ اور خون کا دباؤ بھی بڑھ گیا۔ اس کے بعد پھر ایک بار حرارت کم ہو گئی۔ اور خون کا دباؤ بھی اپنی جگہ پر آ گیا۔ لیکن تازہ ترین اطلاع کے مطابق ان کی حرارت پھر بڑھ گئی ہے۔ اور خون کا دباؤ بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ اسی وقت ان کی حالت تشویش انگیز ہے۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان کی سیوا اور اوشدھی کے متعلق جو کچھ ہو سکتا ہے کیا جا رہا ہے۔ میری ہی نہیں سارے آریہ جگت کی یہ ہاردک اچھا ہے۔ کہ وہ سوستھ ہو کر ایک بار پھر آریہ سماج کی سیوا کریں॥

(کرشن)

تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہاں کی بھاشاؤں سے پرچیت ہیں +

پروگرام کی دوسری مد یہ ہے۔ کہ حیدر آباد میں ہائی سکول قایم کیا جائے۔ سو اس کے لئے ابتدائی منازل طے ہو رہے ہیں۔ پروگرام کی ایک بڑی مد یہ ہے۔ کہ وہاں کم از کم پانسو سماج مندر بنائے جائیں۔ خیال یہ ہے۔ کہ یہ زیادہ لاگت کے نہ ہوں۔ خاص شہروں کو چھوڑ کر۔ جہاں زیادہ لاگت کے مندر بنائے جا سکتے ہیں۔ عام طور پر مندر پانسو روپے کے ہوں۔ یا ایک ہزار کے۔ سارو دیشک سبھا نے نظام راجیہ میں کام کے لئے اڑھائی لاکھ کی اپیل کی تھی۔ ستیاگرہ کے بعد آریہ جگت کچھ ستانا چاہتا ہے۔ اس لئے اس اپیل کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیا گیا۔ لیکن اب اس کا دھیان دلایا جا سکتا ہے۔ اور وقت آگیا ہے۔ کہ وہ دھیان دے۔ ہندوستان بھر کا آریہ سماج یقیناً پانسو ایسے شخص دے سکتا ہے۔ جو ایک ایک مندر کیلئے ایک ہزار یا پانسو روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ صرف اس طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے اتیرکت ایسے آریہ سماج بھی ہو سکتے ہیں۔ جو ایک دو یا پانچ آریہ سماج مندروں کی ذمہ داری لے لیں۔ لاہور کی استری سماج نے نظام راجیہ میں مندر بنوانے کے لئے دو ہزار روپیہ دان دیا ہے۔ اس لئے ہر ایک جگہ ایسے سجن پُرشوں اور دیویوں کی فہرست تیار ہونی چاہیئے۔ جو ایک یا ایک سے زیادہ سماج مندر بنوانے کو تیار ہوں۔ ہر ایک آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ ایسی فہرست تیار کرے۔ اور وہ فہرست آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا سارودیشک سبھا دہلی کے دفتر میں بھیج دے۔ اگر سنستھا یہ آریہ سماج بطور خود سماج مندروں کے لئے پرتگیائیں نہ لے سکے۔ تو وہ ایسے سجنوں کے نام لکھ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا سارودیشک سبھا دہلی کو بھیج سکتی ہے۔ جن سے اس کام کیلئے دان کی آشا ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں یا تو پنجاب کی سبھا یا دہلی کی ان سجنوں کے پاس پہنچ کر دان کے لئے یاچنا کر سکتی ہے۔ بہت دیر ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ کام جلد شروع ہونا چاہیئے۔ سارودیشک سبھا کے پاس نظام راجیہ کے آریہ سماجوں کی فہرست تو ہوگی ہی۔ اور نہیں تو منگا سکتی ہے۔ اور یہ نشچے کر سکتی ہے۔ کہ کس کس جگہ پہلے سماج مندر بنوائے جائیں۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سماج مندر وہاں بنوانا چاہیئے۔ جہاں سماج مضبوط ہو۔ تاکہ وہ فائدہ اُٹھا سکے۔

یہ نہ ہو۔ کہ سماج مندر تو ہو۔ لیکن اس میں ست سنگ لگانے والا کوئی نہ ہو۔ یہ کام شروع کر دینا چاہیئے۔ جوں جوں لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ سماج مندر بن رہے ہیں۔ توں توں دان آتا جائے گا۔ اور سماج مندر بننے سے خود ریاست میں بھی حرکت پیدا ہو جائے گی۔ مجھے آشا ہے۔ کہ اس سمبندھ میں ایک ایک آریہ استری اور پُرش اپنے کرتویہ کا پالن کرے گا۔ کرتویہ کے پالن سے میری مراد یہ ہے۔ کہ اس بات کا منتظر نہ رہے۔ کہ کوئی اس کے پاس مانگنے آئے تب دان دے۔ بلکہ اسے خود بخود لکھ دینا چاہیئے۔ کہ میں اتنے سماج مندر بنوا دوں گا۔ زندہ قومیں اس بات کی منتظر نہیں رہتیں۔ کہ کوئی مانگنے کے لئے آئے۔ وہ تو ضرورت کے معلوم ہوتے ہی خود بخود دھن بھیجنا شروع کر دیتی ہیں۔ ستیاگرہ کے دنوں میں آریہ پُرشوں اور دیویوں نے اس بات کی ضرورت نہ سمجھی۔ کہ کوئی انہیں دان کی پریرنا کرے۔ بلکہ وہ خود بخود اپنا حصّہ بھیجتے رہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ستیاگرہ کے ختم ہونے پر بھی آریہ پُرش سمجھیں۔ کہ حیدر آباد میں ابھی ان کا کام ختم نہیں ہوا۔ انہیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے +

(کرشن)

کنیا مہاودیالیہ بڑودہ

کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئیندہ یہ ودیالیہ پورن روپ سے مہلاؤں دوارا ہی سنچالت ہو۔ اور اب ادھیاپن اور پربندھ میں جو پُرش سہیوگ دے رہے ہیں۔ ان کا ستھان یوگیہ مہلاؤں کو دے دیا جائے +

انتظامیہ کمیٹی اپنے اس فیصلہ کے لئے مبارک باد کی مستحق ہے۔ اگرچہ اسے یہ فیصلہ ودیالیہ کو جاری کرنے سے پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ آخر اس نے محسوس کر لیا۔ کہ اس ودیالیہ کو آریہ سنستھا بنائے رکھنے کے لئے اس کا مہلاؤں دوارا ہی سنچالت ہونا اُچت ہے۔ آشا ہے۔ کہ ودیالیہ نئے پربندھ کے آدھین خوب ترقی کرے گا +

گڑھوال کے اچھوت اور یوپی گورنمنٹ

یو۔پی گورنمنٹ کے وہ احکام قابلِ مذمت ہیں۔ جن کی رو سے اس نے افسر بندوبست کو ہدایت کی ہے۔ کہ گڑھوال کے جو اچھوت سرکاری کاغذات میں شدھ ہو کر اپنے نام کے ساتھ آریہ لکھاتے رہے ہیں۔ انہیں اب نئے بندوبست میں آریہ نہ لکھا جائے۔ ہمیں تعجب ہے۔ کہ ایسے نامناسب احکام کیوں جاری کئے گئے ہیں؟ معاصر "ہندو" دہلی کی اطلاع ہے۔ کہ یہ احکام کانگریسی گورنمنٹ نے جاری کئے تھے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو ہمیں اور بھی افسوس ہے۔ کیونکہ ہری جن اُدّھار کانگریس کے پروگرام کا ایک حصّہ ہے۔ اس لئے کانگریسی وزارت سے ہمیں یہ امید نہ تھی۔ کہ اس قسم کے ہری جن اُدّھار ورودھی احکام اس کے دوارا جاری ہو سکتے ہیں +

آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی اس سلسلہ میں جلد ایک ڈیپوٹیشن گورنر کے پاس بھیجنا چاہتی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ وہ ان احکام کو منسوخ کرانے میں ضرور کامیاب ہوگی۔ اسے اس سمبندھ میں پوری سرگرمی سے کام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ پرشن دس پچاس دیکتیوں کا نہیں۔ بلکہ ایک لاکھ شُدّھ شدہ آریہ بھائیوں کا ہے۔ جو ویدک دھرم کی شرن میں آچکے ہیں۔ اور ہمارے بھائی ہیں۔ انہیں کوئی ہم سے علیحدہ کیوں کر کر سکتا ہے؟

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی سرگرمیاں

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی اور سے ریاست حیدر آباد میں رچناتمک کاریہ آرمبھ ہو چکا ہے۔ سبھا کو آرتھک طور پر مضبوط کرنے کے لئے ایک لاکھ ایسے سہائیک بھرتی کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ جو ایک ایک روپیہ سالانہ سبھا کو دیں گے۔ دوسری چیز آتم رکھشا کے سمبندھ میں ہے۔ جس کے لئے آریہ ویر دل ستھاپن کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ حیدر آباد میں آریہ ویر دل ستھاپت کیا گیا۔ آشا ہے۔ کہ جلد ہی دوسرے بڑے بڑے شہروں میں اس کی شاکھائیں کھول دی جائیں گی۔ آریہ ویر دلوں کو آرگنائز کئے بنا ریاست حیدر آباد کے ہندوؤں کی رکھشا کا پرشن حل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آشا کرنی چاہیئے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نہایت سرگرمی سے یہ کام جاری رکھے گی +

گوروکلوں میں صنعت وحرفت

جلد ہو یا بدیر گوروکلوں میں صنعت وحرفت جگہ لے کر رہے گی۔ کیونکہ ضرورت وقت کا یہی تقاضا ہے۔ آخر کب تک ہماری سنستھائیں چندوں کے سہارے کھڑی رہ سکتی ہیں؟ وہی سنستھائیں اپنا بھوشیہ سُورکھشت سمجھ سکتی ہیں۔ جنہیں سوامبی بننے کی چنتا ہے +

اس سمبندھ میں گوروکل پوٹھوہار کا ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا۔ جس میں یہ ضروری پریورتن کر دیا گیا ہے۔ گوروکل ہذا کو انڈسٹریل لائینوں پر چلانے کے لئے موضع راول میں جو راولپنڈی سے چھ میل کے فاصلے پر ہے اسی کنال زمین خرید لی گئی ہے۔ پچھلے ہفتہ لالہ رام لال پردھان آریہ سماج مری نے اس کی شلا ستھاپن کی رسم ادا کی۔ گوروکل شکشا پرنالی میں یہ پریورتن کشبھ ثابت ہوگا۔ ہم گوروکل ہذا کے آچاریہ پنڈت لکھی رام کو بدھائی دیتے ہیں۔ کہ جنہوں نے اس سمبندھ میں دوسرے گوروکلوں کی رہنمائی کے لئے ایک عملی مثال قائم کر دی ہے +

ریاست جموں وکشمیر کی عدالتی زبان

جموں وکشمیر گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ آئیندہ تمام نوٹس۔ سمن اور وارنٹ جو ماتحت عدالتوں کی جانب سے جاری ہوں۔ صوبہ جموں کے اضلاع ریاسی۔ ادھم پور اور جموں اور صوبہ کشمیر کے ضلع اننت ناگ میں دیوناگری اور اردو دونو زبانوں میں شائع کئے جایا کریں +

یہ حکم اس زبردست ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے۔ جو ریاست کے ہندو ایک عرصہ سے کر رہے تھے۔ ریاست حیدر آباد اور کشمیر میں کتنا فرق ہے؟ ریاست حیدر آباد میں ہندو ۸۹ فیصدی ہیں۔ ان کی مادری زبان اردو نہیں۔ ریاست کی ایک کروڑ ۴۵ لاکھ آبادی میں سے صرف پندرہ لاکھ اردو لکھ پڑھ اور بول سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی سرکاری زبان اردو ہے۔ مگر کشمیر میں جہاں ہندو اقلیت حیدر آباد کی مسلم اقلیت سے کہیں زیادہ ہے۔ حاکم ہندو ہے۔ اور ہندی پڑھے لکھوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ سرکاری زبان اردو ہے تو کیوں؟ محض اس لئے کہ حیدر آباد کی مسلم اقلیت زبردست ہے۔ اور کشمیر کی ہندو اقلیت زبردست +

پیر پگاڑو کا مبارک فیصلہ

ہم سندھ کے مشہور مسلم پیر پگاڑو کو ان کے اس فیصلہ کے لئے کہ آئیندہ وہ اور ان کے دس لاکھ پیرو گوشت نہیں کھائیں گے۔ اور گئو ہتیا بھی بند کر دیں گے مبارکباد دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے یہ قدم سندھ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کیلئے اُٹھایا ہے۔ ان کے خیال میں گئو کشی ہم فرقہ وارانہ فسادات کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ پیر صاحب نے اپنے پیروؤں کو اس فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور یہ بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ اگر ان کا کوئی پیرو ان کے اس حکم کی خلاف......

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ایک نصیحت آموز افسانہ

فریب ہوس

(از جناب ایم۔ ایچ غازی)

جب تمہارا دوست شادی کر لے تو یہی سمجھ لو۔ کہ دوستی کا خاتمہ — بالکل خاتمہ! عورت کی خواہشات اس کی حاسدانہ شکی طبیعت۔ اس کے مریضانہ نفسانی جذبات اس امر کو گوارا نہ کریں گے۔ کہ کسی مضبوط قابل اعتماد پاک محبت یا سچی دوستی کو قائم رہنے دیں۔ ایسی محبت کو جو مردوں کے دلوں اور روحوں کو ایک کر دیتی ہے۔ مرد اور عورت کی باہمی محبت خواہ کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ ان کے دلوں اور ان کی روحوں کو ملا نہیں سکتی۔ ان میں غیریت اور رقابت باقی رہتی ہے۔ کیونکہ وہ دو مخالف فریق کے افراد ہیں۔ ان میں شکاری اور شکار یا آقا اور غلام کا سا رشتہ ہے۔ کبھی ایک کی جیت ہوتی ہے کبھی دوسرے کی۔ ان کے باہمی تعلقات میں مساوات کا نام نہیں۔ ان کی ہم آغوشی میں خواہشات کا لرزہ ہوتا ہے۔ محبت کی گرفت نہیں ہوتی۔ جو دو دلوں کے خلوص کو ایک پرجوش جھٹکے سے ظاہر کر سکے۔ جو دلی عقیدت کو پرجوش اور والہانہ انداز سے آشکار کرے۔ شادی کرنے اور آخری عمر کے سہارے کے لئے بچوں کی خواہش رکھنے کی بجائے — بچے یقیناً اس کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ عقلمند انسان کو چاہیئے۔ کہ کسی وفادار اور صادق دوست کی تلاش کرے۔ تاکہ وہ دونو ایک دوسرے کی رفاقت میں عمر بسر کریں۔ اس لئے کہ خیالات کی ہم آہنگی صرف مردوں میں ہی ہو سکتی ہے۔

میرے دوست الیاس نے بھی شادی کر لی۔ اس کی بیوی ایک حسین اور خوش خلق عورت تھی۔ گھنگریالے بال اور رخساروں پر سیاہ خال اس کے حسن کے امتیازی نشان تھے۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے شوہر کی پرستش کرتی ہے۔

اوّل اوّل میں بہت کم ان کے ہاں جاتا۔ مجھے ڈر تھا۔ کہ مبادا ان کے مشاغل میں مخل ہوں۔ لیکن وہ دونو مجھے پسند کرتے۔ اور مجھ سے مل کر خوش ہوتے۔ اور ہمیشہ اپنے ہاں آنے کی دعوت دیتے۔ رفتہ رفتہ ان کی پرکیف محبت اور گرمجوشی نے مجھے مسخر کر لیا۔ اور میں اکثر انہیں کے ہاں کھانا کھاتا۔ اور جب میں رات کو واپس آتا۔ تو مجھے اپنا گھر سونا سونا دکھائی دیتا۔ آہستہ آہستہ یہ خیال میرے دل میں جاگزیں ہوتا گیا۔ کہ مجھے بھی الیاس کی طرح شادی کر لینی چاہیئے۔ وہ دونو میاں بیوی محبت اور وفا کا مجسمہ معلوم ہوتے تھے۔

ایک شام الیاس نے مجھے کھانے پر مدعو کیا۔ اور میں نے دعوت قبول کر لی۔

جب میں وہاں پہنچا۔ تو الیاس نے کہا — "مجھے کسی کام سے باہر جانا ہے۔ اور میں گیارہ بجے واپس آؤں گا۔ حنا اکیلی ہے۔ اس لئے آپ میری واپسی تک یہیں ٹھہریئے گا۔"

حنا نے مسکرا کر کہا — "آپ کو مدعو کرنے کے لئے میں نے ہی کہا تھا۔"

میں نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا — "بعد شکریہ!"

حنا کی گرفت میں ارتعاش سا تھا۔ لیکن میں نے اس کا کچھ زیادہ خیال نہ کیا۔ ہم کھانے کی میز پر بیٹھ گئے۔ اور ۸ بجے الیاس اٹھ کر چلا گیا۔

اس کے جانے کے معاً بعد ہم دونو میں کچھ جھجک سی پیدا ہو گئی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہم دونو آپس میں اکیلے ملے ہوں۔ یوں تو ہمارے درمیان ذرا بھی تکلف نہ تھا۔ لیکن تنہائی کی یہ ملاقات بالکل نیا احساس تھا۔ میں نے مختلف موضوعات پر گفتگو شروع کر دی تاکہ ہم دونو خاموشی کی ناگواری سے محفوظ رہیں۔ حنا بالکل خاموش رہی۔ وہ آتش دان کی ایک جانب ایک پاؤں آگ کی طرف بڑھائے اور سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کی پراگندہ نگاہیں بے چینی سے ادھر اُدھر اٹھتی تھیں۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ کسی رنج دہ تصور سے بچنا چاہتی ہے۔

جب میری گفتگو ختم ہو گئی۔ تو میں بھی خاموش ہو بیٹھا۔ اتفاق ہے۔ کہ بعض اوقات گفتگو کے لئے کوئی بھی موضوع نہیں سوجھتا۔ علاوہ ازیں میرے گردوپیش ایک نیا احساس ایک نامعلوم واہمہ۔ ایک پراگندہ تصور منڈلا رہا تھا۔ گویا وہ مجھے متنبہ کر رہا تھا۔ کہ خبردار رہنا۔ کسی کے پرفریب ارادوں سے خبردار رہنا۔

کچھ دیر یہ صبر آزما خاموشی طاری رہی۔ بالآخر حنا اپنے خیالات سے چونکی۔ اور مجھ سے کہنے لگی — "آتشدان میں اور لکڑی ڈال لیجئے۔ نہیں تو آگ بجھ جائے گی۔"

میں نے ایندھن کا صندوق کھولا اور سب سے بڑی لکڑی اٹھا کر جلتے ہوئے انگاروں پر رکھ دی۔ اب پھر خاموشی طاری تھی۔ لمحہ بھر میں آگ اس زور سے بھڑک اٹھی۔ کہ ہمارے چہرے گرمی سے جلنے لگے۔

حنا نے میری طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص کیفیت تھی۔

"یہاں بہت گرمی ہو گئی۔ چلیئے صوفے پر بیٹھیں۔"

ہم اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھے۔

میری طرف بے باکی سے دیکھ کر اس نے کہا — "فرض کیجئے۔ کہ کوئی عورت آپ سے کہے۔ کہ اسے آپ سے محبت ہے۔ تو آپ کیا کیجئے گا؟"

میں نے گھبراہٹ میں جواب دیا — "کوئی پہلے سے کیا رائے قائم کر سکتا ہے؟ بہت کچھ خود عورت پر ہی منحصر ہو گا۔"

وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ جھوٹی ہنسی اور کانپتی ہوئی کرخت آواز میں۔ ایسی کرخت جو باریک بلور کو توڑ ڈالے۔

اس نے کہا — "مردوں میں نہ تو عقل کا مادہ ہے۔ اور نہ جرأت۔"

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

اس نے پھر پوچھا — "ہاں۔ تو آپ نے کبھی محبت بھی کی ہے کہاں؟"

میں نے اعتراف کیا۔

اس نے پوچھا — وہ کیسے؟

میں نے یوں ہی ایک داستان گھڑ کر سنا دی۔

وہ غور سے سنتی رہی۔ اور اکثر اپنی حرکات سے ناپسندیدگی۔ اور حقارت کا اظہار کرتی رہی۔ بالآخر وہ چلا اٹھی — اونہہ! تمہیں تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ وہ محبت ہی کیا۔ جو دو دلوں میں ناسور نہ ڈال دے۔ جو اعصاب میں ارتعاش جو دماغ میں ہیجان پیدا نہ کر دے — جو ایک خوفناک اور بالکل مجرمانہ جذبہ نہ ہو۔ جو آئین مذہب اور آئین دنیا کو پاؤں تلے مسل کر نہ رکھ دے۔ میں کہتی ہوں۔ کہ جذبۂ محبت شرعی حدود اور قانونی گرفت کے احساس سے بلند ہونا چاہیئے۔ اسے ان بندھنوں کو توڑ کر رکھ دینا چاہیئے۔ وہ محبت نہیں۔ جو ازدواجی فرائض اور دنیا کے آئین کو پس پشت نہ ڈال دے۔ ایک غیر متلاطم۔ پرامن۔ آسان۔ اور تابع قانون جذبہ۔ محبت نہیں کہلا سکتا۔

میں نہیں جانتا تھا۔ کہ اسے کیا کہوں؟ لیکن میں نے اپنے دل میں کہا — اُف! عورت کے دل کی گہرائیاں کون جان سکتا ہے؟ جب وہ یوں گفتگو کر رہی تھی۔ تو اس نے گویا بے پروائی سے صوفے پر جھکنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ بے تکلفی سے میرے کندھے پر سر ٹیک کر لیٹ گئی۔ پاؤں پھیلانے سے اس کی منقش جرابیں آگ کی جھلملاتی ہوئی روشنی میں چمک اٹھیں۔

اُس نے ایک لمحہ کے توقف کے بعد کہا — "ہیں! آپ تو ڈر گئے!"

میں نے اس الزام کی تردید کی۔ اب اس کے رخسار میرے سینے پر تھے۔

"فرض کیجئے!" اس نے میری طرف دیکھے بغیر کہا — "فرض کیجئے۔ کہ میں آپ سے کہوں۔ کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ تو آپ کیا کیجئے گا؟"

پیشتر اس کے کہ میں کچھ کہوں۔ اس نے اپنے بازو میری گردن میں ڈال دیئے۔ اور مجھے اپنی طرف کھینچنے لگی۔ اس کے ہونٹ میرے ہونٹوں سے پیوست ہو گئے۔ میں عجب گومگو کے عالم میں تھا۔ کیا میں الیاس سے دغا کرتا۔ اور اس فریب خوردہ ہوس سے محبت کا اظہار کرتا۔ جو ابھی سے اپنے خاوند سے سیر ہو چکی تھی؟ کیا میں اب اپنے دوست سے دغا اور فریب کرتا۔ اور محض ممنوع ثمر کی شیرینی کی ہوس میں محسن کشی کرتا؟ مجھے تو یہ صورت کبھی منظور نہ تھی۔ لیکن مصیبت یہ تھی کرتا کیا؟ کیا یوسف مصری کی طرح طعن و تشنیع اور ناکردہ گناہوں کے الزام کا مورد بنتا؟ باوجود اس گمراہی کے حنا کا حسن۔ اس کی بے باکی۔ اس کی رقصاں نگاہیں حد درجہ زہد آزما تھیں۔ اگر ایک منٹ اور — آپ سمجھتے ہیں؟ صرف ایک منٹ اور یہی حالت رہتی۔ تو میں — نہیں وہ — حنا تباہ ہو جاتی۔

ہم ایک خوف انگیز دھاکے سے چونک

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

آئندہ مردم شماری اور آریہ سماج

(از پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے منتری سارودیشک سبھا۔ دہلی)

سروساد ھارن کو گیات ہے کہ بھارت ورش کی نئی جن گننا سنہ ۱۹۴۱ء کے آرنبھ میں ہونے والی ہے۔ یہ گن گننا ہمیں بتلائے گی۔ کہ سنگھٹیا بڑھی کی درشٹی سے آریہ سماج نے اُنتی کی ہے اتھوا اونتی۔ یدی ہماری سنکھیا پرہا پت ماترا میں بڑھ گئی۔ تو سمست آریہ جگت کے اندر پرسنتا کی ایک لہر دوڑ جائیگی۔ اور سنسار کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ آریہ سماج ایک جیوت جاگرت اور پرگتی شیل سوسائٹی ہے۔ اس لئے آگامی چودہ ماس میں ہمیں اس پرکار کا یتن کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری سنکھیا کی بڑھی سنسار بھر کو چکت کر دینے والی ہو۔ حیدرآباد آریہ ستیا گرہ کی سپھلتا سے آریہ سماج کے پرتاپ میں جو بڑھی ہوئی ہے۔ اس نے آریہ سماج کو عام جنتا میں سروپریہ بنا دیا ہے۔ اور لوگ اپنے آپ کو آریہ کہنے میں گورو ماننے لگے ہیں۔ اب ہمارا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم سروسادھارن کے پاس پہنچ کر انہیں پریت کریں۔ کہ جن گننا میں اپنا نام دھرم۔ جاتی۔ بھاشا آدی درج کراتے ہوئے کیا کیا لکھوانا چاہیئے؟ اس کے ساتھ ہی ہمیں اس سمبندھ میں بھی سچیت ہونا چاہیئے۔ کہ سرکار کی اور سے جن سنکھیا کے سمبندھ میں یدی کوئی ایسی آگیا اتھوا گھوشنا نکلے۔ جس کا پربھاؤ آریوں کی سنکھیا بڑھی کیلئے اہت کر ہو۔ تو اس کے نراکرن کے اُپائے ہمیں تتکال کام میں لانے چاہئیں۔ یدی ودھرمیوں کی اور سے کوئی ایسی کارروائی ہو۔ جو ہماری سنکھیا بڑھی کے راستہ میں رکاوٹ ہو۔ تو اس کا بھی ہمیں تتکال نراکرن کرنا چاہیئے۔ پچھڑی ہوئی جاتیوں میں جو لوگ آریہ دھرم میں پرویشٹ ہو چکے ہیں۔ ان کے سمبندھ میں ہمیں ایسا پربندھ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ سب اپنے آپ کو جن گننا میں آریہ لکھائیں۔ پہاڑی علاقوں اور انیہ دوردستھ ستھانوں میں جہاں آوا گمن کے سادھن کم ہیں۔ ہمیں ایسا پربندھ کرنا ہوگا۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ وہاں کے آریہ لوگ اپنے آپ کو آریہ درج کرا سکیں۔ انکشت لوگوں میں جن گننا کے متعلق کسی پرکار کا بھرم نہ پھیل سکے۔ جس سے وہ بھٹک جاویں۔ اور اپنے آپ کو آریہ درج نہ کرا سکیں۔ اس سمبندھ میں ہمیں سچیت رہنا ہوگا۔ ایسی پرکار کی انیک باتیں ہیں۔ جن کے سمبندھ میں ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا۔ اور شیگھرتا سے کارروائی کرنی ہوگی۔

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے گن گننا کے کاریہ کو سُچارو روپ سے چلانے کے لئے ایک پرتھک وبھاگ بنا دیا ہے۔ جس کے ادھیکشی منتری پنڈت گیان چندر جی آریہ سیوک ہیں۔ اس وبھاگ کی اور سے سمیہ سمیہ پر جن گننا سمبندھی آوشیک سُوچنائیں پر وگیپتیاں جاری کی جائیں گی۔ سب پرانتک سبھاؤں۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ ان وگیپتیوں کے انوسار کارروائی کر کے سبھا کو سہیوگ دیتے رہا کریں۔ جہاں کسی سبھا سماج اتھوا ویکتی کو جن گننا سمبندھی کسی انیہ اتھوا شکایت کا پتہ چلے۔ تو تتکال ہی اس سبھا کو سوچنا دیں۔ تاکہ اس کے دور کرانے کا اُپائے کیا جاوے۔

پرتیک پرانتک سبھاؤں کو شیگھر ہی اپنے اپنے پرانت میں جن گننا سمبندھی کاریہ کے لئے ایک پرتھک وبھاگ بنا کر اس کی سوچنا سارودیشک سبھا کو دینی چاہیئے۔ اپنے سبھی اُپدیشکوں۔ ادھیاپکوں آدی سب پرکار کے کاریہ کرتاؤں کو ایسا سندیش دینا چاہیئے۔ کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اتھوا پرچار میں جن گننا کے سمبندھ میں سروسادھارن کو ان کا کرتویہ بتا دیں۔ سب ستیاگرہی آریہ ویروں کے ساتھ پتر ویوہار دوارا اپنا سمبندھ جوڑ کر انہیں پریرنا کرنی چاہیئے۔ کہ انہیں اس سبھا کے نردیش انوسار جن گننا میں آریہ سماج کی سیوا کریں۔ اس پرکار ہمیں کاریہ کرتاؤں کی ایک سینا مل جائے گی۔

پرتیک پرانتک سبھا سے یہ بھی نویدن ہے۔ کہ اپنے اپنے پرانتک سرکار سے نیت ہوئے Census Superintendent کا نام لکھ کر اس سبھا کو بھیج دیں۔

اپنے اپنے پرانت کے سرکاری گزٹ میں اتھوا انیتر جن گننا کے سمبندھ میں جو بھی آگیا اتھوا گھوشنا سرکار کی اور سے چھپے اس کی ایک پرتی اس کاریالیہ میں اوشیہ بھیجیں۔ (منتری سارودیشک سبھا دہلی)

ریاست حیدرآباد کے تازہ سماچار

آریہ سماج کے اُپ پردھان پر حملہ

(ہولارم ۱۹۔ نومبر) آج پراتہ ۸ بجے جبکہ شری نارائن ریڈی جی اُپ پردھان آریہ سماج ہولارم پراتہ اشنان کرنے کیلئے گھر پہنچے۔ تب اُن کے گھر کے آنگن میں کچھ ایرانی آ گھسے۔ ریڈی جی نے اُن کو گھر میں آنے سے روکا۔ اُن لوگوں نے اُتپات مچانا شروع کر دیا۔ اس سمیہ پردھان جی کے گھر میں اور کوئی نہ تھا کیول استریاں ہی تھیں۔ ان چار پانچ ایرانیوں نے۔ پنڈت جی کو مارنا شروع کر دیا۔ اس گھٹنا کو سن کر ان کے بڑے بیٹا بھی باڑی سے گھر آ گئے۔ اب ایرانی دونو کو پیٹنے لگے۔ ریڈی جی کا سر بالکل پھٹ گیا ہے۔ اُن کے سر میں بارہ ٹانکے لگائے گئے ہیں۔ دونو ہاتھوں کی کلائیاں بھی بالکل خراب ہو گئی ہیں۔ ان کے بڑے بیٹا کے سر میں بھی سخت چوٹ آ گئی ہے۔ ان کے سر پر چار پانچ ٹانکے لگائے گئے ہیں۔ اور بھی بہت سے دیکھنے گھائل ہو گئے ہیں۔

نرمل دنگہ کیس کی گونج

(لاتور۔ ۲۷۔۱۱۔۳۹) نرمل میں کچھ دن ہوئے سامپردائیک سنگھرش ہو گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس دنگے کے سمبندھ میں پولیس کی جانچ سماپت ہو گئی ہے۔ اور کئی ویکتیوں کا چالان کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چالان شدہ ویکتیوں میں پانچ مسلمان اور چالیس سے اوپر ہندو ہیں۔

عیدگاہ پر سیندور

وِدت ہوا ہے۔ کہ ہکپور کی عیدگاہ پر کسی نے سیندور لگانے کا پرینتن کیا ہے۔ پولیس نے پنچ نامہ کر لیا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ کسی نے دھرم سے حیون بنانے والے ہندو لوگ کو بدنام کرنے کا یہ طریقہ نکالا ہے۔

شہزادوں اور شہزادیوں کی شادیاں

(حیدرآباد) خواجہ معین الدین انصاری مہتمم صدر اعظم بہادر کی اور سے حضور نظام صاحب کے سپتا گھنٹروں سے نمن فرمان جاری ہوا ہے:۔

"پرجاپت سن کے شوال ماس کی ۴ تاریخ کو اسادھارن گزٹ میں پرکاشت بھاشن کے سلسلہ میں نئے پورن وچار کے پشچات جو سنشودھن کیا ہے۔ وہ اس قدر ہے۔ کہ میں اپنی سنتان کا ودواہک سمبندھ کیول اُنہی ونشوں کے ساتھ کروں گا۔ جن کو یہ شرف (ان) ابھی تک پراپت نہیں ہوا ہے۔ نہ کہ ان خاندانوں کو جن کو یہ بات پہلے سے ہی حاصل ہے۔ اور نہ ایسا کرنے کی میں کوئی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اور نہ کسی طرح ویوش ہوں۔ وغیرہ"

یونانی اوشدھالیہ کا اُدگھاٹن

حیدرآباد۔ ۱۴۔ دسمبر کو نظام صاحب نے ½ ۱۰ بجے پراتہ صدر شفاخانہ یونانی سرکار عالی کا اُدگھاٹن اپنے کر کملوں سے فرمایا۔ اس اوسر پر راج پریوار کے اتیرکت آنریبل سر اکبر حیدری پردھان منتری بھی موجود تھے۔

آریہ ویر سیوا دل کا قیام

حیدرآباد دکن (بذریعہ ڈاک) ۲۰۔ نومبر کو راجہ گوبندلال پتی ممبر کونسل آف سٹیٹ نے جو حیدرآباد مارواڑی کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آئے آریہ سماج کشن گنج میں آریہ ویر سیوا دل کی افتتاحی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر شہر کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے راجہ صاحب کو ایڈریس دیا گیا۔ اور دل کے کپتان مسٹر گنگارام کو تلوار پیش کی گئی۔ راجہ صاحب نے اپنی تقریر میں امید ظاہر کی۔ کہ آریہ دل اپنے ممبروں کی تعداد کے لحاظ سے ہندوستان کے تمام دلوں پر سبقت لے جائے گا۔ اس کے بعد راجہ صاحب نے آریہ سماج کا جھنڈا بلند کیا۔ مسٹر ونائیک راؤ صدر آریہ سماج نے راجہ صاحب کو ایڈریس پیش کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر میں کہا کہ آریہ سماج حیدرآباد سنہ ۱۸۹۲ء میں قائم ہوا۔ پہلے بمشکل ۴۔۵ ہی آریہ سماج تھے۔ سب سے پہلا سماج سلطان بازار حیدرآباد میں قائم ہوا۔ اب صرف حیدرآباد شہر میں پچاس کے قریب آریہ سماج ہیں۔ اور ریاست میں قریباً ڈیڑھ سو۔ انہوں نے راجہ گوبندلال پتی کی پبلک سرگرمیوں اور آریہ سماج۔ ہندو مہاسبھا اور کانگریس کیلئے ان کی فیاضیوں کی پرزور ستائش کی۔ اور راجہ

صاحب نے ایڈریس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ حیدرآباد آریہ سماج کے لئے نئی چیز نہیں۔ ان کو بچپن سے آریہ سماج سے گہری دلچسپی رہی ہے۔ جب ... سے وہ خود آریہ سماجی ہو گئے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

راجپوتانہ میں آریہ سماج کا پرچار

(از مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری)

شروع نومبر میں یو۔ پی میں بھرمن کر رہا تھا۔ مجھے ایودھیا میں آریہ سماج جودھپور کا ملا۔ کہ میں ۹ سے ۱۳۔ نومبر تک ان کے اُتسو میں شمولیت اختیار کروں۔ اس لئے میں فیض آباد سے روانہ ہو کر ۸۔ نومبر کو جودھپور پہنچ گیا۔ میں یہاں اپریل میں بھی آیا تھا۔ اور دس لیکچر جودھپور کے مختلف حصوں میں دئے گیا تھا۔ یہ راجپوتانہ میں بہت بڑی ریاست ہے۔ دیستھان ہے جہاں مہرشی دیانند کو زہر دیا گیا تھا۔ اور یہاں علاج خاطر خواہ نہ ہونے کے باعث سوامی جی کو کوہ آبو لے گئے تھے۔ اور وہاں سے اجمیر لے گئے۔ اس ریاست میں سوامی جی نے بہت پرچار کیلئے وقف کیا تھا۔ اور مہاراجہ پر بہت اثر ڈالا تھا۔ یہاں تک کہ ریاست کے تمام اہلکار اور اہل دربار سماج کے ممبر تھے۔ اور اس میں بہت کام ہوتے تھے۔ آریہ سماج کے حالات سرکاری لوگوں میں بر کاشت ہؤا کرتے تھے۔ سر پرتاپ سنگھ یہاں کی آریہ سماج کے پردھان اور سار وودیشک سبھا کے پردھان پد پر براجمان تھے۔ مگر اب کوئی سرکاری افسر آریہ سماج کے کام میں دلچسپی نہیں لیتا۔ اب یہاں کی آریہ سماج میں سادھارن آدمی ہی کام کرتے ہیں۔ عرصہ ہؤا لالہ دیوی دیال جی چند ھوک یہاں ٹھیکہ دار تھے۔ اور انشورنس کا کام کرتے تھے۔ آپ نے آریہ سماج میں بہت دلچسپی لی۔ اور آریہ سماج کو کئی ماہ سے چلایا۔ اب بھی ایک ٹھاکر دت بالی سکنہ ہوشیارپور پردھان ہیں۔ اور ساماجک کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ راجہ پرتاپ نے آریہ سماج کے لئے بہت زمین دی۔ اور اس پر مندر بھی بندوبست ہزار روپیہ کی لاگت سے بنوایا تھا۔ لیکن ایک مندر اس نے بر مندر اپنے بھائی کے اس کا قبضہ اس پر کرا دیا۔ سماج کی طرف سے اس پر مقدمہ چلایا برسوں تک یہ مقدمہ مختلف عدالتوں میں چلتا رہا۔ آریہ ختنا کا اس مقدمہ پر خرچ بہت ہؤا۔ اب آخری عدالت سے فیصلہ آریہ سماج کے حق میں ہؤا ہے۔ مگر فریق ثانی نے نکرمہ نظر ثانی کی درخواست دی ہوئی ہے۔

ریاست جودھپور میں کئی آریہ سماجیں ہیں جن میں جاکر میں نے پرچار کیا۔ مثلاً فلودی۔ پیپار۔ بلبرا۔ سوجیت۔ پالی۔ مسودا۔ ان مقامات میں تو میں نے جاکر لیکچر دئے ہیں۔ مگر ان کے ان کے علاوہ اور بھی کئی استھانوں میں آریہ سماج قائم ہو چکے ہیں۔ میں اپنے لیکچروں میں کثیر التعداد حاضری کو دیکھ کر انومان کرتا ہوں۔ کہ اس ریاست میں آریہ سماج کا کشن بہت ترقی کر رہا ہے۔ ریاست مذکور کی سماجوں نے بھی دل کھول کر حیدرآباد ستیہ آگرہ کے کاریہ میں سہایتا دی۔ روپیہ بھی کافی دیا۔ اور بہت سے نوجوان بھی جیلوں میں گئے۔ جلسہ میں چھ سات ہزار آدمیوں کی حاضری ہؤا کرتی تھی۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت سنتوش ہؤا۔ کہ راجپوتانہ میں آریہ سماج کا کام دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ جب میں ۱۹۳۷ء میں یہاں آیا تھا۔ تو اتنی آریہ سماجیں نہ تھیں۔ دن بدن آریہ سماجیں بڑھ رہی ہیں۔ آریہ سماجیں جلسے بھی کرتی ہیں۔ اور ہر ایک فلاح عام کے کاریہ میں حصہ لیتی ہیں۔ یہاں بھی کونسل میں شاردا ایکٹ پیش ہے۔ کٹر سناتنی اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن آریہ سماج اس بل کی حمایت میں قابل تعریف کام کر رہا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کا دفتر و ہیڈ کوارٹر اجمیر میں ہے۔ جس کے پردھان مہاشہ کنہیا لال بی۔ اے سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج اجمیر ہیں۔ سبھا کی طرف سے اخبار "مارتنڈ" ہفتہ وار اجمیر سے شائع ہوتا ہے۔ آریہ سماج اجمیر کی طرف سے اخبار "ڈیج" نکلتا ہے۔ دونوں اخبار راجپوتانہ میں آریہ سماج کے کام میں بہت معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ سبھا کے پاس دو اُپدیشک اور بھجنیک ہیں۔ جلسوں پر اکثر اُپدیشک یو۔ پی سے آجاتے ہیں۔ اور بہت خوش اسلوبی سے جلسہ کے کاریہ کو سماپت کر جاتے ہیں۔ نتیجتاً یہاں آریہ سماج کا پرچار بہت بڑھ رہا ہے ✧

حیدرآباد ستیاگرہ کے شہید اور ہمارا کرتویہ

(از مہاشہ سیتارام جی منگل نیروبی۔ کینیا کالونی)

زندہ قوموں کا اتہاس پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان قوموں نے دنیا میں ترقی کی ہے۔ جنہوں نے اپنی جتھہ بندی کو قائم رکھا ہے۔ اپنے ویروں اور جانبازوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ان کی یادگاریں بنائی ہیں۔ اپنے ڈسپلن کو قائم کیا ہے۔ حوصلہ افزائی سے قوم کے بہادروں میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ دلوں میں اُمنگیں اُٹھتی ہیں۔ سماج کے ممبر زیادہ سے زیادہ قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جتھہ بندی کا مطلب ہی یہی ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کی مصیبت کے وقت سہایتا کی جائے۔ اور جتھہ ٹوٹنے نہ پائے۔ اور اگر ان کی مرتیو کے بعد ان کے بال بچوں کو کوئی کشٹ ہو۔ تو سماج ان کی رکھشا کرے۔ حیدرآباد کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ آریہ سماج نے اس ستیاگرہ میں جو ڈسپلن دکھایا ہے اسے آریہ جگت کبھی نہیں بھولے گا۔ اب ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے دشمنوں میں جو یہ بات مشہور تھی۔ کہ آریہ سماج صرف بابوؤں کا ہی سماج ہے غلط ثابت ہوئی ہے۔ جہاں اُچیہ کوٹی کے وِدوانوں۔ انگریزی کے ایم۔ اے اور ایل۔ ایل۔ بی آدی ڈگری والوں۔ لکھ پتی سیٹھوں اور گورنمنٹ کے بڑے بڑے اعلیٰ ریٹائرڈ افسروں نے اپنے لئے جیل میں جانا فخر خیال کیا۔ وہاں رہتک۔ حصار اور کرنال کے ضلعوں کے آریہ سماجی جاٹوں اور سرو سادھارن آریہ سماجیوں نے خوشی خوشی جیل جانا پسند کیا۔ اور ہزاروں کی تعداد میں مہرشی دیانند کے گیت گاتے ہوئے اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ جیل گئے ✧

دھنیہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس یگیہ میں حصہ لیا۔ اور جیل میں جاکر اپنے جیونوں کو سپھل کیا۔ اور اس پرکار مہرشی دیانند کا رِن سر سے اُتارا ہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ آریہ سماج کے لئے سب سے اہم سوال تھا۔ اس میں اس کی وجے ہوئی۔ آج ہر ایک آریہ سماجی کا سر فخر سے اونچا ہے۔ کہ ہم بھارت ورش سے پانچ ہزار میل دور بیٹھے ہوئے آریہ سماجی خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ آریہ سماج کی جتھہ بندی کا سکہ ہندوستان میں بیٹھ گیا ہے۔ جن رگوں میں آریہ سماج کا پرچار نہیں تھا۔ وہاں اب زور سے پرچار ہوگا۔ لیکن ہم آریوں کو اس وجے کی خوشی میں اصل اور ٹھوس کام کو بھول نہیں جانا چاہیئے۔ اور عملی کام کر کے دکھانا چاہیئے۔ میرا مطلب ویدپرچار سے ہے ✧

ستیاگرہ کو کامیاب بنانے کے لئے دو سادھنوں کی ضرورت ہوتی ہے دھن اور جن۔ دھن تو اکثر ہو ہی جاتا ہے۔ پرنتو دھرم کی ویدی پر اپنے پرانوں کو نچھاور کرنا بڑی ویرتا ہے۔ جن ستیاگرہیوں نے اپنے پران دئے ہیں۔ وہ امر ہو گئے ہیں۔ آنے والی نسلیں ان کے کارنامے یاد کرتی رہیں گی۔ خیتا ان پوتر آتماؤں کو ہمیشہ کے لئے پوجیہ و آدرش آتماؤں کی شرینی میں رکھے گی۔ کیونکہ وہ دھرم کی ویدی پر اپنے آپ کو نچھاور کر کے آریہ سماج میں نئی زندگی ڈال گئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جس سماج یا دھرم کی خاطر وہ بلیدان ہوئے ہیں۔ اس سماج نے اُن کے پریواروں کی سہایتا کے لئے کیا کیا ہے؟ بھارت ورش کے اخباروں میں یہ سماچار پڑھ کر بڑی پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ جن ویروں نے حیدرآباد ستیاگرہ میں جیل یاترا کی ہے۔ ان کو آریہ سارودیشک سبھا دہلی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ اور لوکل آریہ سماجوں کی طرف سے تمغہ جات اور پرمان پتر دئے گئے ہیں یہ کاریہ بہت سراہنیہ ہے۔ لیکن جن پریواروں کی زندگی کا سہارا ختم ہو چکا ہے۔ کیا اُن کے پسماندگان تمام عمر مصیبت کے ہی دن کاٹتے رہیں گے۔ پرماتما کریں کہ ایسی مصیبت ان پر آوے۔ میرے سامنے جب ایسا درشیہ آتا ہے۔ تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر ان پریواروں پر کوئی مصیبت آئی۔ تو آریہ سماج جیسی سبھیہ زندہ اور جگت وکھیات سوسائٹی پر بدنما دھبہ آئے گا۔ جو کبھی نہ دُھل سکیگا۔ آشا ہے۔ کہ آریہ سماج کے نیتا اس ضروری

(بقیہ صفحہ ۸ کالم اوّل کے نیچے)

رشی دیانند نے ہندو جاتی کے اپکار کیلئے جو کاریہ کیا اس کا اثر ہندوستان کے سبھی حصوں میں دکھائی پڑتا ہے۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ دکھشنی ہندوستان میں آریہ سماج کو کوئی نہیں جانتا۔ پرنتو ایسا نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ادھر اتنا پرچار نہیں ہے۔ لیکن آثار ایسے دکھائی پڑتے ہیں۔ کہ اگر باقاعدہ پرچار کیا جائے۔ تو بہت کچھ ترقی ہو سکتی ہے۔ میں نے اب تک خاص کر ان دو پرانتوں کے سمبندھ میں پرچار کیا تھا۔ ایک بنگال اور دوسرا مہاراشٹر۔ ان دو نو پرانتوں میں لوگوں نے آریہ سماج کے پرچار کی کوشش کی۔ اور

پرشن پر پورا پورا دھیان دیں گے۔

اس کام کے لئے بے شک دھن کی ضرورت ہے۔ لیکن جب سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی اس کاریہ کو اپنے ہاتھوں میں لے گی۔ تو دھن آنا شروع ہو جائے گا۔ اور کامیابی اوشیہ ہو گی۔ ہم ودیشی سے بھی یتھا شکتی دھن سے سہائتا کریں گے۔

نیچے لکھی تجاویز میں جنتا ایک منتروں کی سمتی سے آریہ جگت کے سمکھ رکھ رہا ہوں۔ جو کہ اس کاریہ میں سہائتا دیں گی۔ آگے بھی ستیاگرہ کے لئے آریہ سماج نیروبی اور برٹش ایسٹ افریقہ کے شہروں کی دیگر سماجوں نے ہزاروں روپے بھارت ورش کو روانہ کئے ہیں۔ ہم اب بھی آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس سمبندھ میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

(۱) ایک لاکھ روپے کی تھیلی پوجنیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کی سیوا میں بھینٹ کی جاوے۔ جو کہ شہیدوں کے پریواروں کی سہائتا کے لئے ہو۔ جب تک ان کے لڑکے بالغ اور کمانے کے لائق نہ ہو جاویں۔ بطور ماہواری پنشن اُن کے بال بچّوں کو ایک نشچت راشی ملتی رہے۔

(۲) اس فنڈ کا نام "حیدرآباد ستیاگرہ شہید فنڈ" ہونا چاہیئے۔

(۳) جن شہید ستیاگرہیوں کی سنتان نہ ہو۔ ان کے نزدیکی رشتہ داروں کو امداد دی جائے۔ کیونکہ وہی ان کی زندگی کا سہارا تھے۔

(۴) جن شہید ستیاگرہیوں کے سنتان نہ ہو۔ اور نہ ہی نزدیکی رشتہ دار ہوں۔ ان کے نام پر ریاست حیدرآباد میں پستکالیہ۔ دیدک دیالیہ۔ آریہ سماج مندر۔ سکول۔ دیایام شالہ۔ اور یگیہ شالہ آدی کھولے جاویں۔

آشا ہے۔ کہ آریہ سماج کے لیڈر اسے عمل میں لا کر تمام آریہ جگت کے دھنیہ واد کے پاتر بنیں گے۔

دکھشن بھارت میں آریہ سماج کی گونج

(از شری گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے کارکل ساؤتھ کنارا)

سماجیں بھی موجود ہیں۔ لیکن ان سماجوں میں اصلی بنگالی اور اصلی مہاراشٹروں کی بہت کمی ہے۔ کلکتہ کے شہر میں شاید دو چار بنگالی ہوں گے۔ پونا میں بھی جو کچھ سماج ہے۔ وہ آتری بھارت کے لوگوں کا ہے پونا سماج میں مہاراشٹر لوگ نہیں ہیں۔ لیکن دکھشن میں جو کچھ چند ہفتوں میں میں نے دیکھا۔ وہ زیادہ امید دلاتا ہے۔

میں ۳۱۔ اکتوبر کو شولاپور پہنچا۔ ۲۔ نومبر کو کسی کاریہ وش بمبئی گیا۔ اور پھر ۵ اور ۶۔ نومبر کو دکھشن کے مشہور تیرتھ استھان پانڈرپور میں مہاراشٹر سنگھ کے ست سنگ میں شریک ہوا۔ پانڈرپور جانے کا میرا مقصد یہ تھا۔ کہ شری کنور چاند کرن جی شاردا وہاں کے سبھاپتی تھے۔ اور شری ساورکر جی بھی آنے والے تھے۔ میں ان دونو سے ملاقات کے علاوہ یہ دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ مہاراشٹر دلیش کے خیالات آریہ سماج کے بارے میں کیا ہیں؟ اس میں شک نہیں کہ میں نے آریہ سماج کے بارے میں زیادہ ہمدردی دیکھی۔ لیکن ابھی وہ زمانہ دور معلوم ہوتا ہے۔ جب مہاراشٹر براہمن اور دیگر مرہٹے لوگ آریہ سماج میں داخل ہو کر آریہ سماج کو چلانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ وہ آریہ سماج کو اچھا کہنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن آریہ سماجی بننے کے لئے بہت دیر معلوم ہوتی ہے۔

لیکن دور ورتی دکھشن کی اوستھا مجھے کچھ ویربرت معلوم ہوئی۔ میں ۹۔ نومبر کو شولاپور سے چل کر ۱۰۔ نومبر کو مدراس آیا کیونکہ مدراس والوں نے مجھے رشی اُتسو کیلئے بلایا تھا۔ میں نے یہاں ایک خوبی یہ دیکھی۔ کہ سماج میں نوّے فیصدی سے زیادہ مدراسی تھے۔ یہ لوگ ہندی میں بھی بھجن گاتے ہیں۔ لیکن زیادہ کام تامل یا تیلگو میں ہوتا ہے۔ تیلگو اور تامل کے کچھ اُپدیشک بھی ہیں ابھی میں مدراس پہنچنے بھی نہ پایا تھا۔ کہ منگلور سماج نے مجھے تار دے کر بلایا۔ مدراس ٹھیک پوربی کنارے پر ہے۔ اور منگلور ٹھیک پشچمی کنارے پر فاصلہ پانچسو میل سے زیادہ ہے میں تین دن مدراس رہا۔ تین لیکچر دئے۔ اور پھر وہاں

سے چل دیا۔ ۱۴۔ نومبر کو کالی کٹ آیا۔ چار دن رہا۔ کالی کٹ وہی جگہ ہے۔ جہاں موپلوں کے اتیاچاروں کے نشانات ابھی پائے جاتے ہیں۔ کالی کٹ میں بارش ہوتی رہی۔ لیکن کئی پرسدھ پرشوں سے ملا۔ تھیہ جاتی نے موپلوں کے ہاتھوں بہت دکھ سہے ہیں۔ ان کے لیڈر سے ملا۔ شری کرم چند جی آریہ یہاں بڑا دلیتک پرتی ندھی سبھا کی اور سے بہت زور سے کام کر رہے ہیں۔ اور انگریزی کا ایک ہفتہ وار اخبار ویجر نکال رہے ہیں۔ میں انہی کے پاس ٹھہرا تھا۔ ۱۷۔ نومبر کو تھیوسوفیکل سوسائٹی کا فونڈیشن دن تھا۔ وہاں کے پردھان نے مجھے اور کرم چند جی کو دعوت دی ہم لوگ گئے۔ اور ان کی درخواست پر لیکچر بھی دئے۔ وہاں سے چل کر ۱۸۔ نومبر کو منگلور پہنچا۔ منگلور والے کئی خط لکھ چکے تھے۔ لیکن جو خط میں نے کالی کٹ سے بھیجا۔ اس میں کچھ بھول ہو گئی۔ ۱۹۔ نومبر کو ہفتہ وار میٹنگ تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ تیس چالیس پرش اور استریاں آئی ہوئی تھیں۔ وہ سب کے سب سو فیصدی وہیں کے باشندے تھے۔ مجھ سے ویاکھیان کے لئے کہا گیا۔ حسب معمول میں نے انگریزی میں شروع کیا۔ لیکن منتری جی نے پیچھے سے آ کر کہا۔ کہ ہم نے ہندی میں ابھیاس کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہندی میں ہی البتہ بھاپنی دشا پر ویاکھیان دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ دوسرا لیکچر جو کہ پبلک تھا ۲۲۔ نومبر کے لئے رکھا گیا۔ کیونکہ ضلع منگلور میں دو اور سماجیں ہیں۔ ایک کارکل دوسری اوڈوپی ان کے سبھاسدوں نے میرا آسن کر پہلے سے ہی بلانے کیلئے آگرہ کیا تھا۔ کارکل کے پردھان میرا انتظار کر رہے تھے۔ اور منگلور آریہ سماج میں موجود تھے۔ چنانچہ میں اسی دن شام کو کارکل چل پڑا۔ کارکل ویسٹرن گھاٹ اور سمندر کے بیچ میں بڑی سندر جگہ ہے۔ راستے میں پہاڑی اور سمندری دونو طرح کے درشیہ نظر آتے ہیں۔ کارکل کے آریہ سماج میں بھی کوئی باہر کا نہیں ہے۔ سب یہیں کے لوگ ہیں۔ مجھے پرسنتا ہوئی۔ جب میں نے دیکھا۔ کہ یہاں کے منتری شری کیشو راجیندر مہودے اور شری ونکٹیش پربھو آریہ سماج کے پردھان کٹڑ

آریہ ہیں۔ اور پریوار کیسا تھا آریہ سماج میں آ ... ان کے پاس آریہ سماج کی سبھی پستکیں ہیں ... بابت پرلوگ دیگر پرانتوں سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور میرے ٹریکٹوں میں آستک واد اور دیت واد۔ جیو آتما وغیرہ کو نہ صرف پڑھ چکے ہیں۔ بلکہ اس کا پرچار بھی کرتے رہے ہیں ۲۰۔ نومبر کو میرا ویاکھیان ایک سکول کے ہال میں ہوا۔ ویاکھیان انگریزی میں تھا۔ کناڑی میں اس کا ترجمہ کیا جاتا تھا۔ اوڈوپی سماج کے منتری مہاشہ بھی پدھارے۔ وہاں ... کارکل جانے چاہتے تھے۔ کہ میں کم از کم ویاکھیان دوں۔ لیکن میرے پاس وقت نہ تھا۔ اوڈوپی میں بھی انگریزی میں ویاکھیان دیا۔ کیونکہ آریہ سماج کے باہر کے لوگ ہندی کم سمجھتے ہیں۔ یہ وہ استھان ہے۔ جہاں رومن کیتھولک عیسائیوں کے گرجے جگہ جگہ ... اور ان کا بڑا اندر ہے۔ میں نے راستہ ... گرجے دیکھے۔

میرا ارادہ دکھشن کے مشہور مقامات دیکھنے کا تھا۔ ۲۳۔ نومبر کو ٹراونکور پہنچا ... ان کے دیکھنے سے جو انوبھو ہوا ہے۔ اس کو پھر کبھی لکھوں گا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سارودیشک سبھا کے سامنے یہاں کے پرچار کے وشے میں ایک مفید رپورٹ رکھ سکوں۔ ایک بات جو مجھے معلوم ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں آریہ سماج کے پرچار کے لئے ... ہے۔ اور یہاں کے پرچارک ہی پرچار کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ روپیہ ہو۔ یہاں ... میں پرچارک مل سکتا ہے۔ اُتری لوگوں کی ... نگرانی چاہیئے۔ اگر اُتر سے پرچارک ... تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ یہاں کے طرز معاشرت سے واقف نہیں ہیں۔ میں کارکل میں شری ونکٹیش پربھو کے ہاں ٹھہرا ... پاریوارک پربار تھا اور ہون میں شریک ہوا ... پردھان جی کی بیٹی۔ لڑکے اور لڑکیاں موجود تھیں۔ میں نے تھوڑا سا اُپدیش دیا۔ میں نے پردھان جی سے پرارتھنا کی ہے۔ کہ اپنی لڑکی کا یگیوپویت کرا دیں۔ یہ بات معلوم تو کٹھن ہوتی ہے۔ لیکن ناممکن نہیں ہے۔

یہاں آریہ سماج کا اتنا پرچار دیکھ کر مجھے تعجب ہو رہا ہے۔ کہ مہرشی کی ... کس پرکار ان دور ورتی پرانتوں میں پہنچ رہی ہے۔ اور اس سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ بھارت ورش کے دن اچھے آنے والے ہیں۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چِٹ نمبر کا حوالہ دیں

بدی دیوتاؤں کے نام ایک سرود بہما ہو۔ کے گنوں کو پرگٹ کرتے ہیں۔ تتھا رشی لوگ ایسے مانتے۔ تھے اپنی پرارتھناؤں کو اسی اور جھکاتے تھے۔ تو انواریہنا ویدوں میں دیوی پرکرتی کی ادھیاتمک ودیا۔ منش کی آتما سے سمبندھ رکھنے کی سنو درتی۔ ایوم اس کے پربھو کے پرتی آچار کو بتلانے والے نیموں کے لگاتار نردیشوں کا ایک بہت بڑا بھاگ ہونا چاہیئے۔ مہرشی دیانند اس پرکار کے نیتک تتو کی ویدوں میں اپستھتی بتاتے ہیں۔ تتھا اس میں پرماتما دوارا منش کو دئے گئے جیون کے نیموں کو پاتے ہیں۔ اور یدی ویدک دیوتا سنسار کے سرجنہار۔ شاسک ایوم پالک سرود بہما دیو کی شکتیوں کو پرگٹ کرتے ہیں۔ تو نسندیہہ ویدوں میں سرشٹی ودیا اتھوا اُتپتی وسرجن کے نیموں کا ایک بہت بڑا بھاگ ہونا چاہیئے۔ مہرشی دیانند کہتے ہیں۔ کہ وید میں اس پرکار کا وشو وشئک تتو ہے۔ تتھا وہ ان میں سرجن کے رہسیہ ایوم جس کے دوارا سروگیہ سنسار کی ویوستھا کرتا ہے اس پرکرتی کے نیم کو بھی پاتے ہیں +

پاشچاتیہ ودوان اور کرم کانڈی پانڈت دونوں میں سے کوئی بھی ویدک سنوتروں کی ادھیاتمک ایوم نیتک مہتتا کو وششٹ کرنے میں سپھل نہیں ہوا۔ پرنتو یہ دونو اس کی دھنیتا کچھ انشوں میں کم کرنے میں پرورت رہے۔

پاشچاتیہ ودوان اس کی مہتتا کو اس پرکار کم کرتے ہیں۔ کہ جب کبھی ان پرارمبھک رچنوں میں ایسے آدرش جو آدی کال کے نہیں ہو سکتے سپشٹ روپ سے دکھائی دیتے ہیں۔ تو وہ بے چینی انوبھو کرتے ہیں۔ اور اس سے وہ جو ویاکھیا ان کے اپنے شبد شاستر ایوم سماوچناتمک ترک دوارا اوشیہ سویکار کی جانی چاہیئے۔ تتھا جس کو انیئہ سویکار بھی کر چکے ہیں۔ اس کو بھی الک ستھانوں میں چھوڑ دینے میں نہیں ہچکچاتے۔ کیونکہ وہ لوگ ان گمبھیر ایوم سوکشم آتم ودیا کے وچاروں کو کیسے سویکار کریں۔ جو ہمارے نیک منوں میں نہیں آ سکتے۔ سائن اس مہتو کو اس لئے کم کرتا ہے۔ کہ اس کی وید وشیک سمجھ آچرک اور آتمک پھل والی نیتک دھارمکتا نہیں تھی۔ اپتو کرم کانڈ کی بھاونا کی رہی تھی۔ پرنتو ان ودھانوں کے پرتبندھوں کے ہونے پر بھی وید کے اُدات آدرش کلپت پرکرتی واد ایوم بھدے کرم کانڈ کے کنٹھت بھاوں کے اوبھشت وردھ میں اپنے آپ کو اب تک پرگٹ کرتا ہے۔ ویدک دیوتاؤں کا ستوتروں میں لگاتار ایسا ورنن

رشی دیانند اور وید

(از شری آروند گھوش - پانڈیچری)

آتا ہے۔ کہ وہ گیان شکتی اور پوترتا کے سوامی پورن کرتا۔ دکھ اور برائی کے ناشک۔ پاپ اور جھوٹ کے ودھونسک تتھا ستیہ کے یودھا ہیں۔ اور رشی لوگ ان سے سدا پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے دکھوں کا ناش کر دو ہمیں پوتر کرو۔ ہمیں گیان کے درشٹا اور ستیہ کے پالک بناؤ۔ ہمیں دیوی نیم کے انوسار اوپر اُٹھاؤ۔ ہمیں بل مانوتا اور شکتی کا دان اور سہائتا دو۔ ویدوں کے اس دیوی دھرم اور ستیہ کو مہرشی دیانند باہر سے نہیں لائے۔ وید یہودیوں کی بائیبل تتھا پارسیوں کی ژند اوستا کے سمان ہی یا اس سے بھی ادھک دیوی نیم کی پستک ہے +

وید میں وشو سمبندھی تتو کم سپشٹ نہیں ہے۔ رشی لوگ ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ انیک سنسار تتھا ان کے نیامک دیڑھ نیم ہیں۔ اور کرم بدھ جگت میں رد یہ کاریہ بھی ہوتے ہیں۔ پرنتو دیانند اس سے بھی آگے بڑھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ آدھونک بھوتک وگیان کے ستیہ ویدک ستوتروں میں پراپیہ ہیں۔ کیول اسی آدھار بھوت سدھانت کے وشے میں ہمارا بھرم اُچت کہا جا سکتا ہے۔ میں یہاں اپنی کوئی نشچت رائے آگے رکھنے میں اسمرتھ ہوں۔ پرنتو اتنا کہنا اوشیک ہے۔ کہ پراچین سنسار کے وشے میں آج کل کے گیان کی پرگتی رشی دیانند کے وچار کو لگاتار پشٹ کر رہی ہے۔ پراچین سنسکرتی میں انیک وگیانک رہسیہ تھے۔ جن میں سے کتنوں کو آدھونک ودیا نے پتہ پایا ہے۔ تتھا وسترت۔ ادھک سپشٹ ایوم کرم بدھ کیا ہے۔ پرنتو انیہ رہسیہ اب بھی پائے نہیں گئے۔ اس پرکار رشی دیانند کے وچاروں میں ذرا بھی دھرم اندھتا نہیں ہے۔ کہ ویدوں میں دھارمک ستیہ کے سمان ہی وگیانک ستیہ بھی نہت ہے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ ویدوں میں انیہ بھی وگیانک ستیہ ہے۔ جس پر ورتمان سنسار کا کسی پرکار کا بھی ادھیکار نہیں ہو سکا۔ اور اس اوستھا میں رشی دیانند نے ویدک ودیا کی گمبھیرتا ایوم وستار کے وشے میں ادھک کی اپیکشا کم ہی ورنن کیا ہے۔ شبد شاستر ایوم ویُتپتی کے

آدھار پر ویاکھیا کرنے کی ریتی جس کے دوارا اس نے یہ بڑی نام نکالا ہے۔ تتھا وششٹیا دیوتا واچی ناموں کے ان کے ورنن پر آپتی اُٹھائی جاتی ہے۔ پرنتو میں نشچت روپ سے انوبھو کرتا ہوں۔ کہ یہ آپتی اُٹھانا ہماری بھاری بھول ہے۔ اس بھول کا کارن یہ ہے۔ کہ ہم پراچین بھاشاؤں کا ادھین کرتے ہوئے آدھونک بھاشا وشئک اپنی وچار کے گیان کو سامنے رکھتے ہیں۔ ہم آج کل کے لوگ شبد کا پریوگ سکے کی طرح کرتے ہیں۔ اور اس کے اُتپادک بھاوں۔ یوگیتا ایوم سمرتی کی اور دھیان نہیں کرتے۔ جب ہم بولتے ہیں۔ تو ہمارے دھیان میں کھنت پدارتھ آتا ہے۔ پرنتو پراکرتک شبد کبھی نہیں آتا۔ وہ تو ہمارے لئے ایک مرت اور لپھوت چیز ہے۔ کیول ایک کریا ماتر سے بنا ہوا پرچلت سکہ ہے۔ جس کا اپنا خود کوئی مولیہ نہیں ہے۔ اس کے وپریت پراچین بھاشاؤں میں شبد ایک جنتو کی تانوک شکتی کے ساتھ جیتا ہوا پدارتھ تھا۔ اس کے دھاتو یہ ارتھ یاد کئے جاتے تھے۔ کیونکہ اُن کا پریوگ ہوتا تھا۔ پربل روپ دھن وکتا کے من میں سپشٹ روپ سے اُپستھت رہتا ہے۔ ہم کہتے ہیں "بھیڑیا" اور کیول ایک پشو ہمارے دھیان میں آتا ہے۔ انیہ کوئی آواز ایسا ہی مطلب دیتی۔ یدی اس آواز کے پریوگ کی پرتھا پڑ گئی ہوتی۔ پراچین لوگ کہتے تھے "پھاڑنے والا" اور اس کا مہتو ان کے سامنے اُپستھت ہو جاتا تھا۔ ہم کہتے ہیں "اگنی" اور ہمیں آگ کا دھیان آتا ہے۔ اس کے سوائے ہمارے پاس اس کا اور کوئی اُپیوگ نہیں۔ پرنتو پراچین کال کے لوگوں کے لئے اگنی کے انیک ارتھ ہیں۔ اس کے دھاتو کے ارتھوں میں سے ایک یا اس سے ادھک اس بھوتک اگنی کے پرچایک ہیں۔ اس لئے "اگنی" کہنے پر انیہ انیک ارتھوں کے ہوتے ہوئے بھی پر بھوتک اگنی دھیان میں نہیں آتی ہے۔ ہمارے شبد نشچت روپ سے ایک یا دو بھاوں کو دینے میں سمرتھ ہیں۔ ان کے لئے اگنی۔ ورن۔ وایو جیسے شبدوں کی طرح انیک۔ سم ودھ ایوم

پیچیدہ وچاروں کا۔ ایک دھونی سوچک کے روپ میں شبد کے اُپیوگ کرنے کے لئے چناؤ کرنا بالکل سرل ہے نسندیہہ رشی لوگ ان کی بھاشا کی اس دھیان شکتی شالتا کا لابھ اُٹھاتے تھے۔ جیسا کہ گو۔ چندر آدی شبدوں کے وِتنوں میں پتہ لگتا ہے۔ کہ نروکت میں شبدوں کی اس شکتی کا بیان ہیں۔ براہمن اور اُپنشد میں ہم ان شبدوں کے سوتنتر ایوم سُوچک پریوگوں کی سمرتی کو پاتے ہیں۔ جو کہ اس شکتی کی سبھاتا پتی ہوئی تھی +

نسندیہہ مہرشی دیانند کو وہ لابھ پراپت نہیں تھا۔ جو پاشچاتیہ ودوانوں کو بھاشاؤں کے تلناتمک ادھین سے پراپت ہے۔ تو بھی نروکت میں کچھ دوش ہیں۔ جن کو نیا گیان۔ جو دُربھاگیہ سے دوش پورن ہے۔ پھر بھی پورا کرنے میں سہائک ہے۔ تو سمبھو ہے ہم دونو ان پرکاشوں کے وکاسوں کا وید کی ویاکھیا کے لئے اُپیوگ کریں گے۔ پھر بھی یہ رشی دیانند کی ویاکھیا کے آدھار بھوت سدھانتوں پر پربھاؤ نہیں ڈالتا۔ اس کا پربھاؤ تو وستار کی باتوں پر ہی پڑتا ہے۔ ویاکھیا کا وستار بدھی ایوم ودوتا کا کام ہے۔ اور بودھی کرا ہر تتھا ودوتا میں انت تک مت بھید رہتا ہی ہے۔ پرنتو سب مکھیہ سدھانتوں میں اور اُن مہان ایوم آدھار بھوت نشچیوں میں جن میں انترگیان کی سہائتا اوشیک ہے۔ تتھا بدھی کے کالیوں میں۔ وید کے اپنے تتو ہے۔ ترک ایوم یکتیوں کے آدھار پر تتھا مانو جاتی کے بھوت کال کے وشے میں بڑھتے ہوئے گیان کے دوارا رشی دیانند نردوش ٹھہرتے ہیں۔ وید انیک نام اور شکتی والے ایک دیوتا کی ستتی کرتا ہے۔ دیوی نیم تتھا اس کے پالن میں منشیوں کی پرورتی کی پرشنسا کرتا ہے۔ اور ہمیں سرشٹی کا نیم بتانے کا آشیہ رکھتا ہے۔ دیوی پرکاش کے وشے پر لکھنے کے لئے میں ستھان نہیں گھیرنا چاہتا۔ اتنا کہنا پریاپت ہے۔ کہ رشی دیانند یہاں پر بھی پورنتیا ترک سنگت ہے۔ یہ ایک دلکش بات ہوگی۔ کہ اس کو اس سدھانت پر وشواس تھا اس کی گھوشنا کرنے کے کارن جھوٹا ٹھہرایا جائے۔ یدی ہم کسی پرکار کی ستا کو مانتے ہیں۔ تو ہمیں پرماتما۔ پرکرتی۔ اور ان جیون آدھار بھوت ستووں کو سویکار کرنا پڑے گا تتھا ان کے سمبندھوں کو جاننا پڑے گا۔ جیسے مہرشی دیانند پر باہت درشٹکونوں سے

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

تکنا تک بھاشا دکھاتی اس کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ کہ ویدکا کون سا شبد کن بڑی ناموں میں سے ہوتا ہؤا اپنے ادھونک ودھی بھاشاؤں والے موڈ دیوں پر پہنچا ہے۔ اس وچار کا اتینت اُپاسک نہیں ہوں۔ ۔۔نکہ رگ وید کالین ایمبیا (ادھونک ایمبا Amoeba) انتھوا پانی کالین ڈوکرن غا تو مجھے یاد ہت کرتے ہیں۔ کہ میں یہ بھی ۔۔ کہ سمجھو ہے۔ کہ کچھ رگ وید پر لوگ لگ ۔۔ ویسے کے ویسے ہی آج کل پر چلت ہوں۔ ۔۔ران میں اتینت انتھوا نہ کے سمان پروریتن اس دیرگھ کال میں بھی ہو پایا ہو +

ایسے شبدوں میں سے جنہوں نے اپنی ۔۔یک آکرتی آج تک بنا بدلے دلیپی کی دلیپی ۔۔ی ہوئی ہے۔ تتھا جو رامائن کال میں اسی ۔۔پ تھا اُسی ارتھ کو دھارن کئے ہوئے ۔۔ ہے۔ ایک شبد وِمان ہے جس کا ارتھ ہوائی ۔۔باز (Aeroplane) ہے۔ جو اپنی تیز ۔۔ کے کارن کجوم انتھوا سمندر پر یانوں (Cars or Shi ۔۔) کی اپیکشا کہیں ادھک سولپ ۔۔ل میں کسی بڑی مت (فاصلے) دِشانتر کے ۔۔ر جا سکتا ہے +

ایسا ہی ایک اور ادشیک شبد جس کا رگ ۔۔ میں بھی وہی رُوپ اور ارتھ تھا۔ جو آج ہے۔ ۔۔ار (Car) ہے۔ ارتھ اس کا یان ہے ۔۔ (Conveyance) ہے۔ ۔۔ نشچیہ ہے۔ کہ ادھونک کاریں سونہ چلنے ۔۔ لے کجوم یان ہیں۔ اور رگ وید کالین ۔۔روں کے وشے میں کون جانتا ہے۔ کہ وہ ۔۔ سے چلتی تھیں۔ اور کہاں چلتی تھیں۔ تو بھی ۔۔ نا سر ونھا سپشٹ ہے۔ کہ رگ وید میں کاریں ۔۔ ویسے ہی اُتّم یان تھے۔ جیسی آج کل ۔۔ پرچلت موٹر کاریں اور اُن کا سامان۔ ان ۔۔ ناموں تتھا انیہ سنکیتوں کے ہردیوں ۔۔ اتنا ہی اُچیہ تھا۔ جتنا آج کل کی موٹروں ۔۔ ہے +

اس پرسنگ میں صرف تھا سپشٹ پرمان ۔۔ وید ۸-۲۱-۲۱ ہے۔ اس کا پاٹھ اس ۔۔ کار ہے:-

जयेम कारे पुरुहूत
कारिणो ॥

"ہے سب سے آواہن کئے جانے والے بھگوان کاروں والے ہم (آپ) (اپنی ۔۔رمیں رہتے ہوئے ہی) وجئی ہو پاویں۔۔۔۔ یہ کار فوجی پرتیت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہی ۔۔تر یہ بھی کہتا ہے کہ:-

"ہم ویادیوں ۔۔۔۔۔ (اپنے) تینوں ۔۔ کی سہائتا) سے ہم شترو کو مار سکیں۔۔۔۔"

رگ وید میں کاریں اور کار والے

(لیکھک:- مہاشہ رلیارام جی کاشیپ ایم۔ ایس۔ سی)

رگ وید کا یہ واکیہ کیول کار کا ہی ورنن نہیں کرتا۔ ورن کار والوں کا بھی۔ ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کا ورنن بھی وہاں وِدیمان ہے۔ سپشٹ ہے۔ کہ اُن ساتھیوں میں سے کچھ تو مالک کے ساتھ موٹر میں ہوں گے۔ اور شیش کئی پیدل۔ کئی گھوڑوں پر۔ کئی انیہ پرکار کے یانوں پر ہوں گے +

دیوؤں ارتھات ودوان شریشٹھ آریوں کے راجہ اندر کے یہاں کی کار تھی۔ یہ رگ وید ۸-۲-۲۹ تتھا ۸-۹۹۱ کا +

सुतश्च यास्त्वा वर्धन्ति
महे राधसे नृम्णाय । इन्द्र
कारिणं वृधन्तः

(رگ وید ۸-۱-۲۹)

...मिवो विदद्वसुमिन्द्रं
सनाय ऊतये ॥

बृहद्गायन्तः सुतसोमे
अध्वरे हुवे भरं न कारिणम्

(رگ وید ۸-۶۶-۱)

سے سپشٹ ہے۔ جہاں انہوں نے "کارِنام" کر کے سمبودھن کیا ہے۔ اور اُدھرت رگ وید ۸-۱-۱۲ میں اندر کے کچھ منترانتھوا نوکر چاکر ساتھی اندر کے کرپا پاتر بننا چاہتے ہوئے نویدن کر رہے ہیں۔ کہ ہم اپنے جنوں کی سہائتا سے آپ کے شترو ورند کو پستا پر روک مار ڈالیں گے۔ پرنتو یہاں یہ دھیان میں رکھنا چاہئیے۔ کہ اندر کے ساتھی۔ منتر۔ نوکر چاکر آدی بھی وہاں سپشٹیا کاروں والے ہی ورنن کئے گئے ہیں +

اس پر کار یہ نسندیہ سدھ ہو جاتا ہے۔ کہ رگ وید کے ۸ ویں منڈل میں کار پتی اندر اندر کے کارپتی نوکر چاکر تتھا ان کی کاروں کا بھی ورنن اوشیہ ہوا ہے۔ ارتھات کاریں بھی اور کاروں والے بھی رگ وید منڈل ۸ میں سپشٹتیا ورنت ہیں +

آؤ! اب ہم اپنا دھیان رگ وید کے انیہ منڈلوں کی طرف پھیریں۔ تاکہ یہ پتہ لگ سکے۔ کہ وہ بھی کاروں تتھا کار والوں کا ورنن کرتے ہیں یا نہیں +

منڈل ۱۰ میں تو کار کا ورنن کیول ایک ہی بار آیا ہے۔ وہاں کسی ایسے ویکتی کی اور سنکیت ہے۔ جو کار اور دیے دونو کا آنند لوٹتا ہے۔ جس سے یہ پرینام نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ویکتی بھی سینا نائیک آدی ہی ہوگا۔ اور اس کی کار بھی فوجی ارتھات Military کار ہی ہوگی۔ دیکھئے رگ وید ۱۰-۵۳-۱۱ +

गर्भं योषामदधुर्वत्समासन्य
पीच्येन मनसोत जिह्वया ॥
स विश्वाहा सुमना योग्या
अभि सिषासनिर्वनते कार
इज्जितिम्

(رگ وید ۱۰-۵۳-۱۱)

منڈل چھ میں کاروں انتھوا کار والوں کا ورنن چار بار ملتا ہے۔ سب سے سندر کتھن گیان کوی سوم کے وشے میں ہے۔ جن کے پاس اچھی کار تھی۔ ایسی من موہنی کہ سب ہی ویسی کار رکھنے کی اِچھا کریں +

پرنتو وچتر بات یہ ہے۔ کہ اس کار میں وہ سندھو مہاندی کی اُتنگ ترنگوں پر۔ تتھا پرتھوی کی اُرمیوں پر۔ تتھا ندیاں تا کا اُلّنگھن آنند لوٹا کرتا تھا۔ ایسا رگ وید ۹-۱۴-۱ +

परि प्रासिष्यदत्कविः
सिन्धोरूर्मावधि श्रितः ॥
कारं बिभ्रत्पुरुस्पृहम्

سے سپشٹ ہے +

اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ رگ وید کالین کاریں سمندر میں بھی کام دیتی تھیں نہ کہ کیول پرتھوی پر ہی۔ اس وشے میں یہ سوچنے کے یوگیہ ہے کہ ادھونک کاریں زمین پر ہی چلتی ہیں۔ اور پانی میں صرف تھا تکتی رہ جاتی ہیں +

ہمارے رشی۔ تو ودوان سمبندھی لکھ تھا اس کار سمبندھی لیکھ سے یہ سپشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ رگ وید کالین یانوں کا دشیش گن ان کا پرتھوی جل۔ وایو سبھی میں پریان کر سکنا تھا۔ وششٹ کر رشی تھا کار تو ایسے ہی تھے +

प्रत्वा नमोभिरिन्दव इन्द्र
सोमा असृक्षत मह्ने भराय
कारिणः

(رگ وید ۹-۱۶-۵) ہے۔ جن کے پاس کاریں تھیں۔

छिन्नवासो रथाइवं वधन्धिरे-

गव्यस्थो भरास: कारिणामिव

(رگ وید ۹-۱۰-۲)

اس میں ان رتھوں کا ورنن ہے۔ جو کار والوں کے سوامتو میں تھے +

سوم کار والوں کو دھن آدی پدارتھ دیتا ہے۔ سو بھاونہ یہاں سوم کوئی اتنا بڑا افسر (Superior Officer) ہے جس کے لفٹنوں (Lieutenants) کے پاس بھی نجی کاریں تھیں۔ اور جن کو سوم کبھی ہیبت یدھ آدی کو جیتنے پر دھن اتیوریہ اور پاری توشک روپ میں بانٹتا ہوگا۔ جیسا کہ آج کل اُن کے Prizes کے روپ میں میڈل (medal) انتھوا (پد) Titles دئے جاتے ہیں +

منڈل ۲-۴ انتھواے میں کاروں تتھا کار والوں کا ورنن ان شبدوں میں نہیں ملتا۔ جس نے اپنے شترو آدی کا ناش کیا۔ تتھا جو اپنی کار کے کارن سمرتھ بھی تھا۔ اس اندر کی کرپا اس کے دیو ساتھی چاہتے ہی تھے۔ ایسا ورنن رگ وید ۵-۱۴-۸ +

श्री यच्छ्रुता ...
...सखायो मघवा सोमपाः
कारं न विश्वे अह्वन्त
देवा भरमिन्द्राय यदहिं
जघान ॥

میں ملتا ہے۔ وہ کیول اپنے نیتا کی ہی شکتی انتھوا آواہن نہیں کرتے۔ ورن اس کی کار تتھا سامرتھیہ کی بھی۔ ایسا ورتنت میں کون دیکھتی ہوگا جو پنڈت جواہر لال جی کی کار انتھوا مہاتما گاندھی جی کی پارٹی کی پرتیکشتا اسی اُتسکتا سے نہ کرتا ہو۔ جیسے کہ انگلینڈ کے مہاراج تتھا ہٹلر کے درشنے کی پرتیکشتا لنڈن نواسی انتھوا مہاراجی کی کار تتھا پارٹی کی پرتیکشتا برلن نواسی کرتے ہیں۔ اس سے پریم آدی کا پتہ چل سکتا ہے۔ جو رگ وید کالین آریہ اندر ادہوم۔ ان کے آدھین سردار۔ ان کی کاروں۔ رتھوں۔ دانوں۔ تو تتھا دی آدی یانوں کے پرتی شردھا سے درشا یا کرتے تھے +

(رگ وید ۴-۱-۱۴)

ते मर्मृजत ददृवांसो
अद्रिं तदेषा मन्ये अपितो
विवाचन ।

पश्वयन्त्रासो अभि कारम
र्चन्विदन्त ज्योतिश्चकृपन्त
धीभिः ॥

(رگ وید ۴-۱-۱۴)

یہ منتر ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ وہ جن جو

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

حیدرآباد کے نام سے ہی سارا ہندو جگت چونک پڑتا ہے۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ یہ ایک ایسی برہم اوشدھ ہے۔ جس کا نام لینے سے ہی منتر میں سپھورتی آ جاتی ہیں بل تتھا من میں شکتی کا سنچار ہو جاتا ہے آریہ سماج نے جس شان سے اپنا پہلا پگ اٹھایا تھا۔ اس کی پرشنسا بھوشیہ میں بھی پرتیک نرناری کرتا رہے گا۔ پرنتو کاریہ ابھی سماپت نہیں ہوا۔ ہاں پہلا قدم سپھلتا پوروک رکھا جا چکا ہے۔ اب دوسرا قدم اٹھانا ہے۔ یہ سارا کام وجئے راجیہ کے آریہ ہندو بھائیوں کے لئے ہوا ہے۔ سمست سنگٹھن آریہ سماج نے بند کیا ہوا راستہ کھول دیا۔ اور اس پر سیم چل کر نظام راجیہ کے بھائیوں کو بھی چلنے کے لئے آدیش دیا۔ اب یہ کاریہ ریاست کے بھائیوں کا ہے۔ جسے انہوں نے کندھے پر اٹھایا ہے۔ دیش اور جاتیاں سامو ہک روپ سے ہی اگلا قدم اٹھاتی ہیں۔ اور یہ ہے بھی ٹھیک کیونکہ سنگٹھن میں شکتی کا باس ہے۔ جیوتی جاتی اپنی کیندریہ سبھا کے انوسار کاریہ کیا کرتی ہے۔ آج کانگریس کاریہ کارنی کا اٹھایا ہوا قدم بھارت کے کانگریسیوں کا سمجھا جائے گا۔ الگ الگ آدمی اپنی شکتی سے بہت کام نہیں چل سکتے۔ اسی پرکار نظام سٹیٹ کے ہندوؤں کا جو بھی کاریہ ہوگا۔ وہ اس کی کیندریہ سبھا سے آرنبھ ہوگا۔ اس کے کہنے پر ان کو چلنا اور روکنے پر رک جانا ہوگا۔ سبھا تو بڑھنے کو کہے۔ اور آریہ بھائی بیٹھ جائیں۔ اس کا پرنام کیا ہوگا۔ یہ کہنے کی آوشیکتا نہیں۔

کیندریہ سبھا جاتیوں کا پران ہوا کرتی ہے۔ پرانوں کی درڑھتا اور بلتا سے شریر میں کسی روگ کمزوری اوم شتھلتا کا پرویش نہیں ہو سکتا۔ جس کے پران کمزور ہیں۔ وہ شریر بیماریوں کا گھر آلسیہ کا استھان تتھا دکھوں کا پرویش استھان بن جاتا ہے۔ یہی سبھا کی اوستھا ہوتی ہے۔ سبھا کی شان سے سبھا کے سمبندھت لوگوں کی شان بڑھتی ہے۔ ان کی آواز میں بھاری وزن ہوتا ہے۔ مستک اونچا ہوتا ہے۔ ان کی اور سے نکلا ہوا ایک شبد بھی بنا پربھاو ڈالے نہیں رہتا۔ سبھا ہی جاتی کا مکھ ہوتا ہے۔ [illegible] تیجسوی۔ پربھاؤ شالی تتھا تیجسوی پرکاش کرنے والا ہے۔ تو اس کے سامنے کوئی مائی کا لال ہی ٹھیر سکتا ہے۔ یدی مکھ پر اداسینتا اور تیج ہینتا کا راجیہ ہے۔ تو کوئی اس سے بات کرنا بھی نہیں چاہتا۔

اب اگلا قدم اٹھاؤ!

(لیکھک پنڈت شری ترلوک چند جی شاستری شولاپور)

جب کسی سمبندھی ہوئی سبھا کی یہ اوستھا ہو۔ تو اس سے سمبندھت لوگوں کی حالت کا انومان کرنا کچھ کٹھن نہیں ہے۔

آج کئی ایسی سبھائیں ہیں۔ جن کے پاس کوئی وششیش کاریہ کرم نہیں۔ پرسدھ نہیں۔ پھر بھی ان کی آواز میں شکتی ہے۔ کیول اس لئے کہ وہ سبھا مضبوط بنی ہوئی ہے۔

ان پنکتیوں میں ہم اپنے نظام سٹیٹ کے آریہ ہندو بھائیوں سے ایک بات کہنا چاہتے ہیں۔ کہ سب سے آوشیک یہ ہے کہ اپنے کرتویہ کو پہچانیں۔

سٹیٹ کے آریوں کا مکھ ان کی پرتی ندھی سبھا ہے۔ سبھا ہی ان کا پران ہے۔ یہی ان کا ایک ایسا کیندر ہے۔ جس پر ان کے جیون کی انتی اور اونتی اولمبت ہے۔ سبھا جو بھی قدم اٹھائے گی۔ وہ نظام سٹیٹ کے آریہ ہندوؤں کے ہت۔ سکھ اور انتی کے لئے ہی ہوگا۔ سبھا کا ایک ایک شبد ان کے دکھوں کو ناش کرنے کے لئے ایک برہم استر ہوگا۔ سبھا لوگوں پر اولمبت ہے۔ اور لوگوں کا آدھار سبھا پر ہے۔ نظام سٹیٹ کے بھائی الگ الگ روپ میں اپنا کوئی بھی دکھ پرکٹ نہیں کر سکتے۔ وہ سبھا کے سامنے ہی اپنی کشٹ کہانی رکھتے ہیں۔ سبھا ان شکایتوں کو سرکار کے سامنے رکھتی ہے۔ سرکار کو ان باتوں پر دھیان دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ آواز پنڈت بنسی لال جی کی نہیں۔ بلکہ نظام کے ان لاکھوں لوگوں کی ہے۔ جن کا کیندر یہ سبھا ہے۔ اور سبھا اپنے منتری کے مکھ سے کہہ رہی ہے۔ لوگوں کا مکھ پرتی ندھی اور پرتی ندھی کے پیچھے سارو دیشک سبھا تتھا سارو دیشک سبھا کے پیچھے سارا آریہ جگت ہے۔

نظام پرتی ندھی سبھا نے آدیش دیا تھا۔ کہ اگلا قدم اٹھاؤ۔ یہ پگ اٹھانے کا آدیش بڑے سرل روپ میں تھا۔ ایسا معلوم پڑتا ہے۔ کہ لوگوں نے سبھا کے یا تو آدیش کو نہیں پڑھا۔ یا پڑھ کر دھیان نہیں دیا۔ یدی پڑھا نہیں تب تو اتنی بھول نہیں۔ اور یدی پڑھ کر بھی دھیان نہیں دیا۔ تب اتیو دکھ کی بات ہے۔ سبھا سے ابھی لاپرواہی کیوں؟ سبھا کا کاریہ کرم ہے۔ کہ اس ورش نظام سٹیٹ کے کم سے کم ایک لاکھ ایسے سجن تیار کئے جائیں۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا کے سہایک ہوں۔ اور وہ کم از کم ایک روپیہ وارشک سبھا کو دیویں۔ اس پرکار سبھا کی شکتی میں کتنی شاندار بڑھی ہو سکتی ہے۔

یہ ہے اگلا قدم جس کو اٹھانے کیلئے سبھا نے آگیا دی ہے۔ نظام سٹیٹ کی آریہ سماجوں تتھا دوسری ہندو سنستھاؤں کا کرتویہ ہے کہ سبھا کی اس آگیا کا ابھی سے پالن کرنا آرنبھ کر دیں۔ یہ کام کٹھن نہیں۔ کیول سہیوگ اور پرشارتھ کی آوشیکتا ہے۔ سماجوں کے منتریوں پردھانوں سے وشیش کہنا ہے۔ کہ وہ سب اپنے اپنے نگر اور گراموں کے چھوٹے بڑے سجنوں کے پاس جا کر ان کو سبھا کا سہایک بنانے کا کاریہ آرنبھ کر دیں۔ ایک ادھیوشن میں اسی کاریہ کو چلانے کے لئے دو چار پرشارتھی سجن مل کر نشچے کریں۔ کہ ہم اپنے نگر سے اور آس پاس سے سہایک بنا کر سبھا کی آگیا پالن کریں۔ سبھا کے اپدیشک تتھا بھجنیک بھائی بھی اس کاریہ کو اپنے پرچار کا ایک بھاگ بنا دیں۔

ہم بھی اس کاریہ کو پورن روپ سے چلانے کے لئے بھائیوں کی سیوا میں پہنچ کر پرچار دوارا یہ کاریہ کریں گے۔

یہ اگلا قدم ہے۔ جسے اب اٹھانا ہے۔ اتہ ان پنکتیوں کو پڑھ کر ہی کاریہ آرنبھ کر دینا چاہئیے۔

پھونکنی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی
اصلی ملٹھی
رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
پلانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوں گے دانت بڑی آسانی سے نکل آویں گے
اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۸ درجن ۴ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں
مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجیں ہر دس کی ایک مفت بھیجیں گے
المشتہر منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ یو۔ پی

مہاشہ کرشن سیالکوٹ میں

آریہ میگھ ادھار سبھا کا انتخاب

(سیالکوٹ ۳۰۔ دسمبر) مہاشہ کرشن کل رات یہاں پہنچے۔ آج صبح سوا نو بجے سے ساڑھے دس بجے تک آریہ سماج مندر میں ان کا دیا کھیان ہوا۔ جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ دھرم کو اس کے وشال روپ میں پیش کر کے ہی بچایا جا سکتا ہے۔ ½ ۱۰ سے ½ ۱۲ بجے تک آریہ میگھ ادھار سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس ہوا۔ جس کے سامنے اگلے سال کا بجٹ پیش ہوا۔ دو بجے سے چار بجے تک آریہ میگھ ادھار سبھا کا اجلاس ہوا۔ جس میں اگلے تین سالوں کے لئے ادھیکاری چنے گئے۔

اتفاق رائے سے مہاشہ کرشن پردھان لالہ جمعیت رائے بینکر اور لالہ چندلال پوری ایڈووکیٹ اپ پردھان۔ لالہ منوہر لال بیرسٹر ایٹ لاء سیکرٹری۔ لالہ شو رام خزانچی۔ اور لالہ ہری رام ہیڈ ماسٹر لائبریرین منتخب ہوئے۔

انترنگ سبھا کے باقی آٹھ ممبروں میں آٹھ بھگت ارتفات میگھ لئے گئے۔ اور تین دوسرے اصحاب میں سے۔

آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کی رپورٹ پڑھی گئی۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ اس نے پچھلے سال خوب ترقی کی ہے۔ طلباء کی تعداد اس وقت ایک ہزار ہے۔ موجودہ بلڈنگ میں نئے طلباء کے لئے گنجائش نہیں۔ دسواں حصہ میگھ طلباء کا ہے۔ جن سے فیس چارج نہیں کی جاتی۔ ان میں سے جو بورڈنگ ہاؤس میں رہنا چاہیں ان کا خرچ خوراک بھی دیا جاتا ہے۔

آریہ نگر تحصیل خانیوال کا بجٹ بھی پیش ہوا۔ بارش وقت پر نہ ہونے اور نالہ بارش کی وجہ سے اس سال آمدنی کم ہوئی ہے۔ سکول اور آریہ نگر کے لئے علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ تاکہ ان کی دیکھ بھال ہو سکے۔

پرکاش آریہ سماج کا ایک ۳۵ سالہ خاموش پرچارک ہے۔ اس کے لئے ایک ایک دو دو گراہک بنا کر اس کی اشاعت بڑھانا ہر ایک دھرم پریمی کا اولین فرض ہے۔

(منیجر)

لاہور ایجنٹ۔ چشتی ہیلتھ سینڈیکیٹ کمپنی شاہ عالمی گیٹ لاہور

رگ وید میں کاریں اور کاروں والے

بقیہ صفحہ ۱۰

درشٹمبہ بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔ کاروں کی بڑی وانچھا رکھتے ہیں۔ اس سے انہیں نوین جیونی پراپت ہوتی ہے۔ نہ ہی تکلیف بڑھیں پاکر وہ اتیو سمرتھ ہو جاتے ہیں ٭

اس کا ثبوت یہ ملتا ہے۔ کہ وہ ویکتیاں Companies or انفرادیاں Individuals جو پہلے بڑھ کے چمکدار ہتھیار اور اسا دی بناتے ہیں۔ اپنا بوجھ اٹھا کر۔ دھن۔ جن۔ شکتی اتیو دسرت کر سکتی ہیں۔ بڑی وہ یان نرمان آرمبھ کر دیں۔ کاروں کہ اس لائن (Car manufacture) میں سدھا بہت جلدی اُنہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ لوگوں نے رگ وید میں دئے منتر

"मचाये रथकारय ....."

(۶-۳۰) کے انوسار یان بنانے والے کو اُتپن ہی اس لئے کیا ہے۔ کہ وہ سُنتُ بُدھی نوین رچنا دولے۔ تھا اُپندر کرتی آدی سیدھا ھنڈارتے ای لوک میں پرسدھ ہو ٭

رگ وید کا لین ایک اور پرسدھ کار مجی جگ مہاراج تھے۔ (رگ وید۔ ۳۔ ۵۴۔ ۱۴) میں ان کا سمرن

"भगयेन कारिरा...."

شبدوں میں کر کے انہیں کاری دشنا یا گیا ہے۔ رگ وید ۳۴۹۔ ۳ ٭

भयो नै कारे ....

شبد میں مہاراج کو اپنی کار میں بیٹھا درشن کر رہا ہے ٭

رگ وید کے سروپرشم منڈل میں بھی کاروں انفوا کار والوں کا ورنن تین ہا ہے ٭ ان میں سے رگ وید ۱ - ۱۶۱ - ۱۰

त्वमग्न शशमानाय सुवते
रत्नं यविष्ट देवतातिमिन्वासि
तं त्वा नु नव्यं सहसो
युवन्वयं भगं न कारे
महिरत्न धीमहि ॥

تو اپنی کار میں بیٹھے جگ مہاراج کی اور ہی سنکیت کرتا ہے ٭

इडे द्यावा पृथिवी पूर्व-
चित्तय ऽ ग्निं घर्मं सुरुचं
यामन्निष्टय।
याभिर्भरे कारमंशाय जिन्व
थस्ताभिरु षु ऊतिभिरश्विना

(رگ وید ۱ - ۱۱۲ - ۱) गतम ॥

ان منتروں میں اشونو کا ایک ہی اسیم کاریہ (Feat) پروررنت ہوا ہے۔ کہ یدھ میں انش راجہ کی رکھشا کے نمت کارکو ان کماروں نے سویم چلایا تھا ٭

ایک ملٹری کارکا ورنن رگ وید میں (۱ - ۱۳۱ - ۵)

आदित्ते अस्य वीर्यस्य
चर्किरन्मदेषु वृषन्नुशि-
जो यदाविथ सखीयतो
यदा विथ ॥
चर्कृष कारमेभ्यः
पृतनासु प्रवन्तवे
ते अन्यामन्यां नद्यं
सनिष्णत श्रवस्यन्तः
सनिष्णत (۱ - ۱۳۱ - ۵)

کے ان شبدوں میں سپشٹ ہے:۔

चिकृष कारमेभ्यः
पृतनासु .....

یہ لیکھ اس بات کو سپشٹیا دکھانے کے لئے پر یاپت ہے۔ کہ رگ وید میں سولپ یا پرچیت اس آدرشا کا لین لوگ کاریانوں سے اپرچیت نہ تھے۔ اور کہ ان کاروں کا پریوگ یدھ میں بھی کرتے تھے۔ سمدر۔ مہاند آدی میں آنندوا بھی انہی سے وہ لوگ کرتے تھے۔ اس یُگ کے کاریتیوں میں پرسدھ اندر سوم۔ جگ تھا انش تھے۔ اور اندر تھا سوم کے تمام سرداروں کے پاس بھی کاریں تھیں ٭

رشی دیانند اور وید

بقیہ صفحہ ۹

مانتے تھے۔ وید یہ مانتا کہ۔ پراکرتک نیموں کو ساور جیو کا پرمانتا اپوم پرکرتی سے سمبندھ کو پرکاشت کرتا ہے۔ تو یہ سوائے دیجیوی ستیہ کے پرکاشک کے اور کیا ہے؟ اور بڑی جیسے رشی دیانند سویکار کرتے تھے۔ وید ہم ان کو ہمارے سامنے پُورنتیا اپوم نردوشتا سے پرکٹ کرتا ہے۔ تو اس نے اس نردوش شنتر کے وشے میں ٹھیک ہی کہا ہے۔ اب دیجیوی پرکاش کے طریقے کا ہمارا جانیوں میں دیجیوی ورنتوں کا تھا منشیوں کی منووریتی اپوم شکتیوں کے وشے میں پرشن شیش رہ جاتا ہے۔ ادھونک وچار پر کرتی اپوم نیم کو ستھ کرتے ہوئے تھا پرماتما کا نشیدھ کرتے ہوئے دیجیوی پرکاش کا بھی نشیدھ کرتے ہیں۔ پرنتو اس پرکار اتیہ بھی بہت سے چیزوں کا نشیدھ ہو جاتا ہے۔ جن کو ادھونک وچار پرنہ ستھ کرتے ہیں اتیہنت سنلگن ہیں۔ ایک بڑے منش کے وشے میں ہم نہیں سوچ سکتے کہ وہ ۱۵۰ بجے آپ ہی گنوار پن سے پراپت اجیبرائے اور نات کا ٹک نشو رستھا تری کا داس ہو۔ اس کی مہانتا کا پرم تتو یہاں کہ وہ پرلی سیما تک دیکھتا ہے ٭

ہمیرا وشواس ہے۔ کہ ویدک وہا کھیا کے وشے میں چاہے انتم پوری وہا کھیا کوئی دوسری ہو پھر بھی رشی دیانند کا سنیہ وچار کے پرتھم ادستکرتا کے طور پر آدر کیا جائے گا۔ پرانی اگیان تھا لیبے یُگ کی ناسمجھی کے گول مال اور اندھکار کے بیچ میں سے رشی دیانند کے پرتیکش درشٹا چکشو نے سندیہ کو ستھ کیا۔ اور اس ستیہ کو شدر ٹرھ کیا۔ اس نے کال دوارا بند کئے گئے دوار کی چابی پائی۔ اور بند نرجھروں پر لگی مدرا کو پھاڑ کر الگ کر دیا ٭

آریہ سماجوں کے منتری اور آریہ پُرشوں کو سوچنا

مندرجہ ذیل چیزیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے درست کر واکر چھپوائی گئی ہیں:

۱۔ آریہ سماج کے نیم اُپنیم ہندی۔ قیمت ایک ٹکٹ دو پیسے۔ سینکڑہ دو روپے (۲ ؍)

۲۔ آریہ سماج کیلئے پرولیشن پتر اور نیم ایک فارم: چھپے ہوئے قیمت ایک سینکڑہ ۵ کاپی یعنی ۱۰ ؍ ٭

۳۔ سندھیا کے پرمان پتر آرٹ پیپر پر دو رنگوں میں سندر چھپے ہوئے ۱۵ × ۱۱ ۱/۲ سائز کے ہر آریہ سماج میں اوشیہ ہونے چاہئیں۔ دو روپے۔ ۱ روپیہ سینکڑہ (۱ ؍ ۱) ٭

۴۔ ویدک سندھیا۔ کاغذ چھپائی سندر۔ ہندی یا اُردو ایک روپیہ سینکڑہ ٭

۵۔ سندھیا ہون منتر اکٹھے ہندی یا اردو ڈھائی روپے (۲ ؍ ۸) ٭

۶۔ ست سنگ گٹکا۔ اس میں سندھیا ہون منتر اور بھجن اکٹھے ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو دو آنے۔ زیادہ کیلئے ڈیڑھ آنہ ٭

۷۔ ست سنگ گٹکا۔ اس میں ۵۴ بھجن ایشور بھگتی کے ست سنگ میں بولنے والے درج ہیں۔ قیمت ہندی یا اردو ایک آنہ۔ زیادہ کیلئے تین پیسے ٭

۸۔ ہون منتر اسقدر سہت۔ ہندی دو آنے۔ زیادہ کیلئے ڈیڑھ آنہ ٭

۹۔ گٹکی دوین۔ یہ لیسنک ہر ایک آریہ کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس میں آریہ سماج کا خزانہ ہے۔ قیمت ہندی یا اردو دس آنے۔ زیادہ کیلئے آٹھ آنے ٭

۱۰۔ آریہ سماج کے رجسٹر۔ ماسک چندہ کے حساب کا رجسٹر ۸ ؍۔ جمع و خرچ کا رجسٹر ۸ ؍۔ آریہ سماجوں کے لئے ڈبشن رسید بک ایک سو فارم ۸ ؍۔ آریہ سماجوں کے لئے چیک بک ایک سو فارم ۸ ؍ ٭

رگ وید کے انتم سوکت کے چاروں منتر بڑھیا کاغذ پر سندر پرکار سے اسقدر سہت چھپے ہوئے۔ فی سو فارم ۸ ؍ ٭

نوٹ بک: میسرز راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور

مہاشہ کرشن کا ایک ہزار روپے کا دان

کس کس فنڈ کو ملا؟

آریہ سماج لاہور کے پچھلے سالانہ جلسہ پر مہاشہ کرشن نے جو ایک ہزار روپے کا دان کیا ہے۔ وہ انہوں نے اس پرکار تقسیم کیا ہے:۔

(۱) حیدر آباد دکن میں آریہ سماج مندر کیلئے اڑھائی سو روپیہ (۲) آریہ سماج چیمبہ ایک سو روپیہ (۳) کنیا مہا ودیالیہ جالندھر ایک سو روپیہ (۴) کنیا گورو کل دہرہ دون ایک سو روپیہ (۵) دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ایک سو روپیہ (۶) ویدک چار فنڈ ایک سو روپیہ (۷) استری سماج لاہور ڈیڑھ سو روپیہ (۸) آریہ سماج وچھووالی لاہور ۲۵ روپیہ (۹) آریہ سماج سنت نگر لاہور ۲۵ روپیہ ٭

آچاریہ رام دیو کی علالت

ڈیرہ دون سے آچاریہ رام دیو کی صحت کے متعلق نہایت تشویشناک اطلاع آئی ہے۔ آچاریہ جی پچھلے تین ورشوں سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ لیکن وہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کرتے رہے۔ دیوالی کے دنوں کنیا گورو کل کا جلسہ تھا اس میں بھی وہ شامل ہوئے تھے۔ لیکن اس کے بعد انہیں بخار ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی خون کا دباؤ بڑھ گیا۔ بخار ۱۰۳ درجے سے گر کر ۹۹ درجے تک آگیا۔ لیکن پھر بڑھ گیا۔ اس وقت خون کا دباؤ زیادہ ہے۔ معدہ بھی اچھی طرح کام نہیں کرتا۔ تار آنے پر ان کے سپتر شری بشپال ڈیرہ دون چلے گئے ہیں۔ اور مہاشہ کرشن کل جا رہے ہیں ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مختصر تازہ خبریں

— گورنر نے یو۔پی ٹیننسی بل کی منظوری دے دی ہے +

— مسٹر جناح نے کانگریسی وزارتیں ٹوٹنے کی خوشی میں ٢٢۔ دسمبر "یوم نجات" مقرر کیا ہے +

— مغربی مورچے پر جرمن فوجوں کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا ہے +

— شوگر سنڈیکیٹ نے اعلان کیا ہے کہ کھانڈ کے نرخ گر کر بہت جلد اپنی اصلی نرخ پر آجائیں گے +

— رُوس نے سویڈن کے تین مقامات پر قبضہ کر لیا ہے +

— گیارہ ہزار مزید رُوسی فوج فن لینڈ میں پہنچ گئی ہے +

— سویڈن نے فن لینڈ کی امداد شروع کر دی ہے +

— لالہ لاجپت رائے کے لڑکے ڈاکٹر امرت رائے نے خود کشی کر کے جان کھو دی +

— کانگریس اور گورنمنٹ میں مصالحت کی امیدیں منقطع ہو گئی ہیں +

— فن لینڈ کے لوگ بھاگ کر ناروے جا رہے ہیں +

— رُوس گورنمنٹ نے ماسکو میں مقیم فنش سفیر کو نظر بند کر لیا ہے +

— جنوبی امریکہ کی جمہوریتوں نے رُوس کے فن لینڈ پر حملہ کی مذمت کی ہے +

— پنڈت جواہر لال نہرو نے سوت کاتنا شروع کر دیا ہے +

— ضلع سکھر میں چار اشخاص قتل کئے گئے ہیں +

— سندھ میں فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے مصالحتی بورڈ قائم کئے جا رہے ہیں +

— گورنر صوبہ سرحد نے غنڈہ ایکٹ کی منظوری دینے سے انکار کر دیا ہے +

— برطانیہ پر ہفتے چار یُو ووٹ تباہ کر رہا ہے +

— لنکا گورنمنٹ نے ہندوستانی مزدوروں کے متعلق فیصلہ میں تبدیلی کرنے سے انکار کر دیا ہے +

— سات ہندوؤں کا ایک جتھہ پیدل چل کر بمبئی سے کلکتہ ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں شامل ہوگا +

— ہاؤس آف لارڈز میں برطانوی وزیر خارجہ نے تقریر کرتے ہوئے ٥ دسمبر کو کہا۔ کہ ہم یورپ کو نازی ازم کے خطرہ سے بچانے کے لئے جنگ میں کود رہے ہیں +

— ہندو مہاسبھا کے کلکتہ اجلاس کے لئے ویر ساورکر کو پردھان منتخب کیا گیا ہے +

— کانگریس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ١٨۔ دسمبر کو وردھا میں ہوگا +

— بنگال میں ضمانت داخل نہ کر سکنے کی وجہ سے ٢٣ اخبار اور چھاپہ خانہ بند ہو گئے +

— بنگال گورنمنٹ باقی ٣٤ دہشت پسند قیدیوں کو رعایت نہیں دے گی +

— گوردکل راول پر دو لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ ایک لاکھ روپیہ کی مشینری منگائی جائیگی +

— شو سندر دہلی کی اپیل کی سماعت ١٤۔ دسمبر کو ہائی کورٹ میں ہوگی +

— آل انڈیا کرشچین کانفرنس ناگپور کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔ کہ مسٹر جناح ہمارے نمائندہ نہیں +

— عثمانیہ یونیورسٹی کے آرٹس کالج کا ٤ دسمبر کو افتتاح ہوا۔ اس کی بلڈنگ پر تیس لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے +

— قبائلیوں نے بنوں کے ملٹری ہوائی اڈے کو اُڑانے کے لئے ڈائنامیٹ رکھ دیا۔ لیکن کوشش ناکام رہی +

— فن لینڈ سے نپٹنے کے بعد رُوس سویڈن اور ناروے کا رُخ کریگا +

— رُوس اور چین میں اَن بن ہونے کی وجہ سے رُوس چین کو اسلحہ بھیجنے بند کر دے گا +

— جرمنی نے پے در پے حملے شروع کر دئے ہیں +

— ٥۔ دسمبر کو ہاؤس آف لارڈز میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ و گورنمنٹ آف برما ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کیا گیا ہے +

— ایکسرے کے موجد پروفیسر ویلانٹ پیرس میں ٤۔ دسمبر کو انتقال کر گئے +

— سوویٹ یونین نے لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے +

— رُوس سارے شمالی یورپ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے +

— فنش فوجوں نے ٨ سو رُوسیوں کو قیدی بنا لیا ہے +

— جرمنوں کی مخالفت کے الزام میں ٥٣ یہودیوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے +

— ضلع شکارپور کے دو دیہات سے ہندو ہجرت کر رہے ہیں +

— سندھ کے فسادات میں شکارپور کے ایک ہندو نے دس پٹھانوں کی جان بچائی +

— پنجاب یونیورسٹی نے امتحان کے فارموں میں ذات پات کا اندراج غیر ضروری قرار دے دیا ہے +

— یو۔پی میں اڑھائی لاکھ اشخاص کو ایک سال میں خواندہ بنایا گیا +

— صوبہ سرحد میں دو ہفتوں میں چیچک کے ٨٤ کیس اور ٢٣ اموات ہوئیں +

— سندھ کے فسادات میں ہندوؤں کا ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا +

— نازیوں نے پولینڈ میں لوٹ مار شروع کر دی +

— ستمبر میں برطانیہ کے ٣٥ اتحادی ممالک کے چھ۔ غیر جانبدار کے بارہ۔ اکتوبر میں برطانیہ کے ٢٨۔ اتحادی ممالک کے ١٩۔ نومبر میں برطانیہ کے ٢٨۔ اتحادی ممالک کے گیارہ۔ اور غیر جانبدار ممالک کے ٣٥ جہاز غرق ہو چکے ہیں +

فریب ہوس

بقیہ صفحہ ٥

اُٹھے۔

وہ بڑی سی لکڑی جو میں نے آگ پر رکھی تھی لڑھک کر نیچے آ رہی۔ اور بھڑکتے ہوئے شعلوں سمیت کمرے میں پھیل گئی۔ ساتھ ہی قالین جل اُٹھا۔ اور ایک لمحہ میں بڑی آرام کرسی بھی جل جاتی۔ مگر میں دیوانہ وار اُٹھا۔ ابھی آگ بجھا رہا تھا۔ اور لکڑی کو پھر آتشدان میں رکھ ہی رہا تھا۔ کہ دروازہ کھلا۔ اور الیاس داخل ہوا +

اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ اس نے گرمجوشی سے کہا۔ "میں اب فارغ ہوں۔ کام دو گھنٹے پیشتر ختم ہو گیا تھا"۔

ظاہر ہے۔ کہ اگر آتشدان کا حادثہ پیش نہ آتا۔ تو ہم پکڑے جاتے۔ اور اس کے نتائج ظاہر تھے۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے محسوس کیا۔ کہ الیاس مجھ سے کچھ کھچا کھچا سا رہتا ہے۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ ہماری دوستی گھن کی طرح کھا رہی ہے۔ آہستہ آہستہ اس کے گھر کا دروازہ میرے لئے بند ہو گیا۔ اور اب ہم بالکل نہیں ملتے +

میں نے شادی نہیں کی۔ لیکن اب آپ کو اس پر تعجب نہ ہوگا +

خط و کتابت کرتے ہمیشہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

ریاست جموں وکشمیر کے اولین کثیرالاشاعت قوم پرست اخبار

رنبیر کا سپیشل باتصویر تعلیم بالغان نمبر

ریاست جموں وکشمیر کے اولین کثیرالاشاعت قوم پرست اخبار "رنبیر" کا تازہ ترین کرشن نمبر آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جو ملک کے مشہور اہل الرائے اصحاب سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ اس سے بڑھ کر شاندار "رنبیر" کا ایک اور خاص باتصویر نمبر بڑے دنوں کا ادبی تحفہ شائع ہو رہا ہے۔ جس کا نام سپیشل تعلیم بالغان نمبر ہوگا۔ اس نمبر میں تعلیم بالغان کے فوائد پر وضاحت کیساتھ روشنی ڈالی جائے گی۔ ریاست کے علاوہ ہندوستان بھر کے نامور ادیبوں اور شاعروں نیز مشہور آفاق ماہران تعلیم نے اس نمبر کے لئے خاص مضامین نظم و نثر لکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس نمبر میں بیشمار تصاویر دلچسپ کارٹون اور کارآمد چٹکلے ہونگے۔ اس نمبر کا ایک خاص پہلو یہ ہوگا۔ کہ اس میں تعلیم یافتہ بالغان کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین بھی درج ہوں گے۔ بالغوں اور ورکروں کے نام خاص پیغامات اور ہدایات ہونگی۔ مضمون نگار حضرات کی تصویریں اس نمبر کی خاص زینت ہونگی۔ اس نمبر کی ضخامت سو صفحے سے زائد ہوگی۔ اس کا شاندار رنگا سرورق ایک لاثانی چیز ہوگا۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود اس خاص باتصویر نمبر کی قیمت صرف چار آنے فی پرچہ ہوگی۔ اس نمبر کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کی تیاریاں ابھی سے شروع کر دی گئی ہیں۔ جو حضرات اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی خیالات قلمبند کر کے بھیجنا چاہیں۔ وہ مہربانی کر کے اپنے مضامین ماہ نومبر کے آخیر تک دفتر اخبار "رنبیر" میں ارسال فرمائیں

جنرل مینجر اخبار رنبیر جموں

— آچاریہ سام دیو جی کی حالت خطرناک ہو گئی ہے۔ بخار بہت زیادہ ہے۔ خون کا دباؤ بھی بڑھ گیا ہے۔ بیہوشی کی سی حالت طاری ہے +

سماجک سماچار

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷- نومبر کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ ۱۴- نومبر کو شہر کے ہر گلی کوچہ میں پربھات پھیری کی گئی۔ ۱۵- نومبر کو بعد از دوپہر نگر کیرتن نکالا گیا۔ سوامی ودیا نند جی سوامی سدانند جی۔ پنڈت چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت سریندر شرما جی کاویہ تیرتھ۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ پنڈت گیانیندر جی۔ مہاشہ کانشی رام جی۔ مہاشہ گیندا رام جی۔ مہاشہ دیویندر جی۔ اور مہاشہ تیج پال جی کے پربھاؤ شالی ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج منڈی بہاؤ الدین کا چناؤ

(۱) پردھان:- مہاشہ سنت رام جی۔
(۲) اُپ پردھان:- مہاشہ گودڑ مل جی۔
(۳) منتری:- مہاشہ بھان ناتھ جی۔
(۴) اُپ منتری:- مہاشہ چندر بھان جی۔
(۵) خزانچی:- مہاشہ رگھبیر چندر جی۔
(۶) لائبریرین:- بابو چمن لال جی۔
(۷) مینیجر کنیا پاٹھ شالہ:- شری بابو دولت رام جی۔ (منتری)

ہفتہ وار "دلیش" پٹنہ

دلیش دیا پی ساکھشرتا اندولن کو پروتساہن دینے۔ اور ہندی ساہتیہ کی سیوا کرنے کے اُدیش سے "دلیش" کا پرکاشن آرمبھ ہوا ہے۔
"دلیش" کا وارشک مولیہ ساڑھے تین روپے ہے۔ (مینیجر)

آریہ سماج بٹی کا وارشک چناؤ

۱۶- نومبر کو آریہ سماج بٹی کے عہدیداران کا حسب ذیل انتخاب ہوا:-
(۱) پردھان:- لالہ بالو رام جی۔
(۲) اُپ پردھان:- لالہ بلونت رائے جی۔
(۳) منتری:- لالہ تیلو رام جی۔
(۴) اُپ منتری:- ماسٹر بلدیو جی۔
(۵) خزانچی:- لالہ جیون داس جی۔
(۶) لائبریرین:- لالہ مگن ناتھ جی۔
پرتنسدھی سبھاسد:- لالہ گینڈو شاہ جی۔ ممبران انترنگ سبھا:- لالہ دھاری شاہ جی۔ مہتہ سام نارائن جی ہیڈ ماسٹر۔ لالہ کشن چند جی۔
تمام عہدیدار سروسمتی سے چنے گئے۔ روزانہ ست سنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اس سال یہ پاس کیا گیا ہے۔ کہ جن سبھاسدوں کی حاضریاں روزانہ ست سنگ میں پچاس فیصدی سے کم ہوں گی۔ وہ آئندہ انتخاب میں حصہ نہ لے سکیں گے۔
(اُپ منتری)

آریہ سماج سیالکوٹ چھاؤنی کا چناؤ

(۱) لالہ جے دیال جی پردھان۔ (۲) لالہ رام نارائن جی اُپ پردھان (۳) پنڈت رادھے شیام جو نمبر اُپ پردھان۔ (۴) لالہ موہن لال جی منتری۔ (۵) لالہ بلونت رائے جی اُپ منتری (۶) لالہ کشن چند جی کوشادھیکش۔ (منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) پنڈت سر دیال جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہاں پدھارے۔ رات کو ان کے منوہر اُپدیش ہوئے۔ دوسرے روز سویرے بھی ان کا ویاکھیان ہوا۔
گوروکل ملتان کی طرف سے پنڈت منوہر لال جی شاستری پدھارے۔ ان کے کئی ویاکھیان ہوئے۔ جن میں کئی نسخے بتائے گئے تھے۔ جن سے بے روزگاری دور کرنے کے سوالات حل کئے گئے تھے۔ لوگوں نے کافی کچھ گرہن کیا۔ شہر کی طرف سے پچیس روپے گوروکل کو حاصل ہوئے۔
آریہ سماج جام پور کی طرف سے مبلغ ۵ روپے گئو شالہ کو امداد دی گئی۔
(گنیش دت آریہ سیوک)

بیبیال میں آریہ سماج کی قائمی

قصبہ بیبیال میں جو کہ انبالہ چھاؤنی سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے لگاتار تین ماہ کے پرشارتھ کے بعد پچھلے ہفتہ آریہ سماج کی ستھاپنا ہو چکی ہے۔ جس کے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے ہیں:-
(۱) پردھان:- لالہ ہیرا لال۔ ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او۔
(۲) اُپ پردھان:- ڈاکٹر تلسی پرشاد جی۔
(۳) منتری:- مہاشہ بنارسی داس جی۔
(۴) اُپ منتری:- لالہ بال کشن داس جی۔
(۵) خزانچی:- لالہ بھیم داس جی بزاز۔
آریہ ودوانوں ستسنگیوں اور اپدیشکوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سمیہ سمیہ پر اپنے منوہر اپدیشوں سے کرتارتھ کرتے رہیں۔
(بنارسی داس منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کی آدھار شلا ستھاپنا کے اُپلکش میں ۱۳ سے ۲۴- نومبر تک خوب سماروہ سے ویدک دھرم کا پرچار ہوتا رہا۔ ۲۴- نومبر کی کارروائی نہایت ہی منور نجک تھی۔ ضلع امرتسر کی تقریباً تمام سماجوں کے پرتی ندھی موجود تھے۔ مہاتما نارائن سوامی جی نے دھوجا لہرائی۔ وسیع پنڈال جھنڈیوں سے خوب سجا ہوا تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ ڈی۔ اے۔ وی سکول کے لڑکوں نے گتکا کے کمال دکھائے۔ بینڈ بج رہے تھے۔ بھجنوں اور کویتاؤں کے بعد گوسوامی جیون داس نے آشیرواد دی۔ برہم مہا ودیالیہ گنڈا سنگھ والا کے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں سے ہندی میں اتی اُتم کویتائیں سنائیں۔ پردھان سماج نے سماج کی مختصر رپورٹ اور دان کی فہرست سنائی۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج نے آدھار شلا کی ستھاپنا کی۔ اور ایک اتی اُتم شکھشا دائک اور پربھاؤ شالی اُپدیش دیا۔ اور آشیرواد دی۔ (گوردتہ مل منتری)

بارھویں سالانہ ودھوا وواہ کانفرنس

ودھوا وواہ سہائک سبھا پنجاب جالندھر کی بارھویں سالانہ پنجاب ودھوا وواہ کانفرنس کا شاندار اجلاس مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر کو مسز رامیشوری برج لال نہرو کی صدارت میں لدھیانہ میں منعقد ہوا۔ جس میں کئی اُپیوگی اور مہتو پورن پرستاؤ پاس ہوئے۔
(موہن راج شرما پردھان)

پرانتیہ گئو کانفرنس سرگودھا

پنجاب پراونشل گئو کانفرنس سرگودھا کا اجلاس بتاریخ ۱۵-۱۶- نومبر کو زیر صدارت لالہ بال کشن صاحب مینرہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لنڈن) وکیل و میونسپل کمشنر ملتان منعقد ہوا۔ سوامی وجے کمار جی۔ پنڈت وششٹھ ایم۔ اے۔ پنڈت دیوراج جی شاستری۔ پنڈت چوڑامنی جی شاستری۔ لالہ رام لبھایا ٹھاکر۔ لالہ وزیر چند کپور۔ اور لالہ آنند سوروپ جی لیہ نواسی کی تقاریر ہوئیں۔ کانفرنس کے خاتمہ پر لالہ لالہ بال کشن جی مینرہ صدر کانفرنس نے مبلغ پانسو روپیہ دان دیا۔ کانفرنس نہایت خوش اسلوبی و کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

آوشیک نویدن

شری جمونتی ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ویدوں کی ریسرچ کا کام جاری ہے۔ جہاں اس وبھاگ دوارا آریہ ساہتیہ پرکاشن کا کاریہ کیا جاتا ہے۔ وہاں ماسک ٹریکٹوں کا ایک مفید نرنتر سلسلہ بھی جاری ہے۔ دیوالی کے اوسر پر رشی دیانند کے اُپکار نام کا ٹریکٹ اُردو زبان میں پرکاشت کیا گیا۔ اس سلسلہ کی طرف سے ہر ماہ انگریزی اردو یا ہندی زبانوں میں مفید ٹریکٹ پرکاشت ہوتے ہیں۔ صرف دو روپے سالانہ چندہ ادا کرنے پر بارہ کا پیاں ہر ماہ ملتی ہیں۔ حال ہی میں "رگھو دیوتا" نام کی ویدک ریسرچ کی پستک پرکاشت ہوئی ہے۔ ویدک پریمی سجنوں کو اس کے سوادھیائے سے لابھ اُٹھانا چاہیے۔ اور ستیارتھ پرکاش کا نیا سنسکرن سماپت ہو رہا ہے۔ اس لئے آریہ بھائیوں کو شیگھر اسے حاصل کرنے کا یتن کرنا چاہیے۔ شری سوامی ویدانند جی دوارا سمپادت ویدامرت کا سنسکرن بھی تھوڑا رہ گیا ہے۔ آریہ جنتا کو یہ کتاب پھر کسی بھی دام پر نہیں مل سکے گی۔
(ادھشٹاتا)

گیتا جینتی

مسٹر جی۔ وی کیتکر سیکرٹری گیتا دھرم منڈل پونہ نے ہندو جنتا سے اپیل کی ہے کہ اس ورش ۲۲ دسمبر کو گیتا جینتی سمارو سے منائی جاوے۔

سمنز آریہ اناتھالیہ منٹگمری

اس اناتھالیہ سے ودھوا آشرم الگ کر دیا گیا ہے۔ اس میں بارہ ودھوائیں بدواہ یوگیہ ہیں۔ جن کے لئے یوگیہ وروں کی ضرورت ہے۔
دلبدلو پرشاد اسسٹنٹ سیکرٹری سمنز آریہ اناتھالیہ منٹگمری

مہتہ جیمنی جی کا پرچار کاریہ

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری ماہ نومبر میں یو۔ پی میں پرچار کرتے رہے ہیں۔ یکم و ۲۔ نومبر کو نواب گنج۔ ۳ سے ۵۔ نومبر تک فیض آباد پرچار کیا۔ وہاں آریہ سماج جودھپور کی طرف سے تار آیا۔ افسوس ہے مقبولیت حاصل کرنے کیلئے جس کو سویکار کرتے ہوئے یو۔ پی کا پروگرام منسوخ کر کے ۸۔ نومبر کی شام کو جودھپور پہنچے۔ جودھپور میں لیکچر روزانہ ہوتے رہے۔ ۱۴ تا ۱۶۔ نومبر تک پھلودی میں۔ ۱۷۔ نومبر کو جودھپور ۱۸۔ نومبر کو بیپار۔ ۲۰۔ نومبر کو سوجت ۲۱ و ۲۲۔ نومبر کو بیاور سادر ۲۳ و ۲۴۔ نومبر کو آریہ سماج اجمیر میں پرچار کیا۔ ۲۹۔ نومبر کو آکر آپ نے پھر اجمیر میں دو لیکچر دئیے۔ ایک ڈی۔ اے وی ہائی سکول اور دوسرا آریہ سماج قیصر گنج میں۔ ۳۰۔ نومبر کو آپ نے سوجت میں جا کر پرچار کیا۔ اس طرح ایک ماہ یعنی تیس دنوں میں آپ نے ۴۴ لیکچر دئیے۔

(جگدیش چندر نامہ نگار)

آریہ ودیہ دلوں سے پیارا تھا

راولپنڈی سے ایک راج کوشلیا نام کی براہمنی دیوی اپنے پتی کا بہت سا مال زیور آدی لے کر نکل گئی ہے۔ رنگ گندمی سفید۔ قد درمیانہ۔ عمر تقریباً ۳۵ سال ہے۔ ایک لڑکی شانتی دیوی بھی ساتھ ہے۔ لڑکی کی عمر تیرہ سال۔ رنگ سیاہ۔ ناک کا سوراخ معمولی سے زیادہ چوڑا ہے۔ سامان کے چار نگ ہیں۔ ایک چمڑے کا سوٹ کیس۔ ایک لکڑی کا صندوق اور دو ٹین کے صندوق ہیں۔ دو بستر اور ایک بوری برتن کی ساتھ ہے۔ جو بھی پتہ دیں گے۔ انہیں پچاس روپیہ انعام کے طور پر دیا جاوے گا۔ یہ کاریہ ایک غریب آدمی کا ہے۔ اس لئے ہم نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔

(رلکی رام اُپادھیائے آریہ سماج راولپنڈی)

اوشک سوچنا

سب آریہ بھائیوں کو ودت ہے۔ کہ میں چر کال سے ورن آشرم ویوستھا کے پنر جیوت کرنے کے پرتن میں لگا ہوا تھا۔ اسی پرتن میں میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا سے بھی مکت ہوا۔ اس مہان کاریہ کے لئے ایک آشرم بنانے کا اُدیوگ میں بہت دیر سے کر رہا تھا۔ اب سب آریہ سجنوں کو یہ جان کر اتی پرسنتا ہو گی۔ کہ اس اُدیش سے میرٹھ ضلع میں ایک آشرم کی ویوستھا

آریہ سماج نیروبی (کینیا کالونی) کا ۳۶ واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج نیروبی (کینیا کالونی) کا ۳۶ واں وارشک اُتسو مورخہ ۵-۶ اور ۷۔ اگست ۱۹۳۹ء کو آریہ گرلز سکول کے وسیع میدان میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ شری پنڈت ستیہ پال جی۔ پنڈت دھریندر جی بی۔ اے۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ تتھا پنڈت شنکر دیو جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ مہاشہ ہیرا لال گاندھی۔ مہاشہ مہیندر لال جی کپلی۔ ماسٹر نصیب چندر جی نے اپنے مدھر سنگیت تتھا بھجنوں سے جنتا کو آنند کیا۔ اس کے علاوہ حیدرآباد ستیاگرہ کانفرنس اور آریہ پریوار کانفرنسیں ہوئیں۔ جن میں ستیاگرہ کے متعلق پرستاؤ پاس کئے گئے۔ اور آریہ پریوار کانفرنس میں ویدک سنسکاروں پر بڑھتے ہوئے اخراجات کو کیسے کم کیا جاوے کے متعلق وچار ہوا۔ سمیہ تھوڑا ہونے کے کارن کسی انتم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔ پرنتو آریہ پریواروں میں اس وشے پر وچار ہو رہا ہے۔ اور شیگھر ہی آریہ پریوار نیروبی کا ایک اجلاس بلایا جاوے گا۔ جس میں انتم وچار کیا جاویگا۔ اُتسو کے لئے جو پنڈال بنایا گیا تھا۔ حاضری اتنی رہی۔ کہ یہ پنڈال ناکافی ثابت ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے جنتا سے دھن کے لئے اپیل کی گئی۔ جس پر ساڑھے تین ہزار شلنگ نقد اور وعدوں کی صورت میں پراپت ہوا۔

سب سے بڑی رقم ایک ہزار چھ شلنگ کا ہمارے سماج کے سابق پردھان مہاشہ اے۔ پریتم جی نے وعدہ کیا۔

وارشک چناؤ

مورخہ ۲۵ اور ۲۷۔ اگست ۱۹۳۹ء کو جنرل سبھا کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں آگامی ورش کے لئے نمن لکھت کاریہ کرتا تتھا سبھا کے سدسیہ چنے گئے:۔

(۱) پردھان:۔ مہاشہ بابو رام بھلہ۔
(۲) اُپ پردھان:۔ مہاشہ رام رکھا۔
(۳) مکھیہ منتری:۔ مہاشہ پیارے لال سود۔
(۴) اُپ منتری:۔ مہاشہ سیتا رام سنگل۔
(۵) خزانچی:۔ مہاشہ بینی لال۔
(۶) اُپ خزانچی:۔ مہاشہ جے دیو شرما۔
(۷) پستکادھیکشی:۔ مہاشہ راج بہادر۔
(۸) اُپ پستکادھیکش:۔ مہاشہ راجپال۔
(۹) سٹور کیپر:۔ مہاشہ جگدیش متر پال۔
(۱۰) بلڈنگ سپرنٹنڈنٹ:۔ مہاشہ پربھو دیال آریہ۔
(۱۱) ممبران انترنگ سبھا:۔ مہاشہ اے۔ پریتم۔ لالہ گوردا‌س رام بھنڈاری۔ مہاشہ کرشن دیو کپلی۔ مہاشہ لال چند شرما۔ مہاشہ جے دیو کھنہ۔ تتھا مہاشہ بی۔ آر شرما۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ ایجوکیشن بورڈ

(۱) پردھان:۔ مہاشہ بابو رام بھلہ۔
(۲) منتری تتھا کوشادھیکش:۔ مہاشہ گوردا‌س رام بھنڈاری۔

ممبران سبھا:۔ مہاشہ پیارے لال سود۔ مہاشہ بینی لال۔ مہاشہ کرشن دیو۔ مہاشہ رام رکھا تتھا پنڈت ستیہ دیو۔

نوٹ:۔ مہاشہ پیارے لال سود منتری کا سواستھ ٹھیک نہ ہونے کے کارن تیاگ پتر آنے تتھا سویکار کرنے پر مہاشہ گوردا‌س رام بھنڈاری کو منتری پد سونپا گیا۔ تتھا مہاشہ سیتا رام سنگل کے تیاگ پتر آنے پر ان کی جگہ مہاشہ بلدیو کپلی کو اُپ منتری بنایا گیا۔ مہاشہ مہیندر پال کو انترنگ سبھا تتھا مہاشہ اننت رام جی کو ودیا سبھا کا سدسیہ لیا گیا۔

ویدک سنسکار

مورخہ ۶-۸-۳۹ کو مہاشہ دلیپ راج ورما کے سپتروں راجیندر کمار تتھا آدرش کمار کے چوڑاکرم سنسکار پنڈت ستیہ پال جی نے کرائے۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ دلیپ راج جی نے مبلغ ۵ شلنگ دان دئے۔ اور حاضرین کا چائے اور مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(۲) مورخہ ۱۳-۸-۳۹ کو مہاشہ جگدیش پرتاپ سٹور کیپر آریہ سماج ہذا کی سپتری سردرج بالا کا چوڑاکرم سنسکار پورن ویدک ریتی سے پنڈت ستیہ پال جی نے کرایا۔ مہاشہ بالی جی نے ۳۵ شلنگ کا دان ساماجک فنڈوں کو دیا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(۳) مورخہ ۲۱-۸-۳۹ کو مہاشہ بابو رام بھلہ پردھان سماج ہذا کے گھر سپتری نے جنم لیا۔ آریہ سماج کی اور سے جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مبلغ دس شلنگ دان پراپت ہوا۔

(۴) مورخہ ۲۲-۸-۳۹ کو مہاشہ سرداری لال کے گھر سپتری نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار آریہ سماج کی اور سے کرایا گیا۔ مبلغ دس شلنگ دان پراپت ہوا۔

(۵) مورخہ ۲۹-۸-۳۹ کو مہاشہ جگدیش کے گھر سپتر ہوا۔ آریہ سماج کی اور سے جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مبلغ ۹ شلنگ دان پراپت ہوا۔

(۶) مورخہ ۳۰-۸-۳۹ کو مہاشہ گوردا‌س رام بھنڈاری کے گھر سپتر نے جنم لیا۔ آریہ سماج کی اور سے جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مبلغ سات شلنگ دان پراپت ہوا۔

(۷) مورخہ ۲۴-۹-۳۹ کو مہاشہ بنارسی داس کے گھر سپتر نے جنم لیا۔ آریہ سماج کی اور سے جات کرم سنسکار کرایا گیا۔

(۸) مہاشہ ۱۳-۱۰-۳۹ کو مہاشہ رام لال بودی کی سپتری کوشلیا دیوی کا وواہ مہاشہ خوشونت رائے گابڑی کے ساتھ ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ مختلف سنستھاؤں کو ۵۱ شلنگ کا دان ودھو پکش کی اور سے۔ تتھا دس شلنگ کا دان ور پکش کی اور سے پراپت ہوا۔

(منتری)

کے دن ستھاپنا ہو گئی ہے۔ اس آشرم کا نام تپو بھاشت آشرم ہو گا۔ آشرم میں ایک وشال پستکالیہ ہو گا۔ جس کے چاروں اور آٹھ براہمن بھی بھی ودیاؤں کے انوشیلن میں اپنی اپنی کٹیوں میں لگے ہوئے ہوں گے۔ آٹھ کٹیوں میں سے سب سے پہلی ویدک کٹی ہو گی۔ جس میں میں سوئم اپنا اخر دیدھ بھاشیہ تتھا شت پتھ براہمن سمبندھی کاریہ پورا نبھ کروں گا۔ اب سے میرا پتہ اسی پرکار ہو گا۔

(بُدھ دیو ودیا النکار۔ تپو بھاشت آشرم ڈاک خانہ جانی۔ ضلع میرٹھ)

گوروکل کوروکشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ

گوروکل کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ گوروکل کوروکشیتر ضلع کرنال کا۔ جو اپنی سب سے اچھی آب و ہوا۔ اور اچھے انتظام کیلئے مشہور ہے سالانہ جلسہ فروری کے آخیری ہفتہ میں منایا جائے گا۔

گوروکل میں نئے بالکوں کا داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جو سجن اپنے لڑکوں کو داخل کرانا چاہتے ہوں۔ وہ اب سے لے کر سالانہ جلسے تک کسی بھی وقت کرا سکتے ہیں۔ اس گوروکل میں ماہواری فیس بہت کم ہے۔ قواعد وغیرہ دفتر سے منگوا لیں۔

(منیجر۔ گوروکل کوروکشیتر۔ ضلع کرنال)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

سوامی ستیہ رکشا

سردیوں میں تندرست رہنے کا طریقہ

سبھی کہتے ہیں۔ کہ جاڑے کا موسم صحت بخش ہے۔ جاڑے میں ہم خوب اچھے رہتے ہیں۔ تب کیا وجہ ہے۔ کہ جاڑے کے خاتمہ اور بہار کی آمد کے ساتھ بیماریوں کا دورہ ہر سال باقاعدہ شروع ہو جاتا ہے؟

اصل میں دیکھا جائے۔ تو موسمی بیماری کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ اگرچہ کچھ بیماریاں عموماً خاص وقت پر ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور زیادہ لوگوں کو پکڑتی ہیں۔ مگر اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ زیادہ تر لوگ عموماً ایک موسم میں ایک سی ہی غلطیاں ہر سال کیا کرتے ہیں۔

جب ہم اس نقطہ نگاہ سے بہار میں ہونے والے موسمی امراض کے حملے کا سبب تلاش کریں گے۔ تو یہ ماننا ہی پڑے گا۔ کہ جاڑے میں کچھ خطرناک غلطیاں ہم لوگ ہر سال ضرور کیا کرتے ہیں۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کی کچھ ایسی خلاف ورزی ضرور کرتے ہیں۔ جن کا لازمی تلخ نتیجہ امراض مع اکثر اموات کی شکل میں ہم کو اس موسم بہار میں بھگتنا پڑتا ہے۔ جب کہ قدرت نئی زندگی اور نئی جوانی کا جادو بکھیرتے اور ذرے ذرے میں پھونک رہی ہوتی ہے۔ سنئے وہ غلطیاں کیا ہیں؟ ذرا گنتے جائیے:۔

(۱) سب سے پہلے خوراک کی غلطی۔ جلدی طاقت ور۔ مضبوط اور موٹے بننے کے لالچ میں لوگ جاڑے بھر مقوی غذائیں مثلاً پوری۔ ملائی۔ گھی کھچڑی۔ پلاؤ۔ حلوہ۔ گرم مصالحے۔ اور پکوڑیاں خوب کھاتے ہیں۔ آگ پر پکے۔ تلے۔ بھنے۔ گھی۔ تیل و گرم مصالحے سے تر اور پکوان خوب کھاتے ہیں۔ پھر چائے قہوہ بھی چلتا ہے۔ جو سبزی خور نہیں ہیں۔ وہ تو گوشت مچھلی پر گویا ٹوٹ پڑتے ہیں۔ تازہ پھل اور ترکاریاں سردی بھر میں۔ انہیں کون پوچھتا ہے۔ گرمی برسات میں ککڑی۔ کھیرا۔ خربوزہ۔ جامن۔ آم وغیرہ اتنے پھلوں میں سے کچھ نہ کچھ تو کھائے ہی جاتے ہیں۔ ان سے خون کے دورہ کی تازگی بدستور بنی رہتی ہے۔ یہاں تو نارنگی بھی کھانسی کا گھر مانی جاتی ہے۔ ساگ ترکاریاں اتنی اور ایسی سستی ہوتی ہیں۔ کہ ہر کوئی انہیں کچی یا پکا کر استعمال کر سکتا ہے۔ مگر بغیر گرم مصالحے کے تڑکے کے انہیں اتارنا مشکل ہے۔ بچوں کو بھی بڑے پیار سے ہم لوگ پوری کھلا کھلا کر مضبوط بناتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ ان کے جسم میں بیماریوں کی پیدائش کیلئے ایسی خوراک سے بڑھ کر دوسری موافق غذا دی ہی نہیں جا سکتی۔

(۲) پھر سہاتے بھی دور رہنے کی ہم کم کوشش نہیں کرتے۔ تاکہ کہیں سردی نہ پکڑ لے۔ بند گھر ہیں۔ گرم اور گندی ہوائیں۔ زیادہ نہیں۔ تو رات بھر ضرور رہتے ہیں۔

(۳) دن کو دھوپ میں ضرور بیٹھتے ہیں لیکن خوب کپڑے لپیٹ کر۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جسم زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ جس سے اندر کے بہت سے اجزا خشک ہو جاتے ہیں۔ دھوپ کا جو فائدہ ہے۔ وہ انہیں رتی بھر نہیں ملتا۔ کیونکہ سورج کی کرنیں کبھی ان کی پیٹھ۔ پیٹ اور ٹانگ کو چھو ہی نہیں پاتیں۔

(۴) جاڑے کے دن چھوٹے ہیں۔ پھر صبح شام سردی تیز رہتی ہے۔ اس لئے چلنا پھرنا کم ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ کا کام ٹھیک طور سے نہیں ہوتا۔ اس پر ثقیل غذا۔ ورزش کرنا تو ہم لوگ شائد ہی جانتے ہیں۔ لہٰذہ جاڑے بھر شائد ہی کسی کو نکلنا ہوگا۔ انجام کار جسم میں خوب غلاظت اکٹھی ہو جاتی ہے۔

(۵) سردی میں پانی کا استعمال بھی کم ہو جاتا ہے۔ نہانا دھونا بھی کم۔ اور ایسا ویسا ہی ہوتا ہے۔ بہت لوگ گرم پانی سے ہی جاڑے بھر نہاتے ہیں۔ جس سے چمڑے کی قوت برداشت گھٹ جاتی ہے۔ جسم کے مسام بند ہو جاتے ہیں۔ اور چمڑے پر میل جم جاتی ہے۔ اس طرح داد۔ خارش وغیرہ جلدی بیماریوں کی جڑ جما دی جاتی ہے۔

(۶) پانی بھی جاڑے میں ہم کیوں پئیں۔ جبکہ پیاس ہی کم لگتی ہے۔ اچھا ہے اس طرح گردوں کے لئے پیپٹ ہیں۔ مادہ جگہ نکل آتی ہے۔ پھر صبح۔ شام و رات کو ٹھنڈا پانی پینا تکلیف دہ ہے۔ سردی پیدا کرنے والا ہے۔

ٹائیفائیڈ کا آسان علاج

(از شری وی۔ این)

جیجرنیہ کا ایک آسان دیسی علاج پہاڑ ٹائپ میں شائع کیا ہے۔ جو ان کا تجربہ ہے ناظرین کی واقفیت کے لئے اُسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ گلو اور رکھو تیں ایک دو تولہ رس پلائیں۔ اور اس میں ذرا سا سونف زنجبیل اور مصری ملا لیں۔ اس رس میں سے اڑھائی تولہ مریض کو دن میں تین بار دیں۔ صبح شام دوپہر۔ اور صرف گائے کا دودھ غذا میں دیا جائے۔ اس طرح اگر نہار منہ اڑھائی تولہ گلو کا رس روزانہ دیا جائے۔ تو اس سے تپ محرقہ نہ ہوگا۔ اور نہ قبض رہتی۔ پانی دو بوتلیں بانٹ اشخاص کی ہیں۔ بچوں کو کم مقدار میں دے سکتے ہیں۔

مولی

ایک مولی بلا ناغہ صبح نہار منہ کھائی جائے۔ اور سبز پتے کوٹ کر پانی نکال کر استنجا کر کے ٹہری کو مسوں پر باندھ کر لنگوٹ کس دیا جائے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد یقیناً بواسیر سے نجات مل جاتی ہے۔ اس کا مربہ بھی بہی فائدہ رکھتا ہے۔

(۲) مولی کوٹ کر پانی نکال لیں۔ جو قریباً تین ماشہ الفنبر قلمی ملا کر کابی مصری سے قدرے شیریں کر کے صبح شام پی لینے سے ایک ہفتہ کے اندر اندر نخت سے سخت گمبی کا بھی نفع ہوتا ہے۔

(۳) مولی کا پانی نکال کر اس میں چھ ماشہ کلتھی۔ اور تین ماشہ شورہ قلمی حل کر کے پلایا جائے تو ریگ مثانہ و گردہ میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ایک دن وقفہ دے کر مسلسل دو ہفتہ تک اس کا استعمال مذکورہ طریق پر کرنے سے اسی فیصدی کامیابی ہوتی ہے۔

(۴) دو ماشہ تخم مولی۔ دو ماشہ تخم پالک۔ دو ماشہ نمک سیاہ باریک کر کے نیم گرم پانی سے کھائی جائے۔ تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر درد جگر دور ہو جاتا ہے۔ یہ ایک خوراک ہے بالغ آدمی کے لئے۔ طبیب کی رائے سے اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اور خوراک گھٹائی بڑھائی جا سکتی ہے۔

(۵) کھٹی لسی میں تخم مولی گھس کر داد یا چنبل کی جگہ پتلا پتلا لیپ کیا جائے۔ تو چند دنوں میں کافی فائدہ ہوتا ہے۔

ضرورت

"پرکاش" کیلئے ایک معقول اخبار کے اشتہارات کیلئے ایجنٹ کی ضرورت۔ شرح چندہ نہایت واجبی۔ ایک بار کیلئے ۱۲ دو بار کیلئے ۔۔ تین بار کیلئے ۔۔ اور اس سے زیادہ بار کیلئے صرف آٹھ آنے فی بار۔ (منیجر)

گورو کل کانگڑی کا

چیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے بوڑھے عورت مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ ڈور روپے فی پونڈ (عہ)

پتہ:۔ آیوروید فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سینلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر "پرکاش" ہسپتال روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Regd. No: L. 435 Telegrams: "Prakash" Phone No: 2367.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر:- ہتیشی علاؤپوری

چندہ
سالانہ:- چار روپے (للعہ)
ششماہی:- ۲ر سہ ماہی عہ
ولایتی:- چھ روپے
بدیسا:- ۵ روپے

جلد نمبر ۳۵ | ایت وار:- پوہ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۱۷- دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۹

اے مرے ہندوستاں

(از نسیم خیرآبادی)

(۱)
ہوں ترا شیدا ابھی ہاں میرے وطن
میں ہوا پیدا یہاں میرے وطن
گو پڑا ہے اک جہاں میرے وطن
بات تیری سی کہاں میرے وطن
اے مرے جنت نشاں میرے وطن۔ اے مرے ہندوستاں میرے وطن

(۲)
اس زمیں پر ملک ایسا ہے کہاں؟
میرے ہندوستان کا نقشہ ہے کہاں؟
کوئی بتلاؤ ہمالہ ہے کہاں؟
ایسی گنگا ایسی جمنا ہے کہاں؟
اے مرے جان جہاں میرے وطن اے مرے ہندوستاں میرے وطن

(۳)
میں تری تعریف کے گاتا ہوں گیت
ہے ترا ہی ذکر میری بات چیت
مجھ کو بھائی ہے تری ہر ایک ریت
میری رگ رگ میں بھری ہے تیری پیت
اے مرے روح رواں میرے وطن۔ اے مرے ہندوستاں میرے وطن

(۴)
دل سے پیارا ہے تو اے ہندوستاں
باپ دادا کا مرے تو ہے نشاں
ہوتے ہیں سیاح خوش آ کر یہاں
دیس ہے سنسار میں ایسا کہاں؟
اے مرے ہندوستاں میرے وطن۔ رشک فردوس جہاں میرے وطن

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

۱۹واں کھنڈ "آتما پرماتما رُوپ منبہ کو دھارن کرنے کی جو رُچی ہے۔ جو آستک بھاؤ ہے اس کا نام شردھا ہے"۔

سنت کمار نے کہا۔ "نشچے ہی جب منش منبہ میں شردھا کرتا ہے۔ تب منبہ کو مانتا ہے۔ اور اشردھا کرتا ہوا نہیں مانتا۔ شردھا کرتا ہوا ہی مانتا ہے۔ شردھا ہی جاننے کی اچھا کرنے یوگیہ ہے"۔

نارد نے کہا۔ "بھگون! شردھا کو میں جاننا چاہتا ہوں"۔

۲۰واں کھنڈ "آتما پرماتما رُوپ منبہ میں جو ادی چل دھارنا کرتا ہے۔ نہ درڑھ وشواس تتھا نشچے ہے۔ اسی کا نام نشٹھا ہے"۔

سنت کمار نے کہا۔ "نشچے جب منش منبہ میں ادی چل نشچے کرتا ہے۔ تب منبہ میں شردھا کرتا ہے۔ نہ نشچے کرتا ہوا نہیں شردھا کرتا۔ سنشے آتما شردھالو نہیں ہوتا۔ نشچے کرتا ہوا ہی شردھا کرتا ہے۔ نشٹھا منبہ میں ادی چل سختی ہی جاننے کی اِچھا کرنے یوگیہ ہے"۔

نارد نے کہا۔ "بھگون! میں نشٹھا کو جاننا چاہتا ہوں"۔

۲۱واں کھنڈ "بھگوان کی اُپاسنا ارادھنا تتھا کرتویہ کرم کا نام کرتی ہے"۔

سنت کمار نے کہا۔ "نشچے جب منش منبہ کی پراپتی کے لئے اُپاسنا آدی ستیہ کرم کرتا ہے۔ تب منبہ میں نشٹھا کرتا ہے۔ کرم کر کے ہی نشٹھا کرتا ہے"۔

نارد نے کہا۔ "میں کرتی کو جاننا چاہتا ہوں"۔

۲۲واں کھنڈ سنت کمار نے کہا۔ "نشچے جب منش کرم کر کے سکھ کو پاتا ہے۔ تب کرم کرتا ہے۔ آتما پرانم سُکھ رُوپ ہے۔ اس کی پراپتی ہو تب دھارمک کرم کئے جاتے ہیں۔ سکھ کو نہ پا کر کرم نہیں کرتا۔ سکھ کو ہی پا کر کرم کرتا ہے۔ اس کا من سکھ ہی جاننے کی اِچھا سکھنے یوگیہ ہے"۔

نارد نے کہا۔ "بھگون! میں سکھ کو

ویدامرت

رگ وید — اوم — یجر وید

سام وید — اتھر وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) अभि यज्ञं गृणीहि नो- ग्ना वो नेष्टः पिब ऋतुना त्वं हि रत्न धा असि ॥३॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۵۔ منتر ۳)

(اوم) ابھی یگیم گرنی ہی نو گنا بو نیشٹہ پب رِتُونا توم ہی رتن دھا اسی ॥۳॥

یہ (نیشٹہ) شُدھی اور پُشٹی آدی ہیتوؤں سے سب پدارتھوں کا پرکاش **پدارتھ** کرنے والی بجلی (رِتُونا) رِتوؤں کے ساتھ رسوں کو (پب) پیتی ہے۔ تتھا (ہی) جس کارن (رتن دھا) اُتم پدارتھوں کو دھارن کرنے والی (اسی) ہے۔ (توم) سو یہ (گناوہ) سب پدارتھوں کی پراپتی کرانے ہاری (نہ) ہمارے اس (یگیم) یگیہ کو (ابھی گرنی ہی) سب پرکار سے گرہن کرتی ہے۔ اس لئے تم لوگ اس سے سب کاریوں کو سدھ کرو۔

بھاوارتھ یہ جو بجلی اگنی کی سوکشم اوستھا ہے۔ سو سب ستھول دریوں میں ویاپت ہو کر ان کا دھارن اور چھیدن کرتی ہے۔ اس سے پرتیکش اگنی اُتپن ہو کر اسی میں ولین ہو جاتی ہے۔ (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

تشریح اس منتر میں بجلی کے خواص و فوائد کا ذکر ہے۔ جس طرح سورج کی روشنی کی مدد سے پھل۔ پھول اور سبزیاں رس کھینچتی ہیں۔ اسی طرح بجلی کی مدد سے بھی وہ رس پیتی ہوئیں پوشٹ ہوتی اور بڑھتی ہیں۔ پھلتی اور پھولتی ہیں۔

اس کے ذریعہ ہمیں کئی اعلےٰ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ تو ہم سے چھپا نہیں۔ کہ آج بجلی کے ذریعہ کتنے کام ہوتے ہیں۔ سائنس کے جو چمتکار آج ہمیں حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ وہ بجلی کی بدولت ہی ہیں۔

اس منتر کا مطلب یہی ہے۔ کہ "اے انسانو! بجلی سے تم اپنے مختلف کام سدھ کرو"۔

(ہیتیشی)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

SuLeman Umar + Co, Karachi

چنے ہوئے پھول

"اگر تم امیر بننا چاہتے ہو۔ تو اپنے وقت کو بیکار نہ جانے دو"۔ (ہنری فورڈ)

"کامیاب شخص وہی ہوتا ہے۔ جو اپنے اخراجات سے آمدنی زیادہ پیدا کرے"۔ (میکڈانلڈ)

"نا اُمیدی سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی چیز نہیں۔ یہ موت کا دوسرا نام ہے"۔ (لینن)

کوئی شے ایسی نقصان دہ نہیں ہے۔ جیسا کہ وقت کو بے فائدہ ضائع کرنا۔ (لقمان)

"آدمی کو ہر روز اپنے کیریکٹر کی پڑتال کرنی چاہیئے۔ اور یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ میرا یہ عمل حیوان کی مانند ہے یا نیک انسان کی مانند"۔ (کالٹن)

"چھوٹی عمر میں جو عادتیں پڑ جاتی ہیں۔ انہی سے ہمارے اخلاق کی رکھشا ہوتی ہے"۔ (کالٹن)

قسمت دروازے پر آتی ہے۔ اور گھر میں عقلمندی ہے یا نہیں۔ اس کی جانچ کرتی ہے۔

ودوان کنگال بھی اچھا۔ مگر کروڑپتی مورکھ اچھا نہیں۔

انسان اپنے کرتب سے نرک کو سورگ بنا سکتا ہے۔ اور اپنی کرتوت سے سورگ کو نرک۔

جاہل کے لئے سب سے اچھی بات خاموشی ہے۔

بے صبر آدمی ہمیشہ تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔

م جاننا چاہتا ہوں"۔

۲۳۔ کھنڈ "بہت ہونے کو۔ سب سے مہان کو۔ سدا پرم پُرش کو بھوما کہتے ہیں"۔

سنت کمار نے کہا۔ "نشچے جو مہان ہے پرم پوتر سنتا ہے۔ وہ سکھ ہے۔ الپ میں سکھ نہیں ہے۔ مہان میں ہی سکھ ہے۔ مہان ہی جاننے کی اِچھا کرنے یوگیہ ہے"۔ نارد نے کہا۔ "بھگون! میں مہان کو جاننا چاہتا ہوں"۔ (مسلسل)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid...

سمبت ۱۹۹۶ ۴ - پوہ
پرکاش لاہور
۱۷ - دسمبر ۱۹۳۹ء
(ہفتہ وار)

آریہ سماج کا ستمبھ ٹوٹ گیا

جس بات کا کھٹکا تھا وہ آخر ہو کے رہی۔ کھٹکا آج سے نہیں بلکہ تین برس پہلے سے تھا۔ دسمبر ۱۹۳۶ء میں آچاریہ رام دیو جی کو فالج کا دورہ ہوا۔ اس وقت سے ان کی زندگی خطرہ میں سمجھی جاتی تھی۔ وہ بڑے باحوصلہ شخص تھے اور ہر وقت یہ سمجھتے رہتے تھے کہ وہ مرض پر غالب آجائیں گے۔ انہوں نے اس کا خوب مقابلہ کیا۔ اور ان کے قوتِ مقابلہ کی داد دینی چاہیئے۔ لیکن کب تک۔ ۹ برس سے آچاریہ رام دیو کو خون کے دباؤ کی شکایت تھی۔ ۱۹۲۵ء میں رشی دیانند کی جنم شتابدی متھرا میں منائی گئی۔ ان دنوں رام دیو جی مشرقی افریقہ میں گوروکل کے لئے دھن جمع کر رہے تھے۔ اور ایک لاکھ شلنگ سے اوپر جمع کرنے میں سپھل ہوئے۔ انہی دنوں ہندوستان میں ان کے داماد کا دیہانت ہو گیا۔ دیہانت اچانک ہوا۔ اور انہیں اس کی اطلاع بھی اچانک ملی۔ اس سے انہیں اس قدر صدمہ پہنچا۔ کہ اس کا اثر زائل ہونے میں نہ آیا۔ ان کے خون کا دباؤ بڑھ گیا۔ اور انہیں بے خوابی کی شکایت رہنے لگی۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ رام دیو جی دس بارہ برس دوائی کھا کر نیند لیتے رہے۔ انہیں خود بخود نیند نہ آتی تھی۔ وقت گذرنے پر اس نیند آور دوائی کی خوراک بڑھتی گئی۔ اس کی وجہ سے وہ رات کو سفر کرنے کے ناقابل تھے۔ اور جب کبھی سفر کرتے تھے انہیں تکلیف ہوتی تھی۔ ان کے سفر کا ایک واقعہ اس امر پر روشنی ڈالے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے لئے وہ دھن اکٹھا کر رہے تھے۔ اس سمبندھ میں وہ جموں گئے۔ وہاں سے انہیں ہنڈ واد نخاں جانا تھا۔ وقت بچانے کے لئے وہ رات کو چل پڑے۔ گاڑی گیارہ بجے وزیر آباد پہنچی۔ اور لاہور سے آنے والی گاڑی کا جو انہیں لالہ موسیٰ لے جاتی وقت ایک یا ڈیڑھ بجے تھا۔ وزیر آباد پہنچتے ہی انہوں نے دوائی کھائی اور پلیٹ فارم پر لیٹ گئے۔ لاہور سے گاڑی آگئی۔ تو قلی نے انہیں جگایا۔ دوائی کا اثر باقی تھا۔ اسی حالت میں لڑکھڑاتے ہوئے دوسرے پلیٹ فارم تک پہنچ گئے۔ قلی کو معلوم نہ تھا۔ کہ انہوں نے نیند کے لئے دوائی لے رکھی ہے۔ چنانچہ اس نے کوئی خاص احتیاط نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گاڑی پر چڑھتے ہوئے وہ اس خالی جگہ میں گر پڑے۔ جو گاڑی اور پلیٹ فارم کے درمیان ہوتی ہے۔ دو قلیوں نے انہیں اٹھا کر گاڑی میں لٹایا۔ لالہ موسیٰ سے انہیں پھر بدلنا تھا۔ غرض یہ کہ انہیں خون کے دباؤ کا مرض ہو گیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے انہیں قدرتی نیند نہ ملتی تھی۔ وہ اتنے برس کاٹ پائے تو اپنی آتمک شکتی سے۔ ان کی جگہ کوئی اور ہوتا۔ تو حوصلہ ہار دیتا۔ دسمبر ۱۹۳۵ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جانی تھی۔ عین وقت پر لاہور میں فساد ہو گیا۔ جس سے شتابدی اپریل ۱۹۳۸ء میں منائی گئی۔ اس سلسلہ میں انہیں اتنا کام کرنا پڑا۔ کہ ان کی صحت برداشت نہ کر سکی۔ اپریل میں شتابدی کا کام ختم ہوا۔ اور دسمبر میں وہ فالج کا شکار ہو گئے۔ اس کے بعد وہ تمام پبلک سرگرمیوں اور ان کی وجہ سے پیدا شدہ تشویش سے الگ ہو جاتے۔ تو ان کی عمر بڑھ جاتی۔ لیکن انہیں آریہ سماج سے اس قدر پریم تھا۔ کہ انہوں نے اپنی جان تو جوکھوں میں ڈالنی گوارا کی مگر آریہ سماج کا کام نہ چھوڑا ✣

اورنگ آباد جیل سے واپس آتے ہی میں ان کے درشنوں کے لئے دہرہ دون پہنچا۔ اس کے بعد میں انہیں دہلی میں ملا۔ ان کی صحت بہت گری ہوئی تھی۔ پھر بھی میں نے یہ نہ سمجھا۔ کہ ان کا انت نزدیک ہے۔ کنیا گوروکل کے وارشک اُتسو کی وجہ سے وہ دہرہ دون چلے گئے۔ وہاں جلسہ میں بھی شامل ہوتے رہے۔ غالباً اس کا یہ اثر ہے۔ کہ جلسہ کے بعد ان کی حرارت بڑھ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی خون کا دباؤ بھی۔ میں ۷۔ دسمبر کو دہرہ دون پہنچا۔ ۶۔ دسمبر کو بھی وہاں پہنچ سکتا تھا۔ لیکن چونکہ میرے بڑے بھائی لالہ نارائن دت ٹھیکیدار دہلی بھی دہرہ دون جانا چاہتے تھے۔ اس لئے میں پہلے دہلی چلا گیا۔ اور وہاں سے ہم بذریعہ کار دہرہ دون پہنچے۔ ہمارے ساتھ لالہ جی کی پُتری شریمتی ودیاوتی وشنار دا اور سوامی سوتنترانند جی بھی ہو لئے۔ جب ہم وہاں پہنچے۔ تو انہیں ہوش نہ تھی۔ موت کے وقت تک وہ عام طور پر بے ہوش ہی رہے۔ کسی کسی وقت وہ آنکھ کھولتے تھے۔ کچھ سکینڈوں کے لئے وہ ہوش میں بھی آئے۔ چنانچہ جب ایک بار ان کی دھرم پتنی نے پوچھا۔ کہ لالہ جی کو آپ پہچانتے ہیں۔ تو انہوں نے "میرے بھائی" کہہ کر اپنی ہوش کا ثبوت دیا۔ اسی طرح انہوں نے دو تین بار میرا نام لیا۔ لیکن میرے پہنچنے سے پہلے وہ بے ہوش ہو جاتے۔ انہوں نے اپنی دھرم پتنی کو بُلا کر کہا۔ کہ "رل لو"۔ اس وقت وہ ہوش میں تھے۔ اسی طرح انہوں نے مجھے بُلایا۔ اس وقت بھی وہ ہوش میں تھے۔ اور مجھے بھی انہوں نے "رل لو" کہا۔ ان کی حالت کئی دفعہ بگڑی اور کئی دفعہ سُدھری۔ کبھی نراشا ہو جاتی تھی۔ اور کبھی آشا بندھ جاتی تھی۔ بعض اوقات ڈاکٹر بھی دھوکہ کھا جاتے تھے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا۔ کہ علاوہ اس تکلیف کے جو پہلے سے موجود ہے۔ وہ اس وقت نمونیہ میں مبتلا ہیں۔ اگر اس سے جانبر ہو جائیں۔ تو ممکن ہے۔ کہ کچھ دن ...... اور جی پائیں۔ لیکن آشا بہت دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ کیونکہ ان کی حرارت یکدم گر گئی۔ اور اسی طرح ان کے خون کا دباؤ بھی۔ چنانچہ آخری وقت انہیں آکسیجن دی گئی۔ یہ سلسلہ سات آٹھ گھنٹے تک رہا۔ ۸۔ دسمبر کو دو بجے دن کے صورتِ حالات ایسی پیدا ہو گئی۔ کہ سمجھا یہ گیا۔ کہ انت آگیا۔ چنانچہ اس وقت وید پاٹھ شروع کر دیا گیا۔ عین اُسی حالت میں انہوں نے کہا۔ کہ گائیتری منتر کا پاٹھ کرو۔ ۸۔ دسمبر کی رات کو حالت زیادہ نازک ہو گئی۔ لیکن ان کے پران ۹۔ دسمبر کی صبح کو ساڑھے پانچ بجے نکلے۔ موت سے پہلے ان کے تمام اعضا جواب دے چکے تھے۔ وہ بول نہ سکتے تھے۔ نہ اُن کے ہاتھ چلتے تھے نہ ٹانگیں۔ اگر کبھی بول سکتے۔ تو آریہ سماج ہی نہیں دُنیا کے لئے ایک شاندار سندیش دے جاتے۔ وہ بہادر شخص تھے۔ اور بہادروں کی طرح موت کا مقابلہ کرتے۔ جہاں تک ان کے علاج اور سیوا کا تعلق ہے۔ بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی گئی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ لاہور میں ہوتے تو بہتر ڈاکٹروں کے ہاتھ میں ہوتے۔ لیکن وہاں کے ڈاکٹروں نے توجہ دینے اور ہر وقت پہنچنے میں کوئی کسر نہیں رکھی۔ ایک ایک دن میں کئی کئی ڈاکٹر آتے تھے۔ اور کئی کئی بار۔ لیکن جہاں تک سیوا کا تعلق ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ گوروکل میں اس کی حد ہو گئی۔ ان کی دھرم پتنی نے تو کمال کر دیا۔ اور ہر ایک شخص ان کے پتی پریم کی داد دیتا تھا۔ آچاریا ودیاوتی جی خود بیمار ہونے کے باوجود ہر وقت موجود رہتی تھیں۔ اور کنیا گوروکل کے تمام وسائل مریض کے ارپن تھے۔ سنسکار تک ان کا تقریباً سارا پریوار وہاں پہنچ گیا تھا۔ کچھ ان کی موت سے پہلے اور کچھ پیچھے۔ ان کے مترول میں سے موت سے پہلے پہنچنے کا اوسر لالہ نارائن دت جی کو اور مجھے ملا۔ ان کا مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ دہرہ دون کے آریہ ہندو ان کے نام پر شردھا کے پھول چڑھانے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ ان کی ارتھی کے ساتھ سینکڑوں نہیں ہزاروں استری پُرش تھے۔ سنسکار سے پہلے مہاتما نارائن سوامی جی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے سابق جج۔ گوروکل کے مکھیا دھشٹاتا اور پروفیسر اور ایک سو برہمچاری وہاں پہنچ چکے تھے۔ سنسکار کی سماپتی پر مہاتما نارائن سوامی کی صدارت میں ایک سادہ جنک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں پروفیسر مہیندر پرتاپ جی شاستری پردھان آریہ سماج دہرہ دون۔ پنڈت دھرم دیو جی شاستری۔ پنڈت ستیہ برت جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی۔ پنڈت چندر منی جی اور میں نے آچاریہ جی کے پرتی اپنا خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مہاتما نارائن سوامی جی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ آچاریہ رام دیو جی کس قدر خوبی کے انسان تھے۔ اور ان کی موت سے آریہ سماج کو کس قدر نقصان پہنچا ہے۔ انت میں شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا ✣

مرنے والے میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ ان کا ذکر اگلے مضمون میں آئے گا۔ اس وقت اتنا ہی کہتا ہوں۔ کہ ان کی موت سے حقیقی معنوں میں ایک ایسی جگہ خالی ہوئی ہے۔ جسے آریہ سماج پورا نہ کر سکے گا۔ آریہ سماج کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اپنے سورگیہ نیتا کے پرتی اس کا کیا کرتویہ ہے۔ اس نیتا کے جس نے کہ اپنا سب کچھ اس کے لئے لٹا دیا۔ یہاں تک کہ اپنی زندگی بھی اس پر وار دی۔ اور اس کی موزوں یادگار قائم کرنی چاہیئے ✣

(کرشن)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھا کر آریہ سماج کے پرچار میں اضافہ کریں ✣

ریاست حیدر آباد میں پرچارکوں کا داخلہ

نظام گورنمنٹ نے تمام فرقوں کے بیرونی پرچارکوں پر جو یہ عارضی پابندی عائد کر رکھی تھی۔ کہ وہ ریاست کی حدود میں داخل ہونے سے پیشتر اجازت حاصل کریں۔ اسے منسوخ کر دیا ہے۔ لیکن انفرادی طور پر جن پرچارکوں کے خلاف جو خاص احکام جاری کئے گئے تھے ان پر یہ حکم حاوی نہیں ہوگا۔ گویا اس کا مطلب یہ کہ آریہ سماج کے وہ اُپدیشک جن کا داخلہ ستیاگرہ شروع ہونے سے پہلے بند کیا گیا تھا۔ ستیہ آگرہ کی وجہ کے بعد بھی بند رہے گا۔ اور ساتھ ہی آریہ اخباروں کا بھی۔ سارودیشک سبھا کو چاہیئے۔ کہ وہ اس طرف دھیان دے۔ اور فوری کارروائی کرکے اس پابندی کو منسوخ کرانے کی کوشش کرے۔

ایک اور ستیاگرہی چل بسا

لالہ گوکل چند پردھان آریہ سماج مرچپور ضلع حصار کے ایک پتر سے یہ جان کر دکھ ہوا۔ کہ ان کے جتھہ میں قید ہوئے ایک ستیاگرہی مہاشہ شونی کو جسے بیماری کی وجہ سے رہا کر دیا گیا تھا ۳ دسمبر کو سُورگباش ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے دو درجن سے ادھیک ویر اس یگیہ میں اپنے جیون کی آہوتی دے چکے ہیں۔ ابھی کتنے ہی ویر ایسے ہیں جو جیلوں سے بیماری کی حالت میں چھوٹ کر آئے تھے۔ اور ابھی تک صحت یاب نہیں ہوئے۔ ان میں سے نہ جانے کتنے ابھی کال کا گراس بنیں گے۔ دھنیہ ہیں وہ ویر جنہوں نے اپنے جیون کو رشی رِن سے اُرِن ہونے کیلئے سوا ہا کر رہا ہے۔

کھتری ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک مِتر کے لڑکے کیلئے جو جنم کھتری ہیں۔ لڑکا پرائیویٹ ڈاکٹر ہے۔ جس کی آمدنی یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ عمر ۲۸ سال کے لئے ایک کنیا کی ضرورت ہے۔ کنیا پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ غریب گھرانے کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضرورت مند اصحاب مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

س۔ معرفت اخبار پرکاش لاہور

سورگیہ آچاریہ رام دیو کے پرتی

مہاتما گاندھی کی شردھانجلی

مہاتما گاندھی نے پنڈتہ وِدیاوتی سیٹھی۔ اے پرنسپل کنیا گوروکل ڈیرہ دون کو وار دھا سے مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:۔

تمہیں پرماتما کا دھنیہ واد کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے آچاریہ رام دیو جی کا کشٹ نوارن کر دیا ہے۔ ان کی موت پر کوئی افسوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کی آتما نہایت پوتر تھی۔ پرماتما کرے اسے شانتی پراپت ہو۔ آپ کو اکیلے بہادری سے بوجھ برداشت کرنا چاہیئے۔"

"باپو"

آچاریہ رام دیو کی مرتیو پر!

(از نسیم گجراتی)

پھر فضا میں نالۂ جانگزا سنتا ہوں میں
رام دیو آچاریہ کی موت ہے اے ہم نشیں
ماتا بھارت کو ملیں گے پھر کہاں ایسے سپوت
آتما جن کی پوتر جن کا من بے باک ہو
اب کہاں نِش کام سیوا کے وہ زندہ ولولے
کیا بھلا سکتا ہے ان کے کارناموں کو سماج
ان کی قربانی مسلّم ان کی خدمت بے پناہ
ودیا اور گیان کا بھنڈار تھا ان کا ضمیر

سنو میں تقدیر سے آج کیا سنتا ہوں میں
بجھ گئی علم و عمل کی شمع روشن بالیقیں
جن کی نظروں میں ہوں بھائی ہند بر اہمن و اچھوت
تنگ جن کے حوصلوں پر وسعت افلاق ہو!
وقف تھے جو آرین کلچر کی عظمت کیلئے
شورِ محشر سا بپا ہے ہر طرف بھارت میں آج
کارنامے ان کے روشن ہیں مثالِ مہر و ماہ
ذرہ ذرہ ہے گوروکل کا فلک پہ حرف گیر

اُن کی مُشتِ خاک میں وہ شعلۂ بے تاب تھا
تا ابد جنوں میں جو حریف انجم و مہتاب تھا

شری گھنشیام سنگھ جی گپت کا تار

شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارودیشک سبھا نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو حسب ذیل تار بھیجا ہے:۔

"آچاریہ رام دیو کی مرتیو سے آریہ سماج اپنی طاقت کے سرکردہ ستون سے محروم ہو گیا ہے وہ ایک بے غرض اور مخلص ورکر تھے۔ اور دیر تک ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ اپنی اور آریہ جگت کی طرف سے میں ان کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہوں"۔

گھنشیام سنگھ گپت

آریہ سماج کا "ستھاپنا دوس"

سوامی سوتنترانند جی نے "پرکاش" کی کسی گذشتہ اشاعت میں سارودیشک سبھا کی توجہ آریہ سماج کے صحیح ستھاپنا دوس کے تعین کی طرف دلائی ہے۔ اس وقت تک یہ دن چیتر شکلا پنچمی کو منایا جاتا رہا ہے۔ لیکن انہوں نے بمبئی آریہ سماج مندر پر لگی ستھاپنا شلا سے یہ تتھی چیتر شکلا پرتی پدا بتائی ہے۔ چونکہ یہ دن پھر قریب آ رہا ہے اس لئے ضرورت ہے۔ کہ سارودیشک سبھا اس طرف دھیان دے۔ اور گھوشنا کرے کہ صحیح تاریخ کیا ہے؟ تاکہ بھوشیہ میں یہ بات وِواد اسپد نہ بن جائے۔

"شردھانند بلیدان دوس"

امسال امر شہید سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس ۲۴ دسمبر کو ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس دوس کو پوری شان سے منائیں۔ سارو جنک سبھائیں کی جائیں۔ جن میں سوامی جی کے جیون چرتر۔ ان کے کام۔ گوروکل، دلت اُدّھار اور شدھی وغیرہ کے سمبندھ میں ویاکھیان کرائے جاویں۔ شدھی فنڈ کے لئے اپیل کی جاوے اور جو دھن جمع ہو۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر گورودت بھون کو ارسال کر دیا جاوے۔

ہم اس اپیل کو آریہ جنتا تک پہنچاتے ہوئے اس سے آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ شردھانند بلیدان دوس پورے اُتساہ اور سماروہ سے منا دیں گی۔

سورگیہ آچاریہ رام دیو

اپنے پتر تتھی ۱/۳۹ ۱۹ میں شری ہتیشی ایڈیٹر "پرکاش" کو لکھتے ہیں — "میں نے آپ کی دی ہوئی دونوں پستکیں پڑھ لی ہیں۔ میری سمتی میں گیتا گان اور آپ نشدگان دونو ہی آریہ سماجوں کے لئے اُپیوگی ہیں۔ وشیش کر استری سماجوں کے لئے ان دونو پستکوں کا پرچار آریہ جنتا میں خوب ہونا چاہیئے"۔

قیمت گیتا گان اردو ۸/۔ ہندی ۸/۔

اُپ نشدگان اردو ۸/۔ ہندی ۸/۔ ہر ایک پانچ یا کم ایک پیسہ۔ (اردو یا ہندی) یا ایک روپیہ سینکڑہ ملنے کا پتہ

ہتیشی رامائن اردو ۸/۔ ہندی ۸/۔ ریشمی کاغذ ۲

شوک کے تار۔ آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ پرنسپل راجیندر کرشن کمار موگہ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی۔ اور بابا ملکھا سنگھ ٹھیکیدار دہلی نے سبھا کو رام دیو کی مرتیو پر شوک کے تار بھیجے ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid...

آریہ سماج کے پرسدھ نیتا آچاریہ رام دیو سورگباش ہو گئے!

آریہ جگت میں ماتم

آریہ سماج وچھووالی لاہور ۱۰- دسمبر اتوار کو

سا پتاہک ست سنگ میں سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کی اکال اور دکھد مرتیو کا ماتم منانے کے لئے پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا کی صدارت میں شوک سبھا ہوئی۔ پنڈت بھیم سین نے شوک پرستاؤ پیش کیا۔ اس میں آچاریہ جی کی چالیس سالہ انتھک سیوا کا تذکرہ اور ہمدردی ظاہر کی گئی۔ آریہ سماج کے لئے سیواؤں کا ذکر تھا۔ سردمتی سے پاس ہوا۔ پنڈت بھیم سین۔ مہاشہ ہرنجی لال پریم۔ شری مت اجیت سنگھ منتا پرتنی پنڈت پریہ ورت انبادی مہانو بھاؤں نے اپنی شردھانجلی بھینٹ کی ۔

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ سا پتاہک ست سنگ میں پنڈت لیکھ داس جی پردھان آریہ سماج کے سبھاپتتو میں شوک سبھا ہوئی۔ پردھان جی کے علاوہ مہاشہ بدری پرشاد نے آچاریہ جی کی ان سیواؤں کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے اپنے جیون میں دلیش اور جاتی کے لئے کیں۔ سردمتی سے شوک پرستاؤ پاس ہوا ۔ (منتری)

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں کی ایک اسادھارن سبھا آچاریہ جی کی مرتیو کا شوک منانے کے لئے ہوئی۔ جس میں سورگیہ آچاریہ جی کی سیواؤں کا ذکر کرنے کے بعد ایک شوک پرستاؤ پاس کیا گیا ۔

(شیودت)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر ۱۰-۱۲-۳۹ کے سا پتاہک ست سنگ میں آچاریہ جی کی مرتیو کا شوک منایا گیا۔ اور ایک شوک پرستاؤ پاس کیا گیا ۔ (پرکاش چند)

آریہ کنیا مدرسہ انانتھالیہ ۹-۱۲-۳۹ کو انانتھالیہ کے پجاریوں اور کرم چاریوں کی ایک خاص میٹنگ ہوئی۔ جس میں آچاریہ جی کی شوک جنک مرتیو کے سمبندھ میں پرستاؤ پاس کیا گیا ۔ (بوسہ رام)

آریہ جگت میں دکھ اور شوک کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی

(دہرہ دون ۹- دسمبر) آریہ سماج کے پرسدھ نیتا۔ کنیا گورو کل کے مکھیہ ادھشٹاتا۔ سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دمکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی آج ساڑھے پانچ بجے سورگباش ہو گئے۔ آپ شمالی ہندوستان کے مشہور ماہر تعلیم اور سرکردہ آریہ لیڈر تھے۔ آپ سورگیہ سوامی شردھانند جی کے ساتھی تھے۔ آپ نے ویدک تعلیم اور تمدن کو پھیلانے اور آریہ سماج کو مضبوط بنانے کے لئے بھاری کام کیا۔ آپ گوروکل یونیورسٹی کے جنم داتاؤں میں سے ایک تھے۔ ۱۹۳۶ء میں آپ نے دہلی میں کنیا گوروکل قائم کیا۔ جو بعد ازاں دہرہ دون میں منتقل کر دیا گیا۔ ماہر تعلیم اور آریہ سماجی لیڈر ہونے کے علاوہ آپ ایک زبردست مفکر تھے۔ آپ کو نہایت احترام اور محبت کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ نے ۶۳ سال کی عمر میں اس سنسار کو چھوڑا ہے۔ تعلیمی میدان میں بھی آچاریہ جی کا شمار ہندوستان کی مایہ ناز ہستیوں میں رہا ہے۔ جنہوں نے نئے طریقہ تعلیم کے ذریعہ ایک نیا ہندوستان بنانے کی کوشش کی ہے۔ ان کی ان کوششوں نے گوروکل کو ہندوستان کی چند قابل ذکر تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔

سیاسی میدان میں بھی آپ کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ ۱۹۳۹ء میں دوسری بار سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی۔ تو خرابئ صحت کے باوجود ستیاگرہ کر کے گرفتار ہو گئے۔ آچاریہ جی کی خدمات کا ریکارڈ نہایت ہی شاندار ہے۔ آپ اپنے پیچھے دو لڑکے۔ چار لڑکیاں اور اُن کی والدہ ماں کو چھوڑ گئے ہیں ۔

ارتھی کا جلوس آج بعد دوپہر ان کی ارتھی اٹھائی گئی۔ آچاریہ جی کے سمبندھیوں۔ متروں۔ اور گوروکل کے سناتکوں کی ایک بھاری تعداد ارتھی کے جلوس کے ساتھ تھی۔ راستہ میں ہر جگہ ارتھی پر پھولوں کی بارش کی گئی۔ اور ہار چڑھائے گئے۔ انتیشٹی سنسکار لکھی باغ میں ہوا ۔

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول منٹگمری

۹- دسمبر کو طلبا اور ٹیچروں کی ایک خاص میٹنگ میں آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور سکول باقی دن کے لئے بند کیا گیا ۔ (ہیڈ ماسٹر)

گوروکل گوجرانوالہ ۹-۱۲-۳۹ کو گوروکل کے چھاتروں اور ادھیاپکوں کی ایک وشیش سبھا میں آچاریہ رام دیو جی کی زندگی کے حالات ورنن کرنے کے بعد انہاں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔

(گوبند رام مکھیہ ادھشٹاتا)

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول لاہور

کے ادھیاپکوں اور چھاتروں کی ایک خاص میٹنگ ہوئی۔ جس میں آچاریہ جی کی دکھد مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ پاس ہوا۔ اور باقی دن کے لئے سکول بند رکھا گیا ۔ (ہیڈ ماسٹر)

آریہ سوراجیہ سبھا کی طرف سے پنڈت لیکھی پال کو مندرجہ ذیل تار بھیجا گیا:-

"آچاریہ جی کی مرتیو آریہ ورت کے لئے ایک ایسی ہانی ہے۔ جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ آریہ سوراجیہ سبھا بھی آریہ جگت کے اس شوک میں شامل ہے" ۔

آریہ سماج سیالکوٹ سیالکوٹ کے ہندوؤں اور آریہ سماجیوں نے آچاریہ جی کی مرتیو کا سماچار بڑے دکھ سے سنا۔ آریہ ہائی سکول۔ کنیا پاٹھ شالہ اور دیگر آریہ سنستھائیں فوراً بند کر دی گئیں ۔

۱۰-۱۲-۳۹ کو آریہ سماج میں ایک برہد شوک سبھا ہوئی۔ جس میں ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا۔ اور شوک پرستاؤ پاس کیا گیا ۔ (منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے

شردھانجلی

مسٹر راجگوپال آچاریہ سابق وزیر اعظم مدراس

(نئی دہلی ۱۰-۱-۳۹) آپ نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ کہ:-

"آچاریہ رام دیو جی کی جو مشہور ماہر تعلیم اور ہندو سیفارمر تھے مرتیو پر ہر طرف سے اظہار افسوس ہو رہا ہے۔ میں بھی اس میں شریک ہوتا ہوں۔ ان کی مرتیو سے آریہ سماج کی ایک اور مہان وبھوتی اٹھ گئی ہے۔ ان کے بہت سے ششیہ ہیں۔ جو اپنی قابلیت کے لئے سورگیہ کے مرہون منت ہوں گے۔ اب ان پر یہ فرض ہے۔ کہ وہ ان کا نام روشن رکھیں۔ اور ان کی پیروی کرتے ہوئے سیوا کے میدان میں اُتریں۔ ایک گورو کی آتما اس وقت سنتشٹ ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے ششیوں میں اپنی تعلیم کا پرکاش دیکھتی ہے" ۔

لالہ دیش بندھو گپتا ایم ایل اے

آچاریہ رام دیو کا دیہانت آریہ سنسار کے لئے ایک ایسا نقصان ہے۔ جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ آچاریہ جی ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ لیکن انہوں نے انتھک پرشرم۔ سیوا بھاونا اور تیاگ برتی سے پبلک لائف میں اپنے لئے ایک خاص جگہ حاصل کر لی۔ راج نیتک سیوا میں بھی اُنہوں نے حصہ لیا اور جیل گئے۔ وہ نہ صرف اُچیہ کوٹی کے ودوان تھے۔ بلکہ آریہ شکھشا پرنالی کے پرچار جیون میں سوامی شردھانند کے داہنے

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

آچاریہ جی کی مرتیو کے سمبندھ میں ایک شوک پرستاؤ پاس کیا۔ جس میں آچاریہ جی کی انتھک اور اولیہ چالیس سالہ خدمات کا ذکر ہے ۔ سورگیہ کی آتما کے لئے شانتی اور ان کے سمبندھیوں کے لئے دھیریہ کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی گئی ہے ۔ (منتری)

سوَرگیہ آچاریہ رام دیو جی کا مختصر جیون چرتر

دیش اور جاتی کی چالیس سالہ خدمات کا شاندار ریکارڈ

(از پنڈت بشمبھر ناتھ جی اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

شری آچاریہ رام دیو جی بجواڑہ ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ ان کے پتا امراؤ سنگھ اسٹیٹ کے مینیجر تھے۔ مگر ان کی زیادہ تر رہائش لاہور میں ہی تھی۔ شروع سے ہی انہوں نے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ جب ہائی کلاس میں پڑھتے تھے۔ تو ان کی انگریزی زبان میں اس قدر قابلیت تھی۔ کہ ٹیچر حیران رہ جاتے تھے۔ اس زمانہ میں "آریہ میسنجر" کو ایڈٹ کرنے میں بھی آپ کافی حصہ لیتے تھے۔ ان کے قلم سے اس میں کئی مضامین شائع ہوتے تھے۔ اس وقت آچاریہ جی کالج پارٹی کے زبردست حامیوں میں سے تھے۔ آچاریہ جی سوَرگیہ مہاتما منشی رام جی کے نزدیکی رشتہ دار تھے۔ اپنی قابلیت کی وجہ سے انہوں نے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول اور اس کے بعد کالج میں اپنا کافی اثر و رسوخ پیدا کر لیا۔

کالج میں داخل ہونے کے بعد آچاریہ رام دیو شردھانند سبھا میں جس کے بانیوں میں سے ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج تھے شامل ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آچاریہ جی کا رجحان گوروکل سکیشن کی طرف زیادہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے زبردست حامیوں میں شامل ہونے لگے۔ اور کالج پارٹی کی مخالفت کرنے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ کالج پارٹی میں سے نکال دئے گئے۔ نہ صرف یہی بلکہ ان کے پتا جی نے انہیں اسی وجہ سے گھر سے نکال دیا۔

مستقل مزاجی اس سلوک کے باوجود رام دیو جی کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ ان کا رجحان گوروکل سکیشن کی طرف اور بھی زیادہ ہو گیا۔ وہ اپنی دُھن کے پکے تھے۔ مخالفت کی انہوں نے مطلقاً پرواہ نہ کی۔ اور جالندھر چلے گئے۔ وہاں جا کر وکٹر ہائی سکول میں ٹیچر مقرر ہو گئے۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے انہوں نے پرائیویٹ طور پر اسی سکول سے پاس کئے۔ پھر ٹریننگ کالج میں ایس۔ اے۔ وی کلاس میں داخل ہو گئے۔ اس زمانہ میں انہیں کئی مشکلات پیش آئیں۔ مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ اور اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ دیتے رہے۔ شروع ہی سے مطالعہ کا زبردست شوق تھا۔ اور دن بدن اس شوق میں اضافہ ہوتا گیا۔

گوروکل کانگڑی جہاں تک مجھے یاد ہے۔ آچاریہ رام دیو نے ۱۹۰۵ء میں گوروکل میں کام کرنا شروع کیا۔ اور اس کام کے لئے اپنی آئندہ زندگی وقف کر دی۔ انہوں نے گوروکل شکشا پرنالی کی حمایت میں شروع شروع میں کئی لیکھ لکھے۔ "ویدک میگزین" ایڈٹ کرنے کا کام بھی انہوں نے سنبھال لیا۔ اور اس کے ذریعہ گوروکل شکشا پرنالی کا زبردست پرچار شروع کر دیا۔ گوروکل میں سوامی شردھانند جی کے بعد سے جو سنسکرت ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ تھے کچھ اختلاف ہو گیا۔ آخر کار ان کا پلڑا بھاری رہا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ان کا اثر و رسوخ اور بھی بڑھ گیا۔ گوروکل کی تمام تعلیمی و انتظامی سرگرمیوں میں وہ حصہ لینے لگے۔ سوامی شردھانند جی جو اس وقت مہاتما منشی رام تھے۔ اور گوروکل کے مکھیا ادھشٹاتا تھے۔ گوروکل کے سمبندھ میں ہر کام میں ان سے مشورہ کرتے تھے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ وہ مہاتما جی کے دستِ راست تھے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ گوروکل کی تعلیمی سرگرمیاں ہوں یا انتظامی۔ ان کے لئے چندہ جمع کرنا ہو۔ یا پروپیگنڈا کرنا ہو۔ آچاریہ رام دیو جی ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ نہ دن دیکھتے تھے نہ رات۔ وہ گوروکل کے لئے کام کرنے کو تیار رہتے تھے۔

مشرقی افریقہ اور برہما میں گوروکل کی سلور جوبلی کے موقعہ پر آچاریہ رام دیو جی نے جو کام کیا۔ وہ گوروکل کی تاریخ میں ہمیشہ بھاری اہمیت رکھے گا۔ ۱۹۲۷ء میں وہ مشرقی افریقہ کے دورہ پر گئے۔ وہاں سے تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ چندہ جمع کر کے لائے۔ آچاریہ جی کا یہ دورہ نہ صرف مالی لحاظ سے ہی کامیاب رہا۔ بلکہ اس دورہ میں انہوں نے آریہ سماج کے پرچار کا بھی خوب کام کیا۔ اور مشرقی افریقہ میں آریہ سماج کے اثر و رسوخ کا دائرہ بھی بہت وسیع ہو گیا۔ اسی طرح برہما میں بھی آپ کئی بار گئے۔ اور وہاں گوروکل شکشا پرنالی کی حمایت میں کافی پرچار کیا۔ جس سے لوگوں کی نظروں میں آریہ سماج کا گورَو اور بھی بڑھ گیا۔ سوامی شردھانند جی کی مرتیو کے بعد رام دیو جی گوروکل کے آچاریہ مقرر کئے گئے۔

بیماری جنوبی افریقہ سے واپسی پر آچاریہ رام دیو جی کو خون کے دباؤ اور کم خوابی کی شکایت ہو گئی۔ کم خوابی کی شکایت انہیں بہت دیر تک رہی یہاں تک کہ دوائی کے بغیر انہیں نیند نہ آتی تھی۔ اور خون کے دباؤ کا مرض تو آخری دم تک رہا۔ اس سے ان کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا گیا۔ لیکن چونکہ آچاریہ جی کی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ بلکہ وہ اور بھی بڑھتی گئیں۔ اس لئے صحت زیادہ ہی زیادہ خراب ہوتی گئی۔ آچاریہ رام دیو نہ صرف دھارمک سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے۔ بلکہ مجلسی اصلاحات اور تعلیمی معاملات میں بھی بہت دلچسپی لیتے تھے۔ تعلیم کی اشاعت میں دلچسپی ہی انہیں گوروکل میں لے گئی۔ اور اسی نے تمام زندگی مصروف رکھا۔ ان کے علاوہ وہ سیاسی معاملات میں دلچسپی رکھتے تھے۔ اور بھارت ورش کے لئے سوراجیہ کے زبردست حامی تھے۔ ۱۹۳۰ء میں جب کانگریس کی تحریک زوروں پر تھی۔ تو آپ پنجاب پراونشل کانگریس کے ڈکٹیٹر کی حیثیت میں جیل بھی گئے۔ اس وقت انہوں نے

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

آہ آچاریہ رام دیو!

(از جناب وشنو پرشاد جی فدا بی۔ اے لاہور)

آچاریہ رام دیو کہ بجسا طِ زندگی
چمکا وطن میں بن کے وہ تنویرِ آسنی
قرباں تھی اس کی شیریں صورت پہ سادگی
تھی خدمتِ وطن کی اُسے ایسی لَو لگی
چمکا فضائے ملک میں بن کر وہ آفتاب
دُنیا میں جس کی نہیں کوئی بھی کتاب
ایثار کا وہ دیوتا آچاریہ رام دیو
دُنیا سے آہ چل بسا آچاریہ رام دیو
آتش بیاں تھا ایک وطن کا وہ چل بسا
مالی تھا ایک اپنے وطن کا وہ چل بسا
اِک تیر آسماں کی کماں سے چھٹا فدا
بیٹھا وہ تیر دل پہ کہ بیتاب کر گیا

ہندوستاں کے حق میں تھا اک شمعِ جاوداں
تھا بدنصیب ہند کا غمخوار و چارہ ساز
تھا اس کو اپنے عزم کی مردانگی پہ ناز
حاضر تھا آستانِ وطن پہ سرِ نیاز
مشکل سے کوئی ایسا ہوا ہوگا دور میں
حاصل ہوئی نہ ہو اُسے جس سے کمال میں
قربانیوں میں آپ ہی اپنی نظیر تھا
اِک آفتابِ حُبِّ وطن آہ چل بسا
دیتا تھا جو دلیل نئی بات بات پہ
برگشتہ آسماں کی اُسے کھا گئی نظر
آئے جو زخم تھے وہ ہوئے پھر سے خونفشاں
زیرِ نصیبِ فلک ہوں آسائش کہاں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

استری جگت

پُورب اور پشچم کے گرہستھ

(لیکھکا: شریمتی وِسندھرا دیوی جی بی۔اے)

بھارت ورش میں ناری کا آدرش ماتا کا گورو پُورن پد ہے۔ بھارتیہ رشیوں نے ماتا کے روپ میں ہی ایشور کی شکتیوں کی کلپنا کی ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ہندو گھروں میں آج بھی ماتا کا بہت سنمان کیا جاتا ہے۔ ہمارے گھروں میں ماتا ہی گھر کی سوامنی سمجھی جاتی ہے۔ سارے گھر پر اسی کا انوشاسن ہی کام کرتا ہے۔ اس کا پرتی نِدھی سوارتھ والوک پریم ہندو گرہستھ جیون کا پران ہے۔ کنتو پشچمی ناری کا آدرش دوسرا ہے۔ ایک سُرسیتھ پتنی بننا ہی وہاں ناری کا آدرش مانا گیا ہے۔ اتہ وہاں گرہستھ کی سنچالکا پتنی ہی ہوتی ہے۔ وہی گھر کی سوامنی ہے۔ پشچم میں کچھ ایسا نیم ہے۔ کہ پُتر وِواہت ہونے پر اپنا الگ نیگلہ بنانے لگتا ہے۔ ماتا یدی پُتر کے پاس جاتی ہے۔ تو اُسے اپنے پُتر بدھو کے آدھین رہنا پڑتا ہے۔ بھارت میں گرہستھ ویوستھا اس کے بالکل وِپریت ہے۔ یہاں ماتا کے بنا گرہستھ اپُورن سمجھا جاتا ہے۔ ماتا کی آگیا ہی یہاں سروپری مانی جاتی ہے۔ اور پتنی اپنی ساس کے انوشاسن میں ہی چلتی ہے ✤

ہندو گرہستھ میں ماتا کا سروپری ستھان ہونے کا یہ ابھپرائے نہیں ہے۔ کہ یہاں پتنی کی کوئی سَتّا ہی نہیں۔ بہو کی ساس اُسے اپنی بیٹی کے سمان سمجھتی ہے۔ اور ہر سے سلیہ سے گرہستھ کا کاریہ سکھاتی ہے۔ اپنے جیون کے انوبھووں کا سمپورن کوش وہ اپنی پُتر بدھو کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ نوین گھر میں آکر بھی بدھو ماتا پتا کے پریم سے شونیہ نہیں سمجھی جاتی۔ پتی کا پریم تو اُسے پراپت ہوتا ہی ہے۔ پُتر بدھو ماتا کی سہائیکا کا کاریہ سمپادن کرتی ہے۔ ماتا کی چھتر چھایا میں شنئے شنئے بہو بھی گھر کے کام کاج میں نپُن ہو جاتی ہے۔ دو تین بچوں کی ماں بننے پر وہ اپنے اُتر دائیتو کو بھی ٹھیک ٹھیک سمجھنے لگتی ہے۔ بوڑھی ماتا نربل ہوتے پر جب گھر گرہستھی کے کاریوں سے اوکاش پاتی ہے۔ تو اس کی ساری ذمہ داری پُتر بدھو کے کندھوں پر آتی ہے۔ بھارتیہ ماتا کے جس سنمان پُورن پد کے سوپنے پشچمی ناریاں لالائت ہو سکتی ہیں۔ وہ پد اُپرکت گُن پراپت کرنے پر بھارتیہ ناری کو ملتا رہا ہے۔

ہندو گرہستھ میں ماتا کے سروپری ستھان پراپت کرنے کا یہ تات پریہ کدا پی نہیں ہے کہ پتنیاں داسیوں کا جیون وتیت کرتی رہیں۔ دھیرے دھیرے وہ ایک دن سوَرگ میں سوَرگ سے بھی سُرسیتھ پد کی ادھیکارنی بن جاتی ہے۔ بھارت کے پرایہ پرتیک بھاگ میں اس پرکار کے گرہستھ ہیں۔ اور پرایہ سبھی لوگ ایسے آدرش گرہستھ کی ابھلاشا کرتے ہیں ✤

بھارت ورش میں ماتا کو گھر کی سنچالکہ مانا گیا ہے۔ اتہ پُورب اور پشچم کے پریواروں میں ایک وشیش انتر ہے۔ پشچم میں ایکاکی پریوار بہت ہیں۔ جن میں پتی پتنی اور اُن کے بچے ہی سمّلت رہتے ہیں۔ پرنتو بھارت ورش میں سمّلت پریوار کی ویوستھا ہے۔ ماتا پتا۔ وِواہت بھائی۔ ان کے بچے تتھا اَوِواہت بہن بھائی سبھی ایک کٹمب میں ہوتے ہیں۔ سمّلت پریوار میں سامیہ واد کی ویوستھا رہتی ہے۔ پریوار کی آیہ آوشیکتا انوسار پریوار کے سارے سدسیوں کے کام آتی ہے۔ پریوار کا کوش بڑھانا پرتیک سدسیہ کا نیتک کرتویہ سمجھا جاتا ہے۔ پرنتو اُسے اس کے لئے بادھیہ نہیں کیا جاتا ✤

یُورپیہ دیشوں میں سمّلت پریوار کی ویوستھا بہت پُرانی ہے۔ اور اس ویوستھا کا بھارت میں اب بھی پرچلت رہنا اپنے آپ میں ایک انوکھی بات ہے۔ پرنتو کٹمبوں میں اَن بن ہو جانے کے کارن کہیں کہیں یہ ویوستھا اب چھنّ بھنّ ہونے لگی ہے۔ غریبی اور بڑھتی ہوئی دریدر سائیکتا نے بھی اسے بہت دھکا پہنچایا ہے۔ پشچم کی طرح اب یہاں بھی میاں بیوی کے ایکاکی پریوار کی سرشٹی ہونے لگی ہے۔ پرنتو شتابدیوں کے سنسکار سے جکڑی ہوئی پرلیا کسی طرح کھلا ان سادھارن آگھاتوں سے ٹوٹنے والی نہیں۔ سمّلت پریوار سے الگ ہوئے بھائی اور پُتر اسی پراچین بھارتیہ آدرش کو نہیں بھلا سکتے۔ سمّلت پریوار سے الگ ہو کر بھی وہ ایک نوتن سمّلت پریوار کی ہی سرشٹی کرتے ہیں۔ ان کے بال بچے ہونے پر ایک سمّلت پریوار آرمبھ ہو جاتا ہے۔ اس پرکار بڑے بڑے سمّلت پریواروں سے چھوٹے چھوٹے سمّلت پریوار بننے لگتے ہیں۔ تین چار پیڑھیوں کے بعد یہ پریوار پھر بڑے پریوار بن جاتے ہیں۔ اور منو وگیانک و آرتھک کارنوں سے یہ پھر چھوٹے سمّلت پریواروں کے روپ میں پری نت ہو جاتے ہیں ✤

بیوپار اور ادیوگ دھندوں میں لگے لوگوں میں الگ الگ رہنے کی ادھک پرورتی ہے۔ بھارتیہ کسانوں میں اب بھی پُرانی سمّلت کٹمب پرتھا پرچلت ہے۔ پشچم میں دکشن آئرلینڈ۔ فرانس۔ اور سوئٹزرلینڈ آدی دیشوں کے کسانوں میں بھارت کی بھانتی ہی سمّلت پریوار پرتھا پرچلت ہے۔ کبھی کبھی پریوار میں پچیس پچیس تیس تیس ویکتی تک بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور اس پر بھی ان کا جیون بڑا آنند پُورن بنا رہتا۔ اور وشیش ہوتا ہے ✤

آریہ سماج کا ”ستھاپنا دوس“

(لیکھک: شری سوامی ستونتر انند جی مہاراج)

میں نے جو پُورو لیکھ لکھا تھا۔ اس کے آدھار پر شری چندرمنی جی آریہ کمار مہا سبھا بڑودہ نے اپنے وچار پرکٹ کئے ہیں۔ جو اس بات کی پُشٹی کرتے ہیں۔ کہ ستھاپنا دوس چیتر شُکلا پرتی پدا ہی ہے۔ انہوں نے بمبئی آریہ سماج کے اتہاس سے بھی جو گجراتی میں چھپا ہے ستھ کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کی ستھاپنا پرتی پدا کو ہوئی تھی۔ پنچمی کو نہیں۔ پرنتو اس لکھنے کے پشچات میں نے پنڈت لیکھرام جی دوارا لکھت مہرشی کی جیونی کو دیکھا۔ اس میں چیتر شُکلا پنچمی ہی ہے۔ میرے وچار میں سب لیکھکوں نے وہاں سے ہی لیا۔ اور کسی نے بمبئی جا کر شلا لیکھوں یا بمبئی سماج کے ادھیکاریوں کو دیکھنے یا پُوچھنے کا کشٹ نہیں کیا۔ یدی کوئی کر لیتا۔ تو یہ وشیہ اب تک صاف ہو گیا ہوتا۔ اوروں کو کیا کہوں میں انیک بار بمبئی گیا۔ پرنتو اس وشیہ پر وچار کرنے کا دھیان بھی نہ آیا۔ اس بار بھی شری وجے شنکر جی اور چوبے جی کے کہنے پر دھیان گیا۔ اُنہوں نے کہا آپ ستھاپنا دوس پنچمی کو مناتے ہیں۔ اُنہوں نے شلا لیکھ پر نام میں پڑھنے کو کہا۔ پڑھنے پر میں نے وہ چھوٹا سا لیکھ لکھ کر آریہ سماج کو اس پر وچار کرنے کا ادھر دیا ✤

شری چندرگپت جی نے ایک پستک اُٹھایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ شری چندر رشی ویدک مشنری راجکوٹ (کاٹھیاواڑ) نے ایک لیکھ ”آریہ متر“ ساپتاہک آگرہ کے کسی انک میں لکھ کر درشایا تھا۔ کہ سب سے پہلے راجکوٹ میں آریہ سماج کی پرتھم ستھاپنا ہوئی تھی۔ اتہ اُن سے بھی اس وشیہ میں پُوچھ لینا چاہیئے ✤

شری کرشن شرما جی نے مجھے بھی جب میں کاٹھیاواڑ کے دورے میں راجکوٹ گیا تھا۔ ایسا کہا تھا۔ یہ بات پرتھم بھی سُنی گئی ہے۔ پرنتو میری سمتی میں وہ سماج سنگٹھت روپ میں نہ تھا۔ اس سمیہ مہرشی جی کے وچار بھی ایسے پرتشٹت نہیں ہوتے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کو سنگٹھت روپ میں بنانا چاہتے تھے۔ اس میں پرمان یہ ہے۔ کہ راجکوٹ میں آریہ سماج کے ستھاپنا اوسر پر کوئی نیم۔ اُپ نیم کا اُلیکھ نہیں ہے۔ بمبئی میں آریہ سماج کے ستھاپنا اوسر پر نیم اُپ نیم ملا کر لکھے گئے تھے۔ اور پیچھے لاہور (پنجاب) آریہ سماج کے ستھاپنا سمیہ نیم اُپ نیم پرتھک پرتھک لکھے گئے۔ کچھ کال پُوروَنک آریہ سماج کے اُپ نیم وہی تھے۔ جو مہرشی جی نے لاہور میں بنائے تھے۔ اب سارودیشک آریہ پرتی ندھی دوارا آریوں کی سمتی سے وہ بڑھا کر سمیہ انوکول بنائے گئے ہیں۔ اب بھی نیم وہی ہیں۔ جو مہرشی جی نے لکھے تھے۔ اس لئے ستھاپنا دوس بمبئی آریہ سماج والا ہی ماننا اُچت ہے۔ راجکوٹ والا نہیں ✤

بمبئی آریہ سماج کا ستھاپنا دوس چیتر شُکلا پرتی پدا ہے۔ چیتر شُکلا پنچمی نہیں ہے۔ رشی جیونی میں پنچمی بھرم وش لکھی گئی ہے۔ وہاں سے یہ بدھتی میں پنچمی کا پرویش ہوا ہے۔ اب سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کو نشچے کرنا چاہیئے۔ کہ کون سی تتھی مانی جائے۔ تاکہ بھوشیہ میں اس وشیہ میں کسی کو سندیہ نہ ہو ✤

”پرکاش“ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیئے ✤ (مینیجر)

دکھشن بھارت اور آریہ سماج

(لیکھک: شری رام دیو جی شاستری سدھانت واچسپتی شولاپور)

دیسے تو پورو سے ہی دکھشن بھارت میں آریہ سماج کا تھوڑا بہت کاریہ ہو رہا تھا۔ پرنتو حیدرآباد ستیاگرہ کے پشچات نشچت روپ سے آریہ سماج کا کاریہ کرنے والی سنستھاؤں کا دھیان اس اور وشیش روپ سے آکرشت ہوا ہے۔ کئی ورشوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ دکھشن میں آریہ سماج کے سدھانتوں کے پرسار کے لئے پریتن کر رہی ہے۔ اس سبھا کے اُپدیشک نظام راجیہ میں پرچار کرنے کے انترگت دکھشن بھارت کے انیہ بھاگوں بیجاپور۔ ہبلی۔ دھارواڑ آدی نگروں میں پرچار ارتھ جاتے رہتے۔ نظام سٹیٹ دکھشن بھارت کا ہی نہیں اپی تو سمست بھارت ورش کا ایک بہت بڑا بھاگ ہے۔ اس میں کئی ضلعے ہیں۔ جو مہاراشٹر۔ تلنگانہ اور کرناٹک ان تین پرانتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ کئی ضلعے ایسے ہیں جہاں مہاراشٹری بھاشا بولی جاتی ہے۔ کئی ایسے ہیں۔ جہاں تیلگو بھاشا کا ہی پریوگ ہوتا ہے۔ اور کہیں کہیں کناڑی بھاشا بولی جاتی ہے۔ ریاست کے مہاراشٹری ضلعوں میں آریہ سماج کا کافی پرچار ہو چکا ہے۔ پرنتو تلنگانے میں پرچار بہت کم ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ سٹیٹ میں پرچار کرنے کے پشچات دکھشن بھارت کے انیہ پرانتوں میں بھی اپنا ہاتھ بڑھانا چاہتی تھی۔ سٹیٹ کے کچھ بھاگوں میں پرچار کرنے کے بعد جب تلنگانے کی اور اس کا کاریہ آرمبھ ہوا۔ تو دُربھاگیہ سے راجیہ اور آریہ سماج میں سنگھرش کی ستھتی اُتپن ہو گئی۔

سنگھرش بند ہوا۔ اب آریہ سماج کو ریاست میں پرچار کرنے کے لئے کم از کم سرکار کی اور سے اتنی اڑچنیں نہیں۔ سبھا کے اُپدیشک اب سٹیٹ کے ضلعوں میں پرچار اتھ بھرمن کر رہے ہیں۔ سٹیٹ کی ستھتی کو سنبھالنے کے بعد اُکت سبھا دکھشن بھارت کے انیہ بھاگوں کو بھی اپنا کاریہ کھیتر بنائے گی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے انترگت انیہ سنستھاؤں کی اور سے جو تھوڑا بہت پرچار دکھشن بھارت میں ہو رہا تھا۔ اُس کا بھی دِگ درشن کرانا چاہتا ہوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بمبئی کی اور سے گجرات پرانت میں کتھوڑا سا کاریہ ہوا۔ پرنتو دکھشن بھارت میں پرچار کو ستھائی روپ دینے کے لئے یہ سبھا کوئی سنگٹھت جنک پروگرام نہ بنا سکی۔ ساروودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُپدیشک ودوانوں نے مدراس اور بنگلور آدی نگروں میں آریہ سماج کا پرچار کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ اسی پرکار آریہ اُپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے کالی کٹ اور مدراس آدی نگروں میں آریہ سماج کا پرچار ہو رہا ہے۔

ستیاگرہ کے پشچات دکھشن بھارت کو آریہ سماج کے پرچار اور اس کے سدھانت اور پوتر اُپدیش اور اس کے کاریہ کا پتہ چلا۔ اور اب آریہ سماج کے پرتی شردھا اور سہانوبھوتی بڑھ گئی ہے۔ اب کھیتر تیار ہے۔ اس میں جتنا اچھا بیج ڈالیں گے۔ اُتنا ہی اچھا اور ادھک پھل پائیں گے۔ دکھشن بھارت میں ٹھوس پرچار کرنے کے لئے ایک اُپدیشک ودیالیہ شولاپور میں کھولا گیا ہے۔ آریہ سماج کے ویوبردھ نیتا شری پت پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے نے تھا ستیاگرہ سنگرام کے جنرل تھے۔ ودیا ادھیکاری پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کے منونیت پردھان شری رامگوروھر شاستری اُکت ودیالیہ میں ادھین کرا رہے ہیں۔ اس سمیہ نظام سٹیٹ کے لگ بھگ پینتیس ودیارتھی ودیالیہ میں ادھین کر رہے ہیں۔

سب ودیارتھی بڑی لگن والے اُتساہی اور کرمنیہ ہیں۔ اُکت ودیالیہ میں اس ورش پچاس تک ودیارتھی رکھے جائیں گے۔ نظام سٹیٹ کے انترگت مراٹھی۔ تیلگو یا کناڑی جاننے والا کوئی دوسرے پرانت کا ودیارتھی بھی یدی ودیا ادھین کر کے دکھشن بھارت میں پرچار کرنا چاہتا ہو۔ تو اُسے بھی برداشت کر لیا جائے گا۔ ودیالیہ میں ورنگل کا ایک ودیارتھی آیا ہے۔ جو سنسکرت اچھی جانتا ہے۔ اور بول سکتا ہے۔ اس کی ماتری بھاشا تیلگو ہے۔ ایک سال کے بعد یہ ودیارتھی اس یوگیہ بنائے جائیں گے۔ کہ دکھشن بھارت کے کسی بھی پرانت میں جا کر ویدک دھرم کا پرچار

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

حیدرآباد کے شہید

نمبر شمار	نام ہت آتما	جس ستھان کے رہنے والے تھے	جس جیل میں مرتیو ہوئی	جس تاریخ کو مرتیو ہوئی	ساروودیشک سبھا ان کے پریوار کو جو سہایتا دیتی ہے
۱	شری پنڈت شیام لال جی	اودگیر	بیدر	۳۸-۱۲-۱۶	
۲	سوامی ستیا نند جی	بنگلور	حیدرآباد	۳۹-۴-۲۷	
۳	شری بھاشا نند جی	ہردوار	حیدرآباد	۳۹-۴-۱	
۴	شری وشنو بھگونت نانڈرکر جی	تانڈور (حیدرآباد)	حیدرآباد	۳۹-۵-۱	
۵	شری چھوٹے لال جی	ہلال پور (مین پوری)	گلبرگہ	۳۹-۵-۳	چار روپے ماسک سورگیہ کی ماتا کو
۶	شری نہنو لال جی	امراوتی	حیدرآباد	۳۹-[illegible]-۲۹	
۷	شری مادھو راؤ جی	لاتور (حیدرآباد)	گلبرگہ	۳۹-۵-۲۶	
۸	شری پانڈورنگ جی	عثمان آباد (حیدرآباد)	گلبرگہ	۳۹-۵-۲۷	
۹	شری سنہرا جی	بوٹانا (رہتک)	اورنگ آباد	۳۹-۶-۸	
۱۰	شری ظفر چند جی	سنروھا (کرنال)	اورنگ آباد	۳۹-۷-۱	گیارہ روپے ماسک
۱۱	شری ملکھان سنگھ جی	رڑکی	حیدرآباد	۳۹-۷-۱	۵ روپے ماسک پتا کو
۱۲	سوامی کلیانا نند جی	مظفر نگر	گلبرگہ	۳۹-۷-۸	
۱۳	شری شانتی پرکاش جی	کلانور اکبری (گورداسپور)	عثمان آباد	۳۹-۷-۲۷	
۱۴	شری بدن سنگھ جی	مظفر آباد (سہارنپور)	ورنگل	۳۹-۸-۲۴	
۱۵	شری سداشیو جی پاٹھک	نرٹوال (دنٹوناپور)	حیدرآباد	۳۹-۸-۱۳	چھ روپے ماسک پتا کو
۱۶	شری لکشمن راؤ جی	ابھی تک ستھان کا پتہ نہیں لگ سکا	حیدرآباد	۳۹-۸-۲	
۱۷	شری گوبند راؤ جی	نلگیر (حیدرآباد)	حیدرآباد	ابھی تک نشچت تاریخ نہیں معلوم ہو سکی	پانچ روپے ماسک دھرم پتنی کو
۱۸	شری تارا چند جی	تونبا (میرٹھ)	ناگ پور میں جیل سے بیماری کی اوستھا میں واپسی مارگ میں	۳۹-۹-۲	
۱۹	شری اشرفی پرشاد جی	نرکٹیا گنج (بہار)	بیماری کی اوستھا میں گھر پر لوٹے	۳۹-۸-۲۹	چھ روپے ماسک
۲۰	شری رام ناتھ جی	احمد آباد	بیماری کی اوستھا میں گھر پر لوٹے		
۲۱	شری ماتو رام جی	ملکی پور (حصار)	سنماڈ (بیماری کی اوستھا میں)	۳۹-۷-۲۸	
۲۲	شری رتی رام جی	سانپلا (رہتک)	بیماری کی اوستھا میں گھر پر لوٹنے پر	۳۹-۸-۲۵	
۲۳	شری اروڑا مل جی	سرگودھا	لاہور میں بیماری کی اوستھا میں لوٹے	ابھی تک نشچت تاریخ نہیں معلوم ہو سکی	
۲۴	شری پرشوتم جی گیانی	برہان پور (سی پی)	گھر پر بیماری کی اوستھا میں ہی لوٹے	" "	
۲۵	شری ہنگٹ راؤ جی	حیدرآباد ریاست	نظام آباد	۳۹-۴-۸	

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

میری راجستھان کی یاترا

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

گذشتہ سے پیوستہ

ریاست جودھپور کی چھ سماجوں میں اٹھارہ لیکچر دینے کے بعد میں اجمیر کے علاقہ بیاور میں گیا جس نے وہ لیکچر دئے۔ اس کے بعد میں اجمیر میں پرچار کرنے آیا۔ آریہ سماج کا مندر قیصر گنج میں بڑا عالیشان ہے۔ اور وہ آریہ سماج مہرشی دیانند کے زمانے کی پرانی سماج ہے۔ جسے قائم ہوئے تقریباً ساٹھ برس ہو چکے ہیں۔ اپنی جوبلی بھی منا چکی ہے۔ سماج مذکور کے ماتحت ایک ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول بھی ہے۔ جو کہ پچاس برسوں سے بڑے اعلےٰ پیمانہ پر چل رہا ہے۔ ایک اناتھالیہ بھی ہے۔ جو ہندوستان کے عالیشان یتیم خانوں میں سے ہے۔ ویدک یینترالیہ کی بھی عالیشان عمارت ہے۔ اور آریہ ساہتیہ منڈل کا بھی عالیشان دفتر ہے۔ وہاں ندوہ ودیالیہ بھی ہے۔ جس کے کاریہ کرتا پنجاب کے پنڈت بھدرسین جی ہیں۔ ایسے ہی یہاں ایک سادھو آشرم بھی ہے۔ جس میں کئی سنیاسی رہتے ہیں۔ پچھن ہالٹن کا کاریہ کرتے ہیں۔ اور پیغا شکتی آریہ سماج کا کاریہ بھی کرتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ باہمی نا اتفاقی کے کارن یہاں تین آریہ سماجیں ہیں۔ پہلے تین تھیں۔ اب دو ہیں۔ یعنی دو سماجیں باہم مل گئی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سارودیشک سبھا کے پردھان جی نے بڑی کوشش سے سماجوں کا ملاپ کرایا تھا لیکن ایک برس کے بعد پھر وہی حالت ہو گئی۔ بہر حال آریہ سماج کا کاریہ یہاں زور شور سے ہو رہا ہے۔ اجمیر۔ بیاور اور نصیرآباد یہ علاقے سرکار انگریزی کے ماتحت ہیں۔ ان تینوں میں اچھی آریہ سماجیں ہیں۔ باقی علاقے راجپوتانہ میں ہیں۔ لیکن پرتی ندھی سبھا کا دفتر اجمیر میں ہی ہے۔ اور ادھیکاری بھی یہاں ہی نواس کرتے ہیں ✦

بعد ازاں ریاست جے پور میں پرچار کرنے گیا۔ جے پور میں بھی اچھی سماج ہے۔ پہلے گورو کل بھی کھلا تھا۔ پرنتو اب نہیں ہے۔ اس سماج نے بھی ستیاگرہ میں کافی حصہ لیا ہے۔ ریاست جے پور میں کئی سماجیں ہیں۔ پھلیرا۔ جھنجھنو اور منڈلا سماجوں کے۔

اُن سب پر تو میں نے بھی جا کر پرچار کیا ہے۔ خوبصورتی کے لحاظ سے جے پور شہر بھارت کا پیرس ہے۔ یہاں رصد گاہ۔ عجائب گھر۔ چڑیا گھر۔ قلعہ اور راج بھون قابل دید ہیں۔ شہر کے بازاروں کی کشادگی اور خوبصورتی قابل دید ہے ✦

یہاں میرا لیکچر کالج میں بھی ہوا۔ اور آریہ سماج میں بھی۔ میرے تین لیکچر ہوئے۔ ریاست کی آبادی ۲۷۸۱۲۱ ہے۔ اور رقبہ سولہ ہزار مربع میل ہے۔ جودھپور اور جے پور کی ریلوے لائن اپنی ہے۔ اس میں کافی بچت ہوتی ہے ✦

اجمیر میں میرے چھ لیکچر ہوئے۔ ایک کالج میں۔ ایک ہائی سکول میں اور چار آریہ سماج میں۔ حاضری بکثرت ہوتی رہی۔ جودھپور ریاست میں قحط پڑا ہوا ہے۔ متواتر چار سال سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصل نہیں ہوئی۔ پانی کی قلت ہے۔ دودھ بھی کم ملتا ہے۔ حالانکہ ان ریاستوں میں گئو کشی کا سلسلہ نہیں۔ لوگ گائے کی پرورش نہیں کرتے۔ مفت میں دودھ لینا چاہتے ہیں۔ شائید یہ بات چارہ وغیرہ کی کمی کی وجہ سے ہو ✦

آریہ سماج جے پور کا مندر اپنا ہے۔ مگر بالائی منزل آریہ سماج کی ہے۔ نچلی منزل کسی اور کی ہے۔ اس پر آریہ سماج کا ادھیکار نہیں۔ یہ طریقہ ملکیت میں نے صرف جے پور سٹیٹ میں ہی دیکھا ہے۔ ان ریاستوں میں پھل بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ باہر سے آ کر ہی فروخت ہوتے ہیں ✦

اب ریاستوں میں بھی سیاسی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور لوگ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ستیہ آگرہ کرتے ہیں۔ لیکن ریاستوں کی طرف سے پولیٹکل لیکچر دینے پر ابھی بہت پابندیاں ہیں ✦

میں یہاں کا پرچار ختم کر کے اودے پور جاؤں گا۔ اور اس کے بعد دو ماہ تک گجرات کاٹھیاواڑ میں پرچار کر کے ۱۵ اپریل تک ستھ راستہ میں پرچار کروں گا ✦

ایشور وشواس

(لیکھک: شری بابو پورن چند جی آگرہ)

بھاگیہ نرمان کے لئے ایشور کا وشواس کرنا اور ودھی پوروک ایشور کی اپاسنا کرنا اتی آوشیک ہے ✦

آچرن کو ٹھیک بنانے کے لئے دو باتوں کی آوشیکتا ہے:۔

(۱) آدرش یا standard ✦

(۲) سینکشن (sanction) یا دنڈ ودھان ✦

ان باتوں کو سمجھ لینے کی آوشیکتا ہے۔ یدی منش کو سداچاری بننا ہے۔ تو اس کو اس بات کی آوشیکتا ہے۔ کہ وہ یہ جانے کہ سداچار اور دراچار میں کیا بھید ہے۔ اور سداچار کسے کہتے ہیں؟

سداچار کے نیم نردھارت ہونے کیلئے کسی آدھار کی آوشیکتا ہے۔ اور اُسی آدھار کو ہم آدرش کہہ سکتے ہیں۔ آدرش کی آوشیکتا اس لئے بھی ہے۔ کہ منش کے لئے کوئی لکش ہونا چاہئے۔ جس کی پورتی کے لئے وہ ادیوگ کرے۔ منش کے آچرن ہی دوسرے منشیوں کے لئے انوکرنیہ ہو سکتے ہیں۔ پرنتو منش کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اس کی بدھی سیمت ہوتی ہے۔ اور منش سوبھاؤ سے الپگیہ ہے۔ اس لئے آدرش ایسا ہونا چاہئے۔ کہ جو سدا ایک رس اور ایک سمان رہے۔ جس میں دیش اور کال کا پربھاؤ نہ ہو۔ اور جو ہر دیش کے لئے لاگو ہو۔ اور ایسا آدرش کیول پرماتما پر ہی ہو سکتا ہے۔ جن کے سامنے کوئی آدرش نہیں ہوتا۔ وہ من مانی اور کلپت باتیں بنا لیتے ہیں۔ اور ان ہی کے انوسار اپنا آچرن بنا لیتے ہیں ✦

جن کا آدرش پری پورن نہیں۔ اُن کا پرشارتھ پری پورن نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک فلاسفر (Philosopher) نے آدرش اور بھات standard کی آوشیکتا کو انوبھو کیا ہے ✦

یدی منش کو پھر پروشش کرنے کیلئے کوئی آدرش بھی اس کے سامنے ہو۔ پھر بھی آوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ منش کو یہ انوبھو ہونا چاہئے۔ کہ یدی وہ آدرش کے انوسار نہیں چلے گا۔ تو اس کو اوشیہ دنڈ ملے گا۔ اور جتنے بل میکت اس کے اندر وہ دنڈ ودھان سمبندھی وچار ہوں گے۔ اتنا ہی درڑھ وہ اپنے آچرن کو اپنے آدرش کے انوکول بنانے میں ہوگا۔ سنسار میں جہاں کہیں بھی نیم بنائے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسے نیم بھی ہوتے ہیں۔ جن میں ان نیموں کے نہ پالن کرنے کا جو پرنام ہوتا ہے۔ اور اسی پرنام کو دنڈ ودھان کہتے ہیں۔ کسی سماج میں سبھا سدوں کا وارشک یا ماسک چندہ دینے کا نیم ہوتا ہے۔ اور اسی نیم کے ساتھ ساتھ یہ بھی نیم ہوتا ہے۔ کہ جو سبھاسد چندہ نہ دے گا۔ وہ سبھا کے ادھیکاروں سے ونچت کر دیا جائیگا۔ یدی ایسا نیم نہ ہو۔ تو شائید ہی کوئی سبھاسد چندہ دے ✦

سینکشن (sanction) یا دنڈ ودھان کئی پرکار کے نردھارت ہو سکتے ہیں:۔

(۱) راجیہ ستا کی اور سے ✦

(۲) سبھا یا سوسائٹی کی اور سے ✦

(۳) لوک نیتی کے آدھار پر ✦

(۴) ایشوری ویوستھا کے آدھار پر۔ جسے ہم کرم ویوستھا بھی کہہ سکتے ہیں ✦

ان میں سے جو دنڈ ودھان منشیوں کی سمتی پر آشرت ہیں۔ یا منشیوں کے ادھیکار میں ہیں۔ منش ان سے بچنے کی آشا کر سکتا ہے۔ اور اُن سے بچنے کے اُپائے بھی نکال سکتا ہے۔ بلکہ منش جب دوسرے منشیوں کے بنائے ہوئے نیموں کو اُلنگھن کرنے کی چیشٹا کرتا ہے۔ تو اُن کو اُلنگھن کرنے کا جو پرنام ہے۔ اس سے بچنے کی آشا کر لیتا ہے۔ اور تب اُلنگھن کرنے کا ساہس کرتا ہے۔ یا تو اُلنگھن کرتے سمے وہ یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ جس منش کے ہاتھ میں دنڈ دینے کی شکتی ہے۔ اس کو اس کے اُلنگھن کرنے کا پتہ نہیں چلیگا۔ اور یدی پتہ چل بھی جائے گا۔ تو وہ اس کو دنڈ دینے سے کسی نہ کسی پرکار روک دیگا۔ اور اس کے دنڈ سے اپنے کو بچا لیگا۔ یا تو دنڈ دینے والے سے کسی متر سے سفارش کروا لیگا۔ یا وکیل کر کے یا جھوٹی گواہی دے کر یہ ستھ کر دے گا۔ کہ اس نے کوئی نیم اُلنگھن نہیں کیا ہے۔ اس پرکار کی آشاؤں سے منش نیموں کا

(بقیہ صٖ ۱۴ پر)

مختصر افسانہ

بحرِ ہستی کا نادان مسافر

(از ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور)

آہا! —

مسافر! تو دریا کے اس پار جانا چاہتا ہے؟

اور سر پر اتنی بھاری گٹھڑی لاد کر! —

تو اس متلاطم دریا کو عبور کرنا چاہتا ہے؟

اور وہ بھی اس اطمینان اور شانتی کے ساتھ!!

دریا کی موجیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔

رات اندھیری ہے۔ سر پر گھنگھور گھٹائیں منڈلا رہی ہیں۔ بارش کوئی دم میں شروع ہونے والی ہے۔

کنارے پر کوئی ناؤ نہیں!

اور اگر — کوئی ناؤ مل بھی جائے۔ تو تجھے اس تاریک اور طوفانی رات میں لے جانے کے لئے کون تیار ہو گا؟

آہا! مسافر — تو دریا کے اُس پار جانا چاہتا ہے؟

تو دریا کے اُس پار جانا چاہتا ہے؟

اور سر پر اتنی بھاری گٹھڑی لاد کر!

نادان مسافر۔ ٹھیر جا۔ واپس آ۔ اگر تجھے دریا کو پار کرنا ہے۔

اگر تیرے دل میں اپنے محبوب کی سچی لگن ہے۔ تو خوب سوچ سمجھ لے۔

تجھے اس سے ملنے کے لئے تیار کرنا پڑیگا

تو اپنی تمناؤں کو — اپنی آرزوؤں کو — اپنی خواہشوں کو — اور اپنے دنیاوی تعلقات کو — اپنے مال و اسباب کو — یہیں چھوڑ جا — تو جس سے ملنے جا رہا ہے وہ جوگی ہے — اور تو اس کے پاس صرف فقیر بن کر پہنچ سکتا ہے۔

کیا تجھے امید ہے۔ کہ تو سر پر اتنی بھاری گٹھڑی لاد کر دریا کو تیر کر جا سکے گا؟

کیا تجھے دریا کی لہریں متلاطم نظر نہیں آتیں؟ کیا تجھے رات کی تاریکی کا کوئی خوف نہیں!

کیا تجھے نہیں معلوم کہ دریا میں گرداب بہت خوفناک ہیں — اور اگر تو بھنور میں پھنس گیا۔ تو پھر؟ — قیامت تک باہر نہیں نکل سکتا۔

آہا! — نادان مسافر! — تو دریا کے اس پار جانا چاہتا ہے؟

اور سر پر اتنی بھاری گٹھڑی لاد کر! —

کیا تو کہہ سکتا ہے۔ کہ تجھے اپنی گٹھڑی سے محبت نہیں؟

کیا تو اپنے محبوب کے جوشِ عشق میں اس گٹھڑی کو دریا میں پھینک سکتا ہے؟

کیا تو اس ایثارِ قربانی کے لئے تیار ہے؟

اگر میرے سوال کا جواب اثبات میں ہے۔ تو میں کہوں گا۔ کہ تو دریا کو عبور کر کے محبوب کو مل سکتا ہے۔

مگر ہاں۔ تجھ سے ایک بات کہہ دوں۔ تو گٹھڑی کو پھینک کر اپنے محبوب تک پہنچ جائے گا۔ لیکن تیرا محبوب پھر بھی تجھ سے مخاطب نہ ہو گا — وہ جوگی ہے۔ خود تیاگ کرتا ہے۔ خود تیاگ کی مورت ہے۔ اور دوسروں سے تیاگ چاہتا ہے۔ جب تیرے پاس مال و اسباب نہ رہے گا۔ تو وہ تجھ سے قربانی طلب کرے گا —

اور پھر تیرا محبوب ہمیشہ کے لئے تیرا ہو جائے گا ۔ (ترجمہ)

زندگی اور موت!

زندگی ہے صبح کی فرقت میں اک بے چین رات — موت ہے شیرازۂ قانونِ تکمیلِ حیات

موت یکسو، زندگی مجموعۂ اضداد کا — زندگی ہے موت کی پابند، موت آزاد کا

زندگی ہے موت کو مجبور کر لینے کا دام — موت ہے انسان کے لامحدود ہو جانے کا نام

کہتے ہیں فانی جنہیں ہم وہ فنا ہوتے نہیں — مرنے والے اصل میں ہم سے جدا ہوتے نہیں

قیدِ ہستی سے کبھی انساں رہا ہوتا نہیں — ٹوٹ جاتا ہے قفس طائر فنا ہوتا نہیں

زندگی بے روح آوازوں کو دیتی ہے پیام — موت سر الفاظ کا ٹھکرا کے کرتی ہے کلام

زندگی دھندلا سا اک جلوہ ہے اور کچھ بھی نہیں

موت یک باریک سا پردہ ہے اور کچھ بھی نہیں

[illegible]

مختصر افسانہ

موت کا راز

ایک فقیر نے اس رہنما سے کہا — "اچھا۔ تو اب کچھ موت کا بھی حال سنا دے۔"

"تم چاہتے ہو۔ کہ موت کا راز معلوم کر لو؟"

اُس نے سوال کیا۔

پھر اُس نے کہا:۔

"مگر تم کیونکر اس راز کو پاؤ گے؟ — تا وقتیکہ تم قلبِ زندگی میں اس کی جستجو نہ کرو۔"

وہ قلب زندگی کا ایک دفینہ ہے۔ مگر وہ اتنا ہی کھلا ہوا راز ہے جس قدر کہ زندگی!

مگر اُلّو جس کی آنکھیں رات کو ہی روشن ہوتی ہیں۔ دن کے نور کا راز کیونکر سمجھے؟

اگر تم موت کا راز معلوم کرنا چاہتے ہو۔ تو زندگی کے لئے۔ اور جو کچھ زندگی میں ہے اس کے لئے۔ اپنے دل کا دروازہ کھول دو۔

اس لئے کہ موت اور زندگی بالکل ایک ہی چیز ہیں۔

جس طرح سمندر اور قطرہ!

تمہاری ہی امیدوں اور خواہشوں کی گہرائی میں دریائے حیات کے متعلق تمہارا خاموش علم مستور ہے۔

اور جس طرح برف کے انبار کے نیچے درخت کا بیج دبا ہوا موسم بہار کے خواب دیکھتا ہے۔

اور آنے والے بہار کا منتظر رہتا ہے۔ اپنی آغوش میں زندگی کے سارے خزانے لئے ہوئے۔

اُسی طرح اپنے خوابوں پر بھروسہ کرو۔ اُن کے اندر ابدآباد کا دروازہ پوشیدہ ہے۔

موت کا خوف تمہارے دلوں میں ایسا ہے جیسے اس چرواہے کا دغدغہ جو اپنے راجہ کے روبرو کھڑا ہوتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ وہ شفقت کا ہاتھ اس کے سر پر رکھیگا۔

مگر پھر بھی گھبراتا ہے۔ اور ڈرتا ہے۔

لیکن کیا اس چرواہے کے کانپتے ہوئے جسم کے اندر مسرت کی حرارت موجود نہیں ہے؟

کیا ہر حال میں اس کا خوف اس کی مسرت پر غالب نہ آ جائے گا؟

اور موت کیا ہے؟

سوائے اس کے کہ برف کے ایک تودے کی طرح تمہارا جسم دھوپ میں کھڑا ہو۔ اور خورشید عالمتاب اُس کو گھلا کر بہا دے۔ وہ گھل کر پھر ویسا ہی پانی ہو جائے۔ جیسا پہلے تھا۔

اور وہ پانی پھر اسی سمندر میں جا کر مل جائے جس طرح پہلے تھا۔

اور وہ پھر سمندر کی وسعت اور گہرائی میں اپنے کو فنا کر دے۔

اور دم نکلنے کے معنی کیا ہیں؟

سوائے اس کے کہ نفس اپنی مضطربانہ آمد و رفت سے آزاد ہو کر فضا میں پھیل ۔۔۔

[illegible]

جائے — اور بغیر کسی پابندی کے اڑتا پھرے جستجو میں کمالِ مطلق کی — پھر جب تم دریائے خاموشی سے ایک گھونٹ پی لو گے۔ تو تمہارا نغمہ اُسی دن ماورائے حیات بلندیوں پر پھیل جائے گا۔۔۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سؤرگیہ آچاریہ رام دیو جی کا ماتم

گوروودت بھون لاہور میں لاہور کی آریہ سماجوں کا بھاری جلسہ

شری آچاریہ رام دیو جی کی افسوسناک مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے اتوار کی شام کو ساڑھے چار بجے آریہ پرتی ندھی سبھا و آریہ پرادیشک سبھا لاہور کی تمام آریہ سماجوں اور باہر کی آریہ سماجوں کی طرف سے گورودت بھون کے ہال میں ایک بھاری ماتمی جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ہوا۔

ڈاکٹر نارنگ کی تقریر

آپ نے کہا۔ کہ:-

"آج کا دن ہم سب کے لئے بہت رنج کا دن ہے۔ آج ہم آریہ سماج کے ایک بر ستھ نیتا کا ماتم کر رہے ہیں۔ آچاریہ رام دیو جی میرے دوست تھے۔ اور ہم کالج میں اکٹھے پڑھتے رہے۔ انہوں نے فرسٹ ایئر میں ہی شہرت حاصل کر لی تھی۔ مہاتما منشی رام کے وہ رشتہ دار تھے۔ اور انہوں نے مہاتما جی کے تیاگ کی پورے طور پر پیروی کی۔ وہ ایک آتش فشاں پہاڑ کی طرح آریہ سماجی تھے۔ لوگ کٹڑپنا کو اچھا نہیں سمجھتے۔ لیکن اس کا ایک روشن پہلو بھی ہے۔ اور وہ ہے اپنے آدرشوں کے لئے شردھا اور پریم۔ آچاریہ رام دیو جی آریہ سماج پر کسی قسم کی نکتہ چینی اور حملہ کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ وہ آریہ سنسکرتی کے علمبردار تھے"۔

شوک پرستاؤ

ڈاکٹر نارنگ کی مختصر سی تقریر کے بعد پنڈت بھگوت دت نے آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کے متعلق ایک طویل پرستاؤ پیش کیا۔ اس پرستاؤ میں آریہ سماج اور وطن کے لئے ان کی چالیس سالہ خدمات اور قربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی مرتیو کو آریہ سماج کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ اور ان کے رشتہ داروں اور لواحقین سے اس گہرے صدمہ میں اظہار ہمدردی کیا گیا۔

پنڈت بھگوت دت پرستاؤ کو پیش کرتے

ہوئے پنڈت بھگوت دت نے کہا۔ کہ:-

"وہ قربانی و مجسم تھے۔ انہوں نے سب کچھ آریہ سماج کو دے دیا۔ وہ فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو بھی آریہ سماج کی خدمت کی تعلیم دی۔ انہوں نے بھی انہیں مالدار بنانے کے لئے کوئی یتن نہیں کیا تھا۔ جو تھوڑی سی تنخواہ انہیں ملتی تھی اسی میں گذارہ کرتے تھے۔ صحت خراب ہونے پر بھی ان کی سیوا میں فرق نہ

آیا۔ آریہ سماج میں ان کی رنجدہ موت سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ وہ آسانی سے پُر نہ ہو سکے گی۔ انہوں نے بہت بڑا کام کیا۔ مطالعہ کا انہیں بہت شوق تھا۔ وہ تمام عمر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کو اونچا اٹھانے میں کوشاں رہے۔ انہوں نے اپنے کام کا سکہ لوگوں کے دلوں پر چھوڑا ہے۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر آریہ سماج کی سیوا میں لگ جانا چاہیئے"۔

رائے بہادر دیوان بدری داس

رائے بہادر دیوان بدری داس نے کہا۔ کہ:-

"ہم لاہور کے لوگ آچاریہ رام دیو جی کے کام سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آچاریہ رام دیو جی سچے بھگت تھے۔ وہ دیش کے بھگت تھے۔ جاتی کے بھگت تھے۔ اُن کے سارے جیون کا مشن ہی بھگتی تھا۔ وہ سیوا کرنا جانتے تھے۔ دھن جمع کرنے کا تو انہیں کبھی خیال بھی نہ آیا تھا۔ انہوں نے جو کام کیا ہے۔ جب تک آریہ سماج قائم رہے گا۔ ہمیشہ یاد رہے گا۔ اور زندہ رہے گا۔ میرے پاس وہ شبد نہیں ہیں۔ جن سے میں اس شوک کا اظہار کر سکوں۔ جو ہمیں آچاریہ کی مرتیو سے پہنچا ہے۔ ہم آچاریہ جی کو جتنا یاد کریں گے۔ اُتنا اپنے آپ کو اونچا کریں گے"۔

پرنسپل مہر چند

لالہ مہر چند پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے کہا۔ کہ:-

"آج ہم آچاریہ جی کی مرتیو کے شوک میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اگرچہ آچاریہ جی کے جیون پر نظر ڈالیں۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ منش کا جیون کس حد تک لوگوں کیلئے لابھ دایک ہو سکتا ہے۔ آپ ان کے کاریہ کو دھارمک نقطہ نگاہ سے دیکھیں یا کسی اور لحاظ سے۔ تو ہمیں ایک بات صاف نظر آئے گی۔ کہ انہوں نے اپنی سیوا سے دیش اور جاتی کو آگے لے جانے کی کوشش کی۔ یہ سب سے بڑی سیوا ہے۔ جو کوئی منش اپنے دیش کے لئے کر سکتا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی اتنے سرگرم کام کرنے

والے تھے۔ کہ جب وہ کسی کام کو کرتے تھے۔ تو اپنے آپ کو بھی بھول جاتے تھے۔ ان میں ایسا جوش تھا۔ کہ وہ اس کام کو کرتے ہوئے کسی اور بات کا دھیان نہ کرتے تھے۔ جب کبھی وہ ویاکھیان دیتے تھے۔ تو ایسے جوش سے دیتے تھے۔ کہ لوگ حیران رہ جاتے تھے۔ اپنے پکش کو یکے بعد دیگرے دلائل سے سدھ کرتے تھے۔ آچاریہ جی نے رشی دیانند جی مہاراج کے اُدیش کو بہت آگے لے جانے کا یتن کیا۔ اور اپنے دھرم۔ دیش اور جاتی کی تن۔ من اور دھن سے سیوا کی"۔

پروفیسر شودیال

پروفیسر شودیال نے کہا۔ کہ:-

"میرا آچاریہ رام دیو سے بہت مدت سے سمبندھ رہا ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ کس جوش اور لگن سے وہ آریہ سماج کے سدھانتوں کو ودیارتھیوں میں پیش کرتے تھے۔ مجھے طالب علمی کے زمانہ میں ان کی آریہ سماج سے گہرے پریم کی کئی باتیں اچھی طرح یاد ہیں۔ گوروکل شکھشا کے آدرش کو جس سرگرمی اور جوش سے انہوں نے عملی جامہ پہنایا۔ وہ آچاریہ رام دیو جی کا کام تھا۔ بمبئی کلکتہ اور برما میں انہوں نے گوروکل شکھشا پرنالی کی حمایت میں کئی زبردست ویاکھیان دئے۔ اور لوگوں کو بتایا۔ کہ آریہ سماج کا یہ مشن ہے۔ کہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام منش جاتی کو ویدک دھرم کا سندیش سنایا جائے۔ انہوں نے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے پریوار کو آریہ سماج کی سیوا کے لئے ارپن کیا۔ ان کی علمی قابلیت اتنی زبردست تھی۔ کہ وہ ہر ایک بات کی تہہ تک پہنچتے تھے۔ جب وہ ویاکھیان دیتے تھے۔ تو میز پر کتابوں کا انبار لگا دیتے تھے۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کا یونہی حوالہ دے رہے ہیں۔ جب مجھے ان کی باتیں یاد آتی ہیں۔ تو میں کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ وہ رشی دیانند کے سچے بھگت تھے۔ جس لگن سے انہوں نے آریہ سماج کی سیوا کی ہے وہ بہت کم لوگ کر سکتے ہیں۔ جب وہ کسی کتاب کو دیکھتے۔ وہ فوراً تاڑ جاتے۔ کہ اس کا کون سا حصہ ان کے لئے مفید ہے۔

ان کے آگے اس محنت۔ اس جوش اور سرگرمی کا یہی مقصد تھا۔ اور وہ یہ کہ کس طرح آریہ سماج کی سیوا کی جائے"۔

آچاریہ رام دیو جی کی بے وقت مرتیو کے متعلق آریہ سارودیشک سبھا کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں سبھا نے گہرے شوک کو پرگٹ کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اُن کی مرتیو سے آج ایک سچے براہمن اور سچے تیاگی ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ ان کی مرتیو سے آریہ سماج پر جو آپتی آئی ہے۔ سارودیشک سبھا بھی اس میں شریک ہوتی ہے۔ ان کی بے شمار سرگرمیاں تھیں۔ گوروکل کے آچاریہ رہے۔ سارودیشک سبھا کے کئی سال اُپ پردھان رہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کی حیثیت میں انہوں نے شاندار خدمات سر انجام دیں۔ ان کی مرتیو سے ان کے رشتہ داروں کو ہی نہیں۔ آریہ سماج کو ہی نہیں۔ بلکہ تمام ہندو جاتی کو بھاری صدمہ ہوا ہے۔ ہم پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پرماتما ان کی آتما کو شانتی پردان کریں"۔

اس کے بعد سب حاضرین نے شوک پرستاؤ کھڑے ہو کر پاس کیا۔

یادگار کے متعلق پرستاؤ

پنڈت ٹھاکر دت شرما امرت دھارا نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ آچاریہ رام دیو کی یادگار قائم کی جاوے۔ اور اس سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مناسب کارروائی کرے۔ اس سلسلہ میں پنڈت جی نے کہا۔ کہ

"جس وقت سے آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کی خبر سنی ہے۔ کئی سجنوں نے کہا ہے۔ کہ آچاریہ جی کی مناسب یادگار قائم کی جائے جس طرف نگاہ ڈالی جائے ان کی خدمات شاندار نظر آتی ہیں۔ اس لئے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کہ ان کی کس قسم کی یادگار قائم کی جائے"۔

پنڈت جی نے آچاریہ جی کی آریہ سماج کے لئے شاندار خدمات کے سمبندھ میں کنیا گوروکل دہرہ دون کا ذکر کیا۔ اور بتایا۔ کہ کس محنت اور سرگرمی سے انہوں نے اس گوروکل کو سقاپت کیا۔ اور جب ان کی صحت خراب ہو گئی۔ تو بھی انہیں اس کی چنتا لگی رہی۔ سوامی شردھانند کے سنیاس لینے کے بعد آچاریہ رام دیو نے جو کام کیا۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ وہ جس کے پاس دھن کے لئے چلے جاتے تھے جتنا مانگتے

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

گوروددت بھون میں ماتمی جلسہ

بقیہ صفحہ ۱۱

پہنچے اتنا ہی بہ آتے تھے۔ جو کام وہ کرتے تھے وہ دل سے کرتے تھے۔ نش کام بھاؤ سے کرتے تھے۔ ان کا جیون اتنا سادہ تھا۔ کہ بعض دفعہ لوگ حیران ہو کر پوچھتے تھے۔ کہ یہ آچاریہ رام دیو جی ہیں۔ آریہ سماج کے کام میں وہ اتنے مگن ہو جاتے تھے۔ کہ انہیں اپنے کپڑوں کی تو کیا شریر کی بھی سدھ نہیں رہتی تھی۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ کہ کوئی شخص آریہ ستھانوں پر کسی قسم کا حملہ کرے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارد شتابدی کے موقعہ پر وہ بیمار تھے۔ مگر پھر بھی اتنا کام کیا۔ اتنا روپیہ جمع کیا۔ اتنا دورہ کیا۔ کہ ان کی صحت اور بھی خراب ہو گئی۔ ایک دفعہ ڈاکٹر نے انہیں کہا۔ کہ تین گھنٹے آپ چارپائی سے ہلیں گے یا بازار وغیرہ جائیں گے یا اور کام کریں گے۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہیں آپ کی مرتیو ہو جائے۔ مگر ڈاکٹر کے مشورہ کی بھی انہوں نے پرواہ نہ کی۔ اور برابر کام کرتے گئے۔

انہوں نے سارو دیشک سبھا۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گوروکل کانگڑی۔ گوروکل دہرہ دون۔ غرضیکہ کئی جگہ شاندار کام کیا۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو سوچنا ہوگا۔ کہ ان کی کس طرح کی یادگار قائم کی جائے۔"

بھائی پرمانند جی بھائی پرمانند جی نے پرستاؤ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ:۔
"جب کوئی بھائی ہم سے جدا ہو جاتا ہے۔ تو ہمیں یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ کون اس کی جگہ پوری کرے گا؟ ہمیں اس کے بعد کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا۔ جو اس لگن اور جوش سے تمہیں کام کو وہ ادھورا چھوڑ گیا ہے کرے۔

آچاریہ رام دیو نے آریہ سماج کی تن من دھن سے خدمت کی۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کی کوئی موزوں یادگار قائم کی جائے۔"

ڈاکٹر ستیہ پال نے کہا۔ کہ "جب سے میں نے آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کی خبر سنی ہے۔ مجھے سخت دکھ ہو رہا ہے۔ وہ میرے ایک ساتھی تھے۔ جیل میں بھی میرے ساتھ رہے۔

اس وقت ہمارے سامنے یہ سوال ہے۔ کہ جو کام وہ ادھورا چھوڑ گئے ہیں اسے پورا کیا جائے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ جب کوئی ہمارا پیارا ساتھی ہم سے جدا ہو جائے۔ تو شوک کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ ایک ویر دن رات اپنا جیون دیش اور جاتی کی سیوا میں اپنے عقیدہ کے مطابق ارپن کر گیا۔ جو اپنے جیون کو اپنے بھائیوں کی سیوا میں لگا گیا۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اس کے نقش قدم پر چلیں۔ ایسے شخص جیسا نیک اور بھاگیہ وان پرش کون ہوگا۔ جو پربھو کی آگیا کو مانتا ہوا اپنے عقیدہ کے مطابق منش ماتر کی سیوا کے لئے اپنا جیون ارپن کر جائے۔ میرا تو وشواس ہے۔ کہ کسی مہاپرش کی یاد اس دنیا میں کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر سچ مچ کسی مہاپرش کی یاد منانا ہو۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے پربھو سے پرارتھنا کریں۔ کہ جس طرح آچاریہ رام دیو نے اپنے دیش جاتی اور منش ماتر کی سیوا کے لئے قربان کیا ہے۔ وہی لگن ہمارے ہردہ میں بھی پیدا ہو۔ بڑے آدمیوں کی مہیما یہ ہے۔ کہ ان کے سینے میں جو شمع روشن ہوتی ہے۔ اس کی روشنی وہ اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ہمیں شوک کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ہمت کرنے کی ضرورت ہے۔ آچاریہ رام دیو جی کے لئے اپنی شردھا پرگٹ کرنی چاہیئے۔ ایسے مہاپرش جب جیتے ہیں تو بھی دوسروں کے لئے۔ اور مرتے ہیں۔ تو بھی اپنی شمع کی روشنی چھوڑ جاتے ہیں۔ جو ان میں روشنی ہوتی ہے۔ اس سے دوسرے لوگ مستفید ہوتے ہیں آچاریہ رام دیو جی جام شہادت پی گئے۔ اور دوسروں کو اس جام کی دعوت دے گئے۔ اس لئے ہمت نہ ہاریئے۔ اور آچاریہ رام دیو جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نش کام بھاؤ سے دیش اور جاتی کی سیوا کیجئے۔"

اس کے بعد شری اجیت سنگھ جی سنہار تھی۔ پنڈت آتما نند جی۔ شریمتی شنو دیوی اور مہاشہ مہر سنگھ منتری آریہ سماج وچھو والی نے اپنی شردھانجلیاں بھینٹ کیں۔

تاں لبد سبھا پتی مہودیہ نے فرمایا۔ کہ اگر مہان دیکتیوں کی موت آریہ سماجیوں میں ایکتا اور سنگھٹن کا منتر پھونک جائے۔ تو یہ بہت بڑا کام سمجھنا چاہیئے۔ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ کالج اور گوروکل دھڑوں کو مل جانا چاہیئے۔ جب ان دو پارٹیوں میں کوئی سدھانت کا بھید نہیں۔ تو الگ الگ دو دھڑے بنائے رکھنے سے کیا لابھ؟ آپ نے آچاریہ جی کے سمارک بنائے جانے کی تجویز کی حمایت کی۔ اور اس اُدیش کیلئے ایک ہزار ایک روپیہ دان دیا۔

سوئرگیہ آچاریہ رام دیو جی کا مختصر جیون چرتر

بقیہ صفحہ ۶

گوروکل سے اپنا آفیشل تعلق توڑ لیا۔ مگر اس کے معاملات میں پہلے کی طرح دلچسپی لیتے رہے۔ آپ کی جگہ پنڈت چموپتی جی کو مکھیہ ادھشٹاتا مقرر کیا گیا۔

۱۹۳۵ء میں

۱۹۳۵ء میں آچاریہ رام دیو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان چنے گئے۔ اس وقت سے ان کی مصروفیت کا مرکز زیادہ تر لاہور بن گیا۔ سبھا کی ارد شتابدی کے سلسلہ میں انہوں نے بہت کام کیا۔ اس کا ان کی صحت پر بہت خراب اثر پڑا۔ صحت آگے ہی خراب رہتی تھی۔ کام کے بوجھ کی وجہ سے اور بھی خراب رہنے لگی۔

دسمبر ۱۹۳۶ء میں جب آچاریہ رام دیو جی آریہ سماج جالندھر کے جلسہ پر گئے۔ تو وہاں فالج کا حملہ ہو گیا۔ اور وہ علاج معالجہ کے لئے گوروکل کانگڑی چلے گئے۔ وہاں کچھ افاقہ ہوا۔ تو ڈیرہ دون گئے۔ وہاں بھی علاج کراتے رہے۔ مگر بیماری جڑ سے نہ گئی۔ اور آپ لاہور آ گئے۔ یہاں کچھ افاقہ ہوا۔ مگر صحت بحال نہ ہوئی۔ بیماری کے باوجود آچاریہ جی گوروکل کانگڑی اور کنیا گوروکل دہرہ دون کے متعلق اپنی ذمہ واریوں کو برابر سرانجام دیتے رہے۔ انہیں ہر وقت ان کی فکر رہتی تھی۔ پچھلی گرمیوں میں انہیں فالج کا دوبارہ حملہ ہوا۔ اس سے وہ جانبر تو ہو گئے۔ مگر ان کی صحت پر اس کا نہایت برا اثر پڑا۔ دسہرا کے موقعہ پر آپ دہلی گئے وہاں بھی علاج کراتے رہے۔ طبیعت کچھ اچھی ہو گئی۔ اور چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ دیوالی کے موقعہ پر جب کنیا گوروکل کا جلسہ تھا۔ تو صحت کی خرابی کے باوجود وہ دہرہ دون چلے گئے۔ جلسہ کے موقعہ پر صحت بہت بگڑ گئی۔ یہاں تک کہ انہیں کرسی پر بٹھا کر جلسہ میں لایا گیا تھا۔ دو کئی گھنٹے جلسے میں بیٹھے رہے۔ کارروائی میں دلچسپی لیتے رہے۔ انہیں کام کرنے کا اتنا شوق تھا۔ کہ وہ کبھی تھکتے ہی نہ تھے۔

آشاوادی

آچاریہ رام دیو سچے معنوں میں رشی دیانند کے بھگت تھے۔ مایوسی کبھی ان کے نزدیک تک نہ آتی تھی۔ بیماری حد سے بڑھ گئی تھی۔ مگر اس کے باوجود انہیں ہر وقت یہی امید رہتی تھی۔ کہ بس جلدی تندرست ہو جاؤں گا۔ مگر پرماتما کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ صحت ایسی بگڑ گئی۔ کہ بحال نہ ہوئی۔ پہلے ٹانگوں پر فالج کا حملہ ہوا۔ پھر معدہ کام کرنے سے رہ گیا۔ اس پر بھی انہیں بحالیٔ صحت کی امید لگی رہی۔ اعتقاد کے پکے تھے۔ دلیری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کی پبلک زندگی میں میں نے کوئی ایسا موقعہ نہیں دیکھا۔ جب کہ انہوں نے ہمت ہاری ہو۔ مشکل سے مشکل کام پیش آیا۔ مگر انہوں نے ذرا پرواہ نہ کی۔ اور قدم آگے ہی بڑھاتے گئے۔

آچاریہ رام دیو گوروکل شکھشا پرنالی کے اتنے زبردست حامی تھے۔ کہ انہوں نے اپنے تمام لڑکوں کو گوروکل کانگڑی میں تعلیم دلائی۔ اور اپنی لڑکیوں کو کنیا گوروکل دہرہ دون میں۔

افلاس کی زندگی

آچاریہ رام دیو جی سچے تیاگی تھے۔ پراچین بھارت ورش کے براہمنوں کی طرح انہوں نے ودیا پرچار کے بلند آدرش کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا۔ فقیرانہ زندگی بسر کی۔ اپنے لئے دھن جمع کرنے کا انہیں کبھی خیال تک نہ آیا۔ ودیا پڑھنے اور پڑھانے میں عمر گذاری ان کا مطالعہ اتنا وسیع تھا۔ کہ شاید کسی کا ہو۔ مغرب مشرق کے کسی ودوان کی کوئی کتاب یا اس کا کوئی لیکھ شائع ہوا نہیں۔ اور انہوں نے پڑھا نہیں۔ خود دھن جمع کرنا تو درکنار اپنی پچھلی جائیداد بھی آریہ سماج کے ارپن کر دی۔ دھارمک۔ مجلسی اور سیاسی پہلوؤں میں وہ بھاری سرگرمی کا اظہار کرتے رہے سچے دیش بھگت تھے۔ وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ راج نیتک اُنتی کے ساتھ ساتھ دھارمک اُنتی اور مجلسی اصلاحات کی طرف بھی پوری پوری توجہ دی جائے۔ ان کی تمام زندگی دو الفاظ میں آ جاتی ہے۔ کرم اور قربانی۔ نش کام سیوا ان کا آدرش تھا۔ آرام کرنا تو وہ جانتے ہی نہ تھے۔ انہیں ایک دھن سمائی ہوئی تھی۔ اور وہ دیش اور جاتی کی سیوا تھی۔ سادہ زندگی بسر کی۔ اپنے مشن کے لئے روپیہ جمع کر کے اپنی پوزیشن بنانے کا کبھی خیال تک نہ آیا تھا۔

ایسے سچے تیاگی کی مرتیو پر دیش اور ۴

ہو جاتی کہ جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی ہونا ناممکن ہے۔ آج آریہ سماج کا ایک انمول رتن اس سے جدا ہو گیا ہے۔ آچاریہ رام دیو آج ہمارے درمیان نہیں رہے۔ مگر اپنی چالیس سالہ خدمات...

آچاریہ رام دیو کا ماتم

استری سماج لاہور کا پرستاؤ

آریہ سماج انارکلی میں منگلوار کو دونوں استری سماجوں کی سنیکت شوک سبھا شریمتی اشیو رکور کی صدارت میں ہوئی۔ شریمتی دھیاں دیوی۔ شریمتی شاردا دیوی اپدیشکہ شریمتی پورن دیوی۔ شریمتی بدھ ونتی۔ شریمتی سرسوتی دیوی۔ شریمتی سمنگلہ دیوی۔ شریمتی رتن دیوی شریمتی راجیندری نہرو۔ شریمتی اشیو کور نے شردھانجلیاں بھینٹ کیں اور شوک پرستاؤ پاس ہوا۔

پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی

نے اپنے تازہ اجلاس میں آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کے سمبندھ میں ایک شوک پرستاؤ سویکار کیا ہے۔

انتم شوک پرکاش

۱۲-دسمبر کی شام کے ۵ بجے گورودت بھون میں چوتھا کی رسم ادا کی گئی۔ پانسو کے لگ بھگ استری پرش شامل ہوئے۔ بھجن ہوا۔ پھر پنڈت بدھ دیو نے پراتھنا کرائی۔ بعد میں سب نے مل کر آچاریہ جی کی دھرم پتنی و بچوں سے اظہار ہمدردی کیا۔

السٹریٹڈ ویکلی بمبئی کا اظہار عقیدت

اخبار السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا بمبئی نے آچاریہ رام دیو جی کو یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے:-

"کنیا گوروکل دہرہ دون کا مقصد ایسے تعلیمی حالات پیدا کرنا ہے۔ جو ویدک کال میں اس کالج میں، پرانے زمانہ کے بہترین تعلیمی طریقوں کو جذب کیا گیا ہے۔ خاص طور پر نہ بانوں کی تعلیم اور عام علم کے بارہ میں۔ اس اعلیٰ مجموعہ کا سہرا گوروکل کے بانی آچاریہ رام دیو کے سر پر تھا۔ جنہوں نے چالیس سال پیشتر ایک مشہور انگریز ایجوکیشنسٹ کے پاس تعلیم پائی تھی۔ ہندوستان کے طول و عرض افریقہ کی ہندوستانی بستیوں، برہما اور ملایا سے کنیا گوروکل میں تعلیم پانے کے لئے لڑکیاں آتی ہیں۔۔۔۔"

آریہ سماجوں کے شوک پرستاؤ

ابھی دھڑا دھڑ موصول ہو رہے ہیں اس تنگ میں ان کو پرکاشت کرنا ناممکن ہے۔ انہیں آئندہ انکوں میں جگہ دی جاوے گی مندرجہ ذیل سماجوں کے شوک پرستاؤ آج ۱۴-۱۲-۳۹ تک موصول ہو چکے ہیں:-

موڑمنڈی۔ کوئٹہ۔ ملتان چھاؤنی ؞

ساماجک سماچار

گوروکل بھٹنڈہ کے سماچار

اس وقت گوروکل میں تیس برہمچاری بڑے آنند سے ودیا گرہن کر رہے ہیں۔ صحت سب کی عمدہ ہے۔ خوراک نکل اور موسم کے مطابق دی جاتی ہے۔ گھی۔ دودھ اور پھلوں کا بھی پربندھ ہے۔ ہر ایک کا ماسک خرچ دس روپے ہے۔ برہمچاری سے صرف چار روپے آہار کے لئے جاتے ہیں۔ دانی لوگ اس طرف دھیان دینے کی کرپا کریں ؞ (مکھیا دھشٹاتا)

بٹالہ میں مونڈن سنسکار

مہاشہ ستیہ پال سابق منتری آریہ سماج بٹالہ کے سپتر کا مونڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے پنڈت بابو لال جی نے کروایا۔ اس شبھ اوسر پر ڈاکٹر۔ وکلاء۔ دیگر معزز لوگ اور دونوں سماجوں (کالج اور گوروکل) کے سبھاسد شریک ہوئے۔ ... سونر ناریوں کے ... تھی۔ مہاشہ جی کی طرف سے مبلغ دس روپے مختلف فنڈوں کو دان دکھشنا دی گئی۔ سنسکار کے سماپت ہونے کے بعد پریتی بھوجن ہوا ؞ (منتری)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

مورخہ ۹-۱۰-۳۹ کو مہاشہ نرنجن داس کے گھر پتر نے جنم لیا۔ آریہ سماج کی طرف سے جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مبلغ دس شلنگ دان پراپت ہوا ؞

مورخہ ۱۴-۱۰-۳۹ کو مہاشہ سدانند پوری کا وواہ سوبھاگیہ سردار گوردت سنگھ نائیک کی سپتری ستیہ وتی کے ساتھ کروایا گیا۔ ور پکش کی طرف سے مختلف سنستھاؤں کو باسٹھ شلنگ اور ودھو پکش کی طرف سے مبلغ تیس شلنگ دان پراپت ہوا ؞

— حیدر آباد ویدک پرچار فنڈ —

اس وقت تک آریہ سماج نیروبی کی طرف سے چھ ہزار شلنگ سے اوپر دھن جمع ہو چکا ہے۔ جس میں سے مبلغ پانچ ہزار شلنگ ستیہ گرہ فنڈ میں آریہ سارودیشک سبھا دہلی کو بھیجا جا چکا ہے۔ باقی دھن ویدک پرچار فنڈ کے لئے شیگھر ہی بھیج دیا جاوے گا۔ اور

... بھی دھن اکتر ہو رہا ہے ؞

ہر اتوار کو پراتہ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک، آریہ سماج مندر میں ساپتاہک ست سنگ لگتے ہیں۔ شری پنڈت ستیہ پال جی آریہ مشنری کے اپدیش نیتا پر اچھا پربھاؤ ڈالتے ہیں۔ حاضری سنتوش جنک ہوتی ہے ؞

(گورداس رام منتری آریہ سماج نیروبی)

پنجاب یونیورسٹی اور ذات پات

پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یونیورسٹی کے امتحانات کی فارموں میں "ذات" کے ہیڈنگ کو "ذات اگر کوئی ہے" میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور اس سال کے میٹرک کے امتحان کی فارموں میں یہ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ ذات پات توڑک منڈل کے طلباء نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ میٹرک کے طلباء میں اس بات کا پرچار کیا جائے۔ کہ وہ ذات کے خانہ میں nil یا "کچھ نہیں" درج کریں۔

(دھر بھگوان منتری)

آریہ کمار سبھا انبالہ چھاؤنی

آریہ کمار سبھا انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۲۸ سے ۳۱-دسمبر کو ہوگا۔ جس میں سنگیت سمیلن۔ قومی سمیلن۔ ویایام سمیلن۔ دلت ادھار سمیلن ہوں گے۔ جس میں بڑے بڑے سنیاسی اور ودوانوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ اور گرد کے دھرم پریمیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلسہ میں سملت ہو کر لابھ اٹھاویں ؞ (رام ناتھ منتری)

بخشی رام رتن سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور

"آچاریہ رام دیو جی کی خدمات سورج کی طرح چمکتی ہیں۔ گوروکل کانگڑی۔ کنیا گوروکل دہرہ دون کے مکھیہ ادھشٹاتا کی حیثیت سے جو انہوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو دھارمک تعلیم دینے کیلئے سیوا ئیں کیں۔ ان سے کوئی ناواقف نہیں۔ وہ مشہور ماہر تعلیم تھے۔ آریہ ورت کے اتہاس کی ریسرچ میں انہوں نے کمال کر رکھا تھا۔ گوروکل۔ آریہ سماج۔ آریہ سبھیتا اور آریہ بھاشا کیلئے ان کے دل میں اگادھ پریم تھا۔ خاتمہ ؞

شردھانجلی

— بقیہ صفحہ ۵ —

ہاتھ تھے۔ آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ ان کا موزوں میموریل تیار کرے" ؞

شری سدھاکر جی منتری سارودیشک سبھا

"آچاریہ جی کا نام آریہ سماج کے حلقوں میں ایک تکیہ کلام بن گیا ہے۔ آپ کا آریہ سماج کی ہر تحریک اور ہر سرگرمی سے اتنا گہرا سمبندھ تھا۔ کہ اس عظیم تحریک کا خیال کرتے ہی ان کی اس سے علیحدگی کا خیال بھی ناممکن تھا۔ آچاریہ جی کی قابلیت کا ریکارڈ جس قدر شاندار ہے۔ اسی قدر شاندار ان کی بے غرض سیوائیں ہیں۔ جو انہوں نے ویدک دھرم اور آریہ سماج کی ناتیں کیں۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ وہ ایک سچے قوم پرست تھے۔ ان کا جیون سادہ اور اعلیٰ خیالات کے بلند آدرش کا مجسمہ تھا"۔

ڈاکٹر ستیہ پال چندر دیو

"آچاریہ رام دیو جی سے میرا تیس سال تک سمبندھ رہا۔ آریہ دھرم کے لئے ان کے اندر ہمیشہ نمایاں لگن رہی ہے۔ شب و روز کے مطالعہ سے آریہ سماج کی سیوا کرنا وہ اپنا دھرم سمجھتے تھے۔ ان کی علمی لیاقت بہت اعلیٰ درجہ کی تھی۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ ان کا جیون حد سے بڑھ کر سادگی کا نمونہ تھا۔ آریہ سماج کے پرچار میں معروف ہو کر انہوں نے اپنی صحت کا کبھی خیال نہ کیا۔ آریہ جگت کو ان کی مرتیو سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے" ؞

لالہ سائیں داس

"آچاریہ رام دیو کی مرتیو کی خبر سن کر مجھے انتہائی افسوس ہوا۔ وہ آریہ سماج کے ایک سرگرم اور مخلص لیڈر تھے۔ ان کے سورگباش ہونے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے ساری آیو آریہ سماج کے پرچار میں گذار دی۔ اور اپنے خیالات کا پرچار ہمیشہ جوش سے کیا۔ وہ فی الواقعی آریہ سماج کے سجن تھے" ؞ م

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

یہ بات کے بندھنوں سے وہ آریہ جاتی کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔ وہ سچے محب وطن تھے ؞

Digitized by eGangotri

اِیشور وشواس

بقیہ صفحہ ۹

اُلنگھن کرتا ہے۔ اور پھل مانگنے کے لئے اپرادھی بنتا ہے۔ یدی ڈنڈ ودھان ایسی شکتی کے آدھار پر ہو۔ جس سے کوئی بات چھپائی نہ جا سکتی ہو۔ اور جس پر کسی وکیل کی وکالت یا کسی گواہ کی گواہی کا کوئی پربھاؤ نہ ہو۔ جس تک کوئی سفارش نہ پہنچ سکے۔ تو ایسے ڈنڈ ودھان کرنے والے دیکتی کے انوشاسن میں کوئی پاپ کرنے یا نیموں کے اُلنگھن کرنے کا ساہس نہیں کرے گا۔ اور ایسا ڈنڈ ودھان (Sanction) اِیشور کے آدھار پر ہی نردھارت ہو سکتا ہے۔

اب ہم نے دیکھا۔ کہ منش کے سماج کو ٹھیک رکھنے کے لئے جو Sanction اور Standard ہونا چاہیئے۔ وہ اِیشور کی ستا کے ہی آدھار پر ہو سکتا ہے۔ اور اس بات کو مکش میں رکھ کر اِیشور کی پوُجا کی ودھی کو نشچت کرنا چاہیئے۔ کہ منشیوں کے ہردہ کے اندر آدرش اور ڈنڈ ودھان دونو کا پربھاؤ ستھائی بنا رہے ٭

دکھشن بھارت اور آریہ سماج

بقیہ صفحہ ۸

سچار و ستدپ سے کر سکیں۔ ایک سال کے بعد جب ہم دوبارہ بھی دکھشن بھارت میں پرچار کے سمبندھ میں سوچیں گے۔ تو بالکل ٹھیک انومان لگا سکیں گے۔ کہ ادھر آریہ سماج کے پرچار کا کتنا ٹھوس پروگرام شروع ہو جائیگا٭ اس کے اتیرکت شری پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے اس اور سماج کے سدھانتوں کو پرچار کر رہے ہیں ٭

اُپادھیائے جی دکھشن میں آریہ سماج کے ساہتیہ کا ایک کیندر ستھاپت کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں آریہ سماج کی سدھانت سمبندھی پستکوں کا مراٹھی۔ تیلگو۔ کناڑی۔ اور تامل آدی بھاشاؤں میں انوواد کر کے آریہ سماج کے پرچار کو ادھ ستھائی روپ دیا جا سکے۔ آریہ جگت اُپادھیائے جی کے نام سے بھلی بھانتی پریچت ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہے۔ کہ سماج کے ساہتیہ کے بنانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے۔ ان کی لکھی ہوئی پستکیں آستکواد۔ ادویت واد۔ جیو آتما آدی کو پڑھ کر سہجا انومان لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پنڈت جی کی سدھانت سمبندھی جو ادبھت واقفیت ہے۔ وہ اوشیہ دکھشن بھارت میں بھی اس پروگرام کو سپھل بنائے گی۔ پنڈت جی انگریزی میں آریہ سماج کے سمبندھ میں ایک اور پستک لکھ رہے ہیں۔ اور یہ پرایہ لکھی جا چکی ہے۔ جس کا انوواد ویدک "ڈگ وجے" میں پرکاشت ہوا کرے گا٭

ساہتیہ کا کیندر کہاں ستھاپت کیا جائے؟ اس کے لئے سمست سُوِدھاؤں والے ستھان کے انولیشن کے لئے پنڈت جی دکھشن بھارت میں بھرمن کرنے والے ہیں۔ جو بھائی کوئی اُپیکت ستھان سمجھیں۔ یا اس یوجنا کے سمبندھ میں کسی پرکار کی سمتی یا سہایتا دینا چاہیں۔ وہ شیگھر ہی لکھیں٭

تیسرا ٹھوس کاریہ ہے شولاپور میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کا اُدگھاٹن۔ کالج ۱۹۴۰ سنہ میں آرمبھ ہو جائے گا۔ اور اس کی بلڈنگ تیار کرانے کے لئے کالج کے بھاوی پرنسپل شری جے۔ ایل۔ دنتری شولاپور آئے ہوئے ہیں۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کمیٹی دکھشن بھارت میں ودیا کا پرسار کرنا چاہتی ہے۔ یہ بھی آریہ سماج کے پرچار کا ایک اچھا سادھن ہے۔ اور آشا ہے۔ کہ جنتا اس میں بھی کافی سہایتا دے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پرنسپل تتھا کالج کے انیہ ادھیکاریوں سے نمر نویدن ہے۔ کہ وہ کالج میں ایسے شکشک رکھیں۔ جن کے اندر مشنری سپرٹ ہو۔ جن کے دل میں ویدک سدھانتوں کے سمبندھ میں دِرڑھ شردھا ہو۔ اور جو شکشن کاریہ کو نوکری کے چند گھنٹے نہ سمجھ کر سماج سیوا اور ویدک پرچار سمجھیں ٭

بھارت کی انیہ سنستھاؤں کو بھی دکھشن بھارت میں پرچار کے لئے جُٹ جانا چاہیئے۔ شُدھی سبھا کے لئے ادھر اتنا کٹھنتر کھلا پڑا ہے۔ جتنا کسی دوسری سنستھا کے لئے نہیں۔ عیسائی مشنریوں کا ادھر جال بچھا ہُوا ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی کے دھرم سے پتت ہونے کا سماچار سنائی دیتا ہے٭

میں شُدھی سبھا سے بھی نویدن کرونگا۔ کہ اگر وہ ستھائی روپ میں اپنی ادھر شاکھ کھول دے۔ اور شُدھی کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ تو بہت اچھا ہے۔ اس کے لئے کاریہ کٹھنتر بہت وستریت ہے۔

خطوکتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں٭

آچاریہ دیو جی کی مرتیو کا سماچار آریہ جگت نے کیسے سنا؟

آہ! سؤرگیہ آچاریہ جی!

"سؤرگیہ آچاریہ رام دیو جی ایک مہاپرش تھے۔ گو وہ اس وقت ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ مگر ان کی زندگی بھر کے کام۔ ان کا آدرش جیون۔ اور سنستھائیں جو اُنہوں نے قائم کیں ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتیں۔ ان کی سادہ غربت کی زندگی۔ اُن کا سماجی کام اور گورُوکل نہائت سبق آموز کام ہیں۔ جو نہ صرف ہم کو بلکہ آنے والی نسل کو مشعل کا کام دیں گے۔ اور کئی خطروں سے بچائیں گے۔ ان کی زندگی کا سب سے بڑا کام گورُوکل کی سیوا ہے۔ جو سوامی شردھانند جی کے بعد ان کے سپرد ہوئی تھی۔ اس سیوا سے انہوں نے اپنے اُپدیشوں اور ششیوں کے دوارا جو سینکڑوں کی تعداد میں گورُوکل کانگڑی سے لائق فائق ہو کر نکلے۔ سماج اور جاتی کی کایا پلٹ دی۔ سنستھاؤں کا اثر ملک کے ہر حصہ میں دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ آریہ سماج کا کام جس کے محرک شری رام دیو جی آچاریہ تھے٭

ان کی آریہ سماجک کاموں میں بڑی لگن تھی۔ وہ دن رات اندھی۔ ارش، کچھ نہیں دیکھتے تھے۔ جب ان کو سماجی کاموں کے لئے جانا ہوتا تھا۔ تو وہ اپنے لڑکے لڑکیوں اور پریوار کی سماج کی سیوا کے مقابلہ میں ذرا پرواہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ کہ اِیشور سب کچھ اچھا کرتا ہے۔ دوستوں میں وہ ایک سچے دوست تھے۔ چنانچہ شری بت مہاشہ کرشن۔ لالہ نارائین دت۔ پنڈت لچھمن ناتھ اور کئی صاحبوں کو اپنے بھائیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ اور ان کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کو تیار رہتے تھے۔ معمولی اختلاف رائے تو ہوا ہی کرتا ہے۔ مگر جہاں پریم ہوتا ہے۔ وہاں ہر الٹی بھاؤ میں اس سے کبھی فرق نہیں آتا۔ وہ تھوڑے تھوڑے میں گذارہ کرنا پسند کرتے تھے۔ پولیٹیکل میدان میں بھی انہوں نے اور ان کے ششیوں نے کافی کام کیا۔ اُن کے ششیہ سینکڑوں کی تعداد میں سول نافرمانی کے دنوں میں جیل گئے۔ اور وہ خود بھی ۱۹۳۲ء میں اڑھائی سال کے لئے

قید ہوئے۔ مجھ کو چار سال کے لگ بھگ ان کی سیوا کا اوسر بذریعہ لالہ نارائین دت جی کے ملا تھا۔ میں نے ان جیسا تیاگی۔ لائق پروفیسر۔ لیکچرار۔ محنت پرور۔ اور پرولیکاری نہیں دیکھا۔ مگر جہاں کہیں سماج کا نقصان ہوتا ہُوا دیکھتے یا سماج یا ہِت کے خلاف کسی کو چلتا دیکھتے تو فوراً پرگٹ ملا کر دیتے تھے۔ اور اس کو دُور کرنے کی کوشش کرتے تھے٭

قریباً دو سال سے وہ بیمار تھے۔ مگر اس بیماری کے دوران میں بھی وہ اکثر پرتی ندھی سبھا کی ہر میٹنگ میں شامل ہوتے رہے۔ بلکہ اپنی مجبوری پر غصہ کرتے تھے۔ میں یہ کہنے کو تیار ہوں۔ کہ ان کی موت کا کچھ کارن ان کی زیادہ کام کرنے کی کوشش بھی ہے۔ وہ آرام حسب ہدایت اپنے معالجوں کے نہیں کر پاتے تھے٭

کنیا گورُوکل لڑکیوں کے گورُوکل کی طرح ان کا ایک دوسرا کام ہے۔ وہاں کی لڑکیاں ان کے لیکچروں اور اُپدیشوں سے بہت پربھاوت تھیں۔ وہ بیمار ہوتے ہوئے بھی ان کے نبندھ وغیرہ ٹھیک کیا کرتے تھے۔ کنیا گورُوکل کا اُنتی پر پہنچنا ان کا ہی کام ہے۔ اِیشور ان کو سدگتی اور ان کے کٹمب کو شانتی پردان کریں٭"

(دگمبر دیال سابق اسسٹنٹ گورنر کنیا گورُوکل دہرہ دون)

آریہ سماج کا ایک ستمبھ ٹوٹ گیا

"آج اچانک آچاریہ رام دیو کی مرتیو کی خبر سن کر جگر پاش پاش ہو گیا۔ دل کو یقین نہیں آتا۔ کہ آریہ سماج کا ایک ڈیڑھ بے بہا اور چمکتا ہُوا ستارہ ڈوب گیا ہے۔ آچاریہ رام دیو کے متعلق اخباروں میں ان کی یوگیتا اور آریہ سماج کیلئے قربانی کے متعلق درجنوں مضامین لکھے جاویں گے۔ میں تو انہیں ۲۳ برس سے جانتا ہوں۔ ایسے عالم۔ ریسرچ سکالر۔ اور ان تھک کام کرنے والے آریہ سماج کے دائرہ میں بہت کمیاب ہیں۔ آریہ سماج کو اس قدر ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ کہ اس کی تلافی ہونی بہت مشکل ہے۔ آریہ سماج کی

ترقی کو اس قدر اونچا کرنے میں ان کا زبردست ہاتھ ہے۔ تقریر اور تحریر کے میدان میں آپ نے اس قدر نمایاں کام کیا۔ کہ آپ کا ثانی بہت مشکل سے ملیگا۔ بھگوان آپ کی آتما کو شانتی دے... (مرتیو کی...)

سواستھ رکھشا

سنگترے کے فوائد

کسی غذا کا ہضم ہونا اور بات ہے۔ اور تنومند بدن بننا اور بات۔ ایک چیز اگرچہ بظاہر ہضم ہو گئی ہے۔ لیکن انسانی جسم کے لئے یہ اسی وقت کار آمد ہو گی۔ جب کہ یہ جزو بدن بن جاوے گی۔ مطلب یہ کہ خون و گوشت وغیرہ میں تبدیل ہو کر ہی غذا بدن کا حصّہ قرار پاوے گی۔ یہ بھی ایک طبّی نقطہ ہے۔ کہ جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ سب کی سب جزو بدن نہیں بنتی۔ اس کا بہت سا حصّہ فضول مادوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو اگر زیادہ دیر انسان کے جسم میں رہیں گے۔ تو سڑ کر کئی قسم کے زہر پیدا کریں گے۔ اور کئی امراض کا باعث بنیں گے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ طبیب ان غذاؤں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو نہ صرف ہضم ہوں۔ بلکہ جزو بدن بننے کی خاص طور پر خاصیّت رکھتی ہوں +

سنگترے کے رس کے اندر جو ترشی اور شیرینی ہوتی ہے۔ قدرت نے اس کو یہ خوبی بخشی ہے۔ کہ اس کو ہضم کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ فوراً جزو بدن بنتا چلا جاتا ہے +

ہم مندرجہ ذیل سطور میں سنگترے کے رس میں بعض زیادہ اہم فوائد تحریر کرتے ہیں :-

(۱) بخار کے مریض کے لئے (جس کو پروٹین والی غذا کی اوّل تو ضرورت ہوتی ہی نہیں۔ یا بہت ہی کم ہوتی ہے) سنگترے کا رس بہت مفید ہے۔ مغرب کے ماہرین طب یہاں تک دعوے کرتے ہیں۔ کہ اس مریض کے لئے کوئی غذا سنگترے کے رس سے بہتر تو کجا اس کے برابر بھی نہیں۔ اس کی دلیل کے طور پر وہ حقائق پیش کرتے ہیں۔ کہ بخار کے مریض کی پیاس کی شدت رفع کرنے کے لئے اس کے جسم سے وہ زہریلے مادے نکال دئے جائیں۔ جو اس کا تن بدن خون اور گوشت گھلا رہے ہیں۔ پس عام پانی کی بجائے سنگترے کا رس استعمال کیا جائے۔ جو نہ صرف پانی مہیا کریگا بلکہ زہر کو دفع کرنے والی دوا بھی مہیا کریگا +

(۲) سنگترے کا رس ایک ایسا معطّر پانی ہوتا ہے۔ کہ اس کی مثال موجود نہیں۔ جراثیم سے قطعاً پاک اور کئی قسم کے غیر مادوں سے مبّرا ہونا اس کا خاص امتیاز ہے +

(۳) سنگترے میں جو ترشی ہوتی ہے۔ وہ پیاس بجھانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور پھر اس کا ذائقہ ایسا مفید اور خوش گوار ہوتا ہے۔ کہ مریض جتنی خوشی جس قدر اس کی ضرورت ہو پی لیتا ہے۔ بخار کے زہر کے سبب مریض کی زبان پر جو میل جم جاتی ہے۔ اور جس کے سبب اس کو غذا اور پانی دونو کی طرف رغبت نہیں رہتی۔ اس پر سنگترے کی خوشبو اور ذائقہ غالب آ جاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اس کا رس پانی اور دوا کا کام دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ غذا کا بھی۔ کیونکہ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ سنگترے کے رس کی وہ غذائیت جو کمزوروں اور مریضوں کے لئے خصوصیّت سے موزوں ہے۔ اس شئے میں دودھ کے برابر ہوتی ہے +

(۴) چونکہ سنگترے کے رس میں پروٹین کی مقدار صرف ایک فیصدی کا بھی نصف ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بات بخار خاص کر انفلوئینزا کے مریضوں کے خاص طور پر مفید ہے۔ وجہ یہ کہ ان مریضوں کی قوّتِ ہاضمہ کمزور ہوتی ہے۔ اور یہ امر لازم ہے۔ کہ ان کو وہ غذا دی جائے۔ جو معدہ پر مطلق بوجھ نہ ڈالے۔ اور فی الفور نہ صرف ہضم ہو جائے۔ بلکہ جزو بدن بن جائے +

(۵) پاؤ ڈیڑھ پاؤ سنگترے کے رس کے ساتھ جَو کا دلیہ شامل کر کے مریض کو کھانا چاہیئے۔ تپ محرقہ کے مریضوں کو صرف سنگترے کا رس صحت مند بنا سکتا ہے +

(۶) وہ شیر خوار بچّے جن کی مائیں ان کو دودھ نہیں پلاتیں اکثر کمزور رہتے ہیں۔ خوب پکے ہوئے سنگتروں کا رس انہیں استعمال کرانا چاہیئے۔ اس سے نہ صرف ان کو وہ وٹامن ملے گا۔ جس سے ان کی پرورش نہائت عمدہ ہو گی۔ بلکہ اکثر بیماریوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ وہ مائیں جو بچّوں کو دودھ پلاتی ہیں سنگترے کے رس سے بہت فائدہ حاصل کر سکتی ہیں۔ ان کو بھی وٹامن کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔ غرضیکہ سنگترے کے رس کے بہت فائدے ہیں۔ اس قدر فائدے کسی دوسرے پھل میں نہیں پائے جاتے۔ اس لئے سنگتروں کا زیادہ سے زیادہ استعمال نہ صرف بیماری کی حالت میں بلکہ صحت کی حالت میں بھی کہیں بڑھ کر مفید ہے +

درازیٔ عمر کا راز

وہ کون سے سادھن ہیں جن سے عمر بڑھ سکتی ہے؟ اصول یہ ہے۔ کہ جن کاموں میں دل میں دھڑکن پیدا ہوتی ہے۔ اور سانس تیز چلتا ہے۔ ان سے عمر کم ہوتی ہے۔ اور جن سے سانس دیر میں چلتا ہے۔ اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔ ان کے کرنے سے عمر بڑھتی ہے +

ساتوِک بھوجن اور گائے کا دودھ عمر بڑھانے والا ہے۔ گوشت عمر گھٹانے والا ہے۔ کیونکہ جتنے گوشت خور انسان و جانور ہیں ان کی سانس جلدی جلدی چلتی ہے۔ اور تھوڑی محنت سے جلدی پھول جاتی ہے۔ کتا شیر وغیرہ کو دیکھ لیجئے۔ برخلاف اس کے گائے کے دودھ کے گن ویدک شاستر میں اس پرکار ورنن کئے گئے ہیں :-

"یہ ٹھنڈا میٹھا۔ چکنا اور رسائینک گن والا ہے۔ جیون (زندگی) بل۔ بدّھی۔ ویریہ کو بڑھاتا ہے۔ بادی۔ پت کو ہرنا۔ رکت وکار (فساد خون) سوانس (جلد جلد سوانس آنے کو) دِق۔ بڑھاپا آدی کو دور کرتا ہے" +

اب ہم اُن باتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن سے عمر کم و بیش ہوتی ہے۔ ان باتوں کو موٹے الفاظ میں لکھ کر کمرہ میں لٹکائیں۔ اور وقتاً فوقتاً پڑھ کر عمل کرتے رہیں +

جن کاموں سے عمر دراز ہوتی ہے

(۱) برہمچریہ +

(۲) پرانایام اور پربھو بھگتی +

(۳) کافی دھوپ۔ روشنی اور تازہ ہوا کا سیون کرنا۔ صفائی رکھنا اور نتیہ ہون کرنا +

(۴) عمدہ اور کافی بھوجن اور صاف پانی +

(۵) گائے کا دودھ اور تازہ پھل روزانہ استعمال کرنا +

(۶) حاجات ضروری کا نہ روکنا +

(۷) مناسب ورزش۔ آرام اور نیند +

(۸) زہریلی اور بادی۔ بہت تیز اور بادی اور ملتی اشیاء سے پرہیز رکھنا +

(۹) ہمیشہ سچ بولنا۔ اور اپنے فرائض کو محنت و ایمانداری سے ادا کرنا +

(۱۰) موجودہ حالت پر سنتوش رکھتے ہوئے ترقی کی کوشش کرنا +

(۱۱) ہمیشہ کوئی عمدہ مقصد سامنے رکھ کر اس کے لئے کام کرتے رہنا +

(۱۲) سورج نکلنے سے پہلے اُٹھنا اور ہوا خوری کرنا +

(۱۳) بزرگوں۔ اُستادوں و اپنے پر احسان کرنے والوں کی عزت و خدمت کرنا +

(۱۴) ہمیشہ خوش و خرم رہنا۔ اور دان کرتے رہنا +

(۱۵) سارے سنسار کو متر کی درِشٹی سے دیکھنا +

جن کاموں سے عمر کم ہوتی ہے

(۱) زیادہ وشے بھوگ کرنا +

(۲) غصّہ۔ فکر۔ غم کرنا +

(۳) حسد۔ نفرت۔ نا اُمیدی۔ کاہلی رکھنا +

(۴) رات کو دیر تک جاگنا۔ اور بے وقت دیر تک سونا +

(۵) بدہضمی کا رہنا اور اس کا علاج نہ کرنا +

(۶) زیادہ بیٹھے رہنے کی عادت یا زیادہ کھڑا رہنا +

(۷) بازار کی تلی اشیاء کا زیادہ استعمال +

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی

اصلی میٹھی

رجسٹرڈ

بال جیون گھُٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۸ روپے علاوہ محصول۔ نے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں مفت لو۔ دس عدد نام و پتے بھیجنے پر ڈبیہ کمائیگی کل مفت بھیجیں

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔ پی

لاہور ایجنٹ :۔ جوشی پنڈت اینڈ کمپنی بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور

سنسار اُنتی کی اور

بجلی کی چھتری

ایک امریکن سائینسدان نے غوطہ خوروں اور سمندر میں کام کرنے والوں کے لئے ایک برقی چھتری ایجاد کی ہے۔ جو شکل و صورت میں بالکل عام چھتریوں کی طرح ہے۔ اس کو کمر سے باندھ لیا جاتا ہے۔ ہینڈل کے پاس ایک چھوٹا سا برقی آلہ لگا ہوا ہے۔ جو برقی قوت پانی کی لہروں سے حاصل کرتا ہے۔ نو ایجاد چھتری کو کمر سے باندھ کر انسان ڈوب نہیں سکتا۔ پانی صرف اس کے گھٹنوں تک رہے گا۔ اور وہ دریا یا سمندر میں باآسانی چل سکے گا۔ کسی ڈوبتے ہوئے جہاز کے مسافروں کو بچانے کے لئے یہ چھتری بہت مفید ثابت ہوگی +

عجیب و غریب بائیسکل

ایک فرانسیسی انجینئر نے ایک ایسی بائیسکل ایجاد کی ہے۔ جسے تہہ کرکے چھوٹے سے ہینڈ بیگ میں رکھا جا سکتا ہے۔ بائیسکل آسانی سے تین منٹ کے اندر سواری کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔ اس کا وزن تین سیر سے کچھ کم ہے۔ مضبوطی میں یہ بائیسکل کسی دوسری بائیسکل سے کم نہیں +

ربڑ کا تالا

جرمنی کے ایک سائینسدان نے ربڑ کا ایک تالا تیار کیا ہے۔ جو کہ کمروں۔ کھڑکیوں اور کواڑوں کو کھڑ کھڑ کرنے سے بچائیگا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر دروازے کھلے بھی رہیں۔ تو بھی چوروں وغیرہ کا خطرہ باقی نہیں رہے گا +

پتھر سے نہ ٹوٹنے والا شیشہ

ایک نئی قسم کا شیشہ حال ہی میں تیار ہوا ہے۔ یہ اتنا مضبوط ہے۔ کہ اس پر فولاد کا پاؤ سیر کا گولہ دس فٹ کی بلندی سے گرایا جائے۔ تو بھی نہیں ٹوٹتا۔ دیکھنے میں یہ معمولی شیشہ کی طرح چکنا اور صاف ہے +

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۔ سب سے لمبی پہاڑوں کی زنجیر کوہ انڈیز +

۲۔ سب سے زیادہ اون پیدا کرنے والا ملک آسٹریلیا +

۳۔ سب سے بڑی ڈم ڈم لدنیڈ ڈم (سندھ)

۴۔ سب سے ٹھنڈی جگہ ورکھو یانسک۔

۵۔ سب سے زیادہ بارش کہاں ہوتی ہے؟ چراپونجی

۶۔ سب سے گرم حصہ جھیل چاڈ سے نکہ تک اور بائیبل سے مندیب تک۔

۷۔ سب سے سرد حصہ درمیانی قطب شمالی اور بحیرہ منجمد شمالی۔

۸۔ سب سے چھوٹا براعظم آسٹریلیا۔

۹۔ سب سے زیادہ سمندر کی گہرائی منڈی ناڈ (جاپان اور فلپائن کے درمیان)

۱۰۔ سب سے گہری جھیل۔ جھیل بیکال (وسط ایشیا)۔

۱۱۔ سب سے عمدہ بندرگاہ۔ سڈنی بندر +

۱۲۔ سب سے زیادہ زرخیز میدان میدانِ چین۔

۱۳۔ سب سے چھوٹا ستارہ۔ مرکری۔

۱۴۔ سب سے گنجان آباد ملک۔ ملک ہندوستان۔

۱۵۔ سب سے کم گنجان آباد ملک۔ لیپ لینڈ۔

۱۶۔ سب سے اونچی چوٹی۔ ماونٹ ایورسٹ۔

۱۷۔ سب سے بڑا صحرا۔ افریقہ۔

۱۸۔ دنیا میں سب سے زیادہ دولتمند +

یوروپ میں کس کس کے پاس کتنی فوج ہے؟

برطانیہ۔ پچاس لاکھ	ہنگری۔ سات لاکھ
فرانس۔ پچاس لاکھ	رومانیہ۔ پندرہ لاکھ
جرمنی۔ ساٹھ لاکھ	زیکوسلواکیہ۔ دس لاکھ
پولینڈ۔ ۲۵ لاکھ	اٹلی۔ ۳۵ لاکھ
ہنگری۔ سات لاکھ	ٹرکی۔ دس لاکھ

گوروکل کانگڑی کا

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔
بچے بوڑھے۔ عورت۔ مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے +
فہرست ادویات مفت طلب کریں

قیمت:۔ دو روپے فی پونڈ (۲)

پتہ:۔ آیوروید فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)
برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

بیکاروں کیلئے

روزگار

پشمینہ کو رنگنا

گیہوں کی بھوسی اور شرسا کو پانی میں ڈال کر نرم آگ پر جوش دیں۔ اور اسی میں پشمینہ اور جو رنگ کرنا ہو۔ وہ رنگ بھی ڈال دیں۔ اور آہستہ آہستہ نرم آنچ پر پکاتے رہیں۔ جب معلوم ہو۔ کہ سب رنگ چڑھ گیا ہے۔ تو آہستہ سے نکال کر کسی جگہ لٹکا دیں۔ خود بخود پانی نچڑ جائے گا۔ اور پشمینہ کو رنگ آجائے گا +

دیگر شورا یا گندھک کا تیزاب پانی میں ڈال کر حسب ترکیب بالا پشمینہ کو پکائیں۔ اور خشک کریں۔ پشمینہ اسی طرح کئی بار پکانے سے پختہ رنگ چڑھ جائیگا +

پروں کو رنگنا

سفید پروں کو پھٹکڑی کے پانی یا چونہ کے پانی میں جوش دے کر جو رنگ دینا ہو دے دیں۔ پھر رنگ چڑھ جائے گا +

کپڑے یا سوت کو ولیسی رنگ دینا

ہیرا کسیس پیس کر پانی میں ملائیں۔ اور اس میں کپڑے یا سوت کو غوطہ دے کر خشک کریں۔ بعد ازاں درخت آم کی اندر چھال کے جوشاندہ میں دو تین غوطے دیکر پھر پھٹکڑی کے پانی میں جوش دے کر خشک کر دیں +

تیز سرخ رنگ

½ سیر ڈھل میں تر کرکے اور نچوڑ کر کے قسم اول شہاب میں رنگیں۔ تھوڑی دیر اسی میں پڑا رہنے دیں۔ تاکہ رنگ کو کپڑا وغیرہ جذب کرے۔ بعد ازاں کوئی ترشی دے کر اور نچوڑ کر خشک کریں۔ نہایت سرخ رنگ ہو جائے گا +

گل اناری رنگ

½ سیر کھٹائی۔ ½ سیر شہاب اول ان دونوں میں کپڑا وغیرہ کو رنگ کر نچوڑ لیں۔ پھر ½ سیر شہاب اور ایک چھٹانک گل ہارسنگار میں رنگیں +

[illegible] کر کے خشک کر لیں +

۔۔۔ سر ہمفری فورڈ + ۱۹۔ سب سے لمبا خط ۔۔۔ [illegible] وٹاکن + ۲۰۔ سب سے بڑی لائبریری فرانس کے مشہور شہر [illegible] ہے۔ جس میں ایک ادب کتابیں ہیں +

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

ہفتہ وار
پرکاش لاہور
قیمت :- فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر
ہتیشی علاولپوری

چندہ
سالانہ للعہ ششماہی عہ سہ ماہی عہ
برہما :- ۵ روپے - ڈولپنش چھ روپے

جلد نمبر ۳۵ | اِتوار :- ۹ - پوہ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۵۰

امر شہید سوامی شردھانند

(از جناب منشی تلوک چند محروم بی-اے)

موت سے بے خوف تھا اور زندگی سے بے نیاز
پا چکا تھا موکش جیتے جی کہ سنیاسی تھا وہ

اُس کو دُنیا کی ہوس تھی اور نہ عقبیٰ سے غرض
دونو عالم سے تھا مستغنی کہ سنیاسی تھا وہ

قطرہ دریا ہو چکا تھا اور ذرہ آفتاب
تھی نہ اب کوئی کسر باقی کہ سنیاسی تھا وہ

ہوتی ہے ہمدرد سنیاسی کی ساری کائنات
سوگ میں ہے محفلِ ہستی کہ سنیاسی تھا وہ

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور با اہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

۲۴واں کھنڈ سنت کمار نے کہا "جب پرم ادستھا میں آتما انیہ وستو کو نہیں دیکھتا۔ انیہ شبد کو نہیں سنتا۔ اور انیہ پدارتھ کو نہیں جانتا۔ وہ بھوما ہے۔ اس نرپکش آتم پد کا نام بھوما ہے۔ اور جس اوستھا میں آتما انیہ وستوؤں کو دیکھتا ہے۔ انیہ شبدوں کو سنتا ہے۔ اور انیہ وستوؤں کو جانتا ہے۔ وہ الپ ہے۔ جو بھوما ہے۔ برہم یا آتم پد ہے۔ وہ امرت ہے اور ناشی آنند ہے۔ اور جو پرم الپ ہے۔ وہ مرنیہ ہے" نارد نے پوچھا "بھگون! وہ بھوما کس میں پرتشٹھت ہے۔ کس میں ٹھہرا ہے؟"

سنت کمار نے اُتر دیا "اپنی مہما میں۔ اپنے نرمل آتم بھاؤ میں۔ اتھوا نا ہی میں۔ اس لوک میں گائے۔ بھینس۔ سورن۔ داس۔ نوکر۔ بھومی اور گھر مہما کہی جاتی ہے۔ پرنتو میں نہیں کہتا۔ میں اسے آتما کی مہما نہیں کہتا۔ وہ بولا یہ تو ایک دوسرے میں پرتشٹھت ہے۔ میں یہ کہتا ہوں۔ آتم بھاؤ اس مہما میں پرتشٹھت ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔"

۲۵واں کھنڈ وہ بھوما ہی نیچے ہے۔ وہ اُوپر ہے۔ وہ پیچھے ہے۔ وہ آگے ہے۔ وہ دکھشن ہے وہ اُتر ہے۔ اور وہی یہ سرو جگت روپ ہے۔ برہم پرش کی مہما کہہ کر سنت کمار کہتا ہے۔ اب اس کے آگے آتم بھاؤ کا اُپدیش ہوتا ہے۔ میں ہی نیچے ہوں۔ میں ہی اوپر ہوں۔ میں ہی پیچھے ہوں۔ میں ہی آگے ہوں۔ دکھشن میں ہوں۔ میں اُتر میں ہوں۔ اور میں ہی یہ سب کچھ ہوں۔ میں ہی یہ سرو جگت سوروپ ہوں۔ اب اس سے آگے آتما کا اُپدیش ہی ہے۔ آتما ہی نیچے ہے۔ آتما ہی اوپر ہے۔ آتما پیچھے۔ آتما آگے ہے۔ آتما دکھشن ہے آتما اُتر میں ہے۔ آتما ہی یہ سب ہے۔ سرو سروہ مان۔ سرو جگت سوروپ ہے۔ وہ ہی یہ سو آتم بھاؤ گیان سے سوروپ کو جانتا پرم پرش کو اس پرکار دیکھتا ہوا۔ اسے منن کرتا ہوا۔ اسے جانتا ہوا آتما میں ہی پرسنتا ماننے والا۔ آتما میں سو ہو روپ میں دمن کرنے والا۔ سورتی میں انیہ جاؤ سے [illegible]

رگ وید ۔ یجروید ۔ اوم ۔ سام وید ۔ اتھرووید

وید امرت

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) अग्ने देवां अहावह सादया
योनिषु त्रिषु परिभूष पिब ऋतुना॥

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۵۔ منتر ۴)

(اوم) اگنے دیوام اہاوہ سادیا یونی شو تر شو
پری بھوش پب رتونا ۔ ۴۔

پدارتھ: یہ (اگنے) پرستدھ دا پرستدھ بھوتک اگنی (اہ) اس سنسار میں (رتونا) رتوؤں کے ساتھ (ترشو) تین پرکار کے (یونی شو) جنم نام استھان روپی لوکوں میں (دیوان) شریشٹھ گنوں سے سنگت پدارتھوں کو (آوہ) اچھی پرکار پراپت کرتا۔ (سادیہ) ستھن کرتا (پری بھوش) سب اور سے بھوشت کرتا۔ اور سب پدارتھوں کے رسوں کو (پب) پیتا ہے۔

بھاوارتھ وہ گن یکت یہ اگنی اپنے روپ کے پرکاش سے سب اوپر نیچے و مدھیہ میں رہنے والے پدارتھوں کو اچھی پرکار ستھت کرتا ہوا اورشلپ ودیا میں سنیکت کیا ہوا دیویہ دیویہ سکھوں کا پرکاش کرتا ہے۔

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

تشریح اس منتر میں اگنی یعنی آگ کے خواص اور فوائد کا ذکر ہے۔ وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ اگرچہ آگ میں جلانے کی خاصیت ہے۔ تاہم اس کے بغیر ہمارے کئی کاریہ سدھ نہیں ہو سکتے۔ صنعت و حرفت میں اس کا استعمال ہمارے کئی سکھوں کا کارن بنتا ہے۔ ریل گاڑیاں۔ جہاز۔ موٹریں اور دوسری مشینیں جو بھاپ سے ہمیں چلتی دکھائی دیتی ہیں نہ چل سکتیں۔ اگر آگ پانی کو بھاپ کی شکل میں بدلنے کے لئے موجود نہ ہوتی۔ اسی طرح ہم اس کے بنا ہون بھی نہ کر سکتے۔ ہون یگیہ ہمارے سواستھ اور ورشا آدی کے لئے جو کچھ کرتا ہے۔ اس سے محروم رہتے۔ (ہنشی)

ــــ ہر تنگی کے بعد آسانی خدا کا وعدہ ہے۔ ــــ بچوں کو پیار کرنے سے خدا خوش ہوتا ہے۔	ــــ آدمی پیشہ سے ذلیل نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے اطوار سے ذلیل ہوتا ہے۔

آنندی وہ اپنا آپ راجہ ہو جاتا ہے۔ وہ آتم گیانی اپنا آپ مہاراجہ شاسک بن جاتا ہے۔ اسے پر کی اپیکشا نہیں رہتی۔ اس کا سارے لوگوں میں بیچھا گمن ہوتا ہے۔ اور جو اس سے وپریت جانتے ہیں آتم درشی نہیں ہیں۔ انیہ راجہ والے ہیں۔ وہ ناشی ہونے لوکوں والے ہوتے ہیں۔ ان بدھ جیووں کا سارے لوکوں میں بیچھا چرن نہیں ہوتا۔ (مسلسل)

سچے ہوئے پھول

کمزور کا دل نہ دکھاؤ۔ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ تم سے کوئی زیادہ طاقتور تم پر ٹوٹ پڑے۔

بخیل کے عیبوں کو لوگ ظاہر کیا کرتے ہیں۔ لیکن سخاوت کرنے والوں کی سخاوت ان کے سینکڑوں عیبوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔

آرام کے پہلے تکلیف برداشت کر لینا اس سے بہتر ہے۔ کہ آرام کر کے تکلیف اُٹھاؤ۔

دوسروں کی مصیبتوں سے سبق حاصل کرو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تمہاری مصیبتوں سے دوسروں کو سبق حاصل کرنے کا موقعہ ملے۔

کتے کو ایک لقمہ کھلا دیجئے۔ پھر چاہے لاکھ ڈھیلے ماریئے آپ کا ساتھ نہ چھوڑیگا۔ لیکن ایک کمینے کے ساتھ چاہے مدتوں نیک سلوک کرتے چلے آیئے۔ وہ ذرا سا موقعہ پاتے ہی آپ سے لڑنے کے لئے مستعد ہو جائے گا۔

جس بات کو نہ جانتے ہو۔ اس کے متعلق دریافت کرو۔ کیونکہ دریافت کرنے کی تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنے سے آپ کو واقف کار ہونے کی عزت ملے گی۔

یوں تو گناہ جو کوئی بھی کرے قابل نفرت ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ اشخاص سے گناہ سرزد ہوں۔ تو وہ بے حد قابل نفرین ہیں۔ کیونکہ علم شیطان کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ہتھیار ہے۔ پس اگر مسلح سپاہی گرفتار کر لئے جائیں۔ تو بے حد شرم کی بات ہے۔

جو کسی شیخی باز شخص کو نصیحت دیتا ہے۔ اسے خود اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

ــــ خدا کی راہ میں صبر و استقلال سے کام لو۔

ــــ خوش اخلاقی انسان کا ذاتی جوہر ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۶ ۹ پوہ
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
۲۴ دسمبر ۱۹۳۹ء

آچاریہ رام دیو کا سمارک

جب کسی نے یہ کہا درست کہا کہ آچاریہ رام دیو جی کی موت سے آریہ سماج ایک سچا براہمن کھو بیٹھا ہے۔ وہ اپنے ویاکھیانوں میں سنایا کرتے تھے۔ کہ براہمن وہ ہے۔ جس کے پاس منو مہاراج کے شبدوں میں صرف ایک وقت کا بھوجن ہو۔ لفظی طور پر تو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کے پاس صرف ایک وقت کا بھوجن ہوتا تھا۔ لیکن سپرٹ کے لحاظ سے کہا جا سکتا ہے۔ روپیہ کی طرف سے وہ مطلقاً بے پرواہ تھے۔ انہیں اس بات کی مطلقاً چنتا نہ تھی۔ کہ رات کو بھوجن ملے گا، یا نہیں۔ عیسےٰ نے اپنے متعلق کہا ہے۔ کہ پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں۔ اور جنگلی جانوروں کے لئے غاریں ہیں۔ لیکن ابن آدم کے لئے سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ بلا مبالغہ مہاتما رام دیو جی کے متعلق یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ بے شک انہوں نے اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو اعلےٰ تعلیم دلائی۔ اور چونکہ ان کے سب کے سب بچے خاص طور پر ذہین ہیں۔ اس لئے وہ امتحانات میں اچھے نمبر لے کر پاس ہوئے۔ اور ان کی یوگیتا بہت اچھی ہے۔ لیکن انہوں نے اپنے لڑکوں یا لڑکیوں کو سرکاری سکولوں میں تعلیم دلوا کر اپنی اصول پرستی پر آنچ نہیں آنے دی۔ وہ موجودہ طریقہ تعلیم کے کٹر ورودھی تھے۔ دلیش اور دھرم دونو کے لئے اسے زہر قاتل سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے سب بچوں کو گوروکل میں تعلیم دلائی۔ ان کے دو پتر ہیں۔ دونو گوروکل کے سناتک ہیں۔ ایک تیتی ورشوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین اپدیشک کا کاریہ کر رہا ہے۔ اور ایک کامیاب اپدیشک ہے۔ دوسرا اسی سال سناتک بنا ہے۔ وہ بڑا ہو گیا ہے۔ پرماتما اس کی عمر بڑی کرے۔ بڑا ہو کر اپنے باپ کا نام روشن کرے گا۔ اس طرح آچاریہ رام دیو نے نہ صرف اپنے تئیں آریہ سماج کی سیوا کے ارپن کیا۔ بلکہ اپنی سنتان کو بھی۔ یہ ایک ایسا گورو ہے۔ جو آریہ سماج کے بہت کم سیوکوں کو پراپت ہے۔ مہاتما منشی رام جی نے بھی اپنے دونو بالکوں کو گوروکل میں تعلیم دلوائی۔ اور ان کی بھی یہی خواہش ہو گی۔ کہ ان کے پتر آریہ سماج کی سیوا کریں۔ لیکن یہ نہ ہو سکا۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ تو کسی کو دوش دینے کے لئے نہیں۔ بلکہ صرف یہ دکھلانے کے لئے کہ اس لحاظ سے آچاریہ رام دیو بہت خوش قسمت ثابت ہوئے ہیں۔ ان کا ایک لڑکا آریہ سماج کی سیوا میں لگا ہوا ہے۔ اور دوسرا لگنے کو تیار ہے۔ کیا یہ کمی

چھوٹی قربانی ہے یہ تیاگ اور بھی مہان ہو جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ گوروکل کے سناتک دھرم اور دلیش کی سیوا میں تو کالجوں کے ودیارتھیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور انہیں مات بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن روپیہ کمانے میں نہیں۔ آچاریہ رام دیو جی کا جو لڑکا اس وقت اپدیشک ہے وہ کیا کما سکتا ہے اور کیا جمع کر سکتا ہے۔ دوسرا لڑکا بھی ایک طرح سے افلاس کی ہی زندگی بسر کرے گا۔ پھر یہ کہ اگرچہ ان سے پتا نے ان کے لئے کیس کی بڑی سمپتی چھوڑی ہے۔ کیونکہ آچاریہ رام دیو کا بیٹا ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ لیکن انہوں نے سانسارک سمپتی کے لحاظ سے ان کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں چھوڑا۔ وہ اپنے پیچھے کوئی جائیداد نہیں چھوڑ گئے۔ نہ کسی بنک میں ان کا کوئی روپیہ جمع ہے۔ اتنا بھی نہیں۔ کہ ان کے لئے کوئی کٹیا ہی ہو۔ ہاں وہ چھوڑ گئے ہیں دلیش اور دھرم کی سیوا کا نیم۔ ان کی ودھوا کی سہایتا ہو تو ان کے پتر ہیں یا آریہ سماج۔ ان کی ایک اور ابست کنیا بھی ہے۔ مجھے نہ ودھوا کے پالن پوشن کی چنتا ہے نہ کنیا کے وواہ کی۔ ان کا پربندھ تو آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اور ہو جائے گا۔ مجھے تو کیول یہ دکھلانا ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی اپنے پریوار کے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ اور اس کی وجہ محض یہ ہے کہ انہیں آریہ سماج کے کام کی اتنی دھن تھی۔ کہ وہ ایک منٹ بھی کسی کام کو دینا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ یہ نہیں۔ کہ وہ کما نہ سکتے تھے۔ ان کے سہپاٹھی اس وقت ہزاروں یا لاکھوں کے مالک ہیں۔ ہزاروں ماہوار پا رہے ہیں۔ تعلیمی میدان میں رہنا چاہتے۔ تو آسانی سے کسی کالج کے پرنسپل ہو سکتے تھے۔ سرکاری ملازمت کرنا چاہتے۔ تو اس وقت اعلےٰ سے اعلےٰ عہدہ پر ہوتے۔ لیکن انہوں نے بچپن سے ہی آریہ سماج کی سیوا کا سبق پڑھ رہا تھا۔ اور اسی وقت سے اس کی سیوا میں لگ بھی گئے تھے۔

ان کی انگریزی کی قابلیت کا اس سے بڑھ کر پرمان کیا ہو گا۔ کہ جب وہ ساتویں جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ تو اس وقت انگریزی اخبار "آرین میسنجر" کے لئے مضامین لکھا کرتے تھے۔ وہ کئی مضامین پر حاوی تھے۔ انگریزی۔ تاریخ۔ فلاسفی۔ پولیٹکل سائنس اور شاستر۔ ان سب وشیوں میں وہ ایم۔ اے تک پڑھا سکتے تھے۔ کئی نوجوان ان کی کرپا سے گریجویٹ ہوئے ہیں نہیں۔ کہ ان کے جیون کا آرمبھ تو تپسیا سے ہوا ہو۔ لیکن بڑے ہو کر کسی وقت لوبھ آ گیا ہو اس لحاظ سے وہ ساری عمر ایک رس رہے۔ دھن کو وہ مٹی سمجھتے تھے۔ میرا ان سے ۱۹۰۲ء سے سمبندھ چلا آ رہا ہے۔ اس عرصہ میں میں نے ان کے جیون کا مطالعہ دور سے نہیں بلکہ نزدیک رہ کر کیا ہے۔ اپنی زندگی کے پچھلے تین چار برس چھوڑ کر جب وہ لاہور میں رہنے لگے۔ وہ ہمیشہ میرے مکان پر رہا کرتے تھے۔ اور کبھی ہار لگانا دھیون رہے۔ اس لئے جو کچھ میں ان کے متعلق کہہ سکتا ہوں۔ کوئی اور نہیں کہہ سکتا۔ اور مجھے یہ کہنے میں سنکوچ نہیں۔ کہ میں نے ایسا نرلوبھی شخص اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ ان کی زندگی میں ایک بھی موقعہ ایسا نہیں آیا۔ جب دھن نے انہیں اپنی طرف کھینچا ہو۔ اور انہوں نے کمائی کا خیال کیا ہو۔ گوروکل کا لائف ممبر ہوتے ہوئے انہوں نے جو پستکیں لکھیں۔ ان سب کا مفاد گوروکل کو ملا۔ وہ ایک پائی کے روادار نہ ہوئے۔ لائف ممبری سے سبکدوش ہونے کے بعد وہ جیون پرینت آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ اور انہوں نے اپنے تئیں کمائی کے میدان میں نہ ڈالا۔ وہ کتنے نرلوبھی تھے اس کی ایک مثال "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ کوئی اسے نقص سمجھے یا خوبی۔ لیکن ان میں یہ بات تھی۔ کہ وہ کمائی کے لحاظ سے تو براہمن تھے۔ وہاں خرچ کے لحاظ سے انہیں کوئی سنکوچ نہ تھا۔ محدود خیالات رکھتے ہوئے بھی ان کا کیسہ وسیع

کے لئے کھلا رہتا تھا۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کی کوشش ہمیشہ یہ ہوتی تھی۔ کہ کہیں خرچ کرنا پڑے تو وہ کریں۔ اس کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ وہ اپنی شکتی سے زیادہ خرچ کر دیتے تھے۔ پھر وہ خوددار واقع ہوئے تھے۔ اور کسی سے مالی مدد لینا انہیں گوارا نہ تھا۔ ایک بار ان کے سر پر کچھ قرض ہو گیا۔ بجائے اس کے کہ وہ کسی دوست کی مدد سے اسے اتار دیتے۔ انہوں نے وہ قرض اپنے بیمہ کی پالیسی سے اتار دیا۔ اور ان کے دوستوں کو اس کا علم اس وقت ہوا۔ جب وہ روپیہ ادا کر چکے۔ گوروکل سے الگ ہوتے ہوئے انہیں اٹھارہ برس کی سیوا کے بعد پچاس روپیہ پنشن ملی تھی۔ اپنی سبھا و ختم کرنے تک وہ پنشن کے تیس روپے خرچ کر بیٹھے۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ان کی امولیہ سیواؤں کا اس قدر پاس تھا کہ .... اس نے ان کے لئے پچاس روپیہ ماہوار پنشن مقرر کر دی۔ قربان جاؤں رام دیو کے کہ انہوں نے بیس روپے ماہوار سے زیادہ پنشن لینا منظور نہ کیا۔

سنیاسی کے لئے تین تیاگ اوشیک قرار دیئے گئے ہیں۔ شاستر انوسار کوئی شخص اس وقت تک سنیاس لینے کا ادھیکاری نہیں۔ جب تک کہ وہ لوک ایشنا۔ پتر ایشنا اور وت ایشنا کا تیاگ نہ کرے۔ اگر کوئی شخص نام و نمود کی خواہش۔ اولاد کی محبت اور روپیہ کی محبت نہیں چھوڑ سکتا۔ تو اسے سنیاس کا نام نہ لینا چاہیئے۔ آچاریہ رام دیو کے جیون میں ایک سمیہ ایسا آیا تھا۔ جب وہ سنیاس لینے کو تیار ہو گئے تھے۔ لیکن وہ بھاؤ کچھ عرصہ کے بعد بدل گیا۔ اصطلاحی طور پر تو وہ سنیاسی نہ تھے۔ لیکن عملی طور پر وہ سنیاس کے کئی انگوں کا پالن کرتے تھے۔ کم از کم وت ایشنا کے لحاظ سے وہ ایک سچے سنیاسی تھے۔ میرے لئے یہ کہنا کٹھن ہے۔ کہ وہ سنتان کے موہ سے نرمکت تھے۔ کیونکہ انہیں اپنی سنتان کے انترگت اپنے منتروں کی سنتان سے پریم تھا۔ گوروکل کے برہمچاریوں۔ اور کنیا گوروکل کی برہمچارنیوں سے پریم تھا۔ لیکن یہ پریم بھی آریہ سماج کے پریم سے دوسرے درجے پر تھا۔ اسی کی خاطر وہ اپنی سنتان کو بھی پس پشت ڈال سکتے تھے۔ اسی کے کسی کام کے لئے اپنی سنتان کا بڑے سے بڑا کام بھی چھوڑ سکتے تھے۔ ان کے نرلوبھ کی بیسیوں نہیں سینکڑوں مثالیں دے سکتا ہوں۔ لیکن اس سے کیا لابھ۔ یہ تو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو لوبھ سے مکت تھے۔ اس لحاظ سے وہ ایک سچے براہمن تھے۔ آج جب کہ آریہ سماج

کو ان دونوں سیوکوں کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ رام دیو جیسے اُتم کوٹی کے سیوک کا جُدا ہو جانا آریہ سماج کے لئے ایک ناقابلِ برداشت صدمہ ہے۔ کیا آریہ سماج اپنے اس سچے سیوک کا سمارک قائم نہ کرے گا؟ آریہ پرتی ندھی سبھا نے یادگار قائم کرنے کا نشچے کر دیا ہے۔ ۱۵۔ دسمبر کو سبھا کی انترنگ سبھا اور ودیا سبھا دونو کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ اور اس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ آچاریہ رام دیو کی یادگار کے لئے دو لاکھ کی اپیل کی جائے۔ اس میں سے ایک لاکھ کنیا گورو کل کے لئے ہو۔ اور ایک لاکھ پرچار کے لیئے۔ کنیا گورو کل میں جہاں ودیالیہ بھون بننے والا ہے۔ وہ بھون آچاریہ رام دیو کے نام پر ہوگا۔ اس کے اندر کنیا گورو کل میں ان کے نام کی ایک چیئر قائم کی جاوے گی۔

کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ کنیا گورو کل ان کی یادگار کے لئے نہایت اُچت استھان ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سال اس گورو کل کی سیوا میں گذارے۔ اور وہیں ان کا دیہانت ہوا۔ کنیا گورو کل سے ان کو بہت پریم تھا۔ اور ان کی اچھا تھی۔ کہ اس کے لئے اتنا دھن اکٹھا کر دیا جائے۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ ان کے سواستھ نے انہیں دھوکا دیا۔ وہ تین ورش سے علیل چلے آ رہے تھے۔ اور زیادہ کام نہ کر سکے۔ لیکن انہیں کنیا گورو کل سے اتنا پریم تھا۔ کہ اس حالت میں بھی وہ اس کے لئے کام کرتے رہے۔ موت سے پہلے وہ علاج کے لئے دہلی گئے۔ وہاں ایک ماس رہے۔ ہم سب کی اچھا تھی۔ کہ وہ دیرہ دون نہ جائیں۔ اور دہلی ٹھہر کر علاج کرائیں۔ لیکن انہوں نے ایک نہ سُنی۔ اور محض گورو کل کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دیرہ دون پہنچے۔ جو لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ بتلاتے ہیں۔ کہ انہیں ان دنوں سخت تکلیف تھی۔ انہیں اٹھا کر جلسہ میں لایا جاتا تھا۔ پھر بھی وہ چھ چھ گھنٹے لگاتار بیٹھے رہتے تھے۔ ان کا شریر اس بوجھ کو برداشت نہ کر سکا۔ وہ جلسہ کے فوراً بعد بیمار ہو گئے۔ اور ایسے ہوئے۔ کہ اٹھنے کا نام نہ لیا۔

پہلے کنیا گورو کل کا بوجھ ان کے کندھوں پر تھا۔ اب سارے آریہ جگت کے کندھوں پر ہے۔ اور اس لئے ایک ایک آریہ کا جسے نہ صرف آریہ سماج اور کنیا گورو کل سے پریم ہے۔ بلکہ جو آچاریہ رام دیو کی یادگار قائم ہوتے دیکھنا چاہتا ہے۔ فرض ہے۔ کہ اس یادگاری فنڈ میں اپنا حصّہ دے۔

شہید کی یاد

برس کے بعد پھر شہید کی یاد تازہ ہوئی ہے۔ ۲۳۔ دسمبر ۱۹۲۶ء کو سوامی شردھانند جی نے جامِ شہادت پیا۔ ہماری یادداشت کمزور ہے۔ اس لئے شہید کی مورتی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو رہی ہے۔ شہید کو ہم سے جدا ہوئے صرف تیرہ برس ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی جانی کے دیوہار سے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ انہیں گئے صدیاں گذر گئی ہیں۔ آج جبکہ ہندوستان میں ہر قسم کی جدوجہد تیز ہو رہی ہے۔ شہید شردھانند کی یاد از سرِ نو تازہ ہونی چاہیئے۔ جیون کا کوئی وبھاگ ایسا نہیں جس میں انہوں نے حصّہ نہ لیا ہو۔ اور پھر وہ ہر جگہ رہے بھی کھیا تبھی اُدّلیش کو اُنہوں نے لیا۔ اس پر تن من اور دھن سب کچھ سواہا کر دیا۔ ان کے سارو جنک جیون کا آرمبھ آریہ سماج کی سیوا سے ہوا۔ اپنے جیون کے انتم دنوں تک وہ اس سے اپنا ناطہ نہ توڑ سکے۔ پبلک کے سامنے آئے۔ تو بطور آریہ سماجی اور اس سے جدا ہوئے تو بطور آریہ سماجی۔

اگر یہ ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جائے۔ تو اس سے جہاں کنیا گورو کل کی مشکلات کسی حد تک دُور ہو جائیں گی۔ وہاں ایک ایسے سجّن کی یادگار بھی قائم ہو جائے گی۔ جس نے حقیقی معنوں میں اپنا تن من اور دھن آریہ سماج کے ارپن کیا۔ اگر ہم آچاریہ رام دیو کی یادگار مکمل نہیں کر پائے۔ تو ہم سے بڑھ کر کرتگھن کون ہوگا؟ دوسرا لاکھ روپیہ پرچار فنڈ کے لئے ہوگا۔ آچاریہ رام دیو کو ویدپرچار کی کتنی لگن تھی اس کے متعلق میں پھر کبھی لکھوں گا۔ اس وقت میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے گورو کل کی سیوا کی۔ تو ویدپرچار کے لئے۔ اور اگر وہ کنیا گورو کل کی سیوا کر رہے تھے۔ تو محض اسی لئے۔ انہیں آریہ سماج کے پرچار کے سوا کچھ نہ سوجھتا تھا اس لئے سبھا کا یہ نشچے اُچت ہے۔ کہ ان کے یادگاری فنڈ میں سے ایک لاکھ روپیہ ویدپرچار کے نمت ہو۔ مجھے امید ہے۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ پُرش جلد اس سمارک کے لئے دھن اکٹھا شروع کر دیں گی۔

(کرشن)

شائد ہی کوئی ایسا منش ہو جس نے اپنی زندگی میں اتنے کارنامے دکھلائے ہوں۔ ۱۸۹۹ء میں جب کہ مہاتما گاندھی ابھی جنوبی افریقہ میں تھے۔ انہوں نے اچھوت اُدھار کا بیڑا اُٹھایا۔ رہتیوں کو آریہ سماج میں ملایا۔ آج جب کہ اچھوت اُدھار کی تحریک کو شروع ہوئے چالیس برس ہو گئے ہیں۔ اور مہاتما گاندھی نے اپنی اپُردہ شکتی اس کام میں لگا دی ہے۔ ہم شائد اندازہ نہ لگا سکیں۔ کہ ۱۸۹۹ء میں یہ کام کتنا مشکل تھا۔ لیکن ایک طرح سے لگایا بھی جا سکتا ہے۔ وہ یوں۔ کہ چالیس برس کے لمبے عرصہ کے بعد بھی چھوا چھوت کی دیواریں نہیں گریں۔ اور آج بھی بھارت کے کئی پرانتوں میں ذات پات کا بھوت اپنے بھیانک روپ میں موجود ہے۔ پرانے خیال کے ہندوؤں کی طرف سے اس کا سخت ورودھ ہوا۔ لیکن دیرپنتی رام نے اس کی پرواہ نہ کی۔ بلکہ اپنی لڑکی کا ناطہ دوسری ذات کے لڑکے سے کر کے پرانے خیالات کے لوگوں کو مخالفت کرنے کا ایک اور موقعہ دیا۔

اس کے کچھ بعد انہوں نے گورو کل کے لئے ڈونیشن لیا۔ اس پرن کے ساتھ نکلے کہ تیس ہزار جمع کر کے ہی گھر میں قدم رکھوں گا اور تیس ہزار جمع کر کے ہی گھر میں داخل ہوئے۔ گنگا کے کنارے گورو کل قائم کیا۔ اس کے لئے انہوں نے تن من دھن سب کچھ سواہا کر دیا۔ گورو کل کا جیون ایک طرح سے بانپرستھ کا جیون تھا۔ وہاں رہتے رہتے انہیں ویدک مریادا انوسار چتُرتھ آشرم میں پرویش کرنے کا خیال آیا۔ چنانچہ گورو کل کی سیوا سے مکت ہوتے ہی سنیاس دھارن کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے جیون کے بہت ورش دلّی کی راجنیتک سیوا میں ویتیت کئے۔ لیکن ادھر ان کی ادھک رُچی نہ تھی۔ اور جب ۱۹۲۲ء میں ملکانہ راجپوتوں کی شدھی ہوئی۔ تو اس کام میں کود پڑے۔ اور اسے خوب چمکایا۔ لیکن اس کام میں بھی ان کی پوری رُچی نہ تھی۔ ان کی پوری رُچی تھی دلت اُدّھار کے کام میں۔ وہ کام چھوڑ کر انہوں نے پھر دلتوں کی سیوا کرنی شروع کی۔ اپنی زندگی میں جو کار ہائے نمایاں سرانجام دیئے ان کی فہرست بہت لمبی ہے۔ درحقیقت کون سا کام ہے۔ جس میں انہوں نے دلچسپی نہ لی ہو۔ لیکن جو بھی کام انہوں نے کیا۔ اس کی پریرنا انہیں آریہ سماج کی طرف سے ملی۔ انہوں نے انتم آہوتی اپنے پرانوں کی دی۔ اور ان کے پران اسی لئے لئے گئے۔ کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ویدک دھرم منش ماتر کے لئے ہے۔ ہمارے بزرگوں کی تنگ و تاریک نظری کی بدولت جو دھرم صرف چند خاندانوں تک محدود ہو چکا تھا۔ اس کے دروازے منش ماتر کے لئے کھول دیئے۔ یہ کوئی ایسا اپرادھ نہ تھا۔ جس کے لئے ان کی جان لی جاتی۔ لیکن لی گئی۔ جان لینے والے نے یہ سمجھا۔ کہ وہ مر جائیں گے۔ لیکن وہ امر ہو گئے۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اب انہیں مار نہیں سکتی۔ نہ صرف آریہ سماج بلکہ بھارت ورش کے اتہاس میں انہیں نمایاں جگہ ملے گی۔ درحقیقت ان کے ذکر کے بغیر کوئی اتہاس مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ نہ صرف ویدک دھرم روپی شمع کے پروانے تھے۔ بلکہ دلت جاتی پر بھی شیدا تھے۔ ان کے بلیدان نے آریہ سماج کا نام اُجول کر دیا۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس مہینہ میں ان کا بلیدان ہوا۔ اسی میں ان کے بھگت اور سہکاری اور ان کے اُنتراادھکاری رام دیو بھی ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ آج ہم ان کا ماتم منا رہے ہیں۔ آریہ سماج کی حالت قابلِ ہمدردی ہے۔ جسے اس قدر زبردست صدمے پہنچ رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ جیوت ہے۔ تو انہیں برداشت کر سکے گی۔ وہ دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہے گا۔

(کرشن)

سالانہ تعطیل

سدا کی بھانتی اس ماس کے انتم سپتاہ کام بند رہے گا۔ اس لئے اگلا پرچہ جو ۳۱۔ دسمبر کے ... کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اگلے ... انک کا انتظار نہ کریں۔

"پرکاش" کے پریمیوں کو گیات ہی ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے کاغذ ان دنوں کس قدر مہنگا ہو رہا ہے۔ "پرکاش" تو پہلے ہی خسارہ پر چل رہا ہے۔ یہ مزید خسارہ اس کے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ "پرکاش" کے پریمیوں کو اس کے ودوانوں تین تین گراہک بنا کر اس کی سہایتا کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ جیوت رہ سکے۔

گورو کل برنداون کا اُتسو

گورو کل برنداون آریہ پرتی ندھی سبھا یو-پی کی ایک بہت بڑی شکھشا سنستھا ہے۔ کچھ ورشوں سے وہ آرتھک کٹھنائیوں کا شکار ہو رہی ہے۔ گت ورش اس کی پربندھ کرتری سبھا نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے سنچالن میں سونپ دیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو یہ تجربہ سپھل نہیں رہا۔ یا اسے دیگھ آریہ ویر کاریہ کرتا نہیں ملے۔ تبھی اس کے اپنے ادھیکاری دھن اکٹھا کرنے کیلئے بھارت بھر میں پھر رہے ہیں۔ آریہ سماج کی ان سنستھاؤں کا جیون کس کے سہارے چل رہی ہیں پرماتما ہی بتلا سکتا ہے۔

گورو کل بندا کا وارشک اُتسو ۲۵ سے ۲۸ دسمبر تک منایا جانے والا ہے۔ ہم ہردے سے اس کی سپھلتا چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ جن آرتھک کٹھنائیوں کا شکار ہے۔ وہ دور ہو جائیں۔ اور اس کا بھوشیہ سوَرن ہو جائے۔

آریہ ویر دلوں کا سنگٹھن

ساروڈیشک سبھا اِنتر گت آریہ رکشا سمتی کا دھیان آریہ ویروں کے سنگٹھن کی اور آکرشت ہوا ہے۔ یہ جان کر کسے ہرش نہ ہوگا۔ اس سمتی کی ایک وشیش بیٹھک اس وشئے پر وچار کرنے کے لئے جنوری کے پربندھ میں ہونے والی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو یدی سمتی ستھان ستھان پر آریہ ویر دل ستھاپت کرنے اور ان کو ایک سوتر میں باندھنے کا ایک ٹھوس پروگرام بنائے۔ اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پورا پورا یتن کرے۔ کیونکہ سمیہ کی یہ سب سے بڑی آوشیکتا ہے۔

پھر اودم منڈلی

کہنے کو حکومت سندھ نے "ادم منڈلی" کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن واقعات بتاتے ہیں۔ کہ دادا لیکھراج کی سرگرمیاں پرائیویٹ طور پر جاری ہیں۔ ابھی ۱۸ دسمبر کی تازہ اطلاع ہے۔ کہ حیدر آباد کی ایک ودھاہتا استری اپنے پتی اور تین بچوں کو چھوڑ کر ادم منڈلی میں چلی گئی ہے۔ اس کی بہن اور ماں پہلے سے وہاں رہتی ہیں۔ چونکہ اب اس منڈلی کی سرگرمیوں کا تذکرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ منڈلی ختم ہو چکی ہے۔ لیکن نہیں۔ درحقیقت یہ لعنت ابھی ختم ہو سکی۔

ہے جب خود استریوں کو شدھی ہدایت ہو۔ اور وہ سمجھ سکیں۔ کہ گرتو یہ پالن سے بڑھ کر دوسرا کوئی دھرم نہیں +

فیشن کی بھینٹ

تخمینہ شائع ہوا ہے۔ کہ سال گذشتہ یعنی سنہ ۱۹۳۸ء میں امریکہ کی خواتین نے غازہ وغیرہ چہرہ کی زیبائیش اور سنگار کے سامان میں پانچ کروڑ پونڈ صرف کئے ہیں۔ یعنی ۶۸۶۷ کروڑ روپیئے۔ اسی طرح برطانیہ میں زنانہ سامان آرائیش پر جو نیا ٹیکس تجویز ہوا ہے۔ اس سے سرکار کو ساٹھ لاکھ پونڈ یعنی تقریباً آٹھ کروڑ روپیہ آمدنی ہوا کرے گی +

یہ ہیں آزاد۔ ترقی پسند۔ سادہ۔ روشن خیال اور تعلیم یافتہ مغربی عورتوں کے صرف چہرہ کی زیبائیش کے مصارف۔ اگر جسم کے دوسرے حصوں کی آرائیش کپڑوں وغیرہ کے خرچ کا اندازہ لگایا جائے۔ تو نہ جانے کہاں تک پہنچے۔ کیا ہماری ہندوستانی بہنیں و بیٹیاں انہی کی تقلید کرنا چاہتی ہیں۔ جو ہر سال کروڑوں روپیئے فیشن کی بھینٹ کر دیتی ہیں۔ غریب ہندوستان میں اتنی ہمت کہاں؟

فیشن کا مفہوم

"اس میں آخر شرم و ذلت کی بات ہی کیا ہے۔ کہ ایک نوجوان عورت اپنے لباس میں مرد کو لبھانے کا لحاظ رکھتی ہیں جو نو سنے نہار کرتی ہیں۔ ان میں نسائیت کو آگے رکھتی رہتی ہوں۔ یعنی لباس ہی کو مردوں کے شکار کا ذریعہ بناتی رہتی ہوں"

یہ الفاظ ہیں پیرس کی ایک مشہور درزن یا انگریزی اصطلاح میں "ڈریس میکر" گیبرئیل چینیل کے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس نے پیرس سے ہالی وڈ تک کا سفر اسی کھوج میں کیا تھا۔ کہ زنانہ لباس میں بے حیائی کہاں تک پیدا کی جا سکتی ہے +

ہماری بہنیں روز بروز مغربی فیشن کی طرف جھک رہی ہیں۔ لیکن اگر فیشنوں کی اماں کے الفاظ میں فیشن بے حیائی کے زیادہ سے زیادہ مظاہرہ کا نام ہے۔ تو پرماتما ہماری ہندوستانی دیویوں کو اس سے بچائے رکھے +

۲۴ دسمبر کو شردھانند بلیدان دوس منائیے

تازہ ترین خبریں

— بنگال کے فائیننس منسٹر مسٹر سرکار نے استعفےٰ دے دیا ہے +

— پولش فوج کی از سر نو تنظیم شروع ہو گئی ہے +

— "سٹی آف کربے" نامی برطانوی جہاز غرق کر دیا گیا ہے +

— کانگریس اگلا قدم اُٹھانے کو بالکل تیار ہے +

— فن لینڈ کے محاذ پر روسی فوجوں میں بغاوت ہو گئی ہے +

— ہندوستان میں تیرہ ہزار یورپینوں کے نام رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں +

— لیبر لیڈر سر سٹیفورڈ نے ۱۹ دسمبر کو واردھا میں ڈیڑھ گھنٹہ تک مہاتما گاندھی سے ملاقات کی +

— ہندو مہاسبھا کا اجلاس ۲۸ سے ۳۱ دسمبر تک کلکتہ میں ہوگا +

— لنڈن سے واپسی پر مسٹر جیکر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں آئینی تعطل جلد دور ہو جائے گا +

— نرخوں پر کنٹرول کرنے کے لئے ۲۴-۲۵ جنوری کو حکومت ہند کانفرنس بلا رہی ہے +

— قوم پرست مسلمانوں نے مسٹر جناح کے ۲۲ دسمبر کو "یوم نجات" کے منائے جانے کی پُر زور مذمت کی ہے +

— پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ۲۰ تا ۲۲ دسمبر سنسکرت کانفرنس منائی جا رہی ہے +

— وائسرائے کے اعلان کی مخالفت کے نتیجہ کے طور پر تین عیسائی مشنری واپس امریکہ جا رہے ہیں +

— جرمنوں نے اپنے جہاز "گراف سپی" کو خود ہی اُڑا دیا ہے +

— مہاتما گاندھی اپنا جنگی پروگرام باردولی کانفرنس میں پیش کریں گے +

— فن لینڈ اور ناروے کی سرحد پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ کئی مقامات پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے +

— ہنگری کی سرحد پر دس لاکھ جرمن فوج جمع ہے +

— سرکردہ غیر سرکاری اصحاب کو وائسرائے کی کونسل میں لیا جائے گا +

— وزیر اعظم سندھ نے ہندوؤں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے دیہات کو چھوڑ کر قصبوں میں آباد ہو جائیں +

— پنڈت جواہر لال اور مسٹر فضل الحق کی خط و کتابت شائع ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم بنگال کانگریسی وزارتوں کے خلاف الزامات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے +

— صوبہ سرحد سے گندم کی برآمد ممنوع قرار دے دی گئی ہے +

— صوبہ سرحد میں چیچک سے ۲۶۰ بیمار ہوئے۔ ۶۱ مر گئے +

— برطانیہ نے کھلم کھلا فن لینڈ کی امداد شروع کر دی ہے +

— حیدر آباد میں سٹیٹ کانگریس "ابھی تک خلافِ قانون جماعت ہے +

— ہالینڈ۔ بلجیم وغیرہ کے ساتھ جرمنی کی سرحدیں بند کر دی گئی ہیں +

— آریہ سماج آریہ نگر کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر کو منایا جاوے گا +

— ہندوستانی عیسائیوں کی ایک آل انڈیا کانفرنس ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو ناگپور میں ہوگی +

— اتحادی ۴۰۷ بمبار ہوائی جہاز امریکہ سے خریدیں گے +

— فرانس کا جنگی بجٹ ۴۴ کروڑ پونڈ کا ہے +

— مشرقی مورچے پر ۵ ہزار روسی ہلاک ہو چکے ہیں +

— "موجودہ جنگ کے جلد ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں"۔ (سر سٹیفورڈ کرپس)

— روس کو لیگ آف نیشنز سے خارج کر دیا گیا ہے +

— ہندوستان کے سیاسی تعطل کو دور کرنے کے لئے سر آغا خاں اور مسٹر جیکر ہندوستان میں خاص مشن کو لے کر آ رہے ہیں +

— فرانس سنہ ۱۹۴۰ء میں دو سو پچاس ارب فرانک جنگ پر خرچ کرے گا +

— جرمنی کی چار سو جہاز شکن سرنگیں تباہ کر دی گئی ہیں +

— ناروے کی سرحد کے ساتھ ایک سو میل رقبے پر روس نے قبضہ کر لیا ہے۔

— سر اکبر حیدری کے نام سرکردہ ہندوؤں کی طرف سے ایک میموریل بھیجا گیا ہے۔ کہ ریاستی پابندیوں کو ہٹا دیا جائے +

— جزیرہ ہیلی گولینڈ میں بارہ جرمن ہوائی

آہ بھراتا رام دیو جی!

(از پنڈت بھگت رام رشی جالندھر چھاؤنی)

آریہ سماج کا ایک اور ستون اس سے چھن گیا۔ ایک آدرش سوامی بھگت کم ہو گیا۔ یہ سچ ہے۔ ہم نے جانا ہے۔ کسی نے کہا بھی ہے ؎

"بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں"

خوش نصیب ہیں وہ ویکتیاں جو اپنا اُدیشیہ پُورن کر کے آپ ہنستی ہوئی۔ اور لوگوں کو رُلاتی ہوئی اس سنسار سے جاتی ہیں۔ اور لوگ ان کی بابت کہتے ہیں ؎

"مرنا بھلا ہے اس کا جو اپنے لئے جئے

جلتا ہے وہ جو مر جیتا اوروں کے لئے"

آچاریہ رام دیو جی اُن پروانوں میں سے تھے۔ جو اُدیشیہ رُوپی شمع پر جل مرتے ہیں۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ کلوان کی خاصیتیں مرتی نہیں۔ قصبہ بجواڑہ ضلع ہوشیارپور سدا امر رہے گا۔ جس نے مہاتما منشی رام جی جیسے شخص کے آریہ سماج کو دیا۔ انہی کے چچا صاحب کا یہ صاحبزادہ تھا۔ مہاتما منشی رام جی کی قربانی نے بچپن سے ہی ان کی آتما پر اثر کرنا شروع کیا ہوا تھا۔ آؤ۔ ان کا کچھ تھوڑا سا برتانت آپ کو سناؤں :۔

پاپڑ کھلانے والا بالک

پرانی بات ہے۔ میں کوئی دس سال کا ہوں گا۔ اتنی ہی عمر کا رام دیو ہو گا۔ دسوہہ میں ایک برات آئی۔ مہاتما منشی رام جی اس کے ساتھ تھے۔ رات کو لیکچر ہوا۔ نگر میں ان کے درشن کرنے کو لوگ بڑے چاؤ سے آئے۔ میں بھی گیا۔ لیکچر کی سماپتی پر ایک بالک اُٹھا۔ اور اُٹھتے ہی میز کے پاس کھڑا ہو گیا۔ مہاتما جی ہنس پڑے۔ پہلا فقرہ جو اس نے کہا۔ وہ مجھے اب تک یاد ہے۔ وہ یہ تھا :۔

"گھی والی چکنی روٹی کے بعد پاپڑ کھایا جاتا ہے۔ مہاتما جی کی کھلائی ہوئی چکنی روٹی کے بعد میں آپ کو پاپڑ کھلاتا ہوں۔ تاکہ کھانسی نہ ہو جائے"۔

لوگ ہنس پڑے۔ میں نے اپنے بڑوں سے پوچھا ــــ "یہ لڑکا کون ہے؟"

جواب ملا ــــ "مہاتما منشی رام کا چھوٹا بھائی رام داس"۔

مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ یہ بالک کسی وقت میرا آتم بندھو بن جائے گا۔ ۹ برس گذر گئے۔

پھر ملاقات

سنہ ۱۸۹۹ء میری زندگی میں ملاقاتوں کا برس ہے۔ میں ملتان سے مشن کالج میں داخل ہونے کو آیا۔ ملتان کے مشن سکول کے پادری صاحب مسٹر ڈبیو۔ اے۔ ایف۔ کالب ایم۔ اے جن سے میں نے بائیبل پڑھی تھی۔ اور اس کی ایک پریکشا اوّل نمبر پر پاس کی تھی۔ جس سے وہ میرے پیچھے ہتھیٹی بن گئے تھے۔ گو میں سنہ ۱۸۹۶ء میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی سے بپتسمہ لے کر آریہ سماج میں پروشٹ کیا ہوا تھا۔ اور پادری صاحب سے ہمیشہ بحث مباحثہ کیا کرتا تھا۔ لیکن اس پر بھی انہوں نے مجھے مشن کالج لاہور کے پرنسپل کے نام سفارشی خط دیا۔ جس میں سفارش کی تھی۔ کہ میری فیس

آپ نے ملتانی میں فرمایا ــــ "بھگت! میں تیکو مشن کالج وِچ نہ بھیجاں۔ عیسائی کتنی دلیلیں"۔

جھٹ پٹ اُٹھے۔ اور مجھے ایک مکان پر لے گئے۔

یہ مکان مہاتما ہنس راج جی کا تھا۔ فرش معمولی تھا۔ بھگت ریل جی کو دیکھ کر نمستے کی۔ بھگت جی اور میں ایک طرف بیٹھ گئے۔ میں

آچاریہ جی کے انتم شبد

مہا پری نروان سے پہلے دن آچاریہ جی کو لگاتار کئی دنوں کی بے ہوشی کے بعد جب چیتنا ہوئی تھی۔ تو اُن کے مکھ سے یہ بات نکلا تھا ــــ "اوم"...... "ترتیو آ گئی"......

پھر اسپشٹ سی دھونی...... "اوم بھور بھوہ سوہ تت سویتر ورینیم بھرگو دیوسیہ دھی مہی دھیو یونہ پرچودیات" ــــ دو تین بار ــــ پھر اسی مہان گائیتری کی گنگناہٹ سمیپ کھڑے ...ں نے کل بچی کی اِچھا سمجھ کر پاٹھ آرنبھ کیا ــــ "اوم وشوانی دیو...... پرنتو وہ جیوت مہان آتما گرج اُٹھے "نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں...... اوم بھور بھوہ سوہ......"

پھر گائیتری کا گان ہی چل پڑا۔

جیون بھر جو آتما گرجتی رہی۔ اس کی انتم گرج یہی تھی ــــ بس یہی گائیتری تھی ــــ پھر دیپک سدا کے لئے بجھ گیا۔

معاف کر کے بھی مجھے کالج میں ضرور پڑھایا جائے۔ ایک فقرہ اس خط کا جو میری نسبت تھا مجھے یاد ہے :۔

"آج کل یہ آریہ سماج کے سدھانت پر پرچار کرنے میں میرا پرروودھی ہے۔ جس کو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ سارو بھومک دھرم بن جائے گا۔ اڑھائی سال میرے پاس رہا ہے۔ اچھے سبھاؤ کا بالک ہے"۔

یہ پڑھ کر میں لاہور پہنچا۔ مجھے کیول بھگت ریل داس جی ہی جانتے تھے۔ میں نے ان کے مکان پر جا کر وہ پتر ان کو دیا۔ انہوں نے لفافہ کھول کر اسے پڑھا۔ بڑی دیر سوچتے رہے۔ ان کا جیون سادہ تھا۔ ایسا پرسن بھگت آریہ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔

چاروں طرف دیکھنے لگا۔ مہاتما جی کو دیکھ کر میں پہچان گیا۔ کہ یہ وہی مہاتما ہیں۔ جن کا لیکچر سنا تھا۔ اور کمرے میں بیٹھے اس پاپڑ کھلانے والے کو بھی پہچان گیا۔

پنڈت جواہرلال نہرو کی شردھانجلی

"آچاریہ رام دیو کے مرتیو سے مجھے اتیَنت کھید پہنچا ہے۔ جن کے دھچکے سے نہ کیول گورو کل کو اپِتو ہم سبھی کو گھاتا پہنچا ہے"۔

بھگت جی نے وہ خط مہاتما جی کو دے دیا۔ خط پڑھا اور کہا ــــ "لے رام داس یہ خط پڑھ"۔

اُس نے خط پڑھا۔ اور میری طرف دیکھا۔ اور میں نے بھی ؎

"نگاہ شوق رخنہ کرتی ہے دیوار آہن میں"

ادھر دیکھا۔ اور بس ــــ حکم ہو گیا۔ کہ سویرے کالج آؤ۔

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ آریہ سماج

درد

میں پارٹی بازی زوروں پر تھی۔ بدقسمتی سے ہم نوجوان بھی پارٹی بازی کا شکار تھے۔ اپنے اپنے لیڈروں کی جھنڈا چھایا میں اُن کے سپاہی تھے۔ پر یہ نام نہ جانتے تھے۔ میں مہاتما پارٹی سے تعلق رکھتا تھا۔ میں کالج میں داخل ہو گیا۔ ملتان و جھنگ کے اضلاع کے نوجوان میرے دوست ہو گئے۔ میں نے بورڈنگ میں داخل نہ ہو کر بچھوڑے موری میں رہنا شروع کر دیا۔ یہ مکان وچھو والی آریہ سماج کے نزدیک تھا۔

بازار پرچار

میرا قاعدہ تھا۔ جو میں نے پادری کالب سے سیکھا تھا۔ کہ ہر روز بازار میں ویاکھیان دیتا۔ جس دن کا ذکر ہے اس دن میرا لیکچر لوہاری دروازہ کے باہر تھا۔ لوگ آگے ہی کھڑے تھے۔ "وہ آگیا۔ وہ آگیا" ہونے لگا۔ ایک تخت پوش پر کھڑے ہو کر میں نے شراب اور مانس کے برخلاف بولنا شروع کر دیا۔ سب لوگ میرے ساتھ مل کر

"جنہیں بوتل توڑ پیا ہے نوں۔ لکھ لعنت پیون والے نوں"۔

گانے لگے۔

ڈیڑھ گھنٹہ بولنے کے بعد جب میں چلنے لگا۔ تو ایک نوجوان نے مجھے آ کر پکڑ لیا۔ چھاتی سے لگا لیا۔ اور خود ہی بولا ــــ "میں رام داس ہوں"۔

میں نے کہا ــــ "مسٹر بھلا! داس شودر ہوتے ہیں۔ تم رام دیو ہو۔ "داس" نام بدل دو۔ کیا دیکھتے نہیں ہو۔ کہ نوجوان لاہور میں آ کر شراب کے عادی ہو کر جیون تباہ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی نوجوانوں کی سبھا نہیں ہونی چاہیئے"۔

رام دیو جی نے کہا ــــ "خیال اچھا ہے۔ تم میرے ساتھی بن گئے ہو۔ لالہ سیتا رام جی آریہ کے پاس چلیں۔ وہ ہی یہاں کے سب کچھ ہیں۔ ہم ہنستے ہنستے لالہ جی کے پاس گئے۔ ان کی موہنی مورت پر میں مست تھا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ آؤ ودیارتھی جی ــــ آج کیسے آئے ہو ــــ پھر ہمارے لئے شربت لائے۔ اور پریم سے ہماری کتھا سنی۔ اور کہا کہ چلو۔ وید کاشی رام جی کے گھر چلیں۔ ہم تینوں وید جی کے مکان پر پہنچے۔ اور آریہ کمار سبھا قائم ہو گئی۔ جس کے یہ نیم قرار پائے۔

(۱) نت سندھیا کرنا (۲) نتیہ ورزش کرنا۔

(۳) آریہ سماج میں ہر ہفتہ شامل ہونا۔

بھراتا رام دیو جی اس کے منتری بنائے گئے۔ ان کی کوشش سے سب کالجوں کے ودیارتھی داخل ہونے لگے۔ بکثرت سے ادھک ودیارتھی ڈی۔ اے۔ وی کالج کے داخل ہو گئے۔ سات سو سے ادھک ممبر بھرتی ہو گئے۔ ان سب کا نیتا رام دیو تھا۔ سبھا

(بقیہ صلا پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آہ شری رام دیو جی!

(از سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

میں سؤرگیہ کو ۲۴ سال سے جانتا ہوں۔ جس وقت سے میں برہمچیت ہوں۔ اس وقت آپ گوروکل کانگڑی میں کام کرتے تھے۔ آپ کا حافظہ بہت ہی اچھا تھا۔ اس لئے آپ کو کئی خبریں آسانی سے یاد ہو جاتی تھیں۔ جو گھٹنائیں ان کی پرسدھ ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے:۔

کسی وقت بھائی پرمانند جی نے ان کو ایک خط دکھانے کو کہا۔ آپ نے کہا "میں اس کی کاپی کر سکتا ہوں یا نہیں؟"

جواب ملا "پڑھ سکتے ہیں۔ لکھ نہیں سکتے:"

آپ نے اس خط کو دھیان سے پڑھا۔ اور واپس لوٹا دیا۔ اپنی جگہ پر آ کر وہ خط لکھا۔ اور مہاتما منشی رام جی کو بھیج دیا۔ انہوں نے وہ خط دیکھا۔ اور موقعہ پر سؤرگیہ رائے ٹھاکر دت جی دھون کو سنایا۔ انہوں نے دیکھنا چاہا۔ مہاتما جی نے دکھا دیا۔ انہوں نے کہا۔ "وہ خط تو میرا ہے۔ لیکن لکھا ہوا میرا نہیں"۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کا حافظہ کتنا اچھا تھا۔ اس لئے ان کو بہت سی باتیں سمرن رہتی تھیں۔

آپ نے ایف۔ اے پاس کر کے آریہ سماج کی پارٹیوں کی وجہ سے ڈی۔ اے۔ وی کالج چھوڑ دیا۔ کسی وقت سؤرگیہ لالہ لاجپت رائے جی نے کہا تھا کہ۔۔۔ "شری رام دیو جی اس کالج روپی مالا کے منکے ہیں۔"

آپ نے اُتر میں کہا تھا۔۔۔ کالج مالا تو ہے۔ مگر سوتنتی مالا ہے۔"

پھر آپ نے بی۔ اے پرائیویٹ کیا۔ بعد میں ایل۔ ٹی کی پریکشا پاس کی۔ آپ نے جب کالج چھوڑا تھا۔ تو جالندھر میں وکٹوریہ سکول میں ماسٹر ہو گئے تھے۔

کئی کاموں میں وہ فیصلہ بہت جلد چاہتے تھے۔ سنا جاتا ہے کہ جب انہوں نے کالج چھوڑا۔ اس وقت وہ شادی شدہ تھے۔ اپنے گھر میں گئے۔ اور اپنی دھرم پتنی سے کہا۔۔۔ "بتاؤ گھر میں رہنا ہے یا میرے ساتھ چلنا ہے؟ فیصلہ کے لئے آپ کو ۵ منٹ کی مہلت دی جاتی ہے"۔ اور گھڑی لے کر کھڑے ہو گئے۔

آپ خیال کریں۔ کہ اتنا بڑا فیصلہ منٹوں میں کرنا آسان کام نہیں۔ اس سادھوی دیوی نے کہا۔۔۔ "میں آپ کے ساتھ ہی چلوں گی۔ جہاں آپ کہیں گے وہاں ٹھیروں گی۔" اُتر سنتے ہی حکم ہوا۔۔۔ "چلو"۔

جس وقت گوروکل کا کام بڑھنے لگا۔ مہاتما منشی رام جی نے آپ کو گوروکل بلا لیا۔ ان کے جانے سے پہلے گوروکل سنسکرت پاٹھ شالاؤں کے ڈھنگ پر تھا۔ انہوں نے جا کر اسے سکول کے نیم پر ڈھالا۔ اس مت بھید سے سوامی شُدھ بدھ تیرتھ جی۔ پنڈت گنگا دت جی جو مکھیہ ادھیاپک تھے گوروکل چھوڑ کر مہاودیالیہ جوالا پور میں آ گئے۔ ورتمان گوروکل میں جہاں آتما مہاتما منشی رام جی ہیں۔ وہاں شریر آچاریہ رام دیو جی ہیں۔ یہ دونو پوجیہ مہانو بھاؤ ہیں۔ جنہوں نے گوروکل کو یہ شکل دی ہے۔

آپ یونیورسٹی امتحانات کے سخت خلاف تھے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً سکول و کالج پدھتی کے خلاف کہتے تھے۔ اور آخیر میں جس وقت آیوروید مہاودیالیہ کو یو۔ پی گورنمنٹ نے روپیہ دینا چاہا۔ اور اس کی ڈگریوں کو منظور شدہ ماننا چاہا۔ تو آپ نے اس کا خوب ورودھ کیا۔ اور آخیر میں آپ وجئی ہوئے۔ تب وہ امداد رشی کل کو دی گئی۔

آپ آریہ سماج کے سدھانتوں کو اپنے بیوہار سے بھی سدھ کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپ نے اپنی سنتان کو گوروکل میں تعلیم دی۔ آپ کے بڑے سپتر پنڈت لیشپال جی ہیں۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اُپدیشک ہیں۔ دوسرے ستیہ بھوشن جی ابن سال سناتک ہوئے ہیں۔ آپ کی ۵ کنیائیں ہیں۔ پانچوں ہی گوروکل کی سناتکا ہیں۔

پنجاب کی اُپدیشک سبھا میں کسی وقت ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس کے ذمہ کام یہ تھا ودھوا وواہ کی ودھی لکھا جائے۔ اس کے آپ سدسیہ تھے۔ اور پنڈت برہم دت جی اس کے منتری تھے۔ آپ نے اس ودھی بنانے میں پوری پوری سہائتا دی۔ اور بدقسمتی سے آپ کی بڑی کنیا ودھوا ہو گئی۔ اس دیوی نے ڈاکٹری پاس کی۔ اور اس کے بعد اپنی دوسری شادی کی۔

آپ نے اپنی سنتان کا وواہ جنم مولک جاتی کو چھوڑ کر کیا۔ لڑکے اور لڑکی دونو طرح کی شادیاں اسی نیم کے انوسار کی گئیں۔ سدھانت آپ ورن بیوستھا گن کرم انوسار مانتے تھے۔ اور بیوہار میں لائے تھے۔

آپ کئی سال سے بان پرستھی کے روپ میں اپنا جیون بتیت کر رہے تھے۔ اس وقت آپ کی آیو ترسٹھ ۶۳ سال کی ہوگی۔ جبکہ آپ نے اپنے بھوتک شریر کو چھوڑا۔

آپ اوّل سکول ماسٹر۔ پھر گوروکل میں ادھیاپک (ماسٹر) پھر اُپادھیائے (پروفیسر) بعد میں آچاریہ پد پر سشوبھت ہوئے۔ بیچ میں آپ ایک بار وید پرچار ویبھاگ کے ادھشٹاتا بھی ہوئے۔ اس وقت جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پرچار وبھاگ کا ادھشٹاتا پد ہے۔ یہ اسی وقت سے آرمبھ ہوا ہے۔ پہلے منتری ہی یہ کام کیا کرتے تھے۔ ادھشٹاتا الگ نہ ہوتا تھا۔ آپ دیانند سیوا سدن کے جنم داتا ہیں۔ کنیا گوروکل کا بیج تو سورگیہ سوامی شردھانند نے بویا تھا۔ لیکن اس کے بنانے والے آپ ہی ہیں۔ آپ کنیا گوروکل کے اب بھی مکھیہ ادھشٹاتا تھے۔ آپ پرانتیہ سبھا کے پردھان پد کو بھی سشوبھت کرتے رہے۔ جس وقت آپ پردھان تھے۔ اس وقت اردھ شتابدی اُتسو ہوا۔ اس کے لئے دن رات کام کرنے سے آپ بیماری کے چنگل میں پھنس گئے۔ جس سے آپ کو آخیر تک چھٹکارہ نہ ملا۔ آپ نے ستیارتھ پرکاش کے چھٹے سملاس کے آدھار پر ستیاگرہ میں بھاگ لیا تھا۔ اور آپ پنجاب کے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے۔ اور آپ جیل گئے۔ اس پرکار آپ کا کام آریہ سماج کا پرچار۔ گوروکل پرنالی کی شکشا دینا۔ سکول میں پڑھانا۔ کانگریس کا کام۔ سُدھار کا کام انیک ہیں۔ لیکھ لمبا ہو جانے سے ان کا ذکر چھوڑ کر آخیر وقت کا حال لکھ کر ختم کرتا ہوں۔

آپ کو اردھانگ کی بیماری ہوئی۔ جس کی چکتسا سر و ہپکار سے کی گئی۔ لیکن آپ کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ یہ بیماری اپنے سوبھاؤ انوسار اپنا پنجہ دھیرے دھیرے مضبوط کرتی گئی۔ اور شری رام دیو کی شاریرک شکتی دن پرتی دن کم ہوتی گئی۔ لیکن جب ان سے کبھی پوچھا گیا۔ تو آپ یہی جواب دیتے تھے "پہلے سے اچھا ہوں"۔۔۔ ان کے من کی طاقت تھی۔ جو اتنا وقت نکال دیا۔ ورنہ میرے جیسا کوئی ہوتا۔ تو کبھی کا موت کے [...] ہوتا۔

آپ کو کام کا اتنا شوق تھا۔ کہ گت آٹھ نو مہینے میں بھی آپ کنیا گوروکل کے لئے دہلی میں بیٹھے بیٹھے یا موٹر میں جا کر چندہ اکٹھا کرتے تھے۔ جس وقت آپ بول نہ سکتے تھے۔ چل نہ سکتے تھے۔ ہاتھ سے لکھ نہ سکتے تھے۔ اس وقت یہ حالت تھی۔ تو اچھی حالت کا اندازہ آپ خود لگا لیں۔ اب آخیر میں آپ کو اردھانگ کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر نے بھی آ پکڑا۔ اردھانگ اور بلڈ پریشر کا مقابلہ آپ نے کئی دن تک خوب کیا۔ لیکن دو مضبوط پہلوانوں نے مل کر ان کو گرا دیا۔ ورنہ ایک میں ہمت نہ تھی۔ کہ ان کو پچھاڑ سکتا۔

اگر ان کو جسم کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو اس وقت ان کا سؤرگ سدھارنا اچھا ہے۔ کیونکہ ان کو جو جسمانی تکلیف تھی۔ جسے دیکھنے والے بھی جانتے ہیں۔ اس سے ان کا چھٹکارہ ہو گیا۔ اگر آتما اور دنیادی کام کو دیکھیں۔ تو بھارت ورش کو عام طور سے اور آریہ سماج کو خاص طور سے ہانی ہوئی ہے۔ اس ویر نے انت سمیہ تک آریہ سماج کا کام کیا۔ اور خوب کیا۔ تیاگ پُوروک کیا۔ سنمان پُوروک کیا۔ زور شور سے کیا۔ شان و شوکت سے کیا۔ اس لئے ان کے لئے افسوس کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

آخیر میں یہ لیکھ ختم کرتا ہوں۔ ایشور ان کی اردھانگنی شریمتی ودیا دھری جی کو سامرتھ دیں۔ کہ وہ اس دکھ کو سہہ سکیں۔ ان کی اولاد کو شکتی دیں۔ کہ وہ اپنا کام خوبی سے کر سکے۔ کنیا گوروکل کو ہمت دیں۔ کہ وہ اپنی شان کو قائم رکھ کر پھلے پھولے۔ آریہ سماج کو بدھی دیویں۔ کہ وہ ان کے کاموں کو اچھی طرح چلانے کے ڈھنگ سوچ کر ان کو چلا سکے۔ اور ان کی خواہش کے مطابق وید پرچار کو دڑھ کر کے پنجہ کا بھاگی ہو۔

کھتری ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک متر کیلئے جو بھلّہ کھتری ہیں۔ لڑکا پرائیویٹ ڈاکٹر ہے۔ جس کی آمدنی یکصد روپیہ ماہوار ہے عمر اٹھائیس ۲۸ سال کے لئے ایک کنیا کی ضرورت ہے۔ کنیا پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ غریب گھرانے کو ترجیح دی جاوے گی۔

ضرورت مند اصحاب مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

س معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

ایک مہان آتما کا ویوگ

(لیکھک:۔ لالہ لبھو رام جی نیبتر آنند آشرم لدھیانہ)

پوجیہ آچاریہ رام دیو جی کی اکال مرتیو کی خبر سن کر سناٹا چھا گیا۔ ہا شوک!! ابھی پنڈت چموپتی جی کی جدائی کا گھاؤ ہرا ہی تھا۔ کہ اب آچاریہ رام دیو جی آریہ جگت کو بلکتا چھوڑ کر سورگباش ہو گئے۔ مجھے پہلی بار میرے رشتہ دار باوا بدھ سنگھ ایڈیٹر آریہ پتر کا کے ساتھ ۱۸۹۵ء میں جالندھر سٹیشن پر آچاریہ جی کو ملنے کا سوبھاگیہ پراپت ہؤا۔ تھوڑی سی بات چیت کے بعد مجھے محسوس ہؤا۔ کہ رشی دیانند کے پرتی اگادھ بھگتی ان کے روم روم میں بس رہی ہے۔ اگرچہ میں انہیں پہلی بار ہی ملا تھا۔ لیکن میرے دل میں ان کے ساماجک کھشیتر میں ایک درخشاں ستارہ بن کر چمکنے کے بھاؤ اُتپن ہو رہے تھے۔ سٹیشن سے آنے کے بہت عرصہ تک باوا جی سے آچاریہ جی کے متعلق بات چیت ہوتی رہی۔ آخیر میں میں نے باوا جی سے کہا۔ کہ "وہ دن دور نہیں۔ جب کہ آچاریہ رام دیو جی ہماری مہاتما پارٹی میں کام کریں گے۔" اس پر باوا جی ہنس دئے۔ میں نے کہا "دیکھ لینا! یہ دیکھی جو اتنی چھوٹی عمر میں رشی دیانند سے اٹوٹ پریم وشردھا رکھتا ہے۔ اوشیہ گورکل پارٹی میں آکر رہے گا۔"

آخر وہ دن آیا۔ کہ آچاریہ رام دیو جی نے مہاتما منشی رام جی سے الگ ہو کر مہاتما پارٹی میں کاریہ آرنبھ کر دیا۔ مجھے جو پرسنتا اس سمیہ ہوئی۔ اسے آج بھی یاد کر کے پرپھلت ہوتا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد باوا بدھ سنگھ جی آریہ ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر ہو کر لدھیانہ تشریف لائے۔ تو ایک دن میں نے انہیں فخریہ لہجہ میں کہا "باوا جی! جالندھر سٹیشن والی بات یاد ہے؟"

اس پر باوا جی نے نہایت سنجیدگی سے بے ساختہ فرمایا ــــ "رام دیو کی مناسب جگہ مہاتما پارٹی میں ہی تھی۔"

آچاریہ رام دیو جی کے گورکل کانگڑی میں کاریہ آرنبھ کرنے سے میرے من میں آپ کے پرتی شردھا کے بھاؤ بڑھتے گئے۔ چند دن ہوئے ہونگے مجھے ان کا دہلی سے ایک پتر پراپت ہؤا۔ کہ کنیا گورکل دیہرہ دون کو دھن کی بڑی اوشیکتا ہے۔ اس کے لئے کاریہ کریں۔ اس سمیہ جب کہ آپ کی شاریرک اوستھا اس قدر خراب تھی۔ اس سمیہ کنیا گورکل کی چنتا آپ کا کام تھا۔ اس مہان دیکتی کے قدموں میں سر خود بخود جھک جاتا ہے۔ ساری آیو انہوں نے آدرش شکھشا کی اشاعت کیلئے جو دیدوکت آدھار پر گورکل کانگڑی میں دی جاتی ہے ارپن کر دی۔ ویدک دھرم پرچار کی لگن ان کے روم روم میں بس رہی تھی۔ دن رات چلتے پھرتے آپ کو سوادھیائے کا ہی شوق تھا۔ ایک دفعہ آپ جالندھر آئے۔ وہاں سے ریلوے سٹیشن جانا تھا۔ مہاتما منشی رام جی کی کوٹھی سے ریلوے لائن کے راستہ آپ جلد پہنچنے کے خیال سے چل دئے۔ چلتے چلتے مطالعہ جاری تھا۔ وہ اس میں اس قدر محو ہوئے۔ کہ بل آنے پر نیچے گر گئے۔ چوٹ آنے پر اُف تک نہ کی۔ اس گھٹنا سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کو مطالعہ کا کس قدر شوق تھا۔ یہی کارن تھا۔ کہ انہوں نے اپنی صحت کی کبھی پرواہ نہ کی۔ سنیاسی نہ ہوتے ہوئے بھی آپ کا جیون سنیاسیوں کی طرح بیتتا تھا۔ گورکل کانگڑی۔ کنیا گورکل دیہرہ دون کی جو انتھک سیوا آپ نے کی۔ وہ کیول آپ کا ہی حصہ تھا۔ آریہ سماج کی مخالفت برداشت کرنا ان کے لئے کٹھن تھا۔ شوک ہے۔ تو اس بات کا۔ کہ آریہ مسافر پنڈت لیکھرام جی سوامی شردھانند جی مہاراج شہید ہوئے۔ پنڈت چموپتی جی آریہ جگت کو ہمیشہ کے لئے غم جدائی دے گئے۔ ان کی کمی کو اس سمیہ تک کس نے پورا کیا۔ جو آچاریہ جی کی کمی کو پورا کرے گا؟ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ آچاریہ جی کے کٹمب کو ان کی مرتیو سے ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر آریہ جگت کو بھی ناقابل تلافی دکھ پہنچا ہے۔

کہاں تک آچاریہ جی کے گن ورنن کروں۔ وہ ایک اُچیہ کیریکٹر کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنی سنتان کو سیوگیہ بنایا۔ اور ان کے پتر اور پتریاں ان کے چرن چنہوں پر چل کر ویدک دھرم کی سیوا کے لئے تت پر ہیں۔

سؤرگیہ آچاریہ رام دیو کے جیون کی کچھ باتیں

(لیکھک:۔ مہاشہ موہن لال جی منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

یہ جان کر بڑا دکھ ہؤا۔ کہ گورکل کانگڑی کے سابق آچاریہ و مکھیہ ادھشٹاتا۔ اور کنیا گورکل دیہرہ دون کے مکھیہ ادھشٹاتا۔ ویدک میگزین کے سمپادک تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھوت پورو پردھان شری آچاریہ رام دیو جی مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۹۳۹ء کو ہم سے ہمیشہ کے لئے وداع ہو گئے ہیں۔ آچاریہ جی کے نام کے ساتھ لفظ سؤرگیہ لگانے کو دل نہیں مانتا۔ کئی بار تو من یہ سویکار ہی نہیں کرتا۔ کہ آچاریہ جی اس سنسار اسار کو چھوڑ گئے ہیں یا نہیں۔ پرنتو ستیہ کو سویکار ہی کرنا پڑتا ہے۔ میں چند باتیں آج "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ جو آریہ سماج کی سیوا کرتے ہوئے مجھے ۱۵-۱۶ ورشوں کے الپ کال میں معلوم ہوئی ہیں۔

آپ بڑے ودوان۔ وچارشیل اور سوادھیائی پرش بھی سجن تھے۔ آپ کو دھارمک گرنتھوں کے سوادھیائے کا اس قدر شوق تھا۔ کہ جب ویاکھیان کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو ہزاروں نر ناری ان کے بھاشنوں کو سنتے۔ آپ لیکچر بھی دو اڑھائی گھنٹہ سے کم نہ دیا کرتے تھے۔ پرنتو کیا مجال جو کوئی لیکچر کے خاتمہ سے پہلے اٹھنے کا نام تو لے۔ اس پر خوبی یہ کہ جو کوئی ایک بار ان کا ویاکھیان سنتا۔ تو کسی نہ کسی نئی بات کا اسے گیان پراپت ہوتا۔ مسئلہ پنر جنم کے متعلق انہیں اس قدر گیان تھا۔ کہ جب ویاکھیان دینے کھڑے ہوتے۔ تو سینکڑوں انگریز فلاسفروں کے واکیہ اس ویدک سدھانت کے منڈن میں کہہ سناتے۔ حاضرین حیران رہ جاتے۔ ایک بار جب گورکل کانگڑی کے بجٹ میں کمی آ گئی۔ تو آپ نے پٹنہ کا دورہ کیا۔ آپ کے بھاشن سننے کے لئے یونیورسٹی کے چانسلر سے لے کر کالجوں تک کے طلباء آئے۔ بڑے بڑے آدمیوں نے ان کے جلسہ کی صدارت قبول کی۔ ایک بار سنا تھا۔ کہ آپ کو ایک کالج کے پرنسپل کا عہدہ پیش کیا گیا تھا۔ مگر آپ نے آریہ سماج کی سیوا کے پیش نظر اس کو ٹھکرا دیا۔ امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج نے گورکل کانگڑی کا آچاریہ آپ کو اس لئے بنایا۔ کہ وہ آپ کی ودوتا کو بخوبی جانتے سمجھتے تھے۔ آپ جب گورکل کے آچاریہ تھے۔ اس سمیہ وائسرائے بہادر گورکل کی پرشنسا سن کر سوئم گورکل پدھارے۔ اور اس کا پربندھ و شکھشا کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ اس وقت وہ سمیہ تھا۔ جب حکام کی نظروں میں گورکل کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا۔ پرنتو وائسرائے بہادر کے گورکل میں پدھارنے پر ان کی ساری شنکائیں نوارن ہو گئیں۔ اور گورکل دن بدن اُنتی کرنے لگا۔ آپ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان مانے جاتے تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ شکاگو (امریکہ) کے سرو دھرم سمیلن World Religious Conference کے لئے آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی نے جن تین پرتی ندھیوں کو اس میں شامل ہونے کی آگیا دی تھی۔ ان میں سرو پرتھم استھان آپ کا تھا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اردھ شتابدی اجمیر کے کارن آپ وہاں نہ جا سکے۔ اردھ شتابدی اجمیر میں آریہ سمیلن کے پردھان بھی آپ ہی تھے۔ انہوں نے اردھ شتابدی کو سپھل بنانے میں کوئی کمی نہ رہنے دی۔ جہاں آپ سوئم دڑھ آریہ سماجی تھے۔ وہاں آپ کی سنتان بھی آپ کی بھانتی آریہ وچاروں والی ہے۔ چنانچہ ان کے بڑے سپتر شری پنڈت لیشپال جی ستھانت النکار برسوں سے آریہ پرچارک کے روپ میں سیوا کر رہے ہیں۔ ان کا دوسرا سپتر بھی سناتک بن چکا ہے۔ آپ کی پتریاں گرہستھ آشرم کے اندر رہ کر بھی آریہ سماج کی سیوا کر رہی ہیں۔ مجھے سرگودھا میں آریہ سمیلن کے اوسر پر ان کی سپتری سیتا دیوی جی ودیا النکرتہ کا بھاشن سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہؤا۔ بہن جی ایک اچھی ویاکھیاتری ہیں۔ اور اسی بھانتی ان کی دوسری سپتریاں بھی اپنے پتا کے پد چنہوں پر چل کر اپنا جیون بنا رہی ہیں۔ آپ سادگی کا ایک نمونہ تھے۔ آپ کا سادہ جیون ہم سب بھائیوں کے لئے انوکرنیہ ہے۔ جب پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن کرنے کا

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

انت میں ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ آچاریہ جی کی آتما کو شانتی تتھا ان کے دکھی پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شردھانند کی آگ

(لیکھک پروفیسر وشوا ناتھ جی ودیالنکار)

سوامی شردھانند میں ایک آگ تھی۔ ان کے سمگر جیون میں اس آگ کا درشن ہوتا ہے۔ بالیہ کال سے مرتیو پریُنت ان کے جیون کی گھٹنا گھٹنا میں آگ نظر آتی ہے۔ بالیہ کال میں اس آگ نے بالک منشی رام کو خوب بھٹکایا۔ پڑھنے سے وِمکھ کیا۔ اور بھنڈروں کا سردار بنایا۔ چڑھتی جوانی میں اسی آگ نے منشی رام کو نانا ودھی ولسیتوں میں پھنسایا۔ بریلی میں مہرشی دیانند کے درشن کرنے پر یہ آگ ساتوک روپ دھارن کر گئی۔ اس آگ نے اب سے اپنا راجس اور تامس روپ تیاگ دیا۔ مہرشی کے درشن کال کے پشچات یہ آگ انہیں مہرشی کے گرنتھوں میں گہرا ڈبو لی گئی۔ ان کے جیون میں پونیتا کا سروت ایک دم پھوٹ نکلا۔ مانس شراب آدی دُر ولسیتوں کو ایک دم تلانجلی دے دی۔ اب سے یہ آگ آریہ سماج کی سیوا کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ جب منشی رام لاہور آریہ سماج کے سبھاسد بنے۔ تو انہوں نے سبھاسدی کے دن ہی سماج میں کھڑے ہو کر کہا۔ کہ آریہ سماجی واستوک میں وہ ہے۔ جو کہ نہ کیول آریہ سماج کے منتویوں پر ہی وشواس رکھتا ہو۔ اپتو آچرن بھی تدانوسار کرتا ہو۔ منشی رام کی اس گھوشنا نے بیٹھے سبھاسدوں کو سمجھا دیا۔ کہ منشی رام میں واستو میں ایک آگ ودیمان ہے۔ منشی رام کی اس جلتی آگ نے منشی رام کو شاستراردھوں میں ——— سنسکرت کے پنڈت نہ ہوتے ہوئے بھی ——— پنڈت دین دیالو تھا پنڈت گوپی ناتھ جیسے پورا لک پنڈتوں کے ساتھ بھڑایا۔ آریہ سماج کی آگ ان میں ایسی پرچنڈ ہوئی۔ کہ ان کی وکالت پر پانی پھیر گئی۔ ان کی چمکتی وکالت کو بیچ بیچ میں مند کر دینے والی ان میں دھرم سمبندھی اُگر بھاونا کی آگ تھی۔ منشی رام کی یہ آگ مارگ کی بادھاؤں کو بھسمی بھوت کرتی ہوئی دھرم مارگ میں انہیں آگے ہی آگے اُڑائی لے گئی۔ ان کی آگ نے ہی انہیں پوجیہ مورتی بنا کر چنڈی پربت کی تلہٹی میں بان پرستھی کے روپ میں جنگلوں میں لبایا۔ ان کی آگ نے جنگل کو صاف کر اس کے ستھان میں منگل پیدا کر دیا۔

گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا کی حیثیت سے ان پر گوروکل کے دھن کے غبن کا دوش ارپن ہوا۔ اس پر ان کی آگ نے سرد سپید رچا دیا۔ گوروکل میں بڑھتے ہوئے اپنے دو پتروں کے بھوشیہ کو پرماتما کے آسرے چھوڑ اس سچے تیاگی نے گوروکل کے ایک ایک اَنش پر سب جنتا کو رُلاتے ہوئے اپنی چل اور اچل سب نشری سمپتی کا مہا تیاگ کر دیا۔ گوروکل میں رہتا ہوا یہ مہاتما گوروکل کا دیہہ دھاری جیتا پھرتا پران ہی دکھائی کرتا تھا۔ ان کی دیویہ مورتی ان دنوں گوروکل کو چار چاند لگایا کرتی تھی۔ گوروکل کا اُنّو جب تک رہتا۔ یہ مہاتما درشن کی پیاسی جنتا سے سدا گھرا رہتا۔ جنتا ان کے آگے پیچھے ایسے رہتی جیسے کسی کی چھایا اس کے آگے پیچھے رہتی ہے۔ ان کا گوروکل کے آچاریہ کا سمگر جیون ان کے بھینتر ستھت ایک الوکک اگنی کا چمتکار دکھا رہا ہے۔ سمجھ آیا۔ کہ مہاتما منشی رام کی یہ آگ ایک دم بھڑک اٹھی ہے۔

آچاریہ رام دیو کی سمرتی میں

جذباتِ غم

(از کرم چند سود کوہیہ)

(۱)

ماجرائے غم سناؤں کس طرح؟
داغ سینے کے دکھاؤں کس طرح؟
دل کے بھر آنے سے ہے گونگی زبان
چیر کر سینہ بھی لاؤں کس طرح؟
کھو گیا ہے آج اک جاتی کا لال
ڈھونڈتا پھرتا ہوں پاؤں کس طرح؟
کس طرح؟ اب کس طرح؟ پاؤں اُسے
گھر سے یم کے کھینچ لاؤں کس طرح؟
رکھ دیا دستِ قضا نے توڑ کر
شاخ سے پھر گل لگاؤں کس طرح؟

(۲)

نکتہ رس، جادو بیاں شیدائے وید
مستِ تہذیب کہن اک رہنما
وائے وائے وہ ہم سے چھن گیا
وہ شہیدِ قوم، وہ دردِ آشنا
شوک میں ڈوبے نہ جاتی آج کیوں؟
ناخدائے قوم اک جاتا رہا
جو سدا جاتی کے ہت جیتا رہا
مر گیا جاتی کا ہت لے کر مرا
زندگی اور مرگ اس کی آئیں راس
تجھ کو اے جاتی یہ دو تو ہے دُعا

کلیان مارگ کے پتھک سوامی شردھانند

(لیکھک پنڈت چندر کانت جی ودیا وچسپتی)

"برہم کھشتر کے بنا ادھورا ہے۔ اور کھشتر برہم کے بنا۔"

"यत्र ब्रह्म च क्षत्रञ्च सम्यञ्चौ चरतः सह"

برہم تتھا کھشتر کے میل سے ہی کوئی بھی یگیہ سرو انگ سمپورن ہوا کرتا ہے۔ سوامی رام داس اور پرمہنس رام کرشن برہم شکتی کے پرتی ندھی تھے۔ تو گورو تیغ بہادر، شیوا جی اور سوامی وویکانند جی کھشاتر شکتی کے پرتی ندھی تھے۔ وچاروں کا اُدبھو برہم سے ہوتا ہے۔ اور اُن کو کریا و آچار میں لانا کھشاتر شکتی کا کام ہے۔ مہرشی سوامی دیانند جی برہم شکتی کے پرتیک ہیں۔ تو سوامی شردھانند جی کھشاتر شکتی کے۔ ان مہاپرشوں نے ہی وِشو میں کرانتی مچائی ہے۔ ورجانند جی کی کٹیا میں رشی دیانند نے برہم دیکشا لی تھی۔ وہ مہاتما منشی رام جی جیسے نرپنگو شِشیہ کو پا کر ہی پورن ہوئی ہے۔ سچا شِشیہ ہی گورو کو پورا بنایا کرتا ہے۔ گورو سے شِشیہ جہاں کچھ سیکھتا ہے وہاں سکھاتا بھی ہے۔ دونو ایک دوسرے کے بنا اپورن ہیں۔

"आचार्यो ब्रह्मचर्येण ब्रह्मचारिण-मिच्छते"

سوامی شردھانند جی نے اُسے اکھنڈ بنایا ہے۔ آریہ سماج کے یگیہ پُرش مہرشی دیانند جی نے شہادت کی بیل کو اپنے تن من تتھا دھن کے سمرپن سے بویا تھا۔ اُسے مہت آتما سوامی شردھانند جی نے اپنے کھشاتر لہو سے امر بنایا ہے۔

(بقیہ صنہ پر)

اس آگ نے انہیں گوروکل کی ہی چار دیواری میں بند نہ ہو کر اپنا سوروپ سمگر سنسار کو دکھانا چاہا۔ اس آگ نے مہاتما منشی رام کو شردھا کی مورتی سوامی شردھانند بنا دیا۔ اب سے شردھا اور آنند یہ دونو دیویہ شکتیاں ان میں اپنا راجیہ کرنے لگیں۔ دلتوں بھگتی۔ ملش مانو کی سیوا تتھا وشو پریم ——— ان کی شردھا اور آنند مئے جیون کی بھاونائیں ——— ایک دم پھوٹ پڑے۔ اور پھوٹ کر مہا ورکشوں کے روپ میں دیکھ پڑے۔

ان کے نیچے ناشرتوں نے آشرا پایا۔ دلتوں نے آشرا پایا۔ درباد بھگتوں نے آشرا پایا۔ سماج کے اتیاچاروں سے پیڑت بالکوں۔ بوڑھوں تتھا ابلاؤں نے پنجاب میں آشرا پایا۔ انت میں یہ آگ کیسے بجھی یہ بھارت کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

شردھانند شاریرک بیماری کے پرادھین ہو کر چارپائی پر کئی ہفتوں سے پڑے ہیں۔ دھرم کا پیاسا ایک مسلمان شردھانند کے رُوگ گرہ کی سیڑھیوں پر چڑھنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے سوامی بھگت دھرم سنگھ سے ترک ہوتی ہے۔ شردھانند کی آگ بیماری میں ہی پکارتی ہے مت روکو آنے دو۔ دھرم کے پیاسے کو آنے دو۔ گھاتک نے جل مانگا۔ سوامی بھگت دھرم سنگھ کو حکم ہوا۔ کہ جل لاؤ۔ بس کیا تھا۔ گھاتک کی پیاس کا شکار شردھانند کا ٹھنڈا خون بنا۔ اور یہ آگ سدا کیلئے امر ہو گئی۔ یہی آگ کی مورتی سوامی شردھانند اپنی آگ سے ہم سب کو پوتر کرو! تیری بھاوناؤں کے پرتی ہم آتم سمرپن کرنے کے یوگیہ بنیں۔

آریہ سنستھاؤں کے شوک پرستاو

گوروکل ملتان

شریمان آچاریہ رام دیو جی سابق آچاریہ گوروکل کانگڑی اور ونیتن گورنر. کنیا گوروکل دہرہ دون جو کہ ایک ودوان کرم ویر تھے کی اسمیہ مرتیو پر گوروکل ملتان کے کاریہ کرتا اور برہمچاری انتینت شوک پرکاشت کرتے ہیں۔ اور ان کے دکھی پریوار سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی دے۔ اور ان کے دکھی پریوار کو شانتی پردان کرے ۔ (وشنو متر مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل اندر پرستھ

گوروکل اندر پرستھ میں جونہی آچاریہ جی کی شوک جنک مرتیو کا سماچار پہنچا فوراً اودبالیہ اور گوروکل کے سب وبھاگ بند کر دئے گئے ۔ پرارتھنا ہوئی ہیں

کلیان مارگ کے پتھک سوامی شردھانند

بقیہ صفحہ ٩

مہنت آتما شردھانند جی شیر دل تھے۔ ان کے سینے میں کھشتری ماتا کا خون بہہ رہا تھا۔ اس کے جیون کا سوتر تھا...... (Live dangerously)

جب سب لوگ اپنے معصوم بچوں کو اپنے دل سے جدا کرتے ہوئے گھبراتے تھے۔ پاشچاتیہ سنسکرتی کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ اس سمیہ گنگا کے تٹ پر سادھو منشی رام جی نے الٹی گنگا بہائی تھی۔ لدھیانہ کی گلی گلی میں مہاتما جی نے الکھ جگائی تھی۔ جنگل میں منگل کر دکھانا انہی کا کام تھا۔ وہ وشال وجیہ مورتی آج پاپ وستر میں گنگا جی کے کنارے نہیں ہے۔ لیکن بلاشبہ آج بھی ستیاسی کی نوا پانجلی دے رہے ہیں۔

گوروکل کی کاریہ پرنالی کا ودیہ درشن مہاتما منشی رام جی کو یگ درشٹا بنا گیا ہے۔ جاتیہ اتھان میں اس پرنالی سے بڑھ کر کوئی بھویہ کلپنا نہیں ہوئی ہے۔ گنگا کے تٹ پر ویدیوں سے یگیہ جوالا ئیں اٹھتی رہی ہیں ۔ پرنتو شردھانند جی کے یگیہ کی جوالا انوکھی ہی تھی۔ اس جوالا کی چنگاریوں نے سینکڑوں اگنی پنز اتپن کر دئے ہیں۔ جن کے جیون کا لکش

"Build your cities on the Vesuvious"

سب برہمچاریوں اور کرمچاریوں کی سبھا ہوئی۔ ان کے پوتر اور اتساہ دلانے والے جیون پر بھاشن ہوئے۔ ہر ایک کل واسی کا ہردیہ اپنے پوجیہ کل پتی کے ویوگ میں انتینت دکھی ہو رہا ہے۔ سارا ادیہ منڈل شوک اور دکھ سے بھرا ہوا تھا۔ سب نے کھڑے ہو کر شوک پرستاؤ پاس کیا۔ ساری کاریہ ختم ہوا اور ان کے پریوار سے اس ویوگ میں ہمدردی ظاہر کی گئی۔ (گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل جھجر

آریہ سماج کے سنستھ کنیا گوروکل دہرہ دون کے مکھیہ ادھشٹاتا تھا گوروکل کانگڑی کے بھوت پورو مکھیہ ادھشٹاتا تھا آچاریہ شری رام دیو جی کی اسمیک مرتیو پر گوروکل جھجر کے سمست کل واسیوں کی سبھا انتینت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ تتھا پرماتما

سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ دیوانگت آتما کو سدگتی ۔ تتھا ان کے پریوار کو شانتی پردان کرے۔

گوروکل کوروکشیتر

آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کا سماچار اخبار میں پڑھ کر سارے کل میں ایک دم شوک چھا گیا۔ سب کل واسیوں نے شوک سبھا کر کے شوک پرستاؤ پاس کیا۔ برہمچاریوں اور ادھیاپکوں نے شری آچاریہ جی کے جیون پر پرکاش ڈالا۔ اور ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی۔ اور ان کے ندھن سے گوروکل واسیوں کر بہر سہا جیوں اور ان کے پریواروں کو جو دکھ پہنچا ہے اس میں سمویدنا ظاہر کی۔

(پربندھ کرتا)

ہے۔ وشال مورتی سوامی جی کا ہردہ ساگر گمبھیر تھا۔ ان کے ہردے میں پریم کی ندی بہہ رہی تھی۔ عبدالرشید کی پیاس کو اس دھرم ویر نے اپنے خون سے بجھایا۔ اصغری بیگم کو شانتی دیوی کے روپ میں بدلنا۔ موپلا ہتیا کانڈ کے بعد بھی مسلمانوں کے لئے پرماتما سے دعا مانگنا سوامی جی کا ہی کام تھا۔ دہلی کی جامع مسجد میں ہندو تتھا مسلمانوں کے کلیان کے لئے واعظ پڑھنا بے تاج بادشاہ شردھانند کے لئے ہی ممکن تھا۔ ہری جنوں کے آنسوؤں میں خون بہانا۔ آہوں میں آہیں ملانا پریم مورتی سوامی جی سے سیکھا جا سکتا ہے۔ کسی کوی نے ٹھیک ہی کہا ہے ؎

"وہ ا۔ وشال بہ دیوم تننز"

گورکھوں کی سنگینیں، مسلمانوں کے گیت آکرن سناتی جاتیوں کی پتھر درشٹا شردھانند کو امر بنا گئی ہے۔ ماشیر یہ نو یہ ہے کہ وشو بندھو گاندھی جی سوامی جی کے امر بلیدان کو سپردھا کی چیز سمجھتے ہیں۔ "شردھا" شدھرم پرچارک میں دیکھی جا سکتی ہے وہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے:۔

"उद्धरेदात्मनात्मान
नात्मानमवसादयेत"

سوامی جی آدرش مکتا کی مورتی تھے۔ آدرش کیلئے اپنا سروسو کھو دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ کلیان مارگ کے پتھک نے اپنے

جیون آدرش کو آتم شدھی کی کٹھالی میں ڈھال کر کندن بنا یا تھا۔ دنیا کے اتہاس میں آدرش چرتر نیار مہاپرشوں کے اب لمبدھ ہو سکتے ہیں... بنجمن فرینکلن۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ اور چوتھے سوامی شردھانند جی۔ کلیان مارگ کے پتھک کا مارگ شیروں کا مارگ ہے۔ وہ شیر اکیلا ہی بھارت ورش سے اندر گرجتا رہا۔ اور سوتے بھارت کو جگا گیا۔ اس کے بعد جیسے گوروکل کے ایک ایک برہمچاری کے ہردیہ میں براجمان ہیں۔ اور رہیں گے۔

دہلی کی نگری نے وہ دن بھی دیکھا تھا جب کہ ایک سنیاسی کا جنازہ اس کی چھاتی پر سے گذرا تھا۔ سینکڑوں بادشاہوں کے جنازوں کو وہ لجت کر رہا تھا۔ ہندو۔ سکھ۔ مسلمان ہر پرکار کے بھارت ماتا کے پتروں نے سنیاسی کے گلے میں آنسوؤں اور بھاوناؤں کی مالائیں پہرائی تھیں۔ جمنا ندی کے تٹ پر جلائی سنیاسی کی چتا کی راکھ بھلے ہی بہہ گئی ہو۔ لیکن سنیاسی تو آج بھی جی رہا ہے۔

سچ سچ سوامی جی مرے نہیں ہیں۔ وہ تو اکشیہ وٹ کے سمان سینکڑوں شاکھاؤں میں پھوٹ چکے ہیں۔ آؤ! ہم ان سے امرپد کا مارگ پوچھیں۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں

آریہ ہائی سکول لدھیانہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے سٹاف اور طلبا کی یہ میٹنگ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان آچاریہ رام دیو جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اکال اور شوک جنک مرتیو پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے اس صدمہ میں اظہار ہمدردی کرتی ہے۔

نیز نتیجہ ہوا۔ کہ باقی دن کے لئے سورگیہ کی سمرتی چنھہ روپ میں سکول بند رکھا جاتا ہے۔

(رام لال پرنسپل)

آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر ١١-١٢-٣٩

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ تتھا فائن آرٹ پرنٹنگ پریس اجمیر کے سمست کاریہ کرتاؤں نے گوروکل کانگڑی وشو ودیالیہ کے بھوت پورو آچاریہ شردھیہ شری آچاریہ رام دیو جی کے سورگ واس پر شوک سبھا کی۔ شری پنڈت جے دیو شرما ودیا النکار میمانسا تیرتھ نے آپ کی جیونی پر پرکاش ڈالا۔ اور ایک شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ (مینیجنگ ڈائریکٹر)

آریہ ہائی سکول بھوپال والہ

آریہ ہائی سکول بھوپال والہ کے سٹاف کے ممبران اور طلباء پوجیہ آچاریہ رام دیو کی مرتیو پر گہرے رنج اور ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ سورگیہ آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کی مرتیو سے آریہ سماج میں جو جگہ خالی ہوتی ہے۔ اسے جلد از جلد پر کریں۔ (میلا رام ہیڈ ماسٹر)

لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر

لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کے سٹاف اور طلباء کی یہ میٹنگ آچاریہ رام دیو جی کی بے وقت موت پر دلی افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ آپ بڑے ودوان اور مشہور عالم تھے۔ آپ گوروکل کانگڑی کے سابق پرنسپل اور گوروکل دہرہ دون کے بانی تھے۔ آپ نے اپنی ساری عمر ویدک دھرم کے پرچار اور اپنے وطن کی خدمت میں گذاری۔ یہ سبھا پریم کے لیکھک مرحوم کے چرنوں میں ارپن کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ان کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو اس شوک جنک ویوگ کو سہنے کی شکتی دیں۔

(کرپا رام ہیڈ ماسٹر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...ی ویک ... دھنی سبھا جاری کی۔ ہمارے
...حتوں میں جو رونق ہوتی تھی وہ قابلِ دید تھی۔
...دہ سسٹم پر زبردست مباحثہ ہوا۔ جو پرابر
...اس ہوتا رہا۔ جس کے پہل سوروپ لاہور
...یہ سماج مندر میں چکیں اُتار دی گئیں۔
...ستریوں کے لئے گیلری بن گئی۔ پنڈت
...لت رام جی کے سپتر جیہ داس کی دھرم
...ی ایک بیگھہ دیوی تھیں۔ ان کو کرسی دے کر
...ٹھایا کرتے تھے۔ وہ اپنے سسر کے لیکچر
...یں بھی ایک دن کھلے منہ بیٹھی رہی۔ پنڈت
...لت رام جی نے اُپدیش کے بعد مجھے
...ا ۔۔۔ یہ اندھیر کیوں کر رہے ہو۔ میں
...یا گورو ہوں؟ بیٹا آج مجھے بڑی لجا
...ی۔ میرے سامنے بہو کو بے پردہ بٹھا دیا۔"
میں نے کہا ۔۔۔ "پتا جی! پردہ اتار یہ
...یقا ہے۔ آپ تو بڑے گیانی آپ لنڈ ...نا
...و۔ کیا گارگی میتری آدی استریاں بے پردہ
...ی تھیں؟"

...روا ہمن گھر سے نکالے جانا

یہ گھٹنا بڑی مہتو پورن ہے۔ آڈھنڈے
...ل سے سنو۔ میں شام کو ان کے گھر انگریزی
پڑھنے جایا کرتا تھا۔ آپ کی انگریزی کی لیاقت
...ی کالج میں دھاک تھی۔ کوئی پروفیسر نہ تھا
...جو ان کی انگریزی کی یوگیتا کی تعریف نہ کرتا ہو
...میں گیا۔ تو وہ ایک کوٹھڑی میں بمعہ اپنی
دھرم پتنی کے بیٹھے تھے۔ دروازہ بند تھا۔
میں نے پوچھا ۔۔۔ "کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"
جواب ملا ۔۔۔ "خوشی سے"۔
بہن ودیا دھری گھبرائی۔ پردہ کرنے
لگی۔ لیکن انہوں نے انہیں روک دیا۔
پردہ سسٹم کے خلاف یہ پہلا عملی قدم تھا۔
...اتنے میں اُن کے پوجیہ پتا جی آ گئے۔ اور
مجھے گالیاں دینے لگے۔ مجھے مارنے کو بھی
تیار تھے۔ کہ میں نے کیوں اُن کی بہو کو ننگے
منہ دیکھا ہے۔ رام دیو جی کی ماتا نے میری
سہائتا کی۔ اور فرمایا ۔۔۔ "یہ بچہ تو روز آتا
ہے۔ یہ تو ہمارا اپنا ہی ہے۔ یہ ہمارے
پروہت ہیں۔ دسوہہ کا رہنے والا ہے۔
قصور ہے۔ تو تیرے بیٹے کا جس نے اندر
خود بلایا ہے۔"
اُن کا پتا لگا اب رام دیو جی کو گالیاں
دینے ۔۔۔ "تو کل کلنک ہے۔ تجھے شرم
نہیں آتی۔" بہو کو بھی جھڑکا۔ وہ تو اُٹھ کر چلی
گئی۔ اور رام دیو جی کو کہا ۔۔۔ "جا گھر سے
دفع ہو جا۔ میں تیرا منہ نہیں دیکھنا چاہتا۔"
...بس پھر کیا تھا۔ جلتے ہوئے لیمپ کو رام دیو جی
نے پھونک مار کر بجھا دیا۔ اور کہا ۔۔۔ "لو

اب میرا منہ نہ دیکھو۔"
میں بھی سہما ہوا اُٹھا اور گھر کو جانے
لگا۔ مجھے پیچھے پکار کر کہا ۔۔۔ "ناراض نہ ہونا۔"
رات کو ان کے ساتھ کیا گذری۔ وہ کیا
بتاؤں۔ بہانہ کال میرے پاس آئے۔ اتوار
کا دن تھا۔ کہا ۔۔۔ "مجھے سچ مچ گھر سے نکلنے
کو کہا گیا ہے۔ اب کیا کروں؟"
میں نے کہا ۔۔۔ "گھبراؤ مت"۔
ایک مکان لنگے منڈی میں کرایہ پر
لے لیا۔ بھائی رام دیو جی بمعہ دھرم پتنی۔
بے سرو سامان گھر سے نکالے ہوئے اس
مکان میں آ گئے۔ آہ! یہ وہ وقت تھا۔ جب
بڑے بڑے حوصلہ والے پست ہمت ہو
جاتے ہیں۔ لیکن سچ مچ رام مہان رام کی
بھانتی پرسن تھا۔ ذرا بھی چہرے پر ملال نہ
تھا۔

کالج سے خارج

دوسرے دن جب رام دیو کالج گئے۔
ان کو کالج سے نکل جانے کا حکم ہو گیا۔ یہ حکم
ان کے پتا جی نے ڈرانے کے لئے دلایا تھا۔
کچھ ہو۔ لیکن یہ ایک بھیانک آگیا تھی۔ اور
یہ سب کچھ الپنجور کی کرپا سے ہو رہا تھا۔
میں شام کو مہاتما منشی رام جی کے پاس پہنچا۔
ان کو سارا حال سنایا۔ انہوں نے فرمایا۔
"سبھا کے دفتر میں آنا۔"
اگلے روز ہم پہنچے۔ تو آپ نے آگیا دی۔
کہ ۔۔۔ "رام دیو آریہ پتر کا سب ایڈیٹر
بنایا گیا ہے۔"
اب کیا تھا۔ آریشک کشٹ مٹ گیا۔
"آریہ پتر" کا وہ زمانہ قابلِ دید تھا۔ بابا
ارجن سنگھ کی ماتحتی میں نوجوان رام دیو کی قلم
نے وہ جوہر دکھلائے۔ کہ ڈنکا بج گیا۔ آریہ
کمار سبھا کا منتری ایڈیٹر بن گیا۔ کالج بند
ہو گیا۔ میں ملتان چلا گیا۔

ہیڈ ماسٹری

رخصتوں کے بعد میں
ان کے ساتھ ہی ہندو
ہوٹل میں آ کر رہنے لگا۔ ایک کوٹھڑی میں
بھگت رلیا رام جی۔ ان کے ساتھ والی کوٹھڑی
میں رام دیو جی اور میں۔ سامنے ایک کھلے
کمرے میں مہاتما منشی رام جی رہا کرتے تھے۔
بھگت جی ورزش کرنے پر بڑا زور
دیا کرتے تھے۔ آپ بھی سویرے اُٹھ کر
بیٹھک۔ ڈنڈ موگری آدی سے ورزش
کیا کرتے تھے۔ میں تو خوب ڈنڈ پیلتا
تھا۔ پرنتو بھائی رام دیو جی کتابیں ہی پڑھا
کرتے تھے۔ سبھا کی لائبریری سے ہر روز نئی
کتاب لاتے۔ پڑھ کر ہی روٹی کھاتے تھے۔
بھگت جی نے ایک دن اُن کو پکڑ کر کہا۔
اُٹھو۔ بیٹھو۔ ڈنڈ سکھانے لگے۔ وہ ہنسی
اُڑی۔ جب آپ کے ناک کو چوٹ آ گئی۔
عجیب زمانہ تھا۔ وہ حالات پھر کبھی سناؤں گا
ہاں وہاں ہی لالہ نارائن داس جی آ کر رہا کرتے
تھے۔ انہوں نے جالندھر چھاؤنی میں ویکٹر سکول
کھولا تھا۔ وہ ایک آریہ اُستاد کی تلاش میں
تھے۔ مہاتما منشی رام جی نے ان کو کہا۔ کہ
وہ رام دیو جی کو لے جائیں۔ تا کہ وہ تعلیم بھی
مکمل کر لیں۔ بس کیا تھا۔ میرا بھائی ہیڈ
ماسٹر بن گیا۔

گوروکل پرویش

جالندھر ہی میں
بی۔ اے پاس
کیا۔ وہاں سے بی ٹی ٹریننگ کالج میں تعلیم حاصل
کی۔ یہ سب کوشش مرحوم لالہ نارائن داس جی
کی تھی۔ جب گوروکل کھلا۔ تو مہاتما منشی رام جی
رام دیو کو گوروکل لے گئے۔ وہاں اُنہوں
نے جو کچھ کیا۔ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ میں
علیحدہ ہو گیا۔ میری لائین الگ ہو گئی۔ ان کی
اور ...

ناظرین یہ باب ان کی زندگی کا ایسا
سنہری ہے۔ جو نوجوانوں کے لئے مشعل ہدایت
کا کام دینے والا ہے۔ میں نے مختصر لکھا ہے
اور چھاتی پر پتھر رکھ کر لکھا ہے۔ میرا قلم رکتا
تھا۔ آنسو بار بار آتے تھے۔ ان کی تصویر سامنے
تھی۔ اور یہ خیال کہ اب وہ دنیا میں نہیں ہیں
کلیجہ پھاڑ دیتا تھا۔ آریہ سماج میں اب ایسے
پروانے کہاں ہیں۔ آریہ سماج آدمیوں سے
خالی نہیں ہوئی۔ لیکن پروانوں سے کم ہو
رہی ہے۔ کوئی ان کی جگہ لینے والا نہیں آتا۔
میں کس سے ہمدردی کروں۔ ہاں یہ کہہ کر
سماپت کرتا ہوں:۔
"بیٹا لیشی پال! تم ہی باپ۔ یگیہ کی
آہوتی روپی باپ تیار یہ رام دیو کے جانشین
ہو۔ جو کام وہ پورا نہیں کر سکے۔ تم پورا کرو۔
تم جیتے رہو۔ میری یہ آرزو اچھا ہے۔
کہ ایشور تمہیں وہ بل دے۔ جو آچاریہ رام
دیو جی کو دیا تھا۔"

شری رام آریہ ہائی سکول پٹیالہ

آریہ جگت میں یہ خبر مسرت سے سنی جاوے گی۔
کہ مہاراجہ پٹیالہ نے شری رام آریہ ہائی سکول پٹیالہ کی
منظوری عطا فرمائی ہے۔ دانی اصحاب سے اپیل ہے
کہ سکول کی عمارت جو زیر تعمیر ہے بنوانے میں سہائتا
دلویں۔ بورڈنگ ہاؤس کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔
(منیجر)

گوروکل کانگڑی کا

جیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی
تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے،
بوڑھے، عورت، مرد سب کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔
فہرست ادویات مفت طلب کریں
قیمت:۔ دو روپے (عہ) فی پونڈ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)
برانچ:۔ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

شملہ کی دونو آریہ سماجوں کا یہ منتر نگ ست سنگ (۱۰- دسمبر ۱۹۳۹ء)

اپنے پوجیہ آریہ نیتا شری آچاریہ رام دیو جی کی بے وقت مرتیو پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور پرم دیو پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ دیوانگت آتما کو سدگتی۔ اور اُن کے دُکھت پریوار سمبندھیوں اور اِشٹ متروں کو اس دُکھ کے سہن کرنے کی شکتی اور دھیریہ پردان کریں۔ آچاریہ جی کی مرتیو سے جو ہانی آریہ جگت کو پہنچی ہے۔ یہ ست سنگ اس کی پورتی ہو سکنے میں بہت کٹھن سمجھتا ہے۔ (منتری)

راما منڈی یہ سبھا شری آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو پر بھاری شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ شری آچاریہ جی کی آتما کو سدگتی پردان کرے۔ اور ان کے سمبندھیوں کو اس دُکھ کے سہن کی شکتی دیں۔

ماتمی طور پر آریہ مڈل سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ ایک دن کے لئے بند کر دی گئیں۔

(جگت پرکاش منتری)

دینا نگر (۱) یہ سبھا آچاریہ رام دیو جی کی اکال مرتیو سے آریہ سماج کو جو ہانی ہوئی ہے۔ اس پر بڑے رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اور آچاریہ جی کے گوروکل کے اگادھ پریم اور سیوا کے لئے شردھا کا اظہار کرتی ہے۔

(۲) یہ سبھا آچاریہ جی کے سپوگیہ پتر پنڈت لبھپال جی اور ان کے پریوار کے دوسرے سمبندھیوں کے ساتھ سہانوبھوتی کا اظہار کرتی ہے۔ (برکت رام منتری)

ہنڈ جیجی وید کی مشنری ہنڈ جیجی جی وید کی مشنری آبو روڈ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آبو روڈ میں تمام پبلک کی طرف سے ایک بھاری میٹنگ کی گئی۔ جس میں آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور ان کی آریہ سماج کے لئے کی گئی قربانیوں اور خدمات کا ذکر کیا گیا۔ اور اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

منڈی بہاؤالدین آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا یہ جلسہ شری آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ آپ بڑے تیاگی تپسوی اور ودوان تھے۔ آپ نے جیون بھر آریہ سماج کی سیوا کر اپنا لکشن بنائے رکھا۔ ایسے رتن کے کھو جانے سے آریہ سماج کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ (ہیرالال نائب منتری)

آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کا عالمگیر ماتم

آریہ سماجوں کے شوک پرستاؤ

مہت پور آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر شری آچاریہ رام دیو جی سابق گورنر گوروکل کانگڑی و سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا و مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل دہرہ دون کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کی آتما کے لئے شانتی چاہتی ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کرنے کی پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔

(ستیہ پرکاش منتری)

تار شوک پرگٹ کیا۔ کیونکہ آریہ ہنری پاٹھ شالہ کا وارشک اُتسو منایا جا رہا تھا۔ اس لئے ۱۰- دسمبر کو ردی دار برانڈ کا ل سب آریہ سماجوں نے مل کر سینکڑوں کی تعداد میں آریہ مہندر جینا کی موجودگی میں زیرِ صدارت گوپال آچاریہ جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ شوک سبھا منائی گئی۔ آچاریہ گوپال جی نے بڑے درد انگیز الفاظ میں دیوانگت آتما کی سدگتی۔ اور ان کے سب پریوار کو اس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کرم چاریوں کی یہ سبھا شری آچاریہ رام دیو جی کی بے وقت مرتیو پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ سبھا کا پردھان ہوتے ہوئے انہوں نے جس تن من پرتا اور پریم سے سبھا کے کرم چاریوں کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ جسے ہم اپنے دلوں سے کبھی نہیں بھول سکتے۔ آپ اُچیہ کوٹی کے ودوان۔ دھرندھر اُپدیشک اور پربھاؤ شالی لیکھک تھے۔

ایسے اُچیہ کوٹی کے ویکتی کے وِیوگ پر ہم ان کی آتما کے پرتی شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی۔ اور اُن کے پریوار کے ممبروں کو دھیریہ پردان کریں۔

پھلور ۲۵-۸-۹۶ کو شام کے ساڑھے ۴ بجے آریہ سماج پھلور کی طرف سے ایک شوک سبھا زیرِ صدارت بابو بدری ناتھ صاحب پلیڈر منعقد ہوئی۔ جس میں سورگیہ آچاریہ رام دیو کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور ماسٹر ستیہ پال جی۔ بابو آنند سروپ جی ہیڈ ماسٹر۔ اور مہاشہ گیان چند جی نے آچاریہ کے جیون کے متعلق لیکچر دئے۔ اور شوک پرستاؤ سروسمتی سے پاس کیا گیا۔ (منتری)

موہن لال ٹھا ۱۳-۱۲-۳۹ کو آریہ سماج مندر میں ایک بڑا بھاری جلسہ آچاریہ جی کی مرتیو پر افسوس اور اظہار ہمدردی کے لئے ہوا۔ لالہ لبھو رام جی آریہ مشنری نے شوک پرستاؤ پیش کرتے ہوئے آچاریہ جی کے جیون اور آریہ سماج کے کرتویہ کے سمبندھ میں ایک لیکچر دیا۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر ریزولیوشن پاس کیا۔ (منتری)

انبالہ چھاؤنی آریہ سماج گوروکل وبھاگ انبالہ چھاؤنی نے آچاریہ رام دیو جی کی اکال مرتیو پر بذریعہ

ناقابلِ برداشت صدمہ کو سہنے کے لئے شکتی پردان کرنے کے لئے پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کی۔ اور ساتھ ہی آچاریہ جی کے شاندار اُپکاروں کا ورنن کیا۔ کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ شریمتی سوہاں دیوی۔ مہاشہ منشی رام جی جنرل سیکرٹری کانگریس کمیٹی انبالہ چھاؤنی و انیہ مہانو بھاؤں نے سورگیہ آچاریہ جی کے پوتر جیون پر روشنی ڈالی۔

شری پنڈت رام دت جی آریہ اُپدیشک نے شوک پرستاؤ پیش کیا۔ جو سب نرناریوں نے رنج و افسوس کے ساتھ کھڑے ہو کر پاس کیا۔ جس کی نقلیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و شری پنڈت لبھپال جی ودیالنکار کو بھیجی گئیں۔ (دربلاری داس منتری)

پشاور پشاور کے آریہ سماجیوں اور ہندو مفل کا یہ جلسہ ویدک دھرم کے روشن ستارے اور آریہ سماج کے مسلمہ لیڈر شری آچاریہ رام دیو جی کلپتی گوروکل کانگڑی و مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل دہرہ دون کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ شری

آچاریہ جی کی مرتیو سے آریہ سماج میں ایک ایسی جگہ خالی ہوئی ہے۔ جس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ اور جو آریہ سماج کے لئے ناقابل تلافی ہے۔ (رام ناتھ منتری)

دھوری آریہ سماج دھوری ریاست پٹیالہ آچاریہ رام دیو جی کی اکال مرتیو پر اتیَنت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ آچاریہ جی کی آتما کو شانتی اور ان کے پریوار کو سہن شکتی پردان کریں۔ (منتری)

جھنگ مگھیانہ آریہ سماج مگھیانہ کے دونو وبھاگ (گوروکل و کالج) کا یہ جلسہ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا تھا تیجے سیلک شری آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ پرماتما دیوگت آتما کو سدگتی اور اُن کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔ (آتما سنگھ پردھان)

دہلی آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا یہ جلسہ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا شری آچاریہ رام دیو جی کے دیہہ اوسان پر ہاردک دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ اور یہ انوبھو کرتا ہے کہ آپ کے وِیوگ سے آریہ سماج کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی پورتی ہونی کٹھن ہے۔ یہ جلسہ ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کی دیوانگت آتما کو شانتی اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔ (منتری)

کوئٹہ کی جنتا شری آچاریہ رام دیو جی کے دیہہ اوسان کے سماچار کو سن کر بہت دُکھی ہوئی ہے۔ آپ نے اپنے اُدیم اور پسینہ سے آریہ سماج کو سینچا ہے۔ اور اسی کے لئے اپنے سروسو اور جیون کو بھی اُتسرگ کر دیا۔ ہم سب شری آچاریہ جی سورگ واس سے ہوئی آریہ سماج کی مہان گھاٹی کو انوبھو کرتے ہیں۔ جس کمی کو آریہ سماج اپنی تمام شکتی کو لگا کر بھی کٹھنتا سے پورن کر سکے گا۔

ہم پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ سورگیہ کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے دکھی پریوار کو سہن شکتی دیں۔ (منتری)

بھوپال والہ آریہ سماج بھوپال والہ کی یہ سبھا سد اور سبھا ایک پوجنیہ آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو پر گہرے رنج و غم اور ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ سورگباشی کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کی مرتیو سے آریہ سماج میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اُسے بھگوان جلد پورا کریں۔ (منتری)

ملتان چھاؤنی

آریہ سماج ملتان چھاؤنی شری پوجیہ آچاریہ رام دیو جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ان کی آتما کو سدگتی اور ان کے دکھی پریوار کو دھیریہ پردان کریں ۔ (منتری)

جہلم

نواسی آریہ ہندو ماتما کا یہ جلسہ شری پوجیہ آچاریہ رام دیو جی آریہ نیتا کے سورگ باش پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور اس ناقابلِ برداشت صدمہ میں ان کے پسماندگان پنڈت لیکھپال جی سنتاننت الشکار اور ان کے پریوار سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے سورگیہ آتما کی شانتی اور سدگتی تتھا شوک سنتپت پریوار کو دھیریہ پردان کرنے کی پرارتھنا کرتا ہے۔

(دیوی داس منتری)

حافظ آباد

آریہ سماج حافظ آباد کے سجنوں کی یہ میٹنگ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا تتھا دھرم دوان شری آچاریہ رام دیو جی سابق ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مرتیو پر جس سے کہ آریہ جگت کو ایک ناقابلِ تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ اور جس کے ہاتھوں سے ایک انمول رتن چھین گیا ہے۔ بھاری شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ان کی آتما کو سدگتی تتھا ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔ اور اس دکھ کے سہنے کی شکتی دیں ۔ (منتری)

ڈنگہ

آریہ سماج ڈنگہ کا یہ سپیشل اجلاس شری پروفیسر رام دیو جی کی بے وقت مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ آچاریہ جی کی مرتیو سے جو نقصان دھرم اور جاتی کو ہوا ہے۔ اس کو اپنی اپار کرپا سے کسی وششٹ ویکتی دوارا پورا کریں۔ اور آچاریہ جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔ (منتری)

جموں

آریہ سماج ایک وششٹ اجلاس میں آریہ سماج کے پرسدھ نیتا اور رشی دیانند کے سچے سیوک آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور بھوت پورو گورنر گوروکل کانگڑی کے دیہانت پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان کی دیوانگت آتما کو سدگتی اور شانتی پردان کریں ۔ (منتری)

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا یہ ۱۰-۱۲-۳۹ کا جلسہ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا ویدک تتھا سنسکرت کے سکالر سچے پرچارک اور ان تھک نش کام کاریہ کرتا شری آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو پر ہاردک شوک اور ان کے سمبندھیوں سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آچاریہ جی نے اپنے تپ اور تیاگ سے ہندو قوم کی عموماً اور گوروکل کانگڑی۔ کنیا گوروکل دہرہ دون و آریہ سماج کی خصوصاً شاندار خدمات کی ہیں۔ ان کی مرتیو سے آریہ سماج کو ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے ۔ (منتری)

چونیاں

آریہ سماج چونیاں کا یہ جلسہ شری آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو پر اپنے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ جیسے اُتم وکتا اور نیتا کا ایسے وقت میں ہمارے درمیان سے چلے جانا ایک بڑا بھاری صدمہ ہے۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی اور ان کے دکھی پریوار کو شانتی پردان کریں۔ ہم سب کی یہی پرارتھنا ہے ۔ (منتری)

رام گلی لاہور

آریہ سماج رام گلی لاہور کے ہفتہ واری ست سنگ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء میں آچاریہ رام دیو جی کی ناگہانی وفات حسرت آیات پر اظہارِ غم کرنے کے واسطے شری لالہ مگن ناتھ نقاش کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت وشواناتھ جی ایم۔ اے و دیگر اصحاب نے نہایت دل سوز اور غم ناک پیرایہ میں پوجیہ آچاریہ جی کی زندگی کے حالات پر تقاریر فرمائیں۔ اور آریہ سماج رام گلی کی طرف سے ایک قرارداد پیش ہوئی۔ جس کو حاضرین مجلس نے پرنم آنکھوں کے ساتھ کھڑے ہو کر پاس کیا ۔ (منگل سین ایمپ منتری)

امرتسر

پرتی ندھی آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر نے ۱۰-۱۲-۳۹ کو اور استری سماج لارنس روڈ نے اپنے ادھیویشن مورخہ ۱۱-۱۲-۳۹ کو نمن لکھت پرستاؤ سرو سمتی سے پاس کیا ہے۔

"یہ سماج جگت وکھیات لیکھک، پرسدھ پرچارک اور آریہ سماج کے انتھک کاریہ کرتا شری آچاریہ رام دیو جی کے پرلوک گمن پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور انوبھو کرتا ہے۔ کہ ان کی مرتیو سے سماج کو جو ہانی ہوئی ہے وہ پوری ہونی کٹھن ہے۔ ایشور آچاریہ جی کی آتما کو سدگتی۔ اور ان کے سمبندھیوں کو اس مہان دکھ کے سہن کرنے کی شکتی تتھا دھیریہ پردان کریں۔"

(گوردتہ مل منتری)

پورن پور

پورن پور کے آریوں نے شری آچاریہ رام دیو جی کے ندھن کا سماچار بڑے شوک سے سنا۔ سماپتاہک ادھیویشن مورخہ ۱۰-۱۲-۳۹ میں شوک پرستاؤ پاس ہوا۔ اور سورگیہ آتما کو شردھانجلی ارپت کی گئی۔ اور پرماتما سے دیوانگت آتما کی شانتی تتھا ان کے دکھی پریوار کے دھیریہ کے لئے پرارتھنا کی گئی ۔ (منتری)

آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ

پاٹھ شالہ کی ادھیاپکائیں تتھا کنیائیں شری آچاریہ رام دیو جی کی اکسمات مرتیو پر ہاردک کھید پرگٹ کرتی ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہیں۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں تتھا متروں کو جو کشٹ ان کے وِیوگ سے ہوا ہے۔ اس کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

لدھیانہ

آریہ سماج لدھیانہ شری آچاریہ رام دیو جی کی شوک جنک مرتیو کا سماچار سن کر بہت دکھی ہوا ہے۔ شری آچاریہ جی کی مرتیو سے آریہ سماج کو بڑی بھاری ہانی پہنچی ہے۔ ان کے پرلوک گمن سے آریہ سماج میں جو استھان خالی ہوا ہے۔ اس کی پورتی کٹھن ہے۔ آریہ سماج لدھیانہ ان کے پریوار سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور پرمیشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آچاریہ جی کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔

تجویز ڈاکٹر بندرابن جی پروموٹر تائید (شری) بابو رام گپتا (منتری)

وہاں شری آچاریہ رام دیو جی کی شوک سمرتی میں آریہ سماج کی سب سنستھائیں آریہ ہائی سکول۔ کنیا پاٹھ شالہ۔ اور مڈل سکول ایک دن کے لئے بند کئے گئے

مورخہ ۱۱-۱۲-۳۹ کو دونوں سماجوں کی طرف سے ایک ماتمی جلسہ آریہ سماج مندر حال بازار میں زیرِ صدارت ڈاکٹر بندرابن جی منعقد ہوا۔ جس میں آچاریہ جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کا پرستاؤ پاس ہو کر حاضرین نے کھڑے ہو کر ان کی سدگتی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی۔ ڈاکٹر بندرابن۔ دیوان رام سرن داس۔ پرنسپل رام لال اور مہاشہ بابو رام نے آچاریہ جی کے جیون پر خیالات کا اظہار کیا ۔ (منتری)

بہرام پور

آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کی خبر سن کر ممبران آریہ سماج بہرام پور نے شوک سبھا منعقد کی۔ آریہ سماج کے واسطے جو خدمات آپ نے کی ہیں۔ ان کا اعتراف کیا گیا۔ آپ کی آتما کی سدگتی کے واسطے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ اور آپ کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ (رام داس منتری آریہ سماج بہرام پور)

سورگیہ آچاریہ رام دیو کی یادگار

شری آچاریہ رام دیو کی پنیہ سمرتی میں میں نے رشی دیانند کی سمپورن جیونی "رشی گان" ہندی اور اردو میں چھپوائی ہے۔ اس میں ۲۳ ادھیائے اور ۲۶۶ دوہے ہیں۔ اس میں رشی جیون کی سبھی گھٹناؤں کا ورنن نظموں اور وسترت ورتانت سہت کیا گیا ہے۔ بالک بالکاؤں وا استری پرشوں کے سوادھیائے کے لئے اتی اُتم پستک ہے۔ اس پستک کے سمبندھ میں سورگیہ آچاریہ جی نے جو سمتی دی تھی۔ وہ یہ ہے:۔

"میں نے ہتیشی جی رچت "رشی گان" کے کچھ ادھیائے سنے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے الپ کال میں اتنی اُنتی کر لی ہے۔ اس چھوٹی سی آیو میں ایسی سرس مدھر اور سرل کویتا میں رشی کا جیون نرمان کرنا رشی کے پرتی ان کی اسیم شردھا کا پرمان ہے۔ رشی کے جیون کو پڑھ کر ہی بہت سے بھائی آریہ سماجی بنے ہیں۔ نہ جانے کتنی استریوں میں پرچار کے لئے ایک ایسی ہی رشی جیونی کی آوشیکتا کو انوبھو کر رہا تھا۔ اور آج میں اس آوشیکتا کو شری ہتیشی جی دوارا پورن ہوتا دیکھ کر پرسن ہوں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ استریوں میں اس کا پرچار انہیں آریہ سماج میں لانے کا اُتم سادھن سدھ ہوگا۔ میں ہتیشی جی کو ان کے اس مہان کاریہ کے لئے بدھائی دیتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ وہ بھوشیہ میں اس سے بھی ادھک آریہ سماج کی سہائتا دوارا سیوا کر سکیں۔ ان کی ان سیواؤں کے لئے آریہ سماج انکا سدیو ابھاری رہے گا"

۲۸ $\frac{11}{38}$

یدیپی اس پستک کو لکھے ایک ورش سے ادھک کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن دھن ابھاو سے ابھی تک چھپ نہ سکی۔ پرماتما کو شاید یہ منظور نہ تھا کہ آچاریہ جی اس کو پرکاشت روپ میں دیکھ لیتے۔ لیکن ان کی اس ادھک سماپت ہونے کی اچھا کو پورا کرنا اپنا کرتویہ سمجھ کر میں کچھ رن لے کر اس پستک کو چھپوا رہا ہوں۔ اور وہ آشا ہے کہ آریہ بندھو اور دیویاں اسے منگوا کر مجھے سہائتا دیں گی۔ وہاں سورگیہ آچاریہ جی کی انتم ابھلاشا کو بھی پورن کریں گی۔ پستک نہایت سندر ہے۔ بڑھیا کاغذ منوہر تین چتر دو سو دل دیباچہ رشی بھکت آچاریہ جی و مصنف کے دو چتر اور موٹا چھپائی سندر قیمت لاگت ماتر۔ اسعد ہم روپیہ دس کاپی لینے پر ۳، رنی کاپی۔ اور کد لینے پر ۲۵ کاپی کیلئے ۵ کے ٹکٹ ارسال کریں

نوٹ:۔ ہتیشی علاؤ پوری ایڈیٹر پرکاش لاہور

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر نے ہندی کا پرچار عام کرنے کیلئے کئی جگہوں پر ہندی پاٹھ شالہ کھولنے کا نشچے کیا ہے۔ ...ں ہر ایک بھائی کو ہندی سکھائی جاویگی۔ ...تین ہفتوں سے ایک سدانتری پاٹھ شالہ مہاشہ ...جیوں کی باغیچی میں کھول رکھی ہے۔ جہاں ہر ...یک کو بلا تمیز مذہب و ملت کے ہندی سکھائی ...تی ہے۔ لکھنے اور پڑھنے کی چیزیں آریہ سماج ...ت نگر سے مفت دی جائیں گی +

(پرکاش چند اُپ منتری)

...وگہ میں ویدک دھرم پرچار

سوامی پرتوانند جی یکم دسمبر سے موگہ ...ارے ہوئے ہیں۔ ان کے منوہر اُپدیشوں ...ہر گہ نواسی جنتا میں دھرم پریم کی ایک ...لہر دوڑا دی ہے۔ ان کے اُپدیشوں کا ...انہ پروگرام حسب ذیل ہوتا ہے:۔ ...بھات کال شہر کے کسی آریہ پریوار میں ...ت سنگ جس میں ہون یگیہ کے بعد ...بیش ہوتا ہے۔ پھر رات کو نگر کی عام ...ا کے لئے عموماً اور دیانند متھرا داس ...ج موگہ کے طلباء کے لئے خصوصاً سوامی ...ویاکھیان ہوتا ہے۔ جس سے سامعین بہت ...اُٹھا رہے ہیں +

سوامی جی کا جنوری۔ فروری اور مارچ میں ...ب کا دورہ کرنے کا ارادہ ہے۔ جن ...یہ سماجوں کو ان کے منوہر اُپدیش سننے ...بھلاشا ہے۔ اور وہ اُن کو اپنے ستھان ...لانا چاہیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و ...بت کریں:۔

(سوامی پرتوانند جی موضع لساڑہ۔ نزد ...پر۔ ضلع لدھیانہ)

بابا جینتی

۲۹-۱۱-۳۹ کو انبالہ چھاؤنی میں ہر جن ...یک سنگھ کی اور سے بابا جینتی منائی گئی۔ ...ری جن لڑکوں نے ڈرامے کھیلے اور کھیلیں ...۔ بھگت رام شکل پردھان ہریجن سیوک ...نگھ نے تقریر کی۔ جس میں ٹھکر بابا کے ...ن پر پرکاش ڈالا۔ اپیل پر ۸۹ روپے ...جمع ہوئے۔ بچوں میں مٹھائی اور صابون تقسیم ...گیا +

(دیا پرکاش منتری ہری جن سیوک سنگھ انبالہ)

سماجک سماچار

گوروکل بیٹ سوہنی کے سماچار

برہمچاری سب راضی خوشی ہیں۔ آج کل پڑھائی کا خوب زور ہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے باعث دان کا کام بند کر دیا تھا۔ اب پھر مہاشہ بھوج دت جی اور مہاشہ دھرم دیو جی دان کے لئے دورہ پر گئے ہوئے ہیں +

۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو لالہ ہردیال جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے معائنہ کے لئے گوروکل میں تشریف لائے۔ آپ نے نریکشن کے بعد بہت اچھی رائے تحریر فرمائی +

(مکھیہ ادھشٹاتا)

ویدک وواہ

۱۱- نومبر رات کے چار بجے سے ۸ بجے تک مہاشہ منگل سین جی ٹھیکیدار گڑھی (ر د میل) مظفر آباد کی سپتری کا وواہ پورن ویدک ریتی سے پنڈت لچھو رام جی شاستری پروہت آریہ سماج ہٹانے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ جس کا پربھاؤ ہر دو پکشوں ور اور بدھو پر خوب پڑا۔ ور پکش کی طرف سے مختلف سنستھاؤں کو یکفلد روپیہ دان ملا۔ کنیا پکش کی طرف سے پچاس روپیہ دان ملا +

(امر ناتھ ودیہ منتری آریہ سماج جموں)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) ۲۸-۱۱-۳۹ کو بابو سرنداس جی کے سپتر جگدیش چندر کا ایک لمبی بیماری کے بعد دیہانت ہو گیا۔ داہ کرم مہاشہ کندن لال جی نے ودھی انوسار کرایا۔ بابو جی نے اپنے مکان پر سیا پاکی رسم کو بند کر رکھا +

$\frac{11}{39}$ ۹ کو کریا کے دن ان کے گھر پر ایک بسیار ہون یگیہ کیا گیا۔ انہوں نے مبلغ بارہ روپے مختلف سماجک فنڈوں کو دان دئے +

(گردھاری لال منتری)

آریہ سماج مہت پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر کا ۲۷واں سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ و ۳۰- دسمبر ۱۹۳۹ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ مہت پور نواسی

ملازم بھائی پدھار کر اُتسو کی شوبھا کو بڑھا دیں +

(ستیہ پرکاش منتری)

آریہ استری پاٹھ شالہ انبالہ کا سالانہ جلسہ

۸-۹-۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پوجیہ سوامی کیولانند جی۔ شری گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ مہاشہ بھگت رام جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انگیٹ پربھاؤ شالی اُپدیش و پاٹھ شالہ ہذا کی کنیاؤں کے منوہر بھجن بھاشن و لاٹھی لیزیم تلوار آدی کے بڑے دلچسپ کھیل ہوئے۔ تینوں دن حاضری کا یہ عالم تھا۔ کہ پاٹھ شالہ کے وشال بھون و صحن میں جس میں تقریباً تین ہزار کی اُپستھتی ہو سکتی ہے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ اپیل پر مبلغ چار ہزار سے زائد دھن جمع ہوا۔ جس میں مبلغ تین ہزار ایک سو چھبیس روپیہ شری لالہ لشمبھر ناتھ جی مالک فرم ملسبرز لشمبھر ناتھ اینڈ سنز کیمسٹ (Chemists) کے ہیں۔ جن کے سورگیہ پتا کی پنیہ سمرتی میں یہ پاٹھ شالہ چل رہی ہے۔ کیا بلحاظ دھن اور کیا بلحاظ حاضری و پرچار یہ جلسہ امسال نہایت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا +

لالہ لشمبھر ناتھ جی انبالہ چھاؤنی میں اُچیہ کوٹی کے دان ویروں میں سے ہیں۔ جنہوں نے حال ہی میں مبلغ ایک ہزار ایک روپیہ ڈی۔ اے۔ وی کالج شولاپور کے لئے بھی دان دیا ہے +

(بلاقی داس مینیجر پاٹھ شالہ)

آریہ سماج پورن پور کے سماچار

موضع ۹-۱۲-۳۹ سنیچر وار کو یکمشت بھانت آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان راجگورو پنڈت دھریندر جی شاستری پرانہ ساڑھے چار بجے کی گاڑی سے پدھارے۔ دو بجے پردھان جی کا جلوس نکالا گیا۔ شاستری جی کا ویاکھیان سننے کے لئے جنتا ۵ کوس دوری پر ستھت گراموں تک سے آئی۔ مادھو ٹانڈا سٹیٹ کے ایک رئیسوں نے بھی ستھانیہ سماج کے مندر پر پدھارنے کی کرپا کی۔ اور ویاکھیانوں میں سمت ہوئے۔ شام کو سماج مندر

جلسہ ہوا۔ جس میں کئی منورنجک نظمیں ... پڑھی گئیں پردھان جی کی سبھا پتی میں ستھانیہ آریہ سماج کی اور سے ابھینندن پتر تھا ایک سو ایک روپیہ کی تھیلی سبھا کے وید پرچار فنڈ میں بھینٹ کی گئی۔ نیز منتری پردھان جی کے کر کملوں دوارا سورگیہ لالہ ملاس رائے جی دانوار آریہ سماج مندر پورن پور اور ان کے کئی سمبندھیوں کی سمرتی میں ان کے نام کے پتھر کا اُدگھاٹن ہوا۔ نیز پشچات شری پردھان جی نے ایک منورنجک اور پربھاؤ شالی ویاکھیان کے دوارا آریہ جنتا سے اس بات کی اپیل کی۔ کہ حیدرآباد کی وجے کے بعد آریہ سماجیوں کو نرنتر الپا ادیوگ کرتے رہنے کی آوشیکتا ہے۔ کہ جس سے وہ کار یہ تکمیل کیا جانی ہونا ہے۔ جس کے لئے ستیاگرہ کیا گیا تھا +

(منتری)

آریہ سماج الہڑ کے سماچار

آریہ سماج الہڑ ضلع سیالکوٹ کی اور سے سوامی آنند منی جی سنیاسی آریہ سماج ہذا کا کنواں و چار دیواری وغیرہ نامکمل ہونے کی وجہ سے دھن کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے آریہ سماجوں کے منتریوں اور دانی مہاشیوں کی سیوا میں آ رہے ہیں۔ کرپا کر کے سب سماجیں و دانی ویر اس شبھ کام میں دھن سے سہایتا کر کے ہماری حوصلہ افزائی کریں + (پردھان)

آریہ ویر دل سمبندھی آوشیک سوچنا

آگامی جنوری ماس کے پرتھم سپتاہ میں آریہ رکھشا سمتی کی بیٹھک ہونے والی ہے۔ جس میں انیا نیہ وشیوں کے انترگت آریہ ویر دل کی یوجنا کے سمبندھ میں وشیش روپ سے وچار کیا جاوے گا۔ اُکت بیٹھک ہونے سے پوروہ آریہ رکھشا سمتی جاننا چاہتی ہے۔ کہ اب تک کہاں کہاں پر آریہ ویر دل ستھاپت ہیں۔ اور ان میں اس سمے کتنے کتنے سدسیہ ہیں +

اُکت سوچنا آریہ رکھشا سمتی سارودیشک سبھا دہلی کے کاریالیہ میں تاریخ ۳۰- دسمبر ۱۹۳۹ء تک پہنچ جانی چاہئے +

(منتری آریہ رکھشا سمتی سارودیشک سبھا دہلی)

آریہ سماج بھگواڑہ کا جلسہ

آریہ سماج بھگواڑہ کا سالانہ جلسہ ۵-۶-۷- جنوری ۱۹۴۰ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں اعلےٰ اعلےٰ اپدیشک و اپدیشک پدھاریں گے۔ کرپا کر کے اوشیہ درشن دیں + (رام چند منتری)

آریہ سماج نہرولی کے سماچار

آریہ سماج نہرولی کے ساپتاہک ستسنگ آج کل بڑی رونق پر ہوتے ہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے بعد آریہ پُرشوں میں زیادہ اُتساہ نظر آتا ہے۔

(۱) ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار کو ہون یگیہ کے بعد پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار [illegible] ہوا۔ اس کے بعد سب آریہ پُرشوں [illegible] کے بھجن ہوئے۔ پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار ویدک مشنری کا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔

(۲) شریمتی سنتوش بائی۔ اِن کے جتن سے آریہ کنیا سکول کا کام بڑی اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی بی۔ اے شاستری وید النکار پرنسپل آریہ گرلز سکول بچیوں کی شکشا کے لئے بڑی محنت اور کوشش کرتے رہتے ہیں۔ آپ بڑے شریشٹھ سداچاری اور مخلص آریہ سجن ہیں۔ آپ کی دھرم پتنی بھی بھجنوں دوارا پریم کے ساتھ ساپتاہک ستسنگ کی رونق کو بڑھاتی ہے۔ اور استری سماج نہرولی کی دوسری استریوں کو بھجن وغیرہ سکھاتی ہے۔

(۳) آریہ سماج نہرولی کے سرگرم کارکن مہاشہ بی۔ آر شرما ہیڈ ماسٹر سکول اور مہاشہ بابو رام جی بھلہ پردھان آریہ سماج نے ودیک سکول کی ترقی کے لئے بڑی دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔ پرماتما کرے یہ سکول ان کے وقت میں اور بھی ترقی کرے۔

(تیرتھ رام منگل آریہ سماج نہرولی)

آریہ سماج جام پور کا سراہنیہ قدم

آریہ سماج جام پور نے کئی سال سے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ رشی اُتسو کے روز جہاں اور پروگرام رفاہ عام کا ہوتا ہے۔ یعنی سنکیرتن پربھات پھیری اور اس کے ساتھ رشی نمبروں دوارا ویدک دھرم کا پرچار ہوتا ہے۔ اور عام دیہاتیوں میں خیالات کا پرچار وغیرہ وہاں ایک خاص قدم یہ اٹھایا گیا ہے۔ کہ غریبوں اور بیواؤں کے ساتھ کوئی ہمدردی کا ثبوت بھی دیا جاوے۔ چنانچہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ اس روز رشی کی یادگار میں مبلغ پچاس روپیہ کے کپڑے ایک ستیج لوگوں میں تقسیم کئے جاویں کے ساتھ ہی کچھ ٹریکٹ تقسیم کر کے ان کے خیالات پوتر کئے جاویں۔ آریہ سماج جام پور کا نہایت ہی سراہنیہ فیصلہ ہے۔ جس سے

غریب لوگ ہر سال فائدہ اٹھاتے ہیں۔ امسال بھی دیپاولی کے دن کپڑے بانٹے گئے۔

(جگدیش دت پردھان)

آریہ سماج داجل کا سالانہ جلسہ

مورخہ یکم۔ ۲۔ اور تین دسمبر کو بڑی شان سے منایا گیا۔ اس جلسہ پر پوجیہ سوامی سروانند جی مہاراج جیسے تیاگی مہاتما پدھارے۔ ۳-۱۲-۳۹ کو پنڈت ہردیالو جی کے اپیل کرنے پر مبلغ سات سو اسی روپیہ دھن آریہ سماج کو پراپت ہوا۔ مہاشہ جے دیو جی جتوئی والے کے بھجنوں کو خوب پسند کیا گیا۔ آریہ نوویک سبھا اور استری سماج نے اس جلسہ کے علی الترتیب ۱۴۰ اور ۱۵۰ روپیہ کی رقم دی۔ علاوہ ازیں شری پروفیسر جگدیش بھوشن و مہاشہ بھدر پال جی نے اپنے بھجنوں سے جنتا کو خوب آنندت کیا۔ لنگر کے تینوں دنوں کا بھار شری سیٹھ بھیرا رام جی نے جس کا اندازہ تقریباً دو سو روپیہ سے کم نہ ہوگا اپنے اوپر لیا۔ لالہ گوپی رام نے اُلٹو پیا آریہ سماج کو تقریباً ایک صد روپیہ دان دیا۔

(لکھی بلدیو منتری)

ویدک پرچارک سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

(۱) ۱۲ جگہوں پر پرچار ہوا۔ کوٹ چھٹہ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ منڈی سیداں۔ ہڑند۔ ٹبی لنڈاں۔ نوشہرہ۔ داجل۔ جام پور۔ بستی۔ [illegible]۔ [illegible]۔ کوٹ قیصرانی۔

(۲) ۵۱ لیکچر ہوئے۔ پُرشوں میں ۹۰۰۔ استریوں میں ۳۰۰۔ مشترکہ طور پر ۹۰۰۔

(۳) تین سنسکار ویدک ریتی سے کرائے گئے۔ دو ۱۵۰ ایک۔ نام سنسکار ۲۔ ٹبی لنڈاں میں پتہ سماج سنگھاپت کرائی۔ بستی میں میدان تیار کیا۔

(۴) کوٹ قیصرانی میں پورانک پنڈتوں نے وہاں کے ایک آریہ بھائی کو دھوکا دے کر سو روپیہ مار لیا۔ تین دن وہاں پرچار کرایا گیا۔ ایسے ہی منڈی سیداں اور ہڑند میں پورانک لوگوں نے جو زہر اُگلا۔ اس کے اثر کو زائل کرایا۔ اور شدھ ویدک سروپ لوگوں کے سامنے رکھا۔

(۶) ٹریکٹ مفت بانٹنے کا سلسلہ شروع سے جاری ہے۔ اس ماہ بھی کافی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(جگدیش دت منتری)

شردھانند بلیدان دوس

شری سوامی شردھانند جی آریہ سماج کے ایک مشہور نیتا تھے۔ آپ سے آریہ پُرش بھلی پرکار پریچت ہیں۔ آپ ساری عمر آریہ سماج کے کاریہ کے لئے سینہ سپر رہے۔ اور آریہ سماج کے لئے ایسے ایسے مہان کاریہ کر گئے۔ جنہوں نے آریہ سماج کو چار چاند لگا دئے۔ یہاں تک کہ اپنے پرانوں کی آہوتی بھی آریہ سماج کے لئے دے دی۔ اس مہان پُرش کا بلیدان دہلی میں ۱۔ پوہ کو ہوا تھا۔ یہ دوس اس سال ۲۴۔ دسمبر ۱۹۳۹ء روی وار کو پڑتا ہے۔ آریہ سماجوں اور آریہ پُرشوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان کے بلیدان دوس کو شان سے منائیں۔ سارو جنک سبھائیں کی جاویں۔ جن میں شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے جیون چرتر۔ اُن کے کام۔ گوروکل۔ دلت اُدھار اور شدھی وغیرہ کے سمبندھ میں اپدیش کرائے جاویں۔ شدھی فنڈ کے لئے اپیل کی جاوے۔ اور جو دھن جمع ہو وہ فوراً سبھا کے دفتر گوروت بھون لاہور کو ارسال کر دیا جاوے۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

قحط زدہ علاقہ میں امداد کیلئے اپیل

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ۔ بلوچستان۔ لاہور نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر بار پرانت کے قحط زدہ علاقہ میں باقاعدہ امدادی کام کیا جاوے۔ پچھلے برس سبھا نے حصار آریہ سماج کی معرفت کچھ امداد دی تھی۔ لیکن قحط نے پچھلے سال کی نسبت اب کے زیادہ شدید ہو گیا ہے۔ اس لئے آریہ پرادیشک سبھا نے اب کے زیادہ بل کے ساتھ امداد دینے کا نشچے کیا ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ اس غرض کے لئے بھیج دیا ہے۔ تاکہ کپڑے۔ پانی۔ چارہ۔ نیز سستا اناج بانٹا جا سکے۔ پنجاب کی تمام منڈیوں کے دانیوں اور نگروں کے بھائی بہنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کا کپڑا گھر گھر سے مانگ کر آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس بھیج دیں۔ یا آریہ سماج حصار کے پاس بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کر دیں۔ اسی پرکار روپیہ بھی جمع کر کے بھیجنے کی مہربانی کریں۔ تاکہ لاکھوں انسان اور لاکھوں گئوئیں تباہی اور موت سے بچائی جا سکیں۔

(سکریٹری آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان لاہور)

آریہ سماج وڈور کے سماچار

پرچار۔ سوامی چیتنانند جی مہاراج یہاں پدھارے۔ چار دن متواتر سوامی جی کے اپدیش تھا۔ پنڈت جے دیال جی کے بھجن ہوتے رہے۔ پرچار کا پربھاؤ بہت اچھا پڑا۔ دیپ مالا کا چار آنہ ندھی فنڈ بھی سوامی جی کی بھینٹ کیا گیا۔ جو تقریباً ۵ روپے علاوہ کرایہ کے تھا۔

چناؤ۔ ۳۰ - ۱۱ - ۳۹ کو زیر صدارت سوامی چیتنانند جی نِمن پرکار ہوا:۔

(۱) پردھان:۔ مہاشہ گاڑھو رام جی۔
(۲) اُپ پردھان:۔ مہاشہ حکومت رائے جی۔
(۳) سہائیک پردھان:۔ پنڈت جے دیال۔
(۴) منتری:۔ مہاشہ دیال چند جی۔
(۵) اُپ منتری مہاشہ کیول رام جی۔
(۶) خزانچی مہاشہ چیتن داس جی۔
(۷) لیپنکا دھیکش:۔ مہاشہ وبھنجان جی۔

ضرورت ہے ایک پروہت کی۔ جو آریہ سماج وڈور کے سرو سنسکار تتھا کتھا آدی کرا سکے۔ دکشنا کے لئے نیز آریہ سماج وڈور ضلع ڈیرہ غازی خاں کے نام آنا چاہیئے۔ (منتری)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

(۱) ۱۰۔ نومبر کو دیپ مالا کے دن رشی اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں کئی ودوانوں نے بھاشن دئے۔ "پرکاش" کے رشی نمبر بانٹے گئے۔ حیدرآباد ستیاگرہ ندھی میں دان دینے والوں کو آریہ سارودیشک سبھا دہلی سے مان پتر بانٹے گئے۔ چار آنہ ندھی کے لئے اپیل کی گئی۔ رسید بک میں جمع شدہ دھن سبھا کو بھیج دیا جاوے گا۔ شریمتی دیویوں تتھا پُرشوں کا پرشاد سے ستکار کیا گیا۔

(۲) پنڈت لیکھ رام جی اُپدیشک نے ۱۸ - ۱۹۔ نومبر کو دھرم شالہ بھائی سیوا رام میں پرچار کیا۔ آپ نے اپنے ویاکھیانوں میں کریتیوں کو دور کرنے اور جاتیہ سنگٹھن پر زور دیا۔ پنڈت جی نے ویدک پتری پاٹھ شالہ کا نریکشن کیا۔ اور اس کی اُنتی اوستھا کو دیکھ کر بڑے اچھے ریمارکس لاگ بک میں تحریر فرمائے۔

(۳) پنڈت رام دت گوتم اُپدیشک دیانند دلت اُدھار سبھا گوروت بھون لاہور نے یہاں ۲۱-۲۲۔ نومبر کو میجک لینٹرن کے ذریعے پرچار کیا۔ جنتا پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ پنڈت جی کو مبلغ ساڑھے سات روپے دلت اُدھار سبھا کیلئے دئے گئے۔ (منتری)

آدرش ویدک وواہ

۳۰- نومبر کو لدھیانہ میں لالہ بابو رام گپتا منتری آریہ سماج کی سپتری کماری سنتیہ وتی کا شبھ وواہ بٹالہ نواسی شری دیوان چند جی وکیل کے سپتر چرنجیو دید پرکاش گپتا کے ساتھ ہوًا۔ دونو پکشوں کی طرف سے آریہ سماج کے مختلف فنڈوں کو چالیس روپیہ دان دیا گیا۔ کنیا پکش کی طرف سے ور پکش کی ہر طرح سے خاطر تواضع کی گئی۔ دونو سابالک گھرانوں کو یہ وواہ مبارک ہو۔

(دینا نتھ سوروپ اُپ منتری آریہ سماج لدھیانہ)

چوتی بائی ٹیکچند ناگیہ چھاتر ورتی

ڈیرہ غازیخاں نواسی بھائی ٹیک چند جی ناگیہ نے پچیس ہزار روپیہ گورو کل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوًا ہے۔ کہ اس چھاتر ورتی پر غریب اور ہونہار بالک گورو کل کانگڑی میں داخل کئے جاویں۔

(۱) آدھی چھاتر ورتی لینے والے سجن ہی پرارتھنا پتر بھیجیں۔

(۲) بالک اور اس کے سنرکشک کے یوگیہ اور مستحق ثابت ہونے تک چھاتر ورتی متواتر دی جاوے گی۔ ورنہ بند کر دی جاوے گی۔

(۳) سنرکشک کو اپنی درخواست کے ساتھ چھاتر ورتی کا مستحق ہونے سمبندھی اپنی کمزور مالی حالت کا ثبوت وہاں کی آریہ سماج کا بھجوانا بہت ضروری ہے۔

(۴) جواب کے لئے ڈاک خرچ ٹکٹ بھیجنا ضروری ہے۔

(۵) درخواستیں منتری جاتی ٹیک چند جی ناگیہ بلاک "ج" ڈیرہ غازی خاں کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔

(۶) جوابی لفافہ یا کارڈ پر اپنا پورا پتہ خود لکھ کر بھیجیں۔ تاکہ اس کے ذریعہ اسی پتہ پر اُن کو جواب دیا جا سکے۔ بعض دفعہ پتہ ٹھیک نہیں پڑھا جاتا۔ اس لئے خالی لفافہ یا کارڈ پر پتہ غلط ہو جاتا ہے۔ اُن کے اپنا پتہ ٹھیک نہ لکھنے سے اگر چٹھی ان کو نہ ملے گی۔ تو یہ اُن کا اپنا قصور ہوگا۔

گورو کل کی نیماولی اور داخلہ کا فارم دفتر گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور سے منگا لیجئے۔

(سنتیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

شروع کر دیا گیا ہے۔ پردھان جی آریہ سماج ہذا لالہ گورچرن دت جی و دھن سنگرہ کا کام خوب اتساہ سے کر رہے ہیں۔

(۳) بہرام پور ضلع گورداسپور کے مشہور دانویر سوًرگیہ لالہ بیلی شاہ جی مہاجن کے سپتروں لالہ بھگوان داس۔ گوردتہ مل و لالہ گورچرن دت نے اپنے پتا جی کی یادگار میں ایک ہزار روپیہ کے دو کمرے بنوا دینے کا اقرار کیا ہے۔ یہ روپیہ اس ایک ہزار روپیہ سے علیحدہ ہے۔ جو سپترز بھاگ مل گورچرن دت جی نے آگے سماج کی بھومی خریدنے کے لئے دیا تھا۔ آریہ سماج کی اور سے ان کا ہاردک دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔

شوک پرستاو

(۱) بابو تارا چند جی کو ہلی سہائیک آریہ سماج کے ڈیڑھ ماہ کے ننھے سپتر کے سوَرگباش ہونے پر ہاردک شوک پرکٹ کرتی ہے۔

(۲) لالہ گورچرن دت جی خزانچی آریہ سماج کے بھتیجے (جو لالہ رام لال صاحب مہاجن کا سپتر تھا) کی ناگہانی اکال مرتیو پر ہاردک شوک کا اظہار کیا جاتا ہے۔

(گوردتہ مل منتری)

آچاریہ رامدیو جی کے جیون کی کچھ باتیں

بقیہ صفحہ

نتیجہ سرگودھا میں کیا گیا۔ نوسر ویمنی سے آریہ جگت نے اس پدوی کے یوگیہ آچاریہ رام دیو جی کو ہی سمجھا۔ وہاں آچاریہ جی کا ریلوے سٹیشن سرگودھا سے لے کر سماج مندر تک ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ آج تک لوگ اس جلوس کو یاد کرتے ہیں۔ آپ کا پردھان پد کا وکتویہ بڑا اُدتنا پورن تھا۔ جسے سوامی وید آنند جی تیرتھ نے پڑھ کر سنایا۔ آپ نے اپنے وکتویہ میں کمیونل ایوارڈ دوارا ہندو جاتی کے ساتھ کئے گئے انیائے پر خوب پرکاش ڈالا۔ اور آریہ جگت کو چیتاونی دی۔ کہ راج نیتی کے بغیر دھرم ادھورا ہے۔ جب تک آریہ بھائی ملکی معاملات میں

حصّہ نہ لیں گے۔ سارے سنسار کا اُپکار کرنے کا اُدیش ان کا پورا نہیں ہو سکتا۔ گورو کل کے پربندھ کے لئے آپ نے سنہ ۱۹۳۵ء میں ایک ایجی ٹیشن شروع کی۔ ارتقات ودّیا سبھا بنانے کے لئے جنتا کو تیار کیا۔ جو بڑی یوگیتا سے کاریہ کر رہی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان بننے کے بعد سبھا کی اردھ شتابدی بڑے سماروہ کے ساتھ منائی گئی۔ آپ بڑے لیڈر اور نربھیک تھے۔ جب ماہ دسمبر میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے اردھ شتابدی نہ منائی جا سکی۔ تو آپ نے آریہ بھائیوں کو پروٹسٹ ڈے منانے کا آدیش دیا۔ کانگریس ستیاگرہ کے دنوں آپ نے جیل یاترا بھی کی۔ تین چار سال پہلے جب آریہ سارو دیشک سبھا نے حیدر آباد دکن میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجنے کا نشچہ کیا۔ تو آپ بھی اس میں شامل تھے۔ انہوں نے سبھا کی اردھ شتابدی پر اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی۔ اگر وہ ساری اپیل پوری ہو جاتی۔ تو آج آریہ نگر کا درشیہ دکھلائی دیتا۔

آپ نے اردھ شتابدی پر ودّیا اتر یگیہ کرانے کی پریرنا کی۔ تاکہ لوگ یگیوں کا مہتو سمجھیں۔ آپ نے اردھ شتابدی کی یادگار میں ودّیا اتر یگیہ چتر وار اردھ شتابدی کیلنڈر تیار کرائے۔ تاکہ لوگ ان تحفوں کو لے جا کر اردھ شتابدی کی یادگار رکھیں۔ آپ کئی ورشوں تک "ویدک میگزین" (Vedic Magazine) کو ایڈٹ کرتے رہے۔ جس نے بڑے بڑے انگریز مفکروں کا دھیان آریہ سماج کی طرف کھینچا۔ کاش آریہ پرتی ندھی سبھا انگریزی پڑھی لکھی جنتا میں آریہ سماج کا سندیش پہنچانے کیلئے اس رسالہ کو جاری رکھتی۔

انہوں نے کئی گرنتھ لکھے ہیں۔ لیکن ان کا لکھا بھارت ورش کا اتہاس سرو اُتّم درجہ رکھتا ہے۔ جنہیں آچاریہ جی کے وچار پڑھنے کا شوق ہو۔ انہیں ویدک دھرم کی وشیشتا پستک پڑھنی چاہیئے جو مہاشہ راجپال نے بڑے پریشرم سے ان کے لیکچروں کو اکٹھا کر کے کتابی صورت میں چھپوایا۔ آپ

گورو کل اور کالج کے جھگڑوں سے دُور رہتے تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ آپ نے سبھا کی اردھ شتابدی پر سوَرگیہ مہاتما ہنس راج جی کو آریہ شکھشا سمیلن کا پردھان نرواچت کیا تھا۔ اور جب اردھ شتابدی کا جلوس انار کلی سے گذر رہا تھا۔ تو مہاتما جی نے آچاریہ جی کو گلے لگا کر پھولوں سے لاد دیا تھا۔

آپ پر تین سال ہوئے گورو کل کانگڑی میں فالج کا حملہ ہوًا۔ ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود بھی آپ آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ اور اس بات کے اچھک تھے۔ کہ مہاتما کرشن داس اُدھیکاریوں کے ساتھ نظام کی جیلوں کو آباد کرتے۔ پرنتو بیماری کے کارن آپ اس مہم میں شامل نہ ہو سکے۔ ان کی مرتیو سے سبھا پر کنیا گورو کل دہرہ دون کا سارا بوجھ آ پڑا ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا اُن کے بنائے گورو کل کی یتھا شکتی سہائتا کرے گی۔

گورو کل کانگڑی و کنیا گورو کل میں۔۔۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو آچاریہ جی کی کوئی یادگار اوشیہ قائم کرنی چاہیئے۔ انت میں پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ آچاریہ جی کی آتما کو شانتی دیویں۔ اور ان کے پریوار کے بندھوؤں کو دھیریہ پردان کریں۔ کہ وہ اس کشٹ کو سہن کر سکیں۔ اور آریہ جنتا کو شکتی دیں۔ کہ اُن کے جیون سے کچھ شکھشا حاصل کر کے ان کے نقش قدم پر چل کر منش جنم کو سپھل بنا دیں۔

"پرکاش" آریہ سماج کا ۳۵ سالہ خاموش تحریری پرچارک ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر ستھانت پریمی کا فرض ہے۔ اس کیلئے گراہک بنائیں۔ (مینیجر)

بچوں کی اکسیر دوا　حکیم تلسی پرشاد اگروال
اصلی میٹھی
بال جیون جنم گھٹی
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آئینگے اور اُن کی ہر ایک بیماری دُور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاتے ہیں۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۸ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی ترکیب مفت بھیجی جاتی ہے۔
المشتہر مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
SuLeman Umar & Co, Karachi

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر
آریہ سماج کی تعمیر کا کام سرگرمی سے

لاہور ایجنٹ:- جوشی ہندوستان اینڈ کمپنی بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri